ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ —— ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دار الاشاعت

اردو بازار ◦ کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ،
صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء اُمت وصوفیائے کرام کے آثار،
اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شُعَبُ الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ
۳۸۴ — ۴۵۸

جلد اوّل

اردو ترجمہ
مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : 520 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX 77074, U.S.A

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر

''کتاب شعب الایمان'' کی حقیقت اور اس کی وجہ تالیف

❶......کتاب شعب الایمان، مصنف حافظ بیہقی، ان اہم ترین کتب میں سے ہے جو اسانید اور طراق حدیث پر مشتمل ہے وہ طرق حدیث جنہیں حافظ بیہقی نے اس کتاب میں جمع کیا ہے، یہ صاحب کشف الظنون نے کہا ہے۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۴۷)

❷......شعب الایمان۔ مصنفہ ابوعبداللہ حسین بن حسن حلیمی شافعی۔ متوفی ۴۰۳ھ جس کا نام انہوں نے ''المنہاج'' رکھا ہے۔ وہ جلیل القدر کتاب ہے۔ تین جلدوں پر مشتمل ہے اس کتاب میں احکام کثیرہ۔ اور مسائل فقہیہ اور اس کے علاوہ وہ امور جن کا تعلق، اصول ایمان قیامت کی نشانیوں، اور احوال قیامت سے ہے بیان کئے گئے ہیں۔ اور حافظ بیہقی کی کتاب کا نام

❸......''جامع المصنف'' ہے۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ:

ان الایمان بضع وسبعون شعبة افضلها لا الٰہ الا اللّٰہ.

بے شک ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے افضل ترین شاخ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

اسی روایات کو ''صاحب منہاج'' حسین حلیمی نے بھی لیا ہے۔ اپنی کتاب منہاج کو ستتر ابواب پر تقسیم کرنے کے لئے، ایمان کی صفت اور تعریف بیان کرنے کے بعد اسی حدیث سے ایمان کے ستتر شعبے شمار کئے ہیں۔

بہر حال امام بیہقی نے اپنی اس کتاب میں احادیث کو کئی کئی اسنادوں کے ساتھ اور منفرد جدید طریقوں کے ساتھ لائے ہیں۔ اور اسناد کو صحیح یا ضعیف قرار دینے کے لئے ان پر تنقید بھی کی ہے اور انہوں نے سند کی علل پر بھی کلام کیا ہے۔

اور اس کتاب کی تقسیم کے لئے انہوں نے ابواب قائم کئے ہیں، اور اس کے احکام کو ایسی تقسیم کے ساتھ تقسیم کیا ہے جو کتاب کے موضوع کے مناسب ومطابق ہی ہے جب کہ عقائد اور فقہ سے متعلق اس کے نقوش (وسائل) احادیث سے ماخوذ ہیں۔

وجہ تالیف:

امام بیہقی نے شعب الایمان کی وجہ تالیف خود بیان کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ پایا کہ حاکم ابوعبداللہ حسین بن حسن حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی احادیث کو اپنی تصنیف اور اپنی کتاب۔ المنہاج المصنف فی بیان ''شعب الایمان'' میں درج کر دیا ہے۔ ایمان کے بارے میں (یہ وہ شعبے ہیں) جن شعبوں کا حدیث رسول میں اشارہ ہے اور ذکر ہے۔ ہر ایک شعبے کی حقیقت اور ان چیزوں کا بیان، جن کی طرف اس شعبے کو استعمال کرنے والے کو احتیاج ہوتی ہے۔ اس کے فرائض اس کی سنتیں اور اسکے مستحبات، اور وہ اخبار و آثار جو اس کے مفہوم میں آئی ہیں (شیخ) نے اس قدر ان کا بیان کر دیا ہے جو کہ کافی ہے۔ لہٰذا میں نے (اپنی اس کتاب میں) ابواب پر احادیث کی تقسیم میں شیخ حلیمی کی ترتیب کی اقتداء کی ہے اور میں نے شیخ کے کلام میں صرف اسی قدر حصہ (متعلقہ مقامات پر) نقل کیا ہے جس کے ساتھ ہر باب کا مقصد واضح ہو جاتا ہے مگر (دونوں کتابوں میں) فرق یہ ہے کہ شیخ نے اپنی تصنیف میں احادیث کے صرف متن ہی پر اکتفا کیا ہے اور اسناد کو مکمل طور پر اختصار کے پیش نظر حذف کر دیا ہے۔ جب کہ میں نے (ایسا نہیں کیا) بلکہ میں نے محدثین کا طریقہ اپنایا ہے۔ جس قدر اسناد کو لانے کی ضرورت ہو اس کو بیان کرنے کو میں پسند کرتا ہوں اور حکایات وواقعات کو بھی ان کی سند کے ساتھ بیان کرنے کو میں نے پسند کیا ہے اور جن اخبار حکایات کے جھوٹ ہونے کے بارے میں دل میں غالب گمان نہیں ہوا ان پر اکتفا کیا ہے۔ اور اس طرح امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں جھوٹی اور مکذوبہ احادیث وروایات سے بچنے کا یہ راستہ اور یہ طریقہ اختیار کیا ہے اور اس کتاب میں انہوں نے ہر وہ حدیث درج کر دی ہے جو ان کو حفظ تھی جو کہ جھوٹی نہ ہو۔ قاضی ابوالارشد محمد اسمٰعیل الجاروی۔

اسم کتاب کی تحقیق

● ......الجامع لشعب الایمان = یہ نام مختصر سیاق نیساپور ۳۰/۱میں درج ہے۔

● ......الجامع = یہ امام امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے خود رکھا ہے یہ نام مصنف رحمۃ اللہ کی دو کتابوں (۱) کتاب الاعتقاد (۲) کتاب الزھد میں مذکور ہے اور اسی کے بارے میں یہ نام بھی مستعمل ہوا ہے۔

● ......الجامع المصنف فی شعب الایمان۔

● ......مختصر شعب الایمان = یہ کتاب اصل شعب الایمان کی تلخیص اور اختصار ہے اس تلخیص کے مصنف کا نام شیخ ابوجعفر عمر قزوینی ہے تلخیص کا سنہ ۱۱۹ھ ہے اور اسی تلخیص کی تحقیق شیخ زکریا علی یوسف نے اسی نام مختصر شعب الایمان کے نام سے کی ہے انہوں نے اس کی نسبت امام بیہقی کی طرف کی ہے۔ یہ انتہائی مختصر اور سمجھنے میں مخل ہے۔

● ......شعب الایمان = قدماء نے اس کے نام رکھنے میں اختصار سے کام لیا ہے۔ اور یہی نام رکھا ہے اور اسی نام کے ساتھ مشہور ہے۔

اور ہم نے وہاں یہ ثابت کیا ہے کہ اس کا وہ مشہور نام جو حفاظ حدیث نے اطلاق کیا ہے شعب الایمان ہی ہے۔ اور ہم نے مقدمے میں بیہقی کی اس تصنیف کے سبب کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔

اور ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی طباعت۔ اور اس کے دین کے ساتھ عظیم نفع پانے اور حسن خاتمہ اور صراط مستقیم پر نجات۔ اور حصول جنت الفردوس کی توفیق کا سوال صرف اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں آمین۔ راقم ابوالارشد محمد اسمٰعیل جارود۔

”مصنف کتاب شعب الایمان“ حافظ امام بیہقی کی شخصیت“ اور ان کی تصانیف

نام	......	احمد۔
ولدیت	......	حسین۔
دادا	......	علی۔
پردادا	......	موسیٰ۔
کنیت	......	ابوبکر۔
نسبت بستی	......	بیہقی۔
نسبت شہر	......	نیساپوری

تفصیل:

یہ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ بیہقی نیساپوری، خسروگردی امام، حافظ، علامہ، محدث، فقیہ، اصولی۔ زاہد (تارک الدنیا)۔ بیہق کی طرف نسبت ہے۔

یہ متحدہ نیساپور کی مضافاتی بستی تھی، جو کہ نیساپور سے بیس میل کے فاصلے پر واقع تھی، یہ تین سو اکیس ۳۲۱ بستیوں پر مشتمل ایک بے مثال وفاق واتحاد تھا جو نیساپور، قومس، جوین۔ کے درمیان واقع تھا، جوین اس کے شروع کے حدود میں تھا یہاں سے نیساپور ساٹھ میل تھا، شروع میں بیہق کا قصبہ، خسروگرد تھا۔ اس کے بعد وہ سبزوار ہو گیا تھا۔

ولادت:

ماہ شعبان، سنہ تین سو چوراسی ۳۸۴ھ۔

وفات:

ماہ جمادی اولیٰ۔ چار سو اٹھاون ۴۵۸ھ۔

شخصیت:

امام حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، عابد وزاہد تھے، متقی پرہیزگار تھے، قناعت شعار تھے مگر باوجود اس کے وہ علم کے ساتھ انتہائی عشق اور انہماک رکھتے تھے، علم حدیث کو حفظ کرنے اور اس کی تحقیق وتدقیق میں مشغول ومصروف رہتے تھے، امام بیہقی ان حفاظ حدیث میں سے نہیں تھے، جو حفظ احادیث میں مشغول ہو کر علم فقہ سے صرف نظر کر لیتے ہیں۔ بلکہ ان کا حفظ حدیث ان کے علم فقہ کی جز اور حصہ تھا۔

خصوصی اور انفرادی صفات جو ان کی پہچان بن گئے

امام بیہقی اپنی ذاتی اور نفیس صفات کے ساتھ ہمیشہ پہچانے گئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

توازن اور اعتدال میں شدت، زہد اور علم، عبادت اور حفظ حدیث۔ تقویٰ اور پرہیزگاری میں اجتماع وامتزاج تواضع، ورع وپرہیزگاری۔ وسعت اطلاع، وسعت علم پر استقامت۔

امام بیہقی اور تحصیل علم

علم کو محفوظ کرنے کا آغاز انہوں نے پندرہ برس کی عمر سے کیا تھا، انہوں نے علم کی طلب اپنی جگہ رہ کر ہی نہیں کی بلکہ انہوں نے اس سلسلے میں مختلف سفر کئے، مختلف شہروں کا رخ کیا، مثلاً عراق، نیساپور، بغداد، کوفہ، مکۃ المکرمہ۔ جبال حجاز مقدس، اسفرائن، طابرائی، دامغان۔ ان تمام مقامات میں جا کر انہوں نے اہل علم سے علم کو جمع کیا اور محفوظ کیا، ان کی حالت بھی علم کے معاملے ان کے اسلاف حفاظ علم وحفاظ حدیث مثلاً بخاری، نسائی، جیسی تھی چنانچہ انہوں نے جب اپنے تمام سفروں کے بعد اپنی مراد پالی اور حدیث جمع کر لی تو پھر انہوں نے حدیث کے موضوع پر تدوین وتصنیف کے مرحلے کا آغاز فرمایا۔

امام بیہقی اپنی تصانیف کے آئینے میں

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرمائیں۔

(۱)......کتاب الاداب:......یہ تین جلدوں میں چھپ چکی ہے، جس کا قلمی نسخہ دار الکتب مصر میں محفوظ ہے۔

(۲)......کتاب اثبات الرؤیۃ یہ قلمی نسخہ ہے۔

(۳)......کتاب اثبات عذاب القبر:......اس کا قلمی نسخہ مکتبہ احمد ثالث استنبول میں محفوظ ہے اسی کی فوٹو لے کر ڈاکٹر شرف محمود کی تحقیق کے ساتھ عمان میں چھپ چکی ہے۔

(۴)......کتاب الخاتم:......اس کا قلمی نسخہ دار الکتب مصری میں ہے اور دوسرا نسخہ مکتبۂ احمد ثالث استنبول میں ہے، دار الکتب والے نسخے کی فوٹو لے کر چھپوا دیا گیا ہے۔

(۵)......حیات الانبیاء:......اس کا قلمی نسخہ مکتبۂ احمد ثالث استنبول میں ہے دوسرا نسخہ دار الکتب مصر میں ہے ایک نسخہ مکتبہ عارف باحکمت

مدینہ منورہ میں اور قاہرہ میں مطبوعہ محمدیہ میں ۱۳۵۷ھ میں چھپی تھی (اب تقریباً ہر جگہ دستیاب ہے)۔

(۶)......دلائل النبوۃ:......کثرت کے ساتھ چھپی ہے۔ اس کا قلمی نسخہ مکتبہ متحف استنبول میں چار جلدوں میں ہے اور اس کے کئی نسخے دارالکتب مصری میں ہیں۔

(۷)......السنن الکبریٰ للبیہقی:......اس کا مطبوعہ نسخہ حیدرآباد دکن بھارت میں ہے، یہ منفرد نسخہ بڑا مشہور ہے اس نسخے کے حاشیہ پر ایک مشہور کتاب چڑھی ہوئی ہے وہ الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی مصنفہ ابن ترکمانی۔

(۸)......السنن الصغریٰ:......اس کا قلمی نسخہ مکتبہ متحف استنبول میں ہے۔

(۹)......کتاب احکام القرآن:......اس کا مطبوعہ نسخہ محمد زاہد کوثری کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۷۱ میں عزت العطار کی سعی سے شائع ہوا ہے اور دارالکتب علمیہ نے ۱۳۹۵ میں دوبارہ شائع کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ مطبوعہ عبدالغنی عبدالخالق کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۷۱ مصر میں ہے۔

(۱۰)......کتاب الاسماء والصفات:......اس کا قلمی نسخہ مکتبہ فیض استنبول میں ہے۔ یہ کتاب بار بار چھپی ہے سب سے اچھی طباعت ہندوستان میں ۱۳۱۳ھ میں ہوئی۔ جو کہ محمد محی الدین جعفری کی تحقیق کے ساتھ ہے۔ اور مطبعہ السعادت مصر ۱۳۵۸ میں شیخ زاہد الکوثر کی تحقیق کے ساتھ چھپی ہے۔

(۱۱)......کتاب الاعتقاد:......اس کا قلمی نسخہ مکتبہ نور عثمانیہ استنبول میں ہے اور مکتبہ لالہ۔ مکہ میں اور نقل شدہ نسخہ جامعہ ملک عبدالعزیز میں ہے۔

(۱۲)......کتاب البعث والنشور:......مکتبہ مرکز البحث العلمی مکہ میں اور اس کا قلمی نسخہ مکتبہ متحف استنبول۔ مکتبہ سلیمانیہ استنبول۔ اور مکتبہ البحث العلمی مکہ مکرمہ میں ہے۔

(۱۳)......الاربعین الکبریٰ والاربعین الصغریٰ:......اس کا قلمی نسخہ مکتبہ عاشر آفندی، استنبول میں ہے۔

(۱۴)......الالف مسألۃ:......اس کا قلمی نسخہ مکتبہ احمد ثالث استنبول میں ہے۔

(۱۵)......بیان خطا من اخطاء علی الشافعی:......قلمی نسخہ مکتبہ عارف حکمت مدینہ منورہ میں ہے۔

(۱۶)......کتاب تخریج احادیث الام:......تین قلمی جلدیں ہیں۔ پہلا حصہ مکتبہ شعر بھٹی لندن میں ہے جزء ثانی دارالکتب مصر میں ہے جزء ثالث تاحال غائب ہے۔

(۱۷)......کتاب الدعوات الکبیر:......اس کا قلمی نسخہ مکتبہ آصفیہ حیدرآباد دکن بھارت میں ہے۔

(۱۸)......کتاب الخلافیات بین الشافعی وابی حنیفۃ:......قلمی نسخہ معہد المخطوطات جامعہ دول العربیہ قاہرہ میں ہے۔ نسخہ مکتبہ سلیم آغا میں دو حصوں میں ہے۔

(۱۹)......کتاب الزہد الکبیر:......قلمی نسخہ مکتبہ عارف حکمت مدینہ منورہ میں ہے۔

(۲۰)......رسالۃ الی ابو محمد الجوینی:......یہ بیہقی کا پیغام اور خط ہے جوینی کی طرف ہے جو کہ ان غلطیوں کی نشاندہی پر مشتمل ہے جو جوینی سے واقع ہوئی تھیں ان کی المحیط نامی کتاب کی تصنیف کے وقت۔ مکتبہ احمد ثالث استنبول میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۲۱)......کتاب معرفۃ السنن والآثار:......قلمی نسخہ مکتبہ استنبول میں ہے۔ جس کی ایک جز کی طباعت استاذ سید احمد صقر کی تحقیق کے ساتھ ہوئی ہے۔

(۲۲) کتاب القرأت خلف الامام:......قلمی نسخہ معہد المخطوطات قاہرہ میں موجود ہے۔ دارالحدیث ازہر نے شائع کی ہے۔ ہندوستان میں بھی شائع ہوئی ہے۔

(۲۳) کتاب المدخل الی کتاب السنن:..... قلمی نسخہ مرکز بحث علمی جامعہ ملک عبدالعزیز مکہ میں ہے۔اس نسخے کی اصل مکتبہ الجمعۃ الاسلامیہ کلکتہ میں ہے اور اس کو ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی نے چھپوایا تھا۔

(۲۴)..... کتاب مناقب الشافعی:..... امام بیہقی شافعی المسلک تھے وہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا محبوب ترین مذہب ہے لہذا انہوں نے اس مذہب کا دفاع کیا ہے ان کی اس موضوع پر متعدد کتب ہیں۔

❶..... مناقب الشافعی۔ ❷..... ردالانتقاد علی لفظ الامام الشافعی۔ ❸..... بیان خطاء بن علی من اخطاء الشافعی۔ ❹..... کتاب تخریج احادیث الام۔ ❺..... کتاب الخلافیات بین الشافعی وابی حنیفہ۔ یہ کتاب مناقب شافعی قاہرہ میں چھپ چکی ہے۔

(۲۵)..... کتاب القضاء والقدر:..... اس کا قلمی نسخہ مکتبہ شہید علی پاشا۔ متصل مکتبہ سلیمانیہ استنبول میں ہے۔

(۲۶)..... کتاب فضائل الاوقات للبیہقی:..... اس کا قلمی نسخہ محمد سعید بسیونی زغلولی کے پاس محفوظ ہے۔

(۲۷)..... الایمان:..... مصنف نے خود اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مگر اس کا قلمی نسخہ معلوم نہیں ہو سکا۔

(۲۸)..... الترغیب والترہیب:..... تا حال غائب ہے۔

(۲۹)..... رسالہ فی حدیث الجویباری:..... یہ تا حال قلمی ہے۔

(۳۰)..... فضائل الصحابۃ۔

(۳۱)..... کتاب الاسرآء:..... بعض نے کہا کہ اس کا نام الاسویٰ ہے یا الاسواد ہے۔

(۳۲)..... کتاب المبسوط فی نصوص الشافعی:..... حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں لکھا ہے کہ یہ بیس جلدوں میں ہے۔ اور علامہ سبکی نے اس کا ذکر طبقات الشافعیہ میں کیا ہے۔

(۳۳)..... مناقب احمد بن حنبل:..... تا حال غائب ہے۔

(۳۴)..... معرفۃ علوم حدیث

(۳۵)..... جامع ابواب وجوہ قرأۃ القرآن۔

(۳۶)..... جامع ابواب قرأۃ فی الصلوٰۃ علی الامام والماموم۔

(۳۷)..... ینابیع الاصول:..... اس کے بارے راجح یہ ہے کہ یہ بیہقی کی تصنیف نہیں ہے۔ (کما قال محمد سعید بسیونی زغلول)

(۳۸)..... ترتیب الصلوٰۃ

(۳۰)..... شعب الایمان للبیہقی:..... جس کا پورا نام الجامع لشعب الایمان ہے۔ یہ زیر نظر کتاب ہے آنے والے صفحہ پر اس کی تفصیل درج ہے۔

امام بیہقی کی ان مذکورہ کتب کے علاوہ بھی تصانیف ہیں مگر وہ صرف ذکر کی حد تک ہیں ہمارے ہاتھوں تک تا حال نہیں پہنچی ہیں۔ اگر ہم یہاں اس بارے میں جلال الدین سیوطی کا وہ قول درج کر دیں جو انہوں نے طبقات الحفاظ میں کہا ہے۔ تو میرے خیال میں قارئین کی تشفی کا باعث ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں کہ امام بیہقی کی تصانیف ایک ہزار کے قریب قریب ہیں۔

وفات:

حافظ بیہقی کی وفات جمادی الاولیٰ ۴۵۸ میں ہوئی نیساپور میں، اور بستی بیہق میں دفن ہوئے اللہ تعالیٰ تیری قبر پر اپنی رحمت کی شبنم افشانی کرے۔

الراقم ابوالارشد محمد اسماعیل الجارود عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین

سند وخطبۂ خطاب

الحمدللّٰہ رب العلمین، وصلاتہ وسلامہ علی سید نا محمد، وعلی الہ وصحبہ اجمعین صلاۃ دائمۃ الی یوم الدین

ہمیں خبر دی ہے۔ شیخ امام، عالم، حافظ، ثقہ، ابوالقاسم علی بن حسن بن ھبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین شافعی رضی اللہ عنہ بایں طور کہ انہوں نے اس کو پڑھا اور میں نے سنا، بروز اتوار، آٹھ جمادی اولی سنہ ۵۷۱ھ شہر دمشق میں۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے۔ (شیخ علی بن حسن نے فرمایا کہ) ہم سے بات بیان کی شیخ ابوالقاسم زاہر بن طاہر بن محمد بن محمد شحامی نے بایں صورت کہ میں نے ان کے سامنے پڑھا نیساپور میں (شیخ زاہر بن طاہر نے فرمایا کہ) ہمیں خبر دی شیخ امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ بیہقی حافظ نے رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی امام حافظ ابو محمد قاسم بن حافظ ابوالقاسم علی بن حسین شافعی نے، بایں صورت کہ میں نے ان کے سامنے پڑھا۔ (ابو محمد القاسم نے فرمایا کہ) ہمیں خبر دی فقیہ ابوعبداللہ محمد بن فضل فراوی (۵۳۰ھ) نے　اور ابوقاسم زاہر بن طاہر شحامی (۵۳۳ھ) نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے اور ابوالحسن علی بن سلیمان مرادی نے ان کو زاہر نے وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہے، شیخ امام حافظ، شیخ السنۃ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ بیہقی حافظ رحمہ اللہ نے (شیخ احمد بن حسین بیہقی نے بطور خطبہ کے فرمایا)

الحمدللّٰہ الواحد، القدیم، الماجد، العظیم، الواسع، العلیم، الذی خلق الانسان فی احسن تقویم،

وعلمہ الفضل تعلیم، وکرمہ علی کثیر من خلق ابین تکریم.

احمدہٗ واستعینہ واعوذبہ من الذلل، واستھدیہ لصالح القول والعمل، واسألہ ان یصلی علی النبی المصطفیٰ،

الرسول الکریم المجتبیٰ محمد خاتم النبیین وسید المرسلین،وعلی الہ الطیبین الطاھرین وسلم کثیرا اما بعد!

تمام تعریفیں اللہ واحد، قدیم، صاحب مجد، صاحب عظمت، صاحب وسعت، صاحب علم کے لئے جس نے انسان کو خوبصورت ترین شکل وصورت پر بنایا، اور اسے سب سے زیادہ فضیلت والا علم عطا کیا، اور اسے اپنی زیادہ تر مخلوقات پر عزت وشرف بخشا، اور واضح ترین تکریم سے نوازا۔ میں صرف اسی ذات والا کی حمد وشکر ادا کرتا ہوں، اور میں صرف اور صرف اسی سے مدد مانگتا ہوں، اور پھسلنے بہکنے سے صرف اسی کے ساتھ پناہ لیتا ہوں، اور سچے قول اور سچے عمل کے لئے صرف اسی سے ہدایت ورہنمائی مانگتا ہوں۔

اور میں صرف اسی سے التجاء کرتا ہوں کہ وہ نبی مصطفیٰ، رسول کریم مجتبیٰ پر رحمتیں نازل فرمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید المرسلین پر اور ان کی آل طیبین طاہرین پر اور سلام کثیر کثیر نازل فرمائے۔

بہر حال حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد، عرض ہے کہ بے شک اللہ کریم نے، جس کی تعریف بہت بڑی ہے جس کے نام مقدس ہیں، محض اپنے فضل وکرم کے ساتھ مجھے کچھ ایسی کتب تصنیف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جو اہم ترین احادیث رسول پر مشتمل ہیں، جو دین کے اصول وفروع میں سے ہیں (جن سے دین کے اصول وفروع اخذ کئے جاتے ہیں) اس عظیم کام کی توفیق عطاء ہونے پر اللہ تعالیٰ کا بے انتہا ولاتعداد بار شکر ہے۔

ان کی تصنیف کے بعد میں نے ایسی کتاب تصنیف کرنا چاہی جو دین کے اصول اور فروع دونوں کی جامع ہو۔ اور اس بارے میں جو آیات اور احادیث اور نصوص آئی ہیں ان پر مشتمل ہو۔ اور دین کے اصول وفروع کو احسن طریقہ سے قائم کرنے کے طرق پر مشتمل ہو، اس لئے کہ اس میں ترغیب بھی ہے اور ترہیب بھی۔

چنانچہ میں نے دیکھا کہ مجھ سے قبل۔ حاکم ابوعبداللہ حسین بن حسن حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے، اسی نصوص اور احادیث کو اپنی تصنیف۔ ''کتاب المنہاج المصنف فی بیان شعب الایمان'' میں درج کر دیا ہے۔ ایمان کے (یہ وہ شعبے ہیں) جن شعبوں کا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اشارہ ہے اور ذکر ہے۔ ہر ایک شعبے کی حقیقت اور ان چیزوں کا بیان جن کی طرف اس شعبے کو استعمال کرنے والے کو احتیاج ہوتی ہے۔ اس کے فرائض، اس کی سنتیں اور اس کے مستحبات۔ اور وہ اخبار و آثار جو اس کے مفہوم میں آئی ہیں۔ (شیخ نے) اس قدر ان کا بیان کر دیا ہے جو کہ کافی ہے۔ لہذا میں نے (اپنی اس کتاب میں) ابواب پر احادیث کی تقسیم میں شیخ حلیمی کی ترتیب کی اقتدا کی ہے۔ اور میں نے شیخ کے کلام میں سے صرف اسی قدر حصہ (متعلقہ مقامات پر) نقل کیا ہے، جس کے ساتھ ہر باب کا مقصود واضح ہو جاتا ہے۔ مگر (دونوں کتابوں میں) فرق یہ ہے کہ شیخ نے اپنی اس تصنیف میں احادیث کے صرف متن ہی پر اکتفا کیا ہے۔ اور اسناد کو مکمل طور پر اختصار کے پیش نظر حذف کر دیا ہے۔

جب کہ میں نے (ایسا نہیں کیا) بلکہ میں نے محدثین کا طریقہ اپنایا ہے۔ جس قدر اسناد کو لانے کی ضرورت ہو اس کو بیان کرنے کو پسند کرتا ہوں۔ اور حکایات و واقعات کو بھی ان کی سند کے ساتھ بیان کرنے کو میں نے پسند کیا ہے۔ اور جن اخبار اور حکایات کے جھوٹ ہونے کے بارے میں دل میں گمان غالب نہیں ہوا ان پر اکتفا کیا ہے۔ کیونکہ سیدنا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حدث بحديث وهو يرى انه كذب فهو احد الكاذبين.

جو شخص کوئی حدیث بیان کرتا ہے حالانکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہوتا ہے۔

اور ہم نے امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کو سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن مجھے امام زہری نے ایک حدیث بیان کی تو میں نے ان سے کہا آپ اس کو سند کے بغیر لائیے۔ تو امام زہری نے فرمایا:

اترقى السطح بلا سلم.

کیا آپ چھت پر سیڑھی کے بغیر چڑھ جائیں گے۔

میں نے اس حدیث کی سند کو اور اس حکایت کو اپنی کتاب۔ ''المدخل'' میں ذکر کیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل کتب میں بھی لایا ہوں۔

1. ......کتاب الایمان۔
2. ......کتاب الاسماء والصفات۔
3. ......کتاب القدر۔
4. ......کتاب الرؤیۃ۔
5. ......کتاب دلائل النبوۃ۔
6. ......کتاب البعث والنشور۔
7. ......کتاب عذاب القبر۔
8. ......کتاب الدعوات میں۔

اس کے بعد ان کتب میں جو سنن میں مخرّج ہے ابوابراہیم اسماعیل بن یحییٰ مزنی کی مختصر، کی ترتیب پر۔ وہ اخبار اور آثار جن کی ضرورت واقع ہوئی ہے ہر باب میں اور اس زیر نظر کتاب میں، میں نے ان اخبار و آثار کے نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے جن کے ساتھ بعض مراد واضح ہو جائے۔ اور باقی کو میں نے طوالت اور اکتاہٹ کے خوف سے پیش نظر ان مذکورہ کتب کے حوالے کر دیا ہے اور ان پر چھوڑ دیا ہے، لہذا میں اس کتاب کی تصنیف میں اور اپنے دیگر تمام امور میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں، صرف اسی کی استعانت جس کی مدد کے بغیر نہ تو کوئی گناہ سے بچ سکتا ہے، اور نہ ہی کوئی نیکی کر سکتا ہے۔ ہاں صرف اور صرف اللہ علی العظیم کی مہربانی کے ساتھ۔

ترجمہ شعب الایمان.....جلد اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب:.....ذکر الحدیث

اس حدیث کا ذکر جو ایمان کے شعبہ کے بارے میں آئی ہے۔

ا:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ محمد بن حمدویہ حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے (انہوں نے فرمایا) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے (وہ فرماتے ہیں) ہمیں حدیث بیان کی ابوعمرو احمد بن مبارک مستملی نے اور ابوسعید محمد بن شاذان اصم نے (وہ دونوں) فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید نے (وہ فرماتے ہیں) ہمیں حدیث بیان کی ابوعامر عقدی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الایمان بضع وستون شعبة والحياء شعبة من الايمان

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زائد شعبے ہیں اور حیا کرنا بھی ایمان کا شعبہ ہے۔''

ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے صحیح بخاری میں اس کو عبداللہ بن محمد مسندی سے انہوں نے ابوعامر سے روایت کیا ہے اور ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نے اس کو عبیداللہ بن سعید سے روایت کیا ہے۔

---

(۱) .....الحافظ هو الحاكم (ت ۴۰۵)(سير ۱۷/۱۶۲)، ومحمد بن يعقوب هو ابن الأخرم (ت ۳۴۴) (سير ۱۵/۴۶۶)، والمستملى (ت ۲۸۴) سير (۱۳/۳۷۳)، وابوصالح هو ذكوان المدنى أبو صالح السمان، وأبو عامر : عبدالله بن عمرو العقدى.

والحديث أخرجه البخارى (۱/۱۵۱ لفتح)، مسلم (الايمان ۵۷)، النسائى (۸/۱۱۰) من طريق سليمان بن بلال عن عبدالله بن دينار عن ابى صالح به بلفظ.

"الايمان بضع وستون شعبة، والحياء شعبة من الايمان"

واخرجه من طريق سليمان:

ابن منده فى الايمان (۱۴۴) بلفظ

"الايمان بضع و سبعون والباقى سواء"

واخرجه مسلم الايمان ۵۸ وابن منده فى اليمان (۱۴۷) من طريق سهيل بن ابى صالح عن عبدالله بن دينار به بلفظ : الايمان بضع و سبعون او بضع وستون شعبة فافضلها قول لااله الاالله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان

واخرجه من طريق سهيل:

النسائى (۸/۱۱۰)، وابن البرقى التمهيد (۹/۲۳۵) بلفظ :

الايمان بضع وسبعون شعبة افضلها لااله الاالله واوضعها امامة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان

واخرجه كذالك من طريق سهيل

الترمذى (۲۶۱۴) قال (حسن صحيح)، وابن ماجة (۵۷) بلفظ :

الايمان بضع وستون. أو : سبعون. بابا أدناها اماطة الاذى عن الطريق، وارفعها قول : لااله الاالله، والحياء شعبة من الايمان.

واخرجه احمد (۲/ ۴۴۵) دون قوله 'والحياء شعبة من الايمان" واخرجه من طريق سهيل ابو داود (۴۶۷۶) بلفظ:
والايمان بضع و سبعون، افضلها قول لااله الاالله. وادناها اماطة العظم عن الطريق، والحياء، شعبة من الايمان.
واخرجه من طريق سهيل:
الآجرى فى الشريعة (ص ۱۱۱) بلفظ :
"ان الايمان بضع و ستون. أو : بضع و سبعون. شعبة أفضلها لااله الاالله و أدناها إمامة الاذى عن الطريق، والحياء شعبة من الايمان"
واخرجه عبدالرزاق (۲۰۱۰۵) :
عن معمر عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه، عن ابى هريرة بلفظ.
"الايمان بضعة وسبعون. اوقال : بضعة وستون : باباً أفضلها شهادة ان لااله الاالله، واصغرها اماطة الذى عن الطريق، والحياء شعبة من الايمان"
واخرجه الشجرى (۱/ ۱۸) :
من طريق ابن عجلان، عن عبدالله بن دينار عن ابى صالح، عن ابى هريرة بلفظ :
"الايمان ستون او : سبعون شعبة، اعلاها شهادة ان لااله الاالله، وادناها، اماطة الاذى عن الطريق، والحياء شعبة من الايمان"
واخرجه الترمذى (۲۶۱۴) :
من طريق عمارة بن غزية بن ابى صالح عن ابى هريرة بلفظ :
"الايمان أربعة وستون باباً"
واخرجه من طريق عمارة : احمد (۲/ ۳۷۹)
"الايمان اربعة وستون بابا، ارفعها واعلاها قول لااله الاالله وادناها اماطة الاذى عن الطريق"
وقال ابن منده فى كتاب الايمان (۱۴۳) بعد ان رواه من طريق ابى عامر العقدى عن سليمان بن بلال عن عبدالله بن دينار عن ابى صالح به.
قال :(هذا حديث مجمع على صحته من حديث ابى عامر، وروى هذا الحديث عن عبدالله بن دينار :
ابنه عبدالرحمن ويزيد بن عبدالله بن الهاد و محمد بن عجلان و سهيل بن ابى صالح)
وقال الحافظ فى فتح البارى (۱/ ۵۱)
لم تختلف الطرق عن ابى عامر شيخ (البخارى) فى ذلک وتابعه يحيى الحمانى عن سليمان بن بلال.
واخرجه ابوعوانة من طريق بشر بن عمرو عن سليمان بن بلال فقال بضع وستون، اوبضع وسبعون.
وكذا وقع التردد فى رواية مسلم من طريق سهيل بن ابى صالح، عن عبدالله بن دينار.
ورواه اصحاب السنن الثلاثة من طريقه فقالو :
بضع وسبعون من غير شک ولابى عوانة فى صحيحه من طريق :
"ست و سبعون اوسبع وسبعون"
ورجح البيهقى رواية البخارى لأن سليمان لم يشک وفيه نظر، لما ذكرنا من رواية بشر بن عمرو عنه فتردد ايضا.
لكن يرجح بانه المتيقن وما عداه مشكوک فيه.
اما رواية الترمذى بلفظ "اربع وستون" فمعلولة، وعلى صحتها لاتخالف رواية البخارى.
وترجيح رواية "بضع وسبعون لكونها زيادة ثقة كما ذكره الحليمى ثم عياض لايستقيم إذ ان الذى زادها لم يستمر على الجزم بها لاسيما مع اتحاد المخرج.
وقد رجع ابن الصلاح الاقل لكونه المتيقن اھ.

۲:......ہمیں خبر دی ابوصالح عنبری بن طیب بن محمد عنبری، یحییٰ بن منصور قاضی کے نواسے نے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی تھی میرے دادا نے اور انہوں نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی احمد بن سلمہ نے۔ انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے اور عمرو بن زرارہ کلابی نے وہ دونوں فرماتے ہیں خبر دی جریر نے سہیل بن ابوصالح سے۔ انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایمان کے ساٹھ یا ستر شاخوں کا ذکر

الایمان بضع وستون اوسبعون شعبة فارفعها قول لااله الااللّٰه وأدناها اماطة الاذی عن الطريق والحياء شعبة من الايمان

ایمان کی ساٹھ یا ستر شاخیں ہیں۔ سب سے برتر شاخ ان میں سے لاالٰہ الا اللہ کا اقرار ہے، اور سب سے چھوٹی اور کم رتبہ شاخ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹادینا ہے اور شرم وحیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

امام مسلم نے اس کو صحیح مسلم میں زہیر بن حرب سے بواسطہ جریر نقل کیا ہے۔

امام احمد کا فرمان

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ساٹھ یا ستر کی تعداد والا شک سہیل بن ابی صالح سے واقع ہو رہے ہیں۔ جبکہ سلیمان بن بلال نے بضع وستون، فرمایا ہے (یعنی ساٹھ سے کچھ زائد) اس نے شک ظاہر نہیں کیا اور حدیث کے اہل علم کے نزدیک اس کی روایات زیادہ صحیح ہے۔

علاوہ ازیں بعض راویون نے اس کو سہیل سے بھی بغیر شک کے نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بضع وسبعون افضلها قول لااله الااللّٰه وادناها اماطة الاذیٰ والعظم عن الطريق والحيآء شعبة عن الايمان

یعنی ستر سے زائد شاخیں ہیں۔ سب سے افضل، اعلیٰ وارفع اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کا اقرار ہے اور سب سے کم مرتبہ شاخ راستہ سے ہڈی وغیرہ تکلیف دہ چیز راستہ سے ہٹادینا ہے اور حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی حسین بن محمد بن محمد بن علی رودباری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن بکر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد سجستانی نے کہ موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں بیان کیا کہ ہمیں عمار بن سلمہ نے حدیث بیان کی کہ سہیل بن ابوصالح نے خبر دی ہے۔ پھر اس حدیث کو شک کے بغیر انہوں نے روایت کیا۔ یہ اضافی ہے۔ صاحب المنہاج نے اپنی کتاب میں صفت الایمان کے بیان کے بعد اس کی ستر کی تقسیم میں اسی روایت کو لیا ہے۔ اور توفیق کا عنایت ہونا اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

---

(۲)......العنبر بن الطيب بن محمد العنبری ابوصالح لينظر ترجمة، ويحيى بن منصور القاضی ابومحمد (ت ۳۵۱) سير ۲۸/۱٦) واحمد بن سلمة بن عبدالله ابوالفضل البزاز (ت ۲۸/۱٦) (سير ۳۷۳/۱۳)، وجرير هو بن عبدالحميد، وسهيل هو ابن ذكوان ابی صالح، ابوصالح سبق فی رقم(۱)

والحديث اخرجه مسلم (ص ٦۳) عن زهير بن حرب عن جرير به

(۱) الامام احمد هو الحافظ البيهقی

(۳)...... ابوعلی الحسين بن محمد بن محمد بن علی الروذباری (ت ۴۰۳) (تذكرة الحفاظ ۱۰۷۸/۳)، ابوبكر محمدبن بكر هو ابن عبدالرزاق بن داسة التمار (ت ۳۴٦) سير ۵۳۸/۱۵) وابوداؤد هو سليمان بن الاشعث السجستانی صاحب السنن.

والحديث اخرجه ابوداؤد (۴٦٧٦)

باب:..... ایمان کی حقیقت کے بیان میں

ابو عبداللہ حلیمی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

کہ ایمان امن سے بنا ہے اور امن خوف کے بالمقابل چیز ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فان خفتم فرجالاً او رکبانا فاذا امنتم فاذکروا اللہ. الخ (سورہ بقرہ، آیت ۲۳۹)

(میدان جنگ میں) اگر تم خوف محسوس کرو تو تم نماز پیدل چلتے چلتے یا سواری پر پڑھ لو پھر جب تم امن میں آ جاؤ تو اللہ کی یاد کرو۔ الخ۔

(نوٹ)..... یہاں پر اللہ تعالیٰ نے امن کو خوف کے مقابل استعمال فرمایا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ امن خوف کی ضد اور مقابل چیز ہے۔ جبکہ ایمان امن سے بنا ہے۔

ایمان کی حقیقت اور اس کے اطلاق کے وقت اس سے مطلوب و مقصود وہی تصدیق و تحقیق ہوتی ہے۔ اس لئے کہ خبر وہ قول ہوتا ہے جس کو صدق اور کذب شامل ہوتا ہے اور امر ہو یا نہی دونوں ایسا قول ہوتے ہیں جس میں کہ اس کے قائل کی طاعت یا نافرمانی کی جاتی ہے۔ جو شخص کوئی خبر سنتا ہے وہ اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ فی نفسہ یہ جھوٹ بھی ہو سکتی ہے۔ بلکہ وہ یقین کر لیتا ہے۔ یہی خبر حق اور سچ ہے۔ گویا کہ وہ شخص جو کچھ سنتا ہے اور اس کا یقین و عقیدہ رکھ لیتا ہے، یہ عقیدہ رکھ کر گویا وہ فی نفسہ امن میں آ جاتا ہے۔ اس بات سے کہ وہ خبر جھوٹ ہو یا اس میں کچھ غلط ہو، اور جو شخص امر یا نہی کو سنتا ہے اور اس کی اطاعت کا اعتقاد قائم کر لیتا ہے۔ گویا کہ وہ بھی جو کچھ سنتا ہے سن کر طاعت کا یقین پیدا کر کے فی نفسہ امن میں واقع ہو جاتا ہے۔ اس بات سے کہ مظلوم ہو یا مذاق کیا گیا ہو یا وہ امر نہی اس پر محمول ہو جس کا قبول کرنا اور اطاعت و تابعداری اس پر لازم نہ ہو جو شخص اس کا قائل ہوا ہے اس نے قائل کے اس قول کو امنت بکذا اور امنت نفسی کو بمنزلہ اس قول کے وطنت نفسی یا حملت نفسی علی کذایا ان کا لفظ نفس کو ترک کرنا، امنت میں کثرت استعمال کی وجہ سے اختصار کے لئے ہو۔ جیسا کہ یہ کہہ دیا جاتا ہے۔ بسم اللہ اس معنی میں کہ میں نے شروع کر لیا یا اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔

ابو عبداللہ حلیمی نے کہا۔ اس میں ایک وجہ اور بھی ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ امنت کا معنی ہے کہ میں نے اپنے خبر دینے والے کو امان دی یا اپنے دعوت دینے والے کو امان دی ہے (کس بات سے) تکذیب سے اور مخالفت سے، اس وجہ سے کہ میں نے اس کے لئے تصدیق اور موافقت کی تصریح کر دی ہے۔

پھر ایمان جس سے مراد تصدیق ہو، جس کی طرف بھی مضاف ہو صلہ کے بغیر متعدی نہیں کیا جاتا اور یہ صلہ کبھی ''با'' ہوتی ہے۔ کبھی لام ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں دونوں کی استعمال موجود ہے۔

ایمان باللہ — اللہ عزوجل کے ساتھ ایمان۔

اللہ کے وجود کا اقرار و اثبات ہے۔

ایمان للہ — اللہ تعالیٰ کے لئے ایمان۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول کرنا اور اس کی طاعت کرنا۔

اسی طرح:

ایمان بالنبی — نبی کریم کے ساتھ ایمان۔

آپ کی نبوت کا اقرار و اثبات ہے۔

ایمان للنبی　　　　نبی کریم کے لئے ایمان۔

آپ کی اتباع کرنا، آپ کی موافقت کرنا اور آپ کی طاعت بجالانا ہے۔

پھر وہ تصدیق جو ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کا معنی ومقصود ہے، اس کے اقسام میں ایک وہ تصدیق ہے جو مخفی اور چھپی ہوئی ہو۔ وہ قلب میں واقع ہوتی ہے۔ اسی کا نام اعتقاد رکھا جاتا ہے اور دوسری وہ تصدیق ہوتی ہے جو واضح اور ظاہر ہو وہ زبان پر واقع ہوتی ہے۔ اسی کا نام اقرار ہے۔ اسی کا نام شہادت ہے "ایمان جلی" اسی طرح ایمان للہ اور ایمان لرسول بھی منقسم ہوتا ہے۔ جلی اور خفی کی طرف۔ خفی اس میں سے نیات ہیں اور عزائم ہیں جن کے بغیر عبادت جائز نہیں ہوتی اور واجب چیز کا عقیدہ بھی واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح مباح کا عقیدہ مباح۔ رخصت کا عقیدہ رخصت اور ممنوع کا عقیدہ ممنوع، عبادت کا عقیدہ عبادت اور حد کا عقیدہ حد (کی طرح لازم)

ایمان جلی

ایمان جلی وہ ہے جو اعضاء اور جوارح سے سرانجام پاتا ہے۔ ظاہری طور پر قائم کرنا اور وہ متعدد امور ہیں۔ بعض ان میں سے یہ ہیں:

طہارت　　(وضو)

صلوٰۃ　　(نماز)

زکوٰۃ　　(زکوٰۃ)

صیام　　(روزہ)

حج وعمرہ

جہاد فی سبیل اللہ　　(اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا)

ان کے علاوہ بھی کئی امور ہیں جنہیں ہم اپنے اپنے مقام پر ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ۔

یہ سب کچھ ایمان ہیں اور اسلام ہیں اور اللہ ورسول کی طاعت میں مگر یہ ایمان للہ بایں معنی میں کہ اس کی عبادت ہیں۔ اور ایمان للرسول بایں معنی ہیں کہ یہ تمام امور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبول ہیں۔ ان کی عبادت نہیں ہیں۔ اس لئے کہ عبادت اللہ کے سوا کسی کی جائز نہیں ہے۔

ایمان باللہ اور ایمان بالرسول (ایمان کا) اصل ہے۔ یہی وہ (چیز ہے جو انسان کو) کفر سے اسلام کی طرف منتقل کرتی ہے اور ایمان للہ و ایمان لرسول اس کی فرع وشاخ ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے مکمل ہونے سے ایمان مکمل ہوتا ہے اور جس کے ادھورا ہونے سے ایمان ناقص و ادھورا رہتا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ اصل ایمان جب حاصل ہو جائے پھر اس کے پیچھے طاعت کا اضافہ بھی ہو جائے تو ایمان سابق زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے سابق ایمان ایسا ہے جس کے ساتھ مزید ایمان مل گیا ہے جس کو وہ تقاضا کرتا تھا پھر جب اس طاعت کے ساتھ دوسری طاعت بھی شامل ہو جائے تو پہلا ایمان جو کہ اصل تھا وزیادہ ہو جاتا ہے اور وہ طاعت جو اس کے بعد آتی ہے وہ بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ایمان کے تمام شعبے اور شاخیں مکمل ہو جاتی ہیں۔

ابو عبداللہ حلیمی نے فرمایا کہ:

ایمان کا ناقص وناکمل ہونا یہ ہے اصل ایمان۔ اپنی بعض فروعات اور بعض شاخوں سے الگ اور خالی ہو جائے یا اصل ایمان اور اس کی بعض

فروعات ان باقی امور اور فروعات سے الگ اور خالی ہو جائیں۔ جس پر خطاب الٰہی اور مکلف بنانا مشتمل ہے۔ اس لئے کہ نقصان اور کمی زیادہ ہونے کے بعد کی چیز ہے۔ جب کسی ایسے انسان سے یہ کہا جائے جو ایمان لایا ہے اور نماز بھی پڑھی ہے کہ اس کا ایمان زیادہ ہو گیا ہے تو پھر لازمی بات ہے کہ وہ بندہ جو ایمان لایا ہے اور اس پر نماز بھی فرض ہو گئی ہے۔ مگر اس نے نماز پڑھی نہیں اسے یہ کہا جائے کہ وہ ناقص ایمان ہے اور وہ اس پر قادر ہونے کے باوجود اسے ترک کر کے فاسق اور گناہگار ہو گیا ہے۔ اسی اصول پر ہیں تمام ارکان اسلام)

لیکن وہ کام جو انسان بطور نفل کے انجام دیتا ہے جو کہ اس کے ذمے لازم نہیں ہیں بایں معنی کہ تصدیق عقیدہ اور اقرار باللسان عملاً اس میں موجود ہیں تو اس کے اس عمل سے بھی ایمان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو نفلی امور کو ترک کر دیتا ہے اس کے مقابلے میں جو ترک نہیں کرتا یہ درست بات ہے کہ اس کو بھی نقصان کا نام دیا جائے گا مگر اس نفلی عمل کے تارک کے لئے عصیان اور گناہ لازم نہیں آئے گا۔ یہی مطلب ہے حلیمی کے قول کا۔

حلیمی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جب ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ طاعات سب کی عین ایمان ہیں تو ہم یہ لازم نہیں کرتے کہ معاصی جو اہل ایمان سے واقع ہوتے ہیں وہ کفر بھی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کفر باللہ اور کفر بالرسول ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کے مقابل چیز کا نام ہے۔ جب ایمان باللہ اور ایمان بالرسول اللہ اور رسول کے اقرار اور اثبات کا نام ہے تو کفر اس کے مقابلہ میں ان کے انکار، نفی اور ان کی تکذیب کا نام ہوگا۔

رہے اعمال تو وہ اللہ اور رسول کے ساتھ اعمال کے وجود کے بعد ایمان للہ اور ایمان للرسول ہیں۔ اس سے مراد ہے طاعت مگر سابق اقرار کی شرط پر لہٰذا جو چیز اس کے مقابل ہوگی وہ مخالفت اور عصیان تو ہوگی لیکن کفر نہ ہوگی۔

کتاب الایمان میں، میں نے کئی احادیث اور آثار ذکر کیے ہیں جس سے ان تمام مذکورہ امور کی وضاحت ہوتی ہے اور میں اس کتاب میں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ ان احادیث و آثار کے بعض طرق کی طرف اشارہ کروں گا۔

باب:.....اس بات کی دلیل کہ تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان ہی اصل ایمان ہے اور یہ دونوں عدم مجبوری کے وقت کفر سے اسلام میں آنے کے لئے شرط ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قولوا امنا باللّٰہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسماعیل واسحاق. (بقرہ آیت ۱۳۶)

کہو ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کتاب پر جو ہماری طرف اتاری گئی (قرآن) اور جو کتاب ابراہیم اسماعیل اسحٰق کی طرف اتاری گئی۔

(روایت میں ایمان باللہ کا حکم ہے۔ مترجم)

تو اللہ نے مؤمنوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ یہ کہیں ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔

اور ارشاد باری ہے:

قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (سورۃ الحجرات، آیت ۱۴)

یعنی دیہاتیوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں فرما دیجئے تم ایمان نہیں لائے لیکن یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں تا حال ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ قول جو عقیدہ سے عاری ہو وہ ایمان نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر ان کے دلوں میں ایمان ہوتا

تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان کے جمع ہوجانے کی وجہ سے مؤمنین ہوتے۔ اور حدیث بھی اسی کی مثل دلالت کرتی ہے جیسے قرآن دلالت کررہا ہے۔

۴:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر جناح قاضی کوفہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابوجعفر محمد بن علی بن رحیم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعمرو احمد بن حازم غفار نے کہ ہمیں خبر دی ہے یعلیٰ بن عبید نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللّٰہ فاذاقالوا ھا منعوا دماء ھم و اموالھم الا بحقھا. وحسابھم علی اللہ عزوجل.

میں حکم دیا گیا ہوں کہ کافر ومشرک لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ سب لوگ اقرار کریں اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جب لوگ یہ اقرار کریں وہ اپنے مال اور اپنے خون محفوظ کرلیں گے باقی ان کے اعمال کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں دوسرے طریقہ سے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے کہ میرے دادا یحییٰ بن منصور قاضی رحمۃ اللہ علیہ خبر دی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں احمد بن سلمہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں ہمیں احمد بن عبدہ نے بیان کیا ہے کہ عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے۔ اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

امرت ان اقاتل الناس حتیٰ یشھدوا ان لا الہ اللّٰہ ویؤمنوا بی فان شھدوا ان لا الہ الا اللّٰہ و امنوا بی وبما جئت بہ فقل عصموا منی دماء ھم الا بحقھا و حسابھم علی اللہ.

میں حکم دیا گیا ہوں کہ کافر ومشرک لوگوں سے جہاد کرتا رہوں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے ساتھ بھی ایمان لے آئیں اگر لوگ اللہ کی الوہیت اور وحدانیت کی گواہی دیں اور میرے ساتھ ایمان لائیں اور جو میں قرآن لایا ہوں اس پر ایمان لائیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون محفوظ کرلئے مگر ان کے حق کے ساتھ۔ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کو احمد بن عبدہ سے روایت کیا ہے۔

اور مسلم نے عکرمہ بن عمار کی روایت ابوکثیر سے ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

اذھب فمن لقیت یشھدان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ.

ابوہریرہ تو جا جو شخص تجھے ایسا ہے جو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہوں اور اس شہادت کے ساتھ اس کا دل مطمئن ہو اسے جنت کی بشارت دے دے۔

۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے کہ خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے کہ ہمیں بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے کہ ہم سے

---

(۴)...... أبو محمد جناح بن نذير بن جناح (الإكمال لابن ماكولا بالحاشية ۲/۱۷۷)، أبوجعفر محمد بن علي بن دحيم الشيباني (ت ۳۵۱) (سير ۱۶/۳۶)، أحمد بن حازم بن ابي غرزة الغفاري أبوعمرو (ت ۲۷۶) (سير ۱۳/۲۳۹)

والأعمش هو سليمان بن مهران، وأبوسفيان هو الأسدي.

والحديث أخرجه مسلم (ص ۵۲) عن أبي بكر بن أبي شيبة عن حفص بن غياث عن الأعمش مرفوعاً

(۵)......العلاء بن عبدالرحمن هو ابن يعقوب الجهني.

بیان کیا حذیفہ نے کہ ہم سے بیان کیا عکرمہ بن عمار نے اپنی سند کے ساتھ اسی مذکورہ حدیث کا معنی ومطلب۔

۷:......خبر دی ہے ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہے ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ نے کہ ہمیں بیان کیا ہے علی بن حسن بن ابی عیسیٰ دار بجردی نے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عرعرہ بن یزید نے کہ بیان کیا ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من مات وهو يشهد ان لااله الاالله وان محمد رسول الله صادق من قلبه دخل الجنة

جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا تھا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتا ہے اور سچے دل سے دیتا ہے جنت میں داخل ہوگیا۔

ہم نے اسی معنی روایت کی ہے عتبان بن مالک سے اور رفاعہ بن عرابہ سے اور ان دونوں کے علاوہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸:......خبر دی ہے ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا ہے ابوبکر بن اسحٰق نے کہ ہمیں خبر دی ہے عباس بن فضل سے اسفاطی نے وہ کہتے ہیں بیان کیا احمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا فضیل بن عیاض نے ہشام سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنے

---

(۶)......أبو الحسين محمد بن أحمد بن تميم القنطري (ت ۳۴۸) (تاريخ بغداد ۱/۲۸۳)، أحمد بن محمد بن عيسى القاضي (ت ۳۴۸) (تاريخ بغداد ۱/۲۸۳)، أحمد بن محمد بن عيسى القاضي (ت ۲۸۰) (سير ۱۳/۳۰۷)

وابو كثير هو يزيد بن عبدالرحمن السحيمي، وابوحذيفة هو موسى بن مسعود النهدي.

والحديث أخرجه مسلم (ص ۵۹) عن زهير بن حرب بن عمر بن يونس الحنفي عن عكرمة بن عمار بن عن أبي كثير به مرفوعاً ولفظه.

"يا أباهريرة. وأعطاني نعليه قال. اذهب بنعلي هاتين فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد أن لاإله إلالله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة

(۷)...... أبو طاهر محمد بن عثمان الفقيه المشتبه (ص ۳۴۸)، وأبو حامد أحمد بن محمد بن يحيى (ت ۳۳۰) (سير ۱۵/۲۸۴)، ومحمد بن عرعرة بن البرند (ت ۲۱۳) تقريب.

والحديث أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة كما بالتحفة ۳۹۸/۸ (۱۳۰۹) عن عمرو بن علي عن غندر عن شعبة عن قتادة به.

ورواه عن عمرو بن علي عن يزيد بن زريع عن سليمان التيمي قال: حدثنا أنس به.

ورواه أبوحمزة. جار شعبة. عن أنس مرفوعاً ولم يذكر معاذاً في إسناد كما بالتحفة (۹۸۴). وقوله (وروينا في هذا المعنى عن عتبان بن مالك......) (الخ).

رواه البيهقي في السنن الكبرى (۱۰/۱۲۴) ورواه ابن المبارك في الزهد (ص ۳۲۳) ورواه البخاري في أبواب التهجد بطوله)

قوله ورفاعة بن عرابة

رواه ابن ماجة في السنن (۴۲۸۵) عن أبي بكر بن أبي شيبة عن محمد بن مصعب عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن هلال بن أبي ميمونة عن عطاء بن يسار عن رفاعة الجهني مرفوعاً بلفظ. والذي نفس محمد بيده مامن عبد يؤمن ثم يسدد إلا سلك به في الجنة وأرجو الا يدخلوها حتى تبوء وا أنتم...... الحديث.

وقال في الزوائد

في إسناده محمد بن مصعب قال فيه صالح بن محمد البغدادي: ضعيف في الأوزاعي وعامة أحاديثه عن الأوزاعي مقلوبة لكن لم ينفرد به وقد رواه النسائي في عمل اليوم والليلة عن يحيى بن حمزة عن الأوزاعي اهـ.

قلت ورواه ابن المبارك في الزهد (ص ۳۲۲)، وأحمد (۴/۱۶)

وقال الهيثمي (۱/۲۰) رجاله وأخرجه الطبراني في الكبير (۵/۴۳) ومن طريقة المزي في تهذيب الكمال (ص ۴۱۵)

بعض اصحاب سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لایستقیم ایمان عبد حتی یستقیم قلبہ و لایستقیم قلبہ حتی یستقیم لسانہ.

کسی بندے کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہوجائے اور اس کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی زبان درست نہ ہوجائے۔

۹:.....خبر دی ہے ہمیں ابونصر بن قتادہ نے کہ ابوعمرو بن مطر نے ہمیں بیان کیا کہ خشنام بن بشر بن عنبر نے کہا ہم سے بیان کیا ابراہیم بن منذر الحزامی نے وہ کہتے ہیں بیان کیا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے وہ کہتے ہیں مجھے بیان کیا ہے عبداللہ بن یرفاء نے عبدالرحمٰن بن فروخ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے:

من شهد ان لاالہ الااللہ و ان محمدا رسول اللہ فذل بهالسانه واطمأن بها قلبه لم تطعمه النار.

جو شخص اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتا ہے اور درآں حالیکہ اس کی زبانی، اسی کی اقراری ہے اور دل اس کا اسی کے ساتھ مطمئن ہے اسے آگ نہیں کھائے گی۔

۱۰:.....ہمیں خبر دی ہے حمزہ بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن دلّویہ نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا ہے احمد بن حفص بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں مجھے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں۔ مجھے ابراہیم بن طھمان عمرو بن سعید نے، انہوں نے مجاہد سے وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بابت فرماتے ہیں:

الا من شهدبا لحق وهم يعلمون (زخرف آیت ۸۶)

مگر جو شخص حق کی شہادت دے حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

فرمایا حق کی شہادت دی اس حال میں کہ وہ یہ جانتا ہو کہ اللہ اس کا رب ہے۔

---

(۸).....العباس بن الفضل الأسفاطي (اللباب ۱/۵۳)، وأحمد هو ابن عبدالله بن يونس، وهشام هوابن حسان.

والحديث أخرجه أحمد ۱۹۸/۳ من طريق علي بن مسعدة عن قتادة عن انس مرفوعاً.

☆.....مجمع الزوائد ۱/۵۳ رواه أحمد وفي إسناده علي بن مسعدة وثقه جماعة وضعفه آخرون.

☆.....وانظر الترغيب ۳۵۳/۳. الاتحاف ۴۵۱/۷

☆.....ابن عدى ۱۹۲۶/۵. الشجرى ۳۶/۱

(۹).....أبونصر بن قتادة هو عمر بن عبدالعزيز بن عمر بن قتادة، وأبوعمرو بن مطر هو محمد بن جعفر بن مطر النيسابورى ت (۳۶۰) (سير ۱۲/۱۲۲) ولينظر ترجمة خشنام بن بشير بن العنبر، وعبدالله بن يرفا (تخ ۲۳۵/۵)، وعبدالرحمن بن فروخ (تخ ۳۳۷/۵)

والحديث في جمع الجوامع ۷۸۹/۱ من حديث أبي قتادة رضى الله عنه وعزاه السيوطى رحمه الله لسمويه وابن مردويه والطبرانى فى الكبير والخطيب في المتفق والمتفرق.

(۱۰).....حمزة بن عبدالعزيز المهلبى أبويعلى (ت ۴۰۶) (سير ۲۶۴/۱۷)، ابوبكر محمد بن أحمد بن بالويه (سير ۴۱۹/۱۵) وسليمان هو ابن مهران الأعمش وعمر بن سعيد هو ابن مسروق الثورى ووالد أحمد هو حفص بن عبدالله بن راشد السلمى النيسابورى.

والحديث عزاه السيوطى في الدر ۲۴/۲ للمصنف في الشعب فقط

باب:......اس بات کی دلیل کہ اعمال سب کے سب عین ایمان ہیں

اہل ایمان کی تعریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون۔ الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون. اولٰئک ھم المؤمنون حقاً. (سورۃ انفال آیت ۲-۴)

اہل ایمان تو وہی ہیں کہ اللہ کا نام ذکر کیا جائے ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جس وقت ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں وہی نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں وہ لوگ سچے مومن ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ خبر دی ہے کہ اہل ایمان وہی ہیں جو ان مذکورہ تمام اعمال کو اپنے اندر جمع کر چکے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ اعمال مجموعہ ایمان میں سے ہیں۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ جب تمہارے سامنے یہ بات ثابت ہو چکی کہ اس آیت مذکورہ کے اوصاف سے متصف لوگ اس آیت میں سچے مومن ہونے کا لقب حاصل کر چکے ہیں، تو یہ ان اعمال کے اس مرتبہ ومقام کی وجہ سے ہے، جس کے ساتھ اللہ نے ان کو متصف فرمایا ہے۔ یہ صرف اور محض اعمال عبادت ہی نہیں (بلکہ وہ مقام رکھتے ہیں جس کی وجہ سے یہ بھی ایمان میں شامل ہیں۔)

یہ بات درست ہے کہ ان اعمال کے ذکر کرنے سے مراد یہی اعمال اور وہ فرض یا نفل اعمال ہیں جو اسی مفہوم میں آتے ہیں۔ تو گویا لفظ ''الصلوٰۃ'' ان طاعات کی طرف اشارہ ہے جو خصوصاً اعضا اور جوارح سے قائم کئے جاتے ہیں۔

اور اسی طرح اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنا ان طاعات کی طرف اشارہ ہے جو خصوصاً مال کے ذریعہ سے قائم کئے اور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

اور اسی طرح دل کا ڈر جانا۔ ہر اعتبار سے استقامت اختیار کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

لہٰذا طاعات قائم کرنا اور معاصی سے رک جانا سب (اسی خوف خدا) میں داخل ہیں۔

حلیمی نے فرمایا۔ مذکورہ آیت ہر اس شخص کی تعریف میں وارد ہوئی ہے جس کا دل اللہ سے ڈر جاتا ہے۔ جب کہ اللہ کی نافرمانی اور اللہ کے احکام کی مخالفت خوف خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اسی طرح ہر اس شخص کی تعریف میں آئی ہے جس کے سامنے تلاوت کی جائے تو اس کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہے۔

لہٰذا فرائض میں کوتاہی کرنا اور واجبات میں سستی کرنا کسی طرح بھی ایمان میں زیادتی اور اضافہ کا ذریعہ نہیں ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ جو لوگ سچے مؤمن نہیں ہیں لازمی بات ہے کہ وہ ناقص الایمان ہیں۔ اور آیت مذکورہ کے مفہوم سے خارج ہیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرّہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان (الحجرات آیت ۷)

لیکن اللہ نے ایمان کو تمہاری طرف محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور کفر کو اور فسق و فجور کو تمہاری طرف ناپسندیدہ بنا دیا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ دو چیزوں میں تقابل کیا ہے ایک وہ جس کو اس نے ہمارے لئے پسندیدہ اور محبوب بنایا ہے اور دوسری وہ جس کو ہمارے لئے مکروہ اور ناپسندہ کر دیا ہے (غور کیجئے) کہ ایمان کو علیحدہ ذکر کیا ہے محبوب چیز میں اور اس کے مقابل کفر کو اور نافرمانیوں ناپسندیدہ چیزوں میں کر دیا ہے۔ (تو اس صورت میں) یہ آیت اس امر پر دلالت کر رہی ہے کہ ایمان کی متضاد و مخالف دو چیزیں ہیں (ایک کفر دوسرے گناہ)۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو چیز فسوق اور نافرمانیوں کی متضاد اور مخالف ہے یعنی طاعت وہ ایمان ہے۔

گویا طاعات ایمان نہ ہوتیں تو فسق و فجور ترک ایمان نہ ہوتیں۔ واللہ اعلم۔

حافظ ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے فسوق اور عصیان کے درمیان (حرف عطف واو) کا فاصلہ فرمایا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ معاصی میں سے بعض وہ ہیں جن کی وجہ سے انسان فاسق نہیں بنتا بلکہ ان میں سے وہ معاصی جو کبیرہ گناہ ہیں ان کے ارتکاب سے فاسق بنتا ہے۔ یا صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنے سے فاسق بنتا ہے۔

جب کہ ان تمام امور سے اجتناب کرنا اور بچنا عین ایمان ہے۔ اور توفیق عنایت ہونا اللہ کی طرف سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما کان اللہ لیضیع ایمانکم

اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرتے۔

مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد، تمہارا بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہے۔

(تو لویا اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان قرار دیا ہے) تو ثابت ہوا کہ صلوٰۃ ایمان ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی (کہ نماز ایمان ہے) تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ہر طاعات ایمان ہے اس لئے صلوٰۃ اور دیگر طاعات میں کوئی فرق نہیں ہے۔

امام احمد البیہقی نے فرمایا۔

ہم اس حدیث میں نقل کر چکے ہیں جو ابو اسحٰق سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کے بارے میں ہے جب آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو سولہ یا سترہ مہینے آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے پھر تحویل قبلہ کا حکم آیا اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ہونے لگی مگر وہ مسلمان جو تحویل قبلہ سے قبل فوت ہو گئے یا شہید کر دیئے گئے ان کا حکم معلوم نہیں تھا کہ ہم ان کے بارے میں کیا کہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وما کان اللہ لیضع ایمانکم ان اللہ با لناس لرؤف الرحیم　　(البقرہ ۱۴۳)

اللہ تعالیٰ (ناانصاف) نہیں ہے کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفیق اور مہربان ہے۔

فائدہ:......مگر احناف یہاں پر ایمان سے مراد ایمان ہی لیتے ہیں نماز نہیں، یعنی نماز اور دیگر تمام اعمال تابع ہیں ایمان کے جب ایمان آپ کا محفوظ ہے تو اعمال یعنی نماز وغیرہ کیونکر ضائع ہو سکتے ہیں اعمال جب ضائع ہوں کہ ایمان ضائع ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ بلا وجہ ضائع نہیں فرماتے اگر ایسا کریں تو یہ ظلم ہوگا جب کہ اللہ جل سبحانہ اس سے پاک ہے۔　　(از مترجم)

۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ الحافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابونصر الفقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید

دارمی نے وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے۔
نفیلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی زہیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابواسحٰق نے پھر انہوں نے حدیث ذکر فرمائی ہے۔
بخاری مسلم نے اس روایت کو زہیر بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کو ایمان قرار دیا ہے۔

۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ الحافظ نے اور ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے وہ دونوں فرماتے ہیں خبر دی ہے ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے مسلم بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابان بن یزید نے یحیٰی بن ابوکثیر سے زید بن سلام سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے تھے:

الطهور شطر الايمان.

طہارت حاصل کرنا ایمان کا حصہ ہے یا صفائی نصف ایمان ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کو صحیح مسلم میں ابان بن یزید عضادی حدیث سے نقل کیا ہے۔

۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ بیہقی مسدیدی نے اس اصل کتاب سے جو میں نے خسروگرد کے ساتھ ان کے سامنے پڑھی تھی انہوں نے فرمایا خبر دی ہے ابواحمد بن محمد بن حسین بیہقی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے داؤد بن حسین بیہقی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ حمید بن زنجویہ نسوی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوشیخ خرانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ

---

(۱۱)......ابو النضر الفقيه هو محمد بن محمد بن يوسف الفقيه يأتي في رقم (۲۳) وعثمان بن سعيد الدارمي (ت ۲۸۰) (سير ۳۱۹/۱۳)، وعثمان بن سعيد الدارمي (ت ۲۸۰) (سير ۳۱۹/۱۳)، وابو إسحاق هو عمرو بن عبدالله السبيعي، وزهير هو ابن معاوية، والنفيلي هو عبدالله بن محمد بن علي بن نفيل.

والحديث اخرجه البخاري (۹۰/۱) (۴۰) الفتح عن عمرو بن خالد عن زهير عن أبي إسحاق عن البراء به.

مسلم ص ۳۷۳ عن ابي بكر بن ابي شيبة عن أبي الأحوص عن ابي إسحاق به. ولم أجده في مسلم من حديث زهير كما قال البيهقي رحمه الله.

(۱۲)...... ابوبكر احمد بن محمد الأشناني (ت ۴۱۶) (المنتخب من السياق)، أحمد بن محمد بن عبدوس الطرائفي (ت ۳۴۶) (سير ۵۱۹/۱۵) وابوسلام هو ممطور الأسود.

والحديث أخرجه مسلم ص ۲۰۳ عن إسحاق بن منصور حدثنا حبان بن هلال حدثنا أبان حدثنا يحيى به مرفوعاً وقال النووي رحمه الله:
هذا الإسناد مما تكلم فيه الدارقطني وغيره فقالوا : سقط فيه رجل بين أبي سلام وابي مالك والساقط عبدالرحمن بن غنم قالوا والدليل على سقوطه أن معاوية بن سلام رواه عن أخيه زيد بن سلام عن جده أبي سلام بن عبدالرحمن بن غنم عن أبي مالك الأشعري وهكذا أخرجه النسائي وابن ماجة وغيرها.

ويمكن أن يجاب لمسلم عن هذا بأن الظاهر من حال مسلم أنه علم سماع أبي سلام لهذا الحديث من أبي مالك فيكون ابوسلام سمعه من أبي مالك وسمعه أيضاً من عبدالرحمن بن غنم عن أبي مالك فرواه مرة عنه ومرة عن عبدالرحمن وكيف كان فالمتن الصحيح لامطعن فيه.

(۱۳)......ينظر ترجمة (أبو عبدالله الحسين بن عبدالله البيهقي المسديدي او السديوري او السديري، وابو حامد أحمد بن محمد بن الحسين البيهقي، وداود بن الحسين (سير ۵۷۹/۱۳)، حميد بن زنجويه (ت ۲۳۷) (سير ۲۹/۱۲)، أبوشيخ الحراني هو عبدالله بن مروان الحراني الخراساني (مجروحين ۳۶/۲، لسان ۳۵۶/۳)، ووالد معاوية هو سويد بن مقرن، وعمرو بن مرة هو ابن عبدالله الكوفي وليث هو ابن أبي سليم.

والحديث أخرجه الطيالسي (منحة المعبود) (۲۱۱۰) عن أبي داود عن جرير عن ليث عن عمرو بن مرة عن معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء مرفوعاً

بن ایمن نے لیث سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے معاویہ بن سوید سے انہوں نے کہا میں اسے دیکھا فرمار ہے تھے اپنے والد سے شک ابوشیخ کی طرف سے ہے وہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک روز بیٹھے تھے آپ نے فرمایا:

اتدرون ای عری الایمان اوثق؟

کیا تم لوگ جانتے ہو ایمان کا مضبوط ترین کڑا کون سا ہے؟

لوگوں نے جواب دیا۔ الصلوٰۃ۔ نماز مضبوط کڑا ہے۔ آپ نے فرمایا:

ان الصلوٰۃ لحسنۃ وما ھی بھا

نماز تو بے شک ضرور اچھی ہے لیکن وہ نہیں۔

صحابہ نے جواب دیا۔ الجہاد۔ جہاد۔ آپ نے فرمایا جہاد تو ضرور اچھا ہے۔ لیکن وہ نہیں لوگوں نے کہا حج آپ نے فرمایا ضرور حج اچھی چیز ہے لیکن وہ نہیں لوگوں نے کہا روزہ سے آپ نے فرمایا روزے ضرور اہم ہیں مگر وہ نہیں پھر آپ نے خود وضاحت فرمائی:

اوثق العریٰ الایمان ان تحب للّٰہ وتبغض لہ'

کہ ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ تو کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے اور ناپسند کرے تو اللہ کے لئے۔

جریر بن عبدالحمید نے اس کو روایت کیا ہے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرون سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو منصور نخعی نے کوفہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو جعفر بن رحیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حازم نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے عثمان بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر نے، پھر اس نے اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ ذکر کیا سابق کی طرح علاوہ اس کے کہ اس نے اس کے آخر میں کہا ہے۔

لوگوں نے شرائع اسلام کا ذکر کیا مگر درست نہ کہہ پائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ صحیح نہیں کہہ پائے تو آپ نے فرمایا۔

ان اوثق عریٰ الایمان ان تحب فی اللّٰہ وان تبغض فی اللّٰہ.

بے شک ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ تو محبت بھی اللہ کی رضا کے لئے کرے اور نفرت بھی۔

(دیکھئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام شرائع کو ایمان قرار دیا ہے اور اس کو محبت اور بغض میں بھی ظاہر کیا ہے۔

۱۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ الحافظ نے انہوں نے کہا ہمیں بیان کیا محمد بن صالح بن ہانی نے اور ابراہیم بن عصمہ نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سری ابن حزیمہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے۔ عبداللہ بن یزید مقری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن ابی ایوب نے میرے والد مرحوم سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اعطیٰ للّٰہ ومنع للّٰہ واحب للّٰہ وابغض للّٰہ وانکح للّٰہ فقد استکمل ایمانہ.

جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے دیا اور اللہ کی رضا کے لئے دینے سے ہاتھ روکا۔ جس نے اللہ کی رضا کے لئے کسی کو چاہا اور جس نے اللہ کی رضا کے لئے نفرت کی۔ اور اللہ کی رضا کے لئے نکاح کیا اس نے ایمان کو مکمل کر لیا۔

یہی مفہوم ابوامامہ باہلی کی حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے مگر اس میں نکاح کا ذکر نہیں ہے اور تصریح اور وضاحت

---

(۱۴)..... أبو منصور النخعي هو محمد بن عبدالله النخعي.

وانظر الحديث في المصنف لابن ابي شيبة ۱۱/۴۸، ۱۳/۲۲۹ والإيمان له (۱۱۰)

کی گئی ہے کہ یہ تمام صفات واعمال ایمان ہیں۔اور واضح فرمایا ہے کہ ایمان کا مضبوط ترین کڑا اخلاص ہے۔

ایمان کی تعریف:

۱۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ الحافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر بیان کی ہے عبدالسلام بن صالح ہروی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الایمان معرفة بالقلب و اقرار باللسان و عمل بالارکان.

کہ ایمان دل کی معرفت۔زبان سے اقرار اور اعضاء کے ساتھ عمل کرنے کا نام ہے۔

۱۷:.....اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبید بن محمد بن مہدی قشیری نے انہوں نے کہا خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن محمد بن موسیٰ بن کعب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد فضل بن محمد بن مسیب بیہقی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوصلت ہروی عبدالسلام اور محمد بن اسلم نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن موسیٰ رضا نے اپنے والد سے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مگر اس طرح کیا ہے۔

الا یمان اقرار باللسان و معرفة بالقلب و عمل بالجوارح.

کہ ایمان زبان سے اقرار، دل کی معرفت اور اعضاء کے ساتھ عمل کا نام ہے۔

اس حدیث کو مشاہدہ کیجئے شعب الایمان کی گنتی میں جو گذری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت حدیث میں۔آئندہ سطور میں ممکنہ اعتراض کا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح کو حرف عطف کے فاصلہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔(مترجم)

بہر حال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔

ان الذین امنوا و عملوا الصالحات

یعنی جو لوگوں نے ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عمل صالح کو علیٰحدہ ذکر کیا ہے۔نیز دوسری آیت۔

---

(۱۵).....محمد بن صالح بن هانیء (ت ۳۴۰) (طبقات السبکی ۳/۱۷۴)، إبراهیم بن عصمة (میزان ۱/۴۸)، السری بن خزیمة أبومحمد الأبوردی، وأبو مرحوم هو عبدالرحیم بن میمون، وأبوأمامةهو صدی بن عجلان الباهلی رضی الله عنه.

والحدیث أخرجه الترمذی (۲۵۲۱) ابن عباس الدوری عن عبدالله بن یزید به مرفوعاً

وقال أبوعیسی : حدیث حسن.

وفی تحفة الاشراف ۱۱۳۰۱ قال المزی : قال الترمذی : منکر

أحمد ۳/۴۳۸ و ۴۴۰. المستدرک ۲/۱۶۴

وقال المنذری فی الترغیب ۴/۲۳ رواه أحمد والترمذی وقال منکر والحاکم وقال صحیح الإسناد والبیهقی. أی فی الشعب. وغیرهم

وفی تحفة الأحوذی ۷/۲۲۴ منکر حسن.

قال الشارح قوله (هذا حدیث منکر) وفی بعض النسخ هذا حدیث حسن.

وقال : لم یظهر لی وجه کون هذا الحدیث منکراً ورواه أبوداود عن أبی أمامة وفی سنده القاسم بن عبدالرحمن الشامی قال المنذری قد تکلم فیه غیر واحد.

الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و تواصوا با لحق و تواصوا بالصبر. (سورۃ العصر ۳)

یعنی اس آیت میں ایمان۔ عمل صالح۔ تواصی بالحق۔ تواصی بالصبر کو الگ الگ ذکر کیا ہے یہ چیز اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ یہ دونوں اعمال صالحہ میں سے نہیں ہیں یہی حال اس آیت کا ہے۔

ان الذین امنوا و عملوا الصالحات.

یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتیں کہ اعمال صالح ایمان نہیں ہیں بلکہ مطلب ہے کہ جو لوگ ایسے ایمان سے قبل ایمان لائے جو کفر سے اسلام کی طرف منتقل کرتا ہے پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایمان کے ساتھ نیکیاں بھی شامل کیں اور ان پر عمل کیا یہاں تک کہ ان کا ایمان کہ درجہ سے اکمل درجے کی طرف بلند ہو گیا۔ یا ہم کہیں گے کہ الذین امنوا سے مراد ہے ایمان باللہ اور عمل بالصالحات ایمان للہ۔ دو مختلف ایمان ہیں۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ اسی لئے دو الگ الگ نام رکھے گئے ہیں۔ و اللہ اعلم.

احناف کا مسلک مذکورہ تینوں آیات میں

● ...... ان الذین امنوا و عملوا الصالحات.

● ...... الا الذین امنوا و عملوا الصالحات.

● ...... الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و تواصوا با لحق و تواصوا با لصبر.

احناف کا مسلک اس بارے واضح ہے اور مؤید بکتاب اللہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان اور اعمال صالحہ کو الگ الگ ذکر فرمایا جس سے طاعات ظاہر ہے دونوں دو الگ الگ چیز گو دونوں نجات کے لئے اہم اور ضروری ہیں نیز دونوں کے مابین حرف عطف واؤ کے ساتھ دونوں کو الگ کیا گیا ہے گرامر کے قانون کے مطابق اور علم اصول وغیرہ علوم کی تصریح کے مطابق عطف مغایرت کو تقاضا کرتا ہے یعنی اس بات پر کہ معطوف اور معطوف علیہ ایمان اور عمل صالح ایک چیز یعنی صرف ایمان نہیں بلکہ الگ اور مستقل چیز جو کہ دراصل تصدیق قلبی کی کیفیت کا نام ہے اور اعمال صالحہ ظاہری حسی اعضاء سے مکمل ہوتے ہیں۔ (از مترجم)

(۱۶، ۱۷)...... أبوبكر أحمد بن إسحاق الفقيه الصبغي (ت ۳۴۲) (سير ۱۵/۴۸۳)، علي بن عبدالعزيز البغوي (ت ۲۸۶) (سير ۱۳/۳۴۸)، أبومحمد عبدالله بن محمد بن موسى بن كعب (سير ۱۵/۵۳۰)، أبومحمد الفضل بن محمد بن المسيب البيهقي (ت ۲۸۲) (سير ۱۳/۳۱۷)، أبوالصلت الهروي عبدالسلام بن صالح (ت ۲۳۶) (سير ۱۱/۴۴۶)، ومحمد بن أسلم أبوالحسن الكندي (ت ۲۴۲) (سير ۱۲/۱۹۵)

ولينظر ترجمة أبومحمد عبيد بن محمد بن محمد بن مهدى القشيرى والحديث أخرجه ابن ماجة (۶۵) وقال الحافظ في النكت الظراف (۱۰۰۷۲) أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات ۱/۱۲۸ من رواية أبي الصلت ومن رواية أحمد بن عامر الطائي وعلي بن غراب ومحمد بن سهل وهارون بن سليمان الغازى كلهم عن علي بن موسى الرضا به ونقل عن الدارقطني أنه حديث ابي الصلت وأنه هو المتهم به وكل من حدثه بن عن علي بن موسى سرقه من أبي الصلت قال الحافظ.

وقد أخرجه أبوسعيد بن الأعرابي في معجمه عن زكريا بن يحيى الساجي عن عبدالغني بن محمد بن الحسن عن عبدالله بن يحيى بن موسى بن جعفر عن أخيه علي بن موسى به.

☆...... كنز العمال ۱۳۶۲ (ابن مردويه) وسنده ضعيف.

☆...... وانظر الميزان ۵۰۵۱ تهذيب الكمال ص ۸۳۲.

☆...... الشريعة الأجرى ص ۱۳۱

باب:......اس بات کی دلیل کہ ایمان اور اسلام مطلقاً دین واحد سے دو عبارتیں ہیں

ارشاد باری ہے:

❶......ان الدین عنداللّٰہ الا سلام. (آل عمران ۱۹)

بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

❷......قولوا امنا باللّٰہ.

کہہ دیجئے ہم ایمان لائے اللہ پر۔

تو ہمارا قول صحیح ہوا۔ کہ ایمان باللہ اسلام ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا ہے۔

فاخرجنا من کان فیھا من المؤمنین فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین. (سورۃ الذاریات آیت ۳۵۔۳۶)

کہ ہم نے اس بستی میں سے ان لوگوں کو نکال لیا جو اہل ایمان تھے ہم نے اس بستی میں مسلمانوں کا ایک ہی گھر پایا۔

ایک بار اللہ تعالیٰ نے اس بستی میں سے نجات پانے والوں کو مومن کہا اور دوسری مرتبہ انہیں کو مسلم کہا۔ اغیار سے ان کا فرق کا ارادہ ان کے ادیان کے ساتھ کیا تو یہ بات صحیح ہوگئی کہ ایمان اور اسلام دین واحد کے دو نام ہیں۔ اگر چہ اسلام کی حقیقت تسلیم ورضا اور ایمان کی حقیقت تصدیق ہے۔ تو دونوں میں حقیقت کا مختلف ہونا اس بات سے مانع نہیں ہے، کہ دونوں دین واحد کے نام ہوں۔ جیسے غیث اور مطر دونوں بارش کے نام ہیں۔ اگر چہ زبان کی باریکی کے اعتبار سے غیث اور مطر کی حقیقت ذرا سی مختلف ہے۔

چار چیزوں کا حکم اور چار چیزوں کی ممانعت:

۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقری اسفرائینی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی۔ یوسف بن یعقوب قاضی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن مرزوق نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ عبدالقیس کا وفد جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت آیا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ من القوم تم کون لوگ ہو انہوں نے جواب دیا۔ قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں آپ نے خوش آمدید کہا (اور دعا دی) نہ تم کبھی رسوا ہوا اور نہ ہی شرمندہ ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم قبیلہ ربیعہ کے لوگ دور دراز کی آبادی سے آپ کی خدمت میں آتے ہیں آپ کے اور ہمارے درمیان یہ کفار قبیلہ مضر کے لوگ حائل ہیں لہذا ہم لوگ آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں آسکتے ہیں لہذا ہمیں کوئی ایسی پکی بات بتا دیجئے جس کی طرف ہم پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں کو بھی دعوت دیں اور ہم سب جنت میں داخل ہو سکیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

امرکم باربع وانھا کم باربع

میں آپ لوگوں کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ ایمان کا حکم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا چیز ہے۔ وہ یہ ہے اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول ہے۔ اور نماز قائم کرنا۔ زکوۃ دینا۔ اور تم لوگ غنیمت کے مالوں میں سے پانچواں حصہ بھی بیت المال میں دینا۔

اور جن چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں یہ ہے۔ (یعنی چار قسم کے برتنوں کے استعمال سے ان کو منع کیا)

❶......حنتم یعنی سبز ٹھلی۔

❷.....الدبآء یعنی کدو کے تونبے سے۔

❸..... النقیر یعنی درختوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے مرتبان (برتن) سے۔

❹..... مزفت تارکول ملے ہو برتن (مرتبان) سے۔

اور راوی نے کبھی نقیر کی جگہ المقیر کہا ان امور کو یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو ان باتوں کی دعوت دو۔

بخاری مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں درج کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔ دیکھیے اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت کو ایمان کا نام دیا ہے اور اسی طرح دوسری حدیث میں اسی کا نام اسلام رکھا ہے۔

مسئلہ تقدیر، ایمان اور اسلام:

۱۹:..... یہ بھی اسی میں ہے جس کی خبر ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے دی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن محمد بن یحییٰ اور ابوعبداللہ بوشجی نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے مسدد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر کی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے اولا د نعمان بن ابراہیم بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن مسدد بن مسرھد نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن سے وہ دونوں کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن عمر سے ملے ہم ان سے تقدیر کے مسئلہ اور اس کے بارے میں لوگ جو کچھ کہتے ہیں بات کی۔ انہوں نے فرمایا۔ جب تم لوگ ان کے پاس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہنا کہ حضرت ابن عمر تم سے لاتعلقی ظاہر کرتا ہے اور تم لوگ بھی اس سے لاتعلق ہو تین بار یہ فرمایا پھر فرمایا مجھے خبر دی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یا یوں فرمایا تھا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب نے حدیث بیان کی تھی کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے ایک خوبصورت چہرے والا جوان آیا خوبصورت بالوں والا اس نے سفید پوشاک پہن رکھی تھی لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور بولے ہم اس کو نہیں جانتے اور یہ مسافر بھی نہیں ہے آتے ہی اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس آ ؤں؟ آپ فرمایا ہاں۔ فرمایا پھر وہ آیا اور اس نے اپنے گھٹنے رسول اللہ کے گھٹنوں کے آگے تہہ کئے اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ کر فرمایا۔

مــا الاسـلام؟ اسلام کیا ہے؟ حضور نے جواب دیا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کر زکوٰۃ ادا کر رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ پھر اس نے سوال کیا مـا الا یمان ؟ ایمان کیا چیز ہے فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لے آ اور اس کے فرشتوں اور جنت اور جہنم، اور موت کے بعد جی اٹھنا اور پوری پوری تقدیر پر۔ پھر اس نے سوال کیا ما الاحسان؟ احسان کیا چیز ہے۔

آپ نے فرمایا تو عمل اس طرح کر گویا کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے اس آنے والے شخص نے

---

(۱۸)..... علی بن محمد بن علی المقریء الاسفرائینی ابوالحسین، الحسن بن محمد بن إسحاق (ت ۳۴۶) (سیر ۱۵/۵۳۵)، یوسف بن یعقوب بن إسماعیل بن حماد بن زید القاضی (سیر ۱۴/۸۵)، وابوجمرة هو نصر بن عمران الضبعی، وعمرو بن مرووزوق هوالباهلی.

والحدیث اخرجه البخاری ۱/۲۱ و ۲۲، ۵/۲۱۳، ۸/۵۰، ۹/۱۱۱، مسلم ص (۴۷)، ابوداود ۳۶۹۲. الترمذی ۱۷۴۱

☆ ..... النسائی الأشربة باب ۴۶. البیهقی ۴/۱۹۹، ۸/۳۳۰، ۳۰۳ ☆ .....ابن خزیمة ۳۰۷، ۲۲۴۵ و ۲۲۴۶

ورواه البغوی فی شرح السنة ۱/۴۴ من طریق علی بن الجعد عن شعبة به مرفوعاً وقال:

هذا حدیث متفق علی صحته اخرجه مسلم عن ابی بکر بن أبی شیبة ومحمد بن بشار وغیرهما ان محمد بن جعفر عن شعبه وقال البغوی.

وفی الحدیث بیان أن الأعمال من الإیمان حیث فسر الإیمان باقام الصلاة وإیتاء الزکاة وصوم رمضان وإعطاء الخمس من الغنیمة

☆..... أی شعبة کما جاء مصرحاً باسمه فی مسلم

سوال کیا قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا یعنی میں قیامت کے آنے کے بارے میں تم سے زیادہ نہیں جانتا، اس نے پوچھا قیامت کی علامات کیا کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا جس وقت پاؤں سے ننگے، جسم سے ننگے تنگدست غریب بکریوں کے چرواہے (خستہ حال امیر بن کر) عمارتوں (بلڈنگوں میں) ایک دوسرے پر بڑھ جائیں سبقت لے جانے لگیں اور لونڈیاں اپنے مالکوں کو جنم دیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے اسے بلاؤ دیکھا تو وہ غائب ہو چکا تھا کچھ بھی نظر نہ آیا۔ آپ نے دو دن یا تین یا تین دن گذارنے کے بعد فرمایا اے ابن خطاب وہ شخص کون تھا کیا تم جانتے ہو؟ جو فلاں فلاں سوال کررہا تھا ابن خطاب نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل تھے تمہارے پاس تمہیں دین سکھانے آئے تھے، حضرت عمر فرماتے ہیں، قبیلہ جھینہ یا مزینہ کے آدمی نے حضور ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کس چیز میں عمل کریں؟ کیا اس چیز میں جو گذر گئی یا جو آئندہ پیش آنے والا ہے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا جو چیز گذر گئی۔ ایک شخص یا بعض لوگوں نے پوچھا اس وقت ہم کس چیز کا عمل کریں؟ (یعنی عمل نہ کریں) آپ ﷺ نے جواب دیا اہل جنت کے لئے جنت کے اعمال آسان کئے جاتے ہیں اور اہل جہنم کے لئے جہنم کے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس روایت کو محمد بن حاتم سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے روایت کیا ہے امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس حدیث میں کلمہ شہادت کو اسلام کا نام دینے اور سابقہ حدیث میں اسی کو ایمان کا نام دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام اور ایمان دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں۔ مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ اس حدیث میں ایمان کی وضاحت اس امر سے کی ہے جو اس بارے میں صاف اور صریح ہے اور وہ ہے تصدیق۔ اور اسلام کی وضاحت اس چیز سے کی ہے جو اس کی نشانی ہے اور علامت ہے، اگرچہ اس کا صریح قسم اس کی نشانیوں اور علامات کو بھی شامل تھا۔ اور اس کی علامات کا نام اس کی صریح اور واضح کو بھی شامل ہے۔ یہ ایسے جیسے کہ دونوں کے اور احسان کے مابین تفصیل فرق ہے اگرچہ ایمان اور اسلام احسان ہیں اور وہ احسان جس کی تفسیر اخلاص اور یقین سے کی ہے وہی ایمان ہوگا۔ واللہ اعلم۔

اسلام کی بنیاد:

۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ الحافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ سفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن مہران نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حنظلہ بن ابوسفیان نے عکرمہ بن

(۱۹)......أبونصر عمر بن عبدالعزيز بن عمر بن قتادة سبق (۲)، عبدالله بن أحمد بن سعد ابومحمد (ت ۳۴۹) (سير ۱۲/۵)، محمد بن يعقوب ابوعبدالله سبق (۱)

ويحيى بن سعيد هو ابن فروخ القطان، ومحمد بن حاتم هو ابن ميمون البغدادي.

والحديث أخرجه مسلم (ص ۳۸) عن محمد بن حاتم عن يحيى بن سعيد القطان عن عثمان به. ورواه أحمد (۱/۲۷) وعنه ابنه عبدالله في السنة (ص ۱۴ و ۱۲۰ و ۱۲۱)

☆......الترمذي (۲۶۱۰) أبوداؤد (۴۶۹۵) النسائي ۸/۹۷، ابن ماجة (۶۳) وانظر ابن خزيمة (۲۲۴۴) موارالظآن (۱۶)

☆...... البيهقي (۱۰/۲۰۳) مسند أبي حنيفة (۱/۱۷۴) الترغيب للأصفهاني (۱۳۲) أحمد (۱/۲۸ و ۵۲ و ۵۳)

☆......الدارقطني (۲/۲۸۲)

(۲۰)...... أبوعبدالله محمد بن عبدالله الصفار الأصبهاني (ت ۳۳۹) (أصبهان ۲/۲۷۱)، ولينظر من هو أحمد بن مهران، وعكرمة بن خالد هو ابن العاص المخزومي.

والحديث أخرجه البخاري (۱/۹)، مسلم ص (۴۵)، الترمذي ۲۶۰۹، أحمد ۲/۲۶ و ۹۳ و ۱۲۰، البيهقي ۱/۳۵۸ و ۴/۸۱ و ۱۹۹، ابن خزيمة ۳۰۸ و ۳۰۹، تمهيد ۹/۲۴۶، شرح السنة ۱/۱۷ وقال البغوى هذا حديث صحيح متفق على صحته وأخرجه مسلم عن محمد بن عبدالله بن نمير الهمداني عن أبيه عن حنظلة

خالد سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لااله الاالله اظنه قال وان محمداً رسول الله

واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة والحج وصوم رمضان.

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا۔ میرا خیال ہے کہ فرمایا تھا یہ بھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول ہے۔ اور نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا رمضان کے روزے رکھنا۔

بخاری نے اس حدیث کو صحیح بخاری میں عبیداللہ بن موسیٰ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے۔ وان محمداً رسول الله لیکن اس جملے کو بعض راویوں نے عبیداللہ کی روایت میں ذکر نہیں کیا، اکثر راوی اس کو حنظلہ سے ذکر کرتے ہیں۔ امام مسلم نے اس کو دوسرے طریق سے بھی حنظلہ سے روایت کیا ہے۔

اس روایت میں ان ارکان خمسہ کو اسلام کا نام دیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری روایت میں انہیں چیز کو ایمان کا نام دیا گیا ہے۔

۲۱:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ الحافظ نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے موسیٰ بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر بن عبداللہ نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی سعید سے انہوں نے عطیہ مولیٰ بن عامر سے انہوں نے یزید سکسکی سے اس نے کہا۔ میں مدینے گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس اہل عراق میں سے ایک آدمی بھی آ گیا۔ اس سے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کو کیا ہوا آپ حج عمرہ تو کرتے ہیں۔ مگر اللہ کی راہ میں جہاد کو ترک کر دیا ہے حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ تیرے لئے ہلاکت ہو ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ تم اللہ کی عبادت کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو۔ بیت اللہ کا حج کرو رمضان کے روزے رکھو اس شخص کو یہی جواب دیا پھر عبداللہ بن عمر نے فرمایا اسی طرح ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا پھر اس سب کچھ کے بعد جہاد اچھا ہے۔

امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ واللہ اعلم ابن عمر کی مراد شاید یہ ہے کہ جہاد فرض کفایہ میں سے ہے اور فرض عین نہیں ہے۔

کون سا دین افضل ہے:

۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سلیمان بن حرب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ایوب سے اور خبر دی ہے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبدالصفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے عبید بن شریک نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوصالح نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے فزاری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سفیان بن سعید نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے اہل شام کے ایک آدمی سے اہل اسلام سے اس نے اپنے والد سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

(۲۱)...... موسی بن إسحاق (ت ۲۹۷) (سیر ۵۷۹/۱۳)، عطية مولى بني عامر (ثقات ۲۷۸/۷، تخ ۱۱/۷)، يزيد هو ابن بشر السكسكي ذكره ابن حجر في التعجيل (ص ۴۴۹)، منصور هو ابن المعتمر، وعبدالله هو ابن محمد بن أبي شيبة.

والحديث أخرجه مسلم (ص ۴۵) عن ابن نمير عن أبيه عن حنظلة قال سمعت عكرمة بن خالد يحدث طاوساً أن رجلاً قال لعبدالله بن عمر فذكره

(۲۲)......أبوالحسن علي بن أحمد بن عبدان (سير ۳۹۷/۱۷)، أحمد بن عبدان بن إسماعيل البصري الصفار أبوالحسن (سير ۴۳۸/۱۵)، ينظر ترجمة عبيد بن شريك، وأبوقلابة هو: عبدالله بن زيد الجرمي، وأيوب هو ابن أبي تيمة السختياني، وسفيان هو الثوري، والفزاري هو إبراهيم بن محمد بن الحارث، وأبوصالح هو محبوب بن موسى القراء، يوسف بن يعقوب هو ابن إسماعيل بن حماد بن زيد القاضي.

والحديث أخرجه أحمد ۱۱۴/۴ من حديث عمرو بن عبسة، الطبراني في الكبير ورجاله رجال الصحيح.

علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا جو اسلام کے بارے میں آپ سے پوچھتا تھا۔ حماد کی ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا اسلام قبول کر لے بچ جا۔ اس نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے دل کو اللہ کے سپرد کر دے۔ اور مسلمان تیرے ہاتھ اور زبان (کی اذیت سے) محفوظ ہو جائیں۔ اس شخص نے پوچھا کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان اس نے پوچھا ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لے آ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اس کی کتابوں، اس کے رسولوں کے ساتھ اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کے ساتھ۔ اس شخص نے پوچھا کونسا ایمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہجرت اس نے پوچھا ہجرت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ہر برائی کو چھوڑ دے۔ اس نے پوچھا ہجرت کون سی افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد۔ اس نے پوچھا جہاد کیا چیز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو جہاد کریا فرمایا تھا کہ تو قتال کر کفار کے ساتھ جب تو ان سے ٹکرائے اور مقابلہ کرے۔ اور سفیان کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دشمن سے قتال کر جب تو ان سے مقابلہ کرے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کر اور بزدل بھی نہ ہو۔

اور حماد کی ایک روایت میں ہے غنیمت میں چوری نہ کر اور بزدلی نہ کر، اس پر بھی اضافہ کیا ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد دو عمل ایسے ہیں جو افضل ہیں تمام اعمال سے مگر جو شخص ان کے مثل عمل کرے پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی ملا کر اشارہ کیا کہ اس طرح حجۃ مبرورۃ او عمرۃ مبرورۃ حج مقبول یا عمرہ مقبول۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث نے واضح کر دیا ہے کہ وہ اسلام جس کی اللہ جل شانہ نے خبر دی ہے کہ وہی دین ہے اس کے نزدیک ایسے اس ارشاد میں۔

ان الدین عنداللّٰہ الاسلام (آل عمران ۱۹)

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

و من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ (آل عمران ۸۵)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الا سلام دینا. (المائدہ ۳)

اعتقاد اور ظاہری اعمال باہم مربوط ہیں اس لئے کہ حضور کو یہ فرمان کہ اسلام یہ ہے کہ تو اپنا دل اللہ کے سپرد کر دے۔ یہ اشارہ عقیدہ کی درستگی کی طرف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ مسلمان ترے ہاتھ اور زبان سے محفوظ اور سلامت رہیں۔ یہ اشارہ ظاہری معاملات کی درستگی کی طرف۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصریح اور وضاحت فرمادی اور خبر دی کہ ایمان افضل اسلام ہے اور اس کی تشریح یوں فرمائی کہ اللہ کے ساتھ ایمان، فرشتوں کے ساتھ ایمان، اس کی کتابوں کے ساتھ ایمان اس کے رسولوں کے ساتھ اور دوبارہ زندہ ہونے کے ساتھ اس میں اشارہ اور یہ ارادہ فرمایا کہ ایمان بالغیب ایمان بالمشاہدہ سے افضل ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہے الذین یؤمنون بالغیب کہ متقین وہ لوگ ہیں جو ایمان بالغیب رکھتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح وثنا میں ارشاد فرمایا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں واضح فرمایا کہ اعتقاد اور عام اعمال ایمان ہیں پھر فرمایا افضل ایمان ہجرت ہے پھر ہجرت کی تفریع وتشریح فرمائی جو کہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تمام تر طاعات ایمان ہیں جیسے کہ یہ اسلام بھی ہیں، اور وہ آپ کی تشریح اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ اسلام وہی اذعان ویقین ہے اللہ تعالیٰ کے لئے خواہ وہ یقین امر ظاہر کے ساتھ ہو یا باطنی کے ساتھ جب کہ دونوں امر ایسے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے پسند کرتے ہیں کہ بندے انہیں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قرب حاصل کریں۔

زمانۂ کفر میں کیئے گئے اعمال کا مؤاخذہ:

۲۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ الحافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب بن نے وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان عامری نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے اعمش سے اور ہمیں خبر دی ہے، ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے ابونصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے معاذہ بن نجدہ قرشی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے خلاد بن یحیٰی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے منصور سے اور اعمش ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ انسان سے ان اعمال پر بھی گرفت کریں گے جو اس نے اسلام سے قبل دور جاہلیت میں کئے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جس نے اسلام میں اچھائی کی اس سے ان اعمال کا مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا جو اس نے جاہلیت میں کئے تھے اور جس نے اسلام میں آ کر بھی برائی کی اس سے پہلے اور پچھلے تمام اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا۔

یہ الفاظ ابونصر کی حدیث کے تھے۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں خلاد بن یحیٰی سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے اپنے باپ سے اس کو روایت کیا ہے۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کہ مذکورہ تقریر اس بنیاد پر ہے کہ ایمان کی حالت میں طاعات عین ایمان ہیں اور کفر کی حالت میں معاصی عین کفر میں۔ جب کافر مسلمان ہو جاتا ہے اسلام اس کے کفر کو تباہ کر دیتا ہے پھر اگر اسلام میں اچھائی اور نیکی کرے تو اس کی طاعات اور نیکیاں اس کی ان معاصی اور گناہوں کو تباہ کر دیتی ہیں جو اس نے حالت کفر میں کئے۔ اور اگر اسلام میں اچھائی اور نیکی نہیں کرتا تو اس کے وہ گناہ باقی و بدستور رہتے ہیں انہیں تباہ کرنے والی کوئی چیز نہیں ہوتی لہٰذا اس کی ان تمام برائیوں پر گرفت کی جائے گی جو اسلام میں کی ہوں گی یا اسلام سے قبل کی ہوں گی اور اس کی تفصیل میں حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تفصیل سے کام لیا ہے۔

اعتراض کا جواب

یہاں پر مصنف پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اگر سابقہ گناہوں پر بھی گرفت ہوگی۔ تو اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ اسلام سے قبل کے صوم وصلوٰۃ کی قضاء بھی اس پر لازم ہوگی اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (از مترجم) سابقہ تقریر سے لازم نہیں آتا کہ اس شخص پر ان نمازوں اور روزوں کی قضاء لازم ہو جو اس نے ترک کئے تھے۔ کیونکہ اسلام لانے کے بعد جب نماز پڑھے اور روزہ رکھے گا اس کے ذمہ سے وہ نمازیں اور روزے ساقط ہو جائیں گے جو اس نے کفر کے دور میں ترک کئے تھے یہ حدیث کی دلالت سے ثابت ہے۔ (اسلام کے بعد) اگر نماز نہ پڑھے اور روزے نہ رکھے تو ان کے کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ اور اس کو اس حال پر محمول کیا جائے گا جیسے ان کا عمل کرتا اور اس سے گذشتہ نماز روزہ کے معاف ہو جائے۔

ایک نیکی پر دس گنا ثواب:

۲۴:.....ہمیں خبر دی ہے۔ ابوجعفر کامل بن احمد المستملی نے اور ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی

---

(۲۳)..... محمد بن يعقوب أبوالعباس الأصم (ت ۳۴۶) (سير ۱۵/۴۵۲)، ابوالنضر محمد بن محمد بن يوسف الفقيه (ت ۳۴۴) (سير ۱۶/۴۹۰)، وابووائل هو شقيق بن سلمة. وسفيان هو ابن سعيد الثورى، ومعاذ بن نجدة هو ابن العريان الهروى.

والحديث متفق عليه. أخرجه البخارى ۹/۱۸ عن خلاد بن يحيى عن سفيان عن منصور به.

ومسلم ص (۱۱۱) عن محمد بن عبدالله بن نمير عن أبيه عن وكيع عن الأعمش به.

وانظر أحمد ۱/۳۷۹ و ۴۰۹ و ۴۳۱ و ۴۶۲. ابن ماجة ۴۲۴۲. البيهقى ۹/۲۳. الترغيب والترهيب للأصفهانى ۱۴۲

ہے ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب صبغی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن بن زیاد سری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن ابی اویس نے انہوں نے۔ مجھے حدیث بیان کی ہے مالک زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اذااسلم العبد وفحسن اسلامه كفر الله عنه كل سيئة زلفا وكتب الله له كل حسنة كان زلفها ثم كان القصاص. الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عزوجل.

کہ جب کوئی بندہ مسلمان ہو جاتا ہے اور اپنے اسلام کو اچھا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سابقہ غلطیاں مٹا دیتا ہے اور اللہ اس کی سابقہ نیکیاں لکھ دیتا ہے جو اس نے کی تھیں پھر بدلہ ہوگا ایک نیکی دس گونہ کے برابر ہوگی سات سو گونہ تک اور برائی صرف ایک گونہ ہوگی مگر اللہ چاہے تو اس سے بھی درگذر فرمالے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے صحیح بخاری میں نقل کیا ہے اور یوں کہا ہے کہ مالک کہتے ہیں۔ پھر حدیث ذکر کی ہے امام حافظ ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مالک نے اس حدیث کو مسند بیان کیا اور ابن عیینہ نے مرسل۔

۲۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سعدان بن نصر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان بن عیینہ نے زید بن اسلم سے انہوں نے سنی ہے عطا بن یسار سے وہ خبر دیتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب بندہ اسلام قبول کرتا ہے اور اس کا اسلام اچھا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سابقہ دور کی نیکیاں بھی قبول فرمالیتا ہے اور سابقہ غلطیاں مٹا دیتا ہے اور پھر وہ نیکیاں جو اسلام میں کرتا ہے وہ ہر نیکی دس گونہ سے سات سو گونہ تک ہوتی ہے اور گناہ ایک ہی گونہ رہتا ہے یا اس ایک گونہ کو بھی اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے۔

باب:...... ایمان کے زیادہ وکم ہونے کی بات اور اہل ایمان کے ایمان ایک دوسرے زیادہ ہونا

یہ بات متفرع ہوتی ہے اور واضح ہوتی اس قول پر کہ طاعات ساری کی ساری ایمان ہیں۔ جب وہ سب ایمان ہوں گی تو ان کا کامل ہونا ایمان کے کامل ہونے سے ہوگا۔ اور ان کا کم ہونا ایمان کا کم ہونا ہوگا۔ اور اہل ایمان بھی اپنے ایمانوں میں ایک دوسرے سے متفاضل اور کم زیادہ ہوں گے جیسے کہ وہ اپنے اپنے اعمال ایک دوسرے سے کم یا زیادہ ہوتے ہیں۔ اور حرام ہے یہ بات کہ کوئی شخص یوں کہے کہ میرا ایمان ملائکہ کا ایمان ہے اور نبیوں کا ایمان میرا ایمان ایک ہے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔

---

(۲۴)...... أبو العباس محمد بن إسحاق بن أيوب الصبغي (ت ۳۵۴) (سير ۱۶/۴۸۹)، الحسن بن علي بن زياد السري (إكمال ۴/۵۶۹، أنساب ۷/۱۳۶)، وإسماعيل هو ابن عبدالله بن عبدالله بن أويس المدني، وأبوسعيد هو سعد بن مالك الخدري رضي الله عنه.

والحديث أخرجه النسائي ۸/۱۰۵ من طريق صفوان بن صالح عن الوليد عن مالك بن مرفوعاً. وعلقه البخاري ۱/۱۷ ولم يذكر فيه كتب الحسنات.

وقال الحافظ في الفتح ۱/۹۸ وقد ثبت في جميع الروايات، ماسقط من رواية البخاري وهو كتابة الحسنات المتقدمة قبل الإسلام.

وقوله كتب الله أي أمر أن يكتب وللدارقطني من طريق زيد بن شعيب عن مالك بلفظ "يقول الله لملائكته اكتبوا" فقيل إن المصنف أسقط مارواه غيره عمداً لأنه مشكل على القواعد.

(۲۵)...... أبوالحسن بن بشران هو علي بن محمد بن عبدالله بن بشران (ت ۴۱۵) (سير ۱۷/۳۱۱)، وإسماعيل بن محمد بن إسماعيل بن صالح الصفار أبوعلي (ت ۳۴۱) (سير ۱۵/۴۴۰)، وسعدان بن نصر أبوعثمان (ت ۲۶۵) (سير ۱۲/۳۵۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱).....لیزدادوا ایمانا. (الفتح ۴)

تا آنکہ ان کا ایمان زیادہ ہو جائے۔

(۲).....واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا (انفال ۲)

جب ان پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے۔

(۳).....واذا ماانزلت سورۃ فمنھم من یقول ایکم زادتہ ھذہ ایمانا فاما الذین امنوا فزادتھم ایمانا وھم یستبشرون (توبہ ۱۲۴)

اور جس وقت کوئی سورۃ اتاری جاتی تو ان میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس آیت نے تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کر دیا ہے۔ بہر حال جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کا ایمان اس نے زیادہ کر دیا ہے اور وہ خوش ہیں۔

(۴).....ویزداد الذین امنوا ایمانا (المدثر ۳۱)

اور مؤمنوں کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے۔

ان مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہوا ایمان زیادہ ہو سکتا ہے۔ جب زیادہ ہو سکتا ہے تو زیادتی معدوم اور ختم بھی ہو سکتی ہے تو اس کا عدم ایمان کا نقصان اور کم ہونا ہے چنانچہ اس کا بیان گذر چکا ہے۔ اور حدیث بھی اسی کی مثل دلالت کرتی ہے جسے کتاب اللہ دلالت کرتی ہے۔

۲۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے وہ کہتے ہمیں حدیث بیان کی ہے سری بن خزیمہ ابیوردی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یزید مقری نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید نے اور وہ ابن ابو ایوب ہیں وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عجلان نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **اکمل المؤمنین ایماناً احسنھم خلقاً.**

مؤمنوں میں کامل ترین ایمان والا سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہے۔

۲۷:.....اور خبر دی ہے ہمیں ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابومحمد حاجب بن احمد طوسی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ ذھلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یعلی بن عبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لنساء کم.

---

(۲۶).....لینظر من ھو (أبوبکر محمد بن عمر بن حفص).

والحدیث أخرجه أحمد ۲/۵۲۷ عن عبدالله بن زیدی عن سعید بن ابن عجلان به.

والحاکم ۱/۳ عن طریق عبدالله بن محمد بن أبی میسرة عن عبدالله بن یزید المقری به مرفوعاً وسکت علیه وصححه الذهبی.

(۲۷)..... أبومحمد حاجب بن أحمد بن یرحم الطوسی (ت ۳۳۶) (سیر ۱۵/۳۳۶)، ومحمد بن یحیی الذهلی (ت ۲۵۸) (تهذیب الکمال)، وأبوسلمة هو: ابن عبدالرحمن بن عوف المدنی، ومحمد بن عمرو وهو ابن علقمة المدنی.

والحدیث أخرجه (۲/۲۵۰) عن ابن إدریس، (۲/۴۷۲) عن یحیی بن سعید، وأبونعیم فی الحلیة (۹/۲۴۸) عن یعلی کلهم عن محمد بن عمرو به مرفوعاً.

وانظر المستدرک ۱/۳، والأربعین الصغری رقم (۱۳۸).

بے شک مؤمنوں میں ایمان کے اعتبار سے زیادہ کامل ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر ہو۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے کہ حسن خلق ایمان ہے اچھا اخلاق نہ ہونا ایمان کا نقصان و کم ہوتا ہے اور یہ کہ مؤمن اپنے ایمان میں مختلف ہیں بعض بعض سے ایمان میں زیادہ کامل ہیں۔

ایمان کا کمزور ترین درجہ:

۲۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں مروان نے منبر نکالا اور خطبہ شروع کیا نماز عید سے قبل ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے مروان آپ نے سنت کی مخالفت کی ہے آپ نے منبر نکالا ہے جب کہ وہ نہیں نکالا جاتا تھا۔ اور آپ نے خطبہ نماز عید سے قبل شروع کیا ہے ابوسعید نے کہا کون ہے یہ؟ لوگوں نے بتایا فلاں ہے ابوسعید کہتے ہیں اس شخص نے اپنا وہ فرض ادا کیا جو اس کے ذمہ تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الا یمان.

جو شخص تم میں سے غلط اور ناجائز کام کو دیکھ لے اسے چاہئے کہ اس برائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ رکھے تو پھر زبان سے روکے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر صرف دل سے برا جانے یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

امام مسلم نے اس کو اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

عورت کا ناقص العقل والدین ہونا:

۲۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن اسحق فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے احمد بن ابراہیم بن ملحان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن بکیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے لیث نے وہ کہتے ہیں انہوں نے روایت کی ہے ابن الہاد سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یا معشر النساء تصدقن و اکثرن الا ستغفار فانی رأیتکن اکثر اھل النار قالت امرأۃ منھن وما لنا یارسول اللہ قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر وما رایت من ناقصات عقل و دین اغلب لذی اللب منکن قالت یارسول اللّٰہ وما نقصان العقل و الدین؟

قال اما نقصان العقل فشھاۃ امرأ تین تعد شھادۃ رجل فھذا نقصان العقل وتمکث اللیالی لا تصلی، نفطر فی رمضان فھذا نقصان الدین.

اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو اور استغفار کی کثرت کرو میں نے تمہیں زیادہ اہل جہنم سے دیکھا ہے ایک عورت بولی ہمیں کیا ہوا یارسول اللہ آپ نے فرمایا تم لعنت زیادہ کرتی ہو، شوہر کی ناشکری کرتی ہو اور میں نے تم لوگوں سے زیادہ دین اور عقل کے اعتبار سے

---

(۲۸)...... مروان ھو ابن الحکم الأموی ووالد إسماعیل ھو : رجاء بن ربیعۃ الزبیدی.

والحدیث أخرجہ مسلم ص ۵۰

(۲۹)...... أحمد بن إبراھیم بن ملحان أبوعبداللہ (ت ۲۹۰) (سیر ۱۳/ ۵۳۳)، ابن الھاد ھو : یزید بن عبداللہ بن أسامۃ بن الھاد اللیثی، واللیث ھو : ابن سعد المصری، وابن بکیر ھو یحیی بن عبداللہ بن بکیر

والحدیث أخرجہ مسلم (ص ۸۵) وأخرجاہ من حدیث أبی سعید.

البخاری (۱/ ۴۰۵) الفتح، ومسلم (ص ۸۷)

ا دھورا نا مکمل نہیں دیکھا جو عقلمند پر زیادہ غالب ہو تم لوگوں سے وہ بولی یا رسول اللہ عقل اور دین کا نقصان کیا؟ آپ نے فرمایا عقل کا نقصان تو یوں کہ دو عورتوں کی شہادت ایک آدمی کی شہادت کے برابر ہوتی ہے یہ تو عقل کا نقصان ہوا۔ کئی کئی راتیں ایک عورت نماز نہیں پڑھ سکتی رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتی یہ دین کا نقصان ہوا۔

امام مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں محمد بن صالح سے انہوں نے لیث سے روایت کیا اور بخاری مسلم نے اس کو ابوسعید کی روایت سے نقل کیا ہے۔

۳۰:...... خبر دی ہے ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو منصور محمد بن قاسم عتکی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن ابی اویس نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے مالک نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوبکر اسماعیل نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے حسن بن سفیان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہارون بن سعید ایلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی مالک نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی میرے والد نے حضرت ابوسعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا۔ جس کو چاہے گا اپنی رحمت سے داخل کرے گا۔ اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کرے گا پھر فرمائے گا دیکھو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لو فرشتے جہنم سے کوئلوں کو نکالیں گے وہ مکمل جل چکے ہوں گے پھر زندگی کی نہر (نہر الحیات) یا نہر الحیا شرم وحیاء کی نہر میں ڈالے جائیں گے۔ پھر وہ اس طرح اگیں گے جیسے سیلاب کے کنارے دانہ اگتا ہے کیا دیکھا نہیں کہ اس کی نوک مڑی ہوئی پیلی ہوتی ہے۔ یہ الفاظ ابن وہب کی حدیث کی ہیں۔

بخاری نے صحیح میں اس کو ابواویس سے روایت کیا ہے اور مسلم نے ہارون بن سعید سے۔

قول حلیمی رحمۃ اللہ علیہ:

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

(اس مذکورہ تشریح کی) وجہ یہ ہے کہ ایک دل میں توحید ہو جس کے ساتھ کوئی خوف غالب نہ ہو دل پر جس سے ڈرایا جائے اور نہ ہی کوئی امید موجود ہو جس کا طمع کیا جائے بلکہ صاحب توحید بھول چکا ہو (یعنی توحید میں گم ہو کر) دنیا وآخرت کو بھول چکا ہو جب کوئی انسان اس صفت اور اس کو کیفیت میں آجائے تو توحید اس کے دل میں ان تمام قرائن سے منفرد ہو چکی ہوگی کہ اگر وہ ہوتے تو ایمان کے کئی کئی بات ہوتے جو توحید کے ساتھ زیادہ ہو جاتے اور توحید ان کی ساتھ زیادہ ہو جاتی جب وہ تصدیق ہو۔ (اور یہ حقیقت ہے کہ) ایک وجہ کی توحید کمزور تر ہوتی ہے وجوہات کثیرہ کی توحید سے، جب توحید من وجہ واحد ہو گی تو اس کا وزن بھی ہلکا ہوگا۔

اور توحید کی شہادتیں کثیر اور مسلسل ہوں گی تو اس کا وزن بھی بھاری ہوگا۔

(اور سابقہ تشریح کی) ایک وجہ اور ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایمان یقین کی ادنیٰ مراتب ہوحتیٰ کہ اگر آپ شک میں ڈالیں فوراً شک میں پڑ جائے۔ اور دوسرا ایمان ایسا ہو جو یقین کی آخری حدود تک پہنچا ہو تو اس کا وزن یقیناً بھاری ہوگا اور پہلے کا ہلکا ہوگا۔

اس کی ایک اور وجہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایمان ایسا ہو جو قوی دلیل سے پیدا ہوا ہے اور کامل یقین سے اور ایک دوسرا ایمان ایسا ہو جو شخص

(۳۰)..... أبو منصور محمد بن القاسم العتكي (ت ۳۴۲) (سير ۵۲۹/۱۵)، ووالد عمرو هو يحيى بن عمارة المازني (ت ۱۲۹)، وأبو بكر الأسماعيلي هو أحمد بن إبراهيم الإسماعيلي.

والحديث أخرجه البخاري ۷۲/۱ (الفتح) عن إسماعيل بن أبي أويس، مسلم (ص ۱۷۲) عن هارون بن سعيد الأيلي

نبر سننے سے اور جس چیز کی خبر ملی ہے اس کی طرف میلان سے پیدا ہوا ہوا یقیناً پہلا وزن کے اعتبار سے بھاری اور دوسرا وزن میں اس سے ہلکا زین ہوگا۔

(علاوہ ازیں) حدیث مذکور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ لوگ اپنے ایمان میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

امام حافظ ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تحقیق عبدالرحمٰن بن بزرج سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما اخاف علیٰ امتی الا ضعف الیقین.

میں اپنی امت پر یقین کی کمزوری کے سوا کسی چیز کا خوف نہیں کرتا۔

۳۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدان صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن بشر مرثدی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن ابوایوب نے۔ عبدالرحمٰن بن بزرج سے پھر اس نے گذشتہ حدیث کو ذکر کیا ہے یہ حدیث بھی وگوں کے ایمان کے ایک دوسرے سے فرق اور تفاوت پر دلالت کرتی ہے۔

ممکنہ اعتراض کا جواب

کہ اگر ایمان اور دین شئی واحد ہے اور دین نص قرآنی کے مطابق مکمل ہو چکا تو مطلب یہ ہوا کہ ایمان مکمل ہو چکا پھر کامل اور ناقص ہونا کم زیادہ ہونا چہ معنی دارد؟ تو مصنف اس کا جواب دینے کی کوشش فرماتے ہیں۔ (از مترجم)

بہر حال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ ۳)

کہ میں نے آج تمہارے واسطے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔

یہ آیت اور دیگر وہ تمام نصوص جو اس مفہوم میں وارد ہوئی ہیں وہ ہمارے اس قول کے منافی نہیں ہیں کہ ایمان زیادہ ہوتا اور کم ہوتا ہے اس لئے کہ الیوم اکملت لکم دینکم کا معنی یہ ہے کہ میں نے اس کی وضع تمہارے لئے مکمل کر دی ہے۔ یعنی آج کے بعد میں تمہارے اوپر آئندہ کوئی چیز مزید فرض نہیں کروں گا جو آج تک میں نے فرض نہیں کی۔ اور آج سے پہلے جو کچھ فرض کر چکا ہوں اس کی فرضیت تم سے ساقط نہیں کروں گا۔ یعنی آج کے بعد نہ مزید سختی ہوگی اور نہ ہی تخفیف ہوگی اور نہ ہی کوئی نسخ ہوگی نہ ہی کوئی تبدیلی ہوگی۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمارا دین ہمارے لئے ہمارے اعمال وافعال کے کرنے سے پہلے مکمل کر دیا گیا ہے۔ یہ اس لئے کہ اگر ایسا ہی ہوتا، تو پھر اس آیت کے ساتھ مخاطبین پر ہمیشہ ایمان پر قائم رہنا بھی ساقط ہو جاتا اس لئے کہ دین تو کامل ہو چکا۔ اور کامل ہو جانے کے بعد تو کوئی شئی مزید نہیں ہوتی۔ جب ایمان پر مداومت آئندہ اور مستقبل کے لئے ہے اور وہی ایمان ہے تو اسی لئے وہ طاعات جو باقی ہیں جو بتدریج لازم ہوتی ہیں وہ سب کی سب ایمان ہیں۔ وہاں کامل ہونا تو یہ راجع ہے شریعت اور وضع اور ہیئت اور اس کی شکل صورت کی طرف۔ اس کے ادا کرنے والوں کے کامل کرنے کی طرف

(۳۱)...... أحمد بن بشر المرثدی (خط ۴/۴۳/۴)، وعبدالرحمن بن برزج (تاریخ البخاری الکبیر).

والحدیث فی مجمع الزوائد ۱/۱۰۷ رواہ الطبرانی فی الأوسط ورجالہ ثقات، وتاریخ البخاری الکبیر ۵/۲۶۴ (۸۵۳) عن إسماعیل بن أبی أویس عن ابن وھب عن سعید بن أبی ایوب بہ، الیقین لابن أبی الدنیا رقم (۹) بترقیمی من طریق احمد عیسی بہ مرفوعاً.

نہیں اور نہ ہی اس کے ساتھ قائم لوگوں کے قیام کی طرف۔ واللہ اعلم۔

کفار کی مایوسی اور تکمیل دین:

۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبدالرحمٰن بن محبوب دھان نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے حسین بن محمد بن ہارون نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن نصر نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا یوسف بن بلال نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا محمد بن مروان نے کلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اس آیت کے بارے میں۔

الیوم ینس الذین کفرو امن دینکم. (مائدہ ۳)

کہ آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں۔

ابن عباس فرماتے ہیں۔ کہ اہل مکہ (کفار) اس بات سے مایوس ہو چکے ہیں کہ تم مسلمان ان کے دین کی طرف لوٹو گے کبھی بھی یعنی بتوں کی عبادت کی طرف۔

فلا تخشوهم. ان سے نہ ڈرو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں۔ **و اخشون** اور مجھ ہی سے ڈرو بتوں کی عبادت میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ومخالفت کرنے کے بارے میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں کھڑے تھے حضرت جبرائیل اترے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ بلند کر رکھا تھا اور مسلمان اللہ سے دعا کر رہے تھے یہ آیت لائے **الیوم اکملت لکم دینکم** جبرائیل کہہ رہے تھے **حلالکم وحرامکم**۔ اپنے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام سمجھو **فلم ینزل بعد هذا حلال و لا حرام**۔ اس کے بعد نہ مزید کچھ حلال ہوگا نہ ہی کچھ حرام ہوگا۔ **و اتممت علیکم نعمتی** میں نے اپنی نعمت تمہارے اوپر مکمل کر دی ہے۔ ابن عباس نے فرمایا اپنا انعام احسان پورا کر دیا تمہارے ساتھ کوئی مشرک حج نہ کرے۔ **ورضیت** ابن عباس فرماتے ہیں میں نے منتخب کر لیا **لکم الاسلام دیناً** تمہارے اسلام کو دین۔

اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیاسی ۸۱ دن دنیا میں زندہ رہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی اور ان کو اپنی طرف اور اپنی رحمت کی طرف سمیٹ لیا۔

۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ الحافظ نے کہ خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ دھقان نے کوفہ میں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حازم بن ابی عرزہ غفاری نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ جعفر بن عون نے ابوعمیس سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں طارق بن شہاب سے یہود کے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے امیر المؤمنین تمہاری کتاب میں ایک ایسی آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو اگر وہ ہماری جماعت یہود پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کا دن ٹھہرا لیتے حضرت عمر نے پوچھا کون سی آیت اس نے کہا یہ آیت **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** (مائدہ ۳) حضرت عمر نے جواب دیا۔ ہم اس دن کو بھی جانتے، اور اس جگہ بھی جہاں وہ نازل ہوئی تھی رسول اللہ عرفات میں تھے جمعہ کے دن تھا۔

فائدہ:..... یعنی ہم مسلمان اس سے قطعاً غافل و بے خبر نہیں ہیں ہمیں معلوم ہے کہ:

---

(۳۲) ینظر من هو (محمد بن عبدالرحمن بن محبوب الدهان)، والحسین بن محمد بن هارون، احمد بن محمد بن نصر، یوسف بن بلال، ابو صالح هو: باذام والکلبی هو: محمد بن السائب بن بشر، ومحمد بن مروان هو: السدی الصغیر.

والحدیث عزاه السیوطی فی الدر (۲/۲۵۷) للمصنف فی الشعب فقط.

(۳۳) ینظر من هو (علی بن محمد بن عبدالرحمن بن عیسی الدهقان ابوالحسین، وقیس بن مسلم وهو الجدلی، وبو االعمیس هو عتبة بن عبدالله بن عتبة الهذلی. والحدیث اخرجه البخاری ۶/۶۳، ومسلم (ص ۱۳/ ۲۳۱۳)

☆ .. کتب بهامش أصل المطبوعة (فی ذی الحجة الحرام ومحرم وصفر وقبضه الله تعالیٰ فی شهر ربیع الأول إلی رحمته ولطفه)

- ......وہ رسول اللہ پر نازل ہوا۔
- ......جمعہ کے دن نازل ہوئی۔
- ......عرفات میں نازل ہوئی۔
- ......حج کے عظیم اجتماع کے موقع پر نازل ہوئی ہمارے لئے وہ ذات مقدس ہے جس پر اتری۔

وہ کتاب مقدس ہے جس میں اتری وہ مقام مقدس ہے جہاں اتری وہ دن مقدس ہے جس دن اتری۔ وہ اجتماع مقدس ہے جس میں اتری وہ حج سب سے مقدس ہے حجۃ الوداع جس میں اتری تو مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عید اور بڑی خوشی کیا ہو سکتی ہے۔ (از مترجم)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو حسن بن صباح سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس کو عبد بن حمید سے دونوں نے جعفر بن عون سے۔

بعض کا قول:

جن لوگوں نے ایمان کم یا زیادہ ہونے کا قول کیا ہے ان میں سے بعض کی رائے یہ ہے کہ انسان جب گناہ اور معصیت کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ معصیت اس کی ان طاعات کو اور عبادات کو اکارت وضائع کر دیتی ہے جو وہ پہلے کر چکا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق حتیٰ کہ بعض تو اصل ایمان تک کو ڈوبتی ہیں (ایمان کے ضیاع کے بعد تو وہ دائمی جہنمی ہو جائے) وہ بعض قائل ایسے شخص کی خلود اور دائمی جہنم کا قول نہیں کرتا بلکہ اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہے اگر چاہے تو اس کو اپنی رحمت سے معاف کر دے، یا شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے نجات ہو جائے۔ اور اگر چاہے تو اسکو اس کے گناہوں کی پاداش میں سخت عذاب دے پھر اپنی رحمت کے ساتھ اس کو جنت میں داخل کر دے۔

سابقہ قول کے قائلین کا استدلال اور حجت یہ آیت ہے۔

یاایھا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون (حجرات ۲)

ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا نہ کرو اور آپ کے ساتھ زور سے بات نہ کرو جیسے تم ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں حالانکہ تمہیں اس کا علم ہی نہ ہو۔

استدلال کرنے والوں کی مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی کرنا معصیت واقع ہوا ہے لہذا معصیت کرنے والے کا ایمان نکل جاتا ہے اور بعض اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں اور ان کی دوسری دلیل یہ ہے۔

یا ایھا الذین امنوا لاتبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی (بقرہ ۲۶۴)

ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتلانے اور تکلیف پہنچانے کے ساتھ ضائع نہ کرو۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مذکورہ آیات سے استدلال کرنے والوں نے جو استدلال کیا ہے کبھی اس کے برعکس بھی مفہوم ہو سکتا ہے وہ یہ کہ آیت کا معنی اور مفہوم یہ ہو۔ کہ اے مہاجرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہارا ہجرت کرنا اور اے انصار تمہارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانہ دینا۔ تمہیں کہیں اس بات پر نہ اکسا دے کہ تم اس کی عزت وحرمت کو ضائع کر دو اور اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا کر بیٹھو لہذا اپنی اس حرکت سے اپنی ہجرت اور پیغمبر کو جگہ دینے اور نصرت کرنے کی نیکی سے جو مقصود رضائے الٰہی تھی کہیں اس غرض سے ہٹ نہ جاؤ لہذا اس کے عظیم اجر سے

محروم ہو جاؤ گے۔

اور ایک توجیہ اس آیت کے مفہوم کی اور بھی ممکن ہے وہ اس طرح ہے کہ

لاتجھروا لہ با لقول کجھر بعضکم لبعض (الحجرات۲)۔ جھر با لقول.

کبھی ایسا نہ ہو کہ تم سے توہین کی حد کو پہنچ جائے پھر تم کافر ہو جاؤ اور کفر کی وجہ سے تمہارے اعمال تباہ ہو جائیں مگر یہ کہ تم توبہ کرو اور اسلام میں آ ؤ۔

اسی طرح

لاتبطلوا صدقاتکم با لمن والاذی (بقرہ۲۶۴)

اس پر محمول نہیں کہ احسان جتلانا صدقہ کو تباہ کرتا ہے۔ بلکہ اس کی توجیہ یہ ہے کہ صدقہ ایسی چیز ہے جس کے ساتھ خالص اللہ کی رضا ڈھونڈی جاتی ہے اور اس کے ثواب سے یہی توقع اور امید ہوتی ہے۔ جب صدقہ کرنے والا سائل پر احسان جتلاتا ہے اور اس کو عیب لگا کر ایذا دیتا ہے تو اپنے صدقہ کو اللہ کی رضا جوئی سے ہٹا کر سائل کی رضا کی طرف لے آتا ہے تو اللہ کے نزدیک اس کا اجر تباہ ہو جاتا ہے (اللہ کے ہاں اجر ضائع ہونے کے بعد) پھر اجر اس کی طرف سے ہونا چاہئے جس پر صدقہ کیا جس کو دیا اگر اس کو ایذا دی گئی ہو اور دے کر رسوا کیا ہوگا تو وہاں سے بھی ضائع ہوا یا احسان جتلانے ایذا پہنچانے کی وجہ سے تو لامحالہ اجر دونوں طرف سے ضائع ہی ہوا۔

اور اگر معنی ہے طاعات کو معصیت کے ساتھ خراب کر دینا تو یہ صدقہ کے باطل کرنے کے ساتھ مختص نہیں کوئی بھی طاعت ہو سکتی ہے۔

اس موضوع پر حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیلی کلام کیا ہے یہاں تک کہ یہ کہا ہے کہ اس قول پر طعن اور اعتراض یہ بھی ہے کہ اہل ایمان کی خطائیں جزا کے اعتبار سے متناہی ہیں یعنی سزا کی ایک حد ہے جہاں وہ ختم ہو جاتی ہے اور ان کی حسنات اور نیکیاں جزا کے اعتبار سے غیر متناہی ہیں یعنی ختم ہونے والا نہیں ہے کیونکہ وہ جنت کا دائمی دخول ہے اس اعتبار سے جنت میں اجر ہمیشہ جاری و ساری رہے گا تو اس طرح اجر نہ ختم ہونے والا ہوا۔ یہ وہم نہ کیا جائے کہ ختم ہو جانے والی سزا مؤمن اپنی غلطی کی وجہ سے جس کا مستحق ہو جاتا ہے۔ وہ مؤمن کی ایسی نیکی کو لے ڈوبتی ہے جس کا ثواب نا ختم ہونے والا ہوتا ہے جس کی انتہا نہیں ہوتی۔ بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

من اقتنیٰ کلباً الا کلب صید او ماشیۃ فانہ ینقص من عملہ کل یوم قیراطان.

جو شخص کتا پالتا ہے شکاری کتے یا مال مویشی کے حفاظتی کتے کے علاوہ اس کے عمل سے دو قیراط روزانہ کم ہوتے ہیں۔

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے عمل کے اجر سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں اور یہ اکثر روایات ابن عمر سے اس حدیث میں من اجرہ کے الفاظ ہیں اور بعض میں من عملہ ہے۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کہ مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس غلطی کی وجہ سے اپنے عمل کے ثواب کے کچھ حصے سے محروم ہو جائے گا۔

ہم اس بات کے جواز کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کو اس کی ایک غلطی یا کئی غلطیوں کی وجہ سے اس کی نیکیوں کی کچھ جزا سے محروم کر دے اور اس کا ثواب کم کر دے۔ ہاں ہم اس شخص کے قول کا انکار کرتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ غلطی اور گناہ طاعات وعبادت کو اکارت کر دیتی ہے۔ اس کو ثواب کے بالکل باطل کرنے کو لازم کر دیتی ہے۔ یہ ہمارا انکار اس لئے ہے کہ اس کے بارے میں نہ قرآن میں وضاحت ہے نہ ہی حدیث میں۔ اور یہ بات اہل ایمان کے جنت میں دائمی دخول کے ثبوت کے بعد ناممکن ہے۔ واللہ اعلم۔

امام بیہقی کا قول:

امام حافظ ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:
کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟

اتدرون ماالمفلس؟ قالوا ان المفلس من لا درهم له ولا متاع ان المفلس من امتی رجل یاتی یوم القیمة بصلاة وصوم وزکاة ویاتی وقد شتم هذا وقذف هذا واکل مال هذا وسفک دم هذا وضرب هذا فیعطی هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایا هم فطرحت علیه ثم طرح فی النار.

لوگوں نے جواب دیا مفلس وہ ہے جس کے روپیہ پیسہ نہ ہو سامان نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے قیامت کے دن نماز، روزہ زکوٰۃ سب لے کر آئے مگر کسی کو گالی دی ہے کسی پر جھوٹی تہمت لگائی ہے اس کا مال کھایا ہے اس کا ناحق خون کیا ہے اس کو مارا ہے تو قیامت کے روز اس کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور اس کو دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اس کے قرض چکانے سے پہلے پھر ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر یہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں جس شخص نے یہ قول کیا ہے کہ برائی نیکی کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔
اس نے اس مذکورہ حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔

میرے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ اس کے حریفوں کو اس کی نیکیوں کے اجر میں سے کچھ اس قدر دیا جائے گا جو اس کی غلطی کی سزا کے برابر ہو سکے اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں یعنی اس کی نیکیوں کا اجر ختم ہو گیا جو اجر اس کی غلطیوں کی سزا کے مقابل کیا گیا تھا تو پھر ان کے خطائیں لی جائیں گی وہ اس پر ڈالی جائیں گی اور یہ شخص جہنم میں ڈال دیا جائے گا تا نکہ وہاں عذاب دیا جائے گا اگر اس کی بخشش نہ کی گئی حتیٰ کہ جب اس کے گناہوں کی سزا ختم ہو جائے گی جنت میں واپس بھیج دیا جائے گا اس لئے کہ اس کے لئے جنت کا دوام لکھا ہوا تھا اور اس کے دعویداروں کو غلطیوں کے تقابل کے بعد باقی اجر زیادہ نہیں دیا جائے گا اس لئے کہ یہ اللہ کا فضل ہے یہ اس کے لئے مخصوص جو قیامت دن ایمان دار آئے گا۔ واللہ اعلم۔

کوئی گناہ نہیں کرتا اس حال میں کہ وہ مومن ہو:

۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ الحافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ سے انہوں نے کہا خبر دی ہے احمد بن ابراہیم بن ملحان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن بکر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے لیث نے وہ کہتے ہیں ہم روایت کیا عقیل نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی اس حالت میں زنا نہیں کرتا کہ وہ مومن ہو چور اس حالت میں چوری نہیں کرتا کہ وہ مومن ہو شرابی جب شراب پیتا ہے تو اس حالت میں انہیں پیتا کہ وہ مومن ہو مال چھیننے والا ڈاکو جب مال جھپٹتا ہے تو وہ اس حالت میں نہیں کرتا کہ وہ مومن ہو (اس طرح کہ نظریں اٹھا کر اس کو دیکھتے رہ جائیں۔)

۳۵:......اور اسی اسناد کے ساتھ ابن شہاب سے سعید سے اور ابوسلمہ سے ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ابوبکر کی مثل مروی ہے لیکن اس میں نھبہ یعنی مال چھیننے کا ذکر نہیں ہے اس حدیث کو بخاری نے یحییٰ بن بکیر سے روایت کیا ہے اور مسلم نے دوسرے طریق سے لیث سے۔

---

(۳۴)...... أبوبكر أحمد بن سليمان الفقيه (ت ۳۴۵) (سير ۱۶/۴۷۹) والزهري هو محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبدالله بن شهاب، وعقيل هو ابن خالد الأيلي، والليث هو ابن سعد، ويحيى هو ابن عبدالله بن بكير.

والحديث أخرجه البخاري (۵/۱۹ فتح) عن سعيد بن عفير عن الليث به مرفوعاً

تشریح:....... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وھو مؤمن ۔ حالانکہ وہ مؤمن ہو سے مطلق ایمان مرادلیا ہے لیکن وہ ناقص ایمان ہے کبیرہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اور اللہ کی نہی کو ترک کرنے کی وجہ سے چنانچہ یہ امر تکفیر با للہ کو لازم نہیں کرتا اس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔ قرآن اور حدیث میں ہر وہ مقام جہاں فرض کو ترک کرنے پر تشدید اور سختی ہے یا ارتکاب کبیرہ پر تو اس سے مراد ایمان کا ناقص ہونا ہے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان اللّٰہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشآء (نساء۴۸۔۱۱۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کریں گے کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے ماسوا کو جس کے لئے چاہیں گے معاف فرمادیں گے۔

ہم نے کتاب الایمان میں احادیث اور آثار ذکر کئے ہیں جو ہماری ذکر کردہ تاویل کی صحت پر دلالت کرتے ہیں جو کہ کافی ہیں۔ اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

اور حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے یہاں ایسے آثار جو دلالت کرتے ہیں طاعات ایمان ہیں اور یہ کہ ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔ اور یہ کہ اہل ایمان ایمان میں ایک دوسرے پر سے کم زیادہ ہیں یا ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ ہم نے اس مسئلہ کو کتاب الایمان میں ذکر کیا ہے اور یہاں ہم اس کے کئی طرق کی طرف اللہ کی مشیت کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں۔

۳۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ الحافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے محمد بن عیسیٰ بن سکن نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن عمران نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن مبارک نے ابن شوزب سے انہوں نے محمد بن حجادہ سے انہوں نے سلمہ بن کھیل سے انہوں نے ھذیل بن شرحبیل سے وہ کہتے ہیں عمر بن خطاب نے فرمایا تھا۔

لووزن ایمان ابی بکر بایمان اھل الارض لرجع بھم.

اگر ابوبکر صدیق کا ایمان تمام روئے زمین کے لوگوں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ان سب کے ایمان سے بھاری ہوگا۔

۳۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ الحافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابوبکر بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ایوب نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے سہل بن بکار نے محمد بن طلحہ سے زبیر سے انہوں نے ذر سے وہ کہتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز بسا اوقات ایک یا دو آدمیوں ہاتھ پکڑتے اور فرماتے:

---

(۳۵)......أبوسلمة هو ابن عبدالرحمن الزهري، وسعيد هو ابن المسيب

والحديث اخرجه البخاري (۱۲/ ۵۸) فتح عن يحيى بن بكير بمسلم (ص ۷۶) عن عبدالملك بن شعيب بن الليث بن سعد عن أبيه عن جده به.

(۳۶) محمد بن عيسى بن السكن أبوبكر الواسطي الشهير به (ابن أبي قماش) (خط ۲/ ۴۰۰ ت ۲۸۷)

والحديث اخرجه عبدالله بن أحمد في السنة (ص ۱۰۲) وخيثمة الإطرابلسي في فضائل أبي بكر الصديق (ص ۱۳۳) وانظر (علل الدارقطني) ۲/ ۲۲۳.

(۳۷)...... محمد بن أيوب الكلابي أبوهريرة الواسطي (تقريب) وسهل بن بكار (سير ۱۰/ ۶۶۲) ولينظر من (محمد بن طلحة)

والحديث أخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان (۱۰۸) عن أبي أسامة عن محمد بن طلحة عن زبيد عن ذربه

وقال الألباني: سائر الرواة رجال الشيخين غير أن ذرو هو ابن عبدالله المرهبي لم يدرك عمر قلت:

هو زر بن حبيش وليس ذر بن عبدالله وقد جاء مصرحاً به في الشريعة للآجري (ص ۱۱۲) من طريق يزيد بن هارون عن محمد بن طلحة به وعليه فالحديث صحيح والحمدلله.

تعالوا نزداد ایمانا

آجاؤ ہم ایمان زیادہ کریں۔

دل پر ایمانی نقطہ:

۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ الحافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر بن اسحٰق نے کہ بشر بن موسیٰ نے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ھوذہ بن خلیفہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عوف عبداللہ بن عمر بن ہند سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ:
دل کے اندر ایمان ایک سفید نقطہ کی صورت میں شروع ہوتا ہے، پھر جس وقت ایمان بڑھتا اور عظیم ہوتا ہے وہ سفیدی بڑھتی ہے پھر جس وقت ایمان مکمل ہو جاتا ہے تو پورا دل (روشن) اور سفید ہو جاتا ہے۔اور نفاق شروع ہوتا ہے ایک سیاہ دھبے اور نقطے کی صورت دل میں پھر جیسے جیسے نفاق بڑھ کر زیادہ ہوتا ہے یہ سیاہی بھی بڑھتی ہے جب نفاق مکمل ہو جاتا تو پورا دل سیاہ ہو چکا ہوتا ہے۔قسم اللہ کی اگر تم لوگ کسی مؤمن کا دل چیر کر دیکھو تو اسے سفید پاؤ گے اور اگر کسی منافق کا دل چیر کر دیکھو تو اس کو سیاہ پاؤ گے۔پھر فرمایا وہ لمحہ و دھبہ ایک ذوقہ ہے جیسے کوئی انسان یا جانور کوئی معمولی چیز چکھتا ہے اسی طرح ایمان بھی تھوڑا سا دل میں داخل ہوتا ہے پھر اس میں وسعت اور کشادگی آتی ہے اور زیادہ ہوتا ہے۔

ایمان چار ستون پر قائم ہے:

۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن عنام بن حفص بن غیاث نے وہ کہتے ہیں ہیں حدیث بیان کی ہے سفیان بن وسیع نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان بن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی حضرت علی کے پاس گیا اور پوچھا اے امیر المؤمنین ایمان کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایمان چار ستون پر قائم ہے۔

صبر۔عدل۔یقین۔اور جہاد پر پھر ان میں سے ہر ایک ستون کی تقسیم ذکر فرمائی ہم نے حضرت علی سے کئی دیگر وجوہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد اشنائی نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے۔وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوخالد احمر نے عمر بن قیس سے انہوں نے ابواسحٰق سے وہ کہتے ہیں حضرت علی نے فرمایا کہ صبر ایمان میں بمنزلہ سر کے ہے جسم میں جب صبر چلا جائے ایمان چلا جاتا ہے۔

---

(۳۸).....اللمظة: بالضم مثل النكتة من البياض ومنه فرس ألمظ إذا كان بجحفلته بياض يسير. كذا بالنهاية لابن الأثير، بشر بن موسى بن صالح بن شيخ بن عميرة أبو علي البغدادي (ت ۲۸۸) (سير ۱۳/۳۵۲)، وعوف هو ابن أبي جميلة
والحديث أخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان (۸) عن أبي أسامة عن عوف به.
وقال الألباني منقطع الإسناد بين عبدالله وعلي كما في التقريب والخلاصة

(۳۹)..... أبوزكريا بن أبي إسحاق هو يحيى بن إبراهيم بن محمد (سير ۱۷/۲۹۵)، أبومحمد أحمد بن عبدالله المزني، عبيدالله بن غنام بن حفص بن غياث (سير ۱۳/۵۵۸)
والحديث أخرجه ابن أبي الدنيا في اليقين طبع بدار الكتب العلمية

(۴۰)..... أبوالحسن الطرائفي هو أحمد بن محمد بن عبدوس سبق (۱۲)، وأبوإسحاق هو عمرو بن عبدالله السبيعي، وعمرو بن قيس هو الملائي، وأبوخالد الأحمر هو: سليمان بن حيان.
والحديث أخرجه ابن أبي شيبة (۱۳۰) عن أبي خالد الأحمر به
وقال الألباني:
الإسناد ثقات غير أن أبا إسحاق وهو السبيعي كان اختلط ولم يسمع من علي رضي الله عنه ثم هو مدلس

وضوء، نصف ایمان ہے:

۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنائی نے وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالحسن طرائفی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں خبر دی ہے عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا عبداللہ بن رجاء بصری نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے اسرائیل نے ابواسحق سے ابولیلیٰ سے وہ کہتے ہیں حجر بن عدی نے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے سنا فرماتے تھے۔

الو ضوء نصف الایمان۔ کہ وضو نصف ایمان ہے۔

جونماز نہیں پڑھتا وہ کافر اور بے دین ہے:

۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنائی نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے عثمان بن سعید دارمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے ابن نمیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے محمد بن ابی اسماعیل نے معقل خثعمی سے وہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ کھلے میدان یا کھیت میں تھے اے امیر المومنین آپ اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جونماز نہیں پڑھتی حضرت علی نے فرمایا:

من لم یصل فهو کافره جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

۴۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنائی نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں بیان کیا ہے عثمان بن سعید نے وہ کہتے بات بیان کی ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں بات بیان کی ہے ہم سے شریک نے عاصم سے اس نے ذر سے اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا:

من لم یصل فلا دین له.

جو شخص نماز نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ اور ہم نے بریدہ بن حصیب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے:

العهد الذی بیننا و بینهم الصلاة فمن ترکها فقد کفر.

ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے جو شخص اسے چھوڑ دے وہ کافر ہو گیا۔

یقینی بات ہے کہ ارادہ کیا ہے ایسا کفر جو ایمان اللہ کے منافی اور ایمان کی ضد ہے بوجہ ترک کرنے ایک شاخ کے کئی شاخوں میں سے اور وہ کف

---

(۴۱)..... ابولیلی هو الکندی، وإسرائیل هو ابن یونس بن أبی إسحاق.

والحدیث أخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۲۳ م) عن وکیع عن سفیان عن أبی إسحاق عن إبی لیلی الکندی عن غلام للحجر أن حجراً رأی ابناً له خرج من الغائط فقال یاغلام ناولنی الصحیفة من الکوة سمعت علیاً یقول:

"الطهور نصف الإیمان"

(۴۲)..... أخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۱۲۶) عن ابن نمیر عن محمد بن أبی إسماعیل به.

وقال الألبانی هذا لایصح عن علی وعلته (معقل) هذا قال (الحافظ) مجهول.

(۴۳)..... عاصم هو ابن بهدلة وشریک هو ابن عبدالله النخعی.

والحدیث أخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۴۷) عن شریک عن عاصم به.

وقال الألبانی شریک هو ابن عبدالله القاضی وهو ضعیف لسوء حفظه.

وقول البیهقی: وقد روینا عن بریدة بن حصیب..... الخ

أخرجه الترمذی (۲۶۲۱)، وابن ماجة (۱۰۷۹)، أحمد (۱۳۴۶/۵)، والمصنف فی السنن الکبری له (۳۶۶/۳)، والحاکم فی المستدرک (۶/۱ و ۷)، وابن أبی شیبة فی الإیمان (۴۶) وصحح الألبانی إسناده.

مراد نہیں جو ایمان باللہ کے منافی ہو اس لئے کہ اس شخص نے فرضیت کا انکار نہیں کیا ممکن ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کو خاص طور پر ذکر کرنا اس کے ترک پر وجوب قتل کے لئے ہو جیسے قتل کا وجوب ترک ایمان پر ہے۔

۴۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ الحافظ نے وہ کہتے خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے وہ کہتے خبر دی ہے بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے ابو نعیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے اعمش نے جامع بن شداد سے اسود بن ہلال سے وہ کہتے حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنے اصحاب سے کہا:

اجلسوا بنا نوء من. اظنه قال. ساعة ای نذکر اللّٰہ.

ہمارے ساتھ بیٹھو ہم ایمان لائیں، یا امن میں آئیں۔ میرا خیال ہے کہا تھا ایک لحظہ یقینی ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کریں۔

۴۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ الحافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے محمد بن ایوب نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے عبداللہ بن جراح نے اور بیان کیا ہے ہمیں محمد بن فضیل نے اپنے والد سے وہ نقل کرتے ہیں شباک سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ انہوں نے فرمایا:

اجلسوا بنا نزداد ایمانا

ہمارے ساتھ بیٹھو ہم ایمان کو زیادہ کریں۔

۴۶:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے محمد بن ایوب نے وہ کہتے ہیں بیان کیا ہم سے عبداللہ بن جراح نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا ابن حمانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شریک نے ہلال وزان سے انہوں نے عبداللہ بن حکیم سے انہوں نے عبداللہ سے یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرمایا کرتے تھے:

اللھم زدنی ایماناً وفقھا

اللہ میرا ایمان اور دین کی فہم زیادہ فرما۔

۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو نصر قتادہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابو منصور نضروی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے احمد بن نجدہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے سعید بن منصور شریک نے پھر اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ سابقہ روایت کی مثل نقل کیا ہے اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

یقیناً وعلماً

یعنی میرے یقین اور علم میں اضافہ فرما۔

---

(۴۴)...... أبو نعیم ھو الفضل بن دکین

والحدیث علقه البخاری (۱/۴۵ الفتح) وقال الحافظ وصله احمد، وابوبکر ایضاً بسند صحیح إلی الأسود بن هلال، ا ھ، واخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۱۰۵)

(۴۵)...... عبدالله هو ابن مسعود رضی الله عنه وعلقمة هو ابن قیس النخعی، وإبراهیم هو ابن یزید بن قیس النخعی، ووالد محمد هو فضیل بن غزوان الضبی، ومحمد بن أیوب هو ابن یحیی بن الضریس

(۴۶)...... هلال هو ابن أبی حمید الوزان، وابن الحمانی هو یحیی بن عبدالحمید، وأبو منصور النضروی هو العباس بن الفضل بن زکریا الضبی النضروی، واحمد بن نجدة (سیر ۱۳/۵۷۱)

والحدیث فی فتح الباری ۱/۴۸ وعزاه الحافظ لأحمد فی الإیمان من طریق عبدالله بن عکیم عن عبدالله به.

وقال الحافظ اسناده صحیح واخرجه الآجری فی الشریعة (ص ۱۱۲) من طریق وکیع عن شریک به.

صبر نصف اور یقین عین ایمان ہے:

۴۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسن بن داؤد علوی نے اور املا کروایا کہتے ہیں خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن حسن نصیر آبادی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے عبداللہ بن ہاشم نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے وکیع نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے اعمش نے ابوضبیان سے انہوں نے علقمہ سے کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔

الصبر نصف الا یمان و الیقین الا یمان۔ صبر نصف ایمان ہے اور یقین عین ایمان ہے۔

یہ روایت دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو کمزور ہے مرفوعاً روایت ہے۔

ہم نے اسی مفہوم کے کئی شواہد حضرت عبداللہ بن مسعود کے اقوال روایت کئے ہیں وہ کتاب الایمان میں مذکور ہیں جو شخص ان سے واقف ہونے چاہے اسی کی طرف رجوع کرے۔

۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ الحافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں بیان

---

(۴۸) ابو الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوى (ت ۴۰۵ھ) (عبر ۲/۱۲۹)، ولينظر من هو عبدالله بن محمد بن الحسن النصير آبادى.
وعبدالله بن هاشم (ت ۲۵۵) (سير ۱۲/۳۲۸)، وأبوظبيان هوالحصين بن جندب، ووكيع هو ابن الجراح، وعبدالله بن هاشم هوالطوسى
والحديث علقه البخارى (الفتح ۱/۴۵) وقال الحافظ ۱/۴۸:
رواه الطبرانى بسند صحيح.
وأخرجه أبونعيم فى الحلية والبيهقى فى الزهد من حديثه مرفوعاً ولايثبت رفعه، وقال الهيثمى فى مجمع الزوائد (۱/۵۷) رواه للطبرانى فى الكبير ورجاله رجال الصحيح.
(۴۹) .....عمار هو ابن ياسر رضى الله عنه، وسفيان الغالب أنه ابن سعيد الثورى ويحتمل أن يكون ابن عيينة.
والحديث فى الترغيب والترهيب للأصبهانى رقم (۵۹) بترقيمنا من طريق الحسين بن عبدالله الواسطى امام مسجد العوام عن عبدالرزاق عن معمر عن ابن إسحاق به مرفوعاً.
فتح البارى ۱/۸۲ تعليقاً وقال الحافظ:
رواه أحمد بن حنبل فى كتاب الإيمان من طريق سفيان الثورى ورواه يعقوب بن أبى شيبة فى مسنده من طريق شعبة.
وزهير بن معاوية كلهم عن أبى إسحاق السبيعى عن صلة بن زفر به.
وهكذا رويناه فى جامع معمر عن أبى إسحاق
وكذا حدث به عبدالرزاق فى مصنفه عن معمر
وحدث بهعبدالرزاق بأخرة فرفعه إلى النبى صلى الله عليه وسلم كذا أخرجه البزار فى مسنده وابن أبى حاتم فى العلل كلاهما عن الحسن بن عبدالله الكوفى. هو عندنا الحسين بن عبدالله الواسطى.
وكذا رواه البغوى فى شرح السنة من طريق أحمد بن كعب الواسطى.
وكذا أخرجه ابن الأعرابى فى معجمه عن محمد بن الصباح الصنعانى ثلاثتهم عن عبدالرزاق مرفوعاً
واستغربه البزار وقال ابوزرعة هو خطأ.
قال الحافظ:
هو معلول من حيث صناعة الإسناد لأن عبدالرزاق تغير بأخرة وسماع هؤلاء منه فى حال تغيره إلا أنه مثله لايقال بالرأى فهو فى حكم المرفوع
وقد رويناه مرفوعاً من وجه آخر عن عمار أخرجه الطبرانى فى الكبير وفى إسناد ضعف.
قلت. قال الهيثمى فى المجمع ۱/۵۷ فى إسناده القاسم أبوعبدالرحمن وهو ضعيف.

کیاابونعیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیاسفیان نے ابواسحٰق سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے عمار سے وہ فرماتے ہیں۔

ثلاثة من جمعهن فقد جمع الا يمان. الا نفاق من الاقتار و الانصاف من النفس. وبذل السلام للعالم.

تین صفات ہیں جوشخص اپنے اندران کوجمع کر لےاس نے ایمان کوجمع کرلیا تنگدستی کے باوجوداللہ کی راہ میں خرچ کرنا اپنی ذات اور اپنے نفس کاانصاف ومحاسبہ کرنا۔اور سلام کرنے کوسارے جہاں کے لئے عام کرنا۔

۵۰:.....ہمیں خبردی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں خبردی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں بات بیان کی ہے ہم سے محمد بن ایوب نے وہ کہتے ہیں خبردی ہے احمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں خبردی ہے شیخ اہل مدینہ نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عصا بن یسار سے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

تعال نؤمن ساعة. اولسنا مؤمنين.

آیئے ہم ایک لحظہ مؤمن ہیں اس نے پوچھا کہ کیاہم مؤمن نہیں ہیں انہوں نے جواب دیا۔

بلیٰ ولكنا نذكر الله فنزداد ايمانا.

ہاں مؤمن تو ہیں لیکن ہم اللہ کی یادکریں اور ہماراایمان زیادہ ہو۔

قرآن سے پہلے ایمان سیکھنا:

۵۱:.....ہمیں خبردی ہے ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ بیہقی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبردی ہے ابوحامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بتلائی ہے داؤد بن حسین بیہقی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے حمید بن زنجویہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے۔حجاج بن نصیر نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا ہے حماد بن نجیح نے ابی عمران الجونی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جندب بجلی سے انہوں نے فرمایا تھا:

كنا فتينا حزاورة مع نبينا صلى الله عليه وسلم فتعلمنا الا يمان قبل ان نتعلم القران ثم تعلمنا القرآن فازددنا به ايماناً وانكم اليوم تعلمون القران قبل الايمان.

ہم لوگ مضبوط جوان تھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتے تھے ہم قرآن سیکھنے سے پہلے ایمان سیکھتے تھے اس کے بعد ہم قرآن سیکھتے تھے لہٰذاہماراایمان زیادہ ہوجاتااور تم لوگ آج ایمان سے پہلے قرآن سیکھتے ہو۔

ایمان کی تین صفات:

۵۲:.....کہا(داؤد بن حسین بیہقی نے) حدیث بیان کی ہے ہم سے حمید بن زنجویہ نے وہ کہتے ہیں بیان کیا ہے عبداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں خبردی ہے اسرائیل نے منصور سے انہوں نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے انہوں ابی حازم سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ انہوں نے فرمایا:

(۵۰)..... أحمد هو ابن عبدالله بن يونس الكوفي.

والحديث أخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان (۱۱۲) عن أبي أسامة عن موسى بن مسلم عن ابي سابط قال: كان عبدالله بن رواحة يأخذ بيد النفر من أصحابه فيقول فذكره وقال الألباني: إسناده ضعيف لأن ابن سابط واسمه عبدالرحمن لم يدرك ابن رواحة فإن هذا مات في عهدالنبي صلى الله عليه وسلم شهيداً في غزوة مؤته.

(۵۱)..... جندب هو ابن عبدالله البجلي رضي الله عنه وأبوعمران هو عبدالملك بن حبيب، وحماد بن نجيح هوالسدوسي

والحديث أخرجه ابن ماجة (۶۱) عن علي بن محمد عن وكيع عن حماد بن نجيح وكان ثقة به دون قوله وإنكم اليوم تعلمون القرآن قبل الإيمان.

وقال البوصيري في الزوائد:

إسناد هذا الحديث صحيح رجاله ثقات.

(۵۲)..... أبوحازم هو سلمان الأشجعي الكوفي، وطلحة هو ابن مصرف ومنصور هو ابن المعتمر! وإسرائيل هو ابن يونس.

قائل قال هو: داود بن الحسين البيهقي.

ثلاث من الایمان. ان یحتلم الرجل فی اللیلة الباردة. فیقوم فیغتسل لایراہ الا اللہ. والصوم فی الیوم الحار. وصلاۃ الرجل فی الارض القلات لایراہ الا اللہ.

تین صفات یا تین کام ایمان میں سے ہیں۔ سخت سردی کی رات میں کوئی آدمی خواب میں ناپاک ہو جائے پھر اٹھ کر غسل کرے حالانکہ اللہ کے سوا اس کو کوئی نہیں دیکھ رہا۔ دوسرا سخت گرمی کے دن روزہ رکھنا تیسرے کسی انسان کا جنگل و بیابان میں نماز ادا کرنا جہاں اللہ کے سوا اس کو کوئی نہیں دیکھ رہا۔

ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے:

۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنانی نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے احمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے اسماعیل بن عیاش حمصی نے عبدالوہاب بن مجاہد سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے اور ابو ہریرہ سے دونوں نے فرمایا۔

الایمان یزدادو ینقص.

ایمان گھٹتا بھی ہے اور بڑھتا بھی ہے۔

۵۴:......اپنی سند کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بتائی ہے اسماعیل بن عیاش نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے حریز بن عثمان نے رحبی نے ابوحبیب حارث بن مخمر سے ان ہوں نے ابودرداء سے انہوں نے فرمایا:

الایمان یزدادو ینقص۔ کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے۔

۵۵:......اور اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ہمیں اسماعیل بن عیاش نے حدیث بیان کی ہے صفوان بن عمرو سے عبداللہ بن ربیعہ حضرمی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آپ نے فرمایا:

الایمان یزدادو ینقص

کہ ایمان کم زیادہ ہوتا ہے۔

۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن زیادہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابونصر تمار نے ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے اور خبر دی ہے ابوبکر اشنانی نے خبر دی ہے طرائفی نے

---

(۵۳)...... والد عبدالوهاب هو مجاهد بن جبر المکی، وأحمد هو ابن عبدالله بن یونس.

والحدیث أخرجه ابن ماجة (۷۴) عن أبی عثمان البخاری سعید بن سعید عن الهیثم بن خارجة عن إسماعیل یعنی ابن عباس به.

وقال البوصیری:

إسناد هذا الحدیث ضعیف.

(۵۴)...... الحارث بن مخمر أبوحبیب (الجرح ۳/۴۱۵)، (الثقات ۴/۱۳۱)، وأبوالدرداء هو عویمر رضی الله عنه.

والحدیث أخرجه ابن ماجة (۷۵) عن أبی عثمان البکاری عن الهیثم عن إسماعیل بن عباس عن حریز بن عثمان الرجی عن الحارث (بن مخمر) أظنه عن مجاهد عن أبی الدرداء به.

تنبیه: وقع فی ابن ماجة المطبوعة جریر بدل حریز وهو خطأ

(۵۵)...... عبدالله الصواب أنه ابن رافع الحضرمی، وصفوان بن عمرو هو: ابن هرم الحمصی.

والحدیث فی اللآلی المصنوعة (۱/۳۸) وعزاه السیوطی للمصنف فی الشعب فقط.

ہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے عفان نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے حماد بن سلمہ نے ابوجعفر سے خطمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد عمیر بن حبیب بن خماشہ سے انہوں نے کہا الایمان یزداد وینقص ایمان کم زیادہ ہوتا ہے۔

ان سے پوچھا گیا اس کی کمی اور زیادتی کیا ہے انہوں نے جواب دیا۔

جب ہم اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور ہم اس سے ڈرتے ہیں یہ ایمان کی زیادتی ہے اور جب ہم غافل ہو جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں اور کوئی عمل ضائع کرتے ہیں یہ ایمان کا نقصان ہے۔ یہ الفاظ حدیث عفان کے ہیں۔

۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے اشنانی نے وہ کہتے ہیں خبر دی طرائفی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا بوبکر بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے محمد بن فضیل نے اپنے والد سے انہوں نے شباک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے لقمہ سے کہ وہ اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے۔

امشوابنا نزداد ایمانا.

ہمیں لے چلو ہم ایمان بڑھائیں۔

خیانت کرنے والے کا ایمان گھٹ جاتا ہے:

۵۸:..... مذکورہ اسناد کے ساتھ۔ ہمیں بیان کیا ہے ابوبکر ابن ابی شیبہ نے کہتے ہیں بیان کیا ہے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے ہشام ن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ فرماتے ہیں۔

مانقصت أمانة عبدقط الا نقص من ایمانه

نہیں کم ہوتی کسی بندے کی امانت ہر گز مگر اس کا ایمان کم ہو جاتا ہے۔

یعنی امانت میں خیانت کرنے والے کا ایمان گھٹ جاتا ہے۔ (مترجم)

۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے خبر دی ہے محمد بن ایوب نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے شیبان نے وہ کہتے ہیں خبر دی جریر نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بتائی ہے عیسٰی بن عاصم نے عدی بن عدی سے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اس

---

۵۶)..... عمیر بن خماشة رضی الله عنه ذكره الحافظ فی الإصابة، وأبوجعفر هو عمیر بن یزید الخطمی، وعفان هو ابن مسلم، وأبونصر و عبدالملک بن عبدالعزیز التمار.

الحدیث أخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۱۴)، والآجری فی الشریعة (ص ۱۱۱، ص ۱۱۲) من طریق حماد بن سلمة به.

۵۷)..... الحدیث اخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۱۰۴) عن ابن فضیل عن أبیه به.

قال الإلبانی إسناده حسن.

۵۸)..... والدهشام : هو عروة بن الزبیر الأسدی وسفیان یمكن أن یكون ابن سعید الثوری أو ابن عیینة ووكیع هو ابن الجراح.

الحدیث أخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۱۰) عن وكیع وأخرجه الأصبهانی فی الترغیب و الترهیب (۲۵۲) بترقیمی من طریق الحسن بن لمی بن صالح.

لاهما عن سفیان به.

۵۹)..... جریر هو : ابن حازم، وشیبان هو ابن فروخ الحبطی.

الحدیث أخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۱۳۵) عن أبی اسامة عن جریر بن حازم عن عیسی بن عاصم به وقال الألبانی. سناده صحیح.

کی طرف لکھا:

اما بعد فان للایمان حدودا وشرائع وفرائض من استکملها استکمل الایمان ومن لم یستکملها لم یستکمل الایمان

حمد وصلوٰۃ کے بعد! بے شک ایمان کی کچھ حدود ہیں اور طریقے ہیں اور احکام وفرائض ہیں جس نے ان کو مکمل کیا اس نے ایمان کو مکمل کیا جس نے ان کو ادھورا چھوڑا اس نے ایمان ادھورا چھوڑا۔

ایمان قول وعمل ہے:

۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر بن اسحق نے کہ خبر دی بشر بن موسیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالصمد بن حسان نے وہ کہتے ہیں ہمیں بتلایا سفیان نے یزید بن ابی زیاد سے اس نے مجاہد سے انہوں نے کہا:

الایمان قول وعمل یزید وینقص

ایمان قول وعمل ہے زیادہ ہوتا اور کم ہوتا ہے۔

۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنانی نے کہ خبر دی ہے ابوالحسن طرائفی نے کہ بات بیان کی ہم سے عثمان بن سعید نے فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی گئی ہوں علی بن مدینی سے خلف بن خلیفہ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے اس ارشاد الٰہی کے بارے میں:

ولکن لیطمئن قلبی (البقرہ ۲۶۰)

تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔

مجاہد نے کہا:

ازداد ایماناً الی ایمانی اپنے ایمان کی طرف ایمان کو زیادہ کرو۔

ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی سے۔

۶۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی ہے ابوبکر بن اسحق نے انہوں نے کہا خبر دی ہے یوسف بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سلیمان بن حرب نے انہوں نے کہا ہمیں بیان کیا ہے ابو ہلال نے انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی بکر بن عبداللہ مزنی نے وہ کہتے ہیں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض حواریوں سے کہا۔

ارنی یدک قصیر الایمان

اپنا ہاتھ مجھے دکھایئے اے چھوٹے ایمان والے۔

یہ وہ وقت تھا جب وہ پانی پر چلے تھے اور ایک آدمی ان کے پیچھے لگا۔ اس نے اپنا پیر رکھا اور غوطہ کھایا (ڈوبنے لگا) عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا **هات یدک یاقصیر الایمان** ادھر ہاتھ کرائے کوتاہ ایمان والے۔

۶۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنانی نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید نے

---

(۶۰) سفیان هو ابن سعید الثوری، وعبدالصمد ذکره ابن حجر فی التعجیل (ص ۲۶۰)

(۶۱) ... لیث هو ابن أبی سلیم، وعلی هو: ابن عبدالله بن جعفر المدینی.

والحدیث أخرجه الطبری فی التفسیر (۳/ ۵۱) حلبی عن صالح بن مسمار عن زید بن الحباب عن خلف بن خلیفة عن لیث بن أبی سلیم عن مجاهد وابراهیم به

وعزاه السیوطی فی الدر المنثور (۱/ ۳۳۴ و ۳۳۵)، (سعید بن منصور)، وابن جریر وابن المنذر والمصنف فی الشعب.

(۶۲) الحدیث أخرجه ابن أبی الدنیا فی کتاب الیقین (۲/ب. ۳/أ)

وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ہے ابوشہاب نے لیث سے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے کہا۔

واللہ ماارٰی ایمان اھل الارض یعدل ایمان ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ ولا اریٰ ایمان مکۃ ایمان عطاء.

اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ اہل زمین کا ایمان ابوبکر کے ایمان کے برابر ہو سکے اور میں نہیں سمجھتا کہ اہل مکہ کا ایمان عطاء کے ایمان کے برابر ہو سکے۔

جبرائیل علیہ السلام کا ایمان:

۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بیہقی نے فرماتے ہیں خبر دی ہے ابوحامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے داؤد بن حسین بیہقی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حمید بن زنجویہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن اسحٰق نے بن ابوعباد نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ ابن ابی ملیکہ سے کہا گیا آپ کے ساتھ ایک آدمی بیٹھتا ہے وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا ایمان جبرائیل علیہ السلام کے ایمان کی مثل ہے انہوں نے جواب دیا اللہ کی قسم اللہ نے جبرائیل کو ثناء میں فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (جبرائیل کے بارے میں)

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین وما صاحبکم بمجنون (تکویر ۱۹۔۲۲)

بے شک قرآن معزز فرشتے کا کہا ہوا ہے۔ جو بڑا طاقتور ہے۔ عرش کے مالک کے نزدیک بڑا رتبے والا ہے۔ اس کی اطاعت کی جاتی ہے۔ وہاں وہ امین (قابل اعتماد) ہے اور تمہارا رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں ہے دیوانہ۔

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو اتنی بڑی عظمت عطا کی ہے۔ (مترجم)

اور سمجھتے ہو کہ مہران کا ایمان وہ آدمی جو ہر وقت شراب میں مست رہتا تھا جبرائیل کے برابر ایمان کے ہے۔

۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوعتبہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی بقیہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہے عبدالملک بن ابی نعمان نے جو کہ شیخ تھے اہل جزیرہ کے وہ روایت کرتے ہیں میمون بن مہران سے وہ کہتے ہیں۔

کہ ایک آدمی نے ان سے تقدیر کے بارے میں مناظرہ کیا۔ فرماتے ہیں وہ اسی بحث میں مصروف تھے کہ اچانک دونوں نے ایک عورت کے گانا گانے کی آواز سنی میمون نے فرمایا اس عورت کے ایمان کا حضرت عمران کی بیٹی مریم کے ایمان کے ساتھ کیا مقابلہ میمون کہتے ہیں جب انہوں نے اس سے یہ بھی بات کہی تو (شرمندہ ہوکر) چلا گیا اس پر مزید کچھ نہ کہہ سکا۔

۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بیہقی نے کہ خبر دی ہے احمد بن محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے داؤد بن حسین نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حمید بن زنجویہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن موسیٰ نے انہوں نے کہا خبر دی ہے ابو بشر حلبی نے حسن سے انہوں نے کہا۔

لیس الایمان بالتحلی ولا بالتمنی ولکن ماوقر فی القلب وصدقتہ الاعمال من قال حسنا وعمل غیر صالح ردہ

---

(۶۳)...... عطاء ھو ابن أبی رباح القرشی، ولیث ھو ابن أبی سلیم، وأبوشھاب ھو عبدربہ بن نافع الحناط.

(۶۴)...... یعقوب بن أبی عباد (الجرح ۸۳۸/۹)، (الثقات ۲۸۵/۹)، وابن أبی ملیکۃ ھو عبداللہ بن عبیداللہ بن أبی ملیکۃ القرشی، ونافع بن عمر بن عبداللہ الجمحی (ت ۱۶۹) تھذیب.

(۶۵)...... أبوعتبہ أحمد بن الفرج الحجازی (سیر ۵۸۴/۱۲)، ولینظر من ھو عبدالملک بن أبی النعمان.

اللہ علی قولہ ومن قال حسناً وعمل صالحا رفعہ العمل.

ایمان بناوٹ سجاوٹ کا نام نہیں ہے اور نہ خوش امیدوں کا نام ہے ایمان وہ ہے جو دل میں جگہ کر لے اور اعمال اس کی تصدیق کریں۔
جو شخص بات اچھی کرے اور عمل غیر صالح کرے اللہ تعالیٰ اس کو اس کے قول پر مار دیتے ہیں اور جو شخص اچھی بات کرے عمل صالح کرے اس کے عمل بلند کر دے گا یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ. (فاطر ١٠)

اللہ تعالیٰ کی طرف پاک الفاظ چڑھتے اور بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح اس کو وہی اوپر اٹھاتا ہے۔

امام حافظ ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔
تحقیق ایمان کے بارے میں ہم اپنا قول محمد بن حنفیہ سے بھی روایت کر چکے ہیں اور عطاء بن ابی رباح سے اور حسن سے۔ ابن سیرین سے۔ عبید بن عمر سے وہب بن منبہ سے اور حبیب بن ابی ثابت سے اور دیگر مسلمان ائمہ سے مثلاً اوزاعی، مالک، سفیان بن عیینہ، فضیل بن عیاض، امام شافعی، احمد حنبل، اسحاق بن ابراہیم حنظلی محمد بن اسماعیل بخاری وغیرھم رحمہم اللہ۔

نماز ایمان میں سے ہے:

٦٧:…… ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ربیع نے وہ کہتے ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک مسئلہ کے بارے میں جو انہوں نے کتاب السیر میں ذکر کیا ہے۔

الصلوٰۃ من الایمان نماز ایمان میں سے ہے۔

اور کہا ہے۔ ذبیحہ پر تسمیہ کے بارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے بارے میں ناپسند نہیں کرتا کہ ذبیحہ پر بسم اللہ کے ساتھ یہ بھی کہہ صلی اللہ علی رسولہ (اللہ اپنے رسول پر رحمت نازل کرے) بلکہ میں اس کو پسند کرتا ہوں اس لئے کہ اللہ کا ذکر اور رسول اللہ پر صلوٰۃ ایمان باللہ ہے اور اس کی عبادت ہے جس پر انشاء اللہ اجر دیا جائے گا جو کہے گا۔

ہم نے یوسف بن عبدالاحد سے روایت کیا ہے انہوں نے ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی سے سنا فرماتے تھے۔

الایمان قول وعمل یزید وینقص ایمان

ایمان قول ہے اور عمل ہے کم زیادہ ہوتا ہے۔

٦٨:…… ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے یوسف نے پھر اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔

ایمان عمل کے بغیر اور عمل ایمان کے بغیر درست نہیں:

٦٩:…… ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوعلی حسین بن صفوان نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہے ہم سے ابراہیم بن سعید نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہے ہم سے عبدالصمد بن نعمان نے وہ کہتے

(٦٦)…… لینظر من ھو أبوبشر الحلبی.
والحدیث فی کنز العمال (١١) أخرجه ابن النجار والدیلمی وسعید بن منصور عن أنس.
(٦٧)…… أبوسعید بن أبی عمرو ھو محمد بن موسی بن الفضل الصیر فی (ت ٤٢١)، والربیع: ھو ابن سلیمان بن عبدالجبار المرادی.
(٦٨)…… الزبیر بن عبدالواحد بن محمد الأسد أباذی أبوعبدالله (ت ٣٤٧) (سیر ١٥/ ٥٧٠). ولینظر من ھو یوسف بن عبدالأحد.
(٦٩)…… لینظر من ھو أبوعلی الحسین بن صفوان، وعبدالصمد بن النعمان، أما أبراھیم بن سعید فھو الجوھری، وعبدالله ھو ابن محمد بن عبید بن أبی الدنیا والحدیث أخرجه ابن أبی الدنیا فی محاسبة النفس (٨٦) ومن طریقه أخرجه المصنف.

ہیں حدیث بیان کی ہے ہم سے ہارون بربری نے عبداللہ بن عبید بن عمر سے انہوں نے فرمایا۔

الایمان قائد والعمل سائق والنفس حرون فاذاونی قائدها لم تستقم لسائقها واذاونی سائقها لم تستقیم لقائد ها ولا یصح هذا الا مع هذا حتی تقدم علی الخیر الایمان با للّٰہ مع العمل لله والعمل لله مع الایمان با للّٰہ.

ایمان، آگے سے کھینچنے والا ہے اور عمل پیچھے سے ہانکنے والا۔ اور نفس اڑیل گھوڑا ہے جب اسے آگے کھینچنے والا سست ہوجاتا ہے وہ پیچھے سے ہانکنے والے سے سیدھا نہیں ہوتا اور جب پیچھے سے ہانکنے والا سست ہوجاتا ہی تو وہ آگے کھینچنے والے سے سیدھا نہیں ہوتا (دونوں باہم لازم ملزوم ہیں ایمان اور عمل صالح) ایمان عمل کے بغیر اور عمل ایمان کے بغیر درست نہیں ہوتا یہاں تک کہ نفس خیر کا اقدام کرے ایمان باللہ، عمل للہ کے ساتھ اور عمل للہ ایمان باللہ کے ساتھ۔

قبیصہ بن عقبہ ہارون سے اس اثر کا متابع لائے ہیں۔

۷۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحاق صغانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یعلی بن عبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسنان نے ضحاک سے اس ارشاد الٰہی کے بارے میں:

الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه. (فاطر ۱۰)

ضحاک نے کہا:

العمل الصالح یرفع الکلام الطیب.

عمل صالح طیب کلام کو اونچا کرتا ہے۔

ایمان کی کمی اور زیادتی کی بابت احناف کا موقف

۱.....احناف کا موقف یہ کہ ہے ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ایمان نام ہے زبان کے اقرار دل کی تصدیق کا، تو اقرار و تصدیق دونوں خاص کیفیات ہیں، جو کہ زیادہ یا کم نہیں ہوسکتیں۔

البتہ مؤمن بہ کا اضافہ ہوتا ہے یعنی جن چیزوں یا امور سے ایمان لایا جاتا ہے وہ چیزیں اور ان کے ساتھ ایمان تو کم زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر ایمان جو کہ تصدیق قلبی ہے وہ تو بدستور ہے لہٰذا وہ کم زیادہ نہیں ہوسکتی۔

۲.....یہ ایمان اور اعمال دو الگ الگ چیزیں ہیں گو نجات اخروی کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ دونوں اہم و ضروری ہیں لیکن اعمال صالحہ ایمان میں شامل یا اس کا حصہ نہیں ہے۔

یعنی ایمان تصدیق قلبی کے نام ہے اور اعمال احکامات شرعیہ کے مطابق اعضاء و جوارح کو استعمال کر کے بنیت رضاء الٰہی بنیت عبادت سرانجام دینے کا نام ہے۔ آیات قرآنیہ شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح کو دو مختلف اور الگ چیزوں کے طور کے پیش فرمایا۔

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لهم جنت الفردوس نزلا (کہف) (از مترجم)

---

(۷۰)..... الضحاک هو: ابن مزاحم الهلالی، وأبوسنان هو: سعید بن سنان الشیبانی الأصغر والحدیث عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۵/۲۴۶) لابن المبارک وسعید بن منصور وعبد بن حمید وابن المنذر وابن أبی حاتم عن الضحاک به.

ایمان کے بارے میں انشاء اللہ کہنا

۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے سعید بن مسعود نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے عبید اللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے شعبہ نے سلمہ بن کھیل سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا ایک آدمی نے عبداللہ بن مسعود سے کہا۔ انا مومن۔ میں مؤمن ہوں ابن مسعود نے فرمایا یوں کہو۔ کہ میں جنت میں ہوں (یعنی میں جنت میں جاؤں گا) مگر ہم تو کہتے ہیں۔ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔

۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے محمد بن علی بن دحیم نے شیبانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن اسحٰق زہری نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے اسرائیل نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے کہا ایک آدمی نے علقمہ سے کہا۔ کیا تو مؤمن ہے اس نے جواب دیا میں امید کرتا ہوں انشاء اللہ۔

مصنف فرماتے ہیں۔ ہم نے یہ بات صحابہ، تابعین، سلف صالحین رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے نقل ہے۔

اور ہم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا تم لوگ مؤمن ہو۔ تم لوگ اہل جنت ہو۔ اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ اہل فارس وروم کا زیادہ طبقہ جہاں تک تم دعوت لے کر بھیجے گئے ہو وہ جنت میں ہوں گے کیونکہ ان میں سے کوئی تمہارے لئے کوئی کام کر دیتا ہے تو تم اسے کہتے ہو۔ تم نے بہت اچھا کیا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تم نے بہت اچھا کیا اللہ تجھے برکت دے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔

ویستجیب الذین امنوا وعملوا الصالحات ویزیدھم من فضلہ. (سورہ شوریٰ آیت ۲۶)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ کر کے دیتا ہے۔

۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد مؤملی نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوعثمان بصری نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بتائی ہے محمد بن عبدالوہاب نے کہ خبر دی ہے یعلی بن عبید نے کہ ہمیں بات بتائی ہے اعمش نے شقیق سے انہوں نے سلمہ بن سبرہ سے وہ کہتے ہیں حضرت معاذ نے ہمیں خطبہ دیا۔ پھر اس نے پورا خطبہ ذکر کیا۔ (جو پہلے ذکر ہو چکا ہے) حضرت معاذ کے خطبہ میں یہ بات ہے کہ وہ اس میں جماعت کو مخاطب کرتے ہیں کسی شخص معین یعنی خاص شخص کو نہیں۔ مگر دوران بات استثناء کی طرف رجوع کرتے ہیں دخول جنت کے بارے میں اور یوں کہتے ہیں۔ انی لاطمع کہ میں امید کرتا ہوں۔

---

(۷۱)......ابوالعباس محمد بن أحمدبن محبوب المحبوبی (ت ۳۴۶) (الوافی ۲/۱/۴، شذرات ۲/۳۷۳)

والحدیث أخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۲۲) عن غندر عن شعبة به

وقال الألبانی موقوف صحیح الإسناد، وأخرجه عبدالرزاق (۲۰۱۰۶) عن معمر عن الأعمش عن شقیق به بنحوه.

(۷۲)......محمد بن علی بن دحیم الشیبانی هو ابوجعفر الکوفی سبق (۴)، وإبراهیم بن إسحاق الزهری.

(۷۳)......ابومحمد الموصلی هوالحسن بن علی بن المؤمل بن الحسن بن عیسی.

أبوعثمان البصری هو عمرو بن عبیدالله، ولینظر من هو محمد بن عبدالوهاب، وسلمة بن سبرة (الجرح ۴/۱۶۲)، وشقیق هو ابن وائل

والحدیث أخرجه ابن أبی شیبة فی الإیمان (۳۳) عن عبدالله بن إدریس عن الأعمش به.

وقال الألبانی فی سنده جهالة، سلمة بن سبرة أورده ابن أبی حاتم فی الجرح (۲/۱/۱۶۲) بروایة شقیق فقط عنه وکذ أورده ابن حبان فی الثقات (۱/۷۳)

۷۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ بن عبداللہ السد یری نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابو حامد خسروگردی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے داؤد بن حسین خسروگردی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ہے حمید بن زنجویہ نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہے ابو شیخ حرانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے کہا۔

حضرت عمر بن خطاب کو اطلاع پہنچی کہ ایک آدمی کو یہ زعم ہے کہ وہ مؤمن ہے آپ نے اس کے گورنر کو لکھا کہ اسے میرے پاس بھیجو جب وہ آیا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تو ہی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تو مؤمن ہے اس نے کہا اللہ کی قسم ہاں اے امیر المؤمنین۔ آپ نے فرمایا تیرا ستیاناس ہو یہ کس وجہ سے ہے؟ اس نے کہا کیا آپ لوگ رسول اللہ کے ساتھ تھے تو تین قسم نہیں تھے؟ مشرک منافق اور مؤمن تو آپ ان میں کون سی قسم میں تھے۔ حضرت عمر نے یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے پکڑنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا یہاں تک آپ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

۷۵:.....اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کیا ہے حمید بن زنجویہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ہشام بن عمار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے صدقہ بن خالد نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ہے عثمان بن اسود نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عطا بن ابی رباح سے کہا ایک آدمی یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ میں مؤمن ہوں یا نہیں انہوں نے فرمایا سبحان اللہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں۔ الذین یؤمنون بالغیب (بقرہ ۳) اللہ غیب ہے جو شخص غیب کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اللہ کے ساتھ ایمان رکھنے والا ہے

امام بیہقیؒ کا قول:

امام حافظ ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ ہے وہ جو ہم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے خطبہ سے روایت کیا اور یہ ہے وہ جو حضرت عمرؓ کی تصویب اور درست قرار دینے کے بارے میں مرسلا مروی ہے۔ اور حضرت عطاء کا قول اس شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ مؤمن ہے یعنی اس بات کی طرف راجع ہے کہ فی الحال مؤمن ہے۔

شیخ حلیمی کا قول:

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ خاتمہ اور انجام کے خرابی کے خوف فی الحال بھی اپنے آپ کو مؤمن کہنے سے رک جانا اور باز آجانا کسی بھی مؤمن کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر خدانخواستہ یہ بات ہو جائے اور جو ایمان وہ مقدم کر چکا وہ ضائع ہو بھی جائے تو اب جو ایمان موجود ہے یہ بالکل معدوم تو نہیں ہو جائے گا ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس کا اجر ضائع ہو گا اور ثواب باطل ہو گا۔

شیخ حلیمی نے اس مذکورہ حدیث کی شرح میں تفصیلی کلام کیا ہے:

مؤمن کے نام کے اطلاق کا انکار سلف میں سے جس نے بھی کیا ہے تو اس کا بھی ایک مقام ہے جو اس کے لائق ہے اور شایان شان ہے اور وہ وہی ہے جو شیخ حلیمی نے کہا کہ مثلاً کوئی شخص کہتا ہے کہ میں مؤمن ہوں۔ اور مؤمن رہوں گا۔ اور مؤمن ہی مروں گا۔ اور اللہ کو مؤمن ہی ملوں گا۔ انشاء اللہ بالکل نہیں کہتا۔

اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ بلکہ کہہ دے کہ میں جنت میں جاؤں گا اس لئے کہ جو شخص ایمان کی حالت میں مر گیا وہ جنت میں ہو گا۔ حالانکہ ہر وہ شخص جو اپنی زندگی کا ایک لحظہ یا ایک دن یا ایک سال مؤمن تھا وہ جنت میں نہیں ہو گا۔ تو اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے یہ بات اس شخص کے بارے کہی تھی جو اپنے ایمان پر تکیہ اور بھروسہ کر رہا تھا لہٰذا انہوں نے یقین کر لیا کہ وہ اپنے

(۷۴)..... محمد بن إسحاق هو: ابن يسار المطلبي، ومحمد بن سلمة هو ابن عبدالله الحراني.

عام حالات اور عام اوقات میں مطلقاً مؤمن ہے وہ مؤمن ہی جئے گا اور مؤمن ہی مرے گا، اپنے معاملے کو اس نے اللہ کے حوالے نہیں کیا۔

بہر حال کسی مؤمن کا یہ قول کرنا کہ میں اس وقت مؤمن ہوں یہ وہ قول ہے جس کو غلط نہیں کہا جا سکتا استثناء کرنا یعنی انشاء اللہ کہنا اس وقت صحیح ہوتا ہے جب مستقبل کے بارے میں خصوصاً خبر ہو اس وقت مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں اللہ کی بارگاہ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ ایمان پر مجھے برقرار رکھنے کا احسان فرمائیں گے اور اپنی عطا کردہ ہدایت مجھ سے نہیں چھینیں گے۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استثناء کرنے اور انشاء اللہ کہنے کے لئے ایک مقام اور ہے جہاں وہ صحیح ہے اور بہت بہتر ہے وہ یہ ہے کہ اس کو نہ ایمان کے کمال کی طرف راجع کیا جائے نہ ہی اس کی اصلی اور بنیاد پر مثال کے طور پر جیسے ایک آدمی نے حضرت قتادہ سے سوال کیا امومن انت؟ کیا آپ مؤمن ہیں حضرت قتادہ نے (جواب میں یہ نہیں کہا کہ میں مؤمن ہوں بلکہ یہ) کہا بہر حال میں اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہوں، اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں کے ساتھ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے ساتھ اور اچھی و بری تقدیر پر۔ باقی رہی مؤمن کی وہ صفت اللہ تعالیٰ نے جس کا ذکر سورۃ انفال میں فرمایا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں ان میں ہوں یا نہیں ہوں۔ پھر انہوں نے وہ آیات تلاوت کیں (جن کا مفہوم یہ ہے) مؤمن وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان زیادہ کر دیتی ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ مؤمن وہ لوگ ہیں جو نماز کی پابندی کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ہم نے جو انہیں رزق دیا ہے خرچ کرتے وہی لوگ سچے مؤمن ہیں ان کے لئے ان کے رب کے ہاں درجے اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں ان میں سے ہوں یا نہیں۔

حضرت قتادہ نے واضح فرمایا کہ وہ ایسا ایمان لائے ہیں جو اسے کفر سے دور کرتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ انہوں نے وہ اوصاف وصفات مکمل کر لی ہیں؟ جو اللہ تعالیٰ نے مؤمن قوم کے لئے بیان فرمائی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مغفرت اور درجات واجب فرمائے ہیں۔ یہ بات غیر یقینی تھی ان کے لئے ایمان کی تکمیل کے وہ صفات جس کے لئے درجات واجب ہوتے ہیں وہ حاصل کر سکے ہیں یا نہیں۔ اس بات میں شک انہیں نہیں تھا کہ ایمان پر ہوتے ہوئے کفر کی کیفیت سے بالکل دور ہیں جس سے عذاب ساقط ہو جاتا ہے۔ جو شخص مذکورہ دونوں جگہوں میں سے کسی ایک موقع پر استثناء یعنی انشاء اللہ کہتا ہے وہ شک کرنے والا نہیں ہے۔

حافظ ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے یہی مفہوم حسن بصری سے بھی روایت کیا ہے۔

۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے۔ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو احمد حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد شاذان ہاشمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن نصر مقری زاہد نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عبدالجبار حمصی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے بقیہ بن ولید نے تمام بن نجیح سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے حسن بصری سے ایمان کے بارے پوچھا انہوں نے فرمایا ایمان دو ہیں اگر تم مجھ سے ایمان باللہ یعنی اللہ کے ساتھ ایمان اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں، جنت، جہنم، مر کر دوبارہ اٹھانا۔ حساب و کتاب کے بارے پوچھتے ہو تو میں اس مذکورہ معنی اور مفہوم میں مؤمن ہوں۔ اور اگر آپ کا سوال ہے اس ایمان کے بارے میں جس ایمان کے حاصل ہونے کے لئے یہ صفات اللہ نے بیان کی ہیں کہ مؤمن وہ لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ ڈر جاتے ہیں۔ حضرت حسن بصری نے یہ آیات اولئک هم المؤمنون حقا تک پڑھیں۔ (انفال ۳)

تو اللہ کی قسم میں بھی نہیں جانتا کہ میں ان میں سے ہوں یا نہیں ہوں۔

۷۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو منصور فقیہ نے۔ خبر دی ہے ابو احمد بن اسحٰق حافظ نے وہ کہتے ہیں اس نے ابو العباس ثقفی سے سنا وہ فرماتے تھے

(۷۶).....محمد بن شاذان الهاشمي أبو العباس (سير ۱۴/ ۲۶۲)، وأحمد بن نصر هو ابن زياد القرشي.

کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے تھے یہی قول ہے، جو سنت اور ائمہ اسلام سے ماخوذ ہے پھر انہوں نے حکایت کی اور فرمایا۔
کہ ایمان زیادتی کو قبول کرتا ہے اور ایمان قول عمل اور نیت کا نام ہے۔ نماز ایمان میں سے ہیں۔ زکوٰۃ ایمان میں سے ہے۔ حج ایمان میں سے ہے۔ راستہ سے تکلیف دینے والی چیز دور کرنا ایمان میں سے ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ لوگ ہمارے نزدیک اس نام کے ساتھ مؤمن ہیں جو اللہ نے ان کا نام رکھا (یعنی سورۃ حج میں هو سما کم المسلمین اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے) وہ مؤمن ہیں۔ اقرار میں اور حدود میں۔ وراثتوں اور ہم نہیں کہتے سچے مؤمن ہیں اور یہ بھی نہیں کہتے کہ عند اللہ مؤمن ہیں، اور یہ بھی نہیں کہتے کہ جبرائیل اور میکائل کے ایمان کی طرح (ہے ہمارا ایمان) اس لئے کہ ان دونوں کا ایمان مقبول ہے۔
امام حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت وکیع سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول۔

میں مؤمن ہوں۔ اور اہل قبلہ سارے مؤمن ہیں نکاح میں۔ خون بہا دینے میں میراث میں۔ یہ نہیں کہتے تھے کہ میں اللہ کے نزدیک مؤمن ہوں۔ اس سے مراد واللہ اعلم۔ یہ ہے کہ اللہ عزوجل جانتے ہیں کہ اس کا معاملہ مستقبل میں کیا ہوگا؟ اور وہ نہیں جانتا تو جو چیز معلوم نہیں اس کا معاملہ اس کے جاننے والی ذات کے سپرد ہوگا۔ لہٰذا وہ اس کی خبر دیتے تھے جس حالت پر وہ فی الحال تھے توفیق کی عنایت اللہ کی طرف سے ہے۔

ایمان کے الفاظ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذقال ابراهیم لابیه وقومه اننی براء مما تعبدون الا الذی فطر نی فانه، سیهدین.
وجعلها کلمة باقیة فی عقبه. (زخرف ۲۶۔۲۷)

(وہ وقت قابل ذکر ہے) جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد اور اپنی قوم سے کہا بے شک میں ان سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو، سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا بس وہی مجھے راہ دیکھائے گا۔ اور بنادیا اس کو ایک باقی رہنے والی بات ان کی اولاد میں تاکہ وہ رجوع رہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد لا الٰہ الا اللہ کا قول ہے۔
اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرچکے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لااله الاالله فاذا قالوا هاعصموا منی دماء هم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله.

میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہنے لگ جائیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب وہ یہ کہیں تو وہ اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کرلیں گے اور حساب وکتاب ان کا اللہ کے ذمہ ہوگا۔

۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے حاجب بن احمد طوسی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرحیم بن منیب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۷۷)..... محمد بن إسحاق الثقفي السراج أبو العباس خط (۱/۲۴۸)

لاعطین الرایة غدًا رجلا یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ.

میں صبح جہاد کا جھنڈا ضرور ایک آدمی کو دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دیں گے۔

سہیل فرماتے ہیں میرا خیال ہے وہ خیبر کا موقع تھا۔

حضرت عمر نے فرمایا۔

میں امارت کو کبھی پسند نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ اس دن (ضرور رشک کیا) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں امیر مقرر فرمایا۔

حضرت علی فرماتے ہیں: میں کس بات پر لوگوں سے قتال کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لوگوں سے جہاد کر حتی کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اگر وہ یہ کریں تو انہوں نے تم سے بچالیا اپنے خون کو اور مالوں کو مگر اس کے حق ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس کو دوسرے طریق سے سہیل سے روایت کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت:

۷۹:...... مجھے خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے خبر دی ہے ربیع نے وہ کہتے ہیں۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ایمان کے اقرار کی دو وجوہ ہیں۔ جو شخص بت پرست ہے۔اور جو بے دین ہے اور دین نبوی کا دعویدار ہے۔ جب وہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔بس اس نے ایمان کا اقرار کرلیا جب اس اقرار سے پھر جائے قتل کر دیا جائے گا۔

اور جو شخص دین یہودیت اور نصرانیت پر ہے یہ لوگ دین موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے دعویدار ہیں، حالانکہ وہ اس میں تبدیلی کر چکے ہیں۔ حالانکہ ان کی کتاب میں ان سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان کا عہد لیا جاچکا مگر وہ ان کے ساتھ ترک ایمان کی وجہ سے کفر کر چکے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کے باوجود اس کے دین کی اتباع یہ اللہ پر جھوٹ ہے۔

مجھ سے کہا گیا ہے کہ ان لوگوں میں وہ بھی ہیں جو دین محمد پر قائم ہیں لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہیں اور اس بات کی شہادت بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے لئے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔ بالفرض اگر ان میں کوئی ایسا ہو اور ان میں سے کوئی ایک یہ کہے **اشھد ان لاالٰہ الا اللّٰہ وان محمد الرسول اللہ**۔تو صرف کہنے سے وہ شخص ایمان کے اقرار کا مکمل کرنے والا نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین حق ہے یا فرض ہے اور اظہار برأت کرے اس سب کچھ سے جو دین محمد کے خلاف ہے یا دین اسلام کے خلاف ہے جب وہ یہ کہے بس وہ ایمان کا اقرار مکمل کرلیا امام شافعی نے اس میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

اس مذکورہ تفصیل پر قیاس کرتے ہوئے ہر وہ شخص جو احتمال رکھنے والے کلام کا تلفظ کرے تو یہ اس کی طرف سے ایمان کا صریح اقرار نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ ایسی کلام کا تلفظ کرے جو اس کو احتمال کی حد سے نکال دے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح کرتے ہوئے مفصل کلام کیا ہے۔

کبھی مشہور قول لا الہٰ الا اللہ کے بغیر بھی ایمان منعقد ہوجاتا ہے جب ایسے الفاظ لے آئے جن سے معروف قول کا مفہوم ادا کر دے ہم نے جو آیت ذکر کی ہے اس میں اس پر دلالت موجود ہے۔

---

(۷۸) اخرجه مسلم (ص ۱۸۷۱) عن قتیبة بن سعید عن یعقوب بن عبدالرحمن عن سهیل به.

(۱) فی صحیح مسلم (متعوامنک)

حالانکہ تحقیق ہم روایت کرچکے ہیں مقداد بن اسود کی حدیث میں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں کسی کافر سے ٹکراؤں وہ مجھ سے قتال کرلے اور تلوار میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر وہ بھاگ کر مجھ سے کسی درخت کے ساتھ پناہ لے لے اور یہ کہے کہ میں اللہ کے لئے اسلام لایا ہوں کیا اس کے یہ کہنے کے بعد میں اس کو قتل کردوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تو قتل نہ کر۔ میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو میرا ہاتھ کاٹ چکا ہوگا۔ اس کے بعد یہ کہہ رہا ہوگا کیا میں اسے قتل کردوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو قتل نہ کر۔ اگر تم نے اسے قتل کیا تو وہ تیرے اس مقام پر ہوگا جس مقام تو اس کو قتل کرنے سے قبل تھا۔ اور تو اس کے اس مقام پر ہوگا جس پر وہ کلمہ پڑھنے سے قبل تھا۔

۸۰:......ہمیں اسی کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے احمد بن ابراہیم نے بن ملحان نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے ابن بکیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے عبداللہ بن عدی بن خیار سے انہوں نے مقداد بن اسود سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ......پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

بخاری۔ مسلم نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

اور ہم نے روایت کیا ہے عقبہ بن مالک کی حدیث میں شبیہہ کی قصہ میں مقداد کے قصے کے ساتھ علاوہ ازیں انہوں نے یہ کہا انی مسلم جب کہ میں مسلمان بھی ہوں۔ پھر آگے اس سے وہی ذکر کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعراض منقول تھا اس کے قاتل سے اور آپ کا یہ فرمان بھی کہ:

ان اللّٰہ ابی علی من قتل مؤمنا۔

بے شک اللہ نے مجھ پر انکار کیا ہے اس شخص کی مغفرت سے جو شخص کسی مؤمن کو قتل کرے۔

فصل:......جو شخص مسلمان کو کافر کہے

۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالولید فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے حسن بن سفیان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن بشر اور عبداللہ بن نمیر نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن عمر نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اذا کفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما

جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک اس کفر کے ساتھ رجوع کرتا ہے۔

(یعنی ایک ضرور اس کا مصداق ہو جاتا ہے)۔

---

(۸۰)...... فتح الباری ۳۲۱/۷ (۴۰۱۹) عن أبی عاصم عن ابن جریج عن الزھری بہ.

ومن طریق ابن اخی ابن شھاب عن عمہ بہ، ومسلم ص (۹۵) من طریق اللیث عن ابن شھاب بہ قولہ وروینا فی حدیث عقبۃ بن مالک...... الخ

مجمع الزوائد ۲۶/۱ و ۲۷ وقال الھیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر وأحمد وأبویعلی إلا أنہ قال عقبۃ بن خالد بدل عقبۃ بن مالک ورجالہ ثقات کلھم.

وانظر المستدرک ۱۹/۱ . البیھقی ۲۲/۸، ۱۱۶/۹

الطبرانی فی الکبیر ۳۵۶/۱۷. ابن أبی شیبۃ ۱۲۷/۱۰، ۳۹۸/۱۲. أحمد ۱۱۰/۴، ۲۸۹/۵. تھذیب الکمال للمزی ص ۸۸۴.

(۸۱)...... الحسن بن سفیان (ت ۳۰۳) (سید ۱۵۷/۱۴)، محمد بن بشر ھو : ابن الفرافصۃ الکوفی والحدیث أخرجہ مسلم ص ۷۹

مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن دینار کی ایک روایت میں ابن عمر سے مروی ہے۔

ان کان کما قال والا رجعت الیہ.

اگر وہ شخص ایسا ہے جیسے کہ اس نے کہا تو (ٹھیک ہے) ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے۔

قول حلیمی رحمۃ اللہ علیہ:

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یہ بات جب کوئی مسلمان مسلمان کے بارے میں کہتا ہے تو یہ دو وجوہ پر ہوتا ہے۔ اگر کہنے والے کی مراد یہ ہو کہ وہ دین جس کا یہ معتقد ہے وہ کفر ہے تو یہ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ باطنی طور پر کافر ہے لیکن ظاہری طور پر بطور منافقت ایمان کا اظہار کرتا ہے تو کہنے والا کافر نہیں ہوگا اور اگر کسی بات کا ارادہ نہ کرے تب بھی کافر نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس نے اس کو تہمت لگائی ہے اس چیز کے بارے میں جس کو وہ فی نفسہ خود نہیں جانتا۔

امام بیہقی کا قول:

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں اس وقت کہا تھا جب انہوں نے مکہ میں خط بھیج کر رسول اللہ کا راز افشا کیا تھا۔

دعنی اضرب عنق ھذا المنافق.

چھوڑ یئے مجھے میں اس منافق کی گردن ماردوں۔

حضرت عمر نے اس کو منافق قرار دیا تھا جب کہ وہ درحقیقت منافق نہیں تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق فرمائی تھی اس کی اس بات کے بارے میں جو اس نے اپنی ذات کے بارے میں خبر دی تھی۔

اور حضرت عمر اس کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے حاطب کو کفر کی نسبت تاویل کے ساتھ کی تھی۔ اور حضرت عمرؓ کا موقف وہ تھا جس احتمال تھا۔

باب:..... تقلید کرنے والے اور شک کرنے والے کے ایمان کی بات

مقلد وہ ہوتا ہے جو چاہے دین بنالیتا ہے اس لئے کہ اس کا دین اس کے باپ دادا سے اور رشتے داروں کا دین ہوتا ہے (غالباً مصنف کی مراد اس سے باپ دادے کی رسومات کے پیروکار لوگ ہیں)

اور اس کے اہل شہر کا دین ہے اس کے پاس اس کے سوا کوئی حجت کوئی دلیل نہیں ہوتی۔

مشکوک وہ شخص ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں اسلام کا عقیدہ رکھتا ہوں اور اہل اسلام کی تابعداری کرتا ہوں مگر صرف اپنی ذات کی بچاؤ کے لئے اس لئے کہ اگر یہ حق ہوا تو میں کامیاب ہو جاؤں گا اور اگر یہ سچ نہ ہوا تو میرا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی مسلمان نہیں ہے۔ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے فرماتے ہیں۔

وہ مومن جو تقلید نہیں کرتا دو طرح پر ہے۔

ایک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو دلائل و براہین کے ساتھ معرفت تامہ کے ساتھ پہچانتا ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ کے بارے کوئی شک نہیں ہوتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے صدق پر دلالت کرنے والے دلائل کے ساتھ پہچانتا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا اعتراف کرتا ہے اور رسول اللہ کی طرف سے ان تمام احکامات کو دل سے قبول کرتا ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔ اور ان تمام امور کے اندر جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا ہے یا جن امور سے اسے روکا ہے اس میں رسول کی رضاعت کے ساتھ وہ شخص اپنے آپ کو رسول اللہ کے تابع کر چکا ہوتا ہے۔

اور دوسرا وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ کے نبی کی نبوت پر حجت قائم ہو جانے کے بعد اللہ کے نبی کی دعوت کی اجابت کرنے دعوت کو قبول نے کے لئے اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ حلیمی نے اس کے بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے اور یہاں تک کہا ہے کہ۔ پھر دیکھا جائے گا اگر وہ شخص مؤمن اس ایمان لانے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کا اقرار کرتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں کوئی الحاد و بے دینی کرتا تھا تو اس کا نیا ایمان اس الحاد کو ترک کرتا ہو گا نبی کریم کے فرمان اور دعوت کی وجہ سے۔

اور اگر اس سے پہلے بے دین تھا۔ اور یہ کہتا تھا کہ عالم کا کوئی صانع نہیں کوئی بنانے والا نہیں ہے اور وہ ہمیشہ سے اسی حالت پر ہے جس پر اس وقت ہے۔ تو ایسے شخص کے ایمان کی وجہ اللہ کے نبی کی دعوت ہو گی۔ وجود باری تعالیٰ کے بارے میں پیغمبر اسلام کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے نبی نے ذکر فرمایا کہ عالم کے لئے ایک اللہ ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کوئی شئی اس کی مثل نہیں ہے۔ وہ قادر ہے کوئی شئی اس کو عاجز نہیں کر سکتی۔ عالم ہے۔ حکیم ہے۔ وہ اس وقت بھی تھا جب کچھ نہ تھا اپنے ماسوا ہر موجود شئی کو اس نے از سر نو بنایا۔ اور اس کو اختراع کیا اور ایجاد کیا مگر بغیر اصلی اور مادے کے اور اس نے رسول کو لوگوں کے پاس بھیجا تا کہ ان کو اس کی معرفت کرائے۔ اور ان کو اس کی مخلوق کے آثار ونشانات سے جنہیں وہ دیکھ رہے ہیں۔

مبتلا فرمائے اور وہ اس سے سمجھ حاصل کریں۔ اور تا نکہ وہ رسول لوگوں کو اللہ کی اطاعت وعبادت کی دعوت دے۔ اور اس رسول کی سچائی پر دلالت ورہنمائی وہ امور ہیں جن کے ساتھ اس کی اس نے تائید کی ہے جو کہ گونا گوں قسم کے ہیں جو اس طرح ہیں کہ لوگ ان کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اگر چہ وہ سب ان کی مثل لانے کے لئے ایک دوسرے کے معاون بھی ہو جائیں۔

پیغمبر اسلام کی سچائی کے عقلی و منطقی دلائل

(عقل کے ساتھ سوچئے کہ) جب ایک شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا ہے جو تم سب کی طرح بشر ہے وہی بشریت تمہارے اندر بھی ہے اس کے اندر بھی۔ پھر تمہاری اس کی مٹی پانی ہوا ایک ہے شہر ایک ہے (اسی شہر میں تم رہتے ہو اسی میں وہ رہتا ہے۔ اسی دھرتی پر تم رہتے ہو اسی پر وہ۔ اسی ہوا میں تم سانس لیتے ہو اور اسی میں وہ۔ وہی پانی تم پیتے اور وہی وہ کہ اس تمام وحدت و یگانگت کے باوجود وہ ایک بات میں تم سے مختلف ہے کہ وہ کہتا ہے اس کو آسمانی تائید حاصل ہے تا نکہ اس کی سچائی پر دلالت ہو۔ جب کہ وہ اس کے علاوہ کسی بھی چیز میں لوگوں میں سے کسی ایک سے بھی مختلف نہیں ہے۔ اس کو کھانے کی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح سب کو۔ اس کو پینے کی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح سب کو ہے۔ اور عادت کے مطابق وہ کسی شے پر الگ سے قدرت نہیں رکھتا صرف انہیں اشیاء پر قدرت رکھتا ہے جن پر سب قدرت رکھتے ہیں جس چیز سے سب عاجز میں وہ بھی عاجز ہے۔ (مگر اس سب کچھ کے باوجود اس کے پاس ایک ایسا پیغام ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ اس کو ایسی تائید حاصل ہے جو کسی کو نہیں،) تو پھر ضروری ہے عقلی اور منطقی طور پر کہ سب لوگ یہ جان لیں کہ یہ اس اللہ واحد کا فضل ہے جس نے اس فضل کے ساتھ صرف اسی کو مختص کر لیا ہے۔ ورنہ وہ شخص تو ان امور کے اندر جو امور عادیہ میں سے نہیں ہیں سب لوگوں کی طرح عاجز ہے۔ پھر اگر وہ عاجز ہے ان چیزوں سے اور اس کے پاس موجود ہو جائیں اور اس کے ہاتھ پر ظاہر ہو جائیں۔ باوجود یہ کہ وہ اس کے کرنے کی نہیں ہیں بلکہ اس کے سوا کسی اور ہستی کی

صنعت ہیں۔اور عقلی طور پر یہ بھی ممنوع بات ہے کہ وہ ہستی اس کی ہم مثل اور ہم جنس بھی نہ ہو۔اور قدرت وطاقت میں اس کی نظیر بھی نہ ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر ایسے خلاف عادت امور کا ظہور اور وجود اس سے بھی اسی طرح محال ہوگا جیسے اس سے محال ہے۔

لیکن یہ جاننا اور سمجھنا ضروری ہے کہ اس شخص کے پیچھے کسی عظیم صانع کا ہاتھ ہے جو اشیاء کائنات میں ایسی قدرت اور ایسی قوت سے تصرف کرتا ہے جس قوت اور قدرت کے ساتھ بڑے بڑے صنعت کار اور مشاہدہ کرنے والے کاریگری نہیں کر سکتے جیسے اس کی صنعت وکاریگری مخلوق کی صنعت کے مشابہ نہیں۔ایسے ہی وہ خود بھی ان سے مشابہ نہیں بلکہ بے مثل ہے۔

اور ایسے ہی اس پر نقص اور کمی کا تصور جائز نہیں جیسے مخلوق پر ہے۔اثبات صانع پر اس کی حجت قائم ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو اس کی ذات سے جاہل یا غیر معترف ہیں چنانچہ پیغمبر اسلام کی رسالت کا اثبات اسی ذات لایزال کی طرف سے ہے جو شخص جھک جائے اس کی حجت کے لئے۔اور سچا مان لے اس کو اس کے تمام فرامین میں اور جو شخص اس کی تمام دعوت کے ساتھ ایمان لے آئے۔اس کے لئے اثبات رسول اور اثبات مرسل ایک ساتھ ایک ہی مقام میں ہو جائے گا۔یعنی اللہ اور رسول دونوں کا اثبات واعتراف اور دونوں کے ساتھ ایمان ایک ساتھ ہو جائے گا۔

یہ وجہ ہے ایمان باللہ کی رسول اللہ کی دعوت کی اجابت کرنے کے لئے یہ اجابت حجت ودلیل کے ساتھ ہے۔اور انبیاء اور رسل کی دعوت کو قبول کرنے والے عام لوگوں کا ایمان اسی وجہ سے ہے۔

پھر رسول اللہ کے بعد لوگوں میں وہ لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے بعد میں بھی متنبہ کیا۔اور خود بھی غور وفکر کیا اور بحث وتمحیص کی پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے دلائل کی بصیرت عطا کی جس نے اس کی کمر مضبوط کر دی۔چنانچہ انہوں نے پیغمبر کے دین کی حفاظت کی اور ان کا یقین مضبوط ہوا اور انہوں نے اس علم کو تلاش کیا اس قدر جس سے پیغمبر کی دین کی نصرت ہوئی ہے جس سے اس کے اعداء اور دشمنوں سے مجادلہ ومناظرہ کر سکے اور اس کے دفاع کے لئے کھڑا ہو سکے۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شاہ حبشہ کے سامنے تقریر:

۸۲:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد مقری نے۔وہ کہتے ہیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحٰق نے۔وہ کہتے ہیں خبر دی ہے یوسف بن یعقوب نے۔وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے نصر بن علی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے وہب بن جریر نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے میرے باپ نے محمد بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے زہری نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اور حدیث بیان کی ہے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام سلمہ زوجہ رسول سے فرماتی ہیں کہ اہل مکہ نے جب رسول اللہ کو پریشان کیا۔اور اس کے اصحاب بھی پریشان ہوئے تو آپ نے انہیں ارض حبشہ کی طرف چلے جانے کا اشارہ دیا۔پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر کی ہے۔یہاں تک کہ فرمایا۔کہ نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے بات کی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ہم ان کے دین پر تھے یعنی اہل مکہ کے دین پر۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر ایک رسول بھیجا ہم جس کا نسب پہچانتے ہیں اور اس کی سچائی،اس کی پاک دامنی پہچانتے ہیں۔اس نے ہمیں یہ دعوت دی کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں۔اور اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کریں۔اور ہماری قوم اور دیگر لوگ جو اللہ کے سوا عبادت کرتے ہم وہ سب کچھ چھوڑ دیں۔اس رسول نے ہمیں اچھائی اور نیکی کرنے کا حکم دیا۔برائی سے ہمیں روکا۔ہمیں نماز کا حکم دیا۔روزہ کے رکھنے اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا۔اور اخلاق حسنہ کی تمام اقدار کا حکم دیا۔اور ہمارے سامنے اس نے قرآن کی تلاوت کی جسے وہ اللہ کی طرف سے لائے ہیں جس کے مشابہ کوئی شئی نہیں ہے۔ہم نے اس رسول کی تصدیق کی اور اس کو سچا مان لیا ہے۔اور ہم اس کے

ساتھ ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے پہچان لیا ہے کہ وہ جو کچھ لے کر آئے ہیں وہ اللہ عزوجل کی طرف سے حق سچ ہے۔

اس کے بعد ہماری قوم نے ہم سے بائیکاٹ کرلیا ہے۔اور ہمیں ایذا اور آزمائش سے دوچار کردیا ہے جب ہمیں اتنا ستایا گیا جس کی برداشت کی ہمارے اندر سکت نہ تھی تو ہم نے ہمارے نبی نے تمہارے ملک کی طرف نکل جانے اور ہجرت کر جانے کا حکم دیا ہے۔آپ کو انہوں نے آپ کے ماسوا پر ترجیح دی ہے تاکہ آپ ہمیں ان کے مظالم سے نجات دلائیں۔

نجاشی نے پوچھا۔کیا تمہارے پاس اس کتاب میں سے کچھ ہے جو ان پر نازل ہوئی ہے۔تاکہ تم میرے سامنے اس میں سے کچھ پڑھو۔

حضرت جعفر نے جواب دیا۔ ہاں ہے چنانچہ انہوں نے سورہ مریم ان کے سامنے پڑھی۔ حضرت جعفر کی تلاوت کے بعد نجاشی رو پڑے۔یہاں تک کہ روتے روتے اس کی داڑھی بھیگ گئی۔اور اس کے ارکان سلطنت بھی رو پڑے اور ان کے صحیفے بھیگ گئے۔پھر نجاشی نے کہا۔بے شک یہ کلام اور وہ کلام جو عیسیٰ علیہ السلام لائے تھے ایک ہی منبع سے نکلے ہیں۔

آپ ﷺ کی نبوت پر کھجور کے درخت کی شہادت:

۸۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے۔اور محمد بن موسیٰ نے۔دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے۔وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے عباس بن محمد دوری نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے فضیل بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شریک نے سماک سے انہوں نے ابوضبیان سے انہوں نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔آپ کیونکر نبی بن گئے ہیں؟

آپ نے فرمایا یہ بتا کہ اگر میں ان کھجوروں میں سے کسی کو بلاؤں اور وہ میری بات مان لے تو تم مجھ پر ایمان لے آؤ گے؟ بولا ہاں۔آپ ﷺ نے ایک کھجور کے درخت کو بلایا۔کھجور نے آپ کی بات مان لی۔پھر وہ شخص یہ معجزہ دیکھ کر آپ ﷺ پر ایمان لے آیا اور اسلام لے آیا۔

اس حدیث کو محمد بن سعید اصفہانی نے اسی طرح روایت کیا ہے شریک سے جو اس سے زیادہ مکمل ہے اور اس کو اعمش ابی ضبیان سے بھی روایت کیا ہے۔

ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں اس کے کئی شواہد ذکر کئے ہیں۔اور ہم نے اس شخص کا ایمان ذکر کیا ہے۔جو اس وقت ایمان لایا جب وہ نبی کریم کی سچائی پر واقف ہو گیا اور آپ کے معجزے پر جس سے آپ کے فرمان کی سچائی کھل جاتی ہے۔

۸۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے۔وہ کہتے ہیں۔خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسین قطان نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے احمد بن یوسف سلمی نے وہ کہتے ہیں۔حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے جعفر بن برقان نے عمر بن عبدالعزیز سے کہ ایک آدمی نے ان سے کھجور کی بابت سوال کیا۔تو انہوں نے فرمایا:

علیک بدین الا عرابی و الغلام فی الکتاب و اله عمن سو اه

لازم پکڑ دیہاتی کا ایمان اور لڑکے کا ایمان کتاب میں اور چھوڑ دے اس کو جو اس کے سوا ہے۔

---

(۸۲)..... جعفر هو ابن أبي طالب، ووالد وهب وهو جرير بن حازم، ونصر بن علي هو ابن نصر الجهضمي الصغير والحديث أخرجه أحمد (۱/۲۰۱ و ۲۰۳) من طريق أبي بكر بن عبدالرحمن به.

(۸۳)..... سماک هو: ابن حرب الكوفي، وشريک هو ابن عبدالله القاضي، ومحمد بن سعيد هو ابن سليمان بن الأصبهاني والحديث أخرجه المصنف في الدلائل (۱۵/٦) من طريق محمد بن سعيد الأصبهاني عن شريک به

وانظر المستدرک (۲/۲۰۶)

وقوله ورواه أيضاً عن الأعمش عن أبي ظبيان انظر الدلائل (۱۵/٦)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

یہ ہے وہ جو عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اور ان کے سوا سلف نے علم کلام کے مسائل میں غور کرنے سے نہی کے بارے میں۔ یہ اس لئے کہا کہ انہوں نے دیکھا سمجھا کہ مسائل کلام میں گھسنے کی ضرورت اور احتیاج نہیں ہے دین کی صحت کی تبیین اور توضیح کے لئے۔

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلائل و براہین کے ساتھ تائید یافتہ بنا کر بھیجے گئے تھے اور ان صحیح براہین کا مشاہدہ انہیں لوگوں کے لئے تھا جنہوں نے ان کا مشاہدہ کیا، اور ان کا مکمل پیغام اور وہ لوگ جن کو وہ بھیجا وہ ایک ساتھ اثبات توحید و نبوۃ کے لئے کافی وافی تھا دوسری چیزوں کی نسبت سے انہوں نے امن اور سلامتی نہیں سمجھی کہ لوگ علم کلام میں فراخی پیدا کریں، اور لوگوں میں وہ شخص بھی ہوگا جس کی عقل کامل نہ ہوگی اور رائے کمزور ہوگی لہذا بعض گمراہوں کی گمراہی کے جال میں پھنس جائے گا۔ اور بے دینوں کے شبہات میں، اور اس سے نکلنے کی استطاعت بھی نہ رکھے گا جیسے کمزور آدمی جو تیرنے میں ماہر نہ ہو جب گہرے پانی میں گر جائے غرق ہونے سے محفوظ نہیں ہوتا اور اس سے چھٹکارے پر قدرت بھی نہیں رکھتا۔

اور علم کلام سے منع بھی نہیں کیا کہ ذاتی طور پر وہ مذموم ہے یا غیر مفید ہے۔

اور وہ علم کیسے مذموم اور قابل نفرت ہو سکتا ہے؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت تک رسائی حاصل کی جائے اور اللہ کی صفات کے علم اور اس کے رسولوں کی معرفت حاصل کی جائے اور سچے نبی اور جھوٹے نبوت کے دعویدار میں جس کے ذریعے فرق کیا جائے۔

لیکن کمزوروں پر ان کے ڈرنے اور شفقت کرنے کی وجہ سے منع کیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ جو چاہتے ہیں علم کلام سے وہاں تک نہ پہنچ سکیں اور گمراہ ہو جائیں۔ لہذا اس علم کے ساتھ اشتغال سے روکا اور منع کیا ہے۔

علم کلام کے بارے فیصلہ کن بات:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ اللہ کے دشمنوں کے خلاف تیاری کرنے کے لئے علم کلام سیکھنے پر ابھارنے اور برانگیختہ کرنے کے لئے تفصیلی بحث کی ہے۔

شیخ حلیمی کے علاوہ بعض اہل علم کا لوگوں کو علم کلام میں اشتغال سے روکنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل السنت والجماعت کے اسلاف رسولوں کے معجزات کے ساتھ اکتفا کرتے تھے جس طریقے سے ہم بیان کر چکے ہیں۔ سلف اہل السنت کے زمانے میں علم کلام کے ساتھ اہل بدعت اشتغال رکھتے تھے۔ لہذا اہل السنت اہل بدعت کے کلام کے ساتھ اشتغال رکھنے و مصروف ہونے سے منع کرتے تھے پھر اس پر طرہ یہ کہ اہل بدعت اس بات کے دعویدار تھے کہ اہل السنت کے مذہب اپنے اصول میں عقل کے خلاف ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں میں سے ایک جماعت کو غور و فکر کرنے اور استدلال کے لئے مقرر فرما دیا انہوں نے کلام میں مہارت حاصل کی اور روشن دلائل اور حجت باہرہ کے ساتھ بیان کر دیا کہ اہل السنت کے مسالک عقل کے موافق ہیں مخالف نہیں ہیں جیسے کہ وہ ظاہر کتاب وسنت کے موافق ہیں۔ صرف فرق اس قدر ہے کہ ہر چیز کا اثبات وایجاب کتاب وسنت سے ہوتا ہے ان امور میں بھی جن میں عقلاً جائز ہے کہ غیر واجب ہوں۔ عقل سے اثبات وایجاب نہیں ہوتا۔ یہ پکی بات ہے کہ سلف میں وہ لوگ بھی تھے جو علم کلام میں مہارت حاصل کرتے اور اس کے ذریعے اہل بدعت کا رد کرتے تھے۔

۸۵..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے احمد بن سہل نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن معقل نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے حرملہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے ابن وہب نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے مالک نے کہ وہ ایک دن عبداللہ

---

(۸۵) ابن وهب هو عبدالله بن وهب بن مسلم و حرملة هو ابن يحيى المصري

بن یزید بن ہرمز کے پاس داخل ہوئے۔ اور قصہ ذکر کیا۔ پھر کہا کہ ابن ہرمز کلام میں بصیرت والا اور وہ اہل بدعت کا رد کرتا تھا۔ اور بڑے علم والے لوگوں میں سے تھا خصوصاً جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے اہل بدعت میں سے۔

باب:......اس شخص کے بیان میں جو دوسرے کے ایمان سبب سے مؤمن ہوتا ہے

۸۶:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے۔ وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن شاذان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کل انسان تلده امه علی الفطرة ابواه یهود انه او ینصر انه او یمجسانه فان کانا مسلمین فمسلم.

و کل انسان تلده امه یلکزه الشیطان فی حضنیه الامریم و ابنها

ہر انسان کو اس کی ماں جنم دیتی ہے (اسلام کی) فطرت پر۔ پھر اس کے والدین اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے یا مجوسی بناتے ہیں اگر وہ دونوں مسلمان ہوتے ہیں تو بچہ بھی مسلمان ہوتا ہے۔

اور ہر انسان کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلوں میں گھوسہ مارتا ہے مگر بی بی مریم اور اس کا بیٹا عیسیٰ علیہ السلام

امام مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں قتیبہ سے روایت کیا ہے۔

اور ہم امام شافعی سے نقل کر چکے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تھا:

کل مولود یولد علی الفطرة.

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

یہ وہی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موقوف قرار دیا ہے جب تک وہ اپنے قول سے وضاحت نہ کریں اور دو میں سے ایک قول کو اختیار کریں۔ ایمان یا کفر کوئی ذاتہ ان کے حکم میں ہے البتہ ان کا حکم ان کے والدین والا ہے ولادت کے دن ان کے والدین جو کچھ تھے تو بچہ بھی اسی حکم میں ہوگا۔ اگر مؤمن تھے تو وہ ایمان پر ہوگا یا کافر تھے تو وہ کفر پر ہوگا۔ امام شافعی کا مسلک اسی بارے میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مولود کو اس طرح بنایا ہے کہ فی نفسہ اسکے لئے اپنا کوئی حکم نہیں ہے۔ بہرحال دنیا میں وہ اپنے والدین کے تابع ہے دین میں یہاں تک کہ وہ اپنے بارے میں بالغ ہونے کے بعد کچھ ظاہر کرے۔

باقی رہا ان کا آخرت کا حکم تو کچھ لوگوں نے ان کو آخرت کے بارے میں بھی ان کے والدین کے ساتھ لاحق کیا ہے۔ اور بعض نے مسلمانوں کی اولادوں کو ان کے ساتھ لاحق کیا ہے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مشرکین کی اولاد اہل جنت کے خادم ہوں گے۔

اور کچھ لوگوں نے تمام بچوں کے بارے میں توقف کیا ہے اور ان کا معاملہ اللہ کے حوالے کیا ہے یہ قول احادیث صحیحہ کے مطابق تمام اقوال میں سے زیادہ بہتر ہے۔

اس بارے میں سلف کے تمام اقوال اور ان کے دلائل ہم کتاب القدر کے آخر میں ذکر کر رہے ہیں جو شخص ان پر آگاہی چاہے تو انشاء اللہ وہاں رجوع کرے گا۔ جب والدین دونوں یا کوئی ایک مسلمان ہو جائے گا بچہ اس کے اسلام کے ساتھ مسلمان قرار پائے گا۔

---

(۸۶)...... مسلم (ص ۲۰۴۸) عن قتیبة به بلفظ

''کل انسان تلده امه علی الفطرة و ابواه بعد یهودانه'' الحدیث.

ہم نے کتاب السنن میں اولاد صحابہ میں سے جو بچے والدین یا کسی ایک اسلام کی وجہ سے مسلمان قرار پائے تھے ان کا ذکر کیا ہے۔
جب کوئی بچہ دار الکفر سے قید ہو کر آئے اور اس کے والدین ساتھ ہوں یا دونوں میں سے کوئی ایک ساتھ ہو تو بچے کا دین اس کے ماں باپ والا ہوگا اگر بچہ اکیلا قیدی ہو کر آئے تو اس کا دین قید کرنے والے کا دین ہے کیونکہ وہی اس کا ولی ہے جو اس کے لئے اولیٰ ہے لہذا بچہ اپنے دین کے معاملے میں اپنے والدین کی جگہ ہے جیسے ولایت اور کفالت میں ان کی جگہ ہے۔ واللہ اعلم۔

باب:......اس کے بارے میں ہے کہ کس کا ایمان صحیح اور کس کا صحیح نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واذابلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوہ. (نور ۵۹)

جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں چاہئے کہ وہ اجازت طلب کیا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے آیت میں یہ خبر دی ہے کہ بچوں پر فرض عائد ہو جاتا بلوغت کے لئے کہ وہ اجازت مانگیں اندر آنے کے لئے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان فی خلق السموات والارض......تا......لآیات لقوم یعقلون. (البقرہ ۱۶۴)

یعنی اس مذکور تفصیل میں عقل رکھنے والی قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

لایات لاولی الالباب. (آل عمران ۱۹۰)

عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

فرائض کے ساتھ خطاب اس کے عقل سے کیا ہے۔

۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے محمد بن ایوب نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالولید طیالسی نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی کریم سے۔ آپ نے فرمایا:

رفع القلم عن ثلاثۃ عن الصبی حتی یحتلم وعن المعتوہ حتی یفیق وعن النائم حتی یستیقظ

تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا دیا گیا ہے۔ (یعنی خاص حالت میں فرشتے ان کے اعمال نہیں لکھتے) چھوٹا بچہ یہاں تک کے جوان ہو جائے۔ اور بیہوش جب تک کے ہوش میں آئے اور نیندوالا یہاں تک کے بیدار ہو جائے۔

بہرحال حضرت علی کے اسلام کے بارے میں جو مروی ہے کہ وہ دس سال کی عمر میں مسلمان ہوئے تھے اور ان کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا۔ اسی بارے حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور نماز کا حکم دیا تو وہاں دو میں سے ایک بات تھی۔ یا تو انہیں خطاب کے لئے مخصوص کیا ہوگا۔ اس لئے کہ وہ صاحب تمیز اور صاحب معرفت ہو گئے تھے باقی عام بچوں کے مقابلے۔ تا نکہ یہ ان کی کرامت اور منقبت ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خطاب ان کی طرف متوجہ ہوا اور دعوت متوجہ ہوئی تو ٹھیک ان کی طرف سے اس کی اجابت بھی ہوگئی اور باقی تمام بچوں کی طرف نہ تو خطاب متوجہ ہوتا ہے اور نہ ہی دعوت لہذا ان کی طرف سے اسلام صحیح نہیں ہوتا۔ یا پھر نبی علیہ السلام کا خطاب حضرت علی کے لئے خاص ان کو

اسلام اور نماز کی دعوت ہوگا۔

اس دن اس لئے کہ وہ حضور کے نزدیک بالغ ہو چکے تھے۔ اس لئے کہ سن کے ساتھ بالغ ہونا ابتداً اسلام میں مشروع نہیں ہوا تھا۔ بلکہ ابن عمر کے قصہ سے قبل محفوظ نہیں جو احد یا خندق میں ہوا علاوہ اس کے کوئی بات محفوظ نہیں ہے۔

بلکہ ظاہر یہ ہے کہ لوگ اس بارے میں اپنی رائے پر چلتے تھے۔ اور جس بات کو لوگ جانتے وہ یہ تھی کہ صبی (بچہ) وہ ہوتا ہے جس کی اولاد ہونا ممکن نہ ہو۔ اور آدمی وہ ہوتا ہے جس کی اولاد ہونا ممکن ہو۔ اور حضرت علی جب مسلمان ہوئے تو دس برس کے تھے یعنی دس پورے کر کے گیارہ میں داخل ہو چکے تھے۔ اور جو اس عمر کو پہنچ جائے اس کی اولاد ہونا ممکن ہوتا ہے۔ جب بلوغ اس کے بعد اس کے ساتھ مشروع ہوا تو سن کی طرف دیکھا جانے لگا۔ کہ جو اس سن کو پہنچ جائے ممکن ہے کہ اس کی اولاد ہو جائے سوائے اس سنہ کے جو نادر ہو اان میں سے جو اولاد پیدا کرنے کے قابل ہو جائے اور وہ جو اس متعین سنہ سے کم ہوگا وہ بچے کے حکم میں ہوگا۔ اور یہ بھی جائز نہیں ہوگا کہ اس کا اسلام صحیح اور درست ہو۔

اس بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ ہم نے کتاب السنن کی کتاب الفضائل میں ذکر کر دیا ہے۔

باب:......اسلام کی طرف دعوت

۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے محمد بن ابراہیم مزنی نے اور خبر دی ہے ہمیں ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے میرے دادا یحییٰ بن منصور نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے وکیع نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے زکریا بن اسحٰق مکی نے یحییٰ بن عبداللہ صیفی سے انہوں نے ابومعبد سے انہوں نے ابن عباس سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو اس سے فرمایا۔ تم اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو انہیں لاالٰہ الااللہ کی شہادت کی دعوت دینا اگر وہ لوگ تمہاری اس دعوت کو مان لیں، تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں رات دن میں۔ ہر روز اگر وہ تمہاری اس بات کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں صدقہ یعنی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے دولت مندوں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ تیری اس بات کو مان لیں تو تم ان کے اعلیٰ ترین مالوں میں تصرف سے بچنا اور خود کو مظلوم کی بد دعا سے بچانا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کو حجاب نہیں ہوتا بخاری نے اس کو یحییٰ بن منصور سے انہوں نے وکیع سے روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو اسحاق بن ابراہیم وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

جس شخص کو اسلام کی دعوت نہیں پہنچی اس کو دعوت دینا فرض ہے۔ اور جس کو دعوت اسلام پہنچ ہو چکی ہے اس کو بلانا مستحب ہے۔

کتاب السنن میں احادیث اور اس بارے میں کلام گذر چکے ہیں۔

---

(۸۷)......الأسود هو ابن يزيد النخعي، وإبراهيم هو ابن يزيد بن قيس النخعي، وحماد هو ابن أبي سليمان الكوفي، وأبو الوليد

أخرجه أبو داود (۴۳۹۸) عن عثمان بن شيبة عن يزيد بن هارون.

والنسائي ۱۵۶/۶ عن يعقوب بن ابراهيم عن عبدالرحمن بن مهدي كلاهما عن حماد بن سلمة عن حماد بن أبي سليمان به

وابن ماجة (۲۰۴۱) عن أبي بكر بن أبي شيبة عن يزيد بن هارون به.

وعن محمد بن خالد بن خداش ومحمد بن يحيى الذهلي كلاهما عن عبدالرحمن بن مهدي به.

(۸۸)　يحيى بن عبدالله هو ابن محمد بن صيفي المخزومي، ووكيع : هو ابن الجراح، وإسحاق بن إبراهيم هو ابن مخلد بن راهويه الحنظلي.

والحديث أخرجه البخاري (۱۰۰/۵) الفتح عن يحيى بن موسى به مختصراً

وانظر فتح الباري الأرقام (۱۳۹۵ و ۱۴۵۸ و ۱۴۹۶ و ۲۴۴۷ و ۴۳۷۱ و ۷۳۷۲)، مسلم ص ۵۰

باب نمبر ا

ایمان کا پہلا شعبہ

ایمان باللہ

۸۹:.....فرمایا: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن اسحٰق فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابومسلم نے وہ کہتے ہیں بات بیان کی ہے محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

الایمان بضع وستون اوبضع وسبعون. افضلها لااله الاالله و ادنا هااماطة الاذیٰ عن الطریق و الحیاء شعبة من اللایمان

ایمان کے ساٹھ یا ستر سے زائد شعبے وشاخیں ہیں سب برتر شاخ لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب سے چھوٹی شاخ راستہ سے گندگی وغیرہ تکلیف دہ چیز ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کا شعبہ ہے۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت:

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ شہادت فرض ہے۔ جو اعتقاد بالقلب اور اقرار باللسان کو شامل ہے۔ دل کا اعتقاد اور زبان کا اقرار اگر چہ دو ایسے عمل ہیں جو دو مختلف اعضاء (دل اور زبان) سے صادر ہوتے ہیں۔ مگر عمل کی نوعیت واحد ہے۔ جو چیز اس میں قلب کی طرف منسوب ہے وہی زبان کی طرف منسوب ہے۔

اور جو چیز زبان کی طرف منسوب ہے وہی دل کی طرف منسوب ہے۔ جیسے لفظ۔ مکتوب وہی لکھا ہوا مکتوب ہے وہی بولا ہوا مکتوب ہے۔ بولا ہوا وہی لکھا ہوا اور لکھا ہوا وہی بولا ہوا مکتوب ہے حلیمی نے فرمایا۔ کہ عمل صالح اعتقاد اور اقرار سمیت مجموعی طور پر متعدد اشیاء میں۔

❶.....اول:۔ باری تعالیٰ کے وجود کا اثبات کرنا تاکہ اس کے ساتھ تعطیل کا عقیدہ سے انکار واقع ہو۔

❷.....دوم:۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اثبات تاکہ اس کے ساتھ شرک سے بیزاری واقع ہو۔

❸.....سوم:۔ اس بات کا اثبات کہ اللہ تعالیٰ نہ جوہر ہے نہ عرض ہے تاکہ اس کے ساتھ عقید تشبیہ سے بیزاری واقع ہو۔

❹.....چہارم:۔ اس بات کا اثبات کہ اللہ کے سوا ہر شئی کا وجود اللہ تعالیٰ کے ایجاد واختراع کرنے سے قبل معدوم تھا تاکہ اس کے ذریعہ خالق ومخلوق کے مابین علت ومعلول کے تعلق ورشتہ کے عقیدہ سے بیزاری و براءۃ واقع ہو۔

❺.....پنجم:۔ اس بات کا اثبات کہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اس کا مدبر اور متصرف جیسے چاہے وہ خود ہے۔ تاکہ اس کے ذریعے ان لوگوں سے براءۃ واقع ہو سکے جو اس بات کے قائل ہیں کہ کائنات طبعی طور پر چل رہی ہے یا وہ لوگ جو کہتے ہیں کواکب اور ستاروں کی گردش سے یا وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ فرشتوں کی تدبیر سے چل رہی ہے بہر حال باری تعالیٰ کے اثبات کے ساتھ براۃ وبیزاری اور اللہ کے وجود کا اقرار یہ عقیدہ تعطیل کے ردمیں سے ہے اس لئے کہ ایک قوم اللہ کی معرفت سے بھٹک گئی ہے اور کافر وملحد ہو گئے ہیں اور انہوں نے یہ دعویٰ کر لیا ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق نہیں ہے۔ یہ ہمیشہ اسی حالت پر ہے اور یہ کہ موجود وہی چیز ہو سکتی ہے جو محسوسات میں سے اور جو چیز محسوس نہیں ہوتی وہ موجود بھی نہیں ہے۔

---

(۸۹)..... أبومسلم هو إبراهيم بن عبدالله الكجي (ت ۲۹۲) (سير ۱۳/۴۲۳)، محمد بن كثير هو العبدي

اخرجه مسلم (ص ۶۳)، وابن منده في الإيمان من (۱۴۷) من طريق سهيل به.

اور یہ کہ حوادث اور واقعات عناصر اربعہ آگ پانی ہوا مٹی کے طبائع کے تغیر و تبدیلی سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ کہ عالم کا کوئی مدبر نہیں ہے جس کے اختیار اور عمل سے ہو جو کچھ ہوتا ہے۔

جب کوئی ثابت کرنے والا عالم کے لئے ایک الٰہ ثابت کرتا ہے اور فعل اور صنعت کی نسبت اسی کی طرف کرتا ہے۔ تو وہ الحاد اور تعطیل کو غلط کر دیتا ہے۔ جب کہ وہ ملحدین کا خوبصورت مذہب ہے جس کے قائل اہل الحاد اپنے مخالفین کو فرقہ متجاہلہ کا نام دیتے ہیں اور انہیں غیر فلاسفہ وغیر معقول کہتے ہیں۔

اسی طرح شرک سے برأۃ و بیزاری وحدانیت کے اثبات سے ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ کائنات کے دو فاعل یا دو خالق ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ ایک خیر کے امور اور دوسرا شر کے امور انجام دیتا ہے۔ اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کی تخلیق کی ابتدا روح اور نفس سے تھی۔ لیکن غیر درست طریقہ اور غیر معقول طریقے تھی اللہ تعالیٰ نے اس تخلیق کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مادہ قدیمہ کے طرف ارادہ کیا جو ازل سے اس کے ساتھ موجود تھا۔ اور اس عالم کو اس مادہ سے بنایا اور ترتیب دیا اس موجودہ درست اور معقول ترکیب کے ساتھ۔

جب کوئی ثابت کرنے والا یہ ثابت کرتا ہے کہ الٰہ کوئی نہیں ہے اللہ کے سوا وہ ایک ہے اس کے سوا کوئی خالق نہیں ہے اور اس کے سوا کوئی قدیم نہیں ہے۔ تو وہ شریک ہونے کے قول کی نفی کرتا ہے اور یہ شریک ہونے یا کرنے والا قول باطل ہونے اور اپنے قائل کے لئے کافر کا لقب واجب کرنے میں الحاد اور تعطیل کے قول کی طرح ہے اسی طرح تشبیہ کے عقیدے سے برأۃ و بیزاری یہ ثابت کرنے کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نہ جوہر ہے اور نہ ہی عرض ہے اس لئے ہے کہ ایک قوم حق سے بھٹک گئے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بعض حادث صفات کے ساتھ متصف کیا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ جوہر ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ جسم ہے۔ بعض نے یہ جائز رکھا ہے کہ وہ عرش پر بیٹھا ہے جیسے کوئی بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا ہے۔ جب کہ یہ ساری باتیں اپنے قائل کے لئے کفر کا لقب لگانے کے لئے تعطیل اور تشریک کے عقیدے کی طرح ہیں (کیونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کے لئے یہ لازم آتا ہے کہ وہ کائنات کی اشیاء سے مماثلت رکھتا ہے جب کہ وہ مثلیت سے پاک ہے (مترجم) جب کوئی ثابت کرنے والا یہ ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیٔ ہے اس کی مثل کوئی بھی شئی نہیں ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ نہ وہ جوہر ہے اور نہ ہی عرض ہے تو وہ تشبیہ کی نفی کر دیتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ جوہر یا عرض ہوتا تو اس پر وہ سب کچھ جائز اور ممکن ہوتا جو تمام جواہر و اعراض پر ہوتا ہے۔

جب وہ جوہر نہیں ہے عرض نہیں ہے تو اس پر وہ سب کچھ جائز نہیں ہے جو جواہر و اعراض پر ہوتا ہے۔

اس لئے کہ جواہر میں تالیف و ترکیب ہوتی ہے تجسیم ہوتی ہے اللہ اس سے پاک ہے اور مکان اور جگہ گھیرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے حرکت و سکون میں آتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے۔ اور وہ کیفیات بھی اس پر جائز نہیں جو اعراض پر ہوتی ہے جیسے قائم بالغیر ہونا اپنے ہونے اور وجود کے لئے کسی اور شئی کا محتاج ہونا پھر حادث و فانی ہونا وغیرہ اللہ تعالیٰ تمام نقائص سے پاک ہے۔

اسی طرح تعطیل سے برأۃ و بیزاری۔ یہ ثابت کرنے کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی کو از سر نو بغیر مادہ کے بنانے والا ہے اپنی ذات کے سوا (یہ اس لئے ضروری ہے کہ) پہلے لوگوں میں سے ایک قوم نے فرقہ معطلہ کی مخالفت کی مگر حق تک رسائی پانے میں ناکام ہو گئے اور انہوں نے یہ قول اختیار کر لیا کہ اللہ تعالیٰ موجود تو ہے لیکن اسی طرح کہ وہ تمام کائنات کی موجودات کے لئے علت اور سبب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے وجود نے۔ موجودات میں سے ہر ہر شئی کے وجود کو ایک کے بعد ایک کو تقاضا کیا ہے ایک خاص ترتیب کے ساتھ جس کا وہ ذکر کرتے ہیں اور یہ کہ معلول جب علت سے جدا نہیں ہوتا تو پھر لازم ہے کہ اس عالم کا مادہ بھی ازل سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو یعنی دوسرے لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی قدیم ہے اور مادہ بھی قدیم ہے آپس میں علت و معلول کا تعلق ہے جیسے وہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے یہ بھی جدا

نہیں ہو سکتے۔

تو جو شخص یہ ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ از سر نو بغیر مادے اور بغیر مثال کے کائنات بنانے اور ایجاد کرنے والا ہے اور اپنے سوا ہر چیز کو از سرے نو پیدا کرنے والا ہے اپنے اختیار کے ساتھ اور اپنے ارادے کے ساتھ خواہ وہ چیز جوہر ہو یا عرض ہو بغیر کسی اصل کے اختراع کرنے والا ہے تو وہ شخص تعطیل کے قول کی نفی کرتا ہے علت ومعلول کے عقیدہ کی نفی کرتا ہے جو عقیدہ اپنے قائل کے لئے کفر کا لقب دینے کے لئے عقیدہ تعطیل وتشریک کی طرح ہے۔ اسی طرح شریک سے براۃ وبیزاری یعنی تدبیر میں شریک ہونا اس کی نفی ہوتی ہے اس بات کے اثبات کے ساتھ کہ موجودات میں سے کسی بھی شئی کے لئے اللہ کے سوا کوئی مدبر نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایک قوم نے یہ دعویٰ کر رکھا ہے کہ فرشتے عالم کے مدبر ہیں لہٰذا ان کو اللہ کا نام دے رکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے بارے میں فرمایا۔ فالمدبرات امراً (نازعلت) مدبرات کا معنی ہے منفذات لما دبر اللّٰہ علی ایدیھا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے جس چیز کی تدبیر فرمادی ہے ان تدبیرات الٰہیہ کو نافذ کرنے والے مثال کے طور پر جیسے اللہ کے حکم کو نافذ کرنے والے کو حاکم کہتے ہیں جب وہ دو مخالفوں میں فیصلہ کرتا ہے اور ایک قوم نے یہ دعویٰ کر رکھا ہے کہ کواکب اور ستارے اپنے نیچے مدبر ہیں اور ہر مصیبت اور ہر حادثہ جو دھرتی پر ہوتا ہے وہ کواکب کی گردش کے آثار سے ہوتا ہے اور ان کے ملنے اور جدا ہونے ان کے ملاپ اور جدائی وغیرہ کیفیات سے ہوتا ہے۔

تو جو شخص یہ ثابت کرتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ ایجاد واختراع کیا ہے اس کا مدبر وہ خود ہے اس کے سوا کوئی مدبر نہیں ہے تو وہ تدبیر میں شریک کرنے کی نفی کرتا ہے جب کہ یہ شرک اپنے قائل کے لئے کفر کا لقب دینے میں قدیم ہونے کے شرک اور تخلیق میں شرک کی طرح ہے پھر اللہ تعالیٰ نے (مذکورہ تمام شرک کی نفی کرنے اور توحید کے تمام مذکورہ وغیر مذکورہ (پہلوا جاگر کرنے اور ثابت کرنے کے لئے) اور مذکورہ تمام معانی کو ایک ہی کلمہ میں جمع کرنے کے لئے یہی ایک کلمہ دیا ہے وہ ہے لاالہ الااللّٰہ. اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لئے مامورین کو حکم دیا ہے کہ وہ اسی کا عقیدہ رکھیں اور اسی کا قول واقرار کریں اور اللہ تعالیٰ نے خود حکم دیا ہے:

فاعلم انه لااله الااللّٰه (سورۃ محمد ۱۹)

یقین جانئے کہ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔

یعنی لاموجود الااللّٰہ. لاواحد الااللّٰہ. لامنزہ من الشرکاء الااللّٰہ. لامنزہ من التشبیہ الااللّٰہ. لامبدع ولاموجد بغیر اصلی ومادۃ الااللّٰہ. لامدبر والامتصرف فی الکون الااللّٰہ. وغیرہ ذلک من اللوازم والصفات (ازمترجم)

اللہ تعالیٰ نے مشرکین عرب کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا۔

انهم کانوا اذاقیل لهم لااله الاالله یستکبرون. ویقولون ائنا لتارکوا الهتنا لشاعر مجنون. (الصفات ۳۵۔۳۶)

بے شک ان مشرکوں سے جب یہ کہا جاتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے تو وہ اکڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کیا ہم ایک شاعر اور دیوانے کے لئے اپنے بہت سارے معبودوں اور حاجت رواؤں کو چھوڑ دیں گے؟

یعنی جب انہیں کہا جاتا کہ لا الٰہ الا اللہ تو وہ اکڑ جاتے اور اس کا اقرار نہ کرتے بلکہ اس کی جگہ یہ کہتے:

ائنا لتارکوا الھتنا لشاعر مجنون.

۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہے علی بن محمد بن عیسیٰ الحکانی

(۹۰)...... علی بن محمد بن عیسی الحکانی (ت ۲۹۲) (سیر ۱۳/۳۵۴)، ابو الیمان هو الحکم بن نافع البهرانی (ت ۲۲۲) شعیب هو ابن ابی حمزة.

نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوالیمان نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے شعیب نے زہری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے سعید بن میسّب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میں حکم دیا گیا ہوں کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اقرار کرلیں لا الٰہ الا اللہ جو شخص یہ کلمہ پڑھ لے اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال بچالیا مگر اس کے حق کے ساتھ اور حساب اس کا اللہ کے ذمہ ہے۔ بخاری نے اس کو صحیح بخاری میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔

۹۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے حسن بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہے حسین بن محمد قبانی نے وہ کہتے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن بشار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یزید بن کیسان نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوحازم نے ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (ابوطالب) سے فرمایا تھا:

قل لا الہ الا اللہ اشھد لک یوم القیمۃ.

آپ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرلیجئے میں قیامت کے دن آپ کے لئے اس کی شہادت دوں گا۔

اس نے کہا اگر مجھے قریش کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ مجھے طعنہ دیں گے کہ موت گھبرا کر میں نے تیرے سامنے اقرار کرلیا تھا تو میں ضرور اقرار کرتا ہے۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

انک لاتھدی من احببت ولکن اللّٰہ یھدی من یشآء. (القصص ۵۶)

آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کو چاہیں لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے۔

مسلم نے اس کو صحیح میں محمد بن حاتم سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے۔

۹۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابومحمد بن شوذب واسطی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شعیب بن ایوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوغان مالک بن اسماعیل نہدی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالسلام بن حرب نے عبداللہ بن بشر نے زہری سے انہوں نے سعید بن میسّب سے انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی تو آپ کے اصحاب میں سے کئی لوگ شک میں مبتلا ہوگئے میں بھی انہیں میں سے ایک تھا حضرت عمر میرے پاس سے گذرے اور سلام کیا میں نے ان کا جواب نہ دیا انہوں نے ابوبکر صدیق کے آگے میری شکایت کردی صدیق اکبر میرے پاس آئے اور فرمایا تیرے بھائی نے سلام کیا اور تم نے جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا مجھے تو ان کے سلام کا پتہ ہی نہیں میں اس سے بے خبر تھا اور مشغول تھا ابوبکر صدیق نے پوچھا کیسے؟ میں نے کہا مجھے یہ خیال آگیا تھا کہ حضور فوت ہوگئے ہیں اور میں نے ان سے اس امر کی نجات کے بارے نہیں پوچھا؟ صدیق نے فرمایا میں نے آپ سے پوچھا تھا حضرت عثمان کہتے ہیں میں جلدی سے کھڑا ہوا اور صدیق اکبر کو گلے سے لگالیا اور معانقہ کیا اور میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ واقعی اس کے زیادہ حق دار تھے۔

انہوں نے فرمایا میں نے اس امر کی نجات کے بارے رسول اللہ سے سوال کیا تھا حضور نے فرمایا:

---

(۹۱) ۔۔۔۔ الحسن بن یعقوب (ت ۳۴۲) (سیر ۱۵/۳۳۳)، الحسین بن محمد القبانی (ت ۲۸۹) (سیر ۱۳/۴۹۹)، ویحیی ھو ابن سعید القطان، ویزید بن کیسان ھو الیشکری أبو إسماعیل. أخرجه مسلم ص ۵۵ عن محمد بن حاتم بن میمون

(۹۲) ۔۔۔۔ابو محمد بن شوذب الواسطی ھو عبداللہ بن عمر بن شوذب (تاریخ واسط ۸۰ و ۱۵۹)، و شعیب بن ایوب (ت ۲۶۱) تقریب. أخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری (۲/۲/۸۴ و ۸۵) عن محمد بن عمر عن محمد بن عبداللہ عن الزھری به.

من قبل الكلمة التي عرضتها على عمي فهي له' نجاة.

جو شخص اس کلمہ کو قبول کرلے جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا بس وہی اس کے لئے نجات ہے۔

کلمہ توحید کا اقرار نجات کی ضمانت ہے:

۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد خاتم دوری نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے مالک بن اسماعیل نے۔ پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ سابقہ حدیث کی مثل ذکر کیا ہے علاوہ ازیں آخر میں یہ کہا ہے۔

من قبل الكلمة التي عرضتها على عمّي فردها فهي له نجاة.

جو شخص وہ کلمہ قبول کرلے جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اور اس نے اسے رد کردیا تھا یہی کلمہ اس بندے کے لئے نجات ہے۔

۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابوعبداللہ الغفار اصبہانی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی احمد بن مہدی بن رستم نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کی ابوعاصم نبیل نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبدالحمید بن جعفر نے وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا صالح بن ابوعریب نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۹۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو قلابہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالصمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے خالد حذاء سے انہوں نے ولید بن ابی بشر سے انہوں نے حمران بن ابان سے کہ انہوں نے سنا تھا عثمان بن عفان سے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا:

من مات يعلم انه لا إله الا الله دخل الجنة.

جو شخص مر گیا اور وہ یقین رکھتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے احمد بن جعفر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے باپ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن ابی علیہ نے خالد سے پھر اس مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں کہا ہے:

---

(۹۳)...... اخرجه احمد (۱/۶) عن ابي اليمان عن شعيب عن الزهري عن رجل من الأنصار من أهل الفقه عن عثمان بن عفان به.

وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱/۱۴) رواه أحمد والطبراني باختصار وأبويعلى . في المسند بتمامه والبزار بنحوه وفيه رجل لم يسم ولكن الزهري وثقه وابهمه (۹۴)...... أبوعاصم النبيل (ت ۲۱۲)

اخرجه أبوداود (۳۱۱۶) ، والحاكم (۳۵۱/۱)، وأحمد (۲۳۳/۵) من طريق صالح بن أبي عريب به

وقال الحاكم صحيح الإسناد ووافقه الذهبي وحسنه الألباني في الإرواء (۱۵۰/۳)

(۹۵)...... محمد بن الحسن بن محمد المحمد آبادي أبوطاهر (ت ۳۳۶) (سير ۳۰۴/۱۵ و ۳۲۹)، وابوقلابة هو : عبدالملك بن محمد (ت ۲۷۶) قريب، وعبدالصمد هو ابن عبدالوارث بن سعيد العنبري أبوسهل البصري (ت ۲۰۷)

اخرجه احمد ۶۵/۱ عن محمد بن جعفر عن شعبة به

وقال العلامة شاكر رحمه الله : إسناده صحيح.

(۹۶)...... احمد بن جعفر هو أبوبكر القطيعي (ت ۳۶۸) (سير ۲۱۰/۱۶)

اخرجه مسلم (ص ۵۵)، واحمد (۶۹/۱)، والمصنف في الأسماء والصفات (ص ۹۹)

من مات وھو یعلم ان لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ.

جو شخص مر گیا حالانکہ وہ یقین سے جانتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام مسلم نے اس کو زہیر بن حرب سے اور ابن علیہ سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ ہم نے اس کلمہ کے فضائل کتاب الاسماء والصفات کی جز خامس میں ذکر کئے ہے تفصیل کے ساتھ یہاں ہم نے اسی پر اکتفا کیا ہے۔

کلمہ توحید کے ذریعہ بروزِ قیامت تکالیف سے حفاظت:

۹۷:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے احمد بن عبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے بزار نے یعنی احمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو کامل نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عوانہ نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے اغر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

من قال لا الہ الا اللہ نفعتہ یوما من دھرہ اصابہ قبل ذالک ما اصابہ.

جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اس دن اس کی حفاظت رہے گی اس سے قبل جو اس کو تکلیف پہنچی تھی وہ پہنچ چکی۔

۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی نے وہ کہتے ہیں خبر دی احمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ملحان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن خالد نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن یونس نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے پھر اسی کی ذکر کی ہے علاوہ ازیں فرمایا۔ انجنہ نفعتہ کی جگہ۔

۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے احمد بن ابراہیم بن ملحان نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۱۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبید اللہ بن عبداللہ حرفی نے بطور املا کے بغداد میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حبیب بن حسن قزاز نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو جعفر احمد بن یحییٰ بن اسحٰق حلوانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ نے یعنی

---

(۹۷)...... أحمد بن عمرو البزار أبو بكر (ت ۲۹۲) (سير ۱۳/۵۵۴)، وأبو كامل هو : فضيل بن حسين بن طلحة البصري أبو كامل الجحدري (ت ۲۳۷)

أخرجه البزار (كشف الأستار ۱/۱۰ (۳) عن أبي كامل عن أبي عوانة به.

وقال البزار وهذا لانعلمه يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا بهذ الإسناد.

ورواه عيسى بن يونس عن الثورى عن منصور إيضاً.

وقد روى عن أبي هريرة موقوفاً ورفعه أصح.

وقال الهيثمي في مجمع الزوائد ۱/۱۷ رواه البزار والطبراني في الأوسط والصغير ورجاله رجال الصحيح

قلت رواه الطبراني في الصغير (۳۹۳) الروض الداني ولكن من طريق عبيدالله بن عبدالله بن عتبة عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ :

من قال لاإله إلاالله نفعته يوماً من دهره ولو بعد مايصيبه العذاب

تنبيه : سقط من الإسناد عندالبزار (كشف الأستار) : الأغر فليصحح

(۹۸) ... عمرو بن خالد بن فروخ بن سعيد الحنظلي أبوالحسن الجزرى (ت ۲۲۹)، وعيسى بن يونس (ت ۲۸۷، أو ۲۹۱)

والحديث أشارله البزر أثناء الحديث السابق.

وأخرجه أبونعيم في الحلية ۵/۴۶ من طريق أبي الزنباع روح بن الفرج، ۷/۱۲۹ من طريق أحمد بن مهدى كلاهما عن عمرو بن خالد.

وأخرجه المصنف في الأسماء والصفات ص ۱۰۴ من طريق هلال بن العلاء عن عيسى بن يونس به.

ابن عبدالحمید نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید احمد بن محمد مالینی نے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں۔ وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابواحمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابان بن میمون سراج نے اور احمد بن محمد بن خالد برانی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ حمانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

(۱۰۰)...... عبدالرحمن بن عبيدالله بن عبدالله الحرفي (ت ۴۲۳) (سير ۱۷/۱۱۱۴)، وأحمد بن يحيى بن إسحاق هو البجلي الحواني أبوجعفر، يحيى بن عبدالحميد (ت ۲۲۸)، أحمد بن محمد المالينى أبوسعد (ت ۴۰۹) (جرجان ص ۱۲۴)، أبواحمد بن عدى عبدالله بن عدى الجرجانى أبواحمد (ت ۳۶۵) (جرجان ص ۲۶۶)، محمد بن إبراهيم بن أبان أبوعبدالله (ت ۳۳۶) (سير ۲۲۲/۱۴)، احمد بن محمد بن خالد البرائى أبوالعباس (ت ۳۰۰) (سير ۹۲/۱۴) أخرجه ابن عدى فى الكامل ۱۵۸۲/۴ عن محمد بن ابان وأحمد بن محمد البرائى به.

وأخرجه الخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد (۲۲۶/۱) من طريق محمد بن أحمد بن إبراهيم عن يحيى الحمانى به، ۲۶۵/۱۰ من طريق أبى مسلم الواقدى عبدالرحمن بن واقد عن عبدالرحمن بن زيد بن أسلم به، وعزاه ابن كثير فى التفسير ۵۳۷/۲ لابن أبى حاتم من طريق عبدالرحمن بن زيد.

وللطبرانى من طريق سليمان بن عبدالله بن وهب الكوفى عن عبدالعزيز بن حكيم عن ابن عمر.

المطالب العالية (۳۳۹۵) وعزاه الحافظ لأبى يعلى وقال البوصيرى:

رواه أبويعلى والطبرانى والبيهقى بلفظ آخر وسكت.

وعزاه الهيثمى فى المجمع ۸۳/۱۰ للطبرانى بن الأوسط من طريقين

وفى الأولى يحيى الحمانى وفى الأخرى مجاشع فى عمرو وكلاهما ضعيف، ۳۳۳/۱۰ رواه الطبرانى وفيه جماعة لم أعرفهم.

قلت يبدو أنه يشير للطريق التى ذكرها ابن كثير.

والحديث ضعفه العراقى ۲۹۸/۱ (الأحياء) وعزاه لأبى يعلى والطبرانى والبيهقى فى الشعب.

قلت أخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد ۳۰۵/۵ من طريق ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً

وقول البيهقى: وروى من وجه آخر ضعيف......

أخرجه البيهقى فى البعث (۸۲) من طريق بهلول بن عبيد عن سلمة وقد روى آدم بن أبى اياس هذا الحديث بإسناد غير هذا عن ابى هريرة وذكر فيه الأسماء وليس له إسناد صحيح وأخرجه ابن ماجة (۳۸۶۱) عن هشام بن عمار عن عبدالملك بن محمد الصنعانى عن أبى المنذر زهير بن محمد التميمى عن موسى بن عقبة عن عبدالرحمن الأعرج عن أبى هريرة به وقال البوصيرى فى الزوائد لم يخرج أحد من الأئمة الستة عدد أسماء الله الحسنى من هذا الوجه ولا من غيره غير ابن ماجة والترمذى مع تقديم وتأخير وطريق الترمذى أصح شىء فى الباب وإسناد طريق ابن ماجة ضعيف لضعف عبدالملك بن محمد. اھ.

وقول الترمذى (وقد روى آدم بن أبى أياس......) الخ قال الحافظ فى التلخيص الحبير ۱۷۲/۴ والطريق التى أشار إليها الترمذى رواها الحاكم فى المستدرك ۱۷/۱ من طريق عبدالعزيز بن الحصين عن أيوب وعن هشام بن حسان جميعاً عن محمد بن سيرين عن أبى هريرة وفيها زيادة ونقصان وقال. أى الحاكم. المحفوظ عن أيوب و هشام بدون ذكر الأسامى. قال الحاكم وعبدالعزيز ثقة

قال الحافظ بل متفق على ضعفه وهاه البخرى ومسلم وابن معين وقال البيهقى ضعيف عند أهل النقل.

ابن كهيل عن ابن عمر وقال البيهقى هذا مرسل عن سلمة بن كهيل عن ابن عمر.

وعبيد بن بهلول تفرد به وليس بالقوى.

ثم أخرجه البيهقى (۸۳) من طريق بهلول بن عبيد عن سلمة عن كهيل عن نافع عن ابن عمر به.

لیس علی اھل لاالٰہ الااللّٰہ وحشۃ وفی قبورھم ولافی نشورھم وکانی باھل لاالٰہ الااللّٰہ ینفضون عن رؤسھم یقولون الحمد للہ الذی اذھب عن الحزن۔

اہل لاالٰہ الا اللہ پر ان کی قبر میں وحشت نہیں ہوگی اور نہ ہی قبروں سے اٹھتے وقت میں گویا اہل لاالٰہ الا اللّٰہ والوں کے ساتھ ہوں۔ اپنے سروں سے مٹی جھاڑیں گے اور کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کردیا۔

اس روایت میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم متفرد ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسرے ضعیف طریقہ مروی ہے جسے ہم نے ''کتاب البعث والنشور'' میں نقل کردیا ہے اور ہم نے اس کلمہ کا ذکر تعلق ان عقائد خمسہ ساتھ جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے ذکر کردیا ہے۔

کیونکہ جس شخص نے لاالٰہ الا اللہ کہا۔ اس نے اللہ کو ثابت کیا اور غیر اللہ کی نفی کی لہذا اس نے جو کچھ ثابت کیا اس کے ساتھ وہ عقیدہ تعطیل سے باہر آ گیا۔ اور شرک کی نفی سے بھی جو اسی کے ساتھ مربوط ہے۔ اور ایسے شخص نے لفظ اللہ سے موجد اور مدبر ہونا بھی ثابت کردیا۔ اور اس سے تشبیہ کی نفی بھی کردی اللہ کا لفظ مبدع اور موجد کے ماسوا کے لئے درست نہیں ہوسکتا۔ لفظ اللہ سے جب مبدع اور موجد کا اعتراف ثابت ہو گیا تو مدبر ہونا خود بخود ثابت ہوگیا، اس لئے کہ ایجاد کرنا خود تدبیر کرنا ہے پھر اس ایجاد کو باقی رکھنا اور اس میں اعراض کی کیفیات پیدا کرنا اور ان کیفیات اعراض کو ختم کرنا ایجاد کے بعد۔ یہی خود تدبیر کرنا و مدبر ہونا ہے۔ اور اللہ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مخلوق میں سے اس کا کوئی شبیہ نہ ہو۔ کیونکہ مخلوق میں سے کوئی اس کا شبیہ ہوتو پھر لازم ہوگا کہ یہی صورت اور صفت اس کے لئے بھی جائز ہو جو اس کے شبیہ کے لئے مانی تھی۔ جب یہ بات اس دوسرے شبیہ یا پہلے کے لئے جائز ہوتو وہ لفظ اللہ کے نام کا مستحق نہیں ہوگا جیسے اس کی وہ مخلوق اس کی مستحق نہیں جو اس کی شبیہ قرار دی جارہی ہے۔ تو اس طرح ثابت ہوا کہ لفظ اللہ اور شبیہ دونوں جمع نہیں ہوسکتے جیسے لفظ اللہ اور ابداع کی نفی جمع نہیں ہوسکتے۔

حلیمی کا حدیث اسماء اللہ ذکر کرنا:

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث اسماء اللہ ذکر کی ہے اور اس کے ساتھ وہ اسماء بھی ملائے ہیں جو دیگر احادیث میں وارد ہوئے ہیں اور ان اسماء کو عقائد خمسہ میں تقسیم کیا ہے ہم نے وہ سب کتاب الاسماء والصفات میں نقل کئے ہیں اور ہم نے اس کے ساتھ بعض شواہد اور صفات کی معرفت، اور مشکل آیات کی تاویل اور احادیث مشتبہات کا اضافہ کیا ہے جن کی معرفت ضروری ہے۔ جو شخص اس پر مطلع ہونا چاہے گا انشاء اللہ اس کی طرف بھی رجوع کرے گا۔

اور حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ حدوث عالم کے اثبات میں۔ اور ان دلائل میں کہ اس عالم کا کوئی صانع اور بنانے والا اور مدبر یعنی چلانے والا ہے۔ اس کی مخلوق میں سے کوئی اس کا مشابہ نہیں ہے۔ کئی خوبصورت فصل ذکر کئے ہیں جن میں سے کوئی شئی حذف کرنا ممکن نہیں ہے لہذا میں نے ان کو اپنی حالت پر ہی چھوڑ دیا ہے۔ اور یہاں پر میں نے ان کے سوا اور کے کلام سے وہ حصہ نقل کیا ہے اس باب میں جس کو نقل کرنا ضروری تھا۔

فصل:.....اللہ عزوجل کی معرفت، اور اس کے اسماء وصفات کی معرفت

معرفت الٰہی کی حقیقت یہ ہے کہ آپ اسے موجود سمجھیں۔ قدیم سمجھیں۔ ہمیشہ ہے۔ فنا نہیں ہوگا۔ ایک ہے۔ صمد ہے اور ایسا ایک ہو جو وہم وگمان میں اور تصور میں نہیں آسکتا۔ تقسیم نہیں ہوسکتا۔ حصے بخرے ٹکڑے نہیں ہوسکتا۔ وہ جو ہر نہیں (قائم بالقدرت کسی جگہ میں) عرض

نہیں ہے (قائم بالغیر) جسم نہیں ہے۔ قائم بنفسہ ہے۔ غیر سے بالکل مستغنی ہے۔ زندہ ہے، قادر ہے، عالم ہے۔ مرید (ارادہ کرنے والا) ہے سمیع ہے بصیر ہے۔ متکلم ہے۔ اس کی حیات ہے۔ قدرۃ ہے علم ہے ارادہ ہے سمع ہے بصر ہے۔ کلام ہے۔ ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ رہے گا۔ وہ ان صفات کے ساتھ۔ مخلوق کی کوئی صفات اس کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں۔ یہ نہیں کہا جائے کہ صفات وہی ہیں اور نہ ہی غیر میں یہ بھی نہیں کہا جائے گا کہ اس سے جدا ہیں۔ یا مجاوز ہیں۔ یا مخالف ہیں۔ یا موافق ہیں۔ یا اس کو حلول کر چکی ہیں۔ بلکہ یہ اس کی تعریف وثنا ہیں، ازلی ہیں۔ اور اس کی صفات ابدی میں اسی کے ساتھ قائم ہیں اسی کے وجود کے ساتھ موجود ہیں۔ اسی کے دوام کے ساتھ دائم ہیں۔ نہ ہیں اعراض میں نہ ہی اغیار ہیں۔ نہ اعضاء میں اترنے والی ہیں۔ ذہنوں میں خیال وتصور کے اعتبار سے غیر مکلف ہیں یعنی جن کی کیفیت کا تصور میں ذھنوں نہیں آسکتا۔ ان کی تمثیل وہموں کے لئے غیر مقدور ہے۔ اس کی قدرت مقدورات کو عام وشامل ہے۔ اور اس کا علم معلومات کے لئے عام ہے اور شامل ہے۔ اور اس کا ارادہ تمام مرادات کو شامل ہے۔ وہی ہوتا ہے جو کچھ وہ ارادہ کرتا ہے۔ جو کچھ نہیں ہوتا اس کا وہ ارادہ ہی نہیں کرتا۔ وہ حدود اور جہات واطراف سے اور غایات سے وراء ہے...... مکانوں اور زمانوں سے مستغنی ہے۔ نہیں پا سکتیں اس کو حاجات اور نہیں چھو سکتے اس کو منافع اور نقصانات۔ نہیں لاحق ہوتیں اس کو لذات۔ نہ ہی تقاضے نہ ہی شہوات ایسی کوئی کیفیت اس پر جائز نہیں جو حادث چیزوں پر جائز ہیں۔ اور حادث ہونے پر دلالت کرتی ہیں اس کا مطلب ہے کہ نہ حرکت درست ہے اس پر نہ ہی سکون۔ نہ ہی اجتماع نہ ہی افتراق نہ ہی برابری نہ ہی معاملہ۔ نہ ہی ایک دوسرے کو چھونا۔ نہ ایک دوسرے کا مجاور ہونا پڑوسی ہونا نہ ہی کوئی حادث شئی اس کے ساتھ قائم ہے۔ نہ ہی اس کی کوئی ازلی صفت اس سے باطل ہوتی ہے۔ اس پر عدم صحیح نہیں ہے محال ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ یا بیوی ہو۔ یا شریک ہو۔ اپنے سوا ہر زندہ کو موت دینے پر قادر ہے۔ اپنے سوا ہر شئی کو فنا کر سکتا ہے۔ فنی کے بعد دوبارہ اجسام کو بنا سکتا ہے۔ ہر شئی کی مثال بغیر کسی کمی کوتاہی کے پیدا کر سکتا ہے۔ ہر شئی پر قادر ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے اسی کا حکم ہے۔ ہر انعام اس کا فضل ہے ہر اکرام اس کی طرف سے انصاف ہے۔ اس کی طرف نسبت جوڑنا جائز ہے اور اس کی طرف نسبت ظلم صحیح نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نسب کا سوال:

۱۰۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے اور ابوجعفر محمد بن صالح نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسین بن فضل نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن سابق نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوجعفر رازی نے ربیع بن انس سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابی بن کعب سے۔ کہ مشرکین نے کہا اے محمد اپنے رب کا ہمارے سامنے نسب بیان کرو۔ اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل فرمائی۔

قل هو الله احد الله الصمد. فرمادیجئے اللہ ایک ہے اللہ صمد ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صمد وہ ہوتا ہے **الصمد الذی. لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احداً.**

جو نہ کسی کو جنے اور نہ ہی اس کو کوئی جنے اور کوئی ایک بھی اس کا ہمسر نہ ہو۔

---

(۱۰۱)......الحسین بن الفضل (ت ۲۸۲) (شیر ۱۳/۴۱۴)، ومحمد بن سابق (۲۱۳) تقریب، وأبوجعفر الرازی هو عیسی بن ماهان.

أخرجه الترمذی (۳۳۶۴)، أحمد ۱۳۳/۵ و ۱۳۴ من طریق أبی سعد بن میسر عن أبی جعفر الرازی عن الربیع به.

ورواه الترمذی (۳۳۶۵) من طریق عبیدالله بن موسی عن أبی جعفر عن الربیع عن أبی العالیة أ النبی صلی الله علیه وسلم فذکر نحوه ولم یذکر ابیا.

قال الترمذی وهذا أصح من حدیث أبی سعد

کیونکہ جو بھی پیدا ہوتا وہ مرتا بھی ہے اور جو مرتا ہے اس کی جگہ کوئی اور بھی آتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نہ ہی مرے گا نہ ہے اس کی جگہ کوئی لے گا۔ نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے نہ ہی کوئی اس کے مشابہ ہے۔ نہ ہی برابر ہے۔ کوئی شئی اس کی مثل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام:

۱۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابو بکر اسماعیلی نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے میرے دادا اسماعیل بن نجید نے اور ابو عمرو بن مطر نے اور علی بن بندار صیرفی نے اور ابو عمرو بن حمدان نے اور ابو بکر بن قریش نے وغیرہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن سفیان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے صفوان بن صالح نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شعیب بن ابی حمزہ نے ابو زناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللّٰہ تسعة وتسعین اسماً مائة الا واحدة. انه وتر یحب الوتر. من احصاها دخل الجنة.

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ ایک سو سے ایک کم۔ (اللہ تعالیٰ طاق عدد ہے اور وہ طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔)

جو شخص ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

هو اللّٰه. الذی لااله الا هو الرحمٰن الرحیم. الملک القدوس. السلام المؤمن. المهیمن. العزیز. الجبار. المتکبر. الخالق. الباری. المصور الغفار. القهار. الوهاب. الرزاق. الفتاح. العلیم. القابض الباسط الخافض. الرافع. المعز. المزل. السمیع. البصیر. الحکم. العدل. اللطیف. الخبیر. الحلیم. العظیم. الغفور. الشکور. علی الکبیر. الحفیظ. المقیت. الحسیب، الجلیل. الکریم. الرقیب. مجیب الواسع الحکم. الودود. المجید. الباعث. الشهید. الحق. الوکیل. القوی المتین. الولی. الحمید. المحصی. المبدئ. المعید. المحی الممیت الحی. القیوم. الماجد. الواجد. الواحد. الاحد. الصمد. القادر المقتدر. المقدم. المؤخر. الاول. الاخر. الظاهر. الباطن. البر. التواب المنقم العفو. الرؤف. مالک الملک ذوالجلال والاکرام الوالی. المتعالی المقسط الجامع. الغنی المغنی. الرافع. الضار. النافع. النور. الهادی البدیع. الباقی. الوارث. الرشید. الصبور. الذی لیس کمثله شئی وهو السمیع البصیر

”ابو ہریرہ کے سوا اوروں نے۔ الرافع کے بدلے میں المانع کہا ہے۔

اور الباطن کے بعد الوالی المتعالی کہا ہے۔

---

(۱۰۲)......أبوبکر الإسماعیلي هو أحمد بن إبراهیم بن إسماعیل بن العباس (ت ۳۷۱) (سیر ۱۶/ ۲۹۲)، إسماعیل بن نجید (ت ۳۶۶) طبقات الصوفیة للسلمي (ص ۴۵۴)، علي بن بندار الصیرفي هو أبوالحسن (ت ۳۵۹) (طبقات الصوفیة للسلمي ص ۵۰۱)، وأبوعمرو بن حمدن هو: محمد بن أحمد بن حمدان طبقات الصوفیة للسلمي (ص ۴۷)، میزان الاعتدال (۳/ ۴۵۷)، وصفوان بن صالح هو أبوعبدالملک الدمشقي (تقریب) ولینظر من هو أحمد بن علي الدامغاني، وأبوبکر بن قریش.

خرجه الترمذی (۳۵۰۷) وابن حبان ۲۳۸۴ والحاکم ۱/ ۱۶، والمصنف في الأسماء والصفات (ص ۵) وفي سنة الکبری (۱۰/ ۲۷) من طریق صفوان بن صالح عن الولید بن مسلم به وقال الترمذي.

هذا حدیث غریب حدثنا به غیر واحد عن صفوان بن صالح ولا نعرفه إلا من حدیث صفوان بن صالح وهو ثقة عند أهل الحدیث.

قد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن أبي هریرة عن النبي صلی الله علیه وسلم ولا نعلم في کثیر شيء من الروایات ذکر الأسماء إلا في هذا الحدیث.

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی نے فرمایا۔

استاذ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم اسفرائنی نے ذکر فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان من احصاھا۔ سے مراد ہے من علمھا۔ جوان اسماء کو یاد کرے سے مراد ہے جوان کو جان لے۔ اور ذکر فرمایا کہ یہ اسماء اٹھائیس نام ذات کے لئے ہیں اور اٹھائیس نام صفات کے لئے اور تینتالیس اسم فعل کے لئے ہیں۔

اسماء ذات کے معانی کا بیان

''اللہ''

اس کے کئی معانی ہیں:

❶ ...... وہی مخلوق پر قدرت رکھنے والا۔

❷ ...... وہی کچھ ہوتا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے۔

❸ ...... وہی ایسا غالب ہے جو مغلوب نہیں ہوتا۔

❹ ...... وہی ایسا غالب جس پر غلبہ نہ کیا جائے۔

❺ ...... وہی ہے جس کے بغیر مکلف بنانا صحیح نہ ہو سکے۔

''الملک یا بادشاہ''

اس کا معنی یہ ہے:

❶ ...... وہی عزت دیتا ہے جس کو چاہے۔

❷ ...... وہی ذلت دیتا ہے جس کو چاہے۔

❸ ...... اس پر ذلت محال ہے۔

تحقیق کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے:

❶ ...... وہی مالک بنانے والا، بادشاہی دینے والا ہے۔

❷ ...... چھین لینے والا۔

❸ ...... قدرت دینے والا۔

❹ ...... روک لینے والا ہے۔

تحقیق کہا گیا کہ معنی یہ ہے:

❶ ...... وہی سرپرستی کرتا ہے۔

❷ ...... معزول کرتا ہے۔

❸ ...... جس کو کوئی معزول نہیں کر سکتا۔

● .....جس سے کوئی کچھ نہیں چھین سکتا۔
تحقیق کیا گیا کہ معنی یہ ہے:
● .....وہی عزت اور بادشاہت میں متفرد ہے اس مفہوم میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

''القدوس''

(پاکیزہ)(پاک ذات ہر عیب سے) اس کے کئی معانی ہیں:
(۱).....● .....وہی عیبوں سے بری ہے۔
● .....شرکاء سے بری ہے۔
● .....انداد (شریکوں) سے پاک ہے۔
● .....اضداد سے (حریفوں) سے پاک ہے۔
(۲).....ہر وصف جو اس کے ساتھ مختص ہے اس وصف کا کمال صرف اسی کے لئے ہے۔
(۳).....اپنے ماسوا (مخلوق) کو عیبوں سے پاک کرنا اسی کی صفت ہے۔
(۴).....● .....خیال و گمان اس کی تحدید کا ادراک نہیں کر سکتے۔
● .....نگاہیں اس کی صورت کو پا نہیں سکتیں۔

''السلام''

سلامتی والا، عیبوں سے بری، سلامتی دینے والا

اس کے کئی معانی ہیں:
(۱).....● .....سلامتی اسی کے ساتھ ہے۔
● .....سلامتی اسی میں ہے۔
(۲).....جو اس کی اطاعت کرے گا سلامت رہے گا (بچ جائے گا عذاب سے، جہنم سے)
(۳).....نقائص سے سلامتی والا ہے۔
(۴).....وہی سلامتی دیتا ہے اپنی طرف سے مقصد کی تحقیق پر۔

''المؤمن''

(امن دینے والا)

اس کے کئی معانی ہیں:
● .....ہدایت اور ایمان اسی کی طرف سے ہے۔
● .....تصدیق و تکذیب اسی کے ساتھ ہے۔

❸.....حقائق اسی کے آگے کھلیں گے۔

❹.....حکم اسی سے لیا جاتا ہے۔

❺.....قول اسی کا قول ہے جس کی مخالفت ممکن نہیں۔

❻.....اسی کا زوال محال ہے۔

❼.....اسی کے ساتھ جھگڑا کرنا مشکل و ناممکن ہے۔

”المہیمن“

نگہبان، محافظ، خوف سے امن دینے والا

یہ اسماء کمال میں سے ہے۔ فضل کے تمام اوصاف کو جامع ہے اور نقص کے تمام اوصاف کے مخالف ہے گویا کہ کمال وہ ہے جس پر زوال صحیح نہیں ہے اس میں شہادت، حفاظت عطا۔ منع۔ اختصاص۔ داخل ہیں۔

”العزیز“

غالب، عزت والا

اس کے کئی معانی ہیں:

❶..... وہ جو مغلوب نہ کیا جائے۔

❷.....وہ جس کی مراد میں مخالفت نہ کی جا سکے۔

❸.....وہ اشتباہ سے خوف زدہ نہیں کرتا۔

❹.....وہ اپنے مقام سے کبھی نیچے نہیں اترتا۔

❺.....وہ جس کو ارادہ کرے عذاب دے سکتا ہے۔

❻.....بھاگ کر آنے والوں کے لئے جائے پناہ ہے۔

❼.....ارادت مندوں کا مقصود وہی ہے۔

❽.....دین سے نکل جانے والوں کا راستہ وحساب اسی پر ہے۔

❾.....عمل کرنے والوں کا ثواب اسی پر ہے۔

❿.....وہی ہے جس کی مثال موجود نہیں۔ وہی ہے جو کسی حد میں محدود نہیں۔ وہی ہے جس پر کوئی نقص اور عیب صحیح نہیں۔

”الجبار“

بڑا زبردست

اس کے کئی معانی ہیں:

(۱).....وہ ہے جو عذاب دینے پر آئے تو شفقت نہ کرے (نہ روئے۔)
(۲).....بخششیں کرتے کسی سے نہ ڈرے۔
(۳).....جب دینے پر آئے تو دل کھول کر دے۔
(۴).....جب ہاتھ روکنے پر آئے تو پوری طاقت سے روک دے۔
(۵).....جو بے وفائی کرنے عہد شکنی والوں کی وجہ سے کمزور نہیں پڑتا۔
(۶).....جو وفاداروں اور مخلصین کی وجہ سے نہیں اتراتا۔
(۷).....وہ جو آئندہ کسی شئی کے نہ ہونے پر اس کی تمنا نہیں کرتا۔
(۸).....جو اب تک کسی شئی کے نہ ہونے پر پریشان نہیں ہوتا۔
(۹).....وہ جس کے کسی فعل میں اس سے کوئی پوچھنے اور کیوں؟ کرنے والا نہیں۔
(۱۰).....جس کے کسی کام کی وجہ کی مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔
(۱۱).....جس کی قدرت پر کوئی روکاوٹ کوئی قدغن نہیں۔
(۱۲).....جس پر کوئی شئی لازم نہیں ضروری نہیں۔
(۱۳).....جس کی عزت کے آگے بڑے بڑے عزت دار ذلیل ہیں۔
(۱۴).....جس کے اپنے قریب کرنے سے بڑے بڑے ذلیل (گنہگار) شرف وعزت کے مالک بن جاتے ہیں۔

''المتکبر''

بڑائی والا، کبریائی والا

اس کے کئی معانی ہیں:
(۱).....وہ جس کے آگے کسی شئی کی کوئی مقدار نہیں ہے۔
(۲).....جس کو کسی ملامت کا اثر نہیں (ملامت کے والے فعل واثر دونوں سے پاک ہے)۔
(۳).....جس کو کسی عقاب وسزا کا ڈر نہیں۔
(۴).....جو کسی نفع کے حصول کے لئے پیدا نہیں کرتا۔
(۵).....جو کسی نقصان سے بچنے کے لئے اختراع وایجاد نہیں کرتا۔
(۶).....جس کی طاعت وعبادت سے اس پر کسی کا احسان نہیں۔
(۷).....جس کی تابعداری سے اس پر ثواب لازم نہیں۔
(۸).....اتباع کرنے سے جس کی عزت میں اضافہ نہیں ہوتا۔
(۹).....کسی نافرمانی اور سرکشی کرنے والے سے جس کی عزت ومقام کم نہیں ہوتا۔
(۱۰).....جو کسی ذاتی فائدے کے لئے امر نہیں کرتا۔
(۱۱).....جو کسی مفاد کے لئے رکاوٹ ونہی نہیں کرتا۔

"العلی"

اونچا، سب سے اوپر، عالی مرتبہ

اس کے کئی معانی ہیں:

❶ ....وہ برتر ہے (الف) کسی مالک سے (ب) کسی حکم کرنے والے سے (ج) کسی روکنے والے سے (د) کسی حد بندی سے (ھ) کسی رسم نشان سے (و) کسی رکاوٹ سے (ز) کسی ہاں و جواب سے۔

❷ ......وہ برتر ہے، مخلوقات کی طرف اپنی کسی حاجت سے۔

❸ ......(وہ برتر ہے) اس سے سوال نہیں کیا جائے وہ جو کچھ کرے۔ اس سے محاسبہ نہیں کیا جائے گا اس پر جو کچھ وہ قبض کرے۔

"العظیم"

عظمت والا، حدود و ادراک سے وعقل ماوریٰ

اس کے کئی معانی ہے:

❶ ......ہر قسم کی تحدید ہر قسم کی پیمائش اس پر محال ہے۔

❷ ......کثیف (موٹے) اور دقیق (باریک) ہونے سے پاک ہے۔

❸ ......طاعت بجالاتے وقت جس کے آگے اظہار ذلت و اظہار و عجز واجب ہے۔

"الجلیل"

شان و شوکت والا، جلال والا، عظمت والا

اس کے کئی معانی ہیں:

❶ ......اس سے عظیم تر کہ میں جو چیز حدوث پر دلالت کرتی ہے اس کی نسبت اس کی طرف کی جاسکے۔

❷ ......جس کی تابعداری فرض ہو۔

❸ ......وہی شان و شوکت والا بنتا ہے جس کو وہی رفعت عطا کرے۔

"الکبیر"

سب سے بڑا، گرامی قدر

اس کے کئی معنی ہیں:

❶ ......جس پر مقدار اور انداز ے واقع اور فٹ نہیں ہیں۔

❷ ......جس کی تدبیر رد نہیں کی جاسکتی۔

❸ ......ہر قسم کے امور میں جس کی مخالفت نہیں کی جاسکتی۔

''الحمید''

حمد وثنا کا مستحق، خوبیوں والا

اس کے بھی کئی معنی ہیں:

❶.....تمام تعریف وحمد کے مفہوم صرف اسی کے لئے ہیں۔

❷.....تمام صفات مدح اسی کے لئے ہیں۔

❸.....تمام صفات کمال اسی کے لئے ہیں۔

''المجید''

مجد والا، بزرگی والا، بڑے رتبے والا

اس کے بھی کئی معنی ہیں:

❶.....جس کے اوصاف مدح میں اس کا مساوی کوئی نہیں۔

❷.....وہ ذات جو اپنے جلال اپنی کبریائی اپنی عزت میں منفرد ہے۔

❸.....وہ ذات کہ اس کے ماسوا کے سارے مدح کے اوصاف صرف اسی کی حمد وثنا کے مرہون منت ہیں۔

''الحق''

اللہ، سچ، مجسم عدل وانصاف

اس کے بھی کئی معنی ہیں:

❶.....جس کا رد ممکن نہ ہو۔

❷.....جس کا ہٹنا ممکن نہ ہو، صحیح بھی نہ ہو۔

❸.....وہ ہستی جسے ایسی قدرت سے موصوف نہ کیا جاسکے جس پر اس کی برائی ہوسکے۔

❹.....وہ ذات کہ اس کی مخلوق کا کوئی کام بھی ہو جو اس کی امر کے تابع نہ ہو وہ قابل تعریف نہ ہوسکے۔

❺.....وہ ذات جس نے وہ سب کچھ بیان کردیا ہے اپنی مخلوق کے لئے جو کچھ ان سے وہ کروانا چاہتے ہیں۔

''المبین''

ظاہر کرنے والا، جدا کرنے والا، واضح روشن

اس کے بھی کئی معنی ہیں:

❶.....عقل رکھنے والوں کے لئے اس نے بیان کردیا ہے۔

❷.....فضل اسی کے ذریعے ہوتا ہے۔

❸......تحقیق وتمیز اسی کی طرف سے ہے۔

❹......ہدایت اسی کے ذریعے سے ہے۔

"الواحد"

ایک

اس کے بھی کئی معنی ہیں:

❶......اس کے حصے اور اجزا نہیں ہیں۔

❷......اس پر تشبیہ درست نہیں ہے۔

❸......اس کے ملک اور بادشاہی سے نکلنا ممکن نہیں ہے۔

❹......اس کی حکومت وبادشاہت کی کوئی حد نہیں ہے۔

"الماجد"

بزرگی والا، عزت والا

اس کے بھی کئی معنی ہیں:

❶......انتہائی درجے کا اعلیٰ اور ارفع۔

❷......حسب مشیئت کسی کو قریب کرتا ہے۔

❸......بادشاہ ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے۔

❹......بادشاہت دینا بھی اسی کے ساتھ خاص ہے۔

"الصمد"

بلند مرتبہ، بے نیاز، ہمیشہ رہنے والا، بڑے بڑے عظیم کاموں میں جس کی طرف رجوع کیا جائے

اس کے کئی معنی ہیں:

❶......وہم وگمان میں بھی جس کے اجزا و حصے بخرے نہ ہو سکیں۔

❷......وجود وہستی اور تمام احوال وکیفیات اسی سے طلب کیے جاتے ہیں۔

"الاول"

پہلا، سب سے پہلے والا

اس کے کئی معنی ہیں:

❶......وہی ہمیشہ سے ہے۔

❷ .....انعام اور آزمائش پر جس کا احسان نہ چکایا جا سکے۔
❸ .....کسی فعل پر جس سے سبقت نہ لی جا سکے۔

''الآخر''

پچھلا، سب کے بعد والا

اس کے معنی ہے دائم (ہمیشہ رہنے والا) جس پر کبھی بھی عدم اور نہ ہونا محال ہے۔

''الظاہر''

باہر و ظاہر، اپنی قدرتوں سے سب، ظاہر

اس کے معنی ہے دلائل کے ساتھ جس کا ادراک قطعی اور یقینی صحیح ہو۔

''الباطن''

اندر، مخفی (اپنی ذات سے) پوشیدہ

اس کے معنی چھونے سے، سونگھنے سے، چکھنے سے یعنی حواس سے جس کا ادراک نہ کیا جا سکے اور وہ تمام مخفی امور سے واقف ہو۔

''المتعال''

بلند، عالی مرتبہ، عالی شان

اس کے بھی کئی معنی ہیں:

❶ .....وہ بلند ہے ہر ایک کی طاقت و قدرت سے۔
❷ .....وہ برتر ہے زوال سے ذات میں بھی اور صفات میں بھی۔
❸ .....وہ برتر ہے ہر ضرورت و حاجت سے۔

''الغنی''

بے نیاز، بے پرواہ

❶ ..... قدرت کا محتاج نہیں۔ ستون سہارے کا محتاج نہیں، کسی تعلق کا محتاج نہیں۔

اللہ کی صفات میں سے کسی صفت کے حادث ہونے کا تصور بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی یہ تصور اس سے درست ہو سکتا ہے۔ کسی نئے حکم پر توقف کے بغیر بھی۔

''النور''

روشنی، روشن کرنے والا

❶.....وہ اپنے اولیاء پر دلیل کے ساتھ مخفی نہیں ہے۔ جب کہ آنکھوں کے ساتھ اس کا ادراک درست نہیں اور ممکن نہیں ہے اور ہر عقلمند کے لئے عقل کے ساتھ ظاہر ہے۔

''ذوالجلال''

بزرگی والا، بڑی شان والا، صاحب جلال

❶.....ذوالجلال کا معنی ہے، وہ ذات جو مذکورہ تمام صفات جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں کے ساتھ مختص ہے۔

❷.....بعض احادیث میں ہے کہ ذوالجلال کا معنی ہے۔ السید (سردار)

قول بیہقی:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں کتاب (الاسماء والصفات) میں ذکر کر دی ہے۔

اور اس کے علاوہ جو دیگر احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں ان کی اسناد بھی۔

امام بیہقی کے استاذ کا قول:

(حضرت) استاذ نے فرمایا کہ ذوالجلال کا معنی ہے کہ وہی تمام مخلوق کا مالک ہے۔ وہی ہر شئی کو وجود عطا کرنے میں منفرد اور اکیلا ہے۔

''المولیٰ''

مالک، دوست، مددگار

اس کا معنی ہے وہی تبدیلی کرتا ہے جو کچھ چاہے اور جیسے چاہے۔

''الاحد''

ایک

اس کے بھی کئی معنی ہیں:

❶.....اس کا معنی ہے وہ ذات جس کے لئے اتصال صحیح نہیں۔ ایک دوسرے کو چھونا درست نہیں۔

❷.....جس پر نقصان اور کمی اور زیادتی درست اور ممکن نہیں۔

''الفرد''

اکیلا

اس کا معنی ہے کہ اس کے لئے بیوی اور بیٹا درست نہیں۔

”الوتر“

”طاق“

اس کا معنی ہے کہ وہ ذات جو معنی کے اعتبار سے معدودات میں شمار نہیں ہوتی۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ وہ کسی ایسی صفت سے موصوف نہیں ہوتا۔ جس کے ساتھ مخلوق کا کوئی فرد متصف ہو سکے۔ صرف اسی صفت سے موصوف ہو جو اسی کے ساتھ خاص ہو اور غیر سے مبائنت ہو۔

ذات مقدس کے صفاتی نام

ذات مقدس کے صفاتی نام جن کا تعلق قدرت سے ہے۔

”القاہر“

غالب

اس کا معنی ہے ”غالب“۔

”القہار“

دباؤ والا، غالب بڑا

اس کا معنی کئی معنی ہیں:

❶.....جس کا برا نہ چاہا جا سکے۔

❷.....جو مغلوب نہ کیا جا سکے۔

”القوی“

طاقتور

اس کا معنی ہے۔ ہر مقصد میں اور ہر مراد میں پوری پوری قدرت رکھنے والا۔

”المقتدر“

قادر مطلق، قدرت رکھنے والا

اس کا معنی ہے کہ وہ ہستی جس کو اس کے مقصد و مراد سے کوئی شے نہ ہٹا سکے۔

”القادر“

قدرت رکھنے والا

اس کا معنی ہے قدرت کا اثبات۔

''ذوالقوۃ المتین''

اس کا معنی ہے قدرت کے اختتام کی نفی۔(یعنی لامتناہی قدرت کا اثبات) یعنی عام اور جامع قدرت کا اثبات۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بعض آثار میں مروی ہے۔''الغلاب'' اس کا مطلب ہے جو ارادہ کرتا ہے اس پر مجبور کر دیتا ہے۔ اور اس کے ارادہ کے خلاف اس کو مجبور نہیں جا سکتا۔

ذات مقدس کے صفاتی نام
جن کا تعلق علم سے ہے اور ان کے معانی

''العلیم''

علم رکھنے والا، جاننے والا

اس کا معنی ہے، معلومات کی تعمیم۔ یعنی سب کچھ جاننا۔

''الخبیر''

خبر دار، خبر رکھنے والا، ہر شے سے واقف

اس ذات کی یہ خصوصیت ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے اس کے ہونے سے قبل وہ اس کو جانتا ہے۔

''الحکیم''

حکمت والا، دانائی والا

اس کی خصوصیت ہے کہ وہ اوصاف کی باریکیاں تک جانتا ہے۔

''الشہید''

اس کی خصوصیت ہے کہ وہ موجود اور غیر موجود کو برابر جانتا ہے مطلب ہے کہ اس سے کوئی چیز غائب نہیں ہے۔ (گواہ) (بتانے والا) (موجود)۔

''الحافظ''

حفاظت کرنے والا

اس نام کی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حافظ بھی ہے وہ جو کچھ جانتا ہے اس کو بھولتا نہیں ہے۔

المحصی

ہر شے کا احاطہ کرنے والا، ہر شے کے علم و معلومات کا احاطہ کرنے والا

اس صفت کی خصوصیت یہ ہے کہ معلومات کی کثرت اس کو بعض دوسری چیز کی معلومات سے مشغول یا غافل نہیں کر سکتی۔ مثال کے طور پر نور کی

ضیاباری۔ ہوا کی شدت، اس میں پتوں کا جھڑنا پتوں کا ہلنا اور پتوں کی حرکات کا علم ہر ہر پتے کے ہلنے کا علیحدہ علم (اس طرح کہ کائنات کے ذرے ذرے کا پورا پورا علم وہی جانتا ہے) اس لئے کہ اسی کی صفت ہے المحصی تمام معلومات کا احاطہ رکھنے والا وہ کیسے نہیں جانے گا حالانکہ وہ ان سب کا خالق ہے اس کا ارشاد ہے:

الا یعلم من خلق و ھو اللطیف الخبیر (الملک ۱۴)

خبردار ان تمام مخلوقات کو وہ جانتا ہے جو اس نے پیدا کیا اور وہ بہت باریک بیں ہے۔

ذات مقدس کے وہ صفاتی نام جن کا تعلق ارادے سے ہے

''الرحمٰن''

بہت بڑا مہربان

اس کا مفہوم ومطلب یہ ہے کہ دار آزمائش امتحان میں ہر زندہ وذی روح کے لئے رزق کا ارادہ وہی کرتا ہے۔

الرحیم

نہایت رحم کرنے والا

اس کا مطلب ہے کہ اہل جنت کے انعامات کا ارادہ وہی کرتا ہے۔

''الغفار''

بہت بخشنے والا

اس کا مطلب ہے۔ بندے کے سزا کا مستحق ہونے کے باوجود اس کی سزا معاف کرنے کا ارادہ کرنے والا۔

''الودود''

بے حد محبت کرنے والا

اس کا مطلب ہے اہل ولایت واہل محبت کے لئے احسانات کا ارادہ کرنے والا۔

''العفو''

درگذر کرنے والا، بہت معاف کرنے والا

اہل معرفت پر معاملات کی آسانی کا ارادہ کرنے والا۔

''الرؤف''

شفقت کرنے والا، مہربان

اپنے بندوں پر تخفیف کرنے یعنی ہر معاملہ ہلکا کرنے والا اور آسان کرنے والا۔

"الصبور"

بہت صبر کرنے والا

اپنے بندوں پر پکڑ کرنے اور سزا دینے میں بہت تاخیر سے کام لینے والا۔

"الحلیم"

بڑے حوصلے والا، بڑا بردبار

اصل میں جرم ومعصیت پر سزا ساقط کرنے کا ارادہ کرنے والا۔

"الکریم"

کرم کرنے والا

حاجت مندوں پر خیرات کی کثرت کی بارش کرنے کا ارادہ کرنے والا۔

"البر"

مہربان، سچ بولنے والا

اہل ولایت ومحبت کے لئے اعزاز واکرام کا ارادہ کرنے والا۔

ذات مقدس کے وہ صفاتی نام جن کا تعلق سننے سے ہے

"السمیع"

سب کچھ سننے والا

وہ اسم جس کا تعلق دیکھنے سے ہے۔

"البصیر"

سب کچھ دیکھنے والا

وہ جس کا تعلق حیات سے ہے۔

"الحی"

زندہ، ہمیشہ سے

وہ جس کا تعلق بقا سے ہے۔

''الباقی''

بقا والا، باقی رہنے والا

اور اسی معنی میں ہے۔

الوارث

وارث

یعنی جو مخلوق کے فنا ہو جانے کے بعد بھی باقی رہے گا (یعنی اس پر فنا نہیں آئے گی)۔ وہ جس کا تعلق کلام سے ہے۔

''الشکور''

قدر دان

وہ جامع اسم جس کا تعلق بیک وقت علم۔ سمع، و بصر سے ہے۔

''الرقیب''

اس کے معنی ہیں نگران، نگہبان، محافظ۔

وہ صفاتی نام جن کا تعلق فعل سے ہے

''الخالق''

(پیدا کرنے والا) کسی بھی چیز کی اختراع کے ساتھ مختص ہے۔

''الباری''

(پیدا کرنے والا) کسی چیز کی بہتر اور خوبصورت اختراع و ایجاد کرنے کے ساتھ خاص ہے۔

''المصور''

(ہر مخلوق کی شکل و صورت بنانے والا) جوڑنے بنانے مرکب کرنے کے تمام اقسام کے لئے خاص ہے۔

''الوہاب''

(دینے والا) بڑا (عطا فرمانے والا) عطا کرنے کی کثرت، اور نافرمان سے بھی واپس نہ لینے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

''الرزاق''

(رزق دینے والا) اس عطا کے ساتھ خاص ہے جو زندگی بچائے اور ہلاکت کو دفع کرے۔

''الفتاح''

(خوب فیصلہ کرنے والا) (بڑا کھولنے والا) (فتح دینے والا) یہ ہر مشکل کام کو آسان کرنے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

''القابض''

(قبض کر لینے والا) (بند کر دینے والا) (روک لینے والا) یہ اسم چھین لینے۔ واپس لے لینے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

''الباسط''

(کھول دینے والا) (وسعت و فراخی کرنے والا) عطایا و انعامات میں وسعت و فراخی کرنے کے ساتھ خاص ہے۔

''الخافض''

(نیچے کر دینے والا) (ذلت دینے والا) منکرین کو ذلیل کرنے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

''الرافع''

(رفعت و بلندی و برتری دینے والا) مراتب و مقامات عطا کرنے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

''المعز''

(عزت دینے والا) (غلبہ دینے والا) احوال و حالات اچھے بنا دینے خوبصورت کر دینے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

''المذل''

(ذلت دینے والا) (عاجز و کمزور کرنے والا) مرتبہ و مقام مال اولاد روزی روزگار وغیرہ کم کرنے گھٹا دینے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

''الحکم''

(فیصل) (حاکم) منصف (فرق کرنے والا) جو چاہا ارادہ کرے اس کو کر ڈالنے کی صفت کے ساتھ مختص ہے۔

''العدل''

(منصف) عادل (انصاف کرنیوالا) جو کچھ کرتا ہے وہ قبیح اور غلط نہیں ہوتا جو بھی کرتا ہے وہی عین انصاف ہوتا ہے اسی سے خاص ہے۔

''اللطیف''

(باریک بین) مہربان (لطف و کرم والا) (گہرائی تک نظر رکھنے والا) افعال و معاملات کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

''الحفیظ''

(نگہبان) یاد کرنے والا (حفاظت کرنے والا) اس صفت سے خاص ہے کہ ایک چیز کا دفاع یا حفاظت دوسری چیز کی حفاظت سے غافل نہیں کرتا۔

"المقیت"

(روزی رساں)(نگہبان)ایک چیز کی حقیقت جاننا دوسری کی حقیقت واضح ہونے سے اس کو غافل نہ کر سکے اسی صفت سے مختص ہے۔

"الحسیب"

(شمار کرنے والا)(حساب لینے والا)کافی ایک کی موافقت دوسرے کی موافقت اس کو غافل نہیں کرتی اسی صفت سے مختص ہے۔

"الرقیب"

(نگہبان)منتظر(محافظ)ایک حالت اس کو دوسری حالت سے غافل نہیں کرسکتی اس صفت کے ساتھ خاص ہے۔

"المجیب"

(جواب دینے والا)(دعا قبول کرنے والا)سوال کے وقت خرچ کرنے دعاء کے وقت قبول کرنے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

"الواسع"

(فراخی والا)(وسعت والا)روزی فراخ کرنے والا)یہ اس صفت سے خاص ہے کہ اس پر دینا وعطا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

"الباعث"

(مارنے کے بعد قیامت میں زندہ کرکے اٹھانے والا)یہ صفت اللہ تعالیٰ کی یوم حشر سے خاص ہے۔

"الوکیل"

(کارساز)دوسروں کے کام بنانے والا)مخلوق کی کفالت سے مختص ہے۔

"المبدئ"

(ابتدا کرنے والا)(نیا اور انوکھا کام کرنے والا)محض اپنی عنایت سے ابتدا کرنے کے ساتھ خاص ہے۔

"المعید"

(لوٹانے والا)(دوبارہ پیدا کرنے والا)اعادہ کرنے دوبارہ بنانے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

"المحی"

(زندہ کرنے والا)(جلانے والا)حیات وزندگی تخلیق کرنے کی صفت سے خاص ہے۔

"الممیت"

(موت دینے والا)(مارنے والا)موت پیدا کرنے کی صفت اور اس پر قبضہ کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

"القیوم"

(سب کو قائم رکھنے والا) (سب کو تھامنے والا) (ہمیشہ زندہ) تمام مخلوق کو ان کی صفات کے ساتھ قائم و دائم رکھنے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

"الواجد"

(پالنے والا، وجود دینے والا) جو کچھ ارادہ کرے اس کو وجود عطا کر دے اس صفت کے ساتھ خاص ہے۔

"المقدم"

(آگے کرنے والا) جس چیز کو چاہے آگے کر دے اس صفت سے مختص ہے۔

"المؤخر"

(پیچھے کرنے والا) جس چیز کو چاہے پیچھے کر دے اس صفت سے مختص ہے۔

"الولی"

(دوست) (مددگار) (مالک، مہربان، نگہبان) اپنے اہل ولایت و اہل محبت کی حفاظت کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

"التواب"

(بڑا معاف کرنے والا) توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے کی صفت کے ساتھ مختص ہے۔

"المنتقم"

(انتقام لینے والا) عہد شکنی کرنے والوں کو عذاب دینے کی صفت کے ساتھ مختص ہے۔

"المقیط"

(انصاف کرنے والا) انصاف اور عدل کے فعل کے ساتھ مختص ہے۔

"الجامع"

(اکٹھا کرنے والا) جھگڑنے والوں اور انصاف کو جمع کرنے کی صفت کے ساتھ خاص۔

"الغنی"

(بے پرواہ، بے نیاز، سب کچھ کا مالک) ہر قسم کی کمی اور حاجات کو پورا کرنے کی صفت سے مختص ہے۔

"النافع"

(فائدہ پہنچانے والا) لذات کی صفت پیدا کرنے کی خاصیت سے مختص۔

"الہادی"

(ہدایت دینے والا) طاعات کے فعل کے ساتھ خاص ہے۔

"المضل"

(گمراہ کرنے والا) معاصی اور گناہوں کے پیدا کرنے کی صفت سے مختص ہے۔

"البدیع"

(از سر نو پیدا کرنے والا) تخلیق میں اس کے ساتھ مقدرات کے محال ہونے کی خصوصیت کے ساتھ خاص۔

"الرشید"

(ہادی) (راہنما) ہر کام کو صحیح طور پر انجام دینے والا (مقصود تک پہنچانے کی صفت کے ساتھ مختص ہے۔

"مالک الملک"

(سلطنت کا مالک) (بادشاہی کا مالک) تبدیل کرنے کی صفت کے ساتھ خاص ہے۔

حلیمی نے فرمایا:

بعض ان عبارات کی وجہ ہی بالتحقیق اسماء ذات کے حساب سے ممکن ہے اور یہ بھی فرمایا۔

یقین جانئے کہ اسماء الٰہی تین قسم پر ہیں۔

قسم اول۔ ذات کے لئے۔

قسم ثانی۔۔۔ ذات کی صفات کے لئے۔

قسم ثالث فعل کی صفات کے لئے۔

قسم اول:

اسم اور مسمّی ایک چیز ہے اس کی مثال قدیم، شئی، اللہ، مالک ہے اسم اور مسمّی کے ایک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسم سے ساتھ ذات کے کسی بھی صفت کا اضافہ زیادتی غرض نہیں ہوتی بلکہ صرف مسمّی کا اثبات مقصود ہوتا ہے۔

دوسری قسم:

اسم صفت ہے وہ صفت جو مسمّی کے ساتھ قائم ہے جیسے کہ کہا جائے گا کہ یہی اسم تو مسمّی ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہا جائے گا کہ مسمّی کے علاوہ ہے اس کی مثال جیسے عالم، قادر۔ یعنی اسم ہی علم اور قدرت ہے۔

تیسری قسم:

وہ فعل کی صفات ہیں۔ ان میں اسم مسمّی کا غیر ہے یعنی علیحدہ چیز ہے۔

اس کی مثال جیسے خالق، رازق۔ کیونکہ خلق اور رزق یعنی خالق و رازق سے بالکل علیحدہ چیز ہے۔

بہرحال تسمیہ جب مخلوق میں سے ہو تو یہ اسم اور مسمی کا غیر ہے اور تسمیہ جب اللہ عزوجل سے ہو یہ صفت ہوتی ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہوتی ہے لیکن اس کی کلام ہے۔ یوں نہیں کہا جائے گا کہ مسمی ہے اور نہ غیر مسمی اور یہ بھی نہیں کہا جائے گا کہ وہی علم ہے وہی قدرت ہے

ہمارے بعض اصحاب اہل حق میں سے ہیں کہ تمام اسماء الٰہی کے بارے میں یہ قول اختیار کیا ہے کہ اسم اور مسمی ایک چیز ہے۔

انہوں نے کہا ہے۔ عالم۔ خالق کے ہمارے قول میں ذات باری تعالیٰ کے لئے اسم ہے وہی ذات ہے جس کے لئے ذات کی صفات ہیں جیسے علم، قدرت اور فعل کی صفات میں جیسے خلق رزق وغیرہ انہوں نے کہا کہ تمام ان صفات کے بارے میں یہ نہیں کہیں گے کہ یہ اسماء ہیں بلکہ اسم اللہ کی ذات ہے جس کی یہ صفات ہیں۔

امام بیہقی کا قول:

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی قول کو اختیار کیا ہے حارث بن اسد محاسبی نے اس میں جو ان سے استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے نقل کیا ہے۔

اور میرے نزدیک یہی صحیح ہے جس کے ساتھ زبان شہادت دیتی ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بغلام اسمہ یحییٰ (مریم ۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس کا نام یحییٰ ہے۔ اور پھر فرمایا یا یحییٰ اے یحییٰ۔ اس کے نام کو خطاب کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مخاطب یحییٰ ہے نام نہیں۔ یحییٰ اس کا نام ہے اور یحییٰ وہی خود ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

ماتعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا (یوسف ۴۰)

نہیں عبادت کرتے تم اس کے سوا مگر ان ناموں کی جو تم نے نام رکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں اسماء سے مراد مسمیات مراد لئے ہیں اس لئے کہ اگر اسماء الگ ہوتے اور مسمیات الگ یا دوسرا ہوتے مسمیات سے ہوتے تو قائل کو چاہئے تھا کہ جب کہتا عبدت اللہ میں نے اللہ کی عبادت کی ہے اور اللہ اس کا نام ہے تو در حقیقت اس نے اللہ کی نہیں بلکہ اس کے نام کی عبادت کی ہوتی۔ یا غیر اللہ کی یا لا غیر کی تو کہا جاتا کہ بے شک وہ وہی ہے اور یہ محال ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول:

"ان للہ تسعۃ وتسعین اسما"

بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ بندوں کی طرف سے کہے ہوئے اللہ کے نام۔ اس لئے کہ لفظ وہ تو واحد ہے۔

شاعر نے کہا

الی الحول ثم اسم السلام علیکما

ابو عبیدہ کہتے ہیں شعر کی مراد ہے ثم السلام علیکما۔

اس لئے کہ ثم السلام در حقیقت وہی ذات السلام ہے۔ اور ہمارے اصحاب میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اسماء یعنی ناموں کو صفات کے قائم مقام جاری کیا ہے۔ اس بارے میں کلام گزر چکا ہے اور پسندیدہ قول ان اقوال میں سے وہ قول ہے جس کو شیخ ابوبکر بن فورک نے پسند کیا ہے۔

۱۰۳:.......ہمیں خبر دی ہی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالولید حسان بن محمد فقیہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوعثمان سعید بن اسماعیل سے وہ اللہ تعالیٰ نے اس فرمان کے بارے سوال کئے گئے تھے۔

تبارک:......انہوں نے فرمایا اس کا مطلب ہے ارتفع وعلا۔ اونچا ہوا اور بلند ہوا۔

فصل:......اللہ تعالیٰ کی معرفت کے اور عالم کے حادث ہونے کے بعض دلائل کی طرف اشارہ

عالم:......اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شئی سے عبارت ہے۔ اور وہ تمام اجسام اور تمام اعراض ہے۔ (یعنی تمام بذات خود موجود اور دوسرے کے سہارے موجود اشیاء) اور مذکورہ تمام اشیاء اللہ کی ایجاد اور صرف اسی کی اختراع سے عدم سے وجود میں آئی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وهو الذی يبدئ الخلق ثم يعيده.

اللہ وہی ذات ہے جس نے مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا پھر دوبارہ پیدا کرے گا۔

اور ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کائنات کی پہلی تخلیق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

كان الله ولم يكن شيئى غيره ثم ذكر الخلق.

اللہ تعالیٰ موجود تھا اور علاوہ اس کے کچھ بھی نہیں تھا۔

پھر آپ نے مخلوق کا ذکر فرمایا ہے۔

وجود اور توحید باری تعالیٰ کے عقلی دلائل

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ کیا عقل کے پاس کائنات کے اجسام کے حادث و نئے پیدا شدہ ہونے یعنی عدم سے وجود میں آنے کی کوئی دلیل ہے؟ یا کائنات کے وجود تغیر سے استدلال تو اس کو جواب دیا جائے گا کہ جی ہاں ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے رہتے ہیں آئے دن اس کائنات میں واقع اجسام مسلسل ٹوٹ پھوٹ وغیرہ حوادثات کا شکار ہوتے رہتے ہیں، مجتمع رہنا منتشر ہونا کبھی حرکت کبھی سکون کبھی رنگ وبو اور ذائقہ کی تبدیلیاں وغیرہ جو چیز مسلسل حوادث اور تغیرات کا شکار ہو رہی ہو وہ ازلی اور قدیم نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے وجود میں بھی عدم سے وجود میں آنے کی محتاج ہوتی ہے جب ثابت ہوا کہ حادث ہے عدم سے وجود میں آئی ہے تو لامحالہ ثابت ہوا کہ پھر اس کا کوئی محدث وموجد بھی ہے جو اس کو وجود میں لایا ہے اور وہ اللہ ہے اور وہ ایک ہے اور وہ ایسا موجد ہے کہ اس کی کوئی مثال ممکن نہیں۔

اور اگر کوئی کہے کہ کیا عقل کے پاس اس بات کی کوئی دلیل ہے؟ کہ اعراض یعنی وہ چیزیں جو مستقل اور بذات خود موجود نہیں بلکہ کسی دوسری شئی کے ساتھ قائم ہیں جیسے بے شمار رنگ وغیرہ وہ بھی حادث ہیں قدیم نہیں ہیں۔ کائنات کے تضاد واختلاف سے استدلال تو جواب یہ ہے کہ جی ہاں دلیل ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم روزمرہ یہ دیکھتے ہیں کہ ایسی اشیاء اپنے وجود میں متضاد ہیں مختلف ہیں۔ جن کا وجود ایک جگہ میں اکٹھے ہونا سب کا ممکن نہیں ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے بعض کو باطل کر دیں گے۔ اور جس چیز پر باطل ہونا درست ہو اور ممکن ہو، وہ حادث ہوتی ہے کیونکہ قدیم ہمیشہ سے ہوتا ہے اور اس پر عدم صحیح نہیں ہوتا لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ تمام اعراض کی حادث ہیں۔

وقائع وحوادثات سے وجود وتوحید باری پر استدلال

اگر کوئی کہے کہ کیا کائنات میں حوادث واقعات۔ تغیرات وغیرہ ہوتے ہیں ان کا بھی کوئی پیدا کرنے والا ہے تو جواب یہ ہے کہ جی ہاں

(۱۰۳)......حسان بن محمد الفقيه أبو الوليد (سير ۱۵/۴۹۲)، وسعيد بن إسماعيل أبو عثمان الحيری (سير ۱۴/۶۲)

ہے۔ وہ اس طرح کہ محدث اور نو پیدا چیز کی حقیقت یہ ہے کہ وہ عدم سے وجود میں آتی ہے۔ پھر اگر موجود شئی کو وجود میں لانے والا کوئی نہ ہوتو وہ وجود میں نہ آئے اس لئے کہ اس کا وجود ان کے عدم سے بہتر نہ ہوگا لہذا عدم عدم ہی رہے گا اگر کوئی موجد اور وجود بخشنے والا ہوگا تو وہ اس کے وجود کو عدم وجواب بہتر جان کر اس کو وجود میں لائے گا چنانچہ موجود کا وجود دلیل ہے اس بات کی کہ اس کا موجد عقلاً بھی ضروری ہے۔ اور وہ اللہ ہے جو کہ اکیلا ہے۔

مقدم ومؤخر پیدا کرنے سے استدلال

دوسری بات یہ ہے کہ کائنات کی اشیاء اور نو پیدا حوادثات اور واقعات ایک دوسرے سے مقدم ومؤخر وجود میں آتے رہتے ہیں تو ان کو کوئی مقدم مؤخر کرنے والا نہ ہوتا تو کسی شئی کا پہلے وجود دوسری بعد میں موجود سے بہتر یا ضروری نہ ہوتا۔ لہذا ثابت ہوا کہ کوئی ایسی ہستی ہے جو بعض سے بعض کو کسی اولیت وضرورت کی وجہ سے بعض کو بعض پر مقدم ومؤخر کرکے وجود میں لاتی ہے وہی اللہ ہے۔

اختلاف اشکال وصور وہیئات سے استدلال

اسی طرح کائنات کی بعض اشیاء کا وجود دوسری بعض سے شکل وصورت میں مختلف ہے اور اپنی مخصوص شکل وصورت پر ہے اور یہ سلسلہ مستقل اور قائم ہے، یہ دلیل ہے اس بات کی کہ کوئی اس کا خالق ہے جس نے اس کو مخصوص اور مختلف اشکال کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ اس لئے کہ اگر کوئی اس کا فاعل اور کرنے والا نہ ہوتا تو بعض ھیئات بعض سے بہتر واولی نہ ہوتیں لہذا کائنات یک رنگ ویک شکل ہوتی یا سرے سے نہ ہوتی لہذا کوئی ایسی ذات ہے جس نے اشکال وھیأت کی موجودہ تخصیص کو ضروری اور بہتر جان کر ایسا کیا ہے وہی اللہ تعالیٰ ہے دوسرا کرنے والا کوئی نہیں۔

انتقال اسباب واحوال سے استدلال

اسی طرح یہ بات بھی ہے کہ ہم مشاہدہ کررہے ہیں کہ اجسام کے اسباب منتقل ہوتے اور ان کے احوال تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو کوئی منتقل کرنے والا نہ ہوتا جو منتقل کرتا تو کائنات کی اشیاء کا منتقل ہونا نہ ہونے سے بہتر نہ ہوتا لہذا کائنات میں جمود ہوتا تبدیلی اور انتقال کا تسلسل نہ ہوتا۔ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ یہ سلسلے کسی ایسی ذات سے مربوط اور وابستہ ہے کہ جو اس میں نقل وتبدیل کا ذمہ دار ہے۔ اور یہ کائنات اپنے اس تغیر وتبدیلی میں محتاج ہے اس کی جو اس کو بدلے اور اپنی مرضی کی تبدیلی لائے وہی اللہ ہے وہ اکیلا ہے۔

کائنات کے موجود مصنوع اور مخلوق ہونے سے استدلال

علاوہ ازیں یہ بات ہے کہ کائنات موجود ہے مصنوع ہے اور مخلوق ہے۔ جب موجود ہے تو کوئی وجود میں لانے والا بھی ہوگا کیونکہ وجود موجد کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ مصنوع ہے تو کوئی صانع بھی ہوگا اس لئے صانع کے بغیر مصنوع ممکن نہیں۔ اور مخلوق ہے تو خالق بھی ہوگا کیونکہ کوئی مخلوق خالق کے بغیر ممکن نہیں موجود اور موجد ایک نہیں ہوسکتے مصنوع اور صانع ایک نہیں ہوسکتے مخلوق اور خالق ایک نہیں ہوسکتے کائنات موجود ہے مصنوع ہے۔ مخلوق۔ اللہ اس کا موجد ہے صانع ہے خالق وہ اس عمل میں اکیلا ہے۔

تخلیق انسانی کے مختلف مراحل پر غور وفکر سے استدلال

ہم کائنات کے تغیر وتبدیلی کو انسان کی مثال کے آئینے تصور کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ وہ انسان جو انتہائی درجے پورا اور کامل ہے۔ اس کے

پس منظر کو زیر غور لائیں کہ وہ کبھی پانی کی بوند تھا۔ کبھی وہ خون کی پھٹکی تھا۔ کبھی وہ گوشت کا لوتھڑا یا بوٹی تھا پھر وہ ہڈیاں اور گوشت پوست اور خون کا مجموعہ بن گیا پھر وہ چلتا پھرتا کھاتا پیتا بھاگتا دوڑتا ہنستا مسکراتا۔ کام کاج کرتا بے شمار امور انجام دیتا انسان بن گیا۔

تو ہم نے اس پورے منظر و پس منظر میں انسان کو جب دیکھا تو یقین آ گیا ہے کہ یہ انسان تمام حالات میں ایک حالت سے دوسری کی طرف بذات خود منتقل نہیں ہو گیا اس لئے کہ ہم اس کو اس وقت دیکھ رہے ہیں کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کا مالک بن چکا ہے پوری عقل رکھتا اس کے باوجود وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے لئے قوت شنوائی پیدا کر لے اور قوت بینائی خود بنا لے اور نہ وہ اس پر قادر ہے کہ اپنے لئے ہاتھ پیر بنا لے تو یہ بات دلیل ہے اس امر کی کہ اپنے مکمل ہونے سے قبل اپنی طاقت حاصل کرنے سے قبل آج کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ عاجز ہو گا۔ پھر ہم نے انسان کو بچہ بھی دیکھا۔ پھر جوان دیکھا پھر بوڑھا دیکھا پھر ضعیف دیکھا تو ہم نے سمجھ لیا کہ ان تمام حالات اور تمام مراحل کی طرف وہ خود منتقل نہیں ہوتا رہا۔ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ ضرور کوئی ذات ہے جو اس کو ان تمام مراحل کی طرف ایک کے بعد ایک کر کے منتقل کرتی رہی اور ہر مرحلے پر اس کی تدبیر و اصلاح کرتی رہی وہی ذات اللہ ہے جو کہ اس سارے تصرفات میں اکیلا ہے۔

روئی سے کپڑا بنانے کا مٹی اور پانی سے عمارت بنانے کی دو مثالوں سے استدلال

اس امر کو جو بات واضح کرتی ہے اس کی ایک تمثیل یہ ہے کہ کپاس کو دیکھ لیجئے ناممکن ہے کہ وہ خود بخود کاتا ہوا سوت بن جائے پھر خود بخود وہ بنا ہوا کپڑا بن جائے بغیر کسی بنانے والے اور تدبیر و اصلاح کرنے والے کے اور اسی طرح ناممکن ہے کہ پانی اور گارا مل کر خود بخود مضبوط عمارت بن جائے بغیر کسی مستری اور بغیر کسی انجینئر کے۔ جیسے کوئی صانع صانع نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کی کوئی صنعت نہ ہو مصنوع نہ ہو جیسے کوئی مصنوع چیز صانع کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح یہ کائنات بھی بغیر صانع کے مصنوع نہیں ہو گئی بغیر موجد کے ایجاد نہیں ہو گئی بغیر خالق کے مخلوق نہیں ہو گئی بلکہ اس کا صانع موجد و خالق ہے اور وہ اکیلا اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں متعدد مقامات پر اپنی کتاب عزیز میں ان امور کے بارے میں جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے تنبیہ اور آگاہی فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قرآن مجید کے آفاقی دلائل سے وجودِ قدرت اور توحید باری تعالیٰ پر استدلال

انسانوں کی مٹی سے تخلیق کرنا اور دھرتی پر پھیلانا

(۱)......ومن ایاته ان خلقکم من تراب ثم اذا انتم بشر تنتشرون.

اور اسی کی (قدرت اور وجود) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر تم انسان ہو کر ہر جگہ پھیل رہے ہو۔

انسانوں کی ہم جنس بیویاں پیدا کر کے ان میں محبت و شفقت پیدا کرنے میں غور و فکر کا سامان

(۲)......ومن ایاته ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیها وجعل بینکم مودة ورحمة ان فی ذالک لایات لقوم یتفکرون.

اسی کے (وجود قدرت و تصرف) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تا کہ تم ان کی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو اور اسی نے تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

تخلیق ارض وسما میں اور اختلاف رنگ زبان میں اہل علم کے لئے دلائل قدرت ہیں

(۳) ...ومن ایاتہ خلق السموات و الارض و اختلاف السنتکم و الوانکم ان فی ذلک لایات للعلمین.

اور اسی کے (وجود قدرت وتصرف) کے دلائل میں سے ہے پیدائش آسمانوں اور زمین کی اور اختلاف تمہاری زبانوں کا اور رنگوں کا
بے شک اس میں نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے

رات کو آرام کے لئے دن کو تلاشِ فضل کے لئے بنانے میں اہل سمع کے لئے دلائل ہیں

(۴)......ومن ایاتہ منامکم با للیل و النھار و ابتغاء کم من فضلہ ان فی ذلک لایت لقوم یسمعون.

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا رات کا سونا اور دن کا تمہارا تلاش کرنا اس کے فضل کو
بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں۔

بجلی کی چمک بارش کے نزول دھرتی کی آبادی کی تفصیلات میں اہل عقل کے لئے دلائل ہیں

(۵) ... ومن ایاتہ یریکم البرق خوفاً وطمعاً وینزل من السماء ماءً فیحی بہ الارض
بعد موتھا ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون.

اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں دکھاتا ہے ڈر اور امید کے لئے اور وہی نازل کرتا ہے آسمان سے پانی پھر وہ زندہ کرتا ہے اس کے ذریعے زمین کو اس کے ویران ہونے کے بعد بیشک اس میں نشانیاں ہیں ان کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

ارض وسماء کا قیام اللہ کے حکم سے ہے زمین میں مدفون انسان اللہ کے بلانے پر نکل کھڑے ہوں گے

(۶)......ومن ایاتہ ان تقوم السماء و الارض بامرہ ثم اذا دعاکم دعوۃ من الارض اذا انتم تخرجون.

اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان وزمین قائم ہیں اس کے حکم سے پھر وہ جس وقت بلائے گا تمہیں بلانا
زمین میں سے تو اس وقت تم نکل کھڑے ہوں گے۔

(سورہ الروم آیت ۲۰ تا ۲۵)

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ تمہیں یہ کس نے بتایا ہے کہ ارض وسماء میں آثار صناعت موجود ہیں؟
حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

اسے کہا جائے گا کہ آسمان (بلندی) محدود اور متناہی جسم ہے (یعنی ختم ہوجانے والا چیز۔) محدود اور متناہی شئی کا قدیم ہونا ممکن نہیں ہوتا۔اس لئے کہ قدیم وہ موجود ذات ہے جس کے وجود کا کوئی سبب نہیں ہے۔اور جس کے وجود کا سبب نہیں اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس کی انتہا ہو۔اس لئے کہ اس کا وجود اس انتہا تک اولیٰ نہیں ہوگا اس کے بعد غیر ضروری نہیں ہوگا۔

اور اس لئے بھی کہ متناہی خالص الوجود نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ اپنی حد اور انتہاء تک تو موجود ہوتا ہے پھر اپنی انتہاء کے بعد معدوم ہوجاتا ہے۔ جب کہ قدیم کبھی معدوم نہیں ہوتا۔لہذا یہ بات درست ہوئی کہ متناہی یعنی انتہاء رکھنے والے کے لئے ممکن نہیں کہ وہ قدیم ہو۔جب کہ آسمان متناہی ہے جب متناہی ہے اس کی حد بھی ہے اور انتہا بھی تو ثابت ہوگیا کہ وہ قدیم نہیں ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ آسمان متناہی ہے اور اس کی انتہاء ہے؟

اسے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ آسمان مشاہدہ کے اعتبار سے متناہی ہے یعنی اس جہت کے اعتبار سے جو ہمارے قریب تر ہے یہی بات اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ان جہات سے بھی متناہی ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور ہم اس کا مشاہدہ نہیں کررہے کیونکہ اسی جہت سے اس کی انتہاء لازم کردیا ہے کہ ہمارے قریب والی اس کی جہت قدیم نہ ہو اور موجود بوجہ سبب ہو۔ تو یہ بات صحیح اور درست ہوگئی کہ آسمان کی وہ جہت جو ہمارے قریب نہیں ہے وہ بھی اسی طرح ہے یعنی وہ بھی قدیم نہیں ہے۔ (ورنہ لازم آئے گا کہ ایک جہت اور دوسری قدیم ہے) جب کہ یہ درست نہیں ہے کہ شئی واحد کا بعض حصہ قدیم ہو اور بعض حصہ قدیم نہ ہو بلکہ غیر قدیم ہو (اور آسمان کے قدیم نہ ہونے بلکہ حادث ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ) آسمان ذو اجزا جسم ہے یعنی اس کے کئی اجزاء ہیں اور اس کی ہر ہر جز محدود ہے اور متناہی ہے تو یہی بات دلالت کرتی ہے کہ پورا آسمان محدود ہے اور متناہی ہے لہذا یہی ثابت ہوا کہ آسمان حادث ہے قدیم نہیں ہے۔

پھر حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بات کو آگے چلاتے ہوئے یہاں تک کہا ہے کہ میں نے آسمان کے (حادث ہونے کے) بارے میں جو کچھ کہا ہے۔ زمین کے بارے میں بھی بالکل اسی طرح بات ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ واضح ہے اس لئے کہ زمین کے اجزا تو مشاہدۃ استحالہ اور تبدیلی کو قبول کرتے ہیں اس لئے وہ بھی حادث ہے قدیم کسی طرح بھی نہیں ہو سکتی۔

یہی حال پانی اور ہوا کا بھی ہے اس لئے کہ دونوں کے اجزا جمع بھی ہوتے ہیں اور بکھرتے بھی ہیں اور ایک حالت سے دوسری کی طرف بدلتے بھی ہیں۔ لہذا ان کا حال بھی ان تمام دیگر اجسام والا ہوا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے یعنی یہ بھی دیگر اجسام کی طرح کسی تبدیلی کرنے والے کے محتاج ہیں جو انہیں تبدیل کرتا ہے اور ناقل کی طرف محتاج ہیں جو انہیں مختلف احوال کی طرف منتقل کرتا ہے۔ اور وہ وہی واحد ہے جو زبردست ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ کیا عقل کے پاس اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ کائنات کے تمام اجسام کو پیدا کرنے والا اور وجود دینے والا ایک صرف ایک ہے؟ اور وہ دلیل کیا ہے؟

تو اسے جواب دیا جائے گا کہ جی ہاں ایک ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے ہر شے اپنے حدوث اور وجود میں صرف ایک پیدا کرنے والے کی محتاج ہے جب ایک پیدا کرڈالے تو پھر زیادہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی لہذا کائنات کے تمام افراد و اجسام کا خالق ایک ہے اور صرف ایک ہے اور وہی اللہ ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر کائنات کے صانع دو (یا زیادہ) ہوتے ان دو یا سب کی تدبیر و تصرف کا نظام (اور ڈسپلن) نہ چل سکتا اس لئے کہ وہ اپنے اپنے احکام جاری کرتے تو یہی اختلاف فساد شروع ہو جاتا اور یہ اختلاف کائنات کی تباہی کا باعث بن جاتا جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا. (الانبیآء ۲۲)

اگر ارض سماء میں متعدد الٰہ ہوتے سوائے اللہ کے تو وہ ضرور تباہ ہو جاتے۔

یعنی وہ اپنے اپنے احکام جاری کرتے تو ضرور دونوں یا ایک عاجز ہو جاتے تو جو عاجز ہو جائے وہ الٰہ نہیں ہو سکتا اور یہ اس لئے بھی ہے کہ اگر مثال کے طور پر دونوں میں سے ایک کسی ایک جسم کو زندہ رکھنا چاہتا اور دوسرا اسے مارنا چاہتا تو عقلاً یہ صورتیں ہو سکتیں یا تو دونوں کا منشا پورا ہو جائے یا کسی ایک کا جب کہ دونوں کا منشاء پورا ہونا موت و حیات کے حوالے سے ناممکن ہے جس کا منشاء پورا ہوتا وہ تو الٰہ ہوتا جس کا منشاء و ارادہ پورا نہ ہو سکے وہ کیسے الٰہ ہو سکتا ہے یا پھر دونوں کا ارادہ پورا نہ ہو سکتا لہذا وہ الٰہ نہ ہو سکتے۔

جس کی مراد پوری نہیں ہو سکتی وہ عاجز بن جاتا اور عاجز خدا نہیں ہو سکتا، والٰہ نہیں ہو سکتا، وہ قدیم نہیں ہو سکتا۔

اور اس کا دوسرا پیرایہ یہ بھی ہے کہ دو ہونے کی صورت میں دونوں میں مخالفت صحیح ہوتی یا باہمی جھگڑا مشکل ہوتا اگر مخالفت صحیح ہوتی یا جھگڑا مشکل ہوتا بایں طور کہ مخالفت صحیح ہوتی تو جس کی مراد وارادہ پورا نہ ہوتا تو وہ قہر وجبر سے موصوف ہوتا لہٰذا وہ الٰہ نہ ہوسکتا یا باہم جھگڑا مشکل ہوتا تو ہر ایک نقص اور عجز کے ساتھ موصوف ہوتا لہٰذا عاجز معبود نہیں ہوسکتا۔ اس لئے دو یا زیادہ ہونا محال ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام عالم انسانیت کو اپنی وحدانیت اپنی قدرت اپنے تصرف کے بارے میں دعوت فکر

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار کئی مقامات پر اپنی کتاب میں اپنی وحدانیت کی دعوت دی ہے اپنی نشانیاں ہمیں دکھا دکھا کر اور ہمارے لئے دلائل واضح فرمائے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

والٰھکم الله واحد لاالٰه الا ھو الرحمٰن الرحیم. ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس. وما انزل الله من السمآء من مآء فاحیابه الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دابة وتصریف الریاح والسحاب المسخربین السمآء والارض لا یت لقوم یعقلون. (بقرہ ۱۶۳۔۱۶۴)

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر وہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کی تبدیلی میں اور ان جہازوں میں جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں لے کر جن میں لوگوں کا فائدہ ہے۔ اور اس پانی میں جیسے اللہ نے آسمان سے برسایا ہے۔ پھر اس کے ساتھ زندہ کیا ہے زمین کو اس کے مرنے یعنی خشک ہونے کے بعد۔ اور پھیلائے اس میں ہر قسم کے جانور۔ اور ہواؤں کے بدلنے میں۔ اور آسمان وزمین کے درمیان تابع فرماں بادلوں میں، البتہ نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے میں واضح دلائل دیئے ہیں اور ہمیں اپنی نشانیاں زمین وآسمان میں دکھائی ہیں تاکہ ہم غور وفکر کریں اور سمجھیں:

❶ ......یہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق۔

❷ ......لیل ونہار کا نظام۔

❸ ......سمندروں کے بہاؤ میں جہازوں کی روانی اور مال برداری۔

❹ ......اس میں لوگوں کا تجارتی اور کاروباری نفع۔

❺ ......اوپر سے بارش اتار کر خشک زمین کو تر وتازہ کر کے فصلیں اور باغات سیراب کر کے انسانی معیشت کی بحالی۔

❻ ......دھرتی پر مویشیوں کا پھیلانا اور انسانوں کا ان سے ضروریات پوری کرنا۔

❼ ......ہواؤں کے ہیر پھیر کے ساتھ موسموں کی تبدیلی کا نظام۔

❽ ......بین السماء والارض یعنی فضا میں بادلوں کا مسخر ہونا یہ تمام امور ایسے ہیں اللہ کی قدرت اللہ کی وجود۔ اللہ کی خالقیت ومالکیت۔ اللہ کے مدبر ومتصرف اور واحد۔ اور زبردست اور حکیم اور قادر مطلق ہونے کے قطعی شواہد ہیں۔ اور یہ وہ جس دلائل میں اللہ کی وحدانیت جن کو ہر انسان کھلی آنکھوں سے ہر وقت دیکھ سکتا ہے اور ہر وقت مشاہدہ کر سکتا ہے اور ہر وقت ان میں غور وفکر کر سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے کہ یہ سارے کام ایسے ہیں جو اللہ کے سوا کوئی بھی انجام نہیں دے سکتا یہ وہ دلائل توحید ہیں جن کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اس لئے کہ یہ دلائل فطرت ہیں جو انتہائی سادہ بھی ہیں اور عام فہم بھی ہیں اجڈ اور جاہل سے جاہل کی سمجھ میں بھی آسکتے ہیں۔ اور یہی دلائل جامع بھی ہیں ان دلائل میں غور وتدبر کرنے والے اصحاب علم

ودانش بھی ان گہرائی میں اتر کر وہ موتی حاصل کر سکتے ہیں جو ان کے علم کو چار چاند لگا سکتے ہیں اور دنیائے کفر و دنیا مادیت کے تمام لغو ولچر خیالات کو باطل کر سکتے ہیں جس سے شرک اور کفر کے اندھیرے چھٹ سکتے ہیں اور توحید باری تعالیٰ کا سورج کائنات کو اپنی روشنی میں لے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے معبود مالک کی قدر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہمیں اپنا پیغام سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (مترجم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے الٰہ واحد کی دعوت کا

مشرکوں کی حیرانی و دلیل کا مطالبہ دلیل کا نزول

۱۰۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ہے احمد بن فضل صائغ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوجعفر رازی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن مسروق نے ابوالضحیٰ سے والھکم الله واحد. جب یہ آیات نازل ہوئی تو مشرکین حیران ہو گئے اور ایک دوسرے سے بولے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے:

الھکم الہٰ واحد

تمہارا الٰہ معبود مشکل کشا سب کچھ کرتا دھرتا ایک ہے۔

یہ سچا ہے تو اس بات کی کوئی نشانی کوئی دلیل ہمارے سامنے پیش کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت:

ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف اللیل و النهار (بقرہ ۱۶۴)

نازل فرمائی کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کو دیکھیں رات دن کے آنے جانے کو دیکھیں کہ یہ کس کی تدبیر و تصرف سے سب کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے وہی اللہ ہے وہی ایک ہی وہی الٰہ ہے معبود ہے مشکل کشا ہے۔ اور آخر میں یہ بتایا کہ اس میں سمجھنے اور عقل رکھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

توحید باری تعالیٰ کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ ابوالعتاہیہ کے اشعار

۱۰۵:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے محمد بن یوسف دقیقی نے انہوں نے کہا میں نے اپنے پاس امام شافعی کی ایک کتاب میں یہ شعر لکھے ہوئے پائے۔

فیا عجبا کیف یعصیٰ الاالٰہ ام کیف یجحده جاحد.

اے حیرانی، معبود حقیقی کی کیسے نافرمانی کی جاتی ہے۔ یا کوئی انکار کرنے والا کیسے؟ اس کا انکار کرتا ہے۔

و اللّٰہ فی کل تحریحکة و تسکینة ابداً شاھد.

اللہ کی قسم ہر حرکت میں اور ہر سکون میں ہمیشہ (اس کی الوہیت) کی دلیل موجود ہوتی ہے حرکت میں۔

فی کل شیئی له اية تدل علیٰ انه واحد

(کائنات کی) ہر شے میں اس کی نشانی موجود ہے، جو دلالت کر رہی ہے کہ وہ ایک ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ اشعار ابوعتاہیہ شاعر کے ہیں۔

(۱۰۴).....احمد بن الفضل بن الصایغ (جرح ۶۷/۲)

۱۰۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا میں نے سنا تھا ابوالحسن عبدالواحد میں ابوعبدالرحمٰن سے ان سے نقل کرنے والا ابو القاسم مذکور ہے وہ کہتے ہیں میرے دادا نے حکایت بیان کی ہے اپنی کتب میں اپنے شیوخ سے کہ ابوالعتاھیہ شاعر اسماعیل بن قاسم ایک دفعہ کاغذ فروش کی دکان کے چھپرے تلے آیا اور بیٹھ کر باتیں کرنے لگا باتیں کرتے کرتے اس نے ایک کاپی یا رجسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کی پشت پر اس نے یہ اشعار لکھ کر چھوڑ دیئے۔ یعنی اوپر مذکورہ تین اشعار لکھے اور اٹھ کر چلا گیا جب اگلی صبح ہوئی یا اس کے بعد کسی دن وہاں ابونواس شاعر بھی آ کر بیٹھا اور باتیں کرنے لگا اچانک اس نے وہی رجسٹر اٹھایا تو اس پر مذکورہ شعر لکھے دیکھے اور بولا، بہت اچھا لکھا، اس کو اللہ مارے، میں نے تو بھائی ان تمام اشعار کے مقابلے میں جو میں نے کہے ہیں ان کو بہت پسند کیا ہے۔

یہ کس کا کلام ہے؟ کس کے اشعار ہیں؟

ہم لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوالعتاھیہ نے لکھے ہیں۔ بولا ہاں یہ اسی کا حق تھا یعنی واقعی یہ وہی لکھ سکتا ہے۔

توحید باری پر مبنی شاعر ابونواس کے اشعار

پھر ابونواس شاعر نے رجسٹر اٹھایا اور (ابوالعتاھیہ کی طرح اللہ کی توحید اور شان میں اشعار) لکھے وہ یہ ہیں۔

سبحان من خلق الخلق من ضعيف مهين

پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو کمزور اور حقیر نطفے سے پیدا کیا

يسوقه من قرار الىٰ قرار مكين

چلاتا ہے اس کو ایک ٹھکانے سے دوسرے مضبوط ٹھکانے کی طرف۔

يحوز شيئاً مشياً في الحجب دو ن العيو ن.

درجہ بدرجہ اس کی حفاظت کرتا ہے کئی کئی پردوں میں نگاہوں سے بچا کر

حتىٰ بدت حر كات مخلوقة من سكون

یہاں تک کہ حرکات ظاہر ہو جاتی ہیں بچے میں (ایک طویل) سکون کے بعد۔

اتفاق سے ابوالعتاھیہ شاعر جب واپس اسی جگہ آیا تو اس نے ابونواس کے یہ اشعار لکھے ہوئے دیکھے اس نے بھی وہی جملے کہے جو اس کے بارے ابونواس نے کہے تھے کہ بہت اچھا لکھا ہے۔ اللہ اس کو مارے۔ اللہ کی قسم میں اپنے تمام کلام کے مقابلے جو میں نے کہا ہے اس کو پسند کرتا ہوں یہ کس کا کلام ہے۔ ہم نے اسے بتایا کہ یہ ابونواس شاعر کا کلام ہے۔ ابوالعتاھیہ نے جواب میں کہا کہ اچھا یہ اس شیطان نے کہا ہے؟ پھر اس نے یعنی ابوالعتاھیہ نے لکھا۔

انسان کردار سے بنتا ہے شکل وصورت سے نہیں

فا نك حالكاً فالمسك احوى و مالسواد جلدى من بقاء

اگر میں کالا ہوں تو (کیا ہوا) کستوری بھی تو کالی ہوتی ہے۔ میرے چمڑے کی سیاہی باقی رہنے والی نہیں ہے

ولكنى عن الفحشاء ناءٍ. كبعد الارض عن جو السماء

مگر میں برائیوں اور بے حیائیوں سے تو دور ہوں جیسے کہ زمین آسمان کی فضا سے دور ہے۔

(۱۰۶) أبو العتاهية إسماعيل بن القاسم (سير ۱۰/ ۱۹۵) وانظر ديوان أبي العتاهية (ص ۱۰۴). سيبويه (۱/ ۱۵۳)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد'':

۱۰۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابو جعفر محمد بن صالح بن ھانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ہے سری بن خزیمہ نے وہ کہتے ہمیں بیان کیا ہے ابو نعیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے سفیان نے اعمش سے منہال بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت کے بارے میں۔

ولقد خلقنا کم ثم صورنا کم (اعراف ۱۱)

البتہ تحقیق ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری ہم نے شکل وصورت بنائی۔

حضرت ابن عباس نے تفسیر بتائی۔

خلقوا فی اصلاب الرجال. ثم صوروا فی ارحام النساء

اس سے مراد ہے کہ پہلے مردوں کی پیٹھ میں پیدا کئے گئے پھر عورتوں کی رحموں میں ان کی شکلیں بنائی گئیں۔

انسان کے ظاہر و باطن کی اصلاح اور آخرت میں اس کی فلاح کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع ترین ارشاد

۱۰۸:.....ہمیں بیان کیا امام ابو النصیر سہیل بن محمد بن سلیمان نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد دقیقی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے عبداللہ بن محمد عبدالرحمٰن مدینی نے انہوں نے کہا ہمیں بتایا ہے اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی بقیہ بن ولید نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا بحیر بن سعید نے خالد بن معدان سے وہ کہتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قد افلح من اخلص اللّٰہ قلبه للایمان. وجعل قلبه سلیماً. ولسانه صادقاً. ونفسه مطمئنة.

وخلیقته مستقیمة. وجعل اذنه مستمعة وعینه ناظرة. فاما الاذن فقمع واما العین

فمقرة لما یوعی القلب. وقد افلح من جعل اللّٰہ قلبه واعیاً.

کامیاب ہو گیا وہ شخص جس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لئے خالص کر لیا۔ اور اس کی دل کو حق شناس بنا دیا۔ اس کی زبان کو سچا۔ اور اس کے نفس کو مطمئن بنا دیا۔ اس کی فطرت کو درست بنا دیا۔ اس کے کان کو حق سننے والا۔ آنکھ کو حق دیکھنے والا بنا دیا۔ بہر حال کان توقیف ہیں (بات اندر پہنچانے کے لئے) اور آنکھ دل کی محفوظ کردہ چیز کا پیالہ میں۔ تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص اللہ نے جس کے دل کو ایمان کو محفوظ کرنے والا بنا دیا۔

---

(۱۰۷)..... اخرجه الحاکم فی المستدرک (۲/۳۱۹) عن أبی جعفر محمد بن صالح بن هانی، به.

وعزاه السیوطی فی الدر (۳/۷۲) لعبدالرزاق، وعبد بن حمید، وابن جریر، وابن المنذر، وابن أبی حاتم، وابو الشیخ، والحاکم وصححه والمصنف فی شعب الإیمان عن ابن عباس رضی الله عنهما.

(۱۰۸)......سهل بن محمد بن سلیمان أبو الطیب طبقات الشافعیة (۴/۳۹۳)، عبدالله بن محمد بن عبدالرحمن المدینی (بیان خطأ ۱۷۵)

خالد بن معدان الکلاعی، أبو عبدالله ثقة تقریب.

اخرجه أحمد ۵/۱۴۷ عن إبراهیم بن أبی العباس، والأصبهانی فی الترغیب (۱۰۱) من طریق الولید بن عتبة کلاهما عن بقیة به

وعزاه السیوطی فی اللآلیء (۱/۹۷) لابن السنی فی الطب، قلت ومن طریقه أخرجه الأصبهانی فی الترغیب.

انسانی اعضاء کی باطنی کارکردگی کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد

۱۰۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن منصور مادی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں خبر دی معمر نے عالم سے انہوں نے ابوصالح سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا:

القلب ملک. وله جنود. فاذا صلح الملک صلحت جنودة واذا فسد الملک فسدت جنوده.
والاذنان قمع والعينان مسلحة واللسان ترجمان واليدان جناحان. والرجلان بريد
والكبد رحمة والطحال ضحک والكليتان مكرو الرية نفس.

دل بادشاہ ہے اور اس کے کئی مددگار یا سپاہی ہیں، جب بادشاہ درست ہو جائے تو اس کے مددگار بھی درست ہو جاتے ہیں۔اور جب بادشاہ خراب ہو جائے اس کے مددگار سپاہی بھی خراب ہو جاتے ہیں دونوں کان (بات داخل کرنے کا) قیف ہیں۔اور آنکھیں تو چوکیدار کا ٹھکانہ ہیں۔اور زبان ترجمان ہے۔دونوں ہاتھ پر ہیں۔اور دونوں پاؤں ڈاک پہنچانے والا دل اور جگر شفقت و رحمت ہے اور تلی ہنچ کا راستہ ہے دونوں پھیپھڑے سانس اور جان ہیں اور دونوں گردے خفیہ تدبیر ہیں۔

''امام بیہقی فرماتے ہیں'':

اسی طرح یعنی مذکورہ اثر کے مفہوم کے مطابق ایک موقوف روایت میں بھی آیا ہے یعنی قلب کے بارے میں نعمان بن بشر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے۔اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن مبارک نے معمر سے اپنی اسناد کے ساتھ اور کہا کہ انہوں نے اس کو مرفوع کہا ہے۔

۱۱۰:.....ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوسعید احمد بن نسوی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن

---

(۱۰۹)..... أحمد بن منصور الرمادي (جرح ۲/۷۸)

عزاه العراقي لأبي نعيم في الطب النبوي والطبراني في مسند الشاميين والمصنف في الشعب من حديث أبي هريرة كذا بالاتحاف (۲۲۴/۷)

وقال الزبيدي: قوله رواه أبونعيم في الطب ظاهره أنه من حديث عائشة وليس كذلک وإنما أخرجه من حديث أبي سعيد

(۱۱۰)..... الحسن بن عيسى بن ماسرجس الماسرجسي أبوعلي (تهذيب ۳۱۳/۲)

قول البيهقي ورواه أيضاً الحكم بن فضيل..... الخ

رواه ابن عدي في الكامل في الضعفاء ۶۳۳/۲ من طريق سويد بن سعيد عن الحكم بن فضيل عن عطية عن أبي سعيد.

وقال ابن عدي هذا الحديث لاأعلم يرويه عن عطية غير الحكم بن فضيل والحكم هذا قد روى عن غير عطية مثل خالد الحذاء وغيره وهو قليل الرواية وما تفرد به لايتابعه عليه الثقات.

قلت: تعقبه السيوطي في اللآلئ ۹۶/۱ بقوله:

(الحكم) وثقه أبوداود وغيره.

(وسويد) وإن وهاه ابن معين فقد وثقه أحمد وأبوحاتم وأبوزرعة والبغوي وصالح حرزه والدارقطني وآخرون واحتج به مسلم في صحيحه وكفى بذلک، غاية أمره عمي وعمره مائة سنة فاختل حفظه.

وله متابع أخرجه أبوالشيخ وفي العظمة عن علي بن الصباح عن يحيى بن واقد عن هشام بن محمد بن السائب عن أبي الفضل العبدي من آل حرب بن مصقلة عن عطية عن أبي سعيد به.

وعطية لم ينته أمره إلى أن يحكم على حديثه بالوضع بل الترمذي يحسن له.

ابراہیم نیساپوری نے انہوں نے کہا حسن بن عیسیٰ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تھا یعنی عبداللہ بن مبارک والی حدیث کے بارے میں انہوں نے فرمایا مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالاسود نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے معمر نے عاصم بن ابی نجود سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے اس کو مرفوع کیا ہے اور ذکر کیا ہے۔

اور اس کو حکم بن فضیل نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روزباری نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن مرتفع سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے رضی اللہ عنہما۔

وفی انفسکم افلا تبصرون. (ذریت ۲۱)

اور خود تمہارے نفسوں میں (نشانیاں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں۔

ابن زبیر نے فرمایا نفسوں میں نشانیوں سے مراد پیشاب پاخانے کا راستہ ہے۔

۱۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوجعفر رزاز نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے احمد بن ولید نجام نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے ابونعیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں بات بیان کی ہے سفیان نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہ:

وفی انفسکم افلا تبصرون.

کہ تمہاری نفسوں میں نشانیاں ہیں سے مراد ہے کہ۔ پیشاب پاخانے کا راستہ مراد ہے۔

فائدہ:......مذکورہ آیت میں انسان کو اپنے وجود میں کارفرما خودکار نظام میں غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے جس میں اللہ کے وجود اس کی وحدانیت۔قدرت وتصرف کے بے شمار دلائل ہیں انسانی وجود درحقیقت اللہ کی عظیم ترین قدرت کا بے مثال شاہکار ہے جدید سائنس اور میڈیکل نے ثابت کیا ہے کہ انسانی وجود میں آٹھ بڑے بڑے نظام کارفرما ہیں جو کہ اپنی جگہ محیر العقول کارکردگی کا خودکار عمل انجام دے رہے ہیں جس پر غور کرنے کے بعد انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ انسانی وجود میں ایک چھوٹی کائنات آباد ہے سچ خالق کائنات نے فرمایا:

وفی انفسکم افلا تبصرون.

حضرت ابن زبیر کا ارشاد عوام الناس کو سمجھانے کے لئے سادہ اور اہم ہے۔ کیونکہ یہ نظام اخراج ہے اور انتہائی اہم ہے جس پر زندگی کا دارومدار ہے اگر یہ خراب ہو جائے تو زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے اسی لئے شارع علیہ السلام نے فراغت ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دی ہے:

الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الا ذی وعافانی. (مترجم)

۱۱۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہے ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے سری بن خزیمہ سے ابیوردی نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے ابونعیم نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے سفیان نے ابن جریج سے

(۱۱۱-۱۱۳)...... أبو جعفر الرزاز هو محمد بن عمرو بن البختری (ت ۳۳۹) (خط ۳/۱۳۲) أخرجه الطبری فی التفسیر ۲۶/۱۲۶ عن ابن حمید عن مهران عن سفیان به.

وعزاه السیوطی فی الدر المنثور للفریابی وسعید بن منصور وابن جریر والمنذری وابن أبی حاتم والمصنف فی شعب الإیمان عن ابن الزبیر رضی الله عنه.

انہوں نے محمد بن مرتفع سے انہوں نے ابن زبیر سے پھر مذکورہ بات کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوذکریا بن ابواسحٰق نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن محمد بن عبید اللہ ادیب نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے محمود بن محمد نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے عبداللہ بن ھیثم نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے الاصمعی نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابن سماک سے وہ ایک آدمی سے کہہ رہے تھے۔

قدرت باری کا حیران کن شاہکار

تبارک من خلقک فجعلک تبصر بشحم وتسمع بعظم وتتکلم بلحم.

بابرکت ہے وہ ذات جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے ایسا بنایا کہ تم ایک چربی کے ساتھ دیکھتے ہو۔ ایک ہڈی کی ساتھ سنتے ہو۔ اور ایک گوشت کے ساتھ کلام کرتے ہو۔

۱۱۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوامیہ نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہی ابوعاصم نے انہوں نے کہا ہمیں بیان کیا ہے صالح ناجی نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں:

یزید فی الخلق مایشآء (فاطر۱)

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اپنی تخلیق میں اضافہ فرماتا ہے۔

ابن شہاب نے فرمایا اس سے حسن صورت مراد ہے۔

۱۱۶:......ابوعبداللہ نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوامیہ طرسوسی نے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے محمد بن سلیمان بصری نے انہوں نے کہا ہمیں بیان کیا ہے ابراہیم بن جنید نے عمر بن حفص عسقلانی سے انہوں نے خلید بن دعلج سے انہوں نے حضرت قتادہ سے اس قول باری کے بارے میں:

یزید فی الخلق مایشاء (فاطر۱)

اللہ جو چاہتا اپنی مخلوق میں اضافہ فرماتا ہے۔ کہ اس سے آنکھوں کی خوبصورتی مراد ہے۔

فائدہ:......آیت مذکورہ کا مفہوم عام ہی انسان اپنے مالک کی تخلیق کے اضافہ کے بارے میں کسی تفصیل جاننے سے عاجز ہے سوائے وحی کی اطلاع کے جو کہ اب ممکن نہیں دوسرے تخلیق کے بعد اس کے مشاہدے سے جو کہ آج تک حیران کن طریقہ سے جاری ہے اور انسانی زندگی کے ارتقاء کے ساتھ جاری رہے گا۔ روایت میں آواز کی خوبصورتی اور آنکھوں کی خوبصورتی کا ذکر آیا ہے بلاشبہ یہ بھی اللہ کی تخلیق میں اضافہ ہے مگر یہ اضافہ انہیں دو میں بند نہیں بلکہ جیسے اللہ کی قدرت کوئی نہیں جان سکتا اس کے عمل کو بھی محدود نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے اضافہ کو بھی وہی جانتا ہے اپنی قدرت کی طرح۔ (مترجم)

---

(۱۱۴)......عبدالله بن الهيثم هو أبوعبدالله البصرى، الأصمعى هو : أبوسعيد عبدالملك بن قريب (ت ۲۱۵)، وابن السماک هو : أبوالعباس محمد بن صبيح العجلى (ت ۱۸۳) (سير ۸/۳۲۸)

(۱۱۵)......أبوأمية الطرسوسى هو : محمد بن إبراهيم وأبوعاصم هو الضحاک بن مخلد.

وعزاه السيوطى فى الدر المنثور (۵/۲۴۴) لعبد بن حميد وابن المنذور وابن أبى حاتم والمصنف فى الشعب عن الزهرى به.

(۱۱۶)...... أبوعثمان الخياط فى الدرالمنثور (۵/۲۴۴) للمصنف فقط

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

۱۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحق نے انہوں نے کہا میں نے ابو عثمان خیاط سے سنا کہتے تھے ہمیں بیان کیا ذوالنون بن ابراہیم مصری نے انہوں نے کہا۔

ان اللہ تعالی خلق القلوب اوعیۃ للعلم لو لا ان اللہ سبحانہ وبحمدہ انطق اللسان با لبیان.

والفتحہ با لکلام ماکان الانسان الابمنزلۃ البھیمۃ یوحی با لرأس ویشیر با لید.

اللہ عزوجل نے انسانی قلوب کو علم و آگاہی کی سانچے اور برتن بنایا ہے۔ اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ زبان کو بیان کرنے کے لئے قوت گویائی عطا نہ فرماتا اور کلام و بات چیت کرنے کیلئے اسے نہ کھولتا تو انسان ایک چوپائے اور جانور کی طرح ہوتا۔ سر سے اشارہ کرتا اور ہاتھ سے اشارہ کرتا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے انہوں نے کہا خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے سعدان بن نصر نے انہوں نے کہا ہمیں بیان کیا ہے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد سے انہوں نے ام درداء سے انہوں نے ابو درداء سے انہوں نے فرمایا۔

تفکر و ساعۃ خیر من قیام لیلۃ.

(اللہ کی قدرت میں (اور اللہ کی کتاب میں) ایک لحظہ غور و فکر کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا افضل عمل

۱۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے انہوں نے کہا خبر دی ہے۔ اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں بتایا ہے سعدان بن نصر نے وہ کہتے ہیں ہمیں بتایا ہے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد سے۔ ام درداء سے پوچھا گیا تھا کہ ابو درداء کے افضل اعمال میں سے افضل عمل کونسا تھا انہوں نے جواب دیا "التفکر" اللہ کی قدرت اور اللہ کی کتاب میں غور و فکر کرنا۔

اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنے کا حکم

۱۲۰:......ہمیں خبر دی ہے حمزہ بن عبد العزیز نے کہ خبر دی ہے ابوالفضل عبدوس بن حسین بن منصور نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے ابو حاتم محمد

---

(۱۱۷)...... ابو عثمان الخیاط ھو : سعید بن عثمان (خط ۹/۹۹)

(۱۱۸)...... أخرجہ احمد فی الزھد (ص ۱۷۲) من طریق ابی معاویۃ بہ

واخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ (۱/۲۰۹) من طریق قیس بن عمار الدھنی عن سالم أبی الجعد عن معدان عن أبی الدرداء بہ

(۱۱۹)...... أخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ (۱/۲۰۸) من طریق احمد بن حنبل عن أبی معاویۃ بہ.

وانظر الزھد لابن المبارک (ص ۳۰۲)

(۱۲۰)......حمزۃ بن عبد العزیز (ت ۴۰۷) (سیر ۱۷/۲۶۴)، وعبدوس بن الحسین بن منصور أبو الفضل، ومحمد بن إدریس الرازی ابو حاتم (ت ۲۷۷) تقریب، وعلی بن ثابت ھو : أبو احمد الجزری، والوازع بن نافع (میزان ۴/۳۲۷)، أخرجہ ابن عدی (۷/۲۵۵۶) من طریق الصلت بن مسعود عن الوازع بہ.

قال الھیثمی فی مجمع الزوائد (۱/۸۱) للطبرانی فی الأوسط وقال :

فیہ الوازع بن نافع وھو متروک.

بن ادریس رازی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حاتم ذمی ادیب نے کہ خبر دی ہے علی بن ثابت نے وازع بن نافع سے (سالم) انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تفکروا فی الاء اللّٰہ یعنی عظمتہ و لاتفکروا فی اللّٰہ.

اللہ تعالیٰ کے انعامات میں غور وفکر کیا کرو یعنی اللہ کی عظمت کے بارے میں اور اللہ کی ذات کے بارے میں غور وفکر نہ کیا کرو۔

یہ ایسی اسناد ہے جس میں نظر ہے۔

عقیدہ یہ رکھیں کہ تیرے خیال تصور کا مالک بھی اللہ ہے

۱۲۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے علی بن محمد مروزی نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے محمد بن ابراہیم رازی نے کہ ہمیں بیان کیا ہے یحییٰ بن معاذ نے انہوں نے کہا کہ:

ساری توحید ایک ہی کلمہ میں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تیرے خیال وگمان میں بھی جس چیز کا تصور آئے اس کے بارے میں آپ یہ عقیدہ رکھیں کہ اس کا مالک بھی ہر اعتبار سے اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وجود اور صفات کے بارے میں عقلی و منطقی بحث اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات:

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اس بات پر کیا دلیل ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ موجود ہے؟

جواب دیا جائے کہ ہم بیان کر چکے کہ اسی نے اس عالم کو وجود دیا اور از سر نو پیدا کیا۔ اور یہ کام ایسا تھا کہ اس کا وقوع ایک عظیم قدرت والی ذات کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ اور قدرت بذات خود تو قائم نہیں ہوئی بلکہ لازم ہے کہ وہ کسی قدر موجود کے ساتھ قائم ہے۔

دوسری دلیل اللہ تعالیٰ کے وجود کی یہ ہے کہ یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ فعل عمل میں نہ آنے سے فعل کا وجود محال ہوتا ہے۔ اسی طرح فاعل کے عدم وجود سے بھی فعل کا وجود محال ہوتا ہے یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ عالم موجود ہے تو عالم کا وجود خود دلیل ہے اس بات کی کہ اس کا فاعل موجود ہے ورنہ کائنات نہیں ہو سکتی تھی اور وہ وہی اللہ ہے۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قدیم ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا؟ تو جواب یہ ہے کہ یہ تو ثابت ہو چکا کہ اللہ موجود ہے۔ پھر اگر وہ قدیم نہ ہوتا ضرور اس کا کوئی وجود میں لانے والا ہوتا لہٰذا وہ اپنے وجود میں کسی دوسرے کا محتاج ہوتا اور یہ سلسلہ لامتناہی چلتا۔

جب کہ موجود دو حال سے خالی نہیں ہو سکتیں یا قدیم یا حادث۔ جب حادث ہونا غلط ہوا تو لامحالہ ثابت ہوا کہ وہ قدیم ہے۔

اور اگر آپ چاہیں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ تمام حادث اشیاء ایک دوسری سے مقدم ومؤخر ہیں۔ جن کو مقدم یا مؤخر کرنے والے کا وجود ضروری ہے ورنہ تمام اشیاء ایک دوسری سے مقدم یا مؤخر نہ ہو سکتیں۔ اسی طرح بعض سے بعض کی شکلیں اور صورتیں مختلف ہیں یعنی اشکال وصور بعض اشیاء کے ساتھ مخصوص میں تو کوئی تخصیص کرنے والا ضرور ہے جو کہ صورتیں الگ اور مخصوص کر کے دے اگر یہ کام کرنے والا حادث ہوتا تو یہی ضرورت اس کی بھی ہوتی لہٰذا دونوں ایک ضرورت وحاجت کا شکار ہوتے لہٰذا خود اسی حاجت کا شکار دوسرے کی حاجت پوری نہ کر سکتا لہٰذا نہ کوئی تخصیص کرنے والا ہوتا نہ کہ مقدم مؤخر کرنے والا کیونکہ ہر ایک کی خواہش اور تقاضا یہی ہوتا لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ قدیم ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

---

(۱۲۱) علی بن محمد المروزی (ت ۳۵۱) (سیر ۱۶/۳۸)، ویحیی بن معاذ ھو: الرازی (ت ۲۵۸) (سیر ۱۳/۱۵)

اگر کوئی کہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ وہ نہ جسم ہے نہ جوہر ہے نہ عرض ہے؟
جواب یہ ہوگا کہ اگر وہ جسم ہوتا تو وہ مرکب ہوتا کیونکہ جسم مرکب شئی کا نام ہے اور مرکب ایک نہیں بلکہ دو یا زیادہ سے ترکیب پانے والی شئی ہوتی ہے جب کہ اللہ سبحانہ شئی واحد ہے تالیف وترکیب کا احتمال نہیں رکھتا۔ وہ مرکب ہونے سے پاک ہے یوں وہ جسم نہیں ہے۔ اور وہ عرض نہیں ہے اس لئے کہ عرض وہ ہوتا ہے جس کی بذات خود بقاء صحیح نہیں ہو بذات خود قائم نہ ہو بلکہ وہ کسی دوسری شئی کے ساتھ قائم ہو جب کہ اللہ تعالیٰ قائم بنفسہ قائم بذاتہ ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔ اس کا عدم صحیح نہیں۔
اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اللہ قدیم سبحانہ شئی ہے مگر اشیاء جیسا نہیں تو اسی طرح تم یہ انکار کر دیا کہ وہ جسم ہے مگر اجسام کی طرح اور اجسام جیسا نہیں؟
جواب دیا جائے گا کہ اگر یہ بات لازم ہوتی تو یہ بھی لازم ہوتا کہ وہ صورۃ ہو مگر صورتوں جیسی نہیں اور جسد ہو مگر اجساد جیسا نہیں۔ جوہر ہو مگر جواہر جیسا نہیں جب یہ لازم نہیں آتا تو وہ بھی لازم نہیں آتا۔
لفظ شئی نام ہے اور علامت پر موجود چیز کا جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو شئی کا نام دیا ہے ارشاد باری ہے:

قل ای شیئی اکبر شهادة؟ قل اللّٰه اکبر شهید بینی و بینکم (انعام ۱۹)

فرمادیجئے کون سی شئی بڑی ہے شہادت کے اعتبار سے؟ فرمادیجئے اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی لفظ استعمال کیا ہے جب کہ اپنے آپ کو جسم کا نام نہیں دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ جسم یا جسد استعمال نہیں فرمایا، اور نہ ہی اس کے مسلمانوں نے اتفاق کیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وللّٰه الاسمآء الحسنی فادعوه بها و ذروا الذین یلحدون فی اسمائه سیجزون ما کانوا یعملون. (اعراف ۱۸۰)

اللہ تعالیٰ کے خوبصورت نام ہے انہیں ناموں کے ساتھ اس کو پکاریئے ان لوگوں کو چھوڑ دیجئے جو اللہ کے ناموں میں الحاد اور بے دینی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جلدی اس کا بدلہ دیئے جائیں گے جو عمل کرتے تھے۔

(ان ناموں میں کوئی نام جسم یا جسد وغیرہ نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو جسم کہنا درست نہیں۔ (مترجم)
اگر کہا جائے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنوعات کے مشابہ نہیں ہے اور وہ وہم اور تصور میں نہیں آسکتا تو جواب یہ دیا جائے گا کہ۔ اگر اللہ تعالیٰ مصنوع اور بنائی چیزوں کے مشابہ ہوتا تو اس پر وہ سب کچھ جائز ہوتا جو ان مصنوع ومخلوق چیزوں پر جائز ہے نقص کی علامات اور حادث ہونے کی نشانیاں اور دوسرے محدث وموجد کی ضرورت اور احتیاج۔ اور یہ بات اس کی نفی کی مقتضی ہے لہذا واجب ہوا کہ وہ اسی طرح ہے جیسا کہ اس نے اپنے آپ کو موصوف کیا ہے۔

لیس کمثله شیئی وهو السمیع البصیر. (شوریٰ ۱۱)

اس کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

(اللہ تعالیٰ کسی شے کے مشابہ نہیں اس امر کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ) ہم روزمرہ مشاہدہ کررہے ہیں کہ ہمارے سامنے جتنی بنائی ہوئی چیزیں وہ اپنے بنانے والے کے مشابہ نہیں ہیں، مثلاً کتابت کاتب کے مشابہ نہیں ہے۔ عمارت بانی کے مشابہ نہیں ہے اسی طرح دیگر وہ تمام اشیاء جو ظاہر ہیں اور اپنے بنانے والے کے مشابہ نہیں ہیں اور بنانے والا اپنی بنائی ہوئی اشیاء کے مشابہ نہیں ہے ان ظاہر چیزوں سے ہم غائب چیز پر دلیل پکڑ سکتے ہیں اور ہم نے اسی سے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کسی اپنی بنائی ہوئی شئی کے مشابہ نہیں اور نہ ہی کوئی شئی اس کے مشابہ ہے۔
اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ بنفسہ وبذاتہ قائم ہیں اپنے ماسوا سے مستغنی ہے تو اسے جواب دیا جائے گا کہ۔

اگر وہ بذات خود قائم نہ ہوتا تو وہ اپنے قیام کے لئے اپنے ماسوا اور غیر کا محتاج ہوتا۔ تو یہ دلیل ہوتی حادث ہونے کی اگر وہ حادث ہوتا تو دیگر حادث اشیاء پر جو تغیرات جائز ہیں وہ سب کچھ اس پر بھی جائز ہوتے حالانکہ اس کے قدیم ہونے پر دلائل قائم ہو چکے ہیں لہذا وہ بذات خود قائم ہے دوسروں سے مستغنی ہے اپنے وجود کے اندر تا نکہ وہی سب کا قائم کرنے والا رہے اس کو کوئی قائم رکھنے والا نہ ہو اور وہ سب سے مستغنی ہو کسی کا محتاج نہ ہو جو مستغنی نہ ہو بلکہ اپنے وجود میں دوسرے کا محتاج ہو کسی اور کا خالق و موجد حقیقی کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر کوئی سوال کرے کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے عالم ہے قادر ہے؟ اس کی کیا دلیل ہے؟ جواب یہ ہے کہ۔ اللہ تعالیٰ کے فعل کا ظہور اس کی حیات۔ اس کی قدرت اور اس کے علم کی دلیل ہے اس لئے کہ اس فعل کا ظہور اور وقوع میت سے اور عاجز سے اور لاعلم اور جاہل سے ممکن نہیں ہے جب اس کے افعال وجود میں آ چکے ہیں جو کہ میت سے۔ عاجز سے جاہل سے وجود میں نہیں آ سکتے تو لامحالہ ثابت ہوا کہ جس سے یہ افعال صادر ہوئے ہیں یقیناً وہ ہی ہے قادر ہے عالم ہے اگر کوئی سوال کرے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ مرید ہے یعنی ارادہ کرتا ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ وہ زندہ ہے۔ عالم ہے، نہ وہ مجبور ہے نہ وہ مغلوب اور عاجز ہے نہ ہی اس کے ساتھ کوئی ایسی مشکل ہے جو اسکو ان امور سے روک سکے ہر وہ ذات جو زندہ ہو جاہل نہ ہو اور اس کے ساتھ کوئی ایسی مشکل نہ ہو جو اس کے ارادے کو روک دے وہ اپنے ارادے کا مالک ہوتا ہے۔ مختار ہوتا ہے قصد کرنے والا ہوتا ہے۔

اگر کوئی سوال کرے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ سمیع ہے بصیر ہے؟

جواب دیا جائے گا کہ وہ زندہ ہے اور زندہ وجود کے لئے یہ محال ہوتا ہے کہ وہ سمع وبصر کی صفت سے خالی ہو جب کہ وہ کسی مانع صفت سے خالی ہو کیونکہ منع مانع اور ممنوع کو تقاضا کرتا ہے۔ اور جو ممنوع ہو وہ مغلوب ہوتا ہے۔ اور جو مغلوب ہو یہ صفت حادث کی ہوتی ہے جب کہ باری تعالیٰ قدیم ہے ہمیشہ ہے وہ سمیع ہے بصیر ہے ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اگر کوئی سوال کرے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ متکلم ہے؟

جواب دیا جائے گا کہ اللہ حی ہے زندہ ہے ساکت نہیں ہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی آفت نہیں لگی ہوئی جس کی وجہ سے وہ کلام نہ کر سکے۔ اور ہر وہ زندہ جو ایسا ہو وہ متکلم ہوتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ متکلم ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ جس کو کلام کرنا محال ہو اس کی طرف سے خطاب کرنا اور حکم وامر کا پایا جانا بھی محال ہوتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب بھی موجود ہے امر بھی موجود ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ متکلم ہے اگر سوال کیا جائے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ۔ قادر۔ عالم۔ ارادہ کرنے والا۔ سمیع بصیر متکلم تھا اور رہے گا؟

جواب یہ ہے کہ۔ کہ اگر اللہ ہمیشہ سے زندہ۔ قادر۔ عالم۔ ارادہ کرنے والا۔ سننے والا دیکھنے والا۔ کلام کرنے والا نہ ہوتا تو لامحالہ وہ۔ میت ہوتا۔ عاجز ہوتا جاہل ہوتا۔ ارادہ نہ کر سکتا۔ نہ سن سکتا نہ دیکھ سکتا نہ کلام کر سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو لازمی بات ہے کہ پھر وہ کچھ کر بھی نہ سکتا اس سے کوئی چھوٹا یا بڑا فعل اور کام بھی وجود میں نہ آ سکتا جب کہ مشاہدہ اس سب کچھ کو غلط بتا رہا ہے۔ بلکہ وہ سب کچھ کر چکا ہے اور کر رہا ہے تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ ہمیشہ ایسے تھا اور ہمیشہ ایسے رہے گا۔ اگر کوئی سوال کرے کہ کیا دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ حی ہے۔ قادر ہے عالم مرید ہے سمیع ہے بصیر ہے متکلم ہے حیات کا مالک ہے قدرت اور علم ارادے۔ سمع بصر اور کلام کا مالک ہے۔ جواب دیا جائے گا کہ ایسی موجود ہستی کا سرے سے اثبات محال ہے جو موجود تو ہو اللہ بھی ہو حی قادر عالم مرید سمیع بصیر متکلم تو ہو لیکن وہ حیات قدرت علم ارادہ سمع بصر کلام کا مالک نہ ہو بلکہ ان صفات کے ہوتے ہوئے ان صفات کا اثبات اس کے لئے لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولایحیطون بشئی من علمه الا بماشاء. (البقرہ ۲۵۵)

کائنات کے سارے لوگ اللہ کے علم میں سے کسی شئی کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

وسع کل شیئی علماً (طٰہٰ)
ہر شے سے اس کا علم فراخ ہے۔

تیسرے مقام پر فرمایا:

وان اللّٰہ قد احاط بکل شيءٍ علماً. (الطلاق ۱۲)
اللہ تعالیٰ نے ہر شئی کو اپنے علم کے احاطہ میں لیا ہوا ہے۔

یعنی اس کے علم نے تمام معلومات کا احاطہ کرلیا ہے۔علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو اس مفہوم میں وارد ہوئی ہیں اسی مذکورہ بات کی دلیل ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین. (الذاریات ۵۸)
بے شک اللہ ہی رزاق ہے اور وہ بڑی مضبوط قوت والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے طاقت وقوت کو ثابت فرمایا ہے اور یہی قدرت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے علم کو ثابت فرمایا ہے۔
لہذا یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ وہ عالم ہے علم کے ساتھ اور قادر ہے قدرت کے ساتھ اس لئے کہ اگر یہ ممکن ہوتا کہ عالم تو ہو لیکن اس کو علم نہ ہو یہ بھی ممکن ہوتا کہ علم تو ہو مگر کوئی اس کا عالم نہ ہو۔جیسے اگر یہ ممکن ہوتا کہ فاعل تو ہو مگر اس کا کوئی فعل نہ ہو۔تو یہ بھی ممکن ہوتا کہ فعل تو ہو مگر اس کا فاعل نہ ہو جب یہ محال ہے کہ فاعل ہو مگر اس کا کوئی فعل نہ ہو۔جیسے یہ محال ہے کہ فعل ہو مگر فاعل نہ ہو اسی طرح یہ بھی محال ہے کہ عالم تو ہو مگر اس کا علم نہ ہو۔جیسے یہ محال ہے کہ علم ہو لیکن اس کا کوئی عالم نہ ہو۔
اس لئے کہ عالم کے عالم ہونے میں اگر علم شرط نہ ہوتا تو اس کا عدم بھی ہر عالم میں نقصان وہ نہ ہوتا یہاں تک کہ صحیح ہونا ہر عالم کہ وہ عالم ہو عدم علم کے باوجود۔جب عالم کے لئے علم شرط تھا بعض میں تو یہ واجب ہوا کہ ہر عالم میں علم ہو بوجہ امتناع اختلاف حقائق کے دو موصوفوں میں۔
دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ۔فعل کے احکام عدم علم کے ساتھ ممتنع ہیں ہماری طرف سے جیسے ممتنع ہے ہمارے غیر عالم ہونے کے ساتھ۔جیسے علماء ہونے میں تمام محکمین میں برابری واجب ہے ایسے اس بات میں بھی ان میں برابری واجب ہے کہ علم بھی ان کے لئے ہو۔بوجہ محال ہونے اس کے وقوع کے غیر ذی علم سے ہماری طرف سے۔مثل محال ہونے اس کے وقوع کے غیر عالم سے ہماری طرف سے (ایک وجہ یہ ہے) کہ علم کی حقیقت وہ ہوتی ہے۔جس کو علم والا جانتا ہے۔جس کے عدم کے ساتھ وہ عالم نہیں ہوتا پس اگر قدیم بذات خود عالم ہو تو ذات اس کی علم ہوگی۔اور عالم بمعنی علم ہونا درست نہیں اگر اس بات پر جو ہم نے ذکر کی آیات سے معارضہ کریں جیسے ارشاد باری ہے:

وفوق کل ذی علم علیم. (یوسف ۷۶)
کہ ہر ذی علم سے بڑے علم والا ہوتا ہے۔

تو ہم یہ جواب دیں گے کہ۔ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذو علم ہے بطور نکرہ بلکہ ہم کہہ رہے ہیں وہ علم والا ہے بطور معرفہ جیسے ہم کہتے ہیں وہ ذالجلال والاکرام ہے بطور معرفہ ہم اس کو ذوجلال واکرام نہیں کہتے بطور نکرہ۔
لہذا آیت مذکورہ کا معنی اس وقت فوق کل ذی علم محدث من اعلم منه ہوگا یعنی ہر ذی علم حادث سے کوئی بڑا علم والا بھی ہوتا ہے۔
اگر کچھ لوگ اعتراض کریں کہ اس کا علم قدیم ہے حالانکہ وہ خود قدیم ہے۔جواب میں کہا جائے گا کہ۔ہمارے اصحاب میں سے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ازلی ہونے کا اثبات کرنے کے ساتھ اس بات کے قائل نہیں۔اور ان میں سے بعض اس کے قائل ہیں۔اور اس کے ساتھ کوئی اشتباہ بھی

واقع نہیں ہوتا۔اس لئے کہ قدیم وہ ہوتا ہے جو اپنے وجود میں متقدم ہو بشرط مبالغہ۔اور متقدم فی الوجود وہی وجود ہی ہوتا ہے۔اور وجود کسی ایک کے نزدیک بھی اشتباہ کو لازم نہیں کرتا۔تو اسی طرح متقدم فی الوجود اشتباہ واجب نہیں کرتا اور اس لئے بھی کہ قدیم ہونا وصف مشترک ہے۔جو استعمال سے ثابت ہے یوں کہا جاتا ہے۔شیخ قدیم۔بناء قدیم۔عرجون قدیم۔پرانا بزرگ۔پرانی عمارت۔پرانی شاخ وغیرہ تو مشترک وصف میں اشتراک کے ساتھ اشتباہ واقع نہیں ہوتا۔

اس لئے کہ اگر قدیم ہونے میں اشتراک کے ساتھ اگر اشتباہ واقع ہوتا اشتراک فی الحدث کے ساتھ بھی اشتباہ واقع ہوتا۔جب اشتراک فی الحدث کے ساتھ اشتباہ واقع نہیں ہوتا تو اشتراک فی القدم کے ساتھ بھی واقع نہیں ہوتا۔

اور اس لئے کہ ہمارے نزدیک متشبہین کی حقیقت۔دو غیر چیز ہوتی ہیں ایسی دو غیر کہ ایک پر جو سب کچھ جائز ہو دوسرے پر بھی صحیح ہو اور ایک دوسرے کے قائم مقام ہو۔جب کہ اللہ کی صفات اس کی غیر نہیں ہیں۔

اگر کچھ لوگ اعتراض کریں۔کہ اگر اللہ تعالیٰ کا علم ہو تو وہ تین حال سے خالی نہ ہوگا۔یا تو وہ خود وہی ہوگا۔یا اس کا غیر ہوگا۔یا اس کا بعض ہوگا۔(تینوں صورتیں غلط ہیں) جواب دیا جائے گا کہ یہ محض دعویٰ ہے۔بلکہ اللہ کے علم کا انکار ہے۔یہ جائز نہیں کہ یہ کہا جائے کہ علم وہی خود اللہ ہے اس لئے کہ یہ محال ہے کہ علم عالم ہو۔

اور یہ بھی جائز نہیں کہ یہ کہا جائے اس کا علم اس کا غیر ہے۔اس لئے کہ علم کی مفارقت اس سے محال ہے اور دو غیروں کا مطلب یہ ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کی مفارقت کسی بھی صورت میں دوسرے سے محال ہو۔اور اللہ کا بعض کہنا بھی جائز نہیں۔اس لئے کہ اس کا موصوف یعنی اللہ تعالیٰ کے حصے نہیں ہو سکتے وہ جزئیت اور بعضیت سے پاک ہے اگر اعتراض کریں کہ۔اگر اس کا علم ہو تو وہ عرض ہو جو مکتسب اور حاصل کردہ ہوگا۔مضطر الیہ ہوگا یعنی وہ اس کی طرف مجبور ہوگا۔تو اعتقادی طور پر وہ ہمارے علوم یعنی مخلوق کے علوم کی جنس سے ہوگا اس لئے کہ یہی حکم علم معقود کا ہے۔

جواب دیا جائے کہ۔معاملہ اس طرح نہیں ہے۔اس لئے کہ یہ علم علم نہیں ہے اس لئے کہ عرض ہے یا اس کیفیت وصفت پر ہے جو تم نے ذکر کی ہے۔بلکہ علم تھا اس لئے کہ علم بہ جانا گیا پھر مجبور کیا گیا۔

اگر علم محدث ہوتا تو اس کا علم عرض ہوتا کسبی ہوتا یا اس کی طرف مجبوری ہوتی۔اور اگر وہ علم حادث نہیں تو جو چیز حادث کو لازم ہے کہ اس کے ساتھ موصوف ہونا صحیح نہیں ہوگا۔جب لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم ہو غیر معتقد غیر مکتسب ہو غیر مضطر ہو تو لازم ہوا کہ اس کا ایسا علم ہو جو ان صفات سے موصوف ہو سکے جو تم نے ذکر کی ہیں۔

اگر لوگ یہ اعتراض کریں کہ اگر اللہ تعالیٰ عالم ہے علم کے ساتھ تو وہ اپنے علم کا محتاج ہوتا ہے جواب دیا جائے گا کہ حاجت وضرورت اس پر جائز نہیں کیونکہ وہ غنی ہے اس کا علم اس کا غیر نہیں ہے اور اسی طرح اس کی تمام صفات ذاتیہ اس کی غیر نہیں ہیں۔اس کی بعض بھی نہیں ہیں یہاں تک کہ اس کو اپنے غیر اپنے بعض کی طرف ضرورت وحاجت کے ساتھ موصوف کیا جا سکے۔

اگر لوگ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر اس شئی کا علم ہے جس کا معلوم کیا جانا صحیح اور ممکن ہو جواب دیا جائے گا کہ۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی یہ صفت بیان کی ہے۔

لتعلموا ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر و ان اللّٰہ قد احاط بکل شیئی علماً۔ (طلاق ۱۲)

تا کہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے اور اللہ نے ہر شئی کو علم کے احاطہ میں لے لیا ہے۔

بہر حال غیر اللہ یعنی اللہ کے ماسوا کے لئے ممکن نہیں کہ ہر شئی کے علم کے ساتھ عالم ہو۔ ہر شئی کے بارے اس کو علم ہونا ممکن بھی نہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہر معلوم کا عالم ہونا لازم ہے۔ اسی طرح لازم ہے کہ اس کا علم ہر اس چیز کا علم ہو جس کا معلوم ہونا ممکن ہو۔

اللہ تعالیٰ کی تمام ذاتی صفات میں ہی کلام ہے جو اس کے علم کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات میں سے کسی صفت کے بارے میں یہ جائز نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ اس کی مجاور ہیں کیونکہ مجاورت تقاضا کرتی ہے ایک دوسرے سے چھونے اور مس کرنے کو یا مقاربت کو مکان وجگہ کے اعتبار سے جب سب کچھ اجسام کی صفت ہے اور اجسام حوادث کا محل ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی نہ کہا جائے کہ صفات اس میں داخل ہوگئی ہیں اس لئے کہ حلول مجاورت کو تقاضا کرتا ہے جب کہ مجاورت کے باطل ہونے پر دلیل قائم ہو چکی ہے، اور یہ بھی نہ کہا جائے کہ اس کی صفات اس کی مخالف ہیں یا اس کے مفارق اور جدا ہیں اس لئے کہ مخالفت اور مفارقت فرع ہیں غیریت کی۔ جب کہ اللہ اور اس کی صفات کے درمیان تغایر محال ہے اور یہ بھی نہ کہا جائے کہ وہ اس کی ملکیت ہیں اس لئے کہ جو چیز ملک ہوتی ہے اس میں تصرف وغیرہ ممکن ہوتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ کے بارے میں یہ نہ کہا جائے کہ وہ اپنی ذات میں مختلف میں نہ ہی یہ کہا جائے کے متفق ہیں اس لئے کہ وہ ایک دوسری سے متغایر نہیں ہیں۔

اور یہ بھی نہ کہا جائے کہ وہ صفات اللہ کے ساتھ ہیں یا اللہ کے اندر ہیں بلکہ یہ کہا جائے کہ صفات اس کی ذات کے ساتھ مختص ہیں اسی کے ساتھ قائم ہیں۔ وہ ہمیشہ سے ان کے ساتھ موصوف تھا اور ہمیشہ ان کے ساتھ موصوف رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کی کچھ صفات خبری ہیں بعض ان میں سے (وَجـــہ) چہرہ (دایاں) ہاتھ ہے ان کے اثبات کا طریقہ ان کے بارے میں خبر صادق کا وارد ہونا ہے ہم انہیں ثابت تو کریں گے لیکن ان کی کیفیت بیان نہیں کریں گے۔

بہر حال صفات فعل مثلاً خلق۔ رزق۔

یہ اغیار ہیں اور یہ سب لایزال ہیں دائمی ہیں ان کے ساتھ ازل میں اللہ کو موصوف کرنا درست نہیں۔

ہمارے اصحاب میں سے محققین نے یہ کہنے سے انکار کیا ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے بارے میں یہ کہیں کہ وہ ازل سے خالق اور رازق تھا مگر یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خالق ازلی ہے ہمارا رازق ازل سے جو کہ خلق اور رزق پر قادر تھا اس لئے کہ اس نے ازل میں پیدا نہیں کیا تھا پھر پیدا کیا۔ جب خالق کا نام وجود خلق کے بعد دیا گیا تو لازم نہیں کرتا تغیر کو اس کی ذات میں ہمارے اصحاب میں سے وہ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ قول کرنا جائز ہے۔ کہ وہ ازل سے خالق تھا رازق تھا اس معنی میں کہ عنقریب پیدا کرے گا اور عنقریب رزق دے گا۔

۱۲۲:.....ہمیں خبر دی ہے۔ ابوزکریا بن ابواسحاق نے انہوں نے کہا خبر دی ہے ابوالحسن طرائفی نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے عبداللہ بن صالح نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے علی بن طلحہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں۔

هل تعلم له سمياً (مریم ۶۵)

کیا تم جانتے ہو اس کے لئے نام۔

---

(۱۲۲)..... معاوية بن صالح الحضرمي هو : أبو عمرو (ت ۱۵۸) تقريب.

علي بن ابي طلحة، ارسل عن ابن عباس ولم يره (تقريب)

أخرجه ابن جرير في التفسير (۱۶/ ۸۰) عن علي بن عبدالله عن معاويه

وعزاه السيوطي في الدر المنثور (۴/ ۲۷۹) لابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم عن ابن عباس رضي الله عنهما.

یعنی کیا تم جانتے ہو رب تعالیٰ کی کوئی مثل یا مشابہ (یا ہم نام جانتے ہو)۔

۱۲۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب (ح) نے اور خبر دی ہے ہمیں ابوالحسن بن فضل قطان نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے علی بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ بن ماتی نے ان دونوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے احمد بن حازم بن ابی غرزہ غفاری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے خالد بن یزید نے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے اسرائیل نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

وهل تعلم له سمياً (مریم ۶۵) کہ ليس احد يسمىٰ الرحمن غيره.

ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے جس کا نام رحمٰن ہو اللہ کے ماسوا۔

(۱۲۳)..... ابو الحسين بن الفضل هو محمد بن الحسين بن محمد بن الفضل ابو الحسين الأزرق القطان سبق برقم ۸۴، وخالد بن يزيد هو الكاهلي أخرجه الحاكم (۳۷۵/۲) عن أبي زكريا العنبري عن محمد بن عبدالسلام عن إسحاق بن إبراهيم عن وكيع ويحيى بن آدم قالا: ثنا إسرائيل به.

وصححه الهاكم ووافقه الذهبي.

وعزاه السيوطي في الدرالمنثور (۲۷۹/۴) لعبد بن حميد وابن المنذر وابن ابي حاتم والحاكم وصححه والمصنف في الشعب.

باب نمبر۲

ایمان کا دوسرا شعبہ

اللہ کے تمام رسولوں صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ایمان

دل کے اعتقاد اور زبان کے اقرار سمیت تمام رسولوں کے ساتھ ایمان لانا (ایمان بالرسل ہے) مگر ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسوا دیگر تمام رسولوں کے ساتھ ایمان بایں طور ہوگا کہ سارے اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں ان لوگوں کی طرف جن کے تذکرے میں یہ بیان ہوا ہے کہ فلاں فلاں رسول فلاں فلاں قوم کی طرف بھیجے گئے تھے اور وہ اپنی نبوت ورسالت میں سچے تھے اور حق پر تھے۔

جب کہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان اس بات کی تصدیق کرنا ہوگا کہ آپ اللہ کے نبی اور رسول تھے ان سب لوگوں کی طرف جن کی طرف آپ بھیجے گئے تھے اور ان سب کی طرف جو ان لوگوں کے بعد تھے یا ہوں گے قیامت قائم ہونے تک جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے (سب کی طرف آپ کی رسالت عام ہے۔)

قرآن مجید میں ایمان باللہ کے ساتھ ایمان بالرسل کی تعلیم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱)......امنوا باللّٰہ ورسولہ (الحدید ۷)

ایمان لاؤ اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ۔

تشریح:......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ ایمان لانے کے حکم کو اپنے ساتھ ایمان لانے کے حکم کے ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے۔

(۲)......والمؤمنون کل امن باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ. (البقرۃ ۲۸۵)

سب مؤمن بھی ایمان لائے ہیں، ہر ایک ایمان لایا اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں، اور اس کے رسولوں کے ساتھ، ہم فرق نہیں ڈالتے کسی ایک کے درمیان اس کے رسولوں میں سے۔

(۳)......ان الذین یکفرون باللّٰہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا. (النساء ۱۵۰)

بلاشبہ جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور فرق کرنا چاہتے ہیں (ایمان کے حوالے سے) درمیان اللہ کے اور اس کے رسولوں کے اور کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں بعض پر اور انکار کرتے ہیں بعض کا اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ اختیار کر لیں اس کے بیچوں بیچ کوئی دوسرا رستہ۔

اولئک ھم الکفرون حقاً

وہ لوگ اصلی کافر ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض رسولوں کے ساتھ کفر کرنے کو تمام رسولوں کے ساتھ کفر کرنا قرار دیا ہے۔ پھر تمام رسولوں کے ساتھ کفر کرنے کو اپنی ذات کے ساتھ کفر کرنا قرار دیا ہے۔

(۴) ..... والذین امنوا باللہ ورسلہ الخ (نساء ۱۵۲)

جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور نہ فرق کیا (ایمان کی بابت)
ان میں سے کسی ایک کے درمیان۔ یہی لوگ ہیں اللہ تعالیٰ جن کو ان کے اجر دے گا۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اچھا انجام و اچھا ٹھکانہ انہیں لوگوں کے لئے ہوگا جو ایمان لانے میں اللہ اور رسولوں میں اور تمام رسولوں کے درمیان فرق نہ کریں بلکہ تمام رسولوں پر ایمان لائیں۔

ہم روایت کر چکے ہیں ابن عمر کی روایت میں حضرت عمر بن خطاب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ نے فرمایا۔

ان تؤمن باللّٰہ وملئکتہ، وکتبہ ورسولہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر کلہ خیرہ وشرہ.

کہ تو اللہ پر ایمان لے آ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ اور تو ایمان لا تقدیر کے ساتھ یعنی اچھی اور بری (دونوں کے ساتھ)

۱۲۴:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی جعفر رزاز نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن مقری نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے کھمس بن حسن نے کہ میں نے سنا عبداللہ بن بریدہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث انہوں نے بیان فرمائی۔

اسی حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں کھمس کی روایت سے نقل کیا ہے۔

۱۲۵:..... ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابراہیم بوشنجی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے امیہ بن امام نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یزید بن زریع نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے روح بن قاسم نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

امرت ان اقاتل الناس حتیٰ یشھدوا ان لاالہ الااللّٰہ ویؤمنوبی وبما جئت بہ فاذ فعلوا ذلک عصموا منی دماء ھم واموالھم الابحقھا، وحسابھم علی اللّٰہ.

میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لاالٰہ الااللہ کی شہادت دیں اور مجھ پر ایمان لائیں اور جو چیز میں لایا ہوں (قرآن) اس پر ایمان لائیں وہ جب یہ کام کرلیں وہ بچالیں گے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال مگر ان کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

امام مسلم نے اس روایت کو اپنی صحیح میں امیہ بن بسطام سے روایت کیا ہے۔

۱۲۶:..... ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن لیث نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن منصور نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے معاذ

(۱۲۴)..... عیسی بن عبداللہ الطیالسی (۲۷۵) تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۱۰) اخرجہ مسلم (ص ۳۷)

(۱۲۵)..... یحیی بن محمد العنبری ابوزکریا (ت ۳۴۴) (سیر ۱۵/۵۳۳)، وامیۃ بن بسطام (ت ۲۳۱) تقریب، یزید بن زریع ھو ابومعاویۃ (تقریب).

بن ہشام نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل پالان پر آپ کے پیچھے سوار تھے آپ نے فرمایا اے معاذ۔ انہوں نے جواب دیا لبیک یا سعدیک یعنی حاضر ہوں یارسول اللہ اور سعادت حاصل کرر ہا ہوں آپ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں جو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت ورسالت کی بھی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یارسول اللہ۔ کیا میں اس بات کی لوگوں کو اطلاع کر نہ دوں تاکہ لوگ خوش ہو جائیں گے۔ آپ نے جواب دیا۔ ایسا کرنے سے لوگ اسی کا آسرا کر لیں گے (عمل کرنے سے سستی کریں گے) حضرت معاذ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت بتادی تھی تاکہ حدیث چھپانے اور کتمان حق کرنے کے) گنہگار نہ ہو جائیں۔

۱۲۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن روح مدائنی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن عمر بن فارس نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ وہ بیان کرتے تھے حضرت معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من شهد ان لااله الاالله مخلصاً من قلبه وان محمداً رسول الله دخل الجنة.

جوشخص اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں سچے دل سے
اور یہ شہادت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۲۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر احمد بن کامل بن خلف قاضی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن محمد نے یعنی ابوقلابہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے قریش بن انس نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حبیب بن شہید نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ھصان بن کاہل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

من مات يشهد ان لااله الاالله وانى رسول الله يرجع ذالك الى قلب موقن دخل الجنة.

جوشخص اس حال میں مرجائے کہ وہ یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں یہ بات یقین کرنے والے دل سے ہو۔ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

۱۲۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں

---

(۱۲۶)..... علي بن محمد بن سختويه ابو الحسن (ت ۳۳۸) (شذرات ۳۴۸/۲)، وإسحاق بن منصور هو : أبويعقوب التميمي (ت ۲۵۱)
ومعاذ بن هشام هو : ابن أبي عبدالله الدستوائي (ت ۲۰۰) (تقريب).
أخرجه مسلم (ص ۶۱)

(۱۲۷) ..... علي بن عبدالله بن إبراهيم الهاشمي أبو الحسن (سير ۳۲۱/۱۷)، وعثمان بن احمد بن السماك أبوعمرو (ت ۳۴۴) (سير ۴۴۴/۱۵)، وعبدالله بن روح المدائني (ت ۲۷۷) (سير ۵/۱۳)، وعثمان بن عمر بن فارس (ت ۱۹۹) (تقريب)
والحديث سبق برقم (۷)

(۱۲۸)..... أحمد بن كامل بن خلف أبوبكر القاضي (ت ۳۵۰) خط ۳۵۷/۴ تحفة الاشراف (۴۰۵/۸)
أخرجه النسائي في اليوم والليلة، وابن ماجة (۳۷۹۶) كلاهما من طريق يونس عن حميد بن هلال به، وأخرجه النسائي في اليوم والليلة من طريق ابن أبي عدى عن حبيب بن الشهيد به.

حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قریش بن انس نے پھر اس نے مذکورہ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کی ہے سوا اس کے کہ انہوں نے کہا عبدالرحمن بن مرۃ سے معاذ بن جبل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

انبیاء ورسل کی تعداد:

۱۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔احمد بن عبدالجبار نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے مسعودی سے اس نے کہا مجھے خبر دی ہے ابوعمرو دمشقی نے عبید بن خشخاش سے انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی۔

یارسول اللّٰہ کم المرسلون؟ رسول کتنے ہیں؟

قال ثلاث مائة وبضعة عشر جماً غفيراً قال قلت ادم نبی کان؟ قال نعم بنی متکلم؟

تین سو دس سے اوپر تھے بڑی جماعت تھی میں نے کہا کیا آدم علیہ السلام بھی نبی تھے؟

آپ نے فرمایا ہاں نبی تھے اللہ نے اس کے ساتھ کلام کی تھی۔

۱۳۱۔وہ فرماتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن ثابت سے انہوں نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صلوا علی انبیآء اللّٰہ ورسلہ فان اللّٰہ بعثھم کما بعثنی.

اللہ کے سارے نبیوں پر درود بھیجو اور سارے رسولوں پر بیشک اللہ نے ان کو بھی ایسے بھیجا تھا جیسے مجھے بھیجا ہے۔اور یحییٰ بن سعید سعدی بصری نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے اس نے روایت کیا ہے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبید بن عمر لیثی سے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے ابوذر کہتے ہیں میں نے کہا یارسول اللہ۔

کم النبیون؟

نبی کتنے تھے؟

قال مائة الف نبی واربعة وعشرون الف نبی.

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی تھے۔

---

(۱۳۰) ... احمد بن عبدالجبار (سیر ۱۳/۵۵)، المسعودی هو:

عبدالرحمن بن عبدالله المسعودی (ت ۱۶۵) (تقریب)

عبید بن الخشخاش هو أبوعمرو الدمشقی

اخرجه أحمد (۱۷۸/۵) عن وکیع به.

(۱۳۱) موسی بن عبیدة بن نشیط أبوعبدالعزیز (ت ۱۵۳) محمد بن ثابت بن أبی هریرة مجهول (تقریب)

اخرجه الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد ۱۰۵/۸ من طریق أبی عاصم عن موسی بن عبیدة به.

المطلب العالیة (۳۳۲۷) وعزاه الحافظ (لابن أبی عمر) وزاد البوصیری فی عزوه لأحمد بن منیع وقال البوصیری:

فی إسناده موسی بن عبیدة وهو ضعیف

والحدیث ضعفه الحافظ فی فتح الباری ۱۶۹/۱۱ وعزه للقاضی إسماعیل

وعزاه السیوطی فی الدرالمنثور ۲۲۰/۵ لعبدالرزاق والقاضی إسماعیل وابن مردویه والمصنف فی الشعب.

میں نے کہا کم المرسلون منھم؟

ان میں رسول کتنے تھے؟

قال ثلاث مائة و ثلاثة عشر .

تین سو تیرہ تھے۔

۱۳۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن فضل ساصری نے بغداد میں انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن عرفہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید سعدی بصری نے پھر وہی مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

یہی روایت ایک دوسرے طریقہ سے حضرت ابوذر سے مروی ہے جو کہ غیر قوی ہے۔

۱۳۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوذکریا عنبری نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالسلام سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن ابراہیم نے انہوں نے کہا خبر دی ہے عمرو بن محمد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اسرائیل سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

واذکر فی الکتاب ابراھیم انه کان صدیقا نبیاً (مریم ۴۱)

اے پیغمبر قرآن مجید میں حضرت ابراہیم کا تذکرہ پڑھئے بیشک وہ سچا نبی تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سارے انبیاء کرام بنی اسرائیل میں سے تھے مگر دس۔

❶...... حضرت نوح علیہ السلام۔
❷...... حضرت صالح علیہ السلام۔
❸...... حضرت ہود علیہ السلام۔
❹...... حضرت لوط علیہ السلام۔
❺...... حضرت شعیب علیہ السلام۔
❻...... حضرت ابراہیم علیہ السلام۔
❼...... حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔
❽...... حضرت اسحٰق علیہ السلام۔
❾...... حضرت یعقوب علیہ السلام۔
❿...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۳۲) ..... علی بن الفضل السامری الستوری أبوالحسن، الحسن بن عرفة (ت ۲۵۷) (تقریب)

اخرجه المصنف فی السنن الکبری ۹/۴ وقال : تفرد به یحیی بن سعید السعیدی.

وقال الذهبی فی المیزان ۴/۳۷۷:

یحیی بن سعید القرشی العبشمی السعدی وقیل السعدی الشهید عن ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر عن أبی ذر بحدیثه قال العقیلی لایتابع علیه، وقال ابن حبان یروی المقلوبات، والملزقات لایجوز الاحتجاج به إذا انفرد.

انبیاء میں سے صرف دو ایسے تھے جن کے دو نام تھے:

❶ ..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرا نام مسیح ہے۔

❷ ..... یعقوب علیہ السلام ان کا دوسرا نام اسرائیل ہے۔

امام بیہقی کا فرمان:

ایمان بالرسول، ایمان باللّٰہ۔

کو بھی متضمن ہے۔ ایمان بالرسول درحقیقت اس کتاب کو بھی قبول کرنا ہے جو وہ اللہ کی طرف سے لائے ہیں اور اس پر عمل کرنے کا عزم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس بات کی تصدیق کرنا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں درحقیقت ان کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرنا ہے۔ اور یہی چیز ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کے طرف راجع ہوتی ہے اس لئے کہ وہ رسل کی تصدیق ہے اور اطاعت رسول میں درحقیقت اطاعت مرسل (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت) ہے۔

اس لئے کہ اسی کے حکم سے ہی تو اس کی اطاعت اس نے کی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ۔ (النساء ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی۔

امام بیہقی نے فرمایا۔

نبوۃ۔ اسم ہے نبأ سے مشتق ہے اور نبأ خبر کو کہتے ہیں۔ مگر اس موقع پر خبر سے مراد خاص خبر ہے اور نبی وہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے میں سے کسی ایک بندے کو یہ عزت واکرام عطا کرتے ہیں اور اس کو باقی لوگوں سے ممتاز بنا دیں گے اس کی طرف وحی بھیج کر۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسے اپنی شریعت پر مطلع کرتے ہیں امر نہی وعظ۔ ارشاد وعد۔ وعید وغیرہ امور سے لہٰذا نبوت اس طرح کی خبر اور ایسی ہی اطلاعات جو ان مذکورہ صفات سے متصف ہو کا نام ہے۔ تو نبی وہ ذات مقدس ہوتی ہے جس کو ان امور کی خبر دی جاتی ہے۔ ان اطلاعات کے ساتھ اگر ان امور کو لوگوں تک پہنچانے اور تبلیغ کرنے اور لوگوں کو اس کی دعوت دینے کا حکم بھی ساتھ ساتھ ہوتا ہے تو وہی انسان نبی اور رسول ہوتا ہے۔

اور اگر اس کی طرف وحی اس لئے القا کی جاتی ہے تا کہ وہ خود بذاتہ اس پر عمل کرے۔ اور اس کو اس کی تبلیغ اور اس کی دعوت کا حکم نہیں دیا جاتا تو وہ نبی ہوتا ہے رسول نہیں ہوتا لہٰذا ہر رسول نبی ہوتا ہے، اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے تخلیق کائنات کے بارے میں واضح آیات کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے اور مخلوق کے مخلوق ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور کائنات کے حادث ہونے پر دلالت کرتی ہیں اطلاع اور رہنمائی فرمائی ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبوت کے اظہار واعلان کے لئے بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

❶ ..... لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط (الحدید ۲۵)

البتہ تحقیق بھیجا ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ اور نازل کی ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور میزان عمل تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

❷ ..... رسلاً مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللّٰہ حجۃ بعد الرسول (النساء ۱۶۵)

بہت سے رسول بھیجے ہم نے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ نہ رہ جائے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت رسولوں کے بعد۔

⓸ ..... ولو انا اھلکنا ھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لو لا ارسلت الینا رسولا

فنتبع ایا تک من قبل ان نذل و نخزی. (طٰہٰ۔۱۳۴)

اگر ہم ان لوگوں کو رسول کے آنے قبل عذاب کے ساتھ ہلاک کر دیتے تو وہ قیامت میں یہ کہتے اے ہمارے رب ہماری طرف آپ نے کوئی رسول کیوں نہ بھیجا (اگر آپ رسول بھیجتے) تو ہم تیری آیات کی اتباع کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل ورسول ہوتے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ اسنے رسولوں کو اپنے بندوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے بھیجا اور اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر الزام ختم کرنے کے لئے۔

کہا گیا کہ اس میں کئی وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ:

(بسلسلہ رسل جاری فرما کر) اللہ تعالیٰ نے جس الزام اور جس حجت کو کاٹ دیا اور ختم کر دیا وہ یہ ہو سکتی تھی کہ لوگ قیامت میں یہ کہتے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے پیدا کیا تھا تاکہ ہم اس کی عبادت کریں تو چاہئے تھا کہ ہمارے لئے اس عبادت کو بھی بیان کر دیا جاتا جو ہم سے مطلوب تھی، اور جس عبادت کو ہمارے لئے پسند کیا تھا۔ یہ بیان کیا جاتا کہ وہ عبادت کیا ہے؟ اور کیسی ہے؟

اگر چہ ہماری عقلوں میں اس سے فائدے کا حاصل کرنا اور اس کا شکر کرنا ان نعمتوں پر جن کا ہمارے اوپر اس نے انعام فرمایا ہے تو تھا لیکن یہ ہماری عقلوں میں نہیں آتا تھا کہ اظہار عجز وذلت اس کے آگے کیسے کریں؟ اور اظہار عبدیت ہماری طرف سے کس طرح ہونا چاہئے اور کس طور پر مناسب ہے کہ اس کا اظہار ہو لہٰذا یہ ان کی حجت اور ان کا یہ اعتراض اس طرح ختم کر دیا گیا کہ انہیں حکم دیئے گئے۔ انہیں کہی گئی اور ان کے لئے احکامات جاری کئے گئے۔ ان کے لئے راستے اور مناہج متعین کئے گئے لہٰذا وہ اچھی طرح جان گئے کہ ان سے کیا کچھ مطلوب ہے اور ان کے سارے شبہات دور ہو گئے۔

دوسری وجہ:

بے شک وہ حجت جو کاٹ دی گئی یہ تھی کہ لوگ یہ کہتے ہم لوگ شہوت وغفلت سے مرکب بنائے گئے تھے۔ ہمارے اوپر حرص وہوا مسلط کئی گئی تھی۔ ہمارے اندر شہوات ولذات رکھی گئی تھیں۔ اگر ہماری کسی ایسی انسان کو بھیج مدد کر دی جاتی کہ جب ہم بھول چوک اور سہو غلطی کا شکار ہوتے تو وہ ہمیں تنبیہ کر دیتا اور جب ہمیں ہوا وخواہش اس طرف مائل کرتی تو وہ ہمیں سیدھا چلاتا کیونکہ ہم سے مطلوب تو صرف اطاعت ہی تھی۔ لیکن ہمارے ساتھ ایسا نہ کیا گیا بلکہ ہمارے درمیان اور ہمارے نفسوں کے درمیان تخلیہ چھوڑ دیا گیا۔ اور ہمیں مکمل طور پر اپنے نفوس کے حوالے کر دیا گیا خصوصاً اس وقت جب ہماری کیفیات وہ تھی جو ہم نے بتلائی ہیں تو بلا محالہ ہمارے اوپر ہماری خواہشات غالب آ گئیں۔ ہم ان پر جبر کرنے پر قادر نہ رہ سکے تھے لہٰذا اسی واسطے ہم سے نافرمانیاں اور معاصی ہو گئے تھے۔

تیسری وجہ:

رسولوں کو بھیج کر جو الزام ختم کر دیا گیا اور جو حجت کاٹ دی گئی یہ تھی کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ ہمارے عقلوں میں ایمان کی اچھائی۔ سچائی۔ انصاف محسن کا شکر کرنے کی اچھائی تو آتی تھی۔ جھوٹ۔ کفر۔ ظلم وزیادتی کی قباحت وبرائی بھی ہماری عقلوں میں آتی تھی۔ لیکن ہماری عقلو میں از خود یہ بات نہیں آتی تھی کہ جو شخص اچھائی کو ترک کر کے برائی کی طرف چلا جائے حسن کو چھوڑ کر قبیح کا ارتکاب کرے وہ آگ کے عذاب میں ڈال دیا

جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ اور جو شخص قبیح کو چھوڑ کر حسن کا ارتکاب کرے گا برے کام چھوڑ کر اچھے کام کرے گا وہ جنت کا ثواب اور بدلہ دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہے گا یہ بات ہماری عقل میں نہیں آ سکتی تھی۔ کیونکہ یہ بات عقل سے معلوم نہیں ہو سکتی تھی اور عقل کے ساتھ نہیں سمجھا سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی بنائی ہے، جس کو جنت کہتے ہیں اور ایک مخلوق وہ بنائی ہے جس کو جہنم کہتے ہیں اور وہ آگ ہے اور وہ دونوں مخفی اور غائب تھیں لہٰذا اس بات کا ادراک کیسے ہو سکتا تھا کہ ایک گنہگاروں کے لئے بنائی گئی ہو اور دوسری اہل اطاعت کے لئے اگر ہم جان لیتے کہ ہم گناہ کرنے پر عذاب دیئے جائیں گے۔ اور محدود گناہوں پر محدود عذاب اور غیر محدود گناہ کرنے پر عذاب بھی غیر محدود دیئے جائیں گے اور محدود اطاعات پر غیر محدود ثواب دیئے جائیں گے اس لئے کہ ہم سے مطلوب صرف اطاعت تھی۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیج کر یہ تمام حجتیں کاٹ دیں اور یہ سارے الزام ختم کر دیئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے رسولوں کی بعثت کی صحت وضرورت پر حجت پکڑی ہے اور دلیل دی ہے۔

ان امور کے ساتھ جو مشہور ومعروف ہیں ستاروں کے برج، ان کی تعداد۔ اور ان کی رفتار کے ساتھ پھر ان چیزوں کے ساتھ جو زمین میں غذا کی بابت نہیں ان کے ساتھ۔ اور ان چیزوں کے ساتھ جو دور میں کسی خاص بیماری کے لئے۔ اور ان چیزوں کے ساتھ جو زہر ہیں۔ اور ان کے ساتھ جو زہر کے نقصان کو دور کرنے کے ساتھ مختص ہیں۔ اور ان کے ساتھ جو کسر اور ٹوٹنے کو درست کرنے کے لئے مخصوص ہیں۔ اور علاوہ اس کے منافع اور نقصانات کے ساتھ جن کا ادراک بجز وحی کے نہیں ہو سکتا۔

پھر لوگوں کے کلام کے وجود سے۔ بیشک وہ انسان جو بہرہ پیدا ہوتا ہے وہ کبھی بھی نہیں بول سکتا۔ اور جو بچہ کسی بھی لغت کو سنتا ہے اور اسی پر پرورش پاتا ہے اسی لغت کے ساتھ کلام بھی کرتا ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ کلام کی اصل سننا ہے اور بے شک وہ پہلا انسان جس نے کلام کیا تھا اس نے تعلیم سے اور وحی سے تکلم کیا تھا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

وعلم ادم الاسمآء کلها. (البقرہ ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھلائے۔

اور ارشاد فرمایا:

خلق الانسان. علمه البیان. (الرحمن ۳-۴)

انسان کو پیدا کیا۔ اس کو بیان کرنا سکھلایا۔

پھر ہر رسول جسے اللہ تعالیٰ نے کسی بھی قوم کی طرف بھیجا اسی کو کوئی نہ کوئی معجزہ اور نشانی ضرور عطا کی جس کے ساتھ اس کو تائید دی۔ اور ضرور اسے کوئی نہ کوئی حجت ودلیل بھی ساتھ دی اور رسول کو دی جانے والی آیت یا نشانی یا معجزہ کو عادات کے خلاف بنا دیا۔

اس لئے کہ رسول جس چیز کا اس معجزے یا نشانی کے ساتھ اثبات چاہتا تھا یعنی اللہ کی عطا کردہ رسالت وہ خود ایسا امر تھا جو خارج تھا عادات سے تاکہ اس معجزے یا نشانی کے اپنے دعوے کے ساتھ ملنے سے اس بات پر استدلال کر سکے کہ وہ رسول ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسالت کا جھوٹا دعویٰ کر کے اللہ پر افتراء اور جھوٹ بولنا سب سے بڑا جرم ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی حکمت وفراست کے لائق نہیں ہے کہ وہ ہر کس وناکس کے ہاتھ پر ایسے امور کو ظاہر کر دے جو عادات کے خلاف ہوں اور پھر وہ اس کے ذریعے بندوں کو فتنے میں واقع کرتا پھرے اور اللہ تعالیٰ نے اس فعل سے براءت وبیزاری کرتے ہوئے اپنی کتاب میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے اور اپنے نبی کا ارادہ فرماتے ہوئے فرمایا۔

ولو تقول علینا بعض الا قاویل. لاخذ نا منه بالیمین. ثم لقطعنا منه الوتین. (الحاقہ ۴۴-۴۶)

اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنالاتا تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔

ہر وہ نشانی جو اللہ تعالیٰ نے کسی رسول کو عطا فرمائی پہلے تو وہ اس سے یہ ثابت فرماتا ہے رسول کے متعلق کہ وہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ پھر دوسرے لوگوں کے سامنے یہی ثابت کرتا ہے کہ وہ سچا رسول ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی نشانی صرف اور صرف رسول کے لئے مخصوص کر کے اس کو اس کی اپنی نبوت کا علم دے پھر اس کی قوم کے لئے اس کے علاوہ کوئی ثبوت عطا کرے۔

معجزات رسل کے اقسام

رسولوں کے معجزات کی اقسام بہت ساری تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اطلاع فرمائی ہے کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو نو آیات بینات عطا فرمائی تھیں۔

(۱)..... عصا کا معجزہ　　(۲)..... ید بیضاء کا معجزہ　　(۳)..... خون
(۴)..... طوفان　　(۵)..... ٹڈیوں کا　　(۶)..... چچڑیاں
(۷)..... مینڈک　　(۸)..... چہروں کا مٹانا۔　　(۹) دریا چیرنا۔

مذکورہ معجزات کی تفصیل

عصاء کا معجزہ یعنی موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا اژدھا بن جانا یہ تمام ملحدوں اور جادوگروں کے خلاف حجت تھی۔ اس وقت جادو زوروں پر تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کا عصاء دوڑتا ہوا سانپ بن گیا اور جادوگروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کو نگل گیا تو انہیں یقین آ گیا کہ اس کی حرکت تو پیدا حیات اور زندگی کی وجہ سے ہے جو کہ حقیقی زندگی ہے یہ اس طرح کی اور اس جنس کی نہیں ہے جو مختلف حیلوں اور تدبیروں سے جادوگروں نے وہم وخیال پیدا کر دیا ہے۔

لہذا موسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ ایک طرف تو حقیقی صانع کی صنعت پر یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کر رہا تھا اور دوسری طرف موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ورسالت پر اکٹھے دو چیزوں کا ثبوت پیش کر رہا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کے باقی معجزات

ہر حال باقی تمام نشانیاں جن کا تعلق ساحروں وغیرہ سے نہیں تھا وہ نشانیاں فرعون اور اس کی قوم کے خلاف تھیں جو اس بات کے قائل تھے کہ زمانہ ہی خالق ہے دہریت کا نظریہ رکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے وہ نشانیاں موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرما کر ان کے ذریعے یہ ظاہر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں جو کچھ خبر دی ہے وہ صحیح ہے اور جو پیغام دیا ہے وہ سچا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا اور ان سب کا ایک رب ہے اور ان کا خالق ہے۔

داؤد علیہ السلام کے معجزے

(۱)..... اللہ عز وجل نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم فرما دیا تھا۔

(۲)..... اسی طرح ان کے لئے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا۔

(۳)..... اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا جو کہ شام کو بھی اور صبح کو بھی ان کے ساتھ اللہ کی پاکیزگی بیان کرتے تھے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

(۱)..... عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو جھولے میں کلام کرنے پر قادر بنادیا تھا کہ وہ جھولے میں حکماء اور داناؤں کی طرح کلام کرتے تھے۔

(۲)..... اللہ تعالیٰ ان کے لئے مردوں کو زندہ کرتا تھا۔

(۳)..... اور ان کی دعاء سے اور ان کے ہاتھ کے ساتھ جب وہ ہاتھ لگاتے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اللہ تعالیٰ ٹھیک کر دیتے تھے۔

(۴)..... اور انہیں یہ قدرت دی تھی کہ وہ مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے اور وہ اللہ کے حکم کے ساتھ پرندہ بن جاتا۔

(۵)..... پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں یہودیوں کے بیچوں سے اس وقت اوپر اٹھا لیا جب وہ اسے قتل کرنا چاہتے تھے اور صلیب پر لٹکانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اوپر اٹھا کر ان کے جسم کو قتل اور پھانسی کی اذیت و تکلیف سے نجات دے دی۔ اس دور میں طب عام تھی اور اپنے عروج پر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جو معجزات ان کے ہاتھ پر جاری کئے ان کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ حاذق طبیب اور حکما ان نشانیوں اور معجزات سے کئی گنا کم درجات کے کارناموں سے بھی عاجز تھے۔ اور اسی زمانہ میں طبائع کی کیفیت ایسی تھی کہ ان کے آگے چیخ چیخ کر یہ بتانا بلکہ اس کا امکان ظاہر کرنا کہ عالم کا خالق ہے اور کوئی مدبر ہے سب کچھ بے کار تھا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے مذکورہ معجزات اور نشانیوں کے اظہار سے اس پر دلیل قائم کر دی اور ان کی دعوت کے ساتھ ان کے صدق پر حجت قائم کر دی۔

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

بہر حال ہمارے پیارے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اللہ کی رحمتیں ہوں ان سب پر اور حضور پر اور آپ کی آل پاک پر اور سب کے سب صحابہ پر۔

آپ کے معجزات تمام رسولوں سے زیادہ ہیں۔ بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ آپ کی نبوت کے نشانات و معجزات ایک ہزار تک پہنچتے ہیں۔ مگر ان تمام نشانیوں میں سے وہ نشانی معجزات میں سے وہ معجزہ جو آپ کی دعوت سے مقترن ہے اور ملا ہوا ہے۔ جو آپ کی زندگی کے ایام میں برابر بڑھتا گیا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی امت میں ہمیشہ سے ہے وہ قرآن مجید ہے جو واضح طور پر معجز ہے۔ جو اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ وہ بالکل اسی کا مصداق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی خود تعریف بیان فرمائی ہے۔

ارشاد فرمایا۔

(۱)..... وانه لكتاب عزيز لاياتيه الباطل من بين يديه و لا من خلفه تنزيل من حكيم حميد (حم سجدہ ۴۱-۴۲)

بے شک وہ قرآن مضبوط کتاب ایسی ہے کہ باطل اس کے قریب بھی نہیں آسکتا نہ اس کے آگے نہ اس کے پیچھے حکمت والی اور محمود ذات نے اسے نازل فرمایا ہے۔

اور ارشاد ہے:

انه لقران كريم فى كتاب مكنون لايمسه الاالمطهرون.

(۲)..... تنزيل من رب العالمين. (واقعہ ۷۷-۸۰)

بے شک یہ قرآن ہے عزت والا۔ جو کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہے پروردگار عالم کی طرف سے اتارا گیا ہے۔

(۳)......بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ. (بروج ۲۱-۲۲)

(یہ کتاب ہزل وبطلان نہیں) بلکہ یہ عظیم الشان قرآن ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

(۴)......ان هذا لهوا لقصص الحق. (آل عمران ۶۲)

بے شک یہ قرآن سچے واقعات ہیں۔

(۵)......وهذا کتاب انزلناه مبارک فاتبعوه واتقوا لعلکم ترحمون (انعام ۱۵۵)

یہ وہ کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ برکت والی ہے۔ اسی کی اتباع کرو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

(۶)......انها تذکرة فمن شاء ذکره. فی صحف مکرمه. مرفوعة مطهرة. بایدی سفرة کرام بررة. (عبس ۱۱-۱۶)

دیکھو یہ قرآن نصیحت ہے۔ جو چاہے اسے یاد رکھے۔ قابل ادب ورقوں میں لکھا ہوا ہے جو بلند مقام پر رکھے ہوئے اور پاک ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو سردار اور نیکو کار ہیں۔

(۷)......قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا بمثل هذا القران لایأتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا. (اسراء ۸۸)

کہہ دیجئے اگر تمام انسان اور جن اکٹھے ہو جائیں اس بات پر کہ اس قرآن کی مثل بنا کر لے آئیں تو اس کی مثل نہیں لا سکیں گے اگر چہ وہ سب ایک دوسرے کے معاون بن جائیں۔

ان آیات میں اللہ جل شانہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے قرآن مجید کو ایک ایسی صفت پر اتارا ہے جو بشر کے کلام کے مبائن ہے یعنی اس سے جدا ہے اور مختلف ہے۔

اس لئے کہ یہ نہ تو نظم ہے اور نہ ہی نثر ہے۔ (نظم ہے مگر) اس کی نظم خطوط ورسائل والی نظم نہیں ہے وعظ وتقریر والی نظم نہیں ہے۔ اشعاروں والی نظم نہیں ہے۔ کاهنوں کے سجعوں جیسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ بتایا ہے کہ کوئی بھی اس کی مثل لانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ لوگوں کو چیلنج کر دیں کہ وہ اس کی مثل بنا کر لائیں اگر انہیں اس بات کا ادعاء ہو یا وہم گمان ہو کہ وہ اس پر قادر ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

قل فأتوا بعشر سور مفتریات. (هود ۱۳)

فرمادیجئے کہ لے آؤ تم دس سورتیں افترا کی ہوئی۔

پھر ان کے لئے نو سورتیں کم کرتے فرمایا:

فأتوا بسورة من مثله (بقره ۲۳)

لاؤ تم کوئی ایک سورۃ اس جیسی۔

قرآن مجید کی حقانیت کی فطری اور عقلی دلیل

قرآن مجید کی حقانیت کی ایک فطری اور عقلی دلیل یہ ہے کہ خود حامل قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مخالف وموافق کی نظر میں اور اپنے اور پرائے کی نظر میں ہر الزام اور ہر اعتراض سے پاک تھے سب کی نظروں میں مقبول تھے عمدہ دائرے اور پختہ سمجھ رکھنے والے تھے متناسب اور سنجیدگی کے مالک تھے قوت عقل اور اصابت رائے سے آراستہ تھے۔

ظاہر ہے جو انسان شرافت ومتانت وسنجیدگی کے اس مرتبہ ومقام پر فائز ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگوں کو اپنے دین کی دعوت دینے کے

لئے کھڑا ہو عقل نہیں مان سکتی اور کسی بھی اعتبار سے ممکن بھی نہیں کہ وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم کوئی ایک سورۃ اس جیسی لے آ ؤ جو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں یعنی قرآن اور تم ہرگز اس کو نہیں لا سکو گے۔ اور اگر تم اس کو لے آ ؤ گے تو میں اپنے اس دعوے میں کاذب ہوں گا کہ میں اس کو اللہ کی طرف سے لے آیا ہوں، یہ میرا اپنا کلام نہیں میری اختراع ایجاد نہیں ہے نہ ہی کسی اور بندے کی ہے۔

خصوصاً اس صورت میں تو آپ کبھی یہ چیلنج نہیں کر سکتے تھے جب اپنے دل میں یہ جانتے ہوئے کہ یہ قرآن ان پر نہیں اترا (اگر واقعتہً نہ اترا ہوتا تو وہ کبھی یہ چیلنج نہ کرتے) جب کہ انہیں یہ بھی خطرہ تھا کہ ان کی قوم میں فصیحوں بلیغوں اور ادیبوں کی کمی نہیں ہے کوئی ایک بھی میری قوم میں سے میرے مقابلے کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ اگر آپ کا دعویٰ باطل ہوتا تو آپ کبھی یہ چیلنج نہ کرتے۔ جب آپ نے یہ چیلنج کیا تو یہ قطعی دلیل ہے اس بات کی کہ آپ نے پورے عرب کو ایسے نہیں کہہ دیا تھا کہ اس کی مثل پیش کرو اگر کر سکتے ہو تو لیکن میں کہتا ہوں تم ہرگز ایسا نہیں کر سکو گے۔ آپ اسے نہیں کہہ سکتے تھے مگر اس وقت جب آپ کو یقین محکم ہو کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے اور بالکل نہیں کر سکتے۔ اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ آپ نے محض اپنے اندازے سے یہ یقین بنا لیا ہو جب تک کہ یہ یقین ان کو ان کے رب کی طرف سے نہ دلایا گیا ہو جن کی طرف سے آپ کے پاس وحی آ رہی تھی لہٰذا آپ نے اس رب کی خبر پر یقین کرتے ہوئے اتنا بڑا چیلنج انتہائی وثوق واعتماد کے ساتھ کر دیا تو یہ فطری اور عقلی اور حسی دلیل ہے اس بات کی قرآن اللہ کا بے مثل کلام ہے کسی بندے کی اختراع وایجاد نہیں ہے۔

چیلنج کے پس منظر سے پیش منظر میں قرآن کی سچائی کی بڑی دلیل ہے

پس منظر سے پیش منظر کی طرف آیئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیلنج دے دیا کہ اگر تم لوگ میرے مخالفت اور قرآن کی مخالفت میں سچے ہو یہ کہنے میں اگر سچے ہو کہ یہ اللہ کا نازل کردہ کلام نہیں بلکہ کسی بندے کی اختراع ہے ایجاد ہے تو تم بھی بندے ہو صاحب زبان ہو ادیب ہو تمہارے اندر بھی فصحاء کی کمی نہیں ہے زبان کا ماہرین کا قحط الرجال نہیں ہے اس پورے قران کا مقابلہ نہ کرو صرف ایک سورت اس جیسی بنا کر لے آ ؤ اگر تم سچے ہو۔ دنیا گواہ ہے آسمان شاہد ہے۔ مہلت لمبی ہوتی چلی گئی اس بارے میں ان کو پوری پوری مدت مہلت اور ڈھیل دی گئی، یہاں تک کہ اس چیلنج کے بعد مسلسل حوادث ومصائب پیش آتے رہے اسی چیلنج کرنے والے عظیم انسان کے چیلنج کے ہوتے ہوئے دونوں کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں۔ اہل عرب کے سردار اور صنادید مذکہ قتل ہوتے رہے۔ ان کی اولادیں قید ہوتی رہیں، عورتیں لونڈیاں بنتی رہیں۔ ان کے مال لٹتے رہے لیکن چشم فلک نے پہلی بار یہ منظر دیکھا کہ ان مصائب سے دوچار ہونے والی قوم میں سے کوئی مائی کا لال یہ جرات نہ کر سکا کہ میں محمد کے اس قرآن کا مقابلہ کرتا ہوں اور پورے عرب کو اس مصیبت سے نجات دلاتا ہوں۔ عقل پکار پکار کر کہتی ہے کہ اگر وہ لوگ اس پر قادر ہوتے تو وہ ضرور اس کے ساتھ اپنے نفسوں کا فدیہ دیتے اپنی اولادوں کو بچاتے اپنے مالوں کو بچاتے اپنی عورتوں کو بچاتے تو معاملہ اس طرح ان پر آسان ہو جاتا خصوصاً جب کہ وہ اہل زبان تھے اہل فصاحت تھے شعر وخطابت کے ماہر تھی۔ جب وہ قرآن کی ایک بھی سورۃ کی مثال بنا کر نہ لا سکے نہ ہی وہ اس بات کا ادعا کر سکے تو یہ حقیقت مسلم ہوگئی کہ وہ اس بات سے عاجز تھے۔ اور ان کے عجز کے ظاہر ہونے میں اس بات کا بیان بھی ہے کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کام سے عاجز ہونے میں انہیں کی مثل تھے۔ اس لئے کہ انہیں کی مثل بشر تھے۔ ان کی زبان انہیں کی زبان تھی، ان کی عادت انہیں والی عادت تھی۔ ان کی طبیعت انہی والی طبیعت تھی، ان کا زمانہ، انہیں والا زمانہ تھا جب یہ سب باتیں ویسی ہی تھیں مگر اس کے باوجود قرآن مجید جیسی بے مثل وبے معارضہ کتاب آ گئی تو پھر واجب ہے کہ یہ یقین کر لیا جائے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ہے۔

مسیلمہ کذاب کا کلام قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکا تھا

اگر مسیلمہ کے سجعوں کا ذکر کریں تو حقیقت یہ ہے کہ اس کا سارا کلام اس سے تجاوز نہیں کرتا اس کا کچھ حصہ ایک دوسرے کی حکایت گوئی سے ہے اور سرقہ یعنی چرایا ہوا کلام ہے، کچھ حصہ کاہنوں کے سجع ہیں اور عرب کے رجز ہیں۔ اس سے تو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام احسن ہوتا تھا اعتماد سے اور معنوی اعتبار سے زیادہ درست تھا۔ اور فائدہ کے اعتبار سے زیادہ واضح تھا۔ پھر اس کے باوجود اہل عرب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ الزام نہیں دیا اور ان پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ آپ ہمیں تو قرآن کی مثل لے آنے کا چیلنج کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تمام انسان اور تمام جن مل کر اگر قرآن کی مثل لانا چاہیں تو نہیں لا سکتے نہیں ہے بلکہ آپ کا اپنا کلام ہے۔ یہ آپ کا قول تھا۔

کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انا النبی لا کذب..... انا ابن عبد المطلب.

میں نبی ہوں۔ جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا پوتا ہوں۔

قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تا للہ لو لا اللہ ما ھتدینا..... و لا تصدقنا و لا صلینا.

قسم بخدا اگر اللہ پاک نہ ہوتا ہمیں راستہ نہ ملتا۔ نہ ہم صدقہ کرتے نہ ہم نماز پڑھتے۔

قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان العیش عیش الا خرۃ ..... فارحم الا نصار و المھاجرۃ.

بے شک اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ اللہ تو مہاجرین و انصار پر رحم فرما۔

کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تعیس عبدالدینار و الدرھم. و عبدالخمیصیۃ ان اعطی منھارضی و ان لم یعط سخط.

تعیس و انتکس(و ان شیک) فلا انتقش.

درہم و دینار کا بندہ ہلاک ہو جائے کپڑے لتے کا بندہ تو اگر اس میں سے کچھ مل جائے خوش ہو جائے اگر نہ ملے تو ناراض ہو جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلام اور اس جیسا اور بہت سارا کلام جو الفاظ کی دنیا میں حسین ترین کلام ہے اور معنی اور مطلب کی دنیا میں سب سے زیادہ فٹ اور درست ہے۔ تکلف و تصنع سے پاک ہے۔

عرب میں سے کسی ایک نے بھی اس بات کا دعویٰ نہ کیا کہ اس کے کلام میں سے کوئی شے قرآن کے مشابہ ہے۔

حکایت استاذ ابو منصور اشعری رحمۃ اللہ علیہ

استاذ ابو منصور اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف ہمارے بعض اصحاب کی طرف سے لکھا کہ انہوں نے کہا۔ عین ممکن ہے کہ یہ نظم بھی اہل عرب کے درمیان زیر بحث آئی ہو اور چیلنج کے وقت وہ اس سے بھی عاجز ہو گئے ہوں لہذا یہ بھی معجزہ بن گیا ہو اس لئے کہ جو چیز عادت میں شمار ہوتی ہو اس کو عادت سے نکال دینا عادت کو توڑ دینا ہوتا ہو بالکل اسی طرح جیسے اس چیز کو عادت میں داخل کرنا جو عادت میں نہیں ہے عادت کو توڑ

دیتا ہے۔

شیخ نے اس کی شرح میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

دونوں میں سے جو بھی بات ہو اس کے ساتھ آپ کا معجزہ ظاہر ہو گیا اور عرب نے اپنے عجز کا اعتراف کر لیا اور اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا اقرار کر لیا۔

۱۴۴:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحق بن ابراہیم نے کہ خبر دی ہے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ولید بن مغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا آپ نے اس کے آگے قرآن کی تلاوت کی جس سے اس کا دل بڑی نرم ہوا، یہ خبر ابوجہل کو پہنچی ولید نے پورا ماجرا سنایا اسی اثناء میں ولید نے کہا قسم بخدا تمہارے اندر اشعار کو جاننے والا مجھ سے بڑا کوئی نہیں اور نہ مجھ سے زیادہ کوئی رجز وقصیدہ پڑھنے اور جاننے والا ہے۔ اور نہ ہی جنوں کے اشعار میں۔ اللہ کی قسم محمد جو کہتا ہے اس میں سے کوئی شئی بھی اس کی مثل نہیں ہے اللہ کی قسم اس کے قول میں جو وہ کہتا ہے ایک حلاوت ہے مٹھاس ہے اور اس کلام پر تازگی ہے۔ وہ کلام ہے جس کا اوپر پھل دار ہے جس کا نچلا حصہ چشمہ آب شیریں ہے۔ وہ برتر ہے غالب ہے مغلوب نہیں ہے۔ وہ کاٹتا ہے جو اس کے تحت ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا ہمیں انہوں نے اسی طرح موصول حدیث بیان فرمائی۔ اس روایت کو حماد بن زید نے ایوب سے عکرمہ سے مرسلاً روایت کیا ہے اس نے وہ آیت بھی ذکر کی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کی تھی۔ وہ یہ تھی:

ان اللہ یا مربا لعدل و الا حسان. (النحل۹۰)

بے شک اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔

ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے جو کہ اس بھی زیادہ اتم ہے۔ جب ولید بن مغیرہ اور قریش کا وفد اکٹھے ہوئے تا کہ وہ اس موسم حج میں کسی ایک بات اور کسی ایک رائے پر متفق ہو سکیں جس کے بعد عرب کے وفود سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے جو کچھ بات چیت کیا کریں گے۔ ایک متفق علیہ بات ہو گی۔

چنانچہ قریش نے ولید بن مغیرہ سے کہا۔ اے عبد شمس۔ آپ بات کریں اور اپنی رائے قائم کریں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم بارے میں) ہم بھی اپنی رائے دیں گے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا نہیں آپ لوگ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) بات کریں میں سنوں گا۔

قریش نے کہا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ یہ کاھن ہے۔ (غیب کی خبریں ہانکنے والا)۔

ولید بن مغیرہ نے کہا نہیں وہ کاہن نہیں ہے۔ میں بہت سارے کاہن دیکھ چکا ہوں (اس کا کلام) کاہن کی بھنبھناہٹ نہیں ہے نہ ہی کاہن کا سحر ہے۔

قریش نے کہا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہے۔ (دیوانہ ہے)۔

ولید بن مغیرہ نے جواب دیا۔ نہیں وہ مجنون اور دیوانہ نہیں ہے ہم نے جنون دیکھا ہے ہم اس کو پہچانتے ہیں اس کو مجنوں کا خنق (یعنی گلا گھٹنا) نہیں ہے اور مجنون کا اس کے ساتھ مخالجہ اور فکر وتردد نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے ساتھ پاگل کا وسواس ہے قریش نے کہا۔ پھر تو ہم کہتے ہیں شاعر ہے۔ ولید نے جواب دیا۔ وہ شاعر بھی نہیں ہے قسم بخدا ہم شعر کو اس کی ان اقسام کے ساتھ پہچانتے ہیں۔ شعر پر رجز ہوتا ہے ہزج ہوتا قریضہ ہوتا ہے۔ مقبوضہ ہوتا ہے۔ مبسوطہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا کلام تو شعر بھی نہیں ہے قریش نے کہا ہم کہیں کہ وہ ساحر ہے۔ (جادوگر)۔

(۱۴۴)...... أخرجه الحاكم في المستدرك (۲/۵۰۶ و ۵۰۷) عن أبي عبدالله محمدبن علي الصنعاني به وصححه على شرط البخاري ووافقه الذهبي

ولید نے کہا۔ وہ جادوگر بھی نہیں ہے۔ ہم نے بڑے بڑے جادوگر دیکھے ہیں اور ان کا جادو بھی دیکھا ہے نہ ہی یہ کلام جادوگر کی پھونکار اور چھکار ہے نہ ہی جادوگر کا گنڈا اور گرہ ہے قریش نے کہا۔ اے عبد شمس پھر ہم اس کو کیا کہیں؟

ولید نے کہا۔ اللہ کی قسم بیشک اس کی بات میں بڑی حلاوت اور مٹھاس ہے۔ اس کا کلام (ایسا درخت ہے) جس جڑ میں سے آب شیریں کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اور جس کی ٹہنی میوے اور پھل سے لدی ہوئی ہے۔ تم اس میں کسی شئی کو ماننے والا نہیں ہو مگر یہی کہ سب غلط اور باطل ہے۔ (تمہاری عقلوں کے) قریب قریب بات یہ ہے کہ وہ ایسا جادوگر ہے جو آدمی کے اور باپ درمیان فاصلہ پیدا کر دیتا ہے آدمی کے اور اس کے بھائی کے درمیان۔ آدمی کے اور اس کی بیوی کے درمیان۔ آدمی کے اور اس کے قبیلے و خاندان کے درمیان۔ اسی گفتگو کے ساتھ قریش ولید سے اٹھ کر چلے گئے اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

ذرنی و من خلقت وحیداً. وجعلت له مالا ممدوداً. وبنین شهوداً ومهدت له تمهیداً. ثم یطمع ان ازید کلا. انه کان لا یاتنا عنیدا سارهقه صعوداً. انه فکر و قدر فقتل کیف قدر ثم نظر ثم عبس و بصر ثم ادبر وا ستکبر.
فقال ان هذا الا سحر یؤثر ان هذا الا قول البشر. ساصلیه سقر. (المدثر ا۔۲۶)

چھوڑ دیجئے مجھے اور اس کو جس کو میں نے پیدا کیا تنہا۔ اور بنایا میں نے اس کے لئے بہت سارا مال۔ اور ہر وقت حاضر رہنے والے بیٹے۔ اور تیار کر دیا میں نے اس کے لئے ہر طرح کا سامان تیار کر دیا۔ پھر وہ یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ اس کو دوں۔ ہرگز نہیں۔ بلاشبہ وہ ہماری آیات کا سخت مخالف ہے۔ عنقریب چڑاؤں گا میں اس کو اونچی گھاٹی پر۔ بلاشبہ اس نے سوچا اور اندازہ لگایا۔ پھر اسے خدا کی مار اس نے کیسا اندازہ لگایا۔ پھر اس نے نگاہ کی۔ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور براھند بنایا۔ پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر کہنے لگا یہ قرآن تو کچھ نہیں مگر جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے۔ یہ اور کچھ نہیں ہے مگر بندے کا قول ہے عنقریب میں اس کو دوزخ میں ڈالوں گا۔

۱۳۵:......ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے احمد بن عبدالجبار نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے۔ انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن ابی محمد نے سعید بن جبیر سے یا عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے رضی اللہ عنہما کہ ولید بن مغیرہ اور قریش کا ایک وفد اکٹھے ہوئے پھر آگے مذکورہ عبارت ذکر کی ہے۔

ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ کی آٹھویں جلد میں مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے اور دیگر ان تمام روایات کو بھی ذکر کیا ہے۔ جو نضر بن حارث سے۔ عتبہ بن ربیعہ وغیرہ سے وارد ہوئی ہیں کہ انہوں نے قرآن مجید کے سماع کے وقت کیا کچھ کہا اور انہوں نے جو اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے اس کی مثل کبھی نہیں سنا۔

قرآن مجید میں اعجاز کی دو وجوہات

پہلی وجہ: وہ ہے جس میں غیب کی خبر ہے۔ اس کا بیان اس ارشاد باری میں ہے۔

قرآن میں دین اسلام کی غلبے کی بشارات

لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون. (توبہ۳۳، الصف۹)

---

(۱۳۵)...... محمد بن أبی محمد هو : مولی زید بن ثابت

أخرجه المصنف فی دلائل النبوة (۲/۱۹۹. ۲۰۱) عن أبی عبدالله الحافظ به.

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت و دین حق کے ساتھ۔

تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے اگر چہ مشرک اس کو ناپسند کریں۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اہل ایمان کے لئے خلافت عطا کرنے کی بشارت

لیستخلفنهم فی الارض.　　(النور ۵۵)

اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ ضرور دھرتی پر خلافت عطا کرے گا۔

اہل روم کے غلبے کی بشارت

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ سورۃ الروم میں:

وهم من بعد غلبهم سيغلبون في بضع سنين.　　(آیت ۳،۴)

(رومی مغلوب ہو گئے ہیں قریب ملک میں) اور وہ اپنے مغلوب ہو جانے کے بعد عنقریب غالب ہوں گے صرف چند سالوں کے اندر اندر۔

علاوہ اس مذکور کے اللہ تعالیٰ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فتوحات کے وعدے آپ کے زمانے میں اور آپ کے بعد پھر ایسی ہی ہوا جیسے قرآن نے خبر دی ہے۔

اور یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نجوم کے علوم سے واقف تھے۔ نہ ہی کہانت کو جانتے تھے اور نہ ہی نجومیوں کے پاس بیٹھتے تھے اور نہ ہی کاہنوں کے پاس بیٹھتے تھے۔

دوسری وجہ اعجاز قرآنی کی دوسری صورت وہ پہلے لوگوں کے قصے اور خبریں ہیں جو سچ سچ بیان ہوئے ہیں بغیر کسی مخالفت کے ادعا کیا ہے اس کے خلاف اس میں۔ ایسی چیزیں جس سے خبر واقع ہوئی ہے ان لوگوں کے بارے میں جو اہل کتاب تھے ان کتب کے۔

اور یہ بھی معلوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے کوئی کتاب نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اسے لکھ سکتے تھے اور نہ ہی اہل کتاب سے سیکھنے کے لئے ان کے پاس بیٹھتے تھے اور جس وقت بعض لوگوں نے یہ گمان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بشر یا فلاں بشر سکھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کو رد کر دیا۔ اور ارشاد ہوا۔

لسان الذی یلحدو ن الیه اعجمی و هذالسان عربی مبین.　　(نحل ۱۰۳)

اس انسان کی زبان جس کی طرف منسوب کرتے ہیں اس قرآن کو عجمی ہے اور یہ قران خالص عربی زبان ہے۔

اہل مکہ کے اعتراض کا جواب

۱۳۶: ....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ تفسیر میں کہ خبر دی ہے عبدالرحمن بن حسن قاضی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن حسین نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم بن ابی ایاس نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ورقاء نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا قریش نے کہا تھا یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آل حضرمی کا رومی غلام پڑھاتا ہے اور وہ صاحب کتب تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لسان الذی یلحدو ن الیه اعجمی

جس کی طرف اس قرآن کو منسوب کر رہے ہیں اس کی زبان عجمی یعنی غیر عربی ہے یعنی رومی زبان میں بات کرتا ہے

(۱۳۶)　ابراهيم بن الحسين (سير ۱۳/ ۱۸۴)، ورقاء هو: ابن عمر بن كليب أبوبشر الكوفي، وابن أبي نجيح هو عبدالله.

اور یہ قرآن صاف ستھری عربی ہے۔

۱۳۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اپنی کتاب المستدرک میں اور کہتا ہے مجاہد سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

۱۳۸:...... اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ ہمیں بیان کیا ہے ورقاء نے حصین بن عبدالرحمٰن سے عبداللہ بن مسلم بن حضرمی سے انہوں نے کہا ہمارے دعائی غلام لڑکے تھے اہل عین تمر سے دونوں میں سے ایک کا نام یسار دوسرے کا نام جبر تھا اور وہ اپنی کتاب پڑھتے رہتے تھے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گذرتے تو وہاں ذرا سا کھڑے ہو جاتے لہٰذا مشرکین نے یہ کہنا شروع کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے سیکھتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرما کر ان کا رد فرما دیا۔

کلبی کا گمان ہے کہ اس روایت کے مطابق جو ابو صالح سے ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ دونوں عیسائی لڑکے مسلمان ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے ان کو سکھاتے اور ان سے باتیں بھی کرتے اور وہ دونوں اپنی کتاب کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جو شخص اس مذکورہ کمزور کہانی کے پیچھے پڑا وہ کسی بات سے خاموش نہیں رہ سکتا۔ وہ اسی طرح کی تہمت آپ کو لگاتا رہے گا یہ بات دلیل ہے اس کی کہ اگر وہ لوگ کسی ایسی چیز کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہمت لگائیں جس کی ہم نفی کر چکے ہوں تو بھی اس کو ذکر کرتے رہیں گے اور اس اتہام سے خاموش نہیں ہوں گے۔

شیخ حلیمی اور کتاب اللہ کے علوم کے اقسام اور اس حوالے سے اس میں جو اعجاز ہے

شیخ حلیمی نے تفصیلی کلام کیا ہے اس اشارے کے بارے میں جو علوم کے انواع و اقسام کے بارے میں کتاب اللہ میں ہے اور اس کے بارے میں اس میں جو اعجاز ہے۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن مجید کے علاوہ جو آیات باہرہ ہیں۔

❶...... مثلاً آپ کے لئے درخت کا آپ کا کہنا مان کر چلے آنا جب آپ نے اس کو بلایا تھا۔

❷...... زہر آلودہ بکری کی نلی کا آپ کے ساتھ کلام کرنا۔

❸...... آپ کے لئے کھانے کا بڑھ جانا اور لوگوں کی بڑی تعداد کو کافی ہو جانا۔

❹...... اور آپ کے ہاتھ کی انگلیوں سے بڑے ٹب میں پانی کا بہنا یہاں تک کہ اس سے لوگوں کی کثیر تعداد نے وضو کر لیا۔

❺...... کھجور کے خشک تنے کا بول پڑنا اور رو پڑنا۔

❻...... آپ کا بہت سی غیب کی خبروں کی خبر دینا اور اس کا سچا ہو جانا علاوہ اس کے جو کچھ معجزات مذکور ہیں اور مدون ہیں۔ کسی ایک بات میں بھی کفایت ہے یعنی ان باتوں میں سے کوئی بات بھی یقین کرنے کے لئے کافی ہے علاوہ ازیں جب اللہ عزوجل نے آپ کے لئے دو امر جمع فرمائے ہیں: ایک آپ کی جنات اور انسانوں کی طرف بعثت عامہ اور دوسری آپ کے ساتھ نبوت و رسالت کے سلسلہ کو ختم کر دینا یہ واضح طور پر آپ کے لئے حجج واضحہ میں سے ہے حتیٰ کہ اگر ایک چیز کسی فریق سے رہ جائے تو دوسری ان کو ضرور پہنچ جائے گی۔ ایک چیز فائدہ نہ دے اس کی تو دوسری فائدہ دے گی گردش زمانہ سے اگر ایک چیز مٹ گئی تو دوسری باقی رہے گی۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لئے حجت بالغہ ہے اسی کا شکر ہے

(۱۳۷)...... أخرجه الحاكم في المستدرك (۳۵۷/۲) عن عبدالرحمن بن الحسن بن أحمد الأسدي به.

(۱۳۸)...... أخرجه الطبري في التفسير (۱۴/ ۱۲۰) من طريق هشيم عن حصين به.

اس کی حفاظت پر اور شفقت پر اپنی مخلوق کے لئے خاص طور پر ایسا جس کا وہ مستحق ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کاہنوں اور بات چرانے والوں کے بارے میں کئی فصل ذکر کئے ہیں ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ذکر کیا ہے۔ان اخبار کو جو اس بارے میں وارد ہوئے ہیں جو کاہنوں اور جنوں کے بارے میں پائے گئے ہیں۔

ہمارے نبی کریم کی تصدیق کی بابت اور ان کے اشارت کی بابت ان کے انسانی دوستوں کے بارے میں آپ کے ساتھ ایمان کے بارے میں۔مؤمن جنوں کے لئے درست نہیں ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو اللہ پر جھوٹ بولنے پر آمادہ کریں۔یا اس کی تابعداری پر آمادہ کریں۔جو اللہ پر جھوٹ بولے اور کافر جنوں کے لئے ممکن ہے کہ وہ اپنے اولیاء کو حکم کریں ایمان کا اس انسان کے ساتھ جو اللہ کے ساتھ کفر کرے۔تو یہ بات دلالت کرتی ہے۔اس پر کہ اس کا حکم جو ان میں سے اللہ رسول پر ایمان لایا سو وہ معرفت کی وجہ سے ہے جو اس کے لئے واقع ہو چکی ہے، سبب اس کے تصدیق کرنے کے اس شخص کی جو اللہ رسول کے ساتھ ایمان لا چکا انسانوں میں سے۔

۱۳۹:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے کہ خبر دی ہے احمد بن عبید صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبید بن شریک نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحیٰ نے وہ ابن بکیر سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے لیث نے عقیل سے ابن شہاب سے کہ انہوں نے کہا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔

بعثت بجوامع الکلم. و نصرت بالرعب و بینا انا اوتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی.

میں جامع ترین کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔اور میں رعب و ہیبت کے ساتھ امداد کیا گیا ہوں اور یکا یک میں زمین کے خزانوں کی چابیاں دیا گیا ہوں بس وہ میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے اور تم اسے حاصل کر رہے ہو ابن شہاب نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جوامع الکلم یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے امور کثیرہ جمع کر رہے ہیں جو آپ سے پہلے کتابوں میں لکھے جاتے تھے ایک امر میں اور دو امروں میں یا اس کی مثل اس کو بخاری نے اپنی صحیح میں ابن بکیر سے روایت کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو یونس کی حدیث سے ابن شہاب سے نقل کیا ہے۔

۱۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہے ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر عمر بن حفص سدوسی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عاصم بن علی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے جو یرمیہ بن بشیر ھجیمی نے انہوں نے کہا میں نے سنا حسن سے انہوں نے ایک دن یہ آیت پڑھی۔

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان الی اخرہ . (نحل۹۰)

بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے عدل کا اور احسان کا ..... آخر تک۔

آیت پڑھنے کے بعد رک گئے اور فرمایا بیشک اللہ عزوجل نے تمہارے لئے ساری خیر کو جمع کر دیا ہے اور سارے شر کو بھی جمع کر دیا اس ایک آیت میں۔پس اللہ کی قسم اس نے نہیں چھوڑا عدل کو اور احسان کو اللہ کی اطاعت میں سے کسی شئی کو مگر اس کو جمع کر دیا ہے۔اور نہیں چھوڑا بے حیائی اور برائی کو اور سرکشی کو یعنی اللہ کی معصیت میں سے کسی شے کو مگر اس کو جمع کر دیا ہے۔

---

(۱۳۹) . أخرجه البخاري (۱۲۸/۶) فتح. مسلم (ص ۳۷۱)

(۱۴۰) . عمر بن حفص السدوسي ابوبكر (ت ۲۳۹) (خط ۲۱۶/۱۱)، وعاصم بن علي بن عاصم الواسطي هو أبو الحسين.

عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱۲۸/۴) للمصنف في الشعب فقط.

باب نمبر۳

ایمان کا تیسرا شعبہ

فرشتوں کے ساتھ ایمان

ایمان بالملائکہ کئی معنی پر مشتمل ہے۔

پہلی بات:.....فرشتوں کے وجود کی تصدیق کرنا۔

دوسری بات:.....ان کو ان کے مرتبے اور مقام پر رکھنا۔اور ثابت کرنا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔

اللہ کی مخلوق ہیں، انسانوں کی طرح، اور جنوں کی طرح، اللہ کے حکم کے مامور ہیں، شریعت کے مکلف ہیں، کسی شئی پر قادر نہیں ہیں ہاں جس شئی پر اللہ نے انہیں قدرت دی ہے ان پر موت آسکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بڑی طویل مدت بنائی ہے انہیں اللہ تعالیٰ اس وقت وفات دے گا جب وہ اپنی اللہ کی طرف سے مقررہ مدت کو پہنچ جائیں گے۔وہ کسی ایسی صفت سے موصوف نہیں کئے جاتے جو وصف ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانے تک پہنچاتی ہو۔اور نہ ہی انہیں الٰہ یا معبود کے نام سے پکارا جائے گا جیسے کہ پہلے لوگ انہیں پکارتے تھے۔یا اس کے دعویدار تھے۔

تیسری بات:.....اس بات کا اقرار کرنا کہ فرشتوں میں سے بعض اللہ کے رسول ہیں یعنی نمائندے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بندوں میں سے جس کے پاس چاہتے تھے بھیجتے تھے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے بعض کو بعض کی طرف بھیجتے ہوں، اور اس مذکورہ اعتراف کے تابع یہ بات بھی ہے کہ فرشتوں میں سے بعض حاملین عرش ہیں، بعض ان میں سے صافین یعنی صف باندھے کھڑے ہیں، بعض ان میں سے جنت کے خازن ہیں (دربان) اور بعض جہنم کے خازن اور داروغے ہیں، بعض اعمال لکھنے والے ہیں۔بعض ان میں سے بادلوں کو ہانکنے والے ہیں ان تمام تفصیلات کے بارے میں یا اکثر کے بارے میں قرآن میں آچکا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ایمان کے بارے میں خصوصاً فرماتے ہیں۔

امن الرسول بما انزل الیه من ربه و المؤمنون کل امن با للّٰه و ملئکته و کتبه و رسله. (البقرۃ ۲۸۵)

رسول ایمان لاچکا ہے اس کتاب کے ساتھ جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف اتری ہے اور سارے مؤمن بھی ان میں سے ہر ایک ایمان لاچکا ہے اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ۔

اور ہم روایت کر چکے ہیں حضرت ابن عمر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا۔

ان تؤمن با للّٰه و ملئکته و کتبه و رسله.

یہ کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لے آ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں کے ساتھ۔

(فائدہ): یہ تمام نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان بالملائکہ۔ایمان کا ایک مستقل شعبہ ہے۔ (مترجم)

فصل:.....فرشتوں کی معرفت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ عقل وگویائی رکھنے والے دو گروہ ہیں ایک انسان دوسرے جن پھر دونوں گروہ کی دو قسم ہیں۔ اچھے اور برے۔ تو اچھے انسان، ابرار کے نام کے ساتھ پکارے جاتے ہیں۔ پھر وہ ابرار تقسیم ہوتے ہیں رسولوں اور غیر رسلوں کی طرف اور برے انسان پکارے جاتے ہیں فجار کے نام کے ساتھ۔ پھر وہ بھی دو قسم ہیں ایک کفار دوسرے غیر کفار اور اچھے جن ملائکہ کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں پھر وہ بھی دو قسم ہیں رسول اور غیر رسول اور برے جن۔ پکارے جاتے ہیں شیاطین کے نام کے ساتھ۔ پھر یہی نام بطور استعاذہ فجار انسانوں پر بھی بطور تشبیہ یعنی فجار جنوں کے ساتھ تشبیہ دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ تشریح ایک اور توجیہ کا بھی احتمال رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بعض ان میں سے دھرتی پر رہنے والے ہیں اور بعض آسمان پر رہنے والے۔ جو آسمان پر رہنے والے ہیں۔ وہ ملاء الاعلیٰ کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور ملائکہ کے نام سے۔ اور جو دھرتی پر رہنے والے ہیں وہ مطلقاً جن ہیں وہ نیک اور بد۔ مؤمن اور کافر کی طرف تقسیم ہوتے ہیں۔

باقی ملاء الاعلیٰ کے لئے ملائکہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ رسالت کے اصل ہیں اور اس کی صلاحیت رکھتے ہیں جس کا ولاء نام رکھا جاتا ہے۔

اور اکثر لوگ اس پر ہیں کہ ملک دراصل مالک تھا اور ملک میں قلب کیا گیا ہے۔

ملائکہ کے واحد کو مالک کہتے ہیں بایں معنی کہ وہ رسالت کا محل ہے اس لئے کہ مختار ہے اور برگزیدہ ہے آسمان کے لئے کہ وہ وہاں سکونت کرے۔ اس لئے کہ رسالت وہیں سے دھرتی کے رہنے والوں کے پاس آتی ہے جو شخص اسی کی طرف گیا ہے۔ وہ کہتا ہے اللہ عزوجل نے خبر دی ہے کہ اس نے ملائکہ کو حکم دیا تھا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں لہذا انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اگر وہ ملائکہ میں سے نہ ہوتا تو اسے ملائکہ سے مستثنیٰ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔:

الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربه.

کہ ابلیس جنوں میں سے تھا پھر اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کرلی تھی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ سجدے کے لئے ماموراایک طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر ابلیس نے جب نافرمانی کی اور ملعون ہوا تو وہ جنوں میں سے ہوگیا جو دھرتی پر رہتے ہیں۔

اور یہ دلیل بھی ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے ان کافروں کے بارے میں خبر دی ہے جنہوں نے کہا تھا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وجعلوا بينه وبين الجنة نسباً (صفات ۱۵۸)

ان مشرکوں نے اللہ کے اور جنوں کے درمیان رشتہ داری بنا رکھی ہے۔

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ملائکہ اور فرشتے جنوں میں سے ہیں اور وہ نسب اور رشتے داری جو انہوں نے ان کے اور اللہ کے درمیان بنائی ہے تو وہ ان کا یہ قول ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔

حالانکہ اللہ بہت برتر ہے اس سے جو وہ کہتے ہیں اور بہت بلند ہے، بہت بڑا ہے۔

اور یہ دلیل بھی ہے کہ انسان ظاہر ہیں۔ اور جن چھپے ہوئے ہیں اور فرشتے بھی چھپے ہوئے ہیں۔ اور یہ دلیل بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی مخلوقات کی صفات بیان کی ہیں تو ارشاد فرمایا۔

خلق الانسان من صلصال كالفخار . وخلق الجان من مارج من نار (الرحمٰن ۱۴۔۱۵)

انسان کو بنایا ٹھیکری کی مانند بجنے والی مٹی سے۔اور جنوں کو پیدا کیا آگ کے مارج اور جوہر سے۔
اگر فرشتے کوئی تیسری قسم ہوتے تو اللہ تعالیٰ اس کو اشرف مخلوقات میں نہ پکارتے اور اس کی تخلیق کرنے پر اپنی قدرت کی مدح وتعریف نہ کرتے۔

مذکورہ توجیہ کے مخالفین کا قول

جس نے اس مذکورہ قول کی مخالفت کی اس نے کہا کہ دھرتی کے رہنے والے ذوالعقول دو قسم ہیں۔انسان۔اور جن اور جو اس تعریف سے نکل گیا اس کو انسان کا نام لاحق نہیں ہوتا اگر چہ چھپا ہوا نہ ہو بلکہ نظر آنے والا ہو اور نہ ہی جن کا نام لوگ ہو سکتا ہے اگر چہ نظر نہ آنے والا ہو۔
وہ دلیل جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ملائکہ جنوں سے الگ شئی ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے جب فرشتوں کو یہ حکم دیا گیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے۔
اس طرح اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے ابلیس کی ملائکہ سے مفارقت کے سبب کے بارے میں۔ارشاد ہوا:

الاابلیس کا ن من الجن ففسق عن امر ربه. (کہف۵۰)

مگر ابلیس نے (سجدہ نہ کیا) جنوں میں سے تھا اور اپنے رب کی نافرمانی کی تھی۔
اگر سب کے سب مامورین ہوتے تو امتناع از جود میں سب مشترک ہوتے۔ابلیس کے جنوں میں سے ہونے میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اس کو عدم سجدہ پر آمادہ کرتی۔اس آیت میں وہ دلالت بھی موجود ہے جو یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ملائکہ غیر ہیں۔اور جن بھی غیر ہیں۔اور وہ دو مختلف گروہ ہیں (ایک گروہ نہیں ہیں) باقی ابلیس اس حکم میں داخل تھا جس کے ساتھ فرشتے مخاطب کئے گئے تھے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اجازت دی تھی فرشتوں کی ہم نشینی کی اور ہم سکونتی کی بسبب اس کی حسن عبادت کے اور سبب عبادت میں اس کی سخت جدوجہد کے لہذا فرشتوں کی گنتی میں اور جماعت میں شمار ہونے لگا۔
لہذا جب ملائکہ آدم علیہ السلام کو سجدے کا حکم دیئے گئے تو وہ بھی اور تمام اصلی ملائکہ اور لاحق بہ ملائکہ فی الجملہ حکم میں داخل ہو گئے۔سوا اس کے کہ ملائکہ سے اس کی اصل جبلت کی مفارقت اور الگ ہونے نے اس کو اطاعت میں بھی ان سے مفارقت پر آمادہ کر دیا۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربه. (کہف۵۰)
سوائے ابلیس کے کہ وہ جنوں میں سے تھا لہذا اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کر لی۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وجعلوا بینه وبین الجنة نسباً. (الصافات۱۵۸)
کہ مشرکوں نے اللہ کے جنوں کے درمیان رشتہ داری بنادی۔

(اس آیت سے استدلال کرنا کہ ملائکہ بھی جن میں سے ہے یہ صحیح نہیں اس لئے کہ) یہ آیت اس بات کی احتمال رکھتی ہے کہ مشرکین اصنام کو اور بتوں کو الہ کہتے تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں جو کہ ان لوگوں کو ان کی عبادت کرنے پر اللہ کے قریب کر دیتی ہیں۔یہ اس وقت ہوتا تھا جب شیطان جن ان بتوں کے پیٹوں میں گھس جاتے اور پجاریوں سے ہم کلام ہوتے بتوں کے اندر سے لہذا یہ لوگ اس کلام کو اللہ عزوجل کی طرف منسوب کرتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وجعلوا بینه وبین الجنة نسباً۔ (الصافات)

کہ ان لوگوں نے اللہ کے اور جنوں کے درمیان رشتہ داری بنادی ہے۔

اس لئے کہ وہ بتوں کو الٰہ (الٰہ معبود و مشکل کشا) کہتے اس بات کی وجہ سے کہ "جن" ان لوگوں کے ساتھ بتوں کے پیٹ سے بات کرتے تھے۔ لہٰذا مشرکوں نے یہ دعویٰ کرنا شروع کردیا کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ لہٰذا اس طرح انہوں نے اپنی جہالت کی بنیاد پر اللہ کے اور جنوں کے مابین نسب اور رشتہ ثابت کرلیا۔

۱۴۱:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اس آیت کی تفسیر کی بارے میں۔ کہ خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن حسین نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ورقاء نے ابن ابو نجیح سے انہوں نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے میں۔

وجعلوا بینه وبین الجنة نسبًا (صافات ۱۵۱)

مجاہد فرماتے ہیں کہ کفار قریش نے کہا۔ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، حضرت ابوبکر صدیق نے ان سے فرمایا ان کی مائیں کون ہیں؟ بولے سردار جنوں کی بیٹیاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولقد علمت الجنة انهم لمحضرون۔ (الصافات ۔۱۵۸)

البتہ تحقیق جن جانتے کہ وہ حاضر کئے جائیں گے کہ عنقریب حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔

اور جن وہی ملائکہ ہیں ہم نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا (مشرکوں نے) ملائکہ کو جنوں میں سے اللہ کی بیٹیاں قرار دیا اور اللہ کے دشمنوں نے جھوٹ بولا۔

ابوعمران جونی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہودی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنوں سے مصاہرت کی اس کے نتیجے میں ملائکہ پیدا ہوئے۔

اور ہم نے کلبی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا۔ یہودی یہ کہتے تھے۔ اپنی اس بات کی بنا پر کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولقد علمت الجنة انهم لمحضرون.

جن اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ حاضر کئے جائیں گے۔

یعنی جہنم پر حاضر کئے جائیں گے یعنی وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ (کلبی نے) کہا اور کہا جاتا ہے کہ یہ آیت زندیقوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے کہا تھا اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا، اور چوپایوں کو اور مویشیوں کو ابلیس نے کہا تھا کہ میں بھی ضرور ایک مخلوق پیدا کروں گا جو ان سب کو نقصان پہنچائے گی سو اس نے سانپ پیدا کئے بچھو اور درندے پیدا کئے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا۔

وجعلوا بینه وبین الجنة نسباً. (صافات ۱۵۸)

بولے وہ ابلیس ہے اللہ اس کو رسوا کرے۔ اللہ اس سے برتر ہے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

(۱۴۱)..... أخرجه الطبري في التفسير (۲۳/ ۶۹) من طريق ورقاء به، وفي الدر المنثور (۵/ ۲۹۲) عزاه السيوطي لآدم بن أبي أياس، وعبد بن حميد، وابن جرير، وابن المنذر، وابن أبي حاتم والمصنف في الشعب عن مجاهد.

۱۴۲:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن دھان نے کہ خبر دی ہے حسین بن محمد بن ہارون نے کہ خبر دی ہے احمد بن محمد بن نصر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن بلال کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مروان نے کلبی سے پھر اس نے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

خلق الا نسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار　　(الرحمٰن ۱۴-۱۵)

انسان کو ٹھیکری کی مانند بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔ اور جنوں کو آگ کے مارج سے پیدا کیا۔ (شعلے سے)۔

یہ بیان ہے اس کیفیت کا جب پہلی تخلیق کے وقت ان کو ترکیب دیا تھا ملائکہ اس میں داخل نہیں ہیں کیونکہ وہ غیر مذکورہ مادہ کے) اختراع کئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہو جاؤ پس ہو گئے جیسے اللہ تعالیٰ نے اس پہلے اصل کو جس سے جن پیدا ہوئے تھے اور اس اصل کو جس سے انسان کو پیدا کیا تھا وہ مٹی پانی آگ اور ہوا ہے۔ کہ ہو جا پس ہو گئی۔ فرشتے اختراع و ایجاد میں جنوں اور انسانوں کے اصول کی طرح ہیں اور ان کی ذوات کی طرح نہیں اس لئے ان کے ساتھ ذکر نہیں کئے گئے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۳:......یہ وہ روایت ہے جس کی ہمیں خبر دی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوحامد بن شرقی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ ابوالازہر اور حمدان سلمی نے ان سب نے کہا ہمیں حدیث بیان عبدالرزاق نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے معمر نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خلقت الملائکه من نور . وخلق الجان من مارج من نار ، وخلق آدم مما وصف لکم.

فرشتے نور سے پیدا کئے گئے تھے، اور جن آگ کے شعلے پیدا کئے تھے، اور آدم اس چیز سے جو تمہارے لئے بیان کی گئی ہے۔

اس کو مسلم نے محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے روایت کیا ہے۔

دونوں کے مابین فرق کے ذکر میں دلیل ہے اس بات پر کہ انہوں نے نور سے مراد آگ کے نور کے علاوہ نور مراد لیا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

۱۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر قطان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن حارث بغدادی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن بکر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زہیر بن محمد نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے صالح سے جو مولی ہیں تو امہ کے انہوں نے حضرت ابن عباس سے رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انہوں نے فرمایا:

ان من الملائکه قبیلة یقال لها الجن و کان ابلیس منها و کان یسوس ما بین السمآء و الارض
فسخط الله علیه فمسخه شیطانا رجیماً.

بیشک ملائکہ میں سے ایک قبیلہ ہے جسے جن کہا جاتا ہے ابلیس اسی قبیلے سے تھا انتظام کرتا تھا درمیان آسمان و زمین کے سو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گیا لہٰذا اس کو شیطان مردود کے طور پر مسخ کر دیا۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یہ بات اگر ثابت ہو جائے تو یہ دلالت کرے گی اس قبیلے کی مفارقت پر دیگر ملائکہ سے نام کے اندر۔

اور مقاتل بن سلیمان کا خیال ہے کہ ابلیس کی پیدائش اور جنوں کے مذکورہ قبیلے کی پیدائش نار سموم سے اور مارج نار سے تھی اور وہ سب جنت کے خازن تھے ان کا سردار ابلیس تھا اور یہ سب آسمان دنیا کے رہنے والے تھے جب دھرتی پر رہنے والے جن قتل ہو گئے تو یہ سب دھرتی پر

---

(۱۴۳)...... أبو حامد بن الشرقي هو: أحمد بن محمد بن الحسن النيسابوري (سير ۱۵/۳۷)، ومحمد بن يحيى هو الذهلي، وحمدان السلمي هو : أحمد بن يوسف السلمي.

اخرجه مسلم ص (۲۲۹۴)

اتر آئے۔ اور وہ سب وہی لوگ تھے جن کی طرف اللہ عزوجل نے یہ وحی کی تھی۔

انی جاعل فی الارض خلیفة. (بقرہ ۳۰)

کلبی کا خیال ہے کہ بیشک یہ سب جنت کے دربان تھے۔ ان کو اسی لئے جنۃ کہا جاتا ہے الجن انہیں کے لئے مشتق کیا گیا اسم جنۃ سے۔ ابلیس کے پاس جنت کی چابیاں تھیں اس کی پیدائش آگ کے مارج سے تھی یہ وہ آگ ہوتی ہے جس کا دھواں نہیں ہوتا۔

اور جنون آپس میں لڑائی کر کے جنوں کی اولادوں کو قتل کر دیا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا سے ابلیس بھیجا فرشتوں کی ایک لشکر کے ساتھ یہ زمین پر اتر آئے تو جنوں اولاد کو جنات سے نکال دیا اور ان کو سمندر کے جزیروں میں دھکیل دیا اور دھرتی پر سکونت اختیار کر لی یہی لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا۔

انی جاعل فی الارض خلیفة

کہ میں زمین پر ایک نائب بنانے والا ہوں۔

اس کے ساتھ ان ملائکہ سے کو مراد نہیں لیا جو کہ آسمان پر تھے۔

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مذکورہ قول کی بنا پر احتمال ہے کہ ان کو بھی اللہ نے آگ کے شعلے سے پیدا کیا ہو۔ اور وہ جن کا نام اس لئے رکھے گئے ہوں کہ جو کلبی نے ذکر کیا ہے۔ یا اصل خلقت میں جن کے ساتھ ان کی موافقت کی وجہ سے۔ اور ان کے علاوہ دیگر کو پیدا کیا ہو ملائکہ سے (نور سے واقع ہوئے) جیسے ہم نے سیدہ عائشہ کی حدیث سے روایت کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول:

وجعلوا بینه وبین الجنه نسباً. (۱۵۸)

احتمال رکھتی ہے کہ اس سے مراد یہی قبیلہ ہو جس کو جن کہا جاتا ہے ان کے سوا دیگر ملائکہ مراد نہ ہوں۔

شیخ حلیمی کا قول اور فرشتوں اور جنوں کے الگ الگ مخلوق ہونے کے دلائل

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ وہ دلائل جو جنوں اور فرشتوں کے الگ اور جدا مخلوق ہونے پر دلالت کرتے ہیں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ قیامت کے دن فرشتوں سے سوال کریں گے مشرکین کے بارے میں اور ان سے کہیں گے۔

اهؤلاء ایاکم کانوا یعبدون. (سورہ سبا ۴۰)

کیا یہی ہیں جو تمہاری عبادت کرتے تھے۔

فرشتے جواب دیں گے۔

سبحنک انت ولینا من دونهم بل کانوا یعبدون الجن. (سبا ۴۱)

تو پاک ہے تو ہی ہے ہمارا دوست نہ کہ وہ (مشرک) بلکہ وہ تو پوجتے تھے جنوں کو۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ملائکہ جنوں سے الگ مخلوق ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کہ احتمال ہے کہ یہ براءت و بیزاری ملاء الاعلیٰ کی طرف سے ہو جو "جن" کے نام سے موسوم نہیں ہیں۔

---

(۱۴۴) ..... إبراهيم بن الحارث البغدادي (سير ۱۳/ ۲۳)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد:

۱۴۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے کہ خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن منصور نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معمر نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمر بن عبداللہ اصم سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا:

إن نار كم هذه التي توقدون لجزءٌ من سبعين جزءً امن نار جهنم وان السموم الحار التي خلق الله تعالىٰ منها الجان لجزء من سبعين جزءً من نار جهنم.

بے شک یہ تمہاری آگ (دنیاوالی) جسے تم سلگاتے ہو ایک حصہ ہے ستر حصوں میں سے جہنم کی آگ سے اور بیشک گرم ہوا جس سے اللہ نے جنوں کو پیدا کیا ہے ایک حصہ ستر حصوں میں سے جہنم کی آگ سے۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا ارشاد:

۱۴۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے کہ خبر دی ہے ابوعمرو بن سماک نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حنبل بن اسحٰق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن سلیمان نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عباد نے سفیان بن حسین سے انہوں نے یعلیٰ بن مسلم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا۔

كان اسم ابليس عزازيل وكان من اشراف الملائكة من ذو الاربعة الا جنحة ثم ابلس بعده

کہ ابلیس کا نام عزازیل تھا اور وہ چار پروں والے باعزت فرشتوں میں سے تھا پھر اس کے بعد نافرمان ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا ارشاد:

۱۴۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدالجبار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے اعمش سے انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فرمایا:

كان ابليس من خزان الجنة وكان يد بر امر السماء الدنيا.

ابلیس جنت کے خازنوں میں سے تھا آسمان دنیا کا انتظام کرتا تھا۔

۱۴۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابواللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے اس نے کہا ہمیں

---

(۱۴۵)..... أبو إسحق هو : عمرو بن عبدالله السبيعي

اخرجه ابن جرير في التفسير (۲۱/۱۴) من طريق شعبة عن أبي إسحاق عن عمرو بن الأصم به وعزاه السيوطي في الدر المنثور (۹۸/۴) للطيالسي، وابن جرير، وابن أبي حاتم، والطبراني، والحاكم وصححه، والمنصف في الشعب عن ابن مسعود رضي الله عنه.

(۱۴۶)..... حنبل بن إسحاق (ت ۲۷۳) (سير ۱۳/ ۵۱)، سعيد بن سليمان هو أبوعثمان الواسطي (تقريب)، عباد هو : ابن العوام أبوسهل الواسطي (تقريب)، و سفيان بن حسين هو : ابن الحسن أبومحمد (تقريب)، ويعلى بن مسلم هو ابن هرمز.

عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱/ ۵۰) لابن أبي الدنيا في كتاب مكايد الشيطان، وابن أبي حاتم، وابن الأنباري في كتاب الأضداد، والمصنف في الشعب.

(۱۴۷)..... حبيب بن أبي ثابت (ت ۱۲۹) (تقريب)

عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱/ ۵۰) لوكيع وابن المنذر، والمصنف في الشعب.

حدیث بیان کی ہے سری بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔
عثمان بن زفر نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب قمی نے جعفر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے:

كان من الجن (کہف ۵۰)

کہ ابلیس جنوں میں سے تھا۔

فرمایا کہ ان جنوں میں سے تھا جو جنت میں کام کرتے تھے۔

شیخ حلیمی کی تحقیق:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ ملائکہ، روحانیین نام رکھے گئے تھے۔
اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جبرائیل کا نام بھی روح الامین۔ اور روح القدس رکھا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يوم يقوم الروح والملائكة صفا. (النساء ۳۸)

جس دن روح اور فرشتے بحالت صف کھڑے ہوں گے۔

کہا گیا ہے کہ اس سے مراد جبرائیل ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ جبرائیل نہیں بلکہ وہ کوئی اور بڑا فرشتہ ہے وہ اکیلا بحالت صف کھڑا ہوگا۔ اور دیگر ملائکہ الگ صف میں جنہوں نے یہ بات کہی ہے وہ کہتے ہیں وہ روح جو ہر ہے اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کئی روحوں کو مرکب کر کے ان کو ایک جسم بنادے اور ایک ناطق اور عاقل مخلوق بنادے۔ اور ممکن ہے کہ ملائکہ اجسام ہوں جس حالت پر آج ایجاد شدہ ہیں جب عیسیٰ علیہ السلام۔ اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی اختراع کیے گئے تھے۔

اور بعض لوگوں نے کہا کہ ملائکہ روحانیین ہیں ح (را کی زبر کے ساتھ) بایں معنی کہ وہ مکانوں اور سائیوں میں محصور میں ہیں بلکہ فضا اور فراخی میں ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ رحمت والے فرشتے روحانی میں اور عذاب والے فرشتے کربی ہیں یہ کرب سے بنا ہے اور وہ روح سے بنا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہب بن منبہ نے ذکر کیا ہے کہ کربی ساتویں آسمان پر رہنے والے ہیں روتے ہیں اور نوحہ اور بین کرتے رہتے ہیں۔ (یعنی اللہ کے خوف سے) ہم نے اپنی کتاب الاسماء والصفات کے تیرہ نمبر پر وہ تمام روایات ذکر کی ہیں جو روح اور ملک کے تفسیر کے بارے میں جنہیں روح کہا جاتا ہے وارد ہوئی ہیں۔

نئے اور پرانے زمانے سے لوگوں نے فرشتوں کے اور انسانوں کے مابین فضیلت کے بارے میں کلام کیا ہے کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں۔ انسانوں میں سے جو رسول ہیں وہ ان رسولوں سے افضل جو فرشتوں میں سے ہیں اور انسانوں میں سے جو اولیاء ہیں وہ ان اولیاء سے افضل ہیں جو فرشتوں میں سے اولیاء ہیں اور کچھ دوسرے لوگ اس طرف گئے ہیں کہ ملاء الاعلیٰ جملہ اہل زمین سے افضل ہیں اور سب کے پاس اپنے اپنے قول کی دلیل موجود ہے۔

۱۴۹:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے کہ خبر دی ہے ابوحامد بن بلال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوزرعہ رازی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہشام بن عمار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدربہ بن صالح قرشی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عروہ بن رویم نے انصاری سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

(۱۴۸)...... يعقوب هو : ابن سفيان القمي.

أخرجه المصنف في الأسماء والصفات ص (۳۱۶ و ۳۱۷) بنفس الإسناد، ومن حديث جابر بن عبدالله الأنصاري رضي الله عنهما.

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اس کی اولاد کو بھی تو فرشتوں نے کہا اے ہمارے رب آپ نے انہیں پیدا تو فرمایا ہے وہ کھائیں گے اور پیئیں گے شادی بیاہ کریں گے سواری کریں گے لہذا آپ دنیا کو ان کے لئے خاص کردیں اور آخرت کو ہمارے لئے مخصوص کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں ایسا نہیں کروں گا ان کے لئے جن کو میں اپنے (بے مثال) ہاتھ سے پیدا کیا اور جس میں میں نے اپنی (بے مثال) روح پھونک دی۔ (ان جیسا نہیں کروں گا) جن کو میں نے کن کہا اور وہ ہو گئے۔ (یعنی انسانوں کو تمہارے برابر نہیں کروں گا۔)

امام بیہقی نے فرمایا۔ ابوطاہر اور ابوحامد کے علاوہ دیگر لوگوں نے ہشام بن عمار سے اس کی اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے (ہی کچھ) کہا ہے مگر اس کے ثبوت میں نظر ہے۔

جنہوں نے ملائکہ کے بارے میں کہا ہے کہ وہ دو قسم ہیں انہوں نے زیادہ بہتر بات کہی ہے اس میں سے جو اس بارے میں کہی جاسکتی ہے۔ اور انہوں نے اس قسم سے جس میں سے ابلیس ہے ان سے کم تر مراد لی ہے جو ملاء الاعلیٰ میں ہیں کیونکہ وہ زیادہ شرف اور عزت والے ہیں۔ اور ہم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

بے شک اللہ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ عزت والے اللہ کے نزدیک ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بشر کہتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان کے اوپر رحم فرمائے، فرشتے کہاں گئے؟ یعنی ان کا مرتبہ کہاں گیا؟ تو عبداللہ بن سلام نے میری طرف غور سے دیکھا اور ہنس پڑے اور فرمانے لگے اے بھتیجے کیا تم جانتے ہو کہ فرشتے کیا چیز ہیں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ فرشتے ایک مخلوق ہیں جیسے زمین مخلوق ہے آسمان مخلوق ہے جیسے بادل مخلوق ہیں پہاڑ مخلوق ہیں ہوائیں مخلوق ہیں اور جیسے دیگر تمام مخلوقات ہیں سب سے زیادہ عزت والی مخلوق اللہ کے نزدیک ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور عبداللہ بن سلام نے اوپر والی حدیث ذکر فرمائی۔

۱۵۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے کہ خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحاق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماء نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے مہدی بن میموں نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن ابویعقوب نے بشر بن شغاف نے حضرت عبداللہ بن سلام سے اور مذکورہ بات ذکر کی ہے۔

۱۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یحیٰ بن عبدالجبار شکری نے بغداد میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن عبداللہ ترقفی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حفص بن عمر نے حکم سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا میں نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اہل آسمان پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور تمام انبیاء پر بھی فضیلت عطا فرمائی ہے لوگوں نے سوال کیا اے ابن عباس اہل آسمان پر آپ کی فضیلت کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ اسطرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل آسمان کے بارے میں فرمایا:

ومن یقل منهم انی اله من دونه فذالک نجزیه جهنم کذالک نجزی الظالمین. (انبیاء ۲۹)

جو بھی کہے ان میں سے کہ بے شک میں معبود ہوں اللہ کا سوا تو ایسے کو ہم جہنم کی سزا دیں گے اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

(۱۴۹)......الأنصاری قیل هو جابر بن عبدالله الأنصاری کما فی تهذیب الکمال (ص ۹۲۷)

(۱۵۰)...... مهدی بن میمون هو الأزدی أبویحیی، ومحمد بن عبدالله بن أبی یعقوب هو التمیمی، وبشر بن شغاف، وابن سلام هو عبدالله بن سلام کلهم من رجال (التقریب)

أخرجه المصنف فی دلائل النبوة (۲۸۵/۵) بنفس الإسناد.

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا۔

انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تأخر۔ (الفتح ۱-۲)

بے شک فتح دی ہم نے آپ کو فتح کھلی۔ تاکہ معاف کردے ان کے لئے اللہ جو پہلے ہو چکا کوئی گناہ آپ سے اور جو پیچھے رہا۔

لوگوں نے کہا اے ابن عباس۔ انبیاء پر آپ کی کیا فضیلت ہے؟ فرمایا اس لئے کہ اللہ عز وجل فرماتے ہیں۔

و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ۔ (ابراہیم ۴)

نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس کی اپنی قومی زبان کے ساتھ۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

و ارسلناک للناس رسولاً۔ (النساء ۷۹)

ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو انسانوں اور جنوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن حکم بن ابان نے اپنے والد سے مگر وہ قوی نہیں ہے۔

اور جس نے دوسرا قول کیا ہے اور اللہ کے اس قول کے ساتھ معارضہ کیا ہے۔

لئن اشرکت لیحبطن عملک و لتکونن من الخسرین۔ (الزمر ۶۵)

اگر آپ نے شرک کیا (بالفرض والمحال) تو آپ کے عمل اکارت ہو جائیں گے اور آپ نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔

مگر یہ کہ کوئی کہنے والا یہ کہے (اور روایت مذکورہ کی تاویل کرے) کہ آیت میں خطاب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے مگر مراد آپ نہیں ہیں بلکہ (امت کے لوگ ہیں)۔

یا یہ تاویل کی جائے کہ اگر یہی ہے وہی مراد ہو جو ظاہر الفاظ سے واضح ہے تو پھر اللہ نے آپ کو اس آیت کے ذریعہ اس سے پناہ دے دی ہے جسے ابن عباس نے پڑھا ہے ان کی روایت کے مطابق (یعنی سورۃ فتح کی آیت کے ساتھ)۔

۱۵۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو حامد بن بلال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الازہر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو فقیہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے ابو المہزم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا:

المؤمن اکرم علی اللہ من الملائکۃ۔

---

(۱۵۱)...... عبداللہ بن یحیی بن عبدالجبار السکری ابو محمد (ت ۲۱۷) (سیر ۱۷/۳۸۷)، وعباس بن عبداللہ الترفقی ہو أبو محمد (ت ۲۶۲) (سیر ۱۳/۱۲)، وحفص بن عمر ہو ابن میمون العدنی، والحکم بن أبان ہو أبو عیسی، وعکرمۃ، وإبراھیم بن الحکم بن ابان الأربعۃ من رجال التقریب.

أخرجہ المصنف فی دلائل النبوۃ (۵/۴۸۶، ۴۸۷) بنفس الإسناد.

(۱۵۲)...... أبو المہزم ہو یزید بن سفیان.

أخرجہ ابن ماجۃ (۳۹۴۷) من طریق الولید بن مسلم عن حماد بن سلمۃ بہ.

وانظر الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف لابن حجر رقم (۷۸۰) بترقیمی.

وقال البوصیری فی الزوائد:

إسنادہ ضعیف لضعف یزید بن سفیان أبی المہزم.

ایماندار انسان اللہ کے نزدیک فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوالمھزم نے ابو ہریرہ سے بطور موقوف روایت اور ابوالمھزم متروک ہے۔

۱۵۳:.....ہمیں خبر دی ہے۔ استاذ ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر نے اپنی اصل (کتاب یا سند) سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد العمروی نے بطور املاء کے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن محمد بن حمویہ بن عباد سراج نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالغفار بن عبداللہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن تمام سلمی نے خالد حذاء سے انہوں نے بشر شغاف سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مامن شئی اکرم علی اللہ من ابن ادم قال قیل یارسول اللہ و لا الملائکۃ؟

قال الملائکۃ مجبورون بمنزلۃ الشمس و القمر۔

کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابن ادم سے زیادہ عزت والی نہیں عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا؟ فرشتے بھی نہیں آپ نے فرمایا فرشتے تو مجبور محض میں چاند اور سورج کی طرح۔

اس روایت میں عبیداللہ بن تمام متفرد ہیں۔

امام بخاری نے کہا ابن تمام کے نزدیک کئی عجیب وغریب روایات ہیں اس کے علاوہ خالد حذاء سے جو موقوف میں عبداللہ بن عمرو پر وہی صحیح ہے۔

۱۵۴:.....ہمیں اسی کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے کہ خبر دی ہے احمد بن عبید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی قماش نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وھب بن بقیہ نے خالد حذاء سے انہوں نے بشر بن شغاف سے اس نے اپنے باپ سے اس کے کہا میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے تھے۔

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابن آدم سے بڑھ کر کوئی شئی زیادہ عزت والی نہیں ہے۔ میں نے کہا کیا فرشتے بھی نہیں انہوں نے فرمایا وہ چاند وسورج کے بمنزلے میں وہ تو مجبور محض ہیں۔

۱۵۵:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے کہ خبر دی ہے ابواسحاق ابراہیم بن محمد دیبلی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن علی بن زید صائغ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حارث بن عبید ایادی نے ابوعمران جونی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ میں اس کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اچانک جبرائیل علیہ السلام آئے اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان چوکا مارا، اور میں اٹھ کر ایک درخت کی طرف چلا گیا اس میں جیسے پرندے

---

(۱۵۳).....عبدالقادر بن طاهر أبومنصور (سير ۱۷/۵۷۲)، واحمد بن محمد بن احمد هو العمرزی أبو العباس، ومحمد بن حيويه بن عباد هو ابوبكر السراج، وعبيدالله بن تمام السلمي قال في الجرح روى احاديث منكرة.

أخرجه الطبراني كما في ابن كثير (۹۵/۵)، الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد (۳۵/۴) من طريق عبيد الله بن تمام به.

وقال ابن كثير : وهذا حديث غريب جداً

وانظر الكاف الشاف رقم (۷۸۰) بترقيمي، والديلمي (۱۳۳۱) بترقيمي.

وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد (۸۲/۱) للطبراني في الكبير وقال الهيثمي فيه عبيدالله بن تمام.

(۱۵۴)..... وهب بن بقية هو الواسطي أبومحمد (ت ۱۹۶)

کے دو آشیانے کی طرح تھے ایک میں میں بیٹھ گیا اور دوسرے میں جبرائیل میں نے بسم اللہ پڑھی اور میں بلند ہو گیا اوپر کو چلا گیا۔ یہاں تک کہ جب آسمان کے دونوں کنارے بھر گئے اور میں نے اپنا پہلو بدلا۔ میں اگر چاہتا تو آسمان کو چھو سکتا تھا میں نے توجہ کی تو جبرائیل علیہ السلام لپٹے ہوئے ٹاٹ کی مانند تھے لہذا میں نے اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں جبرائیل کے علم کی فضیلت کو پہچان لیا۔

حماد بن سلمہ نے اس کو ابوعمران جونی سے انہوں نے محمد بن عمیر بن عمار سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ نبی کریم نے فرمایا کہ جبرائیل گر کر بے ہوش ہو گیا گویا کہ وہ ٹاٹ ہے لہذا میں نے اپنی خدا خوفی پر اس کی خدا خوفی کی فضیلت و برتری کو جان لیا پھر میری طرف وحی کی گئی بادشاہ نبی یا بندہ وغلام نبی؟ یا جنت کی طرف؟

جبرائیل نے مجھے اشارہ کیا کہ عاجزی کرنا۔ حالانکہ وہ لیٹے ہوئے تھے میں نے جواب میں کہا نہیں بادشاہ نبی نہیں بلکہ عبد و بندہ نبی یعنی میں اللہ کی بندگی میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

۱۵۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوعبداللہ بن عبداللہ زاہد اصفہانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالسری موسیٰ بن حسن بن عباد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حبیش بن مبشر فقیہ نے انہوں نے کہا ہم یزید بن ہارون کے پاس تھے انہوں نے قصہ ذکر کیا پھر یزید بن ہارون نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعمران جونی نے محمد بن عمر بن عطارد بن حاجب تمیمی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مجھے معراج کرائی گئی۔ میں ایک درخت میں تھا اور جبرائیل دوسرے درخت میں تھا پھر ہمیں چھپا لیا اللہ کے امر میں سے بعض چیز نے جو کچھ چھپانا تھا۔ اور جبرائیل اس وقت گر کے بیہوش ہو گئے مگر میں (الحمد اللہ) اپنی حالت پر ثابت رہا اور میں نے جبرائیل کے ایمان کی اپنے ایمان پر فضیلت پہچان لی۔

۱۵۷:.....ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو اسامہ عبداللہ بن اسامہ کلبی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انہوں نے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ جبرائیل سرگوشی کر رہے تھے۔ اچانک آسمان کا کنارا پھٹا اور جبرائیل علیہ السلام متوجہ ہوئے کمزور ہوئے سکڑنے لگے اور بعض ان کا بعض میں داخل ہونے لگا اور

---

(۱۵۵).....عبدالله بن يوسف الأصبهاني أبومحمد (ت ۴۰۹)(تذكرة الحفاظ ۱۰۴۹/۳)، محمد بن علي بن زيد الصائغ أبوعبدالله (ت ۲۸۷) (سير ۴۲۸/۱۳)، أبوعمران الجوني هو عبدالملك.

أخرجه البزار، كشف الأستار ۴۷/۱(۵۸) ابونعيم في الحلية (۳۱۶/۲) من طريق سعيد بن منصور به.

وقال البزار:

وهذا لانعلم رواه إلا أنس ولا رواه عن أبي عمران إلا الحارث، وكان بصرياً مشهوراً.

والحديث في مجمع الزوائد (۷۵/۱) وقال الهيثمي رواه البزار والطبراني في الأوسط ورجاله رجال الصحيح.

وقول المصنف: "ورواه حماد بن سلمة عن أبي عمران الجوني......" الخ.

أخرجه البغوي في شرح السنة (۲۴۷/۱۳) من طريق حماد بن سلمة به.

وقال البغوي هذا مرسل اهـ.

ومحمد بن عمير بن عطارد ذكره ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً.

(۱۵۶).....موسى بن الحسن بن عباد أبوالسري (ت ۲۸۷) (سير ۳۷۸/۱۳)، وحبيش بن مبشر (ت ۲۵۸)، يزيد بن هارون (ت ۲۰۶)

أخرجه ابن عساكر عن محمد بن عمير بن عطارد بن حاجب التميمي عن أبيه كما في الكنز ۴۱۲/۱۲ (۳۵۴۴۸)

زمین کے قریب ہو گئے۔ اتنے میں ایک فرشتہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس نے کہا۔ اے محمد! بے شک تیرا رب تجھ پر سلام کہتا ہے اور تجھے اختیار دیا ہے کہ آپ بادشاہ نبی بنیں یا عبد (غلام) نبی بنے۔ رسول اللہ نے فرمایا جبرائیل نے ہاتھ سے مجھے اشارہ کیا کہ عاجزی کیجئے میں سمجھ گیا کہ وہ خیر خواہ ہیں میں نے جواب دیا بندہ نبی بننا پسند کروں گا چنانچہ وہ فرشتہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ میں نے کہا اے جبرائیل میں نے تم سے پوچھنے کا ارادہ کیا تھا آپ کے بارے میں۔ مگر میں نے جب تیرا حال دیکھا تو اس نے مجھے مشغول کر دیا سوال کرنے سے۔ اے جبرائیل بتائیے یہ کون تھے؟ جبرائیل نے کہا یہ اسرافیل علیہ السلام تھے اللہ نے جب اس کو پیدا کیا تھا اپنے سامنے۔ دونوں قدم برابر رکھنے والا کھڑا تھا اپنی نگاہ نہیں اٹھاتا تھا اس کے درمیان اور اس کے رب کے درمیان نور کے ستر پردے تھے ہر نور ایسا تھا کہ اگر اس کے قریب ہو تو وہ جلا دے۔ اس کے آگے لوح محفوظ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے آسمان سے یا زمین میں یہ لوح اٹھ جاتی ہے اپنی جبین کو پوجتا ہے پھر اس میں دیکھتے اگر اس میں میرا کوئی کام ہوتا مجھے اس کا حکم دیتا ہے اگر وہ حکم میکائیل کے کام کے متعلق ہوتا ہے تو اسے اس کا حکم دیتا ہے میں نے کہا اے جبرائیل آپ کس چیز پر مقرر ہیں۔ فرمایا ہواؤں پر اور لشکروں پر۔ میں نے پوچھا میکائیل کس چیز پر مقرر ہے بتایا کہ نباتات پر یعنی اگانے پر، میں نے پوچھا ملک الموت کس چیز پر مقرر ہے جواب دیا کہ جانوں کے قبض کرنے پر نہیں گمان کرتا میں کہ وہ اتریں گے مگر قیامت قائم ہونے کے ساتھ نہیں ہے یہ کیفیت میرے ساتھ جو آپ نے دیکھی مگر بوجہ خوف قائم ہونے قیامت کے۔

نوٹ:...... یہ قول کہ اس کے اور رب کے درمیان ستر نور کے پردے تھے۔ احتمال رکھتا ہے کہ اس سے یہ ارادہ کیا ہو اس کے درمیان اور رب کے عرش کے درمیان۔

دنیاوی امور کا انتظام چار لوگ کرتے ہیں:

۱۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا خبر دی ہے ابو حفص عمر بن محمد جمحی نے مکہ میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن عبدالعزیز نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو نعیم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اعمش نے عمر بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن سابط سے انہوں نے کہا۔

دنیا کے امور کا انتظام چار لوگ کرتے ہیں۔ جبرائیل۔ میکائیل اور ملک الموت۔ اور اسرافیل بہر حال جبرائیل ہواؤں اور لشکروں پر مقرر ہے۔ اور میکائیل بارش اور نباتات پر مقرر ہے اور ملک الموت قبض ارواح پر مقرر ہے اور اسرافیل وہ لوگوں پر اللہ کے عذاب کے امر کو نازل کرتے ہیں۔

۱۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن احمد بن حسن نے کہ خبر دی ہے حاجب بن احمد نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حماد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ نے کہا۔

ان من السموات لسماً ما فيها موضع شبر الا وعليها جبهة ملك او قدم ماه ثم قراء وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون. (صفات ۱۶۵-۱۶۶)

---

(۱۵۷)...... عبدالله بن أسامة الكلبي أبوأسامة (الجرح ۵/۱۰)، ومحمد بن عمران بن أبي ليلى، وابن أبي ليلى هو عبدالرحمن بن أبي ليلى، والحكم هو ابن عتيبة أبومحمد الكندي، ومقسم هو ابن بجرة ويقال ابن نجدة أبوالقاسم، الأربعة من رجال (التقريب).

اخرجه الطبراني، وأبوالشيخ في العظمة، والمصنف في الشعب بسند حسن كما في الدرالمنثور (۱/۹۱ و ۹۲)

(۱۵۹)...... حاجب بن احمد هو : ابن يرحم بن سفيان بن نصر بن عبدالله أبومحمد الطوسي. ابومعاوية هو : محمد بن حازم الضرير.

اخرجه الطبري في التفسير (۲۳/۷۱) من طريق الأعمش به.

وعزاه السيوطي في الدرالمنثور (۵/۲۹۳) لعبد الرزاق، والفريابي، وسعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن جرير، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، والطبراني، والمصنف في الشعب.

آسمانوں میں سے ایک آسمان ایسا ہے جس میں ایک بالشت بھر جگہ نہیں ہے مگر اس پر کسی نہ کسی فرشتے کی پیشانی لگی ہوئی ہے یا اس کے قدم پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی بے شک ہم البتہ صف باندھنے والے ہیں اور بے شک ہم البتہ تسبیح کرنے والے ہیں۔

فرشتے رات دن تسبیح کرتے ہیں:

۱۶۰: ... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن ابی طالب نے کہ خبر دی ہے عبدالوہاب بن عطا نے کہ خبر دی ہے حمید بن طویل نے اسحٰق بن عبداللہ بن حارث نے میرے باپ سے کہ انہوں نے کعب سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا۔

(۱)　یسبحون اللیل والنهار لایفترون　(الانبیآء ۲۰)

فرشتے اللہ کی رات دن تسبیح کرتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

(۲)　ولایسئمون　(فصلت ۳۸)　وہ نہیں اکتاتے۔

اس نے کہا کیا تیری آنکھ تجھے ایذا دیتی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں پھر کہا کیا تیرا نفس تجھے ایذا دیتا ہے۔ کہا کہ نہیں کہا کہ بے شک وہ تسبیح الہام کئے گئے ہیں جیسے تم الہام کئے گئے ہو نفس اور نگاہ۔

۱۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدالجبار نے ہمیں حدیث بیان کی۔ ابومعاویہ نے ابواسحٰق شیبانی سے انہوں نے حسان بن مخارق سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے اس نے کعب سے کہا کیا آپ نے اللہ کے اس قول کو دیکھا ہے۔

یسبحون اللیل والنهار لایفترون۔　کہ فرشتے رات دن تسبیح کرتے ہیں سستی نہیں کرتے۔

تو کیا ان کا عمل اور کام ان کو تسبیح سے مشغول نہیں کرتا۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ سائل کون ہے؟ کسی نے کہا بنو عبدالمطلب کا لڑکا ہے۔ چنانچہ کعب نے مجھے پکڑا اور مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا بھتیجے۔ بات یہ ہے کہ تسبیح ان کے لئے ایسے کردی گئی ہے جیسے تمہارے لئے تمہاری سانس کھاتے پیتے جاتے آتے بات چیت کرتے سانس نہیں لیتے ہو؟ (یعنی یہ سارے کام بھی کرتے ہو اور سانس بھی لیتے ہو تمہارا کوئی کام تمہارے سانس لینے سے تمہیں مصروف نہیں کرتا) ان کی تسبیح بھی اسی طرح ان کے لئے کردی گئی ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا۔ اور جس نے کہا پس اول پیدا کئے گئے ہیں بغیر شہوت کے جو شخص اللہ کی عبادت کرے حالانکہ اس کا خمیر گوندھا ہوا ہو شہوت سے، اس کی عبادت افضل ہوتی ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ فرشتوں میں سے جو شہوت کے ساتھ آزمایا گیا وہ کیسے معصیت میں واقع ہو گیا اور ہاروت ماروت کا قصہ ذکر کیا۔

ہاروت وماروت:

۱۶۲: ... ہمیں خبر دی ہے۔ شیخ ابوالحسن محمد بن حسن بن داؤد علوی نے کہ خبر دی ہے احمد بن محمد بن حسن حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے

---

(۱۶۰) . یحیی بن أبی طالب (تهذیب الکمال ص ۸۷۰) فیمن روی عنه عبدالوهاب، وإسحاق بن عبدالله بن الحارث ثقة (تقریب)، وعبدالله بن الحارث هو ابن نوفل (تقریب)

أخرجه ابن المنذر، وابن أبی حاتم، وأبو الشیخ فی العظمة، والمصنف فی الشعب عن عبدالله بن الحارث بن نوفل عن کعب، کما فی الدر المنثور (۴/۳۱۵)

وأخرجه الطبری فی التفسیر (۱۷/۱۰) من طریق إسحاق بن عبدالله بن الحارث بن أبیه عن ابن عباس بن کعب به.

(۱۶۱) . أخرجه الطبری فی التفسیر (۱۷/۱۰) من طریق أبی معاویة به.

عباس بن محمد دوری اور ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحیٰی بن بکیر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زہیر بن محمد نے موسیٰ بن جبیر سے انہوں نے نافع سے جو کہ مولی ہیں عبداللہ بن عمر کے عبداللہ بن عمر سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین کی طرف اتارا تو فرشتوں نے کہا اے رب کیا آپ زمین پر اس کو رکھیں گے جو اس پر فساد کرے گا۔ اس پر خون بہائے گا۔ حالانکہ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور تیری تقدیس و پاکیزگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک میں جانتا ہوں جو کچھ کہ تم نہیں جانتے۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے رب ہم تیرے لئے سب سے زیادہ اطاعت گذار ہیں آدم زادوں سے بھی زیادہ، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہا کہ فرشتوں میں سے دو فرشتے لاؤ جنہیں ہم زمین پر اتاریں گے، ہم دیکھیں گے تم کیسے عمل کرتے ہو؟

فرشتوں نے کہا اے ہمارے رب ہم ہاروت اور ماروت کو بھیجتے ہیں۔ چنانچہ وہ زمین پر اتار دیئے گئے۔ اور ان دونوں کے لئے زہرہ عورت کی شکل بنا دی گئی اور انسانوں میں سے خوبصورت ترین بنا کر۔ وہ ان دونوں کے پاس آئی۔ اور انہوں نے اس عورت سے اس کا نفس مانگا اس عورت نے کہا اللہ کی قسم میں اس وقت تک تمہاری بات نہیں مانوں گی جب تک کہ تم دونوں یہ مشرکانہ کلمہ نہیں بولو گے ان دونوں نے کہا نہیں نہیں اللہ کی قسم ہم اللہ کے ساتھ کبھی بھی شریک نہیں بنائیں گے چنانچہ وہ ان سے چلی گئی۔ پھر وہ ایک چھوٹے بچے کو لے کر ان کے پاس آئی جسے وہ اٹھائی ہوئی تھی، ان دونوں نے پھر اس سے اس کے نفس پر قدرت مانگی، اس نے منع کیا یہاں تک کہ تم دونوں پہلے اس بچے کو قتل کردو وہ دونوں بولے نہیں اللہ کی قسم ہم اس کو قتل نہیں کریں گے۔ چنانچہ وہ پھر ان دونوں سے واپس چلی گئی پھر وہ شراب کا پیالہ لے کر آئی۔ ان دونوں نے پھر اس کے ساتھ برائی کی اجازت چاہی اس عورت نے منع کیا یہاں تک کہ تم دونوں یہ شراب پی لو دونوں نے وہ شراب پی لی اور وہ نشہ میں آ گئے اور اس عورت پر

---

(۱۶۲)..... موسى بن جبير هو الأنصاري مولى بني سلمة، وسعيد بن سلمة هو ابن أبي الحسام.

أخرجه أحمد ۱۳۴/۲ عن يحيى بن أبي بكير به.

وقال ابن كثير في التفسير ۱۹۸/۱ بعد أن ساقه بإسناد أحمد:

وهكذا رواه أبوحاتم بن حبان في صحيحه عن الحسن بن سفيان عن أبي بكر بن أبي شيبة عن يحيى بن أبي بكير به.

وهذا حديث غريب محمد هذا الوجه ورجاله كلهم ثقات من رجال الصحيحين إلا موسى بن جبير هذا وهو الأنصاري السلمي مولاهم المديني الحذاء روى عن ابن عباس و أبي أمامة بن سهل بن حنيف ونافع وعبدالله بن كعب بن مالك روى عنه ابنه عبدالسلام وبكر بن مضر وزهير بن محمد وسعيد بن سلمة وعبدالله بن لهيعة وعمرو بن الحارث ويحيى بن أيوب روى له أبوداود وابن ماجة وذكره ابن أبي حاتم في كتاب الجرح والتعديل ولم يحك فيه شيئاً من هذا ولا هذا فهو مستور الحال وقد تفرد به عن نافع مولى ابن عمر عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

وروى له متابع من وجه آخر عن نافع كما قال ابن مردويه حدثنا دعلج بن أحمد حدثنا هشآم حدثنا عبدالله بن رجاء حدثنا سعيد بن سلمة عن موسى بن سرجس عن نافع عن ابن عمر سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول فذكره بطوله.

قلت : قال شاكر رحمه الله في تحقيق مسند أحمد (۳۱/۹) عن هذه المتابعة إنها ضعيفة فإن عبدالله بن رجاء الغداني ثقة صدوق من شيوخ البخاري لكنه كان كثير الغلط والتصحيف.

وسعيد بن سلمة بن أبي الحسام ضعفه النسائي وقال أبوحاتم سألت ابن معين عنه فلم يعرفه حق معرفته.

وموسى بن سرجس لم يعرف حاله.

والحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ۶۸/۵، ۳۱۳/۶ و ۳۱۴ وقال في الموضع الأول

رواه أحمد والبزار ورجاله رجال الصحيح خلا موسى بن جبير وهو ثقة وكذلك قال في الموضع الثاني إلا أنه لم ينسبه فيه للبزار.

پڑ گئے، اور لڑکے کو بھی قتل کر دیا جب وہ ہوش میں آئے تو وہ عورت بولی کہ اللہ کی قسم تم نے وہ کچھ بھی نہیں چھوڑا جس کا تم میرے ساتھ انکار کرتے رہے وہ سب کچھ تم نے نشہ کی حالت میں کر ڈالا ہے۔ (لہذا اللہ کی طرف سے) دنیا اور آخرت کے عذاب کی بابت اختیار دیئے گئے ان دونوں نے دنیا کے عذاب کو اختیار کیا۔

اسی طرح اس کو زہیر بن محمد نے روایت کیا ہے موسیٰ بن جبیر سے انہوں نے نافع سے اور اس کو سعید بن سلمہ نے روایت کیا ہے موسیٰ بن جبیر سے۔

۱۶۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر احمد بن اسحٰق بن ایوب نے کہ خبر دی ہے محمد بن یونس بن موسیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن رجاء نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن سلمہ نے موسیٰ بن جبیر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

ملائکہ نے دنیا میں جھانک کر دیکھا۔ تو کیا دیکھا کہ اولاد آدم گناہ کر رہے ہیں۔

تو وہ بولے اے ہمارے رب۔ کتنی بڑے جاہل ہیں یہ لوگ۔ کتنی کم معرفت ہیں یہ لوگ تیری عظمت کے بارے میں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم بھی ان کی جگہ ہوتے تو میری نافرمانی کرتے۔ فرشتے بولے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ہم تو تیری تسبیح کرتے تیری حمد کے ساتھ اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا تم اپنے آپ میں سے دو فرشتوں کو منتخب کرو چنانچہ انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا۔ پھر وہ دنیا میں اتار دیئے گئے۔ اور ان کے ساتھ اولاد آدم کی شہوتیں جوڑ دی گئیں، اور ان کے لئے ایک عورت ایکٹنگ کرتی مقرر کر دی گئی لہذا وہ اپنے آپ کو نہ بچا سکے اور گناہ میں پڑ گئے۔ اللہ عزوجل نے ان سے فرمایا۔ اب تو تم اپنے لئے دنیا یا آخرت کا عذاب چن لو۔ چنانچہ انہوں نے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو دوسرے نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ دنیا کا عذاب تو ختم ہو جائے گا اور آخرت کا عذاب ختم نہیں ہوگا۔ لہذا انہوں نے دنیا کے عذاب کو پسند کر لیا۔ چنانچہ وہی دونوں ہی جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت و ماروت. (بقرہ ۱۰۲)

ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے بھی روایت کیا ہے حضرت مجاہد سے حضرت ابن عمر سے بطور موقوف روایت ابن عمر پر۔ اور وہ صحیح ہے اور حضرت ابن عمر نے اس کو حضرت کعب سے لیا ہے۔

قصہ ہاروت ماروت مذکور کے بارے میں مذکورہ روایات پر تبصرہ (منجانب مترجم)

روایت ۱۶۲ اور ۱۶۳ پر ہم ایک فٹ نوٹ لکھ رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مصنف کتاب ہذا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۴۵۸ھ ہے اور تفسیر ابن کثیر کے مصنف ابوالفدا اسماعیل ابن کثیر قرشی دمشقی رحمۃ اللہ کی وفات ۷۷۴ھ میں ہے اس لحاظ سے دونوں ہم عصر ہیں تفسیر ابن کثیر پانچویں صدی سے لے کر اب تک دنیائے علم میں مقبول چلی آرہی ہے ہر طبقے کے علماء اور مفسرین اس کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کی وجہ اس کتاب کی بہت سی خوبیوں کے ساتھ ایک خوبی یہ ہے کہ علامہ عمادالدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے علم تفسیر میں روایات کے حوالے سے بڑی حد تک تطہیر کا کام کیا تھا۔ اس سے قبل مفسرین کرام نے تفسیر قرآن میں روایات کے اندراج میں جو تساہل برتا تھا اور ہر طرح کی روایات ان کی اسنادی حیثیت بیان کیے بغیر درج کر دی تھیں وہ ان تمام روایات کو سند کے ساتھ نقل کرنے کے بعد ان کی اسناد کے بارے عادلانہ جرح وتنقید

(۱۶۳)..... محمد بن یونس بن موسی أبو العباس البصری (ت ۲۷۶)، وموسی بن عقبة هو ابن أبی عیاش القرشی أبومحمد المدنی (ت ۱۴۱)

تفرد المصنف باخراجه فی الشعب کما فی الدر المنثور (۹۷/۱)

کرتے میں پھر آخر میں بطور خلاصہ تبصرہ کرتے ہیں جس سے تمام روایات کے علم میں آ جانے کے بعد ایک طرف تو ان کی اسنادی حیثیت واضح ہو جاتی ہے دوسری طرف ایک تحقیقی اور صاف ستھرا موقف سامنے آ جاتا ہے۔

ہاروت ماروت کے قصے کے بارے میں بھی روایات کی دنیا میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے علامہ ابن کثیر نے ان تمام روایات کو حدیثی ہوں یا آثار ہوں نقل کر کے ان کی اسنادی حیثیت واضح کی ہے اس کے بعد ان کو رد کیا ہے۔ انہیں روایات کو ان الفاظ کے ساتھ پکارا ہے۔ انتہائی غریب۔ انتہائی منکر اس میں انتہائی درجہ کی غرابت ہے۔ اس میں کافی زیادت ہے۔ اغراب ہے۔ نکارۃ ہے مذکورہ روایت کے راوی موسیٰ بن جبیر کے بارے میں کہا کہ وہ مستور الحال ہے۔

ابن حبان نے کہا ہے کہ وہ روایت میں بہت غلطی کرتا تھا۔ ابن قطان نے کہا ہے کہ اس کا حال غیر معروف ہے بحوالہ تہذیب التہذیب۔ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ روایات ابن عمر کی دراصل کعب الاحبار سے مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔ اور فرمایا کہ مذکورہ حدیث کعب الاحبار نے کتب بنی اسرائیل سے نقل کیں۔ ابن کثیر نے اس واقعہ پر جامع تبصرہ فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ۔ ہاروت ماروت کا قصہ تابعین کی ایک جماعت سے مروی ہے، مثلاً مجاہد، سدی، قتادہ، ابوالعالیہ، زہری، ربیع بن انس، مقاتل ابن حان وغیرہ اور اس کو مفسرین متقدمین ومتاخرین میں سے خلق کثیر نے نقل کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ اخبار بنی اسرائیل کی طرف راجع ہے۔ اس بارے میں کوئی حدیث مرفوع متصل الاسناد نہیں ہے۔ جو صادق مصدوق سے ثابت ہو۔ وہاں قرآن مجید تو ظاہر سیاق قرآن میں اجمال ہے بغیر کسی بسط و تفصیل کے ہم اسی کے ساتھ ایمان لائیں گے جو کچھ قرآن میں وارد ہوا ہے۔

ملخصاص تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحات ص ۱۳۸۔ ص ۱۳۹۔ ص ۱۴۰۔ ص ۱۴۱۔ ص ۱۴۲۔

مطبوعہ۔ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع لبنان بیروت۔

۱۶۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حسن قطبان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن یوسف سلمی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ذکر کیا ہے سفیان نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کعب سے۔ انہوں نے کہا۔ کہ فرشتوں نے بنی آدم کا اور ان کے گناہوں کا جو وہ کرتے میں تذکرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ اپنے آپ سے دو فرشتوں کو منتخب کرو۔ انہوں نے ہاروت ماروت کو منتخب کیا۔ ان دونوں سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں لوگوں کے پاس ایسے اپنا رسول بھیجوں گا میرے اور تمہارے درمیان رسول نہیں ہوں گے۔ تم اتر جاؤ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا۔ چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔

عبداللہ کہتے ہیں۔ کعب نے کہا جب وہ دن پورا ہوا جس دن وہ اترے تھے اسی دن انہوں نے اس کا ارتکاب کرلیا جو کچھ ان پر حرام کیا گیا

(۱۶۳)..... محمد بن یونس بن موسی أبو العباس البصری (ت ۲۸۶) وموسی بن عقبة هو ابن أبی عیاش القرشی أبو محمد المدنی (ت ۱۴۱)
تفرد المصنف بإخراجه فی الشعب کما فی الدر المنثور (۱/ ۹۷)

(۱۶۴)..... أخرجه عبدالرزاق فی تفسیره عن الثوری به کما فی تفسیر ابن کثیر (۱/ ۱۹۹) وقال ابن کثیر: ورواه ابن جریر من طریقین عن عبدالرزاق به ورواه ابن أبی حاتم عن أحمد بن عصام عن مؤمل عن سفیان الثوری به.

ورواه ابن جریر أیضاً حدثنی المثنی حدثنا المعلی وهو ابن أسد حدثنا عبدالعزیز بن المختار عن موسی بن عقبة حدثنی سالم أنه سمع عبدالله یحدث عن کعب الأحبار فذکره. فهذا أصح وأثبت إلی عبدالله بن عمر من الاسناد من المتقدمین وسالم أثبت فی أبیه من مولاه عمر فدار الحدیث ورجع إلی نقل کعب الأحبار عن کتب بنی إسرائیل والله أعلم.

تھا۔ یہ زیادہ مناسب ہے یہ کہ محفوظ ہو۔ اور اس بارے میں علی بن ابی طالب سے بھی مروی ہے۔

اوپر بات یہ جاری تھی کہ فرشتے افضل ہیں یا انسان اس سلسلہ میں مصنف نے دو موقف بیان کئے تھے:

❶ ... کہ انسانی رسول ملائکہ رسولوں سے افضل ہیں۔

❷ ... کہ تمام مؤمن انسان ملائکہ سے افضل ہیں (مترجم) اب مصنف فرماتے ہیں کہ جس نے آخری قول کیا ہے اس کے لئے بہتر تھا کہ یوں کہتا خصوصاً اس وقت جب کہ اطاعت کی توفیق اور معصیت سے بچنے کی طاقت اللہ عزوجل کی طرف سے ہوتی ہے تو پھر لازمی بات ہے کہ افضل وہی ہونا چاہئے جس کو توفیق زیادہ حاصل ہو، اور جس کی گناہوں سے حفاظت وعصمت زیادہ ہو۔ (لہذا حقیقت ظاہرہ کچھ یوں نظر آتی ہے کہ) ہم یہ دیکھتے ہی کہ وہ اطاعت جس کا وجود محض اللہ کے توفیق عطا کرنے سے ہوتا ہے اور گناہوں سے بچنا اور عصمت بھی دونوں چیزیں فرشتوں میں زیادہ ہیں تو واجب ہے کہ وہی افضل ہوں۔

شیخ حلیمی کا موقف:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تو مذکورہ دونوں اقوال کی توجیہ ذکر فرمائی ہے مگر میں اسے نقل نہیں کرتا۔

انہوں نے ملائکہ کی افضلیت کو اختیار کیا ہے۔ جب کہ ہمارے اکثر اصحاب نے پہلے قول کو اختیار کیا ہے اور یہ امر آسان بھی ہے۔ مگر اس میں کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ ہاں صرف اسی شئی کی معرفت کہ وہ خود جس نظریہ پر ہے۔

۱۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدالجبار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے اور عمر سے مولی ابن عباس سے اس نے ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا کہ لفظ جبرائیل ومیکائیل ایسے ہیں جیسے عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔

۱۶۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم بزار نے بغداد میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر بن ابی عثمان طیالسی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ اسحٰق بن محمد فروی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن قدامہ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔

---

(۱۶۵) اخرجه ابن ابی حاتم من طريق سفيان عن الأعمش به كما في تفسير ابن كثير (۱/۱۹۰)

(۱۶۶) عبدالصمد بن علی بن (محمد بن) مكرم البزار أبوالحسين (خط ۱۱/۴۱)، وإسحاق بن محمد الفروی (ت ۲۲۶)، عبدالملك بن قدامة الجمحی (ضعيف) (تقريب).

أخرجه الحاكم فی المستدرک (۳/۸۷ و ۸۸)، وابن نصر المروزی فی تعظيم قدر الصلاة رقم (۲۵۵) كلاهما من طريق إسحاق بن محمد الفروی به.

وقال الحاكم صحيح على شرط البخاری ولم يخرجه وقال الذهبی منكر عريب وما هو على شرط البخاری، عبدالملك ضعيف تفرد به

وقال ابن كثير فی التفسير (۸/۲۹۷):

هذا حديث غريب جداً بل منكر نكارة شديدة وإسحاق الفروی روى عنه البخاری وذكره ابن حبان فی الثقات وضعفه أبو داود والنسائی والعقيلی والدارقطنی وقال أبوحاتم الرازی: "كان صدوقاً إلا أنه ذهب بصره فربما لقن وكتبه صحيحة وقال مرة هو مضطرب وشيخه عبدالملك بن قدامة أبوقتادة الجمحی تكلم فيه أيضاً والعجب من الإمام محمد بن نصر كيف رواه ولم يتكلم عليه ولا عرف بحاله ولا تعرض لضعف بعض رجاله؟!

غير أنه رواه من وجه آخر عن سعيد بن جبير مرسلاً بنحوه ومن طريق آخر عن الحسن البصری مرسلاً قريباً منه.

کہ حضرت عمر تشریف لائے جب نماز قائم ہو رہی تھی۔ انہوں نے ابو جحش لیثی کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز سے رک جانے کا قصہ بیان کیا اور اس میں یہ بات بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھیے تاکہ میں تجھے ابو جحش کی نماز سے اللہ تعالیٰ کی بے پرواہی بیان کروں بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے آسمان میں کچھ ایسے فرشتے ہیں جو بطور عبادت ہر وقت اپنے سروں کو عاجزی سے جھکائے ہوئے ہیں وہ سر نہیں اٹھائیں گے جب تک کہ قیامت قائم نہ ہو جائے۔ جب قیامت قائم ہوگی وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے دوسرے آسمان میں ایسے فرشتے ہیں جن کے سر سجدے میں ہیں وہ اپنے سر سجدے سے نہیں اٹھائیں گے جب تک کہ قیامت قائم نہ ہو جائے جب قیامت قائم ہوگی وہ سجدے سے اپنا سر اٹھائیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

(فائدہ)...... ظاہر وہ مالک الملک ہے مسجود ملائکہ ہے وہ غنی ہے اس کو کسی کی عبادت کی ضرورت نہیں اور عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں، جس کو وہ اپنے آگے جھکنے کی توفیق عطا کردے وہی کامیاب ہے۔

اللهم اجعلنا منهم.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس روایت کو پوری تفصیل کے ساتھ حضرت عمر کے مناقب میں نقل کیا ہے۔

۱۶۷: ..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبید صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبید بن شریک نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی مریم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن فروخ نے کہ مجھے خبر دی ہے اسامہ بن زید نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابان بن صالح نے مجاہد سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے فرشتے ہیں سوائے محافظ فرشتوں کے وہ لکھتے ہیں درخت کے ہر اس پتے کو بھی جو جھڑتا ہے جب تم میں سے کسی انسان کو کسی میدان یا جنگل میں کوئی مجبوری یا پریشانی لاحق ہو تو اسے چاہئے کہ آواز دے اور پکارے اللہ کے بندو میری مدد کرو تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

باب نمبر۴

ایمان کا چوتھا شعبہ

''ایمان بالقران''

جو کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ ہے

اور ان تمام کتابوں کے ساتھ ایمان جو دیگر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایھا الذین امنوا امنوا با للّٰہ و رسولہ و الکتاب الذی نزل علی رسولہ
و الکتاب الذی انزل من قبل. (النسآء ۱۳۶)

اے ایمان والو، ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے نازل کی اپنے رسول پر
اور اس کتاب پر جو نازل کی اس نے پہلے۔

اور ارشاد فرمایا:

و المؤمنون کل امن با للہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ. (البقرہ ۲۸۵)

اور سب مؤمن بھی۔ ہر ایک ایمان لایا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔

اور ارشاد ہے:

و الذین یؤمنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلک. (البقرہ ۴)

اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ پر اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے (نبیوں پر)۔

علاوہ ازیں وہ تمام آیات جو اسی مفہوم میں آئی ہیں۔

اور ہم ابن عمر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں روایت کر چکے ہیں۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

ان تؤمن با للہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ.

یہ کہ تو ایمان لا اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ۔

فائدہ:...... یہ تمام نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان بالقرآن اور ایمان با لکتب السماویہ ایمان کا ایک مستقل شعبہ ہے۔ (مترجم)

ایمان بالقرآن کے شعبے اور حصے

ایمان بالقرآن کے کئی شعبے اور کئی حصے ہیں۔

ایمان بالقرآن کا پہلا شعبہ:

اس بات پر ایمان رکھنا کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وضع کردہ (تیار کردہ گھڑا ہوا) نہیں ہے اور نہ ہی جبرائیل کا

وضع کردہ ہے۔

دوسرا شعبہ:

اس بات کا اقرار کرنا کہ وہ معجز نظم ہے اگر سارے، جن اور انسان اس بات سے متفق ہو جائیں کہ وہ اس کی مثل بنا کر لے آئیں تو اس پر وہ قادر نہیں ہوں گے۔

تیسرا شعبہ:

اس بات کا عقیدہ رکھنا کہ پورا قرآن مجید جس کو چھوڑ کر نبی علیہ السلام دنیا سے رخصت ہوئے تھے وہ یہی ہے جو مسلمانوں کے مصاحف میں (قرآنوں) میں ہے، اس سے کوئی شئی فوت نہیں ہوئی (کوئی چیز رہ نہیں گئی) اور نہ ہی کسی بھولنے والے کے بھولنے سے کچھ ضائع ہوا ہے، اور نہ ہی کسی صحیفے کے گم ہو جانے سے، نہ ہی کسی قاری کی موت سے نہ ہی کسی چھپانے والے کے چھپانے سے کچھ نقصان ہوا ہے۔ اور نہ ہی اس میں سے کسی شئی میں کوئی تحریف و تبدیلی کی گئی ہے نہ ہی اس میں کوئی حرف زیادہ کیا گیا ہے۔ نہ ہی کوئی حرف اس سے کم کیا گیا ہے۔ اس بات کی پہلی وجہ اور پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر الله لو جد وافیه اختلافا کثیرا. (النسآء ۸۲)

پس کیا وہ غور نہیں کرتے قرآن میں۔ اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں پاتے بہت اختلاف۔

دوسرا ارشاد ہے:

وھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعو . (انعام ۱۵۵)

اور یہ قرآن ایک کتاب ہے جو نازل کی ہے ہم نے، بڑی برکت والی ہے پس اسی کی پیروی کرو۔

تیسرا ارشاد ہے:

لکن اللہ یشھد بما انزل الیک انزله بعلمه والملائکة یشھدون وکفی باالله شھیدا (النساء ۱۶۶)

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے اس کو جو نازل کیا آپ کی طرف، کہ اس کو نازل کیا ہے اپنے علم سے
اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور کافی ہے اللہ گواہ۔

چوتھا ارشاد ہے:

وانه لتنزیل رب العلمین نزل به الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین. (الشعراء ۱۹۲۔۱۹۴)

بے شک وہ قرآن اتارا ہوا ہے پروردگار عالم کا۔ اترا اس کو لے کر روح الامین (جبرائیل) آپ کے دل پر تا کہ آپ ہوں ڈرانے والے۔

پانچواں ارشاد ہے:

انا انزلنا قرانا عربیا لعلکم تعقلون. (یوسف ۲)

بے شک اتارا ہے ہم نے قرآن عربی تا کہ تم سمجھو۔

مذکورہ آیات میں ہے کہ یہ کتاب ہم نے اتاری ہے بابرکت کتاب ہے اس کی اتباع کرو تیسری آیت میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے۔ پہلی آیت کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کسی غیر کی طرف نہیں ہے۔
دوسری آیت میں یہ حکم اس بات کی گواہی اللہ بھی دیتا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔

چوتھی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ قرآن کو ساتھ لے کر جبرائیل امین اترے ہیں جنہوں نے اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اتارا ہے تو گویا حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن کو اس کے مقام معلوم سے دھرتی پر اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچانے اور حوالے کرنے والے ہیں پانچویں آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم اس کو سمجھو مطلب ہے کہ ہم نے ایسا رسول اور نمائندہ بھیجا ہے جو قرآن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کرنے والا ہے تو وہ نمائندہ بلندی سے پستی کی طرف کلام کو منتقل کرنے والا ہے جس کی اس نے حفاظت بھی کی ہے۔

الا له الخلق و الامر۔ (اعراف۵۴)

خبردار مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اور اپنے امر کو الگ اور فاصلہ کر کے بیان فرمایا (واؤ عاطفہ کے ساتھ عطف مغائرت کو تقاضا کرتا ہے جس کا مطلب ہے کہ) خلق یعنی مخلوق الگ چیز ہے اور امر الگ چیز اگر امر بھی مخلوق ہوتا تو پھر واؤ کے ساتھ فاصلہ کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔

لو لا کلمة سبقت من ربک (طٰہٰ ۱۲۹)

اگر نہ ہوتی وہ بات جو پہلے گذر چکی تیرے رب کی طرف سے مطلق سبقت اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز پر سابق ہونے کو تقاضا کرتی ہے۔

اور ارشاد ہوا:

انما قولنا لشیء اذا اردناه ان نقول له کن فیکون۔ (النحل۴۰)

ہمارا قول کسی بھی شے کے لئے۔ جس وقت ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں کہ ہم اس کو یہ کہیں کہ ہو جا بس وہ ہو جاتی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا قول مخلوق ہوتا تو دوسرے قول سے متعلق ہوتا اور یہ حکم اس قول کا ہوتا حتیٰ کہ یہ سلسلہ لامتناہی ہوتا جو کہ محال ہے۔

اگر مولانا کا لفظ مخلوق ہوتا۔ تو ایک اور قول کے ساتھ تعلق رکھتا۔ اور یہ حکم اس قول کا ہوتا۔ یہاں تک کہ تعلق پکڑتا اس سلسلہ کے ساتھ جو ختم نہیں ہوتا اور یہ محال ہے استاذ ابوبکر محمد بن حسن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ممکنہ اعتراض کے بارے فرمایا۔ کہ کلام درحقیقت اللہ تعالیٰ سے دلیل کے ساتھ ثابت ہے۔ اور اللہ قول ''کن'' امر تکوینی ہے غیر موجود کو وجود بخشنے کے لئے ہے، امر تکالیف کے لئے نہیں ہے یعنی بمنزلہ اس قول کے نہیں جیسے اللہ نے مشرکین سے فرمایا کہ پتھر بن جاؤ یا لوہا۔ یا جیسے بنی اسرائیلوں سے فرمایا تھا کہ۔ تم بندر بن جاؤ یہ دونوں امر تکالیف کے لئے یعنی مکلف بنانے کے لئے تھے۔

اور ''کن فیکون'' میں کن کے امر کے تعلق خاص اس وقت سے ہوگا جس کے بارے میں اللہ کے علم میں ہے کہ فلاں کام فلاں وقت میں ہوگا وہ وقت اس لئے ہوگا جیسے کہ اس کے نفس نے آواز کو آواز کے موجود ہونے کے وقت سنا ہے۔

اگر چہ اس سے وجود سے پہلے بھی سننے والا تھا مگر وہ سماع صوت سے متعلق ہوا ہے اس کے موجود ہو جانے کے وقت اس اعتبار سے کہ اس نے اس کو اسی وقت سنا ہے اس سے قبل نہیں۔۔

اور ''فیکون'' کی فا تعقیب کو تقاضا نہیں کرتی۔ اپنے متعلق سمیت۔ اس لئے کہ یہ فیکون والا جملہ انما کا جواب ہے۔

گویا کہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا قول کن جس چیز کے متعلق ہوتا ہے نہیں ہوگا مگر اس حال میں ہوگا کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس وقت میں ہوگا۔ اور یہ کہ قول کن مستقبل کے لئے بھی لازم نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کا مابعد بمنزلہ مصدر کے ہے جیسے اس آیت میں:

وان تصوموا خیر لکم.

یہ قول:

و ان تصوموا خیر لکم (بقرۃ ۱۸۴)

مصدر کے معنی میں ہے۔

اس کا معنی یہ "صیامکم خیر لکم"۔ تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور یہ تقاضا کرتا ہے زمانہ استقبال کو۔ ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے صفت کلام کو ثابت کرنے اور نفاذ کی نفی کرنے کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی و لو جئنا بمثله مددا. (کہف ۱۰۹)

فرما دیجئے اگر سمندر سیاہی ہو میرے رب کے کلمات (کو احاطہ تحریر میں لانے کے لئے) تو سمندر ختم ہو جائے گا اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں۔ اگرچہ ہم اس کی مثل اس کی مدد کو اور لے آئیں۔

فائدہ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے دو دفعہ کلمات کی اضافت فرمائی ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے کلام کا اثبات فرمایا ہے۔ اور کلمات کے ختم نہ ہونے کو ثابت کیا ہے۔ اور جئنا جمع متکلم کا صیغہ استعمال فرما کر کلام بطور تعظیم کیا ہے۔ اس کی مثال قرآن میں ہے۔ جیسے یہ آیت:

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون. (حجر ۹)

میں۔ انا. نحن نزلنا. انا لحافظون. سب جمع کے الفاظ استعمال کئے ہیں یہ سب تعظیم کے لئے ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

و کلم الله موسیٰ تکلیماً. (سورۃ نساء ۱۶۴)

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام فرمائی۔ اس میں کلام کے تکرار کے ساتھ اس کو مؤکد کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے۔ ان الفاظ کی بھی خبر دی ہے جن کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا ارشاد ہے:

یاموسیٰ انی انا ربک فاخلع نعلیک انک با لواد المقدس طویٰ و انا اخترتک فاستمع لما یوحی

اننی انا الله لااله الا انا. فاعبدنی واقم الصلوٰة لذکریٰ. الیٰ قوله. و اصطنعتک لنفسی (طٰہٰ ۱۲۔۴۱)

اے موسیٰ بے شک میں ہی تیرا رب ہوں، پس اپنے جوتے اتار دیجئے۔ بے شک آپ مقدس وادی طویٰ میں ہے۔ اور میں نے تمہیں منتخب کر لیا ہے۔ اب وہ توجہ سے سنئے جو وحی کیا جا رہا ہے۔ بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری ہی عبادت کیجئے اور میری ہی یاد کے لئے نماز قائم کیجئے۔ یہ سلسلہ کلام جاری ہے۔ و اصطنعتک لنفسی تک۔

اسی طرح سورۃ اعراف میں فرمایا:

یاموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک و کن من الشاکرین. (الاعراف ۱۴۴)

اے موسیٰ میں نے تجھے اپنے پیغامات کے لئے منتخب کر لیا ہے اور اپنی کلام کے لئے منتخب کر لیا ہے
لہٰذا جو کچھ میں آپ کو دوں اس کو لے لیجئے اور شکر گذار رہئے۔

یہ سلسلہ وہ کلام ہے جسے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے ان کو ہی سنوانے سے سنا اور بغیر ترجمان کے جو رب کے اور اس کے درمیان ہو۔ اور اپنی اپنی ربوبیت کی رہنمائی فرمائی۔ اور انہیں اپنی وحدانیت کی ان کو دعوت دی۔ اور اپنے ذکر کے لئے اور اپنی عبادت کے لئے نماز قائم کرنے کی دعوت دی۔ اور انہیں اس بات کی خبر دی کہ انہیں اپنے لئے اور اپنے پیغامات کے لئے اور اپنی کلام کے ساتھ منتخب کر لیا ہے۔ اور وہ مخلوق کی طرف مبعوث ہیں۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ انہوں نے اس کو غیر اللہ سے سنا تھا تو در حقیقت وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ غیر اللہ نے اپنی ذات کے لئے

ربوبیت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ذات کی وحدانیت کی دعوت دی ہے۔ جب کہ یہ کفر ہے۔ اور اگر وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس غیر نے اللہ کی طرف دعوت دی ہے تو پھر اس کا یہ قول جھوٹا ہو گیا۔ **انی انا ربک** کہ میں تیرا رب ہوں اور **اننی انا اللہ لاالہ الا انا فاعبدنی.** میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے لہذا میری عبادت کیجئے۔

جب کہ ایسی صورت میں اس غیر کو یہ کہنا چاہئے تھا۔

ربی و ربک فاعبده

میرا اور تیرا وہی رب ہے اس کی عبادت کیجئے۔

اور وہ اس بات پر دلالت کرتا کہ اس نے اس قول کو اس ذات سے سنا ہے جس کے لئے ربوبیت ہے اور وحدانیت ہے۔ اور اس لئے کہ امت تمام اہل ملل کے ساتھ اس بات پر متفق ہو چکی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی کا شرف وفضیلت خاص طور پر حاصل ہے۔ اگر مذکورہ قول کو موسیٰ علیہ السلام نے مخلوق سے سنا ہوتا تو یہ اس کی خصوصیت نہ ہوتی اور نہ ہی کوئی شرف وفضیلت اور نہ ہی اس ذات سے کوئی مشابہت جس نے اس کو جبرائیل سے سنا کوئی زیادہ خصوصیت بوجہ جبرائیل کی فضیلت زیادہ ہونے کے اس آواز پر جسے اللہ تعالیٰ نے فی الوقت موسیٰ علیہ السلام کے لئے پیدا کیا تھا۔

اور ہم عمر بن خطاب کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آدم علیہ السلام وموسیٰ علیہ السلام کے مناظرے کا قصہ روایت کر چکے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں تیرے ساتھ اللہ نے پردے کے پیچھے کلام کیا تھا اور اللہ نے تیرے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کسی کو نمائندہ مقرر نہیں کیا تھا۔

۱۶۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روز باری نے کہ خبر دی ہے ابوبکر بن داسہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوداؤد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن کثیر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسرائیل نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے سالم سے یعنی ابن ابوجعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں اپنے آپ کو لوگوں پر پیش فرماتے تھے کہ کیا ہے کوئی آدمی؟ جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے۔ اس لئے کہ قریش نے مجھے منع کر دیا ہے کہ میں اپنے رب کا کلام لے جاؤں (یہاں بھی رب کا کلام کہا۔) (ایسے ہی) ہم نے حضرت ابوبکر صدیق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے جب مکہ کے مشرکوں کے سامنے سورۃ روم پڑھی تو انہوں نے کہا یہ تو وہی ہے جو تیرا دوست (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) لایا ہے تو صدیق نے جواب دیا کہ۔ لاکلمتہ کلام اللہ عزوجل۔ نہیں بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ (انہوں نے بھی کلام اللہ فرمایا)۔

اور ایک دوسری روایت میں ایسے الفاظ ہیں۔ کہ یہ نہ تو میرا کلام ہے اور نہ وہی میرے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام ہے بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے (یہاں بھی صدیق نے کلام اللہ فرمایا)۔

اور ہم نے عامر بن شہر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا۔ کہ میں شاہ حبشہ نجاشی کے پاس بیٹھا تھا اس کے ایک بیٹے نے انجیل کی کوئی آیت پڑھ ڈالی اور پھر خود ہی ہنس پڑا۔ تو نجاشی نے کہا کیا تم کلام اللہ پر ہنستے ہو۔ (نجاشی نے بھی کلام اللہ کہا)

---

(۱۶۸)..... أخرجه أبوداود (۳۸۳۴) عن محمد بن كثير عن إسرائيل، والترمذي (۲۹۲۵) عن محمد بن إسماعيل عن محمد بن كثير عن إسرائيل كلاهما عن عثمان بن المغيرة. به وقال الترمذي. حسن صحيح.

وأخرجه ابن ماجة (۲۰۱) والحاكم في المستدرك (۲/۶۱۲) من طريق إسرائيل. به.

وقال الحاكم صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي.

اسی طرح ہم نے حضرت خباب بن ارت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ جس قدر استطاعت رکھتے ہو اللہ کا قرب حاصل کرو اور یقین کرو تم ہرگز اللہ کے قریب نہیں ہو سکتے کسی بھی چیز کے ذریعے جو اللہ کو اس کے کلام سے زیادہ محبوب ہو۔ (انہوں نے بھی کلام اللہ فرمایا) اور ہم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اصدق الحدیث کلام اللہ کی سچی بات اللہ کا کلام ہے۔ (انہوں نے بھی اللہ کا کلام فرمایا)۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا القران کلام اللہ۔ کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

لو ان قلوبنا طهرت لما شبعنا من كلام الله

اگر ہمارے دل پاک ہوں تو ہم اللہ کے کلام سے کبھی سیر نہیں ہوں گے۔ (انہوں نے بھی کلام اللہ کہا)

اور حضرت علی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

ماحكمت مخلوقاً. انما حكمت القران.

کہ میں نے کسی مخلوق کو فیصل نہیں بنایا بلکہ میں نے تو قرآن کو فیصل بنایا ہے۔

(قرآن کہا جب کہ قرآن یہ وہ چیز ہے جو کلام اللہ ہونے کے یقین کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ (وہی کلام اللہ فرمایا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی اور دعا میں ایک آدمی نے یوں کہا:

اللهم رب القران العظيم اغفرله فقال له ابن عباس ثكلتك امك ان القران منه ان القران منه.

اے اللہ اے عظیم قرآن کے رب اس بندے کو معاف فرما دے تو حضرت عبداللہ بن عباس نے اس شخص کو کہا کہ بے شک قرآن اسی سے ہے بے شک قرآن اسی سے ہے (یعنی اس کا کلام ہے اس کی صفت ہے)۔

ان مذکورہ آثار کی اسناد ہم نے کتاب الصفات میں بیان کر دی ہیں اور اس بارے میں جو کچھ نبی کریم سے اور ان کے صحابہ و تابعین سے اور تبع تابعین سے مروی ہے وہ بھی ذکر کر دیا ہے۔

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے

۱۶۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے "التاریخ" میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے۔ انہوں نے خبر دی ہے ابواحمد محمد بن سلیمان بن فارس سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا ہے حکم بن محمد ابو مروان طبری نے کہ ہمیں اس کی خبر دی ہے سمع بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں میں نے ستر سال سے اپنے مشائخ کو ایسا پایا ہے کہ جن میں عمرو بن دینار بھی ہیں وہ سب یہ کہتے تھے کہ:

القران كلام الله ليس بمخلوق

قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔

بخاری حکم سے ایسے ہی روایت فرمایا ہے۔

اس کو روایت کیا ہے سلمہ بن شبیب نے حکم بن محمد سے کہ انہوں نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے مشائخ سے سنا ستر سال سے کہ وہ کہتے تھے۔ پھر اسی مذکورہ حکایت کا مفہوم ذکر فرمایا۔

۱۷۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو منصور فقیہ نے کہ خبر دی ہے ابو احمد حافظ نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عروبہ سلمی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے سلمہ بن شبیب نے ۔ پھر مذکورہ قول کو نقل کیا۔ اور اسی کو حکم بن محمد نے سفیان سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عمرو بن دینار کے مشائخ صحابہ کرام کی ایک جماعت ہیں۔ ان میں سے:

❶ .....عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔

❷ .....عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔

❸ .....جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

❹ .....عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور اکابر تابعین ہیں۔

ہم نے یہی قول علی بن حسین سے اور جعفر بن محمد صادق سے اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ لیث بن سعد، سفیان بن عیینہ، حماد بن زید، عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن ادریس شافعی، یحییٰ بن یحییٰ، احمد بن حنبل ابو عبید، محمد بن اسماعیل بخاری اور ان کے سوا جلیل القدر مشائخ سے یہی قول نقل کیا ہے جب کہ (قرآن کے مخلوق ہونے والی) بدعت کو جعد بن درہم نے ایجاد کیا تھا اور اس سے جہم نے نقل کیا تو اس کو خالد بن عبداللہ نے قسری نے عید قربانی کے دن ذبح کر دیا تھا۔

استاذ ابوبکر بن فورک کا ارشاد:

استاذ ابوبکر بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا کلام حادث ونو پیدا ہوتا اس کے لئے اور پہلی بار وجود میں آنے سے قبل اللہ تعالیٰ عدم کلام یعنی متکلم نہ ہونے کی صفت کے ساتھ موصوف ہوتا۔ جیسے کہ اگر اللہ تعالیٰ غیر عالم ہوتا تو جہل ونادانی سے اور علم سے مانع آفت سے موصوف ہوتا۔ اگر بالفرض والمحال ایسے ہوتا تو ضرور ایسا وقت بھی اس پر گذرا ہوتا کہ وہ اس حال میں متکلم نہ ہوتا۔ جیسے اگر وہ شروع سے ہی نہ جانتا ہوتا تو ایک ایسا وقت بھی اس پر گذرا ہوتا کہ وہ اس وقت علم سے موصوف نہ ہوتا (تو یہ تمام صفات وکیفیات نقص ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ہمہ قسم کے نقائص سے پاک ہے) لہٰذا واجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ ازل سے متکلم تھا اس لئے کہ اس کو کلام کی منافی صفات مثلاً سکوت گونگا پن۔ بچپن لاحق نہیں ہوتیں۔

اگر آپ چاہیں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ کلام اللہ اگر مخلوق ہوتا تو ضروری ہوتا کہ اس کے پیدا کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ اس کی ضد اور مخالف صفت سے بھی موصوف ہوتے۔ اس لئے کہ یہ محال ہے کہ کوئی حی اور زندہ صفت کلام سے بھی خالی ہو اور اس کے عدم سے بھی خالی ہو۔ اور اگر عدم کلام اللہ تعالیٰ کے لئے قدیم ہوتا تو اس کا عدم یعنی متکلم ہونا ممکن نہ ہوتا اور یہ مفروضہ یہاں پر ختم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام ان صفات کا محال ہونا لازم آتا ہے۔ جیسے امر ہوا، نہی ہوئی، خبر ہوئی اور یہ سب دین کے خلاف ہے۔

اس لئے کہ اللہ کا کلام اگر مخلوق ہوتا تو تین حال سے خالی نہ ہوتا یا تو اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات میں پیدا کیا ہوتا۔ یا اپنے ماسوا اور غیر میں۔ یا بالکل لاشئی میں۔ جب کہ یہ تیسری صورت عقلاً محال ہے یعنی کلام کو پیدا کرتا لاشئی میں۔ اس لئے کہ یہ عرض ہے اور عرض قائم بذاتہ نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی محال ہے کہ اس کو اپنی ذات میں پیدا کرتا اس لئے کہ اس کا مطلب یہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اندر تغیر وتصرف کر رہا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی تغیر وحوادث کا محل نہیں ہے (بلکہ اس سے پاک ہے) اور یہ بھی محال ہے کہ وہ کلام کو اپنے سوا اور غیر میں پیدا کرتا۔ کیونکہ کلام اگر اللہ کے ماسوا

(۱۶۹ و ۱۷۰)..... أخرجه البخاري في خلق أفعال العباد رقم (ا) بترقيمي عن الحكم بن محمد الطبري به.

اور غیر میں پیدا ہوتا تو اس کی نسبت اور اضافت بھی اسی غیر کی طرف ہوتی اسی کے خاص اوصاف کے طور پر تمام اعراض کی طرح جیسے علم ہو قدرت ہوئی حیات ہوئی تو جب ان کو غیر اللہ اور ماسوا اللہ میں پیدا کرتا تو وہ کلام اللہ نہ ہوتا۔ (بلکہ کلام غیر اور کلام فلاں ہوتا اور اس صورت میں کوئی امر اللہ کا امر نہ ہوتا اور کوئی نہی اللہ کی ہی نہ ہوتی۔ تو مطلب یہ برآمد ہوا کہ اللہ کا کلام اللہ کی صفت ہے اور قدیم ہے حادث نہیں ہے مخلوق نہیں ہے اس کا مخلوق ہونا محال ہے (مترجم)

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ۔ اللہ کا کلام ماسوا اللہ میں از راہ تفضل وعنایت ہو سکتا تھا جیسے اس کا فعل بطور تفضل وعنایت اسی کا ہو سکتا ہے اگر چہ وہ غیر میں ہو۔

تو اس کا یہ جواب دیا جائے گا کہ تفضل اسم ہے کئی کئی جنسوں کو شامل ہے۔ اور ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے خصوصی اوصاف کے طور پر۔ پس اگر ایک قوت ہو جو منسوب کی گئی ہو اس مخلوق کی طرف جس میں وہ پیدا کی گئی ہے اگر چہ سمع یا بصر ہو۔ تو بھی اسی طرح ہوگا۔ تو کہہ دو کہ۔ بایں طور کہ امر اور نہی کے نام کے ساتھ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ یہ فلاں کا قول ہے یا فلاں کا کلام ہے پس اگر نہ منسوب کریں اس کو نہ خصوصی طور نہ عمومی طور پر۔ نہ جملہ کی طرف اور نہ ہی محل وجگہ کی طرف تو دونوں میں معاملہ جدا ہو جائے گا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اگر اللہ کا کلام مخلوق نہ ہوتا تو ہمیشہ مخبر ہوتا۔

انا ارسلنا نوحاً (نوح۱)

ہم نے نوح علیہ السلام کو بھیجا۔

ہمیشہ بھیجتا جب کہ یہ جھوٹ ہے جواب میں کہا جائے گا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا؟

وقال الشیطان لما قضی الامر ان اللّٰہ وعدکم وعد الحق (ابراہیم۲۲)

شیطان کہے گا اس وقت جب فیصلہ ہو چکے گا بیشک اللہ نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تمہیں جھوٹا وعدہ دیا تھا۔

اور یہ نہیں کہا کہ بعد میں کیا وہ جھوٹ ہے؟ اگر معترض کہے اس کا معنی ہے عنقریب کہے گا۔ تو جواب دیا جائے گا کہ یہی جواب ہے انا ارسلنا نوحاً کا بھی ہے کہ اس کے ازل میں خبر تھی اس بارے میں کہ عنقریب ہم نو[illegible]رسول بنا کر بھیجیں گے۔ یہ خبر نوح کو بھیجنے کے بارے پہلے تھی۔

اگر لوگ یہ اعتراض کریں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ متکلم ہوتا تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ ہمیشہ امر کرنے والا ہوتا حالانکہ اس طرح مخلوق کو امر کرنا لازم آتا ہے جو کہ موجود ہی نہیں کیونکہ ازل میں مخلوق موجود نہیں تھی لہذا اس کو امر کرنا جو موجود ہی نہ ہو محال ہے۔

جواب یہ دیا جائے گا کہ ہمارے اصحاب میں سے جس نے یہ کہا ہے کہ ہمیشہ امر کرنے والا تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ امر اس کیفیت سے تھا کہ (اے مامور) جب تو پیدا ہوگا اور پھر تو بالغ ہوگا اور تیری عقل مکمل ہو جائے گی تو یہ امر (تجھ پر لاگو ہو جائے گا پھر) تم اس وقت ایسے ایسے کرنا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ امر ہیں جو بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے ہیں۔

اور ہمارے اصحاب میں سے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ازل میں غیر امر تھا یعنی امر کرنے والا نہیں تھا تو یہ مطلب ہوگا کہ اس کا کلام امر ہوگا معنی اور مفہوم کے حدوث ووجود کے لئے۔ تو ہم یہ کہیں گے کہ یہ لازم نہیں ہے کہ جب ازل میں متکلم ہو تو ازل میں ہمیشہ امر کرنے والا بھی ہو اس لئے کہ کلام کی حقیقت امر کی حقیقت کی غیر ہے اور مختلف ہے۔

کلام نہیں تھا کیونکہ امر تھا۔ کلام اس لئے تھا کہ مسموع تھا ایسا مسموع جو متکلم کے معانی ومطالب کا فائدہ دیتا تھا۔ جو سکوت کی نفی کرتا ہے جو گونگے پن کی نفی کرتا ہے۔ اور امر ہوگا یہ سمجھانے کے لئے کہ اس کو ایسا کرنا لازم ہوگا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ازل سے کلام کرنے والا اور ہمیشہ متکلم تھا کہ مطلب تو یہ ہوگا کہ وہ ایسی غیر مفید اور غیر ضروری باتیں کرنے والا تھا جس کو کوئی سننے والا ہی نہیں تھا؟

تو جواب یہ دیا جائے گا کہ کیا تسبیح کرنے والا ایسے ہی نہیں ہوتا؟ کہ اس کے کلام کو کوئی نہیں سنتا اس کے باوجود وہ بیہودہ بکواس اور بڑبڑانا نہیں کہلاتا۔ اگر کہا جائے کہ اس کو تو اللہ سنتا ہے۔ تو جواب دیا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ تو ھذیان کو اور بکواس کو بھی سنتا ہے مگر اللہ کا سننا ھذیان کو ھذیان سے خارج نہیں کرتا۔ کیونکہ ھذیان کا مطلب غیر مفید کلام ہے۔ جب کہ اللہ کا کلام بڑے عظیم معانی کا فائدہ دیتا ہے۔

اگر کوئی دلیل پکڑنے والا حروف سے دلیل پکڑے کہ حروف حادث ہیں اور مخلوق ہیں۔ اور ایک دوسرے سے آگے پیچھے مؤخر ہیں۔ اس میں حادث اور مخلوق ہونے کی دلیل ہے۔ تو یہ بات درست نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام حروف نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسا معنیٰ اور مفہوم ہے جو اللہ کی ذات کے ساتھ قائم ہے جو سنا جاتا ہے اور جس کے معانی سمجھے جاتے ہیں۔ جب کہ حروف اس معنیٰ اور مفہوم پر دلیل ہوتے ہیں۔ جیسے تحریر اور حکمت کلام کے علامات ہوتے ہیں اور اس پر دلالت کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسے وہ معانی بطور متکلم سمجھے جاتے ہیں۔ جب کہ نہ اس کے مخارج ہوتے ہیں نہ ہی حروف۔ اسی طرح اس کا کلام سمجھا جاتا ہے جب کہ وہ کلام حروف ہوتے ہیں نہ ہی آواز ہوتے ہیں۔

باقی رہا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

مایاتیھم من ذکر من ربھم محدث. (الانبیاء ۲)

کہ نہیں آتا کافروں کے پاس کوئی نیا ذکر ان کے رب کی طرف سے۔

اس آیت میں اللہ کی طرف سے جو کلام آتا ہے اس کو حادث اور نیا قرار دیا ہے۔ اس سے بھی حادث اور مخلوق ہونے کی دلیل نکلتی ہے۔ (مترجم)

ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر اذکار میں سے کوئی ذکر غیر محدث ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس کی مثال ایسے ہوگی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرے پاس آدمی آیا ہے جس کا سر ہے تو اس کلام کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس لئے کہ سر سے خالی تو کوئی بھی نہیں ہے۔

(اور یا یہ توجیہ کی جائے گی کہ) ذکر سے مراد کلام رسول ہے۔ یا نفس رسول ہے اس لئے کہ اتیان یعنی آنے کا لفظ استعمال ہوا ہے جب کہ حقیقتاً آنا تو رسول کا ہی ہوتا ہے۔

اگر کلام اللہ کے مخلوق ہونے اور حادث ہونے پر کوئی شخص اس کے نسخ اور تبدیل اور حفاظت سے دلیل پکڑے اور کہے کہ (منسوخ تبدیل اور قابل حفاظت چیز مخلوق ہوتی ہے اور حادث ہوتی ہے)

تو جواب یہ دیا جائے گا کہ یہ تمام باتیں احکام وقرأت کی طرف راجح ہے میں جو کلام پر دلالت کرتی ہیں نہ کہ کلام کے عین کی طرف۔ اسی طرح ہے تبعیض یعنی کم کرنا یہ قرأت میں ہوتی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے اور باقی رہی قرأت غیر معرف جیسے کہ ذکر اللہ۔ اللہ کا غیر اور ماسوا ہے۔

اور اس آیت سے مخلوق ہونے اور حادث ہونے پر دلیل پکڑنا۔

انا جعلناہ قرانا عربیًا. (زخرف ۳)

کہ ہم نے اس کو بنادیا ہے قرآن عربی۔

اس سے دلیل پکڑنا کہ چونکہ اللہ نے بنایا ہے تو مطلب یہی ہوا کہ وہ مخلوق ہے۔

تو جواب یہ ہے کہ بنانے سے مراد تخلیق کرنا۔ ازسرے تو بنانا نہیں بلکہ اس سے مراد ہے سمیناہ کہ ہم نے اس کا یہی نام رکھا ہے۔ جیسے اس آیت میں جعل سے مراد بنانا نہیں بلکہ نام رکھنا مراد ہے۔

وجعلوا الملائکه الذین هم عباد الرحمن اناثا

کہ مشرکوں نے ملائکہ جو کہ رحمٰن کے بندے ہیں مشرکوں نے ان کا مؤنث کر دیا ہے اور بنا دیا ہے۔

اس سے مراد بنانا یا تخلیق کرنا نہیں جب کہ مراد ہے کہ انہوں نے ملائکہ کو مؤنث ہونے کے ساتھ منسوب و موصوف کر دیا ہے۔

شیخ حلیمی کا قول:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

انه لقول رسول کریم. (الحاقۃ ۴۰)

بے شک قرآن قول ہے عزت والے قاصد کا۔

ولا بقول کاهن (الحاقۃ ۴۲)

نہیں ہے قول کسی کاہن کا۔

انه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین. (التکویر ۱۹۔۲۱)

بے شک قرآن قول ہے عزت والے قاصد کا طاقت ور ہے عرش والے کے پاس قرار پکڑنے والا۔ وہاں اطاعت کیا ہوا۔

ان تینوں آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید عزت والے قاصد کا قول ہے یعنی جبرائیل نے اس کو بول کر اور پڑھ کر رسول اللہ کو سنایا ہے اور کسی کاہن کا قول نہیں ہے یعنی ایسے کسی ناپاک کے منہ اور زبان کے الفاظ نہیں ہیں۔

بلکہ مقدس فرشتے نے اللہ سے حاصل کر کے سب سے پہلے اس کا نطق کیا ہے۔ (مترجم)

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ وہ عزت والے قاصد کا بولا ہوا اور نطق کیا ہوا ہے یعنی رسول اللہ نے قرآن کو عزت والے رسول سے اور قاصد سے حاصل کیا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ ایسا قول جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عزت والے قاصد اور نمائندے سے سنا ہے جب وہ عزت والا رسول اور نمائندہ قرآن کو لے کر حضور پر اترا ہے اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وان احد من المشرکین استجارک فاجره حتیٰ یسمع کلام الله.

اور اگر مشرکوں میں سے کوئی ایک بھی آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دیجئے جہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سنے۔

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ثابت فرما دیا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اور یہ بات ناممکن ہے کہ اللہ کا کلام جبرائیل کا کلام بھی ہو ایک ساتھ یعنی خالق کلام بعینہ مخلوق کا کلام ہو ایسا ہونا ممکن نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ وہی معنی ہوگا جو ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گذشتہ آیات سے مقصود مشرکین کی تکذیب ہے ان کے اس گمان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآن کو از خود وضع کر لیا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ یہ قرآن وہی ہے حضرت جبرائیل امین نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اتارا ہے اور جبرائیل نے اس کو اللہ کی طرف سے اتارا ہے۔

دوسری وجہ:

بہرحال دوسری وجہ یعنی ایمان بالقرآن کا دوسرا شعبہ وہ ہے اس بات کا اعتراف واقرار کرنا کہ قرآن معجز نظم ہے۔ چنانچہ اس پر بات چیت گذر چکی ہے۔ باقی قرآن کا اعجاز ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک قرآن کی قرأت میں واقع ہے۔ قرآن کے حروف کی نظم اور اس کی دلالت عین کلام قدیم میں ہے جب جن اور انسان قرآن کی مثل لانے سے عاجز تھے۔ اور فرشتے بھی اس کی مثل لانے سے عاجز تھے اس لئے کہ اکثر اہل علم کے قول کے مطابق قرآن نظم ہے مگر لوگوں کے منظوم کلام کی جنس میں سے نہیں ہے۔ اور اس کی ذات یا اس کی توجیہ کی طرف راہ بھی نہیں پائی جا سکتی تاکہ اس کا مقابلہ کیا جا سکے اور اس کی مثال بنائی جا سکے۔ اور وہ مثل ترکیب جواہر کے ہے تاکہ اجسام بن سکیں۔ اور ذوات کی الٹ پھیر ہو سکے۔ کیونکہ جس طرح جن وانس اس کی مثل لانے سے عاجز ہیں اسی طرح اس کی مثل لانے سے فرشتے بھی عاجز ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چیلنج جو واقع ہوا ہے وہ حرف جنوں اور انسانوں کو ہے فرشتوں کو نہیں ہے۔ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ فرشتوں کی طرف نہیں۔ اس قرآن میں وہ آیات موجود ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں کہ قرآن کی نظم جبرائیل کی طرف سے بھی نہیں ہے۔ لیکن یہ تکلیف اور خبیر کی طرف سے ہے۔ یعنی باریک میں اور خبر رکھنے والی ذات کی طرف سے ہے یہی معنی ہے حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا۔

تیسری وجہ۔ یعنی ایمان بالقرآن کا تیسرا شعبہ۔ اس کا یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کی خود ضمانت دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ:

❶ .....انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون. (الحجر ۹)

بے شک ہم ہی نے اس ذکر کو اتارا ہے اور بیشک ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

❷ .....وانه لکتاب عزیز لایأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید. (فصلت ۴۱-۴۲)

بے شک وہ قرآن مجید ایک کتاب عزیز ہے جس کے پاس باطل نہیں آ سکتا نہ اس کے آگے اور نہ ہی اس کے پیچھے یہ حکمت والے اور حمد والے رب کا اتارا ہوا ہے۔

جس شخص نے اس بات کا امکان مانا ہے کہ کسی کو قرآن میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی کرنے کی قدرت حاصل ہے یا اس سے کچھ کم کرنے یا اس کی تحریف کرنے کی قدرت ہے اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی تکذیب کی ہے اس کی خبر کے اندر اور اس خبر کے خلاف کا جواز وامکان مانا ہے جب کہ یہ بات کفر ہے۔

(اور اس کے غلط ہونے کی ایک عقلی وجہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ) اگر یہ بات ممکن ہوتی تو کوئی مسلمان شخص بھی اپنے دین کے معاملے میں وثوق اور یقین پر نہ ہوگا۔ جس جس چیز میں بھی وہ قرآن سے تمسک اور استدلال کرے گا۔ اس لئے کہ اس کے پاس اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہوگی کہ جو کچھ ہے وہ صحیح ہے اور درست ہے۔ بلکہ امکان پیدا ہو جائے گا کہ کوئی مسئلہ اس میں نہ ہو جس میں کتمان ہوا ہے یا جو ضائع ہوا ہے یا کوئی احکام جو ثابت تھے اس میں کوئی نسخ یا تبدیلی ہوگئی ہو۔ وغیرہ وغیرہ تو گویا اس طرح پورا دین وایمان مشکوک ہو جائے گا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ لہذا یہ صحیح ہے کہ ایمان کی تکمیل اسی میں ہے اور ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس بات کا اقرار کیا جائے کہ پورا قرآن مجید یہی ہے جو خلفاً عن سلف متوارث چلا آ رہا ہے نہ اس میں کوئی زیادتی ہے اور نہ ہی اس سے کوئی چیز کم ہے۔

قرآن مجید جمع کرنے والی حدیث کا تذکرہ

جمع کرنے کی بابت پس منظر سے پیش منظر تک

۱۷۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے بشر بن موسیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن موسیٰ اشیب نے ابراہیم بن سعد زہری سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابونصر محمد بن محمد بن علی بن مقاتل ہاشمی فروی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوخلیفۃ الفضل بن حباب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالولید طیالسی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ:

میرے پاس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کی شہادت کے موقع پر بلاوا بھیجا۔ میں حاضر ہوا تو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف فرماتھے۔ ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر تشریف لائے ہیں کہ یمامہ کی جنگ قتل قراء کے ساتھ بڑی شدید ہوئی ہے(کیونکہ اس جنگ میں قرآن مجید کے ستر قاری شہید ہوگئے تھے) جس سے مجھے یہ خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ اگر اسی طرح دیگر جنگوں میں بھی قراء قتل ہوتے رہے تو قران مجید کا بہت سارا حصہ ضائع ہوسکتا ہے(اس لئے کہ اس وقت تک قرآن مجید پورا ضبط تحریر میں ایک کتاب کی صورت میں نہیں تھا بلکہ قراء کے سینوں میں جمع تھا پھر الگ سورتوں کی صوت میں محفوظ تھا) عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن مجید جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ مگر میں نے عمر سے جواباً یہ کہا ہے کہ میں اس کام کو کیسے کروں؟ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ عمر نے جواب دیا ہے کہ۔ یہ کام اللہ کی قسم خیر ہے(بہتر ہے) نے ہمیشہ اور بار بار میرے ساتھ اس بات پر حضرت عمر بات چیت اور بحث وتمحیص کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا ہے لہذا اب اس بارے میں میری رائے بھی وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ حضرت زید فرماتے ہیں ابوبکر صدیق نے فرمایا(اے زید) بے شک آپ جوان آدمی ہو عقلمند ہو، ہم لوگ آپ کو تہمت بھی نہیں لگاتے (یعنی آپ ہمارے نزدیک بدنام نہیں ہیں بلکہ با اعتماد ہیں)اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے لئے وحی کی کتابت بھی کیا کرتے تھے۔ لہذا آپ قرآن میں ڈھونڈ بھال کریں اور اسے جمع کریں۔ حضرت زید فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی تکلیف اور ذمہ داری دیتے تو مجھ پر کوئی زیادہ بھاری نہ ہوتی اس ذمہ داری سے جس کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا یعنی قرآن مجید جمع کرنے کی ذمہ داری ہے۔ حضرت زید فرماتے ہیں کہ میں نے کہا آپ لوگ وہ کام کیونکر کرتے ہو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابوبکر صدیق نے فرمایا اللہ کی قسم یہ کام خیر ہے(یعنی بہتر ہے) چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار میرے سے مسلسل بات چیت اور بحث وتمحیص کرتے رہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا اس کام کے لئے جس کے لئے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا۔ حضرت زید فرماتے ہیں کہ میں نے جستجو ڈھونڈ ھو بھال اور تلاش قرآن شروع کر دی۔ میں اسے کاغذ کے ٹکڑوں سے اور کھجور کے پتوں سے اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرتا تھا۔ حتیٰ کہ سورۃ توبہ کا آخر میں نے حضرت ابو خزیمہ کے کے پاس پالیا۔ اور ابوالولید کی ایک روایت میں ہے کہ۔ حضرت خزیمہ کے ساتھ یا ابوخزیمہ انصاری کے پاس۔ کہ نہیں پایا تھا میں نے اس کو کسی ایک کے پاس ان کے سوا یعنی یہ آیت:

لقد جآء کم رسول من انفسکم. یعنی خاتمہ سورۃ براۃ۔

حضرت زید فرماتے ہیں کہ صحیفے (قرآن مجید مرتب و مدون شدہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے پاس محفوظ تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دے دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے پاس محفوظ تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دے دی۔ پھر ان کے بعد ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ حدیث اشیب پوری ہوئی۔

ابوالولید نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ ابراہیم بن سعد نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ ارمینیہ اور آذربیجان کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ مل کر اہل شام کے خلاف جنگ کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو قراۃ میں ان کے اختلاف نے خوف زدہ کردیا تھا لہذا انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین آپ اس امت کو بچالیجئے اس سے پہلے کہ وہ کتاب اللہ میں اختلاف کریں جیسے یہود و نصاریٰ نے اختلاف کرلیا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس نمائندہ بھیجا (اور گذارش کی کہ) آپ مصحف (صدیق و فاروق والا قرآنی نسخہ) میرے پاس بھیجیں یا یہ کہا کہ صحیفے بھیجے۔ ہم انہیں مصاحف (قرآنوں) میں لکھ لیں گے پھر وہ (اصل نسخہ) آپ کے پاس واپس لوٹا دیں گے۔ چنانچہ ام المومنین سیدہ حفصہ نے وہ مصحف حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو بلایا اور انہیں حکم دیا اور عبداللہ بن زبیر کو اور سعید بن عاص کو (یہاں تک کا اضافہ تو ابولولید کی روایت کا تھا) اور ابوالولید کے ماسوا نے اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے کہا ہے۔ کہ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے) ان لوگوں کو حکم دیا کہ (مختلف) صحیفوں کو مصاحف (قرآنی نسخوں) میں نقل کریں اور ان سے کہا کہ۔ جس چیز میں تم لوگ اور زید بن ثابت اختلاف کرو تو اس کو قریش کی لغت کے ساتھ لکھ لو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قرآن انہیں کی زبان کے ساتھ نازل ہوا ہے لہذا تمام صحیفے۔ مصاحف میں لکھ لئے گئے پھر حضرت عثمان نے (مملکت اسلامی) کے ہر کونے میں ایک ایک مصحف بھیج دیا۔ اور باقی ماندہ مصحف یا صحیفوں اور قرآنی اوراق کے لئے یہ حکم دیا کہ یا تو ان کو مٹا دیا جائے یا جلا دیا جائے۔ (اور راکھ پہاڑوں میں دفن کرادی گئی۔)

ابن شہاب نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے خارجہ بن زید نے کہ اس نے زید بن ثابت سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے سورۃ احزاب کی ایک آیت کم پائی جب صحیفے لکھے جارہے تھے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے تھے آپ اس آیت کو پڑھتے رہتے تھے۔ میں نے اسے تلاش کیا تو میں نے اسے خزیمہ بن ثابت انصاری کے ساتھ پالیا۔ وہ یہ آیت تھی۔

من المؤمن رجال صدقوا ماعاهدو الله عليه. (الاحزاب ۲۳)

لہذا میں نے اس کو قرآن میں اسی سورۃ کے ساتھ لاحق کردیا۔

قرآن مجید کی جمع و ترتیب عہد نبوی میں ہوئی تھی

ابن شہاب نے کہا کہ اس دن لفظ تابوت کے بارے میں اختلاف ہوا حضرت زید بن ثابت نے فرمایا لفظ ہے ''التابوہ'' اور ابن زبیر اور سعید بن عاص نے ''التابوت'' کہا ان کا اختلاف حضرت عثمان کی خدمت میں لے جایا گیا آپ نے فرمایا اس کو التابوت لکھو اس کو بخاری نے صحیح میں موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے روایت کیا ہے۔

سوائے قول ابن شہاب کے۔

(۱۷۱) ... اخرجه البخاري (۸/۳۴۴ فتح)، والترمذي (۳۱۰۳) من طريق الزهري. به.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تالیف وترتیب عہد نبوی میں ہوئی تھی اور ہم نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

كنا عند رسول الله (صلى الله عليه وسلم) نؤلف القران من الدقاع.

ہم رسول اللہ کے پاس قرآن مجید کو (کاغذ یا چمڑے) کے ٹکڑوں سے جمع کرتے اور ترتیب دیتے تھے۔

سوائے اس کے نہیں کہ زید بن ثابت کی مراد ہے۔ جمع وترتیب متفرق آیات کی جو نازل ہو چکی تھیں ان کی سورتوں میں اور ان کو جمع کرنا سورتوں میں نبی علیہ السلام کے اشارے سے تھا۔ اس کے بعد پھر سینوں میں محفوظ تھا (کاغذ اور چمڑے کے) ٹکڑوں میں اور سفید پتھروں اور کھجور کے پتوں میں لکھا ہوا تھا۔ تو ان تمام چیزوں سے صحیفوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان دونوں کے سواء مہاجرین وانصار کے اشارے سے صحیفوں میں جمع کیا گیا۔ پھر جو کچھ صحیفوں میں لکھا گیا تھا اس کو مصاحف میں جمع کیا گیا تھا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اشارے سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کے مطابق۔

اور ہم نے روایت کیا ہے سوید بن غفلہ سے کہ انہوں نے کہا علی بن ابی طالب نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اگر میں ہوتا تو میں بھی مصاحف میں وہی کچھ کرتا جو کچھ حضرت عثمان نے کیا۔

تحقیق ہم ذکر کر چکے ہیں کتاب۔ المدخل میں اور کتاب۔ دلائل النبوۃ کے آخر میں (وہ مواد) جو اس اجماع کو تقویت دیتا ہے۔ اور اس کی صحت پر دلالت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس بات پر اللہ کے بندوں نے اللہ کی کتاب کی حفاظت کی اور اس نے پوری امت کو واضح راستے پر چھوڑا۔ اور ہمیں سنت کی متابعت کی توفیق عطا فرمائی اور بدعت سے اجتناب کی توفیق دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لئے قرآن چھوڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور محمد بن حنفیہ کا ارشاد

۱۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبد حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے کہ خبر دی ہے فضل بن محمد بن مسیب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے نفیلی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان بن عیینہ نے عبدالعزیز بن رفیع سے کہ انہوں نے کہا کہ میں شداد بن معقل کے ساتھ حضرت ابن عباس کے پاس گیا۔ اور ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے سوا کوئی اور شے بھی چھوڑی ہے؟

انہوں نے فرمایا:

ماترک سوی ما بین هذین اللوحین.

کہ نہیں بس جو کچھ ان دو تختیوں کے درمیان ہے اس کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔

پھر ہم محمد بن حنیفہ کے پاس گئے اور ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی اسی کی مثل جواب دیا۔

اس کو بخاری نے اپنی صحیح میں قتیبہ سے انہوں نے سفیان سے روایت کیا ہے۔

کس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے؟

۱۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحامد احمد بن حسن حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ ذہلی نے اور ابوحاتم رازی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یزید بن سنان رہاوی نے کہ ہمیں حدیث بیان

(۱۷۲)..... أخرجه البخاري (۹/ ۶۴ فتح) عن قتيبة بن سعيد عن سفيان. به.

کی ہے یزید بن سنان نے یعنی اس کے باپ نے عطاء سے انہوں نے کہا میں نے سنا تھا ابوالحجاج مجاہد بن جبر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سعید بن میتب سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا صہیب سے وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا:

ما امن با لقران من استحل محارمه.

جو شخص قرآن کے حرام کردہ امور وحلال سمجھے اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے۔

۱۷۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے ابواحمد بن ابوالحسن نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحق بن خزیمہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن سعید رباطی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے صدقہ بن صادق نے جو مولیٰ ہے بنی ہاشم کے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مفضل بن مھلھل نے مجاہد سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے کہا میں نے صہیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔

ماأ من با لقران من استحل حرامه.

جو شخص قرآن کے حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دے وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔

مسند احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''محارمہ''۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام کتابوں کے ساتھ قرآن سمیت ایمان لانا ایسا ہے جیسے تمام رسولوں کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت ایمان لانا ہے اور کلام اللہ کے بارے میں ہمارے اوپر جس چیز کی معرفت لازم ہے وہ یہ ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں اور جانیں کہ اللہ کا کلام اس کی صفت ہے۔ اس کی صفات ذاتیہ میں سے ہے جو اسی کے ساتھ قائم ہے۔ اور اس کا کلام پڑھا ہوا ہے فی الحقیقت ہماری قرأت کے ساتھ محفوظ ہے ہمارے قلوب میں۔ لکھا ہوا ہے ہمارے مصاحف میں۔ ان میں حلول ودخول کیا ہوا نہیں ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ فی الحقیقت مذکور ہے ہماری زبانوں کے ساتھ معلوم ہمارے قلوب میں۔ معبود ہے ہمارے سجدوں میں اور مساجد میں ان میں حلول ودخول کیا ہوا نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے مختلف ہونے کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی کوئی تعداد ہے نہ ہی کوئی حصر ہے۔ اور نہ ہی قلیل یا کثیر ہے بلکہ وہ کلام جب عربی میں پڑھا جاتا ہے تو قرآن نام رکھا جاتا ہے۔ اور جب سریانی میں پڑھا جائے تو انجیل نام رکھا جاتا ہے۔ اور جب وہ عبرانی میں پڑھا جائے تو تورات نام رکھا جاتا ہے۔ اور ہماری اس شریعت میں قرأت کا نام اسی کا رکھا جاتا جس کا نام قرآن رکھا جاتا ہے۔ تورات وانجیل کا نام قرأت نہیں رکھا جاتا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اہل کتاب کی تکذیب فرمائی ہے۔ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھے۔

---

(۱۷۳)...... أخرجه الطبراني في الكبير (۳۶/۸ رقم ۷۲۹۵) من طريق محمد بن يزيد بن سنان الرهاوي. به.

وقال الهيثمي في الزوائد (۱۷۷/۱) فيه محمد بن يزيد الرهاوي ضعفه البخاري وغيره وذكره ابن حبان من الثقات وأبو يزيد ضعفه أبوداود وغيره وقال البخاري مقارب الحديث.

(۱۷۴)...... أخرجه الترمذي (۲۹۱۸) من طريق وكيع عن ابي فروة يزيد بن سنان عن أبي المبارك عن صهيب مرفوعاً.

وقال أبوعيسى: هذا حديث ليس إسناده بالقوى وقد خولف وكيع في روايته وقال محمد : أبوفروة يزيد بن سنان الرهاوي ليس بحديثه بأس إلا رواية ابنه محمد عنه فإنه يروى عنه مناكير.

قال أبوعيسى وقد روى محمد بن يزيد بن سنان عن ابيه هذا فزاد في هذا الإسناد عن مجاهد عن سعيد بن المسيب عن صهيب، ولا يتباع محمد بن يزيد على روايته وهو ضعيف وأبو المبارك رجل مجهول.

اور کتاب اللہ میں ان کی خیانت کی خبر دی ہے۔ اور کلام اللہ کو اپنے موقف اور اپنے مقام سے بدلنے اور تحریف کرنے کی خبر دی ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں۔ (تحریف کرنے کے باجود کہ) یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ حالانکہ وہ نہیں ہے اللہ کی طرف سے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں (کہ جھوٹ کہہ رہے ہیں) اس لئے کسی مسلمان کے پاس کوئی ضمانت نہیں ہے۔ کہ جب ان کی کتابوں سے کوئی شئی پڑھے وہی یہود و نصاریٰ کی وضع کردہ گھڑی ہوئی ہو۔

قرآن مجید کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی نصیحت

۱۷۵:......تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے۔ احمد بن عبید صفار نے عبداللہ بن بن صقر بن نصر سکری سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومروان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن سعد نے زھری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا۔

تم لوگ کسی چیز کے بارے میں اہل کتاب سے کیوں پوچھتے ہو؟ حالانکہ تمہاری وہ کتاب جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے تمام چیزوں سے (اللہ کی طرف سے آنے والی) جدید ترین خبر ہے تم اسے خود پڑھتے ہو وہ کتاب بوڑھی نہیں ہوئی (پرانی نہیں ہوئی) پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا تھا اور اس میں تبدیلی کرڈالی تھی۔ اور وہ اس کو اپنے ہاتھ سے لکھ لیتے تے پھر کہتے تھے کہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے حقیر سا معاوضہ خرید سکیں اور حاصل کرسکیں۔ کیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے منع نہیں کردیا ایسے علم سے جو تمہارے پاس ان سے پوچھنے سے آئے۔ اللہ کی قسم ہم نے ان میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا کبھی بھی جو تمہاری طرف نازل ہونے والی کتاب قرآن میں سے کچھ مسئلہ پوچھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

۱۷۶:......ہمیں خبر دی ہے علی نے احمد بن عبید سے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبید بن بشر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن بکیر نے کہ ہمیں بیان کیا ہے لیث نے۔ یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا:

اے مسلمانوں کی جماعت تم کسی شئی کے بارے میں اہل کتاب سے کیسے سوال کرتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جسے اللہ نے تمہارے نبی پر نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جدید ترین خبر ہے جسے تم خود پڑھتے ہو۔ پھر آگے مذکورہ روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

اس کو بخاری نے یحییٰ بن بکیر سے اور موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کیا ہے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے مجالد شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔

کہ بے شک ہم یہودیوں سے باتیں سنتے ہیں جو ہمیں اچھی اچھی لگتی ہیں۔ آپ کیا فرماتے ہیں۔ اس بارے میں کہ ان میں سے کچھ کو ہم لکھ لیا کریں۔ آپ نے جواب دیا۔

کیا تم لوگ (اپنے دین کے بارے میں) ایسے حیران و پریشان ہو جیسے یہود و نصاریٰ حیران و پریشان تھے؟ حالانکہ میں تمہارے پاس اسے

---

(۱۷۵)...... أخرجه البخاري (۱۳/ ۳۳۳ و ۳۳۴ فتح) من طريق إبراهيم بن سعد. به، (۱۳/ ۴۹۶ فتح) من طريق شعيب عن الزهري. به.

(۱۷۶)...... أخرجه البخاري (۵/ ۲۹۱) عن يحيى بن بكير. به.

چمکتا ہوا صاف ستھرا لے کر آیا ہوں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

۱۷۷:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے خبر دی ہے ابوالحسن کارزی نے کہ خبر دی ہے علی بن عبدالعزیز نے ابی عبید سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ھشیم نے کہ خبر دی ہے مجالد نے پھر اسی مذکورہ کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۷۸:.....ابوعبید نے کہا اور ہمیں حدیث بیان کی ہے معاذ نے ابن عون سے انہوں نے حسن سے وہ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں اسی سابق کی مثل اور کہا کہ ابن عون نے کہا کہ میں نے حسن سے کہا کہ متھوکون؟ کا کیا مطلب ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے متحیر ون۔ حیران و پریشان۔

۱۷۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے خبر دی ہے ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے الھیثم بن سہل تستری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مجالد نے بن سعید نے اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن حسن قاضی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعلی حامد بن محمد رفاء نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن شاذان جوہری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ زکریا بن عدی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے مجاد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حضرت جابر سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کسی شئی (یعنی کسی مسئلے) کے بارے میں مت پوچھو وہ تمہیں ہدایت نہیں دیں گے بلکہ وہ تو خود گمراہ ہیں۔

قاضی نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔

اللہ کی قسم اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کے لئے بھی حلال نہ تھا مگر میری اتباع کرنا۔

اور روایت کیا گیا ہے جبیر بن نفیر سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متادینے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہوا ہے یہودیوں کی قول سے اپنی تھوک ہے۔ اور اس سے نہی کے بارے میں۔

---

(۱۷۹)..... أخرجه احمد (۳/۳۳۸)، والمصنف في السنن الكبرى (۲/۱۱) من طريق حماد بن زيد. به.

باب نمبر ۵

ایمان کا پانچواں شعبہ
تقدیر اچھی ہو یا بری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے
بھلائی اور برائی سب اللہ کی طرف سے ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وان تصبھم حسنة یقولوا ھذہ من عنداللّٰہ وان تصبھم سیئة یقولوا ھذہ من عندک قل کل من عنداللّٰہ (النساء ۷۸)

اگر ان میں کوئی اچھائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچے ان کو کوئی برائی تو کہتے ہیں یہ تیری طرف سے ہے۔ آپ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔

اس آیت میں اس بات پر دلالت ہے کہ اگلی آیت:

مااصابک من حسنة فمن اللّٰہ. وما اصابک من سیئة فمن نفسک. (النساء ۷۹)

جو کچھ تجھے اچھائی پہنچے تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جو کچھ تجھے برائی پہنچے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہوتی ہے۔

پہلی آیت اور دوسری آیت میں بظاہر تضاد ہے۔ مگر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جو کچھ آپ کو ایسی چیز پہنچتی ہے جو آپ کو خوش کرتی ہے مثلاً جسمانی صحت۔ دشمن کے مقابلے میں کامیابی رزق میں فراخی وغیرہ تو تیری طرف اس احسان کی ابتدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اور جو چیز تجھے ایسی پہنچے جو تجھے بری لگتی ہے اور تجھے غمگین کرتی ہے تو وہ تیرے اپنے کسب وعمل کے بسبب ہے لیکن اس کے باوجود اس کو تیری طرف چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے، اور تیرے اور اس کا فیصلہ کرنے والا وہی ہے جیسے اس نے ایک دوسری آیت میں ارشاد فرمایا ہے:

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر. (الشوریٰ ۳۰)

جو کوئی بھی مصیبت تمہیں پہنچتی ہے تو وہ بسبب ان اعمال کے ہے جو تمہارے اپنے ہاتھوں نے کیے ہیں اور وہ بہت سارے گناہ معاف کرتا ہے کبھی ان چیزوں میں سے جو آپ کو تکلیف دیتی تھیں، وہ زخم تھے جو آپ کو دیئے جاتے یا (دوست احباب کا) قتل ہونا مال چھن جانا یا شکست ہو جانا وغیرہ۔

دوسری آیت میں یہ حکم دیا ہے کہ مصیبت وغیرہ میں اس کے برعکس یہ کہے۔

قل کل من عنداللّٰہ (النساء ۷۸)

فرما دیجئے سب کچھ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

یہ دلالت کرتی ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کی تقدیر کے ساتھ ہوتا ہے علاوہ اس کے ایک دسری آیت میں خبر دی ہے کہ جو تکلیف پہنچتی ہے وہ بطور جزا اور بدلے کے ہوتی ہے بوجہ اس غلطی کے جو اپنے کسب وعمل سے اپنے نفس کے خلاف کی ہوتی ہے، یہ اس کے خلاف نہیں ہے جس کا پہلی آیت میں حکم دیا گیا تھا۔

منکرین تقدیر سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اعلان برأت

۱۸۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر بن اسحق نے کہ خبر دی ہے بشر بن موسیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو

عبدالرحمٰن مقری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کھمس بن حسن نے عبداللہ بن بریدہ سے یحییٰ بن یعمر سے۔ انہوں نے کہا کہ پہلا شخص جس نے تقدیر کے بارے میں بات کی تھی یا بحث کی تھی وہ معبد جھنی تھا بصرہ میں۔ یحییٰ کہتے ہیں ہم لوگ حج کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری جب ہم مدینے میں آئے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور وہ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے تھے میں نے ان سے عرض کی اے ابوعبدالرحمٰن ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو قرآن بھی پڑھتے ہیں اور علم کی تلاش اور جستجو بھی رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی شئی نہیں ہے۔ معاملہ از سرے نو ہے۔ (یعنی نیا معاملہ ہے، یعنی پہلے سے کوئی تقدیر و اندازہ مقرر نہیں ہے) حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا۔ جب تم ان لوگوں سے ملو تو انہیں خبر دی دو کہ بے شک میں ان سے بری ہوں۔ اور وہ مجھ سے بری ہیں یعنی ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی ان کا ہم سے کوئی تعلق ہے۔ ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ساتھ عبداللہ بن عمر قسم کھاتا ہے اگر ان کے کسی ایک کے لئے احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اللہ اس سے قبول نہیں کرے گا حتیٰ کہ وہ پوری تقدیر کے ساتھ ایمان لائے اس کی اچھی کے ساتھ بھی اور بری کے ساتھ بھی۔

تقدیر کے ساتھ ایمان لانا ایمان کا شعبہ ہے

مجھے حدیث بیان کی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا:

ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے اچانک ہمارے سامنے ایک انتہائی سفید کپڑوں اور انتہائی سیاہ بالوں والا آدمی ظاہر ہوا۔ جس پر سفر کے آثار بھی نہیں تھے لیکن ہم میں سے کوئی آدمی اسے جانتا پہچانتا بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیں پھر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لے آ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ اور تقدیر کے ساتھ وہ اچھی ہو یا بری ہو اس آدمی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر آگے حدیث حضرت عمر نے بیان فرمائی۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریقے سے کھمس سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے یزید بن زریع نے کھمس سے اور اسنے حدیث میں یہ کہا ہے کہ تو ایمان لے آ اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں کے ساتھ اور اچھی یا بری تقدیر کے ساتھ میٹھی ہو یا کڑوی ہو اور مرنے کے بعد جی کر اٹھنے کے ساتھ۔ اس آدمی نے کہا آپ نے سچ کہا۔

۱۸۱:......اور ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے کہ ہمیں خبر دی ہے المثنیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن منہال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یزید بن زریع نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کھمس نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قصہ میں یہ الفاظ ہیں وتؤمن بالقدر کلہ۔ کہ تو پوری پوری تقدیر کے ساتھ ایمان لے آ۔

اور ہم نے ایمان بالقدر کے بارے میں علی بن ابی طالب سے اور عبداللہ بن عمر سے اور انس بن مالک سے اور عدی بن حاتم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

---

(۱۸۰)...... سبق برقم (۱۲۴)

۱۸۲: ......اور تحقیق خبر دی ہے ہمیں ابو علی حسین بن محمد روذباری نے کہ خبر دی ہے محمد بن بکر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو داؤد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن کثیر نے کہ خبر دی ہے سفیان نے ابو سنان سے انہوں نے وھب بن خالد حمصی ابن دیلمی سے اس نے کہا۔

کہ میں حضرت ابی بن کعب کے پاس آیا میں نے ان سے کہا کہ میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ شک واقع ہو گیا ہے مجھے اس بارے میں کوئی حدیث سنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو میرے دل سے دور کر دے انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے تمام اہل آسمان اور اہل زمین وعذاب میں مبتلا کر دے تو سب کو عذاب دے کر بھی وہ ظالم نہیں ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمام اہل آسمان وزمین پر رحم کر دے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے ان کے حق میں بہتر ہوگی۔ اگر تو احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے اس کو اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک تو تقدیر کے ساتھ ایمان نہ لے آئے۔ اور تو یقین کر لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچے وہ تجھ سے ٹلنے والی نہیں تھی۔ اور جو تجھ سے ٹل جائے وہ تجھے پہنچ نہیں سکتی تھی۔ اگر تو اس عقیدے کے خلاف مر گیا تو تو جہنم میں جائے گا۔ ابن دیلمی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے ملا اس نے اسی کی مثل حدیث بتائی۔ پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان کے پاس آیا اس نے بھی اسی کی مثل حدیث بیان کی، پھر میں زید بن ثابت کے پاس گیا اس نے بھی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

تحقیق ہم نے عبادہ بن صامت سے اور دیگر سے تقدیر کے ساتھ ایمان کی کیفیت کے بارے میں اسی کی مثل روایت کی ہے۔ اور اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے کہ پہلی حدیث سے مراد یہ ہے کہ ہر شئی اندازہ شدہ ہے یعنی ہر شئی کی تقدیر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا اندازہ و تقدیر بنانے والا ہے اور یہ بات ہے کہ خیر اور شر اگر چہ دو مختلف چیزیں ہیں مگر ان کا تقدیر بنانے والا ایک ہے خیر کی تقدیر بنانے والا شر کی تقدیر بنانے والے سے الگ نہیں ہے۔ جیسے ثنویہ کا عقیدہ ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ تقدیر کے ساتھ ایمان لانا ایمان کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ہے تو کتاب اللہ دلالت کرتی ہے۔ پھر سنت بھی کہ اللہ تھا ازل میں جانتا تھا۔

جو کچھ خیر وشر اس کے بندوں سے ہوگا۔ پھر اس نے قلم کو حکم دیا وہ اللہ کے علم کے ساتھ لوح محفوظ میں چل گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وکل شیئی احصینہ فی امام مبین. (یٰسۤ ۱۲)

اور ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن یعنی (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے۔

اور ارشاد ہے:

ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأها. (الحدید ۲۲)

کوئی مصیبت ملک پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں (لکھی ہوئی ہے۔)

اور ارشاد باری ہے:

وکان ذالک فی الکتب مسطوراً. (بنی اسرائیل ۵۸)

یہ کتاب (یعنی تقدیر) میں لکھا جا چکا ہے۔

---

(۱۸۲)...... أبو سنان هو سعيد بن سنان الشيباني وقد وثقه يحيى بن معين وغيره وتكلم فيه الإمام أحمد. وابن الديلمي وعبدالله بن فيروز.

أخرجه أبوداود (۴۶۹۹)، وابن ماجة (۷۷) من طريق أبي سنان. به.

آیات وآحادیث کا خلاصہ

یہ تمام آیات اوراحادیث دلالت کرتی ہیں کہ ہر چیز اور ہر شر ہر مصیبت اور ہر راحت کے علاوہ بھی ہر شئی اللہ کے علم میں ہے اوراس نے اپنے علم کے مطابق ہر چیز کی تقدیر مقرر کررکھی ہے ہر کام ہر امراس کی تقدیر کے تابع اور مطابق ہوتا ہے اس کے خلاف کچھ بھی نہیں ہوسکتا اس لئے تقدیر کے ساتھ ایمان لانا لازم ہے اورایمان کا شعبہ ہے اس کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ (ازمترجم)

ہم نے روایت کیا ہے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

کان اللّٰہ ولم یکن شئی غیرہ و کتب فی الذکر کل شئی ثم خلق السموات والارض۔

اللہ تعالیٰ ازل میں تھا جب کہ کوئی شئی نہیں تھی اس کے سوااوراللہ تعالیٰ نے ہر شئی کو لوح محفوظ میں لکھا پھر اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔

اورہم نے اس مفہوم کی بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اس نہج پر جس پر اس کا علم تھا ان کے بارے میں۔ اوراس اندازے پر جو کچھ کہ اس نے ان پر اندازہ قائم فرمایا تھا۔ ارشاد باری ہے:

انا کل شئی خلقنہ بقدر۔　　　(القمر ۴۹)

بے شک ہم نے ہر ہر چیز کو پیدا کیا ایک خاص اندازے کے ساتھ۔

یعنی جو ہم نے اندازمقرر کیا تھا اس کی تخلیق سے قبل اسی کے مطابق پیدا کیا لہذا تخلیق کا عمل جاری ہوا اس کے علم کے مطابق اوراس کی تحریر کے مطابق۔ (اورآیت مذکورہ کا شان نزول آگے ملاحظہ فرمائیں۔)

مذکورہ آیت کا شان نزول

۱۸۳: ..... جو ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے کہ خبر دی ہے عبداللہ بن جعفر نحوی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ یعقوب بن سفیان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابونعیم نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ کہ خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے کہ خبر دی ہے ابوالمثنیٰ نے کہ انہوں نے کہا۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ محمد بن کثیر نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے زیاد بن اسماعیل سے وہ محمد بن عباد مخزومی سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مشرکین قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تقدیر کے بارے میں آپ کی مخالفت کررہے تھے۔ لہذا یہ آیت نازل ہوئی:

ان المجرمین فی ضلل و سعر　یوم یسحبون فی النار علی وجوھم ذوقوا مس سقر۔

انا کل شئی خلقناہ بقدر۔ (۴۹تا۴۷)۔

بے شک گنہگار لوگ گمراہی اوردیوانگی میں مبتلا ہیں۔ اس روزمنہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں اب آگ کا مزہ چکھو ہم نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کے پیدا کی ہے۔

مذکورہ حدیث کو مسلم نے صحیح میں سفیان کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

آدم علیہ السلام کی تقدیران کی تخلیق سے پہلے مقرر ہو چکی تھی

۱۸۴: ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے اصبہانی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن محمد زعفرانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان بن عیینہ نے عمرو سے انہوں نے طاؤس سے

(۱۸۳)..... اخرجہ مسلم (۴/۲۰۴۶) والترمذی (۲۱۵۷) وابن ماجۃ (۸۳) من طریق سفیان. بہ.

کہ انہوں نے سنا۔ حضرت ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے (غالباً عالم بالا پر میں) مناظرہ یا جھگڑا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے آدم آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں رسوا کر دیا ہے۔ اور ہمیں جنت سے نکال دیا ہے۔ (یعنی اللہ کی نافرمانی کر کے) آدم علیہ السلام نے ان سے کہا اے موسیٰ اللہ نے تجھے اپنی ہم کلامی کے لئے منتخب فرمایا اور تیرے لئے تورات لکھی کیا تو مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتا ہے جس کی تقدیر و انداز ہ اللہ نے میرے اوپر مجھے پیدا کرنے سے بھی پہلے مقرر کر دیا تھا۔ لہٰذا آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے دلیل وحجت میں غالب آ گئے۔ غالب آ گئے۔
اس کو بخاری ومسلم نے اپنی صحیح میں سفیان بن عیینہ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

تبصرہ:

اس حدیث مذکورہ میں دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ کا علم بندوں کے افعال پر اور ان کے صدور وظہور پر مقدم ہے جو اللہ کی تقدیر سے صادر ہوتے ہیں اور ظاہر ہوتے ہیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں میں سے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی ایک کو بھی ایسے کام پر ملامت کرے جو مقررہ تقدیر پر ہو جس کو کوئی روک نہیں سکتا مگر صرف گناہ میں وقوع سے بچنے کی جہت سے بطور تنبیہ کے جب کہ موسیٰ علیہ السلام کا قول، آدم علیہ السلام کے دنیا سے خروج کے بعد کسی ایسے وقت میں نہیں تھا جس میں تحذیر و انتباہ کا اور گناہ سے بچنے کا کوئی مفہوم ومطلب ہو لہٰذا آدم علیہ السلام نے جو اس کا معارضہ کیا اس میں آدم علیہ السلام کی حجت اور دلیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق ہو گئی۔

تقدیر کے سہارے پر عمل ترک کرنا منع ہے، اہل سعادت کے لئے ان کے اور اہل شقاوت کے لئے ان کے اعمال آسان ہو جاتے ہیں

۱۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے کہ خبر دی ہے حسن بن محمد نے زیاد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالاحوص نے منصور سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا۔
ہم لوگ ایک جنازے میں شریک تھے جب ہم بقیع غرقد کے قبرستان پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کے ساتھ زمین پر ہلکی ہلکی ٹھوکریں لگانے لگے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا کہ کوئی سانس لینے والا تنفس نہیں ہے مگر اس کا ٹھکانہ جنت یا جہنم میں متعین ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت حضرت علی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا ہم عمل چھوڑ کر اپنی قسمت کے لکھے یعنی مقدر پر آسرا نہ کر لیں جو ہم میں سے اہل سعادت سے ہو گا وہ سعادت کی طرف ہو جائے گا اور جو اہل شقاوت سے ہو گا وہ بدنصیبوں کی طرف ہو جائے گا حضرت علی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عمل کر ہر ایک کے لئے عمل آسان ہوں گے۔ جو اہل شقاوت سے اور بدنصیبوں میں سے ہو گا اس کے لئے اس کے اعمال آسان ہوں گے اور اہل سعادت سے ہو گا اس کے لئے اس کے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

فاما من اعطیٰ واتقیٰ وصدق با لحسنی. فسنیسرہ للیسریٰ. واما من بخل واستغنیٰ وکذب بالحسنیٰ فسنیسرہ للعسریٰ. (اللیل ۵تا۱۰)

(۱۸۴)..... أخرجه البخاري (۱۱/۵۰۵ فتح) ومسلم (۴/۲۰۴۲) من طريق سفيان بن عينة. به. عمرو هو: ابن دينار.

(۱۸۵)..... أخرجه مسلم (۴/۲۰۳۹)

بہر حال جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگار رہا۔ اور تصدیق کی نیک بات کی۔ تو ہم آسان کر دیں گے اس کے لئے چلنا آسان راستہ پر اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ رہا اور جھٹلایا نیک بات۔ سو ہم آسان کر دیں گے اس کے لئے چلنا تنگی کے راستے پر۔

اس کو امام مسلم نے ابوبکر بن شیبہ سے روایت کیا اور اس کو جریر بن عبدالحمید کی حدیث سے منصور سے اور اعمش کی حدیث سے سعد سے نقل کیا ہے۔

۱۸۶:...... ہمیں خبر دی ہے۔ ابو طاہر فقیہ نے کہ خبر دی ہے ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو قلابہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن عمر۔ نے کہ خبر دی ہے عزرہ بن ثابت نے یحییٰ بن عقیل سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے ابو الاسود دؤلی سے وہ کہتے ہیں مجھے عمران بن حصین نے کہا۔

آپ بتائیے کہ لوگ جو کام کرتے ہیں اور اس میں تکلیف اٹھاتے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہوتی ہے جس کا ان کے اوپر پہلے سے تقدیر کی طرف سے فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے؟ یا اس کے ساتھ مستقبل کا انتظار کرتے ہیں اس قبیل سے کہ ان کے پاس ان کا نبی آتا ہے اور ان پر اس کے بارے میں حجت ثابت ہوتی ہے؟ ابو الاسود دؤلی نے کہا نہیں بلکہ یہ ایسی بات ہوتی ہے جس کا ان پر فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے پھر اس نے پوچھا کیا یہ ظلم ہے؟ ابو الاسود نے کہا کہ میں اس سوال سے سخت گھبرا گیا اور میں نے کہا کوئی بھی شے نہیں ہے مگر ہر شے اللہ کی مخلوق ہے اور اسی کی ملکیت ہے۔ اس سے کچھ بھی نہیں پوچھا جائے گا وہ جو کچھ بھی کرے، اور لوگ جو کچھ کریں گے ان سے سوال ہوگا۔ اس نے مجھے کہا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اللہ کی قسم میں تم سے اس لئے سوال کر رہا تھا تاکہ میں تیری عقل کا اندازہ کروں۔ بے شک دو آدمی یا کہا کہ ایک آدمی قبیلہ مزینہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے عرض کیا آپ یہ بتائیں کہ لوگ جو عمل کرتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں آج کیا یہ ان کے خلاف تقدیر کا فیصلہ کیا جا چکا ہوتا ہے اور پہلے سے ان کے خلاف تقدیر گذر چکی ہوتی ہے یا مستقبل میں جب ان کا نبی ان کے پاس جو خبر لاتا اس سے ان پر حجت قائم ہوتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ یہ ایسی بات ہوتی ہے جس کا ان کے اوپر فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اور ان پر گذر چکا ہوتا ہے۔ اس آدمی نے سوال کیا کہ پھر ہم کس چیز میں اس وقت عمل کریں؟ (یعنی کیوں کریں) فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دو مقاموں میں سے کسی ایک کے لئے پیدا کیا ہے اس کو اس کے لئے آسان کر دیتا ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ میں ہے۔

ونفس وما سواها فالهمها فجورها وتقواها. (الشمس ۷۔۸)

قسم ہے انسان کی اور اس کی جس نے اس کے اعضاء کو درست کیا۔ پھر اس کو بدکاری سے بچنے اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں اسحٰق بن ابراہیم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے روایت کیا۔

اس حدیث میں اور اس سے پہلے والی حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بندہ جس مقام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کے لئے وہی عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ آسان کر دینے کا عمل اس بادشاہ کے حق کے ساتھ وابستہ ہے کہ وہ جو کچھ کرے اس سے پوچھ گوچھ نہیں ہو سکتی اور اگر جو کچھ کریں ان سے سوال ہوگا۔ لہٰذا لوگ اس نوعیت کی عبادت کریں کہ ان کے باطن میں اس ذات کا خوف ہو جو ان سے غائب ہے اور وہ اپنے ظاہری اعمال پر آسرا بھی نہ کریں اور نہ ہی اپنی ظاہری امید میں بھروسہ کریں جو انہوں نے وابستہ کی ہوتی ہے۔ بلکہ اپنے حسن احوال سے امید کریں اور اللہ کی رحمت سے اور اس کے عذاب سے خوف کریں بعض امید وبیم کی کیفیت رکھیں اسی کے ساتھ ایمان کی صفت کی تکمیل کریں۔

اور اسی معنی میں ہے حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

---

(۱۸۶)...... أخرجه مسلم (۲۰۴۱/۴) عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي عن عثمان بن عمر. به. وابو الأسود الدئلي هو : ظالم بن عمرو.

تخلیق انسانی کے مختلف مراحل

۱۸۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے بغداد میں کہ خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعدان بن منصور نے کہ خبر دی ہے ابو معاویہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اعمش نے زید بن وھب سے انہوں نے عبداللہ سے اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صادق اور مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک (اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ) چالیس دن تک اپنی ماں کی پیٹ میں محفوظ رہتا ہے (یعنی لفافہ) اس کے بعد چالیس دن تک خون کی پھٹکی رہتا ہے۔اس کے بعد چالیس دن تک بوٹی رہتا ہے۔اس کے بعد اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو کہ اس میں روح پھونکتا ہے۔اس کے بعد چار چیزوں کا اس پر فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔اس کا رزق۔اس کا عمل۔اور اس کی موت۔اور یہ کہ وہ بدنصیب ہے یا خوش نصیب یہ سب لکھ دیا جاتا ہے۔پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تم میں سے ایک انسان (بعض دفعہ) اہل جہنم والے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے مگر اس پر تقدیر کا لکھا سبقت کر جاتا ہے لہذا اس کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر کر دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔(اور بسا اوقات) ایک تمہارا اہل جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے مگر اس کی تقدیر کا لکھا اس پر سبقت کر جاتا ہے لہذا اس کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل کے ساتھ کر دیا جاتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں ابوبکر بن شیبہ وغیرہ سے ابو معاویہ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے دوسرے طریقے سے اعمش سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ اسفاطی کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

۱۸۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ابوبکر بن فورک نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن جعفر بن احمد اصبہانی نے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے باپ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن علی ابو حفص نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ اسفاطی نے انہوں نے کہا کہ:

میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو میں نے عرض کی۔یا رسول اللہ ہمارے پاس آپ سے حدیث اعمش پہنچی ہے زید بن وھب سے عبداللہ بن مسعود سے تقدیر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں میں نے وہ کہی ہے۔اللہ تعالیٰ اعمش پر رحم فرمائے۔اللہ تعالیٰ زید بن وھب کو رحم کرے اور اللہ تعالیٰ عبداللہ بن مسعود پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ ہر اس بندے پر رحم کرے جس نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

محمد بن یزید اعور کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

۱۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذ باری نے کہ خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن احمد بن یعقوب متوثی نے بصرہ میں بطور املاء کے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو داؤد سجستانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یزید اعور نے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا بیٹھے ہوئے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ اور علی بن ابی طالب کے ساتھ میں نے کہا یا رسول اللہ عبداللہ بن مسعود کی حدیث کیا صادق و مصدوق کی حدیث ہے؟ میں ارادہ کر رہا تھا تقدیر والی حدیث کا حضور نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ابن مسعود کو وہ حدیث

---

(۱۸۷)...... أخرجه مسلم (۲۰۳۶/۴) عن أبي بكر بن أبي شيبة عن أبي معاوية ووكيع، وعن محمد بن عبدالله بن نمير الهمداني عن أبيه عن أبي معاوية ووكيع قالوا حدثنا الأعمش. به.

وأخرجه البخاري (۴۷۷/۱۱ فتح) من طريق شعبة عن الأعمش. به.

میں نے بیان کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کا تین بار اعادہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اعمش کی مغفرت فرمائے۔ جیسے اس نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کرے جس نے وہ حدیث اعمش سے پہلے بیان کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی بھی مغفرت کرے جس نے اعمش کے بعد یہ حدیث بیان کی ہے۔

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ اس حالت کا اعتبار ہوتا ہے جس پر انسان کے عمل کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ اس کا کہ اس کا لکھا کس چیز کی طرف سبقت کرتا ہے۔ اور اس سب کچھ میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ اور اس کے بندوں کے اعمال اسی کے پیدا شدہ ہیں اور اسی کی مخلوق ہیں اور بندوں کے وہ کسب کردہ ہیں اور اس بات کی دلیل ہے کہ بندوں کے اعمال اللہ کی مخلوق ہیں۔ یہ آیت ہے:

واللہ خلقکم وما تعملون۔ (الصافات ۹۶)

اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اس کو بھی اسی نے پیدا کیا ہے جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔

ابن آدم جو کچھ عمل کرتا ہے وہ صنم نہیں ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ اس کی حرکات ہیں اور اس کے فعل اور کسب میں یعنی بندہ ان افعال کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا ہے کہ اس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جو کچھ ہم عمل کرتے ہیں اس کو بھی پیدا کیا ہے ہمارا کام یہ ہے کہ وہ ہماری حرکات ہیں اور ہمارے اکتسابات ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اللہ خالق کل شیئی (الزمر ۶۲)

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔

اعمال بھی شے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ اس کا بھی خالق ہے۔ (مترجم)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

خلق السموات والارض وما بینھما۔ (السجدۃ۔۴ وغیرہ)

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا فرمایا ہے۔

بندوں کی طرح ان کے اعمال بھی ارض وسما کے مابین ہیں لہذا ثابت ہوا کہ ان کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی صفات ذات میں سے کسی شے کو شامل نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ذات اس کے غیر نہیں ہیں لہذا آیت ان کو شامل نہیں ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کو شامل نہیں ہے۔

اور ارشاد ہے:

ھل من خالق غیر اللّٰہ (فاطر ۳)

کیا اللہ کے سوا اور کوئی خالق ہے۔

اور جیسے یہ ارشاد ہے:

من الہ غیر اللّٰہ۔ (قصص ۷۱۔۷۲)

کون ہے؟ معبود اللہ کے سوا۔

جیسے اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ایسے ہی اس کے سوا کوئی خالق بھی نہیں ہے۔

اور ارشاد ہے:

فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام. ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً

کانما یصعد فی السمآء کذالک یجعل اللہ الرجس علی الذین لایؤمنون. (انعام ۱۲۵)

تو جس شخص کو اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت بخشے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے گمراہ۔ تو اس کا سینہ تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے۔ گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لائے عذاب بھیجتا ہے۔

یہ مذکورہ آیت جس طرح ہدایت اور ضلالت کے بارے میں حجت ہے ایسی ہی ہدایت اور ضلالت کی تخلیق کے بارے میں بھی حجت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یشرح سینہ کھولتا ہے۔ یجعل، بناتا ہے، پیدا کرتا ہے، یہ الفاظ فعل کو اور خلق کو بھی پیدا کرنے کو لازم کرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اس مفہوم میں آیات قرآنیہ کثیر ہیں۔ اور ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اعملوا فکل میسر لما خلق لہ.

عمل کرو ہر انسان کے لئے وہ اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

اور حذیفہ بن یمان کی روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

ان اللہ خالق کل صانع و صنعتہ'

اللہ تعالیٰ ہر صانع کا خالق ہے اور اس کی صنعت کا بھی۔

خیر و شر دونوں پیدا شدہ ہیں

۱۹۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن ابی المعروف نے کہ خبر دی ابوسہل اسفرائنی نے کہ خبر دی ہے۔ ابوجعفر حذاء نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن مدینی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مروان بن معاویہ فزاری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومالک نے۔ ربعی بن حراش سے انہوں نے حضرت حذیفہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر صانع کا اور اس کی صنعت کا خالق ہے۔ اور ہم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ خیر اور شر دونوں مخلوق ہیں یا دونوں صفتیں ہیں لوگوں کے لئے قائم کی جائیں گی قیامت کے دن ہم نے اس بات میں بہت سی احادیث روایت کی ہیں اور وہ ''کتاب القدر'' میں مذکور ہیں۔ جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے وہاں رجوع کرے۔

ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگرچہ انسان کا کسی چیز کو از سرے نو بنانا، اور وجود میں لانا درست ہے، جس چیز کو وجود میں لانا اس کے اختیار میں ہوتا ہم بعض وہ چیز جز۔ کو از سر نو بنا سکتا ہے ان میں سے بعض کو بنانا درست نہیں ہوگا وہ اس طرح کہ اس شئی کا از سرے نو بنانے والا بعض سے زیادہ، بہتر ہو جیسے اللہ تعالیٰ اس چیز کے لئے جس کا از سرے نو بنانا درست ہے۔ جس چیز کا از سرے نو بنانا درست ہے اس کا بعض نہیں ہوگا بایں صورت کہ اس سے اس کا از سرے نو بنانا بعض سے بہتر ہو۔

(۱۹۰)..... أخرجه البخاری فی خلق أفعال العباد (۹۲)

عن علی بن المدینی. به.

وعلی بن المدینی هو : علی بن عبدالله بن جعفر بن نجیح السعدی مولاهم أبوالحسن بن المدینی البصری.

بندوں کے افعال کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے

اور (اللہ بندے کے افعال کا خالق ہے صانع کا عقلاً بھی خالق ہے اور اس کی صنعت کا بھی) اس لئے کہ انسان خود از سرے نو پیدا شدہ ہے اور نو پیدا کے لئے صحیح نہیں ہے کہ وہ کسی شئی کو از سرے نو پیدا کرے جیسے کہ حرکت صحیح نہیں ہے کہ وہ حرکت کرے۔

اور اس لئے (بھی اللہ تعالیٰ ہر صانع کا اور اس کی صنعت عقلاً کا خالق ہے) کہ یہ نو پیدا اشیاء اور امور یا حوادث جو ایسے وجوہ پر واقع ہوتے ہیں جن کا قصد اور ارادہ نہیں کیا جاتا۔ یا جو مقصود نہیں ہوتے جیسے کفر کا قبیح ہونا کافر سے اس کے قصد کے بغیر واقع ہے کیونکہ کافر چاہتا ہے کہ اس کا کفر حسن واقع ہو نہ کہ قبیح مگر وہ قبیح ہی واقع ہوتا ہے۔ یہ امر دلالت کرتا ہے کہ کوئی ایسا قصد کرنے والا ہے جس نے اس کے قبیح واقع کرنے کا قصد کیا ہے۔ اس لئے کہ یہ محال ہے کہ وہ ایسے ہی بغیر فاعل کے اور بغیر کسی کرنے والے کے ہو اس کیفیت پر جس پر وہ ہے۔

اسی طرح ایمان واقع ہوتا ہے اتباع کیا ہوا اور دردینے والا اگر ایمان لانے والا قصد کرے یہ کہ واقع ہو برخلاف اس صورت کے۔ اس سے یہ نہیں آتا۔ یہ امر دلالت کرتا ہے کہ وہ ایسے واقع ہوا ہے کہ کسی واقع کرنے والے کے قصد و ارادے سے جس نے اس کو واقع کیا ہے اس طرح۔ بخلاف اس کے کہ اگر کوشش کرتا اس کے خلاف کے لئے یہ کہ واقع ہو تو واقع نہ ہوتا (اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ) کہ ہم انسان کو ایسا پاتے ہیں کہ وہ افعال کے حقائق اور ان کی کمیات ان کے اجزا کی تعداد کا علم نہیں رکھتا اور یہ بات درست اور جائز نہیں ہے کہ وہ افعال کا خالق و موجد ہو۔ جب کہ وہ ان کے بارے میں احاطہ کرنے والا پورا پورا علم بھی نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر یہ جائز ہو تو اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سارے ایجاد کرنے والے ایسے ہی بے علم و بے خبر ہوں (حقائق افعال سے) اور اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ کی حکمت ہی اپنی ایجاد میں ایسی ہی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی ایجاد پر کسب داخل نہیں ہوتا اس لئے کہ کسب حقائق کے عالم کی اختراع ہے۔ کہ اس کے جمیع وجوہ کے ساتھ اس کو ہمارے لئے کسب بنادے۔ اور ہم اس کے کسب کرنے والے ہوں گے ایجاد کرنے والے نہیں ہوں گے۔ چنانچہ وہ دلیل جو اس طریقہ کو پکا کرتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

واسروا قولکم او جھروا بہ انہ علیم بذات الصدور . الایعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر . (الملک ۱۳)

تم لوگ بات پوشیدہ کہو یا ظاہر وہ دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا ہے کیا وہ بے خبر ہے؟
وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور ہر چیز سے آگاہ ہے۔

اس آیت کا ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ اور ظاہر کو پیدا کیا ہے جو (درحقیقت) دل کا کسب اور فعل ہیں اور وہ دونوں کا علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو کیسے نہ جانے حالانکہ اس نے ہی دونوں کو پیدا کیا ہے، تو آیت دلالت کرتی ہے کہ مخلوق ہونا اس بات کو مقتضی ہے کہ اس کا خالق اپنی تخلیق کے تمام پہلوؤں کا علم رکھتا ہو۔

(اللہ تعالیٰ ہر صانع کا اور اس کی صنعت کا خالق اس لئے بھی ہے کہ) اس امر پر دلیل قائم ہو چکی ہے کہ ہر شے مقدور ہے اور وہ اس پر قادر ہے۔ اس لئے کہ اس بات پر دلیل قائم ہو چکی ہے کہ قدرت اللہ کی صفات ذاتیہ میں سے ہے جیسے علم تو واجب ہے کہ وہ ہر مقدور شئی پر قادر ہو جیسے وہ ہر معلوم کو جانتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے تو واجب ہے کہ جو بات اللہ کی قدرت میں ہے وہ اس کی مراد ہو اور جو چیز مراد ہو وہ اس کا فعل بھی ہو۔ جیسے کہ جو چیز انسان کی قدرت میں ہے اس کی مراد بھی ہے لیکن وہ اس کا فعل نہیں ہے۔

خلق افعال اور توحید پر مختلف ممکنہ عقلی اعتراضات اور ان کے جوابات

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے کسب کا بھی خالق ہے تو یہ بات تسلیم کریں گے کہ یہ فعل دو فاعلوں سے صادر ہوا ہے یا اس کے دو فاعل ہیں۔

تو جواب یہ دیا جائے گا کہ فاعل حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہے جیسے خالق صرف وہی ہے۔

اور انسان فی الحقیقت کسب کرنے والا ہے عین اور ذات فعل کو عدم سے پیدا کرنے والا نہیں ہے۔

شیخ ابوالطیب کا قول:

شیخ ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان فرماتے تھے کہ ایسے قادر کا فعل جو قدیم ہو خلق اور مخلوق ہوتا ہے۔ اور ایسے قادر کا فعل جو قدیم نہ ہو بلکہ پیدا شدہ ہو محدث ہو وہ کسب ہوتا ہے لہذا قدیم ذات کسب سے وراء ہے۔ پیدا شدہ یعنی مخلوق پیدا کرنے سے عاجز ہے اور ذلیل ہے اور بے بس ہے۔

اعتراض دوم:

اور شیخ نے فرمایا کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ بندے کا کسب دو قدرت رکھنے والے اور دو قادروں کی قدرت میں ہے اور وہ دو قادروں کا مقدور ہے۔

تو جواب دیا جائے گا کہ جی ہاں ایسے ہی ہے مگر ایک قادر ہے اپنی تخلیق کے اعتبار سے جو اس کو اختراع کرتا ہے اور ایجاد کرتا ہے۔ اور اس کو عدم سے وجود کی طرف نکالتا ہے وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔

اور دوسرا اس کو کسب کرتا ہے اور پیدا نہیں کرتا وہ بندہ ہے۔ اور پیدا کرنا وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ ازلی والی قدرت پیدا کرنے والی قدرت تعلق قائم کرتی ہے، اور کسب وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ قدرۃ حادثہ از سر نو تعلق پکڑتی ہے، تو قدرت ازلیہ مؤثر ہوتی ہے ایجاد واختراع میں اور قدرت حادثہ مؤثر ہوتی ہے اکتساب میں۔

اعتراض سوم:

اگر لوگ یہ اعتراض کریں کہ جب اللہ تعالیٰ نے بندے کے تمام افعال کو پیدا کیا ہے تو وہ اسی کے اعمال ہوئے لہذا اللہ تعالیٰ اس پر بندے کو کیونکر ثواب دے گا اور کیونکر عذاب دے گا۔

تو جواب یہ دیا جائے گا کہ اللہ عز وجل کی طرف سے ثواب تو محض اس پر اللہ کی مہربانی اور عنایت سے ہے۔ بہر حال رہا عذاب تو وہ اگر اس کو عذاب میں مبتلا کرے تو اس کا اس کو حق ہے اور اختیار بھی ہے کہ وہ ایسا کرے کیونکہ بندہ اس کی ملکیت ہے اور اس کے قبضہ میں ہے۔

ورنہ نہ تو کفر عذاب کی علت اور سبب ہے اور نہ ہی ایمان ثواب کی علت ہے کفر وایمان دو علامتیں ہیں، جو عذاب وثواب کے لئے بطور نام وپہچان مقرر ہیں۔

کہا جائے گا کہ اگر آپ کافر ہیں تو آخرت میں آپ کو عذاب ہوگا اور اگر آپ مومن ہیں تو آپ کو عافیت اور ثواب دیا جائے گا۔ جب کہ یہ سب کچھ ثواب ہو یا عذاب۔ کفر ہو یا ایمان اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور اسی کی ایجاد ہے یہ کسی علت وسبب کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ وہ قادر مطلق خالق کل ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

اعتراض چہارم:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو عذاب دے گا جس کو اس نے خود پیدا کیا ہے؟ تو وہ اس پر ظلم کرنے والا ہوگا۔

جواب دیا جائے گا کہ آپ نے یہ کیسے کہہ دیا؟ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ظلم کی حقیقت حد سے تجاوز کرنا اور حد سے بڑھ جانا ہے۔ اور اس نشان سے آگے بڑھا جانا ہے جو نشان ایسا حکم کرنے والی ذات لگا دے جس سے اوپر کوئی حکم کرنے والا نہیں۔ لہٰذا ایسی ذات سے ظلم سرزد ہونے کا کوئی معنی و مطلب نہیں ہے۔ اس لئے کہ اُس کے تمام کام فائدہ ہی فائدہ میں بغیر کسی تعدی اور تحکم کے، ایسی چیز میں جو اس کی ملکیت میں نہ ہو۔ لہٰذا اس کی ذات عالی صفات کے لئے ظالم کا اطلاق کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ اور وہ اعتراض جو آپ نے کیا ہے اگر درست ہو تو اس قول میں اور اس شخص کے قول میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ جو یہ کہتا ہے کہ جب اس نے بندے کو کفر کی قدرت دی ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ وہ کفر ہی کرے گا، تو اللہ کا اس بندے کو سزا دینا اور عذاب دینا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ اس طرح تو اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) ظالم ٹھہرے گا۔

اور اسی طرح ہے یہ صورت بھی کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کے لئے گناہ کرنے کی حالات پیدا کرے اور زندگی دے قدرت دے اور گناہوں کی شہوت پیدا کرے یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کے ہوتے ہوئے ان کے ساتھ کفر کرے گا (اور گناہ کرے گا) تو گویا کہ اس نے اس طرح کر کے اس انسان کو خود ہلاکت اور تباہی میں واقع کر دیا لہٰذا اس طرح تو وہ ظالم ٹھہرے گا۔

اسی طرح وہ معصوم بچوں کو اور دیوانوں کو اور چارپایوں کو تکلیف پہنچا کر بھی ظالم ٹھہرے گا اور اس تکلیف کے عوض اجر مقرر کرنے کا بھی کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی غلط اور قبیح فعل پر اجر بھی درست نہیں مگر اسی کی رضا کے ساتھ۔ تو حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظلم نہیں ہیں۔ اس لئے کہ وہ مالک حقیقی ہے وہ اپنے ملک میں جو بھی تصرف کرے وہ حد سے تجاوز کرنے والا نہیں ہوگا۔ یہ ہے ہمارا جواب مگر معترض کے اعتراض اور سابقہ مذکورہ قول کے قائل میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اعتراض پنجم:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جو کفر کو تخلیق کرے وہ کافر کافر تھا اور جس نے ظلم کو تخلیق کیا وہ ظالم ہوتا ہے تو اسے جواب دیا جائے گا کہ۔ اگر یہ مفروضہ کو درست مان لیا جائے تو پھر اس شخص کے قول کا بھی انکار نہیں کیا جا سکے گا جو یہ کہے کہ جس نے نیند کو پیدا کیا وہ خود نیند کرنے والا تھا اور جس نے خوف کو پیدا کیا وہ خود خوف زدہ تھا اور جس نے بیماری کو پیدا کیا وہ خود بیمار تھا اور جس نے موت کو پیدا کیا خود بھی میت تھا۔

جب کہ بدیہی بات ہے کہ یہ سب کچھ ان اشیاء میں لازم نہیں آتا تو جب ان امور میں مذکورہ بالا منطقی تسلسل لازم نہیں آتا تو کفر۔ اور ظلم میں بھی لازم نہیں آتا؟

اعتراض ششم:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ تم لوگ کیا کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کفر کو اور ظلم کو بھی چاہتا ہے؟

تو اسے یہ جواب دیا جائے گا کہ۔ اگر چاہنے سے آپ کی مراد ہے غلبہ کی نفی۔ اور عجز کی نفی اور جبر و اکراہ کی نفی اس پر جو کچھ وہ چاہے۔ تو ہاں وہ چاہتا ہے کہ وہ جو کچھ ارادہ کرے وہ ہو جائے۔

ہاں اس اعتراض کا ایک دوسرا جواب بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ وہ چیز موجود ہو جائے جس کے موجود ہونے کو وہ ازل سے جانتا ہے تاکہ اس کے علم کے خلاف نہ ہونے پائے۔ اور کفر بھی اس قبیل سے ہے جس کو وہ ازل سے جانتا تھا کہ وہ موجود ہوگا کیا آپ قرآن مجید میں دیکھتے نہیں؟ ارشاد ہوتا ہے۔

یرید اللہ الا یجعل لھم حظاً فی الاخرۃ.　　(آل عمران ۱۷۶)

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کو کچھ حصہ نہ دے۔

اور اس اعتراض کا ایک اور جواب بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کفر کافر سے ہو بر خلاف ایمان کے مؤمن سے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ موسیٰ اور ہارون علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کو گمراہ کرنے اور ان کے دلوں پر سدا اور روکاوٹ پیدا کرنے کی دعا کی تھی حتیٰ کہ وہ ایمان نہ لائیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قال قد اجیبت دعوتکما فاستقیما.　　(یونس ۸۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری دعا قبول ہو چکی سو تم دونوں پکے رہنا۔

(تو یہ اجابت دعا دلالت کرتی ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے گمراہ کرنے کو چاہا تھا اور ان کے دلوں پر رکاوٹ کو چنانچہ وہ ایمان نہیں لائے تھے اس لئے کہ اللہ نے دونوں نبیوں کی دعا قبول کر لی تھی۔

اس میں ایک اور جواب بھی ہے، وہ یہ ہے کہ۔ وہ چاہتا ہے کہ کفر قبیح ہو۔ گمراہی ہو۔ اندھا پن ہو۔ خسارہ اور نقصان ہو۔ نور نہ ہو۔ ہدایت نہ ہو۔ حق نہ ہو۔ بیان فصاحت نہ ہو۔ اگر ارادہ کریں کہ یہ کہیں کہ کفر کو چاہتا ہے یعنی اس کا حکم کرتا ہے تو یہ مت کہیئے۔ یعنی یہ کہنا درست نہیں ہے۔

اعتراض ہفتم:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا حکیم وہی ہے جو یہ ارادہ کرے کہ اس کو گالی دی جائے اور برائی کے ساتھ اس کو یاد کیا جائے؟

اسے جواب میں کہا جائے گا کہ حکیم وہ ہے جو گالی کو سونے والے اور سرسام یرسام (دماغی مرض) والے کی زبان پر جاری کردے اور ان دونوں کا یہ فعل بھی نہ ہو۔ حکیم وہ ہے جو بندے کو پیدا کرتا ہے حالانکہ جانتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کو گالی دے گا اور اس کے وجود کا انکار کرے گا پھر بھی ہر لحہ اس کے لئے نئی سے نئی قدرت عطا کرتا ہے۔

یا یہ جواب دیا جائے گا کہ۔ گالی جس کی شان میں کمی کرے وہ حکیم نہیں ہے اور جس کی شان نہ گھٹے وہ حکیم ہے کیونکہ جو نہیں ہوتا اس کو وہ چاہتا ہے۔ اور اس لئے کہ جو یہ ارادہ کرتا ہے کہ گالی دینے والے کی گالی اس کے لئے مدح کرنے والے کی مدح کے خلاف ہو بس وہی حکیم ہے۔

اور جو ارادہ کرتا ہے کہ گالی دینے والی کی گالی اس کے لئے۔ معصیت ہو کافر سے نہ کہ طاعت وہی حکیم ہے۔ اس لئے کہ جو ارادہ کرتا ہے شئی کا جس کا خلاف نہ ہو سکے وہی حکیم ہے اور جو ارادہ کرتا ہے کہ گالی اس وقت میں موجود ہو۔ جس کو وازل میں جانتا تھا کہ وہ فلاں وقت میں موجود ہو گی، بس وہی حکیم ہے۔ اس لئے کہ اس نے ایک شئی کا ارادہ کیا اس وقت میں جس میں وہ ہوتا تھا۔ اور وہ جس نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ وہ مغلوب نہ ہو مظلوم نہ ہو مجبور نہ ہو اس کام کے کرنے پر جس کا وہ ارادہ نہیں کرتا بس وہی حکیم ہے۔ اس سلسلہ میں بہت لمبا کلام ہے۔

اعتراض ہشتم:

اگر یہ سوال کیا جائے کہ۔ تم لوگ بندے کی استطاعت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

جواباً یہ کہا جائے گا کہ۔ ہم کہیں گے یہ اس کی قدرت ہے۔ اور یہ قدرت اور بندے کا فعل مل کر دونوں چیزیں یہ اللہ کی طرف سے توفیق ہیں اطاعت کے لئے، اور رسوائی ہیں اس کی طرف سے گناہ میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فضلوا فلا یستطیعون سبیلاً.　　(الفرقان ۹)

بس وہ گمراہ ہو گئے ہیں پس وہ نہیں استطاعت رکھتے راستے کی (حق کے راستے کی)۔

جب کہ وہ باطل کے راستے کی استطاعت رکھتے ہیں تو آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ نے ان سے حق کی استطاعت کی نفی کی ہے۔ اس لئے کہ وہ اس کے فاعل نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس نے کہا تھا۔

انک لن تستطیع معی صبراً. (کہف ۶۷)

بے شک تو ہرگز نبیوں کی اطاعت رکھنے کا صبر کرنے کی میرے ساتھ۔

تو موسیٰ علیہ السلام سے صبر کی استطاعت کی نفی کی ہے جب اس نے صبر کی نفی کا ارادہ کیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

کل میسر لما خلق له.

ہر انسان کے لئے وہی عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

ایک اور حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ بندہ جب کسی فعل کا کسب کرتا ہے تو کسب کرنے کے وقت وہ کسب اس کے لئے آسان کر دیا گیا ہوتا ہے اور یہی اس کے لئے آسان ہونا ہی اس کی قدرت ہے۔ اور اس لئے بھی کہ مسلمان یہ کہتے ہیں۔ کہ کوئی شخص خیر کی استطاعت نہیں رکھتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اور وہ اپنے وجود سے پہلے خیر نہیں تھی۔ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ان کی استطاعت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ استطاعت فعل کا سبب ہے اس کے وجود سے وجود میں آتا ہے اور اسی کے عدم سے عدم رہتا ہے۔

لہذا استطاعت کسب کے ساتھ چلتی ہے جیسے علت معلول کے ساتھ چلتی ہے۔ اور علت کا معلول پر مقدم ہونا صحیح نہیں ہوتا لہذا استطاعت کا کسب پر مقدم ہونا بھی صحیح نہیں (بلکہ ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔)

۱۹۱:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے کہ خبر دی ہے احمد بن عبید صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن یحییٰ حلوانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن حکیم اودی نے کہ خبر دی ہے شریک نے یحییٰ بن سعید سے اور عاصم نے قاسم سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ پایا تو میں آپ کے پیچھے پیچھے چلی گئی چنانچہ آپ قبرستان جا پہنچے اور جا کر کہا تم پر سلامتی ہو اہل ایمان کے گھر والو تم ہم سب کے لئے پیش رو ہو۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "اوہو" اور اگر استطاعت رکھتی تو یہ کام نہ کرتی۔

یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے استطاعت کے بارے میں کہا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ سے استطاعت کی نفی کی تھی ٹھہرے رہنے کے لئے پیچھے چلنے سے نہیں۔

اعتراض نہم:

اگر یہ کہا جائے کہ کہتے ہیں بے شک اللہ نے بندے کو اس چیز کی تکلیف دی ہے جس کی طاقت وہ اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں رکھتا۔ مسلمانوں کے اس قول کا مطلب یہی ہے۔ لاحول و لا قوۃ الا باللّٰہ. کہ گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ یہ کہیں:

ایاک نعبدو ایاک نستعین:

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

بندے کی عبادت بھی رب کی معاونت کے بغیر نہیں ہوتی۔

---

(۱۹۱)..... اخرجه ابن السنی (۵۸۴) من طریق عاصم بن عبید الله عن عبدالله بن عامر عن عائشة مرفوعاً بلفظ "السلام علیکم دار قوم مؤمنین أنتم لنا فرط وإنا بکم لاحقون اللهم لاتحرمنا أجرهم ولا تضلنا بعدهم ولیس فیه "ویحها لو استطاعت مافعلت"

اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

لایکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا. (بقرہ ۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔

اس کا مطلب ہے کہ اس چیز کی تکلیف دیتا ہے جو اس کے لئے حلال ہو۔ یا جس کے اس کے وقت وغیرہ پر کرنے سے وہ عاجز نہ ہو۔ یا یہ ارادہ کیا ہے کہ ایمان والے نفس کو نہیں تکلیف دیتا مگر اس کی طاقت کے مطابق اس لئے کہ یہ آیت مؤاخذ سے عفو ودرگذر کے تحت نازل ہوئی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جو ہم چاہتے ہیں اس کے بارے میں فرمایا ہے:

ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنابه.

اے ہمارے رب ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں کوئی طاقت نہیں ہے۔

اگر اس کا جواز ہوتا تو ہم اس سوال ودعا کو نہ جانتے جب اس چیز کی تکلیف جائز ہے جو چیز معلوم ہے کہ وہ نہیں ہوگی تو اس چیز کی تکلیف بھی جائز ہے جس کی توفیق نہیں دی گئی اور اس پر معاونت بھی نہیں کی گئی۔

اعتراض وہم:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا تم لوگ یہ کہتے ہو کہ اللہ کی قدرت میں ایسا لطف اور مہربانی بھی ہے کہ اگر اسے وہ کافر کے ساتھ کرے تو وہ مسلمان ہو جائے؟

جواباً یہ کہا جائے گا کہ جی ہاں وہ لطف وہی قدرت ہے۔ جس کے ساتھ اطاعت انجام پاتی ہے۔ اور وہ مقابل ہے اور ضد ہے اس کی جس کو کافر کے ساتھ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ولو شئنا لاٰ تینا کل نفس ھداھا. (السجدہ ۱۳)

اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔

اور ارشاد فرمایا:

ولو شاء اللّٰہ لجعلکم امة واحدة ولکن یضل من یشاء ویھدی من یشآء ولتسئلن عما کنتم تعملون. (النحل ۹۳)

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم لوگوں کو ایک ہی جماعت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

اور جو عمل تم کرتے ہو (اس دن) ان کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔

اور ارشاد ہے:

ولو لا فضل اللّٰہ علیکم ورحمته لاتبعتم الشیطان الا قلیلا. (النساء ۸۳)

اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا سب کے سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے۔

اس مفہوم کی آیات بہت ہیں۔ اسی طرح اس مفہوم کی احادیث بھی بہت ہیں۔

یہ لطف یہ مہربانی یہ ہدایت عطا کرنا یہ رحمت کرنا اور اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے اس فعل میں متفضل اور عنایت ومہربانی کرنے

---

(۱۹۱)...... اخرجه ابن السنی (۵۸۴) من طریق عاصم بن عبیداللہ عن عبداللہ بن عامر عن عائشة مرفوعاً بلفظ "السلام علیکم دار قوم مؤمنین أنتم لنا فرط وإنابکم لاحقون اللھم لاتحرمنا أجرھم ولا تضلنا بعدھم ولیس فیه "ویحھاً لو استطاعت مافعلت"

والا ہے۔ اگر چاہے تو کرے اور نہ چاہے تو ترک کر دے۔ اور جس شخص نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نے برابری کی ہے درمیان کافر کے عنایت اور نظر میں وہ باطل ہے اس کا قول دو شخصوں کی مثال کے ساتھ۔ کہ دونوں میں سے ایک کو اس نے وفات دی تھی بالغ ہونے سے پہلے اور دوسرے کو وفات دی تھی اس حال میں کہ وہ بالغ تھا اور کافر تھا باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اگر وہ بالغ ہوگا تو کافر ہوگا۔

اور ان شخصوں کی مثال کے ساتھ اس کا قول باطل ہے جن میں سے ایک کو اس حال میں موت دی کہ وہ مومن تھا اور دوسرے کو ایک سال تک مزید زندہ رکھا یہاں تک کہ وہ کافر ہو گیا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ وہ کافر ہو جائے گا اور اس سلسلہ میں کلام کثیر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملنے اور توفیق سے محرومی کی تین تین علامات

ذوالنون مصریؒ کا ارشاد:

۱۹۲: ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون (مصری) سے کہتے ہیں توفیق ملنے کی تین علامات ہیں:

❶ ...... نیک اعمال میں لگنا بغیر اس کی استعداد کے۔

❷ ...... گناہ سے سلامت رہنا اس کی طرف میلان کے باوجود۔ اور اس سے بچنے کی کم تدبیر کے باوجود۔

❸ ...... دعا کرنا اور دعا میں اللہ کے آگے عاجزی وانکساری کرنا۔

اور تین علامات ہیں توفیق سے محروم کرنے کی۔

❶ ...... گناہوں سے دور بھاگنے کے باوجود ان میں واقع ہونا۔

❷ ...... چیز کی استعداد کے باوجود خیر سے رکنا اور باز رہنا۔

❸ ...... دعا کرنے اور اللہ کے آگے عجز و نیاز کرنے کا دروازہ بند ہونا۔

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے کتاب القدر میں وہ اخبار و آثار روایت کئے ہیں جو ان مسائل کے بارے میں آئی ہیں۔ اور ہم نے ان آیات و اخبار کے بارے میں جواب دیئے ہیں جن سے استدلال کرتے ہیں۔ اور اس کتاب میں ہم نے اختصار سے کام لیتے ہوئے اسی پر اکتفا کیا ہے جن کو ہم نے نقل کیا ہے۔

اس باب میں جس چیز کی معرفت لازم ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز لازم نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صنعت اور فعل کے لئے کوئی علت نہیں ہے اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کیوں کیا؟ اس لئے کہ اگر اس کے کسی فعل کی علت ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگی یا تو وہ قدیم ہوگی یا حادث ہوگی۔ اگر علت قدیم ہو تو وہ اس بات کو تقاضا کرے گی کہ پھر اس کا معلول بھی قدیم ہو اور یہ محال ہے۔ اور اگر علت حادث ہو تو پھر اس کی کوئی اور علت ہوگی پھر اس اور کی بھی کوئی علت اور ہوگی یہاں تک کہ یہ علت در علت کا لامتناہی سلسلہ یعنی نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا یہ بھی محال ہے۔

اور اگر علت دوسری علت سے مستغنی ہو تو حوادث کا علت سے مستغنی ہونا لازم آئے گا اور یہ بھی محال ہے۔ تو یہ ساری تقریر اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہمارا رب جل جلالہ فعال لما یرید ہے جو چاہتا کر ڈالتا ہے۔ اس کے کسی فعل کی کوئی علت نہیں ہے۔ اس کے فیصلہ کی کوئی باز

پر بس کرنے والا نہیں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ازل میں ان حوادث کو جانتا تھا جو اس کی مخلوق کے ساتھ پیش آئیں گے۔ پھر اس نے اس کی تقدیر مقرر کی جس چیز کو وہ ازل میں جانتا تھا پھر اس نے اپنی مخلوق کو اسی اندازے پر پیدا کیا جو مقدر کیا تھا۔ لہذا اس کے حکم کے لئے کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اور اس کے فیصلے کے لئے کوئی ہونے والا نہیں ہے۔ اور اس کے ساتھ ایمان لانے میں واجب ہے بیزار ہونا (غیر اللہ سے) گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت مانگنے سے اور ...... بندے اور واجب ہے دل وزبان سے تسلیم کرنا اس کی قضا اور تقدیر کو۔

بہر حال قضاء وقدر آگے گردن جھکا دینا دل کے ساتھ بایں صورت ہوگا کہ تقدیر جن کاموں میں انسان کی موافقت میں جاری ہو جائے خوش ہو کر اس میں غور وفکر نہ کرے۔ اور قضاء قدر کے ناموافق فیصلوں سے نہ ہی افسردہ ہو نہ ہی غمگین ہو۔

اور زبان کے ساتھ قضاء وقدر کے تابع ہونا یہ ہے کہ جو چیز اسے اچھی لگے اس کے ساتھ اس پر فخر نہ کرے جو اسے اچھی نہ لگے۔ اور پسندیدہ چیز کو کسی ایسے سبب کی طرف منسوب نہ کرے جس کا تعلق انسان کی ذات سے ہو اور تقدیر کا جو فیصلہ اس کو اچھا نہ لگے اس پر زیادہ غمگین نہ ہو۔ اور اس کا کسی ایسے سے شکوہ نہ کرے۔ اور یہ بھی نہ کہے کہ یہ اس پر تقدیر کا ظلم ہے بلکہ دونوں امور کی نسبت اللہ کی طرف کرے اور اس کے فضل کی طرف اور اس کی تقدیر کی طرف کرے اور یقین لائے، اور قضاء وقدر کے آگے مطیع ہو جائے اور گردن جھکا لے اس چیز میں بھی جو اسے مکروہ یا ناپسند ہو یا جو اسے مجبور کر دے اور اللہ کی طرف سے اس کو آسان کرنے پر اللہ کا شکر ادا کرے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ ہم قضا وقدر کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی ترغیب کی بابت اور نیکی اور بدی کرنے کی ذات طاقت سے اظہار برأت کی بابت کئی احادیث اور کئی حکایات نقل کی ہیں۔

جنت کا خزانہ

۱۹۳:...... جس کی خبر ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے دی ہے۔ ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن ہمدانی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن حسین نے وہ کہتے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحیٰ بن سلیم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عمرو بن میمون سے وہ حدیث بیان کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ کیا میں تجھے سکھلا نہ دوں یا فرمایا تھا دلالت نہ کروں ایسے کلمہ پر جو اللہ کے عرش کے نیچے جنت کے خزانے میں سے ہے۔ اور وہ ہے **لاحول و لاقوۃ الاباللہ** کہ گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنی کی طاقت محض اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے نے مان لیا ہے اور سر تسلیم خم کر لیا ہے۔

طاقتور مومن اللہ کے نزدیک کمزور سے بہتر ہے

۱۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے کہ خبر دی ہے حسن بن سفیان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ادریس نے ربیعہ بن عثمان سے انہوں نے محمد بن یحیٰ بن حبان سے

(۱۹۳)...... أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۳) عن إبراهيم بن الحسن عن حجاج بن شعبة. به. وقال النسائي.

خالفه محمد بن السائب: رواه عن عمرو بن ميمون عن أبي ذر.

(۱۹۴)...... أخرجه مسلم (۴/۲۰۵۲) عن أبي بكر بن أبي شيبة وابن نمير عن عبدالله بن إدريس. به.

انہوں نے اعرج سے اس نے حصرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
کہ طاقتور مؤمن اللہ نزدیک کمزور اور ضعیف مؤمن سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور تو (اے مخاطب) ہر خیر میں جو تجھے فائدہ دے حریص بن۔ اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز و بے بس نہ بن۔ اگر تجھے نقصان و برائی پہنچے تو یوں نہ کہے کہ اگر میں اسے کرتا تو یہ نہ ہوتا۔ بلکہ یوں کہہ اللہ کی تقدیر وفیصلہ یہی تھا۔ اس نے جو چاہا وہی کیا۔ ''بے شک'' اگر میں ایسا کرتا تو۔ یہ قول شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح مسلم میں ابن نمیر سے روایت کیا ہے۔ اور ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ:
میں نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے آپ نے بھی مجھے کسی ضروری کام سے بھیجا اور وہ نہیں ہو سکا تو آپ نے فرمایا اگر اللہ کا فیصلہ ہوتا تو ہو جاتا اگر اللہ تعالیٰ مقدر کرتا تو ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ کے سوا نفع اور نقصان کا مالک کوئی نہیں

۱۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے کہ خبر دی ہے محمد بن محمد بن حیان انصاری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالولید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے لیث بن سعد نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے قیس بن حجاج نے حنش صنعانی سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے سوار تھا۔ آپ نے اس وقت فرمایا۔
اے لڑکے یا چھوٹے فرمایا۔ اللہ کو یاد کر وہی تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کو یاد کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ اور جب تو کچھ مانگے تو اللہ سے مانگنا۔ اور جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگنا۔ اور تو یقین کرے کہ ساری امت اگر اس بات پر متفق ہو جائے کہ تجھے کچھ نفع دیں جو اللہ نے تیرے لئے تقدیر میں نہ لکھا ہو وہ اس فائدہ دینے پر قادر نہیں ہوں گے اور اگر ساری امت اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ تجھے کچھ نقصان پہنچائیں جو اللہ نے تیرے اوپر نہ لکھا ہو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے۔ فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ (فیصلے لکھنے والے) قلم سوکھ چکے ہیں (جس پر فیصلے لکھے گئے وہ) صحیفے لپیٹے جا چکے ہیں۔
ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں روایت کیا ہے۔

اللھم ان اسئلک الصحة والعفة والامانة وحسن الخلق والرضی با لقدر.

اے اللہ میں تجھ سے صحت مانگتا ہو۔ پاک دامنی اور امانت داری حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنا مانگتا ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

اسئلک الرضی بعد القضاء.

میں تجھ سے قضاء کے بعد راضی رہنا مانگتا ہوں۔

۱۹۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہ انہوں نے سنا عبداللہ رازی سے وہ کہتے تھے ابوعثمان سے نبی کریم کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا۔

---

(۱۹۵)..... اخرجه المصنف فی الأسماء والصفات (۷۶) والترمذی (۲۵۱۶) والآجری فی الشریعة (۱۹۸) من طریق حنش عن ابن عباس وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح.

واخرجه الحاکم (۳/ ۵۴۱) من طریق عبدالملک بن عمیر عن ابن عباس.

تنبیه: فی المخطوطة والمطبوعة کثیر الصنعانی بدلاً من حنش الصنعانی والصحیح حنش الصنعانی لیس هناک من اسمه کثیر حدث عن ابن عباس أوروی عنه من اسمه قیس بن الحجاج.

اسئلک الرضآء بعد القضاء فقال الرضاء قبل القضاء عزم علی الرضاء و الرضاء بعد القضاء هو الرضآء۔

کہ میں (اے اللہ) تجھ سے قضاء کے بعد رضا کا سوال کرتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ قضاء سے پہلے رضا۔

رضا پر عزم ہے قضاء کے جاری ہونے کے بعد رضا۔ اصل وہی رضا ہے۔

۱۹۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے کہ خبر دی ہے علی بن حسن بصری نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا ابوعثمان سعید بن عثمان مصری سے وہ کہتے تھے میں نے سنا تھا ابوسعید خراز سے وہ کہتے تھے۔

کہ قضاء سے قبل رضا (درحقیقت) خود پر تفویض کرنا اور سونپ دینا ہے اور قضاء کے بعد رضا (درحقیقت) سرِ تسلیم خم کرنا ہے۔

۱۹۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے میرے دادا یحییٰ بن منصور نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن سلمہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے ابن ھاد سے انہوں نے محمد بن حارث سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

ذاق طعم الایمان من رضی با للہ رباً وبا لاسلام دیناً وبمحمد نبیاً۔

اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا۔

۱۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حارث بن ابی اسامہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معلی بن منصور نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن ہاد سے یہی مذکورہ حدیث اور اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے عبدالعزیز سے۔

۲۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسن بن علی وراق نے مقام مرو میں انہوں نے حدیث کو میرے لئے اپنی تحریر میں لکھا (اور کہا کہ) ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن یزداد جرجانی نے جب ان کی عمر ایک سو پچیس سال ہو چکی تھی انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عصام بن لیث لیثی سدوسی سے جو کہ بنومرارہ میں سے تھے اور دیہات میں رہتے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

من لم یرض بقضائی و قدری فلیلتمس ربا غیری۔

جو شخص میرے فیصلے پر راضی نہیں ہے اور میرے تقدیر پر الٹے چاہئے کہ وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرے۔

۲۰۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم زید بن ابی ہاشم علوی نے اور عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق مقری نے کوفہ میں ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن علی بن دحیم نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن اسحٰق قاضی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قبیصہ نے سفیان سے انہوں نے علاء سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے کہا۔

اللہ نے تجھ پر جو فرض کیا ہے اسے ادا کرتا رہ تو لوگوں میں سے عابد ترین ہوگا۔

(۱۹۸ و ۱۹۹)..... اخرجه مسلم (۱/۴۲) عن محمد بن یحیی بن ابی عمر المکی وعبدالواحد بن عبدالعزیز الدراودی عن یزید بن الهاد. به.

(۲۰۰)..... عزاه الألبانی فی الضعیفة (۷۴۷) لابن عساکر من طریق الحاکم عن البیهقی. به.

وقال الألبانی وهذا إسناد ضعیف جداً علی بن یزداد الجرجانی قال الذهبی هی ترجمة شیخه عصام بن اللیث لایعرفان وساق له فی اللسان هذا الحدیث من طریق الحاکم ثم قال أخرجه أبوسعد بن السمعانی فی الأنساب وقال: "هذا إسناد مظلم لاأصل له".

وقال الذهبی أیضاً فی ترجمة علی بن یزداد الجرجانی شیخ لابن عدی متهم روی عن الثقات او ابدا و أقره فی اللسان.

قال الألبانی فالإسناد ضعیف جداً

اور جو اس نے تجھ پر حرام کر دیا ہے اس سے بچتا رہ تو سب سے زیادہ پرہیز گار ہوگا۔ اور اللہ نے جو تیرے لئے مقسوم بنایا ہے اس کے ساتھ راضی رہ تو سب سے زیادہ غنی ہوگا۔

ایمان کی چوٹی

۲۰۲:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عتبہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے بقیہ نے بحیر بن سعید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے یزید بن مرثد سے انہوں نے ابو درداء سے انہوں نے فرمایا ایمان کی چوٹی چار چیزیں ہیں۔ اللہ کے فیصلہ پر صابر رہنا۔ اللہ کی تقدیر پر راضی رہنا اللہ پر توکل میں اخلاق پیدا کرنا۔ رب عزوجل کے لئے تابع فرماں ہو کر سر تسلیم خم کرنا۔

ابن آدم کی خوش نصیبی اور بد نصیبی

۲۰۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن منصور قاضی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن قاسم شاذیاخی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ اسحٰق بن ابراہیم نے انہوں نے کہا۔ ابن ابی فدیک نے انہوں نے کہا کہ ابن ابی حمید رضی اللہ عنہ۔

اور ہمیں خبر دی ہے شیخ ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن صبیح نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن ابراہیم نے انہوں نے کہا۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابی حمید نے اسماعیل بن محمد بن سعد یعنی ابن ابی وقاص نے اپنے باپ سے اپنے دادا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

اولاد آدم کی خوش نصیبی اور سعادت مندی ان کا اللہ سے خیر مانگنا (استخارہ کرنا) ہے اور ان پر اللہ نے جو فیصلہ فرمایا اس پر راضی رہنا ہے۔ اور اولاد آدم کی بدبختی و بد نصیبی اللہ سے خیر طلب کرنے کو چھوڑ دینا اور اللہ کے فیصلے پر ناراض ہونا ہے۔

اس کو روایت کیا ہے عمر بن علی مقدمی نے محمد بن ابی حمید سے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن عبیداللہ سے انہوں نے اسماعیل سے۔

خیر کے فیصلے کی دعا

۲۰۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو علی بن شاذان بغدادی نے اس کے ساتھ انہوں نے کہا خبر دی ہے عبداللہ بن جعفر نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بشر حاتم بن سالم قزاز نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے

---

(۲۰۳) .. أخرجه الترمذی (۲۱۵۱) من طریق أبی عامر العقدی وقال غریب لانعرفه إلا من حدیث محمد بن أبی حمید ولیس بالقوی عند أهل الحدیث.

(۲۰۴).....أخرجه الترمذی (۳۵۱۶)، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۵۹)، والبغوی فی شرح السنة (۱۵۵/۴) من طریق زنفل بن عبدالله. به وقال الترمذی.

هذا حدیث غریب لانعرفه إلا من حدیث زنفل وهو ضعیف عند أهل الحدیث ویقال له زنفل العرفی وكان سكن عرفات وتفرد بهذا الحدیث ولا یتابع علیه.

والحدیث ضعفه ابن حجر فی فتح الباری (۱۸۴/۱۱)

زنفل عرفی نے جس کی کنیت ابوعبداللہ ہے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کرنے کا ارادہ فرماتے تو ہمیشہ یہ دعا کرتے۔

اللھم خرلی و اخترلی.

اے اللہ میرے لئے خیر کا فیصلہ فرما۔ اور میرے لئے اچھائی کا انتخاب فرما۔

۲۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے، محمد بن موسیٰ نے کہ خبر دی ہے ابوعبداللہ صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی الدنیا نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن اسماعیل نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر نے لیث سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے کہا۔

تم لوگوں میں سے کوئی ایک بندہ اللہ سے خیر مانگتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ میرے لئے خیر مقدر فرمالہذا اللہ تعالیٰ اس کے لئے خیر مقدر کرتا ہے مگر بندہ اس سے خوش نہیں ہوتا۔ لیکن یوں دعا کرنا چاہئے:

اللھم خرلی برحمتک

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے ساتھ خیر کا فیصلہ فرما اور اپنی عافیت کے ساتھ۔

اور بندہ یوں کہتا ہے۔

اللھم اقض لی با لحسنیٰ.

اے اللہ میرے لئے اچھائی کا فیصلہ فرما۔

حالانکہ اچھائی کا فیصلہ تو کبھی ہاتھ پیر کاٹ دینا بھی ہوتا ہے۔ اور مال برباد ہو جانا۔ اور اولاد ہلاک ہو جانا بھی۔ اس لئے بندے کو چاہئے کہ یوں دعا کرے۔

اللھم اقض لی با لحسنیٰ فی یسر منک و عافیة.

اے اللہ میرے لئے اچھائی کا فیصلہ اپنی طرف سے آسانی اور عافیت میں فرما۔

دعائے استخارہ

۲۰۶۔ ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی الدنیا نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوخیثمہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک نے محمد بن عمر بن عطاء سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا تھا فرماتے تھے۔

جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا کرے:

اللھم انی استخیرک بعلمک و استقدرک بقدرتک و اسئلک من فضلک العظیم. فانک تقدر و لا اقدر وتعلم و لا اعلم و انت علام الغیوب اللھم ان کان کذا و کذا. للامر الذی یرید. خیراً لی فی دینی و معیشتی وعاقبة امری. و الا فاصرفه عنی و اصرفنی عنه ثم اقدر لی الخیر این کان. و لاحول و لاقوة الا با للّٰه.

(۲۰۶)...... قال الهیثمی فی مجمع الزوائد (۲/۲۸۱) رواه أبویعلی ورجاله موثقون ورواه الطبرانی فی الأوسط بنحوه.

قلت والحدیث رواه أیضاً من غیر طریق أبی سعید.

البخاری (۲/۷۰)، وأبوداود (۱۵۴۳)، والترمذی (۴۸۰) وابن ماجة (۱۳۸۳) وأحمد ۳/۳۴۴.

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے اپنے لئے خیر مانگتا ہوں۔اور تیری قدرت کے ذریعے اپنے لئے قدرت مانگتا ہوں۔اور تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔بے شک تو ہی قادر ہے میں قادر نہیں ہوں۔اور تو ہی جانتا ہے میں نہیں جانتا ہوں۔اور تو ہی تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔اے اللہ اگر ایسی ایسی بات ہے؟ (یعنی اگر اس کام میں اچھائی اور خیر ہے) اس کام کے لئے کہے جس کا ارادہ کیا ہے۔یعنی اگر یہ میرے واسطے اس کام میں میرے دین میں دنیا میں۔انجام کار میں اچھائی ہے (تو اس کام کو پورا کر دے) اور اگر اس میں خیر نہیں ہے تو اس کام کو مجھ سے ہٹا دے اور مجھ کو بھی اس کام سے ہٹا لے میرے لئے خیر کو مقدر فرما دے، وہ جہاں بھی ہو۔گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۲۰۷:......ہمیں خبر دی ہے اسحق بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل نے کہ خبر دی ہے علی بن روحان عسکری نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن محمد بن مروان سدی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے میرے والد نے اور کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن قیس ملائی نے اور خبر دی ہے ہمیں ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہ خبر دی ہے محمد بن یزید نے کہ خبر دی ہے محمد بن خلف وکیع نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن شعیب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن بلال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سدی نے عمرو بن قیس حلائی سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یہ بات یقین کی کمزوری میں شمار ہوتی ہے کہ تو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے۔اور تو اللہ کے رزق دینے کے باوجود شکر یہ لوگوں کا ادا کرے۔اور اللہ نے جو چیز تجھے نہیں دی اس پر تو ان سے جا کر برائی کرے یا لوگوں کی برائی کرے۔بے شک حریص کا حرص اللہ کے رزق کو نہیں کھینچ سکتا۔اور ناپسند کرنے والے کی ناپسندی رزق کو واپس نہیں کر سکتی۔بیشک اللہ نے اپنے حکم اور جلال کے ساتھ خوشی اور راحت کو رضا اور یقین میں رکھا ہے۔اور غم اور دکھ کو شک اور ناراضگی میں رکھا ہے۔

محمد بن مروان ضعیف ہے۔

اور یہ روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کے قول سے ایک بار اور دوسری بار مرفوع مروی ہے۔

خوشی اور راحت اللہ کی رضا اور یقین میں اور فکر وغم اس کی ناراضگی اور شک میں ہے

۲۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن صالح بن ہانی کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر بن شعیب شاشی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحجر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوقرہ نے سفیان بن سعید سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے خثیمہ سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔

کہ اللہ کو ناراض کر کے ہرگز کسی کو راضی نہ کرنا۔اور اللہ کے فضل پر کسی دوسرے کا شکریہ نہ ادا کرنا۔جو چیز اللہ کی مرضی سے تجھے نہ ملے اس پر کسی کی برائی نہ کرنا۔کسی حریص کا حرص کرنا اللہ کے رزق کو تیرے پاس کھینچ کر نہیں لائے گا۔اور کسی بدخواہ کی بدخواہی اس کو تم سے واپس نہیں لوٹا دے گی۔اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف کے ساتھ خوشی کو راحت وسرور کو اللہ کی رضا اور یقین میں رکھا ہے اور فکر وغم کو ناراضگی اور شک میں رکھا ہے۔

(۲۰۷)...... اخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۰۶/۱) من طريق عمرو بن قيس. به.

(۲۰۸)...... اخرجه الطبراني في الكبير (۲۶۶/۱۰ رقم ۱۰۵۱۴)، وأبو نعيم في الحلية (۱۲۱/۴، ۱۳۰/۷) من طريق الأعمش عن خيثمة. به. وضعفه المنذري في الترغيب (۵۴۰/۲)

۲۰۹:......پس ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسین بن صفوان نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن ابی دنیا نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن صباح نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ابو ہارون مدنی سے وہ کہتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

رضا یہ ہے کہ تو اللہ کی ناراضگی کے ساتھ لوگوں کو راضی نہ کر۔ اور اللہ کے رزق دینے پر شکر کسی اور کا ادا نہ کر۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ تجھے نہ دے اس پر کسی کو ملامت نہ کر۔ رزق کو کسی حریص کا حرص نہیں چلا سکتا۔ نہیں کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی سے رزق واپس یا رد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم اور اپنے انصاف کے ساتھ خوشی اور راحت کو یقین اور رضا میں کر دیا ہے اور فکر و غم کو شک اور ناراضگی میں کر دیا ہے۔

۲۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن سبانہ ہمدانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے کہ خبر دی ہے محمد بن حسن بن سماعہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابونعیم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اعمش نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا جب تم میں سے کوئی آدمی کوئی حاجت طلب کرے تو ہلکی پھلکی طلب کرے، اس لئے کہ اس کو وہی کچھ ملے گا جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے اور ایسا بھی کرو کہ کس کے پاس جا کر اس کی تعریف کر کے اس کی کمر توڑ دو۔

۲۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے مصرور بن سوید سے کہتے کہ کہا ہے عبداللہ نے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں انسان کے اپنے مسلمان بھائی سے سوال کرنے میں فتنہ ہے اگر وہ اسے دے دے تو یہ تعریف اور شکر یہ کسی اور کا کرتا ہے اگر منع کر دے دوسرے کے آگے برائی کرتا ہے۔

۲۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے میرے دادا نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالولید ہشام بن ابراہیم مخزومی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ موسیٰ بن جعفر بن ابوکثیر نے اپنے چچا سے انہوں نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

واما الجدار فكان لغلا مين يتيمين في المدينة و كان تحته كنز لهما.

بہر حال دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی شہر میں۔ اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا ۔ سف وہ خزانہ کیا تھا؟

سونے کی ایک تختی تھی اس میں یہ لکھا تھا۔

حیرانی ہے اس شخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہے وہ کیسے خوش رہتا ہے۔

حیرانی ہے اس شخص پر جو حساب و کتاب پر یقین رکھتا ہے وہ کیسے ہنستا ہے۔

حیرانی اس شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے وہ کیسے غم کرتا ہے۔

حیرانی ہے اس شخص پر جو دنیا کو اور اس کے زوال کو دیکھتا ہے پھر اس کو اس کی اہل ہمیر قبول کر لیتا ہے وہ کیسے اس پر اطمینان کرتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۲۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے انہوں نے ہمیں

(۲۰۹)...... أخرجه ابن أبي الدنيا في اليقين (۳۲) عن الحسن بن الصباح. به.

وعند ابن أبي الدنيا أوله بدلاً من الرضى).

(۲۱۱)...... المعرور بن سويد هو الأسدي الكوفي.

حدیث بیان ہے عبداللہ بن احمد بن محمد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حکیم بن سلیمان قرشی سے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے۔ عمرو بن جمیع سے انہوں نے جویر سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے کہا نزال بن سبرۃ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

و کان تحته کنز لهما.

کہ اس کے نیچے ان دونو کا خزانہ تھا۔

انہوں نے کہا کہ وہ سونے کی تختی تھی اس پر یہ لکھا ہوا تھا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تعجب ہے اس پر جو موت کو یاد کرتا ہے کہ وہ حق ہے آنی ہے وہ خوش کیسے ہوتا۔ اور حیرانی ہے اس پر جو یاد کرتا ہے جہنم حق ہے وہ کیسے ہنستا ہے اور تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو یاد کرتا ہے کہ حق ہے وہ کیسی غمگین ہوتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو دنیا کو اور اس کی گردش ایام کو دیکھتا ہے اور اہل دنیا کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ کیسے دنیا سے مطمئن ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

۲۱۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الجواب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عمار بن رزیق نے ابو حصین سے انہوں نے یحییٰ بن وثاب سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے فرمایا بندہ مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تقدیر کے ساتھ ایمان لے آئے وہ یہ یقین رکھے کہ جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ اس سے خطا کرنے والا یا نہ پہنچنے والا نہیں تھا۔ اور جو کچھ اس کو نہ پہنچے وہ اسے نہیں پہنچتا تھا۔ اگر میں آگ کا انگارا منہ میں لے لوں یہاں تک کہ وہ منہ میں جا کر بجھ جائے میرے لئے یہ زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ میں کسی ایسے معاملہ میں جسے اللہ نے مقدر کیا ہو یہ کہوں کہ کاش ایسا نہ ہوتا۔

ایمان کی حقیقت

۲۱۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوذکریا بن ابو اسحٰق نے کہ خبر دی ہے ابو الحسن احمد بن عثمان بن یحییٰ ادمی نے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے عباس نے محمد دوری سے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے ھیثم بن خارجہ نے خبر دی ہے سلیمان بن عتبہ نے یونس بن میسرہ سے انہوں نے ابو ادریس خولانی سے انہوں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان لكل شئي حقيقته و ما بلغ عبدا حقيقته الايمان حتى يعلم ان ما اصابه لم يكن ليخطئه وما اخطاء لم يكن ليصيبه'.

---

(۲۱۳)...... النزال بن سبرة هو الهلالي الكوفي له صحبة

أخرجه المصنف في الزهد (۱۵۴) من طريق عمرو بن جرير. به.

وفي الزهد عمرو بن جرير بدلاً من عمرو بن جميع.

(۲۱۵)...... أبو إدريس الخولاني هو عائذالله بن عبدالله.

أخرجه أحمد (۴۴۱/۶) من طريق يونس. به.

وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۹۷/۷) رواه أحمد والطبراني ورجاله ثقات ورواه الطبراني في الأوسط.

بیشک ہر شے کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ اور کوئی انسان ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ اس سے کسی صورت وہ ٹلنے والا نہیں تھا اور جو نہیں پہنچایا جو کچھ اس سے رہ گیا وہ اسے پہنچنے والا نہیں تھا۔

تقدیر پر یقین رکھنے سے غم قریب نہیں آتا

۲۱۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحٰق نے اس نے کہا میں نے سنا تھا سعید بن عثمان خیاط سے وہ کہتے تھے میں نے سنا تھا ذوالنون مصری سے وہ فرماتے تھے۔

کہ جو شخص تقدیروں کے ساتھ یقین پیدا کرلے مغموم نہیں ہوتا۔

۲۱۷:.....اور اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ خیاط نے کہا ہے میں نے ذوالنون سے سنا وہ فرماتے تھے تو اللہ سے راضی ہوجا، اور اللہ کے ساتھ یقین راعتماد قائم کر۔ ہر شے اللہ کے فیصلے کے ساتھ ہوتی ہے اور اللہ کی تعریف کرے اس لئے کہ جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ اللہ سے راضی ہوگیا۔ اس کو للہ کی قضا خوش کردیتی ہے۔ جس نے اللہ کے ہاں سے معروف کو طلب کیا اس نے اللہ کے ہاتھ کی سخاوت آسان اور تیار پایا اگر انسان وہ چیز ان لے جو قریب ہے تو غیر اللہ کی خوشی کے لئے اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

شر بن سنان مجاشعی کا ارشاد:

۲۱۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے کہ خبر دی ہے ابوعلی حسین بن صفوان نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ ن محمد قرشی نے انہوں نے فرمایا مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے عمار بن عثمان نے انہوں نے کہا ھے حدیث بیان کی بشر بن مجاشعی نے اور وہ عابدین میں سے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک عابد سے کہا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ ں نے کہا آپ اپنے آپ کو تقدیر کے حوالے کردیجئے وہ تجھے جہاں پھینکے وہ زیادہ لائق ہے کہ وہ تیرے دل کو (غیر ضروری امور میں پڑنے سے) رغ کردے۔ اور اپنی (دنیا کی) فکر کم کردیجئے۔ اور اپنے آپ کو اپنے رب کی ناراضگی سے بچائیے۔ کیونکہ ورنہ وہ ناراضگی آپ کے اوپر آن ے گی اور آپ اس سے غفلت میں ہوں گے آپ اسے سمجھ بھی نہیں پائیں گے۔

۲۱۹:.....ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن محمد زبیر کوفی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے زید بن حباب نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن شمیط بن عجلان نے پنے والد سے انہوں نے حسن سے انہوں نے فرمایا:

کہ مؤمن صبح کو بھی مغموم ہوتا ہے اور شام کو بھی نیند میں کروٹیں لیتا تو بھی (یعنی روزی کی فکر میں پریشان ہوتا ہے) حالانکہ اس کو اتنا (رزق) کافی ہوتا ہے جو بکری کے چھوٹے سے بچے کو۔

بوالعباس بن عطاء کا ارشاد:

۲۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر بن محمد بن نصیر نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوالعباس بن عطاء سے وہ فرماتے تھے۔

---

۲۱۸)...... عبدالله بن محمد القرشي هو ابن أبي الدنيا.

۲۱۹)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۱۳۲) من طريق عبيدالله بن شميط بن عجلان. به. في الأصل والمطبوعة (عبيدالله بن سميط) هو خطأ والصحيح عبيدالله بن شميط وهو : ابن عجلان الشيباني البصري ثقة روى له الترمذي كذا بالتقريب.

تدبیر کرنے اور پسند کے پیچھے پڑنے کو چھوڑ دو۔ زندگی میں خوش رہو گے۔ اس لئے کہ تدبیر اور تگ و دو۔ اور پسند کے درپے رہنا لوگوں پر ان کی زندگی کو مکدر کر دیتا ہے اور مشکل بنا دیتا ہے۔

حضرت عطاء نے فرمایا کہ ابوالعباس سے سوال کیا گیا۔

کہ وہ کون سا مقام ہے کہ بندہ جب اس مقام پر کھڑا ہو تو عبدیت کے مرتبہ پر کھڑا ہو جائے فرمایا کہ ترک تدبیر حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالعباس سے سنا وہ فرما رہے تھے۔

سلامتی اس وقت تک نہیں آتی جب تک کہ تم تدبیر کے معاملے میں اہل قبور جیسے نہ ہو جاؤ۔

اور عطاء فرماتے میں نے ابوالعباس کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا۔

ہمارے لئے سرور و خوشی اللہ کی تدبیر میں ہے اور محرومی ہماری اپنی تدبیر میں ہے۔

فائدہ:.....اس لئے کہ بندے کی تدبیر ناقص ہوتی ہے اس لئے ناکامی کا امکان زیادہ کامیابی کا بہت کم ہوتا ہے جب کہ اللہ کی تدبیر مضبوط اور کامیاب ہوتی ہے اس لئے توکل کا اعلیٰ مقام یہی ہے بندہ مکمل اپنے آپ کو اللہ کی تدبیر کے سوالے کر دے از روئے سستی و کاہلی نہیں بلکہ بطور توکل علی اللہ۔ (از مترجم)

بعض علماء کی نصیحت

۲۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعمر زاہد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن علی انصاری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے والد نے انہوں نے کہا میں نے سنا سفیان ابن عیینہ سے کہتے تھے کہ علماء فرماتے تھے۔

جو شخص اللہ کی تقدیر پر قناعت نہیں کرتا وہ اپنے نفس کی تدبیر پر بھی قناعت نہیں کر سکتا۔

۲۲۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی سے وہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق طوسی سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص تدبیر (کا سہارا کرنا) چھوڑ دے (بلکہ اللہ کا سہارا کرے) وہ راحت و سکون کی زندگی گذارتا ہے۔ ❶

مسروق کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس سے وہ کہتے میں نے سنا ابوالحسین فارسی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا عباس بن عاصم سے وہ کہتے تھے میں نے سنا سہل سے وہ کہتے تھے۔

آزمائش اور پریشانی اللہ کی طرف سے دو طرح کی ہوتی ہے یا تو بطور رحمت کے یا بطور سزا کے بطور رحمت وہ ہوتی ہے جو انسان کو ترک تدبیر پر اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فقر و فاقہ کے اظہار پر ابھارتی ہے اور بطور سزا وہ ہوتی ہے جو انسان کو اپنی پسند اپنی مرضی کرنے اور اپنی تدبیر کرنے پر اکساتی ہے۔

جب فقر مقدر ہو تو غنا نہیں آتا

۲۲۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے ابوسعید بن اعرابی نے انہوں نے کہا

---

❶.....وفي الأصل والمطبوعة على (اظهاره قدرة) وهو خطأ والصحيح (على إظهار فقره وفاقته) كما في الحلية

(۲۲۲).....أخرجه أبونعيم في الحلية ۱۰/۱۹٦ قال ابونعيم سمعت أبي يقول سمعت ابابكر يقول سمعت سهل بن عبدالله يقول فذكره.

(۲۲۳).....شقيق هو أبوعلي البلخي.

ہمیں حدیث بتائی ہے محمد بن اسماعیل اصبہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوتراب سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حاتم سے سنا کہتے تھے میں نے شفیق سے سنا وہ کہتے تھے۔

اے فقیر (یعنی اللہ کا فقیر) دنیا میں مشغول نہ ہو۔ اور غنا کی تلاش میں مشقت نہ اٹھا اس لئے کہ جب فقر تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے تو تو غنی نہیں ہو سکے گا۔

۲۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے عبداللہ بن جعفر نے اس نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے سلیمان بن حرب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب نے کہا۔ جو کچھ تو ارادہ کرتا ہے جب وہ نہیں ہوا تو پھر تو بھی وہی ارادہ کر جو خود ہوگا۔

۲۲۵:......ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ہمیں بات بتائی ہے محمد بن احمد بن سعید رازی نے کہ بات بتائی ہے ہمیں عباس بن حمزہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے احمد بن ابوحواری نے سفیان سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

ومن یؤمن با للّٰہ یھدقلبہ‘ (تغابن ۱۱)

جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان لے آئے اللہ اس کے دل کو رہنمائی کرتا ہے۔ فرمایا کہ رہنمائی فرماتا ہے تسلیم و رضاء کے ساتھ۔

۲۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے کہا میں نے سنا علی بن احمد بن عبدالعزیز قزوینی سے اس نے کہا میں نے سنا جعفر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس بن عطاء سے وہ کہتے تھے کہ رضا اللہ تعالیٰ کی مخالفت ترک کرنے کو کہتے ہیں ان امور کے اندر جو کچھ وہ بندے پر جاری کرے۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کی جامع دعا

۲۲۷:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر عمر بن قتادہ نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن اسحٰق صبغی نے اس نے کہا ہمیں بات بتائی ہے حسن بن علی بن زیادہ نے کہ بات بتائی ہے ہمیں اسحاق مروی نے اس نے کہا ہمیں بات بتائی ہے مالک نے یحییٰ بن سعید نے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا۔

مجھے ان دعاؤں نے چھوڑ وادیا ہے مجھے تمام امور میں کوئی دلچسپی نہیں (یعنی تمام امور کی دعا کی بجائے ایک جامع دعا کرتا ہوں) میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی تقدیر کی جگہ ہو جاؤں۔ (اس لئے کہ وہ) یہ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے اپنی قضاء اور فیصلے کے ساتھ راضی رکھ اپنی تقدیر میں میرے لئے برکت عطا فرما یہاں تک کہ تو جس چیز کو مؤخر کر دے میں اس کی جلدی پسند نہ کروں اور جس چیز کو تو جلدی دے میں اس کی تاخیر پسند نہ کروں۔

یونس بن عبید کا ارشاد:

۲۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے کہ ہمیں بات بتائی ہے ابوالحسن احمد بن حسین بن یزید قزوینی نے مقام رائے میں کہ ہمیں بات بتائی ہے محمد بن ایوب بن یحییٰ نے انہوں نے کہا خبر دی ہے سلیمان عتکی نے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے حماد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے اس نے کہا میں نے سنا تھا عمر بن عبدالعزیز سے وہ کہتے ہیں۔

(۲۲۴)...... أیوب ھو أیوب بن کیسان السختیانی.

(۲۲۵)...... أحمد بن أبی الحواری ھو أحمد بن عبداللہ بن میمون بن العباس بن الحارس التغلبی الحسن بن أبی الحواری ثقة زاھد

کہ مجھے اللہ کی قضا اور فیصلے کے سوا کوئی خواہش نہیں ہوئی۔

۲۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے کہ خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے عباس بن محمد نے کہ ہمیں بات بتائی ہے یحییٰ بن معین نے کہ ہمیں بات بتائی ہے حجاج نے شعبہ سے اس نے کہا کہ مجھے یونس بن عبید نے کہا تھا۔

''کہ میں نے کبھی کسی چیز کی تمنا اور آرزو ہی نہیں کی۔''

حضرت فضیل بن عیاضؒ کا ارشاد:

۲۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوحازم حافظ نے کہ خبر دی ہے ہمیں محمد بن احمد بن سنان نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے ھیثم بن خلف نے کہ ہمیں بات بتائی ہے محمد بن علی بن حسن نے وہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم اشعث سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا وہ کہتے تھے اپنے مرتبے اور مقام سے اوپر راضی ہونے والا یا راضی ہونا کوئی چیز نہیں ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کا ارشاد:

۲۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں بات بتائی ہے حسن بن محمد بن اسحق نے انہوں نے کہا میں نے سنا ابوعثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔

❶......تسلیم و رضا کی (یعنی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرنے اللہ کے فیصلے پر راضی ہونے) کی تین علامات ہیں۔

قضاء کے مقابلے میں رضاء۔ آزمائش پر صبر کرنا۔ خوشحالی پر شکر کرنا۔

❷......اور تفویض کرنے اور اللہ کے سپرد کرنے کی تین علامات ہیں۔

ترک حکم اللہ کے فیصلوں میں اور اس کے اندازوں میں ایک وقت سے دوسرے وقت کی طرف۔ اور اپنے ارادے کو اللہ کے ارادے کے لئے معطل کرنا نوافل میں اور دنیا کے اسباب میں۔ اور اس بات پر نظر رکھنا کہ اس بارے میں اللہ کی تدبیر کیا واقع ہوتی ہے۔

❸......دل روشن یا روشن ضمیر ہونے کی علامات تین ہیں۔

ہر چیز کو اللہ طرف سے دیکھنا۔ ہر شئی کو اسی سے قبول کرنا۔ ہر شے کی نسبت اسی کی طرف کرنا۔

ابوعبداللہ نباجیؒ کا ارشاد:

۲۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ میں نے سنا ابواحمد حافظ سے وہ کہتے ہیں خبر دی ہے ابوعثمان سعید بن عبدالعزیز حلبی نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی۔ احمد بن ابی جواری نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبداللہ نباجی سے وہ کہتے تھے۔

عظیم ترین عبادات میرے نزدیک تین ہیں:

❶......کہ آپ اللہ کے احکام میں سے کسی حکم کو رد نہ کیجئے۔

❷......اللہ کے سوا کسی اور سے کوئی حاجت نہ مانگئے۔

❸......اس سے کوئی چیز ذخیرہ نہ کیجئے۔

محمد بن احمد بن شمعون کا ارشاد:

۲۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا تھا۔ محمد بن احمد بن شمعون سے جب کہ ان سے رضاء کے بارے

●(۲۳۱)...... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۹/۳۶۲ و ۳۶۳) من طريق سعيد بن عثمان الخياط عن ذي النون الثلاثة الأولى فقط أثناء حديث طويل

پوچھا گیا تھا (کہ اللہ سے راضی ہونے کی کیا حقیقت ہے) انہوں نے جواب دیا۔ (کہ اس کی تین صورتیں ہیں) اللہ کے ساتھ راضی ہونا۔ اللہ سے راضی ہونا اللہ کے لئے راضی ہونا۔ اللہ کے ساتھ راضی ہونا یہ ہے کہ وہی مدبر ہے وہی مختار ہے اور اس سے راضی ہونا یہ ہے کہ وہی تقسیم کرنے والا ہے۔ وہی عطاء کرنے والا ہے اور اس کے لئے رضا یہ ہے کہ۔ وہی الٰہ ہے وہی رب ہے۔

ابن فرجی کا ارشاد:

۲۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے کہ انہوں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عباس بن یوسف شکلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن فرجی سے وہ کہتے تھے کہ رضا کے مفہوم میں تین اقوال ہیں:

❶..... اپنی پسند کو ترک کرنا۔

❷..... قضاء کے گذر سے دل کا سرور۔

❸..... اپنے نفس سے تدبیر کو ساقط کرنا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے خلاف فیصلہ دے۔

''ابوعثمان بیکندری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد'':

۲۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے کہ انہوں نے سنا ابوبکر بن شاذان سے کہتے تھے کہ ابوعثمان بیکندی سے رضا کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

جو شخص پشیمان نہ ہو اس پر جو دنیا کے اسباب میں سے اسے حاصل نہ ہو بلکہ اس سے رہ جائے اور نہ ہی اس پر افسوس کرے نہ ہی اس پر افسردہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی نصیحت:

۲۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے احمد بن محمد بن حسن نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے ابوالعباس بن حکمویہ رازی نے انہوں نے کہا میں نے سنا تھا یحیٰی بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے۔

اے آدم کے بیٹے اس غیر موجود شئی پر افسوس نہ کر جو مر کر بھی تجھے نہ مل سکے اور اس موجود شئی پر نہ اترا جب موت تیرے ہاتھوں میں نہ رہنے دے۔

۲۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حازم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں:

لکیلا تأسو علی مافاتکم و لا تفر حوا بما اتاکم. (الحدید ۲۳)

تا آنکہ افسوس نہ کرو تم اس پر جو تم سے رہ جائے اور تا نکہ تم نہ اتراؤ اس پر جو کچھ تمہیں وہ دے دے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہر انسان خوش بھی ہوتا ہے اور غمگین بھی۔ لیکن مطلب یہ ہے کہ جس وقت اسے مصیبت پہنچے اس کو صبر بنا دے اور اگر اسے خیر و بھلائی ملے تو اس کو شکر بنا دے۔

(۲۳۷)..... أخرجه الحاكم في المستدرك (۴۷۹/۲) من طريق سفيان به وصححه الحاكم ووافقه الذهبي وعزاه السيوطي في الدر المنثور (۱۸۷/۶) لابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر والحاكم وصححه والمصنف في الشعب.

امام بیہقیؒ کا قول:

حضرت عبداللہ بن عباس کے قول سے اس آیت کے بارے میں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تائید ہوتی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حزن وغم سے مراد ہے زبردستی ناراض ہونا اور گالی گلوچ کرنا ہے اور فرح وخوشی سے مراد اترانا اور اکڑنا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کا تقوے پر مبنی نصیحت آمیز واقعہ

۲۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے ابومحمد حسن بن ابوالحسن عسکری نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے۔ محمد بن احمد بن عبدالعزیز عامری نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عمر بن صدقہ محال نے انہوں نے فرمایا:

کہ میں اخمیم شہر میں حضرت ذوالنون مصری کے ساتھ گیا ہوا تھا۔ انہوں نے وہاں پر کھیل کود کی اور ڈھول بجنے اور بڑائی کرنے یا اترانے کی آوازیں سنیں تو پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ انہیں بتایا گیا ہے کہ یہ شہر کے کسی آدمی کے ہاں شادی ہو رہی ہے اور دوسری جانب انہوں نے رونے چیخنے اور بلبلانے کی آوازیں سنیں تو پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے عمر بن صدقہ (وہ لوگ جو شادی پر غیر شرعی کام کر رہے ہیں) یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کی نعمتیں عطا کی گئیں ہیں مگر ان کا شکر ادا نہیں کیا۔ (اور یہ دوسرے لوگ جو رو پیٹ رہے ہیں) ابتلاء اور آزمائش میں مبتلاء کئے گئے ہیں مگر انہوں نے صبر نہیں کیا۔ مجھ پر اللہ کی ناراضگی واقع ہو گی اگر میں اس شہر میں رات گذاروں چنانچہ وہ اسی لمحے شہر اخمیم سے شہر فسطاط کی طرف نکل گئے۔ کیونکہ بے صبری اور ناشکری اللہ کی ناراضگی اور بے یاری و بے مددگاری کو لاتے ہیں اور صبر و شکر اللہ کی رضا اور نصرت کو۔ (از مترجم)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نماز تہجد میں بارگاہ الٰہی میں عجز پیش کرنا

۲۳۹:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے ابوالولید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ بوشنجی نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے احمد بن حنبل نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے اس نے کہا ہمیں خبر دی ہے، معمر نے بشر بن جابان صنعانی سے انہوں نے حجر بن قیس مدری سے انہوں نے کہا کہ میں نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کے ہاں رات کو قیام کیا وہ رات نماز پڑھ رہے تھے اور زور سے قرأت کر رہے تھے۔ قرأت کے دوران جب وہ اس آیت پر پہنچے:

. افرأیتم ماتمنون ءأنتم تخلقونه، ام نحن الخالقون۔ (الواقعہ ۵۸۔۵۹)

بھلا بتلاؤ جو تم شکم مادر میں منی کا قطرہ ڈالتے ہو کیا تم اس سے بچہ پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔

(حضرت علی نے یہ پڑھنے کے بعد کہا) بلکہ آپ ہی اے رب پیدا کرنے والے ہیں۔ تین دفعہ یہی جملہ دہرایا۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی:

افرأیتم ما تحرثون ءأنتم تزرعونه ام نحن الزارعون. (الواقعہ ۶۳۔۶۴)

بتلاؤ بھلا جو تم کھیتی کاشت کرتے ہو اسے تم لہلہاتے کھیت بنا لیتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں:

حضرت علی نے کہا۔ بلکہ تو ہی یہ کرتا ہے یارب تین بار یہی کہا۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی۔

افرأیتم المآء الذی تشربون. ءأنتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلون. (الواقعہ ۶۸۔۶۹)

بھلا تم بتاؤ تو سہی یہ پانی جسے تم پیتے ہو کیا اسے بادلوں سے تم اتارتے ہو یا ہم اتارنے والے ہیں۔

(پھر حضرت علی نے کہا۔ بلکہ یارب تو ہی یہ کرتا ہے تین بار یہی جملہ کہا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

افرايتم النار التي تورون اانتم انشأ تم شجرتها ام نحن المنشئون. (الواقعہ ۷۱۔۷۲)

بھلاتم لوگ بتلاؤ کہ یہ آگ یہ جسے تم سلگاتے ہو کیا اس کا درخت تم نے بنایا ہے یا کہ ہم بنانے والے ہیں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ یا رب تو ہی ہے۔ تین بار یہی کہا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب پر مغز اور جامع دعا

۲۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی اسحٰق بن ابراہیم نے۔ کہ خبر دی ہے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے جعفر بن برقان سے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یہ فرماتے تھے۔ اے اللہ میں تو ایسا ہوں یہ جو چیز میں ناپسند کرتا ہوں اس کو بھی ہٹا نہیں سکتا۔ اور جس چیز کی میں آرزو کرتا ہوں اس کے نفع کو حاصل کرنے کا بھی میں مالک نہیں ہوں۔ میرا معاملہ تو میرے سوا کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ اور میں خود بھی اپنے عمل کا رہن ہوں۔ مجھ سے بڑا فقیر کوئی نہیں۔ اے اللہ میرے دشمن کو میرے معاملہ میں خوش نہ فرما۔ اور میرے دوست کو میرے معاملے میں دکھ نہ پہنچا۔ اور میری مصیبت کو میرے دین میں واقع نہ فرما اور اس شخص کو مجھ پر مسلط نہ فرما جو مجھ پر رحم نہ کرے۔

بعض اہل نظر کا قول:

۲۴۱۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اس چیز کے بارے میں جوان کے سامنے پڑھا گیا بعض حضرات سے بطور حکایت کے کہ انہوں نے کہا تھا کہ دین کا کمال نیکی کی طاقت اور بدی سے رکنے کی طاقت سے بیزار ہونے اور سب چیز میں ہر چیز کے خالق مالک کی طرف رجوع ہونے میں ہے۔

حضرت سہل کا قول:

عبدالرحمٰن سلمی نے کہا کہ حضرت سہل نے فرمایا:

جس شخص نے (ازراہ خود پسندی) اپنے نفس کی طرف نظر رکھی وہ کامیاب نہیں ہوا۔

اور جس نے اپنے نفس کے لئے کسی حال کا دعویٰ کیا اس کا وہ دعویٰ پورا نہیں ہوا۔

مخلوق میں سے خوش نصیب و سعادت مند وہ ہے جس نے اپنے افعال واقوال سے نظر ہٹالی۔

اس شخص کے لئے فضل حاصل کرنے اور دوسروں کو فضل پہنچانے کا اور تمام افعال میں اللہ کے احسان کی رؤیت کا دروازہ کھولدیا جاتا ہے۔

اور مخلوق میں سے شقی اور بدنصیب وہ ہے جس کے اپنے افعال واقوال اس کی اپنی نظر میں اچھے لگیں اور وہ ان پر فخر کرے اور اپنے لئے ان کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ اس کو ایک دن تباہ کردے گا۔

اگر چہ فی الوقت وہ تباہی سے بچا رہا ہو کیا آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قارون کے بارے کیسے واقعہ بیان فرمایا ہے۔ (خصوصی طور پر یہ فقرہ قابل غور ہے)

انما اوتيته على علم عندى. (القصص ۷۸)

کہ یہ مال کثیر میرے اپنے اس علم کی بدولت ہے جو میرے پاس ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے فضل کو یکسر بھول گیا تھا۔ اور اس نے اپنی ذات کے لئے فضیلت اور خوبی کا دعویٰ کرلیا لہذا اللہ تعالیٰ اس کو اسی کی پاداش میں اسی مال و علم سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ اور کتنے ہی شریروں کو اللہ نے (قارون کی طرح) زمین میں دھنسایا اس حال میں کہ وہ

شریر اپنے فضل کا ادعار کھنے والے اس ہلاکت اور زمین میں دھنس جانے کا شعور وادراک بھی نہیں کر سکے۔اور اشرار کو زمین میں دھنس دینا (دراصل) حفاظت کو ختم کر دینا ہے اور گناہوں سے ہٹنے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت کے حوالے کرنا ہے۔

اور چوڑے چوڑے دعووں کے ساتھ زبان کھولنا۔اور اللہ کے فضل اور اس کی عنایت سے اندھا بن جانا۔اور اللہ کے انعام اور احسان پر شکر نہ کرنا (جب یہ کیفیات آ جائیں تو یہی زوال کا وقت ہوتا ہے۔یعنی ایسا انسان ہمیشہ کے لئے ان خرابیوں کی بدولت زوال سے دوچار ہو جاتا ہے

۲۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں بات بیان کی ہے۔ابو بکر محمد بن جعفر ادمی قاری نے کہ ہمیں بات بتائی ابوالعیناء نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے۔

عمر بن اسماعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی نے ہمیں بات بیان کی ہمارے والد نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے محمد بن اشعث کندی سے انہوں نے کہا کہ ہر شے کے لئے غلبہ اور حکومت ہوتی ہے۔یہاں تک کہ حماقت کے لئے بھی عقل پر غلبہ اور حکومت ہوتی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔غلبہ اس کے لئے ہے کہ قضاء وقدر جس کی موافقت کر لے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وتلک الایام نداولها بین الناس. (آل عمران ۱۴۰)

یہی ایام ہیں ہم جنہیں لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں۔

۲۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن حمش سے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد سے فرماتے تھے۔

کہ جب تو اپنے رب کی اطاعت نہیں کرتا تو اس کا دیا ہوا رزق بھی نہ کھا۔

جب تو اس کی منع کی ہوئی بات سے باز نہیں آتا تو اس کی حکومت سے باہر نکل جا جب تو اس کے فعل سے راضی نہیں ہے تو تو رب بھی اپنے لئے اس کے سوا کوئی دوسرا تلاش کر لے جب اس کی نافرمانی کرتا ہے تو ایسی جگہ چلا جا جہاں وہ تجھے نہ دیکھے۔

ابراہیم بن حمش زاہد کا قول:

۲۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ میں نے سنا تھا ابو منصور صوفی سے جو کہ ابراہیم بن حمش زاہد کے نور سے ہوتے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے نانا سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ۔قضا ہنستی ہے۔حفاظتی تدبیر پر۔موت ہنستی امید وآرزو پر تقدیر ہنستی ہے تدبیر پر۔نصیب اور قسمت ہنستی ہے کوشش اور غنی ہونے پر۔

بعض اہل نظر کے منظوم ارشادات

۲۴۵:......ہمیں ابو عبداللہ حافظ نے شعر سنائے اور کہا کہ مجھے شعر سنائے تھے ابو محمد حسین بن علی علوی شہید نے انہوں نے کہا کہ مجھے المثنی نے اپنے یہ ذاتی شعر سنائے تھے۔

وبعين مفتقر اليک رأیتنی فهجرتنی ونزلت بی من حالق.

(اے میرے مالک) اپنی بارگاہ میں اٹھی ہوئی میری محتاج وسائلی نظروں کو دیکھ کر آپ نے جدا کر دیا ہے

اور میرے ساتھ مصیبت اتر پڑی ہے۔

لست الملوم انا الملوم لاننی. انزلت حاجاتی بغیر الخالق.

آپ کے اوپر کوئی ملامت نہیں ہے ملامت تو مجھ پہ ہے اس لئے کہ میں نے اپنی حاجات غیر خالق و مالک کے آگے پیش کر دیں۔

''عمرو زاہد کا ارشاد'':

۲۴۶..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ میں نے سنا ابو محمد حسن بن احمد بن یعقوب مامونی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا عمرو زاہد سے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے شعر کہتے تھے:

واذا سمعت بان مجدوداً حوی. عوداً فاثمر فی یدیه فصدق.

جب آپ یہ بات سنیں کہ کئی ہوئی سیاہ لکڑی اس کے ہاتھوں میں پھل آور ہو گئی ہے تو اس بات کی تصدیق کر دے۔

واذا سمعت بان محروماً اتی. مآءً لیشربه فغاض فحقق.

اور جب آپ یہ سنیں کہ کوئی نام کام (پیاسا انسان) پانی کی پاس آیا ہے پینے کے لئے اور وہ نیچے ہو گیا اور خشک ہو گیا تو مان لے۔

ومن الدلیل علی القضاء وکونه بؤس اللبیب وطیب عیش الاحمق.

یہ بات قضاء کے ہونے اور وجود کے دلائل میں سے ہے کہ عقلمند بھوکا رہتا ہے اور بے وقوف عیش کرتا ہے۔

عبداللہ بن شبیب کا ارشاد:

۲۴۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں بات بیان کی ابوالصقر احمد بن فضل کاتب نے ہمدان میں کہ ہمیں شعر سنائے تھے احمد بن یحییٰ ثعلب نے انہوں نے کہا ہمیں شعر بیان کئے عبداللہ بن شبیب نے۔

لیس اختیار ولا عقل ولا ادب. یجدی علیک اذا لم یسعد القدر.

جب تقدیر معاونت نہ کرے تو نہ بزرگی فائدہ تجھے دے گی نہ علم نہ ہی عقل۔

مایقضه الله لا یعییک مطلبه. والسعی فی نیل مالم یقضه عسر.

اور جس چیز کا اللہ فیصلہ کر دے اس کی تلاش تجھے نہیں تھکائے گی۔ اور جس چیز کا اس نے فیصلہ نہ کیا ہو اس کے حصول کی کوشش بھی گراں ہوتی ہے۔

کم مانع نفسة اربها حذراً. للفقر لیس له من ماله ذخر.

بہت سے لوگ اپنے نفس کو فقر کے خوف سے اس کی خواہشات پوری کرنے سے باز رکھتے ہیں مگر پھر بھی ان کے پاس مال جمع نہیں ہوتا۔

ان کان امساکه للفقر یحذره فقد یعجل فقراً قبل یفتقر.

احمد بن عبیداللہ دارمی کا ارشاد:

۲۴۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں شعر سنانے تھے ابو عمرو محمد بن احمد بن اسحٰق نحوی نے اس نے کہا ہمیں شعر سنائے تھی احمد بن عبیداللہ دارمی نے املا کیے میں۔ اپنے کلام میں سے۔

یا لأم الدهر علی مابنا. لاتلم الدهر علی غدره.

ہمارے ساتھ جو گذر رہی ہے اس پر زمانے کو اے ملامت کرنے والے، زمانے کو اس کی بے وفائی اور دھو کے پر ملامت نہ کر۔

فاالدهر مامور له امر. ینصرف الدهر الی امره.

اس لئے کہ زمانہ کو تو حکم ملا ہوا ہے (وہ مجبور ہے) اس کے حکم دینے والا موجود ہے جو زمانے کو اپنے حکم کی طرف پھیرتا ہے۔

تم کافر باللہ امواله. تذداد اضعافاً علی کفره.

بہت سے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے کافر ہیں جن کے مال دوگنے چوگنے بڑھ رہے ہیں ان کے کفر کے باوجود بھی۔

ومؤ من ليس له دانق. يزداد ايماناً على فقره.

اور بہت سے مؤمن ایسے ہیں جن کے پاس کوئی پائی پیسہ نہیں بلکہ وہ اپنے فقر کے باوجود ایمان میں بڑھ رہے ہیں۔

لا خير في من لم يكن عاقلاً. يبسط رجليه علىٰ قدره.

اس شخص میں کوئی اچھائی نہیں ہے وہ عقلمند نہیں ہوتا۔ جو تقدیر کے آسرے پر پیر پسار لیتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد:

۲۴۹:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے اس نے کہا مجھے خبر دی ہے ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے۔ محمد بن عبدالسلام نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتلائی ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ خبر دی ہے ابومعاویہ نے انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے اعمش نے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور انہوں نے سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا قصہ ذکر فرمایا یعنی ان کے سفر کے بارے میں فرمایا وہ جنگل میں سفر کر رہے تھے اچانک پانی کی ضرورت پیش آئی لہٰذا ھد ھد پیش ہوگیا اور زمین پر ٹھوکریں مارنے لگا اور اس نے پانی کا مقام پالیا۔ اتنے میں جنات آگئے انہوں نے اس مقام مقام کو یوں چھیل دیا جیسے جانور کی کھال اتاری جاتی ہے لہٰذا انہوں نے پانی حاصل کرلیا۔

نافع بن ازرق نے کہا۔ ٹھہریئے ذرا۔ آپ نے ھدھد کو دیکھا ہے کہ وہ آکر زمین کو ٹھوکریں مارتا ہے اور وہ پانی کا مقام پالیتا ہے۔ اور جب وہ شکار کے جال کے پاس آتا ہے تو اسے نہیں دیکھتا یہاں تک کہ وہ اس کے گلے میں پھنس جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول:

فرماتے ہیں:

ان القدر اذاجاء حال دون البصر.

تقدیر جب آتی ہے نظروں کے آگے حائل ہوجاتی ہے۔

۲۵۰:... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ فرماتے تھے میں نے سنا حسن بن احمد بن موسیٰ قاضی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ترمذی سے وہ کہتے تھے۔

اذا جاء القدر عمي البصر. واذاجاء الحين غطى العين.

جب تقدیر آتی ہے آنکھیں اندھی ہوجاتی ہیں۔ اور جب موت آتی ہے تو آنکھوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

ابوعمرو زاہد کا ارشاد:

۲۵۱:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں شعر بتائے ابوالحسین محمد بن احمد بن ثابت بغدادی نے انہوں نے کہا ہمیں شعر سنائے ابو عمرو زاہد نے۔

اذا اراد الله امرأ بامرى. وكان ذارأى وعقل وبصير.

جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے ساتھ کسی امر کا ارادہ کرتے ہیں، اور وہ صاحب رائے صاحب عقل وصاحب بصیرت ہوتا ہے۔

وحلية يعملها في كل ما. ياتي به محتوم اسباب القدر.

اس کوایسی تدبیر سکھاتا جسے وہ ہراس چیز میں بروئے کار لاتا ہے۔جس کے ساتھ تقدیر کے حتمی اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔

اغراه بالجهل واعمیٰ عينه. فسله عن عقله سل الشعر.

جہالت میں واقع کرتا ہےاس کواوراندھا کر دیتا ہےاس کی آنکھ کو۔اس کی عقل کوایسے کھینچ لیتا ہے جیسے بال کھینچا جاتا ہے۔

حتیٰ اذآ انفذفيه حكمه. رد عليه عقله ليعتبر.

یہاں تک کہ جب اس میں اپنے حکم کوجاری کرتا ہے۔تو اس کی عقل بھی واپس کر دیتا ہے تا کہ وہ نصیحت عبرت حاصل کرے۔

محمود بن حسن وراق کا ارشاد:

۲۵۲:......استاذ ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے شعر بیان کئے انہوں نے کہا۔
مجھے شعر بیان کئے ابوجعفر بن محمد بن صالح اوبری نے انہوں نے کہا ہمیں شعر سنائے۔
حماد بن علی بکراوی نے۔اور یہ شعر محمد بن حسن وراق کے ہیں۔

توكل على الرحمن في كل حاجة. اردت فان الله يقضي ويقدر.

اپنی ہر ہر حاجت اور مراد میں رحمٰن پر بھروسہ کیجئے،اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی تقدیر وقضا کا مالک ہے۔

متى مايرد ذوالعرش امرابعبده. يصبه وما للعبد مايتخير.

جس وقت عرش کا مالک اپنے بندکے کے ساتھ جس چیز کاارادہ کرتا ہے وہ اسے یہ پہنچ جاتی ہےاور بندے کے لئے کوئی پسند واختیار نہیں ہے۔

وقد يهلك الانسان من وجه امنه. وينجو بحمدالله من حيث يحذر.

کبھی انسان امن کے طریقہ سے بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔اور کبھی بحمداللہ خطرے کی جگہ سے بھی نجات پالیتا ہے۔

ابوالفوارس جنید طبری کا ارشاد:

۲۵۳۔استاذ ابوالقاسم نے کہا کہ مجھے شعر سنائے ابوالفوارس جنید بن احمد طبری نے۔

العبد ذوضجر والرب ذالقدر. والدهر ذودول والرزق مقسوم.

بندہ مقام کی تنگی اور رب تقدیر کا مالک ہے۔اورزمانہ ڈول اور بادلوں والا ہےاوررزق تقسیم شدہ ہے۔

والخيرا جمع فيما اختار خالقنا. وفي اختيار سواه اللوم والشوم.

ہر چیز اسی میں جمع ہے جو ہمارے خالق نے انتخاب فرمایا ہے۔اوراللہ کے انتخاب کے ماسوا انتخاب میں
خوف اور ملامت اور انجام کی خرابی اور نحوست ہے۔

(۲۵۳)...... مختصر شعب الإيمان ص ۲۵

باب نمبر ۶

ایمان کا چھٹا شعبہ

یوم آخرت کے ساتھ ایمان

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کہ یوم آخرت کے ساتھ ایمان کا مطلب ہے اس بات کی تصدیق کرنا کہ ایام دنیا کے لئے آخرت اور انتہا ہے یعنی یہ دنیا ٹوٹ جانے والی ہے اور اس جہان دنیا کی بناوٹ ایک دن ٹوٹ پھوٹ کر تباہ ہو جانے والی ہے اور اس کی ترکیب ایک وقت تحلیل ہونے والی ہے۔ حقیقت میں دنیا کے ختم ہو جانے کے اعتراف میں دنیا کی ابتداء ہونے کا بھی اعتراف ہے۔ کیونکہ اگر یہ عالم قدیم ہوتا اس کی ابتداء نہ ہوتی تو نہ فنا ہوتا اور نہ یہ تبدیل ہوتا۔

آخرت کا عقیدہ رکھنے اور اس کے بارے میں شرح صدر حاصل کرنے میں وہ بات ہے جو اللہ سے ڈرنے کی فضیلت پر ابھارتی ہے۔ اور یہ کہ دنیا کی طرف میلان کم رکھے۔ اور دنیا کی مصیبتوں اور غموں کو حقیر سمجھے۔ اور ان پر صبر کرے۔ اور خواہشات کے پریشان کرنے پر صبر کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو جزاء اور ثواب ہے اس کے ساتھ یقین رکھے اور اس پر اجر کے حصول کی نیت و ارادہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الآخر وماھم بمؤمنین (البقرہ ۸)

لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت کے دن کے ساتھ بھی حالانکہ وہ ایماندار نہیں ہیں۔

اور ایک ارشاد ہے:

قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر۔ (التوبہ ۲۹)

جہاد کرو ان لوگوں کے ساتھ جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔

ان کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں۔

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہم نے حضرت ابن عمر والی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں جب کہ آپ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ روایت کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا تھا:

ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ۔

یہ کہ تو اللہ پر ایمان لا۔ اور اس کے فرشتوں۔ اس کی کتابوں اس کے رسولوں کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ۔ اور تو ایمان لا اچھی اور بری تقدیر کے ساتھ۔

۲۵۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن محمد صوفی نے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے۔ عبدالصمد بن فضل نے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے عبداللہ بن یزید نے یحییٰ بن معمر سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پھر وہی مذکورہ حدیث ذکر فرمائی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس کے ذریعے خبر دی ہے کہ وہ اس کو فنا کر دے گا جو کچھ دھرتی پر ہے اور اس دھرتی کو دوسری دھرتی سے تبدیل کر دے گا اور یہ خبر دی ہے کہ سورج لپیٹ دیا جائے گا اور سمندر آگ بنا دیئے جائیں گے۔ اور ستارے بکھر جائیں گے آسمان پھٹ جائے گا اور پگھلے ہوئے تانبے کی شکل ہو جائے گا۔ پھر ایسے لپیٹ دیا جائے گا جیسے کوئی تحریر لپیٹی جاتی ہے۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ اور چھوڑ دے گا زمین چٹیل میدان۔ نہ دیکھو گے اس میں کوئی ٹیلہ اور نہ ہی کوئی بلندی۔ اور یہ سب کچھ ہونے والا ہے جیسے اس کے بارے حدیث شریف آ چکی ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اس کا قول برحق ہے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا۔

کہ ''الساعۃ'' جس کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے وہ دو طرح پر ہے۔

اول: دنیا کی ساعات میں سے آخری ساعت۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسھا　　(اعراف ۱۸۷)

(اے پیغمبر یہ لوگ) آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے۔

یہ سوال اسی دنیا کی آخری ساعت کے بارے میں ہے۔ اس لئے کہ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف ان الفاظ میں دیا گیا ہے

لاتاتیکم الا بغتۃ

کہ وہ تمہارے پاس اچانک ہی آ جائے گی۔ (سورۃ اعراف ۱۸۷)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وما یدریک لعل الساعۃ تکون قریبا　　(الاحزاب ۶۳)

اور تمہیں کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو۔

دوسرے۔ آخرت کی ساعات میں پہلی ساعت۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویوم تقوم الساعۃ. (سورۃ روم ۵۵)

جس دن ساعت (قیامت) قائم ہوگی۔ (

یعنی جس دن وہ لوگ اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں پڑے تھے۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

یقسم المجرمون مالبثوا غیر ساعۃ.　　(روم ۵۵)

جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے۔ کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔

اسی طرح اور جگہ میں ارشاد ہے

ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا ال فرعون اشد العذاب　　(غافر ۴۶)

جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ تحقیق قرآن اس بات کے ساتھ ناطق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں جانتے تھے کہ قیامت کب قائم ہوگی اور نہ ہی اس بات کو اللہ کی مخلوق میں سے کوئی ایک جانتا ہے۔

(اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر نہیں جانتے تھے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟)

بعثت انا و الساعة کهاتين.

میں بھیجا گیا ہوں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح (جیسے شہادت کی اور بیچ کی انگلی ملی ہوئی ہیں)۔

اس سے معلوم ہوتا ہے آپ جانتے تھی کہ قیامت کب قائم ہوگی) (تو اس کا جواب یہ ہے) کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں میرے بعد قیامت ہی آئے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ قریب ہے اس لئے کہ اس کی اشراط میرے اور قیامت کے درمیان متواتر اور مسلسل ہوں گی۔ ہاں پہلی اور آخری شرط کے مابین کتنا وقت ہے۔ وہ نامعلوم ہے۔ ہم نے کتاب البعث والنشور۔ میں وہ تمام اخبار و احادیث ذکر کر دی ہیں جو قیامت اور اس کی علامات کی بابت وارد ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے یہاں ان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

ہم نے شعیب بن حمزہ سے۔ ابی زناد سے۔ اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت ضرور قائم ہوگی حالانکہ دو آدمی خرید و فروخت کرنے کے لئے کپڑے کے تھان کو پھیلائیں گے۔ وہ ابھی تک اس کا سودا کر کے تھان نہیں لپیٹ سکیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

قیامت ضرور قائم ہوگی۔ حالانکہ کوئی آدمی اپنے پانی کے حوض کو پلاستر کر رہا گا وہ اس سے پانی نہیں پی سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور قیامت ضرور قائم ہوگی۔

حالانکہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر اونٹنی کے نیچے سے ہٹے گا وہ اسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ کھانے پینے بیٹھا ہوا بندہ لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا وہ اسے کھا نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

۲۵۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے آخری دو روایتوں کے بارے میں انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے۔ محمد بن خالد نے انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے بشر بن شعیب نے اپنے باپ سے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اور بخاری نے اس کو صحیح بخاری میں ابوالیمان سے اس نے شعیب سے روایت کیا ہے۔ اور امام مسلم نے اس کو حدیث سفیان سے انہوں نے ابوزناد سے روایت کیا ہے۔[1]

---

[1] ..... آخر الجزء الثالث من المخطوط يتلوه إن شآء الله الجزء الرابع "السامع من شعب الإيمان"

(۲۵۵)..... أبو الزناد : عبدالله بن ذكوان : والأعرج هو عبدالرحمن بن هرمز.

أخرجه البخاري (۸۱/۱۳ فتح) عن أبي اليمان. به، ومسلم (۲۲۷۰/۴) عن زهير بن حرب عن سفيان بن عيينه عن أبي الزناد. به.

باب نمبر ۷

ایمان کا ساتواں شعبہ
موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے زمین سے نکل پڑنے پر ایمان

دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں قرآنی آیات بکثرت ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قرآن سے استدلال

(۱)......زعم الذين كفروا ان لن يبعثوا. (تغابن ۷)

جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ دوبارہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔

(۲)......قل الله يحييكم ثم يميتكم. (الجاثیہ ۲۶)

کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں جان بخشتا ہے پھر وہی تم کو موت دیتا ہے۔

(۳)......افحسبتم انما خلقنكم عبثا وانكم الينا لاترجعون. (المومنون ۱۱۵)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ نہیں آؤ گے۔

حدیث سے استدلال

ہم نے مطر الوراق سے روایت کیا ہے اس نے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے یحییٰ بن یعمر سے اس نے حضرت ابن عمر سے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ایمان کے بارے میں حضرت عمر کہتے ہیں کہ سائل نے کہا یارسول اللہ ایمان کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لا اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں۔ اس کے رسولوں کے ساتھ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے ساتھ اور پوری تقدیر کے ساتھ۔

۲۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے کہ خبر دی ہے ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس سے اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سلیمان بن حرب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے مطر سے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

اور وہ مسلم شریف میں منقول ہے۔

مر کر دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کے عقیدے کی تشریح

دوبارہ اٹھنے پر ایمان لانا یہ ہے کہ انسان یہ عقیدہ اور ایمان رکھے کہ اللہ تعالیٰ مردہ اجسام کے چورے کو اور ذرات کو دوبارہ زندہ کر کے لوٹائے گا۔ اور ان کے وہ ذرات جو دریاؤں اور سمندروں میں بکھر گئے تھے، جو درندوں وغیرہ کے پیٹوں میں چلے گئے تھے جمع کرے گا۔ حتیٰ کہ وہ انسان اپنی پہلی شکل وصورت پر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر تمام انسانوں کو زندہ کر کے جمع کرے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ تمام لوگ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے کھڑے ہوں گے چھوٹے بھی بڑے بھی۔ یہاں تک کہ وہ کچے ضائع ہونے والے حمل بھی جن کی خلقت مکمل ہو چکی تھی اور روح پڑ چکی تھی۔ اور وہ بھی جن کی خلقت مکمل نہیں ہوئی تھی۔ یا روح نہیں پڑی تھی بالکل بھی وہ بھی اور تمام مردے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک جیسے ہیں۔

(۲۵۶)...... أخرجه مسلم (۱/۳۶) من طريق عبدالله بن بريدة عن يحيى بن يعمر. به.

واللہ اعلم۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔قیامت کی صفت کے بارے میں:

ان زلزلة الساعة شئی عظیم. یوم ترونها تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها.(الحج۲)

بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔جس دن اس کو پہنچیں گے ہر دودھ پلانے والی ماں اپنے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ساقط کردے گی۔

تحقیق انیق

(مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) مذکورہ آیت میں مذکور حمل والیوں سے مراد وہ حمل والیاں ہیں۔(جو حاملہ ہوگئی) تھیں اور ان کی دنیا میں وضع حمل نہیں ہوئی تھی۔جب وہ زندہ کرکے اٹھائی جائیں گی تو قیامت کے ہولناکی کی وجہ سے اپنے ان حملوں کو ساقط کر بیٹھیں گی۔پھر اگر وہ حمل دنیا میں زندہ تھے تو قیامت میں وہ ان کو زندہ ہی گرادیں گی اور ان پر موت مکرر نہیں آئے گی اور اگر وہ حمل دنیا میں ایسے تھے کہ ابھی ان میں روح نہیں پڑی تھی تو مائیں ان کو مردہ ہی گرادیں گی جیسے وہ دنیا میں بے جان تھے۔اس لئے کہ زندہ کرنا حیات کا اعادہ کرنا ہے اس کی طرف جو زندہ تھا پھر مار دیا گیا۔اور جس کا دنیا کی زندگی میں کوئی حصہ نہیں تھا اس کا آخرت کی زندگی میں بھی کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

قرآن مجید سے زندہ ہوکر اٹھنے کا اثبات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی کئی آیات میں بعث بعد الموت کے اثبات کو ذکر فرمایا ہے ان میں سے ایک آیت یہ بھی ہے۔

(۱)......اولیس الذی خلق السماوات والارض بقادر علی ان یخلق مثلهم (یٰسٓ۸۰)

کیا وہ ذات جس نے آسمان اور زمین (جیسی بڑی بڑی مخلوقات) پیدا فرمائیں کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ ان انسانوں کو پہلے کی طرح پیدا کر ڈالے۔

اور ارشاد فرمایا:

(۲)......اولم یروان الله الذی خلق السموات والارض ولم یعی بخلقهن بقادر علی ان یحیی الموتیٰ؟ بلیٰ انه علی کل شئی قدیر .(احقاف۳۳)

کیا ان لوگوں نے دیکھا نہیں کہ وہ اللہ جس نے زمین آسمان بنائے اور وہ ان کو بنانے میں تھکا بھی نہیں وہ اس بات پر پوری قدرت رکھتا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرے ہاں بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو زندہ کرنے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کے ارض وسماء کو پیدا کرنے کی تمثیل سے ثابت فرمایا ہے حالانکہ وہ اپنے جسم کے اعتبار سے انسانوں سے بہت بڑے ہیں (تو جو ذات اتنی بڑی مخوق پیدا کرسکتی ہے اس کے لئے انسان کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہوسکتا ہے۔

تخلیق اول سے دوسری تخلیق پر استدلال

اور ارشاد ہے:

(۳)...... قال من یحی العظام وهی رمیم قل یحیها الذی انشاء ها اول مرة وهو بکل خلق علیم.(یٰسٓ۷۸)

کہتا ہے کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو حالانکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہے۔ آپ فرما دیجئے وہی ان کو زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلی تخلیق کو دوسری تخلیق کے لئے دلیل بنایا ہے کیونکہ یہ بالکل اسی جیسی ہے۔

پھر مزید ارشاد فرمایا:

سرسبز درخت سے آگ کی تخلیق سے قدرت پر احیاء اموات پر استدلال۔

الذی جعل لکم من الشجر الاخضر ناراً فاذا انتم منہ توقدون. (یٰس ۸۰)

اور وہ وہی ذات عالی ہے، جس نے تمہارے لئے سرسبز درخت سے آگ پیدا فرمائی ہے اور تم اسی سے آگ جلاتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس درخت سے آگ کے ظہور کو آگ کی حرارت اور خشکی کے باوجود اور درخت کے سرسبز ہونے اور تر و تازہ ہونے کے باوجود۔ پیدا کرنے کو دلیل بنایا ہے پرانی اور بوسیدہ ہڈیوں میں نئی حیات پیدا کرنے کی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی کئی کئی آیات کے اندر مردوں کو زندہ کرنے پر زمین کی مثال دے کر ہم لوگوں کو متنبہ فرمایا ہے۔

کہ زمین زندہ ہوتی ہے اور پودے اور کھیت کی نشو و نما کرتی ہے اور پھل دار کرتی ہے، پھر وہ مر جاتی ہے اور ایسی ہو جاتی ہے کہ اب وہ بالکل کچھ نہیں اگائے گی اسی طرح ایک عرصہ تک لوگوں کے قدموں تلے روندی جاتی رہتی ہے پھر اس پر جب پانی پڑتا ہے تو پھولتی اور حرکت کرتی ہے اور پھر زندہ اور آباد ہو جاتی ہے اور پھر سب چیز کو اگاتی اور اس کی نشو و نما کرتی ہے۔ حالانکہ اس سارے عمل میں اس کی موت و حیات پھر دوبارہ پھر حیات کا فاعل حقیقی وہی اللہ تعالیٰ ہے۔ جب وہ اس تسلسل پر قادر ہے تو اس کو کون سی چیز عاجز کر سکتی کہ وہ انسان کو مار دینے اور زندگی کے تمام آثار چھین لینے کے بعد پھر دوبارہ اس کو زندہ کر دے اور پھر ویسا ہی بنا دے جیسا کہ وہ پہلے سے تھا۔ اور اسی خالق و مالک نے ہمیں متنبہ فرمایا ہے نطفہ کے زندہ کرنے پر جو کہ بے جان تھا پھر اسی نے اس سے زندہ اور چلتا پھرتا انسان بنا دیا لہٰذا اسی طرح وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اور ارشاد فرمایا:

کیف تکفرون باللہ و کنتم امواتا فاحیا کم. (البقرہ ۲۸)

تم اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرو گے حالانکہ تم بے جان تھے سو اسی نے تمہیں جان بخش دی۔

یعنی باپ کی پشتوں اور ماں کے رحموں میں نطفے تھے اسی سے تمہیں اس نے چلتے پھرتے کام کاج کرتے انسان بنا دیا۔ اور ارشاد فرمایا:

الم نخلقکم من ماء مھین. فجعلناہ فی قرار مکین الی قدر معلوم. فقدرنا فنعم القدرون. (المرسلٰت ۲۰۔۲۳)

کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر سے پانی سے نہیں بنایا؟ ہم نے اس پانی کو ایک محفوظ جگہ میں ایک خاص وقت تک ٹھہرایا سو ہم نے (اس کے تمام مراحل) کا ایک خاص اندازہ مقرر فرمایا اور ہم ہی بہتر اندازے اور قدرت کے مالک ہیں۔

اس نے انسانوں کو آگاہ کر فرمایا کہ جب وہ باپ کی پشت سے نطفے کو نکالتا ہے تو وہ بے جان ہوتا ہے مردہ ہوتا ہے۔ پھر وہ اس کو رحم مادر میں زندہ کرتا ہے۔ جس کو پیدا کرنا ہوتا ہے اس سے پیدا کرتا ہے اور اس میں حیات کی ترکیب کرتا ہے، یہ مردہ اور بیجان کو زندہ کرنا روزمرہ کے لوگوں کے مشاہدہ میں ہے جو ذات اس زندگی عطا کرنے پر قادر ہے۔ وہ اس بات سے عاجز نہیں ہے کہ وہ اس کو موت دے دے پھر وہ اس کو دوبارہ زندہ کر دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسی مضمون کو ایک دوسری آیت میں ذرا تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور ارشاد ہوا۔

تخلیق انسان، اور تخلیق شجر اور کھیت سے مسئلہ بعث بعد الموت پر استدلال

الم یک نطفة من منی یمنیٰ. ثم کان علقة فخلق فسوی. فجعل منه الزوجین الذکر والانثی

الیس ذالک بقدر علیٰ ان یحییٰ الموتی. (القیامہ ۳۷-۴۰)

کیا انسان (پانی کی بوند یعنی) نطفہ نہیں تھا منی کا جو ٹپکایا گیا؟ پھر وہ خون کی پھٹکی تھا سواس کو اللہ تعالیٰ نے متناسب اعضاء والا بنایا۔ پھر اس سے مرد اور عورت کے جوڑے بنائے کیا وہ اللہ (جو ان تمام امور پر قادر ہے) کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو اس مسئلہ بعث بعد الموت پر دانہ اور گٹھلی کی پیدائش کے ساتھ متنبہ فرمایا۔ ارشاد ہوا۔

ان اللہ فالق الحب والنویٰ. یخرج الحی من المیت (انعام ۹۵)

جب کہ اللہ تعالیٰ دانہ اور گٹھلی کو (اگانے کے لئے) چیرتا ہے، وہی زندہ چیز کو بے جان چیز سے پیدا کرتا ہے۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ دانہ جب پورا ہو جاتا اور پک کر سوکھ جاتا ہے اور اس کے بڑھنے کے چانس ختم ہو جاتے ہیں یہی حال گٹھلی کا ہے کہ وہ بھی جب بڑی ہو کر بڑھنے سے رک جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے تو یہ دونوں چیزیں مردہ اور بے جان ہوتی ہیں، پھر جب دونوں کو زندہ اور تازہ زمین میں امانت رکھا جاتا ہے تو انہیں سے لمبے لمبے کھجور کے درخت اور لہلہاتے کھیت پیدا ہوتے ہیں جو کہ بڑھتے اور نشو ونما پاتے ہیں یہاں تک کہ اپنی حد انتہا کو پہنچ جاتے ہیں۔ اسی تمثیل میں داخل ہے انڈا بھی کہ وہ جب انڈا دینے والی چیز سے جدا ہو جاتا ہے تو اس پر بھی موت کا اور بے جان ہونے کا حکم لگ جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسی مردہ و بے جان انڈے سے زندہ اور جاندار پیدا کر دیتا ہے۔ آپ نے کبھی غور فرمایا کہ یہ کہ یہ سب کچھ کیا ہے یہی ہے مردہ کو زندہ کرنا بے جان کو جاندار بنانا اور یہ امر ایسا ہے جو سب کے نظروں کے سامنے ہے سب کے مشاہدے میں ہے اور اس کا علم یہ یہی ہے جس سے کسی کو انکار کی مجال نہیں ہے۔ یہی دلیل ہے اس بات کی کہ جو ذات یہ مذکورہ تصرف کرتی ہے وہی ذات تمام انسانوں کو قیامت میں دوبارہ زندہ کر کے حساب وکتاب کے لئے اپنے سامنے لا کھڑا کرے گی جس طرح اس کے لئے یہ مذکورہ امور کچھ مشکل نہیں ہیں بلکہ آسان ہیں اسی طرح اس کے لئے انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنا اور زندہ کرنا بھی کچھ مشکل نہیں بلکہ آسان ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے مسئلہ بعث پر استدلال

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو مردوں کے زندہ کرنے پر اس واقعہ کے ساتھ آگاہ فرمایا ہے جب اس نے ابراہیم علیہ السلام کو مردہ چیزوں کو زندہ کر کے دکھایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کی اطلاع ہم لوگوں کو قرآن مجید میں دی ہے۔ اور اس واقع کو تمام اہل ملل نے نقل کیا ہے۔

مسئلہ بعث بعد الموت پر حضرت عزیر علیہ السلام کے واقعہ سے استدلال

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسئلہ بعث بعد الموت کو حضرت عزیر علیہ السلام کے واقعہ کے ساتھ مطلع فرمایا ہے جب وہ ایک ویران اور تباہ شدہ بستی سے گذرے تھے اور وہ بستی اپنی چھتوں پر گر چکی تھی۔ از راہ تعجب یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کہاں؟ اس کو زندہ کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو سو سال تک موت کی نیند سلا دیا۔ پھر ان کو زندہ کر کے اٹھایا۔

مسئلہ بعث بعد الموت قوم عمالقہ کے ہزاروں افراد کی موت پھر زندگی سے استدلال

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسئلہ بعث بعد الموت کو ہمارے لئے اس واقعہ کی تفصیل بیان فرما کر واضح فرمایا کہ جب بنی اسرائیل یا قوم عمالقہ کے

ہزاروں لوگ موت کے خوف سے اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگے تھے (مگر موت نہیں ٹلتی اپنے وقت پر آجاتی ہے) اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تم سب مر جاؤ لہذا وہ مر گئے پھر اللہ نے اس کو زندہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ سے یہ واضح فرمایا جیسے میں نے ان ہزاروں کو زندہ کیا اسی طرح تمام اموات کو زندہ کروں گا۔

مسئلہ بعث بعد الموت پر موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے واقعہ سے استدلال

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسئلہ بعث بعد الموت پر ہمیں آگاہی فرمائی ہے موسیٰ علیہ السلام کے ساحروں کے ساتھ مناظرے والے واقعہ کے ساتھ کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا لکڑی تھی اللہ نے اس کو سانپ بنادیا۔ پھر پھر اللہ کے حکم سے اس کو موسیٰ علیہ السلام نے پکڑا تو وہ لکڑی بن گئی۔ یعنی لکڑ کا سانپ کے ساتھ بدل جاتا پھر سانپ کا لکڑی سے بدل جانا پھر جادوگروں کے مقابلے کے وقت اس کا سانپ بن جانا اس کے بعد اس کا لکڑی بن جانا۔ اس واقعہ کو نقل کرنے میں تمام اہل ملک شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جو اللہ ایک چیز کی ماہیت بدل دینے پر قادر ہے وہ مردے کو زندہ کرنے پر کیوں قادر نہیں ہوسکتا؟

بعث بعد الموت پر واقعہ اصحاب کہف سے استدلال

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کے واقعہ سے مسئلہ بعث بعد الموت پر دلیل قائم فرمائی ہے۔

جن کے کانوں پر اللہ تعالیٰ نے تین سو سال کے عرصہ سے زیادہ عرصہ تک مہر ماردی (یعنی موت کی نیند سلادیا) پھر ان کو زندہ کیا تا کہ ان کی قوم ان کے حالات پر مطلع ہونے کے بعد اس بات پر دلیل پکڑیں کہ وہ ان کو جس مسئلہ بعث بعد الموت سے ڈراتے رہے وہ حق ہے اور لاریب ہے۔

ہم نے اپنی کتاب ''البعث والنشور'' کے شروع میں اس مسئلہ کی شرح وتفصیل میں بہت سے ارشاد بھی نقل کردیئے ہیں۔

باب نمبر ۸

ایمان کا آٹھواں شعبہ

''ایمان بالحشر''

قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد لوگوں کا دھرتی کے اس مقام پر جمع ہونا جوان کے لئے مقرر ہے (اس کے ساتھ ایمان)

جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا لوگ میدان حشر میں کھڑے رہیں گے۔ جب وہ وقت آ جائے گا جب اللہ تعالیٰ ان سے حساب لینے کا ارادہ فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ حکم دیں گے اور تمام اعمال نامے لائے جائیں گے جو کراماً کاتبین نے لکھے تھے لوگوں کے اعمال کے بارے میں۔ اور وہ لوگوں کو اس طرح دیئے جائیں گے کہ بعض کو سیدھے ہاتھ میں اور بعض کو الٹے ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے جن کو سیدھے ہاتھ میں اعمال نامے ملیں گے وہ سعید اور خوش نصیب ہوں گے۔ اور جن جن کو بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے ملیں گے وہ شقی اور بدنصیب ہوں گے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم. یوم یقوم الناس لرب العلمین. (المطففین ۴۔۵)

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے یعنی ایک بڑے سخت دن میں جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ قیامت کے دن لوگ اپنے قدموں پر کھڑے ہوں گے اور واضح فرمایا کہ اس دن قیام کے علاوہ ان کی اور کوئی حالت نہ ہوگی۔

قیامت میں لوگوں کا پسینے میں ڈوبنا

۲۵۷:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ حسن علوی نے خبر دی ہے ہمیں ابوحامدؒ نے اور وہ ابن شرقی ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ ذہلی نے۔ انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ میرے والد نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ نافع نے یہ کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

یقوم الناس یوم القیمة لرب العالمین حتی یغیب احدھم فی رشحه الی انصاف اذنیه

قیامت کے دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ انسان اپنے کانوں کے نصف تک اپنے پسینے میں ڈوب جائے گا۔

امام مسلم نے صحیح میں حدیث یعقوب سے اس کو روایت کیا ہے۔

قیامت میں سورج کا قریب ہوجانا

۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے کہ ہمیں خبر دی ہے حسن بن سفیان نے۔ ہمیں حدیث بیان کی حکم بن موسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن حمزہ نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے سلیم بن عامر

(۲۵۷)..... اخرجه مسلم (۲۱۹۶/۴) من طریق یعقوب. به.

نے، انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی مقداد بن اسود نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے قریب کردیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے قریب ہوگا جیسے ایک تہائی فرسنگ یا جیسے سرمہ کی سلائی۔ سلیم بن عامر نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ آپ نے میل سے کیا چیز مراد لی ہے لیکن زمین کی مسافت یا سرمہ کی سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے۔ فرمایا کہ لوگ اپنے پسینے میں اپنے اپنے اعمال کے حساب سے غرق ہوں گے۔ بعض ان میں سے اپنے ٹخنوں تک، بعض گھٹنوں تک، بعض اپنی کمر تک اور بعض لگام لگائے جائیں گے پسینے کی یعنی منہ تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔ مقداد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ تک پسینے کا اشارہ کیا، اس کو مسلم نے صحیح میں حکم بن موسیٰ سے روایت کیا ہے۔

اور ہم نے اس سلسلے میں تمام احادیث کتاب البعث میں ذکر کردی ہیں۔

اعمالنامہ سب کے گلے میں لٹکا ہوا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وکل انسان الزمنه طائره فی عنقه ونخرج له یوم القیمة کتابا یلقه منشوراً اقرأ
کتابک کفا بنفسک الیوم علیک حسیباً . (سورۃ اسرائیل ۱۳۔۱۴)

ہر انسان کے اعمال کا پرچہ (بصورت کتاب) ہم نے اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے۔ ہم اس کے لئے قیامت کے دن ایک تحریر (وہ کتاب) نکالیں گے، جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔ کہا جائے گا پڑھ لے تو اپنی کتاب تیرے نفس کے ساتھ تو ہی آج حساب کرنے والا کافی ہے۔

اعمال لکھنے کے لئے فرشتے مقرر ہیں

ایک اور ارشاد ہے:

ان علیکم لحافظین کراماً کاتبین یعلمون ماتفعلون. (انفطار،۱۰)

بے شک تمہارے اوپر محافظ مقرر ہیں جو عزت والے منشی ہیں، وہ جانتے ہیں تم جو کچھ کر رہے ہو۔

ہر بات کو فرشتے لکھتے ہیں

اور ارشاد ہے:

عن الیمین وعن الشمال قعیدٌ. مایلفظ من قول الالدیه رقیب عتید (ق،۱۷۔۱۸)

دائیں اور بائیں جانب بیٹھے ہیں لکھ رہے ہیں۔ انسان کسی بھی بات کا تلفظ نہیں کرتا مگر اس کے پاس نگران تیار بیٹھا ہے۔

اعمال نامے میں ہر چھوٹا بڑا عمل لکھا ہوا ہے

اور ارشاد ہے:

هذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون (الجاثیہ۔۲۹)

یہ (کتاب) ہماری تحریر ہے جو تمہارے اوپر سچ بولتی ہے۔ بے شک ہم لکھ لیا کرتے تھے جو کچھ تم عمل کرتے تھے۔

---

(۲۵۸)......سلیم بن عامر هو: أبویحیی الخبائری.

اخرجه مسلم (۴/۲۱۹۶)، والترمذی (۲۴۲۱) من طریق عبدالرحمن بن یزید بن جابر. به وقال الترمذی صحیح.

اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی بھی خبر دی ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال نامے پڑھیں گے تو وہ یہ کہیں گے:

مالھذاالکتاب لایغادر صغیرۃ و لا کبیرۃ الااحصاھا (الکہف ۴۹)

کیا ہوا اس کتاب کو نہ کسی چھوٹی کو چھوڑتی ہے نہ کسی بڑی بات کو بلکہ سب کو اس نے محفوظ کر رکھا ہے۔

اعمال نامہ سیدھے ہاتھ میں ملا تو حساب آسان ہوگا ورنہ مشکل ہوگا

جس کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا وہ کہے گا:

ھاؤ اقرؤا کتابیہ انی ظننت انی ملاق حسابیہ فھو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیہ (الحاقہ ۱۹۔۲۲)

آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو میں یقین رکھتا ہوں کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں۔ پس وہ شخص خوشی کی زندگی میں بہشت بریں میں ہوگا۔

و اما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول بالیتنی لم اوت کتابیہ ولم ادر ماحسابیہ یالیتھا کانت القاضیۃ (الحاقہ ۲۵۔۲۷)

بہر حال جس شخص کو کتاب (اعمال نامہ) بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا ہائے افسوس کہ میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا اور میں یہ بھی نہ جان سکتا ہے کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش وہی موت ہی مجھ سے نمٹ لیتی۔ (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مر چکا ہوتا)۔

فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حساباً یسیرا وینقلب الی اھلہ مسرورا

وامامن اوتی کتابہ وراء ظھرہ فسوف یدعوا ثبورا. ویصلی سعیرا (سورۃ انشقاق ۷۔۱۲)

بہر حال جو شخص کہ اپنا اعمالنامہ اس کو سیدھے ہاتھ میں دیا گیا عنقریب آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش لوٹے گا۔ بہر حال جس شخص کو اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا وہ عنقریب ہلاکت (موت) کو پکارے گا اور وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

لوگ جب ان صحیفوں کے ذریعے اپنے اپنے اعمال پر مطلع ہو جائیں گے تو انہیں کے ذریعے سے حساب لئے جائیں گے۔ یہ شاید اس لئے ہوگا کہ لوگ جب قبروں سے اٹھیں گے تو انہیں اپنے اپنے اعمال یاد نہیں ہوں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یوم یبعثھم اللہ جمیعا فینبئھم بما عملوا احصاہ اللہ ونسوہ (مجادلہ ۶)

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو قبروں سے اٹھائے گا پس خبر دے گا ان کو اس کی جو کچھ انہوں نے اعمال کئے تھے۔ اللہ نے ان کو یاد اور محفوظ کر رکھا تھا اور وہ اس کو بھول چکے تھے۔ لہٰذا جب وہ ان اعمال کو یاد کر کے ان سے واقف ہو جائیں گے، ان کے بارے میں حساب لئے جائیں گے۔

اور محاسبہ کی کیفیت کے بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں، جنہیں ہم نے اپنی کتاب البعث والنشور میں ذکر کر دیا ہے۔ بعض ان میں سے یہ ہیں:

لوگو آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور سے ہو

۲۵۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے کہ انہیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن شاکر نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسامہ نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اعمش نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے عدی بن حاتم سے، انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے ہر انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرمائیں گے۔ اللہ کے اور بندے کے درمیان نہ کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ ہی کوئی ترجمان ہوگا۔ چنانچہ انسان اپنے دائیں طرف دیکھے گا مگر کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ سوائے اس عمل کے جو آگے بھیجا تھا۔ پھر بائیں جانب دیکھے گا مگر کچھ

بھی نظر نہیں آئے گا سوائے اس عمل کے جو آگے بھیجا تھا۔ آگے دیکھے گا تو آگ ہی آگ نظر آئے گی۔ لوگو آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے آدھے دانے کے ساتھ ہی سہی۔ اس کو بخاری نے صحیح میں۔ یوسف بن ابی موسیٰ بن ابی اسامہ نے نقل کیا ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مکلفین کا حساب خود لے گا اور سب کو ایک ساتھ مخاطب کرے گا۔ ایک کے بعد ایک اور باری باری خطاب نہیں کرے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ہاں اہل رحمت کے ساتھ اس کی ہمکلامی ان کی بشارت وکرامت میں اضافہ کرے گا اور اہل عذاب کے ساتھ ہمکلامی ان کی حسرت اور ان کے خسارے میں اضافہ کرے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم اعهد اليكم يابنى ادم الاتعبدوا الشيطان انه لكم عدوٌ مبين (یٰسٓ ۶۰)

اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا واضح دشمن ہے۔

علاوہ اس کے جتنے کتاب وسنت میں ارشادات آئے ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مخلوق کے محاسبہ کرنے کا حکم دیں گے وہ اللہ کے حکم کے ساتھ حساب لیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل ایمان کے حساب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لیں گے اور کفار کا حساب فرشتوں کے ذمے لگائیں گے۔ اور ظاہر کتاب وسنت جس چیز پر دلالت کرتے ہیں وہ وہی ہے جو ہم ذکر کر چکے ہیں اور اس بارے میں تمام اقوام میں سے صحیح ترین قول کی طرف اشارہ کر چکے ہیں۔

جب حساب وکتاب مکمل ہو جائے گا تو پھر اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ اس لئے کہ وزن کرنا جزا عطا کرنے کے لئے ہے۔

ابو یوسف زاہد کا قول:

۲۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ میں نے سنا ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبداللہ سعد بن ابراہیم عبدوی سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا ابراہیم بن ابی طالب سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا اسحاق بن ابراہیم بن مخلد حنظلی سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا اپنے والد سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوسفیان زاہد سے:

وہ کہتے تھے میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ ہمارے حساب کی ذمہ داری غیر اللہ کے ذمہ ہے۔ اس لئے کہ کریم ذات ہی درگذر کرے گی۔

فرشتے کیا معاف کر سکتے ہیں؟

۲۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے کہ ہمیں خبر دی حسین بن صفوان نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے، اس نے کہا مجھے حدیث بتائی ہے حسین بن عمرو نے یحییٰ بن ہمان سے، انہوں نے کہا سفیان ثوری نے کہا:

میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ میرا حساب میرے والد کے سپرد ہو، اس لئے کہ میرا رب میرے لئے میرے والد سے بہتر ہے۔

''امام بیہقی کا قول'':

امام بیہقی فرماتے ہیں:

مذکورہ مفہوم ایک مسند حدیث میں مروی ہے۔ لیکن قوی خیال ہے کہ وہ موضوع روایت ہے۔ میں نے اس کے نقل کرنے کی جسارت نہیں کی تھی۔ پھر میں نے اسے مذکورہ حضرات کے ہاں شہرت کی بناء پر نقل کیا ہے۔ میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں۔

---

(۲۵۹)......أخرجه البخاري (۹/۱۶۲) عن يوسف بن موسىٰ. به.

(۲۶۱)...... أخرجه البيهقي في الشعب (۲/۲۱۹ ب) من طريق ابن أبي الدنيا أيضاً

ایک متروک الحدیث راوی سے اعرابی کا واقعہ

۲۶۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ''التاریخ'' میں کہ ہمیں بات بیان کی ہے ابومحمد حسن بن محمد بن اسحٰق کے زھری نے، اس نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے محمد ذکریا غلابی نے، اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد عیشی نے، انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی ہے میرے والد نے اپنے چچا سے، انہوں نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے ابوہریرہ سے کہ انہوں نے کہا کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ مخلوق کا حساب کون لے گا قیامت کے دن؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوب جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ حساب لے گا۔ اعرابی نے سوال کیا واقعی اللہ تعالیٰ حساب لے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، ہاں اللہ تعالیٰ حساب لے گا۔ تو اعرابی نے کہا، رب کعبہ کی قسم پھر ہم نجات پا جائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا، اعرابی وہ کیسے؟ اعرابی نے جواب دیا، اس لئے کریم جب قادر ہے تو وہ معاف کر دے گا۔

۲۶۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن علی بن علی بن محمد مقری اسفرائنی نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن محمد بن اسحٰق نے، پھر اس نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل بات ذکر کی ہے۔ اس میں محمد بن زکریا غلابی کا تفرد ہے۔ عبیداللہ بن محمد بن عائشہ سے اور غلابی خود بھی متروک الحدیث ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ محاسبہ انبیاء اور شہداء کی شہادت کے ساتھ ہوگا۔

ارشاد فرمایا:

۱:.....وجیئ بالنبیین والشھداء وقضی بینھم با لحق وھم لایظلمون (الزمر ۶۹)

انبیاء اور شہداء کو لایا جائے گا اور لوگوں کے مابین انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔ ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

قیامت میں رسولوں اور امتیوں سے ایک دوسرے کی بابت سوال ہونا ہے

ایک اور مقام پر ارشاد ہے۔

۲:.....فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و جئنابک علی ھؤلآء شھیدا (النسآء ۴۱)

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو ان پر بطور گواہ لائیں گے۔

اس دوسری آیت میں لفظ شہید یعنی گواہ سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اس لئے کہ ہر امت کا گواہ اس امت کا اپنا نبی ہوگا اور پہلی آیت میں شہداء یعنی گواہوں سے مراد ظاہر یہی ہے کہ اعمال کے لکھنے والے فرشتے و کاتب مراد ہیں۔ ہر امت اور اس کا رسول حاضر کیا جائے گا اور قوم سے سوال کیا جائے گا کہ:

ماذا اجبتم المرسلین؟

---

(۲۶۲)..... اخرجه ابن النجار کما فی کنز العمال (۳۹۷۴۹) عن أبی هریرة

(۲۶۳)..... میزان الاعتدال (۳/۵۵۰ رقم ۷۵۳۷) قال الذهبی : محمد بن زکریا الغلابی البصری الأخباری أبوجعفر عن عبدالله بن رجاء الغدانی وأبی الولید والطبقة وعنه أبوالقاسم الطبرانی وطائفة وهو ضعیف وقد ذکره ابن حبان فی کتاب الثقات وقال : یعتبر بحدیثه إذا روی عن ثقة وقال ابن منده تکلم فیه وقال الدارقطنی یضع الحدیث.

تم لوگوں نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟

اور رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ:

ماذا اجبتم؟

تمہیں امتیوں سے کیا جواب ملا تھا۔

اللہ کے رسول جواب دیں گے:

لاعلم لنا انک انت علام الغیوب (مائدہ ۱۰۹)

ہمیں کوئی علم نہیں، بے شک تو ہی غیب کو جاننے والا ہے۔

(اس آیت کا مطلب ہے کہ) گویا کہ انبیاء و رسول بھول چکے ہوں گے کہ لوگوں نے ان کو کیا کیا جواب دیئے تھے اور ان کے دلوں کی گہرائیوں میں اللہ تعالیٰ کی ہیبت بیٹھ چکی ہوگی۔ لہذا اسی ساعت میں وہ جواب بھول جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کو مضبوط اور ثابت قدم بنائیں گے اور ان کے لئے یادداشت بیان فرمائیں گے، لہذا پھر وہ اس بات کی شہادت دیں گے جو ان کی امتوں نے ان کو جواب دیئے تھے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں:

بے شک بعض امت اپنے رسول کو جھٹلا دے گی اور کہے گی ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔

امت محمدیہ اور حضرت نوح علیہ السلام کی تائید

۲۶۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے، انہوں نے کہا ہمیں بات بیان کی ہے محمد بن عبدالوھاب فرّاء نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے جعفر بن عون نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اعمش نے ابو صالح سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ حضرت نوح علیہ السلام قیامت کے دن بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے اللہ کا پیغام لوگوں کے پاس پہنچا دیا تھا۔ وہ عرض کریں گے، جی ہاں، میں نے پہنچا دیا تھا۔ لہذا آپ کی امت کو طلب کیا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا نوح علیہ السلام نے تم لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہمارے پاس نہ ہی کوئی ڈرانے والا آیا تھا اور نہ ہی کوئی ہمارے پاس آیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام سے سوال ہوگا کہ آپ کے گواہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام جواب دیں گے کہ میرے گواہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کی امت ہے۔ پھر (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ تم لوگوں کو (اے امت محمدیہ) لایا جائے گا اور تم لوگ یہ گواہی دو گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہنچایا تھا، یہی بات مذکور ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے اندر:

وکذالک جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً (البقرہ ۱۴۳)

اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے تا آنکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو جائے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اسحاق بن منصور سے، جعفر بن عون سے۔ اور اسی مفہوم کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اعمش سے اور روایت کیا ہے اس کو ابو معاویہ نے اعمش سے۔ انہوں نے حدیث میں فرمایا:

کوئی نبی قیامت کے دن ایسا بھی آئے گا کہ اس کے ساتھ صرف تین امتی ہوں گے اور بعض کے ساتھ چار امتی ہوں گے۔ بعض کے ساتھ صرف دو امتی ہوں گے۔ یہاں تک کہ کوئی نبی ایسا بھی آئے گا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہیں ہوگا۔ ان نبیوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا آپ لوگوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے، جی ہاں، ہم نے پیغام پہنچایا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا، ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا ان نبیوں نے تمہیں اللہ کا پیغام دیا تھا۔ وہ منع کر دیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر نبیوں سے پوچھا جائے گا کون تمہارے بارے میں گواہی دیتا ہے کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا تھا؟ نبی جواب دیں گے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلائی جائے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی گواہی دیں گے کہ ان نبیوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا تھا (اس لئے کہ یہ امت قرآن مجید میں تمام نبیوں کے تبلیغ کرنے کی وضاحت پڑھ چکے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس امت کے لوگوں سے پوچھا جائے کہ تمہیں اس بات کا کیسے علم ہے کہ نبیوں نے اپنی امتوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا؟ لہذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی جواب دیں گے کہ ہمارے پاس ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کتاب لے کر آئے تھے اور انہوں نے ہمیں یہ خبر دی تھی کہ نبیوں نے اللہ کا پیغام اپنی امتوں کو دیا تھا۔ لہذا ہم نے اس کی تصدیق کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگوں نے سچ کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی بات اللہ کی کتاب میں اس آیت میں ہے:

وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا (البقرہ ۱۴۳)

اسی طرح ہم نے تمہیں امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور پیغمبر آخر الزمان تم پر گواہ بنیں۔

۲۶۵:......ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدالجبار نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو معاویہ نے، پھر اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اعمال کے صحیفے اور فرشتے گواہ ہوں گے

یہ تو وہ تفصیل تھی جو نبیوں اور ان کی امتوں کے مابین سوال و جواب اور شہادت اور گواہوں کے بارے میں تھے۔ باقی رہا ہر قوم کا انفرادی طور پر معاملہ تو ہر امت اور ہر قوم پر انفرادی طور پر گواہ ان کے اعمال کا صحیفہ ہوگا اور اس کے کاتب فرشتے یعنی اعمال لکھنے والے گواہ ہوں گے۔ اس لئے کہ ہر شخص کو دنیا میں یہ بتادیا گیا تھا کہ اس پر دو فرشتے مقرر ہیں، جو اس کے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کو لکھ لیتے ہیں۔ (لہذا وہ فرشتے گواہی دیں گے اور ان کی وہ تحریر اور اعمالنامے کے صحیفے شہادت دیں گے)۔ اس کے علاوہ انسانی اعضاء و جوارح بھی اپنے خلاف گواہی دیں گے۔

اپنے اعضاء کے انسان کے خلاف شہادت دینے کی خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے۔

انسان کے خلاف اس کے اپنے اعضاء گواہی دیں گے

ارشاد ہوا:

۱:......یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون (النور ۲۴)

(قیامت کا دن وہ ہوگا) جس دن (لوگوں کے خلاف) ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر گواہی دیں گے جو کچھ وہ عمل کر رہے تھے۔

(۲۶۴)... أخرجه البخاري (۱۳/۳۱۶ فتح) عن إسحاق به.

نیز ارشاد باری ہے:

۲:..... وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم ولکن ظننتم ان اللّٰہ لایعلم کثیرا مما تعملون (فصلت ۲۲)

اور تم اس بات کے خوف سے تو پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے، بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر نہیں ہے۔

۳:..... وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطلق کل شیءٍ (فصلت ۲۱)

وہ اپنے چمڑوں (یعنی اپنے اعضاء) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی ہے؟ وہ کہیں گے کہ جس اللہ نے سب چیزوں کو گویائی بخشی، اسی نے ہم کو بھی گویائی دی (اور گواہی دینے کا حکم دیا)۔

۴:..... الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانو یکسبون (یٰس ۶۵)

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا کر بند کر دیں گے اور ہم ان کے ہاتھوں کو بلوائیں گے اور ان کے پیر گواہی دیں گے اس کی جو کچھ وہ عمل کرتے تھے۔

ہم نے حضرت ثابت کی روایت میں حضرت انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ ہنس پڑے۔ پھر خود فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ میں کیوں ہنسا؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بندے کے اپنے رب سے مخاطب ہونے سے، بندہ کہے گا کہ اے میرے رب کیا آپ مجھے ظلم سے پناہ دیں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جی ہاں ضرور۔ بندہ کہے گا میں اپنے نفس پر بخششیں نہیں کرتا مگر گواہ کے ساتھ جو مجھ سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

کفی بنفسک الیوم علیک شھیداً وبالکرام الکاتبین شھوداً

تو آج اپنا آپ ہی کافی ہے گواہ اور کراماً کاتبین فرشتے گواہ ہیں۔

پھر اس کے مکنہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا کہ تم بولو، سو وہ اس کے اعمال کے بارے میں بولیں گے۔ پھر بندے اور کلام کے مابین تخلیہ کر دیا جائے گا۔ پھر بندہ کہے گا دوری ہو، دوری ہو، میں تمہارا ہی تو دفاع کرتا تھا۔

۲۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحق صنعانی نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابونضر نے اشجعی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے عبید بن مکتب سے، انہوں نے فضیل بن عمرو سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے انس بن مالک سے، پھر اس نے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔ امام مسلم نے اس کو صحیح مسلم میں ابوبکر بن نضر سے روایت کیا ہے۔

ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث رؤیت میں روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بندے سے ملیں گے اور فرمائیں گے کہ اے فلاں بن فلاں، کیا میں نے تجھے عزت نہیں بخشی؟ اور تجھے سرداری دی، تجھے جوڑا بنایا، تیرے اونٹ اور گھوڑے تابع فرمان کر دیئے، جن کی گردن جھکا کر تم ان پر سوار ہوتے ہو اور اس سے اپنی حفاظت کا سامان کرتے ہو۔ بندہ جواب دے گا، جی ہاں یا رب۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرا کیا یہ یقین تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ بندہ عرض

---

(۲۶۶)..... اخرجه مسلم (۴/۲۲۸۰) عن أبی بکر بن النضر بن أبی النضر . به.

کرے گا کہ نہیں، میرا یہ خیال نہیں تھا۔ لہذا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج میں تجھے اس طرح بھلا دیتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ پھر دوسرے بندے سے ملیں گے، اس سے بھی پہلے جیسے سوال و جواب کریں گے۔ وہ بھی اسی طرح جواب دے گا۔ پھر تیسری شخص سے ملاقات کریں گے اور اس کے ساتھ بھی پہلے دو کی طرح سوال و جواب کریں گے، مگر وہ جواب میں یہ کہے گا کہ اے اللہ میں تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیری کتاب کے ساتھ اور تیری رسول کے ساتھ اور میں نے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، صدقے کئے۔ اس سے کہا جائے گا کہ اب ہم تیرے اوپر اپنا گواہ اٹھائیں گے۔ وہ انسان دل ہی دل میں سوچے گا کہ کون میرے اوپر کوئی شہادت دے گا۔ پھر اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کی ران سے کہا جائے گا تو بول۔ لہذا اس کی ران بولے گی اور اس کا گوشت اور اس کی ہڈی اس کے عمل کے بارے میں کہ اس نے کیا کیا۔ یہ اس لئے کہ وہ اپنے نفس سے مجبور ہو جائے اور یہ وہی منافق ہوگا اور یہ وہی شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔

۲۶۷:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن عبداللہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے بشر بن موسیٰ نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حمید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مذکورہ حدیث۔ اور یہی حدیث مسلم میں بھی ہے۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ قیامت میں بعض لوگوں کے خلاف ان کی زبانیں شہادت دیں گی (اور بعض لوگ اپنے غلط اعمال سے) انکار کریں گے تو ان کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور ان کے خلاف ان کے اعضاء و جوارح گواہی دیں گے۔

عین ممکن ہے کہ یہ انکار منافقین کی طرف سے ہو اور جیسے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ منافقوں کی طرف سے ہو اور تمام کافروں کی طرف سے ہو جن کے بارے میں اللہ چاہے گا کہ جب وہ دیکھیں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل اخلاص کے گناہوں کو معاف فرما رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی گناہ بڑا نہیں ہے جس کو وہ نہ بخشیں، سوائے شرک کے تو یہ لوگ آپس میں کہیں گے کہ ہمارا رب گناہوں کو معاف فرما رہا ہے، لیکن شرک معاف نہیں کر رہا، لہذا اب آجاؤ ہم مل کر کہیں گے کہ ہم لوگ گناہگار تھے، لیکن مشرک نہیں تھے۔ جب وہ شرک کو چھپائیں گے تو اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ ان کے منہ پر مہر کر دو، لہذا ان کے منہ سیل بمہر کر دیئے جائیں گے۔ پھر ان کے ہاتھ بولیں گے اور ان کے پیر شہادت دیں گے کہ وہ شرک کرتے تھے اور فلاں فلاں عمل کرتے تھے۔ اب مشرک سمجھ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی، یہی ارشاد باری ہے اس آیت میں:

يومئذ يود الذين كفروا وعصوا الرسول لو تسوى بهم الارض ولا يكتمون الله حديثا (النسآء ۴۲)

قیامت کے دن کافر اور رسول کے نافرمان چاہیں گے کہ کاش کہ ان پر زمین برابر کر دی جاتی اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔

اور یہی مفہوم ہے اس حدیث کا جسے ہم نے روایت کیا ہے سعید بن حبیب سے ابن عباس سے کہ وہ اس بارے میں سوال کئے گئے تھے تو انہوں نے یہی ذکر فرمایا۔

---

(۲۶۷)..... أخرجه مسلم (۴/۲۲۷۹، ۲۲۸۰) عن محمد بن أبي عمر عن سفيان. به.

وقوله (أي فل) قال النووي معناه أي فلان وهو ترخيم على خلاف القياس وقيل هي لغة بمعنى فلان حكاها القاضي.

گناہگاروں کے گناہ کے بارے میں زمین گواہی دے گی

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ زلزلت میں ارشاد فرمایا کہ:

یومئذ تحدث اخبارھا (زلزلۃ:۴)

قیامت کے دن زمین اپنی خبریں بیان کر دے گی۔

ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کر چکے ہیں کہ ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر مرد اور عورت کے بارے میں زمین اس عمل کی شہادت دے گی جو اس کی پیٹھ پر کیا تھا، لہذا وہ اس طرح کہے گی کہ اس انسان نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا، یہی ہیں اس کی خبریں جن کے بیان کرنے کی خبر قرآن نے دی ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث ایسی ہیں جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ اہل ایمان کی کثیر تعداد جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہوں گے اور کثیر تعداد بڑا آسان حساب لئے جائیں گے اور کثیر تعداد سخت حساب لئے جائیں گے۔

وہ ستر ہزار خوش نصیب جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے

۲۶۸:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابو جعفر بن علی بن دحیم شیبانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن فضیل نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حصین نے کہ میں نے سنا تھا سعید بن جریر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تھا:

کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اس کے بعد آپ گھر میں چلے گئے اور ان کے بارے میں کوئی وضاحت نہ فرمائی۔ لوگوں نے اپنی اپنی قیاس آرائیاں کیں اور بولے کہ ہم لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں، ہم نے اللہ کے رسول کی اتباع کی ہے، وہ لوگ ہم میں ہوں گے یا ہماری وہ اولادیں ہوں گی جو اسلام میں پیدا ہوئیں، ہم تو جاہلیت کے دور میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے کبھی داغ نہیں دلوائیں ہوں گے، جنہوں نے کبھی جادو منتر نہیں کروائے ہوں گے، جنہوں نے کبھی بدشگونی و بدفالی نہیں پکڑی ہوگی بلکہ محض اپنے رب پر توکل کئے ہوں گے۔ (یہ سن کر) حضرت عکاشہ بن محصن نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ان میں سے ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جی ہاں تو ان میں سے ہوگا۔ پھر ایک اور آدمی نے کہا، کیا میں بھی ان میں سے ہوں گا یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عکاشہ تم سے اس اعزاز کے ساتھ سبقت لے گئے ہیں۔

مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے۔

اور بخاری نے اس حدیث کو عمران بن میسرہ سے، انہوں نے ابن الفضیل سے روایت کیا ہے۔

---

(۲۶۸).....اخرجہ مسلم (۱/ ۲۰۰) عن ابن ابی شیبة. بہ.

واخرجہ البخاری (۱۰/ ۱۵۵) فتح عن عمران بن میسرة عن ابن فضیل. بہ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ستر ہزار میں سے ہر ایک فرد کے ساتھ ستر ہزار کا داخلہ

اور ہم نے اس حدیث کو عمرو بن حزم سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے تین دن تک نظروں سے اوجھل رہے۔ صرف فرض نماز کے لئے باہر آتے تھے، آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل کریں گے۔ میں نے گزشتہ تین روز میں مزید لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کی التجا کی ہے تو میں نے اپنے رب کو، پالنے والا، مجد و بزرگی والا اور کرم کرنے والا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ستر ہزار میں سے ہر ایک بندے کے ساتھ ستر ستر ہزار کی تعداد جنت میں بغیر حساب کے داخلہ کے لئے دیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عرض کی اے رب میری امت اتنی بڑی تعداد کو پہنچ جائے گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے لئے یہ تعداد اہل دیہات سے مکمل کروں گا۔

ہم نے اس روایت کو کتاب البعث والنشور میں بھی درج کیا ہے۔

جس سے مناقشہ کیا گیا وہ تباہ ہو جائے گا

۲۶۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن اسحق نے بطور املاء کے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو مسلم اور یوسف بن یعقوب نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سلیمان بن حرب نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ایوب سے، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حوسب عذب

جو شخص حساب لیا گیا وہ عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

(اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا پھر کیا مطلب ہوگا:

فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا (انشقاق ۷۔۸)

بہر حال جو شخص اپنا اعمال نامہ اپنے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا عنقریب وہ آسان حساب لیا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حساب یسیر سے مراد ہے صرف حساب پیش کرنا یا صرف بندے کا پیش ہونا ہے۔ لیکن جو شخص مناقشہ کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ (یعنی جس سے کیوں کے ساتھ سوال کیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا) اس لئے کہ کیوں کا جواب کسی کے پاس نہیں ہے۔ اس کو بخاری نے اپنی صحیح میں سلیمان سے روایت کیا ہے۔

اور مسلم نے اس کو ابو الربیع سے حماد سے روایت کیا ہے۔

آسان حساب اور مناقشہ کی وضاحت

۲۷۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو زرعہ رازی الدمشقی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن خالد وہبی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحق نے۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ

---

(۲۶۹) اخرجہ البخاری (۸۔ ۱۹۹ فتح) عن سلیمان بن حرب بہ۔ ومسلم (۴۔ ۲۲۰۴) عن ابی الربیع العتکی وابی کامل قالا حدثنا حماد بن زید بہ۔

نے کہ خبر دی ہے احمد بن جعفر قطیعی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن احمد نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میری والد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن ابراہیم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحاق نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالواحد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اپنی بعض نماز میں دعا کرتے تھے:

اللھم حاسبنی حساباً یسیراً

اے اللہ میرا آسان حساب کیجیو۔

فلما انصرف قلت یارسول اللّٰہ ماالحساب الیسیر؟

آپ جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! آسان حساب کیا ہوتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی انسان کے نامہ اعمال کو دیکھ کر اس سے درگذر کرلیا جائے گا اور جس کے حساب میں کیوں؟ پوچھ لیا گیا وہ ہلاک ہوجائے گا۔ ہاں ہر وہ تکلیف جو کسی مؤمن کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس انسان کے لئے کفارہ بنادیتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ کانٹا جو اس کو چبھتا ہے وہ بھی کفارہ بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے ساتھ سرگوشی اور معافی

۱۷۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے کہ خبر دی ہے ابوبکر اسماعیلی نے کہ مجھے خبر دی ہے حسن بن سفیان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ھدبہ بن خالد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ھمام بن یحییٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتادہ نے صفوان بن محرز سے، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ نے کیا سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نجویٰ اور سرگوشی کے بارے میں کیا فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو اپنے قریب کریں گے۔ یہاں تک کہ اس پر اتنا سایہ رکھیں گے اور اس کو دیگر لوگوں سے چھپادیں گے۔ پھر فرمائیں گے اے میرے بندے، کیا تم اپنا فلاں فلاں گناہ جانتے ہو؟ بندہ عرض کرے گا جی ہاں اے اللہ یہاں تک کہ جب اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرالیں گے اور وہ دل ہی دل میں سوچے گا کہ آج وہ نہیں بچے گا، بس آج تو وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بندے میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور آج میں ان گناہوں کو معاف کردیتا ہوں تیرے واسطے۔ اس کے بعد اس کو اپنے حساب کی کتاب دیا جائے گا۔ جہاں تک کافر اور منافق کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں تو گواہ یہ کہیں گے یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھے تھے۔ خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے، انہوں نے ہمام سے اور بخاری و مسلم نے اس کو دوسرے طریقہ سے حضرت قتادہ سے بھی روایت کیا ہے۔

---

(۲۷۰)..... اخرجه عبدالله بن احمد (۴۸/۲)، الحاكم (۵۷/۱) من طريق.

احمد بن حنبل بن إسماعيل. به وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي

(۲۷۱)..... اخرجه البخاری (۹۶/۵ فتح) عن موسى بن إسماعيل عن همام. به.

واخرجه البخاری (۳۵۳/۸) من طريق سعيد وهشام قال حدثناقتادة. به.

واخرجه مسلم (۲۱۲۰/۴) من طريق هشام الدستوائی عن قتادة. به.

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

مومن کو اللہ قریب کرے گا کا مطلب ہے اپنی خاص عنایت سے اور اپنے خاص کرم سے بندے کو مقرب بنادے گا اور اس پر اپنا سایہ رکھ دے گا۔ مطلب ہے اپنا میلان اپنی شفقت اور اپنی رعایت مراد ہے۔

حضرت ابن عطیہ کا ارشاد:

۲۷۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعید ابن ابی عمرو نے کہ خبر دی ہے ابوعبداللہ صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابودنیا نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن صالح نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر نے اشعث سے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شمر بن عطیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

ان ربنا لغفور شکور (فاطر۳۴)

بے شک ہمارا رب البتہ معاف کرنے والا، قبول کرنے والا ہے۔

دراصل یہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا مقولہ بیان فرمایا ہے کہ وہ جنت میں داخلے کے بعد یہ کہیں گے، ابن عطیہ نے فرمایا کہ آیت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ عمل جو انہوں نے گناہ کئے تھے معاف کردیئے ہیں اور ان کی وہ خیر قبول کر لی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتائی تھی اور انہوں نے اس پر عمل کئے تھے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے عمل کا ثواب دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

۲۷۳:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی دینار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے طاؤس سے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے تھے:

کل ابن ادم خطاء الا مارحم اللّٰہ

آدم کی ساری اولاد گناہگار ہے، مگر جس پر اللہ نے رحم کیا۔

یعنی اللہ کی رحمت سے کوئی بچ گیا تو بچ گیا ورنہ سب گناہگار ہیں۔ (مترجم)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

۲۷۴:.....فرمایا کہ خبر دی ہے ابن ابی دنیا نے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے سعدویہ نے ابن مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے حسن سے، وہ کہتے تھے کہ:

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس کے گناہ کی جزا نہیں دیتے، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے ہرگز کسی بندے کو خیر اور شر کی جزاء اور بدلہ نہیں دیا مگر وہ ہلاک ہوگیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کی نیکیاں دوگنی کردیتے ہیں اور اس کی غلطیاں اس سے ساقط

(۲۷۲)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۵/۲۵۳) لسعيد بن منصور وعبد بن حمد وابن أبي الدنيا وابن أبي حاتم والمصنف عن شمر بن عطية. به.

کردیتے ہیں۔

شیخ حلیمی کا ارشاد:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل ایمان میں سے جو شخص اللہ کی رحمت سے قریب تر ہوگا اس کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کردیں گے اور کچھ بعید نہیں ہے کہ کفار میں سے بھی کوئی شخص اللہ کی ناراضگی کے قریب تر ہو لہٰذا اس کو بھی بغیر حساب کے جہنم میں داخل کردیں۔

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولا یسئل عن ذنوبھم المجرمون (القصص ۷۸)

کہ مجرم اپنے گناہوں کی بابت نہیں پوچھے جائیں گے۔(یعنی ان سے ان کے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا)۔

اور دوسری آیت میں ارشاد ہے:

۱:......فاذا انشقت السمآء فکانت وردۃ کالدھان (الرحمٰن ۳۷)

جب آسمان پھٹ پڑے گا اور رنگے ہوئے چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔

۲:......فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان (الرحمٰن ۳۹)

اس دن کوئی انسان اور نہ کوئی جن سے اس کے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔

۳:......یعرف المجرمون بسیماھم فیؤخذ بالنواصی والاقدام (الرحمٰن ۴۱)

مجرم اپنی اپنی نشانیوں سے پہچانے جائیں گے، لہٰذا اپنی پیشانیوں اور قدموں سے پکڑے (اور گھسیٹے جائیں گے)

ان مذکورہ تینوں آیات کا ظاہر مفہوم یہی ہے کہ قیامت میں گناہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں سوال و جواب نہیں کیا جائے گا۔ یعنی حساب و کتاب نہیں ہوگا بلکہ ان کی پیشانیوں سے پہچان کر ان کو پیشانیوں اور قدموں سے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال اجائے گا۔ جبکہ آنے والی چند آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کا حساب ہوگا، پوچھ گچھ ہوگی۔(مترجم)

اور ارشار باری تعالیٰ ہے:

۱:......احشروا الذین ظلموا وازواجھم وما کانوا یعبدون من دون اللّٰہ فاھدوھم الی صراط الجحیم وقفوھم انھم مسئولون (الصافات ۲۲۔۲۴)

جمع کرو ظالموں (گناہگاروں) کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور (اللہ کے سوا) جن کی وہ عبادت کرتے تھے پھر ان کو جہنم کے راستے پر روانہ کردو۔ اور ہاں روک لو ان کو بے شک ان سے سوال و جواب ہوگا۔

۲:......فو ربک لنسئلنھم اجمعین عما کانوا یعملون (الحجر ۹۲۔۹۳)

پس قسم ہے تیرے رب کی، ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے اس کے بارے میں جو کچھ وہ عمل کرتے تھے۔

ان آیات میں واضح طور پر موجود ہے کہ گناہگاروں سے ضرور پوچھا جائے گا بلکہ کلام میں زور اور تاکید کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر قسم بھی کھائی ہے کہ ضرور سوال ہوگا۔ سورۃ قصص اور سورۃ رحمٰن کی مذکورہ آیات سے سوال و جواب کی نفی ثابت ہو رہی ہے اور صافات اور حجر کی آیات سے اثبات ہو رہا ہے۔ بظاہر آیات کے مفہوم میں تضاد اور اختلاف ہے، جبکہ قرآن نے واضح طور پر اس بات کو مسترد کردیا ہے۔ سورۃ النساء میں کہ:

لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً

اگر قرآن غیراللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف ہوتا۔یعنی اس میں کوئی اختلاف وتضاد نہیں ہے۔

لہٰذا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیات نقل کرنے کے بعد ان میں تطبیق یعنی باہم مطابق ہونا بیان فرمایا ہے اور ظاہر تضاد کو رفع فرمایا ہے۔(مترجم)

فرماتے ہیں کہ:

ان آیات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ان آیات کے مفہوم میں جمع وتطبیق کی صورت وہ ہے جو ہم نے روایت نقل کی ہے علی بن ابی طلحہ سے۔ انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ (جن آیات میں سوال نہ کیا جانا مذکور ہے ان سے مراد یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ ان سے ان کے گناہوں کے بارے میں یہ نہیں پوچھے گا کہ وہ کیا کیا تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی تفصیل ان سے بھی زیادہ جانتا ہے بلکہ ان سے پوچھنے کی بجائے ان سے کہے گا کہ تم نے ایسے ایسے گناہ کئے تھے (لہٰذا تمہیں پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال جائے گا)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

ہم نے کلبی سے ابی صالح سے حضرت ابن عباس کی روایت اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں نقل کی ہے:

ولا يسئل عن ذنوبهم المجرمون (قصص ۷۸)

کہ مجرم اپنے جرائم کے بارے میں نہیں پوچھے جائیں گے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ کافروں سے ان کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں ہوگا بلکہ ہر کافر اپنی خاص علامات سے پہچانا ہوا ہوگا اور معروف ہوگا کہ یہ کافر ہے۔اس پہچان کی بناء پر اس کے لئے جہنم میں داخل ہوگا۔جرم کی تفصیل پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔(مترجم)

یعنی اس روایت کے مطابق ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بقول یہ آیت کافروں پر محمول ہے۔

اور سورۃ الرحمٰن کی آیت:

فيومئذ لايسئل عن ذنبه انس ولا جان . (الرحمٰن ۳۹)

کہ اپنے گناہ کے بارے میں کسی جن وانس سے سوال نہیں ہوگا۔

یعنی جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور لپیٹ دیا جائے گا اس دن کسی جن وانس سے اس کے گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا اور یہ عمل حساب وکتاب سے فارغ ہوجانے کے بعد ہوگا۔علاوہ ازیں ہر ایک مصروف بھی ہوگا۔لہٰذا مجرم اپنی اپنی نشانیوں سے پہچانے جائیں گے۔کافر اپنے چہرے کی سیاہی سے اور آنکھوں کے نیل گوں ہونے سے اور مؤمن وضو کے اثر سے ہاتھوں اور چہرے کے روشن ہونے سے۔

۲۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبید الرحمٰن دھان نے کہ خبر دی ہے حسین بن محمد ہارون نے کہ خبر دی ہے کہ لباد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن بلال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مروان نے کلبی سے، پھر اس نے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔

مذکورہ آیات کے بارے میں شیخ حلیمیؒ کا قول:

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ مجرم اپنے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھے جائیں گے اور اس دن اپنے گناہ کے بارے میں کسی جن اور انسان سے سوال نہیں ہوگا کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن اور کافر کی تمیز کرنے کا اور فرق سمجھے اور واضح کرنے کا سوال نہیں ہوگا۔یعنی فرشتوں کو اس بات کی ضرورت اور احتیاج نہیں ہوگی کہ وہ قیامت کے دن کسی کے بارے میں سوال کریں اور کہیں کہ تیرا گناہ کیا تھا؟ اور تو دنیا میں کیا کرتا تھا؟ بلکہ ہر

شخص اپنے بارے میں خود یہ خبر دے گا کہ وہ مؤمن تھا یا کافر تھا۔

علاوہ ازیں مؤمن تروتازہ چہروں والے شرح صدر والے اور مطمئن ہوں گے جبکہ ان کے مقابلے میں مشرک منہ کالے، آنکھیں گندی اور کبیدہ خاطر ہوں گے۔ جب فرشتوں کو حکم ہوگا مجرموں کو آگ کی طرف ہانکنے کا اور موقف پر ان کو اہل ایمان سے علیحدہ کرنے کا تو ان کے مناظر ان کے گناہوں کو سمجھنے اور جاننے کے لئے کافی ہوں گے۔ (ان سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ مترجم)

امام بیہقیؒ کا قول:

امام بیہقی فرماتے ہیں:

یہ ہے وہ تفصیل جو شیخ حلیمی نے ذکر فرمائی ہے عین ممکن ہے کہ یہ اسی راویت سے ماخوذ ہے جو ہم نے تفسیر کلبی سے نقل کی ہے اور اس کے معنی کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے مقاتل بن سلیمان نے آخری آیت کے بارے میں۔ مگر انہوں نے حساب سے فراغت کا ذکر نہیں کیا اور **و لا یسئل عن ذنوبھم المجرمون** کے بارے میں کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار مکہ یہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس ذکر ہوتا یعنی پہلے لوگوں کی خبر ہوتی اور اطلاع ہوتی کہ وہ کس وجہ سے ہلاک کئے گئے ہیں تو ہم اللہ کے مخلص بندے بن جاتے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مجرم ان کے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھے جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ اس امت کے مجرم امم سابقہ کے مجرموں کے بارے میں نہیں پوچھے جائیں گے جو دنیا میں عذاب میں مبتلا کئے گئے تھے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال خبیثہ کو اور ان کے علم کو خود محفوظ کر لیا ہے۔

۲۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے استاذ ابو اسحٰق نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بتائی ہے عبدالخالق بن حسن نے خبر دی ہے عبداللہ بن ثابت نے کہ خبر دی ہے مجھے میرے والد نے ھذیل سے، اس نے مقاتل سے پھر اس سے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔

۲۷۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن حسین نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ورقاء نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے مجاہد سے اس آیت کے بارے میں کہ کوئی جن وانس اپنے گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتے مجرم کے بارے میں سوال نہیں کریں گے، نہ کسی انسان سے اور نہ ہی کسی جن سے، بلکہ ان کو ان کی علامتوں سے پہچانیں گے۔ یعنی مجاہد کے بقول عدم سوال کا تعلق فرشتوں کے ساتھ ہے۔ (مترجم)

امام بیہقیؒ کا قول:

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ جس نے یہ گمان کیا ہے کہ کفار اسلامی شرائع کے مخاطب نہیں ہیں، اس نے یہ بھی گمان کیا ہے کہ وہ ان امور کے بارے میں نہیں پوچھے جائیں گے جو کچھ وہ جانتے ہیں۔ ان کی ملتیں جس امر کو تقاضا کرتی ہیں اگرچہ وہ امور اسلام میں گناہ ہوں، ہاں البتہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اور اس کے رسولوں کے بارے میں اور فی الجملہ ایمان کے بارے میں پوچھے جائیں گے اور ہم نے اہل تفسیر سے جو کچھ نقل کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

---

(۲۷۷).....قال السیوطی فی الدر المنثور (۶/۱۴۵) أخرجه آدم وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر والمصنف فی الشعب.

فصل:......اعمال کا وزن کرنا

جب حساب وکتاب کا مرحلہ گذر چکے گا تو اس کے بعد اعمال وزن کئے جائیں گے اور ایک خاص ترازو میں تولے جائیں گے۔ یہ وزن اجر اور جزا دینے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ یہ وزن کا معاملہ محاسبہ کے بعد ہو کیونکہ حساب تو اعمال ثابت کرنے کے لئے ہے اور وزن ان کی مقداریں واضح کرنے کے لئے تاکہ اجر وثواب اسی اندازے اور مقدار کے مطابق دیا جائے۔

وزن اعمال کا اثبات قرآن مجید سے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱)...... ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئًا (الانبیآء ۴۷)

ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھیں گے، کسی نفس پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اعمال کا وزن کیا جانا حق ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۲) ..... والوزن يومئذ الحق (اعراف ۸)

قیامت کے دن اعمال کا تولنا حق ہے اور سچ ہے۔

جس کے اعمال کا پلہ بھاری ہوا وہ کامیاب ہو گیا

(۳)......فمن ثقلت موازينه فاولئك هم المفلحون (اعراف ۸)

جن اشخاص کے اعمال والے پلڑے بھاری ہو گئے بس وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

جن لوگوں کے پلڑے ہلکے پڑ گئے وہ لوگ خسارے میں ہوں گے

(۴)...... ومن خفت موازينه فاولئك الذين خسروا انفسهم بما كانوا باياتنا يظلمون (اعراف ۸۔۹)

جن لوگوں کے پلڑے اور ترازو ہلکے ہو گئے بس وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا تھا، اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظلم کرتے تھے۔

قیامت کا سائرن بجتے ہی لوگ تمام رشتے ناتے خوف کے مارے ختم کر بیٹھیں گے

ارشاد باری ہے:

(۵)......فاذا نفخ في الصور فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساء لون (المؤمنون ۱۰۱)

جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان رشتے ناتے نہیں رہیں گے اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔

جن کے پلڑے اعمال کے بھاری ہوئے وہ کامیاب ہوں گے

(۶)......فمن ثقلت موازينه فاولئك هم المفلحون (المؤمنون ۱۰۲)

جس کے (نیکیوں) کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ کامیاب ہوں گے۔

جن کے ترازو ہلکے ہوں گے وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے

(۷)...... ومن خفت موازینه فاولئک الذین خسروا انفسهم فی جهنم خلدون (المؤمنون ۱۰۳)

جن کے (نیکیوں کے) پلڑے ہلکے ہو گئے وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں رکھا تھا، وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

ہلکے پلڑے والے جہنم میں جھلس جائیں گے

(۸)...... تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون (المؤمنون ۱۰۴)

ان کے چہروں کو آگ جھلس دے گی اور وہ اس میں بدشکل بنے ہوں گے۔

اور ارشاد باری ہے:

(۹)...... فامامن ثقلت موازینه فهو فی عیشة راضیة (القارعہ ۶/۷) الیٰ آخره

جس کے اعمال کے وزن بھاری نکلیں گے وہ دلپسند عیش میں ہوگا۔

(۱۰)...... واما من خفت موازینه فامه هاویة (۹) وما ادراک ماهیه (۱۰)

اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے اس کا ٹھکانہ ھاویہ ہے، تم کیا سمجھے کہ ھاویہ کیا چیز ہے۔

(۱۱)......نار حامیة (۱۱)

وہ دھکتی ہوئی آگ ہے۔

وزن اعمال کا اثبات حدیث سے

میزان کا ذکر حدیث ایمان میں وارد ہوا ہے۔ لہذا اعمال کے وزن کے ساتھ ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے اور لازم ہے جس طرح دوبارہ اٹھائے جانے کے ساتھ اور جنت اور جہنم کے ساتھ ضروری اور لازم ہے۔

میزان کے ساتھ ایمان کو دیگر تمام ایمان والی چیزوں میں ذکر فرمایا

۲۷۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبداللہ منادی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یونس بن محمد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے، انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں، اس کے رسولوں کے ساتھ اور تو ایمان لا جنت کے ساتھ اور جہنم کے ساتھ اور میزان کے ساتھ اور تو ایمان لا موت کے بعد اٹھنے پر اور تو ایمان لا تقدیر کے ساتھ اچھی ہو یا بری ہو۔ اس کے بعد اس نے کہا یعنی سائل نے کہ جب میں یہ کام کروں گا تو کیا میں مؤمن ہوں گا۔ (آپ نے) فرمایا، جی ہاں۔ (سائل نے) کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

معلوم ہوا کہ ایمان بالمیزان دیگر تمام ان چیزوں کی طرح ہے جن کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔ (مترجم)

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

جو آیت ہم نے درج کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے اعمال بھی وزن کئے جائیں گے، اس لئے کہ دوسری آیت میں یہ الفاظ ہیں:

بما کانوا بایاتنا یظلمون (اعراف ۹)

وہ لوگ خسارے میں اس لئے ہوں گے کہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظلم و ناانصافی کرتے تھے۔

اور اللہ کی آیات کے ساتھ ظلم ان کے ساتھ استہزاء کرنا ہے اور ان کا یقین نہ کرنا ہے۔

اور ایک آیت میں یہ بھی کہ:

فی جهنم خالدون (مومنون ۱۰۳)

کہ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور اسی تسلسل میں یہ بھی ہے کہ:

الم تکن ایاتی تتلی علیکم فکنتم بها تکذبون (مومنون ۱۰۵)

کیا تم لوگوں پر میری آیات پڑھی نہیں جاتی تھیں مگر تم ان کی تکذیب کرتے تھے۔

(اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے اعمال کا وزن ہوگا) اور ایک آیت میں یہ بھی ہے کہ:

فامه هاویه و ما ادراک ماهیه نار حامیه (القارعۃ ۹-۱۱)

جس کے وزن اعمال ہلکے ہوں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، تم کیسے جانوں کہ وہ کیا ہے، وہ آگ ہے دھکائی ہوئی۔

یہ وعید اور دھمکی مطلقاً کفار کے لئے ہی ہے۔ جب اس آیت اور آنے والی آیت کے مفہوم کو ملا کر غور کیا جائے۔ یعنی:

وان کان مثقال حبة من خردل اتینا بها (الانبیاء ۴۷)

اگر چہ کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو تو ہم اس کو بھی لائیں گے۔

دونوں آیات کے مفہوم کو ملا کر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار سے ہر اس بات کا سوال ہوگا جس میں انہوں نے دین کے اصول یا فروع میں سے حق کی مخالفت کی تھی۔ کیوں کہ اگر وہ نہ پوچھے جاتے ان باتوں کے بارے میں جن میں انہوں نے موافقت کی تھی اپنی اصل دین داری میں مثلاً مختلف قسم کا باہم دینا لینا ان کا اور اس کا حساب بھی نہ کئے جاتے تو وزن میں اس کا شمار بھی نہ ہوگا۔ جس وقت وہ اعمال وزن کے وقت تولے گئے تو یہ بات دلالت کرتی ہے کہ وہ ان تمام باتوں اور تمام چیزوں کے بارے میں بھی پوچھے جائیں گے۔ حساب کے موقف میں یہ تحقیق اور یہ فیصلہ اس شخص کے قول پر ہے جو یہ کہتا ہے کہ کفار بھی شرائع کے مخاطب ہیں اور مکلف ہیں اور وہ صحیح ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فویل للمشرکین الذین لایؤتون الذکات (فصلت ۶)

پس ہلاکت مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کو زکوٰۃ نہ دینے پر دھمکی دی ہے (اس سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ احکام شریعت کے مکلف ہیں)۔

اور اللہ تعالیٰ نے مجرموں کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ قیامت میں ان سے سوال ہوگا:

ماسلککم فی سقر؟ قالوا لم نک من المصلین و لم نک نطعم المسکین و کنا نخوض

من الخائضین و کنا نکذب بیوم الدین حتیٰ اتانا الیقین (المدثر ۴۳-۴۷)

تمہیں جہنم میں کیا چیز لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور اہل باطل کے ساتھ مل کر حق کا انکار کرتے تھے اور روز جزا کو ہم جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔

ان آیات سے واضح ہوا کہ مشرکین بھی ایمان بالبعث مرکر اٹھنے، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے کے مخاطب ہیں اور مکلّف ہیں اور ان سے ان چیزوں کا سوال ہوگا اور ان چیزوں میں سے جس کے ساتھ وہ کوتاہی کریں گے اس کی ان کو سزا دی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

احناف کا مسلک

احناف کا مسلک اس کے برعکس یہ ہے کہ کفار و مشرکین جب تک ایمان واسلام قبول نہ کرلیں اس وقت تک وہ شرعی احکامات کے مکلّف و مخاطب نہیں ہیں۔ ان سے ان اعمال وغیرہ کا سوال نہیں ہوگا بلکہ ان سے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول ایمان بالقرآن کا سوال ہوگا اور ان کے اعمال کا وزن بھی نہیں کیا جائے گا اور اس پر ان کو اجر وثواب بھی نہیں ملے گا بلکہ ان کے سارے اعمال دنیا میں ہی اکارت ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کفار ومشرکین کے اعمال کے بارے میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے:

(۱)...... **الذین ضل سعیهم فی الحیوٰة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا** (کہف ۱۰۴)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی ہے، حالانکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں۔

(۲)...... **اولئک الذین کفروا بایات ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلانقیم لهم یوم القیمة وزنا** (کہف ۱۰۵)

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کے ساتھ کفر کیا ہے اور اس کی ملاقات کے ساتھ بھی کفر کیا ہے۔ لہٰذا ان کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔

قرآن مجید کی یہ آیات نص صریح ہیں اس بات پر کہ کفار ومشرکین کے اعمال دنیا کی زندگی میں ہی برباد ہو چکے ہیں اور قیامت میں ان کا وزن بھی نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا اس پر ان کو ثواب بھی نہیں ملے گا اور نہ ہی کوتاہی پر سزا ہوگی۔ یہ سب اعمال ایمان کے تابع رہیں گے۔ (از مترجم)

امام بیہقیؒ کی وضاحت:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

اہل علم نے اعمال کے وزن کرنے کی کیفیت میں اختلاف کیا ہے۔ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ کافر کبھی صلہ رحمی بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ غمخواری بھی کرتے ہیں، کمزور پر شفقت بھی کرتے ہیں، پریشان حال کی فریادرسی بھی کرتے ہیں، مظلوم کا دفاع بھی کرتے ہیں، غلام آزاد بھی کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ایسے اعمال میں کہ اگر وہ ایک مسلم کی جانب سے ہوتے تو ضرور وہ نیکی اور طاعت شمار ہوتے تو جس کافر کے پاس اس قسم کی بھلائیاں ہوں گی وہ جمع کر کے اس کے میزان میں رکھی جائیں گی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **فلا تظلم نفس شیئا** (انبیاء ۴۷) کہ کسی نفس پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

یعنی ایسا نہیں کہ اس کے ترازو اور وزن میں سے کچھ لے لیا جائے اور کم کرلیا جائے۔ لیکن جب اس کے کفر کا اس کے اچھے اعمال سے مقابلہ ہوگا تو وہ اچھائیوں سے بھاری ہو جائے گا اور ادھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو کافروں کے لئے حرام کر رکھا ہے (جنت تو ان کو مل نہیں سکتی) لہٰذا اس کے خیراتی امور کی جزا اس کو اس طرح دی جائے گی، اس سے عذاب ہلکا کر دیا جائے گا، لہٰذا اس کو عذاب دیگر کفار کے مقابلے میں نسبتاً کم دیا جائے گا جنہوں نے ان خیرات میں سے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

۲۷۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے ابوالولید نے کہ خبر دی ہے حسن بن سفیان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد

بن ابی بکر مقدمی نے ابوالولید نے کہا خبر دی ہے عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالمالک بن ابی شوارب نے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے، انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے، انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ کیا آپ نے ابوطالب (چچا) کو کچھ فائدہ دیا، وہ آپ کی حفاظت کیا کرتا تھا اور آپ کے لئے لوگوں سے ناراضگی مول لیتا رہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جی ہاں، وہ جہنم میں ٹخنوں ٹخنوں تک ہوگا۔ اگر میں نہ ہوتا تو دوجہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔ اس کو بخاری نے صحیح میں موسیٰ بن اسماعیل سے ابوعوانہ سے روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے محمد بن ابی بکر اور ابن شوارب سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقیؒ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ کافر کی اچھائیاں اس لئے نہیں تولی جائیں گی تاکہ وہ ان کے ساتھ عذاب میں تخفیف کی صورت میں جزا اور اجر دیا جائے بلکہ اس کی حجت ختم کرنے کے لئے تولی جائیں گی یہاں تک کہ تولنے کے بعد جب ان کے ساتھ اس کو تولا جائے گا تو وہ ان پر بھاری ہو کر ان کو تباہ کر دے گا۔ یا سرے سے بالکل تولی ہی نہیں جائیں گی۔ بلکہ اس کافر اور اس کی دیگر تمام سیئات ایک ہی پلڑے میں رکھ دی جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ کیا تیرے پاس کوئی طاعت یعنی اللہ کی فرمانبرداری بھی ہے جسے ہم دوسرے پلڑے میں رکھیں۔ چنانچہ وہ اس کے پاس نہیں ہوگی۔ لہذا ترازو کا یہی پلڑہ بھاری ہو جائے گا اور خالی پلڑا اٹھ جائے گا اور بھرا ہوا پلڑہ اپنی جگہ باقی رہے گا۔ یہی ہوگا اس کا ہلکا پلڑہ ہو جانا۔ باقی اس کی اچھائیاں وہ کفر کے ہوتے ہوئے کچھ بھی شمار نہیں کی جائیں گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما منا الیٰ ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا (الفرقان ۲۳)

ہم متوجہ ہوں گے کفار کے اعمال کی طرف پس کر دیں گے ہم ان کو اڑتا ہوا غبار۔

یعنی کفر کے ہوتے ہوئے کوئی اچھے عمل بھی مقبول نہیں ہوں گے۔ (مترجم)

ابن جدعان کو کچھ نہ ملا

اور ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، وہ فرماتی ہیں انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص ابن جدعان تھا، جاہلیت کے دور میں وہ صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکین کو کھانا دیتا تھا، کیا یہ کام اس کو فائدہ دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کوئی فائدہ نہیں دیں گے، اس لئے کہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا تھا:

رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین

اے میرے رب قیامت میں میری خطا معاف کر دینا۔

حاتم کو کچھ نہ ملنا

اور ہم نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد حاتم کے بارے میں پوچھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تھا کہ:

ان اباک طلب امراً فادر کہ

(۲۷۹)......اخرجہ البخاری (۱۰/۵۹۲ فتح) عن موسیٰ بن اسماعیل، مسلم (۱/۱۹۴) عن محمد بن ابی بکر المقدمی۔

بے شک تیرے والد نے جو کچھ طلب کیا تھا اس نے اس کو پالیا تھا۔

اس سے آپ تذکرہ اور شہرت مراد لے رہے تھے۔ یعنی وہ چاہتا تھا کہ میرا نام ہو میرا چرچا ہو، شہرت ہو کہ بڑا سخی ہے۔ وہ اس نے پالیا ہے۔ اب آخرت میں اس کو کیا ملتا ہے۔ (مترجم)

مؤمن کو دنیا آخرت میں جبکہ کافر کو صرف دنیا میں اجر ملتا ہے

ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کسی مؤمن پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اس کی ایک نیکی پر اسے دنیا میں بھی ثواب دیتا ہے اور آخرت میں بھی اس پر جزا دے گا بہر حال۔ رہا کافر تو وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دے دیا جاتا ہے۔ جب وہ آخرت کی طرف لوٹتا ہے تو اس کی کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی۔ جس پر اس کو کوئی خیر عطا کی جائے۔

۲۸۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسن بن فضل قطان نے، خبر دی ہے احمد بن محمد بن زیاد ابوسھل قطان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن حسن حروی نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عفان سے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمام نے قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ عز وجل...... **پھر** مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں ہمام کی روایت سے۔

امام بیہقی کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو لوگ پہلی توجیہ کے قائل ہوئے ہیں انہوں نے یہ خیال کیا ہے کہ آیات اور احادیث کی مراد و مطلب یہ ہے کہ کافر کی نیکیاں اس کو جہنم سے بچانے اور جنت میں داخل کرانے کے لئے کوئی کام نہیں آتیں، ہاں کبھی یہ جائز ہوتا ہے کہ اس کی سیئات کی وجہ سے اس کے لئے جو عذاب واجب ہو چکا تھا وہ ہلکا ہو جاتا ہے اس کی نیکیوں کی وجہ سے۔

اور یہ ایک مرفوع حدیث میں آچکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی

۲۸۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سھل بن محمد بن سلیمان نے خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یزید جوزی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زکریا بن یحییٰ بزاز نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زید بن اخزم طائی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عامر بن مدوک نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عقبہ بن یقظان نے قیس بن مسلم سے، انہوں نے طارق بن شھاب سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

مااحسن من محسن کافر اور مسلم الااثابه الله عزوجل

کوئی بھی نیکی کرنے والا جو نیکی کرتا ہے مسلم ہو یا کافر ہو اللہ تعالیٰ اس کو ثواب دیتا ہے۔

ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا کافر کو ثواب دینا کیسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ صلہ رحمی کرتا تھا یا صدقہ

(۲۸۰)...... اخرجه مسلم (۴/۲۱۶۲) عن أبي بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب قالا حدثنا يزيد بن هارون عن همام بن يحيى. به.

کرتا تھا یا کوئی نیک عمل کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب دیتا ہے اور اس کو مخصوص ثواب یہ ہے کہ اس کو مال دیتا ہے، اولاد دیتا ہے، صحت دیتا ہے اور اس کی مثل کچھ اور بھی۔ ہم نے عرض کی کہ کافر کو آخرت میں ثواب کیسے دیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زیادہ عذاب کے مقابلے میں کم عذاب دیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

ادخلوا ال فرعون اشد العذاب (مؤمن ۴۶)

فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ کفار کم عذاب اور کچھ کو کمترین عذاب بھی دیا جائے گا۔ (مترجم)

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام بیہقی تبصرہ کرتے ہیں کہ اگر یہ روایت ثابت ہو جائے تو اس میں حجت و دلیل ہے۔ اگر ثابت نہ ہو تو پھر دلیل بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کی اسناد میں وہ راوی بھی ہے جس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔

اور ابوطالب کے واقعہ والی حدیث صحیح ہے۔ باقی شیخ حلیمی کے اس حدیث کا انکار کرنے کا کچھ مطلب نہیں ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس حدیث کی صحت ان سے کیونکر اوجھل رہی ہے۔ وہ تو کئی وجوہ سے مروی ہے۔ عبدالملک بن عمیر سے اور ایک اور صحیح طریقہ سے حضرت ابوسعید خدری سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مفہوم میں مروی ہے۔

اور اس روایت کو صاحب صحیح نے بھی نقل کیا ہے اور ان دونوں کے علاوہ کئی ائمہ نے اپنی صحاح کتب میں نقل کی ہے۔

جو شخص کافر کی نیکیوں کی بابت مذہب ثانی کی طرف گیا ہے اس کے لئے صحیح ہے کہ وہ یہ کہے کہ حدیث ابوطالب خاص ہے صرف اسی کے عذاب کی تخفیف کے لئے۔ اس نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلوک کیا تھا اسی کی وجہ سے اس تخفیف کے ساتھ ابوطالب مختص کیا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تالیف قلب کے لئے اور آپ کو فی نفسہ ثواب دینے کے لئے ابوطالب کے لئے نہیں اس لئے کہ ابوطالب کی نیکیاں اس کے کفر کی وجہ سے اس کی مغفرت پر اڑتا ہوا غبار ہو گئی تھیں۔

رحمۃ للعالمین کی وجہ سے ابولہب کو پانی کا گھونٹ ملنا

اسی حدیث ابوطالب کی مثل ہے حدیث عروہ بن زبیر جس میں ابولہب کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کرنا اور ثوبیہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانا مذکور ہے۔ جب ابولہب کا انتقال ہو گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی ایک کو وہ خواب میں دکھایا گیا۔ بڑی بری حالت میں اور ناکامی میں تھا۔ اس نے اس سے پوچھا تیرے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ ابولہب نے کہا کہ میں نے تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد مکمل مایوسی دیکھی، امید کی کہیں کوئی صورت نہیں تھی۔ ہاں ثوبیہ کو آزاد کرنے کے بدلے میں مجھے اتنا سا گھونٹ پلایا گیا ہے (یعنی تھوڑا سا) اس نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان جو فاصلہ یا سوراخ بنتا ہے اسی کا اشارہ کر کے دکھایا۔

یہ بات بھی ایسی ہی ہے اس لئے کہ اس واقعہ میں بھی احسان کا مرجع وہی ذات رسالت ہے، لہٰذا وہ نیکی ضائع نہ کی گئی۔

بہر حال اہل ایمان کا حساب لیا جائے گا اور ان کے اعمال کا وزن کیا جائے گا اور وہ دو گروہ ہوں گے۔

پہلا گروہ:

مؤمن متقی جو کبیرہ گناہوں سے بچتے رہتے تھے۔ ان کی نیکیاں روشنی کے پلڑے میں رکھی جائیں گی اور ان کے صغیرہ گناہ اگر ہوئے تو وہ

(۲۸۱)...... أخرجه الحاكم في المستدرك (۲/۲۵۳) من طريق زيد بن أخزم الطائي. به وقال الحاكم صحيح الإسناد ولم يخرجاه وقال الذهبي في التلخيص: عتبة واه.

دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ اللہ پاک ان صغیرہ گناہوں کا کوئی وزن نہیں بنائیں گے۔ لہذا روشنی والا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور دوسرا پلڑا اٹھ جائے گا۔ جیسے فارغ اور خالی اٹھ جاتا ہے۔ پھر ان کے لئے جنت کا حکم ہو جائے گا اور ان میں سے ہر ایک کو اس کی حسنات اور طاعت کے بقدر ثواب دیا جائے گا۔ جیسے ہم ونضع الموازین والی آیت بیان کر چکے ہیں۔

دوسرا گروہ:

مؤمن خطا کاروں کا ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو قیامت میں کبیرہ گناہوں اور فواحش اور بے حیائیوں کی سزا دیے جائیں گے۔ مگر وہ شرک نہیں کرتے ہوں گے۔ ان کی نیکیاں بھی روشنی کے پلڑے میں رکھی جائیں گی اور ان کے گناہ اور سیئات تاریک پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ آج ان کے ان کبیرہ گناہوں کا جو وہ لائے ہوں گے بھی بوجھ ہوگا اور ان کی نیکیوں کا بھی بوجھ ہوگا۔ مگر نیکیاں ہر حال میں بھاری ہوں گی۔ اس لئے کہ ان کے ساتھ اصل ایمان بھی ہوگا۔ جبکہ سیئات اور گناہوں میں کفر نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ ایک ہی شخص میں ایمان بھی ہو اور کفر بھی یہ محال ہے۔

اور دوسری یہ وجہ بھی ہے کہ حسنات اور نیکیوں کا مقصد اور منشاء صرف اللہ کی رضا تھا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں گناہوں کا مقصد اللہ کی مخالفت کرنا یا اللہ سے بغض نہیں تھا بلکہ وہ محض نفسانی خواہشات کی بناء پر تھا۔ جس کے ساتھ ساتھ اللہ کا خوف، اللہ کے غضب سے ڈرنا بھی ساتھ تھا۔ لہذا یہ تو محال ہوگا کہ سیئات بھی برابر ہو جائیں، اگرچہ زیادہ بھی ہوں۔ تاہم نیکیوں کے برابر نہیں ہوں گی۔ لہذا لامحالہ گناہوں کا بوجھ تو ہوگا اور ان کے ساتھ ترازو بھی جھکے گا۔ یہاں تک کہ بعض سیئات کا بوجھ بعض حسنات کے بوجھ کی طرح ہوگا۔ سو اس وقت وہی معاملہ ہوگا جو قرآن میں مذکور ہو۔ آیت ونضع الموازین القسط میں مذکور ہے کہ کوئی نفس ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی دلالت کرتی ہے اس کی تفصیلات کے بارے میں۔

اور اس کا خلاصہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا (الزمر ۵۳)

بے شک اللہ تعالیٰ سارے کے سارے گناہ بخش دے گا۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویغفر مادون ذالک لمن یشاء (النساء ۱۳۶)

جس کے لئے چاہے گا شرک کے علاوہ گناہ معاف کر دے گا۔

جس کو چاہے گا اپنے فضل سے بخش دے گا اور جس کے لئے چاہے گا اپنی اجازت کے ساتھ شفاعت کرا کے قبول کرے گا اور جس کو چاہے گا اس کے گناہ کی مقدار عذاب دے گا۔ پھر اس کو جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ جیسے کہ اس بارے میں خبر صادق وارد ہوئی ہے۔

اور کتاب اللہ دلالت کرتی ہے مؤمنوں کے ملے جلے اعمال کے وزن ہونے پر اور وہ یہی ارشاد ہے:

ونضع الموازین القسط لیوم القیامه فلا تظلم نفس شیئا و ان کان مثقال حبة من خردل اتینا بها و کفی بنا حاسبین (الانبیاء ۴۷)

ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے قیامت کے روز لہذا کوئی نفس ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اگرچہ کسی کی کوئی نیکی رائی کے دانے

کے برابر ہوگی تو ہم اس کو بھی ضرور لے آئیں گے اور ہم حساب کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اس آیت میں مراد یہ ہے کہ کسی انسان کی کوئی نیکی چھوڑی نہیں جائے گی۔ بلکہ وہ تولی جائے گی۔ یہ معاملہ ہوگا اس مؤمن کا جس کے ملے جلے اعمال ہوں گے، کیونکہ اگر اس کی کوئی نیکی چھوڑی جائے اور اس کا وزن رہ جائے تو اس کی جگہ اس کے گناہ کا وزن زیادہ ہو جائے گا اور یہ زیادتی اس کے لئے عذاب کو واجب کر سکتی ہے۔

وزن اعمال کی کیفیت

بہر حال وزن اعمال کیسے ہوگا؟ اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت:

یہ ہے کہ نیکیوں کے صحیفے ایک روشن پلڑے میں رکھے جائیں گے اور گناہوں کے صحیفے تاریک پلڑے میں کیونکہ اعمال ایک ہی صحیفے میں نہیں لکھے جاتے اور ان کا لکھنے والا بھی ایک نہیں ہے۔ جو فرشتہ دائیں طرف ہوتا ہے وہ نیکیوں کو لکھتا ہے اور جو بائیں طرف ہوتا ہے وہ برائیوں اور گناہوں کو لکھتا ہے۔ لہذا دونوں اپنے اپنے صحیفے لکھنے میں الگ الگ ہوتے ہیں۔ جب وزن کرنے کا وقت آئے گا تو وہی صحیفے میزان اور ترازو میں رکھے جائیں گے۔ سو جس کو بھاری کرنے کا حق ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو بھاری کر دیں گے اور جس کو ہلکا کرنے کا حق ہوگا اس کو ہلکا کر دیں گے۔

دوسری صورت:

یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ مخصوص اجسام پیدا فرما دیں جو حسنات اور سیأت کی تعداد کے مطابق ہوں اور وہ سب ایک دوسرے سے ایسی صفات کے ساتھ ممتاز اور نمایاں ہوں جن کے ذریعے وہ پہچانے جا سکیں۔ پھر وہی اجسام وزن کئے جائیں۔ جیسے دنیا میں بعض اجسام بعض کے ساتھ وزن کئے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ اور وزن اعمال میں اعتبار اس بات کا ہوگا کہ اللہ کی رضا اور اللہ کی ناراضگی جس جگہ واقع ہو۔

اہل تفسیر اس میزان کو دو پلڑوں والا ثابت کرنے کی طرف گئے ہیں اور احادیث میں بھی اس پر دلالت آئی ہے اور کلبی نے ابو صالح سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

میزان ایسی ہوگی کہ اس کی ایک زبان ہوگی اور اس کی دو ہتھیلیاں یا دو پلڑے ہوں گے۔ اس میں نیکیاں اور بدیاں تولی جائیں گی۔ نیکیاں خوبصورت شکل میں لائی جائیں گی اور میزان کے پلڑے میں رکھ دی جائیں گی اور وہ گناہوں اور غلطیوں کا بھاری ہو جائیں گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر وہ اٹھا کر جنت میں ان کے ٹھکانوں کے پاس رکھ جائیں گی۔ پھر مومن سے کہا جائے گا۔ آپ اپنے عمل کے ساتھ لاحق ہو جائیے۔ فرمایا کہ پھر وہ جنت کی طرف چلے گا اور اپنے اپنے ٹھکانے کو اپنے اپنے عمل سے پہچان لے گا۔

اور انہوں نے فرمایا کہ برائیاں بدترین صورت میں لائی جائیں گی اور میزان کے پلڑے میں رکھ دی جائیں گی اور وہ ہلکی پڑ جائیں گی۔ اس لئے کہ باطل ہلکا اور بے وزن ہوتا ہے۔ پھر وہ اٹھا کر جہنم میں ان کے ٹھکانے پر رکھ دی جائیں۔ پھر اس بندے سے کہا جائے گا کہ آپ اپنے عمل کے ساتھ جہنم میں لاحق ہو جائیے۔ فرمایا کہ پھر وہ انسان جہنم کی طرف آئے گا اور اپنے عمل کے ذریعے اپنا ٹھکانہ پہچان لے گا اور اس کو بھی جو اللہ نے اس کے لئے مختلف اور رنگ رنگ اور قسم قسم کے عذاب تیار کر رکھے ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ سب لوگ اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے اپنے منازل کو اور مقامات کو سب سے زیادہ پہچاننے والے ہوں گے وہ جمع ہونے کے دن جائیں گے۔ اپنے اپنے

مقامات کی طرف رجوع کرنے والے ہوں گے۔

۲۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن دھان کہ خبر دی ہے حسین بن محمد ہارون نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن نضر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن بلال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مروان نے کلبی سے، پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۸۳:..... ہمیں بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے عبداللہ بن حسین قاضی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حارث بن ابی اسامہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یونس بن محمد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے لیث بن سعد نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عامر بن یحییٰ نے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن معافری حلبی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے قیامت کے دن ایک انسان کے ساتھ خصوصی بات چیت کریں گے اور اس کے آگے ننانوے رجسٹر کھول کر رکھ دیں گے۔ رجسٹر حد نظر تک لمبا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا تو اس تحریر کی کسی ایک شے سے انکار کرسکتا ہے؟ کیا میرے محافظ کاتبوں نے تجھ پر ظلم وزیادتی کی ہے؟ وہ بندہ کہے گا نہیں یارب۔ پھر اللہ تعالیٰ سوال کریں گے کیا تیرے پاس اس کے برعکس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا نہیں یارب۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں ہماری پاس تیری ایک نیکی بھی ہے اور آج تیرے اوپر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایک پرچہ نکالا جائے گا۔ اس میں لکھا ہوگا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب یہ چھوٹا سا پرچہ اتنے بڑے طوماروں کے مقابلے میں کیا ہے؟ یعنی کچھ بھی تو نہیں ہے۔ اس سے کہا جائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شہادتین والا پرچہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور وہ رجسٹر یا طومار دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ لہٰذا وہ دفتر ہلکے پڑ جائیں گے اور وہ شہادتین والا پرچہ بھاری ہوجائے گا اور اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی شے بھاری نہیں ہوسکتی۔ اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن صالح نے لیث سے اسی اسناد کے ساتھ اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ایک بندے کو پکارا جائے گا تمام لوگوں کے سامنے اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے۔ پھر آگے حدیث ذکر کی ہے۔

فصل:..... بڑے بڑے گناہ اور چھوٹے گناہ اور بے حیائیاں گناہوں میں حد سے بڑھ جانا فحش اور فواحش کہلاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل انما حرم ربی الفواحش ماظھر منھا وما بطن (الاعراف ۳۷)

فرمادیجئے اے پیغمبر کہ میرے رب نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہر ہوں خواہ وہ پوشیدہ اور باطنی ہوں اور ارشاد فرمایا:

ان تجتنبوا کبائر ماتنھون عنه نکفر عنکم سیئاتکم (النسآء ۳۱)

اور تم کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے۔ مٹادیں گے ہم تم سے تمہاری غلطیاں۔

اور ارشاد ہے:

(۲۸۳)..... أخرجه الحاكم (۱/ ٦) بنفس الإسناد وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي.

وأخرجه الترمذي (۲٦۳۹) من طريق الليث. به.

وقال حسن غريب

والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم (النجم ۳۲)
جولوگ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں اور بے حیائیوں سے سوائے چھوٹی چھوٹی باتوں کے اور کبائر کی تعداد کی بابت ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہوئے ہیں۔

سات ہلاکت خیز جرائم

۲۸۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے کہ خبر دی ہے ابوالحسین احمد بن عثمان ادمی نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسماعیل ترمذی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اویسی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سلیمان بن بلال نے تیمور بن زید سے، انہوں نے ابوالمغیث سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا:

اجتنبوا السبع الموبقات قالو یارسول اللّٰہ وماھن؟قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللّٰہ الابالحق واکل الربا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزخف وقذف المحصات المؤمنات الغافلات

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سات چیزیں کونسی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱).....اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

(۲).....جادو کرنا۔

(۳).....ناحق کسی نفس کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔

(۴).....سود کھانا۔

(۵).....یتیم کا مال کھانا۔

(۶).....میدان جہاد سے فرار ہونا۔

(۷).....پاکدامن مؤمنہ گناہ سے بے خبر عورتوں کو ناحق تہمت لگانا۔

اس کو بخاری نے اپنی صحیح میں عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو دوسرے طریق سے سلیمان سے روایت کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں کو سات کی تعداد میں مقید کرنے کا مطلب سات میں بند کرنا نہیں اور سات سے زیادہ کو منع کرنا مقصد نہیں ہے۔صرف اس میں ان سے بچنے کی تاکید مقصود ہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ان کے علاوہ کو بھی ان میں شامل کیا تھا۔

اور ہم نے عبید بن عمیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ الکبائر تسع۔کبیرہ گناہ نو ہیں۔پھر سات مذکورہ اور دو مزید کا ذکر فرمایا ہے۔وہ یہ ہیں:

---

(۲۸۴)..... أخرجه البخاری (۱۲/۴) عن عبدالعزیز بن عبداللہ الأویسی. به.

وأخرجه مسلم (۹۲/۱) من طریق ابن وهب عن سلیمان بن بلال. به.

عقوق الوالدین، واستحلال البیت الحرام

(۱)......ایک والدین کی نافرمانی کرنا۔

(۲)......بیت الحرام کی بے حرمتی کرنا۔

اور حضرت ثابت کی روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الشرک باللہ. وقتل النفس. وعقوق الوالدین. وقال الا انبئکم باکبر الکبائر.

قوله الزها اوقال شهادة الزور بدل اقول الزور

(۱)......اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

(۲)......کسی نفس کو قتل کرنا۔

(۳)......والدین کی نافرمانی کرنا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب کبیروں سے بڑا کبیرہ گناہ نہ بتادوں۔ وہ ہے جھوٹی بات کرنا یا فرمایا تھا جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی بات کی جگہ کہا تھا۔

اور حدیث ثابت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ کبیرہ گناہ کون کونسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹی قسم کھانا۔

کسی کے والدین کو برا کہنا ایسے ہے جیسے اپنے والدین کو گالی دینا

اور ثابت کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی انسان اپنے والدین کو گالیاں دے۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماں باپ کو بھی کوئی بھلا گالیاں دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں دیتا ہے کہ یہ کسی کے باپ کو گالیاں دیتا ہے اور وہ بھی اس کے باپ کو یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

تین کبیرہ گناہ

اور اسی طرح ثابت کی روایت میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بیٹے کو اس لئے قتل کرے وہ تیرا کھائے گا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

بیعت کرنا یعنی پکا عہد کرنا برے کاموں سے بچنے کے لئے سنت ہے

اور ثابت کی روایت میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد آپ کے صحابہ کی جماعت تھی۔ تم لوگ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور چوری نہیں کرو گے، زنا یعنی بدکاری نہیں کرو گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور اچھے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔

فائدہ:...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سات کبیرہ گناہ، عبید بن عمیر کی روایت میں نو کبیرہ گناہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں پانچ کبیرہ گناہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین کبیرہ گناہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں اپنے والدین کو اور دوسرے کے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ، عبداللہ بن مسعود کی روایت میں تین کبیرہ گناہ۔ عبادہ بن صامت کی روایت میں چھ کبیرہ گناہ مذکور ہیں۔ (مترجم)

قرآن مجید میں وارد ہونے والی محرمات

کتاب اللہ میں مندرجہ ذیل کی تحریم وارد ہوئی ہے۔

(۱)..... مری ہوئی چیز کی حرمت۔

(۲)..... خون کی حرمت۔

(۳)..... سؤر کے گوشت کی حرمت اور ان کے ساتھ مذکورہ تمام چیزوں کی حرمت ان میں یہ بھی مذکور ہیں:

(۴)..... شراب کی حرمت۔

(۵)..... جوئے کی حرمت اور اس میں یہ بھی وارد ہوئی ہے۔

(۶)..... یتیم کا ناحق مال کھانے کی حرمت۔

(۷)..... باطل طریقہ سے لوگوں کے مال کھانے کی حرمت۔

(۸)..... ناحق قتل نفس کی حرمت۔

(۹)..... زنا کی حرمت۔

(۱۰)..... چوری کی حرمت وغیرہ۔

یہ تمام امور اپنی اپنی جگہ مذکور ہیں۔

جبکہ سنت میں حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

لیس بین العبد وبین الشرک الا ترک الصلاۃ

بندے اور مشرک کے مابین فرق نماز نہ پڑھنا ہے۔

اس سے شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد صلوٰۃ کی تخصیص ہے۔ وجوب قتل کے لئے اس کی ترک کے ساتھ۔

قول شیخ حلیمی:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ بھی اس سلسلے میں وہی امور لائے ہیں جنہیں ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ کتاب وسنت میں جب جستجو کی جائے

تو محرمات کثیر ہیں۔ہم نے یہ امور اس لئے ذکر کئے ہیں۔تا نکہ ہم صغائر اور کبائر کا جامع بیان کریں۔ہم اس بارے میں اللہ کے حکم سے تمام ضروری چیزوں کو ذکر کریں گے۔

(۱)......ہم کہتے ہیں کہ ناحق کسی نفس کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔اگر مقتول باپ ہو یا بیٹا یا فی الجملہ وہ قریبی رشتہ دار ہو یا بالکل غیر ہو محترم بوجہ حرمت ہو یا محترم بوجہ اشہر حرام ہو۔یہ گناہ کبیرہ ہے۔فاحشہ اور بے حیائی ہے بال نوچنا اور ڈنڈے سے پیٹنا وغیرہ ایک بار یا دو بار یہ صغیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۲)......اور زنا (بدکاری) گناہ کبیرہ ہے۔اگر وہ پڑوسی کی عزت سے ہو یا کسی اور عزت والی،حرمت والی سے ہو یا ان دونوں سے تو نہ ہو، لیکن اگر یہ فعل بلاد الحرام یعنی مکہ اور مدینہ میں یا ماہ رمضان میں ہو تو پھر یہ فاحشہ اور بے حیائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و من یرد فیه بالحاد بظلم نذقه من عذاب الیم (الحج ۲۵)

جو شخص حرم میں بے دینی کا ارادہ کرے ظلم کے ساتھ ہم اس کو درد دینے والا عذاب دکھائیں گے۔

(۳)......بہر حال زنا موجب للحد کے سوا باقی فعل صغیرہ گناہوں میں سے ہے۔اگر چہ باپ کی منکوحہ سے ہو یا بیٹے کی بیوہ سے ہو۔اجنبی یعنی غیر رانڈ بیوہ سے ہو لیکن اگر بالجبر ہو گا تو پھر وہ کبیرہ گناہ ہوگا۔

(۴)......اور پاکدامن عورت کو جھوٹی زنا کی تہمت لگانا کبیرہ گناہ ہے۔اگر تہمت لگنے والی خاتون ماں ہو (تہمت لگانے والے کی) یا بہن ہو یا اس کی بیوہ ہو زانیہ ہو تو پھر یہ تہمت فحاشی اور بے حیائی ہوگی۔

(۵)......نابالغ لڑکی کو تہمت لگانا،لونڈی کو لگانا،آزاد عورت جس کی عزت اتر چکی ہو، یہ سب صغائر میں سے ہیں۔

(۶)......خیانت،جھوٹ اور چوری کی تہمت کا بھی یہی حال ہے۔

(۷)......میدان جہاد سے فرار کبیرہ گناہ ہے۔اگر فرار ہونے والا ایک اکیلے کو یا دو کمزوروں کو چھوڑ کر فرار ہوا ہے جبکہ یہ دونوں سے قوی اور طاقتور تھا یا دونوں یا ایک بغیر ہتھیار کے رہے اور فرار ہونے والا مسلح تھا اور اسلحہ سمیت بھاگا تو یہ فحش کام بھی ہوگا۔

(۸)......والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔اگر نافرمانی کے ساتھ ساتھ گالی گلوچ کیا ہے یا مار پیٹائی کی ہے تو یہ فحاشی اور بے حیائی بھی ہے۔ اگر نافرمانی بوجہ بھاری سمجھنے کے ہے،ان کے حکم کو یا دونوں کی نہی کو یا دونوں کے چہروں پر تیوری چڑھنے کے سبب سے ہے یا دونوں سے الگ تھلگ رہنے کے لئے ہے مگر ساتھ ساتھ اطاعت کرتا ہے اور خاموشی کو لازم رکھنے کے لئے ہے تو یہ صغیرہ گناہ ہے۔

اگر اس کا سارا عمل ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اس سے کھنچ جائیں اور اس کو کوئی امر یا نہی نہ کریں اور ان کو اس سے صدمہ یا نقصان پہنچتا ہے تو یہ کبیرہ گناہ ہے۔

(۹)......چوری کبیرہ گناہ ہے،لیکن چوری کے ساتھ ساتھ ڈاکہ ڈالنا فاحشہ ہے۔اس لئے چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور ڈاکو کا ہاتھ اور پیر مخالف سمت سے کاٹا جاتا ہے۔

(۱۰)......اور ڈاکہ کے ساتھ بندے کو قتل کرنا فاحشہ ہے۔اس لئے والی کو اس کا معاف کرنا بھی عمل نہیں کرتا۔جب وہ توبہ سے قبل اس پر قادر ہو۔

(۱۱)......بے کار اور حقیر چیز کی چوری صغیرہ گناہ ہے۔جس شخص کی چوری ہوئی ہے اگر وہ مسکین ہو اور وہ مسروقہ چیز اس کی ضرورت ہو بلکہ اس

کی مجبوری ہو تو اس صورت میں یہی کبیرہ گناہ ہو گی اگر چہ اس چیز کی چوری سے چور پر حد واجب نہیں ہو گی۔

(۱۲)......اور لوگوں کا مال ناحق لے لینا کبیرہ گناہ ہے۔ اگر لیا ہوا مال مالک کی ضرورت اور مجبوری ہو یا مالک لینے والے کا باپ ہو یا اس کی ماں ہو یا لینے والا جبر و قہر سے لے لے تو یہ فاحشہ ہے اور اسی طرح اگر وہ لینا بطور قمار و جوئے کے ہو تو بھی فاحشہ ہے اور اگر ماخوذ اور لی ہوئی شے حقیر چیز ہو اور مالک غنی ہو جس کو اس کے لے لینے سے کوئی پریشانی نہ ہو تو یہ صغائر میں سے ہو گا۔

(۱۳)......شراب نوشی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اگر شراب پینے والا زیادہ پی لے یہاں تک کہ نشہ میں ہو جائے یا اس کی وجہ سے برہنہ ہو جائے تو یہ فواحش میں سے ہے۔ اگر شراب میں برابر وزن پانی ملا دیا ہے اور اس کی شدت اور نشہ ختم ہو گیا ہے اور پیتا ہے تو یہ صغیرہ گناہ ہے۔

(۱۴)......نماز ترک کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اگر ترک کرنے کی عادت ہو جائے تو یہ فواحش میں سے ہے۔ اگر نماز تو قائم کرتا ہے مگر اس کا حق نہیں دیتا یعنی خشوع و خضوع سے نہیں پڑھتا اور نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے یا انگلیاں چٹخاتا ہے یا نماز میں لوگوں کی باتوں کی طرف کان لگاتا ہے یا نماز میں کنکریاں سیدھی کرتا ہے یا بلا ضرورت کنکریوں وغیرہ کو بلا عذر چھوتا رہتا ہے تو یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اگر اس کو عادت بنا لیتا ہے تو یہ فواحش میں سے ہے۔

(۱۵)......اگر جماعت ترک کرتا ہے تو یہ صغیرہ گناہوں میں سے ہے اور ترک جماعت کی عادت بنا لیتا ہے اور اس سے وہ جماعت سے دوری اور جدائی رکھنے کی نیت رکھتا ہے یا ان سے الگ تھلگ رہنے کا قصد و نیت کرتا ہے تو یہ کبیرہ گناہ ہے۔ اگر کوئی بستی والے اس عمل پر اتفاق کر لیں یا کوئی شہر والے تو یہ فواحش میں سے ہے۔

(۱۶)......زکوۃ روک لینا ادا نہ کرنا اور سائل کو خالی لوٹا دینا یہ صغیرہ گناہ ہے۔ پس اگر زکوۃ کے روک لینے پر لوگ اکٹھے ہو جائیں یا منع کرنا ایک آدمی کی طرف سے ہو مگر منع کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ڈانٹ ڈپٹ اور سخت گوئی کا اضافہ بھی کر دے تو یہ بات کبیرہ گناہ ہے۔

اور اسی طرح سے اگر کوئی حاجتمند کسی ایسے آدمی کو دیکھتا ہے جو کھانا دینے کی وسعت رکھتا ہے اور حاجتمند کا دل اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور وہ اس سے سوال کرتا ہے اور وہ اس کو خالی لوٹا دیتا ہے تو یہ کبیرہ گناہ ہے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا:

اصل اس باب میں یہ ہے کہ ہر حرام کی ہوئی چیز کسی ذاتی مفہوم اور حقیقت کی وجہ سے ممنوع ہوتی ہے۔ بے شک کسی محرم اور ممنوع چیز (یا کام) کا ایسے طریقہ پر ارتکاب کرنا جس طریقہ سے حرمت کی دو یا زیادہ وجوہ اکٹھی ہو جائیں (وہ کام صرف ممنوع نہیں بلکہ) وہ فاحشہ ہوتا ہے۔ اور اس ممنوع اور محرم کام یا چیز کا ارتکاب ایسے طریقہ پر جس طریقہ سے وہ منصوص کے مرتبہ سے قاصر ہو یا اس کا ارتکاب ماسوائے منصوص کے جو کہ منصوص کے مفہوم کو پورا نہ کر سکے یا منصوص کا ارتکاب جس سے ممانعت ہے اس لئے کہ دوسرے کے لئے ذریعہ نہ ہوا، پس یہ (مذکورہ امور) سب کے سب صغائروں میں سے ہیں۔

اور صغیرہ گناہ کا ارتکاب کرنا ایسے طریقہ پر جو طریقہ حرمت کی دو دو جوہ کی یا زیادہ وجوہ کو جمع کر لے کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔ اس کی مثال اس تفصیل میں موجود ہے جس کا ذکر ابھی پیچھے گذرا ہے اور اس کا یہاں پر اعادہ بھی (شیخ نے) فرمایا ہے اور جو کچھ ذکر کیا ہے (شیخ نے) اس میں ذریعہ بننے کو زیادہ کیا ہے۔ مثلاً یہ کوئی شخص کسی آدمی کو کسی مطلوب پر دلالت و رہنمائی کرے تا نکہ ناحق قتل کرے یا قاتل کو چھری لا کر دے (اس قسم کے فعل کا ارتکاب کرنا) حرام ہے (اور یہ حرمت اس) ارشاد باری تعالیٰ سے ثابت ہے:

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدہ۲)

کہ ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو گناہ کے کام پر اور سرکشی کے کام پر، لیکن اس کے باوجود وہ صغائر میں سے ہے۔
اس لئے کہ اس کے بارے میں جو نہی ہے اس لئے ہے تاکہ ظالم کے لئے ذریعہ نہ ہو اور وہ اپنے ظلم پر قدرت نہ حاصل کر سکے۔ (اور اسی مذکورہ حکم میں ہے) کسی آدمی کا دوسرے آدمی کو جس پر کہنے والے کی اطاعت لازم بھی نہیں یہ کہنا کہ تو فلاں آدمی کو قتل کردے یہ کہنا کبیرہ گناہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس میں دوسرے کی ہلاکت کا ارادہ ہے، فعل قتل و ہلاکت میں شرکت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم (کتاب اللہ میں) پاتے ہیں کہ لفظ فاحشہ کا اطلاق اور وقوع زنا پر ہوا ہے۔ اگرچہ اس کی طرف حرمت کی زیادتی نہیں ملی، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ کبائر اور فواحش میں فرق ہے ذکر میں تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کے مابین فرق کیا ہے۔
پس ہر وہ چیز جس کا ذکر بھی زیادہ فحش ہے اس کو کبیرہ پر زیادہ کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

مقاتل بن سلیمان کا قول:

مقاتل بن سلیمان نے وضاحت کی ہے کہ کبیرہ گناہ وہ ہیں جن پر جہنم کی دھمکی ہے یا جن کا انجام جہنم ہے اور فواحش وہ گناہ ہیں جن پر دنیا میں حد قائم کی جائے۔ تحقیق شیخ حلیمی اور ان کے ائمہ کا کلام دلالت کرتا ہے کہ صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔
تحقیق ایسی احادیث اور حکایات وارد ہوئی ہیں جو صغیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے پر ابھارتی ہیں۔ اس بات کے ڈر کے لئے کہ کہیں ان پر اصرار کے نتیجے میں وہ کبیرہ گناہ نہ بن جائے۔

اپنے اعمال کو بے وقار کرنے والے امور سے بچو

۲۸۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن محمد بن حسن بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یونس بن حبیب نے کہ خبر دی ہے ابوداؤد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عمران قطان نے قتادہ سے، انہوں نے عبدربہ سے انہوں نے ابوعیاض سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
تم لوگ بچاؤ اپنے آپ کو اعمال کو حقیر و بے وزن کرنے والے امور سے۔ وہ انسان میں اکٹھے ہو کر اس کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثال بیان فرمائی ہے، جیسے کچھ لوگ مل کر کسی میدان یا جنگل میں اترتے ہیں اور قوم کے کاریگر آتے ہیں، کوئی آدمی لکڑی لاتا ہے، کوئی چھوٹی سی لکڑی لاتا ہے، حتیٰ کہ ایک ڈھیر جمع ہو جاتا ہے، پھر وہ آگ سلگاتے ہیں اور وہ اس سب کو کھا جاتی ہے جو اس میں پھینکا جائے۔

بلال بن سعد کا ارشاد:

۲۸۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے کہ خبر دی ہے دعلج بن احمد بن دعلج نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسماعیل بن مہران اسماعیلی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عمر بن عثمان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے، وہ فرماتے تھے:
تم گناہ اور غلطی کے چھوٹے ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم نافرمانی کتنی بڑی ذات کی کر رہے ہو۔

(۲۸۵)..... اخرجه البيهقي من طريق ابي داود الطيالسي في مسنده (۴۰۰)

عباس بن عطاء کا ارشاد:

۲۸۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہ میں نے منصور بن عبداللہ سے سنا کہ وہ اس کو کہتے تھے کہ میں نے سنا عباس بن عطاء سے وہ فرماتے تھے کہ:

پرہیزگاروں کی پرہیزگاری اور متقیوں کا تقویٰ ذرے اور رائی کے دانے سے پیدا ہوتا ہے اور ہمارا رب وہ ہے جو خیال و نظر پر پیٹھ پیچھے عیب لگانے، سامنے طعنہ پر بھی حساب لے گا اور وہ محاسبہ کرنے میں ہر چیز کو شامل کرنے والا اور احاطہ کرنے والا ہے اور اس سے زیادہ سخت بات یہ ہے کہ وہ ذرے ذرے کی مقداروں اور رائی کے دانوں کے برابر بھی حساب لے گا۔ جس ذات کا حساب ایسا سخت ہو وہ واقعی اس بات کی حقدار ہے کہ اس سے بچا جائے اور تقویٰ اختیار کیا جائے۔

۲۸۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن جعفر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زید بن بشر نے کہ خبر دی ہے ابن وہب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن زید نے اور ذکر کیا ہے عمرو نے اور ابا بکر ابن المنکدر کے دو بیٹوں کا انہوں نے فرمایا کہ:

دونوں میں سے ایک پر جب موت آئی تو وہ رو پڑا۔ پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رلایا، ہم تو آپ کے موت اچھا ہونے پر رشک کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس لئے نہیں رویا کہ خدانخواستہ میں نے اللہ کی کسی نافرمانی و گناہ کرنے کی جسارت کر لی تھی۔ لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں کسی چیز کو معمولی سمجھ کر کرتا رہا ہوں اور وہ اللہ کے ہاں بہت بڑی ہو (اور اس کا مجھ سے محاسبہ ہو جائے)۔ اور دوسرے بیٹے اپنی موت کے وقت روئے، ان سے رونے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے لئے فرماتے ہیں:

وبدالهم من الله مالم يكونو يحتسبون (الزمر ۴۷)

ان پر اللہ کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو جائے گا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے۔

میں وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم سب دیکھ رہے ہو اور اللہ کی قسم میں بالکل نہیں جانتا کہ اللہ کے ہاں میرے سامنے کیا کچھ ظاہر ہوگا؟ اور کیا کچھ سامنے آئے گا؟ اور انہوں نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ محمد ان کا بھائی تھا (محمد بن منکدر عابد تھے) اور عبادت میں ان سے قریب تر تھا اور کونسی چیز تھے محمد اپنے زمانے میں؟

۲۸۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے کہ خبر دی ہے ابوالحسن احمد بن اسحٰق طیبی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن حسین ھمدانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم بن ابوایاس نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ضمرۃ بن ربیعہ نے حضرت سفیان ثوری سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

فيغفر لمن يشآء ويعذب من يشآء (البقرۃ ۲۸۴)

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے معاف فرما دیں گے اور جسے چاہیں گے عذاب دیں گے۔

فرمایا کہ جس کو چاہیں گے بڑے سے بڑے گناہ پر معاف کر دیں گے اور جس کو چاہیں گے چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر عذاب دیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صغائر اور کبائر میں فرق ہے۔

اور ان سے یہ بھی روایت ہے کہ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(۲۸۹)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱/۳۸۶) لابن ابي حاتم عن مجاهد.

کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر جہنم یا عذاب یا لعنت کی وعید آئی ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

۲۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا ابن ابواسحٰق مزکی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ ابوالحسن طرائفی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن صالح نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے علی بن ابوطلحہ سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں:

ا ن تجتنبوا کبائر ماتنهون عنه (النسآء ۳۱)

اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرو جس سے تم منع کیے گئے ہو۔

فرمایا کہ کبیرہ گناہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آگ کے ذکر کے ساتھ ختم کیا ہے یا عذاب یا غضب یا لعنت کے ساتھ ختم کیا ہے۔

اکبرالکبائر شرک ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

۲۹۱:......مذکورہ اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمام کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱)...... انه من یشرک بالله فقدحرم الله علیه الجنة (المائدہ ۷۲)

بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ شریک بنائے تحقیق اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی سے مایوسی (کے ذکر کے ساتھ مذکور ہونا بھی کبیرہ گناہ ہونے کی نشانی ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۲)...... لاییئاس من رحمة الله الاالقوم الکافرون (یوسف ۸۷)

اللہ کے لطف و کرم سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر۔

اور اللہ کی تدبیر اور گرفت سے نڈر و بے باک ہونا (یہ بھی کبیرہ گناہ ہونے کی علامت ہے)۔

ارشاد باری ہے:

(۳)......فلا یامن مکر الله الاالقوم الخاسرون (اعراف ۹۹)

اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر خسارے پانے والے لوگ۔

انہیں کبیرہ گناہوں میں سے ہے والدہ کا نافرمان ہونا۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نافرمان کو جبار اور شقی اور عصی شرکش، بدبخت، نافرمان قرار دیا ہے۔

اور انہیں میں سے ہے اس نفس کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے بغیر حق کے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۴)...... جزاء ه جهنم (النسآء ۹۳)

کہ قاتل کی سزا جہنم ہے۔

اور پاکدامن عورت کو بدکاری کی تہمت لگانا کبیرہ گناہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

(۲۹۰)...... عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۱۴۶/۲) لابن أبی حاتم عن ابن عباس

(۵)...... لعنوا فی الدنیا و الاخرۃ ولھم عذاب عظیم (النور۲۳)

دنیا آخرت میں تہمت لگانے والے لعنت کئے گئے ہیں اوران کے لئے عذاب عظیم ہے۔

یتیم کا ناحق مال کھانا کبیرہ گناہ ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۶)......ان الذین یاکلون اموال الیتمٰی ظلمًا انما یأکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا (النسآء۱۰)

بے شک جولوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں ناحق وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں،وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے۔

میدان جہاد سے فرار ہونا کبیرہ گناہ ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۷)...... ومن یولھم یومئذ دبرہ الامتحرفا لقتال اومتحیزا الٰی فئۃ فقد بآء بغضب من اللّٰہ (انفال۱۶)

جس شخص نے (اس دن جہاد میں) پیٹھ پھیر لی،اس کے ماسوا جس نے جنگ کی چال چلنے یا دوسری اپنی ٹولی سے ملنے کے لئے پیٹھ پھیری۔(جس نے فرار کے لئے پیٹھ پھیری)اس نے اللہ کے غضب کی طرف رجوع کیا۔

کبیرہ گناہوں میں سے سودخوری بھی ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۸)...... الذین یأکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس (البقرہ۲۷۵)

جولوگ سود کھاتے ہیں قبروں سے نہیں کھڑے ہوں گے مگر مثل اس شخص جو کھڑا ہوتا مخبوط الحواس شیطان کے چھوڑنے سے

اور کبیرہ گناہ سحر ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۹)...... ولقد علموا لمن اشتراہ مالہ فی الاخرۃ من خلاق (البقرہ۱۰۲)

البتہ تحقیق وہ جانتے ہیں کہ البتہ جو اس کو خریدتا ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور کبیرہ گناہ زنا (بدکاری) بھی ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(۱۰)...... ومن یفعل ذالک یلق اثاماً یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا (الفرقان۶۹)

جو شخص اس کا ارتکاب کرے وہ کئی گناہوں کو ملتا ہے اس کے لئے دوگنا عذاب ہوگا قیامت کے دن اور اس میں ذلیل ہوگا

اور جھوٹی اور گناہ کی قسم بھی کبیرہ گناہ ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۱۱)...... ان الذین یشترون بعھداللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لاخلاق لھم فی الاخرۃ (آل عمران ۷۷)

بے شک جولوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے میں حقیری قیمت وہی لوگ ہیں

جن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔غلول اور مال غنیمت کی چوری بھی کبیرہ گناہ ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۱۲)...... ومن یغلل یأت بما غل یوم القیمۃ (آل عمران۱۶۱)

جو شخص مال غنیمت میں چوری کرے گا قیامت کے دن چرائی ہوئی چیز لے کر آئے گا۔

فرض زکوٰۃ کو منع کرنا یعنی نہ دینا یہ بھی کبیرہ گناہ ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(۱۳)...... فتکونی بھا جباھھم (التوبۃ ۳۵)

جو مال دبا دبا کر رکھتے ہیں اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے قیامت میں ان کی پیشانیاں داغی جائیں گی۔

جھوٹی گواہی دینا اور گواہی چھپانا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(۱۴)......ومن یکتمھا فانہ اثم قلبہ (البقرہ ۲۸۳)

جو شخص شہادت کو چھپائے گا اس کا دل گناہگار ہے۔

اور شراب پینا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کی پوجا کو اس کے برابر کیا ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینا یا اللہ کی فرض کردہ چیزوں میں سے کوئی چیز ترک کرنا یہ بھی کبیرہ گناہ ہیں، کیونکہ رسول اللہ کا فرمان ہے:

(۱۵)...... من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد بریٔ من ذمۃ اللہ ورسولہ

جو شخص قصداً نماز ترک کردے وہ اللہ کے ذمہ سے خارج ہو گیا۔

عہد شکنی کرنا اور قطع رحمی کرنا بھی کبیرہ گناہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

لھم اللعنۃ ولھم سوٗ الدار

ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے۔ (الرعد ۲۵)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بہرحال دونوں میں فرق کو ترک کردیا پس کس چیز میں ہے۔

۲۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے کہ خبر دی ہے ابوعمرو بن نجید نے کہ خبر دی ہے ابومسلم الکجی نے کہ خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حماد شعیثی نے کہ خبر دی ہے ابن عون نے محمد سے، اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا:

کل مانھی اللہ عنہ کبیرہ

ہر وہ کام ہے جس سے اللہ نے روکا ہے وہ کبیرہ گناہ ہے۔

اسی طرح فرمایا اور یحیٰ بن عتیق نے اور ھشام نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کہا ہے۔

۲۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بشران نے کہ خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے کہ ہیں حدیث بیان کی ہے کہ احمد بن منصور نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے کہ خبر دی ہے معمر نے ایوب سے، انہوں نے ابن سیرین سے، انہوں نے عبیدہ سے کہ انہوں نے فرمایا:

کل ماعصی اللہ ربہ فھو کبیرۃ

ہر وہ کام جس میں اللہ کی نافرمانی کی جائے وہی کبیرہ گناہ ہے۔ اور تحقیق نادر چیز ذکر کی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۱۷)......قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور ۳۰)

مؤمنوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

۲۹۴:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے حدیث بیان کی ہے ابن طاؤس سے، اس نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ حضرت ابن

---

(۲۹۱)......عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۱۴۸/۲) لابن جریر وابن المنذر وابن أبی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابن عباس.

(۲۹۲)...... عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۱۴۶/۲) لعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر والطبرانی والمصنف من طرق عن ابن عباس.

(۲۹۴)...... عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۱۴۶/۲) لعبد الرزاق وعبد بن حمید وابن جریر و ابن المنذور وابن أبی حاتم والمصنف من طرق عن ابن عباس.

عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ کبیرہ گناہ سات ہیں؟ انہوں نے فرمایا: قریب قریب ستر ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول احتمال رکھتا ہے کہ یہ انہوں نے اللہ کی حرمتوں کی تعظیم میں اور محرمات کے ارتکاب سے ترہیب اور ڈرانے کے لئے فرمایا ہو۔ بہرحال صغائر اور کبائر کے مابین فرق کرنا دنیا اور آخرت کے احکامات سے لازمی اور ضروری ہے ان نصوص کی بنیاد پر جو کتاب و سنت میں آئی ہیں۔

مسلمان اہل قبلہ بڑے بڑے گناہوں کے مرتکب لوگ قیامت میں جب بغیر توبہ کے آئیں گے

ہمارے احباب رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ:

اصحاب کبائر اہل قبلہ جب قیامت میں بغیر توبہ کئے آئیں گے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ اگر چاہے گا تو ان کو ابتداء ہی میں معاف کردے گا۔ اگر چاہے گا تو ان کے حق میں ان کے نبی کی شفاعت قبول کرلے گا۔ اگر چاہے گا تو ان کو جہنم میں داخل کرنے کا حکم فرمائے گا۔ پھر وہ ایک خاص مدت تک عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ پھر ان کو جہنم سے جنت کی طرف نکالنے کا حکم دے گا یا شفاعت کے ساتھ یا بغیر شفاعت کے۔ اور ہمیشہ جہنم میں تو صرف کفار ہی رکھے جائیں گے۔

ہمارے احباب نے اس بات پر استدلال اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کیا ہے:

بلىٰ من كسب سيئة واحاطت به خطيئته الخ (البقرہ ۸۱)

ہاں جس نے برائی کا کسب کیا اور اس کے گناہوں نے اس کو احاطہ میں لے لیا۔ وہی لوگ جہنمی ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ ہمیشہ آگ میں رکھنا اس کے لئے ہے جس کو اس کے گناہوں نے گھیر لیا ہوگا۔ (وہ کافر ہی ہوسکتا ہے) اس لئے کہ مؤمن ایک کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو یا بہت سے کبائر کا اس کے گناہوں نے اس کا احاطہ نہیں کیا ہوتا، اس لئے کہ تمام گناہوں کا سردار اور بڑا گناہ کفر ہے۔ وہ مؤمن کے گناہوں میں موجود نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ صحیح ہوا کہ وہ ہمیشہ آگ میں نہیں رہے گا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے اس دوسرے قول کے معارض و مخالف ہے۔ وہ یہ ہے:

والذين امنوا وعملوا الصالحات اولئک اصحب الجنة هم فيها خالدون (البقرہ ۸۲)

وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں وہی لوگ جنتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ دیا ہے اس شخص کو جس نے ایمان کی اصل اور اس کی فروع (دونوں چیزیں) جمع کرلی ہیں۔ جبکہ کبیرہ گناہ کا مرتکب یا کبائر کا مرتکب صالحات اور نیک اعمال کا تارک ہوتا ہے۔ تو یہ بات صحیح ہوگی کہ جنت والا وعدہ اس کے لئے نہیں ہے۔

تو معترض کو جواباً یہ کہا جائے گا کہ کبیرہ یا کبائر کا مرتکب جب ان سے توبہ کرلے اور قیامت میں ان گناہوں سے تائب ہوکر آئے، مگر صالحات اور نیکیوں کا تارک ہو ایمان کے اور اس کی فروعات کے مابین جمع کرنے والا نہ ہو اس کے باوجود وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حالانکہ اس کی توبہ ان نیکیوں کے قائم مقام نہیں ہوسکتی جو اس نے چھوڑی ہیں۔ اس لئے کہ اس کے اوپر شر اور برائی سے ہمیشہ دور رہنا لازم تھا۔ پس جب اس نے کچھ وقت شر اور گناہ کا اقدام وارتکاب کیا اور پھر کچھ وقت اس سے دور رہا ہو گیا تو گویا ایسا کرنے سے وہ کچھ فرض کو ادا کرنے والا (اور کچھ کا تارک ہوا) اور کچھ فرض ممکن نہیں ہے اور جائز نہیں ہے کہ پورے فرض کا بدل نہ سکے۔ اور جب یہ بات ممکن ہے اور جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں سے

تائب ہونے والے پر احسان فرمائے اور اس کی توبہ کے بدلے میں اس کے گناہ مٹادے اور معاف کردے تو یہ کیونکر جائز نہیں ہوگا اور کیونکر درست نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ گناہوں پر اصرار کرنے والے پر بھی احسان فرمائے اور اس کے ایمان کے سبب جو کہ تمام نیکیوں سے احسن اور بہتر نیکی ہے اس کے گناہ معاف فرمادے؟ اور اس کی صلوٰۃ اور دیگر بعض حسنات کے سبب وہ غلطیاں بھی مٹادے جو اس کی سیئات کی مدت میں زیادہ ہوگئی تھیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے:

ان الحسنات یذھبن السیأت (ھود ۱۱۴)

بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں۔

اس کو لے لیجئے اور محفوظ اور یاد رکھئے۔ دونوں اس بات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور جدا ہیں کہ تائب مغفور ہوتا ہے بغیر عذاب دیئے کے اور گناہوں پر اصرار کرنے والا کبھی اپنے گناہوں کے سبب کچھ مدت تک عذاب دیا جائے گا، پھر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اس لئے کہ خبر صادق اس کے بارے میں وارد ہو چکی ہے اور ہمارے اصحاب نے اس پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ استدلال کیا ہے:

ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک لمن یشاء (النساء ۴۸/۱۱۶)

بے شک اللہ تعالیٰ نہیں معاف فرمائے گا اس بات کو کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور معاف فرمادے گا اس کے ماسوا (گناہ) جس کے لئے چاہے گا۔

اور یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خبر میں اختلاف فرض کرلیا جائے اور اسی کے ساتھ حدیث بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئی ہے۔

۲۹۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے کہ خبر دی ہے ابوحامد بن بلال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن ربیع مکی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے زھری سے، انہوں نے ابوادریس سے، انہوں نے عبادہ بن صامت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی بیعت کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا:

میرے ساتھ تم لوگ اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے۔ یعنی پوری آیت بیعت والی باتوں کا ذکر فرمایا۔ (پھر فرمایا کہ) جو شخص تم میں سے ساری باتیں پوری کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا اور جو شخص ان باتوں میں سے کسی چیز کا ارتکاب کر بیٹھا اور اس کو سزا دے دی گئی وہ سزا اس کے لئے کفارہ ہوگی اور جس نے کسی کام کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا (یعنی اس کا گناہ سامنے نہ آسکا) وہ اللہ عزوجل کے حوالے ہوگا۔ اگر وہ چاہے گا معاف کردے گا اور چاہے گا تو اس کو عذاب دے گا۔

بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں اس حدیث کو سفیان بن عیینہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی نے فرمایا:

عبادہ بن صامت کا قول فی بیعۃ النسآء سے انہوں نے یہ مراد لی ہے کہ جیسے عورتوں کی بیعت میں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

یاایھا النبی اذا جآءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئًا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولایأتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف الخ (۱۲)

اے نبی جب تیرے پاس ایمان والی عورتیں تیرے ساتھ بیعت ہونے کے لئے آئیں تو (ان شرائط پر ان کی بیعت قبول کرلیجئے) کہ:

(۲۹۵)...... أخرجه البخاري (۱۲/۸۴ فتح) و مسلم (۳/۱۳۳۳) من طريق ابن عيينة. به.

(۱).....اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کریں گے۔
(۲).....چوری نہیں کریں گی۔
(۳).....زنا نہیں کریں گی۔
(۴).....اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔
(۵).....اور بہتان نہیں باندھیں گی، جیسے وہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کے آگے اختراز کریں۔
(۶).....اور ہر اچھے کام میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔

(گزشتہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا) یہ قول کرنا:

ومن اصاب من ذلک شیئا فستره الله علیه

کہ جو شخص ان مذکورہ گناہوں میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے اوپر پردہ ڈال دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے شریک کے ماسوا باقی گناہ ہے۔ جیسے آپ کا یہ قول کرنا **(فعوقب به)** یعنی جس نے مذکورہ گناہوں میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور اس کو سزا دی گئی۔ اس سے مراد بھی ماسوائے شرک کے گناہ مراد ہے۔ جبھی تو سزا اور حد کو کفارہ قرار دے دیا۔ اس غلطی کا اور گناہ شرک کے بعد جس کا ارتکاب کیا اور جس گناہ کے ارتکاب کے بعد اس میں حد جاری نہیں کی گئی اس کو اللہ کی مشیت کے سپرد کیا۔ اگر چاہے تو اس کے لئے معافی فرمادے اگر چاہے تو اس کو عذاب دے۔ پھر عذاب دائمی نہیں ہوگا۔ اس بات کی دلیل شفاعت قبول کر کے جنت میں بھیجنے والی احادیث میں اور وہ آیات ہیں جو کتاب اللہ میں اس معنی میں آئی ہیں۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ آیت مغفرت میں یہ فقرہ کہ جس کو چاہے بخش دے گا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کے صغیرہ گناہ معاف کردے گا جو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے والا ہوگا اور اس کے لئے بخشش نہیں کرے گا جو کبائر کا ارتکاب کرنے والا ہوگا جیسے کہ دوسری آیت میں ارشاد ہے:

ان تجتنبوا کبائر ماتنهون عنه نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلاً کریما (النسآء ۳۱)

اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو گے جس سے تم منع کئے گئے ہو تو مٹا دیں گے ہم تم سے تمہاری غلطیاں اور داخل کریں ہم تم کو باعزت مقام میں۔

تو جواب میں کہا جائے گا کہ وہ کبائر جن سے اجتناب کرنے کو مغفرت کے لئے شرط قرار دیا گیا ہے اس سے مراد شرک ہے اور یہ اس آیت میں مطلق ہے اور اس کے ساتھ سیئات کی تکفیر کرنا اور غنا بھی مطلق ہے اور وہ دونوں اس آیت میں جس کے ساتھ ہم نے حجت پکڑی ہے دونوں جگہ دونوں مفید ہیں۔ لہٰذا دونوں کے مابین جمع کرنا واجب ہے اور مطلق کو مقید پر محمول کرنا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کرنے والوں کو آگ کی اور اس میں ہمیشہ رہنے کی وعید اور دھمکی دی ہے اور ان سے توبہ کرنے والوں کے سوا کسی کو علیحدہ نہیں کیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق (تا) الا من تاب (الفرقان ۶۸ تا ۷۰)

نہ قتل کرو کسی نفس کو جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کی تائید کے ساتھ۔

(یہاں تک کہ فرمایا) مگر وہ شخص جو توبہ کرے تو جواب میں کہا جائے گا کہ اس وعید اور دھمکی کا تعلق صرف اسی سے نہیں بلکہ تمام ان امور سے اور اشیاء سے ہے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی ابتداء شرک کے ذکر کے ساتھ کی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

والذین لایدعون مع الله الٰها اخر (الفرقان ۶۸)

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے الٰہ کو نہیں پکڑتے۔ (یعنی شرک کی نفی کی ہے)

لہٰذا آیت میں یہ فقرہ:

ومن یفعل ذالک یلق اثاماً

جو شخص یہ کام کرے گا وہ ملے گا کئی کئی گناہوں کو بھرے گا۔

اور رجوع کرے گا ان تمام سابقہ چیزوں کی طرف جو پہلے مذکور ہوئی ہیں۔

جس نے ان کبائر اور اس وعید کے اور اس پر جو دلیل دلالت کرتی ہے وہ یہ قول ہے:

یضاعف له العذاب

کہ اس کے لئے دہرا عذاب ہے۔

کے درمیان جمع کیا ہے اس نے یہ ارادہ کیا ہے۔ وہ شخص جس نے شرک اور اس کے علاوہ کبائر کے مابین جمع کیا ہے۔ اس پر جمع کر دیئے ہیں شرک کے عذاب کے ساتھ کبائر کے عذاب، لہٰذا اس پر عذاب دہرا ہو گیا ہے۔ پھر فرمایا:

الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً

مگر جو شخص ایمان لایا اور نیک عمل کیئے۔

تو یہ ایمان اور عمل صالح کا ذکر کیا ہے اور یہ اس لئے تاکہ اس کا ایمان اس کے کفر کو تباہ کر دے اور ختم کر دے اور ایمان میں اس کی اصلاح اس کو تباہ کر دے، جو پہلے سے کفر میں اس سے خرابی ہوئی جیسے ہم نے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا (النسآء ۳)

جو شخص کسی مؤمن کو قتل کرے گا اس کی جزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

(جواب میں) کہا جائے گا کہ اہل تفسیر اس طرف گئے ہیں کہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس نے قتل کیا تھا اور مرتد ہو گیا تھا اسلام سے اور ہمارے بعض اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ یہ آیت اپنے سبب یا شان نزول پر بند ہے۔

۲۹۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن بن محبوب دھان نے ہمیں حدیث بیان کی ہے حسین بن ھارون نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن نصر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن بلال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مروان نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا مقیس بن ضبابہ نے اپنے بھائی ھشام بن ضبابہ کو بنی نجار کے محلّہ میں مقتول پایا جبکہ ھشام مسلمان تھا۔ مقیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی فہر کے ایک آدمی کو نمائندہ بنا کر بھیجا اور اس کو فرمایا کہ تم بنی نجار کے پاس جاؤ اور جا کر میرا اسلام کہو اور ان سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اگر تم ہشام کے قاتل کو جانتے ہو تو اس کے بھائی کو ہشام کا قاتل حوالے کر دو کہ وہ اس سے (بدلہ) قصاص لے گا۔ اور اگر تم نہیں جانتے تو تم لوگ اس قتل کی دیت اس کے حوالے کرو۔

چنانچہ فہری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کو یہ پیغام پہنچایا۔ بنی نجار والوں نے کہا سمع اور طاعت ہے اللہ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے۔ (یعنی ہم یہی کچھ کریں گے جو آپ نے فرمایا ہے) اللہ کی قسم ہم ہشام کے قاتل کو نہیں جانتے، لیکن ہم اس کے بھائی کو دیت دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے مقیس کو سو اونٹ دیئے۔ پھر وہ فہری اور مقیس وہاں سے ہٹے اور مدینے کی طرف چلے۔

جب مدینے کے قریب پہنچے تو مقیس بن ضبابہ کے پاس شیطان آیا اور اس نے مقیس کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا کہ کیا کیا تم نے؟ تم نے اپنے بھائی کی دیت (اس کا خون بہا) قبول کرلیا۔ یہ تو تیرے اوپر گالی ہوگی۔ ایسا کر کہ تیرے ساتھ جو آدمی ہے اس کو قتل کردے۔ لہٰذا نفس کا بدلہ نفس ہوجائے گا اور دیت بھی اضافی طور پر بچ گی۔ لہٰذا اس نے پتھر اٹھایا اور فہری کو دے مارا اور اس کا سر کچل دیا۔ پھر وہاں سے اونٹ پر سوار ہوا اور اونٹ ہانک کر مکہ کی طرف کافر ہو کر روانہ ہوگیا اور اپنے شعروں میں یہ کہنے لگا:

میں نے اپنے بھائی کے بدلے فہری کو قتل کردیا اور میں نے اس کا خون بہا بنونجار کے ارباب شوریٰ کی پیٹھ پر لاد دیا۔ اور میں نے اپنے بھائی کا قصاص بھی پالیا اور تکیہ لگا کر لیٹ گیا ہوں اور میں پہلا شخص ہوں جو بتوں کی طرف لوٹ گیا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت اسی واقعہ میں اسی مقیس کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ومن یقتل مؤمنا متعمد فجزاء ہ جھنم الخ　(النساء۹۳)

جو شخص کسی کو مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی جزا جہنم میں ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دوسرا جواب بھی ہے، وہ، وہ ہے جو ہم نے روایت کیا ہے ابومجلز لاحق بن حمید سے اور وہ بڑے بڑے تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس کی جزا ہے۔ اگر اللہ چاہے گا کہ اس کی جزا سے درگذر کرے تو وہ خود کرے گا۔

۲۹۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے کہ خبر دی ہے محمد بن بکر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوداؤد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن یونس نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوشہاب نے سلیمان تیمی سے، انہوں نے ابومجلز لاحق بن حمید سے، پھر اس نے اس بات کو ذکر کیا ہے اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس کی اسناد ثابت نہیں ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے ابوسلیمان خطابی بستی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ:

پورا قرآن مجید بمنزلہ ایک کلمہ کے ہے۔ جس کا نزول پہلے ہوا اور جس کا بعد میں ہوا اس پر عمل کے وجوب میں سب برابر ہے جب تک اول اور آخر میں منافات واقع نہ ہو۔ مثال کے طور پر اگر اس قول: ویغفر مادون ذالک لمن یشاء میں اور ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاء ہ جھنم خالدا فیھا (نساء۹۳) میں جمع کیا جائے اور اس کے ساتھ لمن یشاء کو لاحق کیا جائے۔ یہ باہم متناقض ومخالف نہیں ہوگا۔ مشیت کی شرط قائم ہے سب کے سب گناہوں میں ماسوائے شرک کے اور اسی طرح ہے یہ بھی فجزاء ہ جہنم واحتمال رکھا ہے کہ اس کا معنی یہ ہو فجزاء جہنم اس کی جزا جہنم ہے۔ اگر اللہ اس کو جزا دینے پر آئے اور اس کو معاف نہ کرے تو اس طرح پہلی آیت خبر ہے اس میں کوئی خلاف نہیں ہے اور دوسری آیت وعدہ ہے جس میں عفو ودرگذر کی امید ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے کہ خبر دی ہے ابواحمد بن عدی حافظ نے، انہوں نے کہا میں نے سنا عمر بن محمد وکیل سے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے معاذ بن مثنیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سوار بن عبداللہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اصمعی نے، انہوں نے

(۲۹۶)...... قال الذھبی فی التجرید (۱۲۰/۲) ھشام بن ضبابۃ الکنانی اللیثی أخو مقیس. أسلم ووجد قتیلاً من بنی النجار وقال ابن إسحاق وغیرہ قتل فی غزوۃ المریسیع قتلہ أنصاری وظنہ من العدو. والحدیث عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۱۹۵/۲) للمصنف.

(۲۹۷)......أخرجہ أبو داود (۴۲۷۴) عن أحمد بن یونس. بہ وأخرجہ المصنف فی البعث (۴۵)

کہا کہ عمرو بن عبید ابوعمرو بن ابی العلا کے پاس آئے اور ان سے کہا اے ابوعمرو! کیا اللہ اپنے وعدے کے خلاف کرتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ عمرو نے کہا اللہ نے خود فرمایا۔ انہوں نے پوچھا، کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے وعید کی کوئی آیت ذکر کی جو عمرو کو یاد نہیں رہی تو ابوعمرو نے کہ کونسی عجمیت تو دیا گیا ہے۔ وعد، ایعاد سے مختلف ہوتا ہے۔ پھر ابوعمرو نے شعر کہا:

وانی وان اوعدته او وعدته . ساخلف ایعادی وانجز موعدی

اور بے شک میں نے اگرچہ دھمکی دی ہے اس کو یا وعدہ دیا ہے۔ بہت جلدی میں اپنی دھمکی کے خلاف کروں گا اور پورا کروں گا میں اپنا وعدہ۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ' یدخلہ ناراً خالداً فیھا (النسآء ۱۴)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے اور اللہ کی حدود سے تجاوز کرے اس کو اللہ تعالیٰ آگ میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

(اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مومن گناہگار ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟)

کہا گیا ہے کہ اس طرح ہم کہیں گے۔ الحدود۔ اسم جمع ہے متعدی ہوتا اللہ کی حدود کے لئے۔ جمع بنایا گیا ہے بوجہ ترک ایمان کے اور تارک ایمان ہمیشہ آگ میں رکھا جائے گا۔ اگر اعتراض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

وان الفجار لفی جحیم یصلونھا یوم الدین وماھم عنھا بغائبین (الانفطار ۱۴۔۱۶)

بے شک گناہگار البتہ جہنم میں ہوں گے۔ قیامت کے دن اس میں داخل ہوں گے اور اس سے وہ غائب نہیں ہوں گے۔

کہا گیا ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے:

ان الابرار لفی نعیم (الانفطار ۱۳)

بے شک نیکوکار لوگ البتہ نعمتوں میں ہوں گے۔

(جواب ہے) کہ ایسا فاسق جو ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ایمان کی بدولت برٌ یعنی نیک ہوتا ہے۔ اگر اعتراض کیا جائے کہ وہ مطلق برٌ اور نیک نہیں ہے۔

جواب میں کہا جائے گا کہ اسی طرح وہ مطلق فاجر بھی نہیں ہے۔

اگر اعتراض کیا جائے کہ اس کے فجور نے اس کے ایمان کو تباہ کر دیا ہے۔

جواب دیا جائے گا کہ اس قول میں اور مرجئہ کے قول میں پھر کوئی فرق نہیں رہے گا جو یہ کہتے ہیں کہ اس کے ایمان نے اس کے فجور اور گناہوں کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فجار سے وہ لوگ مراد لئے ہیں جن کے درمیان اور ابرار کے درمیان تقابل ہے۔ اس لئے کہ تمام نیکیوں کی سردار نیکی ایمان ہے اور تمام فجور کا سردار فجور کفر ہے اور ہمارے موقف کی صحت پر جو چیز دلالت کرتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان ہیں:

(۱)..... ان لانضیع اجر من احسن عملاً (الکہف ۳۰)

بے شک ہم اس کا اجر ضائع نہیں کریں گے جس نے اچھا عمل کیا۔

(۲)..... لااضیع عمل عامل منکم (آل عمران ۱۹۵)
تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو میں ضائع نہیں کروں گا۔

(۳)..... ان اللّٰہ لایظلم مثقال ذرۃ و ان تک حسنۃ یضاعفھا و یؤت من لدنہ اجراً عظیما (النسآء ۴۰)
بے شک اللہ تعالیٰ نہیں ظلم کریں گے۔ایک ذرے کی مقدار اگر نیکی ہوگی تو اس کو دگنا کر دیں گے
اور اپنی طرف سے بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔

(۴)..... فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ (الزلزلۃ ۷)
جو شخص ایک ذرے کی مقدار خیر کا عمل کرے گا اس کو عمل وہ دیکھ لے گا۔

(۵)..... یوم تجد کل نفس ماعملت من خیر محضرا (آل عمران ۳۰)
جس دن پالے گا ہر نفس جو کچھ اس نے خیر کا عمل کیا تھا حاضر کیا ہوا (پالے گا)۔

(٦)..... فالذین امنوا منکم و انفقوا لھم اجر کبیر (الحدید ۷)
پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خرچ کیا ہے ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

(۷)..... وعداللّٰہ المؤمنین و المؤمنات جنات (التوبہ ۷۲)
اللہ تعالیٰ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لئے باغات (بہشتوں) کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۸)..... ھل جزاء الاحسان الا الاحسان (الرحمٰن ٦۰)
نیکی کا بدلہ صرف نیکی ہی ہے۔

یہ مذکورہ آیات اور دیگر وہ سب آیات جو اس مفہوم میں وارد ہوئی ہیں، وہ سب کی سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا عمل ضائع نہیں فرمائیں گے جو اچھا عمل کرے گا اور سب اعمال سے احسن عمل اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا ہے۔

جس شخص نے مؤمن کو دائمی طور پر آگ میں رکھنے کا قول کیا ہے۔ درحقیقت اس نے اس کے اعمال کے اجر کو ضائع کیا ہے اور اس کے لئے کوئی معاوضہ نہیں بنایا ہے۔حالانکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے طاعات پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور گناہوں پر عذاب کا۔لہٰذا کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے معاصی کے اعمال کو دیکھے گا اور طاعات کے عمل کو نہیں دیکھے گا۔حالانکہ دوسرے کے اعمال طاعت ہوں یا معاصی اسی نے خود کئے ہیں۔مگر پھر دوسرے کو بھی یہ حق ہوگا کہ وہ اس کے برعکس کہے یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کی طاعات کو دیکھے گا۔معاصی اور گناہوں کو نہیں دیکھے گا۔مگر اس کا کہنا تو دور کی بات ہے کوئی بھی اس کا قائل موجود نہیں ہے۔دوسرے یہ کہ ہم سب مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے اور اجماع ہے کہ طاعات کا اجر حاصل ہوگا اور طاعات کے حکم کے زوال میں ہم نے اختلاف کیا ہے۔لہٰذا ہم نے جس چیز کا یقین کیا ہے بعض طاعات پر اجر کا حصول معصیت کے سبب ہے اس کا حکم نہیں اٹھ جائے گا۔

بعض لوگوں نے عقیدہ شفاعت کو اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے باطل قرار دیا ہے۔

ماللظالمین من حمیم و لا شفیع یطاع (غافر ۱۸)
ظالموں کے لئے نہ کوئی ولی دوست ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارشی جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(تو اس کا جواب یہ ہے کہ) یہاں پر ظالموں سے مراد کافر ہیں۔اس آیت کا آغاز اس بات کی شہادت دیتا ہے کیونکہ یہ آیت کافروں کے ذکر میں واقع ہے۔

اگر ایسے لوگ اس آیت سے دلیل پکڑیں:

ولا یشفعون الا لمن ارتضی (انبیاء ۲۸)

(سفارشی) سفارش نہیں کریں گے مگر اس شخص کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ پسند کرے گا۔

کہا گیا ہے کہ یہ ہماری دلیل ہے۔ اس لئے کہ فاسق بھی اپنے ایمان کے سبب مرتضٰی اور پسند میں ہوتا ہے۔ (اور یہ بات بھی قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادہ

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا۔

سورۃ انبیاء کی مذکورہ آیت میں ارتضٰی فرمایا اور اس آیت یعنی فاطر میں ہے اصطفینا فرمایا۔ دونوں زبان کے لغت کے اعتبار سے ایک ہیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا:

فمنھم ظالم لنفسہ

تو کچھ ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

یعنی مصطفین اور برگزیدہ لوگوں میں سے بعض اپنے آپ پر ظلم وزیادتی کرتے ہیں اور ظلم سے مراد وہی فسق ہے۔

اسی طرح اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ ان میں ظالم بھی ہیں، یعنی فاسق ہیں اور اسی طرح حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا کہ یونس علیہ السلام نے اپنے بارے میں کہا تھا:

انی کنت من الظالمین (الانبیاء ۸۷)

کہ بے شک میں ظالم ہوں (قصوروار ہوں)۔

اور ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طریقوں سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کی ہے:

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں سے برگزیدہ کیا۔

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ وہ سب کے سب جنت میں ہوں گے۔ یہ کتاب البعث والنشور کی ساتویں جز میں اپنے شواہد سمیت مذکور ہیں۔

اور آیت الا من ارتضی کی ایک توجیہ یہ کی گئی ہے کہ الا من ارتضی ان یشفعو لہ ہے۔ یعنی مگر جس کے لئے اللہ تعالیٰ پسند کرے گا کہ شفاعت کرنے والے اس کے لئے شفاعت کریں۔

اسی طرح کا قول یہ بھی ہے:

من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ (البقرہ ۲۵۵)

کوئی ہے جو اس کے آگے سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔

یعنی جس کے لئے اللہ پسند کرے گا کہ اس کے لئے سفارش کی جائے اللہ خود اجازت دیں گے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آیت: الا من ارتضی (کی یہی مذکورہ توجیہ ہی ہے) اس کے علاوہ دوسری کسی توجیہ کا احتمال نہیں رکھتی۔

اس لئے کہ اللہ کے ہاں برگزیدہ لوگ نہ تو کسی فرشتے کی شفاعت کے محتاج ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی نبی کی شفاعت کے۔ (لہذا یہ بات ثابت ہوئی کہ) جو ہم نے کہا ہے وہی آیت کا معنی صحیح ہے۔

اور یہ کہنا صحیح نہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتے کہ کبیرہ گناہ کے مرتکب کے لئے سفارش کی جائے۔ اس لئے کہ گناہگار ہی شفاعت کا محتاج ہوتا ہے اور اس کا ضرورت مند ہوتا ہے۔

تو جس قدر گناہگار کا گناہ بڑا ہوگا اسی قدر وہ شفاعت کا بھی زیادہ محتاج ہوگا۔ پھر یہ کیسے جائز ہوسکتا ہے اور یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ شفاعت کے لئے اس کی شدت احتیاج اس کے درمیان اور شفاعت کے درمیان حائل ہو جائے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ صاحب کبیرہ کے لئے شفاعت کو پسند نہ کریں اور شفاعت نہ ہوسکے) (پھر سوال ہوسکتا ہے کہ پھر تو کافر کے لئے بھی شفاعت ممکن ہونی چاہئے کیونکہ اس کا گناہ بھی بڑا ہے) تو جواب یہ ہوگا کہ شفاعت کا امتناع تو کافروں کے لئے بھی نہیں ہے۔ اس اعتبار سے کہ ان کا گناہ بڑا ہے۔ لیکن (کافر کے لئے سفارش اس لئے ممنوع ہے کہ وہ) اس ذات باری کا منکر ہے جس کی بارگاہ میں سفارش کی جائے گی یا اس لئے کہ وہ رسول کا منکر ہے جو اس کے حق میں سفارشی ہے یا اس لئے ممنوع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ کافر کے حق میں کسی کی سفارش قبول نہیں کرے گا جبکہ یہ سارے معانی اہل قبلہ مرتکب کبیرہ مومن کے حق میں معدوم و مفقود ہیں۔

پھر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں تو یہ بھی آیا ہے:

یوم لاتملک نفس لنفس شیئًا (انفطار ۱۹)

کہ اس دن کوئی نفس کسی نفس کے لئے کسی چیز کا بھی مالک نہیں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی کے حق میں سفارش نہیں کر سکے گا۔ لہذا اس آیت سے شفاعت کا امتناع ثابت ہوا؟

تو جواب یہ ہے کہ یہ آیت شفاعت کو منع نہیں کرتی۔ اس لئے کہ آیت میں تملک کا لفظ آیا ہے کہ کوئی مالک نہیں ہے۔ ملک سے بنا ہے اور ملک سے مراد ہے قوت وطاقت کے ساتھ روک۔ یعنی تو واقعی اللہ تعالیٰ کو قوت وطاقت سے کسی معاملے میں کوئی نہیں روک سکے گا۔ اس آیت کا شفاعت کے مفہوم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔) اس لئے کہ شفاعت، شفاعت کرنے والے کی طرف سے بارگاہ الٰہی میں انتہائی تذلل اور عاجزی پیش کرنے کا نام ہے اور اپنے آپ کو اس انتہائی اظہار عجز کے ذریعہ اس کے قائم مقام کرنا ہوتا ہے جس کے لئے سفارش کر رہا ہے۔ لہٰذا اس کام کے لئے سب سے زیادہ لائق اور اس کے احوال کے لحاظ سے زیادہ قیامت کے روز سے زیادہ کوئی موقع اور وقت نہیں ہوسکتا۔

تحقیق سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کے اثبات میں اور اہل توحید کی ایک جماعت کو جہنم سے نکالنے اور ان کو جنت میں داخل کرنے کے بارے میں اخبار صحیحہ وارد ہوچکی ہیں جو اخبار متواترہ کے قریب قریب ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل کبائر کی ایک جماعت کے بارے میں جو اہل شرک نہ ہوں مغفرت کرنا بغیر عذاب کے بطور اس کے فضل اور رحمت کے بارے میں احادیث آچکی ہیں۔ اللہ بڑا وسعت والا ہے، کریم ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے یہ احادیث کتاب البعث والنشور میں ذکر کردی ہیں اور ہم یہاں ان سے بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارشاد فرمایا ہے:

ومن الليل فتهجد به نافلة لک عسى ان يبعثک ربک مقاما محمودا (الاسراء ۷۹)

اور رات تہجد کی نماز ادا کر تو یہ حکم زیادہ اس کے قریب ہے کہ تیرا رب تجھے پہنچادے مقام محمود پر۔

اور ہم نے حدیث ثابت میں روایت کیا ہے یزید الفقیر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ آیت شفاعت کے بارے میں ہے۔

اواسی طرح ہم نے حذیفہ بن یمان سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر سے بھی روایات کی ہیں۔

۲۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس دوری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے داؤد نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے میرے دادا ابو عمرو نے کہ خبر دی ہے محمد بن موسیٰ حلوانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے، عمرو بن علی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع بن جراح نے ہمیں حدیث بیان کی ہے داؤد ز عافری نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المقام المحمود الشفاعة

کہ مقام محمود شفاعت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے محمد بن عبید سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں:

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر پہنچائے گا۔

قال ھو المقام الذی یشفع فیہ لامنہ

فرمایا کہ وہ مقام ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔

۳۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے۔ انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن احمد اھوازی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے ادریس اودی سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقام محمود شفاعت ہے۔

۳۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ میں نے سنا ابوبکر بن داؤد نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبدان سے وہ کہتے تھے وہ یہ حدیث ہے جس کا لوگوں نے ہمارے اوپر انکار کیا ہے۔

۳۰۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے کتاب التفسیر میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے داؤد ز عافری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقام محمود شفاعت ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ عبدان کی روایت میں لوگوں نے اس لئے انکار کیا کہ اس کا کسی روایت میں تفرد ہے، ورنہ سارے لوگوں نے اس کو روایت کیا ہے وکیع سے اور داؤد سے۔

۳۰۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبید صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ

(۲۹۹)...... اخرجہ احمد (۴۷۸/۲) عن وکیع. بہ.

(۳۰۲)...... اخرجہ احمد (۴۴۴/۲) عن وکیع. بہ.

کدیمی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن سعد نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے، انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ایک آدمی اصحاب رسول سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن زمین دراز کی جائے گی رحمٰن کی عظمت کے لئے کسی کے لئے اس پر جگہ نہیں ہوگی مگر صرف اس کے ایک قدم کی۔ پھر میں پہلا شخص ہوں جو بلایا جائے گا۔ میں جبرئیل کو رحمٰن کے دائیں طرف کھڑا ہوا پاؤں گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اس سے پہلے اس نے اللہ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب جب جبریل میرے پاس آیا تھا اور اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ آپ نے اس کو میرے پاس بھیجا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل خاموش کھڑا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس نے صحیح کہا تھا میں نے اس کو تیرے پاس بھیجا تھا۔ آپ کوئی اپنی حاجت پیش کریں۔ میں عرض کروں گا اے میرے رب میں تیرے بندوں میں سے کچھ بندوں کو چھوڑ کر آیا ہوں جنہوں نے شہر شہر تیری عبادت کی ہے اور ٹیلوں کی چھاؤں میں تیرا ذکر کیا ہے وہ جواب کے منتظر ہیں کہ میں تیرے یہاں سے کیا لے کر جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے خبردار ہوشیار میں ان کے بارے میں تجھے شرمندہ نہیں کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

عسیٰ ربک ان یبعثک ربک مقاماً محموداً　　(اسراء ۷۹)

قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر پہنچادے۔

اس کو ایک جماعت نے روایت کیا ہے ابراہیم بن سعد سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مذکورہ روایت کی مکمل عبارت ان تمام روایات میں وارد ہوئی ہیں جو شفاعت کے سلسلوں میں آئی ہیں۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (الضحیٰ ۵)

اور البتہ عنقریب آپ کو آپ کا رب (اتنی) عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

اس آیت میں بھی شفاعت کی طرف اشارہ ہے۔

اور ہم نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فانه مني (ابراہیم ۳۶)

اے میرے رب بے شک ان بتوں نے تو بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، بس جو شخص میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔

اس آیت میں بھی شفاعت کی طرف اشارہ ہے۔

اور عیسیٰ بن مریم نے فرمایا:

ان تعذبهم فانهم عبادک الخ　　(المائدہ ۱۱۸)

اے اللہ! اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو غالب اور حکمت والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت تلاوت کی اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اے اللہ میری امت، اے اللہ میری امت...... یہ کہتے کہتے رو

(۳۰۳)...... أخرجه الحاكم في المستدرك (۴/۵۷۱) من طريق الزهري. به.

پڑے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرئیل آپ جائیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیے، بے شک ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور آپ کو تکلیف نہیں دیں گے۔

بصورت دعا اس حدیث میں واضح شفاعت کے الفاظ موجود ہیں امت کے لئے۔(مترجم)

۳۰۴:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے ابو محمد زیاد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یونس بن عبدالاعلیٰ نے کہ خبر دی ہے ابن وهب نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے۔عمرو بن حارث نے کہ بکر بن سوادہ اس کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پھر وہی مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں یونس سے روایت کیا ہے۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے یزید الفقیر سے روایت کی ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو نہیں دی گئی پھر آپ نے ان کو ذکر فرمایا اور انہوں نے یہ بات فرمائی:

واعطیت الشفاعة

کہ میں شفاعت کرنے کا حق بھی دیا گیا ہوں۔

۳۰۵:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے کہ خبر دی ہے ابو عمرو بن مطر نے خبر دی ہے ابراہیم بن علی نے کہ خبر دی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے کہ خبر دی ہے هشیم نے سیار سے اس نے یزید فقیر سے پھر اس حدیث کا ذکر کیا ہے(اور وہ بخاری و مسلم میں منقول ہے۔

۳۰۶:.....ہمیں خبر دی ہے عبداللہ یوسف اصفہانی نے کہ خبر دی ہے ابو سعید بن اعرابی نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن محمد زعفرانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے روح بن عبادہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

بے شک ہر نبی کے لئے ایک مخصوص دعا ہوتی تھی جس کے ساتھ انہوں نے دعا کی اپنی امت کے بارے میں اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لئے چھپا رکھی ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے زہیر وغیرہ سے روح سے اور بخاری مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کو مسلم نے بھی جابر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور مسلم نے اس کو حدیث ابی بن کعب سے قراءۃ کے قصے میں نقل کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول: اے اللہ میری امت کو بخش دے اور تیسری بار دعا کو مؤخر کرنا اس دن کے لئے جس دن تمام مخلوق آپ کی خدمت میں رجوع کرے گی۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔(یہ بھی آپ کی شفاعت کی دلیل ہے)۔(مترجم)

---

(۳۰۴)..... اخرجه مسلم (۱/۱۹۱) عن یونس بن عبدالأعلی الصدفی. به.

(۳۰۵)..... اخرجه البخاری (۱/۱۱۹) و مسلم (۱/۳۷۰) من طریق هشیم. به.

(۳۰۶)..... اخرجه مسلم (۱/۱۹۰) عن زهیر بن حرب وابن أبی خلف کلاهما عن روح. به.

واخرجه البخاری (۹/۱۷۰) و مسلم (۱/۱۹۰) من حدیث أبی هریرة.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے سفارشی ہوں گے اور سب سے پہلے آپ ہی کی سفارش قبول ہو گی

۳۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یونس نے کہ خبر دی ہے ابوسعید بن اعراہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زعفرانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عفان بن مسلم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالواحد بن زیاد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مختار بن فلفل نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

میں تابعداروں کے اعتبار سے سب نبیوں سے زیادہ ہوں گا قیامت کے دن (یعنی میرے تابعدار سب سے زیادہ ہوں گے) کوئی نبی ایسا بھی آئے گا کہ اس کی تصدیق کرنے والا ایک آدمی کے سوا کوئی نہیں ہوگا اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میں پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ایک دوسرے طریق سے مختار سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کا مفہوم جابر بن عبداللہ سے اور عبداللہ بن سلمہ سے اور ابی بن کعب سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن مخصوص کئے جائیں گے اجتماعی شفاعت کے لئے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اجتماعی طور پر سب کو اس جگہ سے چھٹکارا عطا فرمائیں گے جہاں وہ کھڑے ہوں گے۔ اس کے بعد دیگر انبیاء اور فرشتے اور صدیقین شفاعت کے عمل میں شریک ہوں گے اور یہ شفاعت انفرادی اور مسلمانوں کے افراد کے لئے ہوگی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مخصوص کئے جائیں گے ان سب میں سے اہل توحید میں سے اہل کبائر کی شفاعت کے لئے انبیاء، ملائکہ وصدیقین میں سے۔

شفاعت کبریٰ اور شفاعت صغریٰ

۳۰۸:...... ہمیں خبر دی ہے استاذ ابوبکر بن فورک نے کہ خبر دی ہے عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ہمیں حدیث بیان کی ہے یونس بن حبیب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوداؤد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہشام نے قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تمام اہل ایمان جمع کئے جائیں گے اور فکرمند ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں سفارش کروائیں، یہاں تک کہ وہ ہمیں اس جگہ سے اور اس حالت میں سے چھٹکارا دے دے۔ چنانچہ وہ سب آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں کہ اے آدم، آپ سب لوگوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تھا اور آپ کے سامنے اپنے فرشتوں کو جھکایا تھا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھلائے تھے، آپ ہمارے لئے ہمارے رب کے آگے سفارش کر دیجئے کہ وہ ہمیں اس حالت سے چھٹکارا دے دے۔ وہ کہیں گے میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں اور لوگوں کے آگے اپنی غلطی کا تذکرہ کریں گے جس کا انہوں نے ارتکاب کیا تھا۔ لیکن تم لوگ جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس وہ پہلے رسول ہیں جن کی اللہ نے بعثت فرمائی تھی۔ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور اپنی مجبوری بتائیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں اور وہ بھی اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو انہوں نے ارتکاب کیا تھا۔ لیکن تم جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس وہ رحمٰن کے خلیل ہیں۔ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں وہ بھی اپنی خطا کا ذکر کریں گے جس کا انہوں نے ارتکاب کیا تھا۔ لیکن تم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ ایسا بندہ ہے جسے اللہ نے توراۃ عطا فرمائی تھی اور اسے ہمکلامی کا شرف بخشا تھا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں وہ بھی اپنی غلطی کا ذکر کریں گے جس کا انہوں نے ارتکاب کیا تھا۔ لیکن تم لوگ جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ اللہ کا بندہ، رسول اور کلمۃ اللہ ہے۔ روح اللہ ہے۔ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ

(۳۰۷)... اخرجه مسلم (۱/۱۸۸) من طريق سفيان عن المختار. به.

بھی یہی کہیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں۔ لیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے جس کے پہلے پچھلے گناہ معاف کردیئے ہیں۔ لہذا سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں جاؤں گا اور میں اپنے رب سے کچھ کہنے کی اجازت چاہوں گا۔ مجھے اس کی اجازت ملے گی۔ جس وقت میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کی ہیبت وعظمت کے پیش نظر سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے (کمال بے پرواہی کے ساتھ) جب تک چاہیں گے چھوڑ دیں گے (میں کمال عجز سے سجدے میں رہوں گا۔ کچھ کہنے کے لے سر اٹھانے کی جرأت نہیں کروں گا) پھر کمال وعنایت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جائے گا کہ اٹھئے اے محمد اور کچھ کہیے آپ کی بات سنی جائے گی او کچھ مانگئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی۔ آپ سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ لہذا میں اپنے رب کی تعریفیں کروں گا جو اللہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا لہذا میرے لئے (قبول ہونے کی) ایک حد مقرر کی جائے گی تو میں ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ اس کے بعد پھر میں اپنے رب کی طرف رجوع کروں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا (تو اس کے جلال وعظمت کے آگے) سجدے میں گر جاؤں گا۔ لہذا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اسی حالت میں چھوڑنا چاہے گا چھوڑ دے گا (کمال بے پرواہی کے ساتھ) پھر محض اس کی رحمت وعنایت سے یہ کہا جائے گا کہ اٹھئے اے محمد! کہیے تیری بات سنی جائے گی۔ سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجئے تیری سفارش قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی تعریفیں کروں گا جن کی تعلیم وہ خود مجھے دے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا، پھر میرے لئے (تعداد کی) ایک حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں اپنے رب کی طرف رجوع کروں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے لئے سجدہ میں گر جاؤں گر جاؤں۔ پھر وہ مجھے جب تک چاہے گا جنت میں چھوڑ دے گا (بے نیازی کے ساتھ) پھر کہا جائے گا اٹھئے اے محمد کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی حمد بیان کروں گا جو مجھے سکھلائے گا، پھر میں سفارش کروں گا، پھر میرے لئے (لوگوں کی بخشش) کی حد مقرر کی جائے گی۔ لہذا میں اتنے لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں کہوں گا اے میرے رب:

مابقی فی النار الا من حسبه القرآن (ای وجب علیه الخلود)

جہنم میں صرف وہ باقی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک رکھا ہے۔ یعنی جس پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہے۔

ازروئے قرآن یعنی مشرک باقی رہ گئے ہیں۔

اس کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے راویت کیا ہے اور مسلم، ھشام، دستوائی وغیرہ کی روایت سے ابوعوانہ کی حدیث میں قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قصہ میں ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام پہلوں اور تمام پچھلوں کو ایک ہی میدان میں جمع کریں گے اور ان کو بلانے والا سنوائے گا (یعنی تاحد آواز لوگ جمع ہوں گے) اور گذرے گی ان سب سے نظر (یعنی تاحد نگاہ لوگ ہوں گے) اور قریب آجائے گا سورج اور لوگ غم اور کرب کے مارے اس کی تاب نہیں رکھیں گے اور برداشت نہیں کر پائیں گے۔ پھر آپ نے بھی مذکورہ قصہ ذکر کیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

یہ حدیث جامع ہے مسئلہ اجتماعی شفاعت نبی علیہ السلام کے لئے جس کے نتیجے میں آپ تمام لوگوں کو اس مقام پر اس غم اور کرب سے نجات

(۳۰۸)..... أخرجه البخاری (۹/ ۱۸۲) و مسلم (۱/ ۱۸۰) من طریق قتادة. به.

دائیں گے سورج کے سامنے طویل قیام کی وجہ سے لوگ جس کی تاب نہ لاسکیں گے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے گناہگاروں کے لئے سفارش کرنا اس کے بعد ہوگا۔

گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوطرح کی شفاعت کا اعزاز حاصل ہوگا۔ پہلی اجتماعی شفاعت جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں جو کہ تمام لوگوں اور امتوں کے لئے بلا امتیاز ہوگی اور دوسری شفاعت انفرادی جو صرف آپ کی امت کے گناہگاروں کے لئے ہوگی۔ اس کو شفاعت صغریٰ کہتے ہیں۔ (از مترجم)

اہل کبائر کے لئے شفاعت

اور معید بن ھلال کی روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قصہ میں وہ بات بھی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ یہ شفاعت صغریٰ آپ کی امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی۔ یعنی جو کبیرہ گناہ کے مرتکب تھے۔ آپ نے اس حدیث میں ارشاد فرمایا کہ میں یہ کہوں گا کہ اے میرے رب میری امت ...... میری امت ...... لہذا مجھے کہا جائے گا کہ آپ جایئے، دیکھئے جہنم میں جو ایسے لوگ ہیں جن کے دل میں گندم یا جو کے دانے کے برابر ایمان ہوان کو بھی جہنم سے نکال لیجئے۔ اور دوسری بار یہ فرمایا کہ مجھے کہا جائے گا کہ جایئے جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہوان کو بھی جہنم سے نکال لیجئے اور تیسری بار میں کہا جائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم تر سے کم تر مقدار میں ایمان ہوان کو بھی نکال لیجئے۔ (ظاہر ہے ایسی لوگ اہل کبائر ہی ہو سکتے ہیں، لہذا یہ شفاعت اہل کبائر کے لئے ہوگی۔ مترجم)

اہل کبائر کے لئے رحمت عالم کی شفاعت

ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے کہ خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابی بکر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، انہوں نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ جہنم سے ہر وہ آدمی نکال لیں گے جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر خیر ہوگی۔ پھر آپ شفاعت کریں گے یہاں تک کہ ہر اس انسان کو جہنم سے نکال لیں گے جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا۔ اس کے بعد پھر آپ شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ جہنم سے ہر اس انسان کو نکال لیں گے جس کے دل میں رائی کے دانہ کے نصف سے بھی کم خیر ہوگی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان تمام مذکورہ روایات میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے اہل کبائر کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔

۳۱۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے کہ خبر دی ہے ابو طاہر محمد آبادی نے اور ابوبکر قطان نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن یوسف سلمی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزق نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحق بن ابراہیم عباد نے کہ خبر دی ہے عبدالرزاق نے کہ خبر دی ہے معمر نے ثابت

(۳۱۰)...... اخرجه الحاكم (۱/ ۶۹) عن محمد بن علي بن عبدالحميد. به.

واخرجه الترمذي (۲۴۳۵) من طريق عبدالرزاق. به وقال حسن صحيح غريب من هذا الوجه واخرجه ابوداود (۴۷۳۹) من طريق أشعث الحراني عن أنس.

سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شفاعتي لاهل الكبائر من امتي

میری شفاعت میری امت کے لئے اہل کبائر کے لئے ہوگی۔

یہ حدیث اشعث حدانی سے اور مالک بن دینار سے اور ثابت سے اور قتادہ سے اور زیاد نمیری سے یزید رقاشی سے انس بن مالک سے بھی مروی ہے۔

۳۱۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے کہ خبر دی ہے ابوحامد بن شرقی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن یوسف سلمی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحفص عمرو بن ابی سلمہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی زہیر بن محمد نے جعفر بن محمد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے جابر سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شفاعتي لاهل الكبائر من امتي

میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

اس حدیث کو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت کیا تھا:

ولايشفعون الا لمن ارتضىٰ (الانبیآء ۲۸)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

۳۱۲:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن جعفر بن احمد مزکی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابراہیم عبدی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن کعب حلبی نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ولید بن مسلم نے، پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۳۱۳:.....خبر دی ہے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدالجبار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعاویہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوعمرو نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوکریب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعاویہ نے اعمش سے ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کر لی ہے اور میں نے اپنی مقبول دعا اپنی امت کے لئے قیامت میں شفاعت کرنے کے لئے چھپا رکھی ہے۔ انشاءاللہ وہ ملنے والی ہے اس شخص کو جو اس حال میں مرگیا میری امت میں سے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتا

---

(۳۱۱)..... أخرجه الترمذي (۲۴۳۶) والحاكم (۱/۶۹) من طريق جعفر بن محمد. به.

وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث جعفر بن محمد.

(۳۱۲)..... أخرجه الحاكم (۲/۳۸۲) عن محمد بن جعفر بن أحمد المزكي. به وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي ولكن على شرط مسلم.

وأخرجه ابن ماجة (۴۳۱۰) من طريق الوليد. به دون ذكر الآية.

(۳۱۳)..... أخرجه مسلم (۱/۱۸۹) عن ابي كريب وابن ابي شيبة عن ابي معاوية. به.

تھا کسی بھی شے کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو کریب سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عمرو بن ابی سفیان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اس کے معنی کو روایت کیا ہے ابوذر اور معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ اور عوف بن مالک وغیرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۱۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے کہ خبر دی ہے احمد بن عبید صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن اسحٰق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عارم بن فضل نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے حضرت جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم شفاعت کے سبب سے جہنم سے نکلے گی اور وہ اُگیں گے گویا کہ وہ پودے میں اور بیلیں ہیں (تعاریر) کا لفظ استعمال فرمایا۔ پوچھا گیا کہ وہ کیا ہوتا۔ آپ نے (ضغابیس) کے ساتھ اس کا مفہوم واضح کیا۔ (ضغابیس) جمع ہے ضغبوس کی جو عصفور کے وزن پر ہے۔ کھیرے اور ککڑی کے بیج کو کہتے ہیں۔ یعنی ایسے اگیں گے جیسے کھیرے ککڑی کے بیج سیلاب کے کنارے پر اگتے ہیں۔

حماد نے کہا وہ اس میں ساقط تھا۔ حماد نے کہا کہ میں نے عمرو سے کہا اے ابو محمد میں نے سنا تھا جابر بن عبداللہ سے فرماتے تھے کہ ایک قوم آگ سے باہر آئے گی شفاعت کی بدولت۔ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ اس کو بخاری نے راویت کیا ہے صحیح میں عارم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو ربیع سے حماد سے اور روایت کیا ہے اس کو عمران بن حصین وغیرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعض معنی کے ساتھ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال

۳۱۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحاق بن حسن حربی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو نعیم فضل بن دکین نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عاصم محمد بن ایوب ثقفی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یزید الفقیر نے، اس نے کہا کہ مجھے خارجیوں کی آراء میں سے ایک رائے دل کو لگ گئی تھی۔ میں جوان آدمی تھا ہم لوگ ایک گروہ کی صورت میں حج کے ارادے سے نکل گئے۔ پھر ہم لوگوں کی ملاقاتوں کے لئے نکلے۔ جب مدینہ منورہ میں ہمارا گذر ہوا تو ہم نے دیکھا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنا رہے تھے۔ مسجد کے ایک ستون سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ جب انہوں نے جہنمیوں کا ذکر کیا تو میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، یہ کیا حدیثیں ہیں جو تم لوگوں کو بیان کرتے ہوئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے:

انک من تدخل النار فقد اخزیتہ (آل عمران ۱۹۲)

بے شک اے رب آپ نے جس کو جہنم میں ڈال دیا اس کو تو آپ نے رسوا ہی کر دیا۔ اور

و کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا (السجدہ ۲۰)

جب بھی جہنمی جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے اس میں لوٹا دیے جائیں گے۔

(یعنی ان آیات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جہنمی جہنم ہی میں رہیں گے۔ باہر کسی طرح بھی نہیں نکل پائیں گے اور آپ ہیں کہ شفاعت کی

(۳۱۴)..... اخرجه البخاری (۱۴۳/۸) و مسلم (۱۷۸/۱) من طریق حماد. به.

(۳۱۵)..... اخرجه مسلم (۱۷۹/۱) عن حجاج بن الشاعر عن الفضل بن دکین. به.

باتیں جہنم سے نکلنے اور اس کی مغفرت، پھر جنت میں داخلے کی باتیں کرتے ہیں اور اس کی حدیثیں سناتے ہیں؟ مترجم) یہ کیا ہے جو آپ لوگوں کو کہہ رہے ہو؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جواب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے کیا تم قرآن مجید پڑھتے ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام محمود کا سنا ہے جس پر اللہ تعالیٰ آپ کو بھیجیں گے یعنی پہنچائیں گے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام محمود ہے جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ جہنم سے جس کو نکالنا چاہیں گے نکالیں گے۔ انہوں نے کہا پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پل کو نصب کرنے کا ذکر کیا اور لوگوں کا اس پر گزرنا ذکر کیا۔ مجھے اس بات کا خوف ہونے لگا کہ میں ان باتوں کو یاد بھی نہیں رکھ سکوں گا۔ انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے جہنم میں رہنے کے بعد اور تلوں کے پودوں کی (کالی) لکڑیوں کی طرح ہوں گے پھر وہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں ڈالے جائیں گے وہ اس میں غسل کریں گے۔ انہوں نے فرمایا، پھر وہ غسل کے بعد نکلیں گے تو ایسے ہوں گے جیسے سفید کاغذ ہوتا ہے۔ یزید الفقیر راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹ گئے۔ پھر ہم نے آپس میں کہا تمہاری ہلاکت ہو کیا خیال ہے تمہارا کہ یہ شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بول رہا ہے؟ ہم واپس لوٹے تو اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی شخص خارجی نہ رہا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر سے، انہوں نے فضل بن دکین سے۔

۳۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے احمد بن سلمان فقیہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن غالب نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے وھب بن خالد نے عمرو بن یحییٰ سے، اس نے اپنے باپ سے اس نے ابوسعید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر خیر ہو اس کو جہنم سے نکال لو۔ لہٰذا نکالے جائیں گے جبکہ وہ خوب جل چکے ہوں گے اور کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر وہ ایک نہر میں ڈالیں جائیں جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے۔ پھر وہ وہاں سے ایسے نکلیں گے جیسے سیلاب کے کنارے دانہ اگتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم دیکھتے نہیں ہو وہ اگتا ہے تو مڑا ہوا لپٹا ہوا اور پیلا ہوتا ہے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو دوسرے طریق سے وھب سے روایت کیا ہے۔

۳۱۷: ہمیں خبر دی ہے امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بتائی ہے ابوبکر بن اسحٰق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ نے یعنی ابن اسحٰق انصاری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابی شیبہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی۔ ہے یونس بن محمد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شیبانؒ نے، اس نے کہا قتادہ نے کہا تھا کہ میں نے سنا ہے ابونضر سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے سمرہ بن جندب سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں آگ نے ٹخنوں تک پکڑ رکھا ہوگا اور بعض کو کمر تک اور بعض کو ہنسلیوں تک پکڑ رکھا ہوگا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ سے اور سعید کی ایک روایت میں قتادہ سے ہے کہ ان میں سے بعض لوگ وہ ہوں گے جنہیں آگ نے گھٹنوں تک

---

(۳۱۶)..... أخرجه مسلم (۱/۱۷۲) من طريق عفان عن وهيب. به.

(۳۱۷)..... أخرجه مسلم (۴/۲۱۸۵) عن ابي بكر بن ابي شيبة. به

پکڑ لیا ہوگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

ہم نے حدیث ثابت بن عطا بن یسار سے ابوسعید خدری سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث رؤیت۔ صراط اور اہل ایمان کے اس پر گذرنے کی روایت کیا ہے پھر ان سے یہ کہتا کہ:

''اے ہمارے رب ہمارے بھائی تھے جو کہ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور روزے رکھتے تھے۔ حج ہمارے ساتھ کرتے تھے، جہاد ہمارے ساتھ کرتے تھے، انہیں آگ لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جاؤ جس کی تم شکل صورت پہچانتے ہو اس کو جہنم سے نکال لو اور ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی گئی ہوں گی۔ یہ لوگ دیکھیں گے کہ کسی کو آگ نے اس کے قدموں تک پکڑ رکھا ہوگا اور بعض کو نصف پنڈلیوں تک۔ بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کمر تک۔ لہذا وہ بہت سے انسانوں کو نکالیں گے پھر لوٹیں گے اور کلام کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے دیکھو جس شخص کے دل میں ایک قیراط کے برابر خیر ہو اس کو نکال لو۔ لہذا اس طرح بھی وہ بہت سے لوگوں کو نکالیں گے۔ پھر لوٹیں گے اور اللہ تعالیٰ سے پھر کلام کریں گے۔ بار بار اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا رہے گا۔ یہاں تک کہ فرمائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر خیر ہو اس کو بھی نکال لو۔

اور حضرت ابوسعید خدری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو فرماتے تھے اگر تم مجھے سچا نہ سمجھو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھو:

ان الله لايظلم مثقال ذرة وان تک حسنة يضاعفها (النسآء ۴۰)

بے شک اللہ تعالیٰ نہیں ظلم کرے گا ایک ذرے کے برابر اور اگر کوئی نیکی ہوگی تو اسے دگنا کر دے گا۔

(پھر یہ سفارشی) کہیں گے، اے ہمارے رب، ہم نے باقی لوگوں کے دل میں کوئی خیر نہیں پائی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ بس ارحم الراحمین باقی رہ گیا ہے۔ ابوسعید نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ فرشتے شفاعت کر چکے۔ نبی شفاعت کر چکے۔ مومن بھی شفاعت کر چکے، باقی کوئی نہیں رہا۔ سوائے ارحم الرحمین؟ اللہ تعالیٰ آگ کا قبضہ خود سنبھالیں گے۔ پھر ایک ایسی قوم کو آگ سے نکالیں گے جو کوئلہ ہو چکے ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے کبھی بھی کوئی عمل نہیں کیا ہوگا اور وہ جنت کی نہر میں ڈالے جائیں گے جس کا نام ہے نہر حیات۔ پھر وہ اس میں پیدا ہوں گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ جیسے سیلاب کے کنارے دانہ اگتا ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا نہیں جو سایہ میں ہوتا پیلا اور دھوپ میں ہوتا سبز؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو ایسے نقشہ کھینچ رہے ہیں جیسے آپ دیہات میں ہیں۔ فرمایا کہ پھر وہ اگیں اسی طرح پھر وہ ایسے نکلیں گے جیسے موتی، پھر وہ اپنے گردنوں میں خاتموں کا زیور پہنائے جائیں گے۔ پھر وہ جنت میں بھیجے جائیں گے۔ یہ جہنمی ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے نکالا ہوگا بغیر کسی عمل کے اور بغیر کسی خیر کے جس کو انہوں نے آگے بھیجا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے لے لو جنت میں سے جو کچھ لو گے وہ تمہارا ہے۔ پھر وہ جنت سے لیں گے یہاں تک کہ تھک کر رک جائیں گے۔ فرمایا کہ پھر کہیں گے اگر ہمیں اللہ دیتا تو ہم اور لیتے۔ اب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تمہیں اس سے افضل دوں گا جو تم لے چکے ہو۔ فرمایا کہ پھر وہ کہیں گے اے ہمارے رب جو لیا ہے اس سے افضل اور کیا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے وہ ہے میری رضا، آج کے بعد میں کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

۳۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن اسحٰق نے دونوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالوہاب نے کہ خبر دی ہے جعفر بن عون نے کہ خبر دی ہے ہشام بن سعد نے کہ خبر دی ہے زید

(۳۱۸)...... اخرجه مسلم (۱/۱۷۱) عن ابی بکر بن ابی شيبة عن جعفر بن عون. به

بن اسلم نے عطاء بن یسار سے، ابی سعید خدری سے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر فرمایا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر بن ابوشیبہ سے جعفر بن عون سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے سعید بن مسیب اور عطاء بن زید کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ اس قصہ کے بارے میں جس کے آخر میں یہ فرمان ہے کہ جنتی سے کہا جائے گا کہ آپ کسی بھی شے کی تمنا کرے۔ پھر تمنا کرے گا جب اس کی تمنا ختم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ فلاں فلاں چیز کے بارے میں سوال کر۔ اس کا رب اس کو یاد دلائے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمنائیں ساری ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ جو کچھ آج ملا ہے یہ تیرا ہے اور اس کی مثل مزید اور بھی تیرا ہے۔

ابو سعید خدری نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ بھی تیرا ہے اور اس کی مثل یعنی اس سے مزید دس گنا بھی تیرا ہے۔ ہم نے ابو صالح کی حدیث میں ابو سعید سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو جہنم سے نکالیں جائیں گے۔ پھر وہ جنت میں ایک وقت خاص تک ٹھہرے رہیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کیا تم کسی شے کی خواہش کرتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم سے یہ نام اٹھا دیا جائے پھر وہ بھی اٹھا دیا جائے گا۔

۳۱۹:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے کہ خبر دی ہے ابو طاہر محمد آبادی نے کہ خبر دی ہے عباس بن محمد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسرائیل نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: بے شک میں جانتا ہوں جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے انسان کو اور جہنم میں سے سب سے آخر میں نکلنے والے کو وہ ایسا آدمی ہوگا جو گھٹنوں کے بل دوڑ کر جہنم سے نکلے گا اور اس سے اس کا رب کہے گا جا تو جنت میں داخل ہو جا، وہ کہے گا میں نے دیکھ لیا ہے جنت بھر چکی ہے (یعنی اب میرے لئے جگہ باقی نہیں ہے) اللہ تعالیٰ اس کو تین بار یہی حکم دیں گے اور وہ ہر دفعہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھر چکی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے تیرے دنیا سے دس گنا بڑی جنت ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں محمد بن خالد نے اس نے عبید اللہ سے روایت کیا ہے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو جریر بن منصور کی روایت سے بھی نقل کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم نے یہ اخبار کتاب البعث والنشور میں نقل کر دی ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض ابواب شفاعت میں اور بعض دوسرے بابوں میں خصوصاً اس باب میں ہیں۔ جہنم سے آخر میں کون نکالا جائے گا؟ ہم نے اس کے ساتھ اور بھی ذکر کی ہیں مگر یہاں پر جو کچھ ذکر کیا ہے اتنا ہی کافی ہے اور توفیق کا ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

۳۲۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد بن احمد قطان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبد الوہاب فرّاء نے انہوں نے کہا کہ خبر دی ہے ابو النعمان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سلام بن مسکین نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو ظلال نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

ایک انسان جہنم کی آگ میں ہزار سال تک پکارتا رہے گا اے مہربان رب، اے احسان کرنے والے رب (مگر اللہ تعالیٰ اپنی بے پرواہی میں

(۳۱۹)..... اخرجه البخاری (۱۳/۴۷۴ فتح) عن محمد بن خالد عن عبیدالله. به وأخرجه البخاری (۸/۱۴۶) و مسلم (۱/۱۷۳) من طریق جریر. به.

رہیں گے)(جب چاہیں گے)فرمائیں گے اے جبرئیل جاؤ میرے اس بندے کولا کر پیش کرو۔ فرمایا کہ جبرئیل جا کر دیکھیں گے تو وہاں تو اہل جہنم منہ کے بل پڑے رورہے ہوں گے۔ جبرئیل واپس آ کر اپنے رب کو اس بات کی خبر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جاؤ اسی کو لے آؤ (جو ہزار سال سے مجھے پکار رہا ہے) اس کا فلاں فلاں مرتبہ بھی تھا۔ جبرئیل جا کر اس کو لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ میرے بندے تم نے اپنا مکان کیسا پایا جہنم میں اور اپنی آرام گاہ کیسی پائی۔ عرض کرے گا؟ یارب بدترین مکان، بدترین آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا واپس لے جاؤ۔ اس کو اس کے اسی مقام پر جہاں سے آیا ہے۔ وہ عرض کرے گا، اے رب مجھے تو آپ سے یہ توقع نہیں تھی بلکہ یہ توقع تھی کہ جب مجھے آپ جہنم سے نکالیں گے تو واپس نہیں بھیجیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائیں گے چھوڑ دو میرے بندے کو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اسی طرح مروی ہے اس حدیث میں اور ہم نے بشر بن مفضل کی حدیث کو روایت کیا ہے ابو مسلمہ سے ابو نضرہ ابوسعید سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بہر حال اہل جہنم جو واقعی اس کے اہل ہیں وہ جہنم میں نہ ہی مریں گے اور نہ ہی جئیں گے۔ لیکن ان کو آگ پہنچے گی ان کے گناہوں کے سبب سے۔“ ذنوب کا لفظ یا خطایا کا لفظ فرمایا تھا۔ دونوں سے مراد گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ موت دیں گے ان کو یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ بن جائیں گے۔ شفاعت کی اجازت مل جائے گی اور ان کو لایا جائے گا جلی ہوئی لکڑیوں کی گٹھی کی طرح جھلس چکے ہوں گے پھر وہ جنت کی نہروں میں پھینک دیئے جائیں گے، پھر کہا جائے گا اے اہل جنت ان پر پانی انڈیل دو، پھر وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے کنارے اگتا ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیہات میں تھے۔

۳۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے ابو نصر فقیہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے نصر بن احمد بغدادی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے نصر بن علی جہضمی نے، انہوں نے کہا اور مجھے خبر دی ہے ابوالمنذر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ جعفر بن احمد شامانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالاشعث احمد بن مقدام نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے بشر بن مفضل نے پھر اس حدیث کو اس نے ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے نصر بن علی سے اور سلیمان تیمی نے اس کو روایت کیا ہے ابو نضرہ سے ابوسعید سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ اس آیت پر آئے:

انه من يأت ربه مجرماً فان له جهنم لايموت فيها و لايحيى (طٰہٰ ۷۴)

جو شخص اپنے رب کے پاس بحیثیت مجرم آئے گا اس کے لئے جہنم ہے اس میں نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔

آپ نے جب یہ آیت بیان فرمائی تو اس کے بعد اسی مذکورہ حدیث کا مفہوم بیان فرمایا ہے جسے ہم نے ابو مسلمہ سے اور ابو نضرہ سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہو بعض ان اہل توحید کے ساتھ جنہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا تھا اور جیسے کہ پہلی حدیث میں ہے اگر اس کی اسناد صحیح ہو جو ان کے بعضوں کے ساتھ اس کا سلوک مذکور ہے اور اسی طرح ہم نے یہاں نقل کیا ہے۔ اور کتاب البعث والنشور میں ان کا حال مختلف ہونا جو آگ سے نکلیں گے وہ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق ہوں گے اور اس مقدار کے مطابق جو اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینا چاہیں گے،

---

(۳۲۰)..... أخرجه المصنف في البعث والنشور (۵۷)، وأحمد (۳/۲۳۰) من طريق سلام بن مسكين. به.

(۳۲۱)..... أخرجه مسلم (۱/۱۷۲) عن نصر بن علي الجهضمي. به

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ آگ سے بچائے۔

۳۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن مرزوق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مسلم بن ابراہیم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے خالد بن یزید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اشعث بن جابر نے اس نے کہا کہ میں نے کہا حسن سے اے ابوسعید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہتے ہیں:

یریدون ان یخرجوا من النار وماھم بخارجین منھا (مائدہ ۳۷)

جابر نے کہا کہ حضرت ابوسعید حسن نے اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا اور فرمایا کہ یہ لوگ اہل جہنم ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا تھا اور ان کو اس پر مؤاخذہ بھی کیا گیا تھا۔ تو ان سے اس کا انتقام صراط پر لیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا۔

روایت کیا گیا ہے کہ جابر نے اسی جیسا جواب دیا تھا۔

۳۲۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبید صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن عثمان اھوازی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عاصم بن علی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ایوب بن عتبہ نے قیس بن طلق بن علی سے اس نے اپنے باپ سے کہ میں شفاعت کے عقیدے کا سخت ترین مخالف تھا۔ یہاں تک کہ میں جابر بن عبداللہ کے پاس آیا۔ میں نے ان کے سامنے ہر وہ آیت پڑھی جس پر میں قادر تھا اہل جہنم کے خلود اور دائمی جہنم کے بارے میں۔ انہوں نے مجھے فرمایا اے طلق تو مجھ سے کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہے اور سنت نبی کو بھی زیادہ جانتا ہے۔ بے شک جو کچھ تم نے آیات پڑھی ہیں ان کے اہل اور ان کے مصداق اور ہیں۔ لیکن یہ لوگ جنہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے یہ عذاب دیئے جائیں گے۔ پھر اس میں سے نکال لئے جائیں گے۔ ہم بھی پڑھتے جیسے تم نے پڑھا ہے اور اس روایت کی شاہد روایت جابر بن عبداللہ سے اسی جلد میں گذر چکی ہے۔

۳۲۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن عبدان نے کہ خبر دی ہے احمد بن عبید صفار نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبید بن شریک نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے نعیم بن حماد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک جماعت آگ سے نکالی جائے گی اس کے بعد کہ وہ اچھی طرح جل چکے ہوں گے۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ عبید بن عمیر نے کہا کہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم یا جماعت جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ عبید سے ایک آدمی نے کہا اے ابو عاصم، یہ کیسی حدیث ہے جو تم بیان کرتے ہو۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ عبید بن عمیر نے کہا مجھ سے ہٹ جا اے علج اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمیں صحابہ سے نہ سنی ہوتی تو میں اس کو بیان نہ کرتا۔

۳۲۵:......سفیان کہتے ہیں کہ ہمارے پاس عمرو بن عبید آئے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا جو کہ ان کی خواہشات کا تابع تھا۔ چنانچہ عمرو بن عبید حطیم میں داخل ہوئے اور اس میں نماز پڑھی۔ اس میں سے ان کے ساتھی نکلے اور وہ عمرو بن دینار پر کھڑے ہو گئے اور ابن دینار اس

---

(۳۲۲)...... عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۲۸۰/۲) لابن المنذر والمصنف فی الشعب.

(۳۲۴) أخرجه مسلم (۱۷۸/۱) من طریق سفیان بن عیینة. به بلفظ.

"أن الله یخرج ناساً من النار فیدخلهم الجنة"

آدمی کو حضرت جابر بن عبد اللہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرنے لگے وہ آدمی عمرو بن عبید کی طرف آیا اور ان سے کہنے لگا اے گمراہ آدمی کیا تو ہمیں یہ خبر نہیں دیتا تھا کہ جہنم میں سے کوئی ایک بھی نہیں نکلے گا۔اس نے کہا جی ہاں۔اس آدمی نے کہا یہ رہے عمرو دینار یہ دعویٰ کرتے ہیں۔انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔لوگوں کی ایک جماعت جہنم سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے۔سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید نے کہا اس کا بھی ایک معنی اور مطلب ہے جسے ہم نہیں جانتے۔سفیان کہتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا اس کا کونسا معنی ہے؟ سفیان کہتے ہیں اس آدمی نے اس کی دوستی چھوڑ دی اور ان سے جدا ہوا۔

۳۲۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے خبر دی ہے ہمیں ابو حامد بن بلال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الازھر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن ابو الحاج نے عیسیٰ بن سنان سے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے رجاء بن حیوۃ نے ،انہوں نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا تم گناہوں کو کفر کا نام دیتے ہو یا شرک کا یا نفاق اور منافقت کا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ (ہم ایسے نہیں کہتے بلکہ یہ کہتے ہیں) گناہ گار مؤمن۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم نے اسی کے معنی میں روایت کی ہے علی بن ابی طالب سے اور سعد بن ابی وقاص سے اور حذیفہ بن یمان سے اور دیگر سے۔

تحقیق ثابت ہو چکا ہے۔(ان روایات کے ساتھ) جو ہم نے یہاں ذکر کی ہیں اور کتاب البعث والنشور میں کہ مومن اپنے گناہوں کے سبب ہمیشہ جہنم میں نہیں رکھا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ مقدار اور اندازہ نامعلوم ہو جو وہ جہنم میں رہے گا اور وہ شخص جس کو شفاعت ابتداءً نصیب ہو جائے گی۔یہاں تک کہ بالکل بھی عذاب نہیں دیا جائے گا وہ بھی نامعلوم ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ گناہ کا خطرہ عظیم ہے اور اس کا معاملہ بہت بڑا ہے۔لیکن ہمارا رب غفور ہے رحیم ہے اور اس کی پکڑ بھی سخت ہے دردناک ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ ابراہیم بن مرزوق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن عامر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی خشیش ابو محرز نے کہتے ہیں میں نے سنا تھا ابو عمران جونی سے وہ کہتے تھے تجھ سے پہلے بھی لوگ نجات پائیں گے اور تمہارے بعد بھی۔

فصل:.......وہ امور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی گرفت نہیں کریں گے بلکہ اپنے فضل و کرم سے درگذر فرمائیں گے

۳۲۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے ابو نصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن منھال نے کہ ہمیں حدیث بیان کی یزید بن زریع نے اور خبر دی ہے ہمیں ابو عبد اللہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے اور یہ لفظ اسی کے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے امیہ بن بسطام نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یزید بن زریع نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے روح بن قاسم نے علاء سے، اس نے اپنے والد سے،اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے،انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری:

لله مافي السموات والارض وان تبدوا مافي انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله (البقرہ ۲۸۴)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کچھ اللہ کا ہے جو کچھ تمہارے دل میں ہے تم اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا۔ (اس میں ہے کہ جو بات دل میں ہے اس کا بھی حوالہ دینا پڑے گا)۔ یہ بات اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں گذری، لہذا سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے ادب سے دوزانوں ہو کر بیٹھے۔ پھر سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم اعمال میں ایسی تکلیف دیئے گئے ہیں جس کی ہمیں استطاعت ہے، جیسے نماز ہوئی، روزہ اور زکوٰۃ اور صدقہ ہوئے اور اب آپ کے اوپر یہ آیت جو اتری ہے ہمیں تو اس عمل کی طاقت نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم یہی چاہتے ہو کہ تم وہی کہو جو کچھ تم سے پہلے اہل کتاب یہود اور نصاریٰ نے کہا تھا کہ ہم نے سنا ہے اور اس پر ہم نے نافرمانی کرلی ہے، بلکہ تم یوں کہو کہ سمعنا واطعنا کہ ہم نے سنا ہے اور ہم نے اطاعت کی ہے۔ ہم تجھ سے تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہی کہا:

سمعنا و اطعنا غفرانک و الیک المصیر

ہم نے سنا ہے اور اطاعت کرلی ہے، ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری طرف ہی رجوع کرنے کی جگہ۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اس کو پڑھا تو ان کی زبانیں اس کے ساتھ جھک گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے پیچھے یہ نازل فرمایا:

آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللّٰہ وملائکتہ و کتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ وقالو سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر

رسول ایمان لایا ہے اس کتاب کے ساتھ جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف اتاری گئی ہے اور مؤمن بھی ہر ایک ایمان لایا ہے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ (وہ کہتے ہیں) ہم (ایمان لائے ہیں) کوئی فرق نہیں کرتے، کسی ایک کے ساتھ بھی اس کے رسولوں میں سے اور مؤمنوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی ہم آپ سے آپ کی مغفرت کا سوال کرتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری طرف ہے جائے رجوع۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے یہ کام کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کے اس حکم کو منسوخ فرمادیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

لایکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا لھا ماکسبت وعلیھا مااکتسبت ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطئنا

نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی نفس کو مگر اس کی طاقت کے مطابق اسی کے فائدے کے لئے جو اس نے نیک کام کیا اور اس کے اوپر وبال ہے جو اس نے غلط کام کیا۔ اے ہمارے رب ہمیں گرفت نہ کرنا اگر ہم سے بھول ہو جائے یا چوک ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں میں نے دعا قبول کرلی۔

ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا

اے ہمارے رب ہمارے اوپر ایسا بوجھ نہ رکھنا جیسے کہ آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر بار رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں میں نے دعا قبول کرلی ہے۔

ربنا ولا تحملنا مالاطاقۃ لنا بہ

اے ہمارے رب ہم سے وہ ذمہ داری نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں میں نے یہ دعا قبول کرلی ہے۔

---

(۳۲۷)..... اخرجہ مسلم (۱/۱۱۵) عن محمد بن المنہال وامیۃ بن بسطام واللفظ لامیۃ.

واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین

ہمیں معاف فرما، ہماری مغفرت فرما، ہمارے اوپر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور کافروں کے اوپر ہماری مدد فرما۔ (سورۃ بقرہ۔۲۸۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، میں نے یہ دعا قبول کرلی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے امیہ بن بسطام اور محمد بن منہال سے۔

۳۲۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن فضل صائغ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ورقاء نے عطاء بن سائب سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ　　(البقرہ ۲۸۴)

اگر تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اس کو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا۔

(استدراک) یعنی یہ حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر مشکل گذرا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہوں نے اپنی تکلیف اور پریشانی بیان کی، اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت کے ساتھ آسانی پیدا کردی اور دوسرا آسان حکم اتار دیا وہ یہ تھا:

لایکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا لھا ماکسبت وعلیھا ما اکتسبت　　(البقرہ ۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے جو نیکی کرتا اس کے فائدے کے لئے ہے اور جو غلطی کرتا ہے وہ اسی پر وبال ہوتا ہے۔

۳۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے کہ خبر دی ہے عبداللہ بن جعفر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے سعید بن مرجانہ سے اس نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

للّٰہ مافی السموات وما فی الارض

آخر تک پڑھنے کے بعد رو پڑے، یہاں تک کہ میں نے ان کا گلا بھرانے کی آواز سنی۔ میں وہاں سے اٹھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان کو اس بات کی خبر دی جو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تلاوت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کو یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کو معاف فرمائے۔ البتہ تحقیق مسلمان اس وقت بھی اسی طرح رنجیدہ خاطر اور دکھی ہوئے تھے جب یہ آیت اتری تھی جیسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دکھی ہوئی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی:

لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا

اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے۔

اور وسوسہ بھی ان باتوں میں سے تھا جس کے ساتھ مسلمانوں کی طاقت نہیں تھی۔ پھر معاملہ اللہ کی قضاء کے سپرد ہوگیا کہ نفس کے بھلے کے لئے ہے جو نیکی کرے گا اور اسی کے برے کے لئے جو برائی کرے گا، خواہ یہ بات قول میں ہو خواہ عمل میں ہو۔

۳۳۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوعلی حسین بن علی حافظ نے کہ خبر دی ہے محمد حسین بن مکرم نے بصرہ میں کہ ہمیں

---

(۳۲۸)..... عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۱/۳۷۵) للطبرانی والمصنف فی الشعب.

(۳۲۹)..... عزاہ السیوطی (۱/۳۷۴) لابن ابی شیبۃ وابن جریر والنحاس فی ناسخہ والحاکم وصححہ من طریق سالم عن أبیہ.

حدیث بیان کی ہے محمد بن حسن بن تسنیم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے روح نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے خالد حذاء سے، انہوں نے مروان سے، اس نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک آدمی سے، میرا گمان ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ:

وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به اللّٰه (البقرہ:۲۸۴)

فرمایا کہ اس کو منسوخ کر دیا ہے اس کے بعد والی آیت نے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے اسحاق بن منصور سے، اس نے روح سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ نسخ بمعنی تخصیص و تبیین ہے اور پہلی آیت عموم کے مورد میں وارد ہوئی ہے۔لہذا بعد والی آیت آئی ہے اور آ کر یہ بیان کیا ہے کہ وہ چیز مخفی نہیں ہے جس کا مواخذہ نہ کیا جائے گا۔وہ ہے حدیث نفس (دل کی بات دل کا خیال) انسان جس کو دل سے دفع کرنے یا روکنے کی استطاعت نہیں رکھتا، یہ انسان کی طرف سے اس خیال کو پیدا کرنے اور باقی رکھنے میں انسان کا کسب نہیں ہے۔اور متقدمین سے بہت سے لوگ اس پر نسخ کے نام کا اطلاق کرتے تھے بربناء اتساع کے اور وسعت کرنے کے بایں معنی کہ اگر دوسری آیت نہ ہوتی تو پہلی آیت ان تمام امور کے مواخذے پر دلالت کرتی۔

احتمال:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

احتمال یہ ہے کہ یہ آیت ایسی چیز ہے جو حکم کو متضمن ہے، گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون سے ان تمام چیزوں کے ساتھ مواخذہ کرنے کا فیصلہ فرمایا اور ان سے اس چیز کو عبادت بنانے کا حکم فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کو پورا پورا اختیار ہے کہ جس چیز کو چاہے ان کے لئے عبادت بنا دے۔ جب انہوں نے سمع اور طاعت کے ساتھ اس کا تقابل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے تخفیف کر دی اور ان سے حدیث نفس والی بات رکھ دی، یعنی ختم کر دی۔لہذا اس اعتبار سے یہ جملہ یحاسبکم به اللہ۔خبر ہوگی جو حکم کو متضمن ہے۔یعنی اس نے تمہارے محاسبے کا حکم و فیصلہ فرمایا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس آیت میں ہے:

ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین (الانفال ۶۵)

اگر تم میں سے بیس جوان صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو کافروں پر غالب آ جائیں گے۔یعنی حکم ہے اس بات کا۔

اس کے بعد فرمایا:

الاٰن خفف اللّٰه عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائة صابرة یغلبوا مائتین (انفال ۶۶)

اب اللہ تعالیٰ نے تم سے (حکم میں) تخفیف کر دی ہے اور جان لیا ہے کہ تمہارے اندر کمزوری ہے، اگر تم لوگوں میں سے ایک سو (مجاہد) صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو کافروں پر غالب آ جائیں گے۔

پہلا حکم منسوخ کر دیا اور دوسرا حکم پکا کر دیا۔اوپر والی زیر بحث آیت کا بھی یہی حال ہے اور یہی حکم ہے کہ پہلے حصہ میں حدیث نفس اور دل کے خیال وارادے پر بھی باز پرس کرنے کا حکم فرمایا تھا۔جب مسلمانوں نے اپنی کمزوری اور اپنی مشکل کی بارگاہ رسالت میں شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حکم میں تخفیف اور آسانی کر دی اور پہلا حکم منسوخ اور دوسرا پکا کر دیا۔(مترجم)

---

(۳۳۰)..... اخرجه البخاری (۶/۴۱) عن إسحاق. به.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے یہ اس مجموعے کا خلاصہ ہے جس کو شیخ امام ابوبکر اسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں ذکر کیا ہے بمطابق اس کے جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان امور کی بحث میں جن کے بارے میں مؤاخذہ نہیں ہوگا منجملہ ان کے حدیث نفس ہے۔ اس بارے میں ہی انہوں نے فرمایا ہے جس کا مفہوم ہم نے ذکر کیا ہے۔ پھر یہ لکھا ہے کہ اسی مفہوم میں یہ حدیث بھی ہے:

لک النظرة الاولی ولیست لک الثانیة

کہ پہلی نظر (جو ناگہانی اٹھی) اس کی معافی ہے اور دوسری جو قصداً ہو اس کی معافی نہیں ہے اس لئے کہ پہلی نظر قصد وارادے سے نہیں تھی لیکن جب نظر کا اعادہ کرے گا تو ایسے ہوگا جیسے اس نے خطرے کو پکا کر دیا ہو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جب خطرہ پکا ہوگیا تو ایسے ہوگا جیسے نظر کو پکا کیا اور ثابت کیا۔

ابوسلیمان خطابی کا قول:

ابوسلیمان خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے بارے میں خبر دی ہو اس میں نسخ جاری نہیں ہوتا۔ مثلاً اس طرح کی خبر کہ فلاں کام ایسے تھا یا اس نے یہ کام کیا ہے، یعنی گذرے ہوئے کام کے بارے میں، کیونکہ اگر اس میں نسخ ہو تو کذب اور خلاف بنتا ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک نسخ اس میں بھی جاری ہوتا ہے۔ مگر اس صورت میں جب وہ یہ خبر دے کہ وہ اس طرح کرے گا یہ اس لئے کہ جب وہ یہ کہے کہ ایسا کرے گا تو ممکن ہے کہ کسی شرط کے ساتھ مشروط ہو۔

اور جب اللہ تعالیٰ یہ خبر دے کہ اس نے یہ کام کیا ہے اس میں کوئی شرط داخل نہیں ہوسکتی۔ یہ صحیح ترین وجوہات میں سے ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے توجیہ کے مطابق آیت کی تاویل کی تھی اور یہ عفو اور تخفیف کے قائم مقام جاری ہوگی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے تخفیف کی اور یہ اس کی طرف سے کرم ہے اور فضل ہے، اپنے قول کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ ابوسلیمان نے فرمایا کہ وہ اخبار امر نہی جو شرط کے ساتھ متعلق ہوں ان میں نسخ لوگوں کی ایک جماعت کے نزدیک جائز ہے، خواہ یہ خبر ماضی کے بارے میں ہو یا زمانہ مستقبل کے بارے میں۔

۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے کہ خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مصری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مالک بن یحییٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یزید بن ہارون نے کہ ہمیں حدیث بیان کی مسعر بن کدام نے قتادہ سے، انہوں نے زرارہ بن ابی اوفی سے، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجوز لامتی عما وسوست به انفسها او حدثت به انفسها مالم تکلم به او تعمل به

میری امت سے درگذر کیا گیا ہے۔ ان کے نفس جس چیز کا وسوسہ کریں یا ان کے نفس دل میں کوئی بات کریں جب تک تکلم نہ کرے یا اس کے ساتھ عمل نہ کرے۔

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں مسعر کی روایت سے۔

۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر بن محمد شاکر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عفان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ھمام اور حماد اور ابان اور ابوعوانہ نے یہ سب حدیث

---

(۳۳۱)..... أخرجه البخاری (۳/۱۹۰) و مسلم (۱/۱۱۷) من طریق مسعر.

(۳۳۲)..... أخرجه مسلم (۱/۱۱۶) عن سعید بن منصور وقتیبة ومحمد بن عبید الکبری کلهم عن أبی عوانة. به

بیان کرتے تھے قتادہ سے، انہوں نے زرارہ بن ابی اوفی سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ نے درگذر فرمایا ہے میری امت کی ان باتوں سے جوان کے دل کی بات ہو یا دل کا خیال ہو جب تک ان کے ساتھ کلام نہ کریں یا ان کا عمل نہ کرلیں۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن منصور سے اور ابو عوانہ سے۔
اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی وجوہ سے حضرت قتادہ سے۔

۳۳۳:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن، احمد بن عبدان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن اسحٰق نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مسدد نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالوارث بن سعید نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، مجھے خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن احمد بن حمدویہ مؤذن نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بغوی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شیبان نے عبدالوارث بن سعید سے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعد ابو عثمان نے ابو رجاء عطاردی سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں، پھر ان کو بیان کر دیا ہے جو شخص ارادہ کرے نیکی کا اور اس کا عمل نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے (صرف ارادہ کرنے پر) ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور جو شخص نیکی کا عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان کے بدلے میں دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ سات سو گنا تک اور سات سو گنا سے زیادہ تک بھی۔ اور جو شخص برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کا عمل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ صرف اس کا ارادہ کرنے پر بھی ایک پوری نیکی لکھتے ہیں اور جو شخص برائی کا ارادہ کرتا ہے پھر اس پر عمل بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے صرف ایک گناہ لکھتے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروخ سے۔

۳۳۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن سلمہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر بن سلیمان ظبعی نے جعد ابو عثمان سے، انہوں نے ابو رجاء عطاردی سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں جو آپ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک تمہارا رب رحیم ہے جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر نیکی پر عمل کرتا ہے تو وہ دس گنا سے سات سو گنا تک اور بہت ساری امثال تک لکھی جاتی ہے اور جو شخص برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا (نہ کرنے پر) ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر برائی کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اس کے لئے ایک برائی لکھ دی جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو بھی مٹا دیتے ہیں اور نہیں ہلاک ہوتا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مگر ہلاک ہونے والا۔

۳۳۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے کہ خبر دی ہے جعفر بن سلیمان نے اسی اسناد کے ساتھ اسی حدیث مذکورہ کی مثل۔ اس کو مسلم نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی کا قول۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے ہمام بن منبہ کی حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیئۃ والی حدیث میں روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ارادہ کرنے والا برائی کو ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (کہ برائی کو ترک

(۳۳۳)..... أخرجه مسلم (۱/۱۱۸) عن شيبان بن فروخ. به.
(۳۳۵)..... أخرجه مسلم (۱/۱۱۸) من طريق جعفر بن سليمان. به.

کرنے پر) بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔اس لئے کہ اس نے گناہ کو جو ترک کیا ہے وہ بھی میری جزا کے لئے کیا ہے۔

یہ حدیث باب توبہ میں مذکور ہے۔

۳۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن ہارون نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے کہ خبر دی ہے مغیرہ بن عبدالرحمٰن حزامی نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میرا کوئی بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اس کو نہ لکھو، یہاں تک کہ وہ اس کا عمل کر لے۔اگر برائی کا عمل کر لے تو اس کی مثل یعنی ایک برائی لکھو اور اگر میرے لئے برائی کو ترک کر دے تو اس کے لئے (برائی نہ کرنے پر بھی) ایک نیکی لکھ دو اور جب نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی عمل نہ کرے تو ارادہ کرنے پر اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر نیکی کا عمل کر لے تو اس کی دس مثل لکھ دو سات سو مثل تک۔اس کو بخاری نے صحیح میں حضرت قتیبہ سے روایت کیا ہے۔

۳۳۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے اور احمد بن حسن نے اور محمد بن موسیٰ نے......لوگوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحٰق صنعانی سے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالجواب عمار بن زریق سے انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض اوقات دل میں ایسی بات کرتا ہوں جس کو زبان پر لانا یا بتانا اتنی مشکل ہے جتنی کہ میرا آسمان سے نیچے گر جانا مشکل نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذالک صریح الایمان یہ تو واضح ایمان ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں صنعانی سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے سہل بن ابی صالح نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کچھ لوگ آئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اپنے نفسوں میں کوئی بات پاتے ہیں جسے ہم زبان پر لانا پسند نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم یہ کیفیت پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی صریح ایمان ہے۔

۳۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے کہ خبر دی ہے احمد بن سلمہ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن ابراہیم نے کہ خبر دی ہے جریر نے سہل بن ابی صالح سے، پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں زہیر بن حرب سے۔

۳۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے اپنے اصل سماع سے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا علی بن عثام سے، وہ کہتے تھے میں سعیر بن خمس کے پاس آیا اور میں نے اس سے پوچھا، وسوسہ والی حدیث کے بارے میں؟ اس نے مجھے حدیث بیان نہیں کی۔میں روتا ہوا واپس ہو گیا۔پھر بعد میں وہ مجھے خود ملے تو مجھ سے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے مغیرہ نے ابراہیم بن علقمہ سے، انہوں نے عبداللہ سے، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے

---

(۳۳۶)......أخرجه البخاري (۸/۱۷۷) عن قتيبة بن سعيد. به.

(۳۳۷)......أخرجه مسلم (۱/۱۱۹) عن محمد بن إسحاق وغيره. به.

(۳۳۸)...... أخرجه مسلم (۱/۱۱۹) عن زهير بن حرب عن جرير. به.

(۳۳۹)......أخرجه مسلم (۱/۱۱۹) عن يوسف بن يعقوب عن علي بن عثام. به.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو دل میں کوئی خیال پاتا ہو۔ اگر وہ آسمان سے گرے اور اس کو پرندے اچک لیں تو یہ بات اس کو زیادہ محبوب ہوتی ہے اس سے کہ وہ اس بات کو زبان پر لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو محض ایمان ہے یا فرمایا تھا کہ صریح ایمان ہے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں یوسف بن یعقوب صفار سے، انہوں نے علی بن عثام سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو روایت کیا ہے جریر نے اور سلیمان تیمی نے اور ابوعوانہ نے اور ابوجعفر رازی نے مغیرہ سے، انہوں نے ابراہیم سے مرسلاً جس میں اس کو ہمارے شیخ ابوعبداللہ نے ابوعلی حافظ سے روایت کیا ہے۔

۳۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے کہ خبر دی ہے ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوقلابہ نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالولید نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ شعبہ نے منصور و سلیمان سے، انہوں نے ذر سے، انہوں نے عبداللہ بن شداد سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا، ایک آدمی نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا نفس مجھ سے باتیں کرتا ہے رب کے بارے میں۔ البتہ اگر میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ان باتوں کو زبان پر لے آؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمدللّٰہ الذی لم یقد لکم الاعلی السوسة الخ

ایک سے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے قدرت نہیں دی تمہیں مگر صرف وسوسہ پر۔

اور دوسرے سے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنا معاملہ لوٹایا ہے وسوسہ کی طرف۔

۳۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد یوسف سوسی نے اور محمد بن موسیٰ نے ان لوگوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے، انہوں نے کہا، ہمیں حدیث بیان کی ہے ہارون بن سلیمان اصفہانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرحمن بن مھدی نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ذرّ سے، انہوں نے عبداللہ بن شداد سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے دل میں ایسی بات پاتا ہوں کہ اگر میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے وہ پسند ہے مگر زبان پر لانا ناپسند نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا شکر کہ جس نے اپنا معاملہ وسوسہ کی طرف پھیر دیا ہے۔

۳۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے کہ خبر دی ہے ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر بن محمد قلانی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم بن ابی ایاس نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شیبان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتادہ نے ذرّ بن عمر سے، انہوں نے عبداللہ بن شداد بن ھاد سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک کوئی ایک ہم میں سے اپنے نفس سے باتیں کرتا ہے، اسے کوئی ایسی شے بھی پیش آتی ہے کہ اگر وہ جل کر کوئلہ ہو جائے یہ اس کو پسند ہوتا ہے مگر اس کو زبان پر لانا گوارا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنا معاملہ وسوسہ کی طرف پھیر دیا ہے۔

---

(۳۴۰)... اخرجه احمد (۱/ ۳۴۰) من طريق شعبة. به.

(۳۴۱)... اخرجه احمد (۱/ ۲۳۵) من طريق سفيان. به.

(۳۴۲)... اخرجه أبو داود (۵۱۱۲) من طريق منصور. به.

۳۴۳:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن فضل نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن جعفر نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے، انہوں نے یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن مازنی سے، اس کو خبر پہنچی ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کچھ جوانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسہ کے بارے میں سوال کیا جن کا شیطان ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اپنے نفسوں میں اور دلوں میں ایسے ایسے خیال پاتے ہیں کہ اگر ہم ثریا ستارے پر جا کر نیچے گر جائیں (اور ہلاک ہو جائیں) تو یہ ہمیں پسند ہوگا، مگر اس خیال کے ساتھ کلام کرنا پسند نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ واقعی تم ایسے ایسے خیالات پاتے ہو؟ یہ تو صریح صاف ایمان ہے۔ (کہ بری بات کو زبان پر لانا بھی گوارا نہ ہو، اور برائی دور کی بات ہے اس کو زبان پر لانا بھی اس قدر برا محسوس ہو) بے شک شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ بندے کو ایسی ایسی برائی میں واقع کر دے۔ مگر جب بندہ ایسی برائی سے محفوظ رہتا ہے تو پھر وہ اسی برے خیال میں واقع کر دیتا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے شک کسی انسان کا دل برے خیال کے آنے پر غمگین ہو جاتا ہے جو کہ انسان کے اپنے اختیار سے نہیں آیا۔ جس کے روکنے پر وہ قادر بھی نہیں ہوتا اور ایسے برے خیال سے کراہت کرنا اور اس سے ڈرنا اللہ کی محبت ہے اور حفاظت تو درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برائیوں سے اور برے خیالات سے حفاظت فرمائے اور اپنے خصوصی فضل و کرم سے ہماری مغفرت فرمائے اور آخرت میں عذاب جہنم سے بچائے اور دخول جنت سے سرفراز فرمائے۔ آمین یا رب العالمین (مترجم)

فصل:۔۔۔۔۔ظلم اور زیادتیوں کی قصاص اور بدلے

۳۴۴:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن نعیم نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمٰن سے۔ انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ غریب اور مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مفلس وہ ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو، سامان ضرورت نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ (غرضیکہ ساری نیکیاں لے کر آئے مگر اس نے (دنیا میں) کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا۔ کسی کو پیٹا ہوگا۔ لہٰذا سب کو باری باری اس کی نیکیاں اس کی زیادتیوں کے بدلے چکانے کے لئے) دی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی نیکیاں اس کے مظالم کا بدلہ پورا کرنے سے پہلے ختم ہو گئیں (تو بدلہ پورا کرنے کے لئے) مظلوموں اور زیادتی شدہ لوگوں کے گناہ لے کر اسی بندے کے اوپر ڈالے جائیں گے (اب صورتحال کچھ یوں ہو جائے گی کہ نیکیاں ساری برباد اور گناہ لازم، وہ بھی دوسروں کے گناہ۔ اب وہ غریب اور مفلس ترین انسان ہوگا، آخرت کے اور اعمال کے اعتبار سے) پھر اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائے) اس کو مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے روایت کیا ہے۔

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اس حدیث کا متن باب زیادۃ الایمان ونقصانہ میں ذکر کیا ہے اور اس کی وضاحت بھی ذکر کی

---

(۳۴۳)۔۔۔۔اخرجه احمد (۴۴۱/۱) من حديث ابي هريرة دون قوله "إن الشيطان يريد ان يوقع ۔۔۔" الخ.

(۳۴۴)۔۔۔۔اخرجه مسلم (۱۹۹۷/۴) عن قتيبة بن سعيد. به.

ہے۔وہ یہ ہے کہ جو لوگ اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ ایمان کے ہوتے ہوئے گناہوں کے بدلے میں نیکیاں برباد ہو جائیں وہ کہتے ہیں کہ خصم کو اور دعویدار کو اس کی نیکیوں کے اجر میں سے دیا جائے گا۔ان نیکیوں کا اجر جو اس کے گناہوں کی سزا کے بدلے میں ہوں گی، تمام نیکیاں گناہ کے بدلے میں نہیں جائیں گی۔اس لئے کہ نیکیوں کے اجر کی انتہاء نہیں ہوتی اور گناہوں کی سزا کی حدود انتہاء ہوتی ہے۔لہذا جس چیز کی حدو انتہاء ہے۔اس کے بدلے میں وہ چیز لینا جس کی حد نہیں ہے۔یہ کسی طرح بھی قرین انصاف نہیں ہوگا۔باقی رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول: ان فنيت حسناته۔اگر اس کی نیکیاں فنا ہو گئیں سے آپ کی مراد ہے ان کا آخر ہو جانا یعنی آخری نیکی اس کی نیکیوں میں سے جو سب کے مقابل ہو گی۔

۳۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے خبر دی ہے ابو بکر اسماعیلی نے کہ مجھے خبر دی ہے حسن بن سفیان نے اور ابو یعلی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد نے اور وہ ابن منہال ہیں۔انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔یزید بن زریع نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید نے قتادہ سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں:

ونزعنا مافی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلين (الحجر ۴۷)

اہل جنت کے سینوں میں سے ہم کھوٹ اور کدورت نکال دیں گے۔بھائی بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھنے والے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن (جنت کے) راستے پر گذر رہے ہوں گے کہ جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل کے اوپر روک لئے جائیں گے اور بعض سے بعض کے ایک دوسرے کے لئے مظالم کا جو دنیا میں ہوتے تھے بدلہ لیا جائے گا۔یہاں تک کہ جب لوگ خوب تہذیب و تنقید کر لئے جائیں گے (یعنی گناہوں سے صاف ہو جائیں اور ایک دوسرے کے حقوق سے) تو ان کے لئے جنت میں داخلے کی اجازت دی جائے گی۔اللہ کی قسم ہر انسان جنت میں اپنے ٹھکانے کو اس سے زیادہ پہچانے گا جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کی مثال اس جماعت سے دی جا سکتی ہے جو اپنے مجمع سے لوٹ گئی ہو۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں صلت بن محمد سے انہوں نے یزید بن زریع سے۔

امام بیہقی کا قول:

یہ حدیث احتمال رکھتی ہے کہ اس سے یہ مراد ہو کہ جب لوگ تہذیب و تنقید اور صاف ہونے کے عمل سے گذر چکیں گے۔بایں صورت کہ ان سے ان کے مخالف اور دعویدار راضی ہو جائیں گے اور ان کا راضی ہونا کبھی تو قصاص اور بدلے کے سبب ہوگا۔جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اور کبھی بایں صورت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو ظالم کے ظلم سے بہتر اور زیادہ ثواب عطا فرمائیں گے اور ظالم کو اپنی رحمت سے معاف فرما دیں گے۔

۳۴۶:......اس بارے میں وہ حدیث بھی مروی ہے جو ہمیں ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے حدیث بیان کی ہے کہ ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن حسین قطان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن حسین بن ابو عیسیٰ ہلالی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ابو داؤد طیالسی نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد القاہر بن سری نے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن الکنانہ بن عباس بن مرداس سلیمی نے اپنے والد سے، اس نے اپنے دادا عباس

(۳۴۵)......أخرجه البخاري (۱۳۸/۸ و ۱۳۹) عن الصلت بن محمد. به يزيد بن زريع. به.

(۳۴۶)......أخرجه عبدالله بن أحمد في زوائده على المسند (۱۴/۴، ۱۵) من طريق عبدالقاهر بن السرى. به.

بن مرداس سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کی اور دعا کی کثرت فرمائی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ میں نے ساری دعائیں قبول کر لی ہیں سوائے ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کے۔ باقی رہے ان کے گناہ تو وہ میرے اور بندوں کے مابین ہیں وہ میں نے معاف کر دیئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی کہ اے میرے رب تو اس بات پر بھی قادر ہے کہ مظلوم کو اس پر ہونے والے ظلم سے بہتر ثواب عطا کر دے اور ادھر ظالم کو بھی معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو اس شام قبول نہیں فرمایا، پھر جب مزدلفہ کی صبح ہوئی تو آپ نے پھر دعا کی۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور فرمایا کہ میں نے ان کو بھی بخش دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، آپ کے بعض اصحاب نے آپ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس وقت مسکرائے ہیں جبکہ بظاہر مسکرانے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ فرمایا کہ میں مسکرایا ہوں اللہ کے دشمن ابلیس پر۔ اس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں میری دعا قبول کر لی ہے تو وہ پلٹ کر رویں اور ہلاکت کو پکار رہا ہے اور اپنے سر میں مٹی ڈال رہا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے شواہد کثیر ہیں جنہیں ہم نے کتاب البعث والنشور میں ذکر کر دیا ہے۔ اگر یہ اپنے شواہد سمیت صحیح ہے تو اس میں مسئلہ مذکور کی حجت ہے اور اگر صحیح نہیں ہے تو (بھی مسئلہ کی حجت قرآن میں موجود ہے) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ویغفر مادون ذالک لمن یشاء (النساء ۴۸-۱۱۶)

شرک کے ماسوا جس کے لئے چاہے گا معاف فرمادے گا۔

اور لوگوں کے ایک دوسرے پر مظالم ماسوائے شرک میں داخل ہیں۔

اور ثابت کی حدیث میں زید بن وھب سے ابوذر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے خبر دی کہ جو شخص میری امت میں سے مر گیا جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بالکل جنت میں جائے گا) اگر چہ زنا کرے اور چوری کرے۔

۳۴۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے اس کو سری بن خزیمہ نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو ان کے والد نے، ان کو اعمش نے ان کو زید بن وھب نے بھی اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں عمر بن حفص سے اور مسلم نے کئی طریقوں سے اور اعمش سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس کو ابوالاسود دیلی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے پھر مر جاتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ابوذر کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، اگر چہ اس نے چوری اور زنا کیا ہوا ہو۔ آپ نے فرمایا اگر چہ چوری اور زنا بھی کیا ہوا ابی ذر کی مرضی کے خلاف بھی۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اور اس حدیث کے کئی شواہد ہیں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اور عبداللہ بن مسعود عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان

(۳۴۷) ... أخرجه البخاري (۱۱/ ۶۱ فتح) عن عمر بن حفص بن غياث عن أبيه. به.

وأخرجه مسلم (۲/ ۶۸۷) من طريق أبي معاوية عن الأعمش. به.

تمام روایات میں اور ابوہریرہ اور ابوسعید کی روایات میں کوئی مخالف بات نہیں ہے۔

گناہگار مومن کا جنت میں دخول کبھی تو قصاص اور بدلے کے بعد ہوگا اور بدلہ کبھی عذاب دینے کے ساتھ ہوگا۔ بایں صورت کہ مظلوم کی غلطیاں اور گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ لہذا یہ بے چارہ اپنے اور اپنے مخالف دعویدار کے گناہوں میں پھنس کر رہ جائے گا اور کبھی اللہ تعالیٰ مظلوم کو از خود ثواب دیں گے اور ظالم کو بھی از خود معاف فرمادیں گے۔ بشرطیکہ اس بارے میں آنے والی حدیث صحیح ہو۔

باقی رہا قصاص اور بدلہ نفس کا نفس کے ساتھ تو اس کا کوئی عقل مند قائل نہیں ہے، جو انسان دانت کے درد اور ایک دن کے بخار کے ساتھ صبر نہ کر سکے اسے چاہئے کہ ہر ایسے امر سے اجتناب کرے جو اس کو دردناک عذاب اور خطرناک سزا سے دوچار کر دے، جس کی شدت اور سختی کا کسی کو اندازہ نہیں اور انتہاء کا علم نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ حدیث ابی ظلال میں حضرت انس بن مالک سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک بندہ قیامت کے دن جہنم میں ہزار سال تک پکارتا رہے یا حنان یا منان پھر جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوگا تو وہ اسے جہنم سے نکالیں گے۔ ہم اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

۳۴۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوعبداللہ صفار نے، ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے، ان کو محمد بن حسان ازرق نے، ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے، وہ کہتے ہیں کہ حزم بن ابی حزم کہتے تھے: اے اللہ جس پر ہم نے کوئی ظلم و زیادتی کی ہو اللہ تو اس کو ہماری زیادتی کے بدلے میں بہتر ثواب عطا فرما اور اس ظلم کو ہم سے معاف فرما اور جس نے ہمارے اوپر کوئی زیادتی کی ہو اللہ تو ہمیں اس کے ظلم کے بدلے میں ثواب عطا فرما اور اس زیادتی کو اس سے معاف فرما۔

۳۴۹:.....انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے عبدالقیس سے اہل بصرہ سے، اس نے کہا رابعہ بصریہ عابدہ کہتی تھیں اے اللہ میں نے اس کو معاف کیا ہے، جس نے مجھ پر زیادتی کی ہے۔ اے اللہ تو بھی مجھے اس سے معاف کر دے جس پر میں نے زیادتی کی ہو۔

فصل:.....حیات دنیاوی کے اختتام اور حیات اخروی کے آغاز کی کیفیت اور قیامت کے دن کی وضاحت ''اشراط وعلامات''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دنیوی حیات کے اختتام کے متعدد مقدمات اور پیش آمدہ امور ہیں۔ جنہیں قیامت کی شرطیں کہا جاتا ہے اور وہی قیامت کی علامات اور نشانیاں ہیں۔

(۱).....دجال کا نکلنا۔

(۲).....حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول۔

(۳).....دجال کا قتل ہونا۔

(۴).....یاجوج ماجوج کا نکلنا۔

(۵).....دابۃ الارض کا نکلنا۔

(۶).....سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

یہ قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ اور وہ امور جو ان مذکورہ اشراط وعلامات سے پہلے وجود میں آئیں گی وہ یہ ہیں:

(۱)......علم کا قبض ہونا۔

(۲)......جہالت کا غلبہ ہونا۔

(۳)......اہل علم میں تکبر وتعلّی۔

(۴)......علم وحکمت کو بیچنا۔

(۵)......گانے بجانے کے آلات کا ظاہر ہوجانا۔

(۶)......شراب نوشی کا عام ہونا۔

(۷)......عورتوں کا عورتوں سے اپنی خواہش پوری کرنا۔

(۸)......مردوں کا مردوں کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرنا۔

(۹)......بڑی بڑی عمارات بنانا۔

(۱۰)......لڑکوں (یعنی غیر پختہ رائے رکھنے والوں) کا حکومت واقتدار کرنا۔

(۱۱)......امت مسلمہ کے پچھلے طبقے کا پہلے طبقے کو لعنت کرنا (یا برا کہنا یا غلط کہنا)۔

(۱۲)......قتل کی کثرت ہوجانا وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام مذکورہ امور اسباب حادث ہیں اور ان تمام خبروں کے عیاں ہوجانے اور ظاہر باہر ہوجانے کے باوجود ان کے بارے ڈرانے اور متنبہ کرنے والی احادیث کو نقل کرنا تکلف ہے اور غیر ضروری ہے۔ علاوہ ازیں وہ احادیث جو بڑی بڑی نشانیوں کے بارے میں آئی ہیں، ہم نے ان کو کتاب البعث والنشور میں درج کردیا ہے۔ لہذا یہاں اب ان کے دوبارہ نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

جب قیامت قائم ہونے کی شرائط پوری ہوجائیں گی اور وہ وقت آن پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ تمام زندہ مخلوقات کو خواہ وہ آسمانوں میں رہتی ہوں یا زمین میں یا سمندر میں مارنے اور ختم کرنے کا ارادہ فرمائیں گے تو اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے، وہ بعض اہل علم کے نزدیک عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک ہیں اور صاحب لوح محفوظ ہیں۔ وہ صور پھونکیں گے۔ وہی قرن ہے۔

۳۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے، ان کو ابوبکر محمد بن مہرویہ رازی نے، ان کو عمرو بن تمیم نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو سفیان ثوری نے، ان کو سلیمان تیمی نے، ان کو اسلم عجلی نے، ان کو بشر بن شغاف نے، ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صور کے بارے میں پوچھا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک قرن (یعنی سینگ) ہے۔ اس میں پھونک ماری جائے گی۔

۳۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے، ان کو احمد بن سلمہ نے، ان کو محمد بن بشار نے، ان کو محمد بن جعفر نے، ان کو شعبہ نے، ان کو نعمان بن سالم نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ایک آدمی سے اس نے کہا میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ قیامت ایسے ایسے قائم ہوگی۔ انہوں نے فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں تم لوگوں کو کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا۔ میں کہتا ہوں کہ تم لوگ تھوڑے ہی دنوں کے بعد بہت بڑا معاملہ دیکھو گے (تھوڑے ہی

(۳۵۰) اخرجه احمد (۲/۱۶۲) والترمذی (۲۴۳۰ و ۳۲۴۴) والحاکم (۲/۵۰۶) من طریق سلیمان التیمی. به.

وقال الترمذی "حسن" إنما نعرفه من حدیث سلیمان التیمی. وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

(۳۵۱)......أخرجه مسلم (۴/۲۲۶۰) عن محمد بن بشار. به.

دنوں کے بعد) بیت اللہ کے جلنے کا واقعہ پیش آ گیا۔شعبہ نے کہا یہ بات یہ اس جیسی بات۔
عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری امت میں دجال نکلے گا اور وہ چالیس رہے گا ان میں۔میں نہیں جانتا کہ دن، مہینے یا سال۔پھر اللہ تعالیٰ ان میں عیسیٰ بن مریم کو بھیجیں گے۔وہ عروہ بن مسعود ثقفی جیسے ہوں گے۔آ کر دجال کو تلاش کریں گے اور اس کو قتل دیں گے۔پھر سات برس تک لوگ اس طرح رہیں گے کہ دو آدمیوں میں بھی جھگڑا نہیں ہوگا۔پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا چلائیں گے۔جس سے ہر وہ آدمی انتقال کر جائے گا۔جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کے جگر میں داخل ہو جائے تو وہ ہوا اس پر بھی پہنچ جائے گی۔عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور بدترین لوگ زندہ باقی رہ جائیں گے۔
پرندوں کے ہلاک ہونے میں اور درندوں کے خوابوں میں (یعنی برائیوں کی طرف پرندوں کی طرح اڑ کر جائیں، اخلاق میں درندوں کی طرح) جو کسی نیکی کو نیکی نہیں سمجھیں گے اور کسی برائی کو برائی نہیں جانیں گے۔شیطان ان کے سامنے بھیس بدل کر آئے گا اور ان سے کہے گا کیا تم لوگ شرم نہیں کرتے۔وہ لوگوں کو کہے گا اور وہ بتوں کی عبادت کریں گے۔وہ اس کیفیت میں رزق کی فراوانی میں ہوں گے، زندگی عیش کی ہوگی۔اس کے بعد صور پھونک دیا جائے گا جو بھی سنے گا وہی کان لگائے گا اور کان لگاتے ہی مر جائے گا۔جو نظر اٹھائے گا نیچے کرنے سے پہلے مر جائے گا جو کروٹ پھیرے گا مڑنے سے پہلے مر جائے گا۔
پہلا شخص جو اس کی آواز سنے گا وہ پانی کا حوض پلاستر کر رہا ہوگا سن کر بے ہوش ہو جائے گا۔اس کے بعد کوئی بھی باقی نہیں رہے گا، سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش کریں گے۔پھنوار کی طرح یا سائے کی طرح۔نعمان کو شک ہے۔اس بارش سے لوگوں کے جسم اگیں گے۔اس کے بعد دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔(جس کے نتیجے میں لوگ) اچانک کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔(زندہ ہو کر) اس کے بعد لوگوں سے کہا جائے گا چلو تم اپنے رب کے پاس (اعلان ہوگا) روکو، ان کو ان کا حساب ہوگا۔اس کے بعد کہا جائے گا کہ آگ اور جہنم کے لئے لوگوں کو نکالو۔پوچھا جائے گا کہ کتنی تعداد میں؟ جواب آئے گا ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں بھیجو۔محمد بن جعفر نے کہا کہ شعبہ نے مجھے یہ حدیث کئی بار بیان کی اور میں نے اس کو اس پر پیش بھی کیا تھا۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے، صحیح میں محمد بن بشار سے۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرو نے اس حدیث میں تمام بڑی بڑی نشانیاں ذکر نہیں فرمائیں جیسے یاجوج ماجوج کا نکلنا۔دابۃ الارض کا ظہور۔سورج کا مغرب سے طلوع۔عبداللہ بن عمرو کے سوا باقیوں نے عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یاجوج ماجوج پر وبائی مرض کے ساتھ موت بھیجنا قیامت قائم ہونے پر اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ظہور کے اعتبار سے پہلی نشانی سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے اور دابۃ الارض کا ظہور صبح چاشت کے وقت ہوگا۔دونوں میں سے جو پہلے ظاہر ہوئی دوسری چیز اس کے پیچھے ہوگی۔پھر انہوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی کہ میرا گمان ہے کہ ظہور کے اعتبار سے پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہوگا۔ہاں یہ بات عبداللہ بن عمرو نے اس وقت کہی تھی جب انہوں نے مروان بن حکم کے قوم کے بارے میں خبر دی تھی کہ خروج کے اعتبار سے پہلی نشانی دجال کا ظہور ہوگا۔جب حدیث عبداللہ صحیح ہے تو وہ اپنے ماسوا سے اولیٰ ہے۔اور وہ صحیح ہے۔اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔اس لئے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔واللہ اعلم۔ان نشانیوں کے صور پھونکنے سے قبل ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔بعض پہلے یا بعض بعد میں ہوں گی۔مگر جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے۔

۳۵۲:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو جعفر بن محمد فریابی نے، ان کو ابو عمرو سعید بن حفص خالہ

نفیلی نے۔ان کو موسیٰ بن اعین نے اعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے، انہوں نے ابی سعید سے اور عمران بارقی سے، انہوں نے عطیہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

کیسی نکی ہیں یہ نعمتیں، حالانکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے اسے منہ میں لے لیا ہے اور حکم سننے کے لئے کان لگالیا ہے اور جبین جھکائے منتظر ہے کہ کب حکم ہو اور وہ پھونک مار دے۔لوگوں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم کیا کہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم یوں کہو:

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل علی اللّٰہ توکلنا

ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، ہم نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا ہے۔

۳۵۳:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن بالویہ مزکی نے، ان کو ابوولید فقیہ نے، ان کو ابراہیم بن علی نے، ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے، ان کو موسیٰ بن اعین نے، اس نے ابوصالح والی حدیث اس کے معنی کے ساتھ ذکر کی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جب صور پھونکا جائے گا تو اہل زمین اور اہل آسمان سب بے ہوش ہو جائیں گے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شآء اللّٰہ (الزمر ۶۸)

قرن میں پھونک ماری جائے گی۔پس بے ہوش ہو جائیں گے وہ سب جو آسمان میں اور جو زمین میں ہیں۔مگر جس کو اللہ چاہے گا۔

(یعنی اللہ تعالیٰ جسے بے ہوشی سے بچانا چاہیں گے وہ بے ہوش نہیں ہوگا اور بے ہوشی سے محفوظ رہے گا)۔(مترجم)

الا من شآء اللہ فرما کر اللہ تعالیٰ نے صور پھونکنے کے وقت اہل ارض وسماء پر ہونے والی بے ہوشی سے کن لوگوں کو مستثنیٰ کیا ہے؟ وہ کون عظیم ہستیاں ہوں گی؟ اس کے بارے میں اختلاف ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان ہستیوں میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہوں گے۔وہ ایک بار کوہ طور پر تجلیات الٰہی کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے تھے۔اس لئے کہ حدیث ثابت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس مسلمان کے قصے میں ہے جس نے یہودی کو تھپڑ مار دیا تھا۔جب یہودی نے یہ کہا تھا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو بشر پر برگزیدہ بنالیا ہے۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم لوگ اللہ کے نبیوں کے درمیان کسی کو فضیلت دینے کا عمل نہ کیا کرو۔کیونکہ جس وقت صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات سب بے ہوش ہو جائیں گی، مگر جسے اللہ تعالیٰ بے ہوش نہ کرنا چاہیں گے وہ نہیں ہوگا۔پھر دوسری بار اس میں پھونک ماری جائے گی اور میں پہلا شخص ہوں گا جو اٹھایا جائے گا۔یا فرمایا تھا کہ میں بھی ان میں سے ہوں گا جو پہلے اٹھائے جائیں گے۔(تو میں کیا دیکھوں گا کہ) موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔پس میں نہیں جانتا کہ کیا یوم طور والی بے ہوشی کے ساتھ حساب چکا دیئے گئے یا بے ہوش ہوئے مگر مجھ سے پہلے اٹھا لئے گئے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(۳۵۲ و ۳۵۳)..... اخرجه ابن المبارک فی الزهد (۱۵۹۷) والترمذی (۲۴۳۱) وابن ماجة (۴۲۷۳) واحمد (۷/۳ و ۷۳) وابو نعیم فی الحلیة (۱۰۵/۵، ۳۰/۷ و ۳۱۲) من طرق عن عطیة العوفی. به وقال الترمذی حسن.

واخرجه ابن حبان (۲۵۶۹ موارد) والحاکم (۵۵۹/۴) من طریقین عن الأعمش عن ابی صالح. به.

میرے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں انبیاء کی ایک جماعت کو دیکھنے کی خبر دی تھی۔ سوائے اس کے نہیں کہ یہ انبیاء کو دیکھنا اس تقدیر پر صحیح ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو ان کی طرف لوٹا دیا تھا۔ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں، جب صور پھونکا جائے گا تو نفخہ اولیٰ کے وقت وہ بھی بے ہوش ہونے والوں کے ساتھ بے ہوش ہوں گے۔ پھر یہ موت نہیں ہوگی اپنے تمام مفہومات کے ساتھ مگر صرف شعور اور سمجھنے کی قوت چلی جانے کے مفہوم میں۔ پھر اگر موسیٰ علیہ السلام ان میں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے الا من شآء اللہ کے ساتھ مستثنیٰ کیا ہے تو آپ کا شعور اور سمجھ اس حالت میں نہیں جائے گا۔

اور ہم نے سعید بن جبیر سے راویت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ کیا ہے وہ شہداء ہوں گے جو تلواریں حمائل کیے عرش کے گرد کھڑے ہوں گے۔

اس بارے میں زید بن اسلم سے مرفوع حدیث مروی ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے جبریل امین سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا کہ الا من شآء اللہ سے وہ کون لوگ مراد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بے ہوش کرنا نہیں چاہیں گے؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہ اللہ کے نام پر ہونے والے شہداء ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ:

احیآء عند ربھم یرزقون (آل عمران ۱۶۹)

وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔

لہذا وہ نفخہ اولیٰ (پہلی دفعہ صور پھونکنے میں) ان لوگوں کے ساتھ نہیں مریں گی جو اس وقت مریں گے زندوں میں سے۔

اور ہم نے زید بن اسلم سے راویت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے صور پھونکنے کے وقت بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ کیا ہے وہ بارہ عدد ہوں گے:

❶ ......جبرئیل علیہ السلام۔

❷ ......میکائیکل علیہ السلام۔

❸ ......اسرافیل علیہ السلام۔

❹ ......ملک الموت۔

اور آٹھ حملۃ العرش (عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے)۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کے قول کو اختیار کیا ہے جن کا موقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ کیا ہے وہ شہداء ہیں اور انہوں نے اس بات کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور شیخ حلیمی نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ دیگر انبیاء سے پہلے اٹھائے گئے ہیں یا بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔ اس کو تخصیص پر محمول کیا ہے کہ ان کی خصوصیت ہے جیسے دنیا میں ان کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی ان کی فضیلت وخصوصیت تھی۔ یا ان کو اٹھانا دیگر انبیاء پر مقدم کیا گیا ہے۔ صرف اسی قدر جتنی وہ کوہ طور پر بے ہوش ہوئے تھے۔ جب ان کے رب نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تھی تا آنکہ وہ ہوش میں آ گئے تھے۔ پہلے ہوش میں لانا اس لئے ہوگا تا کہ ان کے لئے اس ذریعہ سے اس بے ہوشی کا بدلہ اور جزا ہو جائے۔ اس

میں یہ نہیں ہے کہ نفخہ اولیٰ کے وقت وہ مریں گے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کے موقف کو ضعیف اور کمزور قرار دیا ہے جن کا خیال ہے کہ الا من شآء اللہ کا استثناء فرشتوں کے لئے۔ یعنی جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت اور آٹھ حاملین عرش۔ یہ موقف اس لئے کمزور ہے کہ آیت نے یہ خبر دی ہے کہ زمین و آسمان کے رہنے والے سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ جبکہ یہ فرشتے زمین و آسمان کے ساکن نہیں ہیں۔ اس لئے کہ عرش تمام آسمانوں سے اوپر ہے اور جبرئیل اور میکائیل ان فرشتوں میں سے ہیں جو صف باندھنے والے تسبیح کرنے والے ہیں عرش کے گرد۔ لہذا آیت کے مدلول کے تحت داخل ہی نہیں ہیں۔

اور اسی طرح آیت کے تحت معصوم بچے جو جنت میں ہیں وہ اور حوریں بھی داخل نہیں ہیں جو جنت میں ہیں۔ اس لئے کہ جنت آسمانوں سے اوپر ہے، جبکہ آیت اہل زمین و اہل آسمان کے بارے میں ہے۔

پھر بعض آثار میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاملین عرش کو موت دے دے گا اور جبرئیل کو اور میکائیل اور ملک الموت کو سب کو موت دے کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ:

لمن الملک الیوم

آج بادشاہی کس کی ہے؟

لہذا اسے کوئی جواب نہیں دے گا۔ لہذا وہ خود فرمائے گا:

لِلّٰہ الواحد القهار

آج بادشاہی اکیلے اللہ زبردست کے لئے ہے۔

نیز ایک مرفوع حدیث میں روایت ہے کہ گو کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے اس لئے ہم نے کتاب البعث والنشور میں ذکر کیا ہے۔

باقی رہی جنت کی بات تو جنت اور جو کوئی اس میں ہے حوریں وغیرہ وہ سب کچھ بقا کے لئے بنایا گیا ہے فنا کے لئے نہیں۔ جنت لذت و سرور کی جگہ ہے اس میں جو لوگ رہتے ہیں ان کے مرنے کی حدیث اور خبر ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور اگر کہا جائے کہ:

کل نفس ذائقة الموت (آل عمران)

ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

کل شیءٍ هالک الا وجهه (القصص ۸۸)

ہر شے ہلاک ہونے والی ہے اللہ کی ذات کے سوا۔

شیخ حلیمی نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ احتمال ہے کہ اس کا یہ معنی ہو کہ ہر شے ہلاکت کے قابل ہے۔ مطلب ہے جب ہلاکت کے قابل ہے تو اگر اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا ارادہ کریں گے تو وہ ہلاک ہوگی، مگر اللہ کی ذات۔ وہ برتر ہے، اس کی ذات قدیم ہے، ہلاکت و زوال سے پاک ہے اور وہ قدیم ہے تو قدیم وہی ہو سکتا ہے جس کے اوپر فنا جائز نہ ہو، ممکن نہ ہو۔ اور اللہ کے ماسوا ہر شے محدث ہے عدم سے وجود میں آئی ہے اور حادث شے عدم سے وجود میں آنے والی شے اسی وقت تک باقی رہ سکتی ہے جب تک اس کو باقی رکھنے والا اور ایجاد کرنے والا باقی رکھے۔ جب وہ بقا کو روک لے گا وہ چیز فنا ہو جائے گی اور ہمارے پاس اس بات کی بھی کوئی خبر نہیں پہنچی کہ اللہ تعالیٰ عرش کو ہلاک کرے گا اور فنا کرے گا۔ لہذا چاہئے کہ جنت بھی اسی کی مثل ہے۔ واللہ اعلم۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کو روایت کیا ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں کہا:

کل شیء ھالک الا وجھه.....یعنی ھالک الا مایرید به وجھه

ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر میں جس چیز کے ساتھ میں ارادہ کروں بقا کا۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ہر شے فنا ہونے والی ہے۔ مگر وہ اعمال جن کے ذریعے اللہ کی رضا مقصود ہو اعمال صالحہ میں سے وہ ہلاک وتباہ نہیں ہوں گے۔

جب تمام زندے مر جائیں گے اور دوسرے نفخہ یعنی دوسری بار صور پھونکنے کا وقت آ جائے گا تو حدیث صور میں آیا ہے اور وہی حدیث ہے جو محمد بن کعب سے مروی ہے ایک رجل سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اس کی سند میں مقال ہے۔ راوی نے اس میں قصہ ذکر کیا ہے۔ نفخہ اولیٰ کے بارے میں اور اس کے مابعد کے بارے میں اور اس نے جبرئیل، میکائیل کی موت کا ذکر بھی کیا ہے۔ پھر حاملین عرش کی موت کا اسرافیل کی موت کا۔ پھر ملک الموت کی موت کا۔ پھر کہا کہ عرش کے نیچے سے انسانوں کی منی کی مثل پانی اترے گا۔ پھر آسمان کو حکم ہوگا کہ بارش برسا، چالیس دن تک اور تمام جسموں کو حکم دے گا کہ تم اُگو جیسے کھمبی اُگتی ہے یا جیسے سبزہ کی انگوری اُگتی ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کے جسم پورے ہو چکیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ حملۃ العرش کو چاہئے کہ وہ زندہ ہو جائیں سو وہ زندہ ہو جائیں گے۔ پھر جبرئیل اور میکائیل کو زندہ ہونے کا حکم ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ دونوں کا اکٹھے ذکر کیا تھا، ان کو ان کے ماسوائے کے ساتھ۔ سو سب زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دیں گے وہ صور اٹھائے گا اور اس کے منہ میں رکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام ارواح کو بلائیں گے۔ وہ حاضر کیے جائیں گے۔ اہل ایمان کے ارواح چمک رہے ہوں گو نور سے اور اہل کفر سے تاریک ہوں گے ان ارواح کو رکھے گا۔ قرن میں پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دے گا کہ اب وہ اس میں نغمہ ثانیہ کے لئے دوبارہ جی اٹھنے کی پھونک مارے گا۔ چنانچہ روحیں ایسے نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔

ان ارواح سے زمین وآسمان کے درمیان کی فضا بھر چکی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھے اپنی عزت کی قسم اور اپنے جلال کی قسم ہے۔ ہر روح ضرور ضرور اپنے اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے گی۔ لہذا روحیں ناکوں میں داخل ہو جائیں گی پھر جسموں میں ایسے چلیں گی۔ جیسے زہریلے جانور کے ڈسنے ہوئے کے جسم میں زہر چلتا ہے پھر ان سے جلدی جلدی زمین پھٹ پڑے گی۔

۳۵۳:...... یہ حدیث ان میں ہے جن کی اسناد استاذ ابو اسحاق اسفرائنی کے سامنے پڑھی گئی تھی اور میں سن رہا تھا۔ یہ کہ ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو خبر دی۔ ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو اسماعیل بن رافع نے محمد بن یزید بن ابو زیاد سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے اس نے انصار کے ایک آدمی سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم نے روایت کیا ہے ایک دوسری حدیث میں ضعیف اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قیامت کے بیان میں اس میں صور اور قرن کی وضاحت اور اس کے بڑے ہونے کی اور اسرافیل کے بڑے ہونے کی بھی ہے، پھر اس میں کہا ہے کہ جب وہ وقت آ جائے گا جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ کرے گا۔ اسرافیل کو حکم ہوگا۔ وہ قرن میں پہلی بار پھونک مارے گا۔ لہذا قرن سے پھونک تمام آسمانوں کی طرف نیچے آئے گی اور آسمانوں کے رہنے والے سارے اپنی کثرت سمیت بے ہوش ہو جائیں گے اور سمندر کے رہنے والی مخلوقات اپنی کثرت سمیت بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر وہ پھونک زمین کی طرف اترے گی۔ لہذا دھرتی پر رہنے والی تمام مخلوقات بے ہوش ہو جائیں گی اور اللہ کا سارا جہاں اور اس کی ساری مخلوقات جن انسان، زمین کے اندر کے جانور اور مویشی سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ اور فرمایا کہ قرن میں بہت سارے سوراخ ہیں ان کی تعداد اتنی ہے کہ جتنی مخلوقات موت کا مزہ چکھیں گے جب سب بے ہوش ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اسرافیل سے کہیں گے کہ اے اسرافیل کون زندہ باقی رہ گیا ہے۔ وہ کہے گا صرف اسرافیل ہے اور بس جو کہ تیرا کمزور غلام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو بھی مرجا اے

اسرافیل۔وہ بھی مرجائے گا۔پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آج کس کی بادشاہت ہے؟ نہ کہیں سے آواز سنائی دے گی نہ آہٹ ہلکی سی اور نہ کوئی بولنے والا ہوگا جو کلام کرے۔نہ ہی کوئی جواب دینے والا جو سمجھا جائے اور عرش کو اٹھانے والے فرشتے بھی مرچکے ہوں گے اور اسرافیل بھی اور ملک الموت بھی اور ہر مخلوقات پھر جبار خود اپنے آپ کو جواب دے گا:

للّٰہ الواحد القہار الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لاظلم الیوم ان اللّٰہ سریع الحساب (غافر۱۶)

صرف ایک اکیلے اللہ زبردست کا اقتدار ہے آج۔آج ہر نفس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کمایا تھا۔آج کوئی ظلم نہیں ہوگا۔اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہے۔یہ وہ وقت ہوگا۔

تمت کلمة ربک صدقا وعدلا لامبدل لکلماته وهو السمیع العلیم

تیرے رب کا کلمہ پورا ہو چکے گا سچائی اور انصاف کا اس کے کلمات کو اس کی بات کو بدلنے والا کوئی نہیں ہے۔وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔اور اس کا کلمہ اور کلام پورا ہوگا۔

اہل ارض پر اور اہل آسمان پر اس کی قضا اور فیصلے کے نافذ کرنے کی بات اس کے ارشاد کے مطابق کہ:

کل شیء ھالک الا وجھه له الحکم والیه ترجعون (القصص۸۸)

ہر شے ہلاک ہونے والی ہے۔مگر صرف اس کی ذات ہی باقی رہے گی،اسی کا حکم ہوگا اور اس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔(سورہ قصص۸۸)

بہرحال اسرافیل تو مریں گے پھر زندہ ہو جائیں گے آنکھ جھپکنے کی دیر میں اور حاملین عرش تو اس پلک جھپکنے سے بھی جلدی زندہ ہو جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نفخہ اولیٰ کے بعد اسرافیل کو حکم دیں گے۔چالیس کا۔اور اسی طرح تورات میں ہے کہ دونفخوں کے درمیان (بھی اسرافیل کے دوبار قرن میں پھونک مارنے کا درمیانی وقفہ) چالیس ہوگا۔معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔جب چالیس پورا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اہل آسمان اور اہل زمین کو دیکھیں گے اور فرمائیں گے مجھے اپنی عزت اور غلبے کی قسم ہے،میں تم سب کو دوبارہ پیدا کروں گا جیسے کہ میں نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور البتہ ضرور میں تمہیں زندہ کروں گا جیسے کہ میں نے تمہیں مارا ہے۔پھر اسرافیل کو حکم دیں گے،وہ دوسری بار پھونک مارے گا۔حالانکہ تمام ارواح اس قرن میں جمع کر دیئے گئے ہوں گے۔جب پھونک ماری جائے گی تو ہر روح اس کے مخصوص سوراخ اور وشندان سے نکلے گی۔پس اچانک روحیں آسمان وزمین کے درمیان حیران ہو کر بھٹکیں گی اور ان کی بھنبھناہٹ ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔(اس لئے کہ اپنے اپنے جسموں کو ڈھونڈیں گی اور جسم تو گل سڑ کر ختم ہو چکے ہوں گے،کچھ بھی نہیں ہوگا زمین پر)لہٰذا اسرافیل پکارے گا اے ٹکڑے ٹکڑے ہونے والی کھالو......اے چورا چورا ہو جانے والے اعضاء......اے بوسیدہ ہو جانے والی ہڈیوں......اے بکھر جانے والے جسموں......اے گل جانے والے بالوں......حساب وکتاب کی جگہ اکٹھے ہونے کے لئے اور بڑی پیشی کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

سو ہر روح اپنے اپنے جسموں میں داخل ہو جائے گی۔فرمایا کہ اللہ بارش کریں گے عرش کے نیچے سے تمام موتی پر۔لہٰذا ایسے زندہ ہو جائیں گے جیسے مردہ زمین بارش سے زندہ ہو جاتی ہے۔پھر اللہ تعالیٰ تمام اجسام کو اسی حالت میں اٹھائیں گے جس حالت میں وہ دنیا میں تھے اور ہر ہر جگہ سے اٹھائیں گے جہاں کہیں بھی تھے۔بعض کو درندوں کے پیٹ سے بعض کو پرندوں کے پوٹوں میں سے۔بعض سمندر کی تہہ میں بعض زمین کے پیٹ میں اور بعض زمین کی پشت پر تو ہر طرح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔پس اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔پھر اللہ تعالیٰ مشرقوں کی طرف سے آگ بھیجیں گے جو لوگوں کو مغربوں کی طرف ہانکے گی اور لوگ اس زمین پر جمع ہوں گے،جس کا نام ساہرہ ہے۔بیت المقدس کی پاک سرزمین ہے۔جس پر نہ کوئی گناہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی غلطی ہوئی ہے۔یہی بات اس آیت میں مذکور ہے۔

(۳۵۳/ مکرر)......أخرجه البيهقي في البعث (۶۶۹) بنفس الإسناد مطولاً

(۱)..... فانما هی زجرة واحدة فاذاهم بالساهرة (النازعات ۱۳)

سوا اس کے نہیں کہ بس وہ ایک ڈانٹ ہے۔پس اچانک وہ میدان ساہرہ میں ہوں گے۔

(۲).....یوم یقوم الناس لرب العلمین (المطففین ۶)

اس دن لوگ کھڑے ہوں گے رب العلمین کے لئے۔

(۳)..... وحشرناهم فلم نغادر منهم احدًا (الکهف ۴۷)

ہم لوگوں کو جمع کریں گے، ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

(۴)..... ونفخ فی الصور فجمعناهم وعرضنا جهنم یومئذ للکافرین عرضًا الذین کانت اعینهم فی غطاء عن ذکری (الکهف ۹۹)

قرن میں پھونک ماری جائے گی۔سو ہم لوگوں کو جمع کرلیں گے اور اسی دن کافروں کے سامنے کردیں گے جہنم کو جو لوگ کہ ہمارے ذکر سے ان کی آنکھیں پردے میں تھیں۔

۳۵۴:.....اور یہ حدیث ان میں سے ہے جس کی ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی۔ان کو ابوبکر محمد بن طلحہ ابن منصور قطان نے، ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے، ان کو ابوالحسن علی ابن قدامہ نحوی نے، ان کو مجاشع بن عمرو نے میسرہ عبدالکریم جزری نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی سعید بن جبیر نے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تھا اور قیامت میں جو کچھ ہوگا آپ نے ان کو حدیث بیان کی اور وہ سب کچھ ذکر کیا۔اس روایت میں ہم جو کچھ پیچھے لکھا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے ایک بار مگر جو کچھ ہم نے حدیث ثابت میں اعمش سے، ابوصالح سے، ابوہریرہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ صحیح ہے۔صور پھونکنے کے دونفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہ کیا چالیس دن؟ انہوں نے فرمایا، میں نہیں جانتا۔لوگوں نے کہا کیا چالیس مہینے؟ انہوں نے فرمایا میں اس کو بھی نہیں جانتا۔لوگوں نے کہا پھر کیا چالیس سال؟ انہوں نے فرمایا میں اس کا بھی انکار کرتا ہوں۔فرمایا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش اتاریں گے۔جس سے لوگ ایسے اگیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے اور فرمایا کہ انسانی اعضاء میں سے ہر شے بوسیدہ ہوکر گل جائے گی مگر ایک ہڈی وہ ہے جو دمچی کی ہڈی ہے، اسی میں قیامت کے روز مخلوق کی ترکیب ہوگی۔

۳۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حدیث بیان کی ابوبکر بن اسحق نے، ان کو موسیٰ بن اسحق نے، ان کو عبداللہ بن ابی شیبہ نے، ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اسی حدیث کے بارے میں، اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوکریب سے، انہوں نے ابومعاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے ایک دوسرے طریق سے اعمش سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے مرفوعا روایت کیا ہے ابوغالب سے، انس بن مالک سے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو اٹھائیں گے، حالانکہ آسمان ان پر آگ برسا رہا ہوگا۔

ہم نے صحیح اسناد کے ساتھ عبداللہ بن مسعود سے قیامت کے اشراط کے بارے میں نفخہ اولیٰ کی بابت روایت کیا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کا عرش کے نیچے سے انسانوں کی منی کی طرح پانی اتارنا، یہاں تک کہ ان کے جسم اور گوشت اس پانی سے اگیں گے۔پھر صور پھونکنے والے فرشتے کا کھڑا ہونا

---

(۳۵۵).....أخرجه مسلم (۴/۲۲۷۰) عن أبی کریب محمد بن العلاء عن أبی معاویة. به وأخرجه البخاری (۶/۱۵۷) عن عمر بن حفص بن غیاث عن أبیه عن الأعمش. به.

وانظر البعث لابن أبی داود (۴۲)

اور اس میں دوسری بار پھونک مارنا اور ہر روح کا اپنے جسم کی طرف جانا، اس میں داخل ہونا، پھر لوگوں کا رب العالمین کے آگے پیش ہونے کے لئے کھڑا ہونا۔ یہ روایت ان تمام امور کی تائید کرتی ہے جن کو ہم نے نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۵۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن محبوب نے، ان کو حسین بن محمد بن ہارون نے، ان کو احمد بن محمد بن نصر نے، ان کو یوسف بن ہلال نے، ان کو محمد بن مروان نے کلبی سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ (اس آیت کی تشریح یوں ہے) ویقولون.....وہ کہتے ہیں۔ یعنی اہل مکہ.....متی ھذا الوعد.....کب ہوگا وعدہ۔ یعنی قیامت کب آئے گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... ماینظرون.....نہیں انتظار کرتے۔ کفار قریش جب جھٹلاتے ہیں..... الا صیحۃ واحدۃ.....مگر صرف ایک چنگھاڑ کا۔ جو دوبارہ نہیں ہوگا..... تأخذھم وھم یخصمون.....جو پکڑ لے گی ان کو حالانکہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔ یعنی بات کر رہے ہوں گے، اپنے بازاروں میں خرید وفروخت کر رہے ہوں گے..... فلا یستطیعون.....پس نہیں طاقت رکھیں گے.....یعنی نہیں قادر ہوں گے.....توصیۃ.....وصیت کرنے پر۔ یعنی کلام کرنے پر..... ولا الٰی اھلھم یرجعون.....اور نہ ہی وہ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ کر آئیں گے۔ یعنی واپس آ کر ان کے ساتھ بات کرنے کلام کرنے کا اختیار دیئے جائیں..... ونفخ فی الصور.....اور قرن میں پھونک ماری جائے گی.....یہ نفخہ ثانیہ یعنی دوسری بار پھونک ہوگی..... فاذاھم من الاجداث.....پس اچانک وہ اپنی قبروں سے..... الی ربھم ینسلون.....اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔ یعنی اپنی قبروں سے نکلیں گے.....قالو یاویلنا من بعثنا من مرقدنا.....اور وہ بولیں گے اے ہماری ہلاکت کس نے اٹھایا ہمیں ہماری آرام گاہوں سے۔ یہ کہیں گے کہ ہماری نیند سے۔ یہ اس وقت کہیں گے جب وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے اور یہ گمان کریں گے کہ وہ سور ہے تھے اور نیند میں تھے۔ اور یہ اس لئے کہیں گے کہ دونوں نفخوں کے درمیانی مدت میں ان سے عذاب اٹھالیا جائے گا۔ اور دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔ لہٰذا وہ عذاب کو بھول جائیں گے۔ فرشتے ان سے کہیں گے..... ھذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون.....یہی ہے وہ وقت جو رحمٰن نے وعدہ دیا تھا.....اور سچ کہا تھا رسولوں نے۔ یعنی رسولوں نے قبروں سے اٹھنے کی تصدیق کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے..... ان کانت الا صیحۃ واحدۃ.....نہیں ہوگی یہ مگر ایک چنگھاڑ۔ یعنی ایک پھونک..... فاذاھم جمیع لدینا محضرون.....پس اچانک وہ ہمارے پاس حاضر کئے ہوئے ہوں گے۔ حساب کے لئے۔ (سورہ یٰس، آیات ۴۸ تا ۵۳)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

ہم نے اسامہ بن زید سے انہوں نے زہری سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے فرمایا جب جنگ احد کا دن آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی لاش کے پاس آئے اور ان کے کان کٹے پڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے صفیہ کے رنجیدہ خاطر ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسی حالت میں لاش کو چھوڑ دیتا (اور پرندے اور جانور کھا جاتے) اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے اٹھاتے۔

۳۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے، ان کو حارث بن ابی اسامہ نے، ان کو روح نے، ان کو اسامہ نے، پھر اسی اوپر والی حدیث کو ذکر کیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

ہم نے مقسم کی حدیث میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (اسی مذکورہ حدیث کو) اس کے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اگر عورتوں کے بے صبری کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس کی لاش کو یوں ہی چھوڑ دیتا (قیامت کے دن) یہ پرندوں کے پوٹوں اور درندوں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔

ان مذکورہ احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ لوگ کھا جاتے ہیں ایک دوسرے کو اور وہ ان کا جز و بدن بن جاتا ہے۔

تحقیق شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ گمان کیا ہے کہ وہ اپنے اصل کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔ لیکن جس میں وہ جز ہوگا اس سے وہی جز پیش کیا جائے گا اور شیخ نے دونوں کے مابین فرق کیا ہے۔ بایں طور کہ وہ حصہ ایک مکلّف سے دوسرے مکلّف کی طرف منتقل ہوا ہے۔ لہٰذا اس کو واپس لوٹانا سبب ہوگا کافر کی ایک جز کو جنت میں داخل کرنے اور مومن کی ایک جز کو آگ میں داخل کرنے کا۔ جبکہ غیر مکلّف میں ایسی بات نہیں ہوسکتی، بلکہ وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس کو زمین کھا گئی ہو پھر وہاں سے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ شیخ نے اس بارے میں بڑی تفصیلی بات کی ہے۔

جس وقت اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو زندہ فرمائیں گے تو سب کھڑے ہو جائیں گے جلدی جلدی۔ اور وہ دیکھیں گے کہ ان کے بارے میں کیا ارادہ کیا گیا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ثم نفخ فیه اخری فاذاهم قیام ینظرون　　(الزمر ۶۸)

پھر قرن میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی۔ بس اچانک سب لوگ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں یہ خبر دی ہے کہ وہ کہیں گے:

یاویلنا من بعثنا من مرقدنا　　(یٰس ۵۲)

اور ہماری ہلاکت ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھایا ہے؟

اور یہ بھی کہیں گے:

هذا یوم الدین

یہی ہے جزا کا دن۔

اور فرشتے ان سے کہیں گے:

هذا یوم الفصل الذی کنتم به تکذبون　　(صافات ۲۰-۲۱)

یہی ہے فیصلے کا دن جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔

مقام حشر یا میدان ساہرہ

پھر حساب اور پیشی کے مقام کی طرف لوگ جمع کئے جائیں گے اور وہ ساہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فانما هی زجرة واحدة فاذاهم بالساهرة　　(النازعات ۱۳)

بس وہ تو ایک ڈانٹ ہوگی بصرف ایک ہی بار بس اچانک سب لوگ مقام ساہرہ میں (پہنچے) ہوں گے۔

---

(۳۵۷)..... أخرجه أبوداود (۳۱۳۶) والترمذی (۱۰۱۶) من طریق أسامة. به وقال الترمذی: حدیث أنس حدیث حسن غریب لانعرفه من حدیث أنس إلا من هذا الوجه

وہب بن منبہ کا قول کہ ساہرہ بیت المقدس ہے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسی مذکورہ آیت کو تلاوت کیا اور وہ اس دن بیت المقدس تھے۔ پھر فرمایا کہ اس آیت میں جو لفظ ساہرہ آیا ہے اس سے مراد یہی بیت المقدس ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ارض شام میدان حشر ہے

اور ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے ساتھ نقل کیا ہے اور مرفوع روایت کے ساتھ بھی جو دلالت کرتی ہیں کہ شام کی سرزمین میدان محشر ہوگی۔

امام نحو فرؔا کا قول ہے کہ ساہرۃ سے مراد روئے زمین ہے

امام فرؔا نے فرمایا کہ.....الساھرۃ.....روئے زمین ہے۔ گویا کہ یہی نام رکھا گیا ہے۔ اس لئے کہ اس میں تمام جاندار جمع ہوں گے۔ ان کی نیند اور جاگنا بھی وہیں ہوگا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ساہرہ روئے زمین ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: الساہرۃ.....زمین ہی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے کہ لوگ زمین کے پیٹ میں ہونے کے بعد اچانک زمین کی پشت پر ہوں گے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ:

ساہرہ.....صحرا ہے اور وہ کنارۂ جہنم کے قریب ہے۔ واللہ اعلم۔

اور ہم نے حدیث ثابت میں سھل بن سعد کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن سفید سرزمین پر جمع کئے جائیں گے جو صاف اور روئی کی طرح (گول ہے) اور صاف ہے۔

اور ایک روایت میں ہے صاف روئی کی مثل ہے۔ جس کے اوپر کسی قسم کا کوئی نشان نہیں ہے۔ نقی صاف ستھری روٹی جس پر نشان اور دھبہ نہ ہو۔ زمین پر نشان نہ ہونے کا مطلب ہے، ہموار اور سیدھی زمین جس میں نہ کوئی ٹیلہ ہو نہ چٹان اور نہ ہی کوئی عمارت۔

حشر یعنی لوگوں کو جمع کرنے کی کیفیت

حشر کی کیفیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا، ونسوق المجرمین الی جھنم وردا (سورۂ مریم، آیت ۸۵-۸۶)

جس دن ہم اہل تقویٰ کو رحمٰن کی طرف جمع کریں گے بطور مہمان اور مجرموں کو ہانکیں گے جہنم کی طرف پیاسے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول:

ہم نے علی بن ابی طلحہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت میں لفظ وفدا آیا ہے۔اس کا مطلب اکیا نا ہے۔یعنی ہم تقویٰ کو سوار کر کے لائیں گے اور وردا کا مطلب ہے پیاسے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول:

ہم نے روایت کی ہے نعمان بن سعد سے۔انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم مہمانوں کو پیدل جمع نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ ہانکے جائیں گے بلکہ ان کو سواری کے لئے ایسی ایسی اونٹنیاں دی جائیں گی کہ مخلوق نے جن کی مثل کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ان پر سونے کے پالان ہوں گے اور ان کے مہارز برجد کے ہوں گے۔ان پر وہ سوار رہیں گے، یہاں تک کہ جنت کے دروازوں تک پہنچ جائیں گے۔

۳۵۸:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوھاب نے، ان کو یعلی بن عبید نے، ان کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۳۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے، ان کو سری بن خزیمہ نے، ان کو معلیٰ بن اسد نے، ان کو وھیب نے، ان کو عبداللہ بن طاؤس نے، ان کو ان کے باپ نے، ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگ تین طریقوں پر جمع کیے جائیں گے۔امید کرنے والے اور خوف کرنے والے۔ایک اونٹ پر دو دو۔ایک اونٹ پر تین تین۔ایک اونٹ پر چار چار۔ایک اونٹ پر دس دس۔اور باقیوں کو آگ جمع کرے گی، جہاں وہ دوپہر کا آرام کریں گے اور رکیں گے، وہ بھی رکے گی جہاں وہ رات گذاریں گے۔وہ بھی رات گذارے گی جہاں وہ صبح کریں گے وہ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کریں گے، وہ بھی شام کریں گی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے معلیٰ بن اسد سے۔

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے وھیب سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اور مذکورہ حدیث کی وضاحت:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب کہ لوگ تین طریقوں پر جمع کئے جائیں گی ارشاد مقصود ہے۔(۱) ابرار (۲) مخلط۔یعنی ملے جلے۔(۳) کفار۔

کفر کی طرف سے ابرار وہ ہوں گے جو اللہ عزوجل کی طرف مشتاق ہوں گے اس ثواب کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تیار کر

---

(۳۵۸)......عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۲۸۴/۴) لابن ابی شیبة وعبداللہ بن احمد فی زوائد المسند وابن جریر وابن المنذر وابن أبی حاتم وابن مردویه والحاکم وصححه والبیهقی فی البعث عن علی رضی اللہ عنه

والحدیث عند الحاکم فی المستدرک (۳۷۷/۲) عن محمد بن یعقوب. به وصححه علی شرط مسلم وقال الذهبی:

عبدالرحمٰن هذا لم یرو له مسلم ولا لخاله النعمان وضعفوه اهـ. والحدیث لم أجده فی البعث للبیهقی المطبوع.

(۳۵۹)...... اخرجه البخاری (۱۳۵/۸) عن معلی بن اسد واخرجه مسلم (۲۱۹۵/۴) من طریق احمد إسحاق وبهز کلاهما عن وهیب. به.

رکھا ہے۔

اور ڈرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو خوف اور امید کی کیفیت میں ہوں گے۔ لہذا ابرار لوگ (نیک لوگ) بہترین سواریاں دیئے جائیں گے، جیسا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور مخلط اور ملے جلے وہ ہوں گے جو اس حدیث میں بایں طور مذکور ہیں کہ وہ اونٹوں پر سوار کئے جائیں گے۔ غالب گمان ہے کہ وہ اونٹنیاں جنت کی اونٹنیاں نہیں ہوں گی۔ اس لئے کہ ان لوگوں میں سے بعض وہ بھی ہوں گے جس کی گناہ ابھی معاف نہیں کئے گئے ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان کو کچھ سزا نہ دے دی جائے۔ اور جس شخص کا جنت کی نعمتوں میں سے کسی نعمت کے ساتھ اکرام کیا جائے، اس کے بعد اس کی جہنم کی آگ کے ساتھ توہین رسوائی نہیں کی جائے گی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علی بن زید بن جدعان سے روایت کی گئی ہے، وہ قوی نہیں ہے اور اوس بن خالد سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ لوگ قیامت کے دن تین اقسام پر جمع کئے جائیں گے۔ سوار...... پیدل...... اور منہ کے بل۔ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ذات نے ان کو ان کے قدموں پر چلایا ہے وہ ان کو منہ کی بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

یہ تین اقسام والی روایت اگر صحیح ہے تو پھر گویا کہ بعض ملے جلے اعمال والے مومن سوار ہوں گے، جیسے پہلی حدیث میں آیا ہے اور ان میں سے کچھ پیدل ہوں گے جیسے اس حدیث میں آیا ہے۔ یا کچھ راستہ سوار ہوں گے اور کچھ راستہ پیدل چلیں گے۔

اور باقی رہے منہ کے بل چلنے والے تو وہ کفار ہی ہوں گے اور احتمال ہے کہ بعض ان کے بعض سے سرکش متکبر ہوں گے تو وہ اپنے منہ کے بل اکٹھے کئے جائیں گے اور جو ان متکبرین کے تابعدار ہوں گے وہ اپنے قدموں پر پیدل چلیں گے اور جب وہ حساب کے موقف سے آگے جہنم کی طرف بڑھ جائیں گے تو پھر وہ منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم (القمر ۴۸)

جس دن وہ اپنے منہ کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے۔

دوسرا ارشاد یوں ہے:

الذین یحشرون علی وجوھھم الیٰ جھنم اولٰئک شر مکانا واضل سبیلا (الفرقان ۳۴)

وہی لوگ ہیں جو اپنے مونہوں کے بل جہنم کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔ وہی لوگ بدتر ہیں جگہ کے اعتبار سے اور گمراہ تر ہیں راستے کے اعتبار سے۔

کافروں کا حشر قیامت کے دن اندھا کر کے ہوگا

اور کفار اس حالت میں اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ونحشرھم یوم القیمة علی وجوھھم عمیا وبکما وصما ماوٰھم جھنم (اسراء ۹۷)

ہم ان کفار کو قیامت کے دن ان کے مونہوں کے بل اندھے، گونگے اور بہرے کر کے جمع کریں گے۔ ٹھکانہ ان کا جہنم ہوگا۔

جبکہ وہ اس حالت سے قبل کامل الحواس ہوں گے اور کامل الاعضاء ہوں گے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یتعارفون بینهم (یونس ۴۵)

باہم ایک دوسرے کو وہ پہچانیں گے۔

اور ارشاد ہے:

یتخافتون بینهم ان لبثتم الا عشرًا (طٰہٰ ۱۰۳)

یہ لوگ چپکے چپکے ایک دوسرے سے کہیں گے نہیں ٹھہرے تھے تم دنیا میں مگر دس دن۔

علاوہ ان آیات کے وہ تمام آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے بارے میں ان کے اقوال، ان کی نظر، ان کی سمع کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جوخبریں دی ہیں وہ سب دلالت کرتی ہے کہ پہلے وہ کامل الحواس ہوں گے۔ مگر اب حشر کے وقت وہ اندھے، گونگے، بہرے کر دیئے جائیں گے۔ پھر جب وہ آگ میں داخل کئے جائیں گے تو ان کے حواس واپس لوٹا دیئے جائیں گے تا کہ وہ آگ کا مشاہدہ کر سکیں اور اس عذاب کا بھی جو جہنم میں ان کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کلما القی فیها فوج سالهم خزنتها الم یاتکم نذیر قالوا بلی قد جاء نا نذیر فکذبنا (الملک ۸۔۹)

جب بھی جہنم میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا جہنم کے دربار ان سے سوال کریں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ بولیں گے ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھوٹا کہہ دیا تھا۔

اس کے علاوہ دیگر وہ تمام آیات بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے بارے میں ان کے اقوال اور ان کے سننے اور دیکھنے کی بابت اللہ تعالیٰ نے جوخبر دی ہے وہ سب دلالت کرتی ہے کہ جہنمی جہنم میں پہنچ کر کامل الحواس ہوں گے اور عذاب کو پائیں گے۔

پھر جب وہ جہنم میں ہمیشہ رہنے کی منادی اور اعلان کئے جائیں گے، پھر وہ اپنے کان چھین لئے جائیں گے۔

چنانچہ ارشاد باری ہے:

لهم فیها زفیر وهم فیها لایسمعون (الانبیآء ۱۰۰)

جہنم میں جہنمیوں کے لئے شور اور چلانا ہوگا مگر وہ نہیں سن سکیں گے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس وقت ان سے قوت گویائی بھی چھین لی جائے گی۔ اس لئے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اخسئوا فیها و لا تکلمون (المؤمنون ۱۰۸)

ذلیل ہو جاؤ جہنم میں اور تم لوگ مجھ سے کلام بھی نہ کرو۔

(علاوہ ازیں) ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور ان کو وعظ فرمایا اور فرمایا: لوگو! تم اللہ کی طرف جمع کئے جاؤ گے اس حال میں کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر ختنہ شدہ ہو گے۔ پھر آپ نے اپنی تائید میں یہ آیت تلاوت کی:

کما بدأنا اول خلق نعیده (الانبیآء ۱۰۴)

جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اسی نہج پر دوبارہ اس کو لوٹائیں گے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ:

پہلا شخص جو قیامت کے دن کپڑے پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں اور ننگے بدن بغیر ختنہ کے جمع کئے جائیں گے۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد عورتوں سے کہاں جائیں گے؟ یعنی اس حالت میں لباس وحجاب کے بغیر کیسے ساتھ رہنا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن معاملہ مرد و عورت کے خیال وتصور سے بہت ہی زیادہ سنگین ہوگا۔ (یعنی کسی کو اس حالت کا ہوش تک نہیں ہوگا۔ خوف کے عالم میں لوگ حیران اور گھبراہٹ سے پریشان ہوں گے)۔

یہ کیفیت ننگے پاؤں، ننگے بدن والی جس کو ہم نے ذکر کیا ہے، جس پر مذکورہ نصوص دلالت کرتی ہیں، یہ ان کا حال ان کی قبروں سے نکلتے وقت ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کا اور جس کے ملے جلے اعمال والوں میں سے جا ہیں گے کپڑا پہنانے اور سواری کروانے کے ساتھ اکرام کریں گے۔ جیسے اس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ باقی رہی وہ حدیث جو ابوسعید خدری وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میت کو ان کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ مرا تھا۔ احتمال ہے کہ لباس سے مراد یہاں اعمال مراد ہوں۔ یعنی خیر وشر کے جن اعمال میں مرا تھا انہیں اعمال میں اٹھایا جائے گا۔ جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندہ اس حالت پر اٹھایا جائے گا جس حالت پر وہ مرا تھا۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جس میں وہ مرا تھا۔ پھر وہ اس سے جھڑ جائیں گے جا کچھ لوگوں سے جھڑ کر ختم ہو جائیں گے۔ پھر حساب کے موقف کی طرف ننگے حالت میں جمع کئے جائیں گے۔ پھر اس کے بعد جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے جائیں گی۔

اور کفار کی کیفیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

(۱)..... خاشعة ابصارهم (القلم ۴۳)
ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

اور دوسرا ارشاد ہے:

(۲)..... خشعا ابصارهم (القمر ۷)
ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔

واللہ اعلم اس سے مراد حساب وکتاب کے موقف کی طرف جاتے ہوئے ان کی یہ حالت ہوگی کا بیان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

(۱)..... مهطعين مقنعي رؤسهم الخ (ابراہیم ۴۳)
دوڑتے ہوں گے اوپر اٹھائے اپنا سر پھر لوٹ کر نہیں آئیں گی ان کی طرف ان کی آنکھیں اور ان کے دل اڑ گئے ہوں گے۔

یہ وہ کیفیت ہوگی جب ان پر قیام طویل ہو جائے گا۔ موقف میں انتظار کرتے کرتے حیرانی اور پریشانی میں ہوں گے۔ ایسے جیسے کہ ان کے دل میں یہ نہیں، لہذا جب وہ سر اٹھائیں گے از راہ پریشانی تو طویل اور دائمی نظر سے دیکھیں گے اور ان کی نظر ان کی طرف پلٹ کر نہیں آئے گی اور وہ ایسے ہو جائیں گے گویا کہ وہ نظریں جھکانا بھول چکے ہیں یا نیچے دیکھنا سرے سے جانتے ہی نہیں۔ پریشانی سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور قیامت کے دن لوگوں کے مختلف احوال ہوں گے اور مختلف موقف اور ٹھکانے ہوں گے۔ مختلف ٹھکانوں اور مختلف احوالوں کی وجہ سے ان کی خبریں بھی مختلف ہوں گی۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

فلا انساب بینھم یومئذ و لا یتساء لون (المؤمنون:۱۰۱)

جب صور پھونکا جائے گا تو گویا کہ نہ قرابتیں ہوں گی ان کے درمیان اس دن اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔

تو اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کر چکے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ نفخہ اولیٰ ہوگا صور پھونکا جائے گا۔لہذا وہ مخلوقات جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے، مگر اللہ جس کو چاہے گا بے ہوشی سے بچالے گا۔لہذا اس وقت ان کے درمیان نہ کوئی رشتے ناتے ہوں گے اور نہ ہی وہ اس وقت ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ بلکہ مارے خوف اور دہشت کے سب ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔ پھر جس وقت دوسری بار صور پھونکا جائے گا پھر وہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ پھر بعض ان کے بعض کی طرف متوجہ ہوں گے اور اس وقت ایک دوسرے سے احوال بھی پوچھیں گے۔

فصل:.......مجرم جہنم کی طرف پیاسے ہانکے جائیں گے

تحقیق ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں فرمایا:

ونسوق المجرمین الی جھنم وردًا

ہم مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

وردا بمعنی عطاشا.....حالانکہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ اس دن پیاس عام ہوگی (یعنی سب لوگوں کو پیاس ہوگی) مگر مجرموں کی پیاس نہیں بجھے گی، بلکہ بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔

وہاں جا کر کھولتا ہوا پانی پیاسے اونٹ کی طرح پییں گے۔ ہم اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں اللہ کے عذاب سے۔

اہل تقویٰ نبی علیہ السلام کے حوض سے پلائے جائیں گے

بہر حال متقی لوگ اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہیں گے ملے جلے اعمال والے مؤمنین وہ سب ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پلائے جائیں گے۔حوض کی کیفیت اور اس کے پانی کی تعریف ہم نے کتاب البعث والنشور میں ذکر کر دی ہے۔

۳۶۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابو نصر فقیہ نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو سعید بن ابی مریم نے، ان کو ابو غسان نے، ان کو ابو حازم نے، ان کو سہل بن سعد نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب و من شرب لم یظمأ ابدا

بے شک میں حوض پر تم سب سے آگے جانے والا اور پیش رو ہوں جو شخص بھی میرے پاس آئے گا وہ پیئے گا اور جس نے پی لیا وہ کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا۔اور پوری حدیث کو ذکر کیا۔

بخاری و مسلم نے اس کو صحیحین میں نقل کیا ہے۔

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مناسب ہے کہ متقین بھی پیاسے ہوں تاکہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پلائے جائیں تو حوض کوثر کے پانی کی لذت حاصل کر سکیں۔اس لئے کہ سیر شدہ انسان اس قدر لذت نہیں پاسکتا جس قدر پیاسا انسان شدید پیاس کے بعد پانی پی کر لذت حاصل کرتا ہے۔

(۳۶۰).....أخرجه البخاری (۸/۱۴۹. ۱۵۰) و مسلم (۴/۱۷۹۳) من طریق أبی حازم. به.

فصل:......اللہ تعالیٰ نے قیامت کی کیا کیا ہولناکیاں بیان کی ہیں

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ جو کچھ دھرتی پر ہوگا:

(۱)......زمین کا ہلایا جانا۔

(۲)......زمین کا تبدیل ہونا۔

(۳)......زمین کی ہیئت وصورت کا بدلنا۔

(۴)......زمین کا کھنچنا اور دراز ہونا اور پہاڑوں میں جو کچھ ہوگا۔

(۵)......پہاڑوں کا چلنا۔

(۶)......اڑ کر بکھرنا۔

(۷)......ھباءً منثوراً......یعنی اڑتا ہوا غبار بنا دینا۔

(۸)......دھنی ہوئی اون کی طرح کر دینا۔

اور دریاؤں اور سمندروں میں جو کچھ ہوگا:

(۹)......دریاؤں اور سمندروں کا ابل پڑنا۔

(۱۰)......دریاؤں کا جھونکا جانا۔

(۱۱)......قبروں کا اکھڑ جانا۔

(۱۲)......زمین کا اپنے اثقال اور بوجھ سے باہر نکال پھینکنا۔

(۱۳)......زمین کا اپنے اوپر ہونے والے جرائم وواقعات کی خبریں بیان کرنا۔

(۱۴)......زمین سے دابۃ الارض کا نکلنا۔

(۱۵)......دس ماہ گابھن اونٹنیاں معطل اور بے کار ہونا۔

(۱۶)......وحشی اور جنگلی جانوروں کا جمع ہو جانا۔

(۱۷)......زندہ دفن کی ہوئی سے سوال ہونا کہ کس جرم میں قتل کی گئی تھی۔

(۱۸)......جسموں اور روحوں کا جوڑا جانا۔

اور آسمانوں میں جو کچھ ہوگا:

(۱۹)......آسمانوں کا پھٹ جانا۔

(۲۰)......آسمانوں کو لپیٹا جانا۔

(۲۱)......سورج لپیٹ دینا یعنی اس کی دھوپ تہ بہ تہ ہونا۔

(۲۲)......چاند کا بے نور ہونا۔

(۲۳)......ستاروں کا گدلا اور میلا ہونا۔

(۲۴)..... ستاروں کا بکھر جانا۔

(۲۵)..... ماں کا اپنے بچوں کو بھول جانا۔

(۲۶)..... حاملہ عورتوں یا جانداروں کا اپنے حمل کو ضائع کر بیٹھنا۔

(۲۷)..... صحیفوں کا پھیلایا جانا۔

(۲۸)..... آسمان کو چمڑا چھلنا۔

(۲۹)..... جہنم کا دہکایا جانا۔

(۳۰)..... جنت کا قریب لایا جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔

بہت سے امور وقوع پذیر ہونا۔ ان تمام امور کا ذکر کتاب اللہ میں موجود ہے۔

مذکورہ امور کے وقوع کے بارے میں اہل علم کا اختلاف

اہل علم نے ان تمام حوادث کے وقوع کے وقت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اہل تفسیر اس طرف گئے ہیں کہ یہ واقعات پہلی بار صور پھونکنے کے بعد ہوں گے اور دوسری بار پھونکنے سے پہلے ہوں گے اور وہ حدیث روایت کی گئی ہے جسے ہم نے اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے محمد بن کعب سے، اس نے ایک انصاری آدمی سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صور کے بارے میں۔

اور اکثر اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ یہ واقعات دوسری بار پھونک مارنے کے بعد ہوں گے۔ لوگوں کا اپنی قبروں سے نکلنا اور قیامت کے دن ان کا کھڑا ہونا اس سے پہلے ہوگا اور وہ دیکھیں گے تاکہ یہ مناظر دیکھ کر ان کے پیش ہونے کا رعب اور ڈر ہو اور ان کے احوال کے لئے زیادہ سخت ہو۔ اکثر آیات جو ان حوادثات کے بارے میں آئی ہیں ان کا سیاق اسی پر دلالت کرتا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے اس حدیث میں جس کی اسناد ہم نے قیامت کی کیفیت کے بیان میں ذکر کی ہے اور دو میں سے ایک حدیث ہم نے کتاب البعث والنشور میں بھی ذکر کی ہے۔ اسی کی مثل پر اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے بعض ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور دیگر کی بھی ہے آگ بھیجنے کے بارے میں۔

۳۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے، ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے کوفہ میں ان دونوں کو ابراہیم بن عبداللہ عیسیٰ نے، ان کو وکیع نے اور ان کو خبر دی ابو عبداللہ نے، اس کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو محمد بن عبداللہ نمیر نے، ان کو وکیع نے اعمش سے، ان کو ابو صالح نے، ان کو ابوسعید نے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

اے آدم بھیج آگ والوں کو آگ میں۔ وہ عرض کریں گے میں حاضر ہوں اور سعادت حاصل کرتا ہوں اور خیر تو تیرے ہاتھ میں ہے۔ آگ میں بھیجنا کس قدر ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت اس دن کی شدت سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حمل والی اپنا حمل ضائع کر دے گی اور آپ لوگوں کو دیکھیں گے کہ نشہ کی حالت میں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے۔ لیکن اللہ کا سخت عذاب ہوا۔ لوگ کہیں گے ہم میں سے کون ہوگا جنت کے لئے بچنے والا باقی ایک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوسو ننانوے یاجوج ماجوج میں سے ہوں اور تم لوگوں میں سے ایک ہوگا۔ لوگوں نے کہا: اللہ اکبر۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک

میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی ہو گے۔ واللہ میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں ایک تہائی ہو گے۔ واللہ میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں نصف ہو گے۔ لوگوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس دن ایسے ہو گے جیسے سیاہ جسم پر ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوبکر ابن ابی شیبہ سے، انہوں نے وکیع ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بخاری اور مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے جریر کی حدیث سے اعمش سے اور اس کی روایت میں ہے کہ خوش ہو جاؤ، بے شک یاجوج ماجوج میں سے ایک ہزار ہوں گے جہنم کے لئے اور تم میں سے ایک آدمی۔

ہم نے روایت کیا ہے عمران بن حصین اور انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

یاایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیئی عظیم (الحج ۱-۲) دو آیات تک۔

اے لوگو! تم لوگ اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی شے ہے۔ (آخر تک)

پھر دونوں نے اس کا مفہوم بیان کیا جو کچھ ابوسعید نے روایت کیا ہے۔ علاوہ اس کے کہ دونوں کے حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عمل کرو اور خوش ہو جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہیں وہ جس کے ساتھ ہوں گے ان سے زیادہ ہو جائیں گے۔ یعنی بنی آدم اور بنی ابلیس کے ہلاک ہونے والوں سے (یعنی جنوں اور انسانوں کے جہنمیوں سے ان دو مخلوقات کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔) لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ یاجوج اور ماجوج ہیں۔

اور ہم نے روایت کیا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے اس فرمان کو دیکھا:

یوم تبد ل الارض غیر الارض والسموات وبرزواللّٰہ الواحد القھار (ابراھیم ۴۸)

جس دن یہ زمین دوسری زمین سے تبدیل کردی جائے گی اور آسمان بھی ظاہر ہو جائیں گے اللہ واحد قہار کے لئے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا؟) کہاں ہوں گے؟ لوگ اس دن۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صراط پر (راستہ)۔

اور حضرت ثوبان کی راویت میں نبی کریم سے یہ الفاظ زیادہ ہیں (کہ آپ نے جواب میں فرمایا) کہ لوگ اس دن اندھیرے میں ہوں گے پل سے پہلے اور پل وہی صراط ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

واذالارض مدت والقت مافیھا وتخلت (الانشقاق ۴)

اور زمین جب دراز کی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی۔

اس کا یہی مطلب ہے کہ جو کچھ اس میں ہے اس کو نکال دے گی۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا (الزلزال ۱-۲)

(۳۶۱)..... اخرجه مسلم (۱/۲۰۲) عن ابی بکر بن ابی شیبة عن وکیع. به.

واخرجه البخاری (۸/۱۳۷) و مسلم (۱/۲۰۱) من طریق جریر عن الأعمش. به

جب زمین ہلائی جائے گی سخت ہلایا جانا اور زمین نکال دے گی اپنے بوجھ کو۔

اس کا مطلب ہے زمین اپنے اندر کے بوجھ نکال دے گی۔آیت کا سیاق اسی پر دلالت کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

فاذانفخ فی الصور نفخة واحدة وحملت الارض والجبال فدکتا دکة واحدة (الحاقۃ)

جب صور پھونکا جائے گا یکبارگی اور اٹھائی جائے گی زمین، پس ٹھونک کر ماری جائے گی۔

ٹھونک کا مارنا ایک ہی بار۔اس سے مراد ہے نفخہ آخرہ۔واللہ اعلم۔

فصل:......اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب

تعرج الملائکة والروح الیه فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة (المعارج ۴)

تمام فرشتے اور روح الامین اس کی طرف چڑھ جائیں گے اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خزانہ کے مالک کے بارے میں جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہوگا، قیامت کے دن وہ لایا جائے گا اور اس کا مال (سونا چاندی وغیرہ) گرم کر کے اس کا ماتھا اور پیشانی اور کروٹیں اور پیٹھ داغے جائیں گے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر لے گا اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔

ہم نے روایت کی ہے کہ علی بن ابوطلحہ سے، اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا:

یعرج الیه فی یوم کان مقداره الف سنة (السجدہ ۵)

چڑھ جائے گا اس کی طرف اس دن جس کی مقدار ہزار سال ہے۔

فرمایا کہ یہ دنیا میں ہے (یعنی دنیا ہزار سال کے برابر)۔

اور یہ قول:

فی یوم کان مقداره خمیسین الف سنة (المعارج ۴)

اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

یہ قیامت کا دن ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس دن کو کافروں پر پچاس ہزار سال کا بنا دیا ہے۔

اور ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا کہ قیامت کا دن مومن پر ایسے ہوگا جیسے ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان کا وقت اور یہ مرفوعاً مروی ہے۔

اور ابن لھیعہ کی روایت میں دراج سے مروی ہے وہ ابوالھیثم سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابوسعید سے۔انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اس دن کا طول کتنا ہوگا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ بے شک وہ مومن پر ہلکا کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اس سے زیادہ آسان ہوگا جتنی دیر میں وہ دنیا میں ایک فرض نماز پڑھتا تھا۔ہم نے ان احادیث کی اسانید کو کتاب البعث والنشور میں ذکر کر دیا ہے۔

۳۶۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوعمرو بن مطر نے، ان کو حمزہ بن محمد بن عیسیٰ کاتب نے، ان کو نعیم بن حماد نے، ان کو ابن

(۳۶۲)...... عزاه فی الکنز (۳۹۰۱۶) للمصنف فقط

مبارک نے، ان کو معمر نے، ان کو ھمام بن منبہ نے، ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرا گمان ہے کہ انہوں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ آسان کردے گا جس پر چاہے گا اپنے بندوں میں سے قیامت کے دن کی لمبائی کو فرض نماز کے وقت کے مثل۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کو میں نے پایا ہے ابوعمرو کے فوائد میں۔ مگر میں یہ نہیں جانتا کہ اس کے کہنے والا کون ہے۔ میرا گمان ہے کہ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوسھل اسفرائنی نے حمزہ سے۔

۳۶۳:...... یہ حدیث ان میں سے ایک ہے۔ جس کی ہمیں خبر دی ابوالحسن العلاء بن محمد بن ابوسعید نے، ان کو ابواسحٰق اسفرائنی امام نے، ان کو عبدالخالق بن حسین نے، ان کو عبداللہ بن ثابت نے، اس کو ان کے والد نے، ان کو ھذیل نے، ان کو مقاتل بن سلیمان نے، انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا:

تعرج یعنی چڑھ جائیں گے..... الملائکۃ..... فرشتے۔ یعنی اس کے قول کے مطابق:

في يوم كان مقداره خمسين الف سنة

فرماتے ہیں کہ اگر مخلوقات کے حساب و کتاب کی ذمہ داری میرے سوا کوئی اور لے لیتا تو وہ اس سے فارغ نہ ہوسکتا مگر پچاس ہزار سال کی مدت میں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب ان کے حساب و کتاب میں شروع ہوں گے تو دنیا کے ایام میں سے صرف آدھے دن کی مقدار میں فارغ ہوجائیں گے۔ وہ دن بھی ابھی آدھا نہیں ہونے پائے گا کہ (حساب و کتاب سے فارغ کرکے) اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں پہنچ چکے ہوں گے۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا:

اصحب الجنة يومئذ خير مستقرا واحسن مقيلا (الفرقان۲۴)

جنت والے اس دن بہترین ٹھکانے اور بہترین آرام گاہ میں ہوں گے۔

کہتے ہیں کہ ان کے دوپہر کے آرام کا وقت اہل جہنم کی طرح نہیں ہوگا۔

اگر اللہ کے سوا کوئی اور بالفرض حساب کتاب کرتا تو پچاس ہزار سال لگتے، کلبی کا قول:

اگر فرشتوں کے علاوہ کوئی اوراوپر چڑھتا تو پچاس ہزار سال لگتے، فرّاء کا قول:

کلبی اپنی تفسیر میں اسی مفہوم کی طرف گیا ہے جسے اس نے ابوصالح سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یعنی اگر بندوں کے محاسبے کی ذمہ داری اللہ کے سوا بالفرض کوئی اور لیتا تو وہ اس سے پچاس ہزار سال میں ہی عہدہ برآ ہوسکتا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے فرّاء سے روایت کیا ہے کہ اس نے فرمایا اس آیت کے بارے میں مطلب یہ ہے کہ اگر فرشتوں کے سوا کوئی اوراوپر چڑھ سکتا ہوتا تو وہ پچاس ہزار سال میں چڑھتے۔

اور اس کے مفہوم کی طرف گئے ہیں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور وہ فرماتے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ یہ اندازہ فرشتوں اور جبرئیل کے زمین سے عرش تک چڑھنے کا ہے۔

اور اس آیت کے علاوہ کے بارے میں فرمایا:

يدبر الامر من السمآء الى الارض ثم يعرج اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون (السجدة۵)

آسمان سے زمین تک ہر معاملے میں تدبیر و نصرت کرتا ہے۔ پھر اس کی طرف چڑھ جائے گا

اس دن جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق پچاس ہزار سال ہے۔

ایک دوسری توجیہ کا احتمال

احتمال ہے کہ یہ معنی اور یہ مطلب ہو کہ وہ (جبرئیل) آسمان سے زمین کی طرف اترتا ہے۔ پھر زمین سے آسمان دنیا کی طرف اسی دن چڑھ جاتا ہے اور اتنی مسافت طے کرتا ہے کہ اگر لوگ اس مسافت کو طے کرنے کی ضرورت محسوس کریں تو نہ طے کر سکیں گے مگر ہزار سال میں تمہاری گنتی کے مطابق۔ اور وہ عرش سے زمین تک اترتا ہے۔ پھر زمین سے عرش تک اسی دن چڑھ جاتا ہے۔ اگر بالفرض لوگ اس مسافت کو طے کرنے کی ضرورت محسوس کریں تو نہ طے کر سکیں گے مگر پچاس ہزار سال میں تمہاری گنتی کے مطابق۔ اور یہ قیامت کے دن کے اندازے میں سے نہیں ہے بلکہ یہ لفظ ذوالمعارج کے صلہ کے طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

انھم یرونہ بعیداً ونراہ قریبًا (معارج ۷)

لوگ اس کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو قریب دیکھتے ہیں۔

اس کا تعلق اس عذاب سے ہے جس کا بیان سورۃ کے شروع میں ہے۔ اس توجیہ کو وہ روایت پکا کرتی ہے جو وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: زمین سے عرش تک کا فاصلہ پچاس ہزار سال کا ہے ہمارے دنوں اور ہمارے مہینوں اور ہمارے برسوں کے مطابق۔

ایک اور امکان توجیہہ

شیخ نے فرمایا: ممکن ہے کہ یہ کہا جائے قیامت قائم ہونے سے پہلے فرشتے آسمان میں اپنے بلند تر مقام سے زمین کی طرف اترنے کی استطاعت رکھتے تھے۔ پھر اپنے اسی بلند تر مقام کی طرف اس دن میں چڑھتے جس کی مقدار ہزار سال ہوتی۔ لیکن قیامت کے دن وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ یا تو اس لئے کہ جب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے تو اس دن ان کے لئے اوپر چڑھنے کا راستہ نہیں رہے گا جس پر وہ ٹھہر سکیں۔

یا اس لئے کہ جب وہ اللہ کی عظمت اور جلال کا مشاہدہ کریں گے اور اس کے غضب کی شدت کو دیکھیں گے جو کہ اس کے بندوں میں سے اہل عناد پر ہوگا تو فرشتوں کی قوتیں جواب دے جائیں گی۔ لہٰذا وہ اپنے اوپر چڑھنے کے لئے جس قدر مدت کے حاجت مند تھے اس سے زیادہ لمبی مدت کے محتاج ہوں گے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کا اندازہ پچاس ہزار سال بتایا۔ بایں معنی کہ اگر فرشتوں کے سوا کوئی اس فاصلے کو طے کرتا تو پچاس ہزار سال سے کم میں طے نہ کر سکتا۔

اور اسی طرح کی توجیہ ہوگی اس کی بھی جس کے بارے میں احادیث آئی ہیں کہ عرش چار فرشتوں کے کندھوں پر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خبر دی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حاملین عرش فرشتے قیامت کے دن آٹھ ہوں گے:

ویحمل عرش ربک یومئذ ثمانیۃ (الحاقۃ)

اور مناسب ہے کہ یہ اس لئے ہو کہ ان کی قوتیں کمزور ہوگئی ہوں گی۔ اس لئے مذکورہ بالا ہولناک امور کی وجہ سے لہٰذا وہ دوسرے فرشتوں کے ذریعہ مدد کئے جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان تمام احوال کو خوب جانتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس دن کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۳۶۴:.....ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے، ان کو ابو العباس اصم نے، ان کو عباس بن ولید بن مرید نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی میرے

والد نے، انہوں نے سنا اوزاعی سے، اس نے کہا مجھے حدیث بتائی ھارون بن رآب نے، اس نے کہا عرش کو اٹھانے والے چار فرشتے خوبصورت اور نرم آواز کے ساتھ ایک دوسرے سے گفتگو کریں گے اور جوابات کا مبادلہ کریں گے۔ چار کہیں گے:

سبحانک وبحمدک علی حلمک بعد علمک

اور دوسرے چار کہیں گے:

سبحانک وبحمدک علی عفوک بعد قدرتک

تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے کہ سب کچھ جاننے کے باوجود تو حلم کا برتاؤ کرتا ہے۔
تو اپنی حمد سمیت پاک کہ سب کچھ پر قدرت رکھنے کے باوجود تو درگذر کرتا ہے۔

باب نمبر۹

ایماں کا نواں شعبہ

مؤمنوں کا گھر اور ان کا ٹھکانہ جنت ہے
اور کافروں کا گھر اور ٹھکانہ جہنم ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

بلیٰ من کسب سیئة و احاطت به خطیئته فاولئک اصحاب النار هم فیها خالدون و الذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک اصحب الجنة هم فیها خالدون (البقرہ ۸۱۔۸۲)

ہاں جو عمل کیا گناہ کا اور اس کے گناہ نے اس کو گھیر لیا، بس وہی لوگ ہوں گے جہنم والے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے، وہی لوگ جنت والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قیامت کے دن کی صفت کے بارے میں:

یوم یات لاتکلم نفس الا باذنه (قرء الیٰ قوله تعالیٰ) عطاءً غیر مجذوذ (ھود ۱۰۵تا۱۰۸)

جس دن قیامت قائم ہوگی نہ کلام کرے گا کوئی نفس مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے ساتھ تو کچھ ان میں سے بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت ہوں گے۔ جو لوگ بد بخت ہوں گے وہ جہنم میں ہوں گے، جہنم میں ان کی چیخ و پکار ہوگی۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک کہ آسمان و زمین مگر جتنی مقدار تیرا رب چاہے، بے شک تیرا رب وہی کرتا ہے جو کچھ ارادہ کرے۔ اور جو لوگ سعادت مند ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، جب تک زمین و آسمان رہیں گے۔
مگر جو کچھ تیرا رب چاہے وہ عنایت ہے نہ ختم ہونے والی۔

اس آیت میں:

الا ماشآء ربک

مگر جو کچھ تیرا رب چاہے کا استثناء ہے۔

اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کو اسی جگہ روک لے گا جہاں وہ پہلے سے تھے اس وقت تک جب تک کہ لوگوں کا حساب و کتاب کیا جائے اور ان کے اعمال کا وزن کیا جائے اور ہر فریق اپنے اس ٹھکانے کی طرف چلا جائے جو ان کے لئے فیصلہ کیا گیا ہوگا۔

اس طرح یہ فرمان:

مادامت السموات و الارض

جب تک کہ زمین و آسمان باقی رہیں گے۔ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں رہیں گے۔

اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد تابید اور دوام ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنا۔ عرب اپنے محاورے میں کسی شے کے لمبے قیام اور دوام کے لئے یہی محاورہ استعمال کرتے تھے۔ یعنی فلاں انسان فلاں جگہ اس وقت تک رہے گا جب تک زمین اور آسمان باقی ہیں اور دائم ہیں۔ اس سے ان کی مراد ہمیشہ رہنا ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت و جہنم میں ہمیشہ رہنے کو انہیں کے اس محاورے میں سمجھایا کہ مادامت السموات والارض...... یعنی ہمیشہ

رہیں گے۔ ظاہری الفاظ کا ظاہری مفہوم مراد نہیں ہے کیونکہ ارض وسماء ہوں گے نہیں وہ ختم ہو چکے ہوں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور مادامت السموات والارض الا ماشآء ربک کی ایک اور توجیہ:

کہا گیا ہے کہ:

مادامت السموات والارض الا ماشآء ربک

یہ اس پر زیادت میں سے ہے اور الا بمعنی سوا کے ہے اور یہ حسن ہوتا ہے جب مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے زیادہ ہو۔ مثال کے طور پر جیسے کوئی شخص یہ جملہ بولے:

لفلان علی الف درهم الا الفین التی هی الی سنة

فلاں آدمی کا میرے ذمہ ایک ہزار درہم ہے مگر ماسوا اس دو ہزار کے جو سال کے بعد واجب الادا ہے۔ گویا وہ دو ہزار کے سوا کی مراد رکھتا ہے۔

اور ہم نے اس پر تفصیل سے کلام کی ہے کتاب البعث والنشور میں فرّاء اور حلیمی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

۳۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے، ان کو عبداللہ بن عبدالحمید حنفی نے، ان کو قرہ بن خالد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے، ان کو احمد بن سلمہ نے، ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے، ان کو ابوعامر عقدی نے، ان کو قرہ بن خالد نے ابوزبیر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ اللہ اس کے ساتھ کسی شے کو بھی شریک بناتا ہوگا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اور ذکر کیا ہے اس حدیث کو ابوطاہر کی روایت میں اور یہ ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کرتا ہوگا جنت میں داخل ہوگا اور جو اس کو ملا اور شرک کرتا ہوگا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر سے اور ابوایوب سلیمان بن عبیداللہ غیلانی سے اس نے ابوعامر سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ مسلمانوں کا ٹھکانہ جنت ہے اور کافروں کا ٹھکانہ آگ ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ:

(۱)...... ان کتاب الفجار لفی سجین (مطففین ۷)

(۲)......ان کتاب الابرار لفی علیین (مطففین ۸)

کہ بدکرداروں کی تحریر سجین میں ہے اور نیکوکاروں کی علیین میں ہے۔

تو معنی یہ ہوا کہ فجار کے لئے وہ ہے اور ابرار کے لئے یہ ہے۔ تو یہاں سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ سجین الگ ہے اور علیین الگ ہے۔ جیسا کہ فجار الگ اور ابرار الگ ہیں اور مختلف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آگ کی صفت ھاویہ......کھائی بتائی ہے اور جنت کی صفت جنۃ عالیۃ بلند بتائی ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ مومن کی روح اوپر لے جائی جاتی ہے اور کافر کی روح نیچے لے جائی جاتی ہے۔

(۳۶۵)...... اخرجه مسلم (۱/۹۴) عن أبی أیوب سلیمان بن عبیدالله الغیلانی وحجاج بن الشاعر کلاهما عن أبی عامر العقدی. به.

اور ہم کسی ایک کو بھی نہیں جانتے جس نے یہ قول کیا ہو کہ جنت زمین پر ہے۔ لہذا یہیں سے ثابت ہوا کہ جنت آسمانوں سے اوپر ہے اور عرش سے نیچے ہے اور یہ آیت احتمال رکھتی ہے و اذا السمآء کشطت (تکویر۱۱) کہ جس وقت آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔ احتمال ہے کہ وہ حصہ چھیلا جائے گا جو آگے رہے جنت کے تاکہ چھیلنے کے بعد ہم جنت کے آثار دیکھ سکیں۔ اور اس طرح جنت قریب ہو جائے۔

و ازلفت الجنة للمتقين کا یہی مطلب ہو کہ جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۳۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن فقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو یعقوب نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے، ان کو مہدی بن میمون نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن ابو یعقوب نے، ان کو بشر بن شغاف نے، وہ فرماتے ہیں ہم لوگ حضرت عبداللہ بن سلام کے پاس بیٹھے تھے، انہوں نے حدیث ذکر فرمائی یہاں تک کہ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوقات سے زیادہ عزت والے ابوالقاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور جنت آسمانوں پر ہے اور جہنم زمین پر۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو ایک ایک جماعت اور ایک ایک امت اور ایک ایک نبی کو اٹھائیں گے۔ پھر جہنم کے اوپر پل ڈالی جائے گی۔ پھر منادی کرنے والا منادی کرے گا کہاں ہے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی امت؟ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں گے اور آپ کی امت آپ کے پیچھے ہوگی۔ نیک بھی ہوں گے، بد بھی ہوں گے وہ پل کو پکڑیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کی آنکھیں مٹا دے گا۔ لہذا اس کی دائیں اور بائیں طرف سے جہنم میں گریں گے۔ نبی نجات پائیں گے اور ان کے ساتھ صالح لوگ بھی اور ان کو فرشتے ملیں گے، دوڑ کر اور ان کو جنت میں ان کے ٹھکانے دکھائیں گے کہ تیری دائیں طرف سے ہے اور تیری بائیں طرف سے ہے۔ پھر عبداللہ بن سلام نے اسی طرح ہر نبی اور ہر امت کے گذرنے کا تذکرہ فرمایا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صراط جو کہ جہنم کا پل ہے۔ اس کے ذکر کے ساتھ احادیث کا وارد ہونا اس بات کا بیان وثبوت ہے کہ جنت اوپر اور بلندی میں ہے۔ جیسے کہ جہنم نیچے اور پستی میں ہے۔ اس لئے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کی طرف یعنی جنت کی طرف جانے والا پل کا محتاج نہ ہوتا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک جہنم پر ایک پل ہے جو کہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔ اس کا اوپر والا حصہ جنت کی طرف ہے، پھسلنے کی جگہ ہے اور پل کے جانبیں سے جہنم کی کھائیاں ہیں، آگ کی آواز مجھے سنائی دے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں گے اس پر روکیں گے اس دن پھسلنے والے مرد اور پھسلنے والی عورتیں بہت ہوں گی اور دونوں طرف سے فرشتے کھڑے ہوں گے جو دعا کی صدائیں بلند کر رہے ہوں گے اے اللہ بچانا، اے اللہ بچانا جو شخص حق کو لائے گا گذر جائے گا اور وہ اس دن اپنے اپنے ایمان واعمال کی مقدار سے نور اور روشنی عطا کئے جائیں گے۔ ان لوگوں میں سے کچھ تو وہ ہوں گے جو پل پر سے بجلی کی چمک کی طرح گذر جائیں گے اور بعض ہوا کی طرح گذر جائیں گے اور بعض اس میں سے آگے آگے دوڑنے والے گھوڑے کی طرح گذر جائیں گے۔ اور بعض ان میں سے تیزی سے گذر جائیں گے اور بعض دوڑ کر۔ بعض کو ان میں سے روشنی ملے گی ان کے قدموں تک۔ اور بعض گھٹنوں کے بل دوڑیں گے اور ان میں سے بعض کو اس کے گناہوں کے سبب آگ پکڑ لے

(۳۶۶)...... سبق برقم (۱۵۰)

گی اور وہ اس کو جلائے گی جس کو اللہ چاہے گا ان کے گناہوں کے اندازے کے مطابق یہاں تک کہ وہ نجات پا جائے گا۔ اور سب سے پہلا گروہ جو نجات پائے گا وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جس پر نہ حساب ہوگا اور نہ ہی کوئی عذاب ہوگا۔ ان کے چہرے ایسے چمکتے ہوں گے جیسی چودھویں کا چاند اور جو لوگ ان کے قریب قریب ہوں گے۔ وہ آسمان کے روشن ترین ستارے کی طرح ہوں گے۔ یہاں تک کہ اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت تک پہنچ جائیں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث ان میں سے ہے (جو آنے والی سند کے ساتھ ہمیں موصول ہوئی ہے)۔

۳۶۷:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو سعید بن زربی نے یزید رقاشی سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ مذکورہ اسناد ضعیف ہے، علاوہ اس کے کہ ایسی بعض روات کا مفہوم ان صحیح احادیث میں موجود ہے جو صراط کے ذکر میں وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ انہیں ہم نے کتاب البعث والنشور میں ذکر کر دیا ہے۔

بال سے باریک اور تلوار سے تیز کا کیا مطلب ہے؟

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صراط کے بارے میں بال سے باریک ہونے کا معنی و مطلب یہ ہے کہ صراط اور اس پر گذرنے کا حکم بال سے باریک ہے۔ یعنی اس کا مشکل ہونا اور آسان ہونا طاعات اور گناہوں کے اندازے کے مطابق ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس بات کے حدود کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ اس کا معاملہ گہرا ہے اور مخفی ہے۔ عربوں کی یہ عادت جاری ہے کہ وہ مخفی اور گہرائی والی بات کو دقیق اور باریک کا نام دیتے ہیں اور اس کے لئے بال کی باریک کی باریکی کی مثال دی جاتی تھی اور اس قول کا مطلب کہ تلوار سے تیز تر ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ وہ امر دقیق جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کی طرف جو لوگوں کو صراط پر گذرنے کی بابت ہوگا وہ اپنے جاری ہونے میں اور نفاذ میں تلوار کی طرح تیز ہوگا اور فرشتوں کی طرف سے اس کی اطاعت واتباع کا جاری ہونا بھی اسی قدر تیز ہوگا اور اس کے لئے کوئی روکنے اور رد کرنے والا نہیں ہوگا جیسے کہ تلوار جب چل جاتی ہے اپنی تیزی اور اپنی قوت مار کے ساتھ کسی بھی شے میں تو اس کے بعد اسے روکنے والی کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث کے یہ الفاظ میں نے صحیح روایات میں نہیں پائے۔

اور زیاد نمیری سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ صراط، چھری کی دھار یا تلوار کی تیزی کی طرح ہے۔ مگر یہ بھی روایت ضعیف ہے۔

اور اس کا کچھ معنی عبید بن عمیر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مروی ہے کہ آپ سے یہی قول آیا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ صراط جہنم کے اوپر سیدھ میں گناہگاروں کے پھسلنے کی جگہ ہے جیسی تیز تلوار ہوتی ہے۔

اور سعید بن ابی ہلال سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یہ حدیث پہنچی ہے) کہ صراط قیامت کے دن وہ پل ہوگی جو بعض لوگوں پر بال سے باریک ہوگی اور بعض پر گھر کی طرح اور کھلی وادی کی طرح ہوگی۔

احتمال ہے کہ اس پر گذرنے کی تیزی اور اس سے گرنے کی وجہ سے یہ مذکورہ تشبیہ دی گئی ہو۔ واللہ اعلم۔

بہر حال جو کچھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں کہا گیا ہے کہ پل کا اوپر جنت کی جانب ہے۔ اس میں اس بات کا بیان بھی ہے کہ اس کا نیچے والا حصہ اور سرا زمین کی طرف ہے، کیونکہ اس بات کا بیان گذر چکا ہے کہ جہنم نیچے ہے اور جنت اوپر ہے۔

۳۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن براء نے ان کو خبر دی عبدالمنعم بن ادریس

نے ،ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وھب بن منبہ سے ،انہوں نے کہا، جب قیامت قائم ہوگی اور اللہ تعالیٰ اہل جنت واہل جہنم کے مابین فیصلہ فرما چکیں گے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے ایک خاص کنویں کے بارے میں حکم دیں گے۔ چنانچہ سقر کو کھولا جائے گا اور وہ اس کا ڈھکنا ہے۔ اس سے ایسی آگ نکلے گی جو خود جہنم کو جلادے اور کھا جائے جیسے دنیا میں آگ دھنی ہوئی روئی کو کھا جاتی ہے اور پھر جب سمندر جہنم کے کنارے سے ملے گا، حالانکہ وہ بحرالجور ہے۔ یعنی سب دریاؤں سے بڑا دریا ہے تو آنکھ جھپکنے سے پہلے اس کو اڑادے گی اور ایسے سوکھ جائے گا جیسے اس جگہ کبھی پانی تھا بھی نہیں اور وہی حجاب حاجز ہے جہنم کے اور سات زمینوں کے درمیان پھر جب اس دریا یا سمندر کا پانی بھٹے گا تو ساتویں طبق زمین میں آگ لگ جائے گی، لہٰذا وہ ساتوں زمینوں کو جلا کر صرف ایک ہی کوئلہ کر کے چھوڑے گی۔

اور ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کر چکے ہیں کہ انہوں نے ایک یہودی سے کہا کہ جہنم کہاں ہے اس نے کہا کہ سمندر کے نیچے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

والبحر المسجور (والطور ۶)

قسم ہے ابلتے ہوئے سمندر کی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم نے مذکورہ روایت جو وھب بن منبہ سے نقل کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے معنی ومفہوم کا احتمال رکھتی ہے:

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات (ابراہیم ۴۸)

جس دن بدلی جائے گی یہ زمین دوسری زمین کے ساتھ اور آسمان بھی۔

اور یہ سب کچھ تمام لوگوں کے پل صراط پر چڑھ جانے کے بعد ہوگا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہم روایت کر چکے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا اس بارے میں اور عرض کی تھی کہ اس دن لوگ کہاں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ صراط پر ہوں گے۔

بعض علماء کا قول

بعض علماء نے کہا ہے کہ کفار صراط پر سے نہیں گذریں گے اس لئے کہ وہ سب آگ کی کان میں ہوں گے۔ جب مومن چھٹکارا پالیں گے اور وہ صراط پر چڑھ جائیں گے تو باقی کفار ہی اپنے اپنے موقف پر اور اپنی جگہ پر باقی رہ جائیں گے۔ گویا پیچھے اب باقی آگ میں انہیں کا ہی مقام رہ جائے گا۔

دیگر علماء کا موقف

بعض دیگر علماء نے کہا ہے کہ کفار بھی صراط پر سوار ہوں گے۔ پھر کبھی جہنم کے دروازے سوراخ سوراخ ہو جائیں گے حشر میں چھتوں کے دروازوں کی مثل پھر کفار انہیں میں سے جہنم میں پھینکے جائیں گی۔ تاکہ ان کا غم زیادہ شدید ہو اور زیادہ ہیبت ناک ہو اور ان کو پل کے اوپر سے پھینکنا زیادہ ڈراؤنا اور ہولناک ہو اور چھٹکارے کے ساتھ مومنوں کی خوشی بہت زیادہ اور بہت بڑی ہو۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وامتازوا الیوم ایھا المجرمون (یٰس ۵۹)

آج علیحدہ ہو جاؤ اے مجرموں۔

شاید یہ اعلان اسی وقت ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی:

كلما القى فيها فوج سالهم خزنتها الم ياتكم نذير (الملک ۸)

جب بھی جہنم میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا۔ان سے جہنم کے دربان پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟

اور یہ فرمان بھی:

القيافي جهنم كل كفار عنيد (ق ۲۴)

پھینکو جہنم میں ہر بڑے کافر عنادی کو۔

یہ بھی اسی پر دلیل کی طرح ہے (جو ہم پہلے کہہ آئے ہیں) کیونکہ پھینکنے کے حوالے سے جو طریقہ زیادہ تر مستعمل ہے وہ اسی طرح ہے کہ بلندی سے پستی کی طرف اوپر سے نیچے کی طرف پھینکا جاتا ہے۔باقی اللہ تعالیٰ بھی اس کی کیفیت کو خوب جانتے ہیں۔

پل صراط پر منافقوں کا انجام

زیادہ یقین یہ ہے کہ منافقین لوگ پل کے اوپر مومنوں کے ساتھ ساتھ سوار ہوں گے تا کہ مومنوں کے نور میں وہ بھی چلتے جائیں۔مگر اللہ تعالیٰ منافقوں پر اندھیرا کردیں گے،لہٰذا منافقین اسی موقع پر مومنوں سے کہیں گے:

انظرونا نقتبس من نوركم قيل ارجعوا وراء كم فالتمسوا نوراً (الحدید ۱۳)

مومنوں ہماری طرف دیکھو نا تا کہ ہم بھی تمہاری روشنی سے کچھ روشنی حاصل کرلیں گے۔کہا جائے گا

واپس پیچھے چلے جاؤ اور روشنی ڈھونڈ کر آؤ۔

لہٰذا منافق اس جگہ کی طرف واپس لوٹیں گے جہاں روشنی لوگوں کے ایمان واعمال کے اندازے کے مطابق تقسیم کی گئی تھی۔وہ وہاں کچھ بھی نہیں پائیں گے۔پھر وہ دوبارہ مومنوں کی طرف لوٹ کر آئیں گے۔اس دوران ان کے اور ان کے درمیان دیوار حائل ہو چکی ہوگی۔قرآن مجید نے اس مقام کی منظر کشی فرمائی کہ:

ضرب بينهم بسور له باب. باطنه فيه الرحمة وظاهره من قبله العذاب. ينادونهم الم نكن معكم

ان کے درمیان دیوار حائل ہو جائے گی۔اس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی اور سامنے کی طرف عذاب ہوگا۔

(جو سمت منافقوں کی ہوگی) پھر منافق مومنوں کو پکاریں گے کہ کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ یعنی ہم تمہاری طرح نمازیں بھی پڑھتے تھے اور تمہارے ساتھ جہاد بھی کرتے تھے۔اہل ایمان ان سے کہیں گے:

قالوا بلى ولكنكم فتنتم انفسكم

مومن ان سے کہیں گے،ہاں ہاں تم ہمارے ساتھ تو تھے لیکن تم نے اپنے نفسوں کو فتنوں میں واقع کر رکھا تھا۔ (الحدید ۱۳)

ایک خاص کیفیت کا احتمال

احتمال ہے کہ یہ دیوار پل صراط کے آخر میں نصب کی جائے گی اور اس میں سے ایک دروازہ چھوڑ دیا جائے گا جس سے مومن جنت کے راستے کی طرف خلاصی پائیں گے۔یہی ہوگی وہ رحمت جو اس کے اندر کی جانب ہوگی۔بہر حال اس کا ظاہر وہ آگ کے متصل ہوگا۔اگرچہ آگ اس سے نیچے ہوگی۔اس کے متوازی اور مقابل نہیں ہوگی۔منافق ہمیشہ کے لئے دیوار کے اندر کی طرف راستہ نہیں پائیں گے،لہٰذا وہ لامحالہ پل صراط کے اوپر سے بھی پھینک دیئے جائیں گے جہاں سے وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں گرتے چلے جائیں گے۔یہ سلوک ان کے ساتھ ان کے اس استہزا کی پاداش میں ہوگا جو وہ مومنوں کے ساتھ دنیا میں کیا کرتے تھے۔جیسا کہ ہم کتاب الاسماء والصفات میں اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔

فصل

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

فو ربک لنحشرنهم و الشیاطین ثم لنحضرنهم حول جهنم جثیا. ثم لننزعن من کل شیعة ایهم اشد علی الرحمن عتیا...... تا...... ونذر الظالمین فیها جثیا (مریم ۶۸ تا ۷۲)

پس قسم ہے تیرے رب کی ہم ان لوگوں کو ضرور اکٹھا کرلائیں گے اور شیطانوں کو بھی پھر ہم ان کو ضرور جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے۔ پھر ہم ضرور کھینچ کر علیحدہ کرلیں گے ہر گروہ میں سے اس کو جو رحمٰن پر اکڑنے میں زیادہ سخت تھا۔ پھر البتہ ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو جہنم میں داخل ہونے کے لئے زیادہ مناسب ہیں۔

اور تم میں سے کوئی بھی نہیں (بچے گا) مگر (ہر ایک) جہنم پر آئے گا۔ تیرے رب کا یہ لازمی فیصلہ ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو (اللہ کی نافرمانی اور کفر و شرک سے) بچتے رہے اور ہم ظالموں (کافروں مشرکوں) کو جہنم میں اوندھے گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔

مذکورہ بالا آیات کے مفہوم میں اہل تفسیر کا اختلاف

اہل تفسیر نے مذکورہ بالا آیات میں لفظ واردھا کے مفہوم و مطلب کو بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دو میں سے زیادہ صحیح روایت کے مطابق وارد ہونے سے مراد جہنم میں دخول مراد ہے۔ اور اہل تفسیر نے اس بات پر دلیل اسی دوسری آیت سے پکڑی ہے:

انتم لها واردون لو کان هؤلاء الهة ماوردوها و کل فیها خالدون (الانبیآء ۹۸۔۹۹)

(اے مشرکو) تم اور وہ جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا (سب) جہنم کا ایندھن ہیں۔ تمہیں اس میں ضرور داخل ہونا ہے۔ اگر یہ (بت وغیرہ) الٰہ (معبود و مختار) ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے، سارے اس میں سدا پڑے رہیں گے۔

اور دوسری اس آیت سے بھی دلیل پکڑی ہے مفسرین نے:

فاوردهم النار وبئس الورد المورود (ھود ۹۸)

پس داخل کرے گا ان کو آگ میں اور بری ہے داخل ہونے کی جگہ۔

تو اس مقام پر ورود سے مراد دخول ہی ہے۔ چنانچہ الا واردھا کا قول بھی اسی طرح ہے۔ یعنی اس سے مراد بھی دخول ہی ہے۔

اور یہی بات ہوئی جب ان سے نافع بن ازرق نے بحث کی تھی تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ کہا تھا کہ آپ نے اور میں نے دونوں نے اس میں داخل تو ہونا ہی ہے، پھر میں دیکھوں گا کیا ہم نکلتے ہیں یا نہیں؟

اور عبداللہ بن سائب سے مروی ہے اس نے اس شخص سے سنا جس نے ابن عباس سے سنا تھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم میں وارد ہونے والے کفار ہوں گے۔ مومن اس میں داخل نہیں ہوگا۔ جبکہ یہ روایت منقطع ہیں اور پہلی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اکثر ہے اور زیادہ مشہور ہے۔

اور ہم نے عبداللہ بن رواحہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رو پڑے تھے اور ان کو روتا دیکھ کر ان کی اہلیہ بھی رو پڑی تھیں اور فرمانے لگے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ میں جہنم میں وارد ہوں گا اور یہ مجھے نہیں معلوم کہ کیا میں اس سے نجات بھی پاؤں گا یا نہیں؟ اور سدی نے قرۃ ہمدانی سے، اس نے عبداللہ بن مسعود سے رایت کی ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی تھی کہ انہوں نے فرمایا لوگ

جہنم میں داخل ہوں گے، پھر اس سے اپنے اپنے اعمال کے ساتھ نکلیں گے۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے فرہ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا:

یدخلونھا یعنی ورود کی جگہ واضح دخول کا لفظ استعمال فرمایا۔ یا یلجونھا فرمایا دونوں کا مطلب داخل ہونا ہے۔ یعنی جہنم میں داخل ہوں گے، پھر اس سے اپنے اعمال کے ساتھ نکلیں گے۔

اور ایک اور روایت میں ابوالاحوص سے، عبداللہ سے ہے کہ (وان منکم الا واردھا) یعنی تم میں سے ہر شخص جہنم پر وارد ہوگا۔ فرمایا کہ راستے کا پل جہنم پر تلوار کی دھار کی طرح ہے۔ (جس پر) پہلا گروہ بجلی کی مثل گذر جائے گا اور دوسرا طبقہ ہوا کی مثل اور تیسرا طبقہ بہترین گھوڑے کی مثل اور چوتھا طبقہ بہترین اونٹ اور مویشیوں کی مثل گذریں گے اور فرشتے کہتے ہوں گے اے ہمارے رب بچائیو بچائیو۔

اور ان آثار کی اسناد ہم نے کتاب البعث والنشور میں ذکر کردی ہیں اور ہم نے روایت کی ہے سفیان سے، ان کو زہری نے، ان کو سعید بن مسیب نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی مسلمان کے تین بچے نہیں مریں گے کہ پھر وہ جہنم میں داخل ہو جائے، مگر قسم کو پورا کے لئے پھر سفیان نے یہ آیت پڑھی:

وان منکم الا واردھا

یعنی ایسا انسان صرف اسی آیت کا تقاضا پورا کرنے کے لئے داخل ہوگا اور بس۔

۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے باپ نے ان کو سفیان اسی مذکورہ حدیث کے بارے میں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ روایت صحیح بخاری میں بھی نقل ہوئی ہے اور امام مالک کی ایک روایت میں ہے زہری سے اس حدیث کے بارے میں کہ اس کو آگ چھوئے گی صرف قسم پوری کرنے کے لئے اور یہ حدیث اس کے قول کی تاکید کرتی ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ وارد ہونے سے مراد داخل ہونا ہے۔

۳۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے اس بارے میں، ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے کہا یعقوب بن سفیان نے کہ ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن حرب ابوایوب واشحی نے ان کو ابوصالح غالب بن سلیمان نے کثیر بن زیاد برسانی سے ان کو ابوسمیہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے بصرے میں جہنم پر وارد ہونے کے مسئلے میں آپس میں اختلاف کیا تھا۔ ایک گروہ نے کہا کہ مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ سب لوگ داخل ہوں گے۔ (اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے (جو نافرمانی سے بچتے رہے یا کفر و شرک سے) بچتے رہے اور ہم ظالموں (یعنی کافروں و مشرکوں) کو جہنم میں اوندھے پڑے رہنے دیں گے۔

سو میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جہنم میں سب لوگ داخل ہوں گے۔ میں نے کہا کہ ہم نے تو باہم اختلاف کیا ہے۔ پھر لوگوں کے اختلاف کا تذکرہ ہوا۔ ابوسمیہ نے کہا (اس کے بعد) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا اور فرمایا کہ میں بھی یہ باتیں سن کر خاموش ہی ہو جاتا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں یہ حدیث نہ سنی ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایوودُخول ہے نہ کوئی نیک بچے گا اور نہ ہی کوئی بد بچے گا۔ مگر ہر کوئی جہنم میں داخل ہوگا۔

(۳۶۹)......اخرجه المصنف من طريق احمد بن حنبل في المسند (۲/۲۳۹، ۲۴۰) عن سفيان. به.

(۳۷۰)...... اخرجه احمد (۳/۳۲۹) عن سليمان بن حرب. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۷/۵۵) رواه احمد ورجاله ثقات

پھر مومنوں پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگئی تھی۔ یہاں تک کہ جہنم کے لئے ٹھنڈی سانس لینا ہوگا ان کی ٹھنڈی سے۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو ڈر گئے تھے اور ہم ظالموں کو اس میں اوندھا پڑا چھوڑ دیں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی نے فرمایا کہ:

یہ اسناد حسن ہے۔ بخاری نے اس کو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور اس کا شاہد وہ حدیث ہے جو ثابت ہے ابوزبیر سے جابر سے، ام مبشر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کا مثل مروی ہے۔ مگر اس نے فرمایا جامدۃ کہ جامد ہے۔ ابوعبید نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ انہوں نے **وان منکم الا واردھا** کی تاویل کا ارادہ کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ جہنم میں ورود تو ہوگا مگر اس کی گرمی ان کو نہیں پہنچے گی۔ کچھ بھی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قسم پوری کریں گے۔

۳۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے، ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا تھا مجھے خبر دی ابوزبیر نے، اس نے سنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، فرماتے تھے: مجھے خبر دی ام مبشر نے، اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے آگے فرمایا کہ ان شاء اللہ جہنم میں اصحاب شجرہ داخل نہیں ہوں گے جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ام مبشر نے کہا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھڑکا۔ اتنے میں سیدہ حفصہ نے کہا:

وان منکم الا واردھا (مریم ۷۱)

تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر سب کو اس میں داخل ہونا ہے۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حفصہ کا جواب سن کر) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا (مریم ۷۲)

پھر ہم ان کو جہنم سے نجات دیں گے (جو کفر وشرک سے) بچتے رہے اور ہم ظالموں کو اس میں اوندھے منہ پڑا چھوڑ دیں گے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ہارون بن عبداللہ سے حجاج بن محمد سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی توجیہہ:

امام بیہقی رحمۃ نے فرمایا کہ مذکورہ روایت یہ احتمال رکھتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب شجرہ سے جس دخول جہنم کی نفی فرمائی ہے وہ نفی جہنم میں بقا کی اور وہاں ٹھہرے رہنے کی وہ (مطلق داخل ہونے کی نہ ہو) یا نفی ایسے دخول کی ہو جو ان کو تکلیف پہنچائے۔ اصل دخول کی نفی نہ ہو۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے دلیل پکڑی تھی:

ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا

پھر ہم ان کو نجات دیں گے جو بچتے رہے ہوں گے اور ہم ظالموں کو اسی میں اوندھا پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔

اور کبھی ہوتا ہے محفوظ حدیث اول میں یعنی سفیان بن عیینہ کی روایت میں کہ یہ محض دخول ہوگا بغیر آگ کے اور بغیر پہنچنے کی تکلیف کے۔ جیسا کہ ہم نے روایت کیا ہے حامد بن معدان سے اور وہ اکابرین تابعین میں سے ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب اہل جنت، جنت میں داخل

---

(۳۷۱)...... اخرجه مسلم (۱۹۴۲/۴) عن هارون بن عبدالله عن حجاج بن محمد. به.

ہو جائیں گے تو جنتی پوچھیں گے اے ہمارے رب، کیا آپ ہمیں وعدہ نہیں دیتے تھے کہ ہم لوگ آگ میں وارد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں، ہاں، تم اس میں سے گذر کر آئے ہو مگر وہ (متحرک نہیں تھی) بلکہ وہ اس وقت جامد تھی (ٹھہری ہوئی اور اپنی صفت احراق اور شدت حرارت سے رکی ہوئی تھی)۔

اور ہم نے مقاتل بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس دن آگ کو مومنوں پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بنادیں گے جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بنادیا تھا۔

۳۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر احمد بن علی بن محمد قاضی نے، ان کو احمد بن سلمہ بن عبداللہ بزار نے، ان کو عمران بن موسیٰ قزاز نے ان کو عبدالوارث نے ان کو جریدی نے ان کو ابوسلیل نے ان کو عقبہ بن عامر نے۔ قیامت کے دن آگ تھم جائے گی۔ یہاں تک کہ سفید ہو جائے گی۔ جیسے وہ چربی کی پیٹھ ہے جب اس پر لوگوں کے قدم برابر اور درست جم جائیں گے خواہ وہ نیک ہوں یا برے ہوں اس وقت ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اے جہنم اپنے لوگ لے لے اور میرے لوگوں کو چھوڑ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم اپنے لوگوں کو اس سے زیادہ پہچانتی ہے جیسے کوئی انسان اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لہٰذا جہنم والوں کو دھنسادیا جائے گا اور مومن اس سے نکل آئیں گے۔ جبکہ ان کے کپڑوں پر بھی نشان نہیں ہوگا۔ درحالانکہ اور اسی طرح ہی ہے الکتاب میں۔ کہتے ہیں کہ اس نے کہا۔ مگر کہنے والے کا نام ذکر نہیں کیا جبکہ وہ کعب الاحبار کے ساتھ معروف ہے۔

۳۷۳ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو ابوالحسن کارزی نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے، ان کو یزید نے ان کو جریری نے ان کو ابوسلیل نے، ان کو غنیم بن قیس نے، ان کو ابوالعوام نے، ان کو کعب نے، انہوں نے کہا کہ قیامت میں جہنم لائی جائے گی، گویا کہ وہ چربی کی پیٹھ ہے (یا چربی کی زمین ہے) یہاں تک کہ جس وقت تمام مخلوقات کے قدم اس پر جم جائیں گے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ (اے جہنم) اپنے اصحاب لے لیجئے اور میرے اصحاب چھوڑ دیجئے (یعنی جہنمیوں کو پکڑ لیجئے اور جنتیوں کو چھوڑ دیجئے) کعب نے فرمایا کہ پھر ان سب (جہنمیوں کو) نیچے دھنسادیا جائے گا (یعنی جہنم کی گہرائی میں گرادیا جائے گا۔

ابوعبید نے کہا: اھالہ وہ چیز ہوتی ہے جو دنبہ کی چکی سے اور چربی سے پگھلائی جائے اور متن اھالہ چربی کی پشت ہے۔ جب پگھلنے والی شے اس سے برتن میں نشہ آور ہو جائے۔ حضرت کعب نے جہنم کے سکون کو تشبیہ دی ہے اس سے قبل کہ ہو جائے کافر اس کے پیٹ میں۔ یہ چیز خالد بن معدان والی حدیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔ ابوعبید نے فرمایا کہ ہمیں مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان کو بکار بن ابومروان نے، ان کو خالد بن معدان نے، انہوں نے فرمایا جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو عرض کریں گے اے ہمارے رب کیا آپ نے ہمیں وارد ہونے کا (یعنی جہنم میں) وعدہ نہیں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جی ہاں دیا تھا اور تم جہنم سے گذر بھی آئے ہو، مگر وہ جامد تھی ساکت تھی رکی ہوئی تھی۔

ابوعبید کہتے ہیں ہمیں اشجعی نے سفیان سے حدیث بیان کی ہے۔ ان کو ثور نے، ان کو خالد بن معدان نے اسی مذکورہ حدیث کی مثل، مگر انہوں نے جامدۃ کی بجائے خامدۃ یعنی بجھی ہوئی کہا ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ بجھی ہوئی کو وان منکم الا واردھا کی تاویل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس فرماتے ہیں کہ جہنم میں وارد تو ہوں گے لیکن اس کی گرمی ان کو بالکل نہیں پہنچے گی اور ورود دخول محض اس لئے ہوگا تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی قسم پوری کرلے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام بیہقی نے فرمایا: کبھی یہ وارد ہونا صراط کے پیچھے ہوگا، جیسے ابوالاحوص نے کہا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور

اس کا نام آگ رکھا ہے۔ اس لئے کہ وہ جہنم کا پل ہے اور جو شخص جہنم میں ڈالا جائے گا وہیں سے ڈالا جائے گا۔ اور وہیں سے جہنم کی کھائیاں اچک لیں گی جس کو بھی اچکیں گی اور اسی پر خاردار گوکھروں ہوں گے اور گونہ گوں قسم کے عذاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نجات دے گا اور لوگوں کو جو کفر و شرک سے بچتے رہے تھے (یعنی نجات دے گا پل صراط پر گذرنے کے ساتھ) اور ظالموں کو جہنم میں گھٹنوں کے بل جہنم میں پڑا چھوڑ دے گا (یعنی پل صراط سے اس میں گرائے جانے کے بعد)۔

اور ہم نے اس حدیث میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت میں ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم پر پل نصب کی جائے گی اور وہ کہیں گے اے اللہ سلامتی دے، اے اللہ سلامتی دے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پل کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھسلنا ہوگا اور پھسلنے کا مقام ہوگا اور اچکنے والے سیاہ پرندے ہوں گے اور کھائیاں ہوں گے آگ کی اور خاردار پودوں یا گوکھرو کو چبانا ہوگا اور گرم کئے جائیں گے اس میں کانٹے جنہیں سعدان کہا جاتا ہے (وہ خاردار بوٹی ہے جسے اونٹ شوق سے کھاتا ہے)۔ (یہ محض تمثیلات میں انسانوں کی فہم سے بات کو قریب تر کرنے کے لئے ہے، ورنہ تو جہنم کی کسی چیز کو دنیا کی کسی چیز سے کوئی مماثلت نہیں ہے وہ عذاب خداوندی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔)۔ (آمین) مترجم۔

خلاصہ یہ ہے کہ مومن اس پر سے آنکھ جھپکنے کی دیر میں گذر جائیں گے۔ بعض بجلی کی طرح بعض اعلیٰ نسل کے تیز رفتار گھوڑوں کی طرح۔ بعض پیدل کی طرح۔ مومن آگ سے خلاصی پالیں گے اور منافق و کافر آگ میں اوندھے ڈالے جائیں گے۔ نجات پانے والے مسلم ہوں گے، نوچے ہوئے، زخمی جہنم میں چھوڑ جائیں گے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت میں ہے۔ لوگ پل صراط پر اپنے اپنے اعمال کے بقدر گذر جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ شخص گذرے گا جس کا نور اور روشنی پیر کے انگوٹھے پر ہوگی۔ وہ جہنم سے ایک ہاتھ کو بچائے تو دوسرا اس میں الجھ جائے گا اور ایک پیر کو بچائے تو اس کے پہلو میں آگ پہنچ جائے۔ پھر جب چھٹکارا پالیں گے تو کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اے جہنم تجھ سے نجات بخشی، تجھے ہمیں دکھا دینے کے بعد۔

اور ہم نے ان دونوں مذکورہ روایتوں کی اسناد ان کے شواہد سمیت کتاب البعث والنشور کی فصل خاص میں ذکر کر دی ہے۔

اور یہ بیان کرتی ہیں کہ وارد ہونے کے بابت ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ یہ ہے کہ یہ احتمال ہے کہ وارد ہونے سے مراد ہی پل صراط پر مرور اور چلنا ہو۔

۳۷۴:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے، اس کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، اس کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے، اس کو عبدالرحمن بن ابی حماد نے یحییٰ بن یمان سے، انہوں نے عثمان بن اسود سے، اس نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں **وان منکم الا واردھا** کہ تم میں سے ہر شخص جہنم پر وارد ہوگا۔ فرمایا کہ مسلمانوں میں جس شخص کو بخار آ جائے بس وہ جہنم پر وارد ہو گیا۔

۳۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے، ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے، ان کو ابوالحسن احمد بن حسین صوفی نے، ان کو سلیم بن منصور ابن عمار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی تھی صقل بن زیاد سے، ان کو خالد بن دریک سے، ان کو بشیر بن طلحہ سے یعنی یعلیٰ بن منیہ سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جہنم قیامت کے دن کہے گی اے مومن جلدی گذر جا تیرے نور اور روشنی نے میرے شعلے کو بجھا دیا۔

اسی روایت میں سلیم بن منصور کا تفرد ہے اور وہ منکر ہے۔

فصل:......مومن کے بدلے کے بارے میں

۳۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو سے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو طلحہٰ بن یحییٰ نے اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوحامد بن بلال نے، ان کو ابوالازھر نے، ان کو ابواسامہ نے، ان کو طلحہٰ بن یحییٰ نے، ان کو ابوبردہ بن ابوموسیٰ نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا، ہر مومن کو دیگر اہل مذاہب میں سے ایک آدمی دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ جہنم سے تیرا فدیہ اور بدلہ ہے۔

یہ ابوطاہر کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ابوبکر ابن ابی شیبہ سے۔ اس نے اسامہ سے اور اس کو انہوں نے عون کی روایت سے اور سعید بن ابی بردہ سے نقل کیا ہے اور اس کو ایک جماعت نے مذکورین کے علاوہ ابوبردہ سے روایت کیا ہے۔

۳۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن ابراہیم بن حامد بزاز نے ھمدان میں، ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو محمد بن سنان عوفی نے، ان کو ھمام نے قتادہ سے، سعید بن ابی بردہ سے اور عون بن عبداللہ سے اور وہ دونوں ابوبردہ کے پاس حاضر تھے۔ وہ حدیث بیان کر رہے تھے عمر بن عبدالعزیز کو اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جب بھی کوئی مسلمان آدمی مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں کسی یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرتا ہے۔ پس عون نے کہا حدیث سن کر عون پر سعید نے انکار نہیں کیا تھا اس کے قول کا۔

پھر اس سے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے قسم اٹھوائی (یعنی کہ تم اس طرح قسم اٹھاؤ کہ) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بس وہی معبود ہے۔ اور تین بار قسم کھا کر کہو کہ تیرے باپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی تھی۔ سو اس نے قسم کھالی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں عفان سے ہمام سے نقل کیا ہے۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے وہ حدیث روایت کی ہے جو ابوزناد سے اعرج نے ابوہریرہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

(۳۷۵)...... قال الزبیدی فی الإتحاف (۹/۲۳۴) رواہ الطبرانی وأبونعیم والبیھقی والخطیب وضعفہ البیھقی ورواہ الحکیم الترمذی فی النوادر.

اخرجہ أبونعیم فی الحلیۃ (۹/۲۲۹) والخطیب فی التاریخ (۵/۱۹۴) من طریق سلیمان بن منصور. بہ.

ورواہ الخطیب من طریق محمد بن جعفر عن منصور بن عمار عن خالد بن الدریک عن یعلی. بہ وقال الخطیب: ھکذا قال عن منصور بن عمار عن خالد بن دریک. وروی ھذا الحدیث سلیم بن منصور بن عمار عن أبیہ واختلف علیہ فقال إسحاق بن الحسن الحربی عن سلیم عن ابیہ عن بشیر بن طلحۃ عن خالد بن دریک عن یعلی.

ورواہ أحمد بن الحسین بن إسحاق الصوفی عن سلیم عن أبیہ عن ھقل بن زیاد عن الأوزاعی عن خالد بن الدریک عن بشیر بن طلحۃ عن یعلی بن منیہ واللہ أعلم.

وقال الھیثمی فی المجمع (۱۰/۳۶۰) رواہ الطبرانی وفیہ سلیم بن منصور بن عمار وھو ضعیف.

خالد بن دریک.

۳۷۵ مکرر...... أخرجہ مسلم (۴/۲۱۱۹) عن أبی بکر بن أبی شیبۃ عن أبی أسامۃ. بہ.

۳۷۶......أخرجہ مسلم (۴/۲۱۱۹) عن أبی بکر بن أبی شیبۃ عن عفان بن مسلم عن ھمام. بہ.

ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی شخص جنت میں داخل نہیں کیا جاتا مگر اس کو اس کا جہنم والا ٹھکانہ نہ دکھادیا جاتا ہے۔ اگر اس نے گناہ کیا تھا تو تا کہ وہ اس پر اللہ کا زیادہ سے زیادہ شکر کرے (کہ اللہ نے مجھے اس بری جگہ سے بچالیا ہے) اور کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں کیا جاتا مگر اس کو اس کا ٹھکانہ جنت والا دکھادیا جاتا ہے اگر اس نے کوئی نیکی کی تھی تا کہ اس پر حسرت وافسوس زیادہ سے زیادہ ہو۔

۳۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو فیاض بن زبیر نے، ان کو علی بن عیاش نے، ان کو شعیب نے ابوزناد سے پھر اس کو ذکر کیا ہے اور اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے شعیب بن ابوحمزہ سے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت کیا گیا ہے ابوصالح سے ابوہریرہ سے بھی مرفوعاً اور ان سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہر آدمی کی دو منزلیں ہیں۔ ایک جنت میں دوسرا جہنم میں۔ اگر مرکر وہ جہنم میں چلا جاتا ہے تو اہل جنت اس کے جنت والے گھر کے وارث بن جاتے ہیں۔ پھر کہا کہ یہی مطلب اس آیت کا ہے:

اولئک هم الوارثون (المؤمنون ۱۰)

کہ وہی لوگ ہی وارث ہیں۔

۳۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس رحم نے، ان کو ابومعاویہ نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابوصالح نے، ان کو ابوہریرہ نے، وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث یعنی آخری روایت ذکر کی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

زیادہ انسب یہ ہے کہ یہ حدیث فدیہ اور بدلے والی حدیث کی تفسیر ہو اور کافر جب اپنی جنت والی جگہ کا مومن کو وارث بناتا اور مومن جب کافر کو اپنی جہنم والی جگہ کا وارث بناتا تو تقدیر میں گویا یہ ہے کہ کافر مومن کے بدلے میں دیا جائے۔

اور تحقیق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فدیہ والی حدیث کی تعلیل بیان کی ہے برید بن عبداللہ وغیرہ کی روایت کے ساتھ ابوبردہ سے۔ اس نے انصار کے ایک آدمی سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔

اور ابوحصین کی روایت کے ساتھ جو کہ عبداللہ بن یزید سے مروی ہے۔

اور حمید کی روایت کے ساتھ جو اصحاب رسول کے ایک آدمی سے مروی ہے۔

پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کے بارے میں یہ حدیث کہ ایک قوم کے لوگ عذاب دیئے جائیں گے، پھر جہنم سے نکالے جائیں گے۔ یہ حدیث زیادہ اکثر ہے اور زیادہ واضح ہے۔

اور ابوبردہ والی حدیث ابوموسیٰ سے، اس کے والد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلم بن حجاج وغیرہ رحمہم اللہ کے نزدیک صحیح ہے کئی وجوہ سے وہ جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی۔ اور اس کی توجیہ وہی ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ حدیث، حدیث شفاعت کے منافی نہیں ہے۔ بے شک فدیہ والی حدیث اگرچہ ہر مومن کے بارے میں عموم کے مورد میں وارد ہوئی ہے، احتمال رکھتی ہے کہ اس سے مراد ہر مومن ہو تو اس کے گناہ اس کی زندگی میں آنے والی آزمائشوں اور مصیبتوں کے ساتھ مٹ جائیں گے۔ وہ ان کا کفارہ بن جائیں گی۔ اس روایت کے بعض الفاظ یہ ہیں:

۳۷۷.....اخرجه البخاري (۱۴۶/۸) عن أبي اليمان. به.

۳۷۸)..... اخرجه بن أبي حاتم (كما في ابن كثير ۲۶۶/۷) من طريق الأعمش. به.

ان امتی امة مرحومة جعل الله عذابها بایدیها فاذا کان یوم القیمة دفع اللّٰہ الی کل رجل من المسلمین رجلاس اھل الادیان فکان فداہ من النار

بے شک میری امت مرحومہ ہے (رحم کی ہوئی ہے) اللہ تعالیٰ اس کی سزا اس کے ہاتھوں سے کریں گے جب قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد کو دیگر اہل ادیان میں سے ایک آدمی دیں گے جو کہ جہنم سے اس کا فدیہ اور بدلہ ہوگا۔ لہذا شفاعت والی حدیث اس اعتبار سے پھر ان لوگوں کے بارے میں ہوگی جن کے گناہوں کا دنیا کی زندگی میں کوئی کفارہ نہیں ہوسکا ہوگا اور وہ نہیں مٹ سکے ہوں گے۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ قول ان مومنوں کے لئے فدیہ والی حدیث میں شفاعت کے بعد ہو۔ واللہ اعلم۔

بہر حال شداد بن ابی طلحہ ذاہبی والی حدیث غیلان بن جریر سے ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے ان کے والد سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تھا:

قیامت کے دن کچھ مسلمان لوگ پہاڑوں کی مثل گناہوں کے ساتھ لائے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کو بخش دے گا اور ان کے گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر رکھ دے گا۔ میرے خیال کے مطابق اس کو بھی مذکورہ روایت کے راویوں نے کہا ہے۔

مگر یہ ایسی حدیث ہے جس کے راویوں میں شک ہے اور شداد ابو طلحہ ان لوگوں میں ہے جس کے بارے میں اہل علم بالحدیث نے کلام کیا ہے۔ اگرچہ امام مسلم بن حجاج نے اپنی کتاب میں اس کے ساتھ شہادت پکڑی ہے۔ تاہم وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہوسکتا کہ اس کی وہ روایت قبول کی جائے جس میں اس کی مخالفت کی گئی ہو اور جن لوگوں نے لفظ حدیث میں اس کی مخالفت کی ہے وہ متعدد ہیں۔ اور جبکہ وہ خود اکیلا ہے اور ہر ایک ان میں سے جس نے اس کی مخالفت کی ہے اس سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہے لہذا جو روایت اس نے نقل کی ہے اس کی تاویل کے ساتھ اشتغال کا کوئی مطلب نہیں اور کوئی معنی نہیں اس کے باوجود کہ وہ اس کے خلاف ہے جو ظاہر اصول صحیحہ جن کی بنیاد اس اصول پر ہے:

ان لاتزر وازرة وزر اخریٰ (النجم ۳۸)

کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

جو روایت اس اصول اور اس اصول کے مطابق مروی احادیث کے ظاہر کے خلاف ہو اس کی تاویل میں مشغول ہونے کا کوئی مقصد نہیں۔

۳۷۹: ..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابو بکر بن محمد بن محمد اسماعیل قاضی نے، ان کو جعفر بن محمد سوار نے، ان کو محمد بن رافع نے، ان کو یحییٰ بن آدم نے، انہوں نے کہا کہ سفیان بن عیینہ نے کہا جب یہ روایت نازل ہوئی:

ورحمتی وسعت کل شیء (الاعراف ۱۵۶)

اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے۔

تو ابلیس نے گردن اپنی اوپر اٹھا کر کہا میں بھی شیء ہوں۔ (یعنی جب تیری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے تو مجھ سے بھی وسیع ہوئی۔ کیونکہ میں بھی شیء ہوں۔ لہذا میری بھی مغفرت ہونی چاہئے) تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوة والذین ھم بایاتنا یؤمنون (اعراف ۵۶)

میں جلدی لکھ دوں گا رحمت ان لوگوں کے لئے جو نافرمانی سے بچتے رہے، زکوۃ ادا کرتے رہے اور جو لوگ ہماری زبان پر ایمان رکھتے ہیں۔

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ پھر یہود و نصاریٰ نے اپنی گردنیں دراز کیں اور بولے ہم تورات پر ایمان رکھتے ہیں اور انجیل پر بھی۔ ہم زکوۃ بھی دیتے ہیں۔ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ابلیس سے بھی اور یہود و نصاریٰ سے بھی اچک لیا اور چھین لیا اور اسی امت کے لئے مخصوص کر دیا اور

ارشاد فرمایا:

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل (اعراف ۱۵۷)

(وہ مذکورہ بالا لوگ) وہ ہیں جو رسول امی کی اتباع کرتے ہیں جس رسول کا تذکرہ یہود و نصاریٰ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

۳۸۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو عمر بن احمد زاہد نے، انہوں نے کہا ہم نے اپنے اصحاب میں سے ثقہ اور مضبوط شخص سے سنا وہ ذکر کر رہے تھے کہ انہوں نے ابوبکر بن حسین بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کو نیند میں خواب میں دیکھا جس رات کو وہ دفن کیے گئے تھے۔ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا اے استاذ محترم اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا بے شک اللہ عزوجل نے میرے برابر میں ابوالحسن عامری کو کھڑا کیا اور مجھ سے فرمایا: یہ تیرا فدیہ ہے اور بدلہ ہے جہنم سے۔ کہتے ہیں کہ جس دن استاذ ابوبکر فوت ہوئے تھے اسی دن ابوالحسن عامری بھی فوت ہوئے تھے اور استاذ نے اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا جو کہ وہ یعنی ابوالحسن عامری اپنے الحاد کی وجہ سے مشہور تھے۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کفر سے فسوق سے اور برے خاتمہ سے۔

فصل:.....اصحاب الاعراف

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اعراف شرف و عظمت والی جگہ ہے۔

اور ہم نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

اصحاب اعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں ان کو جہنم سے بچا گئی ہیں اور ان کی غلطیاں ان کو جنت سے قاصر کر رہی ہیں۔

فاذا صرفت ابصارھم تلقاء اصحب النار قالوا ربنا لاتجعلنا مع القوم الظالمین (اعراف ۴۷)

جب ان کی نگاہیں جہنمیوں کی طرف پھیر جائیں گی (تو جہنمیوں کی بری حالت دیکھ کر) کہیں گے، اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کرنا۔ بس وہ اسی حال میں ہوں گے، اچانک تیرا رب ان پر جھانک کر فرمائے گا۔ کھڑے ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ بے شک تمہیں معاف کر دیا ہے۔ اور یہ روایت معناً مرفوع ہے۔

اور علی بن ابی طلحہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے اس قول باری تعالیٰ کے بار ے میں:

وبینھما حجاب وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم (الاعراف ۴۶)

جہنم اور جنت کے درمیان آڑ اور پردہ ہوگا اور مقام اعراف پر ایسے مرد ہوں گے جو پہچانیں گے سب کو ان کی نشانیوں سے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل جہنم منہ کی سیاہی سے اور اہل جنت چہروں کی روشنی سے پہچانیں جائیں گے اور اعراف و جنت و جہنم کے درمیان دیوار ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ:

لم یدخلوھا وھم یطمعون

وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے مگر طمع کریں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ وہ لوگ ہیں جن کے گناہ بہت بڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا معاملہ بھی اہم ہوگا۔ مقام اعراف پر کھڑے ہوں گے۔ جب جنت کی طرف دیکھیں گے تو جنت کی تمنا کریں گے کہ اس میں داخل ہو جائیں اور جس وقت جہنم کی طرف دیکھیں گے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگیں

گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کر دے گا۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا۔

اھؤلاء الذین اقسمتم لاینالھم اللہ برحمۃ

کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ نہ پہنچے گی ان کو رحمت اللہ کی۔ یعنی اصحاب اعراف کو۔

ادخلوا الجنۃ لاخوف علیکم ولا انتم تحزنون (اعراف ۴۹)

اے اعراف والو داخل ہو جاؤ تم جنت میں (اے اعراف والے) نہ ڈر ہے تمہارے اوپر نہ تم غمگین ہو گے۔

۳۸۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوزکریا نے، ان کو ابوالحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے۔ ان کو عبداللہ بن صالح نے، ان کو معاویہ بن صالح نے، ان کو علی بن ابوطلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، پھر مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم نے مرسل اور ضعیف حدیث میں روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب اعراف کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہوں مگر وہ ماں باپ کے نافرمان ہوں گے۔ لہٰذا والدین کی نافرمانی ان کو جنت سے روک دے گی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور شہید ہو جانا ان کو جہنم سے روک دے گا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

ونادی اصحب الاعراف رجالاً یعرفونھم بسیماھم قالو مااغنی عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون (اعراف ۴۸)

اعراف والے پکاریں گے کچھ ان جوانوں کو جنہیں وہ ان کی نشانیوں سے پہچانتے ہوں گے۔ نہ کام آئی تمہاری جماعت اور نہ ہی تمہارا اترانا۔

اعراف والوں کی یہ بات دیوار کے پاس ہوگی اور جنت میں ان کے داخلے سے قبل کافر مردوں سے ہوگی۔ پھر اعراف والے اہل جنت کو دیکھیں گے تو ان میں ضعیف اور مسکین لوگ نظر آئیں گے۔ کفار جن کے ساتھ دنیا میں استہزاء کرتے تھے۔ پھر اعراف والے کافروں کو پکار کر کہیں گے کیا یہی ضعفاء اور مساکین تھے جن کے ساتھ تم قسمیں کھاتے تھے جب تم دنیا میں تھے کہ ان کو اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی۔ یعنی جنت نہیں ملے گی اور اللہ تعالیٰ اصحاب اعراف سے فرمائیں گے تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تمہارے اوپر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔

کلبی نے اسی طرح ان آیات کی تفسیر کی ہے اس روایت کے مطابق جسے ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

اور مقاتل بن سلیمان نے کہا کہ یہ قول اصحاب اعراف کا اہل جہنم کے کچھ لوگوں کے لئے ہوگا جو جہنم میں ہوں گے۔ پہچانیں گے ان کو ان کی نشانیوں سے (اور کہیں گے کہ) تمہیں تمہاری جماعت نے اور تمہارے اکڑ نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ چنانچہ جہنمی قسمیں کھائیں گے کہ اعراف والے بھی ان کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے اور وہ فرشتے کہیں گے جنہوں نے اصحاب عراف کو راستے پر روک رکھا ہوگا (جہنمیوں سے) کہ کیا یہی لوگ تھے۔ یعنی اعراف والے جن کے بارے میں تم اے اہل جہنم قسمیں کھاتے تھے کہ ان کو اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی اور وہ لوگ تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔ (تم داخل ہو جاؤ اے اعراف والو جنت میں تمہارے اوپر کوئی خوف نہیں نہ تم غمگین ہو گے موت کے ساتھ)۔

یہ قول زیادہ انسب ہے اس روایت کے سبب جسے ہم نے علی بن ابی طلحہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور اصحاب اعراف کا معاملہ اس اصول اور قاعدے کے مطابق ہے جس کا ذکر ہم نے پہلے کر دیا ہے اور وہ یہ کہ جو شخص قیامت کے دن ایمان کی حالت میں آیا اور اس کے گناہوں کا اس کے ترازو میں وزن بھی بن گیا، وہ اس کیفیت کے درمیان ہوگا کہ اسے بغیر عذاب کے بخش دیا جائے

یا اس کو اس کے گناہوں کی مقدار کے مطابق عذاب دیا جائے۔ اس کے بعد اس کو بخش دیا جائے۔ لہذا وہاں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو فی الحال نہ تو جنت میں داخل ہوں گے اور نہ ہی جہنم میں۔ لیکن اعراف پر روک لئے جائیں گے اور وہ دیوار ہے۔ مقاتل کے بقول صراط پر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ کرے گا تو ان کو اپنی رحمت سے یا سفارش کرنے والوں کی سفارش سے جنت میں داخلے کا حکم دے گا۔ واللہ اعلم۔

فصل

اس باب میں جس چیز کی معرفت لازمی ہے اور ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آپ یہ جان لیں کہ جنت وجہنم دونوں مخلوق ہیں، جو اپنے اپنے مستحق لوگوں کے لئے بنائی جا چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جنت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اعدت للمتقین (آل عمران ۱۳۳)

تقوے والے لوگوں کے لئے جنت تیار کی گئی ہے۔

اور جہنم کے بارے میں فرمایا کہ:

اعدت للکافرین (البقرہ ۲۴)

وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

تیار کرنے کی وضاحت فرمائی ہے اور تیار وہی چیز ہوتی ہے جو پیدا ہو چکی ہو اور موجود ہو۔ نیز جنت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وجنة عرضها السموات والارض (آل عمران ۱۳۳)

جنت کا عرض اور چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔

اور معدوم اور غیر موجود شے کا عرض نہیں ہوتا۔ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ جنت وجہنم بن چکی اور تیار ہو چکی ہیں اور موجود ہیں۔

۳۸۲:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن عفان نے، ان کو عبداللہ بن نمیر نے، ان کو اعمش نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے، ان کو ابوصالح نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جسے نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی وہ کسی انسان کے دل میں کھٹکی ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

فلا تعلم نفس ماخفی لهم من قرة اعین جزاءً بما کانو یکسبون (السجدہ ۱۷)

کوئی نفس نہیں جانتا جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ ان کے اعمال کی جزا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو صحیحین میں نقل کیا ہے ابومعاویہ کی روایت سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابن نمیر کی روایت سے۔

۳۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو لیث بن سعد نے نافع سے، اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مر جاتا ہے تو اس کا اصل ٹھکانہ صبح وشام اس پر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو جنت والا ٹھکانہ اگر وہ اہل جہنم میں سے ہے تو جہنم

(۳۸۲)..... اخرجه البخاری (۱۴۵/۶) ومسلم (۲۱۷۵/۴) من طریق ابی معویة. به

واخرجه مسلم (۲۱۷۵/۴) من طریق ابن نمیر عن ابیه عن الأعمش

والاٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے۔اس کو بخاری نے صحیح میں احمد بن یونس سے روایت کیا ہے اور بخاری ومسلم دونوں نے مالک بن نافع سے روایت کیا ہے۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں کچھ زائد الفاظ بھی وہ یہ ہیں کہ ٹھکانہ دکھانے کے بعد اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا اصل ٹھکانہ یہاں تک کہ اللہ تجھے اٹھائے گا اس کی طرف قیامت کے دن۔

اور سالم کی ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر اہل جنت میں سے ہے تو جنت اور اگر اہل جہنم میں سے ہے تو جہنم دکھائی جاتی ہے۔

۳۸۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعید عبدالملک بن ابی عثمان زاہد نے بطور املا کے ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمود بن محمد واسطی نے ان کو وھب بن بقیہ نے ان کو خالد بن عبداللہ، ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے جب جنت اور جہنم بنائی تو جبرئیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ جا کر جنت کو دیکھو اور میں نے اس میں جو اہل جنت کے لئے نعمتیں تیار کی ہیں وہ دیکھو جبرئیل گئے جنت دیکھی اور جنت میں اہل جنت کے لئے جو کچھ تیار کیا گیا ہے اس کو جا کر دیکھا۔جبرئیل واپس آئے اور آ کر عرض کیا، تیری عزت کی قسم ہے جو بھی اس کے بارے میں سنے گا اس میں داخل ہونے سے نہیں رو کے گا۔ضرور اس میں داخل ہو جائے گا۔پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جنت کو مشکلات کی باڑ لگا دی گئی۔پھر فرمایا جبرائیل واپس جاؤ اور جا کر جنت کو دیکھو اور میں نے اس میں جو کچھ جنت والوں کے لئے تیار کیا ہے۔اس کو دیکھو فرمایا کہ جبرائیل نے جا کر دیکھا۔پھر واپس آئے اور کہا تیری عزت کی قسم سے میں ڈرتا ہوں کہ اس میں تو اب کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

پھر جبرائیل کو بھیجا جہنم کی طرف۔فرمایا کہ جا تو اس کو دیکھ اور میں نے اہل جہنم کے لئے اس میں جو عذاب تیار کر رکھے ہیں ان کو دیکھ کر اس نے جا کر جہنم کو دیکھا اور وہ بعض بعض سے مرکب تھی۔واپس لوٹا اور کہنے لگا تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے (عذاب) کو سنے گا کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور وہ شہوات ولذات کی باڑ لگا دی گئی۔اس کے بعد فرمایا کہ اب جا کر اس کو دیکھ اور میں نے اس میں اہل جہنم کے لئے جو کچھ عذاب تیار کیا ہے اس کو بھی دیکھ اس نے جا کر اس کو دیکھا پھر واپس آیا اور عرض کیا تیری عزت کی قسم ہے میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اس سے کوئی بھی نہیں بچے گا بلکہ ہر شخص اب تو جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بہت بڑا باب ہے۔اس بارے میں احادیث بہت ہیں۔ہم نے انہیں کتاب البعث والنشور کی آٹھویں جلد میں ذکر کر دیا ہے اور ان کے بعد آخر میں ہم نے وہ اخبار وآثار ذکر کی ہیں جو جنت کی تعریف اور اس کی تعداد کے بارے میں اور جہنم کی وضاحت اور اس کی تعداد کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔جس کے بعد اب ان کا یہاں اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چار جنات ہیں

کتاب وسنت اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جنتوں کی تعداد چار ہے۔یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمٰن میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

ولمن خاف مقام ربه جنتان (الرحمٰن ۴۶)

جو شخص اپنے رب کے آگے پیشی کے لئے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں (یا دو باغ ہیں)۔

(۳۸۳)..... أخرجه البخاري (۱۴۲/۴) عن أحمد بن يونس. به

وأخرجه البخاري (۱۲۴/۲) ومسلم (۲۱۹۹/۴) من طريق مالك. به.

(۳۸۴)..... أخرجه الترمذي (۲۵۶۰) والنسائي (۳/۷) وأحمد (۳۳۲/۲) من طريق محمد بن عمرو. به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی وصف بیان کی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ:

و من دونهما جنتن (الرحمٰن ۶۲)

اور ان دو کے علاوہ یا ان کے سوا دو باغ اور ہیں۔

پھر ان دو کی وصف بیان فرمائی ہے۔

اور ہم نے حضرت ابوموسیٰ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو جنتیں ایسی ہیں کہ وہ دونوں سونے کی ہیں۔ اس کے برتن اور سب کچھ جو ان دونوں میں ہے (سونے کا ہے) اور دو جنتیں چاندی ہی ہیں، ان کے برتن بھی اور وہ سب کچھ جو ان میں ہے (وہ چاندی کا ہے) اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ دو جنتیں سونے کی سابقون کے لئے ہیں اور دو جنتیں چاندی کی دائیں ہاتھ والوں کے لئے ہیں۔ (یعنی جن کو اعمالنامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے)۔

اور بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ (جنة المأوىٰ) سب کا اور جمیع کا نام ہے۔ اسی طرح (جنة عدن) اور (جنة نعیم) اور (دار الخلد) اور (دار السلام) اور مناسب ہے کہ (جنة الفردوس) بھی جمیع کا اور سب کا نام ہو اور تحقیق یہ کہا گیا ہے کہ یہ درجے کے اعتبار سے ان سب سے اونچی جنت کا نام ہے۔

اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں۔ جن کے بارے میں ہم نے حدیث میں حضرت عمر حضرت سہل بن سعد اور ان دونوں کے سوا کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔

اور ہم نے عتبہ بن عبد سلمی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لها سبعة ابواب لكل باب منهم جزء مقسوم (الحجر ۴۴)

جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے جہنمیوں کا ایک کونہ مقرر ہے۔

اور ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جہنم کے دروازے اس طرح ہیں یعنی ایک دروازہ دوسرے کے اوپر ہے۔

اور ہم نے ایک مرسل حدیث میں یہ بات روایت کی ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں ❶ لظی ❷ الحطمة ❸ السعیر ❹ سقر ❺ الجحیم ❻ الهاویہ۔

اور بعض اہل علم نے کہا کہ جہنم نام ہے تمام طبقات جہنم کا اور اس کے طبقات سات ہیں۔ انہوں نے مذکورہ چھ کا نام لکھا ہے اور ان کے ساتھ یہ ذکر کیا ہے۔ ❼ ا......لحریق۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا اہل ایمان پر نظر کرم کے ساتھ اکرام کرنا تو ہم نے اس کو کتاب الرؤیت میں ذکر کر دیا ہے اور اس کے ساتھ وہ دلائل بھی ذکر کر دیئے ہیں جو اس بارے میں کتاب و سنت میں آئے ہیں۔ جو شخص اس کی معرفت کا ارادہ کرے وہ اس کو دیکھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف:

اور میرے نزدیک (حقیقت یہ ہے کہ) اگر شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ صفت ایمان کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر واقف ہوتے اور مطلع ہوتے اور اس میں مذکورہ اللہ کی ملاقات کی وہ تاویل کرتے جو ہمارے اصحاب رحمہم اللہ کی جماعت میں سے شیخ ابوسلیمان خطابی نے کی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنے پر ایمان لانے کو ایمان کے شعبوں میں سے ایک شعبہ قرار دیتے اور اللہ تعالیٰ کی

ملاقات وہی اس کی رؤیت ہے اور اس کی طرف نظر کرنا اور دیکھنا ہے، جبکہ اس کے بارے میں اخبار صحیحہ کے ساتھ ساتھ کتاب اللہ کی آیات بھی آئی ہیں جو اس پر کتاب اللہ میں سے دلالت کرتی ہیں۔

۳۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے، ان کو اسماعیل بن علیہ نے، ان کو ابو حیان نے، ان کو ابو زرعہ نے، ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لے آ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ اور اس کی ملاقات کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور تو ایمان لے آ مرنے کے بعد جی کر اٹھنے کے ساتھ۔

اور حدیث ذکر فرمائی اس کو بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ شیخ ابو سلیمان خطابی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول: ان تؤمن بلقائه اس میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت کا اثبات ہے آخرت میں۔

۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے، ان کو ان کے والد نے ابو صالح بن کیسان سے، ان کو نافع نے یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر ان کے درمیان اعلان کرنے والا کھڑے ہو کر اعلان کرے گا اے جنت والو (آج کے بعد) کوئی موت نہیں ہے اور اے جہنم والوں (آج کے بعد) کوئی موت نہیں ہے۔ ہر ایک جہاں ہے بس وہی ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

اس کو بخاری نے علی بن عبداللہ سے روایت کیا۔

اور مسلم نے اس کو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کی روایت سے ان کے دادا سے نقل کیا ہے اور روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ موت کو جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا۔ ہم نے اس کو کتاب البعث والنشور میں نقل کیا۔

۳۸۷:......ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی مؤملی سے، ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو یعلی بن عبید نے، ان کو اعمش نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابوالولید نے، ان کو مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے، ان کو جریر نے اعمش سے، اس نے ابو صالح سے، انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو چکیں گے، موت لائی جائے گی، گویا کہ وہ مینڈھا ہے بغیر سینگ والا۔ پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اے جنت والوں، کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ لہٰذا سب اسے گردن اٹھا کر دیکھیں گے اور سب اسے دیکھ چکیں گے۔ بولیں گے کہ ہاں یہ موت ہے۔ پھر اسے پکڑ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے اہل جنت دوام ہے، ہمیشہ رہنا ہے کوئی موت نہیں ہے اور اے جہنمیوں دوام ہے ہمیشہ رہنا ہے، کوئی موت نہیں ہے۔

---

(۳۸۵)......أخرجه البخاري (۱/ ۱۹. ۲۰) و مسلم (۱/ ۳۹) من طريق إسماعيل بن علية. به.

(۳۸۶)...... أخرجه البخاري (۱۱/ ۴۰۶ فتح) عن علي بن عبدالله عن يعقوب بن إبراهيم. به

وأخرجه مسلم (۴/ ۲۱۸۹) من طريق عمر بن محمد بن زيد بن عبدالله بن عمر عن أبيه عن جده.

(۳۸۷)......أخرجه مسلم (۴/ ۲۱۸۹) عن عثمان بن أبي شيبة. به

ابوسعید کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ذکر فرمایا:

وانذرهم يوم الحسرة اذقضى الامر وهم فى غفلة (مریم ۳۹)

اور (اے پیغمبر) ڈراتو ان کو حسرت وافسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو چکے گا اور وہ بے خبری میں ہوں گے۔

فرمایا کہ اہل دنیا غفلت میں ہیں۔

اور حدیث یعلی کو مسلم نے صحیح میں عثمان بن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۸:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے، ان کو ابواسحق ابراہیم بن فراس مالکی نے، اس کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو ابوالقاسم بن سلام نے، ان کو اشجعی نے یحییٰ بن عبیداللہ مدینی سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والا غفلت کی نیند سو رہا ہو۔

۳۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے، ان کو محمد بن صابر نے، وہ کہتے ہین کہ میں نے ابوشیبہ بن ابوبکر بن ابوشیبہ سے کہا کیا آپ کو عبدالرحمٰن بن شریک نے حدیث بیان کی ہے؟ اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے، ان کو محمد انصاری نے، ان کو سدی نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

میں نے جنت جیسی کوئی شے نہیں دیکھی جس کا طالب سوتا رہے اور نہ ہی میں نے جہنم جیسی کوئی چیز دیکھی ہے جس سے دور بھاگنے والا بھی غفلت کی نیند سوتا رہے۔ بس آپ نے اس کا اقرار کیا اور فرمایا کہ ہاں۔

اور یہی حدیث عاصم سے بھی مروی ہے۔ ان کو ذر نے، ان کو عبداللہ بن مسعود نے مرفوعاً بیان کی اور انہیں سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۳۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ عباس بن حمزہ کے نواسے سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا جبیر سے، انہوں نے سنا احمد بن حنبل سے، وہ کہتے تھے اللہ تو پاک ہے، مخلوق کو اس چیز سے کس نے غافل کر دیا ہے۔ ان امور سے جو ان کے آگے ہیں، ان سے ڈرنے والا کوتاہی کرتا ہے اور ان کی امید رکھنے والا کاہل ہے۔

۳۹۱:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن علی بن عبدالرحمٰن ساوی نے، ان کو احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے، ان کو اسحق حربی نے، ان کو سلیم بن عمار نے، ان کو ان کے باپ نے، ان کو صقل بن زیاد نے، ان کو اوزاعی نے، ان کو بلال بن سعد نے، وہ کہتے ہیں قیامت کے دن جہنم کو چار پکاریں لگیں گی۔ اے آگ پکڑ لے، اے آگ جلا دے، اے آگ ختم ہو جا۔ اے آگ کھا جا، مگر اے آگ ہلاک نہ کر۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہم نے کتاب البعث والنشور میں جنت اور جہنم کی صفت کے بارے میں کتاب وسنت میں سے اور ارشاد میں سے جو کچھ ذکر کر دیا ہے اس پر ہم اکتفا کرتے ہیں۔

اس بات کا بیان کہ جب اہل جہنم کے چمڑے جل جائیں گے دوسرے بدل دیئے جائیں گے

اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان کے بارے میں جس کی توضیح کی معرفت ضروری ہے وہ درج ذیل ہے:

كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلوداً غيرها ليذوق العذاب (النساء ۵۶)

---

(۳۸۸)..... أخرجه الترمذي (۲۶۰۱) من طريق يحيى بن عبيدالله. به وقال الترمذي.

هذا حديث إنما نعرفه من حديث يحيى بن عبيدالله ويحيى بن عبيدالله ضعيف عن أكثر أهل الحديث تكلم فيه شعبه

ويحيى بن عبيدالله هو ابن موهب وهو مدني.

جب بھی اہل جہنم کے چمڑے جل جائیں گے، ہم ان کے چمڑے بدل دیں گے تا کہ (زیادہ سے زیادہ) عذاب چکھتے رہیں۔

۳۹۲:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوعمر زاہد نے، ان کو ثعلب نے، ان کو سلمہ نے، ان کو فراء (نحوی) نے کہ عربی محاورے میں یوں کہا جاتا ہے:

ابدلت الخاتم بالحلقة

میں نے انگوٹھی کو کڑے سے یعنی رنگ سے بدل دیا ہے۔

یہ اس وقت کہتے ہیں جب اسے گھڑ کر انگوٹھی کی جگہ حلقہ بنالیں۔ (اس محاورے میں ابدلت ابدال سے یعنی باب افعال سے ہے) اور دوسرا محاورہ یوں ہے:

بدلت الحلقة به الخاتم

میں نے حلقے کو انگوٹھی سے تبدیل کرلیا ہے۔

یہ اس وقت کہتے ہیں جب آپ رنگ اور حلقے کو پگھلا کر انگوٹھی بنالیں۔ یہ فراء نحوی کی تحقیق تھی۔ اس دوسرے محاورے میں بدلت تبدیل سے یعنی باب تفضیل سے ہے۔

اور ثعلب نے کہا کہ بدلت کی یعنی تبدیل کی حقیقت یہ ہے کہ جس وقت آپ کسی شے کی شکل وصورت کو دوسری شکل وصورت سے متغیر کرلیں اور بدل لیں جبکہ اس کا اصل جوہر بعینہ رد ہے اور ابدلت کی یعنی ابدال کی حقیقت یہ ہے کہ جب آپ اصل جوہر کو گھڑ کر اس کی جگہ دوسرا جوہر کردیں۔ ابوعمر نے کہا کہ میں نے یہ کلام محمد بن یزید مبرد (نحوی) پر پیش کیا۔ انہوں نے اس کی تحسین کی اور مجھ سے کہا کہ اس میں ایک دوسرا فاصلہ باقی رہ گیا ہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اللہ آپ کو عزت دے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ ہے کہ عربوں نے ایک بدلت کو بمعنی ابدلت کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول اسی معنی میں ہے۔

فاولئک یبدل اللّٰہ سیاٰتھم حسنات (الفرقان۔۷۰)

بس وہی لوگ ہیں اللہ نے جن کی سیئات کو حسنات سے بدل دیا ہے۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیئات کا ازالہ کرکے اور ہٹا کر کے اس کی جگہ حسنات کو کردیا ہے۔

بہرحال احمد بن یحییٰ یعنی ثعلب نے جو شرط لگائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں ہے:

کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلوداً غیرھا (النسآء۔۵۶)

جب بھی ان کے چمڑے جل جائیں گے ہم ان کے چمڑے دوسرے تبدیل کردیں گے۔

مبرد نے کہا، یہ تو اہل جوہر میں ہے اور ان کی تبدیلی ان کی شکل وصورت کو دوسری میں بدلنا ہے۔ اس لئے کہ جلد تروتازہ تھی اور عذاب کے ساتھ سیاہ ہوگئی۔ لہذا ان کے چمڑوں کی پہلی صورت واپس لوٹا دی جائے گی جب بھی یہ صورت جلے گی۔ اور اصل جوہر ایک رہے گا اور شکلیں مختلف ہوں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کتاب البعث میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ جہنمیوں کو آگ ہر دن ستر ہزار مرتبہ کھا جائے گی۔ جب بھی انہیں کھالے گی ان سے کہا جائے گا کہ لوٹ آؤ، لہذا وہ لوٹ آئیں گے جیسے کہ پہلے تھے۔

قیامت کے دن جہنم میں کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی، اور جلد ستر ہاتھ موٹی ہوگی

۳۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عیسٰی بن حامد قاضی نے ان کو حامد بن شعیب نے ان کو سریج بن یونس نے، ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے، ان کو حسن بن صالح نے، ان کو ھارون بن سعد نے، ان کو حازم نے، ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنم میں کافر کی ایک داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین رات کے سفر کے برابر ہوگی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں سریج بن یونس سے روایت کیا ہے۔

اور ہم نے کتاب البعث میں مقدام سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ:

کافر آگ کے لئے بڑا ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی جلد چالیس ہاتھ ہو جائے گی اور اس کی داڑھوں میں سے ایک داڑھ یا دانتوں میں سے ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی۔

اور ہم نے اس کے سواء روایت کی ہے جو شخص جس کے علم کو پسند کرتا ہے اسی کی طرف رجوع کرے۔

قیامت میں کافر کی زبان دو فرسنگ لٹک جائے گی

۳۹۴:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے بطور املاء کے، ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم مربع حافظ نے بغداد میں، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو مروان بن معاویہ فزاری نے، ان کو فضل بن یزید ثمالی نے، ان کو عجلان محاربی نے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر قیامت کے دن اپنی زبان کو دو فرسخ تک گھسیٹے گا اور لوگ اس کو روندتے جائیں گے۔

---

(۳۹۳)..... أخرجه مسلم (۲۱۸۹/۴) عن سريج بن يونس. به.

وانظر البعث والنشور رقم (۴۴۵)

(۳۹۴).....أخرجه أحمد (۹۲/۲) والترمذي (۲۵۸۰) من طريق الفضل بن يزيد الثمالي. به.

وقال الترمذي : هذا حديث غريب إنما نعرفه من هذا الوجه

والفضل بن يزيد هو كوفي قد روى عنه غير واحد من الائمة وأبو المخارق ليس بمعروف.

وقال ابن حجر في التقريب (۴۵۰/۲) أبو العجلان المحاربي وقيل فيه أبو المخارق مقبول من الرابعة

(۱) من آخر المطبوعة مانصه:

"آخر الجزء الخامس، يتلوه في الذي يعقبه إن شاء الله تعالىٰ فصل في عذاب القبر."

الجزء السادس من كتاب الجامع لشعب الإيمان.

تصنيف الإمام الحافظ شيخ السنة أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي رحمه الله.

بسم الله الرحمن الرحيم

أخبرنا الحافظ الثقة الثقة بهاء الدين أبو محمد القاسم بن الإمام الحافظ أبي القاسم على بن الحسين الشافعي الدمشقي أيده الله قراءة عليه ونحن نسمع في ربيع الأول خمس قال : أنبأنا الشيخان إبوعبدالله محمد بن الفضل الصاعدي، وأبو القاسم زاهر بن طاهر الشحامي.

وأخبرنا أبي رحمه الله وأبو الحسين على بن سليمان المرادي قالا : أنا أبو القاسم الشحامي قالا : أنا شيخ السنة الحافظ أبوبكر أحمد بن الحسين البيهقي رحمه الله.

فصل:.....عذاب قبر کی بحث

آخرت میں ہر ایک کو عذاب ہوگا، خواہ وہ کافر ہو یا مؤمن (ہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کو عذاب نہیں ہوگا)۔

کس کو عذاب ہوگا؟ اور کس کو نہیں ہوگا؟ اس میں فرق اور تمیز اس وقت ہوگی:

❶ .....جب فرشتے اس کی روح کو قبض کرنے کے لئے اس پر اتریں گے۔

❷ .....اور قبض کرنے کی حالت میں۔

❸ .....اور اس مقام اور جگہ میں جس کی طرف اس کی روح لے جائی جاتی ہے یا جہاں جا کر رہتی ہے۔

❹ .....اور دفن کے بعد۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) ... ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا الخ (فصلت۳۰)

اہل ایمان واہل استقامت سے بوقت موت فرشتوں کی بشارت اور تسلی

تحقیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے۔ان پر اترتے ہیں فرشتے کہ تم مت ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جس کا تم سے وعدہ تھا۔ہم میں تمہاری رفیق دنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے وہاں ہے جو چاہے جی تمہارا اور تمہارے لئے وہاں ہے جو کچھ مانگو۔مہربانی ہے اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

مجاہد کا قول:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ (مذکورہ بات ہوگی) موت کے وقت۔

کفار کو روح قبض کرتے وقت فرشتے مارتے ہیں اور آگ کے عذاب کی دھمکی دیتے ہیں

(۲).....اور کفار کے بارے میں فرمایا:

ولو تریٰ اذیتوفی الذین کفروا الملائکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم وذوقوا عذاب الحریق (انفال۵۰)

اگر تو دیکھے جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے مارتے ہیں ان کے منہ پر اور ان کے پیچھے

اور یہ کہتے ہیں چکھو عذاب جلنے کا۔

یعنی یہ بات فرشتے جہنمیوں سے کریں گے۔ یہ ان کے لئے تعریض ہے اور کنایہ ہے۔(اس طرح ان کے لئے رسوائی ہے کہ) وہ جلانیوالے عذاب کے لئے لے جائے جارہے ہیں

ظالموں کی موت کے وقت فرشتے آگے ہاتھ بڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں اپنی جان خود نکالو

(۳).....نیز یہ بھی ارشاد ہے:

ولو تریٰ اذا الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیھم (الانعام۹۳۔الآیۃ)

اگر تو دیکھے جس وقت ظالموں کو موت کی سختیوں میں اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں کہ نکالو اپنی جانیں آج تم کو بدلے میں ملے گا ذلت کا

عذاب اس واسطے کہ تم کہتے تھے اللہ پر جھوٹی باتیں۔اور اس کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔
یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کفار پر ان کے ارواح کو کھینچنے اور ان کے نفس کو نکالنے کے وقت ان پر سخت ڈانٹ پڑتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ذلت اور شدید عذاب کے لئے جارہے ہیں اور ایسے میں مومنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جاتا ہے اور انہیں بشارت دی جاتی ہے کہ وہ امن اور دائمی نعمتوں پر آئے ہیں۔

دنیاوی اور اخروی زندگی میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط کرتا ہے

(۴)......اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یثبت اللّٰہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ویضل اللّٰہ الظالمین ویفعل اللہ مایشآء (ابراہیم ۲۷)

مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور بچلا دیتا ہے اللہ بے انصافوں کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہے۔

❶......ہم نے حضرت براء بن عازب سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت مؤمن کے بارے میں ہے، جب قبر میں اس سے سوال ہوگا۔

❷......اور اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

❸......اور اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر میں بھی آیا ہے۔

(۵)......اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وحاق باٰ ل فرعون سوء العذاب النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا اٰل فرعون اشدا العذاب (غافر ۴۵)

اور الٹ پڑا فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب۔وہ آگ ہے کہ دکھلا دیتے ہیں ان کو صبح وشام اور جس دن قائم ہوگی قیامت۔ حکم ہوگا داخل کرو فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ **یعرضون علیھا غدوا وعشیا** صبح وشام ان کو عذاب دکھلاتے ہیں۔یعنی جب تک دنیا قائم ہے۔

اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ان کے کہا جاتا ہے اے آل فرعون۔یہ ہیں تمہارے ٹھکانے، یہ ان کو بطور ڈانٹ کے بطور ذلت کے بطور ناراضگی اور غصے کے کہا جاتا ہے۔

(۶)......اور اللہ تعالیٰ منافقوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

سنعذبھم مرتین ثم یردون الیٰ عذاب عظیم (توبہ)

ان کو ہم عذاب دیں گے دوبارہ پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے عذاب کی طرف۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ایک عذاب تو قبر میں ہوگا اور دوسرا عذاب جہنم میں

(۷)......اور جو شخص اللہ کے ذکر (یعنی قرآن) سے اعراض کرے گا اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

ومن اعرض عن ذکری فانہ لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی (طٰہٰ ۱۲۴)

جس نے منہ پھیرا میری یاد سے (یا میرے قرآن سے) تو اس کو ملتی ہے گذران تنگی کی اور لائیں گے ہم اس کو قیامت کے اندھا اور وہ کہے گا اے میرے رب کیوں اٹھالایا تو مجھے اندھا اور میں تو تھا دیکھنے والا۔

اور ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع اور ان دونوں تک موقوف دونوں طرح کی روایت کی ہے اور پھر اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان دونوں کا قول روایت کیا ہے کہ یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں ہے۔

اور ہم نے حضرت عطا سے راویت کی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

(۸)..... اذا لاذقنک ضعف الحیوات و ضعف الممات (الاسراء ۷۵)

تب تو ضرور چکھاتے ہم تجھ کو دونا مزہ زندگی میں اور دونا مزہ مرنے میں۔

عطاء نے فرمایا ضعف الممات، عذاب قبر ہے۔

اور ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے۔

(۹)..... و ان للذین ظلموا عذابا دون ذلک

اور بے شک ظالموں کے لئے ایک اور عذاب ہے اس عذاب کے سوا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ قیامت کے دن کا عذاب ہے۔

اس باب میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ہم نے انہیں کتاب عذاب القبر میں ذکر کر دیا ہے جس کی وجہ سے اب یہاں ان کو مکمل ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن کچھ مقدار ذکر کر دیتے ہیں جس سے اس باب کا مقصود واضح ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

۳۹۵:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو ابو معاویہ ضریر نے ان کو اعمش نے ان کو منہال بن عمرو نے، ان کو زاذان ابو عمر نے ان کو براء بن عازب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک آدمی کے جنازے میں نکلے۔ ہم لوگ قبر تک پہنچے، ابھی تک لحد نہیں بنی تھی۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔ ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھ گئے (سناٹا چھا گیا) گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین پر آپ ہلکے ہلکے سے مار رہے تھے۔ براء فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوپر اٹھایا اور فرمایا اللہ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے، بے شک مومن آدمی جب دنیا سے ناطہ توڑنے اور آخرت میں قدم رکھنے میں ہوتا ہے تو آسمان سے اس کی طرف سفید روشن چہروں والے فرشتے اس کی طرف اترتے ہیں، گویا کہ ان کے چہرے (چمکتے ہیں) سورج کی طرح ہیں، ان کے پاس جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک (حنوط) اور خوشبو ہوتی ہے اور جنت کے کفن میں سے ایک کفن ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ (مرنے والے) کے پاس تا حد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت (موت کا فرشتہ) آتا ہے۔ وہ آکر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے اے پاکیزہ روح تو باہر آجا اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی کی طرف جانے کے لئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کی روح بہتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے قطرہ بہتا ہے۔ پس (ملک الموت) اسے لے لیتا ہے۔ جب اسے لیتا ہے تو اسے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی اپنے ہاتھ میں نہیں چھوڑتا (بلکہ فوراً اسے) اس کفن میں لپیٹ دیتا ہے اور اسی خوشبو میں بسا دیتا ہے اور اس روح سے کستوری کی پاکیزہ ترین خوشبو جیسی خوشبو جو روئے زمین پر ہو سکتی ہے وہ مہکتی ہے (اور اس روح کو اوپر لے جاتے وقت) جب فرشتوں میں سے کسی فرشتے کے ساتھ گذر ہوتا تو وہ کہتے ہیں یہ کس چیز کی اتنی پاکیزہ خوشبو ہے (لہذا روح کو لے جانے والے فرشتے) کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں

کی روح ہے اور اسے خوبصورت ترین نام سے موسوم کرتے ہیں، جس کے ساتھ وہ دنیا میں موسوم کیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں اور اس روح کے لئے وہ آسمان کھولا جاتا ہے، پھر خوش آمدید کہی جاتی ہے ہر آسمان سے، ایک آسمان سے دوسرے کو قریب کرتے ہوئے، حتیٰ کہ اسے ساتویں آسمان تک پہنچایا جاتا ہے۔ پھر اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو علیین میں ساتویں آسمان میں لکھ لیں اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو۔ بے شک میں نے انہیں اسی سے پیدا کیا تھا اور اسی میں ان کو لوٹاؤں گا۔ اور دوسری باری میں ان کو اسی سے نکالوں گا۔ پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اس کو بٹھاتے ہیں، پھر وہ کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ وہ دونوں پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ وہ دونوں پوچھتے ہیں یہ وہ آدمی جو تمہارے اندر بھیجا گیا تھا اس کا مقام کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ وہ دونوں پوچھتے ہیں تجھے کیسے معلوم ہوا (کہ وہ اللہ کا رسول ہے؟) وہ جواب دیتا ہے میں نے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) پڑھی تھی۔ لہٰذا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لے آیا تھا اور اس کی تصدیق کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر آسمان سے منادی کرنے والا منادی کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے، اس کو جنت کا بستر دے دو یا بچھا دو اور جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت میں دروازہ کھول دو۔ پھر اس کی خوشبو اور خوشبودار ہوا اس کے پاس آتی رہتی ہے اور اس کی حد نگاہ تک اس کی قبر اس کے لئے کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس کے پاس خوبصورت چہرے والا آدمی پاکیزہ خوشبو والا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تو اس چیز کے ساتھ خوش ہو جا جو تجھے خوش کر دے گی۔ یہ وہی دن ہے جس کا تجھے وعدہ دیا گیا تھا۔ پھر یہ انسان پوچھتا ہے کہ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو وہ چہرہ ہے جو خیر لے آتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں۔ پھر وہ انسان کہتا ہے اے میرے رب قیامت قائم فرمادے، اے میرے رب قیامت قائم فرما تا کہ میں اپنے اہل اور اپنے مال میں لوٹ جاؤں۔ بہرحال بندۂ کافر جب دنیا سے کوچ کرنے اور آخرت کی طرف آنے کی حالت میں ہوتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے اترتے ہیں اس کی طرف۔ ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی حد نگاہ تک اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ان کے پاس ملک الموت آتا ہے۔ آ کر اس کے سر کے قریب بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث روح اللہ کی ناراضگی اور اللہ کے غضب کی طرف (چلنے کے لئے) باہر آ جا۔ لہٰذا اس کے جسم میں ٹوٹ پھوٹ شروع ہو جاتی ہے۔ پھر ملک الموت (اس روح خبیثہ کو) کھینچتا ہے جس کے ساتھ تمام رگ و پٹھے کھنچ جاتے ہیں۔ جیسے خاردار جھاڑی گیلی اون میں سے کھینچی جائے، فرشتے یوں کھینچ کر اسے لے لیتے ہیں۔ لہٰذا اسے اس بدبودار کفن میں لپیٹتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس روح سے مری ہوئی اور سڑی لاش سے زیادہ بدبو نکلتی ہے جو روئے زمین پر سب سے بری بدبو ہو سکتی ہے۔ تو فرشتوں میں سے جس فرشتے کے پاس سے اسے لے کر گذرتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں یہ کیسی یا کس کی بدبودار خبیث روح ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے اور دنیا میں جس بدترین نام سے اسے پکارا جاتا تھا اس قبیح ترین نام سے اسے موسوم کرتے ہیں۔ اسی طرح اسے آسمان دنیا تک لے جاتے ہیں اور دروازہ کھلوانے کی کوشش کرتے ہیں مگر اس کے لئے دروازہ نہیں کھولا جاتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

لاتفتح لهم ابواب السمآء (اعراف ۴۰۔ آخر تک)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کی تحریر لکھ دو سجین میں سب سے نچلی ساتویں زمین میں اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو، بے شک ہم نے ان کو اسی سے پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف ہم ان کو لوٹائیں گے۔ پھر اس سے ہم ان کو ایک اور بار نکالیں گے۔ فرمایا کہ پھر اس کی روح کو پھینک دی جاتی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ومن يشرك بالله فكانما خر من السمآء (الحج ۳۱)

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کہ وہ آسمان سے گرے اور اسے پرندے اچک لیں
(اور پھاڑ ڈالیں) یا ہوا اسے گہرائی میں کہیں پہنچا دے۔

فرمایا اس کے بعد اس کی روح اس کے جسم کے اندر لوٹا دی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، اسے بیٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ حیران و پریشان ہو کر کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ پھر وہ حیران و پریشان ہو کر کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں کہ وہ آدمی کون ہے جو تمہارے اندر بھیجا گیا تھا؟ وہ حیران و پریشان ہو کر کہتا ہے، میں نہیں جانتا۔ اتنے میں آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا ہے، اس کو جہنم کا بستر یعنی آگ لگا دو اور اس کا آگ کا لباس پہنا دو اور جہنم کی طرف اس کے لئے دروازہ کھول دو تا کہ اس کی طرف اس کی تپش اور گرم ہوا آتی رہے اور اس پر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی (دائیں بائیں) پسلیاں باہم مل جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کے پاس ایک بدصورت بدبودار آدمی آتا ہے اور وہ کہتا ہے تو خوش ہو جا اس عذاب کے ساتھ جو تجھے برا لگے گا۔ یہ وہی دن ہے جس کا تجھے وعدہ دیا جاتا تھا۔ یہ پوچھتا ہے تو کون ہے؟ تیرا تو چہرہ بھی شر پیش کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں تیرا خبیث عمل ہوں۔ چنانچہ اسے دیکھ کر یہ بندہ کہتا ہے اے رب قیامت قائم نہ کر، اے رب قیامت قائم نہ کر۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور ہم نے اس حدیث کے سوا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی ہیں اور اس کو عیسیٰ بن مسیب نے عدی بن ثابت سے، براء سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس نے اس میں دو فرشتوں کا ذکر کیا ہے اور مومن کے تذکرہ میں فرمایا کہ اسے پھر اس کے لیٹنے کی جگہ کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ پھر اس کے پاس منکر اور نکیر آتے ہیں جو کہ اپنے دانتوں سے زمین کو چیرتے ہیں، ان کے ہونٹ زمین سے لگتے ہیں (اور زمین کو لگاتے ہیں۔) ان کی آوازیں ایسے جیسے بجلی کڑکتی ہے۔ ان کی آنکھیں جیسے آنکھوں کو اچک لینے والی بجلی، اسے بیٹھاتے ہیں، پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اے فلانے تیرا رب کون ہے؟ پھر پورا ذکر کیا۔

اور کافر کا ذکر کرتے ہوئے کہا اس کے پاس منکر نکیر آتے ہیں جو کہ اپنے دانتوں سے زمین کو چیرتے ہیں اور اپنے ہونٹوں کو زمین سے لگاتے ہیں (یعنی ہونٹ زمین تک پہنچتے ہیں) ان کی آوازیں ایسی جیسے بجلی کڑکتی ہے، آنکھیں ایسی جیسے آنکھ کو اچک لینے والی بجلی، اسے بیٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں، اے فلانے تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پھر قبر کی طرف سے آواز آتی ہے تو نے نہیں جانا پھر اس کو لوہے کے ہتھوڑے مارتے ہیں۔ اگر اس پر مشرق و مغرب جمع ہو جائیں اسے کم نہ سمجھیں اس ضرب سے اس کی قبر آگ سے روشن ہو جاتی ہے اور شعلے مارنے لگتی ہے اور اس کی قبر اس پر تنگ ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے کی جگہ آ جاتی ہیں۔ ڈائیں پسلیاں بائیں جانب اور بائیں پسلیاں دائیں جانب۔

۳۹۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق صاغانی نے، ان کو ابوالنضر ھاشم بن قاسم نے، ان کو عیسیٰ بن مسیب نے، ان کو عدی بن ثابت نے، مگر اس کا ذکر کم زیادہ ہوتا ہے۔

❶.....امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دو فرشتوں کا نام اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

(۳۹۵)..... هذا الحديث أخرجه المصنف بنفس الإسناد في إثبات عذاب القبر (۵۵)

وأخرجه أبوداود (۴۷۵۳) وأحمد (۲۸۷/۴) والحاكم (۳۷/۱ و ۳۹) وابن المبارك في الزهد (۱۲۱۹) من طريق الأعمش. به وقال الحاكم صحيح على شرط الشيخين.

● .....اور ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کی حدیث میں روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ آگاہ کرتا ہوں کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بے شک تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔

● .....اور ہم نے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں فتنے میں مبتلا ہو گے، فتنہ دجال کے قریب۔

● .....اور ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخبار کثیرہ میں روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے اور قبر کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

● .....اور ہم نے نافع سے، انہوں نے صفیہ زوجہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قبر کا گھٹنا اور تنگ ہونا ہوتا ہے، اگر اس سے کوئی نجات پا سکتا تو حضرت سعد بن معاذ ضرور نجات پا جاتے۔

● .....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق نے، ان کو ہاشم بن قاسم نے، ان کو شعبہ نے، ان کو سعد بن ابراہیم نے، ان کو نافع نے، پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

● .....امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک اور حدیث میں روایت کی ہے (کہ عذاب قبر اس لئے ہوا کہ) وہ صاحب قبر کوتاہی کرتا تھا بعض دفعہ پیشاب سے طہارت کرنے میں۔

نفس اور روح ایک شے ہے

مومن اور کافر کی روح کو قبض کرنے کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں ان کے سیاق میں اس بات کی دلالت ہے (عرب اہل زبان) روح کو نفس کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ نفس اور روح شے واحد ہے اور الفاظ دو ہیں اور مذکورہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیات کے لئے جسم شرط نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بکھرے ہوئے یا بعض اجزاء میں حیات کا اعادہ کرنے پر پوری طرح قادر ہے اور بکھرے ہوئے اجزاء میں سے ان بعض اجزاء کو عذاب دینے پر بھی قادر ہے، جن کو چاہے اور جس وقت چاہے۔ ہمارے ذمے صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور تسلیم کرنا ہے ہر اس بات کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اور توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قبر پر رک کر روتے تھے، حتیٰ کہ داڑھی تر ہو جاتی

۳۹۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر قتادہ نے، ان کو ابومحمد عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو احمد بن حنبل نے، ان کو علی بن عبداللہ مدینی نے، ان کو ہشام بن یوسف نے، ان کو عبداللہ بن بحیر القاص نے، ان کو ھانی مولیٰ عثمان نے فرمایا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر رک جاتے تو رو پڑتے، یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی تھی۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ جنت اور جہنم کا ذکر کر کے اتنا نہیں روتے مگر قبر کے ذکر سے روتے ہیں، کیوں؟

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر یہاں سے نجات ہو گئی تو اس کا مابعد زیادہ آسان ہوگا اور قبر سے نجات نہ ہوئی تو اس کا مابعد اس سے زیادہ سخت ہوگا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم، میں نے جو بھی منظر دیکھا ہو، قبر سے زیادہ گھبراہٹ والا منظر ہے۔

(۳۹۷)..... أخرجه المصنف بنفس الإسناد في إثبات عذاب القبر (۲۴۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں کی قبروں سے عذاب کی آوازیں سننا

۳۹۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے اور ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں، دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن نجاد نے، ان کو حسن بن مکرم نے، ان کو عثمان بن عمر نے، ان کو شعبہ بن عون بن ابی جحیفہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حضرت براء بن عازب نے، ان کو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے اس وقت نکلے جب سورج غروب ہو چکا تھا (اور آوازیں سنائی دیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کی آوازیں ہیں اور وہ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جارہے ہیں۔

بخاری اور مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے کئی طریقوں سے شعبہ بن حجاج سے۔

سورۃ تکاثر کے نزول کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ و دیگر کو عذاب قبر کا یقین ہو گیا

۳۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، انکو حکام نے، ان کو عمرو بن ابوقیس نے، ان کو حجاج بن ارطاۃ نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زر سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا کہ ہم عذاب قبر کے بارے میں ہمیشہ شک میں رہے تھے، یہاں تک کہ یہ سورۃ نازل ہوئی:

الھکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر (التکاثر ۱-۲)

مال کی کثرت کی طلب نے تمہیں غافل کئے رکھا، یہاں تک کہ تم قبروں سے جا ملے۔

حسن بن عبدالاول نے حکا بن سلیم سے اس کا تابع بیان کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا روزانہ دوبارا اعلان

۴۰۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو هشیم نے، ان کو یعلیٰ بن عطا نے، ان کو میمون بن میسرہ نے، اس نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ صبح و شام دو مرتبہ چیختے تھے اور اعلان کرتے تھے صبح جب روتے تو یہ کہتے کہ رات جا چکی ہے اور دن آ چکا ہے اور آل فرعون جہنم پر پیش کر دیئے گئے ہیں جو بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی آواز سنتا

(۳۹۸)..... أخرجه المصنف في إثبات عذاب القبر (۹۸) عن أبي عبدالله الحافظ و أبوزكريا بن أبي إسحاق و أبوعبدالله محمد بن أبي طاهر الدقاق كلهم عن أبي بكر أحمد بن سلمان النجاد وباقي الإسناد سواء و الحديث في البخاري برقم (۱۳۷۵ فتح) و مسلم برقم ۲۸۶۹

(۳۹۹) ..... أخرجه الترمذي (۳۳۵۵) عن أبي كريب عن حكام بن سلم. به وقال الترمذي : قال أبو كريب عن حكام بن أسلم به. وقال الترمذي : قال أبو كريب مرة عن عمرو بن أبي قيس : هو رازي و عمرو بن قيس الملائي كوفي عن أبي ليلى عن المنهال بن عمرو وقال الترمذي : هذا حديث غريب

تنبيه: في الترمذي المطبوعة (أسلم) بدلاً من (سلم) و هو خطأ

والحديث أخرجه ابن أبي حاتم كما في ابن كثير (۴۹۴/۸) من طريق محمد بن سعيد الأصبهاني عن حكام بن سلم الرازي. به.

والحديث في إثبات عذاب القبر للمصنف برقم (۲۴۷)

(۴۰۰) الحديث بنفس الإسناد في إثبات عذاب القبر (۶۲) تنبيه في إثبات عذاب القبر (ميمون بن ميسرة) بدلاً من (ميمون بن أبي ميسرة)

جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا۔ اور جب وقت شام ہوتی تو پھر اعلان کرتے، دن جا چکا ہے اور رات آ گئی ہے۔ آل فرعون جہنم پر پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اب جو بھی ان کی آواز سنتا وہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا۔

۴۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے، ان کو عبدان بن محمد بن عیسیٰ مروزی نے، ان کو محمد بن جعفر نے، ان کو منصور بن عمار نے ان کو ھقل بن زیاد نے، ان کو اوزاعی نے، ان کو بلال بن سعد نے، انہوں نے فرمایا کہ قبر روزانہ آواز دیتی اور پکارتی ہے، میں مسافرت کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں، میں وحشت و تنہائی کا گھر ہوں، میں آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوں۔ یا میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوں اور فرمایا کہ جہنم کو قیامت میں آواز دی جائے گی: اے آگ بھون دے۔ اے آگ جلا دے۔ اے آگ کھا جا، مگر قتل نہ کر۔

اور فرمایا کہ مومن جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے نیچے سے زمین اس سے کلام کرتی ہے اور کہتی ہے:

اللہ کی قسم میں اس وقت تجھ سے محبت کرتی تھی جب تو میری پشت پر رہتا تھا۔ پس کیا حال ہوگا تیرا جبکہ آج میرے پیٹ میں آ چکا ہے۔ پس آج جب میں تیری مالک بنی ہوں تو بہت جلدی جان لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ چنانچہ اسی لمحے وہ اس کے لئے اس کی حد نگاہ تک فراخ ہو جاتی ہے۔

اور جب کافر قبر میں رکھا جاتا ہے تو زمین اسے کہتی ہے:

اللہ کی قسم جب تو میری پشت پر رہتا تھا تو اس وقت مجھے مبغوض تھا، مجھے بہت برا لگتا تھا۔ حالانکہ تو میری پشت پر چلتا تھا۔ اب جبکہ میں تیری مالک بنا دی گئی ہوں تو بہت جلدی جان لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ چنانچہ اسی لمحے اسے وہ گھٹتی ہے اور دباتی ہے جس سے اس کی دائیں پسلیاں بائیں طرف ہو جاتی ہیں اور بائیں پسلیاں دائیں طرف آ جاتی ہیں۔ اللہ ہم سب کو عذاب قبر سے بچائے۔ (مترجم)

موت کے وقت ملک الموت مؤمن کو سلامتی کی دعا دیتے ہیں

۴۰۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالطیب محمد بن احمد کرابیسی نے، ان کو ابویحییٰ بزار نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے، ان کو عبدالصمد بن حسان نے، ان کو سفیان نے، انکو یزید بن ابوزیاد نے، ان کو محمد بن کعب قرظی نے، انہوں نے فرمایا کہ جب مومن کی زندگی خرچ ہو جاتی ہے اور پوری ہو جاتی ہے تو اس کے پاس ملک الموت آتا ہے اور کہتا ہے تجھ پر سلام ہو اے اللہ کے ولی، بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر سلامتی بھیجتا ہے۔

راوی نے کہا کہ پھر قرظی نے اس آیت کو پڑھا:

الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون (النحل ۳۲)

جن کی جان قبض کرتے ہیں فرشتے اور وہ حسین و پاکیزہ ہیں۔ کہتے ہیں فرشتے سلامتی ہو تم پر،
جاؤ تم بہشت میں یہ بدلہ ہے اس کا جو تم کرتے تھے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ موت کے وقت مؤمن کو ملک الموت سلام کہتا ہے

۴۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن عیسیٰ نے، ان کو ابویحییٰ حفاف نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا مہر جان عابد سے،

کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے؟

تحیتھم یوم یلقونه سلام (الاحزاب ۴۴)

دعا ان کی جس دن اس سے ملیں گے سلام ہے۔

ہم نے حدیث نقل کی ہے محمد بن مالک سے، انہوں نے براء بن عازب سے سے، فرمایا کہ جس دن ملک الموت سے ملیں گے، جس مومن کی روح کو وہ قبض کرتا ہے اس پر سلام کہتا ہے۔

اس کے علاوہ اس کے بارے میں اور بھی روایات ہیں اور وہ کتاب الرؤیت میں مذکور ہیں۔

باب نمبر ۱۰

ایمان کا دسواں شعبہ

''اللہ کی محبت''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱)......ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰہ اندادا یحبونھم کحب اللّٰہ والذین امنوا اشد حبا للّٰہ (البقرہ ۱۶۵)

کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کے سوا کئی کئی شریک بناتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اللہ کے ساتھ محبت جیسی اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ بہت سخت محبت کرتے اللہ کے ساتھ۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے ساتھ محبت کرنا ایمان میں سے ہے۔ اس لئے کہ والذین امنوا اشد حبا للّٰہ۔ کہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شدید ترین محبت کرتے ہیں، یہ فقرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان اللہ سے محبت کرنے پر تحریک دیتا ہے اور اللہ کی محبت کی طرف دعوت دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۲)......قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ. (آل عمران ۳۱)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم میری اتباع کرو (میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ) اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح فرما دی ہے کہ اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا، اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کے اسباب و موجبات میں سے ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا ایمان ہے تو پھر یہ ضروری ہے کہ اللہ کی محبت جو اتباع رسول کو تقاضا کرتی ہے وہ عین ایمان ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتے ہیں:

(۳)......قل ان کان اباؤکم وابناء کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللّٰہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللّٰہ بامرہ واللّٰہ لایھدی القوم الفسقین. (التوبہ ۲۴)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے اگر تمہارے ماں باپ، تمہارے بھائی برادر تمہاری بیویاں تمہارے کنبے قبیلے تمہارے مال جنہیں تم نے کمایا ہے، اور تمہاری تجارت، جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو۔ اور تمہارے پسندیدہ گھر، تمہیں بہت محبوب اور پیارے ہیں اللہ سے بھی اور اس کے رسول سے بھی اور جہاد فی سبیل اللہ سے بھی تو پھر تم منتظر رہو اس وقت کے جب اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ گنہگاروں نافرمانوں کو رہنمائی نہیں فرماتا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ساتھ یہ واضح کر دیا ہے کہ اللہ کی محبت۔ اور اللہ کے رسول کی محبت اور جہاد فی سبیل اللہ فرض ہیں۔ اور یہ بات واضح کر دی ہے کہ یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسری شئی مومنوں کے نزدیک اللہ سے زیادہ محبوب ہو۔

۴۰۴:......ہمیں خبر دی ہے۔ ابو عبداللہ حافظ نے انکو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ولید بن فرید بیروتی نے ان کو ان کے باپ نے انہوں نے سنا اوزاعی سے ان کو حدیث بیان کی یحییٰ بن کثیر نے ان کو ہلال بن ابو میمونہ نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو رفاعہ بن عرابہ جہنی نے،

انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے سے نکلے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگنے آپ ان کو اجازت دینے لگے۔ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا حال ہے کہ تم لوگوں کو درخت کا وہ حصہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قریب ہے وہ تمہیں دوسری طرف کے مقابلے میں زیادہ ناپسند ہے۔ حضرت رفاعہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کے بعد دیکھا کہ حاضرین میں سے ہر شخص رو رہا تھا، رفاعہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق کہنے لگے وہ شخص جو آپ سے اجازت مانگتا ہے، میرے دل کی بات ہے، اس کے بعد بھی تو وہ کم عقل ہے۔ رفاعہ کہتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد کی اور ثنا کی پھر فرمایا۔ میں اللہ کے نزدیک شہادت دیتا ہوں۔ جب کہ آپ کی عادت یہ تھی کہ جب حلف اور قسم کے ساتھ بات کرتے تو یوں فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، (مگر اس دفعہ اسلوب بدل دیا) (اس کے بعد فرمایا) کہ تم میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے۔ پھر درست چلتا رہے، اس کو جنت میں لے جایا جائے گا، میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو جنت میں اس طرح داخل کرے گا کہ ان پر کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور کوئی عذاب نہیں ہوگا اور میں البتہ امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں داخلے سے پہلے پہلے تمہارا جنت میں ٹھکانہ متعین ہو جائے گا تمہارا اور ان کا بھی جو نیک ہیں تمہاری بیوی اور بچوں میں سے۔ اور حدیث ذکر فرمائی۔

۴۰۵:..... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو خبر دی ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو محمد بن بشار عبدی نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہیں جس میں وہ آجائیں وہ ان کے ذریعے ایمان کی حلاوت اور مٹھاس پالیتا ہے۔

❶..... یہ کہ اس کے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول اپنے تمام ماسوا سے زیادہ محبوب اور پیارے ہوں۔

❷..... یہ کہ کسی انسان سے محبت کرے تو وہ صرف اور صرف اللہ واسطے کرے۔

❸..... یہ کہ (مسلمان ہونے کے بعد) وہ کفر کی طرف واپس لوٹ جانے کو اس طرح ناپسند کرے جیسے وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کے لئے آگ جلائی جائے اور پھر اسے اس میں جھونک دیا جائے۔

حدیث کے الفاظ محمد بن بشار کی روایت کے ہیں بخاری نے اسکو صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ سے اس نے عبدالوہاب ثقفی سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن بشار وغیرہ سے۔

گذشتہ دو حدیثوں پر امام بیہقیؒ کا تبصرہ:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ واضح فرمایا ہے، کہ حب الٰہی اور حب رسول ایمان میں سے ہے۔ اور اس سے قبل والی حدیث میں واضح فرمایا کہ آپ کی اتباع کو ترک کرنا عدم محبت آپ کی اتباع اور آپ کی موافقت پر بھی واجب ہے۔

۴۰۶: ہمیں خبر دی ابوسعید احمد بن محمد مالینی نے کہ اس نے سنا عبدالرحمٰن بن احمد سے کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن حفیف سے کہتے تھے کہ حسن بصری داخل ہوئے ابوعباس بن سریج پر تو ابن سریج نے ان سے کہا آپ کتاب اللہ کی نص اور تصریح میں کہاں یہ پاتے ہیں کہ اللہ کی محبت فرض ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو نہیں جانتا لیکن قاضی کہتے ہیں ابن سریج نے ان سے کہا کہ وہ آیت وہ نص یہ ہے:

(۴۰۴)..... اخرجه الطبراني في الكبير (۵/۴۴) واحمد (۴/۱۶) وابن حبان (۹ موارد) وأبونعيم في الحلية (۶/۲۸۶) وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۴۰۸) رواه الطبراني والبزار بأسانيد ورجال بعضها عند الطبراني والبزار رجال الصحيح.

(۴۰۵)..... اخرجه البخاري (۱/۱۰) عن محمد بن المثنى. به واخرجه مسلم (۱/۶۶) عن محمد بن بشار وإسحاق بن إبراهيم ومحمد بن يحيى بن أبي عمر كلهم عن الثقفي عبدالوهاب. به

قل ان کان اباء کم وابناء وکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا۔ (التوبہ ۲۴)

اس میں محبت نہ کرنے پر وعید ہے دھمکی ہے اور دھمکی صرف فرض کو ترک کرنے سے ہوتی ہے۔

۴۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالجواری نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا حضرت سفیان بن عیینہ سے وہ فرماتے تھے۔

واللہ لاتبلغوا ذروۃ ھذا الامر حتیٰ لایکون شیئی احب الیکم من اللہ عزوجل ومن احب القران فقد احب اللہ عزوجل.

اللہ کی قسم تم لوگ دین کی یا محبت الٰہی کی بلندی اور چوٹی تک رسائی حاصل نہیں کرسکتے اس وقت تک جب تک کہ تمہارے نزدیک کوئی چیز بھی اللہ سے زیادہ پیاری نہ رہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت سب شے سے زیادہ ہو۔ اور جو شخص قرآن سے محبت کرتا وہ تحقیق اللہ سے محبت کرتا ہے (یا جس نے قرآن سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔)

اللہ کی محبت کے مفہوم ومعانی

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "اللہ کی محبت" نام ہے بہت سے مفہوم اور معانی کا۔

اللہ کی محبت کا پہلا مفہوم اور معنی:

یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ پر اعتبار محمود اور قابل تعریف ہے، اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات میں وہ اس کی مدح وتعریف ہیں۔

دوسرا مفہوم ومعنی:

یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا محسن ہے، نعمتیں عطا کرنے والا ہے اور ان پر فضل وعنایات کرنے والا ہے۔

تیسرا مفہوم ومعنی:

یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والا ہر احسان اس بات سے بہت بڑا ہے اور عظیم ہے کہ بندے کا کوئی قول یا کوئی عمل اس کا شکر ادا کرسکے اگر چہ وہ قول یا عمل کتنے ہی اچھے ہوں اور کتنے ہی زیادہ ہوں۔

چوتھا مفہوم ومعنی:

یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو کمتر نہ سمجھے نہ قلیل سمجھے اور اس کے احکامات کو بہت اور پورا سمجھے کم نہ سمجھے۔

پانچواں مفہوم ومعنی:

یہ ہے کہ عام اوقات اور زیادہ تر اوقات میں اس بات سے ڈرتا رہے اور خوف رکھے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس سے اعراض نہ کرلے منہ نہ پھیر لے اور کہیں اللہ تعالیٰ اس سے اپنی وہ معرفت نہ چھین لے جو اسے عطا کرکے اس کو عزت دی تھی اور کہیں اس سے اپنی وہ توحید نہ چھین لے جس کے ساتھ اس کو آراستہ ومزین کیا تھا۔

چھٹا مفہوم ومعنی:

یہ ہے کہ اپنی امیدیں اور آرزوئیں اللہ تعالیٰ سے باندھ کے اور وابستہ کرکے رکھے تمام حالات میں سے کسی بھی حال میں یہ خیال بھی نہ کرے

کہ یہ اس سے مستغنی ہے۔

ساتواں مفہوم ومعنی:

یہ ہے کہ مذکورہ تمام معانی کا اس کے دل میں پکا ہونا اور جگہ پکڑنا اسے اس بات پر اکسائے کہ یہ اللہ کے ذکر پر مداومت اور ہیشگی کرے ایسی احسن طریقے پر جو اس کی قدرت میں اور اسکے بس میں ہو سکے۔

آٹھواں مفہوم ومعنی:

یہ ہے کہ اللہ کے فرائض کو ادا کرنے میں حرص کرے اور حسب استطاعات نفلی عبادات وخیرات کے ذریعے اللہ قرب حاصل کرنے کے لئے بھی حرص کرے۔

نواں مفہوم ومعنی:

یہ ہے کہ دوسرے بندے سے (اپنے سوا) اللہ کی تعریف سنے اور اس بات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقرب سمجھے۔
اور اللہ کی راہ میں خفیہ اور ظاہر جہاد ومجاہدہ کرے ان چیزوں سے جو غافل کرنے والی ہیں اللہ سے محبت کرے اس شخص بھی جو اللہ سے محبت کرتا ہے۔

دسواں مفہوم ومعنی:

یہ ہے کہ اگر کسی سے بھی اللہ کا ذکر (تذکرہ) سنے تو اس کی اعانت وامداد کرے اس کی، ان امور کے خلاف جو اس کی راہ میں خلل اور رکاوٹ بنیں یا محسوس کرے اور سمجھے اس سے بھٹکنا اور گمراہ ہونا اس کی راہ سے خفیہ یا ظاہر تو جدا ہو جائے اس سے اور دور ہو جائے اس سے جب یہ مذکورہ معانی اور مقاصد کسی ایک دل میں جمع ہو جائیں۔ تو ان امور کا اکٹھا ہو جانا وہ چند سے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور جس کو اللہ کی معیت کا نام دیا جاتا ہے۔ (پھر اگر کوئی سوال کرے کہ یہ دس محبت کے مفہوم قرآن حدیث میں کہاں مذکور ہیں تو جواب یہ ہے کہ) اگر چہ یہ امور اور یہ معانی کسی ایک مقام پر تو مذکور نہیں ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متفرق طور پر ضرور آئے ہیں۔ اور نبی کریم کے سو (باقی اہل علم سے کثرت سے مذکورہ ہیں۔)

۴۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو محمد جعفر بن محمد بن حسن ابہری صوفی نے ہمدان میں ان کو ابو الحسن علی بن عمر بن محمد بن حسن بن شاذان صوفی نے ان کو احمد بن حسن بن عبد الجبار نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبد اللہ بن سلیمان نوفلی نے ان کو محمد بن علی یعنی ابن عبد اللہ بن عباس نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کہ تم اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں کا (رزق دیتا ہے) اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے لئے اور میرے گھر والوں سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔

شیخ حلیمی کا قول:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ۔ یہ حدیث احتمال رکھتی ہے کہ تمام نعمتوں کے لئے عام ہو اور اس حدیث میں مذکور لفظ غذا حقیقۃً طعام اور پہننے کی چیز کا نام ہو اور یہی مراد ہو۔ اور ان کے علاوہ توفیق عطا ہونا، ہدایت ملنا۔ اور اس معرفت کے اسباب میسر ہونا اور عقل وحواس کا صحیح وسالم

(۴۰۸)..... أخرجه الترمذی (۳۷۸۹) والحاکم (۳/۱۵۰) والطبرانی (۱۰/۳۴۲) من طریق یحیی بن معین. به.
وقال الترمذی حسن غریب إنما نعرفه من هذا الوجه وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

ہونا یہ سب چیزیں مجازاً لفظ غذا سے مراد ہوں۔ یا یہ تمام مذکورہ چیزیں اور امور لفظ اور غذا کے نام سے یہی مراد ہوں۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث آئی ہے کہ تین باتیں جس انسان میں آ جائیں وہ ایمان کی حلاوت کو پالیتا اور بعض روایات میں حلاوت کی جگہ طعم والا ایمان آیا ہے یعنی ایمان کا ذائقہ اور مزہ پالیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ذائقہ اور مزہ غذاؤں کا ہوتا ہے یا ان چیزوں کا جو غذاؤں کا قائم مقام ہوتی ہیں۔ جب یہ جائز ہے کہ ایمان کی وصف طعم اور ذائقہ کے ساتھ لائی جائے تو یہ بھی جائز ہے کہ ایمان کو غذا کے نام کے ساتھ موسوم کیا جائے (جب ایمان غذا قرار پا جائے تو پھر) یہ ایمان اللہ تعالیٰ کی دیگر ان تمام نعمتوں میں داخل ہو جائے گا جو اس حدیث میں مذکور ہیں۔

۴۰۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو واقد بن سلامہ نے یزید رقاشی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، کیا میں تمہیں خبر نہ دوں ان لوگوں کے بارے میں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں مگر قیامت کے دن انبیاء اور اور شہدا ان پر رشک کریں گے ان کی منازل کو دیکھ کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مراتب کو دیکھ کر وہ نور کے مبروں پر براجمان ہوں گے صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا جو اللہ کے بندوں کو محبوب رکھتے ہیں، اللہ تک اور اللہ کو محبوب رکھتے ہیں اس کے بندوں تک اور وہ زمین پر چلتے تو محض خیر خواہ ہی ہوتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے عرض کی کہ اللہ کو محبوب رکھتے ہیں اس کے بندوں تک تو سمجھ آتا ہے مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ بندوں کو محبوب رکھتے اللہ تک، وہ کیسے؟ آپ نے جواب دیا وہ اس طرح ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی محبت کی تلقین کرتے ہیں۔ اور انہیں روکتے ہیں یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے جب لوگ اس کی بات مان لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو محبوب بنالیتا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اللہ کی محبت کی علامت اللہ کے ذکر سے محبت ہے، اور اللہ سے بغض کی علامت اللہ کے ذکر سے بغض ہے۔

۴۱۰:...... ہمیں اس کی خبر دی علی ابن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوبکر عمر بن جعفر معلیٰ نرسی نے ان کو معلیٰ بن مہدی نے ان کو یوسف بن میمون نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ:

اللہ سے محبت کی نشانی اللہ کے ذکر سے محبت کرنا ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اللہ کے ذکر سے بغض رکھنا ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ دوسرے طریق سے روایت کیا گیا ہے زیاد بن میمون سے جب کہ زیاد منکر ہے (غیر معروف ہے) اور ایک دوسرے ضعیف طریقہ سے حضرت انس بن مالک سے بھی مروی ہے (واللہ اعلم) اور ہم نے اسی کی مثل سلف صالحین سے (روایت کیا ہے)

۴۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر بن دستویہ نحوی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابوبکر بن مریم نے ان کو خالد بن محمد ثقفی نے ان کو بلال بن ابودرداء نے ان کو ابودرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تیرا کسی شے سے محبت کرنا اندھا کر دیتا ہے اور بہرا کر دیتا ہے۔ (یعنی محبت اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔)

امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ روایت موقوف ہے۔

---

(۴۰۹)...... أخرجه أبوسعيد النقاش في معجمه وابن النجار والمصنف عن أنس (كنز العمال ۵۵۶۵)

(۴۱۰)...... أخرجه المصنف فقط كما في الكنز (۱۷۷۶)

(۴۱۱)...... أخرجه أبو داؤد (۵۱۳۰) واحمد (۵/۱۹۴، ۶/۴۵۰) من طريق أبي بكر بن ابي مريم. به.

۴۱۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حریز بن عثمان نے ان کو بلال بن ابودرداء نے اپنے والد سے انہوں نے کہا۔ **حبک الشیئی یعمی ویصم** ۔تیرا کسی شے سے محبت کرنا اندھا اور بہرہ کردیتا ہے۔(یعنی محبت کسی بھی شے کی ہو اندھا کردیتی ہے۔)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔اس روایت کو سعید بن ایوب نے محمد بن مسلم دمشقی سے انہوں نے بلال بن ابودرداء سے انہوں نے اپنے والد موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ تاریخ بخاری میں ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ان روایات سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے وہ ان مصائب کو جن کا اللہ تعالیٰ اس پر فیصلہ فرماتا ان کو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے خلاف برائی نہیں سمجھتا۔اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے وظیفے کو بوجھ سمجھتا ہے اور نہ ہی ان تکالیف کو بوجھ سمجھتا ہے جو اس پر فرض ہیں جیسے وہ انسان جو انسان کے ساتھ محبت کرتا ہے وہ محبوب سے کچھ نہیں دیکھتا مگر جس کو وہ اچھا سمجھتا ہے یعنی اس کو محبوب کی ہر بات اور ہر ادا محبوب لگتی ہے اور اس کی پسند میں اضافہ کرتی ہے اور محبوب کے بارے میں خبر دینے والوں کو سچا نہیں مانتا مگر صرف اسی بات میں جس میں اس کی محبت میں غلو ہو یا جو بات اس کی محبت میں اسے مجبور کردے۔

۴۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو ہشام بن عبیداللہ نے ان کو ابن لھیعہ نے انکو عبدالحمید بن عبداللہ بن ابراہیم قریشی نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ جب عباس بن عبدالمطلب پر موت آئی تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا اے عبداللہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے محبت کرنا اور اللہ کی اطاعت سے محبت کرنا۔اللہ سے ڈرتے رہنا۔اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے ڈرنا جب تم ایسے ہوجاؤ گے تو تم موت کو ناپسند نہیں کرو گے جب بھی آجائے اور میں تیری وصیت اللہ کو کرتا ہوں (یعنی تجھے اللہ کی امان میں دیتا ہوں) اے بیٹے،اس کے بعد قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا لا الٰہ الا اللہ،اسکے بعد اسکی نظر اوپر کو اٹھ گئی اور فوت ہوگئے۔

۴۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان وک خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دعا میں یہ کہتے تھے۔

اللھم اجعل حبک احب الی من سمعی و بصری و من الماء البارد.

اے اللہ تو اپنی محبت کو میرے لئے میرے کانوں اور آنکھوں سے بھی زیادہ محبوب بنادے اور ٹھنڈے پانی سے بھی۔

۴۱۵:..... مذکورہ اسناد کے ساتھ جعفر نے فرمایا کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف وحی تھی کہ میں تمہارا قول قبول نہیں کروں گا لیکن میں تمہاری فکر اور تمہاری سوچ کو قبول کروں گا جس شخص کی سوچ اور فکر جس کا فکر و غم میری محبت کے دائرے میں گھومے گا اس کا چپ رہنا بھی میرے نزدیک تسبیح و تقدیس اور توقیر و عزت شمار ہوگا۔

۴۱۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو خبر دی حسن بن رشیق نے بطور اجازت کے ان کو حدیث بتائی علی بن یعقوب بن سوید دراق نے ان کو محمد بن ابراہیم بغدادی نے ان کو محمد بن سعید خوارزمی نے انہوں نے کہا کہ میں نے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا (جب کہ) ان سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ آپ اسی چیز کو محبوب رکھیں جس چیز کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔اور آپ اس چیز کو برا سمجھیں جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے،اور ہر خیر و نیکی محض اللہ کے واسطے کریں،اور ہر وہ کام

چھوڑ دیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اور اللہ کے دین کے بارے میں آپ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں اس کے ساتھ ساتھ مؤمنوں پر شفقت کریں۔ اور کافروں کے معاملے میں سختی کریں اور دین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے رہیں۔

۴۱۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابو سعید عبدالمالک بن ابو عثمان زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو علی بن حسین فقیہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ سنا معروف سے میرے چچا بسطامی کے ساتھ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے ابو یزید سے پوچھا گیا تھا کہ اس بات کی کیا علامت ہے کہ فلاں شخص اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے۔ فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ اس کی عبادت میں مشغول رہتا ہے، کبھی رکوع میں تو کبھی سجدے میں جب اس سے تھکتا ہے تو زبان سے اللہ کا ذکر اور حمد ثنا کرتے ہوئے آرام کرتا ہے۔ اگر اس سے بھی تھک جاتا ہے تو پھر دل ہی دل میں ذکر نے اور غور وفکر کرنے میں آرام واستراحت پاتا ہے اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔ اسے سخاوت عطا کرتا ہے سمندر و دریا کی سخاوت کی طرح۔ اور اسے شفقت عطا کرتا ہے سورج کی شفقت جیسی اور اسے عجز وتواضع عطا کرتا ہے زمین کی عاجزی جیسی۔

بندوں سے اللہ تعالیٰ کب محبت کرتا

۴۱۸:......ہمیں خبر دی ہے سعید بن محمد شعیبی نے اس نے کہا میں نے سنا تھا علی بن حسن بن مثنٰی صوفی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا حسن بن علویہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ فرماتے تھی کہ محبت صحیح نہیں ہوتی مگر محبوب کی جانب جو شخص محبوب کو پسند کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے وہ اس جیسا نہیں ہوسکتا جس کو محبوب پسند کرے اور اس سے محبت کرے۔

اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے لئے سخت کوشش کرنے والے کو اللہ محبوب بنالیتا ہے

۴۱۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابوالفضل عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے انہوں نے فرمایا اللہ کی محبت کی علامت اللہ کی اطاعت سے محبت ہونا ہے اور کہا گیا ہے اللہ کی محبت کی علامت اللہ کے ذکر سے محبت کرنا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ بندے کو محبوب رکھتا ہے تو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہے اور بندہ اللہ کو محبوب رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا حتیٰ کہ بندے کو (محبوب بنانے کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے، اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جس وقت اللہ تعالیٰ یہ سمجھ لیتے ہیں اس کا بندہ اس کی رضا جوئی کے لئے سخت جدوجہد کرتا ہے۔

یہ محال ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے محبت تو کریں مگر اس کا ذکر نہ کریں۔

۴۲۰:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبداللہ بن شاذ ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابراہیم بن علی مریدی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ یہ بات محال ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں پھر اس سے محبت نہ کریں۔ اور یہ بھی محال ہے کہ آپ اللہ سے محبت تو کریں مگر اس کا ذکر نہ کریں۔ اور یہ بھی محال ہے کہ آپ اس کا ذکر تو کریں مگر آپ اس کے ذکر میں ذائقہ اور لذت نہ پائیں۔ اور یہ بھی محال ہے کہ اس کے ذکر کی لذت کو تو پالے اگر وہ تجھے دنیا کے دیگر کاموں سے ذکر تجھے مصروف نہ کردے (یعنی ذکر کی لذت آپ نے پالی تو آپ ذکر کے سوا سارے مشاغل ترک کریں گے۔)

ذوالنون مصری کا قول

۴۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن حسن حداد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حسن بن محمد بن اسحاق سے کہتے تھے کہ میں نے سنا سعید بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ فرماتے تھے کہ۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت میں سے ہے کہ انسان ہر اس شئی کو ترک کر دے جو اس کو اللہ سے مصروف کرے اور رو کے یہاں تک کہ اس کی ساری مصروفیت اور ساری مشغولیت صرف اللہ وحدہ کے ساتھ ہو جائے۔

محبت کی حقیقت یہ ہے آپ اللہ کے سوا کچھ نہ دیکھیں

۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبدالواحد بن بکر ورثانی نے ان کو احمد بن علی برذعی نے انہوں نے سنا طاہر بن اسماعیل رازی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے ہیں کہ محبت کی حقیقت یہ ہے کہ آپ اپنے محبوب کے سوا کسی شئی کو نہ دیکھیں اور اس کے ماسوا نہ اپنا مددگار سمجھیں نہ معین سمجھیں اور مخلوق کی طرف دیکھ کر (اس محبوب حقیقی اللہ) سے اپنے آپ کو مستغنی نہ سمجھیں۔

جس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا اللہ اسے غیر کے حوالے نہیں کرے گا

۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے انہوں نے سنا ابوالقاسم عمر بن احمد بن محمد بغدادی سے شیراز میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن محمد واعظ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ:

هل جزاء الا حسان الا الا حسان (الرحمٰن ۶۰)

نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوسکتا ہے۔

(جب یہ حقیقت ہے تو پھر بتایئے) کہ جو شخص اپنی ذات سے بھی تعلق منقطع کرلے کیا اس کا بدلہ اس کے رب کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے؟ جو شخص ہمارے اوپر صبر کرلے اس کی جزا ہمارا وصل ہے۔ اور جو شخص ہم سے واصل ہو جائے کیا اسکو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ ہمارے اوپر کسی اور کو ترجیح دے۔ کیا دنیا میں مشقت اور تکلیف اٹھانے کی جزا آخرت میں راحت کے سوا اور ہوسکتی ہے؟

جو شخص مصائب اور آزمائشوں پر صبر کرتا رہا کیا اس کی جزا مولیٰ کے تقرب کے علاوہ کوئی اور ہوسکتی ہے؟ وہ شخص جس نے اپنا دل ہمارے حوالے کر دیا تھا کیا اسے ہم اپنے سوا کسی غیر کے حوالے کر سکتے ہیں؟ وہ شخص جو مخلوق سے دور ہو گیا اس کی جزا التقرب الی اللہ کے سوا کچھ نہیں۔

۴۲۴:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا ابوبکر رازی سے انہوں نے یوسف بن حسین سے کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا:

هل جزاء الا حسان الا الا حسان. (الرحمٰن ۶۰)

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں۔

کا مطلب ہے کہ میں نے جس جس پر احسان کیا ہے اس کی جزا اور بدلہ یہی ہے کہ میں اپنے احسان کی حفاظت کروں جو کوئی کسی سے احسان کرے گا وہ احسان کے بدلے میں احسان ہوگا یا یہ مطلب ہے کہ جس پر تو احسان کرے تمہیں چاہئے کہ وہ اپنے اوپر میرے احسان کو بھی یاد کرلو اس طرح نیکی اور احسان کا بدلہ نیکی اور احسان ہوگا۔

۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد تجیبی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن عبداللہ جوہری نے ان کو فیض بن اسحاق نے ان کو

عبداللہ بن ابوعیسیٰ نے کہتے ہیں اہل بصرہ میں سے ایک آدمی تھا ضیغم کہلاتا تھا کھڑے کھڑے عبادت کرتا رہا حتیٰ کہ بیٹھ گیا (یعنی قیام کے قابل نہ رہا) پھر بیٹھ کر عبادت کرتا رہا حتیٰ کہ لیٹ گیا (یعنی بیٹھنے کا قابل جب نہ رہا) پھر لیٹے لیٹے عبارت کرتا رہا یہاں تک کہ خوب رویا (یا جب سخت مشقتوں میں پڑ گیا اٹھنے کے قابل بھی نہ رہا تو) لیٹنا بھی مشکل ہوگیا تو کہا کہ مجھے اٹھا کر بیٹھاؤ (بیٹھ کر) اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور کہنے لگا:

سبحانک عجبا للخلیقة کیف انست باحد سواک

مخلوق پر حیران ہوں کہ تیرے سوا کسی ایک کے ساتھ کیسے انس ومحبت کرتی ہے۔

۴۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو احمد بن ابی حواری نے انہوں نے سنا ابو جذیمہ وھب بن ابی حافظ لیثی سے انہوں نے کہا کہ راھبوں میں سے ایک راہب نے کہا تھا کہ جب اللہ کی محبت دل میں جگہ بنا لیتی ہے تو انسان اہل وعیال واولاد کو بھول جاتا ہے۔

اور حافظ لیثی کہتے ہیں کہ ہمیں بات بتائی احمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مقام خلد کے گرجے میں ایک راہب سے سنا وہ حسن بن شوذب سے کہہ رہے تھے۔ کہ اللہ سے محبت کرنے والا محبت کرنے والا نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اس سے محبت کرے پوری پوری چنانچہ حسن بن شوذب کی چیخ نکل گئی۔

حافظ لیثی کہتے ہیں کہ مجھے بات بتائی احمد نے انہوں نے کہا میں نے سنا مضاء بن عیسیٰ سے کہتے تھے۔ کہ اللہ کی محبت تیرے دل میں اللہ کے لئے عمل کو خود الہام کرے گی بغیر دلیل کے، تجھے اس کی طرف مجبور کرنے لگی۔

۴۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو جعفر بن محمد رازی نے ابویحیٰی نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن غزوان مروزی نے یعنی ابن رزمہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن اسماعیل کوفی نے حبیب بن ابوالعالیہ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان (الرحمٰن ۶۰)

مطلب ہے کہ جس پر میں نے توحید کا انعام کیا اس کی جزا جنت ہی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے؟ ہیں اس روایت کے ساتھ ابراہیم بن محمد کوفی اکیلا ہے اس میں وہ متفرد بھی ہے اور وہ منکر بھی ہے۔

۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو فضل بن عبداللہ یشکری نے انہوں نے سنا فیض بن اسحٰق سے کہتے ہیں انہوں نے کہا فضیل بن عیاض نے فلسفیوں میں سے ایک فلسفی نے کہا مجھے شرم آتی ہے کہ میں فقط جنت کی لالچ میں اپنے رب کی عبادت کروں تو میری مثال اس برے مزدور کی سی ہو جائے کہ جس کو کچھ دیا جائے تو کام کرے نہ ملے تو کام بھی نہ کرے لیکن اس کی محبت مجھ سے وہ نکلوا سکتی ہے جو اور کوئی چیز نہیں نکلوا سکتی۔

۴۲۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابوالفضل عبداللہ بن عبدالرحمٰن زہری نے ان کو ابوعمر دقیقی نے ان کو محمد بن احمد بن مہدی نے کہتے ہیں کہ میں نے علی بن موفق سے سنا جسے میں پورا پورا محفوظ نہیں کرسکا کہتے تھے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری عبادت تیری جہنم کے خوف سے کرتا ہوں تو تو مجھے جہنم میں عذاب دیجو۔ اور اگر آپ جانتے ہیں کہ تیری عبادت تیری جنت کے ساتھ میری محبت اور اس کے شوق کے لئے ہے تو تو مجھے جنت سے محروم کردیجو۔ اور اگر آپ جانتے ہیں کہ میں تیری عبادت میری طرف سے تیری محبت اور تیرے وجہ کریم کی زیارت اور دیدار کے شوق میں ہے تو اسے ایک بار میرے لئے جائز اور ممکن بنا دینا اس کے بعد جو تو چاہے سو کرنا۔

(۴۲۸)...... اخرجه أبو نعيم في الحلية (۵۳/۴) عن وهب بن منبه.

۴۳۰: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ قریشی نے مقام ساوہ میں ان کو ابوالعباس بن مسروق زاہد نے ان کو محمد بن معاذ نے ان کو حکیم بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ضیغم بن حلاب نے کہا تھا کہ۔ بیشک اللہ کی محبت نے اللہ والوں کے دلوں کو دنیا کی لذتوں سے مصروف مشغول اور بے خبر کر دیا ہے لہذا ان کے لئے دنیا میں اللہ کی محبت کے ساتھ کسی شے کی کوئی لذت نہیں ہے اور آخرت میں ثواب کے برعکس ان کے نزدیک وجد کریم کے دیدار یعنی اللہ تعالیٰ کے چہرے انور واقدس کی طرف نظر کرنے کی آرزو کے علاوہ کوئی آرزو نہیں ہے۔

۴۳۱: ..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعمرو محمد بن محمد نجاد زاہد نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبدربہ سے کہتے تھے کہ ذوالنون مصری نے کہا تھا جس کو اللہ کی عبادت نے قتل کیا اس کا خون بہا اس کی جنت ہے اور جس کو اس کی محبت نے قتل کیا اس کا فدیہ اور بدلہ اس کی طرف دیکھنا ہے۔

۴۳۲: ..... میں نے سنا عبدالملک بن ابوعثمان زاہد سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن عبداللہ صوفی سے مکہ میں انہوں نے کہا ہمیں بات بتائی محمد بن وراق نے ان کو عبداللہ بن سہل نے انہوں نے کہا میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے کہتے تھے کتنی فرق ہے ان دو آدمیوں کے مابین کہ ایک ان میں سے ولیمہ میں جاتا ہے صرف ولیمہ کی نیت سے اور دوسرا ولیمہ میں اس لئے جاتا ہے کہ تا نکہ ولیمہ میں جا کر محبوب سے ملاقات کرے۔

(مراد یہ ہے کتنا فرق ہے ان دو انسانوں میں جن میں سے ایک تو جاتا صرف جنت میں داخلے کے لئے دوسرا جنت میں بھی اس لئے جاتا تا نکہ اللہ تعالیٰ کو جا کر دیکھے ظاہر ہے دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ (از مترجم)

۴۳۳: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن احمد بن نضر نے خبر دی ہے ان کو عبدالصمد صائغ مردویہ نے کہتے ہیں حضرت سفیان ثوری حضرت بی بی رابعہ عدویہ کے پاس گئے رابعہ نے ان سے کہا کہ اے سفیان تم لوگ اپنے تئیں سخی کس کو کہتے ہو، حضرت سفیان نے فرمایا کہ اہل دینار کے نزدیک تو سخی وہ ہوتا ہے جو اپنے مال کے ساتھ سخاوت کرتا ہو۔ اور اہل آخرت کے نزدیک جو شخص اپنے نفس کی سخاوت کرتا ہو۔ رابعہ نے کہا سفیان آپ نے اس جواب میں غلطی کی ہے حضرت سفیان ثوری نے پوچھا کہ محترمہ اللہ تعالیٰ آپ کے اوپر رحم کرے آپ کے نزدیک سخاوت کیا ہے؟

رابعہ نے جواب دیا۔ میرے نزدیک سخاوت یہ ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو صرف اس کی محبت کے لئے نہ جزا طلب کرنے کے لئے اور نہ ہی سزا سے بچنے کے لئے نہ احسان کا بدلہ کرنے کے لئے پھر شعر پڑھنے لگیں اور کہا:

لولاک ما طابت الجنان ولا نعیم لجنة الخلد
قوم ارادوک للجنان وقلبی سواک لم یرد
اگر تو نہ ہوتا تو دلوں کے سرور خوشیانہ ہوتے اور نہ ہی جنت کی دائمی نعمتیں ہوتیں
یہ لوگ تو تجھ سے محبت کرتے ہیں جنتوں کے لئے اور میرا دل تیرے سوا کسی شے سے محبت وارادت ہی نہیں کرتا

۴۳۴: ..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوزکریا عبداللہ بن احمد بلاذری حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ عمری نے ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن کوفی نے جو کہ عابد تھے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بہلول دیوانہ ملا اور مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ سے سوال کروں گا؟ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ پوچھئے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ سخاوت کیا شئی ہوتی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ خرچ کرنا۔ اور دینا، لوٹانا۔ بہلول نے کہا کہ یہ تو دنیا کی سخاوت ہے۔ آخرت کی سخاوت کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ مالک کی فرمانبرداری میں ایک دوسرے سے

جلدی کرنا۔ بہلول بولا، کہ پھر آپ مالک سے جزا اور بدلہ بھی چاہیں گے میں نے کہا کہ بالکل (صرف برابر کا اجر نہیں بلکہ) ایک کے بدلے میں دس۔ بہلول مجنون بولا کہ یہ تو دین میں قبیح اور برا ہے۔ ہاں میرے مالک کی اطاعت کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا درست ہے (جزا اور بدلہ والی بات نہ ہوتا کہ وہ جب) تیرے دل پر جھانک کر دیکھے تو یہ نہ ہو کہ تو اس سے ایک شئی کے بدلے میں دوسری شئی کا ارادہ رکھتا ہو۔ (یعنی عمل کے مقابلے اجر وثواب کا۔)

۴۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حسن نے انہوں نے سنا جامع بن احمد خزاف سے انہوں نے یحییٰ بن معاذ سے سنا کہتے تھے کہ۔

عارف لوگ دو قسم ہوتے ہیں، ایک تو وہ ہوتے ہیں جو اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ انہوں نے اس کی عبادت کی ہے اور دوسرے وہ ہوتے ہیں جو اس بات پر خوش ہوتے ہیں اس نے اس کو پہچان لیا ہے۔ لہذا پہلا شخص تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش ہوتا ہے اپنے نفس سے اپنے نفس کے لئے اور دوسرا شخص خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اللہ سے اللہ ہی کے لئے اور فرمایا کہ خیر کا سرور ہے لہذا سرور نظر کیسا ہوگا؟

حضرت جنید بغدادی سری سقطی کا قول:

۴۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہ انہوں نے سنا علی بن محمد بن جھضم سے مکہ میں کہتے تھے کہ انہوں نے سنا علی بن محمد بن حاتم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید رحمۃ اللہ علیہ (بغدادی) سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور متصوف) سری سقطی کے ہاں ایک رات گذاری، جب کچھ رات گذر گئی اس نے مجھ سے کہا اے جنید کیا آپ سو رہے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ کہنے لگے اسی ساعت مجھے حق تعالیٰ نے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا ہے اے سری کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے مخلوق کو کیوں پیدا کیا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں یعنی مجھے معلوم نہیں ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان میں سے سب نے میرے ساتھ محبت کا دعویٰ کیا میرے بارے میں۔ انہوں نے میری محبت کا دعویٰ کیا تو میں نے دنیا بنا ڈالی تو ہر دس ہزار میں سے نو ہزار دنیا میں مشغول ہو گئے۔ باقی رہے ایک ہزار پھر میں نے جنت بنا ڈالی۔ لہذا نو سو جنت میں مشغول ہو گئے باقی رہے ایک سو، لہذا میں نے ان پر آزمائش مسلط کر دی چنانچہ سو میں سے نوے مجھ سے آزمائش کے ساتھ مشغول ہو گئے (وہ اسی میں پھنس کر رہ گئے) باقی بچے صرف دس افراد، میں نے ان سے پوچھا کہ تم کیا چیز ہو کیا شئی ہو؟ نہ تو تم نے دنیا سے محبت کی اور نہ ہی تم نے جنت میں رغبت کی۔ اور نہ ہی آزمائش اور مصیبت سے بھاگے۔ انہوں نے کہا۔ وانک لتعلم ما نرید۔ آپ خوب جانتے ہیں ہم جو کچھ چاہتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر اتنی آزمائش اور مصیبت اتاروں گا کہ جس کی مضبوط پہاڑ بھی طاقت نہیں رکھیں گے تم اس کے لئے پکے ہو؟ انہوں نے کہا کہ کیا آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں ہمارے ساتھ؟ تحقیق ہم راضی ہیں میں نے کہا کہ تم ہی میرے سچ مچ بندے اور غلام ہو۔

ذوالنون مصریؒ کا قول:

۴۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے ذوالنون سے سنا کہتے تھے تین چیزیں محبت کی نشانیوں میں سے ہیں ناپسندیدہ حالات پر راضی رہنا، پوری استطاعت ومقدور بھر اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا۔ محذور وممنوع میں اس کی طرف سے اختیار ملنے پر تحسین کرنا۔

معرفت کی نشانیاں تین ہیں اللہ کی طرف آنا...... اور اللہ کی طرف منقطع ہونا سب مخلوقات سے۔

---

(۴۳۷)...... اخرجه ابونعيم في الحلية (۹/ ۳۴۱) من طريق سعيد بن عثمان ابوعثمان. به.

اللہ عزوجل پر فخر کرنا۔ تین چیز اللہ ساتھ توجہ اور لگاؤ کی علامات میں سے ہیں۔ ہر چیز سے اللہ کی طرف بھاگنا۔ ہر شے اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ ہر وقت اللہ کی طرف دلالت کرنا یعنی اسی کا سب کو راستہ دکھانا۔

ذوالنون مصری کا قول:

۴۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن علی بن جعفر سے وہ کہتے ہیں میں نے فارس سے سنا وہ کہتے تھے ذوالنون مصری کہتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کی ہمتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ معرفت کے خلاصے اور نچوڑ سے وہ محبت کے پیالے سے ایک گھونٹ پلائے گئے ہیں لہٰذا وہ چل پڑے ہیں اپنے منہ کے بل اپنے رب کی طرف وہ سیدھے راستے پر چل پڑے ہیں اور اللہ کی رضا کی طرف لپکے ہیں۔

توحید پر غور کرنے والی مجلس میں بیٹھو، قرآن سے تفریح وتسکین قلب حاصل کرو، یحییٰ رازی کا قول:

۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید شعبی نے کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن علی بن حسن بن مثنی صوفی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعلی حسن بن علویہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ کون سی مجلس زیادہ خواہش اور زیادہ چاہت کے لائق ہے اور سب سے زیادہ لذت والی ہے فرمایا کہ میدان توحید میں غور وفکر کرنے والی مجلس میں بیٹھنا۔ آپ کو معرفت کی خوشبو سونگھنے کو ملے گی۔ اور آپ کو محبت کے پیالے پینے کو ملے گا۔ سبحان اللہ کتنی لذت والی مجلس ہوگی، اور یہ کتنی میٹھی شربت ہوگی پوچھا گیا کہ کون سا کھانا مرغوب ترین ہے؟ فرمایا کہ ایک لقمہ اللہ کے ذکر میں سے صبر کے منہ میں اللہ کی توحید کے ساتھ جسے اللہ کی رضا کے دستر خوان سے اٹھایا گیا ہو اللہ کی عنایت کی نظر کرم کے وقت۔

پوچھا گیا کہ مؤمن کی عید کیا ہے؟ فرمایا کہ ایمان کے ساتھ سرور اور خوشی، اور قرآن کے ساتھ تفریح وتسکین قلبی حاصل کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل بفضل الله وبرحمته فبذلک فليفرحوا هو خير مما يجمعون   (یونس ۵۸)

فرمایا دیجئے اللہ کے فضل اور راحت کے ساتھ اسی کے ساتھ چاہئے کہ خوش ہوں وہ بہتر ہے اس سے جو جمع کرتے ہیں۔

غیر اللہ کے ساتھ مسرور ہونا دھوکہ ہے

۴۴۰:......ہمیں خبر دی محمد بن حسن سلمی نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا علی بن بندار سے وہ کہتے تھے انہوں نے سنا علی بن عبدالحمید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سری سقطی سے سنا وہ کہتے تھے۔ کہ اللہ کے ساتھ سرور ہی درحقیقت سرور ہے اور اللہ کے سوا کسی اور کے ساتھ سرور درحقیقت غرور ہے اور دھوکہ ہے۔

مشہور عابدہ ریحانہ مجنونہ کی دعا

۴۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوزکریا بلاذری نے ان کو محمد بن عبداللہ معمری نے ان کو ابراہیم حمید نے، ان کو محمد حسین نے ان کو اوس اعور نے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک رات ریحانہ مجنونہ (دیوانی) کو دعا کرتے دیکھا۔ وہ اپنی دعا میں کہہ رہی تھی اے اللہ میں ایسے وجود سے اور جسم سے تیری پناہ مانگتی ہوں جو تیرے آگے کھڑا بھی نہ ہو سکے۔ اور اندھی ہو جائیں وہ آنکھیں جو تیرے شوق ومحبت میں رو نہ سکیں۔ اور وہ ہاتھ سوکھ جائیں اور شل ہو جائیں جو تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کے ساتھ اٹھ نہ سکیں" پھر شعر پڑھتے ہوئے کہنے لگیں:

یا حبیب القلوب انت حبیبی

لم تزل انت منیتی و سوری

اے سارے دلوں کے محبوب تو ہی میرا محبوب ہے۔ تو ہی ہمیشہ میری آرزوؤں کا اور خوشیوں کا مرکز رہے گا۔

ولہان مجنون کی محبت الٰہی کی پکار

۴۴۲:.....ہمیں خبر دی محمد بن حسین نے کہتے ہیں انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا تھا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔ کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اسی اثنا میں میں نے۔ ولہان مجنون (دیوانہ) کو دیکھا۔ وہ کہہ رہے تھے (اے اللہ) تیری محبت نے مجھے قتل کر دیا ہے اور تیرے شوق نے مجھے تلف کر دیا ہے۔ اور تیرے ساتھ وصل نے مجھے بیمار کر دیا ہے۔ ملعون ہو جائیں وہ دل جو تیرے سوا کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اور گم ہو جائیں وہ خیال جو تیرے ماسوا کے ساتھ انس پکڑتے ہیں۔

مشہور عابد ذُوالنون مصری کا قول:

۴۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعد شعیبی نے ان کو ابوعلی حسین بن محمد زبیری نے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو محمد حسن بن محمد بن نصر رازی سے شہر بلخ میں انہوں نے یوسف بن حسین سے۔ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے کہتے تھے۔ کہ

اللہ کے ساتھ انس و محبت بلند ہونے والا نور اور روشنی ہے۔ اور انسانوں کے ساتھ انس و محبت واقع ہونے والا غم ہے۔

۴۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید علاف نے ان کو عبداللہ بن قاسم واعظ نے انہوں نے سنا ابودجانہ سے انہوں نے سنا ذوالنون بن ابراہیم سے وہ کہتے تھے۔

اللہ کے ساتھ محبت کرنا بلند ہونے والا نور ہے اور بندوں کے ساتھ محبت کرنا زہر قاتل ہے۔

محبت۔ وصل۔ شوق کی تین علامات

۴۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے کہتے تھے کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا کہتے تھے اللہ کے ساتھ محبت کی تین نشانیاں ہیں۔ خلوت میں لذت محسوس کرنا۔ جلوت سے وحشت و نفرت کرنا۔ وحدت کو شیریں سمجھنا۔ اور (اللہ تعالیٰ) وصل کی تین علامات ہیں۔ تمام حالات میں اللہ کے ساتھ انس و محبت رکھنا اور تمام اعمال میں اسی کی طرف سکون پانا۔ اور تمام اشغال میں غلبہ شوق (دیدار الٰہی) میں موت کی محبت رکھنا۔ اور فرمایا کہ شوق کی تین علامات ہیں۔ راحت و سرور کے باوجود موت کی محبت۔ اور سکون و آرام کے باوجود زندگی سے نفرت، ہمیشہ کا غم ہر ضرورت پوری ہونے کے باجود۔

ریحانہ مجنونہ کے اشعار

۴۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوزکریا عبداللہ بن احمد بن بلاذری حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ معمری نے ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو بکار بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صالح مری نے انہوں نے کہا کہ میں نے ریحانہ مجنونہ کو دیکھا ان کے پچھلے دامن پر لکھا ہوا تھا۔ (یعنی اللہ کی محبت کی دیوانی)

(۴۴۵)..... اخرجه أبونعيم فى الحلية (۹ / ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳) من طريق سعيد بن عثمان. به

انت انسی و منیتی و سروری

قد ابی القلب ان یحب سواکا

تو ہی میری محبت ہے تو ہی میری آرزو ہے تو ہی میرا سرور ہے۔ دل تیرے سوا کسی اور سے محبت کرنے سے انکار کرتی ہے۔

یا عزیزی و منیتی و اشتیا قی

طال شوقی متی یکون لقاکا

اے میرے پیارے اے میرا آرزو اے میرے اشتیاق۔ میرا شوق طویل ہو گیا ہے تیری ملاقات کب ہوگی؟

لیس سولی من الجنان نعیم

غیر انی اریدھا لا راکا

میرا سوال (تجھ سے) جنت کی نعمتوں کا نہیں ہے۔ میں اس کے سوا کچھ نہیں چاہتی کہ میں تیرا دیدار کروں

(سامنے دیکھا تو) سینہ کی جانب لکھا ہوا تھا۔

حسب المحب من الحبیب بعلمه

ان المحب ببابه مطروح

عاشق کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ اس کے محبوب کے علم میں ہے۔ کہ عاشق اس کے دروازے پر پڑا ر ہے۔

والقلب فیه وان تنفس فی الدجی

بسهام لوعات الهوی مجروح

عاشق اگر چہ رات کی تاریکی میں سانس لیتا ہے مگر دل تو اس کی محبت میں گرم عشق ومحبت کے تیروں سے زخمی ہے۔

علی بن سہل کی نصیحت

۴۴۷:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتا ہے میں نے سنا ابونصر اصفہانی سے کہتے ہیں میں نے سنا ابوجعفر حداد سے وہ کہتے تھے میں نے سنا علی بن سہل سے کہتے تھے:

اللہ کے ساتھ محبت یہ ہے کہ تجھے مخلوق سے وحشت ہو مگر صرف اللہ سے محبت کرنے والوں سے، بے شک اللہ سے محبت رکھنے والوں سے محبت کرنا اللہ سے محبت کرنا ہے۔

عبداللہ رازی کی نصیحت:

۴۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں میں نے عبداللہ رازی سے کہتے تھے میں نے اسے ابوعثمان کی کتاب سے لکھا تھا۔ اس نے ذکر کیا تھا کہ یہ کلام شاہ میں سے ہے۔ محبت الٰہی کی علامت۔ غافل لوگوں سے وحشت محسوس کرنا۔ اور وحدت میں سکون محسوس کرنا۔ احباب سے نرمی کرنا ہے۔

ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ رازی سے سنا کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں:

جب انسان کے لئے اللہ کے لئے اللہ کے ساتھ خوشی اور سرور کا مقام ٹھیک ہو جائے تو اس سے اس کے ساتھ انس کا مقام پیدا ہوتا ہے اور

جب اللہ کے ساتھ انس ومحبت ٹھیک ہو جائے تو اللہ کے سوا ہر شئی سے وحشت ونفرت کرتا ہے۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی کی باپ کو نصیحت:

۴۴۹:.......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سری سقطی سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا وہ اپنی بیٹی کے بارے میں بتاتے تھے کہ اس کی ہتھیلی میں تکلیف ہو گئی تھی انہوں نے اس سے اس کے بارے میں بیمار پرسی کی اور کہا کہ اے بیٹا تیری ہتھیلی اب کیسی ہے؟ اس خاتون نے کہا اے میرے ابا جان، اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس کا ثواب (یعنی تکلیف زیادہ کر کے) بڑھا دیا ہے۔ اس قدر کہ میں اس پر کبھی بھی شکر ادا نہیں کر سکتی (فضیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) میں اس کے حسن یقین سے خوش ہو گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسی بیٹی کے ہاں بیٹھا تھا کہ اچانک میرا چھوٹا بیٹا جس کی عمر ابھی تین سال کی تھی میرے پاس آ گیا میں نے اسے بوسہ دیا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ تو میری بیٹی بولی ابا حضور میں آپ سے اللہ کی قسم کے ساتھ پوچھتی ہوں کیا آپ اس بیٹے سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بیٹا میں اس کو محبوب رکھتا ہوں۔ بیٹی نے کہا میرے ابا جی یہ بات اللہ کے ہاں آپ کے لئے باعث شرم وعار ہے۔ میرے ابا جان میں تو خیال کرتی تھی کہ آپ اللہ کے ساتھ اللہ کے ماسوا کی محبت نہیں رکھتے (یعنی محبت صرف اللہ سے کرتے ہیں اور بس) میں نے اسے جواب دیا کہ بیٹا کیا تم لوگ اولاد سے محبت نہیں کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ محبت تو خالق کے لئے ہوتی ہے اور اولاد کے لئے رحمت وشفقت ہوتی ہے فرماتے ہیں کہ فضیل نے (بیٹی کا جواب سن کر خفت محسوس کرتے ہوئے) اپنا سر پیٹ لیا اور کہنے لگے اے میرے پروردگار میری بیٹی نے مجھے (لاجواب) اور ذلیل کر دیا ہے اپنی محبت کے بارے میں بھی اور اپنے بھائی کی محبت کے بارے میں بھی (لہٰذا آج کے بعد) مجھے تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے ساتھ کسی کی محبت نہیں رکھوں گا یہاں تک کہ میں تجھے ملوں (یعنی زندگی بھر) اللہ کے سوا کسی سے محبت نہیں کروں گا۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۴۵۱:.......ہمیں خبر دی محمد بن یوسف نے ان کو احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو سلم بن عبداللہ ابومحمد خراسانی نے انہوں نے کہا کہ میں نے فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے تھے:

اللہ محبت کرنے والا کافی ہے۔ قرآن مونس ودل بہلانے والا کافی ہے، اور موت نصیحت کرنے والا واعظ کافی ہے اور خشیت الٰہی وخوف خدا کے لئے علم کافی ہے۔ اور غافل رہنے کے لئے جہالت کافی ہے۔

ابراہیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۴۵۲:.......میں نے سنا ابومحمد عبداللہ یوسف سے وہ کہتے تھے میں نے ابواسحٰق ابراہیم بن فراس سے سنا کہتے تھے کہ میں نے ابراہیم بن احمد خواص سے سنا وہ فرماتے تھے کہ:

فضول گوئی کے ساتھ دل کی نرمی کی توقع نہ کرنا۔ حب مال وجب جاہ ومرتبہ کے ساتھ اللہ کی محبت کی توقع نہ کرنا مخلوق کے ساتھ انس ومحبت کے ساتھ اللہ کی محبت کی توقع نہ کرنا۔

مشہور عابد وزاہد ابراہیم بن ادہم کی بات:

۴۵۳:.......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن علی بن بحر نے ان کو محمد بن ابراہیم برجلانی نے کہ نفیس اور

(۴۵۰)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۱۰۸) من طريق إسحاق عن الفضيل

عمدہ چیزوں کو ترک کرنے میں ان کے کھانے سے زیادہ ان کو لذت ملتی تھی۔

اور بشر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کی تھی کہ میں نے خواہشات اور لذات اپنے کمزور بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ اے داؤد آپ اپنے دل کو ان میں سے کسی شے کے ساتھ نہ لٹکانا (ورنہ اس پر) سب سے کم تر گرفت جو میں تجھ سے کروں گا وہ یہ ہوگی کہ میں اپنی محبت کی حلاوت تیرے دل سے ختم کردوں گا۔

ابوالحواری کے بھائی کی بات:

۴۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو احمد بن ابوالجواری نے ان کو ان کے بھائی بنے انہوں نے کہا بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے سمندر کے ایک جزیرہ میں چار سو سال تک عبادت کی اور اس کے بال لمبے ہوگئے یہاں تک کہ جب وہ جزیرے کی جھاڑیوں سے گذرتا تو اس کے بال ان کی ٹہنیوں میں الجھ جاتے ایک دن وہ اس جزیرے کی جھاڑیوں اور درختوں میں گھوم رہا تھا کہ ایک درخت سے گذرا جس پر کسی پرندے کا گھونسلا تھا چنانچہ اس نے اپنے مصلے کی جگہ اس کے قریب منتقل کر دی کہتے ہیں کہ اسے آواز آئی کہ تم نے میرے سواغیر سے انس کرلیا ہے پس میری عزت کی قسم ہے میں نے تجھے اس مقام سے جس پر تو تھا دور ترے نیچے اتار دیا ہے۔

مشہور بزرگ شبلی کی بات:

۴۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابونصر منصور بن عبداللہ اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ (مشہور بزرگ) شبلی سے دریافت کیا گیا کہ معرفت کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے جواب دیا اپنے محبوب کے سوا ہر شئی کے دیکھنے سے اندھا ہوجانا۔ کہتے کہ میں نے شبلی سے اس آیت کے بارے میں سنا تھا:

و ما کنا عن الخلق غافلین. (مؤمنون ۱۷)

ہم اپنی مخلوق سے غافل نہیں ہیں۔

فرمایا کہ اس کا مطلب ہے یعنی جو ہم سے قریب ہے ہم اس سے بے خبر نہیں ہیں، اور جو ہمارے پاس آئے ہم اس سے مصروف نہیں ہیں۔

علی بن سہلؒ کا قول:

۴۵۶:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ طبری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن سہل بن از ہر سے وہ کہتے تھے کہ عامل لوگ جیتے ہیں اللہ کے حوصلے میں۔ اور ذکر الٰہی کرنے والے جیتے ہیں اللہ کی رحمت میں۔ عارف لوگ جیتے ہیں اللہ کے لطف کرم میں صادق لوگ جیتے ہیں اللہ کے قرب میں۔ عاشق لوگ جیتے ہیں اللہ کے انس ومحبت میں اور اس کی طرف شوق میں۔

ذوالنون مصریؒ کا قول:

۴۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا علی بن قتادہ سے انہوں نے علی بن عبدالرحمٰن سے ان سے پوچھا گیا کہ محبت اور عشق میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کہ محبت ایسی لذت ہے جو محبوب کے سوا سب کو دیکھنے سے اندھا کر دیتی ہے۔ پھر جب وہ انتہاء کو پہنچاتی ہے تو تو اس کا نام عشق رکھا جاتا ہے اسی طرح نبی کریم سے (ایک موقوف روایت میں) مروی ہے:

حبک الشئی یعمی و یصم.

(۴۵۴)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۹) من طريق احمد بن ابي الحواري عن أخيه محمد

تیرا کسی شئی سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔

۴۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن عبداللہ بن شاذان رازی نے ان کو یوسف بن حسین نے انہوں نے ذوالنون مصری سے سنا کہتے تھے کہ شوق (اللہ کو ملنے اور دیکھنے کا) سب سے اونچا درجہ ہے، اور (معرفت الٰہی کا) اونچا مقام ہے، جب بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ (انتظار) موت کو تاخیر سمجھتا (یعنی موت کو جلدی چاہتا ہے) اپنے رب کے شوق اور اس کی ملاقات اور اس کے دیدار کی محبت کی وجہ سے۔

عشق الٰہی کا مقام اپنے محبوب کی رضا تلاش کرنا ہے

۴۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد رازی سے کہتے تھے کہ میں نے ابوعثمان کی کتاب میں سے نقل کیا تھا اور ذکر کیا کہ یہ کلام شاہ میں سے ہے انہوں نے کہا کہ۔ عاشق الٰہی لوگوں کا مقام ان کا شوق ہے ان کے محبوب کی طرف اور ان کا اپنے محبوب کی رضا طلب کرنا اور اس کی خدمت کے لئے حرص کرنا۔

عشق الٰہی کے دس مقام

اور اسی اسناد کے ساتھ شاہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ مشتاق لوگوں کے دس مقامات ہیں:

1. ...... (اللہ) کے ساتھ قلب کا تعلق۔
2. ...... اسی کی طرف نیشنے کا اڑنا۔
3. ...... اس کی یاد اور ذکر کے وقت حرکت کرنا تحریک پیدا ہونا۔
4. ...... وحدۃ کے ساتھ انس و محبت کرنا۔
5. ...... الفت سے بھاگنا۔
6. ...... کلام رحمٰن کے معانی میں تدبر اور غور کرنا۔
7. ...... خلوۃ میں بیٹھ کر اپنے نفس پر رونا۔
8. ...... اللہ سے فریاد و استغاثہ کرنا۔
9. ...... اسی سے سرگوشی کرنا۔
10. ...... میرا خیال ہے کہ فرمایا تھا۔ اسی کی ملاقات کا شوق کرنا۔

ابوعثمان نے کہا کہ شوق وہی محبت ہے۔ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے وہ اس کی ملاقات کی طرف مشتاق ہوتا ہے۔ اور ابوعثمان نے اللہ کے اس قول کے بارے میں کہ:

ان اجل اللہ لا ت. (عنکبوت ۵)

بے شک اللہ کا مقررہ وقت آنے والا ہے۔

فرمایا کہ یہ دراصل عاشق اور مشتاق لوگوں کو صبر دلایا گیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ گویا کہ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تمہارا اشتیاق میری طرف غالب ہے۔ اور میں نے تمہاری ملاقات کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا ہے، عنقریب تمہارا وصال اس ذات کے ساتھ ہو جائے گا جس کی طرف تم مشتاق ہو۔

اور ابوعثمان نے کہا۔ کہ بندے کے دل کو اللہ کے ساتھ جس قدر سرور ملے اسی قدر اس کی طرف مشتاق ہوتا ہے۔
اور جس قدر اس کا شوق ہوتا ہے اسی قدر اس سے دوری سے اور مسترد ہونے سے ڈرتا ہے۔

۴۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا علی بن بندار سے انہوں نے سنا محفوظ سے اس نے سنا ابوحفص سے کہتے تھے اللہ کی سچی محبت یہ ہے کہ آپ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ تیرے بارے میں غیب میں اور ازل میں اس کا کیا راز ہے۔ کہ اس نے تجھے کس جبلت پر اور کس فطرت پر پیدا کیا تھا؟ اور کون سے دفتر میں تیرا نام اس نے لکھا ہے؟

مالک بن دینارؒ کا واقعہ:

۴۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن دارم سے ان کو فضل بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن مسلم انہوں نے کہا کہ مالک بن دینار نے کہا تھا ایک دن میں قبرستان کی طرف نکل گیا دیکھا کہ وہاں دو نوجوان بیٹھے کچھ لکھ رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا اللہ تمہارے اوپر رحم کرے تم کون ہو؟ وہ بولے ہم فرشتے ہیں ہم اللہ عزوجل سے محبت کرنے والوں کو لکھ رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں تم سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ دونوں نے کیا مجھے ان لوگوں میں لکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ مالک بن دینار گرے اور بے ہوش ہو گئے پھر ہوش آئی اور بولے میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ تم لوگوں نے مجھے نیچے والی سطر میں کیوں لکھا؟ میں تو طفیلی ہوں اللہ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں۔ جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کہا گیا کہ آپ ان میں سے لکھ دیئے گئے ہیں انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا تھا۔

انسان قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے

۴۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور سوال کیا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے بولا میں نے اس کے لئے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کی جس پر میں اپنی تعریف کروں مگر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں اللہ سے اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت مع من احبب تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔ مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع اور عبد بن حمید سے اور عبدالرزاق سے۔

ابوعلی جوزجانیؒ کا قول:

۴۶۳:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابوبکر رازی سے انہوں نے ابوعلی جوزجانی سے انہوں نے کہا کہ تین چیزیں عقیدہ توحید میں سے ہیں۔

❶ خوف ❷ امید ❸ محبت۔ گناہوں کی کثرت سے وعید اور عذاب کو دیکھنے کے لئے خوف زیادہ ہوتا ہے۔ اور کثرت ذکر سے اس کے احسان کو دیکھنے کے لئے محبت زیادہ ہوتی ہے۔ خیر کے اکتساب سے عذاب سے بچنے کے لئے امید زیادہ ہوتی ہے۔

خوف کرنے والا بھاگنے سے بیٹھ کر آرام نہیں کرتا۔ امید کرنے والے طلب کو ترک نہیں کرتا۔ محبت کرنے والا محبوب کے ذکر کرنے سے آرام نہیں کرتا۔ خوف روشن کی ہوئی آگ ہے۔ امید روشن کیا ہوا نور ہے۔ اور محبت نوروں کا نور ہے۔

(۴۶۲)...... اخرجه مسلم (۴/۲۰۳۲) عن محمد بن رافع. وعبد بن حميد عن عبدالرزاق. به

یحییٰ بن معاذ کا قول:

۴۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو علی بن حمدان نے ان کو عباد بن عباس رازی نے ان کو محمد بن جعفر اشنائی نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے کہتے تھے۔ ہم تو اس کے دستر خوان پر کھانے والے ہیں۔ اگر اپنے فضل احسان سے وہ تجھے کھلا دے تو وہ تجھے اپنے ذکر کے لئے فارغ بنا دیتا ہے۔ اور اگر وہ تجھے اپنے ذکر کے لئے فارغ کر دیتا ہے تو وہ تجھ سے محبت کرنے کا احسان کرتا ہے۔ اور اگر وہ اپنی محبت کا تیرے اوپر احسان کر دے تو اس نے تجھے اپنے قرب کے ساتھ نجات دے دی۔

اللہ کی محبت ایمان کا شعبہ ہے ابوالحسین وراقؒ کا قول:

۴۶۵:اس میں سے جو میں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی پر پڑھا کہتے کہ ابوالحسین وراق نے کہا تھا۔ کہ محبت الٰہی ایمان باللہ کا شعبہ ہے اور وہ اولیاء اصفیاء کے تمام مراتب کے لئے اصول ہے۔ اللہ کے احسان کو ہمیشہ ذکر کرنے سے محبت کے شگوفے پھوٹتے ہیں جو شخص اپنے اوپر اللہ کے احسان کو دائمی طور پر ذکر کرتا ہے اس کے لئے اللہ کے قرب سے محبت کی نسیم صبا مہکتی ہے۔

ابن العطاءؒ کا قول:

۴۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوالحسین فارسی سے انہوں نے ابن العطاء سے وہ اس حدیث کے مطلب کے بارے میں کہتے تھے۔

جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا و بغض من اساء الیھا.

فطری طور پر دل اس کی محبت پر جو اس کی طرف احسان کرے اور اس کے بغض پر جو ان کی طرف برائی کرے پر پیدا کئے گئے ہیں (پھر اس کے برعکس) آپ کیسے اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرتے حالانکہ ہم آپ کو اس طرح پاتے ہیں کہ اس کی نعمتوں کا تسلسل اور تواتر کبھی آپ سے نہیں رکا اور نہ ہی کبھی ختم ہوگا۔ لیکن یقین کی کمزوری معرفت کی کدورت، ایمان کا نقص، اس کی محبت اور اس کی طرف میلان میں بطور حجاب حائل ہو گیا ہے۔

ابوسعید خرازؒ کا قول:

۴۶۷:......کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسین سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابومحمد جریری سے سنا کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خراز سے سنا کہ وہ مذکورہ حدیث کے مطلب کے بارے میں کہتے تھے۔

واعجبا ممن لم یر محسنا غیر اللّٰہ فکیف لا یمیل بکلیتہ الیہ.

حیرانی ہے اس انسان پر جو اللہ کے سوا کوئی محسن نہیں دیکھتا پھر بھی مکمل طور پر اس کی طرف کیوں نہیں جھکتا؟

ابوالحسین بن مالک صوفیؒ کا قول:

۴۶۸:......ہمیں خبر دی سعید بن محمد بن احمد شعیبی نے کہا کہ میں نے سنا ابوالقاسم عبداللہ بن حسین صوفی سے انہوں نے ابوالقاسم حسن بن محمد بن احمد صوفی سے کہتے تھے کہ ابوالحسین بن مالک صوفی سے سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا۔ کہ محبت کی علامت کیا ہے؟ جواب دیا کہ ترک ماتحب لمن تحب۔ کہ جس ہستی سے تم محبت کرتے ہو اس کے لئے اپنی پسند ترک کر دینا اور چھوڑ دینا۔

۴۶۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوعلی محمد بن ابراہیم بزاز سے انہوں نے سنا ابوعمرو زجاجی سے وہ کہتے

ہیں کہ میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کے بارے میں سوال کیا۔ بولے کیا آپ اشارہ چاہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ بولے آپ دعویٰ چاہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ بولے پھر کون سی چیز کا تم ارادہ کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ عین محبت فرمایا۔ (کہ محبت یہ ہے) کہ آپ وہی کچھ اور وہی چیز پسند کریں جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں پسند کرتا ہے اور وہ چیز آپ ناپسند کریں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں ناپسند کرتا ہے۔

جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ کا قول:

۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر۔ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہ ہمارے بعض شیوخ نے فرمایا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے غلام اس حال میں نہیں ہو سکتے کہ اللہ تعالیٰ جس چیز کو ناپسند کرے آپ چوری چھپے وہ کام کریں۔

بشر بن سریٌ کا قول:

۴۷۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالصمد بن عبداللہ نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے انہوں نے سنا بشر بن سھری سے وہ کہتے تھے کہ یہ محبت کی علامات میں سے نہیں ہے کہ آپ وہ پسند کریں جو آپ کا محبوب ناپسند کرتا ہے۔

ابوالحواری کا قول:

۴۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوجعفر رازی سے انہوں نے عباس بن حمزہ سے انہوں نے احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلیمان دارانی سے کہا وہ چیز کیا ہے جس کے ساتھ اہل محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کو پالیتے ہیں۔ فرمایا کہ عفاف اور اخذ کفاف کے ساتھ۔ یعنی حرام سے بچنا، پاکدامن رہنا اور بقدر ضرورت روزی پر قناعت کرنا، سوال نہ کرنا۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۴۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو عباس نے ان کو احمد نے ان کو ابوعبداللہ نباجی نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت فضیل بن عیاض سے سوال کیا کہ ایک آدمی محبت کی انتہاء کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا کہ جب اس کا تجھے عطا کرنا اور اس کا تجھ سے عطا روک دینا برابر ہو جائیں۔

کلام شاہ

۴۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد رازی سے کہتے ہیں میں نے ابوعثمان کی کتاب سے نقل کیا اور اس نے ذکر کیا تھا کہ یہ کلام شاہ میں سے ہے۔ کہ محبت کی علامات تین ہیں:

❶......ناپسندی میں اس سے راضی ہونا۔

❷......مشقت میں اس کے ساتھ حسن ظن رکھنا۔

❸......محذور وممنوع اس کے اختیار کی تحسین کرنا۔

---

(۴۷۱)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۷) من طريق احمد بن أبي الحواري. به

(۴۷۳)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۱۳/۷) من طريق احمد بن أبي الحواري. به.

وفي الإكمال (۳۷۲/۷): النباجي هو: أبوعبدالله سعيد بن بريد أحد الزهاد يحكي عنه أحمد بن أبي الحواري الدمشقي حكايات.

عبدالواحد بن زیدؒ کا قول:

۴۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد زکریا نے ان کو محمد بن علی نے ان کو مضاء ابوسعید نے کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اعمال میں سے صبر پر مقدم ہو سوائے رضا کے اور نہیں جانتا کہ رضا سے زیادہ اشرف اور اعلیٰ وارفع کوئی درجہ ہو وہ محبت جان ہے اور اصل ہے۔

عتبہ غلام کی التجا:

۴۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد ازہری نے ان کو غلابی نے ان کو شعیب بن واقد نے وہ کہتے کہ مجھے بات بیان کی قراء میں سے ایک آدمی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ عتبہ غلام کو ایک رات میں نے دیکھا کہ پوری رات صبح تک اس نے اس حال میں گذار دی یعنی پوری رات پھر صبح تک یہ کہتے رہے

ان تعذ بنی فانی لک محب و ان ترحمنی فانالک.

اگر آپ مجھے عذاب دیں تو میں تیرا ہی چاہنے والا ہوں اور اگر آپ میرے اوپر رحم کریں تو میں تیرا ہی ہوں۔

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۴۷۷:.....اس میں سے ہے جو میں نے پڑھا علی ابی عبدالرحمٰن سلمی کے سامنے۔ انہوں نے کہا کہ یحییٰ بن معاذ نے فرمایا تھا۔ کہ محبت کی حقیقت یہ ہے کہ نیکی کرنے سے زیادہ نہ ہو، اور برائی کرنے سے کم نہ ہو۔

حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۴۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن علی نے ان کو ابراہیم بن فاتک نے ان کو جنید بغدادی نے۔ ان کو حارث محاسبی نے ان سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ۔ تیرا کسی شئی کی طرف مکمل طور پر میلان اور جھکاؤ محبت ہے۔
پھر اس کے بعد تیرا اس کو ترجیح دینا اپنے نفس پر اور مال پر۔ اس کے بعد تیرا اس کی موافقت کرنا ظاہراً بھی اور مخفی بھی اس کے بعد اس کی محبت میں تیری کوتاہی کا تجھے علم ہونا۔

حضرت جنید بغدادی کا قول:

۴۷۹:.....اس میں سے جو میں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی کے سامنے پڑھا۔ انہوں نے فرمایا کہ جنید بغدادی نے فرمایا تھا کہ:
قوام محبت۔ محبوب کی موافقت کرنا ہے خوشی میں بھی اور ناراضگی اور غصے میں بھی۔ ان سے محبت کے حقیقی حصول کی خوشی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ تمام احوال میں محبوب کی موافقت کرنا پھر انہوں نے شعر کہا:

ولو قلت مت مت سمعاً وطاعة

وقلت لداعی الموت اهلا مرحباً

---

(۴۷۸)..... أخرجه القشيری فی الرساله (ص ۱۴۲) بنفس الإسناد.

(۴۷۶)..... أخرجه أبونعيم فی الحلية (۲۳۵/۲) من طريق محمد بن فهد الحدينی قال: كان عتبة يصلى هذا الليل الطويل إذا فرغ رفع راسه فقال: سيدی إن تعذبنی فإنی احبک وإن تعف عنی احبک

اگر آپ کہیں گے کہ تو مر جا تو میں سمع وطاعت بجالاتے ہوئے مر جاؤں گا اور میں موت کے داعی سے خوش آمدید بھی کہوں گا۔

ابوالحسین بوشجیؒ کا قول:

۴۸۰:.....میں نے عبداللہ بن یونس اصفہانی سے سنا کہ ابوالحسین بوشجی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ محبوب کی معرفت کے ساتھ پوری پوری طاقت واستطاعت صرف کر ڈالنا۔ اور محبوب باوجود اس کے جو چاہے سو کرے۔

اصمعیؒ کا قول:

۴۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو غلابی نے ابراہیم بن عمر سے ان کو اصمعی نے کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا۔ اس وقت جب اسے انہوں نے کسی گناہ میں دیکھ لیا تھا فرمایا افسوس ہے تجھ پر کیا تم اللہ سے محبت نہیں کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ میں نے کوئی محبت کرنے والا نہیں دیکھا مگر اپنے محبوب کی خوشی چاہتا ہے۔ اور جو شخص اس بات سے ڈرے کہ اس سے شکر کے بارے میں سوال ہوگا وہ اپنے نفس کو اور دل کو نعمتوں کے بغیر خوش کر لے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رات بھر محبت الٰہی میں غور وفکر کرنا

۴۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوسعید شعیبی نے ان کو ابوالفضل نصر بن محمد صوفی نے انہوں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے انہوں نے ابوعبداللہ مغربی سے کہتے ہیں۔ کہ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام پوری رات حضرت آدم علیہ السلام کی شان کی بابت غور فرماتے ہیں اور عرض کرنے لگے اے میرے پروردگار آپ نے خود ہی اسے پیدا فرمایا۔ اور آپ ہی نے اس میں اپنی روح پھونکی۔ اور آپ نے ہی اس کو اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ پھر آپ نے صرف ایک ہی غلطی کی وجہ سے لوگوں کے منہ پھروا دیئے یہاں تک کہ وہ کہتے ہیں:

وعصیٰ ادم ربه فغوی (طٰہٰ ۱۲۱)

نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی پس وہ بھٹک گیا۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے ابراہیم کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ محبوب کی مخالفت محبوب کے خلاف شدید ہوتی ہے اور سخت ہوتی ہے۔

وھب بن منبہ کا قول:

۴۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو دعلج بن احمد نے ان کو مخول بن محمد نے ان کو ابراہیم بن سعد جوہری نے ان کو اسماعیل بن عبدالکریم نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے، ان کو وھب نے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اے داؤد اپنا سر اٹھا میں نے تجھے بخش دیا ہے سوائے اس کے کہ میرے پاس وہ محبت نہیں ہے جو تھی۔

ذوالنون مصریؒ کا قول:

۴۸۴:.....ہمیں خبر دی ابومحمد یوسف اصفہانی نے ان کو ابومحمد عاصم بن عباس نے شہر ہرات میں ان کو ابویعقوب یوسف بن یعقوب نے انہوں نے سنا سعید بن عثمان بن عیاش سے انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ ان سے سوال کیا گیا۔ بندہ اپنے رب سے کب محبت کرتا ہے فرمایا کہ جب اس سے ڈرتا ہے تو اس سے انس ومحبت کرتا ہے۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جو شخص گناہوں سے ملتا ہے وہ در محبوب سے ایک طرف کر دیا جاتا ہے۔

ذوالنون مصریؒ کا قول:

۴۸۵:.....ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عاصم بن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ بن عیسیٰ دینوری سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو یعقوب یوسف بن یوسف بن حسین رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا کہتے تھے کہ میں نے صخرہ بیت المقدس پر چند سطریں لکھی ہوئی دیکھیں لہٰذا میں ایسے بندے کو لے کر آیا جوان کا ترجمہ کر کے مجھے بتادے اس پر جو کچھ لکھا ہوا تھا۔ کل عاص متوحش، ہر گناہ کرنے والا ڈرتا ہے۔ و کل مطیع مستانس اور اطاعت کرنے والا محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے و کل خائف هارب۔ اور ہر ڈرنے والا بھاگتا ہے۔ و کل راج طالب اور ہر امید کرنے والا طلب کرنے والا ہوتا ہے۔ و کل قانع غنی اور ہر قناعت کرنے والا غنی ہوتا ہے۔ وکل محب ذلیل اور ہر عاشق ذلیل ہوتا (ہر محبت کرنے والا عاجز ہوتا ہے۔ ہر محبت کرنے والا کمزور ہوتا ہے) لہٰذا میں نے ان فقروں پر غور شروع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو سارے کے سارے اصول ہیں۔ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مخلوق کو اپنا عبد اور بندہ بنانا چاہتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ کے اللہ کی محبت میں ڈوبے ہوئے اشعار:

۴۸۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر عبداللہ نے بن یحییٰ الطلحی نے کوفہ میں ان کو ابوالحریش احمد بن عیسیٰ کلابی نے انہوں نے کہا میں نے حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ یہ شعر کہتے تھے:

ان الملیک قد اصطفی خداما

متو ددین مواطنین کراماً

بیشک بادشاہ (حقیقی) نے کچھ ایسے خدام منتخب کر لئے ہیں جو محبت کرنے والے اطاعت کرنے والے بزرگ ہیں۔

رزقوا المحبة والخشوع لربهم

فتریٰ دموعهم تسح سجاماً

(وہ ایسی خدام ہیں) جو اپنے رب کی محبت اور اس کے آگے عاجزی کرنے کی توفیق دے گئے آپ دیکھیں گے کہ ان کے آنسو مسلسل بہہ رہے ہیں۔

یحیون لیلهم بطول صلاتهم

لا یسئمون اذا لخلی ناماً

اپنی لمبی لمبی نمازوں کے ساتھ اپنی راتوں کو زندہ رکھتے ہیں جب بے فکر لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ مگر نہیں تھکتے (لمبے قیام سے)

قوم اذا رقد العیون رأیتهم

صفوا لشدة خوفه اقداماً

وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ساری آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اللہ کے خوف کی شدت سے (عبادت کے لئے) صف باندھے چلے آتے ہیں۔

وتخالهم موتی لطول سجودهم

یخشون من نارا له غراماً

ان کے لمبے لمبے سجدوں کی وجہ سے آپ انہیں خیال کریں گے کہ وہ مر چکے ہیں (مرے نہیں بلکہ وہ) معبود حقیقی کی جہنم کے عذاب سے

ڈرتے ہیں۔

شغفوا بحب اللہ طول حیاتھم

فتجنبوا لو دادہ اثاماً

زندگی بھر کے لئے اللہ کی محبت ان کے دلوں کی گہرائی میں رچابسادی گئی ہے، لہٰذا وہ اسی کی محبت کے لئے گناہوں کی آلودگی سے الگ ہوکر صاف ستھرے ہوگئے ہیں۔

سری سقطیؒ کا قول:

۴۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوسعید شعیبی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمد یعقوب مفید نے کہتے ہیں کہ میں نے جنید بن محمد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سری سقطی سے سنا وہ کہتے تھے حالانکہ میں نے اس کے ساتھ ایک دن محبت کے معاملے میں کچھ بات کی تھی چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ اپنی کلائی پر مارا اور اس کے چمڑے کو کھینچا پھر فرمایا اللہ کی قسم اگر میں یہ کہوں کہ اس نے اس پر اللہ کی محبت میں ظلم کیا ہے تو میں سچا ہوں گا پھر اس پر بیہوشی طاری ہوگئی پھر اس کا چہرہ روشن ہوگیا یہاں تک چاند کی طرح ہوگیا۔

سری سقطیؒ کا ایک شعر:

۴۸۹:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ابونصر موسیٰ سے کہتے تھے کہ میں نے سنا جعفر خلدی سے انہوں نے سنا جنید بغدادی سے کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے سری سقطی سے کہا آپ کیسے ہیں؟ پھر اس نے شعر کہا:

من لم یبت والحب حشو فوادہ

لم یدر کیف تفتت الاکباد

جس شخص کی رات اس حالت میں نہیں گذرتی کہ اس کے دل کے اندر محبت بھری ہوئی ہو وہ یہ کیسے جانے کہ عاشقوں کے جگر کیسے پھٹتے ہیں؟

سری سقطیؒ کے اشعار:

۴۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد نے ان کو بات بتائی جنید بن محمد نے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سری سقطی نے میرے پاس ایک رقعہ بھیجا اور فرمایا کہ اس رقعہ کو حفاظت سے رکھنا (میں نے دیکھا تو) اس میں یہ اشعار لکھے تھے:

ولما شکوت الحب قال کذبتنی

فمالی اری الاعضاء منک کواسیاً

جب بھی میں نے (درد) محبت کی شکایت کی اس نے کہا کہ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا، اب میرے پاس (کوئی چارہ نہیں سوا اس کے کہ) میں دیکھوں اعضاء کو تیری محبت میں کھال کا لباس پہننے والا۔

فما الحب حتی یلصق الجلد باالحشی

وتذبل حتی لا تجیب المنادیا

پس نہیں ہے محبت (اس وقت تک) جب تک کہ کھال آنتوں سے نہ لگ جائے اور تو گھل جائے یہاں تک کہ تو آواز دینے والے کا جواب بھی نہ دے سکے۔

وتنحل حتی لا یبقی لک الھوی

سوی مقلۃ تبکی بھا او تناجیاً

اور گھل جاتو یہاں تک کہ تیری کوئی بھی خواہش باقی نہ رہے، سوائے آنکھ کے جس کے ساتھ تو روتے یا مناجات کرے۔

(۴۹۰) ..... اخرجه القشیری فی الرساله (ص ۱۴۶) من طریق الجنید. به.

حسن بن محمد ابن الحنفیہ کا قول اور اشعار:

۴۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو محمد بن بشر کندی نے ان کو ابراہیم بن مسلم مزنی نے۔ وہ کہتے ہیں کہا حسن بن محمد ابن الحنفیہ نے جو شخص کسی محبوب سے محبت کرتا ہے تو اس سے بغض ونفرت نہیں کرتا۔ پھر شعر کہا:

تعصی الا له وانت تظهر حبه

عار علیک اذا فعلت شنیع

معبود حقیقی کی تو نافرمانی کرتا ہے حالانکہ تو اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے یہ بات تیرے لئے باعث شرم ہے جب تو یہ فعل قبیح کرتا ہے۔

لو کان حبک صادقاً لا طعته

ان المحب لمن احب مطیع

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا۔ بے شک عاشق اپنے محبوب کا فرماں بردار ہوتا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا:

ماضر من کانت الفردوس منزله

ماکان فی العیش من بؤس و اقتار

جس شخص کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہو اس کو یہ بات کوئی نقصان نہیں دے سکتی کہ دنیوی زندگی میں سختی بھوک اور افلاس ہو۔

تراه یمشی حزیناً خائفاً شیعثاً

الی المساجد یسعی بین اطمار

(خواہ) آپ دیکھیں اس کو اس حال میں کہ خوف زدہ پریشان حال مغموم چلتا پھرتا ہے (تمام پریشانیوں کے باوجود) مساجد کی طرف دوڑتا ہے پرانے طمار میں۔

رابعہ بصریہ کا قول:

۴۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں میں نے سنا ابونصر محمد بن محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے میں نے سنا ابوالقاسم رازی واعظ سے کہتے تھے کہ میں نے ابودجانہ سے وہ کہتے تھے کہ رابعہ بصریہ پر جب محبت الٰہی کا غلبہ ہوتا یہ کہتی تھیں۔

تعصی الااله وانت تظهر حبه

هذا محال فی الفعال بدیع

معبود کی تو نافرمانی کرتا ہے اور تو اس کی محبت کا اظہار کرتا ہے یہ محال ہے اور فعل وعمل کے اعتبار سے عجیب بات ہے۔

لو کان حبک صادقاً لاطعته

ان المحب لمن احب مطیع

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو ضرور اس کی اطاعت کرتا بے شک محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا اس کا مطیع ہوتا ہے۔

ایوب سختیانی کا قول:

۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو محمد بن احمد بن محمد بن حماد قرشی نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن جعفر طبری نے ان کو اپنے حافظہ سے لکھ رہا تھا فرمایا کہ میں نے سنا تھا محمد بن ہارون فقیہ سے کہتے تھے کہ میں نے سنا سختیانی سے وہ کہتے تھے اسماعیل بن قاسم ابوالعتاھیہ کے قول کے ساتھ تمثیل پیش کرتے تھے۔

تعصی الا الٰہ و انت تظهر حبه

هذا محال في القياس بديع

تو معبود کی نافرمانی کرتا ہے اور تو اس کی محبت کا اظہار کرتا ہے یہ محال ہے اور عقل میں عجیب ہے۔

لو کان حبک صادقاً لاطعته

ان المحب لمن يحب مطيع

اگر تیری محبت صادق ہوتی تو اس کی اطاعت کرتا محب اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

ابوعمر بن سعید جرجانی کے اشعار:

۴۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن محمد بن عبداللہ جرجانی واعظ سے کہتے ہیں کہ ہمیں نیک بندے ابوعمر بن سعید حرجانی نے اپنے اشعار سنائے۔

وحبان في قلبي محال كلاهما

محبة فردوس و دار غرور

میرے دل میں بیک وقت دو محبتیں موجود ہونا محال ہے (دو محبتیں) جنت الفردوس کی اور دھوکہ والے گھر (یعنی دنیا) کی ہیں۔

ومن يرج مولاه ويرجو جواره

يسابق في الخيرات غير فتور

جو شخص اپنے مولیٰ کے ملنے کی اور اس کی ہمسائگی کی امید کرتا ہے بغیر کسی رکنے کے مسلسل نیکیوں میں مسابقت کرتا ہے۔

ومن صادق من يدعي حب ربه

وامسى عن اللذات غير صبور

اور جو شخص اپنے رب کی محبت کا ادعا (جھوٹا دعویٰ) کرتا ہے ہمیشہ لذات کے لئے بے صبر رہتا ہے۔

او يسئلوا عن الدنيا وعن كل شهوة.

وعن كل مايودی بوصل سرور

یا دنیا کا سوال کرتے ہیں اور ہر شہوت ولذت طلب کرتے ہیں اعراض کرتے ہیں اس چیز سے جو وصل وسرور تک پہنچادے۔

منذر بن جارود اور فرزدق کا واقعہ:

۴۹۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا قرشی نے ان کو عباس بن فرج نے ان کو اصمعی نے سلام بن مسکین سے فرمایا کہ مالک بن منذر بن جارود جیل میں گیا تو فرزدق شاعر بیٹھا تھا۔ منذر بن جارود نے اس سے کہا کہ کیا ابھی تک تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو پاک دامن عورتوں کو برائی کی تہمت لگانے سے باز آجائے؟ وہ کہنے لگا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ مجھے میری

دونوں آنکھوں سے جن کے ساتھ میں دیکھتا ہوں زیادہ محبوب ہے کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ مجھے عذاب دے گا۔

ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے محفل میں ایک شخص کا رونا اور اہل مجلس کو بھی رلانا:

۴۹۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن عباس عصمی سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بن ابو عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد۔ ابو عثمان سے سنا فرماتے تھے کہ میری مجلس میں ایک ردمی اہل بغداد میں سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابو عثمان یہ بتائیے کہ بندہ اپنے مولیٰ کی محبت میں کب سچا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس وقت بندہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے سے خالی ہو جائے اس وقت اس کی محبت میں سچا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اتنے میں اس نے اپنے سر میں مٹی ڈال لی اور چیخ چیخ کر رونے لگا اور بولا کہ میں کیسے اللہ کی محبت کا دعویٰ کر سکتا ہوں جب کہ میں آنکھ جھپکنے کی دیر بھی اللہ کے حکم کی خلاف ورزی سے خالی نہیں رہا کہتے ہیں، اس پر حضرت ابو عثمان اور اہل مجلس رو پڑے۔ کہتے ہیں کہ ابو عثمان رونے لگے اور اپنے رونے کے دوران کہا کہ یہ شخص اللہ کی محبت میں سچا ہے، مگر اللہ کے حق میں کوتاہی کرنے والا ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بات جو ابو عثمان نے اس کے بارے میں فرمائی اس شخص کی محبت کی سچائی کی اگر چہ عملی زندگی میں اس میں کوتاہی کرتا تھا۔ یہ بات کہنا اس شخص کے حق میں (بہت بڑے عالم کی) شہادت ہے۔

انسان جس سے محبت کرتا اسی کے ساتھ ہوگا:

۴۹۷:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن کناسہ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ ایک آدمی قوم (مسلم) سے محبت کرتا ہے مگر ابھی تک ان کے ساتھ لاحق نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ المرء مع من احب. آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔

بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے۔

اور اس سند میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اعمش سے اس نے شقیق سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے اور دونوں نے اس کو بھی صحیح میں نقل کیا ہے۔

انسان جس سے محبت کرتا اسی کے ساتھ ہوگا:

۴۹۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو زکریا بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے زہری سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری رکھی ہے؟ کچھ اس نے زیادہ بات نہیں کی بس یہی کہا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انت مع من احببت.

تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں سفیان بن عیینہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔

عبداللہ خمار پر حد شراب جاری ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر لعنت کرنے کو منع کرنا

۴۹۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صاغانی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث

(۴۹۷)..... اخرجه البخاری (۷/۴۷، ۴۹) ومسلم (۴/۲۰۳۴) من طريق الأعمش عن شفيق. به

(۴۹۸)..... اخرجه مسلم (۸/۲۰۳۲) طريق سفيان بن عيينة عن الزهری. به

نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ہلال نے زید بن اسلم سے ان کو ان کے باپ نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس کا نام عبداللہ تھا اور لقب حمار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر شراب پینے کی حد جاری کی تھی۔ ایک دن لایا گیا اسے کوڑے مارے گئے جماعت میں سے کچھ لوگوں نے کہا اللھم العنه اے اللہ اس کو لعنت فرما کتنی زیادہ ہے اس کا یہ عمل (شراب نوشی) جس میں اسے پکڑ کر پیش کیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتلعنه فو اللہ ماعلمت انه لیحب اللہ ورسوله.

اسے لعنت نہ کیجئے پس قسم ہے اللہ کی میں جو کچھ جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ اللہ سے اور اس کے رسول سے محبت کرتا۔

بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے یحیٰی بن بکیر سے اس نے لیث سے۔

اور یہ روایت دراصل ابوعثمان کے قول کی تصدیق بن جاتی ہے پیچھے جو گذرا ہے کہ انہوں نے مجمع میں رونے والے آدمی کے بارے کہا گیا کہ اللہ کی محبت میں سچا ہے اس کے حق میں کوتاہی کرتا ہے۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذکورہ واقعہ میں اس شخص کی شراب نوشی کے باوجود اس کو محبت کرنے والا قرار دیا ہے۔

اسلامی سزائیں تادیب کے لئے ہیں اور تطہیر کے لئے ہیں تحقیر وتذلیل کے لئے نہیں ہیں

میں کہتا ہوں کہ بخاری کی مذکورہ روایت پر غور فرمایئے کہ حد شراب جاری ہو جانے کے بعد، عبداللہ پر لعنت کرنے سے منع فرمایا گیا جس سے یہ مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

❶ ۔۔۔۔ یہ دلیل شرعی ہے اس بات کی حد جاری ہونے کے بعد انسان تطہیر کے عمل سے گذر جاتا ہے اس کے بعد اسے برا کہنے کی اجازت نہیں ہے۔

❷ ۔۔۔۔ یہ کہ حدود شرعیہ کا مقصد انسانیت کی تحقیر وتذلیل نہیں مجرم کی صرف تادیب مقصود ہے لہذا یہ سزائیں وحشیانہ نہیں ہیں۔

❸ ۔۔۔۔ یہ کہ وہ شخص اس کے باوجود بدستور مؤمن اور محب اللہ ومحب رسول رہا تھا اس کا ایمان واسلام ختم نہیں ہو گیا تھا۔

❹ ۔۔۔۔ شارع علیہ السلام نے اسکو باوجو شراب نوشی کے محب اللہ کے اور محب رسول کا نام سے موسوم کیا۔ (از مترجم)

شیخ سمنون کا قول:

۵۰۰: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رازی سے سنا کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی حافظ سے کہتے تھے کہ شیخ سمنون سے محبت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا کہ محبت صاف وخالص ہونا ذکر کے دوام کے ساتھ ہے۔

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۵۰۱: ۔۔۔۔ ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ حضرت مالک ابن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کی محبت کی علامت ذکر اللہ پر مداومت کرنا ہے۔ اس لئے جو شخص کسی شئی کو پسند کرتا اس کا تذکرہ زیادہ کرتا ہے۔

(۴۹۹) ۔۔۔ أخرجه البخاری (۱۲/۷۵ فتح) عن یحیی بن بکیر عن اللیث. به

شیخ حلیمی کا قول:

● ......شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ محبت کولازم پکڑنا ہے۔اس لئے کہ جوشخص کسی شئی سے محبت کرتا ہے اس کے ذکر کولازم کرلیتا ہے اس کا دل۔گویا کہ اللہ کی محبت اس کے ذکر کولازم کرلینا ہے۔

● ......شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس شخص نے محبت کی یہ تعریف کی ہے یعنی محبت بمعنی لزوم،لازم پکڑنا۔

یہ اہل زبان کے قول کے مطابق وموافق ہے۔اس لئے کہ اہل زبان کہتے ہیں،احب الجمل۔اونٹ نے لازم کرلیا ہے یہ محاورہ اس وقت استعمال کرتے ہیں۔اذا برک فلزم مکانہ۔جب اونٹ گھٹنے ڈال کر بیٹھ جائے اور اپنی جگہ کولازم پکڑے۔

بعض فلسفیوں کا قول

۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوخبر دی جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کوابوالعباس بن مسروق نے انہوں نے سری بن مفلس سے کہتے ہیں کہ میں نے بعض فلسفیوں کی کلام سے پڑھا تھا۔

شرمندگی پشیمانی۔اورڈانٹ سے وہ شخص دور رہے گا جس کا دل ذکر اللہ سے جدانہیں ہوتا۔سچا بندہ ہونے کے لئے اللہ کا دائی ذکر کافی ہے۔

ذوالنون مصری کا قول:

۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر حفید سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے اپنے دادا یعنی عباس بن حمزہ سے کہتے تھے کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا کہتے تھے کہ:

عارف باللہ اپنے رب کے ساتھ مستغنی ہے لہذا اس سے کون بے پرواہ ہوسکتا ہے۔اس کی لذت اللہ کا ذکر ہے اور کسی مالک کے دروازے پر سواری کی اونٹنی کو بٹھادینا اور اس کے ساتھ انس پکڑنا ہے۔

کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے۔جوشخص اپنے رب کی معرفت حاصل کرلیتا ہے وہ عبدیت کا مزہ پالیتا ہے۔اور ذکر وطاعت کی لذت کو پالیتا ہے۔وہ اپنی مخلوق کے بدن کے بھی قریب تر ہوتا ہے ان کو ہدم اور غموم اور خطرات سے دور کرلیتا ہے۔

فصل:......ذکر اللہ کی مداومت کرنا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ہمیشہ اور دائمی طور پر کرنا۔جس کے ضمن میں ہم نے محبت الٰہی کی علامات بھی بیان کی ہیں یہ مسئلہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اور اس آیت میں آیا ہے۔

(۱)......یاایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا۔ (احزاب ۴۲)

اے ایمان والو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا زیادہ اور تسبیح و پاکیزگی بیان کرو اس کی صبح وشام۔

(۲)......فاذکرونی اذکرکم۔ (البقرۃ ۱۵۲)

یاد کرو تم مجھ کو میں یاد رکھوں گا تمہیں۔

فرمایا کہ اس مسئلہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔اوران احوال کے بارے میں جن میں ذکر کرنا مستحب ہے۔اور ذکر کرنے کی فضیلت کے بارے میں۔اور ذکر کرنے پر ابھارنے کے لئے۔کئی اخبار واحادیث ہیں۔ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جو ذکر کی کثرت کرنے پر ابھارنے کے بارے میں آئی ہے۔چنانچہ انہوں نے ایسی حدیث بھی ذکر کی ہے جو کہ ثابت نہیں ہے۔اس کے بعد (مندرجہ ذیل

حدیث)ذکر فرمائی ہے۔

۵۰۴: ..... جو ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو زکریا عنبری نے ان کو ابو عبداللہ بوشنجی نے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو روح بن قاسم نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ایک راستے پر چل رہے تھے، آپ ایک پہاڑ پر سے گذرے اسے جمدان کہا جاتا تھا آپ نے فرمایا چلو پھر سیر کرو) یہ پہاڑ جمدان ہے۔

پھر فرمایا کہ مفرد۔ لوگ (اللہ کو ایک قرار دینے والے) سبقت کر گئے ہیں۔ آگے بڑھ گئے ہیں۔ اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفردون کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔

اس کو مسلم نے صحیح میں امیہ بن بسطام سے روایت کیا ہے۔

۵۰۵: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان مقری نے بغداد میں ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن یعقوب مولیٰ الحرقہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مفردون سبقت کر گئے ہیں۔ میں نے پوچھا مفردون کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ذکر میں کثرت کرتے ہیں (ذکر میں مگن رہتے ہیں منہمک رہتے ہیں)۔

ذکر اللہ میں منہمک رہنے والے سبقت کر گئے ہیں

۵۰۶: ..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد صبیح نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحاق بن راھویہ نے ان کو محمد بن بشر عبدی نے ان کو عمر بن راشد یمامی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے۔ ان کو سلمہ نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ چلو مفردون سبقت کر گئے ہیں۔ کہا گیا یارسول اللہ مفردون کون ہیں؟ فرمایا اللہ کے ذکر کی کثرت کرنے والے ذکر کے رسیا ذکر میں مگن رہنے والے ذکر اللہ ان سے ان کے ثقل اور بوجھ ہلکے کردے گا لہٰذا قیامت کے دن وہ ہلکے پھلکے آئیں گی۔

ذکر کی کثرت کرنے والوں کے گناہ کا بوجھ ذکر اتار دے گا

۵۰۷: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں۔ ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوالدنیا نے ان کو محمد بن یزید عجلی نے ان کو محمد بن بشر نے پھر انہوں نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اسی مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ یہ کہا ہے۔ کہ وہ لوگ جو ذکر کے ساتھ کثرت کرتے ہیں ذکر ان سے ان کے بوجھ اتار دے گا۔ اور اس کا مابعد ذکر نہیں فرمایا اور پہلی اسناد زیادہ صحیح ہے واللہ اعلم۔

جو شخص شب بیداری مال خرچ کرنا اور جہاد نہیں کرسکتا وہ ذکر کی کثرت کرے

۵۰۸: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے۔ اور ابو صادق عطار نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو یحییٰ قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۵۰۴) ... أخرجه مسلم (۴/۲۰۶۲) عن أمية بن بسطام العيشي

(۵۰۵) ... أخرجه الترمذي (۳۵۹۶) من طريق يحيى بن أبي كثير. به وقال الترمذي: حسن غريب.

وأخرجه الحاكم (۱/۴۹۵، ۴۹۶) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

(۵۰۶) ... أخرجه ابن عدي (۵/۱۶۷۵) من طريق عمر بن راشد اليمامي. به ولكن عنده (أبو الدرداء) وينفرد عن يحيى بأحاديث عداد وهو إلى الضعف أقرب منه إلى الصدق.

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے رات کی عبادت کرنے سے اور اس کی مشقت اٹھانے سے قاصر ہے۔ اور مال خرچ کرنے سے بخیل ہے۔ اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے بزدل ہے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کے ذکر کی کثرت کرے۔

ذکر کرنے والے کے ساتھ اللہ کی رحمت ہوتی ہے

۵۰۹:......ہمیں خبر دی شیخ امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو اسحاق بن بکر نے ان کو ان کے والد نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے ان کو اسماعیل بن عبداللہ مولیٰ بنی مخزوم نے کہتے ہیں کہ میں بی بی ام درداء رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جب میں نے سلام کیا تو بیٹھ گیا کہ میں کریمہ بنت حسحاس مزنیہ سے سنا فرمایا کہ وہ بی بی ام درداء کی سہیلی تھی کہتی تھیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ان کے گھر میں ام درداء کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ میرا ذکر کرتا رہتا ہے۔ اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ متحرک ہوتے ہیں۔

۵۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا ابن جابر سے ان کو بیان کیا اسماعیل بن عبیداللہ نے کریمہ بنت حسحاس مزنیہ نے وہ کہتی ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ہم ان کے یعنی ام درداء کے گھر میں تھے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ۔ تیرے رب نے فرمایا ہے۔

میں اپنے بندوں کے ساتھ ہوتا جب تک کہ وہ مجھے یاد کرتا ہے اور جب تک اس کے ہونٹ میرے ساتھ متحرک رہتے ہیں۔

اسی طرح بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عبید اللہ سے اور روایت کیا ہے اس کو اوزاعی نے اسماعیل سے انہوں نے ام درداء سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ مرفوع اور دوسری دفعہ موقوف طریقہ سے اور دونوں کی روایت اوزاعی کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور آنے والی روایت کا معنی و مفہوم بھی ذکر کیا ہے۔

قیامت کے دن اس ساعت پر افسوس ہوگا جو ذکر سے خالی گذاری تھی۔

۵۱۱:......اس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن علی حافظ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے مصر میں، ان کو یزید بن سنان نے ان کو عمرو بن حصین نے ان کو محمد بن علاثہ نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے عدوۃ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ

(۵۰۸)...... أخرجه الطبراني في الكبير (۸۴/۱۱) من طريق أبي يحيى القتات وقال الهيثمي في المجمع (۷۴/۱۰) أخرجه البزار و الطبراني وفيه أبويحيى القتات وقد وثق وضعفه الجمهور وبقية رجال البزار رجال الصحيح.

(۵۰۹)...... قال الحافظ في الفتح (۵۰۰/۱۳) أخرجه البيهقي في الدلائل من طريق ربيعة بن يزيد الدمشقي. به وأخرجه أحمد أيضاً وابن ماجة والحاكم من رواية الأوزاعي عن إسماعيل بن عبيدالله عن أم الدرداء عن أبي هريرة ورواه ابن حبان في صحيحه من رواية الأوزاعي عن إسماعيل عن كريمة عن أبي هريرة. ورجح الحفاظ طريق عبدالرحمن بن يزيد بن جابر وربيعة بن يزيد ويحتمل أن يكون عند إسماعيل عن كريمة وعن أم الدرداء معاً وهذا من الأحاديث التي علها البخاري ولم يصلها في موضع آخر من كتابه.

(۵۱۱)...... قال الهيثمي في المجمع (۸۰/۱۰) ورواه الطبراني في الأوسط وفيه عمرو بن الحصين العقيلي وهو متروك وأخرجه أبونعيم في الحلية (۳۶۱/۵، ۳۶۲) من طريق عمرو بن حصين. به وقال أبونعيم.

غريب من حديث عمر بن عبدالعزيز وإبراهيم تفرد به ابن علاثة

عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کوئی ساعت نہیں گذرتی ابن آدم پر جس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہوگا مگر اس ساعت پر قیامت کے دن افسوس کرے گا۔

اس سند میں ضعف ہے ہاں مگر اس کے حدیث معاذ سے شواہد ہیں۔

۵۱۲:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن مستفاض فریابی نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو یزید بن یحییٰ قرشی نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن سعدان نے ان کو جبیر بن نضیر نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ اہل جنت کسی شے پر حسرت وافسوس نہیں کریں گے مگر اسی ساعت پر جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تھا۔

ذکر سے خالی ساعت پر افسوس کرنا

۵۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اہل جنت کسی ساعت پر حسرت وافسوس نہیں کریں گے مگر اس ساعت پر جوان پر ایسی گذری ہوگی جس میں انہوں نے ذکر اللہ نہ کیا ہوگا۔

یعقوب فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث محمود بن خالد نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے بیان کی ان کو یزید بن یحییٰ نے ابوخالد نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو جبیر بن نضر نے یعنی معاذ سے۔

ذکر کے سوا ہر فالتو کلام بندے پر وبال ہوگا

۵۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوعلی دوزباری نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد یزید بن حنیس نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سفیان ثوری کے پاس مکہ میں ان کی بیمار پرسی کرنے کے لئے پہنچے ہمارے اوپر سعید بن حسان مخزومی بھی پہنچ گئے سفیان ثوری نے ان سے کہا وہ حدیث جو آپ نے مجھے ام صالح سے بیان کی تھی اس کو میرے سامنے ذرا دہرائیے سعید نے ہاں کی (اور شروع ہوگئے) مجھے حدیث بیان کی ام صالح نے ان کو صفیہ بنت شیبہ نے ان کو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ابن آدم کا ہر کلام اس کے اوپر وبال ہے اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔ سوائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (اچھائی کی تلقین کرنے اور برائی سے روکنے کے) اور سوائے اللہ کے ذکر کے۔

تیری زبان ہمیشہ ذکر اللہ سے تر رہے

۵۱۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو

---

(۵۱۳)..... قال الهيثمي (۱۰/۷۴) أخرجه الطبراني ورجاله ثقات وفي شيخ الطبراني محمد بن إبراهيم الصوري خلاف وعزاه السيوطي في الجامع الصغير (۷۷۰۱ فيض) للطبراني والبيهقي في الشعب ورمزله السيوطي بالحسن وانظر الديلمي (۵۲۴۴)

(۵۱۴)..... أخرجه الترمذي (۲۴۰۲) من طريق محمد بن يزيد. به.

وقال الترمذي حسن غريب لانعرفه إلا من حديث محمد بن يزيد بن خنيس.

(۵۱۵)..... أخرجه الترمذي (۳۳۲۹) من طريق معاوية بن صالح. به.

صالح نے ان کو معاویہ بن صالح ان کو عمرو بن قیس کندی نے ان کو عبداللہ بن بسر نے انہوں نے کہا کہ دو دیہاتی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے۔ ایک نے کہا یا رسول اللہ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ شخص جس کی عمر لمبی ہو جائے اور اس کے عمل نیک ہوں۔ دوسرے نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اسلام کے احکامات تو بہت ہیں میرے اوپر آپ مجھے کسی ایسی بات کا حکم فرمائیے کہ جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر کے ساتھ تر رہنی چاہیے۔

موت کے وقت زبان پر اللہ کا ذکر ہو

۵۱۶:.....ابوعبداللہ حافظ نے ہمیں خبر دی ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن داؤد قیسی نے ان کو یزید بن خالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے ان کو خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن ثوبان نے اپنے والد سے ان کو مکحول نے ان کو جبیر بن نضیر نے ان کو مالک بن یخامر نے ان کو معاذ بن جبل نے انہوں نے اس کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

ای الا عمال احب الی اللہ

اللہ کے نزدیک کون سے اعمال پسندیدہ ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا۔ یہ کہ تم اس حال میں مرو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر کے ساتھ تر ہو (یعنی ذکر اللہ کرتے ہوئے موت آئے) دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ ابوعبداللہ نے کہا کہ حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ میں نے سوال کیا۔

۵۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن مھرویہ بن عباس بن سنان رازی نے ان کو ابوحاتم رازی نے بطور املاء کے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی بن کعب سے اس نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رات کی ایک تہائی گذر جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت سے اور موت سے ڈرانا

لوگو! اللہ کا ذکر کرو اللہ کو یاد کرو آ گئی ہے کانپنے والی پیچھے آئے گی اس کو پیچھے آنے والی (قیامت) موت اپنی تمام ہلاکتوں کے ساتھ آ گئی اور موت اپنی تمام مصیبتوں سمیت آ گئی ہے۔

۵۱۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن خنیس غزی نے ان کو یحییٰ بن سلیم طائفی نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

---

(۵۱۶)..... قال المنذری فی الترغیب (۲/۳۹۵) رواہ ابن أبی الدنیا والطبرانی والبزار وابن حبان فی صحیحہ من طریق مالک بن یخامر عن معاذ. بہ.

(۵۱۷)..... أخرجہ الترمذی (۲۴۵۷) والحاکم (۲/۵۱۳) من طریق قبیصۃ. بہ.

وقال الترمذی حسن صحیح، وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی

(۵۱۸)..... أخرجہ الترمذی (۳۳۷۷) وابن ماجۃ (۳۷۹۰) من طریق عبداللہ بن سعید بن أبی ہند. بہ.

میں تمہیں تمہارے اچھے اعمال کے بارے میں خبر نہ دوں جو تمہارے درجات کے اعتبار سے اعلیٰ وارفع ہوں۔ اور تمہارے لئے ان سے بہتر ہوں جن کو سونا چاندی دیا گیا ہے۔ اور اس اعتبار سے بھی بہتر ہوں کہ اگر تم صبح صبح دشمن پر حملہ کرو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟ (یعنی جہاد کرو) لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں، یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا:

فاذکروا اللہ کثیراً.

بس اللہ کے ذکر کی کثرت کرو۔

اچھے اعمال

۵۱۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو ابراہیم ابن حمزہ نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث مخزومی نے ان کو عبداللہ بن سعید ابن ابوھند نے ان کو زیاد بن ابوزیاد مولیٰ ابن عیاش نے ان کو ابوالبحریہ نے ان کو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اعمال کی خبر نہ دوں جو تمہارے مالک کے نزدیک زیادہ رضا والے ہوں اور تمہارے درجات میں اعلیٰ وارفع ہوں۔ اور تمہارے لئے سونے چاندی کے عطا کرنے سے بہتر ہوں۔ اور اس سے بہتر ہوں کہ اگر تم اپنے دشمن سے ٹکرا جاؤ وہ تمہاری گردنیں ماریں اور تم ان کی گردنیں مارو؟ لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ اللہ کا ذکر ہے کہتے ہیں کہ وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں عمل کرتا کوئی مرد ایسا عمل جو اس کے لئے اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو اللہ کے ذکر سے ہم نے کتاب الدعوات میں مکی بن ابراہیم کی روایت عبداللہ بن سعید سے بطور سند عالی کی روایت کی ہے۔ اور حدیث کا آخر ایک دوسرے طریق سے حضرت معاذ بن جبل سے مرفوعاً روایت ہے۔

ذکر اللہ اللہ کا محبوب عمل

۵۲۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو ابراہیم بن راشد نے ان کو یعقوب بن محمد زہری نے ان کو محمد بن عامر بن خارجہ بن عبداللہ بن سعد بن ابووقاص نے ان کو محمد بن عبدالملک بن زرارہ انصاری نے ان کو ابوعبدالرحمٰن شامی نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر حال میں ذکر اللہ کی کثرت کیا کرو اللہ کی بارگاہ میں دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے اور نہ ہی بندے کے حق میں زیادہ نجات دینے والا ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اسی مذکورہ حدیث کے مفہوم میں ایک دوسری ضعیف وجہ سے مرفوعاً (روایت آئی ہے)۔

۵۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن قاسم بن احمد فارسی نے ان کو ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ بن مکیال نے ان کو عبدان جوالیقی نے ان کو زید بن حریش نے ان کو محمد بن زبرقان نے ان کو مروان بن سالم نے ان کو احوص بن حکیم نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کے ذکر کی کثرت کرو اس لئے اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شئی محبوب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی شئی زیادہ نجات دینے والی ہے کوئی نیکی دنیا و آخرت میں اگر سارے لوگ اجتماعی طور پر اللہ کے ذکر پر اکٹھے ہو جائے جس کا حکم دیئے گئے ہیں تو ہم لوگ جہاد فی سبیل اللہ نہ کرتے۔

(۵۲۰)..... أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۳۶۵)

مروان بن سالم سے اس روایت میں تفرد ہے واللہ اعلم اور اس کے علاوہ دوسروں نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ:

وان الجهاد شعبة من ذكر الله

بے شک جہاد ذکر اللہ کا شعبہ ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس حدیث میں (ثبوت ہے اس بات کا) کہ ذکر سے مراد صرف ذکر باللسان نہیں ہے۔ لیکن ذکر سے مراد وہ ذکر ہے جو زبان اور قلب کا جامع ہو۔ اور ذکر بالقلب افضل ہے اسلئے کہ ذکر باللسان کسی شئی سے رد نہیں ہوتا۔ اور ذکر بالقلب رد کیا جاتا ہے طاعات میں کوتاہیاں کرنے سے اور گناہوں اور برائیوں میں مسلسل گرتے رہنے سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کے علاوہ دیگر احادیث میں جو کچھ آیا ہے وہ اس مفہوم میں زیادہ واضح ہے۔

۵۲۲:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوالزاہریہ نے ان کو ابوشجرہ نے ان کا نام کثیر بن مرہ ہے ان کو عبداللہ بن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمایا کرتے تھے۔ ہر شئی کی قلعی اور صفائی ہوتی ہے بیشک دلوں کی قلعی ذکر اللہ ہے۔ اور ذکر اللہ سے بڑھ کر اور کوئی چیز عذاب الٰہی سے زیادہ نجات دینے والی نہیں ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں اگرچہ تلوار مارتے مارتے تیری تلوار اللہ کی راہ میں ٹوٹ جائے۔ پھر بھی نہیں۔

۵۲۳:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بلال نے ان کو ابوالزاہر نے ان کو ابونضر نے ان کو ابوعقیل نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو ربیعہ نے کہا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ بے شک ہر شئی کا جلاء یعنی صفائی ہوتی ہے بیشک دلوں کی صفائی ذکر اللہ ہے۔

۵۲۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی آدمی نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے۔ فرماتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن بالویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کسی ایک انسان پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو کہے اللہ۔ اللہ۔ مسلم نے ایک روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن حمید سے ان کو عبدالرزاق نے اور حماد بن سلمہ کی ایک روایت میں ہے ثابت سے اس حدیث میں کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دھرتی پر نہ کہا جائے اللہ۔ اللہ۔

۵۲۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب تمار نے شہر ہمدان میں۔ ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو عفان نے حماد سے۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ اس کو مسلم نے زہیر بن حرب سے اس نے عفان سے روایت کی ہے۔

۵۲۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو سعید بن کثیر نے اور اصبغ بن فرج نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج ابوالسمح نے ان کو ابوالھیثم نے ان کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو یہاں تک کہ لوگ کہیں دیوانہ ہے۔

---

(۵۲۲)..... عزاه المنذري في الترغيب (۳۹۶/۲) لابن ابي الدنيا والمصنف من رواية سعيد بن سنان.

(۵۲۴)..... اخرجه مسلم (۱۳۱/۱) عن عبد بن حميد عن عبدالرزاق. به.

(۵۲۵)..... اخرجه مسلم (۱۳۱/۱) عن زهير بن حرب عن عفان. به.

(۵۲۶)..... اخرجه الحاكم (۴۹۹/۱) واحمد (۶۸/۳) وابويعلى وابن حبان كما في الترغيب (۳۹۹/۲) من طريق دراج. به وصححه الحاكم.

۵۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے۔ ان کو ابو توبہ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعید بن زید نے عمرو بن مالک سے ان کو ابوالجوزاء نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق یہ کہیں کہ تم دیکھاوا کرتے ہو۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بعض وہ احادیث جو ذکر کی مجالس کو لازم پکڑنے اور اہل ذکر کی صحبت اختیار کرنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ ان میں بعض حدیث کے متن مذکور ہیں۔

۵۲۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے دو پچھلی احادیث میں۔ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس بن محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ابوشعیب نے ان کو عمر مولیٰ غفرۃ نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ میں۔ ان کو ابوحفص عمر بن محمد جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن مخلد حضرمی نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ نے کہتے کہ میں نے سنا ایوب بن خالد بن صفوان سے ان کو خبر دی جابر بن عبداللہ انصاری نے فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا لوگو بے شک اللہ عزوجل کے لئے (سرایا) گھومنے والی جماعتیں ہیں فرشتوں میں سے ٹھہرتی ہیں اور داخل ہوتی ہیں ذکر کی محافل میں پس چرلیا کرو تم جنت کے باغوں میں۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ جنت کے باغ کہاں ہیں؟ فرمایا کہ وہ محافل ذکر ہے صبح کیا کرو اور شام کیا کرو اللہ کے ذکر میں، اور یاد کیا کرو اس کو اپنے دلوں میں جو شخص چاہے یہ کہ جانے اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے؟ اسے چاہئے کہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کا اس کے نزدیک کیا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ بندے کو اس مقام پر رکھتا ہے جس مقام پر وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں رکھتا ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ ابوعبداللہ کی روایت کے ہیں اور ابومحمد کی روایت میں یہ الفاظ فرماتے ہیں۔

ذکر کی مجالس دھرتی پر۔ اور اس کا مرتبہ اللہ کے نزدیک

۵۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوسعد سعید بن محمد شعیبی نے ان کو خبر دی ابوالحسن علی بن ہارون سمسار حربی نے بغداد میں ان کو خبر دی موسیٰ بن ہارون حمال نے ان کو عبداللہ بن عون خراز نے ان کو ابوعبیدہ حداد نے ان کو محمد بن ثابت نے کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس وقت تم جنت کے باغوں کے ساتھ گذرو تو چرلیا کر۔ لوگوں نے سوال کیا یارسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر کے حلقے اور محافل۔ اسی طرح اس کو بغوی نے ابن عون سے روایت کیا ہے۔

۵۳۰:.....اور ذکر کیا اس روایت کو جس کی ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ابواسحق نے ان کو اغر نے فرمایا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ پر شہادت دیتا

(۵۲۷)..... قال المنذری فی الترغیب (۳۹۹/۲) أخرجه الطبرانی عن ابن عباس ورواه البیهقی عن أبی الجوزاء مرسلاً والحدیث ضعفه المنذری.

(۵۲۸)..... أخرجه ابن أبی الدنیا وأبویعلی والبزار والطبرانی والحاکم (۴۹۴/۱) والبیهقی وقال الحاکم صحیح الإسناد قال المنذری فی الترغیب (۴۰۵/۲) فی أسانیدهم کلها عمر مولی غفرة وبقیة أسانیدهم ثقات مشهورون محتج بهم والحدیث حسن والله أعلم.

(۵۲۹)..... أخرجه الترمذی (۳۵۱۰) من طریق محمد بن ثابت. به.

وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث ثابت عن أنس.

(۵۳۰)..... أخرجه مسلم (۲۰۷۴/۴) من طریق محمد بن جعفر عن شعبة. به.

ہوں ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کوئی جماعت بھی جب اللہ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں اللہ کے فرشتے انہیں احاطہ کر لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور وقار نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان فرشتوں کے سامنے فرماتے ہیں جو فرشتے اس کے پاس ہیں۔ اس روایت کو مسلم نے صحیح میں شعبہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

۵۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ اضافی عظمت والے فرشتے ہیں ہاتھوں سے لکھنے والے راستے میں گھومتے پھرتے ہیں جو ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں وہ جب کسی ایسی جماعت کو پالیتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو وہ پکارتے ہیں (اپنے دیگر ساتھیوں کو بھی) کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آجاؤ۔ فرمایا کہ پھر وہ اہل ذکر کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں آسمان دنیا تک۔ فرمایا کہ۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ انہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ کیا کہتے ہیں میرے بندے؟ فرمایا کہ وہ کہتے ہیں تیری تسبیح۔ تیری تکبیر تیری تحمید، تیری تمجید کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھ رکھا ہے؟ فرمایا کہ وہ جواب دیتے ہیں کہ نہیں انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے اللہ کی قسم ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو وہ کہتے ہیں کہ اگر تیرے بندے تجھے دیکھ لیں تو پھر بہت زیادہ سخت ہوں گے عبادت کرنے میں اور تیری تحمید اور تسبیح کرنے میں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کیا مانگ رہے ہیں مجھ سے۔ فرشتے بتاتے ہیں کہ وہ تیری جنت کا تجھ سے سوال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں انہوں نے جنت کو اللہ کی قسم ہے نہیں دیکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اگر وہ دیکھ لیتے تو جنت کا زیادہ حرص کرنے اور جنت کو زیادہ طلب کرتے۔ اور اس میں بہت بڑی رغبت کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں نہیں انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو بڑی شدت کے ساتھ اس سے بھاگتے اور بڑی شدت کے ساتھ اس سے ڈرتے اب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں آپ لوگوں کو گواہ کرتا ہوں کہ بے شک میں نے انہیں بخش دیا ہے چنانچہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے اے اللہ ان لوگوں میں فلاں آدمی بھی ہے جو ان میں سے نہیں وہ کسی ضرورت کے لئے آیا تھا (اور ان میں بیٹھ گیا تھا) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ایسے اہل محفل ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں کیا جاتا۔

یہ الفاظ میں ابوعبداللہ کی روایت کے سوائے اس کے کہ اس کی روایت سے یہ الفاظ ساقط ہو گئے تھے (بس اب تو پوچھتا ہے کہ کس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جہنم سے۔ اور ابن بشران کی روایت میں بھی وہی ہے۔ اور بخاری نے اس کو صحیح میں قتیبہ سے انہوں نے جریر سے اس کو روایت کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو کتاب الدعوات میں وھیب کی روایت میں سہیل بن ابی صالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور اس میں یہ بات زیادہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے انہیں پناہ دی ہے جس چیز سے وہ پناہ مانگ رہے

(۵۳۱)...... أخرجه البخاري (۸/۱۰۷. ۱۰۸) عن قتيبة بن سعيد عن جرير. به.

وأخرجه مسلم (۴/۲۰۶۹) من طريق بهز عن وهيب عن سهيل. به.

ہیں۔اور میں نے انہیں عطا کر دیا ہے جو کچھ انہوں نے مانگا ہے۔

اور اسی طریق سے مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے۔اور بعض ان روایات میں سے ہے کہ۔فرشتے کہتے ہیں۔اے پروردگار ان میں فلاں گنہگار بندہ بھی ہے۔جو کہ ان کے قریب سے گذر رہا تھا ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کو بھی میں نے بخش دیا ہے یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں کیا جاتا۔

۵۳۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبد محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو مرحوم بن عبدالعزیز عطار نے ان کو ابو نعامہ سعدی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکلے مسجد میں ایک حلقے کی طرف۔اور فرمایا کہ آپ لوگ کس غرض سے بیٹھے ہیں۔بولے ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا واقعی تم اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ بولے اللہ کی قسم ہم صرف اس غرض کے لئے بیٹھے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قسم دی ہے وہ کسی تہمت یا بدگمانی کی بنا پر نہیں تھی۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں میرا شمار کم روایت کرنے والوں میں سے مجھ سے کم کوئی روایت نہیں کرتا۔بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک حلقے کی طرف نکلے اور پوچھا کہ۔کس چیز نے تمہیں بیٹھایا ہے،بولے ہم اس لئے بیٹھے ہیں کہ ہم اللہ عزوجل کا ذکر کریں اس کی حمد کریں اس نعمت پر کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہمارے اوپر آپ کو رسول بنا کر بھیجنے کا احسان فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا واقعی اللہ کی قسم تمہیں صرف اسی غرض نے یہاں بیٹھایا ہے بولے اللہ کی قسم صرف اسی مقصد نے ہمیں یہاں بیٹھایا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو میں نے تمہیں یہ قسم کسی تہمت یا شک کی بنا پر نہیں دی لیکن میرے پاس جبرائیل آیا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے تمہارے ساتھ فخر فرمارہے ہیں۔اس کو مسلم نے صحیح میں ابو بکر بن ابو شیبہ سے اس نے مرحوم سے روایت کیا ہے۔

۵۳۳:.....ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن ابی خلف صوفی اسفرائینی نے ان کو ابو بکر محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شداد بن سعید ابوطلحہ راسبی نے ان کو ابوالوارع جابر بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن مغفل نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔

کوئی جماعت جب کسی محفل میں جمع ہوتی ہے پھر وہ اللہ کا ذکر کئے بغیر مجلس برخاست کر لیتے ہیں قیامت کے دن یہ مجلس ان پر حسرت وافسوس کا سبب ہوگی۔

۵۳۴:.....اور اسی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کوئی قوم یا جماعت جب اللہ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اٹھو تمہیں بخش دیا گیا ہے اور تمہاری خطائیں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں۔

۵۳۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مدینی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

رب تعالیٰ فرمائیں گے قیامت کے دن عنقریب اہل قیامت جان لیں گے کہ اہل کرم کون ہیں؟ پوچھا گیا کہ اہل کرم کون ہیں؟ اے اللہ کے

---

(۵۳۲)..... أخرجه مسلم (۲۰۷۵/۴) عن ابی بکر بن أبی شیبة عن مرحوم. به.

(۵۳۳)..... قال الهیثمی فی المجمع (۸۰/۱۰) رواه الطبرانی فی الأوسط والکبیر ورجالهم رجال الصحیح.

(۵۳۵)..... أخرجه أحمد (۷۶/۳) من طریق ابن لهیعة عن دراج. به.

رسول۔فرمایا کہ مساجد میں ذکر کی مجالس۔
شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ۔اس سلسلہ کی بعض احادیث وہ ہیں جو گھر کی آبادی کے ذکر کے ساتھ آئی ہیں یعنی اللہ کے ذکر کے ساتھ گھر کا آباد ہونا۔پھر شیخ نے مندرجہ ذیل حدیث ذکر فرمائی ہے۔

۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو برید بن عبداللہ نے ان کو ان کے دادا ابو بردہ نے ان کو حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اس کی مثال جس میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا مثال زندہ اور مردہ کی ہے بخاری اور مسلم نے اس کو صحیح میں محمد بن علآء سے اس نے ابواسامہ سے روایت کیا ہے۔

ذکر کرنے والے پر پہاڑ خوش ہوتے ہیں

۵۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون سے ان کو ابو العمیش نے ان کو عون نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو آواز دیتا ہے اس کے نام کے ساتھ اے فلانے کیا آج تیرے ساتھ کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا گذرا ہے۔یہ اللہ کے ذکر سے خوشی کا اظہار کرنے کے لئے کہتا ہے۔

۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن قطانی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مسعر نے عبداللہ بن واصل سے اس نے عون سے کہتے ہیں کہ عبداللہ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو آواز دے کر کہتا ہے اے فلانے کیا تیرے پاس آج کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا گذرا ہے وہ کہتا ہے جی ہاں خوش ہو جاتا ہے پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت:

لقد جئتم شيئاً اداً، تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هداً (مریم۹۰)

البتہ تحقیق لائے ہو تم لوگ جھوٹی شے جس سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین چر جائے اور پہاڑ گر پڑیں کیا جھوٹ کو سنتے ہیں اور خیر کو نہیں سنتے؟

ذکر کے بغیر انسان شیطان سے نجات نہیں پا سکتا

ذکر کے فوائد کے بعض وہ احادیث ہیں جن میں شیطان سے بچنے کا تذکرہ ہے۔روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کی طرف وحی بھیجی۔پانچ کلمات کے ساتھ کہ ان کے ساتھ عمل کرے اور بنی اسرائیل کو حکم دے کہ وہ بھی ان کے ساتھ عمل کریں پھر انہوں نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرمایا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے کا اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی کو تیزی کے ساتھ پیچھے سے اس کا دشمن تلاش کر رہا ہو اور وہ کسی مضبوط قلعے میں پناہ لے کر اپنے آپ کو محفوظ کر لے۔ اسی طرح بندہ مؤمن شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر ذکر کے ساتھ۔

۵۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو ابان بن یزید نے ان

---

(۵۳۶)...... اخرجه البخاري (۱۱/۲۱۰ فتح) ومسلم (۱/۵۳۹) عن محمد بن العلاء عن ابی اسامة. به.

(۵۳۷)......اخرجه ابونعيم في الحلية (۴/۲۴۲) من طريق مسعر عن عون بن عبدالله ولم يذكر عبدالله بن مسعود.

(۵۳۸)...... اخرجه ابونعيم في الحلية (۴/۲۴۲) من طريق مسعر عن عون بن عبدالله ولم يذكر عبدالله بن مسعود.

کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو حارث اشعری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور ہم نے اس طویل روایت کو کتاب الدعوات میں اس کے اصول سمیت روایت کیا ہے۔

۵۴۰:.....اور شیخ حلیمی نے وہ حدیث بھی ذکر کی ہے جس کی ہمیں ابوالحسن علی بن محمد فقری نے خبر دی ہے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو عدی بن ابوعلی نے ان کو زیادہ نمیری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان نے اپنی تھوتھنی ابن آدم کے قلب پر رکھی ہوئی ہے جب وہ ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے کو چھپ جاتا ہے اور جب وہ بھول جاتا ہے تو اس کی دل کو وہ لقمہ بنالیتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی سلسلہ کی وہ احادیث بھی ہیں جس میں یہ مضمون آیا ہے کہ جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس محفل سے الگ ہو جانا چاہئے۔ لہٰذا انہوں نے اس حدیث کا متن ذکر کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

غیر ذکر کی محفل مردار خوروں جیسی ہے

۵۴۱:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں مگر اللہ کا ذکر نہیں کرتے اسی محفل میں وہ ایسی ہوتے ہیں جیسے کہ مرے ہوئے گدھے کی لاش سے (کھا کھا کر) اٹھ گئے ہیں اور وہ محفل قیامت کے دن ان پر حسرت وافسوس ہوگی۔ اس کو اعمش نے ابوصالح سے روایت کیا ہے۔

بغیر ذکر کی محفل باعث افسوس ہوگی

۵۴۲:..... جیسے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو عبثر بن قاسم نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے فرماتے ہیں جو لوگ کسی محفل میں بیٹھتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے سے قبل مجلس سے اٹھ جاتے ہیں، وہ مجلس ان پر حسرت وافسوس ہوگی۔

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اس سلسلہ کی وہ احادیث بھی ہیں جن میں ہر لیٹنے میں ذکر کرنا اور چلنے میں ذکر کرنا اور ہر پتھر کے پاس اور ہر درخت کے پاس اور جھونپڑی کے پاس ذکر کرنا مذکور ہے۔

۵۴۳:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص لیٹتا ہے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر نہیں کرتا۔ اس پر قیامت کے دن ہلاکت ہوگی۔ اور جو شخص کسی محفل میں بیٹھتا ہے مگر اس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا مگر قیامت کے دن اس پر وبال ہوگا۔ اور جو شخص کسی چلنے کی جگہ پر چلتا ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس پر وبال ہوگا قیامت کے دن۔

(۵۳۹)..... اخرجه الحاكم (۱/ ۴۲۱، ۴۲۲) من طريق أبي داود. به وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۵۴۰)..... قال الهيثمي في المجمع (۷/ ۱۴۹) رواه أبويعلى وفيه عدى بن أبي عمارة وهو ضعيف.

(۵۴۱)..... اخرجه احمد (۲/ ۵۲۷) من طريق سهيل. به

(۵۴۳)..... اخرجه ابوداود (۴۸۵۶) من طريق محمد بن عجلان. به.

۵۴۴:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن سہل نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن عجلان نے عاصم نہیں جانتا کہ اس کے والد سے اس نے روایت کی ہے مقبری سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی لیٹنے کی جگہ پر لیٹا مگر اس نے اس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا قیامت کے دن اس پر باعث گھبراہٹ ہوگی اور جو شخص کسی بیٹھنے کے مقام پر بیٹھا مگر اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا مگر قیامت کے دن وہ نشست اس پر پریشانی کا باعث ہوگی۔

اس کو مسیتب بن سعد نے روایت کیا ہے۔

۵۴۵:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھتا ہے جہاں پر اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ محفل قیامت میں اس پر وبال ہوگی جو شخص کسی کھڑا ہونے کی جگہ کھڑا ہوتا ہے جہاں اس نے اللہ کو یاد نہیں کیا مگر اللہ کی طرف سے اس پر وبال ہوگا اور جو شخص کسی لیٹنے کی جگہ پر لیٹنا اور وہاں اللہ کا ذکر نہیں کیا وہ لیٹنا اس پر وبال ہوگا اللہ کی طرف سے۔

۵۴۶:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان نے ان کو ابو عبدالرحمٰن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابواسحٰق مولیٰ عبداللہ بن حارث نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بیٹھتے لوگ کسی محفل میں جہاں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر ان پر وبال ہوتا ہے اور نہیں چلتے لوگ کسی راستے پر جہاں وہ اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر ان پر وہ غفلت وبال ہوتی ہے۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عثمان بن عمر نے ابن ابی ذئب سے زیادہ مکمل اس سے متن کے اعتبار سے۔

۵۴۷:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعید ابن ابی عمرو نے ان کو ابوالعباس رضی اللہ عنہ نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اسامہ نے ان کو سعید مقبری نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے سفر کا ارادہ کیا ہے آپ نے اسے فرمایا میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور ہر او نچائی پر تکبیر کہنے کی (ہر چڑھائی پر) جب وہ شخص مل کر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللھم ازوله الارض وھون علیه السفر

اے اللہ اس کے لئے زمین کو سمیٹ دے اور سکیڑ دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔

۵۴۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو منصور نے ان کو ولید بن ابی ثور نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ایک آدمی سے ان کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف (عامل بنا کر بھیجا) اور اسے فرمایا۔ اللہ کی عبادت کرتے رہنا اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرنا۔ اور عمل اللہ کے لئے کرنا ایسے جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور اللہ کا ذکر کرنا (اللہ کو یاد کرنا) ہر حجر اور ہر شجر کے پاس۔ اگر آپ خلوت میں کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اس کے پیچھے خلوت میں ہی کوئی

(۵۴۶)۔۔۔۔ أخرجه أحمد (۲/۴۳۲) من طريق يحيى بن أبي ذئب به

(۵۴۷)۔۔۔۔ أخرجه ابن ماجة (۲۷۷۱) وأحمد (۲/۳۲۵) والحاكم في المستدرك (۱/۴۴۵، ۲/۹۸) من طريق أسامة بن زيد به وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۵۴۸)۔۔۔۔ حديث أبي رزين أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱/۳۶۶)

نیکی کریں۔اور اگر آپ خلوت میں اور ظاہراً کوئی گناہ کر بیٹھیں تو اس کے پیچھے ظاہر اور اعلانیہ کوئی نیکی کریں۔اللہ کی نافرمانی سے بچیں اور اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچائیں۔راوی نے آگے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

خلوت میں کثرت سے ذکر کرنا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔اس سلسلہ میں سے ذکر فی الخلوت ہے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورزین سے فرمایا تھا۔
اے ابورزین جب تو علیحدہ ہو،خلوت میں ہو تو کثرت سے اللہ کا ذکر کر۔

ذکر قلبی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔غالب یہ ہے (زیادہ تر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ) اس حدیث میں ذکر سے مراد ذکر قلبی ہے اس لئے تاکہ اس کی برکت سے اس سے خلوت میں گناہ نہ ہوسکے جس طرح کا گناہ وہ سب کے سامنے نہیں کرسکتا۔نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔کہ سات قسم کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمت کے سایہ تلے ان کو جگہ دیں گے جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے اس کے سایہ رحمت کے۔پھر راوی نے آگے حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ مفہوم ہے۔
وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کو یاد کر کے رو پڑتا ہے اور اس کی آنکھیں بہنے لگتی ہیں۔

سات خوش قسمت انسان جو قیامت میں عرش الٰہی کے سائے تلے ہوں گے

۵۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو محمد بن عبید بن حساب نے ان کو حماد بن زید نے۔ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو ان کے ماموں خبیب نے ان کو ان کے دادا حفص بن عاصم نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سات شخص ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے سائے میں سائے تلے جگہ دیں گے:

❶.....عادل بادشاہ۔
❷.....وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پیدا ہوا پرورش پائی۔
❸.....وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لٹکا ہوا ہے۔
❹.....وہ دو آدمی جو اللہ کی رضا کے لئے ملتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔
❺.....وہ آدمی جو اللہ کا ذکر کرتا ہے خلوت اختیار کرنے والا یا دل کو غیر اللہ کی محبت سے خالی کرنے والا۔پھر اس کی آنکھیں بہنے لگتی ہیں۔
❻.....وہ آدمی جس کو کوئی عورت جو صاحب حسب نسب بھی ہے اور حسن و جمال بھی،اس کو گناہ کے لئے بلاتی ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔
❼.....اور وہ آدمی جو کوئی صدقہ خیرات کرتا ہے اور اس کو اتنی چھپاتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا کچھ خرچ کیا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو صحیح میں کئی طریقوں سے نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

(۵۴۹)..... اخرجه البخاري (۱/۱۶۸، ۲/۱۳۸، ۸/۱۳۶ و ۲۰۳) و مسلم (۲/۷۱۵)

خلوت میں ذکر کرنا یا جماعت میں ذکر کرنا

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں جماعت میں ذکر کرنا۔

۵۵۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بن علی شیبانی نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق زہری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ کئے جانے والے گمان کے پاس ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ ایسی جماعت میں جو اس کی جماعت سے بہتر ہوتی ہے۔ اور انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا۔

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے صحیح میں ابومعاویہ کی روایت سے نقل کیا ہے اور معاویہ کے علاوہ بھی۔

۵۵۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ جب مجھے یاد کرتا ہے خلوت میں، میں بھی اسے خلوت میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اسے یاد کرتا ہوں اور زیادہ بڑی جماعت میں کرتا ہوں۔

ذکر خفی

(شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا) ذکر کی بحث میں ایک ذکر خفی ہے (آہستہ آہستہ ذکر کرنا) اور وہ دو قسم ہے۔

اول: ذکر فی النفس۔ دل ہی دل میں ذکر کرنا۔ (اس کا ثبوت کتاب اللہ کی واضح آیت یعنی نص صریح میں موجود ہے مترجم)۔

واذكر ربك في نفسك تضرعا وخيفة. (الاعراف ۲۰۵)

ذکر کیجئے۔ یاد کیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے۔

دوم: ذکر باللسان۔ جس کے ساتھ زبان گھومے مگر دوسرا انسان نہ سن سکے صرف ذکر کرنے والا خود ہی سن سکے۔ اس کا اثبات حدیث میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خير الذكر الخفي وخير الرزق مايكفي

بہترین ذکر وہ ہے جو خفی اور آہستہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرے پورا ہو جائے۔

۵۵۲:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین ذکر خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو بقدر ضرورت ہو۔ (یعنی کافی ہو جائے۔)

---

(۵۵۰) أخرجه مسلم (۲۰۶۸/۴) عن ابي معاوية عن الأعمش، (۲۰۶۱/۴) من طريق جرير عن الأعمش

(۵۵۱)..... عزاه في الكنز للبيهقي في الشعب

(۵۵۲)..... أخرجه احمد (۱۸۰/۱ و ۱۸۷) من طريق أسامة. به.

حضرت وکیع نے کہا کہ اسامہ بن زید سے اس نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لبیبہ نے اس سے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۵۵۳:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو خبر دی حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو وکیع نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۵۵۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابو الحسن بن صبیح جوہری نے ان کو ابو القاسم حتینی نے ان کو حمانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے ابن ابی لبیبہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر یعنی بہترین رزق جو پورا ہو جائے اور بہترین ذکر جو آہستہ کیا جائے۔ اور یہ حدیث بھی ذکر کی۔

۵۵۵:.....جو ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن قاسم نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد بن رجاء نے ان کو ابو الحسین غازی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو ابراہیم بن مختار نے ان کو معاویہ نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الذکر الذی لایسمعه الحفظة یزید علی الذکر الذی یسمعه الحفظة سبعین ضعفاً.

وہ ذکر جس کو محافظ فرشتے بھی نہ سن سکیں وہ ستر گونہ فوقیت رکھتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے اس ذکر پر جس کو محافظ فرشتے سنتے ہیں۔

۵۵۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو احمد بن حاتم طویل نے ان کو محمد بن حسن واسطی نے معاویہ بن یحییٰ سے اسی اسناد کے ساتھ اور ذکر کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ نے فرمایا کہ فضیلت دیا جاتا ہے یا فرمایا تھا کہ دوگناہ کیا جاتا ہے وہ ذکر جو آہستہ ہوتا جس کو محافظ فرشتے بھی نہیں سن سکتے۔ اس پر جس کو وہ سن سکتے ہیں ستر گونہ زیادہ۔

اس روایت میں معاویہ بن یحییٰ صدفی کا تفرد ہے۔ اور وہ ضعیف بھی ہے۔

شدت، سختی، مصیبت کے وقت ذکر کرنا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ سلسلہ ذکر میں سے ایک ذکر ہے مصیبت کے وقت۔

اور انہوں نے اس حدیث کا متن ذکر کیا ہے (جو درج ذیل ہے)۔

۵۵۷:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر احمد بن حسین اور ابو سعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد

---

(۵۵۳)..... واخرجه أحمد (۱/۱۷۲) من طریق وکیع. به

(۵۵۵)..... عزاه فی الکنز (۱۷۵۰) للمصنف.

(۵۵۶)..... قال الحافظ فی التقریب (۲/۲۶۱) معاویة بن یحیی الصدفی أبو روح الدمشقی سکن الری ضعیف و ما حدث بالشام أحسن مما حدث بالری روی له الترمذی و ابن ماجة

(۵۵۷)..... عمارة بن زعکرة الکندری أبو عدی الحمصی اصحابی له حدیث.

أخرجه الترمذی (۳۵۸۰) من طریق الولید به مسلم. به وقال الترمذی.

هذا حدیث غریب لانعرفه إلا من هذا الوجه لیس إسناده بالقوی ولا نعرف لعمارة بن زعکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم إلا هذا الحدیث و الواحد.

و معنی قوله وهو ملاق قرنه إنما یعنی عند القتال یعنی أن یذکر الله فی تلک الساعة

بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو اسحٰق طالقانی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابو عائذ عفیر بن معدان نے ان کو ابو دوس یحصبی نے ان کو ابن عائذ نے ان کو عمارہ بن زعکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرا بندہ پورا پورا میرا بندہ وہ ہے جو میرا ذکر کرتا ہے یا مجھے یاد کرتا اگر چہ وہ اپنے حریف اور دشمن سے ٹکرا رہا ہو۔

اور یہ جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ خبردار میرا پورا پورا بندہ وہ ہے جو مجھے یاد کرتا ہے اگر چہ وہ اپنے دشمن سے ٹکرانے والا ہو۔

۵۵۸:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن فرج فراء نے ان کو محمد بن زبرقان نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو ابو بکر اور ضحاک نے دونوں اہل شام میں سے ہیں۔ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا۔

وہ مسجد جس میں اللہ کا ذکر زیادہ ہوتا ہو۔ پھر پوچھا کہ جنازہ کون سی اچھا ہے فرمایا کہ جس میں اللہ کا ذکر زیادہ ہو پھر سوال کیا گیا۔ جہاد کون سا اچھا ہے؟ فرمایا کہ جس میں اللہ کا ذکر زیادہ ہو۔ سوال کیا گیا کہ حج کرنے والا کون اچھا ہے؟ فرمایا جس میں اللہ کا ذکر زیادہ ہو۔ سوال کیا گیا کہ مجاہد کون سا اچھا ہے؟ فرمایا جو اللہ کا ذکر زیادہ کرے۔ سوال کیا گیا کہ بیمار پرسی کرنے والا کون سا اچھا ہے؟ یا واپس لوٹنے والا کون سا اچھا ہے؟ فرمایا جو اللہ کا ذکر زیادہ کرے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر کرنے والے پوری خیر سمیٹ کر لے گئے ہیں۔

طلوع فجر سے طلوع شمس تک اور عصر کے بعد سے غروب سورج تک ذکر کرنا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی سلسلہ ذکر میں ہے طلوع فجر کے بعد سے طلوع شمس تک ذکر کرنا اور عصر کے بعد سے مغرب تک ذکر کرنا۔

۵۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے ان کو اعمش نے کہتے ہیں لوگوں نے قصوں کے بارے میں اختلاف کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصہ بیان کرتے تھے؟ حضرت انس نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کے ساتھ بھیجے گئے تھے لیکن میں نے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ البتہ اگر میں نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کروں تو یہ بات مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ اور البتہ اگر میں لوگوں کے ساتھ مل کر نماز عصر کے بعد سے سورج کے غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کروں تو یہ بات مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

۵۶۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے ان کو حدیث بیان عمرو بن سعد نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ البتہ اگر میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاؤں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک تو یہ بات ان سب سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوا ہوگا۔ اور البتہ اگر میں ان لوگوں کے ساتھ عصر کے بعد سے مغرب تک بیٹھ جاؤں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ غلام افراد کو آزاد کر دوں جن میں سے ہر ایک کی دیت اور خون بہا بارہ ہزار ہو۔

۵۶۱:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ۔ دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو ابو ظفر نے ان کو موسیٰ بن خلف نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا البتہ اگر میں ان لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز سے طلوع آفتاب تک بیٹھ جاؤں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کراؤں ۔ اور البتہ اگر میں بیٹھ جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں نماز عصر سے غروب آفتاب تک تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار کو آزاد کراؤں ۔

۵۶۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے وہ عباس بن فضل ہیں ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن خلف نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس نے ان کو یزید رقاشی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ اگر میں بیٹھ جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں صبح کی نماز سے طلوع سورج تک یہ زیادہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ان تمام لوگوں سے جن پر سورج طلوع ہوگا ۔ اور البتہ اگر میں بیٹھ جاؤں ان لوگوں سے کے ساتھ جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں نماز عصر سے مغرب تک تو مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ آدمیوں کو آزاد کراؤں جن میں سے ہر جوان کی دیت بارہ ہزار ہو۔

۵۶۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو حسن ربیع نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو معلیٰ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص عصر کی نماز پڑھے اس کے بعد بیٹھ جائے اور نیکی لکھوائے یہاں تک کہ شام ہو جائے یا یوں فرمایا تھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے (شک ہے) یہ عمل افضل ہوگا اس سے کہ اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ افراد کو غلامی سے آزادی دلوائے ۔ اور صائغ کی روایت میں ہے ۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے ۔ اس کو شک نہیں ہے۔

۵۶۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابی ایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن میسرہ نے اس نے سنا کر دوس سے انہوں نے سنا ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے اہل بدر سے کہتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔

البتہ اگر میں اس مجلس میں بیٹھ جاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں چار گردنیں آزاد کرادوں ۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کون سی مجلس آپ مراد لے رہے ہیں ۔ فرمایا کہ ذکر کی مجلس۔

غافل لوگوں میں ذکر کرنا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ اس سلسلہ ذکر میں سے ایک غافل لوگوں کے درمیان ذکر کرنا ہے۔

۵۶۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ

---

(۵۶۱)۔۔۔۔ أخرجه أبوداود (۳۶۶۷) من طريق عبدالسلام بن مطهر أبوظفر . به.

(۵۶۲)۔۔۔۔ أخرجه البيهقي في السنن (۴۹/۸) من طريق قتادة ويزيد عن أنس.

(۵۶۳)۔۔۔۔ أخرجه أحمد (۲۶۲/۳) عن حسن بن ربيع . به.

(۵۶۴)۔۔۔۔ أخرجه أحمد (۳۶۶/۵) من طريق شعبة . به.

بن عبدالجبار نے سب کہتے ہیں ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو یحییٰ بن سلیم طائفی نے انہوں نے سنا عمران بن مسلم سے اور عباد بن کثیر سے دونوں کو خبر دی عبداللہ بن دینار نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے جو میدان جہاد سے بھاگ جانے والوں کے قائمقام لڑتا ہے۔ اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ہرے بھرے درخت کی سی ہے جو ان درختوں کے درمیان میں ہو جو سخت سردی سے چل کر سوکھ چکے ہوں۔ قد تحات استعمال کیا اور اس کا مفہوم یعنی من الضریب بیان کیا ہے۔

یحییٰ بن سلیم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ضریب سے برد شدید۔ سخت ٹھنڈ اور سخت سردی مراد لی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ کہ غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا (وہ خوش قسمت ہے جس کے لئے) ہر بولنے والے اور ہر گونگے کی تعداد کے برابر مغفرت کی جاتی ہے یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل فصیح و اعجمی کے الفاظ استعمال فرماتے۔ پھر فرمایا کہ فصیح سے مراد اولاد آدم ہیں اور اعجمی سے مراد چوپائے جانور ہیں اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیتے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درست لفظ یہی ضریب ہے۔ صفار کی کتاب میں یہی لکھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ لوگوں نے اس میں اضافہ کیا ہے اور ہماری روایت میں یہ الفاظ نہیں ہے اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا، تاریک اور اندھیرے گھر میں چراغ کی مثل ہے۔

۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو، ابوسعید محمد بن شاذان نے، ان کو محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ نے، ان کو یحییٰ بن سلیم نے، پھر اس نے اسی اسناد اور اسی متن کو ذکر کیا ہے اور یہی اضافہ بھی ذکر کیا ہے اور کہا کہ:

قد تحات من الکبر

جو سوکھ چکے ہوں کبر و غرور سے۔

۵۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو فضل بن عباس نے، ان کو ھشام نے اور وہ ابن عبیداللہ حنظلی رازی سے، کہتے ہیں کہ میں نے حدیث پڑھی تھی محمد کے سامنے اور وہ ابن مسلم طائفی ہے، اس نے علاء بن کثیر سے، اس نے محمد بن عجلان سے، اس نے سلمہ بن کھیل سے، اس نے عبداللہ بن عمر سے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے میدان جہاد سے فرار ہونے والوں کی طرف سے لڑنے والا اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسے ہے جیسے اندھیرے گھر

---

(۵۶۵)...... اخرجه المصنف من طريق حسن بن عرفة في جزئه (۴۵) عن يحيى بن سليم الطائفي. به.

(۱) في المطبوعة مانصه:

آخر الجزء السادس يتلوه إن شاء الله في السابع أنا أبوطاهر الفقيه أنا أبوبكر محمد بن الحسين القطان ثنا الفضل بن العباس حديث عبدالله بن عمر عن الغافلين

الجزء السابع من كتاب الجامع لشعب الإيمان

بسم الله الرحمن الرحيم

اخبرنا الشيخ الإمام العلم الحافظ بهاء الدين أبومحمد القاسم بن الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن الشافعي رحمه الله قال: أنبأنا الشيخان الإمام أبوعبدالله محمد بن الفضل بن أحمد الصاعي وأبوالقاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامي قالا أنا أبوبكر احمد

اخبرنا أبي رحمه الله وأبوالحسن علي بن سليمان المرادي الحافظان قالا: أنا أبوالقاسم الشحامي قال: أخبرنا أبوبكر احمد بن الحسين البيهقي الحافظ رضي الله عنه.

میں چراغ ہوتا ہے اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے ٹھکانے سے اسے آگاہی کروا دیتا ہے اور اس کے بعد اس کو عذاب نہیں دے گا اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے لئے اجر ہوتا ہے۔ ہر بولنے والے اور ہر نہ بولنے والے کی تعداد کے مطابق اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسی نظر شفقت ڈالے گا کہ اس کے بعد اس کو کبھی بھی عذاب نہیں دے گا اور بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والے (کے جسم پر جتنے بال ہیں) کے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور ہوگا اور وہ اللہ سے ملے گا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایسے ہی اس کو لکھا ہوا پایا تھا کہ سلمہ اور ابن عمر کے درمیان کسی دوسرے راوی کا نام تھا۔ لہذا یہ راویت منقطع ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۵۶۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے مبارک بن سعید بن مسروق سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمرو بن قیس سے وہ حسن سے انہوں نے کہا کہ جس نے اللہ کا ذکر کیا بازار میں اس کے لئے اتنا اجر ہوگا جتنا بولنے اور نہ بولنے والی مخلوق بازار میں ہوگی۔ (لفظ فصیح اور اعجم استعمال فرمایا) مبارک فرماتے ہیں کہ فصیح سے مراد انسان ہیں اور اعجم سے مراد جانور ہیں۔

ابوعبید نے کہا ہر وہ جو بولنے پر قدرت نہ رکھے وہ اعجم ہے مستعجم ہے۔

۵۶۹:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابوبکر نے کہتے کہ میں نے سنا یحییٰ بن ابوکثیر سے فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی سے کہ تو ہمیشہ نماز پڑھنے والا فرمانبرداری کرنے والا ہوگا۔ جب تک تو اللہ کا ذکر کرتا ہے کھڑے، ہو کر یا بیٹھ کر یا اپنی بازار میں یا اپنی مجلس میں یا تو جہاں کہیں بھی ہو۔

۵۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ اور محمد ابن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں کہ ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو محمد بن اسحاق نے، ان کو یعلیٰ بن عبید نے، ان کو اجلح نے، ان کو ابن ابی ھذیل نے، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ بازار میں بھی اس کا ذکر ہو اور یہ اہل بازار کے شور اور غفلت کی وجہ سے ہے اور میں بازار میں آتا ہوں، حالانکہ میری وہاں کوئی حاجت نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔

۵۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل القطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے، ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے حدیج بن صوفی حمیری نے اہل مصر میں سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: غفلت تین چیزوں میں ہوتی ہے:

❶..... اللہ کے ذکر سے غافل ہونا۔

❷..... صبح کی نماز سے طلوع آفتاب تک۔

❸..... یہ کہ انسان اپنے آپ سے قرضہ میں غفلت برتے، یہاں تک کہ وہ اس پر سوار ہو جائے، حاوی ہو جائے۔

سوال کرنے اور اللہ سے مانگنے سے اللہ کے ذکر کے ساتھ مشغول ہونا

۵۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو سلیمان بن محمد بن ناجیہ مدینی نے، ان کو ابوعمرو احمد بن مبارک مستملی نے، ان کو محمد بن یحییٰ

(۵۷۱)..... أخرجه الطبراني في الكبير (كما في المجمع ۱۲۸/۴) وفيه حديج بن صومي قال الهيثمي مستور وبقية رجاله ثقات

تنبيه: الحديث عند الطبراني والديلمي (۴۳۲۷) والأصبهاني في الترغيب في الترغيب (۱۳۵۵) من حديث (عبدالله بن عمرو) بدلاً من (عبدالله بن عمر)

نے، انکوعثمان بن زمر نے، ان کوصفوان بن ابوالصہباء نے، ان کوبکیر بن عتیق نے، ان کوسالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کو میرا ذکر مصروف ومشغول کردے مجھ سے سوال کرنے اور مانگنے سے میں اسے عطا کرتا ہوں اس سے بھی بہتر جو میں مانگنے والوں کو عطا کرتا ہوں۔

اور بخاری نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ضرار سے اس نے صفوان سے تاریخ میں۔

۵۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو خبر دی عبداللہ بن سعد نے، ان کو حسین بن احمد بن حفص نیساپوری نے، ان کو محمد بن رافع نے، ان کو ابوسفیان حمیری نے، ان کو ضحاک بن حمرہ نے، ان کو یزید بن خمیر نے حضرت جابر بن عبداللہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو میرا ذکر مجھ سے مانگنے اور طلب کرنے سے مشغول ومصروف کردے میں اسے مانگنے والوں سے بہتر اور افضل عطا کرتا ہوں۔

۵۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران، ان کو حسین بن صفوان بردعی نے، ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے، ان کو خلف بن ھشام نے، ان کو ابوالاحوص نے، ان کو منصور نے ان کو مالک بن حارث نے، وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کو میرا ذکر مجھ سے سوال کرنے سے مصروف کردے، میں اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا یا بہتر عطا کرتا ہوں۔

۵۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو حسن بن محمد فسوی نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حسین بن حسن مروزی نے، وہ مکہ میں قیام پذیر ہوگئے تھے اور وہیں ان کا انتقال ہوگیا۔

کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی تشریح وتفسیر پوچھی کہ زیادہ تر میری اور دیگر انبیاء کی عرفہ میں دعا یہ رہی:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئی قدیر

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اسی کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(سفیان بن عیینہ نے جواب دیا) کہ یہ ذکر ہے اس میں دعا نہیں ہے۔

سفیان نے فرمایا کہ تم نے حدیث منصور مالک بن حارث سے سنی ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہی اس کی تفسیر ہے۔ پھر کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ کیا کہا تھا امیہ بن صلت نے؟ جب وہ ابن جدعان کے پاس آئے اپنا عطیہ ومشاہرہ مانگ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ نہیں جانتا۔ فرمایا کہ جب وہ ان کے پاس آئے تو یہ کہا تھا:

اذکر حاجتی ام قد کفانی

حباء ک ان شیمتک الحیاء

اذا اثنی علیک المرء یومًا

---

(۵۷۲)...... أخرجه ابن عبدالبر في التمهيد (۶/۴۵، ۴۶) من طريق صفوان بن أبي الصهباء. به.

(۵۷۳)...... أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۳۳۷) وعزاه الزبيدي في الإتحاف (۵/۷) للمصنف في السنن وهو في الشعب كما ترى.

(۵۷۴، ۵۷۵)...... انظر التمهيد لابن عبدالبر (۶/۴۴) وقد وقع البيت الثاني لابن أبي الصلت مقلوباً فجاء هكذا.

كفاه من تعرضك الثناء : إذا أثنى عليك المرء يوماً

كفاه من تعرضك الثناء

میں اپنی حاجت ذکر کروں یا نہ کروں مجھے آپ کی بخشش کافی ہے۔ (اس لئے کہ) عطیہ اور بخشش آپ کی فطری عادت ہے۔ جس وقت کسی دن کوئی آدمی تیری تعریف کرے تیری توجہ اور نظر کرم کے لئے تعریف کرنا اس کے لئے کافی ہے۔

سفیان نے کہا کہ یہ تو مخلوق کا حال ہے کہ جب وہ جود وسخاء کی طرف نسبت دے جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ہمیں آپ کی توجہ فرمائی کے لئے آپ کی تعریف ہی کافی ہے۔ یہاں تک کہ آپ ہماری حاجت پوری فرمادیتے ہیں۔ پھر کیا خیال ہے آپ کا خالق حقیقی کے بارے میں؟ (یعنی جب مالک حقیقی کی تعریف کی جائے تو کیا وہ ہماری حاجت سے واقف ہونے کے باوجود پوری نہیں فرمائیں گے بلکہ وہ تو بطریق اولیٰ حاجت پوری فرمادیں گے۔ سوال کرنے اور مانگنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔) یہی مطلب ہے اس حدیث کا کہ جو شخص میرے ذکر میں مشغول ہو کر سوال نہیں کرتا میں اس کو مانگنے والے سے بہتر دیتا ہوں۔ (مترجم)

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو چیز اس سب کچھ کو تقویت دیتی ہے وہ ہے جو روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذکر اللہ کی کثرت کرتا ہے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کونسا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا وہ یہ ہے کہ آپ اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں استعمال کریں۔

۵۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسین نے، دونوں کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حمید بن عیاش املی نے (یہ ثقہ ہے) ان کو مؤمل بن اسماعیل نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کو چن لیا ہے۔ پسند فرمایا ہے۔ منتخب کرلیا ہے۔ جو شخص پڑھے سبحان اللہ اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی بیس غلطیاں مٹادی جاتی ہیں۔ اور جو شخص یہ پڑھے الحمد للہ ...... یہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔ اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور اس سے تیس غلطیاں مٹادی جاتی ہیں اور جو شخص رات کتاب اللہ کی دس آیات پڑھ لیا کرے، غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے اور جو شخص رات ایک سو آیات پڑھ لیا کرے فرمانبرداری کرنے والوں کو لکھا جائے گا۔

سہیل نے فرمایا کہ مجھے میرے بھائی نے خبر دی ہے میرے والد سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکور حدیث کی مثل مگر اس نے یہ الفاظ زیادہ کہے ہیں: جو شخص اللہ کے ذکر کی کثرت کرے وہ منافقت سے بری ہو جاتا ہے۔

۵۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابی الدنیا نے، ان کو عطا بن جعد نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو سہیل بن ابو صالح نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو کعب نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کا ذکر زیادہ کرے وہ نفاق سے پاک ہو جاتا ہے۔ کہا گیا کہ روایت کی گئی ہے حماد سے سہیل بن ابو صالح سے ان کے والد سے ابی السلیل سے، کعب سے اور وہ زیادہ صحیح ہے مؤمل کی روایت سے۔ واللہ اعلم۔

۵۷۸:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو ھشام بن علی نے، ان کو عبد اللہ بن رجاء نے، ان کو سعید

(۵۷۶)...... رواه ابن عبدالبر في التمهيد (۴۷/۶) من طريق أبي صالح الحنفي عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة وصححه الحاكم في المستدرك (۵۱۲/۱) ووافقه الذهبي.

وانظر أحمد (۳۰۲/۲ و ۳۱۰)، وابن أبي شيبة (۴۲۸/۱۰)

نے، ان کو موسیٰ نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا اس آدمی سے جس نے مجھ سے حدیث بیان کی ایاس جہنی سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا ایمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

تو اللہ کے لئے پسند کر اور اللہ کے لئے ناپسند کر اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں استعمال کر۔ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی اس کے ساتھ اور کیا کیا کروں؟ فرمایا تو لوگوں کے لئے وہی پسند کر جو اپنے لئے تو پسند کرتا ہے اور لوگوں کے لئے تو وہی ناپسند کر جو اپنے لئے تو ناپسند کرتا ہے اور خیر کی اور اچھی بات کہہ یا تو خاموش رہ سوائے اس کے نہیں کہ جہنم میں اوندھا ڈالا جائے گا۔ جو شخص دنیا میں روندھا کیا گیا اپنی زبان کے ساتھ (یعنی جس نے زبان کو غلط اور بے جا استعمال کیا)۔

۵۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن عبد اللہ بیہقی نے، ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے، ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے، ان کو حمید بن زنجویہ نے، ان کو ابو الاسود نے، ان کو ابن لھیعہ نے، ان کو زبان بن فائد نے، ان کو سہیل بن معاذ بن انس نے، ان کو ان کے والد نے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا افضل ایمان کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو محبت کرے تو اللہ کے لئے بغض کرے تو اللہ کے لئے اور لوگوں کے لئے وہی کام کر جو اپنے لئے پسند کرے اور ان کے لئے اسی کام کو ناپسند کر جو اپنے لئے ناپسند کرے اور یہ کہ خیر کی بات کہہ ورنہ چپ رہ۔

۵۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق نے، ان کو سعید بن ابو مریم نے، ان کو ابو لھیعہ نے، ان کو حارث بن یزید نے، ان کو علی بن رباح نے عقبہ بن عامر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی سے کہا جسے ذوالبجادین کہتے تھے۔ بے شک وہ نرم دل بہت دعا کرنے و آہ وزاری کرنے والا ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ قرآن اور دعا کے ساتھ ذکر اللہ کی کثرت کرتا تھا۔

(انه اواه) و ذالک انه کان یکثر ذکر الله بالقرن و الدعآء

(یہ روایت ثبوت ہے اس بات کا کہ تلاوت قرآن اور دعا کرنا ذکر اللہ ہے صرف زبان سے اسم الٰہی کا ورد یا صرف یاد رکھنا ہی ذکر نہیں۔ مترجم)

۵۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحٰق نے، ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو ابو احمد بن عبد الوھاب نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو ھشام بن سعد نے، ان کو زید بن اسلم نے، کہتے ہیں کہ ابن ادرع نے کہا: میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ کے فرائض انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑا میں آپ کے ساتھ چل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو نماز پڑھ رہا تھا مگر اونچی آواز کے ساتھ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ یہ دکھاوا کرنے والا ہو۔ ابن ادرع کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازی آدمی ہے، نماز پڑھ رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ نہیں جان سکتے غالباً کہنے کے ساتھ اس معاملے کو۔

---

(۵۷۸)..... عزاه في الكنز (۱۳۹۰) لابن منده و أبو نعيم وقال أبو نعيم (أياس بن سهل الجهني) ذكره بعض المتأخرين في الصحابة وهو فيما أراه من التابعين.

(۵۷۹)..... أخرجه أحمد (۲۴۷/۵) من طريق ابن لهيعة. به وقال ابن حجر في التقريب (۳۳۸/۱).
سهل بن معاذ بن أنس الجهني لابأس به إلا في روايات زبان عنه.

(۵۸۰)..... قال الهيثمي في المجمع (۳۶۹/۹) رواه أحمد والطبراني وإسنادهما حسن.

پھر آپ دوسری رات باہر آئے۔ مجھے حفاظت کرتے پایا۔ میرا ہاتھ پکڑا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہولیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے آدمی کے ساتھ گذرے جو اونچی آواز میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ابن ادرع کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہے کہ یہ آدمی ریاکار ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ نرم دل اللہ کے آگے عاجزی کرنے والا ہے۔ ابن ادرع کہتا ہے کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ کون آدمی ہے۔ تو معلوم ہوا وہ عبداللہ ذوالنجادین ہے۔ (نون کے ساتھ)۔ ابواحمد نے کہا کہ وہ ذوالبجادین تھا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

یہ نام اس کا اس لئے پڑ گیا تھا کہ جب وہ مسلمان ہوا تھا تو اس کے کپڑے نوچ کر اتروا لئے گئے تھے تو اس کی ماں نے اس کو ایک دھاری دار کپڑا یا چادر دی تھی جو بالوں سے بنی ہوئی تھی۔ اس نے اسے دو حصوں میں کاٹ لیا تھا۔ ایک حصہ کو بطور تہبند استعمال کیا کرتا تھا اور دوسرے کو اوپر اوڑھ لیا کرتا تھا۔

اس حدیث کی اسناد مرسل ہے۔

۵۸۲:.....اور تحقیق ہمیں اسی کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو محمد بن غالب نے، ان کو عمر بن عبدالوھاب ریاحی نے، ان کو طلحہ بن یحییٰ نے، ان کو ھشام بن سعد نے، ان کو زید بن اسلم نے، ان کو سلمہ بن اکوع نے، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتا تھا۔ ایک رات..... پھر اسی حدیث کا مفہوم ذکر کیا اور اس حدیث کے آخر میں ہے..... پس یکایک وہ عبداللہ ذونجادین تھا۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اور یہ کوئی شئی نہیں ہے۔ اور صحیح روایت جعفر بن عون کی ہے۔

۵۸۳:.....ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی مؤذن نے، ان کو ابوبکر بن خسب نے، ان کو محمد بن اسماعیل ترمذی نے، ان کو ایوب بن سلیمان نے، ان کو ابوبکر بن ابی اویس نے، ان کو سلیمان بن بلال نے، ان کو ابوعبدالعزیز ربذی نے، ان کو سعید بن ابوسعید نے، ان کو ادرع اسلمی نے، کہتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے آیا۔ پس یکایک عبداللہ ذوالبجادین (پرنظر پڑی) مسجد میں اونچی آواز کے ساتھ قراءت کر رہا تھا۔ مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر باہر آئے۔ میں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر قربان، کیا یہ شخص دکھاوا کرتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ، یہ تو عبداللہ ذوالبجادین ہے۔

ابن ادرع کہتے ہیں کہ پھر اس کا مدینہ میں انتقال ہو گیا۔ جب اس کی میت اٹھائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نرمی کرو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس پر نرمی فرمائے۔

پھر اس کی قبر کھودی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی قبر کشادہ کرو، اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی فرمائے۔

بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ غمگین ہوئے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

---

(۵۸۱)..... أخرجه أحمد (۳۳۷/۴) من طريق هشام بن سعد. به.

ولكن عند أحمد (ابن الأدرع) بدلاً من (ابن الأكوع)

وقال الذهبي في التجريد (۲۱۲/۲) ابن الأدرع اسمه سلمة أو محجن.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۶۹/۹) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح

۵۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے، ان کو احمد بن حازم نے، ان کو ابوغرزہ نے، ان کو فضل بن دکین نے، کہتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن نے، ان کو ابوبکر حسن کارزی نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو محمد بن مسلم نے، ان کو عمر بن دینار نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ ابوعبداللہ کی روایت میں ہے ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن دینار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے قبرستان میں آگ دیکھی (روشنی) قبرستان میں آئے تو کیا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں موجود ہیں اور فرما رہے ہیں:

مجھے پکڑاؤ مجھے دو اپنے ساتھی کو، کیونکہ یہ نرم دل، دعا میں آہ وزاری کرنے والا انسان تھا۔ جو کہ ذکر کرتے ہوئے اپنی آواز اونچی کرلیا کرتا تھا۔

۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے، ان کو اسحاق بن منصور سلولی نے، ان کو محمد بن مسلم طائفی نے، ان کو عمرو بن دینار نے، ان کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی تھا ذکر کرتے ہوئے اپنی آواز اونچی کرلیتا تھا۔ ایک آدمی نے کہا اگر یہ اپنی آواز پست کرلیتا تو بہتر ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ کی بارگاہ میں آہ وبکا کرنے والا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس کا انتقال ہوگیا تو کسی آدمی نے قبرستان میں اس کی قبر میں آگ دیکھی۔ لہٰذا اس کے قریب آیا تو یکا یک وہاں اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں (دفن اپنے ہاتھ سے خود کروا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں) آؤ اپنے ساتھی کے پاس (یعنی دفن میں شامل ہو) یالاؤ اپنے ساتھی کو (گویا آپ اس کی قبر میں اتر کر خود نیچے رکھوا رہے تھے) جبکہ وہ ایسا آدمی تھا جو زور زور سے ذکر کرتا تھا۔ قبر میں آگ کے الفاظ آئے ہیں اس کا غلط مطلب نہ سمجھا جائے۔ بلکہ جیسے گزشتہ روایت میں گذرا ہے کہ قبرستان میں آگ دیکھی۔ پھر آگ سے مراد روشنی مراد ہے یا واقعی آگ جلائی تھی تو وہ بھی روشنی کے لئے دفن کرنے والوں نے جلائی تھی قبر میں روشنی کے لئے۔ (مترجم)

اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کرتا تھا اور اپنی دعا میں یوں کہتا تھا: اُوہ......اُوہ......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص اوّاہ ہے۔ یعنی اللہ کے آگے عاجزی کرتا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نکلا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں موجود ہیں اور اسی آدمی کو دفن کروا رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چراغ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی چراغ کو قبر میں دیکھنے کے لئے اندر کیا ہوگا اور قبر میں روشنی نظر آئی تو کسی راوی نے قبرستان میں آگ، کسی نے قبر میں آگ اور کسی نے واضح طور پر چراغ کے ساتھ تعبیر کیا۔ جس سے آنے والے لوگوں کے ظاہراً شک کی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ لہٰذا اس فقیر نے وضاحت کردی ہے۔ (مترجم)

۵۸۶:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسین بن علی دارمی نے، ان کو محمد بن اسحٰق نے، ان کو بندار نے، ان کو محمد نے، ان کو شعبہ نے ابویونس سے، کہتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک آدمی سے سنا تھا، اس کا نام وقاص تھا، وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے مذکورہ حدیث بیان کی۔

۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے، ان کو عبدالوھاب نے، ان کو سعید نے، ان کو عاصم نے، ان کو ذر بن حبیش نے، ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود نے، انہوں نے فرمایا کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام البتہ اَوّاہ تھے۔ فرمایا کہ

---

(۵۸۴)...... اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۳۶۸) من طريق محمد بن مسلم الطائفي. به وصححه على شرط مسلم.

(۵۸۵)...... اخرجه الحاكم (۱/۳۶۸) بنفس الإسناد.

(۵۸۶)...... اخرجه الحاكم (۱/۳۶۸) بنفس الإسناد وقال الحاكم إسناده معضل.

(۵۸۷)...... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳/۲۸۵) لابن جرير وابن المنذر والطبراني وأبو الشيخ عن ابن مسعود.

اَوَّاہٌ کا مطلب ہے اَلدَّعَّاءُ۔ بہت دعا مانگنے والا۔

۵۸۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے، ان کو امام ابوالولید نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو محمد بن ابی بکر نے، ان کو حمید بن اسود نے، ان کو عبداللہ بن سعید بن ابی ھند نے، ان کو شریک بن ابی نمیر نے، ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتے۔ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا۔ مظلوم کی دعا۔ عادل بادشاہ۔

۵۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابی المعروف فقیہ نے، ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے، ان کو ابوعلی بشر بن موسیٰ نے، ان کو ابوزکریا یحییٰ بن اسحق نے، ان کو ابن لھیعہ نے، ان کو درّاج ابوالسمح نے، ان کو ابوالھیثم نے، ان کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درجے کے اعتبار سے کون لوگ اعظم ہیں؟

فرمایا کہ: اللہ کا ذکر کرنے والے۔

۵۹۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو اسماعیل بن فضل نے، ان کو عبید بن یعیش نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو شعبہ نے ان کو مسلم بن عطیہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابی ھذیل سے، وہ کہتے ہیں مجھے میرے ایک ساتھی نے حدیث بیان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بربادی ہے سونے اور چاندی کے لئے۔ تمہارا ایک آدمی حاصل کرے ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور رفیقہ حیات ایسی جو آخرت کے معاملے میں معاونت کرے۔

مذکورہ احادیث پر شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان تمام مذکورہ احادیث سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ اللہ کا ذکر ایمان ہے۔ پھر شیخ نے حدیث چلائی ہے، یہاں تک کہ فرماتے ہیں کہ جس وقت اللہ کے ذکر کا کوئی موقع و محل ہو جو میں بیان کر چکا ہوں تو بندے پر حق ہے اور لازم ہے کہ وہ ذکر کی حفاظت کرے یا اس موقع کی حفاظت کرے۔ پھر تحری کرنے کی کوشش کرے ان اذکار کی جس کی فضیلت ظاہر ہے اور واضح ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ابھارنے کی تلقین کی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس بارے میں کتاب الدعوات میں احادیث کثیرہ ذکر کی ہیں۔ لہذا یہاں پر ہم ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۵۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو ابوخیثمہ نے، ان کو ابن فضیل نے، ان کو عمارہ بن قعقاع نے، ان کو ابوزرعہ نے، ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں۔ میزان یعنی ترازو میں بہت بھاری ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں پیارے ہیں۔ (وہ یہ ہیں):

---

(۵۸۹)..... أخرجه الترمذی (۳۳۷۶) من طريق ابن لهيعة. به.

وقال الترمذی: هذا حديث غريب إنما نعرفه من حديث دراج.

(۵۹۰)..... أخرجه أحمد (۳۶۶/۵) من طريق شعبة. به.

(۵۹۱)..... أخرجه البخاری (۱۰۷/۷) عن زهير بن حرب أبو خيثمة، ومسلم (۲۰۷۲/۴) عن محمد بن عبدالله بن نمير وزهير بن حرب وأبو كريب و محمد بن طريف البجلی كلهم عن ابن فضيل. به.

وليس عند مسلم من طريق أبی بكر كما قال البيهقی رحمه الله.

سبحان اللّٰہ و بحمدہ. سبحان اللّٰہ العظیم

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوخیثمہ سے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب سے، انہوں نے ابن فضل سے۔

۵۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں۔ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے مصر میں لکھوا کر۔ان کو محمد بن محمد بن اسماعیل بن شداد جذوعی نے، ان کو مسدد بن مسرھد نے، ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے، ان کو جریری نے، ان کو ابوعبداللہ جسری جرعنزۃ نے، ان کو عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عیادت کی تھی۔ یا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کی تھی اور عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا کلام زیادہ محبوب ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کلام جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا ہے، وہ یہ ہے:

سبحان ربی و بحمدہ سبحان ربی و بحمدہ

۵۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق صاغانی نے، ان کو عبدالوھاب بن عصا نے، ان کو داؤد بن ابی ھند نے، ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے، ان کو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کہے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

روزانہ دس بار اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوا۔ محررین یا فرمایا تھا کہ محرر۔ داؤد کا شک ہے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ موسیٰ نے کہا، ہمیں حدیث بیان کی وھیب نے داؤد سے، پھر اس نے مذکورہ روایت کیا۔

۵۹۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوجعفر رزاز نے، ان کو یحییٰ بن جعفر نے، ان کو علی بن عاصم نے، ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے، ان کو عامر نے، ان کو ربیع بن خیثم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کہے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

دس مرتبہ روزانہ، چار آزاد غلاموں کے برابر ثواب ہوگا۔ عمار کہتے ہیں میں نے ربیع سے کہا یہ آپ کو کس نے حدیث بیان کی ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اسی طرح کہا ہے علی بن عاصم نے سماعیل سے۔

۵۹۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد داؤد رزاز نے بغداد میں، ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے، ان کو محمد بن جھم

---

۵۹۲)..... اخرجه الحاكم (۱/ ۵۰۱) من طريق إسماعيل به.

صححه الحاكم ووافقه الذهبي.

۵۹۳)..... قول البيهقي وقال البخاري رحمه الله : وقال موسىٰ عن داود. الخ.

قلت هو عند البخاري (۸/ ۱۰۷) قال البخاري وقال موسىٰ حدثنا وهب عن داود عن عامر عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم

سمری نے، ان کو یعلی بن عبید نے، ان کو اسماعیل نے عامر سے، اس نے ربیع بن خثیم سے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے:

لاالٰه الاالله وحده لاشریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر

دس مرتبہ روزانہ کہے تو یہ چار گردنیں آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ کہا گیا آپ کو کس نے یہ حدیث بتائی ہے؟ بتایا کہ عمرو بن میمون نے۔ میں ملا عمرو سے، میں نے کہا کہ آپ کو کس نے حدیث بیان کی ہے؟ بتایا کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ۔

بخاری کہتے ہیں کہ اسماعیل نے کہا عامر شعبی سے مروی ہے۔ انہوں نے ربیع سے۔ دونوں نے اس کو نقل کیا ہے ابن ابی سفرہ کی حدیث سے، انہوں نے عامر شعبی سے، کہتے ہیں کہ میں نے ربیع سے کہا، آپ نے کس سے حدیث سنی، بولے کہ عمرو بن میمون سے۔ میں نے عمرو بن میمون سے کہا، آپ نے کس سے سنی یہ حدیث؟ بولے ابن ابی لیلیٰ سے۔ انہوں نے کہا میں نے اسے سنا ہے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث کتاب الدعوات میں بھی نقل ہوئی ہے۔

بخاری کہتے ہیں کہ اعمش نے کہا اور حصین نے بھی ھلال سے، اس نے ربیع سے، اس نے عبداللہ سے اسی قول کو۔

۵۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوجعفر رازی نے، ان کو یحییٰ بن جعفر نے، ان کو علی بن عاصم نے، ان کو حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان کو ہلال بن یساف نے، کہتے ہیں کہ ہم جب بھی ربیع بن خثیم کے پاس بیٹھے، ان کا آخری قول یہ ہوتا تھا حضرت ابن مسعود نے فرمایا تھا جو شخص دن کے پہلے حصے میں دس مرتبہ یہ کہے:

لاالٰه الاالله وحده لاشریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر

اولاد اسماعیل علیہ السلام کے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

۵۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے، ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو قعنبی نے مالک سے، انہوں نے سمی سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے:

لاالٰه الاالله وحده لاشریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر

ایک سو مرتبہ۔ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا اور اس کے لئے ایک سو نیکی لکھی جائے گی اور اس سے ایک سو گناہ مٹا دیا جائے گا اور اس دن اس کے لئے آگ سے نجات ہوگی۔ یہاں تک کہ شام ہوجائے اور کوئی شخص نیکی کرنے والا اس کے برابر نہیں ہوگا۔ مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ افضل عمل کرے۔

اور جو شخص یہ کہے سبحان اللہ وبحمدہ۔ ایک سو مرتبہ۔ اس کے سارے گناہ مٹا دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۵۹۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحاق نے، ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے، ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے، کہتے ہیں کہ

---

(۵۹۵)...... قول البیهقی : قال البخاری قال إسماعیل عن عامر عن الربیع قوله

هو عندالبخاری (۸/۱۰۷)

وقول البیهقی قال البخاری وقال الأعمش وحصین...... الخ.

هو عند البخاری (۸/۱۰۷)

(۵۹۶)...... أخرجه البخاری (۸/۱۰۷) قال : وقال آدم حدثنا شعبة حدثنا عبدالملک بن میسرة سمعت هلال بن یساف عن الربیع بن خیثم وعمر بن میمون عن ابن مسعود قوله.

(۵۹۸)...... أخرجه البخاری (۸/۱۰۶) عن محمد بن مسلمة بن قعنب عن مالک. به.

وسلم (۴/۲۰۷۱) عن یحیی بن یحیی عن مالک. به.

میں نے مالک پر یہ حدیث پڑھی۔ پھر اس کو انہوں نے اسی اسناد کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی شیطان سے حفاظت ہوگی اور فرمایا کہ کتبت۔ محیت۔

بخاری نے اس کو صحیح میں قعنبی سے اور مسلم نے اس کو یحییٰ بن یحییٰ سے نقل کیا ہے اور روایت کیا ہے۔

۵۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بشران نے، ان کو ابو جعفر رزاز نے، دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابو معاویہ نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابو صالح نے، ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ البتہ اگر میں یہ کہوں:

سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و لاالٰہ الااللّٰہ و اللّٰہ اکبر.

تو یہ میرے نزدیک ان سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوا ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں راویت کیا ہے ابو بکر سے او. ابو کریب سے اور ابو معاویہ سے۔

۶۰۰:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن نے، ان کو حاجب بن احمد نے، ان کو عبداللہ بن ھاشم نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو موسیٰ جہنی نے، ان کو مصعب بن سعد نے اپنے والد سے، وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اپنے تمام ہم نشینوں سے۔ کیا تم میں سے ہر آدمی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکی کمالے۔ ایک آدمی نے شرکاء محفل میں سے عرض کیا، ہم میں سے کوئی آدمی ہزار نیکی کیسے کرسکتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سبحان اللہ سو مرتبہ کہے تو اس کے لئے ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عبداللہ شیبانی نے، ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو زھیر نے، ان کو منصور نے، ان کو ھلال بن یساف نے، ان کو ربیع بن عمیلہ نے، ان کو سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب ترین کلمات چار ہیں:

لاالٰہ الااللّٰہ و اللّٰہ اکبر . سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ.

آپ کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ابتداء کریں۔ اور حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۶۰۲:......ہمیں خبر دی ہے حسین بن محمد روذباری نے، ان کو محمد بن بکر نے، ان کو بیان ابو داؤد نے، ان کو احمد بن صالح نے، ان کو عبداللہ بن وھب نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے عمرو نے، ان کو سعید بن ھلال نے، ان کو خزیمہ نے، ان کو عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص نے، ان کو ان کے باپ نے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے ہاں گئے، وہاں اس کے آگے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں۔ وہ سبحان اللہ پڑھ

(۵۹۹)......اخرجه مسلم (۲۰۷۲/۴) عن ابی بکر بن ابی شیبة و ابی کریب عن ابی معاویة.

(۶۰۰)...... اخرجه احمد (۱/۱۷۴ و ۱۸۰ و ۱۸۵) من طریق موسی الجهنی. به.

(۶۰۱)...... اخرجه مسلم (۱۶۸۵/۳) عن احمد بن عبدالله بن یونس. به.

(۶۰۲)...... اخرجه المصنف من طریق ابی داود (۱۵۰۰) عن احمد بن صالح به.

واخرجه الترمذی (۳۵۶۸) من طریق عبدالله بن وهب. به.

وقال الترمذی : حدیث حسن غریب من حدیث سعد

رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے خبر دیتا ہوں اس عمل کے ساتھ جو تیرے لئے اس سے آسان ہے یا فرمایا تھا افضل ہے؟ پھر فرمایا وہ یہ ہے:

سبحان اللّٰہ عدد ما خلق فی السمآء وسبحان اللّٰہ عدد ما ھو خالق. واللّٰہ اکبر مثل ذالک.
والحمدللّٰہ مثل ذلک ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم

۶۰۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے، ان کو ابن وھب نے، پھر اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل، علاوہ ازیں آپ نے فرمایا (قولی) اے خاتون آپ کہیے۔

۶۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن احمد بن محمد عنزی نے، ان کو عثمان بن سعید داری نے، ان کو علی بن مدینی نے، ان کو سفیان نے، ان کو محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ال طلحہ نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا کریب ابوراشدین سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث خزاعیہ کے ہاں سے باہر تشریف لائے۔ جویریہ کا نام برہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بدل کر جویریہ رکھا تھا۔ آپ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ یوں کہا جائے کہ برہ کے ہاں سے نکل گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے تو جویریہ نماز میں تھیں یا فرمایا کہ سجدے میں تھیں۔ دوسری بار انہوں نے کہا کہ آپ نکلے تو نماز پڑھ رہی تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت واپس آئے جب سورج اونچا ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ کو اس حالت میں دیکھ کر فرمایا، کیا تم اپنی اسی مجلس میں ہو جب سے میں نکلا تھا؟ بولی جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین تین بار پڑھے تھے۔ اگر تم وزن کرو (اس عبادت کو) وزن کرلوں میں ان کلمات کے ساتھ۔ وہ یہ ہیں:

سبحان اللّٰہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں سفیان کی روایت کے ساتھ۔

۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عیسیٰ نے، ان کو ابن وھب نے، ان کو عمرو بن دارج نے ابوالھیثم سے، انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

استکثرو من الباقیات الصالحات

باقی رہنے والی نیکیاں کثرت کے ساتھ کرو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی ہیں؟ فرمایا کہ سوال کرنا۔ پوچھا گیا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ:

اللّٰہ اکبر. سبحان اللّٰہ. لاالٰہ الااللّٰہ. الحمدللّٰہ. ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ کہنا۔

۶۰۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن علی بن عبدالرحمٰن ساوی نے، ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے، ان کو اسحاق حربی نے ان کو ابوعمر وضریر نے، ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے، ان کو ابن عجلان نے، ان کو سعید مقبری نے، ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا خذوا جنتکم۔ اپنی ڈھال پکڑلو۔ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عدو حضر؟ کیا کسی دشمن

---

(۶۰۴) أخرجه مسلم (۴/۲۰۹۰) من طريق سفيان. به.

(۶۰۵) أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة من طريق ابن وهب. به.
انظر تحفة الاشراف (۴۰۶۲)

(۶۰۶)...... أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة من طريق حفص بن عمر الحوضي أبوعمر الضرير. به. انظر تحفة الأشراف (۱۳۰۶۱)

وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص اس کی طاقت رکھتا ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ احد پہاڑ سے بہت بڑا ہے۔الحمدللہ احد سے بہت بڑا ہے۔لا الٰہ الا اللہ احد پہاڑ سے بہت بڑا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یہ مذکورہ تمام اذکار تو نماز کے ساتھ مختص کر دیئے گئے ہیں،ان کے ساتھ اضافی عبادت کے طور پر جو پسند کرے۔شیخ نے صلوٰۃ تسبیح کا ذکر بھی کیا ہے۔ہم نے اس کی اسناد کتاب الدعوات میں ذکر کی ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ

۶۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوسہل محمد بن نصرویہ بن احمد مروزی نے نیساپور میں،ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حسب نے،ان کو ابوبکر یحییٰ بن ابوطالب نے،ان کو زید بن حباب نے،ان کو موسیٰ بن عبدہ زیدی نے،ان کو یزید ابوسعید مولیٰ ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے،ان کو ابورافع رضی اللہ عنہ نے،فرماتے ہیں کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے۔اے چچا جان،کیا میں تیرے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں تیری حفاظت نہ کروں؟ کیا میں تجھے فائدہ نہ پہنچاؤں۔انہوں نے عرض کیا،کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ چار رکعت پڑھئے،اس طرح کہ ہر ہر رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ پڑھئے،ان کے بعد اور کوئی سی سورۃ بھی جب سورۃ پوری ہو جائے تو پھر رکوع میں جانے سے قبل یہ پڑھئے۔اللہ اکبر۔والحمدللہ وسبحان اللہ ولا الٰہ الا اللہ پندرہ مرتبہ۔اس کے بعد آپ رکوع کیجئے۔پھر رکوع ہی میں سر اٹھانے سے قبل اسے دس مرتبہ پڑھئے۔پھر رکوع سے سر اٹھائیے (اور قومہ میں) سجدہ میں جانے سے قبل دس مرتبہ پڑھئے۔اس کے بعد سجدہ کیجئے اور پہلے سجدہ میں سر اٹھانے سے قبل دس مرتبہ پڑھئے۔اس کے بعد سر اٹھائیے اور (جلسے میں) دوسرے سجدے سے قبل دس مرتبہ۔اس کے بعد دوسرا سجدہ کیجئے اور دوسرے سجدہ میں سر اٹھانے سے قبل دس مرتبہ۔اس کے بعد اپنا سر اٹھائیے اور دس مرتبہ پڑھئے کھڑا ہونے سے قبل۔یہ پچھتر ہوا ہر رکعت میں اور یہ چاروں رکعات میں تین سو بار ہے۔(اس کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ) تیرے سارے گناہ معاف کر دیں گے اگر چہ وہ تہہ بہ تہہ ریت کی مثل ہوں۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سوال کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہر روز کون پڑھ سکے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو روزانہ پڑھنے کی استطاعت نہ رکھے تو پھر ہر جمعہ کے دن (یعنی ہفتے میں ایک بار) اگر تو اس کی استطاعت نہ رکھے تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھ لئے۔اگر تو اس کی استطاعت نہ رکھے تو اسے پڑھ لے ہر سال میں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی حدیث کو ابوعیسیٰ ترمذی نے جامع ترمذی میں نقل کیا ہے اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ اور اس کو داؤد نے اسی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جس کو ہم نے کتاب الدعوات اور کتاب السنن میں ذکر کیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مبارک اس پر عمل کرتے تھے اور صالحین نے اس کو ایک دوسرے سے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے اور اس میں حدیث مرفوع کی تائید ہے اور توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

۶۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے،ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن جراح نے مقام مرو میں،ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے،ان کو عبدالکریم بن عبداللہ نے،انکو ابووھب محمد بن مزاحم نے،کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے صلوٰۃ تسبیح کے بارے میں پوچھا۔انہوں نے فرمایا کہ پہلے تکبیر کہے،پھر سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پڑھے۔اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ پڑھے۔ سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللّٰہ واللہ اکبر۔اس کے بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور بسم

(۶۱۰)..... أخرجه الترمذي (۴۸۲) وابن ماجة (۱۳۸۶) من طريق زيد بن الحباب العكلي. به.

وقال الترمذي : هذا حديث غريب من حديث أبي رافع.

اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اور سورہ فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد دس مرتبہ پڑھے سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و لا الٰہ الا اللّٰہ۔ اس کے بعد رکوع کرے اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ اس کو پڑھے۔ اس کے بعد سجدہ کرے اور دس بار اس کو پڑھے۔ پھر سجدے سے سر اٹھائے اور دس مرتبہ اس کو پڑھے۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ کرے اور ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھائے اور پھر دس بار۔ اسی طریقے سے چار رکعات پڑھے۔ یہ پچھتر تسبیحات ہیں۔ ہر رکعت میں۔ اس طرح یہ پوری تین سو ہوں گی۔ اگر رات کو پڑھے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیرے۔ اگر دن میں پڑھے تو اگر چاہے تو سلام پھیرے اور اگر چاہے تو نہ پھیرے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ابن مبارک کا اختیار کردہ طریقہ ہے صلوٰۃ تسبیح کے بارے میں۔ آخر میں جو یہ لکھا ہے سر اٹھائے اور اس کو دس مرتبہ پڑھے، میرا خیال ہے کہ یہ کاتب کی طرف سے اضافہ ہے۔ اس لئے کہ پچھتر کی تعداد اس کے بغیر پوری ہو جاتی ہے۔

۶۱۱م:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح محمد بن احمد بن الفوارس نے حافظ سے، ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم مقری نے، ان کو ابوشیبہ داؤد بن ابراہیم بغدادی نے، ان کو محمد بن حمید نے ان کو جریر نے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب یعنی اپنے مکتوب میں اپنی تحریر کے ساتھ پایا ہے۔ ابوجناب کلبی انہوں نے ابوالجوزا سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں آپ کا خیال نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو اجازت نہ دوں؟ چار رکعات ہیں جو شخص ان کو پڑھ لے اس کا ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ پرانا ہو یا نیا ہو، چھوٹا ہو یا بڑا ہو، قصداً ہو یا غلطی سے ہو، آغاز کیجئے اور نماز کی تکبیر اولیٰ کہئے۔ پھر قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھئے۔ سبحان اللہ والحمدللہ و لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اس کے بعد فاتحہ پڑھئے اور کوئی سورۃ پڑھئے۔ اس کے بعد دس مرتبہ پڑھئے، اس کے بعد رکوع کیجئے اور رکوع میں دس مرتبہ پڑھئے، پھر رکوع سے سر اٹھایئے اور دس بار پڑھئے، پھر سجدہ کیجئے اور سجدے میں دس بار پڑھئے، پھر سر اٹھایئے اور دس مرتبہ پڑھئے، پھر دوسرا سجدہ کیجئے اور سجدے میں دس مرتبہ پڑھئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کون اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ سال بھر میں ہو، اگرچہ مہینے میں ہو، اگرچہ ہفتے میں ہو، اگرچہ صرف قل ھو اللہ احد پڑھ کر ہو۔

۶۱۲:.....امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ اسی کے مطابق ہے جو ہم حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کر چکے ہیں اور اس کو قتیبہ بن سعید نے روایت کیا ہے یحییٰ بن سلیم سے، وہ عمران بن مسلم سے، وہ ابوالجوزاء سے فرماتے ہیں کہ میرے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور یہ حدیث ذکر فرمائی اور اس کے مرفوع ہونے کی مخالفت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا اور تسبیحات کو قرأت سے پہلے بھی ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے تسبیحات کو قرأت کے بعد ذکر کیا ہے۔ پھر اس کا ذکر جلسۂ استراحت میں (دو سجدوں کے درمیان) کیا ہے جیسے دیگر تمام راویوں نے کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ اسی طرح عمرو بن مالک وغیرہ نے ابوالجوزاء سے مرفوعاً اس کو روایت کیا ہے۔

۶۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ سے، دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو اسید بن عاصم نے، ان کو حسین بن حفص نے، ان کو سفیان نے، ان کو عطا بن یسار نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۶۱۱)..... أخرجه الحاكم (۱/۳۱۹.۳۲۰) بنفس الإسناد.

وأخرجه الترمذي (۴۷۲) من طريق أبي وهب. به.

(۱)..... زيادة من المستدرك والترمذي.

(۶۱۲)..... أبو الجوزاء هو أوس بن عبدالله الربعي.

دو خصلتیں ایسی ہیں جو بھی مسلمان ان کی حفاظت کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ وہ دونوں قلیل ہیں اور ان کے ساتھ جو عمل کرتے ہیں وہ بھی قلیل ہیں۔ لوگوں نے سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دونوں کونسی ہیں؟ فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی ایک بھی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھے اور اللہ اکبر دس بار پڑھے۔ یہ زبان پر ایک سو پچاس ہیں اور ترازو میں پندرہ سو ہیں۔ اور رات کو سونے کے لئے جب بستر پر آئے تو سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر۔ ایک ایک سو بار پڑھے۔ یہ زبان پر ایک سو ہیں اور ترازو میں ایک ہزار ہیں۔ (اب سوچو) تم میں سے کونسا ایسا بندہ ہے جو رات دن میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے؟ حضرت ابن عباس عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے ہاتھوں پر شمار کر رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو خصلتوں کو کیسے کوئی نہیں کرے گا؟ اور کیونکر ان کی حفاظت نہیں کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے یاد کر فلاں کام ہے، فلاں کام ہے، یہاں تک کہ وہ یہ ذکر چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور سو جاتا ہے اور ذکر چھوڑ دیتا ہے۔

۶۱۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن حلیم مروزی نے، ان کو ابو الموجہ نے، ان کو عبدان نے، ان کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے، ان کو مالک بن مغول نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حکم بن عتیبہ سے وہ حدیث بیان کرتا ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے۔ اس نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر میں پڑھے جانے والے چند کلمات میں ان کو کہنے والا رسوا نہیں ہوتا یا یوں فرمایا تھا ان کو کرنے والا ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر۔

۶۱۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو احمد بن حسن حیری نے اور ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے، ان کو ابو العباس اصم نے، ان کو عباس بن ولید بن فروز نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے، وہ کہتے تھے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حسان بن عطیہ نے، ان کو محمد بن ابو عائشہ نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالدار لوگ سارا ثواب لے گئے ہیں ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، مگر ان کے پاس فاضل مال ہیں، جن کے ساتھ وہ صدقہ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، جس کا ہم صدقہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو وہ کلمات پڑھے تو اس کو پالے جس نے تجھ سے سبقت کی تھی اور تیرے بعد کوئی تجھ سے لاحق نہ ہو سکے۔ عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا کہ تو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھ اور الحمد للہ تینتیس مرتبہ پڑھ اور اللہ اکبر تینتیس مرتبہ پڑھ اور اس کے بعد یہ پڑھ:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر.

۶۱۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد اللہ سوسی نے، کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے، ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے، ان کو بشر بن بکر نے، کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اوزاعی نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل اور اس کو اسی طرح روایت کیا

(۶۱۳)..... أخرجه احمد (۲/۲۰۴، ۲۰۵) وابو داؤد (۵۰۶۵) والترمذی (۳۴۱۰) والنسائی من طریق عطاء. به.

وقال الترمذی حسن صحیح.

(۶۱۴)..... أخرجه المصنف فی السنن (۲/۱۸۷) بنفس الإسناد.

وقال: رواه مسلم فی الصحیح عن الحسن بن عیسیٰ بن عبدالله بن المبارک ومن وجه آخر عن حمزة الزیات

انظر مسلم (۱/۴۱۸)

(۶۱۵)..... أخرجه ابو داؤد (۱۵۰۴) من طریق الأوزاعی. به.

(۶۱۶)..... أخرجه مسلم (۱/۴۱۸) من طریق ابی عبید المذحجی عن عطاء بن یزید اللیثی. به.

ہے عطاء بن یزید نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اسی طریقہ سے اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں۔

۶۱۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابو جعفر محمد بن عمر بن بختری رزاز نے، ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو ورقاء نے، ان کو سمی نے، ان کو ابو صالح نے، ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالدار لوگ درجے بھی لے گئے ہیں اور دائمی نعمتیں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کیسے؟ بولے کہ جیسے ہم نمازی پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں، جیسے ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی کرتے ہیں۔ مگر وہ فاضل مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، مگر ہمارے پاس مال تو نہیں ہیں کہ خرچ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات کی خبر نہ دوں کہ تم اس کے ذریعے اس کے مرتبے کو پالو جو تم سے آگے ہے اور جو تمہارے بعد آئے تم اس سے آگے بڑھ جاؤ اور کوئی ایسی نیکی نہ کر پائے جو تم کر پاؤ۔ مگر وہ شخص جو یہی نیکی کرے کہ تم ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن یزید سے۔

۶۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے، ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلمی نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے، ان کو مشعر نے مسعودی سے، ان کو ابراہیم سکسکی نے، ان کو عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور ذکر کیا کہ وہ قرآن میں سے کچھ بھی نہیں سیکھ سکتا اور اس سے سوال کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو قرآن کی جگہ اس کو کفایت کر جائے۔ فرمایا کہ کہو:

سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و لاالٰہ الااللّٰہ و اللّٰہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم

۶۱۹:..... ہمیں خبر ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے، ان کو حسان بن ثواب ابو علی نے ان کو عمار بن عثمان حلبی نے، ان کو ابو عثمان نے اور احمد بن حنبل ان کی توثیق کرتے تھے اور اس بات پر افسوس کرتے تھے کہ آپ نے اس سے کوئی شے نہیں لکھی۔ ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے، ان کو ثابت نے، ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی خیر سکھلایئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا، یہ کہو:

سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و لاالٰہ الااللّٰہ و اللّٰہ اکبر۔

اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر پکا عہد کیا اور چل دیا۔ پھر کچھ سوچنے لگا۔ پھر واپس لوٹ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا یہ سوچنا تو مایوس کا ہے۔ وہ آگیا اور بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و لاالٰہ الااللّٰہ و اللّٰہ اکبر۔ یہ تو ساری بات اللہ کے لئے۔ میرے لئے کیا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے دیہاتی جب تم یہ کہتے ہو سبحان اللہ (اللہ پاک ہے)۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، تم نے سچ کہا ہے اور جب تم کہتے ہو الحمدللہ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے)۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا اور جب تم کہتے ہو اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے)۔

---

(۶۱۷)..... أخرجه المصنف في السنن (۱۸۶/۲) بنفس الإسناد.

وأخرجه البخاري (۸۹/۸) عن إسحاق عن يزيد. به.

(۶۱۸)..... أخرجه المصنف في السنن (۳۸۱/۲) من طريق المسعودي. به.

والمسعودي هو عبدالرحمن به عبدالله.

والسكسكي هو إبراهيم بن عبدالرحمن السكسكي.

(۶۱۹)..... في الزهد للبيهقي (۸۲۵) الحسن بن ثواب بدلاً من الحسن بن ثوب.

والحديث عزاه في الكنز (۱۱۹۳) للمصنف فقط.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم نے سچ کہا اور جب تم کہتے ہو اللھم اغفرلی (اے اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے، مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، بالکل میں نے تجھے بخش دیا ہے اور جب تم یہ کہتے ہو اللھم ارحمنی (اے اللہ مجھ پر رحم فرما)۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بالکل میں نے رحم کر دیا اور جب تم کہتے ہوئے اللھم ارزقنی (اے اللہ مجھے رزق دے)۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بالکل میں رزق دوں گا۔

چنانچہ وہ دیہاتی اس رسی پر بیٹھا جو اس کے ہاتھ میں تھا پھر واپس چلا گیا۔

۶۲۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن سلیمان ابن ابی داؤد برلسی نے، ان کو محمد بن عبید طنافسی نے، ان کو یونس بن ابی اسحٰق سبیعی نے، ان کو ابراہیم بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے، کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد محمد نے اپنے والد سعد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

حضرت یونس علیہ السلام نے دعا کی، جس کے ساتھ انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں دعا کی تھی:

لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔ تو پاک ہے۔ بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

جو شخص بھی کسی تکلیف اور پریشانی میں اس کے ساتھ دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

۶۲۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو احمد بن علی خزاز نے، ان کو سعید بن سلیمان نے، ان کو موسیٰ بن خلف عمی نے، ان کو عاصم بن بھدلہ نے، ان کو ابو صالح نے، ان کو امِ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے، فرماتی ہیں میرے پاس سے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے، میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑی عمر کی ہو چکی ہوں یا یوں کہا کہ میں ضعیف ہو چکی ہوں یا جیسے بھی کہا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسے عمل کا حکم فرمایئے جو عمل میں بیٹھے بیٹھے کر لیا کروں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ ایک سو بار سبحان اللہ پڑھئے۔ یہ ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا جسے آپ اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے آزاد کریں اور ایک سو بار الحمد للہ پڑھئے۔ یہ آپ کے لئے ایک سو لگام چڑھائے ہوئے زین کسے ہوئے گھوڑوں کے برابر ہوگا جس پر سوار ہو کر آپ اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور ایک سو بار اللہ اکبر پڑھئے، یہ آپ کے لئے ایک سو قلادہ اور پٹہ ڈلے ہوئے ایک سو اونٹوں کے برابر ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی کے لئے قبول ہو چکے ہوں اور ایک سو بار لاالٰہ الا اللہ پڑھئے۔ موسیٰ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ فرمایا تھا اس سے آسمان و زمین کا خلا نیکیوں سے بھر جائے گا اور اس دن تیرے عمل سے بہتر کسی کا عمل اللہ کی طرف بلند نہیں ہوگا۔ ہاں اس کا جو تیری مثل عمل کرے گا۔

۶۲۲:...... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے بغداد میں، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابو الربیع سلیمان بن داؤد عتکی نے، ان کو معتمد نے، ان کو داؤد طفاوی نے ان کو ابو مسلم بجلی نے، ان کو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے، یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد پڑھتے تھے:

اللھم ربنا ورب کل شئی انا شھید انک انت الرب وحدک لاشریک لک. اللھم ربنا ورب کل شیء انا شھید ان محمداً عبدک ورسولک. اللھم ربنا ورب کل شیء. انا شھیدان العباد کلھم اخوۃ. اللھم ربنا ورب کل شیء. اجعلنی مخلصالک واھلی فی کل ساعۃ من الدنیا والاخرۃ یاذاالجلال والاکرام. اسمع واستجب اللہ اکبر الاکبر. اللہ نور السموت والارض اللہ اکبر الاکبر، حسبی اللہ ونعم الوکیل اللہ اکبر الاکبر.

(۶۲۰)...... اخرجہ أحمد (۱/۱۷۰) من طریق یونس بن أبی إسحاق السبیعی. بہ.

اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر شے کے رب۔ میں گواہ ہوں کہ بے شک تو ہی رب ہے تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر شے کے رب، میں گواہ ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ ہے اور تیرا رسول ہے۔ اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر شے کے رب، میں گواہ ہوں کہ بندے سارے کے سارے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر شے کے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو اپنے لئے مخلص بنادے، ہر لمحے دنیا میں اور آخرت میں۔ اے عظمت اور بزرگی والے، میری دعا سن لے اور قبول فرمالے، اللہ سب سے بڑا ہے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اور زمین کو روشن کرنے والا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، سب سے بڑا ہے۔ مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

۶۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے، ان کو ابواسامہ نے، ان کو اسامہ نے، ان کو محمد بن کعب نے، ان کو عبداللہ بن سداد نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چند کلمات سکھلائے تھے۔ ان کو وہ کلمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے جنہیں وہ کرب اور پریشانی میں پڑھتے تھے۔

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم. سبحان اللّٰہ وتبارک اللّٰہ رب العرش العظیم والحمدللّٰہ رب العلمین.

اللہ کے سوا کوئی معبود و مشکل کشا نہیں، وہ حوصلے والا ہے۔ اللہ پاک ہے اور اللہ برکت والا ہے۔ عرش عظیم کا مالک ہے۔ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو کہ ساری جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۶۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو حسین بن علی نے زائدہ سے، ان کو عبدالملک بن عمیر نے، ان کو مصعب نے یہ کہ عبدالملک بن مروان نے مدینے میں اپنے عامل ھشام بن اسماعیل کو لکھا کہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ حضرت حسن بن حسن اہل عراق کے ساتھ خط و کتابت کر رہے تھے۔ تیرے پاس جب میرا یہ خط پہنچے تو ان کے پاس پیغام بھیج کر انہیں گرفتار کرلیا جائے۔ مصعب کہتے ہیں کہ ان کے پاس جب وہ لائے گئے ھشام کچھ مصروف تھے، چنانچہ ان کے پاس علی بن حسین اٹھے اور فرمایا کہ اے چچازاد بھائی مشکل کشائی کے کلمات پڑھ لیجئے۔ (وہ یہ ہیں):

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم لاالٰہ الااللّٰہ العلی العظیم. سبحان اللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم. الحمدللّٰہ رب العلمین.

مصعب فرماتے ہیں کہ ھشام نے ان کو دیکھ کر چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور کہنے لگا میں نے دیکھا ہے کہ یہ ایسا چہرہ ہے جو جھوٹ کے ساتھ گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے اور امیر المومنین سے بات اور مراجعت کرلی جائے۔

۶۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے، ان کو حامد بن ابی حامد مقری نے، ان کو اسحٰق بن

---

(۶۲۲)...... اخرجہ ابوداؤد (۱۵۰۸) عن مسدد وسلیمان بن داؤد العتکی. بہ.

وقال المنذری قال الدارقطنی: تفرد بہ معتمر بن سلیمان عن داؤد الطفاوی عن ابی مسلم البجلی عن زید بن أرقم اھ۔

وقال المنذری: فی إسنادہ داؤد الطفاوی قال یحیی بن معین لیس بشیء.

(۶۲۳)......اخرجہ الحاکم (۱/۵۰۸) من طریق أسامة بن زید. بہ وقال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ لاختلاف فیہ علی الناقلین ووافقہ الذھبی

(۶۲۶)...... اخرجہ ابن أبی الدنیا فی الفرج بعد الشدة عن محمد بن الحسین عن محمد بن سعید عن شریک عن عبدالملک بن عمیر قال کتب الولید بن عبدالملک إلی عثمان بن حیان المزنی. انظر الحسن بن الحسن فاجلدہ مائة جلدہ...... الخ. بنحوہ.

سلیمان رازی نے، ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ یعنی مسعودی نے، ان کو عبداللہ بن مخارق بن سلیم نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ جس وقت ہم تمہیں کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو ہم تمہارے پاس کتاب اللہ سے اس کی تصدیق بھی پیش کرتے ہیں۔ بے شک بندہ جب کہتا ہے:

سبحان اللّٰہ، والحمدللّٰہ، ولا الٰہ الا اللّٰہ. واللّٰہ اکبر وتبارک اللّٰہ.

تو ایک فرشتہ ان کلمات کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہے اور انہیں اپنے پر کے نیچے محفوظ کر لیتا ہے۔ پھر ان کو لے کر وہ اوپر کو چڑھ جاتا ہے، وہ ان کلمات کو لئے ہوئے فرشتوں کی جس کسی جماعت کے ساتھ گذرتا ہے تو وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں جس نے یہ الفاظ پڑھے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں لے کر وہ رحمن کے سامنے پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ (فاطر)

اسی کی بارگاہ میں چڑھتے ہیں پاکیزہ کلمات اور عمل صالح بلند کرتا ہے اسی کو۔

۶۲۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق نے، ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے، ان کو حماد نے، ان کو ثابت بنانی نے کہ ایک آدمی نے فراخی میں چار غلام آزاد کئے اور دوسرے آدمی نے کہا:

سبحان اللّٰہ. والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر.

پھر مسجد میں داخل ہوا تو دیکھتا ہے حبیب سلمی اور اس کے رفقاء بیٹھے ہیں۔ اس نے ان سے پوچھا، آپ لوگ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس نے چار غلام آزاد کئے اور دوسرے نے کہا اے اللہ اس نے تو چار گردنیں غلامی سے آزاد کرائی ہیں اور میں تنہا ہوں۔

سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر.

دونوں میں سے کون افضل ہے؟ پس تھوڑی سی دیر انہوں نے غور کیا، پھر بولے ہم اللہ کے ذکر سے افضل کوئی چیز نہیں سمجھتے۔

۶۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بتائی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ہارون بن سلمان نے، ان کو عبدالرحمن بن جہدی نے، ان کو سفیان نے، ان کو منصور نے، ان کو سالم بن ابو الجعد نے کہ ایک آدمی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ابو سعد بن منبہ نے ایک سو غلام آزاد کئے ہیں۔ فرمایا کہ بے شک سو غلام آزاد کرنا ایک آدمی کے مال میں بہت ہوتا ہے۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس سے بھی افضل کی خبر دوں؟ ایمان جو شب و روز کے ساتھ لازم و ملزوم ہو اور تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر کے ساتھ تر رہنی چاہئے۔

۶۲۸:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید بن صفار نے، ان کو احمد بن عبیداللہ نرسی نے، ان کو حجاج بن محمد اعور نے، کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے موسیٰ بن عقبہ نے سہیل بن ابی صالح سے، ان کو ان کے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی محفل میں بیٹھے جس میں شور و شغب زیادہ ہو۔ پھر وہاں سے اٹھنے سے قبل وہ یہ کہے:

---

(۶۲۵)..... اخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۲/۴۲۵) عن محمد بن یعقوب. بہ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی.

(۶۲۷)..... اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ (۱/۲۱۹) من طریق عبدالرحمن بن مہدی. بہ.

(۶۲۸)..... اخرجہ الترمذی (۳۴۳۳) واحمد (۲/۴۹۴) من طریق حجاج بن محمد. بہ.

وقال الترمذی حسن غریب صحیح من ہذا الوجہ لانعرفہ من حدیث سہیل إلا من ہذا الوجہ.

سبحانک ربنا وبحمدک لاالٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک (الا غفر له ماکان فی مجلسه ذلک)

اس کے وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس محفل میں ہوئے تھے۔

۶۲۹:......ہمیں خبر دی ہے احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو ابومسلمہ خزاعی نے، ان کو خلاد بن سلیمان نے (اور وہ خداترس لوگوں میں تھے) ان کو خالد بن عمران نے، ان کو عروہ بن زبیر نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے یا نماز پڑھتے تھے تو کچھ کلمات کے ساتھ تکلم فرماتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی بھی خیر اور اچھائی کے ساتھ کلام کرتا ہے تو قیامت تک اس خیر پر ان کلمات سے طابع اور مہر لگانے والا ہوگا اور اگر اس کے بغیر مکمل کرے تو بھی اس کے لئے کفارہ ہوتے ہیں (وہ یہ ہیں):

سبحانک اللهم وبحمدک لاالٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک.

۶۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو محمد بن اسحٰق نے، ان کو ابوجعفر اصفہانی نے، ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے، ان کو ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے، ان کو حارث بن سوید نے، ان کو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کے ہاں محبوب ترین کلام:

سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولاالٰہ غیرک

ہے اور اللہ کے یہاں مبغوض ترین کلام یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے: اتق اللّٰہ ......تو اللہ سے ڈر۔ یا اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچ۔ تو دوسرا جواب دے تو ہی بچا اپنے آپ کو یا تو ہے ڈر۔

۶۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے، ان کو ابوحنیفہ بن حباب جمحی نے بصرہ میں ان کو محمد بن کثیر نے، ان کو سفیان نے، ان کو ابواسحاق نے جری نہدی سے ان کو ایک آدمی نے بنوسلیم سے کہتے ہیں کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کیا میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں:

التسبیح نصف المیزان. والحمدلله تملاء. والتکبیر تملاء مابین السمآء والارض

والصوم نصف الصبر، والطهور نصف الایمان.

سبحان اللہ کہنا ترازو کو آدھا بھر دیتا ہے۔ الحمدللہ کہنا پورا بھر دیتا ہے۔ اللہ اکبر کہنا زمین و آسمان کے درمیان خلاء کو بھر دیتا ہے۔ روزہ رکھنا آدھا صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔

۶۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس بن محمد بن یعقوب نے، ان کو یحیٰی بن ابی طالب نے، ان کو قبیصہ نے، ان کو سفیان بن سعید نے، ان کو ابوحیان نے، ان کو ان کے والد نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک شیخ تھے جب سنتے کہ کوئی سائل کہتا ہے کون ہے جو قرضہ حسنہ دے۔ فرماتے:

---

(۶۲۹)...... أخرجه النسائی فی الصلاة وفی الیوم واللیلة عن محمد بن إسحاق. به.

(۶۳۰)...... أخرجه الأصبهانی فی الترغیب (۷۳۹) من طریق أبی العباس محمد بن یعقوب الأصم.

(۶۳۱)...... أخرجه الترمذی (۳۵۱۹) من طریق أبی إسحاق. به.

وقال الترمذی هذا حدیث حسن وقد رواه شعبة وسفیان الثوری عن أبی إسحاق.

(۶۳۲)...... أخرجه الإصبهانی فی الترغیب (۷۴۵) من طریق یحیی بن أبی طالب. به.

سبحان اللہ و الحمدللہ و لاالہ الااللہ و اللہ اکبر ۔

یہ قرضہ حسنہ ہے۔

۶۳۳:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ جرجانی نے، ان کو ابوبکر محمد بن قاسم انباری نے، ان کو میرے والد نے، ان کو حسن بن عبدالرحمٰن نے، ان کو عباس بن الفرح نے، ان کو اصمعی نے، ان کو عیسٰی بن عمر نے، فرماتے ہیں کہ نابغہ بنی شیبان شاعر جب شعر کہتا تو اپنی زبان کو قابو کر لیتا، پکڑ لیتا۔ کہتا میں ضرور تیرے اوپر مسلط کروں گا جو تجھے برا لگے گا:

سبحان اللہ. و الحمدللہ و لاالہ الااللہ و اللہ اکبر.

یعنی اگر دنیاوی باتوں میں شعر کہنے سے زبان آلودہ کرتے تو اس کی تلافی مافات کے طور پر مذکورہ ذکر کرتے)۔

۶۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابواحمد بن حمزہ بن محمد بن عباس نے، ان کو عبدالکریم بن ھیثم نے، ان کو ابوالصالح نے، ان کو معاویہ بن صالح نے، یہ کہ شعوذ بن عبدالرحمٰن نے اس کو بیان کیا ابن عائذ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کی پٹائی کرنے کا حکم فرمایا۔ ایک کہتا بسم اللہ اور دوسرا کہتا سبحان اللہ۔ امیر المومنین نے فرمایا تو ہلاک جائے تخفیف کو مسبح سے، بے شک تسبیح صرف مومن کے دل میں استقرار پکڑتی ہے۔

۶۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد نے، ان کو محمد بن عبید نے، ان کو وائل نے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے آسمان سے: اے لوگو! اپنے خطرے سے بچنے کے لئے اپنے اپنے ہتھیار سنبھال لو۔ لوگ ہٹے ہیں اور انہوں نے ہتھیار سنبھال لئے ہیں۔

ایک آدمی آیا اس کے پاس ڈنڈے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اس نے وہی لے لیا۔ پھر آسمان سے پکارنے والے نے پکارا، تمہارے خطرے سے بچنے کے لئے تمہارے ہتھیار یہ نہیں ہیں، لہٰذا اہل زمین میں سے کسی نے پوچھا کہ ہمارے خطرے کے لئے ہمارے ہتھیار کیا ہیں؟ منادی کرنے والے نے کہا کہ وہ ہتھیار یہ ہے:

لاالہ الااللہ سبحان اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد.

۶۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے، ان کو خالد بن خداش نے، ان کو ادریس بن ابی بکر نے، ان کو ابن اخی جریر بن حازم نے، کہتے ہیں کہ ہم عثمان سے ہمنشینی کرتے تھے۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا، کیا دیکھتے ہیں آپ اس محفل کے بارے میں جس میں ہم ہوتے تھے؟ فرمایا کہ سب کچھ باطل ہے۔ میں نے اس ذکر سے زیادہ بہتر کچھ نہیں پایا:

سبحان اللہ و الحمدللہ و لاالہ الااللہ و اللہ اکبر.

۶۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہوں نے سنا ابوزکریا بن اسحٰق عنبری سے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن علی ذھلی سے، وہ کہتے کہ میں نے سنا اپنے بعض مشائخ سے وہ ذکر کرتے تھے کہ انہوں نے دیکھا احمد بن احمد کو خواب میں اور اس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے:

سبحان اللہ. و الحمدللہ و لاالہ الااللہ و اللہ اکبر

سے زیادہ نفع والی آخرت کے اعتبار سے کوئی چیز نہیں پائی۔

مجموعہ اذکار میں سے استغفار بھی
اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اسی قبیل سے یعنی ذکر کے قبیل سے استغفار ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

استغفروا ربکم انه کان غفاراً (سورۃ نوح ۱۰)

(اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہی بہت بخشنے والا ہے۔
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی آئی ہیں۔ شیخ حلیمی نے بھی کئی احادیث ذکر کی ہیں۔ ہم نے انہیں کتاب الدعوات میں ذکر کر دیا ہے اور یہاں بھی ان میں سے بعض کو ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ۔

۶۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے، ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلیمی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، ان کو زھری نے، ان کو ابو سلمہ نے، ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں:

واستغفر لذنبک وللمومنین والمؤمنات (محمد ۱۹)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ بخشش مانگئے اپنی لغزش کے لئے اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لئے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انی لاستغفر اللّٰہ فی الیوم سبعین مرۃ

بے شک میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) البتہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں دن میں ستر مرتبہ۔

۶۳۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے، ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے، ان کو ابوالیمان نے، ان کو شعیب نے زہری سے، ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے، کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

واللّٰہ انی لاستغفر و اتوب فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ

اللہ کی قسم بے شک میں البتہ بخشش مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں روزانہ ستر بار سے بھی زیادہ۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔

۶۴۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب سقافی نے، ان کو ابوالربیع نے، ان کو حماد بن زرر نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو ابو بردہ سے، ان کو اغر مزنی نے، ان کو بھی صحبت رسول حاصل تھی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

انه لیعان علی قلبی وانی لاستغفر اللّٰہ فی الیوم مأۃ مرۃ

بے شک میرے دل پر پریشانی اور گرانی ہوتی ہے۔ میں استغفار کرتا ہوں دن میں ایک سو بار۔

---

(۶۳۸)...... أخرجه الترمذی (۳۲۵۹) عن عبد بن حمید عن عبدالرزاق. به وقال الترمذی حسن صحیح.

(۶۳۹)...... أخرجه البخاری (۸/۸۳) عن أبی الیمان. به.

(۶۴۰)...... أخرجه مسلم (۴/۲۰۷۵) عن أبی الربیع العتکی ویحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید جمیعاً عن حماد. به.

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوالربیع سے۔

۶۴۱:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن سعید بن مسعود سکرنی نے آخری دو میں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد یعقوب معقلی نے لکھوا کر ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے، ان کو ابواسامہ نے ان کو مالک بن معول نے، ان کو محمد بن سوقہ نے، ان کو نافع نے، ان کو حضرت ابن عمر نے، فرمایا کہ ہم لوگ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شمار کرتے تھے یہ الفاظ:

رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم. مائۃ مرۃ

اے میرے رب مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ سو مرتبہ۔

۶۴۲:۔۔۔۔ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر محمد بن احمد عامری نے، ان کو محمد بن شاذان نے، ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے اور محمد بن رافع نے اور محمد بن یحییٰ نے، کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے، اس کو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے، ان کو عثمان بن واقد نے، ان کو ابونصیرہ نے مولیٰ ابی بکر سے، اس کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لم یضر من استغفر وان اذنب فی الیوم سبعین مرۃ

جو شخص استغفار کرتا ہے اس کا کچھ نقصان نہیں ہے، اگر چہ وہ روزانہ ستر گناہ کرے۔

۶۴۳:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو تمتام نے ان کو ابوحنیفہ نے، ان کو سفیان نے، ان کو ابواسحٰق نے، ان کو عبید نے، کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میری زبان مجھے جہنم میں داخل نہ کرا دے۔ اس لئے کہ میں تیز زبان اور سخت زبان والا آدمی ہوں، اپنے گھر والوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

این انت من الاستغفار انی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ

کہاں غافل ہو تم استغفار سے۔ بے شک میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ سے روزانہ سو بار۔

۶۴۴:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو شعبہ نے، ان کو ابواسحٰق نے، ان کو ولید بن ابومغیرہ نے، ان کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے، کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تیز زبان کا آدمی ہوں اور میرے گھر والے زیادہ تر بھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو استغفار سے کہاں غافل ہے؟ میں ضرور استغفار کرتا ہوں روزانہ سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے۔

۶۴۵:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ سے، ان کو ابوعمرو بن نصر نے، ان کو ابراہیم بن دحیم دمشقی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ھشام بن عمار نے، ان کو ولید نے، وہ ابن مسلم سے، ان کو حکم بن مصعب قرشی نے، کہتے کہ میں نے سنا محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ان کے والد سے، وہ ان کے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۶۴۱)۔۔۔۔ اخرجه أحمد (۲/ ۲۱) من طریق مالک بن مغول. به.

(۶۴۲)۔۔۔۔ اخرجه أبوداود (۱۵۱۴) والترمذی (۳۵۵۹) من طریق عثمان بن واقد العمری. به وقال الترمذی هذا حدیث غریب إنما نعرفه من حدیث أبی نضیرة ولیس إسناده بالقوی.

(۶۴۳)۔۔۔۔ اخرجه الحاکم (۲/ ۴۵۷) من طریق سفیان. به.

وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

(۶۴۴)۔۔۔۔أخرجه المصنف من طریق أبی داوٗد الطیالسی (۴۲۷) عن شعبة. به.

من اکثر الاستغفار جعل اللّٰہ لہ من کل ھم فرجاً و من کل ضیق مخرجاً و رزقہ من حیث لایحتسب

جوشخص کثرت کے ساتھ استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر فکر و پریشانی سے کشادگی اور ہر تنگی سے راہ نجات بناتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

۶۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوبکر قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد یوسف نے، کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا منصور بن صفیہ سے اس نے اپنی ماں صفیہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ:

طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفاراً کثیرا

مبارک ہو اس شخص کو جو اپنے صحیفے میں پالے استغفار کثیر۔

یہ صحیح ہے مگر بطور موقوف ہونے کے اور نعمان بن سلام سے روایت ہے سفیان سے بطور مرفوع روایت کے اور روایت کیا گیا حدیث داؤد بن عبدالرحمٰن سے، ان کو منصور بن صفیہ سے اسی طرح مرفوعا روایت ہے۔

۶۴۷:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو عبید بن شریک نے ان کو عمرو بن عثمان نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن عثمان زاہد نے، ان کو ہشام بن بشر نے، ان کو عمرو بن عثمان نے بن سعید بن کثیر بن دینار حمصی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے والد نے، ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہٖ من الاستغفار .

مبارک ہو اس شخص کو جو اپنے صحیفے میں استغفار کو پالیتا ہے۔

اور ابن عبدان نے اپنی روایت میں کہا ہے:

طوبیٰ لمن وجد فی کتابہ استغفاراً کثیرا

مبارک بادی ہے اس شخص کے لئے جو شخص اپنے اعمال نامے میں کثیر استغفار پالیتا ہے۔

اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے سنا ہے۔

۶۴۸:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے، ان کو عتیق بن یعقوب بن صدیق بن موسیٰ زبیدی نے، ان کو منذر کے دونوں بیٹوں نے، یعنی عبداللہ اور محمد نے، ان کو ھشام بن عروہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احب ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیھا من الاستغفار

جوشخص پسند کرتا ہے کہ اس کا اعمال نامہ اس کو اچھا لگے اور خوش کردے اسے چاہئے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے۔

۶۴۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین جامع بن احمد محمد آبادی نے، ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابی

---

(۶۴۵)...... أخرجہ الحاکم (۲۶۲/۴) من طریق الولید بن مسلم. بہ.

وصححہ الحاکم ووافقہ وقال الذھبی الحکم فیہ جھالۃ.

(۶۴۷)...... أخرجہ ابن ماجۃ (۳۸۱۸) عن عمرو بن عثمان. بہ.

وقال البوصیری فی الزوائد إسنادہ صحیح ورجالہ ثقات.

(۶۴۸)...... عزاہ الھیثمی فی المجمع (۲۰۸/۱۰) للطبرانی فی الأوسط وقال: رجالہ ثقات.

اسحٰق نے، اس صورت میں کہ اس نے ان کو پڑھ کر سنایا اور ان کو ابو عبدالرحمٰن نے بطور املا کروا کے کہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے، دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو ربیع بن روح حمصی نے، ان کو ولید بن سلمہ نے، ان کو نضر بن عربی نے، ان کو محمد بن منکدر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان للقلوب صدء کصمدأ النحاس و جلاء ھا الاستغفار

بے شک دلوں کے لئے زنگ ہوتا ہے تانبہ کے زنگ کی طرح اور اس کی صفائی استغفار کرنا ہے۔

۶۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عتبہ شیبانی نے کوفہ میں، ان کو حسین بن حکم نے، ان کو ابو حفص اعشی نے، ان کو سفیان ثوری نے، کہتے ہیں کہ میں جعفر بن محمد کے پاس گیا، وہ اپنی مسجد میں تھے، بولے کیسے آئے اے سفیان؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ علم کی طلب میں آیا ہوں۔ فرمایا کہ اے سفیان جب تیرے اوپر کوئی نعمت ظاہر ہو جائے تو اللہ سے ڈر، اور جب تجھ سے رزق رک جائے تو استغفار کر اور جب تجھے کوئی بھی امر خوفزدہ کرے تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ۔ پھر کہا کہ اے سفیان، اے سفیان، اے سفیان (تین بار) کونسی تین چیزیں ہیں (جو میں نے بتائی ہیں یعنی ان کو لازم پکڑو)۔

۶۵۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار معدل نے، ان کو احمد بن محمد بن نضر نے، ان کو سعید بن داؤد نے، ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے اور ابن دراوردی نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہم جعفر بن محمد بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں سفیان ثوری تشریف لائے اور اجازت چاہی۔ انہوں نے اجازت دی، اندر آئے اور سلام کیا اور بیٹھ گئے حضرت جعفر نے کہا اے سفیان بولے لبیک (میں حاضر ہوں) آپ ایسے آدمی ہیں کہ آپ بادشاہ کو ڈھونڈتے ہیں اور میں بادشاہ سے بچتا ہوں۔ آپ ڈانٹ کھا کر جانے کے بغیر ہی اٹھ جائیے۔ حضرت سفیان بولے آپ حدیث بیان کریں اور میں اٹھ جاؤں۔ چنانچہ حضرت جعفر (صادق) کہنے لگے میرے والد نے میرے دادا سے سن کر بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

جس شخص پر اللہ تعالیٰ کوئی انعام فرمائیں اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی حمد اور شکر کرے اور جس شخص سے رزق سست ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے بخشش اور استغفار کرے اور جس کو کوئی امر مشکل آ کر دبائے اسے چاہئے کہ وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھے۔

اس کے بعد سفیان ثوری اٹھ گئے۔ لہٰذا حضرت جعفر نے ان کو آواز دی یا سفیان، بولے لبیک (حاضر ہوں) فرمایا مضبوطی سے ان کو پکڑنا، یہ تین ہیں۔ کونسی تین؟ اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۶۵۲:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن حرضی نے، ان کو ابوبکر بن مقسم مقری نے، ان کو موسیٰ بن حسن بن عباسنسوی نے، ان کو بشر بن وضاح نے، ان کو حسن بن ابو جعفر نے محمد بن جحادہ سے، ان کو حر بن صباح نے، اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ سے استغفار کرو۔ ہم نے استغفار طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو ستر بار پورا کرو۔ ہم نے ستر بار پورا کیا۔ آپ نے فرمایا: ایسا کوئی بندہ یا بندی نہیں ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایک دن میں ستر بار معافی مانگے اور وہ معاف نہ کرے، بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(۶۴۹)...... عزاه الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۰۷) رواه الطبراني في الصغير (۱/۱۸۳) والأوسط وفيه الوليد بن سلمة الطبراني وهو كذاب.

(۶۵۲)...... عزاه المنذري في الترغيب (۲/۴۷۱) لابن أبي الدنيا والبيهقي والأصبهاني.

اخرجه الأصبهاني (۲۰۵) من طريق الحسن بن أبي جعفر. به.

۶۵۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو حفص بن غیاث نے، ان کو لیث نے، ان کو منذر ثوری نے، ان کو محمد بن علی نے کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کہے:

استغفر اللّٰہ و اتوب الیہ

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

پھر اگر وہ نہیں کرتا تو یہ گناہ ہوگا اور جھوٹ ہوگا۔مگر یوں کہے:

اللّٰھم اغفرلی وتب علی

اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔

۶۵۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو اسود بن عامر شاذان نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو ابوجعفر خطمی نے، ان کو محمد بن کعب قرظی نے، ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ تمہارے اندر دو امان اور پناہ کی چیزیں تھیں۔چنانچہ ایک گزر چکی ہے اور دوسری باقی ہے:

(۱)..... وما کان اللّٰہ لیعذبھم و انت فیھم

اے پیغمبر تیرے موجود ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا۔

(۲).....وما کان اللّٰہ معذبھم و ھم یستغفرون (انفال ۳۳)

اور جب وہ استغفار اور بخشش مانگ رہے ہوں اس وقت بھی ان کو عذاب نہیں دے گا۔

چنانچہ بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، امان کی پہلی چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہونا تھا جو کہ گذر گیا ہے۔اور امان کی دوسری چیز استغفار باقی ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے بھی اسی کی مثل روایت ہے۔

۶۵۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نے، ان کو نضروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو فرج بن فضالہ نے، ان کو ربیعہ بن یزید نے، ان کو رجاء بن حیوۃ نے، انہوں نے مسجد منیٰ میں ایک قصہ خواں سے سنا، کہہ رہے تھے:

اے لوگو! تین خصلتیں ہیں جب تک تم ان کے ساتھ عمل کروگے تمہیں اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا۔ ❶ شکر ❷ دعا ❸ استغفار۔اس کے بعد کہا کہ:

مایفعل اللّٰہ بعذابکم ان شکرتم و امنتم (النساء ۱۴۷)

اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کریں گے اگر تم شکر کرو اور تم ایمان لاؤ۔

اور ارشاد فرمایا:

قل مایعبا بکم ربی لولا دعآء کم (الفرقان ۷۷)

اگر تم میرے رب کو نہ پکارو تو میرے رب کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔

اور کہا کہ:

وما کان اللّٰہ لیعذبھم و انت فیھم وما کان اللّٰہ معذبھم و ھم یستغفرون (انفال ۳۳)

(۶۵۴)..... عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۳/۱۸۱، ۱۸۲) لأبی الشیخ والحاکم وصححہ والبیہقی فی الشعب.

نہیں ہے اللہ تا کہ ان کو عذاب دے، حالانکہ تو ان میں موجود ہے اور نہیں ہے ان کو عذاب دینے والا، حالانکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔

۶۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو حازم عمر بن احمد حافظ نے، ان کو ابو الحسن محمد بن احمد زکریا نے، ان کو ابو سعید محمد بن شاذان جند فرجی نے، ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے، ان کو خبر دی معتمر بن سلیمان نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا معمر سے، یعنی ابو سعید قطان سے، وہ کہتے ہیں، میں نے سنا حضرت حسن بصری سے، وہ کہتے ہیں اپنے گھروں میں استغفار کی کثرت کرو اور اپنے دستر خوانوں پر اور اپنے راستوں (روڈوں) پر اور اپنے بازاروں میں اور اپنی مجالس میں اور جہاں کہیں بھی تم ہوا کرو۔ بے شک تم نہیں جانتے ہو کہ کونسے وقت برکت نازل ہوگی۔

۶۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے، ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو محمد بن عبید اللہ ابو داؤد نے، ان کو المقری عبد اللہ بن یزید نے، ان کو ابو صخر مدنی حمید بن زیادہ نے یہ کہ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن عبد اللہ بن عمر نے اس کو خبر دی ہے اس کو سالم بن عبد اللہ نے، ان کو ابو ایوب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر گذرے۔ ابراہیم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو حکم دیجئے کہ وہ جنت میں شجر کار اور پودے لگانے کی کثرت کریں۔ اس لئے کہ جنت کی مٹی بڑی پاکیزہ ہے، جنت کی زمین بڑی فراخ ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ جنت کی شجر کاری یا کاشت کاری کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا۔ ایسے ہی فرمایا۔

۶۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے، ان کو ابو عمر عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو عبد اللہ بن ابو سعید نے، ان کو خالد بن خداش نے، ان کو عبد اللہ بن وھب نے، ان کو ابو صخرہ نے یہ کہ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن مولیٰ سالم نے ان کو حدیث بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے سالم نے محمد بن کعب قرضی کے پاس بھیجا (یہ کہہ کر کہ) میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے قبر شریف کے کونے کے پاس ملیں۔ جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو سالم نے ان سے کہا۔ باقیات الصالحات کیا ہیں؟ محمد بن کعب نے اس سے کہا کہ:

سبحان اللہ. والحمدللہ. ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر. ولاحول ولا قوۃ الا باللہ.

تو سالم نے ان سے کہا اس بیں آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا اضافہ کب سے کر لیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ہمیشہ سے اس کو کہتا آیا ہوں۔ دو تین بار انہوں نے اس بات پر سوال و جواب کیا۔ ہر دفعہ وہ کہتے رہے کہ میں ہمیشہ سے یہ کہتا آیا ہوں۔ وہ بولے بس میں ثابت کروں گا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب مجھے شب معراج میں سیر کرائی گئی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور مجھ پر سلام کہا اور فرمایا کہ اپنی امت کو حکم دیجئے کہ وہ جنت میں درخت لگانے کی کثرت کریں۔ اس کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کی زمین وسیع ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا جنت میں درخت لگانا کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے کہ احمد بن عبید صفار نے ان کو خبر دی ہے اور ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابو دنیا نے، ان کو خالد بن خداش نے، پھر اس کو ذکر کیا انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی مذکور کی مثل اور تحقیق بخاری نے اپنی تاریخ میں اس کو ذکر کیا ہے اور اس میں ان دونوں کا اختلاف ذکر کیا ہے۔

۶۵۹:......ہمیں خبر دی ہے عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے، ان کو حامد بن محمد ھروی نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو عبداللہ بن رجاء نے، ان کو اسرائیل نے ابواسحق سے کمیل بن زیاد سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الا ادلکم علی کنز من کنز الجنة؟ قلت بلی قال لاحول و لاقوة الا باللہ لاملجاء من اللہ الا الیہ

کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتانہ دوں۔ میں نے عرض کیا جی ضرور بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہے لاحول الخ...... گناہوں سے بچنا اور نیکی کی طاقت رکھنا صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہے۔ کہیں کوئی جائے پناہ نہیں ہے، سوائے اللہ کے۔

۶۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوحسن علوی نے، ان کو احمد بن محمد بن حسن حافظ نے، ان کو ابوالازھر نے، ان کو وھب بن جریر نے، ان کو ان کے والد نے، فرماتے ہیں کہ میں نے منصور بن زاذان سے سنا، وہ حدیث بیان کرتے تھے میمون بن ابی شبیب سے، وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے کہ ان کے والد نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا (ایک مرتبہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں دو رکعت نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیر سے ہلکی ٹھوکر ماری اور فرمایا کہ کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی رہنمائی نہ کروں؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ضرور کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ ہے:

لاحول و لا قوة الا باللہ۔

۶۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوجعفر رزاز نے، ان کو حنبل بن اسحق نے، ان کو موسیٰ بن اسماعیل ابوسلمہ نے، ان کو جریر بن حازم نے، پھر اس کو اس نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، حالانکہ میں دو رکعت نماز پڑھ کر لیٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیر مبارک کے ساتھ مجھے ٹھوکر ماری۔

۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس بن محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے، ان کو علی بن عاصم نے، ان کو خالد حذاء نے ان کو ابوعثمان نے، ان کو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے، کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں ہوتے تھے تو ہم جب کسی چڑھائی پر چڑھتے یا کسی گہرائی میں اترتے تو ہم لوگ زور زور کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

لوگوں اپنی آوازوں کو پست کرلو، اس لئے کہ تم کسی بہرے کو نہیں پکار رہے ہو اور نہ ہی کسی غائب کو، بےشک تم لوگ جس کو پکا رہے ہو وہ تمہاری رکاب سے بھی قریب تر ہے اور فرمایا ہے کہ اے عبداللہ بن قیس آپ ارادہ کرتے تھے ابوموسیٰ کا۔ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی دلالت نہ کروں؟ میں نے عرض کیا ضرور کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہے لاحول ولاقوة الا باللہ۔

بخاری و مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

---

(۶۵۹)...... أخرجه أحمد (۲/۵۲۵) من طريق ابن إسحاق به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱/۵۰) رجاله ثقات.

(۶۶۲)...... أخرجه البخاري (۴/۹۹) و مسلم (۴/۲۰۷۷) من طريق أبي عثمان. به.

۶۶۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو سعید بن مسعود نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے، ان کو اسرائیل نے، ان کو ابواسحٰق نے، ان کو اغر نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ابوسعید نے وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس وقت بندہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود و مشکل کشا نہیں ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کا رب اس کو سچا قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، کوئی الٰہ نہیں ہے، مگر میں ہی الٰہ ہوں۔ میں ایک ہوں اور جب بندہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ میرے سوا کوئی معبود و مشکل کشا نہیں ہے، مگر میں ہی ہوں واقعی میرا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے کہ بادشاہت اس کی ہے اور تعریف اسی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، مگر میں ہی ہوں۔ بادشاہت میری ہے اور تعریف میرے لئے ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ و لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ نیکی کرنے اور بدی سے رکنے کی طاقت میری عنایت کے بغیر نہیں ہے۔

۶۶۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر دربردی نے، یعنی محمد بن احمد بن محمد نے مرو میں۔ ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو ھذیل بن ابراہیم بصری نے، ان کو صالح بن بیان ساحلی نے، ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی نے اور ہمیں خبر دی ہے عبدالواحد بن محمد بن اسحاق بن نجاد مقری نے، کوفہ میں ان کو علی بن حسین بن شقیق نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن ہارون عجلی نے، ان کو محمد بن عبدالعزیز بن رزمہ نے، ان کو ھذیل بن عبداللہ بن ابوشریح نے، ان کو صالح بن بیان نے، ان کو عبدالرحمٰن مسعودی نے، ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود نے، ان کو ان کے والد نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ میں نے کہہ دیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ:

لاحول عن مصية الله الابعصمة الله. و لاقوة علی طاعته الابعون الله.

اللہ کی نافرمانی سے ہٹنا نہیں ہے مگر اللہ کے بچانے کے ساتھ اور اللہ کی طاقت پر قدرت نہیں ہے۔ مگر اللہ کی مدد کے ساتھ مجھے جبرئیل امین نے اسی طرح خبر دی ہے۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

۶۶۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ خسروجردی نے، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے، ان کو خبر دی ہے ابوالعباس عبداللہ بن صقر سکری نے، ان کو فضل بن سخیط سندی نے، ان کو صالح بن بیان نے مسعودی سے، ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں آپ کو اس کی تفسیر کی خبر نہ دوں اے ابن ام عبد؟ میں نے عرض کی جی ہاں بتائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا کہ اللہ کی معصیت سے ہٹنا اور رکنا ممکن نہیں ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ اور اللہ کی طاعت کی طاقت ممکن نہیں ہے مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔

---

(۶۶۳)۔۔۔ اخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۱/۵) بنفس الإسناد وصححه الحاكم وقال الذهبي: اوقفه شعبة وغيره.
واخرجه ابن ماجة (۳۷۹۴) من طريق أبي إسحاق. به.

(۶۶۴)۔۔۔ اخرجه الخطيب في التاريخ (۳۶۲/۱۲) من طريق صالح بن بيان. به.
وقال الهيثمي في المجمع (۹۹/۱۰) اخرجه البزار باسنادين احمدهما منقطع وفيه عبدالله بن خراش والغالب عليه الضعف والآخر متصل.

کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا تھپتھپایا اور فرمایا کہ اسی طرح مجھے خبر دی تھی جبرئیل علیہ السلام نے اے ابن ام عبد۔
صالح بن بیان سیرافی اس کے ساتھ متفرد ہے اور وہ قوی بھی نہیں ہے اور یہ حدیث ایک اور ضعیف طریق سے زر سے بواسطہ عبداللہ
مرفوعاً روایت کی گئی ہے اور یہ تاریخ میں چھتیس نمبر میں ہے۔

۶۶۶:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے عبداللہ حافظ نے، ان کو عبداللہ بن سعد نے، ان کو احمد بن محمد بن عیسرہ نے۔ ان کو سعید بن یحییٰ نے ان کو حسین بن حسن نے، ان کو ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے، اس نے زر سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے، اس نے اللہ جل جلالہ سے لاحول ولاقوۃ کی تفسیر کے بارے میں کہ اللہ کی نافرمانی سے ہٹنا اور اللہ کی اطاعت کی طرف رجوع ہونا نہیں ہوسکتا، مگر اللہ تعالیٰ کی عصمت سے اور بچانے سے اور اللہ کی طاعت پر قدرت نہیں ہوسکتی مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔

۶۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی عامری نے، ان کو ابواسامہ نے، ان کو حسین بن ذکوان نے، ان کو عبداللہ بن بریدہ نے، ان کو بشیر بن کعب نے، ان کو شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ کہے:

اللھم انت ربی لاالہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عھدک و وعدک ماستطعت. اعوذبک من شرما صنعت و ابوء لک بذنوبی، و ابوء لک بنعمتک علی فاغفرلی انہ لایغفر الذنوب الا انت.

اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، مگر تو ہی ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں۔ جس قدر میں طاقت رکھتا ہوں میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے اعمال کے شر سے، میں تیرے لئے رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کے ساتھ اور میں رجوع کرتا ہوں تیرے لئے مجھ پر تیری نعمت کے ساتھ، مجھے معاف کردے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا، مگر صرف تو ہی۔

بخاری نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے۔

فصل ثانی:.....ذکر اللہ کے بارے میں آنے والی احادیث وآثار

یعنی اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم واقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم

۶۶۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکر بن اسحاق نے، ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو عبدالملک بن میسرہ نے، ان کو ھلال بن یساف نے، ان کو عبداللہ نے، وہ کہتے ہیں کہ اگر میں تسبیحات پڑھوں یعنی سبحان اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسی تعداد میں دینار اللہ کی راہ میں خرچ کروں۔

۶۶۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم زید بن ابوہاشم علوی نے، کوفے میں ان کو خبر دی ہے ابوجعفر محمد بن علی دحیم نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے، ان کو وکیع نے، ان کو اعمش نے، ان کو عبدالملک بن ابوزید نے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ساتھ بیٹھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، البتہ اگر میں کسی ایسے راستے پر چلوں جس پر میں یہی کلمات

(۶۶۷)..... اخرجہ البخاری (۸۸/۸) من طریق حسین. بہ.

پڑھتا جاؤں تو یہ بات مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں اتنی ہی تعداد میں گھوڑوں پر جہاد فی سبیل اللہ میں سواری کروں۔

۶۷۰:......انہیں کی اسناد کے ساتھ اعمش نے بواسطہ ابواسحاق و بواسطہ عبدالرحمٰن بن یزید روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سلمان سے کہا اعمال میں سے کونسا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ اکبر کا ذکر کرنا۔ یا اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

۶۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو محمد بن عبید نے، ان کو ہارون بن عنترہ نے، ان کو ان کے باپ نے، کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا تھا کہ اعمال میں سے کونسا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ذکر اللہ افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ذکر اللہ افضل ہے۔ اس جواب کو انہوں نے تین بار دھرایا۔ اس کے بعد حدیث بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ نہیں بیٹھے کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جو کہ کتاب اللہ کا درس دیتے ہیں اور ہاتھوں ہاتھ اس کو آپس میں دیتے ہیں مگر وہ اللہ کے مہمان ہوتے ہیں اور ان پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔ جب تک وہ اس میں رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔ جو شخص کسی راستے پر علم کی تلاش میں چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں جس کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا اس کو اس کا نسب آگے نہیں کر سکے گا۔

۶۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس رضی اللہ عنہ نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے، ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے بغداد میں ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابودنیا نے، ان کو ابوھشام نے، ان کو محمد بن فضیل نے، ان کو ھارون بن غرہ نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اکبر کا ذکر کرنا۔ یا یہ کہ اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابوعبداللہ نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ تین بار اس جواب کو دھرایا۔ اس کے بعد اس حدیث کا مفہوم ذکر کیا جس کو ہم نے محمد بن عبید کی روایت سے کیا ہے۔

۶۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو الحسین نے، ان کو ابی الدنیا نے، ان کو ابوھشام نے، ان کو ابن فضیل نے، ان کو فضیل بن مرزوق نے، ان کو عطیہ نے:

ولذکر اللہ اکبر

اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے۔

فرمایا کہ یہی قول ہے اللہ تعالیٰ کا:

فاذکرونی اذکرکم (البقرہ ۱۵۲)

یاد کرو تم مجھ کو میں یاد کروں گا تم کو

اللہ تعالیٰ کا تم لوگوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے تمہارے اللہ کو یاد کرنے سے۔

۶۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن حمشاذ نے، ان کو خبر دی ہے یزید بن ھیثم نے، ان کو ابراہیم بن ابولیث نے، ان کو اشجعی نے، ان کو سفیان نے، ان کو عطاء بن سائب نے، ان کو عبداللہ بن ربیعہ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں پوچھا:

---

(۶۷۱)...... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۵/۲۲۶) لسعيد بن منصور وابن ابي شيبة وابن المنذر والحاكم في الكنى والبيهقي في الشعب عن عنترة. به.

ولذکر اللہ اکبر (عنکبوت ۴۵)

اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے۔

میں نے جواب دیا کہ ذکر اللہ تسبیح تہلیل اور تکبیر کے ساتھ ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ذکر اللہ بہت بڑا ہے تمہارے اس کو یاد کرنے سے۔

۶۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے، ان کو خلف بن ھشام نے، ان کو حماد بن زید نے ان کو یحییٰ بن سعید نے۔ ان کو سعید نے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ نے فرمایا کہ البتہ اگر میں اللہ کا ذکر صبح سے رات تک کروں وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں خالص عمدہ گھوڑوں پر اللہ کی راہ میں صبح سے رات تک سواری کروں۔

۶۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں، ان کو خبر دی ہے اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو سفیان ثوری نے، ان کو حکیم بن جبیر نے، ان کو سعید بن جبیر نے، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ:

کوئی پیدا ہونے والا ایسا نہیں ہے مگر سب کے دل میں وسوسہ اور شک ڈالنے والا موجود ہے۔ اگر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہو جاتا ہے اور چھپ جاتا ہے اور اگر انسان ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر وہ دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ اسی بارے میں یہ قول باری تعالیٰ الوسواس الخناس ہے۔ کہہ دیجئے میں سارے لوگوں کے رب کی پناہ چاہتا ہے وسوسہ ڈال کر چھپ جانے والے کے شر سے۔

۶۷۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن حسن نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن ولید بن مزید نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے، ان کو ابن جابر نے، ان کو عثمان بن حیان نے، کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ام درداء نے کہ دو آدمی اللہ کی راہ میں باہم محبت اور بھائی چارہ رکھتے تھے۔ دونوں میں سے کوئی ایک بھی جب ایک دوسرے سے ملتے تو کہتے بھائی جان آئیے ہم اللہ کا ذکر کریں۔ ایک دن دونوں بازار میں ایک دکان کے پاس ایک دوسرے سے ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا آئیے بھائی ہم مل کر اللہ کا ذکر کریں۔ قریب ہے کہ اللہ ہم دونوں کو معاف کر دے۔ پھر دونوں کچھ عرصہ ٹھہرے کہ ایک ان میں سے بیمار ہو گیا۔ اس کے پاس اس کا ساتھی آیا اور بولا کہ بھائی جان دیکھئے اگر آپ فوت ہو گئے تو آپ خواب میں میرے پاس آنا اور مجھے بتانا کہ میرے بعد تیرے ساتھ کیا گذری۔ اس نے کہا، انشاءاللہ، میں ایسے ہی کروں گا۔ (چنانچہ اس کا انتقال ہو گیا) اور یہ ساتھی سال بھر انتظار کرتا رہا۔ اس کے بعد وہ اس کو خواب میں آیا اور بولا بھائی جان آپ کو یاد ہے کہ ہم جب بازار میں دکان کے پاس آپس میں ملے تھے (اور ذکر کیا تھا) اور ہم نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اللہ ہمیں بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں کو اسی دن بخش دیا تھا۔

ابن جابر کہتے ہیں کہ عثمان بن حیان نے ان دونوں کا نام بھی میرے سامنے ذکر کیا تھا مگر ان کو بھول گیا ہوں۔

۶۷۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے، ان کو خضر بن ربان نے، ان کو سیار نے، ان کو جعفر بن

(۶۷۴)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۲/ ۴۰۹) بنفس الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

تنبيه:..... في المستدرك: (إبراهيم بن أبي الليث الأشجعي) وهو خطأ والصحيح (إبراهيم بن أبي الليث ثنا الأشجعي).

والأشجعي هو عبيدالله بن عبدالرحمن.

انظر البيهقي في السنن (۱/ ۳۶ و ۷۵)

(۶۷۶)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۲/ ۵۴۱) بنفس الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

سلیمان نے، ان کو ثابت نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرتے تھے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا اور حضرت عوف بن مالک اور صعب بن جثامہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، اگر میرا تم سے پہلے انتقال ہوا اے بھائی جان تو تم میرا خواب میں انتظار کرنا۔ کہتے ہیں کہ صعب کا عوف سے پہلے انتقال ہو گیا۔ چنانچہ عوف نے اس کا انتظار کیا اور اس نے دیکھا تو کہا میرے بھائی تم کیسے ہو؟ بولے میں خیریت سے ہوں۔ عوف نے پوچھا، کیا کیا تم نے؟ (یعنی تیرے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟) بولے ہمارے لئے اسی دن سے مغفرت ہو گئی تھی جس دن ہم لوگوں نے فلاں کی دکان کے قریب دعا کی تھی۔ میرے گھر میں جو بھی مصیبت آتی ہے اس کے صلے میں مجھے بھی اجر ملتا ہے۔ یہاں تک کہ ہماری بلی تھی جو کہ تین دن سے مر گئی ہے۔ (گویا کہ اس پر بھی مجھے اجر ملا ہے)۔

فائدہ: ...... دونوں مذکورہ روایات میں جو خواب کی باتیں مذکور ہیں وہ محض ذکر اللہ اور استغفار کی ترغیب میں مذکور ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کو اپنے موقف، اپنے محل تک محدود سمجھنا چاہئے۔ ان سے ایمان اور عقیدے کے کسی بھی مسئلہ کے لئے استدلال نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ خواب شریعت میں حجت و دلیل شمار نہیں کئے جاتے۔ نیز عقیدے کے کسی بھی مسئلہ کے لئے قرآن مجید کی واضح اور صحیح ہدایت درکار ہوتی ہے۔ (مترجم)

۶۷۹: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابو اسحاق نے، ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب بن یوسف بخاری نے، ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو ابن ابی ذئب نے، ان کو سعید بن ابو سعید مقبری نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو عبداللہ بن سلام نے، وہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اے میرے رب، میرے اوپر کس طرح کا شکر لازم ہے اور میرے شایان شان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تیری زبان ہر وقت میرے ذکر کے ساتھ تر رہنی چاہئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے رب میں ایسے حال میں ہوتا ہوں کہ اس حال میں تیرا ذکر کرنا میں تیرے جلال اور تیری عظمت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں کبھی جنب والا اور ناپاک ہوتا ہوں یا قضاء حاجت پر ہوتا ہوں، یا میں پیشاب کر چکا ہوتا ہوں۔ فرمایا اگر چہ تو کسی حال میں بھی ہو۔ عرض کیا کہ میں کیا ذکر کروں۔ فرمایا کہ یوں کہو:

سبحانک وبحمدک جنبنی الاذی. سبحانک وبحمدک فقنی الاذی

اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف سمیت۔ مجھے تکلیف دہ چیز سے دور کر دے تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ بچا تو مجھے گندگی سے۔

۶۸۰: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے، ان کو سفیان نے عطا بن ابی مروان ابو مصعب اسلمی سے، کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے کعب سے، وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اے میرے رب کیا آپ قریب ہیں۔ لہٰذا میں تیرے ساتھ سرگوشی کروں۔ یا آپ بعید اور دور ہیں لہٰذا میں آپ کو زور سے پکاروں۔ اس سے کہا گیا اے موسیٰ میں اس کا ہمنشین ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں ایسی حالت پر ہوتا ہوں کہ میں آپ کو اس وقت ذکر کرنے سے عظیم اور جلیل تر جانتا ہوں۔ فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ پاخانے کے وقت اور جب یعنی ناپاکی کے وقت۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ مجھے ہر حال میں یاد کیجئے۔

۶۸۱: ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ابو الحسن بن صبیح نے، ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے، ان کو اسحاق نے، ان کو جریر نے، ان کو یعقوب قمی نے، ان کو ابو عمرو شیبانی نے، ان کو والد نے، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام طور سینا پر آئے

اورعرض کیا اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کونسا بندہ تجھے محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ بندہ جو مجھے یاد کرتا ہے اور مجھے نہیں بھولتا۔

۶۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن حمشاد نے ان کو احمد بن محمد بن سالم نے، ان کو ابراہیم بن جنید نے، ان کو احمد بن حاتم طویل نے، ان کو حاتم بن اسماعیل نے، ان کو عبدالملک بن حسن نے، ان کو محمد بن کعب قرضی نے، کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اے میرے رب، تیری مخلوق میں سے تیرے نزدیک کون زیادہ عزت وشرافت والا ہے؟ فرمایا کہ وہ جس کی زبان ہمیشہ میرے ذکر کے ساتھ تر رہتی ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ تیری مخلوق میں سے زیادہ جاننے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو دوسرے کے علم کو اپنے علم پر ترجیح دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تیری مخلوق میں سب سے زیادہ عادل کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے نفس کے خلاف بھی فیصلہ کرتا ہے۔ جیسے کہ وہ لوگوں کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب، تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بڑا گناہگار کون ہے؟ فرمایا جو مجھ پر تہمت دھرتا ہے۔ عرض کی کہ اے میرے رب کیا آپ کے اوپر بھی کوئی ہے جو تہمت لگائے۔ فرمایا کہ جو شخص مجھ سے خیر طلب کرتا ہے (استخارہ کرتا ہے) پھر میرے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا۔

۶۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو خبر دی ابوسھل بن زیاد قطان نے، ان کو عبداللہ بن ابی مسلم حرانی نے، ان کو داؤد بن عمرو نے، ان کو صالح بن عمرو نے، ان کو عبدالملک نے، ان کو عطاء نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے میں:

فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم (البقرہ ۲۰۰)

اللہ تعالیٰ کو ایسے یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔

فرمایا کہ یہ وہ بچہ مراد ہے جو چیختا ہے اور ضد کرتا ہے کہ اے باپ، اے باپ، اے میرے ابا، اے میرے ابا۔

۶۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے، وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن ولید بن فرید نے، ان کو خبر دی ان کے والد نے، ان کو سعید بن عبدالعزیز نے، وہ کہتے ہیں کہ بلال بن سعد نے فرمایا: ذکر دو قسم کے ہیں۔ زبان کے ساتھ اللہ کو یاد کرنا یہ اچھا ہے اور خوبصورت ہے۔ دوسرے اللہ کو یاد کرنا اس وقت جب وہ حلال کرے یا حرام کرے یہ افضل ہے۔ (یعنی اللہ کے حلال کو اس کا حلال کیا ہوا سمجھے اور اس کے حرام کو اسی کا حرام سمجھ کر باز آجائے)۔

۶۸۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے عبیداللہ بن عبدالرحمٰن سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن ابراہیم بن ابوحسان انماطی سے، ان کو احمد بن ابوالحواری نے، ان کو ابومسھر نے، ان کو ابن شابور نے، ان کو سعید بن عبدالعزیز نے، ان کو بلال بن سعد نے، فرماتے ہیں کہ ذکر دو قسم کے ہیں۔ زبان کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا، یہ ذکر حسن ہے۔ اور دوسرے ذکر ہے طاعت اور معصیت کے وقت۔ یہ افضل ہے۔ (یعنی کوئی اطاعت کرنے لگے تو اللہ کو یاد کرے کہ یہ اسی کے حکم کی اطاعت ہے اور گناہ کرنے پر آئے تو اللہ کو یاد کرلے کہ اسی کی نافرمانی ہو رہی ہے تاکہ اس سے بچ جائے۔

بی بی ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز، روزہ اور ہر چیز کا عمل اللہ کا ذکر ہے

۶۸۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو ابوسھل بن زیاد قطان نے، ان کو ابواسماعیل ترمذی نے، ان کو ابوصالح نے، ان کو معاویہ بن صالح نے، ان کو ربیعہ بن یزید نے، ان کو اسماعیل بن عبیداللہ نے، ان کو ام درداء رضی اللہ عنہا نے، وہ فرماتی ہیں:

ولذکر اللہ اکبر (عنکبوت ۴۵)

اللہ کی یاد بہت بڑی ہے۔

اس آیت کا مفہوم مندرجہ ذیل کو بھی شامل ہے۔
اگر آپ نماز پڑھیں تو یہ اللہ کا ذکر ہے۔ اگر آپ روزہ رکھیں تو یہ بھی اللہ کا ذکر ہے اور ہر چیز جس کا آپ عمل کریں وہ اللہ کا ذکر ہے اور (ہر ناجائز کام آپ جس سے اجتناب کریں) وہ بھی اللہ ذکر ہے اور ان سب سے افضل ذکر، اللہ کی پاکیزگی بیان کرنا۔ یعنی سبحان اللہ کہنا ہے۔ اور اسی مفہوم میں ایک مرسل حدیث بھی روایت کی گئی ہے۔

۶۸۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو عبداللہ بن مبارک نے، ان کو سعید بن ابوایوب نے، ان کو ابوھانی خولانی نے، ان کو ابن ابوعمران نے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اطاع اللّٰہ فقد ذکر اللّٰہ وان قلت صلوتہ. وصیامہ، وتلاوۃ القران ومن عصی اللہ فقد نسی اللّٰہ وان کثرت صلوتہ وصیامہ، وتلاوت القراٰن

جس نے اللہ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کا ذکر کیا اگرچہ اس کی نماز کم ہو اور اس کا روزہ اس کی تلاوت قرآن کم بھی ہو۔ جس نے اللہ کی نافرمانی کی وہ اللہ کو بھول گیا اگرچہ اس کی نماز، روزہ، تلاوت قرآن زیادہ ہو۔

۶۸۸:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی سعید بن منصور نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا، وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

فاذکرونی اذکرکم (البقرہ۱۵۲)

مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے یاد کرو میری اطاعت کے ساتھ میں تمہیں یاد کروں تمہارے لئے اپنی مغفرت کے ساتھ۔

۶۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ھارون بن سلیمان نے، ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے، ان کو سفیان نے، ان کو منصور نے، ان کو سالم بن ابوالجعد نے، ان کو مسروق نے، وہ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی کا دل اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے وہ ایسے ہوتا ہے جیسی وہ نماز میں ہے، اگرچہ بازار میں بھی ہو۔

۶۹۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ہارون بن سلیمان نے، ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے، ان کو سفیان نے، ان کو منصور نے، ان کو ہلال نے، ان کو عبیدہ نے، کہتے ہیں کہ آدمی کا دل جب تک اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے، وہ ایسے ہوتا ہے جیسے کہ وہ نماز میں ہے اور اگر زبان اور ہونٹ بھی ذکر کے ساتھ متحرک رہیں تو یہ بہت بڑا اجر ہے۔

۶۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو سفیان نے مسعر سے، ان کو عون بن عبداللہ نے، ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے پکار کر پوچھتا ہے اے فلاں پہاڑ کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا بندہ گذرا ہے جو اللہ کا ذکر کر رہا ہو؟ جب پہاڑ یہ کہے کہ ہاں ذکر کرنے والا میرے پاس سے گذرا ہے تو وہ پہاڑ خوش ہو جاتا ہے۔ حضرت عون کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ کو سن لیتے ہیں جب کہا جائے اور کیا وہ خیر کو نہیں سنتے؟ بلکہ وہ خیر کو زیادہ سنتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وقالو اتخذالرحمن ولدا لقد جئتم شيئًا ادا. تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الارض

(۶۹۱) ..... أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۳۶۹) من طريق سفيان. به.

وتخر الجبال هدًا. ان دعوا للرحمن ولدًا. (مریم ۸۸۔۹۱)

(مشرک اور عیسائی لوگ) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے اولاد بنا رکھی ہے (کہہ دو کہ) تم لوگ بڑی بھاری بات لائے ہو (جس سے) قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑے اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے، اور گر پڑیں پہاڑ ڈھے کر۔ اس بات پر کہ پکارتے ہیں رحمٰن کے لئے اولاد۔

حضرت عون یہ کہنا چاہتے تھے کہ مذکورہ حدیث میں پہاڑوں کے ذکر اللہ سننے کا ذکر ہے اور یہ حقیقت ہے کہ یہ خیر ہے اور مذکورہ آیت میں پہاڑوں کے مشرکانہ قول پر گرنے کا ذکر ہے، جبکہ مشرکانہ قول صریح جھوٹ ہے۔ حضرت عون فرماتے ہیں کہ کیا پہاڑ جھوٹ کو سنتے ہیں تو کیا خیر کو نہیں سنتے۔ ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ وہ خیر کو یعنی ذکر اللہ کو بھی سنتے ہیں۔ (مترجم)

۶۹۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے، ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے، ان کو عمرو بن دینار نے، ان کو عبید بن عمیر نے، وہ فرماتے ہیں کہ الحمد للہ کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرنا مؤمن کے نامہ اعمال میں اس سے بہتر ہے کہ دنیا کے پہاڑ سونا بن کر اس کے ساتھ چلتے رہیں۔

قیامت میں اہل مجمع جان لیں گے کہ کون اللہ کے کرم کا حقدار ہے

۶۹۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے متعدد لوگوں سے، ان کو حسن نے، وہ کہتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ عنقریب اہل مجمع جان لیں گے کہ کون زیادہ کرم کرنے کے لائق ہے؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو ایسے تھے کہ:

تتجافیٰ جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفاً وطمعاً ومما رزقنهم ينفقون (السجدہ ۱۶)

ان کی کروٹیں ان کے نرم نرم بستروں سے راتوں کو الگ ہوجاتی (تھیں) اور وہ ذکر وصلوٰۃ قائم کرتے ہوئے اپنے رب کو اس کا ڈر اور امید رکھتے ہوئے پکارتے رہتے (تھے) اور ہمارے ان کو دیئے ہوئے رزق میں سے وہ خرچ کرتے (تھے)۔

حسن نے فرمایا کہ لہذا ایسے لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگیں گے۔ فرمایا کہ اعلان کرنے والا پھر اعلان کرے گا اور کہے گا کہ بہت جلدی اہل مجمع جان لیں گے کہ کرم کئے جانے کے لائق کون لوگ ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو ایسے تھے:

لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله؟ (النور ۳۷)

ان کو ذکر اللہ (یعنی اللہ کی یاد سے) اور نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے سے کوئی خرید وفروخت اور کوئی کاروبار تجارت انہیں غافل نہیں کرتا (تھا) جو اپنے رب سے ڈرتے رہتے تھے اس دن کے (عذاب سے) جس دن دل اور آنکھیں الٹ پڑیں گی۔

فرمایا کہ کچھ لوگ اٹھیں گے اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگیں گے۔ جس نے فرمایا کہ اس کے بعد پھر اعلان کرے گا اور یہی بات کہے گا کہ بہت جلدی اہل مجمع جان لیں گے کہ کون کرم کرنے کے زیادہ لائق ہے؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو ہر حال میں اللہ کی تعریف کرتے اور اللہ کا شکر کرتے تھے۔ فرمایا کہ پھر کچھ لوگ اٹھیں گے اور وہ کثرت کے ساتھ ہوں گے۔ اس کے بعد برا انجام یا پیچھا کرنا اور حساب وکتاب ہوگا ان لوگوں پر جو باقی بچیں گے۔

ذکر کرنے والی جماعت کو مغفرت کی بشارت

۶۹۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنے اصل سماع سے، ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے، ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق نے، ان کو احمد بن مقدام نے، ان کو معتمر بن سلیمان نے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت قتادہ سے حدیث بیان

کرتے تھے، وہ ابوالعالیہ سے، وہ سہیل بن حنظلہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا کہ جب بھی کچھ لوگ اللہ کے ذکر پر اکٹھے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو آواز دی جاتی ہے اٹھو تمہاری مغفرت ہوگئی ہے اور تمہاری چھوٹی چھوٹی غلطیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں۔

ذکر اللہ کرنے والوں کے گناہ معاف اور غلطیاں نیکیوں میں بدل جاتی ہیں

۶۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو ابراہیم بن سلیمان نے، ان کو ابن ابی سری نے، ان کو معتمر نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو قتادہ نے، ان کو ابوالعالیہ نے، ان کو سہیل بن حنظلہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

کوئی قوم جب کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتی ہے تو انہیں یہ بات کہی جاتی ہے کہ اٹھو تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور تمہاری غلطیاں نیکیوں کے ساتھ بدل چکی ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ہے وہ جو میری تحریر میں محفوظ ہے اور ایک دوسرے مقام پر ہے **عن سهيل بن الحنظلية**، حنظلہ کا ذکر الف لام تعریف کے ساتھ ہے۔

کثرت ذکر دیوانگی نہیں بلکہ اس کا علاج ہے

۶۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے، ان کو علی بن حمشاذ نے، ان کو ابویحییٰ خفاف نے، ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے، ان کو اسماعیل بن عیاش نے، ان کو عقیل نے، ان کو لقمان بن عامر نے، ان کو ابومسلم خولانی نے، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور ان سے کہا اے ابومسلم، مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر کرو ہر درخت کے نیچے اور ہر پتھر کے نیچے۔ اس شخص نے کہا کہ وصیت کو اور زیادہ کیجئے۔ فرمایا کہ اللہ کا ذکر اتنی کثرت کے ساتھ کرو کہ اللہ کا ذکر کرنے سے لوگ تجھے دیوانہ کہیں۔ فرماتے ہیں کہ ابومسلم خود کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ ایک آدمی نے اسے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھا تو بولا کہ کیا یہ تمہارا ساتھی دیوانہ ہے۔ ابومسلم نے یہ بات سن لی تو فرمایا کہ اے بھتیجے کہ یہ دیوانگی اور جنون نہیں ہے بلکہ یہ جنون اور دیوانگی کا علاج ہے۔

بعض لوگ خیر کا ذریعہ اور بعض شر کا ذریعہ ہوتے ہیں

۶۹۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے، ان کو احمد بن یوسف سلمی نے، ان کو سعید بن سلیمان نے، ان کو نضر بن شمیل نے، ان کو حمید مزنی نے، ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک کچھ لوگ خیر کے لئے چابیاں ہوتے ہیں اور شر کے لئے رکاوٹ اور تالے ہوتے ہیں اور بے شک بعض لوگ خیر کی رکاوٹ تالے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ شر کی چابیاں اور شر کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

جن کے ہاتھوں میں خیر کی چابیاں ہیں وہ مبارک باد کے مستحق ہیں

۶۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو محمد بن ابوحمید انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی حفص بن عبداللہ بن انس نے، ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۶۹۵)...... عزاه الهيثمي في المجمع (۱۰/ ۷۶) للطبراني وقال فيه المتوكل بن عبدالرحمن والد محمد بن أبي السرى ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات.

بے شک بعض لوگ خیر کی چابیاں اور شر کے تالے ہوتے ہیں (یعنی خیر کے ذرائع اور شر کے روکنے والے ہوتے ہیں) اور بے شک بعض لوگ شر کی چابیان اور خیر کے تالے ہوتے ہیں۔ (یعنی شر کا ذریعہ اور خیر کی رکاوٹ ہوتے ہیں) پس مبارک بادی ہے ان کے لئے جن کے ہاتھ پر خیر کی چابیاں ہوں اور ہلاکت ہے ان کے لئے جن کے ہاتھ پر شر کی چابیاں ہیں۔

۶۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ بن فضل نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے، ان کو زید بن حباب عکلی نے، ان کو سفیان ثوری نے، ان کو حبیب بن ثابت نے، ان کو ابووائل نے، ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، وہ فرماتے ہیں:

بے شک بعض لوگ ذکر اللہ کی چابیاں ہوتے ہیں (یعنی اللہ کے ذکر کا ذریعہ ہوتے ہیں) اذا رؤوا ذکر اللہ...... جب دیکھے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔

۷۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا اپنے والد سے، فرماتے تھے کہ یہ مذکورہ بات یا روایت حبیب ابن ابوثابت کی حدیث میں سے ہے بلکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ ابن ابوالاشرس ہیں۔

۷۰۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے، ان کو خضر بن ابان نے، ان کو سیار نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت بنانی سے، وہ کہتے تھے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بعض لوگ حدیث روایت کرنے میں مصروف ہوتے تھے، اللہ نے ان میں سے بعض کی زبان پر ذکر کھول دیا اور جاری فرما دیا۔ لہٰذا وہ ذکر اللہ میں ہی منہمک رہتے تھے۔ لہٰذا ان کے لئے ذکر میں ہی ان کے اجر کے مثل اجر ہوگا اور سابقہ اجر بھی کم نہیں ہوگا اور بعض لوگ ذکر میں ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض کی زبان پر کلام اور بحث کھول دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ ذکر چھوڑ کر غیر ذکر میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ان پر ان کے گناہوں کی مثل گناہ ہوں گے، جبکہ ان کے اپنے گناہ بھی کم نہیں کئے جائیں گے۔

ذکر اللہ سے دل نرم ہوتا ہے

۷۰۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوالحسین بن اسحٰق بن احمد کاذی نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے سیار نے، ان کو عبداللہ بن شمیط نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حسن بصری کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اے ابوسعید جب ذکر کرتی ہوں تو میرا دل نرم ہو جاتا ہے اور جب چھوڑ دیتی ہوں تو میرا نفس (ذکر سے) انکاری ہو جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا چلی جاؤ (وہ کرو) جس سے تیرے دل کی اصلاح ہو۔

ذکر کے ساتھ قساوت قلبی کا علاج ہوتا ہے

۷۰۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے، ان کو ابوسھل اسفرائنی نے، ان کو ابوجعفر حذاء نے، ان کو علی بن مدینی نے، ان کو حماد بن زید نے، اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے، ان کو محمد بن سلیمان

(۶۹۷ و ۶۹۸)...... أخرجه ابن أبي عاصم في السنة (۱/۱۲۷ و ۱۲۸) من طريق محمد بن أبي حميد المديني عن موسى بن وردان عن حفص بن عبيد الله بن أنس بن عنس.

ومن طريق محمد بن أبي حميد عن حفص. به.

وأخرجه ابن ماجة (۲۳۷) والطيالسي (۲۰۸۲) وابن المبارك (۹۶۸) من طريق محمد بن حميد. به.

اسدی نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو معلی بن زیاد نے کہ ایک آدمی نے حسن بصری سے کہا اے ابوسعید، میں آپ کو اپنی قساوت قلبی کی شکایت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے ذکر کے ساتھ ادب سکھا اور علی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے حسن بصری سے کہا کہ اے ابوسعید میں اپنی قساوت قلبی کی شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے اسے فرمایا کہ اسے ذکر کے ساتھ ادب سکھا۔

ذکر اللہ کی لذت

۷۰۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین نے، ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے، ان کو علی بن مسلم نے، ان کو سیار بن حاتم نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ کوئی بھی لذت حاصل کرنے والے اللہ کے ذکر کے ساتھ حاصل ہونے والی لذت جیسی لذت حاصل نہیں کر سکتے۔

۷۰۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن حسن بن یعقوب سے، وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے سنا ابوعثمان سعید بن اسماعیل سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے، وہ فرماتے تھے:

اے وہ ذات گرامی جس کا ذکر میرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہے ہر چیز سے، مجھے اپنی دشمنوں میں ہر شے سے زیادہ ذلیل نہ کرنا۔

کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ سے سنا، وہ کہتے تھے:

اے میرے الٰہ (اے میرے معبود) میں آپ کو جماعت میں اور مجمعے میں پکارتا ہوں، جیسا کہ مالک اور سرداروں کو پکارا جاتا ہے اور آپ کو خلوت میں پکارتا ہوں جیسا کہ احباب اور دوستوں کو پکارا جاتا ہے۔ میں مجمع میں کہتا ہوں کہ اے میرے الٰہ اور خلوت میں کہتا ہوں اے میرے حبیب۔

۷۰۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد شعبی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ جوزقی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد بن ہاشم سے، وہ کہتے تھے میں نے سنا بکر بن عبدالرحمٰن سے، وہ کہتے تھے کہ میں نے ذالنون مصری سے سنا، وہ کہتے تھے اے میرے الٰہ (اے میرے مشکل کشا) میں دنیا میں تیرے ذکر سے صبر نہیں کر سکتا، لہٰذا میں آخرت میں تجھ سے کیسے صبر کروں گا۔

۷۰۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عثمان حناط سے، وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوالحسن سے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعثمان زاہد نے، ان کو عبداللہ بن محمد فقیہ نے، ان کو عبداللہ بن موسیٰ مسیبی نے، ان کو سعید بن عثمان نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا، وہ کہتے تھے:

جو شخص اللہ تعالیٰ کا حقیقی ذکر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں رہ کر وہ ہر شے کو بھول جاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں رہ کر ہر شے کو بھول جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر ہر شے سے حفاظت فرماتے ہیں اور اس کے لئے ہر شے کے بدلے میں اجر ہوتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ:

عارف باللہ دنیا میں جب تک رہتا ہے، ہمیشہ فقر اور فخر کے درمیان رہتا ہے۔ جس وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو فخر کرتا ہے اور جب اپنے نفس کو یاد کرتا تو فقیر بن جاتا ہے اور زاہد نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ اس نے کہا کہ اللہ کے ساتھ ہم فخر کرتے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہم محتاج ہوتے ہیں۔

عبدیت، ذکر، طاعت کی لذت

۷۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن عبداللہ جنید نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اپنے دادا عباس بن حمزہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون بن ابراہیم سے، وہ کہتے ہیں:

جس نے اپنے رب کو پہچان لیا، اس نے عبدیت کا مزہ پالیا اور ذکر کی لذت اور طاعت کا مزہ بھی پالیا اور ذکر و طاعت مخلوق کے ساتھ ان کے بدن کے ساتھ ہے اور ان سے جدا ہو جاتی ہے فکر اور خطرات کے ساتھ۔

اور عباس بن حمزہ اپنی سند کے ساتھ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ عارف باللہ اپنے رب کے ساتھ مستغنی ہو چکا ہے، لہٰذا اس سے کون بے پرواہ ہو سکتا ہے۔ اس کی لذت اسی ذات کے ساتھ ہے، اس نے اپنی سواری اسی کے صحن میں بیٹھا رکھی ہے اور اس نے اسی ذات کے ساتھ انس و تعلق قائم کر رکھا ہے۔

جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہمنشیں ہوں

۷۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ اور ابو حسان محمد بن احمد بن محمد بن جعفر مزکی نے، دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو بن نجید نے، ان کو ابو جعفر نے، ان کو محمد بن موسیٰ حلوانی نے، ان کو محمد بن عبید عامری نے، ان کو ابو اسامہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن نضر سے کہا کہ آپ کو گھر میں لمبے قیام سے وحشت نہیں ہوتی؟ فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں وحشت زدہ ہوں، حالانکہ وہ تو کہتا ہے کہ جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا جلیس اور ہمنشین ہوں۔

بندے کو ذکر اللہ اور استغفار کے لئے وقت خاص کرنا چاہئے

۷۱۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابی دنیا نے، ان کو حسن بن ابی ربیع نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو سفیان نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابو الضحیٰ نے، ان کو مسروق نے، وہ فرماتے ہیں کہ آدمی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ساعت یعنی ایک خاص وقت متعین ہونا چاہئے کہ جس میں وہ فارغ ہو جائے اور اپنے رب کو یاد کرے اور اللہ سے استغفار کرے۔

کثرت ذکر شکر ہے اور ذکر سے غفلت ناشکری ہے

۷۱۱:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، ان کو زید بن اسلم نے، یہ کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب، آپ نے مجھ پر کثرت کے ساتھ انعام فرمایا، لہٰذا مجھے شکر کا طریقہ بھی خود ہی بتائیے تاکہ میں تیرا شکر بھی کثرت کے ساتھ ادا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کثرت کے ساتھ میرا ذکر کیجئے، جب آپ کثرت کے ساتھ میرا ذکر کریں گے تو آپ میرا شکر کثرت کے ساتھ کریں گے اور جب آپ مجھے بھول جائیں گے یعنی جتنی دیر آپ مجھ سے غافل ہوں گے آپ میری ناشکری کریں گے۔

اللہ سے غافل ہونا شرک ہے

۷۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا زبیر بن عبدالواحد سے اسد آباد میں، وہ کہتے ہیں کہ ابو بکر شبلی سے، وہ فرماتے تھے، ایک بار آنکھ جھپکنے کی دیر اللہ سے غافل ہونا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

جو ذات تجھ سے غافل نہیں اس سے غافل ہونا بہت بری بات ہے

۷۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے، ان کو ابوالحسن کارزی نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن محمد بن یونس مقری سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن جید بلخی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب بلخی سے، وہ کہتے ہیں کہ جو ذات تیری کسی بھی نیکی سے غافل نہیں ہے، اس کو یاد کرنے سے غافل ہونا کتنی بری بات ہے۔

ابوسلیمان دارانی کا واقعہ

۷۱۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور قاضی نے، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے، ان کو احمد بن ابوالحوار نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے، وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ میں سجدے میں تھا، اچانک مجھے وہاں نیند آ گئی، میں نیند میں تھا کہ میرے پاس ایک حور آتی ہے، اپنے پیر سے ٹھوکر مارتی ہے اور کہتی ہے اے میرے محبوب، کیا تیری آنکھیں سو گئی ہیں جبکہ مالک اور بادشاہ جاگ رہا ہے اور تہجد میں بیداری کرنے والوں کو دیکھ رہا ہے؟ مصیبت ہے ان آنکھوں کے لئے جو اپنی نیند کی لذت کو عزت و غلبے والی ذات سے مناجات کرنے پر ترجیح دیتی ہیں۔ اٹھ جائیے فرصت قریب آ چکی ہے اور محبت کرنے والے ایک دوسرے کو مل رہے ہیں، تو یہ کیسی نیند ہے؟ اے میرے محبوب، اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک، کیا تیری آنکھیں نیند کر رہی ہیں، جبکہ میں اتنی طویل مدت سے تیرے لئے اپنے بارپردہ مقام پر تیار ہوتی ہوں اور تیری خواہش کرتی ہوں؟ لہذا میں گھبرا کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں اس کی ڈانٹ کی وجہ سے شرم کے مارے پسینہ پسینہ ہو چکا ہوں۔ بے شک اس کے بولنے کی شیرینی اور نغماں البتہ اب بھی میرے دل اور میرے کانوں میں محسوس ہو رہی ہے۔

انسانوں کو یاد کرنا بیماری ہے اور اللہ کو یاد کرنا علاج ہے

۷۱۵:..... ہمیں خبر دی ہے حمزہ بن عبدالعزیز بن محمد صیدلانی نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے، ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے، ان کو ابوعمار حسین بن حریث نے، ان کو اسماعیل بن مثنیٰ نے، ان کو مسعر نے، ان کو ابن عون نے، وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا ذکر یعنی لوگوں کو یاد کرنا بیماری ہے اور اللہ کا ذکر اور اللہ کو یاد کرنا دوا ہے۔

۷۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے کہ عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوبکر عثمان بن محمد بن صاحب کتانی نے، ان کو ابوعثمان کرخی نے مقام طرسوس میں، ان کو عبدالرحمٰن بن عمر بن رستہ نے، ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے، ان کو ابن مبارک نے، ان کو عیسیٰ بن عمر نے، ان کو عمرو بن مرہ نے، یہ ربیع بن خثیم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا، ذکر اللہ بہتر ہے ذکر الناس سے۔ لوگوں کے تذکرے سے اللہ کا تذکرہ بہتر ہے۔

۷۱۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابی الدنیا نے، ان کو علی بن اشکاب نے، ان کو ابوالنضر نے، ان کو ابوعقیل نے، ان کو عبداللہ بن یزید نے، ان کو مکحول نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان ذكر الله شفاء. و ان ذكر الناس داء

بے شک اللہ کا ذکر شفاء ہے اور بے شک لوگوں کا ذکر بیماری ہے۔

یہ حدیث مرسل ہے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آپ کا قول مروی ہے۔

۷۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو محمد بن فضیل نے، ان کو اس کے والد نے، ان کو ماحان حنفی نے، وہ فرماتے ہیں:

کیا تم میں سے کسی ایک کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ جس سوار کے جانور پر وہ سوار ہوتا ہے اور جس کپڑے کو وہ پہنتا ہے اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ ہو اور ان کی عادت تھی کہ وہ تسبیح وتہلیل اور تکبیر سے بالکل بھی نہیں رکتے تھے۔

۷۱۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو دعلج نور بن احمد نے، ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے، ان کو اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے، کہتے ہیں کہ میں نے عمری بن ھانی سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں آپ کی زبان

(۷۱۷)..... أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۳۱۲) من طريق أبي الحسين بن بشران. به.

ذکر اللہ سے رکتی نہیں ہے، آپ کتنی بار اللہ کی تسبیح کرتے ہیں روزانہ؟ فرمایا ایک لاکھ بار، مگر یہ کہ انگلیاں غلطی کر لیں۔

۷۲۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے، ان کو علی بن احمد نے، ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے، ان کو جعفر بن عمران ثعلبی نے، ان کو محاربی نے، ان کو سعید بن خمس نے، ان کو عبد العزیز بن رواد نے، وہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کی نشیب میں ایک عورت تھی جو کہ روزانہ بارہ ہزار بار سبحان اللہ کا ورد کرتی تھی، جب وہ فوت ہوگئی تو اسے جب قبر پر لے کر پہنچے تو قبر نے اس کو خود بخود لوگوں کے ہاتھوں سے لے لیا۔

۷۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابوبکر فقیہ طوسی نے، ان کو ابو بشر محمد بن احمد بن حاضر نے، ان کو ابو العباس محمد بن ابراہیم بن مہران نے، ان کو عبداللہ بن سعید نے، ان کو محمد بن فضیل نے ایک آدمی سے کہتے ہیں کہ میں نے ابو صالح ماھان کو دیکھا جب حجاج بن یوسف نے اس کو لکڑیوں پر پھانسی لگایا، وہ تسبیح یعنی سبحان للہ پڑھ رہے تھے اور ہاتھ سے عقدہ اور گرہ بنا رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کا ورد ان کے ہاتھ میں تینتیس کی تعداد کو پہنچا اور انہوں نے تینتیس گرہ بنائی۔ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے اسے نیزہ مارا اور قتل کر دیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے مرنے کے بعد بھی دیکھا کہ ذکر والا عقدہ اور حلقہ اس کے ہاتھ کا بدستور موجود تھا۔

۷۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن عیسیٰ نے، ان کو ابراہیم بن محمد سکری نے، ان کو محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ نے، ان کو ان کے باپ نے، ان کو ابن مبارک نے، ان کو ابو مجلز نے، وہ ابن قتیبہ بن مسلم کے ساتھ ان کی سواری پر سوار ہوتے تھے، یعنی ان کی جگہ عبادت کرتے تھے اور روزانہ بارہ ہزار بار سبحان اللہ کا ذکر کرتے تھے اور اسے اپنی انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام اور ذکر اللہ کی کثرت

۷۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو الفتح جلال بن محمد جعفر نے، ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابو الاشعث نے، ان کو معتمر بن سلیمان نے، ان کو ابو کعب نے اپنے دادا بقیہ سے، ان کو ابو صفیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے کہ ان کے لئے چمڑے کا دسترخوان بچھایا جاتا اور ایک تھیلا لایا جاتا۔ اس میں کنکریاں تھیں، ان کے ساتھ وہ دوپہر تک سبحان اللہ کا ورد کرتے، پھر اٹھ جاتے، جب ظہر پڑھ لیتے، پھر ان کے پاس وہ تھیلا پھر لایا جاتا، پھر ان کے ساتھ تسبیح کرتے، یہاں تک کہ شام ہو جاتی۔

دل مردہ ہونے کی تین علامات

اور والہانہ محبت کی تین علامات

۷۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے، کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن عثمان حناط سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا، وہ فرماتے تھے، دل کی موت کی تین علامات ہیں:

❶..... مخلوق کے ساتھ انس و محبت۔

❷..... اللہ کے ساتھ خلوت کرنے میں وحشت۔

❸..... اور مقسوم ذکر کی حلاوت کا فقدان۔

اور اللہ کے ساتھ والہانہ محبت کی تین نشانیاں ہیں:

❶..... ذکر کرتے وقت شوق اور محبت کی وجہ سے بدن میں روح کا مضطرب اور پریشان ہونا۔

❷..... چاپلوسی اور الحاح کرتے ہوئے سرگوشی کرنے میں عقل کا سکون، راحت اور قرار پکڑنا۔

۵.....تخلق باخلاق اللہ کرنے کے لئے امور غیبیہ میں اللہ کی طرف رجوع ہونے کے لئے ہمت پیدا ہو جانا۔

معرفت الٰہی کی حقیقت

۷۲۵:.....میں نے ابوسعید ابی عثمان زاہد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے علی بن حسین فقیہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے چچا بسطامی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ابویزید بسطامی سے معرفت کی حقیقت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

الحیات بذکر اللّٰہ

اللہ کے ذکر کے ساتھ جینا۔

اور جہالت کی حقیقت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

الغفلۃ عن اللّٰہ

اللہ سے غافل ہونا۔

عارف باللہ کی پہچان بقول ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۷۲۶:.....میں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابونصر بن عبداللہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے یعقوب بن اسحاق سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابراہیم ہروی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، جبکہ ان سے پوچھا گیا کہ عارف باللہ کی کیا علامت ہے؟ تو فرمایا کہ عارف وہ ہے جو ذکر اللہ سے رکے نہیں اور اللہ کے حقوق سے تھکے نہیں اور غیر اللہ سے انس ومحبت کرے نہیں۔

کہتے ہیں کہ ابویزید نے کہا کہ میں نے ابتداء عمر میں چار چیزوں میں غلطی کی، مجھے یہ وہم ہو گیا تھا کہ میں اس کو یاد کرتا ہوں اور میں اس کی معرفت رکھتا ہوں اور میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور میں اس کا طالب ہوں۔ اب جبکہ انتہا کو پہنچا ہوں تو میں نے دیکھا ہے کہ اس کا یاد کرنا میرے یاد کرنے سے پہلے ہے اور اس کی معرفت میری معرفت سے مقدم ہے اور اس کی محبت بھی میری محبت سے زیادہ مقدم ہے اور زیادہ پرانی ہے اور اس کی طلب میرے لئے پہلے ہے بعد میں، میں نے اس کو طلب کیا ہے۔ اس طلب سے یہاں ان کی مراد ارادت وچاہت ہے اور قصد وارادہ ہے۔ یعنی اس کا مرتبہ اور مقام اونچا کرنے کا قصد وارادہ ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۲۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے، ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے، ان کو ابوحاتم نے، ان کو عبدالرحیم بن مطرف نے، ان کو عیسیٰ بن یونس نے، ان کو اوزاعی نے، وہ کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے ذکر کو ناپسند کرنے یا ذکر کرنے والے کو ناپسند کرنے سے یہ بات اس کے ہاں زیادہ سخت بری ہے کہ بندہ اپنے رب کے ساتھ بغض وعداوت رکھے۔

باب نمبر ۱۱

ایمان کا گیارھواں شعبہ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما ذالکم الشیطن یخوف اولیاء ہ. فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مؤمنین (آل عمران ۱۷۵)

سوائے اس کے نہیں کہ یہ شیطان ہے جو کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے۔تم ان سے نہ ڈرو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔

(۲)......ارشاد باری ہے:

فلا تخشوا الناس واخشون (المائدہ ۴۴)

لوگوں سے مت ڈرو، بلکہ صرف مجھ سے ڈرو۔

(۳)......ارشاد ہوا:

وایای فارھبون (البقرۃ ۴۰)

اور خاص مجھ ہی سے ڈرو۔

(۴)......ارشاد ہوا:

واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ (الاعراف ۲۰۵)

(اے پیغمبر آپ) اپنے رب کو یاد کیجئے اپنے دل میں بطور عاجزی کرنے اور ڈرنے کے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اس سے ڈرتے رہنے کو ان کی تعریف کے پیرائے میں بیان کیا ہے۔

(۵)......چنانچہ ارشاد ہوا:

وھم من خشیتہ مشفقون (الانبیاء ۲۸)

فرشتے اس کے خوف سے اس سے ترساں ولرزاں رہتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور اولیاء کی بھی اسی طرح یعنی ان کے اللہ سے ڈرنے پر ان کی تعریف کی ہے۔

(۶)......چنانچہ ارشاد ہوا:

انھم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورھبا وکانوا لنا خاشعین (الانبیاء ۹۰)

بے شک وہ انبیاء علیہم السلام بھلائیوں میں جلدی کرتے تھے اور وہ ہمیں پکارتے تھے توقع رکھتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور وہ ہم ہی سے ڈرنے والے تھے۔

(۷)......نیز ارشاد ہوا:

والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب (اعد ۲۱)

وہ لوگ جو ملاتے ہیں اللہ نے جس کے ملانے کا حکم فرمایا ہے اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور ڈرتے ہیں بڑے حساب سے۔

اسی طرح اللہ خوف نہ رکھنے اور اس سے غافل ہونے پر اللہ تعالیٰ نے کفار کو ڈانٹ اور سرزنش کی ہے۔

(۸)......چنانچہ ارشاد ہوا:

مالکم لا ترجون للہ وقاراً (نوح ۱۳)

کیا ہوا ہے تم کو کیوں نہیں امید رکھتے تم اللہ کے کے وقار اور بڑائی کی۔ اس کی تفسیر میں یہ کہا گیا کہ نہ۔

مالکم لا تخافون عظمۃ اللہ

تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی عظمت سے نہیں ڈرتے۔

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرنے والے کفار کی مذمت کی ہے۔

(۹)......ارشاد ہوا:

وقال الذین لایرجون لقاءنا (الفرقان ۲۱)

جو لوگ ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے (یعنی کفار) وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اترتے،

یا پھر ہم اپنے رب کو خود دیکھ لیتے۔

کہا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ وہ خوف نہیں رکھتے اللہ سے نہیں ڈرتے۔

مذکورہ تمام آیات جن کو ہم نے پیش کیا ہے یہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اس بات کے اعتراف کی تکمیل ہے کہ حکومت اور بادشاہت اسی کی ہے، اور اس کی مخلوق میں مشیت بھی اسی کی نافذ ہے اور کارفرما ہے جب کہ اللہ کے خوف کو چھوڑ دینا دراصل اس کی عبدیت کو چھوڑ دینا ہے۔ اس لئے کہ ہر عبد و غلام کا یہ حق ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے آقا و مولیٰ سے ڈرنے والا ہو۔ اس لئے کہ اس کے آقا کے احسانات اس پر ثابت ہو چکے ہیں۔ اور بندے کا اپنے مالک کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہونا۔ اور اطاعت و تابعداری ترک کرنا یہ تمام امور اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ بندہ اپنے رب سے ڈرتا رہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خوف خدا کئی طریقوں پر ہوتا ہے

قسم اول:......جس کا منبع و سرچشمہ بندے کا کمتر ہونا اور اپنے مالک کا برتر ہونا، اور بندے کا یہ جاننا کہ اس کا نفس اپنے رب کے آگے ذلیل ہے اور عاجز ہے، کمزور ہے۔ کمتر ہے اگر وہ اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو یہ اس کا مقابلہ کرنے سے بھی انتہائی عاجز ہے۔ اس کی مثال دنیا میں ایسی ہے جیسے بچہ اپنے والدین سے ڈرتا ہے۔ یا لوگ جیسے اپنے عادل اور محسن بادشاہ سے ڈرتے ہیں۔ یا جیسے غلام اپنے نیک اور شریف آقاؤں سے ڈرتے ہیں۔

قسم دوم:......وہ خوف ہے جس کا سرچشمہ محبت ہوتی ہے وہ اس طرح پر ہے کہ بندہ زیادہ تر اوقات میں اللہ سے ڈرتا رہے کہ کہیں وہ مالک مجھے میرے اپنے نفس کے سپرد نہ کر دے، میری کسی خطا اور غلطی کی وجہ سے۔

اور کہیں وہ مجھ سے اپنی عطا کردہ نیکی کی توفیق چھین نہ لے اور کہیں وہ اپنے عطا کردہ اسباب مجھ سے منقطع نہ کر لے۔ چنانچہ یہ عادت ہر اس غلام کی ہوتی ہے مالک جس کے ساتھ احسان کرتا ہے اور وہ اپنے مالک کے احسان کی قدر پہچانتا ہے اور اسی طرح اپنے مالک سے محبت کرتا ہے وہ بھی ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے کہ میں اپنے مالک کی نظر سے اپنی کسی حماقت اور کسی غلطی کی وجہ سے اس مرتبے اور مقام سے گرا نہ دیا جاؤں اور کہیں اپنے مقام سے ہٹا نہ دیا جاؤں۔

قسم سوم:......وہ خوف ہے جس کا سرچشمہ اللہ کی وعید اور عذاب کی دھمکیاں ہیں کہ بندہ اپنے رب کی طرف سے بیان ہونے والی وعیدیں اور

عذاب کے تذکرے پڑھتا اور سنتا ہے تو ڈرتا ہے کہ کہیں وہ مالک کل مختار کل میری غلطی اور گناہ کی وجہ سے ناراض ہو کر مجھے کسی عذاب اور سزا میں نہ ڈال دے۔ الغرض اللہ کے خوف کی یہ تمام اقسام اپنی عاجزی اور اللہ کی عظمت و برتری اور اس کے غلبے کو تسلیم کرنے سے عبارت ہیں لہذا ثابت ہوا کہ اللہ کا خوف ایمان کا شعبہ اور حصہ ہے۔ قرآن مجید نے ان اقسام پر متنبہ فرمایا ہے۔

پہلی قسم پر انتباہ:......ارشاد باری ہے:

مالكم لاترجون لله وقارا (نوح ۱۳)

تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کے وقار کی امید نہیں رکھتے۔

مطلب یہ ہے کہ لاتخافون عظمة الله. کہ تم اللہ کی عظمت سے نہیں ڈرتے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلبی نے مذکورہ آیت کی تفسیر اسی طرح کی ہے اس روایت میں جس کو انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۷۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

مالكم لاترجون لله وقارا. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وقار سے مراد عظمت ہے۔ یعنی تمہیں کیا ہوا؟ کہ تم لوگ اللہ کے وقار عظمت کا اعتراف نہیں کرتے۔

اور اس قول کے بارے میں کہ۔ وقدخلقكم اطوارا (نوح ۱۴)

وہ فرماتے ہیں کہ مراد ہے پہلے نطفہ پھر خون کی پھٹکی اس کے بعد بوٹی یعنی اللہ تعالیٰ نے حالانکہ تمہیں کئی مراحل میں بنایا پہلے نطفہ بنایا اس کے بعد خون کی پھٹکی بنایا اس کے بعد گوشت کی بوٹی بنایا۔

۷۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو اسماعیل بن سمیع نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اسی قول کے بارے میں:

مالكم لاترجون لله وقارا. يعني لاتعلمون لله عظمة.

یعنی تم اللہ کی عظمت کو نہیں جانتے؟

مجاہد کا قول:

۷۳۰:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی سعید نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے اسی قول کے بارے میں:

مالكم لاترجون لله وقاراً. قال لاتبالون عظمة ربكم

یعنی تم کو کیا ہوا تم اپنی رب کی عظمت کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

وقدخلقكم اطواراً.

---

(۷۲۸)...... عزاه السيوطي في الدر (۲۶۸/۶) إلى ابن جرير والمصنف.

(۷۲۹)...... عزاه السيوطي في الدر (۲۶۸/۶) إلى سعيد بن منصور وعبد بن حميد والمصنف.

(۷۳۰)...... عزاه السيوطي في الدر (۲۶۸/۶) إلى سعيد بن منصور وعبد بن حميد والمصنف.

یعنی پہلے پیدا کیا تمہیں نطفہ۔ سے اس کے بعد خون کی پھٹکی سے اس کے بعد گوشت کی بوٹی سے درجہ بدرجہ۔

۷۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوالمعروف نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے منصور سے اس سے مجاہد سے اسی قول کے بارے میں:

مالکم لا ترجون لله وقاراً.

مجاہد نے فرمایا کہ لاتبالون لله عظمة یعنی تم اللہ کی عظمت کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

اور ترجون رجاء سے بنا ہے رجاء کا معنی مجاہد نے بنایا۔ الطمع و المخافة۔ امید وخوف۔

۷۳۲:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی نے ان کو مسکین ابوفاطمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے منصور بن زاذان سے پوچھا جب کہ میں سن رہا تھا۔ اس قول باری کے بارے میں مالکم لاترجون لله وقاراً۔ کہتے ہیں کہ مراد ہے۔

لاتعلمون له عظمة ولا تشكرون له نعمة.

تمہیں کیا ہوا کہ تم اس کی عظمت نہیں جانتے اور اس کی نعمت کا تم شکر نہیں کرتے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اگر سردار اپنے غلام سے کہے تجھے کیا ہوا ہے؟ کہ تو میری حکومت اور بادشاہت سے نہیں ڈرتا؟ یا یوں کہے کہ تجھے کیا ہوا تو اپنے آپ کو بھی نہیں پہچانتا اور اپنے وزن کو اپنی حیثیت کو اور اپنے نفس اور اپنی ذات کو اس مقام پر نہیں رکھتا جو اس کا مقام ہے؟ ان دونوں باتوں میں کوئی فرق نہیں ہے مقصد دونوں کا ایک ہی ہے کہ غلام کو اس کی اپنی حیثیت اور اس کا اپنا مقام یاد دلایا جارہا ہے کہ وہ اپنے مالک کے غلبے کو بھول کر کہیں اس کے آگے جری نہ ہو جائے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری نہ ترک کر دے۔ اس سے زیادہ واضح ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا۔

واذا مسكم الضر في البحر ضل من تدعون الا اياه فلما نجكم الى البر اعرضتم وكان الانسان كفوراً. افامنتم ان يخسف بكم جانب البر او يرسل عليكم حاصبا. ثم لا تجدوا لكم وكيلاً؟ ام امنتم ان يعيد كم فيه تارة اخرى فيرسل عليكم قاصفاً من الريح فيغرقكم بما كفرتم ثم لا تجدوا لكم علينا به تبيعاً (الاسراء ۶۷-۶۹)

جس وقت سمندر میں تمہیں پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ (سب غائب ہو جاتے ہیں جنہیں تم پکارتے ہو مگر صرف اور صرف وہی اللہ ہی ہوتا ہے (مدد کرنے کے لئے) پھر جب وہ تمہیں خشکی پر نجات دے کر لاتا ہے تو تم (اسی مالک ومحسن سے) منہ پھیر لیتے ہو۔ (درحقیقت) انسان (اپنی طبیعت میں) ہے ہی ناشکرا۔ کیا تم اس بات سے بےخوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں کہیں خشکی کی کنارے پر ہی زمین میں دھنسا دے یا تمہارے اوپر کوتیز وتند آندھی چلادے پتھر برسانے والی پھر تم اپنے لئے کوئی بھی کام بنانے والا نہ پاسکو؟ کیا بھلا تم اس بات سے امان اور پناہ حاصل کر بیٹھے ہو کہ وہ تمہیں دوبارہ اسی طرح دوسری بار پھر سمندر میں لے جائے اور تمہارے اوپر تندوتند ہوا کا جھکڑ چلا کر تمہیں غرق کر دے تمہارے کفر کرنے کی پاداش میں پھر تم نہ پاؤ اپنے لئے ہمارے خلاف کوئی بازپرس کرنے والا (کوئی پیچھا کرنے والا)۔

آیات کے مفہوم پر شیخ حلیمی کا تبصرہ:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سمجھا دیا ہے کہ تمام احوال میں سے کسی بھی حالت ان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کو چھوڑ دیں یا اس کے شکر کرنے میں کوتاہی کریں۔ اپنے رویئے سے یہ ظاہر کرے کہ جیسے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی نافرمانی کے

(۷۳۲)......عزاه السيوطي في الدر (۲۶۸/۶) إلى سعيد بن منصور وعبد بن حميد وابن المنذر والبيهقي.

باوجود امان مل چکی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان کامل نعمتوں کی وجہ سے جو ان کو حاصل ہو رہی ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اور یہ اندازہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے، خصوصاً ان کی معمولی سی اطاعت سے جسے وہ اپنے خیال میں پورا کر لیتے ہیں (وہ اس طرح خود کو محفوظ سمجھتے ہیں) جب کہ اللہ کی تدبیر اور اس کے فیصلے سے خسارہ پانے والے لوگ ہی بے فکر رہ سکتے ہیں (انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے) بلکہ ان لوگوں کا راستہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ تمام حالات میں اس کی ناراضگی سے اور اس کی پکڑ اور گرفت سے ڈرتے ہیں اور دل میں یہ سوچیں کہ اگر وہ ان کی ہلاکت کا یا کسی بھی برائی کا ارادہ کر لے تو یہ لوگ کوئی ایک بھی ایسا نہیں پائیں گے جو اس ہلاکت کو ان سے ہٹا سکے اور نہ ہی کوئی ایسا جو اس کو ان سے روک دے اس لئے کہ وہ اس کا اختیار رکھتا ہو۔

بہر حال خوف کی دوسری قسم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو اس کو پکارتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں:

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا.

البتہ اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اس کے بعد کہ آپ نے ہم کو ہدایت کی دولت دی۔ (پوری آیت پڑھ جائیے) دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں راسخون فی العلم کا نام دیا ہے۔ اور یہ بدیہی بات ہے کہ جو شخص بھی اپنے رب سے یہ دعا مانگتا ہے کہ ہدایت کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ جس ہدایت کے ذریعے اللہ نے مجھے شرف بخشا ہے۔ کہیں وہ اس کو اس سے چھین نہ لے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے بارے میں یہ خبر دی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں۔

انا كنا قبل في اهلنا مشفقين (طور کی دو آیات کی تلاوت کی طور ۲۶۔۲۷)

کہ ہم اپنے اہل میں رہ کر ڈرتے رہتے تھے اور یہ تفسیر میں آیا ہے کہ وہ ڈرتے رہتے تھے کہ ان سے اسلام کہیں چھین نہ لیا جائے کہ پھر وہ قیامت کے دن شقیوں اور محروموں کی جگہ پر ہو جائیں اور وہ لوگ اللہ سے ڈرا کرتے تھے کہ ان کے ساتھ یہ ظلم نہ کرے اور یہی حال اللہ کی تمام نعمتوں کا ہے اگر چہ اسلام ان سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔

اللہ کے خوف کی تیسری قسم۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی جگہ ارشاد فرمایا:

(۱)......يا ايها الناس اتقوا ربكم. (النسآء ۱۔لقمان ۳۳۔الحج ۱)

اے لوگو ڈرو تم اپنے رب سے۔

(۲)......اور ارشاد فرمایا:

واياى فاتقون (البقرہ ۴۱)

اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔

(۳)......ارشاد فرمایا:

قوا انفسكم واهليكم ناراً وقودها النلس والحجارة (التحریم ۶)

بچاؤ تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے اس کا ایندھن لوگ ہیں۔

اور پھر تقویٰ کا حکم فرمایا (یعنی بچنے کا) وہ یہ ہے کہ مخاطبین اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائیں اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے ان پر عمل کر کے اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان کو چھوڑ کر۔ اور فاتقون بچو مجھ سے (ڈرو مجھ سے) کا مطلب و معنی یہ ہے کہ اتقوا عذابی وموٴ خذتی۔ میرے عذاب سے بچو اور میری پکڑ سے اور میری گرفت سے بچو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتقوا النار ولو بشق تمرة.

بچو آگ سے اگر چہ کھجور کے آدھے دانے کے ساتھ ہو سکے۔

۷۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن احمد بن ابوالفوارس حافظ سے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے۔ ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے فرمایا کہ بچو آگ سے اور خیر کا کام کرو۔ میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا کہتے تھے کہ میں نے عدی بن حاتم سے سنا کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ اتقوا النار ولو بشق تمرة آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے آدھے دانے کے ساتھ بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابواسحٰق سے۔

۷۳۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن شاذان جوہری نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ یہ آیت نازل فرمائی۔

یاایها الذین اٰمنوا قوا انفسکم واهلیکم ناراً (التحریم ۶)

اے ایمان والو بچاؤ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات اس کو اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت کیا۔ یا یوں کہا کہ ایک دن۔ چنانچہ ایک نوجوان گر کر بیہوش ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا اے نوجوان یوں کہو لا الٰــــہ الا الـلـــــہ۔ اس نے یہ کلمہ پڑھا آپ نے اس کو جنت کی بشارت دی، تو آپ کے صحابہ نے کہا یارسول اللہ کیا یہ ہمارے درمیان میں سے (یعنی کیا صرف یہی جنت میں جائیں گے ہم نہیں جائیں گے؟) تو رسول اللہ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا:

ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید. (ابراہیم ۱۴)

یہ اس کے لئے ہے جو شخص ڈر گیا میرے آگے کھڑے ہونے سے اور ڈر گیا میرے عذاب سے۔

نوجوان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہنم سے نجات کی ضمانت حاصل کرنا

۷۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر اور عثمان بن سماک نے، ان کو محمد بن عبدک نے ان کو ابوبلال نے ان کو ابوالملیح رقی نے۔ ان کو میمون بن مہران نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرب کا ایک وفد آیا ان میں ایک جوان تھا اس جوان نے بوڑھوں سے کہا۔ جاؤ تم لوگ رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرو اور میں تمہارے سامان کا حفاظت کروں گا۔ چنانچہ بوڑھے لوگ چلے گئے اور رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اس کے بعد جوان آیا اور رسول اللہ کی کمر میں دونوں طرف سے کوکھ پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے آگ سے بچنے کا سوال کرتا ہوں (یعنی مجھے آگ سے بچا لیجئے) لوگوں نے کہا اے لڑکے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیجئے۔ بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے ان کو بھیجا ہے میں ان کو نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ مجھے آگ سے پناہ دے دیں۔ اور آگ سے بچا لیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ دے دیجئے اس کو، بے

(۷۳۳)..... أخرجه البخاري (۱۳۶/۲) عن سليمان بن حرب عن شعبة. به ومسلم (۷۰۳/۲) عن عون بن سلام الكوفي عن زهير بن معاوية عن أبي إسحاق. به.

(۷۳۴)..... اخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۳۵۱/۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

شک اللہ تعالیٰ نے اس کو پناہ دے دی ہے۔

عہد فاروقی میں خوف خدا سے نوجوان عابد کا انتقال ہونا

۷۳۶:..... اس میں سے ہے جو مجھے خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد بن بشران نے بطور اجازت دینے کے۔ ان کو ابوعلی برذعی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم ازدی نے ان کو جعفر بن ابوجعفر رازی نے ان کو ابوجعفر سائح نے۔ ان کو ربیع بن صبیح نے حسن سے وہ فرماتے ہیں کہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک نوجوان تھا جو ہر وقت مسجد میں رہتا تھا اور عبادت کرتا رہتا تھا۔ اس پر ایک لڑکی عاشق ہوگئی اور خلوت میں اس کے پاس آئی اور اس سے بات کی اس نے اپنے دل میں اپنے نفس سے اس بارے میں بات کی لہذا اس نے زور سے چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا لہذا اس کے ایک چچا تھے وہ آئے اور اسے اپنے گھر لے گئے۔ جب ہوش میں آیا تو کہا کہ اس شخص کی کیا جزا ہے؟ جو اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے اور پیش ہونے سے ڈر جائے؟ ان کے چچا چلے گئے جا کر حضرت عمر کو خبر دی اور ادھر اتنے میں اس نوجوان نے ایک دوسری چیخ ماری اور اسی چیخ سے مر گیا۔ چنانچہ حضرت عمر اس پر مطلع ہوئے اور فرمانے لگے:

لک جنتان. لک جنتان.

تیرے لئے ہی دو باغ ہیں تیرے ہی دو باغ ہیں۔

سدیؒ کا قول:

۷۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سدی نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں:

انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم (انفال ۲)

(حقیقت یہی ہے کہ) مؤمن وہی لوگ ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے ان کے دل کانپ جاتے ہیں۔

سدی نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے جب مؤمن کسی گناہ کا یا ظلم و زیادتی کا ارادہ کرتا ہے یا اس کی مثل کسی شئی کا اور اس کے لئے کہا جائے کہ اتق اللہ، تو اللہ سے ڈر تو اس کا دل ڈر جاتا ہے۔ اور کانپ جاتا ہے۔

مجاہدؒ کا قول:

۷۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہ:

ولمن خاف مقام ربه جنتان (الرحمٰن ۴۶)

اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈر گیا دو باغ ہیں۔

فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ گناہ کرتا ہے پھر رب کے آگے کھڑا ہونے کو یاد کرتا ہے تو اس گناہ کو چھوڑ دیتا ہے۔

۷۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو

---

(۷۳۶)..... عزاه السيوطي في الدر (۶/۱۴۷) للمصنف.

(۷۳۷)..... عزاه السيوطي في الدر (۳/۱۶۲) إلى بن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم وأبو الشيخ والمصنف.

(۷۳۹)..... عزاه السيوطي في الدر (۶/۱۴۶) إلى عبد بن حميد وابن ابي الدنيا والمصنف عن مجاهد.

منصور نے ان کو ابراہیم نے اور مجاہد نے اس قول کے بارے میں کہ:

ولمن خاف مقام ربه جنتان.

دونوں نے کہا کہ اس وہ شخص مراد ہے جو گناہ کرتا ہے پھر رب کے آگے کھڑا ہونے کو یاد کرتا ہے تو گناہ کو چھوڑ دیتا ہے۔

اس کو خلف بن ولید نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ ابراہیم سے یا مجاہد سے یعنی شک کے ساتھ۔

۷۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوبکر جارودی نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو عبیداللہ بن ابی بکر نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

نکالو آگ میں سے ہر اس شخص کو جو مجھے یاد کرتا تھا یا مجھ سے ڈرتا تھا کھڑا ہونے سے میرے آگے۔

۷۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں کہتے ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو یزید بن محمد بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو عثمان بن کثیر بن دینار نے ان کو محمد بن مہاجر بھائی عمرو بن مہاجر نے ان کو عروہ بن رویم لخمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

ان من افضل ایمان المرء ان یعلم ان الله معه حیث کان.

بے شک آدمی کے افضل ایمان میں سے ہے یہ بات وہ یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے جو جہاں بھی ہو۔

۷۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبدالرحمٰن بن عابس نے ان کو ابوالیاس نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنے خطبے فرماتے تھے:

خیر الزاد التقوی، ورأس الحکمة مخافة الله عزوجل.

بہتر سامان سفر تقویٰ ہے (اللہ کی نافرمانی سے بچنا) اور اصل عقلمندی اللہ عزوجل سے ڈرنا ہے۔

۷۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس سیاری نے ان کو عبداللہ بن عزال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو بشر بن سری نے ان کو سفیان ثوری نے، ان کو عبدالرحمٰن بن عابس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رأس الحکمة مخافة الله

دانائی کی جڑ اللہ کا خوف ہے۔

یہ روایت موقوف ہے۔ اور ایک اور ضعیف طریقہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بھی مروی ہے۔

---

(۷۴۰)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۱/۷۰)

(۱)..... أبوبكر الجارودي هو محمد بن النضر بن سلمة (المستدرك)

(۷۴۱)..... أخرجه المصنف في الأسماء والصفات (ص ۴۳۰) من طريق نعيم بن حماد. به.

وأخرجه الدولابي في الكنى (۲/۷۳)

(۷۴۲) ..... في تهذيب الكمال في ترجمة (سفيان بن سعيد الثوري) روى عن (عبدالرحمن بن الحارث بن عياش بن أبي ربيعة) ولم أجد عبدالرحمن بن أنس بن عياش.

(۷۴۳)..... عزاه الزبيدي الاتحاف (۸/۴۴۸) إلى الديلمي من طريق الحسن بن عمارة عن عبدالرحمن بن عابس بن ربيعة. وبه.

وقال الزبيدي: والحسن بن عمارة ضعيف رواه البيهقي من طريق الثوري عن ابن عياش. (في الاتحاف ابن عباس). ووقفه.

۷۴۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل نے اور جعفر ابن احمد بن عاصم نے دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے محمد بن مصفی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو عثمان بن زمز نے ان کو ابو عمار اسدی نے ان کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

راء س الحکمة مخافة اللّٰہ

حکمت و دانائی کی اصل اللہ سے ڈرنا ہے۔

اور یہ عقبہ بن عامر کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ تبوک میں روایت کی گئی ہے۔

۷۴۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن یعقوب نے طابران نے، ان کو عبدالرحمٰن بن عباس نے بن عبدالرحمٰن نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو احمد بن یونس نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے یعنی عباس بن فضل نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ایوب بن عتبہ نے ان کو فضل بن بکیر نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثلاث مهلكات. شح مطاع. وهوى متبع. واعجاب المرء بنفسه.

تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں تیری نفس کی اطاعت۔ خواہش کی اتباع۔ عجب اور خود پسندی۔

وثلاث منجيات. خشية الله في السر والعلانية. والقصد في الغنى والفقر وكلمة الحق في الرضاء والغضب.

اور تین چیزیں نجات دہندہ ہیں چھپے اور ظاہر ہر حال میں اللہ سے ڈرنا۔ غنی ہو یا فقیر ہو ہر حال میں میانہ روی اختیار کرنا۔ خوشی ہو یا غصہ ہو حق بات کہنا۔

یہ روایت ایک اور طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۷۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن یعقوب عدل نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے، ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعودی نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے کہتے ہیں کہ فرمایا عبداللہ نے:

كفى بخشية الله علما. وكفى با لا غترار بالله جهلاً.

خشیۂ خداوندی کے لئے عالم ہونا کافی ہے اور اللہ کے ساتھ دھوکہ کھانے میں جہالت کافی ہے۔

۷۴۷:......اسی اسناد کے ساتھ مسلم بن صبیح سے اور مسروق سے مروی ہے۔

بے شک آدمی اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے لئے کچھ ایسی محافل ہوا کریں جہاں وہ ان مجالس میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے ان سے بخشش

---

(۷۴۴)...... عزاه الزبيدي في الاتحاف (۸/۲۲۸) إلى المصنف وفي الاتحاف (عثمان بن زخر عن أبي عمار الهذلي بدلاً من عثمان بن زفر بن عمار الأسدي).

(۷۴۵)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۳۴۳) من طريق أحمد بن يونس. به.

تنبيه:...... في الحلية (أيوب عن عتبة) بدلاً من (أيوب بن عتبة) وهو خطأ. وايوب بن عتبة من رجال التهذيب روى عن الفضل بن بكر العبدي وروى عنه أحمد بن عبدالله بن يونس والحديث راوه أيضاً ابن عبدالبر في جامع بيان العلم وفضله (۱/۱۴۲، ۱۴۳) من طريق نعيم بن سالم عن أنس وقال أبونعيم:

هذا حديث غريب من حديث قتادة ورواه عكرمة بن إبراهيم عن هشام عن يحيى بن أبي كثير عن أنس رضي الله عنه.

(۷۴۶)...... انظر الاتحاف (۸/۲۲۸)

مانگا کرے۔

۷۴۸۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومنصور صبغی نے ان کو احمد بن یحییٰ بن سیرین نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے کہتے ہیں کہ:

آدمی کے عالم ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہو۔اور آدمی کے جاہل ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ خود پسندی کرتا ہو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آدمی کو چاہئے کہ اس کے لئے ایسی مجالس ہوں جن میں وہ اکیلے ہو کر اپنے گناہوں کو یاد کرے اور ان سے استغفار کرے۔

ہم یہ کلام مسروق کے قول سے غیر مرفوع روایت کر چکے ہیں۔

۷۴۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد رفاء نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو بدل بن محبر ابوالمنیر نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں۔آدمی کے عالم ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کے جاہل ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے علم پر ناز کرے۔

۷۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابوبکر بن شیبہ حزامی نے ان کو ابن ابوفدیک نے اور خبر دی نصر بن قتادہ نے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں، ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن داؤ سمنائی نے ان کو ابوبکر نے ان کو دحیم عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو موسیٰ بن یعقوب نے ان کو ابوحازم نے ان کو عامر بن عبداللہ بن زبیر خبر دی ہے ان کو ان کے والد نے خبر دی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود نے ان کو خبر دی ہے کہ ان کے اسلام لانے کے درمیان اور اس آیت کے نزول کے درمیان جس میں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے انتباہ فرمایا یا سرزنش فرمائی مگر صرف چار سال کی مدت ہے۔آیت یہ ہے:

ولاتکونوا کالذین اوتوالکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم و کثیر منھم فاسقون (الحدید ۱۶)

تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جنہیں کتاب دی گئی تھی پس ان پر مدت طویل گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے

اور زیادہ تر ان میں سے فاسق اور اللہ کے نافرمان ہیں۔

اور روذباری کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا۔کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ان کو خبر دی تھی کہ ان لوگوں کے اسلام لانے اور مذکورہ آیت کے نزول کے درمیان چار سال کا فاصلہ ہے۔

۷۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے اور ابوعلی روذباری نے ان دونوں کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیشاپوری نے ان کو ابوعمر احمد

---

(۷۴۸)......عزاہ الزبیری فی الاتحاف (۲۲۸/۸) إلی المصنف.

(۷۴۹) .... إبراھیم بن عبداللہ ھو أبو مسلم الکجی.

(۷۵۰) .... دحیم ھو عبدالرحمن بن إبراھیم بن عمرو أبوسعید، أخرجہ الحاکم (۴۷۹/۲) من طریق سعید بن أبی مریم عن موسی بن یعقوب. بہ.

والحدیث رواہ مسلم (۲۳۱۹/۴) من طریق عون بن عبداللہ عن أبیہ عن ابن مسعود.

وعزاہ السیوطی فی الدر (۱۷۵/۶) إلی مسلم والنسائی وابن ماجۃ وابن المنذر وابن مردویہ.

(۷۵۱) .... أبوسفیان ھو طلحۃ نافع الواسطی والحدیث أخرجہ البزار (۳۲/۱ رقم ۴۴ کشف الأستار) عن أحمد بن عبدالجبار العطاردی. بہ: قال البزار وھذا لانعلم رواہ عن الأعمش بھذا الإسناد إلا أبوبکر بن عیاش وقد رواہ غیرہ عن الأعمش عن یزید الرقاشی عن غنیم بن قیس عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بن عبدالجبار عطاردی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل کی مثال اس پر جیسی ہے جو میدانی زمین پر پڑا ہو اور اس کو ہوائیں الٹ پلٹ کرتی جائیں۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۷۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو علی بن حسن خشام نے اپنی اصل کتاب میں سے اور وہ نیساپور میں تھے۔ ان کو حامد بن عمر بکراوی نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوکبشہ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کہ دل کا نام قلب رکھا گیا اس لئے یہ تقلب سے مناسبت رکھتا ہے (اور تقلب بار الٹ پلٹ کرنے کو کہتے ہیں دل کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے واردات اور خیالات کی کثرت سے ہر لمحے بدلنے کی کیفیت رہتی ہے۔)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قلب کی مثال میدان میں پڑے ہوئے پر جیسی ہے جو کسی درخت یا جھاڑی کے تنے سے اٹک جاتا ہے اور ہوا اس کو الٹے اور سیدھے الٹ پلٹ کرتی رہتی ہے۔

۷۵۳:۔ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سعید بن ریاس جریری نے ان کو غنیم بن قیس نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مثل القلب كريشة في ارض فلاة تقلبها الرياح ظهراً لبطن.

قلب کی مثال اس پر جیسی ہے جو میدانی زمین پر پڑا ہو ہوائیں اسی الٹے سیدھے الٹ پلٹ کرتی رہیں۔

۷۵۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطانی نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے مقام ثور سے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوعبیدہ بن جراح نے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کا دل چڑیا جیسا ہے ایک دن میں سات بار بدلتا ہے (یعنی خیال اور ارادہ بار بار بدلتا ہے۔) یہ روایت موقوف ہے۔ اور یہ مرفوع بھی روایت ہوئی ہے (جیسے آنے والی روایت ہے)۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۷۵۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحاق حنظلی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو بحیر بن سعید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوعبیدۃ بن جراح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔

وقلب ابن ادم مثل العصفور يتقلب في اليوم سبع مرات.

---

(۷۵۲)...... اخرجه أحمد (۴۰۸/۴) من طريق عبدالواحد بن زياد. به.

(۷۵۳)...... اخرجه ابن ماجة (۸۸) من طريق الأعمش عن يزيد الرقاشي عن غنيم بن قيس. به.

(۷۵۴)...... اخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۰۲/۱) من طريق سفيان. به.

(۷۵۵)...... اخرجه الحاكم في المستدرك (۳۰۷/۴) عن أبي عبدالله الصفار عن أبي بكر بن أبي الدنيا عن سويد بن سعيد عن بقية. به وصححه الحاكم وقال الذهبي: فيه انقطاع.

وفي الاتحاف (۳۰۲/۷) قال الزبيدي قال اعراقي: رواه الحاكم في المستدرك على شرط مسلم والبيهقي في الشعب من حديث أبي عبيدة عامر بن الجراح. قال الزبيدي: وكذلك رواه ابن أبي الدنيا في كتاب الاخلاص وقال العراقي: ورواه البغوي في معجمه من حديث أبي عبيدة غير منسوب وقال: لاأدري له صحبة أم لا.

ابن آدم کا دل چڑیا کے دل جیسا ہے ایک دن میں سات بار بدلتا اور الٹ پلٹ ہوتا ہے۔

۷۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابوسفیان نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ۔
رسول اللہ اکثر یہ فرماتے تھے کہ:

یامقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک.

اے دلوں کے الٹ پھیر کرنے والی ذات ہمارے دلوں کو اپنے دین پر پکا رکھنا۔

۷۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابی بکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو کثیر بن یحییٰ نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے اس نے اعمش کا ذکر کیا۔ ان کو ابوسفیان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

اے دلوں کے پھیرنے والے میری دل کو اپنے دین پر پکا رکھنا۔

۷۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی جوہری نے بغداد میں ان کو احمد بن موسیٰ شطوی نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو منصور نے ان کو عامر نے ان کو نعمان بن بشیر نے انہوں نے کہا کہ میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے:

فی الانسان مضغة اذا صلحت صلح له سائر جسده و اذا سقمت سقم له سائر جسده و هی القلب.

انسان کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ایسا ہے کہ وہ جس وقت درست ہو تو اس کے لئے اس کا پورا جسم درست ہو جاتا ہے اور وہ جس وقت بیمار پڑ جائے اس کے لئے اس کا سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور وہ دل ہے۔

یہ حدیث صحیح بخاری میں کئی طریقوں سے بھی نقل ہوئی ہے شعبی سے بھی اور انہوں نے حدیث میں کہا ہے؟

اذا فسدت فسد الجسد کله

جس وقت وہ گوشت کا ٹکڑا خراب ہو جائے پورا جسم خراب ہو جاتا ہے۔

۷۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران اور ابوالحسین محمد بن احمد بن حسن بزاز نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے۔ عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے ان کو ابویحییٰ بن ابو ہریرۃ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول اللہ جب رات کو بیدار ہوتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

لاالٰه الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین. اللهم انی استغفرک لذنبی و اسالک رحمتک.

---

(۷۵۶)..... اخرجه ابویعلی فی مسنده (۳/۷۰۲) عن ابن نمیر عن قبیصة عن سفیان. به.

(۷۵۷)..... اخرجه الترمذی (۲۱۴۰) من طریق ابی معاویة عن الأعمش. به.

وقال الترمذی: حسن وهکذا روی عن غیر واحد عن الأعمش وروی بعضهم عنه عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدیث أبی سفیان عن أنس أصح.

(۷۵۸)..... متفق علیه أخرجه البخاری (۱/۱۲۶ فتح) ومسلم (۳/۱۲۱۹) من طریق عامر الشعبی. به.

(۷۵۹)..... اخرجه أبوداؤد (۵۰۶۱) عن حامد بن یحیی عن أبی عبدالرحمن المقبری. به.

اللهم زدنی علماً و لا تزغ قلبی بعد اذ هدیتنی وهب لی من لدنک رحمة انک انت الوهاب.
کوئی الٰہ نہیں ہے مگر تو ہی الٰہ ہے۔ تو پاک ہے۔ بے شک میں زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں اے اللہ بے شک میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اپنے گناہ کی، اور میں تجھ سے تیری رحمت مانگتا ہوں۔ اے اللہ میرا علم زیادہ فرما۔ اور بعد اس کے کہ آپ نے مجھ کو ہدایت عطا کی میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر اور مجھ کو اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی دینے والا ہے۔

حدیث میں مجبور و مضطر کی دعا

اور ہم نے کتاب الدعوات میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مجبور اور پریشان کی دعا میں فرمایا:
اللهم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الٰی نفسی طرفة عین و اصلح لی شانی کله لااله الا انت.
اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر میری ہر حالت کی اصلاح فرما اور درست فرما کوئی معبود نہیں صرف تو ہی تو ہے۔
اور ایک دوسری حدیث میں ہے۔ کہ آپ نے یوں دعا مانگی:
انک ان تکلنی الیٰ نفسی تکلنی الیٰ ضعف و عورة و ذنب و خطیئة و انی لا اثق الا برحمتک فاغفر لی ذنوبی کلها انه لا یغفر الذنوب الا انت و تب علی انک انت التواب الرحیم.
بے شک تو اگر مجھے میرے نفس کے حوالے کر دے تو آپ مجھے کمزوری، عار، گناہ اور غلطی کے حوالے کریں گے میں نہیں یقین کرتا مگر صرف تیری رحمت کا میرے تمام گناہ معاف فرما۔ حالت یہ ہے کہ بے شک گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا مگر صرف تو ہی ہے میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

۷۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد صاعد نے ان کو ابو ہاشم رفاعی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ابن موھب نے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے فاطمہ نہ روکے تجھ کو اس بات سے کوئی کہ تو سنے جو کچھ تجھ کو میں وصیت کروں۔ یہ دعا کیا کیجئے:
یاحی یا قیوم برحمتک استغیث فلا تکلنی الیٰ نفسی طرفة عین و اصلح لی شانی کله.
اے زندہ جاوید۔ اے سب کو قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتی ہوں مجھے پلک جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے ہر حال کی تو اصلاح فرما۔
ابواحمد کہتے ہیں۔ ہمیں ابن صاعد نے کہا۔ اور ابن موھب نے یہ وہی عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن موھب ہیں۔ انہوں نے حضرت انس سے حدیث بیان کی مذکورہ حدیث کے علاوہ۔ اور ابن صاعد نے مجھے اس طرح فرمایا۔
۷۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن مجبور نے ان کو زکریا بن یحییٰ نے ان کو حسن بن علی حلوائی نے ان کو زید

(۷۶۰)..... أخرجه ابن عدی (۳/۱۶۳۶) عن ابن صاعد. به.
وقال ابن عدی: قال لنا ابن صاعد: وابن موهب هذا هو عبیدالله بن عبدالرحمن بن موهب حدث عن أنس وغیره وقال: ابن عدی: وهو حسن الحدیث یکتب حدیثه.
(۷۶۱)..... أخرجه الحاکم فی المستدرک (۱/۵۴۵) عن أبی عبدالله عن ابن أبی الدنیا عن الحسن بن الصباح وغیره عن زید بن الحباب عن عثمان بن عبدالله بن موهب. به.
وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

بن حباب نے ان کو عثمان بن وھب نے کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کون سی چیز مانع ہوگی اس سے کہ آپ نے جو کچھ میں آپ کو وصیت کروں؟ آپ صبح وشام یہ دعا کیا کریں۔

یاحي یاقیوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کله ولا تکلنی الیٰ نفسی طرفة عین.

زید کہتے ہیں مسعر مجھ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کرتے تھے۔

.اور زید کے سوادیگر نے کہا زید سے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن موھب سے (مروی ہے)۔

مذکورہ احادیث وادعیہ پر بیہقی کا تبصرہ:

امام احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مذکورہ تمام احادیث اور دعاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اللہ سے ڈرنا اور خوف کرنا مذکور ہے اللہ کی اس نعمت پر جو آپ کے دل میں ایمان رکھا گیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کے اعمال کی جو توفیق دی گئی تھی۔ یہ ڈرنا اور خوف کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لئے تھا کہ آپ کو یہ علم تھا کہ جب توفیق سلب ہو جائے گی تو اپ اپنے نفس کے حوالے کر دیئے جائیں گے جب آپ اپنے نفس کے حوالے کر دیئے جائیں گے تو آپ اپنے نفس کے کچھ بھی مالک نہیں رہیں گے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم طبعاً وقصداً اس بات سے ڈرتے رہتے تھے اور یہ تمام احادیث دلالت کرتی ہیں کہ آپ اپنے دل میں سب سے زیادہ خوف خدا رکھتے تھے۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لئے مناسب ہے کہ یہ خوف خدا اس کے دل میں قصداً وارادۃً ہونا چاہئے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا سوال

۷۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو مالک بن مغول نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعید بن وھب نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد:

والذین یؤتون ما اٰتوا وقلوبھم وجلة انھم الیٰ ربھم راجعون.　　(المؤمنون ۶۰)

وہ لوگ جو کچھ دے سکتے ہیں وہ دیتے ہیں اور ان کے دل کانپتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔

(سیدہ عائشہ نے سوال کیا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں؟) کیا یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کرتے ہیں۔ اور شراب نوشی کرتے ہیں؟ اور ابن سابق کی روایت میں یوں ہے۔ کہ کیا یہ وہی آدمی مراد ہے جو زنا کرتا ہے اور چوری کرتا ہے اور شراب پیتا ہے اور وہ باوجود اس کے اللہ سے بھی ڈرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں۔ اور وکیع کی روایت میں ہے نہیں اے ابوبکر کی بیٹی۔ یا یوں فرمایا اے صدیق کی بیٹی۔ بلکہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو نماز بھی پڑھتا ہے اور روزہ بھی رکھتا ہے اور صدقہ بھی کرتا ہے مگر وہ ڈرتا رہتا ہے کہ شاید اس سے یہ اعمال قبول نہ کئے جائیں۔

اور ابن سابق کی ایک روایت میں ہے:

وھو مع ذالک یخاف اللہ عزوجل

(۷۶۲)...... أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲/۳۹۳، ۳۹۴) وصححه الحاکم ووافقه الذهبي.

تنبیه:......سقط من إسناد الحاکم: (أحمد بن مهران الأصبهاني وأخرجه الترمذي (۳۱۷۵) وابن ماجة (۴۱۹۸) من طریق مالک بن مغول. به.

وہ اس (نماز روزے اور صدقہ) کے باوجود ڈرتا رہتا ہے۔

۷۶۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین بن اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وکیع نے ان کو ابوالاشہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے سنا فرماتے تھے کہ (یہ آیت):

والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ (المؤمنون ۶۰)

وہ لوگ میں جو کچھ دے سکتے ہیں دیتے ہیں۔ ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں۔

فرمایا کہ یہ وہ لوگ مراد ہیں جو نیکی کے اعمال کا عمل کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ وہ اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ شاید ان کے یہ اعمال ان کو اللہ کے عذاب سے نجات نہ دے سکیں۔

۷۶۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو ابوالاشہب نے حسن سے۔ پھر اس کو مذکورہ حدیث کی مثل ذکر کیا ہے۔

۷۶۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ سماک نے بغداد میں۔ ان کو یحییٰ بن جعفر بن زبرقان نے ان کو ابراہیم بن محمد شافعی نے ان کو ولید بن مسلم نے اور ضمرہ بن ربیعہ نے ان کو حمید بن ابوحمید نے ان کو مکحول نے عیاض بن سلیمان سے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مجھے ملاالاعلیٰ کے فرشتوں نے جو خبر دی ہے اس کے مطابق میری امت کے بہترین افراد وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی رحمت کی کشادگی پر سامنے اور ظاہراً ہنستے اور خوش ہوتے ہیں۔ اور اپنے رب کے عذاب کی شدت کے خوف سے چھپ کر روتے ہیں۔ اور صبح وشام پاکیزہ گھروں یعنی مساجد میں اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔ اور امید اور خوف کی کیفیت میں اپنی زبانوں کے ساتھ اس کو پکارتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ کو بلند کرکے اور نیچے کرکے اس سے سوال کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اولاً بھی اور دوبارہ بھی۔ لوگوں پر ان کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے۔ اور ان کے اپنے نفسوں میں بھاری ہوتا ہے۔ وہ لوگ دھرتی پر آہستہ آہستہ ننگے پاؤں چلتے ہیں جیسے چیونٹی چلتی ہے بغیر کسی تکبر اور اترانے کے۔ چلتے ہیں وقار کے ساتھ۔ اور قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں (اعمال صالحہ کے) وسیلے کے ساتھ۔ اور وہ قرآن پڑھتے ہیں۔ قربانی دیتے ہیں۔ پرانے کپڑے پہنتے ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے گواہ موجود ہوتے ہیں۔ حفاظت کرنے والی نگاہیں ہوتی ہیں۔ بندوں کو ان کے چہروں کی علامات پڑھ کر پہچان لیتے ہیں۔ اور شہروں میں غور وفکر کرتے ہیں۔ ان کی روحیں دنیا میں ہوتی ہیں، اور ان کے دل آخرت میں ہوتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی فکر نہیں ہوتی مگر ان کے آگے کی۔ اور وہ اپنی قبروں کے لئے (اعمال کا) سامان تیار کرتے ہیں۔ (اور اپنی آخرت کے) راستے کی راہداری اور پاسپورٹ بناتے ہیں۔ اور اللہ کے آگے اپنے پیش ہونے کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید۔ (ابراہیم ۱۴)

یہ سب اس کے لئے ہے جو شخص میرے سامنے پیش ہونے سے ڈرا اور میرے عذاب سے ڈر گیا۔

اس روایت میں حماد بن ابوحمید کا تفرد ہے، اور وہ حدیث میں قوی نہیں ہے اہل علم کے نزدیک۔

---

(۷۶۳)۔۔۔ عزاہ السیوطی فی الدر (۱۲/۵) إلی ابن المبارک فی الزھد وعبد بن حمید وابن جریر عن الحسن.

(۷۶۵)۔۔۔ أخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۱۷/۳) وقال الذھبی ھذا حدیث عجب منکر وحماد ضعیف ولکن لایحمل مثل ھذا واحسبہ أدخل علی ابن السماک.

۷۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحیٰ بن خلیف نے بن عقبہ ابوبکر بصری نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کو اس کے اعمال نجات دیدیں، لوگوں نے کہا کیا آپ کو بھی آپ کے اعمال نجات نہیں دے سکیں گے۔ فرمایا، کہ میں بھی نہیں (نجات پاسکتا) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت میں غوطہ دے دے۔ اور آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر اس طرح رکھ لیا اس کی کیفیت بیان کی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں دوسرے طریقے سے ابن عون سے روایت کیا ہے۔

۷۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ بن فرج نے ان کو بقیہ نے ان کو بحیر بن سعید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عتبہ بن عبد یعنی سلمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اگر کوئی آدمی پیدا ہونے کے دن سے لے کر موت تک اپنے منہ کے بل بڑھاپے کی حالت میں اللہ کی رضا میں کھینچا جائے البتہ حقیر کر دے گا اس کو قیامت کے دن۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۷۶۸:......اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن مبارک نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو جبیر بن نفیر سے ان کو محمد بن ابی عمیرہ نے اور وہ اصحاب رسول میں سے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے لے کر بڑھاپے تک اللہ کی اطاعت میں گھسیٹا جائے تو بھی اس دن حقیر ہو جائے گا اور البتہ وہ یہ چاہے گا کہ کسی طرح اجر و ثواب زیادہ ہو جائے۔ اس کو روایت کیا ہے عیسیٰ بن یونس نے ثور سے وہ کہتے ہیں کہ اگر اپنے چہرے کے بل گرا۔ یہ تاریخ بخاری میں ہے۔ (یعنی جر علی وجھہ کی بجائے خر علی وجھہ ہے ثور کی روایت میں) بلال بن سعد فرماتے ہیں۔

۷۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن ابوموسیٰ نے کہتے کہ ان کو بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بیروتی نے ان کو خبر دی ان کے باپ نے ان کو ضحاک بن عبدالرحمن نے وہ کہتے کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ فرماتے ہیں۔

اے رحمٰن کے بندو۔ کیا تمہارے پاس کوئی خبر دینے والا آیا ہے؟ جو تمہیں تمہارے اعمال کے بارے میں کچھ خبر دے کہ وہ تم سے قبول کر لئے گئے ہیں۔ یا تمہارے گناہوں میں سے کوئی شئی معاف کر دی گئی ہے؟

افحسبتم انما خلقنکم عبثا و انکم الینا لاترجعون (المؤمنون ۱۱۵)

کیا سمجھتے ہو تم کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بے کار و بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟ اللہ کی قسم اگر ثواب تمہیں جلدی جلدی دنیا میں دے دیا جائے البتہ خودغرض ہو جائے گا ہر ایک تم سے ان فرائض سے جو تمہارے اوپر فرائض ہیں۔ کیا اللہ کی طاعت میں تم رغبت کرتے ہو اس کے گھر کی جلدی کرنے کے لئے نہ رغبت کرو ثواب کی اور رغبت کرو جنت میں۔

---

(۷۶۶)...... أخرجه مسلم (۲۱۷۰/۴) من طريق ابن أبي عدي عن ابن عون. به وأخرجه البخاري (۲۹۴/۱۱ فتح) من طريق سعيد المقبري و مسلم (۲۱۶۹/۴) من طريق محمد بن سيرين كلاهما عن أبي هريرة.

اکلھا دائم و ظلھا تلک عقبی الذین اتقوا و عقبی الکافرین النار۔ (الرعد ۳۵)

میوہ اس کا دائمی ہے اور سایہ بھی دائمی ہے یہ انجام ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

۷۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے باپ نے ان کو ضحاک نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا بلال بن سعد سے کہتے ہیں۔

اللہ سے شرم و حیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اور اللہ کی تدبیر سے بے خوف نہ ہو۔ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

اللہ سے نہ ڈرنا سفلہ پن ہے

۷۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب تمتام نے ان کو بشر نے یعنی ابن عبدالملک نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابراہیم انصاری نے ان کو حضرت انس کے بیٹے نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

اے بیٹے بچاؤ تم اپنے آپ کو سفلہ سے لوگوں نے کہا کہ سفلہ کیا ہے (یعنی کمینہ پن) فرمایا کہ وہ شخص جو اللہ سے نہ ڈرے۔ (گویا کہ اللہ سے نہ ڈرنا سفلہ پن اور کمینہ پن ہے)

۷۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبیدہ نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اقرء۔ پڑھئے میں نے کہا کیا میں آپ کے اوپر پڑھوں، حالانکہ آپ کے اوپر قرآن مجید اترا ہے آپ نے فرمایا جی ہاں پڑھئے میں نے سورۃ نسآء پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا:

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و جئنا بک علی ھولآء شھیدا (النسآء ۴۱)

قال، حسبک الان. قال فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان۔

کیا حال ہوگا جس وقت ہم امت سے گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے آپ نے فرمایا بس تجھے اب کافی ہے میں نے پلٹ کر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں آنسو بہہ رہے تھے۔

حضرت ابن مسعودؓ کی تلاوت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

۷۷۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر عبید اللہ بن یحییٰ طلحی نے کوفہ میں ان کو عبداللہ بن تمام نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے (اس نے اس حدیث کو) اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے علاوہ

---

(۷۷۲)..... أخرجه الطبرانی (۹/۷۹) عن عبداللہ بن محمد بن سعید بن أبی مریم عن محمد بن یوسف الفریابی. بہ.

ورواہ أحمد (۳۵۵۰، ۳۵۵۱، ۳۶۰۶، ۴۱۱۸ شاکر) والبخاری (۴۵۸۲ و ۵۰۵۵ و ۵۰۵۶ فتح)

وأبوداود (۳۶۶۸) والترمذی (۵۰۱۳ و ۵۰۱۴ و ۵۰۱۵ تحفة الأحوذی) والحاکم (۳/۳۱۹) والبزار (۱/۲۸۳)

(۷۷۳) أخرجه البخاری (۹/۹۴ فتح ۹ عن محمد بن یوسف الفریابی و (۹/۹۳ فتح) عن عمر بن حفص بن غیاث عن ابیہ و مسلم (۱/۵۵۱) عن ابی بکر بن ابی شیبۃ وأبی کریب جمیعاً عن حفص.

ازیں یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن پڑھیے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ کے اوپر تو اترا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں اس کو کسی اور سے سنوں۔ اس کے بعد اس نے آگے حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے اس روایت میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ تجھے کافی ہے۔ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے سر اوپر اٹھایا۔ یا یوں فرمایا۔ کہ میرے پہلو میں ایک آدمی نے کہنی ماری۔ اور میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو یکا یک آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں فریابی سے اس نے عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے ابوبکر بن ابی شہید سے روایت کیا ہے۔

خوف خدا سے سینہ رسولؐ سے ہانڈی کی سی آواز پیدا ہونا

۷۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے بزار نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حماد بن ابی سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ کے سینہ مبارک میں سے اس طرح کی آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا کے کھولنے کے وقت آتی ہے یہ آپ کے رونے کی آواز تھی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب بھی آپ کسی رحمت کی آیت سے گذرتے اس پر رک کر دعا کرتے۔ اور جب بھی کسی عذاب کی آیت سے گذرتے اس پر رک کر اللہ سے پناہ مانگتے اور ہم نے حذیفہ بن یمان سے یہ روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مجھے سورۃ ھود۔ سورۃ واقعہ۔ سورۃ مرسلات۔ اور سورہ عم یتساءلون۔ اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی معرفت کی شدت سے تھا اور اپنی امت پر اللہ کے خوف سے تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رات بھر امت کی مغفرت کی دعا کرنا

۷۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبدالرحمن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو قدامہ بن عبداللہ نے ان کو جسرہ نے فرماتی ہیں کہ میں نے سنا ابوذر سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ رات کو تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے ایک آیت کے ساتھ قیام کیا یعنی صبح تک اسی آیت کو بار بار پڑھتے رہے۔ آیت یہ ہے۔

ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم. (المائدہ ۱۱۸)

اگر آپ ان لوگوں کو عذاب دیں تو بیشک وہ تیرے بندے ہی ہیں، اور اگر آپ ان کو معاف کر دیں تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔

قیامت کے مناظر پر مشتمل پانچ سورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کمزور کر دیا تھا

۷۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر کی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو مسدد بن مسرھد نے

(۷۷۴)..... اخرجه المصنف من طریق الحاکم (۱/۲۶۴) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی

(۷۷۵)..... اخرجه ابن ماجة (۱۳۵۰) والحاکم (۱/۲۴۱) من طریق یحیی بن سعید. به.

وصححه الحاکم ووافقه الذهبی وقال البوصیری فی الزوائد إسناده صحیح ورجاله ثقات ثم قال. رواه النسائی وأحمد فی المسند وابن خزیمة فی صحیحه والحاکم وقال صحیح.

(۷۷۶)..... اخرجه المصنف فی طریق الحاکم فی المستدرک (۲/۴۷۶) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

ان کو ابوالاحوص نے ان کو اسحق ہمدانی نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کس چیز نے آپ کو بوڑھا کیا؟ آپ نے فرمایا کہ۔سورۃ ھود۔سورۃ واقعہ۔سورۃ عم یتساءلون، سورۃ المرسلت۔سورۃ اذا الشمس کورت۔ (یعنی ان سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔)

دو خوف اور دو امن

۷۷۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو علی رود باری نے۔ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن یحییٰ بن میمون عتکی نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔آپ اپنے رب سے اس کو نقل فرماتے ہیں۔

مجھے اپنی عزت کی قسم ہے میں اپنے کسی بندے پر دو خوف۔اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا۔جب وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہتا ہے۔میں اس کو قیامت کے دن امن دوں گا اور جب وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہو جاتا میں قیامت میں اس کو خوف میں مبتلا کروں گا۔

۷۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق فقیہ نے ان کو یحییٰ بن یعقوب بن مرداس نے یعنی مبارکی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حفص بن میسرہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سوائے اس کے نہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو اس کی آرزو رکھتا ہوگا اور آگ سے وہی بچایا جائے گا جو اس سے ڈرے گا۔اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا جو خود بھی رحم کرتا ہوگا۔

۷۷۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء۔ان کو ابوعمرو بن مطر نے بطور املاء کے ان کو قاسم بن زکریا مطرز نے بطور املاء کے ان کو سوید بن سعید نے انہوں نے اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل۔

۷۸۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسن بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو محمد بن زیاد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً ولبکیتم و کثیراً۔

اگر تم جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور البتہ تم بہت روؤ۔

۷۸۱:.....اور اسی اسناد ہمیں بیان کیا وکیع نے ان کو ابوعمیس نے ان کو ابوطلحہ اسدی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اس کے بعد راوی مذکور کی مثل حدیث ذکر کی۔بخاری مسلم نے صحیح میں دوسرے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔

---

(۷۷۷)......أخرجه عبدالله بن المبارک (۱۵۸) من طريق محمد بن يحيى بن ميمون. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۳۰۸) رواه البزار (۳۲۲۳) عن شيخه محمد بن يحيى بن ميمون ولم أعرفه وقال: رجاله رجال الصحيح غير محمد بن عمرو بن علقمة وهو حسن الحديث.

(۷۷۸ و ۷۷۹) .... أخرجه المصنف في (الأربعون الصغرى) رقم (۳۹) بترقيمي عن الإمام ابي الطيب سهل بن محمد بن سليمان عن أبي عمرو بن مطر عن القاسم بن زكريا المطرز عن سويد بن سعيد. به.

(۷۸۰)..... اخرجه احمد (۲/۲۶۷) عن عبدالرحمن بن مهدى عن حماد بن سلمة. به.

(۷۸۱) .... أخرجه البخارى (۶/۶۸) و مسلم (۴/۱۸۳۲) من طريق موسىٰ بن انس عن أنس.

۷۸۲:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ زید بن ابی ہاشم علوی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین حنینی ان کو الحوضی یعنی ابو عمرو نے ان کو شعبہ نے ان کو موسیٰ بن ابوانس نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (پھر مذکورہ حدیث ذکر کی)

۷۸۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم غفار نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو مجاہد نے ان کو مورق عجلی نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

هل اتى على الانسان حين من الدهر. (دھر۱)

یہاں تک کہ پوری سورۃ ختم کر ڈالی انسان پر وہ وقت بھی آیا ہے زمانے میں سے کہ کوئی قابل ذکر شے نہیں تھا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ آسمان جھومتے ہوئے بوجھ لان کی طرح چرچر کی آواز (بوجھ کی وجہ سے) کر رہے ہیں اور انہیں حق ہے کہ وہ ایسا کریں۔ ان میں سے کوئی چپہ انچ جگہ خالی نہیں ہے مگر کوئی نہ کوئی فرشتہ فرشتوں کے اپنی پیشانی سجدے میں رکھے ہوئے ہے۔ اللہ کی قسم اگر تم جان لیتے جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور البتہ زیادہ سے زیادہ روتے رہتے۔ اور تم بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دیتے۔ اور البتہ تم (آبادیوں کو چھوڑ کر) پہاڑوں میں نکل جاتے۔ اور اللہ کی بارگاہ میں روتے چلاتے۔ اللہ کی قسم میں چاہتا ہوں کہ میں کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا (یعنی اللہ کے آگے حساب و کتاب کے لئے کھڑا نہ ہونا پڑتا۔)

اور یہ حدیث اسحاق بن منصور سے روایت کی گئی ہے انہوں نے اسرائیل سے اس کے آخر میں یہ ہے کہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ راوی نے اس روایت میں اس جملے کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا قول بتایا ہے۔

۷۸۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کندی نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو اسحاق بن منصور نے انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے لیکن حدیث کے شروع میں سورۃ دھر کی آیت کے پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پرندے کو دیکھ خوش ہونا

۷۸۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں کہتے کہ میں نے سنا ابوالفضل سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا خالد سقاء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک پرندے کی طرف دیکھا اور فرمایا:

طوبیٰ لک یاطیر اتاء وی الی الشجرة وتاکل الثمر.

خوشی ہے تیرے لئے اے پرندے درخت پر رہ لیتے ہو۔ پھل کھا کر ضرورت پوری کر لیتے ہو (یعنی کہ حساب و کتاب سے آزاد ہو)۔

پھر آگے راوی نے حدیث ذکر فرمائی۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ اس حدیث کی علت یا شاہد۔ یا متن کوشش کے ساتھ پوری تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو پالیا ہے (اور وہ اگلی روایت میں مذکور ہے۔)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پرندے کو دیکھ کر رشک کرنا

۷۸۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم عدل نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو

(۷۸۳)...... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۲/۵۱۰) وصححه الحاكم وسكت عليه الذهبي.

سفیان بن عیینہ نے ایک آدمی سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے درخت کے اوپر بیٹھے ایک پرندے کو دیکھا تو فرمانے لگے خوشی سے اے پرندے پھل کھا لیتے ہو درخت پر آرام کر لیتے ہو میں چاہتا ہوں کہ میں بھی درخت کا پھل ہوتا جسے پرندے چونچ سے نوچ کر کھاتے۔

۷۸۷:...... بیہقی فرماتے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو جویبر نے ان کو ضحاک نے کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک پرندے کے قریب سے گذرے جو کسی درخت پر بیٹھ رہا تھا۔ فرمانے لگے مبارک باد ہو تجھے اے پرندے، اڑتے رہتے ہو پھر درخت کے پھل سے کھا لیتے ہو، پھر اڑ جاتے ہو، تیرے اوپر کوئی حساب و کتاب نہیں ہے، کاش کہ میں بھی تیری طرح ہوتا۔ اللہ کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں راستے کے کنارے کوئی درخت ہوتا ہے اور میرے پاس سے کوئی اونٹ گذرتا اور مجھے پکڑ کر اپنے منہ میں لے لیتا اور وہ چبا جاتا۔ پھر وہ مجھے حقیر کر دیتا۔ چنانچہ مجھے وہ لید کر کے نکال دیتا اور میں بشر نہ ہوتا (کہ مجھے حساب و کتاب نہ دینا پڑتا)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حساب آخرت کے خوف سے مینڈھے پر رشک کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش میں اپنے گھر والوں کا مینڈھا ہوتا، وہ مجھے جی بھر کر پالتے، جب میں خوب موٹا ہو جاتا۔ لہٰذا ان کے کوئی پیارے مہمان آجاتے، یہ مجھے ان کے لئے ذبح کر دیتے۔ پھر میرے کچھ حصے کو یہ لوگ بھون لیتے، کچھ کو سوکھا کر گوشت بنا لیتے، اس کے بعد وہ لوگ مجھے کھا جاتے اور میں بشر نہ ہوتا (کہ حساب و کتاب نہ دینا پڑتا)۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کہ کاش میں کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا یا میرے پھل کھائے جاتے اور میں بشر نہ ہوتا (تاکہ حساب و کتاب نہ ہوتا)۔

۷۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق بن ایوب ضبعی نے، ان کو سھل بن عمار نے، ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے، ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے، ان کو یعقوب بن زید نے اور عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ نے، دونوں کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کی طرف دیکھا جب وہ درخت پر بیٹھا تھا۔ اے پرندے تو کتنی سکون و آرام میں ہے۔ کھاتا ہے، پیتا ہے، نہ تیرے اوپر کوئی حساب ہے نہ کتاب ہے۔ اڑتا رہتا ہے، کاش کہ میں بھی تیری طرح ہوتا۔ (لہٰذا مجھ پر بھی کوئی حساب و کتاب نہ ہوتا)۔

۷۸۹:...... اور شعبہ حدیث میں ہے ان کو عاصم بن عبداللہ نے، ان کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، زمین کے اوپر سے تنکا اٹھایا اور فرمایا کہ کاش کہ یہ تنکا (یعنی میں ہوتا) کاش کہ میں کوئی شے نہ ہوتا، کاش کہ میری ماں مجھے جنم نہ دیتی۔ کاش کہ میں بھولا بسرا ہو جاتا۔ یہ قول کتاب فضائل عمر میں منقول ہے۔

۷۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو عبداللہ صنعانی نے، ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے، ان کو عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں پسند کرتا ہوں کہ میں مینڈھا ہوتا، میرے گھر والے مجھے ذبح کر دیتے اور میرا گوشت کھا جاتے اور میرا شوربہ پی جاتے۔

فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں کسی ٹیلے پر پڑی ہوئی راکھ ہوتا، مجھے تیز و تند

(۷۸۶) ... أخرجه ابن المبارك (رقم ۲۴۰) عن سفيان عن عيينة. به.

(۷۸۷)...... أخرجه ابن أبي شيبة (۲۵۹/۱۳) عن أبي معاوية. به و كلام عمر رضى الله عنه أخرجه أبونعيم في الحلية (۵۲/۱) من طريق أبي معاوية. به.

(۷۸۹) ... أخرجه البغوي في شرح السنة (۳۸۳/۱۴) من طريق عبدالله بن عامر. به.

ہوا میں اڑا کر لے جاتیں۔

۷۹۱:۔۔۔۔فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معمر نے۔ ان کو عروہ نے، فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
کاش کہ میں نسیاً منسیاً یعنی بھولی بھولائی ہوئی ہوتی۔

۷۹۲:۔۔۔۔فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو مسعر نے زیاد بن علاقہ سے، فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا:
میں پسند کرتا ہوں کہ میں بیری کا درخت ہوتا۔

جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم لو جان لو

۷۹۳:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے، ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو عبداللہ بن محمد نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے علی بن عبدالعزیز نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو شعبہ نے، ان کو یزید بن خمیر نے، ان کو سلیمان بن مرثد نے، ان کو ابودرداء نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر تم وہ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں البتہ تم بہت کم ہنسو گے اور تم بہت زیادہ روؤ گے اور پہاڑ اور وادیوں میں نکل جاؤ گے۔ اللہ کی بارگاہ میں تم زاری کرو گے۔ تم نہیں جانتے کہ تم نجات پاؤ گے یا نہیں۔

مذکورہ احادیث پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
یہ تمام احادیث و آثار و اقوال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جو شخص جتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اس قدر وہ اس سے زیادہ ڈرتا ہے اور ان لوگوں میں سے جو شخص بھی مغفرت کی یا جنت کی بشارت دیا گیا ہے آیات کو یاد کرتے وقت بشارت خوف کو نہیں روک سکتی، کبھی اللہ تعالیٰ بندے کے احوال کو عبودیت میں تکمیل کے لئے اس خاص وقت میں بشارت کو بندے سے بھلوا دیتے ہیں اور کبھی بندہ اس بشارت کے لئے مطمئن ہو جاتا ہے۔ انجام کار اور عاقبت کے لئے بوجہ اس کی خبر صادق مصدق کی طرف آنے کے۔ مگر اس کے باوجود انسان بے خوف نہ رہے۔ ایسے عوامل سے جن کی وجہ سے انسان گرفت اور عذاب کا مستحق بن سکتا ہے۔ اس وقت تک جب تک رحمت اور مغفرت عاقبت اور آخرت میں انسان کو نہ پالے اور کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف اس کے بعد بھی ہوتا تھا کہ آپ کی امت پر امن دے دیا جاتا۔

۷۹۴:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالفوارس شجاع بن جعفر انصاری نے بغداد میں، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو

---

(۷۹۱)۔۔۔۔اخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۴۵) من طريق إسحاق بن إبراهيم. به.

(۷۹۲)۔۔۔۔اخرجه ابن أبي شيبة (۱۳/۲۸۸) من طريق أبي إسحاق عن عبدالله بن مسعود بلفظ "ليتني شجرة تعضد".

(۷۹۳)۔۔۔۔عزاه الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۳۰) إلى الطبراني والبزار من طريق ابنة أبي الدرداء عن أبيها وقال الهيثمي : لاأعرفها وبقية رجال الطبراني رجال الصحيح.

أخرجه البزار (۴/۷۰) عن الحسن بن يحيى وعبدالملك بن محمد الرقاشي قال : ثنا مسلم عن شعبة عن يزيد بن خمير عن سليمان بن مرثد عن ابنة أبي الدرداء أبي الدرداء. وقال البزار : لانعلمه يروى عن أبي الدرداء إلا من هذا الوجه وغيره أصح إسناداً منه وفيه من الزيادة تريدون أن تنجوا ولا نعلم أسنده عن شعبة إلا مسلم ووافقه جماعة على أبي الدرداء.

تنبيه : سقط من إسناد البيهقي (ابنة أبي الدرداء) فليتنبه.

ابونعیم فضل دکین نے، ان کو عبداللہ بن عامر اسلمی نے، ان کو سہیل بن ابوصالح نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سات شخص ایسے ہیں، اللہ ان کو اپنے سائے میں جگہ دے گا۔ جس دن ان کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل بادشاہ اور وہ آدمی جس کو کوئی صاحب حسن جمال صاحب عزت و منصب عورت ملتی ہے اور اپنے آپ کو اس پر پیش کرتی اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جس کا دل مساجد کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور وہ آدمی جس نے اپنے بچپن میں قرآن مجید سیکھا ہو اور وہ اس کو اپنے بڑھاپے میں تلاوت کرتا ہو اور وہ آدمی جو کوئی صدقہ کرتا ہے سیدھے ہاتھ کے ساتھ اور اس کے اپنے بائیں ہاتھ سے بھی چھپاتا ہے اور وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے بری ہونے کی حالت میں اور اس کی آنکھیں بہنے لگتی ہیں اللہ کے خوف سے اور وہ آدمی جو دوسرے آدمی سے ملتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں تجھے اللہ کے واسطے محبوب رکھتا ہوں اور جواب میں وہ آدمی کہتا ہے کہ میں تجھے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت حفص بن عاصم کی روایت سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ باقی اس مذکورہ طریقہ سے یہ حدیث غریب ہے۔

تین آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی

۷۹۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، بطور املاء کے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے، ان کو محمد بن قاسم اسدی نے، ان کو عمر بن راشد یمامی نے، ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے، ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین آنکھیں ایسی ہیں جن کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پھوڑ دی گئی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد میں چوکیداری کرتی رہی اور وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی رہی۔

۷۹۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو کمل کدیمی نے، ان کو بشر بن عمر نے اور مجھے خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو دعلج بن احمد نے، ان کو محمد بن احمد بن براء نے، ان کو بشر بن عمر نے، ان کو شعیب بن رزیق نے، ان کو عطا خراسانی نے، ان کو عطا بن ابی رباح نے، ان کو عبداللہ بن عباس نے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں جلائے گی، وہ آنکھ جو رات کے درمیانی حصہ میں اللہ کے خوف سے روتی ہے اور وہ آنکھ جو رات اس طرح گذارتی ہے کہ اللہ کی راہ میں حفاظت اور چوکیداری کرتی ہے۔

۷۹۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو ابن ملحان نے، ان کو وثیمہ نے سلمہ سے، ان کو موسیٰ بن کثیر نے، ان کو سفیان ثوری نے اور عیاد بن کثیر نے، ان کو سہیل بن ابوصالح نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

(۷۹۴)..... أخرجه الخطيب (۹/۳۹۵، ۲۵۴) من طريق أبي الفوارس شجاع بن جعفر بن أحمد بن الأنصاري الواعظ. به.

(۷۹۵)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۲/۸۳) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي بأن عمر بن راشد ضعيف وعزاه المنذري في الترغيب (۲/۲۵۰) إلى الحاكم وقال المنذري: في إسناده عمر بن راشد اليماني اهـ.

(۷۹۶)..... أخرجه الترمذي (۱۶۳۹) عن نصر بن علي الجهضمي عن بشر بن عمر. به وقال الترمذي: حسن غريب لانعرفه إلا من حديث شعيب بن رزيق.

اللہ نے اس آنکھ کو آگ پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کے خوف سے رو پڑی اور وہ آنکھ جو دنیا میں رہ کر جنت الفردوس کے لئے رو پڑی۔ اور ہلاکت ہے اس کے لئے جو تکبر اور غرور کرتا ہے مسلمان پر اور اس کے حق میں کوتاہی کرتا ہے پھر ہلاکت ہے...... پھر ہلاکت ہے...... پھر ہلاکت ہے۔

اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کا رونا

۷۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد اھوازن نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو کولمی نے، ان کو عبداللہ بن ربیع باھلی نے، ان کو محمد بن عمرو نے، ان کو ابوسلمہ نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

افمن هذا الحديث تعجبون و تضحكون و لاتبكون؟ (النجم ۵۹)

کیا تم اس بات (یعنی قرآن سے) تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو، روتے نہیں ہو۔

تو اصحاب صفہ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہرے پر بہنے لگے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رونے کے بارے میں سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ رو پڑے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے پر ہم سب لوگ بھی رو پڑے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف سے رو پڑا اور جنت میں گناہ پر اصرار کرنے والا داخل نہیں ہوگا۔ اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور وہ ان کو معاف فرمائے گا۔

جہنم وہ ہولناک شے ہے

۷۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابی بکر بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو کدیمی نے، ان کو سہیل بن حماد نے، انکو مبارک بن فضالہ نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

وقودها الناس والحجارة (البقرہ ۲۴، التحریم ۶)

اس آگ کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ جہنم کی آگ ہزار سال تک دھونکی گئی تھی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی تھی اور پھر مزید ایک ہزار سال سلگائی گئی تو وہ سفید ہوگئی تھی۔ اس کے بعد

---

(۷۹۷)...... أخرجه ابن عدى (۲۴۴۳/۶) عن زكريا عن أبى الدرداء عن عمر بن بكر عن ميسرة بن عبدربه عن عباد و سفيان الزيدى عن سهيل. به.

وقال ابن عدى بعد أن ساق حديثين آخرين: هذه الأحاديث الثلاثة عن الثورى عن سهيل منكرة وميسرة هذا جمع فى هذه الأحاديث بين عباد والثورى والزيدى، وعباد هو ابن كثير الرملى والزيدى هو موسى بن عبيدة وميسرة وعباد والزيدى كلهم ضعفاء ويخلطون فى هذه الأحاديث وفيما هو أشر منه والثورى لايحتمل وهو باطل عنه.

(۷۹۸)...... عزاه السيوطى فى الدر (۱۳۱/۶) إلى المصنف فقط وفى الدر (حنينهم) بدلاً من (حسهم)

(۷۹۹)...... أخرجه المصنف بنفس الإسناد فى البعث والنشور (۵۵۷)

وأخرجه الأصبهانى فى الترغيب (۴۸۳) من طريق سهل بن حماد. به وعزاه السيوطى فى الدر (۳۶/۱) إلى ابن مردويه والمصنف وعزاه المنذرى فى الترغيب (۲۳۳/۴ و ۲۶۱) إلى أبى نعيم.

پھر وہ مزید ہزار سال تک سلگائی گئی، یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی تھی۔ اب یہ سیاہ ہے اور اندھیرا کرنے والی ہے۔ جس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے۔
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک آدمی تھا جس کا رنگ خوب سیاہ تھا، زور زور سے رونے لگا۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون روتا ہے آپ کے سامنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حبشہ کا ایک آدمی ہے۔ آپ نے اس کی مثبت تعریف فرمائی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا:
بے شک اللہ عزوجل فرماتے ہیں مجھے میری عزت کی قسم، مجھے میرے جلال کی قسم، مجھے میری رفعت کی قسم ہے میرے عرش پر، دنیا میں میرے خوف سے جو بھی آنکھ روتی ہے میں جنت میں اپنے ساتھ اس کے ہنسنے کو زیادہ کردوں گا۔
اور اس حدیث کے مفہوم کو سہیل ابن ابی حزم نے ثابت سے حبشی کے بارے میں اور اس کے رونے کے بارے میں روایت کیا ہے۔

جو اللہ کے ڈر سے روتا ہے وہ جہنم میں نہیں جائے گا

۸۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن منقذ نے، ان کو المقری نے، ان کو مسعودی نے، ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے، ان کو عیسیٰ بن ابوطلحہ نے، ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص اللہ کے خوف سے روتا ہے، وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا، یہاں تک کہ دودھ واپس اپنے تھنوں میں چلا جائے (یعنی جیسے یہ ناممکن ہے، اسی طرح وہ بھی ناممکن ہے)۔ کسی مسلمان بندے کی ناک میں جہاد فی سبیل اللہ میں اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں ایک ساتھ اکٹھے نہیں ہوسکیں گے۔
مسعودی نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے، جبکہ مسعر نے اس کو موقوف رکھا ہے۔
۸۰۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو مسعر نے، ان کو محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ابوطلحہ نے عیسیٰ بن ابی طلحہ سے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، وہ فرماتے ہیں:
اللہ کے خوف سے جو شخص بھی روتا ہے اس کو آگ نہیں کھائے گی۔ یہاں تک کہ دودھ واپس کھیری میں چلا جائے۔ غبار فی سبیل اللہ اور جہنم کی آگ کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں نہیں جائے گا۔
۸۰۲:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے، ان کو احمد بن محمد بن اسحاق قلانی نے، ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ نے، ان کو اسحٰق بن عیسیٰ بن بنتہ داؤد بن ابی ھند نے، ان کو محمد بن ابوحمید نے، ان کو عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کی آنکھ سے اللہ کے خوف سے آنسو کا قطرہ نکل کر اس کے چہرے پر لگتا ہے اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہو۔ اللہ تعالیٰ اس چہرے کو آگ پر حرام فرمادیتے ہیں۔

---

(۸۰۰)......أخرجه الترمذی (۱۶۳۳) والنسائی (۱۲/۶) والحاکم (۲۶۰/۴) وأحمد (۵۰۵/۲) من طریق المسعودی عبدالرحمن بن عبدالله. به وقال الترمذی. حسن صحیح ومحمدبن عبدالرحمن هو مولی أبی طلحة مدنی.
(۸۰۱)......أخرجه النسائی (۱۲/۶) عن أحمد بن سلیمان عن جعفر بن عون. به.
(۸۰۲)...... أخرجه ابن ماجة (۴۱۹۷) من طریق ابن أبی فدیک عن حماد أبی حمید الزرقی. به.
وفی الزوائد قال البوصیری: إسناده ضعیف وحماد بن أبی حمید اسمه محمد بن أبی حمید ضعیف

اس کو سلیمان بن بلال نے محمد بن ابی حمید سے روایت کیا ہے اور اس کو مصعب بن مقدام نے محمد بن ابراہیم سے، اس نے عون بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔

اللہ کے خوف سے بندے کے گناہ جھڑتے ہیں

۸۰۳:... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے، ان کو حمزہ بن یوسف بن ابراہیم سہمی جرجانی نے جو ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سعد رزاز نے، کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوشعیب حرانی نے، ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے، ان کو عبدالعزیز بن محمد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوابکر بن حسن نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحق صغانی نے، ان کو ابونعیم ضرار بن صرد نے، ان کو عبدالعزیز ابن محمد نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور محمد بن محمد بن عبداللہ نے اولاد ابراہیم نخعی میں سے کوفہ میں اور ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی دحیم نے، ان کو احمد بن حازم نے، کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ضرار بن صرد نے، ان کو عبدالعزیز بن محمد داروردی نے، ان کو یزید بن عبداللہ بن ھاد نے محمد بن ابراہیم تیمی سے، اس نے ام کلثوم بنت عباس سے، انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس وقت کسی بندے کے اللہ کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے سوکھے درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہیں۔

مؤمن کی تمثیل درخت کے ساتھ

۸۰۴:... ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابوبکر فقیہ نے، ان کو ابوعمرو بن جعفر نے ان کو ابویعلی نے، ان کو موسیٰ بن محمد بن حبان نے، ان کو محمد بن عمر بن عبداللہ رومی نے، ان کو حدیث بیان کی ہے جابر بن یزید بن رفاعہ نے، ان کو ھارون بن ابوالجوزاء نے عباس سے، فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ایک درخت کے نیچے، اتنے میں ہوا تیز چل گئی، لہذا اس درخت کے اوپر جتنے سوکھے پتے تھے وہ گر گئے اور باقی صرف ہرے پتے رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا:

اس درخت کی تمثیل کس چیز کے ساتھ ہوسکتی ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ، اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی مثال اس مومن جیسی ہے اللہ کے خوف سے جس کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس کے گناہ سارے گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

نجات کس طرح ہے؟

۸۰۵:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحق نے، ان کو ابن ابی مریم نے، ان کو یحییٰ

---

(۸۰۳)... اخرجه البزار (۴/۷۴) كشف الأستار عن محمد بن عقبه عن الدراوردی. به وقال البزار لانعلمه مرفوعاً بهذا اللفظ إلا عن العباس ولاله عن العباس إلا بهذا الإسناد.

وعزاه المنذري في الترغيب (۴/۲۸۰ : منيرية) إلى أبي الشيخ ابن حبان في الثواب والمصنف.

(۸۰۴)... عزاه الهيثمي في المجمع (۱۰/۳۱۰) إلى أبي يعلى من رواية هارون بن أبي الجوزاء عن العباس وقال الهيثمي ولم أعرف هارون وبقية رجاله ثقوا على ضعف في محمد بن عمر بن الرومي ووثقه ابن حبان.

بن ابوایوب نے اور ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی نے، ان کو علی بن محتاج کشانی نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو ابونعمان نے، ان کو ابن مبارک نے اور ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابوایوب نے، ان کو عبیداللہ بن زحر نے، ان کو علی بن یزید نے، ان کو قاسم نے، ان کو ابوامامہ نے، ان کو عقبہ بن عامر جھنی نے، کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی، نجات کس طرح سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنی زبان کو اپنے اوپر روک کر رکھو۔ چاہیے کہ فراخ ہو تیرے لئے تیرا گھر، اور روتا رہ تو اپنی خطا پر۔

اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، میں نے سوال کیا کہ نجات کیسے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ اپنی زبان کو اپنے اوپر روک کر رکھو۔ چاہیے کہ فراخ ہو تیرے لئے تیرا گھر اور روتا رہ تو اپنی خطا پر۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد میں ابن زُحر ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھتے تھے

۸۰۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے، ان کو ابوعبداللہ شیبانی نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو ابوعون نے، ان کو عرفجہ نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص رونے کی استطاعت رکھتا ہے اسے رونا چاہئے اور جو نہیں روسکتا اسے رونے کی صورت بنانی چاہئے۔ یعنی عاجزی اور زاری کرنی چاہئے۔ ہم نے کتاب فضائل صدیق رضی اللہ عنہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، وہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب روتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے جس وقت قرآن مجید پڑھتے تھے۔ اور ہم نے کتاب فضائل عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں روایت کیا ہے کہ ان کے چہرے پر رونے کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔

اللہ کے خوف سے روئے، آنسو صاف نہ کرے

۸۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں، ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املا کرانے کے، ان کو حسن بن علی بن زرعہ نے، ان کو عامر بن سیار نے، ان کو عبدالکریم نے، ان کو ابواسحٰق ھمدانی نے، ان کو حارث نے اور عاصم نے، ان کو علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ جب تیری آنکھوں سے آنسو آجائیں اور تیرے آنسو تیرے رخسار پر بہہ جائیں، انہیں کپڑا نہ لگا اور اپنے چہرے کو نہ پونچھ، یہاں تک کہ ان آنسوؤں سمیت تو اللہ کو جا مل۔

۸۰۸:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف اصفہانی نے، ان کو عبداللہ بن یحییٰ ابوبکر طلحی نے کوفہ میں، ان کو حسن بن علی تیمی نے ان کو ابوالحسن جعفر بن محمد وزّاق نے، ان کو عبدالرحمٰن بن ابوحماد نے، ان کو عبدالکریم نے، ان کو ابواسحٰق نے، ان کو حارث نے، ان کو علی رضی اللہ نے،

---

(۸۰۵)　اخرجه الترمذی (۲۴۰۶) عن صالح بن عبدالله عن ابن المبارک. به.

وقال أبوعیسی: حسن غریب.

وأخرجه المصنف فی الزهد (قم ۲۳۶) وابن المبارک (۱۳۴) وأبونعیم (۹/۲) وأحمد (۲۵۹/۵) من طریق عبیدالله بن زحر. به ی

وقال المنذری فی الترغیب (۵۲۴/۳) رواه أبوداود والترمذی وابن أبی الدنیا فی العزلة وفی الصمت والبیهقی فی الزهد وغیره کلهم من طریق عبیدالله بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن أبی أمامة عن عقبة.

قلت: لم أجد الحدیث فی سنن أبی داود وعزاه المزی فی الأطراف (۳۰۸/۷) إلی الترمذی فقط.

(۸۰۶)　اخرجه ابن المبارک فی الزهد (رقم ۱۳۱) عن مسعر عن ابن عون الثقفی. و به.

والحدیث عن أحمد فی الزهد (۱۳/۲ ط/دارالفکر الجامعی) عن وکیع عن أبی عون الثقفی عن عرفجة السلمی.

فرماتے ہیں:

جس وقت تم میں سے کوئی اللہ کے خوف سے رو پڑے تو اپنے آنسوؤں کو کپڑے سے نہ پونچھے اور اسے چاہئے کہ ان کو اپنے چہرے پر بہتا چھوڑ دے، یہاں تک کہ انہیں آنسوؤں سمیت اللہ کو مل جائے۔

۸۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو بکر بن محمد صوفی نے مقام مرو میں۔ ان کو محمد بن یونس نے، ان کو عبداللہ بن سنان نے، ان کو عبداللہ بن مبارک نے، ان کو وھیب بن ورد نے، فرماتے ہیں کہ ذکریا کا بیٹا یحییٰ تین دن گم ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ اس کی تلاش میں جنگل میں نکل گیا۔ (چنانچہ جب وہ تلاش کرتے کرتے ان کے پاس پہنچ گئے تو دیکھا کہ اس نے) قبر کھود کر اس میں کھڑا ہو کر رو رہا ہے۔ وہ بولے، اے بیٹے میں تجھے تین دن سے مسلسل تلاش کر رہا تھا اور آپ خود قبر کھود کر کھڑے ہو کر اس میں رو رہے ہیں؟ بیٹے نے جواب دیا، اے ابا جان، آپ نے ہی تو فرمایا کہ جنت اور جہنم کے درمیان ایک جنگل ہے، ایک میدان ہے، جس کو رونے والوں کی آنسوؤں کے سوا کوئی شے پار نہیں کر سکتی۔ باپ نے جواب دیا اچھا بیٹے روئیے۔ لہٰذا دونوں باپ بیٹے مل کر رونے لگے۔

ایک آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رونا

۸۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو محمد بن جعفر بغدادی نے، ان کو نفطویہ نے، ان کو احمد بن ولید فحام نے، ان کو عبدالوھاب نے، ان کو ثور بن یزید نے، ان کو ھیثم بن مالک نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا تو ایک آدمی آپ کے آگے رو پڑا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر آج تمہارے پاس ہر وہ مومن موجود ہوتا جس پر بڑے بڑے پہاڑوں کی مثل گناہ ہیں تو اس آدمی کے رونے کی وجہ سے ان سب کے گناہ معاف کر دیئے جاتے اور یہ اس لئے کہ فرشتے رو رہے تھے اور اس کے لئے دعا کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے: اے اللہ، رونے والوں کی سفارش ان لوگوں کے حق میں قبول فرما جو نہیں روئے۔ اسی طرح یہ حدیث مرسل آئی ہے۔

آنسوؤں سے آگ کا سمندر بجھ سکتا ہے

۸۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے، ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے، ان کو عبدالرزاق نے معمر سے، ان کو ان کے شیخ نے، ان کو عمر بن سعید نے، ان کو مسلم بن یسار نے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں ڈوبتی کوئی آنکھ آنسو کے پانی میں مگر حرام کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے سارے جسم کو آگ پر اور نہیں بہتا کوئی قطرہ اس کے رخسار پر کہ اس چہرے کو کوئی ذلت۔

یا روسیاہی ڈھانپ لے (ایسا نہیں ہو سکتا)۔ اگر کوئی رونے والا امتوں میں سے کسی امت میں رو پڑے تو سارے لوگ رحم کیے جائیں گے۔ کوئی شے ایسے نہیں ہوتی، مگر ہر شے کی کوئی نہ کوئی مقدار ہوتی ہے اور وزن ہوتا ہے، سوائے آنسو کے، بے شک اس کے ساتھ تو آگ کے

---

(۸۰۹)...... اخرجه أبونعيم في الحلية (۸/۱۴۹) من طريق سعيد بن عطارد عن وهيب مختصراً.

(۸۱۰)...... عزاه المنذري في الترغيب (۴/۱۲۷ منيرية) إلى المصنف فقط.

(۸۱۱)...... عزاه المنذري في الترغيب (۴/۱۲۶ منيرية) إلى المصنف وقال المنذري: وروى عن الحسن وأبي عمران الجوني وخالد بن معدان غير مرفوع وهو أشبه.

سمندر بھی بجھائے جاسکتے ہیں۔

یہ حدیث مرسل ہے اور حسن بصری کے قول سے مروی ہے۔ جیسے کہ

۸۱۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر محمد بن محمد فقیہ نے، ان کو ابوحامد بن بلال بزار نے، ان کو ابوالازہر نے، ان کو عمرو بن محمد نے، ان کو سلمہ بن جعفر احری نے، ان کو ابوالحسین نے، ان کو حسن نے، فرماتے ہیں کہ:

کوئی آنکھ اپنے پانی میں نہیں ڈوبتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے سارے جسم کو آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔

اگر آنسو والے کے چہرے پر وہ پانی بہہ جائے تو اس کے چہرے کو کوئی ذلت اور روسیاہی نہیں ڈھانپے گی کبھی بھی۔ کوئی عمل اس کے سوا نہیں ہے۔ مگر سب کا کچھ وزن ہوتا ہے اور اس کا ثواب بھی متعین ہوتا ہے۔ مگر آنسو۔ بے شک وہ تو آگ کے سمندروں کو بجھا دیتی ہے۔ اگر کوئی آدمی اللہ کے خوف سے رو پڑے، کسی بھی امت میں امتوں میں سے تو البتہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ پوری امت اس کے رونے سے رحم کر دی جائے گی۔

۸۱۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حضر بن ابان نے، ان کو سیار نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالصمد بن معقل بن منبہ سے، کہتے ہیں میں نے سنا اپنے چچا وھب بن منبہ سے، وہ کہتے تھے:

جب داؤد علیہ السلام نے غلطی کا ارتکاب کیا تو وہ بیویوں سے علیحدہ ہوگئے اور عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیا۔ یہاں تک کہ عبادت کرتے کرتے گر گئے اور رو پڑے یہاں تک کہ آنسوؤں نے ان کے چہرے کو تر کر دیا۔

۸۱۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حضر بن ربان نے، ان کو سیار نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، ان کو ثابت نے، وہ کہتے ہیں کہ:

ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ داؤد علیہ السلام فرماتے تھے، افسوس ہے آگ میں واقع ہونے سے پہلے۔ افسوس ہے اس سے پہلے کہ افسوس کوئی فائدہ نہ دے۔

جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے ثابت سے سنا، وہ کہتے تھے کہ داؤد علیہ السلام نے مغفرت ہو جانے کے بعد جب بھی کوئی پینے کی چیز پی اس میں نصف تو ان کے آنسو ہی ملے ہوئے تھے۔

سلیمان علیہ السلام کا اللہ کی بارگاہ میں رونا

۸۱۵:..... اپنی اسناد کے ساتھ جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ثابت سے سنا، وہ کہتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام نے سات تکیے یا سات بستر لئے بالوں کے لئے اور انہیں راکھ سے بھر دیا۔ پھر رو پڑے، یہاں تک کہ آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں نے ان کو بہا دیا۔

۸۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد شاہد نے ہمدان میں، ان کو فضل بن فضل نے، ان کو ابوخلیفہ نے، ان کو محمد بن عبداللہ خزاعی نے، ان کو جریر بن حازم نے، ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عمیر نے، یہ کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے سجدہ کیا، پھر رو پڑے اپنی غلطی پر

(۸۱۳)..... أخرجه أبونعيم في الحلية (۴..... ۳۹) من طريق سيار. به.

(۸۱۴ و ۸۱۵)..... أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/ ۳۲۷) من طريق سيار. به وانظر الزهد لأحمد (۱/ ۱۵۱ ط / دارالفكر الجامعي) من طريق وهب بن منبه.

جب اللہ کی طرف سے انہیں یہ کہا گیا کہ سر اٹھا آپ کو بخش دیا گیا ہے اس پر انہوں نے سر اٹھایا تو ان کے چہرے کے گوشت میں طاقت نہیں تھی۔

داؤد علیہ السلام کا اللہ کی بارگاہ میں رونا

۸۱۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحق نے، ان کو سعید بن عامر نے، ان کو ھشام بن حسان نے، وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے بستر بنایا جس کے اندر راکھ بھری ہوئی تھی۔ ایک رات اس پر لیٹے اور رو پڑے۔ راکھ نے آنسو جذب کئے، اس کے باوجود پانی کروٹ یعنی ان کے پہلو سے نیچے بہہ گیا۔

داؤد علیہ السلام کی کثرت عبادت

کہتے ہیں کہ جب داؤد علیہ السلام نے پہلو سے نیچے پانی دیکھا تو اس میں کوئی چیز دیکھی تو فرمایا کہ یہ دوسری خطا ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ پہاڑی کی طرف نکل گئے۔ وہاں جاکر عبادت کرتے رہے، یہاں تک کہ قریب تھا بغیر لباس کے ہو جاتے (یعنی طویل عرصہ گذرنے کی وجہ سے لباس پرانا ہو کر جھڑ گیا)۔

اللہ کے آگے حضرت عطا سلمی کا رونا

۸۱۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابومحمد بن زیاد نے، ان کو عبداللہ بن منازل نے، ان کو حمدون قصار نے، ان کو بشر بن حکم نے، ان کو علی بن علی نے عطا سلمی نے، وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ان کے آگے اتنی تر زمین دیکھی جس قدر آدمی کے وضو کرنے سے تر ہو جاتی ہے تو اس کو بتایا گیا کہ یہ ان کے آنسوؤں کی وجہ سے ہے۔

عطا سلمی نے رونے سے منع کرنے پر طبیب کو علاج سے منع کر دیا

۸۱۹:۔۔۔ علی بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ عطاء سلمی روتے رہتے تھے، یہاں تک کہ ان کی ایک آنکھ ضائع ہونے کا خطرہ ہو گیا۔ علاج کے لئے ایک طبیب کو لایا گیا، اس نے کہا کہ میں اس شرط پر علاج کروں گا کہ آپ تین دن تک نہ روئیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کو بہت زیادہ سمجھا اور کہنے لگے کہ ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے۔

بہت سے خوش ہونے والے دھوکہ خوردہ ہوتے ہیں

۸۲۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے، ان کو عباس بن ولید نے، ان کو محمد بن شعیب نے، ان کو خبر دی عثمان بن مسلم نے کہ انہوں نے سنا بلال بن سعد سے، وہ کہتے تھے:

بہت سے خوش ہونے والے دھوکہ خوردہ ہوتے ہیں اور بہت سے دھوکہ کھانے والے شعور وادراک سے عاری ہوتے ہیں۔ پس ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس کے لئے ہلاکت ہے حالانکہ وہ شعور نہیں رکھتا۔ کھاتا بھی ہے، پیتا بھی ہے، ہنستا بھی ہے۔ حالانکہ اللہ کی تقدیر میں

(۸۱۸) ۔۔۔ فی حلیة الأولیاء (۲/۲۱۵) عطاء السلیمی بدلاً من (عطاء السلمی) وھو الصحیح وانظر صفة الصفوة (۳/۲۴۵) والزھد للبیھقی (۴۸۵)

اخرجه أبونعیم فی الحلیة (۵/۲۲۳) من طریق العباس بن الولید. به.

(۱) ۔۔۔ فی الیواقیت الجوزیه (۷) : وحق لمن عصی مرالبکاء.

اس پر یہ بات پکی ہوچکی ہوتی ہے کہ وہ اہل جہنم میں سے ہے۔ ہے تیرے روح کی ہلاکت۔ ہے تیرے جسم کی ہلاکت۔ تجھے رونا چاہئے اور رونے والوں کو بھی تیرے اوپر رونا چاہئے لمبی مدت کے لئے۔

ایک اللہ والے کا خوف سے روتے رہنا

۸۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حسین بن صفوان نے، ان کو بردعی نے، ان کو ابوبکر قرشی نے، ان کو محمد بن حسین نے، ان کو عبداللہ بن محمد تیمی نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے زہیر سلولی نے، وہ کہتے ہیں کہ بلعنبر کا ایک آدمی تھا جو کہ رونے کے ساتھ جذباتی ہوجاتا۔ ہر وقت روتا دکھائی دیتا تھا۔ چنانچہ اس کے بھائیوں میں سے کسی نے اس کو ڈانٹا اور کہا کہ اللہ تم پر رحم کرے، کیوں روتے ہو اور پھر اتنا لمبا رونا؟ تو وہ پھر رو پڑے۔ اس کے بعد کہنے لگے:

بكيت على الذنوب لعظم جرمي

وحق لكل من يعصي البكاء

میں گناہوں پر جرم کے بڑے ہونے کی وجہ سے روتا ہوں اور ہر وہ شخص جو اللہ کا نافرمان ہے اسے رونا چاہئے۔

ولو كان البكاء يرد همي

لاسعدت الدموع مع دماء

اگر ہوتا رونا میرے فکر وغم کو دور کرسکتا

تو میں آنسوؤں کو خون کے ساتھ ملا کر بہاتا

یہ شعر کہنے کے بعد پھر وہ رو پڑا۔ یہاں تک کہ اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ لہذا نصیحت کرنے والا آدمی اسے اس کے حال پر چھوڑ کر چلا گیا۔

کہمس ہلالی کا پڑوسی کی دیوار کی مٹی سے ہاتھ دھونے پر بیس سال تک رونا

۸۲۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو جعفر بن احمد شاماتی نے، ان کو محمد بن حسین ہلالی نے، ان کو علی بن عثام نے، کہتے ہیں کہ کہمس ہلالی نے کہا تھا کہ میں ایک گناہ پر بیس سال رویا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا گناہ تھا؟ بتایا کہ ایک دن میں نے کسی آدمی کو صبح کا ناشتہ کرایا اور اس کے ہاتھ دھلانے کے لئے میں نے اپنے ایک پڑوسی کی دیوار کی اینٹ میں سے ایک ٹکڑا توڑ لیا تھا۔ تاکہ مہمان اس کی مٹی کے ساتھ ہاتھ دھولے۔

کبوتر کو شکار کرنے پر عطا سلمی کا چالیس سال تک رونا

۸۲۳:.....کہتے ہیں کہ عطاء سلمی نے کہا میں ایک گناہ پر چالیس سال تک رویا ہوں۔ چنانچہ میں نے ایک کبوتر کو شکار کرلیا تھا اور بے شک میں تمہارے سامنے اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اس کی قیمت میں نے مساکین پر صدقہ کردی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے توجیہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(۸۲۲) ..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۱۱/٦) من طريق عمارة بن زاذان عن كهمس.

وعند أبي نعيم (أربعين سنة) بدلاً عن (عشرين سنة)

گویا کہ حضرت عطا سلمی کو کبوتر کے بارے میں یہ شک پیدا ہو گیا تھا کہ کیا وہ کسی کی ملکیت میں تھا یا وہ کسی کی ملکیت میں نہیں تھا۔

حضرت ثابت اور حضرت عطاء سلمی کا رونا

۸۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو اجازت دی اس کی محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو علی بن عثام نے، ان کو ابوخالد احمر نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، کہتے ہیں کہ حضرت ثابت اور حضرت عطا سلمی باہم ملے، پھر جدا ہو گئے۔ جب دوپہر کی گرمی کا وقت ہوا تو عطاء ان کے ہاں آئے تو لڑکی باہر آئی۔ پھر واپس جا کر بتایا حضرت ثابت کو کہ آپ کے بھائی عطاء آئے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی باہر گئے اور پوچھا بھائی اس گرمی میں آئے ہو؟ خیریت تو ہے؟ بولے میں روزے سے تھا، مجھے گرمی شدید لگی تو میں نے جہنم کی گرمی کو یاد کر لیا۔ میں نے چاہا کہ آپ رونے میں میری مدد کریں۔ لہٰذا دونوں مل کر رونے لگے، یہاں تک کہ وہ گر گئے۔

ضرار اور محمد بن سوقہ کامل کا رونا

۸۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوسعید اشج نے، ان کو محاربی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ضرار اور محمد بن سوقہ جمعہ کے دن ایک دوسرے کو تلاش کرتے، جب اکٹھے ہو جاتے تو دونوں بیٹھ جاتے اور دونوں مل کر روتے۔

ہنسی مذاق کرنے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا موت کو یاد دلانا

۸۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابواحمد محمد بن عیسیٰ جلودی نے، ان کو ابوبکر محمد بن زنجویہ بن ھیثم بن عیسیٰ بن عبداللہ قیشری نے، ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو حضرت ثابت نے، ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے، ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس سے گذرے جو باہم ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

اکثروا ذکر ھاذم اللذات

تمام لذتوں اور مزوں کو توڑ دینے والی چیز (یعنی موت کو) کثرت سے یاد کرو۔

۸۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابواحمد جلودی نے، ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور احمد بن ابراہیم بن عبداللہ اور محمد بن شادل اعمی نے، ان کو محمد بن اسلم نے، ان کو مؤمل بن اسماعیل نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، پھر اس کو ذکر کیا اسی کی اسناد کے ساتھ حرف بحرف اسی مذکور کی مثل۔ مگر یہ اس اسناد کے ساتھ غریب ہے۔

۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن محمد سخوریہ نے، ان کو محمد بن مغیرہ سکری نے، ان کو قاسم بن حکم عزنی نے، ان کو عبیداللہ بن ولید وصافی نے، ان کو عطیہ نے، ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ کچھ لوگ کثرت کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہے ہیں۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم لوگ لذتوں کو توڑ دینے والی چیز کی یاد کو زیادہ کر دو تو وہ تمہیں اس حالت سے مصروف کر دے گی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ لذتوں کو توڑ دینے والی

(۸۲۶ و ۸۲۷) ... أخرجه البزار (۴/۲۴۰ كشف الأستار عن جعفر بن محمد بن الفضيل عن مؤمل بن إسماعيل عن حماد. به وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۳۰۸) رواه البزار والطبراني وإسنادهما حسن.

(۸۲۸)......عزاه الزبيدي في الإتحاف (۱۰/۲۲۸) إلى المصنف والحكم هو: أبومحمد الحكم بن بشير بن سليمان يروي عن عبيدالله بن الوليد الوصافي ويروي عنه القاسم بن سلام البغدادي أبوعبيد.

چیز کا ذکر کثرت سے کرو۔ یعنی موت کا۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ ہر روز قبر یہ کہتی ہے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں مسافرت کا گھر ہوں۔ میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔

شاید تمہارا کفن روانہ ہو چکا ہو

۸۲۹:......ہمیں خبر دی۔ ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالحسن سلیطی نے، ان کو محمد بن اسحٰق سراج نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق باھلی سے، وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن ثعلبہ سے، وہ کہتے تھے:

آپ ہنس رہے ہیں، شاید کہ آپ کا کفن دکاندار کے ہاں سے نکل چکا ہے اور تمہیں معلوم نہیں ہے۔

زیادہ ہنسنا دل کو حکمت سے خالی کر دیتا ہے

۸۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح ھلال بن محمد بن جعفر نے، ان کو حسن بن یحیٰی بن عیاش قطان نے ان کو ابراہیم بن بشر نے، ان کو حضرت عبداللہ بن مبارک نے، ان کو اوزاعی نے، ان کو یحیٰی بن ابوکثیر نے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا:

اے بیٹے، اپنی گھروالی کے خلاف زیادہ غیرت نہ کرنا کہ کوئی بھی اس کی ذراسی برائی بھی دیکھے تو تو اپنی گھروالی کو خرابی کی تہمت لگادے، اگرچہ وہ اس سے بری بھی ہوگی اور ہنسنے کی کثرت نہ کر، اس لئے کہ کثرت کے ساتھ ہنسنا عقلمند آدمی کے دل کو ہلکا کر دیا۔ (یعنی حکمت و دانائی سے خالی کر دیتا ہے)۔

اور فرمایا کہ اللہ کے خوف کو لازم پکڑ، اس لئے کہ بے شک وہ ہر شے کی آخری حد ہے۔

کہیں ہنسنے پر پکڑ نہ ہو جائے

۸۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے، ان کو ابوالطیب مظفر بن سہیل خلیلی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن نصر خزاعی صائغ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث حافی سے کہ ان کے سامنے کوئی آدمی ہنس پڑا تو انہوں نے فرمایا، اے بھتیجے تو اللہ سے ڈر کہ اللہ کہیں تمہیں اسی پر بھی پکڑ نہ لے۔

ہنسنا چھوٹی غلطی ہے، ہم لوگ جنت کے قیدی ہیں

۸۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو ابوالحسین بن ماتی کوفی نے، ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے، کہتے ہیں کہ مجھے ابوحازم نے خبر دی ہے، انہوں نے اپنی امی حمادہ بنت محمد یعنی ابن عبدالرحمٰن بن ابولیلٰی سے وہ اپنے والد سے بیان کرتی تھیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

---

(۸۲۹)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۲۴۲/۶) من طريق أبي بكر بن أبي الدنيا عن علي بن محمد عن يوسف بن أبي عبدالله عن عبدالله بن ثعلبة الحنفي.

(۸۳۰)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۷۱/۳) من طريق أبي المغيرة عن الأوزاعي. به.

(۸۳۱)......أخرجه الخطيب بنحوه (۳۱۵،۳۱۴/۳) من طريق العباس بن يوسف الشكلي عن محمد بن نصر. به.

(۱)......هو أبومحمد عبدالله بن يوسف بن أحمد الأصبهاني.

(۸۳۲)......أخرجه الطبراني (۱۶۸/۱۵) عن أحمدبن حازم. به.

مال ھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃً و لا کبیرۃً الا احصاھا (الکہف۴۹)

کیا ہوا اس کتاب کو کہ نہ کوئی چھوٹی غلطی کو چھوڑتی ہے نہ ہی بڑی کو مگر سب کو اس نے محفوظ کر رکھا ہے۔

فرمایا کہ اس آیت میں چھوٹی غلطی سے مراد ہنسنا ہے۔

۸۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے، ان کو ابو بکر عثمانی الخمیمی نے، ان کو ابو بکر بن ابو موسیٰ نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا قاسم جوعی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منبہ بن عثمان لخمی سے، وہ کہتے تھے کہ آدم علیہ السلام نے فرمایا:

ہم لوگ جنت کے قیدیوں میں سے قیدی ہیں۔ ہمیں ابلیس نے غلطی کروا کر قید کر لیا ہے۔ اب ہمارے لئے رونے اور غم کھانے کے سوا کچھ بھی مناسب نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ہم اسی گھر کی طرف واپس لوٹ جائیں جس گھر سے ہمیں قید کیا گیا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو اولاد آدم سے زیادہ تھے

۸۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے اور ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو احمد بن عدی حافظ نے، ان کو ابو طاہر محمد بن احمد بن عثمان مدینی نے مصر میں، ان کو یحییٰ بن سلیمان جعفی نے، ان کو احمد بن بشر نے، ان کو مسعر نے، ان کو علقمہ بن مرثد نے، ان کو ابن ابی بریدہ نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(آدم علیہ السلام اتنا روئے تھے کہ) اگر ان کے آنسو ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں سے تولی جائیں تو ان کے آنسو پھر بھی ان کی اولاد کے آنسوؤں سے زیادہ وزنی اور بھاری ہو جائیں گے۔

ہم سے ابو سعید نے کہا کہ ابو احمد نے کہا تھا۔ یہ روایت وہ منصور سے موصول اور ملی ہوئی نہیں لائے ہیں، سوائے احمد بن بشیر کے۔ میرا زیادہ گمان یہی ہے کہ یہ وہم اسی کی طرف سے ہے۔

داؤد علیہ السلام کے آنسو اہل زمین کے آنسوؤں سے زیادہ تھے

۸۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد نے، ان کو ابو احمد نے، ان کو جعفر بن محمد فریابی نے، ان کو ابو بکر ابن ابو شیبہ نے، کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن علی حفار نے، ان کو ابو ھمام ولید بن شجاع نے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن بشر نے، ان کو مسعر نے، ان کو علقمہ بن مرثد نے، ان کو ابن ابو بریدہ نے، وہ کہتے ہیں کہ اگر پورے اہل زمین کا رونا داؤد علیہ السلام کے رونے کے برابر کیا جائے تو برابر نہیں ہو سکے گا۔

اسی طرح اگر پوری اہل زمین کا رونا حضرت آدم علیہ السلام کے رونے کے برابر کیا جائے تو برابر نہیں ہو سکے گا۔ جب آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے تھے اور روتے رہے۔

کہا ابو احمد نے اس میں بریدہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے ابو علی حافظ نیساپوری سے راویت کی ہے کہ انہوں نے اس کا انکار کیا ہے اور فرمایا کہ صحیح جو ہے وہ

---

(۸۳۳)...... فی السیر (۱۰/۱۵۹) منبۃ بن عثمان اللخمی بدلاً من الحمی.

(۸۳۴)......اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱/۱۷۰) وقال ابن عدی: ھذا الحدیث لم یأت به عن مسعر موصولاً غیر أحمد بن بشیر وعن أحمد بن بشیر غیر یحیی بن سلیمان ھذا فلا ادری الوھم من أحمد أو من یحیی وأکثر ظنی انه من أحمد

(۸۳۵)......اخرجه ابن عدی (۱/۱۷۰) بنفس الإسناد وقال ابن عدی وھذان الحدیثان انکر ماروی لأحمد بن بشیر.

مسعر کی روایت ہے جو کہ علقمہ بن مرشد سے عبدالرحمٰن بن سابط ہے، ان کا قول ہے کہ یہ کلام نبی میں سے نہیں ہے۔

۸۳۶:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ابوعلی حافظ سے، پھر اس کو ذکر کیا (جو پیچھے مذکور ہے)۔

۸۳۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو اسرائیل نے، ان کو ابویحییٰ نے، ان کو مجاہد نے، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے حجر اسود سمیت اترے تھے، اس کے ساتھ اپنے آنسو صاف کرتے تھے اور آدم علیہ السلام کے آنسو خشک نہیں ہوئے تھے جب سے جنت سے نکلے تھے، یہاں تک کہ واپس جنت میں لوٹ گئے۔

مشہور عابدہ غفیرہ کا رونا

۸۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے، ان کو حضر بن ابان نے، ان کو سعید بن نعمان نے، فرماتے ہیں کہ میں نے غفیرہ سے کہا، کیا آپ اس رونے دھونے سے تھکتی نہیں ہیں؟ بولیں: اے سعید! بیمار اس چیز سے کیسے اکتا سکتا ہے جس چیز میں وہ اپنی بیماری کی شفا دیکھ رہا ہو؟

رونے سے منصور بن معتمر مسکین و مصیبت زدہ لگتے تھے

۸۳۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابی دنیا نے، ان کو محمد بن حسین نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو زائدہ بن قدامہ نے، فرماتے ہیں کہ منصور بن معتمر کچھ اس طرح کے آدمی تھے کہ جب آپ اسے دیکھتے تو آپ یہ کہتے کہ یہ مصیبت زدہ شخص ہے۔ اس کی ماں نے اس سے کہا۔ یہ تم اپنے آپ کے ساتھ کیا کرتے ہو کہ رات رات بھر روتے رہتے ہو؟ چپ ہونے میں نہیں آتے ہو؟ بیٹا شاید تم اپنے آپ سے ناراض ہو؟ کیا تم اپنے آپ کو مار دو گے ناحق؟ انہوں نے جواب دیا۔ اے میری امی میں جانتا ہوں کہ میرے نفس نے کیا کیا ہے؟

یزید بن ھارون کی روتے روتے آنکھیں ضائع ہو جانا

۸۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا ابن ابواسحٰق نے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس ازھری سے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن عرفہ عبدی سے، کہتے تھے کہ میں نے یزید بن ھاروں کو مقام واسط میں دیکھا، جس کی آنکھیں سب لوگوں سے خوبصورت تھیں، کچھ عرصے بعد میں نے دیکھا کہ اس کی ایک آنکھ رہ گئی ہے، پھر کچھ عرصہ بعد دیکھا تو دونوں آنکھیں ضائع ہو چکی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا اے ابوخالد، آپ کی خوبصورت آنکھوں کو کیا ہوا؟ کہنے لگے سحر کے رونے سے ختم ہو گئی ہیں۔

۸۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے، ان کو محمد بن نضر اصفہانی نے، ان کو بکر بن بکار نے، ان کو برار بن عبداللہ نے، ان کو حسن بن ابوالحسن بصری نے، وہ فرماتے ہیں کہ:

جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے۔ ان سے کہا گیا کیا آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور آپ ایسے ہیں ایسے ہیں۔ فرمایا کہ میں اس لئے نہیں رو رہا ہوں کہ میں موت سے گھبرا رہا

---

(۸۳۹)..... أخرجه ابن أبي الدنيا في محاسبة النفس (۹۰) عن محمد بن الحسين. به.

والحديث أيضاً من نفس الطريق عن الأصبهاني (۴۹۰).

ہوں اور نہ اس لئے کہ میں اپنے پیچھے دنیا کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ لیکن میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کی دو مٹھیاں بھریں گے، ایک مٹھی جنت میں ڈالیں گے اور دوسری مٹھی جہنم میں ڈالیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ میں کونسی مٹھی میں جاتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد

۸۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو بحر بن نصر نے، ان کو وھب نے، ان کو ابن لھیعہ نے، ان کو عبداللہ بن ھبیرہ نے یہ کہ عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

اگر میں اللہ کے خوف سے ایک آنسو بھی رولوں تو مجھے یہ ایک ہزار دینار صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ کا ارشاد

۸۴۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق عطار نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے، ان کو محمد بن سحٰق نے، ان کو یحییٰ بن ابی بکیر نے، ان کو شعبہ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبدالملک بن میسرہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زیاد سے اور وہ صاحب حیثیت تھے۔ وہ ربعی بن حراش سے حدیث بیان کرتے ہیں، وہ حذیفہ بن یمان سے کہ انہوں نے فرمایا:

کچھ دن ایسے ہیں کہ اگر میرے پاس موت آ جاتی تو مجھے شکایت نہ ہوتی بہرحال آج کے دن، یعنی اب کئی چیزیں مخلوط ہو گئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میں ان میں کس حال پر ہوں؟

اور مجھے حضرت ابومسعود نے وصیت فرمائی تھی اور فرمایا کہ اپنے آپ کو لازم کر رکھو ان امور پر جن کو تم جانتے ہو اور اللہ کے حکم میں کوتاہی نہ کرو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وصیت

۸۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو ابراہیم بن منصور نے، ان کو بشر بن قاسم نے، ان کو حکم بن ھشام نے، ان کو عبدالملک بن عمیر نے، ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے، ان کو ان کے باپ نے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کی موت کے وقت فرمایا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے گھر میں رہئے، اپنی زبان کی حفاظت کیجئے اور اپنے گناہ پر روئیے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

۸۴۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ابومعاویہ نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابراہیم نے، ان کو حارث بن سوید نے، کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

(۸۴۳).....اخرجه أبونعيم في الحلية (۱/ ۲۷۸) من طريق شعبة. به.

(۱)..... أبوصادق العطار هو محمد بن أبي الفوارس الصيدلاني.

(۸۴۴).....أخرجه ابونعيم في الحلية (۱/ ۱۳۵) من طريق المسعودي عن القاسم قال: قال رجل لعبدالله: أوصني ياأباعبدالرحمن قال: ليسعك بيتك واكفف لسانك وابك على ذكر خطيئتك.

(۸۴۵).....اخرجه ابن ابي شيبة (۱۳/ ۲۸۸) عن أبي معاوية. به.

اللہ عنہ نے فرمایا:

البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل میرے گناہوں میں سے کوئی گناہ بخش دے اور میرا نام عبداللہ بن روثہ لیا جائے (تو پرواہ نہیں)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۸۴۶:.....اور سعید نے اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی، ان کو خالد بن عبداللہ نے، ان کو یونس بن عبید نے، ان کو حمید بن ھلال نے، کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میری نسبت روثہ (اور اُپلہ) کی طرف کی جائے اور اللہ تعالیٰ میری نیکیوں میں سے کوئی ایک نیکی قبول فرمالے۔ (یعنی نام ونمود سے مجھے سروکار نہیں، ظاہری اور جھوٹی نسبتوں سے کوئی فائدہ نہیں، بس اللہ تعالیٰ کوئی عمل میرا قبول کرلے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

۸۴۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن ابی حامد مقری نے اور دیگر نے بھی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو بکار بن قتیبہ نے، ان کو ابوبکرہ نے، ان کو ابو عامر عقدی نے، ان کو سفیان نے سلمان اعمش سے، ان کو ابراہیم تیمی نے، ان کو ان کے والد نے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے کہا:

اگر تم لوگ میرے عیبوں کو جان لو تو تم لوگوں میں سے دو آدمی بھی میری تابعداری نہیں کریں گے۔ (یعنی دو آدمی بھی میرے پیچھے پیچھے نہیں جائیں گے) اور البتہ میں چاہتا ہوں کہ میں عبداللہ بن روثہ کہہ کر پکارا جاؤں۔ مگر اللہ تعالیٰ میری گناہوں میں سے ایک گناہ کو بھی معاف کردیں۔

۸۴۸:.....مجھے خبر دی احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو عباس دوری نے، ان کو محاضر نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابراہیم تیمی نے، ان کو ان کے والد نے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں روثہ اور اُپلہ بن جاؤں اور مجھے لوگوں میں عبداللہ بن روثہ بولا جائے، مگر اللہ تعالیٰ میرا کوئی ایک بھی گناہ معاف کردے۔

یحییٰ بن معاذ رازی کا قول

۸۴۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد سعید بن محمد شعیبی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونصر احمد بن نصر زعفرانی بخاری سے، وہ کہتے تھے کہ میں نے جعفر بن نمیر قزوینی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ:

لوگ دار دنیا میں کیسے خوش رہتے ہیں؟ اگر برا عمل کرے تو خوف ہے کہ اس کے بدلے میں پکڑا جائے اور نیک عمل کرے تو یہ ڈر ہے کہ کہیں اس سے یہ قبول نہ کیا جائے اور وہ یا تو برائی کرنے والا یا اچھائی کرنے والا ہوتا ہے۔

یحییٰ بن معاذ رازی کا ارشاد

۸۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان واعظ نے، ان کو ابوعلی حسین بن عبدالوہاب نے، ان کو احمد بن محمد تیمی نے، ان کو علی بن عبداللہ نے، وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن معاذ رازی نے کہا:

---

(۸۴۷).....أخرجه الحاكم في المستدرك (۳/۳۱۶) من طريق سفيان الثوري عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن ابن مسعود.

(۱)..... الجريري هو سعيد بن أياس أبو مسعود البصري.

میرے اعمال مجھے نجات کیسے دے سکتے ہیں؟ حالانکہ میں نیکی اور بدی کے درمیان میں ہوں؟ میری برائیوں کا یہ حال ہے کہ ان میں کوئی نیکی ہے ہی نہیں اور میری نیکیاں ایسی ہیں کہ وہ بدیوں کے ساتھ آلودہ ہیں اور آپ تو اخلاص کے سوا کچھ قبول ہی نہیں کرتے۔ اس کے بعد تو بس صرف آپ کا احسان اور کرم ہی باقی رہ جاتا ہے۔

جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

۸۵۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے محمد بن عبداللہ رازی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جریری سے سنا، وہ کہتے تھے حضرت جنید بغدادی سے پوچھا گیا۔ کیا بندے سے خوف خدا ساقط ہو سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، اللہ کا خوف کبھی ساقط نہیں ہوتا بلکہ جس قدر اللہ کو زیادہ جانتا ہے اسی قدر اس کے خوف میں بھی شدت آجاتی ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کے تین طبقات ہیں:

❶ ...... جرائم سے ڈرنے والے۔

❷ ...... نیکیوں سے ڈرنے والے کہ کہیں قبول ہونے سے رد نہ ہو جائیں۔

❸ ...... اور انجاموں سے اور گرفتوں سے ڈرنے والے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

و لا یخاف عقبها (الشمس ۱۵)

اور نہیں ڈرتا وہ اس کے پیچھے کرنے سے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

۸۵۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرویہ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن احمد حنبل نے کہا۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عمرویہ صفار نے، بغداد میں، وہ کہتے ہیں مجھے صالح بن احمد بن حنبل نے کہا کہ جب میرے والد کی وفات کا وقت آیا تو میں ان کے پاس بیٹھا۔ میرے ہاتھ میں کپڑے کی دھجیاں تھیں، جس کے ساتھ مجھے ان کے جبڑوں کو باندھنا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ وقفے وقفے سے بے ہوش ہو جاتے، پھر ہوش میں آجاتے اور اپنی آنکھیں کھول لیتے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے کہتے۔ ابھی نہیں ...... ابھی نہیں ...... ابھی نہیں ...... انہوں نے ایک بار کہا، پھر دوسری بار، پھر تیسری بار۔ جب تیسری بار ہاتھ سے اشارہ کیا تو میں نے کہا اے اباجی، یہ کیا چیز ہے آپ نے جو اس وقت اشارہ کیا ہے۔ بولے کہ بیٹے کیا تو نہیں جانتا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ ابلیس لعین میرے برابر میں کھڑا تھا اور وہ اپنی انگلیوں کے پوروں کو کاٹ رہا تھا اور کہہ رہا تھا (اے امام) احمد تم مجھ سے بچ کر جا رہے ہو۔ میں نے کہا کہ ابھی نہیں، جب تک کہ میں مر نہ جاؤں۔ (یعنی جب تک ایمان پر میری وفات نہ ہو جائے)۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام احمد حنبل کے لئے اس میں حق پر گذرنے کی بشارت ہے۔

عطاء بن یسارؒ نے کہا

۸۵۳:...... ہمیں خبر دی ہے امام ابوعثمان نے، ان کو زاھر بن احمد نے، ان کو محمد بن معاذ نے، ان کو حسین بن حسن مروزی نے، ان کو ابن

(۸۵۳)...... اخرجه المصنف من طريق ابن المبارك في الزهد (رقم ۳۰۸)

(۱)...... بياض في الأصل.

مبارک نے، ان کو سفیان نے ایک آدمی سے، فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ عطاء بن یسار سے انہوں نے کہا کہ:
ایک آدمی کے سامنے موت کے وقت ابلیس ظاہر ہو گیا اور کہنے لگا کہ تم نجات پا گئے ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں میں نے نجات نہیں پائی ہے اور تجھ سے ابھی تک میں امن میں نہیں ہوں۔

عطاء بن یسارؒ کا قول

۸۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی دنیا نے، ان کو ابو خالد قرشی نے، ان کو سفیان ثوری نے ایک آدمی سے، ان کو عطا بن یسار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ابلیس ایک آدمی کے سامنے اس کی موت کے وقت ظاہر ہو گیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ ابھی تک میں تجھ سے نجات نہیں پا سکا۔

ابلیس کی تلبیس

۸۵۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے، ان کو حسین نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو عبداللہ بن جریر عتکی نے، ان کو ابو حذیفہ نے، ان کو سفیان ثوری نے، ان کو غسان مدنی نے، ان کو عطا بن یسار نے، وہ فرماتے ہیں کہ موت کے وقت ایک آدمی کے سامنے ابلیس ظاہر ہوا اور بولا کہ تم مجھ سے امن میں ہو چکے ہو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میں ابھی تک تم سے امن میں نہیں ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ابلیس کے خوف سے دعا کرنا

۸۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ہے ابوالعباس اصم نے، ان کو عباس دوری نے ان کو عبدالعزیز بن سری نے، ان کو صالح مری نے، ان کو ھشام ابن حسان نے، ان کو محمد بن سرین نے، ان کو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ آخر عمر میں دعا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک ان ازنی او اعمل بکبیرۃ فی الاسلام

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں بدکاری کروں یا میں اسلام میں رہتے ہوئے کوئی بڑا گناہ کروں۔

چنانچہ آپ کے بعض احباب نے پوچھا اے ابو ہریرہ! آپ کے جیسا بندہ یہ دعا کرتا ہے۔ یا یہ کہا کہ اس عمر میں بھی آپ کو ایسی دعا کی ضرورت ہے۔ کیا اب بھی آپ کو زنا کا خوف ہے یا کبیرہ گناہ کا خوف ہے۔ حالانکہ شہوات ختم ہو چکی ہیں اور آپ تو بزرگ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، آپ نے ان سے دین سیکھا؟ فرمانے لگے کہ افسوس ہے تجھ پر کس چیز نے مجھے ان چیزوں سے امن دیا ہے، حالانکہ ابلیس زندہ ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی نصیحت کہ انسان ایک لمحہ میں دین سے بدل سکتا ہے

۸۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے، ان کو احمد بن محمد بن حسین خسروجردی نے، ان کو داؤد بن حسین نے، ان کو حمید بن زنجویہ نے، ان کو حکم بن نافع نے، ان کو صفوان بن عمرو نے، ان کو سلیم بن جابر نے، ان کو حبیب بن نفیر نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے گھر حمص میں ملنے کے لئے گیا تو وہ اس وقت کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اپنی مسجد میں۔ جب وہ التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھے تو اللہ سے پناہ مانگنے لگے نفاق سے۔ جب نماز پڑھ کر ہٹے تو میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔ آپ اور نفاق سے بچنے کی دعا؟

یعنی کیا آپ کو بھی نفاق کا ڈر ہے؟ انہوں نے تین بار یہ کہا: اے اللہ میں تجھ سے معافی کا سوال کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ آزمائش سے کون بچ سکتا ہے؟ آزمائش سے کون بچ سکتا ہے؟ اللہ کی قسم آدمی ایک منٹ میں فتنے میں پڑ کر دین سے پلٹ سکتا ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی نصیحت

۸۵۸:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے مؤمل نے ان کو سفیان نے، ان کو محمد بن عجلان نے، ان کو اہل شام میں سے ایک شیخ نے، شیخ فرماتے ہیں حضرت ابودرداء نے فرمایا تھا: کیا ہوا کہ تم لوگوں میں ایمان کی حلاوت کا ظہور نہیں دیکھ رہا ہوں؟ اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر جھاڑی کا ریچھ بھی ایمان کا ذائقہ پالے تو ایمان کی حلاوت اس پر بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ جو بندہ اپنے ایمان کے بارے میں ڈرتا رہتا ہے اس کو عطا کیا جاتا ہے اور جو شخص اپنے ایمان کے بارے میں بےخوف ہو جاتا ہے اس سے ایمان چھین لیا جاتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

۸۵۹:.....فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حمید نے، ان کو مؤمل نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو معلّٰی بن زیاد نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے، وہ فرماتے تھے، اللہ کی قسم روئے زمین پر جو بھی مومن صبح کرتا ہے یا شام کرتا ہے وہ اپنے آپ پر نفاق سے ڈرتا ہے اور نفاق سے صرف منافق ہی نہیں ڈرتا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر استقامت کی دعا

۸۶۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے۔ دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابن فضیل نے، ان کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے، ان کو عبیداللہ قرشی نے، ان کو عبداللہ بن عکیم نے، وہ کہتے ہیں میں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی، جب وہ دوسری رکعت میں بیٹھے تو فوراً کھڑے ہوئے اور سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اس کے بعد قرآن کی یہ دعا پڑھی:

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب (آل عمران ۸)

اے میرے رب، ہماری دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا جبکہ آپ نے ہمیں ہدایت عطا کی ہے اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا کر، بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی ایمان افروز نصیحت

۸۶۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے، ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ عدل نے مقام مرو میں۔ ان کو ابورجاء محمد بن حمدویہ سنجی نے، ان کو احمد بن علی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں ابوروح سے سنا، کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

صاحب بصیرت چار صفات سے بےخوف نہیں رہتے۔

❶.....وہ گناہ جو گذر چکا ہو اس کے بارے میں، کیونکہ نہیں معلوم اس کے بارے میں رب تعالیٰ کیا کریں گے۔

❷.....بقیہ عمر کے بارے میں، کیونکہ نہیں معلوم کہ اس میں کیا کیا ہلاکت خیزیاں ہوں گی۔

❸.....اور فضل کے بارے میں جو عطا ہو چکا ہے، شاید کہ اس کا انجام کوئی حیلہ و تدبیر ہو یا عارضی مہلت ہو یا ضلالت و گمراہی ہو جو اس نے

(۸۶۰)..... أخرجه المصنف فی السنن (۲/۶۴) من طریق أبی عبدالله الصنابحی عن أبی بکر ومن طریق الصنابحی أخرجه أیضاً (۲۲۹۹).

سامنے آراستہ ہو، جس کی وجہ سے وہ اس کو ہدایت سمجھ رہا ہو۔

❹ ......اور دل کج ہونا لحہ بہ لحہ جو کہ آنکھ جھپکنے سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ کبھی انسان سے اس کا دین چھین لیا جاتا ہے اور اس کو شعور و ادراک ہی نہیں ہوتا۔

بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

۸۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس بن ولید نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابن جابر نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے، وہ اپنی دعا میں کہتے تھے:

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دلوں کی کجی سے اور گناہوں کی تباہ کاری سے اور اعمال کو مردود کرنے والے اسباب سے اور نفس کی گمراہ کرنے والی باتوں سے۔

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

۸۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بتائی جنید بن محمد نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے:

اے اللہ جب بھی مجھے کسی شے کا عذاب دینا چاہے تو مجھے سب کے آگے رسوا کر کے نہ دینا۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

۸۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو عبدالرحمٰن بن حسن بن یعقوب نے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہتے تھے کہ میں نے ابوعثمان سے سنا، وہ کہتے تھے، میں نے یحییٰ بن معاذ سے سنا، وہ فرماتے تھے:

اے وہ ذات گرامی جس کا ذکر میرے نزدیک ہر چیز سے زیاہ عزیز ہے۔ مجھے کل اپنے دشمنوں کے سامنے سب چیز سے زیادہ ذلیل نہ کرنا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ توحید کی حفاظت کے لئے کثرت سے رونا

۸۶۵:......ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے، ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو احمد بن عصام بن عبدالمجید نے، فرماتے ہیں کہ میں نے سنا محسن بن موسیٰ سے، وہ کہتے تھے کہ میں مکہ کے سفر میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا، میں نے دیکھا وہ بہت روتے تھے۔ میں نے ان سے کہا اے ابوعبداللہ آپ کا یہ رونا کیا گناہوں کے ڈر سے ہے؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے اونٹ کی پلان کی ایک لکڑی لی اور اس کو پھینک دیا اور فرمانے لگے کہ میرے گناہ تو میرے اوپر اس سے بھی زیادہ آسان ہیں اور اس سے بھی زیادہ ہلکے ہیں، لیکن مجھے ڈر رہتا ہے کہ کہیں مجھ سے عقیدہ توحید نہ چھین لیا جائے۔

ابرار اور مقربین کے افکار

۸۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے، ان کو جنید بغدادی نے، ان کو سری سقطی نے، وہ کہتے تھے کہ

---

(۸۶۲)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۵/۲۲۹) من طريق عباس بن الوليد. به.

(۸۶۳)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۰/۱۲۰) من طريق الجنيد. به.

ابرار کے دل خاتموں کے ساتھ لٹکے ہوتے ہیں اور مقربین کے دل ایک دوسرے سے سبقت لے جانے والے اعمال سے معلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے اللہ کی طرف سے کیا کچھ پہلے سے تیار ہے؟ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ دیکھیں خاتمہ کس چیز پر ہوتا ہے؟

شیطان کی کمر توڑ دینے والا قول

۸۶۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسین بن بشران نے، دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابومحمد جعفر بن محمد بن نصیر نے، ان کو حسن بن علی بن شبیب معمری نے، ان کو احمد بن ابوالحواری نے، ان کو اسحٰق بن خلف نے، وہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کی کمر توڑ دینے کے لئے ابن آدم کے اس قول سے کوئی اور بڑی چیز نہیں ہے کہ کاش میں زندہ رہتا معلوم نہیں میرا خاتمہ کیسا ہوگا؟ فرمایا کہ اس قول کو سن کر ابلیس اس بندے سے مایوس ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ شخص اپنے عمل پر کب اترائے گا اور کب خوش ہوگا۔

عمرو بن قیس کا موت کے وقت آخرت کے لئے رونا

۸۶۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوعلی بن حسین بن صفوان نے، ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے، ان کو محمد بن حسین نے، ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے، ان کو ان کے والد نے، وہ فرماتے ہیں کہ جب عمرو بن قیس ملائی کو موت آئی تو رونے لگا۔ اس کے احباب نے پوچھا کہ دنیا پر کیوں روتے ہو؟ تم نے اپنی زندگی بڑی عیش وعشرت سے گذاری ہے۔ بولے میں دنیا کے بارے میں نہیں رو رہا، میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میں آخرت کی خیر سے محروم نہ کر دیا جاؤں۔

غفلت سے تنبیہ

۸۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رازی سے سنا، وہ کہتے تھے انہوں نے الکتانی سے سنا، فرماتے تھے: غفلت سے تنبیہ کرتے وقت اور نفس کی لذت کے انقطاع کے لئے قیامت کا ڈر اور اللہ کے فضل کے انقطاع کے خوف سے کانپنا جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔

افضل رونا

۸۷۰:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے، کہتے تھے کہ میں نے سنا ابواحمد حافظ سے، وہ کہتے تھے میں نے سعید بن عبدالعزیز سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے احمد بن حواری سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ افضل رونا بندے کا وہ رونا ہے جو غیر درست اوقات ضائع ہونے پر ہو۔ یا وہ رونا جو اس کی طرف سے سابقہ نافرمانی پر ہو۔

اللہ کے خوف سے جن کا رونا

۸۷۱:.....میں نے سنا ابوزکریا بن ابواسحٰق سے، کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوالفتح احمد بن عبداللہ بغدادی سے، کہتے تھے کہ میں ایک دفعہ دیہات میں گیا، میں جا رہا تھا کہ یکا یک میں نے زور زور سے رونے کی آواز سنی۔ میں نے اپنے آگے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے ایک شخص دکھائی

---

(۸۶۶)......اخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۰/ ۱۲۱) من طريق الجنيد. به.

(۸۶۷)......اخرجه أبو نعيم في الحلية (۹/ ۳۱۱) من طريق أحمد بن ابي الحواري. به.

تنبيه : في الحلية (إسحاق بن خالد) بدلاً من (إسحاق بن خلف) وهو خطأ.

دیا۔ میں جلدی جلدی چل کر اس کے پاس پہنچا تو وہ ایک نوجوان تھا۔ مجھے اس کے پاس کوئی سواری یا سامان سفر بھی دکھائی نہیں دیا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا ہوا جوان؟ چنانچہ اس نے شعر کہا، جس کا مطلب یہ تھا کہ:

میں کونسے دروازے سے اجازت مانگوں اس کے بعد جب میں اس دروازے سے محروم کر دیا جاؤں جس سے میں حاجت طلب کرتا ہوں۔

لہذا مجھ پر رونا طاری ہو گیا اس کے رونے کی وجہ سے۔ (میں روتا رہا روتے روتے) جب اچانک میں نے سر اوپر اٹھایا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

حضرت سفیان بن عیینہؒ کا قول

۸۶۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو حامد احمد بن عباس خطیب نے مقام مرو میں، ان کو محمود بن والان نے، انہوں نے سنا عبد الرحمٰن بن بشر نیساپوری سے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان بن عیینہ سے سنا، فرماتے تھے کہ:

اللہ کا غضب ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۸۷۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان حکایات میں سے جو یوسف بن حسین سے بیان کی گئی تھیں:

كيف السبيل الى مرضات من غضبا

من غير جرم ولم اعرف له السببا

اس ذات کی رضا کی کیا سبیل ہے جو بغیر کسی جرم کے ناراض ہو جائے اور نہ ہی مجھے اس کا کوئی سبب معلوم ہے۔

کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یوسف بن حسین نے یہ شعر لکھ کر جنید بغدادی کی خدمت میں بھیج دیا اور اس نے اس کو جو لکھا:

يكفي الحكيم من التنبيه ايسره

فيعرف الكيف و التكوين و البيا

عقلمند کے لئے ہلکی سی تنبیہ کافی ہے

سو وہ کیفیت کو اور تکوین کو اور سب کو پہچان لے گا

ان السبيل الى مرضاته نظرك

فيما عليك له يرضى كما غضبا

بے شک اس کی رضا حاصل کرنے کی سبیل یہ ہے کہ آپ یہ نظر کریں، سوچ فکر کریں کہ آپ کے اوپر اس کے کیا کیا فرائض ہیں۔ لہذا وہ ان امور میں لگ جائے، وہ ایسے تم سے راضی ہو گا جیسے وہ ناراض ہوا۔ (یعنی اطاعت شعار سے وہ خود بخود راضی ہو گا جیسے نافرمانی سے وہ ناراض ہوا)۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی طرف نظر کرنے کی سبیل کی کیفیت اس کی رضا جوئی کی طرف سبیل کی کیفیت ہے۔ جبکہ اس جواب کے باوجود سوال باقی ہے اور وہ سبیل جو اس نے اپنے بندوں کے لئے بیان فرمائی ہے اپنے دین میں سے وہ اس کی طرف جس کو چاہتا ہے ہدایت

(۸۷۳)......أخرجه أبو عبدالرحمن السلمي في طبقات الصوفية (ص ۱۸۸)

دیتا ہے۔وہ جو کچھ کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، جبکہ سب لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور ناراضگی

۸۷۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، ان کو علی بن حمشاذ عدل نے، ان کو حارث بن ابواسامہ نے، ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے، ان کو حیوۃ نے سالم بن غیلان سے، اس نے سنا ابوالسمع سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوالھیثم سے، وہ حضرت ابوسعید خدری سے، انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

بے شک اللہ عزوجل جس وقت کسی بندے سے راضی ہوجاتا ہے اس پر سات قسم کی خیر دوگنی کر دیتا ہے، جس کو وہ نہیں جانتا اور جب کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے اس پر سات قسم کے شر دوگنے کر دیتا ہے، جس کو وہ نہیں جانتا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنی کتاب میں (لَمْ يَعْلَمُه) اس کو نہیں جانتا اور ابوعاصم نے حیوۃ بن شریح سے کہا ہے کہ (لَمْ يَعْمَلُه) وہ امور جن کا اس نے عمل نہ کیا ہوا۔

ہر خیر کی بنیاد اللہ کا خوف ہے

۸۷۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین عفیف بن محمد بن شہید خطیب نے، ان کو محمد بن عبداللہ حفید نے، ان کو ان کے دادا عباس بن حمزہ نے، ان کو احمد بن ابوالحواری نے، کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلیمان سے سنا، وہ فرماتے تھے، دنیا اور آخرت کی ہر چیز کی اصل اور بنیاد اللہ کا خوف ہے اور آخرت کی کنجی بھوکا رہنا ہے اور دنیا کی کنجی پیٹ بھرا ہونا ہے۔

۸۷۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے، ان کو ابراہیم بن نصرہ نے، ان کو ابراہیم بن بشارہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم بن ادھم سے سنا، وہ فرماتے تھے: عشق و محبت اور خواہش ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ کا خوف شفاء دیتا ہے۔ یقین جانئے کہ جو چیز تیرے دل سے تیرے خواہش نفس کو دور کرتی ہے کہ جب تو اس ذات سے ڈرے، جس کو تو جانتا ہے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

گناہ سے بچانے کے لئے غیبی آواز

۸۷۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن علی نے مکہ میں، ان کو محمد بن جعفر خرائطی نے، ان کو احمد بن جعفر نے، ان کو ابراہیم بن ھشام مدائنی نے، ان کو محمد بن حسین نے، ان کو فضیل نے رزین ابوالسماء سے کہ ایک آدمی درختوں اور جھاڑیوں کے جھنڈ میں داخل ہوگیا (خلوت محسوس کی تو کہنے لگا) اگر میں اس جگہ گناہ کرنے کے لئے علیحدہ کیا کروں تو مجھے کون دیکھے گا؟ (یعنی محفوظ جگہ ہے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا) اتنے میں اس نے ایک ایسی آواز سنی جس نے اس جزیرے کے طول و عرض کو ڈھانپ لیا تھا۔ وہ یہ تھی:

الا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير (الملک ۱۴)

(خبردار) کیا بھلا وہ ذات جس نے پیدا کیا ہے وہ نہیں جانتا؟ (نہیں ایسی بات نہیں ہے بلکہ) وہ باریک بین ہے اور پوری طرح خبردار ہے۔

---

(۸۷۴)...... اخرجه أبو نعيم في الحلية (۱/۳۷۰) من طريق الحارث بن أبي أسامة. به وفي تاريخ أصبهان (۲/۱۹۶) من طريق محمد بن العباس عن أبي عاصم عن حيوة وأخرجه احمد (۳/۳۸) عن أبي عبدالرحمن. به ومن طريق أبي عاصم عن حيوة. به (۳/۴۰)

وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۷۲، ۲۷۳) رواه احمد وأبويعلى إلا انه قال تسعة أضعاف ورجاله وثقوا على ضعف في بعضهم.

والحديث عن أبي يعلى في مسنده (۲/۴۹۲) من طريق عبدالله بن يزيد عن حيوة. به.

ستاروں کو بنانے والا کہاں ہوگا؟

۸۷۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے۔ انہوں نے سنا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے، وہ کہتے تھے کہ مجھے بات بیان کی ابوبکر بن محمد بن حمدون بن خالد نے اور انہوں نے میرے لئے اپنے ہاتھ سے لکھا کہ ہمیں بیان کی ہے عبدالاکرم بن موسیٰ بن رزق اللہ قاضی نے، ان کو اصمعی نے، وہ کہتے ہیں کہ:

میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک دیہاتی بھی طواف کر رہا ہے۔ اس دیہاتی نے ایک دیہاتن کا واقعہ ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ تیرے اور اس کے درمیان، جس سے تم عشق کرتے ہو کوئی لمبی مدت حائل ہے۔ بولا نہیں صرف ایک رات میں نے اس سے کچھ خواہش کی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ میں نے کہا کہ میں کس سے شرم کروں، ہمیں کوئی بھی نہیں دیکھے گا مگر ستارے۔ اس نے مجھ سے کہا، اچھا یہ بتاؤ ستاروں کو ستارے بنانے والا کہاں ہوگا؟

ستاروں کو بنانے والا کہاں جائے گا؟

۸۷۹:...... مجھے خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے، ان کو احمد بن محمد بن خالد نے، ان کو محمد بن عبدہ نیسا پوری نے، ان کو عبداللہ بن عبدالوھاب نے، ان کو عبداللہ بن شبیب نے، ان کو عتبی نے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ایک دیہاتی عورت سے ملا اور اس سے گناہ کرنے کی بات کی۔ اس نے انکار کیا اور بولی تیری ماں تجھے گم پائے، کیا تجھے کوئی ڈانٹنے والا نہیں ہے؟ کیا تجھے دین میں کوئی روکنے والا نہیں ہے؟ کہتا ہے کہ میں نے اس عورت سے کہا، اللہ کی قسم ہمیں کوئی نہیں دیکھے گا سوائے ستاروں کے۔ بولی کہ اچھا یہ بتاؤ کہ ستاروں کے بنانے والا کہاں جائے گا؟

ہلاکت کی چراگاہوں سے بچنا:

۸۸۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفتح عبدالرحمٰن بن احمد سے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا شیخ ابو عبداللہ بن خفیف سے، کہتے ہیں کہ جب ابوالعباس بن سریج فارس میں قاضی بن کر آیا، ہم لوگ ان کے پاس گئے اور ابو عبداللہ نجرانی نے ان سے پوچھا کہ ہلاکت کی چراگاہوں سے ہٹا کر چرواہا چرانے والی لاٹھی کے ساتھ کب پتے جھاڑ کر اپنی بکریوں کو کھلاتا ہے؟ قاضی نے فرمایا اس وقت جب وہ جان لے کہ اس پر کوئی رقیب اور نگرانی بھی ہے۔ اس کے بعد قاضی نے کہا اے شیخ یہ ایک شریف عالم ہے، اس کے لئے ایک خاص نشست ہونی چاہئے۔ جب تم چاہو میں تمہارے پاس حاضر ہو جایا کروں گا اور تمہارے ساتھ (اس موضوع پر) مذاکرہ کیا کروں گا۔

رات کو جلدی اٹھنے والے منزل پر پہنچتے ہیں

۸۸۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو سعید عمرو بن محمد بن منصور نے، ان کو حسین بن فضل نے، ان کو ابوالنضر نے، ان کو ابو عقیل ثقفی نے، ان کو یزید بن سنان نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکیر سے، یعنی ابن فیروز سے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خوف رکھتا ہے وہ رات کے آخری حصے میں سفر شروع کر دیتا ہے اور جو

---

(۸۸۱)...... اخرجه الترمذی (۲۴۵۰) عن أبی بکر بن أبی النضر عن أبی النضر. به وقال الترمذی حسن غریب لانعرفه إلا من حدیث أبی النضر.

واخرجه الحاکم فی المستدرک (۳۰۶/۴، ۳۰۷) من طریق الحارث بن أبی اسامة عن أبی النضر هاشم بن القاسم. به.

وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

رات کو جلدی چلتا ہے منزل پر بآسانی پہنچ جاتا ہے۔ خبردار و ہوشیار اللہ کا سامان تجارت بہت مہنگا ہے۔ خبردار اللہ کا سامان جنت ہے۔
اور ہمیں دوسرے مقام پر اسی کی خبر دی ہے اور فرمایا کہ یہ برد بن سنان سے مروی ہے۔

اللہ سے ڈرنا اور تارک الدنیا ہونا

۸۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن احمد بن اسحاق نے، ان کو خبر دی ہے محمد بن یونس نے، ان کو ابراہیم بن نصر نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے فضیل بن عیاض سے، وہ کہتے ہیں کہ بندے کا اللہ سے ڈرنا اس اندازے کے ساتھ ہوتا ہے جس قدر اس کو اللہ کا علم ہے اور بندے کا زہد اور دنیا سے بے رغبتی جنت کی طرف اس کے شوق کے اندازے کے مطابق ہوتی ہے۔ جس قدر جنت کا شوق ہوگا اسی قدر دنیا سے بے رغبتی اور لاتعلقی ہوگی۔

خائفین، محبین، مشتاقین کی علامات

۸۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے، ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے، ان کو ابراہیم بن بشار رسوفی نے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم بن ادہم سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ حضرت داؤد طائی کہتے تھے، خوف کی کچھ حرکات میں اور علامات میں جو خوف کرنے والوں میں پہچانی جاتی ہیں اور کچھ مقامات میں جو محبت کرنے والوں میں پہچانے جاتے ہیں اور کچھ بے چینیاں و بے آرامیاں ہیں جو مشتاق لوگوں میں پہچانی جاتی ہیں، اور کہاں ہیں یہ لوگ؟ یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔

سری سقطیؒ کا قول

۸۸۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو جعفر بن محمد نے، انہوں نے سنا جنید بغدادی سے، انہوں نے سری سقطی سے، وہ فرماتے تھے دو چیز غائب ہو چکی ہے اور گم ہو چکی ہے۔ بے چین و بے آرام کر دینے والا اللہ کا خوف اور جگر پاش پاش کرنے والا شوق۔

ذوالنون بن ابراہیمؒ کا قول

۸۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن حسن بن علی فہری نے مکہ مکرمہ میں، ان کو حسن بن رشیق نے، ان کو ذوالنون بن احمد اخمیمی نے، ان کو جنید ذوالعرش نے، ان کو ان کے بھائی ذوالنون بن ابراہیم نے، وہ کہتے ہیں کہ

فرض نماز خوف کی کنجی ہے اور نفلی عبادت امید کے دروازے کی کنجی ہے اور دائمی ذکر اللہ شوق کے دروازے کی کنجی ہے۔ خوف کے ساتھ فرض کو نہیں پایا جا سکتا لیکن ہر فرض کے ساتھ خوف کو پایا جاتا ہے اور امید کے ساتھ نفل حاصل نہیں ہوتی لیکن نفلی عبادت کے ساتھ امید حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص اپنے دل اور زبان کو ذکر کے ساتھ مشغول رکھے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اشتیاق کا نور بھر دیتے ہیں۔ یہ کائنات کا بہت بڑا راز ہے۔ اس کو خوب سمجھ لیجئے اور اس کو اچھی طرح یاد رکھئے۔

ابراہیم بن شیبانؒ کا قول

۸۸۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، انہوں نے سنا ابوبکر رازی سے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے، وہ فرماتے

(۸۸۲)..... اخرجه ابو نعیم فی الحلیة (۸/۱۱۰) من طریق محمد بن زنبور عن الفضیل.

(۸۸۳)..... اخرجه ابو نعیم فی الحلیة (۷/۳۴۲) عن جعفر بن محمد بن نصیر. به.

ہیں خوف خدا جب دل میں ٹھکانہ بنالیتا ہے تو اس میں موجود شہوتوں کی مقامات کو جلادیتا ہے اور اس سے دنیا کی رغبت کو بھگا دیتا ہے اور زبان کو دنیا کے ذکر سے خاموش کرادیتا ہے۔

محمد بن نصرؒ کا قول

۸۸۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوحفص عمر بن خضر بن محمد بن ھشام المعروف بالثمانیني جو کہ مکہ کے مجاورین میں سے تھے، ان کو ھشام بن محمد بن قرہ نے، ان کو ابوبشر دولابی نے، ان کو ابومحمد عبداللہ بن خبیق انطا کی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن اسباط سے، وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن نصر سے، وہ کہتے تھے:

دنیا میں کوئی بھی عمل کرنے والا جب عمل کرتا ہے تو ان کے لئے آخرت میں اس کے درجات میں بھی کوئی عمل کرنے والا ضرور عمل کررہا ہوتا ہے۔ جب یہ دنیا میں عمل کرنے سے رک جاتا ہے تو وہ بھی عمل کرنے سے رک جاتا ہے۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم کام نہیں کررہے؟ وہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارا ساتھی کھیل میں لگ گیا ہے۔

یوسف بن اسباط نے کہا کہ مجھے تمہارے اوپر حیرانی ہے، خوف خدا کے باوجود آنکھ کیسے سوتی ہے؟ یا محاسبے کے یقین کے ہوتے ہوئے دل غافل کیسی ہوسکتی ہے؟ جو شخص اللہ کے بندوں پر اللہ کے حقوق کے لازمی ہونے کو پہچانتا ہے، اس کی آنکھیں کبھی بھی بند نہیں ہوسکتیں، مگر انتہائی کوشش صرف کرنے کے بعد۔ اللہ نے دلوں کو ذکر کے مسکن بنایا ہے، مگر وہ شہوات کے مسکن بن چکے ہیں اور شہوات ولذات دلوں کو خراب کرنے والے ہیں اور مال کا ضیاع ہیں۔ دلوں سے شہوات کو کوئی بھی چیز نہیں مٹا سکتی مگر بے چین کردینے والا خوف خدا اور جگر کو چیر دینے والا شوق۔

ہارون رشیدؒ کا قول

۸۸۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوصالح محمد بن محمد بن عیسیٰ عارض مروزی نے، ان کو ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ بن خطیب بغدادی نے، ان کو ابراہیم بن سعید نے، کہتے ہیں کہ مجھے ماموں نے کہا اے ابراہیم، مجھے خلیفہ ہارون رشید نے کہا ہے کہ میری آنکھوں نے فضیل بن عیاض جیسے شخص کو کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا، جب میں ان سے ملنے گیا ہوا تھا، اے امیر المومنین اپنے دل کو خوف خدا اور آخرت کے غم کے لئے خالی کرلیجئے تاکہ وہ دل میں ٹھکانہ بنالیں۔ لہٰذا وہ تجھے اللہ کی نافرمانی سے روک دیں گے اور تجھے جہنم کے عذاب سے دور کردیں گے۔

محمد بن عاصم انطا کیؒ کا قول

۸۸۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، انہوں نے سنا نصر آبادی سے، انہوں نے ابن ابی حاتم سے، انہوں نے علی بن عبدالرحمٰن سے، ان سے کہا احمد بن عاصم انطا کی نے، خوف خدا کی کمی دل میں حزن وغم کی کمی سے ہوتی ہے اور جس وقت دل میں حزن کم ہوجاتا ہے تو دل ویران ہوجاتا ہے، جیسے گھر اس وقت ویران ہوجاتا ہے جب اس میں کوئی سکونت نہ رکھے۔

---

(۸۸۶).....أخرجه المصنف من طريق السلمي في طبقات الصوفية (ص ۴۰۳)

(۸۸۷).....أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/ ۲۲۱) من طريق عبدالله بن خبيق. به دون كلام يوسف به أسباط

(۱).....في المختصر ص ۹۱ بعد قوله (النار) اللهم اقطعنا عن معاصيك وباعدنا من نارك الموقدة

حضرت مالک بن دینارؒ کا قول

۸۹۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر زیادی نے، ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے، ان کو محمد بن عبدالوھاب نے، انہوں نے سنا علی بن عثام سے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ دل جب محزون نہ ہو تو ویران ہو جاتا ہے، جیسے گھر جب اس میں سکونت نہ ہو تو ویران ہو جاتا ہے۔

۸۹۱:..... اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا تھا۔ حزن وغم عمل صالح کو بار آور کرتا ہے اور اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۸۹۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے اور ابوعبداللہ حافظ نے، فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عوف بن سفیان حمصی طائی نے، ان کو ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نے، ان کو بکر بن ابومریم نے، ان کو ضمرہ بن حبیب نے، ان کو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰه یحب کل قلب حزین

اللہ تعالیٰ ہر مغموم دل کو محبوب رکھتے ہیں۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۸۹۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ بن حسن بن ایوب نے، ان کو ابوحاتم رازی نے، ان کو ابوصالح نے، ان کو معاویہ بن صالح نے، ان کو ضمرہ بن حبیب نے، ان کو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ ہر غمگین دل کو پسند فرماتے ہیں اور یہ اسناد زیادہ صحیح ہے۔

عبداللہ بن مبارکؒ کا قول

۸۹۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن عمر نے، ان کو محمد بن منذر نے، ان کو موسیٰ بن عمر نے، انہوں نے سنا حسین سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا:

انسان کے لئے سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کی کوتاہی جانتا ہے، اس کے باوجود نہ تو اس کی تلافی کرتا ہے اور نہ ہی اس پر افسوس کرتا ہے اور غمگین ہوتا ہے۔

شقیق بلخی کا قول

۸۹۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے سعید بن احمد بلخی سے وہ فرماتے ہیں انہوں نے اپنی والد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبید سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے ماموں محمد بن لیث سے، انہوں نے حامد اللفاف سے، انہوں نے حاتم

(۸۹۰) ..... أخرجه السلمي في عيوب النفس (۶۴) وأبونعيم في الحلية (۳۶۰/۲)

(۸۹۲) ..... أخرجه الحاكم في المستدرك (۳۱۵/۴) بنفس الإسناد وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي بقوله: مع ضعف أبي بكر منقطع.

والحديث في الحلية (۹۰/۶) من طريق أبي المغيرة. به.

(۱) ..... يأتي برقم (۱۲۷۳): عبدالله بدلاً بن عبيد.

اصم سے، انہوں نے شقیق سے، وہ کہتے ہیں کہ بندے کے لئے آخرت کے غم اور خوف خدا سے بہتر ساتھی کوئی نہیں ہے۔ غم گزشتہ گناہوں پر اور خوف اس پر کہ اس کو یہ نہیں معلوم کہ اس پر کیا مصیبت آئے گی۔

حضرت سہل کا قول

۸۹۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے، انہوں نے سنا محمد بن حسن خشاب بغدادی سے، انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے، انہوں نے سنا جریری سے، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا سھل سے، وہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص خوف کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا، یہاں تک کہ اس میں اللہ کے علم کے مواقع جان لے اور اس پر غم کرے۔

علامہ شبلی اور جنید بغدادیؒ کا واقعہ

۸۹۷:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوزکریا بن اسحٰق مزکی نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ان کے دوست ابوجعفر بن محمد صوفی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جنید بغدادی کے پاس بیٹھا تھا تو علامہ شبلی تشریف لائے۔ حضرت جنید بغدادی نے کہا: جس شخص کی فکر اللہ بن جائے اس کا حزن وغم طویل ہو جاتا ہے۔

حضرت شبلی نے کہا: نہیں اے ابوالقاسم، بلکہ جس شخص کی فکر اللہ بن جائے اس کا حزن ملال ختم ہو جاتا ہے۔

دونوں بزرگوں کے قول پر امام بیہقیؒ کا محاکمہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

❶.....حضرت جنید کا قول ذکر دنیا پر محمول ہے اور حضرت شبلی کا قول آخرت پر محمول ہے۔

❷.....حضرت جنید کا قول اس کے حزن پر محمول ہے جس وقت اپنے نفس سے اللہ کے واجبات کو قائم کرنے میں کوتاہی دیکھے اور حضرت شبلی کا قول محمول ہے اس سرور پر اور خوشی پر، اس توفیق پر جو اسے فی الوقت عطا ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ اس نے فکر کو ایک ہی فکر بنادیا ہے۔

استاذ ابوسہل صعلوک کا قول

۸۹۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، کہتے ہیں کہ استاذ ابوسہل صعلوکی سے آیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا:

فبذالک فلیفرحوا (یونس ۵۸)

اسی کے ساتھ خوش ہونا چاہئے۔

(سائل نے فرمایا کہ) جو شخص محفوظ نہ ہو مامون نہ ہو وہ کیسے خوش ہوسکتا ہے؟ (دوسرے لفظوں میں یہ کہ جو غیر محفوظ ہو، یعنی خطرے میں وہ وہ کیسے خوش ہوسکتا ہے؟) ابوسھل نے جواب دیا کہ جس وقت فضل کی طرف دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جس وقت لوٹتا ہے غمگین ہوتا ہے، یہاں تک کہ ایک وقت میں غمگین ہوتا ہے اور دوسرے میں مسرور ہوتا ہے، یہی حال خوف اور امید کا ہوتا ہے۔

۸۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسین احمد بن اسماعیلی نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو احمد بن ابوالحواری نے، انہوں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے، وہ فرماتے ہیں:

اللہ نے ان کا اکرام اور ان کی تذلیل ان کو پیدا کرنے سے پہلے کر لی ہے اور ان کو جنت اور جہنم میں سکونت بھی کرادی ہے ان کو اپنی طاعت کی

توفیق دینے سے بھی پہلے۔ اور ان کو اپنی معصیت میں بھی مبتلا کر لیا ہے۔ یہ بطور عدل کے اور اپنے دوستوں پر فضل و عنایت کے ہے۔ بس اس کریم کی پاکی ہے، وہ کتنی کریم ہے۔ حیرانی ہے اس شخص پر جو اس کو پالیتا ہے۔ کیسے اس کو چھوڑ دیتا ہے؟ اور حیرانی ہے اس شخص پر جو اس کو نہیں پاسکتا، کیسے اس کو طلب نہیں کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ:

باطل ہواؤں سے چلتے ہیں اور بندے توفیق ملنے سے غمگین ہو سکتے ہیں اور توفیق قربت کے اندازے کے مطابق ہوتی ہے۔

۹۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مہر جانی نے، ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے، ان کو احمد بن عثمان نے، ان کو احمد بن ابراہیم نے، ان کو ابوالحسن بشر بن سالم نے، ان کو مسعر نے، ان کو بکیر نے، ان کو ابراہیم نے فرمایا جو غمگین نہیں ہوتا اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ خوف رکھے اس بات کا کہ کہیں وہ اہل جنت میں سے نہ ہو اس لئے کہ اہل جنت کہیں گے:

الحمدللّٰه الذی اذهب عنا الحزن (فاطر۳۴)

اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے حزن وغم دور کر دیا۔

اور جو شخص نہیں ڈرتا اسکو چاہئے کہ وہ خوف کرے کہ کہیں وہ اہل جنت ہی سے نہ ہو اس لئے کہ وہ لوگ قیامت میں کہیں گے:

انا کنا قبل فی اهلنا مشفقین (الطور۲۶)

بے شک ہم اپنے اہل میں ڈرتے رہتے تھے۔

ان کو دیگر لوگوں نے احمد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔ بشر بن مسلم نے کہا ہے کہ ابراہیم تیمی سے مروی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۹۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوالحسین بن اسحاق بن احمد کاذی نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو عبدالصمد نے، ان کو عبداللہ بن بکر نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری سے سنا، فرماتے ہیں کہ:

السابقون السابقون اولئک المقربون (الواقعه۱۰)

سبقت کرنے والے وہی مقرب لوگ ہیں۔

فرمایا: مقربون گذر گئے ہیں، مبارک ہو ان کے لئے، لیکن اے اللہ ہمیں دائیں ہاتھ والوں میں بنا دے۔

کہتے ہیں کہ پھر وہ اس آیت پر پہنچے:

ان جهنم کانت مرصاداً (النباء ۲۱)

بے شک جہنم گھات لگائے ہوئے ہے۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا: خبردار! دروازے پر چوکیدار اور محافظ موجود ہیں جو شخص پاسپورٹ لے کر آئے گا۔ یعنی راہداری لائے گا گذر جائے اور جو نہیں لائے گا قید کر دیا جائے گا۔

فتح موصلیؒ کا واقعہ

۹۰۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے، ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن ابراهیم هروی نے هرات میں، ان کو حسن بن سفیان نے، ان

(۸۹۹) اخرجه أبو نعيم في الحلية (۹/۲۵۷) من طريق أحمد بن أبي الحواري. به مختصراً

(۹۰۰) عزاه السيوطي في الدر (۵/۲۵۳) الى ابن ابي حاتم

کو ابوثابت مشرف بن رباان نے، ان کو ابوبکر موصلی نے، وہ کہتے ہیں: فتح موصلی عید قربانی کے دن عیدگاہ کی طرف نکلا۔ اس نے اگر کی خوشبو کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد اپنا سر اوپر اٹھایا اور گویا ہوئے۔ الٰہی قرب حاصل کرنے والے قربانیاں کر کے تیرا قرب حاصل کر رہے ہیں۔ میں اے میرے محبوب اپنے حزن وغم کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں۔ یہی کچھ کہا اس کے بعد گر کر بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو گویا ہوا کہ آپ کب تک اپنے دروازے سے مجھے لوٹاتے رہیں گے کہ میں دنیا کی گلیوں میں غمگین پھرتا رہوں گا۔

۹۰۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے، ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن یوسف بن عبداللہ نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوثابت خطاب سے، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابراہیم بن موسیٰ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے فتح موصلی کو عید قربان کے دن دیکھا، اس نے اگر کی خوشبو سونگھی اور ایک گلی میں داخل ہو گئے۔ میں نے سنا کہ وہ یوں کہہ رہے تھے۔ تیرا قرب حاصل کرنے والے تو قربانیاں کر کے قرب حاصل کر رہے ہیں اور میں نے اپنے لمبے حزن وغم کے ساتھ اے میرے محبوب تیرے قریب ہوتا ہوں۔ آپ مجھے کب تک چھوڑے رکھیں گے کہ میں دنیا کی گلیوں میں غمگین بھٹکتا رہوں گا۔ یہ کہا اور اس کے بعد اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اٹھائے گئے۔ ہم نے اسے تین دن کے بعد دفن کیا۔

بی بی سلامہ عابدہ کا واقعہ

۹۰۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابومنصور دامغانی نے جو بیہق میں آئے ہوئے تھے۔ ان کو ابوبکر اسماعیلی نے، ان کو محمد بن احمد بن حکیم نے جرجان میں، ان کو ابراہیم بن جنید نے، ان کو محمد بن حسین نے، ان کو شعیب بن محرز نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے بی بی سلامہ عابدہ نے بات بیان کی کہ بی بی عبیدہ بنت ابوکلاب چالیس برس تک روتی رہیں، یہاں تک کہ اس کی بینائی چلی گئی۔ اس سے کہا گیا کہ آپ کیا چاہتی ہیں، بولیں کہ موت چاہتی ہوں۔ پوچھا گیا کہ وہ کیوں؟ بولیں اس لئے کہ روز جب صبح ہوتی ہے تو مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ کہیں آج مجھ سے کوئی ایسا گناہ نہ ہو جائے جس سے میرے لئے آخرت میں میری ہلاکت اور تباہی ہو جائے۔

یزید بن مرثد کی آنکھوں کا آنسوؤں سے تر رہنا

۹۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو دعلج بن احمد نے، ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے، ان کو ھدیہ بن عبدالوھاب نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے، کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن مرثد سے کہا: کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ آنسوؤں سے تر رہتی ہیں۔ کبھی آپ کے آنسو خشک نہیں ہوتی۔ آپ کا کیا سوال ہے؟ شاید کہ اللہ تعالیٰ (میری وجہ سے آپ کو کوئی) فائدہ دے۔ (اس نے جواب دیا) کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا تو وہ مجھے جہنم میں قید کر دے گا اور اللہ کی قسم اگر وہ مجھے یہ دھمکی دیتا کہ مجھے حمام میں قید کر دے تو بھی میں اسی قابل تھا کہ میرے آنسو خشک نہ ہوں۔ میں نے کہا کہ یہی کیفیت تیری خلوتوں میں بھی ہوتی ہے۔؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم حالت کچھ ایسی ہے کہ ہمارے سامنے کھانے کا پیالہ رکھا جاتا ہے اور میرے اوپر یہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ لہٰذا میں رونے بیٹھ جاتا ہے اور میرے گھر والے بھی روتے ہیں۔ ہمارے بچے بھی روتے ہیں اور وہ نہیں جانتے ہوتے کہ کس چیز نے ہمیں رلایا ہے۔ اللہ کی قسم میں اپنے اہل میں ٹھہرا ہوں کہ مجھ پر یہی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ میرے درمیان اور

(۹۰۵).....أخرجه أبو نعيم في الحلية (۵/۱۶۴) من طريق الوليد مسلم.

میرے ارادے کے درمیان حائل ہوجاتی ہے۔ لہذا میری گھر والی مجھ سے کہتی ہے اے میری ہلاکت، آپ کو کیا طویل غم لگ گیا۔ میری تو آپ کے ساتھ آنکھ ٹھنڈی نہیں رہ سکتی۔

۹۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبیداللہ بن سعید نے، ان کو ولید بن مسلم نے، پھر اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کا معنی بھی ذکر کیا ہے۔

۹۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حنفی نے، ان کو علی بن محمد بن زبیر نے، ان کو حسن بن علی عفان نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو محمد بن عاصم مولیٰ عثمان بن عفان نے، ان کو حوشب بن مسلم ثقفی نے، ان کو حسن بصری نے کہ ان کے سامنے کھانے کے وقت موت کا تذکرہ کرنا ناپسند کرتے تھے۔

۹۰۸:......ہمیں خبر دی ہے سید ابوالحسین محمد بن حسن علوی نے، ان کو ابوالفضل محمد بن احمد سلیمی نے، ان کو عبداللہ بن محمود نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن قہزاد نے، فرماتے ہیں: حفص بن حمید نے کہا کہ میں نے کہیل بن علی کو دیکھا، وہ مسجد میں پاگل کی طرح گھوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ بچاؤ بچاؤ، مجھے آگ سے بچاؤ اور خوف سے اس کی گردن کی رگیں کانپ رہی تھیں۔ یہاں تک کہ اس کو دیکھ کر مجھے بھی رونا آ گیا۔

سری سقطیؒ کا قول

۹۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس چیز کے بارے میں جو اس نے سری سقطی سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خوف تین وجوہ سے ہوتا ہے:

❶......دین میں خوف یہ تو عام لوگوں میں موجود ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ سے ڈرنا واجب ہے۔

❷......وہ خوف جو قرآن کی تلاوت کے وقت پیش آتا ہے اور واقعات پڑھ کر یہ تو رقت ہے جیسی عورتوں میں رقت ہے۔ اس کا بھی ثبوت ہے۔

❸......اور خوف ہے بے چین بے آرام کر دینے والا اور اضطراب پیدا کرنے والا جو قلب و بدن میں منحل ہوجاتا ہے اور نیند کو ختم کر دیتا ہے اور کھانے کی خواہش کو ختم کر دیتا ہے اور خوف کرنے والا یہ خوف نہیں رکھتا اور اس کو سکون نہیں آتا اس وقت تک کہ اس کو اس چیز سے امن نہ ہوجائے جس چیز سے خوف کھاتا ہے۔

ربیعی بن حراش کا نہ ہنسنے کی قسم کھانا

۹۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو عبداللہ بن محمد ابوالدنیا نے، ان کو محمد بن حسین نے، ان کو محمد بن جعفر بن عون نے، ان کو بکر بن محمد عابد نے، ان کو حارث غنوی نے، کہتے ہیں کہ ربیع بن حراش نے قسم کھائی تھی کہ اس کے دانتوں سے کبھی ہنسنا ظاہر نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ اس کا ٹھکانہ کیا ہے۔ پھر وہ نہ ہنسے مگر موت کے بعد اور اس کے بھائی ربعی نے اس کے مرنے کے بعد قسم اٹھائی کہ وہ اس وقت تک نہیں ہنسے گا جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ کیا وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں۔

حارث غنوی نے کہا کہ مجھے ربعی کو غسل دینے والے نے بتایا کہ وہ برابر اپنے تختے پر مسکراتے رہے جس وقت ہم اس کو غسل دے رہے تھے

---

(۹۰۷)......حوشب بن بشر الثقفي هو : أبو بشر، صدوق كما بالتقريب.

(۹۰۸)......حفص بن حميد هو المروزي العابد صدوق كما بالتقريب روى عنه محمد بن عبدالله بن قهزاد.

(۹۱۰)......أخرجه ابن أبي الدنيا في (من عاش بعد الموت) رقم ۱۲ ومن طريقه الخطيب (۴۳۴/۸) عن محمد بن الحسين. به.

ہمارے فارغ ہونے تک۔

۹۱۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد زاہد نے، ان کو ابوالحسین عبدالوھاب بن حسن نے دمشق میں، ان کو احمد بن حسین قرنی نے، ان کو مؤمل بن یھاب نے، ان کو یسار بن حاتم نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، ان کو معلّی بن زیاد نے، ان کو حسن نے، وہ کہتے ہیں کہ غزوان رقاشی نے کہا تھا:

مجھ پر اللہ کی قسم ہے کہ مجھے کوئی شخص ہنستا نہیں دیکھے گا اس وقت تک جب تک کہ میں جان لوں کہ دو گھروں میں سے میرا گھر کونسا ہے۔ (جنت یا جہنم)

حسن بصری نے کہا کہ اس شخص نے عزم کیا، پھر اللہ کی قسم وہ کبھی ہنستا نظر نہیں آیا، یہاں تک کہ وہ اللہ کو مل گیا۔

۹۱۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابونعمان نے، ان کو مہدی نے، ان کو غیلان نے، ان کو مطرف نے، کہتے ہیں کہ:

اگر کوئی آنے والا میرے رب کی طرف سے آجائے اور وہ مجھے اختیار دے کہ تم مٹی ہو جانا پسند کرو گے یا اپنے جنتی یا جہنمی ہونے کی خبر لینا پسند کرو گے؟ تو میں اس بات کو ترجیح دوں گا کہ میں مٹی ہو جاؤں۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (کہ سند میں مطرف کا نام آیا ہے) یہ مطرف وہی عبداللہ بن شخیر ہے۔

اسرافیل علیہ السلام کا نہ ہنسنا

۹۱۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے، دونوں کو خبر دی ہے عباس بن یعقوب نے، ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو عبداللہ بن وھب نے، ان کو سلیمان بن بلال نے، ان کو عمر نے، ان کو مطلب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا:

اے جبرائیل! کیا بات ہے کہ میں اسرافیل کو کبھی ہنستے نہیں دیکھتا؟ اس کے علاوہ جتنے فرشتے میرے پاس آئے میں نے ان سب کو ہنستے ہو دیکھا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ جب سے جہنم بنی ہے ہم نے اس فرشتے کو ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

فرشتوں کا اللہ کے خوف سے کانپنا

۹۱۴:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن فرج ارزق نے، ان کو سکھی نے، ان کو عباد نے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام ارطاۃ سے سنا ہے، وہ مدائن کے منبر پر تھا اور وہ یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ ایک آدمی سے اس نے اس آدمی کا نام لیا

---

(۹۱۲)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۱۹۹) وعبدالله بن احمد في زوائد الزهد (ص ۱۹۳/دار الفكر الجامعي) من طريق مهدي بن ميمون. به.

تنبيه: في الحلية (غيلان بن ميمون) وهو خطأ والصحيح (غيلان بن جرير)

(۹۱۳)......عزاه السيوطي في الحبائك (رقم ۹۷) إلى المصنف فقط.

(۹۱۴)......عزاه السيوطي في الحبائك (رقم ۲۴) إلى أبي الشيخ والمصنف والخطيب وابن عساكر من طريق عباد بن منصور عن عدی بن ارطاة عن رجل من الصحابة سماه قال عباد فنسيت اسمه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

أخرجه الخطيب (۱۲/۳۰۷) من طريق روح بن عبادة عن عباد. به.

تھا مگر میں نام بھول گیا ہوں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں کہ اللہ کے ڈر سے جن کے دل کانپتے رہتے ہیں۔ جس فرشتے کی آنکھ سے آنسوؤں کا کوئی قطرہ گرتا ہے تو وہ قطرہ کسی ایسے فرشتے پر ہی گرتا ہے جو کھڑا ہوا اللہ کی تسبیح کر رہا ہو۔ (یعنی اتنی کثرت سے فرشتے اللہ کی تسبیح میں مصروف ہیں)۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا رونا

۹۱۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ طلحی نے کوفہ میں، ان کو حسین بن جعفر نے، ان کو عبداللہ بن ابوزیاد نے، ان سیار بن حاتم نے، ان کو جعفر بن ابوسلیمان نے، ان کو ابوعمران نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور وہ رو رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میری آنکھ کبھی خشک نہیں ہوئی جب سے اللہ نے جہنم پیدا کی ہے، اس خوف سے کہ کہیں میں اللہ کی نافرمانی کروں اور وہ مجھے جہنم میں ڈال دے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت نرم دل تھے

۹۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ بن محمد حرفی نے، ان کو ابوالحسین بن محمد بن زبیر کوفی نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے، ان کو ابوعمران جونی نے، ان کو عبداللہ بن رباح انصاری نے، ان کو کعب نے کہ ان ابراھیم لاواہ کہ ابراہیم علیہ السلام اواہ تھے۔ فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام جب جہنم کا تذکرہ کرتے تو یوں کہتے اوہ...... آہ (گویا کہ ان کی آہیں نکلتی تھیں) اس لئے وہ اواہ یعنی آہیں بھرنے والا کہلائے۔

قرآن کی آیت پڑھ کر ایک صحابی کا بے ہوش ہونا

۹۱۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے، ان کو ابو احمد عدی نے، ان کو احمد بن حسین کرخی نے، ان کو حسین بن شبیب نے، ان کو ابو یوسف نے، ان کو حمزہ زیات نے، ان کو حمران بن اعین نے، ان کو ابوحرب بن اسود نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا وہ پڑھ رہا تھا:

ان لدینا انکالاً وجحیماً وطعاماً ذاغصة (المزمل ۱۲-۱۳)

بے شک ہمارے پاس سزائیں ہیں اور جہنم ہے اور حلق میں پھنس جانے والا کھانا ہے۔

یہ پڑھا اور وہ شخص بے ہوش گیا۔

ابو احمد نے کہا اس کو ابو یوسف کے سوا نے حمزہ سے انہوں نے حمران سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اس اسناد میں ابوحرب کا ذکر نہیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۹۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوالحسین اسحٰق بن احمد کارزی نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو ان کے

---

(۹۱۵)......عزاه السيوطي في الحبائك (رقم ٦٧) إلى أحمد في الزهد عن ابي عمران الجوني.

(۹۱۶)......عزاه السيوطي في الدر (۲۸۵/۳) إلى عبدالله بن أحمد في زوائد الزهد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم وأبو الشيخ والمصنف عن كعب رضي الله عنه.

اخرجه احمد في الزهد (ص ۱۱۲ / دار الفكر الجامعي) عن عبدالصمد عن جعفر. به.

والحديث ليس من زوائد عبدالله على الزهد كما قال السيوطي.

(۹۱۷)......عزاه السيوطي في الدر (۲۷۹/٦) إلى أحمد في الزهد وهناد وعبد بن حميد ومحمد بن نصر عن حمران.

والد نے، ان کو موسیٰ بن ھلال عبدی نے، ان کو بشر بن منصور نے، وہ فرماتے ہیں کہ:

میں حضرت عطاء بن عبدی سلمی کے لئے صبح سردیوں میں آگ جلایا کرتا تھا۔ میں نے ان سے کہا اے عطاء کیا آپ کو وہ لمحہ خوشی دے گا اگر آپ کو یہ حکم مل جائے کہ آپ اپنے آپ کو اس آگ میں جھونک دیں، لہٰذا آپ حساب وکتاب کے لئے نہیں اٹھائے جائیں گے؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہاں رب کعبہ کی قسم۔ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے کہا اللہ کی قسم اس کے ساتھ ساتھ اگر مجھے یہ حکم دیا جائے تو مجھے اس بات کا خوف ہے کہ خوشی سے کہیں اس آگ تک پہنچنے سے قبل ہی میری روح نہ نکل جائے۔

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا خوف خدا

۹۱۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ الحافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے، کہتے تھے کہ میں نے سنا سری سقطی سے، وہ کہتے تھے کہ میں روزانہ بار بار اپنی ناک کو دیکھتا ہوں، اس خوف کے مارے کہ کہیں میرا چہرہ سیاہ نہ ہو جائے۔

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

۹۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے، ان کو جنید بن محمد نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سری سقطی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میری جب موت آئے تو ایسی جگہ آئے جہاں مجھے کوئی نہ پہچانے کہ میں کون ہوں۔ ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں ہے اے ابوالحسن؟ فرمایا اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری قبر نے اگر مجھے قبول نہ کیا تو میں رسوا ہو جاؤں گا۔

عطاء سلمی کا واقعہ

۹۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کازری نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو جعفر بن محمد بن فضیل نے جو اہل راس العین میں سے تھے۔ ان کو محمد بن کثیر صنعانی نے، ان کو ابراہیم بن ادھم نے، وہ کہتے ہیں کہ عطاء سلیمی کی یہ حالت تھی کہ وہ جب رات کو جاگتے تو گھبراہٹ کے مارے اپنے اعضاء پر ہاتھ مارتے، یہ دیکھنے کے لئے اور یہ خوف کرتے ہوئے کہ کہیں میری شکل نہ بگڑ گئی ہو۔

۹۲۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، ان کو حسن بن عمر نے، ان کو بشر بن حارث نے، کہتے ہیں کہ اویس قرنی نے کہا تھا۔ یہ امر تجھ سے نہیں چھوٹنا چاہیے کہ آپ ایسے ہو جائیے گویا کہ اپنے تمام لوگوں کو قتل کیا ہوا ہے۔ (یعنی ہر وقت یہ خوف رہنا چاہئے کہ نہ معلوم میری مغفرت ہوگی بھی یا نہیں؟)

۹۲۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس سیاری نے، ان کو عبداللہ بن علی غزال نے، ان کو علی بن حسن بن شقیق نے، ان کو حضرت عبداللہ بن مبارک نے، ان کو یزید بن یزید بکری نے، وہ کہتے ہیں کہ اویس قرنی نے فرمایا کہ:

اللہ کی امر میں پسینہ پسینہ ہو جائے گویا کہ تم نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔

---

(۹۱۸).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۶/۲۱۲) عن أحمد بن جعفر بن حمدان عن عبدالله بن أحمد بن حنبل. به.

(۹۱۹).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۱۱۶) عن جعفر بن محمد بن نصير. به.

(۹۲۰).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۱۱۶) عن جعفر بن محمد بن نصير. به.

(۹۲۱).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۶/۲۲۲) من طريق خزيمة بن زرعة عن محمد بن كثير. به بنحوه.

اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

۹۲۴:.....اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن مبارک نے، ان کو سفیان ثوری نے کہ اویس قرنی کی ایک چادر تھی جب بیٹھتے تو زمین پر بچھا لیتے اور دعا کرتے تھے: اے اللہ بے شک میں تیری بارگاہ میں مغفرت پیش کرتا ہوں بھوکے جگر سے اور ننگے جسم سے۔ حالت یہ ہے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، مگر صرف وہی کچھ ہے جو کچھ میری پیٹھ پر ہے اور جو کچھ میرے پیٹ میں ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ کا واقعہ

۹۲۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمود بن محبور دھان نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو عبدالملک بن احمد دقاق نے، ان کو یعقوب بن ابراہیم دورقی نے، ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے، ان کو عباد بن ولید قرشی نے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا:

اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ لوگ مجھے مجنون کہیں گے کہ مالک کو جنون ہو گیا ہے تو میں ٹاٹ پہن لیتا اور اپنے سر میں راکھ ڈال کر لوگوں کو پکار پکار کر کہتا کہ جو شخص میرا حشر دیکھے وہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرے۔

۹۲۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل بن شعرانی سے، کہتے تھے کہ انہوں نے اپنے دادا سے سنا، انہوں نے صلت بن مسعود سے، وہ کہتے تھے کہ حسن بن صالح بن حی ایک دن میرے گھر سے نکلے، ان کی ایک ٹڈی پر نظر پڑی جو اڑ رہی تھی۔ بولے:

يخرجون من الاجداث كانهم جراد منتشر (القمر ۷)

لوگ قیامت میں اپنی قبروں سے ایسے نکلیں گے جیسے کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

یہ پڑھا اور گر کر بے ہوش ہو گئے۔ (اس لئے کہ حشر کا منظر سامنے آ گیا۔)

مشہور عابدہ رابعہ بصریہ کا واقعہ

۹۲۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خلف بن محمد بخاری نے، ان کو نصر بن زکریا مروزی نے، ان کو احمد بن ابوالحواری نے، کہتے ہیں کہ انہوں نے رابعہ بصریہ سے سنا کہہ رہی تھیں کہ میں جب بھی برف دیکھتی ہوں تو مجھے قیامت کے دن اعمال ناموں کا اڑتے پھرنا یاد آ جاتا ہے اور جب میں ٹڈی کو دیکھتی ہوں تو مجھے میدان حشر یاد آ جاتا ہے اور میں جب بھی اذان سنتی ہوں تو مجھے قیامت کی منادی کرنے والا یاد آ جاتا ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں اپنے نفس سے کہتی ہوں کہ دنیا میں گرنے والے پرندے کی طرح ہو جائے، یہاں تک کہ تیرے پاس اس کی قضا آ جائے۔

عبدالعزیز بن سلمانؒ کا واقعہ

۹۲۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ بن امیہ قرشی نے ساوہ میں، ان کو ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق نے، ان

---

(۹۲۵).....اخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/ ۳۷۱) من طريق محمد بن الحارث عن يحيى بن أبي بكير. به.

(۹۲۶).....أخرجه المصنف في الزهد (۵۳۰) والإسناد في الزهد خطأ فليصحح

(۹۲۷).....أخرجه المصنف في الزهد (۵۲۹).

(۹۲۸).....اخرجه أبو نعيم في الحلية (۶/ ۲۴۳) من طريق محمد بن الحسن عن يحيى بن بسطام الأصفر. به

کومحمد بن داؤد بن عبداللہ نے، ان کو یحییٰ بن بسطام نے، ان کو ابوطارق لبان نے، وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن سلمان جب قیامت کو یاد کرتا تو ایسے چیختا جیسی بچے کو گم پانے والی ماں چیختی ہے اور ڈرنے والے مسجد کے کونوں سے لوگ بھی چیختے (اور مرجاتے) چنانچہ ان کی مجلس سے دو میتیں اٹھائی جائیں گی۔

عتبہ عابد کا واقعہ

۹۲۹:.....ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ہمیں بات بتائی ابوالعباس بن مسروق نے، ان کو عصمہ بن سلیمان نے، ان کو عصمہ بن عرفہ عنبری نے، انہوں نے سنا عنبسہ خواص سے، وہ کہتے ہیں کہ:

عتبہ نامی غلام مجھے ملنے آتا تھا۔ بسا اوقات وہ میرے پاس رات کا قیام بھی کر لیتا۔ ایک مرتبہ رات کو اس نے میرے پاس قیام کیا۔ سحر کے وقت رونا شروع کر دیا اور بہت شدید رویا۔ صبح ہوئی تو میں نے کہا آج رات تو تم نے مجھے بہت ڈرا دیا اپنے رونے کے ساتھ۔ بھائی آپ کیوں روئے تھے؟ کہنے لگا کہ اے عنبسہ اللہ کی قسم جب میں اللہ تعالیٰ کے آگے پیشی کے دن کو یاد کرتا ہوں تو (یعنی مجھے رونا آجاتا ہے) اس کے بعد وہ گرنے لگا تو میں نے اسے گود میں لے لیا اور میں اس کی آنکھوں کو دیکھنے لگا جو کہ پلٹ رہی تھیں اور ان کی سرخی شدید ہوتی جارہی تھی۔ (کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ جھاگ نکالنے لگا) گڑگڑاہٹ کی حلق سے آوازیں نکالنے لگا۔ میں نے اسے آوازیں دیں۔ عتبہ.....عتبہ.....اس نے مجھے انتہائی پست آواز کے ساتھ جواب دیا اور یہ کہا: اللہ پر پیش ہونے کے ذکر نے محبت کرنے والوں کے عضو کاٹ دیئے ہیں۔ عنبسہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ غرغرانے لگا، موت کی غرغراہٹ کی طرح۔ اور وہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) کہنے لگا: آپ کیا کہتے ہیں کہ آپ اپنے عاشقوں کو عذاب دیں گے جبکہ آپ تو زندہ جاوید ہیں اور آپ کریم ہیں؟ (عنبسہ) کہتے ہیں کہ وہ مسلسل یہ الفاظ مکرر کہتا رہا، یہاں تک کہ اللہ کی قسم اس نے مجھے بھی رلا دیا۔

طویل خاموش عابد کا واقعہ

۹۳۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن امیہ قرشی نے، ان کو ابوالعباس بن مسروق نے، ان کو محمد بن داؤد بن عبداللہ بن جوزی اسدی نے، ان کو محمد بن سماک نے، وہ کہتے ہیں کہ:

میں بصرہ میں داخل ہوا، میں نے ایک آدمی سے کہا جسے میں پہچانتا تھا۔ مجھے اپنے شہر کے بڑے بڑے عبادت گذاروں کے بارے میں رہنمائی کیجئے (تاکہ میں عابد ترین لوگوں کو مل سکوں) چنانچہ وہ مجھے ایک آدمی کے پاس لے گئے جس نے بالوں کا لباس پہن رکھا تھا۔ بڑی لمبی خاموشی اختیار کیے ہوئے تھا۔ سر اٹھا کر کسی کی طرف نہیں دیکھتا تھا۔ محمد بن سماک کہتے ہیں کہ میں نے اس عابد کو بلوانے کی کوشش کی مگر اس نے مجھ سے کلام نہ کی۔ کہتے ہیں کہ میں اس کے ہاں سے نکل گیا۔ میرے ساتھی نے مجھ سے کہا کہ یہاں پر ایک ابن عجوز عابد بھی مشہور ہے۔ (بڑھیا کا بیٹا)۔

---

(۹۲۹).....أخرجه أبو نعيم (۲۳۵/۶) من طريق محمد بن الحسين عن عصمة بن سليمان عن مسلم بن عرفجة العنبري عن عنبسة الخواص. به.

تنبيه: في الحلية (مسلم بن عرفجة) بدلاً من (عصمة بن عرفة)

(۹۳۰).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۲۰۸/۸) من طريق ابن أبي الدنيا عن محمد بن الحسين عن محمد بن داود بن عبدالله. به.

وأخرجه المصنف بنفس الإسناد في الزهد (۵۵۲)

عابد ابن عجوز کا واقعہ

کیا آپ اس کو ملنا پسند کریں گے؟ ابن سماک کہتے ہیں کہ پھر ہم اس کے پاس پہنچ گئے۔ چنانچہ بڑھیا نے کہا کہ میرے بیٹے کے سامنے تم لوگ نہ تو جنت کا ذکر کرنا اور نہ ہی جہنم کا، ورنہ تم لوگ اسے مار دو گے۔ میرا اس بیٹے کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے۔ ابن سماک کہتے ہیں جب ہم پہنچے تو اس نے بھی پہلے والے عابد کی طرح بالوں (یا اون کا) لباس پہن رکھا تھا۔ وہ بھی سر کو جھکائے ہوئے اور طویل خاموشی اختیار کئے ہوئے تھا۔ اس نے سر اوپر اٹھایا اور ہماری طرف دیکھا اور پھر بولا۔ بہر حال تمام لوگوں کا ایک موقف ہے۔ وہ لامحالہ اس کے لئے کھڑے ہوں گے (یعنی تمام لوگوں کو اللہ کے سامنے پیش ہو کر حساب وکتاب کے لئے کھڑا ہونا ہے) ابن سماک کہتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کس کے آگے کھڑے ہونا ہے؟ اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے۔ (بس اتنا لفظ سنتے ہی) اس نے زوردار چیخ ماری اور وہ مر گیا۔ ابن سماک کہتے ہیں کہ بڑھیا آ گئی اور بولی تم لوگوں نے میرا بیٹا مار دیا۔ میرے بیٹے کو قتل کر دیا۔ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن لوگوں نے ابن عجوز کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

عباذان کے مشہور عابد اور مشہور واعظ محمد ابن سماک کا واقعہ

۹۳۱:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے، ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن احمد ھاشمی نے، ان کو حسین بن محمد ھاشمی نے، ان کو محمد بن سماک نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں گھومتا پھرتا اور بڑے بڑے عابدوں اور زاہدوں کو تلاش کرتا تھا۔ مجھ سے عباذان نام کی بستی میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا، جس نے دنیا کو چھوڑ رکھا تھا اور انتہائی شدید کوشش کے ساتھ آخرت کی تیاریوں میں لگ چکا تھا۔ میں قصبہ عباذان میں پہنچا (جو کہ بصرہ کے قریب واقع تھا) اور میں نے وہاں پہنچ کر اس عابد کے بارے میں پوچھا، مجھے اس کا گھر بتایا گیا، لہذا میں ایک بڑی حویلی کے دروازے پر پہنچا جس پر ایک چھوٹے کواڑ کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو میرے پاس کوئی پانچ سال کی لڑکی باہر نکل کر آئی۔ بولی دروازے پر پہنچنے والا کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ابن سماک ہوں۔ کیا فلاں عابد کا گھر یہی ہے؟ بولی جی ہاں یہی ہے۔ میں نے اس بچی سے کہا کہ آپ جا کر میری لئے ملنے کی اجازت لے کر آئیے۔ اگر اجازت مل گئی اور میں اندر چلا گیا تو میں آپ کو ایک درہم بطور عطیہ دوں گا۔ وہ بچی بولی۔ اے اللہ کے بندے میں نے آپ سے زیادہ نادان نہیں دیکھا۔ اندر آ جائیے، میرے والد کے آگے کوئی چوکیدار یا روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ رکاوٹ کرنے والے تو بادشاہوں اور دنیا کے بندوں کے دروازوں پر ہوتے ہیں۔ لہذا میں اس بچی کی بات سن کر تعجب کرتے ہوئے حیران ہو گیا۔ اس کے بعد میں بچی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ کیا دیکھا کہ وہ ایک کشادہ دار جگہ ہے جس میں چھوٹے سے گھر کے سوا کچھ نہیں تھا۔ میں اس گھر میں داخل ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہے جو بغیر کسی بیماری کے گھل چکا ہے اور اس کے ہاتھ میں کھجور کا پتہ ہے، جسے وہ چیرتا ہے اور وہ یہ آیت تلاوت کرتا ہے۔

ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات
سواء محیاهم ومماتهم ساء مایحکمون (الجاثیہ۲۱)

کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ جو گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں کہ ان کو ہم ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ کئے ہیں، کیا وہ موت اور زندگی میں برابر برابر ہیں وہ جو فیصلہ کرتے ہیں۔

اس نے غمگین اور گلوگیر آواز میں یہ آیت پڑھی۔ اتنے میں، میں نے اس کو السلام علیکم کہا۔ اس نے وعلیکم السلام کہا۔ اور بولا کیا آپ میرے برادر میں سے ہیں؟ میں نے کہا، جی ہاں، مگر میں نہ تو اہل بصرہ میں سے ہوں اور نہ ہی اہل عباذان سے۔ بولے کہ پھر آپ کہاں سے آئے ہیں؟

میں نے کہا کہ میں کوفے سے آیا ہوں۔ بولے آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا محمد ابن سماک۔ بولے کہ شاید آپ ابن سماک واعظ ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پورا پورا لے لیا اور مجھے خوش آمدید کہا اور بولے: اے میرے بھائی، اللہ تعالیٰ تجھے سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے اور ہمیں اور آپ کو بھائیوں کے ساتھ بہرور فرمائے۔ اے بھائی جان میرا دل ہمیشہ آپ کی ملاقات کا مشتاق رہا، تا کہ اپنی بیماری کو آپ کی دوا کے آگے پیش کر سکوں۔ میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں اے بھائی جان، مجھے ایک پرانا زخم لگا ہوا ہے، آپ سے پہلے سارے معالج جس کے علاج سے تھک گئے ہیں۔ آپ اپنی مہربانی کے ساتھ اس کا علاج مہیا کیجئے اور اپنی مرہموں میں سے جو آپ اس زخم کے لئے مناسب سمجھتے ہیں، وہ آپ اسے لائیے۔

ابن سماک فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں انہیں وعظ کروں۔ میں نے (ذرا اظہار عجز کے لئے) ان سے کہا کہ کیا میں آپ جیسے (عظیم انسان) کا علاج کر سکتا ہوں؟ حالانکہ میرا زخم آپ کے زخم سے زیادہ گہرا ہے۔ اور میرا جرم اور گناہ آپ کے گناہ سے بڑا ہے۔ لہذا وہ بولے کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے وعظ کریں۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا: بھائی جان، آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کا وہ گناہ جو آپ نے کیا ہے، مٹا نہیں ہے اور (عبادت میں) آپ کی لذت بھی باقی نہیں رہی اور موت صبح و شام آپ کی تلاش میں ہے اور بے شک آپ کل آنے والے وقت میں لحد کی تنگیوں میں پڑے ہوں گے اور قبروں کے اندھیروں میں اور منکر نکیر کے سوال کے آگے ہوں گے۔ جب میں نے ان سے یہ باتیں کہیں تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اپنی قبر میں گر گئے اور ایسے آواز نکالنے لگے جیسے بیل ذبح کرتے وقت نکالتا ہے۔ اتنے میں اس کی بیوی اور بیٹی بھاگ کر آگئیں اور پردے کے پیچھے سے رونے لگیں اور کہنے لگیں کہ انہیں آپ مزید کچھ نہ کہئے ورنہ آپ انہیں ہمارے سامنے مار دیں گے۔

اتنے میں وہ ہوش میں آ گئے اور بولے: اے میرے بھائی آپ کی دوائی میری بیماری کے بالکل موافق آ گئی ہے اور آپ کی مرہم میرے زخم پر لگ چکی ہے۔ اے بھائی ابن سماک مجھے مزید کچھ وعظ کیجئے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے بیوی بچے مجھے قسمیں دے رہے ہیں کہ میں مزید کچھ بھی نہ کہوں۔ لہذا آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر ان سے کچھ کہئے۔ لہذا فرمایا کہ بھائی جان، یقین کیجئے کہ جب میں اپنے رب کے آگے کھڑا ہوں گا تو میرے جرم سے بڑا کسی کا جرم نہیں ہوگا اور میری مصیبت سے بڑی مصیبت کسی کی نہیں ہوگی۔ میری بیوی بچے اتنی مصیبت میں نہیں ہوں گے۔ چنانچہ میں نے (وعظ جاری رکھتے ہوئے کہا) کہ قبر کے اندھیرے کے بعد اور لحد کی تنگی کے بعد اور منکر نکیر کے سوال کے بعد ایک بہت بڑی ہلاکت اور مصیبت ہوگی۔ بولے ابن سماک پھر وہ کیا ہوگی؟ میں نے اس سے کہا کہ وہ، وہ ہوگی جو اسرافیل سور پھونکے گا اور قبروں کے مردے باہر نکل پڑیں گے اور ہم سب اپنے اپنے گناہوں کے بوجھ اپنی اپنی پیٹھوں پر لادے ہوئے آئیں گے تو میرے بھائی اس دن کتنے پکارنے والے ہوں گے جو ویل اور ھلاکت کو پکاریں گے؟ اور اس سے بڑھ کر ہم سب کے لئے رب کی ڈانٹ ہوگی، ان گناہوں کو پڑھنے کے وقت جنہیں اللہ تعالیٰ نے گن گن کر رکھا ہوا ہے۔ ہمارے ہوں یا تمہارے ہوں، ان میں وہ گناہ بھی ہوں گے جو دھاگے کے برابر ہیں اور وہ بھی جو گٹھلی کے پردے کے برابر ہیں اور وہ بھی جو کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر ہیں۔ (یعنی نقیب بھی، فتیل بھی اور قطمیر بھی)۔ اور فرشتے ہوں گے جو آگ کی چادر لپیٹنے والے ہوں گے اور سخت غضبناک ہوں گے رحمٰن کے غضب کی وجہ سے، وہ اس قول کے انتظار میں ہوں گے کہ کب ان کو غضب کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ خذوہ فغلوہ (الحاقۃ ۳۰) پکڑو اس کو اور جکڑو اس کو۔ ثم الجحیم صلوہ پھر پھینکو اس کو جہنم میں۔

ابن سماک کہتے ہیں کہ (میں نے یہاں تک بات کی تھی کہ پھر اس نے) ایک زوردار چیخ ماری اور اپنی قبر میں گر گیا اور ایسی گرگراہٹ ہونے لگی جیسی جانور کو ذبح کرتے وقت ہوتی ہے اور اتنے میں اس کا پیشاب بھی خطا ہو گیا۔ جس سے میں نے سمجھ لیا کہ اس کی عقل بھی ختم ہو گئی ہے۔

چنانچہ اس کی بیٹی بھاگ کر آئی، اس نے اس کو کھینچا اور اسے اپنے سینے کے ساتھ سہارا دیا اور اپنی آستین کے ساتھ اس کے چہرے کو سہلانے لگی۔ اور وہ کہہ رہی تھی میرے ماں باپ قربان ان آنکھوں پر جو طویل عرصہ تک اللہ کی اطاعت میں جاگتی رہیں۔ میرے ماں باپ قربان آنکھوں پر جو طویل زمانے تک اللہ کے محارم کو دیکھنے سے جھکی رہیں۔ پھر وہ ہوش میں آ گئے اور مجھ سے کہنے لگے تمہارے اوپر سلامتی ہو اے ابن سماک۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اب اس نے تیسری بار چیخ ماری۔ میں نے خیال کیا کہ اب بھی پہلی دو باریوں کی طرح کیا ہوگا۔ لہذا میں نے اسے ہلایا تو وہ تو دنیا چھوڑ چکے تھے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی دعا اور پہاڑ کے رونے کا واقعہ

۹۳۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے، ان کو ابوبکر طلحی نے کوفے میں، ان کو حبیب بن نصر مہلبی نے، ان کو عبداللہ بن محمد نے، ان کو احمد بن عاصم نے، ان کو فضیل بن عیاض کندی نے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک ایسے پہاڑ کے پاس سے گذرے جس کے دائیں اور بائیں دو نہریں تھیں وہ یہ نہیں جانتے کہ کہ یہ کہاں سے آ رہی ہیں اور کہاں جا رہی ہیں؟ عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ اے پہاڑ، یہ پانی کہاں سے آ رہا ہے اور کہاں جا رہا ہے؟ پہاڑ نے کہا کہ یہ نہر جو دائیں جانب بہہ رہی ہے یہ میری دائیں آنکھ کے آنسو ہیں اور جو بائیں طرف ہے یہ میری بائیں آنکھ کے آنسو ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ آنسو کیوں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ میرے رب کے خوف سے ہیں کہ وہ مجھے کہیں جہنم کا ایندھن نہ بنا دے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تیرے لئے رب سے دعا کروں گا کہ وہ تمہیں عطا کر دے۔ یعنی تیرا مجھے مالک بنا دے۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اللہ نے پہاڑ ان کو عطا فرمایا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم مجھے عطا کر دیئے گئے ہو۔ لہذا اب اس نے اتنا پانی دیا جتنا عیسیٰ علیہ السلام کی ضرورت تھی اور اسے لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی طاقت کے ساتھ رک جا۔ وہ سکون اختیار کر گیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اللہ کی بارگاہ میں مانگا تھا اس نے مجھے عطا کر دیا۔ اب یہ کیا ہے؟ پہاڑ نے کہا، پہلا رونا تو خوف کی وجہ سے تھا اور دوسرا رونا یہ شکر کا رونا ہے۔

خوف خدا سے فوت ہونے والی عورت کا واقعہ

۹۳۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے، ان کو ابوعثمان حناط نے، ان کو احمد بن ابوالحواری نے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام کے ملک میں ایک ایسے خیمے میں بیٹھا ہوا تھا جس کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ مگر ایک چادر لٹکی ہوئی تھی۔ ایک عورت نے دیوار بجائی۔ میں نے کہا، کون ہے؟ بولی میں ایک بھٹکی ہوئی عورت ہوں، مجھے راستہ بتائیے۔ اللہ تیرے اوپر رحم کرے۔ میں نے پوچھا کہ کونسا راستہ تم پوچھتی ہو؟ (یہ پوچھتے ہی) وہ رو پڑی۔ پھر بولی، نجات کا راستہ۔ میں نے کہا بہت دور ہے...... بہت دور ہے یہ راستہ تو تیز ترین چلنے یا دوڑنے کے سوا اور سخت کوشش اور معاملہ درست کیے بغیر طے نہیں ہوسکتا اور تمام علائق اور رکاوٹیں جو دنیا و آخرت کے کاموں سے مصروف و مشغول کرنے والی ہیں، ان کو گرائے بغیر طے نہیں ہوسکتا۔ لہذا وہ پھر رو پڑی اور بولی دنیا کے علائق اور رکاوٹیں تو سمجھ گئی ہوں، یہ بتائیے کہ آخرت کے علائق و رکاوٹیں کیا ہیں؟

میں نے کہا اگر آپ ستر نبیوں جیسے اعمال لے کر قیامت میں آئیں گی تو بھی تیرے لئے وہی کچھ ہوگا جو تیرے لئے لوح محفوظ میں لکھا گیا اور قیامت کے دن جہنم سے گذرے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ یہ سن کر اس عورت نے چیخ ماری، پھر بولی:

سبحان من صان علیک جوارحک فلم تقطع

سبحان من امسک علیک قلبک فلم یتصدع

پاک ہے وہ ذات جس نے تیرے اعضاء یا تیرے زخموں کی حفاظت کی کہ وہ پھٹ نہیں پڑے

اور پاک ہے وہ ذات جس نے تیرے دل کو تھام رکھا کہ وہ دو ٹکڑے نہیں ہو گیا۔ اس کے بعد وہ عورت گر کر بے ہوش ہو گئی۔

چنانچہ میرے بھتیجے ابوالحواری نے کہا کہ ہمارے ہاں ایک عبادت گذار لڑکی ہے۔ میں نے کہا، بلاؤ اس کو دیکھیں اس عورت کا کیا قصہ ہے؟ کہتے ہیں کہ وہ لڑکی آئی، اس نے اس کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ تو دنیا چھوڑ چکی ہے۔ اس نے چیک کیا تو اس کی جیب سے ایک رقعہ لکھا ہوا ملا کہ مجھے میرے کپڑوں میں کفن دے دو۔ اگر میرے لئے میرے رب کے پاس کوئی خیر ہوگی تو وہ بہت جلدی میرے لئے ان سے بہتر بدل دے گا۔ اگر میرے لئے وہاں کوئی چیز نہ ہوئی تو پھر دوری ہے میرے نفس کے لئے اور لعنت ہے۔

ابن الحواری نے کہا کہ وہ ایک مرتبہ آیا تو دیکھا لوگوں نے ایک لڑکی کو گھیرے میں لے رکھا۔ میں نے پوچھا اس لڑکی کا کیا قصہ ہے؟ لوگوں نے کہا اے ابوالحسن یہ ایسی لڑکی ہے۔ اس پر کوئی چیز ظاہر ہوتی، ہم سمجھتے تھے کہ اس کی عقل خراب ہے، وہ کچھ کھاتی پیتی نہیں تھی اور اپنے پیٹ میں درد کی شکایت کرتی تھی۔ ہم طبیبوں کو لا کر دکھاتے تھے اور وہ کہتی تھی میں چاہتی ہوں کسی بڑے ماہر طبیب کو لاؤ تا کہ میں اپنی تکلیف جو میرے ساتھ ہے میں بتاؤں، ممکن ہے اس کے پاس شاید میری شفا ہو۔

بصرہ کے ایک صاحب دل بزرگ کا واقعہ

۹۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے تفسیر میں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبداللہ سے سنا، وہ کہتے ہیں انہوں نے ابوالحسن بن زرعان سے سنا، انہوں نے احمد ابوالحواری سے، وہ کہتے تھے کہ:

ہم لوگ بصرہ کے بعض راستوں پر چل رہے تھے۔ اچانک میں نے ایک چیخ سنی، اس کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ ایک آدمی گر کر بے ہوش ہو گیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے کہا، ایک آدمی حاضر القلب تھا (یعنی ذکر کرنے والا صاحب دل تھا) اس نے ایک آدمی سے قرآن کی ایک آیت سنی ہے، لہذا یہ بے ہوش ہو کر گر گیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کونسی آیت ہے جسے سن کر یہ شخص بے ہوش گیا ہے؟ بتایا کہ یہ آیت ہے:

الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ (الحدید ۱۶)

کیا ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں۔

ہماری گفتگو کی آواز سنی تو وہ ہوش میں آ گیا اور اس نے یہ اشعار پڑھے:

اما أن للھجران ان یتصرما

وللغصن غصن البان ان یتبسما

وللعاشق الصب الذی ذاب وانحنی

الم یأن ان یبکی علیہ ویرحما

(۱)..... کیا ابھی تک ہجر کے لئے وقت نہیں آیا؟ کہ وہ عشق ومحبت کی آگ بھڑکا دے؟

اور کیا ابھی تک درخت بان کی ٹہنی کے لئے وقت نہیں آیا کہ وہ مسکرائے (یعنی اس کے شگوفے پھوٹیں)۔

(۲)..... کیا وہ عاشق زار جو محبوب کی محبت میں گھل چکا ہے اور جس کی کمر جھک چکی ہے اس کے لئے وقت نہیں آیا

(۹۳۴)..... أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۱۰/۱۱) من طریق عمرو بن یحیی الأسدی عن أحمد بن ابی الحواری

کہ اس پر رو دیا جائے اور اس پر ترس کھایا جائے؟

(۳)......میں نے شوق اور عشق کے پانی کے ساتھ اپنی پسلیوں کے درمیان ایک ایسی کتابی لکھی ہے

جو جھوٹ کر سچ دکھانے والے نفس کی تابعداری کی حکایت حال بیان کرتی ہے۔

یہ اشعار کہنے کے بعد وہ ایک دم چلایا اشکال......اشکال......اشکال......کہ مجھے شکلیں دکھائی دے رہی ہیں......مجھے شکلیں دکھائی دے رہی ہیں......مجھے شکلیں نظر آ رہی ہیں......اور پھر گر کر بے ہوش ہوگیا۔ ہم نے اسے ہلایا تو وہ مر چکا تھا۔

دریائے فرات کے کنارے بیٹھ کر رونے والا عابد

۹۳۵......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو محرز ابوھارون ضبی نے، وہ فرماتے ہیں کہ:

ہمارے پاس کوفے میں ایک آدمی تھا، وہ صبح فرات کے کنارے جا کر دن چڑھے تک روزانہ روتا رہتا، پھر واپس آتا اور کچھ آرام کرتا۔ جب وہ نماز پڑھتا تو اللہ تعالیٰ کے لئے قیام میں کھڑا رہتا۔ عصر تک نماز پڑھتا رہتا تھا۔ اس کے بعد دریائے فرات کے کنارے بیٹھ کر روتا رہتا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ دریا اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار ہے۔ اس نے اس کو اپنی رحمت کے ساتھ جاری کیا ہے اور اس کو اپنے بندوں کے رزق کا ذریعہ بنایا ہے۔ جبکہ میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں اور میں اس کے باوجود ڈرتا بھی نہیں ہوں اور نہ ہی اس کی ناراضگی کی امید رکھتا ہوں۔ یہ بات کہنے کے بعد وہ گرا اور مر گیا۔ ابوہارون نے کہا کہ میں اس کے جنازے میں موجود تھا۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی آدمی ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ جس کو اس وقت موت کی خبر ہوئی ہو مگر وہ اس کے جنازے میں نہ پہنچا ہو۔ یعنی سب لوگوں نے اس کا جنازہ پڑھا۔

ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جہنم کے خوف سے موت واقع ہونا

۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے، ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے، ان کو محمد بن اسحٰق بن حمزہ بخاری نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حضرت عبداللہ بن مبارک نے، ان کو محمد بن مطرف نے ان کو ابوحازم نے، میرا خیال ہے کہ ان کو سہیل بن سعد نے کہ انصار کے ایک جوان کے دل میں جہنم کا خوف بیٹھ گیا تھا۔ جب بھی آگ کا ذکر ہوتا تو وہ رونے لگ جاتا، یہاں تک کہ یہ خوف اس کو گھر میں بند کر دیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں اس کے پاس تشریف لے گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معانقہ کیا، یعنی گلے ملا اور گر کر مر گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جهزوا صاحبكم فان الفرق فلذ كبده

اپنے ساتھی کی تجہیز و تکفین کرو، بے شک خوف نے اس کے جگر کو پھاڑ دیا ہے۔

۹۳۷......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ صفار نے، ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے، ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحیٰی نے بطور املا کے، ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے، ان کو

---

(۹۳۶)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۴۹۴) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي بقول:

هذا البخاري وأبوه لايدري من هما والخبر شبه موضوع. وانظر الترغيب للأصبهاني (۴۷۴)

ابوالعباس نے، ان کو احمد بن منصور انصاری نے، ان کو منصور بن عمار نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کیا۔ لہٰذا میں اس کے بعد کوفے گیا اور کوفے کی گلیوں میں سے ایک گلی میں اترا اور میں ایک اندھیری رات میں باہر نکلا۔ اچانک مجھے ایک چیخنے والی کی چیخ رات کے وقت سنائی دی۔ وہ یہ کہہ رہا تھا الٰہی تیری عزت کی قسم اور تیرے جلال کی قسم ہے۔ میں نے اپنے گناہ کے ساتھ محض تیری مخالفت کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا، بالکل میں نے تیری نافرمانی کی ہے۔ جب میں نے تیری نافرمانی کی ہے، میں تیرے عذاب سے بھی واقف نہیں تھی۔ لیکن ایک غلطی تھی جو پیش آ گئی تھی۔ میری شقاوت اور بدقسمتی نے میری معاونت کی تھی اور تیری طرف سے میرے گناہ پر ڈلے ہوئے پردے نے مجھے دھوکہ میں ڈالا اور میں نے اپنی پوری کوشش کے ساتھ تیری نافرمانی کر ڈالی اور اپنی جہالت سے تیری مخالفت کر ڈالی۔ مگر اب مجھے تیرے عذاب سے کون بچائے گا؟ اور اگر تو مجھ سے اپنی رسی کاٹ دے تو میں کس کی رسی سے جڑوں گا؟ اے میری جوانی۔۔۔۔۔ اے میری جوانی۔۔۔۔۔ جب وہ اپنی یہ بات کہہ کر فارغ ہوا تو میں نے قرآن کے یہ الفاظ زور زور سے پڑھے:

نارا وقودها الناس والحجارة عليها ملائكة غلاظ شداد (التحریم ۶)

آگ ہے اس کا ایندھن لوگ ہیں اور پتھر ہیں اس پر فرشتے ہیں جو انتہائی سخت ہیں۔

اتنے میں، میں نے شدید حرکت یا ہلچل سنی۔ جس کے بعد میں نے دوبارہ کوئی آہٹ یا آواز وغیرہ محسوس نہیں کی۔ میں چلا گیا۔ جب صبح ہوئی تو میں واپس اپنے مقام پر آیا تو دیکھا کہ وہاں جنازہ رکھا ہوا ہے اور بڑی عمر کی ایک بڑھیا ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے اس سے میت کا معاملہ دریافت کیا وہ مجھے پہچانتی بھی نہیں تھی۔ وہ بولی کہ رات کو یہاں سے کوئی آدمی گذر رہا تھا، اللہ اس کو جزا نہ دے، مگر وہ جس کا وہ مستحق ہے۔ وہ میرے بیٹے کے پاس سے رات کو گذرا ہے جبکہ میرا بیٹا نماز پڑھ رہا تھا۔ اس آدمی نے ایک آیت پڑھی ہے۔ جب میرے بیٹے نے وہ سنی تو اس کے بعد سے اس کا پتہ پھٹ گیا اور یہ مر گیا۔

لقمان حکیم کی نصیحت سے بیٹے کا ہلاک ہو جانا

۹۳۸:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو عباس بن ولید نے، ان کو خبر دی ہے ابوشعیب نے، وہ کہتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا:

اے میرے بیٹے! میں نے تجھے نصیحت کی ہے اور اتنی کی ہے کہ اگر تو پتھر کا ہوتا تو پھٹ پڑتا اور تجھ سے پانی بہنے لگتا۔ وہ ایک دن اسے نصیحت کر رہے تھے کہ یکا یک لڑکے کا دل پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

حضرت زرارہ بن ابی اوفیٰ کا نماز میں سورۃ مدثر کی آیت پڑھ کر فوت ہو جانا

۹۳۹:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عبداللہ صفار نے، ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے، ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے، ان کو عتاب بن مثنیٰ نے، ان کو بھز بن حکیم نے، انہوں نے کہا حضرت زرارہ بن ابی اوفیٰ نے مسجد بنو قشیر میں ہم لوگوں کی امامت کی اور نماز میں سورۃ مدثر پڑھی۔ جب اس آیت پر پہنچے۔ فاذا نقر فی الناقور (مدثر ۸) (قیامت کی ہولناکی اس وقت شروع ہوگی) جب ناقور اور ناقوس میں پھونک ماری جائے گی۔

---

(۹۳۷)۔۔۔۔۔ أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۴۹۴، ۴۹۵) وسكت عليه الحاكم والذهبي.

وأخرجه أبونعيم في الحلية (۹/۳۲۷، ۳۲۸)، (۱۰/۱۸۷ و ۱۸۸) من طريق محمد بن إسحاق الثقفي عن أحمد بن موسى الأنصاري عن منصور. به

یہ پڑھتے ہی مر گئے اور گر گئے۔ میں خود ان کو اٹھانے والوں میں شامل تھا۔

مشہور خطیب اور واعظ حضرت عبدالواحد کے زور خطابت سے ایک آدمی کی موت واقع ہو جانا

۹۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے، ان کو محمد بن حسین نے، ان کو عمار بن عثمان حلبی نے، ان کو حصن بن قاسم وراق نے، فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبدالواحد بن زید کے پاس بیٹھے تھے اور وہ وعظ فرما رہے تھے۔ ایک آدمی نے ان کو مسجد کے کونے سے آواز دی: ابوعبیدہ رک جائیے، آپ نے میرے دل کا پردہ کھول دیا ہے۔ عبدالواحد نے اس کی بات کی طرف توجہ نہ دی اور اپنا وعظ جاری رکھا۔ وہ آدمی بار بار یہی کہتا رہا۔ اے ابوعبیدہ رک جائیے، آپ نے تو میرے دل کا پردہ کھول دیا ہے۔ جبکہ عبدالواحد تقریر کرتے رہے، تقریر ختم نہ کی۔ یہاں تک کہ اللہ کی قسم آدمی کو موت کی سکرات اور خرخراہٹ لاحق ہوگئی اور اس کی روح نکل گئی۔ اللہ کی قسم میں اس دن اس کے جنازے میں حاضر تھا۔ میں نے بصرے میں اس دن سے زیادہ رونے والا کوئی دن نہیں دیکھا۔

حضرت صالح مری کی مجلس میں ابوجہث کی وفات ہو جانا

۹۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن محمد صوفی نے مقام مرو میں، ان کو محمد بن یونس قرشی نے، ان کو اسماعیل بن نصر عبدی نے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت صالح مری کی مجلس میں ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا۔ رونے والوں اور جنت کے مشتاق کو اٹھ کھڑا ہونا چاہئے۔ لہٰذا ابوجہث کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے اے صالح آپ یہ آیت پڑھئے:

وقدمنا الیٰ ماعملوا من عمل فجعلناہ هباءً منثوراً، اصحٰب الجنة یومئذ
خیر مستقر واحسن مقیلاً (الفرقان ۲۳-۲۴)

ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے جو عمل انہوں نے کئے تھے۔ ہم ان کو کر دیں اڑتا ہوا
غبار جنت والے اس دن بہتر ہوں گے ٹھکانے اور آرام کے اعتبار سے۔

جب انہوں نے یہ آیت پڑھی تو ابوجہث نے کہا کہ مکرر پڑھئے اے صالح۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو ابوجھث مر چکے تھے۔

مجلس وعظ وذکر میں تین آدمیوں کا انتقال ہو جانا

۹۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن امیہ قرشی نے مقام ساوہ میں، وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بتائی ابوالعباس بن مسروق نے، ان کو محمد بن داؤد نے ان کو یحییٰ بن بسطام نے، ان کو ابوطارق نے، وہ کہتے ہیں کہ میں تین آدمیوں کی موت میں حاضر رہا ہوں جو مجلس ذکر میں فوت ہوگئے تھے، حالانکہ وہ تندرست تھے، خود اپنے پیروں پر چل کر مجلس میں آئے تھے۔ جبکہ ان کے پیٹ میں عشق الٰہی کے زخم تھے۔ جب انہوں نے وعظ وتقریر سنی تو ان کے دل پھٹ گئے اور وہ انتقال کر گئے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوطارق سے پوچھا کیا تینوں آدمی اکٹھے فوت ہوگئے تھے؟ کہا کہ نہیں، بلکہ الگ الگ فوت ہوئے تھے۔ ایک آدمی کی مجلس میں یا دو آدمیوں کی مجلس میں۔

حسن بن صالح کا قرآن کی آیت سن کر بے ہوش ہو جانا

۹۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے، ان کو ساجی نے، ان کو ا۔ بن یحییٰ صولی نے، ان کو جعفر بن محمد

(۹۴۰)...أخرجه أبو نعيم في الحلية (۶/ ۱۵۹، ۱۶۰) من طريق محمد بن يحيى عن عمار بن عثمان الحلبي. به.

بن عبیداللہ بن موسیٰ نے ، ان کو ان کے دادا عبیداللہ بن موسیٰ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ میں علی بن صالح کے سامنے تلاوت کر رہا تھا ، جب میں اس آیت پر پہنچا:

فلا تعجل علیهم (مریم۸۴)

نہ جلدی کر ان پر۔

تو حسن بن صالح گر گئے اور اس طرح آواز کرنے لگے جیسے بیل کو ذبح کرتے وقت نکلتی ہے۔ چنانچہ علی ان کی طرف اٹھے ، اسے اٹھایا اور چہرہ صاف کیا اور ان پر پانی کے چھینٹے دیئے اور ان کو اپنے ساتھ سہارا دیا۔

۹۴۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ، ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ، ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ، ان کو قریش کے ایک آدمی نے کہا کہ وہ طلحہ بن عبداللہ کی اولاد میں سے تھے ، وہ فرماتے ہیں:

توبہ بن صمہ بڑے نرم دل آدمی تھے ، وہ اپنے نفس کا خوب محاسبہ بھی کرتے تھے۔ جب وہ ساٹھ برس کے ہوگئے تو انہوں نے ساٹھ سال کے دنوں کا حساب لگایا تو ان کی تعداد اکیس ہزار پانچ سو کی تعداد بنی۔ لہٰذا انہوں نے چیخ ماری اور کہنے لگے: ہے مصیبت بادشاہ نے اکیس ہزار گناہ ڈال دیئے ہیں؟ کیسے ہوگا جب ایک دن میں دس ہزار گناہ ہوں ، اس کے بعد وہ گرا اور بے ہوش ہوگیا۔ جب دیکھا تو مر چکا تھا۔ لوگوں نے کسی کہنے والے کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا: اے وہ شخص تیرا جنت الفردوس میں انتظار ہو رہا تھا۔

صفوان کا خفیہ مقام پر رونا

۹۴۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ، ان کو عباس بن محمد نے ، ان کو عمار بن عثمان حلبی نے ، ان کو جعفر بن سلیمان نے ، ان کو معلّی بن زیاد نے ، ان کو حسن نے ، وہ فرماتے ہیں کہ صفوان کا ایک پوشیدہ مقام تھا ، جس میں وہ رویا کرتے تھے۔

خوف خدا اور عجز وانکساری کی ایک مثال

۹۴۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ، ان کو ابوحامد بن بلال نے ، ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے کہ انہوں نے ابوبکر بن عباس سے سنا ، وہ فرماتے تھے کہ میں ابوحصین کے ہاں گیا ، میں ان کی مزاج پرسی کرنے گیا تھا ، وہ یوں بیٹھے تھے اور ابوبکر نے اپنا سر جھکا لیا ، یہاں تک کہ اس کو دونوں گھٹنوں کے درمیان کرلیا ، جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ (اس کی کیفیت ایسی تھی کہ) اگر آپ اسے دیکھتے تو آپ کو ان پر رحم آتا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وما ظلمناهم ولكن كانوا هم الظالمين (زخرف۷۶)

ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ظلم کرنے والے ہیں۔

وما ظلمناهم ولكن ظلموا انفسهم (ھود۱۰۱)

ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں۔

---

(۹۴۴)...... أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في محاسبة النفس (۷۶)

(۹۴۵)...... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۲۱۴) وابن أبي الدنيا في محاسبة النفس (۱۳۴) عن صفوان بن محرز.

(۹۴۶)...... أبو حصين هو : عثمان بن عاصم بن حصين الأسدي الكوفي.

عبدالعزیز بن ابوداؤد نے چالیس سال تک آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا

۹۴۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوحفص عمر بن خضر نے کہ مکرمہ میں ان کو ھشام بن محمد بن قرّہ نے، ان کو ابوبشر دولابی نے، ان کو ابومحمد بن عبداللہ بن خبیق انطاکی نے، انہوں نے سنا یوسف بن اسباط سے، وہ کہتے ہیں کہ:

عبدالعزیز بن ابوداؤد چالیس سال تک اس طرح رہے کہ انہوں نے آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

۹۴۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے، ان کو حسین بن منصور نے، ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے، وہ کہتے ہیں کہ میں مسعر بن کدام کے پاس آیا تاکہ وہ مجھے حدیث بیان کرے۔ وہ ایسا آدمی تھا جیسے کہ وہ قبر کے کنارے بیٹھا ہے تاکہ اس میں پہنچ جائے اور دوسری باریوں کہا کہ جہنم کے کنارے بیٹھا ہے تاکہ اس میں ڈال دیا جائے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے پر سفیان ثوری کو پیشاب میں خون آجاتا تھا

۹۴۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے، ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے، ان کو ابوھشام رفاعی نے، کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن یمان سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ مجھے بنی زرارہ کے ایک پہاڑ کے قریب سفیان ثوری ملے اور فرمایا کہ اگر میں دیکھوں کہ کوئی ایسی بات ہے جس کا مجھے امر کرنا ہے یا کسی بات سے منع کرنا ہے پھر میں وہ امر یا نہی نہ کرسکوں تو میرے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔

آخرت کے خوف سے خونی پیشاب آنا

۹۵۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر محمد بن جعفر بن یزید آدمی قاری نے بغداد میں، ان کو ابوالعیناء محمد بن قاسم نے، انہوں نے عبداللہ بن خبیق سے، وہ کہتے ہیں کہ یوسف بن اسباط نے کہا کہ حضرت سفیان ثوری جب آخرت کا ذکر کرنا شروع ہوتے تو ان کو خونی پیشاب آنے لگ جاتا۔

۹۵۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو منصور محمد بن احمد بن بشر صوفی نے، ان کو محمد بن عمر بن نضر حرسی نے، ان کو ایوب بن حسن فقیہ نے، ان کو علی بن عثام عامری نے، ان کو یحییٰ بن یمان نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے کہ میں نے پوراپورا اللہ کا ڈر خوف رکھا ہے۔ میں پسند کرتا ہوں کہ وہ بھی مجھ سے تخفیف اور آسانی کردے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۹۵۲:.....علی کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے داؤد بن یحییٰ بن یمان نے، ان کو ان کے والد نے، وہ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہوں اور میں اپنے لئے تعجب کرتا ہوں کہ میں کیسے مروں گا اور میرا اس وقت کیا حال ہوگا؟ مگر یہ کہ میرے لئے ایک

---

(۹۴۷).....اخرجه أبونعیم فی الحلیة (۸/۱۹۱) من طریق إبراهیم بن محمد بن الحسن عن عبدالله بن خبیق. به.

(۹۴۸).....اخرجه أبونعیم فی الحلیة (۷/۲۱۲) من طریق قطن بن إبراهیم عن حفص بن عبدالرحمن. به.

(۹۴۹).....اخرجه أبونعیم فی الحلیة (۷/۲۴) من طریق داود بن یحیی بن یمان عن یحیی بن یمان بلفظ.

"إنی لأهتم فأبول الدم"

(۹۵۰).....اخرجه أبونعیم فی الحلیة (۷/۲۳) من طریق عبدالرحمن بن عفان عن یوسف بن أسباط. به بلفظ.

كان سفیان من شدة تفكره یبول الدم.

عظمت ملنے کا مرتبہ ہے، میں اس تک پہنچنے والا ہوں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۹۵۳: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے، ان کو عبداللہ بن سلمہ مؤدب نے، ان کو محمد بن عبدالوھاب نے، ان کو علی بن عثام نے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت سفیان ثوری رو پڑے۔ پھر بولے کہ مجھے خبر خبر ملی ہے کہ بندہ یا یوں کہا کہ آدمی کا جب نفاق مکمل ہو جاتا ہے تو اس کو اپنی آنکھوں پر قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔ یعنی دل سخت ہو جاتا ہے۔ (وہ بے اختیار رونہیں سکتا۔) یہ کہہ کر وہ خود بے اختیار رو پڑے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ کا خوف خدا

۹۵۴: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے، ان کو جعفر بن احمد شاماتی نے، ان کو مھنا بن یحییٰ شامی نے، ان کو زید بن ابوزرقاء نے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا پسینہ ایک حکیم کے پاس لے جایا گیا ان کی بیماری میں۔ جب اس نے دیکھا تو کہا کہ یہ ایسے آدمی کا پانی ہے جس کے اندر کو خوف نے جلا دیا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا خوف خدا

۹۵۵: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے، ان کو محمد بن عبداللہ حضرمی نے، ان کو محمد بن یزید رفاعی نے، ان کو یزید بن ھارون نے ان کو عمر بن حمزہ نے ...... یہ سفیان ثوری کے بھانجے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا پیشاب مشہور طبیب دیرانی کے پاس دکھانے کے لئے لے کر گیا۔ اس نے دیکھ کر کہا کہ یہ یکسو ہونے والے یا پکے مسلمان کا پیشاب ہے۔ میں نے کہا کہ جی ہاں اللہ کی قسم ان میں سے بہترین کا اور آپ تو اپنے عبادت خانے کے دروازے سے باہر نہیں جاتے تھے۔ طبیب نے کہا میں تمہارے ساتھ ان کو دیکھنے چلا چلوں گا۔ میں نے آکر سفیان ثوری کو بتایا کہ حکیم صاحب آپ کے پاس خود آئیں گے۔ وہ آئے، انہوں نے آپ کے پسینے کو ہاتھ لگایا اور فرمایا کہ یہ ایسا آدمی ہے جس کے جگر کو حزن وغم نے کاٹ دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت عباد

۹۵۶: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حسین بن حسن نے، ان کو ھیثم بن جمیل نے، ان کو سفیان ثوری کے بھتیجے نے، وہ فرماتے ہیں کہ:

جب سفیان ثوری نے کثرت سے عبادت کی تو بیمار ہو گئے۔ ہم لوگ ان کا پیشاب طبیبوں کے پاس لے جاتے تھے، مگر وہ یہ نہیں سمجھ پاتے تھے کہ اسے کیا تکلیف ہے۔ یہاں تک کہ ہم ان کا پیشاب ایک راھب کے پاس لے گئے جو کہ حیرہ کے محلہ میں رہتا تھا۔ اس نے جب پیشاب دیکھا تو یہ کہا کہ اس بندے کو کوئی مرض نہیں ہے۔ اس کو جو تکلیف ہے وہ کوئی خوف ہے یا اس جیسی کوئی چیز ہے۔

---

(۹۵۳)...... علی بن عثام هو : ابن علی العامری الکلابی الکوفی أبوالحسن روی عن سفیان بن عیینة.

(۹۵۵)...... أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۷/۲۳) من طریق یزید بن هارون العکلی. به.

تنبیه : فی الحلیة (علی بن حمزة) بدلاً من (عمرو بن حمزة)

(۹۵۶)...... الهیثم بن جمیل هو البغدادی أبوسهل الحافظ روی عنه الحسین بن الحسین بن الحسن المروزی.

حازم بن ولید کی عبادت

۹۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سعید بن اسد نے، ان کو ضمرہ نے، ان کو رجاء بن ابی سلمہ نے، ان کو رشید بن خباب نے، وہ فرماتے ہیں کہ:

حازم بن ولید بن بجیر ازدی بیمار ہو گئے تھے، میں ان کے لئے طبیب کو بلا کر لے آیا۔ اس کو دیکھ جب وہ نکلا تو میں اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ اس نے بتایا کہ تمہارے اس مریض کو کچھ بھی نہیں ہے، سوائے حزن وغم کے۔ جب میں واپس آیا تو میں نے اس سے کہا کہ طبیب نے کہا ہے کہ تمہارے آدمی کو کوئی مرض نہیں ہے، صرف غم ہے۔ حازم نے فرمایا کہ طبیب نے سچ کہا ہے، میں نے قیامت کے کئی موقف یاد کئے تھے، لہذا میرا دل گھبرایا گیا ہے۔

وسیم بلخی کا خوف آخرت

۹۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے، ان کو احمد بن حداس نے، وہ کہتے ہیں کہ:

میں وسیم بلخی کے پاس بیٹھتا تھا اور وہ نابینا تھے اور وہ حدیث بھی بیان کرتے تھے اور کہتے تھے او قبر اور اس کا اندھیرا اور لحد اور اس کی تنگی۔ میں کیسے کروں گا۔ اس کے بعد اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اس کے بعد ٹھیک ہو گئے اور باتیں کرنے لگے۔ کئی بار ایسا کیا اور پھر اس کے بعد اٹھ گئے۔

شیخ اوزاعی کا قول

۹۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو عباس بن ولید نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو اوزاعی نے، وہ کہتے تھے:

جب جہنم کا تذکرہ ہو جائے تو جو رونے والا ہے اسے رونا چاہئے۔

آمنہ بنت مورع کا خوف

۹۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے، ان کو ریاح بن جراح موصلی نے، کہتے ہیں کہ آمنہ بنت مورع بہت ڈرنے والوں میں سے تھیں۔ وہ ایسی تھیں کہ جب جہنم کا تذکرہ ہوتا تو وہ یہ کہتیں:

وہ آگ میں داخل کئے گئے اور آگ کھائی اور آگ کو پیا اور آگ میں زندگی گذار دی۔ اس کے بعد وہ رو پڑتیں۔ اور اس کا رونا اس سے زیادہ طویل ہوتا۔ کہتے ہیں کہ جب آگ کا ذکر ہوتا اور اہل جہنم کا ذکر ہوتا تو وہ خود بھی روتیں اور دوسری کو بھی رولاتی۔ میں نے اس سے بڑھ کر زیادہ خوف والا کوئی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے زیادہ رونے والا کسی کو دیکھا۔

بعض عابدوں کا قول

۹۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے، انہوں نے سنا سری سقطی سے، کہتے تھے کہ میں نے بعض عابدوں سے کہا، وہ کونسی چیز ہے جس نے عابدوں کو کھڑا کیا ہے اور ان کو ڈرایا ہے؟

انہوں نے فرمایا:

اللہ کے آگے پیشی کے لئے کھڑے ہونے کا ذکراور حساب کا خوف۔ پھرانہوں نے مجھ سے کہااے ابوالحسن عابدوں اورزاہدوں اور خدام کے بدن خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے کمزوراور مضمحل کیوں نہیں ہوتے؟ حالانکہ قیامت ان کے آگے ہےاوران کے لئے قیامت کے دن وہ کچھ ہے جوکچھ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس کے بعداس نے زور سے چیخ ماری جس سے میں گھبرا گیا۔ اس کے بعد کہا کہ اے ابوالحسن اس موقف اور پیشی میں میرا کون ہوگا؟ اورکون ہوگا میری حسرت اور میری لذت کے لئے؟ کون ہوگا میری بھوک کے لئے اور میری پیاس کے لئے؟ اس کے بعد کہا میں آپ کی طرف متوجہ ہوں اے ابوالحسن آپ نے مجھے ساکن اورٹھہرے ہوئے متحرک کردیا ہے اور میرے چھپے ہوئے غم کو ظاہر کردیا ہے۔ اس کے بعدوہ چیخااور بولا۔ اے اس کے دوموقف ہیں۔ اس کا تھک جانااور پچھتانا۔ ہےاس کی پیٹھ کو بوجھ، خواہ گناہوں کواٹھائے یا مظالم کو اورخطا کو یاخواہ عیبوں کے میل۔ اس کے بعدوہ اس کے اٹھانے......اوہ اس کے ذکر سے......اوہ اس کے بوجھ سے......اوہ اس کے ساتھ میرے نفس کے خلاف میرے اقرار سے......اس کے بعداس نے اناللہ پڑھااور کہا کہ اے میرے سردار کہاں ہے آپ کا خوبصورت قدیم پردہ؟ کہاں ہے تیراحوصلہ سیدی؟ کہاں ہے تیرادرگذر کرنا سیدی؟ کہاں ہے تیرافضل جس پر تیرے بندے اعتماد کرتے ہیں سیدی؟ پس مجھے تو بچالے اور اپنی رحمت کے ساتھ مجھے سلامتی دے دے۔ اس کے بعدوہ روپڑااورہمیں بھی اپنے ساتھ رلایا۔ میں تو اسے روتا ہوا چھوڑ کر چلا گیا۔ حالانکہ وہ رو رہاتھا، غمگین تھا، گھبرائے ہوئے دل والا تھا، لہٰذا میں اس سے چلا گیا۔

شیخ مطرف کا قول

۹۶۲:......ہمیں خبردی ہے ابوالحسن بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حجاج بن منہال نے، ان کو مھدی بن میمون نے، ان کو غیلان نے، وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا: البتہ تحقیق قریب ہے کہ جہنم کا خوف حائل ہوجائے میرے درمیان اور میرے جنت کے سوال کے درمیان۔

کم گناہ کرنے والے اللہ سے زیادہ ڈرتے ہیں

۹۶۳:......ہمیں خبردی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن شاذان عبداللہ سے، انہوں نے علی بن سلمہ لبقی سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ:

لوگوں میں کمتر گناہ والے اپنے رب سے زیادہ ڈرتے ہیں، اس لئے کہ وہ لوگ سب سے زیادہ صاف دل والے ہوتے ہیں۔

۹۶۴:......ہمیں خبردی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابی حامد مقری نے، دونوں کو ابوالعباس اصم نے، ان کو خضر بن ریان نے، ان کو یسار نے، ان کو جعفر نے، انہوں نے سنا مالک سے، وہ کہتے تھے:

اے وہ لوگو مومن کی مثال سوئی زدہ بکری جیسی ہے جوسوئی کو کھاجاتی نہ تو وہ چارا کھاسکتی ہے اور نہ ہی اس کی بیماری ختم ہوسکتی ہے۔ اس لئے کہ مومن کو آگے کا غم لگا رہتا ہے۔

---

(۹۶۲)......اخرجه احمد بن حنبل فی الزهد (ص ۱۹۳ / دار الفکر الجامعی) وابونعیم فی الحلیة (۲/۲۰۲) من طریق المعلی بن زیاد قال كان إخوان مطرف عنده فخاضوا فی ذکر الجنة فقال مطرف : لاأدری ماتقولون حال ذکر النار بینی وبین الجنة.

(۹۶۴)......اخرجه أبونعیم فی الحلیة (۳۷۷/۲) من طریق عبدالله بن ابی زیاد عن سیار. به. وفی الحلیة (إبرة) وبالهامش (وبرها) بدلاً من (بره)

فضیل بن عیاضؒ کا خوف خدا سے رونا

۹۶۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے، ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے، ان کو احمد بن خلیل بغدادی نے نیساپور میں، ان کو یحییٰ بن ایوب نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں زافر بن سلیمان کے ساتھ کوفے میں حضرت فضیل بن عیاض کے پاس گیا۔ وہاں فضیل اور ان کے ساتھ کوئی اور شیخ موجود تھے۔ کہتے ہیں کہ زافر ان کے پاس اندر چلے گئے اور مجھے دروازے پر بیٹھا کر گئے۔ زافر کہتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض میری طرف دیکھنے لگ گئے، اس کے بعد کہنے لگے اے ابوسلیمان، یہ ہیں اصحاب حدیث، ان کے ہاں قرب اسناد سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہے۔ کیا میں آپ کو ایک ایسی اسناد کے بارے میں نہ خبر دوں جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ (اس لئے کہ اس میں کوئی رجال ہی نہیں ہے بلکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے اور اس نے اللہ تعالیٰ سے سنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

نارا وقودها الناس والحجارة عليها ملائكة غلاظ شداد (التحریم ۶)

پوری آیت پڑھی۔

میں اور آپ اے سلیمان ان لوگوں میں سے ہیں۔ یہ کہا اس کے بعد ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور دوسرے شیخ پر بھی۔ اور زافر دونوں کا یہ منظر دیکھنے لگا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد فضیل نے حرکت کی لہٰذا زافر باہر نکل آئے اور میں بھی چلا آیا۔ ابھی تک شیخ بے ہوش ہی تھا۔

عامر بن عبداللہؒ کی دعا کی قبولیت

۹۶۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضیل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عاصم نے، ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبداللہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان کے لئے سردیوں کے موسم میں وضو کرنے کو آسان بنادے۔ (ماشاء اللہ دعا ایسی قبول ہوئی) کہ جب ان کے لئے وضو کا پانی لایا جاتا تو اس میں سے گرم بخارات اڑ رہے ہوتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے رب سے یہ دعا کی تھی کہ ان کے دل سے عورتوں کی شہوت ورغبت نکال دے۔ (ماشاء اللہ دعا ایسی قبول ہوئی کہ) انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ ان سے کوئی مرد ملا ہے یا کوئی عورت ملی ہے۔ اور انہوں نے اپنے رب سے یہ دعا کی تھی کہ نماز میں اللہ تعالیٰ شیطان کے اور ان کے درمیان حائل ہو جائیں، اس پر وہ قادر نہ ہو سکے تھے۔ اور جب وہ جہاد کر رہے ہوتے تو ان سے اگر یہ کہا جاتا کہ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں اس گھاٹی میں آپ کے اوپر کوئی شیر حملہ نہ کرے تو وہ یہ جواب دیتے کہ میں اپنے رب سے شرم کرتا ہوں کہ میں اس کے سوا کسی اور سے ڈروں۔

علی بن فضیلؒ کی موت

۹۶۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر قتادہ نے، ان کو ابوحامد احمد بن حسین ہمدانی نے جو کہ بلخ میں قاضی تھے بطور املا کے ان کو ابوبکر انباری نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حماد بن حسن مہشلی وراق نے، ان کو محمد بن بشر کی نے، کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن علی بن فضیل کے ساتھ گذر رہے تھے لہٰذا ہم لوگ بنوحارث مخزومی کی مجلس کے پاس سے گذرے۔ وہاں ایک استاذ بچوں کو پڑھا رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ:

ليجزي الذين اساء وا بما عملوا ويجزي الذين احسنوا بالحسنىٰ (النجم ۳۱)

تاکہ جزا دے ان لوگوں کو جنہوں نے برائی کی ان کے عمل کی جزا۔ اور تاکہ ان لوگوں کو جنت کی جزا دے جنہوں نے نیکی کی۔

یہ سن کر ابن فضیل نے زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے اور گر گئے۔ چنانچہ حضرت فضیل آئے اور فرمانے لگے میرے باپ قربان، یہ

---

(۹۶۶).....عمرو بن عاصم هو: ابن عبدالله بن الوازع الكلابي القيسي ابوعثمان البصري من رجال التهذيب.

(۹۶۷).....علي بن الفضيل هو ابن عياض له ترجمة في الحلية (۸/۲۹۷)

قراٰن کا مقتول ہے۔ (قتیل القراٰن) اس نے اسے اٹھایا۔ مجھے بعض ان لوگوں نے حدیث بیان کی ہے کہ جنہوں نے اس کو اٹھایا تھا کہ ان کو فضیل نے خبر دی ہے کہ ان کے اس بیٹے علی نے اس دن ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں نہیں پڑھی تھیں۔ یعنی طویل بے ہوشی کے بعد رات کے دوران ہی ہوش میں آ گئے تھے۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۹۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے، ان کو اسحاق بن ابراہیم بن ابو حسان الخاطی نے، ان کو احمد بن ابوالحواری نے، ان کو جعفر بن محمد نے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاضؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کے بیٹے علی کی موت کا سبب کیا ہوا؟ بولے کہ انہوں نے اپنے حجرے میں قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے رات گذاری تھی، صبح کی تو اپنے حجرے میں مرے ہوئے پڑے تھے۔

زید بن وہب کا قول

۹۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن اور ابو سعید بن ابو عمر نے، ان سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن سلیمان برلسی نے، ان کو عباد بن موسیٰ نے، ان کو ابو اسماعیل مؤدب نے، ان کو اعمش نے، ان کو زید بن وہب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے جہاد کیا، چنانچہ ہم کچھ گھاٹیوں کے ساتھ ایک ڈرانے مقام سے گذرے۔ یکا یک ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے گھوڑے کے پاس سو رہا ہے۔ ہم نے کہا اے اللہ کا بندے، تجھے کیا ہوا؟ بولا کہ مجھے کیا ہوا؟ ہم نے کہا کہ آپ ایسی خطرناک جگہ سوئے ہوئے ہیں؟ بولا کہ مجھے شرم آتی ہے اپنے رب سے کہ وہ یہ جان لے کہ میں اس کے سوا کسی شے سے ڈرتا ہوں۔

۹۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو اسحق بن احمد کارزی نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو سفیان بن وکیع نے، ان کو ابوبکر نے، یعنی ابن عیاش نے، ان کو اعمش نے، ان کو زید بن وہب نے، وہ کہتے ہیں کہ:

ہم لوگ ایک جہادی مہم میں نکلے، یکا یک ہم نے دیکھا کہ ایک گھاٹی میں ایک آدمی سر منہ ڈھکے سو رہا ہے۔ ہم نے اس کو جگایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ آپ خوفناک جگہ پر ہیں کیا آپ کو اس جگہ سے ڈر نہیں لگتا۔ اس نے سر منہ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا کہ مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میرا خدا مجھے اس حالت میں دیکھے کہ میں اس کے سوا کسی اور سے ڈر رہا ہوں۔

اس کو ابو معاویہ نے اعمش سے روایت کیا ہے، ان کو شقیق نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ڈراؤنی رات میں نکلے، یکا یک ہمارا ایک آدمی کے ساتھ گذر ہوا جو ایک گھاٹی میں سویا ہوا تھا۔ اس نے اپنا گھوڑا باندھ رکھا تھا جو کہ اس کے سر کے پاس چر رہا تھا۔ ہم نے اسے جگایا اور اس سے کہا کہ آپ ایسی خطرناک جگہ پر سو رہے ہیں؟ فرمایا کہ مجھے حیا آتی ہے عرش والے سے کہ وہ یہ دیکھے کہ میں اس کے سوا کسی اور شے سے بھی ڈرتا ہوں۔

۹۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن اسحٰق نے، ان کو ابو محمد یحییٰ بن منصور حاکم نے لکھوا کر، ان کو ابو سعید محمد بن شاذان نے، ان کو محمد بن مثنی نے، ان کو ابو معاویہ نے، ان کو اعمش نے شقیق سے، پھر مذکورہ بات کو نقل کیا ہے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۹۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اور میں نے اس کو انہیں کی اپنی تحریر میں پڑھا ہے جو اس کو محمد بن عبدالوھاب نے اجازت دی تھی۔ علی بن عثام نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا تھا کہ:

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ہر شے کو ڈراتے ہیں اور جو شخص اللہ سے نہیں ڈرتا وہ ہر شے سے ڈرتا ہے۔

(۹۷۰)......اخرجه أبو نعيم في الحلية (۴/ ۱۷۱) من طريق عبدالله بن أحمد بن حنبل. به.

فضیل بن عیاضؒ کا قول

۹۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو جعفر بن محمد نے، ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سری ابن مغلس سے سنا، اس نے فضیل بن عیاض سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ:

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا تا اور جو شخص غیر اللہ سے ڈرتا ہے اس کو کوئی ایک بھی فائدہ نہیں دیتا۔

فضیل بن عیاضؒ کا ارشاد

۹۷۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان ھمدانی نے، ان کو ابوحاتم رازی نے، ان کو عمران بن موسیٰ طوسی نے، ان کو فیض بن اسحق رقی نے، وہ کہتے ہیں فضیل بن عیاض نے فرمایا تھا:

اگر آپ اللہ سے ڈرتے رہیں گے تو آپ کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر آپ غیر اللہ سے ڈریں گے تو آپ کوئی بھی فائدہ نہیں دے گا۔

۹۷۴:..... مکرر۔ اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ ہے کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے کسی شے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس سے ہر شے ڈرتی ہے اور جو شخص غیر اللہ سے ڈرتا ہے وہ ہر شے سے ڈرتا ہے۔

اور یہی الفاظ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً مروی ہے۔ مگر اس کی اسناد مجہول ہے۔

ابوعمرو دمشقی کا قول

۹۷۵:..... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے، انہوں نے ابوالحسین فارسی سے، کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا احمد بن علی سے، وہ کہتے ہیں کہ انہوں سنا ابوالخیر دیلمی سے، وہ کہتے تھے کہ ابوعمرو دمشقی نے فرمایا تھا:

اللہ سے ڈرنے کی حقیقت یہ ہے کہ آپ اللہ کے ساتھ کسی ایک سے بھی نہ ڈریں۔

یحییٰ بن معاذ رازی کا قول

۹۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے، ان کو احمد بن محمد بن حسن نے، ان کو ابوالعباس بن حکمویہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے، وہ فرماتے تھے کہ:

آپ کو جس قدر اللہ سے محبت ہوتی ہے اسی قدر مخلوق آپ سے محبت کرتے ہیں۔ اور جس قدر آپ کو اللہ کا خوف ہوتا ہے اسی قدر مخلوق آپ سے ڈرتی ہے اور آپ جس قدر اللہ کے حکم میں مشغول ہوتے ہیں، اسی قدر مخلوق آپ کے کام میں مشغول رہتی ہے۔

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کا خوف خدا سے ساری رات دعا کرنا

۹۷۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو جریر بن حازم نے، ان کو مغیرہ بن حکیم نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے فاطمہ بنت عبدالملک نے کہا (یعنی عمر بن عبدالعزیز کی زوجہ نے) اے مغیرہ لوگوں میں ایسے

(۹۷۳)..... أبو نعيم في الحلية (۸/۸۸) من طريق إسحاق بن إبراهيم الطبري عن الفضيل بن عياض.

(۹۷۵)..... أخرجه المصنف من طريق السلمي في طبقات الصوفية (ص ۲۷۹)

(۹۷۷)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۵/۲۶۰) من طريق عبدالله بن المبارك عن جرير بن حازم. به.ی

لوگ تو ہوں گے جن کا نماز روزہ عمر رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ ہوگا۔ مگر میں نے ایسے لوگ کبھی نہیں دیکھے جو عمر بن عبدالعزیز کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والے ہوں کہ وہ اللہ کا بندہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتا تو مسجد میں بیٹھ جاتا اور اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا لیتا۔ مسلسل روتا رہتا۔ یہاں تک کہ روتے روتے اس پر نیند غالب آجاتی۔ پھر جب بیدار ہوتا تو پھر برابر ہاتھ اٹھائے رکھتا اور روتے رہتے...... روتے رہتے...... پھر نیند غالب آجاتی۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سن کر رونا

۹۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو عبداللہ بن عثمان نے، ان کو عبداللہ ابن مبارک نے، ان کو محمد بن ابی حمید مدنی نے، ان کو ابراہیم بن عبید بن رفاعہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور محمد بن قیس کے پاس تھا جو کہ ان کو حدیث بیان کر رہے تھے اور میں نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا کہ وہ رو رہے تھے، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں روتے روتے مل گئی تھیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا رونا

۹۷۹:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن عثمان نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو میمون بن مہران نے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چقندر کا سالن اور روٹیاں پیش کی گئیں۔ انہوں نے کھایا۔ اس کے بعد وہ بستر پر لیٹ گئے اور اپنے منہ پر چادر ڈال لی اور رونے لگ گئے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: بندہ سست، پیٹو پیٹ بھر لیتا ہے اور اللہ پر امید باندھ لیتا ہے صالحین کے مراتب کی۔

۹۸۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد سکری نے بغداد میں، ان کو ابوبکر شافعی نے، ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے مفضل نے غسان غلابی نے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے اس شعر کی وجہ سے آنسو خشک نہیں ہوتے تھے:

لاخير في عيش امرء لم يكن له　　　　من الله في دار القرار نصيب

ایسے آدمی کی زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں جنت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

علاء بن زیاد کا قول

۹۸۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد بن بشران نے، ان کو ابوعمرو سماک نے، ان کو حنبل بن اسحٰق نے، ان کو عفان نے، ان کو ھمام نے، ان کو قتادہ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے علاء بن زیاد نے کہا کہ:

ہم لوگوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے کہ ہم نے اپنے نفسوں کو آگ میں ڈال دیا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو ہمیں اپنی رحمت کے ساتھ اس میں سے نکال لے۔

مورقؒ کا قول

۹۸۲:...... فرماتے ہیں کہ مورق نے کہا تھا کہ موت کے لئے مجھے کوئی مثال نہیں ملی۔ مگر اس آدمی کی مثال جو ایک تختے پر سمندر میں تیر رہا ہو اور وہ کہتا ہو یارب! شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دے۔

۹۸۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو محمد بن یزید کوفی نے، ان کو سعید بن عبداللہ بن ربیع بن خثیم نے اپنی پھوپھی جان سے کہ:

میں اپنے والد سے کہتی تھی کہ اے ابا کیا آپ سوتے نہیں ہیں۔ وہ فرماتے تھے کہ اے بیٹی وہ شخص کیسے سو سکتا ہے جو اچانک حملے سے ڈر رہا ہو۔

---

(۹۷۹)...... اخرجه أبونعيم في الحلية (۵/۲۸۷) من طريق المفضل بن يونس عن عمرو ومن طريق الثوري عن عمر بنحوه.

(۹۸۱)...... اخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۲۴۵) من طريق عبدالصمد عن همام. به.

(۹۸۲)...... اخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۲۳۵) من طريق أبي بكر بن أبي شيبة عن عفان. به.

(رات کو اچانک عذاب سے)۔

۹۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابواحمد حسین بن علی نے، ان کو القاسم بغوی نے، ان کو احمد بن حنبل نے، ان کو سیار بن حاتم نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، ان کو مالک بن دینار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کی بیٹی نے کہا کہ اے ابا جان میں دیکھتی ہوں کہ لوگ سو رہے ہیں اور آپ جاگ رہے ہیں۔ فرمایا: اے بیٹی بے شک تیرا باپ ناگہانی عذاب سے ڈرتا ہے جو اچانک رات کو آ جائے۔

ذوالنون مصری کا قول

۹۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان حناط سے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے، ایک آدمی نے ان کی طرف نیند نہ آنے کی شکایت کی۔ لہٰذا ان سے کہا اگر آپ رات کو اچانک آنے والے عذاب سے ڈرتے تو آپ کے اوپر نیند اور رات کا آرام کرنا غالب نہ آتا۔ اس کے بعد ذوالنون مصری نے شعر کہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے مولا کی طاعت کی قسم کھالے اور اس کی طاعت کے لئے فاقہ مستی کا پردہ اوڑھ لے، وہ تیری اس کوشش اور اہتمام کا استقبال کرے گا اپنی رضامندی کے ساتھ۔ وہ اس کی بدولت تجھے نیکوں کے مراتب تک پہنچا دے گا۔

حضرت ذوالنون مصری کا قول

۹۸۵:......یہ مکرر ہے۔ مذکورہ اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ تین چیزیں خوف کی نشانیوں میں سے ہیں۔ عذاب کی دھمکیوں کو دیکھ کر شبہات سے پرہیز کرنا ذات باری کو دیکھنے والی عظیم نظر کو زیر غور لا کر زبان کی حفاظت کرنا۔ بلند حوصلہ ذات کے غضب سے ڈرتے ہوئے سدا مغموم رہنا۔

ابوالفتح بغدادی کا واقعہ

۹۸۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالفتح بغدادی سے سنا جو کہ جعفر بن محمد بن نصیر صوفی کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے مسجد شونیزیہ میں ایک رات گذاری، مجھے نیند نے پریشان کیا۔ لہٰذا میں نے کسی کہنے والے کی آواز سنی مگر شکل نہیں دیکھی:

کیف تنام العین وھی قریرة　　　ولم تدر فی ای المحلین تنزل

وہ آنکھ کیسے سو سکتی ہے جو خوش تو ہے لیکن یہ نہیں جانتی کہ دو ٹھکانوں میں سے کس ٹھکانے پر اتاری جائیں گی۔

لہٰذا یہ آواز سن کر مجھ سے نیند اڑ گئی۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس عنزی نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا نعیم بن حماد سے، وہ فرماتے تھے کہ:

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جس وقت کتاب الرقاق پڑھتے تو ایسے ہو جاتے جیسے بیل ذبح کیا ہوا یا گائے ذبح کی ہوئی۔ رونے کی وجہ سے ہم میں سے کوئی بھی اس بات کی جرأت نہیں کرتا تھا کہ ان کے قریب ہو یا ان سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے۔ مگر اس کو دفع کر دیتے تھے۔

---

(۹۸۴)......اخرجه أبو نعيم فی الحلية (۲/۱۱۴) من طريق سليمان عن مالک بن دينار. به.

(۹۸۵) مكرر. اخرجه أبو نعيم فی الحلية (۹/۳۶۱) من طريق أبی عثمان. به.

(۹۸۷)......اخرجه ابن الجوزی فی صفة الصفوة (۴/۱۱۲)

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ کا واقعہ

۹۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر جراحی نے، ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے، ان کو عبدالکریم سکری نے، ان کو وھب بن زمعہ نے، ان کو خبر دی ابواسحاق بن اشعث نے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوگئے تھے اور وہ گھبرا گئے، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو گھبرایا ہوا دیکھا اور پریشان دیکھا۔ لہٰذا ان سے کہا گیا کہ یہ سب کچھ آپ کے ساتھ نہیں ہے اور آپ اس قدر گھبرا رہے ہیں؟ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا ہوں اور میں ایسی حالت میں ہوں جس کو میں پسند نہیں کرتا۔

۹۸۹:.....ابواسحاق نے کہا کہ ایک دن فضیل بن عیاض نے کہا اور عبداللہ کا ذکر کیا اور کہا کہ بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ اللہ سے ڈرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد

۹۹۰:.....ابواسحٰق نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے کہا گیا کہ دو آدمی میں سے ایک اللہ کا خوف رکھتا ہے۔ یعنی اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اور دوسرا اللہ کی راہ میں شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو دونوں میں سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

عبداللہ بن مبارک کا قول

۹۹۱:.....حضرت وھب کہتے ہیں کہ مجھے ابوخزیمہ عابد نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ کے پاس گیا اور وہ بیمار تھے۔ وہ غم کی وجہ سے اپنے بستر پر لوٹنے لگے۔ میں نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن یہ کیا بات ہے۔ آپ صبر کیجئے۔ انہوں نے فرمایا، اللہ کی گرفت پر کون صبر کرے گا۔ اس لئے کہ اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ کا خوف خدا

۹۹۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن عباس سے، ان کو احمد بن محمد بن سعید حافظ نے، ان کو ابوجعفر شامی نے، ان کو عبداللہ بن عاصم زہری نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک کے پاس ایک شیخ آیا، انہوں نے ان کو ایک گدے پر جو کھردار اور ٹاکی یا پیوند لگا ہوا تھا بیٹھے دیکھا، کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں ان کو کچھ کہوں، مگر میں نے جب ان کے ساتھ خوف خدا کی کیفیت دیکھی تو مجھے ان پر ترس آ گیا۔ بس اچانک وہ یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(۱).....**قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم** (النور۳۰) اہل ایمان سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں جھکا لیں۔

ابن مبارک نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ ہم عورت کے حسن کے مقامات کو دیکھیں تو وہ اس شخص سے کیسے راضی رہ سکتا ہے جو اس کے ساتھ زنا کرے۔

(۲).....اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ویل للمطففین (المطففین ۱) بڑی خرابی کم تولنے والوں کے لئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہلاکت اور بڑی خرابی بتائی ہے ان لوگوں کے لئے جو ناپ یا تول میں کمی کرتے ہیں۔

غور فرمائیے کہ یہ تنبیہ تو دوسرے کا کچھ حق مارنے پر کی گئی ہے، ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو لوگوں کا پورا پورا مال ہڑپ کر جاتے ہیں؟

(۳).....اللہ تعالیٰ کا اور ارشاد ہے:

ولا یغتب بعضکم بعضاً (الحجرات ۱۲) بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کرے۔

اور اسی کی مثل دیگر ممنوعہ باتیں بھی ہیں۔ غور فرمائیے کہ یہ انتباہ تو غیبت کے بارے میں ہے، اس کا کیا حال ہوگا جو سرے سے انسان کو قتل کر دے۔ خلاصہ یہ کہ جو رب عورتوں کے (جو نکاح میں نہیں) حسن نہیں دیکھنے دیتا وہ زنا کیونکر کرنے دے گا۔ جو رب حقوق العباد میں، ناپ تول میں کمی نہیں کرنے دیتا وہ چوری، ڈاکے سے پورا مال کیسے کھانے دے گا۔ جو مالک ایک دوسرے کی غیبت کرنا برداشت نہیں کرتا وہ ایک دوسرے کو قتل کرنا کیسے برداشت کرے گا۔ (مترجم)

عبداللہ بن مبارک کی یہ تقریر سن کر شیخ کہتے ہیں مجھے ان پر رحم آ گیا اور میں نے انہیں بھی کچھ نہیں کہا۔

بعض علماء کا قول

۹۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا ابن ابواسحق نے، اس کو احمد بن سلمان فقیہ نے، ان کو حارث بن محمد نے، ان کو عباس بن ابان نے، انہوں نے اس کو بعض علماء سے ذکر کیا ہے۔ ان بعض علماء نے کہا۔ دین والا گرفت سے ڈرتا ہے، عزت والا عار سے ڈرتا ہے، عقل والا پیچھا کرنے سے ڈرتا ہے۔

دیندار عذاب سے ڈرتا ہے۔ شریف آدمی شرم و عار سے ڈرتا ہے۔ عقلمند باز پرس سے ڈرتا ہے۔

فصل:......خوف خدا کے بارے میں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے جامع تشریح

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی لوگ اپنے دلوں میں بہت ساری چیزوں سے خوف محسوس کرتے ہیں۔ جیسے باپ کو بیٹے کی موت کا خوف یا اس کے مال کے ضائع ہونے کا خوف یا ڈوب جانے کا یا جل جانے کا یا نیچے دب جانے کا خوف یا کان، آنکھ یعنی سماعت اور بصارت کے ضائع ہونے کا خوف یا ظالم حکمران کے ہاتھ چڑھ جانے کا خوف یا درندوں میں گھر جانے کا خوف یا کسی بھی دشمن کے ہاتھ چڑھ جانے کا خوف۔ یا ہم نے جو ذکر کیا ہے اس کے مشابہ کئی اقسام کے مشکلات۔ ہاں مگر یہ سب دو طرح کے خوف ہوتے ہیں۔ جو محمود و مذموم اچھے اور برے کی طرف تقسیم ہیں۔ محمود اور پسندیدہ خوف۔ وہ خوف جو مذکورہ امور سے اس لئے ہو کہ ممکن ہے ان کے تحت کوئی اللہ کی ناراضگی ہو۔

وہ خوف والی چیزیں کبھی تو عقوبات اور مؤاخذات ہوتے ہیں جو شخص ان سے ڈرتا ہے وہ ان کی وجہ سے بہت سے معاصی سے بچ جاتا ہے اور اس بات سے محفوظ نہیں ہوتا کہ اس پر اچانک حملہ کرے۔ اس شخص کا مقام و مرتبہ اس شخص جیسا ہے جو جہنم کے خوف سے معاصی سے رک جاتا ہے اور اسی طرح ہے اگر اس بات سے ڈرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے وہ سب کچھ لے لے جو اس کو عطا کیا تھا بطور آزمائش اور امتحان کے۔ حتی کہ اگر صبر کرتا اور ثواب کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ثواب دیتا ہے۔ اور اگر وہ بے صبری کرتا ہے اور اضطراب کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس کی قضاء کے حوالے نہیں کرتا تو اس سے زیادہ چھپتا ہے۔ لہذا خوف کرتا ہے کہ یہ اگر ایسے ہوا تو اپنے نفس کا مالک نہیں رہے گا۔ اور اس سے بعض ان چیزوں کا ارتکاب ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرے گا۔ لہذا اسی وجہ سے اس کا ڈرنا اور اس کو ناپسند کرنا ان امور کا، تو یہ خوف بھی محمود ہے اور پسندیدہ ہے اور یہ ایسا خوف ہے جو تعظیم اور محبت دونوں کے مجموعے سے پیدا ہوتا ہے۔

خوف مذموم، ناپسندیدہ خوف وہ اس طرح ہوتا ہے کہ بعض مذکورہ امور کا خوف بوجہ اس کے حرص کے ہے ان امور پر جن میں اس کے دنیوی منافع ہیں اور ان کی طرف اس کا شدید جھکاؤ ہو اور ان امور سے اس کا مال بڑھانے اور زیادہ کرنے کا رجحان ہے اور اپنے ارادوں اور خواہشات تک توصل اور رسائی حاصل کرتا ہے۔ جن میں اللہ کی رضا یا ناراضگی ہے۔

چنانچہ یہ مذموم ہے۔ اس غرض کی وجہ سے جس سے یہ خوف پیدا ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں جو بندے کے پاس ہیں۔ مال ہو، دولت ہو یا ان کے مشابہ کوئی چیز ہو، یہ سب عاریں ہیں اور جو چیزیں عار ہوں ان کی طرف جھکاؤ اور میلان عقلمندوں اور مخلص لوگوں کا فعل نہیں ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احادیث اور آثار میں آچکا ہے جو اس تحقیق کی صحت کو پکا کرتا ہے، جو کچھ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

ہے اس فصل میں اور ان کا تمام کو یہاں جاری کرنا اور نقل کرنا طویل ہے۔ ان سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف خدا

۹۹۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے، ان کو موسیٰ بن حسن نے، ان کو عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے۔ ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو صفار نے، ان کو معاذ بن مثنیٰ نے، ان کو قعنبی نے، ان کو سلیمان بن بلال نے، ان کو جعفر بن محمد نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے، انہوں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ سے، فرماتی ہیں کہ:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر پریشانی واضح دکھائی دیتی تھی جب تیز آندھی یا بادل کا دن ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کی وجہ سے کبھی اندر آتے، کبھی باہر جاتے اور جس وقت وہ ختم ہو جاتی تو آپ کی پریشانی ختم ہو جاتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جاتے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انی خشیت ان یکون عذاباً سلط علی امتی

مجھے ڈر لگنے لگتا ہے کہ یہ آنے والا کہیں کوئی عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلط کیا گیا ہو۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریں اثناء جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے رحمہ اللہ.....اللہ اس کو رحمت بنائے۔
اور موسیٰ کی روایت میں فقط رحمۃ ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں کہ خوف آپ کے چہرے سے پہچانا جاتا تھا۔ اس کو امام مسلم نے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے روایت کیا ہے۔
اور اس کو بخاری نے ابن جریج کی حدیث سے، انہوں نے عطاء سے نقل کیا ہے۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف خدا

۹۹۵:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو کدیمی نے، ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے، ان کو ابن عون نے، ان کو ثمامہ نے، ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ:
میں ان لوگوں کے لئے روٹیاں بناتا تھا، یکایک میں نے زمین پھٹنے کی آواز سنی۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ زمین پھٹی ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور دعا مانگ رہے ہیں، وہ اسی حالت میں تھے کہ میں چلا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد

۹۹۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو عباس دوری نے، ان کو یونس بن محمد مؤدب نے، ان کو عبیداللہ یعنی ابن نضر نے، ان کو ان کے والد نے، بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دور میں سورج گرہن ہوا۔ یہاں تک کہ دن رات کی طرح اندھیرا ہو گیا۔ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا جب سورج کھل چکا تھا، میں نے ان سے کہا اے ابوحمزہ، کیا آپ لوگوں کو یہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی لاحق ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی پناہ۔ اگر ہوا بھی اس وقت تیز

---

(۹۹۴).....أخرجه المصنف في السنن (۳/۳۶۱) وقال البيهقي : رواه مسلم في الصحيح عن القعنبي. أخرجه مسلم (۲/۶۱۶) عن عبدالله بن مسلمة بن قعنب. به وأخرجه البخاري (۴/۱۳۲، ۱۳۳) كما قال المصنف.

(۹۹۶).....أخرجه أبوداود (۱۱۹۶) من طريق حرمي بن عمارة عن عبيدالله بن النضر. به بلفظ معاذ الله إن كانت الريح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القيامة.

ہو جاتی تو ہم لوگ فوراً مسجد میں چلے جاتے تھے اور ہم کوشش کرتے تھے کہ ہم ایک دوسرے سے پہلے پہنچ جائیں۔

علی بن بکار کا خوف خدا

۹۹۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو ابوعثمان حناط نے، ان کو احمد بن ابوالحواری نے، ان کو ابوزکریا خلقانی ہمدانی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ علی بن بکار کی خدمت میں بیٹھے کہ اچانک آسمان پر ایک بادل گذرا۔ چنانچہ میں نے علی بن بکار سے اس بارے میں کوئی سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا چپ رہو، یہاں تک کہ یہ بادل گذر جائے۔ کیا آپ کو ڈر نہیں لگ رہا کہ اس میں کوئی پتھر ہوں، جن کے ساتھ ہمیں مار دیا جائے؟

حارث محاسبی کا ارشاد

۹۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابواسامہ محمد بن احمد بن محمد بن قاسم مقری ھروی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو حسن بن رشیق نے، ان کو ابوعلی روذباری نے، انہوں نے سنا ابواحمد زھیری سے، انہوں نے سنا ابوبکر بن ھارون جمال سے، ان کو حارث محاسبی نے، وہ فرماتے ہیں کہ آزمائش کا ذکر آیا تو فرمایا: مخلوط اعمال کرنے والوں کے لئے آزمائش سزائیں ہوتی ہیں۔ اور توبہ کرنے والوں کے طہارتیں ہوتی ہیں اور طاہر اور پاک لوگوں کے لئے بلندی درجاتی ہوتی ہیں۔

علی بن عثام کی دعا

۹۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن حمشاد نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن سلمہ سے، انہوں نے سنا حسین بن منصور سے، وہ اکثر یہ کہتے تھے کہ میں سنتا تھا علی بن عثام سے، وہ یوں دعا کرتے تھے:

اللّٰھم لاتبل اخبارنا　　　اے اللہ ہماری خبروں کو نہ آزمانا

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دعا ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

ونبلو اخبارکم　　　اور ہم جانچیں گے تمہاری خبروں کو۔ (پارہ ۲۶ سورۃ محمد)

اور یہ آیت اور یہ فرمان باری تعالیٰ اس بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو جہاد وغیرہ میں آزمائش کی بات کی ہے تاکہ دیکھے کہ ان کا صبر کیسا ہے؟

چنانچہ علی بن عثام کو اس بات کا خوف ہوا کہ وہ صبر کو قائم نہ کر سکیں گے۔ لہذا یہ دعا کی:

اللّٰھم لاتبل اخبارنا　　　اے اللہ ہماری خبروں کو نہ جانچنا۔

کتاب الخوف ختم ہوئی

الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ۔ کتاب مستطاب، شعب الایمان۔ جلد اول کا ترجمہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ مکمل ہوا اور اس کے بعد انشاء اللہ جلد ثانی شروع ہوگی۔ جس کی ابتداء شعب الایمان میں سے بارہویں شعبے سے ہے اور وہ رجاء من اللہ تعالیٰ کے باب ہے۔ اے الٰہ العالمین یہ سعی قبول فرما اور اس کو لوگوں کی ہدایت اور میری نجات کا ذریعہ بنا۔

۵ بج کر ۱۵ منٹ بوقت نماز عصر مورخہ یکم صفر المظفر ۱۴۲۵ھ بروز منگل بمطابق ۲۳ مارچ ۲۰۰۴ء

احقر العباد ابوالارشد محمد اسمٰعیل الجاروی

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ،
صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار،
اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شُعَبُ الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ — ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل ساؔ

دار الاشاعت

اردو بازار ۔ کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ،
صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاءِ اُمت وصوفیائے کرام کے آثار،
اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شُعَبُ الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ — ۴۵۸

جلد دوم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : 498 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا بارہواں شعبہ

اللہ تعالیٰ سے امید قائم کرنا

اس عنوان کے کئی حصے ہیں

پہلا حصہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے امیدیں وابستہ کرنا کئی طریقوں سے ہوتا ہے۔

پہلی قسم: ......مطلوب ومقصود میں ظفر وکامیابی کی امید اور محبوب کے وصال کی امید قائم کرنا۔

دوسری قسم: ......مقصود میں کامیابی اور محبوب کے وصال کے حاصل ہوجانے کے بعد ان دونوں کے دوام وبقا کی امید کرنا۔

تیسری قسم: ......ناپسندیدہ امور کے دفع کرنے اوران کو پھیر دینے اور ہٹادینے کی امید کرنا تاکہ وہ واقع نہ ہوں۔

چوتھی قسم: ......ناپسندیدہ امور میں سے جو واقع ہوجائیں ان کو مٹادینے اور ہٹادینے کی امید قائم کرنا۔

یہ مذکورہ باتیں دعا کے بارے میں مجمل اور مختصر قول ہیں اس کی تفصیل میں ابھی عرض کروں گا، جس وقت امید مستحکم ہوجاتی ہے تو اس سے خشوع وخضوع اور انتہائی عجز وانکساری پیدا ہوتی ہے۔

جیسے خوف کے مستحکم ہونے سے خشوع خضوع اور عجز وانکساری پیدا ہوتی ہے۔

اس لئے کہ خوف اور امید ایک دوسرے سے خاص مطابقت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ خائف اپنے خوف کی حالت سے اسی کی دعا کرتا ہے اور اسی کے بارے میں درخواست اور التجاء کرتا ہے۔

اور راجی یعنی امید کرنے والا اپنی امید کی حالت میں اس چیز سے خائف بھی ہوتا ہے جس کی امید کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں پناہ بھی مانگتا ہے اور اس کے پھیر دینے کی التجا بھی کرتا ہے۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ ہر خائف امید کرنے والا ہوتا ہے اور ہر امید کرنے والا خائف ہوتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔ یہاں تک کہ فرماتے ہیں۔ : خوف اور امید میں چونکہ خاص مناسبت اور مطابقت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو متعدد آیات میں ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

(۱)......وادعوہ خوفا وطمعا ان رحمة اللّٰہ قریب فی المحسنین۔ (اعراف ۵۶)

اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور امید کے ساتھ بے شک اللہ کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہے۔

آیت میں خوف اور طمع کے الفاظ آئے ہیں۔ خوف اشفاق یعنی ڈرنا اور طمع رجاء یعنی امید قائم کرنا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے بارے میں جن کی اس نے مدح کی ہے اور ان کی ثنا کی ہے ارشاد فرمایا ہے۔

(۲) ..... یرجون رحمته ویخافون عذابه۔ (الاسراء ۵۷)

کہ وہ لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

(۳) ..... ویدعوننا رغباً ورھباً وکانوا لنا خاشعین. (الانبیاء ۹۰)

انبیاء علیہم السلام ہمیں پکارتے تھے امید کرتے اور خوف رکھتے ہوئے اور وہ ہم ہی سے ڈرتے تھے۔

اس آیت میں رغبۃ۔ اور رھبۃ کے الفاظ آئے ہیں۔ رغبت امید اور رہبت خوف ہے۔

۱۰۰۰: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لویعلم المؤمن ماعنداللّٰہ من العقوبة ماطمع بجنته احد، ولویعلم الکافر ماعنداللّٰہ من الرحمة ماقنط من جنته احد

اگر مؤمن اس سزا کو جان لے جو اللہ کے ہاں ہے تو اس کی جنت کی کوئی بھی امید نہ کرے اور اگر کافر اس رحمت کو جان لے جو اللہ کے ہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں ایک جماعت سے انہوں نے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

اور بخاری نے اس کو مقبری کی حدیث سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

جس کے دل میں دو چیزیں ہوں

۱۰۰۱: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حامد مقری نے۔ اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جب کہ وہ موت وحیات کی کشمکش میں تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیا پا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے امید کر رہا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈر رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا المؤمن الا اعطاہ اللّٰہ مایرجو وامنه مما یخاف.

جس بندے کے دل میں یہ دو چیزیں (خوف اور امید) اکٹھے ہو جائیں ایسے وقت میں (موت کے وقت) اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا فرما دیتے ہیں جس کی امید کرتا ہے اور اس سے امن عطا کرتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

۱۰۰۲: ..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن اسحاق بغوی نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے

(۱۰۰۰) ..... أخرجه مسلم (۲۱۰۹/۴) من طریق إسماعیل بن جعفر. به.

(۱۰۰۱) ..... أخرجه الترمذی (۹۸۳) وابن ماجة (۴۲۶۱) من طریق سیار بن حاتم. به.

ونقل صاحب تحفة الأحوذي (۵۸/۴) قول المنذري إسناده حسن.

ورواه ابن أبي الدنیا کذا بالمرقاة

ونقل الزبیدی في إتحاف السادة (۱۶۹/۹) قول النووي إسناده جید

ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی مزاج پرسی کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے وہ موت کی حالت میں تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیا پا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے آپ کو خوف اور امید کی حالت میں پا رہا ہوں آپ نے فرمایا۔

لایجتمعان فی قلب مؤمن الا اعطاہ اللّٰہ الذی یرجومنہ و امنہ من الذی یخاف.

جس مؤمن کے دل میں یہ دو چیزیں (خوف اور امید) جمع ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں

جس کی اس سے امید قائم کرتا ہے اور اس چیز سے امان دے دیتے ہیں جس چیز کا خوف کرتا ہے۔

اس کو اسی طرح کہا ہے جعفر بن سلیمان ضبعی نے۔

۱۰۰۲:۔۔۔مکرر ہے۔اس کو ابو ربیعہ نے روایت کیا ہے۔حماد بن سلمہ سے ان کو ثابت نے بیان کیا ان کو عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھا آپ نے اس سے پوچھا:

کیف تجدک

تم خود کو کیا پا رہے ہو؟

اس نے جواب دیا:

اجدنی راغباً و راھباً

میں اپنے آپ کو امید کرنے والا اور ڈرنے والا پا رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لا یجتمعان لا حد عند ھذا الموضع الا اعطاہ مارجا و امنہ مما یخاف.

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی بندے میں جب یہ دو باتیں جمع ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں

جو امید کرتا ہے اور اس سے امان دیتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

۱۰۰۳:۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ حفید نے ان کو عباد بن سعید جعفی نے ان کو محمد بن عثمان بن بہلول نے ان کو اسماعیل بن زیادہ ابو الحسن نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ عمر اپنے آپ کو تم کیسا پا رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی امید کر رہا ہوں اور ڈر بھی رہا ہوں۔رسول اللہ نے فرمایا:

ما اجتمع الرجآء والخوف فی قلب مؤمن الا اعطاہ الرجاء و امنہ الخوف.

مؤمن کے دل میں جب خوف اور امید جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید اس کو عطا کرتے ہیں اور خوف سے امن دیتے ہیں۔

۱۰۰۴:۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے، ان کو ابو اسحٰق رباحی نے ان کو ابن ابو مالک نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع ایک مریض کو پوچھنے کے لئے گئے۔تو اس سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو کیا پا رہے ہیں؟ مریض نے جواب دیا کہ میں اتنی زیادہ اللہ

(۱۰۰۲)۔۔۔ أخرجه المصنف في (الأربعون الصغرى ۴۰ و ۴۱) بنفس الإسناد

(۱۰۰۳)۔۔۔ عزاه السيوطي في جمع الجوامع (۱/۱۱۱۹ خط) إلى المصنف.

ہوں کہ شاید میرے لئے کوئی بچنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اور اللہ سے امید اتنی کر رہا ہوں کہ میری امید خوف سے بھی بڑی ہے۔ تو حضرت واثلہ بن اسقع نے کہا اللہ اکبر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ خوف اور امید تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ جس بندے میں دنیا میں یہ جمع ہو جاتے ہیں، وہ جہنم کی بو بھی نہیں پائے گا اور جس بندے میں دنیا میں یہ جمع نہیں ہوتے (یعنی یا تو صرف امید ہی امید رکھتا ہے یا صرف خوف ہی خوف رکھتا ہے) وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

اللہ تعالیٰ بندے کے گمان پر فیصلہ فرماتے ہیں

۱۰۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو عقبہ بن ابو حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن اسود جرشی کی عیادت کی تھی۔ حالانکہ ان پر موت آنے والی تھی۔ ان سے پوچھا کہ بھائی آپ اپنے آپ کو کیا پا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں خود کو امید اور خوف کی حالت میں پا رہا ہوں۔ حضرت واثلہ نے ان سے پوچھا کون سی بات زیادہ ہے؟ اس نے کہا کہ امید زیادہ ہے یعنی غالب ہے۔ حضرت واثلہ نے کہا اللہ اکبر؛ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں وہ جو میرے ساتھ کرتا ہے۔

۱۰۰۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو ابو خیثمہ نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو حیان ابو النضر نے فرماتے ہیں کہ مجھے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یزید بن اسود کے پاس لے کر چلو مجھے خبر ملی ہے کہ ان کو تکلیف ہے حیان کہتے ہیں، میں حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر گیا، ان کے پاس پہنچے تو وہ لاچار ہو چکے تھے، ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا گیا تھا اور ان کی عقل بھی زائل ہو چکی تھی، حضرت واثلہ نے فرمایا کہ اس کو (یزید بن اسود) کو آواز دو۔ گھر والوں نے اس کو آواز دی، اور میں نے کہا یہ دیکھئے حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بھائی آپ کو ملنے آئے ہیں حیان کہتے کہ اللہ نے ان کی اتنی عقل سلامت رکھی تھی کہ انہوں نے سن لیا کہ حضرت واثلہ آگئے ہیں، حضرت واثلہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کے ہاتھ میں کچھ ڈھونڈھ رہے تھے، میں سمجھ گیا کہ کیا چاہ رہے ہیں، لہٰذا میں نے حضرت واثلہ کا ہاتھ پکڑ کر مریض کے ہاتھ میں دے دیا، یزید بن اسود چاہ رہے تھے کہ وہ حضرت واثلہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیں اور رکھ لیں اس لئے کہ حضرت واثلہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رکھا تھا، یزید بن اسود ایک بار حضرت واثلہ کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھتے تو دوسری بار اپنے چہرے پر اور کبھی اپنے منہ پر۔ اتنے میں حضرت واثلہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا گمان لے کر جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے گناہوں نے تو مجھے عاجز کر دیا ہے میں ہلاکت کے کنارے پر اتر چکا ہوں، لیکن میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ چنانچہ حضرت واثلہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا یزید بن واثلہ کے گھر والوں نے بھی واثلہ سے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضرت واثلہ نے فرمایا اللہ اکبر، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

یقول اللّٰہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ماشآء.

(۱۰۰۶)...... أخرجه الحاكم (۲۴۰/۴) وابن حبان (۶۱۷،۶۱۸،۶۱۷،۲۴۶۸) من طريق هشام بن الغاز. به.

تنبيه: في المستدرك (حبان بن أبي النضر) وفي موارد الظمآن (۲۴۶۸) (حيان أبو النضر) وفي موارد الظمآن (۶۱۷) (حبان أبو النضر) وفي التلخيص للذهبي (۲۴۰/۴) (حسان بن النضر)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے پاس ہوں اسے چاہئے کہ میرے ساتھ جو چاہے گمان رکھ لے۔

نزع کی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟

۱۰۰۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عمرو بن محمد نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حصین نے ان کو ابراہیم نے وہ فرماتے ہیں:

اہل علم مستحب سمجھتے تھے کہ بندے کو اس کے اچھے اعمال یاد دلائے جائیں اس کی موت کے وقت تا کہ وہ اپنے رب کے ساتھ حسن ظن پیدا کرے۔

۱۰۰۸:.....کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو سوار بن عبداللہ عنبری نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے کہ مجھ سے میرے والد سلیمان نے بوقت موت کہا:

اے معتمر مجھے رخصت کی حدیثیں بیان کر یا رخصت کی باتیں بتلا تا کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملوں تو میں اس کے ساتھ اچھا گمان لے کر ملوں۔

۱۰۰۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو خالد بن یزید کاہلی نے ان کو ابوسلمیٰ تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالاعلیٰ تیمی سے سنا وہ اپنے پڑوسی سے اس وقت کہہ رہے تھے جب اس کی موت کا وقت آ گیا تھا۔ اے ابوفلاں تیری فکر مابعد موت کے لئے موت کے ذکر سے زیادہ ہونی چاہیے اور عظیم امور کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کو تیار کر۔

۱۰۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے کہ میں نے سری بن مغلس سے سنا کہتے تھے

کہ خوف امید سے اس وقت افضل ہے جب تک انسان تندرست ہو اور جب اس کے ساتھ موت اتر پڑے تو پھر امید خوف سے افضل ہے۔
ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ اے ابوالحسین وہ کیسے؟ فرمایا اس لئے کہ جس وقت وہ اپنی صحت میں ہوگا تو خوف کی وجہ سے نیکی کرے گا۔ جب نیکی کرے گا تو موت کے وقت خود بخود اس کی امید بڑی ہو جائے گی تو رب کے ساتھ اس کا گمان بھی اچھا ہو جائے گا۔ اور جب صحت میں گنہگار ہوگا تو موت کے وقت بھی اس کا گمان برا ہی ہوگا اور امید بھی بڑی نہیں ہوگی۔

امام بیہقی کا قول....."وہ خوف جو گناہ سے انسان کو روک دے"

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ:

خوف سے مراد وہ خوف ہے جو اس کو اللہ کی نافرمانی سے روک دے اور اس کو اللہ کی اطاعت پر ابھارے یہاں تک کہ جب موت اس کے پاس آئے تو اس کی امید رب کی رحمت کے بارے میں بڑی ہو جائے اور اللہ کے احسان میں اس کا طمع زیادہ ہو جائے اور اللہ کے وعدے کے

(۱۰۰۷)..... حصین هو : ابن عبدالرحمن السلمي الكوفي أبو الهذيل، وإبراهيم هو :ابن يزيد النخعي.

(۱۰۰۸)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/ ۳۱) من طريق محمد بن إسحاق الثقفي عن سوار بن عبدالله. به.

(۱۰۰۹)..... عبدالأعلى التيمي له ترجمة في الحلية (۵/ ۸۷. ۸۹)

(۱۰۱۰)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸ / ۸۹) ولكن عن الفضيل بن عياض.

ساتھ اس کا یقین پکا ہو جائے۔

۱۰۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر تاجر نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے ان کو جابر نے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی وفات سے تین روز قبل فرمارہے تھے۔

لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن با للّٰہ.

تم لوگوں میں سے جو بھی وفات پائے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان لے کر ہی وفات پائے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقی کا قول

امام بیہقی فرماتے ہیں:

افضل ترین امید وہ ہے جو نفس کے مجاہدہ اور خواہش نفس سے الگ ہو کر پیدا ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذین امنوا و الذین ھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللّٰہ اولئک یرجون رحمۃ اللّٰہ و اللّٰہ غفور رحیم۔(البقرہ ۲۱۸)

جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں۔ وہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۰۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ہشام بن عمارہ نے ان کو سوید نے ان کو ثابت بن عجلان نے ان کو سلیم بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاایھا الناس احسنوا الظن برب العٰلمین فان الرب عند ظن عبدہ.

اے لوگو رب العالمین کے ساتھ اچھا گمان کرو بے شک رب تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے پاس ہے۔

۱۰۱۳:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقول اللّٰہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابو معاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

حسن ظن کی فضیلت

۱۰۱۴:...... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن محمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے

(۱۰۱۱) ...... أخرجه مسلم (۴/۲۲۰۵) عن یحیی بن یحیی عن یحیی بن زکریا عن الأعمش. به.

(۱۰۱۲) ...... عزاہ صاحب الکنز (۵۸۵۵) إلی الطبراني في الکبیر والحاکم.

(۱۰۱۳) ...... أخرجه مسلم (۴/۲۰۶۱) من طریق أبي معاویة. به.

وأخرجه البخاري (۹/۱۴۷، ۱۴۸) عن عمرو بن حفص عن أبیه عن الأعمش. به.

(۱۰۱۴) ...... خیثمة هو: ابن عبدالرحمٰن.

کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے

قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بندہ مؤمن ایمان کے بعد اللہ کے ساتھ حسن ظن سے بڑھ کر کوئی افضل شئی عطا نہیں کیا گیا اور اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بندہ جب اللہ کے ساتھ حسن ظن کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی کچھ عطا کرتے ہیں جس کا اللہ کے ساتھ گمان کیا تھا اور یہ اس لئے کہ ہر خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۰۱۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو ابوالزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اولاد عبادۃ بن صامت کے ایک آدمی سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ایک آدمی کے پاس موت لے کر آیا اس کے تمام اعضاء کو چیرا تو اسے ان میں کوئی خیر کا عمل نہ ملا جو اس نے کیا ہو، اس کے بعد اس نے اس کے دل کو چیرا تو اس میں بھی اس نے کوئی بھی خیر نہ پائی پھر اس نے اس کے دونوں جبڑے توڑ کر دیکھا تو اس نے اس کی زبان تالوں سے لگی ہوئی پائی جو کہہ رہی تھی لا الٰہ الا اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کلمہ اخلاص کے ساتھ اس کی مغفرت کر دی گئی۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے ایک بندے کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جب وہ جہنم کے کنارے جا کر ٹھہرا تو پیچھے پلٹا اور کہنے لگا اللہ کی قسم اے میرا رب میرا گمان تو تیرے بارے میں اچھا تھا اللہ عزوجل نے فرمایا اس کو واپس لاؤ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے پاس ہوں۔

فائدہ:۔۔۔۔۔چیرنے اور توڑنے سے مراد حقیقت میں چیرنا اور توڑنا نہیں ہوتا بلکہ اچھی طرح دیکھنا جانچنا اور محسوس کرنا مراد ہوتا ہے۔ چیرنا توڑنا محاورۃً استعمال ہوا ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا ہلا شققت قلبہ. وہاں بھی حقیقی چیرنا نہیں بلکہ اچھی طرح دل میں دیکھنا اور معلوم کر لینا مراد ہے۔ (مترجم)

۱۰۱۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین بن علی بن محمد مصری نے ان کو جامع بن سودہ نے ان کو زیاد بن یونس حضرمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ایک آدمی نے اولاد عبادہ بن صامت سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو بندوں کو جہنم میں جانے کا حکم دیا جب ایک ان میں سے جہنم کے کنارے پر جا پہنچا تو پلٹ کر عرض کیا اے اللہ پاک میرا گمان تو تیرے ساتھ نیک تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا واپس کرو اس کو میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے نزدیک ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۰۱۶:۔۔۔۔۔مکرر ہے۔ اور اللہ کے ساتھ حسن ظن کے بارے میں اس کتاب کے باب التوبہ میں کئی حکایات مذکور ہیں۔ جو میں نے پڑھا ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی پر ان کو عبداللہ بن خبیق نے انہوں نے فرمایا کہ لوگ تین قسم کے ہیں۔

اول:۔۔۔۔۔وہ آدمی جو نیکی کا کام کرتا ہے اور وہ اس پر ثواب کی امید کرتا ہے۔

دوم:۔۔۔۔۔وہ آدمی جو گناہ کا کام کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اور وہ مغفرت کی امید کرتا ہے۔

سوم:۔۔۔۔۔جھوٹا آدمی جو گناہوں میں سرکشی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مغفرت کی امید کرتا ہوں۔

(۱۰۱۵)۔۔۔۔۔أخرجه الخطيب البغدادي (۹/۱۲۵) من طريق سعد بن عبدالحميد بن جعفر عن ابن أبي الزناد. به.

(۱۰۱۶)۔۔۔۔۔عزاه صاحب الكنز (۵۸۴۶) إلى المصنف.

وفي الكنز (بعبد) بدلاً من (بعبدين) وليس في الكنز كلمة (أحدهما).

اور وہ شخص جو پہچانتا ہے اپنے نفس کو برائی کے ساتھ مناسب ہے کہ اس کی امید پر غالب ہو۔ (یعنی خوف)۔

اللہ تعالیٰ کا خوف غالب ہو حسنِ ظن پر

۱۰۱۷:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے انہوں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں جب خوف پر امید غالب آ جائے تو دل خراب ہو جاتا ہے۔

۱۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن شبانہ نے ہمدان میں ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی نے ان کو ابوخلیفہ جمحی نے ان کو ابوالولید نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو شتیر بن نہار نے ان کو ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے آپ نے فرمایا کہ حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے۔

اس کو صدقہ بن موسیٰ نے روایت کیا ہے۔ ان کو محمد بن واسع نے ان کو شمیر نے (سمیر زیادہ صحیح ہے)۔

ان کو بتایا عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور علی بن مدینی نے اور ان کے ماسوا نے۔

عمل کے بغیر امید رکھنے کا بیان

۱۰۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن محمد ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ ایک مصیبت زدہ شخص نے کہا تھا وہ ایک سے ایک کلمہ کہتا تھا، اس نے کہا کہ عمل کے بغیر امید رکھنا اللہ تعالیٰ پر جسارت کرنا ہے۔

۱۰۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ تیرے دل میں امید دراصل تیرے پیر میں بیڑی ہے۔

۱۰۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوحامد احمد بن ابوخلف صوفی نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن اسماعیل نے ان کو حسن بن مثنی نے ان کو عفان بن ہمام نے انہوں نے سنا قتادہ سے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ ہم زید بن صوحان کے پاس آتے تھے وہ فرماتے تھے۔ اے اللہ کے بندو دوسروں کا اکرام کرو۔ مطالب میں اجمال واختصار کرو اللہ کے آگے بندوں کا وسیلہ دو صفات ہیں۔ خوف اور طمع۔

۱۰۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو معدل نے بغداد میں ان کو ابوالحسین بن اسحاق بن احمد کارزی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو سیار نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید نے ان کو مطرف نے کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

وان ربک لذو مغفرة للناس علی ظلمهم وان ربک لشديد العقاب۔ (الرعد ۶)

(۱۰۱۷)...... اخرجه المصنف من طريق السلمي في طبقات الصوفية (ص ۴۲)

(۱۰۱۸)...... أخرجه أبوداود (۴۹۹۳) وابن حبان (۲۳۹۵ و ۳۴۶۹) من طريق حماد بن سلمة. به.

ورواه الحاكم (۲۵۶/۴) من طريق صدقة بن موسى عن محمد بن موسى. به.

وقال الذهبي: صدقة ضعفوه قلت تابعه حماد بن سلمه.

تنبيه: عند الحاكم (سمير) بدلاً من (شتير).

(۱۰۲۱)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۲۰۴/۲) من طريق الحسن بن المثنى. به.

(۱۰۲۲)......أخرجه عبدالله بن احمد بن حنبل في زوائد الزهد (ص ۱۹۹) عن علي بن مسلم عن سيار. به.

بے شک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحب مغفرت ہے ان کے ظلم کے باوجود اور بے شک تیرا رب البتہ سخت عذاب والا ہے۔
اس کے بعد کہنے لگے کہ اگر لوگ اللہ کی مغفرت، اور رحمت، اور در گذر، اور معاف کرنے کا حساب اور اندازہ جان لیں تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور اگر لوگ اللہ کی سزا غصہ اس کی پکڑ۔ اس کا عذاب جان لیں تو خوف کے مارے ان کی آنکھیں خشک ہو جائیں آنسو بھی نہ بہا سکیں اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیں۔

عابد، عارف اور عالم کی عبادت میں فرق

۱۰۲۳:......میں نے سنا ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی سے انہوں نے ابو یعقوب نہر جوری سے انہوں نے سنا ابو یعقوب سوسی سے وہ کہتے تھے۔
عابد اللہ کی عبادت کرتا ہے بچنے کے لئے۔ عارف اللہ کی عبادت کرتا ہے تعظیم کے لئے۔ عالم اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ بوجہ خوف اور امید کے۔

خوف اور رجاء کا وزن برابر ہے

۱۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے وہ فرماتے ہیں۔
اگر مؤمن کی امید اور اس کی خوف کو وزن کیا جائے تو دونوں میں سے کوئی ایک شے دوسری پر بھاری نہیں ہوگی۔
۱۰۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو عمرو حمیری نے ان کو علی بن حسن نے ان کو علی بن عثام نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا:
اگر مؤمن کا خوف اور امید انتظار کے ترازو میں وزن کئے جائیں تو دونوں کے درمیان ایک بال کے برابر فرق نہ ہو۔
۱۰۲۶:......ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے انہوں نے سنا حمزہ بن داؤد ثقفی سے ان کو حارث بن خضر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو شعبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ:
اگر مؤمن کا خوف اور امید دونوں کو تولا جائے تو اس کا خوف اس کی امید پر اور اس کی امید اس کے خوف پر زیادہ نہ ہو جائے۔
۱۰۲۷:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو منصور بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو علی روذ باری سے کہتے تھے کہ خوف اور امید دونوں پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں جس وقت دونوں برابر ہوں پرندہ سیدھا پرواز کرتا ہے اور اس کی پرواز پوری ہوتی ہے اور جب دونوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو پرندے میں نقص ہو جاتا ہے اور جب دونوں نہ رہیں پرندہ موت کی حد تک پہنچ جاتا ہے اسی لئے کہا گیا

(۱۰۲۳)......أخرجه السلمي (ص ۳۷۹) عن أبي يعقوب النهرجوري بلفظ:
العابد يعبد الله تحذيراً و العارف يعرفه تشويقاً.
(۱۰۲۴)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۲۰۸/۲) من طريق سفيان عن مطرف بلفظ:
لووزن خوف المؤمن ورجاؤه لوجدا سواء لايزيد احدهما على صاحبه.
(۱)...... الغلابي هو الفضيل بن غسان. سبق برقم ۹۸۰
(۱۰۲۵)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۸۲/۳) عن مطر الوراق بلفظ:
لووزن خوف المؤمن ورجاؤه بميزان التربص لم يوجد احدهما يزيد على صاحبه شيئاً.

کہ اگر مؤمن کا خوف اور اس کی امید تولے جائیں تو برابر ہو جائیں۔

مسلم بن یسار کی نصیحت

۱۰۲۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل ابو بکر قاضی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان ثوری نے وہ فرماتے تھے

کہ حضرت مسلم بن یسار کے سامنے کے دانتوں میں خون آ گیا لوگ کہتے تھے کہ یہ ان کے رات دن سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ہوا۔ ایک دن ان کا ایک پڑوسی ان کے پاس آیا تو وہ اپنے دانت دفن کر رہے تھے جو کہ گر گئے تھے، ان کو مسلم بن یسار نے کہا تم ایسے وقت میرے پاس آئے ہو جب میں اپنا بعض یعنی کچھ حصہ دفن کر رہا ہوں۔ پڑوسی نے ان سے کہا مجھے آپ کی اس مصروفیت کا تو علم نہیں تھا۔ مگر میں تو اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اللہ سے ہی ڈرتا ہوں۔ مسلم بن یسار نے ان سے کہا اے بھائی، میں نہیں جانتا کہ اس خوف کا کیا مطلب ہے جو آپ کو اس شئی سے دور نہیں کرتا جس سے آپ خوف کرتے ہیں۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ اس امید کا مطلب کیا ہے جو آپ کو اس کے قریب نہیں کرتی جس سے آپ امید رکھتے ہیں۔

حضرت مسلم بن یسار کی نصیحت

۱۰۲۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے انہوں نے سنا سفیان ثوری سے وہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے مسلم بن یسار سے کہا تھا کہ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھلایئے جو تیرے لئے نفع دینے والی نصیحت کا جامع ہو، مسلم بن یسار نے جواب دیا رات کو اللہ کی بارگاہ میں آیا کیجئے اس کے بعد انہوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہا کہ آپ اپنے عمل کے ساتھ ہر اس ذات سے کچھ ارادہ نہ کر جو تیرے نفع و نقصان کا مالک نہ ہو اس آدمی نے کہا اور اضافہ کیجئے، فرمایا کہ اپنی امید کو ضرور اٹھایئے مگر اسے استعمال نہ کیجئے۔ خوف کو سمجھئے اور اس سے غافل مت رہئے۔ آدمی نے کہا نصیحت میں اور اضافہ کیجئے، انہوں نے فرمایا اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کو نہ بھولئے فرمایا کہ اس کے بعد وہ منہ کے بل اوندھے گر پڑے۔

دو تابعیوں کا مذاکرہ

۱۰۳۰:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین اسحق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو ابو سعید ادیب نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو معاویہ بن قرۃ نے وہ کہتے ہیں کہ تابعین میں سے دو آدمی باہم مذاکرہ کر رہے تھے ایک نے کہا میں امید بھی رکھتا ہوں اور خوف بھی۔ دوسرے نے کہا بات یہ ہے کہ جو شخص کسی شئی کی امید کرتا ہے اس کو طلب بھی کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی ہے کہ جو شخص کسی شئی سے ڈرتا ہے اس سے بھاگتا بھی ہے۔ کسی آدمی کے لئے صرف اتنی بات کافی نہیں ہے کہ وہ کسی شئی کی محض امید رکھے یا امید کرے اور اس کو طلب نہ کرے اور کسی آدمی کے لئے یہ بات بھی کافی نہیں ہے کہ وہ کسی شئی سے ڈرے تو سہی مگر اس سے بھاگے نہیں۔

ابو سعید بن اسماعیل کی نصیحت

۱۰۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن کرابیسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید بن اسماعیل سے سنا وہ شعر

(۱۰۲۸)...... في الحلية (۲/۱ ۲۹ و ۲۹۲) إن الذي دخل عليه هو معاوية بن قرة.

کہتے تھے:

مابال دینک ترضی ان تدنسه

وان ثوبک مغسول من الدنس

کیا حال ہے تیرے دین کا کہ تو اس کو (شرک سے یا گناہوں سے) آلودہ کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے

جب کہ تیرے کپڑے تو میل سے دھلے ہوئے ہیں۔

ترجو النجاة ولم تسلک مسالکها

ان السفینة لا تجری علی الیبس

نجات کی امید تو تُو کرتا ہے مگر نجات کے راستے پر نہیں چلتا۔ بے شک کشتی نہیں چل سکتی خشکی پر۔

جامع کلمات

۱۰۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے فارس بن عیسیٰ سے سنا انہوں نے یوسف بن حسین سے سنا وہ بتاتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک پتھر پایا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔

کل مطیع مستانس و کل عاص متوحش و کل راج طالب. و کل خائف هارب و کل محب ذلیل.

ہر اطاعت شعار مانوس ہوتا ہے اور ہر گنہگار وحشت کرنے والا ہوتا ہے۔ ہر امیدوار طالب ہوتا ہے اور ہر خائف بھاگتا ہے

اور ہر محبت کرنے والا عاجزی کرتا ہے۔ یا ہر عاشق ذلیل ہوتا ہے۔

۱۰۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو منصور بن عبداللہ نے انہوں نے سنا حسن بن علویہ سے انہوں نے سنا علی بن عکرمہ سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن معاذ رازی کا قول یہ ہے ایمان تین طرح سے ہے۔ خوف اور محبت اور امید اور خوف کے پیٹ میں گناہوں کو ترک کرنا ہے۔ اور گناہوں کو ترک کرنے میں جہنم سے نجات ہے۔ اور امید کے پیٹ میں اطاعت ہے اور اطاعت کے لئے جنت لازم ہے۔ اور محبت کے پیٹ میں مکروہات کا احتمال ہے اور محبت اللہ سے ہو تو آپ اللہ کی رضا پائیں گے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کی اللہ تعالیٰ سے مناجات

۱۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ سے انہوں نے سنا حسن بن سلیمان سے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن ابراہیم رازی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے ہیں۔ میں آپ سے کیسے ڈروں حالانکہ آپ تو کریم ہیں؟ میں آپ سے کیسے امیدیں وابستہ نہ کروں حالانکہ آپ تو عزیز اور غالب ہیں؟ میں ایسے خوف کے درمیان ہوں جو مجھے کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اور ایسی امید کے مابین ہوں جو مجھے ملا دیتی ہے، میری امید ایسی نہیں ہے جو مجھے چھوڑ دے لہٰذا میں خوف سے مر جاؤں اور نہ ہی میرا خوف ایسا ہے جو مجھے چھوڑ دے کہ میں خوش فہمی میں زندہ رہوں۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کا قول

۱۰۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن غانم سے انہوں نے محمد بن رومی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے

(۱۰۳۱) .... أبوعثمان سعيد بن إسماعيل هو: ابن سعيد بن منصور الحيري النيسابوري له ترجمة في طبقات الصوفية للسلمي (ص ۱۷۰) الحلية (۱۰/۲۴۴).

وہ فرماتے ہیں کہ خوف اللہ کے انصاف کے سمندر سے پانی طلب کرتا ہے۔ اور امید اللہ کے فضل کے سمندر سے پانی طلب کرتی ہے اور تحقیق قضا سبقت کر گئی تھی کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت کر گئی ہے۔

۱۰۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو الحسین علی بن حسین بن بندار ازدی نے انہوں نے سنا ابوبکر شہرزوری سے وہ کہتے ہیں میں ابوالقاسم جنید کی مجلس میں موجود تھا۔ اور حضرت ابن عطاء بھی موجود تھے۔ ایک آدمی پر مجلس میں شدت خوف غالب آ گئی۔ اور اس پر کپکپی طاری ہوگئی۔

ابوالقاسم جنید نے اس سے کہا آپ نہ ڈریں وہ تو محض رحمت کی آنکھوں اور رحمت کی نگاہوں میں سے ایک نگاہ ہے (جو ظاہر ہو چکی ہے) یا ظاہر ہوگی لہٰذا اچانک ایک گناہگار ہوگا جو ایک محسن سے مل جائے گا۔ ابن عطاء نے تو کہا: یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ حضرت جنید ناراض ہوگئے۔ اور فرمایا خبردار اللہ کی قسم بے شک وہ آنکھ وہ نگاہ ظاہر ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت کر گئی ہے۔

چنانچہ ابن عطاء خاموش ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت غضب پر غالب ہے

۱۰۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال اللّٰہ تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی.

میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔ یہ بخاری میں درج ہے۔

اللہ کی رحمتوں کا بیان

۱۰۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد الصباح زعفرانی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ خلق مائۃ رحمۃ منھا رحمۃ یتراحم بھا الخلق وتسع وتسعون لیوم القیٰمۃ.

بے شک اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی تھیں ایک رحمت کے ساتھ تمام مخلوقات پر رحم کرتا ہے
اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے رکھ دی ہیں۔

اس کو مسلم نے حکم بن موسیٰ سے انہوں نے حضرت معاذ بن معاذ سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۹:..... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابوالحسن علی بن حسن صالح نے بصرہ میں ان کو ابوالحسن مسیح بن حاتم عکلی نے ان کو حسن بن علی واسطی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو خلاس نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں۔ ایک رحمت کو اس نے دنیا والوں پر تقسیم کر دیا ہے اسی کے اثر سے ایک باپ اپنی اولاد پر شفقت کرتا ہے۔ اور پرندہ اپنے بچے پر کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ اس کو پوری ایک سو کر دے گا پھر اس

(۱۰۳۷)..... اخرجہ مسلم (۲۱۰۸/۴) عن زھیر بن حرب عن سفیان بن عیینۃ. بہ.

(۱۰۳۸)..... اخرجہ مسلم (۲۱۰۸/۴) عن الحکم بن موسٰی عن معاذ بن معاذ.

کو اپنی مخلوق پر دوبارہ تقسیم کرے گا۔

۱۰۳۹:...... یہ مکرر ہے۔ ایوب سختیانی نے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو دنیا میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور مجھے اس سے اسلام پہنچا اور بے شک میں امید کرتا ہوں کہ باقی ننانوے رحمتیں کی اس سے زیادہ ہیں۔

ایک حدیث قدسی بخشش اور رحمت کے بارے میں

۱۰۴۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد خلدی نے ان کو احمد بن علی خراز نے ان کو علی بن حسین بن خالد سکری نے ان کو علاء بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مالک بن دینار کے پاس ان کی بیماری کے دوران گیا۔ میں نے ان کے پاس حضرت شہر بن حوشب کو بیٹھے دیکھا جب ہم اس کے ہاں سے نکلے تو میں نے شہر بن حوشب سے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے مجھے سفر کا سامان عطا کیجئے اللہ آپ کو سفر کی تیاری کروائے۔ اس نے کہا اچھی بات ہے، مجھے حدیث بیان کی تھی ام درداء نے اپنے شوہر حضرت ابودرداء سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے حضرت جبرائیل سے وہ اللہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے آپ نے میری عبادت کی اور مجھ سے امید قائم کر لی اور آپ نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا۔ میں نے تیرے گناہ کے باوجود تجھے بخش دیا ہے اگر آپ زمین بھر کے بھی گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملتے تو میں اسی قدر مغفرت کے ساتھ آپ سے ملتا میں تجھے بخش دیتا مجھے کوئی پرواہ نہ ہوتی۔

۱۰۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابومحمد ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ زاہد نے ہمدان میں۔ ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو عبدالحمید بن بہرام نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے تو نے میری عبادت کی اور مجھ سے امید رکھی میں تجھے بخشنے والا ہوں جو کچھ گناہ کہ تجھ میں ہیں اے میرے بندے اگر تو گناہوں سے زمین بھر کر مجھے ملتا لیکن میرے ساتھ شرک نہیں کرتا ہے تو میں تجھے زمین بھر کر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آخر حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبادت سے مراد وہ عبادت ہے جس کے ساتھ امید قرب پکڑتی ہے اول حدیث میں ہے کہ تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ اور ہم نے کتاب البعث والنشور میں حضرت ابوذر اور ابودرداء سے اور ان دونوں کے ماسوا نے ایسی روایات کی ہیں جو اس مذکور کی صحت پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۰۴۲:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن السماء نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو معدیکرب نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم

(۱۰۳۹) ...... أخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۵۲) من طريق هوذة بن خليفة عن عوف عن محمد بن سيرين وخلاس. به.

(۱) ...... معاذ بن معاذ يروي عن عوف الأعرابي، ولم أجد لوالد معاذ رواية عن عوف.

(۱۰۴۱) ...... أخرجه احمد (۵/ ۱۵۴) من طريق هاشم بن القاسم عن عبدالحميد. به.

(۱۰۴۲) ...... أخرجه الترمذي معلقاً في آخر الحديث رقم (۲۴۹۵)

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے رب سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے جو کچھ کہ تم نے مجھے پکارا ہے اور مجھ سے امید قائم کی ہے میں نے تجھے معاف کر دیا ہے ان گناہوں کے باوجود جو تجھ میں تھے۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو مجھ سے گناہوں سے بھری ہوئی زمین کے ساتھ ملتا، اس کے بعد کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرتا ہوتا تو میں تجھ سے اسی قدر مغفرت سے بھری ہوئی زمین کے ساتھ تجھ سے ملتا۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو اتنے گناہ کرتا کہ تیرے گناہ آسمان کے بلندی کو چھو لیتے پھر تو مجھ سے بخشش مانگتا تو میں تجھے بخش دیتا۔ اور میں کوئی پرواہ نہ کرتا۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو احول اور معلیٰ بن زیاد نے شہر بن حوشب سے اس نے معدیکرب سے اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول۔ دعوتنی آپ نے مجھ کو پکارا۔ اس سے مراد خاص اسی کو اکیلے پکارنا ہے اس کے ساتھ کسی دوسرے اللہ کو نہ پکارا ہو۔ یعنی توحید والی پکار اور توحید والی دعاء مراد ہے۔ اور مسلم نے ایک اور طریقہ سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۴۳: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص نیکی کا کوئی عمل کرتا ہے اس کی جزا اس سے دس گنا زیادہ ہے یا میں اس سے بھی زیادہ کر دوں گا۔

اور جو شخص برائی کا کوئی عمل کرتا ہے اس کی جزا اسی بدی کے برابر ہوتی ہے یا میں اس کو بھی معاف کر دوں گا۔ جو شخص ایک بالشت برابر میری طرف قریب ہوتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میری طرف ایک ہاتھ کے برابر قریب ہوتا ہے میں ایک قدم اس کی طرف قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص مجھ سے زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ ملتا ہے مگر وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا میں اس کے لئے اس کی مثل اور اس کے برابر مغفرت بنا دیتا ہوں۔ اس کو مسلم نے حدیث وکیع اور ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے نقل کیا ہے اور مسلم نے کہا ہے کہ وکیع کی ایک روایت میں ہے کہ اس کے لئے اس کی نیکی کی دس مثل میں یعنی دس گنا ہیں۔ اور ابومعاویہ کی روایت میں ہے یا میں زیادہ کروں گا۔

۱۰۴۴: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ کیا کوئی عمل نقصان دے سکتا ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ چھوڑ دینے سے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لا الٰہ کہہ کر زندہ رہ مگر دھوکہ میں نہ رہ یا غرہ نہ ہو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ کبھی اس مغفرت سے مراد سزا میں معافی ہوتی ہے کبھی اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑی بات معاف کر دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے چھوٹی بات پر عذاب دیتا ہے، کبھی جس کے لئے چاہتا ہے دونوں باتیں معاف کر دیتا ہے۔ کبھی جس کے لئے چاہتا ہے۔ دونوں طرح کی باتوں پر عذاب دیتا ہے۔ بعد میں درگذر کرتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ کسی مسلم کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اللہ کی رحمت سے اس کی امید اللہ کے عذاب کے خوف سے خالی ہو (بلکہ خوف کا ہونا بھی ضروری ہے) تا کہ اس خوف کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی سے رک جائے اور اپنی امید کے ساتھ اللہ کی اطاعت میں رغبت کرے۔

ہم نے لقمان حکیم سے ہر ایک یعنی (خوف اور امید) کے بارے میں جو کچھ نقل کیا ہے وہ کافی ہے۔

(۱۰۴۳)..... أخرجه مسلم (۲۰۶۸/۴) كما قال المصنف.

لقمان حکیم کی نصیحت

۱۰۴۵:...... ہمیں خبر دی ہے حسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبدالمنعم نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے تو اللہ تعالیٰ سے امید رکھ مگر ایسی امید نہ ہو جو تجھے اس کی نافرمانی کرنے پر جری کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ مگر ایسا خوف نہ ہو جو تجھے اللہ کی رحمت سے مایوس کر دے۔

۱۰۴۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان بصری نے اور ہمیں بات بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن یعقوب عدل نے دونوں کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبداللہ نے کہتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا:

اے بیٹے اللہ تعالیٰ سے امید رکھ مگر ایسی امید نہ ہو جس میں تو اللہ کی تدبیر سے بے باک ہو جائے اور اللہ سے ڈر مگر ایسا ڈر نہیں جو تجھے اس کی رحمت سے مایوس کر دے۔

لقمان حکیم کے بیٹے نے باپ سے کہا: اے اباجان میں کیسے اس کی طاقت رکھوں گا۔ جب کہ میرا تو ایک ہی دل ہے لقمان حکیم نے کہا کہ مؤمن ایسے ہی ہوتا ہے اس کے دو دل ہوتے ہیں ایک دل کے ساتھ وہ اللہ سے امید کرتا ہے تو دوسرے دل کے ساتھ اس سے ڈرتا بھی ہے۔

اور فرات بن سائب سے روایت ہے انہوں نے میمون بن مہران سے اس نے حضرت عباس سے مرفوعاً دو دل ہونے کے بارے میں روایت کی ہے یعنی اس کا مفہوم ہے اور وہ کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔

ایک آدمی کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۰۴۷:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے کہتے ہیں مجھے امام زہری نے کہا: میں تمہیں ضرور دو عجیب حدیثیں بتاؤں گا۔ مجھے خبر دی ہے محمد بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی نے اپنے نفس پر اسراف اور زیادتی کی جب اس کو موت آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے جلا دینا پھر میری راکھ کو پیس دینا پھر میری راکھ کو سمندر میں جا کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم اگر میرا رب مجھے پر عذاب دینے پر قادر ہو گیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو بھی نہ دیا ہو گا چنانچہ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت پوری کرتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ تو نے اس کی راکھ کے جتنے اجزا لئے ہیں وہ واپس لوٹا دے لہٰذا اللہ کی قدرت سے وہ دوبارہ کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا ایسا کرنے کی جسارت تم نے کیوں کی تھی؟ بولا اے میرے رب یہ سب کچھ میں نے تیرے ڈر سے کیا تھا یا کہا مخافتک۔ تیرے خوف سے کیا تھا۔ لہٰذا اللہ نے اس کو بخش دیا۔

کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت جہنم میں داخل کر دی گئی تھی ایک بلی کے معاملے میں جس کو اس نے باندھ دیا تھا نہ اس نے اسے خود کچھ کھانے کو دیا۔ اور نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے حتی کہ وہ مر گئی تھی۔

(۱۰۴۶)......أخرجه احمد في الزهد (ص ۱۸۳ ط / دار الفكر الجامعي) من طريق المسعودي عن عون بن عبدالله عن لقمان عليه السلام.

(۱۰۴۷)...... أخرجه مسلم (۴/ ۲۱۱۰) كما قال المصنف.

امام زہری کہتے ہیں کہ یہ اس لئے فرمایا تاکہ نہ تو کوئی ناامید ہو اور نہ ہی کوئی آسرا کر کے بیٹھے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اور عبداللہ بن حمید سے اور عبدالرزاق سے۔

اللہ تعالیٰ کا سوال

۱۰۴۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو ابوبشر یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو خالد بن ابوعمران نے ان کو حضرت ابن عباس نے ان کو حضرت معاذ بن جبل نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت کے دن مؤمنوں سے پہلے سوال اور مؤمنوں کے پہلے جواب کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا کہیں گے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے فرمائیں گے کیا تم میری ملاقات کو محبوب رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ مؤمن کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ میری ملاقات کو کیوں پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم تیری رحمت اور تیرے عفو و در گذر کرنے کی امید رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ بے شک میں نے اپنی رحمت تمہارے لئے واجب کر دی ہے۔

صحابۂ کرام کی سیرت میں نرمی اور آسانی تھی ہاں صرف اللہ کے آگے بے باکی اور اس کی رحمت سے مایوسی کی بابت شدت تھی

۱۰۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں ان کو خبر دی ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن عون نے ان کو عمیر بن اسحاق نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں سے جس کو بھی پایا وہ میرے پیش روؤں میں بڑے تھے (عمر میں بھی مرتبے اور مقام میں بھی مگر) میں نے ایسی قوم اور ایسے لوگ نہیں دیکھے جو سیرت کے اعتبار سے صحابۂ کرام سے آسان تر اور نرم تر ہوں اور شدت و سختی کے اعتبار سے قلیل اور کمتر ہوں۔

فائدہ:...... صحابۂ کرام رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین کی سیرت اہون السیر تھی، اور اقل التشدید تھی، یعنی صحابہ کی سیرت مشکل نہیں تھی پُرتکلف نہیں تھی عام انسانوں اور مسلمانوں کے لئے دشوار و ناقابل عمل نہیں تھی، ان میں شدت اور سختی نہیں تھی بلکہ ان کی سیرت آسانی سے عبارت تھی۔ (مترجم)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر سے بھی (دیگر اور میں عدم شدت کے باوجود) اللہ کی تدبیر کے آگے بے باک ہونے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کے بارے میں شدت آئی ہے (یعنی سختی منقول اور مروی ہے) علاوہ اس کے کسی بارے میں بھی شدت

(۱۰۴۸)..... أخرجه أبو داود الطيالسي (۵۶۳) وأحمد (۲۳۸/۵) والطبراني في الكبير (۱۲۵/۲۰) وأبو نعيم في الحلية (۱۷۹/۸) من طريق عبدالله بن زحر. به.

في المخطوطة (ابن عباس) وفي أبي داود الطيالسي (ابن عياش) وبالهامش ولعله (ابن عباس) وفي الأوائل لابن أبي عاصم (۱۲۸) (أبو عياش) وفي الطبراني (أبو عياش)

وفي الصحيح: أبو عياش وهو ابن النعمان المعافري

المصري روى عنه خالد بن أبي عمران.

(۱۰۴۹)..... أخرجه ابن سعد في الطبقات (۲۲۰/۸) عن روح بن عبادة. به.

نہیں ملتی۔

بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبیرہ گناہ

۱۰۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحق نے ان کو وبرہ نے ان کو ابوالطفیل نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ

کبیرہ گناہ یہ ہیں:

(۱).....اللہ کے ساتھ شریک بنانا۔

(۲).....اللہ کی تدبیر سے بے خوف و بے باک ہونا۔

(۳).....اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

(۴).....اللہ کی مہربانی سے مایوس ہونا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تلقین کہ آپ لوگوں کو مایوس نہ کریں

۱۰۵۱:.....اسی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے خبر دی ہے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے کہ عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ یہ کون آئے ہیں؟ (اس لئے کہ پردے کے پیچھے تھے) بتایا گیا کہ عبید بن عمیر سیدہ عائشہ نے پوچھا کہ عبید بن عمیر بن قتادہ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں وہی ہیں۔ سیدہ عائشہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ کو حدیث بتاؤں گی کیا آپ مجلس اور حلقہ لگاتے ہیں لوگ آپ کے پاس بیٹھتے ہیں؟ عبید بن عمیر نے عرض کیا جی ہاں اے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم بچانا اپنے آپ کو لوگوں کو اکتاہٹ میں ڈالنے سے، اور ان کو ناامید اور مایوس کرنے سے۔

ایک سخت عبادت کرنے والے لوگوں کو مایوس کرنے والے کا انجام

۱۰۵۲:.....اسی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے خبر دی ہے، ان کو زید بن اسلم نے کہ امم سابقہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت کرنے میں سخت جدوجہد کرتا تھا۔ اور اپنے نفس پر (عبادت کے معاملے میں) شدت اور سختی کرتا تھا۔ اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید اور مایوس کر دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ انتقال کر گیا۔ اس نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب آپ کے پاس میرے لئے کیا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لئے میرے ہاں جہنم ہے۔ بولا اے میرے رب پھر میری عبادت کہاں گئی اور میری سخت جدوجہد کہاں گئی؟ زید بن اسلم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو لوگوں کو میری رحمت سے ناامید اور مایوس کرتا تھا دنیا میں۔ میں آج تجھے اپنی رحمت سے مایوس اور ناامید کرتا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی نے فرمایا کہ شاید یہ آدمی اپنی نجات اپنی عبادت میں سمجھتا ہوگا اور اپنی عبادت پر اعتماد اور گھمنڈ کرتا ہوگا اور یہ بھول جاتا ہوگا کہ اللہ کی مغفرت گناہوں کے بارے میں اسی کے لئے ہوتی ہے اپنے بندوں میں سے وہ جن کے لئے چاہتا ہے بلکہ شاید وہ اس کو بعید سمجھتا ہوگا۔

۱۰۵۳:.....ہمیں خبر دی ابومحمد مولی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابوالدرداء نے ان کو یعلی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسعید نے ابوالکنود

(۱۰۵۰).....عزاه السيوطي في الدر المنثور (۲/۱۴۷) إلى عبدالرزاق و عبد بن حميد و ابن جرير و ابن المنذر و الطبراني و ابن أبي الدنيا في التوبة.

(۱۰۵۲).....أخرجه ابونعيم في الحلية (۳/۲۲۲) من طريق إسحاق بن إبراهيم عن عبدالرزاق. به.

نے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واعظ اور تقریر کرنے والے نصیحت کرنے والے کے پاس سے گذرے جو لوگوں کو وعظ اور نصیحت کررہے تھے آپ نے فرمایا اے مذکر اے نصیحت گر آپ لوگوں کو مایوس نہ کیجئے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

قل یاعبادی الذی اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعاً۔(الزمر۵۳)

اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

۱۰۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت داؤ علیہ السلام اپنے گناہوں (لغزشوں، خلاف اولیٰ باتوں) کو یاد کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرتے کہ خوف کے مارے ان کے اعضا اور جوڑ کھل جاتے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتے۔ اس کے بعد آپ اللہ کی رحمت کو یاد کرتے جو گنہگاروں پر ہوگی، اور بندوں کے ساتھ اس کی شفقت کو تو ہر عضو اور جوڑ اپنی جگہ واپس آجاتا۔

میرا محبوب بندہ

۱۰۵۵:......اور اسی سند کے ساتھ ہمیں بات بیان کی جعفر نے ان کو ابوسنان قسملی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پایا کہ میرے بندوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو مجھے بندوں میں محبوب بنادے۔ اور میں انہیں اپنی رحمت کی فراخی کی خبر دیتا ہوں۔ اور میرے بندوں میں سے میرے نزدیک مبغوض ترین بندہ وہ ہے جو میرے بندوں کو ناامید کرے اور ان کو میری رحمت سے مایوس کرے۔

۱۰۵۶:......میں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے سنا کہتے ہیں کہ میں نے ابوعثمان مغربی سے سنا کہتے تھے۔

جو شخص اپنے نفس کو امید پر اٹھاتا (اور سوار کرلیتا ہے) وہ عمل کرنے میں تعطل کا شکار ہوجاتا ہے اور جو شخص خوف پر اپنے نفس کو ابھارتا ہے وہ مایوس ہوجاتا ہے۔ لیکن لحہ بہ لحہ امید اور خوف بار بار ہونا چاہئے۔

۱۰۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد صوفی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوتراب احمد بن حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے ان سے ملامت کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ تو جواب دیا کہ قدریہ کا خوف اور مرجیئہ کی امید۔

اللہ تعالیٰ سے مایوس نہیں ہونا چاہئے

۱۰۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے ان کو ابوجعفر محمد بن غالب بن حرب نے ان کو مسلم بن ابراہیم ابوعمرو نے ان کو ربیع بن مسلم قرشی نے، ان کو محمد بن زیاد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۰۵۳)......أبو سعید ویقال أبو سعد هو: الأزدي روی عن أبي الکنود الازدي الکوفي.

والحدیث عزاه السیوطي فی الدر (۵/۳۳۱) إلی ابن أبي شیبة وعبد بن حمید وابن أبي الدنیا في حسن الظن وابن جریر وابن أبي حاتم والطبراني والمصنف.

(۱۰۵۴)......أخرجه أبو نعیم في الحلیة (۲/۳۲۸) من طریق محمد بن سلیم عن ثابت بمعناه.

(۱۰۵۵)......أبو سنان القسملي هو عیسی بن سنان القسملي الحنفي.

(۱۰۵۶)......أخرجه أبو عبدالرحمن السلمي في طبقات الصوفیة (ص ۲۸۲) عن أبي عثمان سعید بن سلام المغربي.

(۱۰۵۷)......أخرجه السلمي في الطبقات (ص ۱۲۸، ۱۲۹) عن محمد بن أحمد التمیمي عن أحمد بن حمدون. به.

اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے پاس آئے وہ باتیں کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم لوگ وہ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ رووٴ۔ ہم لوگ جب ہٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ آپ میرے بندوں کو کیوں ناامید کرتے ہیں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خوش ہو جاؤ میانہ روی اختیار کرو اور درست روش اختیار کرو۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ یہ بات مناسب نہیں ہے کہ بندے کا خوف اس حد تک ہو جائے جو اس کو مایوس اور ناامید کر دے اللہ کی رحمت سے اور ایسے ہی یہ بات بھی مناسب نہیں ہے کہ اس کی امید اس حد تک بڑھ جائے کہ اللہ کی تدبیر سے بے باک ہو جاؤ اللہ کی نافرمانی اور معصیت پر جری کر دے۔

اختلاف کیفیات نہ ہو تو فرشتے مصافحہ کریں گے

۱۰۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون نے رقہ میں ان کو فریابی نے اور فضل بن دکین نے دونوں کو سفیان نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو حنظلہ تمیمی اسیدی کاتب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے ہم لوگوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت وجہنم کا تذکرہ کیا اور وعظ فرمایا اس طرح پر کہ گویا ہم ان کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میں اٹھ کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا میں ہنستا رہا اور غافل ہو گیا اور فریابی کی روایت میں ہے کہ میں کھیل میں لگ گیا۔ چنانچہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا میں نے یہ بات ان سے ذکر کی میں نے عرض کیا اے ابوبکر صدیق حنظلہ منافق ہو گیا ہے، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ ایسی کیا بات ہو گئی؟ میں نے ان کو خبر دی اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھے تھے آپ نے ہمیں جنت اور جہنم کے ساتھ تذکرہ ونصیحت فرمائی تو ہماری حالت یہ ہوئی گویا کہ ہم جنت وجہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر میں جب اپنے گھر میں آ گیا تو میں ہنسنے میں کھیلنے میں لگ گیا وہ کیفیت یکسر بھول گیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ بھی تو یہی کرتے ہیں لہٰذا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت وجہنم کے تذکرے کے ساتھ وعظ فرماتے ہیں تو ہمیں ایسا محسوس ہو رہا ہوتا ہے جیسے ہم ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں مگر میں جب اپنے اہل خانہ میں گیا تو میں (رونے کی بجائے) ہنسنے میں لگ گیا اور کھیل میں اور غفلت میں لگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حنظلہ لحہ بہ لحہ یہ کیفیت ہونی چاہئے اگر تم لوگ ہر وقت ایسے ہی رہو جیسے میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہارے ساتھ مصافحہ کیا کریں۔ اور تمہارے بستروں پر بھی لیکن اے حنظلہ لحہ بہ لحہ ہونا چاہئے یعنی کبھی یہ کیفیت اور کبھی وہ کیفیت فرماتے ہیں کہ فریابی نے اس حدیث کا سیاق پورا کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے صحیح میں زہیر بن حرب سے انہوں نے فضل بن دکین سے اس کو روایت کیا ہے۔
۱۰۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابو عمرو نے دونوں کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حارث بن عبید نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگ آپ کے پاس ایک حال پر ہوتے ہیں اور جب ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ہم لوگ اس حالت سے مختلف حالت پر ہوتے ہیں۔ ہمیں خوف آتا ہے کہ یہ بات کہیں منافقت نہ ہو جائے آپ نے فرمایا تمہارا رب کے ساتھ کیا خیال اور حال ہوتا

(۱۰۵۸)......أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۲۵۴) عن موسى عن الربيع بن مسلم. به.
(۱۰۵۹)......أخرجه مسلم (۴/۲۱۰۷) كما قال المصنف.

ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جواب دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہوتا ہے خلوت میں بھی اور جلوت میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اور تمہارے نبی کا حال کیا ہوتا ہے یعنی اس کے بارے میں تمہارا تصور اور خیال کیسا رہتا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ حضرت خلوت ہو یا جلوت آپ ہی ہمارے نبی ہوتے ہیں اس میں ہمارے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہاری کیفیت منافقت کی نہیں ہے۔

۱۰۶۱: ...ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو مشرف بن سعید نے ان کو ابو منصور حارث بن منصور نے ان کو ایوب بن شعیب نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں مطرف بن عبداللہ نے کہا میں نے اس غفلت کو جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے صدیقین کے دل میں ڈالتے ہیں رحمت کو پایا ہے اسی کے ساتھ ان کو رحم کرتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے دل میں اپنا خوف ڈالتے بقدر ان کی اللہ کے ساتھ معرفت کی خوشی راس نہ آتی ان کو زندگی میں۔ یعنی زندگی ان کے لئے خوشگوار نہ ہوتی۔

۱۰۶۲: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو وہب بن منبہ نے انہوں نے فرمایا کہ:

ابن آدم احمق ہی پیدا کیا گیا اگر اس میں حماقت نہ ہوتی تو اس کی زندگی اس کے لئے خوشگوار نہ ہوتی۔ (بلکہ بے مزہ ہوتی)۔

جہنم کے احوال سے دلوں کا پھٹ جانا

۱۰۶۳: ...ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس بن حمکویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا وہ کہتے تھے۔

اگر فطرت وطبیعت (انسانی) جہنم کے بارے میں سن لیتی تو خوف کے مارے دل پھٹ جاتے، اور اگر دل اپنے خالق کی محبت کی حقیقت دیکھ لیتے تو عشق ومحبت کے بارے اس کے جوڑ و بند علیحدہ ہو جاتے، اور خوف ودہشت کے مارے ارواح اپنے بدنوں سے اڑ کر اپنے خالق کی طرف چلے جاتے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے طبیعت کو ان اشیاء کی حقیقت سے غافل اور بے خبر رکھا، اور ان کو مصروف ومشغول رکھا یا غافل رکھا ان اشیاء کے حقائق سے وصف وتعریف کے ساتھ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ

۱۰۶۴: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد ابن الجلاب سے ہمدان میں۔ ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عمران بن موسیٰ طرسوسی نے ان کو ابویزید فیض بن اسحاق ولی نے ان کو فضیل بن عیاض نے۔

مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں معاملے کو اس کی معرفت کے حق کے مطابق جان پہچان لوں اس وقت تو میری عقل ہوا ہو جائے گی اور فضیل نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ اس کے دل میں خوف کو ڈال دے۔ چنانچہ وہ داخل ہو گیا مگر ان کا

(۱۰۶۰) أخرجه البزار (۵۲ كشف الأستار) من طريق الحارث بن عبيد. به.

وقال البزار: لم يروه عن ثابت إلا الحارث بن عبيد فيما نعلمه.

وعزاه الهيثمي في المجمع (۱/۳۴) رواه أبويعلى والبزار ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وقال أبونعيم في الحلية (۲/۳۳۲) هذا حديث تفرد به الحارث بن عبيد أبوقدامة عن ثابت حدث به الحسن بن محمد الصباح الزعفراني عن سعيد بن منصور عن ثابت مثله.

هكذا قال أبونعيم وحديث الباب كماترى من طريق سعيد بن منصور عن الحارث بن عبيد.

(۱۰۶۱) أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۲۱۰) من طريق مشرف بن سعيد الواسطي.

(۱۰۶۲) أخرجه أبونعيم في الحلية (۸/۱۵) من طريق أحمد بن إبراهيم عن الفيض بن إسحاق. به.

دل اس کو برداشت نہ کرسکا لہٰذا ان کی عقل اڑ گئی یہاں تک کہ وہ نہ نماز کو سمجھ سکتے نہ علاوہ اس کے، اور نہ ہی کسی شئی سے فائدہ اٹھاتے ان سے کہا گیا کہ کیا آپ یہ پسند نہیں کریں گے کہ ہم آپ کو دوبارہ ویسا ہی کر کے چھوڑ دیں جیسے کہ آپ پہلے تھے یا اسی موجودہ حالت پر رکھیں؟ بولے مجھے پہلی حالت پر لوٹا دیجئے لہٰذا ان پر ان کی عقل لوٹا دی گئی۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

۱۰۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو زید حمیری نے ان کو ابویعقوب غازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ٹھگنے قد کا اور گندمی رنگ کا ایک آدمی دیکھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ اویس قرنی ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے انہوں نے فرمایا:

ابتغ رحمة الله عند محبته.

آپ اللہ کی رحمت کو اس کی محبت کے پاس تلاش کیجئے۔

واحذر نقمته عند معصية

اور اس کی ناراضگی سے اس کی نافرمانی کے وقت بچئے۔

ولاتقطع رجائك عنه في خلال ذلك

اور اس کے درمیان اس سے اپنی امید کو منقطع نہ کیجئے۔

اس کے بعد وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

۱۰۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عطار سے وہ کہتے کہ میں نے سنا ابومحمد بلاذری سے کہتے تھے کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے تھے کہ ذوالنون مصری نے فرمایا: خوف خدا عمل کا نگران ہے اور امید محنتوں کی سفارشی ہے۔

ذوالنون مصری کا قول

۱۰۶۷: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر حفید نے ان کو ان کے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو ذوالنون مصری نے فرماتے ہیں۔ (اے اللہ) اطاعت شعاروں نے تیری عظمت کو پہچانا لہٰذا وہ جھک کر عاجزی کرنے لگے، اور گنہگاروں نے تیرا جود وسخا دیکھا تو طمع وامید کرنے لگے۔

یحییٰ بن معاذ کا قول

۱۰۶۸:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ الواعظ نے ان کو حسن بن علی بن سلام نے ان کو یحییٰ بن معاذ نے فرماتے ہیں اگر چہ تیری عطا کے پہلو میں میرا عمل بہت چھوٹا ہے مگر تیری امید کے پہلو میں میری آرزو تو بڑی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۱۰۶۹:...... ہمیں خبر دی احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابوعمرو عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابوبکر بن ابراہیم بن صباح نے ان کو یحییٰ بن

(۱۰۶۲)...... أخرجه السلمي في طبقات الصوفية (ص ۲۴) بنفس الإسناد.

معاذ نے فرماتے ہیں (تحقیق) میں نے اس ذات سے امید قائم کی ہے جس نے زندوں کے مابین مجھے اپنی عافیت کا لباس پہنایا ہے کہ وہ مجھے میری موت کے بعد عذاب نہ دے۔ (تحقیق) میں اس کی شفقت کی سخاوت کو پہچان چکا ہوں۔

الٰہی اگر میں اس رحمت کا مستحق اور اہل نہیں ہوں جس کی میں تیری رحمت سے امید کرتا ہوں تو (پرواہ نہیں) تو تو گنہگاروں پر اپنے فضل کی وسعت کے ساتھ سخاوت کرنے کا اہل ہے۔

اے میرے معبود اگر میں تیرے انصاف کو پہچانتا تو تیرے عذاب سے نہ ڈرتا۔ اور اگر میں تیرے فضل کو پہچانتا تو تیرے ثواب کی امید نہ رکھتا۔

اے میرے معبود اگر آپ صرف اپنی اطاعت کرنے والوں ہی کو معاف کرتے ہیں تو پھر گنہگار گھبرا کر کس کے پاس جائیں؟ اور اگر آپ اپنے تقوے والوں کو ہی صرف رحم کرتے ہیں تو پھر بغیر تقوے والے کس کے آگے فریاد کریں!

''مناجات''

آپ تو غنیوں کے غنی ہیں

۱۰۷۰:.....میں نے سنا ابو محمد بن یوسف سے انہوں نے سنا منصور بن محمد بن ابراہیم فقیہ سے انہوں نے محمد بن محمد بن عبداللہ زیدی سے فرماتے ہیں کہ بعض حکماء نے اپنی مناجات میں کہا تھا۔

اگر میرے پاس یہ خبر بھی آجائے کہ آپ میری دعا قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی میری شکایت سنیں گے تو بھی میں آپ سے دعا مانگنا نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا لعاب دہن میری زبان کو تر رکھے گا۔ کیونکہ فقیر غنی ہی کے پاس جاتا ہے۔ اور بغیر عزت والا عزت والے کے پاس جاتا ہے، کمزور طاقتور کے پاس جاتا ہے۔ آپ تو غنیوں کے غنی ہیں اور سب عزت والوں سے بڑی عزت والے ہیں، اے میرے رب۔

۱۰۷۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن محمد بن عبداللہ جرجانی واعظ نے ان کو ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابو سلیمان دارانی نے میں نے سنا وہ فرماتے تھے۔

(اے اللہ) اگر آپ مجھ سے میرے گناہ طلب کریں گے تو میں آپ سے آپ کا عفو اور درگذر طلب کروں گا۔ اور اگر آپ مجھ سے میری توبہ طلب کریں گے تو میں آپ سے آپ کی سخاوت طلب کروں گا، اور اگر آپ مجھے جہنم میں داخل کریں گے تو میں اہل جہنم کو بتاؤں گا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

۱۰۷۲:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو لبطۃ بن فرزدق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟

میں نے کہا میں فرزدق ہوں انہوں نے فرمایا، تیرے دونوں پیر چھوٹے ہیں۔ تم نے کتنی پاک دامن عورتوں کو تہمت لگائی ہے؟ بے شک رسول اللہ کا حوض ہوگا اور وہ اتنا بڑا ہوگا جتنا مقام ایلہ کے اور فلاں جگہ کے درمیان فاصلہ ہے اور وہ ان کی دنیا میں یا اس کے قریب قائم ہوگا اور حضور (اعلان فرمائیں گے) میری طرف آؤ میری طرف آؤ۔ اگر تو استطاعت رکھتا ہے تو اس سے محروم نہ ہونا۔ فرزدق کہتے ہیں کہ جب میں اٹھا

(۱۰۷۱).....اخرجه أبونعيم في الحلية (۹/۲۵۵) من طريق ذي النون عن أبي سليمان الدّراني بلفظ يارب إن طالبتني بسريرتي طالبتك بتوحيدك وإن طالبتني بذنوبي طالبتك بكرمك وإن جعلتني من اهل النار واخبرت أهل النار بحبي اياك.

(۱۰۷۲).....الفرزدق هو: أبوفراس همام بن غالب التميمي البصري له ترجمة في سير اعلام النبلاء (۴/۵۹۰) يروي عنه ابنه لبطة.

تو فرمایا تم نے کچھ بھی کیا ہے نا امید نہ ہونا۔

توحید کا کمال

۱۰۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید زاہد نے انہوں نے سنا احمد بن حسین شافعی سے بغداد میں انہوں نے سنا عثمان بن سعید فریابی سے انہوں نے سنا مسیتب بن مسلم سے انہوں نے عمیرہ بن عصمہ سے انہوں نے احمد بن صالح سے وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے تھے:

میں امید کرتا ہوں کہ توحید ایسی چیز ہے جو ماقبل کے کفر کو گرانے سے عاجز نہیں اور مابعد کے گناہوں کو مٹانے سے عاجز نہیں ہے۔

فصل

خوف اور امید فقط اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہئے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے خوف نہیں ہونا چاہئے ایسے امید بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہیں ہونی چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے، جو شخص کسی ایسے سے امید وابستہ کرے اور ایسی چیز کی امید کرے جس چیز کا وہ مالک نہیں ہے وہ جاہل ہے۔

رسول اللہ کی حضرت ابن عباس کو نصیحت

۱۰۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقفی نے ان کو ابو عبد الرحمٰن مقری نے ان کو نافع بن یزید نے اور ابن لہیعہ اور کہمس بن حسن نے اور ہمام بن یحییٰ نے ان کو قیس بن حجاج زرقی نے ان کو حنش نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ نے فرمایا:

اے لڑکے یا فرمایا تھا کہ اے بیٹے۔ کیا میں آپ کو کچھ ایسے کلمات نہ سکھلاؤں جن کے ساتھ اللہ آپ کو نفع دے گا میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کے حکم کی حفاظت کر تو اس کو اپنے آگے پائے گا۔ راحت میں تو اللہ کی پہچان رکھ اللہ تعالیٰ تجھے سختی میں پہچان رکھے گا۔ اور جب تو کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا قلم سوکھ چکا ہے ہر اس فیصلے کے ساتھ جو ہونا تھا اگر ساری مخلوق تجھے نفع پہنچانا چاہیں جس کا اللہ نے تیرے لئے فیصلہ نہ کیا ہو تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے۔ اور اگر سارے لوگ مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں کسی ایسی بات کا جس کا اللہ نے تیرے خلاف فیصلہ نہ کیا ہو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لئے یقین کے ساتھ شکر کا عمل کر۔ اور یقین جان کہ جو حالت تجھے ناپسند ہو اس پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے۔ اور بیشک مدد صبر کے ساتھ ہے۔ اور کشادگی فراخی کرب اور تکلیف کے ساتھ ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

۱۰۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو محمد بن مسلم واسعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبد اللہ

(۱۰۷۳)..... أخرجه المصنف في الأسماء والصفات (ص ۷۵، ۷۶) بنفس الإسناد.

وأخرجه أحمد (۱/۳۰۷) عن عبد الله بن يزيد عن كهمس بن الحسن عن الحجاج بن الفرافصة.

وقال الإمام أحمد وحدثنا همام بن يحيى أبو عبد الله صاحب البصري أسنده إلى ابن عباس. وقال الإمام أحمد وحدثنا ابن لهيعة ونافع بن يزيد المصريان عن قيس بن الحجاج عن حنش الصنعاني عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعاً.

بن یزید مقری نے ان کو عبداللہ بن لہیعہ نے اور نافع بن یزید نے ان کو قیس بن حجاج زرقی نے ان کو حنش نے ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ میں رسول کے پیچھے سواری پر سوار تھا آپ نے فرمایا، اے لڑکے...... اس کے بعد راوی نے اوپر والی حدیث ذکر کی ہے محمد بن مسلمہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہے مقری نے ان کو ہمس بن حسن نے اور ہمام بن یحییٰ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس تک۔ (۔ پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمران بن حصین کو نصیحت

۱۰۷۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو محمد بن علی بن حسن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن۔ نے ان کو عمران بن حصین نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ساری مخلوق سے امیدیں منقطع کر کے صرف اللہ عزوجل سے جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت خود پوری کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو امید نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ سے تعلق ختم کر کے مخلوق سے جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے سپرد کر دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مخلوق سے مستغنی ہونا

۱۰۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے میں نے اس کو انہیں کی تحریر میں پڑھا ہے جس میں خود ان کو اجازت ملی تھی۔ ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عثام نے کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا تھا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے الاؤ میں ڈالنے کے لئے اٹھایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام سامنے آئے اور کہا کہ اے ابراہیم کیا آپ کی کوئی ضرورت ہے؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ بہر حال تیری طرف میری کوئی بھی حاجت نہیں ہے۔

یعنی اس روایت میں درس ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے سوا کسی اور کے آگے ایسے خطرناک اور نازک وقت میں بھی امید نہیں رکھی اور نہ ہی اپنی حاجت جبرائیل کے آگے پیش کی اور نہ ہی ان سے کوئی مدد مانگی پھر اللہ نے ان کی خود ہی مدد فرمائی یہ تمام باتیں اس روایت سے ثابت ہوتی ہیں مگر بشرط صحت روایت۔ (مترجم)۔

(۱۰۷۵)......أخرجه الترمذي (۲۵۱۶) من طريق ليث بن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج. به.

وقال الترمذي: حسن صحيح.

(۱۰۷۶)......أخرجه ابن أبي حاتم كما في ابن كثير (۱۷۴/۸) وأبوالشيخ كما في الترغيب (۵۳۸/۲) والطبراني في الصغير (۱۶/۱) والخطيب في التاريخ (۱۹۶/۷) من طريق محمد بن علي بن الحسن بن شقيق. به.

وقال الطبراني: لم يروه عن هشام إلاّ فضيل تفرد به إبراهيم.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۰۳/۱۰) رواه الطبراني في الأوسط وفيه إبراهيم بن الأشعث صاحب الفضيل وهو ضعيف وقد ذكره ابن حبان في الثقات وقال يغرب ويخطئ ويخالف وبقية رجاله ثقات

وقال المنذري في الترغيب: إبراهيم بن الإشعث خادم الفضيل فيه كلام قريب.

(۱۰۷۷)......عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳۲۳/۴) إلى ابن جرير عن معتمر بن سليمان التيمي عن بعض أصحابه.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

۱۰۷۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوحازم نے اور ابونصر بن قتادہ نے وہ سب کہتے ہیں کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن حسن بن سماعہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو بشیر بن سلمان نے ان کو سیار ابوالحکم نے ان کو طارق نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو کوئی حاجت پیش آئے اور وہ اس کو لوگوں کے آگے پیش کرے اس کا فاقہ نہیں بند کیا جائے گا اور جو شخص اس کو اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وہ حاجت پوری فرما کر اس کو غنی کر دے یا بہت جلدی اجل کے ساتھ یا غنی عاجل کے ساتھ۔

۱۰۷۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن احمد بن حنبل سے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ بشیر ابواسماعیل کی حدیث سیار ابوالحکم سے اور طارق سے عبداللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من نزلت به فاقته. (اس کے بارے میں کچھ فرمایئے) انہوں نے فرمایا کہ وہ سیار ابوحمزہ ہے وہ سیار ابوالحکم نہیں ہے۔ سیار ابوالحکم نے طارق سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حسبنا اللہ ونعم الوکیل

۱۰۸۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے۔ میرے والد نے کہا اسے ان پر لکھوایا تھا سفیان نے یمن میں بشیر ابو اسماعیل سے ان کو ابوحمزہ نے پھر انہوں نے بعینہ وہی مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۰۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسین قاضی نے دونوں کو بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابوبکر بن عباس نے ان کو ابوالحصین نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جانے لگے تو انہوں نے کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل. ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح کہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب (کہنے والوں نے یہ کہا تھا)

ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ (آل عمران)
بے شک (مکے والے) لوگوں نے جمع کیا ہے سامان تمہارے مقابلے کو سو تم ان سے ڈرو۔ تو اور زیادہ ہوا ایمان ان کا۔
اور وہ بولے کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے۔

اس کو بخاری نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے روایت کیا ہے۔

(۱۰۷۸).....اخرجه ابو داود (۱۶۴۵) والترمذی (۲۳۲۶) من طریق بشیر بن سلیمان عن سیار بن حمزة. به.
وقال الترمذی : حسن صحیح غریب.
واخرجه ابونعیم فی الحلیة (۳۱۴/۸) من طریق ابی نعیم الفضل بن دکین به.
(۱۰۷۹ و ۱۰۸۰) ..... اخرجه احمد (۴۴۲/۱)
(۱).....یعنی احمد بن حنبل عن عبدالرزاق.
(۱۰۸۱).....اخرجه البخاری (۴۸/۶)

اولیاء اللہ کی تین صفتیں

۱۰۸۲:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا منصور بن عبداللہ سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے ہیں۔

تین صفتیں اولیاء اللہ کی صفات میں سے ہیں:

❶......ہر شئی میں اللہ پر پختہ یقین۔

❷......اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر شئی سے غنی اور بے پرواہ ہونا۔

❸......ہر شئی سے ہٹ کر صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا۔

مسلمانوں کے علم کا محور توحید باری تعالیٰ ہے

۱۰۸۳:......ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو حسن بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن محمد تیمی نے ان کو خبر دی ابومحمد اشک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے فرماتے تھے۔

(مسلمان) قوم کا علم چار چیزوں میں ہے:

❶......سب کچھ (ہر شئی کو) اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھیں۔

❷......ہر شئی کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں۔

❸......ہر شئی کو اللہ تعالیٰ سے طلب کریں۔

❹......اور ہر شئی کو اللہ کی طرف لوٹائیں۔

اللہ سے توفیق کس کو ملتی ہے

۱۰۸۴:......ہم نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو بن حمدان نے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں لکھا ہوا پایا کہ میں نے ابوعثمان سے سنا وہ فرماتے تھے۔

(اللہ کی طرف سے) توفیق عطا کیا ہوا شخص وہ ہے جو غیر اللہ سے نہ ڈرے۔ اور نہ ہی غیر اللہ سے کوئی امید رکھے بس وہ اللہ کی رضا کو اپنی خواہش نفس پر ترجیح دے۔

یعقوب نہرجوری کا قول

۱۰۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن مشکی نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین فارسی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابویعقوب نہرجوری سے وہ فرماتے ہیں:

جس شخص کا پیٹ بھرنا طعام سے تھا وہ ہمیشہ بھوکا رہا۔ اور جس کا غنی ہونا مال کے ساتھ تھا وہ ہمیشہ فقیر رہا اور جس نے اپنی حاجت مخلوق سے

(۱۰۸۴)......أخرجه السلمی فی طبقات الصوفية (ص ۱۷۲) بنفس الإسناد.

(۱۰۸۵)......أخرجه السلمی فی طبقات الصوفية (ص ۳۷۹) بنفس الإسناد

(۱)...... هذا الحديث غير واضح فی الأصل

پوری ہونے کا ارادہ کیا ہمیشہ محروم رہا۔ اور جس نے اپنے کسی بھی معاملے میں غیر اللہ سے مدد مانگی ہمیشہ بے یار و مددگار رہا۔

مترجم کہتا ہے

❶۔۔۔۔۔ جو شخص کھانے سے شکم سیر رہنا چاہتا ہے ہمیشہ بھوکا رہتا ہے۔

❷۔۔۔۔۔ جو مال کے ساتھ غنی ہونا چاہتا ہے ہمیشہ فقیر رہتا ہے۔

❸۔۔۔۔۔ جو اپنی حاجت مخلوق سے پوری کرنا چاہتا ہے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

❹۔۔۔۔۔ جو غیر اللہ سے مدد مانگتا ہے ہمیشہ بے مدد رہتا ہے۔

عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ کی بارگاہ میں امید

۱۰۸۶:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابو محمد جریری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن تستری سے سنا وہ فرماتے تھے۔

عقلمند کو چاہئے کہ وہ یوں دعا کرے۔ اے میرے معبود! میرے اس یقین کے بعد کہ میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے کرم کے میرے پاس ہمیشہ رکھنے کی امید کرتا ہوں۔ جب آپ نے مجھے پیدا کیا ہے، اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتا کہ آپ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیں گے۔ یا میرا معاملہ آپ اپنے ماسوا کے حوالے کر دیں گے۔

جامع نصیحت

۱۰۸۷:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن محمد بن سہل صیرفی نے بغداد میں ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان خیاط زاہد نے ان کو سعید بن بحر قرا نے ان کو بہدلہ بن نمیر نے وہ کہتے ہیں کہ:

میں یزید بن ہارون کی مجلس میں مقام واسط میں حدیث لکھا کرتا تھا، میرا خرچہ تھوڑا رہ گیا تھا۔ چنانچہ ایک آدمی نے جو کہ زاہدوں میں سے تھا مجھ سے کہا: آپ کے ساتھ جو پریشانی آئی ہوئی ہے اس میں آپ کس سے اس شہر میں آرزو رکھتے ہیں۔ میں نے جواب دیا یزید بن ہارون سے۔ چنانچہ وہ زاہد غصہ سے میری طرف متوجہ ہوا اور بولا اس وقت اللہ کی قسم وہ تیری حاجت میں کام نہیں آئیں گے، اور تجھے تیری امید تک نہیں پہنچائے گا۔ اور تیرا سوال تجھے نہیں دے گا۔ میں نے پوچھا کہ ایسا کیوں ہوگا وہ زاہد شخص بولا کہ اس لئے کہ میں نے بعض کتب سابقہ میں پڑھا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں تورات کے بعض دفتروں میں ہے۔ مجھے میری عزت کی قسم ہے، مجھے میرے جلال کی قسم ہے، اور میرے جود وسخا کی دوراور میرے کرم کی قسم ہے کہ میں ہر آرزو کرنے والے کی آرزو کو کاٹ دوں گا۔ مایوس کرنے کے ساتھ جو آرزو میرے ماسوا سے ہوگی۔ اور میں اس کو ذلت کا لباس پہناؤں گا جب تک وہ لوگوں میں رہے گا: اور میں ضرور اس کو اپنے دروازے سے ایک طرف کر دوں گا، اور اپنے وصل سے دور بھگا دوں گا، کیا وہ سختیوں میں میرے ماسوا سے امید کرتا ہے حالانکہ شدائد تو میرے ہاتھ میں ہیں، اور میرے ماسوا سے امید قائم کرتا ہے اور فقر و احتیاج کے ساتھ راتوں کو بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے حالانکہ وہ دروازے بند ہوتے ہیں۔ ان کی چابیاں تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ اور جب کہ مجھے پکارنے والے کے لئے میرا دروازہ کھلا ہے۔ کوئی ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اپنا دروازہ اس کے لئے نہ کھولا ہو؟ اور کون ہے وہ جس نے مجھے پکارا ہو اور میں نے اسے جواب نہ دیا ہو؟ اور کون ہے وہ جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اس کو عطا نہ

(۱۰۸۷)۔۔۔۔۔ اخرجه ابونعيم في الحلية (۱۰/۱۸۷) من طريق عبدالله بن خبيق عن سعيد بن عبدالرحمن قال كنت في مجلس يزيد بن رون ۔۔۔ الخ.

کیا ہو؟ اس نے بڑی لمبی حدیث ذکر کی۔

نابینے کو بینائی ملنے کی دعا

اسماعیل بن عقبہ کو اس دعا سے دوبارہ بینائی مل گئی

۱۰۸۸:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ابو صالح نے ان کو لیث بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن عقبہ بینا دیکھا تھا پھر کچھ عرصے بعد دیکھا تو وہ نابینا ہو چکے تھے پھر کچھ عرصے بعد دیکھا تو وہ پھر بدستور بینا تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی آنکھیں پہلے صحیح تھیں پھر میں نے دیکھا آپ نابینا ہو گئے تھے۔ پھر اب دیکھتا ہوں کہ آپ بینا ہو گئے ہیں، یہ کیوں اور کیسے ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کچھ الفاظ سکھلائے گئے ہیں میں نے وہ پڑھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ بینائی عطا کر دی وہ یہ تھے۔

یاقریب یا مجیب، یا سمیع الدعآء یالطیف لمایشآء

قید سے رہائی کی دعا جس سے اسماعیل بن امیہ کو رہائی ملی

۱۰۸۹:.....ہمیں خبر دی ابو سعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ ہمدانی نے ہمدان میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بات بتائی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو محمد بن اسحق بن راہویہ نے ان کو فضل بن یعقوب نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ جب خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت اسماعیل بن امیہ کو گرفتار کر لیا اور ان کو جیل میں قید کر دینے کا آڈر کر دیا۔ تو وہ ایک دیوار کے پاس سے گذرے جس پر انہوں نے ایک دعا لکھی ہوئی پائی تھی وہ اسی کو پڑھتے اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ ان کی رہائی ہو گئی پھر دوبارہ جب اس دیوار سے گذرے تو دیکھا کہ دیوار پر کچھ بھی لکھا ہوا نہیں ہے (یعنی یہ اللہ کی طرف سے تھا) دعا یہ تھی۔

یاولی نعمتی ویا صاحبی فی وحدتی، وعدتی فی کربتی.

اے میری نعمتوں کے مالک۔ اے میری تنہائی کے میرے ساتھی، اور میرے کرب میں میرا اثاثہ۔

مجبوری اور پریشانی کی دعا

۱۰۹۰:.....ہمیں خبر دی ابو سعید بن شبانہ نے ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندی عدل نے ان کو علی بن ابو صالح نے ان کو ابو حاتم نے ان کو محمد بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عنبسہ بن سعید سے انہوں نے فرمایا:

یکا یک ایک آدمی حرم میں بیٹھا ہوا کنکریوں سے کھیل رہا تھا اور کنکریاں پھینک رہا تھا اچانک ایک کنکری ان میں سے واپس پلٹی اور اس کے کان میں چلی گئی چنانچہ اس کے نکالنے کے لئے ہر علاج ہر حیلہ اور ہر تدبیر کر لی گئی مگر اسے نہ نکال سکے ایک دن پریشان بیٹھا تھا کہ اچانک اس نے کسی پڑھنے والے کی آواز سنی جو یہ آیت پڑھ رہا تھا:

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔ (النمل ۶۲)

کون ہے جو پریشان کی دعا قبول کرتا ہے جس وقت وہ اس کو پکارتا ہے اور پھر وہ تکلیف دور بھی کرتا ہے۔

(آواز کا سننا تھا کہ) وہ آدمی اچھل پڑا۔ اور کہنے لگا: اے میرے رب تو قبول کرنے والا ہے، اور میں تو پریشان مجبور ہوں میری تکلیف بھی

(۱۰۹۰)..... اخرجه التنوخي في الفرج بعد الشدة (۱/ ۹۸) من طريق أبي حاتم الرازي. به.

کھول دے جس میں مبتلا ہوں۔

یارب انت المجیب، وانا المضطر اکشف ضرما انا فیہ.

چنانچہ وہ کنکری کان سے خود بخود گرگئی۔

اسحٰق بن عباد کا خواب

۱۰۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو اسحٰق مزکی سے کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن احمد بن اسد زوزنی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابویعلی احمد بن موسیٰ بصری نے ان کو ان کے متعدد اصحاب نے ان کو اسحٰق بن عباد بصری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔مصیبت زدہ پریشان کی فریادرسی کیجئے (یعنی مجبور کی ضرورت پوری کیجئے) اتنے میں میں بیدار ہو گیا تو میں نے کہا: دیکھو کہیں ہمارے پڑوس میں کوئی حاجت مند ہے؟ سب نے کہا کہ ہم تو یہاں کسی حاجت مند کو نہیں جانتے لہٰذا میں دوبارہ سو گیا، پھر دوبارہ وہی خواب آیا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تم سو رہے ہو اور تم نے پریشان کی ضرورت پوری نہیں کی چنانچہ میں اٹھ گیا اور میں نے نوکر سے کہا کہ خچر پر زین کس دے۔ میں نے اپنے پاس تین سو درہم رکھے اور پھر خچر پر سوار ہو گیا اور اس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی۔حتیٰ کہ چلتے چلتے ایک مسجد تک پہنچ گیا جہاں نماز جنازہ ہو رہی تھی خچر وہاں جا کر خود بخود رک گیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔اس نے جب میرا وہاں جانا محسوس کیا تو واپس لوٹ آیا۔ میں اس کے قریب گیا۔اور میں نے اس سے پوچھا اللہ کے بندے اس وقت اور اس جگہ پر آپ کو کون سی مجبوری نکال کر لے آئی ہے؟ بولے میں ایک ضرورت مند آدمی ہوں۔ میرے پاس ایک سو درہم تھے، جو کہ میرے ہاتھ سے چلے گئے۔اور دو سو درہم مجھ پر قرض ہو گیا ہے۔ کہتے کہ میں نے درہم نکالے اور اس کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ پورے تین سو درہم ہیں انہیں آپ لیجئے۔ کہتے ہیں کہ اس نے وہ لے لئے۔ میں نے اس سے کہا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ میرا نام اسحٰق بن عباد ہے۔ اگر آپ کو کوئی مصیبت یا پریشانی آئے تو آپ میرے پاس آیئے گا میرا گھر فلاں فلاں جگہ ہے، اس نے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے، اگر ہمارے اوپر کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ہم (دولت مندوں کے پاس نہیں جاتے بلکہ) ہم گھبرا کر اس ذات کے پاس جاتے ہیں جو ذات آپ کو اس وقت اپنے گھر سے نکال کر ہمارے پاس لائی ہے۔(یعنی اپنی حاجت اللہ کے آگے پیش کرتے ہیں پھر وہ خزانہ غیب سے خود انتظام فرماتا ہے جہاں سے ہمیں گمان بھی نہیں ہوتا۔اس سارے خواب میں قدرت خداوندی کارفرما ہے اور کسی کا کوئی بھی تصرف نہیں ہے وہ مسبب الاسباب جب راضی ہو جاتا ہے تو غیب سے اسباب پیدا کر دیتا ہے، جہاں سے بندے کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اے سب کی حاجت اور ضرورتیں پوری کرنے والی ذات ہمارے تمام حوائج اپنے خزانہ غیب سے پورے فرما، آمین یارب العلمین۔(از مترجم)

آیت قرآنی نیند میں سنتے ہی آنکھوں کی پریشانی دور ہو گئی

۱۰۹۲:......میں نے سنا استاذ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی دقاق سے وہ فرماتے تھے کہ شروع شروع میں مجھے آنکھوں کی تکلیف تھی (آشوب چشم) چنانچہ درد کی وجہ سے میں طویل زمانہ تک نہیں سویا تھا ایک دن خلاف معمول مجھے اونگھ آ گئی میں نے خواب میں سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

الیس اللہ بکاف عبدہ۔(الزمر ۳۶)

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔

اچانک میں بیدار ہوا تو فی الفور درد جاتا رہا اور اس کے بعد کبھی بھی میری آنکھیں نہیں آئی۔

امام ابوبکر بن فورک کی آیت پر نظر پڑتے ہی حسن ظن قائم ہوا اور رہائی مل گئی

۱۰۹۳:......اور میں نے استاذ ابوالقاسم سے سنا کہتے تھے کہ میں نے امام ابوبکر بن فورک سے سنا کہتے تھے ایک دینی مسئلے میں جھگڑے میں مجھے بیڑیاں ڈال کر شیراز میں لایا گیا۔ علی الصبح ہم لوگ شہر کے دروازے پر پہنچے تو میرا دل بہت غمگین تھا جب دن کا اجالا ہوا تو میری نظر مسجد کے محراب پر پڑی جو کہ شہر کے دروازے پر تھی۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔ الیس اللہ بکاف عبدہ لہٰذا اسے دیکھتے ہی میرے باطن سے یہ آواز اٹھی کہ عنقریب میری پریشانی میں بھی مجھ کو کفایت کی جائے گی یعنی پریشانی دور ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان لوگوں نے مجھے باعزت طور پر رہا کر کے واپس بھیج دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کی دعا قبول کی اور اس کو چوری کی تہمت سے بری کیا

۱۰۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابومحمد سکری نے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے۔ ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے فرماتے ہیں کہ ایک عورت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آتی تھی اور اکثر و بیشتر اس شعر سے مثال دیا کرتی تھی۔

یوم الو شاح من تعاجیب ربنا

الا انه من بلدة الكفر انجاني

ہار والا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے۔ ہاں بیشک اسی نے کفر کی بستی سے مجھے نجات عطا کی ،فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہ کیسا شعر ہے، جس کی اکثر آپ مثال دیتی رہتی ہیں اس کا پس منظر کیا ہے؟

اس عورت نے جواب دیا کہ اسلام سے قبل ایک شادی میں میں دلہن کے پاس بیٹھی تھی۔ غسل کے وقت دلہن کا ہار اتار کر ان لوگوں نے رکھ دیا اور اسے غسل خانے میں بھیج دیا۔ کہیں سے چیل آئی اس نے ہار کو سرخ دیکھا تو اس پر جھپٹی اور اس کو لے گئی ان لوگوں نے مجھ پر ہار چوری کرنے کی تہمت لگا دی۔ اور لگے میرے تلاشی لینے یہاں تک کہ انہوں نے شرم گاہ تک تلاشی لی (ہار نہ ملا تو انہوں نے مجھے پریشان کیا) میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ مجھے اس تہمت سے بری کر دے۔ کہتی ہے کہ اتنے میں چیل ہار لے کر آئی اور ان لوگوں کے بیچ میں اسے پھینک دیا اور وہ سب اس کو دیکھ رہے تھے۔

بھولی ہوئی ہزار درہم سے بھری تھیلی اللہ سے دعا کرنے سے مل گئی

۱۰۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام بن حسان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ خالد ربعی نے کہا۔ میں مسجد میں داخل ہوا میرے پاس ایک تھیلی تھی اس میں ایک ہزار درھم تھے میں نے اسے ستون کے چوڑے حصے پر رکھ دیا اور نماز پڑھنے میں لگ گیا پھر اسے بھول کر مسجد سے میں چلا گیا یا پھر وہ تھیلی سال کے آخر تک یاد نہ آئی، تقدیر نے فیصلہ کیا کہ میں نے (ایک سال کے بعد دوبارہ) اسی ستون کے پاس نماز پڑھی لہٰذا مجھے اب وہ تھیلی یاد آ گئی لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس مجھے دے دے چنانچہ میں نے دیکھا ایک بوڑھی عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے اور پوچھتی ہے اللہ کے بندے یہ میں کیا سن رہی ہوں جو آپ کہہ رہے تھے؟ میں نے کہا کہ میں اس ستون کے پاس اس سال کے شروع میں ایک تھیلی بھول گیا تھا اب تو سال بھی

(۱۰۹۴)......أخرجه البخاري (۱/۵۳۳ فتح) من طريق أبي أسامة عن هشام. به

گذر گیا ہے چنانچہ اس عورت نے مجھے وہ تھیلی اسی طرح بند حالت میں لا کر دے دی۔

مجاہد کا دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا اور گھوڑے سمیت مفرور غلام کا واپس آ جانا

۱۰۹۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو عوف بزوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو طلحہ بن عبید اللہ بن کریز خزاعی نے کہ ایک آدمی تھا۔ مجاہدین میں اپنے دوستوں کے ساتھ اور اس کا غلام گھوڑے کو لے کر فرار ہو گیا، جب اس کے ساتھیوں نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو اس مجاہد نے دو رکعت نماز ادا کی پھر دعا کی:

اللھم تریٰ مکانی و ارتحال اصحابی، اللھم انی اقسم علیک لما رددت غلامی و فرسی

اے اللہ تو میری مجبوری اور بے کسی کا حال دیکھ رہا ہے اور میرے احباب کے کوچ کرنے کو بھی تو دیکھ رہا ہے اے اللہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میرا غلام بھی اور میرا گھوڑا بھی واپس کر دے۔

تو دیکھتا ہے کہ غلام گھوڑے کی لگام پکڑے حاضر کھڑا ہے۔ یا رسی پکڑے کھڑا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو بکر بن ابو الدنیا کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے۔ ''مجابی الدعوۃ''۔

میں نے وہ سنی ہے۔ جو شخص اس موضوع پر مزید معلومات کا اضافہ کرنا چاہے تو اس میں انہوں نے اس بارے میں جو کچھ نقل کیا ہے وہ اس کو ملاحظہ کرے۔

طاؤس یمانی کی نصیحت

۱۰۹۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن خنیس مکی نے ان کو ابن جریج نے فرماتے ہیں کہ مجھ سے عطاء نے کہا کہ میرے پاس طاؤس یمانی آئے، اور میرے پاس کچھ منتخب (نصائح پر مشتمل) کلام لے کر آئے اور مجھ سے کہنے لگے:

اے عطاء! اپنے آپ کو اس بات سے بچانا کہ تو اپنی حاجت اس ہستی سے مانگے جو تیرے آگے اپنا دروازہ بند کر دے اور دروازے پر روکنے والے چوکیدار کھڑے کر دے، تو اس کے دروازہ کو لازم پکڑ جس کا دروازہ تیرے لئے قیامت تک کھلا ہوا ہے۔ وہ جس نے تجھے مانگنے کا حکم کر رکھا ہے۔ وہ جس نے تیرے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تیری درخواست قبول کرے گا۔

اللہ کا قرب اس سے مانگنے میں اور بندوں کا قرب ان سے نہ مانگنے میں ہے

۱۰۹۸:.....میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو بکر رازی سے کہتے تھے میں نے سنا ابو عمرو بیکندی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن حامد سے وہ کہتے کہ میں نے ابو بکر وراق سے کہا مجھے کوئی ایسی چیز سکھلایئے جو مجھے لوگوں کے قریب کر دے انہوں نے فرمایا کہ جو چیز آپ کو اللہ کے قریب کر دے، وہ ہے اللہ سے سوال کرنا اور مانگنا اور جو چیز آپ کو لوگوں کے قریب کر دے وہ ہے لوگوں سے سوال نہ کرنا نہ مانگنا۔

(۱۰۹۶).....أخرجه ابن أبي الدنیا فی (مجابو الدعوة) من طریق روح بن عبادة. به.

(۱۰۹۷).....أخرجه أبو نعیم فی الحلیة (۸/۱۴۱) من طریق وھیب بن الورد عن عطاء.

(۱۰۹۸).....أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۲۲۴) عن أبی بکر محمد عبد اللہ الرازی عن أبی عمرو البیکندی. به.

اللہ تعالیٰ نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے

۱۰۹۹:.....ہمیں خبردی ابونصر بن قتادہ نے ان کوابوعمرو بن نجید نے ان کوابومسلم نے ان کوابوعاصم نے ان کوابوملیح فارسی نے ان کوابوصالح خوزی نے کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
جوشخص اللہ سے نہ مانگے وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

۱۱۰۰:.....میں نے سنا استاذ ابوالقاسم بن حبیب مفسر سے فرماتے تھے کہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

واللہ یغضب ان ترکت سوالہ'

وبنی ادم حین یسئل یغضب

اللہ تعالیٰ سے اگر مانگنا آپ چھوڑ دیں تو وہ ناراض ہوجاتا ہے اور بندوں سے اگر مانگا جائے تو وہ ناراض ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

۱۱۰۱:.....ہمیں خبردی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز نے ان کوابوعمر بن مطر نے ان کوحسن بن سفیان نے اوراحمد بن داؤد سمنانی نے دونوں کوہشام بن عمار نے ان کووزیر بن صبیح نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ام درداء سے ان کوحضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

کل یوم ھو فی شأن۔(الرحمٰن ۲۹) فرمایا

ومن شانہ ان یغفر ذنبا ویفرج کربا ویرفع قوما ویضع اخرین.

کہ اس کی شان اور حالت یہ ہے کہ وہ گناہ معاف کرتا ہے۔رنج اور تکلیف دور کرتا ہے۔کچھ لوگوں کواونچا کرتا ہے۔
اور کچھ لوگوں کو نیچا کرتا ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

۱۱۰۲:..... ہمیں خبردی ابونصر بن قتادہ نے ان کوابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبردی ہے جعفر بن محمد بن حسن بن مستفاض نے ان کو

(۱۰۹۹)....أخرجه أحمد (۲/۴۴۲) عن مروان الفزاری عن صبیح أبو الملیح الفارسی. به.

وأخرجه الترمذی (۳۳۷۳) وابن ماجة (۳۸۲۷) من طریق أبو الملیح المدنی. به.

وقال الترمذی: لانعرفه إلا من هذا الوجه.

وأبوالملیح اسمه صبیح سمعت محمداً یقوله وقال: یقال له الفارسی.

وقال الحافظ فی التقریب: أبو الملیح الفارسی المدنی الخراط اسمه صبیح وقیل حمید ثقه.

(۱۱۰۱)....عزاه السیوطی فی الدر (۶/۱۴۳) إلی الحسن بن سفیان فی مسنده والبزار وابن جریر والطبرانی وأبوالشیخ فی العظمة وابن مردویه والمصنف.

قلت: الحدیث أخرجه ابن ماجة (۲۰۲) عن هشام بن عمار. به وقال البوصیری فی الزوائد إسناده حسن.

وأخرجه البزار (۳/۷۳ کشف الأستار) من طریق یونس بن میسرة بن حلبس. به.

(۱۱۰۲)..... علقه البخاری (۸/۶۲۰ فتح)

ابراہیم بن ہشام نے ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: کــل یــوم هــو فــي شــأن ۔ کہ ہر دن وہ ایک خاص حالت میں ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے، رنج وغم دور کرتا ہے پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے کچھ لوگوں کو رفعت عطا کرتا ہے کچھ لوگوں کو پستی وذلت سے دوچار کرتا ہے۔

عبید اللہ بن عمیر کا قول

۱۱۰۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ ان کو عمر بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے وہ ذکر کرتے تھے عبید بن عمیر سے انہوں نے کہا کہ کل یوم هو في شان اس کی شان اور حال یہ ہے کہ قیدی کو چھڑا دے، داعی کی دعا قبول کرے، بیمار کو شفا عطا کرے، سائل اور مانگنے والے کو عطا کرے۔

ربیع بن سلیمان کا قول

۱۱۰۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ فرماتے ہیں۔

صبر جميل ماأسرع الفرجا

من صدق الله في الامور نجا

صبر جمیل کس قدر جلدی فراخی دیتا ہے۔ جو اللہ سے تمام امور میں سچ بولتا ہے نجات پا جاتا ہے۔

من خشي الله لم ينله اذى

من رجا الله كان حيث رجا

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو ایذاء، اور تکلیف نہیں پہنچتی۔ جو شخص اللہ سے امید کرتا اسی مقام پر ہوتا ہے جس کی وہ توقع کرتا ہے۔

دوسرا حصہ

جب امید اللہ تعالیٰ سے وابستہ کی ہے تو چھوٹی بڑی ضرورت بھی اسی سے مانگنی چاہئے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت انسان اپنی اللہ تعالیٰ سے امید وابستہ کرے تو پھر اس کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت اسی سے مانگے خواہ بڑی ہو یا چھوٹی ہو اس لئے کہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے سوا حاجتیں پوری کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ادعوني استجب لكم۔ (المؤمن ۶۰) الآیۃ

مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ مجھے پکارنے سے اکڑتے ہیں جلدی داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

۱۱۰۵:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے

(۱۱۰۳)　عزاه السيوطي في الدر (۶/۱۴۳) إلى سعيد بن منصور وابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر والمصنف عن عبيد بن عمير.

أخرجه ابن جرير (۲۷/۷۸) من طريق منصور عن مجاهد. به و (۲۷/۷۹) من طريق معمر عن الأعمش. به

(۱۱۰۴)　قال السيوطي في الأرج في الفرج (ص ۵۳) بتحقيقي: قاله الربيع بن سليمان المرادي صاحب الإمام الشافعي أورده له الحافظ زكي الدين المنذري ورواه ابن عساكر في تاريخه عن الربيع عن الشافعي.

ان کوشعبہ نے منصور سے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور مندرجہ الفاظ انہیں کے ہیں۔ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو اعمش نے ان کو حضرت ذر نے ان کو یسیع حضرمی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الدعآء هو العبادة

کہ دعا ہی عبادت ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وقال ربكم ادعونى استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتى سيدخلون جهنم داخرين.

ارشاد فرمایا کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا جو لوگ ہماری عبادت سے اتراتے ہیں عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر۔

یعنی مذکورہ بالا آیات میں دعا اور پکار کا حکم ہے اس کے بعد عبادت سے اکڑنے پر وعید ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ دعا اور پکار عبادت ہے اور عبادت سے اکڑنا جہنم کا ذریعہ ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دعا و پکار سے اکڑنا جہنم کا ذریعہ ہے۔(از مترجم)

۱۱۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن جعفر بن ابوطالب نے ان کو ابوداؤد سلیمان بن داؤد طیالسی نے ان کو ابوالعوام عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو سعید بن ابوالحسن نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ليس شئى اكرم على الله من الدعآء.

اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۱۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبدالرحیم بن مطرف نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے فرماتے ہیں۔

افضل الدعاء الالحاح على الله و التضرع اليه.

افضل دعا اللہ کی بارگاہ میں الحاح و اصرار کرنا اور اس کی طرف عاجزی و زاری کرنا ہے اسی طرح اس کو اوزاعی کے قول سے روایت کیا ہے اور وہ صحیح ہے۔

(۱۱۰۵)...... أخرجه الترمذی (۳۲۴۷) من طريق عبدالرحمن بن مهدی. به.

وقال الترمذی حسن صحيح.

وأخرجه أبوداود (۱۴۷۹) والترمذی (۲۹۶۹) و (۳۳۷۲) وابن ماجة (۳۸۲۸) من طريق ذر به.

تنبيه : في ابن ماجة وأبي داود (ذر بن عبدالله) بدلاً من (ذر بن عبدالله) وعند ابن ماجة (سبيع الكندی) بدلاً من (يسيع)

(۱۱۰۶)......أخرجه الترمذی (۳۳۷۰) وابن ماجة (۳۸۲۹) من طريق أبي داود الطيالسی. به.

وقال الترمذی:

حسن غريب لانعرفه إلا مرفوعاً الا من حديث عمران القطان وعمران القطان هو ابن داود ويكنى أبا العوام

(۱۱۰۷)...... أخرجه العقيلی (۳/۳۵۲) من طريق سنيد بن داود.

(۱۱۰۸)......أخرجه العقيلی (۳/۳۵۲) من طريق كثير بن عبيد الحذاء. به.

دعا میں عاجزی کے ساتھ اصرار کرنا

۱۱۰۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن یحییٰ نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ یحب الملحین فی الدعآء.

اللہ تعالیٰ دعاء میں الحاح واصرار کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

اسی طرح کہا کہ ہمیں اوزاعی نے حدیث بیان کی، لیکن یہ درست نہیں ہے۔

۱۱۰۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے ان کو بقیہ نے ان کو یوسف بن سفر نے ان کو اوزاعی نے.....اس کے بعد انہوں نے درج بالا حدیث ذکر کی ہے۔

یعقوب کہتے ہیں کہ یوسف بیروتی کی حدیث نہ لکھی جائے مگر صرف معرفت اور پہچان کے لئے۔ یعنی اس کی حالت کو پہچاننے کے لئے۔اور روایت میں اس کے ضعف کو جانچنے کے لئے۔

مؤمن کی مثال خطرے میں گھر کر اللہ کو پکارنے والے کی ہے

۱۱۱۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کارزی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو امام احمد بن حنبل نے ان کو عبدالصمد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ:

میں نے مؤمن کے لئے کوئی تمثیل نہیں پائی مگر اس آدمی کی مثال ہے جو دریا میں کسی لکڑی پر بیٹھے ہوئے اور پکار رہا ہو یارب یارب۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دے۔

دنیا سے چھٹکارے کا راستہ دعا ہے

۱۱۱۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر بن اسحاق فقیہ ضبعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں خواب میں دکھلا دیا گیا جیسے کہ میں ایک مکان میں ہوں اس میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہیں۔اور ان کے پاس لوگ جمع کہ ان سے مسائل پوچھ رہے ہیں، اتنے میں حضرت عمر مجھے اشارہ کرتے ہیں کہ تم جواب دو لہٰذا میں برابر سوالوں کا جواب دیتا رہا جو مجھ سے کئے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے فرماتے رہے کہ صحیح ہے صحیح ہے۔ جاری رکھ جاری رکھ، جب سب لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین، دنیا سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ یا دنیا سے چھٹکارا کیسے ممکن ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگلی کے اشارے سے مجھے یہ کہا کہ، وہ دعا ہے (یعنی چھٹکارے کا راستہ دعا ہے) میں نے یہی سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے اپنے آپ کو یوں سمیٹ لیا جیسے عاجزی کے ساتھ رکوع کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دعا۔ میں نے ان کے سامنے پھر یہی سوال دھرایا تو انہوں نے اپنے آپ کو یوں جمع کر لیا اور سکیڑ لیا جیسے کہ وہ عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دعا۔

(۱۱۰۹).....أخرجه العقيلي (۴/۴۵۲) من طريق عيسى بن المنذر عن بقية.

وقال العقيلي : يوسف بن السفر يحدث بمناكير وروى عن البخارى قوله :

يوسف بن السفر أبو الفيض كاتب الأوزاعي منكر الحديث

(۱۱۱۰).....أخرجه أحمد في الزهد (ص ۲۷۳ / دار الفكر الجامعي) عن عبدالصمد. به.

۱۱۱۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو جعفر بن محمد بن مستقاض فریابی نے ان کو عبید اللہ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی معتمر بن سلیمان نے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو عثمان نے ان کو سلیمان نے وہ فرماتے ہیں کہ:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا: تو فرمایا اے آدم! ایک چیز میرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے لئے ہے۔ اور ایک چیز میرے اور تیرے درمیان ہے۔ (یعنی کچھ میرے لئے اور کچھ تیرے لئے)۔

بہرحال وہ چیز جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تم میری عبادت کرنا اور میرے ساتھ تم کسی کو شریک نہ کرنا۔

وہ چیز جو تیرے لئے ہے، وہ یہ ہے کہ تو جو بھی جتنا بھی عمل کرے گا میں اس کی تجھے جزا دوں گا۔ اور یہ کہ میں بخش دوں گا۔ بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔ اور وہ چیز جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تیری طرف سے سوال ہونا چاہئے اور دعا ہونی چاہئے، اور میری طرف سے قبولیت ہوگی عطا کرنا ہوگا۔ (یہ روایت موقوف ہے۔ رسول اللہ تک نہیں پہنچتی)۔

۱۱۱۳:......اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے زائدہ بن ابورقاد نے زیاد نمیری سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے بیان فرماتے ہیں۔

اور اس کو روایت کیا ہے صالح مری نے حسن سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس روایت میں آپ نے یہ اضافہ فرمایا ہے۔

اور ایک چیز ان میں سے ہے، جو تیرے درمیان ہے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

بہرحال وہ چیز جو تیرے درمیان اور میرے بندوں کے درمیان ہے (وہ یہ ہے کہ) تم ان کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنی ذات کے لئے پسند کرو گے۔

۱۱۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سریج بن نعمان نے اور سعید بن سلیمان نے دونوں فرماتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابوعقیل نے ان کو یعقوب بن سلمہ نے ان کو ان کے باپ نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنہ ظاہر ہو جائے (یا فتنہ غالب آجائے) جس سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا سوائے اللہ عزوجل کے فضل کے یا دعا اور پکار ہو، ڈوبنے والے کی پکار کی طرح۔

اور سعید کی ایک روایت میں ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعقیل نے ان کو یعقوب بن سلمہ نے جو کہ بنولیث سے ہیں۔ اور ہم نے روایت کی ہے حضرت حذیفہ سے انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاتي علیکم زمان لا ینجو فیه الا من دعا دعآء الغوقیٰ.

تمہارے اوپر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نجات نہیں پائے گا مگر جو شخص دعا مانگے گا جیسے ڈوبنے والا عاجزی اور زاری سے دعا کرتا ہے۔

(۱۱۱۲)......أخرجه المصنف بنفس الإسناد في الأسماء والصفات (ص ۲۰۵)

وأخرجه مرفوعاً (ص ۲۰۵) من طریق محمد بن المتوکل عن المعتمر. به.

(۱۱۱۳)......زائدة بن أبي الرقاد الباهلي البصري منکر الحدیث کما في التقریب.

(۱۱۱۴)......أخرجه الأصبهاني في الترغیب (۱۲۳۲) من طریق یحیی بن المتوکل عن عقیل. به.

۱۱۱۵:.....ہمیں خبر دی ہے محمد موملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو ہمام نے ان کو حضرت حذیفہ نے وہ فرماتے ہیں البتہ ضرور آئے گا تمہارے اوپر ایک زمانہ جس میں کوئی بھی نجات نہیں پائے گا جو بھی نجات پائے گا مگر جو شخص دعا مانگے گا جیسے ڈوبنے والا دعا مانگتا ہے۔

۱۱۱۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان سختیانیؒ نے دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی قطن بن نسیر نے ان کو جعفر نے وہی ابن سلیمان ہیں ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یسأل احدکم ربه حاجته کلها حتی لیسأل شسع نعله اذا نقطع.

تم میں سے ہر بندہ اپنی ہر حاجت اپنے رب سے مانگے یہاں تک کہ اپنے جوتے کا تسمہ بھی جب وہ ٹوٹ جائے۔

قطن بن نسیر نے اس کو مسند میں بیان کیا ہے اور دیگر نے اس کو مرسل بیان کیا ہے۔

۱۱۱۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بغوی نے ان کو قواریری نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل پھر ایک آدمی نے قواریری سے کہا کہ ایک شیخ یہ حدیث جعفر سے بیان کرتے ہیں اور ثابت پھر حضرت انس سے۔ قواریری نے کہا کہ یہ باطل ہے۔ (یعنی غلط ہے۔)

جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگنا چاہیے

۱۱۱۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو ابوہمام نے ان کو معارک ابوعباد نے ان کو ان کے دادا ابوسعید نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو بھی حاجت تمہیں پیش آئے اللہ سے مانگا کرو یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ بھی بے شک اس کو بھی اگر وہ آسان نہ کرے وہ بھی آسان نہیں ہوسکتا (یعنی اگر وہ مہیا نہ کرے تو وہ بھی مہیا نہیں ہوسکتا)۔

(۱۱۱۰).....أخرجه الترمذی (۳۶۸۲ تحفة الأحوذی) عن أبی داود سلیمان بن الأشعث عن قطن بن نسیر. به.

و (۳۶۸۳ تحفة الأحوذی) عن صالح بن عبدالله عن جعفر عن ثابت مرسلاً وقال الترمذی وهذا اصح من حدیث قطن عن جعفر بن سلیمان وفی تحفة الأشراف (۱/۱۰۷) رواه محمد بن عبدالله الحضرمی و أبو القاسم البغوی و أبویعلی الموصلی عن قطن بن نسیر عن جعفر عن ثابت عن أنس.

ورواه البزار عن سلیمان بن عبیدالله الغیلانی عن سیار بن حاتم عن جعفر عن ثابت عن أنس عن النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال البزار. لم یروه عن ثابت سوی جعفر.

تنبیه:. هذا الحدیث من الأحادیث الساقطة من النسخة المطبوعة بتحقیق الشیخ شاکر. رحمه الله. وغیره من الحدیث رقم (۳۶۷۵ إلی ۳۶۸۳) بتحفة الأحوذی مع العلم ان مجموع الأحادیث الساقطة من التحفة ونسخة شاکر ۶۸ حدیثاً

(۱۱۱۷) أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۶۷۲۰)

تنبیه:. عند ابن عدی عن ثابت عن أنس عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو خطأ والصحیح.

ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم وانظر التهذیب فی ترجمة قطن

(۱۱۱۸).....رواه أبویعلی کما فی مجمع الزوائد (۱۰) موقوفاً علی عائشة وقال الهیثمی رجاله رجال الصحیح غیر محمد بن عبیدالله المنادی وهو ثقة.

اس کی اسناد قوی ہے۔اور اس سے جو زیادہ قوی ہے وہ پہلے گذر چکی ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو مروی ہے وہ بھی موقوف ہے۔

۱۱۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو سعید بن یزید نے ان کو سلیمان بن ابو مطر نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ فرماتی ہیں:

اللہ تعالیٰ سے ہر شئی میں آسانی کرنے کی دعا کرو یہاں تک کہ جوتے کے تسمہ کے بارے میں بھی کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو میسر نہ کرے تو وہ بھی میسر نہیں ہو سکتا۔

۱۱۲۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عتاب عبدی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے ان کو قریش بن انس نے ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

سلوا اللّٰہ حوائجکم حتی الملح

اپنے تمام حوائج اللہ سے مانگو یہاں تک کہ نمک بھی۔

راوی اس حدیث کو اسی طرح مرسل لائے ہیں۔

۱۱۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے بطور املاء کے ان کو ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم رازی نے ان کو حرملہ بن یحییٰ تجیبی نے ان کو عبداللہ بن وہب قصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے پورے زمانے یعنی پوری زندگی کے لئے اللہ سے خیر طلب کیا کرو، اور اللہ کی رحمت کی خوشبو کے مہکنے کی انتظار میں رہا کرو بیشک اللہ کی رحمت کی خوشبوئیں ہیں اللہ جسے چاہتا ہے ان کو اپنے بندوں تک پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے عیبوں پر پردہ ڈالے اور تمہیں تمہالے خطرات سے محفوظ کرے۔

۱۱۲۲:.....ہمیں خبر دی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو موسیٰ بن عباس نے ان کو محمد بن جنید نے ان کو عمرو بن ربیع نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس نے یہ کہ صفوان بن سلیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔ پھر اس نے مذکورہ بالا حدیث ذکر فرمائی ہے مگر کلہ کا لفظ نہیں کہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر مانگنا

۱۱۲۳:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن بکیر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو اشجع کے ایک جوان نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أطلبوا الخیر دھر کم کلہ

(۱۱۲۰)..... عزاہ السیوطی فی الفتح الکبیر إلی المصنف فقط.

(۱۱۲۱)..... عزہ السیوطی فی جمع الجوامع (۳۳۹۵) إلی الحکیم الترمذی و ابن أبی الدنیا فی الفرج بعد الشدۃ و المصنف و أبونعیم فی الحلیۃ

(۱۱۲۳)..... عزاہ السیوطی فی جمع الجوامع (۳۳۹۵) إلی المصنف و ابن عساکر فی تاریخ دمشق ا ھ. وعیسی بن موسی ضعیف کما فی الجرح و التعدیل (۲/۲۸۵)

اپنی ساری زندگی میں خیر مانگا کرو۔

راوی نے اس کو اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔ یہ الفاظ محفوظ ہیں جب کہ پہلے الفاظ غیر محفوظ ہیں۔

۱۱۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو قاسم بن لیث اسعنی نے ان کو بشر بن معاذ نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو اسحٰق ہمدانی نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سلوا اللّٰه من فضله فان اللّٰه يحب ان يسأل من فضله و افضل العبادة انتظار الفرج.

اللہ سے اس کا فضل طلب کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کا فضل مانگا جائے اور افضل عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

دعا کے بارے میں چند اہم امور کا ذکر جن کی معرفت ضروری ہے

دعا کا مفہوم و مطلب

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا کہتے ہیں کسی شخص کا یوں کہنا یا اللّٰہ. یا رحمن. یا رحیم یا اس کے مُشابہ کچھ اور الفاظ یعنی یوں کہنا اے اللہ! اے رحمٰن۔ اے رحیم وغیرہ۔ اور یہ بھی نداء ہے یعنی یہ پکار ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱)...... **کھیعص ذکر رحمة ربک عبده زکریا، اذ نادی ربه نداء خفیاً** (مریم ۱۔۲)

ذکر کرنا تیرے رب کی رحمت کا، اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) جب اس نے اپنے رب کو پکارا آہستہ پکار۔

(۲)...... **وزکریا اذ نادی ربه رب لاتذرنی فرداً** (الانبیآء ۸۹)

اور حضرت زکریا علیہ السلام نے جس وقت ندا کی (پکار لگائی) اپنے رب کو اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔

(۳)...... **ھنالک دعا زکریا ربه قال رب** (آل عمران ۳۸)

اسی جگہ دعا کی (پکارا) زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو عرض کیا اے میرے رب، رب سے مراد ہے یا ربی اے میرے رب۔

پہلی دو آیات میں نادی فرمایا جو کہ نداء سے بنا ہے نداء پکار کو کہتے ہیں کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکار کر اولاد کی دعا مانگ رہے تھے۔ تیسری آیت میں لفظ دعا استعمال فرمایا جو کہ دعا سے بنا ہے۔ اس میں اسی نداء کو دعا کے ساتھ تعبیر فرمایا۔ قرآن مجید کے اس اسلوب سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ دعاء نداء ہے اور نداء دعا ہے۔ دعا پکار ہے اور پکار دعا ہے۔ دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ ہاں اس کے کئی ارکان ہیں۔

❶...... **پہلا رکن:**...... یہ ہے کہ مرغوب فیہ شئی، یعنی مطلوبہ شے ایسی ہو جو سائل کے معیار کے مطابق اور اس کی اپنی حیثیت کے مطابق ہو جس کا وہ سوال کرے، اس کی مزید تشریح یہ ہے کہ کسی کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو یہ دیکھادے کہ وہ مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔

❷......اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور یہ کہے کہ:

(۱۱۲۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۶۶۵/۲) وقال ابن عدى :

وهذا الحديث لاأعلم يرويه بهذا الإسناد غير حماد بن واقد عن إسرائيل عن أبي إسحاق.

رب ارنی انظر الیک (الاعراف ۱۴۳)

اے ہمارے رب مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

......اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے یہ کہے

ربنا انزل علینا مائدة من السماء (المائدہ ۱۱۴)

اے ہمارے رب اتار تو ہمارے اوپر دستر خوان آسمان سے۔

......اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ یہ دعا کرے اے اللہ میرے اوپر فرشتہ نازل فرما تا کہ میں اس سے آسمان کی چیزیں دریافت کیا کروں، یا کوئی یہ دعا کرے کہ میرے مرنے والے ماں باپ کو زندہ کر دے، (یا اولاد یا عزیز اقارب مرنے والوں کو واپس لوٹا دے) اس طرح کی دعائیں کرنا ناجائز ہے۔ (کیونکہ یہ عادت کے خلاف ہے اور سنۃ اللہ جاریہ کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے خلاف نہیں کرتے:

فلن تجد لسنة الله تحويلاً.

اللہ اپنی سنت کو نہیں بدلتے اور خلاف عادت سوائے کسی اہم وجہ کے نہیں کرتے۔

اس لئے کہ نقض عادت کرنا، عادت کو توڑنا، اور خلاف عادت کوئی کام کرنا، جب ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف اور صرف اسی ہستی کی تائید کے لئے ہوتا ہے جو اس کے دین کی داعی ہے یعنی صرف نبی اور رسول کی تائید کے لئے ہوتا ہے (جیسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے لئے اور ان کے تائید کے کئی مواقع پر خلاف، عادت کیا جیسے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا پہاڑ سے ظہور، موسیٰ علیہ السلام کے عصا، ید بیضاء، اور پتھر سے چشمے پھوٹنا، وغیرہ وغیرہ انبیاء کے معجزات واضح ہیں) خلاف عادت محض لوگوں کی خواہشات اور ان کی آرزوئیں پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نہیں کرتا۔ الا یہ کہ سائل اور دعا کرنے والا نبی ہو تو پھر اس کی دونوں باتوں کو جمع کر لیتا ہے اس کی اجابت کو بھی اس کی آرزو کو بھی اور اس کی تائید کو بھی جس کے ذریعے وہ اپنی دعوت کو سچا بتلا سکے لیکن وہ اگر ایسی دعا کرے جیسے نوح علیہ السلام نے کی اور فرمایا:

رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً (نوح ۲۶)

اے میرے رب دھرتی پر کسی کافر کو بسنے والا نہ چھوڑ۔ (بلکہ سب کو ہلاک کر دے)

(تو یہ) جائز ہے، (اس طرح کی بددعا کرنے پر) اللہ کے بعض دشمنوں نے (اللہ کے بندوں کو مجبور کیا ہوتا ہے، اور اسی طرح اگر انسان کو ایسی ضرورت پیش آ جائے مثلاً بھوک یا شدید سردی، وغیرہ یا پیاس وغیرہ میں۔

تو اس طرح کی دعا کی اس کو اجازت ہے مگر دائرہ شریعت میں رہ کر۔ یا کوئی انسان نابینا ہو گیا ہے، اور اس کو چلانے والا کوئی نہیں ہے وہ شخص دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ تکلیف مطلقاً دور کر دے تو یہ جائز ہوگا اگر چہ اس کی قبولیت میں خلاف عادت ہو۔

اور کبھی ایسا انعام بندے کے ساتھ اللہ کی طرف سے بغیر اس کے سوال اور دعا کے اس کے محض توکل علی اللہ اور اس کی قوت ایمانی کی جزاء کے طور پر بھی ہوتا ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ دعا کے بعض ارکان یہ بھی ہے

دوسرا رکن:...... یہ ہے کہ سائل کے سوال سے سوال کرنے والے پر حرج نہ ہو۔

تیسرا رکن:...... سوال کرنے میں سائل کی غرض صحیح ہو۔

چوتھا رکن:...... یہ ہے کہ دعا کے وقت اللہ عزوجل کے ساتھ گمان اچھا رکھے لہٰذا دعا کرنے والے کے دل میں عدم قبولیت سے قبولیت کا

گمان غالب ہو بلکہ اغلب ہو۔

پانچواں رکن:...... یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسماء اللہ الحسنیٰ کے ساتھ یعنی اللہ کے پیارے ناموں کے ساتھ اور اس کی عظیم تر صفات کے ساتھ پکارے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

وللّٰہ الاسمآء الحسنیٰ فادعوہ بہا (اعراف ۸۰)

اللہ تعالیٰ کے خوبصورت نام ہیں لہٰذا اس کو انہیں ناموں سے پکارو۔

(دوسری زبانوں کے ناموں اور جاہلوں کی طرف سے اللہ کے خود ساختہ ناموں کے ساتھ دعا نہ کرے)۔

چھٹا رکن:...... یہ کہ کوشش اور جدوجہد کے ساتھ اللہ سے دعا اور درخواست کرے تو تحریر و تالیف شدہ الفاظ لے کر نہ چلا دے اور نہ پڑھ دے حالانکہ وہ بذات خود ان الفاظ کے حقائق سے بے خبر ہو۔

ساتواں رکن:...... یہ کہ دعا کرتے کرتے اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو نہ چھوڑ بیٹھے تاکہ جس فرض کا وقت ہو وہ فوت نہ ہو جائے۔

آٹھواں رکن:...... یہ ہے کہ اس کی دعا فی الحقیقت سوال ہو (مانگنا طلب کرنا) اللہ کو آزمانا نہ ہو۔

نواں رکن:...... یہ کہ دعا مانگنے والا اپنی زبان اور الفاظ کی حفاظت کرے اور اصلاح کرے اپنے رب کو ایسے الفاظ کے ساتھ مخاطب نہ کرے جن کے ساتھ اگر اپنے ہم جنس اور ہم پلہ اور اپنے ساتھی کو مخاطب کرے تو اس کو بے ادبی اور بدتمیزی یا کم عقلی و بے وقوفی سمجھی جائے۔

دسواں رکن:...... یہ کہ اس طرح دعا نہ کرے کہ تنگ دل ہو کر جلدی کرنے والا۔ دل میں یہ خیال رکھنے والا کہ اگر فی الوقت قبولیت ہو گئی اس کی مرضی کے مطابق تو ٹھیک ورنہ مایوس ہو جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے (ایسا نہ کرے) بلکہ دعا کرے خوب عبادت کرنے والا، خوب عاجزی کرنے والا دل میں یہ خیال کرے کہ ہمیشہ دعا اور عاجزی کرتا رہے گا یہاں تک کہ دعا قبول ہو جائے اور جب بھی اللہ کے ہاں قبولیت میں تاخیر ہو یہ دعا کے تسلسل میں اضافہ کر دے۔

گیارھواں رکن:...... یہ کہ جب سائل کی حاجت عظیم ہو بہت بڑی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی اس کو خاص طور پر بڑا سمجھتے ہوئے اس کا سوال نہ کرے بلکہ چھوٹی بڑی حاجت کے لئے ایک جیسا سوال کرے (کیونکہ حاجت کا چھوٹا بڑا ہونا صرف بندے کی اپنی حیثیت کے اعتبار سے ہے اللہ کے آگے کوئی حاجت چھوٹی بڑی نہیں ہے) بلکہ حاجت کی قبولیت میں اللہ کا احسان عظیم سمجھے۔ (یہ تو دعا کے ارکان تھے آگے دعا کے آداب بھی ملاحظہ فرمائیے۔) مترجم۔

آداب دعا

دعا کے آداب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... دعا سے قبل توبہ ضرور کر لے۔

(۲)...... یہ کہ دعا کرنے میں سچی طلب اور الحاح واصرار ہو۔

(۳)...... یہ کہ آرام سکون راحت میں بھی دعا کی حفاظت کرے صرف سخت حالت اور ابتلاء اور مصیبت کے ساتھ خاص نہ کرے۔

(۴)...... یہ کہ جب اللہ سے سوال کرے تو پکے ارادے اور عزم کے ساتھ کرے۔

(۵)...... یہ کہ دعا کے الفاظ تین تین بار کہے۔

(۶)...... یہ کہ جب تک سائل کو کوئی خاص معین حاجت درپیش نہ ہو عام حالات میں صرف جامع دعاؤں پر اکتفا کرے اور جب کوئی مخصوص

حاجت پیش آئے تو اس کا ذکر کرے۔

(۷)......یہ کہ دعا کا آغاز اور خاتمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے ساتھ کرے۔

(۸)......یہ کہ دعا اس حال میں کرے جب وہ پاک ہو۔

(۹)......یہ کہ دعا قبلے کی طرف منہ کر کے کرے۔

(۱۰)......یہ کہ دعا اپنی فرض نماز کے بعد کرے (یا مطلق نماز کے بعد)

(۱۱)......یہ کہ دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھالے۔

(۱۲)......یہ کہ دعا کرتے ہوئے اپنی آواز کو پست اور ہلکا کرے۔

(۱۳)......یہ کہ جب دعا کر کے فارغ ہو جائے تو دونوں ہاتھ منہ یعنی چہرے پر پھیرے۔

(۱۴)......یہ کہ جب قبولیت کو محسوس کرے تو اللہ کی حمد اور اس کا شکر بجالائے۔

(۱۵)......یہ کہ کوئی رات اور کوئی دن دعا سے خالی نہ جانے دے۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

حالات اور مقامات

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ انسان مکمل قبولیت کے اوقات۔ احوال، مقامات و مواقع جہاں امید کی جاتی ہے دعا کرنے کے لئے ان کو تلاش کرے اور کوشش کرے۔

قبولیت دعا کے اوقات

❶......ظہر اور عصر کے درمیان بدھ کے دن۔

❷......سورج ڈھلنے سے سورج غروب ہونے تک جمعہ کے دن۔

❸...... اسحار (تہجد کے وقت)

❹......مال غنیمت کی تقسیم کے وقت۔

❺......عرفہ کے دن کی دعا۔

دعا کی قبولیت کے احوال

❶......اذان ہونے کی حالت میں۔

❷......جب روزہ دار روزہ کھولے۔

❸......بارش ہونے کی حالت میں۔

❹...... جہاد میں کفر و اسلام کے لشکروں کے باہم مقابل ہونے اور ٹکرانے کی حالت میں۔

❺......دعا کرنے کے لئے مسلمانوں کے اجتماع کے وقت۔

❻......فرض نمازوں کے بعد۔

۶..... دینی محفل اور مجلس برخاست ہوتے وقت۔

قبولیت دعا کے مقامات

۱..... وقوف عرفات۔

۲..... وقوف مزدلفہ۔

۳..... رمی جمرۂ اولیٰ (کے وقت)

۴..... جمرہ عقبہ (کے وقت)

۵..... بیت اللہ کے پاس۔

۶..... ملتزم کے پاس خصوصاً۔

۷..... صفا اور مروہ پر۔

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا فصلوں میں سے ہر فصل کی تشریح ذکر فرمائی ہے اور کتاب وسنت اور آثار صحابہ سے اس پر دلالت بھی بیان کی ہے۔ اور ہم نے کتاب الدعوات میں اس میں سے کچھ پیش کیا ہے لہٰذا یہاں پر اس کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے

خصوصاً قبول ہونے والی پانچ دعائیں

۱۱۲۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد نے ان کو یونس بن افلح نے اس کو ختن یحییٰ نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

پانچ قسم کی دعائیں ہیں جو قبول کی جاتی ہیں:

۱..... مظلوم کی دعا جس وقت وہ مدد طلب کرتا ہے۔

۲..... حج کرنے والے کی دعا جس وقت حج کر کے لوٹے۔

۳..... مجاہد کی دعا جس وقت وہ جہاد سے واپس لوٹے۔

۴..... مریض کی دعا جب وہ تندرست ہو۔

۵..... بھائی کی دعا بھائی کے لئے غائبانہ طور پر۔ اس کے بعد فرمایا کہ ان تمام دعاؤں میں سب سے زیادہ جلدی قبولیت والی دعا غائبانہ بھائی کی بھائی کے لئے دعا ہے۔

ہم نے اس باب میں کئی احادیث صحیحہ نقل کی ہیں کتاب الدعوات کے آخر میں۔

(۱۱۲۵)..... عزاه الحافظ في فتح الباري (۱۱/۱۳۷) إلى الطبري من طريق سعيد بن جبير . به.

وعبدالرحيم بن زيد العمي كذبه ابن معين كما في التقريب.

ہر مؤمن کی دعا قبول ہوتی ہے

١١٢٦: ..... اور ہم نے روایت کی ہے ابن موہب سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کوئی مؤمن ایسا نہیں جو اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنے کے لئے منہ اٹھائے مگر اللہ تعالیٰ اس کو اس کا سوال عطا کرتے ہیں۔ یا تو اس کو دنیا میں جلدی عطاء کر دیتے ہیں یا اس کو آخرت کے لئے مؤخر کر دیتے ہیں۔ جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے (جلدی کرنا یہ ہے کہ) اسطرح کہے میں نے دعا کی ہے۔ میں نے دعا کی ہے مگر قبول ہوتی نہیں دکھتی۔

ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ نے ان کو محمد بن مخلد نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ابن موہب نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

١١٢٧: ..... ہم نے روایت کی ہے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر دعا کرنے والے کی دعا تین کیفیتوں میں سے کسی ایک کے درمیان ہوتی ہیں۔

- ..... یا تو قبول کی جاتی ہے۔
- ..... یا دعا اس کے لئے مؤخر کر دی جاتی ہے۔
- ..... یا اس سے گناہ مٹا دیتی ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

١١٢٨: ..... اس کو روایت کیا ہے علی بن رفاعی نے حالانکہ وہ قوی نہیں ہے۔ اس نے ابوالمتوکل سے اس نے ابوسعید سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مسلمان اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے جس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ ہی قطع رحمی ہو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرتے ہیں تین میں سے ایک طریقے سے یا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ یا اسی کی مثل کوئی برائی اس سے ہٹا دی جاتی ہے۔ یا اس کے لئے اس کا اجر محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

کس کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟

١١٢٩: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبیداللہ بن اسحٰق بغوی نے ان کو ابوزید بن طریف نے ان کو محمد بن عبید صابونی نے ان کو

(١١٢٦) ..... اخرجه احمد (٢/٣٤٧) عن وكيع عن عبيدالله بن عبدالرحمن بن موهب عن عمه عبيدالله ابن عبدالله بن. (وهب خطا).
موهب عن ابي هريرة مرفوعاً.
وقال الهيثمي في المجمع (١٠/١٤٨) رواه أحمد ورجاله ثقات وفي بعضهم خلاف.
تنبيه في مسند أحمد (وهب) بدلاً من (موهب) وهو خطأ.

(١١٢٧) ..... أخرجه مالك في الموطا (١/٢١٧)

(١١٢٨) ..... أخرجه أحمد (٣/١٨) والبخاري في الأدب (٧١٠) والحاكم (١/٤٩٣) من طريق علي. به.
وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

اسامہ نے ان کو ابن عوف نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو الصدیق ناجی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی مسلمان کوئی دعا مانگتا ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو، اور قطع رحمی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو تین میں ایک طریقے سے عطا فرماتے ہیں۔ یا تو اسی دعا کو اس کے لئے جلدی قبول کرتے ہیں۔ یا اس کو اس کی آخرت کے لئے ذخیرہ کرتے ہیں یا اس کے بدلے میں اس سے کوئی برائی دور کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اسی بنا پر یہ حدیث رفاعی کے لئے دلیل ہے اگر اس کو صابونی نے محفوظ کیا ہو مگر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سب کو محفوظ نہیں کیا۔

۱۱۳۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابوالمتوکل نے ان کو ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث سابق کی مثل حرف بحرف۔ اور صحیح ہے ابواسامہ سے اور علی بن علی سے۔ اور اس کی روایت ابن عوف سے غلط ہے۔

کسی نہ کسی شکل میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے

۱۱۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو عبداللہ بن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو عبادہ بن صامت نے انہوں نے ان لوگوں کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھرتی پر جو بھی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں یا تو وہی چیز یا اس سے اس کی مثل کوئی برائی دور کرتے ہیں جب تک کہ کسی گناہ کی اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

دنیا میں دعا قبول نہ ہونے پر ایک نیکی

۱۱۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابواسحق ابراہیم بن محمد بن علی بن ابراہیم بن معاویہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یسار نے کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ، ایک مسلمان بندہ جس وقت اپنے رب کو پکارتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

قیامت کے دن مؤمن پچھتائے گا کاش کہ دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی

۱۱۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے اور ابومحمد عبداللہ بن محمد بن موسیٰ عدل نے ان دونوں کو محمد بن ایوب نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو ابوعاصم عبادانی نے ان کو فضل بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمن کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کریں گے، اور فرمائیں گے۔ اے میرے بندے میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تم مجھے

(۱۱۳۰)......أخرجه الحاكم (۱/۴۹۳) عن محمد بن عبدالله الصفار. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

تنبيه: سقط من إسناد الحاكم (أبو أسامة) فيصحح.

(۱۱۳۱)......أخرجه الترمذي (۳۵۷۳) من طريق الفريابي محمد بن يوسف. به.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

(۱۱۳۲)......أبو حامد أحمد بن محمد هو: ابن أحمد بن بالويه العوصي.

پکارنا؟ اور میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا؟ پھر کیا تم نے مجھے پکارا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب اللہ تعالیٰ کہے گا خبردار بے شک تم نے جب بھی مجھے پکارا میں نے تیری دعا قبول کی کیا تم نے فلاں فلاں دن مجھے نہیں پکارا تھا فلاں غم کے لئے جو تیرے ساتھ واقع ہو گیا تھا اس کے کھول دینے کے لئے سووہ میں نے تجھ سے کھول دیا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں یا رب، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے اس کو تیرے لئے دنیا میں فوری بدلہ دے دیا تھا۔ اور تم نے فلاں فلاں دن فلاں تکلیف اور مصیبت کے لئے جو تجھ پر واقع ہوئی تھی مجھے پکارا تھا تا کہ میں وہ دور کر دوں مگر میں نے وہ تیری دعا پوری نہیں کی تھی بلکہ اس کو میں نے تیرے لئے جنت میں اتنی اتنی ذخیرہ کر دیا تھا۔ اور فلاں دن تو نے مجھے فلاں حاجت میں پکارا تھا، کہ وہ میں پوری کر دوں فلاں فلاں دن سووہ میں نے پوری کر دی تھی؟ بندہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ وہ میں نے تیرے لئے دنیا میں جلدی کر دی تھی۔ اور تم نے فلاں دن فلاں حاجت کے لئے مجھے پکارا کہ وہ میں پوری کر دوں مگر تم نے دیکھا تھا کہ وہ میں نے پوری نہیں کی تھی؟ بندہ کہے گا جی ہاں یا رب؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تیری اس دعا کو تیرے لئے جنت میں ذخیرہ کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب بھی اللہ تعالیٰ کو پکارے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب بیان فرما دیں گے کہ یا تو اس کو دنیا میں فوری بدلہ دے چکے ہوں گے۔ یا پھر اس کے لئے آخرت کا ذخیرہ کر چکے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ چنانچہ مؤمن اسی مقام پر یہ کہے گا اے کاش کہ اس کے لئے دنیا میں کسی بھی دعا کا صلہ نہ ملا ہوتا (تو ان تمام دعاؤں کا صلہ مجھے آج جنت میں بڑا ہی عظیم ملتا۔)

ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کرنے کے بیان میں

۱۱۳۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے وہ کہتے ہیں میرا گمان یہ ہے کہ ان کو خبر دی ہے ابو صالح نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے دیکھا کہ وہ دعا کر رہا تھا اور دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا (یعنی دو ہاتھوں کی ایک ایک انگلی سے) آپ نے اس کا ایک ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا احد، احد، ایک ایک۔ (یعنی صرف ایک ہاتھ کی ایک انگلی سے اشارہ کرو۔)

اس کو روایت کیا ہے صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے بغیر شک کے۔ اور متن میں ارشاد ہے:

فقال رسول الله هكذا و ارشار بالسبابة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایسے کرو۔

کثرت سے دعا مانگنے کی فضیلت

۱۱۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ابو قلابہ کہتے کہ ان کا والد یہودی تھا پھر اسلام لایا اور اس کا اسلام اچھا تھا اس قرآن مجید پڑھا۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مسعر نے ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابن عیینہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی داؤد عطار نے محمد بن منکدر سے ان کو جابر بن عبد اللہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱۱۳۳)...... أخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۴۹۴) بنفس الإسناد وقال الحاكم : هذا حديث تفرد به الفضل بن عيسى الرقاشي عن محمد بن المنكدر ومحل الفضل بن عيسى محل من لايتوهم بالوضع. ووافقه الذهبي.

(۱۱۳۴)......أخرجه الترمذي (۳۵۵۷) والنسائي (۳۸/۳) كلاهما عن محمد بن بشار عن صفوان بن عيسى عن ابن عجلان. به.

وقال الترمذي : حسن صحيح غريب.

لقد بارک اللّٰہ لرجل فی حاجة اکثر الدعآء فیھا اُعطیھا اُومنعھا.

اللہ تعالیٰ برکت دے اس آدمی کے لئے جو حاجت میں دعا کثرت سے کرتا ہے۔عطاء ہو یا نہ ہو۔

فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ منکدر بن محمد بن منکدر کو حدیث بیان کی اور میں نے کہا۔ کیا آپ نے یہ اپنے والد سے سنی تھی انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن اپنے والد کے ساتھ۔ اور ابوحازم کے ساتھ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے تھے۔

انہوں نے میرے والد سے کہا تھا کہ اے ابوبکر کیا ہوا کہ میں دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ مغموم ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان سے ابوحازم نے کہا، جی ہاں ان پر قرضہ ہے اس کے لئے فکرمند ہیں۔ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا کہ اس بارے میں کیا آپ دعا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی کرتا ہوں۔عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت دے گا۔

اللہ تعالیٰ صاف ستھری خلوص والی دعا قبول کرتا ہے

۱۱۳۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن محمد بن عقیل نے ان کو جعفر فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ صاف ستھری دعا ہی قبول کرتے ہیں نہ تو کسی زبردستی سنوانے والے سے سن کر قبول کرتے ہیں اور نہ ہی کسی ریاکار سے نہ کسی داعی سے مگر وہ دعا قبول کرتے ہیں جو دل کی گہرائی سے ہو۔

۱۱۳۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جمعہ کے دن حضرت علقمہ کے پاس آتے تھے۔ چنانچہ ایک بار آئے اور کہا کیا آپ نے قیس سے سنا ہے یا یوں کہا کہ میں نے اہل کتاب کے ایک آدمی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں، کتنی ہی دعائیں کم قبولیت والی ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے ہے اللہ تعالیٰ دعا میں سے صرف خلوص والی اور صاف دعا قبول کرتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ربیع کے تعجب کو دیکھ کر حضرت علقمہ کو بھی تعجب ہوا۔ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا آپ کو تعجب کیوں ہوا؟ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتے ریاکار سے اور نہ ہی کھیل کرنے والے سے نہ دل بہلانے والے سے مگر جو شخص دل کی مضبوطی سے اور دل کی گہرائی سے دعا کرے (اس کی دعا قبول کرتے ہیں)۔

دعا کے قبولیت کا ایک موقع

۱۱۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں۔ ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابن خثیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتی ہیں کہ:

خوف ابن آدم کے دل میں ہوتا ہے جیسے پھنسیوں سے چہرے اور سر کا جانا، کیا نہیں پاتا اس کے لئے جھرجری آنا، کپکپی سے رونگٹے کھڑے ہونا، لوگوں نے کہا جی ہاں! ہوتا ہے فرمایا پس اسی وقت دعا مانگا کرو جب یہی کیفیت پاؤ بے شک دعا اسی وقت قبول ہوتی ہے۔ (یعنی اللہ کے خوف سے جب کپکپی طاری ہو یا رونگٹے کھڑے ہوں۔)

۱۱۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ فلاں نے کہا، میں اس وقت کو جان لیتا ہوں جب میرا رب مجھے یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا واقعی آپ

(۱۱۳۵).....اخرجه الخطيب (۲۹۹/۳) من طريق محمد بن يعقوب. به.

جانتے ہیں جب آپ کا رب آپ کو یاد کرتا ہے؟ کہا کہ ہاں جانتا ہوں جب میں اس کو یاد کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے۔ اور بے شک اس وقت کو بھی جانتا ہوں جب وہ میری دعا قبول کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ واقعی آپ جانتے جس وقت تیرا رب تیری دعا قبول کرتا ہے؟ بولے جی ہاں جس وقت میرا دل ڈرتا ہے، اور جب میری جلد پھریری آ جاتی ہے۔ جب میری آنکھیں بہتی ہیں، اور جب دعا کرنے میں مجھے شرح صدر ہوتا ہے بس اسی وقت میں سمجھ جاتا ہوں کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث گذری ہے کہ آپ نے فرمایا:

آپ نرمی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آشنائی رکھئے اللہ تعالیٰ سختی میں تیری پہچان رکھیں گے۔

فرشتوں کی سفارش کرنا

۱۱۴۰:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان نے وہ فرماتے ہیں کہ:

جب کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کو خوشی میں پکارتا رہتا ہے پھر اس پر کوئی پریشانی آن پڑے پھر وہ پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کہ کسی ضعیف آدمی کی معروف اور جانی پہچانی آواز ہے جو کہ خوشی میں پکارتا رہتا تھا چنانچہ وہ اس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔ اور جب کوئی آدمی خوشی میں اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتا رہتا پھر اس پر کوئی مشکل آن پڑے پھر وہ رب کو پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کوئی غیر معروف آواز ہے کسی کمزور آدمی کی طرف سے جو کہ خوشی میں اللہ کو نہیں پکارتا رہتا پھر اس پر کوئی مشکل آن پڑی ہے لہٰذا فرشتے اس کے لئے سفارش نہیں کرتے۔

خوشی میں کی جانے والی دعا غمی میں کام آتی ہے

۱۱۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا تھا:

اللہ کو پکارو اپنی خوشی کے ایام میں تاکہ تیری پریشانی کے ایام میں تیری دعا قبول کرے۔

کثرت سے کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

۱۱۴۲:...... اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے قتادہ سے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جو شخص دروازہ کھٹکھٹانے کی کثرت کرتا ہے قریب ہے کہ اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے اور جو شخص کثرت سے دعا کرتا ہے قریب ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے۔

کثرت کے ساتھ دعا کرو

۱۱۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے۔ ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور

(۱۱۳۹)...... اخرجه أبونعيم في الحلية (۳۲۴/۲) من طريق جعفر. به.

(۱)...... سبق برقم ۱۰۷۳

(۱۱۴۱)...... اخرجه احمد في الزهد (۵۶/۲/دار الفكر الجامعي) من طريق حماد بن زيد عن أيوب. به.

حمید نے اور علی بن یزید نے اور یونس نے ان کو حسن نے یہ کہ حضرت ابودرداء فرمایا کرتے تھے۔ کثرت سے دعا کیا کرو جو شخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے۔

یونس علیہ السلام راحت کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے

۱۱۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابوحمزہ عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جس وقت ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

فلو لا انه كان من المسبحين (الصافات۱۴۳)

(یونس علیہ السلام اگر میری تسبیح نہ کرتے۔ (تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے)۔

فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام آسانی کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔

پہلے جمع شدہ دعا کی پونجی مشکل وقت میں کام آتی ہے

۱۱۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابوموسیٰ انصاری نے ان کو حسین بن زید نے ان کو عمر بن علی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حسین سے وہ فرماتے تھے۔

میں نے دعا میں پیش قدمی کے علاوہ بندے کے لئے (مصیبت میں کام آنے والی) کوئی چیز نہیں دیکھی (جب پہلے سے دعا کرتا رہتا ہے تو) جب بھی کوئی آزمائش آن پڑتی تو اس کے لئے اسی (سابقہ جمع شدہ) دعا میں سے قبول کرلی جاتی ہے۔

عمرو بن علی کہتے ہیں کہ علی بن حسین (کی عادت تھی کہ) جب وہ کسی چیز کا خوف محسوس کرتے تو دعا کرنے میں سخت کوشش کرتے۔

اپنے رب کے آگے چھوٹے بچے کی طرح ہو جائیے

۱۱۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن اسحٰق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابراہیم بن سری سقطی سے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے۔

کہ چھوٹے بچے کی طرح ہو جاؤ، جب وہ اپنے ماں باپ سے کسی شئی کی خواہش کرتا ہے تو ان کی جان نہیں چھوڑتا اپنی بات پر اڑ کر رونے بیٹھ جاتا ہے، آپ بھی اسی کی طرح ہو جائیے۔ جب آپ اپنے رب سے مانگیں اور وہ تجھے وہ چیز نہ دے تو آپ ہی اس پر رونا شروع کردیں۔

شیطان کی دعا کا قبول ہونا

۱۱۴۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالقاسم نے حسن بن محمد عسکری نے ان کو محمد بن خلف نے ان کو یعقوب بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عیینہ سے وہ فرماتے تھے۔

کہ تم لوگ دعا مانگنا نہ چھوڑو۔ اور تم لوگ جو کچھ اپنے نفسوں کے بارے جانتے ہو وہ چیز تمہیں دعا مانگنے سے نہ روکے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ابلیس کی دعا بھی قبول فرمائی تھی۔ حالانکہ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہے۔ اس نے کہا تھا۔

فانظر نی الیٰ یوم یبعثون. قال فانک من المنظرین (الحجر ۳۶-۳۷)

(۱۱۴۴)..... عزاه السيوطي في الدر (۲۸۹/۵) إلى ابن أبي حاتم والحاكم والمصنف.

أخرجه الحاكم في المستدرك (۵۸۴/۲) بنفس الإسناد.

مجھے قیامت تک (زندہ رہنے کی) مہلت دیجئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک آپ کو مہلت ہے۔

بغیر عمل کے دعا کرنے والے کی مثال

۱۱۴۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سماک نے انہوں نے سناو ہب سے وہ کہتے تھے:

عمل کے بغیر دعا کرنے والا کمان کے چلہ بغیر تیر اندازی کرنے والے جیسی ہے۔

۱۱۴۹:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے۔کہتے ہیں کہ محمد بن واسع نے کہا۔

تقویٰ کے ساتھ تھوڑی سی دعا کافی ہے جیسے ہانڈی کو تھوڑا سا نمک کافی ہوتا ہے۔

ہمیشہ سچی دعا مانگنی چاہئے

۱۱۵۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ہے عمرو بن میمون سے انہوں نے طاؤس سے وہ کہتے ہیں۔

سچائی دعا میں کفایت کرتی ہے جیسے نمک طعام میں کفایت کرتا۔

دعا توجہ کے ساتھ مانگنا

۱۱۵۱:.....میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد دمشقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر شبلی سے کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

ادعونی استجب لکم (غافر۶۰)

اس کا مطلب ہے:

ادعونی بلاغفلة استجت لکم بلامهلة

کہ مجھے بلا غفلت کے پکارو میں بلا تاخیر تمہارے لئے قبولیت کروں گا۔

دعا میں عاجزی

۱۱۵۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسماعیل علوی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن اسماعیل بن موسیٰ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے۔الٰہی میں تجھ سے انتہائی عاجزی کے ساتھ سوال کرتا ہوں تو مجھے انتہائی فضل کے ساتھ عطا فرما۔

۱۱۵۳:.....اپنی اسناد کے ساتھ (محمد بن اسماعیل بن موسیٰ) کہتے کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا کہتے تھے کہ میں گناہ کی وجہ سے دعا سے کیسے رک جاؤں حالانکہ میں تجھے نہیں دیکھتا کہ تو گناہ کی وجہ سے عطا کرنے سے رک جائے۔

(۱۱۵۱).....أخرجه أبونعيم فی الحلية (۱۰/۳۶۸) عن ابی القاسم عبدالسلام بن محمد المخرمی عن الشبلی. به.

(۱۱۵۳).....اخرجه أبونعيم فی الحلية (۱۰/۵۱) عن محمد عن الحسن عن يحيی.به.

۱۱۵۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو حازم نے انہوں نے سنا احمد بن خلیل حافظ سے انہوں نے سنا احمد بن یعقوب سے انہوں نے سنا ابو العباس بن حکمویہ سے انہوں نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ آپ دعا کی قبولیت میں تاخیر بالکل نہ سمجھئے جس وقت آپ دعا کرتے ہیں، حالانکہ آپ نے خود گناہوں کے ساتھ اس کے راستے بند کر لئے ہیں۔

دل وزبان دونوں کا دعا میں متحد ہونا

۱۱۵۵:.....تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو سعید احمد بن محمد بن خلیل نے ان کو احمد بن حسن بن یعقوب نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے ان دونوں کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو یسار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی ایک پناہ گاہ کی طرف یا اپنے نکلنے کی جگہ کی طرف نکلے تو انہیں کہا گیا تھا۔ اے بنی اسرائیل تم اپنی زبانوں کے ساتھ تو تم مجھے پکارتے ہو حالانکہ تمہارے دل مجھ سے دور ہیں۔ لہٰذا تم جو راہب بنتے ہو یا ذر ظاہر کرتے ہو وہ باطل ہے۔

۱۱۵۷:.....اسی مذکورہ سند کے ساتھ ہمیں بات بیان کی مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنے مخرج اور راستے کی طرف نکلے جس کے بارے اللہ نے ان کی طرف الہام کیا تھا کہ تم میدان خاص کی طرف نکل جاؤ (اور دعا کے لئے) میری طرف اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ، جن ہاتھوں کے ساتھ تم نے خون بہایا تھا اور جن کے ساتھ تم نے اپنے پیٹوں کو حرام سے بھرا تھا۔ اب جب کہ میرا غضب تمہارے اوپر شدید ہو گیا ہے تو تم مجھ سے آگے نہیں بڑھے مگر دوری میں (یعنی دور تر ہی ہو گئے ہو۔)

۱۱۵۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح ...ان کو اشجعی نے ان کو ابو کدینہ نے ان کو لیث نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی ایک نبی کی طرف وحی کی تھی کہ تیری قوم کے لوگ اپنی زبانوں سے مجھے پکارتے ہیں حالانکہ ان کے دل مجھ سے دور ہیں، انہوں نے میری طرف اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں مجھ سے خیر مانگ رہے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے گھروں کو مال حرام سے بھر رکھا ہے۔ اور اب جب کہ میرا غضب ان پر شدید ہو چکا ہے (یعنی اب وہ مجھ سے دعا کرتے ہیں۔)

دعا کی قبولیت کا ایک اور نسخہ

۱۱۵۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن اشعب نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاایھا الناس ان اللّٰہ عزوجل طیب لا یقبل الا طیبا، وان اللّٰہ عزوجل امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال

(یا ایھا الرسل کلوا من الطیبت) (المؤمنون ۵۱)

وقال یاایھا الذین امنوا کلوا من طیبات مارزقنا کم (البقرہ ۱۷۲)

(۱۱۵۴).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۵۳) من طريق أبي العباس بن حكويه. به.

(۱۱۵۶).....أخرجه أبونعيم (۲/۳۶۲) من طريق سيار به.

(۱۱۵۸).....أبو كدينة هو يحيى بن الملهب البجلي روى عن ليث بن أبي سليم روى عنه الأشجعي عبيدالله بن عبدالرحمن.

اے لوگو بے شک اللہ عزوجل پاک ہے۔ وہ پاک شئی کے سوا قبول نہیں کرتا، اور بیشک اللہ عزوجل نے اہل ایمان کو بھی وہی حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ اور فرمایا کہ اے رسولو پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔ اور ارشاد فرمایا کہ اے اہل ایمان ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کا ذکر فرمایا۔ جو لمبا سفر کرتا ہے۔

اشعث اغبر یمدیدہ الی السمآء یارب یارب ومطعمه حرام ومشربه حرام. وملبسه حرام، وغذی بالحرام فانّٰی یستجاب له.

بسا اوقات انسان بکھرے ہوئے بالوں والا غبار آلود چہرے والا آسمان کی طرف پریشان حال ہاتھ اٹھاتا ہے اے میرے رب اے میرے رب کہہ کر پکارتا ہے۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہوتا ہے۔ اس کا پینا حرام کا ہوتا ہے اور پہناوا اور لباس حرام سے ہوتا ہے (الغرض) پوری پرورش حرام کے ساتھ ہوتی ہے، پھر کہاں سے قبولیت ہوگی اس کے لئے۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں ایک اور طریقہ سے فضیل بن مرزوق سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوحامد بن سرقی نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ ہلالی نے ان کو ابراہیم بن سلیمان زیات نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو فضیل بن مرزوق نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے اس کے شروع میں یاایھا الناس نہیں کہا۔

۱۱۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابواسحق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابواحمد محمد بن احمد بن غطریف نے ان کو ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم ہزار نے ان کو حسن بن عبدالعزیز نے ان کو سعید بن داؤد نے ان کو معتمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے تم کثرت کے ساتھ یہ قول پڑھا کرو بے شک اللہ تعالیٰ کی کچھ (قبولیت) کی ساعات ہوتی ہیں ان ساعات میں کوئی سائل خالی واپس نہیں کیا جاتا۔

دعا میں اپنی عبادت کا جزا مانگنا منع ہے

۱۱۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ فرماتے ہیں،

ایک آدمی نے ستر سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی، اور وہ اپنی دعا میں یہ کہتا تھا۔ اے میرے رب مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ اے میرے رب مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ لہٰذا اس کا انتقال ہوگیا تو اسے جنت میں داخل کر دیا گیا وہ جنت میں چالیس سال رہا، جب اس کے چالیس سال پورے ہوئے تو اسے کہا گیا کہ جنت سے نکل جا۔ تم نے اپنے عمل کی جزا پوری کر لی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے ہاتھوں میں پھینک دیا گیا۔ چنانچہ وہ کہنے لگا کہ دنیا میں میں کس چیز پر یقین کروں؟ دنیا میں اس نے کوئی ایسی چیز نہ پائی جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور اس کی بارگاہ میں عاجزی وزاری کرنے سے زیادہ یقینی ہو۔

چنانچہ یہ کہنا شروع کیا اے میرے رب، میں نے تیرے بارے میں سنا حالانکہ میں دنیا میں تھا کہ تو ہی لغزشوں سے صرف نظر کرتا ہے لہٰذا تو ہی میری اس لغزش سے صرف نظر فرما چنانچہ وہ بدستور جنت میں چھوڑ دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

(۱۱۵۹)..... اخرجه مسلم (۲/۷۰۳) من طریق ابی اسامة عن فضیل. به.

ایمان کا تیرھواں شعبہ

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً

وقالوا حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل (آل عمران ۱۷۳)

وہ لوگ جنہیں کہا لوگوں نے کہ لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہوگئے ہیں لہٰذا ان سے ڈرو (اس بات نے) ان کا ایمان اور زیادہ کر دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

ان ینصرکم اللّٰہ فلا غالب لکم وان یخذلکم فمن ذالذی ینصرکم من بعدہ

وعلی اللّٰہ فلیتوکل المؤمنون (آل عمران ۱۶۰)

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمادے تو کوئی بھی تمہارے اوپر غالب نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں بے یار ومددگار چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے سوا تمہاری مدد کرے اور اللہ پر ہی مؤمنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبھم واذاتلیت علیھم

ایاتہ زادتھم ایماناً وعلٰی ربھم یتوکلون (الانفال ۲)

بے شک مؤمن وہ لوگ ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جس وقت ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اور ارشاد ہے:

ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے پس وہی اس کو کافی ہے۔

اور ان کے علاوہ دیگر وہ آیات بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے توکل کا ذکر فرمایا۔

خلاصہ کلام

امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ توکل کا خلاصہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا اور اس پر پکا یقین رکھنا ہے۔ اہل بصیرت نے اس میں اختلاف کیا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ صحیح توکل وہ ہے جو اسباب کے کٹ جانے ختم ہو جانے سے ہو، جب سبب آجائے مقصود کے لئے تو توکل نفع دیتا ہے۔

کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ ہر وہ معاملہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے کوئی طریقہ بیان فرمادیا ہے تاکہ اس راستہ پر چلیں جب انہیں وہ پیش آجائے۔ تو ان سے توکل اس راستے پر چلنے میں واقع ہوگا۔ اور مقصود کی طرف اس کو بطور سبب اختیار کرنا، اگر وہ یہ راستہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ پر یہ بھروسہ کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو کامیاب کرے گا اور ان کی مراد تک انہیں پہنچائے گا تو وہ حکم کو اس بارے میں

بجالانے والے ہوں گے۔اور جو شخص اسباب کو اختیار کئے بغیر جو اللہ نے اسباب بنائے ہوں تو کل کرے۔یعنی تو کل کو اسباب سے خالی اور علیحدہ کردے اور اللہ نے جو حکم دیا ہے اس کے اوپر عمل نہ کرے۔اس نے گویا اس بارے میں اللہ کے حکم پر عمل نہیں کیا۔

دم کرنے کا بیان

۱۱۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو زکریا بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو حصین نے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔انہوں نے ایک رات کو پوچھا کہ تم میں سے اس ستارے کو کس نے دیکھا جو آج گذرنے والی رات میں ٹوٹا ہے؟ کہتے کہ میں نے کہا کہ، میں نے دیکھا تھا۔پھر اپنے بارے میں فرمایا کہ میں نماز میں نہیں تھا مگر مجھے ڈنس لیا گیا تھا کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ پھر تم نے کیا کیا؟ سعید نے جواب دیا کہ میں نے دم پھونک کروایا۔یا خود کیا۔حصین کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس بات پر آپ کو کس چیز نے تیار کیا؟ اس نے کہا اس حدیث نے جو ہمیں شعبی نے بیان کی تھی۔انہوں نے کہا کہ تمہیں شعبی نے کیا بیان کیا تھا؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی بریدہ　　بن حصیب نے انہوں نے کہا کہ:

لا رقية الا من عين او حمة

دم کرنا (یا منتر پڑھنا یا جھاڑنا) نہیں ہوتا مگر صرف نظر بد سے یا بخار سے۔

کہتے ہیں　کہ میں نے کہا، ہمیں حدیث بیان کی تھی بریدہ بن حفص سے کہ انہوں نے کہا:

لا رقية الا من عين او حمة

دم یا جھاڑنا تو صرف نظر بد کے لئے اور بخار کے لئے ہوتا ہے۔

کہتے ہیں۔پھر حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا، تحقیق درست کیا اس نے جو وہاں تک پہنچا، جہاں سے اس نے سنا۔اس کے بعد سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ میرے اوپر امتیں پیش کی گئی تھیں، چنانچہ میں نے کسی نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ نو دس بندوں کی جماعت تھی۔بعض نبی ایسے تھے کہ اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی تھے۔کوئی نبی ایسا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی ایک آدمی بھی نہیں تھا۔اچانک میرے لئے ایک بڑی جماعت اٹھا کر پیش کی گئی میں نے پوچھا کہ کیا یہ میری امت ہے، بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہیں۔

مگر آپ بالائی کنارے کی طرف نگاہ ڈالئے میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت تھی۔اس کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ آپ اس دوسری طرف بھی دیکھئے یہاں تو پہلے سے بھی بہت بڑی جماعت تھی پھر کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے میں جو بغیر حساب کتاب اور بغیر عذاب کے جنت میں جائیں گے۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اندر چلے گئے۔اور لوگ اس بارے میں باہم بحث کرنے لگے، کہ وہ ستر ہزار کون ہوں گے جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں جائیں گے؟ تو بعض نے بعض سے کہا، شاید یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہوگی۔بعض نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور کبھی اللہ کے ساتھ شریک نہیں کیا ہوگا　　۔اور کئی باتیں ذکر کیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس واپس تشریف لائے اور پوچھا کہ تم لوگ کس چیز میں بحث کر رہے تھے؟ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نہ تو کبھی آگ سے داغ دلوایا ہوگا۔اور نہ ہی کبھی منتر جادو کروایا ہوگا اور نہ کبھی بدشگونی پکڑی ہوگی اور اپنے رب پر بھروسہ کیا ہوگا۔لہٰذا حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے، کیا

میں ان میں سے ہوں گا اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا کہ تو ان میں سے ہوگا۔ اس کے بعد ایک دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بھی یہی سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ سے پہلے عکاشہ سبقت لے گیا ہے۔

بخاری و مسلم نے اپنی صحیح میں اس کو حدیث ہشیم وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

اور حدیث بریدہ میں جھاڑ پھونک کی رخصت مذکور ہے۔ اور اس کو اسماعیل بن زکریا نے روایت کیا ہے ان کو مالک بن مغول نے ان کو حصین نے ان کو شعبی نے ان کو عمران بن حصین نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا **لا رقیة الا من عین او حمة**۔ دم پھونک نظر بد اور بخار کے لئے ہوتا ہے۔

واللہ اعلم کہ نظر اور بخار کے لئے دم پھونک زیادہ بہترین اس لئے کہ ان میں نقصان زیادہ ہے۔ بخار زہریلی چیزوں کا زہر ہوتا ہے۔ اور سعید بن جبیر کی روایت ابن عباس سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے لوگوں سے مراد وہ لوگ ہوں جو دنیا کے حالات و معاملات سے غافل تھے اور دنیا میں آفات و عوارض کے لئے جو قدرت کی طرف سے اسباب موجود ہیں وہ لوگ ان سے یکسر غافل اور بے خبر تھے، لہٰذا (وہ اپنی فطری سادگی کی بنا پر) یہ نہیں جانتے تھے کہ داغ دینا کیا ہے؟ جادو منتر کیسے ہوتا ہے؟ اور وہ مذکورہ چیزوں کے قائم مقام اور متبادل بھی کچھ نہیں جانتے تھے سوائے اللہ سے دعا مانگنے اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کے۔

(اور اس مذکورہ امکان اور احتمال کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے) جو نبی کریم سے مروی ہے:

"اکثر اھل الجنة البلہ"

اہل جنت کی اکثریت سادہ اور بھولے بھالے ہوں گے۔

کہا گیا ہے کہ دنیا کی لذات سے اور دنیا کی زینت سے اور اس میں جو دنیا کے حیلے اور مکر و فریب ہیں ان سے غافل تھے اور ان سے بھولے بھالے تھے۔ ان کو نہیں جانتے ہوں گے۔

(ایسی ہی نیک خواتین کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں۔)

ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات (النور ۲۳)

بے شک وہ لوگ جو پاک دامن (گناہ سے اور بدکاری سے) غافل و بے دھیان ایمان والی عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں کو۔ غافلات فرمایا ہے یعنی جو بدکاری سے غافل ہیں جن کا اس طرف دھیان بھی نہیں ہے۔ (مترجم)

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت میں غافلات، سے وہ عورتیں مراد لی ہیں جن کو بدکاری کی تہمت لگائی جاتی ہے حالانکہ وہ تو اس کو سوچتی تک نہیں ہیں۔ اور نہ ہی بے حیائی کا تصور کبھی ان کے دل میں گذرا ہے اور نہ ہی انہیں اس بات کی ہمت ہو سکتی ہے (چشم تصور سے دیکھئے اور سوچئے کہ وہ برائی سے بے دھیان اور غافل عورتیں کیسی سادہ اور بھولی بھالی ہوں گی؟) ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں تعریف فرمائی ہے کہ وہ لوگ بھی مذکور چیزوں سے غافل اور بے خبر ہوں گے معالجوں کے علاج سے۔ منتر پڑھنے والوں کے منتر اور جادو اور جھاڑ سے اور ان چیزوں میں سے کسی چیز کو وہ اچھا بھی نہیں سمجھتے ہوں گے اور نہ ہی اس کو استعمال کریں گے ایسے ہی ستر ہزار بغیر حساب

(۱۱۶۳)......أخرجه البخاری (۸/۱۴۰) ومسلم (۱/۱۹۹، ۲۰۰) من طریق هشیم. به.

کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

(یعنی اس حدیث میں ان لوگوں کی تعریف مذکور ہے۔ ورنہ بعض مواقع پر اکتواء اور داغ دینا ثابت ہے۔ (مترجم)

چنانچہ اس کے جواز پر اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت

❶......اسعد بن زرارہ صحابی کو کانٹا چبھ جانے کی وجہ سے داغ دیا تھا یا دلوایا تھا۔

❷......اور ایک دوسرے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا تھا اس نے ان کی رگ کاٹی تھی پھر اس کو داغ دیا تھا۔ یہ واقعے داغ دینے کی رخصت پر دلیل ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۱۱۶۴:......پھر تحقیق ہم نے روایت کی ہے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الشفآء فی ثلاثة. فی شرطة محجم، اوشربة عسل. او کیة بنار، وانا انھی امتی عن الکی.

تین چیزوں سے شفا ہے۔ ❶......یا پچھنے لگانے سے۔ ❷......یا شہد پینے میں۔ ❸......یا آگ کے ساتھ داغ دینے میں۔

اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے روکتا ہوں۔

یہ قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کے قصے کے بعد ہی ارشاد فرمایا۔ اور زیادہ قرین قیاس ہے کہ ابی بن کعب کے قصے کے بھی بعد یہ نہی وارد ہوئی ہو۔ واللہ اعلم مگر بطور تنزیہ، بطور تحریم نہ ہو۔ کیونکہ بعینہ یہی حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ان کان فی شئی من ادویتکم خیر ففی شرطة حجام. او شربة عسل او لذعة بنار وما احب ان اکتوی.

اگر کسی چیز میں تمہاری دواؤں میں سے خیر (شفا) ہے تو وہ پچھنے لگانے والے کے پچھنا میں یا شہد کا گھونٹ، یا آگ کا ڈسنا (یعنی داغ لگانا) اور میں آگ کے ساتھ داغ دینے کو پسند نہیں کرتا۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہ نہی غیر تحریم پر مبنی ہے۔ (یعنی نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا

۱۱۶۵:......ہم نے روایت کیا ہے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا تھا۔ مگر اس کے باوجود ہم نے داغ دیئے لہٰذا ہم نہ ہی کامیاب ہوئے اور نہ ہی نجات پائی۔"

اس روایت میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نہی غیر تحریمی ہے، کیونکہ اگر نہی تحریمی ہوتی تو عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی کا علم ہونے کے باوجود داغ نہ دیتے، ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ نہی تنزیہی تھی لہٰذا انہوں نے مکروہ اور غیر مناسب کا ارتکاب کیا، لہٰذا ان سے وہ فرشتہ الگ ہو گیا جو انہیں سلام کرتا تھا لہٰذا وہ اس پر افسردہ ہو گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے وہ قول کیا جو اوپر مذکور ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا تھا ہم نے داغ دینے کا کام کیا لہٰذا ہم ناکام ہوئے۔

(۱۱۶۴)......اخرجه البخاری (۱۰/۱۳۷ فتح) من طریق سالم الأفطس عن سعید بن جبیر. به.

داغنے کی تحقیق

پھر تحقیق روایت کی گئی ہے کہ وہ فرشتہ ان کی موت سے پہلے ان کے پاس واپس آ گیا تھا۔

جب داغ دینا ان احادیث کی رو سے مکروہ ہے، تو اس کا حکم بھی تمام اسباب سے جدا ہے وہ اسباب جن میں کراہت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا تارک تعریف کا مستحق ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

بہر حال باقی رہا منتر اور (جھاڑ پھونک) ہم اسکے بارے میں رخصت نقل کر چکے ہیں، سب اس کے جو کتاب اللہ سے معلوم ہوا ہے۔ یا اس کا ذکر بغیر کراہت کے ہے۔ باقی کراہت اس میں ہے جسے ہم نہیں جانتے۔

یہود کی زبان سے یا دیگر کی زبان سے۔ لہٰذا جو چیز مکروہ ہے اس کا تارک اس مذکورہ تعریف کا مستحق ہے۔ واللہ اعلم۔

اور احتمال ہے کہ یہی مراد ہو اس حدیث سے جس کو غفار بن مغیرہ بن شعبہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

من اکتوی او استوقی فقد بری من التو کل.

جو شخص داغ دیتا ہے یا منتر پڑھوا تا ہے (دم چھو کروا تا ہے) تحقیق وہ توکل سے بری ہو جاتا ہے۔

۱۱۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبی نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو غفار بن مغیرہ بن شعبہ نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

لم یتو کل من استوفی او اکتوی.

جس نے داغ دیا یا جس نے جادو منتر کیا اس نے توکل نہیں کیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ یہ بات (یعنی جس نے داغ والا عمل کیا یا منتر یعنی جھاڑ پھونک کرائی اس نے اللہ پر توکل نہیں کیا) اس لئے کہ اس انسان نے ایسے عمل کا ارتکاب کیا جس سے بچنا مستحب تھا یعنی داغ دینے سے اور منتر یعنی دم پھونک سے، اس لئے کہ اس میں ڈر ہے اور خطرہ ہے۔ اور جھاڑ پھونک اس چیز کے ساتھ جو نہیں جانی گئی کتاب اللہ سے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (استرقاء اور اکتوئی عدم توکل کو) اس لئے ذکر کیا کہ اس میں شرک کا جواز واحتمال ہے۔

یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم توکل اس لئے قرار دیا کہ) اس آدمی نے ان کو اسی پر اعتماد کرتے ہوئے استعمال کیا ہوگا اللہ پر اعتماد اور بھروسہ کر کے نہیں جس نے ان دنوں میں شفا رکھی ہے۔ لہٰذا اس کا ارتکاب کر کے یا مکروہ کا ارتکاب کر کے ارتکاب کرنے والا توکل علی اللہ سے بری اور لاتعلق ہو گیا۔

پس اگر ان دونوں (استرقاء اور اکتوئی) میں سے کوئی چیز نہ پائی جائے اور ان دونوں کے سوا مباح اور جائز اسباب میں سے ہو تو ان کا ارتکاب کرنے والا توکل علی اللہ سے بری نہیں ہوگا اور خالی نہیں ہوگا۔

(۱۱۶۵)..... أخرجه أبو داود (۳۸۶۵) والترمذی (۲۰۴۹) وابن ماجة (۳۴۹۰) عن عمران بن حصين. وقال الترمذي: حسن صحيح.

(۱۱۶۶)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي في مسنده (۷۰۲)

ہم نے ان احادیث کی سندیں جو احادیث داغ، اور جھاڑ پھونک اور دواؤں کے بارے میں آئی ہیں کتاب السنن کے آخری چوتھے حصہ میں ذکر کردی ہیں۔

پرندوں کے ساتھ نیک فال یا بدشگونی پکڑنا

بہر حال باقی رہا پرندوں کے ساتھ نیک یا بد فال پکڑنا۔ وہ اس طرح ہوتا تھا کہ لوگ جب کسی کام کے لئے گھر سے نکلتے تو کسی پرندے کو اس کے آشیانے سے اڑاتے تھے پھر وہ اگر دائیں طرف کو اڑ جاتا تو اسکے ساتھ نیک فال پکڑتے اور جہاں جانا ہوتا چلے جاتے اور اگر پرندہ بائیں طرف اڑ جاتا تو اس سے بدشگونی پکڑتے ہوا اپنے کام کے لئے نہ جاتے بلکہ بیٹھ جاتے (یہ سوچ کر کہ اب کام نہیں ہوگا) چنانچہ یہ سب اہل جاہلیت کے افعال وخیالات ہیں جنہیں وہ لازم سمجھتے تھے اور تدبیر وتصرف کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کرتے تھے۔ اہل اسلام میں سے جو شخص اس طرز پر کرے گا وہ وعید اور سزا کا مستوجب ہوگا تعریف وثنا کا نہیں۔

۱۱۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو عیسیٰ بن عاصم نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الطیرۃ شرک وما منا الا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل.

بدشگونی پکڑنا شرک ہے، اور ہم میں سے کوئی بھی اس سے نہیں بچ سکتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو توکل سے دور کر دیتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ بدشگونی پکڑنی شرک ہے اس طرز پر جس پر اہل جاہلیت اس میں عقیدہ رکھتے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا "وما منا الا"۔ اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے۔ اور آپ کا یہ قول، کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر، مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے دل میں اس میں سے کچھ نہ کچھ واقع ہے اس میں سے یعنی بدشگونی سے واقع ہو چکا ہے جو عادت جاری ہے اس کی بنا پر۔ اور تجربہ جو کچھ بتاتا ہے اس کی بنا پر، لیکن (ہم میں سے ہر بندہ) اس میں مطمئن نہیں ہوتا اور اسی پر پکا نہیں ہوتا بلکہ اپنے اعتقاد کو درست کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی تصرف کرنے والا نہیں ہے لہٰذا ہم میں سے ہر وہ بندہ جس کے دل میں یہ بدشگونی آتی ہے وہ (اس خیال کو جھٹک دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرتا ہے اور اس کے ساتھ شر سے پناہ مانگتا ہے اور اپنے کام پر اور ارادے پر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے جاری رہتا ہے۔ جیسے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا اریت من الطیرۃ ماتکرہ فقل اللھم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک

کہ جب کسی بات کی بدشگونی تیری سامنے آئے جسے تو ناپسند کرتا ہے تو یوں کہہ دے اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لے آتا ہے اور برائیوں کو تو ہی دفع کرتا ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف تیری طرف سے ہے۔

ہم نے کتاب السنن میں کچھ ایسی طرح کی احادیث ذکر کردی ہیں۔

(۱۱۶۷)..... اخرجہ ابوداود (۳۹۱۰) والترمذی (۱۶۱۴) وابن ماجۃ (۳۵۳۸) والحاکم (۱۸/۱) من طریق سلمۃ بن کھیل. بہ وقال الترمذی: حسن صحیح لانعرفہ إلا من حدیث سلمۃ بن کھیل وقال الترمذی: سمعت محمد بن إسماعیل یقول کان سلیمان بن حرب یقول: فی ھذا الحدیث ومنا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل قال سلیمان: ھذا عندی قول عبداللہ بن مسعود ومامنا.

۱۱۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن علی محمد سبیعی نے آخری دور میں ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو بشر بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن عتبہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ لاطیرۃ وخیرھا الفال بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور اس سلسلہ کی اچھی چیز نیک فال (یعنی نیک گمان کرنا) ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوال کیا یا الفال یارسول اللہ کہا فال کیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم.

نیک کلمہ جسے تم میں کوئی سنے۔

بخاری و مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے ابوالیمان کی شعیب بن ابی حمزہ کی روایت سے۔

اسلام میں نیک فال کی حیثیت

۱۱۶۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن راشد نے ان کو سہل نے میرا خیال ہے کہ وہ ابن بکار ہے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو سہل بن ابی صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سمع کلمۃ من رجل فاعجبہ فقال قد اخذنا فالک من فیک.

ایک آدمی سے ایک جملہ سنا جو آپ کو پسند آیا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تیری نیک فال لی ہے تیرے منہ سے (یعنی چونکہ تیرے منہ سے اچھی بات سنی ہے اور تیرے منہ سے اچھی بات نکلی ہے انشاء اللہ اچھائی ہوگی۔)

۱۱۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو مسلم نے ان کو ابن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے باپ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شئی سے بدشگونی نہیں پکڑتے تھے۔ اور آپ جب کسی غلام کو یا کسی عامل کو یا نمائندے کو سفر میں بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور یہ خوشی آپ کے چہرہ اقدس پر دیکھائی دیتی اور اگر اس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تو ناپسندیدگی چہرے پر محسوس کی جاتی۔ اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے اگر اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور خوشی چہرے پر نظر آجاتی اگر کسی بستی کا نام ناپسند کرتے تو بھی ناپسندیدگی نمایاں نظر آتی۔

بدشگونی سے بچنے کی دعا

۱۱۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب ابواحمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو عروہ بن عامر نے وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدشگونی پکڑنے کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ:

اصدقھا الفال ولا ترد مسلماً فاذا رئیت من الطائر ماتکرہ فقل.

(۱۱۶۸)......أخرجه البخاري (۷/۱۷۴) ومسلم (۱۷۴۶/۴) من طريق أبي اليمان عن شعيب. به.

(۱۱۶۹)...... أخرجه أبوداود (۳۹۱۷) وأحمد (۳۸۸/۲) من طريق وهيب عن سهيل عن رجال عن أبي هريرة.

(۱۱۷۰)......أخرجه أبوداود (۳۹۲۰) وأحمد (۳۴۷/۵) من طريق هشام. به.

(۱۱۷۱)......أخرجه أبوداود (۳۹۱۹) من طريق سفيان عن حبيب بن أبي ثابت. به.

شگون کے سلسلے میں سچی چیز فال (نیک خیال) ہے جو کہ کسی مسلمان کو نہیں لوٹاتی۔
جب تم کوئی ایسا شگون دیکھو جو تمہیں اچھا نہ لگے تو یوں دعا کرو۔

اللھم لا یاتی بالحسانات الا انت. ولا یدفع السیئات الا انت ولاحول ولاقوۃ الا باللہ.

اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لاتا ہے۔اور برائیوں کو تو ہی دفع کرتا ہے نیکی کرنے اور بدی سے ہٹنے کی طاقت اللہ کی طرف سے ہے۔

بدشگونی، بدگمانی اور حسد کا علاج

۱۱۷۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں ابن آدم نہیں روک سکتا بدشگونی۔بدگمانی اور حسد۔فرمایا کہ بدشگونی سے تمہیں نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ اس کے ساتھ عمل نہ کریں (یعنی اس کے خلاف کرلیں اور اللہ پر بھروسہ کریں) اور بدگمانی سے اس طرح تمہیں نجات مل سکتی ہے کہ بات نہ کریں۔ اور حسد سے نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ مسلمان بھائی کی عیب جوئی نہ کریں۔مگر بیہقی فرماتے ہیں یہ روایت منقطع ہے، یعنی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچتی۔

۱۱۷۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو احمد بن ہارون بن روح نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو یحییٰ بن سکن نے ان کو شعبہ نے محمد سے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انسان میں تین خصلتیں ہیں۔بدشگونی۔بدگمانی۔حسد۔چنانچہ بدشگونی سے نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ واپس نہ لوٹے (یعنی بدشگونی کی بناء پر کام سے واپس نہ ہٹے بلکہ چلا جائے) اور بدگمانی سے بچنے اور نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ کمزوری ڈھونڈھنے کی کوشش نہ کرے۔اور حسد سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ عیب جوئی نہ کرے۔یا سرکشی نہ کرے۔

۱۱۷۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ہشیم بن خلف دوری نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علقمہ بن ابوعلقمہ نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

بدشگونی کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

۱۱۷۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا:

ان مضیت فمتوکل وان نکصت متطیر.

(۱۱۷۲).....أخرجه المصنف من طريق عبدالرزاق (۱۹۵۰۴) وقال البغوی فی شرح السنة (۱۳/۱۱۴) سنده منقطع.

(۱۱۷۳).....عزاه صاحب الكنز (۲۸۵۶۳) إلى المصنف فقط.

(۱۱۷۴).....أخرجه ابن صصری فی أماليه والديلمی عن أبی هريرة كما فی كنز العمال (۲۸۵۶۴)

وأخرجه البغوی فی شرح السنة (۱۳/۱۱۴) من طريق حماد عن محمد بن إسحاق عن علقمة بن أبی علقمة مرفوعاً ولم يذكر اباهريرة وقال البغوی مرسل.

اگر (براشگون دیکھ کر) آپ اپنے ارادے اور کام پر جاری رہے تو آپ توکل علی اللہ کرنے والے ہوں گے
اور اگر آپ (بدشگونی کی وجہ سے) واپس پلٹ آئے تو آپ بدفالی پکڑنے والے ہوں گے۔

فال کھلوانے کے بارے میں اللہ کا ارشاد

۱۱۷۶:......اسی مذکورہ سند کے ساتھ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ شخص میرے بندوں میں سے نہیں ہے جو جادو کرے یا کروائے۔ یا غیب کی خبریں دے یا غیب کی خبریں پوچھے یا فال کھولے یا کھلوائے (یعنی فال بتائے یا فال پوچھے) لیکن میرے بندوں میں سے وہ شخص ہے جو میرے ساتھ ایمان لائے اور مجھ ہی پر بھروسہ کرے۔

فال کھلوانے پر وعید

۱۱۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالاحرز نے ان کو محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے ان کو ابراہیم بن ہشیم بدری نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو ابوالحیات نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو رجاء بن حیوۃ نے ان کو حضرت ابودرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جو شخص غیب کی خبریں دے یا قسمت کے تیر نکالے (یعنی قسمت کا حال بتائے) یا بدفالی پکڑے اور وہ فال اس کو اس کے سفر سے واپس لوٹا دے وہ شخص قیامت کے دن جنت کی سیڑھیاں بھی نہیں دیکھے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسقلہ نے اور عکرمہ بن ابراہیم نے عبدالملک بن عمیر سے۔

۱۱۷۸:......ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ہمیں شعر سنایا ان کو احمد بن سعید معدانی منصور فقیہ نے۔

اقول لمنذری بالفراق و ما هو من شره كامن
ذنوبی اخاف فما الفراق فانی من شره امن.

میں نے کہا مجھ کو فراق سے ڈرانے والے سے جب کہ وہ خود اس کے شر سے پناہ گاہ میں محفوظ نہیں تھا
میں تو اپنے گناہوں کے بارے میں خوف زدہ ہوں رہا فراق سو میں اس کے شر سے امن میں ہوں۔

بدشگونی سے بچنے کے لئے

۱۱۷۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوالقاسم غانم بن حمویہ سے اس نے سنا محمد بن رومی سے کہتے ہیں کہ بعض فلسفیوں سے کہا گیا کہ اے فلسفیو! نجومیوں کا قول تم لوگوں کے لئے پریشانی اور مشکل کا باعث نہیں ہوتا تو انہوں نے کہا وہ اس لئے کہ اگر وہ ہمیں کسی چیز کی خبر دیں تو اس میں جلدی نہیں کر سکتے اور اگر ہمیں وہ کسی برائی کی خبر دیں تو وہ اس کو روکتے اور دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں۔

۱۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو اوس بن بشر معافری نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو ثقفی اور کعب دونوں صاحب کتاب ملے عبداللہ نے کعب سے کہا، علم نجوم کیسا ہے؟ کعب نے جواب دیا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ عبداللہ نے پوچھا کہ وہ کیوں؟ کعب نے جواب دیا کہ اس لئے کہ آپ اس میں وہ چیز دیکھتے ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں۔ اور بدشگونی کو

(۱۱۷۷)...... عزاه البرهان فوری فی کنز العمال (۱۷۶۵۵) إلی المصنف.

(۱۱۷۸)......أحمد بن سعید هو: ابن محمد بن حمدان أبو العباس الفقیه المعدانی الأزدی.

بڑھاتے ہیں پھر کعب نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان بدشگونی لینے کے بعد بھی اس کام کو جاری رکھے تو یوں دعا کرے۔

اللهم لاطير الا طيرک ولاخير الاخيرک ولا رب غيرک.

اے اللہ، تیرے شگون کے سوا کوئی شگون نہیں ہے اور تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں ہے اور تیرے سوا دوسرا کوئی رب نہیں ہے۔

کعب یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔ تو عبداللہ نے کہا لاحول ولاقوۃ الابک۔ گناہ سے پلٹنا اور نیکی کی طاقت رکھنا بھی تیرے فضل کے ساتھ ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ جملہ عبداللہ لائے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ قول توکل کی اصل ہے اور جنت میں بندے کے لئے خزانہ ہے۔ یہ مذکورہ دعا پڑھ کر بدشگونی پیدا ہونے کے بعد یہ پڑھ کر پھر بھی جاری رہتا ہے تو اس کو کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچاتی۔ عبداللہ نے کہا آپ یہ بتائیے کہ اگر کوئی انسان اس ارادے پر جاری نہ رہے اور ارادے کو دفع کر دے؟ تو کعب نے کہا اس نے اپنے دل کو شرک کا کھانا کھلایا۔

ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کا مہر نبوت دیکھنا

۱۱۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابو رمثہ نے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اچانک دیکھا تو آپ کے کندھے کے پیچھے سیب کی مثل کچھ بڑھا ہوا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ۔ میں علاج کیا کرتا ہوں آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کا علاج کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طبيبها الذی خلقها.

اس کا طبیب اور معالج وہی ذات ہے جس نے اس کو بنایا تھا۔

امام احمد بن حنبل کی تشریح

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاج سے اس لئے منع فرمایا تھا کہ وہ چیز مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نشانیاں آپ کی صفت میں مذکور ہیں یہ ان میں سے ایک تھی۔

اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ روزی کا باعث ہے

۱۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو بکر بن عمرو نے انہوں نے سنا عبداللہ بن ہبیرہ سے اس نے سنا ابو تمیم جیشانی سے انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی نجاد حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن انس مقری نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن ہبیرہ نے ان کو ابو تمیم جیشان نے ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

(۱۱۸۰)......الجلاح هو: أبو كثير المصرى له ترجمه فى التقريب روى له مسلم وغيره.

(۱۱۸۱)......أخرجه أبوداود (۴۲۰۷) وأحمد (۲/۲۲۷ و ۲۲۸) من طريق أياد بن لقيط. به.

ولفظ أبي داود: والله الطبيب بل أنت رجل رفيق، طبيبها الذى خلقها.

لو توكلت على الله حق توكله. لرزقت كما يرزق الطير تغدو خماصاً وتروح بطاناً

کہ تو اگر اللہ پر ایسا توکل اور بھروسہ کرے جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے رزق دیا جائے گا جیسے پرندے کورزق دیا جاتا ہے صبح کرتا ہے خالی پوٹے والا بھوکا ہوتا ہے شام کرتا ہے پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔

اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دیتا ہے جیسے وہ پرندے کورزق دیتا ہے صبح کرتا تو بھوکا خالی پیٹ ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔

۱۱۸۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے، انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا علوی والی اسناد کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

بے شک تم لوگ اگر اللہ پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے وہ پرندے کورزق دیتا ہے صبح کو بھوکا ہوتا ہے اور شام کو پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت نہیں ہے کہ کمانا چھوڑ کر بیٹھ جائے بلکہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے رزق کی تلاش کرے اس لئے کہ پرندے سے تشبیہ دی گئی ہے اور پرندہ پر توڑ کر نہیں بیٹھتا ہے بلکہ جب صبح کرتا ہے تو اپنے رزق کی تلاش میں نکل جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اگر اللہ پر توکل کریں رزق کی تلاش میں جانے میں آنے میں کام کرنے میں، اور یہ خیال کریں کہ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کی طرف سے ہے تو جب واپس آئیں گے تو سلامتی کے ساتھ آئیں گے اور مال لے کر آئیں جیسے پرندہ صبح خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتا ہے لیکن لوگ جاتے ہیں تو اپنے قوت بازو پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں اپنی مضبوطی پر اعتماد کرتے ہیں اور جا کر کھوٹ اور دھوکہ کرتے ہیں، اور جھوٹ بولتے ہیں اور خیر خواہی نہیں کرتے یہی باتیں اللہ پر توکل کے خلاف ہیں۔

۱۱۸۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق سراج نے ان کو ابوکریب نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ولا تتبدلوا الخبيث بالطيب (النساء۲)

پاک مال کے بدلے میں خبیث مال ناپاک مال نہ بدلئے (یا اچھے مال کے بدلے میں ردی مال نہ لیجئے)۔

حضرت مجاہد نے فرمایا کہ رزق حلال کے تیرے پاس آنے سے قبل جو تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے رزق حرام میں جلدی نہ کیجئے اس آیت

(۱۱۸۲، ۱۱۸۳)......أخرجه الترمذي (۲۳۴۴) من طريق حيوة بن شريح به.

وأخرجه ابن ماجة (۴۱۶۴) من طريق عبدالله بن هبيرة. به.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح لانعرفه إلا من هذا الوجه وأبوتميم الجيشاني اسمه عبدالله بن مالك.

(۱۱۸۴)......عزاه السيوطي في الدرالمنثور (۲/۱۱۷) إلى عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والمصنف.

اخرجه ابن جرير الطبري (۴/۱۵۳) من طريق سفيان به بلفظ الحرام مكان الحلال.

ومن طريق عيسى عن ابن أبي نجيح عن مجاهد بلفظ "الحلال بالحرام".

سے یہ مراد ہے۔

اپنا رزق پورا کرنے سے پہلے کوئی نہیں مرے گا

۱۱۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو خبر دی ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ربیع نے ان کو شافعی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو مولیٰ مکلب نے ان کو مطلب بن خطیب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہو مگر میں نے تمہیں اس کے بارے میں حکم دے دیا ہے۔اور میں نے ایسی بھی کوئی چیز نہیں چھوڑی اللہ نے جس چیز سے تمہیں روکا ہو مگر میں نے بھی اس سے تمہیں منع کر دیا ہے۔بے شک جبرائیل امین نے میرے دل میں یہ بات پھونک دی ہے کہ ہر گز کوئی نفس نہیں مرے گا اس وقت تک جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرلے لہٰذا اطلب اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو۔

۱۱۸۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل شافعی نے ان کو اسحق بن بنان الماطی نے ان کو ابوہمام ولید بن شجاع نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ رزق مؤخر یا رکا ہوا نہ سمجھو اس لئے کہ کوئی بندہ اسوقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے رزق کے آخری لقمے تک نہ پہنچ جائے لہٰذا اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) اور رزق کی تلاش میں خوبصورت طریق اختیار کرو یعنی حلال کو طلب کرو اور حرام کو چھوڑ دو۔

تشریح:......اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزق کی تلاش کا حکم دیا ہے مگر آپ نے طلب میں اجمال کا حکم دیا ہے (یعنی خوبصورت طریقہ) اور خوبصورت طلب اور تلاش یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے رزق حلال تلاش کرے۔حرام طریقہ سے رزق تلاش نہ کرے اور تلاش رزق میں نہ تو اپنی قوت بازو پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور نہ ہی اپنے حیلے اور اپنی تدبیروں پر بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی فرمانا

۱۱۸۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے بغداد میں، ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعید بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی نے ان کو زہری نے ان کو ایک آدمی نے بُلَیّ سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا چنانچہ میرے والد نے میرے سواء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱۱۸۵)......أخرجه المصنف من طريق الشافعي في مسنده (ص ۲۳۳)

وأخرجه المصنف في كتاب الأسماء والصفات (ص ۱۹۸) عن أبي سعيد بن أبي عمرو في آخرين عن أبي العباس محمد بن يعقوب. به.

(۱۱۸۶)......أخرجه الحاكم (۴/۲) من طريق عبدالله بن وهب. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

وانظر السنة لابن أبي عاصم (۱/۱۸۳)

(۱۱۸۷)......أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۸۸۸) من طريق الزهري عن رجل من بلي. به بلفظ.

إذا أردت أمراً فعليك بالتؤدة حتى يريك الله منه المخرج أو حتى يجعل الله لك مخرجاً

سرگوشی کی۔ واپس آئے تو میں نے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ نے آپ سے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ جب کسی کام کا ارادہ کریں تو اپنے اوپر صبر کو لازم کرلیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی راستہ اور فراخی فرمادیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۱۱۸۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن بندار نے ان کو محمد بن احمد بن یحییٰ تروزی نے ان کو ابو حفص عمر بن عمیرہ تنیسی نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو العباس بن مکیال نے ان کو علی بن سعید نے ان کو صنعانی نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ہے ابن ابی مریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو عیاش بن عباس نے ان کو عبدالملک بن مالک غفاری نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ ان کو جعفر بن عبداللہ بن حکم نے ان کو خالد بن رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا تجھے زیادہ فکر و غم کرنے کی ضرورت نہیں ہے

(۱۱۸۸)..... قال العراقي كما في إتحاف السادة (۱۲۷/۸) رواه أبونعيم من حديث خالد بن رافع وقد اختلف في صحبته ورواه الأصبهاني في الترغيب والترهيب من رواية مالك بن عمرو المعافي مرسلاً

قال الزبيدي:

وقد رواه ابن ماجة في القدر والديلمي وابن النجار من حديث ابن مسعود ورواه عبدالله بن أحمد في زوائد الزهد والخرائطي وابن أبي الدنيا وأبونعيم والبيهقي وابن عساكر من حديث مالك بن عبدالله الغافقي.

ورواه البغوي وابن قانع وابن أبي الدنيا وأبونعيم والبيهقي وابن عساكر من حديث خالد بن رافع وقال البغوي: ولا أعلم له غيره ولا أدري له صحبة أم لا.

ورواه ابن يونس في تاريخ من دخل مصر من الصحابة من طريق عياش بن عباس عن أبي [illegible] الغافقي واسمه مالك بن عبدالله أن النبي صلى الله عليه وسلم نظر إلى ابن مسعود فقال: لاتكثر همك مايقدر يكون وما ترزق يأتك.

وقال الحافظ في الإصابة: خالد بن رافع ذكره البخاري فقال يروي عن النبي صلى الله عليه وسلم وعنه مالك بن عبدالله.

وقد ذكره ابن حبان فقال يروي المراسيل

وأخرج حديثه ابن منده من طريق سعيد بن أبي مريم عن نافع بن يزيد العمري عن عياش عن عبدالله المغافري أن جعفر بن عبدالله بن الحكم حدثه عن خالد بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابن مسعود فذكره.

قال سعيد وحدثنا يحيى بن أيوب وابن لهيعة عن عياش عن مالك بن عبدالله قال ابن منده وقال غيره عن عياش عن جعفر عن مالك مثله ورواه البغوي من رواية سعيد عن نافع وذكر الاختلاف في صحبة خالد.

وأخرجه ابن أبي عاصم من طريق سعيد بن أبي أيوب عن عياش بن عباس عن مالك بن عبدالله المعافري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لابن مسعود فذكره ولم يذكر خالد بن رافع والاضطراب فيه من عياش بن عباس فإنه ضعيف.

وقال في ترجمة مالك بن عبدالله المعافري قال ابن يونس ذكر فيمن شهد فتح مصر له رواية عن أبي ذر روى عنه أبوقبيل وقال أبوعمر روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لاتكثر همك مايقدر يكن وما ترزق يأتك.

قال الحافظ هذا الحديث أخرجه ابن أبي خيثمة وابن أبي عاصم في الوحدان والبغوي كلهم من طريق أبي مطيع معاوية بن يحيى عن سعيد بن أيوب عن عياش بن عباس العقباني عن جعفر بن عبدالله بن الحكم عن مالك بن عبدالله المعافري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال وقال البغوي لم يروه غير أبي مطيع وهو متروك الحديث.

وأخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق من طريق أخرى عن العقباني فقال عن مالك بن عبادة الغافقي.

جو کچھ مقدر کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو کچھ رزق دیا گیا ہے وہ تیرے پاس آ جائے گا۔

یہ الفاظ صنعانی کی روایت کے ہیں علاوہ ازیں ابن ابوالدنیا کی روایت میں ان کی اسناد میں ہے کہ عبدالملک بن نافع مغافری نے اس کو حدیث بیان کی ہے اسی طرح میں نے اس کو پایا ہے۔

اور تنیسی کی روایت میں عبداللہ بن مالک مغاری سے ہے کہ جعفر بن عبدالحکم نے اس کو حدیث بیان کی ہے خالد بن رافع یا نافع سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے معاویہ بن یحییٰ نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے عیاش بن عباس سے انہوں نے مالک بن عبداللہ مغافری سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس سے گذرے اور فرمایا اپنے فکر و غم کو زیادہ نہ کرنا اس لئے کہ جو کچھ مقدر ہو چکا وہ ہوگا۔ اور جو کچھ تیرا رزق لکھا ہے وہ تیرے پاس آئے گا۔

۱۱۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حصین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو محمد بن ناصح نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو معاویہ بن یحییٰ ابومطیع نے انہوں نے اس کو اسی طرح منقطع ذکر کیا ہے۔

اور اس کو مسلمہ بن خلیل نے بھی بقیہ سے روایت کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے، کتاب القدر میں یحییٰ بن ایوب کی روایت کے ساتھ عیاش بن عباس سے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اس کو مغموم اور پریشان دیکھا تو آپ نے ان سے مذکورہ بات کہی تھی۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ روایت اگر صحیح ہو تو اس میں رزق کی تلاش سے منع نہیں ہے بلکہ اس میں فکر و غم سے منع کیا ہے۔ کیونکہ یہ شدید حرص کرنے والوں کا کام ہے کہ وہ ہمیشہ انتہائی سعی و کوشش کے باوجود پریشان اور مضطرب رہتے ہیں۔ اور ڈرتے رہتے ہیں کہ جو کچھ پاس ہے کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے اور جو پاس نہیں ہے وہ کہیں آنے سے رک نہ جائے اور یہ سب کچھ توکل کے خلاف ہے۔

۱۱۹۰:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابن حرب نے ان کو شیبان نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثروان نے ان کو ہریل بن شرحبیل نے ان کو ابن عمر نے کہ ایک سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ دیکھا تو ایک کھجور گری ہوئی اٹھا رہا تھا آپ نے فرمایا خبردار اگر تم اس کے پاس نہ آتے تو یہ تمہارے پاس خود بخود آ جاتی۔

روزی کا بندے کو موت کی طرح تلاش کرنا

۱۱۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن نجید سلمی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ہشام بن خالد ازرق دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ابودرداء نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ

(۱۱۸۹).....انظر کتاب الآداب للمصنف (۹۵۰)

(۱۱۹۰).....أخرجه ابن حبان فی صحیحه (۵/۹۷ رقم ۳۲۲۹. الإحسان)

عن الحسن بن سفیان عن شیبان بن أبی شیبة. به.

بلفظ: خذها لولم تأتها لأتتک

وعزاه المنذری فی الترغیب (۲/۵۳۶) إلی الطبرانی بإسناد جید وابن حبان فی صحیحه والبیهقی.

علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الرزق يطلب العبد كما يطلبه اجله.

بے شک رزق بندے کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اس کو اس کا اجل تلاش کرتا ہے۔

ہشام بن عمار نے ولید سے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ مقرر کیا گیا ہے وہ رزق اس کے پاس آئے گا اسے چاہئے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے اور اس کی تلاش میں حد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۱۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مصر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو ہشیم بن خارجہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سنا اسماعیل بن عبید اللہ سے انہوں نے سنا ام درداء سے انہوں نے ابو درداء سے فرماتے تھے اگر کوئی آدمی اپنے رزق سے ایسے بھاگے جیسے اپنی موت سے بھاگتا ہے تو اس کو رزق ایسی پالے گا جیسے اس کو موت پالیتی ہے۔

اس روایت کو ابو درداء پر موقوف ذکر کیا ہے راوی نے اور یہ صحیح ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۱۹۳:......اور عطیہ سے روایت ہے انہوں نے ابوسعید سے مذکورہ حدیث کے مفہوم کی روایت کی ہے۔

جیسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر آدمی کے قدموں کے نشان طے ہیں جہاں جہاں وہ قدم رکھے گا۔ اس کا رزق طے ہے جو کچھ وہ کھائے گا اور اس کی زندگی کی مدت طے ہے جس تک وہ پہنچے اور اس کا کوئی مغضوب جسے وہ قتل کرے گا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنے رزق کو لینے سے بھاگ جائے تو اس کا رزق اس کا پیچھا کرے گا اور اس کو پالے گا۔ جیسے موت اس کو (نہیں چھوڑتی) جو اس سے بھاگتا ہے بلکہ پالیتی ہے۔ خبردار اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں خوبصورت طریقہ یعنی (جائز طریقہ اختیار کرو۔)

۱۱۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی حمشاذ نے ان کو یزید بن ہیثم نے ان کو صبیح بن دینار نے ان کو معافی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ثعلبہ بن مسلم نے ان کو ابو الحر نے ان کو عمر بن خطاب نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

جب طلب اور تلاش کرنے میں اجمال کرنے کا امر فرمایا ہے تو ہم نے جان لیا ہے کہ کسب اور کمائی سے بالکل منع نہیں کیا ہے۔ لیکن طلب کرنے والے کے لئے شدید حرص اور کثرت فکر کو ناپسند کیا ہے۔ جیسے اس شخص کے فعل کو ناپسند کیا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ کا رزق اس کی جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے اس کے خالق و رازق کی تقدیر سے نہیں۔

۱۱۹۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املا کرانے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن

(۱۱۹۱)......أخرجه ابن حبان في صحيحه (۹۸/۵ رقم ۳۲۲۷ الإحسان) من طريق هشام بن خالد الأزرق. به.

وقال المنذري (۵۳۶/۲) ورواه ابن حبان في صحيحه و البزار ورواه الطبراني باسناد جيد إلا أنه قال: "ان الرزق ليطلب العبد أكثر مما يطلبه اجله" وقال البزار (۸۲/۲ رقم ۱۲۵۴ كشف الأستار.

لانعلمه عن أبي الدرداء إلا بهذا الطريق ولم يتابع هشام على هذا وقد احتمله أهل العلم وذكروه عنه وإسناده صحيح إلا ماذكروه من تفرد هشام ولا نعلم له علة.

وقال الهيثمي في المجمع (۷۲/۴) رجاله ثقات

(۱۱۹۴)......المعافي هو: ابن عمران الظهري الحميري أبو عمران الحمصي.

عبدالعزیز نے ان کو ابوحفص عمر بن یزید وفاء نے بصرہ میں ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا جو ظالموں کو تو عزت دیں گے اور نیکوکار عبادت گذاروں کو ذلیل وخوار سمجھیں گے اور بے عزت سمجھیں گے۔ اور قرآن کے اس بعض حصے پر عمل کریں گے جو ان کی خواہشات سے مطابق ہوگا، اور جو کچھ ان کی خواہشات کے خلاف ہوگا اس کو چھوڑ دیں گے (اس پر عمل نہیں کریں گے) جب ایسا کریں گے تو کچھ کو مانیں گے (جس پر عمل کریں گے) اور کچھ کے ساتھ کفر کریں گے (جس پر عمل نہیں کریں گے) اور ان امور میں اور ان چیزوں میں پوری کوشش کریں گے جو چیز بغیر کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے طے شدہ تقدیر سے، لکھے ہوئے اجل سے تقسیم شدہ رزق سے اور ان چیزوں میں کوشش نہیں کریں گے جو سعی وکوشش کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں پوری پوری جزا، سعی مقبول اور ایسی تجارت جو نقصان سے پاک ہو۔

یہ ایسی روایت ہے جو عمرو بن یزید رفاء سے مذکورہ اسناد کے ساتھ جانتے ہیں جب کہ وہ اس اسناد کے ساتھ باطل ہے۔ اور اس کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ذکر کیا ہے ان روایات میں سے جن کی ہمیں خبر دی تھی ابوسعد مالینی نے ان سے۔ اور یہ ایک اور اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے مگر وہ اس سے زیادہ ضعیف ہے میں نے اس کو ذکر نہیں کیا ہے۔

علماء کا دنیا سے جانا علم کے ختم ہونے کی دلیل ہے

۱۱۹۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور قاضی ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے حصین بن عبدالرحمٰن سے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو حضرت ابو درداء نے انہوں نے فرمایا:

کیا ہوا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے علماء (دنیا سے) جا رہے ہے، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے جاہل علم نہیں سیکھ رہے۔ تم لوگ جان لو اس سے قبل کہ علم اٹھا دیا جائے۔ بے شک علم کا اٹھ جانا عالم کا (دنیا) سے چلے جانا ہے۔ کیا ہوا میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ ان چیزوں میں حرص کر رہے ہو جن کی ذمہ داری تم سے ہٹا کر اپنے ذمے لے لی گئی ہے اور ان چیزوں کو تم ضائع کر رہے ہو جن کی ذمہ داری تمہارے سپرد کی گئی ہے کیونکہ ہم خوب جانتے ہیں تمہارے شریروں کو اور گھوڑوں کی نعل سازی پر فخر کرنے والوں کو یہ وہی لوگ ہیں جو نمازوں میں سب سے بعد میں

(۱۱۹۵) ..... علي بن عبدالعزيز هو : ابن المرزبان بن سابور أبو الحسن البغوي (سير ۱۳/۳۴۸)

أخرجه الطبراني في الكبير (۱۰/۲۳۸ رقم ۱۰۴۳۲) ومن طريق ابي نعيم في الحلية (۴/۱۰۹ و ۱۱۰) و (۵/۹۸) و (۷/۲۰۵) عن علي بن عبدالعزيز. به.

وقال أبونعيم غريب من حديث عمرو وشعبة تفرد به عمر بن يزيد الرفا.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۲۹ و ۲۳۴) فيه عمر بن يزيد الرفا وهو ضعيف.

والحديث في الكامل في الضعفاء لابن عدي (۵/۱۷۱۰ و ۱۷۱۱) عن أبي عاصم جعفر بن إبراهيم الجزري عن علي بن عبدالعزيز. به.

وقال ابن عدي : عمر بن يزيد أبوحفص الرفاء بصري أحاديثه تشبه الموضوع.

(۱۱۹۶) ..... أخرجه أبونعيم في الحلية (۱/۲۱۲) من طريق سالم بن أبي الجعد عن أبي الدرداء مختصراً.

واخرجه أحمد في الزهد (۲/۶۳) من طريق الحصين بن عبدالرحمن السلمي. به.

واخرجه أبونعيم (۱/۲۲۱) من طريق محمدبن فضيل. به.

الشطر الثاني من أول من قوله :

مالي اراكم تحرصون ..... الخ

آتے ہیں اور قرآن کو سنتے ہیں جیسے تھکے ہارے (بغیر دلچسپی کے) ان کے آزادشدہ بھی آزاد نہیں ہوں گے۔ (یعنی جہنم سے نہیں بچیں گے۔) یہ روایت موقوف ہے۔ اور اس میں اس لفظ کا مفہوم ہے جو مرفوع حدیث کے آخر میں ہے۔

کمزور اور عورت کا جہاد اور رزق میں فراوانی کے اسباب

۱۱۹۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید احمیسی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبدالجلیل بن عاصم مدینی نے ان کو ہارون بن یحییٰ حاطبی نے ان کو عثمان بن عمر بن خالد نے اور ایک دفعہ یوں کہا۔ عثمان بن خالد بن زبیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ان کے باپ نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ نیکی کرنا اور احسان کرنا دیندار یا شریف الاصل کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور کمزوری کا جہاد (حج) کرنا ہے اور عورت کا جہاد اپنے شوہر کی خدمت کرنا (یا اس کے لئے آراستہ ہونا ہے) شوہر سے محبت اور دوستی کرنا آدھا دین ہے۔ جو انسان میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔ صدقہ کے ساتھ رزق (اتر واؤ) یعنی زیادہ کرو۔ صدقہ کر کے رزق بڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے کہ مؤمنوں کا رزق ایسی جگہ سے بنائے جہاں سے وہ خیال وگمان کرتے ہیں (بلکہ ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے ان کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے:

ومن يتق الله يجعل له مخرجاً ويرزقه من حيث لايحتسب

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ خود بناتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے
جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (مترجم)

ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (خرچ میں) میانہ روی کرتا ہے تنگ دست نہیں ہوتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ہم نے صرف اسی اسناد کے ساتھ ایسی طرز پر ہی محفوظ کیا ہے اور یہ کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو۔ اس فقرے کا مفہوم یوں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے کہ ان کے سارے رزق ایسی جگہ سے ہوں جہاں سے ان کا گمان ہے۔ اور یہ معاملہ فی الحقیقت اسی طرح ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے (زیادہ تر) بندوں کو رزق ایسی ہی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے وہ ملنے کا خیال کرتے ہیں۔ جیسے تاجر کو رزق اس کی تجارت سے دیتا ہے۔ کسان کو رزق اس کی کھیتی سے دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور کبھی ان کو ایسی جگہ سے بھی رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو خیال وگمان نہیں ہوتا۔ جیسے وہ آدمی جس کو کوئی کان مل جاتی ہے یا کوئی خزانہ مل جاتا ہے۔ یا اس کا کوئی قریبی رشتے دار فوت ہو جاتا ہے اور وہ اس کا وارث بن جاتا ہے۔ (اور یوں رزق مل جاتا ہے) یا رزق دیا جاتا ہے بغیر شکل دکھلانے اور بغیر سوال کے۔ اور ہم یہ نہیں کہتے کہ اللہ کسی کو بھی جدوجہد اور کوشش کے بغیر نہیں دیتا۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے اور اپنے بندوں کے

(۱۱۹۷)......عزاه السيوطي في جمع الجوامع (۲/۱۰۰) إلى العسكري في الإمثال والبيهقي في الشعب.

ونقل السيوطي ان البيهقي قوله: ضعيف بمرة

قال ابن عبدالبر في التمهيد:

عثمان بن خالد ولا أعرفه ولا الراوي عنه

وقال الحافظ في اللسان.

أما عثمان فذكره ابن حبان في الثقات وهارون ذكره العقيلي في الضعفاء (۳۶۱/۴)

لئے ایک طریقہ بیان فرمایا ہے اور لوگوں کے لئے ان کے مطلوب ومقصود کے لئے اسباب بنائے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ اسی راستے پر چلیں اور اپنے مقصود تک پہنچنے کے لئے اللہ پر بھروسہ کریں اس طریقے سے اعتراض نہ کریں اور توکل کو اسباب سے الگ نہ کریں۔ ان احادیث میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ہمارے قول کو غلط ثابت کرے۔

۱۱۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو شبابہ نے ان کو ورقاء نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں:

اہل یمن حج کرنے آتے تھے مگر سامان سفر تیار نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مکہ کا قصد وارادہ کرتے اور لوگوں سے سوال کرتے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وتزودوا فان خیر الزاد التقوی (البقرہ ۱۹۷)

سامان سفر تیار کیا کرو بے شک بہترین سامان سفر تقوی ہے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں یحییٰ بن بشر سے اس نے شبابہ سے روایت کیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ آیت مقدسہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے زائرین کو بھی سامان سفر تیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور پھر ارشاد فرمایا:

ان خیر الزاد التقویٰ

بہترین سامان سفر تقوی ہے۔

یعنی بے شک بہترین سفرہ ہے جو اپنے مالک کو تقوای دے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہترین سفر خرچ تقوای ہے کا مطلب ہے کہ لوگوں کے سفر خرچ پر بھروسہ نہ کرے کہ پھر ان کو تکلیف پہنچائے اور ان کے لئے تنگی کر دے۔ جو شخص دیہات میں بغیر سفر خرچ کے داخل ہوتا ہے توکل کرنے والا۔ وہ یہ امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا بندہ کھڑا کر دے گا جو اپنے سفر خرچ سے اس کے ساتھ ہمدردی کر لے گا یہ بعینہ وہی چیز ہے اللہ تعالیٰ نے آیت میں جس سے منع کرنے کا اشارہ فرمایا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس کے مستحب ہونے کا کوئی معنی نہیں ہے بلکہ مستحب یہی ہے کہ یا تو سفر خرچ تیار کرے ورنہ اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک سفر خرچ موجود نہ ہو جائے۔

۱۱۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن معاویہ نے قیسرانی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو ابن ثوبان نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنصر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابومنیب جرشی نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرماتے

(۱۱۹۸)...... أخرجه البخاري (۳/۳۸۳ و ۳۸۴. فتح) عن يحيى بن بشر عن شبابة. به.

(۱۱۹۹)...... أخرجه أحمد (۲/۵۰، ۹۲) عن ابي النضر. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۵/۲۶۷) رواه الطبراني وفي عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان وثقه ابن المديني وأبوحاتم وغيرهما وضعفه احمد وغيره وبقية رجاله ثقات.

وقال الهيثمي (۶/۴۹) رواه أحمد وفيه عبدالرحمن بن ثابت وثقة ابن المديني وغيره وضعفه أحمد وغيره وبقية رجاله ثقات.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

بعثت بین یدی الساعة با لسیف حتی یعبداللّٰہ وحدہ لاشریک لہ وجعل رزقی تحت ظل رمحی.

وجعل الذلة والصغار علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فھو منھم.

میں قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اس وقت تک کے لئے (تلوار استعمال کروں) جب تک کہ اللہ تعالیٰ اکیلے کی عبادت کی جانے لگے اس کے ساتھ کوئی شریک نہ کیا جائے۔ اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے بنادیا گیا ہے اور ذلت ورسوائی ان کے لئے مقرر کردی گئی ہے جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو بھی جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

یہ ابوعبداللہ کی روایت کے الفاظ میں اور ابن یوسف کی روایت میں ومن تشبہ بقوم فھو منھم کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ اگر صبر کے ساتھ اور خاموشی کے ساتھ رزق کا انتظار کرتے رہنا اس کو طلب کرنے اور مانگنے سے افضل ہونا بایں وجہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دے رکھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو دوصورتوں میں سے افضل صورت سے محروم نہ کرتے اور غیر افضل اور ارزل اور کمتر صورت اپنے رسول کو پیش نہ آنے دیتے۔ شیخ حلیمی نے اپنے اس موقف پر ابوالہیثم بن تیہان کے واقعے سے حجت پکڑی ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اور فاروق تینوں کے جب سخت بھوک لگی تھی تو تینوں بزرگ ابوالہیثم کے گھر چلے گئے تھے اور اس نے تینوں کو کھانا کھلانے کی سعادت حاصل کی تھی۔

امام احمد بن حنبل کا موقف

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو کتاب دلائل النبوۃ کی چوتھی جلد میں ذکر کردیا ہے۔ اور اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ جس شخص کو کھانے کی مجبوری پیش آجائے اور کھانا اس کو نہ مل سکے اور کوئی شخص اس کے حال سے واقف بھی نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ کسی ایسے بندے کو اپنی حالت بیان کردے جس کے بارے میں اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اس کی ضرورت پوری کرسکتا ہے مگر یہ کہ خاموش رہے اور زبردستی صبر کرے، (تو کوئی حاجت پوری کرلے گا۔)

فراخی رزق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

۱۲۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن یعقوب عدل نے اور احمد بن محمد بن عبداللہ قطان نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ابوحرب بن ابوالاسود نے ان کو طلحہ بصری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں میں سے کوئی شخص جب مدینے میں آتا تو اگر اس کی وہاں کسی کے ساتھ جان پہچان ہوتی تو اس کے پاس پہنچ جاتا اور اگر کسی کے ساتھ جان پہچان نہ ہوتی تو مسجد کے صفہ پر (اصحاب صفہ کے ساتھ) ہی رہنے لگتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ہمیں کوئی پاؤ بھر کھجوریں تقسیم فرماتے تھے اور پہننے کے لئے ریشم کا یا موٹا کپڑا دیتے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو دائیں بائیں سے صفہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور آپ کو پکارا یا رسول اللہ کھجور نے ہمارے پیٹوں کو جلا ڈالا ہے (یعنی شدید گرمی کا دن ہے) اور ہمارا لباس جو موٹا ریشم یا اون کا تھا وہ پھٹ گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر کی طرف جھکے اور اس پر چڑھ کر اللہ کی حمد وثنا کی اور آپ نے تکلیف کی شدت کو ذکر کیا جو آپ کی قوم کو پہنچی تھی یہاں تک کہ فرمایا، تحقیق مجھ پر اور میرے ساتھی (صدیق) پر ایسا وقت بھی آیا تھا کہ دس دن سے

زیادہ گذر گئے تھے مگر نہ میرے لئے نہ ہی اس کے لئے کھانے کی کوئی چیز سوائے بریر کے کھانے کے نہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابوحرب سے کہا کہ بریر کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا پیلو کی کھجور تھیں۔ (یعنی پیلو کے درخت کا پھل ہی کھانے کو میسر تھا اور کچھ نہیں تھا۔

تو ہم لوگ اپنے ان بھائیوں انصاریوں کے پاس آئے اور ان کا زیادہ تر کھانا کھجوریں ہوتی تھیں، انہوں نے ہمیں اسی پر شریک کر لیا از راہ ہمدردی، پس اللہ کی قسم اگر میرے پاس تمہارے لئے گوشت اور روٹی میسر ہو تو میں اس کے ساتھ تمہارا پیٹ بھروں گا لیکن وہ وقت قریب ہے کہ تم پاؤ گے کہ تمہارے ایک ایک بندے کے پاس کھانے کا تھال بھرا ہوا صبح کو الگ آئے گا اور شام کو دوسرا آئے گا۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ سے لوگوں نے پوچھا کیا ہم لوگ آج بہتر ہیں یا اس وقت بہتر ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم لوگ آج بہتر ہو اس دن سے۔ آج تم لوگ ایک دوسرے سے شدید محبت کرتے ہو اور اس وقت تمہارا بعض بعض کی گردنیں مارے گا (یعنی تم لوگ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرو گے) میرا اندازہ ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دوسرے سے شدید بغض رکھو گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام احمد حنبل فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب صفہ بھوک پر صبر نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی جو خواہش اور آرزو تھی اس سے انہوں نے رسول اللہ کو آگاہ کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی حالت تبدیل فرمائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کا اس کی اس بات کا انکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کو ایسا جواب دیا تھا جس سے ان کی تسکین فرمائی تھی تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی حاجت آن پڑے تو اس کو دوسرے انسان سے طلب کرنا توکل علی اللہ کے منافی نہیں ہے جبکہ طلب کرنے والا اللہ پر توکل کرتے ہوئے طلب کرے کہ میرے مطلوب اور مقصود میں کامیابی اللہ تعالیٰ ہی عطا کرے گا (اور یہ طلب اسباب کو اختیار کرنے کی حد تک ہے)۔

ایک صحابی کی بھوک کی شکایت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے معاش کا انتظام کرنا

۱۲۰۱: ..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطار نے ان کو احضر بن عجلان نے ان کو ابو بکر حنفی نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں۔

ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھوک کی شکایت کی پھر وہ واپس لوٹ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس ایک گھرانے والوں کی طرف سے آیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ میں ان کی طرف لوٹ کر جاؤں گا تو ان میں سے ایک نہ ایک بھوک سے مر چکا ہوگا۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ آپ جائیں کہ آپ کے پاس کوئی شئی موجود ہے تو لے کر آئیں۔ فرمایا کہ وہ چلا گیا اور جا کر ایک ٹاٹ اٹھا کر لے آیا اور ایک پیالہ اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ ٹاٹ ہے کچھ تو اس میں سے نیچے بچھاتے ہیں اور کچھ اوپر اوڑھتے ہیں۔ اور اس پیالے میں سے پانی پیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ ان دونوں چیزوں کو مجھ سے ایک درہم کے بدلے میں کون

(۱۲۰۰) ..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۳/۱۵ و ۴/۵۳۹)

وقال الحاكم هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وقال الذهبي : صحيح سمعه جماعة من داود وهو في مسند أحمد!! هـ۔

وأخرجه أحمد (۳/۴۸۷) من طريق عبدالصمد بن عبدالوارث عن أبيه عن داود. به.

(۱۲۰۱) ..... أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۷/۲۵) عن أبي عبدالله الحافظ وأبي سعيد بن أبي عمرو كلاهما عن أبي العباس محمد بن يعقوب. به.

خرید کرتا ہے۔ایک آدمی نے کہا میں خریدتا ہوں اے اللہ کے رسول۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک دوسرے آدمی نے کہا میں خریدتا ہوں یارسول اللہ دو درہم کے بدلے میں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں تیری ہے، آپ نے اس آدمی کو بلا کر فرمایا جاؤ ایک درہم کے بدلے کلہاڑی خرید کرو اور ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید کرو اس نے ایسا کیا اور حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اس وادی میں نکل جاؤ کوئی جھاڑی کوئی کانٹا اور کوئی لکڑی نہ چھوڑو (سب کاٹ کر بیچو) اور پندرہ دن کے بعد میرے پاس آنا کہتے ہیں کہ وہ چلا گیا۔چنانچہ اس کو دس درہم مل گئے واپس لے کر آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پانچ درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید لے اور پانچ درہم کے کپڑے خرید لے اپنے گھر والوں کے لئے۔عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے جو حکم فرمایا تھا اللہ نے میرے لئے اس میں برکت دی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو قیامت کے دن آتا اور تیرے چہرے پر مانگنے کا داغ ہوتا مانگنا صرف تین قسم کے لوگوں کے لئے مناسب ہے، درد دینے والے خون کے لئے یا پریشان کرنے والے قرض کے لئے یا کوٹ دینے والے فقر کے لئے (مراد ہے بہت زیادہ محتاجی۔)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں کمانے کا حکم ہے اور سوال کرنے مانگنے سے نہی ہے خصوصاً جب کہ کمانے پر قادر ہو۔

۱۲۰۲:......ہم نے کتاب السنن میں نبی کریم سے جو روایت کی ہے وہ حدیث بھی اس مفہوم کو بیان کرتی ہے حدیث یہ ہے:

لاتحل الصدقة لغنی و لا لذی مرة سوی.

کہ مالدار کے لئے صدقہ لینا حلال نہیں ہے اور صحت مند تندرست آدمی کے لئے بھی حلال نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

صدقہ میں غنی اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے اور صحت مند کمانے والے کے لئے بھی کوئی حق نہیں ہے۔اگر انسان پر کمانا لازم نہ ہوتا۔تو اپنی حالت کو اپنے نفس پر ہی مارتا اس لئے کہ صدقہ لینا تو اس پر کمائی پر قدرت کے باوجود حرام ہے۔

۱۲۰۴:......اور ہم نے تمام توکل کرنے والوں کے سردار اور رب العالمین کے تمام رسولوں کے سردار سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال فئی میں سے (جو اللہ تعالیٰ ان پر فئی فرماتے تھے) سال بھر کا خرچہ اپنے گھر والوں کا رکھ لیتے تھے اس کے بعد باقی جو کچھ بچتا اس کو بیت المال کے دیگر مصارف میں لگاتے تھے۔

۱۲۰۵:......ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اور میں مقابلے کے لئے جب دشمن کے سامنے آئے تو آپ کے جسم پر دو دو زرہیں تھیں۔

فتح مکہ کے دن آپ مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تو اس کے سر پر لوہے کا خود تھا۔

۱۲۰۶:......مکرر ہے۔اور ہم نے یہ بھی روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں موچ آ جانے کی وجہ سے سینگی لگوا کر خون نکالا تھا۔

(۱۲۰۲)......أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۱۳/۷).

(۱۲۰۴)......أخرجه ابن أبي شيبة (۳۴۱/۱۲) وأحمد (۴۸/۱) من حديث عمر رضي الله عنه قال.

كانت أموال مولى بني النضير مما أفاء الله على رسوله مما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة فكان يحبس منها نفقة سنة وما بقي جعله في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله.

(۱۲۰۶)......أخرجه أبو داود (۳۸۵۵) والترمذي (۲۰۳۸) وابن ماجة (۳۴۳۶) من حديث أسامة بن شريك.

وقال الترمذي حسن صحيح

امراض میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج کرنا اور کرانا

۱۲۰۷:......اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک دوائیں بھی روایت کی ہیں جن کا آپ نے حکم دیا تھا۔ نیز یہ کہ آپ نے فرمایا تھا دوا علاج کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں بنائی مگر اس کے لئے اللہ نے شفا بھی رکھی ہے۔ سوائے بڑھاپے کے۔

نیز آپ نے دم کرنے جھاڑ پھونک کرنے کا بھی حکم فرمایا تھا۔ اور اس کی اجازت دی تھی۔ اور ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص استطاعت رکھے کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا سے چاہئے کہ ضرور نفع پہنچائے۔

صحابہ کے سال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

۱۲۰۸:......ابو خزامہ کی ایک روایت میں ہے اس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے جب ہم کسی دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ یا کسی منتر یا کلام سے جھاڑ پھونک یا دم کرتے ہیں یا کوئی پرہیز کی چیز جس سے ہم پرہیز کرتے ہیں کیا یہ چیز اللہ کی تقدیر میں سے کسی شئی کو رد کر سکتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انه من قدر اللّٰه

بے شک وہ سب چیزیں استعمال کرنا خود اللہ کی تقدیر میں سے ہیں۔

ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو وہب بن حارث نے ان کو ابن شہاب نے کہ ابن خزامہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس کو اس کے والد نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر آگے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

یہ حدیث اس باب میں اصل ہے اور بنیادی دلیل ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ان اسباب کو استعمال میں لائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بیان فرمایا ہے اور ان کے استعمال کی اجازت فرمائی ہے اور استعمال کے وقت وہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ سب چیزیں اسباب محض ہیں مسبب خود اللہ تعالیٰ ہے اور ان کے استعمال کے بعد جو منفعت پہنچے وہ اللہ کی تقدیر سے ہے اگر وہ چاہے تو وہ انسان کو اس سبب کے استعمال کے باوجود نفع سے اور فائدے سے محروم کر دے لہٰذا الیقین اور اعتماد دوائی پر یا دم وغیرہ پر نہیں ہوگا بلکہ صرف اللہ پر ہوگا اس کا فائدہ پہنچانے کے بارے میں سبب موجود ہونے کے باوجود بھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی کو نصیحت اور توکل کی تدبیر

۱۲۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے۔ ح۔ اور ہم کو خبر دی ابو سہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حنب نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن

(۱۲۰۷)......أخرجه مسلم (۱۷۲۹/۴) من حديث جابر بن عبد اللّٰه.

(۱۲۰۸)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۱۹۹/۴) وقال الذهبي صحيح.

اسماعیل نے ان کو یعقوب بن عمرو بن عبداللہ بن امیہ ضمیری نے ان کو جعفر بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن امیہ ضمیری نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی سواری کو چھوڑ دوں اور اللہ پر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس کو باندھ دے اور اللہ پر بھروسہ کر۔ دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۱۲۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو عباس بن فضل نضروی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو یعقوب بن عبداللہ بن امیہ نے ان کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے ان کو عمرو بن امیہ نے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی اونٹنی کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کرلوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پیروں میں رسی باندھ دے اور توکل کرلے۔

۱۲۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوجعفر مستملی نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق صبغی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو یعقوب بن عبداللہ ابن عمرو بن امیہ نے ان کو جعفر بن عمر بن امیہ نے ان کو ان کے والد نے یعنی عمرو بن امیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ میں سواری کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کرلوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ باندھ دو پھر توکل کرو۔

۱۲۱۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علان بن عبدالصمد نے ان کو اسماعیل بن مسعود جحدری نے ان کو خالد بن یحییٰ بن ابوقرہ نے ان کو ان کے چچا مغیرہ بن ابوقرہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں اس کو چھوڑ دوں اور توکل کرلوں؟ حضور نے فرمایا کہ اس کے پیر میں رسی ڈال دیجئے اور اللہ پر بھروسہ کرلیجئے۔

۱۲۱۳:......خبر دی ہے ابوعلی روزباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالوہاب بن نجدہ نے اور موسیٰ بن مروان رقی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو سیف نے ان کو عوف بن مالک نے انہوں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا جس کے خلاف آپ نے فیصلہ دیا تھا جب وہ واپس لوٹا تو کہنے لگا:

حسبی اللہ و نعم الوکیل

مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے سستی و کسمپری کو معیوب فرمایا ہے لیکن آپ دانائی ہوشیاری کو لازم کرلیجئے پھر اگر کوئی امر تجھ سے غالب آ جائے تو پھر یہ کہے:

حسبی اللہ و نعم الوکیل.

(۱۲۰۹)......قال الهیثمی فی المجمع (۲۹۱/۱۰) رواه الطبرانی باسنادین وفی احدهما عمرو بن عبدالله بن امیة الضمری ولم اعرفه وبقیة رجاله ثقات.

وأخرجه الحاکم فی المستدرک (۶۲۳/۳) من طریق حاتم بن إسماعیل. به.

وقال الذهبی: سنده جید.

(۱۲۱۰)......أخرجه ابن حبان (۲۵۴۹. موارد الظمآن) عن الحسین بن عبدالله القطان عن هشام بن عمار. به.

(۱۲۱۲)......أخرجه الترمذی (۲۵۱۷) عن عمرو بن علی عن یحیی بن سعید القطان عن المغیرة. به.

وقال الترمذی:

وهذا حدیث غریب من حدیث أنس لانعرفه إلا من هذا الوجه.

وأخرجه المصنف فی الآداب (۹۵۳) بنفس الإسناد.

(۱۲۱۳)...... أخرجه المصنف من طریق ابی داود (۳۶۲۷)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت

۱۲۱۴:...... امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے ابن شہاب سے مرسلاً ذکر کیا ہے اسی قصے کے بارے میں کہ ان دو مذکورہ آدمیوں سے ایک اپنی حجت اور دلیل میں لازمی کمزور ہوگیا یعنی دلیل پیش نہ کرسکا پھر جب فیصلہ دوسرے کے حق میں ہوگیا تو اس نے یہ بات کہی لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا آپ اپنا حق طلب کیجئے اس وقت تک کہ آپ عاجز آجائیں اگر آپ عاجز آجائیں تو پھر آپ یہ کہیے:

حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل.

یہ حقیقت ہے کہ تم دونوں کے درمیان فیصلہ تمہارے دلائل کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ توکل کو طلب سے الگ کرنا غیر پسندیدہ بات ہے۔

۱۲۱۵:...... معاویہ بن قرہ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم توکل کرنے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم دوسروں کے مال کا سہارا کرنے والے ہو۔ اور بندوں کا سہارا کرنے والے کیا میں تمہیں متوکل کے بارے میں بتاؤں؟ ایک انسان زمین کے پیٹ میں دانہ ڈال دیتا ہے اس کے بعد وہ اپنے رب پر توکل کرتا ہے۔ (ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم متوکلون ہیں مطلب ہے اللہ پر بھروسہ کرنیوالے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم متکلون ہو یعنی پرائے مال پر نظر رکھنے والے لوگوں کے مال پر تکیہ کرنے والے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۱۲۱۶:...... ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا اے قاریوں کی جماعت اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ تحقیق راستہ واضح ہو چکا ہے۔ نیکیوں اور بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ بنو۔

۱۲۱۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو طلق بن غنام نے ان کو مسعودی نے ان کو جواب بن عبید اللہ نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں اے قراء کی جماعت اپنے سر اٹھاؤ کس قدر راستہ واضح ہے خیرات میں نیکیوں میں مسابقت کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدبیر

۱۲۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے وہ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان آدمی مسجد میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں تیرے کے چوڑے بھالے تھے۔ وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کی راہ میں کون میری مدد کرے گا؟ نافع کہتے ہیں حضرت عمر نے اسے طلب فرمایا لہٰذا آپ کے پاس اسے لایا گیا

(۱۲۱۴)...... اخرجه المصنف في السنن الكبرى (۱۰/۱۸۱) قال اخبرنا أبو نصر بن قتادة أنبانا احمد بن إسحاق بن شيبان أنبانا معاذ بن نجدة ثنا كامل بن طلحة ثنا ليث بن سعد ثنا عقيل عن ابن شهاب قال :

اختصر رجلان إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكأن أحدهما تهاون بصلحيته لم يبلغ فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم للآخر فقال المتهاون بحجته حسبي الله ونعم الوكيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي الله ونعم الوكيل يحرك يده مرتين أو ثلاثًا قال اطلب حقك حتى تعجز ...... الخ.

(۱۲۱۵)...... الأثر من المنهاج للحليمي (۲/۱۲) ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷. المنهاج للحليمي (۲/۱۲)

(۱۲۱۸)...... أيوب هو السختياني.

حضرت عمر نے فرمایا کوئی اس کو مجھ سے اجرت پر اپنی زمین پر کام کرنے کے لئے لے گا؟ چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا اے امیر المومنین میں ان کو مزدوری پر لیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا تم اس کو ہر مہینے کتنی اجرت دو گے؟ اس نے بتایا کہ اتنی اتنی مزدوری دوں گا۔ حضرت نے فرمایا اس کو لے جاؤ۔ تاکہ یہ زمین پر چند ہفتے کام کرے۔ اس کے بعد حضرت عمر نے پوچھا ہمارے مزدور نے کیا کیا؟ یعنی مزدور کیسا ہے؟ اس نے بتایا مزدور اچھا ہے اے امیر المومنین۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اس مزدور کو لے آنا اور اس کی مزدوری بھی ساتھ لے آنا جو کچھ جمع ہوگئی ہے۔ وہ شخص مزدور کو لے آیا اور ایک تھیلی دراہم کی بھری ہوئی لے آئے۔ آپ نے اس جوان سے کہا کہ یہ اپنی مزدوری لے لو اگر تم اب چاہو تو جہاد کرو چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

حضرت قیس بن عاصم کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۲۱۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبید اللہ بن یزید منادی نے ان کو وہب بن جریر بن حازم نے ان کو ابو العباس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف نے ان کو حکیم بن قیس بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ قیس بن عاصم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، اور یہ کہ تم میں سے جو بڑا ہو اس کو سردار بنانا جب تم لوگ ایسا کرو گے تو اپنے آباؤ اجداد کے نائب بن جاؤ گے اور اپنے میں سے چھوٹے کو سرپرست نہ بنانا۔

اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے برابر والوں میں ذلیل وحقیر کر دے گا۔ تم اپنے آپ کو اور مال کو لازم رکھو اور مال کمانے یا مال بنانے کو بھی اس لئے کہ مال سخی اور شریف کی یاد دہانی کرتا ہے اور سخی کی عزت ہے اور بخیل اور کمینہ خصلت سے بے پرواہ کرتا ہے اور مستغنی کرتا ہے اپنے اپ کو لوگوں سے مانگنے سے بچانا اس لئے کہ سوال کرنا انسان کی خسیس اور ذلیل ترین کمائی ہے۔ اور میں جب مر جاؤں تو مجھ پر نوحے اور بین نہ کرنا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نوحے اور بین نہیں کئے گئے تھے۔ اور مجھے ایسی زمین میں دفن کرنا جہاں بکر بن وائل میرے دفن کی جگہ کو نہ جان سکیں اس لئے کہ میں دور جاہلیت میں ان پر لوٹ مار کیا کرتا تھا۔

۱۲۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ۔ سلمان نے ایک وسق (ساٹھ صاع) غلہ خریدا۔

بعض نے کہا کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خریدا.....اور یہ فرمایا کہ:

ان النفس اذا احرزت رزقها اطمئنت

انسان کا نفس جب اپنے رزق کو محفوظ کر لیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

۱۲۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے ان کو احمد نے ان کو مروان نے ان کو سہل بن ہاشم نے ان کو

(۱۲۱۹).....أخرجه أبو حاتم السجستاني في (المعمرون والوصايا) ص ۱۳۵.

(۱۲۲۰).....أخرجه ابو نعيم في الحلية (۱/۲۰۷) من طريق سالم مولى زيد بن صوحان قال كنت مع مولاي زيد بن صوحان في السوق فمر علينا سلمان الفارسي رضى الله تعالىٰ عنه وقد اشترى وسقا من طعام فقال له زيد ياأباعبدالله تفعل هذا وانت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إن النفس إذا أحرزت رزقها اطمأنت وتفرغت للعبادة وأيس منها الوسواس.

واخرجه ابو نعيم ايضاً من طريق ابن ابى غنية عن أبيه عن سلمان ان النفس إذا أحرزت رزقها إطمأنت.

(۱۲۲۱).....أخرجه اللحليمى فى المنهاج (۲/۱۲) بنحوه.

ابراہیم بن ادھم نے وہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا جو شخص مسجد میں آنے جانے کو لازم کر لیتا ہے اور جب بھی اس کو ملے قبول کر لیتا ہے وہ سوال (مسئلہ معلوم) کرنے میں اصرار کرتا ہے۔

۱۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو خبیر بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے (مشہور صوفی بزرگ) سری سے سنا وہ مسجد میں جم کر بیٹھنے کو عیب اور مذموم سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ جامع مسجد کو لوگوں نے ایسی دوکانیں بنا رکھا ہے جن کے دروازے نہیں ہیں۔ (ظاہر) ہے کہ جب جم کر مسجد میں بیٹھے رہیں گے کمانے کھانے کی فکر نہیں کریں گے تو لامحالہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پھر سوال کریں گے اور ہاتھ پھیلائیں گے یہی مقصد ہے سری سقطی مرحوم کا (مترجم)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسجد میں جم کر بیٹھنے کے نتیجے میں سوال بھی کرنا پڑتا ہے اور سوال کرنے میں کراہیت ہے خصوصاً جب کہ کمانے کی سبیل اور راستہ موجود ہو۔

لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے بہتر ہے جنگل سے لکڑیاں لائے

۱۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ اگر کوئی شخص تم میں سے رسی اٹھائے اور جا کر لکڑیوں کی گانٹھ اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسے فروخت کرے اور اس عمل کے ساتھ وہ لوگوں سے مستغنی ہو جائے تو یہ بات اسکے لئے اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے کچھ اسے دیں اور کچھ اس کو منع کریں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے اور اس میں ایک زیادتی اور اضافہ ہے وہ یہ ہے۔ کہ (وہ کمانے والا شخص) اس کمائی سے اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اور اس کے ساتھ لوگوں سے بھی مستغنی ہو جائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے

۱۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابو صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو مقدام بن معدیکرب صحابی رسول نے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کوئی شخص اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ خیر والا کھانا کبھی نہیں کھا سکتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کے سوا نہیں کھاتے تھے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ثور بن یزید کی روایت سے خالد بن معدان سے۔ روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا "اپنے ہاتھ کی کمائی سب سے اچھی ہے"

۱۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے اور قبیصہ دونوں نے کہا انہوں نے بیان کیا سفیان نے وائل بن داؤد سے ان کو سعید بن عمیر انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۲۲۳)......أخرجه البخاري (۷۵/۳) ومسلم (۷۲۱/۲) كما قال المصنف.

(۱۲۲۴)......أخرجه البخاري (۷۴/۳) عن إبراهيم بن موسى عن عيسى عن ثور عن خالد. به.

سے پوچھا گیا کمائی کونسی اچھی اور زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انسان کے اپنے ہاتھ کا کسب یعنی ہنر اور ہر پسندیدہ تجارت۔ یا برکت والی تجارت۔ اسی طرح اس کو راوی نے مرسل ذکر کیا ہے اور اس کو جریر اور محمد بن عبید نے وائل سے مرسل روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے فرمایا بعض نے اس روایت کو مسند کہا ہے غلط ہے جو کہ۔

۱۲۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو وائل بن داؤد نے ان کو سعید بن عمیر نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کسب کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کسب مبرور، یعنی پسندیدہ کام۔ کسب مبرور و مقبول۔ یا وہ کسب جس میں نیک سلوک اور نیک نیتی سے کام کیا جائے۔ یعنی ناجائز نہ ہو نہ ہی حرام ہو۔ اس کو شریک نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو اسود بن عمار نے ان کو شریک نے ان کو وائل بن داؤد نے ان کو جمیع بن عمیر نے ان کو ان کے پھوپھا ابو بردہ نے فرماتے ہیں رسول اللہ سے پوچھا گیا۔ کون سا کسب اور پیشہ اور کمائی پاکیزہ ہے یا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر تجارت جو پسندیدہ ہو با برکت ہو۔

۱۲۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور اس کے لئے یہ حدیث ذکر کی اور کہا کہ وہ سعید بن عمیر ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کو مسعودی نے روایت کیا ہے وائل سے اور انہوں نے غلطی کی ہے اس کی سند میں۔

۱۲۲۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن نظر نے ان کو معاویہ بن عمر نے ان کو مسعودی نے، وائل بن داؤد سے ان کو عبایہ بن رافع بن خدیج نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون سا کسب اور کمائی پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر برکت دی ہوئی تجارت (یعنی جس میں اللہ تعالیٰ برکت دے دے)۔

سچا مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا

۱۲۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو کلثوم بن جوشن نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچا امین اور مسلم تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(۱۲۲۵)......أخرجه المصنف فی السنن (۲۶۳/۵) من طریق محمد بن عبید عن وائل به وقال البیهقی : هذا هو المحفوظ مرسلاً ویقال عنه عن سعید عن عمه قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم أی الکسب أفضل قال کسب مبرور.

(۱۲۲۶)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم فی المستدرک (۱۰/۲) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

(۱۲۲۷)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۱۰/۲) وقال الحاکم : وائل بن داود وابنه بکر ثقتان وقد ذکر یحیی بن معین أن عمر سعید بن عمیر : البراء بن عازب وإذا اختلف الثوری وشریک فالحکم للثوری.

(۱۲۲۹)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۱۰/۲) وقال الحاکم هذا خلاف ثالث علی وائل بن داود إلا أن الشیخین لم یخرجا عن المسعودی ومحله الصدق.

(۱۲۳۰)......أخرجه الحاکم (۶/۲) من طریق کثیر بن هشام. به.

وقال الحاکم : کلثوم هذا بصری قلیل الحدیث ولم یخرجاه وقال الذهبی : ضعفه. یعنی کلثوم. أبوحاتم وسمع هذا منه کثیر بن هشام.

جو مال صدقہ نہیں کرسکتا وہ یہ پڑھے

۱۲۳۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سلم نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے دراج سے ان کو ابوالھیثم نے ان کو ابوسعید خدری نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص حلال طریقے سے مال کمائے اور اپنے نفس کو کھلائے اور اس کو پہنائے۔ پس جو شخص جو اللہ کی مخلوق میں سے اس کے سوا ہے یہ چیز اس کے لئے زکوٰۃ ہے اور جو آدمی مسلمان ہے مگر اس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنی دعا میں یہ پڑھے:

اللهم صل علی محمد عبدک رسولک وصل علی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات

تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ ہوگی، اے اللہ رحمتیں نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مغفرت نازل فرما مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں پر، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر اور فرمایا کہ مؤمن جو خیر کو سنتا ہے وہ سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت ہوگی۔

اس کو ابن خزیمہ نے یونس بن عبدالاعلیٰ سے روایت کیا ہے اور دیگر نے ابن وہب سے۔

رزق حلال کے طلب کی فضیلت

۱۲۳۲:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اور ان کو اجازت دی محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عثام نے ایک آدمی سے میرا گمان ہے کہ وہ حسن حنائی فروش تھے یا جیسے کہا معتمر سے اس نے سکن سے اس نے اس کو مرفوع نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ مال حلال کو طلب کرنا اللہ کی راہ میں بہادروں کے ساتھ مقابلے کی مثل ہے جو شخص رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گذارتا ہے وہ اس حال میں رات گذارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔

۱۲۳۲:.....علی بن عثام کہتے ہیں کہ محمد بن واسع نے حضرت مالک بن دینار سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ آپ بہادروں سے مقابلہ نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ بہادروں سے مقابلہ کیا ہے؟ محمد بن واسع نے فرمایا حلال طریقے سے کمانا اور عیال پر خرچ کرنا۔

زمین کے خزانوں کا بیان

۱۲۳۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومحمد عمرو بن اسحٰق بن ابراہیم بخاری نے ان کو صالح بن محمد نے ان کو مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کو ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ مخزومی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اطلبوا الرزق من خبایا الارض.

رزق کو زمین کے خفیہ خزانوں سے تلاش کرو۔

اگر یہ روایت صحیح ہو تو آپ کی مراد اس کے ساتھ کھیتی اور کاشت کاری کرنے کے لئے زمین کو چیرنا مراد ہوگا۔ (اس دور میں تو انسان بہت

(۱۲۳۱).....أخرجه المصنف من طریق بن عدی فی الکامل (۳/۹۸۰ و ۹۸۱)

وعبدالله بن محمد بن سلم هو ابن حبیب الفریابی المقدسی (سیر ۱۴/۳۰۶)

(۱۲۳۳).....قال الهیثمی (۴/۶۳) رواه أبویعلی والطبرانی فی الأوسط وفیه هشام بن عبدالله بن عکرمة ضعفه ابن حبان

سارے طریقوں سے زمین سے رزق طلب کررہا ہے۔)(مترجم)

۱۲۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو مصعب بن عبداللہ بن مصعب نے ان کو ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

التمسوا الرزق فی خبایا الارض.

رزق تلاش کرو زمین کی خفیہ چیزوں میں۔

۱۲۳۵:...... ہمیں حدیث بیان کی اور ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن صوفی نے ان کو بہلول انباری نے ان کو مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کو ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اسی کی مثل۔ اور مصعب نے کہا یہ خفیہ چیزیں معادن اور کانیں ہیں۔

بہترین کمائی کیا ہے؟

۱۲۳۶:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے اس کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن عمار مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن ابوسعید مقبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر الکسب کسب یدی العامل اذا نصح.

بہترین کمائی کام کرنے والے کے ہاتھ کی کمائی ہے جب خیر خواہی کرے۔

اس کو ابن خزیمہ نے علی بن حجر سے انہوں نے محمد بن عمار سے روایت کیا ہے۔

پیشہ ور عنداللہ محبوب ہے

۱۲۳۷:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن مہدی ابلی نے ان کو شیبان بن فروخ نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے۔ ان کو حسن بن سفیان نے ان کو شیبان نے ان کو ابوالربیع سمان نے ان کو عاصم بن عبداللہ نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ یحب المؤمن المحترف.

(۱۲۳۴)......اخرجه المصنف فی الآداب (۹۵۸) بنفس الإسناد.

(۱۲۳۶)......اخرجه احمد (۲/۳۳۴) عن أبی عامر العقدی عن محمد بن عمار کشاکش. به.

(۱۲۳۷)...... اخرجه ابن عدی فی الکامل (۱/۳۶۹) عن الحسن بن سفیان. به فی ترجمة ابو الربیع السمان اشعث بن سعید.

وقال ابن عدی:

ابو الربیع السمان فی أحادیثه مالیس بمحفوظ وهو مع ضعفه یکتب حدیثه وانکر ماحدث عنه ماذکرته.

واخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۲/۳۰۸رقم ۱۳۲۰۰) من طریق أبی الربیع السمان ایضاً وقال الهیثمی فی المجمع (۴/۶۲) فیه عاصم بن عبیدالله وهو ضعیف!!

وقال الهیثمی فی المجمع (۴/۶۲) فیه عاصم بن عبیدالله وهو ضعیف!!

بے شک اللہ تعالیٰ پیشہ اختیار کرنے والے مؤمن کو پسند کرتے ہیں۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں یوں ہے۔ الشاب المحترف۔ ہنرمند جوان کو پسند کرتے ہیں۔

اس روایت میں ابوالربیع کا عاصم سے تفرد ہے اور دونوں راوی قوی نہیں ہیں۔

۱۲۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حسین بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو بہلول بن عبید نے ان کو ابو اسحٰق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا:

كسب المرء بيده

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا اور کمانا۔

علی بن ہشام کا قول

۱۲۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو بہلول بن عبید نے ان کو ابو اسحٰق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا.....اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۲۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ میں تو صرف یہی پسند کرتا ہوں کہ مسلمان کو ہنرمند ہونا چاہئے اس لئے کہ جب مسلمان محتاج ہوگا تو سب سے پہلے اپنے دین کو خرچ کرے گا۔

لگی بندھی روزی پر قائم رہنا

۱۲۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یعقوب بن ابویعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو فروہ بن یونس نے ان کو ہلال بن جبیر نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

من رزق في شيئي فليلزمه.

جو شخص کسی بھی ذریعہ سے رزق دیا جائے اسے چاہئے کہ اس ذریعہ کو لازم پکڑے مضبوط رکھے (یعنی لگی ہوئی روزی کو نہ چھوڑے)۔

۱۲۴۲:.....ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو فروہ بن یونس کلابی نے ان کو ہلال نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(۱۲۳۸).....أخرجه ابن أبي حاتم في العلل (۱۱۶۸) من طريق بهلول. به.

وقال ابن أبي حاتم قال أبي هذا الحديث بهذا الإسناد باطل. بهلول ذاهب الحديث.

(۱۲۴۱، ۱۲۴۲).....قال الزبيدي في الإتحاف (۲۸۷/۴) رواه البيهقي لكن في سنده محمد بن عبدالله الأنصاري وهو ضعيف عن فروة بن يونس وقد ضعفه الأزدي عن هلال بن جبير وفيه جهالة.

من رزقه الله رزقاً فی شیئی فلیلزمه

جس کو اللہ تعالیٰ کسی طریقہ پر رزق عطا کرے اسے چاہئے کہ وہ اس طریقہ کو لازم رکھے۔اس میں میں سمعت کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۲۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے بغداد میں ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی نے ان کو زبیر نے ان کو عبید نے ان کو حضرت نافع نے وہ فرماتے ہیں کہ میں تجارتی سفر کے لئے مصر اور شام جایا کرتا تھا۔اللہ تعالیٰ مجھے مال خیر کی رزق دیتا تھا کثرت کے ساتھ ایک دفعہ میں نے عراق کا سفر کیا۔چنانچہ میری اصل پونجی بھی واپس نہ ملی۔میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا (ان کو خبر ہوئی تو) فرمایا کہ بیٹے اپنی تجارت کو لازم رکھئے۔اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔

اذا فتح لاحد کم رزق من باب فلیلزمه.

جب تم میں سے کسی کا رزق ایک دروازے سے کھول دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اسی کو لازم کرلے۔

۱۲۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ابو ضحاک نے ان کو زبیر بن عبید نے ان کو نافع نے مگر یہ نافع حضرت عبداللہ بن عمر کے غلام نہیں ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ مصر میں میرا آنا جانا رہتا تھا پھر میری رائے یہ ہوئی کہ میں عراق جاؤں گا چنانچہ میں سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کو السلام علیکم کہا سیدہ نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا کہ عراق سیدہ نے پوچھا کہ کیا ہوا وہ تیری تجارت کے مقام کا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جس وقت تم میں سے کسی ایک بندے کے لئے رزق کمانے کا طریقہ تقسیم کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ اس کے لئے یہ طریقہ بدل جائے یا نامعلوم ہو جائے۔یہ ابوضحاک کا شک ہے۔نافع کہتے ہیں کہ میں نے (اس بات پر توجہ نہ دی اور میں) عراق چلا گیا چنانچہ (سب کچھ مال ضائع ہو گیا) اصل پونجی بھی واپس نہ لا سکا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''غنی ہونے میں کوئی حرج نہیں''

۱۲۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابو حامد مقری نے اور ابو صادق عطار نے ان سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو سلیمان ابن بلال نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن سلیمان بن ابو سلمہ نے انہوں نے سنا معاذ بن عبداللہ جہنی سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے چچا سے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر ان کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر غسل کا نشان تھا اور آپ خوش بھی تھے۔ہم لوگوں نے خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے صحبت کی ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ہے کہ آپ خوش ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! اللہ کا شکر ہے۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنی ہونے کا ذکر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کی غنی ہونے یعنی مالدار رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس شخص کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے (یعنی ناجائز کاموں سے بچے) اور صحت وتندرستی اور مالدار ہونے سے بھی زیادہ بہتر ہے اس شخص کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے اور دل کی خوشی اور سرور تو اللہ کی نعمتوں میں سے ہے۔

(۱۲۴۳)......الحدیث بنفس الإسناد فی الآداب (۹۶۳)

(۱۲۴۴)......الآداب للمصنف (۹۶۳)

(۱۲۴۵)......أخرجه المصنف بنفس الإسناد فی الآداب (۹۶۵)

۱۲۴۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نے ان کو معاذ بن عبداللہ بن خبیب نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حدیث ذکر کی ہے مذکورہ حدیث کی طرح علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے اس کے آخر میں۔ (من النعیم) نعم کے بجائے ابوعبداللہ صحابی نے فرمایا کہ وہ شخص جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا تھا وہ یسار بن عبداللہ جہنی تھے۔

۱۲۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور دو اور بندوں نے۔ سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو بی بی ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کیا تمہارے ہاں کوئی بکری ہے؟ ام ہانی نے بتایا کہ نہیں ہے۔ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم لوگ اسے لے لو۔ یا یوں فرمایا کہ تم بکری لے لو۔ اس لئے کہ اس میں برکت ہے۔

۱۲۴۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے دونوں کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا اور میں حاضر ہو گیا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں کپڑے بدل لوں اور اسلحہ سنبھال لوں چنانچہ یہی سب کچھ کر کے میں حاضر ہو گیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نیچے سے اوپر تک اور اوپر سے نیچے تک اچھی طرح نظر اٹھا کر دیکھا۔ اس کے بعد فرمایا۔

اے عمرو میں چاہتا ہوں کہ میں تجھے ایک لشکر میں روانہ کروں اللہ تعالیٰ تجھے مال غنیمت عطا کرے گا اور صحیح سالم واپس لائے گا اور میں تیرے لئے مال کی نیک خواہش کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں مال میں رغبت نہیں رکھتا ہوں بلکہ اسلام میں رغبت رکھتا ہوں۔ اور یہ خواہش کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ رہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عمرو اچھا اور حلال مال نیک آدمی کے لئے ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زمین کے برکات کے بارے میں

۱۲۴۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ موسیٰ نے ان کو ابوجعفر بغدادی نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو مالک بن انس نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو حضرت ابوسعید خدری نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں جس میں زمین کی برکتیں ذکر فرمائی ہیں۔

اور فرمایا کہ بے شک یہ مال ہرا بھرا ہے (یعنی تروتازہ اور پسند آنے والا ہے) اور میٹھا ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ حاصل کرے اسے چاہئے کہ وہ اس کو اس کے حق پر خرچ بھی کرے (یعنی جائز مقاصد کے لئے استعمال کرے۔ تو یہ بہترین مدد بھی ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ہلال بن ابومیمونہ نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید نے نبی کریم سے اور آپ نے اس میں فرمایا۔

(۱۲۴۶).....اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳/۲)

(۱۲۴۷) اخرجه ابن ماجة (۲۳۰۴) من طريق هشام. به

بلفظ "اتخذي غنمًا فإن فيها بركة" وفي الزوائد إسناده صحيح ورجاله ثقات.

(۱۲۴۸).....أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۲/۲) وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي.

(۱۲۴۹).....أخرجه النسائي في الكبرى. (كما في تحفة الأشراف ۳/۴۱۴)

في الرقائق عن هارون بن عبدالله عن معن عن مالك. به

جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت عطا کی جاتی ہے اور بہترین مال دار وہ ہے جو شخص اپنا مال مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت

۱۲۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو ابوالنصر نے ان کو مرجّی بن رجاء نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو صلہ رحمی کرنے کے لئے مال سے محبت نہیں کرتا۔ تاکہ مال کے ساتھ اپنے مالی حقوق ادا کرے اور مال کے ذریعے اپنے رب کی مخلوق سے مستغنیٰ ہو جائے۔

میں نے کتاب شعبۃ الایمان (مصنف شیخ حلیمی میں) اس حدیث کو اسی طرح پایا ہے۔ دوسرے لوگوں نے اس میں کہا ہے کہ یہ ابوالنصر سے ہاشم بن قاسم سے مرجّی بن رجاء سے اور سعید نے قتادہ سے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۲۵۱:......ہمیں وہ حدیث بیان کی ہے سلمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن حامد متویہ نے ان کو احمد بن عبداللہ بن مالک ترمذی نے ان کو ابوسالم اور اس نے علاء بن مسلمہ سے ان کو ابونضر سے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اسی اسناد کے ساتھ۔ اور اس کے راوی نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن میں مال کے بارے میں ڈرتا بھی ہوں۔ اور یہی کلام بعینہ حضرت سعید بن میبّب کے قول کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

"مال سے محبت" اس کے حقوق ادا کرنا ہے

۱۲۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سعید بن میبّب نے انہوں نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ جو مال سے محبت نہیں کرتا (مال سے محبت کرتا تو) اس کے ذریعہ صلہ رحمی کرتا اور اس کے ساتھ اس کی امانت یعنی اس کے مالی حقوق ادا کرتا۔ اور اپنے رب کی مخلوق سے مستغنی و بے پرواہ رہتا۔

حضرت سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۲۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو ذکر کیا سفیان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن میبّب نے کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کچھ رقم دینار کی شکل میں چھوڑی اور کہا کہ اے اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں یہ رقم صرف اس لئے جمع کی تھی کہ میں اس کے ذریعہ اپنے اور اپنے دین کی حفاظت کروں گا۔ اس کو وکیع نے روایت کیا ہے سفیان سے انہوں نے کہا تاکہ میں اس کے ذریعہ اپنی عزت کو حفاظت کروں گا۔

(۱۲۵۱) ..... العلاء بن مسلمة هو : ابن عثمان الروّاس مولى بنى تميم بغدادى يكنى أبا سالم متروك ورماه ابن حبان بالوضع روى له الترمذى (تقريب)

(۱۲۵۲)......اخرجه ابونعيم فى الحلية (۲/۱۷۳) من طريق الليث. به.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۲۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالحسین محمد بن جعفر بن مشکان نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد قیسی بصری نے ان کو ابراہیم بن محمد تیمی قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت ابوامامہ باہلی نے ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

دینک لمعادک و درھمک لمعاشک و لاخیر فی امر بلادرھم.

آپ کا دین آپ کی آخرت کی ضرورت کے لئے ہے اور آپ کا روپیہ پیسہ آپ کی دینوی اور معاشی ضروریات کے لئے ہے۔
اور روپے پیسے کے بغیر کسی بھی معاملے میں کوئی چیز نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۲۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو احمد بن شبیب نے ان کو ان کے باپ نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خالد بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ عمر کے ساتھ نکلے ایک دیہاتی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ (توبہ۳۴)

جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں مگر اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے جو شخص سونے چاندی کو جمع کر کے رکھے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ وعید اور دھمکی اس وقت تک تھی جب تک زکوٰۃ کا حکم نہیں آیا تھا جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو مالوں کی پاکی کا ذریعہ بنادیا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں کوئی پرواہ نہیں کرتا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا اور میں اس کی تعداد جان لوں تو میں اس کی زکوٰۃ دوں گا اور اس میں اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کروں گا۔

اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے اور فرمایا کہ احمد بن شبیب نے فرمایا ہے۔

۱۲۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ نے انہوں نے حضرت عمر کا ذکر کیا یا دیگر کا کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کسی بھی دوسری جگہ اگر مجھے موت آئے تو مجھے سب سے زیادہ یہ پسند ہوگا کہ مجھے موت اس حال میں آئے کہ میں اپنے گھر کے کسی کام میں مصروف ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کر رہا ہوں۔

اس کو عبیداللہ کے سوا دوسروں نے روایت کیا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت عمر سے مروی ہے (یعنی راوی کو شک نہیں ہے) اور اس نے یہ

(۱۲۵۴)..... عزاہ السیوطی فی جمع لجوامع إلی المصنف فقط

(۱۲۵۵)..... أخرجه البخاری تعلیقاً (۸/۳۲۴. فتح) عن أحمد بن شبیب. به.

(۱۲۵۶)..... قال ابن حجر فی تخریج أحادیث الکشاف:

رواه الثعلبی من روایة القاسم بن عبدالله عن ابیه عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً وإسناده ضعیف.

ورواه ابن معبد فی الطاعة والمعصیة عن ابن وهب عن یونس عن ابن شهاب عن نافع عن ابن عمر ورواه البیهقی فی الشعب فی الثالث عشر.

اضافہ بھی کیا ہے۔انہوں نے اس آیت کو تلاوت کیا۔

واخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللّٰہ (المزمل۲۰)

اور دوسرے لوگ وہ ہیں جو دھرتی پر چلتے ہیں اللہ کے فضل کی تلاش کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۱۲۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو مغیرہ بن سعد بن اخرم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس بندے کا کوئی نقصان نہیں ہے جو صبح کرتا ہے تو اسلام پر ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو بھی اسلام پر ہوتا ہے، دنیا میں سے (تھوڑا بہت) جو بھی اس کو ملے۔

حضرت سعید بن عبادہؓ کی وضاحت

۱۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ فرمایا کرتے تھے۔اے اللہ مجھے مجد اور بزرگی عطا فرما اور عظمت و بزرگی بڑے اعمال و افعال کے بغیر نہیں ہوتی، اور بڑے بڑے کام مال کے بغیر نہیں ہو سکتے۔اے اللہ تھوڑے مال سے میرا کام نہیں بنتا اور نہ ہی میں اس کے ساتھ اپنے کام بنا سکتا ہوں (اس دعا کا اثر ہوا اور اللہ نے اتنا دیا کہ) کہ اونچی جگہ کھڑے ہو کر اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنا پڑتا تھا کہ جو شخص گوشت اور چربی کھانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ سعد بن عبادہ کے پاس آئے۔(یعنی ان کا دسترخوان وسیع تھا جس سے لوگ آ کر کھاتے تھے۔)

حضرت حسن بصریؒ کا معمول

۱۲۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو موسیٰ بن مکرم نے وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے حسن بصری سے پوچھا اے ابوسعید میں اپنا قرآن شریف کھول کر جونہی پڑھنا شروع کرتا ہوں تو شام ہو جاتی ہے، حسن بصری نے فرمایا، آپ قرآن کو صبح و شام پڑھا کیجئے اور پورا دن اپنے فائدے میں اور اپنے کام کاج میں رہا کیجئے۔

فائدہ......اس لئے کہ اگر صرف پڑھنے میں لگے رہیں گے تو گھریلو کام اور ذمہ داریاں اور کمانے کھانے کے مسائل یونہی رہ جائیں گے جس کے نتیجے میں گھریلو ناچاکیاں پیدا ہوں گی اور مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔(مترجم)

حضرت ابوقلابہ کی وضاحت

۱۲۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوقلابہ نے کہا۔

آپ اپنے بازار کو لازم کر لیجئے اس لئے کہ اس میں لوگوں سے بے پرواہ ہونا ہے اور دین میں صلاح اور درستگی ہے۔

(۱۲۶۰)......اخرجه ابونعیم فی الحلیة (۱۱/۳) من کلام ایوب قال :

الزم سوقک فانک لاتزال کریماً علی اخوانک مالم تحتج الیهم.

فائدہ......مطلب یہ ہے کہ اگر بازار سے مربوط ہوں گے تو تجارت کریں گے اور مالی طور پر خوش حال ہوں گے تو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچیں گے اور دینی کاموں میں خرچ بھی کریں گے۔)

۱۲۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعائی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں ابوقلابہ نے میرے پاس ایک تحریر بھیجی اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

الزم سوقک، واعلم ان الغنی معافات.

آپ اپنے بازار سے ضرور وابستہ رہئے یقین جانئے کہ مالدار ہونا بہت سی پریشانیوں سے عافیت کا ذریعہ ہے۔

۱۲۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن شاہین نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ زینی نے ان کو محمد بن صدران نے ان کو حکم بن سنان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا اے ایوب مجھ سے تین باتیں یاد کرلو۔

❶......بادشاہ کے دروازے پر جانے سے بچنا۔

❷......خواہشات نفس کی مجلسوں سے بچنا۔

❸......اپنے بازار سے (تجارت کے لئے) وابستہ رہنا۔ اس لئے کہ صاحب مال ہونا عافیت ہے۔

۱۲۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب نے کہا۔ اگر میں یہ جان لوں کہ میرے گھر والوں کو لکڑی کی گٹھری کی ضرورت ہے یا سبزی کی مٹھی کی ضرورت ہے تو میں تمہارے ساتھ نہیں بیٹھوں گا۔

ایوب کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا۔ اپنے بازار سے وابستگی رکھے اس لئے کہ مالدار ہونا عافیت ہے۔

۱۲۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی سے کہا گیا تھا کہ کیا آپ دراہم سے محبت کرتے ہیں؟ اس نے کہا کہ دراہم مجھے فائدہ دیتے ہیں اور (مالی پریشانیوں سے) میری حفاظت کرتے ہیں۔

بشر بن حارث کی نصیحت

۱۲۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعلی بن مخلا بن جعفر باقرحی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد براثی سے وہ کہتے تھے کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو میرے پاس بشر بن حارث تعزیت کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ اے بیٹے اپنی والدہ سے اچھا سلوک کرنا، اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اپنے بازار سے وابستہ رہنا (یعنی تجارت کرتے رہنا) اور میری نصیحت کو قبول کرنا۔ میں نے کہا کہ میں نے اس کو قبول کرلیا ہے۔ جب بشر جانے لگے تو ایک آدمی ان کے پاس اٹھ کر چلا گیا اور جا کر کہا اے ابونصر اللہ کی قسم میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اے اللہ کے بندے آپ مجھ سے کیسے محبت نہیں کرو گے؟ نہ ہی میں آپ کا رشتہ دار ہوں اور نہ ہی میں آپ کا پڑوسی ہوں۔ (مطلب ہے کہ عام طور پر اختلاف اور ناراضگی انہیں دو وجوہات سے ہوتی ہے۔)

حضرت عبداللہ بن مبارک کی تجارت سے اعراض صالح

۱۲۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے وہ کہتے؟ ہیں کہ انہوں نے سنا

(۱۲۶۳)......أخرجه يعقوب بن سفيان في تاريخه (۲/۲۳۳) من طريق حماد عن أيوب.

ابراہیم بن بشار سے جو کہ حضرت ابراہیم بن ادھم کے خادم تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن فضیل سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ ابن مبارک سے کہتے تھے، آپ ہم لوگوں کو تو زہد اور ترک دنیا کا حکم دیتے ہیں اور دنیا داری میں کمی کرنے اور آخرت کی تیاری کرنے کی باتیں کرتے ہیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے تجارتی سامان خراساں کے شہروں سے بلد الحرام مکہ تک آتے ہیں تو یہ کیسی بات ہے؟ آپ تو ہمیں اس کے خلاف حکم دیتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اے ابوعلی یہ میں اس لئے کرتا ہوں تا کہ میں اپنے چہرے کی حفاظت کروں اور اس کے ساتھ میر ،اپنی عزت کی تعظیم واکرام کرواؤں ،اور اس کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت میں مدد لوں، میں جب بھی جہاں بھی اللہ کا کوئی حق (اپنے اوپر) سمجھتا ہوں اسی کی طرف لپکتا ہوں اور اسے میں پورا کرتا ہوں تو فضیل نے ان سے کہا اے ابن مبارک کتنی یہ اچھی بات ہے اگر یہ بات پوری ہو جائے؟

۱۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن زمعہ نے کہتے ہیں کہ مجھے ابن ابی رزمہ نے کہا کہ عبداللہ سے کہا گیا کہ ایک آدمی نے کہا ہے اگر لوگ عبادت کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا رزق ان کو بیٹھے بیٹھے پہنچا دیتے۔ تو عبداللہ نے فرمایا یہ بات درست نہیں ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو روزی کمانے کی ذمہ داری دے رکھی ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

واخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ (مزمل ۲۰)

اور کچھ ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہیں۔

عہد رسول میں کچھ لوگ تھے جن کے پاس مال تھے۔ اور حضرت ابوایوب کے پاس ایک باغ تھا۔ اور اسی طرح فلاں، فلاں آدمی تھے (یعنی مالدار تھے) اور کچھ دوسرے لوگ وہ بھی تھے جن کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ مہاجروں میں سے بھی اور انصار میں سے بھی مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی پر بھی تنگی اور سختی نہیں کی تھی۔ اور ان کو یہ نہیں فرمایا کہ ایک دن رات کی روزی رکھ لو باقی کو صدقہ کر دو ہاں ان کو بروقت اور پہلے انتظام کر کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فضیلت کے مواقع کی ان کو خبر دیتے تھے۔ (تا آنکہ وہ ان پر خرچ کریں۔)

۱۲۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابورزمہ نے کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حسین بن شقیق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن مبارک سے فرماتے تھے: اپنے عیال کے لئے سعی اور کوشش کرنے کی مثل جیسی فضیلت کسی چیز میں نہیں حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ میں بھی نہیں۔

پہلے گھر کی ضروریات پوری کریں

۱۲۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن احمد بن بشر صوفی حیری صاحب احول نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو اسماعیل بن حمید نے ان کو ابراہیم بن نصر سورہانی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان ثوری نے وہ فرماتے ہیں۔

جب آپ عابد بننے کا ارادہ کریں تو دیکھئے کہ آپ کے گھر میں دانے ہیں؟ (یعنی گھر کے اخراجات پورے ہیں؟) اگر ہیں تو پھر ضرور عابد بنئے اگر نہیں ہیں تو پہلے دانے طلب کیجئے پھر عبادت کیجئے (یعنی پہلے گھر کی ضروریات پوری کیجئے۔)

(۱۲۶۷)......ابن أبی رزمة هو : عبدالعزیز.

(۱۲۶۹)......أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۲/۱۷) من طریق الفریابی عن سفیان الثوری بلفظ :

إذا أردت أن تتعبد فاحرز الحنطة.

اپنے سفری سامان ساتھ رکھیں

۱۲۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلائی نے کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم خواص سے سنا کہتے تھے۔ تین چیزیں توکل کے آداب ہیں۔ قافلے کے ساتھ چلیں تو سفرخرچ ساتھ ہو۔ کشتی میں بیٹھیں سفرخرچ ساتھ ہو۔ اللہ اللہ کرنے والوں کی محفل میں بیٹھیں تو سامان ضرورت ساتھ ہو۔

۱۲۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن علی سے انہوں نے سنا احمد بن عطاء سے ان سے کہا ان کے ماموں ابوعلی محمد بن احمد نے انہوں نے سنا جنید بغدادی سے فرماتے تھے۔

توکل کسب کرنے اور کسب چھوڑنے کا نام نہیں ہے توکل ایسی چیز ہے جو دلوں میں ہوتی ہے۔

اور ابوعلی کے علاوہ دیگر نے حضرت جنید کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ کہ۔ توکل اللہ تعالیٰ کی وعدہ فرمائی ہوئی چیزوں پر اطمینان قلب کا نام ہے۔

امام بیہقیؒ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ توکل کی مذکورہ تشریح کی بنا پر مناسب ہوگا کہ یہ سکون واطمینان قلب (توکل) کے صحیح ہونے میں کسب وعمل سے خالی نہ کیا جائے بلکہ ظاہری طور پر تو کسب وعمل کرتے جب کہ دل میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، جیسے بعض صوفیا نے کہا ہے کہ۔ ظاہر میں تو کسب وعمل اور کام کیجئے اور باطنی طور پر اور اندر سے توکل کیجئے۔ تو اس طرح ایک شخص کسب وعمل کے باوجود اپنے کام پر یا عمل پر اعتماد و بھروسہ کرے، جیسے بعض صوفیا نے کہا ہے کہ۔ ظاہر میں تو کسب وعمل اور کام کیجئے اور باطنی طور پر اور اندر سے توکل کیجئے۔ تو اس طرح ایک شخص کسب وعمل کے باوجود اپنے کام پر یا عمل پر اعتماد و بھروسہ نہیں کرے گا بلکہ اس کا اعتماد اور بھروسہ کرنا اس معاملے کے کافی ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔

۱۲۷۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا محمد بن یحییٰ ازدی سے انہوں نے سنا عبداللہ بن داؤد خریبی سے جب ان سے توکل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ توکل اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کرنے کا نام ہے۔

۱۲۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا سعید بن احمد بلخی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ سے انہوں نے سنا اپنے ماموں محمد بن لیث سے انہوں نے سنا حامد لفاف سے۔ انہوں نے حاتم اصم سے انہوں نے شقیق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ توکل اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر دلی اطمینان کا نام ہے۔

حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کا چار باتوں پر توکل کی بنیاد رکھنا

۱۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن دارم سے ان کو عمر بن حسن بن نصر بن طرخان نے انہوں نے سنا محمد بن ابو عبدان سے وہ کہتے کہ حاتم اصم سے کہا گیا تھا۔ آپ نے اس معاملے یعنی توکل کی بنیاد کس چیز پر رکھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ چار صفات پر:

(۱۲۷۲)......عبدالله بن داود هو أبوعبدالرحمن الهمداني الكوفي ثقة عابد (تقريب)

(۱۲۷۳)......أخرجه المصنف من طريق أبي عبدالرحمن السلمي في طبقات الصوفية (ص ۶۳)

❶......میں جانتا ہوں کہ میرا رزق میرے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔لہذا میں اس کے لئے اہتمام اور فکر نہیں کرتا ہوں۔

❷......اور میں جانتا ہوں کہ میرا عمل اور کام میرے سوا دوسرا کوئی نہیں کرے گا لہذا میں اسی میں مصروف رہتا ہوں۔

❸......اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ موت میرے پاس اچانک آ جائے گی لہذا میں اس سے پہلے اپنے کام کو سمیٹتا ہوں۔

❹......اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہوں لہذا میں اس سے شرم و حیا کرتا رہتا ہوں۔

۱۲۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو یوسف بن عمر زاہد نے ان کو حسن بن موسیٰ بن اسحٰق نے ان کو ابی الدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو ابواسحاق طالغانی نے ان کو زافر نے ان کو ابور جاء نے ان کو عباد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں راضی رہنا توکل علی اللہ ہے۔

تکمیل معرفت عاجزی اور تواضع سے ہوتی ہے

۱۲۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے انہوں نے سنا ابومحمد جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ فرماتے ہیں کہ معرفت باللہ کامل ہوتی ہے عاجزی اور تواضع کے ساتھ اور تواضع کامل ہوتی ہے۔
اللہ تعالیٰ پر راضی رہنے کے ساتھ۔دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ معرفت مکمل ہوتی ہے۔
عاجزی سے اور عاجزی مکمل ہوتی رضا سے۔

ابوعثمان کی نصیحت

۱۲۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد رازی نے کہتے ہیں کہ ابوعثمان (مشہور واعظ) اپنی تقریر اور وعظ میں کہتے تھے۔
اے اللہ کے بندہ کس چیز کے لئے اپنے دل کو مشقت میں ڈالتے ہو۔اور اپنے بھائیوں سے جھگڑتے ہو۔اور سردار وبڑا بننے کی طلب میں اور عزت بنانے کی ہوس میں اپنے دوستوں اور یاروں سے دشمنی مول لیتے ہو؟ اور اپنے سے اونچے کے ساتھ حسد کر کے اپنی زندگی کی ہلاکت وتباہی کا کام کیوں کرتے ہو؟ آپ تو ایسے ہو گئے ہیں جیسے کہ آپ کا اس بات پر ایمان ہی نہیں ہے جس نے یہ فرمایا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ وہی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے،اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے؟ آپ علم کو اپنے ظاہر میں استعمال کیجئے خواہ آپ تاجر ہیں یا محنت کش ہیں یا کاشت کار ہیں۔طلب کرنے میں احسن طریقہ اختیار کیجئے۔حرام اور مشتبہ سب چھوڑ دیجئے۔بے شک کوئی سانس لینے والا اس وقت تک ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے رزق پورا پورا نہ پالے۔اور جب تک اپنا حصہ اپنے رزق سے اپنی حکومت سے اور عزت سے پورا پورا وصول کر نہ لے۔اگر کوئی بندہ اپنے رزق سے بھاگے گا تو اس کا رزق اس کو پالے گا۔جیسے کہ اگر وہ موت سے فرار اختیار کرے گا تو موت اس کو پالے گی۔
اور فرمایا کہ یقین،یقین کرنے والوں کو دنیا کا پورا پورا حصہ طلب کرنے سے مانع نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ یقین قلیل کے ساتھ راضی ہو کر زیادہ کو ترک کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔اور کثرت کی (لالچ) سے زہد اور بے تعلقی سکھاتا ہے۔اتباع رسول اور اتباع صحابہ کرنے کے لئے، کیونکہ وہ لوگ امام المتوکلین تھے اور زاہدوں کے پیشوا تھے۔اس کے باوجود آپ کا مال محفوظ ہوگا۔اور جو آپ کا نہیں ہے اس سے آپ کو مکمل مایوس

(۱۲۷۴)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۸/۷۳) من طريق عمر بن الحسن. به.

(۱۲۷۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في التوكل (۱۸)

اور نا تعلق ہونا ہوگا۔ اور جو کچھ آپ کو ملا ہے وہ آپ سے خطا کرنے اور نہ ملنے والا نہیں تھا اور جو کچھ نہ ملے وہ ملنے والا نہیں تھا۔ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ پر یقین کرنا روزی کی طلب سے منع کرتا ہے یا بقدر ضروری روزی کی تلاش سے مانع ہے وہ شخص یقین کو نہیں سمجھا ہے اور اس نے سلف صالحین کے طریقوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات گذر چکی ہے کہ انبیاء اور ان کے اتباع کرنے والے سچے توکل والے تھے، ان کی مخالفت کرنا یا ان کے طریقے کے خلاف کرنا حق کی مخالفت کرنا ہے۔ اور ان کی موافقت کرنا حق کی موافقت کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

۱۲۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوعثمان سعید بن اسماعیل نے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

و کفی با للّٰہ و کیلاً (سورۃ نساء ۸۱)

کافی ہے اللہ تعالیٰ کارساز۔

اور ارشاد فرمایا:

الا تتخذوا من دونی و کیلاً (سورۃ ا سرا ۲)

یہ کہ مت بناؤ میرے سوا کوئی دوسرا کارساز۔

اللہ تعالیٰ ایسا کارساز ہے جو کہ کافی ہے اس لئے کہ وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور وہ ہر شے کی حفاظت کرنے والا ہے وہ غالب ہے حکمت والا ہے وہ غنی ہے، تعریفوں کا مستحق ہے اسی پر توکل ہوتا ہے، اور وہ بھروسہ کے قابل ہے جیسا کہ وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے اس کو اپنے بندے کی ضرورت پوری کرنے اور کفایت کرنے کے لئے کسی اور کی ضرورت نہیں تو ایسا ہی توکل کیا ہوا ہے اور ایسا ہی کفایت کیا ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کے ساتھ انسان غنی اور مستغنی ہو جاتا ہے اس کی تمام مخلوقات سے اس کے ساتھ اور وہ اپنی ضروریات پوری کرنے میں اپنے رب کے سوا کسی غیر کا محتاج نہیں۔

اس سلسلہ میں واعظ نے بڑا لمبا کلام کیا ہے اس کے بعد فرمایا اللہ پر توکل کرنا اسی پر اکتفاء کرنا ہے صرف اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔

۱۲۷۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بوشنجی نے کہ ان سے توکل کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی اپنی قوت سے بیزاری کرنا اور دوسروں کی یعنی دوسری تمام تر مخلوقات کی ایسی قوت سے بیزار کرنا۔

یعنی نہ تم کچھ کر سکتے ہو اور نہ کوئی اور مخلوق کچھ کر سکتی ہے سب کچھ اللہ کرتا ہے یہی توکل ہے۔

۱۲۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر رازی نے انہوں نے سنا الکتانی سے وہ کہتے تھے۔ توکل دراصل اتباع علم ہے اور حقیقت میں یقین کا استعمال کرنا ہے۔

۱۲۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوالحسن فارسی سے انہوں نے سنا جعفر خلدی سے انہوں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ فرماتے ہیں۔

توکل اللہ تعالیٰ سے عطا ہونے والے سبب کو اختیار کرنا ہے۔

۱۲۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو استاذ ابوسہل محمد بن سلیمان نے توکل یہ ہے کہ تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نفع

(۱۲۸۰) ۔ الکتانی ھو : محمد بن علی بن جعفر ابوبکر الکتانی لہ ترجمۃ فی طبقات الصوفیۃ للسلمی (ص ۴۳)

دینے والا یا نقصان دینے والا ہونے کا کھٹکا بھی نہ ہو اور ہر حال میں اپنے آپ کو اسی کے سپرد کرنا جو بھی حال تجھ پر آئے یہاں تک کہ تیرا دل اس سے پریشان نہ ہو۔

اور یہ بھی فرمایا کہ۔ توکل مخلوق سے امید توڑنا اور ان سے حیلہ اور تدبیر کی طلب چھوڑ دینے کا نام ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ۔ توکل رنگوں کی طرف گردن اونچی کر کے دیکھنا اور اس میں جو نقص اور عیب ہے اس میں نظر کرنا پھر سب سے لوٹ کر اس ذات کی طرف رجوع کرنا جس کو کسی بھی حال میں نقص لاحق نہیں ہوتا۔

فقراء کے تین درجات ہیں

۱۲۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا فارس بن عیسیٰ سے اور وہ اہل حقائق کے علوم کا ادعاء رکھتے تھے۔ اس نے سنا جنید صوفی بن محمد سے وہ کہتے تھے۔ فقیر تین قسم ہیں:

❶..... ایک فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور اگر اسے بن مانگے دیا جائے تو نہ لے بلکہ انکار کر دے۔ ایسا فقیر تو فرشتوں میں سے ہے۔

❷..... وہ فقیر جو سوال نہ کرے اور اس کو بن مانگے ملے تو وہ لے لے، یہ مقربین میں سے ہے۔

❸..... وہ فقیر جو سوال کرے اور اس کے سوال کا کفارہ صدقہ کرنا ہے۔

فارس کہتے ہیں کہ۔ طلب کرنے کی شرط یہ ہے کہ شروع میں طالب غیر معتقد ہو یہ کہ طلب کے لئے کوئی سبب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تمیز کرنے والا اور نہ ہی کوئی قصد کرنے والا زید کی طرف نہ کہ عمر کی طرف اور نہ ہی عمرو کی طرف سوائے زید کے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی رزاق ہے وہ رزق طلب کرتا ہے جہاں سے امر کرتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ عطا کنندہ ہوگا اور بندہ سبب ہوگا اور اللہ تعالیٰ مسبب ہوگا اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسے کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے وہ پرندوں کو دیتا ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس شخص کو جو توکل کرنے کے ساتھ پرندوں کی طرح کوشش بھی کرے) متوکل ثابت کیا ہے، اور توکل کے ہوتے ہوئے تحصیل رزق کی تگ و دو اور کوشش توکل میں خلل نہیں ڈالتی باوجود عدم مطالب کے، اور اپنی کوششوں میں سے ارادہ کرنے والا، تو مذکورہ صورت کے ساتھ کوشش اور سعی کے باوجود توکل کرنے والا ہوگا۔ پرندے کی طرح کہ کوشش وہ بھی کرتا ہے مگر اس کے باوجود نبی کریم نے اس کے توکل کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس کی تمثیل دی ہے اور انسان کو پرندے کی تعریف کرتے ہوئے کوشش سے منع نہیں فرمایا۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ جو شخص اسی مسلک کی طرف گیا ہے وہ اللہ کے حکم سے اسی میں کسب و عمل کرتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش وکسب کے اختیار و اجازت کو اس کی معاش کا سبب بنایا ہے، اور اس نے اس چیز کی اس کو ہدایت بھی دی ہے، اور اس پر اس کی اعانت بھی کی ہے اور اس کو اس نے اس کے ساتھ نفع بھی دیا ہے۔ اس کے بعد جو شخص ان میں سے دنیا میں بے رغبتی کرے اور آخرت میں رغبت کرے۔ اس نے اس سے کمتر روزی کے ساتھ اکتفا کیا۔ اور باقی کا صدقہ کر دیا جسے اصحاب رسول میں سے قراء کیا کرتے تھے۔ یا ایسے شخص نے اکتفا کیا اتنی روزی کمانے پر جو سب سے کم ہو اس کے بعد وہ عبادت کے ساتھ مشغول ہو گیا۔

رجاء بن ابوسلمہ کا قول

۱۲۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ نے ان کو رجآء بن ابوسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسان بن ابوسنان سے کہا کہ کیا آپ اپنے نفس کو فاقہ اور محتاج کے بارے میں نہیں بتاتے؟ انہوں نے کہاہاں بتاتا ہوں۔ میں اس سے کہتا ہوں۔ جب یہ محتاجی ہوگی تو میں پھاوڑا لوں گا اور مزدوروں کے ساتھ جا بیٹھوں گا اور میں ایک پیسہ یا دو پیسے کما کر لاؤں گا اسی کے ساتھ عیش کرنا اور خوش رہنا۔

ابن شوذب فرماتے ہیں کہ۔حسان بن ابوسنان کا ایک کاروباری تاجر شریک تجارت تھا جو کہ اہل بصرہ میں سے تھا اور حسان خود اھواز میں مقیم تھے سفر کی تیاری کر کے اپنے شریک تجارت کے پاس بصرہ جاتے تھے۔

سال کے آخر میں دونوں اکٹھے ہوتے اور آپس میں تجارت کا حساب و کتاب کیا کرتے تھے۔اور منافع آپس میں تقسیم کرتے تھے چنانچہ حسان اپنے منافع میں سے اپنی ضرورت کی روزی کے حساب سے لے لیتے تھے اور باقی منافع جو کچھ بچتا اس کو صدقہ کر دیتے تھے جب کہ ان کا ساتھی اضافی منافع کے ساتھ زمین خریدکرتا تھا اور گھر تعمیر کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حسان بصرے میں اپنے تاجر دوست کے پاس گئے،اور جتنی مال تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ صدقہ کر دیا ان سے گھر والوں کی ضرورت کا ذکر کیا گیا جو حاجت پہلے ظاہر نہیں تھی،انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا؟

لہذا اس کے بعد انہوں نے گھر کے خرچے کے لئے تین سو درہم قرض لیا اور گھر والوں کے پاس بھیج دیا۔

۱۲۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواحمد صیرفی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا احمد بن زیاد سے کہتے تھے کہ اسود بن سالم راستہ بتانے کی دلالی کرتے تھے جب انہیں ایک پیسہ مل جاتا واپس لوٹ آتے تھے۔(اس روز اسی سے گذر بسر کرتے پھر اگلے روز پھر چلے جاتے)۔

۱۲۸۶:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد نجدی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

(۱)......ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لایحتسب (الطلاق ۲)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ خود بناتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

مسروق نے فرمایا کہ اس کا مخرج اور راستہ یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ اللہ ہی اس کو رزق دیتا ہے لہذا وہی اس کو دے گا وہی اس کو اس سے روکے گا۔

(۲)......ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے وہی اس کو کافی ہے۔

فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ جو بھی اللہ پر توکل کرے اللہ اس شخص کی کفایت کرے مگر جو شخص اس پر توکل کرے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کا اجر بڑا کر دیتا ہے۔

(۱۲۸۴)......اخرجہ المصنف من طریق یعقوب بن سفیان فی التاریخ (۲/۱۸ و ۲۹)

(۱۲۸۶)......عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۲/۲۳۲) إلی سعید بن منصور و المصنف

ان اللہ بالغ امرہ

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے امر تک پہنچنے والا ہے۔اس شخص کے بارے جو اللہ پر توکل۔اور جو شخص توکل نہ کرے۔

قد جعل اللہ لکل شیء قدراً

اللہ نے ہر شئی کے لئے ایک اندازہ بنایا ہے یعنی ایک وقت مقرر فرمایا ہے۔

۱۲۸۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو ابوعلی بشر بن موسیٰ نے ان کو اصمعی نے ان کو ابو ہلال نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں ابوصھبا نے کہا یعنی صلہ بن اشیم نے۔

میں نے رزق کو تلاش کیا گمان سے لہذا اس نے مجھے تھکا دیا مگر صرف ایک دن کا رزق (ہی ملتا تھا) لہذا میں نے سوچ لیا کہ یہی میرے حق میں بہتر ہے اور جس آدمی کا رزق ایک ایک دن کا یعنی روز بہ روز کا ہو مگر وہ اس کو نہ سمجھے کہ یہی اس کے لئے بہتر ہے وہ شخص کمزور سوچ کا مالک ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔کہ اس مسئلہ میں ایک تیسری توجیہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص قوی عزم کا مالک ہے اور صبر کو کسب سے خالی کرنے پر قدرت رکھتا ہے، اور دعا مانگنے کی طرف آگے بڑھنے کو ترک کرنے پر بھی قادر ہے اور ایسا ہے کہ جب اپنے آپ کو زبردستی روکتا ہے اور زبردستی صبر پر ایک مدت تک مجبور رکھتا ہے، مگر اس کی تکلیف اور پریشانی اس سے دور نہیں ہوتی۔اور وہ پھر بھی اسباب کو تلاش نہیں کرتا، اور اس سب کچھ پر زبردستی صبر اختیار کرنے پر نادم بھی نہیں ہوتا۔یا زیادہ تر اوقات میں وہ اس بات پر شک بھی نہیں کرتا کہ وہ صبر ہی ہے جس کا اثر اس پر زیادہ ہے یا اسباب کو تلاش کرنا۔تو ایسے آدمی کے لئے صبر کرنا ہی افضل ہے۔

اور جو شخص کمزور ارادے کا مالک ہے، جو کہ صبر بھی نہیں کرسکتا مگر بہت تکالیف کے ساتھ، اور جب صبر کرتا ہے تو وہ دوران صبر اس بات کا شاکی رہتا ہے کہ کیا صبر ہی اس کے لئے زیادہ بہتر تھا؟ یا اسباب کو تلاش کرنا؟ اور وہ ایسا ہے کہ ایک وقت میں وہ صبر کرتا ہے تو وہ اپنے صبر پر قائم اور ثابت بھی نہیں رہ سکتا بلکہ صبر کو چھوڑ کر اسباب کو تلاش کرنے لگتا ہے تو ایسے آدمی کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ اسباب کو تلاش کرنے اور استعمال کرنے والوں کے ساتھ ہی رہے، شیخ نے اس کی مثال کثرت سے نفلی روزے رکھنا اور نفلی نمازیں پڑھنا قرار دیا ہے، جب اس سے ملول نہ ہو اور اس سے عاجز نہ آئے اور اس کو بوجھ بھی نہ سمجھے۔لہذا اکثر اہل معرفت اسی پر ہیں۔

کسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

۱۲۸۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن علی بن یحییٰ سراج سے وہ کہتے ہیں ابن سالم سے بصرہ

(۱۲۸۷).....اخرجه ابونعيم في الحلية (۲/۲۴۱) من طريق الحسن. به بلفظ.

طلبت الدنيا من مظان حلالها فجعلت لااصيب منها إلا قوياً اما انا فلاأعي فيه و اما هو فلا يجاوزني لما رأيت ذلك قلت: اي نفسي جعل رزقك كفافاً فأربعي فربعت ولم تكد.

وأخرجه ابن أبي الدنيا في محاسبة النفس (۱۳۳)

(۱).....في هامش الأصل مانصه:

آخر الجزء العاشر يتلوه إن شاء الله في الذي يليه.

حدثنا أبوعبدالرحمن السلمي قال: سمعت عبدالله بن علي بن يحيى السراج يقول مثل ابن سالم.

میں پوچھا گیا جب کہ میں سن رہا تھا کہ کیا ہم کسب کے ساتھ توکل سے دور ہو جائیں گے؟ یا توکل کے ساتھ کسب سے دور ہو جائیں گے۔ ابن سالم نے فرمایا کہ توکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ہے، اور کسب رسول اللہ کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے کسب کو سنت ٹھہرایا۔ ان کے ضعیف اور کمزور ہونے کی وجہ سے جب وہ توکل کے درجے سے نیچے گر گئے جو کہ رسول اللہ کی اپنی حالت ہے۔ تو آپ نے ان کو کسبوں کے ساتھ طلب معاش کے درجے سے نہیں گرایا جو کہ آپ کی سنت تھی اگر ایسا بھی ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

سہل بن عبداللہ کی وضاحت

۱۲۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن بن خشاب سے انہوں نے جعفر بن محمد بن نصیر سے انہوں نے سنا جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے فرماتے تھے۔

جس نے کسب محنت میں طعن کیا اس نے سنت رسول میں طعن کیا اور جس نے توکل میں طعن کیا اس نے ایمان میں طعن کیا۔

کسب وعمل زیادہ بہتر ہے

۱۲۹۰:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عثمان ردمی سے انہوں نے ابراہیم خواص سے انہوں نے کہا کہ کسی صوفی کی شان نہیں ہے وہ کسب اور محنت کرنے سے جان چرا کر بیٹھ جائے ہاں مگر یہ کہ کوئی آدمی مطلوب اور مغلوب الحال ہو کسب ومحنت سے غافل ہو چکا ہو بہر حال وہ شخص جس میں ضروریات موجود ہوں اور اس میں کوئی روکنے والی چیز بھی نہ ہو جو اس کے اور محنت کے درمیان حائل ہو اس کے لئے کسب وعمل زیادہ بہتر ہے اور منزل کے قریب تر ہے۔

توکل کیا ہے؟

۱۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حناط سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی سے سنا جس نے ذوالنون مصری سے سوال کیا تھا کہ اے ابوالفیض توکل کیا ہے؟

اس نے کہا کہ ارباب کو چھوڑ دینا اور اسباب سے منقطع ہو جانا۔ اور اس نے کہا مجھے اور حالت کے بارے میں زیادہ نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ نفس کو عبدیت میں ڈالنا اور اس کو ربوبیت سے نکالنا۔

توکل کی تین نشانیاں ہیں

۱۲۹۲:......کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون نے مصری سے سنا کہتے تھے کہ توکل کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱)......علائق سے بغض ہونا۔ یعنی ہر وہ چیز جو اللہ کے ساتھ تعلق جوڑنے میں رکاوٹ بنے اس سے نفرت کرے۔

(۲......) طبائع میں چاپلوسی کو ترک کر دینا۔

(۳)......حقیقتوں میں سچائی کو استعمال کرنا۔

(۱۲۸۸)... أخرجه المصنف من طريق ابي عبدالرحمن السلمي من طبقات الصوفية (ص ۲۱۴ و ۲۱۵)

وابن سالم هو . ابو عبدالله محمد بن أحمد بن سالم البصري.

(۱۲۹۰) إبراهيم الخواص هو . ابو إسحاق إبراهيم بن أحمد بن إسماعيل له ترجمة في طبقات الصوفية (ص ۲۸۴)

(۱۲۹۲) أخرجه أبونعيم في الحلية (۹ . ۳۴۱ و ۳۴۲) من طريق سعيد ب عثمان. به مطولاً.

اللہ کے ساتھ یقین کی تین علامات ہیں۔ جو کچھ موجود ہو اس کے ساتھ سخاوت کرنا۔ جو چیز موجود نہ ہو اس کی طلب نہ کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف پکے امیدوار رہنا۔

اللہ کی رحمت کے ساتھ غنی ہونے کی تین علامات ہیں۔ فقراء اور مساکین کے ساتھ عاجزی اور تواضع کرنا۔ اغنیاء اور دولت مندوں کی تعظیم ترک کرنا۔ ابنائے دنیا اور متکبر لوگوں کا میل جول ترک کرنا۔

توکل کا عملی مظاہرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا

۱۲۹۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن جعفر بن مطر سے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز بردعی سے انہوں نے سنا ابو یعقوب نہرجوری سے فرماتے تھے کہ:

توکل اپنی مکمل حقیقت کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عمل میں آیا تھا۔ خصوصاً اس حالت میں جب انہوں نے جب جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ آپ کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، اس لئے کہ ان کا اپنا نفس اللہ کی محبت میں غائب ہو چکا تھا لہذا انہوں نے اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو نہیں دیکھا تھا۔ لہذا وہ بغیر کسی واسطے کے اللہ سے ڈر کر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور یہ بات توحید کی علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کے لئے اپنی قدرت کے اظہار کی علامات اور دلیل ہے۔

۱۲۹۴:...... اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے نہرجوری سے سنا وہ فرماتے تھے۔

توکل دو حال میں صحیح ہے کہ اسباب خود اللہ تعالیٰ پر دلالت کریں اور اسباب کے فقدان کے وقت اسباب سے صرف نظر کر کے صبر کرنا۔ اور سکون حاصل کرنے کی طلب میں اللہ کی طرف رجوع کرنا یہاں تک کہ سکون حاصل ہو جائے۔

۱۲۹۵:...... انہوں نے اپنی اسناد ساتھ فرمایا کہ میں نے ابو یعقوب نہرجوری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ توکل اختیار کو ترک کر دینے کا نام ہے۔ فرمایا کہ توکل وہی کرتا ہے جو ولایت کے ساتھ اور خلابت کے ساتھ اور کفایت کے ساتھ تو مصروف ہو اور ولایت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی اور محبت کرنا اور خلابت اللہ کی یاد کے لئے ہمہ وقت فارغ رہنا کفایت اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر اکتفا کرنا۔ اہل توکل کے در پے (آزار نہ ہونا) اس لئے کہ وہ اللہ کے چنے ہوئے لوگ اور اس کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ وہ اسی سے ضیافت چاہتے ہیں یعنی اللہ کے مہمان بنتے ہیں اور وہی ان کی ضیافت کرتا ہے۔ اور وہ اسی کے گھر میں مہمان بن کر اترتے ہیں اور وہی ان کو مہمانی دیتا ہے اور بہت اچھے طریقے سے دیتا ہے۔ وہ لوگ صرف اسی پر توکل کرتے ہیں۔ وہی ان کو کافی ہوتا ہے۔ وہ لوگ اپنے فقر کے باوجود غنی ہیں۔ اور ان کے ماسوا سب لوگ ان کے غنا کی وجہ سے ان کے محتاج ہیں۔ جو شخص اللہ پر توکل کرنے کا انکار کرتا ہے وہ نادان اور کم علم کہلاتا ہے۔

توکل پر ایک مکالمہ

۱۲۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو دنیا نے ان کو علی بن ابو مریم نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں جب حضرت حذیفہ مرعشی اور سلیمان خواص اکٹھے ہوئے اور یوسف بن اسباط بھی لہذا انہوں نے فقر اور غنا کا تذکرہ کیا۔ سلیمان خاموش بیٹھے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ غنی وہ ہوتا ہے جس کے لئے سر چھپانے کا اپنا گھر ہو۔ تن چھپانے کے لئے کپڑا ہو، اور زندگی گذارنے کے لئے کوئی درست رہنمائی اور ہدایت ہو جو اس کو دنیا کی فضول اور غیر ضروری چیزوں سے روک دے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ غنی وہ ہے۔ جو لوگوں کا محتاج نہ ہو۔

لہذا سلیمان سے کہا گیا کہ اے ابوایوب آپ کیا کہتے ہیں؟ تو وہ رو پڑے اس کے بعد فرمایا۔ میں جامع غنا توکل میں سمجھتا ہوں، اور جامع شر نا امید اور مایوسی کو سمجھتا ہوں۔ اور سچا غنی وہ ہے جو اپنے دل کو اللہ کی طرف سکون دیتا ہے یقینی طور پر اسی کے غنا ہے۔ اور توکل کرتے ہوئے اسی کی معرفت سے اور اسی کی عطا سے، اور اس کی قسمت سے راضی ہو کر۔ چنانچہ غنی ایسا ہوتا ہے سچا غنی۔ کہ اگر وہ شام کرتا ہے دراں حال کہ بھوکا ہوتا ہے تو صبح کرتا اس حال میں کہ وہ پھٹے پرانے کپڑں والا محتاج ہوتا ہے۔ (سلیمان کی یہ بات سن کر) سب لوگ رو پڑے۔

توکل کے مختلف انداز

۱۲۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل اصفہانی نے ان کو ابوتراب نے ان کو حاتم اصم نے ان کو شقیق بلخی نے فرماتے ہیں کہ:

ہر ایک کا اپنا ایک مقام ہے کوئی اپنے مال پر توکل کرتا ہے۔ کوئی اپنے نفس پر توکل کرتا ہے۔ کوئی اپنی زبان پر توکل کرتا ہے، کوئی اپنی تلوار پر بھروسہ کرتا ہے۔ کوئی اپنی حکومت پر بھروسہ کرتا ہے۔

اور کوئی صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ بہر حال اللہ پر توکل کرنے والا سکون اور آرام پالیتا ہے، اللہ نے اس کو توکل کے ساتھ بلندی عطا کی ہے اور اس کا مقام بلند کر دیا ہے اور فرمایا کہ۔

وتوکل علی الحی الذی لا یموت۔

اس زندہ ذات پر توکل کیجئے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

بہر حال جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے راحت وسکون وآرام طلب کرتا ہے قریب ہے کہ وہ اس سے کٹ جائے لہذا وہ محروم ہو جائے۔

۱۲۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے فرماتے ہیں کہ استاذ ابوسہل محمد بن سلیمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں جو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا:

ماذا ابقیت لنفسک

اپنے آپ کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

اللہ ورسولہ

اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ نے فرمایا کہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کلی طور پر مخلوق سے لاتعلق ہو جانا۔ اور اس میں رسول کو داخل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبے اور مقام کی وجہ سے ہے جو ایمان میں آپ کو حاصل ہے، اور تعلق کی حقیقت سبب کے ساتھ مسبب اعلیٰ تک وصول اور رسائی تک بے شک اس پر اس کا منقطع ہونا لازم ہے، پس جس وقت وہ مکمل ہو جائے بھروسہ کرے بھروسہ کرنے والا اور پکا ہو جائے اس میں۔ خبر دے اگر چاہے سبب سے اور اگر چاہے تو مسبب سے کیونکہ سب کچھ اس کے نزدیک ایک ہی ہے بوجہ تعلق ہونے فروع کے سب میں اصل کے ساتھ۔

۱۲۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ

سفیان نے کہا کہ ابوحازم کہتے ہیں۔

میں نے ساری دنیا کو دو چیزیں پائی ہے، ایک چیز وہ جو میرے لئے ہے اور دوسری جو چیز میرے لئے نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے کے لئے ہے۔ وہ چیز جو میرے لئے ہے اگر میں اس کو اس کے وقت سے پہلے طلب کروں اور زمین وآسمان کے سارے حیلے اور ساری تدبیریں کر ڈالوں تو بھی میں اس چیز پر قادر نہیں ہو سکوں گا۔

اور جو چیز میرے لئے نہیں ہے بلکہ وہ کسی اور کے لئے ہے۔ میں اس کے لئے زمین وآسمان کے سارے حیلے اور ساری تدبیریں کر کے بھی نہیں پاسکوں گا، لہٰذا میں اس کی امید کیوں کروں؟ میرا رزق میرے غیر سے روک لیا گیا ہے، جیسے دوسروں کا رزق مجھ سے روک لیا گیا ہے لہٰذا ان دو میں سے میں کس چیز میں اپنی عمر اور اپنی زندگی برباد کروں۔

ابوحازم کی وضاحت

۱۳۰۰:..... سفیان کہتے ہیں کہ ابوحازم سے کہا گیا تھا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ اس نے کہا میرا بہترین مال میرا اللہ پر یقین ہے اور اس چیز سے میری مایوسی جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

۱۳۰۱:..... فرماتے ہیں کہ بعض امراء نے ابوحازم سے کہا، آپ اپنی ضرورت حاجت ہمارے سامنے لائیں۔

اس نے کہا بہت دوری ہے بہت دوری ہے (یعنی میری عقل سے بعید بات ہے کہ) میں اپنی حاجت آپ کے سامنے پیش کروں (بلکہ میں تو اپنی حاجتیں اس کے آگے پیش کرتا ہوں) جس سے حاجتیں پوشیدہ نہیں ہیں، وہ مجھے جو کچھ عطا کرتا ہے اسی پر قناعت کرتا ہوں۔ اور جو کچھ وہ مجھ سے روک لیتا ہے اس سے راضی ہوں۔

۱۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ طفاوی نے ان کو عبداللہ بن شمیط بن عجلان نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے۔

مؤمن اپنے نفس سے کہتا ہے (یہ دنیا کی زندگی) تین دن کی ہے، جس میں سے کل کا دن تو گذر چکا ہے۔ اور اس میں جو کچھ ہونا تھا وہ بھی ہو چکا ہے۔ اور وہی آنے والی کل، یعنی آنے والی صبح اس کی امید ہے ممکن ہے کہ شاید آپ اس کو نہ پاسکیں۔ اگر آپ کل آنے والی صبح ان لوگوں میں سے ہو۔ جو کل موجود ہوں گے تو تیرا کل کا رزق کل ہی تیرے پاس آجائے گا۔ اور کل صبح سے پہلے ایک دن اور ایک رات باقی ہے۔ اس میں بہت سے نفوس ہلاک ہوں گے۔ شاید تو بھی اسی میں ہلاک ہونے والوں میں سے ہو، لہٰذا ہر دن کی اپنی ہی فکر کافی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

۱۳۰۳:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابوبکر نے ان کو محمود ابن خداش نے انہوں نے سنا اشعث بن عبدالرحمٰن سے ان کو ایک آدمی نے جسے عبدالملک کہا جاتا تھا اس نے حسن بصری سے انہوں نے فرمایا۔

اے ابن آدم تو روزانہ سال بھر کا غم نہ اٹھا اس لئے کہ ایک دن میں جو کچھ غم ہے وہی کافی ہے اگر تیری عمر نے سال بھر وفا کی تو اللہ تعالیٰ تیرا رزق بھی تیرے پاس پہنچائے گا۔ اگر تیری عمر نے سال بھر وفا نہ کی تو جو کچھ آپ طلب کر رہے ہیں وہ آپ کا نہیں ہے۔

(۱۲۹۹)..... أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان في التاريخ (۱/۶۷۹ و ۶۸۰)

وأخرجه أبونعيم في الحلية (۳/۲۳۷) من طريق سفيان عن أبي حازم سلمة بن دينار.

(۱۳۰۲)..... أخرجه المصنف في الزهد الكبير له (۴۷۵) من طريق ابن أبي الدنيا. به.

۱۳۰۴:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو علی بن ابومریم نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو احمد بن سہل اردنی نے انہوں نے سنا ابوفروہ زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے خواب میں کہا۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ توکل کرنے والے ہی آرام پانے اور جان چھڑانے والے ہیں، میں نے پوچھا کہ اللہ آپ کے اوپر رحم کرے وہ کیسے؟ وہ کس چیز سے جان چھڑا لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کے غموں اور کل آنے والی حساب کی سختی سے ابوفروہ کہتے کہ جب سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے، اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے رزق میں تاخیر کی فکر نہیں کی اور نہ ہی میں وقت سے پہلے اس کی جلدی کی اور یہ اس لئے کہ جو شخص توکل کرنا طے کر لیتا ہے اللہ اس کو اس کے فکر سے کفایت کر لیتا ہے اور رزق کو اور خیر کو اس کی طرف چلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

و من یتو کل علی اللّٰہ فھو حسبہ ان اللّٰہ بالغ امرہ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے بس وہی اسکو کافی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے۔

۱۳۰۵:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو عبداللہ بن شوا نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے یہ کہ عامر بن عبداللہ نے دو چچازادوں سے کہا۔ تم دونوں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دو دونوں آرام میں رہو گے۔

توکل کا بیان توراۃ میں بھی ہے

۱۳۰۶:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن قرشی نے ان کو حسن بن عبدالعزیز نے ان کو حمزہ بن ربیعہ نے رجاء بن ابوسلمہ سے ان کو عقبہ بن ابوزینب نے فرماتے ہیں۔

توراۃ میں لکھا ہے تم ابن آدم پر بھروسہ کر رہے ہو حالانکہ ابن آدم کی تو کوئی بقاء ہی نہیں ہے اور نہ اس کو کوئی باقی رکھے گا لیکن تم توکل کرو اس زندہ ذات پر جو کبھی بھی نہیں مرے گا۔

۱۳۰۷:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو خلیل بن ابوالخلیل نے ان کو صالح بن شعیب نے وہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ کہ مجھے اپنے دل میں ایسی جگہ اور ایسا مقام دے جیسے تم نے اپنی زندگی کو دیا ہے۔ اور مجھے اپنے لئے اپنی آخرت کا ذخیرہ بنا۔ اور نفلی عبادت کے ساتھ میری طرف قرب حاصل کر آپ میرے قریب ہو جائیں گے۔ اور میرے اوپر بھروسہ رکھو میں تیری ہر ضرورت پوری کروں گا۔ اور میرے غیر کے ساتھ دوستی نہ کر اور اس کو اپنا سرپرست نہ بنا ورنہ میں تجھے رسوا کر دوں گا۔

۱۳۰۸:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو احمد بن ابوعثمان حدثی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خبر دی عبدالسلام بن محمد بغدادی نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے انہوں نے سنا شعیب بن حرب سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم بن ادھم کے پاس ذکر ہوا کہ اللہ اور تیرے درمیان جو تعلق ہے کہ ساتھ وہ جو نعمت عطا کرے اس کا احسان نہیں جتلائے گا اور غیر اللہ کی طرف سے نعمت کو بھی قرضہ اور تاوان سمجھ (اس لئے کہ یا تو اس کے بدلے میں تم سے بھی کچھ توقع رکھے گا یا احسان جتلائے گا۔)

۱۳۰۹:۔۔۔۔۔۔میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزید محمد بن احمد فقیہ مروزی سے انہوں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے وہ

(۱۳۰۴)۔۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في التوكل (۵۳)

(۱۳۰۵)۔۔۔۔۔۔أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/ ۹۲) من طريق حماد بن سلمة. به.

(۱۳۰۶)۔۔۔۔۔۔أخرجه أبو نعيم في الحلية (۶/ ۹۲) من طريق ضمرة. به.

(۱۳۰۷)۔۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في التوكل (۲۷)

کہتے تھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے مایوس ہو جانے کا نام ہے۔

دنیا میں لوگوں کی اقسام

۱۳۱۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اس کو اپنے زمانہ کے صوفیاء کے شیخ ابومحمد جعفر بن محمد بن نصیر نے ابومحمد جریری نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ تستری سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نبی علیہ السلام کو بھیجا اس وقت دنیا میں سات قسم کے لوگ تھے۔(۱) بادشاہ۔(۲) کاشتکار۔(۳) مویشی پالنے والے (۴) تاجر (۵) کاریگر (۶) مزدور (۷) ضعیف اور فقیر۔ان میں کسی کو بھی یہ حکم نہیں ملا تھا کہ وہ اپنا پیشہ بدل لیں ہاں آپ نے انہیں علم حاصل کرنے کا اللہ پر یقین کرنے اور توکل کرنے کا حکم دیا تھا، ان تمام معاملات میں جن میں وہ لوگ پہلے سے تھے۔

حضرت سہل نے فرمایا:

عقل مند کے لئے مناسبت کہ وہ یہ کہے میرے لئے یہ جاننے کے بعد کہ میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ میں تیرے سوا کسی اور سے امید رکھوں یا آرزو کروں اور آپ نے جب مجھے پیدا کیا ہے اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے میں آپ کے خلاف یہ خیال بھی نہیں کر سکتا کہ آپ مجھے میرے نفس کے سپرد کر دیں گے یا میرے معاملے کا اپنے سوا کسی اور کو سرپرست بنا دیں گے۔

حضرت سہل کے نزدیک توکل کی مثال

۱۳۱۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر احمد بن حسین اھوازی صوفی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو الفضل عبداللہ بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا سہل بن عبداللہ تستری سے وہ فرماتے تھے۔توکل یہ ہے کہ بندہ اللہ کے آگے ایسے ہو جائے جیسے میت غسل دینے والے کے آگے ہوتا ہے جیسے چاہئے وہ اس کو پلٹ دے۔

عبداللہ بن ادریس کا بیان

۱۳۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ادریس نے کہا۔میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو سب سے کٹ کر بندے کی طرف جاتا ہے۔اور اس ذات کی طرف سب سے کٹ کر جانے کو ترک کر دیتا ہے سارے آسمان اور زمین جس کے ہیں۔

متوکل کسی سے اپنی شکایت نہیں کرتا

۱۳۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوعمرو بن مطر سے انہوں نے سنا ابوبکر برذی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا نہر جوری سے وہ کہتے ہیں۔

حقیقت میں اللہ پر توکل کرنے والا اور صحیح توکل کرنے والا لوگوں سے اپنی تکلیف کو اٹھا لیتا ہے (یعنی کسی کو اپنی ضرورت پوری کرنے کی تکلیف نہیں دیتا) چنانچہ اس کے ساتھ جو بھی تکلیف ہو اس کی کسی کے آگے شکایت نہیں کرتا۔

(۱۳۰۹)......إبراهيم بن شيبان هو : أبو إسحاق القرميسيني له ترجمة في طبقات الصوفية للسلمي (ص ۴۰۲). حلية الأولياء (۱۰/۳۶۱).
شذرات الذهب (۲/۳۴۴)

اور جو اس کو دینے سے منع کر دے اس کی برائی نہیں کرتا اس لئے کہ وہ دینے کو اور نہ دینے کو اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے۔

حضرت ابراہیم خواصؒ کہتے ہیں

۱۳۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو حسن بن مقیم بغدادی نے۔ ان کو ابواسحٰق حناط نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابراہیم خواص سے کہ ان سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تھا تھوڑی سی دیر انہوں نے اپنا سر جھکایا اس کے بعد فرمایا جب عطا کرنے والا خود منع کرنے والا بھی ہے تو پھر کون عطا کر سکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب معطی ہے تو مانع بھی تو وہی ہے۔ دونوں اسمی کے صفاتی نام ہیں اور عطا کرنا۔ اور عطاء روک دینا دونوں اس کی صفتیں ہیں تو پھر باقی کیا رہا۔)

توکل کے درجات

۱۳۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو ابوعلی روذباری نے فرماتے ہیں۔

کہ توکل کے تین زینے اور تین درجے ہیں۔ توکل کا پہلا درجہ اور پہلا زینہ یہ ہے کہ جب اسے عطا کیا جائے تو شکر کرے دوسرا زینہ ہے کہ عطاء کرنا یا نہ کرنا اس کے نزدیک ایک جیسا ہو۔ تیسرا زینہ نہ دینا یعنی نہ ملنا پھر اس کے ساتھ بھی شکر کرنا اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے باوجود یہ کہ اس کو یہ علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عطا کرنے کا اختیار ہے۔

۱۳۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے انہوں نے سنا ابوعلی حسن بن یوسف قزوینی سے انہوں نے سنا ابراہیم مولا سے انہوں نے سنا حسن بن علی نے انہوں نے سنا ابوالحسین نوری سے وہ فرماتے تھے۔

فقیر کی صفت ہے کہ وہ نہ ہونے کے وقت سکون سے ہوتا ہے۔ اور چیز موجود ہونے کے وقت خرچ کرتا اور ایثار کرتا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کا جواب

۱۳۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ رازی سے انہوں نے سنا ابوعمرو دمشقی سے انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن جلاء سے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا کہ بندہ اللہ کے سپرد کب ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا جب وہ اپنی ذات سے اور اپنے فعل وعمل سے مایوس ہو جائے اور اپنے تمام احوال میں اللہ کی طرف پناہ لے لیتا ہے، اور جب اللہ کے سوا اس کا کسی سے تعلق نہ رہے۔ (پھر وہ اللہ کے حوالے ہو جاتا ہے۔)

۱۳۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا احمد بن علی سے انہوں نے سنا حسن بن علویہ سے وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابویزید البسطامی) سے پوچھا گیا بندہ متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) کب بنتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ موجود اور غیر موجود پر تعلق سے اپنے دل کو کاٹ لیتا ہے (اس وقت وہ متوکل علی اللہ ہوتا ہے؟)

توکل کی حقیقت!

۱۳۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے انہوں نے سنا ابوبکر واسطی سے جب ان سے توکل کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا کہ مشقتوں کے مصائب پر صبر کرنا اس کے بعد اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کرنا۔ اس کے بعد اسی کا حکم

(۱۳۱۷) ابو عبداللہ بن الجلاء هو: احمد بن يحيى له ترجمة في طبقات الصوفية للسلمي (ص ۱۷۶)

(۱۳۱۸) ابو یزید البسطامی وهو: طيفور بن عيسى (طبقات الصوفية للسلمي ص ۶۷)

ماننا، اس کے بعد اسی کے فیصلے پر راضی رہنا، اس کے بعد اسی پر یقین کرنا۔ اور توکل کی سچائی وہ سچی محتاجی اور افتقار ہے اللہ کی طرف۔ (یعنی اللہ کی بارگاہ میں سچی محتاجی اور سچ مچ اللہ کا فقیر ہونا ہے۔)

یحییٰ بن معاذ کا توکل پر بیان

۱۳۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابواحمد علی بن محمد مروان نے ان کو محمد بن ابراہیم واعظ نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص اس سے فضل مانگے جو صاحب فضل نہیں ہے وہ شرمندہ ہوتا ہے اور صاحب فضل وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان اللّٰہ لذو فضل علی الناس (بقرہ ۲۴۳)

بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔

حضرت معروف کرخی کی نصیحت

۱۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن میسب نے انہوں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے انہوں نے ابراہیم بکاء سے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت معروف کرخی سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پر توکل کرتا رہ یہاں تک کہ وہی تیرا استاذ بن جائے۔ اور تیری شکایتوں کا مرکز بن جائے بیشک لوگ نہ تو تجھے کوئی فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ ہی تجھے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

دنیا اس سے طلب کی جائے جس کے قبضے میں دنیا ہے

۱۳۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح محمد بن احمد بن ابوالفوارس حافظ نے ان کو احمد بن جعفر بن سلم نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالخالق نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن حجاج نے ان کو عبدالصمد بن محمد نے ان کو بشر بن حارث نے وہ فرماتے ہیں کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم دنیا اس سے طلب کرتے ہو جو خود دنیا کا طالب ہے دنیا اس سے طلب کیجئے جس کے قبضے میں دینا ہے۔

توکل ایمان کو جمع کرنے کا نام ہے

۱۳۲۳:......ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز نے ان کو ابومحمد کعبی نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابن فضیل نے ان کو ابن سنان نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے وہ فرماتے ہیں۔ اللہ پر توکل کرنا ایمان کو پکا کرنا ہے۔

۱۳۲۴:......بلال اشعری نے روایت کی ہے (جو کہ قوی راوی نہیں ہے) قیس بن ربیع سے اس نے ابواسحٰق سے اس نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ توکل ایمان کو جمع کرنے کا نام ہے۔

ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمرو بن حفص سروسی نے ان کو ابوبلال اشعری نے اس کے بعد مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۳۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو علی بن محمد بن علاء نے ان کو عباس بن حمزہ نے انہوں نے سنا ابومسلم

(۱۳۲۱)......اخرجه أبونعيم في الحلية (۸/ ۳۶۰) من طريق محمد بن سلمة اليامي عن معروف الكرخي.

(۱۳۲۳)......اخرجه أبونعيم في الحلية (۴/ ۲۷۴) من طريق محمد بن فضيل عن ضرار بن مرة الكوفي أبوسنان الشيباني. به.

زاہد سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض نے، انہوں نے کہا۔ توکل عبادت کا قوام ہے۔

توکل کے بارے میں آیات قرآنی

۱۳۲۶: .....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے بطور املاء کے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو معاذ بن خالد نے ان کو صالح مری نے ان کو سعید ربیع نے ان کو عامر بن عبدقیس نے وہ کہتے تھے کہ کتاب اللہ میں تین آیات ایسی ہیں جن کے ساتھ میں تمام مخلوقات سے مستغنی ہوتا ہوں (یعنی ان کے ہوتے ہوئے مخلوق کی ضرورت نہیں ہوتی) پہلی آیت ہیں۔

وان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ (یونس ۱۰۷)

اگر تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچادے تو اس کو دُور کرنے والا اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

اور دوسری آیت یہ ہے:

مایفتح اللّٰہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لھا من بعدہ وھو العزیز الحکیم (فاطر ۲)

اللہ تعالیٰ جب بندے کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے اسے بند کرے والا کوئی بھی نہیں ہے اور جب وہ بند کردے اسے کھولنے والا کوئی نہیں اس کے بعد اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اور تیسری آیت یہ۔

وما من دابۃ فی الارض الاعلی اللّٰہ رزقھا ویعلم مستقرھا ومستودعھا (ھود ۶)

زمین پر چلنے والا جو بھی جاندار ہے سب کا رزق اللہ کے ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ وہی جانتا ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں وہ سونے جاتا ہے۔

توکل کے بارے میں اشعار

۱۳۲۷: .....ہمیں شعر سنائے تھے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنائے تھے ابوالفضل فرات ھروی نے اس نے کہا ہمیں شعر بتائے تھے ابوعبداللہ بن عرفہ نحوی نے۔

ارغب الی اللّٰہ ولا ترغب الیٰ احد

اما رأیت ضمان الواحد الصمد

اللہ کی طرف رغبت کر اور نہ رغبت کر کسی ایک کی طرف بھی کیا نہیں دیکھا تم نے واحد صمد ذات کی طرف سے ضمانت کو نہیں دیکھا۔

اللّٰہ رازق ھذا الخلق کلھم.

حتیٰ یفرق بین الروح والجسد.

اس تمام مخلوق کا رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ روح اور جسم میں تفریق اور علیحدگی کردے (یعنی موت دے دے۔)

۱۳۲۸: .....ہمیں شعر بیان کئے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شعر بیان کئے ابوالحسین محمد بن محمد بن حسن فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر بیان کئے ابراہیم بن محمد بن عرفہ نحوی نے۔

رضیت بما قسم اللّٰہ لی

وفوضت امری الی خالقی

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے جو تقسیم کی ہے میں اس کے ساتھ راضی ہوں اور میں نے اپنا معاملہ اپنے خالق کے سپرد کر دیا ہے۔

فقد احسن اللّٰہ فیما مضی

ویحسن ان شآء فیما بقی

جو کچھ زندگی گذر گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور جو کچھ باقی رہ گئی ہے انشاء اللہ اس میں بھی احسان ہی فرمائیں گے۔

۱۳۲۹:..... ہمیں سنائے ابو عبدالرحمٰن نے ان کو شعر سنائے احمد بن محمد بن یزید نے اپنے ذاتی کلام سے فرماتے ہیں۔

سل اللّٰہ من فضلہ و اتقہ

فان التقی خیر مایکتسب

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کیجئے اور اسی سے ڈرتے رہئے بے شک اللہ سے ڈرنا بہترین عمل ہے۔

و من یتق اللّٰہ یصنع لہ

ویرزقہ من حیث لایحتسب

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود راستہ بناتے ہیں۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں

جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت توکل کو بار بار پڑھنا

۱۳۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو کہمس نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

بے شک میں قرآن مجید کی ایک ایسی آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت خود پوری کرے گا وہ آیت یہ ہے۔

و من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب (الطلاق ۲،۳)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود راستہ نکالتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر اس آیت کو فرماتے رہے اور اس کو دھراتے۔

۱۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کدیمی نے ان کو اصمعی نے اور ان کو خبر دی ہے ابو محمد جعفر بن محمد بن حسین صوفی نے ھمدان میں ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذلان نے ان کو عبید اللہ بن عبدالرحمٰن سکری نے ان کو زکریا بن یحییٰ منقدی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو نصیحت کی اور فرمایا۔ اے میرے بھائی تو طالب ہے اور مطلوب بھی ہے۔ تجھے وہ تلاش کرتا ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا اور تو خود اس چیز کو تلاش کر رہا ہے جس چیز کی تجھے ضرورت نہیں ہے۔ جس سے تیری کفایت کر لی گئی ہے۔ اے میرے بھائی آپ نے بہت سے حرص کرنے والے محروم دیکھے ہوں گے اور بہت سارے دنیا سے بے رغبتی کرنے والے رزق پانے لگے۔

۱۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد اردنی نے مصر میں ان کو عمر بن عراک نے کہتے ہیں کہ مجھے ابوالقاسم قرشی نے کہا کہ ایک آدمی بنان حمال (سامان برادر) کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کیجئے اس لئے کہ میرا رزق بہت تنگ ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم میں نے آج اپنے گھر کا ایک تھال گیا وہ درہم کے بدلے میں فروخت کیا ہے جو پچھلے چودہ سال سے میرے پاس تھا اس نے کہا اے قوم

دیکھا تم نے اس سے زیادہ تعجب والی بات کہ اللہ تعالیٰ چودہ سال سے اس کو رزق دے کر رکھا تھا مگر وہ آج کھانے برتن کے بارے میں فقر کی شکایت کر رہا ہے۔

۱۳۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن سقاء نے، اس نے کہا کہ مجھ کو میرے والد ابوعلی نے حدیث بیان کی، ان کو ابوالفضل احمد بن عبداللہ بن نصر نے، ان کو ابو ہاشم وریزہ بن محمد غسانی نے، ان کو محمد داؤد بن صبیح نے ان کو علی بن بکار نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابراہیم بن ادھم کے آگے اپنے عیال کے زیادہ ہونے کی شکایت کی تو ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے میرے بھائی! آپ گھر میں جا کر دیکھ لیجئے کہ ان سب لوگوں میں سے جس جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہوا سے آپ میرے گھر بھیج دیجئے۔

فقراء اور مساکین پر اللہ تعالیٰ کا انعام

۱۳۳۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم بن ادھم کے ساتھ ایک رات کو شام کے ٹائم حاضر تھے۔ ہم لوگ روزے سے تھے۔ مگر شام ہو جانے کے باوجود ہم لوگوں کے پاس ایسی کوئی چیز موجود نہیں تھی جس کے ساتھ ہم افطار کرتے اور نہ ہی کوئی اور تدبیر تھی۔ ابراہیم نے مجھے پریشان اور مغموم دیکھا تو فرمایا کہ اے ابراہیم بن بشار دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے فقراء اور مساکین پر کس قدر انعام فرمایا ہے۔ دنیا اور آخرت کی نعمتوں اور راحتوں سے جن کے بارے میں ان سے اللہ قیامت کے دن پوچھیں گے بھی نہیں نہ زکوٰۃ کے بارے میں اور نہ ہی حج کے بارے میں۔ نہ ہی صدقہ کے بارے میں اور صلہ رحمی اور غمخواری کے بارے میں۔ ہاں ان چیزوں کے بارے میں حساب کتاب ان مساکین سے لیا جائے گا جو دنیا کے اغنیاء تھے اور آخرت کے فقیر ہوں گے جو دنیا میں عزت دار تھے مگر قیامت میں ذلیل ہوں گے۔ لہٰذا آپ نہ فکر کریں اور نہ ہی غم کریں۔ اللہ کی طرف سے رزق ضمانت دیا گیا ہے اور محفوظ کر دیا گیا ہے۔ عنقریب تیرے پاس آ جائے گا۔ اللہ کی قسم ہم بادشاہ اغنیاء ہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں راحت کی جلدی کر لی ہے۔ ہم پرواہ نہیں کرتے کہ کونسے حال میں ہم نے صبح کی ہے اور شام کی ہے۔ جب ہم اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

اس کے بعد وہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی اپنی نماز کی طرف کھڑا ہو گیا۔ ہم چند ساعات ہی ٹھہرے تھے کہ اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور اس کے پاس آٹھ روٹیاں تھیں اور بہت سی کھجوریں تھیں۔ اس نے لا کر ہمارے آگے رکھ دیں اور کہنے لگا کھاؤ، اللہ تم پر رحم فرمائے۔

کہتے ہیں کہ انہوں نے سلام پھیرا پھر فرمایا۔ کھائیے اے غمگین۔ اتنے میں کوئی سائل بھی آ گیا۔ اس نے سوال کیا کہ مجھے بھی کچھ کھانے کو دو۔ لہٰذا ابراہیم نے تین روٹیاں اور کچھ کھجوریں اٹھائیں اور اس کو دے دیں اور تین روٹیاں مجھے دے دیں اور دو روٹیاں خود کھا لیں اور فرمایا کہ غمخواری کرنا اہل ایمان کے اخلاق کا حصہ ہے۔

۱۳۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن احمد بلخی سے، وہ کہتے ہیں ہم نے سنا محمد بن حامد سے، انہوں نے سنا احمد بن خضرویہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حاتم اصم سے کہا کہ آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

ولله خزائن السماوات والارض ولكن المنافقين لايفقهون (المنافقون ۷)

اللہ ہی کے لئے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے۔ لیکن منافق لوگ نہیں سمجھتے۔

۱۳۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہوں نے سنا علی بن حمشاد سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابراہیم بن ابوطالب سے۔ انہوں

(۱۳۳۴).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۷/۳۷۰) من طريق إبراهيم بن نصر المنصوري. به.

نے سنا محمد بن حمید سے، کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ہارون بن مغیرہ سے، اس نے سفیان ثوری سے، انہوں نے کہا کہ حضرت واصل بن احدب نے اس آیت کو تلاوت کیا:

وفی السمآء رزقکم وما توعدون (الذاریات ۲۲)

تمہارا رزق آسمانوں میں اور جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔

احدب نے کہا کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے میرا رزق آسمانوں میں اور میں اس کو زمین میں تلاش کروں؟ اللہ کی قسم میں ان کو زمین میں کبھی بھی تلاش نہیں کروں گا۔ پھر وہ کوفے کے ایک ویرانے میں داخل ہو گئے دو دن تک کوئی خبر نہ آئی جب تیسرا دن ہوا تو وہ کھجور کے تازہ ٹوکرے کے ساتھ واپس آئے اور ان کا ایک بھائی تھا جو کہ ان سے بھی زیادہ نیک نیت تھا۔ ان کو دو ٹوکرے موصول ہوئے چنانچہ ان کا یہی حال تھا یہاں تک کہ دونوں کے مابین موت نے فاصلہ پیدا کر دیا۔

قریب اصمعی اور اور ایک اعرابی کی سرگذشت

۱۳۴۷:......ان اخبار میں سے ہے جن کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو ابورجآء محمد بن احمد قاضی نے کہتے ہیں میں نے سنا ابوالفضل عباس بن فرج ریاشی سے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا عبدالملک بن قریب اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں بصرہ کی جامع مسجد میں آیا جب میں بصرے کی گلیوں سے گذر رہا تھا میں نے وہاں ایک دیہاتی آدمی کو دیکھا۔ جو اچانک میرے آگے آ گیا، انتہائی سخت مزاج اور خشک مزاج آدمی تھا اونٹنی پر سوار تھا تلوار حائل کر رکھی تھی اس کے ہاتھ میں کمان تھی قریب ہوا اور اس نے سلام کیا اور میرے بارے میں دریافت کیا کہ کس قبیلے سے تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ بنی اصمع سے تعلق ہے مجھے کہنے لگے کہ تو اصمعی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں، اور پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس جگہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جاتا ہے، اس نے پوچھا کہ کیا رحمٰن کا بھی کوئی کلام ہے جسے بندے پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں ہے اے اعرابی اس نے کہا کہ اس میں سے کچھ آپ میرے سامنے پڑھیں میں نے اس سے کہا کہ آپ اپنی اونٹنی سے نیچے اتریں وہ نیچے اترا اور میں نے تلاوت کی ابتدا کرتے ہوئے سورۃ والذاریات پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا۔

وفی السمآء رزقکم وما توعدون۔

تمہارا رزق آسمانوں میں ہے اور جو کچھ تم وعدہ دیئے گئے ہو۔

لہٰذا اعرابی نے کہا اے اصمعی! کیا یہ رحمٰن کا کلام ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ وہ کلام ہے جس کو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے لہٰذا اس اعرابی نے کہا بس اتنا کافی ہے اور اٹھ کر وہ اپنی اونٹنی کے پاس گیا اور جا کر اسے اپنی تلوار سے ذبح کر دیا اور اس کی کھال اتاری اور مجھ سے کہنے لگا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں میرے ساتھ مدد کریں لہٰذا ہم لوگوں نے اس کو آنے جانے والے لوگوں میں تقسیم کر دیا اس کے بعد اس نے اپنی تلوار توڑ دی۔ اور کمان بھی توڑ ڈالی اور انہیں ریت کے نیچے دبا دیا اور پیچھے کی طرف واپس لوٹ گیا۔ دیہات کی طرف اور وہ یہ پڑھ رہا تھا وفی السماء رزقکم وما توعدون۔ بار بار اس کو دہرا رہا تھا۔ جب وہ مجھ سے بصرے کی باغات میں غائب ہو گیا تو میں اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور اسے ملامت کرنے لگا میں نے اس اپنے آپ سے کہا اے اصمعی تم نے تو تیس سال تک قرآن کو پڑھا اور اس آیت کو اور اس جیسی بہت سی آیات کو پڑھا مگر مجھے ایسے ایسا تنبہ نہ ہوا جیسے یہ شخص اعرابی متنبہ ہوا ہے۔ جو کہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ رحمٰن کا بھی کوئی کلام ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے معاملے میں وہ فیصلہ فرمایا جو میں پسند کرتا

ہوں، میں نے ہارون رشید امیر المومنین کے ساتھ حج کیا اچانک میں نے طواف کعبہ کے دوران ایک مخفی اور ہلکی سی آواز سنی جو بڑی نرم آواز تھی۔ ادھر آ ؤ اے اصمعی۔ادھر آ ئیے اے اصمعی۔ کہتے ہیں کہ میں نے مڑکر دیکھا تو وہی اعرابی ہے جو کمزور ہو چکا ہے رنگ پیلا ہو چکا ہے مجھے بار بار ہے۔ چنانچہ وہ خود آیا اور مجھے سلام کیا اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مقام ابراہیم کے پیچھے لے جا کر بیٹھا دیا اور کہنے لگا کہ تھوڑا سا رحمٰن کا کلام پڑھئے وہی جس کو آپ پڑھتے ہیں لہذا میں نے دوبارہ بھی سورۃ الذاریات پڑھی جب میں اسی آیت پر پہنچا۔ وفی السماء رزقکم وما توعدون. تو اعرابی نے چیخ ماری اور کہنے لگا ہمارے رب نے ہمیں جو وعدہ دیا تھا ہم نے تو اسے سچا پایا ہے۔ ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اسے سچا پالیا ہے۔ پھر بولا کہ اے اصمعی کیا اس کے سوا بھی رحمٰن کا کلام ہے؟ میں نے جواب دیا جی ہاں ہے اے اعرابی اللہ تعالیٰ اس کے بعد فرماتے ہیں:۔

فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون (الذاریت ۲۳)

پس قسم ہے ارض وسماء کے رب کی بے شک وہ حق ہے جیسے تم بولتے ہو۔

یہ سن کر پھر دیہاتی نے چیخ ماری اور کہنے لگا سبحان اللہ۔ وہ کون ہے؟ جس نے رب جلیل کو غصہ دلا دیا ہے جس کی وجہ سے اس نے قسم کھائی ہے پھر انہوں نے اس کو سچا نہیں مانا اس کے قول میں، جس کی وجہ سے انہوں نے اسے قسم کھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ تین بار اس نے یہ بات کہی اور پھر اس کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۳۸:......ہمیں خبر دی ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی معاویہ نیساپوری نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن احمد بن بالویہ عفصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو عمار دھنی نے ان کو سالم نے کہ حضرت دانیال علیہ السلام ایک گہرے کنویں میں پھینک کر ان کے اوپر درندے چھوڑ دیئے گئے تھے، مگر ان درندوں نے بجائے ان کو کاٹنے ان سے محبت کرنا ان کے ہاتھ پیر چاٹنا اور کتے کی طرح چاپلوسی کرتے ہوئے دم ہلانا شروع کر دیا۔ چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ نمائندہ بن کر آیا اور آ کر کہا کہ اے دانیال (کیا آپ کو میری ضرورت ہے۔)

انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا کہ میں آپ کے رب کا نمائندہ ہوں اس نے مجھے کھانا دے کر تیرے پاس بھیجا ہے۔ دانیال علیہ السلام نے فرمایا:

الحمدللہ الذی لاینسی من ذکرہ

اس اللہ کا شکر ہے جو اس کو نہیں بھلاتا جو اس کو یاد کرے۔

قدرتی طور پر چکی کا چلنا

۱۳۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن راج نے ان کو مطین نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو بکر بن عیاش نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو ابن سیرین نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ایک حاجت درپیش آئی چنانچہ وہ جنگل کی طرف نکل گئے اور اس کی بیوی نے دعا کی اے اللہ ہمیں وہ رزق عطا فرما جس کا ہم آٹا گوندھیں اور روٹیاں پکائیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آدمی واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ تھال گوندھے ہوئے آٹے سے بھرا ہوا ہے۔ اور تنور میں روٹیاں پک رہی ہیں اور

(۱۳۳۸)......عمار الدھینی ھو : عمار بن معاویۃ أبو معاویۃ البجلی الکوفی.

(۱۳۳۹) ......مطین ھو : محمد بن عبداللہ والحدیث اخرجہ المصنف فی دلائل النبوۃ (۱۰۵/۶) من طریق احمد بن عبداللہ بن یونس. بہ

گوشت بھن رہا ہے اور چکی آٹا پیس رہی ہے، (اس نے حیران ہوکر پوچھا) یہ سب کچھ کہاں سے آیا ہے؟ خاتون بولی کہ یہ اللہ کا دیا ہوا رزق ہے، لہذا اس نے آٹے کے اس غبار کو جو چکی کے گرد تھا صافی سے سمیٹنا اور صاف کرنا شروع کر دیا (اور وہ سلسلہ ختم ہوگیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیتا تو وہ چکی چلتی رہتی اور قیامت تک وہ آٹا پیستی رہتی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۳۴۰:......ہم نے روایت کی ہے مقری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مذکورہ مفہوم میں اور وہ کتاب دلائل النبوۃ میں مذکور ہے۔

ایک عورت کا جواب "مجھے وہی کھلاتا ہے جو چیونٹی کو کھلاتا ہے"

۱۳۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن احمد بن سہل صیرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو سعید بن عثمان حناط نے ان کو عبداللہ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اصمعی نے کہا کہ میں ایک دیہاتی عورت کے پاس سے دیہات میں گذرا جو ایک جھونپڑی میں رہتی تھی۔ میں نے اس سے کہا اے خاتون آپ کو اس ویرانے میں کون اُنس اور محبت دیتا ہے؟ وہ بولی مجھے وہ اُنس دیتا ہے جو مردوں کو ان کی قبروں میں انس دیتا ہے میں نے اس سے کہا کہ آپ کھاتی کہاں سے ہیں؟ بولی مجھے وہ کھلاتا ہے جو کہ چیونٹی کو کھلاتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے۔

عتبہ غلام کی تین دعائیں

۱۳۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن راشد نے ان کو عبداللہ بن مبشر نے اولاد توبہ عنبری سے انہوں نے کہا کہ عتبہ نام کے غلام نے اپنے رب سے التجاء کی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ تین صفات عطا فرما دنیا کے اندر۔

❶......اس نے یہ دعا کی کہ اللہ مجھے ہر مغموم آواز کے ساتھ احسان فرما۔

❷......ہر وقت بہنے والے آنسو عطا فرما۔

❸......اور بلا تکلف رزق عطا فرما۔

(اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور) جب وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو خود بھی روتے تھے لوگوں کو بھی رولاتے تھے، اور اس کے آنسو سدا بہتے رہتے تھے اور وہ جب گھر میں داخل ہوتے تو اس کی روزی اس کے پاس پہنچ جاتی تھی اور وہ نہیں جانتے تھے کہ کہاں سے اس کے پاس آتی ہے۔

محمد بن سیرین کا ایوب سے شادی پر مکالمہ

۱۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمودی مروزی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو حسن بن عبدالرحمٰن حارثی نے ان کو ابن عون نے فرماتے ہیں کہ۔ کہ حضرت محمد بن سیرین ایوب سے کہتے تھے کہ کیا آپ شادی نہیں کر رہے؟ کیا آپ

(۱۳۴۰)......دلائل النبوۃ (۶/۱۰۵ و ۱۰۶)

(۱۳۴۲)......أخرجه المصنف من طریق ابن أبی الدنیا فی کتاب (مجابو الدعوة) رقم ۱۱۹.

شادی نہیں کر رہے؟ انہوں نے اس بات کی شکایت میرے آگے کردی۔ اور بولے کہ اگر میں شادی کرلوں تو میں کہاں سے خرچ کروں گا؟ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن محمد عبداللہ سے کہی (کہ وہ کہتے ہیں میں کہاں سے خرچ کروں گا؟) انہوں نے یہ بات اپنے والد سے کہی۔ ان کے والد نے کہا کہ اس کو وہی رزق دے گا جو پرندے کو فضا میں رزق دیتا ہے اور ہاتھ سے اوپر اشارہ بھی کیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے شادی کرلی۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے بعد میں اس کے دسترخوان پر مرغی کھائی۔

متوکل کی ایک اور پہچان

۱۳۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے تھے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے ابوقاسم عبدالرحمٰن بن محمد واعظ سے انہوں نے ابوالعباس بن عطا سے جو کہ توکل کے بارے میں سوال کئے گئے تھے۔ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سوال کیا عباس بن عطاء سے توکل کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے توکل کرتا ہے کہ تاکہ اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں وہ متوکل نہیں ہے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ

۱۳۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو شہری بن خزیمہ نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کے پاس آئے تو ان کے آگے کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کیا ہے اے بلال؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کھجوریں ہیں میں نے اکٹھی کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اس کی وجہ سے جہنم میں تیرے لئے گرمی ہو؟ بلال انہیں خرچ کرڈالئے اور عرش والے کی طرف سے رزق کی کمی کا خوف نہ کیجئے۔ (بھوک سے مرنے کا خوف نہ کر)۔

روح بن عبادہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے اس کو عوف سے روایت کیا ہے انہوں نے محمد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال میرے پاس تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ اس نے کھجوریں جمع کر رکھی ہیں۔ اور اس نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۱۳۴۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو روح بن عبادہ نے پھر اس نے اس کو مذکورہ حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو مبارک بن فضالہ نے یونس بن عبید سے اس نے محمد بن سرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو موصول روایت کیا ہے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے بشر بن فضل نے اور یزید بن زریع نے دونوں نے اس کو روایت کیا ہے یونس سے مرسلاً اور اس کو روایت کیا ہے بکار بن محمد میمون نے ابن عون سے اس نے محمد سے انہوں نے ابوہریرہ سے بطور موصول روایت کے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے معاذ بن معاذ اور محمد بن ابوعدی نے دونوں نے اس کو روایت کیا ہے ابن عون سے بطور مرسل روایت کے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پرندوں کا ہدیہ بھیجنا

۱۳۴۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین

(۱۳۴۵)...... أخرجه المصنف في دلائل النبوة له (۱/ ۳۴۷) من طريق عبدالله بن عون عن محمد بن سيرين. به.

نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ہلال بن سوید نے انہوں نے سنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندے ہدیۃً بھیجے گئے تھے۔ آپ نے ایک پرندہ اپنے خادم کو کھلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ پھر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کوئی چیز چھپا کر نہ رکھا کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر آنے والی صبح کا رزق خود لے آتے ہیں۔

۱۳۴۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے، ان کو ابو یعقوب یوسف بن حسین صوفی نے رائی میں جس کو اس نے یاد کیا، ہمیں بیان کیا احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو بیان کیا مروان بن معاویہ فرازی نے، ہلال بن سوید ری معلی سے، وہ انس بن مالک سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندے ہدیہ کئے گئے، آپ نے ایک تناول فرمایا، خادم نے دو کو چھپا کر رکھا اور اگلی صبح کو خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ذخیرہ کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔

رزق سے مایوس نہ ہونے کا بیان

۱۳۴۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو سلام بن شرحبیل نے ان کو حبہ بن خالد نے اور سواء بن خالد نے دونوں کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ کسی چیز کو درست کر رہے تھے ہم نے آپ کی مدد کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں رزق سے مایوس نہ ہونا جب تک تمہاری زندگی سر ہلانے کی بقدر باقی ہے۔ انسان کو اس کی ماں جب جنم دیتی ہے تو سرخ بوٹی (کی طرح) ہوتا ہے بغیر بالوں کے پھر اللہ ہی اس کو رزق دیتا ہے۔

فقر و غنیٰ کے سدباب مشیت خداوندی ہے

۱۳۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابو العباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ نے ان کو شعیب بن حرب نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفاء نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو بشر بن سلمان نے ان کو سیار نے ان کو صادق نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جس انسان کو کوئی حاجت پیش آجائے اور وہ اسے لوگوں کے آگے پیش کرے اس کی غربت اور فاقہ کا سدباب نہیں ہوگا اور اگر وہ اس کو اللہ کے آگے پیش کرے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے یا جلدی والے اجل سے یا جلدی والے غنیٰ سے۔ اور شعیب کی روایت میں ہے یا جلدی یا دیر کے ساتھ۔

(۱۳۴۷. ۱۳۴۸) ..... أخرجه أحمد (۳/۱۹۸) عن مروان. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۳۳۲) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير هلال ابى المعلى وهو ثقة.

وقال الهيثمي (۱۰/۲۴۱) : رواه أبويعلى ورجاله ثقات.

(۱۳۴۹) ..... أخرجه ابن ماجة (۴۱۶۵) وأحمد (۳/۴۶۹) من طريق أبي معاوية. به.

وقال البوصيري في الزوائد : إسناده صحيح و سلام بن شرحبيل ذكره ابن حبان في الثقات ولم أر من تكلم فيه وباقي رجال الإسناد ثقات.

(۱۳۵۰) ..... أخرجه الترمذي (۲۳۲۶) والمصنف في الآداب (۹۸۲) من طريق بشير. به.

وقال الترمذي حسن صحيح غريب والحديث سبق برقم (۱۰۷۸)

۱۳۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد مزکی نے ان کو ابو بکر محمد بن محمد بن اسماعیل نے ان کو ابو عبدالرحمٰن محمد بن علی بن حسن نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابراہیم بن اشعث خادم فضیل بن عیاض نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے ان کو عمران بن حصین نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق سے منقطع ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت مشققت میں اس کو کفایت کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کی طرف مکمل متوجہ ہو جائے اللہ اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

۱۳۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے پھر اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کا ہو کر رہ جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری فرماتے ہیں اس کے بعد مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

رزق میں کمی بیشی ایک آزمائش ہوتی ہے

۱۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو محمد بن منہل نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس نے ان کو ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو بنی سلیم کے ایک آدمی نے میرا خیال ہے کہ اس نے کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ فرما رہے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو آزماتا ہے اس میں جو کچھ اس کو عطا کرے پھر وہ شخص (بندہ) اپنی تقسیم میں جو اس کے لئے کی ہے اگر راضی ہوتا ہے تو اس شخص پر اس میں توسیع کرتا ہے اور جو اس سے راضی نہیں ہوتا اس کے لئے برکت نہیں دیتا۔

۱۳۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو ربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یوسف بن عبید نے ان کو ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر نے بنی سلیم کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کو جو کچھ دیتا ہے اس میں وہ اس کو آزماتا ہے جو شخص اللہ کے دیئے ہوئے پر راضی ہوتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈالتا ہے اور اس میں وسعت پیدا کرتا ہے، اور جو شخص اللہ کی عطا پر راضی نہیں ہوتا نہ تو اس کے لئے اس میں برکت دیتا ہے اور نہ ہی اس میں وسعت کرتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مکالمہ

۱۳۵۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صالح نے ان کو لیث نے

(۱۳۵۱)..... سبق برقم (۱۰۷۶)

(۱۳۵۲)..... أخرجه الطبراني في الصغير (۱/۱۱۵ و ۱۱٦) عن جعفر بن محمد بن ماجد البغدادي عن محمد بن علي بن الحسن بن شفيق. به.

وقال الطبراني : لم يروه عن هشام بن حسان إلا الفضل. تفرد به إبراهيم بن الأشعث الخراساني.

(۱۳۵۳، ۱۳۵۴)..... أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۲۱۳) من طريق البزار عن أزهر بن جميل عن سعيد بن راشد الجريري عن يزيد بن عبدالله بن الشخير عن ابيه.

وقال أبونعيم :

قال أحمد بن عمرو البزار لم نسمع هذا الحديث إلا من أزهر بهذا الإسناد.

واخرجه أحمد (۵/۲۴) عن إسماعيل عن يونس. به.

ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ فرماتے ہیں۔

بے شک سلمان (فارسی) اور حضرت عبداللہ بن سلام آپس میں ملے تو ایک دوسرے سے کہا اگر آپ مجھ سے پہلے اپنے رب سے جا ملے تو تم مجھے ضرور خبر کرنا کہ تم نے اپنے رب سے کیا کچھ پایا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا زندے مردوں سے ملتے ہیں؟ دوسرے نے کہا جی ہاں ملتے ہیں۔ بہر حال موحد لوگوں کی روح جنت میں ہوتی ہیں جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں سعید بن مسیب نے کہا کہ دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے پہلے انتقال کر گیا لہٰذا جو زندہ تھا وہ مرنے والے کو خواب میں ملا (ایسے لگا جیسے کہ) اس نے اس سے سوال کیا لہٰذا اس نے اس کو جواب دیا۔ آپ اللہ پر بھروسہ کیجئے اور خوش ہو جائیے میں نے توکل کی مثل کوئی چیز ہرگز نہیں دیکھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مریض کے ساتھ کھانا کھانا

۱۳۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو حبیب بن شہید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزامی آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے پیالے میں کھانے کے لئے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا۔ اللہ کے نام کے ساتھ کھائیے اللہ پر یقین کرتے ہوئے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ حدیث میں تو واضح طور پر لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزام والے کو کھانے میں ساتھ شریک کر لیا تھا۔ جب کہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام والے آدمی سے بچنے کی اور فرار کی تلقین فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنو ثقیف کا جذام والا آدمی آیا تھا آپ نے اس کو واپس بھیج دیا تھا یہ روایت بھی پچھلی روایت کی تاکید اور توثیق کرتی ہے۔

ان تینوں روایتوں میں تطبیق کی یہ توجیہ ہوگی کہ وہ پہلی روایت یعنی حضور کا جذام والے کو ساتھ کھلانا یہ موقوف ہوگی اس بات پر کہ جس شخص کی حالت یہ ہے مکروہ اور ناپسندیدہ امور پر صبر کر سکتا ہو اور اپنے اختیار کو ترک کر کے اپنے آپ کو قضاء کے سپرد کر دے وہ ویسا کر سکتا ہے جیسے رسول اللہ نے کر کے دکھایا اور دوسری تیسری روایت محمول ہوگی ایسے آدمی کے بارے میں جو شخص اپنے نفس کے عاجز آ جانے سے ڈرتا ہو کہ وہ مشکل اور ناپسندیدہ امور کو برداشت نہیں کر سکے گا اور ان کے متحمل نہیں ہوگا اور ان پر صبر بھی نہیں کر سکے گا لہٰذا وہ احتراز و اجتناب کرے ان دلائل سے استدلال کرتے ہوئے جو شریعت میں اس کے یعنی پرہیز کے جواز پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں جو پرہیز اور اجتناب کے کئی انواع سے متعلق ہیں۔

۱۳۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالولید حسان بن محمد فقیہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر

(۱۳۵۵)......أخرجه بن أبي الدنيا في التوكل (۱۳) من طريق يحيى بن سعيد. به.

(۱۳۵۶)...... أخرجه أبوداود (۳۹۲۵) عن عثمان بن أبي شيبة، والترمذي (۱۸۱۷) عن أحمد بن سعيد الأشقر وإبراهيم بن يعقوب، وابن ماجة (۳۵۴۲) عن أبي بكر ومجاهد بن موسى ومحمد بن خلف العسقلاني كلهم عن يونس بن محمد. به.

وقال الترمذي غريب

(۱۳۵۷)...... أخرجه مسلم (۱۷۵۲/۴) كما قال المصنف.

فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن مطر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو عمرو بن شدید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ بنو ثقیف کے وفد میں ایک جزامی آدمی تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ہم نے بیعت کر لی ہے آپ واپس چلے جائیے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں برص والا آدمی تھا

۱۳۵۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبغی نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو ابن ابی زناد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ میں ایک دن زبیر کی طرف آیا میں لڑکا تھا اور ان کے پاس ایک برص والا آدمی موجود تھا میں نے برص والے کو چھونے کا ارادہ کیا تو میری طرف زبیر نے اشارہ کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں وہاں سے ہٹ جاؤں اس ڈر کی وجہ سے کہیں میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تیز چلنا ''ایک خطرناک جگہ پر''

۱۳۵۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبیداللہ بن اخی امام نے حلب میں ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابراہیم بن فضل نے ان کو سعید مقبری نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس سے گذر رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی آپ نے چلنا تیز کر دیا کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ اس دیوار سے ڈر گئے ہیں۔ کچھ ایسا ہی لگا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اچانک کی موت کو ناپسند کرتا ہوں۔

اس حدیث میں ابراہیم بن فضل کا تفرد ہے اور وہ ضعیف ہے اور یہ ایک اور ضعیف طریقہ سے بھی مروی ہے۔

۱۳۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یوسف بن عبداللہ خوارزمی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو اسحٰق بن ابی فروہ نے ان کو موسیٰ بن دردان نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس سے گذرے جو خطرناک ہو چکی تھی اپنے گذرنے میں جلدی کی تو میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے جلدی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اچانک کی موت سے ڈرتا ہوں امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے اور اس کو ابو عبید نے بھی اپنی کتاب میں مرسلاً روایت کیا ہے۔

۱۳۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو ابن علیہ نے ان کو حجاج بن ابوعثمان صواف نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث پہنچی ہے کہ آپ جب کسی گرنے والی دیوار وغیرہ عمارت یا پہاڑ کی چٹان جو گرنے کی طرف مائل ہوتی اس کے پاس سے گذرتے تو رفتار تیز کر دیتے۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ اصمعی نے کہا کہ ھدف ہر بڑی اور اونچی چیز ہوتی ہے اور ان کے سوا دیگر نے کہا کہ صدف بھی ہدف جیسی چیز کو کہتے ہیں۔

(۱۳۵۸)..... ابن أبی الزناد هو عبدالرحمن بن (أبی الزناد) عبدالله بن ذکوان.

وعبدالعزیز الأویسی هو عبدالعزیز بن عبدالله الأویسی القاسم المدنی.

(۱۳۵۹)..... اخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۱/۲۳۲)

تنبیه: فی الکامل (عبدالرحمن بن عبدالله) بدلاً من (عبدالرحمن بن عبیدالله)

فوت شدہ عمل فجر اور ظہر کے درمیان ادا کرے

۱۳۶۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید بن اخت نمیر نے اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے دونوں نے اس کو خبر دی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبد القاری نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی ورد اور وظیفہ کو چھوڑ کر سو جائے اسے چاہئے کہ وہ اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے۔

اس کے لئے لکھ دیا جائے گا جیسے کہ اس نے اس کو رات میں ہی پڑھ لیا تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ۔ جب ہم اپنے گھر اور حویلی میں داخل ہوئے تھے تو کئی کئی گھر تھے یا متعدد گھر تھے۔ پھر ہم تتر بتر ہو گئے ہیں یا یوں کہا کہ اب ہم کم ہو گئے ہیں۔ صاحب مال تھے۔ ہمارے جھگڑے ہوئے (جس سے ہم متفرق ہو گئے ہیں) ہم اچھی اور پیاری کیفیت سے تھے ہمارے مابین اچھے اخلاق تھے اب ہمارے اخلاق برے ہو گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ لوگ اس گھر کو چھوڑ دیں اور اس سے بہتر پسند کریں۔

امام بیہقیؒ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو اسی طرح موصول پایا ہے حدیث اول کے ساتھ مگر اس اسناد کے ساتھ غلط ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس گھر کے ترک کرنے اور چھوڑنے کا حکم اس کو سوء ظن سے چھٹکارا دلوانے کے لئے حکم دیا تھا اور اس خیال سے نجات دلانے کے لئے کہ ان کو جو پریشانی آئی ہے وہ اس گھر میں آنے کی وجہ سے ہے اور اس کو سکین بن عبدالعزیز نے ابراہیم ہجری سے۔ ابوالاحوص نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۳:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سکین بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو حضرت ابن مسعود نے کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے انہوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ ایک حویلی میں رہتے تھے اور ہم کثیر تعداد میں تھے اب ہم بکھر گئے ہیں اور ہم کم ہو گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گھر سے نکل جاؤ۔ اور اس جگہ سے نقل مکانی کر لو یہ گھر بری جگہ ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۳۶۴:.....اور اسی کو روایت کیا ہے عکرمہ بن عمار نے بھی ابو اسحٰق بن عبد اللہ بن ابوطلحہ سے اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مفہوم میں اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں۔

۱۳۶۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوعبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بن بحیر بن ریسان نے ان کو خبر دی اس نے جس نے سنا تھا فروہ بن مسیک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زمین جو ہمارے پاس ہے اسے ابین کہا جاتا ہے یہ ہماری سرسبز زمینوں میں سے تھی اور ہماری خوراک کا ذریعہ تھی اب یہ وبا والی ہو گئی ہے۔ اس کی وبا شدید ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اسے چھوڑ دیجئے بے شک وبا سے تو ہلاکت ہے اور

(۱۳۶۲).....أخرجه مسلم (۵۱۵/۱) من طريق يونس. به.

(۱۳۶۳).....عزاه في الكنز إلى المصنف فقط.

ختم ہو جاتا ہے۔

علامہ قتیبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

قتیبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قرف وبائی شہروں کو کہتے ہیں۔ابوسلمان خطابی نے کہا کہ یہ بات یعنی مذکورہ بات یہ عدوی سے نہیں ہے یعنی بیماری کے متعدی ہونے کے تصور سے نہیں ہے بلکہ طب سے ہے یعنی علاج اور تدبیر کے قبیلہ سے ہے اس لئے کہ اچھی آب وہوا کی طلب اور تلاش اور اس کی رغبت کرنا جسمانی صحت کے لئے سب سے زیادہ معاون اشیاء میں سے ہے اور ہوا کا خراب ہونا اطباء کے نزدیک اجسام کو بیمار کرنے میں سب سے زیادہ اثر کرنے والی اور سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔حالانکہ یہ سب کچھ اللہ کے اذن سے اور اس کی مشئیت سے ہوتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس معاملے میں بھی اور برائی سے بچنا اور اچھائی کی طرف آنا اسی کی طرف سے ہوتا ہے۔

باقی رہی وہ حدیث کہ اکثر اہل جنت سیدھے سادے ہوں گے۔یا سادہ لوح ہوں گے۔(تو اس کی سند درج ذیل ہے۔)

جنتی سادہ لوح ہوں گے

۱۳۶۶:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن مقری نے ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے ان کو عمرو بن ابی سلمہ نے ان کو مصعب بن ماہان نے ان کو ثوری نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اکثر اھل الجنة البله** کہ زیادہ تر اہل جنت بھولے بھالے ہوں گے۔یا زیادہ تر جنتی سادہ لوح ہوں گے اور اس مذکورہ اسناد کے ساتھ یہ حدیث منکر ہے۔

۱۳۶۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ساجی نے اور احمد بن شعیب نے اور عبداللہ بن محمد سمنانی نے اور ایک جماعت نے جن کا انہوں نے نام ذکر کیا ہے۔سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عزیز نے ان کو سلامہ بن روح نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اکثر اھل الجنة البله.

بے شک زیادہ تر جنتی سادہ لوح لوگ ہوں گے۔

۱۳۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوسعد نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن اشعث نے اور عبدالجبار بن احمد سمرقندی نے دنوں کہتے ہیں کہ ان کو اسحاق بن اسماعیل بن عبدالاعلیٰ ایلی نے ان کو سلامہ بن روح بن خالد نے ان کو عقیل نے کہتے ہیں کہ عقیل نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابن شہاب نے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر اہل جنت سادہ لوح ہوں گے۔

۱۳۶۹:.....میں نے سنا ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس عطار سے انہوں نے قاسم بن حسن بن زید سہل بن عبداللہ کے ساتھی سے وہ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ سہل سے سنا اس حدیث کی تشریح کے بارے میں جو آئی ہے کہ اکثر اہل جنت سیدھے سادے ہوں گے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ (اس کا مطلب بھولے بھالے یا سیدھے سادے یا سادہ لوح نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ)

(۱۳۶۵)..... أخرجه أبو داؤد (۳۹۲۳) من طریق عبدالرزاق. به.

(۱۳۶۷) أخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۱۱۶۰/۳)

(۱۳۶۸) . أخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۱۱۶۰/۳)

وقال ابن عدی : هذا الحدیث بهذا الإسناد منکر لم یروه عن عقیل غیر سلامة هذا.

ولهت قلوبهم وشغلت باللّٰه.

اہل جنت وہ لوگ ہوں گے کہ جن کے دل اللہ تعالیٰ سے بے انتہاء محبت کرتے ہوں گے اور ہر وقت اللہ کے ساتھ یعنی اس کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتے ہوں گے۔

امام اوزاعیؒ کی تحقیق البلہ کے بارے میں

۱۳۷۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن قراس مالکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن جارود نیساپوری نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں حضرت اوزاعی سے بلہ کے بارے میں پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کا مطلب ہے شر سے اندھا خیر کے ساتھ بینا (جو برائی کو نہ دیکھے بھلائی کو دیکھے۔)

۱۳۷۱:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابو عثمان سے اس قول کے بارے میں کہ اکثر اہل جنت بلہ ہوں گے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی دنیا کے اعتبار سے کم سمجھ اور اپنے دین کے اعتبار سے فقیہ اور انتہائی سمجھ دار ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھے کے بارے میں تحقیق

۱۳۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الصقر احمد بن فضل بن شبانہ الکاتب نے ھمدانی میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو عمر بن حباب سلمی نے ان کو یعلی بن اشدق نے ان کو عبداللہ بن جراد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ليس الاعمٰى من عمى بصره

اندھا وہ نہیں ہے جس کی نظر اندھی ہو۔

ولكن الاعمٰى من تعمى بصيرته

بلکہ اندھا وہ ہے جس کی بصیرت اور فہم اندھی ہو۔

۱۳۷۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن احمد بن سلام بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا ابو عبید بن حربویہ قاضی نے ان کو منصور بن اسماعیل فقیہ نے فرمایا یہ اندھا وہ ہے۔ پھر شعر کہا:

ليس العمى الا ترى

بل العمى الا ترى

مميزًا بين

الصواب والخطا

اندھا ہونا یہ نہیں ہے کہ تم دیکھ نہ سکو بلکہ اندھا ہونا یہ ہے کہ تو نہ دیکھا جائے تمیز کرنے والا صحیح اور غلط کی توضیح اور غلط کی تمیز نہ کر سکے۔ حقیقت میں یہ ہے اندھا پن۔

توکل کا باب ختم ہوا۔

(۱۳۷۳)......عزاه العجلوني للمصنف.

ایمان کا چودھواں شعبہ

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل ایمان کی شرط ہے

۱۳۷۴:.....اس بارے ہم کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده ووالده والناس اجمعین (رواہ البخاری عن آدم)

تم میں سے کوئی ایک بھی کامل مومن نہیں ہوسکتا اس وقت تک، جب تک کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے نزدیک اس کی اولاد سے اور اس کے ماں باپ سے اور سارے جہاں کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اس کو بخاری نے آدم سے روایت کیا ہے۔

اور اس کو امام مسلم نے ایک دوسرے طریقہ سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مؤمن کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کے اہل سے اور مال سے اور تمام لوگوں سے زیادہ ہونی چاہئے

۱۳۷۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے اور حسین بن حسین نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من اهله وماله والناس اجمعین.

تم میں سے کوئی آدمی بھی مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو جاؤں اس کے اہل خانہ سے اور اس کے مال سے اور تمام تر لوگوں سے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے یعقوب بن ابراہیم سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہیر بن حرب سے انہوں نے اسماعیل سے۔

اللہ اور رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والا ایمان کی لذت پالیتا ہے

۱۳۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے انہوں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی

(۱۳۷۴).....أخرجه البخاري (۱/۱۰) عن آدم ومسلم (۱/۶۷) من طريق محمد بن جعفر عن شعبة. به.

(۱۳۷۵).....أخرجه البخاري (۱/۱۰) ومسلم (۱/۶۷) كما قال المصنف.

أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي في مسنده (۱۹۵۹)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
تین صفات ایسی ہیں جس شخص میں وہ موجود ہوں وہ ان کے ساتھ ایمان کی حلاوت اور لذت پالیتا ہے۔
❶ ......وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔
❷ ...... یہ کہ وہ شخص جس کے نزدیک آگ میں جھونک دیا جانا کفر کی طرف لوٹ جانے سے زیادہ محبوب ہو اس کے بعد کہ اللہ نے اسے (اسلام کی دولت کے ساتھ) اس آگ سے اللہ نے اسے بچالیا تھا۔
❸ ...... یہ کہ وہ انسان کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کی رضا کے لئے کرے۔ ابوداؤد کو شک ہے کہ راوی نے اللہ فرمایا تھا یا فی اللہ فرمایا تھا۔

۱۳۷۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
کوئی ایک بھی تم میں سے ایمان کی لذت نہیں پاسکے گا یہاں تک کہ کسی انسان سے محبت کرے تو صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اس کے نزدیک آگ میں ڈال دیا جانا باوجود اللہ نے اس کو اس سے بچالیا ہے زیادہ پسندیدہ ہو کفر کی طرف لوٹ جانے سے اور یہاں تک کہ اللہ اور اللہ کا رسول اس کے نزدیک ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہوں۔ اس کو مسلم نے دوسرے طریقہ سے شعبہ سے پہلے الفاظ کے مطابق یا اس سے قریب قریب روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوقلابہ نے اور ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے محبت کرنے کی وجہ

۱۳۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن احمد بن علی جعدوانی نے شہر بخارا میں ان کو ابوعلی صالح بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نوفلی نے ان کو محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہی تمہیں اپنی نعمت میں سے روزی دیتا ہے۔ اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے اور میرے گھر والوں سے محبت رکھو میری محبت کی وجہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی

۱۳۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے مقام مرو میں، ان کو ابوالموجہ بن عمرو نے ان کو عبدان بن عثمان بن جبلہ نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو سالم بن ابوجعد نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کے لئے تیاری کر رکھی ہے؟ بولا کہ نہیں تیاری تو نہیں کی ہے سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ

(۱۳۷۷)...... أخرجه البخاري (۱۷/۸) عن آدم. ومسلم (۶۶/۱) من طريق محمد بن جعفر عن شعبة. به و (۶۶/۱ و ۶۷) من طريق أبي قلابة عن أنس ومن طريق ثابت عن أنس.

وانظر الشعب رقم (۴۰۵)

(۱۳۷۸) ...... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۱۴۹/۳ و ۱۵۰) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱) ...... في المستدرك (البخاري)

(۱۳۷۹)...... أخرجه البخاري (۴۹/۸) ومسلم (۲۰۳۳/۴) كما قال المصنف

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہی ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اس کو بخاری نے صحیح بخاری میں عبدان سے روایت کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے محمد بن یحییٰ بن عبدالعزیز سے اس نے عبدان سے روایت کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قیامت کے دن انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کی رفاقت کا سبب ہوگی

۱۳۸۰:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو شعبی نے وہ فرماتے ہیں کہ۔ ایک آدمی انصار میں سے رسول اللہ کی خدمت آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ بڑی پکی بات ہے کہ آپ مجھے بہت محبوب ہیں میری ذات سے میری اولاد سے میرے گھر والوں سے میرے مال سے، اگر میں آپ کی بارگاہ میں حاضری نہ دوں اور آپ کو جب تک دیکھ نہ لوں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں ابھی مرجاؤں گا (یہ کہہ کر وہ انصاری صحابی) رو پڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ بولے، آپ نے ذکر کیا تھا کہ آپ کی وفات قریب ہے اور مرنا ہم نے بھی ہے آپ تو نبیوں کے ساتھ اٹھا لئے جائیں گے۔ اور ہم اگر جنت میں داخل بھی ہوئے تو ہم تو آپ کے قریب نہیں ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ابھی تک کوئی خبر نہیں دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر آیت اتاردی۔ فرمایا کہ:

ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین (النسآء ۶۹)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہی ہوں گے جس پر اللہ نے انعام کیا ہے انبیآء میں سے اور صدیقوں شہیدوں اور صالحین میں سے یہ بہترین رفاقت ہے یہ اللہ کی طرف سے محض فضل ہے اور اکثر اللہ تعالیٰ جاننے والا کافی ہے۔

چنانچہ نبی کریم نے اس صحابی سے فرمایا:

ابشر

آپ خوش ہوجایئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۱۳۸۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالاسود نضر بن عبدالجبار نے اور ابن بکیر نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو زہرہ بن معبد بن عبداللہ بن ہشام قرشی تیمی نے ان کو ان کے دادا عبداللہ بن ہشام نے (یہ وہی خوش نصیب تھے کہ جب یہ چھوٹے بچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کے اوپر ہاتھ پھیرا تھا اور اس کے لئے دعا فرمائی تھی) وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول آپ میرے نزدیک سب چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ میرے نفس کے سوا یعنی میری ذات کے سوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمایا نہیں (یعنی اس سے ایمان کی تکمیل نہیں ہوگی) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہاں تک کہ میں زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تیرے نفس سے بھی۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ آپ اب اللہ کی قسم میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الان یا عمرو

اب صحیح ہے اے عمر یعنی اب ایمان مکمل ہو چکا ہے۔

۱۳۸۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر باقرجی (بغداد کے نواح میں واقع باقرج بستی کی طرف نسبت ہے)۔ ان کو محمد بن جریر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابوزرعہ وھب اللہ بن راشد نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابوعقیل زہرہ بن معدان بن عبداللہ بن ھشام نے کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے ساتھ تھے آپ نے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر انہوں نے آگے موقوف حدیث ذکر فرمائی۔

اس کو روایت کیا ہے بخاری نے اپنی صحیح میں یحیٰ بن سلیمان سے اس نے وھب سے ان کو حیوۃ نے۔

۱۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن عقیل نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن طھمان نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابوالزناد نے ان کو عبدالرحمٰن اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی کامل ایماندار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد سے اور اس کے بیٹے سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۱۳۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر احمد بن علی ابن احمد انعامی نے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو منجاب نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابوخالد نے ان کو ابوعمرو شیبانی نے ان کو خبر دی جبلہ بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے بھائی کے ساتھ زید کو بھیجئے انہوں نے فرمایا۔

اگر یہ جائیں تو میں اسے منع نہیں کروں گا۔ زید نے کہا نہیں یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ کبھی کبھی کہتے ہیں کہ چنانچہ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔

شیخ حلیمی کی تقریر و تبصرہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اصل حقیقت اس باب کی یہ ہے کہ ایک مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحتوں اور خوبیوں سے واقف ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے ثابت ہیں۔ اس کے بعد آپ کے ان آثار سے واقف ہو جو اللہ کے دین میں آپ کے آثار میں اور آپ کے ان تمام حقوق سے واقف ہو جو شرعاً یا عادۃً آپ کی امت پر واجب ہیں۔ جو شخص ان باتوں کا احاطہ کر لیتا ہے اور اس کا عقل بھی صحیح سالم ہے وہ اس بات کو اچھی طرح جان لیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبت کے زیادہ حقدار ہیں ایک شفیق باپ سے بھی زیادہ جو اپنی ذات کے اعتبار سے فضل و شرف کا حامل ہو۔ جو اپنی اولاد پر شفیق اور محسن ہو۔ اور اس شفیق استاذ سے بھی زیادہ جو اپنی ذات کے اعتبار سے پسندیدہ ہو سکھائے اور تربیت کرنے پر توجہ رکھنے والا ہو اور انتہائی کوشش کرنے والا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحتیں کثیر ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(۱)......آپ کی پاک طینتی اور اصل کی شرافت۔

(۲)......آپ کے منبع ظہور اور مقام ولادت کی پاکیزگی۔

(۱۳۸۲)......أخرجه البخاري (۱۲۱/۸) عن يحيى بن سليمان عن ابن وهب عن حيوة. به.

(۱)......الباقرجي نسبة إلى باقرج وهي قرية من نواحي بغداد.

(۱۳۸۳)......أخرجه البخاري (۱۰/۱) من طريق أبي الزناد. به.

(۱۳۸۴)......أخرجه الطبراني في لكبير (۳۲۲/۲)

(۳)......آپ کے اسماء مبارک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جن کا انتخاب فرمایا تھا اور جن کے ساتھ آپ کو موسوم کیا تھا۔

(۴)......آپ کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعریف کرنا و تشہیر یا آپ کی پیدائش سے قبل یہاں تک کہ آپ کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پہچان لیا اور ان کی امتوں نے بھی ان کو پہچان لیا آپ کے اپنے آپ کو پہچاننے سے بھی پہلے اور آپ کی امت کے بھی آپ کو پہچاننے سے پہلے۔

(۵)......آپ کی صورت کا حسین ہونا اور آپ کی سیرت کا بھی حسین ہونا۔

(۶)......اور آپ کے خصائل و عادات کا کریم ہونا۔

(۷)......آپ کی فصاحت و بلاغت (یعنی آپ کا فصیح و بلیغ ہونا)

(۸)......آپ کا یہ فرمان کہ، او تیت بجوامع الکلم۔ کہ میں تکلم کی جامعیت عطا کیا گیا ہوں۔ میرے لئے بات مختصر کر دی گئی ہے۔

(۹)......آپ کا اپنی امت پر رحیم ہونا اور شفقت کرنا۔

(۱۰)......اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کی طرف دنیا میں جو عظیم بھلائیاں بھیجی ہیں۔ (یہ مدح)

(۱۱)......اور آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام امتوں کے لئے سفارش کرنا۔

(۱۲)......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے بے رغبت ہونا۔

(۱۳)......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے شدائد و مصائب پر صبر کرنا۔

(۱۴)......آپ کا سب سے بڑا مقام ہونا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مرتبہ و مقام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ عظمیٰ اور سب سے اونچا مقام اور سب سے اونچا منصب، منصب نبوت و رسالت ہے۔ اس منصب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بلند عظمت کے نشانات ہیں، اور بڑی عظمتیں اور خوبیاں ہیں، ان میں سب سے بڑی خصوصیت اور سب سے بڑی عظمت آپ کی عالمگیر رسالت ہے۔

(۱۵)......آپ کی رسالت کا جنات اور انسانوں کے لئے عام ہونا۔

(۱۶)......آپ کی نبوت و رسالت کا مشرق سے لے کر مغرب تک سب کے لئے شامل ہونا۔

(۱۷)......یہ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

(۱۸)......آپ سید المرسلین ہیں۔

(۱۹)......آپ دنیا میں اپنی رفعت کے اعتبار سے سب رسولوں سے زیادہ عزت والے ہیں۔

(۲۰)......آپ آخرت میں اپنے مرتبہ کے اعتبار سے سب رسولوں سے زیادہ تعریف کے مستحق ہیں۔

(۲۱)......آپ وہ ہیں کہ سب سے پہلے جن کے لئے زمین پھٹے گی اور آپ زمین سے باہر تشریف لائیں گے۔

(۲۲)......آپ سب سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں لوگوں کے لئے سفارش کرنے والے ہوں گے۔

(۲۳)......آپ کی سب سے پہلے سب امتوں کے لئے سفارش قبول ہوگی۔ (مراد ہے شفاعت کبریٰ)

(۲۴)......آپ صاحب لواء الحمود ہوں گے۔

(۲۵)......آپ ہی صاحب حوض کوثر ہوں گے جس پر پینے کے لئے سب لوگ آئیں گے۔

(۲۶)..... آپ کی زندگی اور بقا کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔
(۲۷)..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید میں آپ کے نام کے ساتھ مخاطب نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ کی نسبت کے ساتھ پکارا ہے۔
(۲۸)..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی نبوت ورسالت کے نام کے ساتھ پکارا ہے۔
(۲۹)..... تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ناموں کے ساتھ پکارا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ورسالت کے ساتھ پکارنے کے لئے تمام جماعت میں آپ کا انتخاب فرمایا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ میں نے محض اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ایک کتاب تصنیف کی ہے (جس کا نام ہے) **دلائل النبوۃ ومعرفة احوال صاحب الرسالة من وقت ولادته الی حال وفاته صلی اللہ علیه وسلم.**
(نبوت کے دلائل اور صاحب رسالت کی پیدائش سے وفات تک آپ کے حالات کی معرفت۔)
میں نے اس کتاب میں وہ اخبار وآثار ذکر کئے ہیں جن کے اندر ان تمام امور کا بیان ہے جن کو شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ان تمام امور کا یہاں پر بیان کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہے لہذا میں نے اس کتاب میں ان امور کی طرف ہر فصل میں صرف اشارہ کر دینے پر اکتفا کیا ہے جس سے اس کا مقصود ومطلوب واضح ہو جاتا ہے۔

فصل

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں

۱۳۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن محمد بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو سعید بن سوید نے ان کو عبدالاعلیٰ بن ہلال سلمی نے ان کو عرباض بن ساریہ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم ہے۔ اس وقت سے نبی ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی گلگارا تھا یعنی ابھی پانی اور مٹی کی ملی جلی کیفیت میں تھا یا انکا خمیر تیار ہو رہا تھا۔ اور عنقریب اس بارے میں خبر دوں گا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں، میرے بارے میں دی جانے والی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا۔ اور اسی طرح دیگر انبیاء کی مائیں بھی خواب دیکھتی رہی ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ نے خواب دیکھا جب آپ کو جنم دیا کہ ایک روشنی ہے جس نے اپنی اونچائی کی وجہ سے شام کی محلات روشن کر دیئے ہیں۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابومریم نے سوید بن سعید سے انہوں نے حضرت عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور ام الکتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) میں خاتم النبیین ہوں۔
بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ کی تقدیر میں ایسے تھا یعنی آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے۔

ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہونے کا مطلب

ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہونے کا مطلب ہے کہ جب وہ بیت اللہ کی تعمیر کرنے لگے تو دعا کی کہ:

ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم ایاتک ویعلمهم الکتاب والحکمة
ویزکیهم انک انت العزیز الحکیم (البقرہ ۱۲۹)

اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں آپ ایسا رسول بھیج دیجئے جو ان کے سامنے آپ کی آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب اللہ کی تعلیم دے اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے بے شک آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں قبول فرمائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں

اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اسی طرح کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی قوم کو بشارت دی اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے بنی اسرائیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جان لیا تھا۔

۱۳۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان ابونعمان محمد بن فضل نے اور حجاج نے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو عبداللہ بن معبد زمانی نے ان کو ابوقتادہ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں پیر کے دن کا روزہ رکھوں؟

آپ نے فرمایا میں اس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن ہی مجھ پر قرآن اتارا گیا۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

۱۳۸۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن احمد بن شبویہ الرائیس نے مقام مرو میں ان کو جعفر بن محمد نیساپوری نے ان کو علی بن مہران نے ان کو سلمہ بن فضل نے ان کو محمد بن اسحاق نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول کی بارہ راتیں گذرنے کے بعد پیدا ہوئے تھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بعد قیس بن مخرمہ سے پھر قباث بن اشیم سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ یعنی جس سال ابرہہ نے بیت اللہ پر ہاتھیوں سے حملہ کیا تھا۔

امام زہری فرمایا کرتے تھے کہ آپ ربیع الاول کے بعد پیدا ہوئے تھے اور زہری کے تابعداروں نے بھی یہی کہا کہ پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

(۱۳۸۵)......أخرجه المصنف في دلائل النبوة (۱/۸۳) من طريق أبي بكر بن أبي مريم الغساني عن سعيد بن سويد. به.

وأخرجه (۲/۱۳۰) عن طريق عبدالله بن صالح أبو صالح. به.

(۱۳۸۶)......أخرجه المصنف في الدلائل (۲/۱۳۳) بنفس الإسناد.

وأخرجه مسلم (۲/۸۲۰) من طريق مهدي بن ميمون. به.

حضرت آمنہ کے پاس ہاتف غیبی کی آواز آتی تھی

۱۳۸۸:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ان کے والد اسحاق بن یسار نے۔ وہ کہتے ہیں کہ بات بتائی گئی ہے کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کی آمنہ بنت وھب بن عبد مناف بن زہری کے علاوہ بھی ایک دوسری بیوی تھی۔ ایک مرتبہ ان کے پاس آئے جب کہ کسی کام کاج کی وجہ سے اس وقت ان کے جسم پر مٹی یا کیچڑ وغیرہ کے نشان تھے۔ کیونکہ انہوں نے مٹی میں کام کیا تھا اس وقت انہوں نے اس بیوی کو شوہر ہونے کے ناتے صحبت کے لئے بلایا اس نے تاخیر کر دی اس لئے کہ عبداللہ پر مٹی میں کام کرنے کی وجہ سے ان کے جسم میں مٹی کا یا کیچڑ کا اثر دیکھا تھا۔ عبداللہ نے جا کر نہا کر مٹی کا اثر صاف کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی بیوی آمنہ کی طرف قصد کر کے آئے۔ لہٰذا اب اس عورت نے عبداللہ کو اپنی طرف بلایا۔ لہٰذا اب عبداللہ نے اس کی پہلی بار کے رویے کی وجہ سے اس کے پاس جانے سے منع کر دیا۔ لہٰذا انہوں نے اپنی فرمانبردار بیوی آمنہ کے ساتھ فریضہ زوجیت ادا کیا اس کے بعد اس دوسری بیوی کو بلایا تو اس نے یہ کہہ کر منع کیا کہ اب مجھے تیری ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ جب آپ میرے سامنے گذرے تھے تو اس وقت آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک روشنی تھی میں نے سوچا تھا کہ وہ تم سے میں پالوں گی آپ جب آمنہ کے پاس چلے گئے ہیں تو وہ اس کو تم سے لے گئی ہے۔

ابن اسحاق نے کہا کہ سیدہ آمنہ رسول اللہ کے ساتھ حاملہ ہو گئیں ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ بنت وھب یہ بات بتاتی تھیں کہ جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حمل والی تھیں تو ان کے پاس کوئی ہاتف غیبی آتا تھا اور وہ ان سے کہتا تھا۔ کہ آپ اس امت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہیں جب وہ زمین پر آئے تو یوں دعا کرنا۔

اعیذ الواحد من شر کل حاسد

فی کل بر عاهد وکل عبد الرائد

یرود کل رائد فانہ عبد الحمید یار الماجد

حتی اراہ قد اتی المشاهد

میں اللہ کی پناہ پکڑتی ہوں ہر حاسد کے شر سے ہر نیکی میں کوئی ضامن محافظ ہوتا ہے۔ اور ہر بندہ منزل کا متلاشی ہوتا ہے۔

جو آتا ہے ہر منزل کا پتہ دینے والے کے پاس۔ بے شک وہ بندہ ہے۔ حمد اور مجد والی ذات کا

یہاں تک کہ میں اس کو دیکھوں کہ وہ آیا ہے۔ تمام حاضر ہونے کے مقامات پر۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ سے کہا گیا تھا کہ، اس سردار امت کے آنے کی نشانی یہ ہوگی کہ اس کے آنے کے ساتھ ایک نور اور روشنی پیدا ہو گی جو شام کے ملک میں واقع شہر بصریٰ کے محلات کو بھر دے گا۔

جب یہ پیدا ہو جائے اس کا نام محمد رکھنا بے شک اس کا نام توراۃ میں احمد ہے اس لئے کہ اہل آسمان اور اہل زمین اس کی تعریف کریں گے۔ اور انجیل میں اس کا نام احمد ہے اس لئے کہ اہل آسمان اور اہل زمین اس کی تعریف کریں گے۔ اور اس کا نام قرآن میں محمد ہے لہٰذا اس کا یہی نام رکھنا۔

جب آپ پیدا ہو گئے تو انہوں نے عبدالمطلب کی طرف اپنی لونڈی کو اطلاع کے لئے بھیجا، آپ کے والد عبداللہ پہلے انتقال کر چکے تھے اس وقت جب کہ وہ حمل سے تھیں۔

اور ایک قول کے مطابق آپ کے والد عبداللہ کا اس وقت انتقال ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائیس مہینے کے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان میں کون سی بات سچی تھی۔

اور ابن اسحاق نے کہا کہ عبدالمطلب کا اس وقت انتقال ہوا جب نبی کریم آٹھ سال کے ہو گئے۔

اور آپ کی والدہ آمنہ بنت وہب کا انتقال مقام ابواء میں اس وقت ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال کے ہو گئے تھے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ جب آمنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو آپ کے دادا عبدالمطلب کے پاس پیغام بھیجا کہ آج رات تیرا پوتا پیدا ہوا ہے۔ آپ آ کر اسے دیکھئے۔ چنانچہ جب وہ آپ کو دیکھنے کے لئے آئے تو آپ کی والدہ نے عبدالمطلب کو اپنی ولادت کی خوشخبری کے ساتھ وہ بات بھی بتلائی جو آپ کے پیٹ میں موجود ہونے کے وقت انہوں نے خواب دیکھا تھا اور وہ بات بھی بتائی جو آپ کے بارے میں دعا کرنے اور آپ کا نام رکھنے کی بابت ان کو کہی گئی تھی۔ لہٰذا آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کو اٹھا کر کعبے کے اندر لے گئے (اور دعا کی) اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے ان کو یہ پوتا عطا کیا ہے۔ چنانچہ ابن اسحاق نے عبدالمطلب کی دعا اور ان کے وہ اشعار درج کئے ہیں جو انہوں نے آپ کو کعبے میں لے جا کر کہے تھے۔

اور دادا نے آپ کو دودھ پلوانے کے لئے حلیمہ بنت ابوذویب سے بات کی۔ ابوذویب (کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔)

ابوذویب عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رازم بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد کا نام:...... آپؐ کے رضاعی والد کا نام حارث بن عبدالعزی بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن ہے۔

آپؐ کے رضاعی بہن بھائی:...... عبداللہ بن حارث، آنیسہ بنت حارث، حذافہ بن حارث یہی شیما ء ہے اہل علم نے کہا ہے کہ وہ رسول اللہ کو گود میں لیتی تھیں اور پرورش کرتی تھیں یعنی اپنی والدہ کے ساتھ مل کر۔ جب آپ ان کے پاس ہوتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ (بن خزیمہ) بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نذار بن معد بن عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تارح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسماعیل بن ابراہیم بن ارزر وہ توراۃ میں بن تارخ ہیں بن ناحور بن ارغور بن سارح بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمخ بن متوشلخ بن اخنوخ بن یرد بن مہلا ییل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم ابو البشر صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

۱۳۸۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن عبداللہ نے۔ پھر انہوں نے ان سب کو ذکر کیا مگر ادد کا ذکر نہ کیا۔ اور آزر کے بارے کہا کہ اس کا نام توراۃ میں تارح بن ناحور ہے بن عور بمن فلاح بن عابر بن شالخ بن سام بن نوح بن

(۱۳۸۸)...... أخرجه المصنف فى الدلائل (۱/۱۰۵ و ۱۰۲) بنفس الإسناد.

(۱۳۸۹)...... دلائل النبوة (۱/۱۸۰)

لامک بن متوشلخ بن خنوخ بن مهلیل بن قنان بن شیش بن آدم.

اور اس کو روایت کیا ہے مسلمہ بن فضل نے محمد بن اسحٰق سے اور اس کی مخالفت بھی کی ہے اس کی بعض مرویات ہیں ابو عبداللہ حافظ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا نسب عدنان تک صحیح ہے اور اس کے بعد جو کچھ ہے وہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ اور بعض اس کو تبدیل کرتے ہیں۔

۱۳۹۰:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن منذر نے کہا کہ مجھے محمد بن طلحہ بن طویل تیمی نے املاء کروایا اور یوں کہا کہ محمد بن عبداللہ کہا اور مذکور کی مثل نسب ذکر کیا معد بن عدنان تک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین رشتہ دار

سب لوگوں میں سے رسول اللہ کے قریب ترین رشتہ دار بنو عبدالمطلب بن ہاشم (یعنی سگے دادا کی اولاد) اور وہ یہ ہیں۔ عباس۔ آل ابو طالب۔ آل حارث اور آل ابولھب اور ابو طالب۔

اور عبداللہ رسول اللہ کے والد۔ یہ ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ عبدالمطلب کی دیگر اولاد میں سے۔

عبد شمس کے بیٹے اور مطلب یہ ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشم بن عبد مناف کے بھائی ہیں۔

پھر ان کے قریب ان کے والد کی طرف سے ان کے بھائی ہیں نوفل بن عبد مناف کے بیٹے ہیں۔

پھر ان کے قریب بنو اسد بن عبد العزیٰ بن قصیٰ۔ اور بنو عبدالدار بن قصی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے تمام قبائل کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد ابراہیم نے کہا۔

عبدالمطلب کی اولاد

عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد دس افراد تھے اور چھ عورتیں وہ یہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آٹھ تھے

(۱) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت عبداللہ (۴) ابو طالب (نام عبد مناف تھا) (۵) زبیر (۶) حارث (۷) حجل (۸) مقوم (۹) ابولھب (نام عبدالفری)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں

(۱) صفیہ بنت عبدالمطلب (۲) ام حکیم بیضآء بنت عبدالمطلب (۳) عاتکہ بنت عبدالمطلب (۴) امیمہ بنت عبدالمطلب (۵) اروی (۶) برہ۔

ابراہیم نے کہا کہ۔ عبداللہ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار محمد بن عبداللہ کو جنم دیا اور اسی طرح آمنہ بنت وھب نے عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر نے۔ اس کے بعد انہوں نے دادیوں کے نسب ذکر کئے۔

اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم میں سب سے زیادہ شرف والے ہیں حسب کے اعتبار سے اور افضل ہیں نسب کے اعتبار سے ماں کی طرف سے بھی اور باپ کی طرف سے بھی۔

۱۳۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بطور املا کرانے کے انہوں نے کہا کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے کہا ان کو ربیع بن سلمان نے اور سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابو عمار شداد نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں سے بنو کنانہ کا انتخاب فرمایا پھر بنو کنانہ میں سے قریش کا انتخاب فرمایا۔ پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا پھر بنو ہاشم میں مجھے محمد رسول اللہ کو چنا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اوزاعی کے روایت سے۔

۱۳۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی بن بن شاذان نے بغداد میں یہ کہ عبداللہ بن جعفر نے ان کو خبر دی ہے اور ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو شریک یحییٰ بن یزید بن ضماد مرادی نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن نے ان کو عمرو بن ابوعمر مولیٰ مطلب نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اولاد آدم کے بہتر زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ زمانے کے اعتبار سے۔ جس زمانے میں میں ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرا بہترین انتخاب ہوا ہے

۱۳۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو احمد بن یحییٰ بن زہیر تستری نے ان کو احمد بن مقدام نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو محمد بن ذکوان حماد بن زید کے بیٹے کے ماموں نے۔ ان کو عمر بن دینار نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ہم صحن مسجد نبوی میں بیٹھے تھے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے ہیں۔ ان میں سے اوپر والے کو اللہ نے چن لیا ہے اور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا اس میں ٹھہرایا ہے پھر اللہ تعالیٰ کائنات بنائی اس میں سے حضرت آدم کو چن لیا اور پھر اولاد آدم میں سے عرب کو چن لیا اور عرب میں سے قبیلہ مضر کو چنا اور مضر میں سے قریش کو چنا پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو چنا تو میں منتخب میں سے منتخب ہوں جو شخص عرب سے محبت کرے تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے۔ اور جو شخص ان سے نفرت کرے وہ میری نفرت کی وجہ سے کرتا ہے۔

اس آیت پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر

۱۳۹۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو حمدون سمسار نے ان کو ازرق بن علی نے ان کو حسان بن ابراہیم کرمانی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن ابوعائشہ نے ان کو سلیمان بن قتہ نے۔ ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں:

وانه لذكر لك ولقومك (الزخرف ۴۴)

بے شک وہ ذکر ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔

(۱۳۹۱) ....أخرجه المصنف في دلائل النبوة (۱/۱۶۵) من طريق الربيع بن سليمان. به.

وأخرجه مسلم (۴/۱۷۸۲)

(۱۳۹۲) .... أخرجه البخاري (۶/۵۶۶ فتح) من طريق يعقوب بن عبدالرحمن. به.

(۱۳۹۳) .... اخرجه المصنف في الدلائل (۱/۱۷۱ و ۱۷۲) من طريق محمد بن ذكوان. به.

وأخرجه الحاكم (۴/۷۳) من طريق حماد بن واقد. به.

(۱۳۹۴) ....عزاه السيوطي في الدر (۶/۱۸) لابن جرير وابن أبي حاتم والطبراني وابن مردويه والمصنف من طرق عن ابن عباس.

تفسير الطبري (۲۵/۴۶)

فرمایا۔ اس کا مطلب ہے:

شرف لک ولقومک.

یہ شرف واعزاز ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔

۱۳۹۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو شافعی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اس قول باری کے بارے میں:

وانہ لذکر لک ولقومک

فرمایا کہ محاورۃ کہا جاتا فمن الرجل ؟ آدمی کہاں سے ہے یا کون سے لوگوں میں سے تو کہا جاتا ہے من العرب عرب سے ہے۔ پھر یوں کہا جاتا ہے کہ من ایّ العرب۔ کون سی قوموں سے ہے جواب دیا جاتا ہے کہ میں "قریش قریشی ہوں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش

۱۳۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن بکر نے ان کو عبدالغفار بن قاسم نے ان کو حقیر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن اللہ تعالیٰ أخرجنی من النکاح، ولم یخرجنی من السفاح.

اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح کے نتیجے میں پیدا کیا ہے اور مجھے بدکاری کے نتیجے میں پیدا نہیں کیا۔

فصل:..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی

۱۳۹۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

میرے پانچ نام ہیں:

❶ ..... میں محمد ہوں۔

❷ ..... میں ہی احمد ہوں۔

❸ ..... میں ماحی (مٹانے والا ہوں) وہ جس کے ساتھ اللہ نے میرے ساتھ کفر کو یا کفار کو مٹاتا ہے۔

❹ ..... میں حاشر ہوں۔ (اکٹھا کرنے والا) تمام لوگ میرے قدموں میں جمع ہوں گے۔

❺ ..... اور میں ہی عاقب ہوں (پیچھے والا یعنی آخر والا) یا یعنی جن کے سوا کوئی نبی نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے عبد بن محمد سے اس نے ابوالیمان سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے حدیث معمر سے تو زھری سے نقل کیا ہے اور اس میں ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ ما العاقب۔ یہ عاقب کیا ہوتا ہے۔ زہری نے کہا:

الذی لیس بعدہ نبی

وہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۱۳۹۶)..... أخرجہ المصنف عن محمد بن علی مرسلاً (کذا بالکنز ۳۱۸۶۹)

(۱۳۹۷)..... أخرجہ البخاری (۶۴۰/۸ و ۶۴۱. فتح) ومسلم (۱۸۲۸/۴)

۱۳۹۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفر نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ اس کے کہ اس نے لفظ کفر کا ذکر کیا ہے اور اس کو یونس بن یزید نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف اور رحیم کے نام سے بھی موسوم کیا، اور مناسب ہے کہ یہ الفاظ زہری کا قول ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام

اور اس کو روایت کیا ہے عقبہ بن مسلم نے نافع بن جبیر بن مطعم نے کہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس گئے اور عبدالملک نے ان سے کہا کیا آپ کو رسول اللہ کے اسمآء گرامی یاد ہیں جو حضرت جبیر بن مطعم شمار کرتے تھے؟

انہوں نے کہا کہ جی ہاں وہ چھ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم حاشر صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاقب صلی اللہ علیہ وسلم۔ ماحی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بہر حال حاشر اس لئے کہ آپ بھیجے گئے قیامت کے ساتھ۔ تمہارے لئے ڈرانے والے عذاب شدید سے پہلے۔

عاقب اس لئے ہیں کہ وہ تمام انبیاء کے آخر میں آئے ہیں۔ اور ماحی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس آدمی کے گناہ مٹادیئے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام

۱۳۹۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو آدم نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے، ان کو عقبہ بن مسلم نے پھر اس کو مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۱۴۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو عمر بن مرہ۔ ح۔ ہمیں خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم طوسی فقیہ نے ان کو ابوحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ابوموسیٰ نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے کئی نام بتایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حاشر اور مقفی، اور نبی التوبہ۔ اور نبی الملحمۃ ہوں۔

دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ مسعودی کی روایت میں ہے۔ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کئی نام ذکر فرمائے ان میں سے کچھ ہم نے یاد رکھے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے جریر سے۔

(۱۳۹۸) اخرجه مسلم (۱۸۲۸/۴)

(۱)..... دلائل النبوة (۱۵۶/۱)

(۱۳۹۹)..... أخرجه المصنف في الدلائل (۱۵۶/۱) عن طريق الليث بن سعد. به.

(۱۴۰۰)..... دلائل النبوة (۱۵۷/۱)

واخرجه مسلم (۱۸۲۸/۴)

دس اسماء رسول

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ دس اسماء گرامی ہیں جو کہ احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں اسماء اعلام بن (اسم ذات ہیں) جس کے ساتھ دوسرے اشخاص سے ممتاز ومنفرد کرنا مقصود ہوتا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ جو شخص ذرا سا بھی غور وفکر کرتا ہے وہ یہ بات اچھی طرح جان لیتا ہے کہ لوگوں کے جتنے بھی نام ہیں ان میں سے کوئی ایک نام بھی ایسا نہیں ہے جو حسن وخوبی اور فضل کو اس قدر جامع ہو جس قدر یہ دو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور فضل کے جامع ہیں۔ اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہے جو اپنی تعریف کی انتہاء تک پہنچ جائے، اور حمد اس موقع پر مدح کے مفہوم میں ہے۔ اور احمد وہ ہے جو حمد کا زیادہ حقدار ہو اور یہ بھی مدح ہے۔

و محمد هو المبالغ فی حمده

واحمد هو لا حق با لحمد

۱۴۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بکیر نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندو دیکھو تو سہی کہ اللہ قریش کے سب شتم اور لعنت کرنے کو مجھ سے کس طرح پھیرتے ہیں اور ہٹا دیتے ہیں؟ وہ لوگ گالیاں دیتے ہیں مذمم کو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور وہ لعنت بھی کرتے ہیں تو مذمم کو جب کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۱۴۰۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی ہے احمد بن عبید نے ان کو یعقوب بن غیلان نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سفیان نے ان کو ابوزناد نے پھر مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کیا آپ لوگ تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیوں اور برائی کرنے کو کس طرح مجھ سے ہٹاتے ہیں وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم کو لعنت کرتے ہیں اور جب کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے علی بن عبداللہ سے انہوں نے سفیان سے۔

بعض اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر وتشریح

حاشر کی تشریح:......اس کا مطلب ہے پہلا وہ شخص جو قبر سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا، اس کے بعد باقی لوگ جو آپ کے ماسوا ہیں وہ آپ کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، اور آپ پہلے انسان ہوں گے جو میدان حشر کی طرف جن کو لے جایا جائے گا۔ پھر لوگ آپ کے بعد آپ کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔

ماحی کی تشریح:......اس کی تفسیر بھی حدیث میں گذر چکی ہے (حاشر کا لفظی معنی ہے اکٹھا کرنے والا۔ اور ماحی کا معنی ہے مٹانے والا) اور یہ بات تو معلوم ہے کہ حاشر و ماحی جمع کرنے والا گناہوں کو مٹانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (یا کفر کو باطل کو مٹانے والا اللہ تعالیٰ ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفات مجازاً ہیں حقیقتاً تو یہ صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے دیئے ہیں کہ آپ کے

(۱۴۰۱) اخرجه ابن حبان (۱۴۹/۸ رقم ۶۴۲۹. الإحسان) من طريق عطاء بن ميناء عن أبي هريرة.

(۱۴۰۲) اخرجه البخاري (۵۵۴/۶. ۵۵۵ فتح) عن علي بن عبدالله عن سفيان

حشر کو یعنی جمع کرنے کے لئے لے جانے کو سبب بنا دیا ہے آپ کے ماسوا کے اکٹھے کرنے کا اور آپ کی نبوت کو سبب بنا دیا ہے باطل کے بھاگنے کا خواہ وہ کفر ہو یا کفر کے سوا کچھ اور ہو، تو تقدیری طور پر ایسے ہوا جیسے کہ وہی حاشر ہیں اور وہی ماحی ہیں۔

مقفی کی تشریح:...... مقفی کا معنی ہے متبع (اتباع کرنے والا)۔

ایک دوسرا احتمال:...... احتمال ہے کہ مقفی سے مراد مقفی لابراہیم ہو یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرنے والا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا تھا کہ:

ان اتبع ملة ابراهيم حنيفًا (النحل ۱۲۳)

آپ یکسو ہو کر ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کیجئے۔

دوسرا احتمال:...... یہ بھی احتمال ہے کہ مقفی اور متبع سے مراد موسیٰ اور عیسیٰ اور ان کے علاوہ دیگر انبیاء بنی اسرائیل کا متبع مراد ہو اس لئے کہ آپ نے ان کی قوم کو ان کی اتباع کرنے سے اپنی اتباع کی طرف پھیر دیا۔ یا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیت اور نصرانیت سے لوگوں کو حنفیہ سمحاء کی طرف پھیر دیا۔

عاقب کی تشریح:...... بہر حال عاقب اور خاتم کی تفسیر حدیث میں گذر چکی ہے۔

نبی الرحمۃ کی تشریح:...... یہ ہے کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوا ہے آپ نے فرمایا:

انا رحمة مهداة

میں بطور تحفہ دی ہوئی رحمت ہوں۔

میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں

۱۴۰۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو معاذ بن مثنی نے اور تمتام نے دونوں کو خبر دی یحییٰ بن معین نے ان کو مروان بن معاویہ بزاری نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے آپ نے فرمایا:

انما بعثت رحمة ولم ابعث عذابًا

میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں عذاب بنا کر نہیں۔

یہ شاید اس لئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی امید رکھتے تھے۔

۱۴۰۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاایها الناس انما انا رحمة مهداة

اے لوگو میں ہدیہ دی ہوئی رحمت ہوں۔ یعنی میں تم لوگوں کو ہدیہ و تحفہ کے طور اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔ (تابعی نے صحابی کا واسطہ ترک کر دیا ہے) اور اس کو زیادہ بن یحییٰ حسانی نے روایت کیا ہے۔ مالک بن سعیر سے انہوں نے اعمش سے موصولاً بیان کیا ہے (یعنی صحابی کا واسطہ بھی مذکور ہے) اس میں ابو ہریرہ کا ذکر ہے۔

(۱۴۰۳) اخرجه البخاری فی التاریخ كذا بالكنز (۳۱۹۹۷)

(۱۴۰۴) اخرجه المصنف فی الدلائل (۱/۱۵۷) عن طريق وكيع. به.

۱۴۰۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو بکر محمد بن جعفر تر کی نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو ابو خطاب زیاد بن یحییٰ نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اس کے آخر میں یہ نہیں کہا۔ یعنی میں تمہیں بطور تحفہ دیا گیا ہوں۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعثت اس لئے فرمائی کہ آپ کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے اور آپ کی زبان کے ذریعے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے جب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا جب ان پر احسان فرمایا۔
ارشاد فرمایا:

واذکروا نعمة اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا
وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها (آل عمران ۱۰۳)

یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے ہی تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی پھر تم اس کے محض احسان سے باہم بھائی بھائی ہوگئے۔ اور تم لوگ جہنم کے کنارے پر تھے پھر اللہ ہی نے تم کو اس سے بچالیا۔

نبی التوبة کی تشریح:...... یہ اس لئے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں جب وہ توبہ کرتے ہیں خواہ ان کے گناہ بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں۔ شاید پہلی شریعتوں کا معاملہ اس سہولت کا نہیں تھا اسی لئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

انا نبی التوبة.
میں توبہ کی قبولیت اور سہولت کی بشارت دینے والا نبی ہوں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۴۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد فار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابن مسعود نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی ہوتا تھا میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں جب وہ گناہ کرتا تو صبح کو اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ملتا کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے۔ اور اس گناہ کا کفارہ فلاں فلاں عمل ہے شاید کہ وہ گناہ زیادہ کرے یا وہ کفارے پر عمل کرے ابن مسعود فرماتے ہیں۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہی بات بنی اسرائیل والی اس قرآنی آیت کے بدلے میں عنایت کرے (بلکہ مجھے یہ آیت زیادہ محبوب ہے)

ومن یعمل سوء او یظلم نفسه ثم یستغفر اللّٰہ یجد اللّٰہ غفوراً رحیماً. (النساء ۱۱۰)
جو شخص کسی برائی کا عمل کرتا ہے اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پھر وہ اللہ سے استغفار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

نبی الملحمة نبی الملاحم (جنگوں والا نبی)

"جنگ والا نبی"

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ نبی الملحمۃ اس لئے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے اوپر کفار کے ساتھ جہاد کرنا فرض کر دیا تھا۔ اور پھر اس جہاد کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک باقی رہنے والی شریعت بنا دیا۔ تمام شہر یا تو تلوار کی دھار سے یا تلوار کے خوف فتح ہوئے تھے۔ سوائے

(۱۴۰۵)...... أخرجه المصنف فی الدلائل (۱/۱۵۷ و ۱۵۸) من طریق زیاد بن یحیی الحسانی.

(۱۴۰۶)...... عزاه السیوطی فی الدر (۲/۲۱۹) إلی ابن جریر وعبد بن حمید والطبرانی والمصنف.

مدینہ منورہ کے وہ فتح ہوا تھا قرآن کے ساتھ۔

(نوٹ)...... یہ کہنا کہ تمام تلوار کی دھار یا خوف سے فتح ہوئے، یہ غلط ہے۔ بلکہ اسلام پوری دنیا میں اخلاق سے پھیلا ہے۔ البتہ تلوار اس لئے استعمال کی گئی تا کہ کفاروں کی شان وشوکت کو توڑے اور ان کی حکومتوں کا خاتمہ ہو۔ وہ مسلمانوں کی زیر نگین ہو کر رہیں۔ (از ابن شائق عفا اللہ عنہ)

۱۴۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمر بن عبدالعزیز بصری نے ان کو ابوعبداللہ حافظ اور ابوذر محمد بن ابوالحسین بن ابوالقاسم اور عظ نے اور ابومحمد عبداللہ بن محمد حسن مہرجان نے کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ اور بن یعقوب حافظ نے دونوں کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو محمد بن حسن بن زبالہؒ نے ان کو مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام بستیاں تلوار کے ساتھ فتح ہوئی تھیں جب کہ مدینہ قرآن کے ساتھ فتح ہوا تھا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے۔ اس میں محمد بن حسن بن زبالہ مخزومی کا تفرد ہے۔

اور وہ اسی کے ساتھ معروف بھی ہے۔ اور حدیث ابوغزیہ انصاری سے بھی مروی ہے جو کہ مدینے کے قاضی ہیں وہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنی سند کے راویوں کے ضعف کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

اور یہ مذکورہ لفظ ہمارے شیخ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں۔ اور اسی طرح کہا ہے الفقیہ نے بصری سے اور یہ واقع ہوا ہے ابوذر اور مہرجانی کی روایت میں۔ یعنی یہ الفاظ آئے ہیں کہ مکہ فتح ہوا تھا تلوار کے ذریعہ اور مدینہ فتح ہوا تھا قرآن کے ذریعے۔

دونوں نے اس کو اکٹھے املاء پر محمول کیا ہے۔ اور محفوظ ابوعبداللہ کی روایت ہے۔

۱۴۰۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم نے اور حسن بن سہل نے دونوں نے کہا۔

ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ میرے نام اور میری کنیت کو جمع نہ کیا کرو۔ میں ابوالقاسم ہوں۔ اللہ تعالیٰ عطاء فرماتے ہیں اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ یہ الفاظ ابومسلم کی حدیث کے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت رکھنا ممنوع ہے

۱۴۰۹:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو ابن سیرین نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میری کنیت کے ساتھ کوئی

(۱۴۰۷)...... رواہ المصنف فقط کما فی الکنز (۳۴۸۰۳)

(۱۴۰۸)...... دلائل النبوۃ (۱/۱۶۳) من طریق یعقوب بن سفیان و ابومسلم: ابراھیم بن عبداللہ عن ابی عاصم. بہ.

کنیت رکھے اور نہ ہی میرے نام کے ساتھ نام رکھا جائے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم کنیت رکھنے کی نہی مطلقاً اکثر ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

احتمال ہے کہ نہی اس شخص کی طرف راجع ہو جو شخص دونوں کا یعنی نام اور کنیت کے درمیان جمع کرنا چاہے۔(یعنی ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا نام رکھنا منع ہے۔)

فصل:.....حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کی اشاعت وتشہیر فرمائی

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۱).....ورحمتی وسعت کل شیئی فسا کتبھا للذین یتقون ویؤ تون الزکوٰۃ والذین ھم بایاتنا یؤ منون. الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل (الاعراف ۱۵۶)

میری رحمت ہر چیز پر محیط ہے میں لکھ رکھوں گا ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور وہ لوگ جو ہماری آیات کے ساتھ ایمان لائیں گے۔ جو لوگ نبی امی کی اتباع کریں گے جس کے بارے میں وہ تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

اس آیت میں واضح طور پر مذکور ہے کہ رسول نبی امی کے بارے میں اہل کتاب نے لکھا ہوا پایا ہے۔

(۲).....واذ قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (الصف ۶)

(وہ وقت یاد کیجئے) جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو مجھ سے پہلے جو کتاب تورات اتری میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں اس کا نام احمد ہوگا۔

اس آیت میں ہر سابق رسول کی زبان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اعلان ہے۔

(۳).....ورفعنالک ذکرک (انشراح ۴)

ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔

بعض تفاسیر میں یوں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی شہرت عطا کی اور آپ کے تذکرے کو پہلے لوگوں میں اونچا فرمایا۔ اس سے پہلے کہ آپ کو پچھلے لوگوں میں رسول بنا کر بھیجا جاتا۔

توراۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات

۱۴۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے اوران کو خبر دی ہے ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو قاسم بن نصر بزاز نے ان کو سریج بن نعمان نے۔ ان کو فلیح نے ان کو ہلال نے ان کو علی نے، ان کو عطا بن یسار نے وہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے توراۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے بارے میں بتائیے انہوں نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم بے شک آپ کی تعریف توراۃ میں موجود ہے بعض وہ صفات جو قرآن میں ہیں۔ وہ اس طرح ہے۔ اے نبی بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا،

(۱۴۰۹) .....اخرجه البخاری (۸/۵۳) وأبوداود (۴۹۶۵) من طريق محمد بن سيرين وأحمد (۲/۴۵۵) من طريق أبی زرعة كلاهما عن أبی هريرة.

بشارت دینے والا۔ ڈرانے والا اور حفاظت کرنے والا آپ میرے بندے ہیں آپ میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) رکھا ہے آپ نہ ہی شور کرنے والے ہیں اور نہ ہی تند خو ہیں، اور نہ ہی بازاروں میں چلّانے والے ہیں۔ اور نہ ہی برائی کا جواب برائی سے دیتے ہیں بلکہ آپ درگذر کرتے اور معاف کرتے ہیں۔ میں ان کو ہرگز وفات نہیں دوں گا جب تک کہ میں ان کے ساتھ کج شدہ ملت کو سیدھا اور درست نہ کردوں یعنی کہ سب لوگ یوں کہنے لگ جائیں لا الہ الا اللہ۔ اور میں آپ کے ذریعہ اندھی آنکھوں بہرے کانوں اور ہدایت سے عاری بند دلوں کو کھول دوں گا۔ عطا بن یسار کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت کعب سے ملا میں نے ان سے سوال کیا۔ لہٰذا دونوں نے کہیں ایک حرف کا بھی اختلاف نہیں کیا تھا۔ ہاں صرف اتنی بات ہے کہ کعب فرماتے تھے۔ دونوں اندھی آنکھیں دونوں بہرے کان۔ اور بند شدہ دل (یہی فرق تھا)

اس کو بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن سنان سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے۔ اور ہم نے اس کے شواہد ذکر کئے ہیں۔ اور وہ روایات بھی جو کعب الاحبار سے اور وہب بن منبہ وغیرہ سے نقل کی ہیں کتاب دلائل سے پانچویں جلد میں۔

۱۴۱۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابومنصور طاہر بن عباس بن منصور مروزی نے جو کہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے وہ کہتے تھے کہ ان کو خبر دی ابن مظفر بن موسیٰ بزاز نے ان کو ابوجعفر طحاوی نے ان کو حسین بن بکیر نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے ان کو صالح بن سعید نے ان کو مقاتل بن حیان نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں۔

وما كنت بجانب الطور اذ نادينا (القصص ۴۶)

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کوہ طور کے کنارے موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پکارا تھا۔

وہ کہتے تھے کہ اس سے مراد ہے جس وقت ہم نے آپ کی امت کو پکارا حالانکہ وہ ابھی تک اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے یہ کہ وہ تیرے ساتھ ایمان لے آئیں جس وقت آپ کی بعثت کی جائے گی۔

فصل:......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور آپ کی سیرت

ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں ابوہالہ کی حدیث ذکر کی ہے اور ام معبد کی حدیث اور ان دونوں کے ماسواء رسول کی صفت کے بارے میں ذکر کی ہیں لہٰذا ہم نے یہاں ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

۱۴۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے مزکی سے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عمر بن سعید داری نے ان کو قعنبی نے ان احادیث میں جو پڑھی گئیں مالک کے سامنے ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے کہ انہوں نے سنا حضرت انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ انتہائی لمبے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ نہ ہی آپ بالکل سفید رنگ تھے۔ اور نہ ہی گندم کے رنگ کے (بلکہ آپ سرخ سفید گندمی رنگ والے تھے) آپ کے سر کے بال نہ تو زیادہ گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چھڑگ تھے (بلکہ دونوں چیزوں کا حسین امتزاج لئے ہوئے تھے۔) اللہ تعالیٰ نے آپ کی عمر کے چالیسویں سال کے آخر میں منصب رسالت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

(۱۴۱۰) ..... أخرجه البخاري (۴/ ۳۴۲. فتح) عن محمد بن سنان عن فليح بن سليمان. به.

وانظر دلائل النبوة (۱/ ۳۷۴. ۳۸۳)

(۱۴۱۲) ..... أخرجه البخاري (۶/ ۵۶۴ فتح) ومسلم (۴/ ۱۸۲۴) من طريق مالك.

بھیجا تھا۔ نبوت ملنے کے بعد آپ دس سال مکے میں رہے، اور مدینے میں دس سال رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی اس وقت آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

بخاری و مسلم نے ان کو اپنی اپنی صحیح میں حضرت مالک کی روایت سے نقل کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے زبیر بن عدی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم کی جب روح قبض کی گئی تو وہ اس وقت تریسٹھ سال کے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی عمر میں مماثلت

۱۴۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو میرے دادا ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ نے ان کو محمد بن عمرو زنیج نے ان کو حکام بن سلم نے ان کو عثمان بن زائدہ نے زبیر بن عدی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب انتقال ہوا اس وقت آپ تریسٹھ سال کے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق جب فوت ہوئے وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔ اور حضرت عمر جب فوت ہوئے وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے زنیج سے اور زہری نے بھی اسی طرح کہا ہے حضرت عروہ سے حضرت عائشہ سے اور عمرو بن دینار سے اور ابو حمزہ سے ان کو ابن عباس سے حضرت ابن عباس نے دونوں روایتوں میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے۔ اور عمار بن ابن ابو عمار نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے ہے کہ پندرہ سال رہے۔

مگر ابو حمزہ کی روایت اور عمرو کی روایت سے زیادہ بہتر ہے محفوظ ہونے کے اعتبار سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک

۱۴۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسعودی نے ان کو عثمان بن عبداللہ ہرمز نے ان کو نافع بن جبیر نے ان کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد تھے، آپ کا سر بڑا تھا داڑھی گھنی تھی۔ ہتھیلیاں اور پاؤں فربہ تھے اور گوشت سے پر تھے رنگ آپ کا سرخ و سفید تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی یا دھاری تھی آپ جب چلتے تو آگے کی جانب جھکے جھکے چلتے۔ جیسے آپ اوپر سے نیچے کی طرف چل رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد آپ جیسا شخص کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں

۱۴۱۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمرو بن عبداللہ مولیٰ عفرہ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن محمد نے اور وہ اولاد علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف بیان کرتے تو یوں فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۱۳) أخرجه مسلم (۱۸۲۵/۴) عن محمد بن عمرو

(۱۴۱۴) الحديث بنفس الإسناد في الدلائل (۲۵۱/۱) وأخرجه الترمذي (۳۶۳۷) وأحمد (۹۶/۱ و ۱۲۷) من طريق المسعودي وقال الترمذي: حسن صحيح.

نہ تو زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے تھے بلکہ لوگوں میں متوسط قامت کے تھے نہ بہت زیادہ گھونگھریالے بالوں والے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ کچھ بل کھائے ہوئے تھے۔ آپ نہ تو بہت موٹے تھے۔ اور نہ ہی بالکل سوکھے دبلے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس گول تھا۔ سفید سرخی لئے ہوئے، آپ کی دونوں آنکھیں سیاہ تھیں۔ آپ کی پلکیں لمبی تھیں۔ ہڈیوں کے ہیڈرے یعنی جوڑ موٹے تھے۔ آپ کے جسم پر بال نہ تھے۔ ہاں صرف سینے سے ناف تک بالوں کی ایک موٹی دھاری تھی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم گوشت کے بھرے ہوئے تھے۔ جب آپ چلتے تو (یوں آگے کو جھکتے ہوئے چلتے) جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں اور جب آپ ادھر ادھر متوجہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ گھوم جاتے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ سب لوگوں میں کشادہ کف یعنی سخی تھے۔ اور زبان کے نہایت سچے تھے۔ اور سب لوگوں میں نرم لہجے والے تھے۔ اور اپنی قوم کے اعتبار سے سب سے باعزت تھے۔ اور سب سے زیادہ عہد داری کا پاس رکھنے والے تھے آپ کو جو شخص اچانک دیکھتا آپ کی وجاہت سے اس پر ہیبت طاری ہو جاتی۔ اور جو شخص آپ کو جان کر میل جول کرتا وہ آپ سے محبت کرتا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر شخص یہ کہتا کہ میں نے آپ جیسا نہ پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد دیکھوں گا۔

۱۴۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو ابوجعفر نے ابن حسن اور علی بن محمد اور احمد بن عبدہ نے تینوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن یونس نے پھر انہوں نے اس کو اسناد کے ساتھ ذکر کیا۔ مذکور کی مثل مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

لم يكن بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد والكند اجرد ذو مسربة.

ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی سے سنا وہ صفت ہی کی تفسیر میں کہتے تھے۔ الممغط الذاهب طولا ممغط کا مطلب ہے لمبا ہونے میں زیادتی۔ اور قصیر المتردد کا مطلب ہے بعض کا بعض میں داخل ہونا چھوٹا ہونے کی وجہ سے مقصد ہے ٹھگنا ہونا بہت چھوٹا ہونا جو برا لگے۔ اور قطط وہ جس کے بال میں سخت گھونگھریالہ پن ہو۔ اور وہ آدمی جس کے بال میں تھوڑا سا بل ہو۔ اور مطہم اور بازن زیادہ گوشت والا۔ اور مکلثم، گول چہرے والا اور مشذب جس کی پیشانی پر سرخی ہو۔ اور دعج آنکھوں کی شدید سیاہی والا۔ اور الاهدب لمبی بھنووں والا۔ اور الکند مجتمع کندھوں والا۔ اور منصربۃ باریک بال یعنی بالوں کی باریک لکیر جیسے کوئی باریک اسٹک ہے چمک ہے، سینے سے ناف تک۔ اور شثن ہاتھوں پیروں کی موٹی انگلیوں والا اور تقلع کا مطلب قوت کے ساتھ چلنے والا اور الصبب کا مطلب ہے جھکتے ہوئے چلنے والا۔

کہتے ہیں مائل ہوا ہے جھکنے یا لڑھکنے کی طرف جلیل المشاش اس سے مراد ہے کندھوں یا جوڑوں کے سرے اور العشیر صحبۃ۔ صحبت اور دوستانہ تعلق، اور البدیھہ کا مطلب ہے اچانک اور کہتے ہیں۔ بدھتہ بامر ای فاجأتہ۔ بداھت کے ساتھ میں نے فلاں کام کیا ہے یعنی اس کو اچانک کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور

۱۴۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے اُن کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زهیر نے ان کو ابواسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت براء سے کہا گیا تھا کیا رسول اللہ کا چہرہ تلوار کی مثل تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ سورج کی مثل تھا۔

(۱۴۱۵)...... أخرجه الترمذي (۳۶۳۸) من طريق عيسى بن يونس. به.

(۱)...... في شمائل الرسول. ابن كثير: أجرد ذو مسربة ص ۵۱ ط الأدبية العربية.

(۲)...... المصدر السابق. "في" ص ۵۱.

(۱)...... في الشمائل لابن كثير (معرفة) ص ۵۱

(۱۴۱۶)...... أخرجه الترمذي (۳۶۳۸) من طريق عيسى بن يونس. به وقال الترمذي: حسن غريب ليس إسناده بمتصل.

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اپنی صحیح میں ابو نعیم سے انہوں نے زہیر سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث سے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے نہیں بلکہ مثل سورج کے اور چاند کے گول تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے ایک دوسری روایت میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا اور آپ نے سرخ پوشاک یا سرخ رنگ کی چادر زیب تن فرما رکھی تھی میں آپ کی طرف دیکھنے لگا کبھی میں آپ کو دیکھوں اور کبھی میں چاند کو دیکھوں لہٰذا وہ میری نگاہ میں چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

۱۴۱۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو اشعث نے ان کو ابو اسحٰق نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے اس آخری حدیث کو ذکر فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ وسفید تھے

۱۴۱۹:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو علی اور روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن ابو مسرۃ نے ان کو خلاد بن یل یحییٰ نے ان کو اسرائیل نے سماک بن حرب انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے سامنے کے بال سفید سیاہ ملے ہوئے تھے آپ جب تیل لگاتے تو ظاہر نہیں ہوتے تھے۔

آپ کے بال جب خشک ہو کر بکھرتے تو ظاہر ہوتے تھے اور آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے۔

ایک آدمی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔

جابر نے فرمایا کہ نہیں بلکہ چاند سورج کی مثل گول تھا۔

جابر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے کندھے کے پاس آپ کی مہر نبوت کو دیکھا کبوتری کے انڈے کی مثل ۔آپ کے جسم کی مثل تھی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے دوسرے طریقے سے اسرائیل سے۔

۱۴۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمسی نے ان کو حسن بن حمید نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو ابو علیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے وہ فرماتے ہیں ۔کہ میں نے ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میرے لئے آپ رسول اللہ کی صفت بیان فرمایئے انہوں نے فرمایا۔

اے بیٹے اگر آپ ان کو دیکھتے تو بس آپ سورج طلوع ہوتا دیکھتے (جیسے سورج طلوع ہو رہا ہے۔)

(۱۴۱۷)..... اخرجه البخاری (۶/۵۶۵. فتح) عن ابی نعیم. به.

(۱۴۱۸)..... اخرجه الترمذی (۲۸۱۱) من طریق أشعث. به.

وقال الترمذی : هذا حدیث حسن غریب لانعرفه إلا من حدیث الأشعث.

(۱۴۱۹)..... اخرجه مسلم (۴/۱۸۲۳) من طریق عبیدالله عن إسرائیل. به.

(۱۴۲۰)..... اخرجه المصنف فی الدلائل (۱/۲۰۰) من طریق عبدالله بن موسی التیمی. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۸/۲۸۰) رواه الطبرانی فی الکبیر والأوسط ورجاله ثقوا.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مطہر کی خوشبو

۱۴۲۱:...... ہمیں خبر دی ہے، ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو ابومسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

گلاب کے رنگ والے تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند ہوتا تھا۔ آپ جب چلتے تو آگے کو جھک جھک کر چلتے اور میں نے کوئی موٹا یا باریک ریشم آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور میں سے آپ کے جسم مطہر کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی نہ کستوری نہ ہی کوئی اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حماد کی حدیث سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۴۲۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک حضور کی خدمت کی ہے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اف تک نہیں کہا۔ اور مجھے کسی ایسے کام میں جو خادم کرتے ہیں اس پر یہ کبھی نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا۔ یا ایسا کیوں نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں ابوربیع سے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت، سخی اور بہادر تھے

۱۴۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور سعید نے دونوں کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی ہے حماد نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

حضور سب لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا سلیمان سے اور مسلم نے سعید بن منصور سے اور ہم نے ان کو روایت کیا ہے۔

ابوانس سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

۱۴۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے اور ہناد بن سری نے دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے ابومعاویہ نے ان کو ھشام بن عروۃ نے اپنے والد سے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضور نے کبھی کسی خادم کو مارا ہو یا کسی بھی شئی کو کبھی کچھ مارا ہو مگر یہ کہ جہاد فی سبیل میں مارا ہوگا اور کسی سے کچھ تکلیف آپ کو پہنچی ہو اور آپ نے اس سے انتقام لیا ہو مگر یہ کہ اللہ کے لئے ہو جب اللہ کو کوئی کچھ کہتا تو اس سے انتقام لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی کوئی امر درپیش آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ان میں سے آسان امر کو اختیار کرتے تھے مگر یہ کہ وہ گناہ کو نہیں لیتے تھے جب کوئی امر گناہ ہوتا تو اس سے سب سے زیادہ دور جاتے تھے اس کو مسلم نے صحیح میں ابوبکر سے اس نے ابومعاویہ سے روایت کیا ہے۔

(۱۴۲۱)...... اخرجه مسلم (۱۸۱۵/۴) من طريق حماد. به.

(۱)...... في الصحيح ولا شممت مسكة ولا عنبرة اطيب من رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم. الشعب ص ۱۷۳ ح ۵.

(۱۴۲۲)...... اخرجه مسلم (۱۸۰۴/۴) عن سعيد بن منصور وأبي الربيع عن حماد بن زيد. به.

(۱۴۲۴)...... اخرجه مسلم (۱۸۱۵۴) عن أبي كريب عن ابن معاوية. به.

حضور کی سیرت قرآن تھا

۱۴۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عامر نے ان کو ابو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو زرارہ بن ابی اوفیٰ نے ان کو سعد بن ہشام بن عامر انصاری نے انہوں نے اس کو حدیث بیان کیا ہے وہ کہتے کہ میں نے کہا۔ اے ام المومنین (یعنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) مجھے رسول اللہ کا خلق اور آپ کی سیرت بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پڑھتا ہوں۔ فرمایا کہ آپ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی آپ کی سیرت قرآن تھی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

۱۴۲۶:.....ہم نے روایت کی ہے حسن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ کا اخلاق کیسا تھا؟ سیدہ عائشہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وانک لعلی خلق عظیم (القلم ۴)

اور بے شک آپ اخلاق (حسنہ) اعلیٰ درجے پر ہیں۔

ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو المبارک نے ان کو حسن نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر فرمایا۔

۱۴۲۷:.....ہم نے روایت کی ہے یزید بن بابنوس سے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا تھا ان کے بارے میں سیدہ نے فرمایا۔

آپ سورۃ مؤمنوں پڑھئے۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک دس آیات تک پہنچ گئے تو سیدہ نے فرمایا:

ھکذا کان خلقه

آپ کا اخلاق ایسا تھا یا آپ کی عادات ایسی تھیں۔

۱۴۲۸:.....ہم نے روایت کی ہے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا، سیدہ نے فرمایا:

کان خلقه القران یرضی لرضاہ ویسخط لسخطه

آپ کا اخلاق قرآن کے مطابق تھا وہ اللہ کی رضا کے لئے خوش ہوتے تھے۔ اور اللہ کی ناراضگی کے لئے ناخوش ہوتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ بہترین خوشبو تھا

۱۴۲۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوالنصر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ہاں آپ نے قیلولہ کیا (دوپہر کو سوئے) اور آپ کو پسینہ آ گیا چنانچہ میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ جمع کرنے لگیں۔ لہذا حضور صلی اللہ

(۱۴۲۵).....أخرجه مسلم (۱/ ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴) من طریق قتادة. به أثناء حدیث طویل.

(۱۴۲۷).....أخرجه الحاکم (۲/ ۳۹۲) والمصنف فی الدلائل (۱/ ۳۰۹) من طریق یزید بن بابنوس. به. وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

علیہ وسلم بیدار ہوگئے اور فرمانے لگے۔اے ام سلیم آپ یہ کیا کر رہی تھیں، بولی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں شامل کریں گے اور وہ سب سے بہتر خوشبو ہوگی۔

ثابت نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی نہ عنبر کی اور نہ کسی مشک کی۔اور میں نے کوئی باریک یا موٹا ریشم رسول اللہ کے جسم سے زیادہ نرم کبھی نہیں چھوا۔وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک مدینہ میں خدمت کی جب کہ میں لڑکا تھا۔کسی بھی کام کے کرنے پر مجھے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُف نہیں کہا۔اور یہ بھی نہیں کہا یہ کیوں کیا؟ اور یہ بھی نہیں کہا کہ کیوں نہیں کیا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے۔خدام برتن لے کر آجاتے ان میں پانی ہوتا تھا۔چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے تھے۔بسا اوقات صبح سردی میں برتن لے کر آتے تھے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے تھے۔

یہ احادیث صحیحہ ہیں صحیح بخاری میں نقل ہوئی ہیں علاوہ ازیں ہم نے ان کو اس جگہ کے سوا بھی ذکر کیا ہے۔

ابو ہالہ تیمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں

۱۴۳۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن عمرو احمسی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو حسین بن حمید بن ربیع لخمی نے ان کو ابو غسان نے مالک بن اسماعیل نہدی نے جن کو جمیع بن عمر بن عبدالرحمٰن عجلی نے ان کو ایک آدمی نے مکہ میں ابن ابو ھالۃ تمیمی سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بہت کثرت کے ساتھ بیان کیا کرتا تھا میں چاہتا تھا کہ مجھے بھی اس میں سے کچھ بیان کرے تاکہ میں اس کو محفوظ کروں چنانچہ اس نے فرمایا۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بزرگ تھے صحت مند تھے آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے درمیانے قد سے بڑے اور بہت لمبے سے چھوٹے تھے۔سر مبارک بڑا تھا، ہلکے گھونگھریالے بالوں والے تھے، اگر بالوں کی کوئی لٹ بکھرتی تو الگ ہو جاتے ورنہ آپ کے بال آپ کے دونوں کانوں کی دونوں لو سے تجاوز نہیں کرتے تھے اس وقت آپ کے بال وفرہ کہلاتے تھے۔آپ گلاب کے رنگ والے تھے، کشادہ ماتھے والے تھے، خوبصورت بھنوؤں والے تھے بھنویں مکمل تھیں بٹی ہوئی یا سر کی ہڈی تک پہنچی ہوئی نہیں تھیں۔دونوں کے درمیان پسینہ ہوتا جس سے غصہ پہچانا جاتا اونچی ناک والے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ کے اوپر رہتا تھا۔اونچی گردن والے۔گھنی داڑھی والے، نرم رخسار والے۔مضبوط منہ والے، خوبصورت چمکیلے، کشادہ دانتوں والے، آپ سینے کے بالوں کی باریک دھاری والے تھے، آپ کی گردن خوبصورت لمبی تیلی خون کی سرخی اور چاندی کی صفائی لئے ہوئے تھی۔

مناسب صحت مند جسم والے خوبیوں والے تھے، ہتھیلیاں اور تلوے بھرے ہوئے، روشن اور منفرد تھے۔پسلیوں سے ناف تک ملے ہوئے بالوں کے خط والے تھے سینہ اور پیٹ صاف تھا۔بس وہی بال تھے۔جودھاری دار تھے۔کندھے اور کلائیاں بالوں سے آراستہ تھی اونچے سینے والے تھے (کہنیوں کا اندرونی جوڑ لمبا تھا پہنچے کا جوڑ طویل تھا۔ہتھیلیاں کشادہ تھیں کلائی اور پنڈلی کی ہڈیاں سیدھی تھیں (۱) پورا جسم سیدھا تھا دونوں ہاتھ اور دونوں پیر گوشت سے پُر تھے انگلیاں کشادہ تھیں تلووں کے خلا کا (جو حصہ زمین سے نہیں لگتے) بھرے ہوئے تھے۔دونوں قدم پورے

(۱۴۲۹).....أخرجه مسلم (۱۸۱۵/۴) عن زهير بن حرب هاشم بن القاسم أبو النضر. به.

(۱).....من القيلولة.

زمین پر لگتے تھے۔ان سے پانی کے چشمے پھوٹتے (جب پانی میں رکھتے تو برکت ہو جاتی) جب آپ اپنی جگہ سے مڑتے تو پورے پورے ہٹتے تھے۔قوت اور اعتدال سے چلتے تھے،نرمی اور وقار سے چلتے تھے جب چلتے تو تیز تیز چلتے ایسے لگتا جیسے اونچائی سے نیچے آ رہے ہوں۔جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے جسم سمیت متوجہ ہوتے۔نگاہیں نیچی رکھتے تھے آسمان کی طرف دیکھنے سے زیادہ زمین کی طرف دیکھتے۔کسی کو دیکھتے تو بنظر توجہ دیکھتے۔جو سامنے ملتا اس کے ساتھ سلام کرنے میں آپ خود پہل فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو

فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نطق بیان کیجئے؟

انہوں نے جواباً فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دکھوں اور غموں والے ہمیشہ سوچ فکر کرنے والے تھے (آپ کی زندگی محنت ومشقت سے عبارت تھی) وہاں راحت وآرام نام کی کوئی شئی نہیں تھی۔بغیر ضرورت کے کلام نہیں فرماتے تھے۔طویل خاموشی رکھتے تھے۔کلام کا آغاز اور اختتام دونوں فصاحت کے ساتھ کرتے تھے۔اور جامع کلمات اور جدا جدا کلمات ارشاد فرماتے تھے۔نہ زیادہ گوئی کرتے نہ کم الفاظ بولتے تھے۔آپ نرم خو تھے۔نہ موٹے تھے نہ ہی پتلے تھے اللہ کی نعمت کو بڑا قرار دیتے خواہ وہ چھوٹی بھی ہوتی۔اور اللہ کی نعمتوں میں سے کسی شئی کو برا نہیں کہتے تھے۔اور ذائقہ والی چیزوں کے ذائقہ کو برا نہیں کہتے تھے۔اور نہ ہی بدذائقہ کی توہین کرتے اور اس کے علاوہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ذائقوں کے دلدادہ نہیں تھے۔اور نہ ہی ان کے مداح تھے۔دنیا اور دنیاوی مفاد کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے۔جب اس کا حق ادا کیا جائے۔کوئی شخص نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی پر غصہ آیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بدلہ لیا ہو۔اپنی ذات کے لئے کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔اور نہ اپنے لئے کبھی انتقام لیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے تو ہاتھ کو پلٹتے تھے۔جب بات کرتے تو ہاتھ بھی ساتھ استعمال کرتے۔اپنی دائیں ہتھیلی اپنے بائیں انگوٹھے کے اندر والے حصے پر مارتے تھے۔جب کسی سے ناراض ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور یوں اس کو ہوشیار کر دیتے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو اپنی نگاہیں نیچی کر لیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم پر ظاہر اور واضح ہو جاتا۔غیر ضروری امور کے درپے ہونے سے رک جاتے تھے کہتے ہیں حسین نے اس تفصیل کو ایک زمانے تک بیان نہ کیا چھپائے رکھا فقیر کو بیان کیا پھر میں نے ان کو یہ حاجت بیان کی اور میں نے اس کو اس کی طرف اپنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبقت کرنے والا پایا۔انہوں نے پوچھا کہ آپ نے ان کو کس سے پوچھا تھا تو میں نے ان کو یہ بتایا کہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونے کے بارے میں آپ کے بیٹھنے اور نکلنے کے بارے میں آپ کی شکل وصورت کے بارے میں سب کچھ بیان کیا اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

کہتے ہیں کہ حسین نے کہا میں نے اپنے والد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے اور داخل ہونے کے بارے میں پوچھا تھا انہوں نے جواباً کہا کہ آپکے دخول کی تو حضور کو اپنے نفس کے لئے اجازت تھی آپ جب اپنے گھر آجاتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو اوقات چار حصوں میں منقسم تھے

آپ کے اوقات چار حصوں میں تقسیم تھے:

(۱)......ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔

(۲)......ایک حصہ آپ کے اہل وعیال کے لئے۔

(۳)......ایک حصہ آپ کی اپنی ذات کے لئے۔

(۴)......اس کے بعد آپ اپنے حصہ وقت کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے تھے۔

پھر بھی وقت کو سب لوگوں پر عام ہوں یا خاص ہوں سب پر خرچ دیتے تھے ان سے ٹائم کچھ بھی بچا کر نہ رکھتے تھے۔ اور آپ کی معیشت اس طرح تھی کہ وقت کا جو حصہ آپ کے اپنے لئے ہوتا اس میں اہل فضل کے لئے ایثار کا ہونا آپ کی اجازت کے ساتھ۔ پھر آپ اس وقت کو دین میں ان کے فضل کے مطابق تقسیم کرتے تھے ان میں سے بعض کی ایک حاجت ہوتی بعض کی دو حاجات ہوتیں بعض کی بہت ساری حوائج ہوتیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مشغول و مصروف رہتے اور ان کو بھی مصروف رکھتے۔ ان امور میں ان لوگوں کی اصلاح فرماتے تھے اور وقت کی اصلاح فرماتے اور ان کے مسائل ان سے پوچھتے اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیتے جو ان کے حق میں مناسب ہوتی۔ اور ان سب سے یہ فرماتے جاتے کہ موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک بات پہنچا ئیں۔ جو انسان اپنی حاجت مجھ تک نہیں پہنچا سکتا وہ آپ لوگ مجھ تک پہنچاؤ۔ اس لئے کہ جو شخص کسی کی حاجت بادشاہ تک پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ثابت قدم رکھے گا۔ صرف اسی کو جو صرف اللہ کو یاد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی بات قابل قبول نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ بھوکے اور پیاسے آتے اور سیراب ہو کر چلے جاتے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے اور چلے جانے کی بابت پوچھا کہ اس میں آپ کیا کرتے تھے؟

انہوں نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان کو (غیر ضرری بات سے) محفوظ کر کے رکھتے تھے صرف با مقصد بات میں استعمال کرتے آپ لوگوں کو جوڑتے تھے ان کو جدا نہیں کرتے تھے ان میں تفریق نہیں کرتے تھے۔ یا یوں کہا تھا کہ ان میں تفریق نہیں ڈالتے تھے ابو غسان کو شک ہوا ہے۔ اور آپ ہر قوم کے باعزت کی عزت کرتے تھے اور اسی کو ان کا والی اور ذمہ دار بناتے تھے۔

اور لوگوں کو انتباہ فرماتے تھے اور خود بھی ان سے بچتے اور محفوظ رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ ایسا بھی نہیں کرتے تھے کہ (سزا دے کر) کسی کی کھال ادھیڑ دیں۔ اور آپ اپنے ساتھیوں کے حالات معلوم کرتے۔ اور لوگوں سے ان کے معاملات پوچھتے پھر آپ اچھے کو اچھا کہتے اور اس کی تائید کرنے اور برے کی برائی کرتے یا بری بات کو برا قرار دیتے اور اس کی تائید نہ فرماتے آپ معاملے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتے۔ اور لوگوں کو غافل نہ رہنے دیتے اس خوف سے کہ وہ بالکل ہی غافل نہ ہو جائیں یا اکتا نہ جائیں۔ ہر حال کے لئے آپ کے پاس تیاری ہوتی تھی۔ آپ حق و سچ سے کچھ کوتاہی نہیں کرتے تھے اور حق سے تجاوز بھی نہیں کرتے تھے۔ جو لوگ آپ کے ارد گرد تھے یعنی صحابہ کرام وہ بہترین لوگ تھے۔ حضور کے نزدیک افضل تھے اور ان کے لئے نصیحت عام تھی اور حضور کے نزدیک ان کا مرتبہ عظیم تھا۔ غم خواری کے اعتبار سے سب سے اور ایک دوسرے کی تائید کے اعتبار سے وہ سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔

میں نے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک کے بارے میں پوچھا

میں نے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ حضور جب مجلس میں بیٹھتے یا مجلس برخاست کرتے تو دونوں باتیں اللہ کے ذکر پر ہوتیں اور کئی کئی جگہ وطن بنانے سے منع فرماتے تھے اور خود بھی نہیں بناتے تھے۔ اور اہل مجلس کے ہر فرد کو اس کا حق دیتے تھے (یعنی سب کو بات کرنے کا موقع دیتے یا تو خود سب سے بات کرتے۔) آپ کی محفل میں بیٹھنے والا کوئی بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ آپ کی نظر میں میری عزت کم اور فلاں کی زیادہ ہے۔ جو شخص آپ کے ساتھ ہم نشینی کرتا یا کسی حاجت میں آپ سے ملتا تو آپ صبر کرتے یہاں تک کہ وہ خود چلا جائے (کبھی اس کو منع نہیں کرتے تھے) جو شخص آپ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کرتا اس کو خالی نہیں لوٹاتے تھے یا تو وہ چیز

دے کر یا نرم بات کہہ کر لوٹاتے۔ آپ کی فراخ قلبی لوگوں پر حاوی تھی اخلاق میں ہو یا عطاء میں لہٰذا اسی وجہ سے آپ کی حیثیت لوگوں کے لئے ان کے باپ کی طرح ہو گئی تھی۔ اور حق میں سب برابر ہو گئے تھے۔ آپ کی محفل بردباری، حیا، صبر اور امانت کی محفل بن گئی تھی تقویٰ میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جاتے ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی کرتے بڑے کی تعظیم کرتے آپ کی محفل میں چھوٹے پر شفقت کرتے اور ضرورت مذکور سے سب ایثار کرتے تھے اور اس کی ضرورت پوری کرتے تھے یا حسین نے یوں کہاں کہ آپ کی محفل میں مسافر کی حفاظت ہوتی تھی۔

جلسات اور نشستوں میں آپ کی سیرت کیا تھی؟

کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ جلسات اور نشستوں میں آپ کی سیرت کیا تھی؟

تو حسین نے جواب میں فرمایا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی سے رہتے تھے۔ نرم خلق والے تھے لوگوں کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے اور نرم پہلو والے تھے۔ لوگوں کو توڑنے والے سخت دل اور بے رحم نہیں تھے۔ آپ شور و غل کرنے والے نہیں تھے۔ بے حیائی کی گالیاں بکنے والے نہیں تھے۔ (یعنی آپ گالی نہیں دیتے تھے) نہ ہی عیب گیری یا عیب جوئی کرنے والے تھے۔ نہ ہی کسی کی بلاوجہ تعریف کرنے والے تھے۔ ایسے کام سے قصداً غفلت ولاپرواہی کرتے تھے۔ جس کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ نہ ہی اس کا خیال کرتے اور نہ ہی اس میں کوئی دلچسپی لیتے تین چیزوں کو انہوں نے اپنے دل سے نکال دیا تھا۔ کسی کو ملامت نہیں کرتے تھے منہ پر بھی کسی کو عیب نہیں لگاتے (یعنی کسی کی برائی نہ کرتے) نہ ہی کسی کی غیبت یا کمزوری تلاش کرتے۔ بات صرف وہی کرتے جس میں ثواب کی امید کرتے۔ آپ جب کلام کرتے۔ اہل مجلس خاموش ہو جاتے اور نگاہیں نیچی کر لیتے تھے ایسے محسوس ہوتا جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپ جب بول کر خاموش ہوتے صحابہ پھر بولتے اور کسی شئی کے بارے آپ کے سامنے اس میں اختلاف و تنازعہ نہیں کرتے تھے۔ جو شخص بھی ان میں سے بولتا سب خاموش ہو کر اس کی بات سنتے یہاں تک کہ وہ ان سے بات کر کے خاموش ہو جاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ہنستے جس پر لوگ ہنستے اور آپ اس پر تعجب اور حیرانی کا اظہار کرتے جس پر سب لوگ حیران ہوتے اور گفتگو میں اگر ناپسندیدہ بات بھی ہوتی تو اس پر آپ صبر کرتے اور اس کے سوال پر بھی یہاں تک کہ آپ کے صحابہ کرام ان کو بلا لیتے یا روک دیتے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت کی چیز مانگ رہا ہے تو اس کی مدد کرو کسی احسان لینے والے سے تعریف کو قبول نہیں کرتے تھے۔ آپ کسی کی بات کو بیچ میں نہیں کاٹتے تھے یہاں تک کہ وہ پوری کر لے پھر ان کو کاٹتے نہی کے ساتھ یا تائید کے ساتھ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟

حسین نے جواب دیا کہ رسول اللہ کی خاموشی چار وجہ سے ہوتی تھی:

(۱)۔۔۔۔۔بردباری سے حذر و احتیاط کی وجہ سے۔

(۲)۔۔۔۔۔تقدیر و اندازہ کے لئے۔

(۳)۔۔۔۔۔سوچ اور فکر کے لئے بہر تقدیر و اندازہ۔

(۴)۔۔۔۔۔لوگوں میں تسویہ اور برابر نظری اور لوگوں کے مابین اجتماع کے لئے ہوتی تھی۔

بہر حال آپ کا تذکرہ یا فکر کرنا ان چیزوں میں ہوتا جو فنا ہو گئیں یا باقی ہیں۔ یہ سب وجہ آپ کا صبر اور حلم ہوتا۔ آپ کو کوئی چیز غصہ نہیں دلاتی

تھی، نہ ہی کوئی چیز آپ کو گھبراہٹ دلاتی تھی آپ کا ذر چار باتوں میں جمع ہو گیا تھا:

(۱)۔۔۔۔ اچھائیوں کو آپ کا اخذ کرنا تا کہ ان میں آپ کی اطاعت کی جائے۔

(۲)۔۔۔۔ بری باتوں سے آپ کا اجتناب کرنا تا کہ اس سے بچا جائے۔

(۳)۔۔۔۔ ایسی رائے میں آپ کا اجتہاد اور پوری کوشش کرنا جو امت کی بہتر اصلاح کا باعث ہو۔

(۴)۔۔۔۔ لوگوں کے لئے وہ کام کرنا اور اس کا انتظام کرنا جو ان کے دنیوی اور اخروی فائدے کو جمع کر دے۔

فصل:۔۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت اور آپ کے بیان فصاحت کا معاملہ سب سے زیادہ مشہور ہے اور سب سے زیادہ واضح ہے اس قدر ہمیں اس کی تعریف کرنے کی ضرورت واحتیاج نہیں ہے کیسے مشہور نہ ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی کتاب مقدس بیان کرنے کے عظیم منصب پر فائز فرمایا۔ اور اپنی کتاب مقدس میں فرمایا۔

و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم (النحل ۴۴)

ہم نے آپ کی طرف ذکر اتارا ہے (نصیحت واانتباہ) تا کہ آپ لوگوں کے لئے وہ چیز بیان کریں جو ان کی طرف اتاردی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ مذکورہ ارشاد اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کو بیان کرنے اور فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اس لئے کہ اگر آپ کو فصاحت وبلاغت کما حقہ نہ آتی تو اللہ تعالیٰ آپ کو اتنی عظیم کتاب کی تبیین کا فریضہ سپرد نہ فرماتے اور نہ ہی آپ اس کے اعلیٰ درجات　　　کی طرف ترقی فرما سکتے جن کو اللہ نے خود پسند فرمایا ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب ہونا کتاب اللہ کی تبیین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے خطاب کے معانی کے کشف کے لئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فصیحانہ سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کر یہ بات آئی ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ نہایت فصیحانہ انداز میں آسمان پر رواں دواں بادلوں کے بارے میں سوال فرمایا وہ حدیث جو کہ مذکور ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۴۳۱:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم بن احمد فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبادہ عوام نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث نے یعنی تیمی نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے اس دن جس دن آسمان پر سیاہ دلدار بادل چھائے ہوئے تھے ان کے بارے میں اپنے اصحاب سے سوال فرمایا۔ تم اس آسمان میں پھیلی ہوئی شاخوں کو کیسا دیکھتے ہو؟

لوگوں نے جواب دیا حضور یہ کتنی خوبصورت ہیں اور کتنی سخت دلدار ہیں اور تہہ بتہہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کی بنیاد اور اصل کو کیسا دیکھتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضور کتنی ہی خوبصورت بادلوں کی اصل اور بنیاد ہے اور کس قدر جماؤ اور مضبوطی ہے۔ آپ نے پوچھا تم ان کی سیاہی کو کیسا پاتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ کس قدر خوبصورت ہے ان کی سیاہی۔ اور کس قدر شدید ہے ان کی سیاہی۔ آپ نے فرمایا کیسا پاتے ہو تم ان کی چمک اور گردش کو؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کس قدر خوبصورتی ہے۔ اور کس قدر شدید ان کی گردش ہے آپ نے فرمایا تم ان کی بجلی کو کیسا پاتے

(۱۴۳۰)۔۔۔۔ دلائل النبوۃ (۱/ ۲۸۵، ۲۹۲) من طریق مالک بن اسماعیل. بہ.

ہو،اوران کی چمک کو۔یا ہلکی چمک کو یا زوردار چمک کو؟لوگوں نے جواب دیا کہ حضور چیرتی ہے چیرتا یعنی سخت چمک ہے۔آپ نے فرمایا پھر حیا یعنی بارش کا کیا خیال ہے؟چنانچہ اس کے بعد ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس قدر فصیح ہیں ہم نے آپ سے بڑا فصیح اور کلام کو درست کرنے والا کبھی نہیں دیکھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مراحق ہے اور میرے لئے ضرور ہی ایسا ہونا چاہئے مجھے۔اس لئے کہ قرآن اتارا گیا ہے فصیح ترین عربی میں،(یعنی اس لئے مجھے بھی فصاحت کا علم رکھنا ضروری ہے۔)

ابوعبید نے مذکورہ بیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فصیح ترین الفاظ کا عربی میں مفہوم بیان کیا

ابوعبید نے فرمایا:

قواعد:......یعنی سحاب کی بنیادیں قواعد السحاب اوراصول معترضہ۔آسمان کے کنارے پر۔

بواسق:......ان کی فروع مستطیلہ۔آسمان میں وسط سمآء تک اور دوسرے کنارے تک۔

جون:......سخت سیاہ۔

رحاھا۔ استد ارت السحاب بادلوں کی گردش۔آسمان پر۔

الخفق۔ اعتراض من البرق فی نواحی اطرف وکناروں پر بجلی کا چمکنا۔

الومیض۔ان یلمع قلیلا ثم یسکن۔تھوڑا سا چمک کر خاموش ہوجانا ساکن ہوجانا۔

یشق شقا۔ استطارۃ فی الجوالی وسط السمآء۔فضاء میں آسمان کے وسط تک چمک پھیلنا۔

الحیا۔المطر الواسع العزیز۔شدید اور موسلا دھار بارش۔

۱۴۳۲:......ہمیں خبر دی ہے۔ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبیدہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

عربی زبان سے محبت کا بیان

۱۴۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو محمد بن حسن شیبانی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو یحییٰ بن بریدہ نے اور محمد بن فضل خراسانی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطا بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔عربی زبان سے محبت کرو اس لئے کہ میں عربی ہوں،اور قرآن عربی ہے اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت ان بڑے اور عظیم الفاظ کی تلاش کی جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط اور آپ کے

(۱۴۳۱)......أخرجه ابن أبي حاتم كما في تفسير ابن كثير (۱۴۲/۲) من طريق عباد بن عباد المهلبي عن موسى بن محمد. به.

(۱۴۳۳)......أخرجه الحاكم (۸۷/۴) والعقيلي في الضعفاء (۳۴۸/۳) من طريق العلاء بن عمرو الحنفي. به.

وقال العقيلي:

منكر لاأصل له وقال الحاكم تابعه محمد بن الفضل عن ابن جريج.

قال الذهبي: أظن الحديث موضوعاً

(۱)......المنهاج للحليمي (۷۷/۲ و ۷۸)

محاورات میں ہیں تو وہ کثرت سے ملیں گے بعض ان میں سے آپ کا وہ خط ہے جو آپ نے وائل بن حجر حضرمی کو لکھا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلیغ خط

"من محمد رسول اللّٰہ الی الاقیال العباہلۃ من اھل حضر موت باقامۃ الصلوٰۃ و ایتاء الزکاۃ
علی التبعۃ شاۃ، والتنمۃ لصاحبھا وفی السبوب الخمس لاخلاط ولا وراط ولاساق
ولاشغار ومن اجبیٰ فقد اربی وکل مسکر حرام"

یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے یمن کے بادشاہ کی طرف (شہر حضر موت کی طرف) کہ نماز کی پابندی کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں چالیس بکریوں میں سے ایک بکری۔ چالیس سے اوپر اور پچاس کے درمیان جتنی بکریاں ہوں وہ بغیر زکوٰۃ کے ان کے مالک کی ہیں۔ غنیمت میں پانچواں حصہ ہے۔ آمیزش نہ کی جائے، دھوکہ نہ کیا جائے۔ صاب مویشی کو سارے مویشی ہانک کر نہیں لانا ہوگا ان میں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے۔ اور نہ ہی نکاح شغار ہوگا۔ (یعنی ایک آدمی اپنی لونڈی یا بہن کا نکاح دوسرے آدمی کو اس شرط پر دے کہ دونوں میں سے کوئی بھی الگ سے مہر نہیں لے گا) (بلکہ وہ بھی اپنی بہن اس کے بدلے میں دے گا)
جس نے کچے کھیت کی بیع کی اس نے سود کمایا۔ اور ہر نشہ آور شئی حرام ہے۔

۱۴۳۴:......ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ابو عبیدہ سے ان کو سعید بن عفیر نے ان کو ابن ابولھیعہ نے ان کو ان کے شیوخ نے شہر حضر موت سے اس کو وہ مرفوع کرتے ہیں اور ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن بقیہ بن ولید سے اپنی سند کے ساتھ کہ ابو عبید نے کہا تھا۔

اقیال۔ یمن کے بادشاہوں کو کہتے ہیں ملک الاعظم کے سوا۔ اور عباہلہ۔

اور تبعۃ۔ چالیس بکریاں۔

اور تنمۃ۔ چالیس کے عدد سے زائد بکری یہاں تک کہ نصاب کی اگلی حد کو پہنچ جائے۔

اور یہ بھی کہا گیا کہ تنمۃ سے وہ بکری مراد ہے جو مالک نے دودھ نکالنے کے لئے گھر میں رکھ لی ہو اور چرنے کے لئے نہ بھیجے اور۔

لا خلاط. ولا وراط۔ متفرق میں جمع نہ کرے اور مجتمع میں تفریق نہ کرے اور۔

والوراط۔ کا معنی یہ بھی ہے کہ دھوکہ نہ کرے (دھوکہ اور فتنہ) اور یہ قول

لاشغار۔ (یعنی نہ بیاہ کر کے دے کوئی آدمی اپنی لونڈی، اپنی بہن کسی آدمی کے ساتھ اس شرط پر کہ وہ دوسرا آدمی بھی اس پہلے شخص کو بیاہ دے گا اپنی لونڈی اپنی بہن اس شرط کے ساتھ کہ دونوں میں سے ہر شخص اپنی لڑکی کو دوسرے کی لڑکی کا عوض ٹھہرائے گا۔ (اور الگ سے مہر مقرر نہیں کرے گا۔)

۱۴۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو محمد بن حجر حضرمی نے ان کو سعد بن عبد الجبار نے، اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک نامہ لکھا کہ:

لاجنب ولاراط ولاشغار فی الاسلام وکل مسکر حرام.

اسلام میں جب نہیں ہے ورط نہیں ہے شغار نہیں ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔

وراط۔ اور شغار کا معنی اوپر گذر چکا ہے۔ اور جنب کا معنی یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا نمائندہ وہ اپنی سہولت کے مطابق بیٹھ جائے اور

مویشی مالکان کو بلائے کہ تمام مویشی ہانک کے اس کے پاس لائے جائیں تا کہ وہ ان میں سے زکوۃ کے مویشی چھانٹ لے۔ فرمایا یہ منع ہے، وراط دھوکہ دینا فریب کرنا۔

شیخ حلیمی کا ارشاد

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی فصیح خطوط اور تحریریں موجود ہیں فقہاء کے ہاں اور اہل کتب کے ہاں جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کے بارے علم میں اضافہ کرے اور ان کی بلاغت کے بارے تو وہ ان میں نظر ڈالے اور غور کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جامع کلمات عطا کیا گیا ہوں اور میرے لئے بات کرنا انتہائی مختصر کر دیا ہے۔

۱۴۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو احنف بن قیس نے ان کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں جامع ترین کلمات عطا کیا گیا ہوں اور میرے لئے بات مختصر کر دی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے فرمایا۔

۱۴۳۷:...... ہم نے ابن مسیب سے ثابت شدہ حدیث میں روایت کیا ہے جو کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم سے مروی ہے:

بعثت بجوامع الکلم

میں جامع ترین کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

جوامع الکلم سے مراد قرآن ہے

امام بیہقی "بعثت بجوامع الکلم" سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مراد قرآن لیا ہے۔ اور اسی پر اس حدیث کا سیاق بھی دلالت کرتا ہے جو اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور شیخ حلیمی نے جوامع الکلم کو کلام نبی پر محمول کیا ہے۔ جب کہ دونوں کا احتمال موجود ہے دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

۱۴۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبیداللہ بن برہان نے اور ابوالحسن بن فضل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ہشیم بن بشر نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق قریشی نے ان کو ابوفروہ نے ان کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں کلام کے آغاز اور اس کے اختتام عطا کیا گیا ہوں اور اس کے جوامع عطا کیا گیا ہوں۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں وہ سکھلایئے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا ہے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں پڑھنے کے لئے تشہد والتحیات سکھلایا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جوامع الکلم سے مراد وہ الفاظ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو سکھلائے تھے جس نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ مجھے وہ کلمات سکھلائیں جس سے میں دعا کیا کروں۔ لہٰذا آپ نے اس سے یہ فرمایا تھا۔

سل ربک الیقین و العافیۃ

تم اپنے رب سے یقین اور عافیت مانگو۔

یہ اس لئے فرمایا تھا کہ ایسا کوئی عمل نہیں جو آخرت کے لئے کیا جائے اور بغیر یقین کے قبول ہو جائے اور امور دنیا میں سے کوئی ایسا امر نہیں ہے جو اپنے کرنے والے کو فائدہ دے سکے۔ مگر امن کے ساتھ۔ اور صحت کے ساتھ۔ اور فراغت قلبی کے ساتھ۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اخروی امور میں کامیابی کو صرف ایک کلمہ میں جمع کر دیا اور وہ ہے یقین اور تمام دنیاوی امور کی کامیابی کو صرف ایک کلمہ میں جمع کر دیا اور وہ ہے عافیت۔

اللھم اعطنھا یقینا کاملا بفضلک وعافیۃ تامۃ برحمتک (مترجم)

۱۴۳۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد صباح نے عفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو یحییٰ بن حعدہ نے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا موسم گرما میں پہلے سال اور عہد قریب تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ:

اللہ سے یقین اور عافیت طلب کرو۔

۱۴۴۰:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن اسحٰق تمیمی فاکھی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خبر دی ابو یحیی عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابو میسرۃ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالملک بن حارث سے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق سے سنا وہ فرماتے تھے منبر رسول پر بیٹھ کر کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اسی دن پہلے سال، ابوبکر صدیق نے بیان کیا اور رو پڑے پھر فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ وہ فرماتے تھے۔ تم لوگ کلمہ اخلاص کے بعد عافیت کی مثل نہیں دیے گئے ہو لہذا اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کیا کرو۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ فرماتے ہیں کہ۔ وہ چیز جو حسن جواب میں شمار ہو اور مختصر کلام میں بھی داخل ہو۔ اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جواب ہے جو آپ نے مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے خط کے جواب میں لکھا تھا۔ مسیلمہ نے یہ لکھا تھا کہ امابعد میں نبوت کے معاملے میں آپ کے ساتھ شریک ہوں لہذا آدھی زمین میری ہوگی اور آدھی آپ کی رہے گی لیکن قریش زیادتی کریں گے۔ آپ نے اس کے جواب میں لکھا۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللّٰہ الی مسیلمۃ الکذاب سلام علی من اتبع الھدی

اما بعد فان الارض للّٰہ یورثھا من یشاء من عبادہ. و العاقبۃ للمتقین.

اللہ کے نام کے ساتھ تحریر کا آغاز کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت بڑے جھوٹے مسیلمہ کی طرف، سلام ہو اس پر جو ہدایت یعنی قرآن کا پیروکار ہے امابعد بے شک ساری زمین اللہ کی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وارث بناتا ہے اور حسن انجام اہل تقویٰ کے لئے ہے۔

۱۴۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابو اسحٰق نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے مگر اس نے یوں کہا ہے کہ (مسیلمہ نے کہا) بہرحال بے شک میں معاملے میں مشترک ہوں ہم

(۱۴۳۹)......یحیی بن جعدۃ ھو : ابن ھبیرۃ بن أبی وھب المخزومی ثقۃ (تقریب)

(۱۴۴۰)......عبداللّٰہ بن أحمد بن زکریا بن الحارث المکّی أبویحیی بن ابی مسرۃ لہ ترجمۃ فی الجرح والتعدیل (۵/۶) والحدیث أخرجہ أحمد (۱/۴) عن عبداللّٰہ بن یزید المقری. بہ.

(۱۴۴۱)......أخرجہ المصنف فی الدلائل (۵/۳۳۰، ۳۳۱) بنفس الإسناد مطولاً.

لوگوں کے لیے آدھا معاملہ ہوگا۔ اور قریش کے لیے آدھا ہوگا۔ لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کریں گے۔ پھر اس کے بعد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ذکر کیا ہے آپ نے جو کچھ لکھا۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع کلمات میں سے یہ عبارت بھی ہے۔

جامع کلام

مسلمان اپنے خون کے بدلے دیئے جائیں۔ اور ان کی ذمہ داریوں کے لیے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کرے گا۔ مسلمان اپنے ماسوا پر بھاری قوت میں۔ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ اور کوئی صاحب عہد اپنے عہد میں نہیں مارا جائے گا۔

ان مذکورہ کلمات کی اگر علیحدہ علیحدہ شرح وسط سے وضاحت لکھی جائے تو یہ اپنی جگہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے بڑے بامعنی کلام اور بامعنی تشریح کو تقاضا کرتے ہیں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہم نے اس روایت کی اسناد کتاب الخراج میں کتاب السنن میں ذکر کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جنس سے کثیر الفاظ ہیں مگر یہ مقام اس سے زیادہ کا متحمل نہیں ہے۔

۱۴۴۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید خلیل بن احمد بن محمد قاضی بستی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابی خیثمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عتیک نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص بغیر قتل یا چوٹ کے (بستر کی موت) مر جائے اس کا اجر اللہ کے ذمے لازم ہو جاتا ہے۔ (اس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حتف انفہ) کی موت کا لفظ استعمال فرمایا تھا جب کہ یہ ایسا کلمہ تھا کہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کلمے کو حضور سے قبل کسی عرب کو استعمال کرتے نہیں سنا تھا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوعیت کے بہت سے الفاظ ہیں جن کی طرف آپ سے قبل کسی نے سبقت نہیں تھی۔

فصل:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر مہربان ہونا اور شفیق ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم با لمؤمنین رؤف الرحیم (التوبہ ۱۲۸)

(لوگو) تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں۔ اور مؤمنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔

۱۴۴۳:..... ان روایات میں سے ہے جن کی ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ حضرت فارسی نے فرمایا دیکھئے کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کسی ایک بندے کی شفقت اور رحمت کے بارے میں اس طرح تعریف فرمائی ہے جس طرح اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قیامت میں جب سب لوگوں کو اپنی اپنی پڑی ہوگی، کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات چھوڑ کر امتی امتی پکار رہے ہوں گے یہ بات امت پر آپ کی شفقت کی دلیل ہے۔ اور آپ اللہ کی بارگاہ میں یہ عرض کریں گے کہ

(۱۴۴۲)......أخرجه الحاكم (۸۸/۲) من طريق محمد بن إسحاق. به.

تنبيه:. في المستدرك: محمد بن عبدالله بن عتيك أخبرني سلمة عن ابيه و الصحيح (اخي بني سلمة) بدلاً من (أخبرني) انظر السنن الكبرى (۱٦٦/۹)

میں نے تو اپنے نفس کو آپ کے حوالے کر دیا ہے جو چاہیں آپ میرے ساتھ سلوک کریں لیکن اے میرے رب میری امت کے بارے میں میری سفارش رد نہ کرنا جو کہ تیرے ہی بندے ہیں۔

اور یہ حدیث جو قیامت میں آپ کی شفاعت کے بارے میں وارد ہوئی ہے تحقیق اس کا ذکر اس کتاب میں گذر چکا ہے۔

۱۴۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے آپ کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے۔ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی تھی قبولیت کے لئے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا اپنی امت کے حق میں شفاعت کے لئے جو قیامت کے دن ہوگی چھپا کر رکھوں۔(تاکہ میں اپنی امت کے لئے سفارش کر کے ان کی مغفرت کرا سکوں یہ امت پر آپ کے شفیق ہونے کی دلیل ہے۔مترجم)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے، ابوالیمان سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریقے سے زہری سے۔

۱۴۴۵:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن زید نے ان کو ابن سوید نے ان کو سلام بن سلمان نے یعنی ابوالعباس دمشقی نے ان کو شریک نے ان کو سالم افطس نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی

عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں۔

فرمایا کہ آپ کی رضا یہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پوری امت کو جنت میں داخل کر دے۔

۱۴۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو عبداللہ بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول کے رباعی دانت شہید ہو گئے اور آپ کی پیشانی مبارک پر گہرا زخم لگا اور خون آپ کے چہرہ انور پر بہنے لگا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آپ ان کے خلاف بددعا فرمائیے۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لعن طعن کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا اس نے تو مجھے داعی اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے بے شک وہ نہیں جانتے۔

یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۴۴۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو ابومنصور یحییٰ بن احمد بن زیاد ھروی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو محمد بن فلیح نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اللهم اغفر لقومي فانهم لايعلمون

اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے وہ مجھے بحیثیت نبی جانتے نہیں۔

(۱۴۴۴)......أخرجه البخاري (۹/۱۷۰) عن أبي اليمان عن شعيب. به.

وأخرجه مسلم (۱/۱۸۸) من طريق مالك بن انس عن الزهري. به.

(۱۴۴۵)......عزاه السيوطي في الدر (۶/۳۶۱) إلى المصنف.

(۱۴۴۸)......دلائل النبوة (۳/۲۱۵)

شیخ حلیمی کا قول

❶......شیخ حلیمی فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے دو مینڈھے قربانی کئے تھے اور پہلے کی قربانی کرتے ہوئے دعا کی تھی:

اللهم عن محمد و ال محمد

اے اللہ اس کو قبول فرما محمد کی طرف سے اور محمد کی ال کی طرف۔

اور دوسرے کو ذبح کر کے دعا کی تھی:

اللهم عن محمد و من لم يضح من امة محمد

اے اللہ یہ قبول فرما محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی ہے۔

یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی امت پر شفیق ہونے اور محسن ہونے کے بارے میں زیادہ بلیغ ہے۔

❷......ایک دوسری روایت:......حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر مجھے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف میں ڈالنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (اس حدیث میں بھی آپ کے اپنی امت پر شفیق ہونے کی دلیل ہے۔ مترجم)

❸......اسی طرح یہ حدیث بھی ہے کہ۔ آپ رمضان المبارک کی تیسری شب تراویح پڑھانے تشریف نہیں لائے تھے جب مسجد میں لوگ کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ اگلے دن فرمایا کہ میں نے دیکھا تھا تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ یعنی کثرت سے تراویح کے لئے جمع ہوئے تھے مگر میرے آنے میں میرے لئے کوئی چیز اور مانع نہیں تھی سوائے اس بات کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے اوپر تراویح بھی فرض کر دی جائے گی۔

شیخ حلیمی کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے جو فرمایا کہ میں نے اندیشہ کیا کہ کہیں تم پر تراویح فرض نہ ہو جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فرض ہوگئی تو تم لوگ اس کی فرضیت کے حق کی رعایت نہیں کر سکو گے، فرض کے تارک ہو کر اپنے سے پہلے کی امتوں کی طرح تم بھی برائی کے قابل اور برائی کا اسوۃ قرار پاؤ گے۔ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحمت ہے امت پر۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے آپ کو افضل ترین جزاء عطا فرمائے بحیثیت نبی اور رسول ہونے کے پوری امت کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کو سراج منیر کا لقب عطا فرمایا ہے (آپ اپنی امت کے لئے روشنی اور ہدایت کا چراغ ہیں جیسے چراغ کے بغیر اندھیرا ہوتا ہے آپ کے بغیر بھی امت کے لئے اندھیرا ہے ہدایت کی روشنی فقط آپ کے ذریعے سے مل سکتی ہے۔ اس لئے آپ سراجاً منیراً ہیں۔ مترجم)

سراجاً منیراً (احزاب ۴۶)

اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے ذریعے سے لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے ہدایت اور قرآن کی روشنی کی طرف نکالا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) ......سنن ابن ماجة باب ۱، سنن الترمذی باب ۲۰،۱۰

(۲) ......البخاری المواقیت باب ۲۴، ابن ماجة الصلاة باب ۸

(۳) ۔ انظر المنهاج ص ۷۶ ج ۲

كتاب انزلناه اليك لتخرج الناس من الظلمات الى النور (ابراہیم)

یہ کتاب ہے اس کو ہم نے تیری طرف اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالیں۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بھی عقل مند انسان خیرات اور بھلائیوں میں غور وفکر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنے نبی کے توسط سے اپنے بندوں کو عطا فرمائی ہیں اور ان نعمتوں کے جو قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور ان کی شفاعت کے ذریعہ عطا کرے گا۔ تو وہ یہ بات اچھی طرح جان لیتا ہے کہ اللہ کے حقوق کے بعد سب زیادہ ضروری بندوں پر اللہ کے نبی کا حق لازم اور ضروری ہے اور کسی کا حق ضروری نہیں ہے۔ اور شیخ نے اس بارے میں بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے۔

فصل:۔۔۔۔۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی اور دنیا کی سختیوں پر آپ کا صبر کرنا

یہ اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے لئے منتخب فرمایا تھا اور اسی بات کی آپ کو وصیت بھی فرمائی تھی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولاتمدن عينيك الى مامتعنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا لنفتنهم فيه ورزق ربك خير وابقى (طٰہٰ ۱۳۱)

نہ دراز کر تو اپنی نگاہوں کو ان دنیاوی اموروا سباب کی طرف جس کا ہم نے ان لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے جوڑا جوڑا ان کو دنیا کی تازگی کی طرف تاکہ ہم فتنہ میں واقع کریں ان کو اس میں اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا۔

۱۴۴۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو عمر بن یونس نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ابوزمیل سماک حنفی نے ان کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام اپنے گھر والیوں سے علیحدہ ہوگئے تھے۔ پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ۔ پھر میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا، اس وقت آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں بیٹھ گیا آپ نے اوپر اوڑھنے کی چادر قریب کی اس چادر کے علاوہ آپ کے اوپر اس وقت کرتہ وغیرہ نہیں تھا چٹائی کے نشان آپ کے پہلو پر نمایاں تھے۔ میں نے رسول اللہ کے خزانے میں (وہ سانچہ جس میں کھانے پینے کا سامان دھرا رہتا تھا) نظر ماری تو اس میں مٹھی بھر جو پڑے ہوئے تھے یعنی ایک صاع کے برابر ہوں گے اور اسی کی مثل کھجور جو کمرے کے کونے میں پڑی تھیں اور دیکھا تو ایک چڑا بھی لٹکا ہوا تھا میں نے جلدی سے اپنی نگاہوں کو گھمایا یعنی (یہ نادری سرکار دو جہاں کے گھر میں دیکھ کر مجھے بے ساختہ رونا آ گیا۔) آپ نے فرمایا ابن خطاب تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں کیسے نہ روؤں اس چٹائی نے آپ کے پہلو مقدس پر نشان ڈال دیئے ہیں۔ اور یہ رہا آپ کا خزانہ اس میں کیا کچھ جمع ہے وہ بھی میرے سامنے ہے۔ اور دوسری طرف دیکھتا ہوں تو یہ قیصر وکسریٰ ہیں جو پھلوں اور نہروں میں پڑے ہیں (یعنی ان کے پاس تمام سامان دنیا کی فراوانی ہے۔)

آپ کا یہ حال ہے جب کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ اس کے برگزیدہ ہیں (اور یہ آپ کے گھر کا حال ہے) حضور نے فرمایا اے ابن خطاب کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کے لئے دنیا میں نے کہا بالکل بالکل راضی ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۴۵۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی

(۱۴۴۹)۔۔۔۔۔اخرجه مسلم (۱۱۰۵/۱۔ ۱۱۰۷) عن زهير بن حرب. به.

نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال نے یعنی ابن حباب نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے آپ چٹائی پر آرام فرمارہے تھے چٹائی کے نشانات آپ کے جسم پر پڑ چکے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ کوئی بستر بچھا لیتے تو یہ نشان نہ پڑتے۔

حضور نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا مطلب؟ اور کیا ہے دنیا کے لئے اور کیا ہے میرے لئے؟ (یعنی مجھے دنیا سے کیا نسبت؟ اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری مثال اور دنیا کی مثال اس کے سوا کچھ نہیں جیسے کوئی ایک سوار جو سخت گرمی کے دن سفر کررہا ہو۔ لہٰذا وہ کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے دن کا ایک لحظہ ٹھہر جائے یا کچھ دیر آرام کرلے پھر اس سائے کو اور اس درخت کو وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

۱۴۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل بن سالم اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبی سے اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام حضور کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے مابین اختیار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو پسند کرلیا اور دنیا کی خواہش نہیں کی۔

۱۴۵۲:...... ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کے پاس نمائندہ بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ آپ اللہ کے بندے اور نبی بنیں یا بادشاہ اور نبی بنیں۔ جبرائیل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپ عاجزی کیجئے لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا بلکہ بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔

۱۴۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی سبیعی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو ثابت بن محمد عابد نے ان کو حارث بن نعمان لیثی نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرة المساکین یوم القیمة.

اے اللہ مجھے بحالت مسکین زندہ رکھ اور مجھ بحالت مسکین موت دے اور قیامت میں مجھے مساکین کی جماعت کے ساتھ ملا دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ایسا کیوں یارسول اللہ؟

فرمایا اس لئے کہ وہ جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اے عائشہ یتیم مسکین سے محبت رکھنا انہیں قریب کرنا اللہ تعالیٰ قیامت میں تجھے قریب کریں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ اسناد سے زیادہ صحیح وہ اسناد ہے جو اسی کے مفہوم میں ہے۔

۱۴۵۴:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن عفان یعنی حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے:

اللہ اجعل رزق ال محمد قوتاً

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا رزق بقدر روزی بنا (یعنی بقدر قوت لایموت بنا)

(۱۴۵۰)...... اخرجه الحاکم (۳۰۹/۴ و ۳۱۰) من طریق موسی بن إسماعیل عن ثابت بن یزید. به. وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

(۱۴۵۳)...... أخرجه الترمذی (۲۳۵۲) من طریق ثابت بن محمد العابد الکوفی. به.

وقال الترمذی: حدیث غریب.

یعنی جسے کھا کر زندہ رہ سکیں یعنی اضافی اور زیادہ نہ دے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں اشج سے روایت کیا ہے ان کو ابو اسامہ نے دونوں نے اس کو نقل کیا محمد بن فضیل کی حدیث سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے عمارہ سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

۱۴۵۵:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے منصور سے ان کو ابراہیم نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں۔

ماشبع ال محمد صلى الله عليه وسلم منذ قدم رسول الله المدينة من طعام ثلاثة ايام تباعا حتى مضى.

رسول اللہ جب سے مدینے میں ہجرت کر کے تشریف لائے آل محمد نے کبھی تین دن مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ حضور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اس کو بخاری مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے جریر کی حدیث سے۔

اہل بیت مہینہ بھر بھی آگ نہیں جلاتے تھے

۱۴۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر مطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ:

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی مہینہ ایسا آتا تھا جس میں وہ (کچھ پکانے کے لئے) آگ نہیں جلاتے تھے۔ تو گذارہ صرف کھجور اور پانی پر ہوتا تھا ہاں کبھی کوئی کہیں سے گوشت آجاتا (یعنی وہ بھی پکا ہوا)۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ یعنی یحییٰ بن سعید قطان سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے جس میں گوشت کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس میں کچھ اضافہ ہے اس بات کے ذکر کا کہ اردگرد سے انصار کے گھروں سے ان کی عورتیں کچھ بھیج دیں اور وہ زیادہ تر دودھ ہوتا۔

۱۴۵۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نحوی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے اجناذ بن میں ان کو ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے ان کو عبدالوارث نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو حضرت قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی

(۱۴۵۴)......أخرجه مسلم (۲۲۸۱/۴) عن أبي سعيد الأشج عن أبي أسامة. به

وأخرجه البخاري (۱۲۲/۸) عن عبدالله بن محمد عن محمد بن فضيل.

وأخرجه مسلم (۲۲۸۱/۴) عن زهير بن حرب عن محمد بن فضيل. به.

(۱)...... سقط من الأصل.

(۱۴۵۵)......أخرجه البخاري (۲۸۲/۱۱. فتح) ومسلم (۲۲۸۱/۴) من طريق جرير. به.

(۱۴۵۶)......أخرجه البخاري (۲۸۲/۱۱. فتح) عن محمد بن المثنى عن يحيى به. وأخرجه مسلم (۲۲۸۴) من طريق يزيد بن رومان عن هشام. به.

(۱)...... كلمة غير واضحة.

(۱۴۵۷)......أخرجه البخاري (۲۷۳/۱۱. فتح) عن ابن عمر. به.

اللہ علیہ وسلم نے دسترخوان پر کھانا نہیں کھایا۔ حتیٰ کہ فوت ہو گئے اور نہ ہی روٹی گوشت کے شوربے سے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں ابن معمر سے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی کو بھی دینے کی رقم نہ تھی

۱۴۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبید اللہ حرفی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون حربی نے ان کو حسن بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبدالرحمن نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی گئی جو کی روٹی اور پگھلائی ہوئی چربی سے۔ ایک صبح میں سے سنا آپ فرما رہے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آل محمد پر ایسی صبح نہیں آئی کہ گھر میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور رکھی ہوں مگر اس وقت بھی رسول اللہ کے گھر میں نو بیویاں موجود تھیں۔ آپ کی ایک ذرہ تھی جو آپ نے مدینے میں کسی یہودی کے پاس رہن رکھوائی اور اس سے ایک صاع گندم یا جو لئے مگر اس کو چھڑانے کے لئے بھی رقم نہ تھی جس سے اس کو چھڑا لائیں۔

۱۴۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزاز نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کے چھال بھرے ہوئے تھے۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۴۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن اعلیٰ آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا آپ نے ہم لوگوں کے لئے ایک موٹی چادر اور ایک عدد اوپر اوڑھنے کی چادر خوشبو لگی ہوئی نکالی اور فرمایا:

في هذا قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم

اس چادر میں رسول اللہ کی روح مبارک نکالی گئی تھی۔ (یعنی حضور ان کپڑوں میں فوت ہوئے تھے۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن رافع سے ان کو عبدالرزاق نے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا

۱۴۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوزاہریہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابوالجبیر نے اور وہ اصحاب رسول میں تھے

(۱۴۵۸) أخرجه أحمد (۱۳۳/۳ و ۲۳۸) من طريق قتادة. به.

وأخرجه ابن ماجة (۴۱۴۷) من طريق الحسن بن موسى. به المرفوع منه فقط.

وفي الزوائد هذا إسناد صحيح رجاله ثقات ورواه ابن حبان في صحيحه من طريق أبان العطار عن قتادة به.

وأصل الحديث رواه البخاري في صحيحه في كتاب البيع.

واختلف شراحه في أنه موقوف أو مرفوع لكن رواية المصنف ترد على من قال بوقفه على أنس

(۲) في مسند أحمد (۲۳۸/۲) : اخذ منه طعاماً فما وجدلها مايفتكها به.

(۱۴۵۹) أخرجه البخاري (۲۸۲/۱۱. فتح) عن أحمد بن رجاء عن النضر. به.

(۱۴۶۰) ...أخرجه مسلم (۱۶۴۹/۳) عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق. به.

فرماتے ہیں۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر رکھ لیا پھر دعا کی اے رب ایک نفس کھانے والا دنیا میں آرام اور نعمت سے رہنے والا ہے قیامت کے دن بھوکا ہوگا اے رب نفس بھوکا ننگا دنیا میں، کھانے پینے والا اور نعمتوں والا ہوگا قیامت میں۔ اے رب انسان اپنے نفس کا اکرام کرتا ہے اور وہ اس کو ذلیل کرنے والا ہے۔ اے رب بعض انسان نفس کو ذلیل کرتے ہیں اور وہ اس کو عزت دینے والا ہوتا ہے۔ اے رب یہ نفس زبردستی دنیا میں گھستا ہے اور زبردستی آسائشیں چاہتا ہے ان چیزوں میں جو اللہ اور اس کے رسول نے بطور مال فئے دی ہیں۔ (یعنی مفت دی ہیں) ایسے نفس کے لئے اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے خبردار جنت کا عمل سخت ہے سخت ہے اونچی جگہ کے ساتھ خبردار جہنم کا عمل آسان ہے نرمی کے ساتھ۔ خبردار اے رب ایک لمحہ کی شہوۃ وخواہش طویل حزن وغم کا وارث بناتی ہے۔ فرمایا کہ السہو ۃ نرم زمین کو کہتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ جہنم کا ہر کام آسان اور جنت کا ہر کام مشکل ہے)۔

۱۴۶۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صغانی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ اللہ کے نبی پر کوئی عشا اور صبح جمع نہیں ہوئی کہ آپ نے دونوں وقت کا کھانا گوشت روٹی کھایا ہو مگر جماعت کے ساتھ۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

حدیث میں میں نے اسی طرح کی وضاحت پائی ہے مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ یہ وضاحت کس نے کہی تھی اور ابوعبید نے کہا وہ کہتے ہیں۔ آپ نے اکیلے نہیں کھایا مگر لوگوں کے ساتھ۔

احمد بن یحییٰ[1] کی وضاحت

احمد بن یحییٰ نے کہا ضفف یہ ہے کہ لقمہ مقدار طعام سے زیادہ ہو اور حفف یہ ہے کہ وہ کھانے کی مقدار کے مطابق ہو۔
اور یہ کہا گیا کہ ضفف تنگی اور سختی کو کہتے ہیں آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ کام اس کے لئے ممکن نہیں ہوا مگر تنگی اور سختی کے ساتھ۔

۱۴۶۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان نے ان کو ابوسعید نے ان کو ابن ابو مسرہ نے ان کو حمیدی نے دونوں کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے اور معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو مالک بن اوس بن حدثان نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

قبیلہ بنونضیر کے اموال رسول اللہ پر اللہ کی طرف سے فئی کئے گئے تھے جن پر مسلمانوں نے پیدل اور گھڑسوار دستوں کے ساتھ حملہ نہیں کیا تھا اور وہ مال خالص رسول اللہ کے لئے تھا، آپ اس میں سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے تھے لہذا اس میں سے تقریباً سال بھر کا خرچہ رکھ لیتے تھے

(۱۴۶۱).....أخرجه ابن سعد في الطبقات (۴۲۲/۷) عن ابن بقية عن سعيد بن سنان. به.

(۱۴۶۲).....قال ابن الأثير في النهاية (۹۵/۳) :

الضفف : الضيق والشدة : أي لم يشبع منهما إلا عن ضيق وقلة.

وقيل إن الضفف اجتماع الناس يقال ضف القوم على الماء يضفون ضفاً أي لم يأكل خبزاً ولحماً وحده ولكن يأكل مع الناس.

وقيل الضفف أن تكون الأكلة أكثر من مقدار الطعام والحفف أن تكون بمقداره.

(۱۴۶۳).....أخرجه البخاري (۶۲۹/۸. فتح) ومسلم (۱۳۷۶/۳ و ۱۳۷۷) من طريق سفيان. به.

(۱).....يعني يحيى بن أبي مسرة.

اور باقی جو کچھ بچ جاتا اس کو مسلمانوں کی جہادی تیاری اسلحہ وغیرہ ساز وسامان میں خرچ کرتے تھے۔ اس کو بخاری مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کچھ جمع نہیں فرماتے تھے

۱۴۶۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی اور جعفر بن محمد نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ بن سعید نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صبح کے لئے کچھ جمع نہیں کرتے تھے۔

۱۴۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن شبانہ نے ہمدان میں ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ہلال بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ حضور کی خدمت میں یہ تین پرندے ہدیہ کئے گئے ایک آپ کے خادم نے آپ کو کھلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو باقی دو بھی لا کر پیش کئے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں نے آپ کو منع نہیں کیا تھا کہ کل صبح کے لئے کوئی شئی چھپا کر نہ رکھنا اللہ تعالیٰ ہر دن کا رزق خود لاتا ہے۔

۱۴۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزار نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو فضل بن صالح اسری نے ان کو اعمش نے ان کو طلحہ بن مصرف نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال ہمیں کھانا کھلایئے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس کھجور کی ایک تھیلی کے سوا کچھ نہیں ہے وہی میں نے اپنے لئے چھپا کر رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کیا آپ کو ڈر نہیں لگتا کہ اللہ اس کو جہنم کی آگ میں دھنسا دے اے بلال خرچ کیجئے اور صاحب عرش سے رزق کی تنگی کا خوف نہ کیجئے۔

۱۴۶۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو سلیمان بن محمد بن ناجیہ مدینی نے ان کو ابوعمرو احمد بن مبارک مستملی نے ان کو ابوخالد فراء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میرے رب نے پیش کیا ہے کہ وہ بطحاء مکہ کو سونا بنا دے میں نے عرض کی نہیں اے میرے رب مگر میں تو پیٹ بھروں گا ایک دن اور بھوکا رہوں گا دوسرے دن جب میں بھوکا رہوں گا عاجزی کروں گا گڑگڑاؤں گا اور جب پیٹ بھروں گا میں تیری حمد کروں گا اور تیرا ذکر کروں گا۔

۱۴۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے فوائد میں اور ان کو ابوعلی اسماعیل بن صفار نے اس طرح کہ انہوں نے ان کے سامنے حدیث کو

(۱۴۶۴).....أخرجه الترمذی (۲۳۶۲) عن قتيبة. به.

وقال الترمذی : هذا حديث غريب وقد روى هذا الحديث عن جعفر بن سليمان عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً.

(۱۴۶۵).....أخرجه ابن حبان في المجروحين (۸۶/۳) عن أحمد بن الحسن عن عبدالجبار عن يحيى بن معين. به.

والحديث ضعيف لأن في إسناده هلال بن سويد الأزدي أبوظلال القسملي قال ابن حبان : كان شيخاً مغفلا يروى عن أنس ماليس من حديثه لايجوز الاحتجاج به بحال.

(۱۴۶۶).....أخرجه الحكيم الترمذی والطبرانی فی الكبير عن عائشة (كنز العمال ۱۶۱۸۸).

(۱۴۶۷).....أخرجه الترمذی (۲۳۴۷) عن سويد بن نصر عن عبدالله بن المبارك. به.

وقال الترمذی : هذا حديث حسن.

وعلى بن يزيد ضعيف الحديث ويكنى أبا عبدالملك.

(۱۴۶۸).....أخرجه المصنف في الدلائل (۳۴۵/۱) بنفس الإسناد.

پڑھا کر سنا شوال ۳۲۹ میں ان کو خبر دی حسن بن عروہ بن یزید نے ان کو عباد بن عباد مہلبی نے ان کو مجالد بن سعید نے ان کو شعبی نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصاریوں کی ایک عورت ملنے آئی اس نے گھر میں پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ چمڑے کا ٹکڑا تھا دہرا کیا ہوا جب وہ واپس چلی گئی تو اس نے میرے پاس ایک بستر یعنی بچھونا بھیجا جس کے اندر اون بھری ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ کیسا بچھونا ہے اے عائشہ؟ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تو اور اس نے آپ کا بچھونا دیکھ لیا لہٰذا اس نے جا کر یہ بچھونا بھیج دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ یہ واپس کر دیجئے اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے۔

نبوی ایثار

۱۴۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن منبہ نے کہا تھا کہ بشر سے سنا کہتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اگر ہم لوگ چاہتے کہ ہم پیٹ بھریں تو ہم پیٹ بھر سکتے تھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر ایثار کرتے اور دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

۱۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے۔ اور ہمیں خبر دی جامع بن احمد ابوالخیر وکیل نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو بکر بن سلیم صواف نے ان کو ابوطوالہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پھر تو تیار رہ فاقہ کرنے کے لئے۔)

۱۴۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املا کے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو شداد بن سعید نے ابوالوزاع سے اس نے عبداللہ بن مغفل سے وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں حضور نے فرمایا دیکھئے اگر آپ سچ کہتے ہیں تو پھر فقر کے لئے تیار ہو جائیے فوراً بس فقر اس آدمی کی طرف اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے جتنی کہ سیلاب اپنے مقام انتہا کو پہنچتا ہے۔

حضرت ابوسعید کی مرسل روایت ہے

۱۴۷۲:......امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اسی کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے شداد بن ابی طلحہ راسبی سے اور وہ اس کو روایت کرنے میں اکیلے ہیں۔

۱۴۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ابوسعید سے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ کی خدمت میں اپنی کسی حاجت کی شکایت کی تو حضور نے فرمایا صبر کر اے ابوسعید! بے شک فقر اس آدمی کی طرف جو مجھ سے محبت کرے بہت تیزی سے آتا ہے اس سیلاب

(۱۴۷۰) اخرجه الشجری (۲/۲۰۲) من طریق محمد بن عبداللّٰه بن رستہ عن ابراهیم بن المنذر الحزامی. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۱۰/۲۷۴) رواه البزار ورجاله رجال الصحیح غیر بکر بن سلیم وهو ثقة.

(۱۴۷۱)...... اخرجه احمد (۴۲/۳) عن هارون بن معروف عن ابن وهب. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۱۰/۲۷۴) رواه احمد ورجاله رجال الصحیح إلا انه شبه المرسل.

سے بھی جو وادی کے اوپر سے نیچے کی طرف یا پہاڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف آئے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۴۷۴:.....اور اسی معنی میں روایت کی گئی ہے حضرت ابوذر سے کہ وہ نبی کریم کی خدمت میں آئے اور فرمایا کہ بے شک میں محبت کرتا ہوں تم سے اے اہل بیت۔

۱۴۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابومحمد حاجب طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابی وردی نے ان کو محمد بن فضل نے عبداللہ بن سعید مقبری سے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے۔

ایک آدمی انصار میں سے آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں (یہاں پر اصل میں غیر واضح عبارت ہے۔)

پھر انصاری اپنے سامان کی طرف چلا گیا وہاں جا کر دیکھا تو کچھ بھی موجود نہیں تھا، یکا یک اس کی نگاہ ایک یہودی پر پڑی جو اپنی کھجوروں کو پانی لگا رہا تھا لہٰذا انصاری نے یہودی سے پوچھا کیا میں تیری کھجوروں کو پانی لگاؤں؟ یہودی نے کہا ہاں لگا ؤ ہر ڈول کا یعنی ہر دفعہ پانی لگانے کا اتنا اتنا پھل تجھے ملے گا۔ اور انصاری نے اس پر شرط رکھی کہ اس سے حررہ بادری اور حشفہ کھجوریں نہیں لے گا اور ان میں سے اچھی والی لے لے گا چنانچہ انصاری نے یہودی کی کھجوروں کو پانی لگایا۔ تقریباً دو صاع کھجوروں پر لہٰذا جب اسے مزدوری میں کھجوریں ملیں تو وہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں سے لائے ہو اس لئے کہ آپ کسی بھی شی کے بارے میں پوچھتے تھے جو لائی جاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ھدیہ کی ان کھجوروں میں سے ایک صاع اپنی بیویوں کے پاس گھر میں بھیج دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا صاع کھجوروں کا خود بھی کھایا اور صحابہ کرام نے بھی مل کر کھایا۔ انصاری سے آپ نے فرمایا کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر آزمائش کے لئے تیار ہو جاؤ فوری طور پر۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آزمائش اس آدمی کی طرف اس پانی سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے جو بہتا ہوا پہاڑ کی بلندی سے دھرتی کے نشیب کی طرف آتا ہے۔ اس بندے کی طرف جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کے بعد دعا فرمائی اے اللہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو اس کو ایسا رزق دے جس سے وہ کسی سے سوال کا محتاج نہ رہے اور ایسا رزق دے جو اس کو کافی ہو جائے اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے۔ عبداللہ بن سعید اس روایت میں قوی نہیں ہے۔

۱۴۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن بشر بن یوسف نے اور عبداللہ بن عبداللہ دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عمرو بن واقد نے ان کو ابوحفص نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبیس نے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو معاذ بن جبل نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اے اللہ جو شخص میرے ساتھ ایمان لایا اور مجھے سچا مانا اور اس بات کی گواہی دی کہ جو کچھ میں حق لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے بس تو کم دے اس کے مال کو اس کی اولاد کو اور جلدی کر اس کی موت کو اے اللہ جو شخص میرے ساتھ ایمان نہ لائے اور مجھے سچا نہ مانے اور وہ اس بات کی گواہی نہ دے کہ جو کچھ میں لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیری طرف سے پس زیادہ کر تو اس کے مال کو اور اس کی اولاد کو اور لمبا کر اس کی عمر کو۔

عمرو بن واقد اس کی اسناد میں متفرد ہے۔

۱۴۷۷:.....روایت کیا گیا ہے اس کی مثل عمرو بن غیلان ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

---

(۱) غیر واضح فی الأصل.

(۱۴۷۶) اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۷۶۹/۵) فى ترجمة عمرو بن واقد وهو ضعيف.

(۱۴۷۷)... عمرو بن غيلان بن سلمة الثقفي مختلف في صحبته له حديث رواه ابن ماجة (تقريب).

امام بیہقیؒ کا ارشاد

ان احادیث میں سے اگر کوئی شئی صحیح ہے تو (ان سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے) وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زاہد من الدنیا اور تارک الدنیا ہونے اور دنیا سے بے رغبت ہونے کی دلیل ہے اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کی دلیل ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں دنیا کے عیوب میں آپ نے اس کو اپنے لئے بھی پسند نہیں فرمایا اور ان کے لئے بھی پسند نہیں فرمایا جو حضور سے محبت کرتا ہو آپ کی امت میں سے۔ اللہ ہمیں بچائے دنیا کے فتنے سے اور آخرت کے عذاب سے اپنی رحمت کے ساتھ۔

استاذ ابو سہلؒ کا ارشاد

۱۴۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو امام ابو سہل محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق سراج نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابو رجاء ثقفی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شئی کو کل کے لئے جمع کر کے اور ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے ابو نصر نے کہا امام ابو سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رجوع فرماتے تھے (یہاں سے اصل مسودہ کتاب میں عبارت غیر واضح ہے۔)

آپ جس چیز کو جمع کرتے سب کے لئے کرتے آپ کے پاس زرہ تھی تلوار تھی۔ کمان تھی۔ گھوڑا تھا، خچر تھا، گدھا تھا۔ شام کو آپ کے لئے انگور نچوڑے جاتے تو صبح پی لیتے اور صبح کو نچوڑتے تو شام کو پی لیتے اور آگے اپنی ازواج مطہرات کے لئے سال بھر کی روزی بھی رکھ لیتے تھے یہ اس مال میں سے ہوتا جو اللہ نے آپ کو بطور رفئے کے عطا کیا تھا (استاذ ابو سہل فرماتے ہیں کہ یہ) سب کا سب ذخیرہ کرنا ہی ہے اور جمع کر کے رکھنا ہی ہے۔ لہٰذا ہم یہ بات کیسے تسلیم کر لیں مذکورہ اخبار کی وجہ سے ان حقائق کے ہوتے ہوئے اور استاذ ابو سہل نے یہ بھی فرمایا۔

مذکورہ روایات کی توجیہات

استاذ ابو سہل فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت تو صحیح ہے اور درایت کے حکم کے مطابق بھی درست ہے باقی رہی منافات اس روایت میں تو اس کی توجیہ کی گئی ہے۔ اور اس کی توجیہ اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور اپنے مولیٰ کے درمیان حسن ظن کا معاملہ فرماتے تھے اور مولیٰ کی طرف سے ملنے اور آنے کا انتظار فرماتے تھے سوائے روک کر رکھنے کے یا جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے۔ آپ اپنے لئے صبح سے شام یا شام سے صبح کے لئے بھی روک کر نہیں رکھتے تھے۔ باقی جو چیزیں آپ نے تیار کر کے رکھی تھی وہ اپنے دین کے لئے تھیں گن گن کر رکھنے کے لئے نہیں تھیں یہی حال آپ کے آلات حرب کا بھی ہے آپ نے ان کو محفوظ رکھا تو اپنے اولیاء واحباب مسلمانوں کی نصرت کے لئے اور اعداء کے مقابلے کے لئے بایں وجہ کہ ان کے استعمال کا حکم ہے جن جن چیزوں کی آپ کی حیات میں موجود ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے اسی لئے آپ نے فرمایا ہم کسی کو وارث نہیں چھوڑتے بلکہ جو کچھ ترکہ ہوتا ہے وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کے لئے صبح سے شام اور شام سے صبح پنیر رکھا جاتا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات آپ کے لئے اپنے ملک میں پنیر بناتیں اس لئے کہ آپ انہیں مالک بنا چکے ہوتے تھے اور ان کے لئے شفقت کرتے ہوئے مگر آپ کسی شئی کو اپنے لئے کوئی ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ اگر کوئی شے آپ کے ہاں رک گئی ہو تو وہ آئندہ کل کی نیت سے نہیں ہوتی تھی لیکن (خالی ہے) آپ کا تصرف کرنا کسی نہ کسی آزمائش میں ہوتا تھا دین کی آزمائشوں میں سے۔ اور توجیہ کرتے

(۱۴۷۸)..... مسبق برقم (۱۴۶۴) وانظر شرح السنة (۱۳ / ۲۳)

(۱) ..... غیر واضح.

(۱) غیر واضح

ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے بطور مالک رہنے کے آپ کوئی شئی ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مالک بنانے کے لئے اور دوسروں کو دینے کے لئے۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا کہ آپ کا ذخیرہ کرنا کل تک بقا کی آرزو کرنے کی وجہ سے نہیں تھا۔

فصل:.......ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی پاکیزگی اور عالمگیر ہونا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رسول الثقلین تھے۔ یعنی جنوں اور انسانوں کے بلکہ تمام جنوں اور تمام انسانوں کے رسول تھے۔ تمام انسانوں کے رسول ہونے کے بارے میں یہ نص صریح موجود ہے۔

(۱)..... ارشاد فرمایا۔ قل یایها الناس انی رسول اللّٰه الیکم جمیعاً (الاعراف ۱۵۸)

فرمادیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ آپ یہ فرمادیں۔

(۲)..... واوحی الی هذا القران لانذرکم به و من بلغ (الانعام ۱۹)

اور وحی کیا گیا میری طرف یہ قرآن تاکہ میں تم سب کو اس کے ذریعے ڈراؤں اور ان کو جن کے پاس پیغام پہنچ چکا ہے (یعنی تمام اہل کتاب کو بھی)۔

ان آیات میں تمام انسانوں کے لئے رسول ہونا ثابت ہے (خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا نہ ہوں۔)

اور جنات کی طرف آپ کے رسول ہونے کے بارے میں بھی واضح نص قرآنی موجود ہے۔ ارشاد فرمایا:

(۳)..... واذ صرفنا الیک نفرمن الجن یستمعون القران فلما حضروه قالوا انصتوا فلما قضی ولوا الی قومهم منذرین قالوا یا قومنا اجیبوا داعی اللّٰه و امنوا به یغفر لکمْ من ذنوبکم. ویجرکم من عذاب الیم (الاحقاف ۲۹)

(وہ وقت یاد کرو) جب ہم تیری طرف جنوں کی ایک جماعت کو پھیر کر متوجہ کر دیا تھا وہ قرآن سن رہے تھے جب وہ اس کی تلاوت پر حاضر ہوئے تو ایک دوسرے سے کہا چپ کر جاؤ جب تلاوت قرآن ختم ہوگئی تو وہ لوگ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن گئے۔ بولے اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو اور اس کے ساتھ ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔

نیز ارشاد ہوا:

(۴)..... قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قران عجبًا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرک بربنا احدا و انه تعالیٰ جدربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا و انه کان یقول سفیهنا علی اللّٰه شططًا (سورۃ جن ۴)

فرمادیجئے میری طرف اس بات کی وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن مجید کو توجہ سے سنا پھر وہ بولے ہم نے بہترین قرآن سنا جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے سو ہم اس کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں اور ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جب جنات نے یہ کہا، اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو۔ تو انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی طرف بھیجے گئے ہیں اور انہوں نے یہ سوچ سمجھ کر حضور کی دعوت کو سنا تھا اور انہیں یہ بھی یقین ہوگیا تھا باقی تمام جنات جو حاضر نہیں ہوسکے آپ ان سب کے بھی رسول ہیں اسی لئے تو انہوں نے یہ کہا تھا اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو اور اس کے ساتھ ایمان بھی لے آؤ لہذا جب انہوں نے پیغام سنا تو بول اٹھے۔ ہم بھی اس کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پانچ خصوصیات جو کسی دوسرے نبی کو نہیں ملی

۱۴۷۹: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ہشیم نے ان کو سیار نے ان کو یزید فقیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی رسول نہیں دیا گیا تھا۔

❶ ...... ہر نبی اپنی امت کی طرف خاص طور بھیجا جاتا تھا جب کہ میں ہر کالے اور گورے کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

❷ ...... میرے لئے غنیمتیں حلال کردی گئی ہیں جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئی تھی۔

❸ ...... اور میرے لئے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے یا فرمایا مسجد بنا دی گئی ہے جب آدمی کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہ وہی نماز پڑھ سکتا ہے جہاں ہو۔

❹ ...... اور میں رعب کے ساتھ مدد دیا گیا ہوں مہینے بھر کی مسافت تک۔

❺ ...... اور میں شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہوں۔

۱۴۸۰: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ھیثم نے پھر اسی مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اور ان کو بخاری نے صحیح میں محمد بن سنان سے انہوں نے ھیثم سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے مجاہد سے، انہوں نے فرمایا کہ اسود واحمر سے مراد جن وانس ہیں۔

۱۴۸۲: ہم نے اس کو روایت کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا میں بھیجا گیا ہوں جنوں اور انسانوں (دونوں) کی طرف۔

آپ کی نبوت کے عالمگیر ہونے کی ایک دلیل یہ ہے آپ خاتم النبیین ہیں

امام بیہقی فرماتے ہیں مذکورہ دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین (الاحزاب۔۴۰)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے حقیقی باپ نہیں ہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ خاتم وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو جیسے کسی بھی امر کے اختتام کے بعد کوئی شئ نہیں ہوتی۔ جیسے کتاب کے ختم ہو جانے کے بعد آگے پھیلنا نہیں ہوتا جیسے تھیلے کو مہر لگا دینے کے بعد اس میں سے کسی چیز کا اخراج نہیں ہو سکتا۔

۱۴۸۳: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو خوبصورت گھر بنائے اور اس کی تزئین وآرائش کرے ہر طرح مکمل کرے اور خوبصورت بنائے مگر مکان کے کونوں میں سے کسی ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے تاکہ لوگ اسے دیکھیں۔

(۱۴۷۹) سبق برقم (۳۰۵)

چنانچہ لوگ اس کو دیکھنے کے لئے چلے آئیں اور دیکھنے کے بعد انہیں اچھا لگے اور خوب بھلا لگے اور بہت ہی پسند آئے مگر جب اس ایک کم لگنے والی اینٹ کی کمی کو دیکھیں تو یہ کہیں کہ یہ اینٹ آپ نے کیوں نہ لگائی عمارت بالکل مکمل ہو جاتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار میں وہی آخری اینٹ ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے۔ اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابوصالح کی روایت سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہ آپ نے فرمایا میں اینٹ کی جگہ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۱۴۸۴:..... اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ کی حدیث سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں اخری اینٹ کی جگہ ہوں میں نے آ کر نبوت والی عمارت کو پکا اور مستحکم کر دیا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں نے انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے۔

اور ہم نے اس حدیث کو نقل کیا ہے دلائل النبوت کی چوتھی کتاب میں۔

۱۴۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو محمود بن محمد بن منصور نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو محمود بن مرزوق نے ان کو سلیم بن حیان نے ان کو سعید بن میناء نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ میری مثال انبیاء میں اس آدمی جیسی ہے جس نے گھر کو پکا بنایا اس کو خوب مضبوط کیا مگر اس نے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ مکان دیکھنے کے لئے کوئی آیا اس نے دیکھا اس نے دیکھ کر یہ کہا کہ کتنا خوبصورت ہے یہ مکان مگر یہ ایک اینٹ کی کمی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسی اینٹ کی جگہ پر ہوں میرے ساتھ انبیاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

آپ سیدالمرسلین ہیں

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے عالمگیر ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ سیدالمرسلین ہے۔

۱۴۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ھقل بن زیاد نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابوعمار نے ان کو عبداللہ بن فروخ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سے باہر آنے کے لئے پھٹے گی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حکم بن موسیٰ سے۔

حضور تمام اولاد آدم کے سردار ہیں اس دعویٰ کی پہلی دلیل کتاب اللہ سے سردار کی تشریح

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ رسول کی عظمت اور شرف رسالت کے منصب کی وجہ سے ہے۔ اور یہ حقیقت یہ کہ

(۱۴۸۳)..... اخرجه مسلم (۴/۱۷۹۰) عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق. به.

واخرجه البخاری (۴/۲۲۶) ومسلم (۴...../۱۴۹۱) من طریق ابی صالح السمان. به.

(۱۴۸۵)..... اخرجه المصنف فی الدلائل (۱/۳۷۵ و ۳۷۶) من طریق سلیم بن حیان. به.

وقال البیهقی: رواه البخاری فی الصحیح عن محمد بن سنان عن سلیم بن حیان.

ورواه مسلم عن ابی بکر بن ابی شیبة عن عفان (عن سلیم). به.

(۱۴۷۶)..... اخرجه مسلم (۴/۱۷۸۲) عن الحکم بن موسی. به

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسالتوں میں اعلیٰ اور اشرف رسالت کے ساتھ مخصوص کیے گئے ہیں جبھی تو اس اعلیٰ واشرف رسالت نے ماسبق کی تمام رسالتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور اس اعلیٰ واشرف رسالت کے بعد اور کوئی اس سے زیادہ اعلیٰ واشرف رسالت بھی نہیں آئے گی جو اس کو منسوخ کر دے۔ چنانچہ اسی عظیم مفہوم کی طرف ہمارے رب عزوجل نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے جس آیت میں اپنی کتاب کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے۔ جب ارشاد فرمایا:

و انه لکتاب عزیز لایاتیه الباطل من بین یدیه و لامن خلفه تنزیل من حکیم حمید۔

قرآن ایسی کتاب غالب ہے کہ باطل اس کے پاس نہیں آتا نہ آگے اس کے نہ پیچھے اس کے حکمت والی اور حمد والی ذات کا اتارا ہوا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے پہلے بھی کوئی ایسی کتاب نہیں اتری جو اس کی تکذیب کرتی اور قرآن کے بعد بھی کوئی ایسی کتاب نہیں اترے گی جو اس کے احکام کو موقوف کر دے یا منسوخ کر دے۔ لہذا اس آیت میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ یہ رسالت عظمیٰ جس پر یہ کتاب عزیز اتری ہے وہ تمام سابقہ رسالتوں سے افضل ہے جب رسالت محمدی تمام رسالتوں سے افضل ہے تو یہ بات بالبداہت ثابت ہوگئی کہ اس منصب پر فائز رسول بھی تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی دوسری دلیل کتاب اللہ سے

دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور زندگی کی قسم کھائی ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون۔

تیری بقاء کی قسم تیری زندگی کی قسم (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کفار ومشرکین اپنی مدہوشی میں حیران وسرگردان ہیں۔

یہ بات عقل کے عین مطابق ہے کہ جب اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھاتا ہے اور کسی بھی انسان کی زندگی کی قسم نہیں کھائی قسم کھانے کے لئے اللہ نے صرف آپ کی زندگی کو مخصوص کیا ہے تو ثابت ہوا کہ آپ کی حیات طیبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام زندگیوں سے زیادہ محترم اور زیادہ عزت والی ہے اور یہ بدیہی بات ہے کہ یہ زندگی تمام زندگیوں سے اس لئے افضل ہے اور اس لئے زیادہ محترم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہے اور آپ سب سے افضل ہیں اوا کرم ہیں اگر یہ سوال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تو انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سنین کی قسمیں بھی کھائی ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ وہ قسمیں بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ چیزیں اپنی گنتی اور اپنی نوع کے اعتبار سے افضل ہیں۔ اسی طرح حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی قسم خداوندی دلیل ہے اس بات کی کہ یہ حیات بھی اپنے زمرے اپنی گنتی اور اپنی نوع کے اعتبار سے سب حیاتوں سے افضل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی تیسری دلیل

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو دو امور جمع فرمائے ہیں۔

❶ ..... مثلاً اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر فرشتے کو اتارا اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرشتوں کے مسکنوں تک اوپر لے گیا۔ یہ انزال ملک اور اصعاد والی ساکن الملائکہ صرف حضور کی خصوصیت رہی۔

❷ ..... ایک فرشتوں کا کلام سنایا۔ اور آپ کو ان کی وہ اصلی صورت بھی دکھائی جس پر اللہ نے ان کو تخلیق فرمایا ہے یہ اسماع کلام الملک کے

ساتھ ارائتہ الملک بصورتہ کو جمع کر دینا ہوا۔

۵......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کے بارے میں خبریں عطا فرمائیں۔ اور جنت وجہنم پر مطلع پر فرمایا یعنی معائنہ ومشاہدہ بھی کرایا۔ تو گویا اس طرح آپ کا علم دونوں جہاں کے بارے میں یعنی دارالعمل ہو یا دارالجزاء دونوں کے بارے میں مشاہداتی ہوا۔ لہذا ثابت ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔)

شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑی تفصیلی بات کی ہے۔ انہوں نے یہاں پر وہ احادیث بھی درج کی ہیں جنہیں ہم معراج النبی کے سلسلے میں اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں گیارھویں اور بارھویں کتاب میں درج کی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی چوتھی دلیل

وہ ہستی جس کے اکرام میں اس پر فرشتہ نازل ہوتا تھا جب وہ ان سب سے افضل ہوسکتا ہے جن پر فرشتہ نہیں اترا تو پھر کیا خیال ہے اس ذات گرامی کا جس پر صرف فرشتہ نازل نہیں ہوتا تھا بلکہ فرشتے اترتے اور کلام کرنے کے ساتھ ساتھ مشرکین کے ساتھ آپ کے ساتھ مل کر قتال بھی کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ساتھ مل کر قتال کرنے سے مشرکین پر اللہ ان کو کامیابی بھی عطا فرمائی تو یقیناً وہ ذات گرامی ان سے افضل ہے جن کے پاس فرشتہ صرف اسی کو پیغام رسالت پہنچانے کے لئے آتا تھا اور پیغام دے کر ہٹ جاتا تھا اور یہ معلوم ہے اور بدیہی بات ہے کہ یہ تمام اعزاز صرف اور صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا لہذا مناسب ہے کہ آپ تمام انبیآء سے افضل ہوں۔ اور مشرکین کے ساتھ قتال کرنے کے لئے بدر کے دن فرشتوں کے اترنے کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ کتاب اللہ میں مذکور ہے۔

اگر اس بات کا آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے سجدہ کرنے کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو یہ حقیقت ہے کہ سجدہ جو ملائکہ نے کیا تھا وہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اسی پر حدیث شریف میں دلالت موجود ہے جب کہ یہاں فرشتوں کا قتال کرنا آپ کے ساتھ نصرت کے لئے تھا۔

۱۴۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابوہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے یا ابوسعید نے اعمش کو شک ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے شیطان ایک طرف ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے، اے اس کی ہلاکت ابن آدم کو سجدے کا حکم ملا اس نے سجدہ کرلیا ہے اب تو جنت اس کے لئے ہوگئی مجھے سجدے کا حکم ملا تھا میں نے نافرمانی کی تھی اور سو میرے لئے جہنم ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر سے انہوں نے وکیع سے۔

اور یہ معلوم ہے کہ ابن آدم کو اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرنے کا حکم ملا تھا غیر اللہ کے لئے نہیں یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ سجدہ شیطان کو جس کا حکم ملا تھا وہ بھی اسی جنس کا تھا جس کا حکم ابن آدم کو ہوا۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ مگر اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے وقت اپنی قدرت کی عظمت کے لئے جس قدرت کا اظہار ان کے لئے آدم کی تخلیق کی صورت میں کیا تھا فرشتوں کو جھک جانے کا حکم دیا تھا۔

شیخ حلیمی نے فرمایا۔ اگرچہ آدم علیہ السلام کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا اس بات کا احتمال بھی رکھتا ہے کہ وہ اس قول کی سزاء کے طور پر ہو جو انہوں نے کہا تھا۔

اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدمآء (بقرہ ۳۰)

کیا آپ اس کو پیدا کریں گے جو زمین پر فساد پھیلائے گا اور دھرتی پر خون بہائے گا۔

تاہم اس میں آدم علیہ السلام کی عزت وشرف بھی ہے لیکن ان کی عقوبت سے خالی نہیں اور صرف آدم کے شرف کے ساتھ خاص نہیں۔ لیکن فرشتوں کا نبی کریم کے ساتھ مل کر قتال کرنا کسی کی عقوبت وسزا کے طور پر نہیں بلکہ وہ خالص عزت وشرف ہی ہے جسے اللہ نے ان کے لئے پیش فرمایا ہے محض اپنے فضل سے جو کہ آپ کے عظیم مرتبے پر اور آپ کے نفیس مقام پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ افضل وہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کو فضیلت دے گا اور وہ اکرام دے گا جس کے ساتھ کسی اور کو اکرام نہیں دیا ہوگا اور ہمارے نبی صادق سے حدیث میں وارد ہوا ہے جس کو ہم نے کتاب البعث میں ذکر کیا ہے۔

قیامت کے دن آپ کا شفاعت کرنا پہلے اجتماعی شفاعت کرنا جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں اس کے بعد صرف اپنی امت کے لئے شفاعت کرنا جس کو شفاعت صغریٰ کہتے ہیں۔ یہ سب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور تمام اولاد آدم سے افضل ہونے کی دلیل ہے۔

۱۴۸۸: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد ابن عبداللہ بن ابراہیم بزار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق ان کو ہدبہ بن خالد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابونضر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن عباس سے آپ بصرے کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہر نبی کی لازمی طور پر ایک دعا ہوا کرتی تھی جسے وہ دنیا میں پوری کرواتے تھے اور میں نے اپنی دعا قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لئے چھپا رکھی ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر پہلے پھٹے گی (باہر آنے کے لئے) اور کوئی فخر نہیں ہے اور میرے ہاتھ میں حمد والا جھنڈا ہوگا حضرت آدم اور ان کے ماسوا سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے۔ پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۴۸۹:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو عمرو بن ابوعمر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ بے شک میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سر کی جانب سے پہلے پھٹے گی قیامت کے دن اور کوئی فخر نہیں ہے اور لواء الحمد دیا جاؤں گا کوئی بڑائی نہیں ہے اور قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوگا کوئی تکبر کی بات نہیں ہے، اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا کوئی بڑائی کی بات نہیں ہے۔ پھر آگے لمبی حدیث شفاعت ذکر فرمائی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ حضور کا یہ فرمانا کہ لافخر کوئی فخر نہیں۔ کا مطلب یہ ہے کہ یہ باتیں میں بطور تعلی یا بطور مقابلہ نہیں کہہ رہا ہوں اور نہ ہی میں زبردستی کسی پر اپنی تعریف اور بڑائی جتلانے یا تکبر کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں یہ مراد نہیں ہے کہ اس میں کوئی فخر وافتخار وعظمت نہیں ہے۔ بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب سے بڑا افتخار اور سب سے بڑا مقام اور سب سے بڑی عظمت ہے۔

(۱۴۸۷) .. اخرجه مسلم (۱/۸۸) عن زهير بن حرب عن وكيع.

(۱۴۸۸) اخرجه أحمد (۱/۲۸۱) عن عفان عن حماد بن سلمة. به.

(۱۴۸۹) اخرجه المصنف في الدلائل (۵/۴۷۹) بنفس الإسناد.

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے بھی اولاد آدم کے سردار ہیں کہ آپ کے آثار ونشان اور کارنامے سب سے زیادہ ہیں

آپ کے اولاد آدم کے سردار ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ تمام انبیاء سے اپنے آثار وعلامات اور نشانات اور کارناموں کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہیں۔

یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ وہ انسان جس کے کارنامے جس کی خوبیاں کم ہوں یقیناً وہ بھی صاحب فضیلت ہوتا ہے تو کیا خیال ہے اس ذات مقدس کے بارے میں کہ جس کے کمالات جس کی خوبیاں جس کی عظمت کے نشانات کثیر التعداد ہوں وہ صاحب فضیلت کیوں نہیں ہوگا بلکہ وہ تو افضل ہوگا یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء ہیں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلام اور آپ کی عظمت کے نشانات اور آپ کی سچائی کے دلائل وآیات کی بابت اخبار واحادیث کثیرہ ذکر کی ہیں ان کی اسناد کے ساتھ ہم نے ان کو اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ذکر کر دیا ہے جو شخص ان پر مطلع ہونے کا ارادہ کرے اس کتاب کی طرف رجوع کرے اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

ہمارے نبی کریم کی افضلیت کی ایک دلیل

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ جو چیز ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کو آپ کے نام کے ساتھ مخاطب نہیں کیا بالکل۔ بلکہ یا تو نبی یا رسول کے لقب کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ یا محمد یا احمد کے ساتھ نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

یاایھاالنبی. یاایھا الرسول.

لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر تمام انبیاء علیہم کو ان کے نام لے کر خطاب فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ (البقرہ ۳۵)

اے آدم ٹھہرے رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں۔

یا ادم انبئھم باسمآئھم (البقرہ ۳۳)

اے آدم بتادے ان لوگوں کو ان چیزوں کے نام۔

یا نوح انہ لیس من اھلک (ھود ۴۶)

اے نوح بے شک وہ (تیرا بیٹا) تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔

یا ابراھیم اعرض عن ھذا (ھود ۷۶)

اے ابراہیم اعراض کر تو اس سے۔

یوسف اعرض عن ھذا (یوسف ۲۹)

اے یوسف منہ پھیر تو ان سے۔

یاموسیٰ انی انااللہ (القصص ۳۰)

اے موسیٰ بے شک میں ہی اللہ ہوں۔

یاعیسٰی ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی و امی الٰھین من دون اللہ (المائدہ ۱۱۶)

اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری امی کو اللہ کے سوا اپنا معبود ٹھہرالیں۔

شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑا تفصیلی کلام کیا ہے۔

افضلیت کی ایک اور دلیل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر ایک اور چیز دلالت کرتی ہے وہ ہے جس کے بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے کہ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد استعمال کی جائے گی جنت کے اندر اگر آپ افضل الانبیاء نہ ہوتے تو دیگر انبیاء کے سوا صرف ہمارے پیارے نبی کریم کے نام سے کنیت استعمال نہ کی جاتی۔ آپ کے نام کے ساتھ تخصیص دلیل ہے اس بات کی کہ آپ دیگر تمام سے افضل ہیں کہ آپ کے باپ آدم آپ کے نام کے ساتھ پکارے جائیں گے۔

۱۴۹۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو ابو اسامہ حسین بن ربیع نے ان کو ابو اسحق فزاری نے ان کو عبید طویل نے ان کو انس بن مالک نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

فامانذهبن بک فانه منهم منتقمون او نرينک الذی وعدناهم فانا عليهم مقتدون (الزخرف ۴۱۔۴۲)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام فرمایا کہ کہیں وہ اپنی امت میں بے احترام ہو لہذا اسے اپنی طرف اٹھالیا اور نعمت باقی رہ گئی۔

۱۴۹۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو حسین بن محمد زیاد بن محمود بن حداش نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو نضر بن عربی نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں اس امت میں دو امانتیں اور پناہیں تھیں رسول اللہ اور استغفار ایک امان چلی گئی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک امان باقی رہ گئی ہے۔ یعنی استغفار۔

امام بیہقیؒ کا قول

ایک سوال اور اس کا جواب

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

تلک الرسل فضلاً بعضهم علی بعض (البقره ۲۵۳)

یہ جماعت رسل ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

یہ آیت بعض انبیاء کی بعض پر فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

لاتفضلوا بين انبياء الله

اللہ کے نبیوں کے مابین کسی کی فضیلت قائم نہ کرو۔

اور اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے۔

لاتخيروا بين انبيآء الله.

اللہ کے نبیوں کے درمیان ترجیح دینے کا کام نہ کرو۔

توان تمام مذکورہ نصوص کا جواب یہ ہے کہ یہ اہل کتاب کے مقابلے میں اور ان کے رد میں وارد ہوئی ہیں۔ کیونکہ وہ از خود اپنی مرضی سے بعض کو بعض پر فضیلت دیتے اور بعض کو گھٹاتے بڑھاتے رہتے تھے یہاں تک کہ بسا اوقات یہ بات ان میں فساد اعتقاد تک پہنچا دیتی تھی۔ اور بعض دفعہ ان کے واجب اور ضروری حقوق کی کمی اور ضیاع تک نوبت پہنچتی تھی۔

بہر حال جب یہ تخییر وترجیح کا عمل ایک مسلم کی طرف سے ہو جوان میں سے افضل پر واقفیت چاہتا ہو تو یہ ممنوع نہیں۔ واللہ اعلم۔

دوسرا سوال اور اس کا جواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول:

لاینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متّٰی.

کسی ایک کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ کہے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے۔

اس حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے صاف منع فرمایا ہے کہ مجھے کسی پر فضیلت نہ دی جائے پھر افضل الانبیاء اور افضل الرسل کہنا چہ معنی وارد۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی یا تو یہ توجیہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے ماسواہ کو مراد لیا ہے یعنی انا، میں، کی ضمیر حضور کے لئے نہ ہو بلکہ ہر کس کے لئے ہو یعنی کوئی بھی شخص اپنے آپ کو یونس بن متی پر بھی فوقیت نہ دے۔

دوسرا جواب یہ ہے ان کی ضمیر اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے تو پھر یہ توجیہ کی جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اپنے لئے تواضع اور اپنے رب کے لئے عاجزی کی راہ اختیار کی ہے اور اپنے نفس کو توڑ دینے کی اور کسر نفسی کی راہ اپنائی ہے۔ اس طرح کی ایک مثال آپ کے فرمان میں ایک یہ بھی ہے کہ جب آپ سے کہا گیا تھا یا خیر البریۃ۔ اے ساری مخلوق سے بہتر ہستی تو آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تواضع وعاجزی کرنے کے لئے اپنے رب کے آگے اپنے سامنے اپنی تعریف میں زیادتی اور مبالغہ پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور اس لئے آپ یہ فرماتے تھے:

لاتطرونی کما وطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم فانما انا عبد فقولوا عبداللّٰہ ورسولہ.

مجھے یوں بڑھا کر نہ گھٹانا جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا کر گھٹایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

ہم نے اس موضوع پر کلام کیا ہے اپنی کتاب دلائل النبوۃ کی جز انتالیس میں۔

ایک اور سوال اور اس کا جواب

پھر سوال ہوتا ہے کہ اگر حضور افضل الانبیاء ہیں تو اس کا کیا جواب ہے کہ حضرت ابراہیم کے بارے میں ہے کہ:

واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا

اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خلیل بنایا تھا۔

جب کہ یہ منصب خلۃ حضور کو حاصل نہ تھا تو حضرت ابراہیم ہی افضل ٹھہرے۔ تو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اللہ نے ان کو اپنا خلیل بنایا تھا ان لوگوں کے مقابلے میں جو ان کے زمانے میں اعداء اللہ تھے۔ ان کے سوا تمام نبیوں پر نہیں۔ اور وہ خلۃ اس طرح تھی کہ اللہ نے ان کو اپنی معرفت کی ہدایت دی تھی اور اس وقت ان کو اپنی توحید کی اطلاع اور واقفیت عطا کی تھی جب کفر دھرتی پر چھا چکا تھا۔

اور دنیا میں اس وقت کوئی امام ایسا نہ تھا جو اللہ کو پہچانتا اور اس کی پہچان کرواتا۔ لہٰذا اس وقت اللہ نے ان کو اپنا خلیل بایں صورت بنایا کہ آپ کو ہدایت کا اہل ٹھہرایا پہلے پہل۔ اس کے بعد ان کو امر فرمایا اور نہی فرمائی لہٰذا ان کی اطاعت ہی ظاہر ہے۔

اور دوسرے نمبر پر ان کو آزمایا تو ان کی طرف سے صبر کو پایا۔ تیسرے نمبر پر اس وقت اور اس زمانے میں وہ اللہ کے خلیل تھے اور اہل زمین پورے کے پورے اللہ کے دشمن تھے اس لئے کہ اللہ کے اطاعت گذار دھرتی پر صرف اور صرف وہی تھے اور ان کے سوا سارے لوگ عاصی اور نافرمان تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضور کو اللہ نے خلیل نہیں بنایا تھا تو جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا تھا قرآن مجید اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (آل عمران ۳۱)

فرمادیجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنالیں گے جب حضور کی اتباع متبع کو اللہ کی محبت کا فائدہ دیتی ہے تو کیا خیال ہے اس ہستی کا جس کی اتباع کی جائے وہ تو بطریق اولیٰ اللہ کے محبوب ہوئے جب وہ محبوب ٹھہرے تو محبت کا درجہ خلۃ سے بڑا ہے تحقیق اہل علم نے حبیب اور خلیل کے مابین کلام کثیر کے ساتھ فرق کیا ہے اور وہ اہل وعظ وتذکیر کی کتب میں موجود ہے۔ اور مذکورہ ہے۔

۱۴۹۲:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے کہتے تھے میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوالقاسم الاسکندرانی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو جعفر ملطی سے وہ کہتے تھے انہوں نے بتایا علی بن موسیٰ رضا سے ان کو ان کے والد نے ان کو جعفر بن محمد نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں:

و اتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلًا (النساء ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل ٹھہرایا تھا۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مذکورہ آیت میں ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہونے کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ ملک معنی میں ظاہر ہے۔ اور اللہ نے محبت کا نام محمد علیہ السلام کے لئے باقی رکھا اس کے تمام حال کی وجہ سے اس لئے کہ حبیب اپنے حبیب کے حال کے اظہار کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس کے اخفا اور ستر کو پسند کرتا ہے تاکہ اس کے سوا اس پر کوئی ایک بھی مطلع نہ ہوسکے اور حبیب اور محب کے درمیان کوئی دخل نہ دے۔ چنانچہ اللہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس طرح فرمایا جب اس کے لئے محبت کا حال ظاہر کیا کہ:

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (آل عمران ۳۱)

یعنی اللہ کی محبت کی طرف کوئی طریقہ اور راستہ نہیں ہے سوائے اس کے حبیب کی اتباع اور پیروی کرنے کے۔

یعنی اللہ کے حبیب کی اطاعت بغیر اللہ کی محبت کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے اور اور نہیں واصل ہوسکتا حبیب کی طرف کسی بھی شئی کے ساتھ جو اس کے حبیب کی متابعت سے زیادہ حسن ہو یہی اس کی رضا ہے۔

۱۴۹۳:......ابو عبدالرحمٰن سلمی نے کہا۔ محبوب کی اتباع لازم ہوتی ہے۔ محبت کا نام اس لئے نہیں واقع حبیب پر اس لئے کہ اس کا حال اس سے کہیں عظیم تر ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں محبت کے لفظ سے تعبیر کیا جائے۔ اس لئے کہ اس کی اتباع کرنے والے اسی اتباع کی بدولت اس نام کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (آل عمران ۳۱)

فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

جب کہ خلیل کی اتباع لازم نہیں ہوتی یا خلیل ہونا اتباع کو لازم نہیں کرتا اس لئے ان کے لئے خلۃ کا اطلاق کیا گیا ہے اور حضور کے لئے خلۃ کا اطلاق نہیں کیا گیا۔

حبیب اور خلیل کے مابین موازنہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حبیب کی قسم کھائی ارشاد ہوا:

لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون (الحجر ۷۲)

اور خلیل نے خود اللہ کی قسم کھائی ہے۔

تا للّٰہ لا کیدن اصنامکم (الانبیاء ۵۷)

حبیب کے لئے بغیر مانگے عطاء کرنے میں پہل کی گئی ہے۔ ارشاد ہے:

الم نشرح لک صدرک (الانشراح ۱)

اور خلیل نے مانگا اور سوال کیا۔

ارشاد ہوا:

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی (ابراہیم ۴۰)

حبیب کی مراد قبول کی گئی ہے۔

ارشاد ہوا:

قدنری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضٰھا (بقرہ)

اور خلیل کی مراد پوری نہیں کی گئی۔ کیا آپ دیکھتے نہیں۔

ارشاد ہے:

ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظالمین (بقرہ ۱۲۴)

حبیب شافع ہے (سفارش کنندہ) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ ان کو عزت دے رہے ہیں۔ جب فرمائیں گے ان سے:

ارفع رأسک سل تعطہ واشفع تشفع

آپ سر اٹھایئے مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اور خلیل مشفوع فیہ ہے یعنی ان کے حق میں سفارش کی جائے گی کیا آپ دیکھتے نہیں کہ قیامت کے دن جب ساری مخلوق ان کی طرف جاکر التجا کرے گی وہ کیسے جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔

اور حبیب سے مشہد اعلیٰ اور قیامت کی بڑی پیشی کا ڈر خاص کرم کی وجہ سے زائل کردیا گیا ہے، معراج سے اس لئے کہ آپ مقام شفاعت پر جلوہ گر ہوں گے۔ آپ کو کوئی شئی نہیں ڈراتی اس لئے کہ پہلے سے مشاہدہ کرچکے ہیں۔ لہٰذا آپ اجتماعی شفاعت کے لئے تیار ہوچکے ہیں پھر خصوصاً اپنی امت کی شفاعت کے لئے، لہٰذا آپ یہی التجا کریں گے میری امت۔ میری امت (کو اللہ بخش دے) (یہ تو مقام حبیب تھا) اور خلیل علیہ السلام سے یہ رزائل نہیں ہوا اسی وجہ سے جہنم کے تنفس اور اس کے چلانے کے وقت سے رجوع کیا اپنے اس قول کی طرف نفسی نفسی۔

۱۴۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین حسینی نے ان کو ابو محمد حسن بن حمشاد عدل نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن تخویہ نے دونوں کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو مسلمہ بن علی خشنی نے ان کو زید بن واقد نے قاسم بن مخیمرہ سے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجیب بنایا اور مجھے حبیب بنایا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم ہے میرے جلال کی قسم ہے تم لوگ میرے حبیب کو میرے خلیل پر ترجیح نہ دینا اور میرے نجیب پر ترجیح نہ دینا اور مسلمہ بن علی یہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

۱۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے کہا گیا یا رسول اللہ آپ اتنی زحمت کرتے ہیں حالانکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے ہاں سے یہ فرمان آ چکا ہے کہ اس نے آپ کی تمام اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں۔

۱۴۹۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ الجلاب نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر بن عبداللہ بن اسماعیل ہاشمی نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو نصر بن حریش صامت نے ان کو مشمعل بن ملحان طائی نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک و ما تأخر (الفتح ۱)

ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر عبادت کی یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے۔ اور خوب عبادت کی یہاں تک کہ آپ سوکھی ٹہنی کی طرح ہو گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ایسے کر رہے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں حضور نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں۔ اور عبداللہ کی ایک روایت میں ہے کیا پس میں نہ ہوں شکر گذار بندہ۔

۱۴۹۶:......یہ روایت اصل میں دو بار درج ہے صرف فرق ایک نام کا ہے پہلی میں نصر بن حریش ہے اور دوسری میں نمر بن حریش ہے باقی مکمل سند اور متن ایک ہی جیسا اس لئے ہم نے دوبارہ اس کو نہیں لکھا۔

۱۴۹۷:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو ابو مسرہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن زیادہ سکری نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی وحی جب آپ کے اوپر نازل ہوئی تو آپ اپنے قدموں کے اگلے حصے پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

طٰہٰ ما انزلنا علیک القران لتشقی (طٰہٰ ۱-۲)۔

ہم نے قرآن اس لئے نہیں اتارا تیرے اوپر کہ آپ پریشان ہوں۔

(۱۴۹۴)......تنزیہ الشریعة (۱/۳۴۳) قال ابن عراق: قال ابن الجوزی لایصح تفرد به مسلمة بن علی الخشنی وھو متروک۔ اھ۔
وتعقب بأن البیھقی اخرجه فی الشعب وضعفه والخشنی وان ضعف فلم یجرح بکذب وھو من رجال ابن ماجة.

(۱۴۹۵)......عزاہ السیوطی فی الدر (۶/۷۰) إلی المصنف وابن عساکر.

(۱۴۹۷)......أبویحیی بن أبی مسرة ھو: عبداللہ بن احمد بن أبی مسرة المکی.

۱۴۹۸:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے کہا کہ اگر عبادت آپ رسول اللہ سے اخذ کریں بالکل آپ کے مطابق حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت میں مشابہت نہیں ہوگی مگر پرانے مشکیزے کی طرح ہوکر۔

شیخ حلیمی کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ رسول اللہ کی محبت ایمان ہے، اور ہم نے یہ بیان کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا کیا خوبیاں اور محاسن عطا فرمائے تھے جو کہ درحقیقت آپ کی محبت کی طرف متقاضی تھے اور محبت کے دواعی تھے آپ کے فضائل سے محبت کرنا اور اس کے مدائح کا اعتقاد کرنا اور ان کا اعتراف کرنا۔ اور ان کے ذکر کرنے میں منہمک رہنا اور آپ کے اوپر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا، اور آپ کی اطاعت کو لازم رکھنا اور آپ کی دعوت کو غالب کرنے کے لئے ابھارنا اور شریعت کو قائم کرنا۔ اور آپ کی شفاعت کا مستحق بننے کے لئے سبب تلاش کرنا اور آپ کی امت میں سے ہونے پر خوش ہونا اور آپ کی دعوت پسند کرنے والا ہونا اور دائمی طور پر تلاوت قرآن کرنا جو ان کے بارے میں حجت ناطق ہے یہ تمام آپ کے ساتھ ایمان اور آپ کے ساتھ محبت کرنے کے تقاضے میں جو شخص وہ تمام کام کرے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور ان کے امثال یعنی ان سے ملتے جلتے دیگر اعمال کا خوگر بنے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے۔

درود پڑھنے کا بیان

۱۴۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو القاسم طبرانی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو قبیصہ نے۔ح۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن من عیسیٰ سبیعی نے کوفہ میں ان کو احمد بن حازم بن ابوعرزہ نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ابوالطفیل بن ابی بن کعب سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی ایک چوتھائی گذر چکی آپ کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا۔ لوگو اللہ کو یاد کرو آگئی ہے آنے والی اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی موت اپنی ہلاکت خیزیوں کے ساتھ قریب آچکی ہے۔ موت اپنی ہلاکت خیزیوں کے ساتھ قریب آچکی ہے۔ چنانچہ انس بن کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کثرت کے ساتھ آپ کے اوپر رحمت کی دعا کرتا ہوں (درود پڑھتا ہوں) میں وہ کتنی آپ کے اوپر پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر آپ چاہیں اس نے کہا کہ ایک چوتھائی اور فرمایا جو کچھ تو چاہے اور تو اس سے بھی زیادہ کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے پوچھا کہ آدھا وقت درود پڑھوں آپ نے فرمایا کہ جس قدرت چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا پھر دو تہائی وقت درود پڑھوں آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر پورا وقت تیرے لئے رحمت مانگنے (درود پڑھنے میں) صرف کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیری ہر فکر و ضرورت خود بخود پوری ہوگی اور تیرے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ یہ لفظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں اور ابن عبدان نے اپنی روایت میں چوتھائی اور دو تہائی کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ اور اس نے حدیث کے آخر میں یہ کہا ہے کہ میں نے کہا کہ میں اپنی ساری دعا آپ کے اوپر (درود پڑھنے) رحمت مانگنے کو بناؤں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ہی کفایت کرے گا جو کچھ بھی ارادہ ہوگا اور تجھے بخش دے گا۔

(۱۴۹۹).....سبق برقم (۵۱۷)

شکر عظیم کا ادا کرنا

۱۵۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا منصور بن صفیہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اور مجھے امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے عظیم شکر ادا کیا ہے۔ **الحمدللّٰہ الذی ھدانی و جعلنی من امۃ احمد.** اور دوسرے آدمی کے پاس سے گذرے وہ یہ کہہ رہا تھا۔ یاارحم الراحمین. آپ نے فرمایا کہ آپ اپنی طرف توجہ کیجئے اور اپنے لئے سوال کیجئے (یعنی اللہ کی تعریف تو کر لی اور اب اپنے لئے دعا بھی مانگو)

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

آپ کی مجموعی محبت کے اندر آپ کی آل کی محبت بھی داخل ہے اور وہ آپ کے اقرباء ہیں جن پر صدقہ حرام ہو چکا ہے اور ان کے لئے خمس واجب کر دیا ہے یہ ان کے ساتھ محبت کرنا رسول اللہ کے ساتھ ان کی قرابت و مرتبہ کی وجہ سے ہے۔

۱۵۰۱:.....ہم نے کتاب الفضائل میں حضرت عباس کے قصے میں ذکر کر دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ تم لوگوں سے محبت کرے اللہ کی رضا کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے۔

اہل بیت کی تحقیق قرآن کی روشنی میں

۱۵۰۲:.....اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں گذر چکا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا میرے اہل بیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔ اور اس لفظ اہل بیت میں آپ کی ازواج مطہرات بھی داخل ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یانساء النبی لستن کاحد من النسآء (الاحزاب ۳۲)

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں تم کسی عام عورت جیسی نہیں ہو۔

اس لئے کہ وہ فضیلت میں تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا یہاں تک کہ ارشاد ہوا:

انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیراً

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا کہ تم سے اے اہل بیت رسول (کفر و شرک اور معاشرے کی ہر برائی کو) دور رکھے اور تمہیں پاک صاف رکھے۔

ظاہر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ازواج مطہرات کا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ باقی عنکم کی ضمیر مذکر لا کر مردوں کو خاص کیا اس لئے کہ اللہ نے ازواج مطہرات کے ساتھ دیگر کو بھی داخل کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیوت کی اضافت ازواج کی طرف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایات اللّٰہ والحکمۃ (الاحزاب ۳۴)

یاد کرو اس کو جو کچھ تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور فراست کو۔

اور اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو امہات المومنین بنا دیا ہے۔ چنانچہ۔ ارشاد باری ہے۔

النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم (الاحزاب ۶)

نبی مؤمنوں کے ساتھ ان کے نفسوں سے بھی زیادہ اہم ہیں اور ان کی بیویاں مؤمنوں کی مائیں ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس ماؤں والی حرمت زوجیت کو رسول اللہ کی وفات کے بعد بھی برقرار رکھا۔ جب تک وہ بقید حیات رہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

ماکان لکم ان توذوا رسول اللّٰہ و لا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابداً (الاحزاب ۵۳)

تمہیں اس بات کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ تم رسول کی ایذا رسائی کرو اور نہ یہ کہ تم ان کی وفات کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو کبھی بھی۔

لہٰذا ہمارے اوپر لازم ہے ان کے حقوق کی حفاظت کرنا، ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی، ان پر درود اور رحمت بھیجنے کے ساتھ اور ان کے لئے استغفار کرنا اور ان کی مدحتوں اور ان کی حسن ثنا کا ذکر کرنا اس بنا پر کہ اولاد پر اپنی ماؤں کی جنہوں نے ان کو جنم دیا ہوتا ہے حقوق ہوتے ہیں جب کہ ان ماؤں کے حقوق ان سے زیادہ ہیں اس مرتبہ کی وجہ سے اور اس مقام کی وجہ سے جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل ہے۔ اور اس زھد وتقویٰ وعظمت کی بنا پر جو انہیں اس امت کی تمام عورتوں پر حاصل ہے۔

۱۵۰۳:...... اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوحمید ساعدی سے کہ انہوں نے کہا۔ یارسول اللہ ہم آپ کے اوپر کیسے صلوات پڑھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو:

اللھم صل علی محمد وازواجہ و ذریتہ کما صلیت علیٰ ابراھیم و بارک علیٰ محمد و ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید.

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے برکتیں نازل کیں ابراہیم علیہ السلام پر بے شک آپ حمد والے بزرگی والے ہیں۔

۱۵۰۴:...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم سے روایت ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ پورے پیمانے کے ساتھ تولا جائے یا ناپا جائے جب وہ ہم لوگوں اہل بیت پر رحمت کی دعا کرے، تو اسے چاہئے۔ یوں پڑھے۔

اللھم صل علی محمدن النبی وازواجہ امھات المؤمنین و ذریتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید.

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ نبی ہیں اور ان کی بیبیوں پر جو کہ مؤمنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک آپ تعریف اور بزرگی والے ہیں۔

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس کی دیگر فضائل کے ساتھ کتاب الفضائل میں۔

۱۵۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی احمد بن ابوالعباس زوزنی نے ان کو ابوبکر بن حسب نے ان کو ابوبکر محمد بن سلیمان باغندی نے دونوں کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے ان کو سعید بن عمرو سکونی نے ابن ابی لیلیٰ سے ان کو حکم نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے ان کو ابولیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی بندہ مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ اور میری اولاد اس کے نزدیک اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میرے گھر والے اس کے گھر والوں سے زیادہ نہ محبوب ہو جائیں۔

(۱۵۰۵)...... قال الھیثمی فی المجمع (۱/۸۸) رواہ الطبرانی فی الأوسط والکبیر وفیہ محمد بن عبدالرحمن بن أبی لیلی وھو سیء الحفظ لایحتج بہ.

فی الجملہ حب رسول میں حب صحابہ بھی داخل ہے

اورمجموعی طور پر جب نبی میں حب اصحاب رسول بھی داخل ہیں۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہےاوران کی مدح کی ہے۔

(۱)......ارشادفرمایا:

محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم(الفتح ۲۹)

محمدصلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جولوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ترین ہیں اورآپس میں رحم دل ہیں۔

(۲) ......اورارشادفرمایا:

لقد رضی اللّٰہ عن المؤمنین اذیبا یعونک تحت الشجرۃ فعلم مافی قلوبھم
فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریباً(الفتح ۱۸)

البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہو چکا جب وہ تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اللہ تعالیٰ نے جان لیا تھا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر سکینہ نازل فرمایا اورانہیں فتح قریبی کا اجر عطا فرمایا۔

(۳) ......اورارشادفرمایا:

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ(التوبہ ۱۰۰)

ایمان کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والے خواہ مہاجرین میں سے ہوں یاانصار میں سے اوروہ لوگ جنہوں نے ان کی احسان کے ساتھ اورنیکی کے ساتھ اتباع کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا اوروہ اللہ سے راضی ہو چکے۔

(۴)......اورارشادفرمایا:

والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ والذین آووا ونصروا اولئک ھم المؤمنون
حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم(الانفال ۷۴)

اوروہ لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کی اللہ کی راہ میں اوروہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اورمدد کی وہ لوگ ہی مؤمن ہونے میں سچے ہیں ان کے لئے بخشش ہےاورعزت والا رزق ہے۔

جب صحابہ کرام اس عظیم مقام پر فائز کئے گئے ہیں تو پھر مسلمانوں کی جماعت سے وہ اس بات کا استحقاق رکھتے ہیں۔کہ وہ ان سے محبت کریں اوران کی محبت کی ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی سے راضی ہوجاتا ہے تو اس کو اپنا پیارا اور محبوب بنالیتا ہے۔اور بندے کے ذمے لازم ہے کہ وہ اس سے محبت کرے جس کواس کا آقا ومالک محبوب رکھتا ہے۔

۱۵۰۶:......ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکرموا اصحابی.

میرے صحابہ کی عزت کرو۔

۱۵۰۷:......اورایک دوسری روایت میں ہے:

(۱۵۰۵) قال الھیثمی فی المجمع (۱/۸۸) رواہ الطبرانی فی الأوسط والکبیر وفیہ محمد بن عبدالرحمن بن أبی لیلی وھو سیء الحفظ لایحتج بہ.

احفظوني في اصحابي

میرے صحابہ کے بارے میں میری حفاظت کرو۔

میرے صحابہ کو گالی نہ دینا

۱۵۰۸:.....اور ابوسعید خدری کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا میرے صحابہ کو گالی نہ دینا اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر ڈالے تو ان کے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے پاؤ بھر جو کے برابر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کے نصف کے برابر ہوسکتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ انصاری صحابہ کے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔ ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو شعبہ نے۔ ح۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذکوان سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور حدیث کے الفاظ روایۃ آدم کے ہیں۔ اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن احمد بن علی بن شوذب مقری نے مقام واسط میں۔ ان کو احمد بن سنان نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے براء بن عازب سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انصار کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ ان کے ساتھ مؤمن ہی محبت کرتا ہے۔ اور ان کے ساتھ منافق ہی بغض رکھتا ہے، جو شخص انصار سے محبت کرتا اس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں شعبہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

۱۵۱۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو شعبہ نے۔ ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر نے انہوں نے سنا انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض ہے اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالولید سے روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

میرے صحابہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ڈرو

۱۵۱۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن سعید فسوی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو عبیدہ بن ابورائطہ کوفی نے ان کو عبدالرحمن بن زیادہ نے ان کو عبداللہ بن معقل مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ نہ بناؤ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ میری محبت کی وجہ سے

(۱۵۰۹).....أخرجه البخاري (۳۹/۵ و ۴۰) ومسلم (۸۵/۱) من حديث شعبة.

(۱۵۱۰).....أخرجه البخاري (۱۱/۱) عن أبي الوليد. به. ومسلم (۸۵/۱) من طريق عبدالرحمن بن مهدي عن شعبة به.

ان سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا وہ دراصل مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ ہی سے ان سے بغض رکھے گا۔ اور جو شخص ان کو تکالیف پہنچائے درحقیقت اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنائی درحقیقت اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔ اور جس نے اللہ کو تکالیف پہنچائی قریب ہے کہ وہ اس کو اپنی پکڑ میں لے لے۔

ہم نے اس حدیث کے کئی شواہد کتاب الفضائل میں ذکر کیے ہیں۔

۱۵۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب بن ابراہیم نے ان کو ابوالربیع نے اور محمد بن ابوبکر نے۔ اور یہ الفاظ ابوربیع کے ہیں۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کب ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تم نے قیامت کی کیا تیاری کر رکھی ہے۔ اس شخص نے جواب دیا اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم ان کے ساتھ ہوگے جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی جتنا میں حضور کے اس فرمان سے خوش ہوا کہ بے شک تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اللہ سے محبت کرتا ہوں اور اس کے سوال سے اور ابوبکر سے اور عمر سے اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہ کرسکوں گا۔

اور محمد نے اپنی حدیث میں فرمایا۔ اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہیں کرسکتا مگر اس لئے ان کے ساتھ ہوں گا کہ میں خصوصاً ان کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ اس کو مسلم صحیح میں ابوالربیع سے اور بخاری نے سلیمان بن حرب سے اس نے حماد سے اس کو روایت کیا ہے۔

امام بیہقیؒ کا ارشاد

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ صحابہ کی محبت ایمان میں سے ہے؟ تو ان کی محبت یہ ہے کہ ان کے فضائل کا عقیدہ رکھا جائے اور ان کا اعتراف کیا جائے اور ان سے ہر شخص صاحب حق کو اس کا حق دیا جائے (یعنی جو جس کا مقام پر ہے وہ اس کو دیا جائے) اور اسلام میں ان میں سے ہر صاحب غنی کے لئے اس کا غنا ہے اور ہر صاحب مرتبہ کے لئے رسول کے نزدیک مرتبہ اور مقام ہے۔ (اور محبت ہی کا تقاضا ہے کہ) ان کے محاسن کو پھیلایا جائے اور عام کیا جائے اور ان کے حق میں خیر کی دعا کی جائے اور اس کی اقتداء کی جائے جو کچھ دین کے ابواب ان سے منقول ہو کر آیا ہے اور اگر (تاریخ وغیرہ میں کوئی بات) نامناسب ملے تو اس کی اتباع نہ کی جائے اور اپنی بات سے کسی کو ان میں سے ترجیح نہ دی جائے اور ان میں جو باہم مشاجرات باہم رنجش واقع ہوئی ہو اس میں گھسنے کی بجائے اس سے سکوت کیا جائے۔

اہل سنت والجماعت کے اوصاف

۱۵۱۳:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی بن میمون رقی نے ان کو ابوسعید ثعلبی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے کہ اہل السنّت والجماعت کے اوصاف میں سے ہے جو شخص رک جائے باز آجائے ان امور سے جن میں اصحاب رسول نے اختلاف کیا ہے ہر ایک کو ان میں سے خیر کے سوا یاد نہ کرے۔ یعنی صحابہ کے مشاجرات اور اختلاف واندورنی معاملات سے صرف نظر کرنا سکوت اختیار کرنا اور سب کو خیر کے ساتھ یاد کرنا اہل السنّت کے اوصاف میں سے ہے۔ (مترجم)

(۱۵۱۱) ....أخرجه الترمذي (۳۸۶۲) عن محمد بن يحيى عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد. به.

وفي الترمذي: هذا حديث غريب (وفي شرح السنة ۱۴/۷۱ حسن) لانعرفه إلا من هذا الوجه.

(۱۵۱۲) أخرجه مسلم (۴/۴۲ فتح) عن سليمان بن حرب عن حماد بن زيد. به.

ایمان کا پندرھواں شعبہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر واکرام

یہ مرتبہ اور مقام محبت کے مقام سے اونچا ہے، اس لئے کہ ہر محبت کرنے والا تعظیم کرنے والا نہیں ہوتا، یہ دیکھئے کہ ایک باپ اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے لیکن باپ کی بیٹے سے محبت بیٹے کے اکرام کا تقاضا کرتی ہے اس کی تعظیم کی نہیں، اور دیکھئے کہ ایک بیٹا اپنے باپ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی محبت باپ کی تعظیم اور اس کے اکرام کی جامع ہوتی ہے۔ یعنی اس میں اکرام بھی ہے اور تعظیم بھی۔ اور کبھی آقا بھی اپنے غلاموں سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان کی تعظیم نہیں کرتا، اور غلام بھی اپنے آقاؤں سے محبت کرتے ہیں اور وہ ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں لہذا ہم نے اس تمہید سے یہ بات سمجھ لی کہ تعظیم کا مرتبہ محبت سے اونچا ہے۔

محبت کا داعی اور سبب وہ ہے جو محبت کرنے والے سے محبت کرنے والے پر خیرات اور بھلائیاں بہادے اور تعظیم کا داعی وسبب وہ ہے جو تعظیم کرنے والا فی ذاتہ اعلیٰ صفات سے محبت کرتا ہے جو کہ قابل تعظیم ہوتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ تعظیم کرنے والے کی حاجات متعلق ہوتے ہیں جن کا پورا ہونا صرف اسی ذات اور ہستی سے وابستہ ہوتا ہے جس کی تعظیم ہو رہی ہے۔ اور تعظیم کرنے والے کے ذمے تعظیم کے قابل ذات کی سنت اور طریقہ لازم ہوتا ہے۔ جس کے بغیر اس کا قیام وبقا نہیں ہوتا بسبب اس کے نایاب ہونے کے اگرچہ کوشش کرے اور سخت جدوجہد کرے، شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ پس معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جلیل ہیں بہت بڑے ہیں، زیادہ عزت والے ہیں، ہمارے اوپر زیادہ لازم ہیں اور زیادہ ضروری ہیں۔ انہوں نے ہی ہمیں غلاموں پر ان کے آقاؤں کے حقوق سکھلائے ماں باپ کے اولاد پر حقوق کی تعلیم دی، اور رسول اللہ کے ہم پر اس لئے بھی حقوق ہیں کہ انہوں نے ہمیں آخرت میں جہنم سے بچایا اور انہیں کی بدولت اور انہیں کی برکت سے ہماری روحیں ہمارے بدن ہماری عزتیں ہمارے مال ہمارا گھر ہماری اولادیں دنیا میں محفوظ ہوئیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہمیں اس بات کی رہنمائی فرمائی، ہم نے ان کی اطاعت کی اور آپ نے ہمیں نعمتوں والے باغات میں جگہ دی، کون سی ایسی نعمت ہے جو ان نعمتوں کے برابر ہو سکے؟ اور کون سا احسان اور رہنمائی ہے جو اس طرف رہنمائی کرے؟ پھر اللہ عزوجل نے ہمارے اوپر ان کی اطاعت کو لازم کردیا اور ان کی نافرمانی کرنے پر ہمیں جہنم کی وعید سنائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے پر ہمیں جنت کا وعدہ دیا۔ پھر کون سا مرتبہ ہے جو اس مرتبہ کے مشابہ ہو؟ اور کون سا درجہ ہے جو عمل میں اس درجے کے مساوی ہو پھر ایسی صورت میں ہمارے اوپر حق ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں، اور آپ کی جلالت شان کا اقرار کریں، اور آپ کی تعظیم کریں اور آپ کے مرتبے اور مقام کی جلالت کے پیش نظر آپ کا ڈر اور لحاظ کریں اس سے بڑھ کر جتنی کہ ہر غلام اپنے آقا کا خوف اور لحاظ کرتا ہے، اور ہر بیٹا اپنے والد کا لحاظ کرتا ہے۔ اور اسی کی مثل کے ساتھ کتاب اللہ ناطق ہے اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کے اوامر وارد ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) فالذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون (اعراف ۱۵۷)

پس وہ لوگ جو رسول اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور آپ کی تعظیم کی اور آپ کی مدد کی اور اس نور وروشنی کی اتباع کی جو آپ کے پاس نازل کی گئی ہے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فلاح اور کامیابی آپ کے ساتھ ایمان اور آپ کی تعظیم کے ساتھ جوڑی گئی ہے (گویا کہ فلاح آپ کے ساتھ ایمان اور ان کی تعظیم کے ساتھ وابستہ ہے) اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ تعزیر سے اس مقام پر تعظیم ہی مراد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۲) انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا لتؤ منوا باللّٰہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ (الفتح ۸۔۹)
بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر تا کہ تم لوگ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کی تعظیم و توقیر کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ رسول اللہ کا اپنی امت پر یہ حق ہے کہ آپ ان کے نزدیک معزز ہو وہ آپ کی تعظیم و توقیر کریں آپ کے مرتبے کی عظمت کا لحاظ اور خوف رکھیں یونہی چھوڑ نا اور لا پرواہی کرنا نہ کریں جیسے ہمسفر برابر کے لوگ ایک دوسرے کا لحاظ کئے بغیر معاملہ کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

(۳) لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعآء بعضکم بعضا (النور ۶۳)
نہ کرو رسول اللہ کو پکارنا اپنے مابین جیسے بعض تم میں سے بعض کو پکارتا ہے۔

اس آیت کے معنی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مطلب یہ ہے۔ کہ حضور جب تمہیں بلائیں تو ان کے بلانے کو تم ایک دوسرے کے بلانے جیسا نہ سمجھو کہ ان کی اجابت و فرمانبرداری میں بعض عذر اور بہانے کر کے تاخیر کر بیٹھو جو عذر بہانے تم ایک دوسرے کے لئے کرتے ہو۔ بلکہ حضور کی تعظیم کرو یعنی فوری بات مانو اور جلدی اطاعت کرو۔ اس لئے کہ صحابہ کرام کے لئے ان کی نماز بھی حضور کی بات اور بلانے کا جواب تاخیر سے دینے کے لئے عذر اور جواز قرار نہیں دی جا سکی تھی جس وقت آپ نے ان میں سے ایک کو بلایا تھا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا ان کو یہ جتلانے کے لئے کہ جب نماز صحابہ کے لئے ایسا عذر نہیں بن سکی جس کی وجہ سے حضور کی اجابت میں تاخیر جائز ہو سکے جب نماز اس چیز کا عذر نہ بن سکی تو اس کے علاوہ یا اس سے کمتر چیز کیسے عذر بن سکے گی شیخ نے اس سلسلے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۵۱۴ ... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ سے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عبداللہ بن محمد نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن ابی بکر نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی حالانکہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے حضور کی آواز کا جواب نہ دیا۔ (نماز کے بعد جب آئے تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا چیز رکاوٹ تھی آپ نے مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا؟

استجیبو اللّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (الانفال ۲۴)
اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب وہ تمہیں بلائیں اس لئے کہ انہوں نے زندہ کیا تم کو۔

پھر فرمایا کہ اچھا تم مسجد سے نہ نکلنا میں تمہیں ایک سورۃ سکھلاؤں گا اس جیسی کوئی سورۃ اللہ نے نازل نہیں فرمائی نہ تورات میں نہ انجیل میں نہ زبور میں ابی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے میرے ہاتھ کا سہارا لیا جب مسجد کے آخر میں پہنچے تو میں نے کہا اے اللہ کے نبی آپ نے ایسے ایسے فرمایا تھا حضور نے فرمایا ہاں یہ ام القرآن ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ نے اس کی مثل تورات، انجیل، زبور میں نہیں اتاری وہ سات لمبی لمبی سورتیں ہیں جو دیا گیا وہ اور بے شک وہ قرآن عظیم ہے اور تحقیق حدیث روایت کی گئی ہے ابوسعید بن معلی کی حدیث میں۔ (یا مراد ہے کہ سات آیات میں جو سورۃ فاتحہ مراد ہوگی۔)

---

(۱) ..... غیر واضح

(۱۵۱۴) ..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۱/۵۵۸)

شیخ حلیمی نے ذیل کی آیات کا مطلب بیان کیا ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔کہا گیا ہے کہ آیت کا معنی یعنی۔لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعا بعضکم بعضاً یہ ہے کہ اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ پکارتے تھے اور آپ سے کہتے یا محمد،اے محمد۔اے ابوالقاسم چنانچہ انہیں اس بات سے منع کر دیا گیا ہے اس آیت کے ذریعے۔اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں اور یوں کہیں یارسول اللہ۔یا نبی اللہ۔اور ہرایک میں دونوں امور میں آپ کی جلالت شان ہے اور تعظیم ہے۔

۱۵۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو حسن بن رشیق نے بطور اجازت کے۔کہتے ہیں کہ زکریا ساجی نے ذکر کیا کہا کہ حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا شافعی سے وہ کہتے تھے مکروہ ہے کسی آدمی کے لئے کہ وہ یوں کہے رسول کہتا ہے بلکہ آپ کی تعظیم کرتے ہوئے یوں کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ آیات ذکر کی ہیں جو حضور اطاعت کے لازم ہونے کے بارے میں آئی ہیں۔اس کے بعد وہ آیات ذکر کی ہیں۔جو حضور کے بعد حضور کی بیویوں سے نکاح کرنے کی حرمت کے بارے میں آئی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ذکر کیا ہے۔

یایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہ و اتقوا اللّٰہ ان اللہ سمیع علیمٌ (الحجرات۱)

اور اس کے بعد والی آیات تھی۔اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سننے جاننے والا ہے۔

۱۵۱۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے۔اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

لاتقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہ(الحجرات۱)

اللہ رسول سے پیش قدمی نہ کرو کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے آگے کسی بات کا فتویٰ نہ دو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر کوئی فیصلہ فرمائے۔

اور اس قول کے بارے میں کہ ولا تجھروا لہ بالقول کہا یعنی آپ کے سامنے زور سے بات نہ کرو۔کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ آواز نہ دو بلکہ نرم بات کہو۔یوں کہو یارسول اللہ اور اس قول کے بارے میں کہا۔ اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقویٰ یہ وہ لوگ ہیں اللہ نے تقویٰ کے لئے جن کے دلوں کو آزمالیا ہے۔مراد ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں کو خالص کر دیا ہے یا اخلاص عطا کر دیا ہے اور اس قول کے بارے میں کہا: ان الذین ینادوک من وراء الحجرات. جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں۔یعنی بنوتمیم کے دیہاتی مراد ہیں۔

۱۵۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد کعبی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکر بن معروف نے ان کو مقاتل بن حیان نے کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

یایھا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہ (الحجرات۱)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی نہ کرو۔

اس سے قتال کی حالت مراد لی ہے اور وہ مراد لی ہے جو ان کے دین کے احکامات ہیں.فرماتے ہیں کہ اس مذکور میں کسی بھی شئی میں کسی چیز کا

(۱۵۱۶) .....عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۸۴/۶) إلی عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ و المصنف.

فیصلہ نہ کرو مگر رسول اللہ کے حکم کے ساتھ۔ اور اس کا پس منظر یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کا ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر منذر بن عمرو انصاری کو امیر مقرر کیا اور آپ نے مجاہدین کے اس لشکر کے لئے بنی عامر کے قتل کا قصہ ذکر فرمایا۔ اور وہ اصحاب بیر معونہ تھے۔ اور تین کا مدینے میں واپس رجوع کا۔ اور یہ کہ وہ بنی سلیم کے دو آدمیوں سے ملے جو رسول اللہ کی خدمت سے آرہے تھے انہوں نے پوچھا کہ تم دونوں کون ہو؟ ان دونوں نے بنی عامر کے بارے میں اظہار کیا اور کہا۔ وہ ہمارے بھائی ہیں ان لوگوں نے ان دنوں کو قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم کی خدمت میں آئے اور حضور کو اس واقعہ کی خبر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو برا سمجھا لہذا یہ آیت نازل ہوئی فرماتے ہیں کہ نہ طے کرو اور کوئی امر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سوا اور نہ ہی حضور کے فرمان سے قبل عجلت کرو۔

اور یہ فرمان الٰہی:

یایھا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الحجرات)

کہ ایمان والوں اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرو۔

نہ نازل ہوئی تھی ثابت بن قیس بن شماس انصاری کے بارے میں کہ جب وہ حضور کی مجلس میں بیٹھتا تو اس کی آواز اونچی ہو جاتی جب وہ کلام کرتا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ غمگین ہو کر چلا گیا اور جا کر اپنے گھر میں شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا کئی دن گذر گئے وہ یہ خوف کر رہا تھا کہ اس کے اعمال برباد ہو گئے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پڑوسی تھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کے بارے میں خبر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ جا کر ثابت کو خبر دو کہ اس آیت سے تو مراد نہیں ہے اور تو اہل جہنم سے نہیں ہے بلکہ تو اہل جنت سے ہے۔ تم جاؤں اسے ہمارے پاس لے کر آؤ ہم اس سے کچھ بات طے کرتے ہیں چنانچہ حضرت ثابت بن قیس یہ بات سن کر بہت خوش ہو گئے اس کے بعد وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے اسے جب دیکھا تو فرمایا۔ مرحبا اس جوان کو جو یہ سوچ بیٹھا تھا کہ وہ اہل جہنم سے ہے تم نہیں ہو اہل جہنم تمہارے ماسوا ہے آپ تو اہل جنت میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت ثابت بن قیس جب بھی حضور کے پاس بیٹھتا تو اس کی آواز پست ہو جاتی یہاں تک کہ برابر بیٹھا ہوا آدمی بھی نہ سن سکتا چنانچہ اس بات پر یہ آیت نازل ہوئی:

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللّٰہ اولئک الذین امتحن اللّٰہ

قلوبھم للتقویٰ لھم مغفرۃ واجر عظیم (الحجرات ۳)

بے شک وہ لوگ جو رسول اللہ کے پاس رہ کر اپنی آوازوں کو پست کرتے ہیں وہی لوگ ہیں اللہ نے جن کے دلوں کو تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے انہیں کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

ان میں عیینہ بن حصن فزاری بھی تھے۔

۱۵۱۸:.....ہم نے اس تفسیر کو مقاتل بن سلیمان سے اس سے زیادہ مفصل نقل کیا ہے۔

۱۵۱۹:.....اس مفہوم میں اس کو کلبی نے بھی ذکر کیا ہے اس روایت میں جو انہوں نے ابو صالح سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو کہ اس سے زیادہ تمام راوی ہے۔

۱۵۲۰:.....اور ہم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت جب یہ آیت نازل ہوئی یہ ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کے اوپر قرآن نازل فرمایا یا رسول اللہ میں نہیں کلام کروں گا آپ کے سامنے مگر جیسے ایک بھائی سرگوشی کرتا ہے یہاں تک کہ میں اللہ سے جا ملوں۔

(۱).....غیر واضح:

۱۵۲۱: ..... ہمیں خبر دی ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن مخشر نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

نہ اونچا کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے۔ (الحجرات ۲)

تو ابوبکر صدیق نے کہا میں آپ کے ساتھ سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح بات کروں گا۔ یہاں تک کہ میں اللہ سے جاملوں۔

۱۵۲۲: ..... ہم نے روایت کیا زبیر سے کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر اس آیت کے اترنے کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو اسے ایک راز کی بات کہنے والے بھائی کی طرح سنائی نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔

۱۵۲۳: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع بن حسن صوفی نے جامع منصوری میں ان کو ابوبکر محمد بن جعفر انباری نے ان کو محمد بن احمد ریاحی نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حاتم بن ابی صغیرہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن ہلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن ابوالحجاج نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے رات میں ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور وضو کیا اور آپ کے پیچھے میں نماز پڑھنے لگا کہتے ہیں کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کر لیا چنانچہ میں پیچھے سرک گیا اور پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اس کے بعد حضور نے پلٹ کر فرمایا کیا ہو گیا جب بھی میں اپنے برابر کھڑا کرتا ہوں تو تم پیچھے سرک جاتے ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کسی کو بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس لئے کہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں اللہ سے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے فہم اور میرے علم کو زیادہ کرے۔

یہ الفاظ حدیث فقیہ کے ہیں۔ اور اس کو صوفی نے اسی کے مفہوم میں روایت کیا ہے فرق یہ ہے کہ انہوں نے اس کے آخر میں یہ کہا ہے۔ کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کے برابر میں نماز پڑھے حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کو اللہ نے عطا فرمایا ہے، میری یہ بات آپ نے پسند فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے زیادتی فہم وعلم کی دعا فرمائی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو ذکر فرمایا ہے:

إنما المؤمنون الذين امنوا باللّٰه ورسوله واذا كانوا معه على امر جامع لم يذهبوا حتى يستاذنوه (النور ۶۲)

آیت کے آخر تک۔

پکی بات ہے مؤمن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور جب وہ حضور کے ساتھ کسی طے شدہ معاملے میں ساتھ ہوتے ہیں تو اجازت لے کر ہی جاتے ہیں۔

شیخ نے اس آیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں دلیل پکڑنے کی بابت تفصیل سے کلام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی ذکر کیا ہے۔

(۱۵۲۱) ..... أخرجه الحاكم (۲/ ۴۶۲) من طريق محمد بن عمرو بن أبي سلمة عن أبي هريرة وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي

(۱) ..... سقط من الأصل وأثبتناه من المستدرك.

(۱۵۲۳) ..... أخرجه الحاكم (۳/ ۵۳۴) من طريق يحيى بن سعيد عن حاتم بن أبي صغيرة. به.

واذاروٴتجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوک قائماً (الجمعہ ۱۱)

اور وہ جب دیکھتے ہیں کسی تجارت کو یا لغو بات کو اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

اور شیخ نے وہ زجر و توبیخ اور تنبیہ بھی ذکر کی ہے جو اس آیت میں ان لوگوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ کر دوسری طرف متوجہ ہونے اور چلے جانے کی بابت ان کو کی گئی ہے اس آیت کے اندر۔

پھر یہ بھی کہ اس آیت کے مخاطب صحابہ میں سے کچھ لوگ جو تھے وہ آئندہ اس عمل سے باز آ گئے اور رک گئے صرف رک ہی نہیں گئے تھے بلکہ نبی کریم کی تعظیم کرنے میں انہوں نے خوب اضافہ اور مبالغہ کر لیا اس لئے کہ انہوں نے اس آیت کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق پہچان لیا تھا۔

اور شیخ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ذکر فرمائی ہے۔

۱۵۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو حازم نے ان کو ابوبکر اور عثمان نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوعبیدہ بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ جب بدری معرکہ ہوا۔ پھر بدر کے قیدیوں کے بارے میں انہوں نے حدیث ذکر کی ہے اور قیدیوں کے قتل کے بارے میں حضرت عمر کا قول ذکر کیا ہے تو حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ مگر سہیل بن بیضاء کو (یعنی ان کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا جائے) اس لئے کہ میں نے اس سے سنا تھا کہ وہ اسلام کا ذکر اچھائی کے ساتھ کرتا تھا۔ اتنے میں رسول اللہ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ یوم بدر کے معاملے میں مجھے خوف آیا کہ کہیں آسمان سے مجھ پر پتھر نہ برس پڑیں یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا۔ الا سہیل بن بیضاء۔ مگر سہیل بن بیضاء اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

اور شیخ نے حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کی حدیث بھی ذکر کی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و چاہت کا بیان

۱۵۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ عمر نے کہا کہ زہری کہتے ہیں۔ مجھے خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم سے۔ پھر انہوں نے حدیبیہ کا قصہ ذکر کیا۔ اور اس کا ذکر کیا جو کچھ عروہ بن مسعود سے ہوا۔ دونوں فرماتے ہیں کہ:

پھر حضرت عروہ صحابہ کرام کی نبی کریم سے چاہت و محبت کی انتہاء بیان کرنے لگے فرمایا اللہ کی قسم حضور جب بھی کھنکار کر پھینکتے تو ان میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی پر گرتا وہ اسے اپنے چہرے پر اور اپنی جلد پر مل لیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کرتے تو صحابہ اپنی آوازیں پست کر لیتے۔ آپ جب انہیں کسی چیز کا حکم دیتے تو صحابہ آپ کے حکم کی تعمیل کرنے میں جلدی کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو صحابہ کرام آپ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایسے نکلتے کہ ایسے لگتا کہ اس پانی کو لینے کے لئے لوگ لڑ پڑیں گے۔ صحابہ جب حضور کے سامنے آپس میں بات چیت کرتے تو اپنی آوازوں کو پست کر لیتے تھے اور از راہ تعظیم ان کی طرف تغیر نظروں سے نہیں دیکھتے اور گھورتے نہیں تھے راوی

(۱۵۲۴)......أخرجه الترمذي (۳۰۸۴) عن هناد عن أبي معاوية. به.

وقال الترمذي حديث حسن، وأبو عبيدة لم يسمع من أبيه.

وأخرجه الحاكم (۲۱/۳ و ۲۲) من طريق الأعمش. به.

وأخرجه المصنف في الدلائل (۱۳۸/۳ و ۱۳۹) والسنن (۳۲۱/۶)

کہتے ہیں کہ حضرت عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے بولے اے قوم اللہ کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ کے پاس گیا ہوں، نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے حواری اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے اصحاب محمد آپ کی تعظیم کرتے تھے کہ حضور اگر کھنکار ابھی کرتے تو لوگ اسے ہاتھوں پر لے لیتے اور اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتے، جب حضور صحابہ کو کوئی حکم دیتے تو صحابہ حکم کی بجا آوری کے لئے ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو قریب ہوتا کہ آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے آپس میں لڑ پڑیں گے جب حضور کے سامنے گفتگو کرتے تو آوازیں پست کر لیتے اور گھور کر آپ کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

۱۵۲۶:......ہم نے حدیث بریدہ میں روایت کیا ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو ہم تعظیم کی وجہ سے اپنے سر اوپر کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۵۲۷:......ہم نے روایت کی ہے حضرت براء بن عازب کی روایت میں جنازے کے قصے میں حضور بیٹھ گئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے جیسے کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

ہم نے ان دونوں حدیثوں کی اسناد کو کتاب المدخل کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

۱۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ بن سماک نے ان کو عبدالرحمن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو سعید بن عامر نے۔ ان کو شعبہ نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو اسامہ بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس آپ کے صحابہ کرام بیٹھے تھے ایسے (لاب کی وجہ سے) پرسکون جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں چنانچہ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا کچھ دیہاتی آ گئے اور بولے یا رسول اللہ ہمارے اوپر حرج ہے فلاں فلاں چیزوں میں جن میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ نے حرج ختم کر دیا ہے مگر وہ آدمی دوسرے مسلمان کو ناحق قرضدار بنائے یا تکلیف پہنچائے یہی ہے وہ جو دراصل حرج میں واقع ہوا اور ہلاک ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خیر کیا ہے جو انسان عطا کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا اچھے اخلاق، لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہم دوا و علاج کریں؟ آپ نے فرمایا علاج کرو اللہ تعالیٰ نے زمین پر کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا بھی رکھی ہے سوائے بڑھاپے کے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ شیخ فرمایا کرتے تھے کیا تم میرے لئے کوئی دواء جانتے ہو؟ اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بوسے دینے لگے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اپنے چہرے پر رکھ لیا میں نے محسوس کیا کہ یہ کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے اور ٹھنڈ سے زیادہ ٹھنڈے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے کا انداز

۱۵۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ بن عبداللہ حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحق نے کہتے ہیں کہ ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ زیاد بن علاقہ سے ان کو اسامہ بن شریک نے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھے تھے (گویا کہ) ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۵۲۸)......اخرجه أبو داؤد (۳۸۵۵) والترمذی (۲۰۳۹) وابن ماجة (۳۴۳۶) والحاکم (۳۹۹/۴) من طریق زیاد بن علاقة. به.

وقال الترمذی: حسن صحیح.

(۱)...... مسند احمد ص ۲۷۸ ج ۴ "فسلمت علیه"

(۲)...... السابق الناس بدلاً من الإنسان

ارشاد فرمایا۔ لوگو دوا علاج کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی دوا بھی اتاری ہے۔ اس دوا کے علاوہ دوسروں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سوائے بڑھاپے کے۔ کہا گیا یا رسول اللہ لوگوں کی دی ہوئی چیزوں میں سے بہتر کونسی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا اچھے اخلاق۔

۱۵۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو مطلب بن زیاد نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن عبداللہ اصفہانی نے محمد بن مالک بن منتصر سے اس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے ناخنوں کے ساتھ کھٹکھٹائے جاتے تھے۔

۱۵۳۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ایاد بن لقیط سے ابورمثہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا جب کہ میں نے اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا حضور ہماری طرف باہر تشریف لائے اور آپ کے اوپر دو ہرے کپڑے تھے۔ چنانچہ میں نے اپنے والد سے کہا اللہ کی قسم یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہٰذا میرے والد صاحب رسول اللہ کی ہیبت اور رعب سے کانپنے لگے۔

ابن سیرین کا فرمان

۱۵۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کئی بار کہ ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابوعلی صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قربانی کے دن سر کے بال منڈوائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال انہوں نے لے لئے ابوطلحہ نے ان میں سے بالوں کا ایک حصہ یا ایک گچھا لے لیا۔ حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے ایک بال بھی ہو تو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ بخاری نے صحیح میں ابویحییٰ سے انہوں نے سعید بن سلیمان سے اس کو روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل

۱۵۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو ابوجعفر انصاری۔ نے ان کو حارث بن فضل نے یا ابن الفضیل نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوقراد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن تو صحابہ کرام آپ کے وضو کے پانی کو لے کر جسم پر ملنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے اکسایا انہوں نے کہا اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جس کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ وہ اللہ کو اور اس کے رسول کو محبوب رکھے یا اللہ اور اللہ کا رسول اس کو محبوب رکھے اسے چاہئے کہ حضور کی بات کو سچا مانے جب وہ بات کریں اور جب امانت رکھوایا جائے تو اپنی امانت ادا کر دے اور اسے چاہئے کہ جو شخص اس کا پڑوسی بنے اس کے ساتھ پڑوس اچھا نبھائے۔

۱۵۳۴:......ہم نے روایت کی ہے زہری سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے انصار میں سے ایسے شخص نے حدیث بیان کی ہے جس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے یا کھنکارتے تھے تو لوگ اسے (نیچے نہیں گرنے دیتے تھے بلکہ) وہ اسے اپنے

(۱۵۳۰)......أخرجه أبونعيم في تاريخ أصبهان (۲/۱۱۰) من طريق أبي غسان مالك بن إسماعيل. به و (۳۶۵/۲) من طريق المطلب بن زياد. به.

(۱۵۳۲)......أخرجه البخاري (۱/۲۷۳. فتح) عن محمد بن عبدالرحيم عن سعيد بن سليمان. به.

چہروں پر اور جسموں پر مل لیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا کیوں کرتے تھے تو وہ بولے کہ ہم یہ برکت حاصل کرنے کے لئے کرتے تھے۔ اس کے بعد اس نے وہ مفہوم ذکر کیا جو اس حدیث میں ہے۔

۱۵۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن سلمہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے یہ کہ ابوسلمہ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن زید نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس کا والد نبی کریم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ قربانی کر رہے تھے اور وہ انصاری آدمی تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضور نے سر منڈوایا اپنے کپڑے میں پھر اس کو دیا اس نے اس میں سے لوگوں میں بال تقسیم کئے۔ اور حضور نے اپنے ناخن تراشے اور وہ بھی اپنے اسی صحابی کو دیئے بے شک وہ ہمارے پاس مہندی اور کتم کے ساتھ (بال) خضاب اور رنگ کئے ہوئے تھے۔

اس کو حبان بن ہلال نے ابان سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

اور بخاری نے اس کو کتاب التاریخ میں موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کیا ہے اور آخر میں یہ کہا ہے خضاب کے بعد ہم نے اس کو خضاب اور رنگ کیا تاکہ سب متغیر نہ ہوں۔ اور ناخن کاٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے یعنی ابن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے آپ کے سامنے ایک لڑکا بیٹھا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں پانی لے کر کلی کی تو لڑکے نے جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی کو فوراً منہ میں لے لیا اور پی گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اگر یہ تیرا بندہ تیری رضا تلاش کر رہا تھا تو اس سے راضی ہو جا۔

۱۵۳۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ثابت بنانی نے کہتے ہیں کہ نبی کریم جب بیٹھتے تھے باتیں کرتے تو موزے یا جوتے اتار دیتے ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب عادت جوتے اتارے اور بیٹھے باتیں کرنے لگے جب اپنی بات پوری کر کے فارغ ہوئے تو انصاری کے ایک لڑکے سے کہا اے بیٹے میرے جوتے مجھے پکڑوایئے۔ انصاری لڑکے نے کہا۔ آپ چھوڑ یئے میں آپ کو جوتے پہنا دیتا ہوں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے جیسے تیرا دل کرے کر لیجئے اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ بیشک تیرا یہ بندہ تیری بارگاہ میں محبوب بننا چاہتا ہے تو اس کو محبوب بنا لے۔

۱۵۳۸:......امام بیہقی فرماتے ہیں۔ کہ جوتے پہنانے والی حدیث کو عمرو بن خلیفہ نے ابوزید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے ان کو مسند کیا ہے ہم نے اس کو توقیر کبیر کے باب میں ذکر کیا ہے۔

شیخ حلیمیؒ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی فرماتے ہیں۔ یہ جو کچھ پیچھے مذکور ہوا یہ تعظیم تو ان لوگوں کی طرف سے تھی جن کو رسول اللہ کی زیارت اور مشاہدات کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ بہرحال اس دور میں آپ کی تعظیم آپ کی زیارت، اور آپ کی تعظیم میں آپ کے حرم کی تعظیم بھی داخل ہے یعنی مدینہ کے حرم کی تعظیم

(۱۵۳۵)......حبان بن هلال هو أبوحبيب البصري (تقريب) وأبان بن يزيد هو العطار أبويزيد البصري.

(۱۵۳۸)......اخرجه الطبراني في الصغير (۱۴۳/۲) من طريق أبي جابر محمد بن عبدالملك عن الحسن بن أبي جعفر عن ثابت عن أنس مرفوعاً.

وقال الطبراني:

لم يروه عن ثابت إلا الحسن بن أبي جعفر تفرد به أبوجابر.

وقال الهيثمي في المجمع (۲۶۸/۸) فيه الحسن بن أبي جعفر متروک.

کرنے اور اہل مدینہ کی تعظیم واکرام کرنا۔

اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے کہ جب آپ کا ذکر آئے تو کلام پر یقین کیا جائے یا بعض مرویات احادیث کا ذکر ہو تو کان اور دل کو اسی طرف متوجہ کرنا اس کے بعد یقین اور اذعان پیدا کرنا اور اس کو قبول کرنا۔ اور اس کے معارضے اور مخالفت سے بچنا اور آپ کے بارے میں ضرب الامثال بیان کرنے سے بچنا (یہ سب آپ کی تعظیم میں شامل ہے) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی معنی اور اسی مفہوم میں ہم نے ابن عمرو بن مغفل کی حدیث اور ان دونوں کے علاوہ کی حدیث کتاب المدخل میں ذکر کردی ہے۔

۱۵۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایوب نے انہوں نے سعید بن جبیر سے کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مغفل کے پاس بیٹھا تھا۔ ان کے پاس ان کی قوم کے ایک آدمی نے (پتھر وغیرہ) پھینک کر مارا۔ انہوں نے فرمایا مت پھینک۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ اس سے شکار نہیں ہوتا اور اس سے دشمن قتل نہیں کیا جاتا۔ لیکن یہ دانت توڑ دیتا ہے یا ان کو نکال دیتا ہے۔ فرمایا کہ وہ آدمی باز نہ آیا انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے رسول اللہ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اور آپ باز نہیں آرہے میں کبھی بھی آپ سے بات نہیں کروں گا۔

۱۵۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عمر حذاف نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ابن عمر سے اس نے رسول اللہ سے کہ عورتوں کو مسجد کی طرف جانے کی رات کو اجازت دو لہٰذا ان کے بعض بیٹوں نے کہا اللہ کی قسم ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے وہ مساجد کو خیانت گاہ بنادیں گی۔

حضرت ابن عمر نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ وہ سلوک کرے (جس کے تم مستحق ہو) میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تم کہتے ہو ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ سے۔

حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۵۴۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن ابورجاء نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عفان بن مسلم نے۔ ح۔ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو ابونعمان محمد بن فضل نے دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے ان کو ابوبرزہ اسلمی نے یہ کہ جلیبیب نامی انصاری جوان تھا وہ عورتوں کے پاس جاتا تھا اور ان سے باتیں کیا کرتا تھا ابوبرزہ نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا تم لوگ اللہ سے ڈرا کرو تم لوگوں کے پاس جلیبیب نہ آیا کرے (یا تم لوگ اس کو اپنے پاس نہ آنے دیا کرو۔)

اور لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جس کے ہاں بیوہ (یا بے شوہر) عورت ہوتی وہ اس کا رشتہ نہیں کرتے تھے (شاید کہ رسول اللہ کو اس کی حاجت ہو اپنے لئے یا دیگر کسی بھی مسلمان کے لئے) یہاں تک وہ جان لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت ہے یا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصار کے آدمی سے کہا اے فلانے آپ اپنی بیٹی کا رشتہ مجھ سے کردیجئے۔ اس شخص نے فوراً کہا بالکل آپ کا حکم میری آنکھوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسے اپنی ذات کے لئے نہیں مانگ رہا ہوں اس نے پوچھا کہ پھر کس کے لئے؟ وہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۵۳۹)..... أخرجه البخاري (۹/ ۶۰۷. فتح) من طريق عبدالله بن بريدة عن عبدالله بن مغفل.

(۱۵۴۰)..... أخرجه مسلم (۱/ ۳۲۷) عن علي بن خشرم عن عيسىٰ بن يونس. به.

نے فرمایا۔جلیبیب کے لئے۔اس شخص نے کہا پھر میں لڑکی کی ماں سے مشورہ کرلوں۔چنانچہ اس نے گھر میں آ کر اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگا ہے(اس نے بھی سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے رشتہ مانگ رہے ہیں)اس نے جواب دیا بالکل حاضر ہے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔اس نے کہا کہ نہیں تو رسول اللہ کو اس کا رشتہ دے دیا ہے۔شوہر نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے اس کا رشتہ نہیں مانگ رہے ہیں ماں نے پوچھا کہ پھر کس کے لئے مانگ رہے ہیں۔

اس نے بتایا کہ جلیبیب کے لئے مانگ رہے ہیں۔اس نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہیں دیں گے۔سخت انکار کیا جب لڑکی کا والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کرنے کے لئے جانے لگا تو لڑکی نے(جو کہ سن چکی تھی)اپنے پردے سے یا محلّہ عروسی سے آواز دے کر کہا کہ کون ہے جس نے تم لوگوں سے میرا رشتہ مانگا ہے والدین نے لڑکی سے کہا رسول اللہ نے مانگا ہے۔لڑکی بولی کیا تم لوگ میرے بارے میں رسول اللہ کے حکم کو رد کرو گے بس مجھے تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کردو۔وہ مجھے ضائع نہیں کریں گے چنانچہ اس کا والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور جا کر کہا کہ حضور آپ جو چاہیں ہماری بیٹی کے بارے میں فیصلہ کریں وہ آپ کے حوالے ہے لہذا اس کے بعد رسول اللہ نے اس لڑکی کو جلیبیب کے ساتھ بیاہ دیا۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ثابت سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے لئے اس لڑکے ساتھ بیاہنے پر کیا دعا کی تھی؟اس نے پوچھا کہ کیا دعا کی تھی؟اسحاق نے کہا کہ حضور نے دعا کی تھی۔اے اللہ اس لڑکی پر خیر کو انڈیل دے بار بار انڈیل دے اور اس کی زندگی کو مشقت کی زندگی نہ بنا۔

ثابت کہتے ہیں کہ حضور نے اس لڑکی کو اس کے ساتھ بیاہ دیا کہتے ہیں کہ اچانک رسول اللہ ایک غزوے میں گئے اللہ نے آپ کو بہت سارا مال فئے دیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کسی کو گم پاتے ہو؟لوگوں نے کہا کہ فلاں گم ہے فلاں گم(آپ نے پوچھا کہ اور کوئی غائب ہے لوگوں نے کہا کہ اب کوئی نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری نظر میں اب بھی ایک غائب ہے اور وہ جلیبیب ہے،اسے مقتولین میں تلاش کرو انہوں نے اس کو مقتولین میں تلاش کیا اور اسے سات مقتولین کے پہلو میں پڑا ہوا پایا پہلے اس نے سات کو قتل کیا پھر ان کے کسی آدمی نے اس کو بھی قتل کردیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سات کافروں کو قتل کیا پھر یہ خود بھی قتل ہوگیا ہے یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے پھر رسول اللہ نے اسے اپنے بانہوں پر اٹھایا کیونکہ اس کے لئے کوئی تختہ یا چارپائی نہیں تھی سوائے رسول اللہ کی بانہوں کے یہاں تک کہ حضور نے اس کو خود قبر میں رکھ دیا۔ثابت کہتے ہیں کہ انصار میں سے کوئی بیوہ زیادہ نفقہ خرچ والی اس سے نہیں تھی۔مسلم نے اس حدیث کا آخر نقل کیا ہے اسحاق بن عمر بن سلیط سے اس نے معاذ سے اور سب صحیح ہیں ان کی شرط پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید کے لئے پیغام نکاح بھیجنا

۱۵۴۲:......ہم نے روایت کیا ہے یہ حدیث ثابت صحیح میں فاطمہ بنت قیس سے جب رسول اللہ نے اس کو پیغام نکاح بھیجا تھا اسامہ بن زید کے لئے اس نے اسے ناپسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اللہ کے رسول کی فرمانبرداری تیرے لئے بہتر تھی وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس سے نکاح کرلیا تو اللہ نے اس میں خیر پیدا فرمادی تھی اور میں اسامہ پر رشک کیا کرتی تھی۔

(۱۵۴۱)......أخرجه أحمد (۴/۴۲۲) عن عفان. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۹/۳۶۸) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

وقال الهيثمي في المجمع (۹/۳۶۸) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

(۱)......إنيه لفظة تستعملها العرب في الإنكار (نهاية)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ فاطمہ بولیں کہ اللہ نے مجھے ابن زید کے ساتھ شرف اور عزت عطا کی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میرے لئے اس نکاح میں برکت دی گئی ہے ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے میرے لئے اسامہ کے نکاح میں برکت دی ہے۔

۱۵۴۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو عبداللہ علی بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے یہ کہ مصعب بن زبیر نے انصار کے نمائندے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ ان پر انس بن مالک داخل ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وصیت قبول کرو انصار کے بارے میں خیر کی یا کہا تھا معروف کی ان کے نیکوکار سے عذر قبول کرو اور ان کے غلطی کرنے والے سے درگذر کرو چنانچہ یہ سن کر مصعب اپنی چارپائی سے نیچے اترے اپنے بچھاؤنے پر پھر اس چمڑے کو بھی ملا لیا اور بیٹھ گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سر آنکھوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر اور اس کو چھوڑ دیا۔

۱۵۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید بن ابراہیم الحافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دزیل نے ان کو اسحاق بن محمد قروی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے کہتے تھے ہم لوگ ایوب بن ابوتمیمہ سختیانی کے پاس جاتے تھے ان کی یہ حالت تھی کہ جب ان کے لئے رسول اللہ کی حدیث بیان ہوتی تو اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

۱۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوذکریا عنبری سے کہتے تھے میں نے سنا ابوبکر محمد بن اسحق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوالولید سے وہ کہتے تھے۔ اللہ کی قسم بے شک وہ اللہ کے نزدیک البتہ بہت عظیم ہے۔ یہ کہ اس بابت نبی کریم سے کوئی حدیث پھر ہوا اس کے بعد بعض تابعین سے اس کے خلاف۔

کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید سے انہوں نے مرفوع حدیث بیان کی نبی کریم سے کہ میں نے کہا کہ تیری رائے کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ کے ساتھ میری کوئی رائے نہیں ہے۔

اس نے کہا کہ اسی سے ہے یہ کہ کیا تم ان کی قبر کے پاس آوازیں اونچی نہیں کرتے ہو آپ کے پاس حاضر ہوا جارہا کسی لہو یا لغو میں اور نہ کسی باطل میں اور نہ کسی شئی میں امر دنیا میں سے جو چیز آپ کی جلالت شان وجلالت قدر اور مرتبے ومقام کے خلاف ہے اللہ عزوجل سے۔

۱۵۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو سلیمان بن حرب نے کہتے ہیں کہ حماد بن زید حدیث بیان کرتے تھے ایک دن اور ایک آدمی نے کسی شئی کی بات کی جس سے حماد ناراض ہوگئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الحجرات۲)

اور میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تم کلام کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام پڑھنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان اللّٰہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماً (احزاب ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو ان پر رحمت اور سلامتی کی درخواست کرو۔

(۱)...... فی الھامش آخر الجزء الثانی عشر۔

(۱۵۴۳)......یأتی برقم (۱۶۰۴)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور سلامتیاں بھیجنے کی التجا کریں ان کو یہ خبر دینے کے بعد کے اللہ کے فرشتے رسول اللہ پر رحمتیں بھیجتے ہیں لوگوں کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا مرتبہ ہے کہ فرشتے بھی ان پر باوجود یہ کہ وہ شریعت کی تکلیف سے الگ ہیں، وہ اللہ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے ساتھ تقرب حاصل کرتے ہیں تو امت تو زیادہ بہتر ہے اور زیادہ حق دار ہے۔

۱۵۴۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعباس محمد بن یعقوب نے ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عبدالسلام وراق نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے کہ میں نے پڑھا مالک پر انہوں نے نعیم بن عبداللہ المجمر سے یہ کہ محمد بن عبداللہ بن زید انصاری وہ ہی عبداللہ بن زید ہے یہ وہ ہے جو نماز کی ندا لگاتا تھا۔ اس نے خبر دی ابومسعود انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ تشریف لائے اور ہم لوگ سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے تھے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بشیر بن سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کیسے آپ کے اوپر صلوٰۃ بھیجیں جو اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے؟ حضور خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش یہ سوال نہ کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا۔ کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید. (والسلام کما قد علمتم)

اور سلام ویسے ہے جیسے کہ تم جانتے ہو۔

یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۱۵۴۸:.....اس کو روایت کیا ہے کعب بن عجرہ نے نبی کریم سے اور وہ صحیحین میں منقول ہے۔

۱۵۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے مالک سے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک بن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن سلیم زرقی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو حمید ساعدی نے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے اوپر کیسے صلوٰۃ بھیجیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہو:

اللھم صل علیٰ محمد وازواجه وذریته کما صلیت علیٰ ال ابراھیم وبارک علیٰ محمد وازواجه وذریته کما بارکت علیٰ ال ابراھیم انک حمید مجید.

۱۵۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے حسن بن علی بن عفان سے ان کو زید بن حباب نے ان کو مسعودی نے عون بن عبداللہ سے ان کو ابوفاختہ نے جو کہ مولیٰ جعدہ بن ھبیرہ مخزومی ہیں، ان کو اسود بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن مسعود نے فرمایا تم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات بھیجو تو ان پر صلوٰۃ بھیجنے کو بہت اچھا کرو بے شک تم لوگ نہیں جانتے ہو شاید کہ یہ ان پر پیش کیا جائے، ہم نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن پس ہمیں آپ بتائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو۔

اللھم اجعل صلواتک ورحمتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک

(۱۵۴۷) ....أخرجه مسلم (۱/۳۰۵) عن يحيى بن يحيى التميمي.

(۱۵۴۹) ....أخرجه البخاري (۱۱/۱۶۹. فتح) عن عبدالله بن مسلمة عن مالک.

(۱۵۵۰) ....أخرجه الديلمي عن ابن مسعود مرفوعاً وقال الحافظ ابن حجر: المعروف أنه موقوف عليه (كنز العمال ۲۱۹۴)

ورسولک امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمة اللھم ابعثہ مقاماً محموداً ،الذی یغبطہ بہ الاولون والآخرون اللھم صل علیٰ محمد وال محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید.

۱۵۵۱:......تحقیق ہم نے روایت کیا ہے صحیح طریق سے کعب بن عجرہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم پر درود شریف بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں۔اس کی مثل۔

۱۵۵۲:......ہم نے روایت کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا یہ قول: اللھم صل علی محمد. آخر تک اور اسی میں ابراہیم اور ال ابراہیم کو ذکر کیا۔۔وہ اگر چہ ان احادیث کے بعض طرق میں ذکر نہیں کیا لیکن وہ اس میں داخل ہے بوجہ اللہ اس قول کے:

ادخلوا ال فرعون اشد العذاب (غافر ۴۶)

اس میں فرعون ال فرعون سمیت داخل ہے۔

محمد اور آل محمد پر صلوٰۃ اور برکت قرآن مجید سے ثابت ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی ومفہوم میں تشبیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے یہ کہ ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کی بابت بی بی سارہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا:

رحمة اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید

اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکت ہو تم پر اے اہل بیت (ابراہیم علیہ السلام کے گھر والو) بے شک اللہ تعالیٰ حمید اور مجید ہے (حمد والا اور بزرگی والا ہے)۔

اور یہ بات تو ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے اہل بیت میں سے ہیں، اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری آل بھی، (ابراہیم علیہ السلام کی آل میں سے ہے) (لہذا اس تناظر میں) ہمارے اس قول کا مفہوم ومطلب:

اللھم صل علیٰ محمد یا اللھم بارک علیٰ محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم.

یاکما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم.

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔اے اللہ تو برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد پر جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر۔یا جیسے کہ آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔

(مطلب یہ ہے کہ) ابراہیم علیہ السلام نے کہا، یعنی اے اللہ تو اپنے فرشتوں کی دعا قبول فرما جنہوں نے ال ابراہیم کے لئے دعا کی ہے اور ان الفاظ میں کی ہے:

رحمة اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت

اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں تم پر اہل بیت ابراہیم۔

اور ان کی دعا قبول فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد کے حق میں جیسے کہ آپ نے اسی دعا کو قبول فرمایا ہے ان لوگوں کے حق میں جو موجود ہیں جو اس وقت اہل بیت ابراہیم علیہ السلام سے تھے بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی ال بھی اہل بیت ابراہیم میں ہیں اسی لئے اس دعا کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کیا انک حمید مجید بیشک فرشتوں نے بھی اپنی دعا کو انہیں الفاظ پر ختم کیا تھا انک حمید مجید.

(۱۵۵۱)......اخرجہ ابن أبی شیبة (۲/۵۰۷) من طریق مسعر عن الحکم عن ابن أبی لیلی عن کعب بن عجزة.

امام بیہقیؒ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں اور الفاظ ہم نے ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام بھیجنے کی فضیلت کے بارے میں کتاب الدعوات اور سنن میں ذکر کر دیا ہے جو شخص ان پر واقف ہونا چاہے اس کتاب کی طرف رجوع کرے۔اور ہم بطور ترغیب اس جگہ ان میں سے کچھ حصے کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۵۵۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سلیمان بن داؤد عتکی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص مجھ پر ایک دفعہ رحمۃ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

۱۵۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نجاد نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو یونس بن ابواسحٰق نے ان کو یزید بن ابومریم نے انہوں نے سنا انس بن مالک سے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص مجھ پر رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجے بلند کردے گا۔

۱۵۵۵:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی محمد بن اسماعیل نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع نے ان کو ابن ابوسندر نے اسلمی ان کو مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں مسجد کے صحن میں کھڑا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دروازے سے نکلتے دیکھا جو قبرستان کے متصل تھا۔کہتے ہیں کہ میں کافی دیر رکا۔اس کے بعد میں پھر آپ کے پیچھے پیچھے چلا میں نے حضور کو دیکھا کہ وہ بازاروں کی ایک حویلی میں داخل ہوگئے آپ نے وضو کیا اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور آپ نے بڑا لمبا سجدہ کیا اس میں۔جب رسول اللہ نے التحیات پڑھ لی تو میں آگے آیا اور آکر میں نے ان سے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔آپ نے جب لمبا سجدہ کیا تو میں ڈر گیا تھا کہ کہیں اللہ نے آپ کو وفات تو نہیں دے دی،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جبرائیل نے مجھے خوشخبری دی تھی کہ جو شخص مجھ پر رحمت بھیجے گا اللہ اس پر درود بھیجے گا اور جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجے گا۔

(۱۵۵۳).....أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۵۳۰)

وأخرجه مسلم (۱/۳۰۶) من طريق إسماعيل. به.

(۱۵۵۴).....وقال ابن القيم في جلاء الافهام (ص ۲۹) قال النسائي ثناء إسحاق بن إبراهيم حدثنا يحيى بن آدم حدثنا يونس بن أبي إسحاق. به.

ورواه أحمد في المسند عن أبي نعيم عن يونس.

ورواه ابن حبان في صحيحه عن الحسن بن الخليل عن أبي كريب عن محمد بن بشر العبدي عن يونس.

وعلته ماأشار اليه النسائي في كتابه الكبير أن مخلد بن يزيد ماأشار إليه النسائي في كتابه الكبير أن مخلد بن يزيد رواه عن يونس بن أبي إسحاق عن يزيد بن أبي مريم عن الحسن عن أنس.

وهذه العلة لاتقدح فيه شيئاً لأن الحسن لاشك في سماعه من أنس

وقد صح سماع يزيد بن أبي مريم ايضاً هذا الحديث فرواه ابن حبان في صحيحه والحاكم في المستدرك من حديث يونس بن أبي إسحاق عن يزيد بن أبي مريم قال: سمعت أنس بن مالك فذكره.

ولعل يزيد سمعه من الحسن ثم سمعه من أنس فحدث به على الوجهين فإنه قال كانت أزامل الحسن في محمد فقال: حدثنا أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره ثم انه حدثه به أنس فرواه عنه.

۱۵۵۶:۔۔۔۔۔۔ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے محمد بن جبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے اور دوسرے طریق سے عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے مگر اس میں رکعتیں کا ذکر نہیں ہیں بلکہ سجود کا فقط ذکر ہے اور عبدالواحد نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ شکر ادا کر لیا۔

۱۵۵۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو ابو عبدالرحمٰن مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو عاصم بن عبداللہ بن عاصم نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص مجھ پر صلوات پڑے گا (اللہ سے میرے لئے رحمت طلب کرے گا) اس کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے جب تک وہ میرے لئے رحمت مانگتا ہے اب انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس عمل کو کم کرے یا زیادہ کرے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے شعبہ سے اور اس کو روایت کیا یزید بن ہارون نے شعبہ سے اسی استاد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص مجھ پر صلوات بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت اتارے گا اب انسان کو چاہئے کہ وہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجنے میں کثرت سے کام لے۔

۱۵۵۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید نے ان کو شعبہ نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں دس رحمتیں

۱۵۵۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قروی نے ان کو ابو طلحہ انصاری نے ان کو ان کے والد نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اب اس کی مرضی ہے کہ وہ اس کام کو کم کرے یا زیادہ کرے۔

۱۵۶۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسن بن فضل بجلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول تلاوت کیا:

ان اللّٰہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیمًا (احزاب ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر رحمتوں اور سلامتیوں کی دعا کرو۔

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ سلیمان مولی حسن بن علی ہمارے پاس آئے اور انہوں نے عبداللہ بن ابو طلحہ انصاری سے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور پر خوشی نمایاں تھی ہم نے سوال کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا ہے اس نے کہا ہے اے محمد

(۱۵۵۷)۔۔۔۔۔أخرجه أحمد (۳/۴۴۵) وابن ماجة (۹۰۸) من طريق شعبة.

(۱)۔۔۔۔۔في الأصل (عن أبي عتبة بن مسعود)

بے شک آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں ہیں کہ اگر تیری امت کا ایک آدمی آپ کے اوپر رحمت بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت کر دوں اور کوئی اگر ایک بار سے تیرے لئے سلامتی مانگے تو میں دس بار اس کو سلامتی عطا کروں آپ نے عرض کیا کیوں نہیں جی ہاں میں راضی ہوں۔

۱۵۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو میرے بھائی نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ثابت بنانی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابوطلحہ انصاری نے فرمایا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ان لوگوں کے پاس تشریف لائے انہوں نے آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے لوگوں نے کہا حضور ہم آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں انہوں نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے فرشتہ آیا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص بھی میری امت میں سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی مثل دس رحمتیں اس پر اتارے گا۔

۱۵۶۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ فرمایا۔ بیشک اس وقت ہم آپ کے چہرے پر خوشی محسوس کر رہے ہیں یارسول اللہ۔

۱۵۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم شافعی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یعقوب بن محمد نے ان کو ابو القاسم بن ابوالزناد نے ان کو موسیٰ بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن کیسان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن میرے ساتھ قریب رہنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود و صلوٰۃ بھیجتا ہوگا۔

. اسی طرح فرمایا اور اس کو روایت کیا ہے عباس بن ابوشملہ نے موسیٰ سے انہوں نے عبد بن کیسان سے انہوں نے عتبہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۶۴:...... ہم نے اس کو روایت کیا ہے خالد قطوانی نے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عبد اللہ بن کیسان سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد سے انہوں نے ان کے باپ سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن منیع نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن کیسان نے ان کو عبد اللہ بن شداد بن ھاد نے۔ پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن عثمہ نے ان کو عبد اللہ بن کیسان نے ان کو عبد اللہ بن شداد نے ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور انہوں نے یہ نہیں کہا عن ابیہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود نہ بھیجنے والے کو بخیل قرار دیا ہے

۱۵۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو احمد بن عمرو نے ان کو ابن وھب نے ان کو عمرو نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو عبد اللہ بن علی بن حسین نے کہ انہوں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک بخیل اور سب سے انتہائی بخیل ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر صلوات اور رحمت نہ بھیجے۔

(۱۵۶۱)...... عزاه ابن القيم في جلاء الأفهام (ص ۳۰) إلى إسماعيل بن إسحاق القاضي عن إسماعيل بن أبي أويس. به.

(۱۵۶۴)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي في الكامل (۹۰۶/۳)

۱۵۶۶:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوبکر محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوالجماھر نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اس نے عبداللہ بن علی بن حسین سے وہ کہتے ہیں علی بن ابوطالب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ انسان ہے جس کے آگے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر رحمت کی دعا نہ کرے۔

۱۵۶۷:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو قسطنطین بن عبداللہ رومی نے۔ ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عمارہ بن غزیہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک بخیل وہ ہے کہ میں جس کے آگے ذکر کیا جاؤں پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۱۵۶۸:۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو ہارون بن سفیان نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عمارہ بن غزیہ انصاری نے انہوں نے سنا عبداللہ بن علی بن حسین سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو نقل کیا ہے عالی سند کے ساتھ کتاب الدعوات میں۔

۱۵۶۹:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو صالح مولیٰ توامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بیٹھیں اور لمبی لمبی مجلسیں کریں پھر وہ اٹھ جائیں اس سے قبل کہ وہ اللہ کا ذکر نہ کریں اور اس کے نبی پر رحمت نہ بھیجیں مگر اللہ کی طرف سے ان پر ہلاکت ونحوست ہوتی ہے اگر چاہے تو ان کو عذاب دے اگر چاہے تو ان کو معاف کردے۔

۱۵۷۰:۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یزید بن ابراہیم اسدی نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ جمع ہوتے ہیں پھر وہ جدا ہو جاتے بغیر اللہ کے ذکر کے اور نبی علیہ السلام پر درود کے وہ ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ وہ بدبودار مردار کے اوپر سے اٹھ کر چلا جائے۔

(۱۵۶۶)۔۔۔اخرجه الترمذی (۳۵۴۶) من طریق سلیمان بن بلال عن عمارة بن غزیة. به.

وقال الترمذی حسن صحیح غریب.

وقال ابن القیم فی جلاء الافهام (ص ۱۳) ورواه النسائی وابن حبان فی صحیحه والحاکم فی المستدرک.

(۱۵۶۷)۔۔۔اخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۹۰۲/۳)

(۱۵۶۸)۔۔۔انظر رقم (۱۵۶۶)

(۱۵۶۹)۔۔۔اخرجه الحاکم فی المستدرک (۴۹۶/۱) من طریق مسدد عن بشر بن المفضل. به.

وقال الحاکم صحیح الإسناد ولم یخرجاه وصالح لیس بالساقط.

وقال الذهبی : صالح ضعیف.

(۱۵۷۰)۔۔۔اخرجه المصنف من طریق أبی داؤد الطیالسی (۱۷۵۶)

مجلس قابل حسرت اور افسوس بن جاتی ہے

۱۵۷۱:......ہمیں خبر دی احمد بن ابو العباس زوزنی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان نے ذکوان سے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں مگر اس محفل میں وہ رسول اللہ پر درود نہیں بھیجتے وہ محفل ان پر حسرت اور افسوس بن جاتی ہے۔

اگر چہ وہ لوگ جنت میں بھی داخل ہو جائیں تب بھی انہیں افسوس رہے گا جب اس کا ثواب دیکھیں گے۔

حضرت جبرائیل کی بددعا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین

۱۵۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو محمد بن ہلال نے ان کو سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو کعب بن عجرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منبر حاضر کرو ہم لوگوں نے منبر لا کے رکھا جب حضور اس کے ایک درجے پر چڑھے کہا آمین۔ جب آپ دوسرے درجے پر چڑھے تو کہا آمین، جب تیسرے درجے پر چڑھے تو کہا آمین جب آپ وعظ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آج ہم نے آپ سے ایسے الفاظ سنے ہیں جو پہلے نہیں سنے تھے آپ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ کی رحمت سے دور ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پالیا مگر اس کی مغفرت نہ ہو سکی لہذا اس پر میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو وہ کہہ رہے تھے اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے تیرا ذکر ہو اور وہ تجھ پر درود نہ پڑھے لہذا اس پر میں نے کہا آمین اور جب میں نے تیرے درجے پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائے وہ شخص جو بوڑھے والدین کو پالے یا دونوں میں سے ایک کو پالے پھر وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا آمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود نہ بھیجنے پر جنت سے محرومی

۱۵۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو القاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کے سامنے ذکر کیا جاؤں پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس نے جنت والے راستے سے خطا کی۔

یہ روایت مرسل ہے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے اس سے جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۱۵۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو سہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ بن کعب نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

(۱۵۷۱)......عزاه السيوطي في الدر (۲۱۸/۵) إلى النسائي وابن أبي عاصم وأبوبكر في الغيلانيات والبغوي في الجعديات والبيهقي في الشعب والضياء في المختارة عن أبي سعيد.

(۱۵۷۲)......أخرجه الحاكم (۱۵۳/۴ و ۱۵۴) من طريق سعيد بن أبي مريم. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

بغیر درود دعا قبول نہیں ہوتی

۱۵۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے ان کو حسن بن علی بن زرعہ حیرلائی نے ان کو عامر بن سیال نے ان کو عبدالکریم نے ابواسحاق ھمدانی سے انہوں نے حارث سے اور عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ ہر دعا اوپر جانے سے روک دی جاتی ہے یہاں تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر رحمت بھیجی جائے۔ میں نے اس روایت کو اسی طرح موقوف پایا ہے۔

۱۵۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کوفی عدل نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حسن اصفہانی نے ان کو سہل بن عثمان عسکری نے ان کو نوفل بن سلیمان نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی المرتضیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے سے (یعنی قبولیت سے) روک لی جاتی ہے یہاں تک کہ محمد اور ال محمد پر درود بھیجی جائے۔

۱۵۷۷:.....اور ہم نے ایک دوسرے طریق سے اس کو روایت کیا ہے حضرت مالک بن دینار سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۵۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ابراہیم تیمی نے اور ان کا دادا مہاجرین اولین میں سے تھا وہ اپنے والد سے وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے سوار کے پیالے کی مانند نہ بناؤ کہ سوار اپنے پیالے کو بھر لیتا ہے۔ پھر اس کو اس کی قناتوں میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوتا ہے اپنے پیالے کے پاس آتا ہے اگر اسے پینے کی حاجت ہوتی ہے تو پیتا ہے اگر اسے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی تو وضو کرتا ہے اگر اسے وضو کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس پانی کو ضائع کر دیتا ہے اول تم لوگ مجھے اپنی دعا کے لیکن میں اور آخر میں شامل کیا کرو۔

دُرود سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۱۵۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں آپ کے لئے کتنی درود پڑھا کروں آپ نے فرمایا تم جس قدر بھی چاہو، عرض کیا کہ ایک تہائی تو آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو ہاں سنو اگر تم نے زیادہ کیا تو یہ افضل ہوگا اس نے عرض کی کہ آدھا وقت آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو ہاں سنو اگر تم نے زیادہ کیا تو یہ افضل ہوگا۔ لہٰذا

---

(۱) غير واضح في الأصل.

(۱۵۷۶)..... أخرجه أبو الشيخ عن علي (كنز ۳۲۱۵)

(۱۵۷۸)..... أخرجه البزار (۳۱۵٦ كشف الأستار) من طريق موسى بن عبيدة. به.

وقال الهيثمي (۱۰/۱۵۵) موسى بن عبيدة ضعيف.

انہوں نے عرض کیا کہ ایسے میں اللہ تعالیٰ تیرے ہر فکر وغم میں تجھے کفایت کرے گا۔ اور تیرے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

۱۵۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی کل صلوٰۃ (یعنی رحمت بھیجتا رہوں ہر وقت) آپ کے لئے کر دوں (یعنی ہر وقت درود پر صلوٰۃ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تیری دنیا اور تیری آخرت کے ہر معاملے میں تجھے کفایت کریں گے۔

یہ حدیث مرسل ہے اور جید ہے اور یہ حدیث ماقبل والی حدیث کے لئے شاہد ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں

۱۵۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو حیوۃ بن سریح نے ان کو ابوصخرہ نے ان کو یزید بن عبداللہ قسیط نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

۱۵۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو ابونعیم نے ان کو شقیق نے ان کو عبداللہ بن سائب نے ان کو زاذان نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی زمین پر گھومنے والے کچھ فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

دُرود شریف پہنچانے کے لئے فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے

۱۵۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ طالیسی نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو اعمش نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان آدمی نے ان کو محمد بن یونس بن موسیٰ اصمعی نے ان کو محمد بن مروان سدی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ **من صل علی عند قبری و کل بھما ملک یبلغی**، جو شخص مجھ پر رحمت کی دعا کرے میری قبر کے پاس اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو کہ مجھے وہ درود و رحمت پہنچا دیتا ہے اور دنیا و آخرت کے اس معاملے کی کفایت کرتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ ہوں گا یا فرمایا کہ سفارشی ہوں گا۔ یہ الفاظ اصمعی کی حدیث کے ہیں، اور حنفی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے جو شخص مجھ پر رحمت بھیجے میرے قبر کے پاس میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر درود و رحمت اور صلوات بھیجے وہ مجھ تک پہنچا دی جاتی ہے۔

(۱۵۸۰)...... اخرجه أحمد (۲/۵۲۷) عن أبي عبدالرحمن المقرى. به.

واخرجه ابوداود (۲۰۴۱) عن محمد بن عوف عن المقرى. به.

(۱۵۸۲)...... اخرجه النسائي (۴۳/۳) عن عبدالوهاب بن عبدالحكم الوراق عن معاذ بن معاذ عن سفيان بن سعد ح. وعن محمود بن غيلان عن وكيع وعبدالرزاق عن سفيان عن عبدالله بن السائب. به.

وقال ابن القيم في جلاء الأفهام (ص ۲۷) ورواه أبوحاتم بن حبان في صحيحه عن ابي يعلى عن أبي خيثمة عن وكيع عن سفيان. به.

(۱۵۸۳)...... اخرجه ابوالشيخ في كتاب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كما في جلاء الأفهام (ص ۲۲) من طريق الأعمش. به بنحوه.

۱۵۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے دونوں نے کہا ہمیں حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو احمد بن ولید نے ان کو احمد زبیری نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے جو حضور پر سلام بھیجتا ہے مگر یہ درود اور صلوات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں اور فرشتہ یوں کہتا ہے فلاں شخص آپ کے اوپر ایسے ایسے صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

۱۵۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو محمد بن جحش نے ان کو سفیان نے ان کو ابوسہل عثمان بن حکیم نے ان کو عکرمہ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کسی کے لئے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ کسی پر رحمت اور درود بھیجے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے) سفیان نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسرے کے لئے صلوٰۃ (درود) بھیجنا مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے۔

امام بیہقیؒ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسی ہی روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی طرح فرمایا ہے حضرت سفیان ثوری نے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اگر یہ صلوٰۃ بھیجنا بطور تعظیم اور تکریم کہ ہو متعلقہ ہستی کے ذکر کے وقت [1] تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔ اور جس وقت یہ بطور دعاء کے اور بطور حصول برکت کے ہو تو یہ غیر نبی کے لئے بھی جائز ہے۔

۱۵۸۶:......اور ہم نے ابن ابواوفیٰ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنا صدقہ لائے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اللھم صلی علی ال ابی اوفی

اے اللہ ابواوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔

فصل:......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور برکت و رحمت کا معنی اور مفہوم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ رہی بات صلات فی اللسان کی تو یہ تعظیم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صلاۃ معہودہ مراد ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طلب رحمت کے عمل کا) نام صلوٰۃ رکھا گیا ہے اس لئے اس میں جھکنا یا پیٹھ کو خم کرنا ہوتا ہے اس کو عربی میں حنی کہتے ہیں اور حنی پیٹھ کے وسط اور درمیان کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ہر چھوٹے کا ہر بڑے کے لئے جھکنا یا پیٹھ کو خم کرنا یعنی جب بڑے کو دیکھے تو بطور تعظیم کے پشت کو خم کر دے یہ عادات میں سے شمار ہوتا ہے۔ پھر عام قرأت کو صلوٰۃ کہا جانے لگا۔ جبکہ اس سے مراد نماز کے اندر کے عام ارکان یعنی قیام، قعود وغیرہ اعمال جو محض رب تعالیٰ کی تعظیم کے لئے بجالاتے ہیں اسی کو صلات کا نام دیا گیا۔

پھر اہل زبان نے اس کے استعمال میں توسیع کی اور ہر دعا کو صلاۃ کا نام دے دیا جب دعا بطور تعظیم ہو اس ذات گرامی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کے ساتھ پکاری گئی ہو اور جس ذات کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کے لئے ثناء اور تعریف واضح تعظیم ہے۔ اس چیز کو طلب کرنے کے ساتھ جو اس ذات کے لئے مناسب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نظر جمیل۔

کہا گیا ہے کہ صلوات للہ سے مراد وہ اذکار ہیں جن سے مذکورہ تعظیم کا ارادہ کیا جاتا ہے اور اس کے لئے اعتراف ہوتا ہے۔ اس کی جلالت

(۱۵۸۴)......أبو أحمد الزبيري هو محمد بن عبدالله بن الزبير روى عن إسرائيل بن يونس بن أبي إسحاق السبيعي أبويوسف الكوفي.

(۱)......كلمة غير واضحة.

عبدیت کا اور اس کے رتبے کی بلندی کا یہ سب کچھ اللہ کے لئے ہے یعنی وہی ان کا مستحق ہے۔ اس کے سوا کسی کے لئے یہ صفات لائق نہیں ہیں لہذا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰت (رحمت) نازل فرما۔ تو ہم ان الفاظ کے ساتھ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں عظمت عطا فرما اس کے ذکر او نچا کرنے اس کی دعوت کو غالب کرنے اس کی شریعت کو باقی رکھنے کے ساتھ۔ اور آخرت میں ان کو عظمت عطا فرما، ان کی امت کے بارے ان کی شفاعت قبول کرنے اور اپنے اجر کو بہت بڑا کرنے اور ان کے ثواب کو بڑا کرنے اور اولین اور آخرین میں ان کی فضیلت کو ظاہر کرنے کے ساتھ مقام محمود کے ساتھ۔ اور قیامت کے دن تمام مقربین پر ان کو تقدیم اور پیشوائی دینے کے ساتھ، یہ تمام امور اگرچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم قرار دیئے ہیں تاہم ان میں سے ہر شئی کئی کئی درجات اور مراتب رکھتی ہے لہذا عین ممکن ہے کہ جب آپ کا کوئی بھی امتی حضور پر صلوات بھیجے اور اس کی دعا قبول کرلی جائے اس بارے میں اور اس کی دعا کی قبولیت کے نتیجے میں ان مراتب میں سے کوئی مرتبہ درجات میں سے کوئی درجہ آپ کا زیادہ ہو جائے ہر شئی میں، تو البتہ تحقیق صلات اس قبیل سے ہے کہ جس کے ذریعے اس کا حق پورا کرنا مقصود ہے اور اس کی کثرت کر کے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے۔

یہ تقریر دلالت کرتی ہے کہ ہمارا یہ کہنا۔ اے اللہ محمد علیہ السلام پر صلوٰۃ نازل کرنا۔ یہ ہماری طرف سے ان پر صلوٰۃ ہے اس لئے کہ ہم اس بات پر قادر نہیں ہیں اور اس بات کے مالک نہیں ہیں کہ ہم وہ چیز وہ رحمت آپ تک پہنچادیں جو چیز آپ کی عظمت بڑھا دے یا جس کے ذریعے آپ کی قدر و مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں بلند ہو جائے یقیناً یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہذا یہ بات درست ہوئی اور صحیح ہوئی کہ ہمارا حضور پر درود پڑھنا (یعنی آپ کے لئے رحمت طلب کرنا) اسی بات کے ساتھ حضور کے لئے دعا کرنا ہے اور اسی رحمت کو اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے طلب کرنا ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے لئے ایک اور طریقہ بھی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کہا جائے الصلوٰۃ علی رسول اللہ جیسے یہ کہا جاتا ہے السلام علی رسول اللہ۔ السلام علی فلاں۔ رسول اللہ پر صلوٰت جیسے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ پر سلام ہو یا فلاں فلاں پر سلام ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ (البقرہ ۱۵۷)

وہی لوگ ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ ہیں اور رحمت ہے۔

اس کا معنی ومطلب یہ ہے کہ اپ کے اوپر صلوٰۃ اور رحمت ہونی چاہئے۔ یا یہ کہ رسول اللہ پر صلوٰت ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے صلی اللہ علیہ یعنی اللہ کی طرف سے ان پر صلاۃ ہے یا یہ کہ اللہ کی طرف سے ان پر صلات ہو، واللہ اعلم اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تمنی کرنا درحقیقت اللہ سے سوال ہی ہوتا ہے۔ کیا آپ نے یہ دیکھا نہیں؟ کہ یوں کہا جاتا:

غفر اللہ لک ورحمک اللہ

اللہ تجھے معاف فرمائے اور تجھے رحم فرمائے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ عبارت اس کے قائم مقام ہے۔

اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ

اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کردے۔

بہرحال سلام بھیجنا۔ تو وہ یہ ہے کہ یوں کہا جائے:

السلام علی النبی. السلام علیک ایھا النبی. یاسلام علیک ایھا النبی

سلامتی ہو نبی پر، تجھ پر سلامتی ہو اے نبی سلام ہو تجھ پر اے نبی۔ تجھ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول۔

اگر کوئی شخص یوں کہہ دے اللھم صل و سلم علی محمد ۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام نازل فرما۔ تو یہ الفاظ اور یہ دعا اس کو تشہد اور التحیات میں آپ کے اوپر سلام بھیجنے سے مستغنی کردے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو

اور السلام علیک کا معنی یہ ہے کہ میں آپ کے اوپر سلام کہتا ہوں۔ اور سلام اسم ہے اسماء الٰہی میں سے کہا جائے گا کہ اللہ کا نام ہے آپ کے اوپر۔ اور اس کی تاویل یہ ہے کہ آپ خیرات سے اور برکات سے خالی نہ ہوں اور ناپسندیدہ امور سے اور مذمتوں سے آپ سالم رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام اعمال پر ذکر کیا جاتا ہے۔ اس توقع کے ساتھ کہ اس کی برکت سے خیر کے تمام مفہوم حاصل ہوں گے اور اسی میں برکت ہوگی اور خلل وفساد کے عوارض ختم ہو جائیں گے۔

دوسری وجہ:...... وہ سلام کا یہ مفہوم ہے کہ چاہئے کہ اللہ کی قضا اور فیصلہ اس کے اوپر سلام ہو اور اس سے مراد سلامتی ہے جیسے مقام اور مقامۃ ۔ ملام اور ملامت مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مذمتوں، عیبوں اور نقائص سے پاک رکھے۔ لہٰذا جب ہم یہ کہتے ہیں اللھم سلم علی محمد ۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل کر یا سلام بھیج تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے اللھم اکتب لمحمد فی دعوته و امته السلامة ۔ من کل نقص ۔ اے اللہ محمد علیہ السلام کے لئے سلامتی لکھ دے آپ کی دعوت میں آپ کی امت میں ہر نقص سے اور عیب سے لہٰذا آپ کی دعوت وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہوتی گئی اور ان کی امت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی۔ اور آپ کا ذکر اونچا ہوتا رہا۔ آپ کے لئے کوئی ایسا امر عارض نہ آئے جو آپ کے کام کو کسی بھی اعتبار سے کمزور کردے۔ واللہ اعلم۔

باقی رہی رحمت تو وہ دو معنوں کو شامل ہے ایک ہے علت اور سبب کو دور کرنا۔ اور دوسرا ہے عمل کی وجہ سے ثواب دینا فی الجملہ یہ رحمت صلاۃ کی غیر ہے اور اس سے مختلف ہے کیا آپ دیکھتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم و رحمة (بقرہ: ۱۵۷) صلاۃ اور رحمت کے درمیان واو عاطفہ لاکر فرق کیا گیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو دونوں کے جدا ہونے پر دلالت کرتی ہے حضرت عمر کے نزدیک اور وہ درج ذیل ہے۔

۱۵۸۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر بن منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو حضرت عمر نے کہ دو بہترین حصے یا بدلے ہیں اور بہتر بلندی اور عظمت ہے۔ (اس آیت میں) الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوا انا للہ و انا الیه راجعون. اولئک علیھم صلوات من ربھم و رحمة. یہ بہترین حصے اور بدلے ہیں اور بہتر عظمت اولئک ھم المھتدون ہے۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اولئک علیھم صلوات من ربھم (البقرہ ۱۵۷)

وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات ہیں۔

کہ اس سے مراد ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ثنا اور مدح اور ان کا تزکیہ مراد ہے۔ اور ارشاد ہے ورحمة اس سے مراد ان کی تکالیف کو ہٹلا دینا اور حاجت پوری کرنا مقصود اور مراد ہے۔

اور یہ قول اولئک هم المهتدون (البقرہ ۱۵۷) یہ احتمال رکھتا ہے کہ اس مراد ہوں وہ لوگ جو حق کی راہ میں مصیبت میں اور درست چلتے ہیں سوائے ان کے جو برعکس ہیں جو ان کی مخالفت کرتے ہیں جو مفقود پر جزع فزع کرتے ہیں اور معصود پر ناراض ہوتے ہیں۔

اور شیخ حلیمی نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۱۵۸۸ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے۔ اور ان کو انہوں نے شمار کیا ہے میرے ہاتھ پر۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر۔ ابو بکر بن ابی دارم حافظ نے کوفہ میں شمار کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کو شمار کیا ہے علی بن احمد عجلی نے میرے ہاتھوں پر۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ حرب بن حسن طحان نے ہاتھوں پر اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان کو میرے ہاتھ پر شمار کیا ہے۔ یحییٰ بن مساور حناط نے اور انہوں نے کہا شمار کیا ہے عمرو بن خالد نے ہاتھوں میں اور ان کو امام احمد نے شمار کیا ہے ان کے ہاتھوں میں جس سے انہوں نے سنا وہ کہتے ہیں کہ۔ ح۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ان کو انہوں نے شمار کیا ہے ابوالفضل کے ہاتھوں میں اور وہ محمد بن عبداللہ شیبانی ہیں کوفے میں۔ اور ان کو شمار کیا ہے ابوالقاسم علی بن محمد بن حسن بن لاس کے ہاتھوں مقام رملہ میں اور انہوں نے اس کو شمار کیا ہے جدی ابو سلیمان بن ابراہیم بن عبداللہ محاربی سے انہوں نے نصر بن مزاحم منقری سے انہوں نے ابراہیم زبرقان سے انہوں نے ابو خالد سے انہوں نے عمرو بن خالد سے اور انہوں نے زید بن علی سے انہوں نے ابو علی بن حسین سے انہوں نے ابوالحسین بن علی سے انہوں نے علی ابو طالب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ ان کو جبرائیل نے شمار کیا میرے ہاتھوں میں اور جبرائیل نے کہا کہ رب العزت کی طرف سے اسی طرح اتارا گیا ہے۔

(۱) ..... اللهم صل علٰی محمد و علٰی ال محمد كما صليت علٰی ابراهيم و علٰی ال ابراهيم انک حميد مجيد.

(۲) اللهم بارک علٰی محمد و علٰی ال محمد كما باركت علٰی ابراهيم و علٰی ال ابراهيم انک حميد مجيد.

(۳) اللهم و ترحم علٰی محمد و علٰی ال محمد كما ترحمت علٰی ابراهيم و اعلٰی ال ابراهيم انک حميد مجيد.

(۴) اللهم و تحنن علٰی محمد و علٰی ال محمد كما تحنت علٰی ابراهيم و علٰی ال ابراهيم انک حميد مجيد.

(۵) ..... اللهم و سلم علٰی محمد و علٰی ال محمد كما سلمت علٰی ابراهيم و علٰی ال ابراهيم انک حميد مجيد.

اور عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حرب نے اپنی پانچویں انگلیوں کو بند کر لیا اور احمد بن علی عجلی نے اپنی پانچویں انگلیوں کو بند کر لیا۔ اور ہمارے شیخ ابو بکر نے اپنی پانچوں انگلیوں کو بند کر لیا۔

(۱۵۸۸) ..... اخرجه الحاكم في علوم الحديث بنفس الاسناد وقال الحاكم هكذا بلغنا هذا الحديث وهو اسناد ضعيف اهـ.

اخرجه التيمي وابن المفضل وابن مسدى جميعاً في مسلسلاتهم والقاضي عياض في الشفاء والديلمي وقال العراقي في شرح الترمذي إسناده ضعيف جداً وعمرو بن خالد الكوفي كذاب وضاع.

ويحيى بن مساور كذبه الأزدي أيضاً وحرب بن الحسن الطحان اورده الأزدي في الضعفاء وقال ليس حديثه بذاك انتهى.

وقال الحافظ ابن حجر في أماليه :

اعتقادي ان هذا الحديث موضوع وفي سنده ثلاثة من الضعفاء على الولاء : أحدهم نسب إلى وضع الحديث والآخر اتهم بالكذب والثالث متروك انتهى.

قال السيوطي:

قلت : الأخيران توبعا فقد أخرجه البيهقي عن ابن عبدالرحمن السلمي ..... وساق إسناده ثم قال السيوطي :

وإبراهيم بن الزبرقان قال في المغني وثقه ابن معين وقال أبو حاتم لايحتج به فهو يصلح في المتابعات (كنز العمال ۳۹۹۱)

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابوعبدالرحمٰن نے اپنی پانچوں انگلیوں کو بند کرلیا اور اس طرح ہماری یہ حدیث انہوں نے پہچانی اور یہ اسناد ضعیف ہے۔

صلوٰۃ۔رحمت کے بعد برکت کی بحث

برکت یا مبارکہ بے شک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔اور یہ برکت دینا مراد ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ یوں کہے۔**اللھم بارک علی محمد**۔برکت اصل میں دوام کو کہتے ہیں۔برکت ماخوذ ہے برکت البعیر کے محاورے سے ہے جب اونٹ بان اونٹ کو دوزانوں بیٹھاتا ہے تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو لازم کرلیتا ہے اسی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے اسے چھوڑتا نہیں ہے۔کبھی برکت کو بڑھوتری اور زیادتی کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کا اصل وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔اس لئے کہ شئی کا بڑھنا اور زیادہ ہونا اس کے دوام کا موجب ہوتا ہے اور کبھی برکت تیمن اور برکت ڈھونڈھنے کے لئے استعمال ہوتی ہے لہٰذا اس چیز کے بارے میں جس میں برکت دے دی گئی ہوں مبارک کہتے ہیں اور مبارک شئی کے دوام کا موجب ہوتی ہے۔

اور کبھی تیمن اور مبارک کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔بمعنی مرغوب اور محبوب کے لیا جاتا ہے،اور یہ بات ہمارے مذکورہ قول کے مخالفت نہیں ہے۔اس لئے کہ برکت سے جب دوام مراد لیا جائے تو یہ مستعمل ہوتا ہے اس چیز کے بارے میں جس کے بقاء کی رغبت کی جائے اور مقصود ہو۔اور جب ہم یہ کہتے ہیں **اللھم بارک علی محمد** تو اس کا معنی مطلب یہ ہوتا ہے **اللھم ادم ذکر محمد دعوتہ و شریعتہ و کثر اتباعہ**۔ اے اللہ محمد علیہ السلام کے ذکر کو ہمیشہ قائم رکھ آپ کی دعوت دائمی کر اس کی شریعت کو برقرار رکھ آپ کے تابعداروں کو زیادہ بنا۔آپ کی شہرت کو عام بنا اور آپ کی امت کو آپ کی برکت سے اور آپ کی سعادت سے بہرہ مند فرما ایں صورت کی ان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور ان کو اپنی جنت میں داخل فرما۔اور انہیں اپنی رضامندی کے ٹھکانے پر پہنچا لہٰذا اس طرح برکت دینا دوام کو اور کثرت دزیادت کو اور سعادت کو جامع ہوگی۔واللہ اعلم۔

فصل:......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنا نماز میں اور تشہد میں واجب ہے اور نماز سے باہر کے لئے تفصیل ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ اخبار واحادیث ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجنا واجب ہے جیسے ہی آپ کا ذکر جاری ہوا گرچہ اجماع ثابت کرتا ہے ایسا اجماع جس کے ساتھ حجت لازم ہوتی ہے کہ یہ فرض نہیں ہے ورنہ اگر یہ فرض ہوتا تو حضور کا نام ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی اور پہلی التحیات میں اس کی فرضیت آپ کے نام کے ذکر کے وقت دو وجوہ پر ہے۔

پہلی وجہ:......یہ کہ یہ واجب ہو آپ کے ذکر کی وجہ سے نماز کی وجہ سے نہیں جیسے مسبوق آدمی پر (جس کی کچھ رکعات نکل گئی ہوں) امام کی اقتداء کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جو اس پر اہل صلوۃ کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا۔

دوسری وجہ:......یہ کہ یہ کہا جائے کہ نماز کا ایک ہی حال ہے جب نمازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے اوپر صلوات نہ بھیجے یہاں تک کہ نماز کے آخر میں تشہد پڑھے اور آپ کے اوپر صلوٰۃ بھیجے تو اس سے غرض پوری ہوجائے گی اور آپ کا پہلے جو ذکر ہو چکا اس کا

تقاضا بھی پورا ہو جائے گا۔

شیخ حلیمی نے اس فصل میں کلام خاصا طویل فرمایا ہے۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث

بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث یہ ہے کہ ہمارے اکثر اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ وہ واجب نہیں ہے۔

۱۵۸۹:...... میں نے سنا ابوبکر محمد بن بکر طوسی فقیہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے ابوالحسن ماسرجسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحاق مروزی سے کہ میں یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ آل نبی پر نماز کے آخری تشہد میں صلوٰۃ واجب ہے۔

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ احادیث جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت کی بابت مروی ہیں ان میں ابوالحسن کے قول کی صحت کی دلیل موجود ہے۔

آل نبی کے تعین میں اہل علم کا اختلاف

اہل علم نے آل نبی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

۱۵۹۰:...... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حرملہ کی رویت میں اس طرف گئے ہیں کہ آل نبی بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں جن پر صدقہ حرام کر دیا گیا ہے اور ان کے لئے ذالقربیٰ کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ یعنی مال فئے کا پانچواں حصہ اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔ امام شافعی اس قول کے لئے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جسے ہم نے حضرت ثابت سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقہ محمد اور آل محمد کے لئے حلال نہیں ہے۔

۱۵۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان [1] نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ابو سلمہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے؟ تھے؟ تو دو مینڈھے سینگوں والے سفید و سیاہ خصی ذبح کرتے تھے ایک کو محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کرتے تھے دوسرے کو اپنی امت کے ہر اس فرد کی طرف سے کرتے تھے جس نے توحید کی شہادت دی ہو اور حضور کے پیغام پہنچا دینے کی شہادت دی ہے۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ آل کا اسم قرابت خاصہ کے لئے ہے عام مومنوں کے لئے نہیں ہے۔

۱۵۹۲:...... وہ حدیث جو شروع میں روایت کی گئی ہے کہ آل ہر متقی پرہیز گار ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کو نافع نے ابو ہرمز سے روایت کیا ہے اس نے اس کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابو ہرمز کی حالت یہ ہے کہ اس کو اہل علم بالحدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کو ترک کر دیا ہے۔

---

(۱)...... فی الأصل (عبید).

(۱۵۹۲)...... لفظ الحدیث:

آل محمد کل تقی (إن أولیآؤہ إلا المتقون)

قال المناوی فی الجامع الأزهر (۱/۴) رواہ الطبرانی فی الصغیر عن أنس قال الهیثمی (۱۰/۲۶۹) فیہ نوح بن أبی مریم ضعیف وقال ابن حجر سندہ واہ جداً.

البتہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں تاویل کی ہے وہ یہ کہ انہوں نے اس سے مراد ہر تقی من القرابت مراد لیا ہے۔ یعنی جو مذکورہ قرابتِ رسول میں متقی ہو۔

اہل بیت کا لفظ ازواج رسول کے لئے خاص ہے

بہر حال ازواج رسول کی تفصیل یہ ہے کہ اہل بیت کا اسم انہیں کے لئے مختص ہے حقیقتاً اور وہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نسب کی مناسبت کی وجہ سے اہل بیت کہتے ہیں۔

۱۵۹۳:۔۔۔۔اور ہم سے حدیث ثابت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں ہے کہ آل محمد اس مال سے کھائیں گے۔

۱۵۹۴:۔۔۔۔اور سیدہ عائشہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ آل محمد نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا جب سے مدینے میں آئے ہیں گندم کی روٹی سے مسلسل تین راتیں یہاں تک کہ حضور فوت ہو گئے۔

۱۵۹۵:۔۔۔۔اور فرماتی ہیں کہ ہم لوگ آل محمد مہینہ مہینہ رکے رہتے تھے ہم لوگ آگ نہیں جلاتے تھے (یعنی پکانے کے لئے۔)

۱۵۹۶:۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تین دن بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہاں آل سے حضور کی ازواج مراد لی ہیں۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ازواج رسول آل کے نام میں داخل ہیں۔

۱۵۹۷: اور ہم نے ابوحمید ساعدی کی کی حدیث میں روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے وقت آپ کی ازواج کو بھی شامل کیا جائے اور ان کا نام بھی لیا جائے لہٰذا یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ ''آل پر صلوٰۃ'' بھیجتے کے وقت صلوٰۃ کے حکم میں داخل ہیں۔ اور جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے وہ یہ بھی ہے کہ آپ کے کسی قول اور کسی بھی فعل کا کسی ایسے وصف سے یا کسی ایسے حال سے تقابل نہ کیا جائے جس سے آپ کی تحقیر ہوتی ہو یا کسر شان ہوتی ہو، اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایسے نام سے موسوم نہ کیا جائے جو لوگوں میں بطور صنعت وحرفت مشہور ہوں یا متعارف ہوں۔

اور مطلقاً یوں بھی نہ کہا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تھے۔ یا آپ کی بھوک یا اس کی شدت کا ذکر کر کے یوں بھی نہ کہا جائے کہ آپ مسکین تھے نادار تھے۔ جیسا کہ ایسی حالت میں کسی دوسرے انسان کے لئے از راہ ترس اور شفقت کے یا از راہ مہربانی کے یہ کہہ دیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح یوں بھی نہ کہا جائے کہ کوئی کہنے والا یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ چیز پسند تھی اور دوسرا اس کے مقابلے میں یوں کہہ رہا ہو کہ بہر حال میں تو اس کو پسند نہیں کرتا۔

۱۵۹۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد اور سلیمان بن اشعث نے دونوں کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو ابوزائدہ نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صراط مستقیم کے ایک سرے پر چھوڑ دیا ہے جب کہ اس کا دوسرا سرا جنت ہے۔

(۱۵۹۳)۔۔۔ أخرجه أحمد (۱/۴) من حديث أبي بكر الصديق.

۱۵۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو احمد بن حنبل نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو مسکین بن بکیر حرانی نے اور ابوداؤد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں رسول اللہ کی طرف سے حدیث بیان کی جائے تو اسے محفوظ کر لے ابوالعالیہ سے اور شعرانی کی روایت میں خالد حذا، نے ابوالعالیہ سے یوں کہا کہ تجھے رسول اللہ سے کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کو محفوظ کر لو۔ فضل نے کہا فازدھر کا مطلب ہے احتفظ بہ۔ یعنی یاد کر لو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی نے فرمایا کہ اللہ کی تعظیم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے یہ بات بھی ہے کہ قرآن مجید کے اوپر اور حدیث کی کسی کتاب کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے نہ ہی کوئی کتاب اور نہ ہی کوئی دوسری شئی۔ گھریلو اسباب واشیاء میں سے۔ اور یہ بھی تعظیم میں داخل ہے کہ اس سے غبار وغیرہ صاف کیا جائے جب اس پر پڑ جائے۔ اور یہ بھی تعظیم میں داخل ہے کہ کوئی شخص ایسے اوراق کے ساتھ ہاتھ صاف نہ کرے خواہ کھانے والے آلودہ ہاتھ ہوں یا کچھ اور۔ ایسے اوراق جس میں اللہ کا ذکر ہو یا رسول اللہ کا ذکر ہو اور ایسے اوراق کو یونہی بلاوجہ پھاڑا بھی نہ جائے۔ اور اگر ان اوراق کو معطل کرنا چاہئے تو انہیں پانی سے دھو کر صاف کر دے۔ یہاں تک کہ اس کے اوپر سے تحریر مٹ جائے۔ اور اگر ایسے کاغذوں کو آگ میں جلا کر ان کی راکھ محفوظ کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اس کا ثبوت خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ انہوں نے قرآنی آیات اور ٹکڑے اور نقل کر لینے کے بعد منسوخ شدہ قرآن جلا دیئے تھے چنانچہ آپ کے اس عمل پر کسی ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا نہ ہی اختلاف کیا تو گویا یہ بالاتفاق جائز ہوا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ ہے کہ اگر اس قرآنی پرچے وغیرہ کو (یا جس میں اللہ رسول کا ذکر ہے) اس کو اگر پانی کے ساتھ دھوڈالے اور اسے آگ میں نہ جلائے تو یہ زیادہ بہتر ہے، اس لئے کہ اس میں ایک گونہ شناعت و برائی یا بدنامی ہے۔ اور ایک دوسرے سے متفرق ہونا ہے اس چیز میں جس کا حکم حضرت عثمان نے دیا تھا یعنی مصاحف کی تحریق کرنا اور جلانا۔ وہ جس میں ایک دوسرے کے مخالف ہونا ہے اس کا جس پر انہوں نے اجماع کیا تھا۔ بوجہ اس کے اس سے فتنے کا خوف ہے اور اس کا اثبات جس کی رسم اور تحریر منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ اس سے فنا کرنے اور ختم کرنے میں جلانے کی صورت میں بہت جلدی ہوتی ہے۔

اسی تعظیم کے باب سے یہ بات بھی ہے کہ:

اسی قبیل سے درہم اور کرنسی کو نہ توڑا جائے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو اور رسول اللہ کا نام ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے اس رائج سکے کو بغیر کسی حرج توڑنے سے منع فرمایا تھا۔

اور حرج سے مراد یہ ہے کہ وہ سکہ کھوٹا ہو جائے پھر اس کو توڑ دیا جائے تاکہ اس سے کوئی مسلمان دھوکہ نہ کھائے اور توڑنے سے نہی کی وجہ یہ کہ وہ توڑنا ورق اور کاغذ کو پھاڑنے کی مانند ہے وہ کاغذ جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو۔

اور حروف منقطع ہوتے ہیں۔ اور کلمات بکھرتے ہیں اور اس میں تحقیر ہے مکتوب کے قدر کے ساتھ۔ اور جب اس کو عذر کی وجہ سے توڑے تو

(۱)...... كلمة غير واضحة.

توڑنے کا گناہ اس کے ضارب پر ہوگا اس لئے کہ اسی نے اس کو تبدیل کیا اور ما ادوث کیا لہذا توڑنے کی ضرورت پیش آئی۔ واللہ اعلم۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی نے فرمایا اس حدیث کو محمد بن فضالہ نے روایت کیا ہے مگر وہ قوی نہیں ہے ان کے والد سے علمقہ بن عبداللہ برنی سے اور ان کے والد سے۔ واللہ اعلم۔

۱۶۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے اور ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ساجی نے یعنی زکریا بن یحییٰ نے ان کو محمد بن موسیٰ حرشی نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن فضاء نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۶۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ہے ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا علی بن موسیٰ (تاہرتی) سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ سے یا عبدالملک بن مروان سے ناپاک یا مقام قذرۃ کے کنویں میں ایک روپیہ گر گیا انہوں نے اس کو تلاش کرنے کے لئے تیرہ دینار کرایہ خرچ کر دیا اور اسے نکلوا لیا ان سے جب پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی تو انہوں نے فرمایا کہ اس روپے پر اللہ تعالیٰ کا نام نقش تھا اس لئے اس کو ایسی جگہ سے نکلوایا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں سے ہے کہ آپ کے اہل بیت کی تعظیم کی جائے اور مہاجرین وانصار کی اولاد کی تعظیم کی جائے

۱۶۰۲:..... اور نبی کریم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قریش کو مقدم کر دو اور خود ان سے آگے نہ بڑھو۔ ظاہر اس کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے تھے۔

۱۶۰۳:..... اور ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اہل بیت میں راضی کرو۔

۱۶۰۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضرت مصعب بن زبیر نے انصار میں سے ایک آدمی کو [illegible] اجرت پر لیا مگر اس کے بعد انہوں نے اس کے ساتھ کچھ ناروا درست سلوک کا ارادہ کیا تو حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور رسول اللہ کی وصیت کی خبر دیتا ہوں انصار کے بارے میں مصعب نے پوچھا کہ حضور نے انصار کے بارے میں کیا وصیت کی تھی حضرت انس نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ فرمایا تھا کہ ہم ان کے محسن اور نیکوکار کی اچھائی قبول کریں اور ان کے خطاکار سے درگذر کریں کہتے ہیں اس کے بعد حضرت مصعب اپنے بستر سے نیچے اتر آئے اور چٹائی یا بساط پر جھک پڑے اور اپنے رخسار اس کے ساتھ لگا لئے اور فرمانے لگے کہ حکم رسول سر آنکھوں پر ہے اور اس کو چھوڑ دیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تمعن کا مطلب ہے کہ بطور انقیاد و تابعداری عجز کا اظہار کیا اور اس کے حق کا اعتراف کریں۔ اور تمعک کے الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں مگر ہمارے شیخ نے اسے ضبط نہیں کیا۔

(۱)..... غیر واضح فی الأصل

(۱۶۰۰)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۶/۲۱۷۹)

۱۶۰۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابومسلم کجی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو جمیلہ انس کی باندی نے انصاری نے کہا کہ میں جمیلہ کو دیکھا کہتی تھیں کہ حضرت ثابت جب آتے تو انس کہتے ہیں (انہوں نے کہا) اے جمیلہ مجھے خوشبو دیجئے میں اپنے ہاتھ کو لگاؤں۔ بے شک ابن ام ثابت کسی شئی سے راضی نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ میرے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کے ہاتھ مبارک کو چھوا تھا۔

۱۶۰۶:..... اسی باب تعظیم کے قریب قریب اہل عرب کی تعظیم بھی ہے اور ان کو عزت دینا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور حضور سے روایت کہ آپ نے فرمایا۔

کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی پھر پوری مخلوق میں سے اولاد آدم کو چنا پھر پوری اولاد آدم میں سے عرب کو چنا پھر عرب میں سے مضر کو چنا پھر مضر میں سے قریش کو چنا پھر قریش میں سے اولاد ہاشم کو چنا پھر اولاد ہاشم میں سے مجھے چنا۔ لہٰذا میں چنے ہوؤں میں چنا ہوا ہوں جو شخص عرب سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے کرتا ہے اور جو عرب سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے کرتا ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوعروبہ نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو محمد بن ذکوان نے حماد بن زید بیٹے کے ماموں نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر مذکورہ کو ذکر کیا طویل حدیث بیان کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا کفر ہے

۱۶۰۷:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے اور محمد بن عبداللہ بن یزید نے اور عبداللہ بن روح اور یحییٰ بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبدر نے قابوس بن ظبیان سے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ رقائی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی صفار نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو قابوس بن ابوظبیان نے اپنے والد سے انہوں نے سلمان فارسی سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہ تم دین سے نکل جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہدایت عطا کی ہے فرمایا کہ تم عرب سے بغض رکھو گے تو مجھ سے بغض رکھنا ہوگا۔

۱۶۰۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو داؤد بن محمد بن عباس نے کوفے میں ان کو ابوالحریش احمد بن عیسیٰ نے ان کو مؤمل بن اھاب نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو حضرت براء نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل عرب کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور ان کے ساتھ بغض نفاق ہے اسی طرح اس کو لائے ہیں اور شعبہ سے عدی بن ثابت سے براء سے یہی مفہوم

---

(۱) کلمة غير واضحة.

(۱۶۰۶) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲۲۰۴/۶)

(۱۶۰۷) أخرجه أحمد (۴۴۰/۵) والترمذي (۳۹۲۷) والحاكم في المستدرك (۸۶/۴) من طريق أبي بدر شجاع بن الوليد وصححه الحاكم وقال الذهبي. قابوس تكلم فيه

وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لانعرفه إلا من حديث أبي بدر شجاع بن الوليد.

وسمعت محمداً بن إسماعيل يقول: ابو ظبيان لم يدرك سلمان مات سلمان قبل علي.

(۱۶۰۹)... أخرجه الحاكم (۸۷/۴) من طريق ثابت عن انس بن مالك.ی

انصار کے بارے میں مروی ہے۔

۱۶۰۹:...... بے شک یہی متن ہیثم بن حماد سے حضرت ثابت سے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ معروف ہے۔

۱۶۱۰:......ابونصر بن قتادہ نے کہا ان کو خبر دی ابوالحسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو یحیی بن یزید اشعری نے ابن جریج سے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کی وجہ سے عرب سے محبت کرو:

❶ ......اس لئے کہ میں عربی ہوں۔

❷ ......اور قرآن عربی میں ہے۔

❸ ......اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔

اس روایت میں علاء بن عمرو کا یحییٰ بن یزید سے تفرد ہے۔

۱۶۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ بن برہان نے اور ابوالحسین بن فضل نے اور ابومحمد سکری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسین بن عرفہ نے ان کو عیسیٰ بن مرحوم قطان نے، ان کو عبدالمھیمن بن عباس بن سہل بن سعد ساعدی نے ان کے والد سے اس نے ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کے ساتھ محبت کرو جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا۔

۱۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم طغامی نے ان کو ابوشہاب معمر بن محمد صوفی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو مطرف بن معقل نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص اہل عرب کو گالی دے وہی لوگ مشرک ہیں۔ اس روایت میں مطرف کا تفرد ہے اور یہ روایت اسی اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

۱۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو شیبہ نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ثابت بن عمارہ حنفی نے غنیم بن قیس سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے اہل عرب کے لئے دعا کی ہے میں نے کہا اے اللہ جو شخص ان میں تجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تیرے ساتھ یقین رکھے اور تیری تصدیق کرے اسے اس کے ایام حساب میں معاف کر دینا اور یہی دعا تھی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی۔

(۱۶۱۰) سبق برقم (۱۴۳۲)

(۱۶۱۱) أخرجه ابن أبي عاصم (۲/ ۶۴۱) عن يعقوب بن حميد عن عبدالمهيمن بن عباس. به.

وأخرجه الطبراني في الكبير (۶/ ۱۵۰) وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/ ۲۷) عن المهيمن ضعيف.

(۱۶۱۲) الطغامي نسبة إلى طغامي من سواد بخاری والمشهور منها ابو الحسن علي بن ابراهيم بن أحمد بن عثمان الطغامي صاحب الأوقاف (اللباب ۲/ ۲۸۲)

(۱۶۱۳) قال الهيثمي (۱۰/ ۵۲) أخرجه الطبراني. وروى البزار منه اللهم من لقيک منهم مصدقا بک وموقنا فاغفر له فقط. ورجالهما ثقات.

أخرجه ابن عدي (۳/ ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰) في ترجمة زيد بن جبير المدني أبو جبيرة.

ثنا علي بن العباس ثنا عباد بن يعقوب عن إسماعيل بن عياش. به.

وقال ابن عدي: عامة مايرويه. زيد بن جبير عن من روى عنهم لايتابعه عليه أحد.

بے شک مروان کی طرف سے ہے۔ اور بے شک حمد والا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور مخلوقات میں میرے جھنڈے کے قریب تر لوگ اس دن اہل عرب ہوں گے۔

۱۶۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عمر بن سنان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو زید بن جبیر نے ان کو داؤد بن حصین نے ان کو ابن ابورافع نے ان کو علی نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص میری عقیدت کا حق نہ پہچانے اور انصار کا اور عرب کا تو وہ تین میں سے ایک ہے یا منافق ہے یا مزینہ ہے یا بوجہ غیر ہے یا رائی ہے اسے اس کی ماں نے غیر پاکیزگی میں حمل اٹھایا ہے۔ زید بن جبیر اس روایت میں غیر قوی ہے۔

عرب کی فضیلت

اور احادیث عرب کی فضیلت میں اور قریش کی فضیلت میں کثیر ہیں یہ موضوع ان سب کے لانے کا متحمل نہیں ہے اور وہ قول جس کی طرف بعض لوگ مائل ہوئے ہیں عجمیوں کی عربوں پر فضیلت کے بارے میں وہ اس حقیقت کے خلاف ہے جس پر اس امت کا اولین طبقہ تھا۔ اور وہ احادیث جو اس بارے میں آئی ہیں ان میں سے اکثر باطل ہیں۔ اہل علم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ ایسے شخص کے مذہب کے ساتھ اشتغال رکھے۔ اور فضیلت عرب کی بابت جو روایات آئی ہیں ان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اہل رسالت عرب سے بھیجے اور آخری کتاب عرب کی زبان میں اتاری لہٰذا لوگوں پر فرض ہو چکا ہے کہ وہ عرب کی زبان سیکھیں اگرچہ یہ بات فرائض کفایہ میں سے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے امر کو اور اس کی نہی کو اور اس کے وعد کو اور وعید کو سمجھیں اللہ کے رسول کی طرف سے اس کے بیان کو اس کی تبلیغ کو اور آپ نے حکم فرمایا کہ امام اور خلفاء قریش سے ہوں گے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں ایک طویل فصل ذکر کی ہے جو شخص چاہے اس میں نظر ڈالے۔

۱۶۱۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو علاء نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نوفلی نے زہری سے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے بارے میں فرماتی ہیں۔

لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولاً

البتہ تحقیق اللہ نے مؤمنوں پر احسان فرمایا جب ان میں رسول بھیج دیا ہے۔

سیدہ نے فرمایا یہ عرب کے لئے خاص ہے۔

۱۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو حمرون بن احمد سمسار نے ان کو ازرق بن علی نے ان کو حبان بن ابراہیم نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن عائشہ نے ان کو سلیمان نے ان کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں **وانہ لذکر لک ولقومک**، یہ قرآن نصیحت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب کہ یہ قرآن شرف وفضیلت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان **لقد انزلنا الیکم کتابافیہ ذکر کم**۔ ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے۔ اس میں تمہاری نصیحت ہے۔ مراد ہے کہ اس میں تمہارا شرف ہے۔

۱۶۱۷:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو ابراہیم بن منذر نے

(۱۶۱۷)......اخرجہ الحاکم (۵۵۲/۲۔۵۵۳) بنفس الإسناد وصححہ الحاکم وقال الذھبی : عبدالعزیز واہ.

(۱) ۔ فی المستدرک (بینہ)

ان کو عبد العزیز بن عمران نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن ابو حبیبہ نے ان کو داؤد بن حصین نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے عربی زبان بولی تھی اور اس کے بعد اس نے اپنے تلفظ اور اپنی بولی کو تحریری شکل دی اس کے بعد اس نے اسے ایک کتاب اور ایک تحریر بنایا جیسے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ملا کر لکھا یہاں تک کہ ان کے مابین فرق کیا علامات سے؟ وہ شخص اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۱۶۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو الحسن اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا ثابت محمد بن عبید اللہ مدنی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو الہام فرمایا اور الہام کی ابتداء عربی زبان کے الہام سے فرمائی۔

۱۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو ابو عبد الرحمٰن نسائی نے انہوں نے عبید اللہ بن سعد زہری سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ سے مذکور کی مثل بطور مرسل حدیث روایت کی اور وہی محفوظ ہے۔

۱۶۲۰:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن اسحٰق عسیلی نے ان کو عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم زہری نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

قرانا عربیاً لقوم یعلمون

یہ قرآن عربی ہے اس قوم کے لئے جو جانتے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا کہ اسماعیل علیہ السلام کو اس زبان کا الہام کیا گیا تھا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو عربی زبان الہام کی گئی

۱۶۲۱:......اس حدیث میں آیا ہے جو ثابت سے معمر سے کثیر بن مطلب سے اور ایوب یزید سے ہے دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو بیان کی سعید بن جبیر سے اسماعیل علیہ السلام کے قصہ کے بارے میں اور زمزم کے بارے میں اور قوم جرھم کے وادی مکہ میں نزول کے بارے میں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ام اسماعیل کو اس زبان کا القاء کیا گیا تھا۔ یعنی یہ زبان ان کے دل میں ڈالی گئی تھی اور (اکیلی ہونے کی وجہ سے) انس چاہتی تھیں۔ لہٰذا جرھم کے لوگ اس کے پاس اتر پڑے یہاں تک کہ ان میں اہل بیان پیدا ہو گیا اور لڑکا جوان ہو گیا۔ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اس نے ان میں سے عربی کے ساتھ کلام کیا اور بڑا نفیس کلام کیا اور عجیب کلام کیا جب وہ جوان ہو گیا تو

(۱۶۱۸)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۴۳، ۳۴۴) وقال الحاكم :

هذا حديث غريب صحيح على شرط الشيخين إن كان الفضل بن محمد حفظه متصلاً عن ابن ثابت.

(۱۶۱۹)......المستدرک (۲/۳۴۴) بنفس الإسناد

(۱۶۲۰)......أخرجه الحاكم (۲/۴۳۹) بنفس الإسناد

وقال الذهبي : مدار الحديث على إبراهيم بن إسحاق العسيلي و كان ممن يسرق الحديث

(۱۶۲۱)......أخرجه أحمد (۱/۳۴۷) عن عبدالرزاق عن معمر. به.

ان لوگوں نے اپنے قبیلے کی ایک عورت سے اس کی شادی کردی۔

۱۶۲۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو علی بن حسین قاضی نے بخارا میں ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابو تمیلہ نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ (اس آیت کا مطلب) لسان عربی مبین۔ یہ زبان واضح عربی ہے کہتے ہیں کہ قوم جرھم کی زبان مراد ہے۔

(۱۶۲۲)..... اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۴۳۹) وفي المستدرك (عبدالله بن محمود ابن شقيق) بدلاً من (عبدالله بن محمود عن محمد بن علي بن شقيق)

(۱)..... في الأصل (وهيب بن وهيب) وما اثبتناه من مختصر الشعب

ایمان کا سولہواں شعبہ

وہ یہ ہے کہ انسان اپنے دین کے معاملے میں حساس ہو چکا ہو (تیزی نفس کا شکار ہو) یہاں تک کہ اس کے نزدیک کفر کی طرف لوٹ جانے سے آگ میں گر جانا زیادہ محبوب ہو

اس مقام پر مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے شُحُ المرءِ بدینہ کا جملہ استعمال فرمایا ہے الشح لغت میں بخل اور حرص طمع وغیرہ کو کہتے ہیں۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجرت دیار کفار سے اسی طرز کی تھی تا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جائیں اور آپ کی صحبت اختیار کر لیں اور آپ کے ساتھ ہجرت کریں۔پھر یہ ہجرت کا حکم اس شخص کے حق میں باقی ہے آج بھی جس کے لئے اپنی جگہ رہ کر دین کا اظہار ممکن نہ ہو اور ہم نے اس مسئلہ میں کتاب السیر میں کتاب السنن سے کلام کیا ہے۔اور ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں وہ روایت کی ہے اصحاب رسول کو جو شدائد اور مشکلات درپیش تھے کفار کے مقابلے کے لئے یہاں تک کہ وہ ارض حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیے گئے اس کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کا اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف سے عملی نسبت عطا فرمائے ہمارے اسلاف بہترین اسلاف تھے اللہ ان سے راضی ہو۔

یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث وارد ہوئی ہے۔
الشح بخل اور حرص یا لالچ کو کہتے ہیں۔
قد شحت شح یشح تم نے بخل کیا۔طمع کیا محاورہ ہے۔
الرجل شح بخیل شخص۔
قوم شحاح واشحۃ۔بخیل لوگ۔

تشاح الرجلان علی الامر لایرید ان یفوتیھما

دو آدمیوں نے ایک دوسرے پر کسی معاملے پر بخل کیا ان میں سے کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ فائدہ اٹھانا یا اس سے رہ جائے یا اس کا موقع وہ ضائع کر دے مختار الصحاح ص ۴۶۷۔

شح المرء بدینہ۔آدمی کا اپنے دین کے ساتھ بخل کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے دین کے معاملے میں پکا ہو ہوشیار ہو، حساس ہو دین کو ہاتھ سے نہ جانے دے جان جائے مگر ایمان نہ جائے کا مصداق ہو میں نے اپنی سمجھ کے مطابق لفظ بخل کو اس موقع پر ترک کر دیا ہے جس میں ایک گونہ کراہت طمع کا سامان ہے میں نے اس جگہ دین کے معاملے میں تیز ہونا پکا ہونا۔ہوشیار ہونا اور حساس ہونا تجویز کیا ہے۔کہ انسان اپنے دین کو بچانے کے لئے پکا ہو تیز ہو۔ہوشیار ہو حساس ہو۔اس قدر کہ کفر کی طرف پلٹنے سے آگ میں گرا دیا جانا اس کو زیادہ محبوب ہو۔

۱۶۲۳:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وھب بن جریر نے اور بشر بن عمر نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

تین صفات ہیں جس شخص میں موجود ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس پا لیتا ہے۔جس کے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول ان کے ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔اور وہ شخص جو کسی سے محبت محض اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہو، اور جو شخص آگ میں جل جانا زیادہ محبوب رکھے کفر کی طرف لوٹ

(۱۶۲۳)... سبق برقم (۱۳۷۷)

جانے سے اس کے بعد کہ جب اللہ نے اُسے اس آگ سے بچالیا ہے۔
بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ بن حجاج کی حدیث سے۔

ایمان کی حلاوۃ کا نصیب ہونا

۱۶۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بالویہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد نے دونوں کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پیدا ہو جائیں وہ ایمان کی لذت اور مٹھاس کو پالیتا ہے۔ جس شخص کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ان کے تمام ماسواسے زیادہ ہو۔ وہ شخص جو کسی سے صرف اللہ واسطے کی محبت کرتا ہو وہ شخص جو اسلام سے پھر کر یہودی اور عیسائی بن جانے کو اتنا برا سمجھے کہ اگر اسے آگ میں پھینک دیا جائے تو یہ اس کو زیادہ محبوب ہو مگر اسلام کو چھوڑ ناپسند نہ ہو۔
اس کو بخاری مسلم نے دوسرے طریق سے حماد سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقیؒ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے ذریعے واضح فرمادیا ہے کہ دین کے معاملہ میں پکا ہونا تیز اور حساس ہونا ایمان میں سے ہے اس لئے کہ حلاوۃ کا ذکر ایمان کی مثال ہے، اور آپ کی مراد یہ ہے کہ اپنے دین کے ساتھ تیزی کرنے اور ہوشیار رہنے والا میٹھی چیز کھانے اور اس کا مزہ لینے والے کی مانند ہے جیسے کہ ایمان میں رغبت رکھنے والا اس کا مقصود اس سے پورا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے ساتھ تیزی اور ہوشیاری رکھنے والا ہو اس لئے کہ اگر وہ ایمان کے ساتھ تیزی اور ہوشیاری رکھے گا تو اور اس پر پکا ہوگا۔ تو ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرے گا جو اس کے ایمان کو فاسد کردے اور خراب کردے جیسے وہ شخص جو میٹھی چیز کی مٹھاس پالیتا ہے تو وہ ایسا کام نہیں کرتا جس سے اس کا وہ میٹھاس باطل ہو جائے۔ واللہ اعلم۔
اسی باب میں وہ قصہ بھی داخل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر حضرت شعیب علیہ السلام کی خبر بیان فرمائی ہے جب ان کی قوم نے ان سے کہا تھا:

لنخرجنک یا شعیب والذین امنوا معک من قریتنا او لتعودن فی ملتنا

اے شعیب ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے اور ان کو بھی جو تجھے مان چکے ہیں۔ ورنہ تم لوگ ہمارے دین پر واپس آجاؤ۔
چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں جواب دیا تھا۔

اولو کنا کارھین قد افترینا علی اللّٰہ کذباً ان عدنا فی ملتکم بعد اذنجانا اللّٰہ منھا. الخ.

کیا اگرچہ ہم اس کو ناپسند بھی کرنے والے ہوں، اگر ہم تمہارے دین پر واپس آجائیں تو اس وقت ہم اللہ پر بہت بڑا جھوٹ اور افتراء باندھیں گے اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے۔

بے شک اس باب میں متعدد مفہوم ہیں ان سب کا مرجع دین کے ساتھ تیز اور ہوشیار ہونا اور پکا ہونا ہے۔
اول:.......یہ کہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کے متکبرین کی تحقیر و تذلیل کو نجات قرار دیا جب کہ یہ حقیقت معلوم ہے کہ نجات کی مقابل چیز ہلاکت ہے جس انسان کے نزدیک کفر ہلاکت ہو اور ایمان نجات ہو وہ انسان اپنے دین کے معاملے میں ہوشیار اور حساس ہی ہوتا ہے اور دین

(۱۶۲۴)......أخرجه مسلم (۱/ ۶۷) من طریق النضر بن سهیل عن حماد. به.

پر انتہائی پکا بھی۔

دوم:......اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد میں اشارہ فرمادیا ہے کہ شعیب علیہ السلام نے کہا تھا علی اللہ توکلنا یہ بتانے کے لئے کہ انہوں نے اپنا مقابلہ مکمل اللہ کے سپرد کردیا تھا پس اگر اس نے اسے ان کی طرف سے ہونے والی جلاوطنی سے بچالیا تو یہ محض اسی کا فضل تھا۔

اور وہ ان کو جلاوطن کر ڈالتے جو کچھ انکا انہیں نکالنے کا ارادہ تھا تو بھی یہ بات انہیں دین کی مفارقت اور دین کی جدائی سے زیادہ محبوب ہوتی یہی چیز شح بالدین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جلاوطنی کو بمنزلہ قتل کے قرار دیا ہے گویا کہ انہوں نے جلاوطن ہونا پسند کیا مگر دین کو چھوڑ پسند نہ کیا۔

سوم:......یہ کہ شعیب علیہ السلام مکمل اللہ کی طرف فارغ ہو گئے تھے اور اللہ سے مدد مانگی تھی اور اللہ ہی کو پکارا تھا جیسے دیگر شدائد میں وہ اللہ ہی کو پکارتے تھے جب انہیں کوئی سخت امور پیش آجائے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی تھی۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق.

اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے مابین حق اور انصاف کا فیصلہ فرما۔

یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی کمال تعظیم ہے جس کی وجہ سے وہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے التجا کر رہے تھے اور یہ توقع کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کفار کی اذیت کو دفع کریں گے وہ ایسے اس کے دین کے معاملے میں کوئی ایسی بات نہ کر سکے گی جو اس پر شاق گذرے یہ ساری باتیں حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف سے شح بالدین ہیں دین پکا رہنے کی ہیں، اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے (یعنی دین پر پکا رہنا) یہ اور اس طرح کی دیگر سیرتیں اور زندگیاں جو ہمارے سامنے اس لئے بیان کی گئی ہیں تاکہ ان سے ہم تادیب حاصل کریں اور ایسے لوگوں کے مذاہب کا بیان ہے جن کے طریقے ہمارے لئے بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ان میں سے بھی احسن وجہ کی اتباع کا حکم ہے اقبح سے اجتناب کا۔ چنانچہ قرآن نے یہ ہدایت دی ہے۔

فبشر عباد الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه.

ان بندوں کو بشارت دے دیجئے جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس میں سے زیادہ خوبصورت بات کی اتباع کرتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہوئی کہ دین پر پکا رہنا (شح بالدين) دین کے ارکان میں سے ہے جو شخص کے دل میں دین پر پکا رہنے اور دین کے معاملے میں تیز ہونے اور حساس ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی وہ شخص دین کی حلاوت دین مٹھاس دین کی لذت سے آشنا نہیں ہو سکتا۔

یہ وہ امر ہے جس کی صحت کے بارے میں عقل بھی شہادت دیتا ہے اس لئے کہ جو شخص دین کا اعتقاد رکھے پھر اس کے معاملے میں وہ انتہائی پکا نہ ہو اور اس کے ضیاع کے بارے میں ڈرتا نہ ہو تو یہ بات دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ اس نے دین کی قدر نہیں پہچانی اور اپنے نفس کے لئے انس میں لذت آشنائی کا مقام بھی نہیں بنایا جس شخص کے نزدیک کوئی حق حقیر ہو وہ حق اس کے سکون قلب کا سامان نہیں کرسکتا۔ اور بچاؤ اللہ کے ہاتھ میں ہے پھر شح بالدین یعنی دین پر پکا ہونا دو قسم کا ہے۔

اول:......شح اور پکا ہونا تیز ہونا اور حساس ہونا دین کی اصل کے بارے میں تاکہ وہ چلا نہ جائے۔

دوم:......شح اور پکا ہونا تیز اور حساس ہونا دین کے کامل ہونے کے بارے میں تاکہ وہ ناقص نہ ہو جائے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے شعیب علیہ السلام کی مدح اور تعریف فرمائی ہے اس بات پر کہ وہ اپنے دین پر پکے رہے اور ڈٹے رہے اسے چھوڑا نہیں اس کے باوجود کہ ان کی قوم نے انہیں اسے چھوڑنے پر مجبور کیا تھا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی بھی مدح فرمائی ہے بایں طور کہ انہوں نے اللہ سے

گناہ سے بچنے کی دعا کی تھی اور عصمت طلب کی تھی جب عزیز مصر کی عورت نے انہیں اپنے نفس کی بابت بہکایا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعا کی تھی:

رب السجن احب الی مما یدعو ننی الیہ۔

اے میرے رب میرے نزدیک قید زیادہ محبوب ہے اس گندے کام سے جس کی طرف وہ مجھے دعوت دیتی ہیں۔

تو گویا واضح ہو گیا کہ یہاں شح اور تیز ہونا حساس ہونا اور بچانا ایمان کے شعبوں کی بابت تھا تا کہ ایمان کم نہ ہو ناقص نہ ہو اور یہ تیزی ایسے ہے جب اصل دین کی بابت ہے تو گویا ثابت ہوا کہ ایمان کے شعبوں پر پکار رہنا ان کی حفاظت کرنا ایسے ضروری ہے جیسے اس کی اصل کی حفاظت لازم اور ضروری ہے تا کہ دین ضائع نہ ہو جائے۔ اور یہی طریقہ ہوتا ہے ہر اس آدمی کا جو فتنے سے ڈرتا ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسی کہ بخیل بالمال جیسے اپنے پورے مال کے بارے میں بخیل ہوتا ہے وہ اس کے تھوڑے تھوڑے حصے کے بارے میں بھی بخیل ہوتا ہے یعنی جیسے وہ ایک ہزار کو ضائع کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے اسی طرح ایک روپے کے لئے بھی بخل کرتا ہے۔ تا کہ بخل کر کے اس کی حفاظت کر سکے۔ اپنے پورے جسم کے بارے میں بخل کرنے والا اپنے اعضاء کے بارے میں بھی بخل کرتا ہے اسی طرح ایک دیندار انسان بھی اپنے دین کو ضائع کرنے سے بخل کرتا ہے جیسے بخیل انسان کوئی روپیہ پیسہ جانے نہیں دیتا۔ اس کے ایک ایک پیسے کے بارے میں شدت بخل سے کام لیتا ہے اسی طرح ایک دیندار انسان بھی دین کی چھوٹی چھوٹی بات کو ضائع کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے تا کہ دین کا کچھ حصہ بھی ضائع نہ ہونے پائے بلکہ وہ اس کی خوب حفاظت کرتا ہے۔ اور دین پر پکار رہنے اور دین کی حفاظت میں سے یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ایسے لوگوں میں گھرا ہوا ہو جہاں دین کے حقوق اور تقاضے پورے نہ کر کے بلکہ اسے اندیشہ ہو کہ وہ اسے مزید فتنے میں واقع کر دیں گے اور جب ان سے دور ہو جائے گا تو اپنے لئے امن کی جگہ پالے گا اور وہاں اس سے بہتر حال میں ہوگا تو وہ ایسے لوگوں میں نہ رہے بلکہ وہ ایسی جگہ ہجرت کر جائے جہاں سمجھتا ہے کہ وہاں اس کے لئے خیر ہوگی اور وہ زیادہ موافق جگہ ہوگی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ

جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے والا نکل جائے۔ پھر اس کو اسی اثنا میں موت آ دبوچے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے پکا ہو جاتا ہے۔

۱۶۲۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو خباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لوہار آدمی تھا میرا عاص بن وائل پر قرض تھا میں اس کے پاس اس کا تقاضا کرنے کے لئے گیا اس نے کہ اللہ کی قسم میں تجھے کچھ بھی نہیں دوں گا جب تک کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہیں کریں گے کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں کبھی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مر جاؤ پھر زندہ ہو جاؤ۔ اس نے کہا جب میں مر جاؤں گا پھر اٹھایا جاؤں گا تم اس وقت میرے پاس آنا میرے پاس وہاں مال بھی ہوگا اور اولاد بھی ہوگی اس وقت میں تیرا قرضہ دے دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

افرائیت الذی کفر بأیاتنا وقال لأوتین مالا وولدا۔

کیا دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے ہماری آیات کے ساتھ کفر کیا اور کہتا ہے مجھے مال بھی دیا جائے گا اور اولاد بھی۔

اس کو بخاری مسلم نے دوسرے طریق سے اعمش سے روایت کیا ہے۔

(۱۶۲۵)......أخرجه البخاری (۴/۷/۳۱۷. فتح) من طریق شعبة عن الأعمش.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی دین پر استقامت

۱۶۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عطاء خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب کے پاس تھا میں نے حضرت بلال کا تذکرہ کیا کہ وہ اپنے دین پر پکے تھے اور اللہ کے دین کی بابت عذاب دیئے جاتے رہے اور اللہ کی محبت پر عذاب جھیلتے رہے جس وقت مشرک انہیں اذیت پہنچاتے تھے تو وہ کہتے تھے اللہ اللہ۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی دین کے لئے قربانی دینا

۱۶۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومنصور محمد بن قاسم صبعی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو مسعر نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو صادق بن شہاب نے کہ حضرت خباب مہاجرین میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ پر ایمان کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا۔

۱۶۲۸:......اور اس کی بھی انہوں نے خبر دی ان کو ابوبکر نے ان کو جریر نے ان کو مغیرہ ان کو شعبی فرمایا کہ دو ان کو جو مانگیں (یعنی ہر سوال کا جواب دو) مگر خباب لوگ رگڑتے تھے اپنی پیٹھوں کو کنکریوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ چلے گئے جو کچھ اس کو منع کرتا ہے۔

(نوٹ:......محشی نے ابوہاجر سعید نے لکھا ہے کہ اس کی مراد واضح نہیں ہے۔)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی احد احد کی صدا لگانا

۱۶۲۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ورقہ بن نوفل حضرت بلال کے پاس سے گذرتے تھے اور اسلام پر سزا دی جارہی ہوتی تھی اور وہ کہہ رہے ہوتے تھے احد احد چنانچہ ورقہ بھی یہی کہتے اے بلال احد احد۔

آل یاسر کی دین کی خاطر قربانی

۱۶۳۰:......اور اس کی اسناد میں عروہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو آزاد کرایا تھا ان لوگوں میں سے جو دین اسلام پر اللہ کے ساتھ ایمان کی پاداش میں سزا دیئے جاتے تھے......مگر اسلام کا کلمہ واضح رہا اور مشرکین نے کہا کہ اس کی نظر لات اور عزیٰ نے ماردی ہے خاتون نے کہا نہیں ہرگز نہیں ایسی بات نہیں ہے پھر اللہ نے ان کی بینائی واپس لوٹا دی تھی۔

۱۶۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو احمد نے ان کو یونس نے ان کو ابن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے کئی رجال نے آل عمار بن یاسر سے کہ سمیہ ام عمار کو بنومغیرہ کے قبیلے نے سزا دی تھی۔ اسلام لانے پر وہ برابر انکار کرتی رہیں یہاں تک کہ انہوں نے اسے قتل کردیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آل عمار کے پاس سے گزرے۔ وہ ان کو مقام ابطح پر سزا دے رہے تھے۔ مکہ کی پتھریلی گرم زمین پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صبر کرو اے آل یاسر تمہارے وعدے کی جگہ جنت ہے۔

---

(۱)...... غیر واضح.

(۲)...... کلمة غیر واضحة.

(۱۶۳۱)...... أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۳/۳۸۳)

۱۶۳۲:.....ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو عبداللہ بن صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی قاضی نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے حضرت ثابت سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کے راستے میں اتنا ڈرایا گیا ہوں جس قدر کوئی دوسرا نہیں ڈرایا گیا اور البتہ تحقیق میں اللہ کی راہ میں اتنی اذیت دیا گیا ہوں کہ جس قدر کوئی دوسرا اذیت نہیں دیا گیا۔ البتہ تحقیق مجھ پر اور بلال پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ ایک ایک مہینے تک ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہیں ہوتی تھی جسے کوئی زندہ چیز کھالے مگر ایسی چیز جسے بلال کی بغل چھپالے۔ اس مفہوم میں احادیث بہت ہیں ان میں سے بعض کو ہم نے دلائل النبوہ میں ذکر کر دیا ہے اور جب بھی نبی کریم کی خدمت میں انہوں نے شکایت کی جو انہیں تکلیف ہوتی تھی شرمندہ ہی ہوا۔ (ایسے اس سے زیادہ خود حضور کو پہنچی ہوتی تھی۔)

پھر انہوں نے حضور دعا کی درخواست کی اس تکلیف کو ان سے دور کرنے کے بارے میں۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ

۱۶۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے قیس بن ابوحازم سے انہوں نے خباب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک چادر کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے تھے کعبہ کے سائے تلے ہم نے عرض کیا کہ کیا آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا نہیں فرماتے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے نصرت نہیں طلب کرتے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا فرمانے لگے اللہ کی قسم تم سے پہلے لوگوں پر ایسا وقت بھی آیا کہ زمین میں گڑھا کھود کر دفن کر کے اس کے سر کے اوپر آرا چلا دیا جاتا چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا مگر یہ عذاب اس کو اللہ تعالیٰ کے دین سے نہ پھیر سکتا کسی کا لوہے کی کنگھی سے گوشت اتار دیا جاتا صرف ہڈیاں رہ جاتیں یہ عذاب اس کو اللہ کے دین سے نہ پھیر سکتا اللہ تعالیٰ اس امر کو ضرور پورا کریں گے یہاں تک کہ ایک سوار تم میں سے صنعاء سے حضر موت تک چلے گا اسے صرف اللہ کا ڈر ہوگا یا بھیڑیئے کا اس کی بکریوں پر اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا لیکن تم ایسے لوگ ہو جو جلدی کرتے ہو۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں دوسری جگہ سے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

حضرت صہیب کے زبانی اصحاب الاخدود کا واقعہ

۱۶۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد یعقوب نے ان کو ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اس کے پاس ایک جادوگر تھا جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے کہا۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری موت قریب ہے مجھے ایک لڑکا دو تاکہ میں اسے جادو سکھلا دوں بادشاہ نے اسے ایک لڑکا فراہم کر دیا جادوگر اسے جادو سکھلاتا رہا بادشاہ اور جادوگر کے درمیان راستے میں ایک راہب رہتا تھا ایک دن وہ لڑکا اس راہب کے پاس چلا گیا اس کی باتیں سنی تو اسے اچھی لگ گئیں اور اس کی سرگوشی بھی اسے اچھی لگی وہ لڑکا

(۱۶۳۲).....أخرجه الترمذي (۲۴۷۲) عن عبدالله بن عبدالرحمن عن روح بن أسلم أبوحاتم البصري عن حماد بن سلمة. به.

وقال الترمذي حسن غريب.

(۱۶۳۳).....أخرجه البخاري (۱۲/۳۱۵. ۳۱۶. ۳. فتح) عن مسدد عن يحيى عن إسماعيل. به.

والحديث غير موجود في صحيح مسلم وانظر تحفة الأشراف.

(۱۶۳۴).....أخرجه مسلم (۴/۲۲۹۹. ۲۳۰۱) عن هداب بن خالد عن حماد. به.

جب ساحر کے پاس آیا تو اس نے اسے مارا کہ اتنی دیر کہاں رہا چنانچہ جب وہ گھر واپس آتا تو راہب کے پاس بیٹھ جاتا اور گھر میں دیر سے پہنچتا اور گھر والے اسے مارتے کہ دیر سے کیوں آئے۔

چنانچہ لڑکے نے دونوں طرف کی مار کی شکایت راہب سے کر دی راہب نے اسے سکھلایا کہ جب جادوگر تجھے مارنے کی ارادہ کرے تو تم کہنا کہ گھر والوں نے دیر کرادی تھی۔ اور جب تیرے گھر والے تجھے مارنے لگیں تو تم یہ کہہ دینا کہ جادوگر نے دیر سے چھٹی دی تھی۔ لہٰذا وہ لڑکا یہی کرتا رہا کہ اچانک اس نے ایک دن کیا دیکھا کہ کوئی ایک بھیانک شکل کا جانور بہت بڑا ہے راستے میں آیا ہوا ہے اس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے لوگوں کو گذرنے نہیں دے رہا چنانچہ لڑکے نے سوچا آج میں راہب کا معاملہ دیکھتا ہوں کہ وہ اللہ کو پسند ہے یا جادوگر کا معاملہ چنانچہ اس نے پتھر اٹھایا اور دعا کرنے لگا اے اللہ اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک بہتر ہے اور پسند ہے تو اس پتھر سے اس جانور کو مار دے یہاں تک کہ لوگ گذرنے لگ جائیں یہ کہہ کر اسے پتھر مارا اور اس جانور کو مار دیا لوگ گذر گئے اس نے اس بات کی خبر راہب کو کر دی اس نے کہا اے بیٹے تم مجھ سے افضل ہو اور تم عنقریب آزمائے جاؤ گے اگر تم آزمائش میں پڑ جاؤ تو میرے بارے میں کسی کو نہ بتانا اب تو وہ لڑکا مادر زاد اندھوں کو بینا کرنے لگا کوڑھیوں کو تندرست کرنے لگا اور تمام بیماروں کو صحت یاب کرنے لگا۔ اسی دوران بادشاہ کا وزیر اندھا ہو گیا اس نے اس لڑکے کے بارے میں سنا تو بڑے بڑے ہدایا لے کر اس لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے آپ شفا دے دیں یہاں جو کچھ لایا ہوں وہ تجھے دے دوں گا اس نے کہا کہ میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ دیتا ہے اگر آپ چاہیں تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اللہ تجھے بھی شفا دے گا۔

چنانچہ اس نے اس کے لئے دعا کی اور اسے شفا ہو گئی اس کے بعد وزیر بادشاہ کے پاس آیا اور اپنی جگہ پر بیٹھا بادشاہ نے پوچھا کہ اے فلاں تیری بینائی کس نے لوٹا دی ہے وزیر نے کہا کہ میرے رب نے اس نے کہا کہ میں نے لوٹا دی ہے؟ وزیر نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا میرے سوا بھی تمہارا کوئی رب ہے اس نے کہا کہ ہاں تیرا اور میرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر سزا دی یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کے بارے میں بتا دیا بادشاہ نے اسے طلب کر لیا اور اسے بلا کر کہا۔ اے بیٹے تیرے جادو بلا کی اطلاع مجھے مل چکی ہے کہ تو مادر زاد اندھوں کو بینا کرتا ہے کوڑھ والوں کو ٹھیک کرتا ہے وغیرہ وغیرہ اس نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا اللہ شفا دیتا ہے اس نے کہا کہ کون اللہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرا رب۔ اس نے پوچھا کہ میرے سوا تیرا اور بھی کوئی رب ہے؟ لڑکے نے کہاں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

چنانچہ بادشاہ نے اسے بھی سزا میں ڈال دیا اس کو اتنی سزا دی کہ اس نے راہب کے بارے میں بتلا دیا چنانچہ راہب کو گرفتار کر کے لے آئے تو اسے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اس نے انکار کر دیا۔ چنانچہ اس کے سر کی چوٹی پر آرا رکھا اور اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا اب لڑکے سے کہا کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک جماعت اس کو لے کر پہاڑ پر چھوڑنے جائے جب تم چوٹی پر پہنچ جاؤ تو اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اس کو وہیں سے پھینک کر مار دیا جائے وہ لوگ اسے لے کر اوپر گئے جب اوپر چڑھ گئے تو اس نے دعا کی اے اللہ تو میری طرف سے ان کو کافی ہو جا جیسے تو چاہے لہٰذا پہاڑ ان کے ساتھ کانپنے لگا چنانچہ وہ سارے گر کر ہلاک ہو گئے لڑکا چلتا ہوا نیچے آ گیا اور بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھی کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ نے میری طرف سے ان کو کفایت کی ہے (اور پوری بات بتادی) بادشاہ نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو کشتی بانوں کی جماعت کے حوالے کیا جائے جب وہ اس کو لے کر بیچ سمندر میں موجوں میں پہنچیں تو اس کو روک کر معلوم کرو اگر اپنے دین سے رجوع کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو غرق کر دو اور اسے سمندر کی موجوں کے سپرد کر دو جب اسے لے کر گئے تو لڑکے نے اللہ سے دعا کی یا اللہ تو ان کو میری طرف سے کافی ہو جا جیسے تو چاہے چنانچہ وہ غرق کرنے والے سب کے سب غرق ہو گئے اور لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میری طرف سے اللہ نے ان کو کفایت کی

ہے اس کے بعد لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھے قتل نہیں کرسکتا یہاں تک کہ میں جو کچھ تجھے کہوں وہ کرلے اگر تم نے وہی کچھ کیا جو میں کہوں گا تو تم مجھے قتل کرسکو گے ورنہ نہیں تم ہرگز مجھے قتل نہیں کراسکتے ہو۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک بڑے میدان میں تم سب لوگوں کو جمع کرواس کے بعد سب کے سامنے مجھے کھجور کے تنے پر پھانسی دو اور اس کے بعد میری ترکش سے تم تیر نکال کر کہو بسم اللہ رب الغلام اور تیر چلا دو چنانچہ بادشاہ نے ایسے ہی کیا۔ لڑکے نے کہا تم جب ایسے کرو گے تو تم مجھے قتل کرسکو گے وگرنہ تم مجھے قتل ہرگز نہیں کرسکو گے۔ چنانچہ اس نے تیر اس کی کمان پر رکھا پھر مارتے ہوئے یہی کہا بسم اللہ رب الغلام میں لڑکے کے رب کے نام کے ساتھ تیر چلاتا ہوں چنانچہ تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اور لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر کی جگہ رکھا اور مرگیا لہذا سب لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر کہا امنا بو ب الغلام ہم لڑکے کے رب کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔ لہذا بادشاہ سے کہا گیا دیکھا آپ نے جس بات سے آپ ڈرتے تھے وہی ہو کر رہا کہ سارے لوگ ایمان لے آئے ہیں، بادشاہ نے حکم دیا کہ گلیوں کے سروں پر پر کھاہیاں کھودی گئیں اور ان میں آگ سلگائی گئی اس کے بعد لوگوں سے کہا گیا کہ اگر ایمان سے پھر جاؤ تو ٹھیک ہے ورنہ اس آگ میں چھوڑ دیئے جاؤ گے اور کارندوں کو حکم دیا کہ جو شخص دین چھوڑ دے اسے بچالو باقی سب کو پکڑ کر آگ میں جھونک دو۔ لہذا وہ کسی کو بچانے کسی کو آگ میں ڈالنے لگے ایک عورت لائی گئی جو اپنے شیر خوار کو دودھ پلا رہی تھی اور ڈر رہی تھی کہ وہ بچے سمیت آگ میں ڈال دی جائے گی چنانچہ اس کے بچے نے اسے کہا اے امی تو صبر کر بے شک تو حق پر ہے۔ مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ہدبہ بن خالد سے اس نے حماد سے اور دونوں جگہ کہا ہے لڑکا چلتا ہوا آیا حتیٰ کہ بادشاہ پر داخل ہوا اور کہنے لگا کشتی یوں لوگوں سمیت الٹ گئی ہے اور وہ سب غرق ہوگئے ہیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے معمر نے ثابت سے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس نے آخیر میں کہا ہے۔ بس ڈال دیا اس نے ان لوگوں کو کھائیوں میں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا۔

قتل اصحب الا خدو د النار ذات الوقو د.

ہلاک ہوگئے آگ کی کھائیوں والے وہ آگ تھی شعلے مارنے والی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو عزیز الحمید تک پڑھتے گئے فرمایا۔ بے شک وہ لڑکا دفن کردیا گیا۔ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ لڑکا حضرت عمر کے زمانہ حکومت میں نکلا حالانکہ اس کی انگلی بدستور اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جیسے اس نے انگلی رکھی تھی جب قتل کیا گیا تھا۔

۱۶۳۵:......ہمیں اس کی خبر دی ہے حافظ نے ان کو صغانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے پھر اس نے اس روایت کو ذکر کیا ہے مذکورہ روایت کے مفہوم میں کچھ کم کچھ زیادہ اور کہا ہے کہ کہا عبدالرزاق نے وہ کھائیاں نجران میں ہیں۔

فرعون کی بیٹی کی خادمہ کا بیان

۱۶۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اصلح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطا بن السائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے سیر کرائی گئی میری ساتھ ایک پاکیزہ خوشبو گذری میں نے پوچھا یہ کیسی خوشبو ہے؟ فرشتوں نے کہا یہ خوشبو ہے فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی کی ہے اور اس کی اولاد کی ہے وہ اسی کے ساتھ کنگھی کررہی تھی ایک بار کنگھی اس کے ہاتھ سے گرگئی تو اس نے کہا تھا بسم اللہ۔

چنانچہ فرعون کی بیٹی نے سنا تو پوچھا اللہ سے تیری مراد کون ہے؟ کیا میرا باپ مراد ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں بلکہ وہ جو میرا رب ہے اور تیرا بھی رب ہے اور تیرے والد کا بھی رب ہے۔ فرعون کی بیٹی نے پوچھا کہ کیا میں اس بات کی خبر اپنے والد کو دوں؟ اس نوکرانی نے جواب دیا کہ

(۱)......فی الأصل أبوعبدالله الحافظ الصغانی و الصحیح أبوعبدالله الحافظ ثنا الصغانی وهو أبوعبدالله الصغانی.

بالکل آپ اپنے والد کو بتادیں چنانچہ اس نے یہ بات فرعون کو بتادی۔ لہذا فرعون نے اس خاتون کو اس کے بچوں سمیت بلایا اور کہا کہ کیا میرے سوا تیرا اور بھی کوئی رب ہے؟ نوکرانی نے جواب دیا جی ہاں میرا اور تیرا بھی رب اللہ ہے میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اس کے بعد فرعون نے حکم دیا تانبے کا ایک کڑھا گرم کیا گیا پھر اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو گرم کڑھے میں ڈال دو۔ اس خاتون نے کہا میری ایک ضرورت ہے آپ کی طرف فرعون نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں اکٹھے دفن کرا دینا۔

فرعون نے حامی بھرلی کہ ٹھیک ہے ہم یہ کریں گے اس لئے کہ تیرا ہمارے اوپر حق ہے۔ چنانچہ اس کی اولا دلائی گئی ایک ایک کرکے ماں کے سامنے سب کو کڑھے میں گرادیا گیا۔ جب آخری بچہ رہ گیا تو وہ چونکہ شیر خوار تھا وہ بولا اے میری امی تم صبر کرو بے شک تم حق پر ہو اس کے بعد وہ اپنے بچے سمیت ڈال دی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار لوگوں نے صغر سنی میں کلام کیا تھا یہ بچہ اور یوسف علیہ السلام کے حق میں گواہی دینے والا بچہ۔ اور صاحب جریج اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

امرأۃ فرعون کا قصہ اور اس کو دی گئی سزائیں

۱۶۳۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے اور ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر حیری نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ فرعون کی عورت (چونکہ مسلمان تھی) انہیں دھوپ میں سزا دی جاتی تھی جب فرعونی ان سے ہٹ جاتے فرشتے اس پر سایہ کرتے تھے اپنے پروں سے اور انہیں جنت میں ان کا گھر دکھایا جاتا تھا۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۱۶۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو ابورافع نے انہوں نے کہا کہ فرعون نے اپنی بیوی کو چار میخیں ٹھونکوادیں تھیں دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں میں اس کی بعد اس کے پیٹ پر بہت بڑا بھاری پتھر رکھ دیا حتیٰ کہ وہ مرگئی۔

عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۶۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطعان نے ان کو سعید بن عثمان احوازی نے ان کو عبداللہ بن معاویہ نے جمحی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابوالفضل احمد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد قسملی نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو ابورافع نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا ان میں ایک آدمی تھے جنہیں عبداللہ بن حذافہ کہا جاتا تھا اصحاب رسول میں سے تھے رومیوں نے انہیں قید کرلیا اور اسے اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے اور جا کر کہا کہ یہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہے اس سرکش نے اسے کہا کیا آپ کو دلچسپی ہے کہ آپ عیسائی بن جائے۔ چنانچہ میں آپ کو اپنی حکومت میں اور اپنے ملک اور سلطنت میں شریک کروں گا؟

حضرت عبداللہ بن حذافہ نے اس سے کہا اگر آپ مجھے وہ سب کچھ دے دیں جس کے آپ مالک ہیں اور وہ سب کچھ بھی عرب جس کے

(۱۶۳۶)..... أخرجه الحاكم (۴۹۶/۲) بنفس الإسناد و صححه و وافقه الذهبي.

(۱۶۳۷)..... أخرجه الحاكم (۴۹۶/۲) بنفس الإسناد و صححه و وافقه الذهبي.

(۱۶۳۸)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور إلى عبد بن حميد.

(۱۶۳۹)..... انظر حياة الصحابة (۳۰۲/۱) ط / دار القلم

مالک ہیں۔اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ ساری مملکت عرب اس شرط پر کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین چھوڑ دوں وہ بھی صرف اور صرف آنکھ جھپکنے کی دیر تو میں یہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔اور بادشاہ نے کہا کہ پھر میں تجھے قتل کرا دیتا ہوں انہوں نے جواب دیا کہ تم جانو اور تمہارا کام تمہیں اس کا اختیار ہے۔فرماتے ہیں چنانچہ اس نے حکم دیا انہیں پھانسی پر لٹکایا گیا اور تیر اندازوں سے کہا گیا کہ تیروں سے اس کے ہاتھوں اور پیروں کو نشانہ بنایا جائے،اور وہ برابر اس پر اس کے عیسائی بننے کی دعوت پیش کرتا رہا اور حضرت عبداللہ بن حذافہ انکار کرتا رہا اس کے بعد اس نے کہا کہ اس کو صلیب سے اتارلو اس کے بعد ایک ہنڈیا یا دیگ میں پانی کھولایا گیا اس کے بعد دو مسلمان قیدی بلائے ان میں سے ایک اس کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیا گیا اور بادشاہ برابر اس کے عیسائیت کی دعوت پیش کرتا رہا اور وہ انکار کرتے رہے اس کے بعد حکم دیا کہ اس کو بھی کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دو جب انہیں لے جایا جانے لگا تو وہ رونے لگے،چنانچہ بادشاہ کو اطلاع کی گئی کہ وہ رو رہا ہے اس نے سوچا کہ شاید اب یہ شخص اسلام سے رجوع کرنا چاہتا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو واپس لاؤ پھر اس نے ان کو عیسائیت پیش کی اس نے انکار کر دیا اس نے کہا پھر تم کیوں روئے تھے؟اس نے کہا کہ مجھے اس خیال نے رولایا کہ میں نے دل میں یہ سوچا تھا کہ آپ اسی وقت مجھے گرم پانی میں ڈال دیں گے میں ختم ہو جاؤں گا مگر میری یہ خواہش تھی کہ میرے ہر ہر بال کی جگہ میری روح ہوتی لہذا میرا ہر ہر روح کے ساتھ جس کے ساتھ میں بار بار اللہ کی راہ میں قربان ہو کر اللہ سے جا کر ملتا چنانچہ اس سرکش بادشاہ نے ان سے کہا اگر تم مجھے میرے سر پر بوسہ دو تو میں تجھے چھوڑ دوں گا؟حضرت عبداللہ بن حذیفہ نے کہا ایک شرط کے ساتھ دوں گا وہ یہ کہ تم تمام مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دو اس نے کہا ٹھیک ہے میں تمام مسلمان قیدی چھوڑ دوں گا حضرت عبداللہ قریب ہوئے اور اس کے سر کو بوسہ دیا اور اس نے تمام قیدی حضرت عبداللہ کے حوالے کر دیئے وہ تمام قیدیوں کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ہر مسلمان پر حق بنتا ہے کہ ہر شخص حضرت عبداللہ کے سر کو بوسہ دے اور میں خود سب سے پہل کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عبداللہ بن حذافہ کے سر کو بوسہ دیا۔

احمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس حدیث کے بارے میں محمد بن مسلم اور محمد بن ادریس نے پوچھا اور دونوں نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث کبھی نہیں سنی۔

۱۶۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو الفضل عبدوس بن حسین بن منصور نیساپوری نے ان کو ابو حاتم رازی انصاری نے ان کو حمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے فرمایا ایک آدمی آتا تھا آکر ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتا تھا کسی شئی کے بارے میں دنیا کے امر سے ابھی شام نہیں ہوئی کہ اسلام اس کو دنیا سے محبوب ترین یا عزیز ترین ہو گیا۔

۱۶۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ابو نصر بن قتادہ دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو محمد یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو علی بن نصر نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضور نے اس کو بکریاں عطا فرمائیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں لہذا وہ انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے قوم اسلام لے آؤ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بڑا انعام دیتے ہیں کہ انسان کو فاقہ کا خوف نہیں رہتا اور بیشک ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا صرف دنیا کا ارادہ کرتا ہے بس وہ واپس اس حالت میں لوٹتا ہے کہ اس کو اس کا دین زیادہ محبوب ہو جاتا ہے دنیا و مافیہا سے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یزید بن ہارون کی حدیث سے حضرت حماد سے۔

۱۶۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب یعنی ابن عطاء نے ان کو ابو سعید نے وہ ابن عروبہ ہیں اور ہشام بن سنبر نے وہ دستوائی ہیں ان کو قتادہ نے ان کو یونس بن جبیر نے ہم ایک مجاہد سے ملے ہم

(۱۶۴۱).....أخرجه مسلم (۱۸۰۶/۴) عن أبي بكر بن أبي شيبة عن يزيد بن هارون عن حماد. به.

نے کہا ہمیں وصیت کیجئے اس نے وصیت کرتے ہوئے کہا، میں تمہیں قرآن کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ قرآن اندھیری رات کا نور اور روشنی ہے۔ دن کی ہدایت اور نمونہ ہے۔ قرآن کے ساتھ عمل کر و مشقت کے ساتھ ہو یا فاقہ کے ساتھ اگر کوئی آزمائش آن پڑے تو اسی کو اپنے آگے کردو اور اگر آزمائش تجھ سے گذر جائے ٹل جائے تو اپنے نفس کو اپنے دین کے آگے کردو بے شک آزاد وہ ہے جس کا دین آزاد ہو اور لٹا ہوا وہ ہے جس کا دین چھن جائے، اس لئے کہ جنت مل جانے کے بعد کوئی فقر باقی نہیں ہوگا اور جہنم میں چلے جانے کے بعد غنی ہونا کام نہیں دے گا اس لئے کہ جہنم کا قیدی چھوٹتا نہیں ہے نہ ہی اس کا فقیر کبھی غنی ہو سکے گا۔

۱۶۴۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین فضل بن قطان نے ان کو عبد بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ربی بن کعب نے کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ میں فتنہ اور آزمائش کے طرف نکلوں انہوں نے فرمایا میں نے حسن سے کہا تھا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمایئے فرمایا کہ آپ اللہ کے حکم کی عزت کیجئے آپ جہاں کہیں بھی ہوں اللہ تجھے عزت دے گا۔

اس کو جعفر بن سلیمان ابن سے روایت کیا ہے۔

۱۶۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو ابونعمان نے ان کو حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے حسن سے انہوں نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو اس امر کو بندوں کے سپرد کرتے یا کہا تھا لوگوں کے سپرد کرتے پس انہوں نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے کوشش کرے گا میں اسے اس کا بدلہ اور جزا دوں گا لیکن امر فرمایا کسی امر کے ساتھ اور منع فرمایا کسی دوسرے امر سے پھر فرمایا کوشش کرو ان امور میں جن میں میں نے تمہیں حکم دیا۔

مراقبہ کے تین اعمال

۱۶۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے انہوں نے سنا ابوعثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ فرماتے تھے۔

تین اعمال اعمال مراقبہ میں سے ہیں اللہ نے جو کچھ اتارا ہے اس کا ایثار۔ اللہ نے جس کو عظمت دی ہے اس کی تعظیم، اللہ نے جس کو ذلت دی کر اس کو ذلیل رکھنا۔

اور فرمایا کہ تین چیزیں اللہ سے عزت حاصل کرنے کی نشانیاں ہیں۔ حکمت و دانائی کو کثرت سے ڈھونڈھنا۔ کنبہ قبیلے کی نہیں۔ اللہ سے مدد مانگنا مخلوق سے نہیں۔ اہل دین کے آگے اظہار عجز و ذلت اختیار کرنا اہل دنیا کے لئے نہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ

۱۶۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابونصر محمد بن علی اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ہلال بن فرات نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابوجعفر بجلی نے ان کو قبیصہ نے سفیان سے کہتے ہیں کہ جب یوسف کی بشارت دینے والا یعقوب علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا کہ یوسف کو کس دین پر چھوڑ کر آئے ہو اس نے کہا کہ اسلام پر یعقوب علیہ السلام نے کہا اب نعمت پوری ہوگئی ہے۔

۱۶۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد رازی نے ان کو علی بن حسین بن شہریار رازی نے ان کو سلیمان بن منصور بن

(۱۶۴۶)..... اخرجه ابو نعيم في الحلية (۷/۶۷) من طريق خلق بن تميم عن سفيان. به.

(۱)..... في الأصل (عبد) و بعده بياض.

عمار نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو سفیان ثوری نے انہوں نے کہا کہ جب (طویل جدائی کے بعد) حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام باہم ملے تو دونوں نے باہم معانقہ کیا اور یعقوب علیہ السلام رو پڑے۔ یوسف علیہ السلام نے پوچھا ابا جان آپ میرے اوپر روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی بینائی چلی گئی کیا آپ یہ نہیں جانتے تھے کہ قیامت میں ہم ضرور اکٹھے ہوں گے یعقوب نے فرمایا بالکل جانتا تھا مگر میں ڈرتا تھا کہ کہیں تجھ سے تیرا دین نہ چھین لیا جائے لہٰذا میرے اور تیرے درمیان دین کی جدائی مائل نہ ہو جائے۔

۱۶۴۸:...... اور سلیم نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ پہلا شخص جس نے بیت کہا یعنی شعر وہ یعقوب علیہ السلام کا شعر تھا جب لوگوں نے ان کو خبر دی۔

فصبر جميل للذی جئتم به ...... وحسبي الهي من المهمات كافيا.

میں صبر جمیل کروں گا اس کے لئے جسے تم لے کر گئے ہو اور مجھے میرا معبود تمام مشکلات میں کافی ہے۔

۱۶۴۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو علی بن مبارک نے صغانی ان کو محمد بن اسماعیل صغانی نے ان کو سفیان نے کہتے ہیں کہ ابو حازم نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان کے لئے حلف بھی اٹھائی البتہ تحقیق میں تم سے راضی ہوں بایں وجہ کہ دین پر باقی ہے جیسے اپنے جوتوں پر باقی ہے (یعنی جس طرح دائیں بائیں جوتے سب کے وہی قائم ہیں کسی کو چھوٹا بڑا نہیں کیا ایسے دین پر قائم ہیں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔)

۱۶۵۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے جعفر بن محمد بن کثیر نے کہتے کہ میں نے حضرت جنید بغدادی سے سنا وہ کہتے تھے۔ لازم پکڑا اپنے دین کو یا اپنے دین کی حفاظت کر اس سے زیادہ سخت جتنی کہ تو اپنی آنکھ کی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم کا خط

۱۶۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن علی بن حسین مقری سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن غالب تمتام سے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم بن ادھم نے حضرت سفیان ثوری کی طرف لکھا۔ جو شخص پہچان لے جو کچھ طلب کرتا ہے اس پر آسان ہو جاتا ہے جو کچھ خرچ کرتا ہے۔ جو شخص اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیتا ہے اس کا افسوس طویل ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنی آرزو کو آزاد چھوڑتا ہے اس کا عمل برا ہو جاتا ہے اور جو شخص زبان کو آزاد چھوڑتا ہے اپنے نفس کو خود قتل کرتا ہے (یعنی ہلاک کرتا ہے)۔

۱۶۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو ابوعلی حسن بن محمد زاہد نے ان کو احمد بن یونس بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری بن مغلس سے وہ کہتے تھے کہ میں سنا ایک ایسا کلمہ جس کے ساتھ میں پچاس سال سے نفع اندوز ہو رہا ہوں میں مکہ میں طواف کر رہا تھا اچانک دیکھا تو ایک آدمی میزاب رحمت تلے بیٹھا تھا اس کے ارد گرد ایک جماعت تھی میں نے سنا وہ یہ ان سے کہہ رہا تھا۔ اے لوگو جو شخص جان لیتا ہے کہ کیا چیز اس کو خوشی اور پسند ہے جو کچھ خرچ کرتا ہے اس پر آسان ہوتا ہے۔

۱۶۵۳:...... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا یوسف بن عمر زاہد سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن حسین اجری سے کہتے تھے کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد عطشی سے انہوں نے سنا معمرہ سے وہ کہتے تھے جو شخص عمل کا مٹھاس چکھ لیتا ہے وہ اسے صبر دے دیتا ہے، راستوں کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی لینے پر جو شخص کہ اس کا عبرت حاصل کرنا طویل ہو جائے اس کا ذوق لذیذ ہو جاتا ہے وہ نفرت کرتا ہے ان سے جو اسے مشغول کر دیں۔

۱۶۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عفان نے ان کو سلام بن

(۱)...... غیر واضح فی الأصل.

مسکین نے ان کو عمران بن عبداللہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیّب کے نفس کو دیکھا کہ ان پر اللہ کے لئے تکلیف سہنا مکھی بیٹھنے سے بھی زیادہ آسان تھا۔

۱۶۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی نے زاہد نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب کثرت کے یہ دعا کرتے تھے۔ **اللھم سلم اللھم سلم** اے اللہ بچا اللہ تو بچا۔

۱۶۵۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے اور ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو عمر بن شیبہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حزم بن ابوحزم نے قصعی نے کہتے ہیں کہ میمون بن سیاہ نے کہا اپنی دنیا کو اپنے دین پر ترجیح نہ دے جو شخص دنیا کو دین پر فوقیت دیتا ہے ندامت اس کی طرف لپکتی ہے۔

۱۶۵۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ غضائری نے ان کو احمد بن سلمان انجاد نے ان کو محمد بن ہیثم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قعنبی سے وہ کہتے تھے کہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

ایک آدمی سے اے فلا نے کیا تو دل لگی نہیں کرتا فرمایا کہ (ہماری دل لگی اور دلچسپی تو دین ہے۔) آپ بھی اپنے دین کے ساتھ اپنا دل بہلایئے اور دل خوش کیجئے۔

(۱) .....كلمة غير واضحة وهذه الكلمة اسم بلد.

ایمان کا سترھواں شعبہ

علم کی طلب

جب مطلق علم کا ذکر ہو تو مراد علم دین ہوتا ہے اور اس کے کئی اقسام ہیں۔

اول:......بعض اس میں سے اصل کا علم ہے وہ ہے باری تعالیٰ کی معرفت اس کے بارے میں پہلے بات ہو چکی ہے۔

دوم:......بعض اس میں سے۔اس چیز کی معرفت جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، چنانچہ علم نبوۃ بھی اسی میں داخل ہے اور وہ علم بھی جس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء سے ممتاز ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے احکام کا علم اور ان کے فیصلوں کا علم۔

سوم:......بعض اس میں سے۔اس چیز کی معرفت جس میں احکام کا علم طلب کیا جاتا ہے، اور وہ کتاب وسنت ہے اس کے نصوص اور اس کے معانی، اور نصوص کے مراتب کی تمیز، اور ناسخ اور منسوخ کا علم اور معانی کے ادراک کے لئے اجتہاد کرنا اور قیاس کی وجوہ میں تمیز وفرق کرنا اور اس کی شرائط کا علم اور سلف کے اقوال کی معرفت حاصل کرنا صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال ہوں یا ان کے ماسوا کے اور اجتماع اور اختلاف کی تمیز وفرق کرنا۔

چہارم:......بعض اس میں سے اس چیز کی معرفت حاصل کرنا جس کے ساتھ کتاب وسنت میں سے احکام کی تلاش ممکن ہو سکے اور وہ علم ہے لسان عرب کا اور ان کی عادات کا مخاطبات میں اور احادیث واخبار کے مراتب کی تمیز وفرق تا کہ ہر خبر اپنے اپنے مرتبے اور مقام پر اتر سکے اور اس لئے اس کا پورا پورا حق دیا جا سکے۔اس کے بعد شیخ نے بیان کو جاری رکھے ہوئے کلام کو چلا دیا ہے اور فرمایا۔کہ جو شخص علم کی طلب کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اہل زبان عرب میں سے نہیں ہے اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ پہلے پہلے زبان کو سیکھے اور اس میں خوب مشق پیدا کرے اس کے بعد قرآن کریم کا علم طلب کرے پھر بھی اس کے لئے قرآن پاک کے معانی اچھی طرح واضح نہیں ہوں گے مگر آثار کے ساتھ اور سنن کے ساتھ، آثار اور سنن کے معانی اچھی طرح واضح نہیں ہو سکیں گے مگر اخبار صحابہ کے ساتھ اور اخبار صحابہ واضح نہیں ہوں گے مگر اس تفصیل کے ساتھ جو تابعین سے آئی ہے۔

بے شک علم دین اسی طرح ہم لوگوں تک پہنچا ہے۔جو شخص اس کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس سیڑھی سے اور اسی درجہ سے اس کی طرف درجہ بدرجہ چڑھ جائے۔اور آنے والا علم کے دروازے پر آئے اور اس کے سامنے آنے کا قصد کرے جب اللہ تعالیٰ اسے مجتہدین کے درجے اور مقام تک پہنچا دے تو اس وقت وہ اختلاف کرنے والوں کے اقوالوں میں نظر ڈالے اور ان میں سے جس کو چاہے پسند کرے جس کو زیادہ راجح اور زیادہ درست دیکھے، اور اس کو چاہئے کہ وہ قیاس بھی کرے جو حدیث بیان کرے اور اس کی بنیاد رکھے مستحکم اصولوں پر اور اولیٰ اور بہتر پر۔

۱۶۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فرماتے ہیں کہ علم دو طرح کا ہے۔

اول:......عام لوگوں کا علم جس میں وسعت نہ ہو وہ عاجز ہوتا ہے اس کے عقل پر نادانی کا غلبہ ہوتا ہے (علم محدود ہوتا ہے) مثلاً یہ کہ نمازیں پانچ ہیں۔

اللہ نے لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔اور بیت اللہ کا حج بھی بشرط استطاعت فرض ہے۔لوگوں کے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے، اللہ نے ان پر زنا کو حرام کر دیا ہے اور قتل چوری شراب یہ سب حرام ہے اور اس طرح کی دیگر باتوں کا عالم جو اسی مفہوم میں ہیں جن کا اللہ

نے بندوں کو مکلف کیا ہے لوگ ان کو کریں اور ان امور کو جانیں اور دل وجان سے اس کی تعظیم کریں اپنے نفسوں سے اور مالوں سے۔
اور یہ کہ رک جائیں ان امور سے جن کو اللہ نے ان پر حرام کیا ہے یہ علم کی وہ قسم ہے جو بطور نص وصراحت کے ساتھ کتاب اللہ میں موجود ہے یا عام موجود اہل اسلام کے پاس جسے عام مسلمان گذشتہ لوگوں سے عوام سے بھی نقل کرتے آرہے ہیں جسے وہ رسول اللہ سے حکایت اور بیان کرتے ہیں اور اس کے بیان کرنے ا میں کوئی نزاع اور کوئی اختلاف بھی نہیں ہے اور اس چیز کا وہم ضروری اور لازم ہونے کے بارے میں اس عام علم کے بارے میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے ویسے بھی اس میں غلط ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے قبر میں ہو یا تاویل میں اور اس میں جھگڑا جائز نہیں ہے۔

وجہ ثانی:......وہ علم جس کو بندے بعض سے بعض حاصل کرتے ہیں جس کا تعلق فرائض کے فروع سے ہے اور وہ جو مخصوص احکام وغیرہ سے متعلق ہو جس کے بارے میں نہ تو کتاب اللہ کی صراحت ہے اور نہ ہی ان میں سے زیادہ تر کے بارے میں سنت میں کوئی نص ہے اگرچہ فی نفسہ اس میں سے کسی قدر سنت سے ثابت ہو۔ ایسا علم اخبار خاصہ ہیں اخبار عامہ نہیں ہیں اور جو اس میں سے تاویل کا احتمال رکھے اور جو قیاس سے معلوم ہو سکے ایسا علم علم کا وہ درجہ ہے جس علم تک عام لوگوں کی پہنچ نہیں اور رسائی نہیں ہے اور اس علم کا مکلف پر خاص بھی نہیں ہے اور نہ ہی ہر خاص کی وہاں تک رسائی کا احتمال ہے اور نہ ہی تمام خاص لوگ مجموعی طور پر اس کی اجازت رکھتے ہیں کہ اسے معطل اور بے کار چھوڑ دیں۔ جب ایسے علم کو حاصل کرنے کے لئے کچھ خاص لوگ کمر بستہ ہو کر حاصل کریں تو باقی لوگ اس کے تارک نہیں کہلائیں گے انشاء اللہ تاہم فضیلت وبرتری صرف انہیں حاصل ہوگی جو اسے حاصل کریں گے انہیں فضیلت حاصل نہیں ہوگی جو اس سے محروم رہیں گے اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ حجت پکڑی گئی ہے۔

وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون.

سارے مومن تو دین کی فہم حاصل کرنے کے لئے نہیں جاسکتے۔ کیوں نہیں کہ ہر بڑی جماعت میں سے ایک مختصر جماعت دین کی فہم حاصل کرنے کے لئے نکل جائیں اور وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر کے آئیں اور اپنی قوم کو ڈرائیں واپس آ کر تا کہ وہ لوگ (جو دین سیکھنے میں رہ گئے تھے) وہ بھی ڈریں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مثال جہاد فی سبیل اور صلوٰۃ جنازہ۔ اور میت کو دفن کرنے اور سلام کا جواب دینے سے دی ہے۔
ظاہر ہے فضیلت وثواب جہاد میں شریک ہونے والے مجاہد کو نماز جنازہ میں شریک ہونے والے کو میت دفن کرنے والے پورے گروہ میں سے سلام کا جواب دینے والے کو ملے گا باقی سب لوگ گنہگار ہونے سے بچ جائیں گے اور اگر کوئی بھی یہ اعمال انجام نہیں دے گا تو پورا معاشرہ گنہگار ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۱۶۵۹:......ہم نے کتاب المدخل میں روایت کیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا اس سے مراد سرایا ہیں۔ یعنی ایک جماعت دین سیکھنے کے لئے چلی جائے اور ایک جماعت بیٹھ جائے تا کہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے۔ فرماتے ہیں۔ اس کتاب کا علم سیکھو اللہ تعالیٰ نے جسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے، اور جب واپس آئیں ان کو آکر دین سکھائیں جو سیکھنے کے لئے گئے نہیں تھے تا کہ وہ بھی ڈریں اور اللہ کی نافرمانی سے بچیں۔

(۱۶۵۸)......رسالة الشافعي (ص ۳۵۷) ومابعدها

رفع علم کے اسباب کا بیان

۱۶۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید احمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن بشر نے ہشام بن عروہ سے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابو عبداللہ حسین بن حسن غضائری نے دونوں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کریں گے کہ یکا یک وہ اس کو لوگوں سے کھینچ لیں لیکن علماء کو قبض کریں گے جب کوئی عالم نہیں رہے گا۔ اور صفار کی روایت میں ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ کسی ایک عالم کو بھی باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہل ترین سرداروں کو پکڑ لیں گے ان سے دین پوچھیں گے (بھلا وہ دین کہاں سے سمجھانے لگے وہ تو خود بڑے جاہل ہوں گے) بس پھر وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے وہ خود گمراہ ہوں گے لہٰذا وہ لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۱۶۶۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد اصفہانی نے ان کو ابوسعید نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو کریب سے انہوں نے ابواسامہ سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

اور تحذیر میں یعنی علم کے اٹھ جانے کا جو ڈرہوا سنایا گیا ہے اس میں دلیل ہے اس کے طلب کے وجوب پر اور علم سیکھنے پر ابھارنا اور برانگیختہ کرنا ہے۔ (یعنی رفع علم سے ڈرانے کا مطلب ہی یہی ہے کہ لوگ اس کو سیکھیں، اس لئے کہ سیکھنا ضروری ہے۔)

۱۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن مؤمل سے کہتے تھے کہ ان کو بیان کیا فضل بن محمد شعرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو ہلال بن خباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگوں کی ہلاکت کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے جواب دیا جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے یہی وقت لوگوں کی ہلاکت کا بھی ہے۔

علم طلب کرنا فرض ہے

۱۶۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے، ان کو محمد بن علی بن عفان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن زیاد نے ان کو جعفر بن عامر عسکری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن عطیہ بن ابو عاتکہ

(۱۶۶۰، ۱۶۶۱)......أخرجه البخاري (۱/ ۳۶) ومسلم (۴/ ۲۰۵۸) من طريق هشام. به.

وأخرجه مسلم (۴/ ۲۰۵۸) عن أبي كريب عن أبي أسامة وغيره. به.

(۱۶۶۱)......أخرجه البخاري (۱/ ۳۶) و مسلم (۴/ ۲۰۵۸) من طريق هشام. به.

(۱۶۶۲)......النفيلي هو عبدالله بن محمد.

(۱۶۶۳)...... أخرجه ابن عدي (۱/ ۱۸۲) والعقيلي (۱/ ۲۳۰) وفيه أبوعاتكة طريف بن سليمان منكر الحديث. وقال ابن حبان حديث باطل لا أصل له.

وهذا الحديث له طرق كثيرة وانظر تنزيه الشريعة (۱/ ۲۵۸) جامع بيان العلم (۱/ ۷و۸) تاريخ بغداد (۹/ ۳۶۴)

نے اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے ان کو بیان کیا ابو عاتکہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کو تلاش کرو اگر چہ چین میں جانا پڑے۔ بے شک علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

یہ حدیث بطور محاورہ مشہور ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے اور تحقیق کئی وجوہ سے مروی ہے مگر تمام وجوہ ضعیف ہیں۔

۱۶۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس رحم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو ابوالنظر ہاشم بن قاسم نے ان کو مسلم بن سعید نے زیاد بن عامر سے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اللہ تعالیٰ مجبور کی فریادرسی کرنے کو پسند کرتا ہے۔

۱۶۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری سے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حسان بن سیاہ ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کو طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۱۶۶۶:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو رواد بن جراح نے ان کو عبدالقدوس نے ان کو حماد بن ابوسلیمان نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث کے سوا کچھ نہیں سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کو طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

۱۶۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی اسفرائنی نے ان کو ابوسہل بن زیادہ قطان نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو (شہر) نے ان کو عطیہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

قرآن سیکھنے اور سکھانے کا بیان

۱۶۶۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو مثنی بن بکر عطار نے ان کو عوف نے ان کو سلیمان نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ قرآن کو سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ اور علم سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ اور فرائض (علم میراث) سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ میں ایک ایسا آدمی ہو جو قبض (فوت ہونے) والا ہوں، اور بے شک علم عنقریب قبض کر لیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ فرائض (کا علم نہیں رکھیں گے) اس میں بھی باہم اختلاف کریں گے کوئی ایسا انسان نہیں پائیں گے جو ان کو فرائض کے بارے میں بتلا سکے۔

(۱۶۶۴).....أخرجه بن عبدالبرفي جامع البيان (۱/۸) من طريق زياد بن ميمون عن أنس

(۱۶۶۵) .....أخرجه ابن عبدالبر في جامعه (۱/۸) من طريق حسان بن سياه. به وفيه زيادة.

(۱۶۶۶).....أخرجه ابن عبدالبر (۱/۸) من طريق روّاد بن الجراح

(۱۶۶۷)... قال الهيثمي في المجمع (۱۰۲) رواه الطبراني في الأوسط وفيه يحيى بن هاشم السمسار كذاب.

(۱) .....غير واضح بالأصل.

(۱۶۶۸)... قال الهيثمي في المجمع (۲۲۳/۴) رواه أبويعلي والبزار وفي إسناده من لم أعرفه. وأخرجه الدارقطني في سننه (۸۱/۴-۸۲) من طريق عمرو بن حمران عن عوف. به

وقال الدارقطني: تابعه جماعة عن عوف ورواه المثنى بن بكر عن عوف عن سليمان بن جابر عن أبي الأحوص عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وقال الفضل بن ولهم عن عوف عن شهر عن أبي هريرة.

سلیمان یہ وہی ابن جابر ہیں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ حضرت عوف سے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے اور کہا گیا ہے حضرت عوف سے اور اس سے حسن نے ان کو حدیث بیان کی سلیمان سے۔

۱۶۶۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو خیل بن اسحاق نے ان بکار بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو ابن سیرین نے ان کو احنف بن قیس نے وہ کہتے کہ حضرت عمر نے فرمایا دین کی سمجھ حاصل کرو اس سے قبل کہ تم سردار بنو۔

۱۶۷۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو اسباط بن محمد نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص سردار بننے میں جلدی کرے وہ بہت سارے علم کا نقصان کرتا ہے۔ اور جو شخص حکمران اور سردار بننے میں جلدی نہیں کرتا لکھتا ہے پھر لکھتا ہے اور پھر لکھتا۔

۱۶۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے کہتے کہ ہمیں خبر دی جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ان کو بکر بن داؤد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں جو شخص اپنی ذات کے لئے حدیث لکھتا ہے وہ سخاوت نہیں کرتا (یعنی کنجوسی کرتا ہے) اور جو شخص لوگوں کے لئے لکھتا ہے وہ سخاوت کرتا ہے۔

۱۶۷۲:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبدالجبار بن عاصم نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ابو سعید وہاظی نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان کو حضرت انس نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کو طلب کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

بہترین تحفہ علم وادب سکھانا ہے

۱۶۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو عبدوس بن حسین سمار نے ان کو یوسف بن عبداللہ بن ماھان دینوری نے ان کو محمد بن کثیر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ۔ ان کو اور بن ابراہیم بن محمد ضحاک نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم نے ان کو قواریری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو عامر بن ابی عامر فراز نے ان کو ایوب بن موسیٰ قرسی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سکھانے سے افضل کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔ لفظ حدیث رسول کے ہیں علاوہ اس کے انہوں نے نہیں کہا خزار اور علوی نے کہا ہے انہی حدیث میں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اور قرشی نے بھی نہیں کہا وہ ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

(۱۶۶۹).....قال العجلوني في كشف الخفاء (۱/۳۷۰) رواه البيهقي عن عمر من قوله وعلقه البخاري جازماً به.

(۱۶۷۰).....كشف الخفاء (۱/۳۷۰)

(۱۶۷۲).....أخرجه ابن عبدالبر (۱/۸) من طريق بقية عن الأوزاعي عن إسحق. به.

ومن طريق بقية عن أبي عبدالسلام الزحاظي عن إسحاق. به.

(۱۶۷۳).....أخرجه الترمذي (۱۹۵۲) والحاكم (۲۶۳/۴) من طريق عامر. به.

وقال الترمذي هذا حديث غريب لاتعرفه إلا من حديث عامر بن أبي عامر الخزاز وهو عام بن صالح بن رستم الخزاز وأيوب بن موسى بن ابى عمرو بن سعيد بن العاص وهذا عندى مرسل

والحديث صححه الحاكم وتعقبه الذهبي بأن عامر واه.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

۱۶۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن فراس مکی نے اس کے بارے میں ان کو ابوعبداللہ ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عبداللہ ابویحییٰ نے ان کو مروان نے ان کو عاصم احول نے ان کو موزو عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا سنت کو سیکھو اور فرائض کو سیکھو اور نُر اور لغت کو سیکھو۔ جیسے تم قرآن کو سیکھتے ہو۔

۱۶۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرف نے بغداد میں ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن زبیر کوفی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالوارث بن سعید عنبری ان کو ابومسلم نے پچاس سال سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عربی زبان سیکھو بے شک وہ مروت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۶۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن فراس نے ان کو ابوعبداللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابن عمار نے ان کو عضیف نے وہ ابن سالم میں عبدالوارث بن سعید نے ان کو ابومسلم نے وہ اور بصرہ کے ایک آدمی تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا تھا عربی زبان سیکھو بے شک وہ عقل کو پکارتی ہے اور مروت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر ان کو حسن بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو طلحہ بن عمرو مکی نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے سنا جو فارسی میں کلام کر رہا تھا طواف کے دوران انہوں نے اس کے بازوں سے پکڑ کر کہا عربی زبان کی طرف راستہ تلاش کیجئے۔

زبان کا لہجہ درست ہونا ضروری ہے

۱۶۷۸:......اور ہم نے روایت کیا ہے حضرت عمر نے غیر قوی اسناد کے ساتھ کہ وہ ایسی لوگوں پر گذرے جو تیراندازی کی مشق کر رہے تھے انہوں نے فرمایا تم نے غلط تیراندازی کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم ابھی سیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا زبان کے لہجے میں غلطی کرنا میرے نزدیک تمہاری تیراندازی کی غلطی کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ اور پھر آپ نے ایک حرفی حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو اپنی زبان کو درست کرتا ہے۔

۱۶۷۹:......ہم نے ابوموسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے لکھا حضرت عمر کی کہ یہ ابوموسیٰ کی طرف سے پھر ان کی طرف عمر نے لکھا کہ آپ اپنے کاتب کو چابک کرا دے۔

(۱۶۷۵)......أخرجه الخطيب في الجامع لأخلاف الراوي (۱۰۶۷) بنفس الإسناد.

(۱۶۷۶)......أخرجه أبو القاسم الحرفي في فوائده و ابن المرزبان في كتاب المروءة و المصنف و الخطيب في الجامع عن أبي مسلم البصري عن عمر.

ورواه ابن الأنباري في الايضاح من طريق مجاهد عن عمر (الكنز ۹۰۳۷)

(۱۶۷۷)......أخرجه أبو القاسم الحرفي و المصنف (الكنز ۹۰۳۸)

(۱۶۷۸)......أخرجه الخطيب في الجامع (۱۰۶۶)

(۱۶۷۹)......أخرجه ابن الأنباري و ابن أبي شيبة (الكنز ۲۹۵۵۰)

(۱۶۸۰)......أخرجه الخطيب في الجامع (۱۰۸۲) بنفس الإسناد.

(۱)......في الأصل عمرو بن العاص رضي الله عنهما وما أثبتناه من الجامع الآداب الرواي للخطيب.

۱۶۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن عبیداللہ بن عبداللہ حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر نے ان کو حسن بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ربیع سمان نے ان کو عمرو بن دینار نے یہ کہ ابن عمر وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اولاد کو مارتے تھے لہجے اور تلفظ کی غلطی پر۔

۱۶۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ہشیم نے ان کو حصین نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بے شک وہ قرآن کے بارے میں پوچھتے جاتے تھے۔ اور وہ اس بارے میں شعر سناتے تھے۔ (یعنی کسی بھی جملے کی شہادت کے طور پر کوئی شعر پڑھ کر عرب کا استعمال واضح کرتے تھے۔)

۱۶۸۲:......ابوعبیدہ سے مروی ہے ان کو یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو مجاہد نے ان کو حضرت انس عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا تھا کہ فاطر السموات کا مفہوم کس طرح ہے حتیٰ کہ میرے پاس دو دیہاتی عربی آئے جو کہ میرے پاس ایک کنویں کا جھگڑا لے کر آئے تھے دونوں میں سے ایک بولا انا فطرتھا انا ابتداتھا میں نے اس کو از سرے بنایا ہے۔ یعنی اسے میں نے کھودا ہے۔ (یعنی مجھے اب عرب کی دیہاتی استعمال سے واضح ہوا کہ اس کا مطلب ہے ابتداء اور پہلی بار بنانے والا۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

۱۶۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں تم میں سے کوئی شخص جب قرآن میں سے کوئی شے پڑھے اور وہ نہ جانے کہ اس کی کیا تفسیر ہے اسے چاہئے کہ اسے وہ عرب شعراء کے شعروں میں تلاش کرے بے شک وہ عرب کا دیوان ہے۔

۱۶۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے فوائد شیخ۔ میں ان کو مکی بن بندار نے زنجانی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن رجاء حنفی نے مصر میں ان کو ہارون بن محمد بن ابوسفید ام عسقلانی نے ان کو عثمان بن ابوطالوت حدری نے ان کو بشر بن عمرو بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ذیال بن حرملہ نے ان کو صعصعہ بن صوجان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت علی کے پاس آیا اور بولا السلام علیکم یا امیر المؤمنین آپ اس حرف کو کیسے پڑھتے ہیں۔ لا یاکلہ الا الخاطون. کل و اللہ یخطو. یہ سن کر حضرت علی مسکرائے اور فرمایا اے اعرابی لا یاکلہ الا الخاطئون. اعرابی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا اس کے بعد ابوالاسود دولی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا عجمی لوگ دین میں داخل ہو چکے ہیں زیادہ تر لہٰذا لوگوں کے لئے کوئی ایسی چیز وضع کریں جس کے ساتھ وہ اپنی زبانوں کو اصلاح پر دلیل پکڑ سکیں اور اس کے لئے رفع نصب اور جر کی علامت لگا دی ہے۔ (یہاں تک)

نحوی ترکیب

۱۶۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن علی نے بن احمد رتانی نے مرو میں ان کو احمد بن جعفر بن محمد بغدادی نے جو کہ ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو ابوامیہ طرطوسی نے ان کو عبداللہ بن صالح بن مسلم عجلی نے ان کو ابوزید نحوی نے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ایک آدمی حسن بصری کے پاس آئے اور بولے آپ کیا کہتے ہیں اس آدمی کے بارے میں ترک ابیہ و اخیہ۔ حضرت حسن بصری نے کہا یوں کہوں ترک اباہ واخاہ اس آدمی نے کہا اباہ اور اخاہ سے کیا ہوگا۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا ابیہ اور اخیہ سے کیا فائدہ ہوگا اس آدمی نے کہا دیکھئے جب بھی میں

(۱۶۸۴)......أخرجه المصنف وابن عساكر وابن النجار (الكنز ۲۹۴۵۷)

(۱)...... الحديث في كنز العمال دون قوله إلى هنا.

آپ کی متابعت کرتا ہوں آپ میری مخالفت کر دیتے ہیں (حالانکہ وہ شخص نحوی اعتبار سے عربی غلط بول رہا تھا حضرت حسن اس کی اصلاح کررہے تھے۔)

۱۶۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدان شروطی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالوارث نے ان کو حدیث بن سائب نے کہتے ہیں کہ میں حسن بصری کے پاس حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا:

یا ابو سعید کسب الدوانیق سفلک

اور آپ کہتے ہو یا ابا سعید۔

۱۶۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو حبان بن علی نے ان کو ابن شبرمہ نے انہوں نے کہا عربی سے زیادہ بہتر کسی عبارت کے ساتھ لوگوں نے کبھی کسی چیز کو تعبیر نہیں کیا۔

۱۶۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی مرزبانی نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو ریاشی نے ان کو اصمعی نے کہ وہ ایک آدمی کے ساتھ گذرے جو یوں دعا کر رہا تھا **یاذو الجلال والاکرام**۔ چنانچہ اصمعی نے اس سے کہا اے فلانے! کیا نام ہے آپ کا؟ اس نے کہا تم پھر اصمعی نے کہا.....اپنے رب سے مناجات کرنا غلط الفاظ کے ساتھ (جھوٹے کی مانند) جب اس کو پکارے تو درست تلفظ کرے۔

۱۶۸۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید مؤدب نے ان کو عباس بن فضل محمد اباذی نے ان کو ابوحاتم رازی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا علی بن جعد نے شعبہ سے کہتے ہیں انہوں نے کہا جب کوئی محدث نحو کو نہ جانتا ہو وہ اس گدھے کی مثل ہے جسے کے سر پر خالی توبرا (تھیلا) چڑھا ہوا ہو جس میں جو نہ ہوں۔

۱۶۹۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے میں نے سنا ابواحمد محمد بن محمد بن علی فہری بغدادی نے کہتے ہیں میں نے سنا حسن بن سفیان سے انہوں نے سنا حسان بن موسیٰ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن مبارک سے کہ کوئی آدمی علم کی کسی قسم میں مہارت حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ اپنے علم کو ادب کے ساتھ آراستہ کرے۔

۱۶۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یحییٰ بن عتیق وہ کہتے ہیں میں نے حسن سے یا ابا سعید سے کہا ایک آدمی عربی سیکھتا ہے اس کے ساتھ وہ اچھی بولی چاہتا ہے اور اس کے ساتھ اپنی قرأت درست کرتا ہے انہوں نے کہا اچھا کرے اس کا پڑھنا ایسے ہے جیسے کوئی شخص آیت کو صحیح کر کے پڑھے ارادہ کرتا ہے اس کی رضا کا اور بعض دفعہ ہلاک ہوتا ہے اسی کی وجہ سے۔

۱۶۹۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد سکری نے بغدادی میں ان کو محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو واقدی نے ان کو ابوالزناد نے ان کو ان کے باپ نے انہوں نے کہا مشرق میں کلام عرب کے ساتھ جاہلوں نے زندیقی اور بے دینی کی تھی ان کے دل کج تھے۔

۱۶۹۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو غلابی ان کو ربی وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا طلب علم کے ساتھ کون لوگوں میں سے زیادہ حق دار ہے؟ کہئے اے ابومحمد انہوں نے کہا کہ عالم زیادہ حق دار ہے اس لئے کہ جہل نہیں .....اس سے زیادہ قبیح اس سے عالم کے ساتھ۔

(۱).....بیاض بالأصل (۲).....غیر واضح بالأصل (۳).....کلمة غیر واضحة

۱۶۹۴:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے غلابی نے ان کو ابو سہل مدائنی نے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا جب کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا تھا اے ابو محمد علم افضل ہے یا عمل؟ انہوں نے فرمایا کہ علم افضل ہے کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ **فاعلم انه لا اله الا اللہ واستغفر لذنبک۔**

اے پیغمبر آپ جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور اپنی لغزش کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عمل سے قبل علم کے ساتھ ابتداء کی ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ علم عمل سے افضل ہے۔)

فصل:..... علم کی فضیلت اور اس کا بلند مرتبہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

شهد اللہ انه لا اله الا هو والملائکة و اولوا العلم۔

اللہ تعالیٰ نے شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ہے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی شہادت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ علماء کے نام کو اپنے فرشتوں کے ساتھ ملا دیا ہے جس طرح اللہ نے ملائکہ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جیسے ملائکہ کی فضیلت واجب ہے اس اکرام کی وجہ سے جو اللہ نے ان کو عطا کیا ہے اسی طرح علماء کی فضیلت بھی واجب ہے اسی اکرام کی وجہ سے اللہ نے ان کو جو عطا کیا ہے اسی کی مثل۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

یقینی بات ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ خشیت الٰہی علم کے بسبب ہوتی ہے اور ارشاد باری ہے۔

هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون۔

کیا وہ لوگ جو جانتے ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے (یعنی عالم و جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔)

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر احسان جتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

وانزل اللہ علیکم الکتاب والحکمة وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً

اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ چیز سکھلائی ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور تیرے اوپر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

اور ارشاد باری ہے۔

نرفع درجات من نشاء وفوق کل ذی علم علیم۔

ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں اور ہر صاحب علم سے اوپر بڑے علم والا ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جو ایمان اسلام کے ساتھ علم سے آراستہ ہو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے فرمایا۔

یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بلند کر دیا ہے تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجات میں۔

۱۶۹۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو

شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور پریشانی دور کرے دنیا کی پریشانیوں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کردیں گے۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں آسانی کریں گے۔ اور جو شخص کسی مسلمان پر پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی معاونت میں لگا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی معاونت میں لگا رہتا ہے اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس پر وہ علم کی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف راستہ آسان کر دیتا ہے۔

اور اللہ گھروں میں سے کسی گھر میں جب کچھ لوگ جمع ہو جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے قرآن سیکھتے ہیں اور باہم سکھاتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور فرشتے ان کو گھیرے رہتے ہیں اور رحمت ان کو چھپا لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ ان مقرب فرشتوں کے آگے کرتے ہیں جو اللہ کے پاس ہیں۔ وہ شخص جس کو اس کا عمل پیچھے کردے اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے اس نے ابو معاویہ سے نقل کیا ہے۔

طالب علم کے لئے فرشتے پَر بچھا دیتے ہیں

۱۶۹۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی ہمیں املا کروایا ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو یعلیٰ نے سیاجی نے ان کو عبداللہ بن داؤد خریبی نے ان کو عاصم بن رجاء بن حیوۃ نے ان کو داؤد بن جمیل نے ان کو کثیر بن قیس نے وہ کہتے کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا وہ دمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا اے ابو درداء میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول سے آیا ہوں ایک حدیث کی طلب میں جس کے بارے مجھے خبر ملی ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہ سے بیان کرتے ہیں حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ تجھے کوئی اور غرض یہاں نہیں لائی؟ اور نہ ہی کوئی تجارت آپ کو یہاں لائی ہے؟ کوئی چیز تمہیں یہاں نہیں لائی مگر یہ حدیث؟ میں نے کہا کہ جی ہاں کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم کو تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ طے کرا دیتے ہیں اور بے شک فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں طالب علم کی خوشی کے لئے جو عمل وہ کرتا ہے۔ بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک عالم کے لئے استغفار کرتی ہیں وہ تمام مخلوقات جو آسمانوں میں ہیں اور وہ جو زمین میں ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی کے پیٹ میں۔

اور بے شک علماء انبیاء کے مداح ہیں اور بے شک انبیاء نہیں وارث بناتے دینار اور درہم کا وہ وارث بناتے ہیں علم کا جس نے اس وراثت کا حصہ پالیا اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔

طالب علم کے لئے مغفرت کی دعا

۱۶۹۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو عبداللہ اسحاق بن محمد سوسی نے ابو العباس محمد بن یعقوب نے کہا ان کو ابو بکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابراہیم بن عرعرہ نے ان کو عبدالملک بن عبدالرحمٰن زماری نے ان کو سفیان نے اوزاعی سے ان کو کثیر بن قیس نے یزید بن سمرہ سے ان کو ابو درداء نے کہتے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمارہے تھے۔ جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم کی

(۱۶۹۵)..... أخرجه مسلم (۴/۲۰۷۴) عن يحيى بن يحيى التميمي وأبوبكر بن أبي شيبة ومحمد ابن العلاء الهمداني عن أبي معاوية. به.

(۱۶۹۶)..... أخرجه أبوداود (۳۶۴۱) من طريق عبدالله بن داود الخريبي. به.

وأخرجه المصنف في (الأربعون الصغرى ۳) من طريق إبراهيم بن مرزوق عن عبدالله بن داود به.

تلاش کرے اللہ اس کو جنت کا راستہ طے کرادیتے ہیں۔اور بے شک فرشتے اپنے بازو جھکادیتے ہیں طالب علم کی رضا کے لئے اس کے سبب سے جو وہ عمل کرتا ہے۔اور بے شک اس شخص کے لئے خشکی کے تمام جانور دعا مغفرت کرتے ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں سمندر میں۔اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء انبیآء کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء نہیں چھوڑتے دینار اور درہم کو لیکن وہ وارث بناتے ہیں علم کا جس نے علم کو حاصل کیا اس نے بڑا وافر حصہ حاصل کیا۔اسی طرح کہا ہے اس کو عبدالرزاق نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے اور کہا ہے بشر بن بکر نے اوزاعی سے عبدالسلام بن سلیم سے انہوں نے یزید بن سمرہ سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابودرداء سے اور یہ زیادہ صحیح ہے بخاری نے اسی کو کہا ہے۔

۱۶۹۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوعمرہ عبدالملک بن حسن یوسف سقطی معدل نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو حمید بن صخر نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص میری اس مسجد میں آئے وہ محض کسی چیز کو سیکھنے یا سکھلانے کے لئے آئے وہ شخص بمنزلہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے اور جو شخص اس کے ماسوا کے لئے آئے وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو دوسرے کے متاع اور سامان پر نظر رکھتا ہے۔

اور یہ روایت کی گئی ہے عثمان بن ابوسودہ سے اس نے حضرت ابودرداء سے۔

طالب علم جنت کا دروازہ کھلا ہوتا ہے

۱۶۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو صفورک بن صالح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو خالد بن یزید بن بن ابی مالک نے ان کو عثمان بن ایمن نے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ فرماتے جو شخص اس طرح صبح کرتا ہے کہ علم کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ اسے اللہ کی رضا کے لئے سیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیتے ہیں۔اور فرشتے اس کے لئے اس کے اطراف کو سمیٹ دیتے ہیں اور اس پر آسمانوں کے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور مچھلیاں سمندر میں اور عالم کے لئے عابد پر فضیلت ہے جیسے چودھویں کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء نہیں وارث بناتے دینار یا درہم کا لیکن وہ تو وارث بناتے ہیں علم کا جس نے علم حاصل کیا اس نے انبیاء کا ورثہ حاصل کیا اور موت پہنچنے والی ہے جس کا چیز نقصان نہیں ہے اور ایسا رخنہ ہے جو بند نہیں ہوتا اور ستارہ ہے مٹا ہوا، پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے۔

۱۷۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالاحرز محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے ان کو محمد بن احمد بن نصر ترمذی نے بغداد میں ان کو حسین بن ابوسری محمد بن ابوسری کے بھائی نے ان کو عبدالقدوس بن حجاج ابوالمغیرہ خولانی نے ان کو محمد بن ولید زبیری نے زہری نے عروۃ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بے شک فرشتے اپنے پروں کو پھیلا دیتے ہیں طالب علم

(۱۶۹۸)......أخرجه ابن ماجة (۲۲۷) عن أبي بكر بن أبي شيبة عن حاتم بن إسماعيل. به.

وقال البوصيري في الزوائد: إسناده صحيح على شرط مسلم.

وأخرجه أبو داود (۳۶۴۲) من طريق عثمان بن أبي سودة. به.

(۱)...... في الأصل سبويد.

(۱۶۹۹)......أخرجه ابن عبدالبر في الجامع (۱/۳۷) من طريق الوليد بن مسلم. به

کے لئے۔

۱۷۰۱:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو عون نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا لوگ کانیں ہیں ان میں سے جو جاہلیت میں اعلیٰ وارفع تھے وہ اسلام میں بھی اعلیٰ اور ارفع ہیں بشرطیکہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔ ابن عون نے ان کی مخالفت کی ہے اور اس روایت کو موقوف بیان کیا ہے۔

۱۷۰۲:۔۔۔۔اور ہم نے روایت کی ہے اس ثابت کی حدیث میں معاویہ بن ابوسفیان سے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں۔

۱۷۰۳:۔۔۔۔اور حضرت ابن مسعود اور حذیفہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت گذر چکی ہے۔ کہ علم کا فضل مجھے زیادہ محبوب ہے یا یوں فرمایا تھا کہ علم کا زیادہ ہونا میرے نزدیک عبادت کے زیادہ ہونے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارا بہتر دین پرہیزگاری ہے۔

۱۷۰۴:۔۔۔۔اور ہم نے روایت کیا ہے اس کو باعتبار صحیح کے مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے قول سے۔

۱۷۰۵:۔۔۔۔اور ہم اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے قلیل فقہ بہتر ہے کثیر عبادت سے اور کافی ہے مرد کیلئے فقہ باعتبار عبادت کے۔

۱۷۰۶:۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد نے قتادہ سے ان کو مطرف نے انہوں نے فرمایا کہ علم کا اضافہ افضل ہے عبادت کے اضافے سے اور تمہارا اچھا دین پرہیزگاری ہے۔

۱۷۰۷:۔۔۔۔اور ہم نے روایت کیا ہے مسئلہ شفاعت میں کتاب البعث سے حضرت عثمان بن عفان سے مرفوعاً کہ قیامت کے دن انبیاء شفاعت کریں گے اس کے بعد علماء اس کے بعد شہداء اور احادیث علم کی فضیلت کی بابت اور اہل علم کی فضیلت کی بابت کثیر ہیں ہم نے ان کو کتاب المدخل کے آخر میں ذکر کیا ہے جو شخص ان کی تفصیل چاہے وہاں رجوع کرے اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

الدنیا ملعون

۱۷۰۸:۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو ہلال بن عراقی نے ان کو علی بن میمون رقی عطار نے ان کو ابوخلید دمشقی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن قرہ نے ان کو عبداللہ بن ضمرہ سلولی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ دنیا ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر اللہ اور عالم اور متعلم۔

۱۷۰۹:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوعلی سقا نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو عبید بن جناد نے ان کو عطاء بن مسلم خفاف نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آپ اس طرح صبح کیجئے کہ یا تو آپ عالم ہوں یا متعلم ہوں یا سننے والے ہوں یا محب ہوں اور پانچویں نہ ہونا (بلکہ مذکورہ چار میں سے ایک

(۱۷۰۱)۔۔۔۔أخرجه أحمد (۲/۲۶۰ و ۴۹۸) من طريق ابى سلمة و (۲/۳۹۱) من طريق أبى علقمة وعن أبى هريرة.

(۱۷۰۲)۔۔۔۔ متفق عليه.

أخرجه البخارى (۱/۲۷) ومسلم (۲/۷۱۸)

(۱۷۰۷)۔۔۔۔أخرجه ابن ماجة (۴۳۱۳)

(۱۷۰۸)۔۔۔۔أخرجه الترمذى (۲۳۲۲) وابن ماجة (۴۱۱۲) من طريق ابن ثوبان عن عطاء بن قرة. وبه.

ہوناورنہ) آپ ہلاک ہو جائیں گے۔

عبید بن جناد نے کہا کہ عطا کہتے ہیں کہ مشعر بن کدام نے کہا اے عطا یہ پانچویں چیز ہے اللہ ہمیں زیادہ کرے اس حدیث میں ہمارے ہاتھوں میں نہیں تھا۔ سوائے اس کے نہیں کہ تھا ہمارے ہاتھوں میں صبح کرتو عالم یا متعلم یا مستمع چوتھا نہ ہوناورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

اے عطاء ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات میں سے ایک بھی نہیں ہے۔

۱۷۱۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن عبداللہ خسروجردی نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو حسن بن علی بن سلیمان قطان نے ان کو عبید بن حماد حلبی نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ اس کے انہوں نے آخر میں اے عطاء ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جن میں مذکورہ صفات میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو اس روایت میں عطاء خفاف متفرد ہے اور یہ مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور حضرت ابودرداء سے دونوں کے قول سے اور ابودرداء کی حدیث میں متبعاً کے الفاظ میں مستمعاً کی جگہ۔

۱۷۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد رفا نے ان کو محمد صالح اشج نے ان کو عیسیٰ بن زیاد دورقی نے ان کو مسلمہ بن قعنب نے ان کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دین میں فہم حاصل کرنے سے زیادہ افضل کسی شے کی عبادت اللہ کے لئے نہیں ہو سکتی۔ عیسیٰ بن زیاد اس اسناد کے ساتھ منفرد ہے۔ اور ایک دوسرے ضعیف طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور یہی لفظ قول زہری سے محفوظ ہیں۔

۱۷۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر امام فقیہ نے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد نے محمد عمروی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مسیّب ارغیانی نے ان کو محمد بن یزید بن حکم نے ان کو یزید بن ہارون نے یزید عیاض سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اس سے سلیمان بن یسار سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا دین میں فہم حاصل کرنے سے زیادہ افضل کسی شئی کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہو سکتی اور البتہ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ سخت (اور بھاری) ہے۔ اور ہر دین کا ایک ستون ہوتا ہے دین کا ستون فقیہ ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ نے فرمایا البتہ اگر میں ایک لحظہ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے بیٹھ جاؤں یہ مجھے رات بھر صبح تک شب بیداری کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۷۱۳:...... کہتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مسیّب بن عقبہ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابوحاتم ازدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ روایت۔ مگر یزید بن عیاض ضعیف فی الحدیث ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۰۹)......أخرجه الطبراني في الصغير (۹/۲) من طريق عبيد بن جناد. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۲۲/۱) رواه الطبراني في الثلاثة والبزار ورجاله موثقون. اهـ.

وقال الطبراني:

لم يروه عن خالد العطاء ولم يروه أيضا عن مسعر إلا عطاء تفرد به عبيد بن جناد

(۱۷۱۲)...... أخرجه الدارقطني (۷۹/۳) من طريق يزيد بن هارون. به

ابلیس کی خوشی عالم کی موت پر

۱۷۱۴:...... ہیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو مروان قاضی نے مدینۃ الرسول میں ان کو سلیمان بن داؤد طوسیؒ نے ان کو ابوہشام رفاعی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو سعید اسکاف نے ان کو معروف بن خربوذ نے ان کو ابوجعفر نے انہوں نے کہا کہ ایک عالم کی موت ابلیس کے نزدیک ستر عابد کی موت سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

۱۷۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسین نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یزید بن محمد نے ان کو عبدالصمد ثقفی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید۔ نے ان کو ابوسعد روح بن جناح نے ان کو مجاہد نے سمع بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ (دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا عالم) شیطان پر ایک ہزار عبادت گذار سے بھاری ہوتا ہے۔

روح بن جناح اس روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۱۷۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن سعید بن مہران نے ان کو شیبان نے ان کو ابوربیع سمان نے ان کو ابوزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر چیز کا ایک سہارا یا ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور البتہ ایک فقیہ (دین کی سمجھ رکھنے والا عالم) شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے ابوربیع ابوزناد سے اس روایت میں متفرد ہے۔

عالم سے سفارش کا کہا جائے گا

۱۷۱۷:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عنبہ نے ان کو کثیر بن عبید حمصی نے ان کو بقیہ نے ان کو مقاتل بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوزبیر نے اور شرحبیل بن سعید نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم اور عابد دونوں قیامت میں اٹھائے جائیں گے اور عابد سے کہا جائے گا کہ آپ جنت میں داخل ہو جائیے اور عالم سے کہا جائے گا آپ ٹھہر جائیے پہلے آپ لوگوں کے لئے شفاعت کر لیجئے جن کو آپ نے بہتر ادب سکھایا تھا۔ مقاتل بن سلیمان کا اس حدیث میں تفرد ہے۔

۱۷۱۸:...... ان روایات میں سے ہے جن کے ساتھ مجھے اجازت دی تھی ابوعبداللہ نے اور اس میں اجازت دی تھی ابوالعباس اصم سے ان کو

(۱۷۱۴)...... تذكرة الموضوعات للفتني (ص ۲۱)

(۱۷۱۵) ... أخرجه الترمذي (۲۶۸۱) عن محمد بن إسماعيل عن إبراهيم بن موسى عن الوليد بن مسلم. به.

وأخرجه ابن ماجة (۲۲۲) عن هشام بن عمار. به.

وقال الترمذي: هذا حديث غريب ولا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث الوليد بن مسلم

(۱۷۱۶) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳۶۹/۱)

وقال ابن عدي:

وهذا الحديث لاأعلم رواه عن أبي الزناد غير أبي الربيع السمان.

(۱۷۱۷) ... أخرجه المصنف من طريق بن عدي (۲۴۳۰/۶) في ترجمة مقاتل بن سليمان أبو الحسن الأزدي.

(۱۷۱۸) ... عزاه ابن حجر في الفتح (۲۱/۱۳) إلى يعقوب بن شيبة من طريق الحارث بن حصيرة عن زيد بن وهب عن ابن مسعود

ومن طريق أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن ابن مسعود

(۱)...... غير واضح في الأصل.

یحییٰ بن ابوطالب نے ان کوشجاع بن ولید نے بدر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ابواسحاق نے ہبیرہ بن مریم اور ابوالاحوص سے انہوں نے ابن مسعود سے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نہیں آتا کوئی سال مگر جو اس کے بعد آئے گا وہ پہلے سے برا ہوتا ہے۔

لوگوں نے کہا بے شک ہم ایسے ہیں کہ ہمارے اوپر ایک سال خوشحالی کا آتا ہے اور کوئی سال قحط کا حضرت ابن مسعود اللہ کی قسم میں نے تمہارے قحط اور خوشحال سال کو مراد نہیں لیا مگر مراد تو علم اور علماء کا فقدان ہے تحقیق تمہارے گذشتہ سالوں میں عمر رضی اللہ عنہ تھے اب تم مجھے اس جیسے دکھاؤ۔ یا یہ مراد ہے کہ جو تمہاری گذشتہ سالوں والی زندگی تھی اب وہ کہاں ہے مجھے وہ دکھلا ؤ ذرا؟

۱۷۱۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن سلیمان منصور نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن حارث نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو حجاج بن مسلم نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ہشام بن حسان نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا:

کہ عالم کی موت ایک ایسا فتنہ ہے جسے کوئی شئی نہیں روک سکتی۔ دوسری تعبیر یہ ہے کہ عالم کی موت ایک ایسا خلا ہوتا ہے جو پر نہیں کیا جاسکتا جب تک اختلاف شب وروز باقی ہے (یعنی قیامت تک خلا پر نہیں ہوسکتا) حجاج بن مسلم وہ ابو مسلم صاحب صحیح ہیں۔

بہترین عالم کون ہے؟

۱۷۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابورجاء بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو یوسف بن بحر نے مقام جبلہ میں ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو مروان بن جناح نے کہ انہوں نے اس کو حدیث بیان کی میسرہ بن حلبس سے یہ کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ تم لوگ علم سیکھو اس وقت سے پہلے کہ تمہاری طرف لوگوں کو (علم کے لئے) احتیاجی ہو بے شک سب لوگوں میں سے عابد ترین شخص وہ عالم ہے جس کی طرف لوگوں کو احتیاجی ہو اور وہ لوگوں کو اپنے علم کے ساتھ نفع دے اور اگر لوگوں کو اس کی ضرورت نہ پڑے تو علم کے ساتھ اپنے نفس کو نفع دے جو اللہ نے اس کو علم عطا کیا ہے۔ کیا حال ہوگا تمہارے علماء ختم ہو جارہے ہیں۔ اور تمہارے عالم علم حاصل نہیں کر رہے، اگر عالم اپنے علم کو بڑھانا چاہے تو علم کو بڑھا سکتا ہے۔ علم کسی شئی کو کم نہیں کرتا۔ اگر بے علم انسان علم حاصل کرنا چاہے تو وہ علم حاصل کرسکتا ہے۔

۱۷۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن محمد موسیٰ نے ان کو ابوالعباس رحم نے ان کو یوسف بن عبید خوارزمی نے ان کو محمد بن روح نے ان کو ایوب بن سلیمان ثقفی نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

اگر میں علم کی طلب میں کسی قدر نکل جاؤں جس سے میں اپنے اصلاح کا ارادہ کروں اور ان کی اصلاح کا جن کی طرف میں واپس لوٹ کر آؤں تو میرے نزدیک یہ چیز سال بھر روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے اور سال بھر عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے اس لئے کہ شیطان نے ابن آدم سے کہا کاش کہ تو عمل کرتا پس تم نے نہ جانا چنانچہ اس نے اسے حصول علم سے روک دیا۔

اگر کسی کو اس کا علم پورا ہوتا تو موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو پورا ہوتا۔ حالانکہ ان کے پاس علم کی الواح اور تختیاں تھیں ان میں ہر چیز کی تفصیل تھی۔ مگر انہوں نے (حضرت خضر سے حصول علم کے لئے کہا تھا۔)

هل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا.

کیا میں آپ کے پیچھے پیچھے اس شرط کے ساتھ چلوں کہ آپ مجھے وہ علم سکھلائیں جو رشد وہدایت آپ سکھلائے گئے ہیں۔

۱۷۲۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوجعفر مستملی نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد بن مطر نے ان کو فضل بن حباب نے جمحی نے بطور املا کے ان کو سلیمان

(۱۷۲۲) .....اخرجه أحمد (۲/ ۵۰۸) عن یزید عن حماد بن سلمة. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۱/ ۱۲۸) رواه أبویعلی وفیه علی بن زید وهو ضعیف واختلف فی الاحتجاج

بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو اوس بن خالد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو حکمت کو سنتا ہے اور اس سے شر ہی حاصل کرتا ہے مثل اس شخص کے ہے جو کسی چرواہے کے پاس آئے اور کہے اے چرواہے میاں! مجھے ایک بکری بکریوں میں سے دے دو۔ وہ یہ کہے کہ جاؤ کسی بکری کو کان سے پکڑ کر لے جاؤ وہ جائے اور جا کر بکریوں کے کتے کو کان سے پکڑ لے۔

۱۷۲۳: ..... اور ہمیں خبر دی ہے جعفر مستملی نے ان کو محمد بن احمد بن سنان نحوی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عثمان بن صالح نے ابن لھیعہ نے ان کو عطاء نے کہتے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ناموں کو اس قدر جانو جن کے ساتھ تم اپنے رشتوں کو ملا سکو اس کے بعد رک جاؤ۔
یا تم لوگ اس قدر عربی زبان سیکھو جس کے ساتھ کتاب اللہ کو سمجھ سکو اس کے بعد رک جاؤ اور ستاروں کے بارے میں اس قدر سیکھو جس کے ساتھ تم بر و بحر کی تاریکیوں میں راستہ ڈھونڈ سکو اس کے بعد رک جاؤ۔

۱۷۲۴: ..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن خلف مروزی نے ان کو احمد یونس نے ان کو ابوبکر عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اکثر حدیث رسول نزدیک (فلاں شخص کے) انصار میں سے پائی میں ان میں سے ایک شخص کے پاس آتا تھا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ وہ سو رہے ہیں اگر میں چاہوں تو میرے لئے انہیں بیدار کر لیا جائے۔ میرے لئے بیدار کر لیا جاتا میں بیٹھتا حتی کہ وہ شخص نکلتا البتہ استنباط کرتا اس کے ساتھ اپنی حدیث۔

چہل حدیث کی فضیلت

۱۷۲۵: ..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلی نے ان کو عمرو بن حصین نے ان کو ابن علاثہ نے ان کو خصیف بن مجاہد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے گا جو انہیں ان کے دین میں فائدہ دیں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن علماء میں سے اٹھائیں گے اور عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجہ ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

۱۷۲۶: ..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن علی بن حبیش نے ان کو میرے چچا احمد بن حبیش نے ان کو ہارون بن عمرہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل سیوطی نے ان کو عمرو بن محمد صاحب یعلی بن اشدق نے ان کو عبد الملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے کہ جس وقت آدمی حفاظت کرے گو وہ فقیہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے اپنے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ اٹھائیں گے اور میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔

۱۷۲۷: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر عطار نے ان کو ہاشم بن ولید ابو طالب ھروی نے ان کو

(۱) ..... غير واضح في الأصل

(۱۷۲۵) ..... أخرجه ابن عدى (۱۷۹۹/۵) عن أحمد بن علي بن المثنى أبويعلى. به.

(۱۷۲۶) ..... اخرجه الشيرازى في الألقاب وابن حبان في الضعفاء وأبوبكر في الغيلانيات والبيهقي والسلفي وابن النجار (الكنز ۲۹۱۴)

(۱۷۲۷) ..... اخرجه ابن حبان في الضعيفاء (۱۳۳/۲) عن إبراهيم بن أبي امية بطرسوس عن أبي طالب هاشم بن الوليد الهروى. به. =

عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے پھر اس نے مذکورہ کو مثل حدیث ذکر کی علاوہ اس کے کہ اس نے کہا کہ میں نے سوال کیا انہوں نے فرمایا اور میں اس کے لئے سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ یہ لوگوں کے مابین مشہور ہے مگر اس کی اسناد نہیں ہے۔

۱۷۲۸:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بطور املا کے بخاری میں ان کو جعفر بن شعیب شاشی نے ان کو ابو طالب ہروی نے ان کو عمرو بن ہارون بن ضحاک نے ان کو عثمان اسدی نے عوف بن عبداللہ سے ان کو عقبہ نے کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا بے شک لوگوں کی ہدایت اس کے عالم پڑوس میں ہے اور اس کے اپنے اہل بیت میں ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ عالم کی مثال اس کے پڑوس اور اس کے اہل بیت میں ان کے درمیان ایک کنویں جیسی ہے جب انہیں ضرورت پڑتی ہے اس سے پانی پی لیتے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوتے ہیں کہ اچانک جب وہ صبح کرتے ہیں اور اس کا پانی خشک ہو چکا ہو۔

۱۷۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ جرجانی ان کو ابو العباس شیبانی نے ان کو ابو نعیم عبید بن ہشام حلبی نے ان کو اصبح بن محمد اقی نے ان کو کلثوم بن جوشن قشیری نے ان کو عبداللہ بن ابی عیزار نے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی جوان کو دیکھتے جو علم طلب کر رہے ہوتے تو فرماتے تمہیں خوش آمدید ہو حکمت کے چشموں اور اندھیروں کے چراغوں اور پرانے لباسوں اور جدید قلوب والوں کو۔

۱۷۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو حازم عبوری حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا معتمر بن سلیمان سے کہتے تھے میرے والد نے مجھے اس وقت لکھا جب میں کوفہ میں تھا اے بیٹے صحیفوں میں دیکھو اور علم کو لکھو بے شک مال فنا ہو جائے گا اور علم باقی رہے گا۔

علم کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں

۱۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن محمد بن علی بن بکر عدل سے کیا آپ نے ابراہیم بن محمد بن ہانی کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبدان بن عثمان کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن مبارک نے کہا تھا۔ علم چار چیزوں کے بغیر طلب نہیں کیا جاتا۔

۱۷۳۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو جہازم حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن احمد ماسر جسی نے ان کو احمد بن محمد حیری نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ہانی نے ان کو ابو محمد بن ہانی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے کہ علم کی طلب چار چیزوں کے بغیر تمام نہیں ہوتی (۱) فرصت ہو۔ (۲) مال ہو (۳) یاد کرنا (۴) پرہیز گاری۔

۱۷۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو حازم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحییٰ بن زکریا شاشی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یاسین سے انہوں نے سنا محمد بن طالب سے وہ حکایت کرتے تھے حرملہ بن یحییٰ سے انہوں نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے۔ وہ فرماتے تھے کہ اس علم دین کو کوئی شخص (چاپلوسی کے ساتھ) تحکم اور سینہ زوری زبردستی کے ساتھ اور نفس کے غلبے کے ساتھ طلب نہ کرے کہ کامیاب نہیں ہوگا۔ مگر وہ شخص جو اس کو طلب کرے اپنے نفس کو ذلیل کرنے، گذران اور زندگی کی تنگی اور علماء کی خدمت کرنے کے ساتھ وہ شخص علم دین حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

۱۷۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو الطیب محمد بن احمد ذہلی سے انہوں نے سنا مسدد بن قطن سے انہوں نے سنا

(۱۷۲۹)......أخرجه الديلمي (۱۵۰۱) عن ابن مسعود مرفوعاً.

علی بن حشرم سے کہتے تھے کہ میں نے حضرت وکیع کی خدمت میں حافظہ کی کمی کی شکایت کی، انہوں نے فرمایا۔ حافظہ کے لئے آپ مدد طلب کیجئے گناہوں کی کمی کرنے کے ساتھ۔

۱۷۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے۔ محمد بن عبداللہ فارسی نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسن بن ابراہیم بن قدامہ جندقرجی نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن رافع سے وہ کہتے تھے کہ حضرت سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ آپ نے حافظہ کیسے اچھا اور بہتر کیا؟ فرمایا کہ ترک معاصی کے ذریعے۔ دوسری روایت میں میں حافظہ کیسے تازہ کروں؟ فرمایا ترک معاصی کے ساتھ۔

ایمان کا اٹھارھواں شعبہ

علم کا پھیلانا، صاحب علم کے اہل خانہ کو اس سے منع نہیں کرنا چاہئے

کوئی شخص جب عالم کے پاس آئے (تو اس کی کیا ذمہ داری ہے؟)

جو شخص کسی ایسے صاحب علم سے سوال کرے جس کے پاس اس چیز کا علم موجود ہو اور وہ سائل رہنمائی طلب کرے اور استفادہ کرنا چاہے تو صاحب علم پر واجب ہے کہ اس کو اس چیز کے بارے میں بتلائے، صاحب علم کو اس کے چھپانے کا اختیار نہیں ہے۔ استنباط کرنے کے امور میں کتمان سے نصوص میں کتمان کرنا زیادہ سخت گناہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱)......ماکان المؤمنون لینفروا کافة فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم.

تمام اہل ایمان کے لئے تو ممکن نہیں ہے ہوسکتا کہ وہ سارے جا کر (علم دین میں مہارت پیدا کریں) (پھر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ) کہ ہر بڑی جماعت سے ایک مختصر جماعت جائیں اور جا کر دین میں خوب سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی پوری قوم کو ڈرائیں تا کہ وہ بھی اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جا کر دین کی تعلیم حاصل کر کے آنے والے جب واپس آئیں تو جو کچھ دین کا علم سیکھ کر آئے ہیں وہ ان لوگوں کو بتلائیں جو کچھ ان سے غائب رہ کر انہوں نے حاصل کیا ہے تا کہ دونوں فریق جو علم سیکھنے گئے اور جو نہیں جا سکے علم رکھنے اور جاننے میں شریک ہوسکیں (اس سے معلوم ہوا بتانا ان پر لازم ہے اور علم لینا ان لوگوں کا حق ہے چھپانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ چھپانا گناہ ہے۔ (مترجم)

(۲)......ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذ أخذ اللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس ولا تکتمونه فنبذوه وراء ظهورهم.

(وہ وقت قابل ذکر ہے) جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا پکا وعدہ لیا جو کتاب دے گئے ہیں کہ تم احکام کتاب کو ضرور بیان کرنا لوگوں کے لئے اور اسے تم مت چھپانا مگر انہوں نے (لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی بجائے) اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں یہ خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس آدمی پر شرط رکھی تھی جس کو اس نے کتاب عطا کی تھی کہ وہ اس کو لوگوں کے لئے بیان کر دے اور بالکل نہ چھپائے تو اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ علم دین علم دین رکھنے والوں پر محمول ہے اور لدا ہوا ہے اس شرط کے ساتھ کو جو ان کے آگے آئے اس تک اس کو پہنچائیں اس شرط پر نہیں ہے کہ اس علم کا حاصل اس کے ساتھ منفرد رہے اور دوسروں سے الگ تھلگ رہ کر اس میں اضافہ کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

(۳)......فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون.

اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کو حکم دیا ہے جو نہیں جانتے کہ وہ جاننے والے سے پوچھیں یعنی بے علم عالم سے پوچھیں تو گویا اسی طرح یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے وہ درست جواب دے اور بتلائے۔

۱۷۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان دونوں کے ماسوا نے وہ سب کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی ہے۔

عمر بن سلیمان نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبدالرحمٰن سے وہ ابن ابان بن عثمان ہیں وہ اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ مروان ابوالحکم نے زید بن ثابت کے پاس دوپہر کے وقت پیغام بھیجا۔ ہم نے کہا کہ اس وقت انہوں نے پیغام ایسے نہیں بھیجا کچھ پوچھا ہے جب وہ چلا گیا تو ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہم نے اس سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے رسول اللہ سے سنا تھا میں نے سنا آپ فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس کو آدمی کو تروتازہ رکھے (خوش رکھے) جس نے ہم سے حدیث سنی پھر اس کو یاد کرلیا تا کہ اس کو آگے پہنچائے بہت سے فقہ کے حامل (دین کی فہم رکھنے والے) اس فقہ کو ایسی آدمی تک پہنچاتے ہیں جو پہنچانے والے سے زیادہ فقیہ ثابت ہوتا ہے (یعنی وہ اس فہم سے بہتر سے بہتر مسائل استنباط کرسکتا اور کرتا ہے) اور بہت سے حامل فقہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔

تین چیزیں چوری نہیں ہوتی

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کمی اور چوری نہیں ہوسکتی۔

(۱)......دائمی طور پر قلب مسلم۔

(۲)......اخلاص عمل اللہ کے لئے۔

(۳)......حکمرانوں کو نصیحت اور خیر خواہی۔

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لزوم۔ بے شک ان کی دعا احاطہ کرتی ہے ان سب کو جو ان کے ماسوا ہیں۔

اور وہ شخص جس کی نیت آخرۃ کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے معاملے کو مربوط فرماتے ہیں۔ اور غنا کو اس کے دل میں رکھ دیتے ہیں۔ اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہوکر جھک آتی ہے۔ اور جس شخص کی نیت دنیا کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے میں تفریق وانتشار ڈال دیتے ہیں۔ اور فقر و محتاجی کو اس کے ماتھے کا نشان بنا دیتے ہیں۔ اور اس کے پاس وہی کچھ دنیا آتی ہے جو اس کے لئے لکھی گئی ہے۔

۱۷۳۷:......فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوامیہ نے ان کو عمر بن یونس یمامی نے ان کو جہنم نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن ربان بن عثمان نے اپنے والد سے ان کو زید بن ثابت نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

۱۷۳۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تروتازہ رکھے (خوش رکھے) اس آدمی کو جو ہم سے کوئی کلمہ سنتا ہے پھر اس کو آگے پہنچاتا ہے جیسے اس کو سنتا ہے (یعنی کسی کمی بیشی کے بغیر) بے شک بہت سے لوگ جن کے پاس دین کی بات پہنچتی ہے وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔

۱۷۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو یوسف نے ان کو محمد بن ابن بکر نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو

(۱۷۳۶)......أخرجه المصنف فی (الأربعون الصغری رقم ۱) من طریق أبی داود الطیالسی. به.

وأخرجه ابوداؤد (۳۶۶۰) والترمذی (۲۶۵۶) مختصراً.

(۱۷۳۸)......أخرجه المصنف فی دلائل النبوة (۵۴۰/۶) بنفس الإسناد.

(۱۷۳۹)......أخرجه البخاری (۲۶/۱) ومسلم (۱۳۰۵/۲، ۱۳۰۶) من طریق محمد سیرین.

ایوب نے ان کو محمد بن ابن ابی بکرۃ نے ان کو انکے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اپنے منیٰ کے خطبے میں ارشاد فرمایا: خبردار تم میں سے جو موجود ہیں وہ ان تک اس پیغام کو ضرور بالضرور پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ شاید کہ وہ جن کو یہ پہنچائیں وہ اس پیغام کے لئے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوں ان بعض سے جنہوں نے اس کو سنا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

۱۷۴۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عباش نے اعمش سے ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سنو اور تم سے ہر وہ شخص سنے گا جو تم سے سنے گا۔

دوسری تعبیر۔ تم سن رہے ہو (ہم سے) اور جو تم سے سنے گا ان میں سے بھی بعض کوئی سنے گا۔

۱۷۴۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان نحوی نے ان کو محمد بن جسم سمری نے ان کو الھیثم بن خالد مقری نے ان کو یحییٰ بن متوکل باہلی نے ان کو محمد بن ذکوان ازدی نے ان کو ابوہارون عبدی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے تھے خوش آمدید ہو مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے ساتھ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ ہم تمہارے لئے مجلس میں وسعت کریں۔ اور ہم تمہیں حدیث سمجھائیں بے شک تم لوگ ہمارے خلیفہ ہو بعد میں پیچھے رہنے والے ہو۔ اور حدیث والے ہمارے بعد ہوں گے اور نوجوان کا بوسہ لیتے اور اسے کہتے تھے اے بھتیجے جب تم کسی چیز کے بارے میں شک کرو تو مجھ سے پوچھ لو یہاں تک تم یقین کر لو اگر آپ یقین کے ساتھ لوٹیں تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آپ شک پر لوٹیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

علم سیکھو اور سکھاؤ

۱۷۴۲:...... سعید بن ابی بن کعب بصری کی حدیث میں راشد حمانی سے یعنی ابومحمد سے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے ان کو ان کے والد نے خبر دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو علم سکھاؤ۔

ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے فرماتے ہیں یہ حدیث مجھ سے محمد بن عقبہ سدوس نے کہی یعنی سعید بن ابی بن کعب نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۱۷۴۳:...... خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو علی بن حکم نے ان کو عطاء نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص علم کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ شخص علم کی بات کو چھپالے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام چڑھائیں گے۔

۱۷۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو علی بن حمشاد نے دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عبدالوارث نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

(۱۷۴۰)...... اخرجه ابو داود (۳۶۵۹) من طريق الأعمش. به.

(۱۷۴۱)...... اخرجه المصنف في المدخل (۶۲۳) من طريق محمد بن الجهم السمري. به.

(۱۷۴۳)...... اخرجه ابو داود (۳۶۵۸) عن موسى بن إسماعيل. به.

واخرجه الترمذي وابن ماجه (۲۶۱) وقال الترمذي حسن.

(۱)...... هكذا في الأصل وباقي في الإسناد في المستدرك (۱/۱۰۱): عبدالوارث ثنا علي بن الحكم عن عطاء عن رجل عن أبي هريرة مرفوعاً.

کتمان علم پر وعیدیں

۱۷۴۵:......خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے علی بن حمشاد نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں یہ اعمش تشریف لائے عطاء کے پاس اور اس سے ان کی حدیث کے بارے میں پوچھا چنانچہ اس نے ان کو حدیث بیان کی ہم نے ان سے کہا کہ آپ اس کو حدیث بیان کررہے ہیں حالانکہ یہ تو عراقی ہے انہوں ں ے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص علم کے بارے میں دریافت کیا جائے وہ اس کو چھپالے قیامت کے دن اس کو اس طرح لایا جائے گا کہ وہ آگ کی لگام چڑھایا ہوا ہوگا۔

۱۷۴۶:......ہم نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن طہمان کی حدیث کو سماک سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے مذکور کی مثل منصور فرفوع روایت کے۔ حمید اس روایت میں منفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

۱۷۴۷:......اور اس کو روایت کیا ہے قتادہ نے عطاء سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت کے۔

۱۷۴۸:......ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عمرو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ سب بطرق مذکور میں کتاب المدخل میں۔

۱۷۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابراہیم بن اسباط نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو حمید بن ابوسوید نے عطاء بن ابی رباح نے ان کو حضرت ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سکھلاؤ اور شدت نہ کرو بیشک معلم بہتر ہے شدت کرنے والے سے۔ دوسری تعبیر یہ ہے علم سکھلاؤ اور مغرور نہ بنو بے شک معلم مغرور سے بہتر ہے۔

۱۷۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعد بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب آیت نازل ہوئی **فتول عنهم فما انت بملوم**۔ پس منہ پھیر لے تو ان سے اعراض کرلے پس آپ کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس آیت میں ہمیں بڑا غمگین اور فکر مند کردیا اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ کو حکم مل گیا ہے آپ ہم سے منہ پھیر لیں اور ہم سے اعراض برتیں۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين

آپ نصیحت کیجئے بے شک نصیحت فائدہ دے گی مؤمنوں کو۔

۱۷۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوحازم عثمان بن احمد حافظ نے انہوں نے سنا ابوالفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ ازدی انہوں نے سنا محمد بن احمد بن زہیر سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو ایوب بن متوکل نے انہوں نے کہا کہ خلیل بن احمد جب کسی شخص سے کسی شئی کا فائدہ طلب کرتے یا حاصل کرتے تو اس کا تذکرہ کرتے اور کسی انسان کو فائدہ پہنچاتے تو اسکا تذکرہ نہیں کرتے تھے کہ میں نے ان کو فائدہ دیا۔

(۱۷۴۵)......أخرجه الحاكم (۱/ ۱۰۱) من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس. به.

وصححه الحاكم وقال الحاكم: ذاكرت شيخنا ابا علي الحافظ بهذا الباب ثم سألته هل يصح شيء من هذه الأسانيد عن عطاء فقال لاقلت لم قال لأن عطاء لم يسمعه من أبي هريرة.

(۱۷۴۹)......أخرجه المصنف في المدخل (۲۲۷) من طريق إسماعيل بن عياش

خلیل بن احمد کی وضاحت

۱۷۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن فضل ادیب نے ہمدان میں ان کو صولی نے ان کو ابوالعباس نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ابوعثمان مازنی سے ان کو ابوالحسین اخفش نے خلیل بن احمد سے انہوں نے کہا کہ میں کئی طرح کے لوگوں سے ملتا ہوں:

❶..... وہ آدمی جو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو کہ وہ مجھے فائدہ دے گا۔

❷..... وہ آدمی جو میری مثل ہو وہ مجھ سے مذاکرہ کرے گا۔

❸..... وہ آدمی جو متعلم ہو یعنی مجھ سے کچھ سیکھے وہ میرے اجر وثواب میں اضافے کا باعث بنے گا۔

❹..... وہ انسان جو مجھ سے دور ہے یا وہ یہ سوچتا ہے وہ مجھ سے اونچا ہے میں ایسے انسان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

۱۷۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوحازم حافظ ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن منذر ہروی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی محمود بن محمد حلبی نے ان کو ابوصالح فراء نے ان کو ابن مبارک نے یعقوب بن عطاء سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی میرے والد کو حدیث بیان کرتے تھے اور میرے والد اس حدیث کو زیادہ حفظ کرنے والے تھے اس بیان کرنے والے آدمی سے۔ چنانچہ میرے والد اس کی طرف کان لگائے ہوئے بڑی توجہ سے سن رہے تھے میں نے اس آدمی سے کہا کہ میرے والد کو یہ حدیث اچھی طرح یاد ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے چیخ کر مجھ سے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ بیٹا۔ جب وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا تو میرے والد نے مجھ سے کہا اے بیٹے! تم نے اپنے باپ کو اس کے ہم نشین کے آگے ناکام کر دیا۔ البتہ تحقیق میں یہ حدیث اس وقت سے سن چکا تھا جب اس کا باپ بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ البتہ تحقیق وہ اپنے بھائی کو حدیث بیان کرتا تھا۔ اور یہ جس کو حدیث بیان کرتا ہے وہ بیان کرنے والے سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہے یہ حدیث بیان کر کے میرے علم میں کوئی اضافہ نہیں کر رہا بلکہ صرف اس قدر کہ وہ بیان کر کے خوش ہو رہا ہے کہ اس نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں

۱۷۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد نے ان کو عدی بن فضل نے ان کو حبیب اعور نے ان کو ابورجاء نے ان کو سلیمان نے انہوں نے فرمایا لوگ تین طرح کے ہیں ایک وہ جو سنتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں دوسرے وہ جو سنتے نہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں تیسرے وہ جو سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں بعض لوگ حامل داء اور بیماری ہیں بعض حامل شفاء ہیں۔

بعض لوگ وہ ہیں کہ جب تم ان کے آگے اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کرو تو آپ کی اعانت کرتے ہیں اور اگر آپ بھول جائیں تو وہ آپ کو یاد دہانی کراتے ہیں۔

بعض لوگ وہ ہیں کہ اگر ان کے آگے اللہ کا ذکر کرو آپ کی اعانت نہیں کرتے اگر آپ بھول جائیں تو آپ کو یاد دہانی نہیں کرائے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی کیجئے اور خشوع اور اظہار ذلت وعجز کیجئے اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ تجھے بلند کر دیں گے۔ اور قریب اور بعید کے لئے سلام کہئے بے شک اللہ کی سلامتی کو ظالم نہیں پہنچتے۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو علم عطا کرے تو اس کی اتباع کیجئے تاکہ آپ وہ جان لیں جو کچھ اللہ نے آپ کو سکھلایا ہے۔

(۱۷۵۲)..... أخرجه بنحوه ابن عبدالبر في جامع البيان (۱/ ۱۳۳)

بے شک اس عالم کی مثال جو علم رکھتا ہے اس آدمی جیسی ہے جو چراغ راستے میں لئے کھڑا ہے جو بھی راستے پر گذرتا ہے اس سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اس کے لئے برکت کی دعا کرتا ہے اور خیر کی۔ اور اس علم کی مثال جو اس کے ساتھ نصیحت نہ کی جائے خاموش بت جیسی ہے جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور اس حکمت ودانائی کی مثال جو بلند ہو جائے اس خزانے جیسی ہے جس کے ساتھ فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

۱۷۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو بتایا ابو العباس رحم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے انہوں نے کہا بے شک حکمت کی باتوں میں لکھا ہے اس عالم کے لئے مبارک بادی ہے جو علم کے ساتھ بولتا ہے اور اس سننے والے کے لئے مبارک باد ہے جو باب محفوظ کرتا ہے۔

۱۷۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے اور محمد بن موسیٰ نے کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے دھرتی پر کوئی ایسا سامان نہیں ہے جو اس کے مالک پر روشنی پھیلائے علم سے زیادہ۔

علم کے لئے آفت جھوٹ ہے

۱۷۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے کہتے ہیں انہوں نے سنا ابو بکر اسماعیل بن محمد ضریر سے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا بشر بن موسیٰ سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں ان کو بتایا علاء بن اسلم نے ان کو اوبہ بن عجاج نے وہ کہتے ہیں میں نسابہ بکری کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کہا تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا اوبہ بن عجاج۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے تو مختصر بتایا مگر میں سمجھ گیا کس کام سے آئے ہو؟ میں نے کہا علم کی طلب مجھے لے آئی ہے۔ انہوں نے کہا شاید تم ایسی قوم سے میرے پاس آئے، ہو اگر میں ان کو حدیث بیان کروں تو وہ مجھ سے اس کو محفوظ نہیں کریں گے اور اگر میں عرض سے رک جاؤں تو وہ مجھ سے پوچھیں گے نہیں کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ میں ان میں سے نہ ہوتا۔ اس نے مجھے کہا کہ مروہ کے دشمن کیا کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے بتلایئے اس نے کہا کہ بنو عمر برائی، اگر دیکھیں اچھائی کو اس کو دفن کر دیتی اور دیکھیں برائی ان کو پھیلا دیں پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ بے شک علم کے لئے ایک مصیبت ہے اور علم کی بربادی ہے اور قدر ناشناسی ہے۔ علم کی آفت وہلاکت جھوٹ ہے اس کی ناقدری نسیان ہے اور اس کی بربادی اس کو ان لوگوں میں عام کرنا ہے جو اس کے اہل نہیں۔

۱۷۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی نے ان کو ابو الحسن علی بن احمد طفامحی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں یہ جان لوں کہ ان لوگوں میں سے کوئی ایک اس علم دین کو محض اللہ کی رضا کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے تو مجھ پر واجب ہوگا کہ میں اس کے گھر جا کر حدیث بتاؤں۔

۱۷۵۹:..... اور میں نے سنا ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسین احمد بن محمد فقیہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو العباس بن عطا سے وہ کہتے ہیں موعظہ اور نصیحت عوام کے لئے ہوتی ہے تذکرہ اور یاد دہانی ہوتی ہے خواص کے لئے اور نصیحت وخیر خواہی بھائیوں کے لئے فرض ہے اللہ نے اس کو فرض کیا ہے عقلمند مؤمنوں پر اور اگر یہ چیز نہ ہوتی تو سنت باطل ہو جاتی اور شریعت معطل ہو جاتی۔ (اگر یہ چیز ہمیشہ

(۱)..... فی الأصل (إلی) بدلاً من (به)

(۲)..... فی جامع البیان (إسماعیل)

(۳)..... سقط من المخطوطة وأثبتناه من الجامع.

(۴)..... فآفته نسيانه وهجنته أن تضعه عند غير أهله ونكره الكذب فيه كذا في جامع بيان العلم ص ۱۳۲ ج ۱

جاری نہ ہوتو سنت باطل ہوجائے اور شریعت معطل ہوجائے۔)

۱۷۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن محمد مروزی نے ان کو خبر دی ابوعلی سامی نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سری بن مغلس عابد سے وہ کہتے تھے بے شک اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ جن کے دلوں سے اسباب کی حیثیت ختم ہو چکی ہے۔ اور ان کے سیاست کے والی ہونے کی اور ان کے درست کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ محض اللہ کی عطاء کردہ توفیق کے ساتھ سیدھے اور درست چلتے ہیں۔ اللہ کے سوا انہوں نے کوئی اپنا دوست بنایا ہے اور نہ ہی کوئی مرشد اور رہنما بنایا ہے بالآخر انہوں نے اپنا معاملہ اسباب کے قائم کرنے پر دیا ہے چنانچہ انہوں نے علم کو طلب کیا ہے اور اسی کا اقتباس کیا ہے لہٰذا وہ لوگ بمنزلہ اس چراغ کے ہوگئے جو راستے کے بیچ میں ہوں جس سے لوگ روشنی حاصل کررہے ہیں۔ لیکن اس کی روشنی کم نہیں ہوتی۔

۱۷۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو فتح بن سحون عابد نے ان کو عباس بن یزید نے ان کو حباب بن موسیٰ نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کو سرزنش اس بارے میں کی گئی تھی کہ وہ اپنا مال شہروں میں تقسیم کراتے تھے اور اپنے شہر والوں میں تقسیم نہیں کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں جہاں خرچ کرتا ہوں میں جانتا ہوں کہ وہ زیادہ ضرورت مند ہیں اور وہ حدیث طلب کرتے ہیں اور طلب حدیث کو اچھے طریقے سے کرتے ہیں۔ لوگوں کو اس مال کی حاجت شدید ہوتی ہے۔ وہ محتاج ہیں اگر کوئی بھی ان کی سرپرستی نہیں کریں گے تو ان کا علم ضائع ہوجائے گا بے شک ان کے اغنیاء نے امت محمدیہ کے لئے علم کو پھیلا دیا ہے۔ میں نبوت کے بعد علم پھیلانے سے کسی شئی کا افضل درجہ نہیں جانتا۔

۱۷۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد جریر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا سہل سے وہ کہتے تھی۔ علم کا شکر تعلیم ہے اور عمل کا شکر معرفت کی زیادتی ہے۔

کلمہ خیر مال سے بہتر ہے

۱۷۶۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن ظفر بن محمد علوی نے آپ کو ابوالحسن علی بن عمرو بن سہل بغدادی نے ان کو عبدالغافر بن سلماہ حمصی نے ابوحمید نے ان کو ابوحیون نے ان کو ابوساء عتبہ بن تمیم تنوخی نے ان کو ابوعبید صوری نے انہوں نے کہا تیرے لئے تیرے بھائی کی طرف خیر کا کلمہ اس مال سے بہتر ہے جو وہ تجھے عطا کرے کیونکہ ایک کلمہ خیر تجھے نجات دلا سکتا ہے اور مال تجھے گمراہ کرسکتا ہے۔ اور میرے لئے یہی مفہوم آنے والی روایت سے مروی ہے۔

۱۷۶۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حمیرویہ ھروی نے۔ ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن عزیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن عاص نے یہ رسول اللہ نے فرمایا ایک مسلمان کوئی خیر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے نہیں ہدیہ کرتا ہے جو حکمت ودانائی کے کلمے سے بہتر وافضل ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہدایت کو زیادہ کرتے ہیں یا اس کے ذریعے اس سے کسی نقصان وہ کو دور کرتے ہیں۔

یحییٰ بن یحییٰ نے اس کے متابع کو بیان کیا ہے۔ اسماعیل بن عیاش سے اور اس حدیث کی اسناد میں عبیداللہ اور عبداللہ کے درمیان ارسال ہے روایت مرسل ہے۔

(۱۷۶۲)..... اخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۱۹۳) عن سهل بلفظ شكر العلم العمل وشكر العمل زيادة العلم

(۱۷۶۴)..... اخرجه أبويعلى عن ابن عمر (الكنز ۲۸۸۹۲)

کثیر بن مرہ حضرمی کی نصیحت

۱۷۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان بن مسھر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کثیر بن مرہ حضرمی سے وہ کہتے ہیں۔ آپ حکمت و دانائی کی باتیں بیوقوفوں کے سامنے نہ کیا کریں اس لئے کہ وہ ایک جھوٹا سمجھیں گے۔ اور جھوٹی باتیں حکماء کے سامنے نہ کریں اس لئے کہ وہ تم پر سخت ناراض ہوں گے۔ اور علم کے مستحق سے علم کو نہ روکئے آپ گنہگار ہو جائیں گے۔ اور نا اہل کے آگے علم کو بیان نہ کیجئے ورنہ آپ خود جاہل بن جائیں گے۔ بے شک تیرے اوپر تیرے علم کے بارے میں حق ہے، بے شک تیرے اوپر تیرے مال میں بھی حق ہے۔

۱۷۶۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح خمیری نے ان کو عبداللہ بن محمد مدینی نے ان کو اسحاق حنظلی نے ان کو بقیہ نے ولید بن کامل بجلی سے ان کو نصر بن علقمہ نے عبدالرحمٰن بن عائذ سے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا:

جب تم لوگ لوگوں کو کچھ بیان کرنے لگے تو ان کو ایسی بات بیان کرو جو غائب ہو اور ان پر مشقت ہو۔

متعلم اور معلم سخی ہوتے ہیں

۱۷۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر احمد بن عاصم نبیل قاضی اصفہانی نے ان کو بیان کیا حوطی عبدالوہاب بن نجدہ نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے نوح بن ذکوان سے ان کو ان کے بھائی نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ۔ رسول اللہ نے فرمایا۔

کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت کے اعتبار سے کون سب سے زیادہ سخی ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ سخاوت کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر میں بنی آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بندوں میں زیادہ سخی وہ شخص ہوگا جو علم سیکھے گا پھر اس کو پھیلائے گا قیامت کے دن آئے گا کہ وہ اکیلا امیر ہوگا فرمایا۔ وہ اکیلا ایک امت یعنی ایک جماعت ہوگا۔

۱۷۶۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو محمد بن مصفا نے ان کو بقیہ نے ان کو زبیری نے زہری سے اس نے سائب بن یزید سے کہ انہوں نے عہد رسول عہد بدر میں کوئی قصہ بیان نہیں کیا تھا اور وہ بیمار تھے جنہوں نے تمیم داری سے قصہ بیان کیا انہوں نے حضرت عمر سے اجازت طلب کی کہ وہ لوگوں کے سامنے قصہ بیان کریں۔ حضرت عمر نے ان کو اجازت دی۔ اور ہم نے علم نشر کرنے کی کیفیت اور اس کی فضیلت میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جو اسی بارے میں آثار آئے ہیں کتاب المدخل میں جو شخص اس کا ارادہ کرے اس کی طرف رجوع کرے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا

طالب علم کو چاہئے کہ اس کا تعلیم حاصل کرنا اور عالم کو چاہئے کہ اس کا تعلیم دینا محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونا چاہئے۔ طالب علم یہ ارادہ نہ

(۱۷۶۶)...... أخرجه ابن عدی فی الکامل (۷/۲۵۴۲) من طریق ابی همام عن بقیة. به.

(۱۷۶۷)...... أخرجه الشجری (۱/۵۶) من طریق ابن ابی عاصم. به.

کرے کہ جو کچھ وہ تعلیم کر رہا ہے اس کے ساتھ مال کمائے گا یا لوگوں میں اپنی شہرت میں اضافہ کرے گا یا اپنے ہم عصروں پر اپنی فوقیت و برتری جتلائے گا، یا اپنے مخالفین کو نیچا دیکھائے گا یا ان کا مقابلہ کرے گا اور عالم اپنے پڑھانے اور تعلیم دینے سے یہ ارادہ نہ کرے کہ اس سے پڑھنے والے شاگرد بہت ہوں گے اور جب شمار کئے جائیں گے تو اس کے علاوہ لوگوں کے مقابلے میں اس سے علم حاصل کرنے والے زیادہ تعداد میں ہوں گے، اور یہ بھی ارادہ نہ ہو کہ اس کا علم دوسروں کے علم کے مقابلے میں لوگوں میں غالب ہوگا۔ بلکہ عالم امانت کو پہچاننے کا ارادہ کرے کہ اس سے جس نے علم حاصل کیا ہے اس طرح اس نے اس امانت کو پھیلایا ہے جو اس کے سینے میں محفوظ اور دفن تھی اور معالم دین کے جیسا نیت کرے اور ان کے مٹنے اور سے اپنے درس کے ساتھ حفاظت کرنے کی نیت کرے۔

۱۷۶۹:.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر قرآن میں یہ آیت نہ اتری ہوتی تو میں تمہیں حدیث بیان نہ کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

و اذا خذاللہ میثاق الذین او توا الکتالتبیننه للناس و لا تکتمونة.

(یاد کرو اس وقت کو) جب اللہ نے ان لوگوں سے پکا عہد لیا تھا جو کتاب دیئے گئے ہیں
کہ تم اس کو لوگوں کے لئے ضرور بیان کرو گے اور اسے بالکل نہیں چھپاؤ گے۔

تبصرہ:.....شاگرد اللہ کی عبادت کا تصور اور ارادہ کرے اور علم دین اس لئے سیکھے کہ اس کا علم اسے عمل تک پہنچائے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے اور علماء میں اضافہ ہو یہ بات علم کے لئے زیادہ احتیاط کی بات ہوگی۔ اور علم کی بقاء کے لئے زیادہ انسب ہوگی۔

علم اگر دنیا کے حصول کے لئے ہو تو جنت سے محروم کر دے گا

۱۷۷۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس سیاری نے اور ابومحمد بن حکم نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالموجہ نے ان کو سعید بن منصور مکی نے ان کو فلیح نے ان کو ابوطوارلہ نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے علم حاصل کرتا جاتا ہے اس سے دینوی اسباب و مال یا جاہ کے لئے طلب کرتا ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ فلیح نے کہا کہ عرفھا سے مراد اس کی خوشبو ہے۔

علماء پر فخر کرنے کے لئے علم حاصل مت کرو

۱۷۷۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ابن جریج سے اس نے ابوزبیر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ تم اس کے ذریعے علماء پر فخر کرو (انہیں حقیر دیکھو) یا بے وقوفوں کے آگے بڑھ مارو ان پر رعب جھاڑو اور اس لئے بھی نہیں کہ اس کے ذریعے تم مجالس میں اور محافل کی زینت بنو جس نے ایسا کیا بس آگ ہے اس کے لئے آگ۔

۱۷۷۲:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو

(۱۷۷۰)......أخرجه ابو داؤد (۳۶۶۴) وابن ماجه (۲۵۲) والحاكم (۱/۸۵) من طريق فليح. به.

(۱۷۷۱)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۸۶)

(۱۷۷۲)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۸۶)

ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے ان کو اسحق بن یحییٰ بن طلحہ نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

جس نے علم حاصل کیا تا کہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مقابلہ کرے ان پر فخر کرے بڑائی کرے یا اس کے ذریعے کم عقلوں سے کج بحثی کرے یا اس کے ذریعے لوگوں سے مالی مفاد حاصل کرے بس وہ جہنم کی طرف چلا گیا۔

بے عمل خطیب کی سزا

۱۷۷۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو مسلم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو حسن بن جعفر نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے مالک بن دینار نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج ایسے لوگوں پر گذرا جن کے ہونٹ کاٹے جارہے تھے جہنم کی آگ کی قینچیوں کے ساتھ جب بھی کاٹے جاتے وہ تڑپتے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں جبرائیل نے جواب دیا کہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگ جو کچھ کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور کتاب اللہ کو پڑھتے تھے اور اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

۱۷۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمود بن محمود فقیہ نے مقام مرو میں۔ ان کو ابوامامہ نے ان کو احمد بن عبداللہ قریانانی نے ان کو فضیل بن عیاض نے۔ ح۔

اور خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے۔ ان کو محمد بن عبداللہ بن حمیرویہ ھروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے امت مجھے تمہارے اوپر اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم لوگ علم حاصل نہیں کرو گے لیکن یہ دیکھو کہ تم عمل کیسے کرتے ہو اس پر جس کا علم سیکھتے ہو۔ (یعنی ڈر عمل نہ کرنے کا ہے۔)

مجھے ڈر لگتا ہے منافق عالم سے

۱۷۷۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو عبیداللہ بن معاذ عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حسن معلم نے ان کو ابن بریدہ نے عمر بن حصین سے فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس چیز کا میں تم لوگوں پر خوف کرتا ہوں اس میں سے زیادہ خوف جس چیز کا ہے وہ میرے بعد منافق ہونے کا ہے جس کی زبان پر خالی علم ہوگا۔

۱۷۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبید بن حسان ان کو حماد بن زید نے ان کو میمون کردی نے انہوں نے سنا ابوعثمان نہدی سے انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب سے اور منبر پر فرمارہے تھے بچاؤ

(۱۷۷۴).....أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۱۳۲) من طريق فضيل بن عياض. به.

(۱۷۷۵).....قال الهيثمي في المجمع (۱/۱۷۷) إلى الطبراني في الكبير والبزار ورجاله رجال الصحيح.

أخرجه البزار (۱/۹۷. كشف الأستار) من طريق حسن المعلم. به بلفظ.

حذرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم كل منافق عليم اللسان.

وقال البزار لاتحفظه إلا عن عمر. ابن الخطاب. وإسناد عمر صالح فأخرجناه عنه وأعدناه عن عمران لحسن إسناد عمران.

(۱).....في المخطوطة "مسجد الحرام"

بچاؤتم اپنے آپ کومنافق عالم سے لوگوں نے پوچھا کہ منافق عالم کیسے ہوتا ہے فرمایا کہ جوحق کی بات کرے اور عمل برا کرے۔

۱۷۷۷:......ہمیں خبردی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کومحمد بن احمد بن ہامان مؤذن سید الحرام نے ان کوعلی بن عبدالعزیز نے ان کوعارم نے ان کودیلم بن عزوان نے ان کومیمون کردی نے ان کوابوعثمان نہدی نے ان کوحضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا۔

میں اس امت پر ڈرتا ہوں ہر منافق سے جوحکمت کی اور دانائی کی باتیں کرے گا اور عمل گناہ اور ظلم کے ساتھ کرے گا اور اس کوروایت کیا ہے یزید بن ہارون نے دیلم سے اور حدیث میں کہا ہے۔زیادہ خوفناک جس کا مجھے خوف ہے اس امت پر وہ منافق ہے جس کی زبان عالم ہوگی۔

جس کا علم اس کوفائدہ نہ دے

۱۷۷۸:......ہمیں خبردی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کوابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کوجعفر صائغ نے ان کوولید بن صالح نے ان کوعثمان بن مقیم نے (ح)

اور ہمیں خبردی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کوابومراس اسحاق بن ابراہیم مالکی نے مکہ ان کوعبدالعزیز بن ابورجاء نے ان کویونس بن عبدالاعلی نے ان کوابن رھب نے ان کوجریر یحییٰ بن سلمان نے ان کوعثمان بن مقیم نے ان کوسعید مقبری نے ان کوحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک عذاب دیئے جانے کے اعتبار سے شدید عذاب میں قیامت کے دن وہ عالم ہوگا اللہ تعالیٰ جس کے علم سے اس کوفائدہ نہ دے (یعنی علم سے فائدہ نہ اٹھائے) اور ابوزکریا کی ایک روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں شدید ترین عذاب (اسی عالم کوہوگا جواپنے علم سے فائدہ نہ اٹھائے یعنی اس پرعمل نہ کرے۔)

بے عمل عالم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ مانگنا

۱۷۷۹:......ہمیں خبردی ہے ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کوابوالحسن محمد بن حسن کاوزی نے ان کوابوعبداللہ محمد بن علی زید صائغ نے ان کوسعید بن منصور نے۔(ح)

اور ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوعلی بن حشاذ نے ان کومحمد بن نعیم نے ان کوقتیبہ بن سعید نے ان کوخلف بن خلیفہ نے ان کوحفص بن اخی انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے یہ دعا تھی۔اے اللہ میں تیرا پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جوفائدہ نہ دے اور ایسے دل اور نفس سے جوسیر نہ ہوسکے اور ایسی دعا سے جوقبول نہ ہوسکے۔اور دعا کے آخر میں یہ کہتے تھے اللہ میں ان مذکورہ چار چیزوں سے تیرے ساتھ پناہ لیتا ہوں۔

۱۷۸۰:......اور اس کوزید بن ارقم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہوں اور اسی طریق سے اس کوامام مسلم نے روایت کیا۔

۱۷۸۱:......ہمیں خبردی ابومحمد یوسف صفہانی نے ان کوابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق ماکھی نے ان کوابویحییٰ بن ابومسرۃ نے ان کویحییٰ بن محمد نے ان کوعبدالعزیز بن محمد نے اسامہ بن زید سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا جب آپ منبر پر

(۱۷۷۷)......اخرجه عبد بن حميد والمصنف (الكنز ۲۹۰۳۳)

(۱۷۷۷)......اخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (الكنز ۲۹۰۹۹)

(۱۷۸۰)......اخرجه مسلم (۲۰۸۸/۴) عن زيد بن أرقم مرفوعاً أثناء حديث.

(۱۷۸۱)......اخرجه ابن ماجه (۳۸۴۳) من طريق أسامة بن زيد الليثي. به وقال البوصيري في الزوائد إسناده صحيح رجاله ثقات.

تشریف فرماتھے کہ اللہ تعالیٰ سے علم نافع کا سوال کرو اور غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔

۱۷۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو سے اور دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث شعبہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے اس نے مولی ام سلمہ سے اس نے سیدہ ام سلمہ سے کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز کا سلام پھیرتے تو یوں کہتے تھے اے اللہ میں تجھ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور عمل مقبول کا۔

حضرت عویمر کا بیان

۱۷۸۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابوزاھریہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ کل قیامت کے دن مجھے یہ کہا جائے گا کہ اے عویمر جس چیز کو تو نہیں جانتا تھا اس کا تم نے کتنی علم حاصل کیا تھا مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے یہ نہ کہا جائے کہ جو کچھ تجھے علم تھا اس میں سے کس قدر تم نے عمل کیا۔

قیامت کے دن کے پانچ سوال

۱۷۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعدی مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو محمد بن عقبہ نے ان کو ابومحض حصین بن نمیر ھمدانی نے ان کو حسین بن قیس ابوعلی رجبی نے اور ابومحص کا خیال ہے کہ وہ شیخ صدوق ہیں انہوں نے عطاء بن عمر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کے قدم اس وقت تک اپنے رب کے آگے سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ پانچ خصلتوں کے بارے جواب دینا پڑے گا:

❶......جوانی کے بارے میں کہاں کہاں بڑھاپے تک خرچ کی تھی۔

❷......عمر کے بارے میں کہ کہاں اس کو فنا کیا تھا۔

❸......مال کے بارے میں کہاں سے کمایا تھا۔

❹......اور کس چیز میں خرچ کیا تھا۔

❺......اور جو علم رکھتے تھے اس پر کتنی عمل کیا تھا؟ محمد بن عقبہ نے کہا کہ میں حشان اور نھر کے پاس گیا دونوں نے اسی حدیث کے بارے میں سوال کیا۔

۱۷۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن یعقوب بن احمد فقیہ نے مقام طاہران میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد نے ان کو عثمان واسطی نے ان کو مفضل بن محمد جنری نے مکہ مکرمہ میں ان کو صامت بن معاذ جنری نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابودرداء نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عدی بن عدی صنابجی نے ان کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ بندے کے قدم اس وقت تک قیامت میں اللہ کی بارگاہ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ وہ چار چیزوں کے بارے میں حساب نہ دے دے عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں گنوایا تھا اور جوانی کے بارے میں کہ اس کو کہاں خرچ کیا تھا اور مال کے بارے میں کہ اس کو کہاں سے حاصل کیا تھا اور

(۱۷۸۲)......اخرجه احمد (۶/۳۰۵) عن روح عن شعبة. به.

(۱۷۸۴)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲/۷۶۳)

(۱۷۸۵)......أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (۱۱/۴۴۱ و ۴۴۲) من طريق المفضل بن محمد. به.

کہاں خرچ کیا تھا اور علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا تھا۔

اس کو بھی یحییٰ بن راشد نے ایک آدمی سے اس نے حضرت معاذ سے روایت کیا ہے۔

۱۷۸۶:......ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے ابو بردہ اسلمی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت مالک بن دینار کی عادت

۱۷۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو خطیب بھی خطبہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے اس کے بارے میں سوال کریں گے اس کے ساتھ اس کا کیا ارادہ تھا۔ حضرت جعفر نے کہا کہ حضرت مالک بن دینار کی عادت تھی کہ وہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے تھے یہاں تک بیہوش ہو جاتے پھر وہ یہ فرماتے کہ لوگ یہ سمجھتے ؟ ہیں کہ میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے میرے کلام و خطاب سے جو میں تمہارے سامنے کرتا ہوں حالانکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں عنقریب مجھ سے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے بارے میں سوال فرمائیں گے۔

۱۷۸۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج اور سلیمان بن حرب نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے اوس بن خالد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

اس شخص کی مثال جو حکمت کی بات سنتا ہے اور سنانے والے سے اس بات کو آگے نقل نہیں کرتا اس کی مثال ایسی بدتر ہے جیسے کوئی شخص بکریوں کے چرواہے کہ پاس آ کر کہے کہ ہمارے چرواہے ہمیں بکری کا بچہ دے دیجئے وہ یہ جواب دے کہ آپ جائیے اور جا کر ان میں سے اچھا والا پکڑ کر لے جائیے چنانچہ وہ گیا اور جا کر بکریوں کے ساتھ پھرنے والے حفاظتی کتے کے بچے کو کان سے اس نے پکڑ لیا۔

یہ الفاظ حجاج بن منھال کی حدیث کے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۷۸۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وہب نے مجھے خبر دی ہے یونس بن یزید نے عمران بن مسلم سے یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تھا۔ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ اور اس کے لئے وقار اور بردباری سیکھو اور جو شخص تمہیں تعلیم دے رہا ہے اس کے لئے عاجزی کرو علم سیکھتے وقت اور اس کے لئے بھی عاجزی کرو جس کو تم علم سکھلا رہے ہو تم

(۱۷۸۶)......أخرجه الترمذی (۲۴۱۷) عن أبی برزة الأسلمی وقال: هذا حدیث حسن صحیح. وأبو برزة إسمه نضلة بن عبید.

(۱۷۸۷)......أخرجه المصنف من طریق أحمد بن حنبل فی الزهد (۱۸۹۳) ط/ دار الکتاب العربی.

(۱۷۸۹)......سبق برقم (۱۶۲۲)

(۱۷۸۹)......اخرجه أحمد فی الزهد و آدم بن أبی ایاس فی العلم و الدینوری فی المجالسة و ابن منده فی غرائب شعبة و الإجری من أخلاق حملة القرآن و المصنف و ابن عبدالبر فی العلم و ابن أبی شیبة (الکنز ۲۹۳۳۸)

اخرجه ابن عبدالبر (۱/۱۳۵) من طریق یونس بن یزید. به.

سرکش علماء نہ ہو ورنہ تمہارا علم تمہارے جہل کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

۱۷۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی عزرہ نے ان کو ھثیم بن محمد خشاب نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ سے انہوں نے فرمایا۔

عالم کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کو ایسے دھوڈالے جیسے کپڑا نجاست سے دھودیا جاتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۷۹۱:......اسی کی اسناد کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

خاموشی سیکھو۔اس کے بعد حوصلہ سیکھو اس کے بعد علم سیکھو اس کے بعد عمل سیکھو اس کے بعد تم پھیل جاؤ (یعنی علم پھیلانے میں لگ جاؤ۔)

حضرت ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں

۱۷۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے کہا مجھے خبر دی ہے جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے انوک ابراہیم بن بشار نے کہتے ہیں میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے کہتے تھے۔

جو شخص خالص اللہ کی رضا کے لئے علم سیکھتا ہے وہ اس کے ساتھ خلق خدا کو نفع پہنچاتا ہے اور اپنے نفس کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔اس کے نزدیک عاجزی تعلّی سے زیادہ محبوب ہوتی ہے یہی وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے نفس کو بڑھ کر ذلیل کرتا ہے اور عبادت میں اجتہاد وسخت کوشش سے کام لیتا ہے اور اللہ سے ڈرنے میں سخت فکر کرتا ہے اور اللہ کی ملاقات کا سخت مشتاق ہوتا ہے اور لوگوں کی سخت تواضع کرتا ہے اپنے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ کس حال میں اس نے صبح کی ہے اور کس حال میں وہ شام کرے گا اسی دنیا میں۔

۱۷۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور انہوں نے سنا ابوالحسن سری سے انہوں نے سنا عثمان بن سعید سے وہ فرماتے ہیں کہ نعیم بن حماد کہتے ہیں کہ حضرت ابن مبارک کثرت کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھے رہتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ اب زیادہ تر اپنے گھر کے اندر بیٹھے رہتے ہیں کیا آپ کو وحشت نہیں ہوتی بولے کہ مجھے کیونکر وحشت ہو سکتی ہے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کے ساتھ اور تابعین کے ساتھ ہوتا ہوں۔

عالم کی تین نشانیاں

۱۷۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابواسامہ محمد بن امر مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن احمد بن عبداللہ بن نصر قاضی نے ان کو احمد بن مستلم نے ان کو عصمۃ بن فضل نے ان کو زید بن حباب نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو عبید بن عمر نے ابوحازم سے انہوں نے فرمایا آپ اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتے جب تک کہ تیرے اندر تین خصلتیں نہ آجائیں:

❶......جو تم سے اوپر ہے اس تک پہنچنے کی طلب نہ کرو۔

❷......اور جو تم سے کمتر ہے اس کو حقیر نہ سمجھو۔

❸......اور اپنے علم کے ساتھ دنیا حاصل نہ کر۔

۱۷۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابویعقوب مروزی

(۱۷۹۴)......اخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۲۴۳) من طريق زيد بن الحباب. به.

نے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ فرماتے تھے۔ کہ عالم جھگڑا اور جدال نہیں کرتا۔ اور کسی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ وہ اللہ کی حکمت کو پھیلاتا ہے اگر قبول ہو جائے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور اگر رد ہو جائے تو بھی اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۷۹۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابو جہم عبدالقدوس بن بکر بن خنیس نے ان کو محمد بن نضر حارثی نے وہ کہتے ہیں۔ پہلے دور میں یوں کہا جاتا تھا کہ پہلی تعلیم خاموش رہنے کی ہوتی تھی اس کے بعد توجہ سے سننے کی اس کے بعد اس کو یاد کرنے کی اس کے بعد اس پر عمل کرنے کی اس کے، بعد اس کو پھیلانے کی۔

طالب علم کا کام

۱۷۹۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا پہلا علم توجہ سے بات کو سننا اس کے بعد سمجھنا اس کے بعد اس کو یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا پھر اس کو آگے پھیلانا ہے۔

۱۷۹۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن محمد سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیث کو یاد کرنے کے لئے حدیث کے ساتھ عمل کرنے سے مدد لیتے تھے۔

کائنات کا عظیم انسان

۱۷۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو مبشر بن منصور نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو عبدالعزیز بن ظبیان نے وہ کہتے ہیں کہ شیخ نے فرمایا۔ جو شخص علم سیکھے اور عمل کرے اور دوسروں کو علم سکھلائے ایسا شخص کائنات سماوی میں عظیم انسان ہوتا ہے۔

حسن سے احسن تک

۱۸۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے سعید بن محمد شعیثی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن نصر (۱) بن فقیہ سے انہوں نے ابو یعقوب اسماعیل بن حسن قروی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی وہ کہتے ہیں کہ کلام حسن ہوتا ہے اور کلام سے احسن اس کا معنی ہوتا ہے اور اس کے معنی سے احسن اس پر عمل ہوتا ہے اور اس پر عمل سے احسن اس کا ثواب ہوتا ہے اور اس کے ثواب سے احسن اس ذات کی رضا ہوتی ہے جس کے لئے آپ نے عمل کیا ہے۔

۱۸۰۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن حسین بن داؤد حسنی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو علی بن سعید فسوی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو عیسیٰ خیاط نے انہوں نے سنا شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ وہ انسان تلاش کیا جاتا اور پسند کیا جاتا تھا جس میں دو

(۱۷۹۶).....اخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۲۱۷) من طريق عبدالله بن أحمد بن حنبل. به.

(۱۷۹۷).....اخرجه أبو نعيم في الحلية (۷/۲۷۴) من طريق محمد بن بشر الحارثي عن ابن عيينة.

(۱).....كلمة غير واضحة ورسمها هكذا (انتليب)

خصلتیں جمع ہو جاتیں عقل اور پرہیزگاری جو شخص عاقل ہوتا اور پرہیزگار نہ ہوتا تو لوگ کہتے تھے یہ ایسا امر ہے جس کو پرہیزگار ہی پا سکتا ہے اور اگر پرہیزگار ہوتا مگر عاقل نہ ہوتا تو لوگ یہی کہتے تھے کہ یہ ایسا امر ہے کہ اس کو عقلاء ہی پا سکتے ہیں۔ پھر تم نے کیوں طلب کیا؟

امام شعبی نے فرمایا تحقیق مجھے خوف ہے کہ آج ایسے ایسے انسان کو ہی نہ طلب کیا جائے جس میں دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو نہ عقل نہ پرہیزگاری۔

۱۸۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے کہتے تھے جس وقت انسان ابتدا کرے عبادت و پرہیزگاری کی۔ اس کے بعد حدیث کی کتابت کرے فقیر رہتا ہے اور جب اولاً حدیث لکھے اس کے بعد عبادت و ریاضت کرے آگے نکل جاتا ہے۔

فقہ نصف علم ہے باعتبار انجام

۱۸۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن احمد قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زنجویہ بن محمد سے کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے ہیں میں نے سنا علی بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں۔ کہ فقہ انجام کے اعتبار سے نصف علم ہے اور معرفت رجال و مذاہب نصف علم ہے۔

۱۸۰۴:......ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان دارمی نے ان کو زکریا بن نافع فلسطینی نے ان کو عباد بن عباد نے وہ خواص رملی ہیں ان کو ابن شوذب نے انہوں نے مطر سے وہ کہتے ہیں کہ بہترین علم وہ ہے جو نفع دے سوائے اس کے نہیں کہ اللہ نفع دیتا ہے علم سے اس شخص کو جو علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اس شخص کو اللہ اس کے علم سے فائدہ نہیں دیتا جو علم حاصل کر کے اس کو چھوڑ دے۔

علم حدیث کی زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی

۱۸۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو حسین بن اسماعیل نے ان کو عبید بن محمد وراق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں اے اصحاب الحدیث اس علم حدیث کی زکاۃ ادا کرو لوگوں نے پوچھا کہ اس کی زکاۃ کیا ہے؟ فرمایا کہ ہر ایک سو حدیث میں سے پانچ احادیث پر ضرور عمل کرو۔

۱۸۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد بن سعید حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو سعید بن نصیر نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں میں نے توراۃ میں پڑھا ہے۔ کہ وہ شخص جس کا علم اس کی خواہش پر غالب وہی زبردست عالم ہے۔

۱۸۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ طلحی نے کوفہ میں ان کو ابوعمر عثمان نے ایک آدمی سے اس نے مسیب بن رافع سے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حامل قرآن (حافظ قاری عالم قرآن کا علم رکھنے والے) کو چاہئے کہ وہ رات میں قرآن کی خوشبو بکھیرے جب لوگ سو رہے ہوں اور دن میں جب لوگ (اس کو) چھوڑ رہے ہوں اور اس کے غم کے ساتھ جب لوگ خوش ہو رہے ہوں اور اس کے رونے کے ساتھ جب لوگ غرور اور تکبر کر رہے ہوں۔

(۱۸۰۲) ......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۰/۲۵۱) من طريق الجنيد. به.

۱۸۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابو حسین حسن بن عمرو سبیعی مروزی نے وہ کہتے کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے۔ جبکہ ان کے پاس ایک دن اصحاب حدیث آئے ہوئے تھے اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ چنانچہ بشر نے ان سے کہا یہ کیا چیز ہے جو میں تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں جسے تم نے ظاہر کیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا اے ابونصر ہم یہ علوم طلب کرتے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے کسی دن فائدہ دے فرمایا اگر تم لوگ یہ سمجھو کہ تمہارے اوپر اس میں زکوٰۃ ہے جیسے تمہارے ایک انسان پر اس وقت زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جب وہ دو سو درہم کا مالک بن جاتا ہے تو پانچ درہم بطور زکوٰۃ دینا لازم ہوتے ہیں تم لوگوں پر اسی طرح اس وقت یہ لازم ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی شخص دو سو احادیث سن لیتا ہے کہ وہ ان میں سے پانچ احادیث پر ضرور عمل کرے ورنہ نظر ڈالو کہ تمہارے اوپر کل کتنا بڑا بوجھ ہوگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس فرمان کا اصل مطلب یہ ہے کہ ان کی مراد ان احادیث کے بارے میں تھی جو ترغیب کے بارے میں آئی ہیں نوافل کے سلسلے میں ہیں۔ رہے واجبات تو ان میں سے تو تمام احادیث پر عمل لازمی ہے۔

طالب علم کی پہچان

۱۸۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید رقی نے ان کو روح نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ۔

ایک آدمی طالب علم ہوتا تھا (ہر وقت علم کی طلب میں لگا رہتا تھا) یہاں تک کہ یہ بات اس کی عاجزی سے اور اس کی عادت سے اور اس کی زبان سے اور اس کی نیکی سے واضح طور پر دیکھی جاتی تھی۔

۱۸۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سعید بن خمس نے ان کو سلیمان اعمش نے انہوں نے فرمایا۔

ایک آدمی ایک حدیث سنتا تھا تو اس کے علم سے اس کی خوشبو آتی تھی۔

۱۸۱۱:......ہمیں خبر دی ہے امام ابوطاہر نے ان کو محمد بن عمر بن حفص نے ان کو یزید بن ھیثم ابو خالد نے ان کو ابراہیم بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا کہ جس شخص کو ایسا علم ملے کہ جس سے اس کے خوف خدا میں اور حزن و بکاء میں اضافہ نہ ہو وہ اسی قابل ہے کہ اس کو علم غیر نافع ملے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

افمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكون.

کیا اس بات سے (قرآن سے) تعجب کرتے ہو اور تم اس پر ہنستے ہو روتے نہیں ہو۔

۱۸۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوالفضل عباس بن حمزہ سے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے: پہلے اہل میں سے کوئی آدمی ہوتا تھا تو اس کے علم کی وجہ سے دنیا سے اس کے بغض میں اضافہ ہو جاتا تھا اور ترک دنیا میں بھی اور آج ایسا دور ہے کہ انسان کی علم کی وجہ سے دنیا کی محبت اور دنیا کی طلب میں اضافہ ہو جاتا ہے پہلے تو صاحب علم کے ظاہر و باطن میں نکھار آجاتا تھا اور آج کل اکثر اہل علم میں ظاہر اور باطن کا فساد دیکھنے میں آتا ہے۔

۱۸۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد اسفرائینی نے ان کو سعید بن عثمان حناط نے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے کہتے تھے کہ۔ حکیم اور دانا کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی حکمت و دانائی کے ذریعے دنیاوی عزت و مقام طلب نہ کرے حکیم جب

(۱۸۱۲)......اخرجه السلمی (ص ۲۵) بنفس الإسناد.

ریاست وسرداری کو پسند کرتا ہے تو اس کے دل سے اللہ کی محبت زائل ہو جاتی ہے۔اس لئے کہ اس پر اس بات کی پسند کا غلبہ آ جاتا ہے کہ مسلمان ابھی اس کی تعریف کریں۔لہذا اس کی کیفیت کچھ ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ ایک بھی لفظ نہیں بولتا جس سے لوگوں کا نفع ہو کیونکہ اس کے دل پر لوگوں سے اپنی تعریف وتعظیم کی باتیں سننے کے جذبے کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

شقاوت اور بدبختی کی علامات

۱۸۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد رفا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ ابو عثمان نے محمد بن فضل کو خط لکھا اور ان سے پوچھا کہ شقاوت کی اور بدبختی کی علامات کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ تین چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ اسے عمل کی توفیق تو میسر ہو جائے عمل خوب کرے مگر اخلاص سے محروم ہو دوسری یہ کہ صالحین کی صحبت تو ظاہر کرے یعنی بظاہر نیکوں میں نشست وبرخاست رکھے مگر ان کا احترام نہ کرے۔

۱۸۱۵:......میں نے سنا ہے ابو عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عبدالمطلب سے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد بن عبید تیمی سے وہ کہتے ہیں (اس دور میں) تین چیزیں غائب ہیں اور تین چیزیں موجود ہیں۔

علم موجود ہے اور علم پر عمل مفقود ہے۔

عمل موجود ہے اور اس میں اخلاص مفقود ہے۔

محبت موجود ہے اور اس میں سچائی مفقود ہے۔

چار چیزیں کمیاب ہیں

۱۸۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عباس بن یوسف شکلی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن حسین قریشی سے وہ کہتے ہیں چار چیزیں لوگوں میں کم یاب ہیں یعنی تقریباً مفقود ہیں۔

عالم جو اپنے علم کو استعمال کرے حکیم جو اپنے دل سے بولے اور تارک الدنیا زاہد جسے طمع نہ ہو اور پناہ لینے والا جس کا کوئی تعلق نہ ہو۔

۱۸۱۷:......میں نے سنا محمد بن حسین بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ:

اسلام کا مٹنا چار چیزوں سے ہے۔پہلی بات لوگ اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے۔دوسری بات جو بات نہ جانتے ہوں گے اس پر عمل کریں گے (یعنی عمل بغیر علم ومسئلہ کے) تیسری بات وہ چیزیں سیکھیں گے جو نہیں چاہئیں گے۔چوتھی بات لوگوں کو تعلیم سے روکیں گے۔

علماء، امراء اور فقراء

۱۸۱۸:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن محمد ن شاذان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن یعقوب ترمذی سے انہوں نے کہا میں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے تھی لوگ تین طرح کے ہیں۔علماء، امراء اور فقراء۔جب امراء میں فساد اور خرابی آ جائے تو معاش اور اجتماعی زندگی میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور علماء میں فساد اور خرابی پیدا ہو جائے تو طاعات وعبادات کے نظام میں فساد آ جاتا ہے اور جب فقراء میں فساد آ جائے تو اخلاق وعادات میں فساد آ جاتا ہے۔

---

(۱) ......فی المخطوطة (ابا عثمان) والتصحیح ما اثبتناه. (۲) ......لم یذکر الثالثة.

۱۸۱۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن محمد بن محمش نے ان کو ابوبکر فام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف نے سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کلام کو اپنے عمل میں نہ گردانے اس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور جو شخص علم کے بغیر عمل کرے وہ اصلاح کم اور فساد زیادہ کرے گا۔

۱۸۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو عبداللہ بن حارث صنعانی حمیری نے خسروجرد میں ان کو عبدالصمد بن حسان مروزی نے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ علم عمل کی دلیل ہے۔

۱۸۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا حسین بن یحییٰ (۱) سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے سنا ابوعثمان بلدی سے وہ کہتے تھے حارث کہتے ہیں کہ علم خشیت الٰہی کو پیدا کرتا ہے اور زہد راحت کو اور مغفرت انابت کو۔

جس نے علم روایت پر عمل کیا

۱۸۲۲:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابی سعدان سے وہ کہتے تھے۔ جس نے روایت پر عمل کیا وہ علم درایت کا وارث بنا جس نے علم درایت پر عمل کیا وہ علم رعایہ کا وارث ہوا اور جس نے علم رعایہ پر عمل کیا اس نے حق کی راہ پالی۔

انسان عالم کیسے بنتا ہے؟

۱۸۲۳:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا ابراہیم خواص س، ے وہ کہتے تھے کہ عالم کثرت روایت کے ساتھ نہیں ہوتا، عالم وہ ہوتا ہے جو علم کے تابع ہوتا ہے اور اس علم کو استعمال کرتا ہے اور سنتوں کی اقتدا کرتا ہے اگرچہ قلیل العلم ہو۔

۱۸۲۴:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا ابونصر محمد بن احمد مزکی سے انہوں نے سنا عبداللہ رازی سے وہ کہتے تھے کہ دلائل معرفت علم ہے اور عمل بالعلم اور خوف علی العلم ہے۔

۱۸۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن محمد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی بن حکیم اودی سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے کہا۔

علم دو طرح کے ہیں۔ علم باللسان۔ اور علم بالقلب۔ رہا علم بالقلب یہی علم نافع ہے اور رہا علم باللسان تو یہ اللہ کی حجت ہے اس کی مخلوق پر۔

۱۸۲۶:......ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد مالینی نے ان کو احمد بن محمد نے ان کو احمد بن محمد یعقوب بغدادی نے انہوں تے سنا ابوبکر محمد بن منذر تمیمی سے انہوں نے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں۔ (۲)

کوئی شخص علم سے بڑھ کر کوئی شخص دوسری افضل شئی عطا نہیں کیا گیا جس کے ساتھ رشد و ہدایت حاصل کی جائے اللہ تعالیٰ کی طرف محتاج ہونے کے اعتبار سے۔

(۱۸۲۱)......أخرجه السلمي (ص ۵۸) من طريق الخلدي عن أبي عثمان البلدي. به.

(۱)...... في الهامش : سقط من أصل السماع مابين العلامتين.

(۱۸۲۲)......أخرجه السلمي (ص ۲۸۵) عن أبي بكر الرازي. به.

(۲)......في الهامش مانصه : سقط من أصل السماع.

علم بالعمل کسر نفسی کو پیدا کرتا ہے

۱۸۲۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن مھرویہ رازی نے ان کو محمد بن ہاشم حرماح نے طوسی نے ان کو محمد بن اسلم نے ان کو احمد بن یسع نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں جب بندہ علم کو طلب کرتا ہے کہ اس پر عمل کرے اس کا علم اس کو توڑ دیتا ہے (یعنی کسر نفس اور عاجزی سکھا دیتا ہے) اور جب کوئی شخص علم طلب کرے غیر عمل کے لئے علم اس کے تکبر کو بڑھا دیتا ہے۔

۱۸۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم مجالد بجلی نے کوفہ میں ان کو ابوالحسین مسلم بن محمد بن احمد بن مسلم تمیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو سعید بن عمر اشعثی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ قلب جب تک محفوظ نہ ہو ایسے ہے جیسے گھر میں جب رہائش نہ ہو تو ویران ہو جاتا ہے۔

۱۸۲۹:......اور فرمایا کہ جب بندہ علم کو طلب کرتا ہے تا کہ اس کے پر عمل کرے تو علم اس کو توڑ دیتا ہے اور جب بے عملی کے لئے اس کو طلب کرتا ہے تو وہ علم فخر وغرر میں اضافہ کرتا ہے۔

۱۸۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو جریر نے ان کو فضیل بن غزوان نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسین نے کہا جو شخص ایک بار ہنستا ہے تو وہ علم کی کلی کرتا ہے۔

۱۸۳۱:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن حسین نے انہوں نے سنا علی حشآ د اصائغ سے اس نے سنا عبداللہ رازی نے ان سے سوال کیا گیا یا میں نے سوال کیا ان سے کہ کیا بات ہے لوگ اپنے اپنے عیبوں کو پہچانتے ہیں اور عیبوں میں جو قباحت ہے اس کو بھی وہ جانتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ ان عیبوں کو چھوڑتے ہیں اور نہ ہی راہ صواب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

انہوں نے فرمایا۔ اس لئے کہ وہ علم کے ساتھ فکر وغرور میں مبتلا ہیں اور علم کو استعمال کرنے میں مصروف نہیں ہیں۔ ظاہر کے آداب میں مشغول ہیں، اور باطن کے سنوارنے کو چھوڑ چکے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو راہ صواب سے اندھا کر دیا ہے اور انکے اعضاء کو عبادات میں لگا رکھا ہے۔

۱۸۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن جعفر نے ان کو احمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان وکا بن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ۔

انہوں نے سنا ابراہیم بکاء رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ہے حضرت معروف کرخی سے وہ کہتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور اس پر جدل اور جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔ اور جس وقت کسی بندے کے ساتھ شر کا اور برائی کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اس پر عمل کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور اس پر جھگڑے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

ابوبکر وراق کہتے ہیں

۱۸۳۳:......میں نے سنا سلمی سے انہوں نے سنا ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا۔ غیلان سمرقندی سے انہوں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے

(۱۸۳۰)......أخرجه أبو نعیم (۳/۱۳۳، ۱۳۴) من طریق جریر. به.

(۱)......فی الأصل (عبیداللہ)

(۱۸۳۲)......أخرجه السلمی (ص ۸۷) بنفس الإسناد.

تھے۔ کہ جو شخص علم میں سے علم کلام پر اکتفاء کرتا ہے زہد اور تقویٰ کے بغیر تو وہ بے دین ہو جاتا ہے اور جو شخص زہد پر اکتفاء کرتا ہے علم فقہ اور کلام کے بغیر تو وہ بدعتی بن جاتا ہے اور جو شخص فقہ پر اکتفاء کرتا ہے زہد اور پرہیز گاری اختیار نہیں کرتا تو وہ فسق میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو شخص تمام امور مذکور میں مہارت حاصل کرتا ہے وہ چھٹکارا پا لیتا ہے۔

فقیہ کی پہچان

۱۸۳۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نیساپوری نے ان کو عبداللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن نے ان کو ابوحمزہ نے ہشام بن حسان سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن کے پاس سے گذرے لوگوں نے کہا کہ یہ فقیہ ہے چنانچہ ان سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ فقیہ کون ہوتا ہے فقیہ وہ ہوتا ہے جو اپنے دین کا عالم ہوتا ہے اپنی دنیا سے بے غرض ہوتا ہے اپنے رب کی عبادت پر پکا ہوتا ہے۔

۱۸۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے انہوں نے کہا کہ محمد بن نضر حارثی نے کہا۔ اب اہل علم میں سے کب ہوں گے جبکہ آپ کا رجوع آخرت کی طرف ہو جائے حالانکہ آپ کام دنیا میں کر رہے ہوں۔

۱۸۳۶:.....اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ عالم پکڑ کیا ہے؟

فرمایا اس کا دنیا سے محبت کرنا جو بھر جائے اور اس کے دل کو بند کر دے۔

۱۸۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس صفار نے ان کو عبداللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک ان کو مالک بن دینار نے انہوں نے پوچھا حسن سے کہ عالم کی پکڑ اور سزا کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا۔ قلب کی موت۔ میں نے پوچھا کہ قلب کی موت کیا ہوتی ہے؟ فرمایا کہ آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا کو طلب کرنا۔

۱۸۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے۔

کہ تمہارے زاہد تارک الدنیا دنیا میں رغبت کرنے لگے ہیں تمہارے عالم جاہل ہیں اور تمہارے جاہل مغرور ہیں۔ (یا جاہل دھوکہ خوردہ ہیں)

علم کو دنیا کے لئے حاصل کرنا رسوائی ہے

۱۸۳۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن ابی عثمان زاہد نیان کو علی بن یوسف نصیبی نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن محمد مفسر نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے کہتے تھے کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ کہیں کسی ایسی حاجت کے موقع پر حوائج دنیا میں سے کسی حدیث کا ذکر کرے جس کی طرف قریب ہونے کا ارادہ کرے۔ اور دنیا کے ذکر کے کسی موقع پر علم کا ذکر و بیان نہ کرے۔ میں نے کئی مشائخ کو دیکھا ہے جنہوں نے علم حاصل کیا دنیا کے لئے تو وہ رسوا ہو گئے۔ کچھ اور مشائخ نے علم حاصل کیا اور انہوں نے اس کو برمحل استعمال کیا اور اس کو اس کا مقام دیا اور اس پر عمل کیا اور اس کو قائم کیا وہی لوگ بچ گئے اور اور انہیں اللہ نے علم سے نفع بھی دیا۔

(۱۸۳۳).....أخرجه السلمي (ص ۲۲۴) بنفس الإسناد.

(۱۸۳۸).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۵/۲۲۵) من طريق عباس بن الوليد. به.

(۱۸۳۹).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۸/۳۴۹) من طريق محمد بن المثنى. به.

۱۸۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر رازی سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اشعث بیکندی سے وہ کہتے ہیں کہ۔

جو شخص زہد کے بارے میں کلام کرے اور لوگوں کو وعظ کرے اور اس کے بعد خود اسی شئی کی رغبت کرے جو چیز ان لوگوں کی پسندیدہ ہے اللہ تعالیٰ اس کی دل سے آخرت کی محبت اٹھا لیتے ہیں۔

مالک بن دینار کہتے ہیں

۱۸۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم طوسی نے ان کو فقیہ ابو الولید حسان بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن حکم بن ابو زیاد قطرانی نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان انہوں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے تھے۔

میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ عالم جب اپنے علم پر عمل نہ کرے اس کی وعظ و نصیحت دلوں سے ایسے مٹ جاتی ہے جیسے صاف پتھر کے اوپر سے قطر زائل ہو جاتا ہے۔

سلف کے کلام اور ہمارے کلام میں فرق کیوں ہے؟

۱۸۴۲:.....میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا محمد بن احمد فراء سے وہ کہتے ہیں۔

حمدون دھوبی سے کہا گیا کیا بات ہے کہ سلف کا کلام ہمارے کلام سے زیادہ نفع مند ہے انہوں نے کہا۔ اس لئے کہ وہ کلام کرتے تھے اسلام کی عزت اور غلبے کے لئے اور نفوس کی نجات کے لئے اور رحمٰن کی رضا کے لئے۔ اور ہم کلام کرتے ہیں عزت نفس کے لئے طلب دنیا کے لئے اور مخلوق کی بات کرتے ہیں۔

تین قسم کے فتنے

۱۸۴۳:.....میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو نصر عبداللہ بن علی سے انہوں نے سنا دقی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر فرغانی سے کہتے تھے حکایت کرتے تھے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں فتنے تین قسم ہیں عام فتنے یعنی علم کو ضائع کرنا اور خاص فتنہ یعنی رخصتوں سے اور تاویلات سے کام لینا۔ اور اہل معرفت کا فتنہ ان کو کوئی حق لازم ہو پھر اس کو وہ مؤخر کر دیں دوسرے وقت کی طرف۔

۱۸۴۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زید مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ آخرت سوال اور جواب داری سے بچار ہے اور نڈر بنا رہے اسے چاہئے کہ رخصتوں کو لازم پکڑے۔

۱۸۴۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابو سعد زاہد نے ان کو علی بن عبداللہ بن جہضم نے مکہ میں ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے تھے کہ۔ ان حق گوئی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل کرتے ہیں ان کے اقوال کیسے ان کے افعال کی خلاف ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں تو وہ صدیقین کی منزلوں و مرتبوں کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ آخرت میں مجرموں کے مقام کھڑے ہوں گے۔

(۱۸۴۳).....اخرجه السلمی (ص ۲۰۱) بنفس الإسناد.

(۱۸۴۴).....اخرجه السلمی (ص ۲۰۳) بنفس الإسناد.

(۱).....كلمة غير واضحة وهي في الأصل هكذا (بستارهم)

۱۸۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو عثمان حناط نے انہوں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حکماء سے سنا وہ کہتے تھے ان حق گوئی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل پیرا ہیں باتیں حسنات کی کرتے ہیں اور عمل سیئات کے کرتے ہیں کیسے ہیں ان کے اقوال (یعنی ان کی کیا حیثیت ہے جب کہ وہ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے اور وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے مجرمین کے مقام پر اتر چکے ہیں۔

علماء سوء کا بیان

۱۸۴۷:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے انہوں نے سنا حسن بن عیسیٰ سے جو حضرت ابن مبارک کے مولیٰ ہیں انہوں نے حضرت ابن مبارک سے سنا فرماتے تھے بہر حال لوگوں میں علماء ہیں، بادشاہ ہیں، تارک الدنیا ہیں اور عاجز اور حقیر لوگ بھی ہیں جو اپنے دین کی وجہ سے باطل طریقے پر لوگوں کے مال کھاتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

یاایها الذین آمنوا ان کثیر امن الاحبار والرهبان لیاکلون اموال الناس با لباطل.

اے ایمان والو بے شک بہت سارے لوگ علماء میں سے اور پیروں میں سے ایسے ہیں جو ناحق لوگوں کے مال کھاتے ہیں اور فرمایا کہ دین کے بدلے میں دنیا کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض رو پڑے اور سخت روئے۔ پھر کہنے لگے کہ جھوٹ کہتا ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے دین کے ذریعے نہیں کھاتا اللہ کی قسم میں اپنے دین کے ذریعے ہی کھاتا ہوں۔

۱۸۴۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے ان کو احمد بن ابی حواری نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اسحاق بن خلف سے وہ اللہ سے ڈرنے والے لوگوں میں سے تھے۔ احمد بن سلم نے کہا ہم علم کا مذاکرہ صرف عبادت سے غفلت کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۸۴۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو عبداللہ بشر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حسین بن منصور نے حدیث بیان کی ان کو ابو العباس عبدالسلام بن ولید سے ان کو احمد بن عبداللہ بن ابو الحواری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی محمد نے کہتے ہیں کہ علی بن فضیل نے اپنے والد سے کہا ہے ابا جان کس قدر میٹھا ہے اصحاب محمد کا کلام انہوں نے جواب دیا اے بیٹے کیا تمہیں معلوم ہے یہ مٹھاس کیوں ہے؟ اس نے کہا نہیں اے ابا جان۔ فرمایا کہ یہ اس لئے میٹھاس ہے کہ انہوں نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو چاہا ہے۔

۱۸۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے ان کو حسین بن حسن طوسی نے ان کو ابو خالد عقیلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن حماد ثقفی نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ

اہل جنت میں سے ایک جماعت اہل جہنم کی طرف جھانکے گی اور کہے گی کون سی چیز تمہیں جہنم میں لے آئی ہم تو جنت میں اس لئے آ گئے ہیں کہ ہم تمہارے ادب سکھانے کی وجہ سے اور تمہاری اچھی تعلیم دینے کی وجہ سے آئے ہیں۔ جہنمی جواب دیں گے کہ ہم تم لوگوں کو خیر کا حکم دیتے تھے مگر ہم اس کو نہیں کرتے تھے (اس لئے ہم جہنم میں داخل کر دیئے گئے ہیں)۔

۱۸۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا ہے ابو العباس اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے انہوں نے یہ آیت پڑھی:

و ما ارید ان اخالفکم الیٰ ماانهکم عنه.

میں تمہیں اس سے روکنے کے لئے تمہاری مخالفت کا ارادہ نہیں کرتا۔

فرمایا کہ۔ قیامت میں مجھے نام دیا جائے گا (معلوم نہیں) مالک صادق یا مالک کاذب؟

حضرت ابو درداء رضی اللہ فرماتے ہیں

۱۸۵۲:......ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن حبیب نے اصل سے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو جعفر محمد بن صالح نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو فرج بن فضالہ نے ان کو لقمان نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء فرماتے تھے بے شک میں ڈرتا ہوں اپنے رب سے کہ کل قیامت کے دن وہ مجھے تمام لوگوں کو روبرو بلا کر یہ نہ کہہ دے اے عویمر میں کہوں حاضر ہوں اے میرے رب اور وہ مجھے کہہ دے جس قدر تیرا علم تھا اس میں سے کتنے پر آپ نے عمل کیا تھا؟

۱۸۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ضحاک بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے۔ کہ اللہ کے بندو اگر تمہارے گذشتہ گناہ معاف بھی کردیے جائیں تو تمہارے ذمے ہوگا کہ تم اپنی بقیہ اور مستقبل کی زندگی کی معافی طلب کرنے کے لئے مصروف عمل ہو جاؤ اور تم اس پورے علم پر عمل پیرا ہو جاؤ جو تم علم رکھتے ہو تو تم اللہ کے سچے بندے بن جاؤ گے۔

۱۸۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد بن عطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا بے شک بردباری علم کا لباس ہے اس کو لباس سے خالی نہ کرنا۔

۱۸۵۵:......فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ نے ان کو حسن بن رافع نے ان کو ضمرہ نے انہوں نے کہا بردباری عقل سے بہت بلند ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حلیم اپنا نام رکھا ہے۔

۱۸۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن شبیب نے ان کو فضل بن عطاء نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ کونوا ربانین۔ ہو جاؤ تم رب والے۔ فضیل نے کہا کہ حلم اور فقہ کے اعتبار سے رب کے ہو جاؤ۔

۱۸۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین اجری نے مکہ میں ان کو علی بن اسحاق بن زاطیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر قواریری نے ان کو حماد بن زید نے انہوں نے سنا ایوب سختیانی سے وہ کہتے ہیں۔ عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کے لئے تواضع کرتے ہوئے اپنے سر پر راکھ ڈال لے (یہ محاورہ انتہائی تواضع اور عاجزی کے لئے حقیقت پر محمول نہیں ہے۔)

۱۸۵۸:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عثمان بن احمد نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے۔ یہ کتنی بری بات ہے کہ عالم کو تلاش کیا جائے تو پتہ چلے کہ امیر یا بادشاہ کے دروازے پر ہے۔

فضیل بن عیاض فرماتے ہیں

۱۸۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید شعیبی نے ان کو ابو عمرو بن نجید نے ان کو ابو جعفر محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو ابوبکر اثرم نے ان کو عبدالصمد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے فضیل بن عیاض سے کہتے تھے۔ قراء کی تباہی تکبر ہے اور بچ کر رہ بادشاہوں کے دروازوں سے یہ بات

---

(۱)......كتبت "إنا لنا" والصحيح ما أثبتناه.

(۱۸۵۲)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱/ ۲۱۴) من طريق الفرج بن فضالة. به.

(۱۸۵۳)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۵/ ۲۳۱) من طريق العباس بن الوليد بن مزيد. به.

(۱۸۵۵)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۶/ ۹۲) من طريق ضمرة عن رجاء بن أبي سلمة. به.

نعمتوں کو زائل کرتی ہے۔ان سے پوچھا گیا اے ابوعلی نعمتیں کیسے زائل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ۔ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے اس کو مخلوق کی حاجت نہیں ہوتی جب وہ ان بادشاہوں کے پاس جاتا ہے اور جا کر بادشاہوں،امیروں کے پاس دیکھتا ہے اللہ نے انہیں جو فراوانی عطا کی ہوتی ہے محلات،نوکر چاکر،دولت وغیرہ۔یہ وہ چیزیں دیکھ کر وہ ان نعمتوں کو حقیر اور کمتر سمجھنے لگتا ہے جو اس کو خود کو حاصل تھیں پس اس سے نعمتوں کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

لوگوں کی کرامات سے دھوکہ مت کھانا

۱۸۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طیفور بسطامی سے انہوں نے موسیٰ بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں میرے والد نے کہا تھا کہ ابویزید نے کہا تھا۔اگر تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جسے بڑی بڑی کرامات حاصل ہوں یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑ رہا ہو اس سے تم دھوکہ نہ کھانا یہاں تک کہ اس پر اعتماد کرنے سے پہلے اس کو دیکھو کہ تم ان کو کیسا پاتے ہو اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کے بارے میں اور حدود کی حفاظت کرنے میں اور شریعت کے احکام کو ادا کرنے میں۔

۱۸۶۱:......اور کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سنا وہ یہ کہتے تھے۔

جس وقت تو اللہ کے آگے کھڑا ہوا کرے تو اپنے آپ کو ایسے سمجھ جیسے تم مجوسی ہو اور تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا مقصد اپنے سامنے زنار توڑنا ہو۔

۱۸۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوسعید محمد بن محمش سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں جو شخص پسند کرے جو کچھ میرے پاس پہنچا ہے ابویزید بسطامی سے وہ یہ کہتے تھے۔

جو شخص علم کو طلب کرنا چھوڑ دے،قرآن کی قرات چھوڑ دے،فقراء کی صورت اختیار کرنا چھوڑ دے،عبادات کو لازم رکھنا چھوڑ دے۔ جنازوں میں جانا چھوڑ دے اور اس سب کچھ کو وہ خالی قرار دے وہ شخص مدعی محض ہے۔

۱۸۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالقاسم ابراہیم بن محمد صوفی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا محمد بن فضل سمرقندی واعظ سے وہ کہتے تھے۔

کتنے جاہل لوگ ہوتے ہیں جب ان کو علم مل جاتا ہے تو ان کی جہالت کو گم کر دیتا ہے۔اور کتنے عبادت گزار ہوتے ہیں جو جاہلیت والا عمل کرتے ہیں تو وہ عمل ان کی جہالت کو پکا کر دیتا ہے آپ علم کے پاس آئیں،اگر چہ تیری نیت حاضر نہ ہو کیونکہ نیت علم کے ساتھ طلب کی جاتی ہے۔اور پہلی چیز جس پر بندے کی پرہیزگاری ظاہر ہوتی ہے وہ اس کی زبان ہے اور پہلی چیز جس سے انسان کی عقل ظاہر ہوتی ہے وہ اس کا حوصلہ ہے۔

۱۸۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوعمران ھروی سے مکہ مکرمہ میں انہوں نے سنا محمد بن داؤد سے دمشق میں (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالعباس احمد بن منصور نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن داؤد سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابوبکر دقاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کے میدان تیہ سے گذر رہا تھا۔میرے دل میں کچھ کھٹکا ہوا ابن یوسف نے کہا میرے دل میں ایک بات آئی کہ علم حقیقت شریعت سے مختلف چیز ہے چنانچہ مجھے کسی غائب نے غائبانہ آواز دے کر کہا درخت کے نیچے: اے ابوبکر ہر حقیقت جو شریعت کے تابع نہ ہو وہ کفر ہے۔

۱۸۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے انہوں نے سنا ابوالحسین بن محمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے

(۱)......كتبت في المخطوطة فخرط.

ہیں کہ ابوحفص کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے افعال اور اپنے احوال کو ہر وقت کتاب وسنت سے نہ پہنچانے اور خیالات کو ہی ہر وقت صحیح تصور کرے اسے مردوں کے زمرے میں شمار نہ کیجئے۔

۱۸۶۷:......میں نے سنا ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد سے انہوں نے سنا احمد بن ابوعمران سے مکہ مکرمہ میں انہوں نے فرح بن عبداللہ نصیبی سے انہوں نے سنا ابوجعفر مصیصی سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے انہوں نے کہا۔ سیاہی کو سفیدی پر حاضر کیجئے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو ظاہری احوال کو ترک کر کے دوری اختیار کرے۔ یعنی بے دینی اختیار کرے۔

۱۸۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن احمد مؤدب نے مقام تستر میں انہوں نے سنا علی بن حسین بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سہل بن عبداللہ بن یونس زاہد نے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص دنیا اور آخرت کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ حدیث لکھے کیونکہ اس میں دنیا اور آخرت کا فائدہ ہے۔

۱۸۶۹:......میں نے سنا ابوسعد زاہد سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن ابی عمران نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوالعباس بردعی سے وہ حکایت کرتا ہے دقاق سے وہ کہتے ہیں کہ ابوبکر بصری نے کہا کہ میں سہل بن عبداللہ کے پاس گیا اور میرے ساتھ محبرہ تھے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ لکھ سکتے ہیں میں نے جواب دیا جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ لکھئے۔ اگر آپ طاقت رکھتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ملیں اور آپ کے ساتھ قلم دوات ہو تو یہ کام کیجئے۔

حضرت ابن ام مکتوم کا علم لکھنا

۱۸۷۰:......میں نے سنا ابوالحسن علی بن احمد بن علی علوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ سراری [1] سے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ بن حصیف نے ایک دن حضرت ابن مکتوم کو دیکھا اور اصحاب کی ایک جماعت کو کہ کوئی شئی لکھ رہے تھے اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ یہ یہ (حدیثیں) لکھ رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ کسی بھی شئی کے سیکھنے کے ساتھ مصروف رہو مگر تمہیں صوفیاء کا کلام دھوکے میں نہ ڈال دے بے شک میں اپنی سیاہی کی دوات اپنی جیب میں لے آتا تھا۔ پھر اور کاغذ میری شلوار کے کمر بند کے ساتھ بندھا ہوتا تھا اور میں اہل علم کے پاس آنے کا زیادہ حق دار تھا جب وہ مجھے جان لیتے تو وہ مجھ سے جھگڑا کرنے لگتے اور کہتے کہ یہ درست نہیں۔ پھر اس کے بعد وہ خود ہی میری طرف محتاج ہوئے اور میری ضرورت محسوس کرنے لگے۔

۱۸۷۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن عبداللہ بن جہضم سے کہتے تھے کہ انہوں نے سنا محمد بن علی سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ابوعلی دوذباری سے وہ کہتے ہیں کہ جنید بن محمد نے سماع ترک کر کے علم وعمل کی مشغولیت اپنالی تھی۔ جب وہ اپنے ورد ووظائف سے فارغ ہو جاتے اپنا سر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھتے، اور سر نہ اٹھاتے حتیٰ کہ ان کے اصحاب ان کے پاس جمع ہو جاتے اور ان سے علم اور مسائل دریافت کرتے۔

۱۸۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہہ رہے تھے۔

(۱۸۷۰، ۱۸۷۱)......اخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۳۰) بنفس الإسناد ولكن عنده (تيمور) بدلاً من (طيفور) و(على بن عبدالله) بدلاً من (عبدالله بن على)

(۱)......غير واضح في الأصل.

میں طلب علم سے افضل کوئی شئی نہیں جانتا جب اس سے مقصود اللہ کی رضا ہو۔

۱۸۷۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالطیب مظفر بن سہل خلیلی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی غیلان نے انہوں نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے جس نے عبادت کی راہ اپنائی اور حدیث لکھی مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے اور جس نے پہلے علم لکھا اس کے بعد عبادت کی میں اس کے لئے پرامید ہوں۔

۱۸۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے ان کو احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن سعید دارمی سے وہ کہتے ہیں میں نے نے سنا علی مدینی سے ایک کلمہ جس نے مجھے حیرت زدہ کر دیا انہوں نے ہمارے سامنے حدیث غار پڑھی اس کے بعد کہا ہماری طرف یہ احادیث منقول ہوئی ہیں کہ ہم ان کے اوپر عمل پیرا ہوں۔اس لئے نہیں کہ ہم ان سے حیرت زدہ ہوں۔

۱۸۷۵:.....میں نے سنا ابونصر بن قتادہ سے انہوں نے سنا ابوعمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوخلیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوعمر حوضی سے انہوں نے کہا میں نے سنا سعید بن حجاج سے وہ کہتے تھے کہ رات میں تم لوگ لکھتے ہو دن میں تم لوگ سماع کرتے ہو پھر تم عمل کب کرتے ہو؟

۱۸۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا سری سقطی بن مغلس سے جب کہ اس کے سامنے کوئی حدیث ذکر کی گئی تھی انہوں نے کہا کہ یہ قبر کا توشہ نہیں۔

۱۸۷۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عبیداللہ بن حریری نے بغداد میں ان کو سہل بن ابی سہل حافظ واسطی نے ان کو ابو موسیٰ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں۔میرے پاس جو کچھ ہے وہ عبث ہے کھیل ہے جیسے کوئی شخص کتوں یا کبوتروں کے ساتھ کھیل رہا ہو۔اس کی مراد اس سے حدیث ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ قول ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے حدیث لکھنے کا مقصد اللہ کے احکام کی معرفت نہ ہو اور وہ احادیث نہ ہوں جن میں مواعظ ہوں پھر ان پر عمل کرنا مقصد نہ ہو اور عمل کے ساتھ متصف ہونا نہ ہو۔بلکہ اس کا قصد حدیث لکھنے سے محض حدیث لکھنا یا اس کے ذریعے اپنے ہم عصر پر اپنی فضیلت اور فخر کرنا مقصود ہو لہذا یہ ایسا علم ہوا جس کا آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے کہ علم درحقیقت اس پر عمل ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ سے ڈرا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔اس لئے نہیں کہ اس کو محض ہنر اور کاموں گری بنائے اور اس کے ذریعے دنیا میں برتری حاصل کی جائے۔

۱۸۷۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابونصر اصبہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو سعید خراز سے۔

علم وہ ہے جو تجھے استعمال کرے اور یقین وہ ہے جو تجھے ابھارے۔

دوسرا علم وہ ہے جو تجھ سے عمل کا تقاضا کرے اور یقین وہ ہے جو اوپر اٹھائے۔

۱۸۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر احمد بن یوسف سے کہ شبلی ایک بچے کے پاس سے گذرے اس کے آگے سیاہی کی دوات رکھی تھی وہ حدیث لکھ رہا تھا شبلی نے فرمایا تیری یہ مصروفیت تجھے اس کے مقصد سے غافل کر دے گی جو اس سے مقصود ہے۔ بچے نے کہا اے شیخ کیا مطلب ہے آپ کا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہ لکھی جائے؟ شیخ شبلی نے فرمایا جس وقت تم قلم رکھتے ہو یا

اٹھاتے ہو اس وقت اگر تیرا وجود حق تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرے تو پھر ضرور لکھ ورنہ یہ لکھنا تیرے اوپر وبال ہوگا۔

شبلی کے تصوف کا آغاز

۱۸۸۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن نصر بن جعفر رویانی صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر شبلی سے وہ کہتے تھے میرے تصوف کی ابتدا یوں تھی کہ مجھے آواز آئی اے ابو بکر ہم نے تجھ سے اس چیز کا ارادہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس چیز کا تجھے حکم دیا تھا۔ چنانچہ میں نے خلیفہ معتضد باللہ کی خدمت اور نوکری چھوڑ دی اور میں نے ناسخ اور منسوخ میں اور تاویل وتفسیر میں اور تحلیل وتحریم میں غور وفکر کیا۔ اور حدیث اور فقہ کا سماع کیا کتاب المبتداء وغیرہ کتب کا اس کے بعد مجھ پر حقیقت منکشف ہوئی جس نے مجھ سے ہر ما سوا اللہ کو دور کر دیا چنانچہ بس باقی اللہ اللہ رہ گیا۔

۱۸۸۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو حازم حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو منصور محمد بن احمد ازہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسحاق سعدی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں اکثر ابن عیینہ کہا کرتے تھے۔ کہ عمل کی تھوڑی سی توفیق بہت سارے علم سے بہتر ہے۔

۱۸۸۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد فراء نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن ابو تیاح نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا۔ لوگوں پر ایک ایسا وقت آیا تھا کہ ان میں سے بہتر وہ ہوتا تھا جو دین میں ایک دوسرے سے سبقت کرتا تھا۔ اور عنقریب ایک وقت آئے گا کہ ان میں سے بہتر وہ ہوگا جو تاخیر کرنے والا ہو۔

ابو احمد نے کہا کہ میں نے علی بن عثام سے پوچھا اس حدیث کی تفسیر کے بارے میں انہوں نے فرمایا: لوگ رسول اللہ کے ساتھ اور اس کے اصحاب کے ساتھ ہوتی تھے۔ جب ان کو کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو س کی طرف جلدی کرتے اور آج مؤمنوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ خوب تحقیق کریں عمل کرنے کی جسارت اس وقت کریں جب اچھی طرح جان لیں۔

۱۸۸۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے انہوں نے سنا ابن جابر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ایک آدمی سے جسے (سعدان) کہا جاتا تھا ابو الحارث چنانچہ انہوں نے پوچھا اس کے بارے میں حسن بن ابو الحسن سے فرمایا کہ اس کی عقل کیسی ہے۔ پھر اس کو خبر دی ابن منبہ نے کیا آپ حدیث بیان نہیں کرتے۔ یا یوں کہا کہ۔ کیا آپ کتاب میں نہیں پاتے کہ بے شک جس بندے کو اللہ تعالیٰ علم عطا کرتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں عمل پیرا ہوتا ہے پھر اس کی عقل چھین لیں (ایسا نہیں کرتے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف قبض کر لیں یعنی فوت ہونے تک۔ عباس نے کہا کہ میرے والد نے کہا تھا میں گن نہیں سکتا کہ محمد اوزاعی نے حدیث بصری کے بارے میں کتنے سوال کئے۔ کہتے تھے۔ اے ولید مجھے حدیث بصری ابن منبہ کی روایت سے حدیث بیان کی۔

۱۸۸۴:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو سعد زاہد نے ان کو ابو سعید اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو عبداللہ بن محمد منیعی نے ان کو محمود بن غیلان مروزی نے ان کو وکیع نے انہوں نے سنا اسماعیل بن ابراہیم بن مجمع بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم لوگ حدیث یاد کرنے کے لئے اس پر عمل

(۱۸۸۲)...... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۲۰۹) من طريق أبي التياح. به. دون قوله : قال أبو أحمد سألت علي بن عثام...... الخ.

(۱)...... في الهامش مانصه : (آخر الجزء الرابع عشر)

(۲)...... غير واضح في الأصل.

کرنے کے ساتھ مدد لیتے تھے۔

۱۸۸۵:......انہوں نے فرمایا، کہ حسن بن صالح نے فرمایا۔ ہم لوگ حدیث کو طلب کرنے کے لئے روزہ رکھنے کے ساتھ مدد لیتے تھے۔

۱۸۸۶:......ہمیں خبر ابوالقاسم۔عبدالعزیز بن محمد بن شبان عطار سے بغداد میں ان کو ابوبکر جعابی حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن اشعث سے ان کو ابوم سہر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے انہوں نے فرمایا کہ جب کسی شخص کا علم حجازی ہو اور اس کی حکمت عراقی ہو اور اس کی اطاعت شامی ہو پس کافی ہے تجھ کو۔

۱۸۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن حانی نے ان کو قاسم بن خالد بن قطن مروزی نے ان کو ابوربیع زہرانی نے ان کو عبدالقاہر بن شعیب بن حجاب نے ان کو ہشام بن حسان نے محسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة

اے اللہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ دنیا میں علم اور عبادت عطا کر اور آخرت میں جنت عطا کرے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۸۸۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ شاہد نے ھمدان میں ان کو ابوحاتم احمد بن عبداللہ بستی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بستی نے ان کو حسن بن علی حلوانی نے ان کو عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفی نے ان کو معاویہ نضری نے ان کو نہشل نے ضحاک سے اس نے اسود سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں۔

اگر اہل علم علم کی حفاظت کریں اور علم کو سکھائیں جو اس کا اہل ہو تو وہ اس کے ذریعے اپنے اہل زمانہ پر سرداری کریں گے۔ یا فرمایا تھا اہل زمانہ پر لیکن انہوں نے اس کو خرچ ہے اہل دنیا کے لئے تاکہ ان کی دنیا کو وہ حاصل کرسکیں لہذا وہ ان کے آگے بے قدر ہوگئے جو اس کے اہل تھے۔ میں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ جو شخص بہت سارے غموں کو ایک آخرت کا غم بنادے اللہ تعالیٰ اس کو کفایت کرے گا اس غم سے جو اس کے امر دنیا میں سے ہوگا اور جو اس شخص کے احوال دنیا کے اعتبار سے مختلف ہم وغم ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ غموں کی کسی وادی میں ہلاک ہو جائے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اپنے والد سے۔

۱۸۸۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن عما[illegible] سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن (۱)......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مجزاۃ بن محمد نے ان کو حسن بن عبدالرحمٰن بغدادی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ:

عالم دین کا طبیب ہوتا ہے اور درا ہم (روپیہ پیسہ) دین کی بیماری ہے جب کوئی طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچ لے گا تو وہ دوسروں کا علاج

(۱۸۸۸)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۱۰۵) من طريق عبدالله بن نمير. به.

وقال أبو نعيم:

غريب من حديث الأسود لم يرفعه إلا الضحاک ولا عنه إلا نهشل.

(۱۸۸۹)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۶/۳۶۱) من طريق يحيى بن يمان. به.

(۱)......كلمة غير واضحه.

(۱)......غير واضح في الأصل.

کب کرے گا۔

۱۸۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی نے انہوں نے سنا ابوعمرو بیکندی سے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ابو عبداللہ مغربی سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص دنیا کو محبوب رکھتا ہے وہ تجھے نصیحت نہیں کرتا اور جو شخص آخرت سے محبت کرتا ہے وہ تیرے ساتھ ہم نشینی نہیں کرتا تو ہمیشہ وہ بن جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔

۱۸۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ مروزی نے کہا۔ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالصمد بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا تھا۔ کہ عالم دین کا طبیب اور دراہم دین کی بیماری ہیں جب کوئی طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچتا ہو وہ اپنے نفس کا علاج کب کرے گا۔

اور فرمایا کہ مخلوق کے شاہد اور گواہ علماء ہی شمار ہوتے ہیں۔ ان کو جب دینار رسوا کردے تو اہل خیر ختم ہوگئے۔

۱۸۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو ابوعمرو وہ کہتے ہیں کہ مروزی نے کہا میں نے سنا عباس عنبری سے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے فرماتے تھے۔

انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی بھلائی پر نظر رکھے کہ کہاں سے اس کا مسکن ملتا ہے جہاں اہل خیر ٹھہرتے ہیں اور کس چیز سے وہ حاصل ہوتی ہے پھر اس کے مطابق کلام کرے۔

۱۸۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے ان کو فضیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں۔

جب آپ ایسے آدمی کو دیکھیں جس کا مطمع نظر پاکیزہ کھانے اور امراء کے دروازوں پر گردش کرنا ہو اور انہی سے میل جول ہو تو تم اللہ کے لئے ان سے بغض رکھو اور انہیں نظر انداز کردیجئے چنانچہ ان کے میل جول سے منع کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں ایسے علم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے ساتھ فائدہ نہ اٹھایا جاسکے اور ایسے عمل سے جو قبول نہ کیا جائے اور ایسے دل سے جو عاجزی نہ کرسکے اور ایسے پیٹ سے جو سیر نہ ہوسکے۔

جاہل عابد کے فتنے سے پناہ مانگو

۱۸۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی۔ اے داؤد میرے اور اپنے درمیان کوئی ایسا عالم نہ بنانا جو فتنہ میں پڑ چکا ہو، اس لئے کہ وہ آپ کو اپنے شکر یئے کے ساتھ میری محبت کے راستے سے روک دے گا وہی لوگ میرے بندوں کے راستے کے ڈاکو ہیں۔

۱۸۹۵:......میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم کرمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ شیرازی صوفی سے، انہوں نے سنا ابوزرعہ احمد بن محمد بن فضل طبری سے انہوں نے سنا جعفر خلدی سے انہوں نے سنا جنید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حارث محاسبی سے وہ کہتے ہیں قیامت سب سے زیادہ دو آدمیوں پر (واقع ہونے کے لئے حسرت و بے چینی کا اظہار کرتی ہے) ایک تو وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا اور دوسرا وہ زاہد جو اپنے دین کے بدلے میں دنیا کھاتا ہے۔

۱۸۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو قاسم بن عبداللہ فرغانی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ پہلے یہ کہا جاتا تھا۔ جاہل عابد کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔ اور بدکردار عالم کے فتنے سے بھی۔ اس لئے کہ ان

دونوں کا فتنہ ہر فتنہ زدہ کے لئے فتنہ ہے۔

بے عمل عالم سے جہنمی بھی پناہ مانگتے ہیں

۱۸۹۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو حسن بن علی ابن زیاد سے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو سنان بن ہارون برجمی نے ان کو محمد بن بسر یا نسر نے یہ شک سعید کی طرف سے ہے۔ کہ امام شعبی نے فرمایا کہ بدکردار عالموں سے اور جاہل عبادت گذاروں سے بچ کر رہو اس لئے کہ یہ دونوں طبقے ہر فتنہ زدہ کے لئے ہلاکت و مصیبت ہیں۔

۱۸۹۸:.....ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ہمیں شعر سنایا تھا ان کو عبداللہ بن حسین فارسی نے ان کو ابوطالب قطان نے ان کو ابوبکر بن داؤد نے اپنا شعر سنایا کہ دوائی سے جس کا گلا بند ہو جائے پانی پلا کر میں اس کے گلے کی بندش دور کر دوں مگر وہ شخص کیا کرے خود پانی کے ساتھ جس کا گلا بند ہو جائے۔

۱۸۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابوسلمہ عثمان نے منصور بن زاذان سے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ بعض اہل جہنم ایسے ہوں گے کہ وہ جہنم میں اس لئے ڈالے جائیں گے تا کہ ان کی بدبو سے دیگر اہل جہنم اذیت پائیں۔ پھر ایسے انسان سے کہا جائے گا کہ تو ہلاک ہو جائے تو آخر کون سا برا عمل کرتا تھا؟ کیا ہمارے لئے وہ عذاب کافی نہیں تھا جس میں مبتلا تھے حتیٰ کہ ہم تیری بدبو کے ساتھ بھی مبتلا کئے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ کہے گا۔ کہ میں عالم تھا مگر میں اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تھا۔

۱۹۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن اسد مروزی نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو معروف کرخی نے انہوں نے کہا کہ بکر بن خنیس نے کہا۔ بے شک جہنم کے اندر ایک ایسی وادی ہے کہ جس سے جہنم روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اس وادی میں ایک ایسی کھائی ہے جس سے پوری جہنم اور پوری وادی روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اور پھر اس کھائی کے اندر ایک اژدھا ہے جس سے وہ کھائی اور وہ وادی اور پورا جہنم روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتے ہیں، وہ اپنے زہریلے عمل کا آغاز حامل قرآن فاسقوں سے کرے گا چنانچہ وہ لوگ عرض کریں گے اے ہمارے رب بتوں کے پجاریوں کو چھوڑ کر عذاب کا آغاز ہم سے کیا گیا ہے؟ ان سے کہا جائے گا یہ اس لئے ہوا کہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سب برابر نہیں ہو سکتے۔

حکماء کا کہنا ہے

۱۹۰۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سیری بن مفلس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بعض حکماء سے کہتے تھے۔

ایسے حق گو لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل کرتے ہیں۔ جو لوگ باتیں نیکی کی کرتے ہیں اور عمل برائی کا کرتے ہیں۔ کیسے ان کو ان کا قول زیب دیتا ہے جب کہ وہ اللہ کے امر کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے مجرموں کے مقام پر کھڑے ہیں۔

۱۹۰۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر عثمان بن محمد بغدادی صاحب کنانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو

(۱۸۹۶).....أخرجه أبو نعيم في الحلية (۷/۳۶) عن سفيان.

وفي إسناده القاسم بن محمد بن عبدالله الفرغاني كان يضع الحديث وضعاً فاحشاً. ميزان الاعتدال (۳/۳۷۹)

(۱۸۹۹).....أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۵۹) من طريق عبدالوهاب بن عطاء. به.

عثمان کرخی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمر دستہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کہا کہ میں جمعہ کے دن جامع مسجد میں بیٹھتا تھا لوگ میرے پاس بیٹھتے تھے جب لوگ زیادہ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی اور جب کم ہو جاتے میں پریشان ہو جاتا میں نے بشر بن منصور سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ شر کی مجلس ہے یا یہ کہ یہ میری مجلس ہے اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹنا چنانچہ میں دوبارہ اس کی طرف نہیں لوٹا۔

۱۹۰۳:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن ہاشم بغوی نے ان کو ہدبہ نے ان کو امیہ بن خالد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کسی ایک کو جو حدیث طلب کرتا ہو، جس کے بارے میں کہوں کہ وہ اللہ کی رضا کے لئے کرتا ہے مگر ہشام صاحب دستوائی وہ کہا کرتے تھے کہ اے کاش کہ ہم نجات پالیں اس حدیث سے برابر کے حساب سے نہ ہمارا فائدہ ہو اور نہ ہمارے اوپر وبال ہو۔ حضرت شعبہ نے کہا بس اچانک ہشام نے کہا کہ یہ بات ہے، تو پھر ہم کیسے ہیں؟

۱۹۰۴:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو مسعود بن خلف نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو فضیل بن مرزوق نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابواسحٰق سے وہ کہتے تھے شعبی سے۔ اے شعبی میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے علم کے بطور برابر حساب کے نجات پا جاؤں۔ (یعنی نہ دینا ہو نہ لینا ہو)

۱۹۰۵:۔۔۔۔اسی اسناد سے یعقوب نے روایت کیا ہے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے صالح سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے امید ہے کہ میں بقدر کفایت میں بچ جاؤں گا۔

۱۹۰۶:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ابوقطن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عون سے وہ کہتے تھے میں خواہش کرتا ہوں کہ میں اس سے برابر کے حساب سے نکل جاؤں یعنی علم سے ابوقطن نے کہا کہ شعبہ نے کہا تھا۔ مجھ پر کوئی دائی چیز ایسی نہیں آئی جس کی وجہ سے میں خوف کروں کہ وہ مجھے جہنم میں داخل کر دے گی علم کے سوا۔

۱۹۰۷:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسین محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنی نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالولید نے ان کو ابوالاحوص نے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ابن شبرمہ سے وہ کہتے ہیں۔ مجھ پر اجر عظیم کی عنایت کا احسان کیجئے کاش کہ میں حساب برابر ہو جانے کی کیفیت سے نجات پاؤں نہ مجھ پر کچھ وبال ہو اور نہ ہی مجھے کچھ عطا ہو۔

عنقریب اسلام اور قرآن کا صرف نام رہ جائے گا

۱۹۰۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے [1] ان کو بن عیسیٰ بن ابوایاس نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن دکین نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا تو محض نام ہی باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کا محض خط اور تحریر باقی رہ جائے گی۔

ان لوگوں کی مساجد تو بڑی خوبصورت ہوں گی مگر ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی، ان لوگوں کے علماء آسمان کے تحت ساری مخلوق سے زیادہ شریر اور بدتر ہوں گے انہیں کے ہاں سے فتنے اٹھیں گے۔

(۱۹۰۳)۔۔۔۔أخرجه أبو نعيم في الحلية (٦/٢٧٨) من طريق هدبة بن خالد. به.

(۱۹۰۵)۔۔۔۔أخرجه أبو نعيم في الحلية (٤/٣١٣) من طريق زبيد بن الشعبي.

(۱)۔۔۔۔كلمة غير واضحة.

۱۹۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان قرشی نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو عبداللہ بن دکین نے۔ پھر اس کو انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے بطور موقوف روایت کے۔ وہ کہتے ہیں ابواحمد نے کہا ہم سے اسی حدیث کو بیان کیا عبدالسلام ادریس بن سہیل نے ان کو محمد بن یحییٰ ازدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبداللہ بن وکین نے پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ حضرت علی سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ کچھ بھی باقی نہ رہے مگر صرف اسلام کا نام ہی رہے گا۔

پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا علاوہ ازیں انہوں نے علماء کے لفظ کے بدلے میں فقہاء کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۹۱۰:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن (۱)......ہمیں حدیث بیان کی ہے حفص بن محمد بن نجیح بصری نے ان کو بشر بن مہران نے ان کو شریک بن عبداللہ نخعی نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کوفہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا میں نے اسے سنا وہ یہ فرما رہے تھے، اے لوگو! جو شخص زبردستی فقیر بننے کی کوشش کرتا ہے وہ حقیقتاً فقیر بن جاتا ہے، اور جو شخص زندگی دیا جاتا ہے آزمائش میں واقع ہو جاتا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو آزمائش کے لئے تیار نہیں کرتا جب آزمائش آن پڑے تو صبر نہیں کر سکتا۔ جو شخص مالک ہوتا ہے وہ ترجیح دیتا ہے جو شخص مشورہ نہیں کرتا نادم ہوتا ہے۔ اور وہ اس کلام کے بعد یہ کلام کرتے تھے۔ قریب ہے کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے اور قرآن کے صرف الفاظ ہی رہ جائیں۔ اور وہ یہ بھی فرماتے تھے، خبردار کوئی شخص علم حاصل کرنے سے نہ شرمائے اور جس شخص سے کوئی ایسا سوال کیا جائے جو وہ نہ جانتا ہو وہ صاف صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا ہوں اس وقت تمہاری مساجد خوبصورت ہوں گی اور تمہارے دل اور تمہارے وجود ہدایت سے ویران ہوں گے اور آسمان کے سائے تلے سب سے زیادہ بدترین ہوں گے تمہارے فقیہ انہیں میں سے ہوں گے ان میں سے فتنے پیدا ہوں گے اور انہیں میں لوٹیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کس چیز کے بارے میں اے امیر المؤمنین؟ آپ نے فرمایا کہ جب فقہ تمہارے رزیلوں میں یعنی کمینوں میں ہو اور تمہارے شرفاء میں بدکرداری ہو اور اقتدار تمہارے کمتر لوگوں اور بے عزت لوگوں کے پاس ہو پس اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔

یہ روایت موقوف ہے۔ اور اس کی اسناد شریک تک مجہول ہے اور اول منقطع ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عقیل بن عبداللہ نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے انہوں نے کہا کہ اکثر لوگ (۱)......فرمایا کہ بے شک تم کثرت سے ریاکاری کرجاتے ہو جس کا تم اللہ سے ثواب چاہتے ہو اور امید رکھتے ہو۔ تم میں سے کسی کو اس کا علم غرور و تکبر میں مبتلا نہ کردے اگرچہ وہ زیادہ ہوتا ہم اللہ کی عظمت کو تو نہیں پہنچتا مکھی کی ٹانگوں کے برابر بھی۔

لوگوں کی پانچ قسمیں ہیں

۱۹۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو حسین بن ہارون مراغی نے ان کو ابراہیم بن یوسف رازی نے ان کو مسیب بن واضح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک سے سنا روم کے راستے فرما رہے تھے۔ اے مسیب بے شک عوام کا فساد اور

(۱۹۰۹)......اخرجه ابن عدی (۱۵۴۳/۴) بنفس الإسناد.

(۱)......غير واضح في الأصل.

(۱)......غير واضح في الأصل.

(۱)......غير واضح.

خرابی خواص کی جانب سے ہوتی ہے بے شک لوگ پانچ طبقات پر مشتمل ہیں پہلے ان میں سے زاہد اور نیک لوگ ہیں در حقیقت یہ لوگ اس امت کے بادشاہ ہیں۔ اور دوسرے علماء ہیں جو کہ انبیاء کے وارث ہیں تیسرے حکمران ہیں وہ در حقیقت قوم کے راعی اور چرواہے ہیں اور چوتھے تاجر ہیں وہ دھرتی پر اللہ کے امین ہیں۔

پانچویں نمبر پر غازی اور مجاہد ہیں وہ دراصل دھرتی پر اللہ کی تلوار ہیں جس وقت زاہد یعنی تارک الدنیا خود دنیا میں رغبت کرنے والے بن جائیں گے تو لوگ کس کی اقتداء کریں؟ اور جس وقت عالم طمع اور لالچ کرنے والے بن جائیں تو لوگ کس سے ہدایت حاصل کریں گے اور جس وقت چرواہے ظالم درندے بن جائیں تو پھر لوگ کس کے پاس پناہ لیں گے اور جب تاجر خیانت کرنے والے بن جائیں تو لوگ امانتیں کس کے پاس رکھوائیں گے اور جب مجاہد و غازی ریاکار ہو جائیں تو کامیابی کی امید کب ہوسکتی ہے۔

۱۹۱۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حمدان عکبری نے ان کو ابوصالح محمد بن احمد بن ثابت نے ان کو ابوالاحوص محمد بن ھیثم قاضی نے ان کو یعقوب بن کعب نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو حسن خراسانی نے ان کو حضرت ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایک وقت آئے گا اس میں علماء ایسے ہوں گے جو فقہاء سے منقبض ہوں گے اور کڑ کر پیچھے ہوں گے اور امیروں کبیروں کے پاس خوب پھیلیں گے یہی لوگ سرکش اور جبار ہوں گے رحمٰن کے دشمن ہوں گے۔

۱۹۱۴:......میں نے سنا ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسن کاذری سے انہوں نے سنا محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے یونس بن اعلیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابن وھب نے ان کو منذر بن عبداللہ حزامی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے دنیا میں بہادری سے بڑی چیز اور کوئی نہیں ہے۔

(ممکن ہے یہ اس لئے ہو کہ اس میں عجب اور پسند اور ریاکاری کا زیادہ امکان ہے۔ مترجم)

۱۹۱۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ بعض امراء نے ابوحازم سے کہا اپنی کوئی حاجت بھی ہو ہمارے پاس لانا انہوں نے فرمایا بہت دوری ہے بہت دوری ہے (میں اپنی حاجات آپ کو نہیں بتاؤں گا) بلکہ میں تو اس ذات کے آگے پیش کروں گا جس کے آگے سے حوائج نہیں چھپتی ہیں وہ جو کچھ مجھے دے گا میں اسی پر قناعت کروں گا اور جو کچھ مجھ سے روک لے گا اس میں سے میں اس پر راضی ہو جاؤں گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ ابن شہاب وہ لحلدی ہے، میں نہیں جانتا کہ یہ نصیحت اس کے پاس تھی۔ ابوحازم نے کہا لہٰذا میں نے کہا کہ اگر میں غنی ہوتا تو تم مجھے جانتے ہوتے۔ پھر میں نے اپنے دل ہی دل میں سوچا کہ مجھ سے نجات نہیں پائے گا۔ پس میں نے کہا۔ پہلے وقتوں میں عالم ایسے ہوتے تھے کہ بادشاہ ان کو طلب کرتے تھے اور بلاتے تھے مگر وہ ان سے بھاگتے تھے (یعنی ملنے سے گریز کرتے تھے) اور آج کے دور میں علماء طلب کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ جس وقت وہ جمع کرواتے ہیں اور اپنی جماعت کے ساتھ بادشاہوں کے دروازے پر جاتے ہیں، اور بادشاہ ان سے بھاگتے ہیں اور وہ ان کو طلب کرتے ہیں۔

۱۹۱۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جہضم نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر محمد بن عیسیٰ نے ان کو علی بن عبدالحمید غضاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے محمد بن سماک سے وہ کہتے ہیں۔ کتنے اللہ کو یاد کرنے والے ایسے ہیں جو خود اللہ کو بھلانے والے ہیں اور کتنے اللہ سے ڈرانے والے ایسے ہیں جو اللہ پر جری ہیں اور کتنے اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں جو خود اللہ سے بھاگتے ہیں اور کتنے کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے ایسے ہیں جو خود اللہ کی آیات سے نکل جانے والے ہیں۔

(۱۹۱۵)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۲۳۷) من طريق زمعة بن صالح عن أبي حازم.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت علماء کے لئے

۱۹۱۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسین اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام دستوائی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا جس کے بارے مجھے یہ خبر پہنچی تھی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی کلام ہے صلوات اللہ علیہ تم لوگ کام دنیا کے کرتے ہو اور دنیا میں رہ کر رزق بغیر عمل کے دیئے جاتے ہو۔ آخرت کے لئے تم عمل نہیں کرتے ہو۔ جب کہ تم وہاں عمل کے بغیر رزق نہیں دیئے جاؤ گے۔ تمہارے ہلاکت ہو اے علماء سوء تم اجر حاصل کر لیتے ہو اور عمل ضائع کر دیتے ہو۔ قریب ہے کہ عمل کا مالک تم سے عمل مانگ بیٹھے اور قریب ہے کہ تم اس چوڑی دنیا سے تنگ و تاریک قبر کی طرف نکالے جاؤ گے اللہ نے تمہیں گناہوں سے منع فرمایا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس نے تمہیں روزوں کا حکم دیا ہے اور نمازوں کا۔ وہ شخص اہل علم میں سے کیسے ہوسکتا ہے جس کا وہاں رزق تنگ ہو جائے اور مقام ذلت والا ہو جائے۔ اور یہ جانتا ہوں کہ یہ سب اللہ کے علم میں سے ہے اور اس کی قدرت سے ہے وہ کیسے اہل علم میں سے ہوسکتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ پر تہمت لگائے اس کے فیصلوں میں وہ کسی شئی کے ساتھ راضی نہیں ہوسکتا جو اس کو پہنچے، وہ شخص اہل علم میں سے کیسے ہوسکتا ہے، جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت پر ترجیح دیتا ہے، اور اس کو دنیا کی بھی سب سے زیادہ رغبت ہو۔ اور وہ شخص کیسے اہل علم میں سے ہوسکتا ہے جس کا رجوع اس کی آخرت کی طرف ہے مگر اس کا رخ دنیا کی طرف ہے۔ جو کچھ دیکھتا ہے اسی کی طرف پہنچتا ہے یا فرمایا کہ وہ شخص صرف اپنی منفعت اور مفاد کو محبوب رکھتا ہے۔

وہ کیسے اہل علم سے ہوسکتا ہے جو کلام کو اس لئے طلب کرے تا کہ اس کے بارے میں لوگوں کو خبر دے یہ نہیں کہ وہ اس پر خود بھی عمل پیرا ہو سکے۔

۱۹۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء سے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یزید بن حازم نے اپنے چچا جریر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک تبیع و مددگار سے سنا۔ وہ کہتے تھے۔

میں لوگوں کا یہ حال دیکھ رہا ہوں کہ وہ فقہ غیر اللہ کے لئے سیکھتے ہیں۔ اور علم عبادت کے سوا دوسرے مقصد کے لئے سیکھتے ہیں، اور آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا طلب کرتے ہیں۔ اور بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کا چمڑا پہنتے ہیں۔ (یعنی بھیڑ نما بھیڑیے ہیں) مجھ پر مجبور اور فریفتہ ہیں اور مجھ کو ہی دھوکہ دیتے ہیں، اور میں اپنے آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں بھی ان کے لئے ایسا فتنہ برپا کرتا ہوں جس میں بڑا بردبار بھی حیران رہ جاتا ہے۔

علماء کی قسمیں ہیں

۱۹۱۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ عصمی نے ان کو خبر دی ہے احمد بن محمد بن رزین نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ بعض فقہا نے کہا ہے کہ علماء تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم باللہ دوسرا عالم بامر اللہ تیسرا عالم باللہ و بامر اللہ۔ وہ عالم جو صرف اللہ کو جانتا ہو وہ عالم صرف اللہ کے حکم کو جانے وہ عالم جو اللہ کو جانے اور اللہ کے حکم کو بھی جانے بہر حال عالم باللہ وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے لیکن سنت کو نہیں جانتا۔

عالم بامر اللہ وہ ہے جو سنت کو تو جانے مگر اللہ کا خوف نہ رکھے۔

اور عالم باللہ اور بامر اللہ وہ ہے جو سنت کو بھی جانے اور اللہ سے بھی ڈرے یہی وہ شخص ہے جو کائنات سماوی میں عظیم انسان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

۱۹۲۰: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو قاسم بن ہزان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زہری سے وہ کہتے تھے۔

کسی عامل کا عمل لوگوں کے لئے بھروسے کے قابل نہیں ہوتا جو عامل اس کو جانتا نہ ہو، نہ ہی راضی ہو کہیں گے ایسا عالم ہے جو عمل نہیں کرتا۔

۱۹۲۱: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن عفان نے ان کو ابواسامہ ان کو ابوالاشہب نے وہ کہتے ہیں حسن نے کہا، جو شخص اچھی بات کرے اور اچھا عمل کرے اس سے علم اور نصیحت لے لو اور جب کوئی شخص اچھی بات کرے اور عمل برا کرے اس سے مت لو۔

۱۹۲۲: ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے توراۃ میں پڑھا تھا کہ وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہیں جو علم تو سیکھے اور جو تم جانتے ہو اگر اس پر عمل نہ کرے تو تیری مثال اس آدمی جیسی ہوگی جو لکڑیوں کی گٹھری باندھے جب اٹھانا چاہے تو اٹھا نہ سکے تو اسے نیچے رکھ دے اور اس میں مزید لکڑیاں ڈالنا شروع کر دے۔

۱۹۲۳: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص علماء کے صرف نوادرات کو اخذ کرے (یعنی ان کے پورے علم و عمل کو مشعل راہ بنائے) پس اس کے منہ میں پتھر ہوں۔

۱۹۲۴: ۔۔۔ اور میں نے اوزاعی سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ بے شک بڑے بڑے معاملات دلوں کی سختی ذکر اللہ سے غفلت، عجب اور خود پسندی کو جنم دیتے ہیں۔

۱۹۲۵: ۔۔۔ اوزاعی نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ کہتے تھے ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو غیر عبادت پر تو متفق ہیں۔ اور محرمات کو مشتبہات کی وجہ سے حلال ٹھہرا لیتے ہیں۔

شیطان والی تین صفات

۱۹۲۶: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا علی بن ابوعمرو بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا سلیمان بن احمد لخمی نے ان کو حسن بن عباس نے ان کو عمرو بن رافع نے ان کو حکم بن بشیر نے ان کو عمرو بن قیس ملائی نے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے کہا تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں۔ اس سے اپنی حاجت پورا کرا لیتا ہوں۔ جو شخص اپنے اعمال لوگوں سے چھپائے۔ جو شخص اپنے گناہ کر کے بھول جائے۔ جس میں عجب اور خود پسندی ہو۔

۱۹۲۷: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن بن حماد کوفی سے انہوں نے سنا احمد بن علی نحوی سے انہوں نے سنا وھب بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک واعظ کوفہ میں رہتے تھے انہوں نے اپنی کسی محفل میں آگ کا تذکرہ کیا تو رو پڑے اور دوسرے لوگوں کو بھی رلا دیا۔ اور وعظ کیا اور نصیحت کی اور ایک خوبصورت اور اچھی مجلس جاری ہوگئی جب وہ کسی دوسری مجلس میں پہنچے۔ تو انہیں

(۱۹۲۰)۔۔۔ اخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/ ۳۶۵ و ۳۶۶) من طريق الوليد بن مسلم. به بلفظ لا يوثق الناس بعلم عالم لا يعمل ولا يرضى بقول عالم لا يرضى.

(۱) ۔۔۔ في الأصل والمختصر (ومن الصبي مذ كنت أنت سقيم)

(۲) ۔۔۔ في الأصل والمختصر (صفة)

(۳) ۔۔۔ في المختصر (طبيب يداوي الناس وهو مريض)

ایک پرچہ دیا گیا جس میں یہ شعر لکھے ہوتے تھے۔اے دوسروں کو سکھانے والے آدمی، کیا ہوا تیرے نفس کو کہ وہ بھی صاحب تعلیم ہوتا تم دل کے مریض کے امراض کی دو بتلاتے ہو، تاکہ وہ اس کے ساتھ تندرست ہو جائے حالانکہ تم خود مریض ہو۔ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ تم ہدایت کرنے سے ہماری عقلوں کی رہنمائی کرتے ہو نصیحت کے ساتھ حالانکہ تم خود ہدایت سے محروم ہو۔

چنانچہ وہ اس مرض کے ساتھ مریض ہو گئے شدید طریقے سے اور اسی سے وفات پا گئے۔

۱۹۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو عثمان حیری زاہد کی محفل میں حاضر ہوا وہ خاموش ہوئے جب سکوت لمبا ہو گیا تو وہ اچانک متوجہ ہوا اور فرمایا۔

لوگوں میں سے غیر متقی شخص ایسا طبیب ہے جو تقوے سے ساتھ علاج کرتا ہے جب کہ طبیب خود مریض ہے۔

خیر کی تین نشانیاں

۱۹۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا ابو عثمان سعید بن عثمان حناط سے انہوں نے سنا ذوالنون مصری وہ کہتے تھے۔

تین چیزیں خیر کی نشانیاں ہیں متقی عالم کے اندر مخلوق کے طمع اور لالچ کو دل سے نکال دینا فقیر کو قریب کرنا اس کو تعلیم دینے میں اور جواب دہی میں اس کے ساتھ نرمی کرنا۔ اور بادشاہ سے دوری اختیار کرنا، اور تین چیزیں متعلم کے اندر خیر کی نشانیاں ہیں۔

علماء کی تعظیم کرنا حسن تواضع کے ساتھ۔ اپنے نفس کے عیبوں پر نظر کرتے ہوئے لوگوں کے عیبوں سے آنکھیں بند کر لینا۔

مال کو علم کی طلب میں خرچ کرنا دنیا کے سامان پر علم کو ترجیح دینا اور تین چیزیں فہم کی علامات میں سے ہیں۔ اقوال کے معانی کو اپنے اندر لے لینا۔ سوال کے جواب میں اختصار کرنا۔

حریف اور مقابل کو تکرار کی مشقت سے بچانا اور کفایت کرنا۔

اور تین چیزیں ادب کی علامات میں سے ہیں، خاموشی اس وقت تک جب تک کہ کلام کرنے والا اپنے کلام سے فارغ ہو جائے۔ اور جواب الجواب دینا جب اس سے جواب مل جائے اور ہم نشین کو مؤانست و ہم نشینی کا حصہ دینا اور اس کے روبرو باہم کثرت کرنا یہاں تک کہ وہ اٹھ جائے۔

(۱۹۲۹)......أنظر الحلیة (۹/ ۳۳۱ و ۳۶۱ و ۳۶۲)

ایمان کا انیسواں شعبہ

تعظیم قرآن مجید

ابوعبداللہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کہ یہ کئی وجوہ کی طرف تقسیم ہوتی ہے۔ (یعنی تعظیم قرآن کا عنوان) مثلاً:

(۱).....قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا۔

(۲).....تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن مجید کو پابندی کے ساتھ اور دائمی طور پر پڑھتے رہنا۔

(۳).....قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت دل کو حاضر رکھنا۔ (حضور قلب)

(۴).....قرآن مجید میں خوب غور وفکر کرنا۔

(۵).....قرآن مجید کی آیات کو مکرر اور بار بار پڑھنا بار بار پھیرنا اور دھرانا۔

(۶).....قرآن مجید کی وہ آیات جو اللہ کے مواعظ اور وعیدوں پر مشتمل ہیں جو رونے پر ابھارتی ہیں پڑھ کر ڈرنا۔

(۷).....قرآن مجید کی قرأت کو اپنے ختم کرنے کے وقت ختم کرنا اور روک دینا مثلاً حمد اور تصدیق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کے وقت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دین پہنچا دینے کے شہادت دینے کے وقت۔

ختم قرآن کے وقت کے آداب

(۱)..... ختم کر یعنی سورۃ الناس کے اختتام کے بعد دوبارہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا کچھ حصہ پڑھ کر تلاوت روکنا۔

(۲)..... اپنے اہل خانہ بیوی بچوں کو ختم قرآن کے وقت حاضر کرنا (تاکہ دعا میں شریک ہوں۔)

(۳).....کوشش کرنا کہ ختم قرآن دن کے اول حصے یا رات کے پہلے حصے میں ہو۔

(۴).....دعا کرنے سے قبل تکبیر یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا۔

(۵).....دین اور دنیا کے اہم اور مقصودی امور کی دعا کرنا۔

تعظیم قرآن سے متعلق دیگر ضروری امور

یہ امور بھی تعظیم قرآن میں سے ہیں:

(۱).....جنت اور جہنم کے ذکر کے وقت رک جانا اور اللہ کی بارگاہ میں جنت کی رغبت کرنا اور دعا کرنا اور جہنم سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

(۲).....اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراف کرنا آیات قرآنی میں اپنے بندوں کے لئے جو اس نے ثابت کیا ہے۔

(۳).....سجدوں کی آیات میں سجدے کرنا۔

(۴).....یہ کہ جنب والا آدمی ناپاکی کی حالت میں قرآن کی تلاوت نہ کرے۔

(۵).....حیض (ماہواری والی عورتیں اس حالت میں) قرآن کی قرأت نہ کریں۔

(۶).....یہ کہ ناپاک انسان مصحف کو نہ اٹھائے اور نہ ہی چھوئے بحالت ناپاکی۔

(۷).....یہ کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے پہلے اپنے منہ کو مسواک اور کلی کر کے صاف کرے۔

(۸)...... یہ کہ تلاوت کرتے وقت اچھا لباس پہنے اور خوشبو لگائے۔ اور اگر خوشبو تلاوت سے فارغ ہونے تک باقی رہے تو یہ عمل احسن اور افضل ہے۔

(۹)...... یہ کہ رات کو تلاوت با لجہر یعنی با آواز بلند کرے اور رات کو آہستہ آواز کے ساتھ کرے۔ بشرطیکہ یہ ایسی جگہ پر ہو جہاں لغو گوئی اور شور نہ ہو۔

(۱۰)...... یہ کہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے تلاوت والی سورۃ کو منقطع نہ کرے بلکہ تلاوت کی طرف متوجہ رہے حتیٰ کہ اس کی تلاوت سے فارغ ہو جائے۔

(۱۱)...... یہ کہ قرأت کے ساتھ اپنی آواز کو خوبصورت بنائے اور اس کی بھرپور کوشش کریں۔

(۱۲)...... یہ کہ ٹھہر ٹھہر کر جاؤ ٹھہراؤ اور پروقار طریق پر قرآن مجید کی تلاوت کرے بے وقار اور اچھا نہ پڑھے۔

(۱۳)...... یہ کہ تین دن سے کم وقت میں پورا قرآن ختم نہ کرے۔

(۱۴)...... یہ کہ جو شخص قرآن مجید سیکھنے کی خواہش کرے اسے ضرور تعلیم دے اس سے بڑائی نہ کرے۔ بلکہ اس میں ثواب کی نیت کرے اور اس کو غنیمت سمجھے۔

(۱۵)...... یہ کہ قرآن مجید کو قرأت مستفیضہ کے ساتھ جن پر اجماع ہے تلاوت کرے متفق علیہ قرأت سے آگے بڑھ کر غریب اور شاذ قرأتوں کی طرف تجاوز نہ کرے۔

(۱۶)...... یہ کہ عادل اور سچے علماء سے قرأت کو قبول کرے جو انہوں نے حاصل کی ہو اور وہ اسی کو آگے ادا کریں اور پہنچائیں۔

(۱۷)...... یہ کہ اگر اس کے پاس گھر میں قرآن مجید رکھا ہو اس کو معطل اور بے کار نہ چھوڑے رکھے کہ یوں ہی رکھا رہے بلکہ ہر روز اس کی زیارت کرے اگرچہ تلاوت نہ بھی کرے۔

(۱۸)...... اگر قرآن یاد ہو حفظ ہو تو کسی نہ کسی وقت دیکھ کر ضرور تلاوت کرے اور کبھی بغیر دیکھے تلاوت کرے اور مہمل وبے مصرف نہ چھوڑے۔

(۱۹)...... یہ کہ تلاوت کرتے وقت ہر ہر آیت پر قرأت بند کرے آیات کو ایک دوسری میں درج و داخل کر کے نہ پڑھے (یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت آیت پر رکتا جائے اور معنی میں غور و فکر کرتا جائے تا کہ قرآن مجید پورا پورا سمجھ میں آتا جائے اور معنی اور مطلب نہیں جانتا تو کم از کم سنت کے مطابق تلاوت کرنے کا ثواب تو مل ہی جائے گا اور عجلت کرنے کی غلطی کا امکان ختم ہو جائے گا۔ (مترجم)

(۲۰)...... یہ کہ پوری پوری کوشش کرے کہ اس کی قرأت اور قرآن مجید کا ختم نماز کے اندر ہو اور قرأت نماز میں ہو جس قدر استطاعت ہو سکے۔ کوئی مانع اس کو اس عمل سے نہ روکے کہ ہر سال ایسے شخص کو قرآن مجید سنائے اور اس کے ساتھ دور کرے جو قرأت میں واضح فضیلت و برتری رکھتا ہو (یعنی قاری اور عالم کتاب اللہ ہو) اس کام کیلئے سب سے زیادہ بہتر وقت ماہ رمضان ہے۔

(۲۱)...... یہ کہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کی قرأت تلاوت میں رمضان کے علاوہ مہینوں کے مقابلے میں اضافہ کرے۔

(۲۲)...... یہ کہ قرآن مجید میں مماراۃ، جھگڑا و جدل ترک کردے۔

(۲۳)...... یہ کہ قرآن مجید کی تفسیر و تشریح محض اپنے اندازے اور گمان سے نہ کرے اور یوں بھی نہ کہے کہ اس آیت کا معنی اسی طرح ہے ہاں اس پر کوئی واضح دلیل جب تک قائم نہ ہو۔

(۲۴)...... یہ کہ قرآن مجید کو ساتھ لے کر سرزمین کفر کا سفر نہ کرے۔

(۲۵)...... یہ کہ قرآن مجید کو واضح کر کے پڑھے تعظیم اور وقار کے ساتھ پڑھے اس میں چشم پوشی و سستی نہ کرے۔

(۲۶)...... جو شخص قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تلاوت شروع کرے اس کو مکمل پڑھنے کے بغیر بلاوجہ دوسری سورۃ کی طرف تجاوز نہ کرے بلکہ جس سورۃ کو شروع کرے اس کو پورا کرے۔

(۲۷)...... جب قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کرے تو ان حروف کو بھی پورا پورا پڑھے جن میں اختلاف ہو (قرأت کا) تاکہ پڑھنے والے یا ختم کرنے والے کے ذمہ کوئی ایسا حرف باقی نہ رہ جائے جس کو بڑے بڑے قراء میں سے کسی قاری نے ثابت کیا ہو مگر ختم کرنے والے نے اس کو نہ پڑھا ہو۔

(۲۸)...... یہ کہ سورۃ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے ساتھ بسم اللہ پڑھے اور ہر سورۃ کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے پر مواظبت کرے، اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھنے کا بہت اہتمام کرے دیگر سورتوں کے مقابلے میں، بلکہ بسم اللہ کے بغیر اس کی تلاوت اس کے لئے حلال اور درست نہیں ہے ورنہ ایسے ہوگا جیسے اس نے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت چھوڑ دی ہو۔

(نوٹ)...... واضح ہو کہ مصنف علیہ الرحمۃ کا مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کے مطابق بسم اللہ ہر سورہ کی آیت ہے خصوصاً سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔ جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق بسم اللہ نہ کسی مخصوص سورۃ کا جزء ہے اور نہ ہی ہر ہر سورۃ کا جزء ہے۔ بلکہ قرآن مجید کی آیت ہے جو سورتوں کے فاصلے کے لئے نازل ہوئی تھی۔

(۲۹)...... یہ کہ ہر ہر سورۃ کے بارے میں جو اس کی فضیلت حدیث شریف میں نبی کریم سے آئی ہے اس کو ہر تلاوت کرنے والا پہچانے اور اس وقت ضرور اس کی تلاوت کرے جس وقت کے بارے میں حدیث میں اس کی قرأت کی خبر وارد ہوئی ہے۔ اس مخصوص وقت میں اس کی تلاوت کرنا نہ چھوڑے۔

(۳۰)...... یہ کہ تلاوت کرنے والا اور پڑھنے والا قرآن مجید کی قرأت اور تلاوت سے شفا حاصل کرے اور شفا طلب کرے جیسے اس بارے میں احادیث آئی ہیں اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ برکت حاصل کرے اپنے لئے اور دوسرے کے لئے خواہ مریض ہو خواہ غمگین ہو خواہ خوف زدہ ہو خواہ گھر میں ہو یا مسافر ہو خواہ دم کرنے کے ذریعے ہو یا بغیر دم کئے ہو۔

(۳۱)...... اور تلاوت کے بعد اللہ سے دعا کرے اور سوال کرے اور حاجت طلب کرے۔

(۳۲)...... یہ کہ اللہ نے اس کو جس قدر قرآن مجید دیا ہے اس پر خوش ہو جائے جیسے ایک غنی آدمی اپنے غنی ہونے پر خوش ہوتا ہے اور جیسے صاحب اقتدار بادشاہ اپنی سلطنت پر خوش ہوتا ہے۔ اور اپنے اوپر اللہ کی رحمت کو بہت بڑا سمجھے اور اس کی حمد وثنا کرے۔

(۳۳)...... یہ کہ قرآن مجید کی قرأت کے ساتھ بطور قاری اپنے ماسوا دوسرے پر فخر نہ کرے۔

(۳۴)...... یہ کہ قرآن مجید کو بازاروں میں نہ پڑھے اور مجلسوں میں بھی نہ پڑھے تاکہ قرآن کے ذریعے مال کھا سکے۔

(۳۵)...... یہ کہ قرآن مجید کو غسل خانے میں نہ پڑھے اور نہ ہی دیگر ناپاکی کے مقامات پر پڑھے۔

(۳۶)...... پیشاب پاخانہ کرتے وقت نہ پڑھے۔

(۳۷)...... قرآن کو پڑھنے میں تعمق اور تکلف سے کام نہ لے کہ اسے سیدھا کرنے لگے تیر کو سیدھا کرنے کی طرح کہ الفاظ کو اس وقت ایسے چبائے اپنی زبان کے ساتھ جیسے کھانا چبایا جاتا ہے۔

(۳۸)......یہ کہ جب کوئی جماعت مسجد میں یا بغیر مسجد کے اکٹھے ہو کر پڑھیں تو ایک دوسرے کے مقابلے میں زور زور سے نہ پڑھیں تا کہ ایسے محسوس نہ ہو جیسے باہم جھگڑ رہے ہیں یا مقابلہ کر رہے ہیں یا شور کر رہے ہیں۔ یہ بات تو نماز اور خطبے کے علاوہ کے بارے میں تھی۔

(۳۹)......بہر حال نماز اور خطبے کی حالت میں صرف امام قرأت کرے اور مقتدی خاموشی سے قرأت کو سنیں۔

(۴۰)......اس لئے کہ امام قرأت کے ساتھ جہر کر رہا ہے اور اگر مقتدی امام کے پیچھے قرأت کریں تو اپنی قرأت کو ظاہر نہ کریں اور اپنے آپ کو سنوانے سے زیادہ نہ کریں۔

نوٹ:...... یہ بات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق ہوگی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق مقتدی بالکل قرأت نہ کرے۔

(۴۱)......اور خطبے کے دوران کوئی شخص حالت خطبے میں جب کہ وہ خطبہ سن رہا ہو کوئی چیز نہ پڑھے۔

(۴۲)......اگر کوئی جماعت اور گروہ کسی نماز میں زور زور سے قرأت کریں تو باقی لوگ خاموش رہیں۔ ہاں ان میں جو نماز پڑھ رہا ہو وہ خاموش نہ رہے بلکہ قرأت کرتا رہے۔

(۴۳)......یہ کہ قرآن مجید کے اوپر کوئی دوسری کوئی کتاب یا کپڑا وغیرہ یا کوئی شئی نہ رکھے ہاں اگر قرآن مجید ایک دوسرے پر رکھے جائیں تو یہ جائز ہے۔

(۴۴)......یہ کہ قرآن مجید کو بڑا بنایا جائے اور احسن خط کے ساتھ جس پر قدرت ہو سکے کھلا کھلا لکھا جائے اس کی مقدار چھوٹی نہ کی جائے اس کے حروف کو تنگ نہ لکھا جائے نہ ہی ایک دوسرے پر۔

(۴۵)......یہ کہ جو چیز یا الفاظ قرآن نہیں ہیں ان کو قرآن مجید میں خلط ملط نہ کرے جیسے آیات کی تعداد سجدوں کی علامات یا جیسی ربع نصف ثلاثہ یا مختلف وقف وغیرہ کے الفاظ۔

(۴۶)......اختلاف قرأت کو اور آیات کے معانی کو بھی قرآن میں خلط نہ کرے۔

(۴۷)......یہ کہ وہ گھر اور مکان روشن رکھا جائے جس میں قرآن پڑھا جائے قندیلیں اور چراغ اس میں نصب کیے جائیں۔

(۴۸)......اور ماہ رمضان میں مساجد میں اور ان کے دروازوں کواڑوں میں مزید روشنی کی جائے۔

(۴۹)......یہ کہ اہل قرآن کی تعظیم و توقیر کی جائے بوجہ تعظیم علماء کے احکام کے ساتھ۔

(۵۰)......اور کثرت کے ساتھ اللہ سے توفیق طلب کرے۔

(نوٹ)......تعظیم قرآن کی بابت پچاس فصل یہاں پر میں نے لکھی ہیں ہر فصل میں اس کی تعظیم ثابت کروں گا علاوہ اس کے کچھ اضافی باتیں بھی مذکور ہوں گی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

میں ان فصول میں سے ہر فصل میں بعض وہ اخبار و آثار پیش کروں گا جو اس بارے میں وارد ہوئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل:......قرآن مجید کی تعلیم

تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے

۱۹۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد الصفار نے ان کو احمد بن منصور الرمادی نے ان کو

عبدالرزاق نے ان کوثوری نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کوجعفر بن محمد بن شاکر اور ابو اسماعیل ترمذی اور ابراہیم بن اسحاق نے ان کوابونعیم نے ان کوسفیان نے ان کوعلقمہ بن مرثد نے ان کوعبدالرحمن سلمی نے ان کوعثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ عبدالرزاق کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے:

افضلکم من تعلم القرآن وعلمه.

اس کو بخاری نے ابونعیم سے روایت کیا ہے۔

۱۹۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کوابوجعفر محمد بن عمرو الرزاز نے اور اسماعیل بن محمد الصفار نے دونوں کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی سعدان بن نصر نے ان کوابوبدر شجاع بن ولید نے ان کوعمرو بن قیس الملائی نے ان کوعلقمہ بن مرثد نے ان کوسعد بن عبیدہ نے ان کوابوعبدالرحمن سلمی نے ان کوحضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان افضلکم من تعلم القرآن وعلمه

بے شک تم میں زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

۱۹۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کوابوحامد بن بلال نے ان کوحسن بن محمد زعفرانی نے ان کوشبابہ بن سوار مدائنی نے ان کوشعبہ نے ان کوعلقمہ بن مرثد نے ان کوسعد بن عبیدہ نے ان کوابوعبدالرحمن سلمی نے ان کوحضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه.

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

ابوعبدالرحمن نے کہا چنانچہ اسی حدیث نے مجھے اس مسند پر بٹھایا ہے وہ استاذ تھے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ حجاج بن منہال سے انہوں نے شعبہ سے۔

قرآن اللہ کا دسترخوان ہے

۱۹۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کوابوجعفر الرزاز نے ان کومحمد بن اسماعیل سلمی نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کوابوبکر بن حب نے ان کوابواسماعیل ترمذی نے ان کوایوب بن سلیمان بن بلال نے ان حدیث بیان کی ابوبکر بن ابی اویس نے ان کوسلیمان بن بلال نے ان کومحمد بن عجلان نے ان کوابواسحق نے ان کوابوالاحوص نے ان عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے دعوت کا دسترخوان مہمانی ہے لہٰذا اللہ کی دعوت سے جس قدر استطاعت رکھتے ہو سیکھ لو۔ بے شک یہ قرآن وہی اللہ کی رسی ہے۔ واضح روشنی ہے نفع بخش شفا ہے جو اس کے ساتھ تمسک کرے اور جو جب اس کے لئے عصمت اور بچاؤ ہے جو اس کی پیروی کرے اس کے لئے نجات ہے بشرط یہ کہ وہ کج روی نہ کرے سیدھا چلے میڑھا نہ ہو پس راضی

(۱۹۳۰)..... أخرجه البخاري (۶/۲۳۶) عند أبي نعيم. به.

(۱۹۳۲)..... أخرجه البخاري (۶/۲۳۶) عن حجاج بن منهال شعبة. به.

(۱۹۳۳)..... أخرجه الحاكم (۱/۵۵۵) من طريق صالح بن عمر عن إبراهيم الهجري. به.

وصححه الحاكم وقال الذهبي: صالح بن عمر ثقة خرج له مسلم لكن إبراهيم بن مسلم ضعف

ہوجائے گا۔

اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا پس اس کی تلاوت کرو، اللہ تمہیں اس کی تلاوت پر ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں عطا کرے گا خبردار میں تمہیں یہ نہیں کہہ رہا کہ آلم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے مل کر تین حرف کی طرح ہیں اور تیس نیکیاں ہیں۔ روایت میں ابواسحق کا نام آیا ہے یہ وہی ابراہیم ہجری ہیں اس کو اسی طرح روایت کیا ہے صالح بن عمرو نے اور یحیی بن عثمان نے ابراہیم سے مرفوع روایت کے طور پر اور اس کو روایت کیا جعفر بن عون نے اور ابراہیم بن طہمان نے موقوف روایت کے طور عبداللہ بن مسعود پر۔

قرآن کی دو آیات سیکھنا دو اونٹنیوں سے افضل ہے

۱۹۳۴:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن محمد بن اسحق مطلبی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو یحیی بن ابو میسرہ مکی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے اور فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ وادی بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور روزانہ دو جوان خوبصورت اونٹنیاں لے آئے، اور نہ تو ان کو اللہ کی نافرمانی میں پکڑ لائے اور نہ ہی قطع رحمی کر کے لائے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اس چیز کو تو ہم میں ہر شخص چاہے گا۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے لوگو کوئی صبح صبح مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیات سیکھ لے یہ اس کے لئے دو جوان اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اور تین آیات سیکھنا تین اونٹنیاں لینے سے بہتر ہے، چار آیات سیکھنا چار اونٹنیوں سے بہتر ہے اور اسی تعداد کے اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔ اس کو مسلم نے دوسری وجہ سے موسیٰ بن علی سے نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایثار

۱۹۳۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذ باری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن احمد بن علی بن شوذب مقری سے مقام واسط میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوایوب نے ان کو حسین جعفی نے انہوں نے سنا حمزہ زیات سے ان کو ابوالمختار الطائی نے ان کو ابن اخی حارث اعور نے اس نے حارث اعور سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد سے گذرا اور مسجد میں لوگ باتوں میں منہمک تھے۔ لہذا میں علی بن ابی طالب کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کی اے امیر المومنین کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ لوگ باتوں میں مصروف ہیں انہوں نے پوچھا کیا واقعی وہ ایسے کر رہے ہیں میں نے عرض کی کہ جی ہاں آپ نے فرمایا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

---

(۱)......في الأصل (زاد من القران في روايته)

(۱۹۳۴)......أخرجه ابن أبي شيبة (۱۰/۵۰۳.۵۰۴) عن الفضل بن دكين عن موسى بن علي. به.

وأخرجه مسلم (۱/۵۵۲) من طريق ابن أبي شيبة. به وانظر الأداب للمصنف (۱۰۵۲) أبوداود (۱۴۵۶)

(۳)......غير واضح في الأصل

(۱۹۳۵)......أخرجه البغوي في شرح السنة (۴/۴۳۷.۴۳۸) من طريق أبي محمد عبد بن حميد الكشي عن حسين بن علي الجعفي. به.

وقال البغوي:

قال أبوعيسى: هذا حديث لانعرفه إلا من هذا الوجه وإسناده مجهول وفي حديث الحارث مقال.

انظر الترمذي (۲۹۰۶)

بے شک عنقریب فتنہ ہوگا، میں نے عرض کی تھی کہ اس فتنے سے چھٹکارا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے چھٹکارے کا ذریعہ کتاب اللہ ہے۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے مابعد کی خبریں ہیں۔ اور تمہارے درمیان جو کچھ ہے اس کی خبریں ہیں۔ وہ فیصلہ کن اور پکی بات ہے۔ وہ مذاق نہیں ہے، جس سرکش نے اس کو چھوڑا اللہ نے اسے توڑ دیا۔ اور جس نے ہدایت اس کے ذریعے طلب کی یا یوں فرمایا تھا کہ جس نے اس کے بغیر علم طلب کیا اللہ نے اس کو گمراہ کیا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔

وہ حکمت سے لبریز نصیحت ہے۔ وہ صراط مستقیم ہے۔ قرآن وہ چیز ہے جس کے ساتھ خواہش کج نہیں ہوتی اور جس کے ساتھ زبانیں گڈ مڈ نہیں کرتیں۔ جس سے علماء سیر نہیں ہوتے۔ جو بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا (یعنی اس کو بار بار پڑھنے سے بوریت نہیں ہوتی۔) جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے وہ وہی ہے جس نے جنوں کو روک دیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسری روایت میں یوں ہے۔

کہ قرآن وہ ہے جس کو سن کر جن بھی نہ رک سکے حتی کہ انہوں نے کہا۔ ہم نے حیرت ناک قرآن سنا ہے جو رشد کی ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے۔ جس نے قرآن کی بات کی اس نے سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا جو اس کی طرف بلایا گیا اور دعوت دیا گیا وہ صراط مستقیم کی ہدایت دے دیا گیا۔

۱۹۳۶:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے فوائد میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی جعفی نے پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث اور اس کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

۱۹۳۷:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا قیس بن سعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایک آدمی سے وہ رسول اللہ اس حدیث میں انہوں نے اس کو ذکر کیا اور فرمایا کہ قرآن واضح روشنی ہے۔ حکمت و دانائی والا ذکر ہے۔ صراط مستقیم ہے۔

۱۹۳۸:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوجعفر بن محمد بن یحیٰی بن عمر بن علی بن حرب نے ان کو ابوداؤد حفری نے ان کو سفیان نے منصور سے ان کو ابووائل نے عبداللہ سے **اھدنا الصراط المستقیم** فرمایا اس سے مراد ہے کتاب اللہ۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۹۳۹:۔۔۔۔۔ اور تحقیق ہم نے اس حدیث میں روایت کیا ہے جو زید بن ارقم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبے کے دوران، میں تمہارے اندر دو بڑی بھاری چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت اور روشنی ہے لہٰذا کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو اور اس کو پکڑے رکھو۔ اور آپ نے اس پر ابھارا اور اس میں رغبت دلائی۔

۱۹۴۰:۔۔۔۔۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کرے گا وہ راہ یاب ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔

(۱۹۳۷)۔۔۔۔۔ عزاه صاحب الكنز (۲۳۰۹) إلى المصنف فقط.

(۱۹۳۸)۔۔۔۔۔ عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱/۱۵) إلى وكيع وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وأبوبكر الأنباري في كتاب المصاحف والحاكم وصححه والمصنف.

أخرجه الحاكم (۲/۲۵۸) من طريق أبي داود الحفري. به وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۳۹، ۱۹۴۰)۔۔۔ أخرجه مسلم (۴/۱۸۷۳) عن زيد بن أرقم مرفوعاً

وانظر مسلم (۴/۱۸۷۴). السنن الكبرى للبيهقي (۲/۱۴۸). (۷/۳۰)، (۱۰/۱۱۴). الدارمي (۲/۴۳۲).

۱۹۴۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحٰق ثقفی نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو مسعر بن کدام نے اور سفیان ثوری نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد ہم اس وقت جس میں ہیں کوئی شر ہوگا جس سے ہم ڈریں آپ نے فرمایا اے حذیفہ تم کتاب اللہ کو لازم پکڑے رکھو اسی کو تم سکھلاؤ اور اس میں جو کچھ ہے اسی کی تم اتباع کرتے رہو یہاں تک کہ اس جملے کو آپ نے تین بار فرمایا۔ میں نے عرض کیا ہاں (ایسے ہی کروں گا۔)

قرآن اللہ کی رسی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑو

۱۹۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسین بن نصر نے ان کو علی بن نصر نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابوخالد سلیمان بن حبان نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو سعید بن ابی سعید نے ان کو ابوشریح خزاعی نے انہوں نے کہا کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ہم نے کہا کہ جی ہاں آپ نے فرمایا بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے۔ جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے تم اس کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔ بے شک تم ہرگز گمراہ نہیں ہوسکو گے اور اس کے بعد تم کبھی ہلاک نہیں ہوسکو گے۔

اس کو لیث بن سعد نے اور سعید مقبری نے روایت کیا ہے نافع بن جبیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور مرسل روایت کے، اور امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو جریر نے ان کو قابوس بن ابوظبیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک وہ شخص جس کے سینے میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی نہیں ہے وہ ویران گھر کی مثل ہے۔

۱۹۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ابوعلاثہ بن محمد بن عمرو بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوجعد نے ان کو ابوامامہ نے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی میں نے مقسم بن فلاں کو خریدا ہے اور مجھے اس میں اتنا اتنا منافع ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں اس سے بھی زیادہ منافع والی ہے۔ اس نے کہا کہ کیا واقعی ایسی کوئی چیز بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ شخص جو قرآن کی دس آیات یاد کرتا ہے چنانچہ وہ صحابی چلا گیا اور دس آیات یاد کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اس بات کی اطلاع دی۔

(۱۹۴۱)......أخرجه الحاكم في المستدرك (۴۳۲/۴) من طريق عبدالرحمن بن قرط عن حذيفة مطولاً وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۴۲)......أخرجه ابن أبي شيبة (۴۸۱/۱۰) عن أبي خالد. به.

(۱۹۴۳)......أخرجه الترمذي (۲۹۱۳) والحاكم (۵۵۴/۱) من طريق جرير. به.

وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح.

(۱۹۴۴)......أخرجه الحاكم (۵۵۶/۱) بنفس الإسناد إلا إنه قال (سالم بن أبي الجعد) وقال الحاكم:

إن كان عمرو بن خالد حفظ في إسناده سالم بن أبي الجعد فإنه صحيح على شرط مسلم غير ان البصريين من أصحاب المعتمر خالفوه فيه.

۱۹۴۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو عمرو بن علی نے اور احمد بن مقدام نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ان کو قتادہ نے بیان کیا ہے ان کو ابو الجعد نے یا ابن ابو الجعد نے ان کو ابو امامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل۔

حافظ قرآن دس آدمیوں کی سفارش کرے گا

۱۹۴۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو داؤد بن حسین بن عقیل نے ان کو علی بن حجر مقری نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو کثیر بن زازان نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید کو مضبوط پکڑ لے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام جانے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔ اور اس کی شفاعت قبول کریں گے اور اس کے دس اہل خاندان کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کریں گے۔ ہمارے شیخ کی اصل کتاب میں ایسے ہی تھا یعنی جعفر بن سلیمان ضبعی کے اور علیہ صحیح ہے۔ اور وہ تحریف ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ جعفر بن سلیمان مقری کوفی صحیح ہے۔

۱۹۴۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن طیب بلخی نے اور علی بن حسین بن عبدالرحیم نیساپوری نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے علی بن حجر نے ان کو حفص بن سلیمان نے کثیر بن زاذان سے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید پڑھا پھر اسے یاد کیا اور اسے مضبوطی سے تھاما اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے اور اس کے اہل خاندان کے دس افراد کے لئے اس کی شفاعت قبول کریں گے وہ سب ایسے ہوں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

ابو احمد نے کہا کہ اس کو روایت کرتے ہیں حفص بن سلیمان کثیر بن زازان سے۔ اور تحقیق حدیث بیان کی ہے کثیر سے غیر حفص نے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو اسی طریق کے علاوہ کسی طریق سے نہیں پہچانتے۔ اور اس کی اسناد صحیح نہیں ہے حفص بن سلیمان کوفی ابو عمر ضعیف فی الحدیث ہے۔ اور ہم نے آخر فضائل میں روایت کی ہے محمد بن بکار بن ریان کی حدیث سے انہوں نے حفص سے۔ اور حفص اس حدیث کے ساتھ متفرد ہے اور وہ ضعیف تھے اہل علم کے نزدیک۔

حافظ قرآن کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا

۱۹۴۸:...... اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو ابراہیم بن یوسف سنجانی نے ان کو ابو طاہر نے اور ہارون بن سعید نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے انہوں نے ابن ایوب سے اس نے زبان بن فائد سے اس نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص قرآن مجید پڑھے۔ اور اس میں جو کچھ ہے

(۱۹۴۵) ...اخرجه الحاكم بنفس الإسناد (۱/ ۵۵۱)

(۱۹۴۷) ...اخرجه المصنف من طريق ابن عدى فى الكامل (۲/ ۷۸۸) واخرجه الترمذى (۲۹۰۵)

(۱۹۴۸) ...اخرجه الحاكم بنفس الإسناد (۱/ ۵۶۷) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبى فقال: زبان ليس بالقوى.

اس پر عمل بھی کرے قیامت کے دن اس کے والدین کو اللہ تاج پہنائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہوگی دنیا کے گھروں میں، بالفرض اگر وہ گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے بارے میں جو اس کے ساتھ عمل کرے۔

۱۹۴۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو ابوصھباء بن سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا جو شخص قرآن مجید بالغ ہونے سے قبل پڑھ لے وہ بچپن میں حکمتیں عطا کردیا گیا ہے (ظاہر ہے معنی ومطلب جان کر پڑھے گا تو حکمتیں بھی حاصل ہوں گی۔)

۱۹۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصبہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن عثمان نے انہوں نے سنا حکیم بن محمد سے اس نے مقبری سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید جوانی کی عمر میں پڑھ لیا اللہ تعالیٰ قرآن کو اس کے خون اور گوشت میں پیوست کردیں گے۔

۱۹۵۱:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابواویس نے اپنے بھائی سے اس نے اسماعیل بن رافع سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۹۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس اسفاطی نے اور ابن ناجیہ نے دونوں کو حدیث بیان کی ہے ابومصعب نے ان کو عمر بن طلحہ نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید اپنی جوانی میں پڑھا قرآن اس کے خون اور گوشت میں پیوست ہوجائے گا اور جس نے بڑی عمر میں پڑھا اور وہ اس کے ساتھ جڑا رہا اس نے نہیں چھوڑا اس کے لئے دھرا اجر ہے سب کے الفاظ برابر ہیں۔ اور ابن ناجیہ نے کہا عمر بن طلحہ لیثیوں کے غلام تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کی دس دس آیات سیکھتے تھے

۱۹۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو شاذان اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایسے تھے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیات سیکھتے تھے قرآن میں سے تو پھر ان کے بعد کی دس آیات نہیں سیکھتے تھے یہاں تک کہ ہم پہلے یہ سیکھ لیتے جو کچھ اس میں ہے (یعنی اس کا مطلب اچھی طرح سے جان لیتے اور سمجھ لیتے۔) شریک سے پوچھا گیا کہ 'جو کچھ اس میں ہے' سے علم مراد ہے (آیات کا) انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

(کاش کہ آج کے مسلمان صحابہ کے اس طریقہ پر عمل کرتے تو صرف الفاظ کے قاری نہ ہوتے (مترجم)

۱۹۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن علی میمونی نے ان کو عبدالغفار بن حکم حرانی شریک نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم لوگ جان لیتے تھے اس علم کو جو کچھ ان دس آیات میں نازل ہوا ہے۔

۱۹۵۵:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو اسحٰق بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۱۹۴۹)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۴/۲۶۱) إلى ابن مردويه والمصنف.

(۱۹۵۲)..... أخرجه الحاكم والبخاري في تاريخهما والمرهبي في طلب العلم وأبونعيم والمصنف وعبدالرزاق وابن البخاري عن أبي هريرة (كنز العمال ۲۳۸۱)

(۱۹۵۳)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۷) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

سنا مالک سے ایک دن امور کے اندر جلدی کرنے کو معیوب قرار دے رہے تھے پھر فرمایا کہ حضرت ابن عمر نے سورہ بقرہ آٹھ برس میں پڑھی تھی (ظاہر ہے آٹھ برس تک بقرۃ کے الفاظ ہی کو نہیں پڑھتے رہے تھے بلکہ اس کے مفہوم ومطالب ہائے عظیمہ ہی کو سمجھتے رہے اور سمجھ کر ہی پڑھتے رہے اور یہی طریقہ ہے یعنی سمجھ کر پڑھنا۔ (از مترجم)

۱۹۵۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مھرجانی نے ان کو بکر محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو بکیر نے ان کو مالک نے ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سورۃ بقرہ پر آٹھ سال تک ٹھہرے رہے تھے اس کو سیکھتے تھے۔

۱۹۵۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ ابو بلال اشعری نے ان کو مالک بن انس نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ۔ حضرت عمر نے سورۃ بقرہ بارہ سال میں سیکھی تھی جب اسے پورا کیا تھا تو اونٹ قربان کئے تھے۔

۱۹۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو خالد بن دینار نے کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ نے ہم سے کہا تھا پانچ پانچ آیات کر کے یاد کریں۔ نبی کریم نے ان کو جبرائیل سے پانچ پانچ کر کے حاصل کیا تھا۔

۱۹۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو مالک بن نصر بن مالک خزاعی نے ان کو علی بن بکار نے ابوخلدہ سے اس نے ابوالعالیہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

کہ قرآن مجید کو پانچ پانچ آیات کر کے سیکھو بے شک جبرائیل امین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی پانچ پانچ آیات لے کر اترتے تھے۔

علی بن بکار نے کہا کہ بعض اہل علم نے کہا ہے۔ کہ جو شخص پانچ پانچ آیات کر کے سیکھے وہ قرآن کو بھولے گا نہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حضرت عمر کی طرف روایت کو مرفوع کرنے میں وکیع کی مخالفت ہوئی ہے اور وکیع کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل بن زکریا ضبی نضروی نے ہراۃ میں ان کو ابوالفضل احمد بن نجدہ بن عریان نے ان کو ابوعثمان سعید بن منصور نے ان کو خدیج بن معاویہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو مرہ نے ان کو ابن مسعود نے انہوں نے کہا جو شخص علم کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ قرآن کو لازم کرلے کیونکہ اس میں پہلوں اور پچھلوں کی بھلائی جمع ہے۔ اور اس کو شعبہ نے روایت کیا ہے ابو اسحٰق سے اور اس بارے میں کہا ہے قرآن مجید کو لازم کرلیا جائے اس لئے کہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

فصل:...... قرآن مجید کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرنا اور ہمیشہ کرنا

(۱)...... اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو قرآن مجید کی ہمیشہ پابندی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں۔

یتلون ایات اللہ آناء اللیل وھم یسجدون۔

وہ لوگ راتوں کے اندر بھی آیات الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں نماز کی حالت میں۔

---

(۱) فی المستدرک (العمل)

(۱۹۵۹)...... ابو خلدة هو : خالد بن دينار التميمي السعدي.

(۱۹۶۰)...... عزاه الهيثمي في المجمع (۷/۱۶۵) إلى الطبراني بأسانيد ورجال احدها رجال الصحيح

(۲)......اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا نام ذکر رکھا ہے۔اور جو شخص اس سے منہ پھیرے اس کو دھمکی دی ہے۔اور جو شخص قرآن مجید کو پڑھ کر بھلا دے اس کو بھی دھمکی دی ہے۔

کذالک نقص علیک من انبآء ماقد سبق وقد آتیناک من لدنا ذکرا. من اعرض عنه فانه یحمل یوم القیمة وزرا. خالدین فیه وسآء لهم یوم القیمه حملا.

اس طرح ہم آپ کے اوپر پہلے گذر جانے والوں کی خبریں بیان کرتے ہیں اور ہم نے اپنی جانب سے آپ کو ذکر عطا کیا ہے۔
جو شخص اس ذکر سے منہ پھیرے وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھ اٹھائے گا وہ ہمیشہ اسی عذاب میں رہیں گے
اور قیامت کے دن بہت برا بوجھ ہے ایسے لوگوں کے لئے۔

اور اس کے بعد کئی آیات میں ارشاد فرمایا ہے:

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره. یوم القیمة اعمی. تا الیوم تنسٰی.
جو شخص میرے ذکر سے یعنی قران سے منہ پھیرے اس کے لئے گذران تنگ ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب مجھے آپ نے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے میں تو دنیا میں دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ایسے ہی تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں تم نے ان کو بھلا دیا تھا اور ہم تجھے آج ایسے ہی بھلا دیں گے۔

قرآن جلدی بھول جاتا ہے

۱۹۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اپنی اصل کتاب سے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے برید سے اس نے ابوبردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔قرآن مجید کو یاد کرنے کے بعد مضبوط رکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قرآن فرار ہونے اور بھول جانے میں اس اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو پاؤں سے رسی نکل جانے سے بھاگ جاتا ہے　بعض نے فی عقلها کی جگہ من عقلها کہا ہے۔بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں ابوکریب سے اس نے اسامہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزا　نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبدالملک بن محمد ابوقلابہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو مالک نے۔ح۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک پر انہوں نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ بے شک صاحب قرآن کی مثال اونٹ والے جیسی ہے جس کے پیر میں رسی ڈلی ہوئی ہے اگر اسے باندھ کر رکھے گا تو وہ رکا رہے گا اور اگر اونٹ کو چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے (یعنی یاد کرتا رہے گا تو یاد رہے گا ورنہ بھول جائے گا تو وہ چلا جائے گا (یعنی یاد کرتا رہے گا تو یاد رہے گا ورنہ بھول جائے گا۔بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے۔عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۱۹۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم اور محمد بن شاذان اور احمد بن سلمہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اس نے نافع سے اس نے ابن

(۱۹۶۱)......اخرجه البخاری (۹/۷۹. فتح) عن محمد بن العلاء واخرجه مسلم (۱/۵۴۵) عن ابی کریب کلاهما عن ابی إسامة. أبه.

(۱۹۶۲)......اخرجه البخاری (۹/۷۹. فتح) عن عبدالله بن یوسف عن مالک. به.

واخرجه مسلم (۱/۵۴۳) عن یحیی بن یحیی عن مالک. به.

عمر سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی مثال پاؤں میں رسی ڈالے ہوئے اونٹ کی سی ہے اگر اس کا مالک اس کی رسی کی حفاظت کرتا رہے گا تو اونٹ قبضے میں رہے گا اگر اسے چھوڑ دے گا تو اونٹ چلا جائے گا۔ جب کوئی قرآن کا حافظ رات کو کھڑے ہوکر اور دن کو بھی (نماز میں) پڑھتا تو وہ اس کو یاد کر لیتا ہے اور جس وقت اس کو نہیں پڑھتا اس طرح تو اس کو بھول جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے قتیبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو جریر نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ابووائل سے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تمہارے کسی ایک کے حق میں یہ بات بہت ہی بری ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اتنی اتنی آیات بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلوایا گیا ہے قرآن کو خوب یاد کرو وہ لوگوں کے سینوں سے بڑی تیزی کے ساتھ نکلتا ہے جیسے پیر سے رسی نکلنے پر مویشی بھاگتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابوشیبہ سے اس نے جریر سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم وغیرہ سے۔

قرآن کریم بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے

۱۹۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن مبارک نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے انہوں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص قرآن سیکھتا ہے پھر اس کو بھول جاتا ہے مگر وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (الشوریٰ ۳۰)

جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سبب ہوتی ہے۔

بے شک قرآن مجید کا بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے۔

۱۹۶۶:...... اور ہم نے روایت کیا ہے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کی حدیث سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں

(۱۹۶۳)...... أخرجه مسلم (۱/۵۴۴)

(۱۹۶۴)...... أخرجه البخاری (۹/۷۹. فتح) عن محمد بن عرعرة عن شعبة عن منصور. به.

وأخرجه مسلم (۱/۵۴۴) عن زهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم عن جرير. به.

(۱)...... في المخطوطة أعقلها.

(۱۹۶۵)...... عزاه السيوطي في الدر (۶/۹) إلى ابن المبارك وابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر وابن أبي حاتم والمصنف عن الضحاك.

(۱۹۶۶)...... أخرجه أبو داوٗد (۴۶۱) والترمذي (۲۹۱۶) وقال الترمذي.

وقال أبو عيسى:

هذا حديث غريب لانعرفه إلا من هذا الوجه قال:

وذاكرت به محمد بن إسماعيل فلم يعرفه واستغربه.

قال محمد: ولا أعرف للمطلب بن عبدالله سماعاً من احد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا قوله حدثني من شهد خطبة النبي صلى الله عليه وسلم قال وسمعت عبدالله بن عبدالرحمن يقول لانعرف للمطلب سماعاً من احد أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال عبدالله.

وانكر علي بن المديني ان يكون المطلب سمع من أنس.

کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

مجھ پر میری امت کے اجر وثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ معمولی سی نجاست یا بلغم وغیرہ بھی جسے کوئی آدمی مسجد میں سے نکال دیتا ہے۔اور میرے اوپر میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے۔میں نے (ان پیش ہونے والے گناہوں میں)اس سے بڑا گناہ کوئی بھی نہیں دیکھا کہ کوئی آدمی قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا کوئی آیت جو کسی آدمی کو عطاء کی گئی اس کے بعد اس نے اس کو بھلا دیا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالوہاب بن حکم خزاز نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز نے ان کو ابن جریج نے (فلاں سے) پس اسی مذکور کو انہوں نے بھی ذکر کیا۔

۱۹۶۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن علی نے کہا کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے انہوں نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ساتھ خوبصورت آواز نکالو (یعنی تجوید وسُر کے ساتھ پڑھو) اور اسی کی کمائی اسی کو ذخیرہ کرو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ قرآن مجید اس اونٹ سے زیادہ جلدی سینے سے نکل کر چلا جاتا ہے جس اونٹ کے پیروں سے رسی نکل جائے اور چلا جائے اور لفظ تغنّی کا ایک یہ مفہوم بھی مراد لیا جاسکتا ہے (کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ساتھ غِنا حاصل کرو یعنی قرآن کی تعلیم حاصل کر لی تو سارے جہاں کی دولت حاصل ہوگئی اس کے ساتھ غنی ہوجاؤ مزید دنیا کی لالچ نہ کرو اس طرح یہ حدیث زہد اور تزکیہ کی تعلیم ہوگی) مترجم۔

قرآن سیکھ کو چھوڑ دینے کی وعید وسزا

۱۹۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوعمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابی بکران کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابورجاء نے ان کو سمرہ بن جندب فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے۔کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے لہٰذا آپ کے سامنے کوئی بھی شخص اپنا خواب بیان کرتا اللہ جس کے لئے چاہتا۔ایک دن آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا آج رات میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے تھے انہوں نے مجھے اٹھایا اور بولے چلئے چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ حتیٰ کہ ہم لوگ ایک ایسے آدمی پر پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے سرہانے پتھر اٹھائے کھڑا تھا پس اچانک وہ جھک کر وہ پتھر لیٹے ہوئے کے سر پر دے مارتا ہے جس کی شدید ضرب سے اس کا سر مکمل کچل جاتا ہے اور وہ پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے لہٰذا وہ شخص دوبارہ اس پتھر کو اٹھا لاتا ہے، اتنے میں اس کا کچلا ہوا سر بحال ہو چکا ہوتا جیسے کہ پہلے تھا پھر وہ اسی طرح اس کو مارتا ہے جیسے اس نے پہلی بار مارا تھا۔(الغرض یہی عذاب اس کو مستقل طور پر ہو رہا ہے) میں نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ، اللہ کی پناہ یہ سر کچلنے والا اور جس کا سر کچلا جا رہا ہے دونوں کون ہیں۔دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہاں سے چلئے (پھر دونوں نے آگے حدیث بیان کی ہے) پھر تشریح میں فرمایا کہ۔بہرحال وہ آدمی آپ جس کے پاس گئے تھے

(۱۹۶۷).....أخرجه أحمد (۱۵۳/۴) من طريق علي بن رباح. به.

وأخرجه أحمد (۱۵۳/۴) من طريق علي بن رباح. به.

وأخرجه ابن حبان (۱۷۸۸، موارد) عن الحسين بن سفيان عن أبي بكر بن أبي شيبة علي زيد بن الحباب . به دون قوله (وتغنوا به)

(۱۹۶۸).....أخرجه البخاري (۵۸،۵۵/۹) عن مؤمل بن هشام أبوهشام عن إسماعيل بن إبراهيم عن عوف. به.

(۱).....غير واضح بالأصل وصححناه من البخاري.

اور اس کا سر کچلا جا رہا تھا پتھر کے ساتھ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو قرآن سیکھتا تھا پھر اس کو چھوڑ دیتا تھا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ اس کو بخاری نے ایک حدیث میں نقل کیا ہے۔

۱۹۶۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عیسیٰ بن لبیط نے یا ایاد نے ایک آدمی سے اس آدمی نے سعید بن عبادہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی آدمی بھی اگر قرآن سیکھتا ہے پھر سیکھ کر اس کو بھلا دیتا ہے قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ کے پاس پیش ہوگا تو اس کے منہ کو کوڑھ کر مرض لگا ہوا ہوگا۔

اور کوئی حکمران جو عیش میں پڑ گیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے آگے ایسے پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ اسکی گدی پر بندھے ہوئے ہوں گے انہیں عدل وانصاف کے سوا کوئی عمل نہیں چھڑا سکے گا۔

ایسے ہی شعبہ سے روایت کیا گیا ہے اور وہ غلط ہے بلکہ وہ صحیح عیسیٰ بن فائد سے ہے۔

اور اس کو ابوعبید نے روایت کیا حجاج سے اس نے شعبہ سے جو کہ درست ہے۔

اور اسی طرح ان کے ماسوا نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ شعبہ نے یزید سے اس نے عیسیٰ بن فائد سے۔

۱۹۷۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عیسیٰ بن فائد نے ایک آدمی سے اس آدمی نے سعد بن عبادہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کو متعدد بار یہ بتایا تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کوئی بھی حکمران عیاش ہو قیامت کے روز جب اللہ کے پیش ہوگا تو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے ان کو انصاف کے سوا کوئی عمل نہیں چھڑا سکے گا اور جس نے قرآن مجید پڑھ کر پھر اس کو بھلا دیا قیامت میں اللہ تعالیٰ کے آگے جب پیش ہوگا تو اس کا منہ کوڑھ زدہ ہوگا۔

حفاظ کرام قابل رشک ہیں

۱۹۷۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے۔ ان کو خبر دی ہے شعیب نے ان کو زہری نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا.....حسد دو آدمیوں کے خلاف درست ہے (یہاں حسد سے رشک مراد ہے) وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کا علم) عطا کیا ہے وہ رات دن اسی کو پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے آگے بحالت قیام عبادت میں مشغول رہتا ہے۔

یا قام بہ سے مراد ہے کہ وہ دن رات قرآن ہی کے معاملے میں مصروف عمل رہتا ہے پڑھنا پڑھانا سمجھنا سمجھانا عمل خود کرنا لوگوں سے کروانا وغیرہ وغیرہ۔

اور دوسرا وہ آدمی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال ومتاع بہت دیا ہے وہ رات دن اس کو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا رہتا ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو سفیان کی اور یونس کی حدیث سے زہری سے روایت کیا ہے۔

(۱۹۶۹)..... أخرجه أحمد (۳۲۳/۵) عن عبدالصمد عن عبدالعزيز بن مسلم عن يزيد بن أبي زياد عن عيسى بن فائد عن عبادة بن الصامت مرفوعاً.

(۱۹۷۰).....أخرجه أحمد (۲۸۵/۵) عن خلف بن الوليد عن خالد. به.

(۱۹۷۱).....أخرجه البخاري (۲۳۶/۲) ومسلم (۵۵۸/۱ و ۵۵۹) كما قال المصنف.

۱۹۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن خلیل قطان نے ان کو ابوالازھر نے ان کو مروان بن محمد نے ان کو ھیثم بن حمید نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے زید بن واقد نے سلیمان بن موسیٰ سے اس نے کثیر بن مرہ سے اس نے یزید بن اخنس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے مابین رغبت کرنے کا مقابلہ کسی چیز میں نہیں ہونا چاہئے سوائے دو طرح کے آدمیوں میں کرنے کے ایک تو وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن مجید عطا کیا ہے وہ رات دن اسی میں لگا رہتا ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

لہٰذا اس کو دیکھ کر دوسرا آدمی یہ کہے کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس طرح عطا کرتا جیسے فلاں کو عطا کیا ہے تو میں بھی اپنے رات دن قرآن کیلئے ایک کر دیتا جیسے فلان نے کر دیئے ہیں اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال عطا کیا ہے لہٰذا وہ اس کو خرچ کرتا اور صدقہ کرتا ہے۔

کوئی آدمی اسے دیکھ کر یہ کہے گا کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے مال دیتا جیسے فلاں کو دیا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ صدقہ کرتا۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ یہ بتلایئے کہ مردانگی اور بہادری اگر کسی آدمیں میں ہو تو (کیا وہ رغبت اور رشک کی چیز نہیں ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ آدمی ان دو کے برابر نہیں ہو سکتا بے شک کتا بھی اپنے گھر والوں کے پیچھے جاتا ہے۔

مؤمن قاری کی مثال

۱۹۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے ان کو ابوموسیٰ نے کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔

مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج جیسی ہے جس کی خوشبو پاکیزہ ذائقہ پیارا ہوتا ہے

اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس پھل جیسی ہے جس کا ذائقہ تو پاکیزہ ہے مگر اس کی کوئی خوشبو ہی نہیں ہے۔ اور اس گنہگار کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے مثال نازبو کے ہے (بیری) کہ اس کی خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس گنہگار کی مثال جو سرے سے قرآن کو پڑھتا ہی نہیں ہے اندرائن (کوڑتمہ) جیسی ہے کہ جس کا ذائقہ خبیث ہے اور بو بھی خبیث ہے۔

۱۹۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ھد بہ بن خالد نے ان کو ھمام بن یحییٰ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل علاوہ ازیں یہ کہا ہے کہ رسول اللہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس حدیث کے آخر میں فرمایا تھا کہ مثل اندرائن کے ہے جس کا مزہ سخت کڑوا ہے اور خوشبو بالکل نہیں ہے۔ اس کو دونوں نے پورا پورا ھد بہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۷۵:......ہمیں خبر دی ہے استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن جیب نے ان کو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ہشام نے قتادہ سے ان کو زرارہ نے سعید بن ہشام سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

(۱۹۷۲)......أخرجه أحمد (۱۰۵/۴) والطبرانی فی الصغیر (۴۹/۱) من طریق الهیثم بن حمید. به.

وقال الطبرانی لایروی عن یزید بن الأخنس وهو أبومعن بن یزید وهو إبنه قد صحبا رسول الله صلی الله علیه وسلم إلا بهذا الإسناد تفرد به الهیثم.

وعزاه الهیثمی فی المجمع (۲۵۶/۲) إلی الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات.

(۱۹۷۳)......أخرجه المصنف من طریق أبی داود الطیالسی (۴۹۴)

(۱۹۸۴)......متفق علیه أخرجه البخاری (۱۹۸/۹) و مسلم (۵۴۹/۱)

(۱۹۴۵)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۴۹۹)

بے شک وہ آدمی جو قرآن کو پڑھتا ہے اور وہ اس کا ماہر ہے اس کی ہم نشینی نیک اور مقدس کتابت کرنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگی۔ اور وہ شخص جو قرآن مجید پڑھتا ہے۔ اور ہشام نے کہا کہ وہ اس پر مشکل گذرتا ہے۔ شعبہ نے کہا کہ وہ اس پر مشکل ہوتا ہے اس شخص کے لئے دہرا اجر ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں شعبہ سے اور مسلم نے حدیث ہشام دستوائی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۹۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ نے فرمایا حدیث میں جس کو انہوں نے ذکر فرمایا تھا جو شخص ایسے راستے پر چلے جس کے ساتھ علم کی تلاش کرے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے جنت کی طرف راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جہاں کچھ لوگ اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں تو ان لوگوں کو فرشتے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان فرشتوں میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں اور جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اس کو آگے نہیں لا سکے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے اپنے والد سے۔

قرآن سننے فرشتے آسمان سے اترتے ہیں

۱۹۷۷:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر اسماعیل بن محمد فقیہ نے رائے میں اور ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عفان بن مسلم نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد بن ابوعثمان زاہد نے بطور املاء کے ان کو ابوسعد اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو عمران بن موسیٰ سختیانی نے ان کو ہدبہ بن خالد نے انہوں نے کہ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان کو اسید بن حضیر نے انہوں نے کہا یارسول اللہ میں ایک سورۃ پڑھ رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے آہٹ یا گرنے کی آواز سنی میں نے خیال کیا کہ میرا گھوڑا کھل گیا ہے (یعنی اس کے بعد میں نے تلاوت روک دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پڑھتے رہنا چاہئے تھا تمہیں اے ابوعتیک، میں نے پلٹ کر دیکھا تو روشن چراغ کی مانند کوئی چیز تھی جو آسمان اور زمین کے درمیان نیچے اتر رہی تھی۔ اور یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہئے تمہیں اے ابوعتیک۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ (خوف کے مارے) میں تلاوت جاری نہ رکھ سکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ فرشتہ تھا جو قرآن مجید کی قرأت سننے کے لئے اترا تھا، سنو اگر آپ تلاوت جاری رکھتے تو بہت سارے عجائبات دیکھتے۔ روایت کے یہ الفاظ ابوسعد کے ہیں۔ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کا ذکر ہے اور یہ الفاظ میں جب میں ان کے آخر تک پہنچا تو میں نے کچھ گرنے کی آواز سنی اس کے بعد انہوں نے اس کا مفہوم ذکر کیا۔

اور اس حدیث کو بخاری مسلم نے اس کتاب میں ابوسعید کی حدیث میں نقل کیا ہے اسید بن حضیر سے اسی وجہ سے اس کو ذکر کیا ہے صحیح میں۔

۱۹۷۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صغانی نے ان کو اسحٰق بن ابومسلم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں نے ایک سائبان دیکھا ہے یا سایہ دار

(۱۹۷۶)..... اخرجه مسلم (۴/۲۰۷۴) عن محمد بن عبدالله بن نمير عن أبيه. به.

(۱۹۷۷)..... اخرجه البخاری (۶/۲۳۴)، مسلم (۱/۵۴۸) من طريق ابی سعيد الخدری عن اسيد بن حضير مرفوعاً.

درخت، جس سے گھی اور شہد بہہ رہا ہے، اور میں نے لوگ دیکھے جو ایک دوسرے سے اپنے ہاتھ پھیلا کر مانگ رہے ہیں کوئی زیادہ کوئی کم کر رہا ہے اور میں نے ایک رسی دیکھی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی ملی ہوئی ہے میں نے آپ کو بھی دیکھا ہے یارسول اللہ۔ میں نے اس رسی کو پکڑا اور ان کے ذریعے اوپر کو چڑھ گیا ہوں۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے اس کو پکڑا وہ بھی اوپر کو چڑھ گیا اس کے بعد ایک اور آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا ہے پھر ایک اور آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی ہے اس کے بعد اس کے لئے وہ رسی جوڑی گئی ہے جس سے وہ بھی اوپر کو چڑھ گیا ہے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق بولے یارسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی) تو ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ سائبان یا سایہ دار درخت سے مراد اسلام کا سائبان ہے اور دودھ گھی شہد بہنے سے مراد۔ اور ابواسحٰق کی ایک روایت میں ہے۔ بہر حال جو کچھ گھی اور شہد بہہ رہا ہے وہ قرآن ہے جس میں نرمی اور مٹھاس ہے، کوئی کم کوئی زیادہ لے رہا ہے یعنی قرآن میں سے کوئی کم کوئی زیادہ فہم لے رہا ہے۔ اور آسمان سے زمین تک ملی ہوئی رسی وہ حق ہے آپ جس حق پر قائم ہیں۔ آپ اسی حق والی رسی کو پکڑتے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ آپ کو بلند کرتے ہیں۔ پھر آپ کے بعد اس کو دوسرا آدمی پکڑتا ہے۔ وہ اسی کے ذریعہ بلند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا آدمی اس پکڑتا ہے وہ بھی بلند ہو جاتا ہے۔ تیسرا پکڑتا ہے اور رسی ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے جوڑی جاتی ہے۔ لہٰذا وہ بھی اوپر چلا جاتا ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلائیے کہ کیا میں نے درست کہا ہے یا میں نے غلطی کی ہے بتانے میں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ درست بتایا آپ نے اور کچھ غلط بتایا۔ صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو قسم دیتا ہوں اپنے ماں باپ کی (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان) مجھے وہ بتا دیجئے جو مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ قسم نہ دیجئے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے ان کو عبدالرزاق نے مگر یہ کہ انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۹۷۹:.....اور ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو مثنّٰی نے ان کو محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سلیمان بن کثیر نے زہری سے، انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں جو شخص جب کوئی خواب دیکھے تو اسے میرے سامنے بیان کر دیا کرے۔ میں اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ چنانچہ ایک آدمی آیا (آگے راوی نے حدیث بیان کی ہے) مگر اس نے کہا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی تعبیر دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ضرور، آپ ہی تعبیر دیجئے۔ اور صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ خوابوں والے تھے۔ لہٰذا صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سائبان تو اسلام ہے، شہد اور گھی قرآن ہے۔ جس میں شہد کی شیرینی ہے اور دودھ کی نرمی ہے۔ بہر حال جو لوگ اس کو حاصل کر رہے ہیں کوئی کم لے رہا ہے تو کوئی زیادہ لے رہا ہے وہ حاملین قرآن ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سے وہ محمد بن کثیر سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

بعض اہل علم نے گمان کیا ہے کہ (حضور نے جس غلطی کا اشارہ دیا تھا) وہ غلطی شہد اور گھی کی تفسیر کے بارے میں تھی کہ انہوں نے دونوں سے دونوں مراد ایک چیز لی وہ ہے قرآن حالانکہ چیزیں دو ہیں خواب میں تو مناسب اس طرح تھا کہ ایک چیز کی تعبیر قرآن کے ساتھ دی جاتی اور دوسری

(۱۹۷۸).....إسحاق بن أبي مسلم الدبري هو : أبويعقوب إسحاق بن إبراهيم بن عباد الدبري.

اخرجه مسلم (۱۷۷۸/۴) عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق. به.

(۱۹۷۹).....اخرجه مسلم (۱۷۷۸/۴ و ۱۷۷۹) عن عبدالله بن عبدالرحمن الدارمي عن محمد بن كثير به.

کی سنت کے ساتھ دی جاتی۔ واللہ اعلم۔

سورۃ بقرہ باعث برکت ہے

۱۹۸۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو اَبان نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے زید سے اس کو ابو سلام نے ان کو ابو امامہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن سفارشی بن کر آئے گا۔ خصوصاً دو تر و تازہ سورتیں پڑھا کرو سورۃ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن وہ دونوں اس طرح آئیں گی جیسے کہ وہ بادل ہیں یا گویا کہ وہ فرق کرنے والی ہیں صف باندھنے والے پرندوں میں سے جو کہ اپنے پڑھنے والے کے لئے بحث کریں گی۔ سورۃ بقرہ پڑھو اس لئے کہ اس کو حاصل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت وندامت ہے اہل باطل اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے معاویہ بن سلام کی حدیث سے اس نے اپنے بھائی زید سے۔

۱۹۸۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ہے ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے اسماعیل بن عیاش نے ان کو لیث نے مجاہد سے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت پڑھتا ہے قیامت کے دن وہ اس کے لئے نور اور روشنی ہو گی اور جو شخص قرآن کی ایک آیت سنتا ہے اس کے لئے دوگنی نیکی لکھی جاتی ہے۔

جس جگہ قرآن پڑھا جاتا ہے وہ روشن کر دیا جاتا ہے

۱۹۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابو بکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے ان کو عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس کو اہل آسمان ایسے دیکھتے ہیں جیسے ستاروں کو اہل زمین دیکھتے ہیں۔ (یا یوں تعبیر ہے)

وہ گھر اہل اسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے جیسے ستارے اہل زمین کے لئے چمکتے ہیں۔

قرآن کے ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں

۱۹۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن نے دالویہ دقاق نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ان کو محمد بن کعب قرظی نے ان کو عوف نے ان کو مالک اصمعی نے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بسم

(۱۹۸۰)..... أخرجه مسلم (۵۵۳/۱) من طريق معاوية بن سلام. به.

(۱۹۸۱)..... عزاه صاحب الكنز (۲۳۳) للمصنف فقط.

(۱۹۸۲)..... عزاه صاحب الكنز (۲۲۹۱) للمصنف فقط.

(۱۹۸۳)..... أخرجه ابن أبي شيبة (۴۶۱/۱۰) والطبراني في الكبير (۷۶/۱۸) من طريق موسى بن عبيدة الربذى. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۶۳/۷) : موسى بن عبيدة الربذى ضعيف وزاد في عزوه إلى الطبراني في الأوسط.

(۱)..... في الأصل الخلدى.

(۱۹۸۳)..... مكرر. أخرجه الترمذى (۲۹۱۰) من طريق الضحاک بن عثمان. به.

وقال أبوعيسى : هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

(ایک حرف ہے) بلکہ باء، سین، میم، علیحدہ علیحدہ حرف ہیں اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ الم میں (ایک حرف ہے) بلکہ الف، لام، میم علیحدہ علیحدہ حرف ہیں۔ یہ روایت اگر اس کی اسناد صحیح ہے تو اس سے مراد دوہری نیکی مراد ہے۔

۱۹۸۴:..... مکرر ہے اس کو ضحاک بن عثمان نے روایت کیا ہے ایوب بن موسیٰ سے اس نے محمد بن کعب قرظی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص کتاب میں سے ایک حرف کو پڑھے اس کے لئے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی اپنی جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف علیحدہ حرف ہے لام علیحدہ حرف ہے میم علیحدہ حرف ہے۔

۱۹۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابوبکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہارون بن عبداللہ بزار نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو ضحاک نے پھر انہوں نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ان سے ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ محمد بن کعب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا۔

اور ہم نے ابن مسعود کی حدیث میں دوسرے طریق سے بطور مرفوع اور بطور موقوف کے روایت کیا ہے جو اسی مذکورہ مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

مرفوع روایت تو وہ ہے جو پہلے گزر چکی اور موقوف وہ ہے جو ابھی درج ہوگی۔

۱۹۸۶:..... ان میں سے جن کی ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عوف نے ان کو ابراہیم بن ہجری نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابراہیم ہجری ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ قرآن مجید دعوت مہمانی ہے اللہ کی مہمانی کو جانو جس قدر تم استطاعت رکھتے ہو بے شک یہ قرآن مجید اللہ کی رسی ہے۔ واضح روشنی ہے جو کہ فائدہ پہنچاتی ہے جو اس کے ساتھ چمٹ جائے اس کے لئے تحفظ ہے جو اس کی اتباع کرے اس کے لئے نجات ہے وہ کج رو نہیں ہوگا بلکہ سیدھا رہے گا۔ ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ پھر آرزو کرے نہیں خاموش رہنے دیتے مجھ کو اس کے عجائبات بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اسے پڑھو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی تلاوت سے اجر عطا کرے گا ہر حرف کے بدلے میں دس دس نیکیاں سنو میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ الم ہیں بلکہ الف، لام، میم علیحدہ اور علوی کی ایک روایت میں ہے کہ میری مراد یہ نہیں ہے کہ الم میں دس نیکیاں ہیں بلکہ الف کی دس ہیں لام کی دس اور میم کی دس ہیں۔

۱۹۸۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن عمر حنفی نے ان کو ابراہیم ہجری نی پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے اور اسی کے مفہوم کو بطور مرفوع روایت کے اور روایت کے شروع میں کہا ہے کہ بے شک یہ قرآن مہمانی ہے لہٰذا اس مہمانی سے اور دستر خوان سے سیکھو اور فرمایا کہ یہ قرآن قول شافی ہے۔

(۱۹۸۵)..... أخرجه ابن أبي شيبة ومحمد بن نصر وابن الأنباري في كتاب المصاحف والحاكم والمصنف (الكنز ۲۳۵۶)

(۱۹۸۶)..... أخرجه الحاكم (۱/۵۶۶) عن أبي عبدالله محمد بن يعقوب الحافظ. به وصححه الحاكم. وسكت عليه الذهبي.

(۱۹۸۷)..... أخرجه الحاكم (۱/۵۵۶) عن أبي النضر محمد بن محمد بن محمش الفقيه. به مختصراً وصححه الحاكم وسكت عليه الذهبي.

(۱)..... في المستدرك (حبيب)

۱۹۸۸:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو حامد بن محمود بن حرب نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ عبداللہ دشتکی نے ۔ ح ۔ ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ دشتکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو عاصم نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک خالی ترین گھر گھروں میں سے وہ ہے جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی شے نہ ہو لہذا تم لوگ قرآن کریم کو پڑھو بے شک تم اس پر ہر حرف کے بارے میں دس نیکیوں کی جزا دیے جاؤ گے سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم بلکہ میں یہ کہتا ہوں الف، لام اور میم ۔

۱۹۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو مسعر نے ان کو عطاء نے ان کو ابوالاحوص نے ابن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اس قرآن مجید کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو بے شک تم ہر اسم کے بارے میں دس دس نیکیوں کا اجر عطا کئے جاؤ گے سنو میں یہ نہیں کہہ رہا الم بلکہ ہر حرف میں الف، لام، میم ہے ۔ یہ دوسرے طریق سے عطا سے مرفوعا مروی ہے۔

۱۹۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو معاذ بن نجد قریشی نے ۔

اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد احمد بن اسحٰق بن احمد بغدادی نے ان کو معاذ بن نجدہ قریشی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو خلاء بن یحییٰ بن صفوان کوفی نے ان کو بشیر بن مہاجر غنوی نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔

سورۃ بقرہ سیکھو اس کو سیکھنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت وندامت ہے اہل باطل شیطان اور جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے (یہ کہہ کر) تھوڑی سی دیر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا۔ سورۃ بقرہ سیکھو اور سورۃ ال عمران یہ دونوں تر وتازہ ہیں یہ دونوں اپنے پڑھنے والے پر سایہ کریں گی قیامت کے دن بادل کی طرح یا پروں کو پھیلانے والے پرندوں کی طرح یہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے سامنے آئے گا قیامت میں جب انسان کی قبر پھٹے ۔گی ایک کمزور و پریشان حال جوان کی شکل میں آئے گا اور کہے گا کیا مجھے پہچانتے ہیں ۔ وہ کہے گا کہ نہیں میں تو آپ کو نہیں پہچانتا لہذا قرآن اس سے کہے گا۔ میں وہی تو ہوں جس نے آپ کو گرمیوں میں پیاسا رکھا تھا اور میں نے ہی آپ کو راتوں کو بے آرام کیا تھا بے شک ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہو گیا ہے اور میں آج تیرے لئے ہوں ہر تجارت کے پیچھے لہذا ایک ہاتھ میں اس کو ملک اور دوسرے ہاتھ میں ہمیشہ رہنا خلد دیا جائے گا اور اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی جس سے اہل دنیا دنگ رہ جائیں گے وہ پوچھیں گے یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں جواب ملے گا اس لئے کہ تمہارے بچے نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی تھی پھر قرآن کے قاری سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھتے جائیں اور جنت کے درجات اور حجروں کے لئے چڑھتے جائیں چنانچہ وہ چڑھتے جائیں گے جب تک کہ تلاوت کرتے رہیں گے اس کی ترتیل کے ساتھ حدیث کے یہ الفاظ ابن قتادہ کی روایت کے ہیں اور ابن عبداللہ کی حدیث مختصر ہے۔

۱۹۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوعمر محمد بن جعفر کوفی نے ان کو یعقوب نے ان کو بشیر بن مہاجر نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ اس کے انہوں نے کہا کہ قرآن پڑھنے والے پر جب قرآن مشکل گزرتا ہے تو قیامت کے دن وہ کمزور آدمی کی صورت میں سامنے آئے گا اور کہے گا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں پھر آگے حدیث ذکر کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاری بالقرآن کی فضیلت بیان کرنا

۱۹۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ بن حازم ازدی نے ان کو احمد بن ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یعقوب بن حمید بن کاسب نے ان کو ہشام بن سلیمان بن عکرمہ نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو سعید مقبری نے اور زید بن اسلم سب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور دن رات اس کے ساتھ قیام کرے (یعنی کثرت کے ساتھ اس کو نمازوں میں پڑھے یا رات دن اسی کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے اور عمل کرنے کرانے میں لگا رہے) اور اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانے اور حرام کئے ہوئے سے باز رہے اللہ تعالیٰ قرآن کو اس کے گوشت اور خون میں ملاتا ہے اور اس شخص کو قرآن رفیق بنادے گا نیک اور مقدس کاتب فرشتوں کا اور جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت یہ اس کی طرف سے وکالت کرے گا اور جھگڑے گا اور یہ کہے گا اے رب ہر عمل کرنے والے نے جو دنیا میں عمل کیا اس نے اس کا اجر وہاں دنیا میں پالیا تھا مگر فلاں فلاں انسان وہ رات بھی میرے ساتھ گزارتا تھا اور دن بھی میرے ساتھ گزارتا تھا میرے حلال کو حلال جانتا تھا اور میرے حرام کو حرام جان کر اجتناب کرتا تھا۔ اے رب تو اسے اب عطا فرما پھر اللہ اس کو شاہی تاج پہنائے گا اور عزت کی پوشاکیں پہنائے گا پھر پوچھے گا کہ کیا اب راضی ہیں بندہ عرض کرے گا میں اس سے بھی زیادہ افضل شے کی رغبت کرتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ ملک اس کے دائیں ہاتھ پر اور خلد و دوام اس کے بائیں ہاتھ پر رکھیں گے پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا اب تم راضی ہو وہ کہے گا جی ہاں یا رب اور وہ شخص جس نے قرآن مجید کو جوانی میں یا بڑھاپے میں سیکھا اور سیکھنے میں اس کو دشواری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دہرا اجر عطا فرمائیں گے۔

۱۹۹۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد عدل نے ان کو عبداللہ بن محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ بن مہاجر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عثمان نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اس پر عمل کیا اور مسلمان جماعت میں انتقال کیا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو مقدس فرشتوں اور ماہرین قرآن کے ساتھ اٹھائیں گے اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور وہ اس سے تکلیف اٹھاتا ہے بھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دہرا اجر عطا فرمائیں گے اور جو شخص قرآن سیکھنے پر حریص تھا مگر اسے سیکھ نہ سکا اور سیکھنا ترک نہیں کیا تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس کو اس کے خاندان کے شرفاء کے ساتھ اٹھائیں گے اور وہ سارے لوگ تمام لوگوں پر فضیلت عطا کئے جائیں گے جیسے شاہین تمام پرندوں پر فوقیت رکھتے ہیں اس کے بعد منادی کرنے والا منادی کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں مویشی چرانا میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہیں کرتا تھا لہٰذا ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں گے لہٰذا تم میں ایک انسان کو عزت والا تاج پہنایا جائے گا اور دائیں ہاتھ میں ملک اور بائیں ہاتھ میں جنت دی جائے گی۔ اس کے بعد اس کے والدین اگر وہ مسلمان ہیں تو ساری دنیا سے زیادہ قیمتی جوڑا پہنائے جائیں گے وہ کہیں گے کہ یہ ہمارے لئے کیسے میسر ہو گیا حالانکہ ہمارے اعمال تو اس قابل نہیں ہیں ان سے کہا جائے گا کہ یہ اس لئے ہے کہ تمہارا بیٹا قرآن پڑھتا رہتا تھا۔

(۱۹۹۲) ...عزاه الهيثمي في المجمع (۷/۱۶۰) إلى الطبراني في الكبير وفيه سويد بن عبدالعزيز وهو متروك وأثنى عليه هشيم خيرا وبقية رجاله ثقات.

(۱۹۹۳) ..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/۴۴۰، ۴۴۱)

علم نبوت درحقیقت قرآن ہی ہے

۱۹۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن خریم دمشقی نے ان کو ہشام نے ان کو خالد نے ان کو مروان فزاری نے ان کو بشر بن نمیر نے قاسم شامی سے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
جس نے قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھا وہ (علم) نبوت کی تہائی عطا کر دیا گیا اور جس نے آدھا قرآن مجید پڑھا اس نے آدھی نبوت حاصل کی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اس نے اتنی ہی علم نبوت حاصل کیا۔ جس نے پورا قرآن مجید پڑھا سیکھا اس نے پورا علم نبوت سیکھا اور قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ تلاوت کرو اور جنت کے درجے چڑھو ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ یہاں تک کہ پورا ہو جائے گا جو کچھ قرآن اس کے علم میں ہوگا پھر اس سے کہا جائے گا کہ مٹھی بند کرو وہ بند کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے چنانچہ اس کے سیدھے ہاتھ میں جنت اور بائیں ہاتھ میں نعمتیں ہوں گی۔

بروز قیامت روزے اور قرآن سفارش کریں گے

۱۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد حافظ نے ان کو خبر دی موسیٰ بن عبدمومن نے ان کو ہارون بن سعید آیلی نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو حیی بن عبداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حنبلی نے ان کو عبداللہ بن عمر یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزے اور قرآن بندے کے حق میں سفارش کریں گے روزے کہیں گے اے میرے رب میں نے اس کو کھانے سے اور خواہشاتِ نفس سے دن کو روک دیا تھا اور قرآن کہے گا میں نے اس کو راحت میں نیند کرنے سے روک دیا تھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما لہٰذا دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔

۱۹۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابوہریرہ یا ابوسعید نے اعمش کو شک ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے پڑھانے والے کو قیامت کے دن کہا جائے گا کہ قرآن پڑھیے اور جنت کے درجے چڑھیے تیری منزل وہاں ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی انتہا ہوگی۔

۱۹۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق امام نے ان کو عبدالوارث نے ان کو ان کے الد نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ذکوان نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔
قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا لہٰذا قرآن کہے گا یارب اس کو پوشاک پہنا لہٰذا اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا یارب اور زیادہ عطا فرما اے رب تو اس سے راضی ہو جا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھیے اور درجات چڑھیے اور ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی کا اضافہ ہوگا۔

۱۹۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد جعفر نے اور ان کو بیان کی محمد بن غالب نے ان کو عبدالوارث بن عبدالصمد نے ان کو ان کے والد نے انکو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن قرآن مجید آئے گا اور آکر کہے گا اے رب اس کو پوشاک پہنا لہٰذا عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا یارب اور زیادہ عطا فرما پھر عزت کی پوشاک پہنایا جائے گا پھر کہے گا اے رب

(۱۹۹۴)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۴) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۹۶)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

تو اس سے راضی ہو جا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اس کے بعد اس کو کہا جائے گا قرآن پڑھ اور درجات جنت پر بھی چڑھ اور ہر آیت پر اضافی طور پر ایک نیکی بھی ملے گی۔

حافظ قرآن کے اوپر اہل جنت میں کسی کا درجہ نہیں ہے

۱۹۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد حناط نے بغداد میں اس کی اصل کتاب سے ان کو ابوعبداللہ محمد بن روح نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو شعیب بن اسحٰق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جنت کے درجات کی تعداد قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہے اہل قرآن میں سے جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں ہوگا۔

حاکم نے کہا کہ یہ اسناد صحیح ہے یہ متن صرف اسی اسناد کے ساتھ ہی لکھا گیا ہے اور وہ شاذ روایتوں میں ہے۔

۲۰۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے انکو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبیداللہ نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھتے جائیں اور درجات جنت چڑھتے جائیں جیسے آپ دنیا میں آرام آرام سے تلاوت کرتے تھے بے شک آپ کی منزل آخری آیت پر ہوگی جس کو آپ پڑھیں گے۔

۲۰۰۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو فضل بن عبداللہ بن مسعود نے ان کو ابوسعید یحییٰ بن محمد ہمدانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو راشد بن سعد نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کی ایک آیت پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہوگا اور چراغ اور روشنی ہوگی۔

۲۰۰۲:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے اور ہمیں خبر دی علی بن محمد قرشی نے وہ دونوں کہتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ہے حسن بن عمران نے ان کو زید بن حباب نے ان کو صالح المری نے اور ان کو خبر دی ہے قتادہ نے ان کو زرارۃ بن اوفیٰ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے کہا یا رسول اللہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا تم حال اور مرتحل کی کیفیت کو لازم پکڑو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ حال اور مرتحل سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والا شروع قرآن سے لگتا ہے یہاں تک کہ آخر تک پہنچتا ہے جب آخر میں پہنچتا ہے تو پھر دوبارہ اول سے شروع کر دیتا ہے یعنی جب بھی منزل پر اترتا ہے دوبار سفر کرنے کے لئے کوچ کر لیتا ہے۔

۲۰۰۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے انکو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عارم ابونعمان نے اپنی کتاب

(۱۹۹۹)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۴۶۴)

(۱)...... في اتحاف السادة (۴/۴۶۶) رشدين بن سعد.

(۲۰۰۱)...... أخرجه الحاكم (۱/۵۶۸) من طريق زيد بن الحباب. به.

وقال الذهبي في التلخيص : صالح المري متروک.

وقال الحاكم : تفرد به صالح المري وهو من زهاد أهل البصرة إلا أن الشيخين لم يخرجاه.

(۲۰۰۲)...... أخرجه الترمذي (۲۵۶۲) من طريق زاذان عن ابن عمر وقال الترمذي : حسن غريب.

* ما بين .. الأصل.

سے اور میں نے ان سے پوچھا اور ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل بن میمون نے ان کو منصور بن زاذان نے زاذان سے یعنی ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تین شخص قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ڈھیر پر اور ٹیلے پر بیٹھے ہوں گے ان کو قیامت کی گھبراہٹ خوف زدہ نہیں کرے گی اور ان کا حساب وکتاب بھی نہیں ہوگا وہ آدمی جس نے قرآن پڑھا محض اللہ کی رضا کے لئے اور قرآن کے ساتھ قوم کی امامت کی اور وہ لوگ اس سے راضی تھے (یہاں امامت سے مراد اگر امامت کبریٰ لی جائے یعنی خلافت وامارت تو امامت صغریٰ بھی اسی میں آجائے گی اور حدیث کا مفہوم جامع ہوگا)۔

اور وہ آدمی جس نے مسجد میں اذان دی لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا رہا محض اللہ کی رضا کے لئے۔ تیسرا وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا کیا گیا مگر غلامی نے اس کو آخرت کی طلب سے غافل نہ کیا ہو (یعنی آقا کی فرماں برداری کے باوجود اللہ کو بھی راضی رکھا ہوگا)۔

۲۰۰۴:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن بشر مرثدی نے ان کو ربیع بن ثعلب نے ان کو ابو اسماعیل مودب نے ان کو فطر نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اے تاجروں کی جماعت کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ جب اپنے بازار سے واپس لوٹے تو دس آیات پڑھ لیا کرے جب کہ اس کے لئے ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔

اور اس کو ابن مبارک نے روایت کیا ہے رقاق میں فطر سے اپنی اسناد کے ساتھ بطور موقوف روایت کے ابن عباس پر انہوں نے فرمایا کس چیز نے روکا ہے ایک تمہارے آدمی کو کہ وہ جب اپنے بازار سے واپس لوٹے یا فرمایا تھا کہ اپنی ضرورت سے جب اپنے گھر کو لوٹے تو قرآن پڑھ لیا کرے پس اس کے لئے ہر ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی۔ یہ صحیح ہے۔

۲۰۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر محمد بن حامد ترمذی نے ان کو ابومحمد عبداللہ محمد بن ابراہیم بونجی نے ان کو محمد بن بحر منقری بصری نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو محمد بن بحر بصری نے ان کو سعید بن سالم مکی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبداللہ بن ابوملیکہ نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص قرآن مجید پڑھے گا ظاہر میں اور دیکھ کر قیامت کے دن اس کو ایک ایسا درخت عطا کیا جائے گا کہ اگر ایک کوا اس کے ایک پتے کے نیچے سے پرواز کرے گا جب کہ وہ کوے کا بچہ ہوگا لیکن اس کو جب دوبارہ دیکھے گا تو وہ بوڑھا ہو چکا ہوگا مگر وہ پتہ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہوگا (جب پتہ اتنا لمبا ہوا تو درخت کتنا لمبا ہوگا)۔

قرآن کے آداب

۲۰۰۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد کے اندر ہمیں حدیث بیان کی، احمد بن سلمان نے ہمیں حدیث

(۲۰۰۳) .. أخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/۳۹۸ رقم ۱۲۱۱۹) عن العباس بن الوبيع ب ثعلب عن أبيه. به.

(۲۰۰۴)...... أخرجه الحاكم (۳/۵۵۴) من طريق محمد بن بحر الهجيمي. بي.

وأخرجه ابن عدى (۲/۱۲۳۴ و ۱۲۳۵) بنفس الاسناد.

(۲۰۰۵)...... أخرجه النسائي (۳/۲۴۶۔۲۵۷) عن سويد بن نصر عن عبدالله عن يونس. به.

(۱)...... في الأصل (يتوسد)

(۲۰۰۶)...... أخرجه أحمد (۳/۴۴۹) عن يحيى بن آدم عن ابن المبارك. به.

(۲۰۰۶)...... مكرر. أخرجه الطبراني في الكبير (۷/۱۴۸ رقم ۶۶۵۵) وهب. به.

بیان کی، اسحاق قاضی نے ہمیں حدیث بیان کی، اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید نے یہ کہ شریح حضرمی رسول اللہ کے سامنے ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔

۲۰۰۷:.....اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ابن مبارک نے اور ابن وہب نے ان کو یونس نے۔

۲۰۰۸:.....اور اس کو روایت کیا ہے ابو صالح نے لیث سے ان کو یونس نے کہ مخرمہ بن شریح نے کہا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے نعمان بن راشد نے زہری سے۔

۲۰۰۹:.....مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو مصعب بن جریر بن حازم ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا نعمان بن راشد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے زہری سے وہ ابن سائب بن یزید سے انہوں نے کہا کہ مخرمہ بن شریح حضرمی کا رسول اللہ کے نزدیک ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا اور اسی طرح کہا ہے اس کو محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے۔

محمد بن یحییٰ نے کہا ہے کہ لیث کی یونس سے روایت ان دونوں میں زیادہ بہتر ہے زبیدی کی متابعت کے ساتھ۔

۲۰۱۰:.....ان میں سے ہے جو مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے یہ کہ ابوعبداللہ عکبری نے ان کو خبر دی ہے ان کو ابوالقاسم بغوی نے ان کو سلیمان بن عمر بن اقطع نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے ان کو حدیث بیان کی ہے مہاجر بن حبیب نے عبیدہ ملیکی سے یہ صحابی تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اے اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کو تلاوت کرو جیسے اس کو تلاوت کرنے کا حق ہے رات کو بھی اور دن کو بھی اور اس کو پھیلاؤ عام کرو اور اس کو خوبصورت آواز میں پڑھو اور اس کے مضامین میں تدبر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کی تلاوت کرتے ہوئے جلدی نہ کرو بے شک تلاوت کا بھی ثواب ہے۔

۲۰۱۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصبہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے کہا کہ احمد بن شعیب نے کہا ان کو موسیٰ براعین نے ابوبکر بن عبداللہ سے اس نے مہاجر بن حبیب سے انہوں نے عبیدہ املوکی صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ قرآن مجید کو تکیہ نہ بناؤ۔

۲۰۱۲:.....ہمیں خبر دی ہے شیخ ابوالفتح عمری نے ان کو ابوعبدالرحمٰن شریحی نے ان کو محمد بن عقیل بلخی نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو عبیدہ ملیکی نے جو صاحب رسول ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ اے اہل قرآن تین بار قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کو ایسے تلاوت کرو جیسے کہ اس کو تلاوت کرنے کا حق ہے رات دن اور اس میں جو کچھ ہے اس کو یاد کرو

(۲۰۰۷).....أخرجه أبونعيم في تاريخ أصبهان (۱/ ۲۹۰) من طريق أبي بكر بن أبي مريم. به.

وعزاه الهيثمي في المجمع (۲/ ۲۵۲) إلى الطبراني في الكبير وفيه أبوبكر بن أبي مريم وهو ضعيف. ی

(۲۰۰۸).....أخرجه البخاري في التاريخ ۷/ ۱۸۰)

(۱).....في جمع الجوامع (ولا تعجلوا ثوابه)

(۲۰۱۰).....أخرجه ابن حبان (۱/ ۱۶۷ رقم ۱۲۴) الاحسان من طريق محمد بن العلاء بن كريب الهمداني. به.

(۱).....أخرجه الشجري (۱/ ۱۱۳) من طريق الربيع بن بدر عن الأعمش عن شقيق عن ابن مسعود مرفوعاً.

(۲۰۱۱).....أخرجه الطبراني في الكبير (۷/ ۲۹۳ رقم ۷۱۷۶) من طريق الحنظلي عن شداد. به.

تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کے ثواب کو لینے میں جلدی نہ کرو۔ بے شک اس کا ثواب ہے۔

اسی طرح ان دو سندوں کے ساتھ بطور موقوف روایت مروی ہیں اور اس کو روایت کیا ہے بقیہ نے ابوبکر سے بطور مرفوع روایت کے اور دوسرے طریقہ سے مروی ہے ابوبکر بن ابو مریم سے مہاجر بن حبیب سے اس نے نبی کریم سے مرسلاً روایت کی ہے۔

۲۰۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے قاضی ابو عمر محمد بن حسین نے ان کو سلیمان بن احمد بن ایوب لخمی نے ان کو حسین بن محمد بن حاتم عبید عجل حافظ نے ان کو محمد بن علاء ہمدانی نے ان کو عبداللہ بن اجلح نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے جابر سے وہ فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

قرآن مجید شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا ہے نہ جھگڑنے والا ہے تصدیق کرنے والا ہے جو شخص اس کو پیشوا بنائے گا وہ اس کو جنت میں لے جائے گا اور جو شخص اس کو پیٹھ کے پیچھے کرے گا وہ اسے چلا کر جہنم میں لے جائے گا۔

ابو احمد نے کہا یہ پہچانا جاتا ربیع بن بدر کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن اصلح نے اعمش سے انہوں نے اس روایت کو موقوف کیا ہے اور اس کے پیچھے ایک اور حدیث لائے ہیں اعمش سے ابی سفیان سے جابر سے۔

۲۰۱۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو جریری نے ان کو یزید نے ان کو عبداللہ بن شخیر نے ان کو شداد بن اوس ثقفی نے نبی کریم سے آپ نے فرمایا کہ جو بھی بندہ کتاب اللہ کی کوئی سورت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں لہٰذا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ عطا کرے اس کو جب چاہے۔

۲۰۱۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو ابو علی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو غیاث نے ان کو مطرف بن سمرہ بن جندب نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مہمان نواز چاہتا ہے کہ وہ مہمانی دیا کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت اور مہمانی قرآن ہے اسے مت چھوڑو۔

۲۰۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن ابو المعروف فقیہ نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابو خالد سلیمان بن حیان نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو سعید بن ابو سعید نے ان کو ابو شریح خزاعی نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کیا تم لوگ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ہم نے کہا کہ جی ہاں ہم گواہی دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے اس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تم لوگ اسی کے ساتھ چمٹے رہو بے شک تم لوگ ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے اور ہرگز ہلاک نہ ہوں گے اس کو چمٹے رہنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

(۲۰۱۳)...... سبق برقم (۱۹۴۲)

(۲۰۱۴)...... أخرجه الخطيب (۱۱/۸۵) من طريق عبدالرحيم بن هارون. به.

وقال الخطيب: أخبرنا البرقاني قال سمعت أبا الحسن الدارقطني يقول عبدالرحيم بن هارون الغساني متروك يكذب واسطى إن شاء الله وكان ببغداد.

(۲۰۱۵)...... أخرجه الترمذي (۲۹۲۶) من طريق محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني. به.

وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن غريب.

قرآن کی تلاوت سے دلوں کا زنگ اترتا ہے

۲۰۱۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزار نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو عبدالرحیم بن ہارون نے ان کو عبدالعزیز بن ابی رواد نے اور ہمیں خبر دی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی رواد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع ؒ نے ان کو حضرت ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔لوہا زنگ آلود ہوتا ہے جب کہ اس میں پانی پہنچ جائے۔کسی نے عرض کیا یارسول اللہ اس زنگ کو چھوٹانا اور دلوں کی صفائی کیسے ہوگی۔آپ نے فرمایا موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔
یہ حدیث امام کے الفاظ ہیں اور فقیہ کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا یارسول اللہ دلوں کی صفائی کیسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔اس میں موت کا ذکر نہیں فرمایا اور لوہے کو پانی لگنے کا بھی ذکر نہیں کیا۔

قرآن کی فضیلت

۲۰۱۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن فلاں نے ان کو حسن بن حماد وراق نے ان کو محمد بن حسن بن ابویزید ہمدانی نے ان کو عمر بن قیس ملائی نے عطیہ سے اسے ابوسعید نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کو قرآن مجید کی تلاوت میرے ذکر اور دعا سے مصروف کر دے میں اس کو دعا مانگنے والوں کا افضل ثواب عطا کرتا ہوں اور قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔
۲۰۱۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالکریم عدانی نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو حکم بن بشیر نے عمر بن قیس سے پھر مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔
۲۰۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام اور جعفر بن شاکر نے دونوں کو عفان نے ان کو شعبہ نے.....ح.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ کہتے ہے کہ عبداللہ نے کہا اور عمرو بن مرزوق نے کہا اپنی روایت میں عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا جو شخص پسند کرتا ہے کہ یہ جانے کہ وہ اللہ کو محبوب رکھتا ہے اور اس کے رسول کو تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ وہ شخص قرآن سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ اور رسول سے بھی محبت کرتا ہے۔
۲۰۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط بن محمد قرشی نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ روزے کم رکھتے ہیں فرمایا اس لئے کہ میں جب روزہ رکھتا ہوں تو قرآن سے ضعیف ہو جاتا ہوں اور قرآن کی قرأت مجھے محبوب ہے۔
۲۰۲۲:.....انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زعفرانی نے ان کو ابومعاویہ ضریر نے ان کو اعمش نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ سے کہا گیا آپ روزہ کم رکھتے ہیں آگے مذکور کی مثال بیان کیا۔

(۱)..... غير واضح بالأصل.

۲۰۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو بلال بن یساف نے ان کو فروہ بن نوفل اشجعی نے انہوں نے کہا کہ میں حضرت خباب بن ارت کا پڑوسی تھا ہم لوگ مسجد سے نکلے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اللہ کے بندے اللہ کا قرب حاصل کیجئے جس قدر استطاعت رکھتے ہو بے شک آپ کسی چیز کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل نہیں کریں گے جو اللہ کی بارگاہ میں اس کی کلام سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو۔

۲۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد خطیب خسرو جرد میں ان کو محمد بن اسحٰق بیہقی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو مہران نے ان کو سفیان نے سعید بن زکریا سے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ پتھر کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا زیادہ آسان ہے منافق پر قرآن کی قرأت سے۔

۲۰۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو سلمہ بن کہیل نے ان کو حجیۃ بن عدی نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی افضل عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔

۲۰۲۶:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو زیاد بن مخراق نے ان کو ابوایاس نے ان کو ابو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے فرمایا بے شک یہ قرآن تمہارے لئے اجر ہونے والا ہے کتنی تمہارے واسطے ذخیرہ آخرت ہے اور کتنی ہمارے لئے بوجھ ہے پس قرآن کے پیچھے چلو قرآن کو اپنے تابع نہ کرو اس لئے کہ جو قرآن کے پیچھے چلے گا اس کی اتباع کرے گا تو وہ اس کو جنت کے باغوں میں لے جائے گا اور جو قرآن کے تابع نہیں ہوگا وہ گدی کے بل گرے گا یہاں تک کہ وہ اس کو جہنم میں پھینک دے گا۔

۲۰۲۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن علیہ اور ھشیم نے دونوں کو زیاد نے پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل علاوہ ازیں یہ کہا ہے کتنا ہی تمہارے اوپر اجر اور تمہارے اوپر بوجھ بننے والا ہے ابو عبید نے کہا کہ ابوموسیٰ کا یہ قول فاتبعو القرآن کہ تم قرآن کی اتباع کرو کا مطلب ہے کہ تم اس کو اپنے آگے رکھو پھر اس کو پڑھو اور ان کا یہ قول کہ قرآن تمہاری اتباع نہ کرے کا مطلب بعض لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن تمہارے قرآن کو ضائع کرنے کی وجہ سے تمہاری تلاش میں نہ پھرے جیسے کوئی آدمی اپنے ساتھی کو پیچھے ہونے کی وجہ سے تلاش کرتا ہے اور اس میں ایک قول اور ہے اور وہ میرے نزدیک احسن ہے اس سے۔ یہ قول لا یتبعنکم القرآن نہ پیچھے رہے تمہارے قرآن یعنی اس کے ساتھ عمل کو نہ چھوڑو کہ تم اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دو گے۔

۲۰۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن اسحٰق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا۔ یہ راستہ حاضر کیا ہوا ہے اس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں اے اللہ کے بندے یہ راستہ ہے (اس طرف آجا) تو تم لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو بے شک اللہ کی رسی قرآن ہے۔

(۲۰۲۳)......انظر النہایۃ لابن الأثیر (تبع)

(۱)......فی الأصل (وھشیم بن علیہ) وھو خطأ.

(۲۰۲۶) ... اخرجہ ابن المبارک فی الزھد (۸۰۳) من طریق موسی بن سعد عن عبداللہ بن مسعود.

قرب قیامت قرآن اٹھالیا جائے گا

۲۰۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن احمد حافظ نے ان کو ابوالعباس جعفر بن محمد مستغفری نے ان کو ابوسعید خلیلی بن احمد قاضی نے ان کو ابونصر بن ابوداؤد نے ان کو عبدالملک بن شعیب بن لیث نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو موسیٰ بن سعید نے ان کو ناجیہ بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ قرآن کو پڑھو اس سے پہلے کہ اٹھالیا جائے بے شک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قرآن اٹھالیا جائے گا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ مصحف یعنی کتابیں پوری اٹھالی جائیں گی؟ تو اس کا کیا ہوگا جو لوگوں کے سینوں میں ہے؟ فرمایا کہ ایک رات گزاریں گے کہ ان کے سینوں سے بھی اٹھالیا جائے گا صبح کریں گے تو کہیں گے گویا کہ ہم کوئی شے نہیں جانتے اس کے بعد شعر میں پڑجائیں گے۔ ابوبکر نے فرمایا یہ ناجیہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود ہے اس کے لئے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں ہے۔

۲۰۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے وہ کہتے ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ان کو عبدالعزیز نے انہوں نے سنا شداد بن معقل سے انہوں نے سنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں پہلی چیز جسے تم اپنے دین میں سے گم پاؤ گے وہ امانت ہے اور آخر میں جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہوگی اور بے شک یہ قرآن مجید جو تمہارے مابین ہے قریب ہے کہ اٹھالیا جائے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ تو ہمارے قلوب میں اللہ نے ثبت کردیا ہے اور ہم نے اس کو مصاحف میں ثبت کردیا ہے فرمایا کہ اس پر ایک رات گزرے گی لہٰذا جو کچھ تمہارے دلوں میں ثبت ہے وہ نکل جائے گا اور جو کچھ مصاحف میں ہے وہ اٹھ جائے گا اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑھی:

ولئن شئنا لنذهبن بالذی او حینا الیک ثم لاتجد لک به علینا و کیلا. (سورۃ اسراء ۸۶)

اور البتہ اگر ہم چاہیں تو ضرور بالضرور دور کردیں (لے جائیں) اس قرآن کو جس کو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے، پھر نہیں پائیں گے آپ اپنے لئے ہمارے اوپر کوئی وکیل۔

(فائدہ)......یعنی اگر ہم چاہیں تو یہ جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو دنیا سے اٹھالیں تو کوئی شخص آپ کو ہمارے پاس سے دوبارہ یہ قرآن واپس لے آنے میں مددگار نہ ملے گا۔ (مترجم)

۲۰۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے اور بطور قرأت کے اپنی کتاب میں اس کتاب میں جس میں ان پر مستدرک میں سے پڑھا جاتا تھا۔ یہ کہ ابوبکر حفید نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو ابوکریب نے اور ہمیں خبر دی ابومسعود احمد بن محمد رازی نے بطور اجازت دینے کے اور یہ لفظ انہی کے ہیں ان کو خبر دی ابواحمد حسین بن علی بن یحییٰ تمیمی نے ان کو ابو قریش محمد بن جمعہ بن خلف حافظ نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابومالک اشجعی نے ان کو ربعی بن خراش نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسلام ایسے مٹادیا جائے گا جیسے کپڑا مٹادیا جاتا ہے یہاں تک کہ معلوم نہ ہوگا روزہ نہ کوئی صدقہ نہ قربانی رات گزرے گی کتاب اللہ پر حتیٰ کہ دھرتی پر اس کی ایک بھی آیت باقی نہیں رہے گی اور لوگوں میں سے کچھ گروہ باقی رہیں گے جو سب سے بڑے بوڑھے ہوں گے وہ کہیں گے ہم

(۱)......غیر واضح۔

(۲)......غیر واضح بالأصل ونقلناہ من الکنز۔

نے اپنے اباؤ اجداد کو اسی کلمہ لا الہٰ الا اللہ پر پایا تھا اور ہم بھی وہی کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کو صلہ نے کہا کہ پھر ان کو لا الہ الا اللہ تو کوئی فائدہ نہیں دے گا ایسے کہ وہ نہیں جانتے کہ نماز کیا ہے صدقہ کیا ہے، حج اور قربانی کیا ہے چنانچہ حذیفہ نے ان سے منہ پھیر لیا اور اس نے یہی بات تین بار دہرائی۔ ہر دفعہ حذیفہ اس سے منہ پھیرتے رہے اس کے تیسری باری پر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے صلہ (کلمہ) ان کو آگ سے جہنم سے نجات دے گا وہ ان کو آگ سے نجات دے گا۔

۲۰۳۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو محمد بن فضل نے بن غزوان، ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس میں جو احکامات ہیں اس پر عمل بھی کیا اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی سے ہدایت عطا کریں گے اور قیامت کے دن بدترین عذاب سے اس کو بچالیں گے یہ بات اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فمن اتبع هداى فلا يضل و لا يشقى

جس شخص نے میری ہدایت کی تابعداری کی وہ نہ ہی گمراہ ہوگا اور نہ ہی محروم اور بدبخت ہوگا۔

۲۰۳۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے باپ نے ان کو بن عباس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ ان سے پوچھا گیا کہ تمام اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے انہوں نے فرمایا کہ ذکر اللہ بہت بڑا ہے تین مرتبہ یہی دہرایا اس کے بعد فرمایا کچھ لوگ جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھتے ہیں کتاب اللہ کا دور کرتے ہیں اور اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو وہ لوگ اللہ کے مہمان بن جاتے ہیں اور فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ کی ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم کی تلاش کرتا ہے اس کے اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور وہ شخص جس کو اس کا عمل سست کردے اس کا نسب اس کو چست نہیں کر سکے گا (یعنی جس نے عمل کے ذریعے نجات کا سامان نہیں کیا اس کا نسب اس کو نجات نہیں دلوائے گا)۔ (مترجم)

جندب کا قول

۲۰۳۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو سعید بن عامر نی ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو یونس بن جبیر نے ہم جندب کے مصاحب ہوئے جب ہم مقام حض الکاب میں پہنچے ہم نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں قرآن کے ساتھ وصیت کرتا ہوں۔ وہ تاریک رات کو روشن کر دیتا ہے اور دن کو رہنمائی کرتا ہے۔ اس کو پڑھو جس حال میں بھی ہو سکے مشقت ہو فاقہ اور اگر تیرے سامنے کوئی آزمائش آجائے بس پھر اپنے خون کے علاوہ سب کچھ کر دے (یعنی قربان کر دے) اگر تجھ سے آزمائش اور مصیبت ٹل جائے تو جو کچھ تیرے پاس ہے اس کو قربان کرے ماسوا اپنے دین کے کیونکہ کٹا ہوا در حقیقت وہ ہوتا ہے جس کا دین لٹ جائے برباد اور ویران درحقیقت وہ ہوتا ہے جس کا دین برباد ہو جائے۔ اس لئے کہ جنت جانے کے بعد کوئی فاقہ نہیں ہوگا اور جہنم میں جانے کے بعد کوئی غنی ہونا فائدہ

(۱)......غير واضح بالأصل.

(۲۰۳۳)......وقال المناوي في الفيض (۲۹۰/۶) قال أبوزرعة في إسناده كثير بن عبدالله واهي الحديث.

(۲)......غير واضح بالأصل.

نہیں دے گا اس لئے کہ جہنم اپنے فقیر کو غنی نہیں بناتی اور اپنے قیدی کو رہائی نہیں دلواتی۔
یہی جندب کے قول میں سے محفوظ ہے اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۲۰۳۵:.....اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو ابو شعیب نے ان کو خبر دی عبدالقدوس بن حبیب نے اس نے سنا حسن کوفی سے اس نے سمرہ بن جنادہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے وصیت فرمائی تھی اپنے بعض اصحاب کو اور فرمایا تھا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور قرآن پڑھنے کی وہ اندھیرے میں روشنی دن کی ہدایت اسے پڑھو جس حال میں بھی ہو مشقت کے اور فاقہ کے باوجود اگر تیرے لئے کوئی مصیبت پیش آئے تو اپنے مال کو اپنے دین کے بچانے کے لئے پیش کردے اور اگر تجھ سے آزمائش ٹل جائے تو اپنے مال اور جان دینے کے لئے پیش کردے اس لئے کہ لٹ جانے والا وہ ہوتا ہے جس کا دین لٹ جائے اور محروم وہ ہوتا ہے جو اپنے دین سے محروم ہو جائے ورنہ تو جنت میں داخلے کے بعد کوئی فاقہ نہیں ہے اور جہنم میں جانے کے بعد کوئی غنا نہیں ہے۔ جہنم اپنے فقیر کو استغنا نہیں دیتی اور جس کو پکڑتی ہے اس کو چھوڑتی نہیں ہے۔ عبدالقدوس بن حبیب شامی سے یہ ضعیف ہے ایک مرتبہ اور اس نے اس حدیث کی اسناد میں غلطی کی ہے اگرچہ اس نے عمداً نہ کی ہو۔

۲۰۳۶:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو خبر دی ابو الطیب محمد بن مبارک خیاط نے ان کو جعفر بن احمد شاماتی نے ان کو سعید بن اسماعیل نے ان کو کثیر نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے اپنے گھروں کو نماز کے ساتھ روشن رکھو اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ۔

۲۰۳۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو سعد زاہد نے ان کو ابو سعد علائی نے ان کو عمران بن موسیٰ بجستانی نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو عبیدہ نے انہوں نے کہا ایک عورت نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ مبارک بادی ہو تیرے حمل والے پیٹ کے لئے اور مبارک باد ہے اس سینے کے لئے جو دودھ پلائے گا اور مبارک بادی ہے اس کے لئے جو کتاب اللہ کو پڑھے گا اور اس میں جو احکامات ہیں ان پر عمل کرے گا۔

۲۰۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو اسحٰق حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابراہیم بن حفید نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن عون نے ان کو محمد بن فضیل بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت عبداللہ بن مبارک کو دیکھا میں نے پوچھا اے ابو عبدالرحمٰن تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ فرمایا کہ اس نے مجھے بخش دیا ہے۔ مغفرت کے بعد مغفرت کے ساتھ میں نے پوچھا کہ کون سی چیز کے سبب فرمایا کہ میرے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے سبب اور ہاتھ سے اشارہ کیا ان کی مراد جہاد تھا اور مجھ سے کہا اے ابو محمد اور آج مجھے جنت میں ایک حور بھی عطا ہوئی ہے۔

۲۰۳۹:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدانی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضیل نے انکو عبداللہ بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے فرمایا۔

(۲۰۳۶)..... اخرجه البخاري (۶/ ۲۳۰) عن سفيان عن الأعمش. به وفيه زيادة.

(۱)..... في الهامش مانصه : آخر الجزء الخامس عشر.

(۲۰۳۷ و ۲۰۳۸)..... قال السيوطي في الدر (۲/ ۳۴۹ و ۳۵۰) اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف واحمد والنسائي وابن مردويه في سننه عن أبي ذر. والحديث سبق برقم ۷۷۵)

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرأت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آپ نے بہت اچھا کیا (یعنی اچھی قرأت کی۔)
آپ نے گویا تائید وتصویب فرمائی زہے ان کا نصیب جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویب فرمائی اللہ ہمیں بھی ایسی توفیق محفل اپنے فضل سے نصیب فرما
اور ہماری نجات کامل کا ذریعہ بنائے۔ (امین)

فصل:.......حضور قلب کے ساتھ قرأت کرنا اور قرآن میں غور وفکر کرنا

قرأت اور تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کے مضمون اور مفہوم کے ساتھ دل کو حاضر رکھے اور جو کچھ پڑھے اس میں غور وفکر کرے۔ (مترجم)

۲۰۳۷:......تحقیق ہم نے اس کتاب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت کو کھڑے ہو کر تہجد میں بار بار اتنی دیر پڑھا کہ صبح کر دی وہ آیت یہ ہے۔

ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم.

(اے اللہ) اگر ان لوگوں کو عذاب دے تو بے شک یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو غالب ہے حکمت والا ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ اللیل میں اس آیت کو بار بار پڑھا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ واضح رہے کہ آپ اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں سرگوشی کررہے اور التجا کررہے تھے کسی عام وظیفہ پڑھنے والے کی طرح محض وظیفے کے طور پر تکرار نہیں کررہے تھے ظاہر ہے کہ التجا اور سرگوشی مکمل حضور قلب کے بغیر نہیں ہوسکتی اور بار بار تکرار کرنا آیت کے معنی اور مفہوم میں مکمل غور وفکر کو تقاضا کرتا ہے۔ تو یہ آیت واضح دلیل ہے اس بات کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی قرأت حضور قلب کے ساتھ اور غور وفکر کے ساتھ کرتے تھے اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حضور قلب اور غور وفکر کے ساتھ تلاوت کریں اور یہ اسی صوت میں ممکن ہے کہ مسلمان صرف الفاظ قرآنی تک محدود نہ رہیں بلکہ معانی اور مفہوم کو بھی جانیں تا کہ قرآن صرف زبان پر اور حلق سے اوپر اوپر نہ رہے بلکہ نیچے اتر کر دل پر اپنا اثر کرے اور وہ معنی اور مفہوم جانے بغیر ممکن نہیں ہے۔ (مترجم)
خبر۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو قدامہ بن عبداللہ عامری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جسرہ بنت دجاجہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابوذر سے وہ فرماتے تھے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۲۰۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن فضیل بن غزوان نے ان کو کلیب عامری نے ان کو جسرہ عامریہ نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ایک آیت کو مکرر پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ اس کو پڑھتے ہوئے صبح ہوگئی اسی کے ساتھ رکوع بھی کررہے تھے اور سجدہ بھی وہ مذکورہ آیت یہ تھی:

ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم.

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمیشہ اس آیت کو مکرر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے صبح کر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا حق مانگا تھا اللہ نے وہ مجھے عطا کر دیا یہ شفاعت ہر اس انسان

کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کرتا۔

۲۰۳۹:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو ابو مسلم ان کو زید بن حباب نے ان کو اسماعیل مسلم عبدی نے ان کو ابو نضرہ نے ان کو ابو سعید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت کو رات بھر دہراتے رہے یہاں تک کہ صبح کر دی۔

۲۰۴۰:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے انکو ابو حمزہ نے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں قرآن مجید تیز پڑھتا ہوں میں تین دن میں قرآن مجید پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اگر پوری رات میں سورۃ بقرہ کی تلاوت پوری کروں اور میں اس سورۃ میں تدبر کروں غور وفکر کروں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھوں تو مجھے یہ زیادہ محبوب ہے اس پڑھنے سے جو تم پڑھتے ہو۔

فائدہ:...... حضرت ابن عباس کے قول سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کو جلدی پڑھنے سے آرام سے پڑھنا اور تدبر کر کے غور وفکر کر کے ترتیل سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ مقصود سے قریب تر ہے پڑھنا اور سمجھ کر پڑھنا۔ (مترجم)

۲۰۴۱:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسین زعفرانی نے ان کو یحیٰی بن عباد نے ان کو مالک نے انکو قاسم بن ولید نے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قرآن مجید کو بہت تیز مت پڑھو جیسے شعر جلدی پڑھے جاتے ہیں اور اسے ایسے نہ بکھیرو جیسے ردی کھجور کو بکھیر دیتے ہیں بلکہ اس کے عجائبات کے پاس رک جاؤ اور قرآن کے ساتھ دلوں کو تحریک دو۔

قرآن کا مقصد غور وفکر کرنا ہے

۲۰۴۲:...... زعفرانی نے اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ان کو شبابہ ان کو مغیرہ نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا (یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) قرآن مجید کو پڑھو اور اس کے ذریعے دلوں کو تحریک دو اور تم میں سے کسی کا منشا محض سورۃ کو ختم کرنا اور جلدی اس کے آخر تک پہنچنا نہیں ہونا چاہئے بلکہ مقصد سمجھنا اور غور وفکر کرنا ہونا چاہئے تا کہ عمل کا جذبہ ابھرے)۔

قرآن کتنے دن میں ختم ہونا چاہئے

۲۰۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحیٰی بن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک پر پڑھی اس نے یحیٰی بن سعید سے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور محمد بن یحیٰی بن حبان بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ اس نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا کہ آپ مجھے اس چیز کی خبر دیجئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی تھی۔

اس آدمی نے کہا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی تھی کہ وہ زید بن ثابت کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا تھا کہ آپ قرآن مجید کی تلاوت کے بارے میں کیا دیکھتے ہیں کہ کیسے ہونی چاہئے؟ کہ سات دن میں قرآن مجید ختم ہونا چاہئے تو انہوں نے فرمایا یہ حسن ہے یعنی اچھی بات ہے اور میں اگر اس کو پندرہ دن میں ختم کروں یا بیس دن میں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا یہی معاملہ اور فرمایا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں حضرت زید نے فرمایا لیکن میں تدبر کرتا ہوں اور میں رک کر اس پر مطلع ہوتا ہوں۔

۲۰۴۴:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر نے ان کو خبر دی ہے میرے دادا یحیٰی بن منصور قاضی نے ان کو ابوعلی محمد بن عمرو نے ان کو قعنبی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحیٰی بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن یحیٰی ابن حبان بیٹھے ہوئے تھے پھر اس نے مذکورہ حدیث کی مثل حدیث ذکر فرمائی۔

۲۰۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل اشعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے انہوں نے سنا سعید بن منصور سے انہوں نے سنا سفیان بن عینیہ سے انہوں نے سنا مسعر بن کدام سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیے۔

انہوں نے کہا کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو ایمان والو تو بس خوب کان لگالو اس کی طرف بے شک وہ بہترین وصیت ہے جس کے ساتھ تم وصیت کئے گئے ہو یا کوئی شر ہے جس سے تم ہٹائے جارہے ہو۔

۲۰۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط نے ان کو محمد بن یحییٰ ازدی نے ان کو عبدالملک بن سیف نے ایک آدمی سے جو ابولیلیٰ کے بیٹوں میں سے تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک خاتون کے پاس گیا جب کہ میں سورۃ ہود پڑھ رہا تھا اس خاتون نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ سورۃ ہود کو ایسے ہی پڑھتے ہیں اللہ کی قسم میں پچھلے چھ ماہ سے اس سورۃ ہود کو پڑھ رہی ہوں میں تاحال اس کی قرأت سے فارغ نہیں ہوئی ہوں۔

۲۰۴۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد نے بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تھا جب کہ آپ اپنی پیٹھ کا سہارا کھجور کے تنے سے لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہترین لوگ بتاؤں اور بدترین لوگ بھی؟ بیشک سب لوگوں میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پشت پر عمل کرتا ہے یا اپنے اونٹ کی پشت پر یا اپنے دونوں قدموں پر یہاں تک کہ اس کے پاس موت آجاتی ہے حالانکہ وہ اسی حال میں ہوتا ہے اور سب لوگوں میں سے برا انسان وہ آدمی ہوتا ہے جو گنہگار ہوتا ہے اور جرأت وجسارت کرتا ہے کتاب اللہ کو پڑھتا ہے مگر اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی کسی شے کی رعایت نہیں کرتا اور اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ قرآن مجید اسے کیا کہہ رہا ہے۔

فصل:......قرآن مجید کو پڑھتے وقت روتے رہنا

۲۰۴۸:......ہم نے اس کو اس کتاب میں کتاب الخوف میں روایت کیا ہے حدیث مطرف بن عبداللہ شخیر کی ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک میں رونے کی وجہ سے یہی آواز پیدا ہورہی تھی جیسے چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

۲۰۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے انکو حسن بن مثنی بصری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور (قرأت کرتے ہوئے آپ رو رہے تھے اور رونے کی وجہ سے) آپ کے سینہ مبارک میں ایسی آواز پیدا ہورہی تھی جیسے چولہے پر ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

۲۰۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میرے

(۲۰۴۷)...... أخرجه النسائي (۲/ ۱۱) عن قتيبة عن الليث. به.

(۲۰۴۹)......أخرجه ابو داؤد في الصلاة والترمذي في الشمائل والنسائي في الصلاة من طريق مطرف. به. (تحفة الأشراف ۵۳۴۷)

سامنے سورۃ نساء پڑھیں۔عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں حالانکہ آپ کے اوپر تو قرآن مجید نازل ہوا ہے۔فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں دوسرے سے سنوں چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ نساء پڑھی جب میں اس آیت تک پہنچا:

فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید و جئنابک علی هؤلاء شهیدا

کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔

اتنے میں مجھے ہاتھ سے دبانے والے نے دبایا میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ دونوں نے بخاری مسلم نے ان کو حدیث حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے۔

۲۰۵۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو ابورجا محمد بن سہل بن موسیٰ نے ان کو سعید بن یعقوب طالقانی نے ان کو ولید بن مسلم نے.....ح اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے انکو ابوعمرو بن حمدانی نے اور ابوبکر بن قریش نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے حسن بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سالم اور صفوان بن صالح نے دونوں کو ولید بن مسلم نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبدالرحمن بن سائب نے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سعد بن مالک آئے اس کے بعد کہ جب ان کی نظر رک گئی تھی میں نے آکر سلام کیا انہوں نے مجھ سے میرا تعارف پوچھا اور میں نے تعارف بتایا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اے بھتیجے مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ آپ قرآن مجید خوب صورت آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرمارہے تھے۔ یہ قرآن مجید نازل ہوا ہے درد کے ساتھ اور غم کے ساتھ جب تم اس کو پڑھو تو رو رو کر اور تم رو نہ سکو تو رونے کی شکل بناؤ اور راگ دُسر کے ساتھ اس کو پڑھو جو شخص قرآن کو خوب صورت آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یہ حدیث ابن یوسف کے الفاظ میں ہے۔

۲۰۵۲:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے کہ اعمش نے کہا اور بعض حدیث مجھے بیان کی عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے اس نے اپنے والد یحییٰ سے ان کو خبر دی سفیان نے ان کو ابوالضحیٰ نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا میرے سامنے پڑھیے میں نے کہا کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ کے اوپر قرآن اترا ہے فرمایا کہ بے شک میں چاہتا ہوں کہ میں اس کو دوسرے سے سنوں فرماتے ہیں کہ میں نے سورۂ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا۔الخ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے آپ کو میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے مسدد سے اور صدقہ بن فضل سے اس نے یحییٰ سے۔

قرآن کریم سن کر رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنانا

۲۰۵۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفانی نے ان کو سفیان نے ان کو ھشیم نے ان کو عبدالرحمن بن اسحق نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک سورۃ پڑھنے والا ہوں جو شخص اسے سن کر رو پڑے گا اس کے لئے جنت ہوگی آپ نے تلاوت کی مگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ رویا پھر دوبارہ آپ نے یہی کیا پھر بھی

(۲۰۵۰).....متفق علیه أخرجه البخاری فی فضائل القرآن (۶/۲۴۱) ومسلم (۱/۵۵۱)

والحدیث سبق برقم ۷۷۳

(۲۰۵۲).....أخرجه البخاری (۶/۲۴۳) عن مسدد. به.

کوئی نہ رویا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک سورت پڑھنے والا ہوں جو شخص اس کو سن کر رو پڑے گا اس کے لئے جنت ہے اور اگر تم کو رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بناؤ۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر احمد بن عبداللہ بن محمرد یہ فارسی نے جو مرو میں مقیم تھے اور ہمارے پاس نیساپور میں آئے تھے ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن احمد بن سلمہ قرشی مروزی نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن عمرو نے ان کو مصعب بن بشر فقیہ نے ان کو حسن بن حسن بن مہاجر سلمی نیساپوری نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یوسف فریابی نے ان کو سلام بن واقد نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو ابواسحق ہمدانی نے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے سامنے ایک سورت پڑھنے والا ہوں یعنی سورت الھکم۔ جو شخص رو پڑے گا اس کے لئے جنت ہوگی۔ چنانچہ آپ نے سورۃ پڑھی جس سے کچھ لوگ رو پڑے اور کچھ لوگ نہیں روئے۔ جو نہیں روئے تھے انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم نے پوری پوری رونے کی کوشش کی ہے مگر ہم رونے پر قادر نہیں ہوسکے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا اس کے لئے جنت ہے اور رونے پر قادر نہ ہو سکے وہ رونے کی شکل بنائے۔

یہ اسناد ضعیف ہے ایک بار محمد بن ابراہیم بن محمد فزاری نے ابراہیم بن محمد فریابی سے اس حدیث کا متابع بیان کی ہے۔

قرآن پڑھتے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۵۵:...... اور ہم نے روایت کیا اس حدیث میں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قصے میں کہ انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی تھی اور اس میں نماز پڑھتے تھے اور قرآن مجید پڑھتے تھے لہٰذا ان کی تلاوت سننے کے لئے مشرکوں کی عورتیں اور ان کے بیٹے اکثر جاتے تھے اور وہ لوگ سن کر اس سے حیران رہ جاتے تھے اور ابوبکر صدیق کی طرف دیکھتے رہ جاتے تھے اور ابوبکر صدیق بہت رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن مجید پڑھتے تھے تو وہ اپنے آنسو کو نہیں روک سکتے تھے۔

یہ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ جز ثانی کتاب الفضائل میں مذکور ہے۔

۲۰۵۶:...... اور ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حسن سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب کسی آیت کے ورد میں گزرتے تھے وہ آیت ان کو ایسا ذرا دیتی کہ آپ رو پڑتے اتنا اثر لے لیتے کہ اپنے گھر میں ایک ایک دو دو دن پڑ جاتے یہاں تک کہ لوگ انہیں بیمار سمجھ کر ان کی طبع پرسی کرنے آجاتے۔

قرآن پڑھتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابن عیینہ نے...... ح...... اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن محمد بن سعد نے اس نے سنا عبداللہ بن شداد بن ہاد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہچکیوں کی آواز میں نے سنی جبکہ میں آخری صفوں میں تھا صبح کی نماز میں آپ سورۃ یوسف پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ.

میں اپنے حزن وغم کی شکایت اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہوں۔

(۲۰۵۴)...... عزاہ فی الکنز (۲۷۱۶) إلی الحاکم والمصنف.

(۱)...... غیر واضح بالأصل.

یہ الفاظ حدیث سعید کے ہیں اور اس کو یحییٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۲۰۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو علقمہ بن وقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کے پیچھے نماز پڑھی تھی وہ عشاء کی نماز تھی انہوں سورۃ یوسف کی قرأت کی جب حضرت یوسف کے ذکر پر آئے تو روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ (یا آواز بھرا گئی) یہاں تک میں نے حضرت عمر کے ہچکی بندھ جانے کی آواز سنی تھی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

۲۰۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابراہیم نے ابومعمر سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے سورۃ مریم پڑھی اور سجدہ کیا سجدے کے بعد فرمایا یہ تو سجدہ ہے رونا کہاں ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۶۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو علی بن عاصم بن کلیب نے ابوبردہ سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب یہ آیت پڑھتے یاایھا الانسان ماغرک بربک الکریم۔ اے انسان تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس نے دھوکے میں ڈالا ہے تو فرماتے کہ جہل نے دھوکے میں ڈالا ہے اور رو پڑتے تھے اور سورۃ کہف کی یہ آیت پڑھتے تھے۔

افتخذونه و ذریته اولیاء من دونی و هم لکم عدو

کیا تم لوگ شیطان کو اور ان کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو مجھے نہیں بناتے ہو حالانکہ وہ تو تمہارا دشمن ہے یہ پڑھ کر رو پڑتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو صالح بن رستم نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک اور پھر مدینہ سے مکہ تک۔ آپ دوران سفر دو دو رکعت پڑھتے تھے جب کہیں پڑاؤ کرتے تو آدھی رات قیام کرتے اور ترتیل کے ساتھ قرآن مجید کو حرف حرف کر کے واضح پڑھتے اور کثرت کے ساتھ روتے ہچکیاں بندھ جاتیں اور زور زور سے روتے تھے اور یہ آیت پڑھتے:

وجاءت سکرة الموت بالحق ذالک ما کنت منه تحید

آ گئی بے ہوشی موت کی سچی یہ وہی ہے کہ تو جس سے گریز کرتا تھا۔

۲۰۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو مطین نے ان کو عبداللہ بن عروہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی محترمہ بی بی اسماء سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیسے کرتے تھے جب وہ قرآن سنتے تھے وہ بولیں ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے جلد پر پھریری آ جاتی

(۲۰۵۹) ...... عزاه السيوطي في الدر (۴/۲۷۷) إلى ابن أبي الدنيا في البكاء و ابن حرير و ابن أبي حاتم و المصنف

(۱) ......في الأصل (فلما...... فسجد) وما أثبتناه في الدر المنثور (۴/۲۷۷)

(۱) ......غير واضح في الأصل.

جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت بیان فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہاں بھی کچھ لوگ ہیں کہ ان میں سے کوئی جب قرآن کو سنتا ہے تو گر کر بے ہوش ہو جاتا ہے وہ بولی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔

حضرت ثابت کا حال

۲۰۶۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد دوری نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابت یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ اکفرت بالذی خلقک من تراب۔ کیا تم نے کفر کر لیا ہے اس ذات کے ساتھ جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ حالانکہ صلوۃ اللیل یعنی تہجد پڑھ رہے ہوتے تھے روتے بھی رہتے تھے اور اس کو بار بار پڑھتے رہتے تھے۔

۲۰۶۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عباس خطیب نے مقام مرو میں ان کو محمود بن والان نے ان کو محمد بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بشر بن حکم سے سنا تھا وہ کہتے تھے حضرت فضیل کی بیوی کہتی تھی میرے بیٹے کے سامنے قرآن کی تلاوت نہ کرو اور بشر نے کہا تھا کہ جب اس کے پاس قرآن پڑھا جاتا تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی بشر نے کہا تھا کہ ابن فضیل قرآن کی تلاوت پر قدرت نہیں رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے والد سے کہا ابا جان میرے لئے دعا کرو تا کہ میں قرآن پڑھ سکوں اور ایک مرتبہ ختم کر لوں (یعنی ختم کرنا تو دور کی بات ہے شروع کرتے ہی بے ہوش ہو جاتا تھا)۔

حضرت معتز بن سلیمان کا حال

۲۰۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے احمد بن ابی خلف صوفی نے ان کو ابوسعید محمد بن ابراہیم واعظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن رجاء سے انہوں نے سنا اسحٰق بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ معتز بن سلیمان روتے رہتے تھے میں ان کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے میری طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اپنے معمول سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا اے ابویعقوب میں کیسے دیکھتا حالانکہ قاری قرآن پڑھ رہا ہو اور تلاوت کے آغاز میں اللہ سے پناہ مانگ چکا ہے:

فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

جب تلاوت کرے تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

اس کا مطلب (اللہ بہتر جانتا ہے) شاید یہی ہے کہ جب تو تلاوت کا ارادہ کرے کیونکہ اس کی مثال موجود ہے اس آیت میں کہ:

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم۔

اس کا مطلب بھی اسی طرح ہے کہ جب تم نماز کے لئے قیام کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو۔

اس لئے کہ استعاذہ در حقیقت احتراز ہے اور بچنا ہے شیطان کے مقابلے میں قرآن پڑھنے والے کے ساتھ اس کی قرأت کے دوران لہذا اس اعتبار سے استعاذے کا قرأت سے پہلے ہونا اولیٰ ہے اور زیادہ جامع ہے احوال قرأت کے لئے بعد میں استعاذہ کرنے سے۔

تحقیق ہم نے وہ اخبار ذکر کئے ہیں جو استعاذے کی بابت وارد ہوئے ہیں اور اس کی کیفیت کے بارے میں کتاب السنن میں۔

۲۰۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے انکو احمد بن ابی طیبۃ نے ان کو ورقاء نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے عبداللہ سے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ ہم یوں دعا کریں:

اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ و نفخہ و نفثہ.

اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے شیطان کے گھونسے سے اور اس کے پھونکنے سے اور اس کے تھتکارنے سے۔

حضرت عطا فرماتے ہیں۔شیطان کے گھونسے سے مراد موت اس کا تھتکارنا شعر ہیں اور اس کا پھونک مارنا تکبر اور بڑائی ہے قرآن کو روکنے چھوڑنے میں اللہ کی حمد کے ساتھ اور شکر کے ساتھ اس نعمت پر جو اللہ نے اس پر قرآن کے ساتھ انعام کیا ہے اور اس کو ایمان کی ہدایت کی ہے اور اللہ کی تصدیق کے لئے اس میں جس میں اس نے آخرت کی خبر دی ہے اور رسول اللہ پر رحمت نازل ہوں کیونکہ سبب ہیں ہمارے قرآن پر واقف ہونے کا اور قرآن تک پہنچنے کا اور اس کی شہادت دینے کا تبلیغ کے ساتھ۔

۲۰۶۷:.....اور تحقیق ہم روایت کر چکے ہیں اس حدیث میں جو ثابت ہے ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں یہاں پر کہ انہوں نے فرمایا "سنو کیا میں تبلیغ کر چکا؟" لوگوں نے کہا۔"جی ہاں۔"

۲۰۶۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعثمان سعید بن محمد نے ان کو محمد بن عبدان نے ان کو ابوحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم بن حنظلہ نے ان کو عبدالکریم بصری نے ان کو سعید بن جبیر نے حذیفہ سے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سورۃ پڑھی۔جب اسے ختم کیا تو فرمانے لگے **اللھم ربنا لک الحمد** تو میں نے عبدالکریم سے کہا کتنی مرتبہ؟ اس نے کہا سات مرتبہ۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد والی سورۃ پڑھی۔جب اسے مکمل کر چکے تو کہا اسی طرح (پہلے کی طرح **اللھم وربنا لک الحمد**) یہاں تک کہ سات تک پہنچایا۔اور جب قاری قرآن مکمل کر چکے تو ہم نے کہا تھا کہ اس کے لئے کچھ آداب ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ قاری شروع قرآن کی طرح لوٹ کر اس میں سے کچھ پڑھ لے۔پھر قرأت بند کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حال اور مرتحل بہترین عمل ہے

۲۰۶۹:.....اور اس میں اصل وہ ہے ہمیں جس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو احمد بن حیان بن ملاعب نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو صالح مری نے ان کو قتادہ نے ان کو زرارہ بن اوفی سے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ ایک آدمی نے کہا۔افضل عمل کون سا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال اور مرتحل لوگوں نے پوچھا کہ حال مرتحل کیا ہوتا ہے یارسول اللہ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید اول سے آخر تک پڑھے اور آخر سے اول تک اور ہم نے روایات کی ہے حدیث زید بن حباب صالہ سے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں جب بھی منزل پر اترے دوبارہ کوچ کرلے یعنی جیسے ہی ختم کرے دوبارہ شروع کر دے۔

اور قرآن مجید کے آداب میں سے ہے کہ جس وقت ختم قرآن کرے اس وقت اپنے اہل کو اور اولاد کو جمع کرے اور کوشش کرے کہ یہ کام رات کے اول یا دن کے اول حصے میں کرے۔

۲۰۷۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضر دی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس نے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے۔یعنی ختم میں شریک کرنے کے لئے)۔

یہ صحیح ہے موقوف ہے اور تحقیق ایک دوسرے طریق سے مروی ہے حضرت قتادہ سے اس سے بطور مرفوع روایت مگر وہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۰۶۶).....اخرجه الحاکم (۱/۲۰۷) من طریق عطاء. به مختصراً.

وقال الحاکم : صحیح الإسناد وقد استشهد البخاری بعطاء بن السائب. ووافقه الذهبي.

۲۰۷۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن حشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابوالحسین علی بن ابی الحسین قطان بلخی نے ان کو عمرو بن عثمان ابو عمرو حافظ عبدی بغدادی نے رملہ میں ان کو احمد بن ابراہیم (بسلم مکرم) نے ان کو محمد بن موسیٰ دولابی نے ان کو ابونعیم نے مسعر سے اس کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے۔ اس کا مرفوع کرنا وہم ہے اور اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں اور صحیح روایت ابن مبارک کی ہے مسعر سے جو کہ موقوف ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تک اور وہ رقاق میں شامل ہے۔

ختم قرآن پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

۲۰۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد ابن ابوالدینا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے انہوں نے کہا کہ مجاہد اور ان کا غلام ابن ابی لبابہ دونوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس بھیجے گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید ختم کریں اور ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مستجاب الدعوات ہیں۔ نیز ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے جب وہ ختم قرآن سے فارغ ہوئے تو سب نے دعائیں کیں۔

۲۰۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو عبداللہ بن محمد نے پھر اس کو انہوں نے پہلے کی طرح ذکر کیا ہے۔

۲۰۷۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی ہے عمر بن عبدالعزیز نے یہ بشر بن حارث کے ہم نشین تھے ..... اور ہمیں خبر دی ابوعلی روز باری نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد نحوی نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے تھے ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب ابن ابوعمرہ نے انہوں نے کہا کہ جب کوئی آدمی ختم کرے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فرشتہ بوسہ دیتا ہے۔ بشر بن موسیٰ نے کہا کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بتایا۔ میں نے اس بات کے بارے میں احمد بن حنبل کو بیان کیا انہوں نے کہا کہ شاید یہ سفیان سے توہمات ہوں اور احمد بن حنبل نے اس کو انتہائی مستحسن سمجھا۔ یہ حدیث فقیہ کے الفاظ ہیں۔

۲۰۷۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو شجاع بن ولید نے اس شخص نے جس سے سنا تھا محمد بن حماد سے وہ بیان کرتا تھا وبرہ بن عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے کہا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کو دن میں ختم کرے اس کے اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اس کو رات میں ختم کرے اس رات کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۰۷۶:..... ابراہیم تیمی سے مذکور ہے کہ وہ لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی آدمی قرآن ختم کرتا ہے اس پر فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں بقیہ سارا دن یا بقیہ ساری رات اور یہ تمام اہل علم پسند کرتے تھے کہ ختم قرآن شروع رات میں ہو یا شروع دن میں۔ یعنی دن رات کے پہلے حصے میں ہو۔

فصل:..... ختم قرآن کے وقت تکبیر کہنا مستحب ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا.

(۲۰۷۱)..... اخرجه ابن المبارك (۸۰۹) عن مسعر عن قتادة عن انس موقوفاً.

(۱)..... هكذا في الأصل. (۱)..... غير واضح.

اور قرآن مجید کو ہم نے اس لئے سورتوں اور آیتوں میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ آپ اس کو سامنے کچھ وقفے سے پڑھیں اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا ہے۔

اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ وہ آیت لائے ہیں جس میں کفار کے لئے ڈانٹ ڈپٹ ہے ان کے قرآن پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور علماء کی مدح ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ اور عاجزی کرنے کی وجہ سے جب قرآن کو سنتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمن۔

فرما دیجئے اللہ کو پکاریں یا رحمٰن کو۔

تو اس آیت کے ظاہر سے یہی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو جب تم قرآن کو پڑھو اور یہ کہ اس فقرے کا معنی **لا تجهر بصلاتک** نہ جہر کر تو صلوٰۃ کے ساتھ یعنی قرأت قران کے ساتھ یا اپنی دعا کے ساتھ جب آپ تلاوت سے فارغ ہو کر دعا کریں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا:

وقل الحمد الله الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا۔

فرما دیجئے تمام تعریفیں اس ذاتِ گرامی کے لئے ہیں جس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں ٹھہرایا حکومت میں جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حامی کار ہے کمزوری سے اور بڑائی بیان کیجئے اس کی بڑائی بیان کرنا۔

اس آیت میں تکبیر کا اسی طرح حکم فرمایا ہے جس طرح تحمید کا (یعنی حمد وثنا کرنے اور تکبیر و بڑائی بیان کرنے کا برابر کا حکم ہے) اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حمد مستحب ہے تو لازم ہے کہ تکبیر بھی مستحب ہو۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ قرأت عبادت ہے ایسی عبادت ہے جو متعدد متفرق حصوں میں منقسم ہے گویا کہ وہ ماہ رمضان کے روزوں کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جس وقت روزوں کی مدت پوری کرلیں تو اللہ کی تکبیر پڑھیں اور بڑائی بیان کریں اس نعمت پر جو اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے چنانچہ اسی پر قیاس کرتے ہوئے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرأت کرنے والا بھی اللہ کی تکبیر پڑھے جس وقت سورتوں کی تعداد پوری کرلے۔ واللہ اعلم۔

شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ کا قول ہے

کہ تحقیق اسی معنی و مفہوم کا جواب اس تکبیر میں سے بھی نکلتا ہے جس کا آغاز سورۃ الضحیٰ میں ہوتا ہے اور ہر سورۃ پر تکبیر پڑھی جاتی ہے پھر جس وقت سورۃ الناس پڑھے اور ختم کرے تو بھی تکبیر پڑھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تکبیر پڑھنے کی بابت دلیل یہ ہے۔

۲۰۷۷:...... جو ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عکرمہ بن سلیمان مولیٰ بنی شیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے (قرآن مجید) پڑھا اسماعیل بن عبداللہ مکی کے سامنے جب میں سورۃ الضحیٰ تک پہنچا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ تکبیر پڑھیے حتیٰ کہ تو ختم کرے۔ بے شک میں نے عبداللہ بن کثیر کے سامنے پڑھا تھا تو انہوں نے مجھے بھی اسی بات کا حکم دیا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے قرآن مجید مجاہد کے سامنے پڑھا انہوں نے بھی مجھے اسی بات کا حکم فرمایا اور انہوں نے کہا کہ مجاہد نے حضرت ابن عباس کے سامنے پڑھا تو انہوں نے بھی اسے اسی بات کا حکم دیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب کے سامنے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی اس کو اسی چیز کا حکم دیا۔

امام ابن خزیمہ کا قول۔ امام بن خزیمہ نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بات ہو کہ ابن بزہ نے یا عکرمہ بن سلیمان نے اس اسناد سے شبل کو ساقط کر دیا ہو یعنی ابن اسماعیل اور ابن کثیر کو۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۰۷۸:.....اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے محمد بن یونس کدیمی نے ان کو ابن ابی بزہ نے عکرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین کے سامنے جب میں سورۃ الضحیٰ پر پہنچا تو انہوں نے فرمایا ہر سورۃ کے خاتمہ کے ساتھ تکبیر پڑھیے حتیٰ کہ آپ ختم کریں۔ بے شک میں نے قرآن مجید پڑھا تھا شبل بن عباد اور عبداللہ بن کثیر کے سامنے ان دونوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھے عبداللہ بن کثیر نے حکم دیا کہ انہوں نے قرآن پڑھا تھا مجاہد کے سامنے انہوں نے بھی مجھ کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اس کو مجاہد نے خبر دی کہ اس نے قرآن مجید پڑھا تھا حضرت عبداللہ بن عباس کے سامنے انہوں نے مجھے تکبیر کا حکم دیا تھا اور مجاہد کو خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا ابی بن کعب کے سامنے انہوں نے مجھ کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھ کو خبر دی تھی ابی بن کعب نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا رسول اللہ کے سامنے اور مجھ کو رسول اللہ نے تکبیر کا حکم دیا تھا۔

تبصرہ: اگر کدیمی ایسا ہے کہ اس نے اس روایت کو حفظ کیا ہے تو پھر اس میں **صحیح** ہے ابن خزیمہ کی روایت کے لئے اور اسماعیل کی روایت کے لئے تحقیق اس نے اس روایت کو دونوں سے اکٹھے سنا تھا مگر بے شک اس روایت میں اور ابن خزیمہ نے اس کو بطور موقوف روایت کے نقل کیا ہے اور اس کی سند معروف ہے۔

۲۰۷۹:.....تحقیق ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو (۱) ابویحییٰ محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یزید مقری نے جو امام حرم تھے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے انکو احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ نے وہ کہتے ہیں کہ نے سنا عکرمہ بن سلیمان سے وہ کہتے تھے کہ میں قرآن مجید پڑھا اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین سے میں جب سورۃ الضحیٰ تک پہنچا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تکبیر پڑھیے ہر سورۃ کے خاتمہ کے وقت یہاں تک کہ تو قرآن مجید ختم کرے (یعنی تکبیر کے ساتھ)

(۲) اور مجھے خبر دی عبداللہ بن کثیر نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا مجاہد کے سامنے مجاہد نے بھی ان کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا۔

(۳) اور ان کو خبر دی مجاہد نے کہ ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

(۴) اور ان کو خبر دی ابن عباس نے کہ ان کو ابی بن کعب نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

(۵) اور ان کو خبر دی ابی نے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

۲۰۸۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمٰن شامی نے بصرہ میں ان کو احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ مودب مسجد ابوحرام نے ان کو عکرمہ بن سلیمان نے بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قرآن مجید پڑھا تھا اسمٰعیل بن عبداللہ بن قسطنطین سے جب میں پہنچا سورۃ والضحیٰ پر تو انہوں نے فرمایا کہ تکبیر پڑھیے سورۃ کے اختتام پر بے شک میں نے بھی پڑھا تھا۔ عبداللہ بن کثیر پر انہوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھے خبر دی عبداللہ بن کثیر نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا حضرت مجاہد کے پاس مجاہد نے مجھ کو حکم دیا تھا تکبیر پڑھنے کا اور مجھے خبر دی مجاہد نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا حضرت ابن عباس کے پاس تو انہوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا اور ان کو خبر دی ابن عباس نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا ابی بن کعب سے انہوں نے بھی ان کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور ان کو خبر دی ابی بن کعب

(۲۰۷۷).....عكرمة بن سليمان هو ابن كثير بن عامر مولى بني شيبة (الجرح والتعديل ۷/۱۱)

(۱)..... بياض بالأصل.

(۲۰۷۹).....اخرجه البيهقي من طريق الحاكم في المستدرك (۳۰۴/۳) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي بقوله: البزي قد تكلم فيه.

نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھائی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تکبیر پڑھنے کا۔

۲۰۸۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو بن صاعد نے ان کو احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم نے ان کو ابو بزہ مکی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عکرمہ بن سلیمان بن کثیر بن عامر مولیٰ بنی شیبہ سے پھر اسی مذکورہ حدیث کو اس نے ذکر کیا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تکبیر پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ سورہ والضحیٰ سے لے کر سورہ والناس تک تمام سورتوں سے آخر میں تکبیر بایں صورت پڑھے کہ جب بھی کوئی سورت ختم کرے ذرا سا وقفہ کرے اس کے بعد پڑھے اللہ اکبر (الخ یعنی تکبیر پڑھنے کے بعد ذرا سا وقفہ کرے اس کے بعد اس سورۃ کو شروع کرے جو بعد میں آنے والی ہو (تاکہ تکبیر جو ہر سورۃ کے بعد پڑھی جائے گی وہ علیحدہ محسوس ہو پہلی سورۃ یا دوسری سورۃ کی جزء اور حصہ نہ سمجھی جائے) پھر یہ تکبیر کا سلسلہ آخر قرآن تک جاری رکھے (جب ختم کرے) پھر تکبیر پڑھے جیسے پہلے پڑھتا آ رہا تھا۔ تکبیر کے بعد آخر میں بھی ختم کے بعد الحمد للہ کہے اور تصدیق رسول اور صلوٰۃ علی الرسول پڑھے اور دعا کرے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں

تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا ختم القرآن مروی ہے مگر حدیث منقطع ہے ضعیف اسناد کے ساتھ ہے۔ تحقیق اہل حدیث نے تساہل برتا ہے ان احادیث کو قبول کرنے میں جو دعاؤں کے بارے میں اور فضائل اعمال کے بارے میں آئی ہیں جب تک کہ اس روایت کے راویوں میں سے ایسے نہ ہو جو معروف ہوں حدیث وضع کرنے میں یا کذب فی الروایہ ہیں۔

۲۰۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمرویہ کرابیسی مہروی نے اس کے بارے میں ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عمرو بن سمرہ نے ان کو جابر جعفی نے ان کو ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسن ذکر کرتے رہتے تھے نبی کریم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید ختم کرتے تو اللہ کی حمد کرتے تھے کئی حمد کے طریقوں سے جبکہ آپ بحالت قیام ہوتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے:

الحمد للہ رب العالمین الخ......

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے آسمان وزمین بنائے جس نے اندھیرے اور روشنی بنائی پھر جو لوگ کافر ہیں وہ شریکوں کو اپنے رب کے برابر کر دیتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے۔ اللہ کے ساتھ برابری کرنے والے جھوٹے ہیں اور وہ گمراہ ہیں بڑی دور کی گمراہی کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے اور مشرکوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے وہ عرب ہوں یا وہ مجوس ہوں خواہ وہ یہود ہوں عیسائی ہوں یا صابی ہوں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرتا ہے یا بیوی کا یا کسی شریک کا یا کسی مشابہ کا یا کسی مثال کا یا نام کا یا اس کے برابر کے۔

پس اے ہمارے پروردگار تو اس بات سے بہت ہی بڑا ہے کہ تو شریک بنائے اپنی مخلوق میں تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نہ تو کوئی بیوی ٹھہرائی ہے اور نہ ہی کسی کو بیٹا ٹھہرایا ہے اور نہ ہی حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کمزوری ہونے پر اس کا کوئی مددگار ہے (اے بندے) اسی کی بڑائی بیان کر بہت بڑائی۔ اللہ بہت بڑا ہے بڑا ہے اللہ کے لئے کثیر حمد ہے اللہ کے لئے صبح وشام پاکیزگی ہے۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس کے لئے کوئی کجی نہیں چھوڑی وہ سیدھا ہے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) ان آیات کو ان **یقولون الا کذبا** تک پڑھا ہے (سورۃ کہف) تمام تعریف اسی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں

ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ آخرت میں حمد اسی کی ہے وہی حکمت والا خبر رکھنے والا وہی جانتا ہے جو کچھ زمین میں گھستا ہے الخ آخر تک آیت پڑھی۔ (سورہ سبا)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے از سر نو آسمان اور زمین کو بنایا۔ (۲ آیات فاطر)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور سلام ہوں اس کے برگزیدہ بندوں پر کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو یہ لوگ شریک لاتے ہیں۔ (نمل)

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں بلکہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے اللہ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسولوں نے اس کا پیغام پہنچا دیا ہے اور میں تمہارے اس معاملہ پر گواہ ہوں۔

اے اللہ رحمتیں نازل فرما تمام فرشتوں پر اور تمام رسولوں پر اور رحم فرما اپنے مومن بندوں پر آسمانوں سے اور زمین سے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرما اور ہمارے خیر کو کھول دے اور ہمارے لئے قرآن عظیم میں برکت عطا فرما۔ ہمیں بہرہ ور فرما آیات کتاب کے ساتھ اور حکمت سے لبریز اس ذکر کے ساتھ۔ اے ہمارے رب تو ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی تو سنتا ہے جانتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر جب آپ قرآن مجید شروع کرتے تو اس وقت بھی اسی طرح دعا کرتے تھے مگر کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا جس کی طاقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

۲۰۸۳: ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد عبدان نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابراہیم بن حنظلہ نے ح اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو حنظلہ قاضی نے ان کو عبد الکریم بصری نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور نے سورۃ بقرہ پڑھی جب اسے ختم کر چکے تو فرمایا۔

اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو میں نے عبد الکریم سے کہا۔ کتنی بار آپ نے یہ جملہ فرمایا انہوں نے کہا کہ دس بار یا سات بار اس کے بعد وہ پڑھا جو اس کے بعد ہے پھر اس کو بھی پہلے کی مثل کیا۔

ابن عبدان نے بقرہ کا لفظ نہیں کہا اور حضور نے فرمایا۔

اے اللہ اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے ہیں تمام تعریفیں یہ جملہ سات بار آپ نے کہا۔ اس کے بعد وہ جملہ کہا جو اس کے بعد ہے جب اسے ختم کر چکے تو پھر اسی جملے کو سات بار دہرایا۔

۲۰۸۴:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو بشر بن معاذ محمد بن دینار نے ان کو ابان نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

جس نے قرآن مجید پڑھا اور اپنے رب کی حمد کی اور نبی کریم پر رحمت کی دعا کی اور اپنے رب سے استغفار کیا اس نے خیر کو اپنے مقام سے طلب کر لیا۔ یہ ابان مولی ابن عباس ہے اور وہ صغیر راوی ہے۔

۲۰۸۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد المالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابن ابی عصمۃ نے اور محمد بن عبد الحمید فرغانی نے اور محمد بن علی بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بات بتائی علی بن حرب نے اور حفص بن عمرو بن حکیم نے انکو عمرو بن قیس ملائی نے ان کو عطا نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بحالت طہارت کسی کو سنایا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں اور جس نے پڑھا ایک حرف کتاب اللہ کا نماز میں بیٹھ کر اس کے لئے پچاس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور

(۲۰۸۴)...... عزاہ فی کنز (۲۴۵۰) للمصنف فقط.

پچاس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور اس کے لئے پچاس درجے بلند کردیے جاتے ہیں اور جس نے ایک حرف کتاب اللہ کا کھڑے ہو کر پڑھا نماز میں اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کی ایک سو غلطیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے سو درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جس نے اسے پڑھا اور اس کا ختم کرلیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لکھ دیتے ہیں کہ اس کی دعا قبول ہوگی جلدی ہو یا بدیر ہو چنانچہ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابن عباس ایک آدمی ایسا ہے جو ایک دو سورتوں کے علاوہ کچھ نہیں جانتا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس کا ختم اس کے علم کے مطابق ہے اس کا ختم اس کے علم کے مطابق ہے ..... اس روایت میں حفص بن عمرو کا تفرد ہے اور وہ مجہول ہے۔

۲۰۸۶: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو عبداللہ بن یحییٰ بن یاسین نے ان کو حمدون بن ابوعباد نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو مسعر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قرآن کے ساتھ مقبول دعا ہوتی ہے۔

مگر اس کی اسناد میں ضعف ہے (واللہ اعلم) اور ایک دوسرے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مگر وہ طریق بھی ضعیف ہے۔

۲۰۸۷: ..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوطاہر احمد بن عبداللہ بن مہرویہ نے ان کو ابوالحسین علی بن احمد بن محمد برتانی نے مقام مرو میں اتنو عمرو بن عمران ان کو محمد بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعصمہ نے وہ نوح الجامع مروزی ہیں ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کے ہاں ختم قرآن کے وقت ایک دعا مستجاب ہوتی ہے اور جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

۲۰۸۸: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر جراجی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم مری نے۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے علی فاشانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کو یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ جب وہ ختم قرآن کرتے تو ان کی دعا سجدے میں ہو۔

یعنی وہ ختم قرآن کے سجدے میں گر کر دعا کرتے تھے کیونکہ بندہ بحالت سجدہ اپنے رب کے قریب تر ہوتا ہے جیسے حدیث میں آیا۔

اقرب العبد الی اللہ و ھو ساجدہ

فصل: ..... قرآن میں جنت اور جہنم کے تذکرے کے وقت کھڑے ہو کر اللہ سے دعا جنت کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا

۲۰۸۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی مخلد بن جعفر نے ام کو جعفر فریابی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے اور ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو مستورد بن احنف نے ان کو صلہ بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں نے دل میں کہا کہ آج آپ نے سورہ بقرہ پوری ایک رکعت میں پڑھیں۔ پھر آپ جاری رہے میں نے کہا کہ رکوع کریں گے اس کے ساتھ پھر آپ نے سورۃ نساء شروع کردی اسے پڑھ دیا اس کے بعد آل عمران شروع کردی اس کو پڑھ دیا آپ روانی سے پڑھ رہے تھے آپ جب کسی آیت کے ساتھ گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو تسبیح کرتے اور جب

(۱) کلمة غير واضحة وهي هكذا (برمج)

(۲۰۸۹) اخرجه مسلم (۱/۵۳۶ و ۳۵۷) على ابن ابی شيبة بنفس الاسناد.

کسی سوال کے ساتھ گزرتے تو اللہ سے دعا کرتے جب کسی تعوذ کی آیت سے گزرتے تو اللہ سے پناہ مانگتے اس کے بعد رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم پڑھا مگر آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام کی طرح لمبا تھا اس کے بعد پڑھا سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ نے قیام کیا رکوع کے قریب قریب اس کے بعد سجدہ کیا اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا۔ آپ کا سجدہ بھی قریب قریب آپ کے قیام کے برابر تھا۔

۲۰۹۰:......ہم روایت کی ہے عوف بن مالک اشجعی نے انہوں نے کہا کہ میں ایک رات رسول اللہ کے ساتھ قیام کیا آپ نے نماز کا قیام کیا اور سورۃ بقرہ پڑھی جس کسی آیت سے گزرتے تھے تو اس پر رک جاتے تھے اور دعا کرتے تھے جب عذاب کی کسی آیت سے گزرتے تھے تو رک جاتے تھے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد الرحیم بن منیب نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو ثابت نے ان کو عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز پڑھ رہے تھے کسی آیت سے گزرے تو فرمانے لگے۔ ہلاکت ہے اہل جہنم کے لئے اور میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۲۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے اعمش سے......ح......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن بشار نے ان کو ابن ابی عدی نے ان کو سعد نے ان کو سلیمان نے ابو الضحیٰ سے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ جس وقت یہ آیت پڑھتی تھیں **فمن اللہ علینا و وقانا عذاب السموم**۔ پس اللہ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا اور ہم کو گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا دعا کرتی تھیں۔ اے اللہ مجھ پر احسان فرما اور مجھے جہنم کی گرم ہوا سے بچا۔

۲۰۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ابی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حارث بن یزید حضرمی سے وہ بیان کرتے تھے زید بن نعیم حضرمی سے وہ مسلم بن مخداق سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے عرض کی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایک رات میں دو دو تین تین مرتبہ بھی قرآن ختم کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو پڑھا ہے وہ ایسے ہے جیسے پڑھا ہی نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پوری پوری رات قیام کیا ہے ایک سورۃ سورۃ آل عمران سورۃ نساء پڑھتے تھے جب کسی بشارت کے آیت سے گزرتے تھے تو دعا مانگتے تھے اور رغبت کرتے تھے اس میں اور جب تخویف اور ڈراوے کی آیت سے گزرتے تھے تو دعا کرتے اور پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے اور ابو بکر احمد بن حسین قاضی نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو یحییٰ بن عباد نے ان کو حضرت ابن مسعود نے فرماتے ہیں کہ بے شک میں البتہ امید کرتا ہوں۔ کوئی آدمی جب یہ آیات پڑھتا ہے۔

ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیمًا

پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ کو بہت زیادہ مغفرت کرنے والا بہت زیادہ رحم کرنے والا پائے گا۔ تو اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔

اسی طرح یہ آیت:

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ

اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آجاتے اللہ سے استغفار کرتے۔

(۲۰۹۱)......أخرجه ابن أبي شيبة (۲/۰ ۲۱ و ۲۱۱) عن علي بن هاشم عن ابن أبي ليلى. به.

(۲۰۹۲)......أخرجه ابن أبي شيبة (۲/۱ ۲۱) عن وكيع عن الأعمش عن أبي الضحى. به.

اوراسی طرح یہ آیت :

و من یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللّٰہ

جو شخص برا کام کرتا ہے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے۔

اوراسی طرح یہ آیت :

و الذین اذا فعلوا فاحشہ او ظلموا انفسھم ذکروا اللّٰہ فاستغفروا لذنوبھم

وہ لوگ کہ جب کوئی برائی کا کام کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ کو یاد کرتے ہیں

بس اللہ سے استغفار کر کے اپنے گناہوں کے بارے میں۔

۲۰۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عیسیٰ بن ابوعیسیٰ خیاط نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ جب تم قرآن کو پڑھو تو اس کو تمہارا دل سمجھے اور اس کو اور تمہارے کان سنیں۔ بے شک دو کان منصف ہے دل اور زبان کے مابین۔ اگر تم اللہ کے ذکر کے ساتھ گزرو تو اللہ کا ذکر کرو اگر تم عذاب جہنم کے تذکرے سے گزرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور اگر تم جنت کے ذکر سے گزرو تو اللہ سے اس کو مانگو۔

فصل:......اپنے نفس کی طرف سے خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے اقرار و اعتراف کرنا

۲۰۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے انہوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو ابوالیسع نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت یہ آیت پڑھتے :

الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی

کیا (مذکورہ صفات کا حامل اللہ) اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کر دے؟

تو حضور یہ پڑھنے کے بعد اکثر فرماتے بلی یعنی کیوں نہیں اللہ تعالیٰ بالکل قادر ہے۔

اور جب یہ آیت پڑھتے :

الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین

کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

تو رک کر فرماتے بلی ہاں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم ہے۔

۲۰۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن محمد زہری نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص تم میں سے یہ سورۃ پڑھے والتین والزیتون اور اس کے آخر تک یعنی **الیس اللہ باحکم الحاکمین** تک پہنچے اسے چاہئے کہ وہ رک کر یہ کہے :

و انا علی ذالک لمن الشاھدین

اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

اور جو شخص یہ پڑھے:

لااقسم بیوم القیمة

میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں۔

اور وہ آخر میں اس آیت تک پہنچے:

الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی

اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے بلی (یعنی کیوں نہیں بالکل قادر ہے)

اور جو شخص سورہ مرسلات پڑھے اور اس آیت تک پہنچے **فبای حدیث بعدہ یؤمنون** ۔ اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے آمنا باللہ ۔ ہم سب اللہ کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔

۲۰۹۸:.....اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس سے مرفوع روایت سے اور موقوف روایت سے بھی کہ جب کوئی پڑھنے والا یہ پڑھے **سبح اسم ربک الاعلیٰ**۔ آپ اپنے برتر رب کی پاکی بیان کیجئے تو یوں کہے **سبحان ربی الاعلیٰ** میرا برتر رب پاک ہے۔

۲۰۹۹:.....اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس کے ماسوا سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب یہ آیت پڑھتے تھے **الیس ذالک بقادر علی ان یحییٰ الموتی** ۔ تو یوں کہتے تھے **سبحانک بلی** ۔ تو پاک ہے۔ جی ہاں آپ قادر ہیں اور انہوں نے اس کو مرفوع کیا نبی کریم کی طرف۔

۲۱۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے اور ابوالحسن سراج نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے محمد بن یحییٰ مروزی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحق نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص یہ پڑھے **سبح اسم ربک الاعلی** اسے چاہئے کہ یوں کہے **سبحان ربی الاعلیٰ** اور جب پڑھے **الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی** تو اسے چاہئے کہ یوں کہے **اللھم بلی** یا **اللّٰھم سبحان ربی الاعلیٰ**۔ یہ شک عاصم کی طرف سے ہے۔

۲۱۰۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو بتایا محمد بن یعقوب نے اور ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو عمرو بن عثمان نے ان کو اس شخص نے جس کو ابوجعفر نے کہا کہ جب تم یہ آیت پڑھو **قل ھواللہ احد** تو تم یوں کہو۔ **انت ھواللہ احد**۔

فصل:.......سجدے کرنا اور آیات سجدہ

قرآن مجید کے سجدے چودہ ہیں۔

تین سجدے مفصلات میں ہیں۔ سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں۔ بہر حال سورۃ ص کے سجدے میں یہ تفصیل ہے۔

۲۱۰۲:.....ہم نے روایات کی ہے ابن عباس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ ص کے سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عزائم السجود میں سے نہیں ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس میں سجدہ کر رہے تھے۔

۲۱۰۳:.....اور ہم نے روایت کی ہے عمر بن ذر اس نے نبی کریم بطور مرسل روایت کے کہ انہوں نے فرمایا ص کے سجدے کے بارے میں کہ

(۲۰۹۷)....أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۸۸۷)

(۲۱۰۲) السنن الکبری (۳۱۸/۲)

(۲۱۰۳) ....السنن الکبری (۳۱۹/۲)

اس کا سجدہ داؤد علیہ السلام نے کیا تھا توبہ قبول ہونے کی وجہ سے اور ہم یہ سجدہ بطور شکر کرتے ہیں۔

۲۱۰۴:......اور ہم نے روایت کی ہے حدیث موصول میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ ص کے سجدے کے بارے میں جس وقت آپ نے اس کو برسرے منبر پڑھا تھا اس کے بعد آپ نے دوسری بار وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ یہ تو ایک نبی کی توبہ تھی لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم لوگ سجدے کے لئے تیار ہو گئے ہو لہذا آپ منبر سے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

۲۱۰۵:......اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سورۃ ص میں سجدہ نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ایک نبی کی توبہ ہے۔

۲۱۰۶:......اور ہم نے روایت کی ہے عمرو بن عثمان سے اور ابن عمر اور ابن عباس سے کہ وہ لوگ اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

۲۱۰۷:......اور ہم نے روایت کی ہے ابو رافع سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی تھی انہوں نے نماز میں سورۃ ص پڑھی اور اس میں سجدہ کیا تھا۔

تحقیق ہم نے ذکر کی ہیں یہ تمام اخبار اور ان سے جو متصل ہیں کتاب السنن میں اور کتاب المعرفت میں جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے ان شاء اللہ ان کی طرف رجوع کرے گا۔

۲۱۰۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی جوہری نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو حارث بن سعید نے ان کو عبداللہ بن منین نے ان کو عمرو بن العاص نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پندرہ سجدے پڑھائے تھے تین مفصلات اور دو سورۃ الحج میں۔

فصل:...... حائض والی عورت اور جنب (ناپاکی) والے انسان پر قرأت (تلاوت) ممنوع ہے

۲۱۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن مرہ نے اس نے سنا عبداللہ بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کے پاس گیا میں اور دو آدمی ایک آدمی ہم میں سے اور ایک آدمی بنی اسد میں سے میں خیال کرتا ہوں۔ پس علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بھیجا کسی طرف اور فرمایا بے شک تم دونوں علجان ہو۔

اس کے بعد وہ بیت الخلا میں داخل ہوئے پھر نکلے اور انہوں نے پانی کا ٹب لیا اس کے ساتھ مسح کیا اس کے بعد قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ہم نے اس کو ناپسند کر لیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوتے تھے اور قضاء حاجت کرتے پھر نکلتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور قرآن مجید پڑھتے آپ کو کوئی چیز مانع نہیں تھی اور بسا اوقات فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت سے کوئی چیز نہیں روکتی سوائے جنابت کے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حیض زیادہ شدید مانع ہے جنابت سے اور وہ تحریم قرأت کے ساتھ حائض والی پر زیادہ بہتر ہے۔

۲۱۱۰:......اور ہم نے روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش سے اور وہ قوی نہیں ہے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۲۱۰۴) السنن الکبری (۳۱۸/۲)

(۲۱۰۵) السنن الکبری للمصنف (۳۱۹/۲)

(۲۱۰۸) ..... السنن الکبری (۳۱۴/۲) من طریق سعید بن ابی مریم. بہ.

(۲۱۰۹) .....أخرجه المصنف من طریق أبی داؤد الطیالسی (۱۰۱)

کہ جنب والا (ناپاکی والا) اور حائض (ماہواری والی عورت) قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھیں۔

ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان بغدادی نے مذکورہ حدیث کی ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا۔

فصل:......قرآن مجید کو چھونے اور اٹھانے کے آداب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

في كتاب مكنون لايمسه الا المطهرون.

بے شک یہ قرآن ہے عزت والا ہے محفوظ کتاب میں ہے نہیں ہاتھ لگاتے اس کو مگر پاک لوگ۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

تحقیق ہم جانتے ہیں کہ آسمانوں میں پاک اور مطہر لوگوں کے سوا کوئی نہیں ہے لہذا یہ بات دلالت کرتی ہے کہ آیت مذکور سے مراد اس چیز کا بیان ہے کہ فرشتے ہی اس کتاب قرآن مجید کی اصل محفوظ تک اور اس کو چھونے تک پہنچے ہیں اور رسائی حاصل کر سکے ہیں کیونکہ وہ مطہر اور پاک ہیں اور وہ مطہر ہی رہتا ہے جس کو عبادت کی توفیق ملتی ہے اور اس کے لئے عبادت آسان کر دی جاتی ہے اور پاک کو ہی عبادت کے لئے پسند کیا جاتا ہے لہذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ لوگوں میں سے پاک اور مطہر ہی وہ ہو سکتا ہے جس کے لئے یہ مناسب ہو کہ وہ مصحف کو ہاتھ لگا سکے اور بے وضو یا ناپاک ایسا نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ نماز سے روک دیا گیا ہے طواف کعبہ سے روک دیا گیا ہے۔

اور جنب والا یعنی ناپاک انسان اور حائض والی یعنی ماہواری والی عورت بھی نماز سے اور طواف سے اور مسجد میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے ہیں اور اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت سے بھی روک دیے گئے ہیں لہذا ان لوگوں کے لئے قرآن مجید کو اٹھانے اور چھونے کی اجازت نہیں ہے۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۱۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن حمزہ ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو احری نے ان کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے اہل یمن کی طرف ایک تحریر لکھی جس میں فرائض اور سنن تھیں اور دیتوں کی تفصیل تھی پھر اس مسئلے کو بھی اس میں ذکر کیا اور اس میں یہ لکھا کہ:

لايمس القرآن الا طاهر.

قرآن مجید کو نہ ہاتھ لگائے مگر پاک انسان۔

۲۱۱۲:......اور ہم نے اس میں روایت کی ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے۔

فصل:......قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے مسواک کرنا

۲۱۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق محمد بن ابوالفوارس عطار نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن

(۲۱۱۰)......أخرجه الترمذي (۱۳۱) وابن ماجة (۵۹۵) من طريق إسماعيل بن عياش.

(۱)......في المخطوطة (المحدث) والتصحيح من الحليمي (۱/۲۲۸)

(۲۱۱۱)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۳۹۵، ۳۹۷) أثناء حديث طويل.

بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو حذیفہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو منہ میں مسواک کر لیتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے کہا مسواک کے ساتھ دانتوں کو ملتے تھے اس نے کہا جی ہاں۔

۲۱۱۴:......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے منصور سے اس نے شقیق بن سلمہ سے اس نے حذیفہ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منہ میں مسواک مل لیتے تھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں منصور اور اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

۲۱۱۵:......اور اس کو ہشیم نے روایت کیا ہے حصین سے ان کو ابووائل نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو پہلے مسواک کرتے تھے۔

اس حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ آپ یہ عمل نماز کے لئے اور قرآن کی تلاوت کے لئے کرتے تھے۔

مسواک کر کے قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۱۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا ہم لوگوں کو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) مسواک کرنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بندہ جب کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قرآن سنتا رہتا ہے اور قریب ہو جاتا ہے ہمیشہ وہ کان لگا کر سنتا ہے اور قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے لہذا جو بھی آیت یہ پڑھتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں جاتی ہے۔

۲۱۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعمر و محمد بن حسین بن محمد نے ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد نے ان کو مروان نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر بن عبداللہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا سے چاہئے کہ مسواک کرے بے شک کوئی ایک تم میں سے جب اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ میں رکھ دیتا ہے اس کے منہ سے جو کچھ تلاوت نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

۲۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر بن حفص مقری بن حماصی نے ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ال ابوبکر میں سے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

السواک مطھرة للفم مرضاة للرب

کہ مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ اور رب کے رضا کا بھی ذریعہ ہے۔

۲۱۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو غیاث بن کلوب کوفی نے ان کو مطرف بن سمرہ نے میں نے ان کو دیکھا تھا ایک سو پچھتر میں۔ وہ روایت کرتے تھے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

(۲۱۱۳)......أخرجه مسلم (۱/۲۲۰ و ۲۲۱) من طريق الأعمش. به.

(۲۱۱۴)......أخرجه البخاري (۱/۳۵۶. فتح) و مسلم (۱/۲۲۰ و ۲۲۱) من طريق منصور. به.

(۲۱۱۵)......أخرجه البخاري (۳/۱۹. فتح) من طريق حصين. به.

۱)...... غير واضح في الأصل

(۲۱۱۸)......أخرجه النسائي (۱/۱۰) من طريق عبدالرحمن بن ابي عتيق عن أبيه عن عائشة مرفوعاً. وانظر السنن الكبرىٰ للمصنف (۱/۳۴)

اپنے منہ کو پاک رکھو صاف رکھو مسواک کے ساتھ کیونکہ یہ قرآن کی تلاوت کے راستے ہیں۔غیاث راوی مجہول ہے۔

فصل:......قرآن مجید کی تلاوت کے لئے اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا

۲۱۲۰:......تمیم داری سے روایت ہے کہ وہ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو خوشبو کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔

۲۱۲۱:......اور مجاہد نے کہا کہ صحابہ کرام اور اہل علم لہسن پیاز اور گندنا کھا کر رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہونے کو ناپسند کرتے تھے اور پسند کرتے تھے کہ آدمی رات کو عبادت اور تلاوت قرآن کے لئے کھڑا ہو تو خوشبو استعمال کرے۔

۲۱۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن خلف نے انہوں نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے جب سے قرآن پڑھا ہے میں نے گندنا کھایا ہی نہیں تا کہ منہ میں بدبو نہ ہو۔

۲۱۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ اہل مکہ کا ایک نیک صالح آدمی تھا۔وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت عطا سے پوچھا کہ کیا میں عورتوں کو سلام کروں اس نے کہا کہ اگر جوان ہوں تو نہ کرو۔اس آدمی نے کہا کہ یعنی حضرت عطا سے کہ میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری ریح خارج ہونے لگ جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ تلاوت سے رک جا یہاں تک کہ وہ چلی جائے (یعنی بدبو یا ہوا نکل جائے)۔

۲۱۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ بسا اوقات وہ تلاوت کرتے تھے تو اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور وہ ریح محسوس کرتے تو قرأت سے رک جاتے یہاں تک کہ وہ ریح دور ہو جاتی۔

۲۱۲۵:......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن مبارک نے ان کو عثمان بن اسود نے حمید اعرج سے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ جب جمائی آئے اور تم تلاوت کر رہے ہوں تو تلاوت کرنے سے رک جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے دور ہو جائے (ختم ہو جائے)۔

فصل:......رات کی نماز میں زور زور سے قرأت کرنا

۲۱۲۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو یعقوب بن کاسب نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ اموی نے ان کو مخرمہ بن سلیمان نے ان کو کریب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو قراءت میں جہر کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں قرأت کرتے تھے اگر قرآن یاد کرنے اور حفظ کرنے والا چاہتا تو حضور کی قراءت سن کر قرآن سیکھ سکتا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن ابو ہلال نے مخرمہ سے اور انہوں نے اس بارے میں کہا حضور اپنے بعض حجروں میں قرأت کرتے تھے لہذا حجرے کے باہر والا سن سکتا تھا۔

۲۱۲۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد نے ان کو اسحق بن منصور سلولی نے ان کو قیس نے ان کو ہلال بن خباب نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے ان کو ام ہانی نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

(۲۱۱۹)..... قال الذهبي في الميزان (۳۳۸:۳) غياث بن كلوب عن مطرف بن سمرة ضعفه الدارقطني وقال له نسخة عن مطرف بن سمرة

(۱)..... غير واضح في الأصل

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات میں پڑھ رہے تھے اور میں اپنے بالا خانے میں یا چھت پر تھی مکہ مکرمہ میں اور وہ اونچے تھے یا اونچی آواز کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

بعض اہل علم نے بعض آیات کے ساتھ جہر کو پسند کیا ہے اور بعض کے ساتھ اسرار پسند کیا ہے اس لئے کہ آہستہ پڑھنے سے کبھی اکتا جائے تو جہر کے ساتھ انس حاصل کرے اور زور زور سے پڑھنے والا کبھی تھک جاتا ہے تو ہلکے پڑھ کر آرام پائے مگر رات کو قرأت کرنے والے اکثر زور سے قرأت کرتے اور دن کو پڑھنے والے اکثر آہستہ پڑھتے ہاں اگر دن میں ایسے مقام پر ہو جہاں بے ہودہ گوئی نہ ہو شور نہ ہو اور وہ بندہ نماز میں بھی نہ ہو تو پھر تلاوت قرآن زور زور سے کرے۔

۲۱۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبداللہ بن ابی قیس نے ان کو حدیث بیان کی کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح قرأت کرتے تھے کیا جہر کرتے تھے یا آہستہ۔ سیدہ عائشہ نے فرمایا یہ سب کچھ کرتے تھے۔ بسا اوقات جہر کرتے تھے اور بسا اوقات آہستہ پڑھتے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا جس نے اس معاملے میں آسانی رکھ دی ہے۔

۲۱۲۹:...... اور ہم نے روایت کی ہے ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں رات کو کبھی کئی کئی مرتبہ اونچی آواز کے ساتھ پڑھتے اور کئی کئی مرتبہ آہستہ کرتے تھے۔

۲۱۳۰:...... اور ہم نے روایت کی ہے ابوقتادہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں ظہر اور عصر میں۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ہمیں آیت سنواتے تھے۔

سری اور جہری قرأت

۲۱۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبیداللہ بن محمد بلخی تاجر نے بغداد میں ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو کثیر بن مرہ حضرمی نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے ظاہری طور پر تلاوت کرنے والے کی مثال ظاہرا صدقہ کرنے والے جیسی ہے اور آہستہ تلاوت کرنے والے کی مثال چھپ کر صدقہ کرنے والے جیسی۔ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایسے بھی پائی ہے۔

۲۱۳۲:...... اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے ان کو بحیر بن سعد نے اور انہوں نے کہا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا اور اسی طرح روایت کیا ہے سلیمان بن موسیٰ نے کثیر بن مرہ سے اس نے عقبہ بن عامر سے۔

فصل:...... لوگوں سے بات چیت کرنے کے لئے قرآن مجید کی تلاوت چھوڑنا مکروہ ہے

اس کا مطلب ہے کہ جس وقت تلاوت کرتے ہوئے ایک آیت پر پہنچے اور کوئی کلام آ جائے اور وہ اس آیت کو چھوڑ دے جس پر پہنچا ہے تو مناسب نہیں ہے کہ اپنی بات کو اور کلام کو قرآن کی تلاوت پر ترجیح دے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۱۳۳:...... اور بخاری نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے اسحٰق سے اس نے نضر بن شمیل سے اس نے ابن عون سے اس نے نافع سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے تو بات نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ فارغ ہو جاتے۔

(۲۱۳۱) ..... اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۴ و ۵۵۵)

ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوعلی حافظ نے ان کو مومل بن حسن ابن ابوعیسیٰ، ان کو حسن زعفرانی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ابن عون نے پھر اس مذکور بات کو ذکر کیا۔

۲۱۳۴:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے اس کو ابوسنان نے ان کو ابن ابوھذیل نے انہوں نے کہا کہ (صحابہ اور تابعین) مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ آیت کا بعض حصہ پڑھیں اور بعض کو چھوڑ دیں۔

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

بہرحال جب کوئی شخص بعض سورۃ پر یا بعض حصے پر رکنا چاہے تو درست ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ایک آیت کا کچھ حصہ پڑھنا باقی چھوڑ دینا درست نہیں ہاں کچھ سورہ پڑھنا اور کچھ چھوڑ دینا درست ہے)۔

۲۱۳۵:.....ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن سائب سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ المومنون شروع کی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر پر آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی لہذا آپ نے رکوع کر لیا اور ابن السائب اس موقع پر موجود تھے۔

۲۱۳۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو حجاج نے ان کو ابن جریج نے انہوں نے سنا محمد بن عباد بن جعفر سے ان کو خبر دی ابوسلمہ بن سفیان نے اور عبداللہ بن عمر بن العاص سے اور عبداللہ بن مسیب عابدی سے انہوں نے عبداللہ بن سائب سے پھر انہوں نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا اور انہوں نے کہا کہ حدیث میں محمد بن عباد میں شک کیا گیا ہے یا اہل علم نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورۃ آل عمران دو رکعتوں میں پڑھتے تھے

۲۱۳۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہی ابوالعباس نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عشا کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی انہوں نے ہمارے لئے پوری سورت کو دو رکعتوں میں تقسیم کیا پس اللہ کی قسم میں ان کی قرأت نہیں بھول سکوں گا۔ الم اللّٰہ لاالہ الاھو الحی القیوم۔ اور نہ ہی ان کے قیام کو بھول سکوں گا۔

۲۱۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ عشا کی نماز قائم کی گئی میں نماز کی طرف متوجہ ہو گیا میں نے غور کیا تو معلوم ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ تک پہنچ گئے ہیں **غیر المغضوب علیھم والضالین** اس کے بعد انہوں نے آغاز کیا الم اللّٰہ لاالہ الا ھو الحی القیوم۔ میں نے سوچا کہ کیا اس پوری سورۃ آل عمران کو ختم کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک سو آیت پڑھی اس کے بعد رکوع کیا اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے پھر انہوں نے ایک سو آیت پڑھی اس کے بعد رکوع کیا۔

(۲۱۳۳)..... أخرجه البخاری (۱۸۹/۸. فتح) عن إسحاق عن النضر. به.

(۲۱۳۶)..... أخرجه مسلم (۳۳۶/۱) من طریق ابن جریج. به.

(۲۱۳۷)..... عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۳/۲) إلی أبی عبید وسعید بن منصور وعبد بن حمید وابن أبی داؤد وابن الأنباری معافی المصاحف وابن المنذر والحاکم وصحح عن عمر.

۲۱۳۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی بن مومل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو مسعر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے وہ کہتے ہیں عبداللہ نے نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ انفال پڑھی یہاں تک کہ چالیس آیات تک پہنچ گئے **نعم المولیٰ ونعم النصیر** تک اس کے بعد آپ نے رکوع کیا پھر سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوگئے تو (انفال کے بجائے) دوسری سورۃ مفصلات میں سے پڑھی۔

فصل:.....قرأت اور قرآن مجید کے ساتھ آواز کو خوب صورت بنانا

۲۱۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو طلحہ بن مصرف یامی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

زينو القرآن باصواتكم

قرآن مجید کو زینت دو اپنی آوازوں کے ساتھ۔

۲۱۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن حرزاد اہوازی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن موسیٰ نے ان کو حسن بن حارث اھوازی نے ان کو سلمہ بن سعید نے ان کو صدقہ بن ابوعمران نے ان کو علقمہ بن مرشد نے ان کو زاذان ابوعمر نے حضرت براء بن عازب سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا فرما رہے تھے۔

حسنو القرآن باصواتكم فان الصوت الحسن يذالقرآن حسنا.

قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوب صورتی سے پڑھو، بے شک خوبصورت آواز قرآن کے حسن کو زیادہ کر دیتا ہے۔

محمد بن بکر نے صدقہ سے اس حدیث کا متابع بیان کیا ہے۔

۲۱۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم نے ان کو ابومحمد عبید بن عبدالواحد نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو احمد بن ابراہیم ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوسلمہ عبدالرحمٰن نے اور ایک روایت میں ہے ابن بشران نے کہ بے شک اس کو خبر دی ہے ابوسلمہ نے عبدالرحمٰن سے اس سے ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں اجازت دی اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شے کے لئے جس قدر نبی کے لئے قرآن کے ساتھ سُر لگانے کی اجازت دی ہے۔ آپ کے ایک صحابی نے فرمایا کہ اس سے ان کی مراد جہر سے یعنی قرآن زور سے پڑھنا مراد ہے اس کو بخاری نے صحیح میں یحییٰ بن بکیر سے روایت کیا ہے۔

۲۱۴۳:.....اور ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن ابراہیم بن حارث کی روایت سے ابوسلمہ سے اور اس میں یوں ہے۔ نہیں اجازت دی اللہ نے کسی شے کے لئے جتنی اجازت دی ہے نبی کے لئے خوب صورت آواز کی قرآن کے ساتھ کہ وہ قرآن کو زور سے پڑھے۔

۲۱۴۴:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ بن مہاجر نے فضالہ بن عبید انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ زیادہ

---

(۱) هكذا في الأصل

(۲۱۴۰) أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۷۱) وأخرجه ابن ماجة (۱۳۴۲)

(۲۱۴۱) ..... أخرجه الدارمي (۲/۴۷۴) عن محمد بن ابي بكر عن صدقة.

(۲۱۴۲) ..... أخرجه البخاري (۶/۲۳۵) عن يحيى بن بكير. به.

سخت ہے اجازت کے اعتبار سے خوبصورت آواز والے آدمی کے لئے قرآن کے ساتھ جس قدر گانے والی لونڈی کا مالک اپنی لونڈی کو اجازت دیتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کھلی اجازت دیتا ہے)۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سوائے اس کے نہیں ہے کہ اس سے آپ کی مراد قرآن کے لئے استماع اور توجہ کے ساتھ کان لگا کر سننا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یتغنی سر لگانے اس سے آپ کی مراد قاری کا قرآن کے ساتھ اپنی آواز کو خوبصورت بنانا ہے یہ مراد نہیں کہ وہ اس کے ساتھ رولانے یا حزن وغم پیدا کرنے کی طرف مائل کر دے سوائے تطریب کے اور جھومنے کے۔

٢١٤٥: تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو محمد بن اسحٰق توفی نے ان کو اسماعیل بن عمرو بجلی نے ان کو مسعر نے ان کو عبدالکریم نے طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا کہ قرأت کس کی خوب صورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اس کی جو شخص پڑھے تو تمہیں دیکھ کر یہ محسوس کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔

٢١٤٦: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو عبدالکریم بن ابوالمخارق نے ان کو طاؤس نے انہوں نے کہا نبی کریم سے پوچھا گیا۔ قرأت کس کی خوب صورت ہے پھر انہوں نے اس کو مرسل ذکر کیا ہے۔

٢١٤٧: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو خبر دی ہے ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبدالرحمن بن سائب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سعد بن ابی وقاص آئے جب ان کی بینائی ختم ہوگئی تھی۔ میں سلام کرتے ہوئے ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا آپ کون ہیں؟ میں نے ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا اے بھتیجے مجھے خبر ملی ہے کہ قرآن مجید پڑھنے میں آپ کی آواز بڑی خوب صورت ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ بے شک یہ قرآن اترا ہے حزن و درد کے ساتھ جب تم اس کو پڑھو تو رودو (یا رلاؤ) اگر تم نہ روسکو تو رونے کی صورت بناؤ اور اس کے ساتھ سر بناؤ جو شخص قرآن کو سر کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت سالم مولیٰ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کا سننا

٢١٤٨: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبدالصمد بن علی بن مکرم نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو موسیٰ بن

(٢١٤٤) أخرجه الحاكم (١/٥٧١) من طريق الأوزاعي. به.

وصححه الحاكم وقال الذهبي: بل هو منقطع.

قلت هو موصولا عند ابن ماجه (١٣٤٠) من طريق الأوزاعي عن إسماعيل بن عبيدة عن ميسرة مولى فضالة عن فضالة مرفوعا وقال البوصيري: إسناده حسن.

(٢١٤٥) أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (٣/٢٠٩) من طريق مسعر. به.

(٢١٤٦) أخرجه الدارمي (٢/٤٧١ و ٤٧٢) عن جعفر بن عون. به.

(٢١٤٧) أخرجه ابن ماجة (١٣٣٧) من طريق الوليد بن مسلم. به.

وفي الزوائد: إسماعيل بن رافع ضعيف متروك.

(٢١٤٨) أخرجه ابن ماجة (١٣٣٨) من طريق الوليد بن مسلم. به.

وفي الزوائد: إسناده صحيح ورجالة ثقات.

ہارون ھروی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو حنظلہ بن سفیان فی ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ میں ایک رات عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذرا سی تاخیر سے حاضر ہوئی آپ نے پوچھا آپ کہاں رہ گئی تھیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہم لوگ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کی مسجد میں قرأت سن رہے تھے ہم نے اس جیسی آواز پہلے نہیں سنی تھی اور نہ ہی ایسی قرأت آپ کے اصحاب میں سے کسی کی سنی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور میں بھی ساتھ کھڑی ہو گئی۔ حضور نے خود اس صحابی کی قرأت کی طرف توجہ دی اور کان لگایا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ ہے:

الحمد للّٰہ الذی جعل فی امتی مثل ھذا.

اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس جیسا خوب صورت قرآن پڑھنے والا بنایا۔

لقد اوتی ابوموسیٰ مزمارا من مزامیر آل داؤد

۲۱۴۹:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی آواز سنی وہ تلاوت کر رہے تھے تو فرمایا:

لقد اوتی ابو موسیٰ مزمارا من مزامیر آل داؤد.

البتہ تحقیق ابوموسیٰ خوب صورت سر دیا گیا ہے آل داؤد کی سروں میں سے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ بات ابوموسیٰ کو بتائی تو انہوں نے کہا:

لو علمت ان رسول اللّٰہ یستمع قرائتی لحبرتھا تحبیرا

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ رسول اللہ میری قرأت سن رہے ہیں تو میں مزید خوش الحانی کے ساتھ اور بنا سنوار کر پڑھتا۔

اس کو مسلم نے ایک دوسرے طریق سے نقل کیا ہے مالک بن مغول سے مگر اس میں ابوموسیٰ کا یہ قول نہیں ہے۔

۲۱۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کیا ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید بن ابی عروبہ نے ان کو قتادہ نے میرا گمان ہے کہ عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے کہا کہ ابوعبیدہ نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ان الصوت الحسن زینۃ القرآن۔ بے شک خوب صورت آواز قرآن کی زینت و خوبصورتی ہے۔

۲۱۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے سب نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرطوسی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو صالح باجی نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن شہاب نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں یزید فی الخلق مایشاء۔ اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا ہے اپنی تخلیق میں اضافہ کرتا ہے۔ (بقول ابن شہاب) یہ تخلیق میں اضافہ خوب صورت آواز ہے۔

۲۱۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمران بن عبداللہ بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں مدینہ میں رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے ایک رات وہ سر میں جھوم

(۲۱۴۹)..... اخرجہ مسلم (۱/۵۴۶)

(۲۱۵۱)..... عزاہ السیوطی فی الدر (۵/۲۴۳) إلی عبد بن حمید و ابن المنذر و ابن أبی حاتم و المصنف.

گئے۔ چنانچہ قاسم بن محمد نے کہا۔

وانه لكتاب عزيز لاياتيه الباطل من بين يديه و لامن خلفه (فصلت۴۲)

بے شک قرآن کتاب مستحکم ہے مضبوط ہے باطل اس کے آگے پیچھے نہیں آ سکتا۔

اور اس فعل کو ناپسند کیا گیا اور مکروہ سمجھا گیا ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی تھی سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے آل سالم کے بعض آدمی نے اس نے کہا سلمۃ البیدق مدینے میں گئے تھے اور کھڑے ہو کر ان لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے لہذا سالم سے کسی نے کہا اگر آپ آتے اور آ کر ان کی قرأت سنتے (تو ان کے بارے میں بھی کچھ بتاتے) چنانچہ وہ آئے جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچے تو ان کی قرأت کی آواز سنی۔ فسیح تھی اور لہذا سالم نے کہا تکبر اور سرکشی کر رہا ہے۔ گستاخی و نافرمانی کر رہا ہے۔ حنبل بن اسحٰق سے کہا گیا تھا کہ آپ نے ابو عبداللہ بن حنبل سے اس بارے میں پوچھا تھا؟ انہوں نے کہا۔

بہر حال یہ بدعت ہے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں جو آدمی اس کی تلاوت کرے کہ اس کو تکلف نہ ہو حضرت ابو موسیٰ کی حدیث کے معنی پر اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے اور یہ مذکورہ نہج جو لوگوں نے گھڑ لیا ہے اس کو شیخ سالم نے ناپسند فرمایا۔

فصل:..... قرأت میں ترتیل کرنا ٹھہر ٹھہر کر وقار کے ساتھ پڑھنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ورتل القرآن ترتيلا.

اے پیغمبر قرآن کو رک رک اور ٹھہر ٹھہر کر آرام آرام کے ساتھ پڑھیے۔

(تجوید کے ساتھ حروف کو مخارج سے نکال کر اور ان کی صفات ادا کر کے)۔

(تاکہ صحیح تلفظ کرے اور جماؤ ٹھہراؤ کے نتیجے میں معنی اور مفہوم پر خوب توجہ رہ سکے اور عملاً تدبر و تفکر ممکن ہو سکے اور ایک ایک لفظ اپنے معنی و مطلب سمیت دل میں اترتا جائے)۔ (مترجم)

۲۱۵۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صاغانی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو مالک نے ان کو زہری نے ان کو سائب بن یزید نے ان کو مطلب بن ابو وداعہ نے ان کو حفصہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو بیٹھ کر اپنی کملی میں کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہاں آپ کی وفات سے دو سال پہلے یہ میں نے دیکھا تھا اور آپ ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر سورۃ میں ترتیل کرتے تھے اور سورۃ کو لمبا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ لمبی سے لمبی ہوتی چلی جاتی تھی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۲۱۵۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ادم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو ایاس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مغفل سے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا آپ اپنی اونٹنی پر یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہا تھا اور آپ سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا یوں پیچھے پلٹ پلٹ کر دھرا رہے تھے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔

۲۱۵۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذ باری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو قتادہ

(۲۱۵۳)..... أخرجه مسلم (۱/۵۰۷) عن يحيى بن يحيى عن مالك. به.

(۲۱۵۴)..... أخرجه البخاري (۹/۹۲) عن آدم بن ابي اياس. به.

نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں انہوں نے فرمایا آپ کھینچ کھینچ کر اور لمبا لمبا کر کے پڑھتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے معمولات

۲۱۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو لیث بن سعد نے ..... ح ..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابو طاہر نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو عیسیٰ بن حماد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبداللہ بن عبید اللہ بن ملیکہ نے ان کو یعلی بن مالک نے کہ انہوں نے سوال کیا ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں لہٰذا انہوں نے بتایا کہ تمہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا سروکار ہے؟ آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے پھر سو جاتے تھے جتنی دیر نماز پڑھی تھی اس کے بعد پھر نماز پڑھتے تھے جتنی دیر آرام کیا تھا اس کے بعد پھر سو جاتے تھے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ آپ صبح کرتے ابن مالک کہتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ نے آپ کی قرأت کا اندازہ بھی بیان کیا تھا۔ فرماتی ہیں کہ آپ کی قرأۃ واضح ہوتی تھی ایک ایک حرف واضح سنائی دیتا تھا یہ ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ علاوہ اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ سے ہے۔

۲۱۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو ذر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی سے جنت میں کہا جائے گا آپ پڑھیے اور آرام آرام کے ساتھ جیسے آپ دنیا میں آرام آرام سے پڑھتے تھے بے شک تیری منزل آخری آیت پر ہے جس کو آپ پڑھیں گے۔

ترتیل کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان

۲۱۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حماد بن ابو حمزہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا میں جلدی قرأت کرنے والا آدمی ہوں میں قرآن مجید کو جلدی جلدی پڑھتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر میں سورۃ بقرہ کو آرام آرام کے ساتھ پڑھوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں جلدی جلدی سارا قرآن پڑھ لوں۔

۲۱۵۹:..... میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں تیز پڑھنے والا آدمی ہوں کبھی کبھی میں پورا قرآن رات بھر میں ایک مرتبہ پڑھتا ہوں کبھی دو مرتبہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا البتہ اگر میں ایک سورۃ پڑھوں تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں تیری طرح کروں اس کے باوجود بھی اگر تم جلدی پڑھنا چاہتے ہو تو پھر اس کو ایسے پڑھو کہ آپ کے کان اس کو سنیں اور تیرا دل اس کو محفوظ کرے۔

(۲۱۵۵)..... أخرجه البخاری (۹/۹۰، ۹۱) عن مسلم بن إبراهيم. به.

(۲۱۵۶)..... أخرجه أبو داود فی الصلاة والترمذی (۲۹۲۳) من فضائل القرآن والنسائی فی فضائل القرآن فی الكبرى كلهم من طريق لليث. به (تحفة الأشراف ۱۳/۳۶) وقال الترمذی: حسن صحيح غريب.

(۲۱۵۷)..... أخرجه أبو داؤد فی الصلاة والترمذی فی فضائل القرآن والنسائی فی فضائل القرآن فی الكبرى من طريق سفيان. به وقال الترمذی حسن صحيح (تحفة الأشراف ۶/۲۸۹ و ۲۹۰)

(۱)..... لا أدری أهی (براء ثم زای أم العكس فلتحرر)

(۲)..... لعل حجره بالجيم المعجمة والراء المهملة أو حمزة بالحاء المهملة والزای المعجمة فلتحرر.

۲۱۶۰:.... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ علقمہ نے حضرت عبداللہ عباس کے سامنے قرآن مجید پڑھا وہ خوب صورت آواز والے تھے حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ ترتیل کے ساتھ پڑھیے میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ اس لئے کہ وہ قرآن کی زینت ہے۔

۲۱۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے انکو منصور نے ان کو مجاہد نے (ورتل القرآن ترتیلا) ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے کا مطلب ہے کہ بعض کو بعض کے پیچھے کیجئے اور وکل انسان الزمنہ طائرہ فی عنقہ کہ ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن میں لازم کر دیا ہے یا اس کے عمل میں۔

فصل:...... وقت کی مقدار جس میں ''تلاوت مستحب ہے''

۲۱۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعد بن حفص ضخم نے ان کو شیبان بن رحمن نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبداللہ بن سفیان نے ان کو یحییٰ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے کہا میرا گمان ہے کہ میں نے سنا ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہ مجھے کہا رسول اللہ نے کہ قرآن مجید کو ایک مہینے میں ختم کر۔ میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا پھر بیس روز میں ختم کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر پندرہ راتوں میں پڑھیے میں نے کہا میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا پھر دس راتوں میں کیجئے میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی بھی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر سات راتوں میں ختم کیجئے مگر اس سے زیادہ جلدی نہ کیجئے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسحق سے اس نے عبید بن موسیٰ سے اور سعید بن حفص سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قاسم بن زکریا سے اس نے عبیداللہ سے دونوں کی روایت کے الفاظ برابر ہیں سوائے اس کے کہ ابن بشران کی روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان مولی بنی زہرہ سے ہے اور اس میں قول ''لی'' کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۶۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے انکو ابوبکر بن درسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نوح بن حبیب ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سماک بن فضل نے ان کو وہب بن منبہ نے ان کو عبداللہ عمرو نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کتنی مدت میں قرآن مجید کا ختم ہونا چاہئے فرمایا کہ چالیس دن میں اس کے بعد فرمایا کہ ایک ماہ میں پھر فرمایا کہ بیس دن میں پھر فرمایا کہ پندرہ دن میں پھر فرمایا دس دن میں پھر فرمایا کہ سات دن میں۔ سات سے نیچے نہیں اترنا چاہئے۔ ان دونوں روایتوں میں ایسے ہے۔

۲۱۶۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی نے ان کو ابوبکر نے ان کو داؤد نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمر نے انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھیے اور قرآن مجید کو ایک ماہ میں پورا کیجئے

(۲۱۶۲) ۔ أخرجه البخاري (۶/۲۴۳) و مسلم (۲/۸۱۳)

(۱) ۔ غير واضح بالأصل

(۲۱۶۳) ۔ أخرجه المصنف من طريق أبي داؤد في سنة (۱۳۹۵)

وأخرجه الترمذي (۲۹۴۷) وقال حسن غريب والنسائي

(۲۱۶۴) أخرجه المصنف من طريق أبي داؤد في سنه (۱۳۸۹) وقال المنذري:

عطاء بن السائب فيه مقام وقد أخرج له البخاري مقروناً وأبوه السائب بن مالك قال عن يحيى بن معين ثقة.

پھر انہوں نے کم کیا تو میں نے کم کروالیا پھر آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن آرام کرو۔

حضرت عطا نے فرمایا کہ ہم نے والد سے اختلاف کیا لہٰذا ہم میں سے بعض نے کہا سات دن اور بعض نے کہا پانچ دن۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید ختم قرآن کے سلسلے میں

۲۱۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے انہوں نے سنا ابوالعباس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ قرآن مجید پانچ دن میں پورا کرے۔

۲۱۶۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن ابوالفوارس نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو اسباط بن محمد نے مطرف سے ان کو ابواسحق نے ان کو ابوبردہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن مجید ختم کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے ایک مہینے میں پورا کر۔ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا کہ پھر بیس دن میں کیجئے میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر پندرہ دن میں کیجئے۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر ہر دس دنوں میں ختم کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی جلدی کر سکتا ہوں۔ فرمایا کہ پھر پانچ روز میں کیجئے۔ میں نے کہا میں اس سے بھی جلدی کر سکتا ہوں چنانچہ اس سے جلدی کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔

۲۱۶۷:...... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن شعبہ نے ان کو مغیرہ نے کہتے کہ میں نے سنا مجاہد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھیے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ کم کرتے رہے میں بار بار سوال کرتا رہا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن آرام کرو اور فرمایا کہ ہر مہینے قرآن مجید کا ختم کیا کرو میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں میں بار بار سوال کرتا رہا اور آپ کم کرتے رہے حتیٰ کہ فرمایا کہ تین دن میں ختم کرو۔

اس کو بخاری نے محمد بن بشار سے روایت کیا ہے۔

جس نے قرآن تین دن میں ختم کیا

۲۱۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو محمش بن عصام نے ان کو بیان کی حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے انکو شعبہ نے ان کو قتادہ نے انکو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۲۱۶۵)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي (۲۲۵۲)

(۲۱۶۶)...... أخرجه الترمذي (۲۹۴۲) عن عبيد بن اسباط عن ابيه وقال الترمذي:

هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث أبي بردة عن عبدالله بن عمرو.

(۲۱۶۷)...... أخرجه البخاري (۴/۲۲۴. فتح) عن محمد بن بشار.

(۲۱۶۸)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۸۵)

لم یفقه من قرء القرآن فی اقل من ثلاث.

جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا اس نے اسے نہیں سمجھا۔

(معلوم ہوا کہ پڑھنے کا مقصد محض الفاظ کے ورد مقصود نہیں ہوتا بلکہ سمجھ کر پڑھنا ہی مقصود ہوتا ہے جب ہی تو آپ نے فرمایا کہ جس نے تین سے جلدی ختم کیا اس نے قرآن کو بالکل نہیں سمجھا کاش کہ ہمیں ساری باتیں سمجھ میں آ جائیں)۔

۲۱۶۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو ابوبکر احمد بن ابن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو خیثمہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کتنے دن میں تم قرآن پڑھ لیتے ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہر رات میں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو مگر اسے تین دن میں ختم کرو۔

۲۱۷۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر بن رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن بذیمہ ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ نے اس نے کہا کہ جس نے قرآن مجید تین دن سے کم میں پڑھا وہ شعر گوئی کرتا ہے۔

اس کو ابواسحٰق نے ابوعبیدہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور اس نے شعر کی طرح اس کو جلدی کیا ہے اور قرآن کو اس نے ایسے بکھیرا ہے جیسے ردی کھجور کو پھینک کر بکھیر تے ہیں۔

۲۱۷۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے اس نے کہا کہ سعید بن منصور نے کہا ان کو بیان کیا ھشیم بن حصین نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ حضرت ابن مسعود تین دن میں ختم کرتے تھے صرف رات رات میں پڑھتے تھے اس میں دن کے وقت سے مدد نہیں لیتے تھے مگر معمولی سا وقت۔

۲۱۷۲:.....اور ہم نے روایت کی ہے انہیں سے دوسرے طریق سے کہ وہ رمضان میں تین رات میں ختم کرتے تھے اور رمضان کے علاوہ جمعہ سے جمعہ تک ختم کرتے تھے۔

۲۱۷۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابوالاحوص نے کہ عبداللہ نے کہا کہ قرآن مجید کو سات دن میں ختم کرو اور تین دن سے کم میں تو نہ پڑھوں۔

انسان کو چاہئے کہ اپنے شب و روز میں سے وقت نکال کر قرآن کے ایک پارے یا کچھ حصے کی تلاوت کی حفاظت کیا کرے۔

۲۱۷۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد نے ان کو ابوقلابہ ان کو ابی بن کعب نے جو کہ قرآن مجید کو ہر آٹھ دن میں ختم کرتے تھے اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہر سات روز میں ختم کرتے تھے اور اس کو روایت کیا ہے ایوب نے ابوقلابہ سے اس نے مہلب سے اس نے ابی بن کعب سے۔

۲۱۷۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب نے ابوقلابہ سے اس نے ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام لیا تھا اس نے ابی بن کعب سے کہ انہوں نے فرمایا۔ بےشک آسان ترین یہ ہے کہ آٹھ دن میں انسان ختم کرے۔

قرآن پاک کی سات منزلوں کا بیان

۲۱۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن

(۲۱۶۹)..... أخرجه أبو داود (۱۳۹۱) من طريق أصلحة بن مصرف عن خيثمة. بن بنحوه.

یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس نے ان کے دادا اوس سے کہ وہ اس وفد میں تھے جو وفد بنی مالک سے رسول اللہ کے پاس گیا تھا اور حضور نے ان کو ٹھہرایا تھا اس خیمے میں جو مسجد کے اور آپ کے گھر کے درمیان میں نصب تھا۔ لہذا حضوران کی طرف آتے جاتے تھے اور عشا کے بعد کھڑے ہو کر ان کو نصیحت فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ ہو جاتا اور زیادہ تر باتیں قریش سے متعلق بھی کرتے تھے انکے ساتھ۔ اس کے بعد اس سے کہا کہ نہیں برابر ہم لوگ مکہ میں تھے تو کمزور سمجھے جارہے تھے، ذلیل سمجھے جارہے تھے۔ بس جب ہم مدینے میں آئے تو جنگ کا ڈول کبھی ہمارے لئے تھا کبھی ہمارے حریف کے لئے اور کہا کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے رک گئے۔ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج رات آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے۔ آپ کس چیز میں ہم سے مصروف تھے۔ آپ نے فرمایا جی ہاں میرے اوپر قرآن کا ایک حزب (حصہ) اترنا شروع ہو گیا تھا لہذا میں نے چاہا کہ میں اس کے پورا ہو جانے سے پہلے نہ نکلوں وہ پورا ہو جائے پھر باہر آؤں اچانک جب ہم لوگوں نے صبح کی تو ہم نے حضور سے کہا کہ حضور ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ مجھ پر قرآن میں سے ایک حزب اترا ہے ہم نے پوچھا کہ تم لوگ قرآن کے حزب اور (حصے) کیسے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے حزب بناتے تھے تین سورتوں کے پانچ سورتوں کے اور سات سورتوں کے نو سورتوں کے تیرہ سورتیں اور گیارہ سورتیں، حزب مفصل یعنی سورہ ق سے آخر تک۔

مفصلات کی تحقیق

۲۱۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی بجیلہ سے آیا۔ اسے نھیک بن سنان کہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس اور کہنے لگا اے ابو عبدالرحمٰن آپ اس حرف کو کیسے پڑھیں گے۔ کیا یہ یاء ہے یا الف ہے۔ ماء غیر آسن یا یاسن۔ انہوں نے فرمایا کہ پورا قرآن اس نے یاد کیا ہے سوائے اسی ایک حرف کے۔ فرمایا کہ میں مفصل سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتا ہوں تیزی کے ساتھ جیسے شعر جلدی سے کہتے ہیں۔ بے شک ایک قوم قرآن مجید کو اس طرح پڑھیں گے کہ وہ ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔

جس وقت قرآن دل میں اتر جائے تو پکا ہو جاتا ہے اور نفع دیتا ہے۔ بے شک افضل نماز رکوع اور سجود ہے۔ بے شک میں البتہ کئی نظائر جانتا ہوں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو سورتیں ہر رکعت میں پھر کھڑے ہوئے اور اندر چلے گئے اس کے ساتھ۔ پھر علقمہ ہمارے پاس نکل کر آئے، کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا پہلی بیس میں سے مفصل میں سے حضرت عبداللہ کی ترکیب پر سورۃ الرحمٰن اس کی نظیر و مثال۔ عم یتساءلون ہے، یہ صحیح بخاری میں حدیث اعمش سے منقول ہے۔

۲۱۷۸:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو عثمان نے ان کو شعبہ نے......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے سنا وہ کہتے تھے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا

(۲۱۷۶) ......أخرجه أبو داوٗد (۱۳۹۳) وأحمد ۹/۴) من طريق عبدالله بن عبدالرحمٰن. به.

وأخرجه ابن ماجه (۱۳۴۵) من طريق عثمان بن عبدالله. به.

(۱) ... غير واضح في الأصل وصححناه من سنن أبي داوٗد.

(۲)......في مسند أحمد (۹/۴) من قاف حتى يختم.

(۲۱۷۷)...... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳۹/۶) إلى ابن أبي شيبة والبخاري ومسلم والترمذي والنسائي

اور بولا آج رات میں نے ایک رکعت میں مفصل پڑھی۔ ابن مسعود نے ان سے کہا کہ جلدی جلدی پڑھا جیسے شعر پڑھتے ہیں البتہ تحقیق میں نظائر جانتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن کے مابین ملاتے اور جوڑتے تھے۔ بیس سورتیں اول فصل میں سے دو سورتیں ہر رکعت میں پڑھتے تھے۔ (یہ حدیث آدم کے الفاظ ہیں)

بخاری نے اسکو صحیح میں آدم بن ابوایاس سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۲۱۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو محمد بن صباح ان کو ھیثم نے ان کو سیار نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے کل رات مفصل سورتیں پڑھی تھیں۔ عبداللہ نے کہا کہ شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھی ہوں گی اور ردی کھجور کی طرح پھینک کر بکھیری ہوں گی بے شک میں تفصیل بتاتا ہوں تاکہ تم اس کی تفصیل سمجھو البتہ میں سورتوں کے باہم مشابہ جوڑے جانتا ہوں جن کو حضور دو دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

۲۱۸۰:......اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی سورتوں کو جمع کر لیتے تھے یا یوں کہا کہ مفصل سورتوں میں سے ہر رکعت میں دو سورتوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۲۱۸۱:......اور ہم نے روایت کی ہے عمرو بن عمرو سے ابن عمر کی حدیث میں تین سورتیں جمع کرتے تھے اور اس سے زیادہ کو جمع کرنا بھی مروی ہے۔

۲۱۸۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اس نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ ہر سورۃ کے لئے اس کا حصہ ہے رکوع میں سے اسے اور سجود میں سے۔ یہ سب کچھ یہ طریق استحباب ہے بہرحال جواز وہ آگے مذکورہ ہوگا۔

ایک رات میں پورا قرآن پڑھنا

۲۱۸۳:......بس تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن ابراہیم نے عبدالرحمٰن بن عثمان سے انہوں نے کہا کہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے عبادت کرنے کھڑا ہوا اور میں ارادہ کرتا تھا کہ آج رات مجھ پر کوئی غالب نہیں آسکتا اچانک ایک آدمی نے میرا بازو ہلایا میں متوجہ نہیں ہوا۔ اس نے پھر مجھے ہلایا پھر میں متوجہ ہوا پس اچانک عثمان بن عفان تھے میں ایک طرف ہو گیا وہ آگے ہو گئے پھر انہوں نے پورا قرآن مجید ایک رکعت میں پڑھ دیا۔

۲۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحیٰی بن عبدالجبار نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے عاصم احول سے اس نے ابن سیرین سے اس نے تمیم داری سے کہ انہوں نے قرآن مجید ایک رکعت میں پڑھ دیا۔

۲۱۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو شعبہ نے انہوں نے کہا کہ سعد بن ابراہیم سال بھر روزے رکھتے تھے اور ہر رات اور دن میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۲۱۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل سے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب سفیان نے ان کو محمد بن ابوزکریا سے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مالک محصی سے کہا گیا تھا کہ قرآن ایک رات میں پورا کیا جائے۔ فرمایا کہ یہ کتنی ہی اچھی بات ہے۔ بے شک قرآن مجید امام

(۲۱۷۸)......أخرجه البخاری (۲/۲۵۵ . فتح) عن آدم عن شعبة. به.

وأخرجه مسلم (۱/۵۶۵) من طریق محمد بن جعفر عن شعبة. به.

(۲۱۸۶)......أخرجه المصنف من طریق یعقوب بن سفیان (۱/۲۶۵)

(۱)...... فی هامش المعرفة والتاریخ (۱/۲۶۵) : المحضر

ہر چیز کے لئے البتہ تحقیق مجھے خبر دی تھی اس آدمی نے جو حضرت عمر بن حسین کے برابر میں رمضان میں نماز پڑھتے تھے کہ میں اس سے سنتا تھا کہ ہر رات قرآن کا نیا ختم شروع کرتے تھے۔

۲۱۸۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن عبدالرحیم نے وہ کہتے ہیں علی بن مدینی نے کہا کہ حضرت یحییٰ ہر دن اور رات میں مغرب اور عشا کے درمیان قرآن مجید کا ختم کرتے تھے۔

۲۱۸۸:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور ابن زاذان کے پہلو میں نماز پڑھی مغرب اور عشاء کے درمیان اس نے قرآن کا ختم کیا اور سورۃ نمل تک پہنچے اور یحییٰ بن معین نے مجھے اور زیادہ بتایا یحییٰ بن ابوبکیر سے رمضان میں۔

۲۱۸۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو محمد بن نفر نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ اسود ہر چھ راتوں میں قرآن پورا کرتے تھے اور حضرت علقمہ ہر پانچ راتوں میں ختم کرتے اور اسود ہر دو راتوں میں ختم کرتے تھے۔

جو آدمی رات میں سو آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں ہوگا

۲۱۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صوفی بحر نے اور ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالزیاد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن سلمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعبداللہ سلیمان اغر نے ان کو ابوہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات پڑھے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھے وہ فرمانبردار مخلصوں میں سے لکھا جائے گا۔

۲۱۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ سنی نے مقام مرو میں ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ان فرض نمازوں پر حفاظت کرے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات پڑھے اطاعت شعاروں میں سے لکھ دیا جائے گا۔

۲۱۹۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان الجلاب نے ان کو محمد بن ابراہیم بن کثیر صوری نے ان کو مومل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ہر رات دس آیات پڑھ لیا کرے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا۔

۲۱۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان

(۲۱۹۰) اخرجه الحاكم (۱/۳۰۸ و ۳۰۹) عن جعفر بن محمدبن شاكر. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي وتعقبهما الالباني في الصحيحة (۲/۲۴۷)

تنبيه: سقط من إسناد الحاكم: بكر بن محمد الصوفي فليتنبه.

(۲۱۹۱).....أخرجه الحاكم (۱/۳۰۸) بنفس الإسناد.

(۲۱۹۲).....أخرجه الحاكم (۱/۵۵۵) بنفس الإسناد.

تنبيه: في المستدرك موسى بن إسماعيل وهو خطأ والصحيح مؤمل بن إسماعيل

کیا ہے ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان ی ان کو ابو یحییٰ حمانی نے ان کو مسعر نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک سو آیات پڑھے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیات پڑھے وہ فرماں برداروں میں سے لکھ دیا جائے گا یہ روایت موقوف روایت کی گئی ہے۔

۲۱۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو نے ان کو ابوسویہ نے اس نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا تھا ابن حجیرہ سے وہ خبر دیتا تھا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام کرے یعنی تہجد پڑھے وہ غافل میں سے ہے ابوداؤد نے کہا کہ ابن حجیرہ اصغر عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ ہے۔

۲۱۹۵:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابواسحق ابن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن حارث ذماری نے ان کو قاسم ابوعبدالرحمٰن نے ان کو فضالہ بن عبید نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

جو شخص ایک رات میں دس آیات پڑھے وہ نمازیوں میں لکھ دیا جائے گا اور وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیات پڑھے گا وہ حافظوں میں سے لکھ دیا جائے گا (صبح کرنے تک پڑھ لے) اور جو شخص تین سو آیات پڑھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میرے لئے کھڑا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیات پڑھے اس کے لئے ڈھیر لکھ دیے جائیں گے اور ایک قنطار دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں درجات پر چڑھتا جاحتیٰ کہ جا کر رکے گا اس آخری آیت کے ساتھ جو اس کے پاس ہوں گی۔

۲۱۹۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی موذن نے ان کو عبداللہ بن محمد بن فورک نے اصبہان میں ان کو ابوالعباس احمد بن محمد خزاعی نے ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے پھر اس کو انہوں نے آپ کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا فضالہ بن عبید سے اور تمیم داری سے اور انہوں نے کہا ہے حدیث میں اس بندے کے لئے قنطار لکھا جائے گا اور قنطار دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور حدیث آخر میں یہ اضافہ کیا ہے اللہ رب عزت فرماتا ہے کہ میں قبض کرلوں وہ کہے گا اے رب تو زیادہ علم والا ہے وہ کہے گا اسی دورم اور انہیں نعمتوں کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسماعیل بن عیاش نے مرفوعاً۔

اور اس کو روایت کیا ہے الہیثم بن حمید نے یحییٰ بن حارث سے بطور موقوف روایت کے حضرت تمیم سے اور فضالہ بن عبید سے۔

۲۱۹۷:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطیر نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو حفص بن عمر یعنی بن حکیم نے ان کو عمرو بن قیس نے عطا سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم نے فرمایا جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات (تہجد میں) پڑھ لے وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیات پڑھ لے وہ عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو شخص تین سو آیات پڑھ لے وہ رضاعت شعاروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص چار سو آیات پر صبح کرے گا تو اس لئے اجر کے دو ڈھیر ہوں گے اور ایک ڈھیر ایک سو بیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

(۲۱۹۴) ......اخرجه المصنف من طريق ابى داؤد (۱۳۹۸)

وعند ابى داود زيادة : ومن قام بمائة آية كتب من القانتين.

(۲۱۹۵ و ۲۱۹۶) ......اخرجه محمد بن نصر والمصنف وابن عساكر عن فضالة بن عبيد وتميم الدارى معاً (كنز العمال ۲۱۴۵۵)

(۲۱۹۷) ......اخرجه الخطيب البغدادى (۸/۲۰۲) من طريق على بز حرب. به.

۲۱۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو ربیع بن ثعلب نے ان کو ابو اسماعیل مودب نے ان کو فطر نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے تاجروں کی جماعتوں کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ جب اپنے بازار سے آئے تو دس آیات پڑھ لے لہذا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بارے میں ایک نیکی لکھ دے گا۔

۲۱۹۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد نے بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب ان کو حمید بن صخر نے کہ یزید رقاشی نے اس کو بیان کیا کہ اس نے حضرت انس بن مالک سے سنا وہ کہہ رہے تھے جو شخص ایک رات میں چالیس آیات پڑھ لے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک سو آیات پڑھ لے وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھ لے قرآن اس کی طرف سے جھگڑے گا قیامت کے دن اور جو شخص پانچ سو آیات پڑھ لے اس کے لئے اجر کا ایک قنطار لکھ دیا جائے گا۔

۲۲۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط نے ان کو شیبانی نے ان کو سعید بن ابی بردہ نے ان کو ان کے والد نے کہ معاذ نے کہا آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں اے ابوموسیٰ کیا تفوق کرتے ہو انہوں نے کہا اے معاذ تم کیسے پڑھتے ہو معاذ نے کہا کہ میں اول رات میں آرام کرتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے آخر رات کے لئے مدد لوں اور میں اپنی پسند میں اتنی اجر کی امید کرتا ہوں جو میں قیام میں اجر کی امید نہیں کرتا۔

حضرت معاذؓ کا ابوموسیٰؓ سے سوال

۲۲۰۱:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو حسن زعفرانی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق نے اور مجھے خبر دی ہے شعبہ نے ان کو ابن ابی بردہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ معاذ نے کہا اے ابوموسیٰ آپ کیسے پڑھتے ہیں اس نے کہا میں اسے اپنی نماز میں پڑھتا ہوں اور میں اسے قیام کی حالت میں پڑھتا ہوں اور اس کو میں اس وقت پڑھتا ہوں جب میں اپنے سامان پر ہوتا ہوں اور میں اس کو تھوڑا تھوڑا پڑھتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ پڑھتا ہوں لیکن میں نماز پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں پھر جب میں آخر شب میں اٹھ جاتا ہوں تو اس کو پڑھتا ہوں میں اپنی آرام کو ثواب سمجھتا ہوں جیسے میں اپنے قیام کو ثواب سمجھتا ہوں اور ثواب کی امید کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ معاذ نے جو کچھ کہا وہ درست ہے۔

فصل...... قرآن مجید کی تعلیم

۲۲۰۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق بن ہمام نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قرآن تیرے اوپر (سامنے) پڑھوں (حضرت ابی کعب نے کہا) کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے آپ کے لئے، حضور نے فرمایا جی ہاں

(۲۱۹۸)...... سبق برقم (۲۰۰۳) من طریق أحمد بن بشر المرثدی عن الربیع بن ثعلب.

(۲۱۹۹)...... ر جع عمل الیوم واللیلة لابن السنی (۲۶۶ و ۲۹۲)

(۲۲۰۰ و ۲۲۰۱)...... ال ابن الأثیر فی النهایة مادة (فوق):

حدیث بن موسی ومعاذ "اما انا فأتفوقه تفوقاً" یعنی قراءة القرآن: ای لاأقرأ وردی منه دفعة واحدة ولکن اقرؤه شیئاً بعد شیء فی لیلی ونهاری.

(۱)...... الشیبانی هو: أبوإسحاق الشیبانی

تیرا نام لیا ہے مجھ سے (حضرت انس کہتے ہیں کہ) حضرت ابی یہ سن کر رو پڑے۔

۲۲۰۳:......ہمیں خبر دی ہے امام ابواسحق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے انہوں نے کہا کہ:

جب یہ سورۃ نازل ہوئی۔ **لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب و المشرکین** ۔حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے قرآن مجید پڑھوں (یعنی آپ کو پڑھاؤں) ابی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس کو بخاری نے شعبہ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر حضرت ابی بن کعب رو پڑے۔

یہ جو فرمایا کہ حضور حضرت ابی کے آگے پڑھیں اس سے مراد ہے کہ تا کہ وہ حضرت ابی حضور سے قرآن سیکھ لے اور اس کی تعلیم حاصل کر لے اور حضور سے قرآن کو اخذ کر لے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے کا حکم دیا

۲۲۰۴:......تحقیق روایت کیا گیا ہے سعید بن ابوعروبہ کی حدیث سے اس نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھاؤں اور میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ سے کہا ہے حضور نے فرمایا جی ہاں ابی بن کعب نے کہا کہ رب العالمین کے ہاں میرا ذکر ہوا؟ حضور نے فرمایا جی ہاں بس پھر حضرت ابی کی آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں۔

اور ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو روح نے ان کو سعید نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔احمد نے کہا کہ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے جعفر منادی سے اس نے روح سے اور جیسے جبرئیل نبی کریم پر پڑھتے تا کہ نبی کریم اس سے قرآن اخذ کریں اور لے سکیں بالکل اسی طرح نبی کریم پڑھتے تھے ابی بن کعب پر اپنی طرف سے ابی کو تعلیم دینے کے لئے اور تا کہ حضرت ابی حضور سے قرآن اخذ کر سکے اور لے سکے۔

۲۲۰۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں ان کو عبدالرحمن بن محمد حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو شعبہ نے اور سفیان نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی علقمہ بن مرثد نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو عثمان بن عفان نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا نے کہ دونوں میں سے ایک تمہارا بہتر ہے دوسرے نے کہا افضل تمہارا وہ ہے جو قرآن مجید خود سیکھے اور اسی کو سکھائے۔

۲۲۰۶:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے پھر اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

(۲۲۰۳)......أخرجه الترمذی (۳۸۹۲) من طریق شعبة . به.

وقال الترمذی : حسن صحیح.

(۲۲۰۴)......اخرجه البخاری (۶/۲۱۷) عن أحمد بن أبی داود ابوجعفر المنادی عن روح. به.

(۲۲۰۵)......سبق برقم (۱۹۳۱)

(۲۲۰۵)...... سبق برقم (۱۹۳۲)

اوراس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے اورعین ممکن ہے کہ یحییٰ بن سعید نے سفیان کی اسناد کو شعبہ کی حدیث پر محمول کیا ہو بے شک سفیان نے اس میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ وہ ذکر کرتے ہیں شعبہ کا۔

قرآن سیکھنا اور سکھانا بہترین کام ہیں

۲۲۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حنب نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے اور مسلم بن ابراہیم نے اور حفص بن عمر حوضی نے ان لوگوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عثمان بن عفان نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

خیرکم من تعلم القرآن و علمه.

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

یہی چیز ہے جس نے مجھ کو ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے اس سند پر بٹھایا ہے۔ابوعبدالرحمٰن نے حضرت عثمان کے زمانے میں حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔

قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر

۲۲۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو ابوخالد بن زید بن صالح یشکری نے ان کو خارجہ بن مصعب نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو اشعب حدانی نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

فضل القرآن علی سائر الکلام کفضل الرحمن علی سائر خلقه.

قرآن مجید کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے رحمٰن کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

۲۲۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو اسحٰق بن سلیمان رازی نے ان کو جراح بن ضحاک کندی نے ان کو علقمہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عثمان نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہی ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ اسی چیز نے مجھے اس مرتبے پر بٹھایا۔

ابوعبدالرحمٰن نے کہا۔قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے رب تعالیٰ کو تمام مخلوق پر۔یہ بات اس لئے ہے کہ یہ کلام الٰہی کی طرف سے جو ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔یقینی بات ہے کہ لوگوں نے (قرآن کے) معلم اور استاذ لوگوں کی عزت کو کم کرتے ہیں بوجہ کوتاہی کرنے ان کے اپنے زمانے سے بوجہ میل جول رکھنے ان کے لڑکوں سے پھر عورتوں سے حتیٰ اس بات نے ان کی عقلوں پر اثر کیا ہے اس کے بعد بوجہ طلب کرنے ان کے تنخواہ اور تحائف کے اور طمع کرنے ان کے بچوں سے کھانوں میں۔بہرحال رہا نفس تعلیم تو وہ تو شرف وفضیلت کو لازم کرتی ہے۔شیخ نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

۲۲۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو

(۲۲۰۸)......أخرجه أبو یعلی فی مجمعه و المصنف عن أبی هیریرة (کنز ۲۳۰۱)

(۲۲۰۹)......الشجری (۱/۱۰۵) من طریق إسحاق بن سلیمان الرازی. به.

محمد بن ابوعمران کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ کیا کام کروں گا کیا میں لوگوں کو حدیث بیان کیا کروں یا قرآن پڑھاؤں گا۔ لہذا میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک آدمی مسجد میں آیا ہے اور اس کے پاس ایک پوشاک ہے۔ وہ اصحاب حدیث کے پاس جاتا ہے تو ان سے آگے بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اصحاب قرآن کے پاس آتا ہے تو وہ پوشاک ان کو دے دیتا ہے لہذا اس کے بعد میں نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔

۲۲۱۱:......سفیان نے کہا کہ میں نے مسعر سے کہا جتنے لوگ تم نے دیکھے ان میں سے افضل کون تھا؟ اس نے کہا کہ عمرو بن مرہ سے افضل کوئی نہیں تھا میں نے دیکھا کہ وہ اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے دعا کرتے تھے مگر میں نے خیال کیا کہ ان کی دعا قبول ہو جائے گی۔

۲۲۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوالفضل محمد بن احمد بن حمدون شرمقانی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو احمد بن اسحٰق بن صالح نے ان کو علی بن ابی طالب بزار نے ان کو موسیٰ بن عمیر نے ان کو مکحول نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول نے فرمایا۔

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو شخص قرآن پڑھے اور اسی کو پڑھائے۔

بے شک حامل قرآن کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے۔ اس دعا کو وہ جب مانگتا ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔

۲۲۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے ابوعمرو بن مطر سے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو حماد انصاری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی آدمی کو قرآن مجید کی تعلیم دے وہ اس کا آقا ہے۔ نہ اس کو بے مدد چھوڑے اور نہ اس پر کسی کو ترجیح دے۔

یہی محفوظ ہے ابن عباس سے اور وہ منقطع ہے اور ضعیف ہے۔

۲۲۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی دامغانی نزیل بیہق نے اور ابوسعید مالینی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوعقیل انس بن سالم بن حسن خولانی نے ان کو طرابلس نے ان کو عبید بن رزین ابوعبیدۃ الهانی نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اسماعیل بن عیاش سے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن زیاد الهانی نے ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص کسی بندے کو کتاب اللہ کی ایک آیت کو سکھلائے وہ اس کا مولیٰ ہے (سردار ہے) اسے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دے اور نہ ہی اس پر کسی کو ترجیح دے اگر اس نے (قرآن پڑھانے والے استاذ کے ساتھ ایسی کوئی بدسلوکی کی) تو اس نے اسلام کے کڑوں میں سے ایک کڑے کو توڑ دیا۔

اور مالینی کی ایک روایت میں ہے۔ من علم رجلا۔

اور کہا ابواحمد نے اسی حدیث میں عبید بن رزین منفرد ہے یا اسماعیل سے ہے۔

۲۲۱۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محبوب رملی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعقیل انس بن مالک خولانی نے ان کو طرابلس نے پھر اس نے اسے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے من علم عبدا جو شخص کسی بندے کو تعلیم دے۔

(۲۲۱۲)......تفرد به المصنف (كنز ۲۳۵۵)

(۲۲۱۳)......تفرد به المصنف (كنز ۲۳۸۲)

(۲۲۱۴)......أخرجه ابن عدى (۱/۲۹۲) بنفس الاسناد وقال ابن عدى هذا الحديث ينفرد به عبيد بن رزين هذا عن إسماعيل بن عياش وقال : هذا الحديث رواه غير عبيد بن رزين عن ابن عياش بإسناد مرسل وأوصله عبيد بن رزين

تنبيه : سقط عن إسناد ابن عدى : (طرابلس)

فصل:.....قرآن مجید کی تلاوت مستفیض قرأت کے ساتھ کریں

غریب اور شاذ کے ساتھ نہیں، کیونکہ مشہور و مستفیض قرأت قطعی اور یقینی طور پر وہی قرآن ہے جو اللہ کی طرف سے اترا ہے اور قرأت نہ قبول کی جائیں مگر عادل قراء سے جو ممتاز ہیں کیونکہ یہ درحقیقت اللہ کی طرف سے ہونے کی شہادت ہے۔

۲۲۱۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی موملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابو احمد فرا نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابو عبدالرحمٰن نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے کہا:

(دین اور قرآن کریم کے معاملے میں) اتباع کرو ابتداع و ایجاد نہ کرو اس لئے کہ یہ مکمل ہو چکا ہے۔

فصل: قرآن مجید کی قرأت مصحف (قرآن) میں دیکھ کر کرنا

۲۲۱۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ولید بن حماد رملی نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن فضل نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبدالرحمٰن شرحبیل کے نواسے نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ابوسعید مکتب نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا سے اس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کی تلاوت مصحف (قرآن) میں دیکھ کر کرے اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص بغیر مصحف کے یعنی زبانی پڑھے میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا ایک ہزار نیکی لکھی جائے گی۔

۲۲۱۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو دحیم نے انکو مروان ابو سعید بن عوذ معلم مکی نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

قرآن مجید کی قرأت غیر مصحف میں ہزار درجے ہے اور اس کی قرأت مصحف میں اس پر دھری کر دی جاتی ہے دو ہزار درجے۔

۲۲۱۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو علی بن اسماعیل صفار نے اور محمد بن محمد بن سلیمان نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن خالد مروزی نے ان کو حر بن مالک عنبر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحٰق نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس بندے کو یہ بات خوش لگے کہ وہ یہ جان سکے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مصحف (قرآن مجید) میں دیکھ کر پڑھا کرے۔

اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح مرفوع روایت کیا گیا ہے مگر وہ منکر ہے، اس روایت کے ساتھ ابوسہل حر بن مالک شعبہ سے منفرد ہے۔

۲۲۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو اسحٰق ازرق نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن ابی النجود نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا:

ادیموا النظر فی المصحف.

---

(۱).....فی هامش الأصل: آخر الجزء السادس عشر.

(۲۲۱۷).....أخرجه ابن عدی (۷/۲۷۵۴) بنفس الاسناد.

(۲۲۱۸).....أخرجه ابن عدی (۷/۲۷۵۴) بنفس الاسناد.

(۲۲۱۹).....فی الأصل (المحسن بن الک) بدلاً من (الحر بن مالک) وهو خطأ أخرجه أبونعیم (۷/۲۰۹) من طریق ابراهیم بن جابر عن الحر بن مالک. به وقال غریب تفرد به الحر بن مالک.

دائمی طور پر قرآن میں نظر رکھو۔

۲۲۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن سبیعی نے ان کو حسین بن حکم حیری نے ان کو حسن بن حسین عرنی نے ان کو ابوحماد مفضل بن یحییٰ نے ان کو عاصم نے پھر مذکور کو ذکر کیا ہے اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ تمہارے دین میں سے ہے۔

۲۲۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالاعلیٰ بن واصل اسدی نے ان کو احمد بن عاصم عبادانی نے ان کو حفص بن عمر بن میمون نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمٰن کوفی نے ان کو ابن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابو سعید خدری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اپنی آنکھوں عبادت کا ان کا حصہ دیا کرو کہا گیا رسول اللہ ان کا حصہ عبادت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مصحف (قرآن) میں نظر کرنا اور اس میں غور وفکر کرنا اور اس کے عجائب اور خوبیوں میں قیاس کرا ور یقین کرنا۔

اس کی اسناد ضعیف ہے واللہ اعلم۔

قرآن اور شہادت عثمان رضی اللہ عنہ

۲۲۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو محمد بن عباس بن ایوب نے ان کو عمر بن ایوب صریفینی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے انکو اسرائیل بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حسن سے سنا کہتے تھے کہ امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اگر ہمارے دل پاک ہو جائیں تو ہم اپنے رب کے کلام سے کبھی سیر نہ ہوسکیں۔ میں پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر کوئی ایسا دن بھی آئے کہ میں اس دن قرآن مجید میں نظر نہ ڈالوں۔ حضرت عثمان اس وقت تک فوت نہ ہوئے جب تک کہ ان کی کثرتِ تلاوت اور قرآن میں کثرت نظر سے ان کا قرآن مجید پھٹ نہ گیا۔

۲۲۲۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ مسعود کے پاس ایک مصحف لایا گیا جو مزین کیا گیا تھا انہوں نے اسے دیکھ کر فرمایا:

بے شک خوب صورت چیز جس کے ساتھ قرآن کو مزین اور آراستہ کیا جائے وہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔

(یعنی الذین اتینھم ھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ)

کے مصداق تلاوت حق وہ ہے کہ صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوت کر کے اس پر عمل کیا جائے۔ (مترجم)

۲۲۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن فارسی نے ان کو ابوعبداللہ بن یزید نے ان کو ابویحییٰ بزار نے ان کو یحییٰ بزار نے ان کو علی بن سلمہ نے ان کو عبدالمجید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے رب سے حیا آتی ہے کہ مجھ پر کوئی ایسا دن بھی گزرے جس دن میں اپنے رب کے عہد میں نہ دیکھوں۔

۲۲۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو قریش بن انس نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید خدری نے انہوں نے فرمایا کہ جب مصری حضرت عثمان پر داخل ہو گئے تھے تو اس وقت مصحف عثمانی ان کے سامنے رکھا تھا انہوں نے ان کو سینے پر مارا جس سے ان کا خون جاری ہو کر اس آیت پر گرا **فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم**۔ عنقریب اللہ تعالیٰ

(۲۲۲۲)...... قال العراقی رواہ ابن أبی الدنیا فی کتاب التفکر و من طریق أبی الشیخ فی العظمۃ باسناد ضعیف قال الزبیدی و رواہ أیضاً الحکیم فی النوادر و البیھقی فی الشعب و ضعفہ (اتحاف السادۃ ۱۰/۱۶۴) قلت و أخرجہ الاصبھانی فی الترغیب (۱۴۸) من طریق ابن أبی الدنیا.

تجھے (اے پیغمبر) ان کافروں سے کافی ہو کر رہے گا وہی سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

۲۲۲۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو ام سلمہ از دیہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھ رہی تھیں جب کسی سجدے سے گزرتیں تو پہلے کھڑی ہو جاتیں پھر سجدہ کرتیں۔

۲۲۲۸:...... ہمیں خبر دی محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابوعبداللہ بن یزید نے ان کو ابو یحییٰ بزار نے ان کو محمد بن منصور نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ابراہیم طہمان سے ان کو حجاج بن فرافصہ نے ان کو ابن مسعود نے کہ شدید (یعنی بڑی بھاری) عبادت قرآن میں قرأت کرنا ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عمل

۲۲۲۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر اسے اپنے چہرے پر رکھتے اور روتے ہوئے یہ کہتے کتاب ربی۔ کتاب ربی۔ میرے رب کی کتاب تو بس میرے رب ہی کی کتاب ہے۔ (یعنی نرالی اور بے مثال ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ مترجم)

سلف کا قرآن سے لگاؤ

۲۲۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نی ان کو ضمرہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ایسے تھے کہ جب تازہ کھجوروں کے ایام آتے تو اپنے باغ کا دروازہ کھول دیتے لہٰذا لوگ باغ میں جاتے اور کھاتے اور اٹھا کر بھی لے جاتے اور جب وہ باغ میں جاتے تو بار بار اس آیت کو پڑھتے۔

ولولا اذدخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لاقوہ الا باللہ

کیوں نہیں یہ بات کہ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے یہ کہتے ماشاء اللہ کہ اللہ کی عطا کے بغیر کسی کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

اور حضرت عروہ روزانہ قرآن مجید کی ایک چوتھائی دیکھ کر پڑھتے تھے اور پھر اسی ایک چوتھائی کو رات کو تہجد میں پڑھتے تھے یہ معمول انہوں نے صرف اسی ایک رات کو چھوڑا تھا جس رات کو ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی تھی پھر انہوں نے آنے والی رات سے پھر اس کو دوبارہ شروع کر لیا تھا۔

۲۲۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ان کو اسماعیل بن ابی حکیم نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت کم کوئی ایسا دن چھوڑتے تھے جس صبح کو انہوں نے قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت نہ کی ہو۔

۲۲۳۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو سریہ ربیع بن خثیم نے وہ کہتی ہیں کہ ربیع بن خثیم کی یہ حالت تھی کہ جب بھی ان کے پاس کوئی ملنے کے لئے آتا تو ان کی گود میں قرآن مجید موجود ہوتا اس میں سے تلاوت کر رہے ہوتے تھے پھر اسے ڈھک دیتے تھے۔

---

(۱)...... ابن شوذب هو عبدالله بن شوذب روى عنه ضمرة بن ربيعة.

(۲۲۳۱)...... أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۱/۶۱۴)

(۲۲۳۲)...... أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۲/۵۷۰)

۲۲۳۳:……ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش سے وہ کہتے تھے ایک آدمی نے ابراہیم کو ملنے کی اجازت چاہی تو وہ قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت کر رہے تھے لہٰذا اسے انہوں نے ڈھک دیا اور فرمایا کہ آپ دیکھتے نہیں ہیں اس کو کہ میں ہر لحظہ اس میں پڑھتا رہتا ہوں۔

۲۲۳۴:……ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابو ہلال نے ان کو ابو صالح عقیلی نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوالعلاء قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھتے رہتے یہاں تک کہ ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔

۲۲۳۵:……ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد بن مقری نے انکو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو سفیان بن وکیع نے ان کو اسماعیل بن محمد بن جحادہ نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ میں نے کہا اس جگہ حسن بصری پیدا ہوئے۔ میں نے نہیں دیکھا اس سے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو دیکھا تھا کہ انہوں نے قرآن مجید کھولا بس میں نے دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہیں اور ان کے ہونٹ حرکت نہیں کر رہے ہیں۔

قرآن کا معجزہ

۲۲۳۶:……ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمر زاہد نے (صاحب ثعلب نے) ان کو ابوالعباس انصاری نے ان کو مسلم بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کی میرے والد نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ سمندر سے سفر کر رہے تھے اچانک سمندر میں طغیانی آ گئی اور ہر انسان کو اپنے اپنے نفس کی پڑی ہوئی تھی اور ہمارے ساتھ ایک دیہاتی تھا اس نے وہاں کشتی میں یا جہاز میں قرآن مجید لٹکا ہوا دیکھا چنانچہ اس نے اسے ہاتھ میں لیا اور کھڑا ہو گیا اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر لئے اور کہنے لگے۔

الھی و سیدی تغرقنا و کلامک معنا.

اے میرے سچے معبود اے میرے مالک آپ ہمیں تو غرق کر دیں گے حالانکہ تیرا کلام بھی ہمارے ساتھ ہے۔

اتنے میں دریا کی طغیانی تھم گئی (اور اس طرح سب کی جان بچ گئی)۔

۲۲۳۷:……ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن لیث کرمانی نے تمار امیں ان کو محمد بن ضو نے ان کو احمد بن ازہر نیساپوری نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت کرتے تھے پھر کہتے تھے اے قوم حیرانی ہے کتاب اللہ کے بغیر کس سے نجات مانگی جائے؟

قرآن کو دیکھنا بھی عبادت ہے

۲۲۳۸:……ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن ربیعہ نے ان کو علی فاشانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک بسا اوقات قرآن کو پلٹتے اور دیکھ کر رکھ دیتے اور پڑھتے نہیں تھے۔ اس حدیث کی وجہ سے کہ النظر فی المصحف عبادۃ۔ قرآن میں نظر ڈالنا عبادت ہے اور جب قرآن مجید کا ختم کرتے تھے تو مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لئے کثرت سے دعا کرتے تھے۔

۲۲۳۹:……ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو ابوالخطیب عبداللہ بن محمد قاضی نی ان کو محمد بن حمید نے وہ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہو گئی تھی میں نے یہ تکلیف حضرت جریر کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ ادم النظر فی

(۲۲۳۴)……أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۸۳/۲)

المصحف ۔قرآن مجید میں نظر ٹکایئے۔اس لئے کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں میں نے اس کی شکایت حضرت مغیرہ سے کی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ قرآن میں نظر جمائے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئیں تو میں نے اس کی شکایت ابراہیم سے کی تھی انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں نظر جمائے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں تو میں نے اس کی شکایت حضرت علقمہ سے کی تھی اس نے فرمایا کہ قرآن مجید میں نظر جمایئے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں میں نے اس کی شکایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے کی تھی انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں نظر جمایئے اس لئے کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں تو میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ قرآن مجید میں نظر جمایئے۔

۲۲۴۰:۔۔۔۔۔اور اس کو ابو عمرو اور محمد بن احمد بن حمدان نے بھی روایت کیا ہے محمد بن داؤد مخضوب ابو بکر سے اس نے محمد بن حمید رازی سے اسی طرح ہے جیسے اس کی ہمیں خبر دی ہے ہمارے شیخ نے تاریخ میں

۲۲۴۱:۔۔۔۔۔اور اس کو روایت کیا ہے ابو بشر مصعی نے محمد بن سہل ابو الحسین قصیر سے ان کو محمد بن حمید نے تسلسل کے ساتھ اور اس نے اس میں اضافہ کیا ہے، جبریل کی شکایت کو رب کی طرف۔انہوں نے کہا کہ اس کی اسناد میں ہے جریر سے منصور سے،مغیرہ کی بدل میں اور ابو بشر مصعی متروک ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔شاید کہ اس میں مصیبت محمد بن حمید رازی سے ہے۔

فصل:۔۔۔۔۔نماز میں قرأت کرنا پسندیدہ عمل ہے

۲۲۴۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے۔۔۔۔۔ح۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں دونوں کو ابراہیم بن عبداللہ بن عبسی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کیا تم میں سے کوئی ایک آدمی یہ پسند کرے گا کہ وہ جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر آئے تو گھر میں تین بڑی موٹی تازی اونٹنیاں بندھی ہوئی پائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔فرمایا بس صرف تین آیات اپنی نماز میں پڑھا لے تو وہ تین بڑی بڑی موٹی تازی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر سے اور ابو سعید سے اس نے وکیع سے۔

۲۲۴۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان سے اس نے احمد بن عبید صفار سے اس نے ابن ابو الدنیا سے اس نے محمد بن سلام جمحی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل بن سلیمان نمیری سے اور ذکر کیا بنی مخزوم کے ایک آدمی کا عبداللہ بن ربیعہ کی اولاد میں سے اور اس کی اچھی طرح تعریف کی اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید کی نماز میں قرأت کرنا بغیر نماز کی قرأت سے زیادہ افضل ہے اور بغیر نماز کے تلاوت کرنا تکبیر اور تسبیح یعنی سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے ذکر سے افضل ہے اور تسبیح کرنا افضل ہے صدقہ کرنے سے اور صدقہ کرنا افضل ہے روزہ رکھنے سے اور روزہ رکھنا ڈھال ہے آگ سے۔

۲۲۴۴:۔۔۔۔۔اور محمد بن حجارہ سے ذکر ہے کہ اس نے کہا کہ صحابہ کرام اور تابعین پسند کرتے تھے اور مستحب سمجھتے تھے کہ جب وہ قرآن مجید کا ختم

(۲۲۳۹)۔۔۔۔۔تنزیہ الشریعۃ (۱/۳۰۸) وقال ابن عراق : محمد بن حید مختلف فیہ لکن لوائح الوضع ظاھرۃ علی الحدیث فأین کان فی العھد النبوی صحف حتی یؤمر ویأمر بإدامۃ النظر فیہ و اللہ أعلم

(۲۲۴۲)۔۔۔۔۔اخرجہ مسلم (۱/۵۵۲) عن ابی بکر بن ابی شیبۃ وابی سعید الأشج عن وکیع بن الجراح.

(۲۲۴۳)۔۔۔۔۔عزاہ السیوطی فی الدر (۱/۳۵۴) إلی ابن ابی الدنیا والصنف.

(۱)۔۔۔۔۔سقط من الأصل.

کریں تو رات کو مغرب کے بعد دو رکعت میں کریں اور جب دن میں ختم کریں تو اس کو فجر کی دو رکعت میں کریں۔

۲۲۴۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن جمیل نے ان کو ابوالقاسم بغوی نے ان کو ابوالربیع زعفرانی نے ان کو سالم بن قتیبہ نے ان کو سہیل بن ابو حازم نے انکو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ قرآن مجید اول سے آخر تک فرض نماز میں پڑھتے تھے۔

فصل:......ہم لوگ قاری کیلئے مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ ہر سال قرآن مجید اس استاذ کو سنائے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہو

۲۲۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم بن عبداللہ بن معاویہ سیاری نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس تھے تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ سب سے زیادہ سخی اس وقت ہوتے تھے جب جبرائیل ان سے ملاقات کرتے اور جبریل ان کو رمضان کی ہر رات کو ملتے تھے اور حضور کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ البتہ رسول اللہ خیر کے ساتھ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخی تھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے عبدان سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب نے اس نے ابن مبارک سے۔

۲۲۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن جہم سمری نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابن شہاب نے انکو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں قرآن مجید کو جبریل پر پیش کرتے تھے (یعنی جبریل کو سناتے تھے) جب حضور صبح کرتے اس رات سے جس رات کو جبریل کو قران سنایا ہوتا تھا تو صبح کو آپ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے تھے جو بھی چیز حضور سے مانگی جاتی آپ وہ دے دیا کرتے۔ جب وہ مہینہ آیا جس کے بعد آپ انتقال کر گئے اس رمضان میں آپ نے دو بار قرآن کا دور کیا تھا۔

فصل:......ماہ رمضان میں قرأت قرآن کثرت کے ساتھ کرنا، اس لئے کہ وہ قرآن کا مہینہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

(۱)...... شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن.

ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔

(۲)...... انا انزلناه فی لیلة القدر.

بے شک ہم نے قرآن مجید کو عزت والی رات میں نازل کیا ہے۔

۲۲۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوسالم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع نے ان کو نبی کریم نے انہوں نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی پہلی رات کو نازل ہوئے تھے اور توراۃ موسیٰ علیہ السلام پر چھ رات گزرنے پر بھی ساتویں رات کو اتری تھی اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر تیرہ راتیں گزرنے پر اور قرآن مجید اترا چودہ راتیں گزرنے کے بعد۔

(۲۲۴۶)......أخرجه البخاري (۱/۳۰. فتح) ومسلم (۱۸۰۳/) کما قال المصنف.

(۲۲۴۸)......أخرجه أحمد (۱۰۷/۴) عن أبي سعيد مولى بني هاشم عن عمران أبو العوام. به.

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد آپ کی پندرہویں شب ہے۔

۲۲۴۹:......ہم نے حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے اس نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا قرآن مجید پورے کا پورا یکبارگی آسمان دنیا کی طرف لیلۃ القدر میں نازل ہوا تھا پھر اس کے بعد بیس سال میں نازل ہوا۔

وقرانا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا

اور قرآن مجید کو جدا جدا اتارا ہے ہم نے تا کہ آپ اس کو لوگوں پر پڑھیں رک رک کر اور ہم نے اس کو اتارا ہے۔

۲۲۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن مومل نے انکوفضل بن محمد شعرانی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو هیثم نے ان کو حصین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے فرمایا۔قرآن مجید لیلۃ القدر میں اوپر والے آسمان سے آسمان دنیا میں یکبارگی اتارا گیا تھا پھر کئی برسوں میں تقسیم ہو گیا۔سعید بن جبیر نے کہا کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

فلا اقسم بمواقع النجوم۔فرمایا کہ متفرق نازل ہوا۔

۲۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن ذکوان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جمعہ سے جمعہ تک قرآن مجید ختم کرتے تھے اور رمضان میں ہر تیسرے دن ختم کرتے تھے۔

۲۲۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو علی بن ہشام نے بے شک ذکر کیا منصور بن زاذان نے۔انہوں نے کہا کہ مجھے ان کے پوتے نے کہا کہ میرے دادا منصور بن زاذان ماہ رمضان میں بیس ختم قرآن کرتے تھے اور جوان کو اچھا لگتا فرمایا کہ جب بھی ان کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ نماز ہی پڑھ رہے ہوتے تھے۔

۲۲۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے یہ کتاب میرے دادا عبیداللہ بن سعد کی اور میں نے اس میں پڑھا ہے ان کو بیان کیا میرے چچا نے اپنے والد سے انہوں نے کہا تھا کہ ابوسعد بن ابراہیم جب ہوتی رات اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں تو آپ افطار سے پہلے پہلے ختم قرآن کرتے تھے علاوہ اس کے مغرب اور عشاء کے درمیان ختم کرتے تھے۔

رمضان میں عشاء کی نماز کو شدید تاخیر کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

امام بخاری اور ان کے رفقاء کا عمل

۲۲۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن خالد صوفی نے ان کو مسیح بن سعید نے انہوں نے کہا کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا تھا جب رمضان کی پہلی شب ہوتی تو ان کے تمام احباب ان کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان کو نماز پڑھاتے اور ہر رکعت میں بیس بیس آیات تلاوت کرتے ختم قرآن تک اسی طرح کرتے تھے اور سحری میں اسی طرح تلاوت کرتے نصف سے تہائی قرآن تک ہر تیسری رات کو سحری کے وقت ختم کرتے تھے اور دن میں ہر روز ایک ختم کرتے تھے اور ہر رات افطار کے وقت ختم ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ ہر ختم کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲۲۵۰)......أخرجه الحاكم (۲/ ۵۳۰) من طريق عمرو بن عون. به.

(۱)......غير واضح بالأصل

فصل:..... قرآن مجید میں جنگ وجدال کو چھوڑ دینا

۲۲۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

مراء في القرآن كفر

قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابو احمد زبیری نے انکو سفیان نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو عمر بن ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

الجدال في القرآن كفر

قرآن میں جھگڑا اور جدال کرنا کفر ہے۔

۲۲۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سالم ابو النصر نے ان کو سلیمان بن یسار نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لاتجادلوا في القرآن فان جدالاً فيه كفر

قرآن میں جھگڑا نہ کرو اس لئے کہ اس میں جدال کرنا کفر ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

یہ جدال بایں صورت ممنوع ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی سے کہ قرأت سے یا کوئی آیت یا کوئی کلمہ سنے جو اس شخص کے پاس نہ ہو پھر وہ دوسرے پر جلدی کرتے ہوئے اس کو غلط قرار دے دے اور پڑھنے والے نے جو پڑھا اس کو غیر قرآن کی نسبت لگا دے اور اس میں وہ اس سے جھگڑا کرنے لگے یا دوسرے سے کسی تاویل میں جو دوسرے نے اختیار کر رکھی ہو اس میں جدال کرے جبکہ وہ تاویل اس کے پاس نہ ہو لہذا تاویل کرنے والے کو خطا کار کہہ دے اور اس کو گمراہ کہے۔ کسی کو یہ امر مناسب نہیں ہے اس لئے کہ بسا اوقات ضد بحث اس کو حق سے بہکا دے گا لہذا وہ حق کو قبول نہیں کرے گا اور اگر اس کی وجہ ظاہر ہو تو وہ کافر ہو جائے گا لہذا اسی لئے صاحب شریعت نے قرآن میں بحث اور جھگڑے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو کفر کا نام دیا ہے اس لئے کہ وہ جھگڑنے والے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے اور اگر کسی حرف کی نفی کرنے یا کسی حرف کو قرآن ثابت کرنے یا کسی کلمے کی نفی کرنے کسی کلمے کو قرآن ثابت کرنے کے بارے میں ہو تو بھٹکنے والا اور گمراہ ہوگا اور حق کے خلاف جھگڑنے والا ہوگا اس کے بعد کہ وہ اس کے لئے حق واضح ہو چکا ہو وہ کافر ہوگا اس لئے کہ یا تو قرآن کے کسی حصے کا منکر ہوگا یا غیر قرآن کو قرآن کہنے کی زیادتی کا مدعی ہوگا۔ شیخ نے فرمایا کہ مراء کا مطلب ہے تغلیط اور تضلیل پر اصرار کرنا اور عدم یقین اس چیز کے

(۲۲۵۵)..... أخرجه أحمد (۴۲۴/۲) عن أبي معاوية عن محمد بن عمرو. به.

(۲۲۵۶)..... أخرجه الحاكم (۲۲۳/۲) من طريق سعد بن إبراهيم. به.

(۲)..... في الأصل عمرو.

(۲۲۵۷)..... عزه السيوطي في الدر المنثور (۸/۲) إلى نصر المقدسي في الحجة.

ساتھ جس پر حجت قائم ہو چکی ہو۔ بہر حال رہا مباحثہ وہ جو شک کرنے والے کی نصیحت کے لئے ضروری ہو وہ حرام نہیں ہے۔

۲۲۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے دونوں کو عبدالرزاق بن معمر نے ان کو زہری نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن مجید کے بارے میں جھگڑتے سنا تو فرمایا یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے کہ کتاب اللہ کے بعض کو بعض پر مارا تھا یقینی بات ہے کہ کتاب اللہ ایسی ہے بعض بعض کی تصدیق کرتی ہے اور بعض بعض کی تکذیب نہیں کرتی۔ اس میں سے تم جو جانتے ہو وہ کہو اور جس بات سے تم بے علم ہو وہ اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو یہ الفاظ حدیث سلمی کے ہیں۔

پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے

۲۲۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو ابو کامل جحدری نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابو عمران جونی نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن رباح انصاری کی طرف لکھا گیا کہ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ ایک دن میں گرمی کے وقت رسول اللہ کی خدمت میں آیا۔ فرمایا حضور نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لے آئے غصہ کرنا چہرے پر نمایاں تھا آپ نے فرمایا۔

یقینی بات ہے تم سے پہلے لوگ اللہ کی کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔

اس کو مسلم نے ابو کامل سے روایت کیا ہے۔

۲۲۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حارث بن عبید نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو جندب نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس پر تمہارے دل محبت کرتے رہیں جس وقت تم اس میں اختلاف کرنے لگو تو بس پھر اٹھ جاؤ۔

۲۲۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حارث بن عبید ابو قدامہ نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور بخاری نے اسی کے ساتھ اور اس کے بغیر کے ساتھ شاہد پیش کیا ہے اور اس کو نقل کیا ہے حماد بن زید کی حدیث سے اور سلام بن مطیع کی ابن عمران سے بطور مرفوع روایت کے اور بعض نے اس کو موقوف کیا ہے جندب پر بعض ان میں سے شعبہ اور حماد بن سلمہ اور ہمام بن یحییٰ بن بخاری نے کیا ہے اور ابن عون نے کہا ہے ابن عمران سے عبداللہ بن صامت سے اس نے عمر سے ان کا قول۔

۲۲۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسحٰق بن یوسف ازرق نے ان کو ابن عون نے ان کو ابو عمران نے ان کو عبداللہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں عمر نے کہا کہ قرآن کو پڑھو اس وقت تک جب تک تم متفق ہو اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو اس سے اٹھ جاؤ۔ اس کو معاذ بن معاذ نے ابن عون سے اس نے ابن عمران سے اس نے عبداللہ بن صامت سے روایت کیا ہے۔

(۲۲۵۸)......أخرجه أحمد (۱۸۵/۲) عن عبدالرزاق. به.

(۲۲۵۹)......أخرجه مسلم (۲۰۵۳/۴) عن ابی کال فضیل بن حسین الجحدری عن حماد بن زید.

(۲۲۶۱)......أخرجه مسلم (۲۰۵۳/۴) عن یحیی بن یحیی. به.

۲۲۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابن عبدالکریم نے ان کو بندار نے ان کو معاذ نے ان کو ابن عون نے پھر اس کو ذکر کیا ہے دو وجوہ پر۔

۲۲۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے اس کو اسماعیل بن ابو خالد نے زبید یامی سے اس نے عبداللہ سے۔

کہ بے شک قرآن مجید ایک مینار ہے جیسے راستے پر مینار ہوتا ہے جو کچھ تم پہچانو سمجھو اس کو لے لو اور جو چیز تم پر خلط ملط ہو جائے اس کو رہنے دو۔ (اپنے حال پر)۔

قرأت سبعہ کی تحقیق

۲۲۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو یزید بن خصیفہ نے ان کو مسلم بن سعید مولیٰ بن حضرمی نے ان کو ابوجہم انصاری نے کہ اصحاب رسول میں سے دو آدمیوں نے ایک آیت میں باہم جھگڑا کیا دونوں کا دعویٰ تھا کہ اس نے اس کو رسول اللہ ؐ سے پایا ہے لہٰذا دونوں اکٹھے حضور کی خدمت میں گئے اور دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے یہی ذکر کیا کہ اس نے آپ سے ایسے ایسے سنا ہے ابوجہم نے ذکر کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ان هذالقران انزل علی سبعة احرف فلا تما روا فیه فان المراء فیه کفر.

بے شک یہ قرآن مجید سات حروف پر (یا سات لغتوں پر) نازل کیا گیا ہے لہٰذا اس میں تم لوگ جھگڑا نہ کرو
بے شک قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن قصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ابوالوزیر نے ان کو عبداللہ بن جعفر مخزمی نے ان کو یزید بن ھاد نے ان کو بشر بن سعید نے ان کو ابوقیس مولی عمرو بن العاص نے ان کو عمرو بن العاص نے انہوں نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا۔

اقرء و القرآن علی سبعة احرف فایما قرء تم اصبتم و لا تماروا فیه فان المراء فیه کفر.

قرآن مجید کو سات حروف پر (یا سات لغات پر) پڑھو جو بھی ان میں سے پڑھو گے تم درست کرو گے
اس میں جھگڑا نہ کریوں کہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب نے ھمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان حکم بن نافع نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری کی حدیث سے دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ہشام بن حکیم بن حزام سے حضور کی زندگی میں سورۃ فرقان کو پڑھتے تھے میں نے ان کی قرأت توجہ کے ساتھ سنی تھی وہ اس کو پڑھتے تھے حروف کثیرہ کے ساتھ جو کہ ہمیں رسول اللہ نے نہیں پڑھائے تھے (لہٰذا مجھے غصہ آیا اور میں) قریب تھا کہ نماز میں اس پر حملہ کردوں مگر میں نے انتظار کیا کہ وہ سلام پھیر لے جب اس نے سلام پھیر لیا تو میں اس کے پاس آیا اور آخر کہا کہ یہ سورۃ آپ کو کس نے اس طرح پڑھائی ہے جو میں نے تم سے پڑھتے ہوئے سنی ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے رسول اللہ نے پڑھائی ہے۔

(۲۲۶۵) ......اخرجه البغوي والمصنف عن أبي جهيم الأنصاري (كنز العمال ۳۱۰۴)

(۲۲۶۷) ......اخرجه البخاري (۹/۸۷. فتح) عن أبي اليمان. به.

میں نے اس سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو پس اللہ کی قسم بے شک نبی کریم نے مجھے یہی سورہ پڑھائی تھی جو میں نے تجھے پڑھتے ہوئے سنی ہے چنانچہ میں اس کو حضور کے پاس لے گیا میں اسے کھینچ کر لے جا رہا تھا میں نے کہا یارسول اللہ میں نے سنا یہ سورۃ الفرقان کو اس طرح پڑھ رہے تھے ان حروف پر جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے حالانکہ آپ نے سورۃ الفرقان مجھے بھی پڑھائی ہے۔ حضور نے فرمایا ایسے ہی نازل ہوئی ہے پھر حضور نے فرمایا عمر آپ اس سورۃ کو پڑھیے میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح حضور نے مجھے پڑھائی تھی تو حضور نے فرمایا ایسے بھی اتری ہے پھر حضور نے فرمایا بے شک یہ قرآن سات حروف پر یا سات طریقوں پر اترا ہے لہذا جو اس میں سے آسان لگے اس کو پڑھو۔

۲۲۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعد بن ابن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو عمس نے ان کو شقیق نے ان کو عبداللہ نے اس نے کہا کہ:

بے شک میں نے قرأت کو توجہ سے سنا ہے میں نے نہیں سنی مگر ایک دوسرے سے قریب قریب میں تم ان کو پڑھو اس انداز پر جو تم جانتے ہو تم اپنے آپ کو اختلاف میں پڑنے سے بچاؤ یقینی بات ہے وہ قرأت ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ کہے اقبل، ہلم، تعال، تینوں کا یعنی ایک جیسا معنی ہے کہ وہ یہ ہے کہ آجا۔

۲۲۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر بن ابی نے کوفے میں ان کو احمد بن موسیٰ بن اسحٰق نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ہشام نے ان کو ابن سیرین نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ:

نزل القرآن علی سبعة احرف فهو كقول اعجل اسرع. لوح.

قرآن مجید سات طریقوں پر نازل کیا ہے۔ وہ ایسے ہیں جیسے آپ کہتے ہیں اعجل اسرع لوح تو تینوں کا معنی ہے جلدی کر۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان کوفیوں سے

۲۲۷۰:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو زبید بن عبدالرحمٰن بن عابس نے ایک آدمی سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے کہ ان کے پاس اہل کوفہ کے کچھ لوگ آئے تھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سلام دعا کی اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ قرآن میں اختلاف نہ کریں اور نہ ہی اس میں جھگڑا کریں، بے شک وہ نہ تو مختلف ہوتا ہے اور نہ ہی بھولتا ہے اور نہ پرانا ہوگا بار بار دہرانے سے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بے شک اسلامی شریعت اور طریقہ اس میں ایک ہی ہے اس کے حدود اور فرائض اور اللہ تعالیٰ کا اس میں حکم (سب ایک ہے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے) اگر دو مختلف قراتوں میں کوئی شے ایسی ہوتی کہ اس سے ایک حرف روکتا دوسرا حکم کرتا تو یہ اختلاف ہوتا لیکن وہ اس سبب کا جامع ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آج تمہارے اندر فقہ اور علم ایسا ہوگا جو بہترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ اگر میں یہ جان لوں کہ کوئی آدمی ایسا بھی ہے جس کے پاس اونٹ پہنچ سکتا ہے اور اس کے پاس اللہ کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی کتاب کا علم ہے تو میں اپنے علم میں اضافہ کرنے کے لئے اس کے پاس جانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال قرآن (نئے سرے سے) پیش کیا جاتا تھا اور جس سال وفات پائی آپ نے اس سے دو مرتبہ پیش کیا گیا (اور دو مرتبہ ان کے ساتھ دور کیا گیا یا دو دفعہ دہرایا گیا) (گویا یہ تو بات طے ہے کہ حضور کے پس قرآن پورا اور تصدیق شدہ تھا) اور میں جب حضور کے آگے قرأت کرتا تھا تو آپ مجھے خبر دیتے تھے کہ میں درست اور صحیح پڑھتا ہوں لہذا جو شخص میری قرأت کے مطابق پڑھے لہذا اس سے اعراض کرتے ہوئے اس کو کوئی نہ چھوڑے اور جو شخص قرأت کرے ان حروف میں سے کسی شے پر وہ اس

(۱)......غير واضح في الأصل.

سے اعراض کرتے ہوئے اسے نہ چھوڑے۔ بے شک جو شخص کوئی ایک حرف قرآن میں سے چھوڑ دے اس نے پورا قرآن چھوڑ دیا۔

۲۲۷۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک حرف پر پڑھایا تو میں ہمیشہ اس سے زیادہ (حروف) کی طلب کرتا رہا پھر اس نے مجھے زیادہ کر دیا یہاں تک کہ وہ سات تک پہنچ گیا۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ سات حروف یقینی بات ہے کہ ایسے معاملے میں ہے جب وہ ایک ہی ہو اس میں حلال اور حرام میں اختلاف نہ ہو اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسماعیل بن ابی اویس سے۔

''سات حروف پر قرآن اترنے سے مراد سات لغات ہیں۔''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

صحیح یہ ہے کہ سبعہ حروف سے مراد سات لغات ہوں جو کہ قرآن مجید میں عام ہیں پھیلی ہوئی ہیں اور اسی طرف گئے ہیں ابوعبیدہ۔

اور ہم نے حضرت ابن مسعود سے جو روایت کی ہے وہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ وہ مختلف لغات یا قرأت ایسی ہیں جیسے کوئی یہ کہتا ہے۔ اقبل، ھلم، و تعال سب کا معنی ایک ہے۔

''مصحف امام میں جو قرأت ثابت ہیں۔ ان کے ساتھ قرآن پڑھنا جائز ہے امام بیہقی کا موقف''

بے شک قرآن مجید کی قرأت کرنا ان حروف پر جو (اصل) مصحف (عثمانی) میں ثابت ہیں جائز ہے وہی مصحف اجماع صحابہ کے مطابق امام ہے اور قراء نے وہ حروف صحابہ سے لئے ہیں غیر صحابہ سے نہیں اگر چہ لغت میں جائز ہیں اسی کی مثل جب تک نہ ختم کریں آیت آیت عذاب کو آیت رحمت کے ساتھ یا آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ (اگر ایسا ہو تو ناجائز اور حرام ہوگا) مذکورہ حدیث اس کی اسناد ایسی ہے کہ جس کا کوئی حرج نہیں ہے سوائے اس کے کہ شیخین نے اپنی صحیح میں^(۱) کو نقل نہیں کیا۔

دوسرا احتمال

دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ حروف وقرأت تفسیر وتشریح ہوں یا بن وجہ کہ وہ حدیث عثمان اور حدیث ابن عباس میں اور ان دونوں کے ماسوا روایات میں ہے تو جس نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اگر یہ صحیح ہو تو یہ احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو۔

یہ کہ اس کو محمول کرنے پر کہ جو کچھ قرآن میں سے اترا نہ یہ کہ پڑھا ہے اس کو اس جگہ کے علاوہ دوسرے مقام پر جو اس سے مختلف ہے جس میں اتارا گیا تو اس کے ساتھ گناہ گار نہیں ہوگا جب تک آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ عذاب کو رحمت کے ساتھ ختم نہ کرے اور اس سب کچھ کے بارے میں کچھ نہ کچھ وارد ہوا ہے۔

۲۲۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم بن ہمام نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا۔

خطاء (فی القرأۃ) یہ نہیں ہے کہ عزیز حکیم کی جگہ غفور رحیم پڑھ دے لیکن خطائی القرأت یہ ہے کہ وہ لفظ پڑھے جو قرآن میں سے نہ ہو۔ یا آیت رحمت کو عذاب کے لفظ کے ساتھ ختم کرے یا عذاب کے الفاظ کو رحمت کے الفاظ سے ختم کرے۔

(۲۲۷۱)......اخرجه البخاری (۱۳۷/۴) عن إسماعيل بن أبی أويس. به.

(۱)......غير واضح بالأصل.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یعنی خطا سے مراد وہ خطا جس پر گناہ لاگو ہو اور مذکورہ صورت میں گناہ لاگو نہیں ہوگا اس لئے کہ مذکورہ صورت میں اس نے منجملہ ان الفاظ میں سے پڑھا جو قرآن میں اترے ہیں اور اسماء اللہ ہیں لہذا ان کی بے موقع قرأت کرنے سے بھی گناہ گار نہیں ہوگا۔

۲۲۷۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو سعید بن حجاب نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ کی حالت یہ تھی کہ جب کوئی آدمی ان کے پاس قرأت کرے وہ یوں نہیں کہتے تھے کہ ایسے نہیں ہے جیسے یہ شخص پڑھتا ہے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ میں تو ایسے ایسے پڑھتا ہوں۔ میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے ساتھی کو دیکھئے اگر اس نے ایسے آدمی سے سنا تھا جو کسی حرف کے ساتھ قرأت کر کے کافر ہو گیا تھا تو ایسا کرنے سے سارے کافر ہو جائیں گے۔

۲۲۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو خلف بن ولید نے ان کو ابوجعفر لازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ:

دو آیات ایسی ہیں جو کتنی سخت ہیں ان لوگوں پر جو قرآن میں جدال کرتے ہیں۔

(۱)...... مایجادل فی ایات اللّٰہ الذین کفروا.

نہیں جھگڑا کرتے اللہ کی آیات میں مگر وہ لوگ جو کافر ہیں۔

(۲)...... وان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید.

بے شک جو لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرتے ہیں البتہ وہ دور دراز کی مخالفت میں ہیں۔

فصل:...... گمان کے ساتھ تفسیر کرنا چھوڑ دینا چاہیے

تفسیر بالذی کرنا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قل انما حرم ربی الفواحش ماظهر منها ومابطن والاثم والبغی بغیر الحق.

فرما دیجئے یقینی بات ہے کہ میرے رب نے بے حیائی کو حرام کر دیے جو ان میں سے ظاہر ہو اور جو باطن ہو اور گناہ کے کاموں کو اور ناحق ظلم کو۔

یہ آیت پڑھے:

وان تقولوا علی اللّٰہ مالا تعلمون. تک

اور ارشاد ہے:

ولاتقف مالیس لک به علم

جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے درپے نہ ہوئیے۔

۲۲۷۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالاعلیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوا مقعده من النار.

(۲۲۷۵ و ۲۲۷۶)...... أخرجه الترمذی (۲۹۵۰) من طریق سفیان. به.

وقال الترمذی حسن صحیح.

جو شخص علم کے بغیر قرآن کی تشریح کرے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔

۲۲۷۶:...... ہمیں ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان نے اس کو عبدالاعلیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن میں کوئی بات بغیر علم کے کہہ دے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔

۲۲۷۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے طابران میں ان کو ابوالحسن محمد بن علی بن حبیش نے ان کو ابوالعباس محمد بن سہل اشنانی نے ان کو بشر بن ولید کندی نے ان کو سہیل اخو حزم نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید (کی تفسیر میں) کوئی بات اپنی رائے سے کہی اور درست رائے ہوگئی (اتفاق سے) پس اس نے غلطی کی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

''امام بیہقی اور تفسیر بالرائے کی تحقیق''۔ یہ بات سب سے زیادہ صحیح ہے۔ آپ نے یقیناً ارادہ کیا ہے اس رائے کا جو دل پر غالب آجائے بغیر کسی ایسی دلیل کے جو اس پر قائم ہو پس اس رائے جیسی رائے کے ساتھ حکم لگانا حوادث میں بھی جائز نہیں ہے تو اسی طرح تفسیر قرآن بھی اس کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ بہرحال رہی وہ رائے جس کی پشت پر سند ہو دلیل وحجت ہو ایسی رائے کے ساتھ حکم لگانا تو نوازل حوادث میں بھی جائز ہے اسی طرح اس کے ساتھ تفسیر قرآن بھی جائز ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی یہی مطلب ہے اس سے بھی رائے محض مراد ہے جو کہ بلا دلیل ہو جوان سے اس بارے میں مروی ہے جس کا ذکر ابھی آرہا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول

۲۲۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد مفسر نے ان کو اسحٰق بن مسعد بن حسن نے ان کو ان کے دادا حسن بن سفیان نے جو بے شک ہدبہ بن خالد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو قاسم بن محمد نے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

مجھ پر کون سا آسمان سایہ کرے گا اور مجھے کون سی زمین اٹھائے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے کے ساتھ قول کروں۔

۲۲۷۹:...... اور اس کو روایت کیا ہے ابن ابی ملیکہ نے ان کو ابوبکر نے اسی طرح مرسلاً اور اس کے متن میں کہا ہے کہ جس وقت میں کتاب اللہ کی کسی آیت کے بارے میں قول کروں اس بات کا جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ نہ کیا ہو (تو پھر مجھے کون سا آسمان پناہ دے گا اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی)۔

حضرت ابن مسعودؓ کا قول

۲۲۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن سلیمان جعفی نے ان کو ابوسعید نے انکو احمد بن بشیر نے ان کو مجالد نے شعبی سے ان کو مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا:

القران كلام الله فمن قال فليعلم مايقول فانما يقول على الله.

(۲۲۷۷)...... أخرجه الترمذي (۲۹۵۲) من طريق سهيل. به.

وقال الترمذي: قد تكلم بعض أهل الحديث في سهيل بن ابي حزم.

قرآن اللہ کا کلام ہے جو شخص کچھ کہے وہ یہ جان لے کہ کیا کہہ رہا ہے کیونکہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر کہہ رہا ہے (سچ یا جھوٹ صحیح یا غلط)۔

۲۲۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ تمیمی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حمید نے ان کو انس نے......ح......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحٰق نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صالح نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک نے اس نے خبر دی کہ انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہ پڑھ رہے تھے۔

فانبتنا فیھا حبا و عنبا و قضبا و زیتونا و نخلا و حدائق غلباً و فاکھۃ و ابا.

میں یہ تمام چیزیں ہم جانتے ہیں یہ اب کیا ہے؟ پھر ہاتھ میں جو کچھ تھا اس کو جھاڑ دیا۔

پھر فرمایا یہ اللہ کی قسم تکلف ہے۔اس کی اتباع کرو جو کچھ تمہارے لئے اس کتاب میں سے واضح ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا تفسیر بالا پر مکالمہ

۲۲۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ابن عون سے اس نے محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے آپ کو بچائیے تحقیق وہ لوگ گزر گئے ہیں جو یہ جانتے تھے کہ کس چیز کے بارے میں قرآن اترا ہے۔

۲۲۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ابراہیم تیمی نے انہوں نے کہا کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلوت میں بیٹھے اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے لہٰذا انہوں نے حضرت ابن عباس کو اپنے پاس بلا کر سوال کیا کہ یہ امت کیسے اختلاف میں پڑ سکتی ہے؟ حالانکہ اس کی کتاب ایک ہے اس کا نبی ایک ہے اور اس کا قبیلہ ایک ہے۔حضرت ابن عباس نے جواب دیا۔اے امیر المومنین ہم لوگوں پر قرآن نازل ہوا ہے ہم نے اسے پڑھا ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کس چیز کے بارے میں نازل ہوا ہے اور حالت یہ ہے کہ ہمارے بعد جو قومیں ہوں گی وہ قرآن کو تو پڑھیں گے مگر وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ کس چیز کے بارے میں یہ اترا ہے لہٰذا روزانہ اس کے بارے میں ایک نئی رائے سامنے آئے گی جب قرآن کے بارے میں ایک قوم کی ایک رائے ہوگی تو ظاہر ہے اس سے کوئی اختلاف بھی کرے گا جب اختلاف ہوگا تو وہ باہم لڑ پڑیں گے قتال کریں گے چنانچہ حضرت عمر ان پر غالب آئے اور ان کو جھڑک دیا۔حضرت ابن عباس چلے گئے پھر بعد میں حضرت عمر نے ان کو بلایا اب حضرت عمر کی سمجھ میں وہ بات آ گئی تھی جو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہی تھی پھر فرمانے لگے وہ بات دوبارہ کہو۔

۲۲۸۴:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا مسروق سے وہ کہتے تھے ہم لوگ جو بھی سوال اصحاب رسول سے کرتے تھے تو اس کا جواب ان کے پاس ہم کتاب اللہ پاتے تھے مگر ہم لوگوں کی رائے اس علم سے قاصر ہے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ کی معذرت

۲۲۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حماد بن یحییٰ نے

(۲۲۸۱)......أخرجه الحاكم (۲/۵۱۴) بنفس الإسناد و صححه و وافقه الذهبي.

(۱)......في الأصل فرد.

ان کو مروان اصغر نے انہوں نے کہا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان سے ایک آدمی نے کتاب اللہ کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا تو حضرت سعید بن جبیر نے واللہ اعلم کہہ کر جواب دینے سے معذرت کر لی اس آدمی نے اصرار کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے آپ اس بارے میں کچھ تو کہئے اور اپنی رائے تو دیجئے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بولے میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں تین بار یہی جملہ دہرایا اور اس کو کوئی جواب نہ دیا۔

۲۲۸۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے انکو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو مغیرہ نے ابراہیم سے انہوں نے کہا صحابہ ناپسند کرتے تھے کہ قرآن کے بارے میں (اپنی رائے سے) کوئی کلام کریں۔

۲۲۸۷:...... میں نے ابوالقاسم سے سنا جیسے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ میدانی خطیب سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوقریش حافظ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا یحییٰ بن سلیمان بن فضلۃ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت مالک بن انس سے وہ کہتے تھے میرے پاس اگر ایسا آدمی لایا جائے جو لغات عرب کا عالم نہ ہو مگر اس کے باوجود وہ کتاب اللہ کی تفسیر کرے تو میں اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔

فصل:...... ''دشمن کی سرزمین پر مسافر قرآن کے نسخے لے جانے سے احتیاط کرے''

۲۲۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یوسف نے انکو ابن اعرابی نے ان کو حسن بن صباح زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ دشمن کی سرزمین کی طرف کوئی مسافر قرآن مجید کو لے جائے اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں کفار اس کی بے حرمتی نہ کریں۔

۲۲۸۹:...... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی موذن نے ان کو ابن حسب نے ان کو موسیٰ بن سہل بن کثیر الوشاء نے ان کو اسماعیل نے پھر اسی حدیث کو اس نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا مذکورہ کی مثل اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے اسماعیل سے اور دنوں نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اور دیگر سے نافع سے۔

فصل:...... قرآن مجید کی تلاوت کرنا تفخیم واعراب کے ساتھ یعنی تعظیم ووقار اور اظہار کے ساتھ

۲۲۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن مکرم نے ان کو نصر بن علی جہضمی نے ان کو بکار بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوالزناد نے خارجہ بن زید ابن ثابت سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید تفخیم المعظم پر وقار آواز کے ساتھ نازل کیا گیا ہے پرندے کی صورت پر دفع کرنے عذر و بہانہ کے لئے اور ڈرانے کے لئے دو گھاٹیاں اور خبردار اسکہ کی ہی تخلیق ہے اور اسی کا ہی حکم چلے گا اور اس کے مشابہات قرآن میں ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس کا معنی ومطلب یہ ہے کہ قرآن مردوں کی قراءت پر پڑھا جائے اور اس کے ساتھ آواز پست نہ کی جائے کہ عورتوں کے کلام جیسا کلام بن جائے۔

اور اسی میں امالہ کی کراہیت داخل نہیں ہے جسے بعض قراء نے پسند کر لیا ہے اور تحقیق جائز ہے کہ قرآن تفخیم اور موٹی آواز کے ساتھ اترا ہو مگر اس کے باوجود امالے کی رخصت دی گئی ہو کسی نہ کسی امالے کی جہاں لسان جبریل پر اس کا امالہ کرنا خوب صورت ہو۔

---

(۱)......فی الاتقان للسیوطی (۲/۲۲۹) یفسر کتاب اللہ إلا جعلته نکالاً

(۲۲۸۹)......أخرجه مسلم (۳/۱۴۹۱) عن زهير بن حرب عن إسماعيل بن عليه. به.

وأخرجه البخاري (۶/۱۳۳) ومسلم (۳/۱۴۹۰) من طريق مالك. به.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔
مذکورہ روایت کی بناپر اگر یہ اسناد صحیح ہو تو یہ جائز ہے کہ ان الفاظ کا نزول ہو جیسے اس خبر میں مروی ہے اور رخصت وارد ہوئی ہولسان جبریل پر بعض قرأت میں اس بناپر کہ بعض قراء اس طرف گئے ہیں۔
اور عبداللہ بن سعید بن ابو سعید مقبری کی حدیث میں ہے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا:

اعربو القرآن والتمسوا غرائبه.

قرآن مجید کو واضح اور ظاہر کر کے پڑھو اور اس کے عجائبات تلاش کرو (یعنی حدود اور فرائض کو اپناؤ)۔

۲۲۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مساور جوھری نے ان کو ابو معمر نے انکو ابن ابی زائدہ نے عبداللہ بن سعید سے، پھر انہوں نے اس حدیث کو ذکر فرمایا۔

۲۲۹۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسحاق بن سعد بن حسن بن صوفیان الشیبانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابو معاویہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعربوا القرآن والتمسوا (غرائبه)

قرآن مجید کو واضح اور ظاہر کر کے پڑھو اور اس کے عجائبات کو تلاش کرو۔

قرآن مجید میں پانچ اقسام کے مضامین

۲۲۹۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے دونوں کو کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن جہم بن ہارون سمری نے ان کو ہیثم بن خالد نے ان کو عبید بن عقیل نے ان کو خبر دی معارک بن عباد نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابو سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن مجید کو عربی لہجہ میں پڑھو (یعنی واضح اور ظاہر کر کے پڑھو) اور اس کے غرائب کی پیروی کرو اور اس کے غرائب اس کے فرائض ہیں اور حدود ہیں۔ بے شک قرآن مجید پانچ اقسام (کے مضامین کا جامع) اترا ہے۔

❶ حلال ❷ حرام ❸ محکم ❹ متشابہ ❺ امثال۔

پانچویں اقسام کے حکم کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ:
حلال پر عمل کرو۔ حرام سے اجتناب کرو۔ محکم کی اتباع کرو۔ متشابہ پر صرف ایمان رکھو اور امثال کے ساتھ عبرت پکڑو یعنی اس پر دوسری چیز کو قیاس کر کے اسی جیسا حکم سمجھو۔

۲۲۹۴:.....ہمیں خبر دی ابو سہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابو بکر بن حب نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو محمد بن وہب نے

(۲۲۹۰).....أخرجه الحاكم (۲/ ۲۳۱) بنفس الإسناد وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي بقوله : محمد بن عبدالعزيز العوفي مجمع على ضعفه وبكار ليس بعمدة والحديث واه منكر.

(۲۲۹۲).....أخرجه الحاكم (۲/ ۴۳۹) وصححه الحاكم وضعفه الذهبي وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۷/ ۱۶۳) فيه عبدالله بن سعيد وهو متروك.

(۲۲۹۳).....عزاه السيوطي في الدر (۲/ ۶) إلى المصنف.

ان کو بقیہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے نافع سے ان کو ابن عمر نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اپنی قرأت کو خوب واضح اور ظاہر کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں ہوں گی اور جو شخص بغیر اعراب واظہار کے پڑھے اس کے لئے اس کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہوں گی۔

۲۲۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو محمد بن وہب بن عطیہ نے ان کو بقیہ بن ولید نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۲۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ تاجر نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو نعیم نے ان کو ابوعصمہ نے زید العمی سے اس نے سعید بن مسیّب سے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید پڑھے اور پورے قرآن کو زور سے ظاہر کر کے پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں چالیس نیکیاں ہوں گی اور اگر بعض کو اعراب سے اور بعض کو لحن کے ساتھ پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں ہیں اگر کچھ بھی ظاہر نہ کرے بلکہ آہستہ پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی۔

۲۲۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عبیداللہ بن عبید کلاعی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو بے شک وہ عربی ہے اور سنت میں تفقہ حاصل کرو یعنی سمجھ بوجھ حاصل کرو اور خواب کی تعبیر اچھی دو۔ جب ایک تمہارا اپنے بھائی پر بیان کرے تو اسے چاہئے کہ یوں دعا کرے۔ اے اللہ اگر خیر ہو تو ہمارے لئے کر دے اور اگر یہ برا ہو تو ہمارے دشمن پر کر دے۔

۲۲۹۸:......اور اسی اسناد کے ساتھ ذکر کیا سعید بن منصور نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یزید بن حازم نے ان کو سلیمان بن یسار نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے جو قرآن پڑھ رہے تھے اور سر لگا رہے تھے (یعنی گلے کی آواز کو ہرا خوبصورت بنا رہے تھے) حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ہم قرآن پڑھ رہے ہیں اور سر لگا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا سر بناؤ مگر بے تکی سر نہ لگاؤ۔

۲۲۹۹:......اسی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن ھشیم نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو شیخ انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا۔

قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو اس لئے کہ وہ عربی ہے عنقریب تمہارے بعد اقوام ہوں گی جو اسے جلدی جلدی پڑھیں گے وہ تم میں سے بہتر لوگ نہیں ہوں گے۔

(۲۲۹۴) ...وقال السيوطي في الحاوي (۱/۵٦۵): هذا الاسناد لايصح فان بقية مدلس وقد عنعنه

(۲۲۹٦) عزاه السيوطي في الحاوي (۱/۵٦۴) إلى المصنف وقال السيوطي:

هذا إسناد ضعيف من وجوه.

احدها: أن سعيد بن المسيب لم يدرك عمر فهو منقطع.

الثاني: أن زيداً العمي ليس بالقوي.

الثالث: أن أبا عصيمة هو نوح بن أبي مريم الجامع الكذاب المعروف بالوضع والظاهر ان هذا الحديث مما صنعت يداه وقد ذكره الذهبي في ترجمته وعده من مناكيره.

۲۳۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل نے سیار ابوحمزہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا قرآن مجید کو اعراب وحرکات کے ساتھ واضح کرو کیونکہ وہ عربی ہے کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو اسے تیر کی مانند سیدھا کریں گے وہ لوگ تمہارے پسندیدہ لوگ نہیں ہوں گے۔

اعراب القرآن سے مراد

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اعراب القرآن کا مطلب دو چیزیں ہیں۔

اول:...... یہ کہ حرکات کی حفاظت کرے جن کے ساتھ عربی زبان عجمی زبان سے ممتاز ہوتی ہے۔ اس لئے کہ عجمی زبان وصل ہو یا وقف کی کیفیت، ہر حالت میں مبنی بر سکون ہوتی ہے اور فاعل مفعول سے واضح نہیں ہوتا اور ماضی، مستقبل سے نمایاں نہیں ہوتا اواخر کے مختلف ہونے کی وجہ سے۔

دوم:...... یہ کہ حرکات کی ذات کی یعنی خود حرکتوں کی حفاظت کرے یعنی ان میں سے کسی حرکت کو دوسری کی جگہ تبدیل نہ کرے اس لئے کہ ایسا کرنے سے بسا اوقات لحن اور غلطی واقع ہو جاتی ہے یا لفظ کا معنی ہی بدل جاتا ہے۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے باب علم کے اندر کہ انہوں نے فرمایا کہ سنت کو سیکھو، فرائض کو سیکھو اور سر اور لہجہ سیکھو جیسے تم قرآن کو سیکھتے ہو۔

۲۳۰۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو خالد بن نضر نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن علاء بن ہارون غنوی نے ان کو مسلم بن شداد نے اور وہ عبید بن عمیر کے مکہ مکرمہ آیا کرتے تھے انہوں نے عبید بن عمیر سے اس نے ابی بن کعب سے انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں اچھی آواز سیکھو جیسے تم قرآن سیکھتے ہو۔ (یعنی ترنم سیکھو)

۲۳۰۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد حفید نے ان کو حسین بن فضل بجلی ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سالم بن قتیبہ نے انہوں نے کہا کہ میں ہشام بن ہبیرہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں جنگ کا ذکر چل نکلا تو ہشام نے کہا کہ اللہ کی قسم نہیں چلتے دو آدمی ہرگز کہ دونوں کا دین ایک ہو شریعت نسبی ایک جیسی ہو اخلاق ومروت دونوں کے ایک جیسے ہوں مگر دونوں میں سے ایک اعراب یا لہجہ میں غلطی کرتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا ان دونوں میں سے دنیا اور آخرت میں افضل وہ ہے جو غلطی نہیں کرتا۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اے امیر المومنین یہ تو دنیا میں ہے اس کی فضیلت، اس کی فصاحت، اس کی عربیت وغیرہ کی وجہ سے اس کی آخرت میں فضیلت کیونکر ہوگی؟ انہوں نے کہا وہ اس لئے ہے کہ وہ شخص کتاب اللہ اس کیفیت پر قائم کرتا ہے جس پر اللہ نے اس کو نازل کیا ہے اور یہی بات کتاب اللہ میں داخل کر دیتی ہے اس چیز کو جو اس میں سے نہیں تھی اور نکالتا ہے اس میں سے اس چیز کو جو اس میں سے تھی۔

۲۳۰۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جریر نے ان کو ادریس نے اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے انہوں نے کہا کہ حسن سے کہا گیا کہ اگر ہمارے لئے کوئی امام ہو جو اعراب یا لہجے میں غلطی کرے تو ہم کیا کریں؟ انہوں نے کہا۔ اس کو موخر کرو۔

فصل:...... ایک سورت کو دوسری سورۂ میں خلط کرنے اور ملانے کی روش ترک کر دینی چاہیئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۰۴:......(یہ اوپر والی بات) اس لئے کہ روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے پاس سے گزرے تو وہ آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر کے پاس سے گزرے تو وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور حضرت بلال کے پاس سے گزرے تو وہ کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورت پڑھ رہے تھے۔ حضور نے بعد میں ابوبکر صدیق سے پوچھا کہ میں تیرے پاس سے گزرا تم آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں اس ذات کو سنوار رہا تھا جس کے ساتھ میں مناجات اور سرگوشی کر رہا تھا۔ آپ نے ان کو ہدایات دی کہ تھوڑا سا اونچا پڑھیں پھر حضرت عمر سے کہا کہ میں تیرے پاس سے گزرا تم زور زور سے پڑھ رہے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں شیطان کو بھگا رہا تھا غافل سونے والوں کو جگا رہا تھا حضور نے ان سے فرمایا آپ تھوڑا سا آواز کو پست کیجئے اور حضرت بلال سے پوچھا کہ میں تیرے پاس سے گزرا تو تم کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں پاکیزہ چیز کو پاکیزہ سے ملا رہا تھا۔ (دوسری تعبیر یہ ہے کہ میں خوشبو کو خوشبو سے ملا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت دی کہ آپ سورت کو اس کے طریقے پر پڑھیے یعنی ایک سورت بالترتیب پوری پڑھیے اس کے بعد دوسری پڑھیے۔ مترجم)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۰۵:......اسی طرح روایت کیا ہے شیخ حلیمی نے اس حدیث کو اور ہمارے نزدیک یہ حدیث سیدنا ابوبکر صدیق کے قصے میں مذکور ہے عبداللہ بن رباح کی رو ت سے ابوقتادہ سے۔

اس کے قصے میں اور بلال کے قصے میں محمد بن عمرو کی روایت سے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے علاوہ ازیں اس نے کہا کہ محمد بن عمرو کی حدیث میں ہے۔ تحقیق میں نے تجھے سنا تھا اے بلال اور تم پڑھ رہے تھے کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورت سے۔ بلال نے عرض کیا کہ پاکیزہ کلام ہے اللہ اس کے بعض کو بعض کے ساتھ جمع کرتا ہے لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نے اس طرح درست کیا ہے۔

اور ہمیں اس بارے میں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے کتاب السنن میں ان کو ابوبکر بن داسہ نے انکو ابوداؤد نے ان کو ابوحصین رازی نے ان کو اسباط بن محمد نے محمد بن عمرو سے پھر اس کو ذکر کیا ہے ہم نے اس کو کتاب الصلوٰۃ میں نقل کیا ہے کتاب السنن سے۔

۲۳۰۶:......اور اس کو مشمعل بن ملحان بن محمد بن عمرو سے روایت کیا ہے اور اس بارے میں روایت کی گئی ہے حضرت علی، ابوبکر، عمر، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے۔

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا قرآن پڑھنے کا انداز

۲۳۰۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو منجاب نے ان کو ابن ابی زائدہ نے اپنے والد سے اس نے ابواسحق سے اس نے ہانی بن ہانی سے اس نے علی سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق جب پڑھتے تھے تو آہستہ پڑھتے اور حضرت عمر زور سے پڑھتے اور حضرت عمار کچھ ادھر سے کچھ ادھر سے لیتے تھے۔ یہ بات حضور سے ذکر کی گئی آپ نے ابوبکر سے پوچھا تم آہستہ کیوں پڑھتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اس ذات کو سناتا ہوں جس کے ساتھ میں مناجات کر رہا ہوتا ہوں آپ نے عمر سے پوچھا زور سے کیوں پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سونے والوں کو جگاتا ہوں عمار سے کہا گیا کہ کچھ اس سورت سے اور کچھ اس

(۲۳۰۵)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود في السنن (۱۳۳۰) وانظر السنن الكبرى للمصنف (۱۱/۳)

(۲۳۰۷)......أخرجه احمد (۱/۱۰۹) عن علي بن بحر عن عيسى بن يونس عن زكريا عن أبي إسحاق. به.

سورت سے کیوں پڑھتے ہو اس نے کہا کہ کیا آپ نے سنا کہ میں قرآن کے علاوہ کوئی شے اس میں ملا رہا تھا آپ نے فرمایا کہ نہیں تو اس نے جواب دیا کہ پھر سارا ہی پاکیزہ ہے۔

۲۳۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے انکو نصر بن حریش صامت نے بطور املاء کے اپنی کتاب میں سے ان کو مشمعل نے یعنی ابن ملیحان نے محمد بن عمر سے ان کو ابوسلمہ نے انکو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور نے ابوبکر صدیق سے کہا اے ابوبکر میں نے گزشتہ رات تجھے سنا تم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ اپنی بات آہستہ کہہ رہے تھے انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ میں اس کو سنا رہا تھا جس سے میں مناجات کر رہا تھا پھر آپ نے عمر سے کہا کہ عمر میں نے تجھے سنا آپ قرأت میں جہر کر رہے تھے اس نے کہا یارسول اللہ میں شیطان کو بھگا رہا تھا اور سونے والے کو جگا رہا تھا پھر پوچھا اے بلال میں نے گزشتہ رات تمہیں سنا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سے پڑھ رہے تھے اس نے کہا جی ہاں یارسول اللہ اللہ کا کلام ہے بعض کو بعض سے ملا رہا تھا حضور نے فرمایا ہر ایک نے تم میں سے صحیح کہا۔

۲۳۰۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن سالم نے ان کو ابراہیم بن یوسف نے واپنے والد سے اس نے ابواسحق سے اس نے ابوالاحوص عبداللہ سے انہوں نے کہا۔ کوئی حرج نہیں ہے کہ کچھ اس سورت سے لیا اور کچھ اس سورت سے لیا۔

۲۳۱۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبدالرحمن بشر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے کہ یوسف بن ماھک نے اس نے کہا کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا کہ اچانک ایک دیہاتی آیا ان کے پاس اور کہنے لگا کہ اے ام المومنین مجھے اپنا مصحف (قرآن مجید) دکھا دیجئے۔ ام المومنین نے پوچھا کہ کس لئے؟ تاکہ میں اس کے مطابق قرآن مجید تالیف وترتیب دوں اور ہم اسے غیر مرتب طریقہ پر پڑھتے رہیں۔ ام المومنینؓ نے جواب دیا تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی کوئی آیت جس کو آپ نے پہلے پڑھا ہے۔ بے شک قرآن اتارا گیا پہلے پہلے جو اس میں سے اترا وہ ایک سورۃ تھی مفصل میں سے اس میں جنت وجہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جس وقت لوگ اسلام کی طرف مائل ہو گئے تو حلال وحرام بتلایا گیا۔ اگر پہلی چیز یہ اترتی کہ شراب نہ پیو تو البتہ لوگ کہتے ہم اسے کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے اور اگر یہ اتارا جاتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ یہ کہتے کہ ہم تو اسے نہیں چھوڑیں گے قرآن البتہ اترنا شروع ہوا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں جبکہ میں لڑکی تھی کھیلتی تھی (والساعۃ ادھی وامر) قیامت سب سے زیادہ وحشت ناک ہے اور سخت کڑوی ہے اور پھر سورۃ بقرہ اور نساء اس وقت اتریں جب میں (شادی ہو کر) حضور کے پاس تھی۔ ابن ماہک نے کہا کہ پھر سیدہ عائشہ نے اپنا قرآن ان کو دیا اور اس کے مطابق سورتوں کی آیات املا کروائیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ابن جریج کی حدیث سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سب سے زیادہ بہترین چیز جس کے ساتھ اس فصل میں حجت پکڑی جاتی ہے یہ ہے کہ کہا جائے یہ تالیف ہے کتاب اللہ کے لئے یہ ماخوذ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو جمع کرنے کے عمل سے شاید کہ اس عمل کو بھی حضور نے لیا ہو جبریل علیہ السلام سے لہذا قاری کے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ قرآن کو پڑھے اسی ترتیب وتالیف کے مطابق جو منقول ہے اور جس پر اجماع ہے اور اتفاق ہے۔

۲۳۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو وھب بن جریر نے

(۲۳۱۰)...... أخرجه البخاري (۹/ ۲۸ و ۳۹. فتح) عن ابراهيم بن موسى عن هشام بن يوسف عن ابن جريج عن يوسف بن ماهك. به.

انکوان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن شماسہ نے زید بن ثابت سے کہتے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے پاس قرآن مجید کو ترتیب دے رہے تھے کاغذ کے ٹکڑوں وغیرہ سے بس رسول اللہ نے فرمایا مبارک باد ہے شام والوں کے لئے ہم نے کہا کس چیز کے لئے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ رحمٰن کے فرشتے ان کو اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے ہیں۔

تحقیق گزر چکی ہے اس کتاب میں حضرت عثمان بن عفان کی حدیث ان لوگوں کے آیات کو اور سورتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اپنے اپنے مقام پر وضع کرنے اور رکھنے کے بارے میں۔

(ان دونوں روایتوں سے حضرت سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضرت معاویہ کاتب وحی تھے۔ حضرت عثمان والی مذکورہ روایت سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ کتاب وحی کے ساتھ ساتھ آیات اور سورتوں کی ترتیب بھی ان کے ذمے تھی (مترجم)۔

۲۳۱۲:......اور ہم نے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے کہا گیا کہ فلاں آدمی قرآن کو منکوس اور الٹا پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ منکوس القلب ہے (یعنی اس کا دل اوندھا ہے)۔

ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو ابوالحسن کارزی نے انکو علی بن عبدالعزیز نے انکو ابوعبید نے ان کو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے عبداللہ سے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

قرآن کو آخر سے پڑھنے کی تحقیق

۲۳۱۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے انکو ابوخلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابووائل نے عبداللہ سے کہ ان سے اس آدمی کی بابت پوچھا گیا تھا جو کہ قرآن مجید کو الٹا یعنی آخر سے اول کی طرف پڑھتا ہے فرمایا کہ وہ الٹے اور اوندھے دل والا ہے۔

۲۳۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کازری نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے کہ ابوعبید نے کہا کہ کوئی شخص اگر آخر قرآن سے معوذتین سورتوں سے شروع کر کے واپس سورۃ بقرہ کی طرف چڑھتا ہے جیسے لڑکے کتاب میں تعلیم حاصل کرتے ہیں کیونکہ سنت ان کے خلاف ہے۔ باقی رخصت آئی ہے بچوں کی تعلیم کے لئے اور عجمی کی تعلیم کے لئے مفصل میں یہ رخصت اس لئے ہے کہ بڑی سورتیں ان پر مشکل ہوں گی۔

ابوعبید نے کہا تحقیق روایت کیا گیا ہے حسن سے اور ابن سیرین سے کراہت اس کے ماسوا کے لئے (یعنی رخصت الٰہی کی طرف پڑھنے کی مذکورہ وجوہ سے ہے ورنہ خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے یہ صرف سورتوں کی ترتیب الٹنے کی بات واضح ہے کہ اس دور میں جو عامل اور جادوگر الفاظ قرانی کو خصوصا بسم اللہ کو اور سورۃ فاتحہ کو جادو اور عمل کے طور پر اس طرح پڑھتے ہیں کہ سب سے آخری حرف پہلے اس کے بعد دوسرا تیسرا یعنی بسم کی میم سے شروع کر کے با تک ختم کرتے ہیں اور ولا الضالین کے نون سے شروع کر کے الحمد کے الف پر ختم کرتے ہیں جس سے عربی الفاظ بگڑ کر کوئی جادوئی الفاظ بن جاتے ہیں اور یہ بہت تیز اثر کرنے والا جادو مانا جاتا ہے جادوگروں کے ہاں۔ واضح رہے کہ ایسا کرنا قرآن مجید کے ساتھ ظلم ہے اور بدترین استہزاء اور کلام اللہ کی توہین و تحقیر ہے اور ایسا کرنا بدترین کفر ہے ایسا کرنے والا اگر اس سے توبہ نہ کرے مرتد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔ (مترجم)

۲۳۱۵:......ابوعبید نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابوعدی ان کو اشعث نے ان کو حسن اور ابن سیرین نے کہ وہ دونوں قرآن مجید کو اول

(۲۳۱۱)......اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۲۲۹) وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

سے آخر تک پڑھتے تھے اور الٹے پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ (یا وردِ وظیفوں کو مکروہ سمجھتے تھے)

۲۳۱۶:......انہوں نے کہا کہ ابن سیرین نے کہا تھا تالیف اللہ خیر من تالیفکم۔ اللہ تعالیٰ کی ترتیب تمہاری ترتیب سے بدرجہا بہتر ہے۔ ابوعبید نے کہا کہ اور اس کی تاویل ہے کہ بے شک تھے وہ لوگ انہوں نے یہ بات نئی نکالی تھی کہ قرآن مجید کو کئی کئی اجزاء (پارے) کی بنیاد یں ان میں سے ہر جز میں قرآن کی مختلف سورتیں ہیں غیر ترتیب پر لیکن انہوں نے طویل سورۃ کو دوسری کے ساتھ کر دیا جو اس سے کم لمبی تھی پھر (۱) اسی طرح حتیٰ کہ ختم کرتے ہیں جز کو اور وہ چیز جس کو حسن نے اور ابن سیرین نے مکروہ سمجھا ہے اور منکس اور الٹا کرنا اس سے زیادہ ہے اور زیادہ شدید ہے۔

فصل:...... مصحف میں امام وقاری نے جس حرف کو قرآن میں ثابت کیا ہے اس کے ہر ہر حرف کو پورا پورا لے لینا اور پڑھ لینا

شیخ حلیمی رحمتہ اللہ نے فرمایا:

یہ اس لئے ہے تاکہ قاری قرآن مجید کے صحیح الفاظ وحروف کو پڑھنے والا بن جائے اس سے کوئی چیز رہنے نہ پائے لہٰذا اس کا ختم قرآن زیادہ صحیح ہے اس شخص کے ختم کے مقابلے میں جس نے ترک کر دیا کوئی حرف یا کوئی کلمہ۔ جو کہ وہ قاری ترک نہیں کرتا تھا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اس شخص کی نماز جس نے نماز کا ہر ہر فعل پورا پورا انجام دیا ہے تو اس کی نماز زیادہ جامع ہوگی زیادہ مکمل ہوگی اس شخص کی نماز سے جو اس میں تخفیف کرتا اور کچھ چھوڑ دیتا ہے جس کا چھوڑنا کوئی نقصان نہیں دیتا تو یہی مثال قرآن مجید کی بھی ہے۔

فصل:...... ہر سورت کی ابتدا بسم اللہ کے ساتھ کرنا سورۃ براءۃ کے علاوہ

اور اس بات کی دلیل کہ بسم اللہ مستقل آیت ہے فاتحہ کی۔

۲۳۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی حسن بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہناد بن سرین نے ان کو ابن فضیل نے مختار بن فلفل سے انہوں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ابھی ابھی مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے آپ نے پڑھا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم انا اعطینک الکوثر۔ آخر تک۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

فرمایا بے شک وہ ایک بہت بڑی نہر ہے میرے رب نے جس کا مجھے وعدہ دیا ہے جنت کے اندر۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوکریب سے اس نے محمد بن فضیل سے اور بسا اوقات یوں نہیں کہا بعض راویوں نے اس میں (ایضاً) ابھی ابھی اور وہ زیادہ صحیح ہے۔

بسم اللہ سورہ فاتحہ کی جزو ہے یا نہیں

۲۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے انکو خالد بن خداش نے ان کو عمرو بن ہارون نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا

(۱)...... غیر و الضح بالأصل

(۲۳۱۷)...... اخرجه مسلم (۱/ ۳۰۰) عن أبی کریب محمد بن العلاء عن ابن فضیل.

اور اس کو الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ ملا کر دو آیات شمار کیں۔ الرحمٰن الرحیم سمیت تین آیات مالک یوم الدین تک چار آیات اور فرمایا اسی طرح ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اور اپنی پانچ انگلیوں کو جمع کیا۔

۲۳۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید قاسم بن سلام نے اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی یحییٰ بن سعید اموی نے ان کو عبدالملک بن جریج نے ان کو عبداللہ بن ابوملیکہ نے ان کو ام سلمہ زوجۃ الرسول نے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت کو کاٹتے تھے اور وقف کرتے تھے:

بسم اللّٰہ الرحیم، الحمد اللّٰہ رب العالمین. الرحمن الرحیم، مالک یوم الدین.

۲۳۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابورجاء محمد بن حامد تمیمی نے مکہ مکرمہ میں انکو ابوعبداللہ محمد بن جہم سمری نے ان کو ہیثم بن خالد مقری ان کو عمر بن ہارون بلخی نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو ام المومنین ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ایک آیت شمار کرتے تھے گزری ہوئی یا پوری الحمد للہ رب العالمین، الرحمٰن الرحیم، مالک یوم الدین۔ اسی لئے اس کو ہمیشہ ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۳۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا مجھے خبر دی میرے والد نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے اور ان کو انہوں نے کہا:

ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم.

فرمایا کہ اس سے مراد ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ ہے میرے والد نے کہا کہ حضرت سعید بن جبیر نے میرے اوپر پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ پوری کر لی اس کے بعد فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ساتویں آیت ہے۔

حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا ابّی سے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس پر اس کو اسی طرح پڑھا جیسے میں نے اس کو پڑھا ہے آپ کے اوپر اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ساتویں آیت ہے۔

ابن عباس نے فرمایا اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے ذخیرہ کر رکھا تھا تم سے پہلے اس کو کسی کے لئے نہیں نکالا تھا۔

اور ہم نے اس معنی میں روایت کی ہے علی بن ابی طالب سے اور ہم نے روایت کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف اور مرفوع روایت کے عبداللہ کی حدیث کے الفاظ مستدرک میں ہیں۔

۲۳۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو خبر دی میرے دادا نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو علی بن حسین بن جنید نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عمرو بن شمر نے ان کو جابر بن ابوالطفیل نے ان کو علی اور عمار نے دونوں کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکتوبات میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، فاتحۃ الکتاب میں ہے اور تحقیق ہم نے اس کے شواہد کتاب السنن وغیرہ میں روایت کئے ہیں۔

۲۳۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو سہل بن احمد بن عثمان واسطی نے.....ح.....اور ہمیں خبر دی ہے

(۲۳۱۸)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۲۳۳)

وقال الذهبي: اجمعوا علي ضعف عمر بن هارون وقال النسائي متروك.

(۲۳۱۹)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۲۳۱ و ۲۳۲)

(۲۳۲۱)..... أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۲/۴۴) من طريق حجاج بن محمد الأعور. به.

ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی مخلد بن جعفر باقرجی نے انکو احمد بن عبدالرحمٰن بن مرزوق بن عوف دونوں نے کہا ان کو بیان کی اسماعیل بن عیسیٰ واسطی نے ان کو عبداللہ بن نافع مدینی نے ان کو جہم بن عثمان نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا آپ جب نماز شروع کرتے ہیں قرأت کی ابتدا کیسے کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا میں کہتا ہوں الحمد للہ رب العالمین حضور نے فرمایا یوں پڑھیے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۲۳۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان بن علی موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو اسحٰق بن عبدالواحد قرشی نے ان کو معافی بن عمران نے ان کو نوح بن ابو بلال نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔الحمد للہ رب العلمین۔سات آیات ہیں ان میں سے پہلی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اور یہ سات دہرائی ہوئی آیات ہیں (جو کثرت کے ساتھ بار بار دہرائی جاتی ہیں) یہی فاتحۃ الکتاب ہے۔یہی ام القرآن ہے۔اس کی اسناد سے عبدالحمید بن جعفر ساقط ہو چکا ہے اور ابن ابی سعید نے کہا یقینی بات ہے کہ وہ ابن معبد ہے۔

۲۳۲۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو اسحٰق بن عبدالواحد موصلی نے ان کو معافی بن عمران نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو نوح بن ابو بلال نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی حدیث کو ذکر کیا راوی نے۔

۲۳۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن ابوالمعروف فقیہ مہرجانی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی نے بغداد میں۔ان کو ابو برزہ فضل بن محمد حاسب نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔یہ ام القرآن ہے یہی ام الکتاب ہے اور یہی سبع مثانی ہے (سات بار پڑھی جانے والی آیات) اسی طرح کہا تھا اس کو علی بن ثابت نے اور جماعت کی روایت ابن ابی ذئب سے ہے جیسے ہم اسے ذکر کریں گے آنے والے باب میں۔

۲۳۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو جعفر بن محمد بن حارث نے ان کو علی بن محمد بن سلیمان مصری نے ان کو جعفر بن مسافر تنیسی......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابوالحسین حسن بن محمد بن داؤد صوفی نے ان کو ولید بن ابان نے ان کو علی بن حسین بن حمید نے ان کو جعفر بن مسافر نے ان کو زید بن مبارک نے ان کو سلام بن وہب جندی نے ان کو ان کے والد نے ان کو طاؤس نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ حضرت عثمان بن عفان نے رسول اللہ سے پوچھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں حضور نے فرمایا وہ ایک اسم ہے اسماء اللہ میں سے اس کے درمیان اور اللہ کے اسم اعظم کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے مگر جیسے آنکھ سفیدی اور سیاہی کے درمیان قرب ہے۔

۲۳۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ہمارے بعض اصحاب نے جو کہ ابوالحسن علی بن محمد بن حمدون خسروجردی کے نام سے معروف ہے اور اس نے مجھ سے پہلے حج کیا تھا۔

(۲۳۲۴، ۲۳۲۵)...... اخرجه المصنف في السنن الكبرىٰ (۴۵:۲) من طريق عبدالحميد بن جعفر عن نوح بن أبي بلال. به.

(۲۳۲۶)　اخرجه أحمد (۴۴۸/۲) عن يزيد بن هارون وهاشم بن القاسم كلاهما عن ابن أبي ذئب. به بلفظ.
انه قال في أم القرآن هي أم القرآن والسبع المثاني وهي القرآن العظيم.

(۲۳۲۷)......الحديث في ميزان الاعتدال (۱۸۲/۲) في ترجمة سلام بن وهب الجندى وقال الذهبي: خبر نكر بل كذب والحديث اخرجه الحاكم (۵۵۲/۱) بنفس الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي (!!!)

کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محسن احمد بن محمد بن موسیٰ بن قاسم بن صلت نے قرشی نے بغداد میں ان کوابراہیم بن عبدالصمد ہاشمی نے ان کو خلاد بن اسلم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے لیث سے ان کو مجاہد نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ لوگ کتاب اللہ کی ایک آیت سے غافل ہیں جو کہ رسول اللہ کے سوا کسی ایک پر نہیں اتری ہاں سلیمان علیہ السلام کے۔ وہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ جو شخص ہمارے اصحاب میں سے بسم اللہ کے فاتحہ کی آیت ہونے کے اثبات میں کہتا ہے۔

ہم نقل عام پر ہیں بے شک مسلمان خلفاً عن سلف اسی طرح ایک دوسرے سے لیتے آئے ہیں قرآنی مصاحف کو اور ان سب میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ثبت ہے ہر سورۃ کے سوائے سورہ براۃ کے پھر اس کے بعد تمام سورتوں پر ایک ہی صفت کے ساتھ اور ایک ہیئت کے ساتھ جو واجب کرتی ہے یہ بات اس امر کو کہ بسم اللہ قرآن ہے کیونکہ سورہ براۃ کے علاوہ تمام سورتوں کے ساتھ ثابت ہے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے۔ ابن عباس سے اور ابن مسعود سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

بسم اللہ فاصلہ بین السطور کے لئے ہے

۲۳۲۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن درسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے اور احمد بن محمد مرمرزی نے اور ابن سراج نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو سعید نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورتوں کا فاصلہ نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ ان پر نازل ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ الفاظ ابن سرح کے ہیں۔

۲۳۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد بن عبداللہ عنبری نے، اس نے ان کو پڑھ کر سنایا ان کو ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم دورقی نے ان کو ابوسفیان معمری نے ان کو ابراہیم بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا عمرو بن دینار سے کہ فضل رقاشی گمان کرتا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن میں سے نہیں ہے۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ کس چیز نے اس آدمی کو اتنا جری کر دیا ہے۔ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ جب حضور پر بسم اللہ نازل ہوئی تو حضور نے جان لیا کہ وہ سورۃ ختم ہوگئی ہے اس کے علاوہ دوسری سورۃ اب شروع ہوگئی ہے۔

۲۳۳۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی نے ان کو حسن بن اسحاق دقیقی نے انکو محمد بن سہم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابراہیم بن زید ابواسماعیل نے ان کو عمرو بن دینا نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو عبداللہ ابن عباس نے کہ جبریل جب رسول اللہ کے پاس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لے کر آتے تھے تو حضور جان لیتے کہ وہ سورۃ ختم ہوگئی ہے اور نئی سورۃ شروع ہوگئی ہے۔

۲۳۳۲:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی شیبانی نے ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو مثنی بن صباح نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم پر

(۲۳۲۹).....اخرجه المصنف من طريق ابی داؤد (۷۸۸)

(۲۳۳۰).....اخرجه ابن عدی (۶/۲۰۳۹) من طريق يعقوب الدورقی. به.

وقال ابن عدی عن الفضل بن عيسى الرقاشي : أن الضعف بين على مايرويه.

(۱).....في الأصل ابوسفيان العمری وفي الكامل لابن عدی : محمد بن حميد ابوسفيان المعمری.

(۲۳۳۱).....أخرجه الطبرانی فی الكبير (۱۲/۸۲ رقم ۱۲۵۴۶) من طريق عمرو بن دينار. به.

(۲۳۳۲).....أخرجه الحاكم (۱/۲۳۱) من طريق أحمد بن حازم. به. وصححه الحاكم وقال الذهبی : مثنی قال النسائی

جب جبرائیل آتے تھے تو وہ کہتے بسم اللہ الرحیم تو حضور جان لیتے کہ یہ نئی سورۃ ہے۔

۲۳۳۳:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن حجاج صفری نے ان کو عبداللہ بن ابی حسین نے ان کو ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ سورتوں کے مابین کا فاصلہ نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوئی۔

۲۳۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوالنضر نے ان کو شعبہ نے ان کو ازرق بن قیس نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے پیچھے نماز پڑھی وہ پڑھتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جب وہ کہتے ولا الضالین۔ تو کہتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (یعنی اگلی سورت ملانے کے لئے)۔

۲۳۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی شافعی نے ان کو خبر دی مسلم نے اور عبدالمجید نے ان کو ابن جریج نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ ام القرآن کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں چھوڑتے تھے اور سورۃ جو اس کے بعد ہے۔

۲۳۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خریمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ نمازیں پڑھا کرتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور جب وہ سورۃ کو ختم کرتے تو اس کو پڑھتے اور کہتے تھے قرآن میں اسی لئے لکھی گئی ہے تاکہ پڑھی جائے یعنی ایک آیت ہے جسے فاتحہ کے لئے پڑھا جاتا ہے اور جب اس سورۃ کو ختم کرتے تو اس کو بعد والی سورۃ کے لئے پڑھتے تھے۔

۲۳۳۷:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو علی بن حسین بن شقیق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان ثوری نے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سورتوں کے شروع میں سورتوں میں سے ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں

۲۳۳۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن ابوداؤد منادی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے جو شخص ہر سورۃ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھے اس نے قرآن مجید کی ایک سو تیرہ آیت چھوڑ دیں۔

۲۳۳۹:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن ربیعہ نے ان کو انہوں نے کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا تھا جس نے بسم الرحمٰن الرحیم چھوڑ دی سورتوں کے آغاز میں اس نے قرآن کی ایک سو تیرہ آیات چھوڑ دیں۔

۲۳۴۰:..... عبداللہ نے کہا سفیان نے کہا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورتوں کے شروع میں ابتدا کے لئے ہے۔

۲۳۴۱:..... عبداللہ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حنظلہ بن عبداللہ نے شہر بن حوشب سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دی تو اس نے کتاب اللہ کی آیت چھوڑ دی۔

(۱)..... غير واضح بالأصل واحتمال أن تكون الضوى.

(۱)..... غير واضح.

(۱)..... كلمة غير واضحة في الأصل.

۲۳۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو سلمی کی تحریر میں پڑھا تھا کہ میں نے ابواحمد محمد بن عبدالوہاب سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحٰق بن ابراہیم سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دیا تھا انہوں نے کہا کہ جو شخص عبادت کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دے اس کی نماز فاسد ہے اس لئے کہ الحمد سات آیات ہیں۔

۲۳۴۳:......اور حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دی اس نے ایک سو تیرہ آیات چھوڑ دیں۔

فصل:......سورتوں کے اور آیات کے فضائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولقد آتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم

البتہ تحقیق ہم نے آپ کو (اے پیغمبر) سات مکرر پڑھی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رسول اللہ پر احسان رکھا ہے کہ اس نے آپ کو سبع مثانی دی ہے اور قرآن عظیم دیا ہے۔

سورۃ فاتحہ کا ذکر

۲۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو المقری نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ادم بن ابوایاس نے انکو ابن ابی ذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے آپ نے فرمایا۔ الحمد للہ ام القرآن ہے اور سبع مثانی ہے۔ یہ آدم کی حدیث کے الفاظ ہیں اور روایت یزید میں ہے کہ فاتحۃ الکتاب کے باب میں کہا کہ یہ فاتحۃ الکتاب ہے۔ یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے۔

۲۳۴۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو خبیب بن عبدالرحمٰن نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابوسعید بن معلیٰ انصاری نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ اس نے نماز پوری کر لی پھر آئے حضور نے پوچھا آپ کو میرے پاس آنے سے کیا چیز مانع ہوئی جبکہ میں نے تمہیں بلایا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

یاایھاالذین امنوا استجیبو اللّٰہ وللرسول اذادعاکم لما یحییکم

اے اہل ایمان اللہ کی اور اس کے رسول کی اجابت کرو جس وقت وہ تمہیں بلائے۔

پھر حضور نے فرمایا کیا تمہیں وہ سورۃ سکھاؤں جو قرآن میں بڑے عظیم مرتبے والی ہے (یہ کہنے کے بعد کوئی اور بات شروع ہوگئی) آپ یا تو بھول گئے یا بھلوا دیے گئے اس بات کو لہذا میں نے عرض کی یارسول اللہ وہ بات تو رہ گئی جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا وہ الحمد للہ رب العلمین ہے یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے یہ الفاظ وہب بن جریر کی حدیث کے ہیں۔

۲۳۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

(۲۳۴۵)......أخرجه البخاری (۶/۲۰.۲۱) عن یحیی عن شعبة. به.

۲۳۴۷:......اور عمرو بن مرزوق کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا پس مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا میں نے حضور کو جواب نہ دیا میں نے جب نماز پوری کر لی تو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں نے جب بلایا تھا تو آپ کو میری بات کا جواب دینے سے کیا بات مانع تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یاایھاالذین امنوا استجیبو اللّٰہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم

پھر تم مسجد سے نہ نکلنا میں تمہیں قرآن میں عظیم مرتبے والی سورت کی تعلیم دوں گا۔

کہتے ہیں کہ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے تو میں نے ان کو یاد دلایا تو آپ نے فرمایا وہ فاتحۃ الکتاب ہے۔ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو میں عطا کیا گیا ہوں۔ روایت ابی بن کعب کی حدیث کی ہے۔

فاتحۃ الکتاب جیسی سورۃ نہ توراۃ میں نہ انجیل میں اور نہ زبور میں ہے

۲۳۴۸:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے ابی بن کعب سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی سورۃ سکھلاؤں کہ اس جیسی سورۃ نہ توراۃ میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ ہی اس سے پہلے یا بعد قرآن میں۔ میں نے عرض کی جی ہاں ضرور سکھلایئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم دروازے سے باہر اس کو سیکھے بغیر نہیں جاؤ گے۔ حضور کھڑے ہوئے تو میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا۔ میں جان بوجھ کر پیچھے ہو رہا تھا کہ کہیں آپ مجھے وہ سورت بتلائے بغیر باہر نہ چلے جائیں جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے کہا یا رسول اللہ وہ سورۃ تو رہ گئی جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے پوچھا تم نماز کے لئے جب کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے فاتحۃ الکتاب پڑھ دی آپ نے فرمایا کہ وہ یہی ہے سبع مثانی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا:

ولقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم.

البتہ تحقیق ہم نے آپ کو سات بار دہرائی ہوئی آیات دی ہیں۔ یہی ہے جو عطا کی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالحمید بن جعفر نے علاء سے اور روایت کیا ہے اس کو جھضم بن عبداللہ بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے کہا کہ میرے والد نے ان سے اس بارے میں پوچھا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا کہ حضور ابی بن کعب کے پاس سے گزرے تھے پھر راوی نے اس حدیث کو اور اس میں اجابت کو ذکر کیا اور اس کو روح بن قاسم نے اس کو علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

۲۳۴۹:......اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابی بن کعب سے مختصرا۔

۲۳۵۰:......اور اس کو روایت کیا ہے مالک بن انس علاء بن عبدالرحمٰن سے یہ کہ ابوسعید مولی عامر بن کریز نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا پھر اس حدیث کو مرسلاً ذکر کیا۔

(۲۳۴۸)......أخرجه الحاکم (۱/۵۵۷) بنفس الإسناد وصححه الحاکم ووافقه الذهبي.

(۲۳۵۰)......أخرجه الحاکم (۱/۵۵۷)

سورۃ فاتحہ کو قرآن عظیم کا درجہ دیا گیا ہے

۲۳۵۱:.....اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے تعظیم نبی کے باب میں ایک دوسری وجہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابی کے قصے میں مناسب ہے کہ وہ قول مروی ہو صاحب شریعت کی طرف سے ابی کے لئے اور ابو سعد بن معلّی دونوں کے لئے اور حدیث بن معلّی کے رجال زیادہ احفظ ہیں۔

۲۳۵۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن فضل بن صالح بن عبداللہ بن عباس ہاشمی نے حلب میں ان کو آدم بن ابو ایاس نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ام القرآن یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح بن آدم سے۔

۲۳۵۳:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس ابراہیم میں مرزوق نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو سدی نے ان کو عبد خیر نے ان کو علی نے انہوں نے فرمایا کہ سبع مثانی فاتحۃ الکتاب ہے۔

۲۳۵۴:..... اور ہم نے روایت کی ہے اس بارے میں عمر اور عبداللہ ابن مسعود، ابو ہریرہ اور تابعین کی ایک جماعت سے۔

۲۳۵۵:..... اور حضرت قتادہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ یہی فاتحۃ الکتاب ہے فرضی ہو یا نفلی نماز کی ہر رکعت میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔

۲۳۵۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے انکو احمد بن عبدالجبار نے انکو محمد بن فضیل نے کلبی سے ان کو ابو صالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس قول کے بارے میں:

و لقد آتیناک سبعاً من المثانی و القرآن العظیم.

بہر حال سبع مثانی یہ تو ام القرآن ہے یہ ہر نماز کی ہر دو رکعتوں میں دہرائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ طویل ہے۔

۲۳۵۷:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ھیثم نے ان کو حجاج نے ولید بن میزاب نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ یہ سبع طول ہیں۔ اس جیسی کوئی نبی نہیں دیا گیا سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موسیٰ علیہ السلام ان میں سے صرف دو آیات دیئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قول سبعاً من المثانی۔ ایسے ہی فرمایا اور تفسیر اول اولیٰ ہے اس لئے کہ وہ حدیث مرفوع کے مطابق ہے۔

۲۳۵۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو ابو علی صفار نے وہ اسماعیل بن محمد سے ہے ان کو موسیٰ بن حسن شبلی نے ان کو علی بن عبدالحمید معنی نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم سفر میں تھے آپ اترے ایک آدمی آپ کے اصحاب میں سے ایک کی جانب چلا حضور نے اس کی طرف توجہ دی اور فرمایا کیا میں تجھے خبر دوں افضل قرآن کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضور نے اس پر الحمد للہ رب العالمین تلاوت فرمائی۔

۲۳۵۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن

(۲۳۵۲).....أخرجه البخاري (۸/ ۳۸۱ فتح الباري) عن آدم عن ابن أبي ذئب. به.

(۱).....غیر واضح بالأصل.

(۱).....غير واضح في الأصل واحتمال أن تكون (السلمي)

(۲۳۵۹).....أخرجه الحاكم (۱/ ۵۶۰) من طريق علي بن عبدالحميد. به وصححه الحاكم وسكت عليه الذهبي.

عبدالحمید مغنی نے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی اترا اور آپ کی جانب چلا۔

سورۃ فاتحہ اور بقرہ پہلے کسی نبی کو نہیں ملی

۲۳۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے ...... ح ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو عاصم احمد بن حواش حنفی نے ان کو ابوالاحوص نے انکو عمار بن رزیق نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم کے پاس بیٹھے تھے اچانک اوپر سے ایک آواز سنائی دی اس نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ یہ دروازہ ہے آسمان کا جو ابھی کھلا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا اس سے ایک فرشتہ اترا ہے فرمایا کہ یہ فرشتہ اترا ہے زمین پر پہلے نہیں اترا اتنے میں وہ فرشتہ رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ خوش ہو جایئے دونور اور روشنیوں کے ساتھ جو صرف آپ کو عطا ہوئی ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ نہیں دی گئیں ایک تو سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بقرہ کی آخری آیات آپ جو بھی اس کا حرف پڑھیں گے آپ کو آپ کا اجر فوراً ملے گا۔

من لم یقرا بام الکتاب کی تشریح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی

۲۳۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ...... ح ...... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سنا ابوالسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے جس میں فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ادھورا ہے نامکمل ہے۔ حذاج کا مطلب ہے ادھوری نامکمل۔

میں نے کہا اے ابوہریرہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا بازو ہلایا اور کہا اے فارس اسے پڑھیے اور قعنبی نے کہا آپ اسے اپنے دل میں پڑھیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نماز تقسیم کی گئی ہے۔ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی۔ آدھی میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا پڑھو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی ہے۔ بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تمجید اور بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لاالضالین ۔ یہ سب میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں حدیث مالک سے نقل کیا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک ممکنہ اشکال کا جواب دیتے ہوئے شیخ حلیمی فرماتے کہ مذکورہ حدیث میں تقسیم کی ابتدا الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی گئی ہے اس تقسیم میں کوئی دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فاتحہ کی آیت نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ جب بندالحمد سے پڑھ کر رب العالمین تک پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے میرے بندے نے میری حمد کی ہے بلکہ یہ مجموعہ جز اول کا اس سورت سے

(۲۳۶۰)...... اخرجه مسلم (۱/ ۵۵۴) عن حسن بن الربیع و أحمد بن جواس . به.

مراد ہے۔ جیسے یہ فرمان کہ و اذا قال الامام و الضالین فقولو آمین جب امام والضالین کہے تو تم آمین کہو...... سے یہ مراد صرف یہی جملہ مراد نہیں ہے بلکہ یہاں پوری سوری سورۃ پڑھ کر آخر میں یہ جملہ پڑھنا مراد ہے کیونکہ یہ جمیع اجزاء سورۃ کی قرأت مراد ہے۔ بہر حال تفسیر تو حدیث میں یہ نہیں ہے کہ یہ آدھا کرنا آیات کے اعتبار سے کہ جب بسم اللہ کے ساتھ ابتدا کر کے نصف کیا جائے اور کلام اور حروف نصف برابر رکھے جائیں جب حدیث مذکور کی تقسیم کا تقاضا پورا ہو یا یہ بات بھی نہیں ہے (بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ کچھ امور اس میں محض اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہیں اور کچھ بندے سے متعلق ہیں) مترجم۔

علاوہ ازیں آیات ہے کہ اگر ثابت ہو جائے کہ اس تقسیم میں نصف سورۃ سے مراد آیات کے اعتبار سے نصف مراد ہے تو پھر بھی یہ بھی جائز ہوگا کہ اس کی نصف اول بڑی ہو اور نصف ثانی چھوٹی ہو جیسے مہینہ انتیس دن سے آگے نہ بڑھے تو وہ آدھا کرنے سے مانع نہیں ہوگا اور اس کی نصف اول پندرہ دن ہوگی اور نصف ثانی چودہ دن ہوگی۔

حتیٰ کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو شروع ماہ میں یہ کہا کہ جب یہ مہینہ آدھا ہو جائے تو تجھے طلاق ہے لہذا جب اس کے آدھے ایام پندرہ ہو جائیں گے تو اس کو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اب اگر مہینہ کا ایک دن کم ہو کر انتیس کا ہو گیا تو یہ کہیں گے کہ اس کی طلاق ہمارے مذکور وقت سے پہلے واقع ہو گئی تھی۔

فاتحۃ الکتاب کی ہر آیت کا جواب اللہ تعالیٰ خود دیتے ہیں

۲۳۶۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالعباس عبیداللہ بن محمد بن نافع زاہد نے بطور قراۃ علیہ کے اس کی اصل کتاب میں سے ان کو خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن محمد (...) آبادی نے ان کو عیسیٰ بن محمد بن موسیٰ طریشیشی نے ان کو ابونصر نے ان کو مقاتل بن سلیمان نے ان کو ضحاک بن مزاحم نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک سورۃ نازل کی ہے جو کہ مجھ سے پہلے انبیاء پر اور رسولوں پر نازل نہیں کی گئی رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز تقسیم کر دی گئی ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان فاتحۃ الکتاب نصف میرے لئے کر دی گئی ہے اور نصف ان کے لئے ہے اور ایک آیت میرے اور ان کے مابین ہے جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ میرے بندے نے مجھے دو ناموں سے پکارا ہے دونوں رقیق اور نرم ہیں ایک دوسرے سے زیادہ نرم ہے تو رحیم زیادہ نرم ہے رحمٰن سے اور وہ دونوں ہی رقیق ہیں۔ جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میرا شکر کیا ہے اور میری حمد کی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے رب العلمین تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے شہادت دے دی ہے کہ میں رب العلمین ہوں (سارے جہانوں کو میں پالتا ہوں) یعنی جنوں کا بھی رب ہوں انسانوں کا بھی رب ہوں فرشتوں کا بھی رب ہوں شیاطین کا بھی اور ساری مخلوق کا اور ہر شے کا اور ہر چیز کا خالق ہوں۔

اور جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تمجید بیان کی ہے جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین۔ یوم الدین سے مراد لیتا ہے یوم الحساب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے شہادت دے دی ہے کہ میں ہی یوم حساب کا مالک ہوں میرے سوا کوئی ایک بھی مالک نہیں ہے اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین تو میرا بندہ میری ثنا کرتا ہے۔ ایاک نعبد یعنی اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اس کو ایک قرار دیتا ہوں وایاک نستعین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے ایاک نعبد یہ میرے لئے ہے اور ایاک نستعین یہ میرے لئے اور میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے وہ جو کچھ اس نے مانگا ہے۔

اس سورۃ کا بقیہ یہ ہے"اھد نا" کا مطلب ہے کہ ہمیں صراطِ مستقیم کی رہنمائی فرمایا یعنی دین اسلام کی اس لئے کہ ہر دین جو اسلام کے علاوہ ہے وہ مستقیم نہیں ہے سیدھا اور درست نہیں ہے جس میں توحید نہیں ہے۔"**صراط الذین انعمت علیھم**"۔

اس سے انبیاء اور مومنین مراد ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اسلام اور نبوت کا انعام فرمایا ہے۔"غیر المغضوب علیھم" فرماتے ہیں کہ ہمیں رہنمائی فرما اس دین کی جو ایسے لوگوں کا نہ ہو جن پر غضب ہوا ہے وہ یہودی ہیں (یعنی یہودیوں کا دین نہ دے)۔

ولا الضالین وہ انصار اور عیسائی ہیں جن کو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ہدایت کے بعد گمراہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہے بعض کو ان میں سے اس نے بندر بنایا بعض کو سور بنایا بعض طاغوت کے پجاری بنے یعنی شیطان نے وہ لوگ دنیا اور آخرت میں بدترین لوگ ہیں یعنی منزل اور ٹھکانے کے اعتبار سے کیونکہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں مومنوں میں سے یعنی مسلمانوں کے ہدایت والے راستے کے قصد اور ارادے سے بھی بدتر گمراہ ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **اذا قال الامام و لاالضالین فقولو امین. یحبکم اللّٰہ** کہ جب امام و **الاضالین** کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد یہی تیری نجات ہے اور تیری امت کی نجات ہے اور یہی تیری امت کے ہر اس فرد کی نجات ہے جہنم سے جو تیرے دین پر تیری اتباع کرے گا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ قول رقیقان کہ وہ نرم میں غالباً غلطی ہے جو کہ اصل کتاب و اصل مسودے میں واقع ہوئی ہے۔ وہ اصل میں رفیقان اور" رفیق" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

سورۃ الفاتحہ ایک خزانہ ہے

۲۳۶۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو العباس احمد بن ابراہیم بن احمد حاغان العدام نے ہمدان میں ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن السری نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو صالح مری نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے ان چیزوں میں سے جن کا اس نے مجھ پر انعام فرمایا ہے (اس نے فرمایا کہ) بے شک میں نے تجھے فاتحۃ الکتاب دی ہے وہ ایک خزانہ میرے عرش کے خزانوں میں سے پھر میں نے اس کو تقسیم کر دیا ہے میرے اور تیرے درمیان آدھی آدھی۔

۲۳۶۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد صیرف نے مقام مرو میں ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے انکو عبیداللہ بن ابی حمید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو معقل بن یسار نے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاتحۃ الکتاب دی گئی ہے عرش کے نیچے سے اور مفصل سورتیں مزید اضافہ ہیں۔

فاتحۃ الکتاب پڑھ کر دم کرنا

۲۳۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے

(۲۳۶۲)...... عزاه السيوطي إلى المصنف وقال : في سنده ضعف وانقطاع ويظهر لي أن فيه ألفاظاً مدرجة من قول ابن عباس (كنز العمال ۲۵۵۰)

(۱)...... غير واضح بالأصل.

(۲۳۶۳)...... أخرجه ابن الضريس والمصنف عن أنس (كنز ۲۵۲۰)

(۱)...... هكذا بالأصل.

(۲۳۶۴)...... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۹) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي بقوله : عبيدالله بن أبي حميد قال أحمد تر

((ح)) انہوں نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالسفر نے ان کو شعبی ان کو خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تھے انہوں نے کہا بے شک تم خبر لائے ہو اس آدمی کی جانب سے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کی)۔

لہذا تم (ہمارے اس بیمار) آدمی پر دم کرو اور اس کے پاس ایک پاگل آدمی کو لائے جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے اس لئے ام الکتاب کے ساتھ کیا کہ تین دن تک صبح بھی اور شام بھی جب بھی سورۃ ختم کرتے تھے اپنا لعاب دہن جمع کرتے، پھر اس پر تھوک دیتے۔ بس گویا کہ وہ چھوٹ گیا پیر میں بندھی رسی۔ ان لوگوں نے اس کو کوئی چیز (بطور عطیہ دی) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس چیز کو کھاؤ میری جان کی قسم البتہ وہ شخص بھی ہے جو باطل منتر یا جھوٹے دم سے کھاتے ہیں۔ البتہ تحقیق تم نے تو کھایا ہے سچے دم کے ساتھ یا سچے منتر کے ذریعے۔

۲۳۶۵:..... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو ابوعمرو بن سماک نے۔ ان کو علی بن ابراہیم نے۔ ان کو وھب بن جریر نے، ان کو شعبہ نے مذکور کی مثل۔

۲۳۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے، ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے، ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے، ان کو ھشیم نے، ان کو ابوبشر نے، ان کو ابوالمتوکل نے، ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ کچھ لوگ اصحاب رسول میں سے سفر میں تھے۔ چنانچہ وہ عرب کی بستیوں میں سے کسی بستی پر گذرے اور اہل بستی سے ضیافت اور مہمانی کا کھانا طلب کیا۔ تو ان لوگوں نے ان کو کھانا نہ دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی منتر پڑھتا ہے، دم کرتا ہے۔ اس لئے کہ بستی کا سردار بیمار ہے یا کہا کہ اس کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا۔ ایک آدمی نے صحابہ سے کہا جی ہاں میں کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اس بیمار پر سورہ فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ آدمی ٹھیک ہو گیا۔ لہذا اس سردار نے ان کو بکریوں کا ایک گروہ دیا تو اس صحابی نے انکار کر دیا قبول کرنے سے اور کہا کہ میں پہلے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کروں گا۔ لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا واقعہ ہوا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں نے اس پر صرف فاتحہ الکتاب کے ساتھ دم پڑھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمانے لگے۔ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم کرنے کی چیز ہے۔ پھر فرمایا لے لو تم لوگ ان میں سے اور میرے لئے بھی اپنے ساتھ حصہ نکالنا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے۔ حدیث شعبہ سے ابوبشر سے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس شخص نے سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کی۔ وہ اپنی تھوک جمع کرتا اور تھوکتا تھا۔

فاتحہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے

۲۳۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں اس کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو موسیٰ بن حسن مستملی نے ان کو محمد بن جنید ضبی نے ان کو علی بن ہاشم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ وہ پیشاب کر رہے تھے میں رک گیا اور کہا کہ السلام علیک حضور نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا پھر میں نے کہا

(۲۳۶۵)..... اخرجه الحاكم (۱/۵۵۹، ۵۶۰) من طريق الشعبي. به.

(۲۳۶۶)..... اخرجه مسلم (۴/۱۷۲۷) عن يحيى بن يحيى التميمي.

(۲۳۶۷)..... تفرد به المصنف (الكنز ۲۵۱۶)

(۱)..... غير واضح في الأصل.

السلام علیک یارسول اللہ آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے کہا السلام علیکم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہمیں جواب نہ دیا۔ کہتے ہیں کہ آپ اٹھے اور اپنے بعض کمروں میں چلے گئے میں مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کی طرف مڑا اور اس کی طرف ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور میں دکھیارہ سا اور غمگین سا ہو گیا۔ میں اسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ نے وضو کیا کہتے ہیں اس کے بعد آپ سیدھے میری طرف آئے اور مجھ پر آ کر رک گئے پھر فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر فرمایا اے جابر کیا میں تجھے ایک بہترین سورۃ کی خبر دوں جو قرآن مجید میں اتری ہے میں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب مجھ پر یہ بات کہی اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اس میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

۲۳۶۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سلام نے ان کو زید عمی نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب میں ہر زہر سے شفا ہے۔

امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۶۹:......میرے پاس ثبوت ہے کہ یہ اختصار ہے اس حدیث سے جس کو محمد بن سرین نے اپنے بھائی سے روایت کیا ہے اس نے معبد بن سیرین سے اس نے ابوسعید سے کہ زہریلے جانور کے ڈسے ہوئے کے منتر اور دم میں فاتحۃ الکتاب کے ذریعے اور تحقیق ہم نے اس کو ذکر کیا ہے کتاب المعرفت میں اور وہ مثل ہے حدیث خارجہ بن صلت نے پاگل آدمی کے بارے میں قریب قریب اسی کا مفہوم ہے۔

۲۳۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوری نے ان کو احمد بن حسن بن ماجہ قزوینی نے ان کو محمد بن مندہ نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب ہر مرض کی شفا ہے۔ یہ روایت منقطع ہے مگر یہ حدیث مذکور احادیث کے لئے شاہد ہے۔

۲۳۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حبیب نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں پھر اللہ نے ان سب کا علم چار کتب میں ودیعت رکھا تھا توراۃ انجیل زبور اور قرآن مجید پھر توراۃ انجیل زبور کا علم ودیعت کیا فرقان میں۔ پھر علوم قرآن کو ودیعت رکھا مفصل سورتوں میں پھر مفصل سورتوں کے علوم کو ودیعت رکھا فاتحۃ الکتاب میں جو شخص اس کی تفسیر جان لے وہ ایسے ہے جیسے کہ اللہ کی نازل کردہ تمام کتابوں کا علم جان لے۔

سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کا ذکر

۲۳۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو معاویہ بن سلام بن ابوسلام حبشی نے ان کو ان کے بھائی زید بن سلام نے انہوں نے سنا ابوسلام سے انہوں نے سنا ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

قرآن کو پڑھو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لئے سفارش بن کر آئے گا۔ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کو پڑھو یہ دونوں تروتازہ چمکدار اور روشن ہیں۔ قیامت کے دن بادلوں کی مانند آئیں گی جیسے کوئی سایہ دار چیز جیسے کہ وہ پروں کو پھیلا کر صف باندھنے والے پرندوں کے غول ہیں وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے ان کی نجات کے لئے بحث کریں گی سورۃ بقرہ کو پڑھو اس کو اخذ کرنا برکت ہے اور اس کو

(۲۳۷۰)......عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۱/۵) إلی الدارمی و البیهقی فی الشعب وقال السیوطی : سند رجاله ثقات.

اخرجه الدارمی (۲/۴۴۵) عن قبیصة عن سفیان. به.

(۲۳۷۲)......أخرجه مسلم (۱/۵۵۲) عن الحسن بن علی الحلوانی عن أبی توبة به و الحدیث سبق برقم (۱۹۸۰)

چھوڑنا حسرت وافسوس ہے اہل باطل یا جادوگر اس کی تاب نہیں رکھتے۔

معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ البطلۃ سے مراد السحرۃ ہیں (یعنی جادوگر) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی سے اس نے ابوتوبہ ربیع بن نافع سے۔

۲۳۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرحمن بن ابراہیم دحیم دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ولید بن عبدالرحمن جرشی نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو نواس بن سمعان نے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ فرماتے تھے قیامت کے دن قرآن مجید آئے گا اور اہل قرآن جو اس پر عمل کرتے تھے وہ بھی آئیں گے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سورتوں کے لئے تین مثالیں بیان فرمائی تھیں جن کو میں ابھی تک بھولا نہیں ہوں۔ فرمایا جیسے کہ وہ بادل ہیں یا جیسے کہ وہ سیاہ سائبان ہیں ان میں دیواریں ہیں یا جیسے کہ وہ پروں کو پھیلا کر صف باندھنے والے پرندوں کے غول ہیں وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت کریں گی اور جھگڑا کریں گی۔

۲۳۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو اسحق بن منصور نے ان کو یزید بن عبدابہ نے ان کو ابوالولید بن مسلم نے پھر اس نے اس کو اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل ذکر کیا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نواس بن سمعان کلابی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان چمک ہوگی گویا کہ وہ دو روشن بتیاں ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحق بن منصور سے۔

قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے

۲۳۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق فقیہ اور ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن احمد بن نضر نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو حکیم بن جبیر نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر شے کی کوہان یعنی اونچائی بلندی ورفعت ہوتی ہے اور قرآن کی رفعت وبلندی اور اونچائی سورۃ بقرہ ہے۔

جس گھر میں بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے

۲۳۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حامد بن ابوحامد مقری نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ دشتکی نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو عاصم بن ابونجود نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں بے شک ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی سورہ بقرہ ہے اور شیطان جب سنتا ہے کہ سورۃ بقرہ پڑھی جارہی ہے تو اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جارہی ہے۔

۲۳۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن عبدالرحمن دشتکی نے ان کو حدیث

(۲۳۷۳) اخرجه الترمذی (۲۸۸۳) من طریق الولید بن عبدالرحمن. به.

(۲۳۷۴) اخرجه مسلم (۱/۵۵۴) کما قال المصنف.

(۲۳۷۵) اخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲۵۹۲) وصححاه.

(۲۳۷۶) أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۱/۵۶۱) وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح الإسناد وقد روی مرفوعاً بمثل هذا الإسناد.

(۲۳۷۷) المستدرک (۱/۵۶۱)

بیان کی ان کے والد نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو عاصم نے ان کو الاحوص نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۳۷۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد عودی نے ان کو ابوجہم نے ان کو حسان نے ان کو ابراہیم نے ان کو خالد بن سعید مرفی نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر شے کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی سورۃ بقرہ ہے جو شخص اس کو اپنے گھر میں پڑھے گا دن کے وقت۔ تین دن تک شیطان اس کے گھر کے پاس نہیں آئے گا اور جو شخص اس کو رات کے وقت پڑھے گا اپنے گھر میں تین رات تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۳۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے......ح......اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق موذن نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حسب بغدادی نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو سلیمان بن سلیمان نے۔

مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

البتہ ضرور پایا جائے گا ایک تمہارا (ایسا بدقسمت بھی) کہ ایک ٹانگ دوسری پر چڑھائے ہوئے گانا گائے گا مگر سورۃ بقرہ کو چھوڑ دے گا کہ اس کو بھی پڑھ لے۔ بے شک شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے بھی جس کے اندر سورۃ بقرہ زور زور کے ساتھ پڑھی جائے بے شک خالی ترین گھر وہ دل ہے یا وہ سینہ ہے جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

۲۳۸۰:......روایت کیا ہے اس کو عاصم نے بن ابو بخود نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ کو اپنے گھروں میں پڑھا کرو بے شک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہو۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو ابراہیم بن یوسف بن خالد نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو زائدہ عاصم سے پھر مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۲۳۸۰:......مکرر ہے اس کو روایت کیا ہے سلمہ بن کھیل نے ان کو ابوالاحوص نے بطور موقوف روایت کے۔

۲۳۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی تلاوت قرآن سے ویران اور خالی نہ رکھو) بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس کے اندر سورۃ بقرہ پڑھی جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ بن سعید سے۔

۲۳۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے انکو عبیداللہ بن ابو حمید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو معقل بن یسار نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ذکر اول میں سے سورۃ بقرہ

(۲۳۶۸)......عزاه الهيثمي في المجمع (۶/ ۳۱۱ و ۳۱۲) إلى الطبراني وقال: فيه سعيد بن خالد الخزاعي المدني وهو ضعيف.

(۲۳۷۸)......أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة من طريق ابي بكر بن أبي أويس. به (تحفة الأشراف ۷/ ۱۳۰ رقم ۹۵۲۳)

(۲۳۸۰)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/ ۵۶۱)

(۲۳۸۰)......مكرر. أخرجه الحاكم (۱/ ۵۶۱) وصححاه

(۲۳۸۱)......أخرجه مسلم (۱/ ۵۳۹) عن قتيبة بن سعيد. به.

عطا کیا گیا ہوں۔

اور فرشتوں کے نازل ہونے والی حدیث حضرت اسید بن حضیر کی قرأت کے وقت جب وہ سورۃ بقرہ پڑھ رہے تھے ہم اسی کتاب میں پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسم اعظم والی آیات

۲۳۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن عبداللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو مکی بن ابراہیم نے......ح......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسین عبداللہ طاہر بن بوشنجی نے بطور املا کے انکو خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس نے ان کو ابومسلم بصری نے ان کو ابوعاصم نبیل نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبید اللہ بن ابوزیاد نے انکو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے:

(۱)......الم اللّٰہ لاالہ الا ھو الحی القیوم

(۲)......و الھکم الہ واحد.

یہ الفاظ ابوعاصم کی روایت کے ہیں اور مکی بن ابراہیم کی روایت میں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے ان دو آیات میں اللہ کا اسم اعظم ہے اور وہ دو آیات یہ ہیں

(۱) والھکم الہ واحد لاالہ الاھو الرحمن الرحیم اور الم اللّٰہ لاالہ الا ھوالحی القیوم.

۲۳۸۴:......ہمیں خبر دی ہے علی نے احمد بن عبید سے ان کو ابوعمارہ مستملی نے ان کو محمد بن الضو یعنی بن صلصال بن دکھمس نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ بقرہ پڑھے گا اس کو جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

۲۳۸۵:......اور اسی کے اسناد کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے گھروں میں سورۃ بقرہ پڑھا کرو ان کو قبریں نہ بناؤ۔

۲۳۸۵:......مکرر ہے اور اسی کی اسناد کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آیت الکرسی پڑھے ہر نماز کے بعد اس کے درمیان اور جنت کے داخلے کے درمیان کوئی مانع نہیں رہتا کہ وہ جنت میں داخل ہوجائے۔ مگر صرف موت جس وقت مر جائے گا جنت میں داخل ہوجائے گا۔

ابوعمارہ مستملی میرا خیال ہے کہ وہ احمد بن زید مہری ہے۔

”آیت الکرسی کا خصوصی ذکر“

۲۳۸۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد بن شرفی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن

(۲۳۸۲)......اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۶۱) وصححه الحاكم وقال الذهبي: عبيدالله بن أبي حميد قال أحمد تركوا حديثه.

(۲۳۸۳)......اخرجه أبوداود في الصلاة والترمذي في الدعوات وابن ماجة في الدعاء من طريق عيسى بن يونس عن عبيدالله بن أبي زياد. به.

وقال الترمذي حسن صحيح (تحفة الأشراف ۱۱/۲۶۴)

(۲۳۸۴)......عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱/۲۱) إلى المصنف بسند ضعيف.

وقال ابن حجر في الاصابة (۳/۵۳۴) قال ابن حبان لايجوز الاحتجاج بمحمد بن الضو وكذبه الجوزقاني والخطيب

(۲۳۸۵)......مكرر. في تاريخ بغداد للخطيب (۵/۳۷۴) في ترجمة محمد بن الضو قال: حديث عنه أبوعمارة محمد بن أحمد المهدي.

(۲۳۸۶)......أخرجه ابوداؤد (۱۴۶۰) من طريق سعيد الجريري. به.

حکم نے اور احمد بن ازہر بن منیع نے اور احمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد الرزاق نے ان کو سفیان نے انکو سعید جریری نے ان کو ابو السلیل نے ان کو عبد اللہ بن رباح نے ان کو ابی بن کعب نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب اللہ میں سب سے بڑی عظمت والی آیت کون سی ہے؟ حضرت ابی نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ حضور یہ بات بار بار دہراتے رہے اس کے بعد ابی نے کہا کہ وہ آیت الکرسی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو المنذر تجھے علم مبارک ہو بے شک اس آیت کرسی کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں بادشاہ (حقیقی) کی پاکیزگی کرتی ہے عرش کے پائے کے پاس۔ (یا قیامت میں کریں گے)۔

۲۳۸۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریری نے (ح)) انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابو عمرو بن عبدوس نے ان کو حسن بن سفیان نے انکو ابو بکر بن ابو شیبہ نے ان کو عبد الاعلیٰ نے ان کو سعید نے ان کو ابو السلیل نے ان کو عبد اللہ بن رباح انصاری نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے ابو المنذر تیرے پاس کتاب اللہ کی کون سی سب سے عظیم آیت ہے؟ کہتے میں نے کہا۔ **اللہ لا الہ الاھو الحی القیوم**۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تیرے لئے علم مبارک ہو اے ابو المنذر پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک اس آیت کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں عرش کے پائے کے پاس وہ اللہ کی تقدیس بیان کرتی ہے۔ یا قیامت میں زبان ہوگی اور وہ تقدیس کرے گی۔

یہ الفاظ عبد الاعلیٰ کی حدیث کے ہیں اور یزید کی روایت میں ہے۔ کون سی آیت ہے تیرے پاس کتاب اللہ میں جو سب سے زیادہ عظیم ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کی **اللّٰہ لا الٰہ الاھو الحی القیوم**۔ کہتے ہیں کہ حضور نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تجھے علم مبارک ہو اے ابو المنذر۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر بن ابو شیبہ سے۔''

وہ خود جھوٹا ہے مگر بات اس کی سچی ہے

۲۳۸۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انکو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے رمضان کی زکوۃ یعنی فطرے کے سامان کی حفاظت کی ذمہ داری سپرد کردی تھی میں اس کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ رات کو کوئی آنے والا آیا اور اس کھانے کے سامان میں سے چلو بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا پھر حدیث ذکر کی۔ اس کو چھوڑ دینے اور اس کے تین رات واپس آنے کے بارے میں یہاں تک کہ کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجیے میں واپس نہیں آؤں گا اور میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ان کے ساتھ فائدہ دے گا کہتے میں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں اس شخص نے کہا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ آیت پڑھ لیا کرو۔ **اللّٰہ لا الہ الاھو الحی القیوم** یہاں تک کہ تم اسے ختم کرلو بے شک تیرے اوپر اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہوگا اور تیرے پاس شیطان قریب نہیں آسکے گا یہاں تک کہ تم صبح کر دو گے۔ ابو ہریرہ نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک اس نے تجھ سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا تھا کیا تم جانتے ہو کہ مسلسل تین راتوں سے تم

(۲۳۸٦)......أخرجه مسلم (۱/۵۵٦) عن ابن أبی شیبة. به.

(۲۳۸۸)......أخرجه البخاری (٦/۲۳۲) قال: وقال عثمان بن الهیثم حدثنا عوف. به.

کس سے مخاطب تھے اے ابو ہریرہ انہوں نے کہا کہ نہیں۔فرمایا کہ یہ شیطان تھا۔(یعنی جن تھا)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن ہیثم نے کہا کہ ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب الدعوات میں اور کتاب دلائل النبوۃ میں مکمل نقل کیا ہے۔

جن بھوت کے بھگانے کا نسخہ

۲۳۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو حکیم بن جبیر اسدی نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو کہ قرآن مجید کی آیات کی سردار ہے جس گھر میں شیطان (جن) ہو اور اس آیت کو پڑھا جائے پس وہ اس گھر سے نکل جاتا ہے وہ آیت آیت الکرسی ہے۔

عظمت والی آیت

۲۳۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے انکو احمد بن عبد الجبار نے ان کو وکیع نے مسعود سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے ابو عمرو دمشقی نے (ح)) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے اور ان کو خبر دی ہے علی بن عبد الرحمٰن سبیعی نے کوفے میں ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو مسعودی نے ان کو ابو عمر نے ان کو عبید بن خشخاش نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے میں جا کر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔آپ نے نماز کی فضیلت روزے کی اور صدقہ کرنے کی فضیلت ذکر فرمائی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے اوپر سب سے زیادہ عظمت والی کون سی آیت اتری ہے۔فرمایا کہ اللہ لا اللہ الا ھو الحی القیوم۔آپ نے پوری آیت کرسی پڑھ کر سنائی اور وکیع کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ کون سا قرآن سب سے زیادہ عظمت والا اترا آپ کے اوپر آپ نے فرمایا کہ آیت کرسی۔ **اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔**

۲۳۹۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن کوفی نے اصفہانی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن حسن اصفہانی نے ان کو سہل بن عثمان عسکری نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو سعید بن مسروق نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ مسروق اور شیتر ین بن شکل مسجد اعظم میں بیٹھے ہوئے تھے۔جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان دونوں کی طرف لپکے لہذا شیتر نے مسروق سے کہا۔یہ لوگ ہماری طرف لپک رہے ہیں تاکہ ہم ان کو حدیث بیان کریں اب یا تو آپ ان کو حدیث بیان کریں اور میں آپ کی تصدیق کروں گا یا میں حدیث بیان کروں اور آپ میری تصدیق کیجئے گا۔چنانچہ مسروق نے کہا کہ آپ بیان کیجئے اور میں تصدیق کرتا ہوں چنانچہ شیتر نے کہا ہمیں حدیث بیان کی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ قرآن میں عظیم ترین آیت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہے یعنی پوری آیت مسروق نے کہا کہ اس نے یعنی شیتر نے سچ فرمایا۔

۲۳۹۲:......(اور انہوں نے) ہمیں حدیث بیان کی کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی خوشی یا زیادہ خوشی والی آیت **قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطو امن رحمة اللہ** ۔الخ ہے مسروق نے کہا اس نے سچ فرمایا ہے۔ترجمہ فرما دیجئے اے پیغمبر اے میرے بندو

(۲۳۸۹)......اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۲۵۹)

(۱)......في هامش الأصل : اخر الجزء الثامن عشر .

(۲۳۹۰)......اخرجه احمد (۱۷۸/۵ و ۱۸۹) عن وكيع. به.

جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

۲۳۹۳:......اور ہمیں حدیث بیان کہ کتاب اللہ میں تفویض کے اعتبار سے زیادہ شدید (یہ آیت) **ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لایحتسب** مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ کہا جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے راستہ بناتا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔"

۲۳۹۴:......اور اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ قرآن میں سب سے زیادہ جامع آیت یہ ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ الخ مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا:

ترجمہ:......بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے عدل کا اور احسان کرنے کا اور قرابت داروں کو دینے کا اور روکتا ہے تمہیں بے حیائی سے اور بری باتوں سے اور زیادتی سے تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

۲۳۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ بن حسین بن معاذ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن صباح نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو قرشی ان کو نہشل بن سعید ضبی ان کو ابواسحاق ھمدانی نے انکو حبہ عرنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ابی طالب سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے لکڑیوں پر بیٹھے فرمار ہے تھے جو شخص ہر نماز کے بعد آیت کرسی پڑھے اس کو جنت میں داخلے سے کوئی مانع نہ ہوگا سوائے موت کے اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے گا تو پناہ دے گا اس کے گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور اردگرد کے گھروں کو اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۲۳۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عتاب نے ان کو ابن ابوالعوام نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے یمامی ان کو سالم خیاط نے ان کو حسن نے اور مختار نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو شخص یہ فرض نماز کے بعد آیت کرسی پڑھے دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور نہیں حفاظت کرتا اس کی مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ اس کی بھی اسناد ضعیف ہے۔ (روایت کیا مطلب ہے واللہ اعلم مترجم)

۲۳۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل ان کو ثویر عن ابیہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے انہوں نے فرمایا۔ قرآن کی آیات کی سردار آیت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہے۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کا خصوصی ذکر

۲۳۹۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے انکو عثمان بن عمر نے ان کو مالک بن مغول نے (ح) اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل غطان نے، ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ابوالمنذر اسماعیل بن عمر نے ان کو مالک بن مغول وہ کہتے ہیں میں نے سنا زبیر بن عدی سے ان کو وہ ذکر کرتا ہے طلحہ بن مصرف یامی سے۔ وہ مرہ سے وہ ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ کو معراج کرائی گئی اور ان کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا وہ ساتویں آسمان پر ہے یا چھٹے آسمان پر ہے جو امور اس کے نیچے سے اوپر کی طرف چڑھتے ہیں وہ وہاں جاکر رک جاتے ہیں پھر وہاں سے وہ امور قبض کر لیے جاتے ہیں اسی طرح جو امور اس کے اوپر

(۲۳۹۶)......عزاہ السیوطی فی الدر (۱/۳۲۳) إلی المصنف فقط

(۲۳۹۷) ثویر ھو ابن أبی فاختہ روی عن إسرائیل بن یونس.

(۲۳۹۸)......أخرجہ مسلم (۱/۱۵۷) من طریق مالک بن مغول. بہ.

سے نیچے کی طرف اترتے ہیں وہاں آ کر رک جاتے ہیں پھر وہیں سے وہ قبض کر لیے جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (اذ یغشی السدرة ما یغشیٰ) جب چھپا لیتی ہے سدرہ کو جو چھپا لیتی ہے فرمایا وہ سونے کے پتنگے ہیں یا پروانے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں دی گئی تھیں اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی تھیں اور یہ بات بھی کہ اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کو بخش دے گا جو شرک نہیں کرتا ہوگا ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں کو آپ کی امت میں۔

یہ الفاظ ابوالمنذر کی حدیث کے پاس ہیں اس کو مسلم نے نقل کیا ہے مالک بن مغول کی حدیث سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین خصوصی فضائل

۲۳۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو مسدد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو ابو مالک نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمام لوگوں پر تین چیزوں کے ساتھ فضیلت دیا گیا ہوں پوری زمین ہم مسلمانوں کے لئے مسجد بنادی گئی ہے (کہ پاک زمین پر کہیں بھی نماز جائز ہے صرف مسجد میں نہیں) اور اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنادی گئی ہے اور ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی کردی گئی ہیں اور میں یہ آیات عطا کیا گیا ہوں سورۃ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے خزانے سے مجھ سے پہلے یہ انعام کسی کو نہیں دیے گئے اور نہ ہی میرے بعد کسی کو ملیں گے۔

گھر کو شیطان سے محفوظ رکھنے کا نسخہ

۲۴۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد بن سلمہ نے انکو اشعث بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو نعمان بن بشیر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ایک تحریر لکھی تھی پھر اس کتاب میں سے دو آیات اللہ نے نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا جس گھر میں وہ تین دن تک پڑھی جائیں اس کے گھر میں شیطان نہیں ٹھہر سکتا۔

۲۴۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ان کے دادا محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے انکو ابوعبداللہ صیدلانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ریحان بن سعید نے ان کو عباد نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوصالح نے ان کو نعمان بن بشیر نے انہوں نے کہا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے پاس عرش پر ہے اور بے شک اس نے اس کتاب میں سے دو آیتیں اتاری ہیں جن کے ساتھ سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا ہے جس گھر میں وہ تین دن تک پڑھی جائیں اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔

۲۴۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور ابوبکر قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے وہ سب کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے انکو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عباد بن منصور نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوصالح خازن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی تھی پھر راوی نے یہی حدیث ذکر کی مگر اس کی اسناد میں اس نے نعمان بن بشیر کا ذکر نہیں کیا۔

۲۴۰۳:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ نے ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو

(۲۳۹۹)......أخرجه المصنف في الدلائل (۵/ ۴۷۴ و ۴۷۵) بنفس الإسناد.

(۲۴۰۰)......أخرجه الحاكم (۲/ ۲۶۰) من طريق حماد بن سلمة. به وصححاه على شرط مسلم.

(۲۴۰۱)......عباد هو ابن منصور.

(۲۴۰۲)...... أخرجه الحاكم (۱/ ۵۶۲) بنفس الاسناد وصححه الحاكم على شرط البخاري وتعقبه الذهبي بأن معاوية بن صالح لم يحتج به البخاري.

عبداللہ بن صالح مصری نے۔ان کو خبر دی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو ابوالزاہریہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابوذر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو دو آیات کے ساتھ ختم فرمایا ہے اللہ نے وہ دونوں مجھے اپنے اس خزانے سے دی تھیں جو عرش کے نیچے ہے۔انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ بے شک وہ دونوں نماز ہیں اور قرآن ہے اور دعا ہیں۔یہ روایت موصول ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے اس روایت کو مرسل ذکر کیا ہے انہوں نے اس میں ابوذر کا ذکر نہیں کیا اس میں جو ہمیں پہنچی ہے۔

۲۴۰۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے انکو ابوجعفر رزاز نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو ابراہیم بن ابواللیث نے ان کو اشجعی نے ان کو سفیان نے انکو منصور نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو زید بن ظبیان نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں اور وہ اسی گھر کے خزانوں میں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔

۲۴۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے انکو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو ثابت بن محمد نے ان کو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم طلحہ بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبیصہ نے انکو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے فر.... نے ان کو ابونعیم نے اور قبیصہ نے دونوں کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے ان کو ابومسعود نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھے اس کو کافی ہوں گی یا کفایت کریں گی۔یہ الفاظ حدیث بخاری کے ہیں اور ابن بشران کے ہیں۔

اور طلحہ کی روایت میں جو کہ عبدالرحمٰن بن یزید سے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علقمہ نے ابومسعود سے اور میں نے ابومسعود کو پالیا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے پھر انہوں نے مجھے حدیث بیان کی پھر مذکورہ روایت کو ذکر کیا۔

۲۴۰۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان ثوری نے پھر اسی کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مثل حدیث حافظ کے اور اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ابونعیم سے اور بخاری مسلم نے اس کو کئی وجوہ سے نقل کیا منصور سے اور اعمش سے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۴۰۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابیوردی نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے آدم بن سلیمان مولیٰ خالد بن خالد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے جب یہ آیت نازل ہوئی۔

وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ.

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا۔

تو صحابہ کرام کے دلوں میں کوئی ایسی بات داخل ہوئی جو کسی شے سے داخل نہیں ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو ہم نے سنا اور

(۲۴۰۴)......اخرجه ابن مردويه (كما في تفسير ابن كثير ۱ / ۳۰۲) من طريق الاشجعي

(۲۴۰۵)......اخرجه البخاري (۲۳۱/۶، ۲۳۲) عن ابي نعيم عن سفيان. به

اخرجه أحمد (۲۳۳/۱) عن وكيع. به.

(۲۴۰۶)......اخرجه مسلم (۱۱۶/۱) عن ابي بكر بن ابي شيبة وابي كريب واسحاق بن ابراهيم عن وكيع. به.

ہم نے اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کرلیا ابن عباس فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔

امن الرسول بما انزل الیه من ربه و المومنون الخ

لایکلف الله نفسا الا وسعهالها ماکسبت وعلیها مااکتسبت ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا

ولاتحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کردیا۔

واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔

اللہ نے فرمایا کہ میں نے کردیا۔

(۱) رسول ایمان لے آیا ہے اس کتاب کے ساتھ جو اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور مومن بھی۔ تاآخر۔

(۲) اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے مطابق انسان کے فائدے کے لئے جو کچھ اس نے کسب کیا اور اس کی جان و مال ہے جو کچھ اس نے غلط عمل کیا اے ہمارے رب ہم سے مواخذہ اور پکڑ نہ کرنا اگر ہم بھول جائیں یا ہم غلطی کربیٹھیں اے ہمارے رب ہمارے اوپر بوجھ نہ رکھنا جیسے آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ رکھ دیا تھا۔ (بندہ جب یہ دعا کرتا ہے تو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے قبول کرلی ہے۔ ہم سے تو درگزر فرما ہماری بخشش فرما ہمارے اوپر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے قوم کافر کے خلاف ہماری مدد فرما۔ (بندہ جب یہ دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا کہ) میں نے دعا قبول کرلی۔

۲۴۰۸ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد رازی نے بخارا میں ان کو محمد بن ایوب نے انکو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ابن وکیع نے اپنی اسناد کے ساتھ یہ حدیث اور اس کا مفہوم امام مسلم نے صحیح میں روایت کیا ابوبکر ابن ابوشیبہ سے اور وغیرہ سے۔

۲۴۰۹ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے انکو احمد بن فضل صائغ نے ان کو آدم نے ان کو ورقاء نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا۔ یہ آیت نازل ہوئی تھی (امن الرسول بما انزل الیه من ربه) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا جب آپ نے یہ الفاظ کہے:

غفرانک ربنا والیک المصیر۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میں نے تم لوگوں کو معاف کردیا ہے۔ جب حضور نے یہ الفاظ کہے (ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا أو اخطأنا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تم سے مواخذہ نہ کروں گا۔ ربنا ولاتحمل علینا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر بوجھ نہیں رکھوں گا۔ (واجب پڑھا ربنا ولاتحملنا مالا طاقة لنابه) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نہیں اٹھواؤں گا۔ جب حضور نے دعا کی (واعف عنا) تو اللہ نے فرمایا یقیناً میں نے تم سے درگزر کرلیا ہے۔ جب حضور نے دعا کی (واغفرلنا) تو اللہ نے فرمایا یقیناً میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ جب حضور نے دعا کی (وارحمنا) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میں نے تم پر رحم کردیا ہے جب حضور نے دعا کی (فانصرانا علی القوم الکافرین) تو اللہ نے فرمایا یقیناً میں نے تمہاری نصرت کردی ہے قوم کافروں پر۔

دعا قبول ہوگئی

۲۴۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سلمۃ بن نبیط نے انہوں نے کہا میں نے سنا ضحاک ابن مزاحم سے انہوں نے کہا جبریل علیہ السلام اس آیت کو لائے تھے اور ان کے ساتھ فرشتے تھے جس قدر اللہ نے چاہا۔ (امن

(۲۴۰۹)......أخرجه ابن أبی حاتم (کما فی ابن کثیر ۱/۵۰۸) من طریق عطاء. به مختصراً.

الرسول بما انزل الیه من ربه) یہاں تک (ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطأنا) تو اللہ نے فرمایا یہ دعا تیری قبول ہوگئی ہے (ربنا ولاتحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولاتحملنا مالا طاقة لنابه) تو اللہ نے فرمایا یہ تیرے لئے قبول ہے۔ واعف عنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ قبول ہوگی۔ واغفرلنا کہی یہ تیرے لئے قبول ہوگی۔ وارحمنا کہی یہ بھی قبول ہوگی۔ انت مولٰنا فانصر علی القوم الکافرین۔ فرمایا اللہ نے یہ تیرے لئے قبول ہوگئی۔

۲۴۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوالنضر محمد بن محمد بن یوسف نے ان کو معاذ بن نجدہ قرشی نے ان کو خلاد بن یحیٰی نے ان کو ابو عقیل نے ان کو یحیٰی بن ابوکثیر نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امن الرسول بما انزل الیه من ربه تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا حق بنتا ہے اس پر ایمان لایا جائے۔

۲۴۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران ابنائے ابوجعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے انکو یحیٰی بن سکن نے ان کو ابوعوانہ نصر بن طریف نے عاصم سے اس نے شعبی سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات دن کے شروع میں پڑھ لے تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ شام کرے گا اور اگر اسے شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک قریب نہیں آئے گا اور کوئی ناخوشگوار بات نہیں دیکھے گا نہ اپنے اہل میں اور نہ ہی اپنے مال میں اور اگر دیوانے پڑھ دے تو وہ ہوش میں آجائے گا چار آیات شروع کی اور آیت کرسی اور دو آیات اس کے بعد کی اور تین آیات آخر سورۃ کی (یہ دس ہوئیں)

قرآن نہ بھولنے کا نسخہ

۲۴۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضر دی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابوسنان نے ان کو مغیرہ بن سبیع نے انہوں نے کہا کہ جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرہ کی یہ آیات پڑھ لیا کرے وہ قرآن کو نہیں بھولے گا چار آیات والھکم اله واحد لااله الا هو الرحمٰن الرحیم اور آیت کرسی اور سورۃ کی آخری تین آیات (یہ آٹھ آیات ہیں اگر آیت کرسی کے ساتھ والے دو شامل ہوں تو دس ہیں)۔

۲۴۱۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے انکو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوالعباس حسن بن سفیان نسوی نے اور ابوبکر احمد بن داؤد سمنانی نے اور یہ الفاظ حدیث احمد کے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی عمار بن عمر مختار نے ان کو ان کے والد نے ان کو غالب قطان نے اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں کسی تجارت کے سلسلے میں کوفے میں آیا۔ میں حضرت اعمش کی رہائش کے قریب اترا تو میں ان کے پاس آنے جانے لگ گیا رات کو وہ علیحدہ ہو جاتے اور تہجد پڑھتے ایک دفعہ جب وہ اس آیت سے گزرے شهد اللّٰه انه لااله الا هو والملائکة واولو العلم قائما بالقسط لااله الا هو العزیز الحکیم ان الدین عند الله الاسلام۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اصحاب علم بھی گواہی دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی غالب ہے حکمت والا ہے بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ تو حضرت اعمش کہنے لگے۔ میں بھی اسی چیز کی گواہی دیتا ہوں جس کی اللہ تعالیٰ شہادت دیتے ہیں اور میں اس شہادت کو امانت رکھواتا ہوں یہ اللہ کے ہاں امانت ہے اور دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے بار بار اس کو کہتے رہے۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ جو کچھ سنا ہے میں پوچھوں گا لہذا میں صبح ان کے پاس گیا میں نے نماز صبح ان کے ساتھ پڑھی پھر میں نے ان سے عرض کی اے ابومحمد میں نے آپ سے سنا آپ کچھ دہراتے رہے۔ آپ کو کیسے پتہ ہے کہ میں نے کہا کیا میں نے کہا کہ میں سال بھر سے آپ کے پاس رہتا ہوں اور

(۲۴۱۱)......اخرجه الحاکم (۱/۲۸۷) بنفس الاسناد.

آپ نے مجھے اس کے بارے میں کوئی حدیث نہیں بتائی۔ فرمانے لگے میں اللہ کی قسم مزید ایک سال تک تمہیں اس بارے میں حدیث بیان نہیں کروں گا اور یہی بات انہوں نے اپنے دروازے پر لکھ دی چنانچہ میں بھی سال بھر رک گیا جب سال پورا ہو گیا تو میں نے حاضر ہو کر کہا اے ابو محمد سال پورا ہو گیا ہے پھر انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بتائی تھی ابو وائل نے عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ایسا عہد کرنے والے بندہ کے اللہ کی بارگاہ میں لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے میرے ساتھ عہد کیا تھا اور میں ان میں سے جو عہد پورا کرے زیادہ حقدار ہوں۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو۔

عمار بن مختار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ دونوں ضعیف ہیں اور اس روایت کو ان دونوں کے سوا کوئی بھی نہیں لایا۔

سبع طوال کا یعنی سات بڑی سورتوں کا ذکر

۲۴۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحق نے انکو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمرو بن ابی عمرو نے ان کو حبیب بن ابوھند نے ان کو عروۃ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سات بڑی سورتوں کا علم حاصل کیا وہ حبر ہے یعنی عالم ہے۔

۲۴۱۵:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا۔ میں تورات کی جگہ سات بڑی سورتیں دیا گیا ہوں اور زبور کی جگہ مئین یعنی ایک سو آیات والی سورتیں دیا گیا ہوں اور انجیل کی جگہ۔ المثانی دیا گیا ہوں اور مفصل زیادہ عطا کیا گیا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس حدیث میں سبع سے مراد سبع طوال اور بڑی سورتیں ہیں اور مئین سے مراد ہر وہ سورۃ ہے جو ایک سو آیت تک پہنچے یا سو سے کچھ اوپر ہو اور مثانی وہ سورۃ ہے جو مائین سے کم ہو اور مفصل سے اوپر ہو اور اس وضاحت پر ابن عباس کی حدیث دلالت کرتی ہے جب انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ کس چیز نے تمہیں اکسایا ہے اس پر کہ تم نے سورۃ براءۃ کا قصد کیا ہے حالانکہ یہ مائین میں سے ہے اور انفال کی طرف حالانکہ وہ مثانی میں سے ہے۔ تم نے دونوں میں تفریق کی ہے اور پھر حدیث ذکر فرمائی ہے اور مناسب ہے کہ مثانی سے مراد فاتحۃ الکتاب ہے اور تحقیق ہم نے اس سے قبل بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ابن عباس سے جو اسی پر دلالت کرتی ہے۔

۲۴۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم بطین نے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع مثانی عطا

(۲۴۱۴)...... أخرجه ابن الجوزی فی العلل المتناهية (۱/۱۱۰) من طريق عمار. به.

وقال ابن الجوزی: هذا حديث لايصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم تفرد به عمر بن المختار وعمر يحدث بالأباطيل.

وقال العقيلی: لايتابع عمار على حديثه ولايعرف إلا به.

وانظر تاريخ بغداد (۷/۱۹۳) ومجمع الزوائد (۶/۳۲۶)

وعزاه العراقی فی المغنی (كما فی هامش الأحياء ۱/۳۴۵) إلى الشيخ.

(۲۴۱۵)...... أخرجه أحمد (۶/۸۲) والحاكم (۱/۵۶۴) من طريق عمرو بن ابی عمرو. به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبی.

(۲۴۱۵)...... مكرر. أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۱۰۱۲)

(۲۴۱۶)...... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۵۴ و ۳۵۵) وصححاه.

کیے گئے اور سبع طوال بھی اور موسیٰ علیہ السلام سبع دیئے گئے تھے۔

۲۴۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن مہران نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ **ولقد اتیناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم** کہ ہم نے آپ کو سبع مثانی دی ہیں اور قرآن عظیم۔فرمایا کہ اس سے مراد (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) نساء (۴) مائدہ (۵) انعام (۶) اعراف مراد ہیں اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اور اس نے زیادہ کیا ہے کہ اسرائیل نے کہا کہ ساتویں سورۃ میں بھول گیا۔

سبع مثانی کی تحقیق

۲۴۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے انکو ابو بشر نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ''سبعا من المثانی'' فرمایا سبع طوال (سات بڑی سورتیں) مراد ہیں (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) نساء (۴) مائدہ (۵) انعام (۶) اعراف (۷) یونس۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اس کے قول مثانی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ شے جس میں فیصلہ ہے اور قصص

۲۴۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ادم نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ''سبعا من المثانی۔ فرمایا کہ یہ سات لمبی لمبی سورتیں ہیں شروع کی اور القرآن العظیم سے مراد پورا قرآن مراد ہے ایسے ہی انہوں نے کہا اور جو شخص اس قول کی طرف گیا ہے کہ مذکورہ آیت میں مراد فاتحۃ الکتاب ہے اس نے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے جو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فاتحہ کے باب میں اور اس کی تفسیر دوسرے کی تفسیر سے اولیٰ ہے اور دوسری وجہ اولیٰ ہونے کی یہ بھی ہے کہ یہ سورۃ مکیہ ہے اور سبع طوال اس کے بعد نازل ہوئی ہیں۔

۲۴۲۰:......مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے بطور اجازۃ دینے کے کہ ابوعمرو بن مطر نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن اسحق انماطی نے ان کو یوسف نے ہمیں خبر دی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس رضی اللہ عنہ نے ان کو ابوالعالیہ نے ''**ولقد اتیناک سبعاً من المثانی** ''انہوں نے فرمایا فاتحۃ الکتاب سات آیات ہیں میں نے ربیع سے کہا وہ کہتے ہیں کہ مراد سبع طوال ہیں انہوں نے فرمایا تحقیق یہ آیت نازل ہو چکی تھی مگر اس وقت تک طوال میں سے کوئی شے نازل نہیں ہوئی تھی۔

۲۴۲۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عتاب بن بشیر نے ان کو خصیف نے ان کو زیاد ابن ابی مریم نے کہ اللہ تعالیٰ کا قول۔''سبعا من المثانی'' میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو سات اجزا عطا کیئے ہیں۔ میں حکم کرتا ہوں۔ میں منع کرتا ہوں۔ میں بشارت دیتا ہوں میں ڈراتا ہوں میں مثالیں بیان کرتا ہوں اور نعمتیں گنواتا ہوں اور تمہیں زمانوں کی خبریں دیتا ہوں۔

یہ حسن ہے مگر یہ کہ نبی کریم کی تفسیر دوسروں سے اولی ہے اور اس بات کا احتمال بھی ہے کہ اس سے جمیع مراد ہوں اور یہ بھی کہا گیا ہے مثانی یہ جمیع قرآن ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی ۔اللہ تعالیٰ نے سب سے خوب صورت بات نازل کی ہے ایک جیسے مضامین والی

(۲۴۱۷)......اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۵۵) وصححاه.

کتاب ہے دہرائے جانے والی ہے کیونکہ قصص اور اخبار بار بار آئے ہیں مکرر آئے ہیں یا مثانی بایں معنی ہے کہ پورا قرآن فکر رسا کرو بلکہ بار بار بے حد و حساب بار مکرر پڑھا جاتا ہے۔

۲۴۲۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ المثانی کیا ہے فرمایا کہ امثال اخبار اور عبرتیں اور مکرر ہیں ابن عباس نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے۔اور ہم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے غیر مرفوع سے ابن عباس تک۔

۲۴۲۳:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ھشیم نے ان کو حجاج نے ان کو ولید بن عیزار نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ سبع طوال یعنی سات لمبی سورتیں ایسی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ عطا کیے گئے ہیں اور کسی کو عطا نہیں کی گئیں موسیٰ علیہ السلام ان میں سے دو آیات دیے گئے تھے۔

۲۴۲۴:.....ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو منصور نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ورقاء بن ایاس اسدی نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء کو پڑھ لے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ حکما میں لکھ دیا جاتا ہے۔(اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا صرف الفاظ کو رٹنے کا نام نہیں بلکہ معنی مفہوم مطلب سمجھ کر پڑھنے کا نام ہے ورنہ خالی الفاظ پڑھنے سے کیسے حکیم و دانا کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے جو سرے سے مطلب ہی نہ جانتا ہو۔فاعتبروا یا اولی الابصار۔مترجم)

اس کو روایت کیا ہے یزید بن ہارون نے ورقاء سے اور کہا ہے کہ وہ شخص قانتین اور فرمانبردار میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۴۲۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن بشر عبدی نے ان کو مسعر بن کدام نے ان کو معن بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد سے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک سورۃ نساء میں پانچ آیات ہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ ان کے بدلے میں میرے لیے پوری دنیا مل جائے اور جو کچھ دنیا میں ہے سارا مل جائے۔

وہ آیات یہ ہیں۔

(۱)　ان اللّٰہ لایظلم مثقال ذرۃ و ان تک حسنۃ یضاعفھا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما۔

(۲)...ان تجتنبوا کبائر ماتنھون عنہ۔

(۳)　ان اللّٰہ لایغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذلک لمن یشاء۔

(۴)...ولو انھم اذظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما۔

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ان آیات کے بدلے میں دنیا و مافیہا ہو میرا گمان یہ ہے کہ پانچویں آیت یہ تھیں۔

(۵)　ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماً۔

۲۴۲۶:　ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے پھر مذکور کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک سورۃ نساء میں پانچ آیات ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ مجھے انکے بدلے میں دنیا و مافیہا مل جائے۔میں جانتا ہوں کہ علماء جب ان آیات پر گزریں گے تو ان کو پہچان لیں گے اس کے بعد انہوں

(۲۴۲۲).....سفیان ھو: ابن وکیع بن الجراح.

(۲۴۲۵).....أخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۲/۳۰۵) وقال الحاکم: ھذا إسناد صحیح ان کان عبدالرحمن سمع من أبیہ فقد اختلف فیہ.

نے ان آیات کو ذکر کردیا اور ان کے آخر میں یہ کہا کہ :

ومن یعمل سوء او یظلم نفسه الخ

۲۴۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوتراب احمد بن محمد واعظ نے نوقان میں ان کو تمیم بن محمد بن اسلم زاہد نے انکو مومل بن اسماعیل نے انکو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں۔

ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تھے جب صبح ہوئی تو آپ سے کسی نے کہا یارسول اللہ تکالیف کا اثر آپ کے اوپر واضح ہے۔ آپ نے فرمایا خبردار میں اس حالت پر ہوں جو تم دیکھ رہے ہو اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اس حال میں بھی سبع طوال پڑھی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو مائدہ اور عورتوں کو سورہ نور کی تعلیم دو

۲۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عتاب بن بشیر نے ان کو خصیف نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو سورۃ مائدہ کی تعلیم دو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور کی۔

علموا رجالکم سورة المائدہ وعلموا نساء کم سورة النور.

۲۴۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو صالح بن سہیل نے ان کو عاصم احول نے ان کو ام عمرو نے انہوں نے اپنے چچا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں لہٰذا ان پر سورۃ مائدہ نازل ہوئی تو اس کے بوجھ سے سواری کی گردن ٹوٹ گئی (مراد ہے ٹوٹی جارہی تھی یعنی سواری بمشکل برداشت کررہی تھی)۔ (مترجم)

۲۴۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم علی بن مومل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بیہقی نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے فرماتی ہیں سورۃ مائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی حتیٰ کہ قریب تھی کہ اس کے بوجھ سے البتہ ٹوٹ جاتیں ہڈیاں اونٹنی کی۔

ذکر سورۃ انعام

۲۴۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے اور ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں

(۲۴۲۷)......عزاه السيوطي في الدر (۲/۱۱٦) إلى أبي يعلى وابن خزيمة وابن حبان والحاكم وصححه والمصنف.

أخرجه الحاكم (۱/۳۰۸) بنفس الاسناد وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وانظر ابن خزيمة (۱۱۳٦)

(۲۴۲۸)......عزاه الشوكاني في الفوائد المجموعة (ص ۱۲٦. ۱۲۷) إلى سعيد بن منصور وقال المحقق: عتاب بن بشير وخصيف فيهما كلام.

(۲۴۲۹)......عزاه السيوطي في الدر (۲/۲۵۲) إلى ابن أبي شيبة في مسنده والبغوى في معجمه وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن أم عمرو بنت عبس عن عمها.

أخرجه ابن مردويه (كما في ابن كثير ۳/۳) من طريق صالح بن سهيل. به.

(۱)......في الأصل سهل.

(۲۴۳۰)......عزاه السيوطي في الدر (۲/۲۵۲) إلى أحمد وعبد بن حميد وابن جرير ومحمد بن نصر في الصلاة والطبراني وابونعيم في الدلائل والمصنف عن أسماء بنت يزيد أخرجه أحمد (٦/۴۵۸) عن إسحاق بن يوسف عن سفيان. به.

(۲۴۳۱)......أخرجه الحاكم (۲/۳۱۴ و ۳۱۵) بنفس الاسناد.

حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالوہاب عبدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے کہ جب سورۃ انعام نازل ہوئی رسول اللہ نے سبحان اللہ کہا اس کے بعد فرمایا اس سورۃ نے اس قدر کثیر تعداد میں فرشتوں کو ساتھ لیا ہے جنہوں نے آسمان کا بالائی کنارا اور افق بھر دیا ہے۔ (یعنی اس کلام مقدس کی عظمت وتقدس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی اتنی کثیر تعداد کے جھرمٹ میں اسے نازل کیا ہے جو اس کو ذات رسالت تک پہنچانے کے لئے خصوصی طور پر بطور استقبال بھیجے گئے تھے۔ سبحان اللہ۔ (مترجم)

۲۴۳۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن مومل نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن منکدر نے فرمایا جب سورۃ انعام نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے اللہ کی تسبیح بیان کی اور فرمایا یہ سورۃ فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد ساتھ لائی ہے جس سے آسمان کا افق بھر گیا ہے۔

۲۴۳۳:.....ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابوبکر سالمی نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو عمرو بن طلحہ نے ان کو نافع بن مالک ابی سہیل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورۃ انعام نازل ہوئی تو اسکے ساتھ فرشتوں کی اتنی بڑی جماعت تھی جس نے مشرق سے مغرب تک کے خلا کے کنارے کو بھر دیا تھا۔ ان کی تسبیح کا شور اٹھا ہوا تھا اور زمین ان کے ساتھ ہل رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ العظیم۔ سبحان اللہ العظیم۔

۲۴۳۴:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے انکو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن درستویہ فارسی نے انکو ابوبکر احمد بن محمد بن سالم نے پھر اسی کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

سلیمان بن موسیٰ کی وضاحت

۲۴۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن علی بن احمد مقری نے خسرو گردی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسماعیل وراق نے بغداد میں بطور املاء کے ان کو ابوعلی حسن بن احمد بن حسن صیدلانی نے ان کو حدیث بیان کی ابوالفضل بزیغ بن عبید بن بزیغ بزار مقری نے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا سلیمان بن موسیٰ سے جس نے مجھ سے پانچ لیے (غیر واضح ہے) پھر کہا کہ تجھے کافی ہے (ممکن ہے پانچ وعدے لیے ہوں) میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا تھا مسیلمہ بن عیسیٰ سے اس نے بھی مجھ سے پانچ پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کہ کافی ہے تجھ کو میں نے کہا کہ اور اضافہ کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا حمزہ بن حبیب زیات سے اس نے لیے مجھ سے پانچ پھر مجھ سے کہا کافی مجھ کو میں نے کہا اور زیادہ کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا سلیمان اعمش پر اس نے مجھ سے پانچ لیے پھر کہا کافی ہے تجھ کو میں نے کہا کہ اور فرمادیجئے۔ انہوں نے کہا میں نے پھر یحییٰ بن وثاب پر اس نے مجھ پر پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لیے میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا ابوعبدالرحمٰن سلمی پر اس نے مجھ پر پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لیے میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے پھر مجھ سے کہا کہ میں نے پڑھا علی بن ابوطالب پر یعنی امیر المومنین پر اس نے مجھ پر پانچ لئے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لئے میں نے کہا اے امیر المومنین اور زیادہ کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کافی ہے تجھے اسی طرح نازل کیا گیا تھا پانچ پانچ اور جو شخص یاد کرے گا پانچ پانچ نہیں بھولے گا۔ مگر سورۃ انعام پانچ پانچ

(۲۴۳۳).....قال الهيثمي في المجمع (۷/۲۰) رواه الطبراني في الكبير عن شيخه محمد بن عبدالله بن عرس عن احمد بن محمد بن ابي بكر السالمي ولم اعرفهما وبقية رجاله ثقات.

(۱).....غير واضح في الأصل ونقرأ (القارى)

(۲).....غير واضح بالأصل.

(آیات نہیں نازل ہوئی) وہ نازل ہوئی تھی یکبارگی۔ایک ہزار فرشتوں میں پھر ہر آسمان سے ستر ستر فرشتے ساتھ لئے گئے تھے یہاں تک کہ اس کو انہوں نے رسول اللہ کے سپرد کیا تھا نہیں پڑھی جائے گی کسی علیل پر مگر اللہ تعالیٰ اس کو شفاعطا کرے گا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

یہ حدیث اگر اس کی اسناد صحیح ہوتو گویا کہ ہر آسمان سے ستر ستر فرشتے نکلے اور باقی فرشتے وہ تھے جو ساتوں آسمانوں کے اوپر سے تھے اور اس کی اسناد میں وہ راوی ہیں جو پہچانے نہیں جاتے۔

سورۃ اعراف، سورۃ توبہ سورۃ نور کا ذکر

۲۴۳۶:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن فرج نے ان کو عمرو بن خالد حرانی نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو ابو صخر نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا۔

لمن الملک الیوم؟ آج کس کی بادشاہی ہے؟ فرمائے گا۔ **للّٰہ الواحد القھار** ۔اللہ واحد زبردست کی ہے پھر آسمان وزمین پھینک دیے جائیں گے پھر لوٹائے جائیں گے البتہ تحقیق میں نے دیکھا تو منبر ہل رہا تھا۔فرمایا **فاین الجبارون واین المتکبرون**۔

اعلان ہوگا کہاں ہیں ظالم و جابر لوگ؟ کہاں ہیں مغرور ومتکبر لوگ؟ پکار اس کو ایک کونے سے (**آذناک مامنا من شھید** ۔ہم نے آپ سے عرض کر دیا کہ نہیں تھا ہم میں سے کوئی گواہ) حضور ہر جمعہ سورۃ اعراف کی آخری آیت کی قراءت ترک نہیں کرتے تھے۔

۲۴۳۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے اور ھشیم اور خالد بن عبد اللہ نے ان کو حصین بن عبد الرحمٰن نے ان کو ابو عطیہ ہمدانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا۔تم لوگ سورۃ براءۃ خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھلاؤ اور ان کو چاندی کے زیور استعمال کراؤ۔

ایمان داری سے سوچنے کی بات ہے کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم مردوں عورتوں کو صرف توبہ اور نور کے الفاظ رٹوانے کے لئے تھا؟ یہ باعث عبرت ہے ان تمام مسلمانوں کے لئے جو جمود کا شکار ہیں اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو صرف الفاظ پڑھا کر عہدہ براہونا چاہتے ہیں۔(مترجم)

سورۃ ھود کا ذکر

۲۴۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو محمد فرج ارزق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو عبد اللہ بن رباح نے ان کو کعب نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جمعہ کے دن سورۃ ھود پڑھا کرو۔

۲۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے کہ میں نے سنا تھا ابو علی سری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا میں

(۲۴۳۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲/۶۸۵) وقال ابن عدى : أبو صخر هو : حميد بن زياد له أحاديث صالحة روى عنه ابن لهيعة نسخة ا ھ۔ وقال ابن عدى إنما نكرت عليه. يعني أبو صخر. هذين الحديثين (المؤمن مؤالف) وفي القدريه وسائر حديثه أرجو أن يكون مستقيماً

(۲۴۳۸)......عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳/۳۱۹) إلى الدارمي وأبي داود في المراسيل وأبو الشيخ وابن مردويه والمصنف

أخرجه الدارمي (۲/۴۵۴) عن مسلم بن إبراهيم. به.

(۱)......في (أ) عالمفرح.

(۲)......في (أ) : أو.

نے عرض کی یارسول اللہ آپ سے بھی یہ بات نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا شیبتنی ھود کہ مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے آپ نے فرمایا جی ہاں میں نے کہا کیا چیز ہے جس نے آپ کو بوڑھا کر دیا ہے۔ انبیاء کے واقعات نے اور امتوں کی ہلاکت کے تذکروں نے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ اللہ کے اس فرمان نے۔ فاستقم کما امرت۔ آپ سیدھے رہیے جیسے آپ کو حکم ہوا ہے یا ثابت رہیں اور استقامت اختیار کیے رہیے جیسے آپ کو حکم ہو رہا ہے۔

سورہ نحل میں واقع خیر وشر کی جامع آیت کا ذکر

۲۴۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا منصور بن معتمر سے وحدیث بیان کرتے ہیں عامر سے انہوں نے کہا۔ شتیر بن شکل اور مسروق بن اجدع ایک ساتھ بیٹھے دوزانو میں ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ نے عبداللہ سے جو کچھ حدیث سنی ہے آپ بیان کریں اور میں تیری تصدیق کروں گا یا میں حدیث بیان کروں اور تم تصدیق کرنا۔ شتیر نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ فرماتے تھے۔ بے شک قرآن مجید میں خیر وشر کی جامع آیت سورۃ نحل میں ہے وہ یہ ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون

بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا اور نیکی کرنے اور قرابت داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائیوں سے اور برائی سے اور ظلم سے تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔

سورۃ کہف کا ذکر

۲۴۴۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے اور محمد بن عبدالوہاب فراء نے اور محمد بن حجاج ابوجعفر اور جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ابواسحٰق نے براء سے انہوں نے کہا۔

ایک آدمی سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا دو رسیوں دو باگوں کے ساتھ۔ اس آدمی کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ چنانچہ بادل گھومنے لگا اور قریب ہو گیا اور گھوڑا اس سے ڈرنے لگا جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سکینہ تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے اس کو عمرو بن خالد سے اس نے ابوخیثمہ زہیر بن معاویہ سے۔

۲۴۴۲:..... اور ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابوالقاسم عبیداللہ بن محمد بن علی الفامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو جعفر صائغ نے اور حسن بن سلام نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا براء سے انہوں

(۲۴۴۰)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۵۶) وصححاه.

(۲)..... في (ب) واحدثك

(۲۴۴۱)..... أخرجه مسلم (۱/۵۴۷، ۵۴۸) عن يحيى بن يحيى عن أبي خيثمة. به.

وأخرجه البخاري (۶/۲۳۲) عن عمرو بن خالد عن أبي خيثمة زهير. به.

(۳)..... في (ب): تستطين

(۴)..... في (ب) تدنوا.

نے کہا کہ ایک آدمی نے سورۃ کہف پڑھی اور اس کا جانور بندھا ہوا تھا۔ جانور بدکنے لگا آدمی نے ایک بادل کی طرف دیکھا جس نے اس کو چھپا لیا تھا یا گھیر اور دھند نے۔ پس گھبرا گیا لہٰذا گھبرا کر حضور کی خدمت میں گیا اور ماجرا بتایا کہ میں پڑھ رہا تھا اور ایسے ایسے ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہیے تھا اے فلانے بے شک سکینہ نازل ہوئی تھی قرآن کے لئے یا قرآن کے پاس۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

۲۴۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے اور ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے ان کو ابوالدرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ہمام اور ہشام اور شعبہ کی روایت سے۔

۲۴۴۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو ابوہاشم نے ان کو ابومجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابوسعید خدری نے فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے ایک نور روشنی کرے گا اس کے اور بیت اللہ کے درمیان یہی محفوظ ہے موقوف ہے اور اس کو روایت کیا ہے نعیم بن حماد نے ھشیم سے اس نے اسے مرفوع کیا ہے۔

۲۴۴۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوعلی حامد بن محمد رفاء نے ان کو ابو منصور سلیمان بن محمد بن فضل بن جبریل بجلی نے نہروان میں ان کو یزید بن مخلد بن یزید نے ان کو ہشیم نے پھر اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل بطور مرفوع روایت کے۔

۲۴۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو احمد بن نضر بن عبدالوہاب نے ان کو ابوقدامۃ نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوہاشم نے ان کو ابومجلز نے ان کو قیس بن عبادنی ان کو ابوسعید خدری نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص سورہ کہف ایسے پڑھے جیسے نازل ہوئی ہے اس کے لئے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔

۲۴۴۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو مغیرہ نے ام موسیٰ سے وہ کہتی ہے کہ حسن بن علی جب بستر پر آتے رات کے وقت تو ایک تختی لائی جاتی جس میں سورۃ کہف تھی۔ وہ اسے پڑھ لیتے تھے فرماتی ہیں کہ یہ لوح ان کے ساتھ گھمائی جاتی تھی وہ جہاں جہاں اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔

(۲۴۴۲)...... أخرجه البخاری فی علامات النبوة (فتح ۶/۶۲۲) (ومسلم فی الصلاة) عن طریق شعبة به (تحفة الأشراف ۲/۵۳)

(۲۴۴۳)...... أخرجه مسلم (۱/۵۵۵ و ۵۵۶) من طریق همام و هشام و شعبه جمیعاً عن قتادة. به

(۲۴۴۴)...... أخرجه الحاکم (۲/۳۶۸) من طریق نعیم بن حماد عن هشیم. به مرفوعاً وصححه الحاکم وقال الذهبی : نعیم ذو مناکیر.

(۱) ...... فی (أ) سعید.

(۲۴۴۷) المغیرة هو : ابن مقسم الضبی.

(۲) ...... فی (أ) : الأشعث.

(۳) ...... فی (أ) : فقلت وکان.

۲۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ((ح)) اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے انکو ابوالعباس محمد بن اسحٰق صبغی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبدالرحمٰن جدعانی نے ان کو سلیمان بن مرقاع نے ان کو عمر بن شعیب نے انکو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ کہف کا پڑھنا جس کو توراۃ میں الحائلہ کے نام کے ساتھ پکاری جاتی ہے۔ وہ حائل ہو جاتی ہے اس کو پڑھنے والے اور جہنم کے درمیان۔ محمد بن عبدالرحمٰن اس کے ساتھ منفرد ہے اور وہ منکر ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورہ مریم، سورۃ طٰہٰ سورۃ انبیاء کا ذکر

۲۴۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمد یہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابن مسعود سے وہ فرماتے تھے کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورۃ مریم، سورۃ طٰہٰ، سورۃ انبیاء، یہ ساری سورتیں عتاق اول ہیں جو اپنی جودۃ میں اعلیٰ درجے پر ہیں اور قرآن کی پہلی پہلی سورتوں میں سے ہیں۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے آدم بن ابوایاس نے۔

عتاق عتیق کی جمع ہے۔ عربوں کی عادت تھی کہ وہ ہر اس چیز کو جو جودۃ میں اچھی ہونے میں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی اس کو عتیق کہتے تھے گویا کہ بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان سورتوں میں لفظی اور معنوی اعلیٰ درجے کی جودۃ ہے فصاحت ہے بلاغت ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ مذکورہ الفاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سورتوں کی فضیلت مراد لی ہے جو بوجہ اس کے کہ یہ سورتیں مشتمل ہیں ذکر قصص پر اور اخبار انبیاء علیہم السلام پر اور اجتہاد والم پر اور تِلاد کہتے ہیں اس مال کو جو قدیم اور پرانا ہو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس سے مراد ہے کہ یہ پانچوں سورتیں ان پہلی پہلی سورتوں میں سے ہیں جو ابتداء اسلام میں نازل ہوئی تھیں کیونکہ یہ پانچوں سورتیں مکی ہیں اور ان سورتوں میں سے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہلے پڑھا تھا اور حفظ کیا تھا۔

۲۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو یحییٰ بن محمد بن عمران بالسی نے اور عبداللہ بن موسیٰ بن صقر نے اور احمد بن موسیٰ بن الحویہ اور عمران بن موسیٰ سجستانی نے ((ح)) اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو عبداللہ بن صقر بن موسیٰ بن حلال نے اور ختشام بن بشر بن عنبر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن منذر حزامی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابراہیم بن مہاجر بن مسمار نے انکو عمر بن حفص بن ذکوان نے ان کو مولی الحرقہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا طٰہٰ کو یٰسین کو آدم کی پیدائش سے ایک ہزار سال قبل جب فرشتوں نے قرآن مجید سنا تو بولے مبارک باد ہو اس امت

(۲۴۴۹)......أخرجه البخاري (۹/۳۹. فتح) عن آدم بن أبي اياس. به.

(۱) ...مابين المعكوفين من (ب)

(۲) ......مابين المعكوفين من (ب)

(۳) ...مابين المعكوفين من (ب)

(۲۴۵۰)......أخرجه ابن عدي (۱/۲۱۸) عن يحيى بن محمد. به.

وقال ابن عدي: ابراهيم بن مهاجر لم اجد له منكر من حديث "قراطه ويس" لأنه لم يروه إلا ابراهيم بن مهاجر ولا يروى بهذا الاسناد ولابغير هذا لاسناد هذا المتن إلا ابراهيم بن مهاجر هذا وباقي أحاديثه صالحة

وأخرجه الدارمي (۲/۴۵۶) عن إبراهيم بن المنذر. به.

تنبيه: في الكامل لابن عدي: (السختياني) بدلاً من (السجستاني) و (ابراهيم الحربي) بدلاً من (مولى الحرقة)

کے لئے جس پر ایسا قرآن اترے گا اور مبارک ہوں گے وہ سینے جو اس کو اٹھائیں گے اور مبارک ہوں گی وہ زبانیں جو اس کو تکلم کریں گی۔

حضور کا یہ قول۔قراء۔اس کا مطلب ہے ان دونوں کے ساتھ کلام فرمایا اور ان دونوں سورتوں کو فرشتوں کو سمجھایا تھا۔

سورۃ الحج اور سورۃ نور اور دیگر سورتوں کا ذکر

۲۴۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ سورۃ بقرہ سورۃ نساء اور سورۃ مائدہ سورۃ حج اور سورۃ نور کو سیکھو بے شک ان میں فرائض یعنی احکامات ہیں۔

۲۴۵۲:......ہمیں نے روایت کی ہے حصین سے اس نے ابوعطیہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے لکھایا فرمایا کہ سورۃ براۃ۔تم لوگ خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھاؤ۔

۲۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو شعیب بن اسحاق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ انہیں بالا خانوں میں نہ بٹھاؤ اور نہ ہی ان کو تحریر سکھاؤ یعنی عورتوں کو بلکہ انہیں سوت کاتنا اور سورۃ نور کی تعلیم دو۔

۲۴۵۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے انکو محمد بن ابراہیم شامی نے انکو شعیب بن اسحٰق نے پھر اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اور وہ حدیث اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

۲۴۵۴:......مکرر ہے۔ہم نے روایت کی ہے سورۃ نور کی ان کو بھی عورتوں کو تعلیم دینے کے بارے میں تو یہ مجاہد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ہے۔

سورۃ الم تنزیل السجدۃ اور تبارک الذی بیدہ الملک کا ذکر

۲۴۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر نے ان کو ابولیث نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک کہ سورۃ الم تنزیل السجدہ نہ پڑھ لیتے اور تبارک الذی بیدہ الملک۔

۲۴۵۶:......طاؤس نے کہا کہ فضیلت رکھتی ہیں یہ دونوں سورتیں پورے قرآن مجید پر ساٹھ نیکیاں۔

۲۴۵۶:......مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوالنضر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابوخیثمہ نے زہیر بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں میں نے ابوالزبیر سے کہا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی

(۲۴۵۱)......أخرجه الحاكم في المستدرك (۲/۳۹۵) بنفس الاسناد وصححاه

(۲۴۵۳)......أخرجه الحاكم (۲/۳۹۶) بنفس الاسناد وصححه الحاكم وقال الذهبي: بل موضوع وآفته عبدالوهاب قال أبو حاتم: كذاب.

(۲۴۵۶)......مكرر. أخرجه الحاكم (۲/۴۱۲) بنفس الاسناد وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه لأن مداره على حديث ليث بن أبي سليم عن أبي الزبير.

وانظر الترمذي (۲۸۹۲) ومسند احمد (۳/۳۴۰)

کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک وہ سورۃ الم سجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے تھے ابوالزبیر نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوصفوان اور یا کہا کہ صفوان نے۔

سورۃ یٰسین کا ذکر

۲۴۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے انکو خبر دی ہے ابو الطیب محمد بن مبارک خیاط نے ان کو محمد بن عبدالرحیم نے ان کو عبدان نے۔(ح)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو حسن بن علی بن بحر بن بری نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو ابوالنعمان نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن مبارک نے سلیمان تیمی سے ان کو ابوعثمان نے جو کہ نہدی نہیں ہے ان کو ان کے والد نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اپنے مرنے والوں کے قریب سورۃ یٰسین پڑھا کرو اور عبدان کی روایت میں ہے اپنے موتٰی پر شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یعنی محتضر بن پر یعنی جن پر موت حاضر ہوگئی ہو یعنی موت کے وقت۔

۲۴۵۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعمر ضریر نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ایک آدمی سے اس نے معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ یٰسین پڑھے اللہ کی رضا کے لئے اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اس کو اپنے موتی کے پاس یعنی انتقال کے وقت ان کے پاس پڑھا کرو۔

۲۴۵۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن خثعمی نے ان کو حسان بن عطیہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سورۃ یٰسین پڑھی گویا کہ دس مرتبہ قرآن مجید پڑھا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۴۶۰:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے۔(ح)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں ان کو ابوالفضل احمد بن اسماعیل بن یحیٰی بن حازم ازدی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن فضل زاہد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو ہارون بن محمد نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر شئے کا دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل یٰسین ہے جو شخص یٰسین پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کی قرأت کے بدلے میں دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنا لکھ دیں گے۔

(۲۴۵۷)......أخرجه الحاكم (۱/ ۵۶۵) بنفس الاسناد وصححه وقال : أوقفه يحيى بن سعيد وغيره عن سليمان التيمي والقول فيه ابن المبارك إذ الزيادة من الثقة مقبولة.

(۱)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۴۵۸)......ضعفه الالباني (هامش المشكاة ۱/ ۲۶۸)

(۱)......مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۴۶۰)......أخرجه الترمذي (۲۸۸۷) عن قتيبة وسفيان بن وكيع قالا حدثنا حميد بن عبدالرحمن. به.

وقال الترمذي : غريب.

۲۴۶۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس اسفاطی نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے پھر اس نے اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۲۴۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن بختویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن ابومسرہ مکی نے ان کو خلف بن ولید نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ابوالعوام نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص ہر رات سورۃ یٰسین پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا۔

۲۴۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن اسحٰق نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو یوسف بن سلیمان جمال نے ان کو محمد بن حاتم رقی نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو زیاد بن خیثمہ نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص سورہ یٰسین اللہ کی رضا کے لئے پڑھے اسے بخش دیا جائے گا ابوھمام نے ولید بن شجاع سے انہوں نے اپنے والد سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۲۴۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعلی حسین بن علی بن یزید حافظ نے ان کو عمر بن ایوب سقطی نے اور عبداللہ بن صالح بخاری نے اور محمد بن اسحاق ثقفی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوہمام نے ان کو ان کے والد نے ان کو زیاد بن خیثمہ نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے سورۃ یٰسین پڑھے اللہ تعالیٰ اس رات اس کی مغفرت کردیں گے۔

۲۴۶۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسمٰعیل بن ابواویس نے (ح)) اور ہمیں خبر دی ابوذر عبد بن احمد بن محمد مالکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ بشر بن محمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن شامی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر جدعانی نے قریش سے بنوتمیم سے اہل مکہ سے سلمان بن مرقاع جندی سے ہلال سے اس نے صلت سے یہ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ سورۃ یٰسین کو توراۃ میں معمہ کہا جاتا ہے۔ کہا گیا کہ معمہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں صاحب یٰسین دنیا اور آخرت کی بھلائی اور خیر کے رہتا ہے اور دنیا آزمائشیں اور مصیبتیں اس سے تھک جاتی ہیں اور آخرت کے ہول اور ڈر اس سے رفع ہوتے ہیں اور یہ دفع کرنے والی اور فیصلہ کرنے کے نام سے پکاری جاتی ہے صاحب یٰسین سے ہر برائی دفع ہوتی ہے اور اس کی ہر حاجت پوری ہوتی ہے جو شخص اسے پڑھ لیتا ہے اس کے لیے بیس حج کے برابر ہوجاتی ہے اور جو شخص اس کو سنتا ہے اس کے لیے ہزار دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہوتی ہے جو شخص اس کو لکھ کر پھر اس کو پی جائے اس کے پیٹ میں ہزار دوا داخل ہوتی ہے اور ہزار روشنی اور ہزار یقین اور ہزار برکت اور ہزار رحمت اور کھینچ لیا جاتا ہے اس سے ہر کھوٹ اور ہر بیماری منفرد ہوا اس کے ساتھ محمد بن عبدالرحمٰن اس نے نقل کی سلیمان سے وہ منکر ہے۔

(۲۴۶۲)... أخرجه المصنف فقط (کنز العمال ۲۶۲۵)

(۱) ... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۴۶۵)... أخرجه ابن الجوزی فی الموضوعات (۱/۲۴۷) من طریق أحمد بن عبدالرحمن الشامی. به وقال ابن الجوزی قال النسائی: محمد بن عبدالرحمن الجدعانی متروک الحدیث.

وقال ابن عراق فی تنزیه الشریعة (۱/۲۸۹): الجدعانی لم یتهم بکذب بل وثق فقال فیه أحمد وأبوزرعة لابأس به فغایة حدیثه ان یکون ضعیفاً.

(۱)... مابین القوسین من (ب)

ایک دفعہ یاسین پڑھنا دس بار قرآن پڑھنے کے برابر ہے

۲۴۶۶:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معتمر نے انکو طالوت بن عباد نے ان کو سوید ابو حاتم نے ابو سلیمان تیمی سے اس نے ابو عثمان سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ یٰسین پڑھے گویا کہ اس نے دس بار قرآن پڑھ لیا اور کہا ابو سعید نے جس نے یٰسین پڑھی ایک بار پڑھی گویا کہ اس نے دو بار قرآن پڑھ لیا ہو۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے وہ حدیث بیان کی ہے جو میں نے سنی ہے اور آپ نے وہ حدیث بیان کی ہے جو آپ نے سنی ہے۔

سورۂ کہف کی دس آیات پڑھنے سے دجال کے فتنے سے حفاظت

۲۴۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معمر نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو ابو قلابہ نے انہوں نے کہا جو شخص سورہ کہف کی دس آیات یاد کر لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھ لے وہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک حفاظت میں رہے گا اگر اس کو دجال پالے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور قیامت کے دن وہ شخص اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔

اور جو شخص اسے پڑھے اور وہ گمراہ ہو ہدایت پائے گا یا بھٹکا ہوا پڑھے تو راستہ مل جائے گا اور جو شخص پڑھے جب کہ اس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اسے گم شدہ چیز مل جائے گی اور جو شخص طعام یا غلے کی قلت کا کم پڑنے کا خوف کرے اور اسے پڑھے اس کو پورا ہو جائے گا اور جو شخص اسے میت کے پاس پڑھے اس پر موت آسان ہو جائے جو شخص اس کو عورت کے پاس پڑھے جس کے بچہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا عورت کی ہلاکت کا ڈر ہو اس پر ولادت آسان ہو جائے گی جو اسے ایسے پڑھے ایسے ہوگا جیسے اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پڑھا ہو۔ ہر شے کا قلب ہوا کرتا ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے۔ اسی طرح نقل ہوا ہے ہماری طرف اس اسناد کے ساتھ ابو قلابہ کے قول سے جب کہ وہ بڑے تابعین میں سے تھے وہ اس کو نہ کہتے اگر یہ صحیح ہو اس سے مگر پہنچانے کے لئے۔

۲۴۶۸:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عبد الرحمٰن سبیعی نے ان کو حسین بن حکم حیری نے ان کو حسن بن حسین عرنی نے ان کو عمرو بن ثابت بن ابو المقدام نے ان کو محمد بن مروان نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی نے انہوں نے کہا کہ جو شخص اپنے دل میں قسوت اور سختی پائے اسے چاہئے کہ وہ لکھے یٰسین والقرآن الحکیم ایک پیالے میں پھر اس کو پی جائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ایسے ہی روایت کیا گیا ہے اس حکایت میں اور اس سے قبل والی حدیث میں اور ابراہیم اس کو ناپسند کرتے تھے اگر حدیث صحیح ہو تو پھر کراہت کا اور ناپسند کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی صحت میں شک ہو۔ واللہ اعلم۔

۲۴۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ ان کو ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مصعب بن ماہان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ابراہیم نے کہ ایک آدمی تھا جو کہ قرآن مجید لکھا کرتا تھا اور اسے پی جاتا تھا پھر فرمایا کہ میں یہ خیال کرتا تھا عنقریب اس پر کوئی مصیبت آئے گی۔

---

(۱)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)......من (ب) : عسر.

(۳)......من (ب) : للکراهیة.

سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر کا ذکر

۲۴۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح ابن ہانی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابولبابہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا وہ فرماتی تھیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ روزے شاید آپ چھوڑنا نہیں چاہتے اور کبھی چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ شاید روزے نہیں رکھیں گے اور آپ ہر رات سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر پڑھ لیا کرتے تھے۔

''حوامیم''یعنی حم کے لفظ سے شروع ہونے والی سورتوں کا ذکر

ابن ابوحمید کی روایت میں جو داخل ہے' حوامیم کا ذکر ہو یا طواسین وغیرہ کا ذکر۔

۲۴۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے حبیب نے ابن ابونجیح سے اس نے مجاہد سے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ حوامیم قرآن کا دیباج اور ریشم ہیں (یا جوان خوبصورت اونٹنیاں ہیں یعنی بلاغت اور خوبصورتی میں)۔

۲۴۷۲:.....سفیان نے کہا اور مجھے حدیث بیان کی ہے حبیب بن ابوثابت نے ایک آدمی سے کہ وہ حضرت ابوداؤد کے پاس گئے وہ مسجد میں تھے یا یوں کہا کہ وہ مسجد بنا رہے تھے انہوں نے فرمایا مسجد میں یا کہا کہ یہ کیا ہے؟ یعنی کس لیے ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ آل حامیم کے لئے ہے۔

۲۴۷۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر احمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو معاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے ۔ (ح)) اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انکو ابوسہل بن زیاد نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر ملیکی نے ان کو زرارہ بن مصعب نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت آیت کرسی اور دو آیات شروع کی حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم پڑھے گا۔ اس دن شام تک اس کی حفاظت ہوگی اور اگر ان کو شام کو پڑھ لے اس رات کو صبح تک حفاظت ہوگی۔

۲۴۷۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابواحمد قاسم بن ابوصالح غدانی (ہمدانی) نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو محمد بن ایوب بن جعفر بن ابوسعید مقبری (قرشی) نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے ان کو اسحاق بن ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن ابوملیکہ نے

(۲۴۷۰).....أخرجه الحاكم (۲/۴۳۴) بنفس الاسناد.

(۱).....مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۴۷۱).....أخرجه الحاكم (۲/۴۳۷) بنفس الاسناد

(۲).....مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۴۷۲).....أخرجه الترمذي (۲۸۷۹) من طريق عبدالرحمن بن أبي بكر المليكي. به.

وقال الترمذي غريب. وقد تكلم بعض أهل العلم في عبدالرحمن بن أبي بكر بن أبي مليكة المليكي من قبل حفظة.

(۳).....مابين القوسين من (ب)

(۴).....مابين القوسين من (ب)

(۵).....مابين القوسين من (ب)

(۶).....في الأصل (الأوله)

ان کو زرارہ بن مصعب نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دو آیات آیت کرسی اور حم (مومن) والیہ المصیر تک پڑھے رات کو تو صبح تک صبح پڑھے تو رات تک حفاظت اس کی رہے گی۔

سورۃ دخان کی فضیلت

۲۴۷۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن ابراہیم بن حامد بزاز نے (ہمدان میں) انکو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سلیمان حضرمی نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عمرو بن عبداللہ نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص رات کو سورۃ دخان کو پڑھ لے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں اس کو اسی طرح روایت کیا ہے عمر بن یونس نے عمر بن عبداللہ بن ابوخثعم سے اور عمر بن عبداللہ منکر الحدیث ہے۔

۲۴۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحق طیبی نے ان کو عبداللہ بن احمد دجیمی نے انکو ابو یحییٰ بن ایوب نے ان کو مصعب بن سلام نے ہشام بن ابو مقدام سے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص شب جمعہ میں سورۃ دخان پڑھ لے صبح کو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

۲۴۷۷:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو احمد بن علی بن حسن نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عمار بن ہارون ثقفی نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص شب جمعہ کو حم دخان پڑھ لے اور سورۃ یٰسین صبح کو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس روایت میں ہشام منفرد ہے اور وہ اسی طرح ضعیف بھی ہے۔

اور اس کے علاوہ دیگر نے اس کو حسن سے روایت کیا ہے جیسے اس کا ذکر یٰسین سورۃ میں گزرا ہے۔

۲۴۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن حسن بن محمد بن قاسم (غضائری) نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو ابوعوف عبدالرحمن بن مرزوق بزوری نے ان کو مکی بن ابراہیم (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے ان کو مکی بن ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابوحمید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قرآن مجید پر عمل کرو اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام مانو اس کے ساتھ اقتداء کرو اس میں سے کسی شے کے ساتھ بھی کفر نہ کرو۔ اس میں سے جو چیز تمہارے اوپر متشابہ ہو (جس کی مراد واضح نہ ہو پائے) اس کو اللہ اور اہل علم کی طرف میرے بعد لوٹانا جیسے وہ تمہیں حکم کریں اور تورات انجیل اور زبور پر اور ان سب پر جو دیگر انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطاء کئے ہیں ایمان لاؤ۔ قرآن اور اس کے اندر کا بیان تمہیں کافی رہے گا' قرآن شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول ہے اور وہ ماحل جھگڑنے والا ہے جس کی تصدیق کی گئی ہے خبردار

(۲۴۷۵)..... اخرجه الترمذی (۲۸۸۸) من طريق زيد بن حباب. به.

وقال الترمذی : گريب

(۱)......فی (أ) : عمر.

(۲۴۷۶)......عزاه السيوطی فی الدر (۶/ ۲۴) إلى ابن الضريس و المصنف.

(۲۴۷۷)......اخرجه ابن ضريس و المصنف (كنز العمال ۲۶۹۸)

(۲۴۷۸)......أخرجه الحاكم (۱/ ۵۶۸) عن بكر بن محمد. به وصححه الحاكم وقال الذهبی : عبيدالله بن أبی حميد قال احمد : تركوا حديثه.

(۲)......من (ب) : العضائدی. (۳)......من (ب) عبد الرحيم.

(۴)......من الأصل احمد وعدا من (ب) (۵)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۶)......مابين المعكوفين سقط من (ب)

بے شک ہر آیت کے لیے قیامت کے دن نور اور روشنی ہوگی بے شک میں پہلے لوگوں کے تذکرے سے سورۃ بقرہ عطا کیا گیا ہوں اور موسیٰ علیہ السلام کے الواح میں سے سورۃ طٰہٰ اور طواسین اور حوامیم عطا کیا گیا ہوں اور مجھے فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہے یہ الفاظ عبدالصمد بن فضل کی روایت کے ہیں اور ابوعوف کی روایت میں ہے کہ فاتحۃ الکتاب بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں اور ق سے والناس تک زیادہ ہیں۔

۲۴۷۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے۔ان کو معمر نے ان کو خلیل بن مرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نہیں تھے جب تک تبارک الذی اور حم سجدہ نہ پڑھ لیتے تھے اور فرمایا کہ حم سات ہیں اور جہنم کے دروازے سات ہیں ہر حم ایک ایک دروازے سے آئے گی اس دروازے پر ٹھہرے گی اور کہے گی اے اللہ اس دروازے سے اس کو داخل نہ کر جو میرے ساتھ ایمان رکھتا اور مجھے پڑھتا تھا اسی طرح ہمارے پاس یہ روایت منقطع اسناد کے ساتھ پہنچی ہے۔

۲۴۸۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو سلیمان بن جراح نے جو کہ اہل سیر اور اہل علم وفضل تھے کہتے ہیں کہ میں نے نیند میں محمد بن ترمذی کو دیکھا اور ان سے پوچھا اے ابوجعفر تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ فرمایا کہ اس نے مجھے معاف کر دیا ہے میں نے کہا کس چیز کے بدلے میں میرے یہ پڑھنے کے سبب۔ رفیع الدرجات ذوالعرش۔

۲۴۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان بردعی نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے انہوں نے سنا جریر سے انہوں نے خواب میں ابراہیم صائغ کو دیکھا اور میں اس کو پہچان نہ سکا میں نے پوچھا کس چیز کے بدلے میں آپ نے نجات پائی ہے فرمایا کہ اس دعا کے سبب۔

اللهم عالم الخفيات رفيع الدرجات ذو العرش تلقي الروح علی من تشاء من عبادک
غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب ذو الطول لااله إلاانت.

اے اللہ اے مخفی باتوں کو جاننے والے اے بلند درجات کے مالک اے عرش کے مالک تو جس پر چاہے روح ڈال دے اپنے بندوں میں سے گناہوں کو معاف کرنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت پکڑنے والا طاقت والا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۲۴۸۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو سعد بن ابراہیم نے انہوں نے کہا کن الحوامیم (تسمیں العرش) غیر واضح ہے اصل کے اندر۔

سورۃ الفتح کا ذکر

۲۴۸۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں سے جو انہیں مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے اس نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جا رہے تھے اور عمر بن خطاب آپ کے ساتھ جا رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کو جواب نہ دیا پھر انہوں نے سوال کیا پھر بھی جواب نہیں دیا تین مرتبہ ایسا ہوا حضرت عمر کو کہنے لگے گم

(۲۴۷۹).....عزاه السيوطي في الدر (۵/۳۴۴) إلى المصنف.

(۱).....مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲).....غير واضح بالأصل وفي (ب) العرائس

پائے تجھے تیری ماں اے عمر تین مرتبہ تم نے رسول اللہ سے پوچھا مگر انہوں نے تجھے جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اتنے میں میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی یہاں تک کہ میں لوگوں کے آگے آیا اور میں ڈر گیا کہ کہیں میرے خلاف قرآن نہ اتر جائے بس میں ذرا سا ہی ٹھہرا تھا کہ اتنے میں میں نے پکارنے والے کی آواز سنی جو چیخ رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں ڈر گیا کہ شاید میرے بارے میں قرآن اترا ہے کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے السلام علیکم کہا آپ نے (جواب کے بعد) فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے جو کہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اس کے بعد آپ نے پڑھنا شروع کیا:

انا فتحنا لک فتحاً مبینا لیغفر لک اللّٰہ ماتقدم من ذنبک و ماتاخر

بے شک آپ کو فتح مبین عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے آپ کے اگلے پچھلے گناہ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنبی وغیرہ سے۔

مفصلات سورتوں کا ذکر

۲۴۸۴:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن سہل نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو ملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میں تورات کی جگہ سات قرآن کی بڑی سورتیں دیا گیا ہوں اور زبور کی جگہ سو سو آیات والی سورتیں اور انجیل کی جگہ مثانی۔ مفصلات (یعنی ق سے والناس) زیادہ دیا گیا ہوں۔

۲۴۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ حافظ نے انکو ابو عبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو ملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع لیثی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سات بڑی سورتیں تورات کے قائم مقام ملی ہیں اور مثانی انجیل کی جگہ اور سو سو آیات والی زبور کی جگہ اور فرمایا کہ مفصل زیادہ عطا ہوئی ہیں۔

۲۴۸۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے انکو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے انکو ہشام بن عمار نے انکو خلیل بن موسیٰ نے ان کو عبید اللہ بن ابو حمید نے ان کو معقل بن یسار نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ بے شک قرآن مجید ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہے اور تصدیق کرنے والا ہے بے شک اسی پر آیت کی روشنی ہوگی قیامت کے دن ظاہری بھی اور باطنی بھی' خبردار مجھے فاتحۃ الکتاب اور سورۃ بقرہ کا خاتمہ عرش کے نیچے سے عطا ہوا ہے اور مفصلات مجھے زیادہ عطا ہوئی ہیں۔

۲۴۸۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو عاصم نے ان کو ابو الاحوص انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ بے شک ہر چیز کی بلندی اور چوٹی ہوتی ہے اور بے شک قرآن مجید کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور بے شک ہر چیز کا اصل اور خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔

سورہ مفصلات میں سے بعض خاص خاص سورتوں کا ذکر

۲۴۸۸:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے انکو ابو بکر قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ملیح نے ان کو ضمرہ بن سعید نے ان

---

(۱)..... عمر من أول السطر في المخطوطة وبعد ذلكك مسافة بمجمل أن الناسخ لم يكتبها وهي كلمة (أم) كذا في رواية البخاري.

(۲)..... كذا ولعلها بعيري وهو الذي يقتضيه السياق.

(۳)..... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۴۸۶)..... ( ) مابين المعكوفين سقط من (ب)

کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ مسعود نے ان کو ابو واقد لیثی نے۔ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ان سورتوں کے بارے میں جو آپ نے عیدین کی نماز میں پڑھی تھیں۔ میں نے کہا کہ آپ نے یہ سورة پڑھی تھی۔

اقترب الساعة و انشق القمر۔ اور ق والقرآن المجید۔ اس کو مسلم نے صحیح میں ابو عامر عقدی کی روایت سے فلیح سے روایت کیا ہے۔

۲۴۸۹:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے اور بشر بن ثابت نے دونوں کو شعبہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منتشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو حبیب بن سالم نے ان کو نعمان بن بشیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید میں سبح اسمک ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ اور جب جمعہ اور عید کا دن اکٹھا ہوتا تو جمعہ و عید دونوں میں انہیں سورتوں کو سب کو پڑھتے تھے۔ یہ الفاظ وہب کی حدیث کے تھے اور بشر کی روایت میں ہے کہ آپ جمعے کے دن سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور بسا اوقات جمعہ کا دن عید الضحیٰ یا عید الفطر کا دن بھی ہوتا تھا تو پھر بھی دو سورتیں پڑھتے تھے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابو عوانہ کی روایت اور جریر کی ابراہیم سے روایت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے صبح سورة الم سجدہ، الغاشیہ پڑھتے تھے

۲۴۹۰:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ بن حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو رسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو مخول (مکحول) نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے صبح کی نماز میں الم تنزیل السجدہ اور ھل اتیٰ علی الانسان اور جمعہ میں سورة جمعہ اور سورة منافقون پڑھتے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا صحیح میں کئی طریقوں سے سفیان ثوری سے۔

۲۴۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبد الحمید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے عبد اللہ بن زرارہ نے ان کو ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان نے وہ کہتی ہیں میں نے سورة ق والقرآن المجید رسول اللہ کے منہ سے (یعنی آپ کی زبان سے سن کر سیکھی تھی) آپ اسے ہر جمعہ منبر پر جب لوگوں کو خطبہ دیتے تھے پڑھتے تھے۔ اس کو مسلم نے ابراہیم بن سعد کی روایت سے محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے اور اس کی اسناد میں یحییٰ بن عبد اللہ بن سعد بن زرارہ سے اور میری کتاب میں تھا حسین بن عبد اللہ سے میرا خیال ہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔

۲۴۹۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار ان کو ابن ابی قماش نے ان کو ابو الولید ہشام نے ان کو شعبہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے انکو جبیر بن مطعم نے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورة طور پڑھ رہے تھے پس گویا کہ ایسے لگا جیسے میرا دل پھٹ گیا ہے جب میں نے قرآن سنا بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن جبیر بن مطعم کی

(۲۴۸۸)...... (۱) فی أ: (بن)

(۲۴۸۹)......(۱) مبین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۴۹۰)......(۱) مابین القوسین من (ب)

(۲۴۹۱)......(۱) فی ب (الحسن)

(۲)......فی أ: (غلط)

(۲۴۹۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

روایت سے انہوں نے اپنے والد سے۔

سورۃ الرحمٰن کی فضیلت

۲۴۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابواسحٰق نے ابراہیم بن دحیم بن یتیم دمشقی نے بطور املاء کے مکہ مکرمہ میں، ان کو ھشام بن عمار نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو زھیر بن محمد نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے سورۃ الرحمٰن پڑھی تھی، حتیٰ کہ اسے ختم کر دیا، اس کے بعد فرمایا کیا ہوا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں خاموش؟ البتہ جن تم سے زیادہ بہتر جواب دے رہے ہیں۔ جب میں نے ان کے آگے ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی:

فبای الآء ربکما تکذبان.

اے جنوں انسانوں! تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے پروردگار ہم تیری کوئی سی بھی نعمت نہیں جھٹلائیں گے، سب تعریف اور شکر تیرے لئے ہے۔

۲۴۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو علی بن حسین بن جعفر حافظ نے بغداد میں، ان کو احمد بن حسن دبیس مقری نے ان کو محمد بن یحییٰ کسائی مقری نے، ان کو ھشام یزیدی نے، ان کو علی بن حمزہ کسائی نے، ان کو موسیٰ بن جعفر نے ان کو ان کے والد، ان کو علی بن حسین نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمار ہے تھے ہر شے کی خوبصورتی اور دلہن ہوتی ہے اور قرآن مجید کا طرہ حسن (یعنی دلہن) سورۃ الرحمٰن ہے۔

۲۴۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالعباس ضبعی نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن جدعانی نے ان کو سلیمان بن مرقاع نے ان کو عمرو بن شعیب نے، ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ اقتربت کو پڑھنے والے پڑھتارہ۔ اس کو توراۃ میں المبیضہ پکارا گیا ہے۔ یعنی (سفید کرنے والی یا روشن کرنے والی) قیامت کے دن جب زیادہ چہرے سیاہ ہوں گے سورۃ قمر کو پڑھنے والے کا چہرہ روشن ہوگا۔

۲۴۹۶:......اور اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ مروی ہے سلیمان بن مرقاع سے۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے فاطمہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ الحدید، سورۃ واقعہ، سورۃ رحمٰن کے قاری کو پڑھنے والے کو آسمان اور زمینوں کی بادشاہت میں ساکن الفردوس کے نام سے پکارا جائے گا۔

اس روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن کا سلیمان سے تفرد ہے یہ روایت اور دونوں منکر ہیں۔

رات کو سورۃ واقعہ پڑھنا فقر واحتیاج کو دور کرتا ہے

۲۴۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حجاج نے، ان کو

(۲۴۹۳) (۱) مابین المعقوفین سقط من (أ)

(۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)......فی (أ): نعمک.

:. غیر واضح.

۲۴۹۴:......(۱) فی (ب) محمد بن جعفر.

(۲) ...مابین المعکوفین سقط من (ب)

سری بن یحییٰ شیبانی نے، ان کو ابو الھیثم نے، ان کو شجاع نے اس نے ابو فاطمہ سے، اس نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ کی بیماری کے وقت طبع پرسی کی اور پوچھا کہ آپ کو کس چیز کی شکایت ہے، کیا بیماری ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میری بیماری میرے گناہوں کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ جواب ملا اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کیا ہم آپ کے لئے طبیب تلاش کریں؟ جواب ملا طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے عطایا کا حکم کروں؟ جواب ملا آج سے قبل آپ نے مجھے منع کیا تھا اس سے، لہذا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس کو اپنے اہل وعیال کے لئے چھوڑ دیجئے گا۔ جواب ملا کہ میں نے ان کو ایک چیز سکھلائی ہے۔ جب تک اس کو پڑھتے رہیں گے تو نادار نہیں ہوں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ کو پڑھ لے، فقیر محتاج نہیں ہوگا۔ (یا کبھی نادار نہیں ہوگا)۔

اس روایت کے ساتھ شجاع ابوطیبہ منفرد ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن وھب نے سری بن یحییٰ سے یہ کہ شجاع نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوطیبہ سے۔ اس نے عبداللہ بن مسعود سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۴۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے اپنی اصل کتاب سے، ان کو احمد بن بشر مرثدی نے، ان کو خالد بن خداش نے، ان کو عبداللہ بن وھب نے، ان کو سری بن یحییٰ نے، یہ کہ شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوطیبہ نے، اس نے ابن مسعود سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ کو پڑھے اس کو فاقہ نہیں پہنچے گا۔ ایسے فرمایا تھا ہمارے شیخ نے ابوطیبہ سے (مقبر کے نقطے کے ساتھ ظاء پر) اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے تاریخ میں "شجاعا" اور ذکر کیا ہے اس نے اس کو روایت کیا ہے۔ سری بن یحییٰ سے اور وہ وہی ابن وھب ہے جو سری سے روایت کرتا ہے۔ وہ شجاع سے اور وہ ابوطیبہ سے اور مخالفت کی ہے حجاج بن منھال نے وہ اس طرح کہ اس نے کہا کہ ابو فاطمہ سے اور اسی طرح سے اس کو کہا ہے غیر ابن وھب نے۔

۲۴۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوحامد بن بلال نے، ان کو ابوالاحوص اسماعیل بن ابراہیم اسفرائنی نے، ان کو ابوالعباس بن فضل بن بصری نے ان کو سری بن یحییٰ نے، ان کو شجاع نے ابوطبیۃ سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر رات کو پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا اور حضرت ابن مسعود اپنے بیٹوں سے کہتے تھے کہ وہ ہر رات کو پڑھا کریں اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یونس بن بکیر نے سیری سے۔

۲۵۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحاق نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابوجعبہ محمد بن یوسف نے، ان کو یزید بن ابی حکیم نے سری بن یحییٰ سے، اس نے شجاع سے، اس نے ابوطبیہ سے، ایسے ہی کہا تھا ہمارے شیخ نے (یعنی ظاء کے ساتھ) اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہر رات اذا وقعت الواقعۃ پڑھے، اس کو کبھی بھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔

اور ابن ابی مریم نے روایت کی سری بن یحییٰ سے، اس نے ابوشجاع سے، اس نے ابوظبیہ جرجانی سے، اس نے ابن عمر سے، انہوں نے ہمیں دعا بیان فرمائی۔

(۲۴۹۷)......(۱) فی (أ): (عن)

(۲۴۹۸)......(۱) فی (ب): تصبه

(۲۴۹۹)......(۱) فی (أ) یقران بها.

۲۵۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ، ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ، ان کو کو ابوعبدالرحمٰن نسائی نے ، ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی نے ، ان کو سلیم بن عثمان توزی نے ، ان کو محمد بن زیاد الھانی نے ، ان کو ابوامامہ باھلی نے ، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات میں یا دن میں سورہ حشر کی آخری آیات پڑھ لے پھر اس دن یا اس رات کو انتقال کر جائے ، تحقیق اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اس روایت میں سلیم بن عثمان متفرد ہے یہ محمد بن زیاد سے۔

سورۃ الحشر کی آخری آیات کی فضیلت

۲۵۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ، ان کو ابوجعفر رزاز نے ، ان کو احمد بن ولید فحام ان کو ابواحمد زبیر نے ، ان کو خالد بن طھمان ابوالعلاء خفاف نے ، ان کو نافع بن ابونافع نے معقل بن یسار سے ، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے: اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتے ہیں جو اس پر رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں شام تک اور جو شخص شام کو پڑھے ، اس کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

۲۵۰۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ، ان کو عباس بن محمد دوری نے ، ان کو علی بن بشر قطان نے ، ان کو بقیہ بن ولید نے ، ان کو بحیر بن سعد نے ، ان کو خالد بن معدان نے ، ان کو ابن ابوبلال نے ، ان کو عرباض بن ساریہ نے ان کو حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسبحات سورتیں پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ ان میں ایک آیت ہے جو ایک ہزار آیت سے افضل ہے۔ مسبحات وہ سورتیں ہیں جو سبح للہ سے یا یسبح للہ سے شروع ہوتی ہے۔ (مترجم)

۲۵۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ، ان کو عبداللہ بن جعفر نے ، ان کو یعقوب بن سفیان نے ، ان کو ولید بن عقبہ نے اور ابراہیم بن علاء نے اور عمرو بن عثمان نے اور ابن مصطفیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عقبہ بن ولید نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔

سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ کہا گیا ہے کہ سو جاتے تھے اور کہتے اس میں ایک روایت ہے جو ہزار آیت سے افضل ہے۔

۲۵۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، ان کو ابوبکر بن ابوالنضر نے مقام مرو میں ، ان کو عبدالعزیز بن حاتم نے ، ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ مقری نے ، ان کو عمرو بن ابی قیس نے ، ان کو عطاء بن سائب نے ، ان کو میسرہ نے کہ یہ آیت توروراۃ میں لکھی ہوئی ہے سات سو آیات کے ساتھ وہ آیت یہ ہے:

یسبح للہ مافی السموات ومافی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم

سورۃ جمعہ کی پہلی آیات ہے۔

سورۃ ملک کا خصوصی ذکر

۲۵۰۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ، ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ، ان کو ابراہیم بن حسین نے ، ان کو آدم نے ، ان کو شعبہ

(۲۵۰۱)...... فی المخطوطة (سلیمان) والصحیح سلیم وهو من میزان الاعتدال (۲/۲۳۰) لیس بثقة.

(۲۵۰۲)......(۱) فی (ا) قرأ.

(۲۵۰۳)......(۱) فی (ا) المعلی.

(۲)...... فی ب : ولم یقل.

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علوی نے، ان کو محمد بن احمد بن دو یہ نے، ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابراہیم بن طھمان نے، ان کو شعبہ نے، ان کو قتادہ نے، ان کو عباس جشمی نے، ان کو ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت ہے تیس آیات میں۔ اپنے پڑھنے والی کے لئے سفارش کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جائے۔
ابوعبید اللہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے:

تبرک الذی بیدہ الملک

۲۵۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو بکر بن محمد بن حمدان نے، ان کو عبدالصمد بن فضل نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے حفص بن عمر عدنی نے، ان کو حکم بن ابان نے، ان کو عکرمہ بن ابن عباس نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں پسند کرتا ہوں کہ وہ سورۃ ہر مومن کے دل میں ہو۔ یعنی تبارک الذی بیدہ الملک اور ترقفی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ سورۃ تبارک میری امت کے ہر انسان کے سینے میں ہو۔

۲۵۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح ھلال بن محمد بن جعفر حفار نے، ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے، ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ قطان نے، ان کو وھب بن جریر نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا اعمش سے، اس نے عمرو بن فرّ ہ سے، اس نے مرّ ہ سے، اس نے مسروق سے، اس نے عبداللہ سے، اس نے کہا کہ سورۃ تبارک الذی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی، یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کرادے گی۔

۲۵۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن حلیم مروزی نے، ان کو ابوالموجہ نے، ان کو عبدان نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو سفیان نے عاصم سے، اس نے زر سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں کہا کہ قبر یں انسان کے پاس (اس کے سوال کرنے والے) دو آدمی آئیں گے۔ اس کے پیروں کی جانب، مگر سورۃ ملک آگے آئے گی اور کہے گی کہ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں۔ یہ شخص مجھے سورۃ ملک کو پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے کی طرف آئیں گے یا پیٹ کا لفظ کہا تھا۔ مگر سورہ کہے گی کہ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔ یہ بندہ مجھے سورۃ ملک کو پڑھتا تھا۔ پھر سر کی جانب آئیں گے، پھر وہ آگے آئے گی اور یہی کہے گی کہ یہ شخص مجھے پڑھتا تھا، لہذا میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔ فرمایا کہ یہ سورۃ مانعہ ہے۔ عذاب قبر سے روکتی ہے۔ اس کا توراۃ کے اندر نام سورۃ ملک ہے۔ جو شخص اس کو رات میں پڑھ لے اس نے بہت سارا عمل کیا اور زیادہ کیا۔ اس کو شعبہ نے عاصم سے راویت کیا ہے اور اس نے فی الجیض کا لفظ استعمال کیا ہے کہ یہ سورہ ملک پیروں کی طرف سے روکے گی اوپر کی طرف سے اور اس کو اللہ کے حکم سے عذاب قبر سے اس بندے کو بچالے گی۔
اس بارے میں جتنی روایات ہیں ہم نے ان کو کتاب عذاب القبر میں ذکر کردی ہیں۔

۲۵۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی نے، ان کو شعیب بن حرب نے، ان کو یحییٰ بن عمرو بن مالک بکری نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۲۵۰۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۵۰۹)......(۱) فی (ب) : بن.

(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)...... فی ب : فی

صححہ الحاکم (۲/۴۹۷) ووافقہ الذھبی.

سنا اپنے والد سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوالجوزاء سے، اس نے ابن عباس سے کہا کہ ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے ایک جگہ ایک خیمہ نصب کیا اور ایک قبر پر اس کو نہیں پتہ تھا کہ یہاں پر قبر ہے۔ اچانک اس نے سنا کہ اس میں کوئی انسان ہے جو سورۃ تبارک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے پوری سورۃ پڑھ دی۔ اتنے میں یہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی، میں نے کسی قبر پر خیمہ گاڑ دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہاں پر قبر ہے۔ لیکن میں نے سنا تو اس میں کوئی انسان سورۃ تبارک پڑھ رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے سورہ پوری ختم کر لی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندے سے کہا کہ یہ سورۃ مانعہ اور روکنے والی ہے۔ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

۲۵۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں، ان کو خبر دی ہے ابواحمد حسین بن علی تمیمی نے، ان کو عبدالرحمان بن حاتم سے، ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید مقری نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو سعید بن ابوایوب نے، ان کو ابوعقیل زھرہ بن معبد نے، ان کو ابن شھاب نے کہ ابن شہاب صبح کی نماز میں اکثر تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ اتنی بڑی سورۃ کے ساتھ اتنی چھوٹی سورت پڑھتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ بے شک قل ھواللہ احد قرآن کی ایک تہائی ہے اور بے شک سورۃ تبارک اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے روز جھگڑے گی۔

سورۃ اذا زلزلت اور الٓر اور حٰمٓ کا اور مسبحات کا خصوصی ذکر

۲۵۱۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن صالح بن ھانی نے، اور حسن بن یعقوب نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے سری بن خزیمہ نے، ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے، ان کو سعید بن ابوایوب نے، ان کو عیاش بن عباس قتبانی نے، ان کو عیسیٰ بن ھلال صدفی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے تین ایسی سورتیں پڑھاتا ہوں جو الٓر کے آغاز والی ہیں۔ اس آدمی نے عرض کیا کہ میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میرا دل سخت ہوگیا ہے اور زبان میری موٹی ہوگئی ہے۔ (یا غلط ہوگئی ہے) پڑھئے تین سورتیں ذوات حٰمٓ میں سے (جو کہ اسی لفظ سے شروع ہوتی ہے) اس آدمی نے پہلے جیسی بات عرض کی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ آپ تین مسبحات پڑھیے۔ (جو کہ تسبیح کے لفظ سے شروع ہوتی ہے) اس نے پہلے جیسا عذر کیا۔ پھر اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کسی جامع سورۃ کی رہنمائی فرمائیں۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۃ اذا زلزلت پڑھائی۔ حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوگئے۔ پھر اس آدمی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس پر ہمیشہ قائم رہوں گا اس پر اور زیادہ نہیں کروں گی پھر وہ آدمی پچھلے پاؤں واپس لوٹ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افلح الرجل یہ آدمی کامیاب ہوگیا۔ پھر اس کا مابعد ذکر کیا۔

۲۵۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم زید بن ابی ھاشم علوی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے، ان کو ابراھیم بن عبداللہ نے، ان کو وکیع

(۲۵۱۱) ...(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (أ) زھیر بن معدان.

(۲۵۱۲) ... (۱) فی (ب) عباس بن عباش وھو خطأ

(۲) ... مابین المعکوفین: سقط من (أ)

صححہ الحاکم (۲/۵۳۲) ووافقہ الذھبی.

(۲۵۱۳) ......عزاہ السیوطی فی الدرالمنثور (۶/۳۷۹) الی الترمذی وابن الضریس ومحمد بن نصر والحاکم وصححہ والمصنف.

نے، ان کو اعمش نے، ان کو معرور بن سوید نے، اس نے کہا کہ ہم لوگ ساتھ نکلے تھے حج کرنے کے لئے۔ انہوں نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تھی۔ انہوں نے نماز میں الم ترا اور لا یلاف قریش پڑھائی تھیں۔

۲۵۱۴:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے، ان کو سعید بن مسعود نے، ان کو یزید بن ھارون نے، ان کو یمان بن مغیرہ بصری نے، ان کو عطاء بن ابی رباح نے، ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایھا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور قل ھواللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یمان بن مغیرہ نے۔

۲۵۱۵:.....تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوحامد احمد بن محمد خسر وگردی نے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو قعنبی نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سوال کیا جو کہ آپ کے اصحاب میں سے تھے۔ اے فلانے، کیا آپ نے شادی کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں کی اور میرے پاس شادی کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس قل ھواللہ احد بھی نہیں۔ بولے کہ جی ہاں، ہے۔ فرمایا کہ ایک تہائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کیا تیرے پاس قل یا ایھا الکافرون بھی نہیں ہے؟ بولے۔ جی ہاں ہے۔ فرمایا کہ ایک یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا آپ ساتھ اذا زلزلت بھی نہیں ہے؟ جواب دیا، جی ہاں ہے۔ فرمایا کہ ایک چوتھائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کہ تیرے ساتھ آیت الکرسی بھی نہیں ہے؟ جواب ملا، جی ہاں ہے۔ فرمایا ایک چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم شادی کرلو، تم شادی کرلو، تم شادی کرلو۔

اور اس کو روایت کی ہے اس کے ماسوائے قعنبی سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھواللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ چوتھائی قرآن ہے۔ لیکن یہ بات ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابوفدیک نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، انہوں نے قل ھواللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ ایک تہائی قرآن ہوا۔ اس سند روایت میں یمان بن مغیرہ اور سلمہ بن وردان غیر قوی ہیں حدیث میں۔

۲۵۱۶:.....ہمیں خبر دی ہے کہ ابوطاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ہے محمد بن مبارک خیاط نیساپوری نے، اس میں جو میں نے ان سے پڑھا ۳۰۳ھ میں، ابواسحاق بن ابراھیم بن اسحٰق نے نیساپور میں، ان کو عبداللہ محمد بن موسیٰ حرشی نے، ان کو حسن بن مسلم بن صالح عجلی نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو انس بن مالک نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذا زلزلت کو پڑھے یہ نصف قرآن کے برابر ہے اور جو شخص قل یا ایھا الکافرون کو پڑھے اس کے چوتھائی قرآن کے برابر ہوگا اور جو شخص قل ھواللہ احد کو پڑھے یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہوگا۔ یہ رواۃ عجلی مجہول ہے۔

۲۵۱۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو مخلد بن ابو عاصم نے، ان کو محمد بن موسیٰ نے، ان کو حسن بن مسلم بن صالح عجلی نے، پھر اکو ذکر کیا انہوں نے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے ابوعیسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے اور فرمایا کہ ہم اس

(۲۵۱۵)......(۱) فی (ب): قردان والصحیح سلمة بن وردان أبویعلی ضعیف.

(۲) ......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۵۱۶)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) وإسناد الحدیث فی (ب) هکذا اخبرنا أبوطاهر الفقیه أخبرنی محمد بن محمد بن المبارک الخیاط النیسابوری حدثنا أبوعبدالله محمد بن موسی الحرشی حدثنا الهسن فیما قرأت علیه سنة ثلاث وثلاثین ثلثمائة حدثنا أبو اسحاق إبراهیم بن اسحاق بنیسابور والباقی سواء.

حدیث کونہیں جانتے مگر اس شیخ حسن بن مسلم سے اور اس کو روایت کیا ہے۔ ابن خزیمہ نے محمد بن موسیٰ سے اس نے حسن بن سیار بن صالح سے۔

الھکم التکاثر کا ذکر

۲۵۱۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر محمد بن عبداللہ بغدادی نے، ان کو محمد بن جعفر فارسی نے مصر میں ان کو داؤد بن ربیع نے ان کو حفص بن میسرہ نے ان کو عقبہ بن محمد بن عقبہ نے نافع سے، ان کو ابن عمر نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ایک آدمی اس بات کی بھی استطاعت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار آیت پڑھ لیا کرے۔ لوگوں نے عرض کی ایک ہزار آیت پڑھنے کی روزانہ کون استطاعت رکھے گا۔ فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی اس بات کی بھی استطاعت نہیں رکھتا ہے کہ وہ سورۃ پڑھ لیا کرے **الھکم التکاثر**۔

سورۃ قل یاایھالکافرون کا ذکر

۲۵۱۹:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے، ان کو ابواحمد زبیری نے، ان کو سفیان نے، ان کو ابواسحاق نے ابوفروہ اشجعی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ اپنے سونے کے وقت **قل یاایھا الکافرون** پڑھ لیا کرے۔ یہ سورۃ شرک سے براءت اور بیزاری ہے۔

۲۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے، ان کو ابوجعفر حضرمی نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو زہیر نے، ان کو ابواسحاق نے، ان کو فروہ بن نوفل اشجعی نے، ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کا حکم فرمائیے جسے میں پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ جب اپنے بستر پر سونے کے لئے آئیں تو **قل یاایھا الکافرون** پوری سورۃ پڑھ لیں۔ یہ سورۃ شرک سے بیزاری کا اعلان ہے۔ اس روایت کا متابع بیان کیا ہے اسرائیل بن یونس نے ابواسحق سے۔

۲۵۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن سبیعی نے کوفہ میں، ان کو احمد بن حازم نے ابن ابی عزرہ سے، ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے، ان کو اسرائیل نے ابواسحق سے، اس نے فروہ بن نوفل سے، اس نے اپنے والد سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی اس کے عقد نکاح میں دے رکھی تھی اور آپ نے فرمایا کہ تم میرے داماد ہو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ لڑکی کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ اپنی ماں کے ہاں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنے کی وجہ بتاؤ کیسے آنا ہوا؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمائیں جسے میں سوتے وقت پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم **قل یاایھا الکافرون** پڑھا کرو۔ بے شک وہ شرک سے بیزاری ہے۔ شرک سے براءۃ ہے۔

۲۵۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو محمد بن دینوری نے، ان کو سلیمان بن داؤد نے، ان کو یزید بن خالد نے، ان کو شیبان نے، ان کو قتادہ نے، ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے

(۲۵۱۸)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

عزاه السیوطی فی الدر (۳۸۶/۶) إلی الحاکم والمصنف

(۲۵۱۸)......(۱) قال ابن حجر فی التقریب صوابه (فروة)

(۱)...... فی (ب) : اقرأها

(۲۵۲۰)......أخرجه الحاکم بنفس الإسناد (۵۳۸/۲) وصححه ووافقه الذهبی.

(۲۵۲۲)......عزاه السیوطی فی الدر (۴۰۵/۶) إلی المصنف.

فرمایا کہ تم سوتے وقت قل یاایھا الکافرون پڑھا کرو۔ یہ شرک سے براۃ ہے۔ اس اسناد کے ساتھ منکر ہے ہاں پہلی اسناد کے ساتھ معروف ہے۔

۲۵۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو بوعثمان بصری نے، انہوں نے کہا کہ ابواحمد فرّا نے کہا تھا کہ میں نے شبل سے سنا تھا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے اصمعی سے، انہوں نے ابوعمرو بن علاء سے، انہوں نے کہا کہ سورۃ قل یاایھا الکافرون کا نام مقشقشۃ (شرک کے داغ دھونے والی) پکارا جاتا ہے۔ یعنی کہ وہ شرک سے بری کرتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یعنی محاورہ میں۔ قشقش البعیر اذا رمٰی بجرتہ (اونٹ نے جگالی کی ہے جب وہ جگالی نکالے یا مستی سے گھڑا نکالے)۔

۲۵۲۳:.....مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو تمتام اور ابن ابی قماش نے، دونوں نے کہا ان کو خلف بن موسیٰ نے، ان کے باپ سے اس نے قتادہ سے، اس نے انس سے، اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعت میں اور نماز فجر سے قبل دو رکعت میں قل یاایھا الکافرن اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۲۵۲۴:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار سے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے، دونوں نے کہ ان کو خبر دی ہے احمد بن حسن بن عبدالجبار نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن یزید بن عبداللہ بن انیس انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا طلحہ بن حراش سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قل یاایھا الکافرون پڑھی اور سورۃ پوری کرلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی نے اپنے رب کو پہچان لیا او دوسری رکعت میں اس نے قل ھو اللہ احد پڑھی اور سورۃ پوری کرلی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بندہ اپنے رب کے ساتھ ایمان لے آیا۔ اس لئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ یہی دو سورتیں اپنی دو رکعتوں میں پڑھا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ اخلاص اور الکافرون پڑھتے تھے

۲۵۲۵:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو اسحٰق بن یوسف ازرق نے، ان کو ہشام بن حسان نے، ان کو محمد بن سیرین نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کو ہلکا پھلکا کرتے تھے آسان کرتے تھے اور ان میں قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۲۵۲۶:.....ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوعلی میدانی نے، ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے، ان کو سعید بن کثیر بن عفیر نے، ان کو یحییٰ بن ایوب نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر سے قبل دو رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ اور قل یاایھا الکافرون پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے اور یہ روایت گذر چکی ہے جس میں یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

۲۵۲۷:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن فضل نے، ان کو حسن بن علی حلوانی نے، ان کو زکریا بن عطیہ حنفی نے، ان کو سعد بن محمد مسور بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان کو حدیث بیان کی سیدہ عائشہ بنت سعد نے، ان کو ان کے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے قل یاایھا الکافرون پڑھی گویا کہ اس نے ایک چوتھائی قرآن

(۲۵۲۳)..... (۱) فی (أ) القشقشة.

(۲۵۲۳)..... مکرر (۱) فی ب : أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

پڑھ لیا اور جس نے قل ھواللہ احد پڑھی گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سعد بن ابراہیم نے مجھے یہ حدیث بتائی تھی ابوسلمہ سے۔ اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا قل ھواللہ احد بارہ مرتبہ گویا کہ اس نے چار مرتبہ قرآن مجید ختم کر لیا اور وہ اہل زمین پر سب سے افضل ہوگا۔

۲۵۲۸:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے مصر میں، ان کو حسن بن علی حلوانی نے، ان کو زکریا بن عطیہ نے، ان کو سعد بن محمد بن مسور نے، انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے سعد بن ابراہیم نے ابوسلمہ سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بارہ مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھی نماز فجر کے بعد گویا اس نے چار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا اور اس دن وہ اہل زمین پر افضل آدمی ہوگا جب وہ تقویٰ اختیار کرے۔

سورۃ النصر کا خصوصی ذکر

۲۵۲۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوالولید نے، ان کو عبداللہ بن محمد نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو عبدالاعلیٰ نے، ان کو داؤد نے عامر سے، اس نے مسروق سے، اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ پڑھتے تھے:

سبحان اللہ وبحمدہ واستغفرہ واتوب الیہ

اور فرمایا کہ مجھے میرے رب نے خبردار کیا تھا کہ میں عنقریب اپنی امت کے بارے میں ایک علامت دکھایا جاؤں گا۔ جب میں اسے دیکھ لوں تو کثرت کے ساتھ میں یہ ورد کروں:

سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ واتوب الیہ۔

لہٰذا میں نے اسے دیکھ لیا ہے:

اذا جآء نصر اللہ والفتح (فتح مکہ سے) ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً
فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابًا

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ سے۔

۲۵۳۰:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو ابوالقاسم طبرانی نے، ان کو محمد بن حسن بن کیسان نے، ان کو ابوحذیفہ نے، ان کو سفیان نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، ان کو انس رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قل یاایھا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور اذا زلزلت الارض چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور اذا جاء نصر اللہ والفتح چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲۵۲۷)..... (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) ..... فی (ب) : ربع القرآن أربع مرات وھو خطأ.

(۲۵۲۹)..... (۱) فی (ب) : فی.

(۲) فی (ب) : واستغفر اللہ.

سورۃ اخلاص کا خصوصی ذکر

۲۵۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ اور ابوزکریا بن ابو اسحق نے، دونوں کو ابوالحسن بن محمد بن عبدوس نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے، اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس کتاب میں جس کو اس نے پڑھا تھا۔ مالک نے پھر اس کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی سے سنا جو قل ھواللہ احد پڑھ رہا تھا اور اسے بار بار پڑھے جا رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اس بات کا ذکر کیا وہ آدمی اس کو قلیل سمجھ رہا ہے اور قعنبی نے کہا کہ وہ آدمی اس کو بہت کم کہہ رہا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ ابوزکریا کی روایت کے الفاظ ہیں ان کو بخاری نے صحیح میں قعنبی سے اور عبداللہ بن یوسف سے، اس نے مالک سے ان کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن جعفر نے مالک سے۔ اس نے کہا ابوسعید خدری سے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ بن نعمان سے۔

۲۵۳۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے، ان کو خبر دی ہے ابویعلی نے اور حسن بن سفیان اور عمران بن موسیٰ نے ان سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم ھلالی نے، ان کو اسماعیل بن جعفر نے مالک بن انس سے، اس نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے، اس نے ان کے والد سے، اس نے ابوسعید سے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ بن نعمان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے نماز میں قیام کیا اور وہ بار بار سورۃ قل ھواللہ احد کو پڑھتا رہا۔ اس کے علاوہ اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ جب صبح ہوئی تو کوئی آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ فلاں آدمی نے آج رات قیام کیا ہے اور رات بھر سحر سے **قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد** پڑھتا رہا ہے۔ مگر اس کے علاوہ اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ گویا کہ وہ آدمی اسے بہت کم سمجھ رہا تھا۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ سورۃ البتہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ ابومعمر نے تم ساقہ کا اضافہ کیا ہے۔

۲۵۳۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد میں، ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان دونوں کو جعفر بن محمد بن شاکر نے، ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابراہیم نے اور ضحاک مشرقی نے ان کو ابوسعید خدری نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایک تمہارا اس بات سے عاجز ہے کہ وہ رات ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیا کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھے گا (یعنی مشکل ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھواللہ احد اللہ الصمد ایک تہائی قرآن ہے۔

اور حرفی کی ایک روایت میں ہے **اللہ الواحد الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد**۔ یہ ایک تہائی قرآن ہے۔

(۲۵۳۱)...... الموطأ (ص ۳۰۸)

(۲۵۳۲)...... (۱) غیر واضح فی الأصل وفی (ب) الهذلی.

(۲) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۳) فی (ب) : رجل.

(۲۵۳۳)...... (۱) فی ب : اللہ الواحد.

اور اس کو بخاری نے صحیح میں عمر بن حفص سے روایت کیا ہے اور ابراہیم کی روایت ابوسعید سے مرسل ہے اور ضحاک کی روایت اس سے مسند ہے بخاری نے اس کو بیان کیا ہے۔

۲۵۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو ابوسھل بن زیاد قطان نے، ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے، ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے، ان کو سعید نے، ان کو قتادہ نے، ان کو سالم بن ابوجعد نے، ان کو معدان بن ابوطلحہ یعمری سے، ان کو ابوالدرداء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ ہر رات کو ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیا کرو۔ لوگوں نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اس سے عاجز ہیں اور کمزور ہیں۔ دو یا تین بار کہا۔ مگر ہر دفعہ وہی جواب دیتے رہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے قل ھو اللہ احد کو قرآن کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سعید بن ابوعروبہ سے اور شعبہ کی روایت سے اور ابان بن یزید نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔

۲۵۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو شاذان نے، ان کو بکیر بن ابوسمیط نے، ان کو قتادہ نے، پھر اس کو اس کے اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے مفہوم کو بیان کیا ہے۔

ایک تہائی قرآن

۲۵۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابن فضیل نے، ان کو بشیر ابواسماعیل نے، ان کو ابوحازم نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکل کر تشریف لائے اکٹھے ہو کر تیار رہو۔ عنقریب میں تمہارے لئے قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھوں گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پوری سورۃ پڑھی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اس طرح ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ایک دوسری بار قاضی کے ساتھ اور وغیرہ کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکل کر آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے اوپر ایک تہائی قرآن مجید پڑھوں گا۔ پھر اس کو ذکر کیا۔

اور اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے واصل بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے ابن فضیل سے۔

۲۵۳۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو یزید بن کیسان نے، ان کو ابوحازم نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکٹھے ہو جاؤ۔ بے شک میں تمہارے سامنے پڑھوں گا جس نے انتظام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ھو اللہ احد پڑھی، پھر اندر چلے گئے۔ ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خبر آسمان سے آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہی چیز ہے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے ہیں۔ پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں

(۲۵۳۴)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۵۳۵)...... (۱) فی (ب): اسحق

(۲۵۳۶)...... مسلم (۱/۵۵۷) من طریق ابن فضیل. به.

(۲۵۳۷)...... اخرجه مسلم (۱/۵۵۷) من طریق یحیی. به.

نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پڑھوں گا۔ ہوشیار ہو جاؤ یہی ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یحییٰ بن قطان کی روایت سے۔

۲۵۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے، ان کو ابوالحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد مہرجانی نے، ان کو ابوبکر بن جعفر مزکی نے، ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو ابن بکیر نے، ان کو مالک نے، ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، ان کو عبید بن حنین مولیٰ آل یزید بن خطاب نے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا جو کہ یہ پڑھ رہا تھا۔ **قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد** ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چیز واجب ہوگئی ہے۔ فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ میں اس بندے کو خوشخبری دوں۔ مجھے خیال آیا کہ میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا رہ جائے گا۔ لہذا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے کو ترجیح دی۔ پھر میں اس آدمی کی طرف گیا تو وہ جا چکا تھا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نماز میں صرف سورۃ الاخلاص کا پڑھنا

۲۵۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو حرملہ نے، ان کو عبداللہ بن وھب نے (ح) انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یعقوب نے اور احمد بن سھل بن بحر نے، ان کو احمد بن عبدالرحمٰن بن وھب نے، ان کو ان کے چچا نے، ان کو عمرو بن حارث نے، ان کو سعید بن ابوھلال نے یہ کہ ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے اس کو حدیث بیان کی اپنی ماں عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھیں، وہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک لشکر جہاد میں بھیجا اور وہ لشکر میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ قل ھو اللہ احد پر نماز ختم کرتے تھے۔ جب وہ لوگ واپس لوٹے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اس بات کو ذکر کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آپ اس سے پوچھیں کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں اس لئے کرتا ہوں کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس کو پڑھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے احمد بن عبدالرحمٰن بن وھب سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے احمد بن صالح سے، اس نے ابن وھب سے او
ں نسخوں میں ہے محمد سے اور احمد بن صالح سے مصعب سے منسوب نہیں ہے۔

۲۵۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن علی محمد بن سختوی عدل نے، ان کو علی بن محمد بن صقر نے، ان کو ابراہیم بن حمزہ
۔ ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے، ان کو عبیداللہ بن عمر نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی ان کی قباء میں
، ن کرتا تھا۔ جب سورۃ شروع کرتا تو یہی سورۃ پڑھتا قل ھو اللہ احد، اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھتا تھا۔ وہ پوری نماز میں ایسے ہی کرتا تھا۔ اس باب نے اس سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے اس سے کہا کہ میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم لوگ چاہو کہ میں تمہاری امامت کروں تو

---

۲)..... (۱) فی (أ) : الطائفی.
، مالک فی الموطأ (ص ۲۰۸)
۲)..... (۱) فی (ب) : فیختم.

کروں گا ورنہ نہیں اور وہ آدمی ان میں سے افضل بھی تھا۔لہذا وہ ناپسند کرتے تھے کہ اس کے سوا کوئی اور ان کی امامت کرے۔لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا اے فلانے، کس چیز نے آپ کو روکا کہ آپ ویسے کریں جیسے آپ کے احباب نے آپ سے کہا ہے۔آپ کو اس سورۃ کے لازم کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے۔اس نے جواب دیا کہ اس سورۃ کی محبت نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کرائے گی۔

اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عبداللہ نے کہا ہے روایت ہے ثابت سے،اس نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۵۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے،ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے،ان کو حسن بن علی بن زیاد نے،ان کو ابن ابواویس نے،ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے،اس نے عبداللہ سے،اس نے ثابت سے،اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ قل ھو اللہ کو لازم کیوں کر لیا ہے؟ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے محبت کرتا ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تیری اس کے ساتھ محبت تجھے جنت میں داخل کرا دے گی۔

دو سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنے سے دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۵۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن شبابہ نے ھمدان میں ان کو عبدالرحمٰن بن حسین اسدی نے اور ابوالقاسم نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے،ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے،ان کو صالح مرّی نے،ان کو ثابت نے،ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔فرمایا جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی دو سو بار،اس کے لئے دو سو سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲۵۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے،ان کو ابوعمرو بن مطر نے،ان کو ابومحمد بن ایوب نے،ان کو مسلم بن ابراہیم نے،ان کو حسن بن ابوجعفر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے،ان کو ابوسعید بن اعرابی نے مکہ مکرمہ میں،ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے،ان کو اسباط بن محمد قرشی نے،ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے،ان کو شعبی نے،ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے،ان کو ایوب انصاری نے،وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قل ھو اللہ تہائی قرآن ہے۔

۲۵۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے،ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے،ان کو حسین جعفی نے،ان کو زائدہ نے،ان کو منصور نے ھلال سے،اس نے ربیع بن خیثمہ سے،ان کو عمرو بن میمون نے،ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے،ان کو انصار کی ایک عورت نے،ان کو ابوایوب نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک آدمی اس سے بھی عاجز ہے کہ رات اور دن میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگوں کو مشکل لگ رہا ہے تو فرمایا کہ یہ پڑھے اللہ الواحد الصمد۔بے شک وہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جو شخص یہ پڑھے:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

(۲۵۴۱)......(۱) فی (ب): قال.

(۲۵۴۲)......(۱) فی (ب): الزازی.

(۲۵۴۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)...... فی (ب) مک بدلاً من زکریا.

(۲۵۴۴)......(۱) فی (ب) أن.

دس بار۔ تو اس کے لئے نسمہ کے (غلام کے) برابر ہوگا اور جو شخص سبحان اللہ پڑھے اور دودھ والا جانور بطور تحفہ انعام دینے کی طرح سخاوت کرے یا راستہ دکھا کر، دف بجانے والے کو ہوگا۔ اس کے لئے بربنا نسمہ کے (یعنی غلام)۔ زائدہ نے کہا کہ منصور نے کہا ہے ہر ایک بہتر ہے نسمہ سے (یعنی غلام سے)۔

۲۵۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں، ان کو ابو حفص جمحی نے، ان کو علی بن عبد العزیز نے، ان کو قعنبی نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن مسلم بن اخی زھری نے، ان کو ان کے چچا ابن شھاب نے، ان کو حمید بن عبد الرحمٰن نے، ان کو ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا قل ھو اللہ احد کے بارے میں، فرمایا کہ یہ قرآن کی ایک تہائی ہے یا اس کے برابر ہے۔

۲۵۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے، ان کو احمد بن محمد بن عبدوس طرکھی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو حسن بن ابو جعفر نے، ان کو ثابت نے، ان کو انس نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پڑھا قل ھو اللہ احد دو سو بار، اسے بخش دیا جائے گا۔ یعنی گناہ دو سال کے۔

۲۵۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے، ان کو ابو احمد بن علوی نے، ان کو ابو یعلی نے اور یوسف بن عاصم رازی نے دونوں کو ابو الربیع زھرانی نے، ان کو ابن میمون نے، ان کو ثابت نے، ان کو انس نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا دن میں دو سو بار قل ھو اللہ احد اس کے لئے پندرہ سو نیکی لکھی جائے گی۔ مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔ اور روایت کی ہے محمد بن مرزوق نے حاتم سے اور اس نے کہا کہ اس میں مٹادے گا اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو اور اس عدد کا ذکر نہیں کیا جو اس کے لئے لکھا جائے گا۔

۲۵۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے، ان کو ابو احمد بن عدی نے، ان کو محمد بن محمد نفاخ نے مصر میں ان کو محمد بن مرزوق نے، ان کو حاتم بن میمون نے، ان کو ابو سہل نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

رات کو سونے سے پہلے سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنا

۲۵۴۹:......اور اس آخری اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ارادہ کرے کہ رات کو اپنے بستر پر نیند کرے وہ سیدھی کروٹ سو جائے۔ پھر ایک سو بار پڑھے قل ھو اللہ احد ایک سو بار۔ جب قیامت کا دن ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے جنت میں داخل ہو جا اپنی دائیں طرف۔

سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص

۲۵۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے، ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو علان نے، ان کو عیسیٰ بن حماد نے، ان کو لیث بن سعد نے، ان کو خلیل بن مرہ نے، ان کو حسن بن ابو الحسن سدوسی نے اہل بصرہ میں سے، ان کو سعید بن عمرو نے، ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پڑھے قل ھو اللہ احد باوضو ہو کر ایک سو بار، جب نماز کی وضو کرتا ہے ابتدا کرے سورہ فاتحہ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ اس

(۲۵۴۶)......(۱) فی (ا) الطائفی وھو خطأ.

(۲۵۴۷) ......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲/۸۴۴)

وفی الکامل الربیع الزھرانی بدلاً من ابی الربیع الزھرانی وھو خطأ والصحیح ابو الربیع الزھرانی واسمه سلیمان بن داود.

(۲۵۴۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه ابن عدی (۲/۸۴۴ و ۸۴۵)

کے لئے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں لکھیں گے اور دس غلطیاں مٹا دیں گے اور اس کے لئے دس درجے بلند کردیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک سو گھر بنائیں گے اور اس کے لئے اس دن بنی آدم کی ساری اولاد کے اعمال کے برابر عمل بلند ہوں گے اور وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس نے تینتیس (۳۳) مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے اور شرک سے براءۃ اور فرشتوں کی حاضری اور شیطان سے بھاگنا اور اس کے لئے عرش کے اردگرد بھن بھناہٹ ہوگی۔ اس شخص کا تذکرہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں گے جب اس کی طرف دیکھیں گے تو اس کو کبھی بھی عذاب نہیں دیں گے۔

پچاس سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

۲۵۵۱:......اور اسی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احمد پڑھے، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ جبکہ وہ چار خصلتوں سے پرہیز کرتا ہو۔ ناحق خون بہانے سے، ناحق مال کھانے سے، بدکاری سے اور شراب سے۔ اس روایت میں خلیل بن مرّہ اکیلا ہے اور ضعفاء میں سے ہے جن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔

۲۵۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن عبداللہ بیہقی نے، ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے، ان کو بوجعفر حضرمی نے ان کو شریح بن یونس نے، ان کو اسماعیل بن مجالد نے، ان کو مجالد نے شعبی سے، ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ لہٰذا یہ سورۃ نازل ہوئی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد آخر تک۔

معاویہ بن معاویہ مزنی کے جنازہ میں ستر ہزار

۲۵۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے، دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن ابوداؤد منادی نے اور ابوجعفر نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے، ان کو صدقہ بن ابوسھل نے، ان کو یونس نے، ان کو حسن نے، ان کو معاویہ بن معاویہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں جہاد کررہے تھے۔ آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو معاویہ بن معاویہ مزنی کا جنازہ پڑھنے سے دلچسپی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ جبرئیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ لہٰذا آپ کے لئے تمام پہاڑ اور ٹیلے سامنے سے ہٹ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر چلے۔ جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے اور جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ کی نماز جنازہ پڑھائی اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ اے جبرئیل! معاویہ بن معاویہ مزنی اس مقام پر کیسے پہنچا؟ اس نے کہا بوجہ کثرت قراءۃ قل ھو اللہ احد کے۔ وہ اسے پڑھتے رہتے تھے۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، چلتے، سواری پر۔ بس اسی سبب سے وہ پہنچے تھے جہاں تک پہنچے تھے۔

(۲۵۵۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه ابن عدی (۹۲۸/۳)

(۲۵۵۱)......أخرجه ابن عدی (۹۲۸/۳)

(۲۵۵۳)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳) فی (ب) : عن

یہ روایت مرسل ہے۔ اور ہم نے کتاب دلائل النبوۃ میں اور کتاب الجنائز میں سنن سے دو طریقوں سے اس کو روایت کیا ہے۔ دونوں طریقے موصول ہیں (یعنی ان میں انقطاع نہیں ہے) اور اس مرسل روایت کے بھی شاہد ہیں۔ اور قولہ عن معاویۃ بن یزید من حدیث معاویۃ بن معاویہ ہے۔

۲۵۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے، ان کو حاجب بن احمد طوسی نے، ان کو عبدالرحیم بن منیب نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو ابومحمد بن علاء ثقفی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا۔ ایک دن سورج طلوع ہوا اور ہم تبوک میں تھے۔ نور اور شعاع اور ضیاء و روشنی ایسی تھی کہ جس کو ہم نے اس سے قبل نہیں دیکھا تھا۔ جو وقت گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کی ضیاء اور نور سے حیران ہونے لگے۔ اچانک آپ کے پاس جبرئیل امین آئے اور وحی لائے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا سورج کو کیا ہوا جیسے طلوع ہے۔ آج اس کی ضیاء اور روشنی اور شعاع ایسی ہے جسے میں نے نہیں دیکھا تھا کہ کبھی ایسا سورج طلوع ہوا ہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج معاویہ بن ابومعاویہ لیثی کا انتقال ہو گیا۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں جو اس کا نماز جنازہ پڑھیں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس وجہ سے ہے اے جبرئیل؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ کثرت کے ساتھ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتے تھے بحالت قیام ہو یا بحالت قعود ہو یا چلنے کی حالت ہو۔ دن رات ہو۔ اے اللہ کے نبی کیا آپ کو دلچسپی ہے کہ آپ اس کا جنازہ پڑھیں پھر واپس جہاد میں (تبوک میں) لوٹ آئیں تو میں آپ کے لئے زمین کو قبض کر لوں گا۔ جبرئیل علیہ السلام نے ایسا کیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن ابومعاویہ کا جنازہ پڑھایا۔ پھر واپس تبوک کے غزوے میں لوٹ آئے۔

۲۵۵۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو اسباط نے نافع سے، ان کو ابن عمر نے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس یا پچیس راتوں کو دیکھا یا پورے ایک مہینے تک دیکھا۔ میں نے فجر سے قبل دو رکعتوں میں اور مغرب کے بعد دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سورۃ نہیں سنی تھی جسے آپ پڑھتے سوائے **قل یا ایھا الکافرون** اور **قل ھو اللہ احد**۔

۲۵۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر محمد بن احمد بن اسمعیل طابرانی نے، ان کو ابوحاتم محمد بن حبان البستی نے بطور املاء کے، ان کو عمران بن موسیٰ نے، ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو یزید بن ھارون نے، ان کو سعید بن جریری نے، ان کو عبداللہ بن شقیق نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہترین بس دو سورتیں ہیں جو فجر سے قبل دو رکعت میں پڑھی جائیں۔ ایک **قل یا ایھا الکافرون** اور دوسری **قل ھو اللہ احد**۔

۲۵۵۷:......ہمیں خبر دی ہے القاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق بن نجاد مقری نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے، ان کو احمد بن حازم نے، ان کو عمرو بن حماد نے عامر بن یساف سے، اس نے عبدالکریم سے، وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں ابن عباس کی طرف، انہوں نے فرمایا جس

(۲۵۵۴)......(۱) فی (ب): یا جبریل.

(۲)...... فی (ب): لھا نور وضیاء.

(۲۵۵۷)......(۱) فی (ب): ذھب.

(۲)...... فی (ب): صلاۃ

(۳)...... فی (ب): إلی

نے دو رکعت پڑھیں اور دونوں میں قل ھواللہ احد تیس مرتبہ پڑھی، اس کے لئے جنت میں ایک ہزار محل تیار کئے جائیں گے اور جو شخص اسے بغیر نماز کے پڑھے اس کیلئے جنت میں ایک سو محل تیار کئے جائیں گے اور جو شخص اسے اس وقت پڑھے جب اپنے گھر میں آئے اور اس سے اس کے گھر اور پڑوس کو خیر پہنچے گی۔

سورۃ فلق اور سورۃ الناس کا خصوصی ذکر

۲۵۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو سفیان نے عبدۃ بن ابی لبابہ سے، اس کو ذر بن حبیش نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا معوذتین (آخر دو سورتوں) کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے معوذتین کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں (وہ بھی یہی کہتے ہیں) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اور محمد بن سفیان سے۔

۲۵۵۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے، ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو علی بن حسن الھلالی نے، ان کو یعلی بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے، ان کو قیس نے ان کو عقبہ بن عامر جھنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ تحقیق مجھ پر کچھ آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی میں نے نہیں دیکھی تھی یا یوں فرمایا کہ ان جیسی دیکھی نہیں تھی۔ یعنی معوذتین۔

۲۵۶۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوھاب نے، ان کو یعلی بن عبید نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اور مسلم نے اس کو کئی طریقوں سے صحیح میں اسماعیل بن ابو خالد سے نقل کیا ہے۔

۲۵۶۱:...... ہم نے روایت کی ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو ایسی دو سورتیں نہ سکھلاؤں جو بہترین ہیں ان سب میں جو پڑھی گئی ہیں۔ پھر اس کو آپ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھلائیں۔

نظر بد کا علاج

۲۵۶۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس دوری نے اور محمد بن اسحاق صغانی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے، ان کو احمد بن سلمان نجاد نے بطور املاء کے، ان کو ھندام بن قتیبہ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن سلیمان نے، ان کو عباد بن عوام نے، ان کو جریری نے، ان کو ابو نضرہ نے، ان کو ابو سعید خدری نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں کی نظر بد سے اور انسانوں کی نظر بد سے۔ جب سورۃ معوذتین نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کو لے لیا اور ان کے ماسوا سب شے کو چھوڑ دیا۔ لفظ دونوں کے برابر ہیں۔

۲۵۶۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے، ان کو ابو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے، ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو نفیلی نے، ان کو محمد بن سلمہ نے، ان کو محمد بن اسحاق نے سعید بن ابو سعید مقبری سے، اس نے عبداللہ بن عقبہ بن عامر سے، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے۔ مقام جحفہ اور ابواء کے درمیان کہ اچانک ہمیں ہوا نے اور شدید آندھی نے چھپا لیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۵۵۸)...... اخرجه البخاري (۲۲۳/۳)

) في (ب) : كما.

۲۵۰)...... (۱) في (أ) : الحسن.

۲۵۶)...... (۱) في (ب) : نضرة.

نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ساتھ تعوذ اور پناہ مانگنا شروع کیا اور فرماتے تھے کہ اے عقبہ ان دونوں سورتوں کے ساتھ تو بھی پناہ مانگ لو کہ کسی پناہ مانگنے والے نے دونوں کی مثل پناہ نہیں مانگی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے نماز میں ان دونوں سورتوں کے ساتھ۔

۲۵۶۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالفضل محمد بن عبدالرحمٰن بن خمیرویہ نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو لیث بن مسعد مصری نے، ان کو ابن عجلان نے، ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے، ان کو عقبہ بن عامر جھنی نے، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ کہو میں نے کہا، کیا کہوں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا اے اللہ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ پر لوٹا دیں۔ (یعنی اب مجھ سے دوبارہ کچھ بات کریں) پھر فرمایا کہ اے عقبہ کچھ کہو۔ میں نے کہا میں کیا کہوں۔ کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو قل اعوذ برب الفلق۔ میں نے اس کو پڑھا اور پورا کر دیا۔ پھر فرمایا عقبہ کہو میں نے کہا کہ میں کیا کہوں۔ فرمایا کہو: قل اعوذ برب الناس۔ میں نے اسے بھی پورا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو ان دونوں کی مثل کسی نے سوال کیا ہے اور نہ ہی ان دونوں کی مثل کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی ہے۔

۲۵۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ کے آخر میں۔ ان کو ابوالحسین محمد بن یعقوب بن ناصح اصفہانی، ادیب نے، ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے، ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے، ان کو سعید بن ابوایوب نے، ان کو یزید بن عبدالعزیز عینی سے اور ابومرحوم عبدالرحیم بن میمون نے یزید بن محمد بن قرشی نے، ان کو علی بن رباح نے، ان کو عقبہ بن عامر جھنی نے: انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

۲۵۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید نے ان کو ابوعمران نے ان کو عقبہ بن عامر نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے وہ حدیث بیان کرتے

(۲۶۵۳) .....(۱) في (ب) : أبيه عن.

(۱)..... في (ب) مانصه : أخبرنا الإمام الشيخ الحافظ الأوحد الثقة بهاء الدين أبو محمد القاسم بن الإمام الحافظ شيخ الإسلام أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله الشافعي بقراءتي عليه بجامع دمشق في جمادى الأولى سنة خمس وتسعين وخمسمائة قال ثنا الشيخان الأمام ابوعبدالله محمد بن الفضل بن أحمد الصاعدي و أبوالقاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامي في كتابيهما وحدثنا ابي رحمه الله و أخبرنا ابوعلي بن سليمان المراوي الأندلسي الزاهد قالا ثنا زاهر قالا ثنا الحافظ أبوبكر احمد بن الحسين البيهقي رحمه الله قال.

(۲۵۶۴) .....في (ب) عبدالله بن حمرويه

(۲)..... مابين المعكوفين سقط من (أ)

☆..... بالهامش مانصه : آخر الجزء الثامن عشر.

(۲۵۶۶) ..... (۱) في (أ) أسلم عن.

(۲)..... في (ب) : فقال.

(۴)..... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۵)..... من (ب) : أتبعت

أخرجه الحاكم (۲/۵۴۰) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

ہیں یزید بن ابوحبیب سے اس نے اسلم ابوعمران تجیبی سے اس نے عقبہ بن عامر سے اس نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں سورۃ یوسف اور سورہ ھود پڑھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ آپ قل اعوذ برب الفلق پڑھیں اس لئے کہ آپ ہرگز ایسی سورۃ نہیں پڑھیں گے جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اور اس کے نزدیک اس سے زیادہ بلیغ ہو اگر آپ اس بات کی استطاعت رکھیں کہ وہ آپ سے کبھی فوت نہ ہونے پائے تو ایسے ہی کیجئے۔

یہ الفاظ یحییٰ کی روایت کے ہیں۔ اور لیث کی روایت میں ہے کہ میں حضور کے پیچھے پیچھے چلا آپ سواری پر تھے میں نے جا کر اپنا ہاتھ ان کے قدم مبارک پر رکھا اور میں نے عرض کی کہ کیا میں سورہ ھود اور سورہ یوسف پڑھوں۔ آپ نے فرمایا آپ ہرگز ایسی کوئی چیز نہیں پڑھیں گے جو اللہ کے ہاں زیادہ بلیغ ہو قل اعوذ برب الفلق سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کیا پڑھتے تھے؟

۲۵۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ زوجۃ الرسول سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھواللہ احد اور کبھی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم علالت میں معوذات پڑھتے تھے

۲۵۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالحسن ھارون بن سلیمان بن داؤد اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو مالک نے ان کو زہری نے ان کو عمرۃ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تھے تو اپنے آپ پر معوذات پڑھتے تھے (اور پھونکتے تھے۔)

۲۵۶۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک بن انس پر اس نے عروہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم جب بیمار ہوتے تھے تو اپنے آپ پر معوذت پڑھتے اور پھونکتے تھے جب درد یا تکلیف زیادہ ہو جاتی تو میں ان پر پڑھ کر دم کرتی اور اپنے ہاتھ کو ان کے جسم پر پھیرتی سورۃ کی برکت کی امید کی وجہ سے۔ ان کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

عبداللہ یوسف سے اس نے مالک بن انس سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ۔ اور مسلم نے ان کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے معمولات

۲۵۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سیار فرھادانی نے۔ ان کو قتیبہ نے ان کو مفضل

(۲۵۶۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

اخرجه الحاكم (۲/ ۵۲۰) من طريق سعيد بن أبي مريم. به.

(۲۵۶۸) ...(۱) في (ب) يقرأ.

(۲) ... في (ب) وينفث

(۲۵۶۹) ...(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

بن فضالہ نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم جب اپنے بستر پر آتے تھے ہر رات دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے پھر ان میں پھونکتے اور ان میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے پھر ان کو اپنے جسم پر جہاں تک پھیر سکتے پھیرتے تھے دونوں ہاتھوں کو پھیرنے کی ابتدا اپنے سر اور اپنے چہرے سے کرتے تھے جو کچھ جسم کا سامنے کا حصہ ہے یہ عمل تین بار کرتے تھے۔اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

۲۵۷۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ہمدان میں ان کو عمیر بن مرداس نے ان کو عبید اللہ بن نافع صائغ نے ان کو یحییٰ بن عمیر نے اپنے والد عمیر سے (یہ مولی تومل بن عدی میں) انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک بالکل نہ سویا کرے یہاں تک کہ وہ قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھ لے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ سونے سے قبل ہم میں سے کوئی آدمی ایک تہائی قرآن پڑھنے کی کیسے استطاعت رکھے گا فرمایا کہ　یہ طاقت نہیں رکھے گا کہ قل ھو اللہ احد۔قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لے۔

۲۵۷۱: .....مکرر ہے اور ہم نے روایت کی ہے کتاب الدعوات میں معاذ بن عبداللہ بن حبیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم جب صبح کرو اور شام کرو دونوں وقت تین تین مرتبہ قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کرو یہ پڑھنا آپ کو ہر شئی سے کفایت کرے گا۔

قرآنی آیات کی ایک دوسرے پر فضیلت وفوقیت کی بحث

ہم نے کئی ایسی احادیث ذکر کر دی ہیں جو سورتوں اور آیات کے باہم مفاضلے پر ایک دوسری پر فضیلت وفوقیت پر دلالت کرتی ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ماننسخ من اية اوننسها نات بخير منها.

ہم جو بھی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلواتے ہیں اس سے بہتر اور لے آتے ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔اس کا مطلب کئی چیزوں کی طرف راجع ہوتا ہے۔یعنی باہم سورتوں کی فضیلت کئی اعتبار سے ہو سکتی ہے۔
اول:.......یا تو یہ باہم فضیلت عمل کرے گی تلاوت میں بایں طور کہ ایک آیت ناسخ ہو دوسری منسوخ ہو لہٰذا ہم کہیں گے کہ ناسخ جو ہے وہ

(۲۵۷۰)..... (۱) فی (أ) الوهادانی.

(۲)..... مابین المعكوفين سقط من (أ،ب) وأثبتناه من صحيح البخاری.

(۳) ..... فی (ب) : يمسح.

(۲۵۷۱)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ) اخرجه الحاكم (۱/۵۶۷) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبی.

(۲۵۷۱)..... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۴) . مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۵)..... فی (ب) : قرأتها.

(☆) غير واضح فی الأصل.

(۶)..... فی (ب) : فكان.

(۷)..... فی (ب) : فيه.

منسوخ سے بہتر ہے یعنی ناسخ پر عمل کرنا لوگوں کے حق میں منسوخ پر عمل کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور ثواب زیادہ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ۔ امر کی نہی کی وعدے کی اور عذاب کی آیات بہتر ہیں آیات قصص سے۔

اس لئے کہ قصص سے مقصود امر اور نہی کی تاکید ہوتی ہے اور ڈراوے اور خوشخبری کی تاکید ہوتی ہے، اور ان امور سے لوگ مستغنی بھی نہیں ہیں (لوگوں کو ان ضرورت ہے) اور قصص سے مستغنی ہیں۔ اور جو چیز لوگوں کے زیادہ فائدے کی اور ان کے لئے زیادہ نفع والی ہے ان میں سے جو ان کے لئے اصول کے قائم مقام ہو وہ ان کے لئے بہتر ہوتی ہے اس کے مقابلے میں جو ضروری چیز کے تابع ہو۔

دوم:...... یا یہ کہا جائے کہ وہ آیات جو اللہ تعالیٰ کے نام گنوانے اور اس کی صفات کے بیان اور اس کی عظمت اور قدس پر دلالت پر مشتمل ہیں وہ افضل ہیں اور بہتر ہیں بایں معنی کہ ان کے ذریعے جس چیز کی خبر دی گئی ہے وہ اونچی ہے اور جلیل القدر ہے۔

سوم:...... یا اس طرح کہا جائے کہ ایک سورۃ دوسری سورۃ سے بہتر ہے یا ایک آیت دوسری آیت سے بہتر ہے بایں طور پر کہ اس کو پڑھنے سے پڑھنے والے کے لئے فائدہ جلدی ہوتا ہے جو بدیر حاصل ہونے والے ثواب کے سوا ہوتا ہے، اور پڑھنے والے سے اس کی تلاوت کے ذریعے عبادت ادا ہوتی ہے، جیسے آیت کرسی، اور سورۃ اخلاص اور معوذتین کی قرأۃ۔ بے شک ان کو پڑھنے والا ان کو پڑھ کر جن چیزوں سے ڈرتا ہے ان سے احتراز کرنے اور بچنے کی جلدی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتصام کرتا ہے اور اس کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔ اور ان کو تلاوت کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ادا کرتا ہے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اس کی اعلیٰ صفات کے ساتھ۔ ان کے ساتھ اعتقاد کے طریقے پر، اور سکون نفس ہے اس ذکر کی فضیلت کی طرف اللہ کے احسان اور اس کی برکت کے سبب بہر حال باقی رہیں آیات حکم تو یہ حقیقت ہے کہ ان آیات کی محض تلاوت سے اقامت حکم واقع نہیں ہوسکتا صرف تلاوت سے تو صرف اس حکم کا علم اور اس کا ذکر اور یاددہانی ہوسکتی ہے فقط لہذا اس اعتبار سے وہ آیات اور سورتیں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں وہ اس بات کی زیادہ حق دار ہیں کہ ان پر خیر اور افضل کا نام رکھا جائے پھر اگر یہ کہا جائے کہ مجموعی طور پر قرآن تورات، انجیل، زبور سے افضل اور بہتر ہے۔ بایں طور اس کی تلاوت اور عمل دونوں کے ساتھ عبادت کرنا قرآن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔ اس کے ماسوا کے ساتھ نہیں، اور ثواب واجب ہوتا ہے اسی کی قرأت کے ساتھ ان کی قرأت کے ساتھ نہیں۔

یا اس اعتبار سے افضل ہے اور بہتر ہے کہ قرآن بحیثیت اعجاز نبی مبعوث کی حجت ہے، اور یہ دوسری کتب نہ ہی معجزہ تھیں اور نہ ہی ان انبیاء کی نبوت حجت تھیں بلکہ وہ ان کی دعوت تھیں، اور حجت الگ تھی ورنہ یہ بھی ان کی مثل ہو جاتی۔

اور کبھی یوں کہا جاتا ہے۔ کہ بعض سورۃ بعض سے افضل ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کی قرأت کو بعض دوسری کے کئی اضعاف کے برابر اور کئی گنا کی طرح کیا ہے، اور بعض کے ثواب کو اس قدر ثابت کیا ہے جو اس کی غیر کے لئے ثابت نہیں کیا، اگرچہ وہ حقیقت ہمارے سامنے واضح اور ظاہر نہ ہو جس کی وجہ سے وہ افضل آیت کا ثواب اس خاص مقدار کو پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر جیسے یہ کہا جائے کہ بعض دن بعض سے افضل ہیں اور بعض مہینے بعض سے افضل ہیں اس معنی میں کہ ان میں عبادت کرنا فضیلت رکھتا ہے دوسرے میں عبادت کرنے سے۔ اس میں گناہ کرنا دوسرے دن یا مہینے میں گناہ کرنے سے زیادہ ہے۔

یا جیسے یہ کہا جائے کہ احرام افضل ہے غیر احرام سے اس لئے کہ اس میں وہ مناسک ادا کئے جاتے ہیں جو دوسری جگہ نہیں کئے جاتے۔

فصل:......قرآن مجید کے ساتھ شفاء حاصل کرنا

۲۵۷۴:...... ہمیں خبر دی ہے۔ ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیادہ قطان نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو ابو بشر نے ان کو ابو المتوکل نے ان کو ابو سعید نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے میں

بھیجا۔ہم لوگ قبیلہ جہینہ کے ایک (سانپ یا کسی زہریلے جانور کے) ڈسے ہوئے آدمی پر پہنچے، (اس کے گھر والوں نے) اس کا علاج کرایا تھا مگر اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔لہٰذا ان کے کچھ لوگوں نے کہا اگر تم لوگ اس گروہ کے پاس جاؤ جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس ایسی کوئی چیز ہو جو فائدہ دے جائے لہذا وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور بولے اے مسافر لوگو ہمارے سردار کو (سانپ وغیرہ نے) ڈس لیا ہے ہم نے اس کا ہر طرح سے علاج کیا ہے مگر اسے کسی چیز نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔لہذا ہمارے گروہ میں سے ایک نے کہا اللہ کی قسم میں دم کرتا ہوں۔اللہ کی قسم ہم لوگوں نے آپ لوگوں سے ہمیں مہمان بنانے کو کہا تو تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں رکھا۔ہم ایسے دم بھی نہیں کریں گے یہاں تک کہ تم لوگ ہمارے لئے کوئی معاوضہ طے کرو۔ابو سعید کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ بکریوں کی ایک مخصوص تعداد طے کر لی لہذا دم کرنے والا گیا اور جا کر (دم کرنا شروع کیا)۔

سورۃ فاتحہ یعنی الحمد للہ رب العلمین پڑھتا تھا اور مریض کے زخم پر تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا، پس گویا کہ وہ چھوٹ گیا ہے رسی کے بندھن سے،ابو سعید کہتے ہیں کہ اب وہ کھڑے ہو کر چلنے لگ گیا اب اس کو کوئی تکلیف نہیں تھی۔اور ان لوگوں نے وہ معاوضہ ان کو پورا پورا دے دیا جس پر ان کے ساتھ معاملہ طے ہوا تھا لہذا ان کو بعض ساتھیوں نے کہا کہ آپس میں ہم یہ بکریاں تقسیم کر لیں،مگر جس نے دم پڑھا تھا اس نے کہا کہ نہیں ابھی ایسا نہ کرو۔پہلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں اور آپ کے سامنے یہ پورا ماجرا ذکر کرتے ہیں دیکھتے ہیں کہ آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں لہذا یہ لوگ صبح صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آ کر واقعہ بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا تھا کہ یہ دم پھونک کی چیز بھی ہے اور فرمایا کہ تم لوگوں نے درست کیا یہ مال تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے ابو عوانہ کی حدیث سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے ابو بشر سے۔

۲۵۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو بن مطر نے اور ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو رکین بن ربیع بن عمیلہ نے قاسم بن حسان سے اور ان کے چچا عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معوذات کے سوا دم پھونک کو ناپسند کرتے تھے اور تحقیق ہم نے روایت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عقبہ بن عامر کے لئے۔اے عقبہ معوذتین کے ساتھ پناہ پکڑ کوئی پناہ لینے والا ان کی مثل کے ساتھ بھی ان جیسی پناہ نہیں لیتا۔اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ معوذات سورتوں کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے۔اور ہم نے کتاب الدعوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ مانگنا کتاب اللہ کی آیات کے ساتھ روایت ہے۔

۲۵۷۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے انہوں نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ محمد بن ابراہیم بن حارث سے کہ ابن حابس جہنی نے ان کو خبر دی

(۲۵۷۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)...... من (ب) : لعله یکون.

(۳)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۴)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۵۷۳)......(۵) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۶) فی (ب) : تعوذه.

(۲۵۷۴)......( ) مابین المعکوفین سقط من (أ)

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے ابن حابس کیا میں تجھے اس افضل چیز کی خبر دوں جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں اس نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ یہ ہے) قل اعوذ برب الفلق ۔ وقل اعوذ برب الناس ہیں اور یہ دونوں معوذتین ہیں۔

بچھو کے ڈنک مارنے پر معوذتین سے دم کرنا

۲۵۷۵:... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے چچا ابوبکر نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے، ان کو مطرف نے ان کو منھال بن عمرو نے ان کو محمد بن علی نے ان کو علی نے انہوں نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو اچانک آپ کو بچھو نے ڈس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کے ساتھ اس کی خبر لی اور اسے مار دیا جب اسے مار کر ہٹے تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بچھو کو لعنت کرے نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا۔ اسے ایک برتن میں ڈالا۔ پھر اس کو اس انگلی پر ڈالنا شروع کیا جس جگہ پر آپ کو ڈسا گیا تھا اور اس جگہ کو ملتے جاتے تھے اور معوذتین کے ساتھ پناہ لیتے اور دم کرتے جاتے تھے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن فضیل نے مطرف سے۔ مگر انہوں نے عملاً بچھوں کو پکڑنے اور مارنے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور اس زخم پر ملتے جاتے تھے قل ھو اللہ احد۔ قل اعوذ برب فلق۔ اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے جاتے تھے۔

۲۵۷۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبید نے ان کو عباس بن مفضل نے ان کو اسماعیل ابن بنت سدی نے ان کو ابن فضیل نے پھر اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ حضرت علی سے کہ بچھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈنس لیا حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ بچھوں کو لعنت کرے نہ نبی کو چھوڑتا نہ غیر نبی کو۔ پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا پھر اس حدیث کو ذکر کیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر فرماتی ہیں

۲۵۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوعمیس نے ان کو عون بن عبداللہ نے ان کو اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرماتی ہیں۔ جو شخص جمعہ کے دن فاتحۃ الکتاب پڑھے اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات بار پڑھے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

حمید بن زنجویہ نے کہا جعفر سے روایت میں ہے جمعہ کے بعد پڑھے۔

مریض کے پاس قرآن پڑھنے سے مرض ہلکا ہوتا ہے

۲۵۷۸:..... اس بارے میں زھری سے بھی روایت ہے اس میں فاتحہ کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس نے کہا ہے جس وقت امام سلام پھیرے بات

(۲۵۷۵) ...(۱) فی (ب). تلدغ.

(۲۵۷۶) ...(۱) فی (أ) : احمد بن علی.

(۲۵۷۷) ...(۱) فی (ب) : مرار.

کرنے سے پہلے سات سات بار پڑھے۔

۲۵۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے ان کو طلحہ بن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ مریض کے پاس جب قرآن پڑھا جائے تو وہ تکلیف ہلکی محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ میں خیثمہ پر داخل ہوا وہ مریض تھے میں نے کہا کہ میں آج آپ کو تندرست دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا کہ میرے پاس قرآن پڑھا گیا تھا۔

۲۵۸۰:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو عقبہ بن مکرم کوفی نے ان کو ابراہیم بن ظبیہ نے ان کو حجاج نے اور محمد بن راشد نے مکحول سے اس نے واثلہ بن اسقع سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ کی خدمت میں۔حلق میں درد کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی تلاوت کو لازم پکڑو۔

۲۵۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلیمان بن موسیٰ بن عدی جرجانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن سلمہ نے نیساپوری نے۔ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوشفاؤں کو لازم پکڑو قرآن کو اور شہد کو۔

زید بن حباب نے اس کو مرفوع کیا ہے۔حالانکہ صحیح جو ہے وہ یہ ہے کہ یہ روایت ابن مسعود پر موقوف ہے۔

فصل

۲۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو ابوعبید عیس خزاز نے ان کو موسیٰ بن انس نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ یوں نہ کہوں سورۃ بقرہ اور نہ ہی سورۃ آل عمران۔اور سارا قرآن۔مگر یوں کہوں وہ سورۃ جس میں بقرہ مذکور ہے وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر ہے،اور قرآن بھی اسی صورت پر ہے۔

عیس بن میمون منکر الحدیث ہے۔اور یہ صحیح نہیں ہے یقیناً اس بارے میں روایت کی گئی ہے ابن عمر سے۔

۲۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابن خزیمہ نے ان کو محمد بن موسیٰ خطاء نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے ان کو نافع نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ یوں نہ کہوں گائے کی سورۃ بلکہ یوں کہا کرو وہ سورہ جس میں گائے کا ذکر آیا ہے اسی طرح فرمایا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

۲۵۸۴:......تحقیق بخاری نے اپنی کتاب ذکر کیا ہے مسدد سے اس نے عبدالواحد سے اس نے اعمش سے انہوں نے کہا کہ میں حجاج سے سنا

(۲۵۸۲)......عزاه ابن عراق في تنزيه الشريعة (۱/۲۹۱) إلى ابن قانع من حديث أنس وفيه عيس بن ميمون قال أحمد بن حنبل منكر الحديث.
تعقبه ابن حجر في رسالته فقال: أفرط ابن الجوزي في ايراده في الموضوعات (۱/۲۵۰) ولم يذكر مستنده إلا قول أحمد في تضعيف عيس وهذا لايقتضي وضع الحديث وقد قال فيه الفراس: صدوق يخطئ كثيراً وقال الهيثمي في المجمع (۷/۱۵۷) رواه الطبراني في الأوسط وفيه عيس بن ميمون متروك.
وانظر الفردوس (۷۴۶۲) بترقيمي.

منبر پر کہتے تھے وہ سورۃ جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے عبدالرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی تھی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی پھر وہ وادی میں اتر گئے تھے یہاں تک کہ جب وہ درخت کے برابر آئے اس کو نشانہ بنایا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے رہے انہوں نے اسی مقام پر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کھڑے ہوئے تھے وہ جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اس نے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے اعمش سے۔

۲۵۸۵:......ہم نے ابومسعود انصاری کی حدیث میں روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کے آخر سے دو آیات پڑھے وہ اس کو کفایت کریں گی۔

۲۵۸۶:......اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ نبی کریم نے فرمایا تھا کہ البتہ تحقیق مجھے یاد کرا دیا ہے فلاں فلاں آیت جسے میں فلاں فلاں سورۃ سے ساقط کر چکا تھا۔ اور عمر بن خطاب کی روایت میں ہے کہ میں نے سنا ہشام بن حکیم سے وہ پڑھتے تھے سورۃ الفرقان۔

فصل:......قرآن مجید میں آیت آیت کاٹ کر پڑھنا

۲۵۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داستہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سعید بن یحییٰ اموی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبداللہ بن ابی ملیکہ نے ان کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ذکر کی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ اپنی قرأت کو آیت آیت کاٹتے اور الگ کرتے تھے۔

سنت کی متابعت زیادہ بہتر ہے۔ اس سے جو بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں قرآن کے ساتھ اغراض کی اور مقاصد کی جستجو کرنے اور ان کی انتہاء اور اختتام پر ٹھہرنے اور وقف کرنے کے بارے میں۔

۲۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابوسنان نے ان کو ابن ابی ھذیل نے وہ کہتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی کسی آیت کو پڑھے تو اسے کاٹ کر (ادھورا نہ چھوڑے) بلکہ اس کو پورا کرے۔

فصل: قرآن کے زیادہ حاصل کرنے پر خوش ہونا اور فخر کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے:

وانزل اللّٰہ علیک الکتاب و الحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللّٰہ علیک عظیما.

اور اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر کتاب و حکمت اتاری اور آپ کو وہ علم سکھلایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

انعامات خداوندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۱) انزال کتاب (۲) انزال حکمت (۳) جو نہیں جانتے تھے اس کا علم دینا (۴) ان پر فضل

(۲۵۸۴)......(۱) مابین المکعوفین سقط من (أ)

(۲۵۸۶)......(۱) مابین المکعوفین سقط من (ب)

(۲۵۸۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۵۸۸)......(۱) فی (ب) قرأ.

عظیم کرنا۔

رسول اللہ کی ازواج سے فرمایا۔ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمة.

(اے ازواج رسول) اللہ کی آیات اور حکمت جو تمہاری گھروں میں (نازل ہو رہی ہیں) اور پڑھی جارہی ہیں یاد کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا نام نور رکھا ہے اس کا نام مبارک رکھا ہے، ہدایت رکھا ہے۔جس (خوش قسمت انسان پر) اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت کا انعام فرمایا ہے اور اس کو سیکھنے کا موقع دیا ہے تا کہ اسے سیکھے اور اس کو پڑھے گویا کہ اللہ نے اس شخص کو اپنے نبی کے ساتھ اس کے علم میں شریک کیا ہے اگر چہ اس کو خبر دینے اور جتلانے کی جہت سے نبی کے ساتھ شریک نہیں کیا۔لہٰذا اگر وہ شخص جس پر اللہ نے یہ انعام کیا ہے اس کی تعظیم نہ کرے اور پھر اس کے نزدیک بڑی اور اہم ترین قدر و منزلت والی چیز مال اور اولاد سے بڑھ کر کوئی چیز نہ ہوتو وہ انسان بہت بڑے جاہلوں میں سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ حدیث ذکر کی ہے۔

۲۵۸۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو بشر بن غیر نے ان کو قاسم صاحب الوامامہ نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھ لے (کما حقہ) وہ شخص (علم) نبوت کی ایک تہائی دے دیا گیا۔اور جس نے نصف قرآن مجید پڑھ لیا (کماحقہ) وہ (علم نبوت کا) نصف دے دیا گیا۔اور جس نے دو تہائی قرآن مجید پڑھ لیا (کماحقہ) وہ (علم) نبوت کی دو تہائیاں دے دیا گیا۔ اور جس نے پورا قرآن مجید (کماحقہ پڑھ سمجھ لیا) وہ ایسے ہے جیسے (پوری نبوت کا علم) دے دیا گیا۔اور قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھے اور ہر آیت کے ساتھ ایک درجے پر چڑھے یہاں تک کہ پورا ہو جائے جو اس کے ساتھ قرآن مجید ہے۔پھر اسے کہا جائے گا مٹھی بند کر وہ مٹھی بند کرے گا یک اس کے دائیں ہاتھ میں جنت خلد ہوگی اور دوسری میں جنت کی نعمتیں ہوں گی۔

جس نے قرآن پڑھا اس نے پہلو علم نبوت سے بھر لیا

۲۵۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد وری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو محرر ابورجاء شامی نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا جس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا (کماحقہ سمجھ کر) گویا کہ اس (علم) نبوت کو اپنے پہلوؤں میں داخل کر لیا مگر یہ کہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی اور جس شخص کو قرآن (کا علم) عطا کیا گیا پھر اس نے یہ گمان کیا کہ کوئی دوسرا شخص اس سے بہتر دیا گیا ہے اس سے تو اس نے اس چیز کو حقیر سمجھا جس کو اللہ نے عظیم بنایا ہے اور اسی خیر کو اس نے عظیم سمجھا ہے جس کو اللہ حقیر سمجھا ہے اور حامل قرآن کے لئے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ تیزی کرے جس چیز میں کوئی تیزی کرے اور نہ یہ مناسب ہے کہ وہ جہالت کرے جس میں کوئی جہالت کرے مگر حامل قرآن کو چاہئے کہ معاف کرے اور درگذر کرے قرآن مجید کے حق کی وجہ سے، اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

۲۵۹۱:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی نے ان کو عمرو بن ربیع بن

(۲۵۸۹) ... (۱) فی (أ) القاسم ثنا صاحب ابن مامة خطأ.

(۲۵۹۰) ... (۱) فی (أ) عبداللہ بن عمر.

طارق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو خالد بن ابی یزید نے ان کو ثعلبہ بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید پڑھا اس نے اپنے دو پہلوں کے درمیان (علم) نبوت کو بھرلیا مگر (فرق یہ ہے کہ) اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی صاحب قرآن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ تیزی کرے اس کے ساتھ جو تیزی کرے اور نہ یہ کہ وہ جاہل بنے اس کے ساتھ جو جاہل بنتا ہے حالانکہ اس کے سینے میں کلام اللہ ہو۔

۲۵۹۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو تمام بن نجیح نے ان کو حسن نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک تہائی قرآن حاصل کرلیا اور اس کے ساتھ عمل بھی کرلیا اس نے امر نبوت کی ایک تہائی حاصل کر لی۔ اور جس نے نصف قرآن حاصل کرلیا اس نے امر نبوت کا نصف حاصل کرلیا جس نے پورا قرآن حاصل کرلیا اور اس کے ساتھ عمل بھی کرلیا اس نے گویا پوری نبوت (کا علم یا اس کی ذمہ داری) لے لی۔

امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا احتمال ہے کہ یہ معنی ہو نبوت دے دیا گیا یعنی اس نے اپنے سینے میں وہ ساری کتاب جمع کر لی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی سوائے اس کے کہ اس کی طرف وحی نہیں کی گئی اس بارے میں۔

۲۵۹۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارسی ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو احمد بن حارث نے ان کو حدیث بیان کی ساکنہ بنت جعد غنزیہ نے وہ کہتی ہے کہ میں نے سنا رجاء غنوی سے وہ کہتے ہیں (حالانکہ یوم جمل میں ساکت ہاتھ کٹ گیا تھا)۔

نبی کریم نے فرمایا۔ جس کو اللہ نے اپنی کتاب کا یاد کرنا نصیب کیا ہے اگر وہ یہ گمان کرے کہ کوئی ایک بھی اس سے بہتر اور افضل عطا کیا گیا۔ تو اس نے اللہ کی عظیم ترین نعمت کی ناشکری کی ہے۔

۲۵۹۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو اسلم منقری نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے اور مجھے اس کے پڑھنے کا حکم ملا ہے ابن کعب کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ کے لئے میرا نام لیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا کہ کیا آپ اس کے ساتھ خوش ہوئے اے ابوالمنذر انہوں نے کہا کس چیز نے مجھے منع کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل بفضل اللّٰه و برحمته فبذلک فلیفرحوا

(۲۵۹۱)..... (۱) فی (ب): غیر.

(۲)..... فی (ب): جهل.

صححه الحاکم (۱/ ۵۵۲) ووافقه الذهبی.

(۲۵۹۲)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲۵۹۳)..... (۱) فی (ب): القاسم وهو خطأ.

(۲۵۹۴)..... (۱) فی (ب): النبی

صححه الحاکم (۳/ ۳۰۴) ووافقه الذهبی.

فرمادیجئے کہ فضل الٰہی اوراس کی رحمت اوراس (قرآن) سے ان کوخوش ہونا چاہئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۵۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کوابومنصور نضروی نے ان کواحمد بن نجدہ نے ان کوسعید بن منصور نے ان کومجاہد نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللّٰہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون.

فرمادیجئے اللہ کے فضل اوراس کی رحمت کے ساتھ اوراس (قرآن کے ساتھ) ان کوخوش ہونا چاہئے

وہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے ساتھ۔ اوراسلام کے ساتھ یہ بہتر ہے ان میں سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

۲۵۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کوابوالحسن طرائفی نے ان کوعثمان بن سعید نے ان کوعبداللہ بن صالح نے ان کومعاویہ بن صالح نے ان کوعلی بن ابی طلحہ نے ان کوحضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔قل بفضل اللہ و برحمتہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس بفضل اللہ و برحمتہ فضل سے مراد اسلام ہے ورحمتہ اوراللہ کی رحمت قرآن ہے۔

۲۵۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کوابوعبداللہ محمد بن یزید نے ان کوحسن بن سفیان نے ان کوابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کوابوخالد نے ان کوحجاج نے ان کوعطیہ نے ان کوابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ **قل بفضل اللّٰہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون.** ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا فضل اسلام ہے اوراس کی رحمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اہل قرآن میں سے بنایا ہے۔

۲۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن فارسی نے ان کومحمد بن یزید نے انکوحسن نے ان کوابوبکر نے ان کوابومعاویہ نے ان کوحجاج نے ان کوعطیہ نے ان کوابوسعید نے اللہ اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللّٰہ و برحمۃ۔ابوسعید نے فرمایا کہ اللہ فضل قرآن ہے اوراس کی رحمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اہل قرآن بنایا ہے۔

۲۵۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اورابومحمد عبداللہ بن یوسف نے اورابوبکر احمد بن حسن قاضی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کومحمد بن جہم نے ان کوجعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کوزید بن اسلم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ **قل بفضل اللّٰہ و برحتمہ فبذالک فلیفرحوا** زید بن اسلم نے فرمایا کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اوراس کی رحمت اسلام ہے۔

۲۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کوابومنصور نضروی نے ان کواحمد بن نجدہ نے ان کوسعید بن منصور نے ان کوہشیم نے ان کوجویبر نے ان کوضحاک نے۔کہ قل بفضل اللہ قرآن وبرحمتہ اسلام ہے۔

۲۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کومحمد بن احمد بن حسب بغدادی نے ان کویحیٰی بن ابوطالب نے ان کوعمار بن کثیر واسطی نے ان کوفضیل بن عیاض نے ان کومنصور بن معتمر نے ان کوہلال بن یساف نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

(۲۵۹۶)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲۵۹۷)...... (۱) من (ب) : و برحمتہ.

قل بفضل اللہ وبرحمتہ ہلال نے کہا کہ اس کتاب کے ساتھ جس کی اس نے تمہیں تعلیم دی ہے اور اسلام کے ساتھ جس کی اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

۲۶۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے کہ قل بفضل اللہ وبرحمتہ۔ ہلال نے کہا کہ اللہ کا فضل اسلام اور ان کی رحمت قرآن ہے۔

فصل: قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے اونچی آواز کرنا جب کہ اس کے ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو یا تلاوت کرنے والا اکیلا، ہو یا لوگ توجہ سے اس کی تلاوت سن رہے ہوں

۲۶۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو یزید بن ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک میں البتہ جانتا ہوں پہچانتا ہوں آوازیں قرآن مجید کو زور سے، پڑھنے والے احباب کی جب وہ رات میں داخل ہوتے ہیں اور بے شک میں البتہ جانتا ہوں ان کی قرآن میں منزلوں کو رات میں اگرچہ میں نے ان کی منزل اور ٹھکانے نہیں دیکھے ہیں جب وہ دن میں اترتے ہیں ان میں ایک حکیم ہے کہ جب وہ گھوڑ سواریوں سے ملے یا کہا کہ دشمنوں سے ملے۔ اس نے ان سے کہا کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم لوگ ان کا انتظار کرو۔ بخاری و مسلم نے صحیح میں ابو کریب سے اسنے ابو امامہ سے نقل کیا ہے۔

۲۶۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابو بکر بن حسب بغدادی نے بخارا میں ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے دونوں کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبیداللہ بن یزید ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف آئے تو مجھے مسجد کے دروازے پر پایا لہٰذا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد میں لے گئے اچانک دیکھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور دعا بھی کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

اللھم انی اسئلک بانی اشھدان لا الہ الا انت الا حد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفواً احد۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس بندے نے اللہ سے مانگا ہے اس کے اسم اعظم کے ساتھ وہ ایسا اسم ہے کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ ضرور عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ دیکھا تو ایک آدمی میں مسجد کے کونے میں قرأت کر رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو خوبصورت سر عطا کیا گیا ہے آل داؤد کی سروں میں سے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو خبر دوں حضور نے اس کو ہاں میں جواب دیا چنانچہ میں نے جا کر اس کو خبر دے دی اس شخص نے کہا کہ حضور ہمیشہ میرے دوست رہے ہیں۔ وہ شخص ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔ زید بن حباب کہتے ہیں کہ زہیر بن معاویہ نے میری دعا بیان کی۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو اسحٰق نے مالک بن مغول سے اسی حدیث کے ساتھ بعینہ اور اسی حدیث کی مجھے خبر دی سفیان ثوری نے مالک بن مغول سے اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے ابو بردہ کی حدیث سے ان کو ابو موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ کاش اگر آپ مجھے دیکھتے کہ میں گذشتہ شب تیری قرأت سن رہا تھا البتہ تحقیق تم خوبصورت سر دے گئے ہو آل داؤد کی خوبصورت سروں میں سے ابو موسیٰ نے کہا اگر میں جان لیتا تو میں اور خوبصورت آواز کر کے پڑھتا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔مگر اس میں ابو موسیٰ کا قول نہیں ہے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔مختصراً بریدہ کی حدیث سے ابو موسیٰ کی شان میں۔

۲۶۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک آدمی رات کو اٹھا روہ اونچی آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فلاں پر رحم کرے کتنی آیات اس نے مجھے یاد دلائی جنہیں میں ساقط کر چکا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ اسی طریق سے بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے۔

۲۶۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن ابو اسحق نے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں عبداللہ بن مزینہ ذوالنجادین تھا۔

یتیم تھا چچا کی گود میں پلا تھا چچا اس کو دیا کرتے تھے اور اس کے محسن تھے،عبداللہ جب مسلمان ہو گیا تو خبر اس کے چچا کو پہنچی کہ عبداللہ دین محمد کا پیرو ہو گیا ہے،چچا نے کہا کہ اگر تم نے ایسا کیا اور دین محمد کی اتباع کی تو میں تجھ سے وہ سب کچھ چھین لوں گا جو کچھ میں نے تجھے دے رکھا ہے۔اس نے کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں لہذا اس نے اس سے ہر وہ چیز چھین لی جو اسے دے رکھی تھی یہاں تک کہ اس کے جسم کے کپڑے تک اتار لئے وہ اسی حالت میں اپنی والدہ کے پاس آئے تو اس کی والدہ نے اپنی اوڑھنی پھاڑ دی اور ایک حصے کو اس نے بطور تہ بند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور اوپر اوڑھ لیا تو باللہ یہ دو چیتھڑے جسم سے لپیٹ کر جب صبح کی نماز پڑھنے مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا تو جب نماز پڑھ چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے مصافحہ کرنے لگے کہ دیکھیں کون ان کے پاس آیا ہے۔اور حضور ایسے ہی کیا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو بھی اس حال میں دیکھا تو پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میرا نام عبدالعزیٰ ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم عبداللہ ہو ذوالنجادین (اس نے اپنی پریشانی سنائی تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے دروازے پر بیٹھے رہا کرو لہذا (کل کا عبدالعزیٰ آج کا یہ ذوالنجادین کے لقب کا حامل دربان رسول کی سعادت پا کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھا رہتا تھا،اور رزور زور کے ساتھ اونچی آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا اور اونچی آواز سے تسبیح اور تکبیر کہتا رہتا تھا۔

ایک دن حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ یہ ریا کر رہا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ تو اس کو یہ درد دل رکھنے اور اللہ کے آگے رونے والوں میں سے ایک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش الحانی کی خصوصی اجازت دی گئی

۲۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن سلیمان برلسی نے مصر میں ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن ابوالزناد نے ان کو عمرو بن ابو عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے (تو تہجد کی قرأت) آپ کے حجروں کے باہر سنائی دیتی تھی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر ہوتے تھے۔

(۲۶۰۴)......(۱) فی (ب) : سالت.

(۲۶۰۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)......فی (ب) فصفح.

(۲۶۰۷)......(۱) فی (ب) : الأندلسی وھو خطأ.

۲۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عتاب عبدی نے ان کو ابوبکر بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کسی شئی کے لئے اس قدر اجازت نہیں دی جس قدر آپ کو قرآن مجید زور زور سے پڑھنے اور سر کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

۲۶۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد بخاری نے ان کو حامد بن سہل نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو ابو یوسف قاضی نے ان کو ابوحنیفہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منتشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر نے کہ انہوں نے ایک آدمی سے کہا کیا آپ سورۃ الحجر پڑھے اس نے کہا امیر المؤمنین کیا آپ کے ساتھ نہیں ہے حضرت عمر نے فرمایا مجھے یاد تو ہے مگر تیری جیسی آواز کے ساتھ نہیں ہے، (یعنی تیری خوبصورت آواز کے ساتھ سننا چاہتا ہوں۔)

۲۶۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران اور ابومحمد عبداللہ بن یحیٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش حمصی نے ان کو بحیر بن سعد کلاع نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو بشر بن مروہ حضرمی نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ زور زور سے تلاوت کرنے والا ظاہر اور سب کے سامنے صدقہ کرنے والے کی مثل ہے (جو ایسے عمل سے دوسروں کی ترغیب کا ذریعہ بنتا ہے) اور آہستہ آہستہ تلاوت کرنے والا چھپ کر صدقہ کرنے والے کی مثل ہے (جو صرف اپنے رب کے سامنے کرتا ہے۔)

حضرت شیخین کا معمول

۲۶۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو بحیر بن سعد نے پھر اس کو اس نے اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکور کی مثل امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان تبدوا الصدقات فنعما ھی و ان تخفوھا وتؤتو ھا الفقراء فھو خیر لکم.

اگر تم لوگ صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بہت ہی اچھی بات ہے (دوسروں کو بھی ترغیب ہوگی) اور اگر تم اسے چھپاؤ اور اسے فقراء کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ اس کا اخفار یاء سے بعید ہے، چنانچہ قرأت قرآن بھی اسی طرح ہے۔

۲۶۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے ان کو شعث نے ان کو محمد بن سرین نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ و لا تجھر بصلاتک و لا تخافت بھا. الخ

(اے پیغمبر) اپنی نماز (کی تلاوت کے ساتھ) نہ تو جہر کر اور نہ اس کو زیادہ آہستہ کر بلکہ (جہراً اور مخفی) کے درمیان راستہ تلاش کر ابن سیرین نے کہا کہ ابوبکر صدیق اپنی آواز کو مخفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی آواز اونچی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتے کو جگاتا ہوں۔ یہاں تک کہ یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ وہ اپنی آواز کو کچھ اونچا کرلے اور عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی آواز کو ہلکا کرلے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے موصول ابوقتادہ کی حدیث سے۔

۲۶۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار

نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبداللہ بن ابی نھیک نے ان کو سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں سعد کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے ان کو اپنے نسب کے بارے میں بتایا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو شخص قرآن مجید کو سر اور خوبصورت آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔

اور حضرت سفیان نے یتغنیٰ کا معنی یستغنی بہ کا کیا ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ جو مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں یعنی حامل قرآن کو مخلوق سے مستغنی ہو جانا چاہئے۔

قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس مذکورہ روایت سے مراد تحسین الصوت بالقرآن ہے (یعنی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا) اور یہ بایں صورت ہوگا کہ قرآن مجید کو روانی کے ساتھ غمگین کرتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھے اور اہل علم نے اس بات پر استدلال کیا ہے عبدالجبار بن ورد کی ابن ابی ملیکہ کی روایت کے ساتھ یہ حدیث دوسری اسناد کے ساتھ ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اے ابو محمد آپ یہ بتائیے کہ جب آواز خوبصورت نہ ہو ابن ابی ملیکہ نے کہا یحسنہ ما استطاع۔ بقدر استطاعت اس کو خوبصورت بنائے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ (لیس منا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے کا مطلب) یہ ہے کہ لیس علی سنتنا کہ وہ ہماری سنت پر نہیں ہے۔ ان السنۃ فی قرأۃ القران الحدر والتحزین۔ بے شک سنت قرآن کی قرأت کے بارے میں حدر اور تحزین ہے روانی کے ساتھ جلدی پڑھنا اور غمگین کرتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھنا۔ جب اس چیز کو چھوڑ دے تو کان تارکاللسنۃ تو وہ سنت کا تارک ہوگا۔

آئمہ کی ایک جماعت کے نزدیک تغنی سے مراد استغناء ہے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک جماعت نے آئمہ میں ذکر کیا ہے کہ مذکورہ خبر کے ساتھ استغناء بالقران سے مراد ہے۔ اور تکثر اور اس کے ساتھ اکتفاء مراد ہے، (اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے)

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلیٰ علیھم.

کیا لوگوں کے لئے اتنی کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے اوپر کتاب اتاری ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔

فائدہ:.......تو اہل علم کی اس توجیہ کے مطابق لیس منا من لم یتغن بالقران۔ کا معنی یوں ہوگا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن مجید کے ساتھ اپنے آپ کو دنیا سے اور دنیا والوں سے مستغنی نہیں کرتا قرآن سیکھنے سکھانے کا عمل کرنے کرانے کی کثرت میں اور دھن میں لگ کر قرآن پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ قرآن جیسی عظیم نعمت کو مل جانے کے باوجود وہ دنیا کا خواستگار و طلب گار رہتا ہے قرآن سے جس کا دل نہیں بھرتا اور دنیا سے مستغنی نہیں ہوتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مترجم)

۲۶۱۴:.......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین ہبۃ اللہ بن محمد مقری نے بغداد میں بطور املاء کے ان کو حسن بن علی بن شبیب معمری نے ان کو محمد بن عباد نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے شریک سے اس نے اعمش سے اس نے یزید بن ابان سے اس نے حسن سے اس نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن غناء ہے قران کے بعد کوئی فقیر فقر نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی غنا ہے۔

اس کے الفاظ برابر ہیں۔ یہ حدیث ایک دوسرے طریق ضعیف ہے حسن سے اس نے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے اور درست ہے۔

(۲۶۱۳)......اخرجہ الحاکم (۱/ ۵۶۹) بنفس الإسناد.

۲۶۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو ابن مہدی نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو سلیم بن حنظلہ نے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں جس نے سورۃ آل عمران پڑھی ہے وہ غنی ہے۔

۲۶۱۶:.....ابوعبید نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اشجعی نے ان کو مسعر نے ان کو جابر نے اس سے قبل کہ وہ واقع ہو گئے تھے جس چیز میں واقع ہوئے تھے۔انہوں نے شعبی سے اس نے عبداللہ سے انہوں نے کہا۔

درویش لوگوں کا بہترین خزانہ سورۃ آل عمران ہے جس کے ساتھ رات کے پچھلے حصے میں قیام کرتے ہیں۔

۲۶۱۷:.....ابوعبید نے کہا کہ انہیں سے دوسری حدیث بھی ہے جو شخص قرآن بھی پڑھتا ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ کوئی دوسرا اس سے بہتر لے چکا ہے اس نے گھٹیا چیز کو عظیم اور عظیم چیز کو حقیر اور چھوٹا سمجھا ہے۔

فصل: قرأت قرآن کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر کرنا اور ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنا ترک کر دینا چاہئے

۲۶۱۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطا نے ان کو خبر دی ابن جریج نے ان کو خبر دی یونس بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو سلیمان بن یسار نے وہ کہتے ہیں لوگ حضرت ابوہریرہ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔سلیمان بن یسار نے ان سے کہا آپ اہل شام سے آگے بڑھئے ان کو چھوڑ دیجئے اے ابوہریرہ ہمیں حدیث بیان کیجئے وہ حدیث جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔انہوں نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمارہے تھے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کا فیصلہ ہوگا وہ تین قسم کے لوگ ہوں گے ایک تو وہ آدمی جو شہید ہو گیا تھا اسے پیش کیا جائے گا کہ میں نے تیری راہ میں قتال کیا تھا یہاں تک کہ میں خود شہید ہو گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ تو بہادر ہے اور وہ لوگوں نے تیرے بارے میں وہاں کہہ دیا تھا۔ چنانچہ حکم ہوگا اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور دوسرا وہ آدمی جس نے علم سیکھا تھا اور قرآن مجید پڑھا تھا اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ ان کا اعتراف کرے گا۔اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ دنیا میں کیا عمل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے علم پڑھا تھا اور قرآن پڑھا تھا اور تیری رضا کے لئے اسے پڑھایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جھوٹ بولا ہے تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ تو عالم ہے اور تو قاری ہے۔اور وہ کہہ دیا گیا تھا۔پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔تیسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے قسم قسم کا مال دیا تھا اسے لایا جائے گا۔

وہ بھی اللہ کی ساری نعمتیں پہچانے گا اس سے سوال ہوگا کہ دنیا میں کیا عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا جہاں پر تو چاہے کہ میں خرچ کروں مگر میں نے ہر اس جگہ پر تیرے لئے خرچ کیا تھا۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جھوٹ بولا۔تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں بڑا سخی ہے اور وہ کہہ دیا گیا تھا۔پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا وہ اپنے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں خالد بن حارث اور حجاج بن محمد سے ابن جریج سے نقل کیا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک قرآن کی قرأت عبادت ہے، اور اس کے ساتھ باہم مقابلہ اور فخر کرنا ایک دوسرے کو دکھانا اور اس میں ریاءکاری کرنا دیگر عبادات میں ریاکاری کرنے کی طرح ہے۔ (اور عبادات میں ریاکاری کرنا ناجائز اور حرام ہے) (مترجم)

۲۶۱۹:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوصالح محبوب بن موسیٰ ان کو فزاری نے یعنی ابواسحق نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابن نصرہ نے ان کو ابوفراس نے انہوں نے کہا ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور انہوں نے اپنے خطبے میں فرمایا مجھ پر ایسا وقت بھی آیا ہے۔ میں نہیں جانتا کسی ایک کو بھی جس کو میں گمان کروں کہ کوئی یہ کہے کہ (قرآن صرف اللہ کے لئے پڑھا جائے) بلکہ ان کا مقصود غیر اللہ ہوتا ہے، اور جو ان کے پاس ہے۔ البتہ تحقیق مجھے تو خیال آتا ہے کہ بے شک لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور ارادہ کرتے؟ ہیں اس مال کا جو لوگوں کے پاس ہے۔ اللہ کی قسم میں ارادہ کرتا ہوں تمہاری قرأت کے ساتھ اور تمہارے اعمال کے ساتھ (اللہ کی رضا کا)۔

۲۶۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد بن شیبان عطار نے بغداد میں۔ ان کو احمد بن سلمان نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو یحییٰ بن کثیر عنبری نے ان کو ابن عبیدی نے ان کو حسن نے کہ اس قرآن مجید کو تین طرح کے لوگوں نے پڑھا ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کو سامان تجارت کے طور پر حاصل کیا ہے وہ اس کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتے رہتے ہیں۔ اللہ ان کی تعداد میں اضافہ نہ کرے ایسے لوگ (بہت ہیں)۔

اور دوسرے لوگ وہ ہیں جو بادشاہوں کے قریب ہو گئے ہیں اور انہوں نے ریاکاری کی قرآن کے ذریعے اپنے اعمال میں اور تیسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن میں اپنے دلوں کی دواء پالی ہے انہوں نے اس کو استعمال کیا اپنے دلوں کی بیماری پر پس وہ لوگ اس کو لے کر کھڑے ہو گئے ہیں اپنے حجروں میں (یا مساجد کے محرابوں میں) اور وہ لوگ اپنی ٹوپیوں میں چھپ گئے ہیں پس ایسے لوگ اعداء کی اور خطرات کی نشاندہی کرتے ہیں اور بارش برسوائے ہیں (یعنی اس کا سبب بنتے ہیں)۔

۲۶۲۱:.....اور تحقیق مجھے خبر دی ہے محمد بن موسیٰ بن فضل نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن مہران اصفہانی نے ان کو ابوالولید خلف بن ولید نے ان کو محاربی نے ان کو بکر بن خنیس نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو حسن نے فرماتے ہیں کہ تین طرح کے لوگوں نے قرآن کو پڑھا ہے ایک تو وہ آدمی جس نے اس کو سامان تجارت کی طرح لیا ہے وہ اسے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتا رہتا ہے اس کے ذریعے وہ مال طلب کرتا ہے جو لوگوں کے پاس ہے دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا ہے اور اس کے الفاظ کی حفاظت کی ہے اور اس کی حدود کو ضائع کر دیا ہے اور اس کے ذریعے انہوں نے حکمرانوں کو بہکایا ہے اور اس کے ذریعے اپنے اہل شہر پر اپنی برتری دکھائی ہے یہ قسم

(۲۶۱۸)......(۱) فی (أ) ثنا.
(۲)...... فی (أ) ثنا.
(۳)...... فی (ب) : نعمه.
(۴)...... فی (ب) : نعمه
(۵)......فی (ب) : إنما.
(۶)......مابین المعکوفین سقط من (ب)
☆ : فی صحیح مسلم (أصناف)
(۷)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۸)...... فی (ب) : فإن قراءة.
(۲۶۱۹)......(۱) فی (ب) وقد.
(۲۶۲۰)......(۱) فی (ب) : کثیر.

حاملین قرآن میں بہت ہے اللہ ان کی تعداد کو زیادہ نہ کرے۔ اور ایک وہ آدمی بھی ہے جس نے قرآن پڑھا ہے اور اس نے قرآن کی دواء کے ساتھ علاج کیا ہے یعنی اس کو اپنے دل کی بیماری پر استعمال کیا ہے اور اپنی راتوں کو جاگا ہے اور اس کی آنکھیں کام میں لگ گئی ہیں کہ انہوں نے حزن وغم کا لباس پہن لیا ہے اور خشوع کا چادر اوڑھ رکھا ہے اپنے حجروں محرابوں میں اس کو یاد کرتے ہیں اور اپنی ٹوپیوں کے نیچے (عاجزی کرتے ہوئے) چھپ گئے ہیں انہیں (نیک لوگوں کی) بدولت اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے انہیں کے بسبب مدد خداوندی اترتی ہے اور مصیبت دور ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم لوگوں کی یہ قسم حاملین قرآن میں یاقوت احمر سے بھی کم ہے۔

۲۶۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن علاء سے وہ خوف خدا سے مشہور رونے والوں میں تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ابن آدم قرآن پڑھتا ہے اس کے بعد نیک وبد اعمال میں خلط کرتا ہے پھر وہ لوٹ کر آتا ہے اور تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں تجھے میرے کلام سے کیا نسبت ہے۔

۲۶۲۳:......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد نے انہوں نے کہا میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ خیر کا دربان زبانیہ فرشتہ قیامت کے دن ان حاملین قرآن کی گرفتار کرنے کے لئے جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی تھی قرأت قرآن کے باوجود زیادہ تیز ہیں اس سے بھی جتنی کہ وہ بت پرستوں پر غضبناک ہو جبکہ وہ اللہ کی نافرمانی کریں پڑھنے کے بعد۔

(۲۶۲۳)......(۱) فی (ب): یعصون.

فصل: مساجد میں اور بازاروں میں اس لئے قرآن کی قرأت کرنا تاکہ پڑھنے والے کو عطیہ ملے اجرت ملے اور اس کے ذریعے کھانے کا اسباب حاصل ہو یہ روش ترک کردینا چاہیے

۲۶۲۴:......ہمیں خبر دی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن ابویحییٰ نے ان کو سہل بن بکار نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابوراشد حبرانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن شبل انصاری نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قرآن مجید کو پڑھو اور اس میں غلو اور زیادتی نہ کرو (یا اس میں خیانت نہ کرو) اور اس سے دور نہ ہو وہ۔ یا بوجھل نہ ہو، نہ ہی اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ ہی اس کے ذریعے مال جمع کرو۔

اس کو روایت کیا ہے علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ۔ قرآن کو پڑھو اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرو۔

۲۶۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب سے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو احمد بن ہثیم ابن ابونعیم نے فضل بن اکین نے ان کو علی بن قادم خزاعی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے ذریعے لوگوں کا مال کھائے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی ہوگا اس پر گوشت

(۲۶۲۱)......(۱) فی (ب): هملت.

(۲۶۲۴)......أخرجه أحمد (۳/۴۴۴) عن عفان عن أبان. به وقال الهیثمی فی المجمع (۷/۱۶۸) رجال أحمد ثقات.

(۲۶۲۵)......ضعفه ابن الجوزی فی العلل المتناهیة (۱/۱۱۷ و ۱۱۸)

نہیں ہوگا۔

۲۶۲۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن اسحٰق خزاعی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابن ابومیسرہ نے ان کو مقری نے ان کو حیاۃ نے ان کو بشیر بن ابی عمرو خولانی نے کہ ولید بن قیس تجیبی نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی تھی۔ **فخلتف من بعدھم خلف۔** کہ ان کے بعد ناخلف پیدا ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناخلف ہوں گے ساٹھ سال کے بعد وہ نمازوں کو ضائع کردیں گے، اور شہوات ولذات کے پیچھے چلیں گے پس بہت جلدی پالیں گے وادی غیی (جہنم کی وادی) کو پھر اس کے بعد دوسرے ناخلف یعنی نالائق پیدا ہوں گے جو قرآن کو تو پڑھیں گے۔

لیکن قرآن ان کے ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا، اور قرآن کو پڑھتے ہیں تین طرح کے لوگ پہلے نمبر پر صحیح مؤمن دوسرے نمبر پر منافق تیسرے نمبر پر بدکردار، بشیر بن عمرو خولانی کہتے ہیں میں نے ولید بن قیس سے پوچھا کہ ان تینوں کی ماہیت وحقیقت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ منافق تو سرے سے قرآن (کو پڑھنے کے باوجود) منکر اور کافر ہوتا ہے اور فاجر یعنی گنہگار و بدکردار اس کے ذریعے سے کھاتا ہے (یعنی پیٹ پالتا ہے) اور مؤمن حقیقت میں اس کے ساتھ ایمان رکھتا ہے۔

۲۶۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو احمد بن محمد بن دلویہ نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے ان کو حسن بصری نے انہوں نے کہا کہ میں عمران بن حصین کے ساتھ تھا اچانک ایک آدمی گذرا جو کہ سورۃ یوسف پڑھ رہا تھا عمران نے اس کی طرف کان لگالیا جب وہ فارغ ہوئے تو مانگنا شروع کردیا پس عمران بن حصین نے کہا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قرآن مجید پڑھو (مگر سوال) اس کے ذریعے اللہ سے کرو بے شک عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔

۲۶۲۸:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے، ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس نے مکہ میں، ان کو محمد بن صالح نے، ان کو نصر بن علی نے انکو ابواحمد نے، ان کو سفیان نے، ان کو اعمش نے، ان کو خیثمہ نے، ان کو حسن نے، ان کو عمران بن حصین نے کہ وہ ایک وعظ کرنے والے کے پاس سے گذرے، جس نے تلاوت کے بعد مانگنا شروع کردیا تھا۔ انہوں نے انا للہ پڑھا اس بات پر اور بولے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے اس کے ذریعے سے۔ بے شک عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔

۲۶۲۹:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نصروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو جریر بن عبدالحمید نے، ان کو منصور نے، ان کو خیثمہ نے، ان کو ابوخیثمہ بصری نے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی طواف کررہا تھا اور سورہ یوسف بھی پڑھ رہا تھا۔ لوگ اس کے پاس جمع ہوگئے۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوا تو سوال کرنا اور مانگنا شروع کردیا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ میں عمران بن حسین

(۲۶۲۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)...... فی (ب): فسلوا.

(۲۶۲۸)......(۱) مابین المکعوفین سقط من (أ)

(۲۶۲۹)......(۱) فی (ب): یسالون.

کے پاس بیٹھا تھا۔ چنانچہ ان کے پاس سے کوئی سائل گذرا، وہ کھڑے ہو کر توجہ کے ساتھ اس کی تلاوت سننے لگے۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوا تو اس نے مانگنا شروع کیا۔ عمران بن حصین نے انا للہ پڑھا۔ لے چلئے ہمیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے قرآن پڑھا اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے، عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو پڑھیں گے اور اس کے بعد لوگوں سے مانگیں گے۔

قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے

۲۶۳۰: ... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو احمد بن محمد بن حمدان نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو ھشام بن خالد ازرق نے، ان کو ولید نے، ان کو ابن لھیعہ نے، ان کو موسیٰ بن وردان نے، ان کو ابوالھیثم نے، ان کو ابوسعید خدری نے کہ انہوں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قرآن سیکھو اور اس کے ذریعے جنت مانگو۔ اس سے قبل کہ کچھ لوگ اس کو ایسے سیکھیں جو اس کے ذریعے دنیا میں مانگیں گے۔ بے شک قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے۔ ایک تو وہ آدمی جو اس کے ذریعے دوسروں پر فخر کریں گے اور دوسرے وہ جو اس کے بعد کھانا طلب کریں گے اور تیسرے وہ آدمی جو اللہ کی رضا کے لئے پڑھے گا۔

۲۶۳۱: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے، ان کو ھشام بن عمار نے، ان کو مروان بن معاویہ نے، ان کو ابویعقوب نے، ان کو ابوثابت نے، ان کو ام رجاء اشجعیہ نے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانے میں قرآن کے ذریعے مانگا جائے گا اور سوال کیا جائے گا جب تم سے (ایسے لوگ) مانگیں گے تو بالکل نہ دینا۔

۲۶۳۲: ...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو ابومعشر نے، ان کو سعید نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:
بے شک اس قرآن کے لئے اس کی رغبت اور خوشی ہوگی۔ پھر لوگوں کے لئے اس سے رک جانا ہوگا جس کا رک جانا عدل کے لئے اور سنت کے لئے ہو یہ بات بہت اچھی ہے۔ اور جس کی فترۃ دولت کے لئے ہوگی وہ لوگ ہلاکت والے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

آپ کا یہ قول شرۃ سے مراد رغبت ہے اور نشاط و خوشی ہے۔

دو ہزار ریال کو واپس کر دیا

۲۶۳۳: ... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن سلیمان زاہد بخاری نے جو کہ حج کرنے کے لئے آئے تو ہمارے پاس بھی آئے تھے۔ ان کو حدیث بیان کی ابونصر نے، ان کو احمد بن نصر بن حمدویہ فقیہ نے بطور املا کے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے،

(۲۶۳۰) ... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۳۱) ... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۳۲) ... (۱) فی (ب): إلی القسط.

(۲۶۳۳) ..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) ... فی (ب): قرة.

ان کو محمد بن بشر نے، ان کو عبداللہ بن ولید نے، ان کو عمرو بن ایوب نے، ان کو ابوایاس معاویہ بن مرّہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں عمرو بن نعمان کے پاس مہمان بن کر ٹھہرا ہوا تھا۔ جب رمضان شریف آ گیا تو ایک آدمی ان کے پاس دو ہزار درہم لے کر آیا حضرت مصعب بن زبیر کی طرف سے اور کہنے لگا کہ امیر آپ کو سلام کہتا ہے اور وہ پیغام دیتا ہے کہ بے شک ہم کسی محترم قاری کو نہیں چھوڑتے۔ سب کے پاس ہمارا تعاون پہنچتا ہے۔ آپ ان ہزار درہم کے ساتھ اس مہینہ میں مدد لیجئے۔ چنانچہ عمر نے جواب دیا کہ امیر کو وعلیکم السلام کہئے اور ان سے کہئے کہ بے شک ہم نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا کہ ہم اس کے ذریعے دنیا کو چاہیں اور حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے وہ عطیہ دو ہزار ریال کا واپس کر دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے پانی واپس کر دیا

۲۶۳۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن نظیف فرّاء نے مکہ مکرمہ میں، ان کو ابوحفص عمر بن علی بن حسن عتکی نے، ان کو محمد بن جعفر از از نے مقام منبج میں ان کو صالح بن زیاد نے ابوشعیب نے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے یزیدی سے سنا، کہتے تھے کہ حضرت حمزہ زیات بصرے میں ایک دروازے سے گذر رہے تھے (پیاس لگی ہوئی تھی) لہٰذا ان کو لوگوں سے انہوں نے پینے کے لئے پانی مانگ لیا۔ جب پانی کا گلاس ان کے لئے باہر آیا تو لے کر انہوں نے پھر واپس کر دیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا ہے (تو بتایا کہ مجھے ایک خیال آیا جس کی وجہ سے میں نے پانی واپس کر دیا ہے) کہ میں ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گھر کا کوئی بچہ مجھ سے قرآن پڑھا ہوا ہو۔ لہٰذا میری اس محنت کا ثواب اس پانی کے بدلے میں چلا جائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بہرحال باقی رہا مصاحف کو بیچنا اور ان کو خریدنا تو ہم نے اس کو ذکر کر دیا ہے کتاب السنن کے کتاب البیوع کے آخر میں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ان کے بعد کے لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے اس کے بیچنے کو مکروہ کہا ہے مگر خریدنے کو مکروہ نہیں کہا۔ بہرحال جس نے مکروہ کہا ہے اس کا مقصد محض مصاحف کی تعظیم ہے کہ کہیں یہ چیز مال تجارت نہ بن جائے۔ حالانکہ تحقیق اس کی بیع کے بارے میں تابعین کی ایک جماعت نے اجازت دی ہے۔ ان میں سے حضرت جابر بن زید ہیں اور حضرت حسن بصری اور حضرت شعبی اور عکرمہ ہیں۔

بہرحال تعلیم قرآن بالاجرۃ کو ایک جماعت نے مکروہ قرار دیا ہے اور اس بارے میں کئی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں اور کچھ دوسروں نے اس میں رخصت بھی دی ہے۔ (اس رخصت کے بارے میں) حضرت ابوسعید والی حدیث بھی ہے جس میں فاتحہ الکتاب کے ساتھ دم کرنا اور جھاڑنا۔ پھر اس پر معاوضہ لینا مذکور ہے اور جائز ہے اور وہ حدیث جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے اس قصے کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جس چیز پر تم اجرت لیا کرو اس میں زیادہ حقدار اور زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔ یہ اس امر کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

اور ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ معلمین کو یعنی اساتذہ کو وظیفہ دیا کرتے تھے۔

اور حضرت عطاء، حضرت حسن بصری، حضرت ابن سیرین اور ابوقلابہ اور حکم سے اس بارے میں رخصت کو ہم نے روایت کیا ہے۔

فصل:.....حمام میں یعنی غسل خانے میں اور پاخانے کی جگہ میں اور دیگر نجاست کے مقامات پر قرآن مجید کی تعظیم کے لئے تلاوت نہیں کرنا چاہیے

تحقیق ہم نے کتاب السنن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راویت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت پیشاب سلام کرنے والے کا جواب نہیں دیتے تھے۔(اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے سلام کرلیتا) اور پیشاب کرنے کے بعد اس سے فرماتے تھے کہ اگر تم مجھے اس حال میں دیکھ لوتو مجھ پر سلام نہ کیا کرو۔اگر آپ سلام کریں گے بھی تو میں تجھے سلام کا جواب نہیں دوں گا۔

جس وقت پیشاب کی حالت میں سلام کا جواب ممنوع ہے تو قرآن کی تلاوت تو اولیٰ ہے کہ اس کی تعظیم وتکریم کی جائی اور وہ ایسی جگہ اور اس حالت میں ممنوع ہو۔

۲۶۳۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو ابوبکر بن عیاش نے، ان کو ایان نے، ان کو مورق عجلی نے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط دیکھا تھا جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ شہروں میں رہنے والوں نے غسل خانے بنا لئے ہیں تو (سنو) کہ کوئی ایک آدمی یا یوں کہا تھا کوئی مسلمان غسل خانے میں غسل کرنے کے لئے تہہ بند کے بغیر غسل کرنے کے لئے داخل نہ ہوا کرے۔(یعنی شرم وحیا کا تقاضا پورا کیا جائے) اور ان جگہوں میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے بلکہ باہر نکل کرلیا جائے۔یا یوں فرمایا تھا اس میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا کریں۔یہاں تک کہ باہر آجائیں۔(یعنی اسماء الہیہ کی تعظیم کا تقاضا پورا کیا جائے)۔اور کسی حوض میں دو آدمی ننگے ہوکر نہ نہائیں (بلکہ شرم وحیا کا تقاضا پورا کریں۔)

سبحان اللہ جو امیر اور حکمران رعایا پر اتنی کڑی نظر رکھے اور ان پر اتنا شفیق اور فکر مند ہو کہ ان کی اخلاقی قدروں کی بھی حفاظت کرتا ہو اس کی حکومت مثالی کیوں نہ کہلائے اور قوم مثالی قوم بن کر دنیا کے افق پر کیوں نہ ابھرے۔(جاروی مترجم)

۲۶۳۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو ابومعاویہ نے حماد سے، اس نے ابراہیم سے کہ ان سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔انہوں نے فرمایا کہ وہ اس لئے نہیں بنائے گئے۔

۲۶۳۷:.....اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعاویہ نے حجاج سے، اس نے حماد سے، اس نے سلیمان بن بشیر سے، اس نے ابراہیم سے، اس نے عبداللہ سے مذکورہ کی مثل انہوں نے کہا۔

۲۶۳۸:.....اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعاویہ نے حجاج سے، انہون نے عطاء سے کہ وہ حمام میں قرأت کو غیر درست کہتے تھے۔یہ بات اس کے جواز پر اور اس سے پہلی والی اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہے۔

(۲۶۳۶)..... (۱) فی (ب) سیکون.
(۲) ..... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳) ..... فی (ب) : منهم.
(۴) ..... فی (ب) : وقد
(۵)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۶) ..... فی (ب) : إذا
(۷)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۲۶۳۵) ..... (۱) فی (أ) : موروق.
(۲) ..... فی (ب) شهدت.
(۳)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۴) ..... فی (ب) :تذكرا.
(۲۶۳۸)..... فی (ب) : تذكروا.

۲۶۳۹:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے، ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو معاذ بن معاذ نے، ان کو ابوعون نے، انہوں نے کہا کہ ہم لوگ ابوالسوار کے ساتھ حمام میں تھے، اس نے ایک آدمی کو سنا جو وہاں تلاوت کر رہا تھا۔ لہٰذا انہوں نے سننے کے بعد فوراً کہا یہاں پر مت پڑھو، یہاں پر مت پڑھو۔ یا یوں تعبیر ہے یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو۔ یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو؟

فصل:......قرآن مجید میں کلام الٰہی کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے کی کوشش ترک کرنا چاہئے

۲۶۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے، دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن ظرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے، اس میں جو انہوں نے مالک کے آگے پڑھا اس نے یحییٰ بن سعید سے، اس نے محمد بن ابراہیم سے، اس نے سلمہ بن عبدالرحمٰن سے، اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرما رہے تھے۔ تم لوگوں میں ایک قوم باجماعت نکلے گی جو اپنی نمازوں کے ساتھ تمہاری نمازوں کو حقیر سمجھیں گے اور اپنے روزوں کے آگے تمہارے روزوں کو حقیر جانیں گے اور اپنے عمل کے مقابلے میں تمہارے عمل کو حقیر جانیں گے۔ وہ قرآن مجید کو تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں گذرے گا۔ وہ لوگ دین میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جاتا ہے۔ آپ اس کے پھالے پر نظر ڈالیں تو آپ کو کچھ لگا ہوا اس پر نظر نہیں آتا۔ آپ اس کے تیر کو دیکھیں تو آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے پر میں دیکھیں تو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ (یعنی دین کا تو ان پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا مگر وہ تقویٰ اور برتری کا دعویٰ اور مقابلہ کریں گے)۔

قرآن کی اجرت لینے میں جلدی کرنا

۲۶۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلمی نے، ان کو محمد بن یوسف فریابی نے، انہوں نے کہا کہ سفیان نے ذکر کیا ہے محمد بن منکدر سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: عنقریب کچھ لوگ آئیں گے وہ قرآن مجید کی قرأت کریں گے اور اس کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے اور اس کا اجر اور معاوضہ حاصل کرنے کی جلدی کریں گے (یعنی اس کا معاوضہ دنیا میں دنیوی مال و متاع کے طور پر لے لیں گے) اور اس کو آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔ ثوری نے اس کو اسی طرح مرسل روایت کیا ہے اور اس کو ابن عیینہ نے ابن منکدر سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۲۶۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی اور ابوصادق عطاء نے، انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق نے، ان کو ابوسعید حداد نے، ان کو خالد نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو حمید اعرج نے، ان کو محمد بن منکدر نے، ان کو جابر بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے، جبکہ ہم لوگ قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ ہم میں عربی بھی تھے اور عجمی بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ ہر ایک صحیح ہے درست ہے اور عنقریب کچھ قومیں اور جماعتیں آئیں گی جو اس کی اجرت

(۲۶۳۹)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۴۰)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۴۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)......فی (ب) : فیتعجلونه.

میں جلدی کریں گے۔ یعنی دنیوی معاوضہ لیں گے اور تاخیر نہیں کریں گے۔ یعنی آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو اسماعیل قاضی نے، ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے، ان کو سلیمان بن بلال نے، ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن منکدر نے اس کو خبر دی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے ان کو خبر دی ہے کہ ہم لوگ بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جو کہ خوش خوش تھے اور فرمانے لگے پڑھ لو تم لوگ قرآن مجید قریب ہے کہ کچھ لوگ آپ کے جو اس کو پڑھیں گے اور اس کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے اور اس کا معاوضہ لینے میں جلدی کریں گے۔ اس میں تاخیر نہیں کریں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس کا معاوضہ دنیوی مال ومتاع کی صورت میں دنیا میں لے لیں گے۔ آخرت میں لینے کے لئے تاخیر نہیں کریں گے۔ اس کو روایت کیا ہے کہ عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے اسامہ بن زید سے، اس نے محمد بن منکدر سے، اس نے جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو دیکھا جو مسجد میں بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ قرآن مجید پڑھو اس سے قبل کہ وہ لوگ آجائیں جو اس کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے دنیا میں اس کا معاوضہ لینے کی جلدی کریں گے۔ اسے آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۴:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو ابوجعفر دینوری نے، ان کو ابومروان عثمانی نے، ان کو عبدالعزیز نے اس کو ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی سے، اس نے سھل بن سعد سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ وہ اس کے معاوضہ کی جلدی کریں گے، دیر نہیں کریں گے۔ (یعنی دنیا میں دنیوی معاوضہ اور اجرت کے حاصل کرنے کی جلدی کریں گے آخرت کی اجرت ومعاوضہ پر صبر نہیں کریں گے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ قرآن کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے

۲۶۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن سحاق صغانی نے، ان کو روح بن عبادہ نے، ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عبیدہ نے، ان کو حدیث بیان کی ہے سہل بن سعد سعدی نے، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے۔ یعنی بعض ہمارا بعض کو پڑھا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اللہ کی کتاب تمہارے اندر موجود ہے اور پاتا ہوں اخیار اور بہترین لوگوں کو۔ تم لوگوں میں گورے بھی ہیں اور کالے بھی ہیں۔ قرآن مجید کو پڑھو اور ایک دوسرے کو پڑھاؤ۔ اس وقت سے پہلے کہ وہ لوگ آجائیں جو اس کو پڑھیں گے، اس کو کھڑا کریں گے اور اس کے حروف کو سیدھا کریں گے۔ جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا (یعنی نیچے اتر کر دل میں جگہ نہیں پکڑے گا) ان کی اجرت دنیا میں لے لیں، اسے آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو فریابی نے، ان کو ابوقدامہ نے، ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا موسیٰ بن عبیدہ سے، وہ اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے ذکر کرتا تھا اور وہ سھل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ یا ہم قرآن پڑھ رہے تھے۔ یعنی بعض ہمارا بعض کو پڑھ کر سنا رہا تھا (یعنی ہم لوگ قرآن مجید کا دور کررہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کتاب اللہ ایک ہے۔ تم لوگوں میں اچھے لوگ بھی ہیں تم میں

(۲۶۴۳)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۲۶۴۵)......(۱) فی (أ) عبید.

سرخ بھی ہیں سیاہ بھی اس وقت سے پہلے قرآن مجید کو پڑھو کہ کچھ قومیں آئیں گی جو اس کو ایسے سیدھا کریں گی جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ قرآن ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اس کا معاوضہ جلدی لیں گے۔ (یعنی دنیاوی اسباب کی صورت میں) اور آخرت میں لینے کی تاخیر و انتظار نہیں کریں گے۔

۲۶۴۶:......مکرر ہے۔ اور اس کے لئے شاہد ابن وھب کی روایت ہے اس نے عمرو بن حارث سے، اس نے بکر بن سوادہ سے اس نے وفاء بن شریح سے، اس نے سھل بن سعد سے اور بخاری نے التاریخ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۶۴۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو احمد بن صالح نے، ان کو عبداللہ بن وھب نے، ان کو خبر دی عمرو بن لھیعہ نے، ان کو بکر بن سوادہ نے، ان کو وفاء بن شریح صدفی نے سھل بن سعد سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم لوگوں پر تشریف لائے اور ہم لوگ قرآن مجید کا دور کررہے تھے۔ فرمانے لگے اللہ کا شکر ہے کہ کتاب اللہ ایک ہے۔ تم لوگوں میں سرخ بھی ہیں اور سفید بھی، تم میں کالے بھی ہیں۔ تم لوگ اس کو پڑھو اس وقت سے قبل کہ وہ لوگ اس کو پڑھیں جو اس کو سیدھا کھڑا کریں گے جیسے تیر سیدھا اور درست کیا جاتا ہے۔ اس کا معاوضہ لینے کی جلدی کریں گے دیر نہیں کریں گے۔

۲۶۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے، اس نے ابوعمارہ سے، اس نے حذیفہ سے، اس نے کہا قرآن کو کچھ لوگ پڑھیں گے، اس کو ایسے سیدھا کریں گے اور درست کریں گے جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے وہ نہ اس میں الف چھوڑیں گے نہ واؤ چھوڑیں گے۔ (یعنی سب کا تقاضا پورا کریں گے) ان کا ایمان ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔

قرآن کو عرب کے لہجے میں پڑھنا

۲۶۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ولید بن عتبہ دمشقی نے اور اسحٰق بن ابراہیم نے، انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی ہے بقیہ بن ولید نے، ان کو حصین بن مالک خزار نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اس شیخ سے جس کی کنیت ابومحمد ہے۔ وہ بزرگ تھے حضرت حذیفہ بن یمان سے حدیث بیان کرتے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کو عرب لہجوں کے ساتھ پڑھا کرو اور عربوں کی آوازوں کے ساتھ اور اہل فسق کے لہجوں سے اپنے آپ کو بچاؤ (یعنی گانے بجانے والے بدکرداروں کے لہجوں اور سُروں سے) اور اہل کتابین (یہود و نصاریٰ کے) لہجوں سے بچاؤ۔ بے شک بات یہ ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ وہ قرآن کی آواز کو گانے کی آواز کی طرح حلق میں دھرائیں گے اور راھبوں اور نوحہ و بین کرنے والوں

(۲۶۴۶)......(۱) فی (أ): أخبه عن.

والحدیث اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۳۵۱/۴)

(۲۶۴۶)......أخرجه البخاری فی التاریخ (۱۹۱/۸)

(۲۶۴۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

والحدیث اخرجه المصنف من طریق أبی داود (۸۳۱)

(۲۶۴۸)......(۱) فی (ب) لیقرأ.

(۲۶۴۹)......(۱) فی (ب): الذین.

کی طرح۔ حالانکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے (دل کی جانب) نہیں اترے گا۔ اس کے دل فتنے میں پڑے ہوئے ہوں گے اور ان کے دل بھی جن کو ان کی حالت پسند آئے گی اور اچھی لگے گی۔

بقیہ نے کہا کہ حصین فزاری کی صرف یہی ایک مروی حدیث ہے اور وہ اہل افریقہ سے تھے۔

۲۶۵۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے، دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابوعتبہ نے، ان کو بقیہ پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے۔ اسی کی اسناد کے تھا اس کی مثل۔ سوائے اس کے یہ اسناد ہے کہ انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر آخر حدیث میں بقیہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۲۶۵۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور ابوبکر دونوں نے ابوالعباس سے، ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے، ان کو نصر بن علقمہ حضرمی نے، اس نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی۔ اس نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے کہا تھا بچاؤ تم اپنے آپ کو ان لوگوں سے جو قرآن کی تحریف کریں گے (بدلیں گے) اور بچانا اپنے آپ کو قرآن مجید کے جلدی جلدی پڑھنے والوں سے جو قرآن بڑبڑائیں گے اور اس کی قرأت میں سرعت اور جلدی کریں گے۔ اس کی مثال اس ٹیلے جیسی ہے جو نہ تو اپنے اوپر پانی کو روک سکے اور نہ ہی سبزہ اگا سکے (بلکہ پانی اوپر سے پھسل جائے)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۶۵۲:.....اور ہم نے روایت کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کو اچھی طرح ظاہر اور واضح کر کے پڑھو۔ بے شک وہ عربی ہے۔ عنقریب تمہارے بعد کچھ اقوام آئیں گی وہ اس کو نیزوں کی طرح سیدھا کریں گی۔ وہ تمہارے اچھے لوگ نہیں ہوں گے۔ یعنی مسلسل (ٹھہرے اور رو کے بغیر) تیزی کے ساتھ پڑھیں گے۔ (یعنی قرأت میں تو موتی پروئیں گے مگر عمل میں اچھے نہیں ہوں گے۔ مترجم)

(ترجمہ کی دوسری تعبیر یہ ہوسکتی ہے) کہ قرآن مجید کے معانی ومطلب کو واضح بیان کرو۔ کیونکہ وہ افصح عربی ہے۔ عنقریب تمہارے بعد بعض لوگ ہوں گے جو تسلسل کے ساتھ پڑھیں گے، نیزوں کی طرح سیدھا کریں گے۔ یعنی موتی پروتے ہیں (لیکن وہ فقط الفاظ کی بناوٹ وسجاوٹ پر سارا زور لگائیں گے معنی ومطلب سے کوئی سروکار نہیں رکھیں گے۔) وہ تم میں سے بہتر لوگ نہیں ہوں گے۔

فائدہ:.....حدیث کے الفاظ لغت کے اعتبار سے دونوں طرح کی معنوی تعبیر کے متحمل ہیں۔ اس لئے فقیر نے دونوں تعبیریں لکھ دی ہیں۔ (مترجم جاروی)

۲۶۵۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضروی ھروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ابوشہاب نے ان کو بن صلت بن بہرام نے، ان کو حسن نے، انہوں نے کہا کہ بے شک یہ قرآن اس کو پڑھا ہے غلام نے اور بچوں نے، نہ اس کو اس کے اول سے حاصل کیا ہے اور نہ ہی اس کی تاویل تشریح کو سیکھا ہے۔ (انہوں نے درحقیقت اس کو پڑھنے کا حق ادا نہیں کیا ہے) بے شک اس قرآن مجید کو پڑھنے، سمجھنے کی نسبت جتلانے اور ظاہر کرنے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جس کے عمل میں دیکھا جائے اور قرآن اس کے عمل میں نظر آئے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كتاب انزلناه اليك مبارك ليدبروا اياته وليتذكر اولوا الالباب.

یہ کتاب ہے اس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ برکت والی ہے۔ (اس لئے ہم نے اتاری ہے) تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں

(۲۶۵۱)...(۱) في (ب): القرآن.

اور صاحب عقل اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں گے۔

آیت اور حدیث پر امام بیہقی کا تبصرہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآنی آیات میں تدبر کرنا درحقیقت ان کی عملی اتباع کا نام ہے۔ (صرف الفاظ رٹوانا اس میں مقابلے کرنا، اپنے آپ کو الفاظ تک بندر کھنا تاکہ قرآن صرف زبان پر رہے، حلق سے نیچے نہ اترے، الفاظ تک محدود رہنا اتباع قرآن اور تدبر قرآن کے منافی اور مختلف چیز ہے۔ (مترجم)۔

قاریوں میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے آؤ میں تیرے ساتھ قرأت کا اور پڑھنے کا مقابلہ کروں گا۔ اللہ کی قسم (قراء صحابہ و تابعین) ایسا نہیں کرتے تھے (اور موجودہ دور کے لوگ جو قرآن کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں مقابلے کرتے ہیں اور رقم بٹورتے ہیں) یہ تو حقیقی قراء ہیں اور نہ ہی متقی و پرہیز گار ہیں؟ اللہ ان جیسے قاریوں کی مثال زیادہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسے لوگوں کو زیادہ نہ کرے۔

۲۶۵۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے، ان کو ابو محمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا تھا عثمان بن سعید نے، ان کو زهیر نے، ان کو لیث نے، ان کو عثمان نے، ان کو زاذان نے، اس نے سنا عابس غفاری سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یعنی بعض ان خصلتوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر جن کے بارے میں ڈرتے رہتے تھے اپنے بعد۔ کم عقلوں کے امیر اور حکمران بن جانے، خون کو حقیر سمجھنا، بے قدر کر دینا۔ قطع رحمی کرنا۔ کثرت سے شرط لگانا۔

اور ایسے لوگوں کا پیدا ہو جانا جو قرآن مجید کو راگ گانے بنالیں گے۔ گانے کی طرح اس کو گائیں گے۔ ایسے آدمی کو اپنا پیشوا بنا کر آگے کریں گے جو نہ تو ان میں سے فضل والا ہو گا نہ ہی ان میں سے زیادہ علم والا۔ وہ ایسے آدمی کو اس لئے آگے کریں گے تاکہ وہ ان کے لئے گائے اور سُر لگائے۔

۲۶۵۵:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد نے، ان کو حمران نے، ان کو شریک نے، ان کو ابوالیقظان نے، ان کو زاذان نے، ان کو علیم نے، اس نے سنا عباس غفاری سے اور اس کو روایت کیا ہے موسیٰ جہنی نے زاذان سے، عابس سے یا ابن عباس سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جب ایسے لوگ جماعت اور گروہ کی صورت میں ہوتے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں تو پھر بعض دوسرے بعض پر قرأت میں برتری اور تعلّی نہیں کرتا۔ اس لئے اس میں اس کے اپنے احباب اور ساتھیوں کے لئے ایذا اور تکلیف دینا ہے۔

۲۶۵۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابو اسحاق نے، ان کو ابوالحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے، ان کو ابوحازم تمار نے البیاضی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف لائے، وہ نماز پڑھ رہے تھے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے ان کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں۔ پس فرمایا کہ بے شک نماز پڑھنے

(۲۶۵۴)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲)...... في (ب) ليتغني.

والا اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کررہا ہوتا ہے۔اسے دیکھنا چاہئے کہ کس قدر اور کیسی اس کے ساتھ سرگوشی کررہا ہے۔بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں جہر نہ کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلیغ وعظ

۲۶۵۷:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے،ان کو ابو العباس اصم نے،ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے،ان کو ابو اسامہ نے ولید سے، یعنی ابن کثیر سے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے یہ کہ ابو حازم مولیٰ ھذیل نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ بنی بیاضہ کا ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اس نے اس کو حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک خیمے میں معتکف ہو کر بیٹھ گئے۔خیمے کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لٹکا ہوا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی ہٹائی،پھر فرمایا لوگو چپ ہو جاؤ،لوگو خاموش ہو جاؤ۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزوں کی ترغیب دلائی اور کچھ چیزوں سے تنبیہ فرمائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی بلیغ وعظ فرمائی۔اس کے بعد فرمایا کہ نمازی جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ اپنے رب کے ساتھ مناجات اور راز و نیاز کررہا ہوتا ہے۔بندے کو دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ کس طرح سرگوشی کررہا ہے اور بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں جہر نہ کرے۔پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ خیمے میں چلے گئے اور چٹائی دوبارہ ڈال دی۔پس لوگوں نے کہا کہ یہ رات برکت والی ہے۔اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وعظ فرمایا ہے اور انہیں نیکیوں پر ابھارا ہے۔وہ آدمی کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے سوچا تو وہ تیئیسویں شب تھی۔

اور تحقیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول روایت کیا ہے نمازی کے بارے میں کہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔روایت حضرت ابو سعید خدری سے،اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۶۵۸......ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے،ان کو ابو بکر محمد بن بکر نے،ان کو ابو داؤد نے،ان کو حسن بن علی نے،ان کو عبد الرزاق نے،ان کو معمر نے،ان کو اسماعیل بن امیہ نے،ان کو ابو سلمہ نے،ان کو ابو سعید خدری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا اور لوگوں کو سنا تو وہ قرآن پڑھنے میں جہر کررہے تھے۔لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور فرمایا کہ بے شک تم میں سے ہر بندہ اپنے رب کے ساتھ مناجات اور راز و نیاز کرتا ہے۔یا یہ کہا کہ اپنے رب کے ساتھ مناجات کرنے والا۔لہذا بعض تمہارا بعض کو ایذا نہ پہنچائے۔بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں اونچی آواز نہ کرے۔قرأت میں یا نماز میں فرمایا تھا۔

۲۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے،ان کو ابو محمد بن شوذب مقری نے،ان کو شعیب بن ایوب نے،ان کو عمرو بن عون نے،ان کو خالد نے،ان کو مصرف نے،ان کو ابو اسحاق نے،ان کو حارث نے،ان کو علی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی آدمی قرآن پڑھنے میں اپنی آواز زیادہ اونچی نہ کرے۔عشاء سے پہلے اور عشاء کے بعد کہ وہ اپنے ساتھیوں کی نماز غلط کرائے گا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بہر حال امام کی قرأت کے بارے میں اور مقتدی کے اس کی قرأت کو توجہ سے سننے کے بارے میں اور مقتدی کا فاتحہ خلف الامام کی قرأت پر اکتفا کرنا سکنات کے اندر تحقیق ہم نے اس کی دلیل کتاب السنن میں ذکر کی ہے جہر نہ پڑھنے والے کا پڑھنے والے کی قرأت توجہ کے ساتھ سننا جبکہ

(۲۶۵۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) ......فی (ب) : وابلغ.

(۲۶۵۸)......(۱) فی (ب) بالقراءۃ

نماز سے باہر ہو (وہ ضروری ہے) تو وہ اللہ کے اس قول کے عموم میں داخل ہے:

واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون

جب قرآن پڑھا جائے تم لوگ سب اس کو توجہ کے ساتھ سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

فائدہ:...... واضح ہو کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہوتی ہے۔ اس کو علیحدہ سے سورہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے فاتحہ بھی امام کی مقتدی کی طرف سے ہو جاتی ہے۔ علیحدہ سے اس کو فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام اعظم کے مسلک کی دلیل مذکور آیت ہے جو اپنے عموم کے اعتبار سے مقتدی یا منفرد سب کو شامل ہے۔

دیکھئے اعلاء السنن مصنف علامہ ظفر احمد عثمانی۔ (از مترجم)

فصل:...... اس اعتبار سے قرآن مجید کی تعظیم کرنا کہ اس کے اوپر کوئی سامان نہ رکھا جائے اور نہ ہی اسے ایسے بے موقع و محل پھینک دیا جائے

۲۶۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو احمد بن شیبان نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے، ان کو ایوب نے نافع سے، اس نے ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید ساتھ لے جا کر اہل کفر کی طرف سفر نہ کرو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے حرمتی نہ کرے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ابن ابوعمر سے، اس نے ابن عیینہ سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(مذکورہ حدیث سے) جب یہ ممنوع ہو گیا کہ بنفسہ قرآن مجید کو ایسے انسان پر یا لوگوں پر پیش کرے جو اس کی توہین کریں اور اس کی عزت و حرمت کی ہتک کریں تو یہ امر بطریق اولیٰ ممنوع ہوا کہ بذات خود اس کی توہین یا اہانت یا بے حرمتی کرے۔

اور اس کی ایک عقلی وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی صفت بیان کی ہے کہ **وفی کتاب مکنون لایمسه الا المطهرون** کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی محفوظ کتاب ہے جس کو پاک اور مطہر لوگوں کے سوا کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔ جس وقت قرآن مجید آسمان سے اوپر مکتوب ہے اور محفوظ ہے۔ جبکہ وہاں پر ملائکہ مقدس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

تو البتہ ضروری ہے کہ ہمارے درمیان بھی مکتوب و محفوظ ہونا چاہئے۔ جبکہ لوگ مختلف ہیں۔ مقامات مختلف ہیں۔ احوال مختلف ہیں تو زیادہ مناسب ہے (کہ اس کا تحفظ اور احترام ملحوظ رکھا جائے)۔

(فائدہ)...... لہذا ہر ایسا امر ممنوع ہو گا جس میں توہین یا اہانت یا عزت کم ہونے یا کم کرنے کا احتمال ہو۔ مثلاً قرآن مجید کو عام کتاب کی طرح یا لٹکا کر نہیں اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح عزت کم ہوتی ہے۔ بلکہ سینے سے لگا کر اٹھانا چاہئے۔ قرآن مجید کو حتی الوسع پیٹھ کے پیچھے نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کی طرف پیٹھ نہیں کرنی چاہئے۔ خود اوپر ہوں تو اس کو نیچے نہیں رکھنا چاہئے۔ قرآن نیچے ہو تو خود اوپر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس کو بغیر غلاف اور کپڑے کے نہیں رکھنا چاہئے۔ پیروں کے قریب، ناپاک یا کمتر جگہ پر نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کے اوپر عام کتابیں یا سامان وغیرہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کو گرانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ یہ تمام اور ایسی دیگر احتیاطیں قرآن مجید کی تعظیم کو اور احترام کو یقینی بنانے کے لئے ہیں۔ یہ تمام

(۲۶۵۹)...... (۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)
(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)
(۳)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)
(۴)...... في (ب) واما

ظاہراحترام اور تعظیم ہے۔ باطنی ورحقیقی تعظیم اس سے زیادہ ضروری ہے۔ دل وجان سے اس کو چاہنا، اس کی تعظیم کرنا، خواہ مخواہ اس کی قسمیں نہ کھانا اس پر ایمان ویقین رکھنا، پڑھنا، سمجھنا، عمل کرنا، اس کو پڑھ کر جنت کا طلب گار ہونا۔ رقم نہ بٹورنا، پیٹ پالنے کا ذریعہ نہ بنانا وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ تمام احترام قرآن بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (مترجم)

مذکورہ امور میں سے کوئی غلط ہوجائے تو اس کا کفارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ قران مجید کو ایسی جگہ پر نہ لکھا جائے جہاں پر اس کے اوپر پیر آئیں۔

بشر بن الحارف کے توبہ کا سبب

۲۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو حسن بن رشیق مصری نے بطور اجازت کے ان کو ابوحفص عمر بن عبداللہ واعظ نے، وہ کہتے ہیں کہ بشر بن الحارث چالاک آدمی تھا۔ اسلحہ کے ساتھ نکلتا تھا۔ اس کی توبہ قبول ہونے کا سبب یہ بنا تھا کہ اس کو غسل خانے کے کچرے پر کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا تھا۔ جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ اس پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ لہٰذا اس نے وہ ٹکڑا اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور بولا اے میرے مالک، تیرا نام اور اس گندی جگہ پڑا ہے۔ اس نے اسے زمین سے اٹھایا اور اس کے اوپر سے میل اور مٹی صاف کی جو اس پر لگی ہوئی تھی اور عطر فروش کے پاس آیا اور اس سے مہنگا والا عطر خریدا جو اس کے پاس سب سے زیادہ قیمتی عطر تھا اور وہ اس کو لگا کر بسم اللہ کو عطر میں بسایا۔ پھر اس کو کسی دیوار کی دراز یا سوراخ میں رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ زجاج کے پاس گیا کیونکہ اس کے پاس اس کا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ زجاج نے اس سے پوچھا کہ بھائی میں نے آج رات تیرے بارے میں ایک بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔ میں نے اس سے زیادہ اچھا خواب آج تک نہیں دیکھا۔ مگر میں تمہیں بتاؤں گا نہیں جب تک آپ یہ نہ بتائیں گے کہ آپ نے ان دنوں میں کونسی نیکی کی ہے جو تیرے اور رب کے درمیان ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے تو کچھ نہیں کیا جو مجھے یاد ہو صرف یہ ہے کہ مجھے حمام کے پاس نیند آ گئی تھی پھر آگے کاغذ کے ٹکڑے کا ذکر کیا۔ زجاج نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے مجھ سے نیند میں کہ بشر سے کہو کہ ہمارے نام کو زمین سے اٹھالے تعظیم کے لئے کہ وہ پیروں کے نیچے نہ روندا جائے۔ البتہ ہم تیرے نام کو دنیا اور آخرت میں عزت دیں گے۔ بلند کردیں گے۔

۲۶۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے منصور بن عمار کے تذکرے میں اور وہ حکمت عطا کئے گئے تھے۔ کہا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ تھا کہ اس نے راستے میں کاغذ کا ایک ٹکڑا پایا تھا جس پر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس نے اسے اٹھالیا تھا، مگر اس کو کہاں رکھے، اس کے لئے اس کو کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ لہٰذا اس نے اس پرچے کو کھالیا۔ چنانچہ اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تحقیق تیرے لئے اس پرچے کا احترام کرنے کی وجہ سے حکمت ودانائی کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ حکمت وعقلمندی کی باتیں کیا کرتا تھا۔

(۲۶۶۰)......(۱) فی (أ) لاتسافر
(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۳)...... کذا فی (ب)
(۴)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۵)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۲۶۶۱)......(۱) فی (ب) : هو فیها.
(۲)...... فی (ب) : تلک
(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۲۶۶۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۲)...... فی (ب) : قال.
(۳)...... فی (ب) : فکان.

فصل:......قرآن مجید کی تعظیم وقدر کرنا۔اس کے خط اور لکھائی کو واضح رکھنا

۲۶۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضر وی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ھشیم نے، ان کو خبر دی عبدالملک بن شداد نے، ان کو عبدالعزیز بن سلیمان نے، ان کو خبر دی ہے ابوحکیم عبدی نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور میں قرآن مجید لکھتا تھا۔ وہ میری لکھائی کو دیکھنے لگے اور فرمایا کہ قلم کو موٹا کیجئے۔ چنانچہ میں نے قلم کو تراش کر موٹا کر لیا۔ پھر میں نے لکھنا شروع کیا۔ اب انہوں نے فرمایا ہاں صحیح ہے۔ اس کو واضح اور روشن کرو جیسے اللہ نے اس کو روشن کیا ہے۔

۲۶۶۴:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے، ان کو اسماعیل بن زکریا نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابراہیم نے علی سے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ قرآن مجید کو چھوٹی چیز پر لکھا جائے۔ (کہیں ایسا نہ ہو کہ جگہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے قرآن مجید کھلا کھلا نہ لکھا جائے)۔

۲۶۶۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید نے اور ان کو فضیل بن عیاض نے لیث سے، اس نے مجاہد سے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ قرآن مجید چھوٹا بنایا جائے اور مسجد چھوٹی بنائی جائے۔ چنانچہ پھر یوں کہا جانے لگے کہ چھوٹا سا قرآن ہے یا چھوٹی سی مسجد ہے۔ (حضرت مجاہد کے نزدیک مسجد اور قرآن کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کرنا بھی ان کی عظمت وشان کے خلاف ہے۔ اسی لئے وہ کہتے تھے کہ قرآن مجید بھی بڑا تیار کیا جائے اور مسجد بھی بڑی بنائی جائے۔ (مترجم)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

یہ بحث لفظ میں ہے (ورنہ قرآن تو قرآن ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو یہی حال مسجد کا ہے)۔ (مترجم)

۲۶۶۶:......ہمیں خبر دی ہے عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے، ان کو ابوالحسین محمد بن عبداللہ قہستانی نے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو حفص بن عمر نے، ان کو شعبہ نے، ان کو مغیرہ نے، ان کو ابراہیم نے کہ وہ مصاحف کو چھوٹا بنانے یا چھوٹا پکارنے کو ناپسند کرتے تھے اور قرآن میں دس دس آیات یا سورۃ کی علامت رکھنے کو اور سورتوں کے شروع میں کچھ بطور آغاز عبارت درج کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۶۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوزکریا عنبری نے، ان کو حسن بن علی بن مخلد نے، ان کو احمد بن سعید رباطی نے، ان کو حفص بن عمر عدنی نے، ان کو عیسیٰ بن ضحاک نے، ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے، ان کو قیس بن ابوحازم نے، ان کو علی بن ابوطالب نے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو خوبصورت صاف لکھا تھا۔ پس اس کو بخش دیا گیا۔ یہ حدیث موقوف ہے۔

۲۶۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے، ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے، ان کو موسیٰ بن ایوب نے، ان کو ابواسحٰق فزاری نے، ان کو جویبر نے، ان کو ضحاک بن مزاحم نے کہ انہوں نے کہا: کاش کہ میں دیکھوں کہ لوگوں کے ہاتھ کاٹے جا رہے ہیں۔ اس میں جو لکھتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یعنی اس کے لئے وہ سین کے شوشے نہیں بناتا۔ (مطلب ہے کاش کہ اتنی سخت احتیاط ہونے لگے)۔

۲۶۶۹:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسحاق نے، ان کو ھشام نے، انہوں نے کہا کہ حضرت ابن سیرین اس بات کو شدید ناپسند کرتے تھے۔

(۲۶۶۳) ....(۱) في (ب): حكيمة. (۲) في (ب): ثنا علي.

(۳) .... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۶۶۷) ....(۱) غير واضح في (أ)

(۲۶۶۸) ....(۱) في (ب) له.

۲۶۷۰: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علاء بن محمد بن ابوسعید اسفرائنی نے ا، ان کو ابوسھل اسفرائنی نے، ان کو ابراہیم بن علی ذھلی نے، ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے، ان کو اسماعیل بن عیاش نے، ان کو عمرو بن مہاجر نے، ان کو عمر بن عبدالعزیز نے کہ وہ منع کرتے تھے کہ کوئی شخص لکھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس کے لئے سین کے شوشے نہ بنائے (تاکہ کسی اشتباہ کا شبہ نہ رہے)۔

فصل: ..... قرآن مجید کو ماسوا چیزوں سے خالی کرنا اور اکیلا رکھنا

یعنی قرآن مجید میں کوئی دوسری عبارت درج نہ کرنا تاکہ قرآن خالص رہے

کسی دوسری شے کے ملنے کا اندیشہ ہی نہ رہے

یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی چیز کے ثبت کرنے کا حکم دیتے تھے جو کہ قرآن کی صورت میں اترا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں محفوظ نہیں ہے کہ انہوں نے آیات کی تعداد یا سورتوں کی یا عشروں کی یا پاروں کی یا وقفوں کی یا اس قسم کی دیگر چیزوں کے ثبت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا قرآن مجید کو جمع کرنے کا اور اس کو مصحف کی طرف نقل کرنے کا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مصحف صدیقی سے کئی مصاحف تیار کئے تھے اور ان کو شہر در شہر روانہ کیا تھا اور یہ بھی معروف نہیں ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے قرآن میں ایسی چیزوں کو ثبت کروایا ہو اور نہ ہی ان میں جو اس مصحف اول سے نقل کئے گئے تھے ان میں کوئی چیز درج ہوئی تھی۔ سوائے قرآن کے اسی لئے مناسب یہی ہے کہ ہر مصحف کی کتاب میں اس پر عمل کیا جائے۔

۲۶۷۱: ..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابوحصین نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو مسروق نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ قرآن میں دس دس کی علامات لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۶۷۳: ..... خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو مغیرہ نے ابراہیم سے انہوں نے کہا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ قرآن کو خالی کر اور جو چیز قرآن نہیں اس کو اس میں خلط نہ کرو یعنی نہ ملاؤ۔ (آگے چل کر نقطوں سے گریز کرنے میں بھی یہی راز تھا)

۲۶۷۴: ..... اور اس کی اسناد کے سا۔ ۔میں حدیث بیان کی ہے۔ ابوعوانہ نے مغیرہ سے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ناپسند کیا جاتا تھا کہ قرآن میں دس دس کی علامات لگائی جائیں، یا دس دس لکھا جائے۔ یا قرآن کو چھوٹا کیا جائے اور ابراہیم فرماتے تھے کہ قرآن مجید کو بڑا بناؤ، اس کی تعظیم کرو۔ جو چیز قرآن نہیں ہے اس کو اس میں نہ ملاؤ اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ سونے کے ساتھ لکھا جائے۔ یا آیات کے سرے پر علامت لکھی جائے اور وہ کہتے تھے کہ قرآن کو اضافی چیز سے خالی رکھو۔

اہل عرب نقطوں کے محتاج نہ تھے

۲۶۷۵: ..... اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں بیان کیا سعید نے ان کو ہشیم نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم سے کہ انہوں نے تو نقطوں کو بھی ناپسند

(۲۶۷۴) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

کیا تھا۔(اس لئے کہ اس دور میں اہل عرب اپنی زبان کو لکھنے پڑھنے کے لئے نقطوں کے محتاج نہیں تھے وہ بغیر نقطوں کے اپنی زبان کے حروف پہچانتے تھے)(مترجم)

۲۶۷۶:......فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا۔ ہشیم نے ان کو منصور نے انہوں نے کہا میں نے حضرت حسن بصری سے قرآن کے نقطوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے کوئی حرج نہیں ہے جب تک تم حد سے نہ بڑھو حق سے نہ ہٹو(اس لئے کہ غیر عربوں اور عجمیوں کو حروف کی شناخت میں مدد ملے گی۔)

۲۶۷۷:......اپنی اسناد کے ساتھ ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن زیاد نے اس نے شعبہ سے اس نے منصور بن زاذان سے اس نے کہا کہ میں نے حسن سے پوچھا اور ابن سیرین سے اس بارے میں انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(تاکہ غیر عرب بھی آسانی سے سمجھ سکیں)۔

۲۶۷۸:......حضرت شعبہ سے مروی ہے اس نے ابورجاء محمد بن سیف سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا مصحف کے بارے میں جو عربی میں نقطے لگایا گیا ہو انہوں نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا آپ کو حضرت عمر کی کتاب کے بارے میں اطلاع نہیں پہنچی وہ لوگوں کو لکھ کر یہ حکم دیتے تھے کہ عربی سیکھو اور دین میں سمجھ حاصل کرو اور خواب کی تعبیر اچھی دو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یہ بات اس لئے تھی کہ نقطہ پڑھا نہیں جاتا لہٰذا یہاں سے وہم جاتا تھا اس چیز کی طرف کہ جو چیز قرآن نہیں وہ قرآن سمجھ جائے یقیناً یہ نقطے پڑھنے کی صورت پر رہنمائی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کا باقی رکھنا اس انسان کے لئے بھی کوئی مضر نہیں ہے اس انسان کے لئے جس کو ان کی ضرورت ہے جو ان کا محتاج ہے۔ بلکہ اس کے لئے تو ضروری ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جو شخص مصحف کو لکھے اسے چاہئے کہ وہ ان کی ہجاء کی حفاظت کرے جن کے ساتھ ان مصاحف کو(قرآن کے کاتبوں نے لکھا تھا) اس میں ان کی خلاف ورزی نہ کرے اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا اس میں سے کسی شئی کو تبدیل بھی نہ کرے کیونکہ ان کا علم زیادہ تھا دل زیادہ سچا تھا زبان زیادہ سچی تھی اور ہم سے بڑے امین تھے۔ ہمارے لئے مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی طرف سے یہ گمان کر لیں کہ ان سے کوئی کمی رہ گئی تھی جسے ہم پورا کر رہے ہیں نہ یہ کہ ان سے فلاں چوک ہو گئی تھی کوئی پارہ رہ گئی تھی۔

۲۶۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحفص عمر بن محمد بن صفوان جمحی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو یحییٰ نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے ان کو ان کے والد نے ان کو خارجہ بن زید نے ان کو ان کے والد نے زید بن ثابت سے انہوں نے فرمایا کہ قرأت سنت ہے۔

سلیمان نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کی مخالفت کرنے میں محض اپنی رائے کے ساتھ نہ کریں۔ اور اسی مفہوم اور اسی معنی میں مجھے بات پہنچی ہے ابوعبید سے اس کی تشریح کے بارے میں کہ انہوں نے کہا اور ہم نے قراء کو دیکھا کہ وہ قرأۃ میں مذاہب عربیہ کی طرف التفات نہیں کرتے تھے۔(یا التفات نہیں کیا) جب یہ مذاہب مصحف کے خط کے مخالف ہوئے۔(بلکہ انہوں نے) اپنے نزدیک مصاحف کے حروف کا تتبع کیا اسی کی جستجو کی، سنن قائمہ کی مانند اور شاہراہ مستقیم کی طرح کہ جس سے انحراف اور آگے بڑھنا کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔(اور سلیمان نے)

(۲۶۷۹)......(۱) غیر واضح فی (أ)

اس کلام میں بسط و تفصیل سے کام لیا ہے۔

فصل:......قرآن مجید رکھنے کی جگہ کو روشن رکھنا

یہ اس لئے ہے کہ یہ ایسی مقامات میں جہاں فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں لہذا یہ حق ہے کہ وہ مقام روشن اور معطر رکھے جائیں۔

۲۶۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو بیان کیا ہے ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث نے انہوں نے روایت کیا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ وہ رات کے وقت سورۃ بقرہ پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا قریب میں بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا بدکنے اور گھومنے لگا فرماتے ہیں کہ میں تلاوت کرنے سے خاموش ہو گیا تو گھوڑا بھی آرام کرنے لگا دوبارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا پھر میں خاموش ہو گیا تو گھوڑا بھی رک گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر وہ پریشان ہونے لگا میں پھر خاموش ہوا تو وہ بھی بدکنے لگا وہ نماز چھوڑ کر ہٹ گئے۔ برابر میں ان کا بیٹا سویا ہوا تھا انہیں خوف آیا کہ گھوڑا کہیں بچے تک نہ پہنچ جائے جب اسے پیچھے ہٹا دیا تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اچانک سائبان کی مثل کوئی چیز تھی اس میں جیسے قندیلیں روشن تھیں وہ چیز آسمان کی طرف بلند ہوگئی یہاں تک ساکن ہوا وہ نظروں سے اوجھل ہوگئی جب صبح ہوئی تو انہوں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی کہ میں گذشتہ رات پڑھ رہا تھا اور گھوڑا بھی بندھا ہوا تھا اچانک وہ گھومنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہئے تھا اے ابن حضیر بولے یا رسول اللہ میں ڈر گیا کہ یحییٰ سو رہا تھا کہ گھوڑا اس کو روند نہ ڈالے اور تھا بھی قریب میں بچے کی طرف پلٹ گیا میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو دیکھا کہ سائبان کی مانند کوئی چیز ہے جس میں چراغ روشن ہیں وہ چیز باہر چلی گئی یہاں تک کہ میں اسے نہ دیکھ سکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو یہ کیا تھا کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے جو کہ تیری قرأت کی آواز پر آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو اسے لوگ بھی دیکھتے وہ ان سے اوجھل نہ ہوتے۔

اور کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن حباب نے ابو سعید خدری سے کہ اس نے اسید بن حضیر سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں اور کہا ہے کہ یہاں تک لیث نے کہا تھا۔

ابن جریج کی آواز

۲۶۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو الفضل محمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے جعفر بن احمد شامانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے محسن بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرزاق سے وہ کہتے ہیں میں نے ابن جریج سے زیادہ خوبصورت رات کی نماز پڑھنے والا آدمی کوئی نہیں دیکھا (کہ وہ تہجد بہت محبت کے ساتھ پڑھتے تھے) دائیں طرف سے ان کی سواری کے جانور ہوتے اور بائیں طرف سے بھی جانور ہوتے تھے۔ اور لونڈی ان کے پاس بار بار خوشبو لاتی رہتی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نافع کو گورنر بنانا

۲۶۸۲:......ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو ابو یحییٰ عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو ابو الیمان نے

(۲۶۸۰)......(۱) غیر اضح فی (أ) ابن بکیر هو یحیی بن عبدالله بن بکیر.

(۲) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳) فی (ب) : قال

☆...... بیاض بالأصل.

ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو عامر بن واثلہ لیثی نے یہ کہ نافع بن حارث خزاعی ملے تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مقام عسفان میں اور حضرت عمر نے ان کو اہل مکہ پر گورنر مقرر کیا تھا انہوں نے حضرت پر سلام کیا تو حضرت عمر نے فوراً پوچھا کہ وادی مکہ میں کس کو اپنا نائب بنا کر آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں ابن ازی کو ان پر اپنا نائب بنا کر آیا ہوں تو حضرت نافع نے کہا کہ وہ تو غلام ہے ہمارے غلاموں میں سے حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے ان پر ایک غلام کو اپنا نائب بنا دیا ہے اس نے کہا کہ اے امیر المومنین کہ وہ کتاب اللہ کا قاری ہے اور فرائض و احکامات کا عالم ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کئی لوگوں کو بلند کریں گے اور اس کے ذریعے بعض کو نیچے کر دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن اسحٰق وغیرہ سے اس نے ابوالیمان سے۔

۲۶۸۳: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ سے اس نے اسماعیل بن اسحٰق قاضی سے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوالطفیل نے ان کو نافع بن عبدالحارث نے جو حضرت عمر بن خطاب سے ملے تھے پھر انہوں نے ذکر کیا مذکورہ کی طرح۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کون ہے؟ نافع نے کہا کہ ابن ابزیٰ وہ ہمارے غلاموں میں سے ایک آدمی ہے۔ تو حضرت عمر نے فرمایا۔ خبردار بے شک تمہارے نبی نے ایسے ایسے فرمایا تھا پھر حدیث ذکر کی۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یعقوب بن ابراہیم بن سعد کی روایت سے ابراہیم بن سعد اپنے والد سے۔

۲۶۸۴: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ علی بن حمشاذ نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابونضر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید نے ان کو ہشام بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن انصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے یارسول اللہ ہمیں شدید زخم اور شدید مشقت پہنچی ہے آپ کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ قبر کھودو اور خوب چوڑی کرو لہذا دو دو اور تین تین آدمی اس میں دفن کرو۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ پہلے ہم قبر میں کس کو اتاریں آپ نے فرمایا جو ان میں قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو یا زیادہ جانتا ہو۔ وہ کہتے ہیں دو کے بیچ میں اکیلے ان کے والد پہلے رکھے گئے۔ (یا ابی پہلے رکھے گئے)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز و اکرام

۲۶۸۵: ..... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم صواف نے ان کو عبداللہ بن حمران نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ نے ان کو زیاد بن مخراق نے ان کو ابوکنانہ نے ان کو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں

(۲۶۸۲) ..... (۱) فی (ب) : قال.

(۲) .....فی الأصل مااستخلف و التصحیح من شرح السنة للبغوی (۴۴۲/۴)

(۲۶۸۳) ..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) .....مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۸۴) ..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب).

(ب) ..... فی (ب) : واجعلوا.

(۳) ..... فی (ب) : قالو.

(۴) .....فی (ب) : فقدم أبی.

(۲۶۸۵) .....مابین المعکوفین سقط من (أ)

کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظمت ہے اور اکرام ہے سفید بالوں والے مسلمان کا اور حامل قرآن کا جو اس میں نہ غلو کرے اور نہ ہی اس میں خیانت نہ ہی اس سے اعراض کرے۔ اور عادل بادشاہ کا بھی اکرام ہے۔

۲۶۸۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن ابو عنبسی قاضی نے ان کو حسین بن حماد دباغ طائی نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا۔ کہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی عزت افزائی ہے عادل بادشاہ کا اکرام اور اسلام میں سفید بالوں والے کا اور حامل قرآن کا جو اس میں غلو نہ کرے اور نہ ہی اس کی نافرمانی اور گناہ کرے۔ یہ روایت حضرت ابن عمر پر موقوف ہے۔

۲۶۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابو الجون نے ان کو محمد بن صالح مری نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف سے اکرام ہے۔ سفید بالوں والے مسلمان کا اور عادل بادشاہ اور حامل قرآن کا جو اس میں غلو نہ کرے اور اس سے اعراض نہ کرے۔

۲۶۸۸:......ہمیں خبر دی ہے شیخ ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی نے اپنے والد سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص لوگ ہیں لوگوں میں سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ فرمایا کہ وہ اہل قرآن ہیں وہی اہل اللہ ہیں اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے عبدالرحمٰن بن بدیل سے۔

۲۶۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو بکر محمد بن محمویہ عسکری نے ان کو عثمان بن حرزاد انطاکی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے کہتے تھے کہ ہمیں بیان کیا عبدالرحمٰن بن بدیل بن میسرہ نے ابو بکر کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن صباح نے ان کو ابو عبیدہ حداد نے عبدالواحد بن واصلہ سے ان کو عبدالرحمٰن بن بدیل بن میسرہ سے عقیلی نے سب نے ان کے والد سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پھر انہوں نے حدیث ذکر کی مذکورہ حدیث کی مثل۔

قیامت، قرآن اور حامل قرآن

۲۶۹۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد حافظ عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد دیبلی نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو محمد بن محرز نے بن سلمہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابو حازم نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو عرفجہ بن عبدالواحد نے ان کو ذر بن حبیش نے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں قیامت کے دن قرآن مجید حامل قرآن کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور کہے گا یا رب بے شک ہر عمل کرنے والے کا اجر آپ نے دنیا میں اس کو دے دیا تھا مگر میرے عامل کو اس کے عمل کا اجر آج تو عطا کر۔ پھر کہا جائے گا اپنے سیدھا

(۲۶۸۷)......أخرجه المصنف من طريق ابن عيد (۱۵۹۶/۴)

(۲۶۸۸)......أخرجه المصنف في طريق الطيالسي (۲۶۸۸)

(۲۶۸۹)......(۱) غير واضح في (أ)

(۲)......في (ب) : واصل والصحيح واصلة

(۲۶۹۰) ۲في (أ) أبو عبدالله الحافظ بن يوسف.

(۲)...... في (ب) : كل.

ہاتھ کھول وہ کھولے گا لہذا اس میں اللہ کی رضامندی بھر دے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ بایاں ہاتھ کھول دے لہذا اس میں اللہ کی رضامندی بھر دے گا اس کے بعد عزت کی پوشاک پہنا دیا جائے گا۔

۲۶۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالحسین علی بن حسن رصافی نے بغداد میں ان کو حامد بن محمد بن شعیب بلخی نے ان کو محمد بن بکار بن ریان نے ان کو حفص بن سلیمان نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اچھی طرح سے اس کو یاد کیا (محفوظ کیا سینے میں) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے اور اس کے خاندان کے دس ایسے لوگوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کریں گے جن میں سے ہر ایک کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

۲۶۹۲:...... ہمیں خبر دی ابواسحق سہل بن ابوسہل مہرانی نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن سختو یہ نے ان کو حسن بن طیب نے بن حمزہ شجاعی نے کوفے میں ان کو علی بن حجر نے ان کو حفص بن سلیمان نے پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں۔ اور قرآن کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفص بن سلیمان کے ماسوا اس سے زیادہ وثوق والا اور یقینی ہے اور اسی کا مفہوم دوسری ضعیف اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

۲۶۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید عثمان بن عبدوس بن محفوظ فقیہ نے جنزوروذی نے ان کو حاکم ابومحمد یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوعمران موسیٰ بن ہارون نے ان کو عیسیٰ بن سالم نے ان کو سلم بن سالم نے ان کو جعفر نے ان کو حارث نے ان کو عثمان بن سلیمان نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حامل قرآن کے بارے میں کہ جب وہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور اس کے حلال کردہ امور کو حلال مانتا ہے اور حرام کو حرام مانتا ہے قیامت کے دن اس کے خاندان کے دس ایسے افراد کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

۲۶۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی عباس بن فضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابولبید نے ان کو محمد بن کعب نے یا اس کے غیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان آدمی کو عامل بنایا گویا کہ لوگوں نے اس کے بارے میں اعتراض کیا۔ حالانکہ اس نے قرآن مجید پڑھا تھا آپ نے فرمایا کہ یقینی بات ہے کہ قرآن کی مثال اس تھیلی جیسی ہے جو کستوری سے بھری ہوئی ہو اگر کوئی اس کو کھولے گا تو وہ خوشبو ہی پھیلائے گا اور کوئی اس کو بند اور محفوظ رکھے گا تو خوشبو ہی کو اندر محفوظ رکھے گا۔

یہ حدیث مرسل ہے اور یہ موصول بھی مروی ہے جیسے آنے والی روایت ہے۔

(۲۶۹۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)...... في (ب) : ب يعني ببغداد.

(۲۶۹۲)......(۱) في (أ) : أبو محمد بن الحسين بن محمدبن سختويه.

(۲۶۹۳)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۶۹۴)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲)...... في (ب) فكأنهم.

(۳)...... في (ب) : أوعيته أوعيته.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۶۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو خبر دی ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو مصعب ان کو عمرو بن طلحہ لیثی نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا وہ چل ہی رہا تھا کہ آپ ان کے سامنے آئے ان میں سے ہر انسان سے پوچھا آپ کے ساتھ کتنا قرآن ہے۔ (یعنی آپ کو کتنا یاد ہے) یہاں تک کہ ان میں سے کم عمر نوجوان کے پاس بھی آئے اس سے بھی پوچھا کہ تمہیں کتنا یاد ہے اس نے کہا کہ اتنی اتنی یاد ہے۔ اور سورۃ بقرۃ بھی آپ نے فرمایا کہ روانہ ہو جاؤ یہ نوجوان تمہارے اوپر امیر ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہم میں عمر کے اعتبار سے سب سے چھوٹا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ سورۃ بقرہ ہے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم قرآن مجید حاصل کرنے سے صرف اس لئے رکے تھے کہ ہم ڈر رہے تھے کہ ہم اس کو قائم نہیں کر سکیں گے (یا اس پر عمل نہیں کر سکیں گے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس علم یا قرآن کی مثال جس کو کوئی جوان جانتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا مثل کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کے ہے جس کا منہ کھلا ہوا ہے اور وہ وادی کو معطر کر رہا ہو۔

۲۶۹۶:......اور اسی اسناد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی جوانی میں قرآن یاد کرتا ہے قرآن اس کے گوشت اور خون میں گھل مل جاتا ہے اور جو شخص اس کو بڑی عمر میں سیکھتا ہے اور وہ اس سے اوکھا ہوتا ہے یا بار بھولتا ہے مگر اس کو چھوڑتا نہیں ہے اس کے لئے دو مرتبہ اجر ہے۔

۲۶۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن سلیمان واعظ نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو عبداللہ بن جراح قھستانی نے ان کو عبدالخالق بن ابراہیم طہمان نے اپنے باپ سے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضور نے ایک چھوٹا لشکر روانہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کی عمروں کے مطابق قرآن کی تعلیم پوچھی پھر ان میں سے ایک نوجوان کو سورۃ بقرہ کی وجہ سے فضیلت وفوقیت دی اور فرمایا کہ تو قوم کا امیر ہے چنانچہ ایک بزرگ ان میں سے ناراض ہونے لگے اور بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے اس کی تعلیم سے کسی چیز نے نہیں روکا تھا مگر صرف اس بات نے کہ میں ڈر گیا تھا کہ میں اس کو قائم نہیں کر سکوں گا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قرآن مجید سیکھو۔ اس لئے کہ حامل قرآن کی مثال کستوری کی تھیلی اٹھانے والے کی سی ہے اگر اسے کھولے گا تو خوشبو ہی پھیلائے گا اور اگر اس کو منہ بند کر کے رکھے گا تو خوشبو کو ہی محفوظ کرے گا اسی طرح کہا ہے اور روایت کیا ہے اس کو عبدالحمید بن جعفر نے سعید مقبری سے اس نے عطا مولیٰ ابی احمد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو لیث بن سعد نے سعید مقبری سے اس نے عطاء مولیٰ ابواحمد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کیا۔

۲۶۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے اس نے ابواحمد بن فارس سے ان کو بخاری نے اور عطاء مولیٰ ابن ابو احمد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قرآن کی مثال کستوری سے بھری تھیلی جیسی ہے جس کی خوشبو نہیں مہکتی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں یہ کہا تھا عبداللہ بن یوسف نے لیث سے اس نے سعید مقبری سے اس نے عطاء سے اور عمیر بن طلحہ نے کہا کہ مقبری سے مروی ہے اس نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۲۶۹۷)......(۱) فی (ب): أتعمله.
(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
صححه الحاكم (۱/ ۴۴۳) ووافقه الذهبي.

۲۶۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے یعنی سلیطی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو مشروح بن عاھان نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قرآن مجید کچے چمڑے میں ہوتو اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔

ابوعبداللہ نے کہا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن مجید اٹھائے اور اس کو پڑھے اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔

قرآن کو چمڑے میں جمع کیا جائے تو آگ نہیں جلاتی ہے

۲۷۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ خولانی نے ان کو حدیث بیان کی ہے ادریس بن یحییٰ نے ان کو فضل بن مختار نے عبیداللہ بن موھب سے اس نے عصمہ بن مالک خطمی سے پھر کئی احادیث انہوں نے ذکر کی ہیں۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اگر قرآن مجید کچے چمڑے میں جمع کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو نہیں جلائے گا آگ میں۔

۲۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابواحمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے اس نے کہا کہ ابن وہب پر پڑھا گیا تھا اس کو خبر دی عبداللہ قتبانی نے یزید بن قوذر سے اس نے کعب الاحبار سے انہوں نے فرمایا۔کہ قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ ہر کھیتی کرنے والے کو اسکی کھیتی کا بدلہ ملتا ہے اور زیادہ بھی دیا جاتا ہے۔سوائے اہل قرآن کے اور اہل صیام کے کہ وہ لوگ اپنے اجر بغیر حساب کے عطا کئے جائیں گے۔

۲۷۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام ابوابراہیم نے ان کو سعید بن سعید جرجانی نے اور وہ ثقہ تھے صاحب جہاد ورباط تھے قزوین میں وہ روایت کرتے ہیں نہشل بن سعید قرشی سے اس نے ضحاک بن مزاحم سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہوں گے جن کو نہ حساب و کتاب کی فکر ہوگی اور نہ ہی قیامت کی چیخ ان کو خوف زدہ کرے گی اور نہ ہی بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین کرے گی۔ایک حامل قرآن جو اسے اللہ کے سپرد کرے اس میں جو کچھ ہے۔اپنے رب کے سامنے آئے گا بطور سردار اور عزت دار کے یہاں تک کہ رسولوں کے ساتھ اقامت کرے گا۔اور دوسرا وہ شخص جو سات سال تک اذان دیتا رہا اور اپنی اذان پر اس نے کوئی اجرت اور کھانا نہ لیا ہو۔تیسرا شخص وہ مملوک غلام جو اپنے نفس سے اللہ کا حق ادا کرتا رہا اور اپنے آقاؤں کی حق بھی۔

۲۷۰۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن بن سلمی نے۔اور ابوالحسن محمد بن قاسم فارس نے دونوں کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم ترجمانی نے ان کو سعد بن سعید جرجانی۔نے ان کو نہشل بن عبداللہ نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔میری امت کے اشراف اور باعزت لوگ قرآن کے حامل لوگ ہیں اور اصحاب اللیل ہیں (یعنی جو لوگ رات کو تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں۔)

قراء کے لئے خصوصی وظیفہ مقرر کرنا

۲۷۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو استاذ ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے ان کو عبدالملک بن

(۲۶۹۹) أخرجه أحمد (۱۵۵/۴) والدرمي (۴۳۰/۲) من طریق ابن لهیعة وأنظر شرح السنة (۴۳۶/۴) والهامش.

(۱)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۰۲)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲) ...... غیر واضح فی (أ)

(۳) ......فی (ب) : مؤذبه. (۴)...... فی (ب) : یرافق

ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت علی نے انہوں نے کہا جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اور اس نے قرآن بھی پڑھا اس کے لئے بیت مال میں سے ہر سال دو سو دینار (وظیفہ ہوگا) اگر اسے دنیا میں لے لے تو بہتر ورنہ وہ اسے آخرت میں لے گا۔

ضعیف وجہ سے حضرت علی اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اسی طرح۔ اور صحیح حضرت علی سے ہے۔

۲۷۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ حافظ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمار دہنی نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔ فرض ہے اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا ہے دو دو ہزار سالہ ہے کہا کہ میرے والدان لوگوں میں سے تھے جس نے قرآن پڑھا اور اس کو کسی نے کچھ دیا تو اس نے نہیں لیا۔

۲۷۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم احول نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ جس نے قرآن پڑھا تو وہ رذیل ترین عمر کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا تا کہ کچھ جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جانے اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے

ثم رددناه أسفل سافلين الاالذين آمنوا قال: الا الذين قرء و القرآن

پھر ہم اس کو لوٹا دیں گے جہنم کے نچلے طبقے میں مگر جو لوگ ایمان لائے ابن عباس نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ انہوں نے قرآن پڑھا۔ اور اس کو ابوالاحوص نے روایت کیا ہے عاصم سے اس نے عکرمہ سے اپنے قول سے جس کو انہوں نے ابن عباس کی طرف مرفوع نہیں کیا۔

۲۷۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو بشر نے ان کو سعید بن جبیر نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ دن میں قرأت کر رہے تھے اور قرأت میں جہر کر رہے تھے حالانکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ کون ہے؟ اس آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمن وہ ایسا آدمی ہے جو عقل نہیں رکھتا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زید سے فرمایا کہ وہ اس آدمی کے بارے میں جو کہتا ہے کتاب اللہ کو پڑھتا ہے کہ وہ سمجھتا نہیں ہے پر اس آدمی سے کہا کہ دن کی نماز میں جہر نہیں کیا جاتا۔

۲۷۰۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسہل قاسم بن خالد بن قطن مروزی نے نیساپور میں ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابومسہر نے ان کو حکم بن ہشام ثقفی نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ سب زیادہ جن کا عقل قائم رہتا ہے وہ قرآن مجید کے قاری ہیں (جو قرآن کو کثرت کے ساتھ پڑھتے رہتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے شعب الایمان کی جلد ثانی کا ترجمہ اس فقیر بندہ حقیر پر تقصیر کے ہاتھوں بروز منگل ۹ رجب ۱۴۲۴ اگست ۲۰۰۴ء ساڑھے دس بجے مکمل ہو گیا ہے اور انشاء اللہ جلد ثالث کا ترجمہ اس کے پیچھے پیچھے آ رہا ہے اور اس کا پہلا باب شعب الایمان کا بیسواں باب ہے اور وہ باب طہارات کے بارے میں ہے اللہ تعالیٰ تکمیل کتاب کی توفیق عطا فرمائے اور میری نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کے پڑھنے والوں کو ہدایت اور تقویٰ کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔

المترجم قاضی ابوالاسود محمد اسمٰعیل الجاروی عفی عنہ

(۲۷۰۵)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب) (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۷۰۶)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شُعَبُ الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ـــــ ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دار الاشاعت

اردو بازار کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاءِ اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ——— ۴۵۸

جلد سوئم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰[illegible]ء علمی گرافکس
ضخامت : 399 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……… ملنے کے پتے ………

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شعب الایمان کا بیسواں شعبہ

باب طہارت

طہارت نصف ایمان ہے

۲۷۰۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد صیرفی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن بطحاء نے ان کو عفان نے (ح) اور ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن سکن نے ان کو عفان نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابو مالک اشعری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ فرمایا کرتے تھے طہارت و پاکیزگی حاصل کرنا ''غسل وضو وغیرہ'' نصف ایمان ہے'' یا ایمان کا حصہ ہے'' اور الحمد للہ کہنا ترازو کے پلے کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ کہنا اور اللہ اکبر کہنا آسمان و زمین کے درمیان خلاء کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور اور روشنی ہے اور صدقہ کرنا دلیل و برہان ہے اور صبر کرنا ضیاء اور روشنی ہے اور قرآن مجید حجت ہے یا تو تیرے واسطے یا تیرے خلاف اور لوگ صبح کو جب اٹھتے ہیں تو اپنے آپ کو فروخت کرتے ہیں وہ اپنے نفس کو ہلاک کرتے ہیں یا اس کے فائدے کو ساتھ خریدتے ہیں اور اس کو آزاد کرواتے ہیں ''یعنی انسان کی روزمرہ کی زندگی اپنے ہر کام کے اختیار سے مسلسل ایک سوداگری یا اللہ کی بندگی اور رضا طلبی یا غرو ضا والی ایک نجات کا دوسری ہلاکت کا سبب ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ابان بن یزید عطار کی روایت سے۔ ابوعبدالحلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں جوان کو پہنچی ہے یحییٰ بن آدم سے اس قول کے بارے میں الطھور شطر الایمان کہ طہارت ''وضو'' آدھا ایمان ہے شیخ فرماتے ہیں یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان کا نام دیا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ وہ تمہارے ایمان کو ضائع کردیں یعنی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کو اور نماز وضو کے بغیر جائز نہیں ہوسکتی تو یہ دو چیزیں ہیں ہر ایک دونوں میں سے دوسری کی نصف ہے یعنی دوسری کے مقابلے میں نصف۔ نصف ایمان طہارت اور نصف ایمان نماز دونوں مل کر پورا ایمان ہیں۔ (مترجم)

بغیر وضو نماز مقبول نہیں

۲۷۱۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو مصعب بن سعد نے انھوں نے کہا لوگ ابن عامر کی موت کے وقت ان کی تعریف کرنے لگے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار بے شک میں وہ تو نہیں ہوں کہ ان لوگوں کو فریب دوں یا کھوٹ کروں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں کرتے اور چوری و خیانت کے حامل کا صدقہ قبول نہیں کرتے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے اپنی صحیح میں غندر کی روایت سے شعبہ سے۔

(۲۷۰۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۱۰)......(۱) غیر واضح فی (أ)

وضو نماز کی کنجی ہے

۲۷۱۱:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد سے ان کو حسین مروزی نے ان کو سلیمان بن قرم نے ان کو ابو یحییٰ قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو حضرت جابر نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

۲۷۱۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابراہیم بن عبد العزیز نے ان کو ابو داؤد نے ان کو سلیمان بن معاذ ضبی نے ان کو ابو یحییٰ قتات نے مجاہد سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا نماز کی چابی وضو ہے اور جنت کی چابی نماز ہے بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث ان میں سے ہے جن میں یونس بن حبیب رہ گئے ہیں ابو داؤد طیالسی سے لہٰذا اس نے اس کو روایت کیا ہے ایک آدمی سے اس نے ابو داؤد سے۔

وضو کی حفاظت کرنا اور اسے مکمل کرنا

۲۷۱۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحاق قاضی الزھری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے سالم بن ابو الجعد سے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا استقامت رکھو "دین پر پکے رہو" اور تم ہرگز دین کا احاطہ نہیں کر سکتے اور تم لوگ یقین کرو کہ تمہارا افضل عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت تو صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔

۲۷۱۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے کہ ابو بکر احمد بن محمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسدد نے ان کو خالد بن عبد اللہ نے ان کو لیث بن ابو سلیم نے ان کو مجاہد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اس کے بعد اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے مگر اس نے یہ نہیں کہا کہ وضو کی حفاظت مؤمن کرتا ہے۔

۲۷۱۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدانی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو حسان بن عطیہ نے کہ ان کو ابو کبشہ سلولی نے خبر دی ہے کہ اس نے ثوبان سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا درست اور سیدھے چلو ایک دوسرے سے قرب و محبت کرو میانہ روی کرو تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت تو مؤمن ہی کرتا ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن ثوبان یہ وہی عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہے یہ اسناد موصول ہے اور سالم بن جعد کی حدیث منقطع ہے کیونکہ اس نے ثوبان سے نہیں سنی۔ واللہ اعلم۔

(۲۷۱۱)۔۔۔۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

اخرجه الترمذی فی الطهارة کما فی تحفة الاشراف ـ (۲/۲۶۳) من طریق حسین المروزی. به.

(۲۷۱۲)۔۔۔۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه الطیالسی (۲۷۱۲)

(۲۷۱۳)۔۔۔۔ أخرجه الحاکم (۱/۱۳۰)

(۲۷۱۴)۔۔۔۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) ۔۔۔۔ فی (ا) عبد اللہ بن عمر

أخرجه ابن ماجه فی الطهارة من طریق لیث بن أبی سلیم

تحیۃ الوضو

۲۷۱۶:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابوحیان تیمی نے ان کو ابوزرعہ بن جریر نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال سے فرمایا تھا اے بلال آپ مجھے اللہ کی بارگاہ میں زیادہ امید والا عمل بتائیے جو آپ نے عمل کیا ہو جو منفعت کے اعتبار سے تیرے پاس ہے جسے آپ نے عمل کرر کھا ہو اسلام لانے کے بعد بے شک میں نے تیری جوتیوں کی کھڑ کھڑاہٹ جنت میں اپنے آگے آگے سنی ہے بلال نے جواب دیا یارسول اللہ اور تو کوئی پر امید عمل میں نے نہیں کیا جس کی منفعت کی اللہ کے پاس زیادہ امید کر سکوں مگر ایک بات ہے کہ میں نے جب بھی وضو کیا خواہ کسی بھی وقت ہو دن میں ہو یا رات میں مگر میں نے اپنے رب کے لیے نماز ضرور پڑھی ہے جو اس نے میری تقدیر میں نماز پڑھنی لکھی ہے اس کو مسلم نے صحیح میں ابوکریب سے اور انہوں نے ابواسامہ سے۔

۲۷۱۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انھوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صبح حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا اے بلال آپ کس عمل کے ذریعے جنت کی طرف مجھ سے آگے چلے گئے ہیں؟ بے شک گذشتہ رات میں (جنت میں) داخل ہوا تو میں نے تیری کھڑ کھڑاہٹ اپنے آگے آگے سنی بلال نے عرض کی یارسول اللہ میں نے جب اذان دی ہے دو رکعت نماز ضرور پڑھی ہے اور میں جب بھی بے وضو ہوا ہوں بس اسی وقت میں نے وضو کر لیا ہے (اور دو رکعت بھی پڑھ لی ہے) رسول اللہ نے فرمایا بس پھر اسی وجہ سے ہے۔

وضو میں ایڑیاں خشک نہ رہیں

۲۷۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق محمد بن ابوالفوارس سوطار سے آخرین میں انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے منصور سے اس نے ہلال بن یساف سے اس نے ابویحییٰ سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو وضو کر رہے تھے مگر ان کی ایڑیاں واضح طور پر خشک نظر آرہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے ہلاکت ہے آگ سے وضو پورا پورا کیا کرو اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے سفیان سے۔

وضو پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے

۲۷۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ سدیری بیہقی نے ان کو ابوحامد حمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین الخسروگردی نے ان کو حمید بن رنجویہ نسوی نے ان کو ابوایوب دمشقی نے ان کو خالد بن یزید بن ابومالک نے اپنے والد سے اس نے عبدالرحمٰن بن غنم سے اس نے ابوموسیٰ اشعری سے اس نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا وضو کو پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے۔

(۲۷۱۶)......أخرجه مسلم (۴/۱۹۱۰)

(۲۷۱۷)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

أخرجه الحاكم (۱/۳۱۳) من طريق علي بن الحسين بن شقيق. به. وصححه ووافقه الذهبي

(۲۷۱۸)......(۱) بين المعكوفين أثبتناه من صحيح مسلم.

وضو کی فضیلت

اسی میں غسل کی فضیلت پر بھی تنبیہ ہے کیونکہ وہ زیادہ کامل طہارت ہے۔

۲۷۷۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو معمر نے ان کو زھری نے ان کو عطاء بن یزید لیثی نے ان کو حمران بن ابان نے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے چنانچہ انھوں نے تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا اس کو بعد آپنے کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور منہ دھویا تین بار اس کے بعد اپنا سیدھا ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا اس کے بعد بایاں ہاتھ اس طرح اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اس کے بعد سیدھا پاؤں تین بار دھویا پھر الٹا پاؤں بھی اس طرح دھویا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ نے بالکل اس طرح میرے وضو جیسا وضو کیا تھا اس کے بعد فرمایا جو شخص اس طرح میرے وضو جیسا وضو کرے اس کے بعد وہ دو رکعت پڑھے اس دوران کوئی بات نہ کرے اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے امام زھری نے کہا کہ اگر ایک آدمی ایک بار وضو کرے اور وہ اس بار وضو کرنے میں مبالغہ کرے یعنی پورا پورا کرے اس کو کفایت کرے گا اس کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے عبدانی سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زھری سے۔

سابقہ گناہوں کا کفارہ

۲۷۷۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو عزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسی نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے موسی بن طلحہ سے اس نے حمران بن ابان سے انھوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں مؤذن نے اذان دی پھر ان کے پاس وہ ان کو بتانے کے لیے آیا حمرانی کہتے ہیں حضرت عثمان نے ان سے وضو کا پانی منگوایا پھر فرمایا میں نے تم لوگوں کو حدیث بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے اس کے بعد مجھے یہ اشارہ دیا کہ میں ابھی کچھ نہ کرلوں لہٰذا ان سے حکم بن ابوالعاص نے کہا اے امیر المؤمنین ہمیں آپ حدیث بیان فرمایئے اگر بھلائی ہے تو ہم اس میں ایک دوسرے سے جلدی کریں اگر اس کے علاوہ بات ہے (یعنی باز آنے کی کوئی بات ہے تو) پھر ہم اس سے رک جائیں لہٰذا فرمانے لگے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا تو اتنے میں مؤذن آپ کے پاس آیا تھا جو حضور کو اذان کے بارے میں بتانے آیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے وضو کا پانی منگوایا تھا اس کے بعد فرمایا تھا کہ کوئی بھی مسلمان آدمی جو وضو کرتا ہے اور وضو کو بہت اچھا کرتا ہے اس کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے مگر اس کی وہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

۲۷۷۲:...... ہمیں خبر دی ہے جناح نے ان کو ابو جعفر بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعزہ نے ان کو عبیداللہ نے ان کو شیبان نے ان کو یحی بن ابو کثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث قرشی نے ان کو خبر دی ہے معاذ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ حمران بن ابان نے اس کو خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے وضو کا پانی لے کر آیا وہ بیٹھے ہوئے تھے بیٹھنے کی چیز پر (چوکی پر) انھوں نے وضو کیا اور وضو کو بہت اچھا کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ مسجد میں تھے آپ نے وضو کیا تھا اور بہت اچھے طریقے سے کیا تھا اس کے بعد فرمایا تھا جو شخص اس وضو جیسا وضو کرے اس کے بعد مسجد میں آئے اور دو رکعتیں پڑھے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں سعد بن جعفر سے اس نے شیبان سے۔

(۲۷۷۰)......(أ) فی (ب) : مضمض.

۲۷۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو عبداللہ بن ابومریم نے ان کو عمرو بن ابی سلمہ نے اوران کو یحیٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو حمران مولی عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفان وضو کرنے کی جگہ پر بیٹھے تھے انھوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا وہ میری جگہ یہاں پر بیٹھے تھے اوراسی طرح وضو کیا تھا جس طرح کہ میں نے کیا ہے اس کے بعد حضور نے فرمایا تھا۔ جو شخص میری طرح وضو کرے پھر فرمایا: جو میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو اور دو رکعتیں پڑھے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور رسول اللہؐ نے فرمایا دھوکہ میں نہ پڑو (یعنی غافل نہ ہو)۔

۲۷۲۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن عبدالواحد بن شریک نے ان کو ابوالجماہر نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو حمران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا اس کے بعد فرمایا بے شک کچھ لوگ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز ہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ انھوں نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا تھا اس کے بعد انھوں نے فرمایا تھا۔ جو شخص ایسا وضو کرے گا اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور پھر اسکی نماز اور اس کا مسجد تک چل کر جانا اس کے حق میں اضافی عبادت ہوگی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے اس نے عبدالعزیز بن محمد سے۔

نماز کے درمیانی اوقات کا کفارہ

۲۷۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن احمد اصبہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو جامع بن شداد نے وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے سنا حمران بن ابان سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابو بردہ سے اس نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پورا وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو نمازیں ان کو درمیانی اوقات کے لئے کفارے ہوں گی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ غندر وغیرہ کی حدیث سے۔

۲۷۲۶:......شعبہ سے مروی ہے اوراس کو نقل کیا ہے حدیث مسعر سے اس نے جامع بن شداد سے اس نے حمران سے اس نے عثمان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کوئی مسلمان جب طہارت حاصل کرتا ہے اور جو اللہ نے اس پر فرض کردی ہے اس کے بعد یہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو یہ ان کو درمیانے اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم مزکی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو مسعر نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا۔

گناہوں کی تلافی

۲۷۲۷:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحی بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن ابی حبیب نے ان کو عبداللہ بن ابوسلمہ نے اور نافع بن جبیر بن مطعم سے ان کو معاذ بن عبدالرحمن نے ان کو حمران نے جو عثمان بن عفان کے غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص وضو کرے اوراس کو مکمل کرے اس کے بعد نکل کر نماز

(۲۷۲۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)		(۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۲۴)......(۱) فی (ب) : بن		(۲)...... فی (ب) : أناساً		(۳)...... فی (ب) : لاأدری

(۲۷۲۶)......(۱) فی (ب) فیصلی

(۲۷۲۷)......(۱) فی (ب) : أبو		(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)		(۳)...... فی (ب) : عبداللہ

فرض کے لیے چل پڑے اور جا کر اپنے امام کے ساتھ پڑھ لے۔اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عمرو بن حارث نے حکیم بن عبداللہ قرشی سے اور اسی طریق سے اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

۲۷۲۸:...... ہمیں خبر دی ہے جناح بن نذیر نے ان کو محمد بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو محمد بن ابو معشر نے ان کو خبر دی ابو معشر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوالحسن علی بن اسماعیل الشعیری نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو ابو معشر نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے ان کو عبداللہ بن دارہ نے حمران سے جو عثمان کے غلام ہیں،وہ کہتے ہیں کہ میں پانی کا گھڑا لیے حضرت عثمان کے پاس سے گذرا تو انھوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور اچھا وضو کیا اس کے بعد فرمایا اگر میں نے اس کو رسول اللہ سے دو تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو میں تم لوگوں کو اس کی خبر نہ دیتا میں نے سنا تھا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ جب وضو کرتا ہے اور اسے مکمل طریقے سے کرتا ہے اس کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور نماز پڑھ لیتا ہے تو اس نماز کے اور دوسری نماز کے درمیان کے گناہ اس کے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔محمد بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس کو قرآن میں ڈھونڈا تو میں نے اسے پالیا۔

انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفرلک اللّٰہ ماتقدم بن ذنبک وما تا خرویتم نعمته علیک

بے شک اے پیغمبر ہم نے آپ کو واضح فتح عطا کی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے اور آپ کے اوپر اپنی نعمت پوری کر دے۔

تو میں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت اپنے نبی پر یوں ہی نہیں پوری کر دی بلکہ پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔اس کے بعد میں نے سورۂ مائدہ میں پڑھا:

یا ایھا الذین امنوا اذاقمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم الی قوله ولیتم نعمته علیکم ولعلکم تشکرون

اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے منہ دھولو...... تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دے تا کہ تم شکر کرو۔

تو میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اپنی نعمت ایسے نہیں مکمل کر دی بلکہ اس نے تمہیں معاف بھی کر دیا ہے۔ابو بکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مشتمل ہے بے وضو اور جنابت والے (دونوں کی) طہارت کو پانی سے اور پانی کی عدم موجودگی میں مٹی سے۔

۲۷۲۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ھشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انکو حمران بن ابان نے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس نماز عصر کے وضو کے لیے وضو کا پانی لایا گیا جبکہ وہ وضو کی چوکی پر تشریف فرما تھے۔حضرت عثمان نے فرمایا بے شک میں نے خیال کیا تھا کہ تم لوگوں کو کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا جو میں گمان کروں کہ کوئی تمھیں حدیث بیان کر دے گا اتنے میں حکم بن ابوالعاص نے کہا اے امیر المؤمنین یا تو وہ کوئی خیر کی بات ہوگی تو ہم اس کی اتباع کر لیں گے یا کسی شر کی بات ہوگی تو ہم اس سے بچ جائیں گے۔حضرت عثمان نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کی جگہ پر بیٹھے تھے اور فرمار ہے تھے جو شخص وضو کرے اور اچھے طریقے سے کرے اس کے بعد وہ نماز پڑھے اور اس کے رکوع اور سجود کو مکمل کرے وہ نماز اس کی وجہ سے کفارہ بن جائے گی اس نماز سے دوسری نماز تک جب تک کہ وہ بندہ کسی ہلاکت کا ارتکاب نہ کرے یعنی جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔اسی مفہوم میں اس کو روایت کیا ہے عاصم بن بہدلہ نے موسیٰ بن طلحہ سے اس نے حمران سے۔

(۲۷۲۸)......(۱) فی (أ) جناح بن یزید. (۲)...... فی (ب) : أبومشعر. (۳)...... فی (ب) : غیرہ

(۴)...... فی (ب) : حدثنکموہ (۵)...... فی (ب) : عن.

(۲۷۲۹)......(۱) فی (ب) : وضوءہ.

لغزشوں کی بخشش

۲۷۳۰: ......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو محاضر بن مسورع نے ان کو ھشام بن عروہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن حسن مہر جانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ھشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حمران مولی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یہ کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وضو کی جگہ پر بیٹھے تھے کہ موذن آئے اور ان کو نماز عصر کی اطلاع دی انھوں نے پانی کا برتن منگوایا اور وضو کیا اس کے بعد فرمایا اللہ کی قسم البتہ میں ضرور تم لوگوں کو حدیث بیان کروں گا کہ اگر وہ بات کتاب اللہ میں نہ ہوتی تو میں تم لوگوں کو وہ حدیث بیان نہ کرتا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا آپ فرمارہے تھے۔ کوئی آدمی ایسا نہیں جو وضو کرے پھر بہت اچھے طریقے سے اپنا وضو کرے مگر اس کے لیے بخش دیا جاتا ہے جو کچھ اس کے اور دوسری نماز کے درمیان ہے یہاں تک کہ اس کو بھی پڑھ لے۔ ہمیں خبر دی مالک نے میں دیکھتا ہوں اس کو کہ آپ اس آیت کا ارادہ کرتے تھے یا اس کی مراد یہ ہوتی تھی:

اقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیات ذالک ذکری للذاکرین

آپ دن کے دونوں سروں پر نماز قائم کیجیے اور کچھ حصہ رات کا بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں

یہ یاد کرنے والوں کے لیے یاددہانی ہے۔

ان کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے ھشام بن عروہ سے اور اس کو زہری نے روایت کیا ہے عروہ سے اور عروہ نے کہا کہ آیت یہ ہے

ان الذین یکتمون ماانزل اللّٰه من الکتاب.

گناہوں کا اعضاء جسم سے نکل جانا

۲۷۳۱: ......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونضر فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو حمران نے ان کو عثمان نے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جو شخص وضو کرے اور اچھے طریقے سے کرے اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے عبدالواحد سے۔

گناہوں سے صاف ومنزہ

۲۷۳۲: ......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان دونوں کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید درامی نے ان کو یحی بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو سھیل بن ابوصالح نے ان کو ان کو والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت مسلمان بندہ یا مومن وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ یا فرمایا تھا کہ پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یا ایسے ہی کوئی الفاظ فرمائے تھے جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں

(۲۷۳۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)　(۲)...... فی (ب) قال قال　(۳)...... فی (ب): البینات

(۲۷۳۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۳۲)......(۱) فی (ب): ثنا.　(۲)...... فی (ب) الحسن بن احمد وهو خطأ

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)　(۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

ہاتھ سے پردہ گناہ خارج ہو جاتا ہے جو اس کے ہاتھ نے پکڑنے کا گناہ کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ فرمایا حتیٰ کہ گناہوں سے صاف نکل آتا ہے۔

۲۷۳۳:......اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن وھب نے مالک سے اور اس میں زیادہ کیا ہے۔ جب وہ پیر دھوتا ہے تو اس کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پیر چلے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے صاف ستھرا نکل آتا ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے آخرین میں انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وھب نے پھر حدیث ذکر کی ہے مگر۔ نحو ھذا کا قول منقول نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے سوید بن سعید سے ان کو مالک نے ان کو ابوطاہر نے ان کو ابووھب نے۔ ہمیں خبر دی ہے شیخ امام عالم حافظ یگانہ روزگار ثقہ بہاالدین ابومحمد بن قاسم بن شیخ امام حافظ تقی الدین ابوقاسم علی بن حسن بن عبداللہ شافعی نے بایں طور کہ میں نے ان کے سامنے جامع مسجد دمشق میں پڑھ کر سنائی تھی جمادی اولی ۵۹۵ھ میں انھوں نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی تھی دو اماموں نے ابوعبداللہ محمد بن فضل ابن احمد صاعدی نے اور ابوالقاسم زاھر بن طاہر بن محمد شحامی نے اپنی اپنی کتابوں میں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے والد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لفظ سے (زبانی طور پر) اور شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان مرادی نے بایں صورت کہ انہوں نے پڑھ کر مجھے سنائی۔ ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی تھی ہمیں خبر دی تھی زاھر نے ہمیں حدیث بیان کی تھی شیخ ابوبکر بن حسین حافظ رحمۃ اللہ علیہ۔

گناہوں کا خارج ہونا

۲۷۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابونصر عدل نے مرو میں ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی تھی مالک پر (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروَسردی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے عبداللہ صنابحی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے منہ سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب وہ ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں اور جب وہ منہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے چہرے سے خارج ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ گناہ اس کی دونوں آنکھوں کی بھنوؤں اور پلکوں کے نیچے سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں ہاتھوں سے خارج ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے کے اس کے گناہ اس کے سر سے خارج ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دونوں کانوں سے خارج ہوتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں ٹانگوں سے خارج ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے خارج ہوتے ہیں اس کے بعد اس کا مسجد چل کر جانا اور اس کا نماز پڑھنا اس کے حق میں زائد نیکی ہوتا ہے لفظ تو ایک ہے البتہ یحییٰ نے (تحت اظفار رجلیہ) میں شک کیا ہے۔

(۲۷۳۳)......(۱) فی (أ،ب) : قالا

☆......فی ھامش الأصل : آخر الجزء التاسع عشر.

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۳۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

۲۷۳۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن حسب نے ان کو محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو ابوعبید مولی سلیمان بن عبدالملک نے ان کو عمرو بن عبسہ نے ان کو ابوعبید نے کہا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انھوں نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار دو یا تین بار آپ فرماتے تھے جب بندہ مؤمن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے منہ سے اور اس کے ناک کے نتھنوں سے گناہ جھڑتے ہیں اور جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو گناہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے جھڑتے ہیں اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ناخنوں سے جھڑتے ہیں اور جب وہ مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر کے بالوں کے نیچے سے جھڑتے ہیں اور جب وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے جھڑتے ہیں جب یہاں تک پہنچے تو یہ تو تھا اس کا حصہ اس کے وضو میں سے پھر اگر وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور نماز پڑھتا ہے دو رکعت ایسی کہ بس وہ اپنے دل کو اور اپنی نگاہ محض اللہ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے تو وہ بندہ گناہوں سے نکل جاتا ہے جیسے کہ اس کی ماں نے اس کو بھی جنا ہے۔اس کو بھی روایت کیا ہے ابوامامہ نے عمرو بن عبسہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس طریقے سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں۔

۲۷۳۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے یعنی عباس بن فضل نے ان کو ابوثابت نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے۔

۲۷۳۶:.....مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں کو ابوالعباس اصم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو نعیم نے ان کو ابان بن عبداللہ نے ان کو ابومسلم بجلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ کو دیکھا میں نے کہا اے ابوامامہ میں ایک آدمی سے ملا ہوں اس نے مجھے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے اس کی یہ حدیث بیان کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو پورا پورا وضو کرے پھر وہ باجماعت نماز کی طرف چل پڑے مگر اللہ اس دن کے سارے گناہ اس کے معاف کر دیتا ہے جو اس کے پیروں نے چل کے کئے ہوں جو اس کے ہاتھوں نے پکڑا ہو جس کی طرف اس کے کان لگے ہوں جس کی طرف اس کی نگاہوں نے دیکھا ہو جس کو اس کی زبان نے چکھا ہو جس کو اس کے دل نے سوچا ہو۔ میں نے کہا آپ نے واقعی یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اس نے قسم کھائی اللہ کی جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں بس وہی ہے۔البتہ تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شمار مرتبہ سنا ہے۔

تین مرتبہ اعضاء کا دھونا

۲۷۳۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے ان کو صالح ابوعمر بزار نے ان کو یونس نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمان کے ساتھ جہاد کیا جب نماز کا وقت آ گیا تو پانی منگوایا اور کلی کی ناک میں پانی چڑھایا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں کلائیاں تین تین بار اور سر کا مسح کیا اور پیر دھوئے اس کے بعد آپ نے درخت پکڑا اور اسے ہلایا تو اس کے پتے جھڑ پڑے پھر فرمایا کہ تم مجھ سے پوچھو کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ لوگوں نے پوچھا بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شرکت کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا اور فرمایا تھا کہ جب بندہ وضو کرتا ہے اس سے اس کے گناہ ایسے

(۲۷۳۵)......(۱) فی (ب) : برأسه

(۲۷۳۶)......(۱) فی (ب) : فذكر مافيه بنحوه.

(۲۷۳۶)......مكرر (۱) مابين المعكوفين سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) سمعتها.

(۲۷۳۷)......(۱) فی (ب) : معه (۲)...... فی (ب) : تنحات

جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

وہ عمل جس کے ذریعہ درجات بلند ہوں

۲۷۳۸:... بیہقی فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن غالب نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو یحییٰ نے ان کو علی بن زید نے ان کو عثمان نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو مالک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ابو نصر بن قتادہ نے دونوں کو ابو عمر بن نجید نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو اس کے والد نے ان کو ابوھریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اس عمل کی جس کے ذریعے درجے بلند کرے۔ (وہ یہ ہے) مشکل اور ناپسندگی کے وقت مکمل وضو کرنا اور مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تو رباط ہے یعنی جہاد کے لیے کفر کی سرحد پر گھوڑا باندھ کر بیٹھنا۔ تین بار یہ فرمایا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے معن کی حدیث سے مالک سے۔

وہ اعمال جن کے ذریعہ گناہ دھل جاتے ہیں

۲۷۳۹:... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک بزار نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو ابن ابو زناد نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو ابو العباس نے ان کو ابن مسیب نے ان کو علی بن طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشکلات ہونے کے باوجود مکمل وضو کرنا اور مساجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنا یہ اعمال گناہوں کو دھو دیتے ہیں عبدالرحمٰن بن حارث یہ وہی عبداللہ بن عیاش بن ابو ربیعہ مخزومی ہے اس کے مطابق ابو احمد حافظ نے گمان کیا ہے۔

۲۷۴۰:... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے ان کو انس بن عیاض نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی رباب نے ان کو ابو العباس نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان کو ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ ازیں یوں کہا ہے الی المساجد۔

وضو کی علامات

۲۷۴۱:... ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو ابراھیم بن منذر نے ان کو محمد بن فلیح نے اور ابو ضمرہ نے حارث بن عبدالرحمٰن سے پھر اس کو انھوں نے ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

۲۷۴۲:... ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے نعیم بن عبداللہ محمد سے انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا اور انھوں نے قمیض کے نیچے پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ انھوں نے اسے کھینچ لیا پھر انھوں نے وضو کیا اور منہ دھویا اور ہاتھ دھوئے اور پانی اپنے بازوؤں تک اونچا کیا۔ اور وضو کو پنڈلیوں تک کیا اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میری امت کے لوگ قیامت میں

(۲۷۳۸)... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲۷۳۹)... (۱) فی (ب) : الزیات

آئیں گے روشن اور چمکتے اعضاء والے وضو کی علامت کی وجہ سے تم میں سے جو شخص اپنے اعضاء کی روشنی کو زیادہ کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ کر لے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ یحیٰ بن بکیر سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے عمرو بن حارث کی حدیث سے مختصراً یا عمارہ بن غزیہ کی روایت سے انہوں نے نعیم سے لمبی حدیث بیان کی۔

۲۷۴۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علا نے ان کو ان کو والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لے گئے۔ کہا تم پر سلامتی ہو اے مؤمن قوم کا گھر اور بے شک ہم اللہ نے اگر چاہا تو تم کو ملنے والے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ تم میرے ساتھی ہو اور ہمارے بھائی اب تک نہیں آئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ ان کو کیسے پہچانیں گے جواب تک نہیں آئے۔ آپ کی امت میں سے یارسول اللہ آپ نے فرمایا تم مجھے بتاؤ کہ اگر کسی آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں درمیان ایسے گھوڑوں کے جو کالے سیاہ ہوں کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچانے گا لوگوں نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ لوگ آئیں گے اسی طرح کہ ان کے ہاتھ پاؤں سفید چمکتے ہوں گے وضو کے اثر کی وجہ سے اور میں ان کے آگے حوض کوثر پر پہنچنے والا ہوں۔ اس کو مسلم نے نقل کیا یحیٰ بن ایوب وغیرہ سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے۔

۲۷۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو یزید بن خمیر رحبی نے ان کو عبداللہ بن بشر مازنی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کا کوئی ایسا فرد نہیں ہے جس کو میں قیامت کے دن نہ پہچانوں بلکہ سب کو پہچانوں گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ ان کو کیسے پہچانیں گے یا رسول اللہ اتنی کثیر مخلوقات میں سے آپ نے فرمایا تم بتاؤ کہ اگر تم گھوڑوں کے ایسے جنگل میں یا گلہ میں چلے جاؤ جہاں کالے سیاہ گھوڑے ہوں اس میں ایک ایسا گھوڑا ہو جس کے چاروں پیر سفید ہوں اور چہرہ بھی سفید ہو کیا اس کو نہیں پہچانیں گے۔ لوگوں نے کہا بالکل پہچانیں گے یارسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت اس دن وضو اور سجدوں کے اثر سے سفید چہرے اور سفید ہاتھ پیر والے ہوں گے۔

امت محمدیہ کی شناخت وعلامت

۲۷۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو ابراہیم بن حسین بن ریزیل نے ان کو عبداللہ بن صالح مصری نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن حبیب نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے کہ انھوں نے سنا ابوذر سے اور ابودرداء سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا قیامت کے دن جس کو سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور پہلا ہوں گا جس کو سجدے سے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی اور اپنا سر اوپر اٹھاؤں گا اور اپنے سامنے دیکھوں گا اور تمام امتوں میں سے اپنی امت کو پہچانوں گا ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ آپ تمام امتوں میں سے اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے جبکہ نوح سے لے کر آپ کی امت تک ساری امتیں ہونگی آپ نے فرمایا کہ وہ روشن چمکتے

(۲۷۴۳)..... (۱) فی (ب): المقبرة
(۲)..... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۲۷۴۴)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳) فی (ب): فقال أرأیت
(۴)..... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۵) فی (ب): فیها
(۶)..... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۷)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۲) مابین القوسین تکرر فی (أ)
(۳) فی (ب): أیدیهم

چہرے اور ہاتھ پاؤں والے ہوں گے وضو کے اثر سے یہ علامت تمام امتوں میں سے کسی کی نہیں ہوگی سوائے ان کے اور میں ان کو پہچانوں گا اس کے گروہ دائیں طرف سے آئیں گے اور میں ان کو پہچانوں گا ان کی علامتوں سے جو ان کے چہروں کے سجدوں کے اثر سے ہوں گی اور میں انکو اس نور سے پہچانوں گا جو ان کے آگے اور ان کے دائیں بائیں ہوگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس روایت کو ایسے ہی پایا ہے اگر ان کو والد سے اور وہ ابوذر سے اور ابودرداء سے روایت کرتے تو موصول ہوتی گویا کہ کتاب سے ساقط ہوگئی ہے۔

۲۷۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد مقری نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو جریر نے ان کو علی بن مجاھد نے اس نے کہا کہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے انھوں نے اور وہ ثقہ ہیں یعنی ثعلبہ سے اس نے زہری سے انھوں نے کہا کہ وضو کے بعد رومال استعمال کرنا یعنی ہاتھ منہ پوچھنا مکروہ ہے اس لیے کہ ہر قطرہ وزن کیا جائے گا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب سنن میں جماعت سے روایت کیا ہے کہ وہ وضو کے بعد رومال استعمال کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور ایک جماعت سے روایت کیا کہ وہ اس میں رخصت دیتے تھے مگر اس کو ترک کرنا زیادہ بہتر ہے جب ہوا کے چلنے سے نہ سوکھے تو گویا نجاست ان پر باقی رہتی ہے (گویا لوگ اسے سمجھتے ہیں) اور ہم نے روایت کی ہے حدیث ابو حازم میں ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انھوں نے فرمایا اس حدیث میں کہ تمہاری ایسی علامات ہوں گی جو تمام امتوں میں سے کسی کی نہیں ہوں گی تم لوگ میرے پاس آؤ گے سفید چہرے اور ہاتھ پاؤں کے ساتھ وضو کے اثر سے۔ اور ہم نے روایت کی ہے حذیفہ بن یمان کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں کہ تم لوگ پاس آؤ گے سفید چہرے اور سفید ہاتھ پاؤں والے وضو کے آثار سے یہ علامت تمہارے علاوہ کسی کی نہیں ہوگی۔

خوب طہارت حاصل کرنے والے

۲۷۴۷:...... میں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن سلمہ عنزی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ھشام بن عمار سلمی نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو عتبہ بن ابوحکیم نے ان کو حدیث بیان کی ہے طلحہ بن نافع نے ان کو ابوایوب انصاری نے اور جابر بن عبداللہ نے اور انس بن مالک نے کہ یہ آیت نازل ہوگی:

فیه رجال یحبون ان یتطهروا واللّٰه یحب المطهرین

مسجد قبا میں ایسے مرد ہیں جو خوب طہارت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب طہارت کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کی جماعت بے شک اللہ تعالیٰ نے پاکی میں تمہاری تعریف فرمائی ہے خیر کے ساتھ تمہارا وضو کیا ہے ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اور جنابت کے لیے غسل کرتے ہیں اور پانی کے ساتھ استنجا کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعریف اسی وجہ سے ہے اس کو لازم پکڑے رہو۔

ہر بال کی جڑ کے نیچے ناپاکی

۲۷۴۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم حربی اور محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ہیثم بن خارجہ

(۲۷۴۶)......(۱) فی (ب) : أن

(۲۷۴۸)......(۱) فی (ب) : کفارات

نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ان کو عتبہ بن ابوحکیم نے ان کو طلحہ بن نافع نے ان کو ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ اور امانت کا ادا کرنا یہ کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو درمیان میں ہوں۔ میں نے پوچھا کہ امانت کو ادا کرنا کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ ناپاکی کے بعد غسل کرنا۔ یہ الفاظ ابراہیم کی روایت کے ہیں۔ اور جابر کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ بے شک ہر بال کی جڑ کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔

۲۷۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو یحی بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ اور جعفر بن حیان نے ان کو ابوالاشہب اور ربیع بن صبیح نے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں رب تعالیٰ سے کہ اس نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جو شخص ان کی حفاظت کرے وہ میرا سچا (اور حقیقی) بندہ ہے اور عوف نے کہا کہ وہ میرا سچا بندہ ہے اور جو شخص ان کو ضائع کرے وہ سچ مچ میرا دشمن ہے۔ نماز، روزہ، جنابت یعنی غسل جنابت اور یہ مرسل روایت ہے۔

پانچ چیزوں کے سبب جنت میں داخلہ

۲۷۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن بشر عبدی نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے کہ حضرت ابودرداء فرمایا کرتے تھے کہ پانچ چیزیں ہیں جو شخص قیامت کے دن ایمان کی حالت میں ان کو لے آئے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جو شخص پانچ نمازوں کی حفاظت کرے ان کے وضو سمیت اور ان کے اوقات ان کے رکوع ان کے سجود سمیت (سب کی حفاظت کرے) اور زکوۃ ادا کرے دل سے خوشی کے ساتھ۔ اس کے بعد ابودرداء نے کہا اور اللہ کی قسم ہر کام صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔ اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص اس کی طرف پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اور امانت کو ادا کرنا لوگوں نے کہا کہ امانت کو ادا کرنا کیا ہے اے ابودرداء نے فرمایا ناپاکی سے پاکی کے لیے غسل کرنا بے شک اللہ تعالیٰ ابن آدم کے دین میں سے کسی چیز پر اس کو پناہ یا امن نہیں دیتا سوائے مذکورہ چیزوں کے۔

چار چیزوں کی ضمانت

۲۷۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن قاضی اور عبدالملک بن عثمان زاہد اور ابونصر بن قتادہ نے انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعلی حامد بن محمد ہروئی نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابوعلی حنفی نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے خلید عصری سے اس نے ابودرداء سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ضمانت لی ہے اپنی مخلوق سے چار چیزوں کی نماز، زکوۃ، روزہ رمضان اور جنابت سے غسل یہ سرائر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، یوم تبلی السرائر۔ جس دن سرائر آزمائی جائیں گی۔

۲۷۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن اور بن اسحق طیبی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے کہ اس کو حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے انکو ابوفروہ نے ان کو یونس بن جبیر ابوغلاب الباہی نے ان کو حطان بن عبداللہ رقاشی نے ان کو حضرت ابودرداء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص ایمان کی حالت میں پانچ چیزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو ملے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ کہتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ پانچ کونسی ہیں؟ فرمایا پانچ نمازیں ان کا وضو ان کا رکوع ان کا سجود اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج کرنا

(۲۷۵۰)......(۱) فی (ب) : إیمان
(۲)...... فی (ب) : طیبة نفس بها
(۳)...... فی (ب) : والحج
(۴)...... فی (ب) : أدی
(۲۷۵۲)......(۱) فی (ب) ذكره.

جو شخص اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے اور زکوۃ یہ تو اسلام کی پل ہے اور امانت ادا کرنا ایک آدمی نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان پہلی چیز جو امانت میں ذکر ہوئی غسل جنابت میں سے، فرمایا کہ ظاہر چمڑے کو دھوئے اور بالوں کو تر کرے۔

جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے

۲۷۵۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن صالح جہنی نے ان کو معاویہ بن صالح حمصی قاضی اندلسی نے ان کو ابوعثمان نے جبیر بن نفیر سے اور ربیعہ بن یزید نے ان کو ابوادریس خولانی نے اور عبدالوہاب بن بخت نے لیث بن سلیم جھنی سے وہ سب کے سب حدیث بیان کرتے ہیں عقبہ بن عامر سے عقبہ نے کہا کہ ہم لوگ اپنے نفسوں کے خادم تھے اپنے درمیان اونٹ چرانے کا تبادلہ کرتے تھے۔ ایک دن اونٹ چرانے کی میری باری آئی تو میں اس کام کے لیے شام کو گیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا وہ کھڑے ہو کر لوگوں کو حدیث بیان کررہے تھے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں سے کچھ بات سمجھ لی وہ فرمارہے تھے کہ تم میں سے کوئی آدمی جو وضو کرے اور اچھی طرح سے کرے پھر کھڑا ہو جائے اور دو رکعت پڑھے اپنے دل اور چہرے کے ساتھ مکمل ان کی طرف توجہ رکھے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور اس کو بخش دیا جائے گا۔ میں نے کہا کتنی اچھی ہے یہ بات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنے اچھے ہیں کسی نے کہا میرے سامنے جو پہلے سے تمہارے عقبہ اچھائی کر میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ کیسے ہوگی اے ابوحفص انہوں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ آنے سے قبل تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اور پورا پورا کرے اور پھر یہ کہتے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی کی روایت سے اس نے معاویہ بن صالح سے سوائے اس کے کہ انہوں نے عبدالوھاب بن بخت کی روایت کو ذکر نہیں کیا ہے۔

۲۷۵۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو قاسم بن زکریا ابوعبیداللہ بن محمد بن محمد بن مسکن نے ان کو یحیٰ بن کثیر نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قاسم بن زکریا نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبختری نے ان کو عبدالصمد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوہاشم رمانی نے ان کو ابومجلز نے قیس بن عباد سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سورۃ کہف کو ایسے پڑھے جیسے وہ اتری ہے اس کے لیے وہاں سے روشنی بلند ہوگی جہاں اس نے پڑھی ہے مکہ مکرمہ تک اور جو شخص وضو کے بعد یہ پڑھے:

سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لااله الاانت استغفرک واتوب الیک

تو ایک مہر لگانے والا فرشتہ مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اس بندے کو دے دے گا جس نے یہ پڑھا تھا۔ اسی طرح دونوں نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے معاذ بن معاذ نے شعبہ سے بطور موقوف روایت کے اور اس طرح اس کو روایت کیا ہے سفیان ثوری نے ابوہاشم سے موقوف طریقے سے۔

(۲۷۵۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۵۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)

چند خصلتیں

۲۷۵۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو سہل محمد بن نصرویہ بن احمد مروزی نے وہ ہمارے ہاں نیشاپور میں آئے تھے ان کو خبر دی ابو بکر بن خنب نے بخارا میں ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو حارث بن منصور واسطی نے ان کو بحر بن کنیز نے ان کو یحی بن ابو کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابو سلام نے ان کو ابو مالک اشعری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ چھ خصلتیں ہیں خیر کی۔ حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا نہ کرنا۔ ابر والے دن نماز جلدی پڑھنا۔ سردی کے ایام میں اچھی طرح وضو کرنا۔ آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے تمام امتوں کے درمیان نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک فرمایا کہ سفید اور چمکتے اعضاء والے ہوں گے وضو کے اثر سے یہ اثر میری امت کے لوگوں کے سوا کسی امت کے لیے نہیں ہوگا اور میں ان کو اس طرح پہچانوں گا کہ وہ جماعت در جماعت لشکر لشکر آئیں گے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بحر بن کثیر سقا روایت کرنے میں ضعیف ہے۔

۲۷۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن ابراہیم خسرو گردی نے ان کو ابو حامد خسرو گردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو قتیبہ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے ان کو ابو منیر نے جو اہل مکہ کے ایک آدمی تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ ایمان کی خصلتوں کو لازم پکڑے رہنا گرمیوں میں روزے رکھنا اللہ کے دشمنوں کو تلوار کے ساتھ مارنا۔ ابر والے دن نماز میں جلدی کرنا سردی کے دنوں میں وضو مکمل کرنا۔ مصیبتوں پر صبر کرنا اور ردعۃ خبال کو ترک کرنا انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہوتا ہے فرمایا شراب پینا۔

تین چیزیں ایمان سے ہیں

۲۷۵۷:......ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ سابری نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو حمید بن زنجویہ نسوی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو منصور نے طلحہ سے اس نے ابو حازم سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں ایمان میں سے ہیں کہ سخت سردی کی رات میں آدمی کا احتلام ہو جائے پھر کھڑا ہو جائے اور غسل کرے حالانکہ اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں دیکھتا۔ اور سخت گرمی کے دن میں روزہ رکھنا اور جنگل کی سرزمین پر انسان کی نماز جبکہ اس کو اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس طرح یہ روایت موقوف طریقے سے آئی ہے۔

دس چیزیں فطرت میں سے ہیں

۲۷۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: زیر ناف کے بال صاف کرنا، ختنہ کرانا، مونچھیں کترنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابن عیینہ کی حدیث سے زہری سے۔

۲۷۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ ﷺ نے وہ کہتے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۷۵۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۵۹)......(۱) فی (ب) : قال:

سے فرما رہے تھے: فطرت پانچ خصلتیں ہیں زیرناف کے بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۲۷۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے ان کو مصعب بن شیبہ نے ان کو طلق بن حبیب نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے ان کو سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: دس چیزیں فطرہ سے ہیں۔ مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کو خصوصاً دھونا، داڑھی کو چھوڑ دینا، مسواک کرنا، ناک میں پانی دینا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیرناف کے بال صاف کرنا، پانی کے چھینٹے مارنا۔ مصعب نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا ہوں۔ شاید وہ کلی کرنا ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے وکیع سے اور کہا ہے حدیث میں یہ قول کرتے ہوئے انتقاص الماء سے مراد ہے استنجاء کرنا پانی کے ساتھ۔

۲۷۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل اور داؤد بن شبیب نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن علی بن زیاد بن سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے انہوں نے کہا کہ موسیٰ نے کہا کہ انھوں نے اپنے والد سے اور داؤد نے کہا روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فطرت میں سے ہے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا پھر ان کو اس نے ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل مگر اس میں ''داڑھی کو بڑھانے'' کا ذکر نہیں ہے مگر اس میں ختنہ کرانا اور استنجا کرنے کا ذکر ہے مگر لفظ انتصاح ہے انتقاص ذکر نہیں کیا۔

۲۷۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونضر فقیہ نے اور ابوالحسن بن عبدوس نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے ان احادیث میں جو انہوں نے پڑھی تھیں مالک پر اس نے ابوبکر بن نافع سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا داڑھی بڑھانے کا اور مونچھیں کترانے کا اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قتیبہ سے اس نے مالک سے۔

ناخن اور مونچھیں تراشنا

۲۷۶۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن یحیٰ حلوانی نے ان کو عتیق بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن قدامہ نے ان کو ابوعبداللہ اغر نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناخن خود تراشتے تھے اور اپنی مونچھیں کاٹتے تھے۔ جمعہ کے دن، نماز جمعہ کی طرف جانے سے قبل۔

۲۷۶۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن منیر نے ان کو عمرو بن شبہ نے ان کو حفص بن واقد یربوعی نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اور ناک کے اندر والے بال اکھیڑ دو۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ آخری لفظ غریب ہے اور اس کے

☆......النووی العاشرۃ : الختان

(۲۷۶۲)......(۱) فی (أ) نصر　　(۲)......فی (ب) : أمر

(۲۷۶۳)......انظر الحدیث فی کشف الأستار (۶۲۳)

(۲۷۶۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

ثبوت میں نظر ہے۔

۲۷۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں ابن وہب پر پڑھی گئی تھی مجھے خبر دی اسماعیل بن عیاش نے ثعلبہ بن مسلم خثعمی سے ان کو ابی بن کعب نے مولیٰ ابن عباس سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا جبریل علیہ السلام آپ سے پیچھے ہٹ گئے ہیں آپ نے فرمایا وہ کیوں مجھ سے پیچھے نہ ہو حالانکہ تم میرے گرد ہو نہ تم مسواک کرتے ہو نہ تم ناخن تراشتے ہو نہ تم اپنی لبیں کاٹتے ہو نہ تم اپنی انگلیوں کے جوڑ تر کرتے ہو۔

۲۷۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شک سا ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ شک میں پڑ گئے تو آپ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں شک میں نہ پڑوں حالانکہ اونچا کرلیا ہے تمہارے ایک نے درمیان اس کے ناخن کے اور اس کے پورے کے۔ (یعنی تم لوگوں نے ناخن بڑھا رکھے ہیں)۔

بغیر وضو نماز کے اثرات

۲۷۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو شبیب بن ابی روح شامی نے ایک آدمی سے جو کہ اصحاب محمد میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز سورت روم کے ساتھ پڑھائی آپ التباس میں واقع ہو گئے (الفاظ آیات مل جل گئے) آپ جب نماز سے سلام پھیر کر پھرے تو فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں بغیر وضو کے جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھے اس کو چاہیے کہ اچھی طرح سے وضو کرے یہی لوگ ہمارے اوپر نماز خلط ملط کراتے ہیں۔

۲۷۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونضر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر اور حسن بن عبدالصمد نے دونوں نے کہا ان کو یحیی بن یحییٰ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے انکو ابوعمران جونی نے ان کو انس بن مالک نے حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے وقت مقرر کیا گیا تھا چالیس دن کا۔ ان امور کے بارے میں (لبیں کتروانا) مونچھیں کتروانا، ناخن تراشنا، بغلیں صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا کہ ہم لوگ چالیس روز سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحی سے۔

مسواک کی اہمیت وفضیلت

۲۷۶۹:......ہمیں خبر دی ہے احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوعلی میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو مالک بن انس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ لازمی طور پر مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ یہ ایسی حدیث ہے جس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷۶۵)......(۱) فی (ب) : أبو وهو خطأ (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ) (۳)......فی (ب) : لقد

(۲۷۶۹)......(۱) فی (ب) : من غیر هذا الوجه

أخرجه مالک فی الموطأ (ص ٦٦) عن ابن شهاب. به

نے مؤطا سے خارج بطور مرفوع روایت کے روایت کیا ہے اور مؤطا میں انہوں نے اس کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اور حدیث دراصل مرفوع ہے (اس مقام کے علاوہ)۔

۲۷۷۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور عدل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا ہے احمد بن ابراہیم بن ملحان پر ان کو یحیی بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو جعفر نے وہ ابن ربیعہ ہیں عبدالرحمن اعرج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تھا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اہل ایمان پر مشقت ڈالدوں گا تو میں انہیں مسواک کا حکم دیتا (ہر نماز کے ساتھ) حضرت ابوہریرہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اپنے بارے میں خبر دیتے تھے کہ میں کھانا کھانے سے پہلے مسواک کرتا ہوں اور کھانے کے بعد بھی اور جب میں سوتا ہوں اور جب میں سوکر بیدار ہوتا ہوں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جعفر بن ربیعہ والی حدیث کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ یحیی بن بکیر سے اور اس میں مع الوضوء کے الفاظ نہیں ہیں۔ وہ سعید بن ابوہلال کی حدیث میں ہیں جو عبدالرحمن اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈالوں گا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۷۷۱:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحیی نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن ابوہلال نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں۔ کہ میں سونے سے پہلے، جاگنے کے بعد اور کھانا کھانے سے پہلے مسواک کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اس کو روایت کیا ابوزناد نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے کہ نبی کریم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت واقع کردوں گا تو ان کو عشاء کی نماز دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا۔

مسواک والی نماز کی فضیلت ستر گنا زیادہ ہے

۲۷۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسین بن یعقوب نے ان کو حسین بن محمد القبانی نے ان کو عبداللہ بن سعید نے ان کو سفیان نے ان کو ابوزناد نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے اس نے سفیان سے۔

۲۷۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے احمد بن حسن حیری نے ان کو ابوعلی میدانی نے ان کو محمد بن یحیی ذھلی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کرتے تھے محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری عروہ سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی فضیلت مسواک کے ساتھ بغیر مسواک والی نماز پر ستر گناہ زیادہ ہے۔

۲۷۷۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبدالرحمن بن محمد بن حمدان جلاب نے ان کو اسحق بن احمد بن مہران رازی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو معاویہ بن یحیی نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: وہ نماز جس کے لیے مسواک کرلی جائے وہ فضیلت میں زیادہ ہو جاتی ہے اس نماز پر جس کے لیے مسواک نہ کی جائے ستر گنا۔ اس حدیث کی روایت میں معاویہ بن یحیی صدقی متفرد ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ابن اسحق نے اس حدیث کو اس سے لیا تھا۔

(۲۷۷۰)......(۱) في (أ) : أبو سعد

(۲۷۷۱)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۷۷۳)......(۱) في (ب) ذكر

(۲۷۷۴)......(۱) غير واضح في (أ)

۲۷۷۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو واقدی نے ان کو عبداللہ بن ابو یحیٰ اسلمی نے ان کو ابواسود نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک کر کے دو رکعت پڑھنا مجھے زیادہ محبوب ہیں بغیر مسواک کی ستر رکعات سے۔

مسواک کے فوائد

۲۷۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو اسحق بن ابراہیم عنزی نے ان کو محمد بن ابوسری نے ان کو بقیہ نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو عطا بن ابی رباح نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کو لازم پکڑو یہ منہ کی صفائی اور رب کی رضا کا ذریعہ ہے اور فرشتوں کو خوش کرتا ہے نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے اور یہ سنت میں سے ہے بینائی کو تیز کرتا ہے بدبو کو دور کرتا ہے۔ اور مسوڑوں کو سخت کرتا ہے بلغم کو ختم کرتا ہے اور منہ کو پاکیزہ رکھتا ہے۔ اس کو ابن رباح کے ماسوا نے روایت کیا ہے خلیل سے اور اس میں اس لفظ کا اضافہ کیا ہے کہ وہ معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور وہ روایت کرتا ہے جس سے اکیلا خلیل بن مرہ روایت کرتا ہے اور وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

مسواک رضاء الٰہی کا ذریعہ ہے

۲۷۷۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو ابن ابی شیبہ نے ان کو ابن ادریس نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے ان کو عمرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک صاف رکھنے اور رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہی فرمایا اور درست جو ہے وہ محمد بن اسحق سے عبداللہ بن محمد بن ابوعتیق سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۲۷۷۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو حسن بن مثنیٰ نے ابن معاذ عنبری سے بصرہ میں ان کو ان کے چچا عبیداللہ بن معاذ نے ان کو بشر بن فضل نے ان کو مہاجر ابوخالد نے ان کو رفیع ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: پہلی چیز بندے کا جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ اس کا وضو ہوگا اگر وضو ٹھیک ہوا تو اس کی نماز اس کے وضو جیسی ہوگی اور اگر اس کی نماز خوبصورت ہوئی تو ہمارے اعمال نماز جیسے ہوں گے۔

۲۷۷۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو ابراہیم بن اسحق نے ان کو ابن عائشہ اور موسیٰ بن اسماعیل نے دونوں نے کہا ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوغالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں جب کو مسلمان آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو بہتر طریقے سے کرتا ہے اگر بیٹھ جائے تو بخشا ہوا بیٹھے گا اگر وہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے وہ اس کے لئے فضیلت ہوگی میں نے ان سے کہا کہ نافلہ انہوں نے فرمایا کہ نافلہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں لیکن وہ نماز فضیلت ہے اس کو روایت کیا ہے سلیم بن حیان نے ابوغالب سے انہوں نے اس میں کہا ہے تمام آدمیوں کے لیے نفل ہوگی حالانکہ وہ تو رات دن گناہوں میں کوشش کرتا ہے یقینی بات ہے کہ نافلہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوتی تھی۔

(۲۷۷۶).....(۱) فی (ب) : علیک. (۲)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۷۷۸).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۷۹).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

جس نے رات پاکیزگی کی حالت میں گذاری

۲۷۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابراھیم بن اسحٰق ان کو عفان بن مسلم نے ان کو سلیم بن حبان نے پھر اس کو ذکر کیا (اور) ہمیں خبر دی ابوسعد المالینی نے ان کو احمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن شعیب نسائی نے سوید بن نصر نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حسین بن ذکوان نے ان کو سلیمان احول نے ان کو عطاء نے ابوھریرہ سے انہوں نے فرمایا جس نے پاک ہونے کی حالت میں رات گذاری اس کے لباس اور صورت میں فرشتہ ہوتا ہے۔ رات کے کسی بھی حصے میں وہ جاگے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ اپنے فلاں بندے کو بخش دے اس نے پاک رہ کر رات گذاری ہے۔

روح کا سجدہ کرنا

۲۷۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن مصری نے ان کو روح بن فرج نے ان کو سعید بن عفیر نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو علی بن غالب فہمی نے ان کو واھب بن عبداللہ مغافری نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے انہوں نے فرمایا کہ انسان کی نیند کی حالت میں ارواح کو لے جایا جاتا ہے اور عرش کے پاس سجدہ کرنے کو کہا جاتا ہے جو شخص پاک ہوتا ہے اس کی روح عرش کے نزدیک سجدہ کرتی ہے اور جو پاک نہیں ہوتا وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے یہ روایت اسی طرح موقوف آئی ہے اور ابن لھیعہ نے واھب سے اس کی طرح روایت بیان کی ہے۔

ستّر دروازے

۲۷۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مھدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور اور اعمش نے سالم سے اس نے یزید سکسکی سے انہوں نے کہا کہ میں ایک آدمی کے پاس گیا جو کتاب اصل میں سے تھا۔ بستی نے اس سے کہا کہ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی کہ جب تجھے کوئی مصیبت پہنچے اور تم اس وقت وضو سے ہو تو تم اپنے آپ کو ہی ملامت کرنا اس کے بعد صدقہ کا ذکر کیا؛ فرمایا کہ اس کے ذریعے برائی کے ستر دروازے دفع ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آگ سے فرمایا کہ آگ سے بھی۔ (یعنی برائی خواہ آگ ہی کیوں نہ ہو)۔

ملک الموت بھی باوضو ہوتے ہیں

۲۷۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن یحیٰ بن سلیمان مروزی نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو کثیر بن عبداللہ ابوھاشم باجی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس سے وہ فرماتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے اگر آپ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ ہمیشہ باوضو رہیں تو ایسا ضرور کیجیے کیونکہ ملک الموت جب بندے کی روح قبض کرتا ہے اور وہ باوضو ہوتا

(۲۷۸۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲) من (ب) : فلانٌ

(۲۷۸۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) : البصری

(۲۷۸۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من : (ب) (۲)...... فی (ب) : السؤال

(۲۷۸۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

ہےتو اس کے حق میں شہادت لکھ دیتا ہے۔

موت کے وقت وضو کرانا

۲۷۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم اور قبیصہ نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو سفیان نے اسماعیل بن ابوخالد سے ان کو حکیم بن جابر نے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت اشعث کو ان کی موت کے وقت وضو کرایا تھا۔ (اللہ اکبر یہ لوگ وضو کی عظمت کو کس قدر سمجھے تھے)۔

باوضوذکر کی فضیلت

۲۷۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو معلّی نے ان کو عبدالواحد نے ان کو قدامہ بن عبدالرحمٰن نے کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ضحاک بن ابومزاحم نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا جو شخص اللہ کا ذکر کرے اور وہ باوضو ہو تو ایک کے بدلے دس ہوں گے اور جو ذکر کرے مگر بے وضو ہو تو ایک کی جگہ ایک ہی ذکر رہے گا۔

پیر، جمعرات اور جمعہ کا روزہ

۲۷۸۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو سواء خزاعی نے ان کو حفصہ زوجۃ الرسول نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کرنے کے لیے آتے تو سیدھے ہاتھ پر لیٹتے تھے پھر وہ یہ کہتے تھے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن رب اپنے بندوں کو اٹھائیں گے تین بار پڑھتے تھے اور اپنا سیدھا ہاتھ آپ اپنے کھانے اور پینے کے لیے اور وضو کے لیے اور کپڑوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اپنا بایاں ہاتھ ان کاموں کے سوا کاموں کے لیے اور مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے پیر اور جمعرات اور پھر دوسرے جمعہ سے۔

۲۷۸۷:......ہمیں خبر دی ہے اس کی دوسرے مقام پر اور فرمایا (کہ آپ دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے) اپنے کھانے، پینے، کپڑے پہننے کے لیے اور کوئی چیز لینے کے لیے اور دینے کے لیے۔

وضو میں اسراف کی ممانعت

۲۷۸۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یعقوب بن ابراہیم مخرمی نے ان کو قتیبہ بن سعید بن جمیل بلخی نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو حیی بن عبداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گذرے وہ وضو کر رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا اسراف ہے اے سعد انہوں نے عرض کی کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ بالکل خواہ تم جاری نہر پر ہو۔

۲۷۸۹:......اور تحقیق شیخ حلیمی نے ذکر کیا ہے کہ کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوٰۃ وغیرہ میں وضو کی کیفیت اس کی سنتیں اور اس کے مستحبات جن کی معرفت ضروری ہے۔

(۲۷۸۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

۲۷۹۰:.....ہم نے وہ سارے جمع کر دیئے ہیں کتاب السنن والمعرفہ میں جو شخص ان پر واقفیت حاصل کرنا چاہے گا ان کی طرف رجوع کرے گا انشاء اللہ۔

۲۷۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن یحیی حلوانی نے ان کو محرز بن عون نے ان کو حسین بن ابراہیم نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہا گیا یا رسول اللہ کیا وضو (خدخد سے) نالہ نہر تالاب وغیرہ سے آپ نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا (مطاہر سے) لوٹا کوزہ وضو کے برتن سے آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مطاہر سے یعنی وضو کے برتن سے بے شک اللہ کا دین تو حید ہے جس میں تنگی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطاہر کی طرف بھیجتے تھے برتن میں پانی لایا جاتا تھا۔ آپ اسے پیتے تھے۔ یا یوں کہا کہ پیتے تھے وضو کے برتنوں سے اس لیے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے تھے۔

باب الصلوٰۃ (نماز)

(شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ایمان کے بعد عبادات میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جو کفر کو ختم کر دے اور اس کا نام اللہ نے ایمان رکھا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ترک کرنے کو کفر قرار دیا ہوا گر ہے تو وہ صرف اور صرف نماز ہی ہے اور انہوں نے اس بارے میں وہ وضاحت ذکر کی ہے جو حدیث شریف میں آئی ہے۔

۲۷۹۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا چہرہ پوری طرح کعبہ کی طرف متوجہ کر لیا تو لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو مر چکے ہیں حالانکہ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **وما کان اللّٰہ لیضیع ایمانکم** ۔الخ اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ وہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دیں۔

سوال چونکہ نماز سے متعلق تھا اس لئے مطلب یہی ہوگا کہ ایمان بمعنی نماز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازوں کو ضائع نہیں کیا۔ (مترجم)

عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا کہ یہ حدیث تمہیں خبر دے رہی ہے کہ صلوٰۃ ایمان میں سے ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم نے اسی وجہ سے براء بن عازب والی حدیث سے یہی مفہوم روایت کیا ہے اسے بخاری نے نقل کیا ہے۔

مؤمن و مشرک کے درمیان فرق نماز ہے

۲۷۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا جابر سے وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سنا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ بے شک بندۂ مؤمن کے اور شرک و کفر کے درمیان (فرق کرنے والی چیز) نماز کا چھوڑنا ہی ہے۔

۲۷۹۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن احمد بن تمیم قنطری نے بغداد میں ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوزبیر نے خبر دی کہ اس نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

(۲۷۹۱) (۱) غیر واضح فی (ا)

(۲۷۹۲) (۱) فی (ب): ابی وھو خطأ

(۲۷۹۳)...(۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

پھر اس نے مذکورہ حدیث کوذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں یحیٰی بن یحیٰی سے اور ابوغسان سے اس نے عاصم سے۔

۲۷۹۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کوحسن بن یعقوب بن یوسف نے ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ بن حصیب نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور کفار کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہی ہے جس نے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا' (وہ کافر ہوگیا)۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ اس کفر سے مراد ایسا کفر ہو جو اس کے خون بہانے کو مباح کردے وہ کفر مراد نہ ہو جو اس کو اس کیفیت پر واپس کردے ابتداء میں جس کیفیت پر تھا۔

اور تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قائم کرنے کو خون کے محفوظ کرنے والے اسباب میں سے قرار دیا ہے۔

نمازیوں کے قتل کی ممانعت

۲۷۹۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا یحیٰی بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ابن بکیر سے ان کو مالک نے ابن شہاب سے ان کو عطا بن یزید لیثی نے ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے اس نے ان کو حدیث بیان کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مابین تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آہستہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا یہ نہ معلوم ہوسکا کہ اس نے آپ کے ساتھ کیا سرگوشی کی ہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زور سے بات کی یکایک وہ منافقین میں سے ایک آدمی کے قتل کی اجازت چاہتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے بات کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا وہ یہ شہادت نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس آدمی نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ وہ یہ شہادت تو دیتا ہے مگر اس کی شہادت کوئی شہادت نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص نماز نہیں پڑھتا۔ عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے مگر اس کی نماز کوئی نماز نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں اللہ نے مجھے ان کے (قتل کرنے سے) منع کردیا ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو اسی طرح انہوں نے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس کو معمر بن راشد نے زہری سے اس نے عطاء سے اس نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے اس نے عبداللہ بن عدی انصاری سے موصولاً نقل کیا ہے۔

۲۷۹۷:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحیٰی بن عبدالجبار سکری سے اس نے اسماعیل بن محمد صفار سے اس نے احمد بن منصور سے اس نے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے۔ پس انہوں نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کو بطور موصول روایت کے۔

۲۷۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے حسین بن محمد بن علی طوسی نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہارون بن عبداللہ اور محمد بن علاء نے ان کو ابواسامہ نے ان کو خبر دی ہے مفضل بن یونس سے اس نے اوزاعی سے اس نے ابویسار قرشی سے اس نے ابوہاشم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ہیجڑے کو پکڑ کر لایا گیا اس نے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی لگا رکھی تھی۔ حضور ﷺ نے پوچھا اس نے یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے۔ بتایا گیا یا رسول اللہ عورتوں کے ساتھ مشابہت بنانے کے لئے اس نے یہ کیا ہے۔ حضور ﷺ نے حکم دیا اسے بقیع کی طرف ہٹا دیا

(۲۷۹۵)...... الحدیث صححہ الحاکم (۱/ ۶ و ۷) ووافقہ الذھبی

(۲۷۹۶)......(۱) فی (ب) :بعد

اخرجہ المصنف من طریق مالک (ص ۱۷۱)

گیا۔لوگوں نے کہایارسول اللہ (ﷺ) کیا آپ اسے قتل نہیں کریں گے۔آپ نے فرمایا کہ نمازیوں کے قتل کرنے سے منع کر دیا گیا ہوں۔

۲۷۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے انکوابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو حدیث بیان کی ابو غالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمیں ایک خادم دیجیے۔آپ نے فرمایا جائیے فلاں گھر میں تین ہیں تین میں سے ایک لے لیجئے۔حضرت علی نے کہایارسول اللہ میرے لئے آپ ہی منتخب کریں۔آپ نے فرمایا کہ آپ خود ہی اپنے لئے پسند کریں۔پھر دوبارہ علی رضی اللہ عنہ نے وہی عرض کیا کہ آپ میرے لئے منتخب کریں آپ نے کہا آپ اپنے لئے خود پسند کریں۔تیسری بار انہوں نے عرض کی کہ میرے لئے آپ ہی منتخب فرمائیں۔آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اس گھر میں تین ہیں ان میں ایک وہ غلام ہے جس نے نماز پڑھی ہے ابھی ابھی۔اس کو لے جائیے دیکھئے اسے مارنا نہیں۔اس لئے کہ ہم اہل صلوٰۃ کو مارنے سے منع کر دیئے گئے ہیں۔

ایمان اور نماز

امام بیہقی فرماتے ہیں۔یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نماز کا معاملہ عظیم معاملہ ہے۔کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ میں نماز کو دوسری چیزوں کے ساتھ ذکر فرمایا ہے مگر نماز کو پہلے ذکر کیا ہے دوسری چیزوں سے۔مثلاً آیات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)...... الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ.

اس آیت میں ایمان کے بعد زکوٰۃ سے قبل صلوٰۃ کا ذکر ہے۔

(۲)...... اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوٰۃ۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

یہاں بھی پہلے نماز کا ذکر ہے۔

علاوہ اس کے بہت ساری آیات ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان کا اور نماز کا ذکر کیا ہے مگر اس کے ساتھ کسی اور چیز کا ذکر نہیں کیا یہ دلالت کرنے کے لئے کہ نماز کو ایمان کے ساتھ خاص تعلق ہے اور یہ ایمان کے ساتھ مختص ہے۔

(۳)...... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فلا صدق ولا صلی

نہ ہی اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی۔

یعنی نہ اس نے رسول اللہ کی تصدیق کی کہ ان پر ایمان لایا اور نہ ہی نماز پڑھی۔

نیز ارشاد ہے:

واذا قیل لھم ارکعوا لایرکعون فبای حدیث بعدہ یؤمنون.

جب انہیں یہ کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو وہ رکوع نہیں کرتے (یعنی نماز نہیں پڑھتے) قرآن کے بعد اور کون سی بات پر ایمان لائیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ترک صلوٰۃ پر اس طرح ڈانٹ پلائی ہے جیسے ان کو ترک ایمان پر ڈانٹا ہے۔اللہ تعالیٰ نے نماز کو اکیلا ذکر کیا ہے تا کہ اس بات پر دلالت کرے کہ یہ اعمال دین کا ستون ہے۔

(۲۷۹۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... فی (أ) ومن

ترک نماز پر وعید

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا اور معتقدین کا ذکر کیا اور ان کی اس بات پر مدح کی ہے کہ وہ ایسے تھے کہ:

(۴) اذا تتلی علیھم ایات الرحمٰن خروا سجدا و بکیا.

جب ان پر رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے۔

انبیاء اور معتقدین اہل صلوٰۃ کی مدح کرنے کے بعد مقابلۃً ان لوگوں کو بھی ذکر کیا ہے جنہوں نے ان کے مذہب کی مخالفت اور خلاف ورزی کی تھی چنانچہ ارشاد ہوا۔

(۵)..... فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات

ان کے بعد ان کے ناخلف پیدا ہوگئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور شہوات کے پیچھے پڑ گئے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے اس برے انجام کے بارے میں خبر دی ہے جس انجام تک ان لوگوں کو ان کی یہ بداعمالیاں پہنچا دیں گی یہ ارشاد فرمایا۔

(۶)..... فسوف یلقون غیا

کہ عنقریب وہ جہنم کی وادی غی کو جاملیں گے۔

یعنی خلاصہ یہ ہے کہ نمازوں کو ضائع کرنے کے بعد ان کا معاملہ کسی کروٹ بھی درست نہیں بیٹھا اگر وہ لوٹے بھی ہیں تو دوبارہ اسی حالت کی طرف پلٹ گئے ہیں ہمیشہ فساد در فساد میں اور خرابی در خرابی میں واقع ہو گئے ہیں جیسے وہ شخص جو راستہ بھٹک جاتا ہے تو وہ بھٹکتے بھٹکتے ایک ہلاکت کے بعد دوسری ہلاکت میں واقع ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ ساری تقریر اور قرآن کا سارا بیان دلالت کرتا ہے کہ نماز کی قدر و منزلت بہت بڑی ہے اور عظیم ہے اور عبادت میں اس کا مقام بہت ہی اونچا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو عمرو بن عثمان بن موہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے وہ ذکر کرتے تھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی مقام میسرہ میں رسول اللہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا آپ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم صلہ رحمی کرو۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے اپنے والد سے اس نے عمرو سے۔

۲۸۰۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو ابوالولید نے ان کو شعبہ نے ان کو ولید بن عیزار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو شیبانی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی اس گھر کے مالک نے اور اس نے اس کے ساتھ اشارہ کیا عبداللہ کے گھر کی طرف وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا کہ والد کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے کہا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کے بارے میں بتایا اگر میں ان سے اور زیادہ پوچھتا تو وہ اور زیادہ مجھے بتاتے۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۲۸۰۱)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

مسلم (۱/۹۰) من طریق الولید بن العیزار

بہترین عمل نماز ہے

۲۸۰۲:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو یحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے منصور سے اس نے سالم سے اس نے ابن ابوالجعد سے اس نے ثوبان سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیدھے چلو (یا استقامت رکھو) تم ہرگز پورے دین کا احاطہ نہیں کر سکتے اور یقین جانو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت تو مؤمن کر سکتا ہے۔

اس کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں اور کتاب الطہارۃ میں حدیث ابوکبشہ ثوبان سے گزر چکی ہے۔

۲۸۰۳:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے بطور املاء کے ان کو ابوعمر واحمد بن حازم غرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے انکو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ سیدھے چلو تم ہرگز دین کا پورا احصاء اور احاطہ نہیں کر سکو گے یقین جانو کہ بے شک تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت کوئی نہیں کرتا مگر مؤمن ہی کرتا ہے۔

۲۸۰۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو اسحٰق بن اسید نے ان کو ابوحفص دمشقی نے ان کو ابوامامہ باہلی نے وہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ فرمایا راست روی اختیار کرو اور یہ بہت ہی اچھی بات ہے کہ تم سیدھے رہو اور تمہارے بہترین اعمال نماز ہیں اور وضو کی تو ہرگز حفاظت نہیں کر سکتا مگر مؤمن ہی کر سکتا ہے۔

قرآن مجید حجت ہے

۲۸۰۵:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو عثمان بن حرزاد نے ان کو سہل بن بکار نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابو مالک اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔

کہ وضو کرنا (طہارت) نصف ایمان ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بھر دیتے ہیں جو کچھ ارض وسماء کے درمیان ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ برہان ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن مجید حجت ہے تیرے لئے یا تیرے خلاف اور سب لوگ جب صبح کرتے ہیں تو اپنے آپ کو بیچتے ہیں بعض تو اسے آزاد کراتے ہیں اور بعض اس کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

(۲۸۰۲)۔۔۔ حديث ابي كبشة عن ثوبان في السنن للمصنف (۱/۴۵۷)

(۲۷۰۳)۔۔۔ اخرجه المصنف في السنن الكبرى (۱/۴۵۷)

(۲۷۰۴)۔۔۔۔(۱) في (ب) ابوبكر بن احمد بن محمد (۲)۔۔۔ في (أ) أسد

(۲۸۰۵)۔۔۔۔في (أ): عزراد (۲)۔۔۔ مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳)۔۔۔۔ في (ب): الأرض والسماء (۴)۔۔۔ مابين المعكوفين سقط من (أ)

مسلم (۱/۲۰۳) من طريق أبان. به.

نماز دین اسلام کا ستون ہے

۲۸۰۶: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عروہ بن نزال نے یا نزال بن عروہ نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے۔ آپ نے فرمایا ٹھہر ٹھہر البتہ تحقیق تم نے بہت بڑی چیز مانگی ہے اور بے شک وہ البتہ آسان ہے اس پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے۔ تم فرض نمازیں ادا کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو پہلے یہ کام کرو۔ میں تمہیں خبر دیتا ہوں اصل امر کی اور اس کے ستون کی اور اس کی بلند ترین چوٹی کی۔ بہرحال اصل امر تو اسلام ہے جو شخص اسلام لایا وہ بچ گیا اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند ترین چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

کیا میں تجھے خیر کے ابواب کی رہنمائی نہ کروں۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور بندے کا رات کو تہجد پڑھنے کے لئے قیام کرنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

تتجا فی جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا و طمعا و مما رزقنهم ينفقون.

ان لوگوں کی کروٹیں بستروں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں خوف اور امید کی حالت میں
اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(اس کے بعد فرمایا کہ) کیا میں تمہیں اس کے سب سے زیادہ مالک کی خبر نہ دوں۔ فرمایا پس آگاہ رہ سواری یا سوار پر (یعنی نگرانی کر) اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا تو میں نے کہا یارسول اللہ کیا ہم سے اس پر بھی باز پرس ہوگی جو کچھ ہم اپنی زبانوں کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیری ماں تجھے گم پائے اے معاذ لوگوں کو ان کی ناک کے بل جہنم میں نہیں ڈلوائے گی کوئی بھی چیز مگر ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی چیزیں۔ (یعنی محاورہ کہ انسان جو بوتا ہے وہی کچھ کاٹتا ہے جو کچھ زبانیں بولیں گی اسی کا صلہ پائیں گے۔ (مترجم)

۲۸۰۷: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن احمد بن شعیب بن ہارون بن موسیٰ فقیہ نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن موسیٰ بن ابراہیم نیشاپوری نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو عمر نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی آیا اور بولا یارسول اللہ کون سی چیز اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے اسلام میں فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور جو شخص نماز کو چھوڑ دے اس کا کوئی دین نہیں ہے اور نماز دین کا ستون ہے ابوعبداللہ نے کہا کہ عکرمہ نے عمر سے نہیں سنا اور میرا گمان ہے کہ ان کی مراد ابن عمر ہے۔

۲۸۰۸: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد خسروگردی نے ان کو موسیٰ بن عبدالمؤمن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو معاذ بن معاذ عنبری نے ان کو عمران بن حدیر نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن جعفر بن مالک قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبیداللہ بن عمر قواریری نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو عبدالملک

(۲۸۰۶) ...... (۱) فی (ب) : الصلاة (۲) ...... فی (ب) افلا
(۳) ...... فی (ب) تکفر (۴) ...... مابین العکوفین سقط من (ب)
أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۵۶۰)
(۲۸۰۸) ...... أخرجه أحمد (۱/ ۱۰) عن عبيدالله بن عمر القواريري

نے ان کو حمران بن ابان نے ان کو عثمان بن عفان نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جس نے یقین جان لیا کہ نماز واجب حق ہے وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

اور معاذ کی ایک روایت میں ہے یعنی معاذ عبدالملک یہ وہی ابن عبید سدوس ہے (ان کی روایت میں ہے حـد مـكـتـوب ۔ایسا حق جو فرض ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ مروی ہے حمران مولی عثمان بن عفان سے اور باقی تمام سند میں برابر ہیں۔

فصل.....نمازیں اور ان کو ادا کرنے میں جو کفارے ہیں

فرض نمازوں کی مثال

"یعنی ان کو ادا کرنے سے جو گناہ مٹتے ہیں"۔

۲۸۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق فقیہ نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن ہاد نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے۔

تم بھلا بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے دروازے کے سامنے نہر ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تم کیا کہتے ہو اس کی میل باقی رہے گی۔انہوں نے کہا کہ اس کی میل کچھ بھی باقی نہیں رہے گی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال ہے پانچ نمازوں کی اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیں گے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے لیث سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابن ھاد سے۔

۲۸۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو محمد بن ولید بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو یعلی بن عبید طنافسی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نمازوں کی مثال بہتی نہر کی جیسی ہے جو میٹھے پانی کی ہو تمہارے دروازے پر جس سے وہ روزانہ پانچ بار نہائے۔

اور فقیہ کی روایت میں ہے کہ پانچ نمازوں کی مثال تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے سامنے جاری نہر کی سی ہے جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہائے تو اس کے میل میں سے کیا باقی رہے گا؟

۲۸۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابومعاویہ نے۔

(ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابومعاویہ نے پھر مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔فقیہ کی روایت کے الفاظ کے مطابق: علاوہ اس کے انہوں نے کہا ہے کہ حسن

(۲۸۰۹) ...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)　　(۲) ..... في (ب) أبي وهو خطأ.

(۳) ...... في (أ) نهر　　(۴) ...... في (أ) شيء

اخرجه مسلم (۱/ ۴۶۲ و ۴۶۳)

(۲۸۱۰) ...... (۱) في (ب): سعيد　　(۲) ..... مابين المعكوفين سقط من (أ)

اخرجه احمد (۳/ ۳۰۵) من طريق الأعمش

(۲۸۱۱) ......اخرجه مسلم (۱/ ۴۶۳)

نے کہا کہ میل میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا۔

۲۸۱۲: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سوائے اس کے نہیں کہ پانچ نمازوں کی مثال تمہارے دروازے پر جاری نہر کی جیسی ہے جس میں وہ روزمرہ پانچ بار نہائے اس کی کتنی کچھ میل باقی رہے گی؟

ابوالفضل عباس بن محمد دوری نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ جماعت نے اس کو روایت کیا ہے اعمش سے اس نے ابوسفیان سے اس نے جابر سے اور محمد بن عبید سے اس کو روایت کیا ہے۔ انہوں نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۲۸۱۳: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین قطان سے اس نے عبداللہ بن جعفر نحوی سے اس نے یعقوب بن سفیان سے اس نے علی بن عبداللہ سے اور عیسیٰ بن محمد سے دونوں نے کہا ان کو بیان کیا ہے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے بھتیجے ابن شہاب نے ان کو ان کے چچا نے ان کو صالح بن عبداللہ بن ابوفروہ نے کہ عامر بن سعد بن ابووقاص نے اس کو خبر دی ہے کہ انہوں نے سنا ابان بن عثمان سے انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے تم بتلاؤ بھلا اگر تمہارے کسی ایک کے صحن میں نہر ہو جس میں سے روزانہ پانچ بار غسل کرے اس کی کتنی میل باقی رہے گی؟ لوگوں نے کہا کہ کوئی شے بھی باقی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا بے شک پانچ نمازیں گناہوں کو اسی طرح دور کر دیں گی جیسے پانی میل کچیل کو۔

۲۸۱۴: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے اس نے ان کو ابوالربیع بن اخی رشدین اور ابوطاہر نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ہے مخرمہ بن بکیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عامر بن سعد بن ابووقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعد سے اور اصحاب رسول سے کہ کئی لوگوں سے وہ فرماتے تھے دو آدمی تھے عہد رسول میں دونوں بھائی تھے ایک دوسرے سے افضل تھا جو افضل تھا اس کی وفات ہوگئی تھی اس کے بعد دوسرا بھائی چالیس دن زندہ رہا پھر اس کی بھی وفات ہوگئی۔ لوگوں نے پہلے کی دوسرے پر فضیلت ذکر کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ دوسرا نماز نہیں پڑھتا تھا لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ وہ نماز پڑھتا تھا اور وہ لاپرواہی کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز نے تمہیں بتایا ہے کہاں تک پہنچی تھی اس کی نماز یقینی بات ہے کہ نمازوں کی مثال مثل نہر جاری کے ہے جو کسی آدمی کے دروازے کے پاس ہو پانی کثیر بھی ہو شیریں بھی ہو روزانہ وہ اس میں پانچ بار گھستا ہو تم کیا دیکھتے ہو اس کی میل باقی رہے گی تم لوگ نہیں جانتے کہ کہاں تک پہنچایا تھا اس کو اس کی نماز نے۔

نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں

۲۸۱۵: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو ابن مسعود نے کہ ایک آدمی نے ایک غیر عورت کا بوسہ لے لیا تھا اس کے بعد (اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو) وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کی (اللہ

۲۸۱۳)..... (۱) فی (ب) : أخبرني

خرجه أحمد (۱/ ۷۱ و ۷۲) عن يعقوب بن إبراهيم. به

۲۸۱۴)..... (۱) في (أ) مايدريك

خرجه الحاكم (۱/ ۲۰۰) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي

تعالیٰ نے اس کی اسی مذمت کی وجہ سے اس کی توبہ قبول کر لی) اور یہ آیت نازل ہوئی ۔

اقم الصلوٰة طرفی النھار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذالک ذکری للذاکرین.

دن کے دونوں اوقات میں نماز قائم کیجئے اور رات کا ایک حصہ بھی بے شک نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں

یہ یاد کرنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے ۔

ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا فیض صرف اسی بندے تک پہنچے گا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اس بندے کے لئے میری امت میں سے جو اس پر عمل کرے گا ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے قتیبہ وغیرہ سے اس نے یزید سے ۔

۲۸۱۶: ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن نافع نے ان کو عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو مسعر نے ان کو ابوصخرہ نے ان کو حمران نے ان کو عثمان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے چلے جانے کے بعد جس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تشریف لائے اور ہمیں وہ نماز پڑھائی میرا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی اس کے بعد فرمانے لگے ۔ میں نہیں جانتا کہ میں بتاؤں یا چھوڑ دوں ۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر خیر ہے تو پھر بیان کیجئے اور اگر کوئی برائی ہے تو پھر اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی مسلمان آدمی جو پورا پورا وضو کرے جو اللہ نے اس پر فرض کر دیا ہے اس کے بعد یہ پانچ نمازیں پڑھے یہ ان کے درمیانی اوقات کے لئے کفارہ بنیں گی ۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے حدیث وکیع سے اس نے مسعر سے ۔

۲۸۱۷: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابوعقیل نے کہ انہوں نے سنا حارث مولیٰ عثمان بن عفان سے انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان بیٹھے ہوئے تھے ہم لوگ بھی ساتھ بیٹھ گئے ۔ اتنے میں مؤذن آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے پانی منگوایا ۔ میرا خیال تھا کہ اس کے بعد وہ وضو کریں گے ۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا ۔ وضو کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص میرے اس وضو جیسا وضو کرے اس کے بعد وہ کھڑا ہو جائے اور نماز ظہر ادا کرے اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو ظہر سے گزشتہ صبح تک ہوں گے اس کے بعد عصر پڑھے تو عصر سے گزشتہ ظہر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے اس کے بعد مغرب پڑھے تو اس کے اور گزشتہ کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے اس کے بعد عشاء پڑھے تو گزشتہ مغرب سے اب تک جتنے گناہ ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے پھر شاید کہ وہ اپنی رات گزارے گا اگر وہ کھڑا ہوا اور اس نے صبح کی نماز پڑھی لی تو گزشتہ عشاء سے اب تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے ۔

یہی ہے ان الحسنات یذھبن السیئات ۔ یعنی نیکیاں بدیوں کو اس طرح دور کر دیتی ہیں اور ختم کر دیتی ہیں فرمایا کہ یہ تو تھیں حسنات اور

(۲۸۱۵) ۔ أخرجه مسلم (۲۱۱۵/۳ و ۲۱۱۶)

(۲۸۱۶) ۔۔۔ أخرجه مسلم (۲۰۷/۱)

(۲۸۱۷) ۔۔۔ (۱) فی (ب) : سیکون فیه مدفوضا　　(۲) ۔۔۔ فی (أ) قال

(۳) ۔۔ مابین المعکوفین سقط من (ب)　　(۴) ما فی (ب) : قالوا

(۵) مابین المعکوفین سقط من (أ)

کیا حال ہے باقیات صالحات کا۔ اے عثمان! یعنی باقی رہنے والی صالحات۔ فرمایا کہ:

لاالہ الااللہ اور سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

۲۸۱۸: ...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو یوسف بن یعقوب نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ۔

۲۸۱۹: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے احمد بن ابوالحسن نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علی بن حجر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن جعفر نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعے سے جمعے تک ان کے درمیانے وقت کے گناہوں کے لئے کفارات ہیں جب تک کبیرہ گناہ نہ چھپائیں (یعنی نہ حاوی ہو جائیں) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں علی بن حجر سے۔

۲۸۲۰: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حجاج بن منیع نے اپنے دادا سے انہوں نے زہری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی تھی بنی مالک بن کنانہ کے ایک آدمی نے جو کہ فقہ کی اتباع کرتا تھا نام اس کا قام تھا اس نے سنا حضرت ابوموسیٰ اشعری سے کہتے تھے کہ وہ ان کی حدیث بیان کرتے تھے۔ میں تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں تمہاری اسی نماز کے بارے میں جب تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو ہم جب ظہر پڑھتے ہیں تو ہم اپنے خلاف ورزی کے گناہوں کو جلاتے ہیں جب تم عصر ادا کرتے ہیں تو ان دونوں کے درمیان کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں پھر ہم جلاتے ہیں اور مغرب پڑھتے ہیں ان کے مابین گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اس کے بعد ہم عشاء پڑھتے ہیں (اندھیرے والی کا ارادہ کرتے تھے) تو وہ کفارہ بن جاتی ہے۔ پھر ہم اپنے نفس کو جلاتے ہیں جب فجر پڑھتے ہیں تو دونوں کے درمیان جو کچھ وقت ہے وہ مٹ جاتے ہیں جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے یہ اسی طرح ابوموسیٰ پر موقوف آئی ہے۔

۲۸۲۱: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو ابوالتقی ہشام بن عبدالملک حمصی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ہمام بن نجیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس بن مالک سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ کی طرف کسی آدمی کی نماز کو لے کر اوپر کو چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تم دونوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے لئے وہ سب کچھ معاف کر دیا ہے جو دونوں نمازوں کے درمیان تھا۔

اللہ تعالیٰ کا عہد

۲۸۲۲: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یحییٰ بن سعید

(۲۸۱۹) (۱) فی (ب): علی بن جعفر

اخرجه مسلم (۱/ ۲۰۹)

(۲۸۲۰) (۱) فی (ب) اجتنبتم

(۲۸۲۱) (۱) فی (ب): تمام

نے (ن) اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے ان کو ابن محیریز نے کہ کنانہ کے ایک آدمی بنی مدلج سے انصار کا ایک آدمی ملا جسے ابو محمد کہا جاتا تھا اس نے ان سے وتر کے بارے میں پوچھا انہوں نے اس کو جواب دیا کہ وہ واجب ہیں۔

کنانی نے کہا کہ میں عبادہ بن صامت سے ملا اور میں نے ان سے یہ ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ ابو محمد نے جھوٹ کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں ان کو اللہ نے فرض فرما دیا ہے اپنے بندوں پر جو شخص ان کو ادا کرے اور ان میں سے کسی شے کو ضائع نہ کرے۔ اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد وعدہ ہوگا کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے اور جو شخص ان پانچ نمازوں کو ادا نہ کرے اس بندے کے لئے اللہ کے نزدیک کوئی عہد نہیں ہوگا اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا اس کو معاف کر دے گا اور رحم کرے گا اور یزید کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی مخدجی تھا بنو کنانہ میں سے اس نے ان کو حدیث بیان کی تھی کہ ایک اٹھا تھا انصار میں سے ابو محمد شام میں رہتا تھا۔ اس نے کہا کہ وتر واجب ہیں اور مخدجی حضرت عبادہ بن صامت کے پاس چلا گیا اور ان کو جا کر خبر دی اس بارے میں پھر اس نے اس کو ذکر کیا اسی معنی میں۔

حفاظت نماز اور ترک نماز پر وعید

۲۸۲۳:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ مصری نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو کعب بن علقمہ نے ان کو قیس بن ہلال نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے ایک دن نماز کا ذکر کیا اور فرمایا جو شخص ان کی حفاظت کرے گا اس کے لئے نور ہوں گی اور دلیل ہوں گی اور قیامت کے دن اس کے حق میں نجات ہوں گی اور جو شخص ان کی حفاظت نہیں کرے گا نہ اس کے لئے نور ہوگا نہ دلیل ہوگی نہ نجات ہوگی بلکہ وہ شخص قیامت کے دن قارون فرعون ہامان ابی بن خلف جمحی جیسے بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔ (معاذ اللہ منہ)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرے گا اور اس کا بیان عبادہ بن صامت کی حدیث میں ہے یعنی جب نماز کو ترک کرے اور وہ اس کو ترک کرنے میں گناہ نہ سمجھے اور اس کو کرنے میں نیکی سمجھے (پھر اس کا یہی انجام ہوگا)۔

۲۸۲۴:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حنظلہ اسدی نے اور ان کو کاتب رسول کہا جاتا تھا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پانچ نمازوں کی حفاظت کرے یا فرض نمازوں کی ان کے وضو سمیت ان کے اوقات پر ان کے رکوع ان کے سجود پر سب کی حفاظت کرے اور اس کو حق سمجھے اپنے اوپر اس پر آگ حرام ہوگی۔

(۲۸۲۲) ... أخرجه المصنف في السنن (۱/ ۳۶۱)

(۲۸۲۳) ... (۱) في (ب): أو

(۲۸۲۴) ... أخرجه أحمد (۴/ ۲۶۷) من طريق قتادة به

فصل.....نماز پنجگانہ باجماعت پڑھنا' بغیر عذر کے جماعت چھوڑنے کی کراہت اور ترکِ نماز کی سزا

ستائیس درجہ فضیلت والی نماز

۲۸۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیشاپوری نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے نافع سے ان کو ابن عمر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنا ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے ایک اکیلے آدمی کی نماز پر۔

۲۸۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو نے اور موسیٰ بن محمد اور ابراہیم بن علی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھی ہے مالک کے آگے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا باجماعت نماز افضل ہے ستائیس درجے اکیلے کی نماز سے۔

دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۲۸۲۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن ابوحامد کے بھائی نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حجاج بن حجاج نے ان کو ایوب بن ابی تمیمہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' باجماعت نماز بڑھ جاتی ہے اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے۔

۲۸۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) اور ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے انہوں نے ابن شہاب سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز افضل ہے تمہارے کسی اکیلے کی نماز سے پچیس حصے۔

۲۸۲۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین اور محمد بن عمرو حرشی اور ابراہیم بن علی اور موسیٰ بن محمد ذھلیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے اس میں پھر اسے پڑھا مالک پر پھر اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے

(۲۸۲۵)..... (۱) مابین المعكوفين سقط من (أ) (۲)..... مابين المعكوفين سقط من (أ)

أخرجه مسلم (۱/۴۵۱)

(۲۸۲۶)..... أخرجه مالك (ص ۱۲۹)

(۲۸۲۷)..... (۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۸۲۸)..... (۱) في (ب) بخمسة

أخرجه مالك (ص ۱۲۹)

(۲۸۲۹)..... مسلم (۱/۴۵۰)

ساتھ اسی کی مثل۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۲۸۳۰: ......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان ابوبکر احمد بن اسحٰق بن ایوب نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن ہاد نے ان کو عبداللہ بن خباب نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ باجماعت نماز فضیلت رکھتی ہے پچیس درجے اکیلے کی نماز پر۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ یوسف سے اس نے لیث سے۔

۲۸۳۱: ......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ہلال بن میمونہ نے ان کو عطاء بن یزید نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز پچیس نمازوں کے برابر ہوتی ہے جب اسے جنگل میں پڑھے اور اس کے رکوع وسجود کو پورا کرے پہنچ جاتی ہے پچیس نمازوں تک۔

ہر قسم پر نیکی اور گناہ کا مٹ جانا

۲۸۳۲: ......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان بن حسن فقیہ نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز پڑھنا افضل ہے اس کے گھر میں بازار میں پڑھنے پر پچیس نمازیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ جس وقت وہ وضو کرے اور وضو کو اسی طرح کرے اس کے بعد وہ نماز کی طرف نکلے جس کا مقصد صرف یہی ہو تو جو بھی قدم اٹھائے گا ہر قدم کے بدلے میں اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس سے ایک غلطی مٹادی جائے گی اور فرشتے ہمیشہ اس پر رحمت کی دعا کرتے رہیں گے جب تک وہ اپنی جائے نماز پر رہے گا فرشتے یہ دعا کریں گے:

اللهم اغفرله اللهم ارحمه

اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کردے۔

اور جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا وہ نماز میں ہی شمار ہوتا رہے گا۔

۲۸۳۳: ......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے معنی میں انہوں نے دعا میں **اللهم ارحمه اللهم اغفرله** کے ساتھ اس شرط کا اضافہ کیا ہے جب تک کہ اس میں ایذا نہ پہنچائے جب تک کہ بے وضو نہ ہو۔ بخاری ومسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابومعاویہ کی حدیث سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے عبدالواحد سے۔

رات اور دن کے فرشتے

۲۸۳۴: ......اور ہمیں خبر دی ہے ابوحازم عمرو بن احمد عبدوی حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن خمیرویہ عدل نے ان کو علی بن عیسیٰ خزاعی

(۲۸۳۰) ......البخاری (۲/ ۱۳۱. فتح) عن عبد الله بن یوسف عن اللیث. به

(۲۸۳۱) ......(۱) فی (ب) : خمس

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه الحاکم (۱/ ۲۰۸) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذاهبی

(۲۸۳۲) ......(۱) فی (ب) : لم

(۲۸۳۳) ......البخاری (۱/ ۱۲۹) من طریق أبی معاویه عن الأعمش

نے ان کو ابوالیمان حکم بن نافع نے ان کو خبر دی شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی ہے سعید بن مسیب نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ باجماعت نماز تمہارے ایک اکیلے کی نماز پر پچیس حصے فضیلت رکھتی ہے اور رات کے اور دن کے فرشتے صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر حضرت ابوہریرہ نے (اس کی تائید میں فرمایا) اگر تم لوگ چاہو تو یہ پڑھ کر دیکھو:

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشهوداً

(فجر کی تلاوت کو بھی قائم کرو) بے شک صبح کا قرآن پڑھنا ایسا ہے جس میں حاضری ہوتی ہے (یعنی فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ابوالیمان سے اور مسلم نے ابوبکر بن اسحٰق سے اس نے ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔

۲۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابومحمد بن ابوعمرو حرشی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو علی بن حجر نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ان قرآن الفجر کان مشهوداً

بے شک صبح کو قرآن پڑھنا حاضر کیا ہوا ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں رات کے اور دن کے فرشتے اسی میں جمع ہوتے ہیں۔

۲۸۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن عقیل نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو خبر دی ہے ابوزناد نے ان کو عبدالرحمٰن اعرج نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ فرشتے تمہارے اندر ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں تمہارے اندر رات کے فرشتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی ہیں اور وہ سب فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں اس کے بعد وہ اوپر چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے اندر رات گزاری تھی اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے کہ کیسے چھوڑ کر آئے ہو تم میرے بندوں کو؟ وہ کہتے ہیں ہم ان کو اس حالت میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے تمہارے اوپر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے اور فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ تو اس پر رحم کر دے جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

رب کے سامنے پیشی

۲۸۳۷:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد صباح زعفرانی نے ان کو وکیع بن جراح

(۲۸۳۴)......(۱) فی (ب): بخمسة

اخرجه مسلم (۱/۴۵۰)

(۲۸۳۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

اخرجه الحاکم (۲/۱۱۱) وصححه ووافقه الذهبی

(۲۸۶۳)......اخرجه مسلم (۱/۴۳۹)

نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہی اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابی حازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضور نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور ہم لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ عنقریب اپنے رب کے سامنے ہوگے اور تم اس کو ایسے دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم لوگ اس کو دیکھنے میں کچھ مزاحمت محسوس کرتے ہو اگر تم لوگ استطاعت رکھو کہ تم طلوع سورج سے قبل اور غروب سے قبل نماز سے عاجز نہ رہو (یعنی ان دونوں وقت خاص طور پر نماز قائم کرو) تو ضرور کرو۔

۲۸۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو صبہان نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے پھر اس کو ذکر کیا ان کی اسناد کے ساتھ اور اسی کے معنی کو اور یہ زیادہ کیا ہے:

فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب

پس تسبیح بیان کرتو اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے۔

اس کو نقل کیا ہے بخاری و مسلم نے صحیح میں کئی طریقوں سے اسماعیل بن خالد سے۔

۲۸۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو ابو بکر بن عمارہ بن رئیبہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ اہل بصرہ سے ایک شیخ میرے والد کے پاس آئے تھے اور فرمایا کہ آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی آپ فرماتے تھے خبردار وہ آدمی جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو نماز پڑھتا ہو طلوع سورج اور غروب سورج سے قبل اس شیخ نے کہا آپ نے یہ واقعہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا انہوں نے کہا جی ہاں اس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور اس کو میرے دل نے یاد کیا۔ شیخ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ البتہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جیسے آپ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی فرمار ہے تھے۔ مجھے اس پر تیرے سوا کسی نے آگاہی نہیں کی صرف آپ نے کی ہے۔ اس کو مسلم نے وکیع کی حدیث سے روایت کیا ہے اسماعیل بن خالد سے۔

دو ٹھنڈی نمازیں

۲۸۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو محمد بن جارود بن دینار قطان نے ان کو سطا بن مسلم نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبدالحافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے اور ابو شعیب حرانی نے دونوں نے کہا ان کو عفان ہمام بن یحییٰ نے ان کو ابو جمرہ نے ان کو ابو بکر بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو ٹھنڈی (یعنی ٹھنڈے وقت کی) نمازیں پڑھے جنت میں داخل ہوگا اور قطان کی روایت میں ابو بکر سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی کو ذکر کیا ہے اور اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ہمام بن یحییٰ کی حدیث سے۔

(۲۸۳۷) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۸۳۸) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۸۳۹) مسلم (۱/۴۴۰)

(۲۸۴۰) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

مسلم (۱/۴۴۰)

اللہ تعالیٰ کی پناہ

۲۸۴۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن سلمان فقیہ نے اور ابوسہل بن زیاد قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو علی بن ابراہیم واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو حسن نے ان کو جندب نے ان کو سفیان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کی پناہ میں آ گیا دیکھئے اے ابن آدم اللہ تعالیٰ اپنی پناہ کس شے میں آپ کو کوئی مطالبہ کر کے (پریشان نہیں کریں گے) اس کو مسلم نے روایت کیا ابوبکر بن ابوشیبہ نے یزید بن ہارون سے۔

گھر اور مال کی تباہی

۲۸۴۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے عبدالرحمٰن بن مطیع بن اسود سے اس نے نوفل بن معاویہ سے مثل حدیث ابوہریرہ یعنی نبی کریم سے فتنوں کی بابت۔ مگر ابوبکر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے اور نماز میں سے اس شخص کی نماز بھی ہے جس سے فوت ہوگئی ہو پس گویا کہ اس شخص کا گھر اور مال تباہ ہوگیا ہے۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا یعقوب بن ابراہیم کی روایت سے۔

۲۸۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو وہب بن بقیہ نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو زہری نے ان کو ابوبکر عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے ان کو عبدالرحمٰن بن مطیع نے ان کو نوفل بن معاویہ نے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز میں سے اس شخص کی نماز ہے جو اس سے رہ گئی ہے۔ پس گویا کہ تباہ ہوگیا ہے اس کا گھر بھی اور مال بھی۔ اس کو روایت کیا ہے ابن ابوذئب نے زہری سے اس نے ابوبکر سے اس نے نوفل بن معاویہ سے عصر کے بارے میں مگر اس میں عبدالرحمٰن بن مطیع کا ذکر نہیں ہے اس کی اسناد میں اور ایک اور روایت میں (جو منقطع ہے)۔

۲۸۴۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو زہری نے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے نوفل بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کا گھر اور اس کا مال تباہ ہوگیا۔

زہری نے فرمایا میں نے یہ بات سالم سے ذکر کی اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی تھی کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑی اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان بن عمر نے ابن ابی ذئب سے سوائے سالم کی روایت کے اور اسد بن موسیٰ کی روایت جو ابن ابی ذئب سے کہ جس کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا گھر اور مال تباہ ہوگیا ہے میں نے ابوبکر سے کہا کہ یہ کون سی نماز مراد ہے اس نے کہا کہ عصر کی نماز اور ابوبکر نے کہا کہ میں نے سنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نماز عصر جس سے فوت ہو جائے گویا کہ اس کا گھر اور مال تباہ ہوگیا ہے۔

۲۸۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو سفیان نے زہری سے ان کو سالم نے ان کے والد سے وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے اس شخص کے بارے میں جس کی نماز عصر رہ گئی ہے گویا کہ اس کا اہل اور مال تباہ

(۲۸۴۱)...... مسلم (۱/۴۵۵)

(۲۸۴۵)...... مسلم (۱/۴۳۶) (۱)...... فی (أ) : حبیب

ہو گیا ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور عمرو ناقد سے وہ سفیان سے۔

۲۸۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو محمود بن محمد نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ خلال نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے یہ کہ عراق بن مالک نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ نوفل بن معاویہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جس سے عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا گھر بار اور مال ومتاع سب کچھ چھین لیا گیا ہو۔عراک کہتا ہے کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن عمر نے کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس سے عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کا گھر اور مال چھن گیا ہو۔اسی طرح اس روایت میں اور روایت یزید بن حبیب عراک سے ہے کہ ان کو خبر پہنچی ہے نوفل بن معاویہ سے پھر اس کو ذکر کیا ہے ابن عمر نے کہا کہ یہ عصر کی نماز ہے۔

۲۸۴۷:...... ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس سے عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ چھن ہو گیا ہے اس کا گھر اور اس کا مال۔بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۲۸۴۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوالملیح نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ بریدہ کے ساتھ ایک غزوے میں تھے انہوں نے ہم سے کہا کہ نماز عصر کو جلدی پڑھو بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال تباہ ہو گئے اس کو بخاری نے مسلم بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

نماز با جماعت پر پوری رات عبادت کا ثواب

۲۸۴۹:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو المثنی نے اور محمد بن ایوب نے دونوں کو عبیداللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے۔دیکھا تو وہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں میں بھی آ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔میں نے جواب دیا میں عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ ہوں۔انہوں نے فرمایا اے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔آپ فرمار ہے تھے جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی پس گویا کہ اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز با جماعت ادا کی وہ ایسے ہے جیسے کہ اس نے پوری رات عبادت کی۔اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے عبدالواحد بن زیاد کی روایت سے اور اس کے الفاظ ذرا مختلف ہو گئے ہیں سفیان ثوری پر عثمان بن حکیم سے ان سے اسی طرح کے الفاظ میں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسی طرح ہیں جیسے آنے والی روایت میں ہیں۔

۲۸۵۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عثمان بن حکیم بن سہل بن حنیف نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے ان کو عثمان بن عفان رضی

(۲۸۴۷)...... البخاري (۱/۱۴۵) و مسلم (۱/۴۳۵)

(۲۸۴۸)......البخاري (۱/۱۴۵)

(۲۸۴۹)......مسلم (۱/۴۵۴)

(۲۸۵۰) ...(۱) في (أ) : أسد بن عاصم

اللہ عنہ نے انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جو شخص عشاء کی جماعت میں حاضر ہو جائے اس کے رات بھر قیام کرنے کا ثواب ہوتا ہے اسی طرح کہا ہے عبدالرزاق نے سفیان سے اور ابونعیم اور ابواحمد زبیری نے سفیان سے جیسے عبدالواحد نے کہا ہے۔

۲۸۵۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے ان عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اگر میں صبح کی نماز باجماعت ادا کروں تو مجھے یہ زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں رات بھر نماز پڑھوں اور البتہ اگر میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کروں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں آدھی رات نماز پڑھتا رہوں۔

نماز میں حاضر نہ ہونے پر وعید

۲۸۵۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم بن بخنس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص صبح کی باجماعت نماز میں ثواب کی نیت کے ساتھ حاضر ہو وہ ایسے ہے جیسے کہ وہ رات بھر قیام کرتا رہا اور جو شخص نماز عشاء کے لئے جماعت میں حاضر ہوا ہو وہ ایسے ہے جیسے اس نے نصف رات قیام کیا۔

۲۸۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے اور ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن محبور دھان نے انہوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ بے شک منافقین پر ثقیل ترین نماز عشاء کی نماز ہے اور صبح کی نماز اور اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں کا (کتنا بڑا اجر ہے) وہ ان کو ادا کرنے کے لئے ضرور آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل بھی چل کر ان کو آنا پڑے اور البتہ تحقیق میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور وہ قائم کی جائے اس کے بعد ایک آدمی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جاؤں اور میرے ساتھ کئی آدمی ہوں ان کے پاس لکڑیوں کی گٹھڑی ہو ایسے لوگوں کے پاس (جاؤں) جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے میں ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا دوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے معاویہ سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۲۸۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابوبکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تحقیق میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور وہ جمع ہو جائیں اس کے بعد میں نماز کا حکم دوں اس کی اذان دے دی جائے اس کے بعد میں کسی آدمی کے ذمے لگاؤں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ اس کے بعد میں ایسے مردوں کی طرف لوٹ جاؤں (جو جماعت میں نماز پڑھنے نہیں آئے) جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان

(۲۸۵۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۸۵۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)		(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

مسلم (۱/۴۵۱)

(۲۸۵۴)......(۱) فی (ب): الناس		(۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

مسلم (۱/۴۵۱)

میں سے (نماز میں جانے والے ہر ایک کو) ایک موٹی تازی اونٹنی مل جائے گی اور خوب صورت اونٹ مل جائیں گے تو ضرور عشاء میں بھی حاضر ہوں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ابواویس وغیرہ سے اس نے مالک سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ابن عیینہ کی حدیث سے اس نے ابوز ناد سے۔

۲۸۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے انکو ابورافع نے ان کو ابوہریرہ نے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی ایک آدمی یہ جان لے کہ وہ جب میرے ساتھ نماز میں حاضر ہوگا تو اس کو ایک بڑی موٹی تازہ بکری مل جائے گی تو وہ ضرور حاضر ہوگا مگر اس پر جو ثواب ملے گا وہ اس مادی چیز سے زیادہ افضل ہوگا۔

منافقین کو جدا کرنے والی نمازیں

۲۸۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو قعنبی نے اس میں جو مالک کے سامنے پڑھی گئی انہوں نے عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی سے اس نے سعید بن مسیب سے کہ بے شک شان ہے کہ ان کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق کرنے والی شے عشاء اور صبح کی نماز کی حاضری ہے وہ ان دونوں میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے یا اسی کی مثل کہا تھا۔

۲۸۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق نجاد نے کوفے میں ان کو محمد بن علی دحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق قاضی نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی جب ہمارے ساتھ عشاء اور فجر میں حاضر نہ ہوتا تو ہم لوگ اس کے بارے میں برا گمان کر لیتے تھے (کہ شاید وہ سچا مسلمان نہیں ہے بلکہ منافق ہے جو ہماری صفوں میں شامل ہو گیا ہے)۔

۲۸۵۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو سالم نے ان کو ام درداء نے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابودرداء ایک دن غصے میں گھر میں داخل ہوئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا۔ بولے! اللہ کی قسم میں نہیں پہچانتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے مگر (صرف وہی لوگ) جو اکھٹے نماز ادا کرتے ہیں۔ اس کو بخاری نے اعمش کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے

۲۸۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد نے ان کو محمد بن احمد بن نضر ازدی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو

(۲۸۵۵)..... (۱) فی (ب): عن أبی

اخرجه أحمد (۲/۲۹۹) عن معاذ بن هشام. به

(۲۸۵۶)..... الموطأ (ص ۱۳۰)

(۲۸۵۷)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۸۵۸)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

البخاری (۱/۱۶۶)

زائدہ نے ان کو سائب بن حبیش کلاعی نے ان کو معدان نے ان کو ابوطلحہ یعمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوداؤد نے فرمایا تیری رہائش کہاں ہے میں نے کہا حمص سے قریب والی بستی میں ہے۔ابودرداء نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔نہیں ہوتے کوئی تین افراد کسی بستی میں ہوں یا دیہات میں جہاں نماز قائم نہیں کی جاتی مگر شیطان ان لوگوں پر مسلط ہو جاتا ہے تم جماعت کو لازم پکڑو یعنی بات یہ کہ بھیڑیا اکیلی چرنے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔

۲۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو بردا ابوالعلاء نے عطیہ سے یہ اہل شام کے ایک آدمی تھے وہ روایت کرتے ہیں حزام سے وہ معاذ بن جبل سے کہ انہوں نے کہا بے شک شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے بکریوں کی بھیڑیے کی طرح جو اکیلی چرنے والی بکری کو لے جاتا ہے اور کونے میں الگ رہنے والی کو۔تم لوگ مسجد کو اور جماعت کو لازم کرلو بے شک اجتماعی دعا پیچھے سے احاطہ اور حفاظت کی ہوئی ہوتی ہے۔(محفوظ ہوتی ہے)۔

منافقین پر ثقیل ترین نمازیں

۲۸۶۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحق نے ان کو عبداللہ بن ابونصیر نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد ہماری طرف منہ کرلیا اور پوچھا کہ کیا فلاں فلاں آدمی موجود ہیں تین بندوں کے نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کیے ہر ایک یہ کہتا رہا کہ جی ہاں میں موجود ہوں اس کے بعد آپ نے فرمایا بے شک منافقوں پر ثقیل ترین نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر وہ یہ جان لیتے کہ ان دونوں میں کتنا بڑا ثواب ہے تو ضرور ان کو ادا کرنے کے لئے آتے اگر چہ وہ گھٹنوں کے بل بھی آسکتے اور جان لو کہ صف اول یعنی اگلی صف فرشتوں کی صف جیسی ہے اگر تم لوگ اس کی فضیلت جان لیتے تو تم اس کے لیے ایک دوسرے سے جلدی کرتے اور تم جان لو کہ دو آدمیوں کی نماز زیادہ پاکیزہ ہے اکیلے آدمی کی نماز سے اور آدمی کی نماز دو آدمیوں کے ساتھ زیادہ پاکیزہ ہے۔ایک آدمی کے ساتھ اس کی نماز سے اور جتنے زیادہ ہوں گے وہ اللہ کی زیادہ محبوب ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی کراہت

۲۸۶۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ابوالشعثاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کوفے کی مسجد میں اتنے میں مؤذن نے اذان دی اور ایک آدمی اٹھ کر باہر چلا گیا۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص اندھا ہو گیا ہے ابوالقاسم سے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے آنکھیں اس نے بند کرلی ہیں اذان سن کر بغیر نماز پڑھے چلا گیا ہے)۔

۲۸۶۳:......ہمیں خبر دی ہے علی نے ان کو احمد نے ان کو اسماعیل نے ان کو یحییٰ نے ان کو شریک نے ان کو اشعث بن ابی الشعثاء محاربی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے اتنے میں موذن نے اذان پڑھی اور ایک آدمی مسجد سے باہر نکل گیا۔حضرت ابوہریرہ نے فرمایا بہر حال یہ شخص اس نے ابوالقاسم کی نافرمانی کی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مؤذن اذان کہہ دے تو پھر کوئی بھی مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔

(۲۸۵۹)......صححہ الحاکم (۱/۲۴۶) ووافقہ الذہبی

۲۸۶۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انکو ابو بکر بن داؤد نے ان کو محمد بن حسین مکرم حافظ نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو ابو حفص ایاز نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت ابو ہریرہ نے دیکھا کہ جب موذن نے اذان کہی وہ مسجد سے نکل رہا تھا جب وہ اقامت کے لیے شروع ہو رہا تھا انہوں نے فرمایا بہر حال اس شخص نے ابو القاسم کی نافرمانی کی ہے۔

ہدایت کے راستے

۲۸۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو ابو العمیس نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبداللہ نے اس نے کہا کہ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو بحالت مسلمان ملے اسے چاہئے کہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جہاں یا جب بھی ان کی اذان کہی جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کی سنتیں یا ہدایت کے راستے اور طریقے مقرر کر دیئے ہیں اور یہ نمازیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم لوگ اپنے گھر میں نمازیں پڑھ لیا کرو جیسے فلاں پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت اور طریقے چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کے طریقے کو اور سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے جو بھی آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو اچھے طریقے سے کرتا ہے اس کے بعد ان مساجد میں سے مسجد کی راہ لیتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے میں جو بھی وہ قدم اٹھاتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی ایک غلطی مٹادی جاتی ہے اور البتہ تحقیق تم نے ہم لوگوں کو دیکھا ہے (کہ ہم لوگ کس طرح با جماعت نماز کا اہتمام کرتے ہیں) اور با جماعت نماز سے پیچھے کوئی نہیں رہتا صرف منافق ہی پیچھے رہتا ہے جس کا نفاق جانا پہچانا ہو اور البتہ تحقیق ہوتا تھا ایک آدمی گھسیٹا جاتا تھا یعنی چلایا جاتا تھے درمیان دو آدمیوں کے یہاں تک کہ اس صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر بن ابو شیبہ سے اس نے ابو نعیم سے۔

اللہ تعالیٰ سے فرمانبردار ہونے کی حیثیت سے ملاقات

۲۸۶۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی نے ان کو زائدہ نے ان کو ابراہیم ہجری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الاحوص سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا۔

جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو فرمانبردار کی حیثیت سے ملے اسے چاہئے کہ وہ ان فرض نمازوں کی حفاظت کرے۔ جس وقت ان کی طرف پکارا جائے (یعنی اذان ہو) اور راوی نے آگے اسی کی مثل حدیث ذکر کی ہے اور اس کے آخر میں اس نے یہ اضافہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ بے شک تھے ہم لوگ البتہ ہم قدم ایک دوسرے کے قریب کرتے تھے (یعنی صف میں مل مل کر کھڑے ہوتے تھے)۔

یا دوسری تعبیر یہ ہے کہ ہم چھوٹے چھوٹے قدم رکھ رکھ کر مسجد میں با جماعت نماز کے لئے جاتے تھے تاکہ کثرت خطی کا اور زیادہ قدموں کا ثواب لکھا جائے۔

۲۸۶۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو علی حسن بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ابو اسحٰق سے اس نے ابو الاحوص سے اس نے عبداللہ سے اس نے کہا کہ نماز کے لئے چلو وہ چلے گئے وہ جو

(۲۸۶۴)...... (۱) مابين المعكوفين سقط من (أ).

(۲۸۶۵)...... (۱) في (ب) الأحمر وهو خطأ (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳) في (ب): سينة (۴)...... في (ب): معلوم

تم سے بہتر تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور مہاجرین اور انصار قدموں کے درمیان قریب کرو اور اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔

چھوٹے چھوٹے قدموں سے نماز کے لئے جانا

۲۸۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے　ان کو محمد بن ثابت نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے چل رہے تھے فرمانے لگے ثابت تم مجھ سے یہ نہیں پوچھتے کہ میں ایسے کیوں چل رہا ہوں؟ میں نے پوچھا کیوں ایسے چل رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں زید بن ثابت کے ساتھ چل رہا تھا انہوں نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا تھا پھر انہوں نے مجھے یہی جملہ کہا تھا کہ تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں ایسے کیوں چل رہا ہوں؟ اور فرمایا اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرے قدم زیادہ زیادہ ہوں (اور زیادہ زیادہ ثواب حاصل ہو)۔

اس کو ضحاک بن نبراس نے روایت کیا ہے ثابت سے اس نے حضرت انس سے اس نے زید بن ثابت سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

۲۸۶۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحق بن حسن نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت البنانی نے فرمانے لگے کہ میں انس بن مالک کے ساتھ چل رہا تھا اور تحقیق نماز قائم ہو چکی تھی وہ قریب قریب پیر رکھنے لگے اور فرمایا تم مجھ سے نہیں پوچھ رہے ہو کہ میں نے ایسے ایسے کیوں کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کیوں کیا ہے۔ پس فرمایا: یہ اس لئے کیا ہے تا کہ ہمارے قدم زیادہ زیادہ ہوں۔

جنت الفردوس میں نمازی کے لئے ستّر درجے

۲۸۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو فضل بن عباس نے اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو عبداللہ بن وہب بن مسلم بصری نے ان کو توان بن مسعود نے اس سے حسن نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان بن مظعون جو شخص فجر کی نماز با جماعت پڑھے اس کے بعد بیٹھ جائے اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کے لیے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے۔

ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ اس کو طے کرنے کے لئے خالص نسل کا وہ گھوڑا جو مشق و تربیت کر کے پتلا مگر تیز رفتار ہو چکا ہو ستر سال تک دوڑتا رہے تیزی سے اور جس نے ظہر کی نماز جماعت سے پڑھی اس کے لئے جنت عدن کے اندر پچاس درجات ہوں گے ہر دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہوگا کہ اعلیٰ نسل کا مشق میں پتلا ہو جانے والا تیز رفتار گھوڑا پچاس سال میں طے کر سکے گا اور جس نے عصر کی نماز

(۲۸۶۸)......(۱) في (ب): فعلته.　　(۲)...... في (ب): إلى المسجد

قال الهيثمي في المجمع (۲/۳۲) الضحاك بن نبراس ضعيف

(۲۸۶۹)......(۱) في (ب): هكذا

(۲۸۷۰)......(۱) في (ب): المصري.

والحديث أخرجه الديلمي في فردوس الأخبار (۸۲۹۳) بتحقيقي.

☆..... غير واضح واحتمال أن تكون توأمة

باجماعت ادا کی اس کے لئے اتنا اجر ہوگا جیسے اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ افراد کے لئے ہو ان میں سے ہر ایک ایسے گھر کا مالک ہو جس نے ان کو آزاد کیا ہو۔ (یعنی اولاد اسماء کے آٹھ افراد کو آزاد کرنے والے کے اجر کے برابر) اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لئے لیلۃ القدر کا قیام کرنے کے برابر اجر و ثواب ہوگا۔ اس کو روایت کیا ہے بکر بن خنیس نے ضرار بن عمرو سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے اس کے بعض مفہوم کے ساتھ۔

۲۸۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو ابوعبداللہ قراظ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

کہ منافق آدمی چالیس رات تک عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کی حفاظت نہیں کرسکتا۔

برأت نامے

۲۸۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن علی بن یحییٰ تمیمی نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق نے ان کو عقبہ بن مکرم عمی نے ان کو سلام بن قتیبہ نے ان کو طعمہ بن عمرو نے ان کو حبیب نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کرے اس طرح کہ اس سے تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو اس کے لئے دو برأت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں۔ ایک برأت نامہ آگ سے دوسرا منافقت سے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ میری کتاب میں (یعنی میرے مسودے اور بیاض میں) حبیب بن ابوثابت ہے مگر یہ غلطی ہے بلکہ وہ حبیب بن ابوالحذاء ابوعمیر ہے۔

۲۸۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن صاعد نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو طعمہ بن عمرو جعفری نے ان کو حبیب نے ابوحفص کہتے ہیں کہ وہ حذاء ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص چالیس راتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس کے لئے جہنم سے برأت اور نفاق سے برأت لکھی جاتی ہے۔ طلحہ بن عمرو نے اس کو مرفوع کیا ہے اور اس کو خالد بن طھمان نے ابوالعلا سے اس نے حبیب سے اس کو موقوف بیان کیا ہے اور دوسری روایت میں اس کو مرفوع کیا ہے۔

۲۸۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو خالد بن ابوالعلاء نے ان کو ابو عمیرہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص چالیس راتیں فرض نمازوں کی پابندی کرے اس طرح کہ اس کی ایک رکعت بھی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں دو معافی نامے لکھ دیتا ہے ایک معافی نامہ جہنم سے دوسرا نفاق سے اسی طرح اس اسناد کے ساتھ موقوف مروی ہے۔

۲۸۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو ابوعلاء اسکیف نے ان کو ابوعمیرہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوعبداللہ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ اس نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے عشاء اور صبح کی نمازیں باجماعت ادا کیں اس طرح کہ ان کی کوئی رکعت فوت نہیں ہوئی اس کے لئے دو برأتیں لکھ دی جاتی ہیں جہنم سے

(۲۸۷۱) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲) ..... مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه المصنف من الطیالسی (۲۸۷۱)

(۲۸۷۳) ..... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۸۹۱/۳)

چھٹکارا اور نفاق سے چھٹکارا۔

جہنم سے آزادی

۲۸۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن شوذب مقری واسطی نے ان کو محمد بن مروان دینوری نے ان کو حمانی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسقاطی نے وہ عباس بن فضل ہیں ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن عزیہ نے ان کو انس بن مالک نے ان کو عمر بن خطاب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ کہتے تھے جو شخص مسجد میں چالیس راتوں تک باجماعت نماز ادا کرے کہ اس سے رکعت اولیٰ فوت نہ ہو۔ ظہر کی نماز سے اس کے لیے اس کے بدلے میں جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

اور حمانی کی روایت میں ہے جو شخص چالیس راتیں جماعت میں نمازیں پڑھے اور باقی الفاظ برابر ہیں۔

نماز فجر کی اہمیت

۲۸۷۷:..... ہمیں خبر دی ابواحمد مہرجانی (۱) ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن شہاب نے ان کو ابوبکر بن سلیمان بن ابوخیثمہ نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوخیثمہ کو صبح کی نماز میں غائب پایا اور حضرت عمر بازار کی طرف گئے اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ سلیمان بن ابوخیثمہ کو صبح کی نماز میں، میں نے نہیں دیکھا (خیریت تو ہے) ان کی اہلیہ شفاء نے بتایا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے صبح کے قریب نیند غالب آ گئی اور وہ سو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا البتہ یہ کہ اگر میں صبح کی نماز میں حاضر رہوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں رات بھر قیام کروں۔

۲۸۷۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو سفیان نے ان کو ناجیہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا البتہ اگر میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں عشاء سے صبح تک عبادت کروں۔

۲۸۷۹:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے اور ابوالحسن سراج نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ بن سلیمان مروزی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ نے ان کو عمر بن مرہ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا تھا اپنی مرض الموت میں کہ مجھے اٹھاؤ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اٹھایا تو بولے مجھے باہر لے چلو باہر لائے اور فرمایا کہ ان دو نمازوں کی حفاظت کیا کرو یعنی عشاء اور صبح کی خبر مجھ سے سنو اور تمہارے بعد جو لوگ ہیں ان کو پہنچاؤ اگر تم جان لو کہ ان میں (کتنا بڑا اجر ہے) تو تم ضرور ان کے لئے آؤ اگرچہ گھٹنوں کے بل بھی ہو سکے اور کہنیوں کے بل بھی۔

فصل ..... مساجد کی طرف پیدل چلنا

۲۸۸۰:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرفی نے ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے انکو ابویحییٰ عبدالکریم بن ہیثم دیرعاقولی نے ان کو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو

(۲۸۷۷)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۸۷۹)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

حاتم رازی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے (ح) اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو زکریا بن عدی نے ان کو عبید اللہ بن عمرو رقی نے ان کو زید بن ابوانیسہ نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اس کے بعد اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر کی طرف چل دے تاکہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو ادا کرے اس کے قدم اسی طرح (قیمتی ہوں گے کہ) ایک قدم اس کی غلطی کو مٹائے گا تو دوسرا قدم درجہ بلند کرے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا اسحق بن منصور سے اس نے زکریا بن عدی سے۔

جنت میں مہمانی

۲۸۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص صبح کو جائے یا شام کو جائے مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرے گا جب بھی صبح کرے یا شام کرے۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث یزید بن ہارون سے۔

دائیں پاؤں پر نیکی، بائیں پیر پر گناہ کا مٹ جانا

۲۸۸۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابی ذیب نے ان کو اسود بن علاء ثقفی نے ان کو ابوسلمہ نے انکو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت سے جس وقت تم میں سے کوئی ایک اپنے گھر سے نکلے میری مسجد کی طرف ایک پیر ایک نیکی لکھواتا ہے تو دوسرا پیر ایک غلطی مٹاتا ہے۔

۲۸۸۳:...... اور اس کو روایت کیا ہے ابوعلی حنفی نے ابن ابی ذئب سے اور اس نے کہا ہے اپنی روایت میں۔ اپنے گھر سے اپنی مسجد تک ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابوعلی عبید اللہ بن عبدالمجید حنفی نے ان کو ابن ابی ذئب نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۸۸۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو خشنام بن بشر عنبری نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحمزہ انس بن عیاض نے ان کو کثیر بن زید مولی اسلمی نے ان کو ابوعبداللہ قراظ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے پھر وضو کو خوب بہترین کرے پھر اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکل جائے۔ مسجد کی طرف جانے کا نماز کے علاوہ کوئی دوسرا سبب نہ ہو تو ہمیشہ اس کا بایاں پاؤں اس کے گناہ مٹائے گا اور دایاں پاؤں اس کے لئے ایک نیکی لکھوائے گا حتیٰ کہ وہ مسجد

(۲۸۸۰)...... (۱) فی (أ) : أنیس (۲)...... فی (أ) : خطوات. (۳)...... فی (ب) : فخطوتاه.

أخرجه مسلم (۱/۴۶۲)

(۲۸۸۱)...... مسلم (۱/۴۶۳)

(۲۸۸۲) أخرجه الحاكم (۱/۲۱۷) من طريق ابن أبي ذئب وصححه ووافقه الذهبي.

(۲۸۸۳)...... أخرجه الحاكم (۱/۲۱۷) بنفس الإسناد.

(۲۸۸۴)...... (۱) فی (ب) ابن العنبر (۲)...... فی (ب) : صلاة

میں داخل ہو جائے اور اگر لوگ یہ جان لیں کہ عشاء اور صبح کی (نماز باجماعت میں کتنا بڑا ثواب ہے) تو ضرور ان کو پڑھنے کے لئے آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل کیوں نہ ہو۔

قدموں کے نشان

۲۸۸۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن جعفر واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان نے ابوعثمان سے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی تھا جو لوگ اہل مدینہ میں سے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے ان میں سے میں کسی دوسرے آدمی کو نہیں جانتا تھا جو مسجد سے بعید ترین ہو (یعنی وہ سب سے دور سے پیدل مسجد میں آتا تھا) اس کو کسی نے کہا کہ اگر آپ سواری کے لئے کوئی جانور گدھا وغیرہ خرید لیتے تاکہ وہ اندھیری رات میں اور دوپہر کی گرمی میں کام آتا آپ اس پر سوار ہو کر آتے جاتے۔ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں یہ بالکل پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد کے دروازے پر ہو متصل ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی آپ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا میں نے اس لئے کہا ہے کہ تاکہ میرے قدموں کے نشان لکھے جائیں اور میرے قدم لکھے جائیں اور گھر کی طرف میرا واپس لوٹنا اور مسجد کی طرف آنا جانا سب لکھا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تجھے عطا کر دیا ہے وہ سب کچھ جس کے ثواب کی اپنے لئے امید کر رکھی ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سلیمان تیمی کی حدیث سے۔

۲۸۸۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو عاصم نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابی بن کعب نے کہ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک آدمی تھا اس کا گھر مدینے مسجد سے بعید ترین گھر تھا اور اس شخص کی رسول اللہ کے ساتھ کوئی نماز فوت نہیں ہوتی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے از راہ ہمدردی اس سے کہا کہ اے فلانے اگر آپ کوئی جانور (گدھا وغیرہ) خرید کر لیں جو تجھے گرم پتھریلی زمین سے بچائے اور زمین کے موذی جانوروں سے بھی حفاظت سے (لائے اور لے جائے) اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ لگا ہوا ہو۔ کہتے ہیں کہ میں اسے اٹھا کر حضور کی خدمت میں لے آیا اور میں نے ان کو خبر دی کہ ایسے ایسے کہہ رہا ہے۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اس نے حضور کے سامنے بھی ایسی ہی بات کہہ دی اور اس نے یہ ذکر کیا کہ وہ اس سب کچھ کے ساتھ امید کرتا ہے اپنے پیدل چلنے سے قدموں کے ثواب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: بے شک تیرے لئے وہی ہے جس کے ثواب کی تم نے امید کی ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں محمد بن ابوبکر سے روایت کیا ہے۔

۲۸۸۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابومحمد بن حامد مقری نے اور ابوصادق عطار نے سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ہشام بن ملاس نے ان کو مروان نے یعنی ابن معاویہ فزاری نے ان کو حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہو جانے کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مدینہ خالی ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی سلمہ کیا تم لوگ اپنے قدموں کے نشانات پر ثواب کی امید نہیں رکھتے ہو لہٰذا وہ لوگ وہیں ٹھہر

(۲۸۸۵)۔۔۔۔۔(۱) فی (أ) : سلیمان بن أبی عثمان (۲) فی (ب) : فرکبته

(۳)۔۔۔۔۔ فی (ب) : الرمضاء أوالظلماء (۴)۔۔۔۔۔ فی (أ) : کما (۵)۔۔۔۔۔فی (ب) : أنطاک

مسلم (۱/۴۶۰)

(۲۸۸۶)۔۔۔۔۔مسلم (۱/۴۶۱)

(۲۸۷۸)۔۔۔۔۔البخاری (۳/۲۹)

گئے جہاں پر تھے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا محمد بن سلام سے اس نے مروان فزاری سے۔

۲۸۸۸: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص بن حمامی مقری نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بنوسلمہ قبیلے نے اپنے اپنے گھروں کو بیچ کر مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا اور حضور کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

اے بنی سلمہ کیا تم لوگ یہ بات پسند نہیں کرتے کہ تمہارے مسجد کی طرف اٹھنے والے قدم بھی لکھے جائیں۔

۲۸۸۹:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو خبر دی احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کے اردگرد پلاٹ خالی ہوئے تھے یا خالی پڑے تھے لہذا بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کرلیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ ہم لوگوں نے اس بات کا ارادہ کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے اپنے گھروں کو لازم پکڑو ہمارے قدموں کے نشان بھی لکھے جائیں گے دو مرتبہ یہی جملہ فرمایا۔ اس کو مسلم نے محمد بن مثنی سے نقل کیا ہے۔

۲۸۹۰:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو حسن بن علی بن شبیب معمری نے ان کو حدیث بیان کی ہے جعفر بن محمد بن اسحق بن یوسف ازرق نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے دادا نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو ابوسفیان بن یوسف طریف نے ان کو ابونضرہ نے ان کو حضرت ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ بنوسلمہ مدینے کے ایک کونے میں آباد تھے لہذا انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:

انا نحن نحي الموتى ونكتب ماقدموا وآثارهم

بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی لکھتے ہیں جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے اور ہم ہی لکھتے ہیں ان کے قدموں کے نشانات کو۔

لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارے قدموں کے نشان بھی لکھے جائیں (یعنی اعمالنامے میں) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور انہوں نے یہ ارادہ ترک کردیا۔

۲۸۹۱:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ان کے دادا ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ بے شک نماز میں سب سے بڑا اجر ان لوگوں کا ہے جو دور سے چل کر آتے ہیں اور وہ شخص جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو امام کے ساتھ

(۲۸۸۹) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

مسلم (۱/۴۶۲)

(۲۸۹۰) (۱) فی (أ) شعیب المفری والصحیح ماأثبتناه وله ترجمة فی تاریخ بغداد (۷/۲۹۰) والحدیث أخرجه الحاکم (۲/۴۲۸) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبی

(۲۸۹۱) مسلم (۱/۴۶۰)

باجماعت ادا کرتا ہے اس کا اجر اس سے بہت بڑا ہے جو اس کو پڑھ کر سو جاتا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم نے ابو کریب سے اس نے ابو اسامہ سے روایت کیا ہے۔

نماز کے لئے انتظار کی فضیلت

۲۸۹۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے ان کو ابو عشانہ نے کہ انہوں نے سنا عقبہ بن عامر جہنی سے وہ رسول اللہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی وضو کرے اس کے بعد مسجد جائے اور نماز اچھی طرح ادا کرے اس کے لئے اس کا کاتب یا فرمایا اس کے دونوں کاتب لکھتے ہیں پھر اس قدم کے بدلے میں جو مسجد کی طرف اٹھا ہے دس نیکیاں اور بیٹھ کر نماز کے انتظار کرنے والا عبادت کرنے والے کی طرح ہے وہ نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے اس وقت سے جب سے وہ اپنے گھر سے نکلا تھا واپس آنے تک۔

نماز باجماعت کے ارادہ پر اجر

۲۸۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو معبد بن ہرمز نے ان کو سعید بن مسیب نے انہوں نے کہا انصار میں سے ایک آدمی کے موت کا وقت آ گیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ گھر میں کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اپنے گھر کے افراد اور آپ کے بھائی ہیں اور آپ کے ساتھ بیٹھنے والے مسجد میں ہیں۔ کہا کہ مجھے اٹھاؤ ان میں سے ایک آدمی نے اسے سہارا دیا اپنی طرف اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سب لوگوں کو سلام کیا۔ سب نے اس کے سلام کا جواب دیا لوگوں نے اس کے لئے خیر کا جملہ کہا اس نے معروف اور اچھا ہے کہا اور پھر کہا کہ میں تمہیں آج ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں نے اس کو جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کسی کو یہ بیان نہیں کی گئی طلب ثواب کی نیت سے۔ میں تمہیں حدیث بیان نہیں کر رہا ہوں مگر طلب ثواب کی غرض سے میں نے سنا تھا آپ فرما رہے تھے جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور وضو اچھے طریقے پر کرے اس کے بعد وہ مسجد کی طرف نکل جائے اس کے بعد وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تو وہ جیسے ہی سیدھا پاؤں اٹھاتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ابھی تک بایاں پاؤں نہیں رکھتا کہ اس کے بدلے اس کی ایک غلطی مٹادی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں آتا ہے جب وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے جب وہ واپس لوٹتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں اگر وہ بعض نماز پالیتا ہے اور بعض اس سے رہ جاتا ہے تو بھی اسی طرح ہوتا ہے اگر وہ نماز کو پالیتا ہے حالانکہ نماز پڑھی جا چکی ہوتی ہے پھر وہ رکوع پورا کرتا ہے اور اس کا سجود پورا کرتا ہے تو بھی اسی طرح ہوتا ہے۔

(۲۸۹۲)...... (۱) فی (ب) مانصه

أخبرنا الشيخ الإمام الحافظ الأوحد بهاء الدين أبو محمد القاسم بن الإمام الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن الشافعي أيده الله بقراء تي عليه بجامع دمشق في يوم الإثنين جمادى الآخرة سنة خمس وتسعين وخمسمائة قال أنبأنا الشيخ أبو عبدالله محمد بن الفضل بن أحمد الصاعدي الفراوي الفقيه وأبو القاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامي وحدثنا أبي رحمه الله وأبو الحسن علي بن سليمان المرادي قراءة عليه قالا حدثنا الحافظ شيخ السنة أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي رحمه الله.

(۲۸۹۳)...... (۱) فی (أ) يعلى لنا عطاء. (۲)...... فی (ب) : حدثت

(۳)...... فی (ب) : ولم يضع (۴)...... فی (ب) : بعض

۲۸۹۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابو الجماہر نے ان کو عبد العزیز بن محمد نے محمد سے یعنی ابن طلحاء سے ان کو محصن بن علی نے عوف بن حارث سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح سے وضو کیا پھر وہ مسجد میں گیا حالانکہ لوگ نماز پڑھ چکے تھے اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطاء کریں گے ان کے اجر کے مثل جنہوں نے وہ نماز با جماعت پڑھی ہے اور حاضر ہوئے ہیں۔ یہ بات ان کے اجر کو کچھ بھی کم نہیں کرے گی۔

۲۸۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الملک بن احمد بن حسین نے ان کو ابو محمد صید لانی نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے انکو اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ نے ان کو کثیر بن شنظیر نے ان کو عطاء بن ابو رباح نے ان کو ابو ہریرہؓ اس آدمی کے بارے میں جو جماعت میں پہنچتا ہے جب لوگ نماز کے آخر میں ہوتے ہیں تو تحقیق وہ تضعیف میں داخل ہوا اور جب ایسے وقت میں پہنچتا ہے کہ امام سلام پھیر چکا ہوتا ہے مگر لوگ تا حال منتشر نہیں ہوئے ہوتے تو تحقیق وہ داخل ہو گیا تضعیف میں رہ کہتا ہے کہا جاتا تھا کہ جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور وہ جماعت کا ارادہ کرتا ہے اور وہ لوگوں کو پالیتا ہے یا نہیں پاتا تحقیق وہ داخل ہو گیا تضعیف میں۔ (یعنی دوھرا ثواب ہے)۔

نماز کے انتظار میں بیٹھنا رباط سے کم نہیں

۲۸۹۶:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس مؤدب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے مجھے خبر دی ہے علاء بن عبد الرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹادے اور درجات بلند کردے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: مشکلات کے باوجود وضو کو مکمل کرنا اور مساجد کی طرف زیادہ زیادہ قدم چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا یہ تو تمہارے لیے رباط ہے (یعنی جہاد کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھی انتظار میں بیٹھنے سے کم نہیں ہے)

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب سے۔

۲۸۹۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو ابو عمران موسیٰ بن اسماعیل بن مبارک نے داؤد بن صالح سے اس نے کہا کہ مجھ سے کہا ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے یا ابن اخی اے بھانجے نے کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ آیت کس چیز کے بارے میں اتری تھی؟ اصبروا و صابروا و رابطوا۔ خود صبر کرو دوسروں کو صبر دلاؤ اور سرحد پر جہاد کے لئے گھوڑے تیار رکھو۔ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کوئی ایسا غزوہ نہیں تھا جس میں سرحد پر گھوڑا باندھا جاتا لیکن اس سے مراد ہے ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا یہی رباط ہے یہی رباط ہے (یعنی رابطوا پر عمل کرنا یہی ہے)۔

عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا ہے ہمیں مجھے خبر دی محمد بن مطرف نے علاء بن عبد الرحمٰن بن یعقوب سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کے لئے مشکلات کے وقت وضو کرنا گناہوں کے کفارات میں سے ہے اور مساجد کی طرف کثرت سے قدم چلنا بھی کفارات میں سے ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔ اسی طرح میری کتاب میں ہے۔

(۲۸۹۴) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۸۹۵) ...(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۸۹۶) ...(۱) في (أ) یحیی بن أبي أیوب.

مسلم (۲۱۹/۱)

(۲۸۹۷) ...(۱) في (ب): في.

۲۸۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن مبارک نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو داؤد بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اے بھتیجے کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ آیت کس چیز کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ اصبروا وصابروا ورابطوا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے بے شک میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے عہد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو کوئی ایسا غزوہ ہی نہیں تھا جس میں سرحد پر گھوڑے باندھے جاتے ہوں لیکن اس سے مراد ہے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۲۸۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو علی بن عبداللہ مدینی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشکلات کے باوجود وضو کو مکمل کرنا اور مساجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار میں بیٹھے رہنا یہ امور گناہوں کو دھودیتے ہیں اس اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے اور کتاب الطہارت اس سند کے ساتھ آئی ہے جو درست ہے۔

نماز کی طرف پیدل چلنے والوں کے لئے بروز قیامت روشنی کی بشارت

۲۹۰۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحٰق نے اور ابوصادق بن ابوالفوارس نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی حمصی نے ان کو ہیثم بن جمیل انطاکی نے ان کو محمد بن مسلم نے اسماعیل بن امیہ سے ان کو خبر دی ہے مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا پھر وہ گھر سے نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں شمار ہے حتیٰ کہ وہ واپس آجائے۔

۲۹۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو میرے والد نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن محمد حلبی بصری نے ان کو یحییٰ بن حارث نے ان کو ابوغسان مدینی نے ان کا نام محمد بن مطرف ہے اس نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی تاریکیوں اور اندھیروں میں کثرت کے ساتھ مساجد کی طرف پیدل چلنے والوں کو قیامت کے دن کا مکمل نور وروشنی کی خوش خبری سنا دیجیے۔

کہتے ہیں کہ اس کی اسناد میں ہے۔ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن حارث شیرازی نے اور وہ ثقہ راوی تھا ان کو زہیر بن محمد تمیمی نے اور ابوغسان مدینی نے۔

۲۹۰۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو ابوالمثنیٰ معاذ بن مثنیٰ نے ان کو داؤد بن سلیمان مؤذن مسجد ثابت بنانی نے ان کو ابوسلیمان بن مسلم نے انکو ثابت بن اسلم بنانی نے ان کو انس بن مالک نے انکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راتوں کے اندھیروں میں مساجد کی طرف پیدل رواں دواں رہنے والوں کو قیامت میں مکمل روشنی حاصل ہونے کی بشارت دے دیجیے۔

(۲۸۹۸)......صححه الحاكم (۳۰۱/۲) ووافقه الذهبي.

(۲۸۹۹)......صححه الحاكم (۱۳۲/۱) ووافقه الذهبي.

(۲۹۰۱)......(۱) غير واضح في أ، ب والصحيح ماأثبتناه من السنن الكبرى للمصنف (۶۳/۳) والحديث رواه الحاكم في المستدرك (۲۱۲/۱) بنفس الإسناد. (۲)......في (أ): الزناد وهو خطأ

(۲۹۰۲)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ) (۲)...... في (ا) بشير بن مالك وهو خطأ

۲۹۰۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حمویہ عسکری نے ان کو ابوعمرو محمد بن عبداللہ سوسی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری نے ان کو اسماعیل کحال نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ بن اوس خزاعی نے ان کو بریدہ اسلمی نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشارت دے دیجئے اندھیروں میں چلنے والوں کو یایوں کہا تھا کہ ظلمت میں مساجد کی طرف۔ قیامت کے دن مکمل روشنی کی۔

۲۹۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابوعثمان سعید بن مسیب بن قریش ساسی نے اور ابوالحسن محمد بن حاتم بن مظفر مروزی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن معین نے ان کو ابوعبیدہ حداد نے ان کو اسماعیل بن سلمان الکحال نے ان کو عبداللہ بن اوس نے ان کو بریدہ نے نبی کریم سے مذکور کی مثل۔

۲۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو خبر دی ابوحاتم رازی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو زید بن ابوانیسہ نے انکو جنادہ بن ابوخالد نے انکو مکحول نے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو ابودرداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف چلا اللہ تعالیٰ اس کے پاس قیامت کے دن روشنی لے آئے گا۔

مغفرت کی طرف سبقت کرنا

۲۹۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس سیاری نے ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو خاقان نے ان کو حسن بن محمد قاضی مرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مقاتل بن سلیمان سے سنا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرماتے تھے:

سابقوا الی مغفرة من ربکم

اپنے رب کی طرف سے مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔

فرمایا کہ اس سے تکبیر اولی مراد ہے۔

۲۹۰۶:......مکرر ہے ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن اسحاق بن زریق نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو عثمان بن مطر شیبانی نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

سابقوا الی مغفرة من ربکم

کہ اپنے رب کی طرف سے مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے سبقت کرو۔

فرمایا کہ اس سے مراد تکبیر اولی ہے۔

(۲۹۰۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۹۰۴)......(۱) فی (ب): ابن اسکیب وقال المصنف فی السنن (۲/۶۳ و ۶۴) اخرجه ابوداود فی السنن من حدیث الکحال.

(۲۹۰۵)......اخرجه ابن حبان (۴۲۲. موارد) من طریق عبداللہ بن جعفر.

(۲۹۰۶)......مکرر سقط کله من (ا) واثبتناه من (ب)

تکبیر اولیٰ کی اہمیت

۲۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حماد بن ابو اسامہ نے ان کو ابوقروہ نے ان کو ابوعبید حاجب سلیمان بن عبدالملک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسجد الحرام میں ایک شیخ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر شے کا ایک چنیدہ اور عمدہ حصہ ہوتا ہے اور نماز کا چنیدہ اور عمدہ حصہ تکبیر اولیٰ ہے لہٰذا اس کی حفاظت کرو۔

ابوعبید نے کہا کہ میں نے اس بات کے بارے میں رجاء بن حیوۃ کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اسی کے بارے میں حدیث بیان کی تھی ام درداء نے ابودرداء سے۔

۲۹۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن حسن بن علی طھمانی نے ان کو حاکم یحیٰی بن منصور نے ان کو محمد بن عبداللہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے انکو محمد بن عبداللہ بن سلیمان مطین نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حسن بن سکنی نے اعمش سے اس نے ابوضبیان سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر شے میں سے کوئی خلاصہ اور عطر ہوتا ہے اور نماز میں سے وہ چیز تکبیر اولیٰ ہے۔

۲۹۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم سراج نے انکو قاسم بن غانم　　بن حمویہ　　طویل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو حسن بن سکن ضبی نے انکو اعمش نے اس نے اسی کو ذکر کیا علاوہ ازیں اس نے کہا کہ انہوں نے فرمایا تھا ایمان کا خلاصہ نماز ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیر اولیٰ ہے۔

۲۹۱۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے انکو ابوبکر محمد احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو عیسیٰ بن عیلان سوسی نے ان کو ربیع بن روح نے انکو محمد بن خالد نے ان کو عوام بن جویریہ طائی نے ان کو حوشب بصری نے ان کو حسن نے

(۱)......وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے فرمایا مجھے یہ بات خوش نہیں لگتی کہ میں فرض نماز کیسے پڑھوں اور امام مجھ سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ سبقت کر چکا ہو یہی تو نماز کی چوٹی ہے اور مجھے ساٹھ اونٹ مل جائیں (یعنی تکبیر اولیٰ کے بدلے میں یہ مجھے پسند نہیں ہے)۔

(۲)......صحابہ کرام میں سے ایک دوسرے صاحب فرماتے تھے۔ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں فرض نماز کے لئے پہنچوں اور امام مجھ سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ سبقت کر چکا ہو اور مجھے اس کے بدلے میں دوسو اونٹ مل جائیں۔

(۳)......اور حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں۔ مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں فرض نماز پر پہنچوں حالانکہ امام تکبیر اولیٰ کے ساتھ مجھ سے سبقت کر چکا ہو۔ یہی تو نماز کی چوٹی ہے اور مجھے اس کے بدلے میں وہ ساری کائنات مل جائے جس پر سورج طلوع ہوا ہے۔

(۴)......ایک اور صحابی فرماتے ہیں مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں فرض نماز کے لئے جاؤں اور امام مجھ سے تکبیر تحریمہ کے ساتھ سبقت

(۲۹۰۷)......(۱) فی (ب): عن.

(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۰۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

اخرجه ابن عدی (۷۴۰/۲) من طریق سوید بن سعید. به فی ترجمة الحسن بن السکن واخرجه ابونعیم (۶۷/۵) عن عبداللہ بن ابی أوفی. والحدیث منکر.

(۲۹۱۰)......(۱) فی ب أی إنتهی.

(۲)......فی ب بالتکبیرة الأولیٰ

کر چکا ہو پھر میں فجر سے مغرب تک نماز پڑھتا رہوں یہ ساری نماز اس تکبیر کے باہر نہیں ہو سکتی۔

۲۹۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے ہیں جو شخص تکبیر اولیٰ کو نہ پا سکے وہ اپنی کسی بھلائی کی امید نہ کرے۔

جنت کی زمین کے وارث

۲۹۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین خسرو گردی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو عمر بن ہارون نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں

(۱)...... ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون.

البتہ تحقیق لکھ دیا ہے ہم نے زبور میں بعد ذکر کے کہ زمین کے وارث میرے نیک صالح بندے ہوں گے۔

فرمایا کہ ارض سے مراد ارض جنت ہے اس کے وارث وہی لوگ ہوں گے جو پانچ نمازیں با جماعت پڑھیں گے۔

(۲)...... ان فی ھذا البلاغا لقوم عابدین

بے شک اس میں بشارت ہے عبادت گزار قوم کے لیے۔

یعنی بشارت ہے عبادت گزار قوم کے لیے وہ لوگ ہیں جو ساری نمازیں جماعت میں پڑھتے ہیں۔

۲۹۱۳:...... اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں یہ آیت پانچ نمازوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۳)...... انما یؤمن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بھا خروا سجدًا.

یقینی بات ہے کہ ہماری آیات کے ساتھ وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں (جو ایسے ہیں کہ) جب ان کے ساتھ وہ نصیحت کیے جاتے ہیں تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں۔

یعنی ان پر عمل کرتے ہیں اور تسبیح کرتے ہیں یعنی اپنے رب کے حکم سے وہ نماز پڑھتے ہیں اور وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اتراتے نہیں ہیں۔

۲۹۱۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذ باری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو محمد بن جعفر غندر نے ان کو شعبہ نے سفیان سے ان کو ابو سنان نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

(۴)...... وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون.

وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان کو مسجدوں کی طرف بلایا جاتا تو وہ لوگ کامل اور درست تھے۔

فرمایا کہ اس سے مراد با جماعت پانچ نمازیں ہیں۔

۲۹۱۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے اور ابو صادق عطار نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد ذہبی نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو ابو سنان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابو عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

(۲۹۱۳)......(۱) سقط ھذا الحدیث من (ب)

(۲۹۱۴)......(۱) فی (ب) : الصلاۃ فی جماعۃ.

(۵)...... وقد كانوا يدعون الى السجود وهم سالمون .

نماز کی طرف بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ صحیح وسالم تھے

فرمایا کہ اس سے وہ آدمی مراد ہے جو اذان سنتا ہے مگر وہ نماز کے لئے اذان کی اجابت نہیں کرتا۔

۲۹۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے مجاہد سے۔

(۶)...... واصبر نفسک مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي.

اے پیغمبر اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھیے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

ابراہیم اور مجاہد دونوں نے کہا کہ اس سے مراد پانچ نمازیں ہیں۔

جو لوگ اپنے فرائض سے تجارت کی وجہ سے غافل نہیں

۲۹۱۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو سیار نے اس شخص سے جس کو حدیث بیان کی تھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ اہل بازار سے کچھ لوگوں نے اذان سنی اور انہوں نے اپنا سامان چھوڑ دیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(۷)...... رجال لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكاة

وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو تجارت اور کوئی بیع اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے۔

۲۹۱۸:...... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو ابراہیم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

رجال لاتلهيهم تجارة ولابيع عن ذكر الله.

فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں قبائل سے اور بازاروں سے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا انہیں کوئی چیز مصروف نہیں کر سکتی۔

۲۹۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے سنا تھا کہ:

يآيها الذين امنوا لاتلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله.

اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں۔

فرمایا کہ اس سے مراد فرض نمازیں ہیں۔

۲۹۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو طلحہ نے ان کو عطاء نے کہ:

(۲۹۱۵)......(۱) في (ب) الوهبي وكلاهما صحيح.

(۲۹۱۶)......(۱) في (ب) : أبوعمرو. (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۸۱۸)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۹۲۰)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ) (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

رجال لاتلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللّٰه واقام الصلوٰة وایتاء الزکاة.

وہ ایسے مرد ہیں کہ نہ ان کو اللہ کی یاد سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے کوئی خرید وفروخت غافل کرسکتی ہے اور نہ ہی کوئی بیع۔

فرمایا کہ اس سے مراد فرض نمازوں کی حاضری ہے۔

۲۹۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو احمد بن علی ایاز نے ان کو ابوغسان نے ان کو یحییٰ بن حفص قاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا تھا وہ اللہ کے اس قول کے بارے میں فرماتے تھے کہ:

رجال لاتلهیهم تجارة ولابیع عن ذکر اللّٰه واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة

اس سے مراد ہے کہ صحابہ کرام خرید وفروخت بھی کرتے تھے فرض نماز باجماعت کو بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن زیاد فقیہ نے دافعان میں ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ فی بیوت اذن اللّٰه ان ترفع۔ اللہ کے گھروں میں۔ اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ اونچے کئے جائیں اور ان میں اسی کا نام ذکر کیا جائے (یہ الفاظ پڑھے ذکر اللہ تک) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال بیان فرمائی ہے اپنے اس قول کے ساتھ۔

مثل نوره کمشکوٰة فیها مصباح المصباح فی زجاجة......الخ

اللہ کے نور کی مثال اس طاقچے کی سی ہے جس میں چراغ ہو اور وہ چراغ شیشے میں ہو۔

فرمایا کہ انہی لوگوں کے بارے میں ہے کہ ان کو کوئی تجارت غافل نہیں کرتی نہ ہی ان کو کوئی بیع اللہ کے ذکر سے حالانکہ وہ لوگ لوگوں میں سب سے زیادہ تجارت کرنے والے تھے سب سے زیادہ بیع کرنے والے تھے لیکن ایسے نہیں تھے کہ ان کو ان کی تجارت اور بیع اللہ کے ذکر سے غافل کردے۔

نماز فوت ہوجانے کی تلافی

۲۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن یعقوب لیادی نے بغداد میں انکو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے ان کو ابوالعباس بن مغلس نے اس نے کہا کہ میں نے سنا ابواویس سے کہتے تھے کہ میں نے سنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا نافع سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ایسے تھے کہ جب ان کی کوئی نماز فوت ہوجاتی جماعت سے تو دوسری نماز تک نماز ہی پڑھتے رہتے تھے۔ جب ان سے عصر کی جماعت رہ جاتی تو مغرب تک اللہ کی تسبیح کرتے رہتے تھے البتہ تحقیق ان سے عشاء کی جماعت رہ گئی تھی تو وہ رات بھر اس کی تلافی کرنے کے لئے نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ فجر ہوگئی تھی۔

۲۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے انکو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن سعید بن کثیر بن دینار نے ان کو بقیہ نے ان کو حسین بن عمر فزاری نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ وہ چالیس سال تک صبح لوگوں کو مسجد سے نکلتے نہیں دیکھ سکے تھے جبکہ وہ داخل ہورہے ہوں کیونکہ وہ سب سے پہلے منہ اندھیرے مسجد میں داخل ہوجاتے تھے۔

۲۹۲۵:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو معن نے ان کو محمد بن ہلال نے ان کو سعید

(۲۹۲۲)......(۱) فی (ب) : أبهمه.

(۲۹۲۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۲۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

بن مسیب نے وہ کہتے تھے کہ میں چالیس سال تک سجدے سے واپس لوٹنے والوں کو نہیں ملا ہوں۔

حضرت سعید بن مسیّب کا تین سالہ عمل

۲۹۲۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن جریر نے ان کو محمد بن معمر نے ان کو ابو ہشام مخزومی نے ان کو عبدالواحد نے ان کو عثمان بن حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے تیس سال سے اپنے گھر میں اذان نہیں سنی (یعنی ایسا نہیں ہوا کہ میں اذان سن کر مسجد کی طرف چلوں بلکہ اذان سے پہلے گھر سے مسجد کی طرف چلا آتا تھا)۔

۲۹۲۷:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عبدالصمد نے ان کو سلام نے ان کو عمران نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ پورے چالیس سال میں نہ ان سے کوئی جماعت فوت ہوئی تھی نہ ہی مسجد سے واپس جانے والوں کو دیکھا تھا نہ ہی لوگ مسجد سے نکلتے ہوئے ان کو ملے تھے (بلکہ وہ سب سے پہلے مسجد میں داخل ہوتے اور سب سے بعد باہر آتے)۔

۲۹۲۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب مقری نے ان کو محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو عطاف بن خالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن حرملہ نے ان کو ابن مسیب نے کہ ان کی آنکھیں دکھنے لگی تھیں ان سے کہا گیا اے ابو محمد اگر آپ وادی عقیق میں نکل جاتے اور وہاں ہری ہری چیزیں دیکھتے اور دیہات کی ہوا کھاتے تو یہ چیز آپ کی بینائی کو فائدہ دیتی۔ سعید نے کہا۔ میں عشاء کی اور صبح کی جماعت میں حاضری کا کیا کروں گا۔

مشقت برداشت کر کے مسجد میں جانا

۲۹۲۹:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابو حیان نے ان کو ان کے والد نے کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کو مسجد میں چلا کر لے جایا جاتا تھا اس لیے کہ ان پر فالج پڑا ہوا تھا۔ ان سے کہا گیا اے ابو یزید بے شک آپ کے لیے اس بارے میں رخصت دی گئی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں سنتا ہوں حی علی الصلوۃ. حی علی الفلاح۔ آؤ نماز کے لیے اور آؤ کامیابی کے لئے۔ اگر تم استطاعت رکھو کہ اس کے لیے گھٹنوں کے بل بھی آسکو۔

۲۹۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو نے ان کو ابو مسہر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیعہ بن یزید سے وہ کہتے ہیں کہ چالیس سال سے ایسا نہیں ہوا کہ موذن نے اذان دی ہو اور میں مسجد میں پہلے موجود نہ ہوں صلوٰۃ ظہر کے لیے بلکہ میں مسجد میں پہلے موجود ہوتا تھا ہاں مگر یہ کہ میں بیمار ہوں یا مسافر ہوں۔

۲۹۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سہیل بن ابو عمرو نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو محمد بن حاتم نے ان کو نعیم بن حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ضمام بن اسماعیل مسجد میں آئے حالانکہ لوگ نماز پڑھ چکے تھے اور ان سے جماعت فوت ہو چکی تھی وہ اپنے نفس پر ناراض ہوئے اور بولے کہ اب وہ اس وقت تک مسجد سے نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ کو مل جائیں کہتے ہیں اس نے مسجد کو ہی اپنا گھر اور اپنا مسکن بنا لیا حتیٰ کہ انتقال ہو گیا۔ (یعنی مرتے دم تک مسجد ہی میں رہے)۔

چند مسنون اعمال

۲۹۳۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابو اسحٰق فزاری نے ان کو اوزاعی نے کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ پانچ کام ایسے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام اور تابعین کرام ان پر عمل پیرا تھے (پابندی کے

(۲۹۳۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

ساتھ) جماعت کا التزام کرنا' سنت کی اتباع کرنا، مسجد تعمیر کرنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۹۳۳:......ہمیں خبر دی ابو اسامہ محمد بن احمد بن محمد ہروی مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو حسن بن رشیق نے ان کو ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم بن صالح نے ان کو عبدالباری بن اسحاق ذوالنون کے بھتیجے نے ان کو ان کے چچا نے ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم نے فرمایا تین چیزیں سنت کی علامات میں سے ہیں موزوں پر مسح کرنا' جماعت کے ساتھ نماز کی حفاظت کرنا' سلف سے محبت کرنا۔

۲۹۳۴:......ہمیں خبر دی (سند عالی کے ساتھ) ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان خیاط سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے کہ تین چیزیں سنت کے اعمال میں سے ہیں اور مذکورہ چیزوں کو ذکر کیا۔

۲۹۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ اگر جمعہ اور نماز با جماعت نہ ہوتی تو میں دروازے پر گارا لیپتا۔

تعمیر مسجد کے ذریعہ جنت کے گھر کا سرٹیفکیٹ

۲۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے انکو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر انصاری نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمود بن لبید نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا اور ابوعاصم کی ایک روایت میں ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا اسحق بن راہویہ سے اس نے ابوبکر حنفی سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے ابوعاصم سے۔

۲۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ محمد آبادی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا گھر بنائے جس میں اللہ کی عبادت کی جائے مال حلال میں سے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا یاقوت اور موتی سے۔

۲۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابراہیم بن اسحق بن غسیل نے ان کو بشر بن ولید ابوالولید کندی نے ان کو سلیمان بن داؤد یمامی نے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

۲۹۳۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابوالمنذر اسماعیل بن منذر واسطی نے انکو کثیر بن عبدالرحمٰن عامری نے ان کو عطاء بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۲۹۳۳)......(۱) فی (ب) : أعلام

(۲۹۳۴)......(۱) فی (ب) : الحناط (۲)...... فی (ب) : أعلام.

(۲۹۳۵)......(۱) فی (ب) : أخبرنا أبوعبدالله الحافظ ثنا أبوبكر أحمد بن سلمان الفقيه ثنا عبدالملك بن محمد بن نصير.

(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۹۳۶)......أخرجه مسلم (۲۱۸۸/۴)

(۲۹۳۸)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

فرماتی ہیں کہ اے اللہ کے نبی یہ مساجد جو مکہ کے راستے میں ہیں فرمایا کہ ہاں یہی۔

۲۹۴۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے ان کو ابو سہل سعید بن عثمان اھوازی نے ان کو ابو عمر حوضی نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے کہ انس بن مالک زیاد کے قبرستان سے گزرے اور وہ لوگ وہاں مسجد بنا رہے تھے حضرت انس نے فرمایا کہ وہ شخص تو اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ قبروں کے بیچ میں مسجد بنائی جائے۔

۲۹۴۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو قتیبہ مسلم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس وقت تم ایسے آدمی کو دیکھو جس نے مسجد کی عادت بنالی ہے بس پھر اس کے لیے ایمان کی شہادت دے دو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انما یعمر مساجداللّٰہ من امن باللّٰہ و الیوم الأخر

یقینی بات ہے اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتا ہے جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

۲۹۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب فقیہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا اگر چہ وہ (چھوٹی سی ہو) سنگ خوار کے سوراخ یا اس کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو (یا تیتر کے پنجرے کے برابر) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(فائدہ) .....مفحص بروزن مفعل ہے مذہب کی طرح۔ یہ افحوص سے لیا گیا ہے بروزن عصفور۔ اس کا معنی ہے سنگخارا کا سوراخ یا گڑھا کیونکہ لوگ کھود کر بناتا ہے۔ مفحص کا بھی یہی معنی ہے کیونکہ کہا جاتا ہے لیس لہ مفحص قطاۃ یعنی فلاں کے پاس سنگ خوار کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر جگہ بھی نہیں ہے یا قطاۃ یعنی تیتر ہے اور مفحص اس کا پنجرہ یا آشیانہ۔ خواہ وہ مسجد تیرے پنجرے یا آشیانے کے برابر کیوں نہ ہو یا قطاۃ۔ بھٹ تیتر ریگستانی پرندہ ہے جو کبوتر کے برابر ہوتا ہے (یا ٹٹری وغیرہ) جو اس نے انڈے دینے کے لیے بنایا ہو یا یوں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے قطن بن عبدالعزیز نے اعمش سے بطورِ مرفوع روایت۔

۲۹۴۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے انکو ابواسحق نے ان کو عمرو بن میمون اودی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسجدیں اللہ کے گھر ہیں زمین پر اور بے شک اللہ تعالیٰ کا اس پر حق ہے کہ اس کو وہ عزت دے جو اس کے گھر میں اس کو ملے اس کو شعبہ نے روایت کیا ہے ابواسحق سے اور اس نے اس میں کہا ہے جس کو ملا جائے اس پر حق بنتا ہے کہ وہ اپنے ملنے والے کی عزت کرے۔

اللہ تعالیٰ کے اہل

۲۹۴۴:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو روح نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحق سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عمرو بن میمون سے اس نے اصحاب رسول سے کہ انہوں نے کہا پھر

(۲۹۴۱).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

صحیحہ الحاکم (۱/۲۱۲ و ۲/۳۳۲) وتعقبہ الذھبی بقولہ : دراج کثیر المناکیر.

(۲۹۴۳).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

مذکورہ قول ذکر کیا اس نے۔

۲۹۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے انکو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو احمد بن ازھر بن منیع نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو صالح مری نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اہل اللہ ہیں (اللہ والے ہیں)۔

۲۹۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو معاذ بن خالد نے ان کو صالح نے ان کو جعفر بن یزید نے ان کو ابان نے اور ثابت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بے شک میں (اللہ) ارادہ کر لیتا ہوں اہل زمین کو عذاب دینے کا (یعنی ان کے معاصی کی وجہ سے) پھر جب میں اپنے گھروں (مساجد کو) آباد کرنے والوں کو دیکھتا ہوں جو میری وجہ سے باہم محبت کرتے ہیں اور استغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں سحری کے وقت تو میں اپنا عذاب ان سے یعنی اہل زمین سے پھیر لیتا ہوں۔

۲۹۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن ابوصالح نے ان کو انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت آسمان سے آفت اترتی ہے تو وہ اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والوں سے واپس پھیر لی جاتی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اسانید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس مفہوم میں مروی ہیں ان تمام اسانید کو جب آپ ان روایات کے مفہوم کے ساتھ ملائیں اور ضم کریں جو اس عنوان سے حضرت انس کے علاوہ لوگوں سے مروی ہیں تو یہ قوت پیدا کرتی ہیں۔

زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر

۲۹۴۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حمزہ بن محمد نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عبداللہ بن ولید نے بکیر سے اس نے ابن شہاب سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں بے شک مسجدیں اللہ کا گھر ہیں دھرتی پر وہ اہل زمین کے لیے روشنی کرتی ہیں جیسے آسمان کے ستارے اہل زمین کے لیے روشنی کرتے ہیں۔

۲۹۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم بزار نے بغداد میں ان کو اسلم بن سہل واسطی نے ان کو محمد بن ابان نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے اسرائیل سے اس نے عبداللہ بن مختار سے اس نے محمد بن واسع سے اس نے ابودرداء سے اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھے وصیت کی تھی اے بیٹے تیرا گھر مسجد ہونا چاہیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے مساجد اللہ کے گھر ہیں اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے ہر اس شخص کے لیے جس کا گھر مساجد ہوں مہربانی کی، راحت و آرام کی اور پل صراط پر سے جنت کی طرف گزارنے کی اور اس کو روایت کیا ہے ابواحمد زبیری نے اسرائیل سے اور اسکو روایت کیا ہے عمرو بن جریر نے بھی اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے قیس بن ابوحازم سے اس نے ابودرداء سے۔

(۲۹۴۵) ...قال الهيثمي (۲/۲۳) رواه الطبراني في الأوسط وابويعلى والبزار وفيه صالح المري وهو ضعيف.

(۲۹۴۶)......عزاه صاحب الكنز (۲۰۳۴۳) للمصنف.

(۲۹۴۹)......عزاه صاحب الكنز (۲۰۳۴۶) للمصنف

مسجد متقی پرہیزگار کا گھر ہے

۲۹۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے انکو عباس دوری نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو صالح مری نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوعثمان مہدی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان نے حضرت ابودرداء کی طرف لکھا اے بھائی جان آپ کا گھر مسجد ہی ہونا چاہئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ مسجد متقی پرہیزگار کا گھر ہے اور تحقیق اللہ نے ضمانت دی ہے (ہر اس بندے کے لئے مسجد جس کا گھر ہو) مہربانی، راحت وآرام اور پل صراط پر سے اللہ کی رضامندی کی طرف پہنچانے کی۔

۲۹۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو حسین بن صالح نے ان کو ان کے والد نے یا کسی اور نے شعبی سے انہوں نے کہا کہ وہ لوگ جب کسی چیز سے گھبراتے اور پریشان ہوتے تو مساجد میں آتے۔

مساجد کے لئے اوتاد

۲۹۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو حسن بن ثواب نے ان کو یزید بن ہارون نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ سعید بن میتب نے کہا بے شک مساجد کے لیے لوگوں میں سے کچھ اوتاد ہیں اور ان کے ہمنشین اور ساتھی بھی ہیں فرشتوں میں سے۔ جب وہ فرشتے ان کو غائب پاتے ہیں تو ان کے بارے میں پوچھتے ہیں اگر وہ بیمار ہوتے ہیں تو وہ ان کی طبع پرسی کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ ان کی مدد کرتے ہیں۔

۲۹۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابوغسان محمد بن مطرف لیثی نے ان کو ابوحازم نے ان کو سعید بن میتب نے ان کو عبداللہ بن سلام نے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک مساجد کے لئے اوتاد ہوتے ہیں اور فرشتوں میں سے ان کے ہمنشین ہوتے ہیں جس وقت وہ لوگ غائب ہوتے ہیں تو فرشتے بھی ان کو تلاش کرتے ہیں اگر وہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی طبع پرسی کرتے ہیں اور وہ کسی حاجت میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ ان کی مدد کرتے ہیں۔

یہ الفاظ حدیث یحییٰ کے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے ابوحازم سے اور انہوں نے اس کا قول ذکر نہیں کیا کہ بے شک ان کے لیے ہمنشین ہوتے ہیں فرشتوں میں سے اور حسن بن مکرم نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۹۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے انکو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مبشر بن مکسر نے ان کو ابوحازم نے ان کو سعید بن میتب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور کہنے لگے اے مسیب بے شک اس مسجد کے کچھ اوتاد ہیں وہ اس کے اہل ہیں (مسجد والے ہیں) جو صبح بھی اسی پر کرتے ہیں اور شام بھی جب ان

(۲۹۵۰)...... (۱) فی (أ) (لیکون) (۲)...... فی (ب) : لمن کانت المساجد بیوتھم

(۲۹۵۲)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۵۳)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

والحدیث اخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۳۹۸/۲) وصححہ الحاکم ووافقہ الذھبی۔

(۲۹۵۴)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

میں سے کوئی غائب ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں فلاں کو کیا ہوا کہ وہ صبح کو نہیں آیا اور فلاں کو کیا ہوا کہ وہ شام کو نہیں آیا اگر وہ بیمار ہوتا ہے تو وہ اس کی مزاج پرسی کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت کا طالب ہوتا ہے تو وہ اس کی اعانت کرتے ہیں۔

۲۹۵۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عطاء خراسانی نے اس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا کہ بے شک مساجد کے لئے کچھ اوتاد ہوتے ہیں ان کے ہمنشین فرشتے ہوتے ہیں وہ ان کو تلاش کرتے ہیں اگر وہ کسی حاجت میں ہوتے ہیں تو وہ ان کی مدد کرتے ہیں اور وہ بیمار ہوتے ہیں تو وہ ان کی مزاج پرسی کرتے ہیں اور اگر وہ غائب ہوتے ہیں تو وہ ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ موجود ہوتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ اللہ کا ذکر کرو اللہ تعالیٰ تمہیں یاد کرے گا۔

۲۹۵۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسحق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن مسیب نے ان کو عبدالملک بن مروان نے انکو حجاج بن محمد نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ربیعہ بن یزید نے ان کو ابوادریس نے وہ کہتے ہیں کہ مساجد عزت والے مقامات ہیں اور عزت والی مجالس ہیں۔

پانچ کام

۲۹۵۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحق حزاری نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ کام ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کی اتباع کرنے والے احسان ونیکی کے ساتھ ان پر پابندی سے عمل پیرا تھے۔ جماعت کا التزام کرنا' سنت کی اتباع کرنا' مساجد کو آباد کرنا' قرآن کی تلاوت کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۹۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن محمد رزین سلمی نے ان کو بشر بن ابوالازہر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو سعد بن طریف نے انکو عمیر بن مامون بن زرارہ نے ان کو حسن بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز پڑھے اس کے بعد وہ بیٹھ جائے اپنی جگہ پر اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اس کے بعد کھڑا ہو جائے اور دو رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ آگ اس پر حرام کر دیں گے کہ وہ اس کو جھلسائے یا اس کو کھائے۔

۲۹۵۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوجعفر طائی نے ان کو ابوجدی علی بن حرب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سفیان نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تھے تو اپنے مصلے پر اور اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ اس کو مسلم نے ثوری کی روایت سے نقل کیا ہے۔

۲۹۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا یہ وہ حدیث ہے جس کو ہمیں ابوہریرہ نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے اس انسان کے حق میں رحمت ومغفرت مانگتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے جس جگہ اس نے نماز پڑھی ہے وہ یہ کہتے ہیں:

اللهم اغفر له. اللهم ارحمه

اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر دے جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔

(۲۹۵۵)......(۱) في (ب) : افتقدوهم

(۲۹۶۰)......أخرجه مسلم (۱/۴۶۰) عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق.

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

فرشتوں کی دعا

۲۹۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن حسن غضایری نے باب شام میں انکو محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی نے انکو محمد بن سابق نے ان کو اسرائیل نے عطا بن سائب سے وہ کہتے ہیں کہ میں آیا ابوعبدالرحمٰن کے پاس وہ فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور وہ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ اپنے بستر کی طرف تشریف لے چلتے (تو اچھا ہوتا) انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا تھا فرماتے تھے جب ایک مسلمان آدمی نماز پڑھتا ہے اس کے بعد پھر بیٹھ جاتا ہے تو اس پر فرشتے رحمت، مغفرت کرنے کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے اور نمازی کے لیے ان کی دعا یہ ہوتی ہے اے اللہ تو اس کی مغفرت فرما اے اللہ تو اس پر رحم فرما اور جب بیٹھا نماز کا انتظار کرتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے ان کی دعا یہ ہوتی ہے اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما اور ہم نے کتاب السنن والدعوات میں وہ احادیث روایت کی ہیں جو نماز کے بعد دعا کی بابت وارد ہوئی ہیں۔

۲۹۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے اپنے بعض احباب سے ذکر کیا تھا انہوں نے حسن سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ دنیا کے بارے میں ان کی بات چیت مساجد میں ہوگی تم لوگ ان کے پاس نہ بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

منافق کی علامات

۲۹۶۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبدالملک بن قدامہ جمحی نے انکو اسحٰق بن ابوبکر بن ابوالفرات نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک منافقوں کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں سلام ان کا لعنت ہوتی ہے طعام (کھانا) ان کا جھپٹنا لوٹ مار کرنا ہوتا ہے۔ مالِ غنیمت ان کا چوری وخیانت کا مال ہوتا ہے۔ مساجد کے قریب نہیں جاتے مگر جدائی کے ساتھ اور نماز کے قریب نہیں جاتے مگر پیچھے پیچھے نہ وہ کسی کی دلجوئی کرتے ہیں نہ ہی ان کی کوئی دلجوئی کرتا ہے راتوں کو لکڑی ہوتے (یعنی جیفہ اور مردار کی طرح پڑے رہتے ہیں عبادت نہیں کرتے) دن کو سخت شور وغل کرتے ہیں۔ سلیمان بن بلال نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ عبدالملک بن قدامہ سے۔

۲۹۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوبکر اھوازی نے ان کو حمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک بن خیر زیادی نے ان کو ابوقبیل نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب میری امت میں سے اہلِ کتاب اور اہلِ لبن ہلاک ہوں گے (یا ہلاک کردیئے جائیں گے) حضرت عقبہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی امت کے اہل کتاب کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو کتاب اللہ کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسی کے ذریعے ان لوگوں سے جھگڑا کریں گے جو ایمان والے

(۲۹۶۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۶۳)......(۱) فی (أ): جیف

(۲۹۶۴)...... أخرجه الحاکم (۳۷۴/۲) من طریق سلیمان بن عبدالرحمن ووافقه الذهبی

ہیں حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اہل لبن کون ہیں یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو شہوات و بدعات وخواہشات کو لازم پکڑیں گے اور نمازوں کو ضائع کریں گے۔

فصل ...... جمعہ کی فضیلت

(۱)......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللّٰہ

جس وقت جمعہ کے دن نماز کے لئے آواز لگائی جائے (یعنی اذان ہو) تو تم اللہ کے ذکر کی طرف لپکو۔

(۲)......اور ارشاد ہے و **شاھد ومشھود**۔ قسم ہے گواہ کی اور اس کے جس کے خلاف گواہی دی جائے گی۔

ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا شاہد سے مراد آیت میں یوم جمعہ ہے اور مشہود سے یوم عرفہ ہے اور یہ روایت ان سے مرفوعاً روایت ہے۔

۲۹۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عمر بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو عمار مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وشاہد ومشہود۔ فرمایا شاہد یوم جمعہ اور مشہود یوم عرفہ ہے۔

۲۹۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے انہوں نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ سے پوچھا گیا تھا جمعہ کے دن کی فضیلت کے بارے میں۔ بس ہمیں خبر دی ہے قتادہ نے کہ وہ اس آیت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔

یاایھاالذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللّٰہ وذروا البیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

اے اہل ایمان جس وقت جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لیے اذان پڑھی جائے تو فوراً دوڑ و اللہ کے ذکر کی طرف یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

فرماتے ہیں کہ سعی یہ ہے کہ اے ابن آدم تم اپنے دل کے ساتھ اور اپنے عمل کے ساتھ سعی کرو عمل کے ساتھ سعی یہ ہے کہ تم اس کی طرف چل پڑو۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ سعید بن عروبہ اس (آنے والی) آیت کی تاویل کرتا تھا۔ **فلما بلغ معه السعی** جب اسماعیل علیہ السلام اپنے والد کے ساتھ دوڑ بھاگنے لگ گیا۔ وہ یہ معنی کرتے تھے کہ اسماعیل والد کے ساتھ چلا۔

کلبی نے کہا کہ **فلما بلغ معه السعی** کا مطلب ہے جب اس نے والد کے عمل کی مثل عمل کیا۔ میں گمان کرتا ہوں کہ عبدالوہاب اس کو روایت کرتے ہیں کلبی سے۔

ایام کی ترتیب

۲۹۶۷:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ہناد بن سری نے ان کو ابن فضیل نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو ابوکریب نے اور

(۲۹۶۲)...(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

واصل بن عبدالاعلیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ابو مالک اشجعی نے ان کو ابو حازم نے ان کو حضرت ابو ہریرہ نے اور ربعی سے مروی ہے اس نے حذیفہ سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن سے بھٹکا دیا تھا لہٰذا یہودیوں کے لیے ہفتہ کا دن تھا اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن تھا پھر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو لے آیا پھر ہمیں اس نے ہدایت دی جمعہ کے دن کے لیے۔ اللہ نے (یوں ترتیب بنائی) پہلے جمعہ پھر ہفتہ پھر اتوار۔ ایام کی ترتیب کی طرح وہ لوگ بھی ہمارے تابع یا پیچھے ہوں گے قیامت کے دن ہم اہل دنیا میں آخری اور قیامت کے دن تمام مخلوقات سے پہلے فیصلہ ہمارا ہوگا لہٰذا ہم اس طرح اول ہوں گے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو کریب سے اور واصل سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعرج وغیرہ سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۲۹۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید علی بن عبدوس بن محفوظ فقیہ روزی نے اور ابو عبدالرحمٰن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو محمد یحییٰ بن منصور حاکم نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سلیمان بن کثیر نے ان کو حصین نے ان کو عمرو بن قیس نے ان کو محمد بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے ہم لوگوں کو حدیث بیان کی فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھی ہوئی تھی اچانک یہودیوں کا ایک گروہ آ گیا ان میں سے ایک نے اجازت چاہی وہ اندر آیا اس نے کہا السام علیکم (تم پر ہلاکت ہو) نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک (تم پر ہو)۔ پھر دوسرا داخل ہوا اور اس نے کہا السام علیکم رسول اللہ نے فرمایا وعلیک۔ میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکی اور میں نے بھی کہا بل علیکم السام (بلکہ تم سب پر موت ہو ہلاکت ہو) اور اللہ تمہارا برا کرے اور اس نے کیا بھی ہے۔ کہتی ہیں کہ میں نے گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات کہی ہے میں نے جان لیا کہ آپ مجھ پر ناراض ہوئے ہیں وہ جب نکل گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا ہے جو تم نے کہی تھی؟ میں نے کہا: مجھے اپنے اوپر اختیار نہیں رہا تھا (گویا کہ میں صبر نہ کر سکی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے مجھے نہیں دیکھا تھا میں نے تو ان کا جواب دے دیا تھا (وہی ہلاکت ان پر واپس لوٹا دی تھی) انہوں نے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا (بلکہ ہم نے جو بددعا ان پر لوٹائی ہے) وہ قیامت تک ان پر لازم ہو گئی ہے۔ کیا تم جانتی ہو کہ کس چیز پر انہوں نے ہم سے حسد کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے ہم سے حسد کیا ہے قبلہ پر جس کی طرف ہمیں ہدایت دی گئی ہے اور وہ ہم سے بھٹک گئے ہیں اور انہوں نے ہم سے جمعہ کے بارے میں حسد کیا ہے جس کی ہمیں ہدایت ملی ہے وہ اس سے بھی گمراہ ہو گئے تھے اور انہوں نے ہم سے حسد کی ہے امام کے پیچھے ہمارے آمین کہنے پر (اس لئے کہ اس میں بھی اجتماعی دعا سے ہدایت کے حصول کی اور یہود نصاریٰ کے راستے سے بیزاری کی تو اس سے بھی حسد کرنا عین عقل کے مطابق ہے (از جاروی)۔

تین خصلتیں

۲۹۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے انکو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابن مکرم نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو عبدالصمد نے ان کو زربی نے انکو انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصلتیں عطا کی ہیں۔ مجھ سے قبل کسی کو وہ عطا نہیں ہوئی ہیں۔ صفوف میں نماز پڑھنا (یعنی با جماعت نماز پڑھنا) اور سلام کرنا یہ سلام تو اہل جنت کے تحفے میں سے ہے اور (نماز میں اجتماعی دعا پر) آمین کہنا

(۲۹۶۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

اخرجه مسلم (۱/۵۸۶)

(۲۹۶۸)......(۱) فی (ا) عن　(۲)...... فی (ا): السلام وهو خطأ　(۳)...... فی (ا) تدری.

(۲۹۶۹)......اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳/۱۰۹۳) فی ترجمة زربی عبدالله ابو یحیی.

ہاں مگر یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو یہ عطا ہوا تھا کہ وہ دعا کرتے اور ہارون علیہ السلام اس پر آمین کہتے تھے۔

یوم پیدائش آدم علیہ السلام

۲۹۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو تمیم بن محمد نے انکو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس نے انکو ابن شہاب نے ان کو خبر دی عبدالرحمن اعرج نے کہ اس نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن جنت میں داخل کئے گئے تھے اور جمعہ کے دن جنت سے باہر نکالے گئے تھے اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)۔

۲۹۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ابن ابوزناد نے ان کو ان کے والد نے ان کو موسیٰ بن ابوعثمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمام دنوں کا سردار دن جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اسی میں جنت میں داخل کئے گئے اسی میں جنت سے نکالے گئے اور قیام تو جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

دعا کی قبولیت کا وقت

۲۹۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک پر انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی بندۂ مسلم اس ساعت کو پالے اور اس وقت وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے مگر اس کو وہ چیز ضرور عطا کرے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا کہ اس کو قلیل یا بہت کم بتا رہے تھے (یعنی وہ ساعت کم ہوتی ہے) اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

عظمت والا دن

۲۹۷۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے اور ابومحمد بن یوسف نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عقیل نے اور فقیہ کی روایت میں ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے ان کو عبدالرحمن بن یزید بن جاریہ نے (یا کہا تھا) خارجہ نے ابولبابہ بن عبدالمنذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بے شک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار دن ہے اور میرے نزدیک تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا دن ہے اور اللہ کے نزدیک عید فطر اور عید قربانی کے دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اس میں

(۲۹۷۰)...... أخرجه مسلم (۲/۵۸۴)

(۲۹۷۱)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)　　(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۹۷۲)...... أخرجه مسلم (۲)

(۲۹۷۳)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)　　(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳) في (ب): عنده　　(۴)...... في (ب): أن

پانچ خصلتیں ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا اس میں اللہ نے آدم کو جنت سے زمین پر اتارا تھا اور اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی تھی۔اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ جب اس میں اللہ سے کچھ مانگتا ہے تو اللہ اس کو دے دیتا ہے جب تک کہ حرام کا سوال نہ کرے کوئی مقرب فرشتہ ایسا نہیں نہ کوئی آسمان نہ کوئی زمین نہ کوئی پہاڑ نہ کوئی دریا سمندر مگر وہ سب کے سب یوم جمعہ سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں اس میں قیامت قائم نہ ہو جائے۔

۲۹۷۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالقاسم (عبدالرحمٰن بن عبیداللہ) حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو عمرو بن سعید بن شرحبیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا سعید بن عبادہ نے یہ کہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو آپ جمعہ کے دن کے بارے میں کچھ خبر دیجئے فرمایا اس میں پانچ کام ہیں۔اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اسی میں زمین کی طرف اتارے گئے تھے اسی میں آدم کی وفات ہوئی تھی اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ جب اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے جب تک کہ کوئی گناہ کی بات کا سوال نہ کرے یا قطع رحمی کا اور اس میں قیامت قائم ہوگی خواہ آسمان خواہ زمین ہو پہاڑ سمندر سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں کہ اس میں کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے۔

تین مساجد کی طرف سفر

۲۹۷۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک پر پڑھی تھی اس نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے اس نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے کہ اس نے فرمایا کہ میں کوہ طور کی طرف نکلا تو میں کعب احبار سے ملا اور میں اس کے پاس بیٹھ گیا۔اس نے مجھے تورات کے بارے میں بیان کیا اور میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔میں نے اس کو جو کچھ بیان کیا وہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اس میں آدم پیدا ہوئے اسی میں جنت سے زمین پر اتارے گئے اسی میں فوت ہوئے اس میں قیامت قائم ہوگی ہر چوپایہ ہر جانور جمعہ کے دن صبح سے سورج طلوع ہونے تک قیامت قائم ہونے کے خوف سے اللہ کی تسبیح کرتا ہے سوائے انسانوں کے اور جنوں کے اور اس میں ایک ساعت ہے نہیں موافقت کرے گا اس کی کوئی عبد مسلم کہ وہ اس وقت نماز پڑھ رہا ہو اس میں اللہ سے دعا مانگے مگر اللہ اس کو وہ عطا کرتے ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ساعت سال بھر کے ایک دن میں ہوتی ہے۔میں نے کہا کہ نہیں ہر جمعہ کو ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ پھر کعب الاحبار نے تورات پڑھی اور فرمایا کہ سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابونضرہ سے ملاقات کی یعنی نضرہ بن ابونضرہ غفاری سے۔اس نے پوچھا آپ کہاں سے آرہے ہیں کہتے ہیں میں نے کہا کہ کوہ طور سے اس نے کہا کہ اگر میں آپ کے جانے سے قبل آپ کو ملتا تو تم نہ نکلتے میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہ سواریاں تیار کی جائیں مگر صرف تین مساجد کی طرف۔مسجد الحرام یا میری مسجد کی طرف (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا مسجد ایلیا یا بیت المقدس) اس نے شک کیا کہ کون سی کہی تھی۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا میں نے اس کو کعب الاحبار کے ساتھ اپنی نشست کا بتایا اور اس کا جو کچھ میں نے ان کو جمعہ کے دن کے بارے میں بتایا تھا میں نے ان کو بتایا کہ حضرت کہہ رہے تھے کہ یہ ساعت پورے سال میں ایک

(۲۹۷۴)۔۔۔۔۔(۱) فی (أ) : عبدالرحمن بن عبداللّٰہ. (۲)۔۔۔۔۔ فی (ب) : بن

(۲۹۷۵)۔۔۔۔۔(۱) فی (أ) یصبح (۲)۔۔۔۔۔ فی (ب) : المسجد (۳) ۔۔ مابین المعکوفین سقط من (أ)

دن ہوتی ہے تو اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب جھوٹ کہتے ہیں میں نے کہا کہ جی ہاں۔اس کے بعد میں نے ان کو بتایا کہ کعب نے تورات پڑھی اور پڑھ کر کہا کہ بلکہ یہ جمعہ کو ہوتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے سچ کہا۔اس کے بعد عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ کون سی ساعت ہے ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے بھی اس کے بارے میں بتا دیجیے اور مجھے زمین پر نہ پھینکئے۔یعنی خالی نہ واپس کیجیے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہ جمعہ کے دن بالکل آخری ساعت ہوتی ہے۔ابوہریرہ نے کہا کہ آخری ساعت کیسے ہوسکتی ہے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں موافقت کرتا اس ساعت کے ساتھ عبد مسلم حالانکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو اور آخری ساعت میں تو نماز نہیں پڑھی جاتی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کیا نہیں فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنی جگہ بیٹھا نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ نماز میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہاں ٹھیک ہے وہ بھی آخری ساعت ہے۔

قبولیت کی گھڑی

۲۹۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن وہب نے میرے آگے پڑھی۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عمرو بن حارث نے ان کو جلاح مولی عبدالعزیز نے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اس کو حدیث بیان کی جابر بن عبداللہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جمعہ کے دن نہیں پایا جاتا کوئی بندہ مسلم جو اللہ سے مانگ رہا ہو کوئی بھی چیز مگر اللہ تعالیٰ دے دیتا ہے اس کو وہی چیز اس کو تلاش کر عصر کے بعد آخری ساعت میں۔

اسناد ضعیف کے ساتھ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اس بارے میں کہ آپ نے فرمایا یہ اس وقت ہوتی ہے جس وقت سورج کی آنکھ غروب ہونے کے لیے لٹک جائے۔

۲۹۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن صالح انماطی نے ان کو حسین بن عبدالاول نے ان کو محاربی نے ان کو اصبغ نے ان کو سعید بن راشد نے ان کو زید بن علی نے مرجانہ سے انہوں نے سیدہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے والد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔بے شک جمعہ کے دن ایک ساعت ہوتی ہے نہیں موافقت کرتا اس کے ساتھ کوئی مسلمان جو اللہ تعالیٰ سے اس میں کوئی خیر مانگ رہا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کر دیتے ہیں۔سیدہ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا ابا جان وہ کون سی ساعت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب آدھا سورج غروب کے لیے لٹک چکا ہو اور سیدہ فاطمہ جمعہ کے دن اپنے غلام کو حکم دیتی تھیں (اس کا نام زید تھا) کہ وہ ٹیلے پر چڑھ جائے (اونچی جگہ پر) وہ کہتی تھیں کہ جب آدھا سورج غروب کے لیے لٹک جائے تو مجھے اطلاع دے دے چنانچہ وہ چڑھ جاتا تھا جب نصف سورج غروب کے لیے لٹک جاتا تو وہ ان کو بتا دیتا سیدہ فاطمہ اٹھ کر مسجد میں داخل ہو جاتیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جاتا اور نماز پڑھتی تھیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس کو روایت کیا ہے احمد بن عمرو کیعی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی مفہوم کے ساتھ اور احمد کی کتاب میں تھا کہ ''گرا'' میں گمان کرتا ہوں کہ مراد ہے کہ نصف سورج غروب کے لیے گرے یعنی سقوط کرے اور احمد بن عمر کی ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ مروی ہے زید بن علی سے اس شخص سے جس نے ان کو حدیث بیان کی تھی اور انہوں نے یہ بھی نہیں کہا کہ ''مرجانہ'' سے اور یوں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ سورج کا نصف غروب کے لیے لٹک گیا ہے تو مجھے بتا دے۔

۲۹۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو احمد بن عمرو کیعی نے پھر اس کو

(۲۹۷۷).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

انہوں نے ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے مسلم بن قتیبہ نے ان کو اصبغ بن زید نے سعید سے اس نے زید بن علی سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ فاطمہ سے ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن عبید نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو علی بن یحییٰ انسی کو مسلم بن قتیبہ نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس کے مفہوم کے ساتھ۔

۲۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن ابوداؤد منادی نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے انکو فلیح بن سلیمان نے ان کو سعید بن حارث نے ان کو ابوسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ کی قسم اگر میں ابوسعید خدری کے پاس آتا تو میں ان سے اس ساعت کے بارے میں ضرور پوچھتا شاید کہ ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی علم ہو۔ لہٰذا میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا اے ابوسعید بے شک ابوہریرہ نے ہم لوگوں کو حدیث بیان کی ہے اس ساعت کے بارے میں جو جمعہ کے دن ہوتی ہے۔ کیا آپ کے پاس اس بارے میں کچھ علم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تھا آپ نے فرمایا کہ پہلے مجھے اس کا علم دیا گیا تھا پھر میں وہ بھلوا دیا گیا ہوں جیسے میں لیلۃ القدر بھلوا دیا گیا ہوں۔ اس کے بعد میں ان کے ہاں سے نکل آیا پھر میں عبداللہ بن سلام کے پاس آیا تو اس نے اپنی حدیث ذکر فرمائی۔

۲۹۸۰:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوطاہر محمد بن عبداللہ جوینی نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے عبدالاعلی بن عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے ان کو ابواحمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے مخرمہ بن بکیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا عبداللہ بن عمر نے کیا آپ نے اپنے والد سے سنا تھا کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی ساعت کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ وہ یہ ساعت ہوتی ہے اس کے درمیان کہ امام بیٹھ جائے یہاں تک کہ نماز پوری ہو جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے احمد بن عیسیٰ وغیرہ سے اس نے ابن وہب سے اور یہ زیادہ صحیح ہے ان تمام روایات میں جو جمعہ کی ساعت کو بیان کرنے کے بارے میں روایت کی گئی ہیں اور احتمال ہے کہ اس کو ابوموسیٰ نے کہا ہو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے قبل آپ بھلوائے گئے ہوں اور دوسرے طریق سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲۹۸۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو خبر دی ہے ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو ابن ابو اویس نے ان کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ہے اس میں کہ کوئی بھی بندہ جس چیز کا بھی اللہ سے سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دے دیتا ہے وہی چیز۔ کہا گیا کہ یہ کون سی ساعت ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوتی ہے جب نماز اپنے اختتام کے قریب قریب ہوتی ہے۔ کثیر نے کہا کہ صلوٰۃ سے صلوٰۃ جمعہ مراد ہے اور اس کو روایت کیا دراوردی نے کثیر سے اور کہا ہے کہ (یہ ساعت ہوتی ہے) اس وقت جو امام کے منبر سے اترنے سے لے کر نماز پڑھ کر ہٹنے تک ہے۔

۲۹۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر محمد بن اسماعیل بزاز سے طابران میں ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور طوسی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے

(۲۹۷۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۸۰)......(۱) في (ب) : حمله وغیر واضح في (أ)

(۲۹۸۱)......أخرجه الترمذي في الصلاة وابن ماجه في الصلاة من طریق کثیر بن عبدالله به وقال الترمذي : حسن غریب.

(۲۹۸۲)......(۱) في (ب) : ما

ان کو روح نے ان کو ھشام نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک ان کے درمیان جو اوقات ہیں انکے گناہوں کو مٹانے والی ہیں جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے روح بن عبادہ نے بطور موقوف روایت کے۔

۲۹۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے انکو حسن بن محمد بن زیاد نے ان کو نصر بن علی جہضمی نے ان کو عبدالاعلی نے ان کو ہشام نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم نے انہوں نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ کی نماز جمعہ تک یہ درمیانے اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے نصر بن علی سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عبدالرحمٰن بن یعقوب نے اور اسحٰق مولیٰ زائدہ نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطورِ مرفوع روایت کے اور یہ ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کی حدیث کبائر سے اجتناب ہے۔

جمعہ کا دن کیا ہے؟

۲۹۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے انکو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالولید نے ان کو ہشام بن عبدالملک نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو مغیرہ نے ان کو زیاد بن کلیب نے ان کو ابراہیم نے علقمہ سے اس نے قرثع سے اس نے سلمان سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ کہتا ہے کہ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے سلمان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ سلمان کہتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ سلمان کہتے ہیں تیسری بار یا چوتھی بار میں نے کہا یہ وہ دن ہوتا ہے جس میں تیرا اور تمہارے باپ جمع ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں یوم جمعہ کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو وضو کرتا ہے اس کے بعد وہ مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اس کے بعد وہ چپ رہتا ہے حتیٰ کہ امام اپنی نماز پوری کر لیتا ہے مگر اس کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اس کے درمیان اور اس جمعہ کے درمیان جو اس سے پہلے گزرا تھا۔ جب تک کہ اجتناب کرے اور بچے ناحق قتل کرنے سے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے سہل بن بکار نے ابوعوانہ سے اس معنی کے ساتھ اور یہ زیادہ کیا ہے اس نے کہ انہوں نے فرمایا کہ نہیں مگر میں تمہیں بتاتا ہوں یوم جمعہ کے بارے میں۔

۲۹۸۵:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو ابوعوانہ نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ابوعوانہ کہتے ہیں کہ یہ وہ دن ہے جو تمہارے اور میرے باپوں کو جمع کرتا ہے۔ نہیں وضو کرتا کوئی عبد مسلم جو اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے بعد وہ مسجد میں آتا ہے جمعہ کے لیے مگر یہ کفارہ بن جاتا ہے اس وقت سے دوسرے جمعہ تک جب تک جھگڑے سے اجتناب کرے اور پہلی روایت صحیح ہے۔

۲۹۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے انکو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور وضو کو اچھی طرح کرے اس کے بعد جمعہ پر آئے اور امام کے قریب ہو اور خاموش رہے اور توجہ سے خطبہ سنے اس کو جمعہ سے جمعہ تک بخش دیا جائے گا

(۲۹۸۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۹۸۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۸۵)......(۱) فی (أ) : ابن.

أخرجه النسائی فی الصلاة من طریق علقمة بن قیس. به.

(۲۹۸۶)......أخرجه مسلم (۲/۵۸۸)

اور تین اضافی بھی اگر اس نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا تو اس نے لغو کام کیا۔ اس کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا اور اس کے سوا ابو معاویہ سے۔

۲۹۸۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن ابراہیم نے ان کو ابو سلمہ بن ابو عبدالرحمٰن نے اور ابوامامہ بن سہل نے ابو ہریرہ سے اور ابو سعید نے دونوں نے کہا کہ ہم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے کہ جو شخص جمعے کے دن غسل کرے اور مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر اس کے پاس موجود ہو۔ اور خوبصورت کپڑے پہنے اس کے بعد وہ مسجد میں آئے اور لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگے اس کے بعد وہ نماز پڑھے جس قدر اللہ چاہے اس کے بعد وہ چپ ہو جائے جب امام آ جائے یہاں تک کہ نماز ہو جائے تو یہ کفارہ ہوگا اس جمعہ سے پہلے جمعہ کے درمیان کے لیے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اور تین دن زیادہ بھی تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس گنا بنایا ہے۔

سال بھر کے روزوں کا ثواب

۲۹۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ہمیں خبر دی ہے اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو اوس ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے جو شخص وضو کرے اور غسل کرے جمعہ کے دن اور جلدی اٹھے اور جمعہ کے لئے جلدی جائے اور قریب بیٹھے اور سنے اور لغو بیہودہ کام نہ کرے اس کے لئے ہر اس قدم کے بدلے میں جو وہ چلے گا عمل ہوگا سال بھر کا اس کے روزوں کا اور اس کی نمازوں کا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قولہ غسل سے مراد ہے کہ اس نے سر کو دھویا تیل اور خطمی سے اور ہر اس شے سے جو وہ لوگ سر میں لگاتے تھے۔

جمعہ کے دن غسل

۲۹۸۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمود بن خالد دمشقی نے ان کو مروان نے ان کو علی بن حوشب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مکحول سے پوچھا اس قول غسل اور اغتسل کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ اس نے اپنے کو دھویا اور جسم کو دھویا۔

ابوداؤد نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ولید دمشقی نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابومسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے اس قول کے بارے میں غسل واغتسل تو کہا سعید نے کہ غسل سے مراد ہے سر کو دھویا اور اغتسل سے مراد ہے کہ اس نے اپنے جسم کو دھویا۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ ہم نے اس حدیث کے بعض طرق میں یہ روایت کیا ہے جو شخص اپنے سر کو دھوئے جمعہ کے دن اور غسل کرے۔

۲۹۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں مجھ کو حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو ابواسحٰق نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری نے طاؤس یمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا عبداللہ بن عباس سے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنی سروں کو خصوصاً دھوؤ

(۲۹۸۷)...... (۱) فی (ب) : کان

(۲۹۸۸)......اخرجه أبو داود فی الطهارة والترمذی فی الصلاة والنسائی فی الصلاة وابن ماجه فی الصلاة من طرق عن أبی الأشعث. به. وقال الترمذی حسن.

اگر چہ تم ناپاک نہ بھی ہو اور خوشبو لگاؤ۔ طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ بہر حال خوشبو وہ تو میں نہیں جانتا بہر حال غسل تو وہ ہے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے بخاری نے اس میں اس کی تائید ہے ہم نے جو کچھ کہا ہے غسل کے مفہوم کے بارے میں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ یہ لفظ باب تفعیل سے ہے یعنی غسّل تشدید کے ساتھ اور اغتسل باب افتعال سے تو ہے ہی۔ اس سے مراد ہے دوسرے کو غسل کروایا یعنی اس پر غسل واجب کرنا تو مراد ہے کہ اس شخص نے اپنی بیوی پر غسل واجب کیا اس کے ساتھ صحبت کر کے۔ بہر حال پہلی توجیہ صحیح ہے۔

۲۹۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو یزید بن سنان نے ان کو بکیر بن فیروز نے ان کو ابوہریرہؓ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک اس سے عاجز ہے کہ وہ اپنی اہلیہ سے ہر جمعہ کو صحبت کرے بے شک اس کے لیے دو اجر ہوں گے ایک اجر اس کے اپنے غسل کرنے کا دوسرا اس کی عورت کے غسل کا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بقیہ کی روایت میں نظر ہے اگر وہ صحیح ہے تو اس میں وہ معنی ہے جو حدیث میں منقول ہے (علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ) جب ایسا کرے گا تو یہ نگاہ کو نیچے رکھنے اور پاک رکھنے کا سبب ہوگا۔ جمعہ کی طرف جاتے وقت بے شک پہلے وقت میں عورتیں جمعہ کے لئے حاضر ہوتی تھیں۔

باجماعت نماز جمعہ کی اہمیت

۲۹۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوجعفر بن محمد بن محمد بغدادی نے، ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابن لہیعہ نے، ان کو عقیل نے کہ ابن شہاب نے اس کو خبر دی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے اجتماع کے بارے میں۔

اے مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے لازم تم میں سے ہر ایک پر کہ وہ دو کپڑے جمعہ کے لئے علیحدہ بنائے محنت اور مشقت کے دو کپڑوں کے علاوہ۔ اور خوشبو لگایا کرے اگر وہ گھر میں ہو اور مسواک کو لازم رکھو۔

نماز جمعہ کے لئے جلد آنے کی فضیلت

۲۹۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، غسل جنابت کی طرح اس کے بعد جمعے کے لئے چلا جائے اس کی مثال ایسے ہے جیسے اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی ہے۔ جو شخص دوسری ساعت میں گیا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے گائے کی قربانی کی ہے اور جو تیسری ساعت میں گیا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے سینگوں والا مینڈھا قربانی کیا ہے اور جو چوتھی ساعت میں گیا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے مرغی قربان کی ہے اور جو پانچویں ساعت میں گیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک انڈا قربانی دیا۔ جب امام آجاتا ہے تو فرشتے حاضر ہو کر ذکر سنتے ہیں۔

(۲۹۹۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۹۲)......(۱) فی (أ) : عن　　(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

۲۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، ان کو احمد بن محمد بن حسین خسر گروی نے ، ان کو داؤد بن حسین بن عقیل نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے اور قتیبہ بن سعید نے مالک بن انس سے ، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف ۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے دونوں نے مالک سے ۔

۲۹۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد نے ان کو ابوھباد نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ دارا بگردی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی داؤد نے ، ان کو مروان بن سالم نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ، ان کو علقمہ بن قیس نے ، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ جمعہ کی طرف گیا ۔ انہوں نے دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں ۔ فرمایا چوتھا چار کا چار میں چوتھا دور نہیں ہے ۔ اس کے بعد فرمایا ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ، وہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ سے قریب جمعہ کے دن ان کے جمعہ کی طرف جانے کے اندازے کے مطابق بیٹھائے جائیں گے ۔ پہلے پہلا پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا ۔ اور فرمایا کہ چار میں سے چوتھا بھی بعید نہیں ہوگا ۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول من اللہ اللہ سے ۔ یہ احتمال رکھتا ہے کہ اس سے یہ مراد لی گئی ہو کہ اللہ کے عرش سے یا اللہ کی عزت و شرف سے ۔

دوران خطبہ گفتگو کی ممانعت

۲۹۹۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ، ان کو احمد بن عبید صفار نے ، ان کو یوسف قاضی نے ، ان کو ابوالربیع نے ، ان کو یعقوب قمی نے ، ان کو عیسیٰ بن جاریہ نے ، ان کو جابر بن عبداللہ نے ، کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے ۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گئے ۔ ان سے کسی شے کے بارے میں پوچھا یا کسی شے کے بارے میں ان سے بات کی ۔ انہوں نے ان کو اس کا کوئی جواب نہ دیا ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ وہ ان سے ناراض ہیں ۔ تو وہاں ٹھہرے رہے ۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھالی اور گھر چلے گئے ۔ اب تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اے اُبی آپ نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا ۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ جمعہ میں تھے ہی نہیں ۔ اس نے کہا کہ وہ کیوں؟ اس لئے کہ آپ نے کلام کی تھی جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انہوں نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات ذکر کی جو ابی نے کہی تھی ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ؛ ابی نے سچ کہا یا یوں کہا کہ تم ابی کی بات مانو ۔

حضرت جابر سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اس کو عطا بن یسار نے بھی روایت کیا ہے ابوذر سے کہ انہوں نے کہا کہ میں جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے ۔ تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا ۔ حضور نے سورۃ براۃ پڑھی اور میں نے ابی سے کہا کہ یہ سورۃ کب نازل ہوئی ہے؟ وہ بولنے سے رکے رہے مجھ سے بات نہ کی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

(۲۹۹۴)......أخرجه البخاري (۲/۳)

(۲۹۹۵)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)　　(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

أخرجه ابن ماجه (۱۰۹۴) عن كثير بن عبيد الحمصي عن عبدالمجيد بن عبدالعزيز. به

(۲۹۹۶)......أخرجه المصنف في السنن (۳/۲۲۰) من طريق عيسى بن جارية. به

وفي المخطوط : عيسى بن جارية بن عبدالله وما أثبتناه من السنن الكبرى.

پوری کرلی تو میں نے ابی سے پوچھا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا مگر آپ نے مجھے جھٹک دیا اور مجھ سے بات نہ کی۔ ابی نے کہا تیری تو کوئی نماز نہیں ہے مگر تم نے جو لغو کام کیا۔ چنانچہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا میں نے ان سے یہ بات ذکر کی حضور نے اس سے فرمایا صدق ابی ابی نے سچ کہا۔

۲۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے ان کو عطا بن یسار نے ابوذر سے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۲۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے انکو داؤد بن ابوہند نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا میں نے اپنے اصحاب کو کسی چیز کے بارے میں حکم دیا ان کے معاملے میں اس کے بعد میں مسجد نبوی میں آیا اور میں بیٹھ گیا تو میرے وہ ساتھی آئے جن کو میں نے کچھ وصیت کی تھی وہ مجھے بتانے لگ گیا کہ اس نے کیا کیا؟ اور میں خاموش تھا پھر میں نے اس سے کہا کہ تم چپ ہو جاؤ۔ جب ہم لوٹنے لگے تو ہم عبداللہ بن عمر کے پاس آئے اور میں نے یہ بات ان سے ذکر کی انہوں نے فرمایا کہ بہر حال تمہارا تو جمعہ ہے نہیں اور رہے تیرے ساتھی وہ گدھے ہیں۔
امام بیہقی فرماتے ہیں۔ انسب یہ ہے کہ ابن عمر نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہوگا اس حدیث سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ تم چپ ہو جاؤ جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا۔

لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا

۲۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو احمد بن سلمان نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحیٰی بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے سعید بن مسیب نے کہ حضرت ابوہریرہ نے ان کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ سوائے اس کے کہ اس نے اس کا یہ قول ذکر نہیں کیا۔ **والامام یخطب** کہ امام خطبہ دے رہا ہو اور اس کو ذکر کیا ہے اوروں نے کہ اس کو صحیحین نے روایت کیا ہے۔
امام بیہقی فرماتے ہیں کہ انسب یہ ہے کہ جو معنی اس قول کا **لاجمعہ لک** ۔ تیرا جمعہ نہیں ہے یعنی تیرا اجر نہیں ہے اس سے مراد اعادہ کرنے کا وجوب نہیں ہے۔

۳۰۰۰:......ہمیں خبر دی ابونصر منصور بن حسین مفسر مقبری نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے ان کو ابن ابی سری نے ان کو رشدین بن سعد نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگے گا اس کے لیے جہنم کے اوپر پل بنایا جائے گا اور اس کو بھی روایت کیا ہے ابن لھیعہ سے زبان بن فائد سے۔

۳۰۰۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے اور محمد بن عبیداللہ دینوری نے دونوں نے کہا

(۳۰۰۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)
أخرجه الترمذی (۵۱۳) وابن ماجه من طریق رشدین بن سعد. به وقال الترمذی:
حدیث سهل بن معاذ بن أنس الجهنی حدیث غریب لانعرفه إلا من حدیث رشدین بن سعد. ا ھ. ورواه أحمد (۴۳۷/۳) من طریق ابن لهیعة عن زبان. به.

کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن موسیٰ نے ان کو موسیٰ بن خلف عمی نے ان کو قاسم عجلی نے ان کو انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اچانک ایک آدمی آیا جو لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگ رہا تھا اور انہیں تکلیف دے رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پوری کر لی تو فرمایا اے فلانے تجھے کس چیز نے اس بات سے روکا کہ تو ہمارے ساتھ جمعہ پڑھتا۔ بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے یہ حرص تھی کہ میں اسی جگہ بیٹھوں جہاں آپ مجھے دیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے دیکھا تھا تم لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ رہے تھے اور ان کو تم تکلیف دے رہے تھے۔ جو شخص مسلمانوں کو ایذا پہنچائے اس نے مجھ کو ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا پہنچائی۔

نماز جمعہ میں تین طرح کے لوگ

۳۰۰۲:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسین بن محمد بن حسن بن احمد بن اسماعیل سراج نے ان کو ابو شعیب عبداللہ بن احمد حرانی نے ان کو احمد بن عبیداللہ بصری نے ان کو یزید بن ذریع نے ان کو حبیب معلم نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ پر تین طرح کے لوگ جاتے ہیں ایک تو وہ آدمی ہے جو کھیل کرتا ہے یا لاپرواہی کرتا ہے جمعہ میں اس کا یہی حصہ ہے۔ دوسرا وہ آدمی جو جمعہ کو حاضر ہوتا ہے دعا کے ساتھ جو دعا مانگتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے اس کو عطا کرے اگر چاہے تو منع کر دے۔ تیسرا وہ آدمی جو جمعہ میں حاضر ہوتا ہے خاموشی کے ساتھ اور سکون کے ساتھ اور وہ کسی مسلمان کی گردن بھی نہیں پھلانگتا اور کسی کو تکلیف بھی نہیں دیتا بس یہ عمل اس کے لیے کفارہ ہوتا ہے اس جمعہ تک جو اس کے پیچھے ہے اور زیادتی اس کی مثل کی بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر حسنہ اور نیکی اپنے دس امثال کے ساتھ ہوتی ہے۔

مسلسل تین نماز جمعہ چھوڑ دینا

۳۰۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو عمرو بن عبداللہ نصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ان کو عبیدہ بن سفیان حضرمی نے ان کو ابو الجعد ضمری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ سستی کرتے ہوئے جمعہ پڑھنا چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

۳۰۰۴:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن اسحٰق اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے انہوں نے کہا کہ میرے سامنے پڑھا ابن وہب نے اور کہا کہ تجھے خبر دی ابن ابی ذئب نے اسید بن ابو اسید سے (ح) اور ہمیں خبر دی عباس احمد بن محمد بن احمد شاذیاخی نے دو آخریوں میں ان سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو خبر دی ابن ابو فدیک نے ان کو ابن ابو ذئب نے اسید بن ابو اسید براد سے اس نے عبداللہ بن ابو قتادہ سے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نماز جمعہ مسلسل تین جمعے بلا عذر ترک کر دے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ ابن وہب کی روایت میں مسلسل کی قید نہیں ہے۔

۳۰۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے انکو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر سے اور میں نے اپنے میں سے کسی آدمی کو نہیں دیکھا جو ان کے مشابہ ہو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جمعہ کے دن اذان سنتا ہے مگر جمعہ پڑھنے نہیں آتا پھر سنتا ہے پھر بھی نہیں آتا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اس کے دل کو منافق کا دل بنا دیتا ہے۔

(۳۰۰۴)......(۱) غیر واضح فی (أ)

چار جمعے ترک کرنا

۳۰۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عوف بن ابو جمیلہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا سعید بن ابوالحسن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابن عباس سے کہتے تھے جو شخص مسلسل چار جمعے بلا عذر چھوڑ دے اس نے اسلام کو اپنے پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی اسد نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عوف نے اس نے سعید بن ابوالحسن سے اسی کی مثل اور تحقیق کہا گیا ہے عوف سے مروی ہے جو شخص مسلسل تین جمعے ترک کر دے۔

۳۰۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے ان کو العباس بن ولید نے انکو عقبہ نے ان کو فزاری نے۔ اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عوف اعرابی نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا۔

۳۰۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو محمد بن شعیب بن شابور نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے معاویہ بن سلام نے اپنے بھائی زید بن سلام سے یہ کہ اس نے ان کو خبر دی ہے ان کے دادا ابوسلام سے اس نے حکم بن مینا سے کہ انہوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے اسمٰعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو زید نے کہ اس نے سنا تھا ابوسلام سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حکم بن مینا نے یہ کہ عبداللہ عمر اور ابوہریرہ دونوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ ان دونوں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اپنے منبر کی لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے البتہ لوگ رک جائیں جمعہ ترک کرنے سے ورنہ اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ البتہ ضرور ہو جائیں گے غافلوں میں سے اور ابن شعیب کی ایک روایت میں ہے یا البتہ ضرور مہر لگا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر یا البتہ وہ ضرور لکھ دیئے جائیں گے غافلوں میں سے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن علی حلوانی سے اس نے ابوتوبہ سے۔

۳۰۰۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے لیث نے ابوقبیل غافری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن عامر جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ میری امت کی ہلاکت کتاب میں اور دودھ میں ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے کتاب اور دودھ؟ فرمایا کہ قرآن کو سیکھیں گے اور اس کی بے جا تاویلیں کریں گے اور نمازیں ترک کر دیں گے اور جمعہ چھوڑ دیں گے اور اونٹ پالیں گے۔ ابوقبیل نے کہا کہ میں نے عقبہ بن عامر سے اس حدیث کے علاوہ نہیں سنی۔ ابوعبدالرحمٰن نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابن لھیعہ نے یزید بن ابوحبیب سے ان کو ابوالخیر مرثد نے ان کو عقبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل یعقوب نے کہا کہ حدیث کے الفاظ مقری کے لیے ہیں۔

دلوں پر مہر لگ جانا

۳۰۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن یوسف فربری نے ان کو علی بن خشرم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ابراہیم بن مرثد نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے انکو نافع نے انکو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: خبردار قریب ہے کہ

(۳۰۰۶)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۰۸)...... (۱) فی (ب): الجماعات.　(۲)...... فی (ب): ثم.

کوئی آدمی بکریوں کا ریوڑ لیکر ایک دو میل شہر سے دور رہنے لگ جائے پھر اس پر جمعہ آئے اور وہ جمعہ پڑھنے حاضر نہ ہو پھر اس پر جمعہ آئے وہ اس پر حاضر نہ ہو پھر اس پر جمعہ آئے وہ اس پر حاضر نہ ہو پھر اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے۔

۳۰۱۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبداللہ بن محمد فقیہ نے نیشاپور میں ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن بشار نے (ح) ان کو خبر دی ابوحازم نے ان کو عمر بن احمد عبدوی حافظ نے ان کو ابواحمد بن اسحاق حافظ نے ان کو ابوعروبہ حسین بن ابومعشر نے بحران میں ان کو بندار محمد بن یسار ابوبکر نے ان کو معدی بن سلیمان نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا خبردار کیا قریب ہے کہ تم میں سے ایک بکریوں کا ریوڑ لے کر ایک دو میل پر جا بیٹھے پھر گھاس ملنا اس کو مشکل پڑے پھر وہ اوپر پہاڑ پر چلا جائے حتیٰ کہ جمعہ کا دن آئے مگر وہ جمعہ کے لئے حاضر نہ ہو پھر جمعہ آئے مگر وہ اس کے لئے نہ حاضر ہو پھر جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو حتیٰ کہ اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے۔

۳۰۱۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو سفیان بن وکیع نے ان کو سعید بن عبید ازدی نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ہم لوگوں میں جمعہ کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا قریب ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے لئے حاضر نہ ہو حالانکہ وہ مدینے سے ایک میل کے فاصلے پر ہو جب جمعہ کا دن آئے اس کے بعد دوسرے جمعہ آپ نے فرمایا قریب ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے لئے حاضر نہ ہو جبکہ وہ مدینے سے دو میل پر ہو وہ جمعہ پر حاضر نہ ہو اس کے بعد تیسرے جمعے کو فرمایا قریب ہے ایک آدمی مدینے سے تین میل پر ہو اور وہ جمعہ کے لئے حاضر نہ ہو پھر اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے۔

۳۰۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے انکو بغوی نے ان کو کامل بن طلحہ نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو معاذ بن محمد انصاری نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا لازم ہے مگر مریض یا بچہ یا مسافر یا غلام اور جو شخص اس سے استغنا اور لاپرواہی کرے کھیل یا تجارت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہی کرے گا اور اللہ تعالیٰ غنی ہے حمید ہے۔

خطبہ جمعہ

۳۰۱۴:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن طاہر نسوی نے مقام نساء میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن ایوب بجلی نے انکو عبید بن یعیش نے ان کو ولید بن بکیر نے ان کو عبداللہ بن محمد عدوی نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا جمعہ کے دن اور فرمایا: اے لوگو تم لوگ توبہ کرو اپنے رب کی طرف اس سے قبل کہ تم مر جاؤ اور پاک کرنے والے اعمال میں جلدی کرو اس سے قبل کہ تم مصروف ہو جاؤ اور اس تعلق کو جوڑو جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے کثرت ذکر اللہ کے ساتھ اور صدقہ کرنے کے ساتھ خلوت میں بھی اور جلوت میں بھی نقصان کی تلافی کرو۔ نصرت کرو اور رزق دو اور جان لو کہ بے شک اللہ عزوجل نے تمہارے اوپر جمعہ کو فرض کر دیا ہے میرے اسی دن میں میرے اسی مہینے میں جو شخص اس کو

(۳۰۱۰)......اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱/۲۲۹)

(۳۰۱۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۰۱۳)......(۱) فی (ب): اومسافر اوصبی.

(۳۰۱۴)......(۱) فی (ب): ابوبکر عبداللہ بن احمد بن طاهر النسوی. (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)......فی (ب): لها (۴)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

چھوڑ دے میری زندگی میں یا میری موت کے بعد اور اس کا نام (خلیفہ وقت یا حاکم شعری) عادل ہو یا ظالم ہو۔ جمعہ کو چھوڑ نا اس کی طرف سے اس کو حقیر اور غیر اہم سمجھنے کی وجہ سے ہو یا انکار کی وجہ سے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی عزت وسطوت کو جمع نہ کرے اور قائم نہ کرے اور اس کے معاملے میں اس کے لئے برکت نہ دے ایسے آدمی کی کوئی نماز نہیں ہے کوئی زکوٰۃ نہیں ہے کوئی روزہ نہیں ہے خبردار اس کا کوئی حج نہیں ہے ہاں مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اگر وہ توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا خبردار دیہاتی ہجرت کرنے والے کی امامت نہ کرے اور کوئی عورت کسی آدمی کی امامت نہ کرے خبردار کوئی مشرک و بدکردار کسی مؤمن موحد کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ خوف کرے اس کی تلوار کا یا اس کے چابک کا۔ ان میں سے بعض نے اس کو روایت کیا ہے حمزہ بن حسان سے اس نے علی بن زید سے۔

ترک نماز جمعہ پر صدقہ کرنا

۳۰۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن حافظ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے ان کو مہدی نے ان کو خالد بن عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ فرماتے ہیں کہ یقینی بات ہے کہ غسل اسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور جمعہ ہر اس شخص پر ہے جو اپنے اصل (اور گھر) میں آئے۔

۳۰۱۶:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر حسین بن علی بن سلمہ نے ہمدان میں ان کو ابو محمد عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے انکو ہمام نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی محمد بن سلیمان نے ان کو مسلم بن ابراہیم ازدی نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو قدامہ بن وبرہ نے ان کو سمرہ بن جندب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے جمعہ بلا عذر ترک کر دیا اسے چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر وہ ایک دینار نہ پائے تو پھر نصف دینار کے ساتھ۔

۳۰۱۷:..... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو موسیٰ بن داؤد ضبی نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے پھر اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

جنت سے پیچھے رہ جانا

۳۰۱۸:..... اور ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے انکو محمد بن عباس مؤدب نے اور محمد بن غالب نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو عبداللہ بن ابوسعید نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے شریح بن نعمان نے ان کو حکم بن عبدالملک نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا: جمعہ پر حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو بے شک آدمی جمعہ سے پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ بے شک وہ اہل جنت سے ہوتا ہے۔

آگ کا عذاب

۳۰۱۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ہے عباس بن ولید بن مزید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو داؤد بن علی نے کہ

(۳۰۱۸)..... (۱) فی (ب): واخبرنا ابوالحسین بن بشران (۲)..... فی (أ) قال

اخرجه المصنف فی السنن (۲۳۸/۳)

(۳۰۱۹)..... (۱) عزاه السیوطی فی الدر (۲۲۱/۶) إلی المصنف.

انہوں نے سنا تھا حسن بن ابوالحسن سے وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اتنے میں کوئی قافلہ آیا اور کچھ گھی وغیرہ اشیا بیچنے والا آیا تو لوگ اس کی طرف اٹھنا شروع ہو گئے حتی کہ نہ باقی رہے مگر کم لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب لوگ ایک کے پیچھے ایک کر کے چلے جاتے تو البتہ یہ وادی آگ سے شعلے مارتی (یعنی آگ کا عذاب آجاتا) اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

ہر قدم پر بیس سال کے اعمال کا ثواب

۳۰۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے انکو محمد بن ہشام بعلبکی نے ان کو سوید نے انکو ابونصیرہ واسطی نے ان کو ابورجاء عطاردی نے ان کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ ایک دیہاتی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھے آپ کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور پانچ نمازیں اپنے درمیان وقت کے لئے کفارے ہیں جب بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ جی ہاں ایسے ہی ہے اس کے بعد آپ نے اس کو اور زیادہ بتایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا کفارہ ہے اور جمعہ کی طرف پیدل چلنا اس میں سے ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہیں جب وہ نماز جمعہ سے فارغ ہوگا دوسو سال کی جزاء دیا جائے گا۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے علی بن بحر نے سوید بن عبدالعزیز سے اور کہا کہ مروی ہے ابوبصیرۃ واسطی سے۔

۳۰۲۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن یعقوب بن اسحق نیہسی نے ان کو عمار بن نصر ابویاسر مروزی نے ان کو بقیہ بن ولید حمصی نے ان کو ضحاک بن حمزہ نے ان کو ابوبصیرہ نے ان کو ابورجاء عطاردی نے ان کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور غلطیاں پھر وہ جب جمعہ کی طرف پیدل چلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں بیس سال کا اجر اس کے لیے ہوتا ہے اور جب وہ جمعہ سے فارغ ہوتا ہے تو وہ دو سو سال کا اجر دیا جاتا ہے۔

جمعہ کے دن غسل اور سیاہ آنکھوں والے اونٹ

۳۰۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن عمران نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابوصخر نے کہ ابن قسیط نے اس کو حدیث بیان کیا ہے کہ انہوں نے سنا تھا حضرت ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میں جمعہ کے دن غسل چھوڑ دوں اور اس کے بدلے میں مجھے سیاہ آنکھوں والے ایک سو اونٹ مل جائیں۔

۳۰۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے زادان سے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو آدمیوں نے　　ایک دوسرے کو سخت سست کہا تو دونوں میں سے ایک نے کہا: میں اس وقت اس آدمی کی مثال ہوں گا جو جمعہ کے دن بھی غسل نہیں کرتا۔

۳۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے

(۳۰۲۰)......(۱) فی (أ) مابلغنی.　　(۳۰۲۱)......(۱) فی (أ) معاویة بن الولید.

(۳۰۲۲)...... فی (أ) احب مااحب　　(۳۰۲۳)......(۱) فی (ب) : نصیب وهو خطأ

ان کو ابوعبداللہ قراظ نے وہ کہتے ہیں کہ کعب نے کہا میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ بلا عذر مجھ سے جمعہ چھوٹ جائے پھر میں نکلوں تو لوگ نماز بھی پوری کر چکے ہوں مگر اس کے بعد مجھے سیاہ آنکھوں والے ایک سو سرخ اونٹ مل جائیں جن پر سوار ہو کر میں جہاد فی سبیل اللہ کروں یہ سب کچھ میرے اس جمعہ کے بدلے میں ہو جائے (یعنی میں اس کو پسند نہیں کروں گا اور اس پر خوش نہیں ہوں گا)۔

۳۰۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو بدر بن خلیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں شقیق کے پاس داخل ہوا اور وہ گھی کا برتن گرم کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ شیخ ہیں اور آپ جمعہ پڑھنے نہیں گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شے کے بارے میں اس کو وہ کہتے تھے۔ میں زیادہ عاجز ہوں اور زیادہ بیوقوف ہوں اس شخص سے بھی جو جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا (گویا جو شخص جمعہ کا غسل نہیں کرتا وہ احمق ہے عاجز ہے)۔

ترک جمعہ پر پکڑ

۳۰۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن ہیثم نے ان کو محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ ہمارے ہاں ایک شکاری آدمی تھا۔ وہ جمعہ کے دن شکار کرتا تھا اور جمعہ کا انتظار نہیں کرتا تھا چنانچہ ایک دن کیا ہوا کہ وہ جمعہ کے دن شکار کے لیے نکلا تو وہ اپنے خچر سمیت (جس پر سوار تھا) زمین میں دھنسا دیا گیا اس کا کچھ بھی سامنے نہ رہا مگر صرف خچر کا ایک کان باقی سامنے رہ گیا۔

۳۰۲۷:.....ہمیں خبر دی امام ابوعثمان بن ابونصر نے ان کو خبر دی زاہر بن احمد نے ان کو محمد بن مسیب نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو ہیثم بن جمیل نے ان کو شریک نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مجاہد نے کہ کچھ لوگ جمعہ کے دن سفر کر رہے تھے اس وقت جب سورج ڈھل چکا تھا پس اچانک ان کے خیمہ سے شعلے نکلنے لگے یا ان کا خیمہ جل گیا مگر ان کو آگ بھی نظر نہ آئی۔

۳۰۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو حسن بن ابوالربیع نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔ تم لوگوں میں سے جو شخص جمعہ میں آئے وہ غسل ضرور کرے اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ابن شہاب نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ تم میں سے جو شخص جمعہ پڑھنے کے لئے آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل ضرور کرلے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبدالرزاق کی روایت سے۔

فصل.....شب جمعہ اور جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت

اور سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

۳۰۲۹:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو اوس بن اوس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۳۰۲۵).....(۱) فی (أ) عبید اللہ.

(۳۰۲۶).....(۱) فی (ب) : یسافر (۲)..... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۲۷).....(۱) فی (ب) : شریک بن بکیر وھو خطأ، وشریک ھو ابن عبداللہ.

بے شک تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اور اسی دن یعنی جمعہ کے دن نفخہ ہوگا یعنی صور پھونکا جائے گا اور اسی دن یعنی جمعہ کے دن ہوگا صعقہ یعنی قیامت قائم ہونے کا سخت دھما کہ لہذا تم لوگ کثرت کے ساتھ مجھ پر اس دن میں درود شریف پڑھا کرو بے شک تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش ہوتا ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود پڑھنا آپ کے اوپر کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ تو وفات کے بعد بوسیدہ ہو چکے ہوں گے (وہ کہنا چاہتے تھے کہ آپ کا جسم گل چکا ہوگا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے اوپر حرام کر دیا ہے یہ کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

۳۰۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن علی ابار نے ان کو احمد بن عبدالرحمٰن بن بکار دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابورافع نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابومسعود انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو پس بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابورافع یہ وہی اسماعیل بن رافع ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم بن طہمان سے روایت کی ہے اس نے ابواسحٰق سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب کثرت کے ساتھ درود پڑھو اس لیے کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے (یعنی رحمت بھیجنے کی اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰت بھیجتا ہے (یعنی اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے)۔

۳۰۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن سعید نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو برد بن سنان نے مکحول شامی سے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرو بے شک میری امت کا درود بھیجنا مجھ پر ہر جمعہ کے دن پیش کیا جاتا ہے پس جو شخص مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھے گا وہ اپنی منزل کے اعتبار سے میرے قریب تر ہوگا۔

۳۰۳۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن علی بن سہل مروزی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسین طاہری نے ان کو محمد بن علی مروزی نے جرجان میں۔ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو درست بن زیاد قشیری نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھو جو شخص ایسا کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔

۳۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انکو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو منذر بن محمد نے ان کو میرے والد نے ان کو اسماعیل بن ابان ازدی نے ان کو عمرو نے وہ شمر کے بیٹے ہیں ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو عامر شعبی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے اپنے نبی پر درود بھیجنے کی کثرت کیا کرو روشن رات میں اور تر و تازہ دن میں جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے یہ اسناد کئی بار ضعیف ہے۔

(۳۰۳۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۳۲)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳/۹۶۸ و ۹۶۹)

(۳۰۳۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۳۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

درود شریف پڑھنے پر سو حاجتیں پوری ہونا

۳۰۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن سقاء مقری نے ان کو میرے والد ابو علی نے ان کو ابو رافع اسامہ بن علی بن سعید رازی نے مصر میں ان کو محمد بن اسماعیل بن سالم صائغ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے حکامہ بنت عثمان بن دینار مالک بن دینار کے بھائی نے ان کو انس بن مالک نے (جو کہ خادم رسول تھے) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک قیامت کے دن مجھ سے قریب تر ہر مقام پر وہ شخص ہوگا جو تم میں سے مجھ پر دنیا میں زیادہ زیادہ درود شریف پڑھتا تھا جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات سو بار اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجت پوری کریں گے اور ستر حاجتیں آخرت کی حاجتوں میں سے اور تیس حاجات دنیوی حاجات میں سے پھر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کریں گے وہ اسے میری قبر میں ایسے داخل کریں گے جیسے تمہارے اوپر تحفے داخل کیے جاتے ہیں۔ وہ فرشتہ مجھے خبر دے گا اس شخص کے بارے میں جس نے مجھ پر درود پڑھا ہوگا اس کے نام کے بارے میں اور اس کے نسب کے بارے میں (اس کے کنبے قبیلے تک) چنانچہ میں اس کو محفوظ کرلوں گا اپنے پاس سفید صحیفے میں۔

۳۰۳۶:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا تمہیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوجعفر احمد بن مہران اصبہانی نے ان کو عصمہ بن سلیمان نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو ابو فاطمہ نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت علی نے فرمایا جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر نور میں سے ایک ایسا نور ہوگا جس سے لوگ کہیں گے یہ شخص کس چیز کا عمل کرتا تھا (جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر ایسا نور ہے)۔

۳۰۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن فضل سامری نے بغداد میں ان کو ابوعبداللہ جعفر بن محمد حسینی علوی نے ان کو علی بن محمد فزاری نے ان کو عباد بن یعقوب نے ان کو رزین حلقانی نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ جب خمیس کا دن ہوتا ہے تو اللہ عصر کے وقت آسمان سے فرشتوں کو اتارتے ہیں زمین کی طرف ان کے پاس تختیاں ہوتی ہیں سفید لٹھے کی اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھتے ہیں اس دن اور اس رات صبح تک سورج غروب ہونے تک۔

سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

۳۰۳۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابوشعیب حرانی نے انکو علی بن عبداللہ بن مدینی نے انکو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ابومجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے پھر وہ دجال کو پالے وہ اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا یا یوں کہا کہ وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور جو شخص سورۃ کہف کا خاتمہ پڑھے گا اس کے لیے روشنی پھیلے گی نور کی وہ جہاں ہو وہاں سے لے کر مکہ مکرمہ تک۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب فضائل قرآن میں ہیثم کی حدیث سے ابو ہاشم نے بطور موقوف روایت کے اور مرفوع روایت کے۔

(۳۰۳۵)...... عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۵/ ۲۱۹) إلی المصنف وابن عساکر وابن المنذر فی تاریخہ

☆ فی الدر المنثور: عشرۃ

(۳۰۳۸)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

۳۰۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو عبدالباقی بن قانع رمانی حافظ نے ان کو اسلم بن سہل واسطی نے ان کو یزید بن مخلد بن یزید نے ان کو ھشیم نے ان کو ابو ہاشم رمانی نے ان کو ابو مجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے گا اس کے لیے نور روشن ہوگا اس بندے سے لے کر بیت اللہ تک۔

نماز جمعہ پڑھنے والوں کے لئے بشارت

۳۰۴۰:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ولید بن قیس نے ان کو ابوسعید حذری نے انہوں نے خبر دی ہے ان کو کہ اس نے سنا رسول اللہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے اور بیمار کی مزاج پرسی کرے اور جنازے میں حاضری دے اور صدقہ کرے اور غلام آزاد کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی انشاء اللہ اسی دن۔ اور خلیل بن مرہ نے روایت کی ہے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت جابر سے اسی مفہوم میں مرفوع حدیث۔

۳۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم ابو یحییٰ قطان نے ان کو ربیع بن نافع ابوتوبہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوتوبہ ربیع بن نافع حلبی نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو ابو معبد حفص بن غیلان نے طاؤس سے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ہاشمی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن تمام دنوں کو ان کی خاص شکل وصورت کے ساتھ کھڑا کرے گا اور جمعہ کو کھڑا کرے گا جو کہ تر وتازہ ہوگا اپنے اہل کو یعنی اہل جمعہ کو روشن کیے ہوئے اور لوگ یعنی اہل جمعہ جمعہ کے دن گھیرے ہوئے ہوں گے جیسے کنوارا اور دلہن گھری ہوئی ہوتی ہیں اپنی مقام عزت کی طرف چلایا جائے گا اور اپنے لوگوں کے لیے روشنی کرے گا جس روشنی میں وہ چلیں گے ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہکے گی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھسیں گے جن اور انسان ان کی طرف دیکھیں گے اور حیرانی کی وجہ سے دیکھ نہیں سکیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے ان کی عزت کو کوئی نہیں پہنچ سکے گا ہاں وہ اذان دینے والے موذن ان کو مل سکیں گے جو محض ثواب کی نیت سے اذان دیتے تھے۔

دونوں روایتوں کے لفظ ایک جیسے ہیں اور اسی طرح روایت کیا ہے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ہیثم بن حمید سے (دونوں روایتوں سے مراد طاؤس کی اور ہاشمی کی شروع جیسے مذکور ہے)۔

جہنم سے ہر جمعہ چھ لاکھ افراد چھٹکارا پاتے ہیں

۳۰۴۲:......ہمیں خبر دی ابواسامہ محمد بن احمد مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر محمد بن علی بن حسن نقاش نے ان کو احمد بن علی بن مثنی نے ان کو محمد بن بحر جہیمی نے ان کو یحییٰ بن سلیم طائفی نے ان کو ازور بن غالب بصری نے ان کو ثابت بنانی نے اور سلیمان تیمی نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، بے شک اللہ عزوجل کے لئے ہر جمعہ کے دن چھ لاکھ آزاد کردہ لوگ ہوتے ہیں جن کو وہ آزاد کرتے ہیں ان میں سے

(۳۰۳۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳۰۴۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳۰۴۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

ہر ایک پر جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے۔

ہمیں حدیث بیان کی ابوزید محمد نے امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے اور اس کے علاوہ روایت میں ابویعلیٰ احمد بن علی سے ہے کہ دونوں میں سے ایک نے اپنی روایت میں یوں کہا کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک نے جہنم لازم کر رکھی ہوتی ہے۔

سات کلمات

۳۰۴۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد علوی نے بطور املا کے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے ان کو محمد بن حسین حنینی نے ان کو عامر بن مفضل تغلبی نے ان کو ابوالحسن نے ان کو جعفر احمر نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب جمعہ میں یہ کلمات سات مرتبہ پڑھے پھر اگر اسی رات کو اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں چلا جائے گا اور جو شخص ان کو جمعہ کے دن پڑھے اور پھر اسی رات کو مر جائے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اللھم انت ربی لاالہ الاانت خلقتنی وانا عبدک وابن امتک وفی قبضتک ناصیتی بیدک

امسیتُ علی عھدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شرما صنعت ابوء بنعمتک

وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الا انت

اے اللہ تو ہی تو میرا رب ہے' کوئی معبود و مشکل کشا نہیں صرف تو ہی تو ہے' مجھے آپ نے ہی پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی تو بندہ ہوں
اور تیری لونڈی کا ہی بیٹا ہوں' میں تیرے ہی قبضے میں ہوں' میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے'
میں نے تیرے ہی عہد اور تیرے وعدے پر شام کی ہے جتنی مجھے استطاعت ہے' میں تیری پناہ میں آتا ہوں
ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں' میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں
میرے لیے میرے گناہ بخش دے بے شک حالت کچھ ایسی ہی ہے کہ گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا بس تو ہی ہے۔

شب جمعہ

۳۰۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو مصعب بن عثمان زبیری نے ان کو عامر بن صالح زبیری نے انکو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب گرمی میں غسل کرتے تھے تو یہ پسند کرتے تھے کہ شب جمعہ کو غسل کریں اور سردیوں میں گھر میں داخل ہوتے تو پسند کرتے تھے کہ شب جمعہ کو گھر میں داخل ہوں۔ اس روایت کے ساتھ زبیری متفرد ہے ہشام سے اور ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو کہ اس سے زیادہ ضعیف ہے وہ عکرمہ سے ابن عباس ہے اور وہ مسند صفار میں ہے۔

جمعہ کے دن افضل نماز

۳۰۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبیداللہ بن شخیر نے ان کو عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ولید بن عبدالرحمن سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ابن عمر نے حمران سے کہا۔ کیا آپ کو یہ حدیث نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل نماز جمعہ

(۳۰۴۴)..... (۱) مابین المعکوفین سدقط من (أ)

(۳۰۴۵)..... (۱) فی (ب): ابوبکیر وھو خطأ أنظر تاریخ بغداد (۳۳۳/۲)

کے دن صبح کی باجماعت نماز ہے۔

بروز جمعہ حج وعمرہ کا ثواب

۳۰۴۶:۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن مہدی نے جبکہ میں نے ان سے پوچھا تھا دریائے نیل کے کنارے مقام اخمیم میں پھر انہوں نے مجھے لکھوایا تھا اپنے حفظ سے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابومصعب احمد بن ابی بکیر زہری نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے لیے ہر جمعہ کے دن ایک حج اور ایک عمرہ ہوتا ہے حج تو دوپہر کی گرمی میں جمعہ کی طرف جانا ہے اور عمرہ جمعہ کے بعد عصر کا انتظار کرتا ہے۔

فصل۔۔۔۔فرض نماز کے لئے اذان اور اقامت پڑھنے کی فضیلت اور مؤذنوں کی فضیلت

۳۰۴۷:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحق قاضی نے اور اسحق بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے مالک سے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے اذان پڑھی جاتی ہے تو شیطان پیچھے کی طرف بھاگتا ہے اور پادتا جاتا ہے (اتنی دور چلا جاتا ہے کہ) اذان کو نہ سنے اور جس وقت اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر واپس لوٹ آتا ہے پھر جس وقت اقامت کہی جاتی ہے پھر پچھلے پاؤں بھاگتا ہے پھر جب اقامت پوری ہو جاتی ہے تو پھر لوٹ کر آتا ہے یہاں تک کہ وہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسے ایسے یاد کرو فلاں فلاں بات یاد کرو یعنی وہ باتیں جو اس کو یاد نہیں تھیں یا جن کو وہ یاد نہیں کرتا تھا (وہ بھی نماز میں یاد آجاتی ہیں) مگر انسان یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے (رکعات بھولتا قرأت بھولتا اور پتا نہیں کیا کیا بھول جاتا ہے) اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے مغیرہ کی روایت سے ابوالزناد سے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تثویب سے مراد یہاں اقامت ہے اور ہم نے اس بات کو اعمش کی روایت جو کہ ابوصالح سے ہے ابوہریرہ سے تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شیطان کا اذان سن کر بھاگنا

۳۰۴۸:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم حیری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے بطور املاء کے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو روح بن قاسم نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بنی حارثہ کی طرف بھیجا۔ کہتے ہیں کہ میرے ساتھ ہمارا لڑکا تھا اور ایک دوست تھا اتنے میں اس کو کسی آواز دینے والے نے دیوار سے اس کا نام لے کر

(۳۰۴۷)۔۔۔(۱) فی (ب) : أبو علي المهرجاني.　(۲)۔۔۔مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳)۔۔۔مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳۰۴۸)۔۔۔(۱) في (أ) : عن　(۲)۔۔۔مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳)۔۔۔في (ب) : تلقي هذا لم أرسلك　(۴)۔۔۔مابين المعكوفين سقط من (ب)

الحديث أخرجه مسلم (۱/۲۹۱) عن أمية بن بسطام. به

آواز دی کہتے ہیں کہ آواز سن کر اس آدمی نے جو میرے ساتھ تھا اوپر نظر اٹھا کر دیوار پر دیکھا مگر اس کو کوئی شے نظر نہ آئی میں نے یہ بات اپنے والد سے ذکر کی تو انہوں نے کہا اگر میں جان لیتا کہ (تم اس کو ملو گے تو میں تمہیں نہ بھیجتا) لیکن جب تو کوئی آواز سنے تو پھر نماز کے لیے اذان پڑھے میں نے ابو ہریرہ سے سنا تھا وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو بے شک شیطان پیچھے کو مڑ جاتا ہے اور اس کے واسطے پادنا اور بھاگنا ہوتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے امیہ بن بسطام سے۔

۳۰۴۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر قاضی نے ان کو خلف بن احمد طوسی سے ان کو محمد بن حماد نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اور عطارد کی روایت میں ہے کہ جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان بھاگتا ہے حتیٰ کہ وہ مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے وہ مدینے سے تیس میل پر تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر بن ابو شیبہ سے اور ابو کریب سے اس نے ابو معاویہ سے۔

۳۰۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے احمد بن سہل فقیہ نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن اسلم عامل بنائے گئے تھے نبی سلیم کی معدن اور کان پر اور وہ ایسی کان تھی کہ ہمیشہ انسان اس میں آفت اور مصیبت زدہ ہو جاتا تایا پاگل ہو جاتا جنات کی وجہ سے تو ان لوگوں نے اس بات کی شکایت حضرت زید بن اسلم سے کی انہوں نے ان کو اذان پڑھنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ لوگ اونچی آواز کے ساتھ پڑھیں چنانچہ انہوں نے ایسا کیا تو وہ شیطان وغیرہ وہاں سے منقطع ہو گئے اور وہ لوگ تا حال اس جگہ پر ہیں۔ مالک کہتے ہیں کہ زید بن اسلم کا یہ مشورہ مجھے بہت اچھا لگا۔

۳۰۵۱:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو طلحہ بن یحیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن ابو سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے کہ موذن (اذان دینے والے) قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں طلحہ بن یحیٰ کی حدیث سے۔

مؤذن کی بروز قیامت شان

۳۰۵۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن علاء نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبداللہ بن سالم نے ان کو محمد بن ولید بن عامر نے ان کو ابو عمران محمد بن ابو سفیان ثقفی نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ قبیصہ بن ذوئب خزاعی نے اس کو حدیث بیان کی ہے بلال نے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک لوگ تجارت کرتے ہیں اور خرید و فروخت کرتے ہیں اور اپنے سامان بیچتے ہیں اور اپنے گھروں میں ٹھہرے رہتے ہیں اور ہم لوگ ایسا نہیں کر سکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال کیا تو راضی نہیں ہے کہ مؤذن لوگ قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔

۳۰۵۳:...... ہمیں خبر دی ابو بکر بن حارث نے انکو ابو الشیخ نے وہ کہتے ہیں کہ ابو بکر بن ابو داؤد سجستانی نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول کا معنی کہ مؤذن قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے یہ ہے کہ لوگ قیامت میں پیاسے ہو جائیں گے پس انسان جب پیاسا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن مڑ جاتی ہے اور مؤذن لوگ پیاسے ہی نہیں ہوں گے لہٰذا ان

(۳۰۴۹) ...اخرجه مسلم (۱/۲۹۱)

کی گردنیں سیدھی رہیں گی۔

۳۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے۔ اس نے سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جان لیں کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں نماز پڑھنے میں کتنا بڑا ثواب ہے پھر وہ استطاعت نہ رکھیں مگر اس طرح کہ اس پر وہ قرعہ اندازی کریں تو وہ قرعہ اندازی کر کے بھی اپنی جگہ اور اپنی باری حاصل کریں اور وہ جان لیں کہ دوپہر کو ظہر کے لیے جلدی جانے میں کتنا ثواب ہے تو لوگ اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت کریں اور لوگ جان لیں کہ عشاء میں کتنا بڑا ثواب ہے اور صبح میں تو ضرور ان دونوں پر آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل سہی۔ بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے۔

مؤذن کے حق میں جن وانس کی گواہی

۳۰۵۵:......ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ انصاری نے پھر مازنی نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے اس کو خبر دی تھی کہ ابوسعید خدری نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ آپ بکریوں اور دیہات کو پسند کرتے ہیں جب تم اپنی بکریوں میں ہوا کرو یا دیہات میں تو تم نماز کے لیے اذان کہا کرو اور اذان میں اپنی آواز اونچی کرو اس لیے کہ موذن کی آواز کی مسافت تک جو بھی کوئی اذان کو سنے گا خواہ کوئی جن ہو یا انسان ہو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گا ابوسعید نے کہا کہ میں نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اس کو بخاری نے نقل کیا حدیث مالک سے۔

ہر اذان کے بدلہ ساٹھ نیکیاں

۳۰۵۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو موسیٰ بن ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابویحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا فرماتے تھے کہ مؤذن کے حق میں اس کی آواز کی مسافت یا فاصلہ تک ہر شے مغفرت طلب کرتی ہے اور اس کے حق میں ہر خشک و تر چیز گواہی دیتی ہے اور پھر نماز میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۳۰۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو ابوطاہر نے اور ابوربیع نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابن وہب نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو عبیداللہ بن ابوجعفر نے ان کو نافع نے ابن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ سال تک اذان دیتا رہے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اس کے لیے ہر اذان کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں۔

(۳۰۵۴)......(الموطأ (ص ۶۸)

والبخاری الأذان باب الاستهام فی الأذان ومسلم الصلاة باب تسوية الصفوف وإقامتها وانظر مسند احمد (۲/۲۷۸)

(۳۰۵۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۵۷)......(۱) فی (ب) : محمد بن عبدالله الحافظ

مؤذن کے لئے جنت کا وجوب

۳۰۵۸: ......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابوقیس دمشقی نے ان کو عبادہ بن نسی نے ان کو ابومریم سکونی نے ان کو ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سال بھر تک اذان کی حفاظت کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۳۰۵۹: ......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو ابوصالح عبداللہ بن صالح نے انکو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن جریج نے ان کو نافع نے ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ سال تک اذان دیتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور ہر بار اذان دینے پر اس کے لیے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں۔

کستوری کے ٹیلے

۳۰۶۰: ......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو محمد بن احمد بن ابراہیم مروزی نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو فضل بن میمون سلمی نے ان کو منصور بن زاذان نے ان کو ابوعمر کندی نے کہ انہوں نے سنا تھا حضرت ابوہریرہ سے اور ابوسعید خدری سے وہ دونوں کہتے تھے کہ ہم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ وہ قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ٹیلے پر بیٹھے ہوں گے قیامت کی گھبراہٹ ان کو خوف زدہ نہیں کرے گی اور حساب وکتاب بھی ان سے نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا جو کچھ حساب لوگوں کے مابین ہے۔ ایک تو وہ آدمی جس نے قرآن مجید پڑھا پھر اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کی حالانکہ وہ لوگ اس سے راضی تھے۔ دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا (دعوت دی) محض اللہ کی رضا کے لئے تیسرا وہ شخص جو غلام ہے جو غلامی کے ساتھ آزمایا گیا۔ دنیا میں مگر یہ غلامی اس کو طلب آخرت سے مصروف نہیں کرتی۔

۳۰۶۱: ......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن قانع بن مرزوق قاضی نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن راہویہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوقرہ سے کہا تمہیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ابوالیقظان سے اس نے زاذان سے اس نے

(۳۰۵۸) ......(۱) مابین المعكوفين سقط من (أ) (۲) ......مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۰۵۹) ......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب) (۲) ...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

الحديث صححه الحاكم (۱/۲۰۴ و ۲۰۵) ووافقه الذهبي

(۳۰۶۰)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳۰۶۱) ......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

☆ ......في (ب) مانصه:

اخبرنا الشيخ الإمام الأوحد الحافظ الثقة بهاء الدين شمس الحفاظ ناصر السنة محدث الشام جمال الإسلام أبو محمد القاسم بن الإمام الحافظ تقي الدين أبي القاسم علي بن الحسن الشافعي أيده الله بقراءة تي عليه بجامع دمشق في جمادى الأخرة سنة خمس وتسعين وخمس مائة فأقر به قال أخبرنا الشيخان أبو عبدالله محمد بن الفضل ابن احمد الصاعدي وأبو القاسم زاهر بن ماهر بن محمد المستملي من كتابيهما وحدثنا أبي رحمه الله وأبو الحسن علي بن سليمان الزاهد قراءة عليه قالا ثنا زاهر قال ثنا الإمام الحافظ أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي رضي الله عنه قال.

ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص اس طرح کے خوش نصیب ہیں جن کو قیامت کی بڑی گھبراہٹ بھی نہیں ڈرائے گی قیامت کے دن۔ لوگوں کا وہ امام جو امامت سے محض اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے (پیسہ نہیں) اور لوگ اس کے ساتھ خوش ہیں دوسرا وہ آدمی جو پانچ وقت اذان دیتا ہے اور اس سے وہ اللہ کی رضا طلب کرتا ہے (پیسے نہیں) اور تیسرا وہ شخص جو غلام ہے مگر اللہ کا حق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی ادا کرتا ہے۔

مؤذن امین ہوتا ہے

۳۰۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مقری نے انکو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے انکو اعمش نے ان کو ابوصالح نے انکو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام ضامن اور ذمہ دار ہوتا ہے (لوگوں کی نماز کا) اور مؤذن امین ہوتا ہے (بروقت نماز کے لئے بلانے کا) پس اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمادے اماموں کی اور مغفرت کرے مؤذنوں کی۔

۳۰۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے انکو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عمرو بن عبدالغفار نے اور محمد بن عبید نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ امام ذمہ دار ہوتا ہے ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے اے اللہ امام کی تو رہنمائی فرما اور موذنوں کو تو بخش دے۔

۳۰۶۴:......عبداللہ بن ذکوان سے روایت ہے اور وہ منکر الحدیث ہے (یعنی عجیب عجیب غیر معروف حدیثیں لاتا ہے) کہتا ہے کہ میں نے سنا محمد بن منکدر سے وہ حدیث بیان کرتا تھا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ انبیاء پھر شہداء پھر مؤذنین مسجد نبوی پھر سارے موذن اپنے اپنے اعمال کے بقدر۔

۳۰۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ جعفی کوفی نے ان کو اسید بن زید نے ان کو عدی بن فضل نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فجر کی دو رکعت کی حفاظت وہ شخص کرتا ہے جو اواب ہوتا ہے (یعنی بار بار اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنے والا توبہ کرنے والا) روایت میں عدی بن فضل غیر قوی ہے۔

دو رکعت نماز، عمرے کے برابر ثواب

۳۰۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو علی بن بحر نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو یحییٰ بن حارث نے ان کو ابوالازہر مغیرہ بن مروہ نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھے بات چیت کرنے سے پہلے وہ نماز اس کے لیے ایک عمرے کے برابر ہوگی اور یحییٰ نے کہا (آنے والی روایت)

۳۰۶۷:......اور ہمیں خبر دی قاسم ابوعبدالرحمٰن سے اس نے ابوامامہ سے اس نے نبی کریم سے انہوں نے کہا۔ ایک نماز کے پیچھے دوسری نماز پڑھنا اس طرح ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی لغو (یعنی غلط یا نکما یا بیہودہ کام نہ کیا ہو) اس کی تحریر علیین میں ہوتی ہے (یعنی ایسے بندے کا اعلیٰ علیین میں ٹھکانہ لکھ دیا جاتا ہے)۔ (مترجم)

۳۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے طاہران میں ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن احمد بن عمرویہ نوقانی نے ان کو تمیم بن محمد طوسی نے انکو سوید بن سعید نے ان کو عبدالرحیم بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے

(۳۰۶۷)......أخرجه أبو داود (۵۵۸) أثناء حديث أوله: "من خرج من بيته متطهراً إلى صلاة مكتوبة......" الخ

فرمایا کہ مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں جلدی کرو تا کہ عمل کے ساتھ وہ بھی اوپر کو چلی جائیں۔

رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا

۳۰۶۹:...ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن بلال بزاز نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو جریر بن ایوب بجلی نے ان کو ابوزرعہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو میں نے محفوظ کیا ہے اپنے خلیل ابوالقاسم توبہ والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند سے پہلے وتر پڑھنا سفر اور حضر میں صلوٰۃ الضحیٰ پڑھنا ہر ماہ تین روزے رکھنا اور یہ سال بھر کے روزے ہیں۔

۳۰۷۰:...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے انکو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص خوف کرے کہ رات کے آخری حصے میں نہیں جاگ سکے گا وہ رات کے اول حصے میں وتر پڑھ لے اس کے بعد سوئے اور جو شخص امید رکھتا ہے کہ آخر رات میں جاگ جائے گا اسے چاہئے کہ وہ رات کے آخری حصے میں یعنی تہجد کے بعد وتر پڑھے۔ بے شک رات کے آخری حصے میں قیام کرنا محضور ہوتا ہے یعنی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے اعمش سے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح

۳۰۷۱:...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے انکو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید نے اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے کہا کہ میں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وظیفے کئے بغیر معمول سے سو جائے (یعنی بغیر پڑھے) پھر وہ اس کو فجر سے ظہر تک کہ درمیان میں پڑھ لے تو اس کے لئے لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے اس کو پڑھا ہے رات میں۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن وہب کی حدیث سے یونس سے۔

۳۰۷۲:...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو عمر بن حفص سدوسی سے اس نے عاصم سے اس نے ابوعلی بن عاصم سے اس کو خبر دی یحییٰ بکاء نے ان کو عبداللہ بن عمر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ زوال کے بعد اور ظہر سے قبل چار رکعات پڑھنا سحر کی (یعنی تہجد کی) نماز کے برابر ہیں (یہ ظہر کی پہلی چار سنتیں ہیں مترجم) اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی چیز (خالی نہیں) ہے مگر ہر شے اس وقت اور اس ساعت میں اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔

۳۰۷۳:...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو ان

(۳۰۶۸)......(۱) فی (ب): عثمان بن محمد الطوسی

عزاه السيوطي إلى المصنف ورواه ابن نصر عن حذيفة بلفظ

عجلوا الركعتين بعد المغرب فإنهما ترفعان مع المكتوبة

(۳۰۷۰)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)　　(۲)...... في (ب): لم يرقد

أخرجه مسلم (۱/ ۵۲۰) من طريق حفص وأبي معاوية عن الأعمش

(۳۰۷۱)......أخرجه مسلم (۱/ ۵۱۵)

(۳۰۷۲)......(۱) في (أ) أبي عن علي وهو خطأ　　(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۰۷۳)......(۱) في (أ): الحلد

کے بعض ماموں نے ابومجلز سے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سائے ڈھل جائیں اور روحیں راحت وسکون پالیں پھر اپنی حاجتیں اللہ کی طرف طلب کرو بے شک یہ اوّابین (اللہ کی طرف رجوع ہونے والے لوگوں) کی ساعت اور گھڑی ہے۔ارشاد باری ہے:

فانه کان للاوابین غفوراً

بے شک وہ بار بار رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

۳۰۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عبیدہ نے ان کو ابراہیم نے ان کو سہم بن منجاب نے ان کو قزعہ نے ان کو قریع نے ان کو ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے (یعنی تشریف لائے) تو آپ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے میں نے ان سے ان کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا بے شک آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو پھر بند نہیں کیے جاتے حتیٰ کہ ظہر پڑھ لی جائے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ان کے درمیان سلام پھیریں؟ فرمایا کہ نہیں مگر ان کے آخر میں۔اس حدیث میں ابوایوب کے سوا باقیوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے عبیدہ وغیرہ سے کہ میں محبوب رکھتا ہوں کہ میری اس ساعت میں کوئی خیر اوپر چڑھے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت سب سے زیادہ واضح ہے اور اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی طرف ہجرت کے زمانے کے شروع میں تھا اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوایوب کے ہاں تشریف لائے تھے اور ٹھہرے تھے اس کے بعد معاملہ رجوع ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی طرف۔رات کی نماز بھی اور دن کی نماز (نفل) دو دو رکعات ہیں۔

صلوٰۃ اللیل وصلوٰۃ النہار

۳۰۷۵:.....ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی سیرافی نے انکو معاذ بن شعبہ بن میمون ابن صقر نے ان کو ابو سہل نے ان کو عبیدہ بن حمید نے ان کو حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ کوئی شے صحابہ کو صلوٰۃ اللیل اور صلوٰۃ النہار یعنی رات کی نماز اور دن کی دوپہر کی گرمی کے وقت ظہر سے قبل نماز سے زیادہ کوئی شے محبوب نہیں تھی۔

۳۰۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے کہ انہوں نے فرمایا کہ صحابۂ کرام کو دن کی نماز میں سے بطور نفل کے ظہر سے قبل کی نماز (چار رکعات) زیادہ پسندیدہ تھی۔

۳۰۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو سعید بن کثیر بن دینار نے ان کو جریر نے ان کو ابن ابوعوف نے ان کو ابوفاطمہ انصاری صاحب رسول اللہ نے اور وہ کثیر السجود تھا یعنی کثرت سے نماز پڑھتا تھا۔لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کو کہا اے ابوفاطمہ کیا تم دوگانہ دوگانہ کرتے ہو یا ایک ایک رکعت؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

۳۰۷۸:.....ہمیں خبر دی قاضی ابوبکر نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو معاذ بن فضالہ زہرانی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان دونوں کو ابوعبداللہ صفار نے انکو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ابوزید معاذ بن فضالہ نے ان کو ابو

(۳۰۷۴)......اخرجه المصنف من طریق ابی داود (۵۹۷)

(۳۰۷۵)......(۱) فی (أ) (ابو عبیدة بن حمد)

(۳۰۷۷) ......(۱) فی (ب) : بن

یحیٰی بن ایوب بن بکر بن عمر نے صفوان بن سلیم سے۔ بکر نے کہا میں نے گمان کیا ہے اس کو ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا جب آپ اپنے گھر سے نماز کے لیئے نکلیں تو دو رکعتیں پڑھیے وہ اس کو برے جانے اور برے نکلنے سے بچائیں گی اور جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوں تو پھر بھی دو رکعات پڑھیے وہ آپ کو گھر میں برے داخلے سے روکیں گی۔

۳۰۷۹: ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حذیفہ بن حسین وغیرہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو امیہ محمد بن ابراہیم نے ان کو سعید بن عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ابراہیم بن یزید بن قدید نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحیٰی بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو یونہی نہ بیٹھ جائے بلکہ پہلے دو رکعتیں پڑھ لے اور جب تم میں سے کوئی آدمی گھر میں داخل ہو تو یونہی نہ بیٹھ جائے بلکہ پہلے دو رکعتیں پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی ان دو رکعتوں کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر پیدا کر دے گا۔ بخاری نے اس اسناد کا انکار کیا ہے اور وہ اسناد جو پہلے گزر چکی وہ اس کے لیے شاہد ہے۔

۳۰۸۰: ..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن حیری نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو ابراہیم بن حکم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عکرمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو زادراہ نہ دوں؟ کیا میں تیرے واسطے بخشش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو نہ دوں؟ کیا میں آپ کو عنایت نہ کروں؟ آپ چار رکعات پڑھیے رات میں آپ چاہیں تو ان میں جب آپ تکبیر کہہ لیں تو پھر قرأت پڑھیں جس قدر آپ چاہیں جب آپ قرأت سے فارغ ہو جائیں تو اس کے بعد آپ پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں **سبحان اللّٰہ، والحمد للّٰہ، ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر** ۔اس کے بعد آپ رکوع کریں پھر جب رکوع کریں رکوع میں دس مرتبہ پڑھیں اس کے بعد سر اٹھائیں اور کھڑے ہو کر پڑھیں دس مرتبہ سجدے میں جانے سے قبل ،اس کے بعد آپ سجدہ کریں اور سجدے میں پڑھیں دس مرتبہ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائیں اور اس کو پڑھیں دس مرتبہ اس کے بعد آپ دوسرا سجدہ کریں پھر دوسرے سجدے میں پڑھیں دس مرتبہ پھر سر اٹھائیں اور اٹھنے یعنی کھڑا ہونے سے پہلے پڑھیں دس مرتبہ۔ اس کے بعد آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں پھر حسب سابق قرأت کریں پھر ان کو پڑھیں پندرہ مرتبہ قرأت کے بعد اس سے پہلی رکعت کی طرح دس دس مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد باقی تین رکعات اسی طرح پڑھیں۔ بے شک تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے صغیرہ بھی اور کبیرہ بھی نئے بھی پرانے بھی قصداً کیے ہوئے بے دھیانی میں کیے ہوئے چھپے ہوئے بھی ظاہری بھی اگر آپ چاہیں تو آپ اسے روزانہ پڑھیں ورنہ ہر جمعہ کو پڑھیں اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو پھر ہر مہینے پڑھیں اگر نہ ہو سکے تو پھر ہر سال پڑھ لیں اگر نہ ہو سکے تو پھر دنیا کی زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔

(۱).....اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن رافع نے مرسل روایت کے طور پر۔

(۲) .....اور اس کو روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ابراہیم بن حکم سے اس نے اپنے والد سے اس نے عکرمہ سے اس نے حضرت ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۰۸۱: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے پھر اسنے اس حدیث کو

(۳۰۷۸) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲) فی (ب) : مدخل وهو خطأ

(۳) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۰۷۹) (۱) فی (ب): احدکم (۲) فی (ب) : یصلی

(۳۰۸۰) (۱) فی (أ) الطویل (۲) فی (ب) : عشر مرات

ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث قنباری حکم سے اسی کے مثل ہے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمن بن بشر کی حدیث سے اس نے موسیٰ بن عبدالعزیز قنباری سے اس نے حکم بن ابان سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ ازیں اس نے گناہوں کی مغفرت کے ذکر میں **اولہ و اخرہ** یعنی پہلے گناہ بھی اور پچھلے گناہ بھی معاف ہوجائیں گے کا اضافہ بھی کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو کتاب السنن میں ذکر کیا ہے اور کتاب الدعوات میں اور تحقیق میں نے حدیث اسحق بن ابراہیم ایک دوسرے مقام پر بطورِ مرسل روایت کے دیکھی ہے اور مرسل (اس بارے میں) زیادہ صحیح ہے۔

۳۰۸۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حاتم عدل نے انکو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے انکو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عکرمہ بن عمار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اسحق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ بی بی ام سلیم صبح صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھلا دیجئے جن کو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہ دس بار اللہ اکبر کہئے اور سبحان اللہ دس بار اور الحمد للہ دس بار اس کے بعد دعا مانگیں آپ جو چاہیں اللہ تعالیٰ ہاں ہاں کہے گا۔

رات میں نماز کے لئے جاگنے کی فضیلت

۳۰۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے اپنی اصل سے اور ابونصر احمد بن علی بن احمد قاضی نے انکو لوگوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی بن عفان حسن کے بھائی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے اعمش سے ان کو علی بن اقمر نے ان کو اغر ابومسلم نے ان کو ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو جاگے اور پھر اپنی عورت کو بھی جگائے دونوں اکٹھے دو رکعتیں پڑھیں تو وہ اس رات کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیئے جائیں گے۔

۳۰۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری مہرجانی نے ان کو حسین بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عباس جراری نے ان کو ابوعثمان نے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سات دن مہمان رکھا وہ بھی اور ان کی اہلیہ بھی ان کا نوکر بھی وہ رات کو (باری باری) تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے ایک نماز پڑھتا پھر دوسرے کو جگا دیتا پھر میں نے ان سے سنا فرماتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم کی تھیں مجھے ان میں سے سات کھجوریں ملی تھیں ایک ان میں سے ردی تھی۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے۔

۳۰۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے فوائد میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی حمصی نے ان کو بشر بن شعیب نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ان کے والد زہری سے ان کو خبر دی ہے ہند بنت حارث قرشی نے کہ ام سلمہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبرا کر اٹھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے سبحان اللہ کس قدر خزانے اتارے گئے ہیں اور کس قدر فتنے اتارے گئے ہیں۔ کون جگائے گا حجرہ میں رہنے والیوں کو (اس سے ان کی مراد ازواج رسول تھیں) تاکہ وہ بھی نماز پڑھ لیں۔ بہت سی کپڑے پہننے

(۳۰۸۱) ..... مابین المعکوفین سقط من (ب)

الحدیث اخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۱/۳۰۹)

(۳۰۸۲) ..... مابین المعکوفین سقط من (ا)

الحدیث اخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۱/۳۰۹ و ۳۱۹) وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی

(۳۰۸۵)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

والیاں دنیا میں آخرت میں بغیر لباس کے ہوں گی۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابوالیمان سے اس نے شعیب سے۔

۳۰۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے انکو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے انکو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی اس نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے۔اس نے اپنے والد سے کہ انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رات کو نماز پڑھتے تھے جتنا اللہ چاہتا کہ وہ پڑھیں پھر جب رات کا آخر ہو جاتا تو اپنے اہل خانہ کو نماز کے لئے جگاتے اور ان سے کہتے الصلوٰۃ یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو اور یہ آیت تلاوت کرتے۔

وامر اھلک بالصلوٰۃ.

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے۔

۳۰۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد بن احمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے انکو مکی بن ابراہیم نے ان کو خالد ابوعبداللہ نے یزید بن ربیعہ سے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو بلال بن رباح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آپ لوگ قیام اللیل یعنی رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے کو لازم پکڑو۔یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت اور طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی قربت ہے اور گناہوں کی تکفیر اور مٹنا ہے اور یہ چیز گناہ سے روکتی ہے اور جسم سے بیماریوں کو بھگاتی ہے۔

نماز تہجد کی اہمیت

۳۰۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوبکر محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر نے ان کو مکی نے ان کو ابوعبداللہ خالد بن ابوخالد نے پھر انہوں نے اس کو مذکور کی مثل ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے کہ بے شک رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف قرب ہے اور اس کو روایت کیا ہے معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید سے اس نے ابوادریس سے اس نے ابوامامہ سے۔

۳۰۸۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ولید بن عتبہ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوالجون عبسی نے اعمش سے اس نے ابوالعلاء عنبری سے اس نے سلمان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ رات کے قیام کو (تہجد) کو لازم پکڑو یہ تم سے پہلے کے صالحین کی عادت ہے اور طریقہ ہے اور یہ عمل گناہوں سے بچاتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں قربت ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے اور جسم سے بیماریوں کو بھگاتا ہے۔

۳۰۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو ابراہیم بن یونس سنجانی نے ان کو ابوطاہر احمد بن عمرو نے ان کو ابن وہب نے ان کو حیی بن عبداللہ نے انکو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک جنت میں ایسے ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے دکھتا ہے اور اندر باہر سے ابومالک اشعری نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کس کے لیے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس شخص کے لئے ہیں جو پاکیزہ بات کرے۔کھانا کھلائے اور رات تو عبادت کرتے ہوئے گزارے جب لوگ

(۳۰۸۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۳۰۸۷)......رواہ الحاکم (۱/۳۰۸) عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ وصححہ ووافقہ الذھبی

(۳۰۸۹)......(۱) فی (ا) عن وھو خطأ

اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۴/۱۵۹۷)

(۳۰۹۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

اخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۱/۳۲۱)

سورہے ہوں۔

افضل نماز اور روزہ

۳۰۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو محمد بن منتشر نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کے وسط کی نماز (یعنی تہجد) ہے اور رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے کا ہے جسے تم محرم بولتے ہو اور اس کو ابو عوانہ نے ابو بشر سے اور انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے بھی روایت کیا ہے اور اسی طریق سے اس کو مسلم نے صحیح میں درج کیا ہے۔

۳۰۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ورقاء نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عمرو بن اوس نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزوں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور نمازوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ نماز اللہ کے ہاں داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے تھے اور وہ رات کا آدھا حصہ نیند کرتے تھے اور ایک تہائی قیام کرتے تھے اور پھر چھٹا حصہ رات کا سوتے تھے۔ بخاری و مسلم نے ان کو نقل کیا ہے ابن عیینہ کی روایت سے انہوں نے عمرو بن دینار سے۔

۳۰۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن یوسف ازرق نے ان کو عوف بن اعرابی نے ان کو ابوالجلد نے ابوالعالیہ سے ان کو ابومسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر سے کہا کہ نماز کون سی افضل ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ آدھی رات (کی نماز)۔ یہ محمد کی روایت کے لفظ ہیں اور سعدان کی ایک روایت عوف اعرابی سے ہے کہ انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابومسلم نے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ آدھی رات۔ جب کہ اس کو کرنے والے کم ہیں۔

۳۰۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوجعفر نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کون ہے جو مصیبت کی دوری چاہتا ہے۔ میں اس کی مصیبت کو دور کروں۔ کون ہے جو مجھ سے رزق مانگے میں اس کو رزق دے دوں کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کے دے دوں۔

خوبصورت چہرے والے

۳۰۹۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے انکو ابوحسین محمد بن حسین بن حبیب قاضی

(۳۰۹۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۹۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۰۹۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)　　(۲)......فی الأصل : اعطیه

أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۵۱۶)

کوفہ نے بغداد میں ان کو ثابت بن موسیٰ جنتی نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز رات کو زیادہ ہو جائے دن کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعثمان نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ثابت بن موسیٰ نے ان کو شریک نے مذکورہ کی مثل برابر۔

۳۰۹۶:..... ہمیں خبر دی ابومحمد نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضل بن محمد بیہقی سے ان کو ثابت بن موسیٰ نے ان کو شریک نے مذکورہ حدیث کی مثل۔ کہتے ہیں ثابت سے کہاں ہے ابن اصبہانی اور ابن حمانی؟ اس حدیث سے۔

شریک نے کہا۔ اے بیٹے کئی اشیاء ہیں جو انہوں نے سنی ہیں میں نے نہیں سنیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں نے سنی ہے اگر میں سنتا ایک بھی حدیث تو کیا میں قبول نہ کرتا۔

۳۰۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن کامل ابوالاصبع نے انہوں نے کہا کہ میں نے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے کہا آپ ثابت بن موسیٰ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ ایک شیخ ہے صاحب فضیلت ہے صاحب اسلام ہے صاحب دین ہے۔ صاحب صلاح وعبادت ہے میں نے کہا کہ آپ کیا کہتے ہیں جابر بن عبداللہ کی حدیث کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس شخص کی رات کی نماز زیادہ ہو جائے دن کو چہرہ خوبصورت ہوتا ہے۔ فرمایا یہ شیخ کی طرف سے غلط ہے بہرحال اس کے علاوہ روایات میں اس کے خلاف وہم نہ کیا جائے۔

صلوٰۃ اللیل کی فضیلت

۳۰۹۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن صاعد نے ان کو عبدالحمید بن مستام نے ان کو مخلد بن یزید نے ان کو سفیان نے ان کو زبید نے ان کو مرہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسے ہے جیسے چھپ کر صدقہ دینے کو ظاہر اور علانیہ صدقہ دینے پر ہے۔ ابوعلی نے کہا کہ اس کو مخلد بن یزید کے سوا کسی نے مرفوع نہیں کیا اور اس نے اس میں غلطی کی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۳۰۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے انکو ابراہیم بن شریک اسدی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو محمد بن طلحہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی نے ان کو فضل بن حباب جمحی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے (ح) اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعلی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جریر بن حازم نے وہ سب کے سب زبید سے اور وہ مرہ سے مذکور کی مثل موقوف کے طور پر نقل کرتے ہیں۔

(۳۰۹۵)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۹۶)..... (۱) هذا الحديث في (ب) هكذا:

حدثنا أبو عبدالله الحافظ محمد ثنا أبو عثمان قال سمعت الفضل بن محمد يقول قلت لثابت ابن الأصبهاني وابن الحماني عن هذا الحديث قال يا بني كم من أشياء سمعوا هؤلاء لم أسمع أنا فإن سمعت أنا حديثاً وحداً لا أقبل

(۳۰۹۷)..... (۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۰۹۸)..... (۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳۰۹۹)..... (۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۱۰۰)..... (۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

۳۱۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو مسعودی نے ان کو زبید یامی نے پھر مذکور کو ذکر کیا بطور موقوف روایت کے۔

۳۱۰۱:.....ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو یحییٰ بن منصور نے اور ابوالقاسم علی بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوصالح فراء نے انکو ابواسحٰق فزاری نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے نافع سے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رات کو مسجد میں رہتا تھا اور میرے کوئی گھر والے ہی نہیں تھے تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ کوئی مجھے ایک کنویں کی طرف لے گیا ہے اس میں کئی جوان لٹکے ہوئے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کو بھی لے جاؤ دائیں طرف میں نے یہ خواب سیدہ حفصہ سے ذکر کیا اور میں نے کہا کہ آپ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیجیے گا اس نے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ خواب کس نے دیکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ ابن عمر نے دیکھا تو رسول اللہ نے فرمایا: اچھا جوان ہے یا فرمایا اچھا آدمی ہے کاش اگر وہ رات کو نماز پڑھتا ہوتا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایسا تھا کہ جب سوتا تھا تو اٹھتا ہی نہیں تھا حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔ نافع نے کہا کہ اس کے بعد ابن عمر رات کو نماز پڑھنے لگے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں ابواسحٰق فزاری کی حدیث سے۔

کان میں شیطان کا پیشاب

۳۱۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مرزوق نے ان کو ابوعوف نے۔ ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زائدہ نے ان کو منصور نے ان کو سفیان نے عبداللہ سے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا اور کہا یارسول اللہ فلاں آدمی رات کو سو گیا تھا حتیٰ کہ صبح کر دی (رات کو نماز ہی نہیں پڑھی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ آدمی ہے کہ شیطان نے پیشاب کر دیا تھا اس کے کان میں یا یوں فرمایا کہ دونوں کانوں میں۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث جریر سے اس نے منصور سے۔

شیطان کا سرمہ

۳۱۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن ابان بلخی نے ان کو وکیع نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شیطان کا سرمہ ہے اور چاٹنا ہوتا ہے۔ وہ ہی سرمہ لگا دیتا ہے تو اس سے نماز سے اس کی آنکھیں بوجھل ہو جاتی ہیں اور اس کو وہ اس طرح کہ وہ اپنی زبان کو وہ چاٹتا رہتا ہے اور سعید بن خالد بن عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے جس کو ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ نہیں جاگے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی نیند سے مگر سجدے میں گر گئے۔ (یعنی سو کر جب بھی اٹھے وضو کر کے نماز پڑھتے تھے)۔

۳۱۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصبہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبید نے

(۳۱۰۱)....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲).... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)....مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۰۲)....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲).... مابین المعکوفین سقط من (أ)

اخرجه مسلم (۱/۵۳۷)

(۳۱۰۳)....أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳/۲۱۰)

کہا کہ یونس نے ہم سے بیان کیا انہوں نے ابن اسحٰق سے یعنی سعید بن خالد بن عمرو سے

۳۱۰۵: ...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ربیع کرمانی نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن رواسی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعین حارثی نے ان کو منہال بن عمرو نے ان کو زر نے ان کو حذیفہ نے کہ بے شک وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ دیر تک نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلال آ گئے انہوں نے عشاء کی اذان دی۔

مغرب وعشاء کے درمیان نوافل

۳۱۰۶: ...ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو خبر دی معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے وہ کہتے ہیں عبیداللہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد بھی کچھ نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے انہوں نے کہا کہ جی ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان۔

صلوٰۃ اوابین

۳۱۰۷: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو اشعث نے ان کو ابن لہیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عقیل نے کہا (یعنی زہرہ بن معبد نے) کہ میں نے ابن منکدر سے سنا اور ابوحازم سے دونوں کہتے تھے کہ:

تتجا فی جنوبھم عن المضاجع

کہ اللہ والوں کی کروٹیں بستروں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔

کہ یہ آیت صلوٰۃ اوابین کے بارے میں ہے اور وہ نماز ہے مغرب اور عشاء کے درمیان اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور ابن زبیر اور انس بن مالک سے۔ نساشئة اللیل۔ یہ مغرب اور عشاء کے درمیان ہے اور حسن اس نماز کو صلوٰۃ اللیل میں شمار نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ پہلے کچھ نیند کرے اور پھر اٹھ کر نماز پڑھے تو یہ صلوٰۃ اللیل شمار ہوگی (یعنی تہجد)۔

۳۱۰۸: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے انکو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو حکم نے ان کو سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ کانوا قلیلاً من اللیل مایھجعون کہ وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے فرمایا کہ وہ ہر رات کو جو سوتے تھے تو اس میں صبح صادق سے پہلے پہلے نماز بھی پڑھتے تھے (تہجد کی نماز)۔

۳۱۰۹: ...اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو احمد بن عبیداللہ نرسی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے منہال سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کانوا قلیلاً من اللیل مایھجعون کے بارے

(۳۱۰۴) ...(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۱۰۵) ...(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۰۷) ...(۱) فی (ب): ھی ما

(۳۱۰۸) أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲/۴۶۷)

(۳۱۰۹) ...فی الأصل (ابوعمرو)

میں فرمایا کہ وہ لوگ ایسے تھے کہ ہر رات جوان پر گزرتی تھی جس میں وہ نیند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ صبح کرتے مگر وہ اس میں نماز ضرور پڑھتے۔

۳۱۱۰:......اور ہم نے روایت کی ہے قتادہ سے اس نے انس بن مالک سے اس آیت میں فرمایا کہ وہ نماز پڑھتے تھے عشاء اور مغرب کے درمیان اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمن بن ابوالوزیر نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو انصاری نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا ہے۔

نماز کو اچھی طرح پڑھنا (یعنی خوب صورت کر کے) رات میں اور دن میں اس کی کثرت کرنا اور اس بارے میں سلف صالحین سے ہمارے پاس جو کچھ عمل محفوظ ہے

۳۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالولید نے ان کو اسحٰق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کوئی ایسا مسلمان نہیں ہے کہ اس کو فرض نماز پالے پھر وہ اچھی طرح وضو بھی کرے اور نماز پڑھے اور اس کے خشوع اور رکوع کا خیال کرے مگر یہ بات کفارہ ہو جائے گی سابقہ گناہوں کے لئے جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ سارا سال ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر سے اور عبد بن حمید سے اس نے ابوالولید سے۔

۳۱۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ احمد بن سلمہ نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو ابوعبیدہ حداد نے ان کو عثمان بن ابورواد نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے پاس دمشق میں جبکہ وہ رو رہے تھے میں نے کہا کہ کس بات نے آپ کو رلایا ہے؟ فرمانے لگے کہ میں آج کسی شے کو نہیں جانتا اس میں سے جو کچھ میں جانتا تھا مگر صرف یہی نماز اور تم نے ضائع کر دیا ہے اس میں سے جو کچھ ضائع کر دیا ہے۔ اس کو روایت کیا ہے بخاری نے عمرو بن زرارہ سے۔

۳۱۱۳: ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے بالفاظ حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ولید بن کثیر نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی ایک دن جب پلٹے تو فرمایا: اے فلانے کیا آپ اپنی نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے۔ کیا تم نماز پڑھنے والے کو دیکھتے نہیں ہو جب وہ نماز پڑھتا کہ کیسے وہ نماز پڑھتا یقینی بات ہے کہ وہ اپنے لئے نماز پڑھتا ہے بے شک میں قسم میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب سے اس نے ابواسامہ سے۔

۳۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو زائدہ نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ اچھی طرح سے اپنا وضو کرتا ہے اور اس کو پورا کرتا ہے مکمل کرتا ہے پھر وہ نماز ظہر کے لیے کھڑا ہوتا ہے جب اس کی اذان ہو جاتی ہے پھر وہ اس کے رکوع سجود اور اس کے خشوع کو مکمل کرتا ہے مگر وہ نماز کفارہ ہوتی ہے (ان گناہوں کے لیے) جو اس سے قبل ہوتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو اس کے بعد ہونے والے ہوتے ہیں اس دن کے اندر۔

(۳۱۱۱)......(۱) فی (ا): اسحق بن سعید عن عمرو بن العاص (۲)...... فی (ب). وضوءها

(۳۱۱۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

بدترین چوری

۳۱۱۵:.....اور اسی اسناد سے مروی ہے زائدہ سے ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن عبید اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والدہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چوری کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون سی چوری کو تم لوگ بدترین شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ بسا اوقات کوئی آدمی اپنے بھائی کی چوری کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بدترین چوری وہ ہے جو شخص اپنی نماز کے چوری کرتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا ہم میں سے کوئی کیسے اپنی نماز کی چوری کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہ تو اس کا رکوع پورا کرتا ہے نہ سجود اور نہ ہی اس کا خشوع پورا کرتا ہے (یہ نماز کی چوری ہے)

۳۱۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو مخلد بن جعفر بن مخلد الدقاق نے ان کو سعید بن عجب نے ان کو ابوعثمان انباری نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبدالحمید بن ابوالعشرین نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک لوگوں میں سے بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اور کیسے وہ اپنی نماز کی چوری کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا رکوع پورا نہیں کرتا نہ سجدہ پورا کرتا ہے اور اس کو روایت کیا ہے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن عبداللہ بن ابوقتادہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۱۱۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے۔

۳۱۱۸:.....اور اس کو روایت کیا ہے علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے سوائے اس کے کہ کہا:

من صلاته.

اپنی نماز میں سے۔

نماز کا حق ادا کرنا

۳۱۱۹:.....ہمیں خبر دی ابومنصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو ابوجعفر محمد بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن مسلم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کے سامنے نماز کو اچھا کر کے پڑھتا ہے جہاں سے وہ اس کو دیکھیں اور اس کو بری طرح پڑھتا ہے جب وہ اکیلا ہوتا ہے بس یہ توہین ہے جس کے ساتھ وہ اپنے رب کی توہین کرتا ہے۔

۳۱۲۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو مقبری نے ان کو عمر بن حکم نے ان کو عبداللہ بن عنمہ نے یہ کہ عمار بن یاسر مسجد میں داخل ہوئے اور اس نے نماز پڑھی مگر اس کو اس نے خفیف اور ہلکا پڑھا۔ میں نے کہا کہ اے ابوالیقظان بے شک آپ نے تو تخفیف کی ہے (یعنی ہلکی پھلکی نماز پڑھی ہے) انہوں نے فرمایا کیا آپ نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے اس کو اس کی حدود سے کچھ گھٹایا ہے (کوئی شے بھی) بے شک میں نے اس میں جلدی کی ہے شیطان کے بھلوانے سے میں نے

(۳۱۱۸)....أخرجه المصنف من طريق أبي داؤد (۲۲۱۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔ بے شک ایک آدمی نماز پڑھتا ہے حالانکہ نہیں ہوتا اس کے لیے اس میں سے اس کا نواں حصہ آٹھواں حصہ ساتواں حصہ چھٹا حصہ پانچواں حصہ اور چوتھا حصہ ایک تہائی یا نصف۔ اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ سے اس نے سعید بن ابوسعید سے اس نے عمر بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن حارث نے کہا عمار بن یاسر سے نماز کے بارے میں پھر اسی کو ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے ابن اسحٰق نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اس نے عمر بن حکم سے اس نے ابن لاس خزاعی سے اس نے کہا کہ میں نے کہا عمار سے پھر اس نے وہی حدیث ذکر کی۔

۳۱۲۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن ابوکثیر نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے کہا کہ ہم نماز میں اختصار کرنے سے منع کر دیئے گئے تھے کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں محمد سے پوچھا اس نے کہا کہ کوئی آدمی اشارہ کرتا ہے اپنے دونوں ہاتھوں سے یا ایک ہاتھ سے اس طرح اور اپنا ہاتھ آپ نے اپنی کوکھ پر رکھ لیا اس کو نقل کیا بخاری نے اور مسلم نے صحیح میں ہشام وغیرہ کی حدیث سے۔

اہل جہنم کی آرام طلبی

۳۱۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود بن محمد حلبی نے ان کو محمد بن سلام منجی نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عبداللہ بن ازور نے ان کو ہشام قردوسی نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز میں اختصار کرنا (جلدی جلدی پڑھنا) اہل جہنم کی آرام طلبی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۳۱۲۳:......میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے سنت میں اور اس کو ابن خزیمہ نے اپنی کتاب میں اسی طرح روایت کیا ہے سوائے عبداللہ بن ازور کے وہ اس کی اسناد میں نہیں ہے۔

نماز میں کوکھ پر ہاتھ پھیرنا

۳۱۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن ہانی نے ان کو رمادی نے ان کو یزید نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تھا یعنی نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا فعل ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن یوسف سے اس نے سفیان سے اور انہوں نے اس کے متن میں کہا ہے سیدہ عائشہ سے کہ وہ مکروہ سمجھتی تھیں کہ کوئی اپنا ہاتھ ڈھاک پر رکھ لے اور کہتی تھیں کہ یہ کام یہودی کرتے تھے۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

۳۱۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان اہوازی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم نے انکو شیبان نے ان کو اشعث بن ابوالشعثاء محاربی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مسروق نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ میں

(۳۱۲۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... فی (أ) شیء

أخرجه المصنف في السنن (۲/۲۸۱)

(۳۱۲۳)......أخرجه ابن خزيمة (۹۰۹) من طريق عيسى بن يونس عن هشام. به

(۳۱۲۴)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب) وهو خطأ

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اچکنا اور جھپٹی مارنا ہے جو کہ شیطان بندے کی نماز میں سے جھپٹ لیتا ہے (یعنی چھین لیتا ہے)۔

۳۱۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن عضائری نے ان کو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم ختلی نے ان کو شجاع بن اشرس نے ان کو عبدالغفور نے ان کو ہمام نے کعب سے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی مومن نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس پر نیکی بکھرتی ہے اس سے زیادہ جو اس کے اور عرش کے درمیان ہے اور اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو کہ پکارتا ہے اے ابن آدم اگر تو جان لے کہ تیری نماز میں تیرے لئے کیا ہے؟ (یعنی کتنا بڑا اجر ہے) اور یہ جان لے کہ تو کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے تو (ادھر ادھر نہ دیکھے)۔

۳۱۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو یحییٰ بن جنید نیشاپوری نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو قیس بن رافع نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کبھی اپنی نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتا مگر اس کا رب اس سے کہتا ہے کہ ابن آدم کہاں متوجہ ہوتا ہے میں تیرے لئے بہتر ہوں اس سے جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔

۳۱۲۸:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو محمد بن عقیل نے اپنی تحریر سے اور اپنے حافظے اور یادداشت سے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ایوب نے ان کو محمد نے ابوہریرہ سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کوئی تم میں سے اس بات سے جب وہ اپنا سر سجود سے امام سے پہلے اٹھاتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ بدل کر اس کا سر گدھے کا بنا دے۔ بخاری میں یہ نقل ہے محمد بن زیاد کی حدیث سے اس نے ابوہریرہ سے اور وہ حدیث محمد بن سیرین سے یہ روایت غریب ہے اگرچہ وہ ابن سیرین ہیں۔

ارکان نماز کا مکمل نہ کرنا

۳۱۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو زید بن وہب نے وہ کہتے ہیں میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو انہوں نے ایک آدمی کو وہاں نماز پڑھتے دیکھا جو نہ رکوع پورا کر رہا تھا نہ سجدہ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کب یا کتنے عرصے سے تم ایسے نماز پڑھ رہے ہو اس نے بتایا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ نے ان کو فرمایا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی اور اگر آپ مر جاتے تو فطرت سے ہٹ کر مرتے جس پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تھا۔ بے شک آدمی کبھی اپنی نماز میں تخفیف کرتا ہے اور جلدی جلدی پڑھتا تھا اور اس کے رکوع سجود پورا کرتا۔ اس کو بخاری نے صحیح میں حفص بن عمر سے اس نے شعبہ سے روایت کیا۔

۳۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو احمد بن نصر مقری نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابومعمر نے ان کو ابومسعود انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز کفایت نہیں کرے گی جس میں آدمی رکوع میں اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔

(۳۱۲۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ا) (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب) (۳)......فی (أ) مانقتلت

(۳۱۲۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۱۲۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

۳۱۳۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن داؤد سجزی نے ان کو قتیبہ نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو علی بن یحییٰ بن آل رفاعہ بن رافع نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے چچا نے جو کہ بدری تھے کہ اس نے ان کو حدیث بیان کی تھی کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ترچھی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ اور ہم لوگوں کو اس کا احساس نہیں تھا۔ جب وہ فارغ ہوا تو اس نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ چلا گیا۔ اس نے جا کر دوبارہ نماز پڑھی اس کے بعد رسول اللہ کی طرف آیا پھر آپ نے فرمایا جاتو نماز پڑھ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ ایسا کرنے کے بعد اس آدمی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی ہے یا رسول اللہ میں نے تو پوری کوشش کر لی ہے اب آپ ہی مجھے سکھایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جب تم نماز کے ارادے سے اٹھو تو پہلے وضو کرو اور وضو کو اچھی طرح کرو اس کے بعد قبلے کی طرف منہ کرو اور تکبیر کہو اس کے بعد قرأت پڑھو اس کے بعد تم رکوع کرو پس رکوع کرتے ہوئے مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد سجدہ کرو پس مطمئن ہو جاؤ سجدہ کرتے ہوئے اس کے بعد سر اٹھاؤ پھر اسی طرح کرو یہاں تک کہ تم نماز سے فارغ ہو جاؤ اپنی نماز سے (خلاصہ یہ کہ اعتدال آرام سکون و قار واطمینان سے نماز پڑھو جلدی نہ کرو)۔

تکبیر وقرأت کے درمیان دعا

۳۱۳۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں تکبیر کہتے تھے تو قرأت شروع کرنے سے قبل ذرا سا خاموش ہو جاتے تھے میں نے کہا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان کیا آپ بتائیں گے کہ تکبیر اور قرأت کے درمیان آپ کا سکوت جو ہے اس میں آپ کیا کہتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں:

اللهم باعد بيني و بين خطاياى كما باعدت بين المشرق و المغرب اللهم نقني من خطاياى كما ينقي الثوب الابيض من الدنس. اللهم اغسلني من خطاياى بالثلج و الماء و البرد.

اے اللہ میرے اور میرے گناہ کے درمیان ایسے دوری کر دے جیسی مشرق اور مغرب کے درمیان آپ نے دوری کر دی ہے۔

اے اللہ مجھے گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔

اے اللہ مجھے تو گناہوں سے دھو دے برف کے ساتھ اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے اور بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبدالواحد بن زیاد کی حدیث سے اس نے عمارۃ سے۔

نماز کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

۳۱۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے اور عثمان بن عمر نے دونوں نے کہا

(۳۱۳۱)...... (۱) في (ب): أحمد بن عبد السجزى (۲) ...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳)...... في (ب): وضوءك (۴)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

أخرجه المصنف في السنن (۲/۳۷۲ و ۳۷۳)

(۳۱۳۲)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن رجاء نے ان کو عبدالعزیز ماجشون نے ان کو عبداللہ بن فضل نے اعرج سے اس نے عبیداللہ بن ابو رافع سے اس نے علی بن ابو طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو پہلے تکبیر کہتے اور یوں کہتے:

وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین.

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا ہے جس نے آسمان اور زمین نئے سرے سے بنائے اور میں مشرک نہیں ہوں۔

ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین.

بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے ایسی چیز کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں پہلا فرمانبردار ہوں۔

انت الملک لاالہ الا انت. انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی کلھا انہ لایغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدنی لاحسنھا الا انت.

واصرف عنی سیئھا لایصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک.

والشرلیس الیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک.

تو ہی بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے بس تو ہی ہے تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا ہے۔ میرے واسطے گناہ معاف کر دے۔ کیونکہ گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا صرف تو ہی کرتا ہے اور مجھے اس سے اچھے اخلاق کی رہنمائی فرما کیونکہ اچھے اخلاق کی رہنمائی کوئی نہیں کر سکتا صرف تو ہی کرتا ہے اور مجھے برے اخلاق سے ہٹالے کیونکہ برے اخلاق سے کوئی نہیں ہٹا سکتا صرف تو ہی ہٹا سکتا ہے۔ میں بار بار حاضر ہوں تیری بارگاہ میں اور میں تجھ سے ہی سعادت مندی چاہتا ہوں۔ حالانکہ ہر چیز تیرے ہی ہاتھوں میں ہے اور برائی تو تیرے پاس نہیں ہے پس تو بابرکت ہے اور تو اعلیٰ وبالا ہے میں تجھ سے ہی استغفار کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اور حضور جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ (رکوع کی دعا)

اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی.

اے اللہ میں تیرے آگے ہی جھکا ہوں اور تیرے اوپر ہی ایمان لایا ہوں اور تیرا ہی فرمانبردار ہوا ہوں میری سماعت میری بینائی میری ہڈیوں کا گودا میری ہڈیاں میرے رگ پٹھے سب (میرا ذرہ ذرہ) تیرے لئے عاجزی سے جھکا ہوا ہے۔

(سبحان اللہ! اللہ کا حبیب کس طرح اپنے مالک کے آگے اپنی نیازمندیاں پیش کر رہا ہے یہی پوری امت کے لئے حضور کا اسوہ اور عملی نمونہ ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور پوری امت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ مترجم)

حضور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے تھے۔ (قومہ کی دعا)

سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملء السمٰوات والارض وما بینھما وملء ماشئت من شیٔ بعد

اللہ نے اس کی سن لی ہے جس نے اس کی حمد کی اے ہمارے رب تیری حمد ہے آسمانوں اور زمین کا خلا بھر کر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور ان کے بعد وہ (پیمانہ بھر کر جو آپ چاہیں)

اور جب حضور سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ (حضور کے سجدوں کی دعا)

اللھم لک سجدت وبک امنت سجدلو جھی للذی خلقہ وصورہ فاحسن صورہ

وشق سمعه وبصره فتباک اللّٰہ احسن الخالقین.

اے اللہ میں تیرے لئے سجدے میں پڑا ہوں اور میں تجھ پر ایمان لایا ہوں میرا چہرہ اسی کی طرف ہے جس نے اس کو بنایا ہے اور جس نے اس کی شکل بنائی ہے اور اس کو اچھی صورت دی ہے جس نے چیر کر اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائی ہیں۔ پس برکت دینے والا ہے اللہ سب سے بہتر پیدا کرنے والا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے سلام پھیرتے یہ کہتے تھے۔"سلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا"

اللهم اغفرلي ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت الموخر لااله الاانت.

اے اللہ مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے یا جو کچھ میں نے بعد میں کیا جو کچھ میں نے چھپا کر کیا جو کچھ میں نے ظاہر کر کے کیا اور جو کچھ میں نے اسراف اور زیادتی کی اور وہ سب بخش دے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی پہلے سے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہوگا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبدالعزیز کی حدیث سے اور عبدالعزیز ماجشون اپنے چچا سے اس نے اعرج سے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تے اس حدیث کو ایسے ہی پایا ہے یہ معروف ہے موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے اس نے عبداللہ بن فضل سے عبدالعزیز ماجشون کی روایت سے اس نے اپنے چچا سے ان دونوں نے روایت لی ہے اعرج سے اور تحقیق کہی گئی ہے عبدالعزیز بن عبداللہ سے بھی۔

۳۱۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عاصم عنزی نے ان کو ابن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بحالت نماز آپ یہ دعا کر رہے تھے۔

اللّٰہ اکبر کبیراً تین بار کہا۔ والحمدللّٰہ کثیراً تین بار کہا اور سبحان اللّٰہ بکرۃ واصیلاً تین بار کہا اللھم انی اعوذبک من الشیطن الرجیم من همزه ونفخه ونفثه.

عمرو کہتے ہیں کہ شیطان کے ہمز سے مراد جنون ہے اور اس کی پھونک سے مراد تکبر ہے اور اس کے تھتکارنے سے مراد شعر گوئی ہے اور شبابہ کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا تھا کہ مجھ سے مسعر نے کہا کہ بے شک عمر نے یہی تفسیر روایت کی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

نماز میں سورۂ فاتحہ کا وجوب

۳۱۳۵:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو محمود بن ربیع نے ان کو عبادہ بن صامت نے ان کو نبی کریم نے فرمایا اس کی کوئی نماز نہیں ہے جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے ابن عیینہ کی حدیث سے۔

(فائدہ) اس حدیث سے ان ائمہ نے استدلال کیا ہے جن کا مسلک امام کے پیچھے قرأت خلف الامام کا ہے۔امام اعظم ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق یہ حدیث امام کے اور منفرد کے حق میں ہے کہ وہ پڑھیں مقتدی کے لئے یہ حکم نہیں ہے اس کے لئے دوسرا حکم ہے:

من کان له امام فقراء الامام له قرأة. کذا في اعلاء السنن للعلامه ظفر التهانوی. (از مترجم)

(۳۱۳۴)......(۱) فی (أ): سلیمان (۲)......فی (أ) الحکم بن مکرم (۳)......الموتة: الجنون

۳۱۳۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے ان کو اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو علی بن ابو عاصم نے ان کو خالد حذاء نے اور ہشام بن محمد نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھی (جس میں) دعا کرتے تھے۔

نماز میں ہر تکبیر پر دعا

۳۱۳۷:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے انکو علی بن عبدالرحمٰن بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو اسحاق بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن سلولی نے ان کو اسرائیل نے اور زہیر نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسود نے ان کو ان کے والد نے اور علقمہ نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تکبیر کہتے تھے اونچا اور نیچا ہوتے پر اور ہر کھڑا ہونے اور ہر بیٹھنے کے وقت اور سلام ان کے دائیں جانب اور بائیں جانب منہ کرتے ہوئے ہوتا تھا اور یوں تھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک (چہرہ پھیرتے تھے کہ) آپ کے اس طرف کے رخسار کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی اور میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بھی یہی کچھ کرتے تھے۔

۳۱۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبیداللہ بن عمر بن علی قاضی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن ابی اسحٰق نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابو حبیب نے ان کو محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء قرشی نے ان کو ابو حمید ساعدی نے یہ کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا پس کہا ابو حمید نے کہ میں تم سب میں صلوٰۃ رسول کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں لہٰذا اس نے اس کی روایت یوں بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اپنے دونوں کندھوں کے برابر۔ اس کے بعد آپ قرأت کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ رکوع کرتے تھے اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے تھے اور اپنی کمر کو جھکا کر سیدھا کر لیتے تھے۔ پھر اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ کرنا بیان کیا اسی طرح جس طرح سب لوگ بیان کرتے ہیں پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جلسے میں ہوتے یعنی دو سجدے کے درمیان بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے تھے اور آپ جب آخری جلسے میں ہوتے (یعنی دو سجدوں کے بعد میں) تو پھر آپ اپنی سرین یا کولہے پر بیٹھتے اور سیدھا پاؤں کھڑا رکھتے تھے اور اپنے بائیں پاؤں کا اندروالا حصہ دائیں ران کے اندر کے حصے کی طرف قریب کر لیتے تھے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابو بکیر سے اس نے لیث سے۔

۳۱۳۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابو ہانی نے ان کو ابو علی جنبی نے ان کو فضالہ بن عبید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جس نے نہ تو اللہ کی حمد کی تھی نہ ہی اس کی تمجید اور بزرگی بیان کی نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور بس ہٹ گیا رسول اللہ نے فرمایا کہ اس نے بہت عجلت کی ہے پھر اس کو بلا کر فرمایا اس کو بھی اور دوسروں کو بھی جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ ابتلاء کرے اللہ کی تمجید اور اس کی ثنا کے ساتھ اور اسے چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اس کے بعد دعا کرے جو وہ چاہے اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب

(۳۱۳۶)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) — (۲)...... فی (ب) : فی الغداۃ

(۳۱۳۷)...... (۱) فی (ب) : رسول اللہ

(۳۱۳۸)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) — (۲)...... فی (ب) : الآخرۃ — (۳)...... فی (ب) : الیتہ

(۳۱۳۹)...... (۱) فی (ب) : لم یحمد اللہ. — (۲)...... فی (ب) : بتمجید ربہ

أخرجہ أبو داود فی الصلاۃ عن أحمد بن حنبل عن أبی عبد الرحمن المقری و الترمذی فی الدعوات عن محمود بن غیلان عن المقری والنسائی فی الصلاۃ عن محمد بن سلمۃ عن ابن وھب کلھم عن حیوۃ. بہ وقال الترمذی : صحیح

السنن والدعوات میں۔ التحیات اور درود پڑھنے کی کیفیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس میں ہم نے بیان کیے ہیں جس کی طرف نماز میں ضرورت ہوتی ہے اس کی سنتیں اور اس کے فرائض جو شخص ان کو جاننا چاہے گا انشاء اللہ اس کی طرف رجوع کرے گا۔

نمازی کے لئے دعا اور بددعا

۳۱۴۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن مسلم بن ابوالوضاح نے ان کو احوص بن حکیم نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو مسیب بن زہیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد دشتکی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو احوص بن حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے خالد بن معدان نے عبادہ بن صامت سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور پورا پورا کرے اس کے بعد وہ نماز کی طرف کھڑا ہو جائے اور اس کے رکوع اور سجود مکمل کرے اور اس میں قرأت کو بھی کرے، نماز کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جیسے تم نے میری حفاظت کی ہے پھر اس کو آسمان کی طرف چڑھایا جاتا ہے اور اس کے لیے ضیاء اور روشنی ہوگی پس نماز کے لیے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتی ہے پھر وہ اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرتی ہے اور جب وہ اس کے رکوع اور سجود پورا نہیں کرتا نہ اس میں قرأت پوری کرتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ اللہ تجھے ضائع کردے جیسے تم نے مجھے ضائع کیا ہے اور پھر وہ اوپر کو چڑھائی جاتی ہے اور اس پر اندھیرا ہوتا ہے پھر اس کے آگے آسمانوں کے دروازے بند کر لیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ایسے لپیٹی جاتی ہے جیسے پرانا کپڑا لپیٹا جاتا ہے پھر وہ نماز پڑھنے والے کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ یہ زہیر کی روایت کے الفاظ ہیں اور ابن ابوالوضاح کی روایت میں اختصار ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی نماز کو بہت اچھی طرح پڑھتا ہے پھر اس کے رکوع اور سجدوں کو مکمل کرتا ہے نماز کہتی ہے اللہ تیری حفاظت کرے جیسے تم نے میری حفاظت کی ہے اور جب نماز کو بری طرح پڑھتا ہے نہ اس کا رکوع پورا کرتا ہے نہ سجدہ پورا کرتا ہے تو نماز کہتی ہے اللہ تجھے ضائع کرے جیسے تم نے مجھے ضائع کردیا ہے۔ پھر وہ نماز ایسے لپیٹی جاتی ہے جیسے پرانا کپڑا لپیٹا جاتا ہے پھر وہ اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

سرائر (مخفی) شرک

۳۱۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے انہوں نے کہا کہ میرے سامنے پڑھی ہلال بن علاء نے اور میں نے سنی ہمیں حدیث بیان کی ہے نفیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن سلمان نے ان کو جعفر بن محمد بن بکر بالسی نے ان کو نفیلی نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ نے ان کو عاصم بن عمر بن قتادہ نے ان کو محمود بن لبید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو مخفی چیزوں کے شرک سے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ مخفی چیزوں کا شرک کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان نماز کا رکوع اور سجدہ پورا اس وقت کرے جب اس کو کوئی آنکھ اور کوئی نظر دیکھ رہی ہو بس یہی مخفی چیزوں کا شرک ہے۔

اور ابوخالد احمر سے مروی ہے اس نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے اس نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے محمود بن لبید سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا:

یاایھاالناس ایاکم وشرک السرائر

(۳۱۴۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

اخرجه المصنف من طریق ابی داود الطیالسی (۵۸۵)

اے لوگو بچاؤ تم اپنے آپ کو مخفی باتوں کے شرک سے۔

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وماشرک السرائر کہ سرائر کا شرک کیا ہوتا ہے؟ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور پوری کوشش کر کے نماز کو وہ آراستہ کرتا ہے بوجہ اس کے کہ وہ دیکھتا ہے کہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔یہی سرائر کا شرک ہے۔

۳۱۴۲:...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن سعید اصبہانی نے ان کو ابوخالد احمر نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے اس میں جابر کا ذکر غیر محفوظ ہے واللہ اعلم اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے ابوسعید اشج نے ابوخالد سے اور یہ جابر کے ذکر سے خالی ہے۔

۳۱۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابورجاء جوزجانی قاضی نے ان کو ابوسعید اشج نے پھر انہوں نے اس کو بطور مرسل روایت کے ذکر کیا ہے۔مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور اس کو ہمارے شیخ ابوعبداللہ نے روایت کیا ہے تاریخ میں ابوجعفر رازی سے اور انہوں نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ یہ محمود بن لبید سے ہے اس نے رافع بن خدیج سے بطور موصول روایت کے۔

سجدہ کرنے سے گناہ گر جاتے ہیں

۳۱۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو بشر بن آدم جو کہ ازہر سمان کے بھانجے ہیں نے ان کو اشعث نے ان کو عمران قطان نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو سلیمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر کے اوپر رکھ دیئے جاتے ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جاتا ہے حالانکہ اس کے گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔

۳۱۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ابونعیم نے ان کو مسعر نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے باپ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے پہلو میں کھڑے ہو کر عصر کی نماز ادا کی تو میں نے سنا کہ وہ رکوع میں یہ دعا کر رہے تھے:

رب بما انعمت علی فلن اکون ظهیرا للمجرمین

اے میرے مالک اس انعام کی وجہ سے جو آپ نے مجھ پر کیا ہے میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

جب وہ نماز پڑھ کر ہٹے تو فرمایا کہ میں جب بھی کوئی نماز پڑھتا ہوں تو میں امید کرتا ہوں کہ یہ کفایت کر جائے گی مستقبل کے لیے بھی۔

۳۱۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علاء بن حارث نے ان کو زید بن ارطاۃ نے ان کو جبیر بن نضیر نے ان کو عبداللہ بن عمر نے کہ انہوں نے دیکھا اور ابن وہب کی ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا۔اس نے اپنی نماز لمبی کر دی تھی اور اس میں (ذکر و تلاوت میں بھی) اضافہ کر دیا تھا۔ابن عمر نے فرمایا اس کو تم پہچانتے ہو؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں اس کو پہچانتا ہوں۔تو حضرت ابن عمر نے فرمایا۔اگر میں اس کو پہچانتا ہوتا تو میں اس کو کہتا کہ وہ رکوع اور سجود کو لمبا کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ بندہ جب بھی نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ لا کر اس کے سر اور گردن پر رکھے جاتے ہیں۔پھر جب بھی وہ رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گر جاتے ہیں۔

(۳۱۴۶)...(۱) فی (ب): قد اطال

بادشاہ حقیقی کا دروازہ

۳۱۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسامہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن حفص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میمون بن مہران نے کہا اس شخص کی مثال جو کسی کو نماز پڑھتے دیکھتا ہے کہ وہ نماز میں غلطی کر رہا ہے پھر وہ اس کو منع نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کسی سوتے ہوئے کو دیکھے کہ سانپ (قریب آ چکا ہے) اس کو ڈس لے گا پھر بھی وہ اسے نہیں جگاتا۔

۳۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ربیدہ نے ان کو مرہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص نماز میں ہو وہ دراصل بادشاہ حقیقی کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

۳۱۴۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ نماز کو ادا کرو۔

۳۱۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو ابونصر نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو سلمان فارسی نے کہ انہوں نے کہا کہ نماز ایک پیمانہ ہے جو شخص پورا پورا ادا کر دے گا اس کو بھی پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو شخص ماپنے میں کمی کرے گا پھر تم جانتے ہو کہ مطففین کے بارے میں ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں کیا کچھ کہا گیا ہے۔

۳۱۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابوالحسن نے ان کو مکی بن عبدان نے ان کو عبداللہ بن مخلد نے ان کو محمد بن حارث مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو یحییٰ بن منبہ نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو کریب نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز تو ایک ترازو ہے جو شخص پورا پورا ادا کر دے گا اسے بھی پورا پورا دیا جائے گا۔

نماز میں ہلنے جلنے کی ممانعت

۳۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوشہاب نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں وقوموا للّٰہ قانتین اور کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے عبادت کرنے والے۔ (عبادت کرنے والے کو قانت کہا گیا ہے جو کہ قنوت سے بنا ہے) فرمایا کہ قنوت میں ہے رکوع کرنا خشوع وخضوع کرنا نظریں نیچی رکھنا بازو جھکانا (یعنی عاجزی کرنا) یہ سب خوف خدا میں داخل ہیں۔ امام بیہقی نے فرمایا: علماء ایسے ہوتے تھے کہ جب ان میں سے کوئی ایک نماز پڑھنے کھڑا ہوتا تو وہ اللہ سے ڈرتا رہتا کہ کہیں وہ اس کی بینائی کو نہ سلب کر لے یا وہ کہیں متوجہ ہوتا یا کسی شے سے کھیلتا یا کنکریاں الٹ پلٹ کرتا یا اپنے آپ سے باتیں کرتا۔ دنیا کے بارے میں (ایسا نہیں ہو سکتا تھا) مگر بھولے سے۔

(۳۱۴۸)......(۱) فی (أ) عن (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۱۴۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

☆......غیر واضح فی الأصل

(۳۱۵۰)......(۱) فی (ب) : للمطففین

۳۱۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوصادق بن ابوالفوارس عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن کارزی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن قاسم جمحی مکی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمہ بن شبیب سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا عبدالرزاق سے وہ کہتے تھے کہ اہل مکہ نے نماز کی تفصیلات لی تھیں حضرت ابن جریج سے اور ابن جریج نے اس کو حاصل کیا تھا عطاء سے اس نے ابن زبیر سے اور ابن زبیر نے اسے لیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور ابوبکر نے اس کو لیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے اور عبدالرزاق نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے احسن نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا وہ اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ ہم نماز سے باہر ہوتے وہ نماز میں ہوتے تو ایسے لگتا جیسے کہ وہ کوئی ستون کھڑا ہے نہ دائیں ہلتے نہ بائیں ہلتے۔

۳۱۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ابن منکدر سے وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ حضرت ابن زبیر کو نماز پڑھتے دیکھتے تو ایسے لگتا جیسے کہ وہ کسی درخت کا حصہ ہے یا ٹہنی ہے جس کو ہوا تھپیڑے مار رہی ہو اور بار بار رہی ہو اور جیسے توپ خانے سے پتھر جگہ جگہ پڑ رہے ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ گویا کہ وہ پرواہ نہیں کرتے تھے۔

۳۱۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطا جب بڑی عمر کے ہو گئے تھے اور ضعیف ہو گئے تھے تو وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سورۃ کی دو سو آیات پڑھ لیتے تھے بحالت قیام اور وہ اپنی جگہ سے ہلتے بھی نہیں تھے اور پیر بھی نہیں ہٹاتے تھے۔

۳۱۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ عون نے کہا تھا ابواسحٰق سے کیا کچھ باقی رہ گیا ہے اس نے کہا کہ سورۃ بقرہ ایک رکعت میں پڑھتا ہوں انہوں نے کہا کہ تیرا شر دور ہو گیا ہے اور تیری خیر باقی ہے۔

۳۱۵۷:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عیسیٰ بن محمد نے ان کو خبر دی از ہر نے ان کو ابن عون نے ان کو عبداللہ بن مسلم بن یسار نے کہ ان کے والد جب نماز پڑھتے تھے تو ایسے لگتا تھا کہ جیسے وہ میخ گاڑی ہوئی ہے نہ ادھر ہلتے تھے نہ ادھر۔

۳۱۵۸:... کہتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ مسلم بن یسار جب وہ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو ایسے لگتے تھے جیسے کہ وہ کوئی کپڑا لٹکا ہوا ہے (حرکت نہیں کرتے تھے۔)

۳۱۵۹:... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب نے ان کو ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر جب نماز میں کھڑے ہوتے ایسے لگتا تھا جیسے کہ وہ کوئی میخ ہے۔

۳۱۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابواسحٰق بن رجاء فزاری نے ان کو ابوالحسن غازی نے ان کو عمرو بن علی ابوحفص نے ان کو ابن داؤد نے ان کو علی بن صالح نے ان کو زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے زادان کو نماز پڑھتے دیکھا گویا کہ وہ کھجور کا تنا ہے جسے کھڑا کھود کر کھڑا کیا گیا ہے۔

۳۱۶۱:... اسی کی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحفص نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو یزید بن حیان نے وہ کہتے

(۳۱۵۴) ... (۱) فی (ب): غصن

(۳۱۵۷) ... (۱) عبداللہ بن مسلم بن یسار له ترجمة فی الجرح.

ہیں کہ عنبس بن عقبہ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو ایسے لگتا کہ وہ کسی دیوار کا ٹکڑا ہے اور جب سجدہ کرتے تو پرندے ان کی پیٹھ پر آ کر بیٹھ جاتے ان کے لمبے سجدوں کی وجہ سے۔

۳۱۶۲:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں بات بیان کی ابوحفص نے ان کو ازہر نے ان کو ابوعون نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابورجاء سے وہ کہتے تھے کہ میں اپنے آپ کو ایسا نہیں پاتا کہ میں دنیا کے معاملے میں کسی چیز کی خواہش کروں یا غم کروں مگر یہ کہ میں پانچ مرتبہ روزانہ اپنا چہرہ مٹی میں آلودہ کروں اپنے رب کے لیے۔

چند عمدہ صفات

۳۱۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو عبداللہ بن ابوسعید نے ان کو ولید بن صالح نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ماجشون اکبر نے وہ کہتے ہیں کہ سعد بن معاذ نے کہا تین چیزیں ہیں میں ان کے بغیر کمزور ہوں میں نے جو بھی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کبھی بھی میں نے یقین جانا کہ وہ بات اللہ کی طرف سے حق ہے اس میں کوئی شک نہیں اور میں نے جب بھی کوئی نماز پڑھی میں نے اپنے دل میں اس کے بغیر کوئی اور خیال نہیں آنے دیا حتیٰ کہ میں اس سے فارغ ہو گیا اور میں جب بھی کسی جنازے میں پہنچا میں نے اس کے بغیر دل میں کوئی اور بات نہیں سوچی (یعنی کوئی خیال نہیں آنے دیا) کہ یہ جنازہ کیا کہنے والا ہے اور اس کے لئے کیا کہا جا رہا ہے۔ محمد نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا اللہ سعد پر رحم کرے بے شک وہ محفوظ تھا ماموں اور سچا تھا اس میں جو کچھ اس نے کہا اور البتہ تحقیق مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایسی صفات ہیں جو یا نبی کو عطا ہوتی ہیں یا اس کو جو نبی کے مشابہ ہو۔ (کہ اس کی ہر بات میں اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے دوسرا خیال ہی نہیں آتا)۔

۳۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو یحییٰ بن علی بن ہاشم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شاکر ابوالبختری نے ان کو ابوبلال اشعری نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ نے فرمایا تین صفات ہیں کہ میں ان میں ایک آدمی ہوں اور اس کے ماسوا میں لوگوں میں سے ایک ہوں پھر اس نے حدیث ذکر کی اس کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ عبداللہ نے کہا بے شک یہ ایسی صفات ہیں جن کو میں گمان نہیں کرتا مگر نبی میں اور بے شک سعد البتہ ماموں تھے اور پہلی روایت مرسل زیادہ صحیح ہے۔

حدیثِ نفس

۳۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو جعفر بن حیان نے ان کو طریف بن شہاب نے کہ حسن سے عامر کا قول ذکر کیا گیا یعنی ابن عبداللہ بن تمیمی کی ... بارے میں زبانیں مختلف ہو جائیں تو یہ زیادہ محبوب ہے میری طرف سے اس بات سے کہ میں وہ بات یاد رکھوں جو تم ذکر کرتے ...

(۳۱۶۱) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۶۲) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۶۳) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲) ..... فی (ب): أنها

(۳۱۶۵) (۱) جعفر بن حیان هو: ابو الأشهب العطاردی (۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳) مابین المعکوفین سقط من (ب)

حدیث نفس کرنا (یعنی خیالات دل میں لانا اور مختلف باتیں دل میں سوچنا) پس حسن نے کہا۔ اللہ نے ہمارے نزدیک اس کام کو نہیں کیا اور اسی مفہوم میں اس کی حکایت ہے جو گزری ہے باب الخوف میں۔

۳۱۶۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبداللہ قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ہے ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا ابو عامر نے ان کو زمعہ نے ان کو سلمہ بن وھرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص دو رکعت پڑھے ان میں وہ اپنے نفس سے باتیں نہ کرے کچھ بھی۔ پس اس کے لئے غلام ہے یا گھوڑا۔ تو کھڑا ہوا ایک آدمی پس دو رکعتیں پڑھی۔ جب بیٹھا تو شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ دونوں میں سے میں کس کو لوں غلام کو یا گھوڑے کو تو حضور مسکرا دیئے۔

۳۱۶۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ابوالقاسم خضر بن ابان قرشی نے ان کو ابو ہدبہ ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر جو شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے پس نہیں فتنے میں ڈالتا اس کو شیطان میں اس کے لیے ان دو جبوں میں سے ایک (دیتا ہوں) پس حضرت عمر نے کہا میں ہوں۔ پس جب نماز میں کھڑے ہوئے تو اس کے پاس شیطان آیا اور اس نے کہا بے شک یہ دو جبے ایسے ہیں کہ ایک دوسرے سے اچھا ہے ان دونوں میں سے کس کو آپ پسند کریں گے جب نماز سے ہٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کیا حال ہے عمر؟ بولے شیطان آیا ہے میرے پاس اور اس نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے بہتر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا اے عمر؟

۳۱۶۸:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصبہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر احمد بن حسین اہوازی صوفی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو علی حرفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری سے نماز میں خشوع کے بارے میں پوچھا گیا تھا اس نے کہا کہ تمام ہمتوں کو نماز میں نماز کے لئے جمع کر لینا حتیٰ کہ اس کے لئے اس کے سوا کوئی کام نہ رہے۔

پیشانی پر سجدہ کے اثرات

۳۱۶۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ یہ پڑھی گئی عباس بن ولید پر اور میں سن رہا تھا خبر دی ہے تجھ کو تمہارے والد نے وہ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا۔ **کانوا قلیلاً من اللیل مایھجعون** کہ اہل تقویٰ راتوں کو بہت کم سوتے تھے یعنی آپ بہت کم پاتے کہ ایمان والے پوری رات سوئے ہوں اور کہتے ہیں ان سے نماز میں خشوع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا اور بازو جھکانا دل کا نرم ہونا (وہی حزن وغم ہے) وہ کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا وہ کہتے تھے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں خبر پہنچی ہے **سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود** ۔ ان کی علامات ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمایاں ہیں یعنی زمین پر لگنے سے جو ان کے ماتھے پر نشان ہیں (یعنی سجدوں کی وجہ سے ماتھے پر محراب تھے)۔

(۳۱۶۶) ..(۱) زمعة هو ابن صالح المكي له ترجمة في الكامل (۳/۱۰۸۴)

(۲)...... سلمة بن وهرام له ترجمة في الضعفاء للعقيلي (۲/۱۴۶)

(۳)...... في (ب) : نفسه فيهما

(۳۱۶۷) ..(۱) في (ب) : جاءه

(۳۱۶۹) ..(۱) في (ب) : لين

سجدہ سہو کے سجدے

۳۱۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو احمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم عبدالعزیز بن احمد نہاوندی زعفرانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے کہ یحییٰ بن معین ایک دن میرے والد کے پاس آئے اور ان سے کہا اے ابوعبداللہ تحقیق میں (مشہور صوفی بزرگ) معروف کرخی سے ملنا چاہتا ہوں اور اس کا کلام سننا چاہتا ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے ساتھ چلیں ہم مل کر چلتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ آپ کہیں اس کو تکلیف نہ دیں انہوں نے کہا کہ نہیں میں ان کو تکلیف نہیں دوں گا لہٰذا ہم ان کی طرف چلے گئے معروف کرخی نے جب میرے والد کو دیکھا تو ان کی بڑی تعظیم اور اکرام کیا اور مرحبا خوش آمدید کہا اور دونوں دیر تک لمبی باتیں کرتے رہے۔ جب واپس ہونے لگے تو یحییٰ بن معین نے ان سے کہا: کون سی چیز ہے یا کیا حقیقت ہے سہو کے دو سجدوں کی یہ نماز میں کیوں مقرر کیے گئے ہیں۔ معروف نے فوراً جواب دیا کہ دل کو سزا دینے کے لئے اس چیز سے جو اللہ نے فرمائی ہے کہ جب وہ بھول جائے کہ وہ کیوں بھولا ہے اللہ کو یا کیوں غافل ہوا ہے اللہ سے حالانکہ وہ اللہ کے آگے تھا۔ یحییٰ بن معین نے ان سے پوچھا اے ابوز کریا یہ بات آپ کے علم میں سے ہے یا آپ کی کتابوں میں ہے یا آپ احباب کی کتابوں میں ہے۔

۳۱۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد دوری نے ان کو عبدالرحمٰن بن غزوان نے ابونوح قراد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمرو بن مرہ کو جب بھی نماز میں دیکھا میں نے یہی گمان کیا کہ یہ اس وقت تک نہیں ٹلے گا جب تک اس کی دعا قبول نہیں ہو جاتی۔

۳۱۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابومعاویہ علائی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان ثوری نے انہوں نے کہا کہ لوگ منصور کو نماز پڑھتا دیکھتے تو یہ گمان کرتے کہ ابھی اور اسی وقت مر جائے گا۔

۳۱۷۳:......اسی اسناد کے ساتھ ابوعمرو نے کہا ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ مرے والد نے کہا میں نے آدھی رات کو محمد بن محمد بن سرین کا رونا سنا حالانکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے (دوران نماز اللہ کی بارگاہ میں رو رہے تھے)۔

مؤمن کی طاقت

۳۱۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن حکم نے ان کو یسار نے ان کو عبیداللہ بن شمیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی طاقت اس کے دل میں رکھی ہے اس کے اعضاء میں نہیں رکھی کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ شیخ ضعیف ہوتا ہے حالانکہ وہ گرمیوں کے روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے (تراویح پڑھتا ہے) حالانکہ نوجوان اس سے عاجز ہو جاتا ہے۔

۳۱۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ محمد بن نصر

(۳۱۷۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۳)......(۱) فی (ب) : ربما (۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۴)......(۱) فی (أ) : نصر

سے زیادہ بہتر نماز پڑھنے والا میں نے نہیں دیکھا ان کی یہ حالت تھی کہ اگر مکھی ان کے کان پر بیٹھ جاتی اس کے کاٹنے سے خون بہہ جاتا مگر وہ اس کو اپنے جسم سے نہیں ہٹاتے تھے (یعنی وہ اس سے بے خبر ہوتے تھے اس لئے کہ ان کی توجہ مکمل اللہ کی طرف ہوتی تھی (مترجم) اور ہم لوگ حیران ہوتے تھے ان کے حسن صلوٰۃ سے اور ان کے خشوع سے اور نماز کے لئے ان کی ہیئت سے وہ اپنی ٹھوڑی سینے پر رکھ لیا کرتے تھے اور کھڑے ہو جاتے تھے ایسے لگتا تھا جیسے کہ وہ گاڑی ہوئی لکڑی ہے۔

۳۱۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو عبداللہ بن عمر قواریری نے ان کو حمزہ بن نجیح نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اے ابن آدم کہ تیرے دین میں سے کون سی چیز جو تجھ پر دشوار ہے جب تیری نماز تجھ پر آسان ہو جائے۔

۳۱۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی عاصم بن بھدلہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حذیفہ سے انہوں نے کہا کہ میں پسند کرتا ہوں۔

۳۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوالنضر نے ان کو شعبہ نے ان کو اسماعیل نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ مسروق نے کہا۔ ہم نہیں صبح کرتے یا شام کرتے جو ہم کسی شے پر دلی خواہش کریں دنیا میں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے سجدہ کرنا۔

۳۱۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو سلمہ بن شبیب نے ان کو سہیل بن عاصم نے ان کو عبداللہ بن غالب نے ان کو عامر بن یساف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے معلّٰی بن زیاد سے سنا وہ کہتے تھے کہ عامر بن عبداللہ ایسے تھے کہ انہوں نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا تھا کہ وہ روزانہ ایک ہزار رکعات پڑھیں گے اور جب عصر کی نماز پڑھتے تو بیٹھ جاتے تھے حالانکہ ان کی پنڈلیاں لمبے قیام کی وجہ سے پھول چکی ہوتی تھیں پھر وہ کہتے تھے اے نفس میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہوں اور اسی لئے میں پیدا کیا گیا ہوں قریب ہے کہ تمبر چلا جائے۔

۳۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ان کے گھر میں کوئی شدت وسختی اترتی یعنی کہا تھا کہ کوئی تنگی آتی تو گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

وأمر اهلك بالصلوة واصطبر عليها

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور خود بھی اس پر مستقل رہیے۔

مشکل کے وقت میں نماز کی طرف متوجہ ہونا

۳۱۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسماعیل بن سالم نے ان کو

(۳۱۷۵) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۹) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) ...عامر بن يساف له ترجمة في الجرح (۶/ رقم ۱۸۳۳)

(۳) ..... مابين المعكوفين سقط من(أ)

(۳۱۸۱) ...(۱)مابين المعكوفين سقط من (أ)

ابن ابوزائدہ نے انہوں نے کہا کہ عکرمہ بن عمار نے کہا ہے کہ انہوں نے روایت کیا محمد بن عبداللہ دولی سے وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز نے کہا جو کہ حضرت حذیفہ کے بھائی ہیں کہ حذیفہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی امر پریشان کرتا تو آپ نماز پڑھتے تھے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ سے اور کہتے ہیں اس میں عبدالعزیز بن اخی حذیفہ انہوں نے کہا کہ حذیفہ نے ذکر کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی ملاقاتیں پھر ذکر کیا حدیث کو اپنے طول سمیت اور اس میں انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر مشکل پیش آتا تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

۳۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو اسحق فارسی نے ان کو ابواحمد بن فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ بخاری نے کہا اور نضر نے کہا کہ عکرمہ سے مروی ہے اس نے روایت کیا محمد بن عبید ابوقدامہ سے کہ اس نے سنا عبدالعزیز حذیفہ کے بھائی سے اس نے حذیفہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر پریشان کرتا تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

۳۱۸۳:......کہتے ہیں کہ ابن زائدہ نے کہا کہ عکرمہ سے روایت ہے اس نے محمد بن عبداللہ دوَلی سے۔ بخاری نے کہا ہے کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن صباح نے ان کو ابوعباد محمد بن عثمان واسطی سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ جب ان کو کسی آدمی کی طرف سے مجبوری ہوتی یا کسی کو کوئی پریشانی ہوتی تو آپ اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

۳۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے صہیب سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو آہستہ آہستہ کچھ کہتے تھے جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی اس کے بارے میں وہ ہمیں کچھ بتاتے تھے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمجھ گئے ہو تم اس کو؟ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیاء میں سے ایک نبی یاد آ گئے تھے جن کو اپنی قوم کے لشکر عطا کئے گئے تھے۔ چنانچہ وہ بولے ان کو کون پوری کرے گا یا یوں کہا کہ ان کا کون انتظام کرے گا یا اس طرح کا کوئی دوسرا کلمہ کہا چنانچہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی تھی کہ میں تجھے اختیار دیتا ہوں تیری قوم کے بارے میں تین میں سے ایک چیز کے بارے میں یا تو میں ان پر دشمن مسلط کر دوں ان کے علاوہ لوگوں میں سے یا موت یا بھوک۔ اس نے اپنی قوم سے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں معاملہ آپ کے حوالے کیا گیا ہے ہمارے لئے آپ خود ہی پسند کیجئے۔ لہٰذا وہ نماز کی طرف کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی جب گھبراتے تھے تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے انہوں نے نماز پڑھی اس کے بعد دعا کی کہ بہر حال ان کے غیر سے دشمن یا بھوک تو مسلط نہ کر مگر موت مسلط کر دے اللہ۔ نے ان پر تین دن موت مسلط رکھی لہٰذا ستر ہزار لوگ مر گئے تھے۔ میرا بھنبھنانا جو تم دیکھتے ہو وہ یہ ہے کہ میں دعا کرتا ہوں کہ یا رب تیرے نام کے ساتھ میں حملہ کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے میں لڑتا ہوں گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف تیری طرف سے ہے۔

۳۱۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد بن ابوحامد مقری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ثابت نے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھوک لگتی تو آواز لگاتے تھے صلوا صلوا نماز پڑھو نماز پڑھو ثابت کہتے ہیں کہ تمام انبیاء اسی طرح کے تھے کہ ان پر کوئی امر نازل ہوتا تھا تو وہ گھبرا کے نماز کی طرف جاتے تھے۔

(۳۱۸۲)......(۱) فی (ب): الأصبهانی (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)...... فی (ب): فخر (۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۸۵)......(۱) فی (أ) حازم (۲)......فی (ب): باهلاء

۳۱۸۶:..... اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی تھی جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے کہ نماز زمین پر اللہ کی خدمت ہے اگر اللہ تعالیٰ زمین پر نماز سے کسی شئے کو افضل جانتے تو یہ نہ فرماتے:

فنادته الملائكة وهو قائم يصلي في المحراب

کہ فرشتوں نے حضرت زکریا کو جب آواز دی تو وہ اپنے عبادت خانے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۱۸۷:..... اسی کی اسناد کے ساتھ مروی ہے جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد نے رات اور دن کو تقسیم کر رکھا تھا اپنے اہل خانہ پر دن رات کی ساعات میں سے کوئی ایسی ساعت نہیں آتی تھی کہ جس وقت کوئی نماز نہ پڑھ رہا ہو بلکہ ہر ساعت میں آل داؤد میں سے کوئی انسان کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہوتا تھا اس لئے اللہ نے عمومی طور پر ان کو بیان کیا ہے اسی آیت میں:

اعملوا ال داؤد شكرا وقليل من عبادي الشكور.

اے ال داؤد عمل کرو شکر کرنے کے لئے اور میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے کم ہیں۔

۳۱۸۸:..... اسی کی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت بنانی سے کہ جب وہ ہم لوگوں پر تشریف لاتے تھے تو قبلہ کی طرف دیکھتے تھے اگر اس طرف کوئی انسان نظر آتا تو فرماتے تھے تم لوگ میرے اور میرے رب کے مابین داخل ہو گئے ہو حضرت ثابت ایسے تھے کہ نماز ان کی طرف محبوب بنادی گئی تھی۔

قبر میں نماز

۳۱۸۹:..... کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے۔ اے اللہ اگر آپ نے کسی ایک کو بھی اجازت دی ہے کہ وہ اپنی قبر میں نماز ادا کرے تو مجھے بھی اجازت دے دینا۔

۳۱۹۰:..... اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ زمین مؤمن کے لئے آراستہ کی گئی ہے کہ اس پر چلے اور اس پر اللہ کا ذکر کرے یا اس پر نماز پڑھے۔

۳۱۹۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ثابت البنانی سے وہ کہتے ہیں اے اللہ اگر آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی قبر میں تیری نماز پڑھے تو مجھے بھی یہ اختیار دے دے۔

نماز کا ذوق

۳۱۹۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو سعید نے ان کو حمزہ نے ان کو علی بن ابوحملہ نے اور اوزاعی نے دونوں نے کہا کہ علی بن عبداللہ بن عباس ہر روز ایک ہزار سجدہ کرتے تھے (یعنی پانچ سو رکعات) (یا ایک سجدے سے مراد ایک رکعت ہے جیسے پہلے ایک ہزار رکعت کی روایت گزری ہے)

۳۱۹۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار نے ان کو عبدالرحمن بن شعبہ نے ان کو ہیثم نے وہ کہتے ہیں کہ مرہ دن میں دو سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔

(۳۱۸۶)..... (۱) مابین للمعكوفين سقط من (ا)

(۳۱۸۷)..... (۱) مابين المعكوفين سقط من (ا)

۳۱۹۴:......یعقوب کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے اور ابن عباس نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا ہے ابن ادریس نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مرہ ہمدانی سے پوچھا گیا تھا جب کہ وہ بوڑھے ہو چکے تھے اب آپ کی نماز کتنی رہ گئی ہے؟ (یعنی اب کتنی پڑھ سکتے ہیں؟) بتایا کہ آدھی رہ گئی ہے یعنی ڈھائی سو رکعات۔ یعقوب کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ابوبکر حمیدی نے انکو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن سائب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار مرہ کی نماز پڑھنے کی جگہ دیکھی جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔

۳۱۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ بن فرقد رات کو اپنے گھوڑے پر نکلتے اور قبروں پر جا بیٹھتے اور کہتے تھے اے اہل قبور تحقیق تمہارے اعمال کے صحیفے لپیٹے جا چکے ہیں اور اعمال اٹھائے جا چکے ہیں پھر رونے لگ جاتے تھے اس کے بعد اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے (ڈھائی سو رکعات پڑھتے) حتیٰ کہ صبح ہو جاتی پھر صبح کی جماعت میں حاضر ہو جاتے۔

۳۱۹۶:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو عیسیٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بتایا ہے حوط بن رافع نے کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شرط لگاتے تھے یہ کہ وہ ان کا خادم ہوگا۔ ابن رافع کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سخت گرمی کے دن بکریاں چرانے کے لیے نکلا لٰہذا ان کے پاس ان کا ایک ساتھی آیا کیا دیکھتا ہے ایک بادل نے اس پر سایہ کیا ہوا ہے اور وہ سو رہا ہے۔ لٰہذا اس نے اس سے کہا کہ خوش ہو جا اے عمرو اور عمرو نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس بات کے بارے میں کسی اور کو کچھ نہیں بتائے گا۔

۳۱۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسین محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن داؤد نے ان کو علی بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور درندہ اپنی دم ان کے قدموں پر مار رہا تھا (یا اپنے سر پر مار رہا تھا خوش آمدید کر رہا تھا)۔

۳۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے انکو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو عبداللہ ابن ربیعہ نے کہ وہ عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں عتبہ نے کہا اے عبداللہ کیا آپ میری مدد نہیں کریں گے؟ اپنے بھتیجے عمرو بن عتبہ کے خلاف میری مدد کیجیے اس پر جس عمل پر میں ہوں۔ عبداللہ بن ربیعہ نے کہا اپنے ابا کی اطاعت کیجیے۔ کہتے ہیں عمرو نے معضد عجلی کی طرف دیکھ کر کہا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ تم ان کی بات نہ مانو۔ آپ سجدہ کریں اور قرب حاصل کریں۔ عمرو نے کہا اے ابا جان سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں ایک غلام ہوں میں اپنی گردن آزاد کروانے کے لئے کام کرتا ہوں۔ لٰہذا آپ ہی میری گردن چھڑانے کے لئے میری مدد کیجیے اور عتبہ رو پڑے اور بولے۔ اے بیٹے البتہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں جیسے ایک والد اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے اور اللہ سے محبت کرتا ہے۔ اس نے کہا اے ابا جان آپ میرے پاس مال لائے تھے جو کہ ستر ہزار تک پہنچتا ہے اگر آپ مجھ سے وہ مانگیں تو یہ حاضر ہے میرے لئے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اے بیٹے اس رقم کو نکال دو اس نے اس کو خرچ کر دیا یہاں تک کہ نہ باقی رہا اس سے ایک بھی درہم۔

۳۱۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو

(۳۱۹۴)......(۱) فی (ب) : خمسون ومائتا رکعة

(۳۱۹۵)......(۱) فی (ب) : ثم یصف بین قدمیه

(۳۱۹۶)......(۱) فی (أ) خادم

(۳۱۹۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

محارب نے انہوں نے کہا ہم نے قاسم بن عبدالرحمٰن کی صحبت اختیار کی۔ وہ ہم سے تین چیزوں میں طالب رہے کثرت صلوٰۃ۔ لمبی خاموشی۔ سخاوت نفس۔

۳۲۰۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمام بن حارث نے صبح صبح کنگھی کرنا شروع کی بعض لوگوں نے کہا بے شک ہمام کی زلفیں سیدھی ہیں تا کہ تمہیں خبر دے کہ اس نے آج رات تکیہ نہیں لیا (یعنی سوئے نہیں ہیں)۔

نماز کے لئے شب بیداری

۳۲۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبیداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ نے ان کو رجاء بن ابی سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ میں عراک بن مالک سے زیادہ نماز پڑھنے والا کسی ایک کو نہیں جانتا یہ اس لیے کہ بے شک وہ ہر دس (آیات) میں رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

۳۲۰۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن اسحٰق بن احمد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو موسیٰ بن ہلال نے ان کو اس آدمی نے جو ہم لوگوں کا ہمنشین تھا اور حسان کی بیوی اس کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بات بتائی حسان بن ابوسنان کی بیوی نے وہ کہتی ہیں کہ (اپنے شوہر حسان کے بارے میں کہ وہ) میرے پاس آتا اور میرے ساتھ میرے بستر میں داخل ہو جاتا اس کے بعد مجھے ایسے دھوکا دیتے جیسے کوئی عورت اپنے بچے کو دھوکہ دیتی ہے اور جب وہ سمجھ لیتے کہ میں سوگئی ہوں وہ اپنے آپ کو آرام سے بستر سے نکال لیتے یوں وہ نکل جاتے اور نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے۔ وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ ابوعبداللہ آپ اپنے آپ کو کتنی سخت تکلیف دیتے ہیں۔ آپ اپنے اوپر رحم کیجئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم چپ ہو جاؤ ہلاک ہو جاؤ قریب ہے کہ میں سو جاؤں اور ایسا سوؤں کہ پھر میں کبھی بھی نہ اٹھ سکوں۔

شب جمعہ کی عبادت

۳۲۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد بن ابوحامد نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے کہ وہ ہشام بن زیاد عدوی سے پوچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آپ ہمیں اپنے بھائی کی حدیث بتایئے انہوں نے کہا کہ میرے بھائی تھے علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ۔ شب جمعہ پوری رات جاگتے اور عبادت کرتے تھے اور جمعہ کی رات کو وہ اپنی بیوی سے کہتے اے اسماء مجھے آج ذرا سستی آرہی ہے لہٰذا مجھے فلاں وقت جگا دینا جب وہ وقت گزر جاتا اور وہ ان کو نہ جگاتی تو وہ خواب میں دیکھتے کہ کوئی آنے والا اس کے پاس آیا ہے اور اس نے ان کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ان کو اٹھا دیا ہے اور اٹھانے والا

(۳۱۹۹)..... (۱) فی (ب) مانصه:

اخبرنا الشيخ الأجل الإمام بهاء الدين شمس الحفاظ ابومحمد القاسم بن الإمام الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن الشافعي أيده بقراءتي عليه بجامع دمشق في جمادى الآخرة سنة خمس وتسعين وخمس مائة قال انبأنا الشيخان ابوعبدالله محمد بن الفضل بن احمد الصاعدي الفقيه الفراوي وابوالقاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامي في كتابيهما لي من نيسابور وحدثنا أبي رحمه الله ثنا زاهر قالا حدثنا الإمام الحافظ ابوبكر احمد بن الحسين البيهقي رضي الله عنه.

(۳۲۰۰)..... (۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۲۰۳)..... (۱) في (ب): مضى　　(۲) ..... مابين المعكوفين سقط من (أ)

یہ کہتا کہ اٹھ جا اے ابن زیاد اللہ کو یاد کر وہ تجھے یاد کرتا ہے چنانچہ وہ گھبرا کر اٹھ جاتے اور ان کے وہ بال ہمیشہ سیدھے کھڑے رہتے جب تک وہ دنیا میں رہے۔ مرنے تک اور جب مرنے کے بعد ہم نے اسے غسل دیا ہے تو ان کے سامنے کے بال بدستور کھڑے ہوئے تھے۔

۳۲۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد یحییٰ بن منصور قاضی سے وہ کہتے تھے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر اسماعیل نیساپوری نے ان کو احمد بن ابوالخوارزمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نماز میں سجدہ کے دوران اچانک سو گیا مجھے نیند نے لے لیا۔ اچانک خواب میں دیکھتا ہوں میں (ایک جنت کی) حور کے پاس ہوں اس نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری ہے اور وہ کہہ رہی ہے اے میرے محبوب تیری آنکھیں سو رہی ہیں حالانکہ بادشاہ (حقیقی) جاگ رہا ہے وہ تہجد پڑھنے والوں کو دیکھ رہا ہے اور ان کی تہجد......وہ ملعون ہے جو اپنی نیند کی لذت کو غالب رب کی مناجات پر ترجیح دیتا ہے۔ تحقیق رخصت ہونے کا وقت قریب ہو چکا ہے اور محبوب ایک دوسرے کو مل گئے ہیں پس یہ کیسا سونا ہے اے میرے محبوب اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کیا تیری آنکھیں سو رہی ہیں حالانکہ ہم اپنے خیمے یا اپنی دولہن کھٹ میں اتنی اتنی عرصے سے انتظار کر رہے ہیں (اس کے بعد آنکھ کھل گئی) اور میں بوکھلا کر جلدی سے اچھلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مجھے جو اس کی ڈانٹ پڑی اس سے شرم وحیاء کے مارے میں پسینے سے شرابور ہو چکا ہوں اور اس کی گفتار کی شیرینی میرے کانوں اور میرے دل میں موجود ہے۔

حضرت تمیم داری ایک سال تک نہیں سوئے

۳۲۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یونس بن یحییٰ نے ان کو ابوسباتہ اموی نے ان کو منکدر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ تمیم داری ایک رات کو سوئے تو اس رات کو تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے حتیٰ کہ صبح ہو گئی چنانچہ انہوں نے اپنے آپ کو اس کی یہ سزا دی کہ سال بھر تک رات کو سونا چھوڑ دیا۔

بستر پر نہ سونے کی قسم

۳۲۰۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو طلق بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی ہم میں سے سفر سے آیا اسے ہند بن عوف کہتے تھے اس کی بیوی نے اس کے لیے بستر بچھایا اور وہ سو گیا مگر رات کو اٹھنے کا ایک وقت مقرر تھا جس میں وہ اٹھ جاتے تھے اور عبادت کرتے تھے۔ (آج سفر کی تھکان سے نہ اٹھ سکے اور صبح ہو گئی) چنانچہ اس نے قسم کھالی کہ آج کے بعد وہ بستر پر کبھی بھی نہیں سوئے گا۔

۳۲۰۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حاتم نے ان کو ابومحمد بن منصور نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عثام نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن اسود ہمارے پاس آئے مگر ان کے پیر میں تکلیف تھی وہ پیر پر کھڑے ہوتے تو گر جاتے۔ علی نے کہا کہ اسود کی بینائی چلی گئی تھی مگر انہوں نے لوگوں کو ایک عرصے تک معلوم نہ ہونے دیا۔

(۳۲۰۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... في (ب) : في (۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۰۵)......في (أ) الحسین بن یعقوب

(۳۲۰۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۰۷)......(۱) في (ب) یصبح (۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

بنوعدی کے تیس بوڑھے شیخ

۳۲۰۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد سلیمان نے انکو حفص بن احمد بن نصر نے انکو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں بنوعدی میں تیس بوڑھے شیخ تھے جو کہ بستر پر نہیں آسکتے تھے مگر پیٹھ کے بل یا گھٹنوں کے بل۔

۳۲۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن احمد صیرفی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن براء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمٰن بن مہدی کی بیوی کی خبر گیری کرنے اس کے پاس جاتا تھا ان کی وفات کے بعد میں نے قبلہ کی طرف ایک کالا نشان دیکھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن کے آرام کی جگہ کہ رات کو وہ نماز پڑھتے رہتے تھے جب نیند غالب آنے لگتی تھی تو صرف اپنا ماتھا اس جگہ پر رکھ لیتے تھے (اور اسی سے گزارہ کر لیتے تھے)۔

۳۲۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ معاذہ عدویہ نے کہا تھا کہ حضرت صلۃ اپنے گھر کی مسجد سے اپنے بستر تک آنے کے لئے گھٹنوں کے بل ہی آتے تھے تاکہ نماز میں کھڑے ہونے کی تاخیر نہ ہو جائے۔

حضرت صلۃ بن اشیم کی نماز

۳۲۱۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب۔ نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو مستلم بن سعید واسطی نے ان کو حماد بن زید عبدی نے یہ اس کو اس کے والد نے خبر دی کہ ہم لوگ کابل کی طرف ایک غزوے میں روانہ ہو گئے تھے لشکر میں حضرت صلۃ بن اشیم بھی تھے کہتے ہیں کہ عشاء کے بعد اس نے لوگوں کو چھوڑ دیا پھر وہ لیٹ گیا اور اس نے لوگوں کے غافل ہونے کا انتظار کیا حتیٰ کہ جب سب لوگ سو گئے وہ جلدی سے اٹھا اور جھاڑیوں کے ایک جھنڈ میں داخل ہو گیا جو کہ قریب تھا میں اسے دیکھ رہا تھا میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا اس نے وضو کیا پھر نماز پڑھنا شروع کر دی اس نے جونہی نماز شروع کی تو ایک شیر آ کر اس کے قریب کھڑا ہو گیا میں جلدی سے درخت پر چڑھ گیا شیر اس کو دیکھتا رہا کہ وہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے یا اس کو کوئی تکلیف دیتا ہے حتیٰ کہ اس نے سجدہ کر لیا میں نے دل میں سوچا کہ اب شیر اس کو پھاڑ دے گا کوئی چیز بھی نہیں ہے وہ سجدے کر کے بیٹھ گیا اس کے بعد اس نے سلام پھیر دیا اور کہنے لگا۔ اے درندے تم رزق کسی دوسری جگہ سے تلاش کر لو چنانچہ شیر واپس لوٹ گیا اور وہ زور زور سے دھاڑ رہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس کے دھاڑنے سے پہاڑ پھٹ پڑیں گے۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتا رہا جب صبح قریب ہوئی تو بیٹھ گیا اور اللہ کی حمد کی اس طرح کہ میں نے اس کی مثل حمد نہیں سنی اس کے بعد دعا کی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو جہنم سے بچالے کیا بھلا میرے جیسا بھی کبھی یہ جرأت کر سکتا ہے کہ تجھ سے جنت کا سوال کرے پھر وہ واپس لوٹ آیا اور ایسے تھا جیسے رات بھر بستروں پر آرام کرتا رہا اور صبح ہوئی تو تھکن سے میری ایسی حالت تھی کہ بس اللہ ہی جانتا ہے۔ جب ہم لوگ دشمن کی زمین کے قریب پہنچے تو امیر نے حکم دیا کہ لشکر سے کوئی پیچھے نہ رہے (لشکر کو روانگی کا حکم مل گیا اتنے میں اس نے دیکھا تو) اس کا خچر اس کے سامان کو لے کر غائب ہو چکا ہے بس پھر وہ نماز پڑھنا شروع ہو گئے ان سے سب نے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں وہ ذرا سا روانہ ہوا پھر کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں دو رکعت پڑھوں گا سب نے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ وہ بولا کہ بس ہلکی سی دو رکعت تو ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر اس

(۳۲۰۸)......(۱) فی (أ) سلمان

(۳۲۱۰)......(۱) فی (ب) صخرۃ

نے دو رکعت کے بعد دعا کی اے اللہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھ پر میرا خچر سامان سمیت واپس کردے۔ کہتے ہیں کہ بس وہ خچر آکر سامنے کھڑا ہوگیا۔ پھر جب ہم دشمن سے جا کر ٹکرائے تو صلہ بن اشیم نے اور ہشام بن عامر نے حملہ کیا اور خوب نیزہ بازی کی اور تلوار زنی کی اور خوب مارا۔ کہتے ہیں کہ اس دن انہوں نے دشمن کو توڑ کر رکھ دیا اور وہ کہتے تھے کہ عرب کے دو مجاہدوں نے ہمارا اس طرح حشر خراب کردیا ہے اگر سارے مسلمان ہم سے لڑتے کیا حالت کرتے چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کی بات مان لی۔ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بے شک ہشام بن عامر (جو کہ ان کے پاس بیٹھے تھے) اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں ڈالا۔ ان کی خبر ان کو بتاؤ۔ تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایسی بات ہرگز نہیں ہے لیکن انہوں نے اس آیت کو تلاش کرلیا تھا۔

ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف با لعباد.

بعض لوگ وہ ہیں جو اپنے آپ کو اللہ کی رضا کی تلاش میں بیچ دیتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر شفیق ہے۔

۳۲۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے کہ بے شک وہ نماز پڑھتے رہتے تھے جب کوئی اندر آنے والا آتا تو وہ اپنے بستر پر آجاتے اور اس کے ساتھ سہارا لگا لیتے۔

راہ نجات کی تلاش

۳۲۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ غضائری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نجار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو منصور نے ان کو ابوامیہ خادم عمر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ان کی ایک دراز تھی ایک الماری کے اندر اس کی چابی ان کے تہہ بند میں ہوتی تھی وہ مجھے بے خبر ہونے دیتے جب وہ میری طرف دیکھتے کہ میں سو چکا ہوں تو وہ دراز کو کھولتے اس میں سے بالوں کی ایک قمیص یا جبہ اور ایک بالوں کی چادر نکالتے رات بھر ان دونوں میں نماز پڑھتے رہتے جب صبح کی اذان ہو جاتی تو ان دونوں کو اتار کر رکھ دیتے۔

۳۲۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے انکو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی عبداللہ بن سعید ابوقدامہ نے ان کو ابوالولید بن مسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ عطاء خراسانی کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے وہ رات بھر نماز کے لئے شب بیداری کرتے تھے جب آدھی رات یا ایک تہائی گزر جاتی تو وہ ہمارے پاس آتے اور ہم لوگ اپنے خیموں میں ہوتے وہ آواز دیتے اے یزید۔ اے عبدالرحمٰن بن یزید۔ اے ہشام بن عامر اٹھو وضو کرو اور نماز پڑھو اس رات کی نماز پڑھنا اور اس دن کا روزہ رکھنا آسان ہے لوہے کی بیڑیوں سے اور پیپ کے پینے سے بچو اور نجات تلاش کرو اس کے بعد وہ نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے تھے۔

(۳۲۱۱)......(۱) مابین المعکوفین غیر واضح فی (أ)　　(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)......مابین المعکوفین غیر واضح فی (أ)　　(۴)......فی (ب) : خفیفتان

(۵)......فی (ب) : لقینا　　(۶)......فی (ب) : فکسر ذلک

(۷)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

الحدیث أخرجه ابن أبی الدنیا فی محاسبة النفس (۳۳) وأبی نعیم فی الحلیة (۲/۲۴۰)

(۳۲۱۴)......(۱) فی (أ) جعفر بن سفیان　　(۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

۳۲۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر صفار نے بغداد میں ان لوابوعبداللہ حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان ۔ نے ان کوابراہیم بن مجشر نے ان کو ہیثم نے ان کوخبر دی ابوعامر نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایارات کونماز تہجد پڑھا کرواگر چہ چار رکعت ہی سہی۔ ہاں ضرور پڑھوخواہ دو رکعت ہی کیوں نہ ہوکوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی صلاۃ اللیل معروف ہومگر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے گھرانے والواٹھواپنی نماز کے لئے۔ ہیثم کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اسی شخص نے جوابوعامر کے ماموں ہے کہ حسن نے فرمایا یہ حدیث ہے واللہ اعلم کیا ہے یہ منادی۔

رات میں نماز پڑھنے کی ترغیب

۳۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالفتح نے ان کو حسین بن یحییٰ نے ان کوابراہیم نے ان کو ہیثم نے ان کوابوالاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رات کونماز پڑھواگر چہ بکری کا دودھ دوہنے کی دیر ہی سہی۔

۳۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انہوں نے سنا حسن بن عبداللہ ادیب سے انہوں نے سنا محمد بن اعین سے انہوں نے ابوعبداللہ مقری زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سرائے میں ایک شیخ تھا وہ لوگوں کو جگاتا تھا جب رات کی ایک تہائی گزرجاتی اوران کوتہجد پڑھنے کے لئے ترغیب دیا کرتا تھا پس وہ جس وقت ان لوگوں میں سے کسی کواس کام کے لئے خوشی سے کرتے دیکھتا تواللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف کرتا اورقرآن پاک کی آیات تلاوت کرتا مثلاً یہ آیت بھی پڑھتا تھا۔ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک اوررات کے وقت قرآن کے ساتھ تہجد پڑھتے یہ اضافی حکم ہے ان کے لئے۔اس کے بعد اونچی آواز کے ساتھ شعر پڑھتا تھا (جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہوتا تھا) (اے سونے والے) رات کی قدر شب بیداری کرنے والوں سے پوچھ جوسحر کے وقت (روتے ہیں اللہ کی بارگاہ میں) جوبغیر کھیل کود کےاوربغیر رات کے قصے سننے کے تروتازہ ہیں جواپنے ہاتھوں کواپنے جگروں پر باندھے کھڑے ہوتے ہیں گویا کہ وہ دنیا سے کوچ کرنے کے لئے رخت سفر باندھے تیار کھڑے ہیں۔

سل اللیل اھل اللیل بالسحر

والناعمین بلا لھو ولا سمر

والقابضین علی الاکباد ایدیھم

شدوا الرحیل وھبّاً والہ السفر

پھراگروہ بزرگ ان مسافروں سے سستی اور بوجھل پن دیکھتے یہ کہتے تھے:

من نام اللیل کثیرا

لقی اللہ یوم القیمۃ فقیراً

جورات کوزیادہ سوئے گا وہ قیامت کے روز نادار ہوکر اللہ کو ملے گا۔

پھروہ زورزور سے یہ شعر پڑھتے۔

اپنی خواب غفلت سے بیدار ہوجا اے ناداں تیری نیند تولمبی کبھی تیری قبر کی مٹی کے نیچے ہو ہی جائے گی۔موت کی تیاری کیا کر جب تو صبح کرے ممکن ہے کہ جب تو شام کرے تو موت کا قاصد اتر چکا ہو۔

(۳۲۱۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۱۷)......(۱) فی (ب) نشاطاً ونسارعاً (۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)...... ظھر واضح فی (أ) (۴)...... فی (ب) : کثیراً (۵)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

تنبه من منامک یا جهول
فنومک تحت رمشک قد یطول
تاهب للمنیة حین تغدو
عسی تمسی وقد نزل الرسول.

۳۲۱۸:......ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے ہمیں بعض احباب کے اشعار سنائے تھے۔اے غافل سونے والے (تو سوتا ہے) اور رب جلیل رات کی تاریکیوں میں دھرتی پر چلتی ہر بری چیز سے تیری حفاظت کرتا ہے۔آنکھیں اس مبارک شان سے کیسے غافل سوتی ہیں جس کی طرف سے نعمتوں کے فوائد کی بارش ہوتی ہے۔

یا راقدا والجلیل یحفظه
من کل سوء یدب فی الظلم
کیف تنام العیون عن ملک
یاتیه منه فوائد والنعم

اور ایک روایت میں یوں ہے۔والملک یرقبه۔مطلب وہی ہے۔

۳۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو حسان بن عبداللہ واسطی نے ان کو سری بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان تیمی مکہ کے راستے میں تھے تو نماز عشاء کے لئے وضو کرتے پھر ساری رات اپنے سامان میں صبح تک نماز پڑھتے رہتے تھے پھر اسی وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے تھے۔

چالیس سال تک فجر کی نماز عشاء کے وضو سے

۳۲۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی دعلج بن احمد بن احمد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے وہ کہتے کہ میں نے سنا محمد بن عبدالاعلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ معتمر بن سلیمان نے کہا اگر آپ میرے گھر کے فرد نہ ہوتے تو میں کبھی آپ کو یہ بات نہ بتلاتا اپنے والد کے بارے میں کہ وہ چالیس سال تک ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے اور فجر کی نماز عشاء کے وضو کے ساتھ پڑھتے تھے (یعنی رات بھر عبادت کرتے تھے سوتے نہیں تھے)

۳۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو سعید بن عامر نے وہ کہتے ہیں حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ ہر سجدے میں اور ہر رکوع میں ستر مرتبہ تسبیح کہتے تھے۔

۳۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ معیطی نے ان کو جریر ضبی نے ان کو رقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رب العزت کو نیند میں دیکھا تو اس نے فرمایا میری عزت کی قسم ہے البتہ ضرور میں عزت کا ٹھکانہ دوں گا سلیمان تیمی کو۔

۳۲۲۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عمران بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عیاش سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابواسحق سے وہ کہتے ہیں کہ چالیس سال میری آنکھوں نے ذرا سی بھی نیند نہیں کی۔

(۳۲۱۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۲۲)......أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۳/۳۲) من طریق ابن المبارک عن رقبة بن مصقلة

خواتین کی نماز کے لئے شب بیداری

۳۲۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو محمد بن صالح عدوی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ حفصہ بنت سیرین رات کو دیا جلاتی پھر اپنے مصلے پر کھڑی ہو جاتی بسا اوقات چراغ بجھا دیتی تھی اور صبح تک اس کا گھر روشن رہتا تھا۔

۳۲۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا عون بن ابوعمران جونی سے کہتے تھے کہ میری والدہ رات بھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتی تھی حتیٰ کہ اپنی دونوں پنڈلیوں اور دونوں پیروں کو پرانے کپڑوں کی پٹیوں سے باندھ لیتی تھیں۔ ابوعمران ان سے کہتے تھے کہ اے امی اس کے بغیر کبھی تو آپ رہ سکتی ہیں وہ اس کو جواب دیتی نہیں یہ قیام و تکلیف اس کے مقابلے میں بہت کم ہے جو قیامت میں اللہ کے سامنے پیشی کے وقت ہوگا لہٰذا بیٹا خاموش ہو جاتا تھا۔

۳۲۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن عمرو احمسی نے کوفے میں ان کو حسن بن مہران اصفہانی نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو خبر دی محمد بن حسین صیرفی نے ان کو ابراہیم بن مسلم قرشی نے انہوں نے کہا کہ فاطمہ بنت محمد بن منکدر رایسی تھی کہ دن اس کا روزے سے گزرتا تھا اور جب اس پر رات چھا جاتی تو وہ غمگین آواز کے ساتھ آواز لگاتی رات چھا گئی اندھیرے مل جل گئے اور ہر محبوب نے اپنے محبوب کے پاس پناہ لے لی ہے اور میری خلوت تیرے ساتھ ہے اے میرے مطلوب تو ہی مجھے جہنم سے آزاد کر دے۔

۳۲۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ مروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہیثم نے کہا کہ اگر منصور بن زازانی سے کہا جاتا کہ موت کا فرشتہ دروازے پر پہنچ چکا ہے تو اس کے ہاں عمل میں زیادتی نہ ہوتی فرمایا کہ یہ اس لئے تھا کہ ان کا معمول یہ تھا کہ وہ صبح صبح جب نکلتے تھے پہلے صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے تھے اس کے بعد وہ وہیں بیٹھ جاتے تھے اور تسبیح پڑھتے رہتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا پھر وہ نماز پڑھنا شروع کرتے تو زوال تک پڑھتے رہتے تھے زوال کے بعد وہ ظہر پڑھتے۔ اس کے بعد نماز شروع کرتے تو عصر تک پڑھتے رہتے تھے اس کے بعد عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے اور تسبیح پڑھتے رہتے مغرب تک اس کے بعد مغرب پڑھتے اس کے بعد پھر نماز پڑھتے عشاء تک پھر عشاء پڑھ کر گھر واپس لوٹ آتے تھے۔

نماز میں استغراق

۳۲۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواحمد فراء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن مغیرہ ایسے تھے کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے اگر مکھی ان کے چہرے کو نوچ کھاتی وہ اس کو نہیں اڑاتے تھے (نماز میں مستغرق رہتے تھے)۔

۳۲۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے مریم عورت عثمان سے سنا وہ کہتی تھی کہ ہم لوگ کھیل کود کر ہنسنے اور بات چیت کرنے کو ملتوی کر دیتے تھے اس وقت تک کہ ابوعثمان اپنے نماز کے معمول میں داخل ہو جاتے وہ ایسے تھے کہ جب وہ خلوت میں (عبادت کے لئے) داخل ہو جاتے تو پھر وہ (ایسے عبادت میں مستغرق ہوتے کہ) بات چیت وغیرہ کچھ بھی محسوس نہیں کرتے تھے۔

(۳۲۲۷)......(۱) مابین المعکوفین غیر واضح فی (أ)

(۳۲۲۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

۳۲۳۰:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی سے ان کو ابوالحسن علی بن قرین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ایسے تھے کہ) انہوں نے رات کو تین تہائیوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ وہ ایک تہائی لکھنے میں گزارتے ایک تہائی نماز پڑھتے تھے اور ایک تہائی سوتے تھے)۔

۳۲۳۱:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو داؤد بن ابراہیم نے ایک شیر نے حج کے راستے پر لوگوں کا راستہ روک لیا تھا لہٰذا بھگدڑ کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے ٹکرا کر زخمی ہو گئے تھے۔ ساری رات اسی طرح گزر گئی تھی جب صبح ہوئی تو وہ خود بخود وہاں سے چلا گیا لوگ بھی دائیں بائیں اتر گئے اور اپنے آپ کو انہوں نے گرا دیا اور سو گئے۔ صرف طاؤس نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ ایک آدمی نے طاؤس سے کہا کہ کیا آپ سوتے نہیں ہیں آپ رات بھر کھڑے رہے؟ طاؤس نے کہا کہ کیا سحر بھی سوتی ہے۔

صاحب حدیث کے لئے عبادت کا معمول

۳۲۳۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو عبدالصمد بن سلیمان بن ابومطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احمد بن حنبل کے ہاں رات گزاری تھی۔ انہوں نے میرے پاس پانی کا برتن رکھ دیا تھا کہتے ہیں جب میں نے صبح کی تو انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو استعمال نہیں کیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ آپ تو صاحب الحدیث ہیں احادیث کے روایت کرنے والے ہیں) آپ کا رات کی عبادت کا معمول نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا کہ وہ ہے مگر میں مسافر ہوں اس لئے۔ فرمایا کہ مسافر ہو تو کیا ہوا مسروق نامی بزرگ نے حج کا جب سفر کیا تھا تو رات بھر عبادت کرتے تھے نیند صرف سجدے میں کرتے تھے۔

۳۲۳۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو ابویوسف یعقوب بن سفیان نے کہ مجھے خبر دی ہے بعض شیوخ اہل کوفہ نے کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کے پاس یعنی آل حسن بن صالح بن حی کے پاس ایک خادم تھا جو ان کی خدمت کیا کرتا تھا انہیں اس کے بیچنے کی ضرورت پیش آ گئی لہٰذا اسے انہوں نے بیچ دیا جب رات کا پہلا حصہ ہوا تو میں گیا اور جا کر اس کی مالکن سے اصرار کیا کہ اس کو اٹھا دینا اور کہتا کہ رات گئی بار بار کہا حتیٰ کہ مالکن نے اس کو ڈانٹ دیا اور وہ اس کے ساتھ چیخا کہتے ہیں کہ جب میں نے صبح کی تو میں حسن کے پاس گیا۔ وہ بولی یا سبحان اللہ کیا تمہارے اوپر لازم نہیں تھا بوجہ اس کے کہ میں نے تمہاری خدمت کی تھی کہ تم لوگ مجھے کسی مسلمان کے پاس بھیج دیتے کہتے ہیں کہ حسن نے کہا سبحان اللہ کیا ہوا اس کو؟ فرمایا کہ میں نے انتظار کیا کہ تاکہ اٹھے اور تہجد پڑھے اس نے ایسا نہیں کیا میں نے اس پر اصرار کیا تو اس نے مجھے مارا اور مجھے گالیاں دیں۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ چیخے یا علی اور کہا تم اس سے زیادہ اچھا کیا چاہتے ہو جاؤ اس کی ہمارے بعض بھائیوں سے پہلے رقم لو اور اس کو آزاد کر دو۔

۳۲۳۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن محمد بن سمعان واعظ نے ان کو محمد بن مسیب ارغیانی نے ان کو ابوسعید نے ان کو ابوخالد احمد نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کھانا کھایا جب پیٹ بھر گیا تو بولے کہ گدھا جب زیادہ گھانس کھاتا ہے اس کا کام بھی زیادہ کر دیا جاتا ہے پھر وہ عبادت کرنے جو کھڑے ہوئے تو انہوں نے صبح کر دی۔

(۳۲۳۰)۔۔۔۔(۱) فی الأصل : بکر

(۳۲۳۱)۔۔۔۔(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۳۳)۔۔۔۔(۱) فی (ب) : اما (۲)۔۔۔۔ مابین المعکوفین سقط من (ا) (۳)۔۔۔۔ فی (ب) : ان یقوم

ابن مبارکؒ کا مبارک عمل

۳۲۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر خفاف نے ان کو محمد بن منذر نے ان کو محمد بن احمد بن حسن بن ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک کو دیکھا وہ روم کی سرزمین پر سخت گرمی کے ایام میں جہاد کر رہے تھے اور ان کے سر سے ان کی ٹوپی گر گئی کہتے ہیں کہ کہا محمد بن وزیر ابن مبارک کے وصی نے کہ میں عبداللہ کے ساتھ تھا محمل میں ہم لوگ رات کو ایک جگہ پہنچے اور وہ خوف تھا خطرہ تھا۔ کہتے ہیں وہاں پر ابن مبارک اترے اور پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے حتیٰ کہ اس مقام سے ہم نکل گئے اور ہم ایک نہر پر پہنچے لہٰذا وہ اپنی سواری سے اترے چنانچہ میں نے اس کی لگام یا رسی لی اور میں لیٹ گیا وہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے لگ گئے حتیٰ کہ فجر ہوگئی میں ان کو دیکھتا رہا لہٰذا انہوں نے مجھے آواز دی کہ اٹھ جا وضو کرلے کہتے کہ میں نے کہا کہ میرا تو وضو ہے چنانچہ ان پر حزن وغم سوار ہوگیا جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ مجھے ان کے رات بھر قیام کا علم ہے چنانچہ انہوں نے مجھ سے کلام نہیں کیا حتیٰ کہ دوپہر ہوگئی اور میں ان کے ساتھ منزل پر پہنچ گیا۔

حضرت کرز کی نماز

۳۲۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابن مغیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت کرز کا ساتھی بنا ان کی عادت تھی کہ وہ جہاں کہیں اترتے تھے تو خیمہ نصب کرنے سے پہلے ادھر ادھر دیکھتے تھے جب وہ کوئی پاک جگہ دیکھتے تو اس میں وہ نماز پڑھ لیتے تھے۔

حضرت اوزاعی کی نماز

۳۲۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن حسین نصر آبادی نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو ابوالاصبغ محمد بن سماعہ رملی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضمرہ بن ربیعہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت اوزاعی کے ساتھ حج کیا تھا سنہ ایک سو پچاس ہجری میں ہم نے انہیں بستر پر لیٹے کبھی نہیں دیکھا تھا نہ رات میں نہ دن میں وہ نماز پڑھتے رہتے تھے جب نیند ان پر غالب آتی تھی وہ پلان کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔

حضرت ہناد کی نماز

۳۲۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہناد بن سری سے بار ہا سنا جب وقبیصہ بن عقبہ کا ذکر کرتے تھے کہ وہ نیک آدمی تھا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہتی تھیں اور حضرت ہناد بہت رونے والا شخص تھا میں ایک دن ان کے پاس مسجد میں تھا جب وہ قرأت سے فارغ ہوئے تو اپنی منزل کی طرف لوٹ آئے۔ وضو کیا اور واپس مسجد میں چلے گئے اور اپنے پاؤں پر کھڑے زوال تک نماز پڑھتے رہے اور میں مسجد میں ان کے ساتھ تھا پھر وہ اپنی منزل کی طرف آئے وضو کیا اور واپس مسجد چلے گئے پھر گھر پہنچ کر نماز پڑھتے رہے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ ہم نے ظہر پڑھی پھر وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوکر عصر تک نماز پڑھتے رہے اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ اپنی آواز اونچی کر لیتے اور کثرت کے ساتھ روتے رہتے اور عصر تک نماز پڑھتے رہے پھر ہمیں عصر پڑھائی اور مسجد

(۳۲۳۵)......(۱) فی (ب) : من ارض

(۳۲۳۸)......(۱) فی (ب) : قال (۲)......فی (ب) : مسجدہ (۳)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۴)......فی (ب) : البلی (۵)......مابین المعکوفین سقط من (ا)

کے صحن میں آ گئے اور وہ مصحف میں قرآن مجید پڑھتے رہے اور رات کو میں نے ان کے ساتھ مغرب پڑھی اور میں نے ان کے بعض پڑوسیوں سے کہا کہ ان کو کس چیز نے عبادت پر اتنا صابر بنا دیا ہے انہوں نے کہا کہ دن میں بھی ان کی یہی عبادت ہے گزشتہ ستر سال سے کیا حال ہوتا اگر آپ ان کی رات کی عبادت دیکھتے انہوں نے کبھی شادی نہیں کی ہے اور نہ ہی رات کو کبھی سوئے گئے حتیٰ کہ ان کو راہب کوفہ کہا جاتا تھا۔

رابعہ بصریہ کی نماز

۳۲۳۹:......ہمیں خبر دی عبدالملک بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسین اخو تبوک نے ان کو ابوجہم قرشی نے ان کو محمد بن عباس قطان نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں ایک رات رابعہ بصریہ کے پاس مہمان بنا میں نے اس کے عبادت خانے کی طرف جانے کی جلدی کی اور دوسری جگہ پر مگر وہ ہمیشہ نماز میں کھڑی رہی حتیٰ کہ اس نے صبح کر دی میں نے ان سے کہا۔ کیا جزا ہے اس کی جس نے ہمیں قوت دی ہے اسی رات کے قیام پر۔ بولی اس کی جزا یہ ہے کہ تم اس کے لیے دن میں روزہ رکھو۔

۳۲۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو محمد بن زکریا اصفہانی نے ان کو ابوبکر بن بنی ضبیعہ نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ابراہیم بن عیسیٰ یشکری نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے وہ کہتے ہیں کہ کون ہے تیری مثل اے ابن آدم اس نے تجھے پانی کی اور محراب کے مابین آزادی دی ہے کہ تم جب چاہو اپنے رب کے پاس داخل ہو سکتے ہو تیرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ترجمان ہے۔

حضرت بلال بن سعد کی عبادت

۳۲۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عباد بن ولید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ بلال بن سعد عبادت کے حوالے سے مشہور تھے اس قدر کہ ہم نے نہیں سنا کہ کوئی اس پر قادر ہو کہ وہ ہر رات اور ہر دن میں غسل کرتے تھے۔ میرے والد نے کہا کہ امام اوزاعی بھی عبادت میں اس قدر مشہور تھے کہ کسی کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ وہ اس قدر عبادت پر قادر ہو جتنی وہ کرتے تھے کہ اگر ان پر زوال بھی گزرا تو وہ اس وقت بھی کھڑے نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

چاشت کی نماز ایک سو رکعات کا معمول

۳۲۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوالمعروف ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر جزاء نے ان کو علی بن وابنی نے ان کو لوح بن قیس نے ان کو عون بن ابوشداد نے کہ عبداللہ بن غالب چاشت کی نماز ایک سو رکعات پڑھتے تھے۔ اس کے بعد بیٹھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اسی لیے (عبادت کے لیے) پیدا کیے گئے ہیں اور اسی چیز کا حکم دیئے گئے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ کے ولی رک جائیں اور صرف حمد ہی کریں۔

۳۲۴۳:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان حناط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو علی بن ابوالحسین نے وہ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی نے کہا تھا کہ میں حج کرنے نکلا تھا چنانچہ میں جب مدینۃ الرسول میں داخل ہوا تو رات کا وقت تھا میں مسجد نبوی میں آیا کیا دیکھتا ہوں کہ نوجوان قبر رسول اور منبر رسول کے درمیان یعنی ریاض الجنۃ میں تہجد پڑھ رہا ہے۔

(۳۲۳۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۴۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

جب صبح صادق ہوگئی تو وہ اپنی پیٹھ کے بل چت لیٹ گیا پھر کہنے لگا۔صبح کے وقت قوم تعریف کرتی ہے تیری۔میں نے اس سے کہا کہ اے بھتیجے (حمد کرنا) تیرے اور تیرے اصحاب کے لئے ہے دو جمالوں کے لئے نہیں ہیں۔اسی طرح روایت کیا ہے اس کو سعید بن عبدالعزیز حلبی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے۔

بغیر حساب و کتاب جنت میں داخلہ

۳۲۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ایک ہی میدان میں جمع کیے جائیں گے پھر منادی کرنے والا منادی کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کی کروٹیں ان کے بستروں سے علیحدہ رہتی تھیں لہٰذا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے حالانکہ وہ لوگ قلیل ہوں گے پھر وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کیے جائیں گے اس کے بعد تمام لوگوں کے حساب کا حکم دے دیا جائے گا۔

آج غلبہ کس کا ہے؟

۳۲۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشیر بن کعب عدوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیعہ جرشی سے حضرت معاویہ کے زمانے میں وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو جمع کریں گے ایک ہی مٹی پر اتنی زیادہ تعداد میں ہوں گے جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا عنقریب جان لیں گے جتھوں اور جماعتوں والے کہ آج غلبہ کس کا ہے اور عزت کس کی ہے؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔

تتجافی جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفاً و طمعاً. و مما رزقنهم ينفقون.

جن کی کروٹیں ان کے بستروں سے (عبادت میں مصروف ہونے کی وجہ سے) علیحدہ ہو جاتی تھیں جو خوف اور امید کی حالت میں اپنے رب کو پکارتے تھے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے وہ خرچ کرتے تھے (اللہ کی راہ میں) لہٰذا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے مگر وہ قلیل مقدار میں ہوں گے۔پھر جب اللہ چاہے گا معاملہ ٹھہرا رہے گا۔پھر شروع ہوگا پھر اعلان ہوگا عنقریب اہل جماعت یعنی جتھوں اور گروہوں (کی طاقت والے) جان لیں گے کہ آج غلبہ کس کا ہے اور عزت والا کون ہے۔وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔

لاتلهيهم تجارة و لا بيع عن ذكر الله و اقام الصلوٰة.

جن کی تجارت اور خرید و فروخت ان کو ذکر اللہ سے اور نماز قائم کرنے سے غافل نہیں کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری آیت تلاوت فرمائی لہٰذا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے مگر یہ لوگ پہلے والوں سے زیادہ ہوں گے (وہ جنت میں چلے جائیں گے) اس کے بعد معاملہ رکا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا روکنا۔پھر اعلان ہوگا عنقریب اہل جمع یعنی گروہوں اور جتھوں والے جان لیں گے کہ آج کس کا غلبہ ہے اور کس کی عزت واکرام ہے؟ پھر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے کھڑے ہوں گے پھر وہ کھڑے ہو جائیں گے وہ پہلے والوں سے زیادہ ہوں گے۔

(۳۲۴۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... فی (ب) الی الحساب

(۳۲۴۵)......(۱) فی (ب) فینادی

۳۲۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابواسحق نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر اس نے حدیث ذکر کی وضو کے ثواب کے بارے میں پھر حضرت عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا کے بارے میں جو وضو سے فراغت پر کہنا ہے۔اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں لوگوں کو ایک ہی میدان میں جمع کریں گے نظر ان کے پار گزرے گی اور سنوائے گا ان کو داعی اتنے میں اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ عنقریب اہل جمعیت جان لیں گے کہ آج عزت و شرف کس کے لیے ہے تین بار پھر اس کے بعد کہے گا کہاں ہیں؟ وہ لوگ جن کی کروٹیں بستروں سے علیحدہ ہو جاتی تھیں؟ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی نہ ان کے تجارت نہ بیع وشراء۔اس کے بعد منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ عنقریب اہل جمعیت جان لیں گے کہ آج کے دن مہربانی کس کے لئے ہے پھر کہے گا کہ کہاں ہیں حمد کرنے والے جو اپنے رب کی حمد کیا کرتے تھے؟

امت کے عزت دار لوگ

۳۲۴۷:......ہمیں خبر دی ابوحازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابوالعباس احمد بن حمدان عکبری نے ان کو ابو ابراہیم ترجمانی نے ان کو سعید بن سعد جرجانی نے ان کو نہشل ابوعبداللہ قرشی نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت عزت دار لوگ عامل بالقرآن ہیں اور رات کو شب بیداری کرنے والے۔

۳۲۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو اور عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو عبداللہ وراق نے ان کو بشر بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معافی بن عمران سے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن کی عزت لوگوں سے اس کے مستغنی ہونے میں ہے اور اس کا شرف ومرتبہ رات کو قیام کرنے میں ہے۔

۳۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارسی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں صہیب بن مہران نے کہا مؤمن کا شرف ومرتبہ رات کی تاریکی میں نماز پڑھنا ہے اور اس سے مایوس اور ناامید ہونا جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔محمد نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے موسیٰ بن اسماعیل نے بسرہ بن عبداللہ بن خنیس سے ان کو عمر بن صالح نے ان کو صہیب نے۔

چھ سو رکعات نفل

۳۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابراہیم بن مضارب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں حضرت حسین بن فضل رات دن میں چھ سو رکعات نفل پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ضعف اور پیرانہ سالی نہ ہوتی تو میں دن کو کھانا نہ کھاتا یعنی روزہ رکھتا۔

۳۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے جو اپنے دور میں تصوف کے شیخ العصر تھے۔ان کو

(۳۲۴۶)......اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۹۸ و ۳۹۹) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۳۲۴۷)......(۱) في (ب) العبكرى　　(۲)......في (أ) سعيد بن سعيد

(۳۲۴۸)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳۲۴۹)......(۱) في (ب) : الإياس

(۳۲۵۰)......(۱) في (ب) : بالنهار

حدیث بیان کی علی بن محمد بن خالد مطرز نے حدیث بیان کی ہے علی بن موفق نے انکوداؤد بن رشید نے وہ کہتے ہیں کہ آپ کے بھائی اندھیری رات میں نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تھے۔ اکیلے نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کو شدید ٹھنڈ لگی وہ پرانے کپڑوں والے تھے اور سردی کی شدت تھی اس کے بعد وہ سجدہ میں گیا اور ان کو سجدہ میں نیند آ گئی چنانچہ ہاتف غیبی نے ان کو کہا کہ ہم نے ان کو سلایا ہے اور تم کو کھڑا کیا ہے اور تم ہمارے اوپر روتے ہو۔

۳۲۵۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا اسماعیل بن نجید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید ہر روز بازار کی طرف جاتے تھے اور اپنی دکان کا دروازہ کھولتے اور اندر داخل ہو کر پردہ ڈال دیتے تھے وہاں چار سو رکعات نفل پڑھتے پھر اپنے گھر واپس لوٹ آتے۔

حالت نزع میں ورد

۳۲۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ وہ داخل ہوئے جنید ابوالعباس بن عطاء کے پاس حالانکہ وہ حالت نزع میں تھے جا کر سلام کیا انہوں نے جواب نہیں دیا پھر کچھ دیر کے بعد جواب دیا اور کہا کہ میری معذرت قبول کرنا میں اپنے ورد کرنے میں مصروف تھا اتنے میں انہوں نے اپنا چہرہ قبلہ کی طرف پھیرا اور اللہ اکبر کہا اور انتقال کر گئے۔

۳۲۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بجلی سے انہوں نے سنا ابومحمد جریری سے وہ کہتے کہ حضرت جنید کی وفات کے وقت میں ان کے سرہانے کھڑا تھا وہ جمعہ کا دن تھا جنید قرآن مجید پڑھ رہے تھے میں نے ان سے کہا اے ابوالقاسم آپ اپنے نفس پر مہربانی کیجئے بولے اے ابومحمد کیا تم اس وقت اس کام کے لئے مجھ سے زیادہ حاجت مند کوئی اور دیکھتا ہے وہ دیکھتے ہو وہ میرے اعمال کا صحیفہ لپیٹا جا رہا ہے۔

۳۲۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو بشر بن عبداللہ نہشلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوبکر نہشلی کے پاس گئے اور وہ موت کے وقت میں تھے سر کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے کبھی اونچا کرتے کبھی نیچا کرتے جیسے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ ان کے بعض احباب نے ان سے کہا کہ اس جیسی حالت میں اللہ تعالیٰ بھی آپ کے اوپر رحم کرے گا وہ کہنے لگے کہ بے شک میں جلدی کر رہا ہوں صحیفہ اعمال کے لپیٹے جانے سے۔

نفع دینے والی نماز

۳۲۵۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا علی بن سعید سے انہوں نے علی بن احمد واسطی سے شہر موصل میں انہوں نے جعفر خلدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حصرت جنید کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ کہنے لگے کہ وہ سارے نشانات مٹ گئے۔ وہ ساری عادتیں غائب ہو گئیں وہ سارے علوم فنا ہو گئے۔ وہ سارے نقوش ختم ہو گئے (شاید ان سب سے مراد دنیا کے سارے امور وغیرہ تھے) ہمیں کسی چیز نے نفع نہیں دیا مگر انہیں رکعات نے جو سحر کے وقت ہم پڑھتے تھے۔

۳۲۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسین کوفی نے ان کو محمد بن یحییٰ خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ

(۳۲۵۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۵۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۵۶)......(۱) فی (ب) : وغابت　(۲)...... غیر واضحة فی (أ)　(۳)...... غیر واضح فی (أ)

ابن اجلح نے کہا کہ میرے والد نے سلمہ بن کہیل سے کہا اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر گئے تو تم خواب میں میرے پاس آنا اور مجھے خبر دینا جو کچھ تم وہاں دیکھو گے لہٰذا میں بھی ویسے کروں گا لہٰذا سلمہ کا انتقال اجلح سے پہلے ہو گیا تو میرے والد نے مجھ سے کہا کہ بیٹا میں نے جان لیا کہ سلمہ بن کہیل میرے پاس آیا میری نیند میں میں نے اس سے کہا کیا آپ کا انتقال نہیں ہو گیا تھا؟ اس نے کہا کہ بے شک اللہ عزوجل نے مجھے زندہ کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ تم نے اپنے رب کو کیسا پایا بولے اے ابوحجیۃ میں نے رب کو مہربان پایا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کون سی چیز کو آپ نے افضل اعمال پایا جس کے ذریعے بندے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے یہاں والوں کے ہاں رات کی نماز یعنی تہجد سے زیادہ شرف والی کوئی چیز نہیں دیکھی کہتے ہیں کہ میں نے پھر پوچھا کہ آپ نے وہاں کا معاملہ کیسا پایا ہے؟ فرمایا کہ معاملہ آسان پایا ہے مگر تم لوگ (اس بات) کا سہارا نہ کرو۔

۳۲۵۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو سعید بن زید نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ جس وقت ہم رات کو نماز پڑھتے تھے آخر سحر میں ہم ستر بار استغفار کریں۔

۳۲۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابوسعید بن سختویہ اسفرائنی مجاور مکہ نے اور اس کو میرے لئے لکھا مکہ میں ان کو بیان کی ابوسہل بشر بن احمد نے ان کو بہلول بن اسحٰق انباری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوعوانہ نے منصور سے اس نے ہلال بن یساف سے اس نے ضمرہ بن حبیب سے اس نے ایک آدمی سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ نے فرمایا کہ آدمی کی نماز کی فضیلت جو اپنے گھر میں پڑھے اس نماز پر جہاں اس کو لوگ دیکھیں ایسے ہے جیسے فرض نماز کو نفل پر ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تفصیل صلوٰۃ نفل کے لئے ہے۔

گالی دینے کا کفارہ

۳۲۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو میرے والد نے محمد بن یزید حرانی نے ان کو اوزاعی نے ان کو عبدالواحد بن قیس نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ہر گالی دینے کا کفارہ دو رکعتیں ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ یعنی آدمی کسی کو گالی دیتا ہے یا اس سے جھگڑا کرتا ہے تو وہ دو رکعت نماز پڑھے یہ اس کا کفارہ ہے۔

نماز بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے

۳۲۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ابوصالح کو انہوں نے اس بات کو روایت کیا ابوہریرہ سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے جب صبح کرتا ہے چوری کرتا ہے فرمایا کہ عنقریب (نماز اس کو) اس چوری کے عمل سے روک دے گی۔

۳۲۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اسماعیل نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز تو پڑھے مگر امر بالمعروف نہ

(۳۲۵۷).....(۱) سقط من (أ) (۲)..... في (ب) : نومی (۳)..... غير اضح في (أ)

(۳۲۵۹).....(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ) (۲)..... في (ب) : بخطه

(۳۲۶۱).....(۱) في (ب) : سينهاه

(۳۲۶۲).....(۱) في (ب) : لم

کرے اور نہی عن المنکر نہ کرے برائی اور بے حیائی سے نہ رکے یہ عمل اس کو اللہ سے دور کر دے گا۔

۳۲۶۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد نے ان دونوں کو ابو العباس نے ان کو احمد نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو ابو خالد نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ سے کہا گیا تھا کہ فلاں شخص رکوع اور سجود بہت طویل کرتا ہے انہوں نے فرمایا کہ نماز صرف اسی کو فائدہ دیتی ہے جو اس کی اطاعت کرے یعنی بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور برائی سے (یعنی جو شخص یہی عمل کرے گا) اس کو نماز فائدہ دے گی۔

۳۲۶۴:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا اس شخص کو اس کی نماز معروف کا حکم نہیں دے گی اور اس کو منکر سے نہیں روکے گی اور وہ اللہ سے دور ہوتا جائے گا۔

۳۲۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے استاذ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن داؤد نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حامد ابو الورقاء نے ان کو عبداللہ بن ابی اوفی نے کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی ایک کی طرف اولاد بنی آدم میں سے اسے چاہیے کہ وضو کرے اور وضو کو احسن طریقہ پر کرے اس کے بعد وہ دو رکعت نماز (نفل صلوٰۃ الحاجت) پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور یہ دعا پڑھے:

لاالٰہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والعصمة من کل ذنب والسلامة من کل ذنب.

تین طرح کے لوگ

۳۲۶۶:...... ہمیں خبر دی زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے اعمش سے اس نے سلمان فارسی سے انہوں نے کہا کہ جب رات ہوتی ہے تو لوگ تین طرح کے ہو جاتے ہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں کہ ان کو کوئی فائدہ تو ہوتا ہے مگر کوئی نقصان ہوتا ہے کچھ وہ ہوتے ہیں کہ جن کو نہ کوئی فائدہ ہوتا ہے نہ نقصان۔ کچھ وہ ہوتے ہیں ان کو نقصان ہی ہوتا ہے فائدہ کچھ نہیں۔ طارق نے کہا کہ میں اپنی کم عمری اور کم فہمی کی وجہ سے اس بات پر حیران ہوا اور کہا کہ اے ابو عبداللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ بہر حال وہ شخص جس کو فائدہ ہی ہوتا ہے نقصان نہیں ہوتا یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کی غفلت کو اور رات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتے ہوئے وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اس کو تو فائدہ ہی ہوتا نقصان نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو لوگوں کی غفلت اور رات کے اندھیرے کو غنیمت جان کر گناہوں میں چلتا ہے یہ وہ شخص ہے جس کو نقصان ہی ہے فائدہ کچھ بھی نہیں ہے تیسرا وہ شخص ہے جو رات کو سوتا ہے تو صبح اٹھتا ہے یہ وہ ہے جس کو نہ کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی نقصان ہوتا ہے۔

طارق نے کہا کہ میں نے سوچا کہ میں اسی شخص کی صحبت میں رہوں گا کبھی اس سے جدا نہیں ہوں گا چنانچہ انہوں نے لوگوں کو جمع کر کے بھیجا اور خود بھی نکلے تو میں بھی ان کا ساتھی بن گیا میں کسی کام میں ان سے جان نہیں چراتا تھا اگر آٹا گوندھنا پڑتا تو میں آٹا گوندھتا اگر روٹی پکانی پڑتی تو میں پکاتا ایک منزل پر ہم لوگ اترے اور رات گزاری رات کو میرا ایک وقت مقرر تھا میں اس میں رات کو قیام کرتا تھا میں جاگتا ان کو دیکھنے کے

(۳۲۶۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

لیٹے تو میں ان کو سوتا ہوا پاتا میں نے دل میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے یہ مجھ سے اچھا ہے میں بھی سو جاؤں پھر میں اٹھتا تو انہیں سوتا ہوا پاتا پھر میں بھی سو جاتا مگر حال یہ ہے کہ جب وہ رات میں بیدار ہوئے تو انہوں نے لیٹے لیٹے یہ پڑھا:

سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و لاالٰہ الااللّٰہ و اللّٰہ اکبر ۔ لاالٰہ الااللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

جب صبح سے تھوڑا پہلے کا وقت ہوا تو اٹھے اور وضو کیا اور چند رکعات پڑھیں پھر جب ہم لوگوں نے فجر پڑھ لی تو میں نے ان سے کہا کہ میری ایک ساعت مقرر تھی مجھے اٹھنا تھا میں اس کے لیے جاگتا تھا تو آپ کو سوتے ہوئے پاتا تھا پھر میں دل میں کہتا تھا کہ صحابی رسول مجھ سے بہتر ہے لہٰذا میں پھر سو جاتا تھا۔ انہوں نے فرمایا بھتیجے تم نے کیا چیز مجھ سے سنی ہے کہ میں کہہ رہا تھا میں نے ان کو بتادیا تو انہوں نے فرمایا یہی نماز ہے بے شک پانچ نمازیں کفارے میں اپنے مابین وقت کے لئے جب تک قتل سے اجتناب کرے اے بھتیجے تم میانہ روی کو لازم کرلو یہ زیادہ مقصد کے قریب ہے۔

ماہ رمضان میں رات کی عبادت کی فضیلت

۳۲۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے ان میں جوانہوں نے مالک پر پڑھی۔ اس نے ابن شہاب سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ نے ایک رات کو مسجد میں نماز پڑھائی۔ لوگوں نے بھی ان کی طرح نماز پڑھی اس کے بعد آئندہ شب کو بھی آپ نے نماز پڑھائی (نماز تراویح) میں لوگ بہت ہوگئے (جماعت میں) اس کے بعد تیسری رات چوتھی رات بھی لوگ جمع ہوئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھانے کے لئے) ان کی طرف گھر سے نکلے ہی نہیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے وہ جمع ہونا دیکھ لیا تھا جو کچھ تم لوگوں نے کیا تھا۔ مجھے تمہاری طرف نکل کر آنے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی مگر میں ڈر رہا تھا کہ یہ عمل فرض کردیا جائے گا تم لوگوں پر ابن زبیر کہتے ہیں یہ واقعہ رمضان میں ہوا تھا۔ بخاری و مسلم نے اس کو حدیث مالک سے نقل کیا ہے۔

۳۲۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عثمان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک پر پڑھی ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوسلیمان نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ رغبت دلایا کرتے تھے ماہِ رمضان میں عبادت کے لئے رات کو قیام کرنے کی اس کے بغیر کہ وہ لازمی حکم دیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے تھے جو شخص ماہِ رمضان میں رات کا قیام کرے گا عبادت کے لئے ایمان کے ساتھ اور طلبِ ثواب کی نیت سے اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرماگئے اور (اس قیام وعبادت) کا معاملہ اسی حال پر تھا اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کی ابتداء میں بھی یہ معاملہ اسی حالت پر تھا۔

(۳۲۶۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳)...... فی (ب) : لاأفضله
(۴)...... فی (ب) : فی مضجعه
(۳۲۶۷)......(۱) فی (ب) : ناس
(۲)...... فی (أ) إلیه
(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۳۲۶۸)......(۱) فی (ب) فیقول

پہلی اجتماعی تراویح

۳۲۶۹:۔۔۔۔۔اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابن شہاب سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ رمضان کی رات میں مسجد کی طرف نکلا۔ پس یکا یک لوگ تقسیم ہوئے اور متفرق تھے کوئی اپنی اکیلی نماز پڑھ رہا تھا۔ کوئی ایک اور کوئی گولی اور گروہ پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر نے دیکھ کر فرمایا۔ اللہ کی قسم بے شک میں دیکھتا ہوں کہ اگر ان سب کو ایک قرأت کرنے والے پر جمع کر دیا جائے تو یہ زیادہ مناسب ہوگا اس کے بعد انہوں نے اس بات کا پکا ارادہ کر لیا اور ان لوگوں کو حضرت ابی بن کعب پر جمع کر دیا (اور یوں وہ پہلی بار اجتماعی تراویح کے پہلے امام مقرر ہو گئے) عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک اور رات کو مسجد کی طرف ساتھ نکلا (تو اب منظر مختلف تھا) کہ سارے لوگ ایک ہی قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس اجتماعی عبادت کو دیکھ کر) فرمایا یہ اچھی بدعت ہے (یعنی اچھا نیا سلسلہ ہے) یہی عبادت تھی لوگ جس سے سو جاتے تھے وہ افضل ہے اس سے جو قیام کرتے ہیں میں اس سے ان کی مراد آخر شب تھی کیونکہ لوگ اول شب میں سو جاتے تھے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں۔

عہد فاروق میں بیس تراویح کا معمول

۳۲۷۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر انہوں نے برید بن اومان سے کہ انہوں نے کہا کہ لوگ رات کا قیام (رات کی عبادت) کرتے تھے حضرت عمر کے زمانے میں رمضان شریف میں تیئس رکعات (یعنی بیس تراویح اور تین وتر)۔

۳۲۷۱:۔۔۔۔۔اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے مالک سے اس نے داؤد بن حصین سے کہ انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جتنے لوگوں کو پایا وہ رمضان شریف میں کافروں پر لعنت کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ قاری ایسا ہوتا تھا کہ سورۂ بقرہ آٹھ رکعات میں پوری کر لیتا اور جب وہ اس کو بارہ رکعت میں پوری کرتا تو لوگ یہ دیکھتے کہ اس نے تخفیف کر دی ہے۔

۳۲۷۲:۔۔۔۔۔اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے مالک سے اس نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ واپس لوٹ جاتے تھے رمضان میں قیام سے (یعنی تراویح سے) تو خادم کو کھانا جلدی لانے کی تاکید کرتے تھے بوجہ خوف فجر ہو جانے کے۔

۳۲۷۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوری سے ان کو بیان کیا موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ سے ان کو احمد بن عیسیٰ بن ماہان رازی نے بغداد میں ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ابوعبداللہ ثقفی نے ان کو عرفجہ ثقفی نے وہ کہتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ لوگوں کو قیام رمضان کا حکم دیتے تھے اور مردوں کا الگ امام مقرر کرتے تھے اور عورتوں کا الگ امام۔ عرفجہ کہتے ہیں کہ میں عورتوں کا امام تھا۔

۳۲۷۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن (فنجویہ) دینوری نے ان کو علی بن احمد بن نصرویہ نے ان کو ابوعبداللہ ابراہیم بن عرفہ نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین قاریوں کو بلایا اور ان کو آپ نے پڑھوا کر سنا ان میں سے جو زیادہ تیز پڑھنے والا تھا اس کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے

(۳۲۶۹)۔۔۔۔۔(۱) فی (ب) : لأری

(۳۲۷۳)۔۔۔۔۔(۱) فی (ب) : فنحویه

(۳۲۷۴)۔۔۔۔۔(۱) فی (ب) : فنحویه　　(۲)۔۔۔۔۔ فی (ا) معاویة عن عمرو.

رمضان میں تیس تیس آیات پڑھا کرے اور درمیانہ پڑھنے والے کو حکم دیا کہ وہ پندرہ پندرہ آیات پڑھا کرے اور سب سے دیر سے پڑھنے والے کو حکم دیا کہ وہ دس دس آیات پڑھ کر نماز پڑھایا کرے۔

ہر رکعت میں تیس آیات

۳۲۷۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن اسحٰق قرشی نے ہراۃ میں ان کو عثمان بن سعد دارمی نے ان کو ابو عمر نے ان کو نمرہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ایوب رمضان میں اپنی مسجد کے لوگوں کی امامت کرتے تھے اور وہ ہر رکعت میں ان کے سامنے تیس آیات پڑھتے تھے اور وہ لوگوں سے کہتے تھے نماز' نماز اور جب وہ قنوت پڑھتے تو وہ اس میں قرآن کی دعا پڑھتے تھے اور ان کے مقتدی آمین کہتے تھے اور ان کی دعا کے آخر میں تھا کہ نبی کریم پر درود پڑھتے تھے اور یوں کہتے تھے۔ اے اللہ تو ہمیں ان کی سنت پر عمل پیرا بنا اور ہمیں ان کی سیرت پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ ہمیں تو پرہیز گاروں کا امام بنا اس کے بعد وہ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے تھے۔

قرآن کریم کا تراویح میں ختم

۳۲۷۶:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن اسحٰق قرشی نے انکو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابو عمیر بن نحاس نے ان کو نمرہ بن ربیعہ نے ان کو ابن شوذب نے ان کو خالد بن دویک نے وہ کہتے ہیں کہ بصرے میں ہمارا ایک امام تھا۔ رمضان میں وہ ہمارے ساتھ ہر تیسرے دن قرآن کا ختم کرتا تھا پھر وہ بیمار ہو گیا لہٰذا پھر ہم نے دوسرے آدمی کو امام بنایا وہ چوتھے دن ختم کرتا تھا ہم نے دیکھا کہ اس نے آسانی کی تھی۔

۳۲۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابوذر نے اس نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا مہینے میں ہمارے ساتھ کچھ بھی آپ نے قیام نہ کیا (یعنی باجماعت تراویح نہ پڑھائی) جب چوبیسویں رات آئی ابوالحسین نے کہا (وہ علی بن عاصم ہیں) کہ یا ستائیسویں تھی رسول اللہ نے ہمارے ساتھ قیام کیا۔ تقریباً ایک تہائی رات تک۔ جب چھبیسویں رات آئی ابوالحسین کہتے ہیں کہ یہ پچیسویں شب تھی۔ پھر ہمارے ساتھ آپ نے قیام کیا (یعنی ہمیں نماز تراویح پڑھائی) حتیٰ کہ آدھی رات چلی گئی۔ ہم نے کہا یارسول اللہ اگر آپ باقی رات بھی ہمیں نفل پڑھاتے (تو ہم پڑھتے) آپ نے فرمایا کہ آدمی جب امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ پورا کر لیتا ہے تو اس کے لئے اس کی پوری رات کا قیام (یعنی پوری رات کی عبادت) لکھ دی جاتی ہے۔ جب اس کے متصل والی رات آئی یعنی ستائیسویں شب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قیام نہیں کروایا جب اٹھائیسویں شب ہوئی ابوالحسین کہتے ہیں کہ تین راتیں باقی رہ گئی تھیں تو حضور نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور لوگ بھی آپ کے لئے جمع ہو گئے تھے پھر ہمیں حضور نے ساری رات نماز پڑھائی حتیٰ کہ قریب تھا کہ ہم سے فلاح فوت ہو جاتی ہم لوگوں نے پوچھا کہ فلاح کیا ہے جواب دیا کہ ''سحور'' سحری۔ پھر کہا کہ اے بھتیجے اس کے بعد مہینے میں سے آپ نے کچھ بھی ہمارے ساتھ قیام نہ کیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تاکید ہے نماز تراویح کی جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت کے لئے۔

۳۲۷۸:...... اور ہمیں خبر دی ابو سعید عبدالملک بن ابو عثمان زاہد نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو

(۳۲۷۷)...... (۱) فی (أ) ضمرة (۲)...... فی (ب) : تاكيد

یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ولید بن عبدالرحمن جرشی نے ان کو جبیر بن نضیر حضرمی نے ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا تئیسویں شب کو ایک تہائی رات تک۔ اس کے بعد ہمارے ساتھ قیام کیا (یعنی ہمیں نماز پڑھائی) پچیسویں شب آدھی رات تک۔ تو ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ ہمیں بقیہ رات بھی نفل پڑھاتے (تو ہم پڑھتے) آپ نے فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتھ قیام کرلیتا ہے یعنی فارغ ہو جاتا اس کے لئے اس کی پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے اس کے بعد ہمیں باجماعت تراویح حضور نے نہ پڑھائی یہاں تک کہ مہینے میں سے باقی تین راتیں باقی رہ گئیں پھر آپ نے اپنا تہہ بند کس لیا (یعنی پھر قیام لیل کے لئے کمر بستہ ہو گئے) اور اپنے اہل خانہ کو جمع کیا اور سب لوگوں کو جمع کیا اور ہمیں باجماعت نماز پڑھائی یہاں تک کہ ہم ڈر گئے کہ ہم سے فلاح نہ فوت ہو جائے ہم نے پوچھا کہ فلاح سے کیا مراد ہے جواب دیا کہ سحری مراد ہے پھر آپ نے باقی راتیں باجماعت تراویح نہ پڑھائی۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص ارادہ کرے قیام لیل میں علیحدہ اور انفرادی عبادت کرنے کا جس کے لئے حافظ قرآن ہو اس نے دلیل پکڑی ہے درج ذیل روایت سے۔

گھر میں نوافل پڑھنا

۳۲۷۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن بشر مرثدی نے اور احمد بن قادم مروزی نے دونوں کو عبدالاعلیٰ نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو سالم بن ابی نضرہ نے ان کو بشر بن سعید نے ان کو زید بن ثابت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ بنایا کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یوں کہا تھا کہ چٹائی کا حجرہ، رمضان میں اس میں دو راتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یعنی اکیلے اور مروزی نے کہا کہ کئی راتیں پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جان لیا (کہ وہ بھی پڑھنے لگے ہیں) تو بیٹھنا شروع کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ میں نے جان لیا ہے جو میں نے تمہارا فعل دیکھا ہے۔ لوگو! تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو بے شک افضل نماز آدمی کی اپنے گھر میں ہوتی ہے فرض کے علاوہ۔ اس کو بخاری نے روایت کیا عبدالاعلیٰ بن حماد سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ایک دوسرے طریق سے وہیب سے۔

۳۲۸۰:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن اسحٰق قرشی نے ہرات میں ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوعمیر بن نحاس نے وہ کہتے ہیں کہ زمرہ بن ربیعہ نے کہا کہ ہم نے حضرت اوزاعی سے ماہ رمضان میں اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تھا کہ گھر میں پڑھیں یا مسجد میں تو انہوں نے فرمایا کہ جہاں اس کی نماز زیادہ ہو اسی کو لازم پکڑ لے۔

۳۲۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوبکرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان قیام کیا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے اپنی امت پر تزکیہ کا خوف کیا ہے ضروری ہے کوئی غافل کوئی سونے والا۔

(۳۲۷۸)...(۱) فی (ب) شطر (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب) (۳)...... فی (ب): فقلت
(۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ) (۵)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳۲۷۰)......(۱) فی (أ) سالم بن أبی النضر وھو خطأ (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب) (۳)......فی (ب) صنیعکم
أخرجه المصنف فی السنن (۲/۴۹۴) بنفس الإسناد

نفل نمازوں کے ذریعہ نمازوں کی تکمیل

۳۲۸۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن حسن طیبی نے ان کو ابوعبید محمد بن ایوب نے ان کو موسیٰ اور علی بن عثمان نے دونوں کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو زرارہ نے ان کو ابن اوفی نے ان کو تمیم داری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا قیامت کے دن وہ اس کی نماز ہوگی اگر اس نے اس کو مکمل کیا ہوگا تو اس کے لئے اس کو کامل لکھ دیا جائے گا اور اس نے اسے مکمل نہ کیا ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے۔ دیکھو کیا تم میرے بندے کے لئے اس کے اعمال نامے میں نفل پاتے ہو لہٰذا اس میں سے جو کچھ نمازیں ضائع ہوئی ہیں ان کو نفل سے مکمل کردو۔ اس کو ثوری نے روایت کیا داؤد سے بطور موقوف روایت کے۔

۳۲۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سے حضرت ابوہریرہ کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس سے پوچھا ایسا لگتا ہے کہ شاید آپ اس شہر کے نہیں ہیں اس نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ ابوہریرہ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ سے سنی تھی؟ اس نے کہا بالکل۔ فرمایا کہ پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہوگی اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرمائیں گے کہ اس کی نماز میں دیکھو حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگر وہ کامل مل گئی تو اس کو ملا کر نماز کو کامل لکھ دیں گے اگر اس سے بھی کوئی چیز کم پڑ گئی تو حکم ہوگا دیکھو کیا تم میرے بندے کی کوئی نفل پاتے ہو لہٰذا اس کی نماز اس کی نفل سے پوری کی جائے گی ورنہ دیگر اعمال اسی کے اندازے کے مطابق لئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اور ہمیں خبر دی ہے عبدالوہاب نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی حدیث کی مثل۔

۳۲۸۴:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عوذی نے ان کو عبداللہ نے ان کو حماد نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو بنی سلیط کے ایک آدمی نے اس نے کہا کہ مجھے ابوہریرہ نے کہا تھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے ان کو بتایا: کہ اہل بصرہ سے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے حدیث بیان نہ کروں تا کہ اللہ اس کے ذریعہ نفع دے اس کو جو اس پر پہلے گزرا۔ میں نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی اس کا مفہوم۔ اور اس کو روایت کیا ہے اس کے سوا دیگر نے یونس بن عبید سے اس نے حسن سے اس نے انس بن حکیم ضبی سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور بعض نے ان کو ابوہریرہ پر موقوف کیا ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ یہی حدیث ہے واللہ اعلم اس شخص کے بارے میں کہ جس نے نماز کی سنتوں میں سے کچھ ضائع کر دیا تھا (اس کا کیا ہوگا؟)

۳۲۸۵:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو علی بن محمد بن زبیر قرشی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی نمازی کی مثال حاملہ عورت جیسی ہے جو حاملہ ہوتی ہے جب اس کا نفاس قریب آتا ہے وہ حمل کو ساقط کر دیتی ہے۔ اب نہ تو وہ صاحب حمل ہوتی ہے نہ ہی صاحب اولاد ہوتی ہے اور اسی طرح ہے وہ مصلی جس کے نفل قبول نہ کئے جائیں حتیٰ کہ وہ

(۳۲۸۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۸۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ا) (۲)......فی (ب) : اسقطت (۳)......فی (ب) : و کذلک

(۴)......مابین المعکوفین سقط من (ب) (۵)......مابین المعکوفین سقط من (ا)

فرض کو ادا نہ کرے۔ اور نمازی کی مثال تاجر جیسی ہے اس کے لئے اس کا نفع نہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ وہ اصل مال کو حاصل نہ کرے۔ اسی طرح ہے وہ نمازی جس کے نفل قبول نہ کئے جائیں حتیٰ کہ فرض ادا نہ کرے۔ امام بیہقی نے فرمایا اگر یہ صحیح ہے نمازی کے بارے میں جس وقت وہ ضائع کردے اس کے واجبات میں سے کسی شے کو۔

سب سے پہلے حساب

۳۲۸۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو عثام نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو انس بن حکیم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا وہ عمل جس کے بارے میں قیامت کے دن بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہی ہوگی۔ اگر اس کی نماز پوری ہوئی تو بس پھر وہ کامیاب ہوگیا اور نجات پا گیا اور اگر وہ خراب ہوگئی تو وہ نامراد و ناکام ہوگیا۔

۳۲۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابو حاتم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن عرفہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص مستحبات کو حقیر سمجھ کر چھوڑتا ہے وہ سنتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو شخص سنتوں کو حقیر سمجھ کر ترک کرتا ہے وہ فرائض کو ترک کرنے کی سزا پاتا ہے اور جو شخص فرائض کو حقیر سمجھ کر ترک کرتا ہے وہ معرفت سے محروم کر دینے کی سزا پاتا ہے۔

۳۲۸۸:..... ہمیں خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن الفوارس حافظ نے بغداد میں ان کو ابو بکیر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحٰق بن حسن نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو منصور نے ان کو منہال بن عمرو نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ فرمان الٰہی ہے۔ **فما بکت علیهم السماء و الارض** کہ فرعونیوں پر نہ آسمان رویا نہ ہی زمین۔ کیا آسمان وزمین بھی کسی پر روتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں روتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر ایک انسان کے لئے آسمان کی طرف ایک دروازہ مقرر ہے جہاں سے اس کا رزق اترتا ہے اور اسی سے اس کے اعمال اوپر کو چڑھتے ہیں۔ جب کوئی مؤمن مرجاتا ہے تو اس پر آسمان کا وہی دروازہ روتا ہے جس سے اس کے اعمال چڑھتے تھے اور اس کا رزق اترتا تھا اور اسی طرح جب اس کا وہ زمین پر ٹھکانہ جس پر وہ نماز پڑھتا تھا اور جس پر وہ اللہ کا ذکر کرتا تھا وہ اس پر روتا ہے۔ بے شک قوم فرعون ایسی تھی کہ ان کے زمین پر کوئی نیکی کرنے کے آثار ونشانات نہیں تھے اور نہ ہی ان کی طرف سے آسمان کی طرف کوئی خیر چڑھتی تھی تو اس لئے ان پر نہ آسمان رویا تھا نہ زمین روئی تھی اور یہ روایت حضرت علی سے بھی مروی ہے مگر مختصر طریقہ پر۔

۳۲۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے انکو سفیان بن سعید ثوری نے ان کو منصور نے مجاہد سے انہوں نے فرمایا: کہ بے شک زمین چالیس دن تک مؤمن پر روتی ہے۔

۳۲۹۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ مرنے والا جب مرجاتا ہے تو اس پر زمین چالیس صبح تک روتی ہے اور حضرت سعید بن جبیر سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباس سے اسی طرح مؤمن کے ٹکڑے کے بارے میں اور اس بارے میں یزید رقاشی سے بھی مروی ہے اس نے حضرت انس سے مرفوع روایت کے طور پر۔

(۳۲۸۸)......(۱) فی (ب) : واذا مات (۲)......فی (ب) : فیَّ

(۳۲۹۰)......(۱) آخر المجلد الأول من الأصل المنقول [illegible]

ایمان کا بائیسواں شعبہ

باب الزکوٰۃ

زکوٰۃ وہ فریضہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ماأمروا إلا لیعبدوا اللّٰہ مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلوٰۃ ویوتوا الزکوٰۃ وذالک دین القیمة

اہل کتاب یہی حکم دیئے گئے تھے کہ اللہ کی عبادت کریں اس طور پر کہ دین کو اسی کے لئے خالص کرنے والے ہوں (تمام ادیان باطلہ سے) یکسو ہونے والے (اور یہ حکم دیئے گئے تھے کہ) نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں یہی ہے سیدھا دین۔

اور ارشاد ہے:

واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

اس کے علاوہ دیگر بہت سی آیات ہیں جو کہ اس بارے میں وارد ہوئی ہیں جن میں صلوٰۃ کا ذکر زکوٰۃ کے ذکر سے جدا نہیں ہے اور نہ ہی ان دونوں کے مابین کوئی دوسرا فرض داخل کیا گیا ہے لہٰذا اس طرح زکوٰۃ ایمان کی تیسری چیز یا تیسرا حصہ بن گئی ہے جیسے نماز دوسری چیز ہے یا دوسرا حصہ ہے۔ اسی لئے واجب ہے کہ اس کی قدر کو عظیم قرار دیا جائے اور اس کے امر کو اور اس کے معاملے کو بہت بڑا سمجھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز اور زکوٰۃ کے ذکر کرنے میں کتاب اللہ کی ترتیب کو اور اسی کی نہج کو اپنے فرمان میں یعنی حدیث شریف میں ملحوظ رکھتے ہوئے ابتدا فرمائی ہے۔

زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۲۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابووراق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا بیت اللہ کا حج کرنا' ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے عبداللہ بن معاذ سے۔

۳۲۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو زکریا بن اسحٰق مکی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ صیفی نے ان کو ابومعبد نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو حکم فرمایا۔ آپ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہیں پہلے ان کو دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اگر وہ اس بات کو مان لیں تو ان کے علم میں لے آنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو پھر ان کے علم میں لانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ کرنا فرض کر دیا ہے یہ ان کے مالوں میں ہے۔ یہ ان کے دولت مندوں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا اگر وہ اس بات کو قبول کر لیں تو پھر تم بچانا اپنے آپ کو ان کے سب سے اچھے اور چھٹے ہوئے مالوں کو لینے سے اور تم اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچانا کیونکہ وہ

(۳۲۹۱).....(۱) فی (أ) الطرطوسی

(۳۲۹۲).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

ایسی چیز ہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ اور کوئی حجاب نہیں ہے۔

۳۲۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع نے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس کے معنی کے ساتھ۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اپنی صحیح میں یحییٰ سے انہوں نے وکیع سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور اسحق سے۔

۳۲۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ سلمی نے ان کو یحییٰ بن منصور نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو ابومسعر نے ان کو ابوالعنبس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کرتا رہوں گا یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اگر وہ یہ کام کریں تو ان کے خون اور ان کے مال محترم اور محفوظ ہوں گے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

۳۲۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل نے ان کو قیس نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلم کی خیر خواہی کرنے کی۔ بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اپنی اپنی صحیح میں اسماعیل بن ابوخالد سے۔

۳۲۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو عبداللہ بن جعفر الرقی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو زید بن ابیسہ نے ان کو جبلہ بن سحیم نے ان کو ابوالمثنیٰ عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن خصاصیہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تا کہ میں ان کے ساتھ اسلام پر بیعت کروں انہوں نے شرط لگائی کہ (اس اقرار پر بیعت ہوگی) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور تم پانچ نمازیں پڑھو گے اور رمضان کے روزے رکھو گے اور تم زکوٰۃ ادا کرو گے اور تم بیت اللہ کا حج کرو گے اور تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے۔ ابن خصاصیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دو چیزیں ایسی ہیں کہ میں جن کی طاقت نہیں رکھتا۔ بہر حال زکوٰۃ کی جہاں تک بات ہے تو میرے دس جانور ہیں وہ میرے اہل وعیال کی دودھ کی ضرورت کے ہیں اور ان کی سواری کے لئے ہیں۔ بہر حال جہاد کو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ جو شخص اس سے پیٹھ پھیر لے وہ اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کر لیتا ہے لہٰذا میں اس سے ڈرتا ہوں اور اپنی جان کے بارے میں ڈرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضور نے بیعت کرنے سے ہاتھ واپس کھینچ لیا پھر اس کو حرکت دی پھر فرمایا کہ صدقہ بھی نہیں ہے اور جہاد بھی نہیں ہے پھر آپ کس چیز کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ بیعت کرتا ہوں مجھے آپ بیعت کر لیجئے ان تمام باتوں پر (یعنی میں نے ساری باتیں قبول کی ہیں)۔

تین عمل کے ذریعہ ایمان کا مزہ چکھنا

۳۲۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن علاء نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبداللہ بن سالم نے زبیدی نے ان کو یحییٰ بن جابر سے کہ عبدالرحمٰن بن جبیر نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ ان

(۳۲۹۳)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۹۵)...... أخرجه البخاری فی الصلاة والإیمان ومسلم فی الزکاة والبیوع والترمذی فی البر والصلة من طریق إسماعیل بن أبی خالد. به.

(۳۲۹۶)...... (۱) فی (ب): محمد بن عبدالله الحافظ (۲)...... فی (ب): العنبری (۳)...... فی (ب): أطیقهما

کولن کے والد نے حدیث بیان کی ہے۔ یہ کہ عبداللہ بن معاویہ غاضری نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین کام ہیں جو شخص ان کو کرلے وہ ایمان کا مزہ چکھ لیتا ہے۔ وہ شخص جو اللہ کی عبادت کرے (اس طرح پر کہ) وہ اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے بہ طیب خاطر (یعنی خوشی سے) یہ زائد ہے اس پر ہر سال میں (اس شرط کے ساتھ کہ) نہ بوڑھا جانور دے نہ ردی چیز دے اور نہ حقیر چیز دے نہ بیمار جانور دے بلکہ اپنے درمیانے مال میں سے دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں مانگتا تم سے اس میں سے بہتر مال اور نہ ہی تمہیں حکم دیتا ہے اس کے برے کا بلکہ آدمی اپنے نفس کا تزکیہ کریں۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ انسان کا اپنے نفس کو پاک کرنا کیسے ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے وہ جہاں بھی ہو۔

زکوٰۃ مال کا حق ہے

۳۲۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو عمرو مستملی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالفضل مزکی نے ان کو احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے قتیبہ بن سعید نے انکو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو زہری نے۔ ان کو خبر دی ہے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور اس کے بعد ابو بکر صدیق خلیفہ بنائے گئے اور کافر ہو گئے عرب میں سے جو کافر ہوئے لہٰذا حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ابو بکر صدیق سے آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ میں حکم دیا گیا ہوں کہ اس وقت تک لوگوں سے قتال کروں جب تک کہ وہ یہ نہ کہنا شروع کردیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے اس نے مجھ سے اپنا مال بھی بچالیا اور نفس بھی مگر اس کا حق کے ساتھ اور باقی اس کا حساب وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ضرور قتال کروں گا ہر اس شخص سے جو نماز میں اور زکوٰۃ میں (اس کے لازم اور ضروری ہونے میں) فرق کرے گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم اگر لوگ مجھ سے اونٹ کے پیر کی رسی بھی روکیں گے جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے لڑوں گا (یعنی اونٹ کے پاؤں کی رسی نہ دینے پر بھی قتال کروں گا گویا زکوٰۃ پوری پوری وصول کروں گا) لہٰذا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس قسم ہے نہیں تھے وہ (ابو بکر صدیق یونہی کہتے) مگر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر صدیق کا سینہ کھول دیا تھا قتال کے لئے (یعنی انہیں اسی امر کے لئے شرح صدر عطا کردیا تھا) لہٰذا میں نے سمجھ لیا کہ وہ بھی حق ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے اور بخاری نے یحییٰ بن بکیر سے اس نے لیث سے اور انہوں نے عقال کے بدلے میں عناق کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۳۲۹۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انکو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو میں کروں اور وہ مجھے جنت سے قریب کرے اور جہنم سے دور کردے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی

(۳۲۹۷)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۲)...... غیر واضح فی (ب) وعبداللہ بن معاویة الغاضری رضی اللہ عنہ صحابی لہ حدیث واحد رواہ أبو داؤد

(۳)...... فی (ب): أوسط

(۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۹۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)...... فی (ب): قال

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۴)...... فی (ب): قال

(۳۲۹۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)...... فی (ب): الزکاة

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

عبادت کیجیے اور اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کیجیے اور نماز قائم کیجیے اور زکوٰۃ دیجیے اور اپنے رشتہ دار کے ساتھ صلح رحمی کیجیے جب وہ آدمی پیچھے ہٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا جس چیز کا اسے حکم دیا گیا ہے تو بس یہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ روک لے اس کے لیے سختی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

والذین یکنزون الذهب والفضة ولاینفقونها فی سبیل اللّٰه فبشرهم بعذاب الیم. یوم یحمیٰ علیها فی نار جهنم فتکویٰ بهاجباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ماکنزتم لانفسکم فذوقوا ماکنتم تکنزون. (توبہ)

وہ لوگ جو سونے چاندی کو دبا کے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس بشارت دے دیجئے ان کو دردو دینے والے عذاب کی جس دن ان کے ذریعے ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر ان کے ساتھ ان کے ماتھے اور پہلو اور پیٹھ داغے جائیں گے (کہا جائے گا) یہی ہے وہ جس کو تم لوگ اپنے لئے گاڑ کر رکھتے تھے چکھو اس کا مزہ جو کچھ تم گاڑتے تھے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولاتحسبن الذین یبخلون بما اتاهم اللّٰه من فضله هو خیرا لهم بل هو شرلهم سیطوقون مابخلوا به یوم القیٰمة.

جو بخل کرتے ہیں جن کو اللہ نے اپنا فضل (یعنی مال) دے رکھا ہے مت گمان کرو کہ وہ ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لئے بہت برا ہے عنقریب قیامت کے دن اس مال کا طوق گلے میں ڈالے جائیں گے جس کے ساتھ بخیلی کرتے تھے۔

۳۳۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے یعنی محمد بن غالب نے ان کو قرہ بن حبیب القنوی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ اس کے لیے اژدھا کی صورت بنا دیا جائے گا اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے وہ اس کے باچھوں سے پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں اور ابوصالح نے یہ آیت تلاوت کی:

ولاتحسبن الذین یبخلون

ان لوگوں کے بارے میں گمان نہ کرو جو بخل کرتے ہیں۔

۳۳۰۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابن ناجیہ نے ان کو ابن ابی النضر نے ان کو ابوالنضر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا اس کی آنکھوں پر سیاہ نقطے ہوں گے وہ قیامت میں اس کے گلے میں طوق بن جائے گا پھر اس کی باچھوں کو کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ولاتحسبن الذین یبخلون

(۳۳۰۰).....(۱) فی (ب): شجاعاً

(۳۳۰۱).....(۱) فی (ب): شجاعاً (۳۳۰۲).....غیر واضح فی (أ) (۳).....فی (ب): شدقه

(۴)..... مابین المعکوفین سقط من (أ) (۵).....مابین المعکوفین سقط من (أ)

مت گمان کرو جو لوگ بخل کرتے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابوالنصر کی حدیث وغیرہ سے۔

زکوۃ نہ دینے والے کی پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا

۳۳۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابو صالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا صاحب سونا یا چاندی نہیں ہے جو اس کا حق ادا نہیں کرتے مگر اسے لوگوں کے لئے تختیاں بنائی جائیں گی جس دن جہنم کی آگ میں ان کو خوب گرم کیا جائے گا اور ان کے ساتھ اس کی پیشانی کو اور پہلو کو اور پیٹھ کو داغا جائے گا اس دن میں جن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس وقت تک جب تک کہ لوگوں کے مابین فیصلہ ہو جائے اور وہ شخص بھی اپنا راستہ دیکھ لے جنت یا جہنم۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اونٹوں کے مالک کے بارے میں کیا حکم ہے فرمایا کہ (اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے) جو شخص اونٹوں کا مالک ہے اور وہ ان کا حق ادا نہیں کرتا حالانکہ اس کے حق میں سے ہے کہ جب وہ پانی پینے کی جگہ یا باری پر آئے تو اس کا دودھ لوگوں کو ضرورت مندوں کو دیا جائے۔فرمایا قیامت کے دن اس کے جانوروں کو جمع کیا جائے گا وہ مالک ان میں سے ایک اونٹ کے بچے کو بھی کم نہ پائے گا اس کے بعد اس مالک کو اونٹوں کے سامنے ایک میدان میں منہ کے بل ڈالا جائے گا وہ سارے جانور باری باری اس کو اپنے پیروں تلے روندیں گے اور اپنے منہ سے اس کو کاٹیں گے جب ان میں سے آخری جانور اس پر گزر جائے گا تو پہلا پھر واپس آ جائے گا۔اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس وقت تک کہ اللہ فیصلہ نہ فرمادے لوگوں کے مابین اور وہ اپنا راستہ دیکھ لے جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ گھوڑوں کے مالک کے بارے میں کیا خیال ہے اور بکریوں کے مالک کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی صاحب گائے یا صاحب بکری گائے اور بکریوں کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن ان جانوروں کو بھی جمع کیا جائے گا۔نہ ان میں کوئی سینگ مڑی ہوئی ہوگی نہ ہی کوئی سینگ ٹوٹی ہوگی نہ کوئی بغیر سینگ کی ہوگی ان کے سامنے مالک کو ایک میدان میں منہ کے بل ڈالا جائے گا اور وہ آ کر اس کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گی۔جب بھی آخری جانور گزر جائے گا پہلا واپس مارنے آ جائے گا اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی اس وقت تک جب تک لوگوں کے مابین فیصلہ نہ ہو جائے اور وہ اپنا راستہ پکڑے جنت یا جہنم کی طرف۔

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ گھوڑوں کے مالک کا کیا حال ہے۔فرمایا گھوڑے تو تین طرح کے ہوتے ہیں ایک گھوڑا مالک کے لئے اجر بنتا ہے دوسرا اس کے لئے پردہ بنتا ہے تیسرا مالک کے لئے گناہ اور بوجھ بنتا ہے۔بہر حال جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے طور پر گھوڑا باندھتا ہے پس بے شک وہ اگر اس کی رسی لمبی کرے چراگاہوں میں یعنی سبزہ زاروں میں جس قدر وہ گھوڑا کھائے گا اسی کے بقدر اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکیاں لکھیں گے اور اس کی لید کے برابر نیکیاں لکھ دے گا پھر اگر اس کی رسی ٹوٹ جاتی ہے اور وہ ایک دو اونچائیوں پر چڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاؤں کے نشانات کے برابر نیکیاں لکھتے ہیں اگر وہ کسی گہری نہر پر گزرتا ہے پانی پلانے کا ارادہ نہیں ہوتا مگر پھر بھی وہ اس نہر سے کچھ پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پانی کے بقدر جو اس نے پیا ہوتا ہے نیکیاں لکھتا ہے۔یہ گھوڑے قیامت کے دن مالک کے لئے اجر و ثواب ہوں گے اور وہ شخص جو گھوڑا باندھتا ہے صحن میں سوال سے بچنے کے لئے اور وہ اس میں خیر تلاش کرتا ہے پھر وہ ان کے پیٹ سے اللہ کے حق کو بھی نہیں بھولتا اور نہ ہی اس کی پیٹھ سے یعنی اس کو کھلاتا پلاتا ہے اور اللہ کے واسطے اس پر سواری بھی بوقت ضرورت کرتا ہے۔(از مترجم) یہ گھوڑا اس کے مالک کے لئے جہنم سے پردہ ثابت ہوگا اور جو شخص گھوڑا باندھتا ہے فخر کرنے کے لئے ریاکاری اور دکھاوے کے لئے اور غرور کے لئے اور مسلمانوں پر دشمنی

کرنے کے لئے یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے قیامت کے دن بوجھ اور گناہ ہوں گے۔

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر گدھوں کے بارے میں کوئی مستقل حکم نہیں اتارا سوائے اس منفرد اور جامع آیت مبارکہ کے:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ

جو شخص ذرہ برابر کوئی نیکی کرے گا وہ اس کو ضرور پالے گا۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں یونس بن عبدالاعلیٰ سے۔ شیخ احمد (یعنی بیہقی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا احتمال ہے کہ یہ قول کہ اونٹنی کا حق میں سے ہے (اس کے پانی پلانے کے دن اس کا دودھ مسکینوں میں تقسیم کرنا) یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہو۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی

۳۳۰۳:......اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو ابو عمر وغدانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا کہ اے ابو ہریرہ اونٹوں میں کیا حق ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اچھا جانور دے اور پیارے جانور کا دودھ مسکینوں کو پلائے اور اس کی سواری کرنے دے اور (بوقت ضرورت) نر کو مادہ کے ساتھ جفتی کرانے دے اور دودھ بھی پلائے (ضرورت مند کو) اس کو روایت کیا ہے سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے کہا کہ حدیث میں جو بھی اونٹوں کا مالک ان کا زکوٰۃ نہیں دیتا اس کا تذکرہ ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ کا ذکر نہیں۔ (یعنی باقی چیزوں کا)۔

۳۳۰۴:......ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر نے ان کو ان کی دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو عبدالملک بن ابو سلیمان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الولید فقیہ نے ان کو حسین بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالملک نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا: جو بھی کوئی اونٹوں کا مالک ہے یا بکریوں کا یا گائیوں کا جو بھی اس کا حق ادا نہیں کرے گا (زکوٰۃ نہیں دے گا) قیامت کے دن اس کو ایک بڑے میدان میں بٹھایا جائے گا جس میں وہ جانور اس کو روندلیں گے کھر والے اپنے کھروں سے اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گے ان جانوروں میں کوئی ایک جانور اس دن سینگ ٹوٹا یا بغیر سینگ والا نہیں ہوگا۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ جانوروں کا حق کیا ہے؟ (جس کو ادا نہیں کیا ہوگا؟) فرمایا نر جانور کو (بلا معاوضہ) مادہ سے جفتی کروانا۔ اس کا ڈول ادھر دینا (یعنی جانور دودھ پینے کے لئے عارضی دینا) اور جانور کا دودھ بطور انعام عطیہ دینا۔ جانور کو پانی پلانے کی اجازت دینا پانی پر کھینچ کر لانا اور اللہ کے واسطے اس پر سواری دینا (یعنی مجبور اور ضرورت مند کو سوار کرنا یا عارضی طور پر سواری کے لئے دینا) اور جو بھی صاحب مال اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا ہے قیامت کے دن وہ مال گنجا سانپ بن کر اس کے پیچھے پیچھے پھرے گا جہاں بھی وہ جائے گا وہ اس سے بھاگے گا کہا جائے گا یہ تمہارا وہی مال ہے جس سے تم نے بخل کیا تھا جب وہ دیکھے گا کہ اب اس سے کوئی چارہ نہیں ہے تو وہ اپنے ہاتھ کو اس کے منہ میں داخل کر کے اس کو ایسے چیر دے گا جیسے مولی کو چیر دیا جاتا ہے۔ یہ لفظ ابو عبداللہ کی روایت کے ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔

(۳۳۰۲)...(۱) فی (ب) : بہ (۲) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۳) فی (ب) : فیری
(۴) فی (ب) : البقر (۵) فی (ب) : بہ (۶) غیر واضح فی (أ)
(۷) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۸) فی (ب) : البیھقی رحمہ اللہ
(۳۳۰۳) (۱) فی (ب) : وقال.

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالملک بن ابوسلیمان نے ابوالزبیر سے اور اس کو روایت کیا ہے ابن جریج نے ابوزبیر سے پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اس کے آخر میں کہا ہے کہ میں نے سنا تھا عبید بن عمیر سے وہ کہہ رہے تھے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بندے پر اونٹ کا حق کیا ہے؟ (یعنی اس کی زکوٰۃ دینے کا تعلق سے) فرمایا: کہ اس کو پانی پر کھینچ لانا' اس کا ڈول (یعنی دودھ کا قدرتی سانچہ) دودھ پینے کے لئے کسی کو ادھار دینا۔ (از مترجم) جانور کسی کو اس کی مادہ سے جفتی کے لئے دینا اور دودھ جانور کا اللہ واسطے لوگوں کو دے دینا اور اللہ واسطے اس کی سواری کروانا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔

۳۳۰۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی ابوزبیر نے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو اس نے حدیث ذکر کی اسی مفہوم کے ساتھ امام احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ آپ نے اس کے آخر میں وہی زیادہ کیا ہے جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اور اسی قدر حدیث مرسل ہے اور وہ باتیں اگر ثابت ہو جائیں تو احتمال یہ بھی ہے کہ یہ چیزیں اونٹ گائے اور بکریوں میں زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ضروری ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ بعد میں بھی ہوں پھر حدیث میں جو وعید مذکور ہے وہ اس آدمی کے لئے ہوگی جو ان اوصاف حمیدہ کو نیکی نہ سمجھے جیسے یہ اس فرمان الٰہی میں مذکور ہے **ویمنعون الماعون** کہ وہ دین کی تکذیب کرنے والا عام برتنے کی اور استعمال کی چیز بھی دینے سے منع کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ کوئی شخص چیز ادھار دینے کو نیکی نہ سمجھے اس کے قول کے مطابق جو قول کرے ماعون کے بارے میں کہ اس سے مراد ادھاری چیز مراد ہے اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے۔ لہٰذا اس تشریح کے مطابق وعید احق ہوگی اس شخص کے لئے جو فرض زکوٰۃ کو منع کرے اور اس کو بھی جو ادھاری چیزوں کو منع کرے اس نیت کے ساتھ کہ وہ اس کو نیکی نہ سمجھتا ہو۔

خسارے والے لوگ

۳۳۰۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو ابوذر نے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کعبے کے سائے تلے بیٹھے ہوئے تھے مجھے جب انہوں نے سامنے آتے دیکھا تو فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم کہ وہ لوگ سب سے زیادہ خسارے میں ہیں۔ کہتے ہیں میں آکر بیٹھ گیا۔ میرے پاس غم آ گیا جو اللہ نے چاہا میں نے کہا کہ میری کیا حالت ہے کیا میرے بارے میں کوئی شے اتری ہے؟ اور میں نے پوچھا کہ وہ لوگ کون ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ زیادہ مالوں والے لوگ ہیں مگر وہ شخص جو ایسے ایسے کرے یعنی دائیں بائیں اور پیچھے ہر طرف مال اللہ واسطے لوٹائے مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں جو آدمی مر جائے اور وہ اونٹ گائے بکریاں ایسا مال چھوڑ جائے جن کی اس نے زکوٰۃ نہیں دی مگر قیامت کے دن آئے گا وہ مال موٹا تازہ اور بڑا بڑا اپنے سینگوں سے اس کو مارے گا اور اپنے کھروں سے اس کو روندے گا اس وقت تک جب تک کہ لوگوں کے مابین فیصلہ ہو جائے جب آخری جانور مار کر جائے تو سب سے پہلا واپس مارنے آ جائے گا۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے اور اس میں انہوں نے اضافہ کیا ہے ابن نمیر سے حتیٰ کہ فیصلہ کیا جائے گا لوگوں کے

(۳۳۰۴)..... (۱) غیر واضح في (أ)　　(۲)..... في (ب) : ليس يومئذ فيها

(۳۳۰۵)..... (۱) في (أ) حماد بن سلمة وهو خطأ　　(۲)..... في (ب) : البيهقي

(۳۳۰۶)..... (۱) في (ب) : منهم　　(۲)..... في (أ) : عنده　　(۳)..... في (ب) : اولها

درمیان اوراس نے اس میں یہ لفظ اضافہ کیا ہے وبین یدیہ۔اوراس حدیث میں زکوٰۃ کی صراحۃ بات کی گئی ہے۔

زکوٰۃ مال کی پاکیزگی کے لئے ہے

۳۳۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوعلی محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کوابراہیم بن اسحٰق زہری نے ان کو یحییٰ بن یعلیٰ بن حارث المحاربی نے ان کوان کے والد نے ان کوغیلان بن جامع نے ان کوعثمان بن ابوالیقظان خزاعی نے ان کوجعفر بن ایاس نے ان کو مجاہد نے ان کوابن عباس نے انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

الذین یکنزون الذھب و الفضۃ و لا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ

تو یہ آیت مسلمانوں پر بھاری گزری۔لوگوں نے سوال کیا کہ کیاایک آدمی اپنے بیٹے کے لئے بھی مال نہیں چھوڑ سکتا؟ جواس کے بعد باقی رہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وضاحت کراؤں گاتمہاری طرف سے۔

کہتے ہیں کہ لوگ گئے حضرت عمر بھی اور ثوبان بھی پیچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عمر نے سوال کیا اے اللہ کے نبی آپ کے اصحاب پر یہ آیت بھاری گزری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ جوفرض کی ہے تو وہ اس لئے ہے تاکہ اس کے ذریعے باقی ماندہ مال کو پاک کردے اور باقی میراث مقرر ہے تمہارے اس اموال میں جس کوتم چھوڑ کر چلے جاؤ۔عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر دوں اس بہترین چیز کے بارے میں جوایک انسان خزانہ بناتا ہے یا جمع کرکے رکھتا ہے فرمایا کہ وہ چیز نیک عورت ہے کہ مرد جب اس کو دیکھتا ہے تو وہ اس کوخوش کردیتی ہے اور جب اس کو حکم دیتا ہے تو فرمانبرداری کرتی ہے اور جب اس سے چلا جاتا ہے تو وہ اس کے مال کی اور گھر کی حفاظت کرتی ہے۔

۳۳۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کوابوالحسین طرائفی نے ان کوعثمان بن سعید نے ان کوقعنبی نے اس میں سے جوانہوں نے مالک سے پڑھا عبداللہ بن دینار سے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمر و سے وہ پوچھتے ہیں کنزیاخزانہ کے بارے میں کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ مال ہوتا ہے جس کی زکوٰۃ ادانہیں کی گئی ہوتی۔

۳۳۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کوابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو (عبداللہ بن ابومریم نے ان کوالفریابی نے) سری بن یحییٰ نے ان کوغزوان نے ان کوابوحاتم نے انہوں نے کہا کہ اچانک ایک بار ابوذر حضرت عثمان کے دروازے پر پہنچے اوران کو اجازت نہ ملی یکا یک ایک آدمی قریب میں سے گزرے۔انہوں نے پوچھا اے ابوذر یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ بولے کہ انہوں نے مجھے ملنے کی اجازت دینے سے منع کردیا ہے وہ آدمی اندر گیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین کیابات ہے کہ ابوذر دروازے پر ہے اس کو اجازت نہیں ملی حضرت عثمان نے حکم دیا ان کو اجازت مل گئی چنانچہ وہ آئے اور لوگوں کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھ گئے۔راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی میراث تقسیم ہورہی تھی۔حضرت عثمان نے حضرت کعب سے کہا اے ابواسحٰق کیا آپ اس مال کے بارے میں جانتے ہیں جبکہ اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو۔کیا اس صاحب مال پر اس کے (باقی ماندہ) مال میں کوئی گناہ کا اندیشہ ہوگا؟ حضرت کعب نے کہا کہ نہیں (اس مال کی ہلاکت کا اندیشہ نہیں رہتا) بس ابوذر کھڑے ہوگئے ان کے پاس ڈنڈا تھا انہوں نے حضرت کعب کے کانوں کے درمیان دے مارا اور پھر بولے اے یہودن کے بیٹے تم یہی گمان کرتے ہو کہ بے شک نہیں ہے اس پر کوئی حق اس کے مال میں جب زکوٰۃ ادا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۳۳۰۷)...... (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۳۰۸)...... (۱) فی (أ) . یسالہ (۲)...... فی (ب) : منہ

ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ (الحشر)

وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ ان کو خود بھوک لگی ہو۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا

اور وہ کھانا کھلاتے ہیں مسکین کو یتیم کو اور قیدی کو اس کی خواہش کے باوجود

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وفی اموالہم حق للسائل والمحروم

ان کے مالوں میں مانگنے اور نہ مانگنے کے لئے حق ہے

کہتے ہیں کہ ابوذر اسی کی مثل قرآن سے (آیات) ذکر کرنے لگے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (اس اندر لانے والے) قرشی سے کہا کہ یقیناً ابوذر کو اجازت دینے سے انکار اسی لئے تھا جو تم دیکھ رہے ہو۔ شیخ احمد بیہقی نے فرمایا: ان میں سے بعض آیات زکوٰۃ کی فرضیت کے نزول سے قبل کی ہیں اور بعض نفل میں ترغیب کے بارے میں ہیں جبکہ حضرت ابوذر ان کو وجوب پر محمول کر رہے تھے اس کے مطابق جو وہ دیکھ رہے تھے واللہ اعلم۔

اسلام کی بلند ترین عمارت

۳۳۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن خسرو جردی نے ان کو خبر دی داؤد بن حسین نے ان کو کثیر بن عبید اور اسحق بن ابراہیم نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ خبر دی ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ضحاک بن حمزہ نے ان کو خطان بن عبداللہ رقاشی نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔ (از مترجم) زکوٰۃ اسلام کی بلند ترین عمارت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بارش روک لینا

۳۳۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو معاذ بن اسید مروزی نے ان کو فضل بن موسیٰ شیبانی نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ کسی قوم نے کبھی عہد نہیں توڑا مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا۔ اور کسی قوم میں کبھی بے حیائی عام نہیں ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی پکڑ میں لے لیا موت کے ساتھ۔ اور کسی قوم نے ناپ تول میں کمی نہیں کی مگر اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا تھا قحط سالی کے ساتھ۔ اور کسی قوم نے کبھی زکوٰۃ کو منع نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ ان پر بارش کو روک دیتا ہے۔ نہ ظلم کیا کسی قوم نے فیصلہ کرنے میں مگر ان کے درمیان بیماری واقع ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے گمان کیا کہ (قتل عام ہو گیا) اسی طرح مروی ہے ابن عباس سے موقوف روایت کے طور پر۔

۳۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی الروذباری نے پہلے والی حدیث کے بعد ان کو حسین نے ان کو ابوحاتم نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو بشیر بن مہاجر نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم نے نقض عہد کیا ان میں قتل

(۳۳۰۹)......(۱) فی (ب): عبیداللہ بن أبی مریم الفریابی. (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)...... فی (ب) البیہقی (۴)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۳۱۰)......(۱)مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۳۱۱)......(۱) فی (أ) بالسنین (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)......فی (ب): البأس (۴)...... فی (أ) أو القتل

(۳۳۱۲)......(۱) یعنی عقب الحدیث الذی قبلہ

عام ہوا اور جس قوم میں بے حیائی عام ہوئی اللہ نے ان پر موت مسلط کی جس قوم نے زکوٰۃ روکی اللہ نے ان سے بارش روک لی۔

۳۳۱۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ بارش بالکل رک گئی ہے نہیں آتی تو یقین جان لیجئے کہ زکوٰۃ منع کر دی گئی ہے اور تم جب دیکھو کہ تلواریں ننگی ہو چکی ہیں تو سمجھ لینا کہ اللہ کا حکم ضائع کیا گیا ہے لہٰذا بعض بعض سے انتقام لے رہا ہے جب تم دیکھو کہ سود غالب آ گیا ہے تو سمجھ لینا زنا عام ہو گیا ہے۔

۳۳۱۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن حسن بن مستفاض نے ان کو محمد بن عائذ نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو ابومعبد وغیرہ نے ان کو عطا بن ابی رباح نے کہ انہوں نے سنا ابن عمر سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مہاجرین کی جماعت پانچ خصلتیں ہیں اگر تم ان کے ساتھ آزمائے جاؤ اور وہ تمہارے ساتھ اتر پڑیں۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پالو۔ جس قوم میں بے حیائی غالب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ علانیہ برائی کرنے لگتے ہیں ان میں بیماریاں عام ہو جاتی ہیں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط میں گرفتار کیے جاتے ہیں اور سخت مشقت میں اور بادشاہ کے ظلم میں۔ جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ منع کرتے ہیں وہ آسمان کی بارش سے منع کر دیئے جاتے ہیں اگر دھرتی پر چارپائے مویشی وغیرہ نہ ہوتے تو کبھی بھی بارش نہ ہوتی اور جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتے ہیں اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کرتے ہیں غیروں میں سے لہٰذا وہ ان سے وہ چیز چھین لیتا ہے جو ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور جن کے امام و سربراہ ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتے مگر ان کے درمیان جنگ ہوتی ہے اور اس بارے میں ہذیل سے بھی روایت ہے ان کو ہشام بن خالد مازنی نے ان کو ابن عمر نے۔

۳۳۱۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو اسماعیل بن ابان نے ان کو یعقوب بن عبداللہ قمی نے ان کو لیث نے ان کو ابومحمد واسطی نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم لوگ اس وقت کس حال میں ہوں گے جب تمہارے اندر پانچ باتیں واقع ہو جائیں گی اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تمہارے اندر ہوں یا تم ان کو پاؤ کسی بھی قوم میں جب بھی بے حیائی ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ قوم اعلانیہ اس کا ارتکاب کرتی ہے اس قوم میں طاعون اور وبائی مرض اور دیگر بیماریاں عام ہو جاتی ہیں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں اور جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے اُن سے بارش روک دی جاتی ہے اور اگر جنگلی جانور نہ ہوتے تو بارش کبھی بھی نہ ہوتی اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے وہ قحط میں مبتلا ہوتی ہے اور سخت مشقت میں اور ان پر بادشاہ کا ظلم ہوتا ہے اور جس قوم کے امیر اور حکمران قرآن کے بغیر فیصلے کرتے ہیں اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں وہ ان سے چھین لیتا ہے بعض اس کا جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور جو لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو معطل کرتے ہیں ان کے درمیان جنگ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا تیار رہنا پھر علی الصبح اس کے پاس گئے جبکہ وہ عمامہ باندھ رکھے اور ایک ہاتھ کے برابر عمامے کو چھوڑ رکھے تھے۔ آپ نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو کھولا اور اس کو اسی کا عمامہ بندھوایا اور اس میں سے چار انگشت کے برابر چھوڑ دیا پھر فرمایا میں اس کو اسی طرح جانتا ہوں پھر اس کو سیدھا کر دیا۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

(۳۳۱۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۳۱۴)......(۱) فی (أ): الهیثم بن محمد　(۲)...... فی (ب): تمطروا　(۳)...... فی (ب): تحکم

(۳۳۱۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)　(۲)...... غیر وضح فی (أ)

(۳)...... غیر واضح فی (أ)　(۴)...... غیر واضح فی (أ)

۳۳۱۶:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن أبي حامد مقری نے ان کو ابوالعباس الأ صم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے اس نے کہا کہ ہم لوگ مالک بن دینار کے پاس تھے اور بادلیں گھوم رہے تھے اور بارش نہیں ہو رہی تھی کہتے ہیں کہ مالک نے فرمایا تم دیکھ رہے ہو اور چکھا نہیں رہے ہو تم لوگ انتظار کر رہے ہو بارش کا اور میں انتظار کر رہا ہوں بارش کے بجائے پتھروں کا اور اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ کوئی بھی امت اللہ کی نظروں سے نہیں گری مگر اللہ نے ان کے بڑوں پر بھوک مسلط کر دی تھی۔

۳۳۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس الأ صم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے اس آیت کے بارے میں اولئک یلعنهم اللّٰعنون یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی۔ مجاہد نے کہا کہ اس سے مراد زمین پر چلنے والے جاندار اور بچھو ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اولاد آدم کے گناہوں کی وجہ سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

نفلی صدقہ کرنے پر ابھارنا

(۱)......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لیس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب

نیکی صرف اسی میں بند نہیں ہے کہ تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو

اس طویل آیت کے آخر میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے:

فاقام الصلوٰة واتی الزکوٰة

نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرما دیا ہے کہ اس آیت میں یہ فقرہ جو آیا ہے واتی المال علی حبه (کہ مال کی محبت کے باوجود مال اللہ کی راہ میں دیتا ہے) سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ مال دینا مراد ہے اور یہ صدقہ نفلی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ نفلی صدقہ کا حکم قرآن مجید میں ہے)۔

(۲)......ارشادِ باری ہے:

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

تم لوگ نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے یہاں تک کہ تم خرچ کرو اس میں سے جو تم پسند کرتے ہو۔

(۳)......نیز ارشاد ہے:

من ذالذی یقرض اللّٰه قرضاً حسناً فیضعفه له

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دے دے پھر وہ اس کو دوگنا کر دے گا۔

(۴)......نیز ارشاد ہے:

(۳۳۱۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)......فی (أ) المطر (۴)......فی (ب) : بالجوع

واقرضوا اللّٰہ قرضاً حسنا وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عنداللّٰہ ھو خیراً واعظم اجراً

اللہ تعالیٰ کو قرض دو قرضہ حسنہ تم اپنے نفسوں کے لئے جو چیز آگے بھیجو گے اس کو تم اللہ کے ہاں پالو گے

وہ کچھ جو سب سے بہتر ہے اور بڑے اجر والا ہے۔

(۵)......ارشاد فرمایا:

الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرًا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون

جو لوگ دن رات چھپ کے بھی اور ظاہراً بھی اپنے مالوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ہے

ان کے رب کے نزدیک ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

ان مذکورہ آیات میں صدقہ نفلی کی ترغیب وفضیلت کا بیان ہے۔ ان آیات کے علاوہ بھی بہت ساری آیات ہیں جن میں صدقہ کرنے کی دعوت ہے اور ان میں اس کی ترغیب بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۳۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعمر حفص بن عمر بن عبدالعزیز نے اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد مؤملی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعثمان بصری نے ان کو موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ نے ان کو ابوعمر حفص بن عمر نے ان کو ابواسماعیل المؤدب نے ان کو عیسیٰ ابن المسیب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللّٰہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس ایک دانے جیسی ہے جو کہ سات بالیں اگاتا ہے

اور ہر بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رب زد امتی

اے میرے رب میری امت کو اور زیادہ عطا فرما۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی:

من ذالذی یقرض اللّٰہ قرضاً حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دے پھر وہ اس کے لئے اس کو دوہرا کر دے گا کثیر بار دوہرا۔

تو پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی۔ اے اللہ میری امت کو اور زیادہ عطا فرما پھر یہ آیت نازل ہوئی:

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

سوائے اس کے نہیں کہ صبر کرنے والے اپنا اجر بغیر حساب کتاب کے دیئے جائیں گے۔

۳۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر الاصبہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عون بن ابوجحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منذر بن جریر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد جریر بن عبداللہ سے انہوں

نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے دن کے اول حصے میں چنانچہ ایک قوم کے لوگ آئے جو پاؤں سے ننگے تھے جسمانی طور پر ننگے تھے! ستر ڈھکنے کے لئے انہوں نے ٹاٹ لپیٹے ہوئے ان پر عبائیں تلواریں حمائل کیے ہوئے تھے زیادہ تر بلکہ سارے لوگ قبیلہ مضر کے تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ پریشان تھا اس لئے کہ آپ ان کے چہروں پر فاقہ دیکھ رہے تھے۔ آپ اندر گئے پھر باہر آئے بلال کو اذان کا حکم دیا۔ اس نے اقامت کی۔ آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا کہ:

یاایھاالناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا ایک ہی جان سے۔

پوری آیت پڑھی۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی:

یاایھاالذین آمنوا اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفس ماقدمت لغد. الخ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر انسان اس کا انتظار کرے اس نے کل کے لئے جو کچھ آگے بھیجا ہے۔

(لہٰذا لوگوں نے صدقہ کرنا شروع کیا) کسی نے دینار دیا کسی نے درہم دیا کسی نے کپڑا دیا کسی نے گندم کا ایک صاع دیا کسی نے کھجور کا ایک صاع دیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ اگرچہ آدھے دانے کھجور کے ساتھ۔ جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی جو کہ انصار میں سے تھا ایک تھیلی بھری ہوئی لایا اتنی وزنی تھی کہ اٹھانے سے اس کے ہاتھ عاجز آ گئے تھے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی لہٰذا لوگوں نے مسلسل صدقہ کرنا شروع کیا لہٰذا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو ڈھیر لگ چکے تھے ایک کھانے کے سامان کا دوسرا کپڑوں کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا جیسے سونے کا پانی لگا ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کو اپنے عمل کا اجر بھی ملے گا اور دوسرے کے عمل کے برابر بھی اجر ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے اجر بھی کم نہیں ہوں گے اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے گا اس کا گناہ اسی پر ہوگا اور جو اس پر عمل کرے گا ان کے عمل کے برابر بھی اس کو ملے گا مگر جو اس پر دیگر لوگ عمل کریں گے ان کا گناہ بھی کم نہیں ہوگا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں درج کیا ہے کئی طریقوں سے شعبہ سے۔

جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اس کے لئے دہرا اجر

۳۳۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو احمد بن ابوبکر نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو منذر بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا آپ کے پاس ایک قوم آئی جو ٹاٹ لپیٹے ہوئے تلواریں لٹکائے ہوئے تھے ان کے تن بدن پر تہبند نہیں تھے اور نہ ہی دیگر کپڑے تھے زیادہ تر بلکہ سارا ہی قبیلہ مضر کے لوگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی یہ کیفیت دیکھی عسرت ونقبت بغیر لباس اور بھوک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ پریشانی سے دگرگوں ہوگیا۔ آپ اٹھ کر گھر چلے گئے پھر مسجد میں تشریف لائے آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ چھوٹے منبر پر چڑھے اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا امابعد۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے:

یاایھاالناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ إلی قولہ "رقیبًا"

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا ہے۔

یہ آیت آپ نے رقیبًا تک پڑھی پھر یہ آیت پڑھی:

اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفس ماقدمت لغد إلی قولہ تعلمون

اللہ سے ڈرو ہر نفس کو اسی کا انتظار کرنا چاہئے جو اس نے کل کے لئے آگے بھیجا ہے۔

یہ آیت کریمہ تعلمون تک پڑھی۔ اگلی آیت ولاتکونوا سے فاسقین تک اور اگلی آیت لایستوی پوری پڑھی ''فائزون'' تک۔

صدقہ کرو اس سے پہلے کہ تم صدقہ نہ کر سکو۔ صدقہ کرو اس سے قبل کہ تمہارے درمیان اور صدقہ کے درمیان صدقہ کرنا کسی آدمی کا اپنے دینار سے صدقہ کرنا کسی آدمی کا اپنے درہم سے اپنے گندم سے کھجور سے جو سے صدقہ میں سے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھا جائے اگر چہ آدھی کھجور کے ساتھ ہو بس کھڑا ہو گیا ایک آدمی انصار میں سے رقم کی تھیلی لے کر اس نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی حالانکہ وہ اپنے منبر ہی بیٹھے تھے آپ نے اس کو قبضے میں لے لیا ابھی آپ منبر پر تھے اس کے چہرے پر خوشی پہچانی جانے لگی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اور اس کے اوپر وہ عمل بھی کرے اس کے لئے اپنے عمل کا اجر ہوگا اور اس کا اجر بھی جو بھی اس کے طریقے پر عمل کرے گا اس سے عمل کرنے والوں کا اجر بھی کم نہیں ہوگا اور جو شخص بری سنت اور برا طریقہ جاری کر دے اس پر اس کا گناہ بھی ہوگا اور اس کا بھی جو اس طریقے پر عمل کریں گے اس سے ان کے گناہ میں بھی کمی نہیں ہوگی لہٰذا سارے لوگ کھڑے ہو گئے اور پھیل گئے اب کوئی دینار والا تھا کوئی درہم والا تھا کوئی کھانا لانے والا تھا کوئی کچھ لایا کوئی کچھ لایا جب اکٹھا ہو گیا تو آپ نے ان وفد والوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا عبید اللہ بن عمر قواریری وغیرہ سے ابوعوانہ سے۔

۳۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو خبر دی عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوعبیدہ بن حذیفہ بن یمان نے وہ کہتے ہیں: کہ ایک سائل عہد نبوی میں کھڑا ہوا اس نے سوال کیا اور قوم خاموش ہو گئی پھر اس کو ایک آدمی نے دیا پھر قوم نے اس کو دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اور اس کو راہ عمل بنا لیا جائے اس کے لیے اپنا اجر ہے اور ان کے اجروں کی مثل بھی جو اس طریقے کی اتباع کریں گے اور ان عمل کرنے والوں کے اجر بھی کم نہیں ہوں گے اور جو شخص برائی کا طریقہ رائج کرے اس کا وبال اسی پر ہوگا اور ان کا وبال بھی جو اس پر عمل کریں گے مگر ان کے وبال بھی کم نہیں ہوں گے پھر حضرت حذیفہ بن یمان نے یہ آیت تلاوت کی:

علمت نفس ماقدمت و أخرت.

ہر نفس جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا۔

جہنم کی آگ سے بچو اگر چہ آدھی کھجور کے ساتھ

۳۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس الأصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے ان کو عدی بن حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ قیامت میں اللہ تعالیٰ کلام کرے گا بندے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان (کا واسطہ) نہیں ہوگا اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا مگر وہ چیز جس کو اس نے آگے بھیجا ہوگا پھر اپنے سامنے دیکھے گا تو جہنم اس کا استقبال کر رہی ہوگی تم میں سے جو شخص استطاعت رکھے کہ وہ آگ سے بچ جائے اگر چہ کھجور کے آدھے دانے کے ساتھ ہی ہو تو وہ ضرور ایسا کر لے۔

۳۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اعمش نے

(۳۳۲۱)......(۱) مابین القوسین ساقط من المخطوطة

پھراس حدیث کوانہوں نے ذکر کیاعلاوہ ازیں اس نے یہ اضافہ کیا کہ وہ بندہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اس کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا مگر جو کچھ اس نے آگے کے لیے بھیجا ہوگا اور وہ اپنے آگے دیکھے گا تو وہ آگ کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا پس بچو آگ سے اگر چہ آدھے کھجور کے ساتھ۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یوسف بن موسیٰ سے اس نے ابواسامہ سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۳۳۲۴:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو خیثمہ نے ان کو عدی بن حاتم نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ کا ذکر فرمایا اور اس سے اللہ کی پناہ مانگی اور اپنے چہرے کو کراہیت سے پھیر لیا پھر آگ کا ذکر کیا اور نا گواری سے اپنا چہرہ پھیر لیا اور پھر فرمایا بچو آگ سے اگر چہ آدھی کھجور کے ساتھ اگر وہ بھی نہ پاؤ تو پھر پاکیزہ کلمہ کے ساتھ۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۳۳۲۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہے جس کو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے ہر جوڑ کے ذمے صدقہ کرنا واجب ہے ہر دن جو سورج طلوع کرتا ہے فرمایا کہ دو انسانوں کے درمیان جو عدل کرے وہ صدقہ ہے جو آدمی دوسرے آدمی کی اعانت کرے اور اس کو جانور پر اٹھا لے یہ صدقہ ہے یا سوار کو اس کا سامان سواری پر اٹھا کر دے دے یہ بھی صدقہ ہے پاکیزہ کلمہ کہنا صدقہ ہر قدم جو نماز کی طرف چلے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا لے یہ بھی صدقہ ہے۔بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا عبدالرزاق کی حدیث سے۔

برائی سے بچنا بھی صدقہ ہے

۳۳۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابی ایاس نے ان کو سعید بن ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔لوگوں نے کہا کہ اگر ہر مسلمان کو صدقہ کرنے کے لئے کچھ میسر نہ ہو فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کوئی ایسا کام کرے جس کے ساتھ وہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے لوگوں نے پوچھا اگر کوئی شخص اس کی بھی طاقت نہ رکھے کہ وہ خود کچھ کر سکے۔فرمایا کہ پھر اعانت کرے صاحب حاجت مجبور ومظلوم کی۔لوگوں نے پوچھا کہ اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے فرمایا کہ پھر وہ صرف خیر کے کام کرنے کا کہے یا یوں فرمایا تھا کہ معروف اور اچھے کام کرنے کے لئے لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے تو پھر وہ خود برائی سے بچ جائے بے شک یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو بھی عمل ہو وہ جنت میں دخول کا سبب ہے

۳۳۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی سے اور ابوعبدالرحمٰن بن حسین سلمی نے لوگوں سے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے انہوں نے کہا: کہ میں نے سنا امام اوزاعی سے ان کو ابوبکر کثیر نے ان کو ان کے والد نے اور وہ حضرت ابوذر کے پاس بیٹھتے تھے کہتے ہیں کہ اس نے حدیث جمع کی پھر وہ ابوذر سے ملے وہ اس وقت جمرۂ وسطیٰ کے پاس تھے اور ان کے گرد لوگ تھے کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس بیٹھ گیا یہاں تک میرے

گھٹنے ان کے گھٹنے سے لگنے لگے میں وہ حدیث بھول گیا میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور میں اس کو یاد کرنے لگا اور میں نے کہا اے ابوذر مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے کہ جب بندہ وہ عمل کرے تو وہ جنت میں چلا جائے ابوذر نے کہا: کہ میں نے اس بارے میں اللہ کے نبی سے پوچھا تھا میں نے کہا تھا اے اللہ کے نبی مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ جب کوئی بندہ اس کا عمل کرے اس کے ذریعے وہ جنت میں چلا جائے۔ فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لے آ۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اس ایمان کے ساتھ عمل بھی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑا سا اللہ واسطے بھی دے اس میں سے جو اللہ نے اس کو رزق دیا ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر وہ شخص نادار ہو اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو فرمایا کہ وہ بات کہے اپنے دانتوں سے (یعنی مسکرا دیجئے) میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ ایسا بندہ ہو کہ اس کی زبان بھی اس تک نہ پہنچ سکے فرمایا پھر وہ اس کی مدد کرے جو بالکل نادار ہو۔ میں نے کہا کہ اگر وہ ضعیف ہو اس کو کوئی طاقت نہ ہو۔ فرمایا کہ پھر وہ گونگے کے لئے کرے میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ خود بے زبان ہو۔ کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پلٹ کر میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے ساتھی کے پاس کچھ بھی خیر نہ رہنے دو۔ پس چاہیے کہ وہ لوگوں کو اپنی ایذاؤں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارے کام البتہ آسان ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ان میں سے کوئی خصلت ایسی نہیں ہے بندہ جس کے ساتھ عمل کرے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضا کی نیت کرے مگر اپنے ہاتھ سے پکڑے رہے گا اور ان سے قیامت کے دن جدا نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

راستہ بتانا بھی صدقہ ہے

۳۳۲۸:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے وہ عباس بن فضل سے ان کو ابوالولید نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ابوزمیل نے ان کو مالک بن مرثد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوذر نے وہ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر مرفوع ہی جانتا ہوں فرمایا کہ تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں انڈیلنا بھی صدقہ ہے اور تیرا امر بالمعروف کرنا اور تیرا نہی عن المنکر کرنا بھی صدقہ ہے اور لوگوں کے راستے سے پتھر ہٹانا اور ہڈی ہٹانا بھی صدقہ ہے بھٹکے ہوئے آدمی کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔

اور اسی کے ساتھ خبر دی ہے ابوذر نے کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا چیز بندے کو آگ سے نجات دیتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ ایمان لانا۔ میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہے۔ فرمایا یہ کہ اللہ نے تمہیں جو کچھ عطا کیا ہے اس میں سے تھوڑا سا دے دے یا یوں کہا تھا اللہ نے تجھے جو رزق دیا ہے اس کے ساتھ تھوڑا دے دے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی اگر بندہ خود فقیر ہو نہ پائے وہ چیز جو دے سکے فرمایا کہ اچھا کام کرنے کا حکم اور ناپسندیدہ کام کرنے سے روکے۔ میں نے کہا اگر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی طاقت بھی نہ رکھے فرمایا کہ پھر وہ گونگے آدمی کی زبان سے مدد کرے۔ میں نے کہا یارسول اللہ اگر وہ یہ بھی بہتر طریقے سے نہ کر سکے فرمایا تو پھر وہ مظلوم کی مدد کرے میں نے کہا یارسول اللہ اگر وہ کمزور اور ضعیف ہو مظلوم کی مدد بھی نہ کر سکے حضور نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہ تم اپنے ساتھی کے لئے کوئی بھی خیر باقی نہ چھوڑو۔ چاہیے کہ پھر وہ لوگوں سے اپنے ایذا روک لے (یعنی کسی کو زبان سے بھی تکلیف نہ دے) میں نے کہا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ یہ کام کرے تو یہ اس کو جنت میں داخل کرا دے گا۔ آپ نے فرمایا جو

مؤمن بھی ان خصال میں سے کسی خصلت کو کرتا ہے تم اس کا ہاتھ پکڑلو اور اسے جنت میں داخل کردو۔

اعمال کا باہم فخر کرنا

۳۳۲۹:......ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو فضل بن عبدالجبار نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن مسیب سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عمر بن خطاب سے کہتے ہیں کہ میرے سامنے ذکر کیا گیا کہ اعمال باہم فخر کریں گے صدقہ کہے گا کہ میں تم سب سے افضل ہوں۔

ہر اچھا کام صدقہ ہے

۳۳۳۰:......ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو حسن بن مکرم بزاز نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابومالک اشجعی نے ان کو ربعی ابن حراش نے ان کو حذیفہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر معروف اور اچھا کام صدقہ ہے اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے ابومالک سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے جابر بن عبداللہ کی حدیث سے۔

حقیقی مال

۳۳۳۱:......ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اس کے وارث کا مال محبوب ہو اپنے مال سے زیادہ لوگوں نے جواب دیا کہ کوئی بھی ہم میں سے ایسا نہیں ہے مگر سب کو اپنا مال زیادہ محبوب ہے اپنے وارث کے مال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقین جانو کہ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر اس کے وارث کا مال اس کو زیادہ محبوب ہے اس کے اپنے مال سے اس لیے کہ تیرا مال وہی ہے جو تم نے اپنے آگے بھیج دیا ہے اور تیرے وارث کا مال وہی ہے جو تو اپنے پیچھے چھوڑ دے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے اس نے اعمش سے۔

۳۳۳۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد منصور حارثی نے ان کو معاذ بن ہشام دستوائی نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے کہ ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں گیا وہ سورۃ الھاکم التکاثر پڑھ رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ آدم کا بچہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جو تم نے کھالیا اور ختم کرلیا یا پہن کر پرانا کرلیا یا تم نے صدقہ کرلیا اور اس کو بھیج دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مثنیٰ سے اس نے معاذ بن ہشام سے۔

۳۳۳۳:......ہمیں خبردی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عیسیٰ بن ضیاء نے ان کو محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بندہ کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اس کے مال میں اس کے لئے صرف تین چیزیں ہیں جو اس نے کھا کر ختم کردیا جو اس نے پہن کر پرانا کرلیا یا جو کچھ کسی کو دے کر بھیج دیا اور اس کے ماسوا جو کچھ ہے یہ اس کو لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جائے گا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں صنعانی سے اس نے ابومریم سے اس نے محمد بن جعفر سے۔

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے

۳۳۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالعباس عبداللہ بن یعقوب کرمانی نے ان کو محمد بن زکریا نے ان کو ابن ابوبکیر نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عامر عقیلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تین پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں سے پہلا شہید ہے اور دوسرا وہ آدمی جو پاک دامن ہو غریب ہو سوال کرنے سے بچنے والا ہو۔ صاحب عیال ہو اور تیسرا وہ جو غلام ہو جو اللہ کی عبادت کو بھی بہ احسن طریقہ انجام دے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی ادا کرے اور جہنم میں پہلے تین داخل ہونے والوں میں امیر اور حکمران جو زبردستی مسلط ہو کر حکومت کرے دوسرا وہ مالدار جو اس کا حق ادا نہ کرے تیسرا نادر غریب مگر مغرور و متکبر ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث طیالسی سے غلاموں پر مالکوں کے حقوق کے باب میں۔

اللہ تعالیٰ کو قرضہ دینا

۳۳۳۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے اور جعفر بن محمد قاضی نے دونوں کو ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمٰن نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوقصی اسماعیل بن محمد نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو خبر دی خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابو مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ان کے والد نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا اے ابن عوف تم اغنیاء اور دولت مندوں میں سے ہو تم جنت میں ہرگز داخل نہیں ہو گے مگر فرار ہو کر لہٰذا تم اللہ کو قرضہ دو وہ تمہارے قدم چھوڑ دے گا یا کھول دے گا۔ اس نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا چیز ہے جو میں اللہ کو قرض دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مال جس میں تم شام کرتے ہو۔ اس نے پوچھا کیا پورے کا پورا دے دوں۔ حضور نے فرمایا کہ جی ہاں پورا دے دو۔ کہتے ہیں ابن عوف اس بات کا ارادہ کر کے چلے گئے۔ اتنے میں حضور کے پاس جبرائیل آ گئے اور فرمایا کہ ابن عوف کو حکم دو کہ وہ (اور مالینی کی ایک روایت میں ہے کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا لیا اور فرمایا کہ جبرائیل نے کہا ہے کہ ابن عوف سے کہو کہ وہ مہمان کی ضیافت کیا کرے۔ مسکین کو کھلایا کرے اور سائل کو دیا کرے اور خرچ کرنے میں ان سے ابتدا کرے جن کی وہ عیالداری سنبھالتا ہے وہ جب اس طرح کرے گا تو یہ اس کا تزکیہ ہو گا جس میں وہ ہے۔

وہ مال جس میں نقصان نہیں

۳۳۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن صالح بن عبدالرحمٰن الماطی نے ان کو ابوالنعمان عارم بن فضل نے ان کو صعق بن حزن نے ان کو حسن نے ان کو قیس بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ وہ مال کون سا ہے جس میں نقصان نہیں ہے نہ مہمان کے لئے اور نہ کسی اور کے لئے۔ آپ نے فرمایا اچھا مال (مویشی) چالیس ہیں اور زیادہ بس ساٹھ ہیں اور ہلاکت ہے سینکڑوں کے مالوں کے لئے ہاں مگر جو شخص موٹے تازے کو ذبح کر کے کھا جائے اور دوسروں کو کھلائے اور اس میں سے سب سے زیادہ اور چنا ہوا مال اللہ واسطے دے دے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس وادی میں جس میں ہوں کوئی ایسا

☆......في نسخة الفريابي

(۳۳۳۵)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه ابن عدي (۳/۸۸۴)

آدمی نہیں پایا گیا جس کے جانور مجھ سے زیادہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیسے کرتے ہو دودھ والے جانوروں میں جن کا دودھ عطیہ دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں سو کا دودھ عطیہ نہیں کرتا یا سو جانور دودھ پلانے کے لئے نہیں دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ اونٹنی جس پر جفتی کے لئے اونٹ چھوڑنا ہے کیا کرتے ہو؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ لوگ ان کی رسیاں چھوڑ کر ہانک دیتے ہیں اس اونٹنی سے اپنا اونٹ کوئی نہیں روکتا یا ہم ایسا اونٹ چھوڑ دیتے ہیں وہ ضرور ہے اس کی مہار تھام لیتا ہے وہ اس کو روک لیتا جب تک اس کی ضرورت ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ خود اس کو واپس کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرا مال تجھے محبوب ہے یا تیرے موالیوں کا؟ میں نے کہا کہ میرا مال مجھے پیارا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے مال میں سے تیرا بس وہی ہے جو تم نے کھالیا اور ختم کر دیا اور اللہ واسطے دے کر آگے بھیج دیا۔ باقی سارا تیرے وارثوں اور موالیوں کا ہے کہتے کہ میں نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ اگر میں واپس لوٹ کر گیا اپنے مال کے پاس تو میں ضرور اس کو کم کردوں گا تعداد میں۔ کہتے ہیں کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو اس نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا اور فرمایا کہ مجھ سے مال لے لو۔ بے شک تم لوگ میرے بعد ہرگز کسی ایسے آدمی سے نہیں لو گے جو تمہارے لئے مجھ سے زیادہ خیر خواہ ہو۔ مجھ پر مرنے کے بعد بین اور نوحہ نہ کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم　نوحہ اور بین کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے اور کسی سے مانگنے سے بچنا اور اپنے میں بڑے کو سردار مقرر کرنا ہمیشہ تم میں جانشین ہونا چاہئے۔ صعق سے پوچھا گیا تھا کہ کیا تم نے اس روایت کو حسن سے سنا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ یونس بن عبید نے حسن سے سنی تھیں پھر اس سے کہا گیا تھا کہ کیا آپ نے اس کو یونس سے سنا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے بیان کی تھی قاسم بن مطیب نے یونس سے اس نے حسن سے اس نے قیس بن عاصم سے۔

مال کے تین حصے

۳۳۳۷:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو خبر دی یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے عرب کے ایک خوبصورت جوان کو دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تم کون سے قبیلے سے ہو اس نے جواب دیا کہ میں بنو قشیر سے ہوں آپ نے پوچھا کہ کتنا مال ہے تیرا۔ اس نے بتایا کہ بہت ہے وادی میرے مال کی گنجائش نہیں رکھتی آپ نے فرمایا ان کا دودھ عطیہ کرنے میں کیا کرتے ہو بولا کہ میں سو اونٹنی کا دودھ مفت دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جفتی کے بارے میں کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ لوگ صبح کو ایسے اونٹ کی مہار تھام کر لے جاتے ہیں جب وہ اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں واپس چھوڑ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم ان کے کھلانے میں کیا کرتے ہو؟ کہا کہ میں چھوٹے تھن کی طرف اور

(۳۳۳۶)......(۱) فی (أ) النبهان وهو: محمد بن الفضل السدوسی أبو الفضل البصری لقبه عارم كما فی التقريب، وفی صحيح البخاری ومسلم أبو النعمان.

(۲)......سقط من (ب)

الحديث رواه الحاكم (۲۱۲/۳) من طريق زيد الجصاص عن الحسن البصری. به

اخبرنا الشيخ الإمام الحافظ العالم بهاء الدين شمس الحفاظ أبو محمد القاسم بن الإمام الحافظ شيخ الإسلام أبی القاسم علی بن الحسن الشافعی أيده الله بقراتی عليه بجامع دمشق فی جمادی الآخر سنة خمس وتسعين وخمس مائة قال ثنا الشيخان الإمامان أبو عبدالله محمد بن الفضل ابن أحمد الصاعدی العراوی وأبو القاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامی النيسابوريان فی كتابيهما إلی منهما وحدثنا والدی رحمه الله عن زاهر قالا انا الإمام الحافظ أبو بكر احمد بن الحسين البيهقی رحمه الله

(۳۳۳۷)......(۱) فی (أ): أكوتها

چھوٹی عمر والے جانور کی طرف لوٹتا ہوں (یعنی باقی کا دودھ دے دیتا ہوں حضور نے پوچھا کہ تیرا مال تجھے پیارا ہے یا تیرے وارثوں کا۔ کہا کہ میرا مال۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا مال وہی ہے جو تم نے کھایا اور ختم کرلیا یا پہنا اور پرانا کرلیا۔ یا اللہ واسطے دیا اور آگے روانہ کردیا۔ یقین کر کہ تیرا مال تین حصوں میں تقسیم ہے یا وہ تیرا ہے یا تیرے وارثوں کا ہے یا پھر وہ مٹی کے لئے ہے تو تینوں طرح کے مال میں سے عاجز ترین نہ ہونا (کہ جس پر کل تیرا بس نہ چل سکے)۔

۳۳۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو موسیٰ بن داؤد ضبی نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلال کے پاس گئے اور ان کے سامنے کھجور کا ایک حصہ پڑا تھا آپ نے پوچھا بلال یہ کیسی کھجور ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ کل کے لئے رکھ دی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے خوف نہیں آیا کہ تم اس کے لئے کل تک جہنم کا دھواں دیکھو قیامت کے دن۔ خرچ کردو اے بلال اور عرش والے سے کمی کرنے کا خوف نہ کر۔ بشر بن مفضل نے اس کی مخالفت کی ہے اور یزید بن زریع نے اس کو روایت کیا ہے یونس بن عبید سے بطور مرسل روایت کے اور ابو ہریرہ کا ذکر بھی نہیں کیا۔

موت کے بعد کے تین ساتھی

۳۳۳۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے اس نے ابو حامد شرقی حافظ سے اس نے عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم سے اس نے سفیان بن عیینہ سے اس نے عبداللہ بن ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچارہے تھے کہ آپ نے فرمایا موت کے بعد مؤمن کے ساتھ تین چیزیں پیچھے جاتی ہیں اس کا خاندان اس کا مال اور اس کا عمل پس دو واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک چیز باقی رہ جاتی ہے خاندان واپس لوٹ آتا ہے اور مال بھی اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔ بخاری نے اس کو حمیدی سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے روایت کیا ہے ان سب نے سفیان سے۔

ہر بندے کے تین دوست

۳۳۴۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق الفرائنی نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندے کے تین دوست ہوتے ہیں۔ ایک دوست کہتا ہے کہ آپ نے جو کچھ خرچ کردیا ہے وہ تیرا ہے اور جو کچھ روک رکھا ہے وہ تیرا نہیں ہے۔ یہ دوست اس کا مال ہے۔ دوسرا دوست کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں جب تم بادشاہ کے دروازے تک جاؤ گے میں واپس آجاؤں گا اور تجھے وہاں چھوڑ آؤں گا یہ دوست اس کا خاندان ہے اور اس کے خادم ہیں۔ تیسرا دوست کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں داخل ہوگا ساتھ ہوں جہاں سے نکلے گا ساتھ ہوں۔ یہ اس کا عمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم تینوں میں سے آسانی والے دوست کے ساتھ رہ سکتے ہو تو اپنے اوپر لازم رکھو اور اسی طرح اسی مفہوم میں اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن طہمان نے حجاج بن حجاج سے اس نے قتادہ سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت مستدرک میں ہے اور اس کو روایت کیا ہے سماک بن حرب نے ان کو نعمان بن بشیر نے ان کو نبی کریم نے اور ہم نے ان کو روایت کیا ہے باب قصر الامل اور زہد فی الدنیا میں حدیث ابو ہریرہ سے۔

(۳۳۳۸).....(۱) فی (أ) صبر.

رقوب اور صعلوک

۳۳۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد مقری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نجار نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید بن حصیفہ نے ان کو مغیرہ بن عبداللہ جعفری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اصحاب رسول کے ایک آدمی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کو حصفہ یا ابن حصفہ کہتے تھے اس نے ایک موٹے آدمی کی طرف دیکھنا شروع کیا میں نے اس سے کہا کہ اس کی طرف کیا دیکھتے ہو وہ بولے کہ مجھے ایک حدیث یاد آ گئی ہے جو میں نے رسول اللہ سے سنی تھی آپ فرما رہے تھے۔ کیا تم جانتے ہو کہ شدید اور سخت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ آدمی کسی کو پچھاڑ دے حضور نے فرمایا کہ سخت مضبوط اور انتہائی مضبوط وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کا مالک ہو جانتے ہو کہ رقوب (جس کے بچے نہ جیتے ہوں) کون ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ آدمی جس کی اولاد نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ بے شک رقوب وہ آدمی ہے جس کی اولاد ہو اور جوان میں سے کسی شے کے لیے آگے نہ کرے پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو صعلوک کیا ہے (فقیر) ہم نے کہا وہ آدمی جس کا کوئی مال نہ ہو۔ آپ نے فرمایا صعلوک وہ ہے انتہائی صعلوک (فقیر) وہ آدمی جس کا مال تو ہو مگر وہ اس سے کچھ بھی نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کے پاس امانت رکھوانا

۳۳۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے اس کو روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بچے اپنا خزانہ میرے پاس امانت رکھوا دے نہ جلے گا نہ ڈوبے گا نہ ہی چوری ہوگا میں تجھے اس وقت لوٹا دوں گا جب تو اس کا سب سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ یہ روایت مرسل ہے اور ہم نے روایت کی ہے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جس وقت کسی شے کو امانت رکھتا ہے تو اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔

۳۳۴۳:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوزرعہ دمشقی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو مطعم بن مقدام نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے پھر اس نے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔

جنت پر استقبال

۳۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوسعد محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد بن حاتم دوری نے ان کو ابوداؤد جعفری نے ان کو سفیان نے ان کو نہشل نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک لقمان حکیم کہتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی شے کو امانت رکھتے ہیں تو اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔

(۳۳۴۱)......(۱) سقط من (ب)　　(۲)...... في (ب) عبدالله بن محمد الجعفي

اخرجه احمد (۳۶۷/۵) عن محمد بن جعفر عن شعبة عن عروة بن عبدالله الجعفي يحدث عن ابن حصبة أو أبي حصبة عن رجل شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

وفي الدر المنثور (۳۵۵/۱ و ۳۵۶) خصفة بن خصفة

(۳۳۴۲)......(۱) سقط من (أ)　　(۲)...... في (ب) : أوفيكه

(۳۳۴۳)......(۱) سقط من (أ)　　(۲)...... في (أ) : محمد

اخرجه أحمد (۸۷/۲) من طريق قزعة عن ابن عمر

۳۳۴۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عیسیٰ واسطی نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ہیثم نے ان کو منصور نے اور یونس نے ان کو حسن نے ان کو صعصعہ بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر سے ملا اور میں نے کہا آپ کا مال کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ میرا مال میرا عمل ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کیجئے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: دو مسلمان جن کے تین بیٹے فوت ہو جاتے ہیں جو بلوغت کو ابھی نہیں پہنچے ہوتے اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کریں گے اپنے فضل کے ساتھ ان بچوں پر رحمت وشفقت کرتے ہوئے اور جو مسلمان بندہ اپنے مال میں سے دو جوڑے خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ میں جنت کے دربان اس کا استقبال کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک اس کو بلاتا ہے اس طرف جو اس سے آگے ہے میں نے کہا کہ یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ اگر آدمی تھے تو دو آدمی اور اگر اونٹ تھا تو دو بڑے اونٹ اور اگر بکری تھی تو دو بڑی بکریاں۔

۳۳۴۶:.....ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمٰن نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص صدقہ کرتا ہے کھجور کا کسب طیب سے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں اور اسے پالیتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو حتیٰ کہ وہ اجر اس کے لیے ایک پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے یا اس سے بھی بڑا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے سعید بن یسار کی حدیث سے اس نے ابو ہریرہ سے اور اس میں کچھ اضافہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتے مگر پاکیزہ مال کو۔

مؤمن بروز قیامت اپنے صدقہ کے سایہ تلے ہوگا

۳۳۴۷:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو ابو صالح کاتب لیث نے ان کو ابن لھیعہ اور رشد بن سعد نے ان کو حسن نے ان کو ثوبان نے ان کو عمرو بن حارث نے اور یزید بن ابو حبیب نے ان کو ابو الخیر نے ان کو عقبہ بن عامر نے ان کو رسول اللہ نے انہوں نے فرمایا بے شک صدقہ البتہ بجھا دے گا اہل قبور کی قبروں کی گرمی کو اور یقینی بات ہے کہ مؤمن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے تلے سایہ حاصل کرے گا۔

۳۳۴۸:.....ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حفص عمر بن احمد جمحی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو عارم نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حرملہ بن عمران نے ان کو یزید بن ابو حبیب نے ان کو ابو الخیر نے ان کو عقبہ بن عامر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا ہر مرد اپنے صدقہ کے سائے تلے ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا یا یوں فرمایا تھا کہ یحکم بین الناس۔ اور یزید نے کہا ابو الخیر ایسے تھے کہ کوئی دن ان پر خالی نہیں گزرتا تھا مگر اس میں وہ صدقہ کیا کرتے تھے اگرچہ ایک کیک سے ہو یا ایک پیاز سے۔

اسلام کا ستون اور بلند ترین چوٹی

۳۳۴۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو طاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبد الملک بن محمد نے ان کو ابو زید نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عروہ بن نزال نے یا نزال بن عروہ نے وہ حدیث بیان کرتے تھے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۳۳۴۵) (۱) فی (أ) : ما بالک (۲).....فی (أ) : ایاهم (۳).....غیر واضح فی (أ)

(۳۳۴۷).....(۱) فی (أ) ابن البغدادی

کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تحقیق آپ نے بہت بڑی چیز کا سوال کیا ہے اور البتہ وہ آسان بھی ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے۔ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (جو کہ فرض شدہ ہے) کیا میں تجھے اصل امر کی دلالت نہ کروں وہ پس اسلام ہے جو شخص مسلمان ہو گیا وہ محفوظ ہو گیا اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند ترین چوٹی جہاد ہے اللہ کی راہ میں کیا میں اس کو خیر کے دروازوں پر راہنمائی نہ کروں روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ مٹاتا ہے اور بندے کارات کے درمیانی حصہ میں قیام کرنا بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

تتجا فی جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفاً وطمعاً ومما رزقنهم ينفقون

اس کے بعد حدیث ذکر کی ہے زبان کی حفاظت کے بارے میں جیسے اس کتاب کے کتاب الصلوٰۃ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

صدقہ خطا اور غضب کو بجھاتا ہے

۳۳۵۰:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو عاصم بن ابونجود نے ان کو ابووائل نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم کے ساتھ تھا رات کے سفر میں دن قریب ہو چکا تھا اور ہم ابھی تک چل رہے تھے حضور نے فرمایا کہ میں تمہیں خیر کے دروازوں کی دلالت کروں۔ فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے صدقہ خطا کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے انسان کی نماز رات کے درمیانی حصہ میں بھی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

تتجا فی جنوبهم عن المضاجع

ان کی کروٹیں راتوں کو بستروں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔

۳۳۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو یونس نے انکو حسن نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ رب کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور ہٹا دیتا ہے دفع کر دیتا ہے بری موت کو۔

صدقہ ظلم اور جہنم سے چھٹکارہ کا سبب ہے

۳۳۵۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوالنضر نے ان کو اشجعی نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں اہل علم یہ سمجھتے تھے کہ ظالم آدمی جب صدقہ کرتا ہے تو اس کا ظلم اٹھا دیا جاتا ہے (معاف کر دیا جاتا ہے)۔

۳۳۵۳:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عبید شہروزی نے حلوان میں ان کو محمد بن موئل عیسیٰ بصری نے ان کو بشر بن عبید نے ان کو ابویوسف قاضی نے انکو مختار بن فلفل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ کرنے میں جلدی کرو بے شک مصیبت صدقہ کے اوپر سے نہیں گزر سکتی۔

(۳۳۴۹)......(۱) سقط من (ب) (۲)......سقط من (أ)

(۳)......في (ب) : الحديث (۴)......سقط من (ب)

(۳۳۵۰)......(۱) في الأصل أبو الحسين بن المقرئ،

(۳۳۵۳)......(۱) في (ب) : مؤمل

۳۳۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عوف طائی ان کو ابن مصطفیٰ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو مختار بن فلفل نے ان کو انس نے پھر اس روایت کو ذکر کیا ہے موقوف روایت کے طور پر۔

۳۳۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالفضل علی بن حسین بن احمد فلکی حافظ نے دامغان میں اور وہ راستے میں ہمارے ساتھ تھے ان کو ابوالحسین بن احمد بن ابراہیم عطار نے ان کو ابوجعفر محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوصالح محمد بن زبنور مکی نے ان کو حارث بن عمیر نے ان کو حمید نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: صدقہ کیا کرو اس لئے کہ صدقہ تمہارا جہنم سے چھٹکارا ہے۔

جو صدقہ کر دیا وہ بچ گیا

۳۳۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن ابو ہاشم علوی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سنا میرا گمان ہے کہ وہ طلحہ ہیں وہ حدیث بیان کرتے تھے ایک خاتون سے ازواج رسول میں سے کہ اس نے ایک بکری ذبح کی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول ہم نے اس کا صدقہ کر دیا ہے مگر اس کی ایک ران ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے واسطے ہے ساری مگر اس کی ایک ران۔

۳۳۵۷:...... ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوسوید بصری نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو اسرائیل نے انکو ابواسحق نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ ہماری ایک بکری تھی وہ مرنے لگی تھی سو ہم نے اس کو ذبح کر دیا اور اسے تقسیم بھی کر دیا اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمارے پاس اور پوچھا بکری کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: وہ مرنے لگی تھی اس لئے اس کو ذبح کر کے تقسیم کر دیا۔ ہمارے پاس اس میں سے ایک ران کے سوا کچھ نہیں بچا۔ حضور نے فرمایا کہ پوری بکری تمہارے لئے ہے سوائے ایک ران کے (یعنی جو تقسیم کر دی اس کا اجر تو تمہارے لئے محفوظ ہو گیا وہ تمہاری ہوئی) اور جو باقی ہے وہ نہ جانے کس کی ہوگی؟ اس طرح اس کو روایت کیا ہے ثوری نے ابواسحق سے اس نے ابومیسرہ سے اور وہ عمر بن شرحبیل ہیں وہ روایت کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔

فصل...... کھانا کھلانا اور پانی پلانا

۳۳۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو وائل نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن بشر سے اس نے سفیان سے۔

(۳۳۵۴)...... (۱) سقط من (ب)

(۳۳۵۵)...... (۱) في (أ) : القطان (۲)...... في (أ) : سور

أبو الفضل علي بن الحسين بن أحمد الفلكي له ترجمة في المنتخب من السياق

(۳۳۵۶)...... (۱) في (أ) : العباس (۲)...... في (ب) : كلها لكم

(۳۳۵۷)...... (۱) سقط من (أ) (۲)...... في (أ) : الشاة قال

(۳۳۵۸)...... (۱) في (ب) : سفيان عن منصور

۳۳۵۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو عبید بن شریک نے اور احمد بن ابراہیم بن ملحان نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن ابو حبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اسلام کون سا اچھا ہے (یعنی کس طرح کا رویہ ہونا چاہئے؟) فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور تم سلام از خود کرو ہر اس مسلمان پر جس کو تم پہچانتے ہو اور اس پر بھی جس کو تم نہیں جانتے ہو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمر بن خالد وغیرہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قتیبہ سے سب نے لیث بن سعد سے۔

۳۳۶۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو نعمان بن سعد نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آتا ہے اس دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ یہ کس کے لیے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس شخص کے لئے ہیں جو پاکیزہ گفتگو کرے۔ سلام کو عام کرے کھانا کھلائے اور رات میں نماز پڑھے جب لوگ سورہے ہوں۔

۳۳۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو ہوذہ بن خلیفہ نے ان کو عوف بن جمیلہ نے ان کو زرارہ بن اوفی نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ بھاگ کر آپ کے پاس گئے اور کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہیں چنانچہ لوگوں میں میں بھی گیا تاکہ میں بھی آپ کی زیارت کروں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سامنے آیا تو میں نے جان لیا کہ ان کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے میں نے پہلا کلام جو ان کا سنا وہ یہ تھا اے لوگو سلام کرنے کو عام کرو کھانا کھلایا کرو صلہ رحمی کرو رات کو نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں جنت میں داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ۔

اچھی قوم

۳۳۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن علاء زبیری نے ان کو عمرو بن علاء بن حارث زبیری نے ان کو عبداللہ بن سالم زبیری نے وہ محمد بن ولید ہیں ان کو خبر دی ابوعون بن ابوعبداللہ نے ان کو قیس بن حارث عامری نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ صنابحی نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا بولا یا رسول اللہ آپ قبیلہ حمیر کو لعنت کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حمیر کو رحم فرمائے پھر اس نے کہا یا رسول اللہ حمیر پر لعنت کیجئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم فرمائے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے تو کہا ہے کہ آپ حمیر پر لعنت کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی قوم حمیر ہے جن کی زبانوں پر سلام ہے اور جن کے ہاتھوں میں طعام ہے (یعنی سلام زیادہ کرتے ہیں اور لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں)۔

مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال

۳۳۶۳:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن منکدر سے وہ کہتے ہیں کہ مغفرت کو لازم کرنے والی چیزوں میں سے ہے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا' اس کو اسی طرح کہا ہے ابن عیینہ نے منکدر کے قول سے اور اس کے غیر نے نبی کریم سے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

(۳۳۶۲).....(۱) سقط من (أ) (۲)..... في (أ) : الحارث بن العلاء

(۳) ..... في (أ) سلام (۴)..... سقط من (أ)

۳۳۶۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن منکدر نے اس نے اس کو مرفوع کیا رسول اللہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے ہے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا۔ عبدالوہاب نے کہا کہ سبغان سے مراد بھوکا ہے یہ روایت مرسل ہے اور تحقیق طلحہ بن عمرو نے اس کو موصول بیان کیا ہے۔

۳۳۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو حامد بن ابو حامد مقری نے ان کو اسحٰق بن سلیمان رازی نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا طلحہ بن عمرو سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

او اطعام فی یوم ذی مسغبة

یا کھانا کھلانا بھوک کے دن۔

۳۳۶۶:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مغفرت کو واجب کرنے والے اسباب میں سے ایک ہے کھانا کھلانا بھوکے مسلمان کو۔

۳۳۶۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد داؤد درزاز نے بغداد میں ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو ابوقلابہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو زربی موذن ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جگر والے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ۔

جہنم سے ستر خندق مسافت کی دوری

۳۳۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن عمران نے ان کو ادریس بن یحییٰ ابوعمرو ساکن حولان نے ان کو رجاء بن عطاء مغافری نے ان کو واہب بن عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلم بھائی کو روٹی کھلائے حتیٰ کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور اسے پانی پلائے حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے دور کر دے گا ستر خندقوں کی مسافت ہر ایک خندق کی مسافت پانچ سو برس کی ہوگی۔

۳۳۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوطاہر احمد بن عمرو بن سرح نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو ابوالاشیم موذن دمیاط نے اور وہ ایک نیک شیخ تھے وہ روایت کرتے ہیں واہب بن عبداللہ کعبی سے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا علاوہ ازیں وہ رک گئے تھے حدیث بیان کرتے ہوئے سات خندقوں کے لفظ تک۔

جنت کے پھل، لباس اور مشروب

۳۳۷۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن حسن اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعرزہ غفاری نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو زہیر نے ان کو سعد طائی نے ان کو عطیہ نے ان کو ابوسعید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو مؤمن دوسرے مؤمن کو بھوکا ہونے کے

(۳۳۶۵)...... (۱) فی (ب): حدثنا (۲)...... فی (ب): محمد

(۳۳۶۷)...... (۱) سقط من (ب) (۲) فی (أ): عبدالوھاب

وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مؤمن دوسرے مؤمن کو بغیر کپڑوں کے ہونے کے وقت کپڑے پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو پیاسا ہونے کے وقت پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی ستھری مشروب مہر لگی ہوئی پلائے گا۔

۳۳۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو سعد طائی نے ان کو ابن مجاہد نے ان کو عطیہ عوفی نے ان کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جو مؤمن کسی مؤمن کو پانی کا ایک گھونٹ پلائے گا پیاس کے وقت اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی ستھری مہر لگی ہوئی شراب پلائے گا۔اس کے بعد انہوں نے کھانا کھلانے کا اور کپڑے پہنانے کا ذکر بھی اسی طرح کیا۔بطور موقوف روایت کے ابوسعید پر اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے اس حدیث سے جو کہ صحیح ہے ابو سعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

چوپایوں کا خیال رکھنے پر اجر

۳۳۷۲:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ نے مالک سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے انہوں نے مولی ابوبکر سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک آدمی ایک راستے پر سفر کر رہا تھا اچانک اس کو شدید پیاس لگی اس کو کنواں مل گیا وہ کنویں کے اندر اتر گیا اور جا کر پانی پی لیا اس کے بعد وہ باہر نکل آیا پھر اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹی چوس رہا ہے پیاس کی وجہ سے۔اس نے دل میں سوچا کہ اس کتے کو بھی ایسی ہی پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی ہوئی تھی چنانچہ وہ پھر کنویں میں اتر گیا اور اپنا موزہ یا جوتا پانی کا بھرا اور اس کو اپنے منہ میں تھاما اور پر چڑھا اور یوں باہر آ کر اس کتے کو اس نے پانی پلایا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت کر دی لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا چوپایوں میں بھی ہمارے لئے اجر و ثواب ہے آپ نے فرمایا جی ہاں ہر تازہ جگر رکھنے والے میں (یعنی ہر جاندار کا خیال کرنے میں) اجر ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن سلمی قعنبی سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے اس نے مالک سے۔

۳۳۷۳:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبداللہ نرسی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحٰق نے زہری سے اس نے عبدالرحمٰن بن مالک جعشم سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے چچا سراقہ بن مالک بن جعشم سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ اونٹ کے بارے میں جو اس حوض پر آتا ہے جو میں نے اپنے اونٹ کے لئے تیار کیا ہے (وہ اونٹ اس سے پانی پی جائے تو) کیا میرے لئے اس میں اجر ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا جی ہاں! بالکل ہر گرم جگر رکھنے والے (یعنی ہر زندہ شے میں) اجر ہے۔

جنت کے قریب، جہنم سے بعید

۳۳۷۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو

(۳۳۷۱)......(۱) سقط من (أ)

(۳۳۷۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)......سقط من (أ)

(۳۳۷۳) ......☆ في نسخة عبد (۱)...... سقط من (ب)

اسرائیل نے ان کوابواسحٰق نے ان کوکدیرضبی نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیااور کہنے لگا کہ آپ مجھے ایساعمل بتایئے کہ وہ مجھے جنت میں داخل کرے اور مجھے جہنم سے دور کردے؟حضور نے فرمایا کہ بات انصاف کی کرو اور عطیہ دل کھول کردو۔اس نے کہا کہ یہ کام تو مشکل ہے میری ہمت نہیں ہے کہ میں ہر لمحے ہی عدل کی بات کروں اور اپنا فاضل مال سارادے دوں۔حضور نے فرمایا کھانا کھلاؤ سلام کو عام کرو۔اس نے کہا کہ یہ بھی مشکل ہے اللہ کی قسم۔حضور نے پوچھا کہ تیرے اونٹ ہیں؟اس نے کہا کہ جی ہاں ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اپنے اونٹوں میں سے ایک نراونٹ کو دیکھو(پانی لادکر)اور پانی کی مشک لوبس تم کبھی کسی ایسے گھرانے کے لوگوں کو پانی پلاؤ جوصرف کبھی کبھی پانی مانگیں شاید تمہارے اس کام کے کرنے سے نہ تمہارا اونٹ ہلاک ہوگا اور نہ ہی تیری مشک پھٹے گی حتیٰ کہ تیرے لئے جنت بھی واجب ہوجائے گی وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہوا واپس چلا گیا پھر وہ بعد میں شہید ہوگیا۔

۳۳۷۵:.....ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوخبردی ہے محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کومحمد بن غالب نے وہ کہتے ہیں ذکر کیا تھا عفان بن مسلم نے ان کوشعبہ نے ان کو عاصم بن کلیب نے انہوں نے سنا عیاض بن مرثد بن عیاض سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایک آدمی سے ان میں سے اس نے رسول اللہ سے سوال کیا تھا ایسے عمل کے بارے میں جو جنت میں داخل کرادے؟آپ نے پوچھا کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہے؟اس نے کہا کہ نہیں ہے۔آپ نے فرمایا کہ تم پانی پلایا کرو اس نے پوچھا کہ کیسے پلاؤں جب لوگ موجود ہوں تو ان کی پانی کی ضرورت پوری کرو اور جب پانی نہ ہوتو لادکر ان تک پہنچاؤ۔

کوئی نیکی حقیر نہیں

۳۳۷۶:.....ہمیں خبردی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کواحمد بن سلمان فقیہ نے ان کوعبدالملک بن رقاشی نے ان کوعبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کوشعبہ نے انکوابوعمران جونی نے ان کوعبداللہ بن صامت نے ان کوابوذر نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے ابوذر کسی نیکی کوحقیر اور چھوٹا نہ سمجھنا (بلکہ ہر نیکی ضرور کرنا)اگرچہ آپ اپنے بھائی سے ملیں کھلے چہرے کے ساتھ (یعنی مسکراتے چہرے کے ساتھ)اگرچہ آپ اپنے برتن سے دوسرے کے برتن میں پانی انڈیل کر(جو پانی مانگ رہا ہو)

۳۳۷۷:.....ہمیں خبردی ابوطاہر فقیہ نے ان کوابوالعباس اصم نے اس کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان دونوں کوعبداللہ بن رجاء نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کوابوزمیل نے ان کوسماک حنفی نے ان کو مالک بن مرثد نے ان کوان کے والد نے ان کوابوذر نے وہ اس کومرفوع بیان کرتے ہیں پھر اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں اس کونہیں جانتا مگر مرفوع کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے اور تیرا اچھے کام کے لئے کہنا اور برے کام سے روکنا بھی صدقہ ہے۔شیخ احمد نے کہا کہ قاضی نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے اور بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا بھی صدقہ ہے اور لوگوں کے راستے سے پتھر ہٹانا کانٹا ہٹانا بھی صدقہ ہے اور تیرا کسی آدمی کوراستہ بتانا جو بھٹک رہا ہو صدقہ ہے۔

پانی پلانے کی فضیلت

۳۳۷۸:.....ہمیں خبردی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کوابوعمر بن سماک نے ان کومحمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کوان کے والد نے ان کو

(۳۳۷۴)....(۱) سقط من (ب)

(۳۳۷۷)....(۱) سقط من (ب) (۲)....فی (ب) البیھقی رحمہ اللہ (۳)....سقط من (ب)

(۳۳۷۸)....(۱) سقط من (ب)

داؤد بن عطا نے ان کو یزید بن عبدالملک بن مغیرہ نوفلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو یزید بن خصیفہ نے ان کو یزید بن رومان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے فرمایا کہ پانی پلانے سے بڑے اجر والا کوئی صدقہ نہیں ہے۔

۳۳۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو عبدالصمد نے وہ ابن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے اور سعید بن مسیب نے ان کو سعد بن عبادہ نے انہوں نے رسول اللہ سے پوچھ لیا کہ میری والدہ انتقال کر چکی ہیں کیا میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ حضور نے فرمایا جی ہاں پھر اس نے پوچھا کہ افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پانی پلانا یا یوں فرمایا تھا کہ پانی پلاؤ (لہٰذا اس نے اپنی ماں کے نام کی سبیل لگوادی) حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ مدینہ میں ام سعد کی سقایہ اور سبیل آج بھی موجود ہے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے قتادہ سے کہا کہ وہ کون ہے جس نے یہ کہا ہے کہ ام سعد کی سبیل ہے قتادہ نے کہا کہ حسن کہتے ہیں۔

۳۳۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن ابوبکر مقدمی نے ان کو موسیٰ بن عبدالعزیز نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابن عباس سے کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا تھا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ تم پانی پلاؤ اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں (قرآن میں) اہل جہنم کے بارے میں کہ وہ جب فریاد کریں گے تو ان کی فریاد سب کی مانند پانی کے ساتھ پوری کی جائے گی وہ کہیں گے ہمارے اوپر پانی ڈالو اس میں سے کچھ جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے۔

۳۳۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ عدل مروزی نے ان کو محمد بن عبدان نے ان کو حاتم بن جراح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسن بن شقیق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مبارک سے حالانکہ اس سے ایک آدمی نے پوچھا تھا اے ابوعبدالرحمٰن سات سال سے میرے گھٹنے پر ایک پھوڑا نکلا ہے میں نے ہر قسم کا علاج کرالیا ہے مگر وہ ٹھیک ہو کر نہیں دیتا اور میں نے تمام حکیموں سے مشورہ کر لیا ہے مگر مجھے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ ابن مبارک نے فرمایا جائیے اور ایسی جگہ تلاش کیجئے جہاں لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو وہاں کنواں کھدوائیے میں امید کرتا ہوں کہ جونہی وہ پانی کا چشمہ پھوٹے گا تیرا خون کا بہاؤ رک جائے گا۔ اس آدمی نے کنواں کھدوایا اور وہ تندرست ہو گیا۔

زخم کا علاج

شیخ احمد نے فرمایا:

اسی مفہوم میں ایک حکایت ہمارے شیخ حاکم ابوعبداللہ کے زخم کی بھی مشہور ہے ان کے چہرے پر زخم ہو گیا تھا انہوں نے اس کے قسم قسم کے علاج کیے مگر وہ زخم نہ گیا تقریباً سال بھر تک وہ باقی رہا اسی دوران انہوں نے الاستاذ الامام ابوعثمان صابونی سے التجا کی کہ آپ میرے لئے اپنی جمعہ کی مجلس میں خصوصی دعا فرمائیں انہوں نے ان کے لئے دعا فرمائی اور لوگوں نے کثرت کے ساتھ امین کہی۔ جب اگلا جمعہ آیا تو ایک عورت نے جمعہ کی مجلس میں ایک خط ڈالا اس میں لکھا تھا کہ اس خاتون نے واپس جا کر بڑی عاجزی سے اور بڑی کوشش سے شیخ حاکم ابوعبداللہ کے لئے دعا کی تھی اس رات کو چنانچہ اس نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گویا کہ آپ اس خاتون سے فرما رہے ہیں ابوعبداللہ سے کہہ دو کہ مسلمانوں پر پانی کے بارے میں وسعت کرے چنانچہ وہ رقعہ حاکم ابوعبداللہ کے پاس لایا گیا انہوں نے پانی لانے کا انتظام کیا یا پانی کی سبیل

(۳۳۸۱)......☆ هذا عنوان مكتوب بهامش الأصل

(۱) في (ب) : قال البيهقي رحمه الله　　(۲)......في (ب) : في المجلس رقعة

☆...... هكذا في الأصل

(۳)...... في ب (مر)　　(۴)...... في (ب) : احسن

لگوائی اس میں اور ڈالا گیا (پانی میں (اصل مسودے میں یوں ہی لکھا ہے) لوگ پانی لینے میں شروع ہوگئے۔ادھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت شیخ کو شفا ہونا ظاہر ہوگئی اور وہ زخم مٹنا شروع ہوگئے لہٰذا ان کا چہرہ واپس اسی حالت پر آگیا جیسے پہلے ٹھیک تھا اور اس واقعہ کے کئی سال بعد تک وہ زندہ رہے۔الحمدللہ

۳۳۸۲:......اور روایت ہے عبداللہ بن مخلد بن خالد سے یہ صاحب ابوعبیدہ ہیں ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو حضرت عبداللہ بن مبارک نے ان کو ہشام نے ابن سیرین سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی پسند کی چیز کھلائے گا اللہ اس کو جہنم پر حرام کردے گا۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مخلد بن خالد تمیمی نے پھر اس مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے مگر وہ اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

فصل......دودھ والا جانور بطور انعام وصدقہ کے دینا

دودھ بطور عطیہ دینے کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں۔

۳۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نعمت'' یہ بہت ہی اچھا ہے اور قعنبی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی اور زیادہ دودھ دینے والی بکری کا عطیہ ہے اور صدقہ ہے جو صبح کو بھی برتن بھردے اور شام کو بھی برتن بھردیتی ہے۔اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے یحیٰی بن بکیر وغیرہ سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ابن عیینہ کی حدیث سے ابوالزناد سے۔

بلندترین خصلت

۳۳۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن فضل عسقلانی نے ان کو بشر بن بکیر نے ان کو اوزاعی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ نے ان کو (عیسیٰ) نے یعنی ابن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے مسدد نے ان کو عیسیٰ نے۔یہ مسدد کی حدیث ہے اور یہ اوزاعی سے زیادہ مکمل ہے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابوکبشہ سلولی سے انہوں نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے بلندترین خصلت دودھ دینے والی بکری کا صدقہ ہے جو بھی بندہ ان خصلتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ عمل کرتا ہے اس کے ثواب کی امید کے ساتھ اور اس کے وعدے کی تصدیق کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو جنت میں داخل کردے گا اور مسدد کی حدیث میں ہے کہ حسان نے کہا کہ ہم نے شمار کرنا شروع کیا دودھ والی بکری کے صدقہ کے علاوہ مثلاً سلام کا جواب دینا ہے۔چھینکنے والے کا جواب دینا' راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنا اور اس کی مثل دیگر چیزیں مگر ہم لوگ (چالیس پوری کرنا تو دور کی بات ہے) پندرہ خصلتیں

(۳۳۸۳)......(۱) سقط من (ب)

والحدیث اخرجہ البخاری فی الأشربة باب شرب اللبن وفی الھبة باب فضل المنیحة واخرجہ مسلم فی الزکاة باب فضل المنیحة

(۳۷۷۴)......(۱) فی (أ) بکر (۲)...... سقط من (أ) (۳)...... سقط من (ب)

الحدیث اخرجہ البخاری (۳/۲۱۷) عن مسدد. بہ

بھی پوری شمار نہ کر سکے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔

۳۳۸۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا طلحہ بن مصرف سے اس حدیث کے بارے میں کوئی بیس مرتبہ سے بھی زیادہ اور اگر میرے سوا کوئی اور ہوتا تو کہتا کہ تمیں مرتبہ۔انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے۔براء بن عا ب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو شخص صدقہ کرے نفقری کا صدقہ یا یوں کہا تھا کہ صدقہ دے ورق کا (درہم دینار روپے نوٹ رقم وغیرہ کا) یا ہدیہ دے زقاق کا (گلی روڈ راستہ) یا دودھ پلائے اس کے لیے اجر ہوگا برابر (نسمہ) غلام آزاد کرنے کہ یا کہا تھا کہ برابر ایک گردن آزاد کرانے کے اور جو شخص لا الـــہ الا للّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر دس مرتبہ (پڑھے) تو یہ اس کے لئے ایک نسمہ یا ایک گردن کے برابر شمار ہوگا۔

فصل......اپنی ضرورت سے زائد اور دوسروں کی چیز کو روک لینا مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے،اس بارے میں شرعی حکم

۳۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار عبدی نے ان کو عمر بن یونس حنفی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو شداد بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے بے شک آپ اگر ضرورت سے زائد چیز خرچ کرنے کے لئے دے دیں گے تو تیرے لیے بہتر ہوگا اور اس کو تم روک لو گے تو تمہارے لئے برا ہوگا اور نفقہ و ضرورت خرچ کرنے پر تم پر ملامت نہ ہوگی خرچ کرنے کی ابتداء ان لوگوں پر خرچ کرنے سے کہ جن کی تو عیالداری کرتا ہے سر پرستی کرتا ہے اور (بے جا خرچ کر کے پھر ہاتھ نہ پھیلا کیونکہ) اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے (دینے والا لینے والے سے) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن بشار نمرہ سے۔

۳۳۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں اچانک ایک آدمی اپنی سواری پر سوار ہو کر آیا وہ اس کو دائیں بائیں پھیرنے لگا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس پیٹھ فاضل ہو (یعنی اضافی سواری کا جانور ہو) اس کو چاہئے کہ وہ اس شخص کو دے جس کے پاس سواری کے لئے پشت نہیں ہے (جانور نہیں ہے) اور جس کے پاس اضافی سفر خرچ ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو دے جس کے پاس خرچ نہیں ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مالوں کی کئی اقسام ذکر فرمائی یہاں تک کہ ہم نے سمجھ لیا کہ ہم میں سے جس کے پاس کوئی بھی اضافی اور ضرورت سے زائد چیز ہو اس میں ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان سے اس نے ابوالاشہب سے۔

(۳۳۸۵)......اخرجه المصنف من طريق ابى داود الطيالسى (۷۴۰)

(۳۳۸۶)......(۱) فى (أ) (عمرو)

الحديث اخرجه مسلم (۷۱۸/۲) عن نصر بن على الجهضمى وزهير بن حرب وعبد بن حميد عن عمر بن يونس. به.

أخرجه المصنف فى سننه (۱۸۱/۴) من طريق أبى الأشهب.

(۳۳۸۷)......فى الأصل (الحسين)

زبان کی حفاظت

۳۳۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یوسف بن یعقوب سوسی نے ان کو احمد بن عمر بلقینی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے ان کو اسماعیل بن عباس نے ان کو مطعم بن مقدام صنعانی نے اور عنبسہ بن سعید کلاعی نے ان کو نصیح عنسی نے ان کو رکب مصری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مبارک بادی ہے اس آدمی کے لئے جو عاجزی کرتا ہے بغیر کسی نقص وعیب ہونے کے اور اپنے آپ کو ذلیل وکمتر سمجھتا ہے بغیر فقر ومحتاجی کے اور اس مال کو خرچ کرتا ہے جس کو اس نے جمع کیا ہے بغیر گناہ اور ناجائز ذرائع کے اور رحم کرتا ہے اہل غربت اور ناداروں پر اور میل جول رکھتا ہے اہل علم واہل فراست کے ساتھ۔ مبارک بادی ہے اس کے لئے جو اپنے نفس اور (بوجہ عاجزی) دل میں حقیر وذلیل ہے اور جو اپنی کمائی کو پاک رکھتا ہے اور اپنی سیرت کو سنوارتا ہے یا جس کی کمائی پاک ہے سیرت نیک ہے جس کا ظاہر باعزت ہے جس کی خلوت کے شر سے لوگ محفوظ ہیں۔ مبارک بادی ہے اس کے لئے جو اپنے علم کے ساتھ عمل کرتا ہے اور اپنا اضافی مال اللہ واسطے خرچ کر دیتا ہے اور فضول بات کو روک لیتا ہے (یعنی زبان کی حفاظت کرتا ہے)۔

وہ مؤمن نہیں جس کا پڑوسی بھوکا ہو

۳۳۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن ابوبشیر نے ان کو عبداللہ بن مساور نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے۔ وہ مؤمن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر لیتا ہے اور اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا ہے۔

گنجا سانپ

۳۳۹۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج نے ان کو سہمی نے یعنی عبداللہ بن بکر نے ان کو خبر دی بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے انکو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ سے وہ فرماتے تھے کہ نہیں آئے گا کوئی آدمی اپنے مولیٰ کے سامنے (باپ کے سامنے) جس سے اس نے اس کی ضرورت سے زائد چیز مانگ لی ہے پھر وہ اس کو دینے سے انکار کر دیتا ہے مگر قیامت کے دن وہ چیز گنجا سانپ بن کر اس کی طرف آئے گی اور جس نے زائد چیز کو منع کیا تھا اس کو پھنکارے گی۔
۳۳۹۱:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے انکو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوقزعہ باہلی نے انکو حکیم بن معاویہ نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی آقا جو اپنے

(۳۳۸۸)......سقط من (أ)
أخرجه المصنف في سننه (۱۸۲/۴) من طريق إسماعيل بن عياش. به.
(۳۳۸۹)......أخرجه الحاكم (۱۶۷/۴) من طريق سفيان الثوري وصححه ووافقه الذهبي.
(۳۳۹۰)......(۱) في الأصل (احمد) وهو خطأ (۲)...... سقط من (أ)
أخرجه المصنف بنفس الإسناد في سننه (۱۷۹/۴)
(۳۳۹۱)......أبوقزعة الباهلي هو سويد بن حجير
أخرجه أحمد (۳/۵) والطبراني في الكبير (۴۲۵/۱۹) من طريق حماد بن سلمة. به.

غلام کے پاس آئے اور غلام سے اس کی ضرورت سے فاضل چیز مانگے وہ اس سے منہ بنالے مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسا سانپ مقرر کریں گے جو اس کو فیصلہ سے قبل روک لے گا۔

اونٹوں کے حق کی ادائیگی

۳۳۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے انکو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعمر اور حفص بن عمر ضریر نے ان کو حارث نے ان کو عمر بن شخیر نمری نے ان کو از ور بن عیاض نے ان کو مروح بن سیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین سواونٹ کا کیا حق ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر دی تھی میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اونٹ تمیں کی تعداد میں ہیں جن کے مالک ان کی زکوٰۃ ایک بعیر (جوان اونٹ) دیتے ہیں چھانٹتے ہیں جوان اونٹ کو اور سائل کو اونٹ دیتے ہیں اور اس کا حق ادا کرتے ہیں مجھ سے یہ پوچھتا ہے سواونٹوں کا حق۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس (جمل) اونٹ (سات سال کا پانچ چھ یا نو سال کا) ہوتا تھا۔ ہم اس پر پانی کی مشق لادتے تھے اور ہمارے پڑوسی بھی پانی اس پر لادتے تھے۔ ہم بھی اس پر لکڑیاں لادتے تھے ہمارے پڑوسی بھی اس پر لکڑیاں لادتے تھے اللہ کی قسم میں سمجھتا ہوں کہ اس میں وہی حق تھا جو ہم نے ادا کر دیا تھا۔ تم اپنے رب سے ڈرو اور ان کی زکوٰۃ ادا کر دو اس کے نر کو چھوڑ دو مادہ کے لئے رُوک لے تو ان میں سے اچھے نادر و نایاب کو اور ادھار دے دو تم ان میں سے درست اور صحیح سالم کو اور تو اپنے رب سے ڈر۔

۳۳۹۳:......ہمیں خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوالولید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو خارجہ نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا تھا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم پیٹ بھر لو تو بھوکے کو یاد کرو اور تم جب غنی ہو جاؤ تو فقراء کو یاد کرو۔

۳۳۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص نے ان کو اشعث بن سوار نے ان کو حسن نے کہ:

وابتغ فیما اتاک اللّٰہ الدار الاٰخرۃ ولا تنس نصیبک من الدنیا

اللہ نے تجھے جو مال دیا ہے اس کے ذریعہ تو آخرت والے گھر کو طلب کر اور اپنا حصہ دنیا کا بھی مت بھول۔

کہا کہ اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ جو تیری ضرورت پوری کردے اس کو روک لے اور جو تیری ضرورت سے زائد ہو اس کو تو آگے کے لئے بھیج دے۔

۳۳۹۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد نے ان کو وکیع نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں کہ یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو۔ صحابہ پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں وہ کیا کچھ خرچ کریں۔ فرما دیجئے کہ ضرورت سے زائد سب، ابن عباس نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے ما یفضل من اھلک۔ تیرے گھر والوں کی ضرورت سے جو کچھ بچ جائے وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کردیں۔

(۳۳۹۲)......(۱) فی (ب) الحسن بن أحمد بن إبراهيم.

(۲)...... فی (أ) روح والصحيح مروح له ترجمة فی الجرح والتعديل (۸/رقم ۱۹۵۸)

(۳۳۹۳)......(۱) فی الأصل (الحسين)

فصل......سائل کو خالی لوٹانے کا ناپسند ہونا اللہ کے نام سے جھوٹ بول کر کوئی ہلاک نہیں ہوگا مگر ہلاک ہونے والا بدنصیب

واقعی جو شخص جھوٹی مجبوری ظاہر کر کے اللہ کے نام پر مانگتا ہے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں بھی ڈالتا ہے۔

۳۳۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر ابن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو مصعب بن محمد بن شرحبیل نے ان کو حدیث بیان کی ہے یعلیٰ بن ابویحییٰ نے ان کو فاطمہ بنت حسین نے ان کو حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ سائل کا حق ہے اگرچہ آئے وہ گھوڑے پر۔

۳۳۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی نے ان کو ابن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو زہیر نے انکو شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو دیکھا ان کے پاس فاطمہ بنت حسین سے روایت موجود تھی۔ وہ اپنے والد علی سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مذکورہ حدیث کے مثل۔

سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ

۳۳۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوالحسن محمد بن عبدالرحمٰن شروطی نیساپوری سے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو عبدالملک قرشی نے ان کو یزید بن رومان نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوئی کہ زیادہ تر سوال کرنے والے (یا کثرت کے ساتھ مانگنے والے) جھوٹ بولتے ہیں تو جو بھی ان کو خالی لوٹاتا وہ گناہ سے نہ بچ سکتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سائل کو خالی نہ لوٹاؤ اگرچہ آدھے کھجور کے ساتھ ہی سہی۔

۳۳۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو اس نے پڑھی مالک پر اور ہمیں خبر دی ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو محمد بن نجید انصاری نے پھر حارثی نے اس نے اپنی دادی حوا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین کو (کچھ دے کر) لوٹاؤ اگرچہ جلی ہوئی کھر کے ساتھ یعنی بکری کے جلے ہوئے پائے یا ایک جلا ہوا پایا دے کر مطلب خالی نہ لوٹاؤ۔ یہ ابن بکیر کی روایت کے الفاظ ہیں اور قعنبی کی روایت میں ابن نجید سے اس نے اپنی دادی سے ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا: مسکینوں کو لوٹاؤ (کچھ نہ کچھ دے کر) اگرچہ جلی ہوئی کھری یعنی جلے ہوئے پائے کے ساتھ۔

۳۴۰۰:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلق بن عمر عکبری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حفص بن میسرہ عقیلی نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عمر بن معاذ انصاری نے ان کو ان کی دادی حوا نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۳۳۹۶)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱٦٦٥)

(۳۳۹۷)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱٦٦٦)

(۳۳۹۸)......أخرجه ابن عبدالبر في التمهيد (۲۹٦/۵ و ۲۹۷) من طريق الأصم. به

وقال ابن الجوزي في الموضوعات (۱۵٦/۲) فيه عبدالله بن عبدالملك

وسلم سے (کہ مسکین کو خالی نہ لوٹاؤ (بلکہ کچھ دے کر) اگر چہ جلے ہوئے بکری کے پائے کے ساتھ۔

۳۴۰۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن رباح نے انکو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے فاطمہ محمد کی بیٹی اپنے نفس کو آگ سے خرید کر بچالے بے شک میں تیرے لئے اللہ کے آگے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے صفیہ بنت عبدالمطلب اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی اپنے نفس کو خرید لیجئے جہنم سے میں تیرے لئے اللہ کے آگے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ اے عائشہ بچالو اپنے آپ کو آگ سے اگر چہ نصف دانے کھجور کے ساتھ۔ اے عائشہ تیرے پاس سے کوئی سائل خالی نہ جائے اگر چہ بکری کی جلی ہوئی کھری کے ساتھ۔

بنی اسرائیل کے تین شخصوں کا واقعہ

۳۴۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے اور ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے اور ابوبکر بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے انکو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں سے تین آدمی تھے ایک کوڑھ کا مریض۔ دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو آزمانے کا ارادہ کرلیا تو ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھ کے مریض کے پاس آیا اور بولا کہ تمہیں کیا چیز سب سے زیادہ اچھی لگتی ہے اس نے جواب دیا کہ میرا رنگ اچھا ہوجائے کھال اچھی ہوجائے لوگ مجھے دیکھ کر نفرت کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پھر اس فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیر دیا تو وہ ٹھیک ہو گیا وہ بیماری اس سے دور ہوگئی اور اس کو خوب صورت رنگ اور جلد مل گئی پھر فرشتے نے پوچھا کہ اب بتاؤ کہ تمہیں کون سا مال پسند ہے بولا کہ مجھے اونٹ پسند ہیں یا گائے کہی تھی اسحٰق راوی کو شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے پسند کیے تھے بہر حال اس کو دس ماہ کی گابھن اونٹنی اس فرشتے نے دی اور دعا دے کر چلا گیا کہ اللہ تیرے لئے اس میں برکت دے گا۔

حضور نے فرمایا کہ پھر فرشتہ آیا گنجے کے پاس اور بولا کہ مجھے خوب صورت بال پسند ہیں میرا یہ گنج ختم ہو جائے اس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی تکلیف دور ہوگئی اور اس کو خوب صورت بال مل گئے۔ اب پوچھا کہ آپ کو مال کون سا پسند ہے وہ بولا کہ مجھے گائے پسند ہیں چنانچہ اس نے اس کو حمل والی گائے دے دی فرشتے نے دعا دی کہ اللہ تیرے لئے اس میں برکت دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آگیا اور پوچھا کہ تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے۔ وہ بولا کہ اللہ میری بینائی مجھے لوٹا دے جس کے ساتھ میں دیکھ سکوں۔ فرمایا کہ اللہ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ پھر اس نے پوچھا کہ کون سا مال آپ کو زیادہ پسند ہے۔ اس نے بولا کہ مجھے بکریاں پسند ہیں چنانچہ اس نے اس کو بچے والی بکری دے دی۔ بکری نے اور اس کی بیٹی نے دونوں نے بچے دیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو کوڑھ سے ٹھیک ہونے والے کی ایک وادی اونٹوں سے بھر گئی گنجے کے لئے وادی گائیوں سے بھر گئی اور اندھے کے لئے ایک وادی بکریوں کی بھر گئی۔ پھر عرصے بعد وہ فرشتہ کوڑھ والے کے پاس آیا اپنی اسی شکل وصورت میں اور بولا کہ میں مسکین آدمی ہوں سفر میں میرا سامان ختم ہو گیا ہے۔ میں اب تو گھر تک بھی نہیں پہنچ سکتا مگر اللہ ہی پہنچائے گا پھر میں تم سے سوال کرتا ہوں اس کے نام پر جس نے تجھے خوب صورت رنگ خوب صورت جلد عطا کی ہے اور جس نے تجھے اونٹوں کا مال دیا ہے مجھے ایک اونٹ دے دے میں اس پر سوار ہو کر اپنا سفر طے کروں گا اور گھر پہنچ جاؤں گا۔ اس نے جواب دیا کہ میاں میرے حقوق بہت سارے ہیں (میں نہیں دے سکتا معاف کرو اور چلے جاؤ) اس نے کہا کہ ایسے لگتا

(۳۴۰۱)......(۱) سقط من (أ)   (۲)...... سقط من (ب)

ہے کہ شاید میں آپ کو پہچان رہا ہوں کیا آپ پہلے کوڑھی نہیں تھے لوگ تم سے نفرت کرتے تھے اور آپ فقیر تھے پھر اللہ نے تجھے امیر کر دیا تھا اس نے کہا کہ (تم جھوٹ بولتے ہو) میں تو نسل در نسل اس مال کا وارث چلا آ رہا ہوں میں باپ دادا پردادا سے اسی طرح امیر ہوں اس سائل نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تجھے ویسا کر دے جیسے کہ تم پہلے تھے۔

پھر وہ اپنی پہلی شکل وصورت کے ساتھ (سابق گنجے بھائی) کے پاس آیا اس نے اس کو بھی اسی طرح بات کہی جیسے اس نے پہلے والے سے کہی تھی۔اس نے بھی اس کو اسی طرح کا جواب دیا جس طرح کا پہلے والے نے دیا تھا۔اب اس سائل نے کہا کہ اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تمہیں ویسا کرے جیسے تم پہلے سے تھے۔اس کے بعد پھر وہ اندھے کے پاس آیا اپنی سابقہ شکل وصورت کے ساتھ اور بولا کہ میں مسکین آدمی ہوں مسافر ہوں میرا سامان سفر میں ختم ہو گیا ہے اب میں گھر تک بھی نہیں پہنچ سکتا اللہ ہی پہنچائے گا یا تیری کوشش کے ساتھ میں آپ سے اسی اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیری بینائی تجھے واپس لوٹا دی۔ مجھے ایک بکری دے میں اس کو بیچ کر سفر خرچ پورا کروں گا اور گھر تک پہنچ جاؤں گا۔اس نے جواب دیا کہ میں واقعی اندھا تھا اللہ نے میری بینائی لوٹا دی ہے لہٰذا تم جتنی بکریاں چاہو لے جاؤ جو چاہو تم چھوڑ جاؤ بس اللہ کی قسم میں آج تجھے کسی شے کے بارے میں تکلیف نہیں ہونے دوں گا جو کچھ بھی آپ لے لیں گے ان میں سے۔سائل نے کہا میاں صاحب آپ اپنا مال اپنے پاس سنبھال کر رکھیے مجھے تیرے مال کی قطعاً ضرورت نہیں ہے میں فرشتہ ہوں تم لوگوں کو آزمائش کے لئے بھیجا گیا تھا اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو گیا ہے اور تیرے دوسرے آدمیوں سے اللہ ناراض ہو گیا ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروخ سے اور اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے ہمام سے نقل کیا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو مسکین کے بارے میں تنبیہ

۳۴۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو حسین بن محمد بن یسار نے ان کو یحیٰی بن عبدالملک ابوغنیۃ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید فقیہ نے ان کو ہشام بن بشر نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یحیٰی بن عبدالملک بن ابوغنیہ نے ان کو حفص بن عمر زبیر نے اور حسین بن ابوالزبیر کی ایک روایت میں انس بن مالک سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جس نے اللہ کے لئے ان سے بھائی چارہ کر رکھا تھا۔ایک دن وہ کہنے لگا اے یعقوب وہ آخر کیا چیز ہے جس نے تیری بینائی ختم کر دی ہے اور وہ کیا چیز ہے جس نے تیری پشت کو کمان کر دیا ہے۔انہوں نے جواب دیا کہ وہ چیز جس نے میری بینائی ختم کر دی ہے وہ یوسف علیہ السلام پر میرا رونا ہے اور جس چیز نے میری پیٹھ کمان کر دی ہے وہ بنیامین پر میرا غم ہے۔اتنے میں جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے یعقوب بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ پر سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمہیں شرم نہیں آئی کہ تم نے میرے غیر کے آگے میری شکایت کی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا؛ اس کے سوا کوئی بات ہی نہیں ہے کہ میں اپنے حزن اور غم کی شکایت صرف اور صرف اللہ کی طرف کرتا ہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا؛ میں جانتا ہوں جو تم شکایت کر رہے ہو اے یعقوب! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یعقوب علیہ السلام نے کہا؛ اے میرے رب کیا آپ بوڑھے ضعیف پر رحم نہیں کریں گے؟ آپ نے میری بینائی لے لی ہے اور میری پیٹھ کمان کر دی ہے لہٰذا میرے دونوں پھول تو مجھے لوٹا دے میں ان کو موت سے پہلے پھر سونگھ سکوں۔اس کے بعد آپ جو چاہیں میرے ساتھ کرنا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان کے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر سلام کہتے ہیں اور تجھے فرماتے ہیں کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارا دل خوش ہو جانا چاہئے۔

(۳۴۰۲)..... اخرجه مسلم (۲۲۷۵/۴. ۲۲۷۷)

میری عزت کی قسم ہے کہ اگر وہ دونوں میت بھی ہو چکے ہوتے تو میں ان دونوں کو ضرور اٹھاتا تیرے لئے۔ بس تم مسکینوں کے لئے کھانا تیار کرو۔ بے شک میرے نزدیک میرے محبوب ترین بندے انبیاء علیہم السلام اور مساکین ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تیری بینائی کیوں لے لی تھی اور تیری پیٹھ کیوں کمان کی کردی تھی اور یوسف کے بھائیوں کا وہ عمل جو انہوں نے یوسف کے ساتھ کیا تھا کیوں ہوا تھا؟ بے شک تم لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی اور تمہارے پاس ایک مسکین یتیم آ گیا تھا اور وہ روزے دار بھی تھا مگر تم لوگوں نے اس کو اس میں سے کوئی شے بھی نہیں دی تھی (اس لئے یہ سب کچھ ہوا تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ حالت تھی کہ وہ جب صبح کا ناشتہ کرنے لگتے تو وہ اعلان کرنے والے کو حکم دیتے وہ اعلان کرتا کہ مساکین میں سے جو شخص ناشتہ کرنا چاہتا ہے وہ یعقوب کے ساتھ ناشتہ کرے اور جب وہ روزے دار ہوتے تو اعلان کرواتے کہ جو بھی روزے دار ہو وہ یعقوب کے ساتھ روزہ افطار کرے۔

۳۴۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحق نے انکو عمرو بن محمد نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن عبدالملک نے ان کو انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جس نے ان سے بھائی چارہ کیا تھا اور اس کے بعد انہوں نے حدیث بیان کی مذکورہ حدیث کی مثل۔

۳۴۰۵:...... فرمایا شیخ احمد نے اور اس کو حدیث بیان کیا حسن بن عمرو بن محمد قرشی نے ان کو ان کے والد نے ان کو زافر نے ان کو یحییٰ بن عبدالملک نے ان کو رجاء نے ان کو انس بن مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مذکورہ حدیث)۔

پیداوار کا ایک حصہ مسکینوں کے لئے

۳۴۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ان کو وہب بن کیسان نے ان کو عبید بن عمیر لیثی نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک آدمی جنگل میں جارہا تھا کہ اس نے اچانک بادلوں میں سے ایک آواز سنی اور ساتھ بادلوں کی زبردست گرج بھی۔ کلام یہ تھی جا فلاں آدمی کے باغ کو پانی پلا دے۔ آدمی کے نام سے۔ اتنے میں وہ بادل ایک وادی کی طرف آیا اور اس میں جو کچھ پانی تھا وہ اس وادی میں پورا گرا کر چلا گیا۔ اس کے بعد نہر ہوا چھوٹی چھوٹی نالیوں سے ہوتا ہوا۔ ایک بڑی ندی یا کھالے کی طرف پہنچ گیا اس کھالے نے پورا پانی اپنے اندر لے لیا اور وہ آدمی جس نے آواز سنی تھی وہ آدمی ان بادلوں کے ساتھ ساتھ چلا حتیٰ کہ اس آدمی تک پہنچ گیا جو اپنے باغ میں کھڑا ہوا پانی دے رہا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے پوچھا کہ تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان بادلوں میں نام سنا تھا جن کا یہ پانی ہے کہ جا فلاں کے باغ کو پانی پلا دے تیرے نام کے ساتھ اب تم یہ بتاؤ کہ تم کرتے کیا ہو؟ اس باغ میں جب تم اس کا پھل حاصل کر لیتے ہو اس نے کہا کہ جب تم نے یہ کہہ دیا ہے تو سن لو میں اس کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ایک تہائی اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے رکھتا ہوں اور ایک تہائی مسکینوں سائلوں اور مسافروں کو تقسیم کرتا ہوں اور ایک تہائی اسی باغ میں دوبارہ خرچ کرتا ہوں۔

۳۴۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ان کو وھب بن ابوکسان نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے

(۳۴۰۳)...... (۱) فی الأصل (خشنام) (۲)...... فی المستدرک (یامین) (۳)...... سقط من (ا)

أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲/۳۴۸) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی

(۳۴۰۶)...... أخرجه المصنف من طریق ابی داود الطیالسی (۱۵۸۷)

(۳۴۰۷)...... (۱) سقط من (ب)

فرمایا ایک آدمی جنگل یا کہیں زمین کے میدانی علاقے میں تھا کہ یکا یک اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی جا فلاں کے باغ کو پانی دے پھر وہ بادل ایک طرف ہو گیا اس نے اپنا پانی ایک چھوٹی سی جگہ میں یا وادی میں ڈال دیا پھر ان کی دراڑوں میں سے ایک دراڑ نے اس پورے پانی کو جمع کر لیا اس آدمی نے پانی کا پیچھا کیا تو دیکھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ کے ساتھ پانی کو ادھر ادھر بدل رہا ہے (آواز سننے اور یہ منظر دیکھنے والے نے) کہا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں نام ہے جو اس نے بادل میں سے سنا تھا پھر اس نے پوچھا اللہ کے بندے تم نے میرا نام کیوں پوچھا؟ اس نے بتایا کہ میں نے یہ نام ایک آواز میں سے سنا تھا جو کہ بادل میں سے آئی تھی وہی بادل تھا جس کا یہ پانی ہے کوئی کہہ رہا تھا کہ فلاں کے باغ کو پانی پلا دے تیرا ہی نام تھا اب آپ بتائیے کہ آپ اس میں کیا کرتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ جب تم نے یہ ساری بات بتا دی ہے تو سنو میں اس کی آمدنی کو تین تہائی کرتا ہوں اس کی ایک تہائی کا صدقہ کرتا ہوں ایک تہائی خود کھاتا ہوں اور میرا کنبہ بھی اور ایک تہائی بیج کر پھر اسی میں لگاتا ہوں۔

قرض حسنہ

۳۴۰۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے انکو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عشام سے وہ کہتے ہیں کہ ایک سائل کھڑا ہوا اور بولا۔ پیمانہ کم ہو گیا ہے گھوڑے دبلے ہو گئے ہیں، عطیے کم ہو گئے ہیں چغل خوری وسیع ہو گئی ہے ہمارے اور بنو فلاں کے درمیان۔ بس بیچ کی کوئی راہ کھلی نہیں ہے اور ہم لوگ لینے والے (ضرورت مند) ٹھہریں پس کوئی قرضہ دے گا اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ۔ پس اللہ تعالیٰ اس لئے قرضہ نہیں مانگتے کہ وہ نادار ہے بلکہ اس لیے مانگتے ہیں تا کہ وہ اچھے لوگوں کو آزمائیں (اور اعمال کی جزا دیں)۔

عمدگی کے ساتھ سوال کیا جائے

۳۴۰۹:..... میں نے سنا ابو عبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی عبدالملک بن مروان کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کیا پھر کہا اے شخص تجھ پر اللہ رحم کرے ہمارے اوپر تین سال گزر گئے ہیں ایک سال میں تو جانور مر گئے ہیں اور دوسرے سال میں گوشت دبلے ہو گئے اور تیسرے سال ہڈیوں سے لگ گئے ہیں اور تیرے پاس مال ہے اگر وہ اللہ کا ہے تو اللہ کے بندوں کو دے دیجئے اور وہ مال آپ کا ہے تو آپ ہمارے اوپر صدقہ کر دیجئے اس لئے کہ بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیں گے۔ کہتے ہیں کہ مروان نے اس کو دس ہزار درہم دے دیئے اور فرمایا کہ اگر لوگ سوال اچھے طریقے سے کریں جیسے اس نے کیا ہے تو ہم لوگ کسی کو محروم نہ کریں۔

۳۴۱۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن اسد نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے خرچ کر تجھ کو خوش کیا جائے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

(۳۴۰۸)..... أخرجه مسلم (۲۲۸۸/۴)

(۳۴۰۹)..... (۱) في (أ) فاختلصت (۲)..... في (ب) : يكن

(۳۴۱۰)..... أخرجه مسلم (۶۹۰/۲)

۳۴۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: صدقہ کرنا کسی مال کو کم نہیں کرتا اور عفوودرگزر کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور جس نے بھی اللہ کے لئے عاجزی کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کردیں گے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اس نے اسماعیل سے۔

سلامتی والے گھر کی طرف دعوت

۳۴۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حسن بن اسحٰق بزاز نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحٰق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ ابن ابومسرہ نے ان کو بلال بن محبر نے ان کو عباد بن راشد نے ان کو قتادہ نے ان کو خلید بن عبداللہ عصری نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا دن نہیں جس کا سورج چڑھتا ہے مگر ہوتے ہیں اس کے دونوں پہلوؤں میں (صبح وشام) دوفرشتے ایسی آواز لگاتے ہیں جس کو وہ تمام مخلوق سنتی ہے جن کو اللہ نے پیدا کیا ہے ساری کی ساری سوائے انسانوں اور جنوں کے۔ اے لوگو آجاؤ تم سب اپنے رب کی طرف کہ بے شک وہ چیز جو قلیل ہو اور کافی ہو جائے وہ بہتر ہے اس سے جو بہت ہو اور غافل کردے اور نہیں غروب ہوتا سورج مگر اس کے دونوں پہلوؤں کے ساتھ دوفرشتے ہوتے ہیں۔ وہ اعلان کرتے ہیں ایسا اعلان جس کو ساری مخلوق سنتی ہے سوائے جن وانس کے۔ اے اللہ تو خرچ کرنے والے کو اور دے (جو خرچ کیا ہے اس کا خلیفہ اور بدل عطا کر) اور خرچ نہ کرنے والے روک رکھنے والے کے مال کو ہلاکت دے (جو اللہ واسطے نہ دے اس کا مال ضائع ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن مجید میں نازل کیا دوفرشتوں کے قول میں۔ اے لوگو آؤ تم لوگ اپنے رب کی طرف (وہ ارشاد) سورۂ یونس میں ہے:

والله يدعو الى دار السلام ويهدى من يشاء الى صراط مستقيم.

اللہ تعالیٰ بلاتا ہے سلامتی والے گھر کی طرف اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔

اور اللہ نے دونوں فرشتوں کے قول میں نازل فرمایا:

اللهم اعط منفقا خلفا واعط ممسكا تلفا

اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور روکنے والے کا ضائع کردے۔

والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى وما خلق الذكر والانثى.

قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو کر کھل جائے اور قسم ہے اس کی جو اس نے مذکر اور مونث پیدا کئے۔
آپ نے للعسریٰ تک پڑھ لی۔

مال میں کثرت وقلت ہونا

۳۴۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی

(۳۴۱۱)......(۱) في (أ) أبو الحسين بن المقرىء
(۲)...... زيادة من (ب)
أخرجه مسلم (۲۰۰۱/۴)
(۳۴۱۲)......(۱) في (أ) إلا وكل بجنبيها

صدقہ کرنے کے لئے عطیہ کرنے کا دروازہ کھولتا ہے یا صلہ رحمی کے لئے اللہ تعالیٰ اس کی کثرت کو اور زیادہ کرتا ہے اور جو آدمی روکنے کا دروازہ کھولتا ہے جس سے وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ مال زیادہ ہو جائے اللہ اس کی قلت کو اور زیادہ کر دیتا ہے۔

۳۴۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو ابوبکر سدوسی نے ان کو عاصم نے ان کو ابوہلال نے ان کو عبید اللہ بن بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ کعب نے کہا جس قدر بندہ اپنی رب کے نزدیک عزت وشرف والا ہو جاتا ہے اسی قدر اس پر آزمائش اپنی شدت کے اعتبار سے بڑھ جاتی ہے اور جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے ایسا نہیں ہے کہ اس کا مال کم ہو جائے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ زکوٰۃ نہ دے اور اس کے مال میں اضافہ ہو جائے اور ایسا بھی نہیں کہ کوئی چور چوری کرے اور جس کی چوری ہوئی ہے اس کا رزق بند ہو جائے۔ ایسا بھی نہیں ہوتا یعنی بدستور رزق ملتا رہتا ہے۔

فصل......نفلی صدقہ کرنے کی بابت اختیار ہے

ابوعبداللہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفلی صدقہ کرنے کی کئی شرائط ہیں۔ پہلی شرط تو یہ ہے کہ نفلی صدقہ فاضل مال میں سے ہو۔ بہر حال جس شخص کا مال پورا پورا ہے اس کی ضرورت کے لئے ہے اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے پر صدقہ کرے اور اپنے نفس کو محروم کرے اور اسی طرح اگر اس کا عیال (اور ٹبر ہے) تو اس کے لئے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے مال کا تو صدقہ کر دے اور اپنے عیال کو یوں ہی چھوڑ دے اور یہ بھی کسی ایک کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنا پورے کا پورا مال صدقہ کر دے اور اپنے آپ کو دوسروں کا محتاج کر دے چنانچہ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ویسالونک ماذاینفقون قل العفو

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ اللہ واسطے کیا کچھ خرچ کریں
آپ فرمادیجئے کہ (اپنی ضرورت سے) زائد مال خرچ کریں۔

گویا کہ نفلی صدقہ کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(۱)......مال اپنی ضرورت سے زائد ہو۔
(۲)......مال اپنی ضرورت کا نہ ہو۔
(۳)......دوسروں پر صدقہ کرکے خود کو محروم نہ کرے۔
(۴)......اسی طرح اپنے عیال کو چھوڑ کر اپنے مال دوسروں پر صدقہ نہ کرے۔
(۵)......اپنا پورا مال صدقہ نہ کرے۔
(۶)......اپنا مال صدقہ کرکے اپنے آپ کو محتاج نہ کرے۔

زائد مال صدقہ کرنا

۳۴۱۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے اسی مذکورہ آیت کے بارے میں کہ مال عفو سے مراد عیال سے زائد مراد ہے اور ہم

(۳۴۱۳)......(۱) فی الأصل (الحسین) (۲)...... فی الأصل الحسین
(۱)......سقط من ب

پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ اے ابن آدم بے شک تو اگر زائد مال (اللہ واسطے) خرچ کر دے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اور تو اس کو روک کر رکھے تو یہ تیرے لئے برا ہے۔

۳۴۱۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو نضر بن محمد نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو شداد نے ان کو ابو امامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم بے شک تو اگر زائد مال کو (اللہ واسطے کسی پر) خرچ کر دے تو یہ تیرے لئے بہتر اور اگر تو اس کو روک لے تو یہ برا ہے تیرے لئے اور تو اپنی ضرورت کے پورے مال کو (اللہ واسطے خرچ نہ کرنے پر) ملامت نہیں کیا جائے گا (پہلے) ابتدا کر (خرچ کرنے کی) ان سے جن کی تو عیالداری کرتا ہے (سرپرستی کرتا ہے) اس لئے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے بہتر ہے) اس کو مسلم نے نقل کیا ہے جیسے پہلے گزر چکی ہے۔

۳۴۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید نے اور محمد بن ابوبکر نے ان دونوں کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عاصم بن عمر بن قتادہ نے ان کو محمود بن لبید نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ ایک آدمی نبی کریم کے پاس ایک انڈے کے برابر سونا لے کر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ صدقہ ہے اور میں نے اس کے بعد اپنے گھر کے لئے اس میں سے کچھ نہیں چھوڑا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہی سونا دے مارا کہ اگر اس کو لگتا تو اس کو تکلیف ہوتی (اسے پھینک دیا) پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور اپنے مال سے باہر نکل جاتا ہے اور خالی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ دوسرے لوگوں پر بوجھ بن جاتا ہے۔

دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے

۳۴۱۸:......ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر نے ان کو ان کے دادا نے ان کو احمد بن سلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل ابراہیم بن احمد بن سلمہ نے ان کو احمد بن عبدہ ضبی نے اور محمد بن بشار عبدی نے دونوں کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمرو بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افضل صدقہ یا بہتر صدقہ غنی ہونے کے بعد ہے یا غنی رہنے کے بعد ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہر حال بہتر ہے اور خرچ کرنے کی ابتدا اس سے کر جن کی تم نے عیالداری اور ذمہ داری لی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن بشار سے اور احمد بن عبدہ سے۔

۳۴۱۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عاصم نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو غنا کو باقی رہنے دے (یعنی انسان بے ضرورت رہے کسی کا دست نگر نہ ہو جائے) اس لئے کہ دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے اور خرچ کرنے کی ابتدا ان

(۳۴۱۶)......أخرجه مسلم في الزكاة والترمذي في الزهد وقال الترمذي: حسن صحيح

(۳۴۱۷)......(۱) في الأصل أبو الحسين (۲)...... في الأصل الحسين

أخرجه أبو داود في الزكاة من طريق محمد بن إسحاق. به

(۳۴۱۸)......أخرجه مسلم (۲/۷۱۷)

(۳۴۱۹)......(۱) في الأصل أبو الحسين (۲)...... في الاصل الحسين

افراد پر سے کیجئے جن کی آپ ذمہ داری لیتے ہیں' تمہاری بیوی کہے گی کہ یا تو مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے طلاق دیجئے اور تمہارا خادم کہے گا یا تو مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے فروخت کردیجئے اور تمہارا بیٹا کہے گا کہ آپ مجھے کس کے حوالے کریں گے؟

حسب استطاعت صدقہ کرنا

۳۴۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے کہ انہوں نے کہا بنوعذرہ کے ایک آدمی نے اپنا غلام حضور کی غیر موجودگی میں آزاد کردیا (یا ارادہ کرلیا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تو پوچھا کہ کیا اس کے سوا تیرا اور کوئی مال بھی ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے کون خرید کرتا ہے لہٰذا اس کو نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کے بدلے میں خرید لیا لہٰذا وہ رقم لے کر حضور کے پاس آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رقم اس آدمی کو دے دی پھر فرمایا اپنے نفس سے ابتدا کرو پہلے اسی پر صدقہ کرو۔ اس سے اگر کوئی شے بچ جائے تو وہ تیرے گھر والوں کے لئے ہے اگر گھر والوں سے کوئی شے بچ جائے تو پھر وہ تیرے قرابت داروں کے لئے ہے اگر تیرے قرابت داروں سے کوئی شے بچ جائے تو پھر ایسے کر ایسے کر (یعنی حضور اشارہ کررہے تھے) تیرے آگے اور دائیں اور بائیں یعنی پھر سب کو دو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

قرابت داروں پر صدقہ کرنا

۳۴۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس کو اپنے نفس پر صدقہ کرو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس اور بھی ہے فرمایا کہ اس کو صدقہ کر اپنے بچے پر عرض کیا میرے پاس اور بھی ہے فرمایا اس کو صدقہ کر اپنی بیوی پر کہا کہ میرے پاس اور بھی ہے فرمایا اس کو صدقہ کر اپنے خادم پر' کہا میرے پاس اور بھی فرمایا کہ پھر تو خود بہتر دیکھتا ہے۔

۳۴۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابواسماء نے ان کو ثوبان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سب سے زیادہ فضیلت والا دینار وہ دینار ہے (روپیہ وہ روپیہ ہے) جس کو آدمی اپنے عیال پر خرچ کرے اس کے بعد وہ دینار (وہ روپیہ) جس کو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے اپنی سواری پر۔ اس کے بعد وہ دینار (وہ روپیہ) جس کو وہ خرچ کرے اپنے احباب پر اللہ کی راہ میں۔ ابوقلابہ نے کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء عیال سے کی ہے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ کون سا آدمی بڑے اجر والا ہوسکتا ہے ایسے آدمی سے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرکے ان کو ہاتھ پھیلانے سے بچائے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ان کو نفع پہنچائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا

(۳۴۲۰)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه مسلم (۶۹۲/۲)

(۳۴۲۱)......أخرجه ابوداؤد (۱۶۹۱) والنسائی فی الزكاة

(۳۴۲۲)...... أخرجه مسلم (۶۹۱/۲) ومابین المعكوفین زيادة من صحيح مسلم

ابوالربیع سے اس نے حماد سے۔اوران میں سے یہ بھی ہے کہ وہ (صدقہ کرنے والا) جب صدقہ کرے تو ابتداً اپنے رشتہ داروں سے کرے اور اس میں یہ فرق نہ کرے کہ کون اس کے ساتھ تعلقات جوڑ رہا ہے اور کون توڑ رہا ہے بلکہ اس صاحب قرابت سے شروع کرے جو در پردہ اور اندر سے بغض رکھنے والا ہو۔

۳۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن منذر قزاز نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو حضرت انس بن مالک نے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون ۔تم لوگ نیکی کے عمدہ معیار کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے اس وقت تک جب تک کہ تم خرچ کرو اس چیز میں سے جس کو تم پسند کرتے ہو۔ ابوطلحہ نے عرض کی یارسول اللہ میں دیکھتا ہوں ہمارا رب ہم سے ہمارے مالوں کا سوال کرتا ہے بے شک میں آپ کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین بیر حاء اللہ واسطے کردی ہے رسول اللہ نے فرمایا آپ اس کو اپنی قرابت داروں میں تقسیم کردیجئے چنانچہ انس نے ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کے درمیان اس کو تقسیم کردیا۔اس کو مسلم نے صحیح میں حماد کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

۳۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو وہب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے ان کو بکیر نے کریب سے اس نے میمونہ بنت حارث سے کہ اس نے ایک لڑکی کو آزاد کیا زمانہ رسول میں حضور کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا اگر آپ اپنے عزیزوں کو بطور عطیہ دے دیتے تو تیرا اجر بہت بڑا ہوجاتا۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ہارون ایلی سے اس نے ابن وہب سے۔

قرابت داروں پر صدقہ کرنے پر دہرا اجر ہے

۳۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن قطان نے ان کو قطعی بن ابراہیم نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے اس کو سلیمان اعمش نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے اور محمد بن نصر جارودی نے اور ابراہیم بن محمد صیدلانی نے اور احمد بن سلمہ اور ابن شیرویہ نے ان کو ان کے والد نے کہا کہ آپ نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ہناد بن سری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو زینب عبداللہ بن مسعود کی بیوی نے کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا؛ ضرور تم صدقہ کرو اے عورتوں کی جماعت اگرچہ تمہارے زیوروں سے بھی ہو۔فرماتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ آپ ہلکے پھلکے خرچ والے آدمی ہیں اور صاحب ہنر بھی ہیں۔میں تمہارے اوپر بھی خرچ کرتی ہوں اور ان یتیموں پر بھی جو میری گود میں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے آپ ان کے پاس جاکر پوچھئے کہ اگر یہی خرچ کرنا مجھے کافی رہے تو ٹھیک ورنہ میں وہ تم سے ہٹا کر کسی اور پر خرچ کروں۔کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ نے مجھ سے کہا میں نہیں بلکہ آپ خود جایئے کہتی ہیں کہ میں خود چلی گئی اچانک دیکھتی ہوں ایک اور انصاری عورت بھی دروازہ رسول پر پہنچی ہوئی ہے اس کی ضرورت بھی میرے والی تھی یعنی اس کا مسئلہ بھی بعینہ میرے والا ہی تھا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدرتی رعب تھا (چہرے پر خوب وجاہت تھی) کہتی ہیں کہ اتنے میں ہمارے سامنے بلال باہر آئے ہم نے اس سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۳۴۲۳)......اخرجه مسلم (۲/۶۹۴)

(۳۴۲۴)......اخرجه مسلم (۲/۶۹۴)

پاس جائیے اوران کو بتائیے کہ دوعورتیں دروازے پر ہیں اوروہ آپ سے پوچھتی ہیں کہ کیاان کوان کے شوہروں پرصدقہ کرنا کافی رہے گااوران یتیموں پرجوان کی گود میں پرورش پارہے ہیں اورحضور صلی اللہ علیہ وسلم کومت بتاؤ کہ ہم کون ہیں؟ کہتی ہیں کہ حضرت بلال اندر گئے رسول اللہ کے پاس ان سے مسئلہ پوچھاتو رسول اللہ نے فرمایاوہ دونوں عورتیں کون ہیں تو بلال نے بتایا کہ ایک انصاری عورت ہےاوردوسری زینب ہے۔حضور نے پوچھا کہ دونوں میں سے کون سی زینب ہے؟اس نے بولا کہ عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہے۔حضور نے فرمایا کہ ان دونوں کے لئے دہرااجر ہے ایک قرابت داری کااوردوسراصدقہ کرنے کا۔یہ الفاظ ابوالاحوص کی روایت کے ہیں اورابن طہمان کی روایت اسی مفہوم میں ہےعلاوہ ازیں اس نے کہاہےوہ دونوں عورتیں سوال کرتی ہیں خرچ کرنے کے بارے میں ان کےاپنےشوہروں پراوریتیموں پرجوان کی سرپرستی میں ہیں یہ کفایت کرے گا یہ صدقے کی جگہ ان دونوں کی طرف سےاوراس کوروایت کیا ہےمسلم نےحسن بن ربیع سےاس نے ابوالاحوص سےاوراس کو بخاری نے نقل کیاہےدوسرے طریق سےاعمش سے۔

۳۴۲۶:......ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس محمد بن یعقوب نے بطوراملاء کےان کوحسن بن مکرم نے ان کو بزار نے ان کوعثمان بن عمر نے ان کوابن عون نے ان کوحفصہ بنت سیرین نے ام رائح سےاس نے سلمان بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایابے شک مسکین پرصدقہ کرناصرف صدقہ ہےاوررشتہ دار پرصدقہ کرنادوکام ہیں صدقہ بھی ہےاورصلہ رحمی بھی ہے۔

۳۴۲۷:......ہمیں خبردی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کوابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے ان کوعبدالرزاق نے ان کومعمر نے ان کوزہری نے ان کوحمید بن عبدالرحمٰن نے ان کوام کلثوم بنت عقبہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ افضل صدقہ درپردہ دشمنی کرنے والے قرابت دار پرصدقہ کرنا ہے۔

۳۴۲۸:......ہمیں خبردی ابومحمد بن یوسف نے ان کوابوسعید بن اعرابی نے ان کوابوعثمان سعید بن محمد انجدانی نے ان کومحمد بن کثیر نے (ح)اور ہمیں خبردی ابوعلی روذباری نے ان کوابوبکر بن داسہ نے ان کوابوداؤد نے ان کوابن کثیر نے ان کوسفیان نے ان کواعمش نے اورحسن بن عمرو نے اورفطر نے ان کومجاہد نے ان کوعبداللہ بن عمرو نے سفیان نے کہاہے کہ اس کوسلیمان بن کریم تک مرفوع نہیں کیااورفطر نے اورحسن نے اس کو مرفوع کیا ہےوہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ رشتہ داری کوجوڑنے والا وہ نہیں ہوتا جوصرف احسان کابدلہ چکادے بلکہ رشتہ داری جوڑکر رکھنے والا وہ ہوتا ہے کہ جب اس کارشتہ کٹ جائے تووہ اس کوجوڑدے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہےصحیح میں محمد بن کثیر سے۔

چند چیزوں کی وصیت

۳۴۲۹:......ہمیں خبردی ابوطاہر فقیہ نے ان کوابوطاہرمحمد بن حسن محمد آبادی نے ان کوعباس بن محمد دوری نے ان کو یزید بن عمر بن حیوۃ مدائنی نے ان کو ابومنذرمقری بصری نے ان کومحمد بن واسع نے ان کوواسع نے ان کوعبداللہ بن صامت نے ان کوابوذر نے کہ میرے خلیل نے مجھے سات چیزوں کی وصیت کی تھی۔مجھے حکم فرمایاتھا کہ اس پرنظررکھوں جومجھ سے کم تر ہےاوراس کونہ دیکھوں جومجھ سےاوپر ہےاورمجھےمسکینوں سے محبت کرنے کاحکم فرمایاتھااوران سے قریب رہنے کااورمجھے حکم دیاتھا کہ میں کسی سے کسی شے کاسوال نہ کروں اورمجھے حکم دیاتھا کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ میں

(۳۴۲۵)......أخرجه مسلم (۲/۶۹۳ و ۶۹۵)

(۳۴۲۶)...... أخرجه الحاكم (۱/۴۰۷) بنفس الإسناد

(۳۴۲۷)......أخرجه الحاكم (۱/۴۰۶) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

(۳۴۲۸)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۶۹۷)

(۳۴۲۹)......أخرجه المصنف في السنن (۱۰/۹۱) بنفس الإسناد

مر بھی جاؤں اور مجھے حکم دیا تھا کہ کثرت کے ساتھ یہ ورد کروں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ جنت کا خزانہ ہے اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ کڑوی ہو اور مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں۔

۳۴۳۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو حجاج بن نصیر نے ان کو اسود بن شیبان نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو عبداللہ نے ابوعبداللہ نے کہا کہ میرے نزدیک وہ ابن صامت ہیں۔ اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں مجھے وصیت کی تھی میرے خلیل نے مجھے خیر کے کاموں کی۔ مسکینوں کی محبت اور ان کا قرب اور تیرا اپنے رشتہ کو جوڑنا اگر چہ مر بھی جائے اور حق بات کہنا اگر چہ کڑوی ہو اور کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا کیونکہ یہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں میں سے اگر طاقت رکھیں تو لوگوں سے کسی شے کا سوال نہ کریں۔

۳۴۳۱:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن مسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو اسود بن شیبان نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی پھر حدیث ذکر فرمائی اور عبداللہ بن صامت کا ذکر نہیں کیا۔ اس وصیت میں سے یہ بھی ہے کہ اگر مال قرابت داروں پر خرچ کرنے سے بچ جائے تو وہ پڑوسیوں کا حق بچ گیا ہے اور اگر پڑوسیوں سے بھی بچ جائے تو پھر اس کو مستضعفین پر خرچ کر جو محتاج ہوں اور یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں سے سوال نہیں کرتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

للفقراء الذين احصروا في سبيل الله لايستطيعون صربا في الارض يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف تعرفهم بسيماهم لايسئلون الناس الحافاً.

صدقات ان لوگوں کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ کے لئے رک گئے ہیں جو زمین میں کام کاج کرنے کی طاقت نہیں رکھتے نادان ان کو غنی سمجھتے ہیں ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے تم ان کو پہچانو گے ان کی علامتوں سے نہیں سوال کرتے ہیں لوگوں سے چمٹ کر۔

پڑوسیوں پر صدقہ کرنا

۳۴۳۲:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن قاسم بن عبدالرحمٰن عتکی نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو عائشہ صدیقہ نے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں جبرئیل ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے پڑوسی کے بارے میں یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ یہ اس کو وارث بنا دیں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں اسمٰعیل بن ابواویس سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے اس نے مالک سے۔

۳۴۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی ابوعمران نے کہ اس نے سنا عبداللہ بن صامت سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوذر سے کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم سالن میں شوربہ بنانے لگو تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اس کے بعد اپنے پڑوسی کے گھر والوں کا بھی خیال کرو کہ اس میں سے ان کو بھی پہنچاؤ اچھے طریقے سے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۳۴۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی وراق نے ان کو حمدان نے ان کو سعید بن

(۳۴۳۲)......(۱) في (أ) محمد بن إسحاق بن عبد الرحمن العتكي.

(۳۴۳۳)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۵۰)

سلیمان نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر اور کمتر نہ سمجھے (ہدیہ دینے کے معاملے میں بلکہ صدقہ ہدیہ دو) اگرچہ بکری کی کھری ہی کیوں نہ ہو۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث لیث سے۔

حقیقی مسکین

۳۴۳۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق فقیہ نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ابو مریم نے ان کو محمد بن جعفر بن ابو کثیر نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابونمر نے ان کو عطاء بن یسار نے اور عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے ان دونوں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک کھجور یا دو کھجور یا ایک لقمہ یا دو لقمے لے کر لوٹ جائے بلکہ درحقیقت مسکین وہ ہے جو (باوجود حاجت مند ہونے کے) سرے سے سوال ہی نہ کرے۔ اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھو۔ لایسئلون الناس الحافا۔ کہ وہ لوگ چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو مریم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا صنعانی سے اس نے ابن ابو مریم سے انہوں نے کہا کہ ان میں سے یہ بھی ہے کہ جو کچھ صدقہ کرے اس کو شمار نہ کرے کہ اس کو اپنے دل ہی دل میں لاتا پھرے اور با قاعدہ لکھتا پھرے جیسے اپنی تجارت کا حساب لکھتا ہے۔ (ایسا نہ کرے)۔

صدقات میں شمار کر کے نہ دیا جائے

۳۴۳۶:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے اور ابواحمد مہرجانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو محاضر نے ان کو ہشام نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو عبداللہ نے یعنی ابن نمیر نے ان کو ہشام نے فاطمہ سے یعنی منذر کی بیٹی نے ان کو اسماء نے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا تھا تم خرچ کرو اور تھوڑا تھوڑا کر کے دو اور شمار نہ کرا اللہ تعالیٰ تیرے لیے خود شمار کر لے گا اور تم اس کو یاد نہ رکھو اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لئے خود یاد رکھے گا (یعنی دے کر بھول جاؤ) اور محاضر کی روایت میں ہے کہتی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو اور تھوڑا تھوڑا عطیہ دیتی رہو ایسے ایسے ایسے اور تم شمار نہ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے شمار کرے گا اور تم یاد بھی نہ رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خود یاد رکھ لے گا۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں ہشام بن عروہ کی حدیث سے۔

۳۴۳۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد نے اور اس کو انہوں نے میرے لئے لکھا ہے اپنے خط اور اپنی تحریر سے۔ ان کو خبر دی ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابن ادریس نے ان کو اعمش نے ان کو حکم بن عیینہ نے ان کو عروہ بن زبیر نے میرا خیال ہے کہ عائشہ صدیقہ سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک سائل آیا۔ خادمہ نے اس کو کوئی چیز لے جا کر دینا چاہتی تو میں نے کہا اسے کوئی چیز بھی دو تو مجھے بتا کر دینا چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا تم مت شمار کرو یا تم مت یاد رکھو اللہ تمہارے لئے خود یاد رکھے گا۔

۳۴۳۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو امیہ بن ہند نے ان کو ابوامامہ بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے مہاجروں اور انصار کے کچھ لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے سیدہ عائشہ کے پاس نمائندہ بھیجا کہ ان سے ہماری ملاقات کی اجازت طلب کرے اجازت ملی تو ہم لوگ گئے انہوں نے ہمیں ایک حدیث بیان کی کہ میرے پاس ایک بار ایک سائل آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

(۳۴۳۵)...... أخرجه مسلم (۲/۷۲۰)

موجود تھے میں نے اس کے لئے کسی چیز کے دینے کا حکم دیا اس کے بعد میں نے وہ چیز منگوا کر دیکھی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو کہ کوئی بھی چیز جو تیرے سے جائے یا گھر میں آئے وہ تیرے علم کے بغیر نہ ہو۔ میں نے کہا، جی ہاں یا رسول اللہ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ ٹھہرو یا عائشہ تم نہ شمار کرو یا نہ یاد رکھو آپ کے لئے اللہ تعالیٰ یاد رکھے گا۔ کہتے ہیں کہ ان میں سے یہ بھی ہے کہ تم اپنے صدقے کو چھپاؤ جس قدر استطاعت ہو اس کے بعد اس کو بیان نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان تبدوا الصدقات فنعما ھی و ان تخفوھا وتؤتو ھا الفقراء فھو خیر لکم ویکفر عنکم من سیئاتکم.

اگر تم لوگ صدقات کو ظاہر کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم اس کو چھپاؤ اور فقراء کو دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور تم سے تمہارے گناہ مٹا دے گا۔

سات آدمیوں پر بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوگا

۳۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے دونوں کو خبر دی ابو الحسین احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو ابو عثمان بن سعید داری نے ان کو قعنبی نے اس میں جو مالک کے سامنے پڑھی ان کو حبیب بن عبدالرحمٰن نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابو سعید خدری نے یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات اشخاص ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں رہ کر ہی پرورش پائی ہے عادل (انصاف پرور حاکم بادشاہ) اور وہ جوان جو اللہ کو یاد کرتا ہے اس حال میں کہ اس کا دل ہر چیز سے خالی ہوتا ہے۔ پھر خوف الٰہی سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور وہ آدمی جس کو کوئی عورت صاحب حسن و جمال صاحب حسب ونسب گناہ کی دعوت دیتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے اور اس کو خوب چھپاتا ہے حتیٰ کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ لٹکا ہوا ہے جس وقت مسجد سے نکلتا ہے (تو باہر اس کا دل نہیں لگتا) یہاں تک کہ واپس مسجد میں آ جاتا ہے اور وہ دو آدمی جو باہم محبت کرتے ہیں اللہ کے لئے اسی پر وہ دونوں جمع ہوتے ہیں اور اسی پر وہ جدا ہوتے ہیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عمر نے خبیب سے اس نے حفص سے اس نے ابو ہریرہ سے بغیر شک کے اور وہ بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ جب واجب نہ ہو تو سامنے دینے میں دکھاوا اور ریاکاری ہوتی ہے اور اگر کرتے وقت چھپایا جائے تو ریاکاری سے بہت دور ہو جاتا ہے۔

پسندیدہ چیز صدقہ کرنا

۳۴۴۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو علی حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

تم ہرگز نیکی کے بلند مقام کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ تم خرچ کرو اپنی پسندیدہ چیز

من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً

وہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھا قرض۔

(۳۴۳۹)......اخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۵۲)

(۳۴۴۰)......اخرجه المصنف في السنن (۲۸۰/۶)

ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میرا باغ جو فلاں فلاں جگہ ہے وہ صدقہ ہے اگر میں اس کو چھپا سکتا تو میں اس بات کو ظاہر نہ کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے اپنے قرابت داروں میں صدقہ کردو یا تقسیم کردو۔

سخت سے سخت ترین مخلوق

۳۴۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عوام بن خوشب نے ان کو سلیمان بن ابوسلیمان نے ان کو انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تھا تو وہ ہلنے لگی تھی تو پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ بنا کر اس کے اوپر ڈال دیئے پھر وہ قرار پکڑ گئی فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی کو دیکھ کر حیرت ظاہر کی اور سوال کیا کہ اے رب کیا تیری مخلوقات میں پہاڑوں سے سخت کوئی اور مخلوق بھی ہے؟ فرمایا کہ بالکل ہے وہ لوہا ہے (جو کہ پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے) پھر انہوں نے پوچھا اے رب کیا تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت بھی کوئی شے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بالکل ہے وہ آگ ہے (جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے) پھر انہوں نے پوچھا کہ آگ سے زیادہ سخت کوئی اور مخلوق بھی ہے؟ فرمایا بالکل ہے وہ پانی (جو کہ آگ کو بھی بجھا دیتا ہے) پھر انہوں نے پوچھا کہ اے رب کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی کوئی زیادہ سخت مخلوق ہے؟ فرمایا کہ بالکل ہے اور وہ ہے ہوا (جو کہ پانی کو بھی اڑا کر خشک کر دیتی ہے) پھر انہوں نے پوچھا اے رب تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت کوئی اور چیز بھی ہے؟ فرمایا کہ بالکل ہے اور وہ ہے صدقہ جو ابن آدم اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اسے چھپاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے نضر بن شمیل نے اسی عوام بن حوشب سے۔

صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے

۳۴۴۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اس نے ابوجعفر رزاز سے اس نے احمد بن خلیل سے ان کو خبر دی واقدی نے ان کو اسحٰق بن محمد بن ابوحرملہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا چھپا کر دیا ہوا صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور صلہ رحمی کرنا عمر میں اضافہ کرتا ہے اور اچھائی کرنا (نیکی کا کام) بری موت سے بچاتا ہے۔

احسان جتلا کر صدقات کو باطل نہ کیا جائے

۳۴۴۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکیر محمد بن مول بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ہارون بن فضل رازی نے ان کو جریر نے ان کو عمرو بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ جب علی بن حسین کا انتقال ہوگیا تو لوگوں نے ان کی پیٹھ پر ایک نشان پایا تو اس کے بارے میں پوچھا لوگوں نے بتایا کہ یہ اس سے تھا کہ وہ رات کو بیوہ عورتوں کے گھروں تک آٹے کی بوریاں اور سامان کے تھیلے پیٹھ پر لاد کر پہنچاتے تھے۔

(احمد) بیہقی نے کہا کہ نفلی صدقہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ سائل پر احسان نہ رکھے اور اس کو عار اور شرم دلا کر اس کو ایذا بھی نہ دے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یاایھا الذین اٰمنوا لا تبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذی.

اے ایمان والو احسان جتلا کر اور ایذا پہنچا کر اپنے صدقات کو باطل نہ کرو۔

(۳۴۴۱)......أخرجه الترمذی (۳۳۶۹) وقال غریب.

قول معروف و مغفرة خیر من صدقة یتبعھا اذی

جس صدقہ کے پیچھے ایذا پہنچائی جائے اس سے اچھی بات کہہ کر معافی مانگ لینا زیادہ بہتر ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنا سائل کو خوش کرتا ہے اور دینے والے کے لئے اجر کو لازم کرتا ہے۔ احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا۔ سائل کو برا لگتا ہے اور دینے والے پر گناہ کو لازم کرتا ہے اگر دونوں میں سے ایک بدلے کے طور پر اجر لے جائے تو صدقہ دینے والا خالی رہ جائے گا ایسے جیسے اس نے صدقہ کیا ہی نہیں تھا اور نہ ہی احسان رکھا اور وہ عود کرے گا اپنے اصل معاملے کی طرف۔ (بیہقی) فرماتے ہیں کہ نیکی ہوتی ہے اپنے دس امثال کے ساتھ (یعنی دس گنا ہوتی ہے) جب اس سے مقصود رضاء الٰہی ہو اور جب بیچ میں احسان جتلانا آجاتا ہے تو وہ عطیہ اللہ کی رضا جوئی سے دینے والے کی رضا جوئی کی طرف پھر جاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ احسان نہ جتلاتا جب صدقہ اس کی رضا کی طرف پھر گیا تو اس سے اجر دہرا ہونے اور کیے جانے کا حکم اٹھ گیا اور عطیہ دینے والے پر جو سرور اور خوشی کا ورود تھا وہ بھی ختم ہو گیا پہلے اس میں خرابی داخل کرنے کی وجہ سے ثانیاً۔ لہٰذا ہر ایک دونوں میں سے عطا کرنا ہو یا احسان رکھنا ایسے کالعدم ہو گئے جیسے دونوں تھے ہی نہیں۔

۳۴۴۴:...... ہمیں خبر دی شیخ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن فورک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو ان کی طرف نظر کرم کرے گا اور نہ ان سے کلام کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بدقسمت کون ہیں؟ وہ تو ناکام و نامراد ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے منت نہاں (احسان دہرانے والا) اپنے تہبند کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے اور گھسیٹ کر چلنے والا اور اپنے سودے وسامان کو جھوٹی قسم کے ذریعے بیچنے والا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وصیت

۳۴۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوعلی حسین بن فضل بجلی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو فرج بن فضالہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے کہتے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اپنی کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس ابلیس آ گیا اس نے ایک ایسی ٹوپی اوڑھ رکھی تھی جس پر مختلف رنگ بدل رہے تھے جب ان کے قریب آیا تو اس نے وہ ٹوپی خود ہی اتار لی اور پھر وہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف مخاطب ہو کر ان پر سلام کیا موسیٰ علیہ السلام نے (جواب سلام دینے کے بجائے) اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں ابلیس ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ابلیس تم ہو تو نہ تجھے مرحبا ہو اور نہ تجھے خوش آمدید ہو کون سی غرض تمہیں یہاں لے آئی ہے کیوں آئے ہو؟ بولا میں آپ کو سلام کرنے آیا ہوں اس مرتبے کی وجہ سے جو آپ کو اللہ کے نزدیک حاصل ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ ٹوپی کیسی ہے؟ بولا میں اسی کے ذریعے اولادِ آدم کے دلوں کو اچک لیتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بتائیے کہ وہ کون سا گناہ ہے کہ جب ابن آدم اس کو کر لیتا ہے تو تم اس پر مسلط ہو کر غالب آ جاتے ہو؟ ابلیس نے بتایا کہ جب ابن آدم عجب اور خود پسندی کا شکار ہو جاتا ہے اس کو اپنا نفس اچھا لگتا ہے اور عمل زیادہ کرنے لگتا ہے اور اپنے گناہ کو بھول جاتا ہے میں اس پر مسلط ہو جاتا ہوں اور میں تجھے تین چیزوں

(۳۴۴۳)......(۱) فی (ب): قال البیھقی رحمہ اللہ

(۳۴۴۴)......أخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۴۶۷)

(۳۴۴۵)......(۱) فی (ب) منہ (۲)......فی (أ) فما تخبرنی (۳)......زیادۃ من (ب)

(۴)...... فی (ب) ولایھم (۵)...... فی (ب) قال البیھقی رحمہ اللہ

کی وصیت کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں؟ کہا تم کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت میں اکیلے نہ رہنا اس لئے کہ جب کوئی آدم کسی غیر محرم عورت کے ساتھ اکیلا ہوتا ہے تو میں خود اس کے ساتھ ہو جاتا ہوں میرے ساتھی نہیں وہاں ہوتے۔ یہاں تک کہ میں اس کو فتنے میں واقع کر دیتا ہوں اور جب کوئی اللہ کے ساتھ کوئی عہد کر لیتا ہے تو وہاں بھی میں خود اس کے ساتھ ہو جاتا ہوں وہاں میرا کوئی اور ساتھی نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اس بندے کے اور اس کے پورا کرنے کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں اور جو آدمی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو میں بھیج دیتا ہوں پس قسم اللہ کی جو بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہو لیتا ہوں وہاں میرے ساتھی نہیں ہوتے حتیٰ کہ میں اس بندے اور اس کے ارادے کی تکمیل میں حائل ہو جاتا ہوں۔ اس کے بعد ابلیس واپس لوٹ گیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اے میری ہلاکت اے میری وصیت اے میری بربادی موسیٰ نے تو وہ بات جان لی ہے جو ابن آدم کو محفوظ کر لے گی۔ (شیخ احمد بیہقی نے فرمایا) کہ جب وہ صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اصل مال کو بچا لے اور منفعت کا صدقہ کر دے۔

منافع اور پیداوار صدقہ کرنے کی فضیلت

۳۴۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوبکر احمد بن یوسف بن خلاد عطار نے بغداد میں ان کو حارث بن محمد بن اسامہ تیمی نے ان کو اشہل نے ان کو ابن عون نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو خیبر میں زمین ملی تھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس کے بارے میں ان سے مشورہ طلب کیا اور بولے یارسول اللہ مجھے خیبر کی زمین ملی ہے میرے پاس اس سے زیادہ نفیس مال کچھ نہیں آیا آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس کی اصل محفوظ رکھو (درخت بھی اور زمین بھی) اور اس کی پیداوار کو صدقہ کر دو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے اس کی پیداوار صدقہ کر دی اور فرمایا کہ جو اصل زمین ہو (یا درخت کھجور کے) وہ نہ بیچے جائیں اور نہ ہی ہبہ کیے جائیں اور نہ ہی بطور میراث دیے جائیں (آپ نے پیداوار) صدقہ کر دی فقراء پر قرابت داروں پر (قیدی اور غلاموں کی) گردنیں چھڑانے پر اور اللہ کی راہ میں اور مہمان پر اور فرمایا کہ اس پر بھی کوئی حرج نہیں ہے جو اس کو سنبھالے گا اور اس کا متولی بنے گا کہ وہ اس میں سے کھائے معروف طریقے سے یا اپنے کسی دوست کو بھی کھلائے۔ نہ متمول بنے اس سے (یعنی اس میں سے مال بٹور کر مالدار بننے کی کوشش نہ کرے۔ نافع کہتے ہیں کہ محمد نے کہا کہ اس میں مال بنانے والا نہ ہو اور مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے اس کو کتاب میں پڑھا اس میں یوں تھا غیر متاثل مالا" کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابن عون سے اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ عمری نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اور اس میں اضافہ ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے یوں کہا تھا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اس جائیداد کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کروں لہٰذا حضور نے حکم دیا کہ حبس الاصل وسبل الثمرة اصل کو بند رکھ محفوظ رکھ اور پھلوں کو تقسیم کر یعنی درخت نہ دے۔

مرنے کے بعد بھی عمل کا جاری رہنا

۳۴۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی

(۳۴۴۶)......(۱) فی (أ) وذی

أخرجه مسلم (۱۲۵۵/۳)

(۳۴۴۷)......أخرجه مسلم (۱۲۵۵/۳)

انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل بھی رک جاتا ہے مگر تین (شخصوں کا عمل نہیں رکتا بلکہ جاری رہتا ہے) صدقہ جاریہ سے یا اس علم سے جس کے ساتھ (اس کے مرنے کے بعد بھی) نفع اٹھایا جاتا ہے یا نیک صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن ایوب وغیرہ سے اس نے اسماعیل سے۔

۳۴۴۸:...... ہمیں خبر دی امام ابوعثمان اور ابوبکر اسفرائنی نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن فضل بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو ان کے دادا نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن وہب بن عطیہ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو مرزوق بن ابوہذیل نے ان کو زہری نے ان کو ابوعبداللہ اعز نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، بے شک جو چیز مؤمن کو اس کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے اس کی موت کے بعد ملتی اور پہنچتی رہتی ہے وہ اس کا علم ہے جو اس نے دوسروں کو دیا تھا اور اس کو پھیلایا تھا یا نیک بیٹا جس کو اس نے چھوڑا تھا یا کوئی مسجد جو اس نے بنوائی تھی یا مسافروں کے لئے کوئی گھر اور مسافر خانہ بنوایا تھا یا کوئی قبر کھدوائی تھی اس نے یا کوئی صدقہ کیا تھا اپنے مال میں سے اپنی صحت میں اور اپنی حیات میں وہ اس کو اس کے مرنے کے بعد بھی ملے گا۔

۳۴۴۹:...... ہمیں خبر دی عبدالعزیز بن محمد بن شیبان نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسین بن سلام سواق نے ان کو ابونعیم نخعی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ہانی نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات اعمال ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے چلتا رہتا ہے حالانکہ وہ اپنی موت کے بعد اپنی قبر میں پڑا ہوتا ہے۔ جس شخص نے علم (سیکھا) اور سکھایا یا اس نے نہر کھدوائی یا کنواں کھدوایا یا کھجور لگائی یا مسجد بنوائی یا قرآن مجید کسی کو دیا یا نیک بیٹا چھوڑا وہ اس کے لئے استغفار کرے اس کی موت کے بعد۔ محمد بن عبیداللہ غزرمی ضعیف ہے علاوہ ازیں کچھ روایات اس سے پہلے گزری ہیں جو اس کے بعض کی شاہد ہیں اور وہ دونوں صحیح حدیث کے خلاف نہیں ہیں اور تحقیق اس نے کہا ہے اس میں کہ مگر صدقہ جاریہ سے اور یہ جمع کرتی ہے اس کو جس کو وہ لے آئے ہیں زیادت میں سے اور کہا ہے احمد نے نفلی صدقے کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اسی مال سے صدقہ کرے جو اس کو محبوب ہے اور اس کے نزدیک زیادہ نفیس اور عمدہ مال ہے۔

۳۴۵۰:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن سعد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے ابن اسحٰق عبداللہ بن ابوطلحہ سے کہ اس نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ مدینے کے انصار میں مالدار آدمی تھا اس کے کھجوروں کے باغ تھے اور اس کا سب سے زیادہ پسندیدہ مال بیر رحاء تھا اور وہ مسجد کے بالکل سامنے تھا حضور اس میں داخل ہوتے تھے اور اس میں جو صاف ستھرا پانی تھا اس میں سے پیتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ آیات نازل فرمائیں۔

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کردو۔

تو ابوطلحہ رسول اللہ کے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

۳۴۴۸)...... أخرجه المصنف من طريق ابن خزيمة (۲۴۹۰)

قال ابن خزيمة: كراه يعني حفره

۳۴۴۹)...... أخرجه البزار (۱۴۹. كشف الأستار) من طريق عبدالرحمن بن هانئ به وقال الهيثمي في المجمع (۱/۱۶۷)

اور بے شک میرا سب سے پیارا مال میرے نزدیک بیرحاء ہے۔ بے شک وہ صدقہ ہے اللہ کی راہ میں۔ میں امید کرتا ہوں اس کی نیکی کا اور آخرت کے لئے اس کے ذخیرہ بننے کا اللہ کے ہاں آپ کو اس کو جہاں چاہیں استعمال کریں یارسول اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو ٹھہرو۔ یہ مال بہت منافع والا ہے۔ رابح فرمایا تھا یا رائح فرمایا تھا۔ قعنبی کو شک ہے میں نے سن لیا ہے تم نے جو کچھ کہا ہے اور بے شک میں یہ رائے دیتا ہوں کہ تم اس کو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردو۔ ابوطلحہ نے کہا کہ ٹھیک ہے یارسول اللہ میں ایسا کر دیتا ہوں لہٰذا ابوطلحہ نے اس کو اپنے اقارب میں اپنے چچا کی اولاد میں اس کو تقسیم کر دیا۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے۔

جنت کے کھجور کے باغات

۳۴۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے اور صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو ابونصر عبدالملک بن عبدالعزیز تمار نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ فلاں آدمی کے کھجور کے درخت اور میں باغ لگانا چاہتا ہوں انکے ساتھ آپ اس سے کہہ دیں کہ وہ مجھے دے تاکہ میں انکے ساتھ باغ لگاسکوں نبی کریم نے اسکو فرمایا کہ تم چاہو تو اس کو جنت میں کھجوروں کے بدلے میں دے دو۔ اس نے دینے سے انکار کر دیا پھر ابودحداح اس کے پاس آ گیا اس نے اس سے کہا کہ اپنے کھجور مجھے بیچ دو میرے باغ کے پاس میں ان کو اس میں لگاؤں گا۔ اس نے بیچ دیئے کہتے ہیں کہ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یارسول اللہ بے شک میں نے کھجور باغ سمیت فروخت کر دیئے ہیں وہ جنت کے درخت میرے لئے کر دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی کھجور کے پھل سے لدے ہوئے خوشے ہیں جنت میں ابودحداح کے لئے۔ بار بار آپ فرماتے رہے پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور بولا اے ام دحداح باغ سے باہر آ جاؤ میں نے اس کو جنت کی کھجوروں کے بدلے میں بیچ دیا ہے وہ کہنے لگی۔ تم نے تو بہت نفع کما لیا یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا۔

۳۴۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان الغزال نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد سکری نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حمید اعرج نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا۔ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے۔ تو ابودحداح انصاری نے کہا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ ہم سے قرض چاہتا ہے حضور نے فرمایا جی ہاں ابودحداح وہ بولے اپنا ہاتھ مجھے دکھایئے یارسول اللہ کہتے ہیں کہ اس نے حضور کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا کہ میں نے اپنا باغ اپنے رب کو قرض دیا ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ اس کے باغ میں کھجوروں کے چھ سو درخت تھے اور ام دحداح اور اس کے عیال اسی میں رہتے تھے کہتے ہیں کہ ابودحداح آئے اور اس کو آواز لگائی تو بولی میں حاضر ہوں باغ سے نکل آؤ میں نے اپنے رب کو یہ باغ قرضے کے طور پر دیا ہے۔

(۳۴۵۰)..... اخرجه المصنف من طريق مالک (ص ۹۹۵)

واخرجه البخاری ومسلم فی الزکاة

(۳۴۵۱)..... أخرجه ابن حبان (۲۲۷۱. موارد) من طريق أبی نصر التمار. به.

(۳۴۵۲)..... أخرجه البزار (۹۴۴. كشف الأستار) من طريق خلف بن خليفة. به

وقال البزار:

لانعلمه عن عبدالله إلا بهذا الإسناد تفرد به خلف عن حميد

وقال الهيثمی (۳/۱۱۳) فيه حميد بن عطاء الأعرج وهو ضعيف.

نفلی صدقہ کی شرط

۳۴۵۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو مالک نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ اپنے بیٹوں سے کہتے تھے تم میں سے کوئی بھی اللہ واسطے کوئی ایسی چیز ہدیہ نہ کرے جسکے بارے میں ہدیہ کرتے ہوئے شرم آئے کہ اپنے رب کریم کو کیا دیا بے شک اللہ تعالیٰ تو صرف کریم (سخی اور مہربان) ہی نہیں بلکہ وہ تو سب سے بڑے کریم ہیں اور اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے لئے اچھی چیز دی جائے امام احمد بیہقی فرماتے ہیں۔ نفلی صدقہ کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ کم کرنے والا ہو یعنی کم چیز صدقہ کرے اور اپنی ضرورت سے زائد چیز کے ساتھ سخاوت کرے۔

۳۴۵۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوجعفر دینوری اور احمد بن ہیثم بن خالد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے احمد بن یونس نے ان کو لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ حفص نے فرمایا تنگدستی میں بڑی کوشش سے دیا جانے والا اور ابتداء خرچ کی ان سے کیجئے جو آپ کا عیال ہیں۔

مال کا دسواں حصہ صدقہ

۳۴۵۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو داؤد حضری نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابواسحق نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ایک نے کہا میرے پاس ایک سو اوقیہ چاندی ہے۔ میں نے اس میں سے دس اوقیے صدقہ کیا ہے اور دوسرا بولا میرے پاس ایک سو دینار نقدی ہے میں نے اس میں سے دس دینار صدقہ کیے ہیں اور تیسرا بولا کہ میرے پاس دس دینار ہیں میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک برابر ہے اجر میں ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے۔

۳۴۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالعوام نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا۔ اے مالدار و تم لوگ پوری خیر لے گئے ہو۔ صدقہ تم لوگ کرتے ہو۔ غلام تم لوگ آزاد کرتے ہو حج تم لوگ کرتے ہو (ہر جگہ) خرچ ہی خرچ کرتے ہو۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ ہم لوگوں پر رشک کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہم لوگ واقعی تم لوگوں پر رشک کرتے ہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا اللہ کی قسم وہ ایک درہم جس کو ایک آدمی بڑی محنت مشقت کے ساتھ بچا کر خرچ کرتا ہے وہ ان دس ہزار سے زیادہ بہتر ہے جو مال کی ریل پیل سے خرچ کرتا ہے۔ (امام احمد بیہقی فرماتے ہیں) نفلی صدقے کی شرائط میں سے ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کی کمائی میں سے خرچ کرے جو کچھ صدقہ کرے اور سائل کے ہاتھ میں رکھے اس کو حقیر اور کم تر نہ سمجھے۔

(۳۴۵۳)......(۱) فی (ب) لکرمه (۲)...... فی (ب) البیهقی رضی الله عنه

(۳۴۵۴)......(۱) فی (أ) أبو حفص (۲)......فی (ب) مجالد

أخرجه المصنف فی السنن (۴/۱۸۰)

(۳۴۵۵)......أخرجه أحمد (۱/۹۶) عن وکیع عن سفیان. به.

(۳۴۵۶)......(۱) فی (ب) قال البیهقی رحمه الله

ہاتھ سے کام کر کے صدقہ کی فضیلت پانا

۳۴۵۷:.....اور ہم نے حدیث میں روایت کیا ہے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلم کے ذمے صدقہ ہے لوگوں نے پوچھا کہ اگر ہر مسلم صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ پائے تو فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اپنے نفس کو فائدہ دے اور صدقہ کرے۔

۳۴۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ ہم لوگ اٹھا کر لاتے تھے کوئی آدمی نصف صاع کا صدقہ کرتا تھا (دو سیر یا دو کلو) لہٰذا یوں کہا جاتا ہے بے شک غنی ہے اس صدقے سے (یعنی اللہ کو اس تھوڑے سے صدقہ کی کیا ضرورت ہے؟) اور کوئی آدمی بہت سارا صدقہ کرتا تو کہا جاتا کہ یہ ریا کار ہے دکھاوا کر رہا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات. و الذین لایجدون الا جهدهم فیسخرون منهم سخر اللّٰه منهم ولهم عذاب الیم

(منافق لوگ) جو طعن کرتے ہیں خوشی سے صدقہ کرنے والے مسلمانوں کے صدقات میں اور جو مسلمان کچھ نہیں پاتے سوائے اپنی محنت کے (تو وہ منافق) ان کا مذاق اڑاتے ہیں ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تمسخر کرے گا اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحٰق بن منصور سے اس نے ابوداؤد سے اور اس کو روایت کیا ہے بخاری نے دوسرے طریق سے شعبہ سے اور اس کو روایت کیا ہے غندر نے شعبہ سے اور حدیث میں یوں کہا ہے کہ جب ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم ملا تو ہم لوگ اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور صدقہ کرتے تھے پھر صدقہ کیا ابوعقیل نے نصف صاع کو اور ایک انسان اس سے زیادہ لے کر آیا۔

۳۴۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو سعید بن ربیع نے اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار عبدی نے ان کو سعید بن ربیع نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اپنی پیٹھوں پر لاد کر لاتے تھے ایک آدمی کچھ لے آتا اور اس کو صدقہ کرتا چنانچہ ایک آدمی آدھا صاع لے کر آیا اور صدقہ کیا ایک آدمی بہت سارا سامان لایا۔ لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ غنی ہے اس کے صدقہ سے اور اس کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ دکھاوا کرنے والا ہے لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔ **والذین لایجدون الاجهدهم.** الایة۔ اور جو (مسلمان) کچھ نہیں پاتے اپنی محنت کی کمائی کے سوا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن بشار سے۔

نیکی میں کوئی شئی حقیر نہیں

۳۴۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عثمان بن حکم نے ان کو عامر

(۳۴۵۷)　(۱) فی (ب) فلیعمل

(۳۴۵۸)..... اخرجه البخاری (۳/۲۸۲. فتح)

(۱)..... فی (ب) واخرجه　　　(۲)..... فی (ا): وابی خالد عهن شعبة

(۳۴۶۰)..... (۱) فی (ا): ح

اخرجه مسلم (۴/۲۰۲۶)

خزاز نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی میں سے کسی شے کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تم اپنے بھائی سے ملو دمکتے ومسکراتے چہرے کے ساتھ۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوغسان سے اس نے عثمان بن عمر سے۔

۳۴۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے احمد بن سہل بن حمدویہ فقیہ نے بخارا میں ان کو صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو سعید بن سلمان نے دونوں کو لیث بن سعد نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو عبدالرحمٰن بن نجید اخی بنو حارثہ نے کہ ان کی دادی نے ان کو حدیث بیان کی تھی اور وہ ام نجید ہیں اور وہ ان میں سے تھی جنہوں نے رسول اللہ سے بیعت کی تھی وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ اللہ کی قسم مسکین ہمارے دروازے پر ہوتا ہے اور میرے پاس اس کو دینے کے لئے کوئی بھی چیز نہیں ہوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تم اس کو دینے کے لئے کچھ نہ پاؤ سوائے بکری کے جلے ہوئے پائے کے تو اس کے ہاتھ میں وہ بھی رکھ دو۔ یہ الفاظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں اور روذباری کی ایک روایت میں ہے عبدالرحمٰن بن نجید سے اس نے اپنی دادی ام نجید سے۔

۳۴۶۲:.....ہمیں خبر دی ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عمرو بن معاذ اشہلی نے ان کو ان کی دادی نے اس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے مؤمن عورتیں تم میں سے کوئی ایک بھی معمولی نہ سمجھے (اس بات کو کہ) وہ اپنی پڑوسن کو ہدیہ دے اگرچہ بکری کا جلا ہوا پایا بھی ہو (یعنی بکری کی نلی ہی کیوں نہ ہو)۔

بری موت سے حفاظت

۳۴۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یوسف بن محمد صفار نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو محمد بن عثمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حارثہ بن نعمان نے ان کی بینائی چلی گئی تھی لہٰذا اس نے اپنے مصلے سے لے کر اپنے کمرے کے دروازے تک اس نے ایک دھاگا باندھ دیا تھا اور وہاں ایک تھیلا رکھ دیا تھا اس میں کھجوریں تھیں اور چیزیں بھی جو کوئی مسکین ان کو سلام کرتا تو وہ تنے ہوئے دھاگے کو پکڑ کر کمرے کے دروازے تک پہنچتے اور اپنے ہاتھ سے وہ چیز مسکین کو پکڑواتے ان کے گھر والے جب ان سے کہتے کہ ہم یہ کام کرنے کے لئے کافی ہیں تو وہ یہ کہتے کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ مسکین کے ہاتھ میں پکڑوانا بری موت سے حفاظت کرتا ہے۔

ایک رائی کے برابر بھی صدقہ حقیر نہیں

۳۴۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے انکو ابوعبید نے انکو ابوالمنذر نے ان کو شعبہ نے ان کو خلید بن جعفر نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ مساکین ان سے سوال کرتے تھے اور وہ خادمہ سے کہتی تھیں آپ ان کو ایک ایک کھجور دے

(۳۴۶۱).....اخرجه أبوداود (۱۶۶۷)

(۱)..... فی الأصل و کانت زعمت

(۳۴۶۲).....اخرجه المصنف من طریق مالک (ص ۹۹۶)

(۳۴۶۳).....اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳/۲۲۹. رقم ۳۲۲۸)

قال الهیثمی (۳/۱۱۲) فیه من لم أعرفه

دیجئے۔ابوعبید نے کہا ہے کہ ام المؤمنین کا یہ کہنا کہ ایدیھم کا مطلب ہے فرقی فیھم کہ آپ ان میں یا بانٹ دیجئے اور یہ اس محاورے سے لیا گیا ہے بددت شنأ تبدیداً۔میں نے فلاں شے بانٹ دی ہے اور تقسیم کر دی ہے۔

۳۴۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس فارسی نے ان کو ان کے والد نے انکو یحییٰ بن سعید نے اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو عمرہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ کے دروازے پر کوئی سائل آیا۔انہوں نے اپنی خادمہ سے کہا۔اس کو کچھ کھانے کے لئے دے دو وہ گئی پھر واپس آئی اور سیدہ سے عرض کرنے لگی کہ مجھے تو کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو میں اس کو کھانے کے لئے دے دوں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔دوبارہ جاؤ، تلاش کرو۔وہ گئی اور اس کو کھجور کا ایک دانہ مل گیا سیدہ نے فرمایا کہ یہی اس کو دے دو بے شک اس میں بہت سے ذروں کی مقداریں ہیں اگر یہ قبول ہو جائے (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں تو ہر مثقال ذرۃ۔ایک ذرے کے برابر بھی ضائع نہیں ہوگا یہ تو بہت سارے ذروں کے برابر ہے)

۳۴۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انکو ابوالحسن طرائفی نے انکو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو اس نے پڑھا مالک کے سامنے۔ان کو خبر پہنچی تھی کہ ایک مسکین نے سیدہ عائشہ زوجۃ الرسول سے کھانا مانگا اور اس کے سامنے انگور پڑے تھے اس نے کسی سے کہا کہ اس میں سے ایک دانہ اٹھاؤ اور اس کو دے کر آؤ۔وہ اس کی طرف دیکھنے لگا تو بولیں۔کیا تم حیران ہو رہے ہو اس ایک دانے میں تم کتنے مثقال ذرۃ دیکھتے ہو یعنی کم سے کم صدقہ کو بھی حقیر نہ سمجھو۔

۳۴۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو دارمی نے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس ایک سائل آیا۔ان کے سامنے انگوروں کا ایک تھال بھرا ہوا تھا انہوں نے اس میں سے ایک دانہ اٹھا کر سائل کو پکڑایا تو اس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔حضرت ابن عوف سے کہا گیا کہ یہ ایک دانہ وہ کیا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو ایک ذرے کی مقدار اور ایک رائی بھی قبول کرتا ہے۔اس میں تو کئی ذروں کے برابر ہے۔امام احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ نفلی صدقہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ صدقہ کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ جوڑا جوڑا چیز کا صدقہ کرے۔

جنت کے دروازے

۳۴۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے انکو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے مال میں سے دو جوڑے خرچ کرے اللہ کی راہ میں اس کو جنت کے سارے دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں جو شخص اہل نماز میں سے ہوگا وہ نماز والے دروازے سے اور جو اہل صیام سے ہوگا وہ باب ریان سے اور اہل صدقہ میں سے ہوگا وہ باب صدقہ میں سے اور جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا وہ باب جہاد سے بلایا جائے گا۔

ابوبکر صدیق نے فرمایا یا رسول اللہ کسی پر کوئی مجبوری نہیں کہ کون کس دروازے سے بلایا جائے کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے

(۳۴۶۶)...... أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۹۷)

(۳۴۶۸)...... (۱) في (ب) : وثنا

أخرجه مسلم (۷۱۲/۲)

بلایا جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ جی ہاں ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ ہوں گے اور دوسری کی روایت میں ہے کہ ابوبکر نے کہا اللہ کی قسم یارسول اللہ کسی کے کوئی پرواہ نہیں کہ کون کہاں سے بلایا جائے گا کیا کوئی ان دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ حضور نے فرمایا کہ بالکل اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ تم ہوں گے اور باقی سب برابر ہیں۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبد بن حمید سے انہوں نے ابن عبدالرزاق سے۔

(امام احمد بیہقی فرماتے ہیں) کہ نفلی صدقہ کی شرائط میں سے ہے کہ وہ صدقہ اپنی قوت اور صحت کی حالت میں کرے یہ افضل ہے اس سے کہ وہ صدقہ کرے اپنی بیماری میں یا پھر موت کے بعد کیا جائے۔

۳۴۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال نے آخرین میں بغداد میں اور ان سب نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے اس نے ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا تھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ انہوں نے کہا کہ دو ہیں یہ کہ آپ صدقہ کریں حالانکہ تندرست ہوں۔ حریص ہو بقاء کی امید رکھتے ہوں اور فقر سے ڈرتے ہوں اور نہ مہلت دے یعنی نہ سستی کر اس وقت تک کہ جب روح حلقوم تک پہنچ جائے پھر تم یوں کہو کہ فلاں کو اتنی دے دو اور فلاں کو اتنی دے دو۔ خبردار وہ تو ہے بھی فلاں کے لئے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے۔

۳۴۷۰:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے انکو حسن بن سفیان نے ان کو ابوکامل مجددی نے.....اور ہمیں خبر دی ہے زید بن ابوہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر رحیم نے ان کو محمد بن حسین بن موسیٰ قرار نے ان کو مسدد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبدالواحد بن زیاد نے انکو عمارہ بن قعقاع نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور مسدد کی روایت میں یوں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اسی مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے اشان کا لفظ نہیں کہا اور یہ بھی نہیں کہا الا وقال مسدد وحریص۔ بدلے صحیح کے۔ اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوکامل سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے موسیٰ سے اس نے عبدالواحد سے۔

۳۴۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے انکو سلیمان بن بلال نے انکو کثیر بن زید نے مطلب سے کہ بیشک کہا گیا یارسول اللہ اس سے کیا مراد ہے۔ **واتی المال علی حبه**۔ کہ مال دیا اس کی محبت کے باوجود کہ ہر شخص ہم میں سے مال سے محبت رکھتا ہے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ مال آپ جب بھی دیں مگر تیرا نفس تجھ سے باتیں کرتا ہے لمبی عمر کی اور خرچ کرنے کی صورت میں فقیر ہو جانے کی۔

۳۴۷۲:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو زبیر نے انکو مرہ نے ان کو عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ واتی المال علی حبه۔ کہ اس نے مال کی محبت کے باوجود مال دیا۔ فرمایا اس کا مطلب ہے کہ تم صدقہ کرو حالانکہ تم تندرست ہو اور حریص ہو۔ غنی ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور تم فقر سے ڈرتے ہو۔ وہب کی ایک روایت میں یوں ہے کہ تم مال دو حالانکہ تم حریص ہو صحیح ہو جینے کی امید رکھتے ہو اور فقر سے ڈرتے

(۳۴۶۹).....اخرجه مسلم (۲/۷۱٦)

(۳۴۷۰).....(۱) سقط من (ب)

اخرجه مسلم (۲/۷۱٦)

(۳۴۷۲).....(۱) فی (أ) : قال (۲)..... فی (أ) : صحیح (۳)..... فی (أ) : سلامة

ہو اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے سلیمان مدائنی سے اس نے محمد بن طلحہ سے اس نے زبیر سے پھر اس نے اس کو مرفوع کیا ہے حالانکہ وہ ضعیف الحدیث ہے۔

۳۴۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو احمد بن فضل صائغ عسقلانی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے انکو جریر بن عثمان نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو صفوان بن صالح دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے انکو جریر بن عثمان نے انکو عبدالرحمٰن بن میسرہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو بشر بن جحاش نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ آیت:

فمال الذین کفروا قبلک مھطعین عن الیمین وعن الشمال عزین. ایطمع کل امرء ان یدخل جنة نعیم. کلا انا خلقنھم مما یعلمون

پس کیا ہو گیا ہے کافروں کو کہ ایک آپ کی طرف دوڑے آرہے ہیں دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے ٹولیاں بنا بنا کر۔
کیا طمع رکھتا ہے ہر ایک آدمی ان میں سے کہ وہ داخل کیا جائے گا جنت کے باغ میں؟ ہرگز نہیں۔
بے شک ہم نے ان کو پیدا کیا اس چیز سے جس کو وہ بھی جانتے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم تھوکا اور راوی کہتے ہیں کہ ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے کہ رسول اللہ نے فرمایا اور انہوں نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور اس پر اپنی انگلی رکھ لی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم تو مجھے کہاں سے عاجز کرے گا حالانکہ میں نے ہی تجھے پیدا کیا تھا اس (تھوک) کی مثل سے حتیٰ کہ جب میں نے تجھے برابر کر دیا اور تجھے درست کر دیا تو دو ٹھنڈی چیزوں کے درمیان تو چلتا ہے اور زمین میں تجھے گاڑا جانا ہے پھر بھی تو جمع کرتا ہے مال اور منع کرتا ہے تو دینے سے حتیٰ کہ جب جان پہنچ جاتی ہے ہنسلی تک تو کہتا ہے میں صدقہ کرتا ہوں اور کہاں ہوتا ہے اب وقت صدقہ کرنے کا۔ یہ الفاظ حدیث آدم کے ہیں اور ابن عبدان نے آیت کی تلاوت کا ذکر نہیں کیا اور بشر بن جحاشی میری کتاب میں شین کے ساتھ تھا اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ کچھ نے کہا کہ اسی طرح ہے اور کچھ نے کہا کہ بسر سین کے ساتھ ہے نقطوں کے بغیر۔

شیطان کا منہ توڑنا

۳۴۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اور ابومحمد بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعدان بن نصر نے انکو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے انکو ابن بریدہ نے انکو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نکالتا کوئی آدمی کسی شے کو صدقہ کے طور پر مگر وہ توڑ دیتا ہے منہ ستر شیطان کا (ابوبشران کی روایت میں نہیں ہے)۔

۳۴۷۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی ثوری نے ان کو عمار دہنی نے ان کو راشد حارث نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں نکلتا کوئی صدقہ حتیٰ کہ ٹوٹ جاتا ہے اس سے منہ ستر شیطان کا ان میں سے ہر ایک منع کرتا ہے صدقہ کرنے سے اسی طرح مروی ہے موقوف۔

(۳۴۷۳) ....(۱) فی (ب) بعسقلان

(۲) .....فی (أ) : احمد بن علی بن عبدان

أخرجه ابن ماجه (۲۷۰۷) وأحمد (۲۱۰/۴) والطبرانی فی الکبیر (۳۲/۲ رقم ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴)

(۳۴۷۴)......أخرجه الأصبهانی فی الترغیب (۱۲۲۴) من طریق سعدان. به.

فصل ...... پاک کمائی میں سے صدقہ کرنا

۳۴۷۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو احمد بن ازہر نے ان کو وہب بن جریر نے انکوان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حبیب بن عبدالرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی آدمی صدقہ کرتا ہے پاکیزہ کمائی میں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی پاک چیز کے سوا قبول نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں پھر وہ اس کو تمہارے لئے ایسے پالتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک پھل یا ایک لقمہ البتہ بڑا ہو جاتا ہے احد پہاڑ سے بھی۔ اس کو روایت کیا ہے سعید بن یسار نے ابوہریرہ سے اور وہ اسی طریق سے منقول ہے بخاری و مسلم میں۔

۳۴۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو احمد بن عبدالملک نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تم نے وہ حق پورا کر دیا جو اس میں آپ کے اوپر تھا اور جس نے مال حرام جمع کیا پھر اس سے صدقہ کیا اس میں کوئی اجر نہیں ہوگا اور اس کا بوجھ اسی پر ہوگا (یعنی اس کا وبال اسی پر ہوگا)۔

فصل ...... ایثار کے بارے میں حکم

۳۴۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے انکو خبر دی عبداللہ بن صالح نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے انکو اسامہ نے ان کو فضیل بن غزوان نے ان کو ابوحازم اشجعی نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھے سخت مشقت پہنچی ہے (یعنی سخت بھوک لگی ہے) حضور نے اپنی عورتوں کے پاس کچھ لینے کے لئے بندہ بھیجا مگر ان کے پاس بھی کچھ موجود نہیں تھا رسول اللہ نے فرمایا خبردار کوئی ہے جو اس بندے کو آج رات مہمان رکھ لے اللہ اس پر رحم کرے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا میں رکھوں گا یارسول اللہ۔ چنانچہ وہ اپنے گھر میں گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ کا مہمان ہے۔ کچھ جمع کر کے نہ رکھنا وہ بولی اللہ کی قسم نہیں ہے میرے پاس مگر کھانا بچوں کا۔ اس نے کہا کہ جب عشا ہو جائے تو بچوں کو سلا دینا اور آ کر دیا (چراغ) بجھا دینا اور آج رات ہم بھی اپنے لپیٹ دیں گے یعنی پٹیاں باندھ لیں گے۔ اس خاتون نے ایسے ہی کیا اس کے بعد اس آدمی نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور نے فرمایا البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ خوش ہو رہے ہیں فلاں مرد اور فلاں عورت سے اللہ تعالیٰ ہنس رہا ہے۔ اتنے میں اللہ نے آیت نازل فرمائی:

ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ

وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود بھوکے ہوتے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یعقوب بن ابراہیم سے اور بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اس نے اپنے والد سے اور بعض نے حدیث میں کہا ہے۔ اس کے بعد وہ خاتون ایسے کھڑی ہوئی جیسے کہ وہ اپنا چراغ صحیح کر رہی ہے پھر اس کو اس نے بجھا دیا اور دونوں میاں بیوی مہمان کو یوں دکھلانے لگے جیسے دونوں کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں نے بھوکے پیٹ رات گزاری تھی۔ بعض نے کہا کہ یہ ابوطلحہ اور ان

(۳۴۷۶)...... (۱) فی (أ) العکبری (۲) ...... سقط من ب

(۳۴۷۷)...... أخرجه المصنف فی السنن (۴/ ۸۴)

(۳۴۷۸)...... أخرجه البخاری (۸/ ۶۳۱ فتح) عن یعقوب عن ابراهیم

کی بیوی تھے۔

اہل ایثار کے لئے قرآن کی بشارت

۳۴۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن مغیرہ سکری نے ہمدان میں ان کو قاسم بن حکم عرنی نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو محرب بن دثار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول میں سے ایک شخص کو بکری کی سری ہدیہ کے طور پر دی گئی تو اس نے خود لینے کے بجائے یہ کہا کہ میرا فلاں بھائی جو ہے اس کے اہل وعیال مجھ سے اس کے زیادہ ضرورت مند ہیں کہتے کہ وہ سری ان کے پاس بھیجی گئی مگر انہوں نے بھی اپنے آپ سے اور زیادہ ضرورت مند کی طرف بھیج دی انہوں نے اور آگے الغرض اسی طرح وہ سری سات گھرں سے ہوتی ہوئی واپس پہلے کے پاس پہنچ گئی۔ چنانچہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

ویوثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة الخ

وہ لوگ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں مگر وہ خود بھوکے ہوتے ہیں۔

۳۴۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ عسقلانی نے ان کو حامد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے انکو علی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا تھا۔ میں تمہیں نہیں دوں گا کہ میں اہل صفہ کو چھوڑ دوں کہ ان کے پیٹ میں بھوک سے بل پڑ رہے ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایثار

۳۴۸۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعید بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر بیمار ہو گئے تھے انہوں نے انگور کی خواہش کی جبکہ انگور بھی نئے آئے تھے ان کی زوجہ صفیہ نے ایک درہم بھیجا اور درہم کے بدلے میں ایک گوشہ خرید کیا۔ خرید کرنے والے نمائندے کے پیچھے پیچھے سائل بھی چلا آیا جب وہ دروازے پر آیا اور داخل ہوا تو سائل نے بھی آواز لگا دی حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ اسی سائل کو دے دو لہٰذا گھر والوں نے وہ اسی کو دے دیے پھر دوسرا درہم بھیج کر دوسرا گوشہ منگوایا پھر کوئی سائل چلا آیا اس نے فوراً سائل کی آواز لگا دی حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ اسی کو دے دو گھر والی نے وہ اسی کو بھجوا دیے اور صفیہ نے سائل کو کہلوا بھیجا کہ اللہ کی قسم اب اگر تم واپس دوبارہ آئے تو پھر تم مجھ سے کبھی بھی خیر کی توقع نہ رکھنا پھر انہوں نے تیسری بار درہم بھیج کر انگور منگوائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایثار

۳۴۸۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے کہ ان کو خبر پہنچی تھی سیدہ عائشہ زوجہ رسول سے کہ کسی مسکین نے ان سے سوال کیا تھا حالانکہ وہ خود روزہ دار تھیں اور گھر میں صرف ایک روٹی رکھی ہوئی تھی چنانچہ سیدہ نے اپنی خادمہ سے کہا یہ روٹی سائل کو دے دو۔ خادمہ نے کہا کہ آپ کے لئے اور کوئی نہیں ہے جس کے ساتھ آپ روزہ

(۳۴۷۹)....اخرجه الحاكم (۲/۴۸۳ و ۴۸۴) بنفس الإسناد وصححه وقال الذهبي: عبدالله ضعفوه

(۳۴۸۰)....اخرجه أحمد (۱/۷۹) عن سفيان. به وليس فيه ذكر لفاطمة رضي الله عنها

(۳۴۸۲)......اخرجه مالك (ص ۹۹۷)

افطار کر سکیں۔ سیدہ نے پھر فرمایا کہ یہ سائل کو دے دو کہتے ہیں کہ خادمہ نے وہ سائل کو دے دی خادمہ کا بیان ہے کہ ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ ایک گھرانے سے ہمارے لئے کچھ ہدیہ کیا یا کسی انسان نے جو ہمارے لئے ہدیہ کرتا تھا بکری کا گوشت اور اسی کا بغیر نمک کا سالن چنانچہ سیدہ نے مجھے بلایا اور فرمانے لگی کہ کھاؤ تم بھی اس میں سے یہ زیادہ بہتر ہے تیرا اس روٹی سے۔

پانی پر ایثار کی لازوال مثال

۳۴۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عمرو بن سعید بن ابوحسین نے ان کو ابن سابط نے یا کسی اور نے ان کو ابوجہم بن حذیفہ عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ یرموک کے دن چلا اپنے چچازاد کو میدان جنگ میں تلاش کرنے کے لئے اور میرے پانی کا چھوٹا سا مشکیزہ تھا یا کوئی برتن تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر ان میں کچھ سانس ہوئی تو میں اسے پانی پلاؤں گا یا ان کے چہرے پر پانی سے ہاتھ تر کر کے پھیروں گا اچانک میں جب ان پر پہنچا تو وہ آخری سانس لے رہے تھے میں نے کہا کہ میں پانی پلاؤں اس نے اشارے سے کہا کہ ہاں اچانک ایک دوسرے زخمی کی آواز آئی آہ چنانچہ چچازاد نے اشارے سے کہا اس کو پلاؤ میں اس کے پاس پہنچا تو وہ ہشام بن عاص تھے عمرو بن عاص کے بھائی میں ان کے پاس آیا اور کہا پانی پلاؤں انہوں نے کسی اور کی آواز سنی آہ ہشام نے مجھے اشارہ کیا کہ میں وہاں پہنچوں میں پہنچا تو وہ مر چکے تھے پھر میں واپس ہشام کے پاس پہنچا تو وہ بھی مر چکے تھے پھر میں اپنے چچازاد کے پاس پہنچا تو وہ بھی مر چکے تھے۔

۳۴۸۴:...... ہمیں خبر دی ہے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن عمری نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ابو یونس قشیری نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے یہ کہ حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابوجہل اور عیاش بن ابی ربیعہ (اصل میں کلمہ غیر واضح ہے) جنگ یرموک کے دن چنانچہ حارث نے پینے کے لئے پانی منگوایا مگر عکرمہ نے ان کی طرف دیکھا تو حارث نے کہا پانی عکرمہ کو دے دو چنانچہ عیاش نے عکرمہ کی طرف دیکھا تو عکرمہ نے کہا کہ اس کو دے دو۔ لہٰذا پانی نہ عباس تک پہنچا اور نہ ہی ان میں سے کسی اور تک حتیٰ کہ سب کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے اس کو نہیں چکھا۔

مرادنگی، ہمت، جرأت

۳۴۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسن علی احمد بوشنجی نے ان سے پوچھا گیا فتوۃ (مردانگی میں غالب آنا) کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک فتوۃ کتاب اللہ کی آیت میں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے۔ آیت یہ ہے **یحبون من هاجر الیهم ولایجدون فی صدورهم حاجة مما اوتو ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة** ۔ وہ مسلمان پسند کرتے ہیں اس کو جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے اور وہ اپنے دل کی کوئی خواہش نہ پاتے تھے اس میں جو کچھ ان کو ملا ہے وہ اب بھی دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود بھوکے ہوتے ہیں اور حدیث رسول یہ ہے کہ اس وقت تک کوئی بندہ مؤمن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو کچھ اپنے نفس کے لئے کرتا ہے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتا ہے اس کے لئے بھی ناپسند کرے۔ پس جس شخص میں یہ دونوں حالتیں جمع ہو جائیں اس کے لئے فتوۃ ہے (یہی مردانگی ہے یہی ہمت ہے یہی جرأت ہے۔ مترجم)

۳۴۸۶:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن مقسم سے وہ کہتے ہیں کہ مر گئے تھے جریری یعنی ابومحمد اس

(۳۴۸۴)...... (۱) كلمة غير واضحة

(۳۴۸۶)...... (۱) فی (أ) أبوالحسين بن مقسم

سال جس سال ہبیرہ کا واقعہ ہوا تھا کہ وہ پیاسا مر گیا تھا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بعض صوفیاء نے اس کی طرف پانی کا پیالہ اٹھایا کہ وہ اسے پیے گا چنانچہ اس نے اپنے ارد گرد دیکھا اور اس شخص سے کہا جس نے پیالہ اٹھایا ہوا تھا تیرا برا ہو میں کیسے پیوں اور یہ سارے تو میرے گرد لیٹے متوجہ ہیں ان میں سے جس کو تو چاہے دے دے۔ اگر ایثار کسی وقت صحیح ہو سکتا ہے تو وہ یہی وقت ہے لہٰذا وہ شخص ہبیرہ صوفی بغیر پانی پیے پیاسا انتقال کر گیا۔

قتل پر ایثار

۳۴۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالواحد بن بکر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن داؤد دراقی سے وہ کہتے ہیں کہ روایت ہے ابوالعباس بن عطاء سے انہوں نے کہا کہ کسی چغل خور نے صوفیاء کے بارے میں خلیفہ کو چغلی لگائی کہ یہاں پر بے دین اور زندیق لوگ رہتے ہیں جو شریعت چھوڑ چکے ہیں چھوڑ دیتے ہیں لہٰذا ابوالحسن ثوری اور ابوحمزہ اور رقام گرفتار کر لئے گئے اور جنید نے آڑ لے لی فقہ کی کیونکہ وہ کلام کرتا تھا ابوثور کے مذہب پر لہٰذا یہ لوگ خلیفہ وقت کے آگے پیش کیے گئے اس نے ان کے قتل کا حکم دے دیا لہٰذا ابوالحسن جلاد کے سامنے پہلے پہلے آ گیا تا کہ وہ اس کو پہلے قتل کر دے۔ جلاد نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا تم اپنے احباب میں سے پہلے سامنے آ گئے کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ ایثار کرنے کے لئے۔ اس نے پوچھا کہ ایثار کیسا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنے احباب کو اپنے اوپر ترجیح دی ہے ایک لحظہ زندہ رہنے کے لئے کہ میں پہلے قتل ہو جاؤں اور وہ چند منٹ یا لحظہ بھر اور زندہ رہ لیں۔ جلاد اس ایثار کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور اس نے ان کو قتل کرنے سے ہاتھ روک لیا وہ حیران تھا اس ایک سے بھی اور ان سب سے بھی۔ چنانچہ اس نے خلیفہ کو خط لکھا اس نے ان لوگوں کا کیس قاضی القضاۃ کی عدالت میں بھیج دیا۔ وہ اس وقت اسماعیل بن اسحٰق تھے لہٰذا عدالت میں بھی سب سے پہلے ابوالحسین ثوری پیش ہوئے۔ جج نے اس سے دین کے اصول اور فرائض کے بارے میں پوچھا اور طہارت اور نماز کے بارے میں بھی اس نے ان کو صحیح جوابات دیئے اس کے بعد کہا کہ ان اصول و فرائض کے بعد بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو اللہ کی (خصوصی مدد کے ساتھ) کھاتے ہیں اسی کے ساتھ پیتے ہیں۔ اسی کے ساتھ سنتے ہیں اسی کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور اسی کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ قاضی نے جب اس کا کلام سنا تو بہت زیادہ رویا۔ اس کے بعد خلیفہ کے پاس جا کر کہا کہ اگر یہ لوگ زندیق و بے دین ہیں تو پھر پورے روئے زمین پر کوئی موحد نہیں ہے۔

ایک راہب کے ایثار کا واقعہ

۳۴۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عباس دوری نے ان کو داؤد جعفری نے انکو سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اس نے ابوزعراء سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے کہ ایک راہب عبداللہ نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک عبادت کی تھی لہٰذا ایک عورت آئی اور اس کے عبادت خانے کے پہلو میں رہ گئی۔ وہ اس کی طرف اتر آیا اور چھ راتیں وہ اس کے ساتھ گناہ کرتا رہا پھر اپنے تئیں شرمندہ ہوا پھر بھاگ گیا اور ایک مسجد میں آیا تین دن اس نے اس میں پناہ لی کچھ بھی نہیں کھایا تھا چنانچہ ایک روٹی کہیں سے اس کو پہنچی تو اس نے اس کو توڑ کر آدھی دائیں طرف ایک آدمی کو دی اور آدھی بائیں طرف دوسرے آدمی کو دے دی۔ اللہ نے اس پر ملک الموت کو بھیج دیا اس نے اس کی روح قبض کر لی لہٰذا اس کی ساٹھ سال کی عبادت اس کے پلڑے میں رکھی گئی اور چھ دن گناہ والے دوسرے پلڑے میں رکھے گئے چھ دن والا پلڑا بھاری ہو گیا اس کے بعد اس نے جو روٹی دائیں بائیں والوں کو کھلائی تھی وہ پلڑے میں رکھی گئی تو وہ بھاری ہو گئی چھ دنوں سے بھی۔ اسی طرح کہا ہے ابوداؤد نے اور اسی کی مثل کلام بھی۔

۳۴۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے

ذکر کیا ثور سے اس نے خالد بن معدان سے اس نے ابوذر سے اس نے معاذ بن جبل سے اس نے کہا کہ جو شخص مال حاصل کر لے اور پھر اس کو خرچ کرے حق میں وہ شکر کرنے والوں میں شمار ہوگا اگر اس کو اپنے نفس پر ترجیح دے تو وہ عاجزی کرنے والوں میں ہوگا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کا ایثار

۳۴۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ان کو ابن جابر نے ان کو اسلمی نے انکو عبداللہ بن عامر نے ان کو بریرہ نے وہ کہتی ہیں کہ وہ سیدہ ام سلمہ زوجہ رسول کے پاس خدمت کرتی تھیں ایک دن ان کے پاس ایک سائل آیا جبکہ انکے گھر میں صرف ایک روٹی پڑی تھی سیدہ نے کہا بریرہ یہ روٹی سائل کو دے دو اس نے کچھ سستی کی اس کے بعد پھر سائل نے آواز لگائی تو سیدہ ام سلمہ نے پھر کہا بریرہ روٹی سائل کو دے دو۔ بریرہ کہتی ہیں کہ میں نے جب دیکھا کہ سیدہ نے ایک روٹی جو محض ایک ہی ہے دینے کا عزم کر لیا ہے تو میں نے وہ روٹی سائل کو دے دی جبکہ ہمارے پاس اس کے سوا کھانے کو کچھ بھی نہیں تھا جب شام ہوئی تو ہم لوگوں نے روزہ تو (پتا نہیں کیسے) کھول لیا سیدہ نے پانی منگویا اور پی لیا اس کے بعد سر رکھا اور لیٹ گئیں۔ پس اچانک ایک انسان دروازے پر اجازت مانگتا ہے۔ سیدہ کہتی ہیں کہ بریرہ تم دیکھو ذرا یہ کون ہے کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا تو کوئی آدمی ہے اس نے ایک تھال اٹھایا ہوا ہے اس میں بھنی ہوئی بکری رکھی ہے اس کے اوپر روٹیاں ہیں جس سے تھال بھرا ہوا ہے۔ بریرہ کہتی ہیں کہ خوشی سے میں یہ بھول گئی کہ میں اس کو کیسے اٹھاؤں یا میں نے اسے کیسے اٹھالیا؟ اتنے میں سیدہ ام سلمہ نے کہا کیا خیال ہے یہ بہتر ہے یا وہ روٹی تیری۔ میں نے کہا کہ بلکہ یہ سیدہ ام سلمہ بولی الحمد للہ۔ یہ اس کے ساتھ ہے جو اللہ نے بھی ذخیرہ کر لیا ہے ہمارے لئے انشاءاللہ۔ بریرہ کہتی ہے کہ البتہ تھی آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان پر ایک چاند آتا پھر دوسرا چاند آتا کہ ان کے گھر میں نہیں جلاتے تھے آگ دیئے کی بھی اور نہ ہی کوئی دوسری۔

تابعین کا ایثار

۳۴۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر رحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو منذر نے ثوری سے ان کو ربیع بن خثیم نے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ کھجور اور گھی کا حلوہ میرے لئے تیار کرو چنانچہ وہ تیار کیا گیا اور انہوں نے ایک آدمی کو بلایا جس کو فالج پڑا ہوا تھا اور پاگل تھا چنانچہ اس کو انہوں نے لقمے بنا بنا کر کھلانا شروع کیا اور اس کا لعاب بہہ رہا تھا جب وہ کھا کر نکل گیا تو گھر والوں نے ان سے کہا کہ ہم نے اتنی تکلیف اور مشکل سے اسے تیار کیا تھا آپ نے اس کو کھلا دیا جس کو یہ بھی پتا نہیں ہے اس نے کیا کھایا۔ ربیع نے کہا کہ لیکن اللہ ضرور جانتا ہے۔

۳۴۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے انکو حمیدی نے انکو سفیان نے ان کو مسعر نے انہوں نے کہا کہ نافع بن جبیر نے مرغی بھونی اتنے میں کوئی سائل آ گیا۔ اس نے وہ اسی کو دے دی تو کئی آدمیوں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہ مرغی طلب کی ہے جو اس سے بہتر ہے۔

۳۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوجعفر محمد بن سلیمان واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن زکریا مقابری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حیران ہوں اس آدمی سے جو اپنا عمل لوگوں کو دکھاتا ہے حالانکہ وہ اسی جیسی مخلوق ہیں اور میں حیران ہوں اس آدمی سے جس کے پاس مال بچا ہوا ہے اور رب العزۃ اس سے ادھار مانگتا ہے (مگر وہ اس کو نہیں

(۳۴۸۹).....(۱) فی (أ) ویقدرون

(۳۴۹۰).....(۱) سقط من (ب)

دیتا) اور اس آدمی سے حیران ہوں جو اللہ کی مخلوق کی صحبت میں رغبت کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی محبت کی طرف بلاتا ہے اس کے بعد اس نے یہ آیت پڑھی۔ واللہ یدعوالی دار السلام۔ اللہ تعالیٰ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف۔

فصل..... معذرت کرنا' جب سائل سوال کرے

۳۴۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوزرعہ دمشقی سے وہ کہتے ہیں موسیٰ بن عبیدہ ربزی اس سے روایت کیا شعبہ اور سفیان نے اور یہ کچھ بھی نہیں ہے اور اس کی احسن احادیث میں سے ایک حدیث ہے وہ وہی ہے جس کو ابن ابواویس سے سلیمان بن بلال نے اس نے موسیٰ بن عبیدہ سے اس نے عبدالحمید بن سہیل زہری سے اس نے ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن سے اس نے شفاء بنت عبداللہ سے وہ کہتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں نے ان سے کچھ مانگا اور کچھ ان سے شکایت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے معذرت کرنے لگے اور میں ان کو کچھ ملامت کرنے لگی۔ کہتے ہیں کہ شان یہ ہے کہ پھر پہلی نماز کا وقت ہوگیا۔ اتنے میں میری نواسی آگئی اور وہ شرحبیل بن حسنہ کے گھر میں تھی۔ میں نے اس کے شوہر کو گھر میں پایا میں اس کے پیچھے پڑ گئی اور میں اس کو ملامت کرنے لگی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے اور تم یہاں ہو۔ اس نے کہا پھوپھی جان آپ مجھے ملامت نہ کریں میرے پاس دو کپڑے تھے ایک کپڑا مجھ سے رسول اللہ نے ادھار لے لیا تھا۔ میں اپنے دل میں اس سے ناراض ہوئی تو میں نے کہا کہ ان کو کون ملامت کرسکتا ہے یہ ان کا خیال ہے شرحبیل نے کہا کہ دو میں سے ایک کپڑا کرتا تھا۔ ہم نے اس کو گریبان کا پیوند لگا دیا تھا۔

۳۴۹۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن علی حراز نے ان کو عامر بن سیار نے ان کو مسور بن صلت نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر اچھا کام صدقہ ہے جو کچھ اپنے آپ پر خرچ کرے یا اپنے گھر والوں پر وہ سب اس کے لئے صدقہ ہے اور وہ جس کے ساتھ اپنی عزت بچائے وہ صدقہ ہے اور جو کچھ اللہ کے لئے دے وہ صدقہ ہے۔

۳۴۹۶:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو ابوربیع زہرانی نے ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو عبدالحمید بن حسن ہلالی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر اچھا کام صدقہ ہے اور ہر وہ مال جو آدمی خرچ کرے اپنے اہل پر اس کے لئے صدقہ لکھا جائے گا اور وہ جس کے ساتھ اپنی عزت کی حفاظت کرے اس کے لئے صدقہ لکھا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ چیز جس کے ساتھ اپنی عزت بچائے فرمایا کہ مثال کے طور پر جو کچھ شاعر کو دے اور اس کی زبان سے بچنے کے لئے۔

کاشت کرنے والے کے لئے بشارت

۳۴۹۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے ان کو ام مبشر انصاریہ نے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف

(۳۴۹۵)..... أخرجه المصنف في السنن (۲۴۲/۱۰)

(۳۴۹۶)..... أخرجه المصنف في السنن (۲۴۲/۱۰)

وقال المصنف

ورواه غير مسور نحو حديث الهلالي وهذا الحديث يعرف بهما وليسا بالقويين والله أعلم

(۳۴۹۷)..... أخرجه مسلم (۱۱۸۹/۳)

لائے اور میں اپنی کھجوروں میں تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس کی کھجوریں ہیں؟ میں نے کہا کہ میری ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ان درختوں کو کس نے لگایا تھا کسی مسلمان نے یا کافر نے؟ میں نے کہا کہ مسلمان نے یہ درخت لگائے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی کوئی پھل دار درخت لگاتا ہے یا کوئی کھیتی کاشت کرتا ہے پھر اس کے پھل کو انسان کھائے یا پرندہ یا کوئی درندہ مگر اس انسان کے لگانے والے کے لئے یہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس کو مسلم نے نکالا ہے صحیح میں سے کئی طریقوں سے اعمش سے اور بخاری ومسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے قتادہ نے اس نے انس سے۔

۳۴۹۸:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے انکو عبدالرزاق نے ان کو داؤد بن قیس صنعانی نے ان کو عبداللہ بن وہب بن منبہ نے انکو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فتح نے وہ کہتے ہیں کہ میں دیباد میں کام کرتا تھا۔ حضرت یعلیٰ بن منبہ یمن کے امیر بن کر آئے ان کے ساتھ بعض اصحاب رسول بھی تھے جو لوگ آئے تھے ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور میں کھیت میں پانی لگا رہا تھا۔ ان کے پاس ان کی تھیلی میں اخروٹ تھے وہ پانی کے ایک کھالے پر بیٹھ گیا اور وہ اخروٹ توڑ کر کھا رہا تھا اس نے فتح کی طرف اشارہ کر کے کہا اے فارسی یہاں آؤ اور سمجھو میں قریب آیا تو اس آدمی نے مجھ سے کہا کیا آپ مجھے اس اخروٹ کو کاشت کرنے کی ضمانت دیتے ہیں اس پانی پر۔ فتح نے اس سے کہا کہ مجھے اس سے کیا ملے گا اس آدمی نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں دونوں کانوں سے فرمار ہے کہ جو شخص کوئی درخت لگائے پھر اس کی حفاظت پر اور اس کی دیکھ بھال پر صبر کرے حتیٰ کہ وہ پھل دینے لگے۔ اس کے جتنے پھل ہوں گے ہر پھل پر اللہ کے ہاں اس کے لئے صدقہ ہوگا۔ فتح نے اس سے کہا آپ نے یہ بات رسول اللہ سے سنی تھی اس نے کہا جی ہاں سنی تھی۔ فتح نے کہا کہ میں اس کا ضامن ہوں اور ذمہ داری لیتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ انہیں میں سے دیباد کے اخروٹ مشہور ہیں۔

۳۴۹۹:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے اپنی اصل کتاب سے اس کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں یعلیٰ بن امیہ کہا وہی یعلیٰ بن منبہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا ان میں سے جو یعلیٰ کے ساتھ آئے تھے جبکہ میں کھیت میں تھا جیسے کہ میں کھیت میں پانی پھیر رہا تھا اور باقی برابر ہیں۔

چرندو پرند کے کھانے پر اجر

۳۵۰۰:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم نے ان کو حجبی نے وہ عبداللہ بن وہاب ہے۔ ان کو عاصم بن سوید بن زید بن ماریہ انصاری نے ان کو عمرو بن عوف امام مسجد قباء نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن یوسف بن حارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا جابر بن عبداللہ سالمی نے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دار بنی عمرو بن عوف میں بدھ کے دن اور آپ نے مالوں میں اپنا حصہ دیکھا جو اس سے قبل نہیں دیکھا تھا اور آپ نے ان لوگوں سے کہا اے انصار کی جماعت انہوں نے کہا لبیک یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ کے اوپر قربان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جب اترتے ہو اپنی عید کے لئے یعنی جمعہ کے دن تم ٹھہر جایا کرو حتیٰ کہ میری بات سن لیا کرو انصار نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان جابر کہتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن آیا انصار حاضر ہوئے اور رسول اللہ نے نماز پڑھائی اور آپ نے ہٹ کر دو رکعت پڑھی اور اس سے پہلے جب آپ جمعہ پڑھاتے تھے تو اپنے گھر میں آکر دو رکعت

(۳۴۹۸)۔۔۔۔۔ أخرجه احمد (۶۱/۴)

(۳۴۹۹)۔۔۔۔۔ أخرجه احمد (۳۷۴/۵)

پڑھتے تھے حتیٰ کہ اس دن آپ نے مسجد میں زیادہ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصاری طرف منہ کر کے ان کے متوجہ ہوئے انصار مسجد میں پلٹ پڑے حضور کے پاس آئے تو حضور نے ان سے فرمایا اے انصار کی جماعت بولے یارسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ کے قربان کیا آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم لوگ جاہلیت میں تھے جب اللہ کی عبادت نہیں کرتے تھے تو تم پورا مال اٹھا کر لے جاتے تھے اور تم اچھے کام کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے جب تمہارے اوپر اسلام کا احسان فرمایا ہے اور تمہارے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے ہیں تو اب تم اپنے مالوں کو محفوظ سمجھو جو کچھ ابن آدم کھاتے تھے اس میں اجر ہے اور جو پرندے کھاتے ہیں درندے کھاتے ہیں اس میں اجر ہے جابر کہتے ہیں حضور لوٹے تو کوئی بھی باقی نہ رہا مگر ہر ایک نے اپنے مال میں (صدقہ کرنے) کے تیس تیس دروازے کھول لیے۔

۳۵۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے انہوں نے فرمایا کہ اہل دمشق نے حضرت ابودرداء کو باغات کے پھلوں کی شکایت کی انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ان کی دیواریں لمبی لمبی کر دی ہیں ان کے چوکیدار زیادہ کر دیئے ہیں مگر ہلاکت ان میں اوپر سے آ گئی ہے۔

ایک عورت کا واقعہ

۳۵۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے ان کو حدیث بیان کی ہے ہمارے ایک شیخ نے کہ ایک عورت بعض ازواج رسول کے پاس آئی اور بولی تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرا ہاتھ کھولائے انہوں نے پوچھا کہ تیرے ہاتھ کی کیا حالت ہے بولی کے مرے والد تھے زندہ تھے میرا والد کثیر المال تھا اور کثیر المعروف تھا کثیر الفضل تھا یا یوں کہا کہ کثیر الصدقہ تھا اور اس میں سے میری امی کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور میں نے والدہ کو کبھی کسی کا صدقہ کرتے نہیں دیکھا تھا۔ سوائے اس کے کہ ہم لوگوں نے گائے ذبح کی تھی تو انہوں نے ایک مسکین کو چربی دی تھی اس کے ہاتھ میں اور اس کو کپڑا بھی پہنایا تھا۔ میری امی بھی مر چکی ہیں اور میرے والد بھی میں نے اپنے والد کو ایک نہر پر لوگوں کو پانی پلاتے دیکھا ہے اور میں نے ان سے کہا اے میرے ابا کیا تم نے میری امی کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ نہیں دیکھا کیا وہ مر گئی ہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں وہ جا چکی ہیں میں اس کو تلاش کر رہی ہوں پھر اسے میں نے پالیا اس حال میں ہے کہ وہ کھڑی ہوئی ہے مگر بغیر لباس کے ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے مگر وہ خرقہ یا کپڑے کا ٹکڑا اور وہی چربی اس کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارتی ہے اور اس کے اثر کو چوستی ہے اور کہتی ہے ہائے اس کی پیاس یہ منظر دیکھ کر میں اس سے کہتی ہوں اے امی کیا میں آپ کو پانی نہ پلاؤں؟ وہ کہتی ہیں کہ ہاں پلایئے پھر میں اپنے ابا کے پس جاتی ہوں اور اس کے ہاں سے ایک برتن اٹھاتی ہوں اور میں والدہ کو اس میں سے پلاتی ہوں اتنے میں کوئی میری اس بات سے آگاہ ہو جاتا ہے جو کوئی وہاں کھڑا تھا۔ وہ پوچھتا ہے کہ اس کو کس نے پلا دیا ہے؟ اللہ اس کے ہاتھ کو شل (ناکارہ) کر دے کہتی ہے کہ میں نیند سے بیدار ہوئی ہوں تو میرا ہاتھ شل ہو چکا تھا۔

فصل.....سوال کرنے سے بچنا اور پرہیز کرنا

۳۵۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ابن شہاب نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کچھ مانگا آپ نے ان کو دے

(۳۵۰۰) ....(۱) سقط من (ب) (۲) ... سقط من (أ)

(۳) ....غیر واضح فی (أ) (۴) ... غیر واضح فی (أ)

دیا پھر مانگا تو پھر دے دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ مال ہوتا ہے میں تم سے ہرگز اس کو ذخیرہ کر کے نہیں رکھتا اور جو شخص سوال کرنے سے پرہیز گاری کرے اللہ تعالیٰ اس کو پرہیز گار بنائے گا اور جو شخص مستغنی ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا اور جو شخص صبر اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا نہیں دیا گیا کوئی شخص کوئی عطیہ کہ وہ زیادہ بہتر ہو اور زیادہ وسعت والا ہو صبر سے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے حدیث مالک سے۔

استغنی محبوب چیز ہے

۳۵۰۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوحمزہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہلال بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور میں ابوسعید کے گھر میں اترا اس نے مجھے اپنے ساتھ ملایا اور اس کی مجلس میں، میں نے اس سے سنا کہ وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ رسول اللہ کے زمانے میں ایک مرتبہ مجھے بھوک لگی حتی کہ میں نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا میری بیوی نے مجھ سے کہا اگر آپ رسول اللہ کے پاس جاتے اور ان سے کچھ مانگتے دیکھیں کہ فلاں گیا ہے اس نے مانگا ہے تو انہوں نے اس کو دے دیا ہے اور فلاں گیا ہے اس نے مانگا تو اس کو بھی انہوں نے دے دیا میں نے کہا کہ میں ان سے نہیں مانگوں گا حتیٰ کہ میں کوئی چیز نہ پاؤں لہٰذا میں نے تلاش کیا تو مجھے کوئی چیز نہ مل سکی پھر میں حضور کے پاس گیا میں جب گیا تو آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے وہ خطبہ اس قول سے پالیا جو شخص سوال کرنے سے پرہیز کرے اللہ تعالیٰ اس کو بچائے اور پرہیز گار بنائے گا اور جو شخص مستغنی ہونا چاہے اللہ اس کو غنی کر دے گا جو شخص ہم سے مانگے گا یا تو ہم اس کے لیے خرچ کریں گے یا ہم اس کی غم خواری کریں گے اور جو شخص ہم سے مستغنی بنے وہ ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے جو ہم سے سوال کرے بس میں واپس لوٹ آیا یہ سن کر اس کے بعد میں نے کبھی کسی سے کوئی شے نہیں مانگی لہٰذا اب تو دنیا آ گئی ہے آج کوئی اہل بیت ایسا نہیں ہے انصار میں جو ہم سے مال میں زیادہ ہو۔

۳۵۰۵:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے آگے انہوں نے نافع سے اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ منبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ کا اور سوال کرنے سے اجتناب کرنے کا ذکر فرما رہے تھے فرمایا اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے اس نے مالک سے۔

ہاتھ تین طرح کے ہوتے ہیں

۳۵۰۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن حسین بن حسن قطان نے ان کو قطن بن ابراہیم نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہ

(۳۵۰۳)..... أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۹۷)

وأخرجه البخاري في الزكاة باب الاستعفاف في المسألة ومسلم في الزكاة باب فضل التعفف والصبر

(۳۵۰۴)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۱۱)

(۳۵۰۵)..... أخرجه المصنف في طريق مالك (ص ۹۹۸)

وأخرجه مسلم في الزكاة باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى

انہوں نے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا؛ ہاتھ تین طرح ہوتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ یہ اوپر والا ہوتا ہے اور دینے والا ہاتھ جو اس کے بعد متصل ہوتا ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے قیامت تک پس سوال کرنے سے اجتناب کر جب تک تم استطاعت رکھتے ہو۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ چیز (یعنی مال) عطا کرے اسے چاہئے کہ اس کو دیکھ کر اللہ کا شکر کرے اور خرچ کی ابتدا ان سے کرے جن کی وہ سرپرستی کرتا ہے اور تھوڑا اللہ واسطے بھی خرچ کر بچے ہوئے میں سے اور تم پر ملامت نہ کی جائے گی گزارہ کرنے پر اور نہ عاجز ہو تو اپنے نفس پر خرچ کرنے سے۔

۳۵۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابراہیم ہجری نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے بطور مرفوع روایت کے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ بچو تم سوال کرنے سے مانگنے سے جس قدر تم استطاعت رکھتے ہو اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو محمد بن دینار نے ابراہیم ہجری سے اور اس کو روایت کیا ہے ابوالزعراء نے ابوالاحوص سے اس نے ان کے والد سے مالک بن نضلہ سے۔

۳۵۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابو اسحق نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے انکو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ اگر تم میں سے کوئی آدمی اسے لے کر جائے اور لکڑیاں کاٹ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر بیچے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی ایسے آدمی کے پاس آئے اللہ نے جس کو فضل دیا ہے یہ اس سے سوال کرے وہ دے اس کو یا منع کرے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے قیس بن حازم کی روایت سے اس نے ابوہریرہ سے۔

سوال کرنے والے کے چہرہ پر بروز قیامت گوشت نہ ہوگا

۳۵۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عبداللہ بن ابوجعفر نے انہوں نے سنا حمزہ بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ ہوگا اور فرمایا کہ بے شک سورج قریب آئے گا حتیٰ کہ پسینہ نصف کان تک ہوگا اسی حال میں ہوں گے کہ وہ سب فریاد کریں گے آدم سے۔ وہ کہیں گے میں تمہارے کام آنے والا نہیں ہوں اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کریں گے اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن بکیر سے۔

سوال کرنے والے کے چہرہ پر بدنما داغ

۳۵۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے اور محمد بن احمد عطار نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو اسحق بن سعید نے یعنی ابن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے اس نے

(۳۵۰۸) ۔ أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۹۸)

(۳۵۰۹) ۔ أخرجه البخاري (۱۵۳/۲)

(۳۵۱۰) ۔ أخرجه أحمد (۹۳/۲) عن أبي النضر. به

بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے مانگنا اور سوال کرنا قیامت کے دن مانگنے والے کے چہرے پر نوچنے کا بدنما داغ ہوگا جو شخص اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور آسان ترین مانگنا ہے قرابت دار سے جس سے آپ کسی حاجت میں مانگیں اور اچھا مانگنا وہ مانگنا ہے جو غنی ہونے کے پیچھے ہو اور ابتدا کر و خرچ کرنے کی اس سے جس کی تم عیالداری وسرپرستی کرتے ہو۔

۳۵۱۱ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے انکو زید بن عقبہ نے ان کو سمرہ بن جندب نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ مانگنا زخمی کرنا ہے جس کے ساتھ آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے یا داغ دار کرتا ہے جو شخص چاہے وہ اسے باقی رکھے اپنے چہرے پر اور جو شخص چاہے اسے چھوڑ دے ہاں مگر یہ کہ سوال کرے انسان صاحب قوت واقتدار سے یا ایسے معاملے میں جس میں مانگے بغیر چارہ نہ ہو سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بیان کی حجاج کو اس نے کہا کہ میں صاحب اقتدار ہوں آپ مجھ سے مانگئے۔

نیک آدمیوں کے سامنے حاجت پیش کی جائے

۳۵۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو مسلم بن مخشی نے ان کو ابن الفراس نے کہ فراس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا میں مانگا کروں؟ حضور نے فرمایا کہ نہیں اور اگر تم لازمی طور پر مانگنا چاہتے ہو تو پھر نیک لوگوں سے مانگئے۔

۳۵۱۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم نے ان کو ابوتوبہ ربیع بن نافع نے ان کو یزید بن ربیعہ نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ثوبان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے صدقہ (لینا) حلال ہے جامع مسجد کے امام سے اور صاحب قرابت سے اپنی قرابت داری کے لئے اور کثیر المال تاجر سے

۳۵۱۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عبیدالرحمٰن بن عدی کندی نے انہوں نے سنا ابوامامہ باہلی سے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس آدمی کی بابت جو مر گیا ہے اور ایک دینار یا دو دینار چھوڑے ہیں۔ وہ ایک داغ ہے یا دو داغ ہیں۔

۳۵۱۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے انکو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے انکو ابن فضل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کسی میت پر تشریف لے گئے جس پر آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے پوچھا کہ اس نے کتنا چھوڑا انہوں نے کہا کہ دو دینار یا تین دینار۔ فرمایا کہ اس نے دو یا تین داغ چھوڑے ہیں۔ پھر میں عبداللہ بن قاسم مولیٰ ابوبکر سے ملا میں نے یہ بات ان سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ آدمی تھا جو کثرت سے سوال کرتا تھا۔

۳۵۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد نے ان کو احمد بن زیاد بن خلیل نے ان کو مسدد نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو عتیبہ نے ان کو یزید بن

(۳۵۱۱)......(۱) فی (ب) عمر و هو خطأ

أخرجه المصنف فی السنن (۱۹۷/۴)

(۳۵۱۲)......أخرجه المصنف فی السنن (۱۹۷/۴)

(۳۵۱۳)......عزاه فی الكنز (۱۶۸۲۱) للمصنف

(۳۵۱۵)......أخرجه أحمد (۴۲۹/۲) من طريق فضيل بن غزوان

(۳۵۱۶)......أخرجه عبدالله بن أحمد بن حنبل (۱۳۸/۱) عن قطن بن نسير أبوعباد الدراع عن جعفر بن سليمان بن عتيبة الضرير . به.

اصرم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی المرتضیٰ سے سنا کہتے تھے اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا کہا گیا یارسول اللہ ایک دینار یا درہم چھوڑ گیا ہے حضور نے فرمایا کہ دو داغ ہیں نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر۔

سوال کرنے والا انگارے اٹھاتا ہے

۳۵۱۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عباد بن زیاد نے ان کو شریک نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو حبش بن جنادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہ شخص جو بغیر حاجت کے مانگتا ہے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو انگارے اٹھاتا ہے۔

۳۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے انکو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو شریک بن ابونمر نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مسکین نہیں ہے جو ایک دو کھجوریں لے کر لوٹ جائے یا ایک دو لقمے لے کر بے شک مسکین وہ ہے جو سوال کرنے سے اجتناب کرے (باوجود ضرورت مند ہونے کے) اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھو:

لایسئلون الناس الحافاً

وہ لوگوں سے چپک کر سوال نہیں کرتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب وغیرہ سے اس نے اسماعیل سے۔

۳۵۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعلی احمد بن ابراہیم بن احمد بن عطیہ بغدادی نے بطور املاء کے ان کو ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ نے اور ابوبکر عبدالرحمٰن بن قاسم رواس نے ان کو ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر غسانی نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ربیعہ بن زید نے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو ابومسلم خولانی نے۔ان کو حبیب امین نے بہرحال وہ محبوب ہیں میرے نزدیک اور بہرحال وہ امین ہیں میرے نزدیک وہ امین ہیں عوف بن مالک اشجعی نے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ کے پاس آٹھ یا نو افراد تھے اور ابن رواس کی حدیث میں ہے کہ سات یا آٹھ تھے یا نو تھے۔حضور نے فرمایا کیا تم لوگ رسول اللہ کی بیعت نہیں کر لیتے تین بار اس بات کو دہرایا لہٰذا ہم نے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئے حضور نے ہمیں بیعت کر لیا اب ہم نے عرض کیا یارسول اللہ تحقیق ہم اس کے ساتھ بیعت ہوتے ہیں پس کس بات پر ہم آپ کے ساتھ بیعت کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرنا اور تم اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا اور پانچ نمازوں پر (اور آپ نے چھپایا ایک کلمہ کو خفیہ) اور تم لوگ لوگوں سے کوئی شے نہ مانگنا۔ کہتے ہیں کہ البتہ تحقیق میں نے دیکھے بعض ان افراد میں سے کہ گر جاتا تھا چابک اس کا تو وہ کسی سے یہ نہیں کہتا تھا کہ مجھے اٹھا دو یا پکڑا دو۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے سعید بن عبدالعزیز سے۔

۳۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے فرمایا انکو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو ابن ذئب نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن معاویہ نے ان کو ثوبان مولی

(۳۵۱۸) اخرجہ مسلم (۲/۷۱۹)

(۳۵۱۹) (۱) سقط من (ب)

اخرجہ مسلم (۲/۷۲۱)

(۳۵۲۰)......اخرجہ النسائی و ابن ماجہ فی الزکاۃ من طریق ابن أبی ذئب

رسول اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو میرے لئے ایک بات قبول کرے میں اس کو جنت کے لئے قبول کروں گا۔ ثوبان نے کہا یارسول اللہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگنا فرمایا بسا اوقات اس کا سواری پر سے چابک گر جاتا حالانکہ وہ اونٹ پر ہوتا تھا مگر وہ کسی سے یہ نہ کہتا کہ وہ چابک مجھے پکڑا دو حتیٰ کہ خود اتر تا اور اس کو اٹھاتا۔

مانگنے کی مذمت پر روایت

۳۵۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عاصم بن سلیمان نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ثوبان نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگے گا میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں رسول اللہ کے غلام ثوبان نے حامی بھر لی کہ میں اس پر عمل کروں گا لہٰذا سب کو یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ ثوبان کسی ایک سے کچھ نہیں مانگتا۔ معمر نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ سیدہ عائشہ فرماتی تھیں ثوبان سے سیکھو کہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگتا۔ بسا اوقات ان سے سواری پر سے عصا یا چابک گر جاتا تو وہ اس کا بھی کسی سے سوال نہیں کرتے تھے کہ وہ مجھے اٹھا دو بلکہ خود سواری سے اتر کر اس کو خود لیتے پھر سوار ہوتے۔

۳۵۲۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عثمان بن صفوان بن امیہ جمحی نے ان کو ہشام بن عروۃ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں خلط ملط ہوتا صدقہ (واجب زکوٰۃ) مال میں مگر اس کو ہلاک کر دیتا ابوعبداللہ نے کہا کہ تفسیر اس کی یہ ہے انسان صدقہ لے لیتا ہے حالانکہ یہ زکوٰۃ ہوتی ہے اور وہ آسودہ حال ہوتا ہے یا غنی ہوتا ہے (غریب و تنگدست نہیں ہوتا) حالانکہ وہ صدقہ زکوٰۃ تو فقراء کے لئے تھی۔

۳۵۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مروان بن حکم عامل بناتے تھے صدقہ پر ابواسید ساعدی کو وہ جب آتے دروازے پر اور اونٹ بٹھاتے اور ان کو ہر چیز دیتے آخری چیز جوان کو دیتا وہ چابک ہوتا تھا۔ اسے دیتے ہوئے یوں کہتے کہ یہ تمہارے مال میں سے ہے۔ وہ ایک مرتبہ زکوٰۃ کا مال تقسیم کرنے آئے جو سامان تھے وہ پورا تقسیم کر کے چلے گئے۔ گھر میں جا کر جب سوئے تو دیکھتے ہیں کہ ایک سانپ ان کی گردن میں لپیٹ دیا جاتا ہے گھبرا کر اٹھے اور اہلیہ سے (یا نوکرانی سے) پوچھا کہ اے فلانی کیا مال میں سے کوئی شے رہ گئی ہے؟ وہ بولی کہ نہیں۔ فرمانے لگے کیا بات ہے کہ سانپ میری گردن میں لپٹ گیا ہے دیکھئے کچھ رہ گیا ہے اس نے دوبارہ دیکھا تو بولی ہاں ایک رسی رہ گئی ہے جو اونٹ کے پیر میں ہوتی ہے اس کے ساتھ ایک تھیلے کا منہ باندھ دیا گیا تھا چنانچہ انہوں نے وہ واپس کر دیا۔

۳۵۲۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید اسحٰق ربی نے ان کو ابونعیم نے ان کو ابوالعنبس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ قیامت کے دن ضرور ایک قوم آئے گی جن کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا وہ سوال کرنے سے دنیا میں اس کو پرانا اور بوسیدہ کر چکے ہوں گے۔ جو شخص اپنے نفس پر سوال کا دروازہ کھولے۔ حالانکہ وہ اس سے غنی ہو اللہ اس پر فقر و محتاجی کا

(۳۵۲۱)......اخرجه أبوداود في الزكاة من طريق شعبة عن عاصم الأحول. به

(۳۵۲۲)......اخرجه البخاري في التاريخ (۱/۱/۱۸۰) في ترجمة محمد بن عثمان الجمحي.

دروازہ کھول دیں گے۔

۳۵۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے (انہوں نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے) کہ صدقہ کسی مال میں سے ہرگز کوئی شے کم نہیں کرتا اور کوئی بندہ جب صدقہ دینے کے لئے اپنا ہاتھ لمبا کرتا تو وہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ کے ہاتھ میں پہنچ کر قبول ہو جاتا ہے اور جب کوئی بندہ اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیتا ہے حالانکہ اس کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

۳۵۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے انکو ثابت بن محمد عابد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے مانگے بغیر فاقہ کی حالت کے اس پر فاقہ نازل ہو جاتا ہے یا ایسی عیالداری کہ جس کی اس کو طاقت نہیں ہوتی اور قیامت کے دن ایسا چہرہ لے کر آئے گا جس کے اوپر گوشت نہیں ہوگا۔ اور رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے آپ پر بغیر فاقہ کی حالت کے مانگنے کا دروازہ کھول دے اس پر فاقہ اتر پڑتا ہے یا ایسی عیال داری جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ ایسی جگہ سے کھول دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

استغناء سے متعلق روایات

۳۵۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید اسماعیل قاضی نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو سعید بن جبیر نے انکو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں سے مستغنی ہو جاؤ اگرچہ مسواک کے چبانے کے ساتھ ہو۔ قاضی نے کہا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عبدالعزیز بن مسلم نے اور تحقیق مخالفت کی ہے اس کی متعدد نے اور روایت کیا ہے اس کو اعمش نے حکم سے ان کو ابن ابولیلیٰ نے۔ شیخ احمد نے کہا اسی طرح پایا ہے اس نے اس کو ابن ابی لیلیٰ سے اور ہمارے نزدیک یہ حدیث اعمش وغیرہ سے حکم سے اور میمون بن شبیب سے نبی کریم سے بطور مرسل روایت کے ہے۔

۳۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر بن محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش اور منصور بن زاذان سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حکم بن عیینہ سے اس نے میمون بن ابی شبیب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے لہٰذا نماز پڑھنے کے لئے سواری سے نیچے اترے جب نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو واپس اپنی سواری کی طرف چلے گئے اس کے پیروں میں رسی ڈالنے کے لئے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کو کافی ہیں مگر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک لوگوں سے مستغنی ہو جائے مسواک کی ڈنڈی کے ساتھ ابوشبیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اپنی سواری کے پیروں میں خود رسی ڈالی۔

۳۵۲۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمر بن قیس نے ان کو

(۳۵۲۷) .. اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۱/۴۴۴ رقم ۱۲۲۵۷) من طریق حجاج بن منهال وقال الهیثمی فی المجمع (۳/۹۴) رواه البزار ورجاله ثقات

عاصم بن عبید اللہ نے ان کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں طواف کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا دوران طواف آپ کا تسمہ ٹوٹ گیا میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے دے دیں میں اس کو درست کر دوں گا آپ نے فرمایا کہ یہ اثرۃ ہے (یعنی اپنے آپ کو دوسرے پر ترجیح دینا یا اچھی چیز دوسروں کے سوا اپنے لئے منتخب کرنا) اور میں آثرت کو پسند نہیں کرتا۔

۳۵۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو خراسانی محمد بن بکیر نے ان کو عمر بن علی مقدمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر مولیٰ ال منظور سے اس نے کہا کہ میں نے سنا عاصم بن عبید اللہ سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ اور عمر مولیٰ ال منظور وہی عمر بن قیس ہے۔

مجبوری کے تحت سوال کرنا درست ہے

۳۵۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مصری نے مکہ میں ان کو ابو طاہر محمد بن احمد نے انکو موسیٰ بن ہارون نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے انکو سفیان بن عیینہ نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ سوال کرنا (مانگنا) مجبور اور پریشانی کے لئے جائز ہے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اور ان کے ساتھی نے دوران سفر کھانا مانگا تھا۔

۳۵۳۲:...... میں نے سنا ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد فراء سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو بکر بن صابر سے وہ کہتے ہیں کہ فقیر کے حکم میں سے ہے کہ اس کو رغبت نہ ہو اور اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر اس کی رغبت اس کی ضرورت اور کفایت سے آگے نہیں بڑھنی چاہئے۔

فقراء کی قسمیں

۳۵۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مظفر بن سہل خلیلی سے مکہ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن نصر صائغ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ فقراء تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا اور اگر اس کو کچھ دیا جائے تو وہ اس کو بھی نہیں لیتا یہ فقیر فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ دوسرا وہ فقیر ہوتا ہے جو سوال نہیں کرتا اگر اسے کچھ دیا جائے تو لے لیتا ہے۔ یہ ریاض القدس میں ہوگا۔ تیسرا وہ فقیر ہے جو سوال کرے اس کا کفارہ صدقہ کرنا ہے اس کے سوال میں۔

۳۵۳۴:...... ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ہمیں شعر سنائے تھے۔ ان کو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو شعر سنائے تھے حسین بن عبدالرحمٰن شافعی نے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کھجور کی گٹھلی کو کوٹ کر کھا لینا اور کھائی کا نمکین پانی پی (کر گزارہ کر لینا) انسان کے لئے زیادہ عزت کا باعث ہے اس کے حرص کرنے سے اور سڑا ہوا منہ بنانے والوں کے آگے سوال کرنے سے۔

اقسم باللہ لرضخ النوی　　　وشرب ماء القلیب المالحۃ

اعز للانسان من حرصہ　　　ومن سوال الاوجہ الکالحۃ

(۳۵۲۹)......(۱) فی الأصل ھذہ الأثرۃ

أخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۱۱۴۶)

(۳۵۳۱)......(۱) فی (أ) الحسین　　　(۲)...... فی (أ) ابوایوب بکر بن موسی.

سوال کی ذلت

۳۵۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو ابوالحسن محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن بکر بن حبیب سہمی نے ان کو ہمارے بعض اصحاب نے اس نے مرفوع کیا اس کو مطرف بن عبداللہ شخیر کی طرف کہ انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے کہا کہ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہوا کرے تو اس بارے میں مجھ سے بات نہ کیا کریں بلکہ اسے رقعہ میں لکھ کر میرے پاس بھیج دیا کریں میں پسند نہیں کرتا کہ میں آپ کے چہرے پر سوال کی ذلت دیکھوں عبداللہ بن بکر نے کہا کہ بعض شعراء نے کہا ہے۔

لاتحسبن الموت موت البلی　　　فانما الموت سوال الرجال

کلا هما موت ولكن ذاشد　　　من ذاک لذل السوال

نہ گمان کر موت کو صرف مصیبت کی موت کی.......... حقیقت یہ ہے کہ لوگوں سے مانگنا بھی موت ہے

پر دونوں موت ہیں مگر یہ زیادہ سخت ہے اس سے سوال کرنے کی ذلت کی وجہ سے۔ کسی نے یہ بھی کہا ہے:

من عف خف عن الصديق لقاء ه　　　واخ الحوائج وجهه مملول

جس نے سوال سے اجتناب کیا دوست سے اس کی ملاقات ہلکی پھلکی رہتی ہے اور ضرورت مند کا چہرہ بجھا سا ہوتا ہے۔

اسماء الٰہی کی تعظیم

۳۵۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذانی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو سلیمان بن معاذ نے ان کو محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ کے واسطہ کے ذریعہ جنت کے سوا کوئی چیز نہ مانگی جائے (یعنی لوجہ اللہ کے ساتھ سوال کرنا) یا اللہ کی ذات کے ذریعے جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔ امام احمد بیہقی فرماتے ہیں سائل کو چاہئے کہ وہ اسماء الٰہی کی تعظیم کرے ان میں سے کسی اسم کے ساتھ دنیوی اسباب میں سے کوئی چیز نہ مانگے۔ مسئول کو چاہئے (یعنی جس سے مانگا ہے) کہ وہ جس قدر استطاعت ہو منع نہ کرے۔

۳۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو احوص بن جواب نے ان کو عمار بن رزاق نے ان کو اعمش نے مجاہد سے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تم سے اللہ کے نام سے مانگے اس کو دے دو اور جو تم سے اللہ کے نام کے ساتھ پناہ مانگے اس کو پناہ دے دو اور تمہیں جو بلائے اس کی بات مانو جو شخص تمہاری طرف ہدیہ بھیجے اس کو اس کا ہدیہ ضرور دو اگر تم اس کا بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ پاؤ تو اس کے حق میں دعا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو تم نے اس کا بدلہ اس کو دے دیا ہے۔

مرتبہ کے لحاظ سے بہتر لوگ

۳۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید بن خالد قرشی نے ان کو عطا بن یسار نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبیداللہ قرشی

(۳۵۳۷)......أخرجه أبوداود (۱۶۷۱) من طريق يعقوب بن إسحاق الحضرمي عن سليمان بن معاذ التيمي. به وسليمان تكلم فيه غير واحد والحديث رواه الخطيب في موضح أوهام الجمع

(۳۵۳۸)......أخرجه الحكام (۱/۴۱۲) بنفس الإسناد.

(۳۵۳۹)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۶۶۱)

کوسعید بن خالد قرشی نے ان کو عطا ابن یسار نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبید اللہ قرشی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید بن خالد نے ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ذوئب نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تشریف لائے اور فرمایا کیا میں تمہیں مرتبے کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر لوگ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اللہ کی راہ میں ہو حتیٰ کہ خود مر جائے یا قتل ہو جائے۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اس شخص کے بارے میں جو مرتبے میں اس مذکور کے متصل ہے وہ شخص ہے جو اپنی وادی میں علیحدہ ہو گیا ہے نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کی خوشیوں سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اس کے مرتبے کے اعتبار سے جو لوگوں سے بدتر ہے وہ جس سے اللہ کے نام کے ساتھ مانگا جاتا ہے مگر وہ نہیں دیتا۔ یہ الفاظ ابن عبدان کی حدیث کے ہیں اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عاصم بن علی نے ابن ابی ذئب سے اور کہا ہے اسماعیل بن عبدالرحمٰن ابوذئب نے کہ بخاری نے کہا ہے کہ اس کے متابع بیان کیا ہے عثمان بن عمر نے اور اسد بن موسیٰ نے۔ شیخ احمد بیہقی کہتے ہیں کہ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے بکیر بن عبداللہ شج نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء بن یسار نے۔

۳۵۴۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے ان کو یعقوب بن عاصم نے ان کو عبداللہ بن عمر نے اور کہا ہے کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر اس کا مرفوع ہونا۔ فرمایا کہ جس شخص سے اللہ کے نام کے ساتھ مانگا جائے اور وہ دے دے اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۳۵۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوربیع نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو جبرہ بنت محمد بن ثابت نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا خیر (یعنی مال) کو طلب کرو خوب صورت چہروں والوں کے پاس۔ شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ محمد بن ثابت یہ وہی ابن سباع ہے بخاری نے کہا ہے اور معن کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی روایت کرتے ہیں اپنی بیوی جبرۃ سے۔

۳۵۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو خالد بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انکو جبرہ بنت محمد بن ثابت بن سباع نے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال خوب صورت چہرے والوں کے ہاں طلب کرو۔ اس کو بھی روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالعزیز جبرہ نے۔

۳۵۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے مرو میں ان کو محمد بن جابر فقیہ نے ان کو ابوانس کثیر بن محمد تمیمی نے ان کو خلف بن خالد بصری نے ان کو ابومحمد نے اس کو سلیم نے وہ ابن مسلم ہیں یعنی خشاب اس نے ابن جریج سے اس نے ابن ابوملیکہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے خوب صورت چہرہ دیا ہو اور خوب صورت نام دیا ہو اور اس کو ایسے مقام پر رکھا

(۳۵۴۰)...... (۱) فی الکنز (عمر)

(۳۵۴۱)...... تاریخ البخاری (۱/۱/۱۵۷)

(۳۵۴۳)...... اخرجه الطبرانی فی الصغیر (۱/۲۲۸) من طریق کثیر بن محمد. به

وقال الطبرانی:

لایروی عن ابن عباس إلا بهذا الإسناد تفرد به کثیر ا ه. وفی إسناده خلف بن خالد البصری اتهمه الدارقطنی بوضع الحدیث وسلیم بن مسلم قال ابن معین جهمی خبیث وقال النسائی متروک الحدیث وقال احمد لایساوی حدیثه شیئاً

ہو جو اس کے لئے غیر مناسب ہو وہ اللہ کی مخلوق میں سے چنیدہ اور برگزیدہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کسی شاعر نے کہا تھا۔

انت شرط النبی اذقال یوما اطلبوا الخیر من حسان الوجوه

تم شریف زادے اور سردار ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا تھا کہ مال کو خوب صورت چہروں والوں سے طلب کرو۔ مگر اس اسناد میں ضعف ہے۔

۳۵۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی نے ان کو فضل بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن حبیب ابوعقیل نے انکو خالد بن مخلد عبدی نے انکو سلیم بن مسلم مکی نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اور کہا ہے کہ اس کے بعد ابن عباس نے شعر پڑھا کہہ رہے تھے کہ شاعر نے کہا ہے عند شرط النبی۔ صعلوک وہ ہے جو کوئی چیز آگے نہ بھیج سکے۔ (درویش فقیر)

فصل.....جس کو اللہ تعالیٰ بغیر مانگنے کے مال عطا کرے

۳۵۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا میں نے عمر بن خطاب سے سنا کہ وہ فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا اور بخشش دیتے تھے میں نے کہا آپ یہ عطا مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیجئے تو رسول اللہ نے فرمایا آپ اس کو لے لیجئے یہ جو مال تیرے پاس آیا ہے یہ ایسے نہیں آیا کہ آپ اس کے مستحق نہیں ہیں اور نہ ہی آپ اس کے سائل ہیں لہٰذا اسے لے لیجئے اور جو نہ ملے اپنے آپ کو اس کے پیچھے مت لگایئے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن بکیر سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسرے طریق سے یونس سے۔

۳۵۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن الولید فحام نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ نے میرے پاس کچھ مال بھیجا تو میں نے اسے واپس کر دیا جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ نے پوچھا کہ میں نے جو مال تیرے پاس بھیجا تھا تم نے اس کو واپس کیوں کر دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے مجھے فرمایا نہیں تھا بے شک تیرے لئے بہتر ہے کہ تم لوگوں سے کوئی شے نہ لو۔ آپ نے فرمایا وہ بات لوگوں سے سوال کرنے کی اور مانگنے کی تھی۔ بہرحال جو چیز تیرے پاس بن مانگے آجائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ ایک رزق ہے جو اللہ نے تجھے اس کا رزق دیا ہے۔

بن مانگے جو چیز مل جائے

۳۵۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان

(۳۵۴۴) اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳/۱۱۶۷)

وعند ابن عدی:

عند شرط النبی إذا قال یوماً: اطلبوا الخیر من حسان الوجوه بدلاً من: شرط النبی:

الصعلوک الذی لم یقدم شیئاً: وفی (ب) (الشیء) بدلاً من (النبی)

وقال ابن عدی:

سلیم بن مسلم عامة مایرویه غیر محفوظ

(۳۵۴۵) أخرجه المصنف فی السنن (۶/۱۸۴)

کو سلیمان بن بلال نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو نافع نے کہ مختار بن عبید ثقفی حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس مال بھیجتے تھے اور وہ اس کو قبول کر لیتے تھے اور کہتے تھے میں کسی سے بھی کچھ نہیں مانگتا اور مجھے جو رزق دیتا ہے میں اس کو واپس نہیں کرتا۔

۳۵۴۸:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے بغداد میں ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا حضرت عبداللہ بن عمر کی طرف کہ آپ مجھ سے مانگئے (اپنی کوئی بھی ضرورت اگر ہو) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے۔ میں آپ سے کچھ نہیں مانگوں گا اور نہ ہی اس رزق کو واپس کروں گا اللہ تعالیٰ جو مجھے تیری طرف سے رزق دے گا۔ والسلام۔

۳۵۴۹:...... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد بن حمدان مروزی نے ان کو موسیٰ بن سہل الوشاء نے ان کو اسحٰق بن یوسف نے ان کو سفیان ثوری نے پھر انہوں نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے عبدالعزیز بن مروزی نے پیغام بھیجا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آپ اپنی ضرورت میرے پاس لکھ بھیجئے۔ حضرت ابن عمر نے اس کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... پھر اسی مذکور کو ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا اور نہ ہی رزق کو رد کروں گا جو اللہ مجھے تیری طرف سے رزق دے گا...... یہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ابو العباس اصم نے کہا ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے انکو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم اسماعیل بن علیہ کے بھائی نے ان کو حفص بن عمر بن ثابت نے ان کو ابو رافع نے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے کہا ہم کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے مگر بن مانگے جو ہمیں کوئی چیز دیتا ہے اس کو قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق

۳۵۵۱:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن ابو داؤد منادی نے اس کو ابو عبدالرحمٰن مقری نے ان کو سعید بن ابو الاسود نے بکیر سے ان کو بشر بن سعید نے ان کو خالد بن عدی جہنی نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس اس کے بھائی کی طرف سے بغیر مانگے کوئی اچھی چیز آئے اور بغیر کسی طمع کے اسے قبول کر لے یقینی بات ہے کہ وہ رزق ہے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔

۳۵۵۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکیر نے ان کو ابن جابر نے ان کو عثمان بن حیان مولیٰ ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ام درداء سے وہ فرماتی تھیں کیا حال ہے تمہارے ایک کا۔ کہتا ہے اے اللہ مجھے رزق دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر درہم اور دینار کی آسمان سے اس پر بارش نہیں برسائے گا۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض تمہارے کو بعض سے رزق دیتا ہے جو شخص کچھ دیا جائے اسے چاہئے کہ وہ اس کو قبول کر لے پھر اگر وہ خود غنی ہو تو وہ چیز کسی حاجت مند کو دے دے اپنے بھائیوں میں سے اور خود فقیر ہے تو اپنی ضرورت پوری کرنے میں مدد لے اس چیز کے ساتھ اور نہ رد کرے اللہ پر اللہ کے اس رزق کو جو اس نے بندے کو رزق دیا ہے۔

۳۵۵۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو ابن جابر نے ان کو ابو سعید نے انکو ابو ہریرہ نے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ ایک تمہارا کہتا رہتا ہے اے اللہ مجھے رزق عطا فرما حالانکہ وہ اچھی طرح

(۳۵۵۱)...... اخرجه احمد (۴/۲۲۰ و ۲۲۱) عن عبد الله بن يزيد. به.

جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ...... پھر اس نے بقیہ مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

بغیر طمع کے حاصل شدہ رزق

۳۵۵۴:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو عامر احوال نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی بن متوکل نے ان کو عاصم نے ان کو ابن علی نے ان کو ابوالاشہب عطاری نے ان کو عامر بن عبدالواحد نے ان کو عائذ بن عمرو مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس رزق میں سے جس پر کوئی شے پیش کی جائے بغیر مانگے اور بغیر طمع کے اسے چاہئے کہ وہ اس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت کر لے اگر اس کو پھر اس کی ضرورت نہ ہو تو پھر اس کو اس کی طرف بھیج دے جو اس کا زیادہ حاجت مند ہو۔ اور ابوامامہ کی ایک روایت میں ہے جس کی طرف کوئی چیز متوجہ کی جائے اس رزق میں سے بغیر مانگے اور بغیر جمع وانتظار کے اسے چاہئے کہ اس کو لے لے اور اس کے ساتھ اپنے رزق میں توسیع کر لے پھر اگر وہ اس سے غنی ہو تو اس کو ایسے شخص کی طرف دے دے جو اس کے لئے اس سے زیادہ حاجت مند ہو۔

۳۵۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن الہاد نے ان کو عمرو بن ابوعمر مولیٰ مطلب نے انکو مطلب بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عامر نے سیدہ عائشہ کے پاس کچھ خرچہ اور کپڑا بھیجا سیدہ نے ان کے نمائندے سے کہا اے بیٹے میں کسی سے کوئی شے قبول نہیں کرتی ہوں۔ جب وہ نکل گیا تو فرمانے لگی اس کو میرے پاس واپس بلاؤ کہتے ہیں کہ اس نے اسے واپس بلایا پھر کہنے لگیں میں نے ایک بات یاد کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہی تھی۔ اے عائشہ جو شخص بغیر مانگے کوئی بخشش دیا جائے اسے قبول کر لے سوائے اس کے نہیں کہ وہ رزق ہے اللہ نے اس کو تیری طرف روانہ کیا ہے۔

۳۵۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو مجبر بربوعی نے ان کو ہلال بن مالک نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ کیا کرو اور اپنے بیمار کا علاج کیا کرو صدقہ کے ساتھ بے شک صدقہ دفع کرتا ہے حادثات کو اور بیماریوں کو اور تمہارے اعمال میں اور تمہاری نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے...... یہ روایت اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

صدقہ کے ذریعہ بیماروں کا علاج

۳۵۵۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن یحیٰ بن حسن عمی بصری نے بغداد میں ان کو طالوت بن عباد نے ان کو فضال بن جبیر نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا زکوۃ کے ساتھ اپنے مالوں کی حفاظت کرو اور صدقہ کے ساتھ اپنے

(۳۵۵۴)......(۱) فی (ا) من وجه الی شیء (۲)...... سقط من (ب)

اخرجه احمد (۶۵/۵) عن عبدالصمد عن أبی الأشهب. به

(۳۵۵۵)......(۱) فی (ا) الحسین.

اخرجه احمد (۷۷/۶) عن منصور بن سلمة و (۲۵۹/۶) عن یونس کلاهما عن لیث. به.

(۳۵۵۷)......قال الذهبی فی المیزان (۳۴۷/۳)

فضال بن جبیر أبوالمهند الغدانی صاحب أبی أمامة

قال ابن عدی أحادیثه غیر محفوظة

بیماروں کا علاج کرواور مصائب کی موجوں کا سامنا کرو دعا کے ساتھ۔فضال بن جبیر منکر روایات لانے میں مشہور ہے۔

۳۵۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو غیاث بن کلوب کوفی نے ان کو مطرف بن سمرہ بن جندب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اپنے مالوں کی حفاظت زکوٰۃ کے ساتھ کرو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور مصائب کو رد کرو دعا کے ساتھ۔غیاث راوی مجہول ہے۔

۳۵۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابوداؤد حضری نے ان کو محمد بن سماک نے ان کو اعمش نے ابن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ یہ نظریہ رکھتے تھے کہ بے شک صدقہ ظالم آدمی سے بھی حفاظت کرتا ہے۔

فصل.....قرض کی بابت

دومرتبہ قرضہ ایک صدقہ کے برابر ہے

۳۵۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن محمد جرجانی نے حلب میں ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو سلیمان بن بشیر نے ان کو قیس بن رومی نے ان کو سلیم بن اذنان نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے دومرتبہ نقد رقم کا قرضہ دیا وہ ایک مرتبہ صدقہ کرنے کے برابر ہوگا۔اسی طرح اسی اسناد کے ساتھ یہ مرفوع روایت کے طور پر مروی ہے اور اس کو حکم نے اور ابواسحٰق نے روایت کیا ہے کہ سلیم بن اذنان نخعی کے علقمہ پر ہزار درہم قرض تھے تو ابوعبداللہ نے کہا کہ البتہ اگر میں دومرتبہ قرض دیتا تو مجھے زیادہ پسند تھا اس بات سے کہ ان کے ساتھ ایک مرتبہ صدقہ کروں اور اس کے سوا بھی کہا گیا ہے اور موقوف روایت زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۶۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد مؤملی نے انکو ابوعثمان بصری نے ان کو حسن بن سفیان مقدمی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو سلیمان بن بشیر نے انکو قیس بن آدمی نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان آدمی کو کچھ دراہم قرض دے دومرتبہ اس کے لئے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا اجر ہوگا۔

۳۵۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے میں نے ان سے پوچھا تھا اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے انکو ابویعلیٰ نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا فضیل بن معاذ پر اور اہوازی کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اسے پڑھا فضیل بن میسرہ پر ابوجریر سے یہ کہ ابراہیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے ان کو خبر دی اسود بن یزید نے وہ قرض مانگتے تھے مولیٰ نخع سے وہ تاجر تھے جب کہیں سے اس کی بخشش آتی تو وہ قرض چکا دیتے تھے۔ ایک مرتبہ اس کی بخشش نکلی تو اسود نے تاجر سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم سے ابھی نہ لیں اس وظیفے پر ہمارے اوپر حقوق زیادہ ہیں تو تاجر نے اسے کہا نہیں میں ابھی لوں گا لہٰذا اسود نے پانچ سو درہم نقد اس کو دے دیئے تاجر نے جب قبضے میں لے لیے تو پھر واپس اسود کو دے دیئے کہ یہ

(۳۵۵۸).....(۱) كلمة غير واضحة

(۳۵۵۹).....(۱) في (ب) : كان

(۳۵۶۰).....(۱) في (أ) سليمان

(۳۵۶۲).....(۱) في الكامل : النجفي

اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۴۷۶/۴)

لے لیجئے تو اسود نے پوچھا۔ میں نے جب تم سے مانگے تو آپ نے انکار کر دیا (پھر آپ نے خود کیوں دے دیا؟) تاجر نے کہا کہ میں نے آپ سے سنا تھا آپ ہمیں حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی کریم فرماتے تھے جو شخص ایک چیز دو مرتبہ قرض دے اس کے لئے ایسے اجر ہوتا ہے جیسے دو میں سے ایک مرتبہ صدقہ کیا ہو اس چیز کے ساتھ۔

۳۵۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو حسان بن ربیع بن منصور غسانی نے ان کو جعفر بن میسرہ اشجعی نے ان کو ہلال ابو ضیاء نے ربیع بن خثیم سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، ہر قرض صدقہ ہوتا ہے۔

قرضہ وصدقہ کی فضیلت

۳۵۶۴:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے انکو جعفر بن محمد بن مستفاض فریابی نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمن نے ان کو ابن عیاش نے ان کو عقبہ بن حمید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: ایک آدمی جنت میں داخل ہوا اس نے اس کے دروازے پر دیکھا لکھا ہوا تھا کہ صدقہ اپنے دس امثال کے ساتھ ہے (یعنی دس گنا زیادہ ثواب دیا جائے گا) اور قرض اٹھارہ گنا ہوگا (یعنی اٹھارہ گنا زیادہ دیا جائے گا)۔

۳۵۶۵:..... جعفر بن زبیر حنفی نے اس کو روایت کیا ہے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا: ایک آدمی کو جنت کے دروازے کے باہر لے جایا گیا اس نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو یکا یک دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ صدقہ اپنے دس امثال کے ساتھ ہے (یعنی دس گنا زیادہ اجر ملے گا) اور قرض اپنے اٹھارہ امثال کے ساتھ ہے (یعنی اس کی ادائیگی اٹھارہ گنا زیادہ کے ساتھ کرائی جائے گی اس لئے کہ قرض دینے والا تیرے پاس نہیں آئے گا مگر وہ محتاج ہے یعنی حاجت مند ہے اور صدقہ بسا اوقات غنی کو دیا گیا ہوتا ہے۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو خبر دی جعفر نے پھر اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۳۵۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے انکو محمد بن محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ہشام بن خالد نے ان کو خالد بن یزید بن ابو مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے شب معراج میں جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا تھا کہ صدقہ اپنے دس مثلوں کے ساتھ ہوگا اور قرضہ اٹھارہ کے ساتھ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبریل امین سے کہا قرض کا کیا حال ہے کیا وہ صدقہ سے افضل ہے؟ جبریل نے جواب دیا: بے شک سائل مانگتا ہے اور اس کے پاس (ہو یا نہ ہو) اور قرض لینے والا ضرورت اور مجبوری کے بغیر قرض نہیں مانگتا۔

(نوٹ:..... واضح ہو کہ قلمی نسخے کی پہلی جلد یہاں ختم ہوئی ہے۔ مترجم)

(۳۵۶۳)..... أخرجه الطبراني في الصغير (۱/۱۴۳) من طريق غسان بن الربيع. به

وقال الطبراني:

لم يروه عن الربيع إلا هلال أبو الضياء ولا عن هلال إلا جعفر تفرد به غسان

(۳۵۶۴)..... أخرجه الطبراني في الكبير (۸/۲۹۷ رقم ۷۹۷۶) من طريق سليمان بن عبدالرحمن. به وقال الهيثمي (۴/۱۲۶) فيه عتبة بن حميد وثقه ابن حبان وغيره وفيه ضعف

(۳۵۶۵)..... أخرجه الطيالسي (۱۱۴۱)

(۳۵۶۶) ..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۳/۸۸۳) وهذا الحديث هو آخر حديث في المجلد الأول من مخطوطة أحمد الثالث

والحمدلله الذى بنعمته تتم الصالحات ☆..... آخر المجلد المخطوطة (أ)

ایمان کا تئیسواں شعبہ

باب الصیام (روزوں کا باب)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

اے اہل ایمان تمہارے اوپر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

شیخ ابو عبداللہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مفصل کلام میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح فرمادیا ہے کہ روزہ اسباب تقویٰ میں سے ہے۔ اور تقویٰ کی حقیقت مامور بہ اور مندوب الیہ کو کرنا اور مکروہ ومنہی عنہ سے اجتناب کرنا ہے۔ (یعنی وہ کام کرنا جن کا ہمیں حکم ملا ہے اور جن کو کرنے کی ہمیں دعوت دی گئی ہے اور وہ کام نہ کرنا جن سے ہمیں منع کیا گیا ہے یا وہ مکروہ اور ناپسندیدہ کام ہیں پس یہی تقویٰ ہے۔) کیونکہ تقویٰ سے مقصود بندے کا اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے بچانا ہے اور وہ اپنے نفس کو مذکورہ چیزوں کے ذریعے بچاتا ہے۔ (یعنی کرنے والے کام کر کے اور نہ کرنے والے کاموں سے گریز کر کے اپنے آپ کو بچاتا ہے اور یہی تقویٰ ہے) اور شیخ نے فرمایا کہ نماز ایمان کے شعبوں میں سے ایک ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشآء والمنکر

بے شک نماز بے حیائی سے اور برے کاموں سے روک دیتی ہے اور الگ کر دیتی ہے۔

بے حیائی اور برائی کے کاموں سے رک جانا ہی درحقیقت تقویٰ ہے۔ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نماز کو جس کی طرف محبوب بنا دے اور اسے اس کی توفیق دے دے۔ اور وہ عملاً اپنے اعضاء اور جوارح کو اس کے ساتھ جھکا دے وہ انسان اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ بے حیائیوں سے رک جانے والا بن جاتا ہے۔ اور ایمان کے شعبوں میں سے یہی حال روزہ کا بھی ہے۔ اس لیے کہ کھانے اور پینے کی اشیاء کے ساتھ پیٹ بھر کر رکھنا۔ فحشاء اور منکرات پر ابھارنے والے اسباب وامور میں سے سب سے بڑا اور اصل سبب ہے۔ اور عادات میں غور کرنے سے بھی یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بھوکا اور پیاسا آدمی اپنے نفس میں شہوات وخواہشات کا اضطراب اور بے چینی نہیں پاتا جو کہ کھانے پینے سے پیٹ بھرنے والا خواہشات کی بے چینی محسوس کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ سے بھی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔

ایک دوسری وجہ: روزہ بھی نماز کی طرح فواحش سے اور منکرات سے بچاتا ہے اس کی ایک صورت تو وہ ہے جو اوپر مذکورہ ہوئی ہے اور دوسری وجہ بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ **لعلکم تتقون** کا معنی جب یہ ہوتا ہے کہ تم بچو تو مراد ہوئی کہ تم نفر سے بچو جان بوجھ کر غفلت برتنے سے اور جان بوجھ کر نادان بننے سے نعمت کی قدر اور اس کے شکر سے غفلت ولاپرواہی سے بچو اور یہ اس ہی طرح ہے کہ لوگ جب لمبے زمانے تک دن رات کھانے پینے سے وابستہ رہیں تو وہ بھوک وپیاس کو بھول جاتے ہیں اور ان کی شدت سے غافل وبے خطر ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا وہ بھوکوں اور پیاسوں کی تکالیف اور پریشانی کو بھی بالکل بھول جاتے ہیں خالی یہاں تک بس نہیں بلکہ کھانے پینے کی فراوانی میں رہ کر وہ اللہ کی اس عظیم قدردانی کرنے اور شکر کرنے کو بھی بھول جاتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ تا کہ ایک طرف ان کو خود بھوک وپیاس سے گزار کر خود کو بھوک پیاس یاد دلائی جائے اور دوسرے بھوکے پیاسے لوگوں کی بھوک وپیاس کا احساس دلایا جائے اور دوسرا یہ بھی سمجھایا جائے کہ کھانے پینے اور تمام نعمتوں سے پیٹ بھر لینا محض کھانے پینے کے وسائل واسباب کے موجود ہونے سے نہیں ہوسکتا بلکہ سب کچھ ہونے کو باوصف مولیٰ کی اجازت واطلاق اور اس کی توفیق وتقسیم ارزاق سے ہی ممکن ہوسکتا ہے ورنہ کتنے لوگ ہیں جن کو میسر نہ ہونے کی وجہ سے ان نعمتوں سے محرومی رہتی ہے اور

کتنے لوگ ایسے ہیں کہ خوب فراوانی کے باوجود بھی وہ نہیں کھا پی سکتے کوئی ایسی خطرناک بیماری لگی ہوتی ہے کہ تمام نعمتیں موجود ہیں مگر بندہ محروم ہے۔اور ایک توجیہ یوں ہے کہ تمام نعمتیں موجود ہیں کھانے پینے کی توفیق بھی ہے مگر مولی کی اجازت نہیں ہے بھوک پیاس اور رزق پر ہے۔ جسمانی تقاضا مجبور کر رہا ہے مگر بندہ محض اپنے رب کی ذات کے لیے اور اس کے حکم کی تعمیل کے لیے رکا ہوا ہے۔لہٰذا یہ چیز ان کے لیے عبادت بن جاتی ہے کیونکہ اس رکنے اور ہاتھ روکنے کے دوران انہیں شدید طبعی ہیجان اور تقاضے کا سامنا کر کے صبر کرنا ہوتا ہے یہی ایک طرف ان کے لیے عظیم اجر کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف ان ناداروں کی بھوک پیاس کی یاد دہانی جو اس شدت سے تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے ہیں تو تیری طرف اس چیز کی عمل پریکٹس کہ سب چیزوں کے ہوتے ہوئے اور سب تقاضوں کے زور پر ہوتے ہوئے جس طرح محض اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت گزاری کے لیے اپنے آپ کو روکا اس طرح پوری زندگی منہیات وممنوعات سے رک کر زندگی کے ہر شعبے میں تقویٰ کا لباس زیب تن کرنا ہے،اور پھر روزہ رکھنے کے بعد جب افطار کرتا ہے اور رکاوٹ ختم کر کے اللہ کی نعمتوں کو استعمال کرتا ہے تو بے ساختہ زبان پر اللہ کا شکر آجاتا ہے اگر اس طرح انسان اللہ کی ساری نعمتوں کا حق ادا کرتا ہے اور اللہ کا شکر کرتا ہے تو وہ بلاشبہ یہ تقویٰ کے ابواب میں سے ہے اور یہ نظر سے اس کی جو کچھ کہا گیا ہے امراض کے بارے میں۔تیسری وجہ سے یہ ہے کہ معنی یہ ہوتا کہ تم لوگ بچو بخل کرنے سے اور محتاج لوگوں کے مشقت کے سمجھنے سے اور ان کے بارے میں قصداً تغافل برتنے سے یہ اس لیے ہے کہ بھوک اور پیاس دو ایسے فطری امر ہیں کہ جن پر انسانوں کی تخلیق ہوئی ہے لوگوں میں اغنیاء میں بھی فقراء میں بھی ضعفاء میں بھی اور صحت مند میں بھی۔جب دائمی طور پر اشیاء کھاتے بھی رہیں پیتے بھی رہیں تو وہ بھول جائیں گے جانیں گے بھی نہیں کہ بھوک کیا ہے اور پیاس کیا ہے لہٰذا ان پر ایک خاص مدت تک روزے فرض کر دیے گئے تاکہ وہ محسوس کریں کہ تھوڑی سی دیر جب ان سے کھانا پینا مؤخر ہوا ہے تو کیا حالت ہو رہی ہے لیکن یہاں سے یہ جان لیں ان کا کیا حال ہوگا جو بھوک سے نڈھال ہو رہے ہیں دن کے ساتھ رات اور رات کے ساتھ دن جن کے اسی طرح گذر رہے ہیں غربت شدید کی وجہ سے نہ وہ روزے دار ہیں نہ وہ کھانا کھا سکتے ہیں۔اغنیا کی روزے کی وجہ سے ان کی بھوک غرباء اور ضعفاء پر شفقت اور ان پر احسان کرنے کا سبب ہوگی اور اللہ کا شکر کرنے کا باعث ہوگی۔اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ غم خواری اور احسان بھی تقویٰ میں سے ہے۔

اسلام کی بنیاد

۳۵۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف نے ان کو حامد بن ابوحامد نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حنظلہ بن ابوسفیان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عکرمہ بن خالد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں طاؤس سے کہ ایک آدمی نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر سے کیا ہم جہاد نہ کریں انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنا،زکوٰۃ ادا کرنا،رمضان کے روزے رکھنا۔بیت اللہ کا حج کرنا۔بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حنظلہ کی روایت سے۔

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں کے کئی نام رکھے''۔

''روزے کا نام ڈھال ہے''۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تحقیق نام رکھا رسول اللہ نے روزوں کا کئی ناموں کے ساتھ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ڈھال رکھا ہے۔

روزہ ڈھال ہے

۳۵۶۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: الصیام جنۃ ۔ روزہ ڈھال ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور قتیبہ نے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اس نے ابوزناد سے۔

۳۵۶۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوامجد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے ان کو قتادہ نے اور حدیث بیان کی جری بن کلیب بن بشیر بن خصاصیہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے اصحاب نے ابوہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ روایت کرتے ہیں اس کو اپنے رب تعالیٰ سے کہ تمہارے رب نے فرمایا ہے:

الصوم جنة يجتن بها عبدى من النار .

روزہ ڈھال ہے جبکہ بندہ اس کے ذریعے جہنم سے بچاؤ کرتا ہے۔

۳۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب بن قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ جابر نے اس کو خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ ڈھال ہے بندہ اس کے ذریعے جہنم کی آگ سے بچتا ہے اور وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی خبر دوں گا۔ اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ:

الصيام جنة حصينة من النار

روزہ ڈھال ہے جو آگ سے حفاظت کرتا ہے۔

۳۵۷۱:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو خبر دی ہے ابن لھیعہ نے ان کو یونس مولی ابوھریرہ نے کہ اس نے سنا ابوھریرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں:

الصيام جنة وحصن حصينة من النار

روزے ڈھال ہیں اور آگ سے حفاظت کرنے والا قلعہ ہیں۔

۳۵۷۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو بشار بن ابوسیف نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے ان کو غطیف بن حارث نے انہوں نے سنا ابوعبیدہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ سے وہ فرماتے ہیں۔ جو شخص خرچ کرے خرچ کرنا اللہ کی راہ میں ضرورت سے زائد مال میں سے ایک نیکی سات سو کے برابر ہے۔ اور جو شخص خرچ کرے اپنے نفس پر یا فرمایا کہ اپنے اہل پر یا مریض کی مزاج پرسی کرے یا تکلیف دہ چیز کو ہٹائے بس ایک نیکی اس کی دس مثالوں کے ساتھ ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے جب تک کہ وہ اس کو خود نہ پھاڑ ڈالے۔ اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ آزمائے اور کسی تکلیف میں مبتلا کرے اس کے جسم میں بس اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اسی طرح میں نے اس کو پایا ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن وھب وغیرہ نے جریر بن حازم سے اور انہوں نے کہا مروی ہے عیاض بن غطیف سے۔ اور اسی طرح کہا ہے اس کو واصل مولی ابوعیینہ نے بشار سے۔

☆......في الأصل غضيف

(۳۵۷۲)...... اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۷)

۳۵۷۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ملحان نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ یحیی بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سعید بن ابوھند نے یہ کہ مطرف نے بنی عامر بن صعصعہ سے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ عثمان بن ابوالعاص ثقفی نے پینے کے لیے دودھ منگوایا تو مطرف نے کہا کہ میرا روزہ ہے عثمان نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا۔ فرماتے تھے کہ روزہ ڈھال ہے جیسے تمہارے ایک کی قتال کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔ اچھے روزے ہر ماہ تین دن کے روزے ہیں۔

روزے کا نام صبر بھی ہے

ان میں سے بعض یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کا نام صبر رکھا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ صبر روشنی ہے۔

۳۵۷۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس تھے ایک سفر میں۔ کھانا حاضر ہوا تو ہم نے حضرت ابوہریرہ کو بلانے بھیجا وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ بندہ واپس آیا اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا روزہ ہے۔ کھانا کھانے کے لیے لے جایا گیا تو ابوہریرہ بھی آ گئے لوگ کھا کر فارغ ہو رہے تھے ابوہریرہ نے بھی لیا اور کھانے لگے تو سب لوگوں نے اس بندے کو گھورنا شروع کیا جس کو انہوں نے بھیجا تھا ابوہریرہ کے پاس۔ اس نے کہا مجھے کیوں گھورتے ہو اللہ کی قسم انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں روزہ دار ہوں۔ ابوہریرہ نے کہا کہ یہ سچا ہے۔ اس کے بعد ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا تھا: صبر کے مہینے کا روزہ اور ہر مہینے تین روزے سال بھر کے روزے کے برابر ہیں۔ اب گویا میں اللہ کے ڈبل کرنے کے اعتبار سے تو میں روزہ دار ہوں اور اس کی تخفیف کے اعتبار سے میں روزہ دار نہیں ہوں۔

امام احمد کا قول

امام احمد نے فرمایا اور اس نے روایت کی مثل روایت ابوذر کے اور ہم نے روایت کی ہے ابومالک اشعری سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صبر روشنی ہے۔ باقی روزوں کو صبر کا نام دیا گیا ہے وہ اس لیے کہ کلام عرب میں صبر بند کرنے روک رکھنے کو کہتے ہیں اور صائم بھی روزہ دار بھی اپنے نفس کو بہت ساری چیزوں سے روک کر رکھتا ہے اللہ نے جن کے ساتھ اس کے بدن کی بقا وابستہ کر رکھی ہے اور صبر کو ضیاء اور روشنی کا نام اس لیے اس نے دیا ہے کہ شہوات وخواہشات کا جب قلع قمع ہو جاتا ہے تو قلب سے اس کو چھپا دینے والے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں جو سبب نفس پر شہوات کے غلبے کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کے لیے نظر کے مقامات دیکھیے اللہ کی عبادت میں سے انھیں ترجیح دیجیے اور ان کی طرف لپکیے۔ اور دیکھیے نقصان کے مقامات جو لاحق ہیں معاصی سے اور گناہوں سے ان سے علیحدہ رہیے اور اور رک جائیے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دوسری حدیث میں نصف صبر قرار دیا ہے۔

۳۵۷۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحق نے ان کو جری نے ان کو ایک آدمی نے بنی سلیم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا پھر ان کو اپنے ہاتھ میں بند کر لیا مٹھی بنا کر یا اپنے ہاتھ کو مٹھی بنا لیا سلیمی کے ہاتھ کے ساتھ اور فرمایا۔ سبحان اللہ آدھا ترازو ہے۔ اور الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور اللہ اکبر بھر دیتا ہے اس خلا کو جو آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ اور وضو نصف ایمان ہے اور روزے نصف صبر ہیں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مذکورہ تحقیق اس بنا پر ہے کہ عبادات کو جمع کرنے والا کچھ چیز کرتا ہے اور کچھ چیزوں سے رک جاتا ہے۔ اور روزہ خواہشات وشہوات کا قلع قمع

(۳۵۷۴)۔۔۔ اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۵۶۴)

کرتا ہے لہٰذا اس کے ذریعے محارم سے رکنا آسان ہو جاتا ہے اور محارم سے رک جانا آدھا صبر ہے اس لیے کہ وہ شہوات سے صبر کرنا ہے۔ اور باقی رہتا ہے اس کے بعد نصف صبر وہ ہے فعل مامور بہا سے تخلف۔ پس وہ دو صبر ہیں۔ ایک ہے اشیاء سے صبر کرنا اور دوسرا ہے اشیاء پر صبر کرنا اور روزہ دونوں میں سے ایک پر اعانت کرتا ہے لہٰذا اس لیے وہ نصف صبر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کا نام جزا دیا ہوا فرض رکھا ہے اور زکوٰۃ بھی

ان میں سے بعض یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جزا دیا ہوا فرض رکھا ہے اور دوسری حدیث میں اس کو زکوٰۃ کا نام دیا ہے اور ان دونوں مذکورہ ناموں کا معنی و مفہوم اس طرف رجوع کرتا ہے کہ وہ قوت بدن میں کمی کرتا ہے اور اس سے انسان کا جسم تحلیل ہوتا ہے۔ تو گویا روزہ دار ایسا ہوتا ہے جیسے کہ اس نے اپنے جسم میں سے اللہ کی رضا کے لیے کچھ نکال دیا ہوا اور اللہ تعالیٰ اس کو اس کی جزا دے گا۔

۳۵۷۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسعودی نے ان کو ابو عمرو شامی نے ان کو عبید بن خشخاش نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ مسجد میں تھے میں ان کے پاس بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر میں نے کہا کہ میں حاضر ہوں فرمایا کہ کیا آپ نے نماز پڑھی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ اٹھ نماز پڑھ لے۔ کہتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اس کے بعد آکر بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر آپ نے شیطانوں اور انسانی شیطانوں سے پناہ مانگی ہے؟ میں نے کہا کہ کیا انسانوں کے لیے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں ہوتے ہیں۔ اے ابوذر اس کے بعد مجھے فرمانے لگے۔ کیا میں تجھے رہنمائی نہ کروں ایک خزانے پر جنت کے خزانوں میں سے؟ میں نے عرض کی بالکل کیجیے یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ فرمایا کہ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ**۔ فرمایا کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر نماز کیا؟ ہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ فرمایا وہ رکھی ہوئی چیز ہے۔ جو چاہے اس میں سے کم کرے جو چاہے زیادہ کرے۔ میں نے پوچھا روزہ کیا ہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ فرمایا یہ فرض ہے جزا دیا ہوا۔ پھر میں نے پوچھا صدقہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ فرمایا کئی گنا اضافے کے ساتھ بدلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس سے بھی زائد ہے۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں افضل کونسا ہے؟ فرمایا تنگدست کا تھوڑا سا صدقہ جو فقیر کو آسانی پیدا کرے۔ میں نے کہا یارسول اللہ کونسی آیت سب سے بڑے مرتبہ والی اتری ہے آپ کے اوپر؟ آپ نے فرمایا **اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم**۔ میں نے پوچھا کہ پہلے نبی کون تھے فرمایا آدم علیہ السلام تھے میں نے پوچھا کہ کیا وہ صرف نبی تھے؟ فرمایا کہ وہ نبی تھے جب سے اللہ نے کلام کی تھی۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ رسول کتنے گذرے فرمایا کہ تین سو پندرہ ایک بہت بڑی جماعت تھے۔

۳۵۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر ابن احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے انہوں نے کہا کہ پڑھا تھا انہوں نے عبداللہ بن وہب اور انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی سلیمان بن بلال نے اور قاسم بن عبداللہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو جمہان نے ان کو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پھر آپ نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ کہا کہ روزہ نصف صبر ہے۔ اور ہر شئی میں زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

۳۵۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن اور احمد بن حسن قاضی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو عمرو بن عیسیٰ اسدی نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو جمہان نے ان کو ابوہریرہ رضی

(۳۵۷۵)......أخرجه أحمد (۴/۲۶۰) من طريق شعبة. به

(۳۵۷۶)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۷۸)

اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: پھر اس نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ کہا: صبر نصف روزہ ہے اور ہر شے کے لیے ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ اور روایت کیا ہے حماد بن ولید نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لکل شيء زکوٰۃ وزکوٰۃ الجسد الصوم.

ہر شئی کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو ابو القاسم طبرانی نے ان کو احمد بن زہیر تستر نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو حماد بن ولید نے پھر اس کو ذکر کیا۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو نعمان بن احمد بن نعیم نے ان کو ابو بشیر نے اور محمد بن منیر طبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو حماد بن ولید نے ان کو سفیان ثوری نے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو حازم نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۵۷۸:...... یہ مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن سلیمان بن موسیٰ مزکی نے ان کو جنید بن حکیم دقاق نے ان کو حامد بن یحییٰ بلخی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سے پوچھا گیا سائحین کے بارے میں فرمایا ھم الصائمون کہ وہ روزہ دار ہیں اس طرح روایت کیا گیا ہے اس اسناد کے ساتھ بطور موصول روایت کے۔ اور محفوظ ہے وہ ابن عیینہ سے وہ عمرو سے اس نے عبید بن عمیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔

روزہ کے فضائل

۳۵۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ بن عتاب عبدی نے ان کو سعدان نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن عمر عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ھریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم کا ہر عمل نیک اپنے دس امثال سے لے کر سات سو تک بڑھا کر دی جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سوائے روزے کے بے شک وہ میرے ہی لیے ہے اور میں اس کی خود جزا دوں گا اس نے اپنا کھانا پینا اور اپنی ہر خواہش کو میرے لیے چھوڑ دیا تھا۔ روزے دار کے لیے دو فرحتیں اور سرور ہوتے ہیں ایک تو افطار کے وقت اور دوسرا ہوگا اس کی رب سے ملاقات کے وقت۔ البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں زیادہ پاکیزہ ہے کستوری کی خوشبو سے۔ روزہ ڈھال ہے۔ یہ الفاظ حدیث وکیع کے ہیں اور ابو معاویہ نے کہا کہ اس کی روایت میں یوں ہے ہر نیکی ابن آدم جس کا عمل کرتا ہے وہ دگنی کی جاتی ہے دس گنا تک اور سات سو گونا تک اور فرمایا کہ ایک فرحت ہوگی قیامت کے دن مگر اس نے یہ قول ذکر نہیں کیا کہ روزہ ڈھال ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر ابن ابو شیبہ سے اس نے ابو معاویہ سے اور وکیع سے اور اس کو روایت کیا ہے بخاری نے ابو نعیم سے اس نے اعمش سے۔

۳۵۸۰: ہمیں خبر دی ہے اس کی ابو الفوارس حسن بن احمد بن ابو الفوارس شیخ ابو الفتح حافظ ابو علی محمد بن احمد صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اس نے اپنی خواہش اپنا کھانا پینا میرے لیے چھوڑا تھا۔ اور روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں ایک فرحت اس وقت جب وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ اور اس کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری

☆......في الأصل عمر

کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۳۵۸۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر بن اسحق نے ان کو محمد بن ایوب نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے دونوں کو اسحق بن عمر بن سلیط نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو ضرار بن مرہ نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ اور ابو سعید نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا اور روزہ دار کے لیے دو راحتیں ہیں جب افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جس وقت اپنے رب سے ملاقات کرے گا جب خوش ہوگا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک زیادہ پاکیزہ ہے کستوری کی خوشبو سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن عمر بن سلیط سے۔

روزہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

۳۵۸۱:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوالعلاء نے ان کو مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا عثمان بن ابوالعاص کے پاس انہوں نے میرے لیے اونٹنی کے دودھ کا کہا میں نے کہا: میں روزہ دار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے۔ الصوم جنۃ من عذاب اللہ۔ کہ روزہ عذاب الٰہی سے ڈھال ہے۔

۳۵۸۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے کہ ابوالزبیر نے ان کو خبر دی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہمارا رب فرماتا ہے کہ روزے ڈھال ہیں۔ ان کے ساتھ بندہ جہنم سے اپنا بچاؤ کرتا ہے اور وہ محض میرے لیے ہیں اور ان کی جزا میں خود دوں گا۔

شیخ احمد نے فرمایا کہ آپ کا یہ فرمان کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا اس کا مطلب ہے کہ میں ہی جانتا ہوں اپنی جزا کو جو میں دوں گا اور اس کا میں ہی مالک ہوں۔ یہ اس قبیل سے نہیں ہے۔ جس کی میں نے تمہیں خبر دی ہے مثلاً یہ کہ نیکی کا اجر دس گنا ہے وغیرہ۔ یا یہ کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مثال اس ایک دانے جیسی ہے جو سات بالیں اگائے ہر بال اور سٹے میں ایک سو دانے ہوں۔ بلکہ روزے کی جزا ان سب سے بڑی ہے اور میں اس کو خوب جانتا ہوں اس کا معاملہ میرے حوالے ہے یہ اس لیے ہے کہ ہر عمل ابن آدم جس کا عمل کرتا ہے طاعات میں سے وہ بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ہے اس کے جسم میں سے کوئی چیز بھی سوائے روزے (کہ اس سے تو بدن کم ہوتا ہے) بلکہ روزہ دار اپنی طرف سے اس کی کے لیے اپنے آپ کو خود پیش کرتا ہے۔ جس سے کبھی تو پاکدامنی آتی ہے اور کبھی ہلاکت تک پہنچاتا ہے اور روزے دار اپنے روزے کے ساتھ رب کی طرف رجوع ہونے کو ترجیح دیتا ہے اور اسی کے حوالے ہوتا ہے۔ سپرد ہے شرح صدر کے ساتھ لہٰذا اس کا صرف اس ذات کے لیے ہوتا ہے۔ اسی اعتبار سے۔ بہر حال رسول اللہ کا یہ فرمان کہ روزہ دار کے لیے دو راحتیں ہیں ایک اس کے افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اس کی اس کے رب کے ساتھ ملاقات کے وقت ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک راحت اس کے افطار کے وقت ہوتی ہے یعنی وہ راحت وخوشی اس کو افطار اصل ثواب پر ہوتی ہے جو اس کے لیے واجب ہو چکا ہے اس کو اللہ جانتا ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا یا یوں خوشی ہوتی ہے کہ اللہ نے اب اس کو افطار کرنے کی اجازت دے دی ہے اور دن بھر کے روزے کے ساتھ رات کو بھی جوڑنے کا حکم یا اجازت نہیں دی ورنہ تو بھوک سے ہلاکت تک نوبت پہنچتی اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ روزے دار کے لیے افطار کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ اور قیامت میں خوشی ہوگی اس لیے کہ ثواب اور جزا اس کی طرف پہنچے گا۔ بہر حال منہ کی بدبو کو جو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے وہ اس لیے ہے کہ تا کہ

واضح کردے کہ وہ اگر چہ مبالغہ میں تکلیف اور ناگوار چیز ہے تاہم اللہ کے ہاں وہ پسندیدہ ہے مسواک کے ساتھ اس کو ختم کرنا مناسب نہیں ہے۔ جیسے کہ شہید کا خون غسل کے ساتھ اس سے زائل نہیں کیا جاتا، اور روزہ دار صبر کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے جیسے وہ کھانے پینے پر ثواب دیا جاتا ہے واللہ اعلم۔ اور تحقیق نقل کی گئی ہے ابن عیینہ سے حضور کے اس قول کے بارے میں کہ روزہ میرے لیے ہے۔

۳۵۸۲: مکرر ہے۔ جیسے ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالطیب مظفر بن سہل خلیلی نے ان کو اسحق بن ایوب بن حسان واسطی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اس آدمی سے جو سوال کر رہا تھا سفیان بن عیینہ سے تو انہوں نے فرمایا اے ابو محمد آپ کیا کہتے ہیں اس روایت کے بارے میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں اپنے رب تعالیٰ سے۔ ہر ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے سوائے روزے کے وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا؟ ابن عیینہ نے جواب دیا کہ یہ تمام احادیث سے زیادہ اجود ہے اور زیادہ احکم ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لے گا اور بندے کے ذمے جتنے مظالم وزیادتیاں ہوں گی ان سب کی ادائیگی اس کے تمام اعمال سے کرے گا، سارے اعمال ختم ہو جائیں گے صرف روزہ باقی رہے گا (یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کسی کی ادائیگی میں نہیں کھپائیں گے بلکہ محفوظ رکھیں گے) پھر اگر اعمال ختم ہو گئے اور مظالم باقی ہوئے تو اللہ تعالیٰ وہ اپنے ذمہ لے لیں گے اور ان کی ادائیگی اپنی طرف سے کر دیں گے۔ اور اس کے روزے کے بدلے اس کو جنت میں داخل کر دیں گے۔ یہ مطلب ہے اس کا کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔

روزہ میں دکھاوا نہیں

۳۵۸۳: ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عبید نے کہا تحقیق ہم جانتے ہیں کہ نیکی کے سارے اعمال اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور وہی جزا دے گا پس ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے روزے کو زیادہ خاص کیا ہے بایں طور کہ وہی متولی وسرپرست ہے اس کی جزا کا اس لیے کہ روزہ نہیں ظاہر ہوتا ابن آدم سے زبان کے ساتھ نہ فعل کے ساتھ لہٰذا اس کو فرشتے لکھ لیا کریں سوائے اس کے نہیں کہ وہ دل کی نیت ہے۔ اور رک جانا ہے کھانے پینے کے حرکت سے۔ لہٰذا وہ فرماتے ہیں کہ میں ہی متولی ہوں اس کی جزا کا اس بنا پر کہ جو میں پسند کروں گا ذیل کروں گا وہ کسی کتاب پر تحریر نہیں ہوگا وہ دلیل جو اس بات کو بیان کرتی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے:

لیس فی الصوم ریاء.

روزے میں دکھاوا نہیں ہے۔

ابو عبداللہ نے کہا ہے کہ مجھے اس کے بارے میں حدیث بیان کی ہے لیث سے اس نے عقیل سے اس نے ابن شہاب سے اس نے اسے مرفوع کیا ہے اور کہا کہ یہ اس لیے ہے کہ سارے کے سارے اعمال حرکات کے ساتھ ہوتے ہیں یعنی جسمانی طور پر ظاہر ہو جاتے ہیں سوائے روزے کے خاص طور پر کہ وہ صرف نیت کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ لوگوں سے مخفی رہ جاتی ہے جب روزے کی نیت کر لیتا ہے تو وہاں دکھاوا کہاں سے ہو سکتا ہے؟ حدیث کی یہی توجیہ ہے میرے نزدیک۔ ابو عبید نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے سفیان بن عیینہ سے کہ اس نے فی الصوم کی تفسیر یوں کی ہے۔ اس لیے کہ صوم صبر ہے انسان صبر کرتا ہے کھانے سے پینے سے اور صحبت سے۔ اس کے لیے انہوں نے یہ آیت پڑھی:

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

یعنی یہ بات ہے کہ صبر کرنے والے اپنا اجر بغیر حساب کے دیئے جائیں گے۔

وہ کہتے ہیں کہ روزے کا ثواب ایسا ہے کہ اس کے لیے کوئی حساب نہیں ہے جو اپنی کثرت سے معلوم ہو سکے۔ ابو عبید نے کہا ہے کہ وہ دلیل

جو سفیان کے قول کی تائید کرتی ہے جو مروی ہے اس قول کی تفسیر میں کہ سائحون سے مراد روزے دار ہیں۔ صائم بمنزلہ سائح کے ہوتا ہے۔

۳۵۸۳:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان سعید بن محمد بن عبدانی نیسا پوری نے نیسا پور میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اس کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو ابو غسان نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان سبھی سے ایک دروازے کا نام ریان ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ اور دارمی کی روایت میں ہے للجنة۔ اور یوں کہا ہے کہ:

لا یدخله الا الصائمون. بخاری نے ان کو روایت کیا ہے سعید بن ابی مریم سے۔

۳۵۸۴:...... ہمیں خبر دی ابو نصر احمد بن علی الغامی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے اسے ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ ان کے ساتھ اور کوئی وہاں داخل نہیں ہوگا، کہا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار وہ اس سے داخل ہو جائیں جب آخری بندہ ان میں سے داخل ہوگا تو وہ بند کر دیا جائے گا اور پھر وہ کبھی نہیں کھلے گا۔

روزہ دار کے سامنے کھانا

۳۵۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عمر مقری بن حمامی سعدان نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن بلالی نے ان کو عبدالملک بن ابراہیم جدی نے ان کو شعبہ نے ان کو حبیب انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ایک لونڈی سے جو ہم لوگوں کی تھی اسے لیلی کہا جاتا تھا وہ حدیث بیان کرتی تھی ام عمارہ بنت کعب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے۔ ام عمارہ نے کھانا لا کر ساتھ رکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کھایئے آپ بھی تو وہ بولی میں روزے سے ہوں تو حضور نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو روزے دار پر فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ حتی کہ فارغ ہو جائیں۔ یقضوا کے الفاظ تھے۔ یہ فقیہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔ اور مقری کی روایت میں یوں ہے وہ بیان کرتی ہے اپنی دادی ام عمارہ سے جو کعب کی بیوی تھی وہ انصار کے ایک آدمی تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ روزے دار کے سامنے جب کھایا جائے فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں حتی کہ فارغ ہو جائیں۔

روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں

۳۵۸۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب اور ابو صادق محمد بن احمد عطار نے سب نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ بلال رسول اللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتہ کر رہے تھے حضور نے فرمایا ناشتہ کر وائے بلال۔ وہ بولے کہ یا رسول اللہ میں روزے سے ہوں تو حضور نے فرمایا ہم اپنے رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق بچ گیا ہے جنت میں۔ کیا سمجھ گئے ہو تم اے بلال۔ فرمایا کہ روزے دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں جب تک اس کے پاس کھایا جاتا رہے۔

۳۵۸۷:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے بغداد میں انہوں نے کہا کہ یہ حدیث پڑھی گئی تھی عبدالملک

(۳۵۸۵)... اخرجه احمد (۶/ ۴۳۹) من طریق شعبة. به

بن محمد رقاشی پر اور میں سن رہا تھا ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن ابو یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابونصر ہلالی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رجاء بن حیوۃ سے وہ ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کسی عمل کے بارے میں بتائیے۔ روزے کو لازم کر لیجیے اس لیے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

اعمال کی قسمیں

۳۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمر بن محمد بن زید عمری نے کہ ان کو زید نے حدیث بیان کی ہے کہتے ہیں کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر رسول اللہ سے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال سات طرح پر ہیں۔ بعض عمل اپنی مثل بعض دو مثل یعنی دہرا اجر، بعض عمل دس مثل بعض سات سو مثل بعض عمل واجب کرنے والے ہیں بعض عمل ایسے ہیں کہ ان کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جو عمل ایک مثل والا ہوتا ہے وہ ہے جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ اور ایک آدمی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے مگر کرتا نہیں ہے۔ اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے (یہ عمل ایک مثل والا ہے) وہ آدمی جو نیکی کرتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں (یہ عمل دس مثل والا ہے) اور وہ آدمی جو فی سبیل اللہ عمل کرتا ہے یہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کو سات سو گنا ثواب ملتا ہے (یہ سات سو مثل والا عمل ہے) اور وہ آدمی جو اللہ کو ملے یعنی مرتے وقت تک نہ عبادت کرے مگر اس کی اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص اللہ کو اس طرح ملے کہ غیر اللہ کی عبادت بھی کرتا ہو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ (یہ عمل موجب واجب کرنے والا ہوا) اور وہ عمل عامل جس کا ثواب جانتا ہو بس اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہو وہ روزہ ہے۔ اسی طرح روایت کیا اس کو ابن وہب نے بطور منقطع روایت کے۔

روزہ دار کی فضیلت

۳۵۸۹:......اور اس کو روایت کیا ہے ابن عقیل نے جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابوعقیل یحیی بن متوکل نے ان کو محمد بن زید نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال اپنے اجر کے (اپنے اجر کے اعتبار سے) سات قسم ہوتے ہیں۔ دو عمل موجب (واجب کرنے والے) ہیں اور دو عمل اپنی ایک مثل والے ہیں۔ ایک عمل دس امثال والا ہے ایک عمل سات سو مثل والا ہے۔ اور ایک وہ ہے جس کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ واجب کرنے والے وہ ہیں جو اللہ کو ملا صرف اس کی عبادت کرتا ہوا اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو اللہ کو ملا اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک کرتا تھا اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے (گویا عقیدہ توحید وعمل توحید جنت کو واجب کرتا ہے۔ اور عقیدہ شرک اور عمل شرک جہنم کو واجب کرتا ہے) مترجم: اور جو شخص گناہ کا عمل کرتا ہے اس کی مثل جزا دیا جائیگا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے ذکر کیا کہ جو نیکی کا ارادہ کرے تو اس کی مثل جزا دیا جائے گا۔ مگر میری کتاب سے ساقط ہو گیا ہے۔ فرمایا جو عمل کرے نیکی کا جزا دیا جائیگا دس مثل۔ جو انسان مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے دہرا کیا جائے گا اس کے لیے اس کا خرچہ، ایک درہم کے بدلے سات سو درہم اور ایک دینار کے بدلے سات سو دینار۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھنا اس کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۳۵۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ

(۳۵۸۷)......اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۴۲۱) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

بن وھب نے ان کو خبر دی ابن لھیعہ نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو لھیعہ بن عقبہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے عمر بن ربیعہ نے ان کو سلمہ بن قیص نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن میں اللہ کی رضا جوئی کے لیے روزہ رکھے اللہ اس کو جہنم سے اتنی دور کر دیں گے مثل اس فاصلے کہ ایک کوا پرواز کرے جبکہ وہ ابھی بچہ ہوحتی کہ وہ بوڑھا ہو کر مر جائے (کہتے ہیں کہ کوے کی بڑی لمبی عمر ہوتی ہے)۔

۳۵۹۱:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن عبدالحمید واسطی نے ان کو زیاد بن یحی نے ان کو سھل بن حماد نے ان کو جریر بن ایوب بجلی نے ان کو محمد بن عبدالرحمن نے ان کو شعبی نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ جو بھی بندہ صبح کرتا ہے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اعضا تسبیح کرتے ہیں۔ اور آسمان دنیا والے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ چھپ جائے سورج حجاب میں پھر اگر وہ ایک رکعت پڑھ لیتا ہے یا دو رکعت تو روشن ہو جاتے ہیں اس کے لیے آسمان نور سے اور حوروں میں سے اس کی ہونے والی بیویاں کہتی ہیں۔ اے اللہ اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم لوگ اس کے دیدار کے مشتاق ہیں اگر وہ بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ اور سبحان اللہ کہتا ہے یا اللہ اکبر کہتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کا ثواب لکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ حجاب میں چھپ جائے۔

۳۵۹۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو میسرہ نے محمد بن حسین ہمدانی سے ان کو محمد بن عبید نے ان کو قاسم بن حکم نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو سعد عبدالملک بن ابو عثمان زاہد نے۔ ان کو ابوالحسین محمد بن جمیع غسانی نے ان کو محمد بن احمد بن شاہ مرد فارسی نے حلب میں۔ ان کو محمد بن حسان ازرق نے ان کو قاسم بن حکم نے ان کو جریر بن ایوب بجلی نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ نے ان کو ابن اسحق نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور اس کو ذکر کیا ہے اسی کے مفہوم میں بطور مرفوع روایت کے۔

۳۵۹۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن نے اور ابو زکریا بن ابو اسحق نے ان دونوں کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو حیوۃ بن شریح نے اور لیث بن سعد نے اور جابر بن اسماعیل نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ليس في الصيام رياء.

کہ روزوں میں دکھاوا نہیں ہے۔

اسی طرح روایت کی گئی ہے اس اسناد کے ساتھ منقطع روایت۔ اور اس کو روایت کیا ہے منصور بن عمار نے سھل سے وہ غلام ہیں مغیرہ بن ابوالصلت کے ابن شھاب سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابوھریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ روزوں میں کوئی ریاء کاری نہیں ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اس نے میرے لیے اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دیا تھا۔

۳۵۹۴:......ہمیں خبر دی ابو احمد الحسین بن علوشاہ اسد آبادی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن ماسی نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ بصری نے بطور املاء کے سنہ ۲۹۰ میں ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو حجاج نے وہ ابن ابو عثمان صواف ہے اس نے یحییٰ سے اس نے محمد بن علی سے اس نے ابوھریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ روزے دار کی دعا۔ مسافر کی دعا مظلوم کی دعا۔

۳۵۹۵:......ہمیں خبر دی ابو منصور مظفر بن احمد بن زیاد علوی نے ان کو ابو جعفر بن رحیم نے ان کو عبداللہ بن یحییٰ غسانی نے ان کو ابوالقاسم نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو عبدالملک بن قدامہ بن ابراہیم بن حاطب جمحی نے ان کو ان کے والد اور عمرو بن حسین سے اس نے عائشہ

(۳۵۹۱)......اخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/ ۵۴۷ و ۵۴۸)

سے قدامہ بن مظعون سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا آدمی ہوں کہ جنگوں میں چھڑا رہتا یعنی بغیر بیویوں کے رہنا مجھ پر بہت ہی مشکل گذرتا ہے کیا میں خصی ہو جاؤں (یعنی خصیے نکلوادوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن مظعون تم روزے کو لازم کرلو بے شک یہی خصی ہونا ہے (یعنی خصی ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی وہ مقصد روزے سے حاصل ہو جائے گا)۔

۳۵۹۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو علی بن عبدالحمید نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے مسجد میں ان کے اصحاب میں سے کچھ نوجوان بیٹھے تھے آپ نے فرمایا جن کے پاس طاقت ہو یعنی مالی گنجائش ہو وہ ضرور نکاح کرلے ورنہ اس پر روزہ رکھنا لازمی ہے بے شک وہ اس کے لیے پاکدامنی ہے (اور خواہش پر کنٹرول کرنا ہے) اور رگ کو کاٹنے والا ہے۔

ماہِ رمضان کے فضائل

۳۵۹۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے اور ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے دونوں کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابوانس مولی تیمیین نے کہ ان کو والد نے ان کو بیان کی اس نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب رمضان آجاتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں اور بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے اس کو حدیث اسماعیل بن جعفر سے اس نے ابوسہیل نافع بن مالک سے وہ ابن ابوانس چچا ہیں مالک بن انس کے۔

۳۵۹۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو ابوبکر محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو ابوکریب محمد بن علاء نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن باندھ دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اور ساری رات اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ اور اے شر کے متلاشی پیچھے ہٹ جا اور اللہ تعالیٰ کے لیے کئی جہنم سے آزاد شدہ لوگ ہوتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ رات بھر جاری رہتا ہے۔

۳۵۹۹:..... اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے وہ کہتے ہیں ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالعباس محمد نے بن اسحق ثقفی نے ان کو ابوکریب نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا۔ ہے اس کی اسناد کے ساتھ مذکورہ کی مثل علاوہ ازیں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے۔ شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اور سرکش جن۔ اور اس نے بیچ میں واو کو ذکر نہیں کیا اور آخر میں کہا ہے: یہ عمل رات بھر رہتا ہے۔

۳۶۰۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور عارم نے وہی ابن فضل ہے دونوں نے کہا کہ ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان کو خوشخبری دیتا ہے۔ تحقیق آچکا ہے تمہارے پاس رمضان برکت والا مہینہ ہے اللہ نے تمہارے اوپر اس کے روزے فرض کردیئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم کیا گیا ہے وہ محروم ہے۔

(۳۵۹۸).....اخرجه المصنف فی السنن (۳۰۳/۴) من طریق أبی بکر بن عیاش. به

رمضان برکت والا مہینہ ہے

۳۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عرفجہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عقبہ بن فرقد کے پاس تھے وہ ہمیں حدیث بیان کرتے تھے۔ رمضان شریف کے بارے میں اچانک اصحاب نبی میں سے ایک آدمی آ گیا۔ تو عقبہ بن فرقد چپ ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ ہمیں آپ حدیث بیان کیجیے۔ رمضان کے بارے میں آپ نے کیا سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے تھے؟ اس نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: رمضان برکت والا مہینہ ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں اور رات بھر اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے جنت کے طلب کرنے والے آ جا۔ اے شر کے طالب رک جا۔ امام احمد رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ ماہ رمضان میں شیطان کی تصفید ہونا اور بند کرنا۔ اس کے بارے میں احتمام ہے کہ اس سے مراد اس کے مخصوص ایام مراد ہوں۔ اور شیاطین سے مراد وہ ہوں جو وحی کی آواز سن کر چراتے تھے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ مردۃ الشیاطین۔ سرکش شیطان فرمایا ہے۔ اس لیے کہ ماہ رمضان نزول قرآن کا وقت تھا آسمانی دنیا کی طرف اور نگرانی اور حفاظت واقع ہوئی تھی شہابوں کے ساتھ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وحفظا من كل شيطان مارد.

ہم نے ستارے بنائے ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے لیے۔

رمضان شریف میں تصفید کرنا اور جکڑنا حفاظت کے سلسلے میں مبالغہ ہے۔ اور احتمال ہے کہ اس سے مراد رمضان کے دن ہوں۔ اور اس کے بعد بھی۔ اور مطلب یہ ہے کہ شیاطین رمضان میں نہیں اخلاص پاتے لوگوں میں فساد اور خرابی پیدا کرنے کے لیے اس قدر جتنی کہ وہ اس کام کے لیے غیر رمضان میں خلاصی پاتے ہیں۔ اس لیے کہ اکثر مسلمان روزوں میں مصروف ہوتے ہیں اور روزوں میں شہوت خواہشات کا قلع قمع ہوتا ہے تلاوت قرآن اور دیگر تمام عبادات (مگر اسی صورت میں یہ ممکن ہو سکتا ہے جب قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا روزہ رکھا جائے۔ جس طرح دور حاضر میں روزہ رکھا جاتا ہے اور دونوں وقت بے تحاشا پیٹ بھر کر کھایا جاتا ہے اور اللہ کی ہر نعمت کی فراوانی ہوتی ہے اور عام دنوں کے مقابلے میں کم کھانے کی بجائے کئی کئی گنا زیادہ کھایا جائے اور عبادت کم سے کم کی جائے تو نہ اس طرح شہوات کم ہوتی ہیں بلکہ اور زیادہ ہو جاتی ہیں اور نہ ہی روحانی ترقی ہوتی ہے نہ ہی تقویٰ کا معیار بلند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی حقیقت کو سمجھ کر عمل کی توفیق دے) اور انسان رمضان میں قرآن کی قرأت اور دیگر عام عبادات میں مصروف رہتے ہیں لہٰذا شیطانوں کو کم موقع ملتا ہے فساد پر ابھارنے کا۔

روزہ دار کی پانچ خصلتیں

۳۶۰۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہشام بن ابوہشام نے ان کو محمد بن محمد بن اسود نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت رمضان کے بارے میں پانچ خصلتیں دی گئی ہے جو کہ ان سے قبل وہ خصلتیں کسی امت کو نہیں ملی تھیں۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزے دار کے لیے فرشتے افطار تک استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو آراستہ کرواتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ قریب ہے میرے نیک بندے پائیں ان سے مشقت کو اور تکلیف کو اور تیری طرف لوٹ کریں۔ اور اس میں شیطان

باندھ دیئے جاتے ہیں اور اس قدر خلاصی نہیں پاتے جس قدر وہ غیر رمضان میں خلاصی پاتے ہیں اور آخر رات میں ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ یہ شب قدر ہوتی ہے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ عمل کرنے والے کو اس کے اجر کی جزا پوری یوں دی جاتی ہے جب وہ اپنا عمل پورا کر دیتا ہے۔

۳۶۰۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء خفاق نے ان کو ہیثم بن حواری نے ان کو زید عمی نے ان کو ابونضرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہے جو مجھ سے قبل کسی نبی کو نہیں دی گئیں بہر حال ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم سے دیکھ لے اس کو کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔ بہر حال دوسری چیز یہ ہے کہ ان کے منہ کی بو جب وہ شام کرتے ہیں۔ اللہ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔ بہر حال تیسری چیز تو وہ یہ ہے کہ فرشتے ان کے لیے دن رات استغفار کرتے رہتے ہیں بہر حال چوتھی چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتے ہیں وہ یوں کہتی ہے۔ تیار ہو جا۔ اور آراستہ ہو جا میرے بندوں کے لیے قریب ہے کہ وہ دنیا کی تعب و مشقت سے استراحت پالیں میرے گھر کی طرف اور میرے اکرام کی طرف۔ بہر حال پانچویں چیز یہ ہے کہ جب آخری شب ہوتی ہے تو ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ مجلس میں سے کسی نے پوچھا کہ کیا یہ شب قدر ہوتی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں شب قدر نہیں ہوتی بلکہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ عمل کرنے والے عمل کرتے ہیں پھر جب وہ فارغ ہو جاتے ہیں اپنے اعمال سے تو وہ اپنا اجر پورا پورا پاتے ہیں۔

چھ لاکھ انسانوں کا جہنم سے چھٹکارہ

۳۶۰۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوابراہیم بن مضارب نے ان کو جعفر بن محمد حسین نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو مبشر بن عبداللہ بن زرین نے ان کو ابوالاشہب جعفر بن حارث نے ان کو ابوسہل نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے لیے رمضان کی ہر رات میں چھ لاکھ انسان جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور جب آخر رات ہوتی ہے تو اللہ اتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں جتنے پہلے آزاد ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

۳۶۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے طابران میں ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو احمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابن نمیر نے اعمش سے ان کو حسین بن واقد نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر افطار کے وقت آگ سے آزاد شدہ لوگ ہوتے ہیں (یعنی اس وقت آزاد کرتا ہے) یہ حدیث غریب ہے روایت ہے اکابر کی اصاغر سے۔ اور یہی روایت ہے اعمش کی حسین بن واقد سے۔

۳۶۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن مومل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار نسوی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو ابوایوب دمشقی نے ان کو ناشب بن عمرو شیبانی نے وہ پکے آدمی تھے روزہ دار تھے عبادت گذار تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مقاتل ابن حیان نے ان کو ربعی ابن حراش نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے رسول اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں کھولا جاتا۔ پورے مہینے تک۔ اور بند کر دیئے جاتے ہیں سرکش جن اور اعلان کرنے والا آسمان سے اعلان کرتا ہے پوری رات صبح پھوٹنے تک اے خیر کے طالب آگے بڑھو اور اے شر کے طالب رک جاؤ۔ دیکھئے کون بخشش مانگنے والا ہے ہم اس

کو بخشش دیں۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے ہم اس کی توبہ قبول کریں۔ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے ہم اس کی دعا قبول کرلیں کیا کوئی سائل ہے ہم اس کا سوال اس کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر افطار کے وقت ماہ رمضان میں۔ ساٹھ ہزار جہنم سے لوگ آزاد ہوتے ہیں۔ پھر جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے اس دن اس قدر لوگ آزاد کیے جاتے ہیں جتنے پورے مہینے میں آزاد کیے گئے تھے۔ یعنی تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار۔

۳۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو عمرو بن تمیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اظلکم شهر کم هذا

تمہارا یہ مہینہ تم پر سایہ کر آیا ہے۔

رسول اللہ کی قسم کے ساتھ نہیں گذرا مسلمانوں پر کوئی مہینہ جو زیادہ بہتر ہو اس سے اور نہ ہی آئے گا۔ میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ منافقوں پر کوئی مہینہ برا نہیں ان کے لیے اس مہینے سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے اس کے اجر کو اور ثواب کو اس کے داخل ہونے سے قبل۔ اس کے علاوہ دوسروں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ لکھ دیا جاتا ہے اس کا بوجھ بھی اور محرومی بھی اس کے داخل ہونے سے قبل۔ یہ ایسی بات ہے کہ مؤمن اس میں تیار کرتا ہے خرچ قوت کا عبادت میں اور منافق اس میں تیار کرتا ہے اہل ایمان کی برائی اور غیبت کرنا۔ اور ان کی کمزوریوں کا تعاقب کرنا۔ یہ مہینہ مؤمن کے لیے غنیمت ہے اور فاجر و بدکردار پر معصیت ہے یعنی ماہ رمضان۔

صبر کا مہینہ

۳۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد ضریر یا کاری نے مقام ری میں ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ایاس بن عبدالغفار نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے۔ ان کو خبر دی علی بن حجر نے اور ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاھد نے ان کو ابومحمد بن جعفر بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد نصر نے ان کو حافظ علی بن حجر نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میرے سامنے پڑھا محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو علی بن حجر سعدی نے ان کو حدیث بیان کی ہے یوسف خزیمہ نے ان کو علی بن حجر سعدی نے ان کو حدیث بیان کی ہے یوسف بن زیاد نے ان کو ھمام بن یحییٰ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو تحقیق سایہ کر آیا ہے تمہارے اوپر ایک عظیم مہینہ برکت والا مہینہ وہ مہینہ جس میں ہزار مہینے سے بہتر ایک رات ہے اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کر دیئے ہیں اور اس کی راتوں کا قیام نفل بنا دیا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی خصلت کے ساتھ خیر میں سے، اللہ کا قرب حاصل کرے اس کی مثال ایسے ہے جیسے اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے ہیں وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کر دیا جاتا ہے۔ جو شخص اس میں روزہ افطار کرائے گا اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور اس کی گردن جہنم سے آزاد کر دی جائے گی اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزے دار کا اجر بھی کم نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص تو روزہ افطار کرانے کے لیے کچھ نہیں رکھتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ثواب اللہ تعالیٰ اس کو دے گا جو روزے دار کا روزہ کھلوائے دودھ کے ایک گھونٹ کے ساتھ۔ یا ایک کھجور کے ساتھ۔ یا پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ۔ اور جو شخص روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اللہ اس کو میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ وہ پیاسا نہیں

(۳۶۰۷)......اخرجه المصنف (۳۰۴/۳) من طریق ابی أحمد الزبیری

ہوگا۔حتی کہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔وہ ایسا مہینہ ہے۔جس کا اول رحمت ہے اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔ہمام نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے۔اس مہینہ میں چار کام کثرت کے ساتھ کرو۔ان میں سے دو کاموں کے ساتھ تم اپنے رب کو راضی کرو گے۔اور دو کام تمہاری اہم ضرورت ہیں جس کے بغیر تمہارا گذارہ نہیں ہے۔وہ کام جس کے ساتھ تم اپنے رب کو راضی کرو گے۔وہ یہ ہیں یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور اس سے استغفار بھی کرو۔(یعنی لا الٰہ الا اللہ کا ذکر اور استغفر اللہ کا ورد کثرت سے کرو) اور وہ دو جو تمہاری ضرورت اور مجبوری نہیں وہ یہ ہیں۔جنت اللہ سے مانگو اور اسی سے جہنم سے پناہ مانگو۔یہ حدیث ہمام کے الفاظ ہیں اور یہ زیادہ مکمل ہے۔

سابقہ گناہوں کی معافی

۳۶۰۹:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب ملنے کے عزم کے ساتھ رکھے اس کے سابقہ سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی سے اس نے سفیان سے۔

۳۶۱۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن احمد بن اسماعیل بن ابراہیم بزار طابرانی نے طابران میں۔ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور طوسی سے سنہ ۳۲۶ تین سو چھبیس میں ان کو ابوبکر یوسف بن یعقوب نجاحی نے مکہ میں ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کی حالت میں طلب ثواب کے لیے اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

۳۶۱۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حمید نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص رمضان کو روزے ایمان کی حالت میں ثواب کے حصول کی نیت کے ساتھ رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجائیں گے اور اس کو روایت کیا ہے۔یحیی بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے جیسے اس کو روایت کیا ہے ابن عیینہ نے زہری سے۔

۳۶۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے اور جعفر بن محمد نصیر خلدی نے دونوں کو ابوعمرو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص شب قدر کی رات کو عبادت کرے ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔مسلم بن ابراہیم سے۔

۳۶۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحیی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عطاء نے ان کو محمد بن عمرو بن ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزے رکھے ماہ رمضان کے اور اس کا قیام وعبادت کی ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ اس کے گذرے ہوئے گناہ معاف ہوجائیں گے۔اور جس نے شب قدر میں عبادت کی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ اس

(۳۶۰۸).....عزاه السيوطي إلى ابن خزيمة وقال إن صح الخبر. والمصنف والأصبهاني في الترغيب عن سلمان وقال الحافظ ابن حجر في أطرافه مداره على علي بن زيد بن جدعان وهو ضعيف ويوسف بن زياد الراوي عنه ضعيف جداً وتابعه اياس بن عبدالغفار بن علي بن زيد عند البيهقي في الشعب قال ابن حجر واياس ماعرفته

☆..... هكذا بالأصل

کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۳۶۱۴:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ فرض کر دیا ہے اور اس کی رات کی عبادت سنت قرار دی گئی ہے۔ جو شخص اس کا روزہ رکھے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ اور یقین کے ساتھ۔ اس کے سابقہ گناہ کا کفارہ ہو گا یا لما سلف کہا تھا۔ یا جیسے بھی کہا۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے دیگر نے نصر بن شیبان سے اس نے کہا کہ اپنے والد سے۔ اور وہ اس کے ساتھ متفرد ہے۔

۳۶۱۵:... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو نصر بن علی جہضمی نے ان کو نصر بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ میں ملا ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے میں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کیجئے کوئی سی حدیث جو اس کو آپ کے والد نے رسول اللہ سے بیان کی ہو۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے رمضان کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا یہ وہ مہینہ ہے اللہ نے تمہارے اوپر اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں۔ اور میں نے اس کا قیام یعنی رات کی عبادت کو سنت بنا دیا ہے جو شخص اس کے دن کا روزہ رکھے اور اس کی رات کو عبادت کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس کو اس کی ماں نے آج جنم دیا ہے۔

۳۶۱۶:... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو ابو الازہر نے ان کو ابن فورک نے ان کو ربیعہ بن عثمان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو اسحاق بن ابو اسحٰق نے کہ ابو ہریرہ نے حضرت کعب سے کہا تم لوگ رمضان کو اپنے ہاں کیا پاتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہم اس کو گناہوں کو مٹانے والا پاتے ہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ سے پوچھا تھا۔ ابو ہریرہ نے کہا جی ہاں میں نے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ میں نہیں جانتا مگر کہا تھا کہ اس کا قیام کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ معاف کر دیے جائیں گے اس کے سارے گناہ۔ کعب الاحبار نے کہا میں تمہیں خبر دوں گا کہ وہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔

۳۶۱۷:... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو ریحان نے ان کو شعیب نے ان کو عبداللہ بن ابو حسین نے ان کو عیسیٰ بن طلحہ نے ان کو عمرو بن مرہ جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک آدمی آیا بنی قضاعہ میں سے اور بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور میں پانچ نمازیں بھی پڑھتا ہوں۔ رمضان کے روزے بھی رکھتا ہوں رات کا قیام بھی کرتا ہوں اور زکوٰۃ بھی دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حالت پر ہو وہ صدیقین میں سے ہوتا ہے اور شہداء میں سے۔

۳۶۱۸:... ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو احمد بن ازہر بن رفیع نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبلہ نے ان کو عبدالعزیز بن مختار نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بکیر بن مسمار نے ان کو عبداللہ بن حراش نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے۔ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور رات کو قیام کرے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت کے ساتھ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۳۶۱۹:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الولید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہارون بن سعید ایلی نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابو صخر نے ان کو عمر بن اسحٰق (مولیٰ زائدہ) نے حدیث بیان کی ہے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ

(۳۶۱۵)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۲۲۴) وفي مسند الطيالسي (سفيان عن علي) بدلاً من (نصر بن علي) وهو خطأ

(۳۶۱۹)......أخرجه مسلم (۲۰۹/۱) وأخرجه المصنف بنفس الإسناد (۱۸۷/۱۰)

نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک گناہوں کو مٹانے والی چیزیں ہیں ان گناہوں کو جو درمیان میں ہیں جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہارون بن سعید سے۔

تین گناہوں کا کفارہ نہیں

۳۶۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ہیثم نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو عبداللہ بن سائب کندی نے ان کو ابوھریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نماز اس نماز تک جو اس سے پہلے تھی کفارہ ہے اور جمعہ سے جمعہ تک جو اس سے پہلے تھا کفارہ ہے اس گناہ کا جو ان دونوں کے درمیان تھا مگر تین گناہوں سے کفارہ نہیں ہوگا۔

(۱)......اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

(۲)......رسول اللہ کا طریقہ چھوڑ دینا۔

(۳)......بیع توڑنا۔ابو ہریرہ نے فرمایا میں نے جان لیا کہ یہ بات ایک اور وجہ سے ہو جو پیدا ہو گیا ہے۔میں نے کہا یارسول اللہ! اللہ کے ساتھ شرک کرنا تو ہم نے سمجھ لیا ہے یہ بیع توڑنا اور ترک سنت کیا ہوا؟ فرمایا کہ نکث صفقہ یہ ہے کہ تم کسی آدمی کے ساتھ ایسے سیدھے ہاتھ سے بیع کرو پھر اس کی طرف مخالفت کرو۔پھر تم اپنی تلوار کے ساتھ اس کے سامنے آؤ۔بہر حال ترک سنت وہ ہے جماعت سے نکل جانا۔

اہل قبلہ کی بخشش

۳۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حمزہ بن اسید نے ان کو خلف بن ربیع نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: سبحان اللہ! تم لوگ عنقریب کس چیز کا استقبال کرنے والے ہو اور وہ چیز تمہارے سامنے آنے والی ہے؟ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں یارسول اللہ کیا ہوا؟ کوئی وحی اتری ہے یا کوئی دشمن آیا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر ماہ رمضان (آیا چاہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی پہلی رات میں اہل قبلہ کے ہر فرد کو بخش دیں گے کہ محفل میں ایک آدمی اپنا سر ہلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔بس بس۔نخ نخ۔رک رک۔ حضور نے ان کو فرمایا شاید تیرا دل تنگ ہو رہا ہے یہ سن کر۔وہ بولا نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ یہ بات نہیں ہے۔مگر نہیں خیال کیا تھا منافق کا (کہ کیا منافق اہل قبلہ کی بھی معافی ہو جائے گی؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کافر ہے۔اس میں منافق تو کسی کھاتے میں نہیں ہے۔اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اسحاق بن حسن حربی اور کدیمی نے مسلم بن ابراہیم سے۔

جبرائیل امین کی دعا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین کہنا

۳۶۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر قاری نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی نے ان کو ابو یحییٰ صاحب طعام نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بنوایا تو آپ نے اس کی تین سیڑھیاں یا تین درجے رکھے۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی پر چڑھے تو فرمایا آمین۔اس کے بعد دوسری پر چڑھے تو فرمایا آمین۔جب تیسری پر چڑھے تو فرمایا آمین۔مسلمانوں نے پوچھا یارسول اللہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ نے آمین کہی ہے لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔حضور نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام مجھ سے پہلے پہلے درجہ پر چڑھے تھے انہوں نے کہا اے محمد میں نے بولا

میں حاضر ہوں سعادت حاصل کرتا ہوں۔ بولے کہ جس شخص نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پالیا یا دونوں کو مگر اس کی مغفرت نہ ہوئی اللہ اس کو اپنے رحمت سے دور کردے۔ میں نے سن کر کہا آمین۔ جب دوسرے پر جبرائیل علیہ السلام چڑھے بولے اے محمد میں نے کہا میں حاضر ہوں سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اس نے کہا کہ جس نے ماہ رمضان کو پالیا اور اس کے دن کا روزہ رکھا۔ رات کو قیام کیا پھر وہ مر گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی وہ آگ میں داخل ہو گیا۔ اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کردے میں نے کہا آمین۔ جب جبرائیل تیسرے درجے پر چڑھا تو کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے کہا میں حاضر ہوں اور سعادت حاصل کرتا ہوں۔ بولے جس کے سامنے تیرا ذکر ہو وہ تجھ پر درود نہ پڑھے وہ ہلاک ہوجائے۔ (تینوں مرتبہ جبرائیل نے کہا کہو آمین۔ لہٰذا میں نے آمین کہی) ابوعبداللہ حافظ نے کہا اور ابو یحیی صاحب طعام کا نام محمد بن عیسٰی عبدی نے اس نے اس کا نام اپنی کنیت کے ساتھ رکھا ہے۔ ابوعقاب سہل بن حماد ایک روایت میں اسی سے۔

۳۶۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے کہا ہمیں خبر دی ابوبکر بن اسحق فقیہ نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو عبداللہ بن اسماء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحیی بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن قریط نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے حدود کو پہچانا اور تحفظ کیا جس چیز کا تحفظ کرنا چاہئے تھا۔ اس کے سابقہ گناہ کا کفارہ بن جائے گا۔

۳۶۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان آجاتا اپنا قمر بند کس لیتے تھے اور آپ بستر پر آرام کے لیے نہیں آتے تھے حتیٰ کہ رمضان گذر جاتا۔

۳۶۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحیی بن ابراہیم بن یحیی نے دونوں کو ابوالحسین عبدالباقی بن قانع نے ان کو احمد بن علی جرار نے ان کو محمد بن عبدالحمید تمیمی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو عصاء بن ابورباح نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان آجاتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا۔ آپ کی نماز زیادہ ہوجاتی اور دعا میں بڑی عاجزی و زاری کرتے تھے۔ اور اللہ سے زیادہ ڈرتے تھے۔ اس کو روایت کیا ہے خلف بن ایوب نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ نے ان کو محمد بن سیرین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۳۶۲۶:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عیاد بن حمزہ نے ان کو ایوب بن خلف بن ایوب نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اللہ سے مانگنے والا ناکام ونامراد نہیں ہوتا

۳۶۲۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابواسحق بن محمد بن عثمان دینوری نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن محمد ابن وہب دینوری نے ان کو ابوصالح احمد بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن بن قیس ضبی نے ان کو ہلال بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں اللہ کے ذکر کرنے والے کو بخش دیا جائے گا اور رمضان میں اللہ سے مانگنے والا ناکام ونامراد نہیں ہوگا۔

(۳۶۲۷)...... قال الهيثمي في المجمع (۱۴۳/۳) رواه الطبراني في الأوسط وفيه هلال بن عبدالرحمن وهو ضعيف

ہر سائل کی حاجت روائی

۳۶۲۸:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن یزید بن سنا نے ان کو زید بن ابوانیسہ نے ان کو طارق بن عبدالرحمٰن نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بیشک رمضان میں رات کی ایک تہائی گذرنے کے بعد اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے۔ یا آخر تہائی میں۔ خبردار ہوشیار کو سائل ہے جو سوال کرے پس عطا کیا جائے گا کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے۔ اس کو بخش دیا جائیگا۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے جو توبہ کرے تو اللہ کی توبہ قبول کرے گا۔

۳۶۲۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن جبیر نسوی نے ان کو محمد بن یاسین بن نضر نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبدالحمید حمانی نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان آجاتا تو ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر مانگنے والے کو دیتے تھے۔

۳۶۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ان کے والد نے پھر اسی حدیث کو اس نے ذکر کیا اس طرح کہا اس کو ابوبکر ہذلی نے ان کو زہری نے۔ اور حفاظ حدیث نے ان کو روایت کیا ہے زہری سے۔

رمضان میں صدقہ کی فضیلت

۳۶۳۱:...... جیسے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو فضل بن محمد بن مسیب نے ان کو ابوثابت محمد بن عبیداللہ مدینی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ سب لوگوں میں سے خیر کے کام میں زیادہ بہتر اور زیادہ اچھے تھے اور رمضان میں تو وہ اور زیادہ بہتر اور زیادہ اچھے ہو جاتے بھلائی کے کاموں میں جب جبرائیل ان کو ملتے تھے۔ اور جبرائیل ان کو رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے۔ یہاں تک کہ رمضان ختم ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے قرآن پیش کرتے (یعنی پڑھ کر سناتے یعنی جبرائیل کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے) جب جب ملتے تو رسول اللہ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ خیر کے کام میں تیز ہو جاتے تھے۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابراہیم بن سعد کی حدیث سے یا دیگر سے اور اس کو روایت کیا ہے صدقہ بن موسیٰ سے ثابت نے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ رمضان میں صدقہ کرنا۔

رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے

۳۶۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن محمد بن حیان نے ان کو نصر بن علی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن علاء نے ان کو احمد بن محمد بن اخی سوادالقاضی نے ان کو اوزاعی نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت سجائی جاتی رہتی ہے سال سے اگلے سال تک رمضان کے لیے۔ اور بے شک حوریں زینت اختیار کرتی رہتی ہیں۔ اس سال سے اگلے سال تک رمضان کے روزہ داروں کے لیے جب رمضان آجاتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ کردے میرے لیے اس ماہ میں اپنے بندوں میں سے مکین جوڑے پس جو شخص اس مہینے میں کسی مسلمان کو چھوٹی تہمت نہ لگائے بہتان باندھ کر اور نشہ نہ پیئے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں اور جو شخص اس میں کسی مسلمان پر تہمت لگائے یا اس میں شراب نوشی کرے اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے اعمال تباہ کر دیتے ہیں بس بچو تم

ضان سے، بے شک وہ اللہ کا مہینہ ہے، تمہارے واسطے گیارہ مہینے ہیں۔اس میں تم کھاتے پیتے رہتے ہو اور لذتیں اٹھاتے ہو۔اللہ نے ایک مہینہ اپنے لیے مقرر کیا ہے۔پس بچو ماہ رمضان میں۔بے شک وہ اللہ کا مہینہ ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہا۔ہم اس کو نہیں لکھیں گے۔حدیث اوزاعی سے اس نے عطاء بن ابورباح سے مگر اس اسناد کے ساتھ۔اس نے کہا اور اس کی روایت دوسری اسناد کے ساتھ۔شامیوں کی حدیث سے ہے راۓ حدیث اوزاعی کے عطاء سے۔احمد بیہقی نے کہا اس کی اسناد میں ضعف ہے اور اس طرح اس میں جو اس کے بعد ہے۔

جنت کا رمضان کے لئے آراستہ کیا جانا

۳۶۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن احمد بن نجان حمدانی نے حمدان میں ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ن کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو ایوب بن محمد وزان نے ان کو ولید بن ولید دمشقی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت آراستہ کی جاتی رہتی ہے ماہ رمضان کے لیے سال کے آغاز سے آنے والے سال تک رمایا کہ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے جو جنت کے درختوں کے پتوں سے گذرتی ہوئی بڑی بڑی نکھوں والی گوری عورتوں (حوروں) کو لگتی ہے وہ کہتی ہیں اے رب کر دے تو ہمارے واسطے اپنے بندوں میں سے شوہر ہماری آنکھیں ان کے ساتھ ٹھنڈی ہوں اور ہم اپنی آنکھیں ان کے ساتھ ٹھنڈی کریں۔

۳۶۳۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا مزکی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں مجھ پر پڑھا محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے یہ کہ ابوالخطاب یاد بن یحیی حسانی نے ان کو خبر دی ہے کہ کہا ابواسحاق نے اور میں نے پڑھا ابوالعباس رضی اللہ عنہ ازھری کے سامنے میں نے کہا تمہیں حدیث یان کی ہے ابوالخطاب زیاد بن یحیی حسانی نے ان کو ھل بن حماد نے ان کو ابوعقاب نے ان کو جریر بن ایوب بجلی نے شعبی سے اس نے نافع سے ں نے بردہ سے اس نے ابومسعود غفاری سے اس نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن فرمایا تھا کہ اھل رمضان۔پھر رمایا اگر لوگ یہ جان لیں کہ کیا ہے رمضان؟ تو میری امت تمنا کرے گی کہ پورا سال رمضان ہو ایک آدمی نے جو خزاعہ میں سے ہے اے اللہ کے بی ہمیں حدیث بیان کیجیے۔حضور نے فرمایا بے شک جنت البتہ آراستہ کی جاتی ہے ماہ رمضان کے لیے سال کے آغاز سے آئندہ سال تک ھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جو جنت کے پتوں کو کھڑکھڑاتی ہے۔پس بڑی آنکھوں والی حوریں اس کی لرف دیکھ کر کہتی ہیں۔اے رب مقرر کر دے ہمارے واسطے اپنے بندوں میں سے اس مہینے میں شوہر جن کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری ساتھ ٹھنڈی ہوں۔فرمایا کہ جو بھی بندہ رمضان کے دن کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بیاہ دیں گے ایک کو حور العین کے ساتھ ایک خیمے میں جو موتی سے بنا ہو گا، جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔حور مقصورات فی الخیام۔وہ حور ہیں جو خیموں پر رکی ہوئی ہیں۔ان میں سے ہر عورت پر ستر پوشاکیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا رنگ علیحدہ ہے اور وہ ستر رنگ دیئے گئے ہیں۔خوشبو کا ہر جوڑے کی خوشبو علیحدہ ہے اور ان میں سے ایک عورت کے لیے ستر ہزار نوکرانیاں ہیں اس کی ضرورت کے لیے اور ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے پاس سونے کا پیالہ ہے اس میں کھانے کا رنگ پائے گا وہ انسان ہر لقمے پر الگ لذت جو آخری لقمے کی ہو وہ پہلے کی نہیں تھی۔ان میں سے ہر عورت کے لیے ستر تخت یا مسہریاں ہوں گی سرخ یاقوت کی بنی ہوئی اور ہر چارپائی پر ستر بستر ہوں گے جن کا اندر والا حصہ موٹے ریشم کا ہو گا ہر بستر

(۳۶۳۲)......عزاه السيوطي إلى المصنف و ابن عساكر.

(۳۶۳۳)......قال السيوطي أخرجه الطبراني وأبونعيم في الحلية والدارقطني في الأفراد والمصنف وتمام وابن عساكر عن ابن عمر وفيه الوليد الدمشقي قال أبوحاتم صدوق قال الدارقطني وغيره متروك.

پر تکیے ہوں گے۔ اور اس کے شوہر کو بھی اسی قدر عطا ہوں گے۔ وہ بھی اس مسہری پر ہوں گے جو یاقوت احمر سے بنی ہوگی جس پر موتی جڑے ہوں گے۔ اس پر دو کنگن ہوں گے سونے کے ہر دن کے لیے ہوں گے جس نے روزہ رکھا تھا رمضان میں سوا ان اعمال کے جن میں سے اس نے نیکیاں کی تھیں۔

امام احمد نے فرمایا اور اس کو روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے اپنی کتاب میں دو وجہ سے جریر سے۔ اور حدیث سلم بن قتیبہ سے اس نے جریر سے نگر وہ نافع بن سودہ ہمدانی سے ایک آدمی سے جو بنو عفار میں تھے۔ اس کے بعد کہا کہ وہ دل ہی ہے کہ روایت جریر بن ایوب سے ہے۔ میں نے کہا کہ جریر بن ایوب ضعیف ہے۔ اہل نقل کے نزدیک اور اس کو روایت کیا عبداللہ بن رجاء نے جریر بن ایوب سے مگر یہ کہ انہوں نے نہیں کہا غفاری۔

ہر سجدہ پر پندرہ سو نیکیاں

۳۶۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بغوی نے بغداد میں ان کو حسن بن علیل عنبری نے ان کو ہشام بن یونس لؤلؤی نے ان کو محمد بن مروان سدی نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ابونضرہ عبدی نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابوسعید خدری نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ حتی کہ رمضان کی آخری رات ہو جاتی ہے۔ اور جو بھی بندہ مؤمن ان راتوں میں سے کسی رات میں عبادت کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں اس کے لیے پندرہ سو نیکیاں ہر سجدے کے بدلے میں اور اس کے لیے جنت میں یاقوت سرخ سے ایک گھر بنایا جاتا ہے جس کے ساتھ بڑے دروازے ہوتے ہیں۔ ہر دروازے پر سونے کا حول ہوتا ہے۔ جو مرصع ہوتا ہے سرخ یاقوت کے ساتھ جب وہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ماہ رمضان میں سے مثل اس دن کے اور اس بندے کے لیے ہر روز ستر ہزار استغفار کرتے رہتے ہیں۔ صبح سے سورج غروب ہونے تک اور اس کے لیے ہر ایک سجدے کے بدلے میں جو وہ رمضان میں سجدے کرتا ہے دن میں ہوں یا رات میں ایک درخت ہوتا ہے جس کے سائے تلے پانچ سو سال تک سوار چلتا رہے۔ اور ہم نے روایت کیا ہے احادیث مشہورہ میں جو اس مذکورہ پر دلالت کرتی ہیں یا اس کے کچھ معنی پر۔

دن اور مہینہ کا انتخاب

۳۶۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابواحمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر بن عبدالرحمن مروزی نے مقام رملہ میں ہم نے ان سے لکھا تھا بیت المقدس میں۔ ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو کعب نے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات کی ساعتوں کا انتخاب فرمایا تو ان میں سے پانچ فرض نمازوں کے اوقات بنائے۔ اور دنوں کا انتخاب کیا تو ان میں سے جمعہ کو منتخب فرما دیا اور مہینوں کا انتخاب کیا تو ان میں رمضان کو چن لیا اور راتوں کا انتخاب کیا تو ان میں لیلۃ القدر کو منتخب کر دیا اور زمین کے قطعات کا انتخاب کیا تو ان میں مساجد کو منتخب کر لیا۔

۳۶۳۷:..... ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن ابوعثمان واعظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحیی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو احمد بن ولید عدل نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو یزید بن عبدالملک نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری

نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مہینوں کا سردار مہینہ رمضان ہے۔ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۳۶۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے سریج بن یونس نے ان کو بن علیہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحق نے ان کو ہبیرہ بن یریم نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ تمام مہینوں میں سردار مہینہ رمضان ہے اور تمام ایام میں سردار دن جمعہ ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

روزہ دار اپنے روزے کو لغو، بے ہودہ باتوں، گالی گلوچ اور ہر اس چیز سے جو روزے کی شان کے منافی ہو پاک رکھے۔

۳۶۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھا اس نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا: روزے ڈھال ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی روزہ دار ہو نہ گالی گلوچ کرے اور نہ جہالت کی حرکت کرے اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے کہ بس تو روزہ دار ہوں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔

۳۶۴۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو ابویعلی نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک آدمی روزہ دار ہو نہ وہ گالی دے نہ جہالت کا کام کرے اور اگر کوئی اس سے لڑے یا اسے کوئی گالی دے اسے چاہیے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے۔

۳۶۴۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحیٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابوذئب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم سیاری نے مرو میں ان کو ابوالموجہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو بن ابوذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جب روزہ دار جھوٹ بولنا نہ چھوڑے وراس پر عمل کرنا بھی اور جہالت بھی تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔ یہ الفاظ احمد بن یونس کی حدیث کے ہیں۔ وریزید بن ہارون نے نہیں ذکر کیا ہماری روایت میں۔ اپنے والد سے اور انہوں نے کہا کہ جو شخص جھوٹ بولنا نہیں چھوڑتا۔ الی آخرہ۔ اور کہا ہے کہ پس نہیں ہے اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی ضرورت۔ بخاری نے ان کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۳۶۴۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسین بن قدامہ حند وقی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یوسف نے ن کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن اسکندرانی نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے رات کو عبادت کرنے والے ایسے ہیں کہ جن کا حصہ محض جاگنا ہے اور بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کا نصیب صرف بھوک پیاس ہے۔ (یعنی دونوں کے لیے اجر و ثواب کچھ بھی نہیں ہے۔)

۳۶۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے اور محمد بن ابوبکر

۳۶۴۰)...... أخرجه مسلم (۲/۸۰۶)

۳۶۴۱)...... أخرجه المصنف (۴/۲۷۰) من طريق أحمد بن يونس

۳۶۴۲)...... أخرجه المصنف من طريق عمرو بن أبي عمرو (۴/۲۷۰)

نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ان کو واصل مولی ابوعیینہ نے ان کو بشار بن ابوسیف نے ان کو ولید بن عبدالرحمن نے ان کو عیاض بن غطیف نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوعبیدہ بیمار ہو گئے تھے۔ ہم لوگ ان کی مزاج پرسی کے لیے گئے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔

۳۶۴۴:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یحیی بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس ترقفی نے ان کو محمد بن یحیی ازدی نے ان کو داؤد بن محبر نے ان کو خلف بن اعین قرشی نے ان کو ہمام اخی وھب بن منبہ نے ان کو ابوھریرہ نے کہ غیبت کرنا روزے کو پھاڑ دیتا ہے اور استغفار کرنا اس کو پیوند لگا کر جوڑ دیتا ہے۔ جو شخص تم میں سے چاہے کہ وہ کل صبح لے آئے اپنے روزے کو پیوند لگا ہو سیلا ہوا اسے چاہیے کہ وہ ضرور کرلے۔ یہ روایت موقوف ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

روزہ نام ہے جھوٹ اور لغو گوئی سے بچنے کا

۳۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ھلال بن محمد بن جعفر حفار نے ان کو حسین بن یحیی بن عیاش قطنی نے ان کو ابراہیم بن مجشد نے ان کو ھشیم نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو علی نے کہ وہ خطبہ دیا کرتے تھے جب رمضان آجاتا اور یوں کہتے تھے یہ ماہ مبارک اللہ نے جس کا روزہ فرض کیا مگر اس کا قیام فرض نہیں کیا (تراویح) آدمی کو یہ قول کرنے سے بچنا چاہیے کہ میں روزہ رکھوں گا جب فلاں روزہ رکھے گا۔ اور افطار کروں گا جب فلاں افطار کرے گا۔ خبردار روزہ صرف کھانے پینے سے (رکنا) نہیں ہے بلکہ جھوٹ بولنے　باطل کام لغو گوئی سے (بھی رکنا لازمی ہے) خبردار رمضان شروع ہونے سے پہلے روزے مت رکھو۔ بلکہ جب رمضان کا چاند دیکھ لو بس روزہ رکھو اور جب چاند (شوال کا) دیکھو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو۔ اگر تمہارے سامنے بادل آجائیں تو (تیس دن کی) گنتی پوری کرلو۔ حضرت علی نے فرمایا: حضور فرماتے تھے، یہ نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد۔ ابوالفتح نے کہا کہ اور ہمیں حدیث بیان کی تھی ھشیم نے مجالد سے اس نے شعبی سے اس نے مسروق سے یہ عمر رضی اللہ عنہ بھی فرمایا کرتے تھے اس کی مثل۔

۳۶۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر قاضی نے اور ابوبکر زکریا بن ابواسحق نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کی ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی ہے محمد بن عمرو نے ان کو ابن جریج نے ان کو سلمان بن موسی نے انہوں نے کہا کہ جابر بن عبداللہ نے کہا۔ جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کانوں کو آنکھوں کو روزہ ہونا چاہیے اور زبان کو جھوٹ سے آنکھ کان کو محارم سے۔ خصوصاً تکالیف دینا چھوڑ دے اور آپ کے اوپر وقار سکینہ ہونا چاہیے۔ روزے کے دن روزے کا اور بغیر روزے کا دن ایک جیسا نہیں ہونا چاہیے۔ ابوعبداللہ نے کہا محمد بن عمرو یافعی ہے۔

۳۶۴۷:......ہمیں خبر دی ابویعلی حمزہ بن عبدالعزیز نے صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ابوعمیس نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوصالح ختی نے ان کو ان کے بھائی طلیق بن قیس نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوذر نے فرمایا۔ جب تم روزہ رکھو تو جتنی طاقت ہو اس کی حفاظت کرو۔ طلیق کی عادت تھی کہ جب ان کے روزے کا دن ہوتا تو صرف نماز ہی کے لیے باہر نکلتے تھے۔

(۳۶۴۳) ...أخرجه المصنف من طريق بشار بن ابی سیف (۳/۲۷۰)

(۳۶۴۷) (۱) مابین القوسین زیادة من ب ولیست فی أ

(۲) فی نسخة (خالد)

۳۶۴۸:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو ھیثم نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو علی نے انہوں نے فرمایا: بے شک روزہ کھانے پینے (سے رکنے کا صرف نام نہیں) بلکہ جھوٹ سے اور باطل سے اور بے ہودہ بات سے بھی روزہ ہے۔

۳۶۴۹:......فرماتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو وکیع نے اور محمد بن بشر نے ان کو سعد نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوالبختری نے کہ ایک عورت عہد رسول میں روزہ رکھتی تھی اپنی زبان میں کوئی شی تھی (یعنی زبان کو نہیں روکتی تھی) کسی نے کہا کہ اس کا روزہ نہیں ہے۔ پھر اس نے زبان کی حفاظت کی حضور نے فرمایا اب روزہ ہے۔

۳۶۵۰:......مذکورہ اسناد کے ساتھ کہا ابوبکر نے ان کو محمد بن فضل نے لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے کہا کہ دو خصلتیں ہیں جو ان سے حفاظت کرلے اس کا روزہ اس کے لیے بچ جائے گا۔ غیبت کرنا اور جھوٹ بولنا۔

۳۶۵۱:......اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ھشام نے ان کو حفصہ ابوالعالیہ نے انہوں نے کہا کہ روزے دار عبادۃ میں ہوتا ہے جب تک وہ غیبت نہ کرے۔

۳۶۵۲:......اور اپنی اسناد کے ساتھ کہا ابوبکر نے ان کو کثیر بن ھشام نے ان کو جعفر نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا میمون بن مہران سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک آسان ترین روزہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا ہے۔

بلا عذر روزہ چھوڑنے پر وعید

۳۶۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن اور محمد بن موسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عفان نے ان کو شیبہ نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوالمطوس نے۔ بہرحال میں نے ان سے نہیں سنا مجھے خبر دی ہے عمارہ بن عمیر نے ان کو ابوالمطوس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا۔ جو شخص بلاعذر رمضان کا روزہ ترک کردے نہیں پورا کرسکتا اس کو سال بھر کا روزہ۔

۳۶۵۴:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوزر اور بشر بن عمار نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے حبیب بن ابوثابت سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے عمارہ بن عمیر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوالمطوس سے کہا حبیب نے کہ میں نے دیکھا تھا ابوالمطوس کو بیان کرتے اپنے والد سے اس نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے بغیر رخصت کے جس کی اللہ نے رخصت دی ہو نہیں پورا ہوگا اس سے اگرچہ وہ سال بھر روزہ رکھے۔

۳۶۵۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو مسدد نے ان کو یحیٰی نے ان کو

(۳۶۴۹)......(۱) فی ب ذرب

(۳۶۵۰)......(۱) سقط من أ (۲)......فی ب سلم

(۳۶۵۱) (۱) فی ب (قال)

(۳۶۵۲)......(۱) زیادة من ب

(۳۶۵۳)......(۱) فی ب عمر (۲)......فی ب (قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اخرجہ المصنف فی السنن (۲۲۸/۴) من طریق شعبة

(۳۶۵۴)......(۱) فی ب عمر

مھلب نے بن ابوحبیبہ سے ان کو حسن نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسے نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان قیام کیا ہے(رات کی عبادت) اور پورا رمضان روزہ رکھا ہے(راوی کہتا کہ) مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندے کا اپنی تعریف کرنا ناپسند کیا ہے یا یہ مطلب تھا کہ لازمی ہے کہ نیند بھی کی ہو، جاگے بھی ہوں گے تو پورا کیسے ہو؟ اس کا متابع بیان کیا ہے ھمام نے قتادہ سے اس نے حسن سے۔

ماہ رمضان کے آخری عشروں میں عبادت کے لیے سخت جدوجہد کرنا

۳۶۵۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ابویعفور عبدی نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ آتا آپ رات بھر عبادت کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور تہہ بند کس لیتے (یعنی سخت کوشش کرتے جدوجہد کرتے) بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابن عیینہ کی حدیث سے۔

۳۶۵۷:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن یزید سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اسود بن یزید سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان کے آخری عشروں میں اتنی کوشش کرتے تھے جس قدر ان کے ماسوا میں نہیں کرتے تھے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے اس نے عبدالواحد سے۔

فصل ...... شب قدر کے بارے میں

۳۶۵۸:...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بے شک ہم نے ہی اتارا ہے (قرآن مجید) کو شب قدر میں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کا معنی ہے، وہ رات اللہ تعالیٰ نے جس کو مقدر فرمایا ہے اپنی تدبیر میں۔ ان کی زندگی ان کو موت وغیرہ آنے والے سال کی شب قدر تک۔ اسی مجموعے میں داخل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے ایام یہ اس شب میں مقدر کیا گیا تھا وہ جو آپ کا مقام تھا قرآن میں اس کے مثل تک آنے والے سال تک۔ سوائے اس کے نہیں کہ قرآن لیلۃ القدر فرمایا گیا ہے دال کے سکون کے ساتھ اس لیے کہ اس سے مراد لیلۃ القضا یعنی فیصلے کی رات نہیں لی گئی۔ کیونکہ قضاء اور فیصلے کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے جو چیز مراد لی گئی ہے وہ ہے، اس چیز کی تفصیل جس کے ساتھ قضاء یعنی فیصلہ جاری ہو چکا اور اس کی تحریر ہو۔ تاکہ جو چیز فرشتوں کی طرف القاء کی جائے سال میں زہ ایک مقدار ہو ایسی مقدار کے ساتھ جس کو ان کا علم احاطہ کیے ہوئے ہو یعنی ان کو علم کے احاطے میں ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اس رات کی تعریف میں فرمایا ہے۔ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ برکت والی رات دی ہوئی ہے اولیاء اللہ کے لیے۔ پس بے شک وہ ہزار مہینے سے بہتر بنائی گئی ہے جب اس کو زندہ کریں گے یعنی اس میں عبادت کریں گے اور اس کی قدر کریں گے جیسے اس کے قدر کرنے کا حق

(۳۶۵۶)......(۱) فی ب الأصبهانی

(۳۶۵۷)......(۱) فی ب أخبرنا (۲)......فی ب غیر واضح فی (أ)

اخرجه مسلم فی الصیام عن قتیبة وأبی کامل عن عبدالواحد بن زیاد. به

ہے۔اور اس کو عبادت کرتے ہوئے گذاریں نماز کے ساتھ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کے ساتھ۔لہو اور لغو سے ہٹ کر۔پھر ارشاد فرمایا:

انا کنامنذرین فیھا یفرق کل امر حکیم

بے شک ہم ہیں ڈرانے والے۔اسی رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر امر محکم۔

یعنی ہر امر جو بیان کرنے والا ہے صحیح اور درست کو اور حکمت کو۔اور حکمت بمعنی محکم بھی ہے۔اور کہا گیا ہے کہ آیت کا معنی یوں ہے الگ کیا جاتا ہے ہر امر حکیم۔یعنی قرآن کے اجزا تفصیل ووضاحت کرتے ہیں۔اس اعتبار سے یہ فصل اور فرق امر حکیم کا ہوگا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیلۃ القدر بوجہ اس تقدیر و اندازے کے ہے جو اس میں قرآن اتارا جاتا ہو آنے والے سال تک فقط۔بہر حال تمام امور جو جاری ہوتے ہیں ملائکہ کے ہاتھ پر اہل زمین کی تدبیر سے۔بقیا وہ شعبان کی پندرھویں شب میں واضح ہوتے ہیں۔

۳۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن مقرئی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے منصور سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے اللہ کے اس فرمان میں:

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

ہم نے قرآن کو عزت والی رات میں اتارا ہے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو یکبارگی نازل کیا تھا لیلۃ القدر میں۔پس تھا یہ علم موقع النجوم کے اور اللہ تعالیٰ اتارتا تھا۔اس کو اپنے رسول پر بعض کا پیچھے بعض کے۔پھر پڑھا اس نے:

وقالوا لولا نزل علیه القران جملة واحدة. کذالک لنثبت به فؤادک ورتلناہ ترتیلا

(اور کفار) نے کہا محمد پر قرآن یکبارگی کیوں نہیں اتارا گیا۔(فرما دیجیے اس کی حکمت یہ ہے) اس طرح اتارنے کی تاکہ ہم جمادیں اس کے ساتھ تیرے دل کو اور آہستہ آہستہ اتارا ہے ہم نے اس کو۔آہستہ اتارنا۔

فیصلہ والی رات

۳۶۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوھاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

فرمایا کہ:

ھی لیلۃ الحکم

یہ حکم اور فیصلے کی رات ہے۔

۳۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو ابوعثمان سعید بن یحییٰ بن سعد اموی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ تو البتہ دیکھتا ہے آدمی کو

(۳۶۵۸)......(۱) فی ب (کان)	(۲)......فی ب (مقدرا)	(۳)......لیس فی ب

(۳۶۵۹)......(۱) زیادة من (ب)	(۲)......فی ب وکان	(۳)......سقط من (۱)

(۴) ......لیست فی (ب)	(۵)......لیست فی أ

عزاہ السیوطی فی الدر (۶/۳۷۰) إلی المصنف

کہ وہ بازاروں میں کاروبار کررہا ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام موتی میں آچکا ہوتا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم

بے شک ہم نے اس کو اتارا ہے برکت والی رات میں بے شک ہم ہی ڈرانے والے ہیں اسی میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر امر محکم۔ یعنی لیلۃ القدر میں۔

ابن عباس نے فرمایا کہ پس اس رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے امر دینا آئندہ سال اسی رات تک۔

۳۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے سلمہ بن کھیل سے ان کو ابو مالک سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

فیھا یفرق کل امر حکیم

اس میں ہر حکمت والے یا ہر امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

ابو مالک نے کہا کہ اس سال کے اگلے سال تک سارے کام مراد ہیں۔

۳۶۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فیصل نے ان کو حسین نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے اس قول میں۔

فیھا یفرق کل امر حکیم

ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ سال کے امور کی یعنی اگلے سال لیلۃ القدر تک امور کی تدبیر کرتا ہے۔ اور انتظام فرماتا ہے۔

۳۶۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے کہ **فیھا یفرق کل امر حکیم** سے مراد یہ لیلۃ القدر ہے۔ دیوان اعظم اور سب سے بڑا رجسٹر لایا جاتا ہے جس میں اس رات سے اگلے سال تک تمام معاملات دینا طے ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مغفرت کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

رحمۃ من ربک

یہ تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے۔

۳۶۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو یحیی بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ **فیھا یفرق کل امر حکیم** ۔قتادہ نے فرمایا کہ اس سال سے اگلے سال تک کے امور اس رات میں فیصلہ کیے جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالوہاب نے ان کو ابومسعود جریری نے ان کو ابونضرہ نے۔ انہوں نے کہا اس میں فیصلہ کیا جاتا ہے سال بھر کے تمام امور کا اسی رات میں تمام مشکلات تمام آسانیاں اس کی معاشی معاملات اس کی مثل اگلے سال تک۔

۳۶۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ

(۳۶۶۱)......(۱) غیر واضح فی (أ)

أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۴۴۸ و ۴۴۹) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۳۶۶۳)......(۱) فی (أ) فیدبر

(۳۶۶۶)......(۱) فی ب الشقاء

نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے ان کو منھال نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

يمحو الله مايشاء و يثبت

مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہے۔

اس کے پاس ہے اصل کتاب فرمایا کہ اترتا ہے آسمان دنیا کی طرف ماہ رمضان میں پس تدبیر و انتظام فرماتا ہے سال بھر کے معاملات کا جو چاہتا ہے مٹاتا ہے مگر بد بخت ہونا اور سعادت مند ہونا۔ موت اور حیات کے سوا۔

عزت والی رات

۳۶۶۷:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو الحسین طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر ان کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے اعمال دیکھائے گئے۔ پہلے اس کے یا جو کچھ اللہ چاہے اس میں سے پس گویا کہ قاصر ہو گئے اس کی امت کے اعمال اس سے کہ پہنچ جائیں دیگر امتوں کے اعمال کے برابر لمبی عمر میں تو اللہ نے ان کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو کہ بہتر ہے ہزار مہینے سے۔

۳۶۶۸:......اور ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں مجاہد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں ہتھیار اٹھائے تھے ایک ہزار مہینے تک مسلمانوں کو یہ خبر سن کر حیرانی ہوئی (کہ ہم تو ایسا عمل نہیں کر سکتے) لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔

۳۶۶۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرویہ صفار نے بغداد میں ان کو احمد بن زبیر بن حرب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو قاسم بن فضل حدانی نے (ح) ابو عبداللہ نے کہا۔ اور مجھے خبر دی ہے ابو الحسن عمری نے ان کو محمد بن اسحٰق امام نے ان کو زید بن اخزم ابو طالب طائی نے۔ ان کو ابو داؤد نے ان کو قاسم بن فضل نے ان کو یوسف بن مازن (راسبی نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا حسن بن علی کے پاس اور کہنے لگا اے مؤمنوں کا منہ کالا کرنے والے (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر کے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس بارے میں مجھے تکلیف نہ پہنچائیں اللہ تعالیٰ ان کے اوپر رحم فرمائے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خواب میں عالم مثال میں) بنوامیہ کو اپنے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا تھا کہ ایک آدمی کے پیچھے دوسرا آدمی باری باری (منبر پر آ رہا ہے جو کہ اشارہ تھا ان کو بار بار حکومت و خلافت پر آنے کا) مگر آپ کو یہ بات اچھی نہ لگی تو (حضور کی تالیف قلب کے لیے) یہ آیت نازل ہوئی۔ انا اعطینک الکوثر۔ بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔ کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے اور یہ آیت نازل ہوئی:

انا انزلناه في ليلة القدر . وما ادراك ما ليلة القدر .ليلة القدر خير من الف شهر

بیشک ہم نے قرآن مجید کو اتارا ہے عزت والی رات میں۔ اور کیا معلوم آپ کو کہ عزت والی رات کیا ہے؟ عزت والی رات ہزار مہینے سے بہتر ہے تو گویا مملکت بنوامیہ آ کر رہے گی (یا بنوامیہ خلافت لے کر رہیں گے) ہم نے اس کا حساب لگایا تو بس وہ نہ کم ہوا نہ زیادہ۔

۳۶۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم

(۳۶۶۷)......عزاه السيوطي في الدر (۶/ ۳۷۱) إلى الإمام مالك في الموطأ والمصنف في الشعب

(۳۶۶۹)......(۱) في ب وجوه (۲)...... في ب لاتؤذيني

(۳)......في ب تملكه (۴)......زيادة من ب أخرجه الحاكم (۳/ ۱۷۵) من طريق القاسم بن الفضل

(۳۶۷۰)......أخرجه البخاري (۳/ ۳۳)

نے ان کو ھشام دستوائی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوھریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص شب قدر کا قیام کرے (یعنی رات کی عبادت کرے) ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراھیم سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسرے طریقے سے ھشام سے۔

ماہ رمضان کی راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا

۳۶۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو موسیٰ بن حسن بن عباد اور محمد بن غالب بن حرب نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی ہے ابوالحسین احمد بن محمد سمرقندی نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو سماک حنفی نے وہ ابوزمیل ہے ان کو حدیث بیان کی ہے مالک بن مرثد نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابوذر سے میں نے کہا کہ کیا آپ نے پوچھا تھا رسول اللہ سے شب قدر کے بارے میں؟ انہوں نے کہا کہ میں اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھتا رہتا تھا کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے شب قدر کے بارے میں خبر دیجیے کیا وہ رمضان میں ہے؟ یا غیر رمضان میں؟ آپ نے فرمایا بلکہ وہ رمضان میں ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کہ شب قدر انبیاء کے ساتھ ہوتی تھی جب تک وہ رہتے تھے جب وہ فوت ہو جاتے تو وہ شب قدر اٹھالی جاتی تھی یا وہ قیامت تک کے لیے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلکہ وہ قیامت کے دن تک کے لیے ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ رمضان کے کون سے دن کے بعد یا کون سی رات ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تلاش کرو پہلے عشرے میں اور آخری عشرے میں اور آخری عشروں میں ابوذر کہتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث بیان کی رسول اللہ نے میں نے آپ کی غفلت کو اور پوچھا کہ کون سے عشرے میں آپ نے فرمایا اس کو تلاش کرو آخری عشروں میں مجھ سے ایک شئی کے بعد ایک پوچھتے تم اس کے بعد آپ بات کرتے رہے پھر میں نے آپ کی توجہ مبذول کرائی اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ مجھے ضرور بتائیں یا یوں کہا کہ کیا آپ مجھے نہیں بتائیں گے کہ شب قدر کس عشرے میں ہے؟ ابوذر کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سخت ناراض ہوئے کہ کبھی اتنا ناراض نہیں ہوئے تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ہوئے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو تم لوگوں کو اس پر مطلع کرتا تلاش کرو اس کو آخری سات میں۔

ماہ رمضان کے آخری عشروں کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا

۳۶۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو ابوسہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الا واخر من رمضان

لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کے آخری عشروں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۳۶۷۱)......(۱) اخرجه ب (بن) (۲)......في (ا) أسالك

(۳)......زيادة من ب (۴)......ليست في ب

(۳۶۷۲)......(۱) في ب الأوسط (۲)......ليست في ب

(۳)......في ب (أسجد من صبيحتها في ماء وطين)

أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۳۱۹)

بخاری نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے اس نے اسماعیل بن جعفر سے۔

رمضان کی تئیسویں شب

۳۶۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جوانہوں نے پڑھی مالک پرانہوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوسعید خدری نے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ماہ رمضان کے وسطی عشروں میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے اعتکاف کیا۔ یہاں تک کہ جب اکیسویں شب ہوگئی تھی یہ وہی رات تھی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے رہنا چاہے وہ آخری عشرہ کا اعتکاف کرے۔ میں نے وہ رات دیکھی تھی اس کے بعد میں وہ بھلوادیا گیا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا تھا کہ میں سجدہ کررہا ہوں پانی میں اور کیچڑ میں اس کی صبح کو اور شب قدر کو تلاش کرآخری عشرہ میں اور اس کو تلاش کرو ہر طاق رات میں۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ اسی رات کو بارش ہوگئی اور مسجد کھجور کی چھڑیوں اور پتوں کی تھی چھت ٹپکی۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کی دونوں آنکھوں کو دیکھا اور آپ کے ماتھے پر اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا نشان واضح تھا۔ اکیسویں شب کی صبح کو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ابن ابواویس نے اس نے مالک سے اور ایک دوسرے طریقے سے بھی نقل کی ہے۔ یزید بن ہاد سے اور تحقیق اس کی مخالفت کی ہے عبداللہ بن انیس نے پھر اس نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شب قدر دکھا گیا تھا پھر میں اس کو بھلوادیا گیا۔ اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا تھا اس رات کی صبح کو کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کررہا ہوں انیس کہتے ہیں کہ لہٰذا اب ہم تیئسویں شب کو برسائے گئے تھے لہذا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا کر پلٹے تو پانی اور گیلی مٹی کا نشان آپ کے ماتھے پر اور ناک پر سامنے تھا وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیس کہتے تھے کہ شب قدر تیئسویں شب ہے۔

۳۶۷۴:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوحمزہ نے یعنی انس بن عیاض نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو علی بن خشرم نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ضمرہ نے ضحاک بن عثمان سے ان کو ابونضر مولی عمر بن عبیداللہ نے ان کو بشر بن سعید نے ان کو عبداللہ بن انیس نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔ اور مسلم نے ان کو روایت کیا ہے علی بن حشرم سے۔

۳۶۷۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک پر ان کو ابوالنضر مولی عمر بن عبیداللہ نے کہ عبداللہ بن انیس جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا گھر دور ہے مجھے ایک رات بتادیں جس رات کو آپ کے پاس آجاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے رمضان کی تئیسویں شب کو آجاؤ۔ اس روایت کو مالک بن ابوالنضر نے وصل کیا ہے۔ ابوالنضر سے اس طرح دیگر دو طریقوں سے بھی مروی ہے۔ عبداللہ بن انیس سے اس نے اپنے والد سے بطور موصول روایت کے۔ ان دو میں سے ایک ہی ہے کہ اس نے پوچھا تھا شب قدر کے بارے میں کہ کونسی رات ہے؟ آپ نے فرمایا تئیس میں انہوں نے کہا کہ پھر وہ یہی رات ہے پھر اس نے رجوع کرلیا اور کہا کہ یہ آئندہ شب ہے اس سے ان کی مراد تئیسویں شب تھی اور اس میں دلالت ہے کہ اس کے بارے میں بھی قطعی قول نہیں ہے۔

(۳۶۷۵)......(۱) فی ب (عن ابن عبداللہ بن انیس عن أبیہ)

اخرجہ مالک (ص ۳۲۰)

۳۶۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدہ نے ان کو فضل بن سلیمان نے ان کو بکیر بن یسار نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حمزہ بن عبداللہ بن انیس سے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے والد سے شب قدر کے بارے میں کیا فرمایا تھا اس نے بتایا کہ میرے والد دیہات میں رہتے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے کہا تھا یا رسول اللہ مجھے کسی رات کے بارے میں حکم فرمایئے میں اس میں آپ کے پاس آ جاؤں (یعنی رات کو عبادت کے لیے) آپ نے فرمایا کہ تئیسویں کو آ جاؤ۔ کہتے ہیں جب والد پیچھے مڑے تو حضور نے فرمایا آخری عشروں میں اس کو تلاش کرو۔

شب قدر آخری سات راتوں میں

۳۶۷۷: ہمیں خبر دی تھی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی تھی مالک پر۔ ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اصحاب رسول میں سے کچھ لوگ شب قدر آخری سات راتوں میں دیکھائے گئے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے بھی تمہارے والا خواب دیکھا ہے جو کہ آخری سات کے بارے میں متفق ہو گیا ہے۔ جو شخص اس کا متلاشی ہے وہ اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ بخاری و مسلم نے اس کو حدیث مالک سے روایت کیا ہے۔

۳۶۷۸: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالفضل عبدوس بن حسین بن منصور نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے ان کو عبادہ بن صامت نے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اللہ کے نبی تشریف لائے وہ لیلۃ القدر کی خبر دینا چاہتے تھے۔ مسلمانوں میں سے دو آدمی باہم جھگڑ کر رہے تھے۔ وہ فلاں فلاں تھے لہٰذا وہ شب قدر یا اس کی تعیین اٹھالی گئی۔ ممکن ہے کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہو لہٰذا اس کو تلاش کرو انتیس ویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح ہیں۔ حمید کی حدیث سے۔

لیلۃ القدر آخری عشرے میں

۳۶۷۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو وحید نے انس سے اس نے عبادہ بن صامت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ارادہ رکھتے تھے کہ اپنے اصحاب کو لیلۃ القدر کے بارے میں خبر دیں گے مگر دو آدمی باہم لڑ رہے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گھر سے نکلا تھا اور میں ارادہ کر رہا تھا کہ تم لوگوں کو لیلۃ القدر کی خبر دوں گا لیکن دو آدمی باہم جھگڑ رہے تھے لہٰذا وہ مجھ سے واپس لے لی گئی۔ اس کو آخری عشرے میں تلاش کرو۔ تیسویں میں (جب سات باقی ہوں) یا اکیسویں میں (جب نو باقی ہوں) پچیسویں میں (جب پانچ باقی ہوں) اور اس مفہوم کے ساتھ اس کو روایت کیا عکرمہ نے ابن عباس سے۔

۳۶۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسی بن اسماعیل نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے

(۳۶۷۶)......غبر واصح فی (أ)

(۳۶۷۷)......أخرجه مالک (ص ۳۲۱)

(۳۶۷۸)......(۱) لیست فی ت

أخرجه مالک (ص ۳۲۰) عن حميد الطويل. به

(۳۶۷۹)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۵۷۶)

ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن تاجر اصفہانی مقام رقی میں ان کو ابوحاتم محمد بن عیسیٰ سقندی نے ان کو علی نے وہ ابن عبدالعزیز ہے ان کو معلی نے ان دونوں کو وہیب نے ان کو ایوب نے۔ اور روذباری کے ایک روایت میں ہے ان کو خبر دی ایوب نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا تلاش کرو اس کو رمضان کے آخر عشرہ میں۔ اکیسویں، تیسویں، پچیسویں میں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اور اس معنی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے ابوبکرہ نفیع نے اور اس سے زیادہ مکمل (آنے والی امت ہے)۔

۳۶۸۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ابوبکرہ کے نزدیک تو ابوبکرہ نے کہا میں تو اس کو تلاش کرنے والا نہیں ہوں۔ مگر آخری عشرہ میں بعد اس حدیث کے جو میں نے رسول اللہ سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے کہ تلاش کرو اس کو آخری عشرہ میں۔ جب نو دن باقی رہ جائیں، سات دن باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں۔ یا تین باقی رہ جائیں۔ یا آخری رات۔ لہٰذا ابوبکرہ رات کو نماز پڑھتے تھے۔ رمضان کی بیسویں کو۔ جیسے وہ نماز پڑھتے تھے سارا سال اور جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو سخت کوشش شروع کر دیتے تھے۔
امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ احتمال رکھتا ہے کہ ان کی مراد اس قول سے جب نو باقی رہ جائیں۔ نویں رات ہے ان میں سے جو باقی رہ جائے مہینے سے بیس کے بعد اور اسی طرح تمام اعداد ہیں۔ لہٰذا ہوگا یہ راجع پہلی دو خبروں کی طرف بیچ تلاش کرنے اس کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں۔ اور احتمال ہے کہ اس سے مراد بائیسویں شب ہو چوبیسویں شب ہو اسی طرح آخر تک اور اسی طرح آخر تک یہ وہ راستہ ہے جو باقی رہ جائے اس کے بعد مہینے سے عدد مذکورہ اس میں اور اس پر دلالت کرتا ہے جو روایت کیا ہے ابونضرہ نے ابوسعید خدری سے اس میں۔

رمضان کی ستائیسویں شب

۳۶۸۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عبدالاعلی نے ان کو سعید بن ابونضرہ نے وہ حمیدی ہے اس نے حضرت ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو رمضان کے آخری عشروں میں اور اس کی تلاش نویں، ساتویں اور پانچویں میں بیس کے بعد (یعنی پچیس، ستائیس اور انتیس میں) اگر تم کہو کہ اے ابوسعید تم لوگ گنتی کو زیادہ جانتے ہو ہم سے اس نے کہا کہ جی ہاں میں نے کہا کہ نویں ساتویں پانچویں؟ سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا کہ جب بیس اور ایک ایک گذر جائے تو اس کے بعد جو ہے وہ نویں ہے جب تیئس گذر جائیں تو اس کے پیچھے ہوگی وہ ستائیسویں ہوگی اور جب پچیس گذر جائیں۔ تو اس کے متصل جو ہو وہ خامسہ ہوگی اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن مثنی سے جو اس سے زیادہ مکمل ہے۔ اور میں نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں سند عالی کے ساتھ۔ اور اس معنی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۶۸۰)......(۱) فی ب الأصبهانی
أخرجه المصنف من طريق أبي داود السجستاني (۱۳۸۱) وأخرجه البخاري (۳/۶۱)
(۳۶۸۱)......(۱) فی ب بملتمسها (۲)...... سقط من (أ) وأثبتناها من ب
(۳)...... سقط من (أ) وأثبتناها من (ب)
أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۸۸۱)
(۳۶۸۲)......(۱) سقط من أ (۲)...... فی ب (وإذا)
أخرجه المصنف من طريق أبي داود السجستاني (۱۳۸۳)

۳۶۸۳:......جیسے ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو وہب نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے روزہ رکھا تھا۔ رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے (اس سال) ہم سب کو کچھ قیام نہ کروایا مہینے میں حتیٰ کہ جب چوبیسویں رات ہوئی (ساتویں) ان میں سے جو باقی رہ گئی تھیں تو حضور نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ رات کی ایک تہائی چلی گئی۔ جب چھبیس ہو گئی۔ یعنی پانچویں ان میں سے جو باقی رہ گئی تھیں پھر ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ قریب تھا کہ چلی گئی آدھی رات۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ ہمیں نفل پڑھاتے رہتے بقیہ حصہ رات کا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ جب کوئی آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے۔ حتیٰ کہ ہٹ جاتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ جب ستائیسویں رات ہوئی تو ہمیں نماز نہ پڑھائی جب اٹھائیسویں ہوگئی تو میرا گمان ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے تھے تو ہم لوگوں کو نماز پڑھائی حتیٰ کہ قریب تھا کہ ہم سے سحری فوت ہو جائے۔ پھر اے بھتیجے ہمیں بقیہ مہینہ ہمیں نمازیں نہیں پڑھائیں انہوں نے فرمایا کہ الفلاح سحور ہے۔

۳۶۸۴:......احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایات کی بنا پر احتمال ہے کہ پہلی دو خبروں سے مراد شب قدر کی عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش اس طرح مراد ہو کہ جب اس کو شمار کیا جائے آخری تاریخ سے پھر یہ گنتی تمام اخبار کے مطابق ہو گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس سال میں فرمایا ہو جس میں آپ نے جان لیا تھا کہ اس سال شب قدر پہلے عشرے کی طاق راتوں میں ہو گی لہٰذا آپ نے اپنے اصحاب کو ان راتوں میں تلاش کرنے میں ابھارا ہو پھر دوسرے سال آپ نے جان لیا ہو کہ وہ فلاں عشرے کی طاق راتوں میں سے جو گنا گیا ہو آخر سے حالانکہ وہ اس کی جفت راتیں ہوں جب ان کو گنا جائے اول سے لہٰذا آپ نے ان کو ابھارا ہو اور ترغیب دی ہو ان راتوں میں طلب کرنے کی۔

۳۶۸۴:......تحقیق روایت کی گئی ہے ابو قلابہ سے کہ شب قدر گھومتی ہے دس راتوں میں یعنی ایک سال میں ہوتی ہے اکیسویں شب اور دوسرے سال ہوتی ہے اس کے علاوہ کوئی اور رات جس نے یہ قول کیا ہے کہ اس کی فضیلت اب توقف ہے بعد اس کے جو قرآن اترا ہے ملائکہ کے نزول پر اور ملائکہ کا نزول اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوتا ہے اور تحقیق وہ ان راتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ پس جس رات فرشتے اترتے ہیں اس میں عمل دگنا ہو جاتا ہے اس کا جو اس رات کو عمل کرے گا اور تحقیق ابی بن کعب اس طرف گئے ہیں کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

۳۶۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبدہ بن ابولبابہ اور عاصم بن ابی نجود نے ان کو ذر بن حبیش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابی بن کعب سے شب قدر کے بارے میں۔ اس نے قسم کھائی کہ اس سے الگ نہیں ہوتی ہے میں نے کہا اے ابوالمنذر آپ یہ کیوں کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ایک آیت یا ایک علامت کی بناء پر جو رسول اللہ نے فرمائی تھی کہ بے شک صبح ہوتی ہے اس دن سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی بوقت طلوع اور اس کو مسلم نے تخریج کیا ہے حدیث سفیان سے اور یہ بھی استدلال کے طریق سے ہے اور یہ علامت تحقیق پائی گئی ہے اس رات کی صبح کے علاوہ میں بھی اور تھے نبی کریم انہوں نے خبر دی تھی اس علامت کی اس رات کے بارے میں جس رات میں انہوں نے دیکھا تھا۔

(۳۶۸۳)......(۱) فی ب (رسول اللہ)

اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (٢٦٦)

(۳۶۸۴)......(۱) فی ب تحول (۲)...... سقط من أ

(۳۶۵۸)......(۱) فی ب (بم نقول ذلک أبا المنذر) (۲)......فی ب (أو العلامة) (۳)......فی ب علی

شب قدر سات راتوں میں

۳۶۸۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے ان کو عاصم بن کلیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ان کے احباب بیٹھے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو رسول اللہ کا کوئی قول شب قدر کے بارے میں کہ اس کو تم تلاش کرو آخری دس راتوں میں طاق راتوں میں۔تم لوگ کون سی رات دیکھتے ہو اس کو؟ بعض نے کہا کہ اکیسویں شب اور بعض نے کہا کہ تیسری رات بعض نے کہا کہ پانچویں رات بعض نے کہا کہ ساتویں رات۔ابن عباس کہتے ہیں کہ میں خاموش بیٹھا تھا۔حضرت عمر نے فرمایا کیا ہوا آپ کیوں خاموش بیٹھے ہیں؟ میں نے کہا کہ آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کلام نہ کروں حتیٰ کہ وہ کلام کرلیں۔حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے آپ کو بات کرنے کے لئے بلوایا تھا۔ ابن عباس بولے میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے کہ وہ سات کو ذکر کرتے ہیں۔اس نے سات ارکان ذکر کیے ہیں اور زمین میں ان کی مثل اور انسان کو پیدا کیا ہے سات چیزوں سے اور زمین سے اگنے والی چیزیں سات طرح ہیں حضرت عمر نے کہا یہ تو وہ باتیں ہیں جو میں جانتا ہوں وہ بتایئے جو میں نہیں جانتا تیرا یہ کہنا کہ زمین کی انگوریا نبات الارض سات ہیں کہتے ہیں تم نے یہ بات کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(انا) شققنا الارض شقا فانبتنا فیها حباً. وعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا. وحدائق غلبا. وفاکهة وابا.

بے شک ہم نے زمین کو چیرا ہے ہم نے اس دانے کو اگایا ہے اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغ اور پھل اور بھوسہ (گھاس)۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا: حدائق غلب سے مراد باغات ہیں کھجوروں سے اور درختوں سے اور پھل اور ابا سے مراد ہے جس کو زمین اگائے اور وہ چیز جو چوپائے اور مویشی کھاتے ہیں جسے لوگ نہیں کھاتے۔حضرت عمر نے اپنے احباب سے کہا۔کیا تم لوگ عاجز ہو کہ تم بھی ایسے کہو جیسے یہ لڑکا کہتا ہے جس کے سر کے بال بھی پورے نہیں آئے۔اللہ کی قسم میں بات کو ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تم نے کہی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور یہ بھی انہوں نے بات کہی بطور استدلال کے اور تحقیق روایت کیا ہے عکرمہ نے ابن عباس سے یہی قصہ اس میں اس نے کہا ہے بے شک میں البتہ یہ گمان کرتا ہوں کہ کون سی رات ہے یہ انہوں نے کہا کہ اور کون سی رات ہے یہ؟ ابن عباس نے فرمایا ساتویں جو گزر رہی ہیں یا دسویں جو باقی ہو آخر دس راتوں میں سے۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے یہ کہاں سے جانا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ نے سات آسمان بنائے ہیں سات زمین ہیں۔ ہفتہ کے سات دن ہیں اور سال گھومتا ہے سات میں۔انسان بنا ہے سات سے وہ سجدہ کرتا ہے سات اعضاء پر اور طواف کی باریاں سات ہیں رمی کرنے کے لئے جمرے سات ہیں۔

۳۶۸۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبیداللہ بن عمر بن علی فقیہ نے الفامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو عاصم نے کہ ان دونوں نے سنا عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا حضرت عمر نے اصحاب رسول کو بلایا اور ان سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا وہ سب متفق تھے کہ وہ آخر دس راتوں میں ہے لہٰذا میں نے حضرت عمر سے کہا کہ بے شک میں جانتا ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ کون سی رات ہے پھر اسی مذکورہ وضاحت کو ذکر کیا ہے اور اس کے

(۳۶۸۶)۔۔۔۔۔(۱) کذا فی (أ) و (ب) والصحیح (رضی الله عنه)　(۲)۔۔۔لیست فی ب　(۳)۔۔۔فی ب فقال

(۴)۔۔۔۔فی ب ثم وهو الصحیح　(۵)۔۔۔فی ب غلباً　(۶)۔۔۔فی ب علمت　(۷)۔۔۔۔فی ب وخلق

(۳۶۸۷)۔۔۔(۱) فی أ سلیمان　(۲)۔۔۔فی ب او ابی

آخر میں کہا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا البتہ تحقیق آپ نے ایسی بات اور ایسا امر سمجھایا ہے کہ ہم اس کو نہیں سمجھ سکے تھے۔

۳۶۸۸:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد یحییٰ بن احمد بن علی صائغ نے مقام رے میں ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن قاضی جراحی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد شیبانی نے ان کو معاذ بن ہشام دستوائی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے قتادہ سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے کہ ایک آدمی آیا نبی کریم کی خدمت میں اور بولا اے اللہ کے نبی میں انتہائی بوڑھا آدمی ہوں مجھ پر رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنا انتہائی مشکل گزرتا ہے مجھے کسی ایک رات کا حکم فرما دیجئے شاید اللہ مجھے اس رات میں لیلۃ القدر کی توفیق دے دے۔ حضور نے فرمایا کہ تم ساتویں کو لازم پکڑ لو (یعنی بیس کے بعد)۔

۳۶۸۹:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومنصور محمد بن عبداللہ حمشاد سے انہوں نے سنا ابوسعید اعرابی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا یحییٰ بن ابومسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان کی ستائیسویں کو کعبہ کا طواف کیا تو میں فرشتے دکھلایا گیا جو بیت اللہ کے گرد ہوا میں طواف کر رہے تھے۔

۳۶۹۰:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن خالد موذن صنعانی نے ان کو ابومحمد نے اور اس نے تعریف کی ہے ان کے بارے میں خبر کی ان کو خبر دی رباح نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے یعنی عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے اوزاعی سے ان کو عبدہ بن ابولبابہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ستائیسویں رمضان کی شب کو سمندر کے پانی کو چکھا تو وہ میٹھا ہو چکا تھا۔

۳۶۹۱:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو ایوب بن خالد نے وہ کہتے ہیں کہ سمندر میں تھا تیئیسویں شب کو رمضان میں عبادت کی تو میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا میں نے اس کو میٹھا پایا۔ احمد بیہقی نے کہا کہ ہم نے روایت کی ہے معاویہ بن ابوسفیان سے بطور موقوف اور بطور مرفوع روایت کے وہ ستائیسویں شب ہے اور ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے جو شخص سال بھر شب بیداری کرتا ہے وہ ضرور لیلۃ القدر کو پالے گا پھر ان سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ لیلۃ القدر انیسویں شب میں تلاش کرو بدر کی صبح کو یا اکیسویں یا تیئیسویں میں اور ابن مسعود سے ایک اور طریق سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو سترہویں رمضان کو تلاش کرو اور اکیسوں شب کو اور تیئیسویں کو اور ہم نے یہ تمام روایات کتاب السنن میں ذکر کر دی ہیں۔

شب قدر کی تعین اٹھانے کی حکمت

۳۶۹۲:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو ابونصر مسعودی نے ان کو حوط عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم سے پوچھا گیا تھا لیلۃ القدر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ انیسویں شب ہے نہیں شک کیا گیا نہ ہی استثنا کیا گیا ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے الفرقان یوم التقی الجمعان (یعنی جنگ بدر کی صبح) امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے روایت کیا ہے سنت ثانیہ میں نبی کریم

(۳۶۸۸)۔۔۔۔۔(۱) فی أ أبو الحسین

أخرجه المصنف من طریق أحمد (۱/ ۲۴۰)

(۳۶۸۹)۔۔۔۔۔(۱) فی ب غیر واضح فی (ا)

(۳۶۹۰)۔۔۔۔۔(۱) لیست فی ب

(۳۶۹۱)۔۔۔۔۔(۱) سقطت من (ا)

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ لیلۃ القدر درمیانے عشرہ میں تلاش کرتے تھے پھر حضور کے لئے بیان کر دیا گیا کہ وہ آخری دس راتوں میں ہے مگر وہ بھول گئے یا بھلوا دیئے گئے کہ آخری دس راتوں میں سے کون سی ہے؟ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احادیث اس بات کی دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جانتے تھے متعین طور پر مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتانے کی اجازت نہیں تھی اس کے بعد وہ اسے بھول گئے۔ بہر حال بے شک ان کو اس کے بارے میں بتانے کی اجازت اس لئے نہیں تھی تا کہ لوگ اس کے بارے میں اپنے علم پر تکیہ اور سہارا نہ کرلیں بس اسی رات کو جاگ لیں گے اور باقی طاق راتوں کو چھوڑ دیں گے بلکہ پوری طاق راتوں کو جاگیں گے تو ان سب کے ساتھ شب قدر کو بھی پالیں گے اور حضرت عبداللہ لوگوں کے لئے اس قول میں یہ اضافہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جو شخص سال بھر رات کو قیام کرے وہ اس رات کو ضرور پالے گا ابی بن کعب نے سنا تو فرمایا کہ اللہ کی قسم البتہ ابو عبدالرحمٰن جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہی ہے مگر وہ چاہتے تھے کہ لوگوں پر معاملہ اندھا کر دیں تا کہ آسرا نہ کریں۔ شیخ حلیمی نے فرمایا یا حضور اس رات کو بھلوائے گئے تھے تا کہ ایسا نہ ہو کہ دین کے ایک امر کے بارے میں آپ سے پوچھا جائے اور آپ اس کو جانتے ہوں پھر بھی اس کے بارے میں نہ بتلائیں یا اس لئے کہ آپ اعلیٰ اخلاق اور احسن اخلاق کے بارے میں مامور اور اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ آپ کے دل میں اُمت کی شفقت ہے لہٰذا اس کے اوپر یہ امر مشکل گزرے گا کہ لوگ ایک چیز کا پوچھیں جس کا آپ کے پاس علم ہو پھر اس کے بتانے میں بخل کریں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے اس کا علم بھلوا دیا تا کہ لوگ اس کے بارے میں سوال کریں تو آپ علم اور حق میں کتمان کرنے والے نہ ٹھہریں۔ (واللہ اعلم)

شب قدر کی نشانیاں

۳۶۹۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زمعہ نے ان کو سلمہ بن بہرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ نے فرمایا لیلۃ القدر کے بارے میں کہ وہ رات ہوتی ہے صاف فیاض نہ زیادہ گرم نہ سرد صبح کو سورج اس کی چمک اس کی کمزور ہوتی ہے سرخ ہوتی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث معاویہ بن یحییٰ میں ہے زہری سے اس نے محمد بن عبادہ بن صامت سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت کے بارے میں اس کے بعد فرمایا اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ کشادہ رات ہوتی ہے ٹھنڈی۔ سکون والی نہ زیادہ گرم نہ زیادہ سرد ایسی ہوتی ہے جیسے اس میں چاند کی چاندنی ہے اور اس کا سورج جب طلوع ہوتا ہے تو وہ اپنی چمک کے اعتبار سے معتدل ہوتا ہے اس کی کرنیں منتشر نہیں ہوتیں۔

۳۶۹۴:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو یوسف نے ان کو اسحٰق بن بہلول نے ان کو اسحٰق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن یحییٰ سے اس نے زہری سے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے مگر دونوں اسنادوں میں ضعف ہے۔

(۳۶۹۲)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)......فی ب فی (۳)......فی ب ودلت
(۴)......غیر واضح فی (أ) (۵)......غیر واضح فی (أ) (۶) فی (أ) فیحیوھا
(۷)......زیادۃ من ب (۸)......فی ب کیلا (۹)......فی ب کیلا (۱۰)......فی ب یخبرن
(۳۶۹۳)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)......لیست فی ب (۳)......لیست فی أ
أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۶۸۰)
(۳۶۹۴)......(۱) فی ب الفضیل وھو خطأ (۲)......سقط من أ

رمضان کی پہلی شب

۳۶۹۵ ... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم بزاز نے بغداد میں ان کو یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو قاسم بن حلم عرفی نے ان کو ہشام بن ولید نے ان کو حماد بن سلیمان سدوسی بصیری نے وہ ہمارے شیخ تھے جن کی کنیت ابوالحسن تھی انہوں نے ضحاک بن مزاحم سے اس نے عبداللہ بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت البتہ آراستہ کی جاتی رہتی ہے اور مزین کی جاتی رہتی ہے اس سال سے اگلے سال تک ماہِ رمضان کی دخول کے لئے پھر جب ماہ رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو عرش الٰہی کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام مثیرہ ہے وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو کھڑکھڑاتی ہے اور دروازوں کے کونڈوں اور کڑوں کو چنانچہ اس سے ایک خوب صورت آواز بجنے کی سنائی دیتی ہے سننے والوں نے اس سے پہلے اتنی خوب صورت آواز کبھی نہیں سنی ہوتی لہٰذا حورالعین سامنے آتی ہیں اور وہ جنت کی اونچائی پر سامنے چڑھ آتی ہیں اور وہ آواز دیتی ہیں کہ کیا ہے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس کا خطبہ کرنے والا اس کا نکاح مانگنے والا اللہ اس کے ساتھ اس کو بیاہ دیں اس کے بعد وہ حوریں کہتی ہیں اے جنت کے دربان رضوان یہ کون سی رات ہے وہ اس کو لبیک کہہ کر جواب دیتا ہے پھر کہتا ہے اے خیرات حسان یہ رمضان کی پہلی شب ہے جنت کے دروازے روزہ داروں کے لئے کھول دیئے گئے ہیں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اس نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو اور اے مالک جہنم کے دربان جہنم کے دروازے بند کردو روزہ داروں پر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے۔ اے جبریل تم زمین پر اتر جاؤ سرکش شیطانوں کو باندھ دو اور ان کو طوق پہنا دو اور ان کو سمندر کی موجوں میں پھینک دو کہ امت محمد پر فساد نہ پھیلائیں یعنی میرے حبیب کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔

اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رمضان کی ہر رات منادی کرنے والا تین بار منادی کرتا ہے کیا ہے کوئی سائل میں اس کو عطا کردوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کراوں؟ کیا ہے کوئی معافی مانگنے والا میں اس کو معاف کردوں؟ کون قرض دیتا ہے اس کو جو دیر سے دیتا ہے مگر لے کر کھا نہیں جاتا اور پورا پورا دیتا ہے کمی اور نقصان نہیں دیتا انہوں نے کہا کہ اللہ عزوجل کے لئے رمضان کے ہر دن افطار کے وقت جہنم سے ایک لاکھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں۔ وہ سب ایسے ہوتے ہیں جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے اور جب شب جمعہ ہوتی ہے اس رات کی ہر ساعت میں ایک لاکھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں جو سب کے سب اپنے اوپر جہنم واجب کر چکے ہوتے ہیں پھر جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اس دن اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں جتنی کہ پہلی تاریخ سے آخر مہینے تک لوگ آزاد کیے تھے پھر جب لیلۃ القدر آتی ہے اللہ تعالیٰ جبریل کو حکم دیتے ہیں وہ زمین پر اترآتے ہیں فرشتوں کے جھرمٹ میں ان کے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے اسے وہ کعبے کی چھت پر نصب کرتے ہیں اور اس کے چھ سو پر ہیں دو پر ایسے ہیں جنہیں وہ کھولتے نہیں ہیں صرف اسی رات میں کھولتے ہیں وہ مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں جبریل فرشتوں کو پھیلا دیتے ہیں اس رات میں وہ جا کر سلام کرتے ہیں ہر اس بندے پر جو نماز پڑھ رہا ہوتا ہے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اور ہر ذکر کرنے والے پر ان سب کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو جبریل آواز لگاتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعتو کوچ کرو کوچ کرو۔ وہ کہتے ہیں اے جبریل اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حوائج کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے امت محمد کے مؤمنین میں سے۔ جبریل کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر اس رات میں خاص نظر کرم فرمائی ہے اور انہیں معاف کر دیا ہے اور ان کو بخش دیا ہے سوائے چار قسم کے لوگوں کے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ حضور نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں عادی اور دائمی شراب پینے والا' والدین کا نافرمان' قطع رحمی کرنے والا' بغض اور کینہ پرور۔ ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ مشاحن کیا ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ وہ مصارم ہے یعنی قطع تعلق کرنے والا پھر جس وقت عیدالفطر کی رات ہوتی ہے تو یہ

رات جائزے کی رات کہلاتی ہے پھر جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں زمین پر اترتے ہیں اور وہ گلیوں، سڑکوں راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں جس کو تمام مخلوقات سنتی ہے سوائے جن وانس کے وہ کہتے ہیں اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نکلو تم لوگ رب کریم کے پاس جو بہت بڑا عطیہ دیتا ہے اور بڑے بڑے گناہ معاف کرتا ہے۔ جب وہ اپنی عیدگاہ میں سامنے آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کیا جزاء ہے اس اجرت پر کام کرنے والے کی جو اپنا کام پورا کر کے آئے حضور نے فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے معبود اے ہمارے سردار اس کی جزا یہ ہے کہ آپ اس کو اس کا اجر پورا پورا دے دیں۔ حضور نے فرمایا کہ وہ کہتا ہے کہ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو کہ میں نے ان کے روزوں کا ثواب ماہ رمضان میں اور ان کے راتوں کے قیام وعبادت کا ثواب اپنی رضا اور مغفرت کو بنا دیا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم مجھ سے مانگو مجھے میری عزت کی قسم اور مجھے میرے جلال کی قسم تم لوگ آج کے دن جو چیز بھی مجھ سے مانگو گے اپنی اس جماعت کے اندر اپنی آخرت کے لئے مگر میں تمہیں وہ دے دوں گا اور جو بھی مانگو گے اپنی دنیا کے لئے میں تمہارے لئے نظر کرم کروں گا مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تمہاری غلطیوں پر ضرور پردہ ڈالوں گا جب تک تم مجھے اپنا نگران سمجھو گے میری عزت کی قسم ہے تمہیں رسوا نہیں کروں گا اور نہ ہی تمہیں شرمندہ کروں گا حدود والوں کے سامنے تم لوگ واپس لوٹ جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے تم لوگوں نے مجھ کو راضی کر دیا ہے اور تم لوگوں سے راضی ہو چکا ہوں فرشتے خوش ہو جاتے ہیں اور خوشی کی خبریں دیتے ہیں سب کو بسبب اس کے جو اللہ تعالیٰ دیتے ہیں اس امت کو جب وہ ماہ رمضان کے روزے ختم کرتے ہیں اور روزوں سے فارغ ہوتے ہیں۔

خطیرۃ القدس

۳۶۹۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن اسحٰق خراسانی نے بغداد میں ان کو محمد بن عبید بن ابو ہارون نے ان کو عبید بن اسحٰق نے ان کو سیف بن عمر نے ان کو سعید بن طریف نے ان کو اصبغ نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو رمضان میں قیام کرنے کی ترغیب دی اور میں نے ان کو خبر دی کہ ساتویں آسمان پر ایک خطیرہ (احاطہ ہے) ہے جس کو خطیرۃ القدس کہا جاتا ہے اس میں کچھ لوگ رہتے ہیں ان کو روح کہا جاتا ہے جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو وہ لوگ رب تعالیٰ سے زمین پر اترنے کی اجازت طلب کرتے ہیں (چنانچہ اس کو اجازت دی جاتی ہے اور وہ دورہ پر پھرتے ہیں) جب وہ کسی ایسے آدمی کے پاس سے گزرتے ہیں جو نماز پڑھ رہا ہوتا ہے یا راستے میں وہ ان سے برکت پالیتا ہے حضرت عمر نے ان سے پوچھا اے ابوالحسن آپ لوگوں کو نماز کی ترغیب دیجئے تاکہ ان کو برکت پہنچ جائے لہٰذا میں لوگوں کو قیام اللیل کی یعنی رات کی نماز تہجد کی ترغیب دیتا ہوں۔

۳۶۹۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ان کے والد نے ان کو ابوبکر محمد بن عبید بن اسحٰق عطار نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیف بن عمر نے ان کو سعد بن طریف اسکیف نے ان کو اصبغ بن نباتہ نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابو طالب نے کہا میں اللہ کی قسم حضرت عمر کو ترغیب دے رہا تھا قیام کی ماہ رمضان میں پس کہا گیا کہ اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو خبر دی تھی کہ ساتویں آسمان میں ایک خطیرہ (ایک مخصوص احاطہ) ہے جس کو خطیرۃ القدس کہا جاتا

(۳۶۹۵)......(۱) سقط من أ (۲)......في ب أحمد. (۳)......غير واضح في (أ)
(۴)......في ب ويصافحونهم بزيادة الواو (۵)......في ب البلاد (۶)......ليست في ب
(۷)......في ب إلى مصلاهم (۸)......ليست في (أ)
(۳۶۹۶)......(۱) في ب بأحد (۲)......في ب فتحرص (۳)......في ب تصبهم

ہے اس میں فرشتے رہتے ہیں ان کو روحانین کہا جاتا ہے جب لیلۃ القدر آتی ہے تو وہ مقدس فرشتے رب تعالیٰ سے دھرتی پر اترنے کی اجازت چاہتے ہیں دنیا کی طرف۔ بس ان کو اجازت دے دی جاتی ہے لہٰذا جب وہ کسی مسجد کے پاس سے گزرتے ہیں جس میں نماز پڑھی جارہی ہو یا کسی کو وہ راستے میں ملیں وہ ان سب کے لیے دعا کرتے ہیں لہٰذا اس بندے کو ان سے خیر پہنچتی ہے حضرت عمر نے کہا کیا پس ہم لوگوں کو خیر نہیں پہنچاتے ان کو قیام کا حکم دیجئے۔

امام احمد کہتے ہیں یہ ایسی حدیث ہے جس کے ساتھ منفرد ہے عبید بن اسحٰق عطار سیف بن عمر سے وہ اگر صحیح ہوا اپنے ماقبل کے ساتھ حدیث مسند سے تو ان دونوں کے بارے میں کئی کئی احادیث ہیں فرشتوں کے نزول کے بارے میں اور لیلۃ القدر میں مسلمانوں کو فرشتوں کے سلام کرنے کے بارے میں اور ان کے لیے ان کے دعا کرنے کے بارے میں اور اللہ کی کتاب میں فرشتوں کے نزول کا بیان ہے اور ان کے سلام کرنے کا اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جس کو اس رات کی برکات پہنچ جائیں اور ان فرشتوں کی دعائیں اور ان کے تسلیمات محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ۔

شب قدر میں فرشتوں کا سلام کرنا

۳۶۹۸:... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم بن ابواسحٰق نے ان کو شعبی نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ من کل امر سلام۔ ہی حتی مطلع الفجر۔ شعبی نے فرمایا کہ لیلۃ القدر میں فرشتوں کا سلام کرنا (مراد ہے) اہل مساجد پر حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔

سلامتی والی رات

۳۶۹۹:... اور اس کی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے سعید بن منصور نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ سلام ہی۔ مجاہد نے کہا کہ یہ سلامتی والی ہے اس میں شیطان کو طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اس میں کوئی برائی کا کام کر سکے اور نہ ہی اس میں وہ کوئی تکلیف دے سکتا ہے۔

شب قدر کی دعا

۳۷۰۰:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو کہمس بن حسن نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ یارسول اللہ آپ خبر دیجئے اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو میں اس میں کیا دعا کروں حضور نے فرمایا تم یوں کہو۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی.

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور تو درگزر کو پسند بھی کرتا ہے لہٰذا مجھ کو بھی معاف فرمادے۔

(۳۶۹۷) ... (۱) لیست فی ب (۲) ... فی ب السادسة (۳) ... فی ب النزول

(۴) ... لیست فی ا (۵) سقط من ا (۶) ... فی ب فی

(۳۶۹۹) ... (۱) لیست فی ب

(۳۷۰۰) (۱) غیر واضح فی (ا) (۲) ... زیادة من ب

(۳) ... فی ب ما (۴) ... زیادة من ب

یزید نے کہا کہ میں نہیں جانتا اس کو مگر آپ نے اس کو کہا تھا تین بار۔

۳۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابوبکر قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے سب نے کہا کہ ان کو بیان کیا اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو جریری نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو عائشہ ام المؤمنین نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں خبر دیجئے اگر میں لیلۃ القدر کو جان لوں تو میں اس میں کیا دعا کروں۔ اپنے رب سے اور کیا مانگوں تو حضور نے فرمایا کہ تم یہی کہو اے اللہ بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف کر دے۔

۳۷۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابواسحق نے ان کو عباس بن ذریح نے ان کو شریح بن ہانی نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہتی ہیں کہ اگر میں پہچان لوں کہ کون سی ہے لیلۃ القدر تو میں اس میں اللہ سے کچھ نہیں مانگوں گی سوائے عافیت کے۔

۳۷۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعد شعبی نے دونوں نے سنا ابوعمر بن ابوجعفر حیری سے انہوں نے سنا ابوعثمان حیدر بن اسماعیل سے کثرت کے ساتھ وہ اپنی مجلس میں کہتے تھے اور غیر مجلس میں بھی۔ ہم تجھ سے تیرے عفو و درگزر کا سوال کرتے ہیں پھر کہتے تھے کہ تیرے درگزر کرنے کا سوال کرتے ہیں اے معاف کرنے والے یا اے درگزر کرنے والے زندگانی میں۔ ہم تیری معافی کا سوال کرتے ہیں وفات میں اور تیری معافی کا قبروں میں اور قبروں سے اٹھتے وقت تیری معافی کا اور اعمال ناموں کے اڑائے جانے کے وقت معافی کا اور قیامت میں تیری معافی کا اور حساب کے مناقشے کے وقت تیری معافی کا اور صراط پر گزرتے وقت تیری معافی کا اور اعمال کے وزن ہونے کے وقت تیری معافی کا اور جمیع حالات میں تیری ہی معافی کا اے معاف کرنے والے تیری معافی کا سوال ہے۔ ابوعمرو کہتے ہیں کہ ابوعثمان نے خواب میں دیکھا ان کی موت کے بعد کچھ ہی دن کے بعد کہ آپ نے اپنے اعمال دنیا میں سے کس عمل کے ساتھ فائدہ اٹھایا۔ اس نے کہا اپنے اسی قول کے ساتھ۔ میں تجھ سے تیری معافی کا سوال کرتا ہوں میں تجھ سے تیری معافی کا سوال کرتا ہوں یہ ابوعبداللہ کے الفاظ ہیں۔

لیلۃ القدر میں عشاء کی نماز

۳۷۰۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ ان کو یہ خبر پہنچی ہے سعید بن مسیب سے کہ انہوں نے کہا کہ وہ کہتے تھے جو شخص لیلۃ القدر میں عشاء کی نماز میں حاضر ہوا اس نے اس میں سے حصہ پالیا۔

رمضان میں نماز عشاء کی فضیلت

۳۷۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد نے وہ ابن اسحق ہے ان کو علی بن قادم نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن موہب نے ان کو حسن بن محمد بن علی نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص عشاء کی نماز رمضان میں روزانہ پڑھتا رہے حتیٰ کہ رمضان گزر جائے اس نے گویا پورے رمضان میں قیام کر لیا میرا خیال ہے کہ اس سے مراد لیا تھا جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اور تحقیق اس بارے میں حدیث مرفوع روایت کی گئی ہے نقل کیا ہے اس کو ابن خزیمہ نے اپنی کتاب میں۔

(۳۷۰۳)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)...... فی (أ) بن سعید

(۳۷۰۴)......(۱) فی (أ) ابوالحسین

(۳۷۰۵)......(۱) فی ب وھب وھو خطأ

۳۷۰۶:......ہمیں خبر دی ہے امام ابوعثمان صابونی نے ان کو ابو طاہر ابن خزیمہ نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو عبداللہ بن عبدالمجید حنفی نے ان کو فرقد بن حجاج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن ابوالحسناء یمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص عشاء کی نماز رمضان میں با جماعت پڑھے اس نے لیلۃ القدر پالی اور ایک دوسری وجہ سے بھی مروی ہے۔

۳۷۰۷:......جیسے کہ ہمیں ان کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن داؤد زاہد نے ان کو محمد بن فتح سامری نے ان کو عباس بن ربیع بن ثعلب نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن عقبہ نے محمد بن جحادہ سے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب اور عشاء جماعت کے ساتھ پڑھے حتیٰ کہ پورا رمضان گزر جائے تحقیق اس نے پالیا لیلۃ القدر کا وافر حصہ۔

۳۷۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو احمد بن معاذ سلمی نے ان کو سلیمان بن سعد قرشی نے ان کو ابو مطیع نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب رمضان سلامتی سے گزر جائے (اعمال کے اعتبار سے) پورا سال سلامتی کے ساتھ گزرتا ہے اور جب ہفتہ سلامتی کے ساتھ گزر جائے (جمعہ) سارے ایام سلامتی سے گزرتے ہیں۔ امام احمد نے فرمایا کہ یہ روایت ہشام سے صحیح نہیں ہے اور ابو مطیع حکم بن عبداللہ بلخی ضعیف ہے۔ باقی یہ حدیث پہچانی گئی ہے عبدالعزیز بن ربان کی حدیث سے وہ بلخی ہے یعنی ابوخالد قرشی اس نے سفیان سے اور وہ بھی ضعیف ہے بار بار۔

۳۷۰۸:......مکرر ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدل حافظ نے ان کو علی بن اسحٰق بن زاطیا نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ابوخالد قرشی نے ان کو سفیان ثوری نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اور ابواحمد بن عدی نے کہا کہ یہ حدیث ثوری سے باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور ابراہیم بن سعید کہتے ہیں ابوخالد قرشی اس کے ضعف کی وجہ سے اس کا نام نہیں لیتے تھے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی راتیں اور دن

۳۷۰۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں مدینے میں آیا اور اہل مدینہ کے لئے دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے تھے جاہلیت میں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان دونوں کا بدل دے دیا ہے جو کہ ان دونوں سے بہتر ایک یوم فطر دوسرا یوم نحر۔

۳۷۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں حضور مدینے میں تشریف لائے تو ان لوگوں کے کھیل کود کے دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیلتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے

(۳۷۰۸)......مکرر. أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۵/۱۹۲۷)

(۳۷۰۹) (۱) فی ب العيدين

اخرجه المصنف فی السنن (۳/۲۷۷)

(۳۷۱۰) ......(۱) ليست فی ب (۲) ...... فی ب بيومين

(۳) ...... غير واضح فی (أ) اخرجه الحاكم (۱/۲۹۴) من طريق حماد بن حميد. به.

ان دو دنوں کے بدلے میں دو دن اور تمہیں دیئے ہیں جو کہ ان دونوں سے بہتر ہیں۔ایک ہے عید الفطر دوسرا ہے عید الاضحیٰ اور حسن نے اضافہ کیا ہے کہ حضور نے فرمایا یہ بہر حال یوم فطر میں تو نماز ہے اور صدقہ ہے انہوں نے کہا کہ (ایک صاع صدقہ کرنا مراد لیا تھا) بہر حال یوم الاضحیٰ میں نماز ہے اور قربانی ہے یعنی تمہارا جانوروں کا ذبح کرنا۔

پانچ راتوں میں دعا کی قبولیت

۳۷۱۱:......ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع نے ان کو شافعی نے ان کو ابراہیم بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ثور بن یزید روایت کرتے ہیں خالد بن معدان سے وہ ابو درداء سے اس نے کہا کہ جو شخص قیام کرے (رات بھر عبادت کرے) عیدین کی دونوں راتوں میں ثواب کی نیت کے ساتھ اس کا دل نہیں مرے گا اس دن جس دن دل مر جائیں گے (دل کی موت اللہ کی یاد سے اور اس کے دل سے غافل ہونا ہے) مترجم۔امام شافعی نے فرمایا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے شب جمعہ میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتیں۔رجب کی پہلی رات اور شعبان کی پندرہویں شب۔

۳۷۱۲:......اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی شافعی نے ان کو ابراہیم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ کے بعد چنیدہ بعض مشائخ کو دیکھا تھا کہ وہ مسجد نبوی کی چھت پر چڑھ جاتے تھے عید کی رات کو پھر وہ دعا کرتے تھے اور اللہ کا ذکر کرتے تھے حتیٰ کہ رات کا ایک حصہ گزر جاتا۔شافعی نے کہا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عمر شب جمعہ کو عبادت کرتے تھے اور وہ جمعہ کی رات عید کی رات ہے اس لیے کہ اس صبح کو قربانی ہوتی ہے۔

۳۷۱۳:......اور ان میں سے جس کی مجھے خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے بطور اجازت کے اور اس کو روایت کیا اس سے امام ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمٰن صابونی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو خبر دی اس نے جس نے سنا تھا ابن یمانی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے انہوں نے کہا کہ پانچ راتیں ہیں۔ان میں دعا رد نہیں ہوتی شب جمعہ اور رجب کی پہلی شب اور شعبان کی پندرہویں شب اور عیدین کی دو راتیں۔

۳۷۱۴:......ہمیں خبر دی عمر بن احمد عبدوی نے ان کو ابو احمد بن اسحٰق حافظ نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن عبد الرحمٰن بن وہب نے ان کو ان کے چچا نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو حضرت عبد اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے لیے نکلتے تو اونچی آواز سے تکبیر و تہلیل پڑھتے اور حد دین کا راستہ چلتے حتیٰ کہ عید گاہ پہنچتے جب وہ عید سے فارغ ہو جاتے تو دوسرے راستے سے لوٹتے حتیٰ کہ اپنے گھر پہنچ جاتے۔

۳۷۱۵:......ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبد اللہ بن صالح ابو صالح کاتب لیث بن سعد جہنی نے ان کو لیث بن سعد بن اسحٰق بن روح نے حسن بن علی سے انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہم سب سے بہتر کپڑا پہنیں جو ہمیں میسر ہوں اور ہم خوشبو لگائیں بہترین جو ہمیں میسر ہو اور ہم قربانی کریں موٹے تازے جانور کی جو ہمیں میسر ہو اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے۔یہ حکم دیا کہ ہم زور زور سے تکبیر پڑھیں اور حضور پر سکینہ اور وقار ہوتا تھا۔

(۳۷۱۱)......(۱) في ب يوم

(۳۷۱۲)......(۱) في ب تذهب (۲)......في ب صبيحتها

(۳۷۱۳)......(۱) في ب وثنا به عنه (۲)......زيادة من ب

(۳۷۱۴)......(۱) زيادة من ب

نماز عید سے قبل صدقہ

۳۷۱۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے ان کو جعفر بن برقان نے ہمارے پاس عمر بن عبدالعزیز کا خط آیا کہ نماز سے قبل صدقہ کرو۔

قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی

تحقیق کامیاب ہو گیا وہ جن کو تزکیہ حاصل کیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی جیسے تمہارے باپ آدم نے کہا تھا۔

ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین

اے ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا اور آپ ہمیں معاف نہ کریں اور ہمارے اوپر رحم نہ کریں تو ہم نقصان اٹھائیں گے۔

اور کہا کرو جیسے نوح علیہ السلام نے کہا تھا۔

و الا تغفرلی و ترحمنی اکن من الخاسرین

اگر آپ مجھے معاف نہ کریں اور مجھ پر رحم نہ کریں تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

اور ایسے کہو جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا:

و الذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین

وہ ذات ہے جس سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے بخش دے گا میری غلطی کو قیامت کے دن۔

اور یوں کہو جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔

رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی مغفرۃ انہ ھو الغفور الرحیم

اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا مجھے بخش دے اللہ نے اس کو بخش دیا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور یوں کہو جیسے کہا تھا مچھلی والے نے۔

لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین.

کوئی معبود نہیں ہے مگر تو ہی ہے تو پاک ہے بے شک میں ہی ہوں ظلم کرنے والوں میں سے۔

میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ اس نے لکھا کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے مراد لیا کرتے تھے کہ عید کے بعد رکھے۔

عید الفطر پر اللہ تعالیٰ کا فخر فرمانا

۳۷۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو سعید عبدالملک بن ابو عثمان زاہد نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن رجاء نے ان کو عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے ان کو محمد بن عبدالعزیز ازدی نے ان کو اشرم بن حوشب نے ان کو محمد بن یونس حارثی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں اترتے ہیں جو رحمت کی دعا کرتے ہیں ہر اس بندے پر جو قیام کر رہا ہو یا بیٹھا ہوا عبادت کر رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر کا اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے میرے فرشتو اس اجرت پر کام کرنے والے کا کیا اجر ہے جو اپنا کام پورا کر کے آئے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا معاوضہ اس کو پورا پورا دے دیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندے اور میری بندیاں

(۳۷۱۶) ..... (۱) فی ب ابو بکم　　(۲) ..... فی ب و اذ اکم

وہ فریضہ پورا پورا ادا کر چکے ہیں جوان پر تھا۔ اب وہ نکلے ہیں (میدان میں) دعا کے ساتھ آواز بلند کرتے ہیں مجھے میری عزت کی قسم ہے میرے جلال کی قسم ہے میرے کرم کی قسم میری عظمت شان کی قسم ہے مجھے اپنے رفعت مقام کی قسم ہے میں ضرور ان کی پکار اور فریاد کا جواب دوں گا پھر فرماتا ہے واپس لوٹ جاؤ تحقیق میں نے تم لوگوں کو بخش دیا ہے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ واپس لوٹتے ہیں تو بخشے ہوئے ہوتے ہیں۔

احمد بیہقی نے فرمایا: اس روایت کے ساتھ محمد بن عبدالعزیز منفرد ہے یہ اصرم بن حوشب ہمدانی سے ہے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے لیلۃ القدر کے بارے میں طویل حدیث میں اور تحقیق یہ روایت کی گئی ہے کعب الاحبار سے ماہِ رمضان کی فضیلت کے سلسلے میں مروی ہے اور عید کے دن یوم فطر کے دن مسلمانوں کا ظاہر ہونا (جو آنے والی روایت میں مذکور ہے)۔

صاحب روزہ کی کوئی دعا رد نہیں

۳۷۱۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد اشعری نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عبدالبصری نے ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے ان کو موسیٰ بن سعید راسبی نے ان کو ہلال بن عبدالسلام الورانی نے ان کو کعب الاحبار نے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی کہ میں نے اپنے بندوں پر روزے فرض کر دیئے ہیں اور وہ ماہِ رمضان کے روزے ہیں۔ اے موسیٰ جو شخص قیامت کے دن آئے گا پورا کر کے اور اس کے اعمال نامے میں دس رمضان ہوئے وہ ابدالوں میں سے ہوگا اور جو شخص پورا کر کے قیامت کے دن آیا اور اس کے صحیفہ عمل میں بیس رمضان ہوئے وہ منجین میں سے ہوگا اور جو شخص قیامت میں آیا اور اس کے صحیفہ اعمال میں تیس رمضان ہوئے وہ شہداء سے افضل ہوگا۔ میرے نزدیک ثواب کے اعتبار سے۔ اے موسیٰ میں حکم دیتا ہوں فرشتوں کو جو عرش اٹھانے والے ہیں جب رمضان آجائے کہ وہ عبادت سے رک جائیں جب بھی روزہ دار رمضان میں کوئی دعا کریں بس یہ لوگ آمین کہیں اور میں نے اپنی ذات پر لازم کر لیا ہے کہ میں رمضان کا روزہ رکھنے والوں کی کوئی دعا رد نہیں کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف ماہ رمضان سے متعلق وحی

۳۷۱۹:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کعب الاحبار سے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی کہ اے موسیٰ بے شک میں رمضان میں الہام کرتا ہوں آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو اور پرندوں کو اور چوپائیوں کو اور بلوں میں رہنے والے موذی جانوروں کو کہ وہ استغفار کریں رمضان کا روزہ رکھنے والوں کے لئے۔ اے موسیٰ تین چیزیں طلب کر ان لوگوں سے جو رمضان کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ نماز پڑھو ان کے ساتھ کھا پی بے شک میں اپنا عذاب نہیں اتاروں گا اور نہ ہی اپنی ناراضگی اس ٹکرائے زمین پر جس پر تین رمضان کے روزہ رکھنے والے موجود ہوں اے موسیٰ اگر تو مسافر ہوا کرے تو بیٹھ جا اور تو بیمار ہو تو ان کو کہہ وہ تجھ کو سواری دیں اور کہہ دے عورتوں سے اور ناپاکی والی خواتین سے اور چھوٹے بچوں سے کہ وہ تیرے ساتھ نکل کر آیا کریں جس جگہ رمضان کا روزہ رکھنے والے نکل کر آئیں۔ رمضان کے اختتام کے وقت بے شک میں اگر اجازت دے دوں اپنے آسمانوں سے اور اپنی زمین سے تو وہ ان روزہ رکھنے والوں کو سلام کریں اور ان سے بات چیت کریں اور ان کو بشارت دیں ان باتوں کی جو میں ان کو خبر دوں۔ بے شک میں کہوں گا کہ

(۳۷۱۷)......(۱) سقط من أ

(۳۷۱۸)......(۱) سقط من أ (۲)...... في ب صحيفته

(۳۷۱۹)......(۱) سقط من أ (۲)...... في ب أجيزهم

میرے وہ بندے جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے ہیں واپس لوٹ جاؤ اپنے گھروں کو تم لوگوں نے مجھ کو راضی کر لیا ہے اور میں نے تمہارا ثواب تمہارے روزوں میں سے یہ بنا دیا ہے کہ میں تمہیں جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہوں اور میں تمہارا حساب آسان کردوں گا اور میں تمہاری لغزش معاف کردوں گا اور تمہیں اپنی طرف سے نفقہ دوں گا اور تمہیں میں کسی کے آگے رسوا نہیں کروں گا مجھے میری عزت کی قسم ہے تم جو بھی چیز مانگتے تھے بعد صیام رمضان کے اور میں اس کو تمہاری آخرت کی ضرورت سمجھتا تھا تو تمہیں وہ ضرور دے سکتا تھا اور جو چیز تم امر دنیا میں سے مانگتے تھے وہ تمہارے لیے محفوظ کر دیتا تھا۔

۳۷۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو احمد بن اسحٰق نے ان کو عبدالسلام بزاز نے ان کو ادہم مولیٰ عمر بن عبدالعزیز نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عیدین میں عمر بن عبدالعزیز سے کہتے تھے اللہ قبول فرمائے ہم سے اور آپ سے اے امیر المؤمنین وہ ہمیں اس طرح جواب دیتے تھے اور ہمارے اوپر اس سے انکار نہیں کرتے تھے۔

نماز عید الفطر سے قبل کچھ کھانا

۳۷۲۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ثواب بن عقبہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان کے دن عید سے قبل کچھ نہیں کھاتے تھے حتیٰ کہ عید سے واپس آجاتے اور اپنے قربانی کے گوشت میں سے کھاتے تھے اور عید الفطر کے دن نکلنے سے قبل چند کھجوریں کھالیتے تھے۔

۳۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو حامد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن احمد بن نضر نے ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو عتبہ بن حمید ضبی نے ان کو عبید اللہ بن ابوبکر بن انس نے کہ میں نے سنا ابن مالک سے وہ کہتے تھے نہیں نکلے رسول اللہ کبھی عید الفطر کے دن حتیٰ کہ آپ نے پہلے کھجوریں کھائیں تین یا پانچ یا سات یا دس سے کم یا زیادہ۔اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں۔

عیدین کا مجمع

۳۷۲۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو محمد بن عبدالواحد خزاعی نے ان کو محمد بن ہارون ثقفی نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حسین برجلانی نے ان کو ابوالحسین رقی نے ان کو سلمان بن مسلم حلبی نے انہوں نے کہا کہ غزوان رقاشی گزرے اور عید کے دن انہوں نے لوگوں کی طرف دیکھا بعض بعض کو مزاحم ہو رہے تھے دیکھ کر رو پڑے اور کہنے لگے میں نے کوئی شے نہیں دیکھی جو قیامت کے دن کے قیام سے زیادہ مشابہ ہو آج کے اس اجتماع سے پھر اپنے گھر میں جا کر بیمار پڑ گئے۔

۳۷۲۴۔ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسین عبدالوہاب بن کلابی نے دمشق میں ان کو ابوالجہم احمد بن حسین نے ان کو مول نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا شمیط بن عجلان سے وہ کہتے تھے لوگوں کی طرف دیکھ کر ان کی عید کے دن (یہی منظر ہوگا ان کا) ان کے حشر کے دن ان کے مجمع کا (فرق یہ ہے) نہیں نظر آتا آج کے دن جسم پر مگر کپڑے کا ایک چیتھڑا جو کل بوسیدہ ہو جائے گا یا جسم پر گوشت ہے جس کو کل کلاں کو مٹی کھا جائے گی۔

(۳۷۲۲)......(۱) سقط من أ

(۳۷۲۳)......(۱) فی ب سلیمان بن سالم الحلبی

(۳۷۲۴)......(۱) فی (أ) الحسین (۲)...... لیست فی أ (۳)......سقطت من أ

عیدین پر شکر گذاری

۳۷۲۵:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن احمد بن بنانے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہمارے والد نے ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو محمد بن جنید نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا وہیب بن ورد کو ایک دن انہوں نے عید کی نماز پڑھی جب لوگ واپس ہوئے تو لوگ ان کے سامنے گزرتے رہے اور وہ ان کو دیکھتے رہے اس کے بعد وہ واپس لوٹ آئے اس کے بعد وہ کہنے لگے اگر یہ سارے لوگ البتہ اگر صبح کرتے وقت یقین رکھتے تھے کہ ان سے یہ مہینہ قبول ہو جائے گا تو مناسب ہے کہ یہ لوگ صبح سے شکر ادا کرنے میں مشغول ہوں اور اگر دوسری کیفیت ہے تو مناسب تھا کہ وہ صبح کرتے زیادہ مشغول اور زیادہ مشغول ہوتے (یعنی معافی مانگنے میں)۔

۳۷۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے اس نے کہا کہ ایک دن لوگ عید سے واپس لوٹ رہے تھے کہ ان کو وہیب نے دیکھا وہ اس کے قریب کچھ ایسی صورت سے گزر رہے تھے کہ وہ ان کو لحظہ بھر دیکھتے رہے پھر کہنے لگے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے اگر تم لوگوں نے صبح اس یقین کے ساتھ کی ہے اللہ تعالیٰ تم سے یہ مہینہ قبول کرلیں گے تو یہ تمہارے لیے مناسب تھا کہ تم مصروف ہو جاتے (شکر کرنے میں) ان تمام مشاغل سے جن میں تم لگے ہوئے ہو اور ہے دوسری بات کہ تمہیں قبولیت کا کوئی یقین نہیں بلکہ خوف ہے کہ کہیں قبولیت رد نہ ہو جائے تو تمہیں اس غفلت کی بجائے جس میں تم اس وقت ہو اللہ کی طرف رجوع ہونا چاہیے تھا۔

۳۷۲۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبدالحمید تمیمی نے ان کو سفیان نے اس نے کہا کہ حضرت وہیب نے کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا یوم فطر کے دن تو فرمایا کہ اگر ان سے ان کے روزے قبول ہو گئے ہیں تو یہ شکر کرنے والوں کا فعل نہیں ہے اور اگر یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے روزے قبول نہیں ہوئے تو یہ خوف کرنے والوں کا فعل نہیں ہے۔

۳۷۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن عبدالملک نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو سلیم بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن قرظ ازدی سے اور وہ اصحاب نبی میں سے تھے اور منبر پر تھے اور وہ فرما رہے تھے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن جب کہ انہوں نے لوگوں پر رنگ برنگے کپڑے دیکھے تھے تو انہوں نے کہا: اے افسوس کتنی نعمتیں ہیں جن کو ابھی اس نے پورا نہیں کیا اور کتنی مہربانیاں ہیں جن کو اس نے ظاہر نہیں کیا۔ اللہ کی وہی سنت ہے ذرا بھر بھی نہیں ہٹا اس سے کہ اس نے دیگر قوموں کی طرح ان پر بھی اتنے انعام کیے ہیں جن کا شکر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے سوائے اس کے نہیں کہ نعمت قائم ہوتی ہے اور پائیدار ہوتی ہے منعم علیہ کی طرف سے اپنے منعم کے شکر کرنے سے۔

ماہ رمضان مکہ مکرمہ میں گذارنے والی فضیلت

۳۷۲۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل

(۳۷۲۵)......(۱) فی ب (محمد تور بن محمد بن ابراهیم)		(۲) ..... لیست فی ب

(۳)...... لیست فی ب		(۴) ..... غیر واضح فی (أ)

(۳۷۲۶)......(۱) سقطت من أ		(۲) ..... سقطت من ب

(۳۷۲۸)......(۱) سقط من أ واثبتناها من ب		(۲)..... فی ب بشکر

صائغ نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو عبدالرحیم بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اول سے آخر تک پورا رمضان کا مہینہ مکہ مکرمہ میں پالے اس کے روزے بھی رکھے اور راتوں کو عبادت بھی کرے اس کے لئے سو ہزار رمضان کی عبادت (یعنی ایک لاکھ رمضان) لکھی جائے گی غیر مکے کے لحاظ سے اور اس کے لئے ان میں سے ہر دن مغفرت اور شفاعت ہوگی اور ہر رات میں مغفرت اور شفاعت ہوگی اور ہر دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد فی سبیل میں سواری کرنے کی سعادت لکھی جائے گی اور ہر روز اس کے لیے ایک مستجاب دعا ہوگی۔ اس روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن یزید منفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

شوال کے چھ دنوں کے روزے

۳۷۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان دونوں کو اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو سعد بن سعید انصاری نے ان کو عمر بن ثابت انصاری نے انہوں نے سنا ابوایوب انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص رمضان کے روزے رکھ لے اس کے بعد ان کے پیچھے لگائے چھ روزے شوال کے یہ روزے ہوں گے سال بھر کے (ثواب کے اعتبار سے)۔

۳۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن نمیر نے ان کو سعد بن سعید انصاری نے وہ بھائی تھے یحیٰ بن سعید کے ان کو عمر بن ثابت نے یہ آدمی تھے بنی حارث سے ان کو ابوایوب انصاری نے پھر اس نے ذکر کی مذکورہ روایت کی مثل۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے اپنے والد سے۔

۳۷۳۲:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن سلمہ واسطی نے اور ابو یحیٰ بن میسرہ سے دونوں کو حمیدی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم سے اور سعید بن سعید سے ان کو عمر بن ثابت انصاری نے ان کو ابوایوب انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے پیچھے لگائے چھ روزے شوال کے پس گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لیے۔

۳۷۳۳:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد نے ان کو ابوسعید نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے الانصاری نہیں کہا دونوں جگہ پر۔

(۳۷۲۹)......(۱) سقط من أ

(۳۷۳۲)......(۱) في ب يحيى بن أبي ميسرة (۲)...... في ب سعد

حديث صحيح

أخرجه مسلم (الصيام ۲۰۴) وأبوداود (۲۴۳۳) والترمذي (۷۵۹) وابن ماجه (۱۷۱۶) وأحمد (۵/۴۱۷، ۴۱۹) والدارمي (۲/۲۱) والطحاوي في المشكل (۱۱۷، ۱۱۹) والبيهقي (۴/۲۹۲) وابن أبي شيبة والطيالسي (۵۹۴) وابن حبان (۵/۲۵۸. الإحسان) كلهم من طرق عن سعد بن سعيد. به.

وقال الترمذي: حسن صحيح

وتابع سعد بن سعيد عليه كل من صفوان بن سليم مقروناً براوية سعد عن أبي داود و الدارمي وتابعه زيد بن أسلم ويحيى بن سعيد و عبدربه

(۳۷۳۳)......(۱) في ب أبوسعد وهو خطأ

۳۷۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزاز نے ان کو احمد بن منصور اور سری بن خزیمہ نے اور ہمیں حدیث بیان کی علوی نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ بن حسن جنائذی قہستانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو عمرو بن جابر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور چھ دن شوال کے گویا کہ اس نے روزے رکھے سال بھر کے۔ یہ بھی روایت ہے ثوبان سے اس نے نبی کریم سے۔

۳۷۳۵:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عمرو بزاز نے ان کو محمد عقبہ سدوسی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو یحییٰ بن حارث ذماری نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو ابواسماء نے ان کو ثوبان نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے پیچھے چھ روزے رکھے شوال کے گویا کہ اس نے سال بھر کے روزے رکھے اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن حمزہ نے ان کو یحییٰ بن حارث نے اس نے سنا ابواسماء سے اس نے ثوبان سے اس نے ابوالاشعث کا ذکر اپنی اسناد میں نہیں کیا۔

شوال کے چھ دن دو ماہ کے برابر ہیں

۳۷۳۶:.....ہمیں خبر دی احمد بن حسین اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ان کو یحییٰ بن حارث نے انہوں نے سنا ابواسماء رجبی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ثوبان مولیٰ رسول اللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینے کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں (کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس کا ہوتا ہے) اور چھ دن بعد رمضان کے دو ماہ کے برابر ہیں۔ یہ پورا سال بھر ہوا یعنی رمضان اور اس کے بعد چھ دن۔

۳۷۳۷:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ابن ابوالسری نے ان کو بقیہ بن ولید حمصی نے ان کو اسماعیل بن بشر نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ رمضان کے بعد روزہ رکھنے والا بھاگنے والے کے بچا ہوا مال سمیٹنے والے کی طرح ہے۔

اشہر الحرم (عزت والے مہینوں) میں روزے رکھنا

۳۷۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوالسلیل نے اس نے مجیبہ باہلیہ سے اس نے اپنے والد سے یا چچا سے وہ رسول اللہ کے پاس آیا پھر چلا گیا اس کے بعد وہ ایک سال بعد حضور کے پاس آیا۔ اس وقت اس کا حال بدل چکا تھا اور صورت تبدیل ہوگئی تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کون ہیں؟ بولے کہ میں باہلی ہوں جو ایک سال قبل آپ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ کس چیز نے آپ کو تبدیل کر دیا ہے۔ آپ بڑی خوب صورت شکل صورت والے تھے؟ عرض کیا کہ میں جب سے آپ کو مل کر رخصت ہوا تھا جب سے میں نے دن کا کھانا چھوڑ دیا ہے صرف رات کو کھاتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ آپ نے اپنے نفس کو کیوں عذاب دیا ہے؟ اس کے بعد فرمایا کہ صبر

(۳۷۳۴).....(۱) فی ب عمرو بن جابر بن عبداللہ وھو خطا

(۳۷۳۵).....(۱) فی (ا) ابو الولید بن مسلم

(۳۷۳۷).....(۱) زیادۃ من ب (۲).....فی ب بشر (۳).....فی ب عباس

(۳۷۳۸).....(۱) لیست فی ب (۲).....فی ب المحرم

اخرجه المصنف من طریق ابی داود السجستانی (۲۴۲۸)

کے مہینے کے روزے رکھا کر اور صرف ایک دن ہر مہینے میں۔اس نے کہا میرے لیے اور زیادہ کر دیجیے۔ مجھے اس کی طاقت ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روزہ رکھو محترم مہینے کا پھر چھوڑ دو پھر روزہ رکھو محترم مہینے کا پھر چھوڑ دو پھر روزہ رکھو محترم مہینے کا پھر چھوڑ دو اور آپ نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کیا پہلے تینوں کو ملایا پھر چھوڑ کر دکھایا کہ ایسے کرو۔

۳۷۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو ایک خاتون نے قبیلہ باہلہ سے ان کو کہا جاتا تھا مجیبہ۔ان کو بیان کیا ان کے والد نے یا چچا نے جریری کا شک ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس گیا کسی ضرورت سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے نہیں پہچانتے۔اس کے بعد اس نے حدیث ذکر کی۔مذکور کے مفہوم میں۔علاوہ ازیں انہوں نے کہا اس کے آخر میں کہ تم صبر والے مہینے کے روزے رکھو اور ہر ماہ تین روزے رکھو اور محرم میں رکھو اور باقی نہ رکھو۔

۳۷۴۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلونی نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شہروں کا انتخاب فرمایا۔پس اللہ کے نزدیک محبوب ترین شہر بلاد الحرام ہے پھر اللہ نے زمانوں میں چناؤ کیا اللہ کے نزدیک پسندیدہ زمانہ اشہر حرم ہیں (محترم مہینے) اور سب مہینوں میں زیادہ محبوب مہینہ ذوالحجہ ہے اور پھر ذوالحجہ میں سے زیادہ پیارا عشرہ اول ہے اس کا' پھر اللہ نے دنوں کا انتخاب فرمایا سب دنوں میں محبوب دن اللہ کے ہاں جمعہ کا دن ہے۔اللہ نے راتوں کا انتخاب فرمایا سب سے زیادہ محبوب رات اللہ کے نزدیک لیلۃ القدر ہے۔اللہ نے ساعات کو چاندنی رات میں سے چنا بس اللہ کے نزدیک محبوب ترین ساعت فرض نمازوں کی ساعات ہیں۔اللہ نے کلام کا انتخاب فرمایا تو اللہ کے ہاں محبوب ترین کلام لا الہٰ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ والحمد للہ ہے جو شخص لا الہٰ الا اللہ کہے پس یہ کلمہ اخلاص ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں بیس نیکیاں لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کے ذریعے بیس گناہ مٹا دیتے ہیں اور جو شخص اللہ اکبر کہے تو یہ اللہ کا جلال ہے اس کے ذریعے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس گناہ مٹ جائیں گے اور جو شخص کہے سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ اپنی مخلوق کو پیدا فرماتے وقت فرمایا تھا جب اپنے عرش پر مستوی ہوئے تھے اس کے عرش نے اس کی تسبیح کی تھی اس کے لیے اس کے بدلے میں بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کہے الحمد للہ تو یہ اللہ کی ثناء ہے اللہ اس کے لیے اس کے بدلے میں تمیں نیکیاں لکھیں گے اور اس کے تمیں گناہ معاف فرمائیں گے اور ہم نے اس کو دوسرے طریق سے روایت کیا ہے کعب سے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مہینوں میں سے انتخاب کیا تو ان میں ماہ رمضان کو منتخب فرمایا اور زمین کے حصوں کو چنا تو ان میں سے مساجد کو منتخب فرمایا۔

۳۷۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو ابونعمان نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا ایک آدمی نے مجھے حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے قیس بن عباد سے کہ انہوں نے اشہر حرم کا ذکر کیا تو فرمایا کہ نہیں ہے ان میں سے مگر دسویں میں اس سے کوئی چیز۔انہوں نے کہا کہ ذکر کیا گیا ہے ذوالحجہ میں دسویں میں قربانی کرنا اور وہی حج اکبر کا دن ہے اور محرم میں دسواں یوم عاشورہ ہے اور رجب میں دسواں دن مٹاتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا جو چاہتا ہے۔انہوں نے کہا کہ میں بھول گیا کہ آپ نے کیا فرمایا تھا ذیقعدہ کے بارے میں۔(ذیقعدہ ذوالحجہ محرم اور رجب یہ اشہر الحرم اور محترم مہینے ہیں)۔

۳۷۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان

(۳۷۴۱) (۱) غیر واضح فی (أ) (۲) سقطت من أ

کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو عبیداللہ بن نضر قیسی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو قیس بن عباد نے وہ کہتے ہیں کہ اشہر الحرام دراصل ہر مہینے کی دسویں تاریخ میں ہے یعنی اس میں کوئی امر ہے ذوالحجہ کا دسواں دن قربانی ہے اور محرم کا دسواں دن عاشورہ ہے اور رجب کا دسواں دن اس میں اللہ جو چاہتے ہیں مٹاتے ہیں جو چاہتے ہیں باقی رکھتے ہیں۔ میں بھول گیا کہ انہوں نے ذیقعدہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا۔

ذوالحجہ کے دس ایام کی تخصیص ان میں عمل کرنے کی سخت کوشش کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والفجر ولیال عشر

صبح کی قسم اور دس راتوں کی قسم (یعنی عشرہ ذوالحجہ)

۳۷۴۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے بطور اجازۃ یہ کہ ابوالحسن علی بن محمد بن عبید قرشی نے کوفے میں ان کو خبر دی ہے حسین بن علی عفان عامری نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عباس بن عقبہ حضرمی نے ان کو خبر دی ہے خیر بن نعیم نے ان کو ابوالزبیر نے جابر سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

والفجر ولیال عشر

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔

فرمایا کہ عشر سے مراد عشر اضحیٰ قربانی کا دسواں دن ہے اور الوتر یوم عرفہ ہے اور شفع یوم نحر ہے اور تاریخ بخاری میں ابو نعیم سے مروی ہے ان کو بیان کیا ابو سعید بن عوذ برار نے ان کو محمد بن مرتفع نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے انہوں نے کہا کہ دس راتیں دس دن سمیت ہیں آٹھویں اور عرفہ اور نحر اور شفع دو دن میں سے (جو شخص جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص پیچھے رہ جائے اس پر کوئی گناہ نہیں (قرآن) اور وہی وتر ہے۔

۳۷۴۵:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو اغر نے ان کو خلیفہ بن حصین بن قیس نے ان کو ابو نصر نے ان کو ابن عباس نے قربانی کے بارے میں ھل فی ذالک قسم لذی حجر۔ ضرور اس میں ایک بھاری قسم ہے اہل عقل کے لئے۔ فرمایا کہ واسطے ذی حجی۔

۳۷۴۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم عدل نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو زیاد بن ابو اوفیٰ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا وہ راتیں اللہ نے جن کی قسم کھائی ہے وہ عشرہ اول ذوالحجہ کی راتیں ہیں اور شفع یوم نحر ہے اور وتر یوم عرفہ ہے میں نے اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں زیاد بن ابو اوفی سے۔

۳۷۴۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن بکر نے ان کو ابو بشر بن احمد بن حاضر بردغندی نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زہیر نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ نے ان کو عوف نے ان کو زرارہ بن ابو اوفی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ وہ دس جن کے بارے میں اللہ

(۳۷۴۳)..... (۱) غیر واضح فی (أ) (۲) فی ب خیرۃ

(۳۷۴۵)..... (۱) فی ب بن

صححہ الحاکم (۲/۵۲۲) ووافقہ الذھبی

(۳۷۴۶)..... (۱) فی (أ) کتاب

نے قسم کھائی ہے وہ ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں شفع یوم ذبح ہے اور وتر یوم عرفہ ہے۔

۳۷۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو احمد بن حسین بن یزید قزوینی نے ان کو محمد بن مندہ اصفہانی نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحق نے ان کو منصور نے کہ ولیال عشر۔ فرمایا عشرہ وہ عشرہ اضحیٰ ہے جس کا اللہ نے وعدہ دیا تھا موسیٰ علیہ السلام کو اور اللہ نے فرمایا کہ ہم نے ان تیس دنوں کی مدت کو اتممناھا بعشر: مزید دس دنوں کے ساتھ مکمل کیا تھا۔

۳۷۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر بن بختری نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسے ایام نہیں ہیں جن میں عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو ان دس دنوں سے (یعنی عشرہ ذوالحجہ سے) پوچھا گیا یارسول اللہ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اپنے مال کے ساتھ اور اپنی جان کے ساتھ پس ان میں سے کسی شے کے ساتھ واپس نہ آئے (یعنی مال بھی اور جان بھی وہیں کھپا دے)۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی طرح اس کو روایت کیا اعمش نے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے بخاری نے صحیح میں اور ہم نے اس بارے میں روایت کی ہے مجاہد سے اس نے ابن عباس سے مختصر طور پر سوائے اس کے کہ انہوں نے یہ زیادہ کیا ہے کہ ان ایام میں کثرت کے ساتھ لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھنے کی کثرت کرو اور یہ مذکور ہے کتاب الدعوات کے اندر۔

۳۷۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصر و یہ مروزی نے ان کو ابوبکر بن حب نے ان کو ابو یعقوب اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان بن مسلم نے اور ان سے پوچھا احمد بن حنبل نے اور یحییٰ بن معین سب نے ان کو خبر دی ابوعوانہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام عشر سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی دن افضل نہیں ہے اور نہ ہی کسی دن میں عمل کرنا اللہ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہے لہٰذا ان ایام میں لا الہ الا اللہ کی اور اللہ اکبر کی اور الحمد للہ کی کثرت کرو۔ حربی نے کہا ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے کہا جب ان کو وہ حدیث بیان ہوئی جس میں یہ کلام اخیر تھا کسی ایک نے اس میں کہا ہے سوائے ابوعوانہ کے یعنی صرف یہ کہ ان میں کثرت کرو انہوں نے کہا کہ محمد بن فضیل کا ذکر بھی ہوا یزید بن ابوزیاد سے اور وہی مذکور ہے کتاب الدعوات میں اور ذکر کیا ہے مسعود بن سعد نے ان کو یزید نے اور انہوں نے جو کہا ہے وہ تحمید ہے تمجید کے بدلے میں۔

۳۷۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو مسعود بن سعد نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایام عشر سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک عظیم مرتبے والے کوئی ایام نہیں ہیں اور نہ کوئی ایام ہیں جن میں عمل کرنا اللہ کو ان میں عمل سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا ان میں کثرت کرو تحمید تکبیر اور تہلیل کی۔

۳۷۵۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اصبغ بن زید وراق نے ان کو قاسم بن ایوب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۷۴۸)......(۱) فی (أ) الحسن

(۳۷۴۹)......(۱) فی ب قیل

(۳۷۵۰)......(۱) فی ب التمجید بدل التحمید

(۳۷۵۱)......(۱) سقط من (أ) وأثبتناها من ب (۲)......سقط من (أ) وأثبتناها من ب (۳)...... فی ب التمجید

نے کہ عشرہ قربانی میں جو شخص خیر کا کوئی عمل کرے اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ بڑا اجر کے اعتبار سے کوئی عمل نہیں ہے۔ عرض کیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنے نفس کے ساتھ اور اپنے مال کے ساتھ نکلا مگر ان میں سے کسی شے کے ساتھ واپس نہ آسکا بلکہ سب کچھ قربان کر دیا۔ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر جب ایام عشر میں داخل ہوتے تھے تو سخت کوشش کرتے تھے حتیٰ کہ قریب ہوتے کہ ہلاکت واقع ہو جائے۔

۳۷۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ہے میرے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ان ایام میں عمل کرنا یعنی ان میں سے ایک میں عمل کرنا جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے جس میں دن میں روزہ رکھا جائے اور رات کو چوکیداری کی جائے مگر یہ کہ وہ شخص حاضر کیا جائے شہادت پر۔ امام اوزاعی نے کہا کہ مجھے اس کے ساتھ حدیث بیان کی ہے ایک آدمی نے قریش سے بنی مخزوم سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

نو ذی الحجہ اور دس محرم کا روزہ

۳۷۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو ہنیدہ بن خالد نے اس نے اپنی بیوی سے انہوں نے بعض ازواج رسول سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نویں ذوالحجہ کا اور دسویں محرم کا اور ہر ماہ تین دن کا پہلا پیر کا دن مہینے میں سے۔

۳۷۵۵:..... ہمیں خبر دی قاضی ابو عمر محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم نے ان کو احمد بن محمود بن حرزاد کازرونی نے ان کو موسیٰ بن اسحٰق انصاری نے ان کو خالد بن یزید بن عبدالملک نے صفوان بن سلیم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مہینوں میں سردار مہینہ رمضان ہے اور حرمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ عظمت والا ذوالحجہ ہے۔

۳۷۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحٰق بن ابراہیم قاری نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے۔

۳۷۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو سعد بن ابو عثمان زاہد نے ان کو ابو عمر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن یوسف سنجانی نے دونوں کو محمد بن عبدالرحمٰن عنبری نے ان کو مسعود بن واصل نے ان کو نہاس بن قہشم نے ان کو قتادہ نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ایام دنیا میں سے کوئی ایام ایسے نہیں ہیں جن میں عمل کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہو کہ ان میں اللہ کی عبادت کی جائے عشرہ ذوالحجہ سے۔ ان میں روزہ رکھنا سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہوتا ہے۔

۳۷۵۸:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن علی بن یزید حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن وہب دینوری نے ان کو عباس بن ولید ازدی رملی نے ان کو یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے ان کو یحییٰ بن ایوب بجلی نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو سعید بن جبیر نے ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عشرۂ ذوالحجہ کے ایام سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی افضل [illegible] اور نہ

(۳۷۵۲)..... (۱) فی ب عشر

(۳۷۵۳)..... (۱) غیر واضح فی (أ) (۲)..... فی ب کقدر (۳)..... فی ب یحتضر امرؤ بشهادة

(۳۷۵۴)..... (۱) فی ب وخمیس

(۳۷۵۷)..... (۱) فی ب سعید (۲)..... فی ب الهسنجانی

(۳۷۵۸)..... (۱) سقط من أ وأثبتناه من ب (۲)..... سقط من أ وأثبتناه من ب (۳)..... لیس فی ب

ہی انکے سوا کسی ایام میں عمل کرنا اللہ کو زیادہ محبوب ہے لہٰذا ان میں تکبیر تہلیل کی کثرت کرو اور ذکر اللہ کی بے شک یہ ایام تہلیل وتکبیر کے ایام ہیں اور ذکر اللہ کے۔ بے شک ان میں سے کسی ایک دن کا روزہ رکھنا سال بھر کے رزے کے برابر ہے اور ان میں عمل کرنا دہرا کیا جاتا ہے سات سو گنا تک۔

یوم عرفہ کی تخصیص۔یعنی یوم عرفہ کا خصوصی ذکر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وشاهد ومشهود

قسم ہے شاہد کی اور مشہود کی۔

۳۷۵۹:...... ہم نے ابوہریرہ سے مرفوع اور موقوف روایت کی ہے کہ مشہود سے مراد یوم عرفہ ہے۔

۳۷۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو ایوب بن خالد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک افضل ایام یوم جمعہ ہے اور وہی شاہد ہے اور مشہود یوم عرفہ اور یوم موعود یوم قیامت ہے۔

۳۷۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن مقری نے ان کو حسن بن اسحٰق نے ان کو سیف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو عبداللہ بن معبد زمانی نے ان کو ابوقتادہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عاشوراء (دسویں محرم) کا روزہ میں اللہ سے ثواب کی امید کرتا ہوں کہ اللہ اس کو اس سے قبل کے سال بھر کے کفارہ ہوجاتا ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث حماد بن زید سے۔

۳۷۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ایوب نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو داؤد بن شابور نے ان کو ابوقزعہ نے ان کو ابوالخلیل نے ان کو ابوحرملہ نے ان کو ابوقتادہ نے وہ اس حدیث کو نبی کریم تک پہنچاتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ سال بھر کا کفارہ ہے جو اس کے متصل ہے اور یوم عاشورے کا روزہ سال بھر کا کفارہ ہے۔

۳۷۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوقیس نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہزیل سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں مسروق سے وہ سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ سال بھر میں سے کوئی ایسا دن نہیں ہے جس کا میں روزہ رکھوں اور وہ مجھے یوم عرفہ سے زیادہ محبوب ہو۔

۳۷۶۴:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے ان کو سلیمان بن احمد واسطی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے ان کو دلہم بن صالح نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزے کی طرح ہے۔

(۳۷۶۲)...... (۱) فی (ب) تلیها اخرجه المصنف فی السنن (۴/۲۸۳)

(۳۷۶۳)...... (۱) فی ب (فی)

(۳۷۶۴)...... دلهم بن صالح ضعیف

وسليمان بن موسى عن دلهم لايتابع عليه. قال ذلك العقيلي ومن طريق سليمان هذا اخرجه العقيلي في الضعفاء (۲/۴۰ ۱) به كما أن ابا إسحاق مدلس وقد عنعن ومع هذا فقد حسن المنذري إسناده في الترغيب (۲/۱۱۲)

عرفہ ایام کو معروف بناتا ہے

۳۷۶۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمر محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو محمد بن عثمان عیسیٰ نے ان کو احمد بن عبداللہ بن بکار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے دھم بن صالح نے ان کو ابو اسحٰق نے مسروق سے کہ وہ داخل ہوئے سیدہ عائشہ کے پاس یوم عرفہ کے دن اور انہوں نے پینے کے لیے پانی مانگا تو سیدہ عائشہ نے فرمایا جاریہ اسے شہد کا شربت پلایئے۔ اے مسروق کیا آپ کا روزہ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں ڈر رہا تھا کہ شاید آج قربانی کا دن ہو سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ بات ایسے نہیں ہے یوم عرفہ ایسا دن ہے جو ایام کو معروف بناتا ہے اور یوم نحر ایام کی قربانی کرتا ہے مسروق کیا تم نے سنا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفہ کے روزے کو ہزار دن کے روزے کے برابر فرماتے تھے۔

۳۷۶۶:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے ان کو صالح بن محمد حافظ بغدادی نے ان کو محمد بن عمرو بن جبلہ نے ان کو حرمی بن عمارہ نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس بن مالک سے انہوں نے فرمایا کہا جاتا تھا ایام عشر میں کہ ہر دن کے بدلے میں ہزار دن ہے اور یوم عرفہ دس ہزار دن یعنی فضیلت میں۔

۳۷۶۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابوالحسین احمد بن حسین بن یزید قزوینی نے رائے میں ان کو محمد بن مندہ اصفہانی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو محمد بن ابو حمید نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ کے دن اکثر یہ دعا ہوتی تھی:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر۔

۳۷۶۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو خلیفہ نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایک آدمی نے عبد قیس سے ان کو فضل بن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا جو شخص یوم عرفہ کے دن اپنی زبان کی اپنے کانوں کی اور اپنی نظر کی حفاظت کرلے عرفہ سے عرفہ تک کی بخشش ہو جاتی ہے اور ہم نے اسی مفہوم کو روایت کیا ہے اور وجہ سے جو موصول ہے کتاب الحج میں۔

۳۷۶۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو عمارہ بن ذکوان نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ اذکروا اللہ فی ایام معدودات۔ اللہ کو یاد کرو چند مخصوص ایام میں فرمایا کہ مراد ہیں دس دن (ایام العشر) اور ایام معلومات (معلوم مخصوص ایام) ایام النحر میں فرماتے ہیں مشرکین حج میں بیٹھتے تھے اور اپنے آباؤ اجداد کے تذکرے کرتے تھے ان کے ایام کو یاد کرتے اور ان کے انساب کو جامع طور پر بیان کرتے تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اسلام کا یہ حکم نازل فرمایا اذکروا اللّٰہ کذکرکم اباء کم او اشد ذکراً۔ اللہ کو یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو اور اس سے بھی بہت زیادہ یاد کرو۔ میں نے اس کو ایسے ہی پایا ہے مگر وہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے (جو نیچے درج ہے)۔

۳۷۷۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو

(۳۷۶۵)......(۱) فی ب الإمام

(۳۷۶۶)......(۱) فی ب قال (۲) سقط من (أ) (۳) ...لیست فی ب

(۳۷۶۹)......(۱) ......غیر واضح فی (أ) (۲) ......فی ب ھکذا

(۳۷۷۰)......☆ فی الأصل (سفیان بن أبی نجیح)

عفان بن مسلم نے ان کو ہشیم نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ایام معلومات ایام عشر ہیں اور ایام معدودات ایام تشریق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ ایام معلومات دس دن ہیں اور ایام معدودات ایام تشریق ہیں۔

ماہ محرم کا خاص ذکر کرنا ...... یعنی محرم کا خاص تذکرہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

والفجر ولیال عشر

۳۷۷۱: ...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو نوح بن قیس حدانی نے ان کو عثمان بن محصن نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے الفجر ولیال عشر کے بارے میں کہ فجر سے مراد محرم ہے سال کی فجر ہے۔

۳۷۷۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے اور مسدد نے ان کو خبر دی ابوعوانہ نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے احمد بن سہل بخاری نے ان کو قیس بن انیف نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ ماہ محرم کا ہے اور افضل نماز فرض نماز کے بعد تہجد کی نماز ہے۔ یہ الفاظ حدیث قتیبہ کے ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں۔

۳۷۷۳: ...... ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی بن احمد الفامی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے اور حجبی نے دونوں کو ابوعوانہ نے ان کو ابوبشر نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

ماہ رمضان کے بعد افضل روزہ

۳۷۷۴: ...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حجبی نے اور مسدد نے ان دونوں کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو محمد بن منتشر نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ ماہِ رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ اس ماہ کا ہے جس کو تم محرم کے نام سے پکارتے ہو اور افضل نماز فرائض کے بعد وہ جو رات کے پیٹ میں ہے (یعنی تہجد کی نماز) اسی طرح اس کو روایت کیا ہے زائدہ بن قدامہ نے اور جریر بن عبدالحمید نے ان کو عبدالملک نے اور ان دونوں کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں۔

۳۷۷۵: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو نعمان بن سعد نے انہوں نے کہا کہ حضرت علی کے پاس کوئی آدمی آیا اور بولا اے امیر المؤمنین مجھے ایک مہینے کے بارے میں خبر دیجئے میں جس میں روزے رکھوں رمضان کے بعد۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ایسی چیز کے بارے میں پوچھا ہے کہ جس کے بارے میں میں نے کسی کو پوچھتے ہوئے نہیں سنا ہاں!(۱) ایک آدمی نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم رمضان کے علاوہ کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو پھر محرم کے روزے رکھو کیونکہ وہ اللہ کا مہینہ ہے اور اس میں ایک ایسا دن ہے

(۳۷۷۲) ...... أخرجه المصنف (۴/ ۲۹۰ و ۲۹۱) من طريق قتيبة بن سعيد. به

(۱) غير واضح في (أ)

(۳۷۷۳) ...... أخرجه المصنف في السنن (۴: ۲۹۱) بنفس الاسناد

(۳۷۷۵) ...... (۱) هذه العبارة ليست في ب

جس میں ایک پوری قوم نے توبہ کی تھی اور دوسری قوم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

عاشورے (دسویں محرم) کو ذکر اللہ کے لئے مخصوص کرنا

۳۷۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسحق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو خبر دی عبداللہ بن سعید بن جبیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف جب لائے تو وہاں آباد یہودی یوم عاشورے کا روزہ رکھتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون سا دن ہے جس کا یہ لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑا عظیم دن ہے اللہ نے اسی دن میں موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور اسی دن آل فرعون غرق ہوئی تھی۔ اسی دن موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا شکرانے کا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (موافقت کرنے کے لئے) تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں لہٰذا رسول اللہ نے بھی عاشوراء محرم کا روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان بن عیینہ سے۔

۳۷۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد عدل نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحق نے اور حمید بن مسعدہ نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو خالد بن ذکوان نے ان کو ربیع بنت معوذ عفراء نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو مدینے کے گرد آباد بستیوں میں نمائندہ بھیج کر کہلوایا جس نے اس حال میں صبح کی ہے کہ وہ روزہ رکھ چکا ہے وہ اپنا روزہ پورا کر لے اور جس نے روزہ نہیں رکھا وہ (اب سے روزہ رکھ لے) اور باقی دن روزے سے گزارے۔ حمید نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم لوگ اس کے بعد عاشوراء محرم کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور ہم لوگ ان کو بھی مسجد میں لے جاتے تھے اور ہم ان کو بہلانے کے لئے اون کے کھلونے بنا لیتے تھے جب کھانے کے لیے ان میں سے کوئی بچہ روتا تو ہم اس کو وہ کھلونا (دے کر بہلاتے تھے) یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں بشر بن مفضل کی حدیث سے۔

۳۷۷۸:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو احمد بن ازہر بن منیع نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آپ کے سامنے عاشورے کا ذکر ہوا کہ یہ ایک دن تھا اہل جاہلیت جس کا روزہ رکھتے تھے جو شخص (تم میں سے) پسند کرے روزہ رکھنا اسے چاہیے کہ وہ اس دن کا روزہ رکھے اور جو اس کا روزہ نہ رکھنا چاہے وہ چھوڑ دے نہ رکھے۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث لیث سے اور دیگر نے نافع سے روایت کیا ہے۔

۳۷۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن ابویزید نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے

(۳۷۷۶)...... (۱) فی (أ) السجستانی وهو خطأ

أخرجه المصنف فی السنن (۲۸۶/۴) البخاری (رقم ۲۰۰۴، ۳۳۹۷، فتح) ومسلم (الصیام ۱۲۸) واحمد (۲۹۱/۱، ۳۱۰) کلهم من طرق کثیرة عن أیوب. به وللحدیث طرق أخری

(۳۷۷۷)...... (۱) غیر واضح فی (أ)

أخرجه المصنف فی السنن (۲۸۸/۴) من طریق بشر بن المفضل. به

(۳۷۷۸)...... أخرجه المصنف فی السنن (۲۸۹/۴)

فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن کے روزے کو تلاش کرتے ہوں اور اس کی دوسرے دن پر فضیلت طلب کرتے ہوں مگر یہی دن یوم عاشورا کو یا ماہ رمضان کو۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابن عیینہ کی حدیث سے۔

۳۷۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو عبدالجبار بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابوملیکہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابویزید کو کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کسی دن کو کسی دن پر کوئی فضیلت نہیں ہے روزہ رکھنے میں سوائے ماہ رمضان کے اور یوم عاشورے کے۔

عاشوراء کا روزہ سال کا کفارہ ہے

۳۷۸۱:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق ثوری نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو حرملہ بن ایاس شیبانی نے ان کو ابوقتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو یہ ارشاد فرمایا کہ وہ سال بھر کا کفارہ بن جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: وہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے گزرے ہوئے سال اور آئندہ سال کے لئے اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یحییٰ قطان نے ثوری سے۔

۳۷۸۲:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن محمد جانی عدل نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو داؤد حفری نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابوالخلیل نے حرملہ شیبانی سے ان کو ابوقتادہ کے غلام نے ان کو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عاشورے کا روزہ سال بھر کا کفارہ ہے اور عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے لیے کفار ہوتا ہے۔اسی طرح روایت کیا ہے اس کو جریر نے منصور سے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا روایت ہے حرملہ بن ایاس شیبانی سے ان کو ابوقتادہ نے ان کو مولیٰ ابوقتادہ نے ابوقتادہ سے اور سب سے زیادہ صحیح روایت اس میں عبداللہ بن معبد زمانی کی روایت ہے ابوقتادہ سے جیسے گزر چکی ہے۔

شیخ حلیمی کا تمام روایات پر جامع تبصرہ

۳۷۸۳:......شیخ حلیمی رحمۃ اللہ نے فرمایا: فرماتے ہیں ان روایات کے بارے میں کہ پانچ نمازیں کفارہ میں ان گناہوں کے لیے جو ان کے درمیان ہوں گے جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے اور جمعہ سے جمعہ تک وغیرہ۔ تحقیق یہ ممکن ہے اور جائز ہے کہ ان اخبار واحادیث کا مطلب اس طرح ہو کہ ہر ایک چیز پانچ نمازیں اس کے بعد جمعہ اس کے بعد رمضان کے روزے اس کے بعد عرفہ کا روزہ اس کے بعد عاشورے کا روزہ ان تمام عبادات وحسنات کا اللہ کے ہاں وہ مقام ہے اور وہ قدر ومنزلت ہے کہ وہ ان کے ذریعے تمام سیئات اور گناہوں کا اثر مٹا دے وہ جس حد تک بھی پہنچے ہوئے ہوں اور جتنی بھی ہوں جب تک کہ کبیرہ گناہ نہ کیے ہوں۔ یہ نیکیاں اگر اس مرتبے کی ہوں کہ ان کے ساتھ تکفیر اور کفارہ بنانا واقع ہو سکے ان گناہوں کا جو جو اس کے برابر ہوں (کفارے کے اعتبار سے) اور جو سیئات کہ اس کے مطابق نہ ہوں (کفارے کے لحاظ سے) کہ انہیں مٹا دے (یعنی اگر گناہ سرے سے نہ ہوں تو وہ بدل دے گا اضافے کو ان کے نفسوں کے درجات میں۔اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ وضو طہارت اور پاک کرنا ہے یا یہ کہ وضو ناپا کی یا بے وضو ہونے کو اٹھا دیتا ہے یا یوں کہا جاتا ہے کہ عتق اور گردن

(۳۷۸۱)......اخرجه المصنف (۲۸۳/۴)

(۳۷۸۲)......اخرجه المصنف فی السنن (۲۸۳/۴)

(۳۷۸۳)......(۱) ب وهو (۲)......فی ب او

آزاد کرنا کفارہ ہے تو یقیناً اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر وہاں وہ چیز موجود ہو جس سے طہارت کی جاتی ہے (یعنی اگر بے وضو ہونا پایا کی ہونا موجود ہو) عتق کفارہ ہے کا مطلب بھی یہی ہے کہ اگر وہاں کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کا کفارہ دیا جا سکے (اور مذکور عبادات کے بارے میں یہی ہوگا کہ اگر ایسی خطائیں موجود ہوں جن کا کفارہ دیا جاسکتا ہے تو وہ عبادات ان کا کفارہ بن جائیں گی) اور اگر اس کے یعنی عبادت یا عبادات کرنے والے کے اعمال نامے میں ایسی خطائیں اور گناہ موجود نہ ہوں تو یہ تمام عبادات فضل اور نیکی ہوں گی جو اپنے کرنے والے کے لئے ثواب کا موجب ہوں گی۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔

۳۷۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابو دنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو اسود بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو ان لوگوں میں سے کوفے میں جو اصحاب رسول تھے کہ انہوں نے حکم دیا ہو عاشورے کے روزے کا۔ حضرت علی ہوں یا ابو موسیٰ ہوں۔

دسویں کے ساتھ نویں کا روزہ

۳۷۸۵:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو النضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابو مریم مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے کہ انہوں نے سنا ابو عطفان بن ظریف مری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے عاشورے کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ اس دن کی تو یہودی تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں کا روزہ بھی ساتھ رکھیں گے (تاکہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موافقت اور رب کی عبادت ہونے کے ساتھ یہودیوں سے مخالفت بھی ہو جائے) پس ابھی تک آنے والا سال یعنی عاشورہ ابھی نہیں آیا تھا کہ رسول اللہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن علی حلوانی سے اس نے ابن ابو مریم سے۔

۳۷۸۶:......ہمیں خبر دی شیخ طلحہ بن علی صقر نے بغداد میں ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو محمد بن عبد اللہ دینوری نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو قاسم بن عباس نے ان کو عبد اللہ بن عمیر نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر میں زندہ رہا آنے والے سال تک تو میں نویں محرم کا روزہ بھی رکھوں گا (یعنی یوم عاشورہ کے ڈر سے کہ کہیں وہ فوت نہ ہو جائے)۔

۳۷۸۷:......ان کو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بکار بن قتیبہ قاضی مصر نے ان کو روح بن عبادہ نے اور ابو عامر عقدی نے اور ابو داؤد طیالسی نے ان سب نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن ابو ذئب نے ان کو قاسم بن عباس نے ان کو عبد اللہ بن عمیر نے کہ عقدی نے کہا وہ غلام تھے حضرت ابن عباس کے کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اگر میں آنے والے سال تک زندہ رہا تو میں یوم عاشورا کا روزہ رکھوں گا نویں کے ساتھ۔ یہ الفاظ ہیں حدیث عقدی کے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حدیث ابن ذئب سے اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ انہوں

(۳۷۸۵)......(۱) في أ عن وهو خطأ (۲)...... في الأصل المهري

أخرجه المصنف في السنن (۴/۲۸۷) و مسلم (الصيام ۱۳۳) كلاهما من طريق سعيد بن أبي مريم. به

تابعه عليه ابن وهب. أخرجه أبو داود (۲۴۴۵). به

(۳۷۸۶)......(۱) سقطت من أ (۲)......في ب (بن أبي العباس)

أخرجه المصنف في السنن (۴/۲۸۷) ومسلم (الصيام ۱۳۴) وابن ماجه (۱۷۳۶) واحمد (۱/۲۲۵، ۲۳۶، ۳۴۵) كلهم من طرق عن ابن أبي ذئب. به

(۳۷۸۷)......(۱) زيادة ليست في ب (۲)......في ب ابن أبي ذئب

نے کہا کہ تم لوگ روزہ رکھو نویں کا اور دسویں کا اور یہود کی مخالفت کرو۔

۳۷۸۸:......جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکار بن قتیبہ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی ہے عطاء نے کہ انہوں نے سنا ابن عباس سے کہ وہ فرماتے تھے کہ یہودیوں کی مخالفت کرو اور نویں اور دسویں محرم دونوں کا روزہ رکھو۔

۳۷۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو داؤد بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اگر میں باقی رہا (یعنی زندہ رہا) تو البتہ ضرور حکم دوں گا ایک دن قبل یا ایک دن بعد کے روزے کا یوم عاشوراء سے۔ سفیان نے کہا کہ انہوں نے سنا ابن ابولیلیٰ سے۔ یہ حدیث داؤد سے بنوامیہ کے زمانے میں۔

۳۷۹۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو علی بن اسماعیل شعیری نے ان کو منصور بن ابومزاحم نے ان کو ہشیم نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو داؤد بن علی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عاشوراء[۱] کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو اس سے ایک دن پہلے کا روزہ رکھو اور ایک دن بعد کا روزہ رکھو۔

فصل:......عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

۳۷۹۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم غفاری نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر بن اخی محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورے کے دن اپنے اہل پر کشادگی فراخی کرے اللہ تعالیٰ اس کے اہل پر پورا سال کشادگی کریں گے۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور ایک دوسرے طریق سے مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۳۷۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن ابوعلی حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بزاز نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد بن کدال نے ان کو علی بن مہاجر بصری نے ان کو ہیضم بن شداخ وراق نے ان کو اعمش نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن علی بن حشیش تیمی مصری نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن احمد بن عاصم جرجانی نے ان کو عمار بن رجاء نے ان کو علی بن ابوطالب نے ان کو ہیضم بن شداخ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورے کے دن اپنے عیال پر وسعت اور فراخی کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کریں گے۔ اس روایت میں ہیضم کا اعمش سے تفرد ہے۔

۳۷۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو ابوجعفر نے ان کو محمد بن احمد بن عاصم نے ان کو احمد بن یحییٰ بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن نافع صائغ مدنی نے ان کو ایوب بن مینا نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم سے اس کی مثل۔

(۳۷۹۰)...(۱) زیادة من ب

(۳۷۹۱)......(۱) فی ب اوسع

(۳۷۹۲)......(۱) سقط من أ واثبتناه من ب

اخرجه ابن عدی (۵/۱۵۸۴) من طریق عمار بن رجاء. به

۳۷۹۴:۔۔۔۔۔ان کو خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو عبید اللہ بن نافع نے ان کو ایوب بن سلیمان بن میناء نے ایک آدمی سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے اہل وعیال پر عاشورے کے دن وسعت کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کریں گے۔

۳۷۹۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن علی نے ان کو حسین بن علی اہوازی نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص عاشورے کے دن اپنے اہل وعیال پر وسعت کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کریں گے۔ یہ تمام اسناد اگر چہ ضعیف ہیں مگر یہ جب بعض بعض کے ساتھ ملائی جائیں تو قوت پکڑ جاتی ہیں۔

عاشوراء کے دن اثمد سرمہ لگانے کی فضیلت

۳۷۹۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد مروزی نے ان کو شاذان نے ان کو جعفر احمر نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منتشر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جو شخص اپنے عیال پر عاشورے کے دن وسعت کرے گا وہ لوگ ہمیشہ اپنے رزق کی کشادگی میں رہیں گے سارا سال۔ بہرحال سرمہ لگانا عاشورے کے دن سوائے اس کے نہیں کہ وہ اس میں مروی ہے بار بار ضعیف اسناد کے ساتھ۔

۳۷۹۷:۔۔۔۔۔ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے عبدالعزیز بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی ہے علی بن محمد وراق نے ان کو حسین بن بشیر نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو جریر نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اثمد (سرمہ کا پتھر) کا سرمہ لگائے عاشورے کے دن اس کی آنکھیں کبھی دکھنے نہیں آئیں گی۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے بشر بن حماد بن بشر نیساپوری نے اپنے چچا حسین بن بشر سے میں نے نہیں دیکھا اس کو کسی روایت میں اس کے سوا جویبر سے اور جویبر ضعیف ہے اور ضحاک ابن عباس سے نہیں ملے یعنی ملاقات ثابت نہیں ہے۔

۳۷۹۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ بن عمرویہ صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو خبر دی

(۳۷۹۴)۔۔۔۔(۱) سقط من أ واثبتناه من ب

(۳۷۹۵)۔۔۔۔(۱) فی ب ابو احمد بن عدی وهو خطأ

إسناد ضعيف:

محمد بن ذكوان ضعيف. وقال البخاري : منكر الحديث

أخرجه العقيلي (۴/۶۵) من طريق حجاج بن نصير.

وقال الإلباني : طرقه كلها ضعيفة

قلت : وقال العجلوني في كشف الخفا : وقال الحافظ أبو الفضل العراقي في أماليه : حديث أبي هريرة ورد من طرق صحح بعضها الحافظ أبو الفضل بن ناصر۔۔۔۔۔ قال : وله طريق عن جابر على شرط مسلم أخرجها ابن عبدالبر في الاستذكار من رواية أبي الزبير، وهو أصح طرقه وورد من حديث ابن عمر أخرجه الدارقطني في الأفراد موقوفاً على عمر، وأخرجه ابن عبدالبر بسند جيد، وقال السيوطي في التعقبات بأنه ثابت صحيح، وأخرجه البيهقي في الشعب عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة وابن مسعود وجابر بأسانيد ضعيفه، إذا ضم بعضها إلى بعض تقوت

☆۔۔۔۔۔احتمال تكون الدوري

(۳۷۹۷)۔۔۔۔(۱) غير واضح في (أ)

(۳۸۹۸)۔۔۔۔(۱) سقط من أ واثبتناه من ب

لیث بن سعد نے ان کو معاویہ بن صالح نے یہ کہ ابان بن جبلہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے میں ابن شہاب نے سفر میں اس نے عاشورے کا روزہ رکھا تو ان سے کہا گیا کہ آپ سفر میں عاشورے کا روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ تو رمضان میں روزہ ترک کر لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بےشک رمضان جو ہے اس کی قضا ہے قرآن میں ہے عدۃ من ایام اخر۔ یعنی ان کے سے گنتی ہے دوسرے دنوں کی اور اگر عاشورا فوت ہو جائے تو بس ہو گیا اس کی تلافی نہیں ہے۔

ماہ رجب کا خصوصی ذکر

۳۷۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو ابوالازہر نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عثمان بن حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے پوچھا سعید بن جبیر سے رجب کے روزے کے بارے میں کہ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم سمجھتے کہ آپ نہیں چھوڑیں گے بلکہ رکھتے رہے اور جب نہیں رکھتے تھے تو ہم خیال کرتے کہ اب نہیں رکھیں گے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عثمان بن حکیم کی حدیث سے۔

جنت کی نہر رجب

۳۸۰۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن مرزوق نے ان کو منصور بن زید نے ان کو موسیٰ بن عمران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: بےشک جنت میں ایک نہر ہے اسے رجب کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے جو شخص رجب کا روزہ رکھے اللہ اس کو اسی نہر سے پلائے گا۔

ماہِ رجب کے سات روزے

۳۸۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن دلان نے ان کو ولید بن شجعان نے ان کو عثمان بن مطر نے ان کو عبدالغفور نے ان کو عبدالعزیز بن سعید نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رجب کے ایک دن کا روزہ رکھے وہ ایسے ہے جیسے اس نے سال بھر کا روزہ رکھا اور جو شخص رجب کے سات روزے رکھے اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جائیں گے اور جو شخص اس کے آٹھ روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جو شخص اس کے دس روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کریں گے اور جو شخص اس کے پندرہ دن کے روزے رکھے آسمان سے منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ میں نے تجھے معاف کر دیا ہے جو کچھ پہلے ہو چکا۔ اب تو نئے سرے سے اپنے عمل شروع کر۔ میں نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے اور جو شخص زیادہ کرے اللہ اس کو اور زیادہ دے گا رجب میں نوح علیہ السلام کو کشتی پر سوار کیا گیا تھا لہٰذا نوح علیہ السلام نے اس کا روزہ رکھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تھا پھر چھ ماہ تک کشتی ان کو لے کر چلتی رہی خاتمہ اس کا اس وقت

(۳۷۹۹)......واخرجه المصنف في السنن (۲۹۱/۴) من طريق عثمان بن حكيم

(۳۸۰۰)......سقط الحديث كله من أو ابتداه من ب

(۳۸۰۱)......(۱) في (ب) أبو الوليد وهو خطأ اخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۸۲۲) من طريق الوليد بن شجاع

ہوا جب محرم کے دس دن گزر چکے تھے۔امام احمد نے فرمایا کہ میرے نزدیک ایک اور حدیث ہے جو کہ رجب کے ہر دن کے بارے میں ہے لیکن وہ حدیث ضعیف ہے میں نے اس لیے اس کو نقل نہیں کیا۔

جنت کا محل

۳۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان براسی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو عامر بن شبل نے انہوں نے سنا ابوقلابہ سے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جو رجب کے روزے رکھنے والوں کے لئے ہے۔امام احمد نے فرمایا اگرچہ وہ موقوف ہے ابوقلابہ پر وہ تابعین میں سے ہے اس جیسا آدمی یہ بات نہیں کہتا مگر اطلاع کے بعد جو آئی ہو اس سے جو اس سے اوپر ہے اس سے جس کے پاس وحی آئی ہے۔

۳۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو محمد بن عبداللہ ازدی نے ان کو ابوسہل یوسف بن عطیہ صفار نے ان کو ہشام قردوسی نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے بعد کوئی روزہ نہیں رکھا سوائے رجب کے اور شعبان کے اس کی اسناد ضعیف ہے۔تحقیق اس بارے میں کئی منکر احادیث بھی مروی ہیں۔ان کے روایت کرنے میں بہت سے مجہول لوگ ہیں اور ضعیف لوگ ہیں اور میں اظہار برأت کرتا ہوں اللہ کی بارگاہ میں اس کی ذمہ داری لینے سے یہاں پر بعض ان میں پہلے گزر چکی ہیں اور بعض ان میں سے (درج ذیل میں)۔

رجب رحم اور امن کا مہینہ ہے

۳۸۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد کرابیسی نے بخارا میں اور ہمیں خبر دی ہے مکی بن خلف نے ان کو نصر بن حسین نے اور اسحٰق بن حمزہ نے دونوں کو خبر دی ہے عیسیٰ نے وہ نجار ہیں ابن ابوسفیان سے اس نے غالب بن عبیداللہ سے اس نے عطاء سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک رجب اللہ کا مہینہ ہے یہ پکارا جاتا ہے ''رحم'' کے نام سے۔جب رجب آتا تو اہل جاہلیت اپنا اسلحہ بے کار کر دیتے اور اسے رکھ دیتے اور لوگ امن کی نیند سوتے (کسی کو کسی سے ڈر نہ ہوتا) راستے پر امن ہو جاتے تھے اور لوگ ایک دوسرے سے نہیں ڈرتے تھے حتیٰ کہ رجب گزر جاتا۔میں کہتا ہوں کہ یہ جو اس حدیث میں مروی ہے یہ مشہور ہے تواریخ میں اہل علم کے نزدیک کہ حرمت والے مہینوں میں معاملہ اسی مجموعی کیفیت پر تھا باقی اس حدیث میں جو چیز منکر کی ہے وہ ہے اس خدمت کا نبی کریم تک پہنچنا اور مرفوع ہونا اور اس کا نبی کریم سے روایت ہونا اور ابتداء اسلام میں ایسے تھا کہ وہ باہم نہ لڑیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو قتل کرنے کی اجازت دے دی تمام اوقات میں اور حرمت والے مہینوں کی حرمت باقی رہ گئی اجر و ثواب دہرا ہونے میں اور ان میں گناہوں کے دہرا ہونے میں۔جب اللہ تعالیٰ نے خاص کیا ہے ان مہینوں کو منع کرنے کی زیادتی کے ساتھ ان مہینوں میں ظلم کرنے سے اور ارشاد فرمایا۔

ان عدة الشهور عندالله اثنا عشر شهرا فی کتاب الله یوم خلق السموٰات و الارض فیها اربعة حرم ذالک الدین القیم وفلا تظلموا فیهن انفسکم.

(۳۸۰۲)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)...... لیست فی ب

أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۸۲۱) بتحقيقي من طريق أبي العباس الأصم. به

(۳۸۰۴)......(۱) سقط من أ (۲)...... فی ب ینقضی

(۳)...... لیست فی ب (۴)......فی ب الأشهر الحرم

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ کی ہے اللہ کی کتاب میں جس دن سے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا ان میں سے چار محترم ہیں یہی ہے سیدھا دین تو ان مہینوں میں اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرو۔ اسی لئے امام شافعی رحمۃ اللہ نے ایک شخص کی دیت اور خون بہا کو سخت کیا ہے جو بطور خطاء کے قتل کرے اشہر حرم میں اور اس میں اس نے روایت کی ہے ابن عمر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

چار محترم مہینے

۳۸۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عمر ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو بکر فریابی نے ان کو ابو یعلی موصلی نے دونوں کو ابو بکر ابن ابی شیبہ نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابن ابی بکرہ نے ان کو ابو بکرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک زمانہ گھومتا ہے مثل اسی اپنی صورت کے جس دن اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کیے تھے سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے ان میں چار محترم ہیں تین مہینے مسلسل ہیں ذیقعدہ ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر کا مہینہ ہے جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے اس کو مسلم نے ابو بکر ابن ابو شیبہ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۳۸۰۶:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحق مزکی نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو علی بن ابو طلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ان عدة الشهور عندالله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموات و الارض منها
اربعة حرم ذالك الدين القيم فلاتظلوا فيهن انفسكم.

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ کی ہے اس دن سے جب سے اللہ آسمان اور زمین تخلیق فرمائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہی دین محکم تم (ان کی حرمت ریزی کر کے) ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کیا کرو۔

ابن عباس نے فرمایا، مراد ہے کہ ان سب مہینوں میں تم اپنے اوپر زیادتی نہ کرو پھر اس کے بعد مخصوص کیا چار مہینوں کو اور اس کو محترم بنایا اور ان کی حرمتوں کو عظیم قرار دیا اور ان میں گناہ کرنے کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا اسی طرح عمل صالح کو ان میں کرنا اور اس کے اجر عظیم بنایا۔

۳۸۰۷:......ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ان کے والد نے ان کو خبر دی زہیر نے ان کو بیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قیس بن ابی حازم سے اور ہم نے رجب کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کو اصم کہتے تھے جاہلیت میں (گونگا) اس کی حرمت کی وجہ سے اور ہمارے دلوں میں اس کی حرمت کی شدت کی وجہ سے۔

۳۸۰۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو خبر دی حنبل بن اسحق نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو مہدی بن میمون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو رجاء عطاردی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جاہلیت کے دور میں ایسے ہوتے تھے کہ جب کوئی آتا تو کہتا آ گیا ہے نیزوں کو بند کر رکھنے والا مہینہ۔ کوئی لوہا اپنے تیر میں نہ چھوڑا جاتا اور نہ کوئی لوہا کسی بھالے میں مگر ہم اس کو نکال

(۳۸۰۵)......أخرجه المصنف في السنن (۱۶۵/۵) والبخاري (۳۲۴/۸، ۱۰/۷ فتح) ومسلم (القسامة ۲۹) وأبوداود (۱۹۴۷) وأحمد (۳۷/۵) والطحاوي في المشكل (۱۳۹/۲) والبغوي في شرح السنة (۲۱۵/۷) والمصنف في دلائل النبوة (۴۴۱/۵، ۵۳۹/۶) كلهم من طرق عن أيوب. به

(۳۸۰۶)......(۱) في (أ) علي بن طلحة وهو خطأ

(۳۸۰۷)......(۱) في ب أو

(۳۸۰۸)......(۱) في ب ندع

لیتے تھے اور اسے پھینک دیتے تھے۔

۳۸۰۹:.......اور ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو ابو عمر نے ان کو حنبل نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عفان نے ان کو مہدی نے پھر اس نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے مگر ہم وہ لو ہا وغیرہ اس سے نکال دیتے تھے اس ماہ کی تعظیم کے لیے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صلت بن محمد سے اس نے مہدی بن میمون سے جو اس مذکورہ سے زیادہ مکمل ہے مسیلمہ کذاب کے قصے میں۔

۳۸۱۰:.......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن ابو خالد اصفہانی عدل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسحٰق بن خزیمہ سے اس نے محمد بن عمرو بن تمام سے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خبر دی ہے عطاء بن ابو رباح نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں (دورِ جاہلیت کے چند ان مظلوموں کے واقعات جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں فوری انصاف دے دیا)۔

عبرت کا پہلا واقعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر کی محفل میں بیٹھے تھے جس دن رجسٹر پیش کیے جا رہے تھے۔ اچانک ان کے پاس ایک اندھا اور لنگڑا آدمی آیا تحقیق تکلیف اٹھا رہا تھا اس کو چلانے والا حضرت عمر نے اس کو دیکھا تو ان کو اس کی حالت عجیب لگی حیران کن لگی کون جانتا اس کو؟ موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ شخص بنو صنعاء بہلہ بریق سے ہے۔ پوچھا بریق کیا ہے؟ اس نے کہا کہ وہ یمن سے ایک آدمی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ دیگر راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس کا نام عیاض ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا میں اس کو دیکھوں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور اس کا احوال پوچھا اور بنی صنعاء کا اس نے بتایا کہ بنو صنعاء کے بارہ آدمی وہ اسلام سے قبل جاہلیت میں میرے پڑوس میں آباد ہو گئے پھر انہوں نے میرا مال کھانا شروع کیا اور گالیاں دیتے عزت نفس مجروح کرتے میں نے ان کو روکا (تو وہ باز نہ آئے) اور میں نے ان کو اللہ کی قسم دے کر کہا یعنی اللہ کا واسطہ دے کر اور رشتہ داری کا واسطے دے کر روکا مگر وہ نہ رکے پھر میں نے ان کو مہلت دی حتیٰ کہ جب حرمت والا مہینہ آیا تو میں نے ان کے خلاف اللہ سے بددعا کی۔

میں نے کہا۔ اے اللہ میں تجھ سے جہاد کرنے والے کی طرح (پوری کوشش اور سخت کوشش کرنے والے کی طرح) بددعا کرتا ہوں کہ بنو صنعاء سب کو ہلاک کر دے سوائے ایک آدمی کے اس کے بعد اس ایک آدمی کو اندھا اپاہج کر دے جو کہ بیٹھا رہے اور اس کو میری محتاجی ہو یہ کہ میں اس کو چلاؤں۔

اللھم انی ادعوک دعاء جاھدا	اقتل بنی صنعاء الا واحدا
ثم اضرب الرجل فذرہ قاعدا	اعمی اذا ماقیل عنی القائدا

بس سال پورا نہیں ہوا تھا حتیٰ کہ وہ سارے ہلاک ہو گئے۔ ایک باقی رہ گیا اور وہ یہی ہے اس طرح جو آپ کے سامنے ہے جو چلانے والے کا محتاج ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا سبحان اللہ اس واقعہ میں تو عبرت بھی ہے اور حیرانی بھی۔

عبرت کا دوسرا واقعہ

مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک اور آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین میں بتاؤں ایک واقعہ؟ جو اسی جیسا ہے یا اس سے زیادہ عبرت ناک ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ سنائیے۔ وہ بولے کہ قبیلہ خزاعہ کے کچھ لوگ ایک آدمی کے پڑوس میں آباد ہو گئے جو کہ انہی میں سے تھا۔ ان لوگوں نے اس سے قطع رحمی کر لی اور بری طرح اس کے پڑوس میں رہنے لگے۔ اس نے ان کو اللہ کی قسم دی اور رشتے کا واسطہ دیا مگر انہوں نے اس کو برابر پریشان

کر کے رکھا انہوں نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ جب شہر حرام (عزت والا محترم) مہینہ آیا تو اس نے ان کے خلاف بد دعا کی اور کہا۔ اے اللہ اے پرامن والے اور ہر خوف کرنے والے کے رب اور ہر خاموشی سے پکارنے والے کی پکار سننے والے بے شک خزاعیوں نے میرا حق دینے سے انکار کر دیا ہے اور میرے ساتھ ظلم کیا ہے کم کر دے ان کے دوستوں مددگاروں کو وگرنہ لطف پیدا کر درمیان نرآن کے پھر نواصف کے۔ اکٹھا کر ان کو کسی کا پنے اور تڑپانے والی مصیبت کے پیٹ میں۔ بس اچانک وہ ایک دراڑ (اور کریک کے) پاس بیٹھے تھے یا کھڈے کے کنارے پر تھے اس میں سے پانی کھینچ رہے تھے۔ کچھ اس کے اندر اترے ہوئے تھے اور کچھ اس کے کنارے پر بیٹھے تھے اچانک وہ کنارہ کنویں کا پھٹ کر ان سمیت جو اوپر بیٹھے تھے اندر ان پر جا گرا جو اندر تھے اور وہ سارے اسی میں دب کر ہلاک ہو گئے (کوئی نکالنے والا تھا نہ کسی نے نکالا) بس آج تک وہی ان کی قبر ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ بھی عبرت و حیرانگی کا موقع ہے۔

عبرت کا تیسرا واقعہ

وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک اور آدمی نے کہا امیر المومنین میں بھی اس جیسا یا اس سے زیادہ عبرت والا واقعہ سناؤں؟ حضرت عمر نے اجازت دی تو اس نے کہا بے شک قبیلہ بنو ہذیل کا ایک آدمی اپنے قبیلے کا وارث بنا یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا بس یہ اکیلا رہ گیا چنانچہ اس نے بہت سارا مال جمع کر لیا اور وہ اپنی قوم کے ایک گروہ کے پاس گیا ان کو بنو مؤمل کہتے تھے ان کو جا کر کہا کہ میں اکیلا رہ گیا ہوں میں تمہارے پاس رہوں گا تا کہ تم لوگ میری حفاظت کیا کرو گے اور تا کہ تم اس کے مال مویشی کو پانی وغیرہ بھی پلائیں گے ان لوگوں کو اس کے مال پر حسد ہو گیا انہوں نے اس کے مال کو قیمتی سمجھا لہٰذا اس کا مال کھانا شروع کر دیا مال بھی کھاتے اور الٹے اس کی بے عزتی بھی کرتے گالی گلوچ کرتے ان میں رباح نام کا ایک آدمی کوئی شریف النفس تھا وہ ان کو ان کی ناجائز حرکت سے روکتا رہتا تھا وہ کہتا تھا کہ اے بنو مؤمل یہ تمہارا رشتہ دار ہے چچا کی اولاد ہے اس نے تمہارے پڑوس کو چنا ہے سب لوگوں کو چھوڑ کر اس کے ساتھ اچھے پڑوسی کا سلوک کرو انہوں نے اس کی بھی بات نہ مانی حتیٰ کہ جب محترم مہینہ آیا تو اس شخص نے ان سب کے خلاف بد دعا کی۔ اے اللہ تو مجھ سے بنو مؤمل کو مٹا دے اور ان کی گردن پر کوئی پتھر کا ہتھوڑا مار یا ان پر کوئی خطرناک لشکر بھیج سوائے رباح کے کیونکہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

(مصنف) میں کہتا ہوں کہ اس کے علاوہ دیگر روایت میں ہے کہ خاموش پتھر یا لشکر کے (ساتھ تباہ کر ان کو) اچانک وہ اسی روش پر تھے کہ ایک دن وہ پہاڑ کے دامن کی طرف اترے یکا یک ان کے اوپر ایک بھاری چٹان لڑھک کر آن گری پہاڑ کے اوپر سے وہ چٹان اتنی بڑی تھی کہ جس چیز کے ساتھ گزری اس کو پیس دیا حتیٰ کہ وہ جب ان کے گھروں کے اوپر سے گزری تو یکبارگی ان کو پیس دیا مگر وہی بچ گیا جس کے لئے بد دعا نہیں کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ بے شک اس میں تو کئی کئی عبرتیں تھیں اور حیرانگی ہے۔ اتنے میں ایک اور آدمی بولا امیر المومنین میں بھی ایک واقعہ سناتا ہوں جو اسی طرح کا یا اس سے بھی زیادہ عبرت ناک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی اجازت دے دی۔

عبرت کا چوتھا واقعہ

قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی قبیلہ بنو ضمرہ کے لوگوں کے پڑوس میں جا کر رہنے لگا۔ دور جاہلیت میں چنانچہ بنو ضمرہ کا ایک سرکش آدمی تھا نام اس کا ریشہ تھا وہ اس آدمی پر بہت زیادتی کرتا تھا کبھی اس کا کوئی اونٹ ذبح کر دیتا کبھی کوئی اور تکلیف دیتا اس نے تنگ آ کر ایک دن اس کی

شکایت اس کی قوم سے کی ان لوگوں نے بجائے اس کو سمجھانے اور روکنے کے اسی مظلوم کی حوصلہ شکنی کی اور بولے کہ میاں ہم اس کی بیک پر اور اس کی پشت پر ہیں۔ ہم نے اس کو آزادی دے رکھی ہے دیکھ لے اگر تو اس کو نقصان پہنچائے گا تو کیا ہوگا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ باز آنے والا نہیں ہے اس نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ جب حرمت والا مہینہ آیا تو اس نے اس کے خلاف بددعا کی۔ کہا ریشہ ال ضمرہ سمیت سچا ہے؟ کیا اللہ کو اس پر قدرت نہیں ہے؟

اصادق ریشة باال ضمرة　　　البس لله علیه قدرة.

کیا وہ نہیں چھوڑے گا نہ اونٹنی کو یا اونٹ کو بری طرح ان کو نیزے مار کر بری طرح زخمی کرے گا۔ پس کاٹ دے اس کو آب دار تلوار کے ساتھ نکال دے اس کو وادی سے اے اللہ اگر وہ ہے وادی میں حد سے تجاوز کرتا۔ اے اللہ اگر تو آنکھوں کے سامنے اس کی سزا اور موت جو کھا جائے اس کو حتیٰ کہ پہنچ جائے قبر تک۔ چنانچہ اللہ نے اس پر ایک گوشت خورے کی بیماری مسلط کردی حتیٰ کہ وہ ایک سال کے اندر اندر مر گیا۔ حضرت عمر نے سن کر فرمایا سبحان اللہ اس میں بھی بڑی عبرت اور حیرت کی بات ہے۔

مذکورہ واقعات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ ان کی جاہلیت کے دور میں ایسے ایسے کرتا تھا ان کے بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آئے ہیں تو اب اللہ تعالیٰ نے سزاؤں کو قیامت تک موخر کر دیا ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنی مقدس کتاب میں:

ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین

بے شک فیصلے کا دن یعنی قیامت ان کا مقررہ وقت ہے سب کا اور بے شک ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت سب سے زیادہ ہولناک ہے اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔

اور ارشادِ گرامی ہے:

ولو یوخذالله الناس بماکسبوا ماترک علی ظهرها من دابة ولکن یؤخرهم الی اجل مسمی

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے برے اعمال پر گرفت کرنے لگے تو زمین کی پشت پر کوئی چلنے والا باقی نہ چھوڑے مگر وہ ان کو ڈھیل دیتا ہے ایک مقررہ وقت تک۔

احمد نے کہا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کو روایت کیا ہے ابن اسحٰق بن یسار نے معازی میں۔ اس شخص سے جس نے سنا تھا اس کو عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے مگر اس میں بنی ضمرہ کا ذکر نہیں ہے اور یہ روایت پکا کرتی ہے ابن لہیعہ کی روایت کو اور ایک اور طریق سے روایت ہے ابن ہباب بن خراس سے اس نے نصیر بن ابوالاشعث سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے کوئی چیز تقسیم کی تھی چنانچہ انہوں نے ایک بندے کو یکھا جو اندھا تھا پھر آگے اس نے اسی مذکورہ کو روایت کیا ہے۔

بعض دیگر منکر روایات

اور دیگر منکر روایات جو اس باب میں روایت کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۳۸۱۰۔۔۔۔(۱) غیر واضح فی (أ)　(۲) غیر واضح فی (أ)　(۳) سقط من أ واثبتناها فی ب

۴)۔۔۔۔فی ب الحق　(۵)۔۔۔۔غیر واضح فی (أ)　(۶)۔۔۔۔سقطت من أ واثبتناها من ب

۷)۔۔۔۔غیر واضح فی (أ)

۳۸۱۱:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابونصر رشیق بن عبداللہ رومی نے بطور املاء اپنی کتاب سے طاہران میں ان کو حسین بن ادریس انصاری نے ان کو خالد بن ہیاج نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ رجب کے مہینے کا ایک دن اور ایک رات ہے جو شخص اس دن کا روزہ رکھے اور اس رات کو قیام کرے وہ ایسے ہے کہ جیسے اس نے سو سال تک سال بھر کا روزہ رکھا ہے اور وہ ہے جب رجب کی تین راتیں باقی رہ جائیں (یعنی ستائیسویں رات اور دن) اور اس میں اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا کی اور یہ روایت ایک استاد کے ساتھ مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف ہے (جیسے آنے والی روایت)۔

ایک رات میں سو سال کی نیکیاں

۳۸۱۲:۔۔۔۔ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوصالح نے ان کو خلف بن محمد نے بخارا میں ان کو مکی بن خلف نے اور اسحق بن احمد نے دونوں کو نصر بن حسین نے ان کو عیسیٰ نے وہ غنجار ہیں۔ ان کو محمد بن فضل نے ان کو ابان نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا کہ رجب میں ایک ایسی رات ہے جس میں عمل کرنے والے کے لئے سو سال کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب رجب کی تین راتیں باقی رہ جاتی ہیں (یعنی ستائیسویں) جو شخص اس میں بارہ رکعت نماز پڑھے بایں صورت کہ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب پڑھے اور قرآن کی کوئی سورۃ پڑھے اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے اور سلام پھیر دے اس کے بعد کہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ایک سو مرتبہ اور اللہ سے استغفار کرے ایک سو مرتبہ اور نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجے ایک سو مرتبہ اور پھر اپنے لیے دعا مانگے جو چاہے اپنی دنیا اور آخرت کے بارے میں اور صبح کو روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کی پوری دعا قبول کریں گے ہاں مگر یہ ہے کہ گناہ کی دعا کرے تو قبول نہیں ہوگی۔

پسندیدہ مہینہ

۳۸۱۳:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد کرابیسی نے بخارا میں ان کو حفص بن احمد بن نصیر نے ان کو ان کے دادا نصیر بن یحییٰ نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو نوح بن ابومریم نے ان کو زیدعمی نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ کے پسندیدہ مہینوں میں سے ہے رجب یہ اللہ کا مہینہ ہے جو شخص رجب کے مہینے کی تعظیم کرے اس نے اللہ کے امر کی تعظیم کی اور جس نے اللہ کے امر کی تعظیم کی اللہ اس کو نعمتوں والے باغات میں داخل کریں گے اور اس کے لئے بڑی رضامندی واجب کر دیں گے اور شعبان میرا مہینہ ہے جو شخص شعبان کی تعظیم کرے گا اس نے میرے امر کی تعظیم کی اور جو میرے امر کی تعظیم کرے گا میں اس کے لئے آخرت کے لئے پیش اور ذخیرہ ہوں گا قیامت کے دن۔ ماہ رمضان میری امت کا مہینہ ہے جو شخص رمضان کے مہینے کی تعظیم کرے گا اور اس کی حرمت کی تعظیم کرے اور اس کی حرمت ریزی نہ کرے اور اس کے دن کے روزے رکھے اور اس کی راتوں کا قیام کرے اور اپنے اعضاء کی حفاظت کرے وہ رمضان میں سے نکلے گا حالانکہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کو پیشی کے لیے طلب کرے۔

امام احمد نے فرمایا: یہ ایسی اسناد ہے جو منکر ہے کئی کئی بار اور تحقیق روایت کی گئی ہے۔ ان سے حضرت انس سے سوائے اس کے۔ میں نے اس کو ترک کر دیا ہے۔ بس میرا دل نفرت کرتا ہے منکر روایات سے جن کو میں منکر خیال کرتا نہیں ہوں بلکہ جن کو میں موضوع جانتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں

(۳۸۱۱)۔۔۔۔(۱) زیادۃ من ب

(۳۸۱۲)۔۔۔۔تبیین العجب (ص ۲۷ و ۲۸) قال الحافظ : **إسناده مظلم**

(۳۸۱۳)۔۔۔۔(۱) فی ب زبد وهو خطأ

معاف فرمائے اپنی رحمت کے ساتھ۔

(فائدہ) ...... اللہ اکبر جب اتنا بڑا امام ان روایت کو لاتے ہوئے ڈرتے ہیں تو میرے جیسے پچھید ان کی کیا بساط ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میں کمزور ضعیف موضوع ومنکر روایات کا ترجمہ کرتے ہوئے اور عوام الناس تک پہنچانے پر میں اللہ کی بارگاہ میں ہزار بار استغفار کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ بارگاہ ایزدی میں یہ عذر پیش کرتا ہوں کہ یہ محض ان روایات کو بیان کرنے اور بتانے کی حد تک ہے جو کہ محدثین کے اور فقہا کے نزدیک جائز عمل کرنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو احتیاط واجتناب کی تلقین کی جاتی ہے کہ وہ قرآن مجید اور سنت صحیح پر عمل کریں۔ (مترجم)

۳۸۱۴: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن سکری نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم یعلی نے ملہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو داؤد بن عطاء نے ان کو یزید بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے ان کو سلیمان بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا پورے رجب کے روزوں سے۔ پس اسی طرح روایت کیا ہے اس کو داؤد بن عطاء نے وہ قوی نہیں ہے سوائے اس کے نہیں کہ اس میں روایت ابن عباس سے ہے۔ نبی کریم کے عمل سے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس باب کے شروع میں لہٰذا عمل کو پھرا گیا ہے انہی کی طرف۔

۳۸۱۵: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو قواریری نے ان کو زائدہ نے ان کو زیاد نمیری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب رجب آجاتا تو یوں دعا کرتے تھے اے اللہ برکت عطا فرما ہمارے لئے رجب میں اور شعبان میں اور ہمیں پہنچادے رمضان تک اور آپ فرماتے تھے جمعہ کی رات روشن رات اور جمعہ کا دن یوم ازہر تر وتازہ دن۔

زیاد نمیری اس کے ساتھ منفرد ہے اور زائدہ بن ابورقاد سے نزدیک۔ امام بخاری نے کہا ہے زائدہ بن ابورقاد کی روایت زیادہ نمیری سے ہے وہ منکر الحدیث ہے۔

شعبان کا روزہ

۳۸۱۶: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے دونوں کو کہا احمد بن محمد بن عبدوس نے ان دونوں کو عثمان بن ابوسعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک بن انس رضی اللہ عنہ پر ان کو ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبداللہ نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو عائشہ ام المؤمنین نے کہ وہ یہ کہتی ہیں رسول اللہ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے کہ اب چھوڑیں گے نہیں پھر چھوڑ دیتے تھے اور کبھی چھوڑے رکھتے تھے ہم سمجھتے کہ اب تو رکھیں گے نہیں مگر پھر رکھنا شروع کر دیتے۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے رمضان کے اور شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے کے روزے میں نے رکھتے

(۳۸۱۴) ...... (۱) فی ب زید

(۳۸۱۵) ...... (۱) فی ب و

(۳۸۱۶) ...... (۱) فی ب وما رأیته (۲) سقط من أو أثبتناها من ب

اخرجه المصنف فی السنن (۲۹۲/۴) من طریق مالک. به واخرجه مالک فی الموطأ (۳۰۹/۱) ومن طریقه أخرجه عبدالرزاق (۷۸۶۱) والبخاری (۲۱۳/۴. فتح) ومسلم (الصیام ۱۷۵) وأبوداؤد (۲۴۳۴) والنسائی (۲۰۰/۴) واحمد (۱۰۷/۶، ۱۵۳، ۲۴۲) عن أبی النضر. به واخرجه النسائی (۳۳/۴) وأحمد (۱۴۳/۶، ۱۶۵) من طرق عن أبی سلمة عن عائشة به

نہیں دیکھے۔ یہ قعنبی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اور اس کو روایت کیا ہے ابن ابی لبید نے ابوسلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے رسول اللہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا روزے رکھتے تو ہم سمجھتے کہ اب ختم نہیں کریں گے اور نہیں رکھتے تو ہم سمجھتے کہ اب نہیں رکھیں گے اور ہم نے حضور کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا تقریباً پورا شعبان روزے رکھتے تھے سوائے کم دنوں کے۔

۳۸۱۶:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابن الولید نے پھر اس مذکور کو ذکر کیا ہے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے ابوبکر اور عمر سے اور سفیان سے اور ہم نے روایت کیا ہے اس کو محمد بن ابراہیم وغیرہ سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ حضور جس قدر شعبان کے روزے زیادہ رکھتے تھے اس قدر کسی اور مہینے کے نہیں رکھتے تھے۔ تقریباً پورا شعبان روزے رکھتے تھے کم روزے چھوڑتے تھے بلکہ پورا ہی مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

۳۸۱۷:...... مکرر ہے اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مہینوں کے کبھی روزے نہیں رکھتے تھے اس طور پر کہ دونوں کو جمع کرتے ہوں سوائے شعبان اور رمضان کے۔

۳۸۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبداللہ بن ابوقیس نے کہ اس نے سنا سیدہ عائشہ سے وہ کہتی تھیں مہینوں میں محبوب مہینہ رسول اللہ کے نزدیک روزوں کے لیے شعبان تھا اس کے بعد اس کو رمضان سے ملا لیتے تھے۔

شعبان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے روزے رکھتے تھے

۳۸۱۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون سا روزہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ شعبان کا روزہ رمضان کی تعظیم کے لئے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا صدقہ کرنا رمضان میں۔

۳۸۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوصادق محمد بن احمد صیدلانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ثابت غفاری نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو ایک مہینے میں اتنی زیادہ روزے رکھتے دیکھتا ہوں کہ جس قدر روزہ رکھتے' میں آپ کو کسی اور مہینے میں نہیں دیکھتا۔ آپ نے پوچھا کہ کون سا مہینہ ہے؟ میں نے کہا وہ شعبان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شعبان' رجب اور رمضان کے درمیان میں ہے اس لیے لوگ اس سے غافل ہو جاتے ہیں اس میں لوگوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اوپر کو جائیں میں اس وقت روزہ دار ہوں۔ میں نے پوچھا کہ کیا

(۳۸۱۶)......(۱) في (أ) أبو موسى (۲)......في ب يصومه

أخرجه النسائي في الصوم من طريق محمد بن ابراهيم. به

(۳۸۱۷) مكرر. رواه الترمذي والنسائي وابن ماجه من طريق سالم بن أبي الجعد. به وقال الترمذي : هذا إسناد صحيح

(۳۸۱۸)......(۱) في ب و (۲)......في ب يصومه

اخرجه المصنف في السنن (۴/۲۹۲) من طريق محمد بن يعقوب. به

(۳۸۱۹) ...... (۱) في ب أخبرنا

ہوا میں دیکھتا ہوں کہ آپ پیر اور جمعرات کا روزہ نہیں چھوڑتے؟ آپ نے فرمایا کہ بے شک بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال اوپر کو جائیں تو میں روزہ دار ہوں۔ یہ عبدالخالق کی حدیث کے الفاظ ہیں اس کے ساتھ غفاری کا تفرد ہے اور وہ ابوالغصن ثابت بن قیس ہے اس کو روایت کیا ہے اس سے ابن ابی اویس نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تو مسلسل رکھتے جاتے چھوڑتے نہیں تھے اور چھوڑتے تو کئی کئی دن چلاتے روزہ نہیں رکھتے تھے اور ہر ہفتے میں دو دن روزہ رکھتے تھے۔ ان کو چھوڑتے نہیں تھے اگرچہ وہ دونوں ایام ترتیب کے اعتبار سے ان روزوں میں سے ہوں جو آپ روزے رکھ رہے ہوں یا اس ترتیب میں نہ ہوں۔ اکثر روزے جس مہینے کے رکھتے تھے وہ شعبان ہوتا تھا۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتے دو دن کے روزے رکھتے ہیں اگرچہ وہ آپ کے ترتیب کے روزوں میں سے ہوں یا دونوں نہ ہوں ان میں سے۔ آپ نے کہا کہ وہ کون سے دن میں نے کہا کہ وہ پیر اور جمعرات ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ وہ دو دن ہیں جن میں اعمال رب العالمین کے آگے پیش کیے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب پیش کیے جائیں تو میں روزہ دار ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ شعبان میں جتنے روزے رکھتے ہیں اتنے اور کسی مہینے میں نہیں رکھتے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ لوگ اس سے غافل رہتے ہیں رجب اور رمضان کے درمیان اس میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں رب العالمین کی طرف میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اٹھائے جائیں تو میں روزہ دار ہوں۔

۳۸۲۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو ابوالغصن ثابت بن قیس مولیٰ عقیل نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو ثابت بن قیس نے ان کو ابوسعید مقبری نے شعبان کے ذکر میں۔

شعبان کی پندرہویں شب کے بارے میں احادیث

۳۸۲۲:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن احمد بن فراس نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو حسن بن علی بن عبدالرزاق نے ان کو ابن ابی سبرہ نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو معاویہ بن عبداللہ بن جعفر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت شعبان کی نصف کی شب ہوتی ہے تو تم لوگ اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا ہے کوئی استغفار کرنے والا میں اس کو معاف کر دوں کیا ہے کوئی رزق مانگنے والا پس میں اس کو رزق دے دوں کیا ہے کوئی سائل میں اس کو عطا کر دوں کیا ہے کوئی ایسے؟ ایسے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

۳۸۲۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس میں ذکر کیا ہے نزول کا لفظ اور سائل کے بجائے کیا ہے کوئی تکلیف میں مبتلا میں اس کو عافیت دے دوں۔ خبردار ہے کوئی سوا اس کے انہوں نے کہا ہے مروی ہے محمد بن عبداللہ بن جعفر سے ان کو ان کے والد نے لیکن انہوں نے علی حلوانی کا ذکر نہیں کیا۔ کہا ہے ابراہیم بن ابوطالب ابراہیم بن محمد مولیٰ زینب بنت جحش نے۔

۳۸۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حمدان مروزی نے ان کو ابوسعید مکی بن خالد بن فضل سرخسی نے ان کو سعد

(۳۸۲۰)......(۱) زیادۃ من ب (۲)......سقط من أ وأثبتناہ من ب (۳)......فی ب ذلک

اخرجہ النسائی (۲۰۱/۴ و ۲۰۲) من طریق ثابت بن قیس بنحوہ

بن یعقوب طالقانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو حجاج نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب شعبان کی نصف کی شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گناہوں کو معاف کرتے ہیں۔ ابوعبداللہ نے کہا ہے کہ سوائے اس کے کہ یہ حدیث محفوظ ہے حجاج بن ارطات سے انہوں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے بطور مرسل روایت کی۔

۳۸۲۵:...... جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن رمح نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حجاج بن ارطات نے ان کو یحییٰ ابن ابوکثیر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور سیدہ عائشہ ان کو تلاش کرنے نکلی بقیع میں۔ سیدہ نے انہیں دیکھ لیا کہ آپ آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا کیا تم ڈر رہی تھیں کہ اللہ اور اللہ کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے گمان کیا تھا کہ آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گناہ معاف کرتے ہیں اور اس حدیث کے کئی شواہد ہیں۔ حدیث عائشہ۔ حدیث ابوبکر صدیق اور حدیث ابوموسیٰ اشعری سے۔ بعض میں مشرک اور کینہ پرور کو بخشش سے مستثنیٰ کیا گیا ہے اور بعض میں مشرک اور ڈاکو کو اور والدین کے نافرمان کو اور کینہ پرور کو اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے بطور موصول روایت کے مثلاً درج ذیل روایت۔

پندرہویں شعبان میں بخشش

۳۸۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حجاج نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ پایا تو آپ کو تلاش کرنے نکلی پس وہ بقیع میں آسمان کی طرف سر اٹھائے کھڑے تھے۔ فرمانے لگے اے عائشہ کیا تم ڈر گئی تھیں اس سے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا میرے ساتھ ایسی کوئی بات نہیں تھی مگر میں نے یہ گمان کیا تھا کہ آپ آئے ہیں اپنی بعض عورتوں کے پاس۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اترتے ہیں شعبان کے نصف کی رات کو آسمان دنیا کی طرف پس بخش دیتے ہیں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ کو۔ احمد نے فرمایا کہ اس نزول سے مراد بطور فعل کے رسول اللہ نے اس کا نام رکھا ہے نزول بغیر انتقال وزوال کے یا اس سے ارادہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرشتہ کا فرشتوں میں سے اپنے حکم کے ساتھ۔ ہم نے اس مقام کے علاوہ وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مشرک ونافرمان کی بخشش نہیں

۳۸۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے انکو محمد بن اسحٰق نے ان کو خالد بن خراش نے اور اصبغ بن فرج نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبدالملک بن عبدالملک نے کہ مصعب بن ابی

(۳۸۲۵)...... ضعیف: اخرجه الترمذی (۷۳۹) وابن ماجه (۱۳۸۹) واحمد (۲۳۸/۶) والبغوی فی شرح السنه (۱۲۶/۴) کلهم من طریق یزید بن هارون به وقال الترمذی: لانعرفه إلا من حدیث الحجاج، وسمعت محمداً یضعف هذا الحدیث، وقال: یحیی بن ابی کثیرلم یسمع من عروة والحجاج لم یسمع من یحیی

(۳۸۲۶)...... (۱) زیادة من ب

ذئب نے اس کو حدیث بیان کی ہے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے چچا سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو آسمان دنیا کی طرف اتر آتا ہے اور ہر شے کو بخش دیتا ہے مگر مشرک آدمی کو یا اس آدمی کو جس کے دل میں بغض اور کینہ ہو۔

۳۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن یحییٰ وراق نے ان کو جعفر بن احمد حافظ نے ان کو یعقوب بن حمید بن کاسب نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبدالملک بن عبدالملک نے اور وہ ابن حمید کی اولاد میں سے ہیں انہوں نے مصعب بن ابوذئب سے اس نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اس نے اپنے چچا ابوبکر صدیق سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے ہر نفس کو مگر وہ انسان جس کے دل میں بغض اور کینہ ہو یا وہ مشرک ہو۔

۳۸۲۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید نے انکو سعید بن عثمان اہوازی نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے اپنے والد سے اور اپنے چچا سے انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بخش دیتے ہیں ہر مومن کو مگر والدین کے نافرمان کو یا کینہ پرور کو۔

۳۸۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو شجاع بن ولید نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو حسن بن حر نے ان کو مکحول نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جھانکتا ہے اہل زمین کی طرف نصف شعبان میں اور ان کو بخش دیتا ہے مگر دو آدمیوں کو نہیں بخشتے کافر کو یا کینہ پرور کو اس نے اس روایت کے ساتھ مکحول سے آگے تجاوز نہیں کیا اور تحقیق روایت کی گئی ہے مکحول سے اس نے اس سے جو اس کے اوپر ہے بطور مرسل بھی اور بطور موصول بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۸۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے انکو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو حجاج نے مکحول سے اس نے کثیر بن مرہ حضرمی سے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف شعبان کی رات کے بارے میں فرمایا اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے ہیں اہل زمین کی سوائے مشرک کے اور بغض رکھنے والے کے یہ مرسل ہے جید ہے اور دوسرے طریق سے مروی ہے مکحول سے اس نے ابوثعلبہ خشنی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھی مکحول اور ابوثعلبہ کے درمیان مرسل جید ہے۔

۳۸۳۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے انکو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو احوص بن حکیم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو مکحول نے ان کو ابوثعلبہ خشنی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں پس مؤمن کو معاف کرتے ہیں اور کافر کو ڈھیل دیتے ہیں اور اہل بغض کو ان کے بغض اور کینے میں ہی چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دیں۔

۳۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمران نسوی نیساپوری نے ان کو ابوالولید محمد بن احمد برداطا کی نے ان کو محمد بن کثیر مصیصی نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یزید بن محمد بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو ہشام بن خالد نے انکو ابوجلید نے یعنی عتبہ بن حماد حکمی نے انکو اوزاعی نے ان کو مکحول نے اور ابن ثابت نے یعنی عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے انکو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو مالک بن یخامر نے ان کو معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں جھانکتے ہیں پس اپنی تمام مخلوق کو معاف کر دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ ور کے اور مصیصی کی ایک روایت میں

(۱ ۳۸۳)......(۲) فی أ الحسین (۲)...... فی ب إلا لمشرک أو مشاحن

ہے۔وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اور باقی روایت حسب سابق ہے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے کئی طریقوں سے اور اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ حدیث کے لئے کچھ اصل ہے حدیث مکحول سے اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے ابن لھیعہ نے زبیر بن سلیم سے اس نے ضحاک بن عبدالرحمٰن سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ سے اس نے ذکر کیا اس کا مفہوم لفظ نزول کے ساتھ۔

۳۸۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو خبر دی صنعانی نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابن لھیعہ نے پھر اس نے مذکور کو روایت کیا ہے۔

۳۸۳۵:...... ان کو خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور محمد بن احمد بن ازہری ہروی نے انکو حسین بن ادریس نے ان کو ابوعبداللہ بن اخی ابن وہیب نے ان کو ان کے چچا نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علاء بن حارث نے یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ نے کافی لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کرلیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں (ڈرتے ہوئے) اٹھ کر اور آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرکت کی لہٰذا میں واپس آ گئی۔جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہو کر آئے تو فرمانے لگے۔اے عائشہ یا یوں کہا اے حمیرا کیا تم نے یہ گمان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے ساتھ دھوکا کیا ہے۔میں نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ لیکن میں نے گمان کیا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قبض کرلیا ہے بوجہ اس کے لمبے سجدے کے۔حضور نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے حضور نے فرمایا کہ یہ شعبان کی پندرھویں شب ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر جھانکتے ہیں شعبان کی پندرھویں شب میں پس بخشش مانگنے والوں کو بخش دیتے ہیں اور رحم کی درخواست کرنے والوں پر رحم کر دیتے ہیں اور کینہ رکھنے والوں کو پیچھے کر دیتے ہیں جیسے کہ وہ ہیں۔

ازہری نے کہا حضور یہ تو قد خاس بک۔یہ اس وقت کسی آدمی سے کہا جاتا ہے جب وہ اپنے ساتھی کے ساتھ عذر کرے دھوکہ کرے اور اس کا حق اس کو نہ دے تو کہتے قد خاس بہ فلاں نے فلاں کے ساتھ دغا کیا دھوکہ کیا۔میں کہتا ہوں کہ یہ مرسل چیز ہے اور احتمال ہے کہ علاء بن حارث نے اس کو مکحول سے لیا ہو واللہ اعلم اور اسی باب میں کئی منکر روایات بھی مروی ہیں۔ان کے راوی مجہول ہیں۔ہم نے کتاب الدعوات میں ان میں سے دو حدیثیں ذکر کی ہیں۔

۳۸۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد ریاضی نے ان کو جامع بن صبیح رملی نے ان کو مرحوم بن عبدالعزیز نے ان کو داؤد بن عبدالرحمٰن نے ہشام بن حسان سے اس نے حسن سے۔اس نے عثمان بن ابوالعاص سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے اچانک اعلان ہوتا ہے کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا میں اس کو بخش دوں کیا ہے کوئی سائل میں عطا کروں؟ جو بھی مانگتا ہے اس کو دیا جاتا ہے مگر بدکارہ عورت یا مشرک کے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح کی دعا

۳۸۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن حبان مدائنی نے

(۳۸۳۵)......(۱) زیادۃ من ب (۲)......لیست فی ب

(۳۸۳۶)......(۱) سقط من أ (۲)......فی ب نادی

ان کو سلام بن سلیمان نے ان کو خبر دی ہے سلام طویل نے ان کو وھب مکی نے ان کو ابو مریم نے کہ ابو سعید خدری سیدہ عائشہ کے پاس گئے سیدہ عائشہ نے ان سے فرمایا۔ اے ابو سعید مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور میں تمہیں وہ حدیث بیان کروں گی جو میں نے ان کو خود کرتے دیکھا ہے۔ ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ کی عادت تھی کہ وہ جب صبح کی نماز کے لیے نکلتے تو یہ دعا کرتے تھے۔ اللھم۔ الخ۔ اے اللہ میرے کانوں کو نور سے بھر دے میری آنکھوں کو نور سے اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور میرے دائیں جانب نور اور میرے بائیں جانب نور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور بہت بڑا کر دے میرے لیے نور کو اپنی رحمت کے ساتھ اور ایک روایت محمد میں ہے۔ واعظم لی نورا۔

اب سیدہ عائشہ نے بتایا نبی کریم میرے پاس تشریف لائے اور اوپر اوڑھنے کے دونوں کپڑے رکھ دیئے پھر زیادہ دیر نہیں ٹھہرے یہ کہ کھڑے ہوگئے اور وہ کپڑے دوبارہ زیب تن کر لئے۔ مجھے سخت غیرت وغصہ آ گیا کہ (ابھی آئے ہیں پھر جا رہے ہیں) میں نے یہ گمان کیا کہ آپ میری کسیں وکن کے پاس جائیں (حضور باہر نکلے تو) میں بھی آپ کے پیچھے چلی میں نے ان کو بقیع میں بقیع غرقد میں پالیا۔ حضور اہل ایمان کے لیے یعنی مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں کے لیے بخشش مانگ رہے تھے اور شہداء کے لیے (یعنی اہل قبور کے لیے دعا مانگنے گئے تھے) میں نے کہا میرے ماں باپ قربان جائیں آپ تو اپنے رب کے کام میں لگے ہیں اور میں دنیا کی حاجت میں ہوں میں واپس لوٹ آئی اور میں اپنے حجرے میں داخل ہوئی اور میری سانس لمبی ہوگئی تھی رسول اللہ میرے پیچھے تشریف لائے آپ نے پوچھا کہ یہ کیسی لمبی سانسیں ہیں اے عائشہ؟ وہ بولی میرے ماں باپ قربان آپ کے اوپر، آپ جیسے ہی میرے پاس تشریف لائے اوپر والے کپڑے اتار کے رکھے پھر آپ بالکل نہیں رکے فوراً کھڑے ہوگئے کپڑے پہن لیے (یعنی سر کا کپڑا اور اوڑھنے کا) مجھے سخت غصہ آ گیا تھا میں نے یہ گمان کر لیا تھا کہ آپ شاید میری کسی سوکن کے پاس چلے گئے ہیں حتیٰ کہ میں نے آپ کو بقیع میں دیکھ لیا آپ کو جو کرنا تھا آپ وہ کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ کیا تم ڈرتی ہو یہ کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟ (بات یوں نہیں ہے بلکہ) میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اس رات اللہ تعالیٰ کے جہنم سے آزاد کیے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر۔ نہیں نظر کرم فرماتا اللہ تعالیٰ اس رات میں کسی مشرک کی طرف اور نہ کسی کینہ پرور کی طرف نہ قطع رحمی کرنیوالے کی طرف اور نہ ہی فخر وغرور سے تہہ بند نیچے گھسیٹنے والے کی طرف نہ ہی والدین کے نافرمان کی طرف نہ ہی دائمی شرابی کی طرف۔ اس کے بعد آپ نے وہ دو کپڑے اتار لیے اور مجھ سے کہنے لگے اے عائشہ کیا تم مجھے اس رات کے قیام کی اجازت دو گی؟ میں نے عرض کی بالکل دوں گی۔ میرے ماں باپ قربان جائیں۔ حضور کھڑے ہوگئے (اور نماز پڑھنی شروع کی) آپ نے انتہائی لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے میں آپ کو تلاش کرنے (یعنی آپ کو دیکھنے کے لیے کہ اتنی دیر کیوں لگا دی) اٹھی اور میں نے اپنا ہاتھ حضور کے قدم مبارک کے نیچے کی طرف یعنی تلوؤں کو لگایا تو حضور نے حرکت کی لہٰذا میں خوش ہوگئی کہ (خیریت ہے) اور میں نے (کان لگایا تو) آپ سجدے میں یہ دعا مانگ رہے تھے۔

اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک. واعوذ بک منک جل وجھک لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

میں تیرے عذاب سے تیری معافی کے ساتھ پناہ لیتا ہوں اور تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں اور میں تیرے ساتھ تجھ سے پناہ لیتا ہوں تیری ذات جلیل القدر ہے۔ میں تیری حمد وثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا آپ نے جیسے اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔

(۲۸۳۷)......(۱) لیست فی ب

ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں حضور نے فرمایا آپ ان کو سیکھ لیجیے اور دوسروں کو سکھائیے یہ الفاظ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ میں ان کو سجدے میں دہراتا رہوں۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ ایک اور طریق سے بھی مروی ہے۔

شعبان کی پندرہویں شب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۳۸۳۸:...... جیسا کہ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور احمد بن ازہری ادیب ہروی نے ہرات میں بطور املاء کے ان کو ابوعلی حسین بن ادریس انصاری نے ان کو ابوعبداللہ بن اخی ابن وہب نے ان کو محمد بن فرج صدفی نے ان کو عمرو بن ہاشم بیروتی نے ان کو ابن ابو کریمہ نے انکو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ دومرتبہ شعبان کی پندرہویں شب کے موقع پر رسول اللہ میرے پاس تھے جب آدھی رات ہوگئی تو میں نے حضور کو گھر سے غائب پایا مجھے وہ غیرت آگئی جو عورتوں کو آجاتی ہے لہٰذا میں نے اپنے آپ کو چادر میں لپیٹا اللہ کی قسم نہ وہ خز کا ریشم تھی نہ قز کا نہ باریک ریشم کی نہ موٹے ریشم کی نہ کپاس نہ کتان کی۔ ان سے پوچھا گیا کہ وہ کس چیز کی تھی اے ام المؤمنین؟ فرماتی ہیں کہ اس کا تانا بالوں کا تھا اور بانا اونٹوں کی پشم کا کہتی ہیں کہ میں نے ان کو تلاش کیا ان کی عورتوں کے کمروں میں پھر میں اپنے کمرے کی طرف لوٹ آئی۔ میں نے دیکھا تو آپ ایسے محسوس ہوئے جیسے گرا ہوا کپڑا بے حرکت ہوتا ہے آپ سجدے میں یہ کہہ رہے تھے اپنے سجدے کی حالت میں۔

میرا وجود اور میرا خیال تیرے لیے سجدے میں جھکا رہا ہے میرا دل تیرے ساتھ ایمان لے آیا ہے۔ یہ میرے ہاتھ ہیں اور وہ ہے جو کچھ ان کے ذریعے میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اے عظمت والی ذات۔ اے عظیم ذات ہر عظیم سے امیدیں باندھی جاتی ہیں۔ میرا گناہ معاف کر دے۔ میرا چہرہ جھک گیا ہے اس ذات کے لیے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس نے اس کو چیر کر اس کے کان بنائے اور آنکھیں بنائیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے اور یوں دعا کرنے لگے میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں تیرے عفو ودرگزر کے ساتھ تیرے پکڑ اور سزا سے پناہ لیتا ہوں اور تیرے ساتھ تجھ ہی سے پناہ لیتا ہوں آپ ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے اپنی تعریف خود کی ہے۔ میں ویسے کہتا ہوں جیسے میرے بھائی داؤد علیہ السلام نے کہا تھا۔ میں اپنے چہرے کو مٹی میں آلودہ کرتا ہوں اپنے ملک کے لیے اور میرے مالک کا یہ حق ہے کہ اس کا سجدہ کیا جائے اس کے بعد آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور پھر دعا کی اے اللہ مجھے برائی سے صاف ستھرا دل عطا فرما جو نہ ظالم ہو اور نہ بد بخت محروم ہو اس کے بعد آپ جائے نماز سے ہٹے اور میرے ساتھ کمبل میں داخل ہو گئے۔ میری سانس لمبی ہو رہی تھی لہٰذا آپ نے پوچھا کہ یہ کیسی سانس ہے اے حمیرا میں نے ان کو وہ بات بتائی آپ نے اپنا ہاتھ میرے گھٹنوں پر پھیراوہ فرما رہے تھے۔ کیا ہیں یہ دونوں گھٹنے؟ کس چیز کو پالیا ہے دونوں نے اس رات میں یعنی شعبان کی پندرہویں شب اللہ تعالیٰ اس رات میں آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے پس وہ اپنے بندوں کو معاف کرتا ہے سوائے مشرک کے اور کینہ پرور کے۔

۳۸۳۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عقیل نے انکو زہری نے ان کو عثمان نے ان کو محمد بن مغیرہ بن اخنس نے وہ کہتے ہیں کہ شعبان سے شعبان تک اجل یعنی موت کے اوقات طے کیے جاتے ہیں اور کہا کہ بے شک ایک آدمی نکاح کر رہا ہوتا ہے اور اس کے بچے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مرنے والوں کی لسٹ میں آچکا ہوتا ہے۔

۳۸۴۰:...... زہری سے مروی ہے ان کو بھی خبر دی ہے عثمان بن محمد بن مغیرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا دن نہیں ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے مگر وہ کہتا ہے جو شخص کسی چیز کے عمل کی استطاعت رکھتا ہے اسے وہ کر لینا چاہئے کیونکہ میں ہمیشہ تمہارے اوپر لوٹ کر نہیں آؤں گا اور ہر دن آسمان سے دو اعلان کرنے والے اعلان کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ اے خیر کے طالب خوش ہو جا اور دوسرا کہتا ہے اے برائی کے خوگر اب تو رک جا اور ایک کہتا ہے اے اللہ ہر خرچ کرنے والے کو (اس خرچ کیے ہوئے کے پیچھے) اور مال عطا کر اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ مال کو روک رکھنے والے کا انجام مال کو تلف کر دینا بنا دے۔ یہ روایت منقطع ہے اور ہم نے اس کا بعض حصہ موصول روایت کیا ہے۔

بیس مقبول حج و بیس سال مقبول روزوں کا ثواب

۳۸۴۱:...... ہمیں خبر دی عبدالخالق ابن مؤذن نے ان کو ابوجعفر محمد بن بسطام قومیسی نے بستی میں اور ہم لوگوں کو خبر دی ہے ابوجعفر احمد بن محمد بن جابر نے ان کو علی احمد بن عبدالکریم نے ان کو خالد حمصی نے ان کو عثمان بن سعید بن کثیر نے ان کو محمد بن مہاجر نے حکم بن عقبہ سے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا شعبان کی پندرہویں شب میں۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے چودہ رکعتیں پڑھی تھیں فراغت کے بعد آپ بیٹھ گئے تھے اور انہوں نے چودہ مرتبہ فاتحہ پڑھی اور قل ھو اللہ احد پڑھی چودہ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق پڑھی چودہ مرتبہ اور قل اعوذ برب الناس چودہ مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا اس کے بارے میں آپ سے پوچھا۔ حضور نے فرمایا کہ جو شخص یہی عمل کرے جو میں نے کیا ہے اس کے لیے بیس حج مقبول کا ثواب ہو گا اور بیس سال مقبول روزوں کا اور اگر اس دن صبح روزہ رکھے تو اس کے لیے دو سال کے روزے کا ثواب ہو گا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ۔ امام احمد نے کہا کہ زیادہ امکان ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہو اور وہ روایت منکر کی ہے اور ایک روایت میں ہے عثمان بن سعید کے جیسے مجہول ہیں۔ واللہ اعلم۔

۳۸۴۲:...... مجھے خبر دی ہے قاضی ابوبکر نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی محمد بن احمد ہروی نے ان کو نصیر بن اسحق حربی نے ان کو عفان نے ان کو قیس نے ان کو اغر نے ان کو خلیفہ بن حصین نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ عرفہ کے شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوتی تھی۔ اے اللہ حمد تیرے لیے ہی ہے۔ جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور ہم جو کہتے ہیں اس میں سے سب سے بہتر حمد تیرے لئے ہے۔ اے اللہ تیرے لیے ہی ہے میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے اور سینوں کے وسوسوں سے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جس کو ہوا لاتی ہے اور میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس شر سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے۔

ہر ماہ تین روزے رکھنا...... پیر، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنا اور داؤد علیہ السلام کا روزہ

۳۸۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عباس جریری نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے چیزوں کی مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کو نہ چھوڑوں حتیٰ کہ میں مر جاؤں۔ نیند سے پہلے وتر ہر مہینے تین دن کے روزے اور چاشت کی دو رکعتیں۔ بخاری ومسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے۔

(۳۸۴۱)...... (۱) فی أ القرشی (۲)...... فی ب عتیبه (۳)...... فی ب أربع (۴)...... فی الأصل اربعة عشره والصواب ما أثبتناه.

(۵)...... فی الأصل أربع عشر مرة والصواب ما أثبتناه (۶)...... فی به صنیعه

(۳۸۴۲)...... (۱) فی ب الریاح

۳۸۴۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوداؤ دطیالسی نے ان کو حماد بن زید نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داستہ نے ان کو ابوداؤد نے انکو سلیمان بن حرب نے اور مسدد نے دونوں کو حماد بن زید نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو عبداللہ بن معبد زمانی نے ان کو ابوقتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ہم روزے کیسے رکھیں؟ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ناراض ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کہنے لگے:

رضینا باللّٰہ ربا، و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا، نعوذباللّٰہ من غضب اللّٰہ و من غضب رسولہ.

ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار یہ الفاظ دہراتے رہے حتیٰ کہ نبی کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو عرض کیا یارسول اللہ جو زندگی بھر کا روزہ رکھے یا پورا سال رکھے وہ کیسا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی نہ رکھا۔ مسدد نے کہا کہ یا نہ روزہ رکھا ہے نہ ہی افطار کیا ہے یہ غیلان کو شک ہوا ہے پھر انہوں نے سوال کیا یارسول اللہ وہ کیسا ہے جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن رکھے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا اس کی بھی کوئی طاقت رکھتا ہے۔ پھر پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے؟ حضور نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت ہوتی تو فیق ہو جائے پھر انہوں نے پوچھا یارسول اللہ وہ کیسا ہے جو ایک دن رکھے اور دوسرے دن نہ رکھے آپ نے فرمایا کہ یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ تین دن کے روزے اور رمضان آئندہ رمضان تک یہی سال بھر کا روزہ ہے اور عرفہ کا روزہ میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد والے کا کفارہ بن جائے گا اور عاشورے کا روزہ میں امید کرتا ہوں کہ گزشتہ ایک سال کا کفارہ بن جائے۔

۳۸۴۵:۔ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو مہدی نے ان کو غیلان نے ان کو عبداللہ بن معبد زمانی نے ان کو ابوقتادہ نے اسی حدیث کے ساتھ زیادہ کیا کہ اس نے کہا یارسول اللہ آپ بتائیے پیر اور جمعرات کے روزے کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ میں اسی دن پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث حماد سے اور مہدی بن میمون سے۔

۳۸۴۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے ان کو ابن فراس نے کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نوح علیہ السلام نے سال بھر کا روزہ رکھا سوائے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے اور روزہ رکھا داؤد علیہ السلام نے آدھے سال کا اور روزہ رکھا ابراہیم علیہ السلام نے ہر ماہ تین روزے۔ یوں سال بھر روزہ بھی رکھا اور سال بھر نہیں بھی رکھا۔

۳۸۴۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے اور ابوالحسن علی بن محمد سبیعی نے سب نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسین بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو ذر نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہر ماہ کے تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کے روزے رکھتے اور جمعہ کا روزہ بہت کم کبھی فوت ہوتا تھا۔

۳۸۴۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو قطر بن خلیفہ نے ان کو یحییٰ بن بسام نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا ہے رسول اللہ نے تین روشن دنوں کے روزوں کا تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کا۔ اس کو روایت کیا ہے سعید بن سلیمان نے شریک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے پیر شروع مہینے میں اور جمعرات جو اس کے متصل ہے پھر جمعرات جو اس کے متصل ہے۔

۳۸۴۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی نے انکو سعید بن سلیمان نے ان کو شریک نے پھر اسی مذکور کو ذکر کیا ہے اور اس کو اعمش نے روایت کیا ہے یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوذر سے پھر اس نے مذکور کو ذکر کیا ہے اور کہا گیا ہے موسیٰ بن طلحہ سے اس نے ابن حوتکیہ سے اس نے ابوذر سے اور کہا گیا ہے موسیٰ سے اس نے ابوہریرہ سے اور روایت کیا گیا ہے اس کو قتادہ بن ملحان قیسی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۸۵۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے انکو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے انکو عاصم بن بھدلہ نے ان کو سواء نے ان کو حفصہ زوجہ نبی کریم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین دن کے روزے رکھتے تھے پیر اور جمعرات کا اور پیر کا دوسرے ہفتے میں سے۔

۳۸۵۱:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے انکو اسفاطی نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو شریک نے حر بن صباح سے اس نے ابن عمر سے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں سے جمعرات کا اس کے بعد پیر کا جو اس کے متصل ہوتا اس کے بعد جمعرات کا یا پیر کا جو اس کے متصل ہوتا اس کے بعد پیر کا اس کے بعد پیر کا تین دن روزہ رکھتے تھے۔

تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ

۳۸۵۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابودنیا نے ان کو خالد بن حراش نے ان کو ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبدالملک بن ابوقیس نے ان کو محمد بن عبدالرحمن مولی آل ابوطلحہ نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابن حوتکیہ نے ان کو عمر بن خطاب نے کہ ایک دیہاتی آدمی حضور کے پاس آیا آپ کی خدمت میں آیا کہ ایک خرگوش ہدیہ دینا چاہتا تھا حضور نے فرمایا یہ کیا ہے؟ بولا یہ ہدیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ میں سے پہلے نہیں کھاتے تھے بلکہ ہدیہ دینے والے سے کہتے وہ پہلے اس میں سے خود کھائے۔ اس بکری کی وجہ سے جو آپ کو ہدیہ کی گئی تھی خیبر میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہا کہ آپ کھائیے۔ اس شخص نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ کون سا روزہ ہے؟ اس نے بولا ہر ماہ کے تین روزوں میں سے آپ نے فرمایا تم کرو اس کو روشن چمکدار اور تروتازہ دنوں کا تیرہ چودہ اور پندرہ کا اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے موسیٰ بن ابوذر سے۔

۳۸۵۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن ابراہیم بن واثق باللہ نے ان کو ابوجعفر محمد بن یونس مزکی نے بطور املاء کے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے۔ اس نے زید بن ابوانیسہ سے ان کو ابواسحق سبیعی نے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے روزے ہر ماہ سال بھر کے روزے ہیں روشن راتوں کے دن تیرہویں چودھویں پندرہویں کی صبح کو۔

(۳۸۴۹)......(۱) فی ب العبسی وھو خطأ

(۳۸۵۱)......(۱) فی (أ) یونس (۲)......فی (أ) الحارث

اخرجه النسائی فی الصیام من طریق سعید بن سلیمان عن شریک

(۳۸۴۲)......عزاه السیوطی فی جمع الجوامع إلی المصنف وابن جریر

ہر ماہ تین روزے

۳۸۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو ھنیدہ خزاعی نے ان کو ان کی والدہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ کے پاس گئی میں نے ان سے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ہر ماہ تین دن کے روزے رکھوں پہلا ان کا پیر اور جمعرات ہو۔

۳۸۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو یزید بن معاذہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے کہا کیا حضور ہر ماہ تین دن کا روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں میں نے کہا کہ مہینے کے کون سے حصے میں سے؟ سیدہ نے فرمایا۔ نہیں پرواہ کرتے تھے مہینے کے کون سے بھی ہوں۔

امام احمد نے کہا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے شیبان سے اس نے عبدالوارث سے اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ آپ گھومتے تھے جمیع ان تمام میں جو ہم نے ذکر کیا ہے پس ہر وہ شخص جو اس کو دیکھے گا وہ بھی کرے گا کسی ایک قسم کو ان اقسام میں سے یا اس کے ساتھ امر کرے گا جس کی خبر دی ہے ان سے۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب کچھ محفوظ کیا تھا لہذا وہ بولی نہیں پرواہ کرتے تھے کہ مہینے کون سے حصے میں روزہ رکھ رہے ہیں۔

مہینہ کے تین روزے سال بھر کے روزوں کے مساوی ہیں

۳۸۵۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو رزاق بن قیس نے ان کو ایک آدمی نے بنی تمیم میں سے اس نے کہا کہ ہم لوگ حضرت معاویہ کے دروازے پر تھے اور ہمارے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے ذکر کیا وہ روزے سے ہیں جب ہم اندر گئے اور دستر خوان بچھائے گئے تو حضرت ابوذر نے کھانا شروع کر دیا کہتے کہ میں نے (سوالیہ نظروں سے) ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا اے احمر کیا ہوا تجھے تم چاہتے ہو کہ تم مجھے باتوں میں لگا کر میرا کھانا تم کھا جاؤ؟ اس آدمی نے کہا کیا آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ کا روزہ ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر کہا کہ کیا آپ نے قرآن پڑھا ہے اس نے کہا کہ جی ہاں پڑھا ہے۔

پھر انہوں نے کہا کہ شاید تم نے اس میں سے مفرد کو پڑھا ہے مضاعف کو نہیں **فمن جآء با لحسنة فله عشر امثالها.** جو شخص نیکی کر کے لے آئے اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ پھر کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ نے فرمایا کہ صبر یعنی رمضان کے مہینہ کا روزہ اور ہر مہینے تین روزے میرا خیال ہے یوں کہا تھا کہ یہ سال بھر کے روزے ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ یہ سینے کا کھوٹ دور کر دیتا ہے۔ میں نے کہا مغلۃ الصدر کیا ہے کہا کہ شیطانی وسوسے۔

(۳۸۵۴)...... اخرجه المصنف من طريق ابى داود (۲۴۵۲)

(۳۸۵۵)......اخرجه المصنف في السنن (۲۹۵/۴) ومسلم (الصيام ۱۹۴) وأبوداود (۲۴۵۳) والترمذي (۷۶۳) وابن ماجه (۱۷۰۹)

كلهم من طريق عبدالوارث. به

وتابعه عليه شعبة

اخرجه أحمد (۱۴۵/۶. ۱۴۶) قال : حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن يزيد بن الرشك عن معاذة عن عائشة فذكره.

(۳۸۵۶)......(۱) عندالطيالسي : ياأحمد (۲)......زيادة من مسند الطيالسي

اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۷۲)

اس بارے میں ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن شقیق سے اس نے ابوذر سے اور ہم نے روایت کی ثابت سے اس نے ابوعثمان سے اس نے ابوہریرہ سے۔ اور ہم نے روایت کیا ہے ابوالعلاء بن شخیر سے اس نے اعرابی سے وہ جوان کے پاس آیا تھا مربد میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ صبر کے مہینے کا روزہ اور ہر مہینے تین روزے یہ سال بھر کا روزہ ہے اور یہ سینے کی کدورت کو دور کر دیتا ہے (یا سینے کے مرض کو دور کر دیتا ہے) (بغض، کینہ، حسد، دل کی تاریکی۔)

۳۸۵۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید حریری نے ان کو ابوالعلاء نے پھر مذکورہ کو ذکر کیا ہے۔

۳۸۵۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو عوف نے ان کو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو خبر دی ایک آدمی نے بنو عکل سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: رمضان کے مہینے کا روزہ اور ہر ماہ کے تین روزے دور کرتے ہیں سینے کی کدورت کو وغریا وہر کہا تھا۔

پیر اور جمعرات کا روزہ

۳۸۵۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عمر بن ابوالحکم نے ان کو مولیٰ قدامہ بن مظعون نے انہوں نے دیکھا تھا مولیٰ اسامہ بن زید کو اس نے ان کو حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید سفر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ بوڑھے کمزور ہو گئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے میں نے کہا تھا یارسول اللہ کیا بات ہے آپ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔ اور ہم نے عرض اعمال کے بارے میں یعنی اللہ کے آگے۔ ہر جمعرات اور پیر کے دن۔ ابوہریرہ سے اور نبی کریم نے روایت کی ہے۔

۳۸۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو مسلم بن ابومریم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر جمعرات اور ہر پیر کو پیش کئے جاتے ہیں پس ان دونوں دنوں میں اس بندے کی بخشش کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا ہوتا۔ سوائے اس بندے کے جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی کدورت یا رنجش ہو۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں کو چھوڑ دیتا ہے اپنے حال پر۔ ابوعثمان نے کہا کہ ارک۔ یہ یمن کی لغت میں ایک کلمہ ہے۔ (ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتا ہے) یہاں تک کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔ یعنی دونوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتا ہے حتیٰ کہ دونوں باہم صلح کر لیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابوعمر سے اس نے سفیان سے اور انہوں نے کہا ہے کہ حدیث میں ایک بار مرفوع کیا ہے۔ اسے اسی طرح حمیدی نے کہا ہے۔

۳۸۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن

(۳۸۵۹)..... (۱) فی ب الشهر (۲)..... مابین المعکوفتین زیادة من ب

(۳۸۶۰)..... (۱) فی (أ) ذلک (۲)..... فی ب أترک

أخرجه مسلم (۱۹۸۷/۴) وعند مسلم (أركو) بدلاً من (أرک)

ابو صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیر اور جمعرات کو آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر اس عبد کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ مگر وہ آدمی کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی رنجش ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مہلت دو ان کو حتیٰ کہ یہ باہم صلح کرلیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے اور تحقیق وارد ہوئی ہے جمعہ کی فضیلت میں جو کہ حدیث درج ذیل ہے۔

جمعہ کا روزہ

۳۸۶۲:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو خالد عقیلی نے ان کو احمد بن ابو بکر زہری نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم سے اس نے ایک آدمی سے جو کہ بنی جشم میں سے تھے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ رکھ دیں گے اس کے لئے دس دن ان کی گنتی ایام آخرت سے۔ ایام دنیا ان کے مشابہ نہیں ہوں گے۔ سعید بن منصور نے عبدالعزیز سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۳۸۶۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس نے ان کو ابن بکیر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو ایک آدمی نے قبیلہ اشجع سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کے دس دنوں کا اجر دیں گے ایام دنیا جن کے مشابہ نہیں ہوں گے۔

۳۸۶۴:...... ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے اور بیمار کی مزاج پرسی کرے اور کچھ صدقہ بھی کرے تحقیق اس نے واجب کرلیا۔

۳۸۶۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن موسیٰ مصیصی نے ان کو یوسف بن سعید نے ان کو عمرو بن حمزہ بصری نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابراہیم نے ان کو عطاء بن ابو رباح نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص صبح کرے جمعہ کے دن در آنحالیکہ روزہ دار ہو: اور طبع پرسی کرے مریض کی اور کھلائے مسکین کو اور جنازے کو کندھا دے نہیں پیچھے لگیں گے اس کے گناہ چالیس سال کے۔

یہ پہلی اسناد کو پکا کرتی ہے لیکن دونوں ضعیف ہیں امام احمد نے کہا: اور ہم نے تحقیق ذکر کیا ہے کتاب الصلوٰۃ میں یوم جمعہ کی فضیلت کو اور ہم نے ان دونوں کو روایت کیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہت قلیل تھا کہ حضور کا جمعہ کے دن روزہ فوت ہوتا اور ہم نے کتاب السنن میں روایت کی ہے اکیلے جمعہ کے روزے کی ممانعت یہاں تک کہ روزہ رکھے اس سے ایک دن قبل یا بعد کا بھی۔ جیسے ذیل کی روایت۔

(۳۸۶۱)......(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب (۲)...... مابین المعکوفتین زیادۃ من ب

اخرجہ مسلم (۱۹۸۷/۴)

رواہ أبو الشیخ والمصنف (کنز ۲۴۱۷۲)

(۳۸۶۳)...... ☆ فی الأصل (محمد)

۳۸۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے آپ کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نہ روزہ رکھو جمعہ کے دن کا مگر ایک دن اس سے پہلے یا بعد کا بھی۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث اعمش سے۔

۳۸۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو بحر بن بصر بن سابق نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابوبشر نے ان کو عامر بن لدین اشعری نے کہ انہوں نے پوچھا تھا ابوہریرہ سے یوم جمعہ کے روزوں کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے اس مسئلہ کو جاننے والے سے ہی پوچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔ لہٰذا اپنے یوم عید کو یوم روزہ نہ بناؤ لیکن اس کو یوم ذکر بناؤ ہاں مگر یہ کہ ملا لو تم اس کو دیگر ایام روزہ کے ساتھ (تو ٹھیک ہے۔)

شیخ حلیمی کا قول:

شیخ فرماتے ہیں عرض اعمال کی بابت۔ احتمال ہے کہ بنی آدم کے اعمال پر مامور فرشتے باری باری آتے ہوں لہٰذا ان کے ساتھ وہ جاتا ہوا ایک فریق پیر سے جمعرات تک پھر وہ اوپر چلے جاتے ہوں اور رہ جاتا ہوا ایک فریق جمعرات سے پیر تک پھر وہ اوپر چلا ے جاتے ہوں اور جب بھی دو میں سے ایک گروہ اوپر کو جاتا ہو وہ جا کر وہاں پڑھے جو اس نے لکھا تھا اپنی جگہ پر جو کہ آسمانوں میں ہے۔ لہٰذا یہی چیز صورۃ پیش کرنا ہو۔ اور اسی پڑھنے کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی عبادت قرار دیا ہو (یعنی بندوں کی عبادت وغیرہ کو بیان کرنا۔)

ورنہ تو فی نفسہ اللہ تعالیٰ کو تو کوئی ضرورت نہیں ہے فرشتوں کی طرف سے اعمال کو پیش کرنے کی اور ان کے لکھنے کی کیونکہ وہ بندوں کے اعمال کو فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔

امام احمد کا قول:

امام احمد نے فرمایا کہ یہ اس میں سے سب سے زیادہ صحیح توجیہ ہے جو کچھ اس بارے میں کہا گیا ہے۔

اور زیادہ مناسب یہ توجیہ ہے کہ بندوں کے اعمال پر رات کو فرشتوں کو مقرر کرنا اور دن کو مقرر کرنا در حقیقت یہی ان کی عبادت ہے جس کو وہ عبادت کے طور پر سرانجام دیتے ہوں۔ اور اعمال پیش کرنے سے مراد ان کا اپنی ڈیوٹی پوری کر کے اس سے فارغ ہونا مراد ہو پھر کبھی کبھی اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ظاہر کر دیتے ہوں وہ جو کچھ کرنا چاہتے ہوں۔ کہ جس کے اعمال پیش کئے ہیں ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ تو پھر مطلب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ان بندوں کی بخشش کرنے کا فرشتوں سے اظہار کرتا ہیں۔ واللہ اعلم۔

شوال کے روزے اور بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھنا

۳۸۶۸:...... ہمیں خبر دی سعید ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن زیادہ علوی نے اس میں جو میں نے ان کے سامنے پڑھا ہے ان کی اصل کتاب سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے اور عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مسلم بن عبیداللہ قرشی نے کہ ان کے والد نے ان کو خبر دی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

☆......في الأصل (بن) والصحيح (عن) وانظر الجرح والتعديل (۲/۳۲۷ ترجمة رقم ۱۸۲۲)

(۳۸۶۷)......(۱) في ب تخلطوه بأيام (۲)......مابين المعكوفتين سقط من أو البتاه من ب

(۳)......سقط من (۴)......في ب وهو

سے پوچھا گیا تھا روزے کے بارے میں۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں پورا سال روزے رکھوں تو آپ اس سے خاموش ہو گئے پھر دوسری بار پوچھا تو خاموش ہو گئے آپ نے تیسری بار ان سے پوچھا تو یوں کہا اے اللہ کے نبی میں پورا سال روزہ رکھوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا کہ روزے کے بارے میں سائل کون ہے؟ انہوں نے کہا میں ہوں اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے گھر کے افراد کا تجھ پر حق ہے صرف رمضان کے روزے رکھ اور اس کے جو اس کے متصل ہے (یعنی شوال کے) اور ہر بدھ اور جمعرات کا۔ تو ایسا کرنے سے تم سال کے روزہ رکھنے والے ہوں گے۔

اسی طرح کہا ان دونوں کے بارے میں مسلم بن عبید اللہ نے اور کہا گیا ہے دونوں میں سے ایک کے بارے میں عبداللہ بن مسلم۔

۳۸۶۹:... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عثمان عجلی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبید اللہ بن مسلم قرشی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا۔ یا حضور سے پوچھا گیا پورے سال روزے کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے تم رمضان کے روزے رکھو اور شوال کے اور ہر بدھ اور جمعرات کے جب آپ اس طرح کریں گے تو آپ سال بھر کا روزہ رکھ لیں گے۔

۳۸۷۰:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمر بن سماک نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوالنعمان آدم نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن خباب نے ان کو عکرمہ بن خالد نے ان کو عروف نے عرفاء قریش میں سے۔ ان کو ان کے والد نے اس نے سنا رسول اللہ کے منہ سے حضور نے فرمایا۔ جو شخص روزہ رکھے رمضان کا اور شوال کا اور بدھ جمعرات کا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور ہم نے روایت کیا ہے بدھ جمعرات اور جمعہ کے روزے کے بارے میں۔ دیگر وجوہات جو کہ ضعیف میں۔ ہم نے ان میں سے بعض کو کتاب السنن میں ذکر کیا ہے۔

۳۸۷۱:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن فضل مزکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو عبداللہ بن واقد نے ان کو خبر دی ایوب بن نھیک مولیٰ سعد بن ابی وقاص نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

جو شخص روزہ رکھے بدھ، جمعرات، جمعہ کا اور قلیل یا کثیر صدقہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا اور وہ گناہوں میں سے ایسے نکل جائے گا جیسے آج اس کو اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔

ایوب بن نھیک نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے کہ وہ مستحب سمجھتے تھے یا پسند کرتے تھے کہ بدھ اور جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھیں۔ اور وہ خبر دیتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان ایام کے روزے کا حکم

(۳۸۶۹) اخرجه المصنف من طريق ابى داود (۲۴۳۲) وقال ابوداود : وافقه زيد العكلي وخالفه أبونعيم قال مسلم بن عبيد الله.

(۳۸۷۰)......اخرجه النسائي في الكبرى في الصيام عن أبي داود الحراني عن عارم. به وسقط من إسناد النسائي : عكرمة بن خالد وتعقبه ابن حجر في النكت الظراف (۷/۲۲۱) بأن احمد أخرجه (۳/۴۱۶ و ۴/۷۸) عن عفان وغيره عن ثابت عن هلال فقال عن عكرمة من خالد عن عريف من عرفاء قريش

(۳۸۷۱)......(۱) في ب عقيل وهو خطأ (۲)...... في ب ذنبه

أخرجه المصنف في السنن (۴/۲۹۵) وضعفه

☆ في السنن : (لله) بدلاً من (فيه)

دیتے تھے۔اور یہ بھی کہ صدقہ کرے کم ہو یا زیادہ۔بے شک اس میں بڑی فضیلت ہے۔

۳۸۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعمر محمد بن حسین نے ان کو احمد بن محمود بن خرزاد کازرونی نے اہواز میں وہ کہتے ہیں کہ ابوسعید عبداللہ بن حسن حرانی پر حدیث پڑھی گئی جب کہ میں وہاں موجود تھا انہوں نے کہا کہ تمہیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن عبداللہ بابلتی نے ان کو ایوب بن نہیک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قیس مدنی سے ان کو ابوحازم نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص روزہ رکھے بدھ، جمعرات اور جمعے کا پھر جمعہ کے دن کوئی صدقہ کرے کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردے گا۔حتیٰ کہ وہ ایسے ہوجائے گا جیسے کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو پاک گناہوں سے۔

۳۸۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی نے اور ابومحمد بن یوسف نے بطور املا کے اور ابوصادق عطار نے ان سب سے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوبکر عنسی نے ان کو ابوقبیل نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے اللہ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت اور زمرد کا محل تیار کریں گے اور اسکے لئے آگ سے چھٹکارا لکھ دیں گے۔

ابوبکر عنسی مجہول ہے۔ایسی حدیث لائی ہے جن کے متابع نہیں ملتیں۔

۳۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حمویہ نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو احمد بن حفص نے ان ہشام بن زبیر شیبانی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو کثیر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی مسجد الاحزاب میں پیر کے دن اور منگل اور بدھ کے اندر لہٰذا بدھ کے روز دو نمازوں کے درمیان یعنی ظہر اور عصر کے درمیان دعا قبول ہوئی تھی۔لہٰذا ہم نے آپ کے چہرے پر محسوس کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی کوئی مشکل معاملہ پیش آیا۔میں بدھ کے روز عصر اور ظہر کے درمیان اس ساعات میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے لہٰذا میں قبولیت محسوس کر لیتا ہوں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے سفیان بن حمزہ نے کثیر بن کرید سے مگر انہوں نے کہا ہے کہ مسجد الفتح میں دعا کی تھی۔

صوم فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ یعنی جہاد میں روزہ رکھنا)

۳۸۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اسحق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو نعمان بن ابوعیاش نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص اللہ کی راہ میں ہوتے ہوئے روزہ رکھے گا ایک دن کا اللہ اس دن کی برکت سے اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت جہنم سے دور

(۳۸۷۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من او أثبتناه من ب

(۳۸۷۴)......(۱) فی ب عبدالحمید وهو خطا

(۳۸۷۵)......اخرجه البخاری (فی الجهاد باب ۳۶) ومسلم فی الصوم (۱۳۱/۱،۲،۳) والنسائی (۱۷۳/۴، ۱۷۴) والترمذی (۱۶۲۲)

وابن ماجه (۱۷۱۷) وأحمد (۸۳/۳) کلهم من طرق عن سهیل بن ابی صالح. به

وتابع سهیل بن ابی صالح علیه سمعی

اخرجه أحمد (۵۹/۳) والنسائی (۱۷۴/۴) کلاهما من طریق سفیان عن سمی عن النعمان. به

وللحدیث طرق ومتابعات أخری کثیرة

کر دیں گے۔

۳۸۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنصر فقیہ نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن اسماعیل عنبری نے ان کو محمد بن اصم نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ھاد نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو نعمان بن ابوعیاش نے ان کو ابوسعید خدری نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا:

جو بھی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھے اللہ اس ایک دن کے سبب اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی مسافت دور کر دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن اصم سے۔

عبادت کرنے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا

ہم نے اس بارے میں کتاب السنن میں کئی احادیث ذکر کی ہیں۔

۳۸۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو خبر دی علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کہتا ہوں کہ میں جب تک زندہ رہوں گا ضرور روزہ رکھوں گا اور راتوں کا قیام بھی ضرور کروں گا چنانچہ میں نے اس سے کہا تحقیق آپ نے کہا ہے، میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بے شک آپ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے کبھی روزہ رکھیے اور کبھی چھوڑ دیجئے۔ اور نماز بھی پڑھئے اور نیند بھی کیجئے۔ اور مہینے میں تین دن روزہ رکھئے بے شک نیکی دس گنا ہوتی ہے یہی مثال سال بھر کے روزے کی ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو اور یہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا یہ سب سے زیادہ اعتدال والا روزہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے اس سے افضل کی طاقت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ اس سے کوئی افضل نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

۳۸۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن غالب خوارزمی حافظ نے بغداد میں ان کو ابوالعباس محمد بن احمد نیشاپوری نے ابوعمر بن حمدان کے بھائی نے ان کو حسین بن محمد نے ان کو حامد بن عمر ثقفی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو حصین نے ان کو مجاہد نے یہ کہ عبیداللہ بن عمرو نے ان کو حدیث بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ میں عہد رسول میں سخت کوشش اور مشقت کرتا تھا۔ اور میں جوان آدمی تھا میرے باپ نے ایک مسلمان عورت کے ساتھ میری شادی کر دی ایک دن وہ ہم سے ملنے آئے تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے خاوند کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے کہا کہ وہ بہت اچھے آدمی ہیں رات کو سوتے نہیں دن کو روزہ چھوڑتے نہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے والد مجھ پر ناراض ہوئے اور کہا کہ تیری بیوی ایک مسلمان عورت ہے۔ تم نے اس کو اتعلق چھوڑ رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں والد کی بات کی طرف توجہ نہیں دیتا تھا بوجہ اپنی جوانی کی طاقت کے حتیٰ کہ انہوں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو حضور نے مجھ سے فرمایا میں نیند بھی کرتا ہوں اور میں روزہ بھی رکھتا ہو، اور روزہ چھوڑ بھی دیتا ہوں لہٰذا تم ہر مہینے تین روزہ رکھا کرو وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ بار بار مجھے کہتے رہے۔ پھر فرمایا اچھا پھر تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو اور پورا مہینہ میں ایک قرآن مجید کی تلاوت کرو۔

(۳۸۷۶) (۱) فی ب بن یزید

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پندرہ دن میں ختم کر کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم ہر ہفتے ایک ختم کرو۔ حتیٰ کہ تین دن تک بات جا پہنچی۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر عمل کی ایک تیزی اور حد ہوتی ہے انتہا ہوئی ہے اور ہر حد کی ایک کمزوری اور فترہ اور رک جانا ہوتا ہے جس کی فترہ رک جانا اور کمزوری میری سنت کے مطابق ہے اس نے ہدایت پالی ہے اور جو شخص اس سے ہٹ کر ہے وہ ہلاک ہو گیا ہے میں۔ نے ان کی بات سنی وہ فرما رہے تھے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور کمزور ہو گیا ہوں اور میں طاقت نہیں رکھتا کہ میں چھوڑ دوں اس کو جہاں تک میں پہنچا تھا۔

۳۸۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عمرو رزاز نے ان کو ابو عبداللہ حسین بن حسن غضائری نے ان کو محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو سعدان بن نصر بزار نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اسود بن شیبان نے ان کو ابوالفضل بن ابو عقرب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا روزے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ مہینے میں ایک دن روزہ رکھو وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بھی زیادہ طاقت ہے۔ مجھے بھی زیادہ طاقت ہے۔ پھر فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو مہینے میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور مجھے زیادہ کی اجازت دیجئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینے میں تین دن روزہ رکھئے۔

ہمیشگی والا عمل پسندیدہ

۳۸۸۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحق نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل دائمی عمل تھا اگرچہ وہ کم بھی ہو۔

دین آسان ہے

۳۸۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو معن بن محمد نے ان کو سعید بن ابو سعید نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ دین آسان ہے۔ کوئی شخص دین پر غالب نہیں آئے گا۔ یا ہرگز دین پر غالب آنے کی کوشش نہیں کرے گا مگر دین اس سے غالب رہے گا پس سیدھے اور صحیح چلو اور میانہ روی اختیار کرو، اور خوش رہو اور مدد طلب کرو (نیک اعمال کے لئے) صبح وشام کے ساتھ اور تھوڑا سا رات کے اندھیرے سے بھی۔ یا (کچھ حصہ رات کے آخری حصے سے بھی) ایسے پایا ہے میں نے اس کو اور میں گمان کرتا ہوں کہ ساقط ہو گیا ہے عمر بن علی بن محمد بن ابو بکر اور معن بن محمد۔

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالسلام بن مطر سے اس نے عمر بن علی سے۔

(۳۸۷۹)......(۱) سقط من ب (۲) ...... مابین المعکوفتین سقط من ا و أثبتناه من ب

(۳۸۸۰)......(۱) فی (ا) ابو الحسین

(۳۸۸۱)......(۱) فی ب یسیر

اخرجه البخاری (۱/۹۳ فتح) والنسائی (۸/۱۲۱، ۱۲۲) کلاهما من طریق معن بن محمد. به

دین میں شدت اختیار نہ کی جائے

۳۸۸۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر عثمان بن احمد سماک نے ان کو حسین بن ابو معشر نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن نے ان کو ان کے والد نے ان کو بریدہ اسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: لازم پکڑو تم میانہ روی کی سیرت کو بے شک جو شخص شدت اختیار کرے گا اس دین پر وہ اس سے غالب آ جائے گا۔ (یا آسان طرز زندگی اختیار کرو۔)

۳۸۸۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو انس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو بریدہ نے وہ کہتے ہیں میں ایک دن پیدل چلتے ہوئے نکلا تو میں نے رسول اللہ کو دیکھا میں نے ان کے بارے میں گمان کیا کہ وہ کسی ضرورت کا ارادہ رکھتے ہیں لہٰذا میں ان کے سامنے آیا حتیٰ کہ انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور میری طرف اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس آ گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم لوگ ساتھ ساتھ چلنے لگے پس یکایک ہمارے سامنے ایک آدمی ہمارے آگے نماز پڑھ رہا تھا جو کثرت کے ساتھ رکوع اور سجود کر رہا تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا آپ اس کو دیکھتے ہیں دیکھاوا کرنے والا؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمانے لگے لازم پکڑو تم لوگ میانہ روی کی سیرت کو بے شک حقیقت ہے کہ جو شخص اس دین پر سختی سے کام لے گا دین اس پر غالب آ جائے گا۔

۳۸۸۴:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوشریح نے انہوں نے سنا سہل بن ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نفسوں پر شدت اور سختی نہ کرو بے شک تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا ان کے اپنے نفسوں پر سختی کرنے کی وجہ سے عنقریب پاؤ گے تم ان کے بقایا لوگوں کو گرجا گھروں میں اور راہبوں کی کوٹھیوں میں۔

۳۸۸۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد بن مصری نے ان کو عبداللہ بن ابومریم نے ان کو علی بن معبد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا بے شک یہ دین مضبوط ہے۔ یا فراخی ہے، اس میں داخل ہوئے نرمی کے ساتھ اور اللہ کے بندوں کو زبردستی نہ کرو مجبور نہ کر اس کے بندوں کی طرف بے شک کمزور بچہ نہیں طے کر سکتا سفر کو۔ اور نہیں سبقت کرتا پچھلے پاؤں چلنے سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابوعقیل یحییٰ بن متوکل نے محمد بن سوقہ سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے اور اس کو روایت کیا ہے ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً وہی صحیح ہے اور کہا گیا ہے سوائے اس کے۔

۳۸۸۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو مولیٰ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ بے شک یہ دین ٹھوس اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ داخل ہوئیے۔ اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کی طرف ناپسند نہ کیجئے، (بغض اور ناپسندیدگی نہ کیجئے) اس لئے کہ معذور نہیں طے کرتا سفر کو نہ ہی مدد کرنا باقی رکھتا ہے۔ عمل کیجئے اس آدمی کے عمل کرنے کی طرح جو گمان کرے کہ تم

(۳۸۸۲)۔۔۔(۱) فی ب یشاد

(۳۸۸۳)۔۔۔ أخرجه المصنف من طریق ابی داود الطیالسی (۸۰۹)

(۳۸۸۵)۔۔۔(۱) غیر واضح فی (أ)

کبھی نہیں مرو گے اور ڈرتے ایسا ڈرنا کہ آپ کو یہ خطرہ ہو کہ جیسے صبح کو آپ فوت ہو جائیں گے۔

علم اور عمل

۳۸۸۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان نے ان کو حکم بن ابو خالد نے ان کو زید بن رفیع نے ان کو معبد جہنی نے ان کو بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

علم افضل ہے عمل سے اور اعمال میں بہتر عمل ان کا درمیانہ عمل ہے اور اللہ کا دین شدت وسختی کرنے والے اور غلو کرنے والے کے درمیان ہے (یعنی نہ تو شدت ہو نہ ہی دین میں غلو کیا جائے یعنی بلاوجہ کا مبالغہ) اور ایک نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے۔

اس کو انسان نہیں پاسکتا مگر اللہ کی مہربانی کے ساتھ اور بدترین طریقہ شدت پسندی ہے۔(یا لالچ وحرص ہے۔)

نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے

۳۸۸۸:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو ابن علیہ نے ان کو اسحٰق بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مطرف نے عبادت کی۔لہٰذا مطرف نے اس سے کہا اے عبداللہ! علم افضل ہے عمل سے۔اور نیکی دو برائیوں کے درمیان دائر ہے۔اور خیر الامور درمیانے امر ہیں اور بدترین سیرت شدت وانتہاء پسندی ہے۔

ابو عبید نے کہا کہ سرکار کا یہ کہنا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے۔گویا کہ انہوں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ عمل میں غلو اور زیادتی کرنا برائی اور گناہ ہے۔اور اسی طرح اس میں کوتاہی کرنا مقررہ حد سے کمی کرنا بھی غلطی اور گناہ۔اور نیکی غلو اور تقصیر کی درمیانی کیفیت کا نام ہے۔اور وہ ہے میانہ روی۔جیسے ایک دوسری حدیث میں آیا ہے قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کے بارے میں کہ وہ نہ اس میں خالی ہو نہ جافی ہو نہ غلو کرے نہ کوتاہی کرے۔اس میں غلو سے گہرائی میں اترنا ہے۔اور اس سے جفا تقصیر وکوتاہی کرنا ہے اور یہ دونوں کام سیئہ اور غلطی ہیں۔

ابو عبید نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن مبارک نے ان کو جریری نے ان کو ابوالعلاء نے کہ تمیم داری نے کہا اپنے گناہ سے اپنے نفس کے لئے بولے لیں اور اپنے نفس سے کچھ اپنے دین کے لئے۔یہاں تک تیرا معاملہ درست اور سیدھا ہو جائے گا ایسی عبادت پر جس کی آپ کو طاقت ہو گی۔ابو عبید نے کہا اسماعیل بن علیہ اس کو بیان کرتے تھے جریری سے وہ ایک آدمی سے وہ تمیم داری سے اس نے ابوالعلاء کا ذکر نہیں کیا ہے۔

رخصت پر عمل

۳۸۸۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ہیثم نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو ابن دراوردی نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو حرب بن قیس نے ان کو ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتیں بھی اداء کی جائیں (یعنی رخصت پر رخصت ہی کی جائے) جیسے وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ اس کی عزیمتیں اداء کی جائیں (جیسے احکام ادا کئے جائیں۔)

اسی طرح کہا ہے موسیٰ بن عقبہ سے۔

(۳۸۸۷)......(۱) سقط من أو أثبتناه من ب

(۳۸۸۸)......(۱) في ب فإنه (۲)...... في ب دينك

۳۸۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابومعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمارۃ بن عزیہ نے ان کو حرب بن قیس نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ پسند کرتے ہیں کہ اس کی رخصتیں بروئے کار لائی جائیں جیسے وہ یہ نہیں پسند کرتے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔

فصل:...... ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت

جو شخص روزے کو چلانے میں حرج نہیں سمجھتا جب وہ اپنے نفس پر نہ خوف کرے کمزوری کا۔ اور روزہ نہ رکھے ان ایام میں جن کے روزے سے منع کیا گیا ہے۔ اور وہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ۔ اور تین دن ایام تشریق کے۔

۳۸۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن رجاء ادیب نے ان کو عیسیٰ بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی ہے ابوالولید نے ان کو ضحاک بن یسار یشکری نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سال بھر کا روزہ رکھے اس پر جہنم تنگ ہو جائے گی اور اس کی تمام انگلیاں قبض ہو جائیں گی۔

امام احمد نے فرمایا، اس کو روایت کیا ہے قتادہ نے ابوتمیمہ سے اس نے ابوموسیٰ سے بطور موقوف روایت کے اور یہ قول کہ اس پر جہنم تنگ ہو جائے گی۔ کا مطلب ہے کہ اس سے جہنم تنگ ہو جائے گی حتی کہ وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

جنت کا بالا خانہ

۳۸۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابن معانق نے یا ابومعانق نے ان کو ابومالک اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت میں ایک بالا خانہ ہے جس کا اندر باہر سے اور باہر اس کا اندر سے نظر آتا ہے اللہ نے اس کو اس انسان کے لئے تیار کیا ہے جو بات نرم کرے، کھانا کھلائے۔ لگاتار روزے رکھے۔ راتوں کو نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

روزہ کے مثل کوئی شئی نہیں

۳۸۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو محمد بن عبداللہ بن ابویعقوب نے ان کو رجاء بن حیوۃ نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی کسی ایسے کام کا حکم دیجئے جو میں آپ سے سیکھ لوں جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے۔ آپ نے فرمایا روزے کو لازم پکڑ لو بے شک اس کے مثل کوئی شئی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ تھا ابوامامہ اور اس کی بیوی اور اس کا خادم ہر وقت روزے سے ملتے تھے۔ جب ان کے گھر میں آگ یا دھواں نظر آ جاتا تو لوگ سمجھ لیتے کہ آج ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

(۳۸۹۱)...... أخرجه المصنف (۴/۳۰۰) وأحمد (۴/۴۱۴) وابن خزيمة (۲۱۵۴، ۲۱۵۵) كلهم من طريق

☆...... كتبت لذا

ابى تميمة الهجمى عنه. به

وقال ابن خزيمة: لم يسند هذا الخبر عن قتادة غير ابن ابى عدى. قلت: قد أسنده عنه شعبة كما فى سنن البيهقى الكبرى ومسند أحمد، وبهذا زالت شبهة تدليس قتادة عندهم فإنه قد عنعن

(۳۸۹۳)......(۱) زيادة من ب

۳۸۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو سعید نے ان کو خدیج بن صوفی نے کہ انہوں نے سنا تھا ابن حمام سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ایک آدمی نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن ہم لوگ مسجد رسول میں بیٹھے تھے ایک نوجوان سے ہم نے کہا جو ہمارے ساتھ بیٹھے تھے تم جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر یہ پوچھو کہ جہاد کے برابر کیا چیز ہے؟ وہ نوجوان حضور کے پاس گیا اور ان سے اس نے پوچھا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ کوئی بھی چیز اس کے برابر نہیں ہے۔ پھر ہم نے اس کو دوسری بار بھیجا پھر بھی آپ نے اسی طرح کا جواب دیا۔ پھر ہم لوگوں نے کہا کہ اب رسول اللہ سے تین بار جواب ہو جائے گا۔ آپ اگر فرمائیں گے کہ جہاد کے برابر کوئی شئی نہیں ہے تو پوچھو کہ اس سے قریب قریب کیا چیز ہے؟ پھر وہ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا تو اس نے پوچھا اس کے قریب کیا چیز ہے؟ اے اللہ کے رسول! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاکیزہ بات کرنا، روزہ ہمیشہ رکھنا، ہر سال حج کرنا اس کے بعد کوئی شئی اس کے قریب نہیں ہے۔

اور ہم نے روایت کی ہے عمر سے اور ابن عمر سے اور ابوطلحہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا روزے کو چلانے کے بارے میں اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے سعید بن مسیّب سے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ شغف

۳۸۹۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے اس نے پوچھا ابن مبارک سے اس آدمی کے بارے میں جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے۔ انہوں نے کہا وہ نصف عمر ضائع کرتا ہے۔ کیا اس نصف کا روزہ نہیں رکھے گا تو ضائع نہیں کرے گا؟

۳۸۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حبیب بن شہید نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر مسلسل سات دن روزے رکھتے تھے پھر جب آٹھواں دن آتا تو وہ دہرے ہوتے یعنی ہم سب سے زیادہ قوی ہوتے تھے۔

مسلسل روزے سے نہی کے باوجود عبداللہ بن زبیر کا یہ عمل اس توجیہ پر محمول ہوگا کہ اس نے صوم وصال کی نہی رسول اللہ سے نہیں سنی ہوگی یا سنی تو ہوگی مگر اس نے اس کو محمول کیا ہوگا اس بات پر کہ حضور نے اس سے منع کیا تھا اس کو اپنی امت پر باقی رکھنے کے لئے تحریم کرنے کے لئے نہیں۔ جیسے منع کیا تھا صوم الدھر سے اسی طرح منع ہے تحریم کے لئے نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۷:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عبیدہ بن حمید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ نبی کریم ملاتے تھے سحر سے سحر تک لہٰذا آپ کے بعض اصحاب نے بھی آپ کو دیکھ کر ایسے ہی کیا تو آپ نے اس کو منع کر دیا اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ تو اس پر عمل کرتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میرے جیسے نہیں ہو میں ہوتا ہوں اپنے رب کے پاس وہ مجھے کھلاتا ہے پلاتا ہے لہٰذا اعمال کی اتنی تکلیف کرو جس کی تم طاقت رکھو۔

(۳۸۹۴).....(۱) فی ب أکدر

(۳۸۹۶).....(۱) فی ب محمد بن عبداللہ

فصل:.......روزہ دار کس چیز کے ساتھ روزہ کھولے اور روزہ افطار کرتے وقت کیا پڑھے

۳۸۹۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبدک قزار نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حفصہ بنت سیرین نے ایک خاتون سے جسے رباب کہا جاتا تھا۔ بنی ضبہ میں سے تھی ان کو سلمان بن عمار ضبی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی آدمی افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور کے ساتھ افطار کرے اگر وہ کھجور نہ پائے تو پھر پانی کے ساتھ بے شک پانی پاک ہے۔

۳۸۹۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو محمد بن جعفر بغدادی نے ان کو قاسم بن غصن نے ان کو سعید بن ابی عروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا رسول اللہ نے روزے سے ہونے کی حالت میں مغرب کی نماز پڑھائی ہو بلکہ نماز سے پہلے روزہ افطار کر لیتے تھے اگر چہ پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ۔

۳۹۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حضرمی نے جطین نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھنے سے قبل تازہ کھجوروں کے ساتھ افطار کر لیتے تھے۔ اگر تازہ کھجور نہ ہوتی پھر خشک کھجور کے ساتھ اگر خشک کھجور بھی نہ ہوتیں تو پھر پانی کے چلو یا ایک دو گھونٹ پی لیتے تھے۔

۳۹۰۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ نے یعنی احمد بن حنبل نے اس کو عبدالرزاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی جب روزہ مسلسل رکھتا ہے تو اس کی نظر اپنی جگہ سے گھومنے اور بھٹکنے لگتی ہے اور جب میٹھی چیز کے ساتھ افطار کرتا ہے تو اپنی جگہ پر لوٹ آتی ہے۔

۳۹۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو خبر دی یزید بن ہیثم نے ان کو ابراہیم بن ابواللیث نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ان کو خبر دی ہے۔ اشجعی نے ان کو سفیان نے ان کو حصین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ایک آدمی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو پھر یہ دعا کرتے:

الحمدللہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت

تمام شکر اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری مدد فرمائی تو میں نے روزہ رکھا پھر مجھے اس نے رزق دیا تو میں نے افطار کیا۔

۳۹۰۲:.....مکرر ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو ہشیم نے ان کو حصین نے معاذ بن زہرہ سے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو کہتے تھے:

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

اے اللہ میں نے روزہ رکھا تیرے لئے اور تیرے ہی رزق کے ساتھ افطار کیا۔

اور ہم نے روایت کی ہے حضرت ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو یوں کہتے تھے:

(۳۹۰۲).....مکرر. أخرجه المصنف فی السنن (۲۳۹/۴)

ذهب الظما وابتلت العروق وثبت الاجر ان شآء اللّٰہ

پیاس بجھ گئی ہے اور رگیں تر ہو گئی ہیں اور اجر پکا ہو گیا ہے انشاء اللہ۔

۳۹۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو حسن بن علی بن بحر بن بری نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے انہوں نے کہا کہ عبدالعزیز بن ابوداؤد نے کہا کہ نافع نے کہا ہے کہ ابن عمر نے فرمایا کہا جاتا تھا بے شک ہر مؤمن کے لئے ایک دعا قبول ہوتی ہے۔اس کے افطار کے وقت پھر یا تو وہ اس کو جلدی دنیا میں دے دی جاتی ہے۔یا اس کے لئے آخرت کا ذخیرہ کر دی جاتی ہے۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر افطار کے وقت یوں کہتے تھے:

یا واسع المغفرة اغفرلی

اے وسیع بخشش والے مجھے بھی بخش دے۔

۳۹۰۴:......ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن اسحق بن ایوب فقیہ نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اسحق بن عبداللہ نے ان کو عبیداللہ بن ابوملیکہ نے کہ اس نے اس کو سنا تھا وہ حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک روزہ دار کے لئے اس کے افطار کے وقت دعا ہوتی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا۔عبداللہ سے وہ اپنے افطار کرتے وقت کہتے تھے اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شیئی ان تغفرلی. اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری ایسی رحمت کا جو ہر شئی سے وسیع ہے کہ مجھے بخش دے۔

۳۹۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن دباس نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن زید مکی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ میں نے سنا ہے۔(میں نے سنا ہے، میں نے سنا ہے) اور کہا ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اور آخر میں اس نے یہ زیادہ کیا ہے۔ذنوبی۔بخش دے میرے گناہوں کو۔ اور اسحق وہ عبیداللہ مدنی ہے اور اس سے روایت کرتا ہے ولید بن مسلم اور یعقوب بن محمد شجانی دونوں نے اس کو ثابت نہیں کیا اور دونوں نے کہا ہے کہ اسحاق بن عبداللہ۔اور تحقیق (باقی ذیل میں۔)

۳۹۰۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو عیسیٰ بن مساور لؤلوی نے ان کو ولید نے ان کو اسحق بن عبیداللہ مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا پھر مذکورہ کو ذکر کیا۔مگر آخر میں اس نے ذنوبی میرے گناہوں کو۔کا ذکر نہیں کیا۔

افطار کے وقت ایک مقبول دعا

۳۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابومحمد ملیکی نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ افطار

(۳۹۰۳)......(۱) فی ب (برید) وھو خطأ والصحیح یزید.

اخرجه ابن عدی (۶/۲۲۸۲) من طریق محمد بن یزید بن خنیس. به

(۳۹۰۴)......(۱) زیادة من ب (۲)......فی ب لدعوة

(۳۹۰۵)......(۱) فی ب بدر وھو خطأ (۲)......زیادة من ب (۳)......فی أو شیخانی اخرجه الحاکم (۱/۴۲۲)

(۳۹۰۶)......(۱) فی (أ) مشاور

(۳۹۰۷)......اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۲۹۲)

کے وقت روزہ دار کی ایک دعا قبول ہوتی ہے لہذا حضرت عبداللہ بن عمرو جب افطار کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو بلاتے تھے اور بیٹیوں کو اور دعا کرتے تھے۔

۳۹۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے اور ہشام نے اور حماد بن سلمہ نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اس نے شعبہ سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عبدالعزیز سے۔

۳۹۰۹:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ہیں جو شخص ان کی طاقت دیا گیا وہ روزے کی طاقت دیا گیا۔ جو شخص پینے سے قبل کھائے اور سحری کرے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

احمد نے کہا دوسرے طریق سے روایت کی گئی ہے اس سے بطور مرفوع روایت جیسے (ذیل کی روایت۔)

سحری کھانا مستحب ہے

۳۹۱۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحق بن ابراہیم عدل نے ان کو محمد بن حجاج بن عیسیٰ یعنی وراق نیساپوری نے ان کو قعنبی نے ان کو مسلمہ بن وردان نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کو لاغرو کمزور دیکھا تو پوچھا کہ کیا ہوا میں آپ کو کمزور کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نے شام کی ہے کہ میں روزے سے ہوں لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سحری کرے اور کھائے کھانا پینے سے پہلے اور کچھ خوشبو بھی لگائے وہ روزے پر پوری پوری طاقت رکھے گا۔

سلمہ بن وردان غیر قوی ہے باقی اس کے سارے راوی ثقہ ہیں اور دوسرے طریق سے مروی ہے جیسے (ذیل کی روایت۔)

۳۹۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو جعفر بن محمد بن نوح نے ان کو محمد بن عیسیٰ طباع نے ان کو شعیب بن محمد حریری نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم مسجد میں داخل ہوئے اور ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ انتہائی کمزور ہو رہا ہے پوچھا کہ تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟

لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ روزہ دار ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ روزے پر قوی ہوا سے چاہئے کہ وہ سحری کرے اور دوپہر کے وقت تھوڑا سا آرام کرے اور خوشبو استعمال کرے اور پانی کے ساتھ افطار نہ کرے۔

افطار میں تاخیر نہ کی جائے

۳۹۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسین بن قتیبہ نے ان کو محمد بن یزید مستملی نے ان کو مبشر بن اسماعیل نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص ارادہ رکھتا ہے کہ وہ روزے پر قدرت رکھے۔ اس کے بعد انہوں نے وہی مذکور باتیں ذکر کی ہیں۔

(۳۹۱۰)......الطلح هو الإعياء (النهاية ۳/۱۳۱)

(۳۹۱۱)......☆......غير واضح في الأصل ويحتمل (الجزري)

☆☆......سقطت هذه الكلمة من كنز العمال و معناها إما أن يقل من الطعام أو معناها القيلولة بعد الظهر

۳۹۱۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس کو ابوحازم بن دینار نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار کو جلدی کرتے رہیں گے۔

۳۹۱۴:......اور اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی سے اس نے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے اور نہ مؤخر کریں گے اس کو جیسے اہل مشرق تاخیر کرتے ہیں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مالک نے ابن حرملہ سے بطور مرسل روایت کے۔

۳۹۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحنین نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن زکریا بن میمون ازدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے ان کو عبدالرحمٰن بن حرملہ نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور اہل مشرق کی طرح اس کو مؤخر نہیں کریں گے۔ اور روایت کیا گیا ہے دوسری وجہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۳۹۱۶:......جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ مناوی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ بے شک یہود ونصاریٰ اس کو مؤخر کرتے ہیں۔

فصل:......روزوں کی بابت اخبار اور حکایات

۳۹۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلمان نے ان کو صالح بن زیاد سوسی نے رقہ میں وہ افضل ترین آدمی تھے میں نے جن کو دیکھا۔ ہمیں خبر دی ابوعثمان سکری صاحب حمزہ زیات نے ان کو عبدالرحمٰن بن مغراء نے ان کو عمران بن مسلم نے ان کو سوید بن غفلہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں امیرالمؤمنین علی بن ابوطالب کے پاس گیا۔ اسی محل میں اور آپ کے سامنے منجمد دودھ تھا اور ان کے ہاتھ میں روٹی ٹھی کبھی اسے اپنے ہاتھ سے توڑتے تو کبھی اپنے گھٹنوں پر انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا پھر فرمانے لگے آگے آئیے اور کھائیے میں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں پھر انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ جس کو اس کا روزہ کھانے پینے سے روک دے جس کو اس کی بھوک تقاضا کر رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور اس کو جنت کا مشروب پلائے گا۔

۳۹۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ بن عمران فقیہ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو محمد بن سہل بن عسکر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے کہ انہوں نے کوئی مشروب منگوایا وہ لایا گیا تو فرمایا کہ لوگوں کو دے دو۔ سب نے کہا کہ ہمارا تو روزہ ہے انہوں نے فرمایا لیکن میں روزہ دار نہیں ہوں لہٰذا انہوں نے وہ لے کر پی لیا۔ پھر کہنے لگے:

(۳۹۱۶)......(۱) فی ب ماعجلوا.

اخرجه البیهقی (۴/۲۳۷) وأبو داود (۲۳۵۳) وابن ماجة (۱۶۹۸)

يخافون يوماً تتقلب فيه القلوب و الابصار

ڈرتے ہیں اس دن سے جس دن دل اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔

۳۹۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابو حامد مقری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکار بن قتیبہ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہشام نے ان کو واصل مولیٰ ابوعیینہ نے ان کو لقیط نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے کہ بے شک وہ لوگ سمندر کی موجوں میں گھرے ہوئے تھے کہ اچانک انہوں نے اعلان کرنے والے کا اعلان سنا اے کشتی والو کیا میں تمہیں اس فیصلے کی خبر دوں جو اللہ نے اپنے اوپر فیصلہ فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں۔ تو اس نے کہا بے شک جو شخص اپنے نفس کو اللہ کے لئے پیاسا رکھے گا دنیا میں سخت گرمی کے دن لازم ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکو خوب سیراب کرے گا کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ ایسے ہی تھے کہ ہم لوگ سخت گرمی کے دن بھی روزے کے سوا ان سے نہیں مل سکتے تھے (جب بھی جاؤ وہ روزے سے ہوتے۔)

۳۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو جریر بن حازم نے انہوں نے سنا واصل مولیٰ ابوعیینہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں اچانک ہم لوگ جہاد کے سفر میں سمندر میں تھے کہ اچانک اعلان کرنے والے کے اعلان کی آواز آئی اے کشتی والو کو ہم تمہیں خبر دیں گے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہوا ہمارے واسطے پاکیزہ ہے اور بادبان ہمارے واسطے اٹھا ہوا ہے اور کشتی چل رہی ہے ہمیں لے کر سمندر کی موج میں۔ اس نے کہا کیا میں تمہیں خبر دوں اس فیصلے کی اس نے جو اپنے نفس پر لازم کر رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ جی ہاں بتائیے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس پر فیصلہ کر دیا ہے کہ جو بندہ اپنے نفس کو اللہ کے لئے پیاسا رکھے گا ایک دن بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ پر بے شک حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو خوب پیٹ بھر کر پلائے۔

۳۹۲۳:......اور اسی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ابونافع معافری نے ان کو اسحاق بن اسید نے ان کو ابوبکر ھذلی نے ان کو ابواسحٰق ھمدانی نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی تھی یہ کہ آپ اپنی قوم کو خبر دے دیجئے کہ جو بھی بندہ ایک دن کا روزہ رکھتا ہے میری رضا طلب کرنے کے لئے میں اس کے جسم کو صحیح رکھتا ہوں اور اس کے اجر عظیم بناتا ہوں۔

۳۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن احمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک شیخ سے وہ کہتے تھے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے۔ اے لوگو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں میں تمہارے اوپر شفیق ہوں کہ قبروں کی وحشت کے لئے رات کے اندھیروں میں نماز پڑھو۔ اور قیامت کے دن کی کرن کے لئے دنیا میں روزہ رکھو اور مشکل دن کے خوف سے صدقہ کرو اے لوگو میں تمہارا خیر خواہ ہوں تمہارا شفیق ہوں۔

۳۹۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سہل نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک نے کہ عامر بن عبدقیس ویرانے کے پاس سے گذرتے تو بار بار آواز لگاتے اے ویرانے کہاں ہلاک ہو گئے ہیں؟ اے ویران و تباہ شدہ آباد ہو جاؤ عامر (آباد کرنے والا) نشانات پر کھڑا ہے۔

(۳۹۲۲)......(۱) في ب نادى منادى.

(۳۹۲۳)......(۱) زيادة من ب (۲)......زيادة من ب (۳)......ليس في ب

(۳۹۲۵)......(۱) في ب فقدت

ایک مرتبہ وہ شام میں تھے تو ان کے پاس ایک شیر آیا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ اس نے صبح کر دی۔ ان سے ایک راہب نے بات کی اور کہا کہ اس نے کہا کیا خبر ہے اسنے جواب دیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نکالا تھا اس جگہ پر۔

راھب نے اس سے کہا کہ بے شک کچھ لوگ ہیں تو ان سے برا ہے بوجہ اختیار کے۔ اور معاویہ نے اس سے کہا تھا کہ تم کیسے ہو جب سے یہاں آئے ہو؟ ان شہروں میں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں خیریت سے ہوں مگر میں یہاں بیٹھا ہوں یہاں پر تین دن سے میں عراق میں تھا تو اذان سنتا تھا لہٰذا میں سحری کے لئے اٹھ جاتا تھا اور یہاں ناقوس سننے کو ملتے ہیں۔ اور میں عراق میں تھا تو روزہ رکھتا تھا، مجھے گرمی اور سخت پیاس پہنچتی تھی اور یہ ٹھنڈی زمین ہے اور میں وہاں پر ایسے لوگوں کے پاس بیٹھتا تھا۔ جو کلام کو چھانٹے اور صاف کرتے ہیں جیسے کھجور چھانٹ کر صاف کی جاتی ہے میں ان لوگوں کو یہاں نہیں پاتا ہوں۔

۳۹۲۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالفضل سلمی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عمران بن جعفر نے ان کو ھدبہ بن عبدالوہاب نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبدالجبار بن یزید بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عطاء خراسانی ہوتے تھے اور وہ سب بیداری کرتے تھے نماز پڑھنے کے لئے جب آدھی رات ہو جاتی تو وہ اپنے خیمے سے آواز لگاتے اے یزید بن جابر اے عبدالرحمٰن بن زید بن جابر اے ہشام بن غاز اٹھ جاؤ وضو کرو پس نماز پڑھو اس رات کا قیام کرنا اسی دن کا روزہ رکھنا۔ آسان ترین ہے لوہے کی بیڑیوں سے اور ڈامر کے لباس سے۔ ڈرو پھر ڈرو پھر ڈرو۔ بچو پھر بچو۔ اس اعلان کے بعد وہ اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔

بروز قیامت روزہ داروں کے لئے دستر خوان بچھائے جائیں گے

۳۹۲۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو عبداللہ بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن دستر خوان بچھائے جائیں گے روزہ داروں کے لئے۔ وہ کھائیں گے حالانکہ لوگ حساب وکتاب میں ہوں گے۔

۳۹۲۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس معقلی نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا ابن وہب پر۔ تجھے خبر دی ہے عبداللہ قتبانی نے ان کو یزید بن قودر نے ان کو کعب الاحبار نے کہ وہ کہتے تھے قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر کھیتی کرنے والا اپنی کھیتی دیا جاتا ہے (جو کچھ وہ کاشت کرتا ہے) یعنی ہر عمل کرنے والے کو اس کا پورا اجر دیا جاتا ہے۔ اور اہل قرآن اور اہل صیام زیادہ دے جاتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے بغیر حساب وکتاب کے دیئے جاتے ہیں۔

۳۹۲۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو حنش بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا اسود بن یزید کو۔ حالانکہ روزہ رکھنے سے اس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی تھی۔

۳۹۳۰:۔۔۔۔۔اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابونعیم نے ان کو حنش نے ان کو رباح نخعی نے انہوں نے کہا کہ حضرت اسود سفر میں روزہ رکھتے تھے حتیٰ کہ پیاس کی وجہ سے ان کا رنگ بدل جاتا گرمی کے دن میں حالانکہ ہم ایک دوسرے کو بار بار پانی پلاتے رہتے تھے رمضان میں سواری سے فارغ ہونے سے قبل۔

(۳۹۲۶)۔۔۔۔۔(۱) زیادة من ب

(۳۹۳۰)۔۔۔۔۔(۱) زیادة من ب　　　(۲) ۔۔۔۔۔ فی ب احدنا

(۳۹۳۱)۔۔۔۔۔(۱) فی ب لما

۳۹۳۱:..... اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے ابونعیم نے ان کو حنش نے ان کو علی بن مدرک نے ان کو علقمہ نے وہ کہتے تھے اسود سے۔ کیا سزا دیتے رہتے ہیں آپ اس جسم کو وہ کہتے تھے کہ میں آرام ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

جہنم پر سے گذرنے والا ہر شخص پیاسا ہوگا

۳۹۳۲:..... ہمیں خبر دی ابومنصور طاہر بن عباس بن منصور بن عمار مروزی نے جو کہ مکہ میں مقیم تھے ان کو ابواحمد حسین بن علی تمیمی نے ان کو ابوالحسن علی بن مبارک نے مسروری نے ان کو سری بن عاصم نے ان کو محمد بن صبیح بن سماک ابوالعباس نے ان کو ھثیم بن حماز نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا یزید رقاشی پر اور وہ گرمی کے دن رو رہے تھے۔

حالانکہ ان کا نفس چالیس سال سے پیاسا تھا مجھے انہوں نے کہا کہ اندر آجایئے، آجایئے ہم مل کر ٹھنڈے پانی پر روئیں اس دن جو گرم ہوگا مجھے حدیث بیان کی تھی انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہر وہ شخص جو جہنم پر سے گذرے گا وہ پیاسا ہوگا۔

۳۹۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن خضر شافعی نے ان کو علی بن محمد طوسی نے ان کو سہل بن اسلم نیساپوری نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے یہ کہ عامر بن قیس کو جب موت کا وقت آپہنچا تو وہ رونے لگے پوچھا گیا کیوں رہے ہو؟ فرمایا نہ موت کے ڈر سے رو رہا ہوں اور نہ ہی دنیا کے حرص میں رو رہا ہوں بلکہ میں تو سخت گرمیوں کے اوقات کی پیاسوں کو یاد کر کے رو رہا ہوں گرمیوں میں راتوں کے قیام کے باوجود۔

۳۹۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو شعیب بن محرر نے ان کو صالح مری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید رقاشی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ عامر بن عبداللہ کی جب موت کا وقت آیا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ کس چیز نے ان کو رولایا ہے تو وہ بولے کہ یہ موت سعی کرنے والوں کی انتہاء ہے (یعنی اب سعی کرنے کا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔) اناللہ وانا الیہ راجعون قسم باخدا میں موت سے گھبرا کر نہیں رو رہا ہوں لیکن میں تو رو رہا ہوں دن کی گرمی اور رات کی سردی پر اور بے شک میں اللہ سے مدد مانگتا ہوں اسی کے آگے اپنی اس ہلاکت اور موت پر۔

۳۹۳۵:..... اور اپنی اسناد کے ساتھ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن تیمی نے ان کو ہمارے بعض شیوخ نے کہ ایک آدمی کو غالباً عامی کی جب وفات کا وقت آیا تو شدید گھبرائے اور بہت بہت روئے اس بارے میں جب ان کو صبر دلایا گیا تو بولے کہ میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ روزہ دار روزہ رکھیں گے مگر میں ان میں نہیں ہوں گا، اور نمازی نمازیں پڑھیں گے مگر میں ان میں بھی نہیں ہوگا۔ ذکر کرنے والے اللہ کو یاد کریں گے مگر میں ان میں نہیں ہوں گا (یہ سارے اعمال صالحہ مجھ سے چھوٹ جائیں گے) میں اس لئے رو رہا ہوں۔ اسی بات نے مجھے رلا دیا ہے۔

حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات

۳۹۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام

(۳۹۳۲)..... (۱) فی ب السروری (۲)..... زیادۃ من أ

(۳۹۳۳)..... (۱) فی (أ) علی وھو خطأ والصحیح مکی بن إبراھیم وھو أبو السکن

(۳۹۳۴)..... (۱) فی أشعیب بن محمد

(۳۹۳۵)..... (۱) فی (أ) علیہ

سے وہ کہتے ہیں کہ ام منصور بن معتمر نے کہا جب منصور رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا میرا بیٹا رمضان کا روزہ رکھتا تھا اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتا نہ اس نے کبھی کھایا اور نہ ہی وہ کبھی سویا حتیٰ کہ رمضان کے روزے بھی رکھے اور راتوں کو قیام بھی کیا، اس کو روایت کیا اس کے ماسوا نے محمد بن عبدالوہاب سے اور اس نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے۔

رمضان کا روزہ رکھتے تھے اور رمضان میں قیام بھی کرتے تھے اور سونے کے لئے پہلو بھی نہیں رکھتے تھے حتیٰ کہ رمضان گذر جاتا۔

روزہ دار کی نیند عبادت ہے

۳۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی بن حسین کا شانی ہروی نے جب ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عباس عصمی نے بطور املاء کے۔ ان کو ابوعلی احمد بن محمد بن علی بن رزین نے اس میں جوان کے لئے منتخب کیا گیا۔ ان کے لئے ابوالفضل شہید نے یہ کہ ادریس بن موسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کو سہیل بن حاقان نے ان کو خلف بن یحییٰ عبدی نے ان کو عبسہ بن عبدالواحد قرشی نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ دار کی نیند عبادت ہے۔ اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا ہے۔ اور اس کا عمل دگنا ہے، اور اس کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف ہے۔

۳۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے بطور املاء کے ان کو احمد بن مہران بن خالد اصفہانی نے ان کو فضل بن جبیر نے ان کو سلیمان بن عمرو نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ہیثم شعرانی نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو سلیمان بن عمرو نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ دار کی نیند عبادت ہے اس کی خاموشی اس کی تسبیح ہے اس کی دعا مقبول اس کا عمل بھی مقبول ہے۔

ابن عبدان کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس کا عمل دہرا ہے اس کی دعا مستجاب ہے یہاں تک کہ وہ شام کرے یا وہ صبح کرے۔

۳۹۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو علی بن محمد بن علاء نے ان کو سخنو یہ بن مازیار نے ان کو معروف بن حسان نے ان کو زیاد اعلم نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی اسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ دار کی نیند عبادت ہے اس کی چپ تسبیح ہے اس کی دعا قبول ہے اس کا عمل ڈبل ہے۔

معروف بن حسان ضعیف ہے۔ سلیمان بن عمرو نخعی اس سے زیادہ ضعیف ہے۔

مؤمن کی موسم بہار

۳۹۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو دراج ابوالسمح نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

شتا مؤمن کی موسم بہار ہے اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ اس کے روزے رکھتا ہے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تو وہ ان کا قیام کرتا ہے۔

(۳۹۳۷)......(۱) فی ب الکاشی (۲)...... سقط من ا

(۳۹۳۹)......(۱) فی ب سخنون

ٹھنڈی غنیمت

۳۹۴۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحق نے ان کو عامر بن مسعود قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

کہ سردیوں میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔ بہر حال اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں۔

یعقوب کہتے ہیں کہ عامر کو صحبت حاصل نہیں ہے۔

۳۹۴۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن علی نے ان کو ابوعروبہ نے ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو ابن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: سردیوں میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔

۳۹۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عامری نے ان کو ابوخولہ خولانی نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن اخی امام نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردی میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ اس کو نہیں روایت کیا قتادہ سے سوائے سعید کے اور سعید سے سوا ولید کے اور تحقیق اسی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے ولید سے یعقوب بن صہیب نے بھی۔

۳۹۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوزکریا عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا علی بن عثام نے اسی طرح کہا ہے۔ تحقیق تھا ابوالجوزاء ملا لیتا تھا درمیان سات دن کے۔ اور ابن ابونعیم مہینہ میں ایک مرتبہ افطار کرتا تھا اور تیمی بھی مہینہ میں ایک مرتبہ افطار کرتا تھا۔ ایک دفعہ انگور کا ایک دانہ ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ یہی کھانے کی چیز ہے جو مہینے بھر میں چکھی ہے۔

۳۹۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یزید بن مہران کوفی نے ان کو ابوبکر نے اعمش سے ان کو ابراہیم یمی نے وہ کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں مہینہ بھر بھی ٹھہرا رہا کچھ بھی نہیں چکھا۔ اگر مجھے گھر والے مجبور کرتے ہیں تو میں ایک دانہ انگور کا کھالیتا ہوں۔ میں اس کا درد پیٹ میں محسوس کرتا ہوں میں ان میں سے حوائج کے لحاظ سے آسان تر ہوں۔

۳۹۴۶:...... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یزید نے ان کو ابوبکر نے مغیرہ سے اس نے کہا تھا کہ ابن ابونعیم پندرہ دن تک ملا کر روزہ رکھتا تھا کوئی چیز نہیں کھاتا تھا لہٰذا اس کی ایسی طبع پرسی کی جاتی جیسے کہ مریض کی کی جاتی ہے۔

۳۹۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن اسماعیل واعظ نے ان کو ابوسعید نے محمد بن یوسف جوتقی نے ان کو یحیٰ بن یحیٰ نے ان کو سعیر بن خمس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی کہ روح بن زنباع نے ایک دیہاتی کو بلایا کھانے پر اس نے کہا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا پھر روح نے اسے کہا۔ روزہ وہ بھی آج کے دن جیسا میں اعرابی نے کہا کہ میں اپنے دنوں کو کیوں چھوڑ دوں کہ وہ باطل اور بے کار چلے جائیں۔ تو روح نے ان سے کہا اے اعرابی اگر آپ اپنے دنوں کے بارے میں یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بے کار چلے جائیں گے۔ تو روح ان کی حفاظت کرتا ہے۔

(۳۹۴۳)......(۱) مابین القوسین سقط من ا و اثبتناہ من ب

(۳۹۴۵)......(۱) فی ب وجعھا

(۳۹۵۷)......(۱) فی (ا) مسعر بن الخمس وھو خطأ

روح بن زنباع لہ ترجمۃ فی الجرح (۳/۴۹۲)

ایک روزہ دار چرواہے کا واقعہ

۳۹۴۸:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن سالم نے وہ قداح نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ روح بن زنباع مکہ اور مدینہ کے درمیان سخت سردی کے دن ایک منزل پر اترے اور ان کا ناشتہ قریب لایا گیا اتنے میں پہاڑ کے اوپر سے ایک چرواہا ان کے پاس اتر آیا انہوں نے اس ناشتے کی طرف بلایا۔ چرواہے نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ روح نے اس سے کہا اس قدر سخت گرمی میں بھی تم روزہ رکھتے ہو۔ کہتے ہیں کہ چرواہے نے کہا کہ کیا میں اپنی زندگی کے قیمتی دنوں کو یونہی بیکار چھوڑ دوں۔ کہتے ہیں کہ روح نے بے ساختہ وہاں شعر کہا۔ اے چرواہے تیرے دنوں کے بارے میں تیرا یہ خیال ہے۔ جب کہ روح بن زنباع تو ان سے غافل ہے۔

۳۹۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ہیثم دوری نے ان کو عبداللہ بن خالد بن یزید لولوی نے ان کو غندر نے ان کو شعبہ نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

كلوا و اشربوا هنيأ بما اسلفتم في الايام الخالية.

کھاؤ پیو اچھا پچتا بسبب اس کے جو تم نے آگے بھیجا تھا گذرے ہوئے ایام میں۔

انہوں نے کہا کہ اس سے مراد روزہ ہے۔

۳۹۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو یحیٰ بن معین نے ان کو معمر بن عیسیٰ نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حسین بن رستم اپنی ایک قوم پر گئے اور وہ روزہ دار تھے ان لوگوں نے کہا کہ روزہ چھوڑ دو بولے کہ میں نے اللہ سے وعدہ کر رکھا ہے اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے ساتھ وعدہ خلافی کروں۔

۳۹۵۱:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو بعض اہل علم نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے بعض اہل علم نے انہوں نے کہا کہ ایک قوم نے ایک آدمی کو کھانے پر بلایا اس نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ آج روزہ کھول لو۔ اور کل صبح رکھ لینا۔ وہ بولے کہ میری زندگی کی صبح کا کون ضامن ہے؟

فصل:...... اس شخص کے بارے میں جو روزے دار کا روزہ افطار کروائے

۳۹۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو حسین جعفی نے ان کو زائدہ نے ان کو عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء بن زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص روزے دار کا روزہ افطار کروائے اس کے لئے روزہ دار کے برابر اجر ہوگا اور یہ امر روزہ دار میں سے بھی کسی شئی کی کمی نہیں کرے گا۔ اور جو شخص جہاد میں جانے والے کی تیاری میں مدد کرے یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر میں نائب بن جائے یعنی ان کی کفالت کرے اس کے لئے بھی جہاد کرنے والے کے برابر اجر ہوگا اور یہ امر مجاہد کے اجر میں سے کسی شئی کو کم نہیں کرے گا۔

۳۹۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسین نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو سفیان نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو زید بن خالد جہنی نے

(۳۹۴۸)......(۱) فی (أ) إذا دع (۲)...... فی ب فانشا

(۳۹۵۰)......(۱) لیست فی ب

ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں جو شخص روزے دار کا روزہ کھلوائے یا مجاہد کو جہاد کے لئے تیاری کروائے ان کے لئے روزے دار کے اور مجاہد کے برابر اجر ہوگا۔

۳۹۵۴:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو صالح مولیٰ تو اُمہ نے انہوں نے سنا ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص روزے دار کا روزہ کھلوائے اور اس کو کھانا کھلائے اور اس کو پانی پلائے اس کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا۔

۳۹۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحاق مقری ابن نجار نے کوفہ میں ان کو ابوالحسن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوجعفر احمد بن عیسیٰ بن ہارون عجلی قطان نے ان کو محمد بن سلیمان بن حبیب مصیص لوین نے ان کو حکیم بن حزام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن زید بن جدعان سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے اس نے سلمان فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص رمضان میں روزے دار کا روزہ کھلوائے پاک کمائی میں سے اس پر فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں رمضان کی تمام راتیں اور جبرائیل اس سے مصافحہ کرتا ہے عید الفطر کی رات اور جس کے ساتھ جبرائیل مصافحہ کرلے اس کے آنسو زیادہ ہوجاتے ہیں اور دل چمک جاتا ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ بتائیے بھلا وہ شخص جس کے پاس یہ کچھ نہ ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص اس کو روٹی کا ایک لقمہ یا کہا تھا کہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھلا دے بے شک حکیم کا ہے پھر اس نے سوال کیا اب بتائیے جو ایک لقمہ نہ کھلا سکے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کھانا (یعنی کوئی بھی کھانے کی چیز غلہ وغیرہ) اس شخص نے کہا بتائیے بھلا جس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ اس نے کہا کہ پھر دودھ کا ایک گھونٹ۔ اس نے کہا بتائیے اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو تو فرمایا کہ پھر پانی کا گھونٹ۔

۳۹۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی سعیدہ بنت حفص بن مہتدی نے اپنی اصل کتاب سے بخارا میں ان کو ابوعلی صالح بن محمد بن حبیب بغدادی نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے "ح" ان کو خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن میمون نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبیداللہ بن عمر جشمی نے ان کو حکیم بن حزام نے ان کو ابوعمیر نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے پھر اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ چمک جاتا ہے اس کا دل اور اس کے آنسو زیادہ ہوجاتے ہیں۔

اور پہلے پہلے فرمایا طعام کی ایک مٹھی ان سے اس آدمی نے کہا بتائیے جس کے پاس یہ نہ ہو؟ فرمایا پھر ایک لقمہ روٹی کا پھر اس کے بعد ذکر کیا دودھ کا گھونٹ اور پانی کا گھونٹ اس روایت کے ساتھ حکیم بن حزام اکیلا ہے متفرد ہے اسی طرح۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ایک الگ طریق سے علی بن زید سے اس کے کچھ مفہوم میں۔

طویل حدیث میں جس کو یوسف بن زیاد نے روایت کیا ہے۔ ہمام سے اس نے اس نے علی بن زید سے۔ واللہ اعلم۔

روزہ دار مرد وعورت کے لئے تحفہ

۳۹۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبدالباقی بن قانع نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو معافی بن سلیمان

(۳۹۵۵) (۱) فی (أ) البجلی (۲)..... فی ب القدر

(۳۹۵۶) (۱) فی ب المهدی (۲) فی (أ) الحسنی ویأتی برقم (۷۱۵۷) الجشمی (۳)..... لیس فی أ

(۴) ..... غیر واضح فی (أ) (۵)..... سقط من أ (۶) ..... فی ب الرجل

نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو عبیدہ بن حسان نے ان کو علاء نے ان کو ابوجہم نے ان دونوں نے کہا کہ حسن بن علی صبح کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور حضرت حسن کو اور ان کے ہم نشینوں کو کھانے کی دعوت دی حضرت حسن نے اس کی دعوت قبول کرنے سے گریز کیا۔ اس نے دوبارہ دعوت دی تو حضرت حسن نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ اٹھو (اور چلو دعوت میں) پہلی بار میں نے اس کی اجابت نہیں کی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے:

جو شخص صبح کی نماز پڑھے اس کے بعد اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کے بعد وہ دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے اس کے چمڑے کو آگ نہیں چھوئے گی۔ (یہ بتاتے ہوئے) حضرت حسن نے اپنی جلد کو پکڑ کر کھینچا۔ معلوم ہوا کہ جس نے ان کو کھانے کے لئے بلایا تھا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر تھے۔ جب اس نے کھانا آگے رکھ دیا تو حضرت حسن نے فرمایا: میرا تو روزہ ہے۔ ابن زبیر نے کہا کہ تحفہ دے دو ان کو (کوئی تحفہ) چنانچہ عالیہ نانی خوشبو لائی گائی اور انگیٹھی لائی گئی اور خوشبو پھر خوشبو کی دھونی دی گئی۔

۳۹۵۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو سعد بن طریف نے ان کو عبید بن مامون بن زرارہ نے اسی طرح کہا تھا ابومعاویہ نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

روزے دار کے لئے تحفہ تیل اور خوشبودان ہوتا ہے۔

۳۹۵۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو سعد بن طریف نے ان کو عمیر بن مامون بن زرارہ نے ان کو حسن بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزے دار کا تحفہ تیل اور خوشبو ہوتا ہے۔

۳۹۶۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن عقبہ نے ان کو ہبیرہ بن حدیر بن اسود نے ان کو سعد حداء نے ان کو عمیر بن ماموں ابن زرارہ نے ان کو حسن بن علی نے انہوں نے کہا کہ اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ روزہ دار کے لئے تحفہ یعنی جو ملنے آئے۔ کہ اس کی داڑھی کو تیل لگایا جائے اور اس کے کپڑوں کو عود کی دھونی دی جائے۔ یعنی خوشبو لگائی جائے۔ روزہ دار عورت کے لئے تحفہ جو ملنے آئے کہ اس کے سر میں کنگھی کی جائے اور اس کے کپڑوں کو خوشبو لگائی جائے، سعد بن طریف کے علاوہ باقی راوی اس سے زیادہ ثقہ ہیں واللہ اعلم۔

(۳۹۵۷)۔۔۔۔۔(۱) سقطت من الأصل و أثبتناها من ب

(۳۹۵۸)۔۔۔۔۔(۱) سقط من (أ)

☆۔۔۔۔۔الصحیح عمیر

(۳۹۵۹)۔۔۔۔۔سعد بن طریف رمی بالوضع

(۳۹۶۰)۔۔۔۔۔(۱) فی (أ) سعید وهو خطأ

ایمان کا چوبیسواں شعبہ

باب الاعتکاف

(۱)......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وعهدنا الیٰ ابراهيم و اسماعيل ان طهرا بيتي للطائفين و العاكفين و الركع السجود.

ہم نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام سے عہد لیا کہ وہ دونوں میرے گھر (بیت اللہ) کو طواف کرنے اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک کریں۔

(۲)......ولا تباشروهن وانتم عاكفون في المساجد.

نہ قربت کرو تم اپنی عورتوں سے جب تم اعتکاف بیٹھو مسجدوں میں۔

۳۹۶۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالولید حسان بن قرشی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید بوشجی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے اور ہناد بن سری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھتے تھے۔ اور زاہد کی روایت میں ہے آپ اعتکاف کرتے تھے ہر رمضان میں دس دن کا جب آنے والا سال آیا جس میں آپ کا انتقال ہوا انہوں نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف

۳۹۶۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو سیدہ عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھتے تھے رمضان کے آخری عشروں میں۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کو وفات دے دی۔ اس کے بعد ان کی بیوی نے اعتکاف کیا آپ کے بعد۔ اور معتکف کے لئے سنت اور طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی اعتکاف گاہ سے (مسجد سے) نہ نکلے مگر اس حاجت کے لئے جس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اور نہ طبع پرسی کرے مریض کی اور نہ ہاتھ لگائے بیوی کو اور نہ مباشرت کرے اس سے اور اعتکاف نہیں ہوسکتا مگر اس مسجد میں جس میں باجماعت نماز ہوتی ہو اور معتکف کے لئے سنت ہے کہ وہ روزہ رکھے۔

اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے حدیث لیث سے سوائے اس لفظ کے کہ السنة في المعتكف ہے آخر تک تحقیق کہا گیا ہے کہ یہ کہ عروہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۶۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن ازہر بن منیع نے اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی یزید بن ابوالحکیم نے ان کو سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے

(۳۹۶۱)......(۱) ليست في ب

(۳۹۶۲)......(۲) في ب فيمن اعتكف (۲)...... زيادة زمن ب

ہیں کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ میں نے (اسلام سے قبل) نذر مانی تھی کہ میں مسجد الحرام میں اعتکاف بیٹھوں گا جب میں مسلمان ہو گیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس بارے میں۔ حضور نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی منت پوری کروں۔ اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے عبداللہ بن عمر کی حدیث سے۔

۳۹۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے خلف بن محمد بخاری نے ان کو سہیل بن شاذویہ نے ان کو اسحٰق بن حمزہ نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو عبیدہ بن بلال عمی بخاری نے ان کو فرقد سنجی نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معتکف کے بارے میں کہ وہ گناہوں سے رکا ہوا ہے اور اس کے لئے اجر بھی ہے مثل اجر تمام نیکیاں کرنے والے کے اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو ابوزرعہ رازی نے بھی محمد بن امیہ سے اس نے عیسیٰ بن موسیٰ غنجار سے اور وہ متفرد ہے اس اسناد کے ساتھ اور اس میں ضعف ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۰ سال کے اعتکاف کا ثواب

۳۹۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو حسین بن ادریس ہروی نے ان کو احمد بن خالد خلال بغدادی نے ان کو حسن بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے والد کی کتاب لائے مگر اس نے اس روایت کو ان سے سنا نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے عبدالعزیز بن ابورداء نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ مسجد رسول اللہ میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اس نے سلام کیا پھر وہ بیٹھ گیا حضرت ابن عباس نے اس سے پوچھا کہ اے فلانے میں تجھے گھٹا ہوا اور غمگین دیکھ رہا ہوں اس نے جواب دیا جی ہاں اے ابن عباس چچائے رسول کے بیٹے۔ فلاں آدمی کا مجھ پر قرض ہے اس قبر والے کی (رسول اللہ کی) عزت کی قسم میں اس کو ادا نہیں کر سکتا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کیا میں اس سے تیرے بارے میں بات کروں اس نے کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو ضرور کریں۔ کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ جوتے پہنے اور مسجد سے نکل گئے اس آدمی نے کہا کہ کیا آپ اعتکاف بھول کر باہر آگئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں (بھولا نہیں ہوں)۔

بلکہ میں نے اس قبر والے سے سنا تھا اور کچھ زیادہ عرصہ بھی اس کو نہیں گذرا ہے اور ابن عباس کی آنکھوں سے آنسو جھلک پڑے کہ حضور فرمار ہے تھے۔ جو شخص چلے اپنے کسی بھائی کی کسی حاجت میں اور اس میں کامیابی کرنے یہ بہتر ہوگا بیس سال کے اعتکاف سے اور جو شخص ایک دن اعتکاف کرے اللہ کی رضا جوئی کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان تین خندقیں بنا دے گا۔

جن کا فاصلہ مشرق ومغرب کے برابر ہوگا۔

اعتکاف پر حج وعمرہ کا ثواب

۳۹۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ہیاج نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمٰن بن سعید بن عاص نے ان کو محمد بن زاذان نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرے اس کا ثواب ایسے ہوگا جیسے اس نے دو حج یا عمرے کئے ہوں۔

(۳۹۶۵)......(۱) لیست فی أ

(۳۹۶۶)......(۱) لیست فی ب

اس کی اسناد ضعیف ہے اور جو اس سے پہلے مذکور ہے اس میں ضعف ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنائی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ہیاج بن بسطام نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمٰن بن عنبسہ بن سعید بن عاص نے ان کو محمد بن سلیم نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص رمضان میں دس دن اعتکاف میں بیٹھے دو حج، دو عمرہ ہیں (یعنی اس کا اجر مثل دو حج اور دو عمرے کرنے کے ہے۔)

ایسے ہی کہا ہے محمد بن سلیم نے۔ اور درست جو ہے وہ محمد بن زاذان نے وہ راوی متروک ہے۔

بخاری نے کہا ہے کہ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

۳۹۶۸:......ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے بغدادی میں ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو مفضل بن غسان نے انہوں نے کہا کہ یحییٰ بن معین نے کہا ہمیں خبر دی ہے علی بن حسن بن شقیق نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے حسین سے انہوں نے کہا اعتکاف بیٹھنے والے کے لئے ہر روز ایک حج ہوتا ہے یہ وہی قول ہے جو حسن بصری سے مروی ہے اور میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے محمد بن زاذان کی روایت سے۔ اور حسن اس کو نہیں کہتے مگر کسی پہچانے والے سے جس نے ان کو پہچانی ہے۔

۳۹۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن صبیح نے ان کو زیاد بن سکن نے وہ کہتے ہیں کہ زبید یامی، انہوں نے وعدہ لے رکھا تھا ایک جماعت سے کہ جب نیروز کا دن ہو یا مہرجان کا وہ لوگ اپنی اپنی مساجد میں اعتکاف بیٹھا کریں۔ پھر انہوں نے دعا کی بے شک یہ لوگ تحقیق اعتکاف بیٹھے تھے اپنے کفر کے باوجود اور ہم اعتکاف بیٹھیں گے ایمان پر لہٰذا اللہ تو ہمیں معاف فرما۔

(ایرانیوں کی عیدوں کے دن۔)

۳۹۷۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن علی ابن جارود نے ان کو محمد بن کیسان نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عثمان بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے اس نے کہا کہ بے شک اعتکاف بیٹھنے والے کی مثال احرام باندھنے والے جیسی ہے جو اپنے آپ کو رحمٰن کے آگے پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ کی قسم نہیں ہٹوں گا یہاں سے یہاں تک کہ تو مجھ پر رحم کردے۔ کتاب الصوم اور اعتکاف پر ختم ہوا۔

(۳۹۶۸)......(۱) فی (أ) الحسین		(۲)...... لیست فی ب

(۳۹۶۹)......زبید الأیامی له ترجمة فی الحلیة

ایمان کا پچیسواں شعبہ
باب مناسک (احکامات حج) میں

(۱)......اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتے ہیں:

واذبوأنا لا براهيم مكان البيت الا تشركوا بى شيئاًوطهر بيتى للطائفين والقائمين والركع السجود واذن فى الناس بالحج يأتوك رجالًا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق.

جب جگہ مقرر کر دی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بیت اللہ کی (تو حکم دیا ہم نے کہ) شریک نہ ٹھہرانا میرے ساتھ کسی چیز کو اور پاک رکھنا میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے۔ اور اعلان کر (لوگوں میں حج) کا وہ آئیں تیرے پاس پیدل اور کمزور اونٹوں پر آئیں گے وہ تمام دور دراز ستونوں سے۔

(۲)......اور ارشاد ہے۔

وللّٰه على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً.

اللہ کی رضا کے لئے لازم ہے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا اس شخص کے ذمے جو اس کی طرف راستہ پانے کی طاقت رکھے۔

(۳) اور ارشاد ہے۔

واتموا الحج والعمرة لله.

پورا کرو حج اور عمرے کو اللہ کے لئے۔

۳۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو الحسن طرفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابو طلحہ نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

ومن كفر فان الله غنى عن العٰلمين.

جو شخص کفر کرے بے شک اللہ بے پرواہ ہے جہان والوں سے۔

ابن عباس کہتے کہ جو شخص کفر کرے حج کے ساتھ (یعنی حج کا انکار کرے) یعنی نہ تو حج کرنے کو نیکی سمجھے نہ اس کے ترک کرنے کو گناہ سمجھے۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ ہم نے روایت کیا ہے اسی کا مفہوم مجاہد سے بھی اور ہم نے روایت کیا ہے ایک دوسرے طریق سے مجاہد سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ومن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه.

جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے ہرگز وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

مجاہد کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو تمام اہل ملل نے کہا کہ ہم تو مسلمان ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔

وللّٰه على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً.

لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے۔

یعنی سب لوگوں پر پس مسلمانوں نے حج کئے اور مشرکوں نے اس کو ترک کر دیا اور ہم نے روایت کیا ہے عکرمہ سے انہوں نے کہا کہ ومن کفر۔ جس نے کفر کیا یعنی اہل ملل میں سے:

فان اللّٰہ غنی عن العٰلمین

بے شک اللہ بے پرواہ ہے جہان والوں سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احتمال ہے کہ ومن کفر کا معنی یہ ہو کہ جو شخص کفار والا فعل کرے یعنی کفار کی طرح جو شخص بیٹھ گیا اور حج نہ کیا بے شک اللہ غنی ہے جہان والوں سے۔

اسلام کی بنیاد

۳۹۷۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عاصم بن محمد یعنی ابن زید نے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد رکھی ہے پانچ چیزوں سے یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا۔ اور زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کا روزہ رکھنا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عاصم بن محمد سے۔

۳۹۷۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو امیہ نے ان کو یحییٰ بن یعمر نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے سنا عمر بن خطاب سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا اور آ کر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کیا ہے؟ حضور نے جواب دیا یہ کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تم نماز قائم کرو اور یہ کہ تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم بیت اللہ کا حج کرو اور تم عمرہ کرو اور جنابت وناپاکی سے غسل کرو اور وضو کو پورا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا کہ اگر میں یہ سارے کام کروں تو میں مسلمان ہوں؟ حضور نے فرمایا جی ہاں۔ اس سائل نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے اور حدیث ذکر کی ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں یونس بن محمد کی حدیث سے۔

وللہ علی الناس حج البیت الخ کی تفسیر

۳۹۷۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم خوزی نے ان کو محمد بن عباد بن جعفر مخزومی نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا اس آیت کے بارے میں ولِلّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد زاد اور راحلہ ہے یعنی سواری کا انتظام ہو اور سفر کے اخراجات کا انتظام ہو۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کیا حج کرنے والا کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ بال بکھرے غبار آلود ڈھال ہوگا۔

پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے فرمایا کہ (عج اور ثج)۔

(۳۹۷۱)۔۔۔۔۔(۱) فی ب وترکہ (۲)۔۔۔۔۔سقطت ھذہ العبارۃ من أو أثبتناھا من ب

(۳۹۷۲)۔۔۔۔۔أخرجہ مسلم (۱/۴۵)

(۳۹۷۳)۔۔۔۔۔(۱) فی أعبداللہ (۲)۔۔۔۔۔سقطت من أ

(۳۹۷۴)۔۔۔۔۔(۱) فی (أ) الأشعث

أخرجہ الترمذی وقال لانعرفہ إلا من قبل إبراھیم الخوزی وقد تکلم بعض أھل العلم فیہ من قبل حفظہ

اور اسی اسناد کے ساتھ برابر ہے۔ابن عمر سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ومن کفر باللّٰہ والیوم الاٰخر

جوشخص کفر کرے اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ۔

۳۹۷۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن مزکی نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالقاسم علی بن مؤمل بن حسن ماسرجسی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن ضریس رازی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن جمحی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمایئے۔انہوں نے فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ تم کسی شئی کو شریک نہ کرو۔اور تم نماز قائم کرؤ، اور تم زکوٰۃ ادا کرو، اور تم رمضان کے روزے رکھو، تم حج وعمرہ کرو، اور تم دین کی بات سنو اور اطاعت کرو (یا اپنے امید کی بات) چھپ کر ہو یا ظاہر ہو تم اسی کو لازم پکڑو۔

شیخ احمد نے کہا اس کی مخالفت کی ہے محمد بن بشر نے پس روایت کیا ہے انس نے اس کو عبیداللہ سے اس نے یونس بن عبید سے اس نے جس سے کہا کہ ایک اعرابی حضرت عمر کے پاس آیا اس نے ان سے دین کے بارے میں پوچھا پھر محمد بن بشر نے اس کو بطور موقوف روایت کے ذکر کیا ہے۔

دین کی تعلیم

۳۹۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا علی بن عیسیٰ سے انہوں نے سنا حسین بن محمد بن زیاد القبانی سے ان کو خبر دی محمد بن رافع نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو عبیداللہ بن عمر عمری نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے دین کے بارے میں بتایئے یا کہا اے امیر المؤمنین مجھے دین سکھایئے انہوں نے اس کو بتایا کہ تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔اور تم نماز قائم کرو۔زکاۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو ظاہر اور پوشیدہ ہر حال میں (ان باتوں کی مخالفت ونافرمانی سے بچو) اور ہر اس چیز سے جس سے حیا کی جاتی ہے۔اور جب تم اللہ سے ملو تو کہنا مجھے عمر بن خطاب انہیں چیزوں کا حکم دیا تھا۔اور کہا تھا اے اللہ کے بندے پکڑ لو اسی کو جب تم اللہ سے ملو تو اس وقت کہہ دینا جو ظاہر باہر تیرے لئے۔القبانی نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن یحییٰ سے کہا کہ کون سی روایت محفوظ ہے؟ حدیث یونس حسن سے اس نے عمر سے۔یا یہ روایت جو نافع سے ابن عمر سے ہے انہوں نے کہا کہ محمد بن یحییٰ حدیث حسن زیادہ مناسب ہے۔

۳۹۷۷:......اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو جنیدی نے وہ کہتے ہیں کہ بخاری نے کہا کہ یہ اپنے مرسل ہونے کے باوجود زیادہ صحیح ہے یعنی حدیث حسن عمر سے مرسلاً۔کیونکہ حسن نے حضرت عمر کو نہیں پایا اور اور یہ زیادہ صحیح ہے سعید بن عبدالرحمٰن جمحی کی حدیث سے۔

تارک حج کے لئے وعید

۳۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن حسن بن علی طہمانی نے ان کو احمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو مسلم بن

(۳۹۷۵)......(۱) لیس فی ب (۲)......فقط من أ (۳)...... لیست فی ب

(۳۹۷۶)......(۱) فی ب یستحیا

(۳۹۷۷)......(۱) غیر واضح فی (أ)

ابراہیم نے ان کو ہلال بن عبداللہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سفر خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو جس کے ساتھ وہ بیت اللہ تک پہنچ سکے لیکن وہ اس کے باوجود حج نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے ذمے کچھ نہیں ہے کہ وہ بندہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا ہے:

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً

لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لازم ہے بیت اللہ کا حج کرنا ہر اس شخص کے لئے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے۔

متفرد ہے اس روایت میں ہلال ابو ہاشم مولیٰ ربیعہ بن عمرو ابواسحاق سے۔

۳۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک نے ان کو لیث نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے ان کو ابوامامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا جس شخص کو حج کرنے سے (یہ چیزیں مانع نہ ہوں) کوظاہری ضرورت یا روکنے والی بیماری یا ظالم بادشاہ (پھر بھی وہ) حج نہ کرے اسے چاہئے کہ پھر وہ مرجائے اگر چاہے تو یہودی ہو کر چاہے تو نصرانی ہو کر۔

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ روایت اگر صحیح ہے۔ تو اس سے یہ ارادہ کیا ہے اور مراد لیا ہے کہ جب اس نے حج نہیں کیا اور اس نے فرض ہونے کے باوجود اس کے ترک کرنے کو گناہ بھی نہیں سمجھا اور نہ اس پر عمل کرنے کو نیکی سمجھا۔

۳۹۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو اعمش نے ان کو ابن طلحہ نے ان کو محمد بن عطاء نے انہوں نے کہا کہ علی بن عباس کی خالہ میمونہ جمعہ کے بعد مسجد سے نکلی تو دروازے پر سائل آ کر کھڑا ہو گیا اور بولا:

السلام عليكم اهل البيت ورحمة الله وبركاته وصلاته ومغفرته

اے اہل بیت تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اس کی برکت اس کی صلوٰۃ اور اس کی مغفرت ہو۔

ابن عباس نے کہا اللہ کے بندو سلام کرنے میں وہاں تک رک جایا کرو جہاں تک اللہ نے فرمایا ہے ورحمة الله وبركاته اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے دنیا سے کسی چیز کے رہ جانے اور فوت ہو جانے کا کوئی افسوس نہیں ہے سوائے اس ایک خواہش کے کہ مجھے بڑھاپا آ گیا ہے مگر میں پیدل چل کر حج نہیں کر سکا میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سن رکھا ہے وہ فرماتے ہیں۔ ياتوك رجالاً وعلى كل ضامر. پیدل چل کر تیرے پاس آئیں اور ہر دبلے اونٹ پر۔

۳۹۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن حسن خثعمی نے ان کو علی بن سعید کندی نے ان کو عیسیٰ بن سوادہ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو زاذان نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس بیمار ہو گئے اور انہوں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور سب کو جمع کر لیا پھر فرمایا کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ فرمار ہے تھے۔

جو شخص پیدل چل کر مکے سے حج کرے پھر مکے واپس لوٹ آئے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے میں سات سو نیکی لکھیں گے حرم کی نیکیوں کی مثل۔ پوچھا گیا کہ حسنات الحرم حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ ہر ایک نیکی کے بدلے میں ایک لاکھ نیکی۔ اس روایت میں عیسیٰ بن سوادہ متفرد ہے۔

(۳۹۸۰)......(۱) سقط من أ (۲)......في ب حجلة (۳)......زيادة غير موجودة في ب

(۴)...... سقطت من أو أثبتناها من ب (۵)......في ب من الدنيا فاتني

حدیث کعبہ اور مسجد الحرام اور سارا حرم

۳۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کون سی مسجد سب سے پہلے زمین پر قائم کی گئی تھی؟ فرمایا کہ مسجد الحرام۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون سی؟ فرمایا کہ مسجد الاقصیٰ۔ کہتے ہیں کہ میں نے پھر سوال کیا کہ دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا کہ چالیس سال۔ جہاں نماز کا وقت ہو جائے پس نماز پڑھ لے وہی جگہ مسجد ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابو کریب وغیرہ سے اس نے ابومعاویہ سے۔ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۳۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار عطاری نے ان کو ان کے والد نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ بیت اللہ زمین سے کوئی ہزار سال قبل پیدا کیا گیا اس کے بعد زمین اسی سے بچھائی گئی۔

۳۹۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبدالرحمٰن بن علی بن عجلان قرشی دمشقی نے جو کہ ثقہ راوی ہیں۔ ان کو عبدالملک بن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

پہلا ٹکڑا جو زمین میں رکھا گیا وہ بیت اللہ کی جگہ تھی پھر اسی سے کھینچ کر زمین دراز کی گئی تھی۔ اور بے شک پہلا پہاڑ اللہ تعالیٰ نے جس کو روئے زمین پر رکھا تھا وہ جبل ابوقبیس تھا اس کے بعد سارے پہاڑ اسی سے کھینچ کر دراز کئے گئے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا اور اللہ کی طرف سے اجابت

۳۹۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوذر بن ابوالقاسم بن ابوالحسین واعظ نے اور ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا وھب بن منبہ نحوہ کہتے ہیں کہ وھب بن منبہ نے ذکر کیا تھا۔ کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر اتارے گئے تو ان کو اس میں وحشت ہونے لگی کیونکہ انہوں نے اتنی بڑی اور فراخ و وسیع زمین پر اپنے آپ کو اکیلا پایا اپنے سوا کسی ایک کو بھی نہ پایا۔ تو اس نے عرض کیا اے رب کیا تیرے اس زمین کو آباد کرنے والا کوئی نہیں ہے جو اس پر تیری تسبیح کرے اور تیری قدوسیت بیان کرے، کیا میرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں عنقریب اس میں تیری اولاد میں سے وہ لوگ پیدا کروں گا جو میری حمد کے ساتھ تسبیح کریں گے اور میرا تقدس اور پاکیزگی بیان کریں گے۔ اور میں بہت جلدی اس میں ایسے گھر بناؤں گا جو صرف میرے ہی ذکر کے لئے اونچے کئے جائیں گے ان کے اندر میری مخلوق میری تسبیح کرے گی اور بہت جلد میں اس میں ایسے گھر بناؤں گا جنہیں میں اپنی ذات کے لئے چن لوں گا اور انہیں خالص کرلوں گا اپنی عزت دینے کے ساتھ ایک ایسا گھر جسے میں پوری زمین پر ہونے والے میرے گھروں پر میں اس کو ترجیح دوں گا اور اپنے نام کے ساتھ اس کا نام رکھوالوں گا۔ میں اس کو اپنی عظمت کے ساتھ جوڑ دوں گا اور اپنی حرمت کے ساتھ اس کو وابستہ کروں گا۔ اور میں اس کو اپنے ذکر کے لئے اولیٰ بہتر اور زیادہ حقدار بنا دوں گا تمام گھروں میں سے اور میں اس کو زمین کے مبارک خطے پر قائم کروں گا جو میں نے محض اپنے لئے منتخب کر رکھا ہے میں نے اس کی جگہ اس وقت سے

(۳۹۸۲)......(۱) لاتوجد فی ب (۲)......لاتوجد فی ب

(۳۹۸۴)......(۱) فی (أ) الحسین وھو خطأ (۲)......لاتوجد فی ب

منتخب کر رکھی ہے جب سے میں نے زمین وآسمان بنائے ہیں اور زمین وآسمان کی تخلیق سے قبل بھی وہ مقام میری پسند تھا سب گھروں میں سے وہی میرا منتخب کردہ تھا میں اس میں رہتا نہیں ہوں اور میرے شایان بھی نہیں ہے کہ میں گھروں میں سکونت کروں اور اس کے لئے بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ میرے رہنے کا متحمل ہو سکے۔ میں اس گھر کو تیرے لئے اور تیرے بعد آنے والوں کے لئے محترم بناؤں گا عزت والا بناؤں گا میں اس حرمت کے بسبب حرمت دے دوں گا اس سب کو جو اس کے اوپر ہوگا اور اس کے نیچے ہوگا۔ جو شخص بھی اس کو محترم سمجھے گا میری حرمت کی وجہ سے اس نے میری حرمت کو بڑا قرار دیا اور جس نے اس کی حرمت بجا نہ لائی اس نے میری حرمت کو ختم کیا اور جو شخص اس میں رہنے والوں کو امن دے گا وہ اس کی وجہ سے میری امان کا مستحق ہوگا اور جو ان کو خوف زدہ کرے گا اس نے میرے ساتھ زیادتی کی میری ذمہ داری میں۔ جو شخص اس کی شان بڑا سمجھے گا وہ میری نظروں میں بھی عظیم ہوگا۔ جو شخص اس کی عزت کم کرے گا وہ میرے نزدیک چھوٹا اور کم عزت والا ہوگا ہر بادشاہ کی کچھ مخصوص اور محفوظ جگہیں ہوتی ہیں میری بادشاہت کے دائرے میں میری محفوظات وہ ہیں جو میں نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کی ہیں میری مخلوق کے سوا۔ میں اللہ ہوں مکہ کا مالک ہوں، مکے میں رہنے والے میرے ہمسائے ہیں اور میرے گھر کے پڑوسی ہوں گے، اس کو آباد رکھنے والے اور اس کے زائر میرے پاس آنے والے ہیں اور میرے مہمان۔ میری حفاظت میں میری ضمانت میں اور میری ذمہ داریوں میں۔ میں اس کو پہلا گھر بناؤں گا جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا ہوگا۔ میں اہل آسمان اور اہل زمین دونوں سے اس کو آباد کروں گا، وہ اس میں جماعت در جماعت آئیں گے۔ غبار آلود اور بکھرے بالوں والے ہر دبلے اونٹ پر سوار وہ آئیں گے ہر دور دراز راستے سے، میری تکبیر کا شور و غوغا بلند کرنے والے، تلبیہ کے ساتھ مونڈھے ہلاتے ہوئے (آئیں گے) جو شخص اس گھر کا عمرہ کرے گا جو میرے سوا کسی اور کا ارادہ نہیں کرے گا۔ وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زیارت کرلی اور میرا مہمان بن گیا اور جیسے وہ میرے پاس آ گیا۔ اور میرے پاس اتر گیا تو میرے اوپر حق ہے کہ میں اس کو تحفہ دے دوں اپنی عزت وکرامت کا اور کریم کے لئے لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پاس آنے والے کا اور اپنے مہمان کا اور اپنے ملنے والے کا اکرام کرے، اور یہ کہ ان میں سے ہر ایک کی حاجت روائی کرے اس کی حاجت کے ساتھ جو اس کو آباد کرے گا۔ اے آدم جب تک تم زندہ رہو تم اس کو آباد کرنا۔ پھر تیرے بعد آباد کریں گے اس کو تیرے بعد کئی امتیں، اور کئی زمانے اور بہت سارے نبی تیری اولاد میں سے ایک امت کے بعد دوسری امت، ایک زمانے کے بعد دوسرا زمانہ۔ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ اختتام پذیر ہوگا تیری اولاد کے ایک ایسے نبی تک جسے کہا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہوں گے۔ میں اس کو اس گھر کے آباد کرنے والوں میں اور اس کے پاس رہائش کرنے والوں، اس کے حامیوں، اور اس کے سرپرستوں، اس کے محافظوں، اس کے بلانے والوں میں سے بناؤں گا وہ میری طرف سے اس کا امین ہوگا جب تک وہ زندہ رہے گا۔ جب وہ میری طرف لوٹ آئے گا وہ مجھے پائے گا کہ میں نے اس کے لئے اس کے اجر میں سے ذخیرہ کر چکا ہوں گا اور اس کی فضیلت کو جس قدر اس کو مقدور ہوگا میری طرف قربت کے لئے اور میرے پاس وسیلے کے لئے اور اس کے لئے بناؤ افضل گھر سب گھروں سے بہت بریں میں۔ اور کر دوں گا میں اس کا گھر کا نام اس کا ذکر اس کا شرف اس کی بزرگی، اس کی رفعت و بلندی اور اس کی عزت ایک نبی کے لئے تیری اولاد میں سے وہ اسی نبی سے قبل آنے والا نبی ہوگا وہی اس کا باپ ہوگا اس کا نام ابراہیم ہوگا۔ میں اس کے لئے اس گھر کی بنیادیں اٹھاؤں گا اور اسی کے ہاتھ پر اس کی عمارت مکمل کروں گا، اسی کے ذمے کر دوں گا میں اس کی سقایۃ اور پانی کی خدمت کو اور میں اسی کو سکھلاؤں گا اس کے حلال اور اس کا حرام اور اس کے موقف اور معلوم کراؤں میں اس کو اس کے مشاعر اور پہچان کے علامات اور اس کے حج کا احکامات۔ اور بناؤں گا میں ان کو ایک امت فرمانبرداری کرنے والے۔ میرے امر کو قائم کرنے والے۔ میرے راستے کی دعوت دینے والے۔ میں اسی کو چن لوں گا اور اسی کو ہدایت دوں گا صراط مستقیم کی۔ میں اس کو آزماؤں تو وہ صبر کرے گا اور میں اس کو عافیت دوں گا تو وہ شکر

کرے گا۔اور میں اس کو حکم دوں گا تو وہ بجالائے گا۔وہ میرے لئے نذر مانے گا تو وہ اس کو پوری کرے گا وہ مجھے وعدہ دے گا پس وہ قربانی دے گا۔میں اس کی دعا قبول کروں گا اس کے بیٹے کے بارے میں اور اس کی اولاد کے بارے میں اس کے بعد۔اور میں اس کو ان کے بارے میں سفارشی بناؤں گا۔اور میں اس کی اولاد کو اس گھر کے مالک ٹھہراؤں گا۔اور اس کے والی اور اس کے محافظ اس کے ساقی۔اس کے خادم ان کے چوکیدار حتیٰ کہ وہ نئی باتیں اختراع کرلیں گے تغیر وتبدیلی کریں گے جب یہ کام کریں گے تو میں اقدر القادرین ہوں اس بات پر کہ میں تبدیل کردوں جس کو چاہوں۔اور میں ابراہیم علیہ السلام کو اس گھر کا امام بناؤں گا اور اس شریعت والے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت والے اس کی اقتداء اور اتباع کریں گے جو بھی ان مقامات پر آئے تمام جنوں اور انسانوں میں سے اس وادی میں وہ اسی کے آثار ونشانات کو روندیں گے اور اسی پر چلیں گے اور اس میں وہ اسی کی سنت کی اتباع کریں گے اور اس میں وہ اسی سیرت کی اتباع واقتداء کریں گے۔ان میں سے جو شخص ایسا کرے گا وہ اپنی نذر پوری کرلے گا اور اس کے احکامات کو پورا کرلے گا۔اور اس کی مراد کو پہنچے گا اور ان میں سے جو ایسا نہیں کرے گا وہ اس کے احکامات کو ضائع کرے گا اور اس کی منشاء سے خطاء کرے گا۔اور اپنی نذر پوری نہیں کرے گا۔جو شخص اس دن میرے بارے میں پوچھے ان موقعوں پر کہ میں کہاں ہوں؟ تو میں غبار آلود بکھرے ہوئے بالوں والوں کے ساتھ ہوں گا جو اپنی نذروں کو پورا کررہے ہوں گے جو اپنے مناسک کو مکمل کررہے ہوں گے جو اپنے رب کی طرف لگ کر سب سے تعلق توڑ چکے ہوں گے وہ رب جو اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ وہ ظاہر کررہے ہوں گے اور جو کچھ وہ چھپا رہے ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کا حج

۳۹۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے عطاردی نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو سعید بن میسرہ بکری نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کی جگہ آدم علیہ السلام کے زمانے میں ایک بالشت تھی یا زیادہ نشان کے اعتبار سے فرشتے اس کی طرف حج کرتے تھے آدم علیہ السلام سے قبل اس کے بعد آدم نے حج کیا اور فرشتوں نے اس کا استقبال کیا تھا۔فرشتوں نے پوچھا کہ اے آدم آپ کیسے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے بیت اللہ کا حج کیا ہے۔تو فرشتوں نے ان کو بتایا کہ تجھ سے قبل فرشتوں نے اس کا حج کیا ہے۔

۳۹۸۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے یونس نے ان کو ثابت بن دینار نے ان کو عطاء نے اس نے کہا کہ آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے ہندوستان میں انہوں نے کہا کہ اے میرے رب کیا بات ہے میں یہاں فرشتوں کی آواز نہیں سن رہا جیسے میں اسے جنت میں سنتا تھا؟ اے آدم یہ سب تیری خطاء کی وجہ سے ہوا ہے۔اب تو جا اس کے لئے ایک گھر تعمیر کر اور تو اس کا طواف کر جیسے تو نے دیکھے کہ فرشتے اس کا طواف کررہے ہیں آدم علیہ السلام چل پڑے حتیٰ کہ مکے میں آگئے اور بیت اللہ کو بنایا آدم علیہ السلام کے قدموں کے مقامات پر آج بستیاں آبادیاں

(۳۹۸۵)......(۱) في (ا) الحسين وهو خطأ (۲)......في ب منها بيتاً (۳)......ليست في ب

(۴)...... في ب أنطقه (۵)......ليست في ب (۶)......سقطت من ب (۷)......سقطت من ا

(۸)......في ب دونكه (۹)......سقط من ا (۱۰)......في ب حله (۱۱)......في ب وينذر

(۱۲)......في ب ويعدني (۱۳)......سقطعت من ا

(۳۹۸۷)......(۱) في ب لك (۲)......في ب فتطوف (۳)......في (ا) رأيتم

(۴)......سقطت من ا وأثبتناها من ب

اور نہریں ہیں یا عمارتیں ہیں اور ان کے قدموں کے درمیان کی جگہ جنگل اور میدان میں آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے آ کر بیت اللہ کے چالیس سال تک حج کیے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے چالیس سال تک پیدل حج کیے

۳۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو محمد سمدی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ امام نے اپنے بعض شیوخ سے ان کو ابو بدر شجاع بن ولید نے ان کو زیاد بن خثیمہ نے ان کو ابو یحییٰ قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ آدم علیہ السلام نے پیدل ہندوستان سے چالیس سال تک حج کیے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو حج کی تعلیم

۳۹۸۹:......ہمیں خبر دی ابوذر بن ابوالحسن بن ابوالقاسم واعظ نے اور ابوالحسن علی بن محمد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق مہرجانی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو خبر دی عبدالمنعم بن ادریس نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ان کے نانا وہب بن منبہ یمانی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی اور مکے جانے کا حکم دیا تو زمین ان کے لئے لپیٹ دی گئی اور وہ مکے پہنچ گئے تو فرشتے ملے ان کو وادی ابطح میں انہوں نے ان کو خوش آمدید کہا اور اسے کہا کہ آدم ہم آپ کے حج کی نیکی لکھنے والے ہیں۔ بہر حال ہم نے اس گھر کا حج کیا تھا دو ہزار سال قبل تم سے۔ اور اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ وہ آدم علیہ السلام کو حج مناسک اور مشاعر سارے کے سارے سکھلائے اور ساتھ ساتھ لے گئے تھے حتیٰ کہ ان کو عرفات میں لا کھڑا کیا اس کو عرفات میں مزدلفہ میں اور منیٰ میں اور جمرات پر اور ان پر نازل کی نماز، زکوٰۃ، روزہ، غسل جنابت۔ اور وہب نے ذکر کیا کہ بیت اللہ آدم علیہ السلام کے عہد میں سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا جنت کے یاقوت سے روشنی نکلتی تھی۔ اس کے دو دروازے تھے ایک مشرقی دوسرا مغربی دروازہ ٹکڑے جنت کے خالص سونے کے۔ اور اس میں تین قندیلیں تھیں جنت کے سونے کی (لالٹین) ان میں روشنی تھی جو شعلے مارتی تھی جس کی کرنیں ستاروں کی کرنوں سے جڑی ہوئی تھیں۔ اور وہ یاقوت ابیض سے تھیں اور رکن اس دن ایک ستارہ تھا اسی کے کونوں سے ہے یاقوت سفید ہمیشہ رہا وہ اسی کیفیت پر حتیٰ کہ تھا عہد نوح علیہ السلام میں اور دوسرے مقام پر کہا ہے کہ بے شک آدم علیہ السلام کا خیمہ یاقوت کا تھا ہمیشہ وہ اپنی جگہ رہتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دے دی پھر اس کو اپنی طرف اٹھالیا اور اولاد آدم نے اس کی جگہ مٹی اور پتھر کا گھر بنا دیا وہ ہمیشہ آباد رہا یہاں تک کہ غرق کا زمانہ آ گیا۔ پھر وہ غرق ہونے سے اٹھالیا گیا اور عرش کے پیچھے رکھ دیا گیا۔ اور دو ہزار سال تک زمین ویران پڑی رہی ہمیشہ ایسی رہی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آ گیا پھر اللہ نے اسے حکم دیا کہ وہ اللہ کا گھر بنائے پس ایک سکینہ آیا ابراہیم علیہ السلام کے پاس گویا کہ وہ ایک بادل ہے اس میں ایک سر ہے وہ باتیں کرتا ہے اور ایک چہرہ جیسے انسان کا چہرہ اس نے کہا کہ اے ابراہیم میرے سائے کے برابر جگہ لے لے اور اس پر بنیاد رکھو نہ اس سے کم کرا اور نہ زیادہ کر کچھ بھی لہٰذا ابراہیم

(۳۹۸۸)......(۱) سقطت من أو أثبتناها من ب

(۳۹۸۹)......(۱) غير واضح في (أ) وهو خطأ (۲)...... في (أ) ابو الحسين (۳)...... في أ الحسين

(۴)......في ب جده عن أبي أمه (۵)...... في ب جدة (۶)...... سقطت من ب

(۷)......في ب فعلمه (۸)...... في ب بعرفات (۹)...... في بابها

(۱۰)......في ب زمان (۱۱)...... سقطت من أ

علیہ السلام نے اس کے سائے کے بقدر جگہ لے کر اس پر تعمیر کی وہ اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا۔ اور اس کی چھت نہیں بنائی لہٰذا لوگ اس میں زیور اور سامان ڈالتے تھے حتیٰ کہ جب بھر جانے کے قریب ہو گیا تو پانچ آدمی اس کو چرانے کے لئے تیار ہوئے تاکہ جو کچھ اس میں ہے وہ اس کو چرالیں۔ لہٰذا ہر ایک ان میں سے اپنے اپنے کونے سے کھڑا ہو گیا پانچواں نے گھسنے کی کوشش کی لہٰذا وہ سر کے بل گر کر مر گیا۔ اللہ نے اسی وقت ایک سانپ بھیجا جس کا سر سیاہ تھا اور دم بچی۔ اس نے پانچ سو سال تک بیت اللہ کی حفاظت کی۔ جو بھی اس کے قریب آتا وہ اس کو ہلاک کر دیتا ہمیشہ رہا معاملہ اس حالت پر حتیٰ کہ قریش نے اس کو بنایا۔

۳۹۹۰:......انہوں نے کہا۔ اور ذکر کیا گیا ہے عطاء سے اس نے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے حضرت کعب سے پوچھا مجھے اس گھر کے بارے میں بتائیے۔ اس کا کیا معاملہ تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس گھر کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا تھا یہ اندر سے خالی یاقوت تھا۔ آدم علیہ السلام کے ساتھ۔ اللہ نے فرمایا تھا کہ اے آدم یہ میرا گھر ہے تم اس کے گرد طواف کرنا اور اس کے گرد نماز پڑھنا جیسے تم نے دیکھا ہے کہ فرشتے میرے عرش کے گرد طواف کرتے ہیں۔ اور نماز پڑھنا۔ اور اس کے ساتھ فرشتے نازل ہوئے تھے انہوں نے اس کی پتھر کی بنیادیں اٹھائی تھیں۔ اس کے بعد اس گھر کو ان بنیادوں پر رکھ دیا گیا جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو غرق کیا اللہ نے اس کو اٹھا لیا تھا اور باقی بنیادیں رہ گئی تھیں۔

وھب نے ذکر کیا کہ اس نے پہلی کتابوں میں سے ایک پڑھی تھی۔ اس میں اس نے کعبے کے معاملے کا ذکر پایا تھا اس میں یہ مذکور تھا کہ جو فرشتہ بھی زمین پر اترتا ہے تو اس کو حکم ہوتا ہے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے۔ لہٰذا وہ عرش سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتے ہوئے اترتا ہے حتیٰ کہ حجر اسود کا استیلام کرتا ہے۔ پھر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے ایک ہفتے تک اس کے بعد بیت اللہ کے اندر داخل ہوتا ہے اس کے بیچ میں دو رکعت ادا کر کے اوپر چڑھ جاتا۔

حجر اسود کا نصب کرنا

۳۹۹۱:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن احمد بن حسن سراج نے ان کو شعیب حرزانی نے ان کو داؤد بن عمر نے ان کو ابوحوص سلام بن سلیم نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو خالد بن عرعرہ نے وہ کہتے ہیں میں لان میں آیا تو وہاں کچھ لوگ بیٹھے تھے تقریباً تیس یا چالیس افراد تھے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا اتنے میں ہمارے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے میرے سوا سب ان کو جانتے تھے اور آ کر بولے کیا کوئی آدمی ہے جو کچھ پوچھے؟ وہ خود بھی فائدہ اٹھائے اور اس کے ہم نشین بھی۔ خالد کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ اس آیت میں کیا مراد ہے؟

و الذاریات ذرواً۔ قسم ہے اڑانے والیوں کی جو اڑاتی ہیں اڑانا۔ حضرت علی نے جواب دیا۔

الریح۔ کہ ہوا مراد ہے۔ پھر اس نے سوال کیا۔

فالحاملات وقراً۔ کیا چیز ہے؟ اور قسم ہے بوجھ اٹھانے والیوں کی۔ حضرت علی نے جواب دیا۔

ھی السحاب۔ یہ بادل مراد ہیں۔ پھر اس بندے نے سوال کیا۔ اس سے کیا مراد ہے۔

الجاریات یسراً؟ قسم نرمی اور آسانی سے چلنے والیوں کی۔ اس سے کیا مراد ہے حضرت علی نے جواب دیا۔

ھی السفن۔ اس سے کشتیاں مراد ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا۔ اس سے کیا مراد ہے۔

المقسمات امراً؟ قسم ہے امر کو تقسیم کرنے والیوں کی۔ کیا مراد ہے اس سے؟ حضرت علی نے جواب دیا۔

۳۹۹۰:......(۱) فی ب ان (۲)...... فی المنقص

ھی الملائکة. یہ فرشتے مراد ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟
الجواری الکنس؟ قسم ہے الٹی چال چلنے والوں کی۔　　حضرت علی نے جواب دیا۔
ھی الکواکب. یہ ستارے مراد ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا۔ اس سے کیا مراد ہے۔
السقف المرفوع؟ قسم ہے اونچی چھت کی　　حضرت علی نے جواب دیا۔
السمآء. آسمان مراد ہے۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟
البیت المعمور؟ آباد گھر؟　　حضرت علی نے جواب دیا۔
بیت فی السمآء یقال لھا الضراح. یہ آسمانوں میں ایک گھر ہے اس کا نام ضراح ہے وعین کعبے کے اوپر سیدھ میں ہے اور اوپر بالمقابل ہے اس کی حرمت وعزت آسمانوں میں اسی طرح ہے جس طرح زمین پر کعبے کی ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور وہ دوبارہ لوٹ کر نہیں آتے۔

یہ سوال کرنے اور ان کے جوابات سننے کے بعد وہ آدمی بیٹھ گیا۔ اس کے بعد پھر حضرت علی نے کہا اور آدمی ہے جو کچھ پوچھے اور اس کو بھی فائدہ پہنچے اور اس کے ساتھیوں کو بھی۔

خالد کہتے ہیں کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے پوچھا اس آیت سے کیا مراد ہے۔
فالعاصفات عصفاً؟ تیز وتند چلنے والیاں۔ اس سے کیا مراد ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا۔
الریح. ہوا مراد ہے۔ پھر اس آدمی نے پوچھا کہ کیا مجھے بتائیں گے کہ یہ بیت اللہ کیا ہے؟
یا یوں کہا کہ کیا پہلا گھر ہے جو زمین پر رکھا گیا ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ وہ پہلا گھر ہے جس میں برکت رکھی گئی مقام ابراہیم۔ اور

ومن دخلہ کان امناً. جو بھی اس میں داخل ہوگا امن میں ہوگا۔ اگر تم چاہو تو تمہیں میں بتاؤں کہ وہ کیسے بنایا گیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی۔ کہ میرے لئے زمین پر ایک گھر بناؤ۔ حضرت ابراہیم کے لئے کام مشکل گذرا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سکینہ بھیجا نہ ایک گول گردش کرنے اور گھومنے والی ہوا تھی حتیٰ کہ وہ مکے میں پہنچی۔ اور بیت اللہ کے مقام پر گھومنے اور طواف کرنے لگی۔ اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ جس جگہ یہ سکینہ رک جائے پس اسی جگہ وہ بنانا شروع کردیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ پھر اسی جگہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی بنیاد رکھی جہاں وہ ہوا کا بگولا رک گیا تھا۔

حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے اسماعیل کعبے کو بنانے لگے جب حجر اسود کے مقام تک پہنچے تو حضرت ابراہیم نے بیٹے سے کہا کہ مجھے کوئی پتھر تلاش کردو۔ چنانچہ لڑکا جا کر پتھروں کی ایک ڈھیری بنانے لگ گیا۔ پھر حضرت ابراہیم نے اس سے کہا کہ مجھے پتھر تلاش کردو جیسا میں نے تمہیں بتایا ہے حضرت علی کہتے ہیں کہ لڑکا تلاش کرنے لگا۔ جب لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ حجر اسود اپنے مقام پر دیوار میں رکھا ہوا ہے۔ حضرت اسماعیل نے پوچھا کہ ابا جان یہ پتھر کون لایا ہے آپ کے پاس؟ حضرت ابراہیم نے جواب دیا میرے پاس اس کو وہ لایا ہے جو تیری بنیاد اور تعمیر پر اسرا نہیں کرتا۔ اس کو جبرائیل آسمان سے لائے ہیں۔

علی نے کہا کہ اس نے اس کو بنایا اور اس بنا پر ایک زمانہ گذر گیا۔ پھر وہ عمارت منہدم ہوگئی پھر اس کو قبیلہ جرہم نے تعمیر کیا پھر اس پر زمانہ بیت گ

(۳۹۹۱)......(۱) فی (أ) أحد　　(۲)......غیر واضح فی (أ)　　(۳)......سقط من أ
(۴)...... فی ب یرفعوا　　(۵)...... فی (أ) رجال

تھا کہ پھر عمارت منہدم ہوگئی پھر اس کو قریش نے تعمیر کیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوان آدمی تھے۔ جب حجر اسود اٹھا کر رکھنے کا وقت آیا تو قریش کا اس بارے میں باہم جھگڑا ہو گیا۔ (حجر اسود کو نصب کرنے کی سعادت ہر قبیلہ خود حاصل کرنا چاہتا تھا) اور پھر انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ کل جو شخص یہاں پہلے موجود ہوا وہ نصب کا فیصلہ کرے گا لہٰذا اگلے دن پہلے شخص رسول اللہ تھے جو وہاں آئے لہٰذا حضور نے ان کے مابین فیصلہ کیا کہ وہ اس کو ایک چادر میں رکھیں پھر اس کو تمام قبائل کے لوگ مل کر اٹھائیں اور اس کو اوپر رکھ دیں چنانچہ سب نے ایسے ہی کیا۔ جھگڑا ختم ہو گیا اور حجر اسود نصب بھی ہو گیا۔

۳۹۹۲:......اور ہم نے روایت کی ہے دوسرے طریق سے سماک سے انہوں نے کہا کہ سکینہ کیا تھی اس کا ایک سر تھا۔ وہ گھومنے لگی بیت اللہ کے مقام پر جیسا سانپ کنڈلی مارتا ہے۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ سب نے حجر اسود کو اٹھا[1] اور پھر رسول اللہ نے خود اس کو اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھ دیا۔

بیت المعمور

۳۹۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر ہے ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر وہ دوبارہ اس کی طرف لوٹ کر نہیں آتے حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

۳۹۹۴:......اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے آدم نے ان کو شیبان نے ان کو قتادہ نے ان کو مسلم بن ابوالجعد نے ان کو سعدان بن ابوطلحہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر ایک گھر ہے کعبے کی سیدھ میں اگر گر جائے تو بالکل کعبے کے اوپر گرے گا۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں زمین پر جو حرم ہے اس کے بالمقابل اوپر بھی حرم ہے عرش تک اور آسمان میں کہیں ایک چمڑے کی جگہ خالی نہیں مگر وہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدہ کر رہا ہے یا کھڑے ہو کر عبادت کر رہا ہے۔

۳۹۹۵:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے آدم نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

مثابة للناس. کہتے ہیں کہ نہیں پوری کریں گے اس سے اپنی خواہش کبھی بھی (یعنی دل نہیں بھرے گا کبھی بھی۔)

وامناً. کہتے ہیں کہ مطلب ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا اس کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔

۳۹۹۶:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے آدم نے ان کو ابوالربیع سمان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں اگر ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمٰن یوں دعا میں کہہ دیتے فاجعل افئدة الناس تهوى سب لوگوں کے دلوں کو ایسا بنادے جو جھک جائیں اس کی طرف۔ تو یہود و نصاریٰ بھی کعبے کا حج کرتے مگر انہوں نے یوں کہا تھا دعا میں فاجعل افئدة من الناس بعض لوگوں یا کچھ لوگوں کے دل۔ ایسے ایسے کر دینا گویا کہ انہوں نے اس دعا کے ذریعے مؤمنوں کو مخصوص کر لیا تھا۔

بیت العتیق

۳۹۹۷:......ہمیں خبر دی ہے زید بن ابوہاشم علوی نے اور عبدالرحمٰن بن محمد بن اسحاق مقری نے کوفے میں ان کو محمد بن علی دحیم نے ان کو احمد

(۳۹۹۲)......(۱) زیادة لم تأت في ب

(۳۹۹۳)......(۱) في (أ) الحسين

(۳۹۹۷)......(۱) في ب حرمته (۲)......زيادة ليست في ب

بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو اسباط نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ آسمان میں ایک گھر ہے اس کو ضراح کہا جاتا اور وہ بیت العتیق (کعبے) کے اوپر ہے اس کی سیدھ میں اس کا حرم آسمان میں کعبے حرم کی مانند جو زمین میں ہے۔ ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں وہ دوبارہ لوٹ کر واپس نہیں آتے ہمیشہ کے لئے سوائے اس رات کے۔

اعلان حج

۳۹۹۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو بنا یا لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی یہ کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دو وہ کہتے ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا خبر دار بے شک ہمارے رب نے ایک گھر کو مقرر کر دیا ہے اور تم لوگوں کو حکم دیا ہے کہ تم اس کا حج کرو چنانچہ اس پکار کا جواب ان کو ہر چیز نے دیا جہاں تک اس کو سنا خواہ وہ پتھر ہو یا درخت یا ٹیلہ یا مٹی یوں کہا:

لبیک اللھم لبیک

میں حاضر ہوا اے اللہ میں حاضر ہوں۔

۳۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جریر بن منصور نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

و اذن فی الناس بالحج. اعلان کر دیں لوگوں میں حج کا وہ کہتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام تعمیر کر چکے بیت اللہ کو تو ان سے کہا گیا کہ آپ اعلان کر دیجئے لوگوں میں حج کا۔ انہوں نے کہا اے رب میں کیسے کہوں؟ اللہ نے فرمایا کہ یوں کہو۔ اے لوگو اپنے رب کی بات مانو۔ چنانچہ انہوں نے ایسے کہا تو ہر مؤمن کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔

۴۰۰۰:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ جب ابراہیم علیہ السلام تعمیر سے فارغ ہو گئے تو حکم دیئے گئے کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں لہٰذا وہ مقام ابراہیم پر کھڑے ہوئے اور بولے اے اللہ کے بندو اللہ کی بات کا جواب دو۔

چنانچہ سب نے اس کا جواب دیا **لبیک اللھم لبیک.** جو شخص حج کرتا ہے پس وہ ان میں سے ہوتا ہے جس نے ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا تھا۔ اور ہم نے ایک اور طریق سے روایت کیا ہے ابن عباس سے کتاب السنن وغیرہ میں۔

کعبۃ اللہ کی بارگاہ رب العزت میں شکایت

۴۰۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن اسحٰق نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو کعب الاحبار نے وہ کہتے تھے کہ کعبے نے اللہ کی بارگاہ میں رو رو کر شکایت کی تھی اے رب میری زیارت کرنے والے کم ہیں۔ اور لوگوں نے مجھ سے زیادتی کی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ بے شک میں بیان کرنے والا ہوں تیری ایسی کشش اور جاذبیت اور بنانے والا ہوں ایسے زائرین جو رو رو کر تیرے گرد گھومیں گے اور ایسے آئیں گے جیسے کبوتری اپنے انڈوں کی جگہ پر گرتی ہے۔

(۳۹۹۹)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ

(۴۰۰۱)......(۱) فی (أ) ابو اسحاق

حج انبیاء کی سنت ہے

۴۰۰۲:......اور ہم نے روایت کی ہے عروہ بن زبیر سے کہ اس نے کہا کوئی نبی خالی نہیں گیا سب نے بیت اللہ کا حج کیا ہے۔ مگر وہ جو قوم ہود سے تھے اور صالح سے جب اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کا ٹھکانہ دیا تو اس نے اس کا حج کیا پھر کوئی بھی نبی باقی نہیں رہا اس کے بعد مگر سب نے اس کا ایسے ہی حج کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

۴۰۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو اسماعیل بن احمد خلالی نے ان کو ابن زیدان نے ان کو ابوکریب نے ان کو وکیع نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو سلمہ بن دھرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کیا اور وادی عسفان سے گذرے تو آپ نے فرمایا کہ اس وادی سے گذرے تھے حضرت ھود، حضرت صالح اور موسیٰ علیہ السلام سرخ اونٹوں پر ان کی مہاریں کھجور کی موئخ (کبال) کی تھیں اور ان پر عباء تھیں اور ان کی اوپر اوڑنے کی چادریں شیر رنگی موٹے کپڑے کی تھیں۔ وہ حج کر رہے تھے بیت العتیق کا۔

۴۰۰۴:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے اور بطور قرأت کے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو عبداللہ بن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق پر آئے تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وادی ازرق ہے۔ تو فرمایا کہ ایسے لگ رہا ہے جیسے میں موسیٰ بن عمران علیہما السلام کو دیکھ رہا ہوں ڈھلوان سے اترتا ہوا۔ وہ اللہ کی بارگاہ میں تلبیہ کے ساتھ التجاء کر رہے ہیں اور گڑگڑا رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور ثنیہ گھاٹی پر آئے تو پوچھا کہ یہ کون سی گھاٹی ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں فلاں گھاٹی ہے تو فرمایا ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے میں یونس بن متیٰ کو دیکھ رہا ہوں جو کہ سرخ اونٹنی پر سوار ہے سواری کے بال گھونگھریالے ہیں۔ اس کی مہار بھی کھجوانی موئخ (کبال) کی ہے وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں اور اس پر اون کا جبہ ہے۔

اس کو مسلم نے داؤد بن ابو ہند کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حنظلہ اسلمی نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور تلبیہ کہے گا ابن مریم روحاء کے تنگ راستے سے حج یا عمرے کے ساتھ یا ان دونوں کی تعریف کرے گا۔ اس کو مسلم نے تخریج کی کئی طریقوں سے ایک اور طریقہ سے زہری سے۔

مقام ابراہیم اور رکن یمانی کے درمیان انبیاء کی قبریں

۴۰۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ان کے چچا نے ابوعبداللہ احمد بن محمد نے ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے ان کو عبداللہ بن خمرہ سلولی نے وہ کہتے ہیں کہ وہ جگہ جو مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان ہے (یعنی حجر اسود تک یا کسی رکن تک) بیر زم زم تک ستتر انبیاء کی قبریں ہیں۔ حج کرنے آئے تھے لہٰذا وہ فوت

(۴۰۰۲)......(۱) فی (أ) شیء

(۴۰۰۶)......(۱) فی ب سلیم

ہوگئے اور یہاں دفن کردیئے گئے۔ابوعبداللہ نے کہا میں نے یحییٰ بن سلیم سے نہیں سنا سوائے اسی حدیث کے۔

حدود حرم قیامت تک محترم ہے

۴۰۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنصر فقیہ نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل عنبری نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا فتح مکہ کے دن۔

بے شک اس شہر کو اللہ نے محترم بنایا ہے جس سے اللہ نے زمین آسمان بنائے ہیں۔وہ حرمت والا ہے، اللہ نے اس کو قیامت تک محترم بنادیا ہے۔نہ تو اس کا گھانس توڑا جائے گا۔اور نہ ہی اس کا درخت کاٹا جائے گا۔اور نہ اس کے شکار کو ڈرایا جائے گا اور نہ ہی اس میں گری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے گا مگر وہ شخص جو اس کی شناخت کروائے۔

حضرت عباس نے کہا کہ سوائے اذخر کے وہ اسکے لوہاروں یا سناروں کے لئے ہے۔اور ان کے گھروں کے لئے ہے پھر رسول اللہ نے فرمایا سوائے اذخر کے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے اس نے جریر سے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا۔اسحاق بن ابراہیم سے۔

حدود حرم میں نہ شکار کیا جائے اور نہ گھاس کاٹی جائے

۴۰۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں، انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو میرے والد نے ان کو اوزاعی نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اس کو خبر دی ہے عبداللہ محمد بن زیاد اور محمد بن عبداللہ بن صالح نے دونوں نے کہا ہے کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن اسحاق نے ان کو ابوقدامہ نے اور محمد بن منصور نے اور عبداللہ بن محمد زہری نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی ہے ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن کثیر نے ان کو ابومسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ کے لئے مکہ فتح ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھیوں کو روک لیا تھا اور آج اپنے رسول کو اور اہل ایمان کو غلبہ عطا کیا ہے بے شک یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا۔میری ایک ساعت کے لئے دن میں سے حلال کیا گیا ہے۔اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں کیا جائے گا (یعنی اس کی حرمت کی پابندی کچھ دیر کے لئے اللہ نے اٹھالی تھی۔)

اس میں شکار کے جانور ڈرایا اور بھگایا نہیں جائے گا اور اس کی جھاڑ کانٹا وغیرہ نہیں کاٹا جائے گا اور اس میں گری ہوئی چیز کو استعمال کیا نہیں اٹھایا جائے گا مگر اعلان کرنے کے لئے۔

اتنے میں حضرت عباس نے کہا کہ سوائے اذخر گھانس کے یارسول اللہ (یعنی یارسول اللہ اس کی اجازت دے دیں) بے شک ہم اس کو اپنے گھروں میں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا کہ سوائے اذخر گھانس کے (یعنی وہ کاٹنے کی اجازت ہے) اتنے میں ابوشاہ جو یمن کے ایک آدمی تھی وہ کھڑے ہوگئے۔اور کہا کہ مجھے یہ باتیں لکھ دو حضور نے حکم دیا کہ ابوشاہ کے لئے لکھ دو۔میں نے اوزاعی سے پوچھا۔کیا مراد ہے اس قول سے کہ میرے لئے لکھ دو یارسول اللہ۔اوزاعی نے بتایا کہ یہی خطبہ جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوقدامہ سے اور مکہ سے اللہ کے ہاتھیوں کو روک لینے میں اور ہاتھی والوں کو ہلاک کرنے میں واضح ترین

(۴۰۰۷)...... (۱) فی ب بحرمة

دلیل ہے مکہ کے شرف کی اور فضیلت کی۔

۴۰۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو عبداللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عمرو بن سعید بن ابی الحسین نے ان کو خبر دی ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ اہل تبع آیا وہ کعبہ ڈھانے کا ارادہ رکھتا تھا جب وہ کراع الغمیس کے پاس پہنچا اللہ نے اس پر ایک ایسی ہوا بھیجی جس میں کھڑا ہونے والا کھڑا نہیں ہوسکتا تھا مگر وہ اس کو گرا دیتی تھی چنانچہ کھڑا ہونے والے بیٹھ جاتے اور گر جاتے جوان پر مسلط رہی جس سے وہ سخت مشقت کا شکار ہوئے۔

لہٰذا تبع نے اپنے دو عالموں کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا مصیبت ہے جو مجھ پر بھیجی گئی ہے دونوں نے کہا کیا آپ ہمیں امان دیں گے اس نے کہا کہ تمہیں امان ہے۔ دونوں نے کہا کہ آپ نے ایک ایسے گھر کے ساتھ غلط ارادہ کیا ہے اللہ جس کی حفاظت کرتا ہے ہر اس شخص سے جو اس کے ساتھ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون سی چیز اس کو مجھ سے ہٹائے گی دونوں نے کہا کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا لباس اتار کر صرف دو کپڑوں میں آجائیں (احرام کے طور پر) پھر آپ یہ پکاریں لبیک لبیک پھر مکہ میں داخل ہو جاؤ اور جا کر اس گھر کا طواف کر اور وہاں رہنے والوں کے ساتھ لڑائی اور جنگ بھی نہ کر اس نے کہا اگر میں دل سے اس بات کا تہیہ کر لوں تو مجھ سے یہ ہوا دور ہو جائے گی دونوں نے کہا کہ بالکل۔ لہٰذا اس نے اپنا لباس اتار کر احرام کا لباس پہن کر تلبیہ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا کہ لہٰذا وہ ہوا پیچھے ہوگئی اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح (یعنی رات تاریک چھٹ جاتی ہے۔)

۴۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن عروہ بن زبیر نے ان کو ان کے چچا عبداللہ بن زبیر نے وہ کہتے کہ رسول اللہ نے فرمایا، سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام بیت العتیق رکھا ہے اس لئے کہ اس کو اللہ نے آزاد کیا ہے جابروں سے اس پر کوئی جبار اور سرکش کبھی مسلط نہیں ہوا۔

اور ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ نے فرمایا: چھ قسم کے لوگ ہیں میں ان کو لعنت کرتا ہوں اللہ ان کو لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱)......اللہ کی تقدیر کی تکذیب کرنے اور اس کو جھٹلانے والا۔

(۲)......کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔

(۳)......زبردستی مسلط ہو کر حکومت کرنے والا جو اس کو ذلیل کر دے جس کو اللہ عزت دے اور اس کو عزت دے جس کو اللہ ذلیل کرے۔

(۴)......اللہ کے حرم کی حرمت ریزی کرنے والا۔

(۵)......میری عزت کی حرمت ریزی کرنے والا۔

(۶)......میری سنت کو ترک کرنے والا۔

۴۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن ابوالموال نے ان کو عبیداللہ بن موھب قرشی نے ان کو عمرہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پھر مذکورہ کو ذکر کیا ہے۔

۴۰۱۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو محمد بن کناسہ نے ان کو مسعر نے

(۴۰۰۹)......(۱) فی ب ینصرع

ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو طلق بن حبیب نے ان کو حضرت عمر نے وہ کہتے ہیں کہ اے اہل مکہ اللہ سے ڈرو اپنے اس حرم میں کیا تم جانتے ہو کہ تم لوگوں سے قبل تمہارے حرم میں رہنے والا کون تھا؟ اس میں بنو فلاں تھے انہوں نے اس کی حرمت کو پامال کیا تھا پس وہ ہلاک ہو گئے تھے۔ اور بنو فلاں تھے انہوں نے اس کی حرمت کو ختم کیا تھا وہ ہلاک ہو گئے تھے حتیٰ کہ اس کو گنا انشاء اللہ اس کے بعد فرمایا اللہ کی قسم البتہ اگر میں دس گناہ کروں حرم سے ہٹ کر وہ مجھے پسند ہے اس سے کہ میں ایک گناہ کروں مکہ میں۔

۴۰۱۳:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی شیبانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو زبیر نے عبداللہ بن عثمان بن خیثم سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے بارے میں۔ کتنی پاکیزہ ہے تو اے مکہ اور کتنی زیادہ محبوب ہے تو میری طرف اگر تیری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی اور شہر میں نہ رہتا۔

۴۰۱۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عمرو بن اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو جعفر نے ان کو محمد بن سوادہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو شبل بن عباد نے ان کو ابن نجیح نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے کعبہ کی طرف نظر ماری تو فرمایا مبارک اور خوش آمدید ہو تجھ کو بیت اللہ کتنی عظیم ہے تو اور کتنی عظیم ہے تیری حرمت البتہ مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے تیری حرمت سے۔

۴۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو وہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی سعید نے ان کو قتادہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

(۱) ...الذی جعلناہ للناس سواء العاکف فیه و الباد.

جیسے ہم نے بنایا ہے۔ برابر ہے اس میں مقامی طور پر رہنے والا اور باہر سے آنے والا۔

فرمایا کہ عاکف اہل مکہ میں اور باد وہ ہے جو باہر سے آ کر اس میں اعتکاف کرے۔

(۲)......و من یرد فیه بالحاد بظلم نذقة من عذاب الیم.

جو شخص ارادہ کرے حرم میں بے دینی کا ارتکاب کرنے کا بسبب ظلم وزیادتی کے ہم اس کو چکھائیں گے دردناک عذاب۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب ہے کہ جو شخص حرم میں اس لئے گھسا رہے تاکہ اس میں شرک کرے اس کو اللہ عذاب دے گا۔

(۳) ...ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکاً.

بے شک پہلا گھر جو رکھا گیا زمین البتہ وہ ہے جو مکہ میں مبارک ہے۔

قتادہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے گردنیں توڑ رکھیں ہیں لوگوں کی سب کی (دیکھا نہیں کہ) عورتیں مردوں کے سامنے نماز پڑھتی ہیں۔ جب کہ اس کے علاوہ کسی اور شہر میں ممکن نہیں ہے۔

۴۰۱۵:......مکرر ہے قتادہ سے مروی ہے اس نے نوف (بن عمرو) سے بکالی سے اس نے عبداللہ بن عمر سے وہ فرماتے ہیں۔

بے شک حرم محترم ہے ساتویں آسمان تک۔ اور بیت المعمور کعبے کے متوازی سیدھ میں ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں

(۴۰۱۳) ...(۱) فی ب أبو عمر (۲)...... فی الأصل أعظم حرمة

(۴۰۱۵)......(۱) زیادۃ من ب

(۴۰۱۵) ...مکرر الذی فی التقریب نوف به فضالة البکالی

جب اس میں سے وہ نکلتے ہیں تو دوبارہ لوٹ کر اس میں نہیں آتے۔

مکہ کا پرانا نام بکّہ ہے

۴۰۱۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابومحمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو سلمہ بن کھیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجاہد سے وہ کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ اس کا نام بکہ رکھا گیا ہے کیونکہ لوگ بعض بعض کو دباتے ہیں۔

۴۰۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک انہوں نے مقام ابراہیم میں تین تین پہلو یا تین تختیاں پائی تھیں ایک پر کچھ تحریر لکھی ہوئی تھی۔ ایک پر یہ لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں مکہ والا بنایا ہے میں نے اس کو جس دن میں نے شمس وقمر کو بنایا ہے اور میں نے اس کو ہلکا کیا ہے سات املاک کے ساتھ یکسو ہو کر۔ اور میں نے اس کے رہنے والوں کے لئے برکت دی ہے گوشت میں اور دودھ میں اور دوسرے پہلو پر لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں مکے والا میں نے رشتہ داری کو پیدا کیا ہے اور اس کے لئے اپنا نام چیرا ہے جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹے گا میں اس کو کاٹ دوں گا۔ اور تیسری طرف لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں صاحب مکہ میں نے شر کو اور خیر کو پیدا کیا ہے مبارکبادی ہے اس کے لئے جس کے ہاتھوں میں خیر ہوگی اور ہلاکت ہے جس کے ہاتھوں پر شر ہوگا۔

حدود حرم کا احترام

۴۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ابوعمرو کے ذکر میں اور محمد بن ابراہیم زجاجی نے وہ کہتے تھے کہ وہ حرم کے حدود میں پیشاب پاخانہ نہیں کیا تھا چالیس سال تک۔ بلکہ ہر روز عمرے کے لئے نکلتے تو حرم سے باہر چلے جاتے پیشاب پاخانہ باہر کر لیتے۔ پھر اگلے روز اسی وقت تک حرم میں قضاء حاجت نہیں کرتے تھے۔

۴۰۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن احمد سے وہ کہتے تھے کہ ابوعمرو زجاجی نے کہا میں پہلا شخص ہوتا تھا جو حرم میں داخل ہوتا تھا ہر دن اور رات طواف کرتا تھا اور ستر طواف کرتا تھا ہفتے میں دو عمرے کرتا تھا۔

۴۰۱۹:......مکرر ہے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر سے کہ ان کے لئے دو خیمے تھے ایک حرم میں اور دوسرا حل میں جب اپنے گھر والوں کو سرزنش کرتے تو حل میں جا کر کرتے۔

فصل:......احرام باندھنا، تلبیہ کہنا اور اس کے ساتھ آواز بلند کرنا

۴۰۲۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوحامد بن مشرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو ابن ابولبید نے ان کو مطلب بن حطب نے ان کو خلاد بن سائب نے ان کو زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم دیجئے کہ وہ تلبیہ کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کردیں

(۴۰۱۷)......(۱) فی ب الخیر والشر (۲)...... زیادة من ب

(۴۰۱۸)......(۱) زیادة من ب

أبو عمرو محمد بن إبراهيم الزجاجي له ترجمة في طبقات الصوفية للسلمي (ص ۴۳۰)

بے شک وہ حج کا شعار اس کی پہچان ہے۔ اس کو روایت کیا ہے عبد الملک بن ابوبکر نے ان کو خلاد بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۴۰۲۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ہشیم بن خارجہ نے ان کو عبد الملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو احمد بن نجدہ بن عریان نے ان کو یحییٰ بن عبد الحمید حمانی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عبدان کی روایت میں ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی تلبیہ کہنے والے ایسے نہیں مگر تلبیہ کہتے ہیں اس کی دائیں طرف سے اور بائیں طرف پتھر اور درخت یا گھر حتیٰ کہ ٹوٹ جائے زمین یہاں سے اور یہاں سے (یعنی پوری زمین پر۔)

۴۰۲۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یحییٰ بن مغیرہ نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو ابن منکدر نے ان کو عبد الرحمٰن بن یربوع نے ان کو ابوبکر صدیق نے یہ کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ العج والثج۔ (جس میں زور سے تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔)

اس حدیث کے الفاظ محمد بن یعقوب سے عبید نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے کہ لعج تلبیہ ہے اور ثج قربانی ہے۔

۴۰۲۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن احمد بن سعید حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید بن موسیٰ بن عبد الرحمٰن عبدی بوشجی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ہشیم نے ان کو داؤد نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق سے گذرے تو پوچھا کہ یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے کہا وادی ازرق ہے فرمایا ایسے لگ رہا ہے کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران کو دیکھ رہا ہوں جو گھاٹی سے اتر رہے ہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ میں شور بلند کئے ہوئے ہیں تلبیہ کا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی ہرشیٰ پر آئے تو پوچھا کہ یہ کون سی گھاٹی ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ یہ ثنیہ ہرشیٰ ہے فرمایا ایسے لگا جیسے میں نے حضرت یونس بن متیٰ کو دیکھا سرخ اونٹنی پر جس کے گھونگھرالے بال ہیں سوار ہیں انہوں نے اون کا جبہ زیب تن کر رکھا ہے ان کی اونٹنی کی مہار خلبہ کھجور کی مونج ہے اور وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں ہشیم نے کہا کہ لیث نے۔

ابو عبداللہ نے کہا کہ تلبیہ کا معنی ہے کہ جب تلبیہ کہنے والا کہے لبیک اللھم لبیک۔ تو بے شک وہ تلبیہ کہنے والے کی طرف سے جواب ہوتا ہے اسی قول کا جب ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے حج کی آواز لگائی تھی۔

وأذن في الناس بالحج

لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ جس نے بھی حج کیا وہ ان میں سے ہے جس نے ابراہیم کی پکار کا جواب دیا تھا۔ مردوں کی پیٹھوں میں اور ماؤں کے رحموں میں۔ ان سب نے اس کو جواب دیا تھا لبیک اللھم لبیک کے ساتھ پس تھا شعار اور پہچان اس اجابت کی ہر حج کرنے اور عمرہ کرنے والے کی طرف سے تو یہ جواب بن گیا ہے۔

۴۰۲۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابن عائشہ سے کہتے ہیں تلبیہ کا معنی یہ ہے آگاہ رہو میں جب آؤں گا تیرے پاس تو میں جلدی کروں گا۔ متوجہ ہو جاؤ میں یہ ہوں آپ کے پاس ابن عائشہ کہتی ہیں کہ ایک

(۴۰۲۱)..... اخرجه المصنف في السنن (۵/۴۳) من طريق عبيدة بن حميد عن عمارة بن غزية. به

(۴۰۲۳)..... (۱) سقط من ا وأثبتناه من ب

دیہاتی نے اپنے لڑکے کو آواز لگائی اس نے جواب دینے میں اس پر کچھ دیر کی اس کے بعد اس نے جواب دیا اور کہا کہ لبیک دیہاتی اعرابی نے کہا کہ لب ستون یا لاٹھی ہے تیری پہلوؤں میں یعنی اس کے ساتھ لگا ہوا ہے چمٹا ہوا ہے گویا تلبیہ کہنے والا کہتا ہے ہوشیار خبردار یہ ہوں تیرے پاس ہوں قریب ہونے میں اجابت کے ساتھ مثل چپکنے لاٹھی کے لپٹے ہوئے کے پہلوں کے ساتھ۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ تحقیق روایت کیا ہے اس کو مسلم نے احمد بن حنبل سے۔

۴۰۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عبدی حافظ نے ان کو ابن صاعد نے ان کو عباس بن ابوطالب نے اور حسن بن بحر بیروتی نے ان کو محمد بن جعفر بن ابوالمواقیہ عبدی علاف نے ان کو جابر بن نوح نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

بے شک حج کے پورے ہونے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم احرام باندھو اپنے گھر کی ڈیوڑی سے۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ اس کے ساتھ منفرد جابر بن نوح اور یہ روایت پہچانی گئی ہے علی سے بطور موقوف روایت تحقیق مستحب قرار دیا ہے بعض سلف نے اس کے مؤخر کرنے کو میقات تک جو اس لئے کہ اس کی تقدیم میں خوف ہے کوتاہی کرنے کا اس کے شرائط کو پورا کرنے میں۔

بیت المقدس سے احرام باندھنے کی فضیلت

۴۰۲۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو عیاش بن ولید رقام نے ان کو عبدالاعلیٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن سحیم نے ان کو یحییٰ نے ان کو ام حکیم بنت ابوامیہ نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج یا عمرے کا احرام بیت المقدس سے باندھے اللہ اس کے لئے بخش دے اس کے سابقہ گناہ۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابن فدیک نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو یحییٰ بن ابوسفیان بن سعید بن اخنس نے ان کو ان کی دادی حکیمہ نے کہ اس نے سنا تھا ام سلمہ سے وہ کہتی ہے میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام کے لئے حج اور عمرے کا احرام باندھے اللہ اس کے سابقہ گناہ معاف کردے گا اور جو کچھ مؤخر کرے اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔

سابقہ اور آئندہ گناہوں کی معافی

۴۰۲۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرج حجازی حمصی نے ان کو ابن فدیک نے ان کو عبداللہ نے پھر مذکورہ حدیث کو اس نے ذکر کیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے احمد بن صالح نے ان کو ابن فدیک نے۔ اور اس نے اس کے متن میں کہا ہے بحجۃ او عمرۃ۔ اور کہا ہے اللہ اس کے سابقہ اور بعد والے گناہ معاف کردے گا۔ یا یوں کہا ہے کہ اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔ یہ شک عبداللہ کا ہے کہ دونوں میں سے کیا کہا تھا۔

۴۰۲۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد لخمی نے ان کو عبدان بن احمد نے ان کو محمد بن بکار عیشی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سفیان بن سعید نے اور عبداللہ بن عمر نے ان کو عاصم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں سورج کی روشنی میں آتا کوئی مؤمن حتیٰ کہ سورج غروب ہوجائے مگر سورج اس کے گناہوں کو غائب کردیتا ہے حتیٰ وہ لوٹتا ہے واپس جیسا کہ تھا ابوالقاسم نے کہا ہے کہ یعنی محرم جو سورج کے سامنے رہتا ہے سایہ حاصل نہیں کرتا۔

(۴۰۲۵)......(۱) فی ب الفیدی

(۴۰۲۶)......(۱) فی ب غفولہ

۴۰۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو منصور نے احمد بن علی دامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو بکر محمد بن ہارون بن حمید مجدر نے ان کو محمد بن ربان بلخی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو محرز نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں تلبیہ کہتا کوئی تلبیہ کہنے والا مگر لے جاتا ہے سورج اس کے گناہوں کو۔

حجر اسود کی فضیلت، استیلام، مقام ابراہیم، بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا

۴۰۳۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو یونس بریدنے زہری سے اس نے مسافع حجبی سے اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

رکن (حجر اسود) اور مقام۔(ابراہیم) دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں میں سے۔ اللہ نے ان دونوں کا نور مٹا دیا ہے، اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ مشرق و مغرب کا درمیان روشن کر دیتے۔

۴۰۳۱:......اور اس کو روایت کیا ہے احمد بن شبیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس نے اور اس کے متن میں کہا ہے۔ کہ رکن اور مقام جنت یاقوت میں سے ہیں اگر وہ بات نہ ہوتی جو کچھ لگ گئے ہیں ان دونوں کو بنی آدم کے گناہ تو یہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دیتے اور نہ کوئی صاحب مصیبت اور بیمار ان کو ہاتھ لگاتا مگر وہ شفایاب ہو جاتا۔

۴۰۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو احمد بن شبیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے ان کو مسافع حجبی نے اس نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پھر اسی مذکور کو ذکر کیا۔

۴۰۳۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن عمر نے انہوں نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر جاہلیت کی نجاستیں جو اس کو لگ گئی تھیں وہ نہ ہوتیں تو جو کوئی آفت زدہ یا جو بیمار ہوتا وہ شفایاب ہو جاتا اور زمین پر جنت کی چیزوں میں سے اس کے سوا اور کوئی شئی نہیں ہے۔

۴۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حسین عمی نے ان کو عبید اللہ عیشی نے سنہ ۲۲۸ میں۔ ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حجر اسود جنت میں سے ہے اور وہ برف سے زیادہ صاف تھا یہاں تک کہ سیاہ کر دیا ہے اس کو اہل شرک کے گناہوں نے۔

۴۰۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالصمد بن علی بزار نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک قیامت کے دن حجر اسود کی ایک زبان ہوگی اور دو ہونٹ ہوں گے وہ شہادت دے گا حق کے ساتھ ہر اس کے لئے جس نے اس کا استیلام کیا ہوگا اور ہاتھ لگایا ہوگا۔

۴۰۳۶:......اور ہمیں خبر دی ہے مجالد بن عبداللہ بن مجالد نے کوفہ میں ان کو مسلم بن محمد تیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو سعید بن عمر اشجعی نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن عثمان خثیم نے اسی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا البتہ ضرور آئے گا یہ حجر اسود قیامت کے

(۴۰۳۰)......فی ب واستلام

(۴۰۳۴)......اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۶۷۹)

دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس کے ساتھ بولے گا اس کے لئے شہادت دے گا حق کے ساتھ جو اس کا استیلام کرے گا۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے اس نے ابن خیثم سے۔

۴۰۳۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خیثم نے پھر اس نے مذکورہ کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حجر کو قیامت کے روز ضرور اٹھائے گا۔

۴۰۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عاصم احول نے ان کو عبداللہ بن سرجس نے وہ کہتے ہیں کہ میں اصیلع کو دیکھا یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو رک گئے تھے حجر اسود کے پاس اور کہا تھا: بے شک میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں بے شک جانتا ہوں کہ تم پتھر ہو نہ نقصان پہنچا سکتے ہو نہ فائدہ پہنچاتے ہو بے شک اللہ عزوجل رب ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۴۰۳۹۔اور ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عاصم احول نے اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔ اور حدیث عبدالواحد مکمل ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث حماد بن زید سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے حضرت عمر سے۔

حجر اسود کا مفید و غیر مفید ہونا

۴۰۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن موسیٰ عدل نے اپنی اصل کتاب سے ان کو محمد بن صالح کنلبینی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابوعمر عدنی نے ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے ان کو ابوہارون عبری نے ان کو ابوسعید حذری نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حج کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب وہ طواف میں داخل ہوئے تو حجر اسود کے سامنے آئے اور فرمایا بیشک میں جانتا ہوں کہ تم پتھر ہو نہ نقصان دیتے ہو نہ نفع اگر نہ ہوتی یہ بات کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ انہوں نے تجھے بوسہ دیا تھا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ اس کے بعد اس کو بوسہ دیا۔ لہٰذا حضرت علی نے ان سے کہا اے امیر المؤمنین ہاں وہ نقصان بھی دیتا ہے اور نفع بھی اس کے بعد کہا پھر؟ کہا کہ اللہ کی کتاب کے ساتھ۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں ہے یہ کتاب اللہ میں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظهور هم ذریتهم و اشهد هم علٰی انفسهم الست بربکم قالوا بلٰی.

وہ وقت یاد کرو جب تیرے رب نے اولاد آدم سے عہد لیا تھا ان کی پیٹھوں میں ان کی اولادوں سے
اور ان کو ان کے تقدیر گواہ کیا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں تو ہی ہمارا رب ہے۔

اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ اس نے اقرار کیا بایں طور کہ وہی رب ہے اور وہ سب بندے ہیں ان سے وعدے اور میثاق لئے اور اس عہد و اقرار کو ایک ورق میں لکھ لیا اور اس حجر کی دو آنکھیں تھیں اور ایک زبان تھی اللہ نے اس سے کہا کہ کھول اس نے اپنا منہ کھولا اور اللہ نے اس کو وہ ورق دیا اس نے اس کو نگل لیا اللہ نے فرمایا کہ تم گواہی دینا اس کے لئے جو تجھ سے وعدہ پورا کرے قیامت کے دن وفا کرتے ہوئے۔ اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ البتہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا

(۴۰۳۹)......(۱) فی (أ) عبدالدائم وھو خطأ

اس کے لئے پھسلنے والی زبان ہوگی وہ اس شخص کے لئے گواہی دے گا جو توحید کے ساتھ اس کا استلام کرے گا۔ اے امیر المؤمنین وہ یوں فائدہ بھی دے گا اور نقصان بھی۔

لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں زندہ رہوں ایسے لوگوں میں، میں جن میں نہیں ہوں اے ابوالحسن، شیخ احمد فرماتے ہیں کہ ابو ہارون راوی غیر قوی ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہو تو (پھر ان دونوں اصحاب کے قول کی یہ توجیہ کی جائے گی) کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاہلیت میں پتھروں کی عبادت کر چکے تھے لہٰذا وہ جب رکن کو بوسہ دینے کے لئے جھکے تو فوراً وہ ڈر گئے وہ کیفیت شرک یاد کر کے جاہلیت میں جس پر تھے لہٰذا انہوں نے فوراً ہر شئی سے جو اللہ کے ماسوا ہے فوراً بیزاری کی اور اظہار برأت کیا اور اسے خبر دی کہ وہ پتھر ہے نہ نقصان دیتا ہے نہ نفع جب تک وہ اسی ہیئت وصورت پر ہے کہ پتھر ہے اور وہ اس کو بوسہ دے رہے ہیں سنت رسول کی متابعت کرتے ہوئے (مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ کر نہیں۔)

امیر المؤمنین علی کا قول کہ وہ نقصان دیتا ہے اور نفع بھی ان کی مراد اس سے یہ تھی جب اللہ تعالیٰ اس میں حیات پیدا کر دیں گے اور اس کو شہادت دینے کی اجازت دے دیں گے۔ اور یہ بات انہوں نے جانی تھی خبر رسول سے۔ اور ان کے پاس اس بارے میں خبر تھی لہٰذا انہوں نے وہ ان کو سنادی۔ اور حضرت عمر نے اس کو بوسہ بھی دے دیا۔

۴۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو ہمام نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ آپ ان دونوں رکنوں کے چھونے پر مزاحمت کا سامنا کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ ان دونوں کو ہاتھ لگانے سے وہ دونوں گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

عمیر لیثی نے اپنی اسناد کے ساتھ اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے ابن عمر نے سنا رسول اللہ سے فرمارہے تھے جو شخص سات بار بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کو شمار کرے (یا اس کی حفاظت کرے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ مٹا دیں گے۔ اور اس سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیں گے اور یہ ثواب اس کے لئے گردن آزاد کرانے کے برابر ہوگا۔

۴۰۴۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن شعیب بز مہرانی نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عبداللہ بن عمیر لیثی نے ان کو عبداللہ بن عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو شخص سات بار بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت پڑھے اس کا ثواب ایسے ہوگا جیسے ایک گردن آزاد کرانا۔

۴۰۴۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلی نے ان کو عباس نرسی نے ان کو داؤد بن عجلان نے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور حسن بن ابوالحسین کے ساتھ بارش میں لہٰذا ہم سے حضرت انس رضی

(۴۰۴۰)......(۱) سقط من أو أثبتناه من ب (۲)...... في ب فقورهم (۳)......في ب فكتب

(۴۰۴۱)......(۱) في ب عبداللہ بن عبید بن عمر والصحيح ماأثبتناه

(۲)...... مابين المعكوفتين زيادة من ب (۳)...... زيادة ليست في ب

أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۸۹۹)

(۴۰۴۲)......(۱) في ب كانت

اللہ عنہ نے فرمایا: نئے سرے سے شروع کرو عمل کرنا اس لئے کہ تمہارے لئے بخش دیا گیا۔ میں نے طواف کیا تھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے ہی دن میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم لوگ نئے سرے سے عمل شروع کرو تحقیق تمہارے لئے بخشش کر دی گئی ہے۔

داؤد بن عجلان مکی اپنے والد عقال سے نقل کرتے ہیں وہ اس روایت میں متفرد ہیں۔

۴۰۴۴:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیا نے ان کو مثنیٰ بن معاذ نے ان کو ابو مسعودی نے ان کو عبدالاعلیٰ تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد نے کہا یا رسول اللہ کہ میں طواف بیت اللہ کرتے ہوئے کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ یوں کہوں۔

اللھم اغفرلی ذنوبی وخطای وعھدی واسرافی فی امری انک ان لا تغفرلی تھلکنی.

اے اللہ میرے گناہ معاف فرمادے اور میری غلطیاں اور عمدا اور قصدا کی ہوئی۔ اور میرے معاملے میں میری زیادتیاں بے شک تم اگر مجھے معاف نہیں کروگے تو تم مجھے ہلاک کر دو گے۔

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی ہے۔

دو رکنوں کے درمیان دعا

۴۰۴۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابن جریج نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی یحییٰ بن عبیدہ مولی سائب نے یہ کہ ان کو ان کے والد نے خبر دی کہ کو عبداللہ بن سائب نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان رکن بنی جمح کے اور رکن اسود کے فرماتے تھے۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الأخرة حسنة وقنا عذاب النار.

۴۰۴۶:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بدال نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو اسرائیل نے عبداللہ بن مسلم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہ ایک فرشتہ مقرر ہے رکن یمانی کے ساتھ، جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں وہ کہتا ہے آمین آمین پس تم کہو: **ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔**

۴۰۴۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو سعید بن زید نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس کہتے تھے اس حدیث کو یاد کر لو اور وہ اس کو نبی کریم تک مرفوع کرتے تھے کہ حضور دو رکنوں کے مابین دعا کرتے تھے۔

رب قنعنی بما رزقتنی وبارک لی منه واخلف علی کل عافیة لی بخیر.

اے میرے مالک جو کچھ تو نے مجھے رزق دیا ہے مجھے اس پر قناعت کرنے والا بنادے اور میرے لئے اسی میں برکت دے دے اور میرے اوپر ہر عافیت کو خلیفہ بنادے خیر کے ساتھ۔

سات مرتبہ طواف کرنے کی فضیلت

۴۰۴۸:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن فراس جمحی نے ان کو ابو حفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو قعنبی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن حارث جمحی نے ان کو محمد بن حبان نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اس گھر کا سات بار طواف کرے اور اس میں کوئی بات نہ کرے سوائے تکبیر اور تہلیل کے تو یہ گردن آزاد کرانے کے برابر ہوگا۔

۴۰۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے وہ کہتے ہیں کہ

(۴۰۴۸)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أوالمثبت من ب

حریث بن سائب نے کہا۔ اور مجھے خبر دی ہے محمد بن منکدر نے ان کو ان کے والد نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اس گھر کا طواف کرے ایک ہفتے تک اس میں کوئی لغو کام نہ کرے اس میں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

۴۰۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن یحییٰ زہری قاضی مکہ نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن اسباط کوفی نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو حریث بن سائب نے ان کو محمد بن منکدر نے پھر اس نے مذکور کو ذکر کیا اور یعتقھا نہیں کہا۔

بیت اللہ پر روزانہ سو رحمتوں کا نزول

۴۰۵۱۔ ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو بہلول بن اسحاق بن بہلول نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن معاویہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد یحییٰ بن ابوزکریا فقیہہ نے ہمدان میں۔ ان کو موسیٰ بن اسحاق انصاری نے ان کو محمد بن معاویہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن اسحاق سراج نے ان کو محمد بن معاویہ نیساپوری نے۔

اور ان کو خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو محمد بن محمد بن سعید ہروی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن شامی نے ان کو محمد بن معاویہ نے ان کو محمد بن صفوان نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ پر ہر روز سو رحمت نازل ہوتی ہے ان میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر اور بیس تمام اہل مکہ پر اور بیس باقی تمام لوگوں پر۔

شیخ ابواحمد نے کہا کہ جیسے اس کو روایت کیا ہے، بہلول نے۔ اس کو روایت کیا یوسف بن سفر نے۔ اور وہ ضعیف ہے۔

اس نے اوزاعی سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے۔ اور مالینی کی ایک روایت میں ہے۔ کہ ایک سو پچیس ۱۲۵ رحمتیں ہوتی ہیں ان سے طواف کرنے والوں پر ساٹھ نماز پڑھنے والوں پر چالیس اور صرف کعبے کو دیکھنے والوں پر بیس۔

۴۰۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔

بیت اللہ میں داخل ہونے کی فضیلت

۴۰۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن عبدالکریم نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو سعید بن سالم نے ان کو عبداللہ بن مؤمل نے ان کو ابن محیصن نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔

بیت اللہ میں داخل ہونا نیکی میں داخل ہونا ہے۔ اور گناہوں سے خروج ہے۔

اور اس کے ماسوا نے اس کو روایت کیا ہے سعید نے کہ جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوا وہ نیکی میں داخل ہوا اور گناہ سے خارج ہوا اور بخشا ہوا نکلا۔

کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنا

۴۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوصادق محمد بن احمد بن شاذان نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو حسن بن سفیان نسوی نے ان کو اسماعیل بن

(۴۰۵۱) ....مابین المعکوفتین سقط من ب

(۴۰۵۳) ....(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب

ابراہیم قطیعی نے ان کو ابو اسماعیل مؤدب نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن زجاج نے وہ کہتے ہیں کہ میں آیا شیبہ بن عثمان کے پاس اور میں نے اس سے کہا اے ابو عثمان ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے میں داخل ہوئے تھے اور اس میں انہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں تحقیق انہوں نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی تھی دو ستونوں کے درمیان پھر ان دونوں کے ساتھ اپنی پیٹھ اور پیٹ لگایا تھا۔

۴۰۵۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر نے ان کو اسحٰق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ نے عمرہ کیا۔ اور بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ اور عبداللہ بن عمر کو بلا بھیجا وہ ان کا انتظار کرتے رہے حتیٰ کہ وہ ان کے پاس آ گئے۔ تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ جس دن کعبے میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا میں حضور کے ساتھ نہیں تھا بلکہ بعد میں داخل ہوا تھا۔ جب وہ نکلنا چاہ رہے تھے۔ میں بلال سے ملا تھا تو میں نے ان سے پوچھا تھا کہ انہوں نے کس جگہ نماز پڑھی ہے بلال نے مجھے خبر دی تھی کہ حضور نے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے لہٰذا حضرت معاویہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اسی جگہ نماز پڑھی یعنی دو ستونوں کے درمیان۔

اس مقام پر آنسو چھلک ہی جاتے ہیں

۴۰۵۶:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن داؤد بجردی نے ان کو یعلی بن عبید نے ”ح“ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی زاہد نے بطور املاء کے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو یعلی بن عبید طنافسی نے ان کو محمد بن عون نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو ہاتھ لگایا اور اپنے ہونٹ اس پر رکھے اور لمبی دیر روتے رہے پس متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عمر رو رہے تھے آپ نے فرمایا اے عمر اس مقام پر آنسو جھلک ہی جاتے ہیں۔

شیخ احمد نے کہا کہ فقیہ کی روایت میں ہے کہ لمبی دیر تک روتے رہے پھر واپس پلٹے تو اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔ پھر راوی نے اس کو ذکر کیا۔

اس روایت میں محمد بن عون متفرد ہے۔

۴۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو یزید بن ابو زیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو عبدالرحمٰن بن صفوان نے (یا صفوان بن عبدالرحمٰن نے) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے مکہ فتح کیا۔ تو میں نے کہا البتہ میں ضرور اپنے کپڑے پہنوں گا اور البتہ دیکھوں گا کہ کیسے کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور میرا گھر راستے کے کنارے واقع تھا۔ میں چلا گیا لہٰذا میرا اور رسول اللہ کا سامنا ہو گیا وہ اس وقت کعبے سے نکل رہے تھے۔ خود بھی اور آپ کے اصحاب بھی اور وہ دروازے سے حطیم تک بیت اللہ کا استیلام کر رہے تھے (ہاتھ پھیر رہے تھے۔)

اور تحقیق سب اپنے چہرے بیت اللہ پر رکھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیچ میں تھے۔ اسی طرح۔

(۴۰۵۴)...... (۱) فی (ا) النوری وهو خطأ (۲)...... فی الأصل یابا وهو خطأ

(۴۰۵۵)...... (۱) فی ب بینهما

(۴۰۵۷)...... (۱) فی ب أو ابن أبی صفوان

حجر اسود اور باب کعبہ کے پاس دعائیں

۴۰۵۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو مثنی بن صباح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ کے ساتھ طواف کیا جب ہم کعبے کے پیچھے آئے میں نے ان سے کہا کہ آپ نے کیا تعوذ اور پناہ نہیں طلب کی؟ تو انہوں نے کہا اعوذ باللہ من النار۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ اس کے بعد چلے حتیٰ کہ حجر اسود کا استیلام کیا اور حجر کے اور دروازے کے درمیان کھڑے ہوگئے اور اپنا سینہ اور چہرہ اور دونوں کلائیاں اور دونوں ہاتھ (کعبے پر) رکھ لئے اور ان کو پھیلا دیا اس کے بعد بتایا کہ اسی طرح سے میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں کہ آپ کرتے تھے۔

۴۰۵۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو مثنی بن صباح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا چہرہ اور سینہ ملتزم کے ساتھ لگالیا تھا۔

۴۰۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو عبداللہ بن عباس نے کہ وہ چپک جاتے تھے حجر اسود کے اور باب کعبہ کے درمیان۔ اور کہتے تھے۔ کہ حجر اسود کے اور باب کعبہ کے درمیان اس جگہ کو ملتزم پکارا جاتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو شخص چپک کر اللہ سے کوئی شئی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور عطا کرتے ہیں۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی

۴۰۶۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو احمد بن عبدہ ضبی نے ان کو سفیان نے ان کو عمر نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے بیت اللہ اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی تھی تاکہ مشرکین کو اپنی طاقت دیکھائیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن عبدہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن مدینی سے اس نے سفیان سے۔

۴۰۶۲:.....اور ہم نے روایت کی ہے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب مکے میں آئے تو ان کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا تھا لہٰذا ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ تین باریوں میں (طواف میں) مونڈھے ہلائیں (رمل کریں) تاکہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں۔ اور یہ واقعہ عمرے کی قضا میں ہوا ان کا۔

۴۰۶۳:.....ہم نے روایت کی ہے امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے پوچھا کہ اب مونڈھے ہلانا اور کندھے کھولنا کیوں ہے؟ حالانکہ اب تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور کفر اور اہل کفر کو ختم کر دیا ہے مگر اس کے باوجود ہم کسی بھی ایسی شئی کو نہیں چھوڑیں گے جسے ہم رسول اللہ کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

(۴۰۶۰).....(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ

(۴۰۶۲).....(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ

صفا و مروہ کے درمیان سعی کی ابتداء

۴۰۶۴:۔۔۔۔۔اور ہم نے روایت کی ہے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی ابتداء، سعید بن جبیر سے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ ام اسماعیل کو لے کر آئے تھے وہ اسماعیل کو دودھ پلاتی تھیں ان کو بیت اللہ کے پاس ٹھہرادیا تھا اس وقت مکہ میں کوئی بھی نہیں تھا۔ اور نہ ہی وہاں پانی تھا ان کے پاس ایک کھجوروں کی تھیلی رکھی اور پانی کا ایک مشکیزہ رکھا پھر واپس الٹے لوٹے پاؤں لوٹ گئے ام اسماعیل ان کے پیچھے گئی اور بولی اے ابراہیم آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں؟ ہمیں اس وادی میں تنہا چھوڑ کر کہ جہاں کوئی انسان نہیں اور کوئی شئی نہیں۔ تین بار اس نے یہی الفاظ دہرائے مگر انہوں نے پیچھے پلٹ کر بھی نہ دیکھا پھر کہنے لگیں کہ کیا اللہ نے آپ کو اسی بات کا حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ ام اسماعیل بولی ہاں ٹھیک ہے پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا واپس لوٹ آئی۔ اور ابراہیم علیہ السلام چلے حتیٰ کہ جب بیت اللہ کے پاس تھے تو بیت اللہ کی بنیادوں اور انسانوں کی طرف منہ کر کے یہ دعائیں مانگیں اور ہاتھ اٹھالیا۔

رب انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم الخ.

اے میرے رب بے شک میں نے ٹھہرایا ہے اپنی اولاد کو ایسی وادی میں جس میں نہ آبادی نہ کھیتی تیرے عزت والے گھر کے پاس۔

تا آخر تک دعائیں کی جو سورۃ ابراہیم میں مذکور ہیں۔

ام اسماعیل بچے کو دودھ پلاتی رہی اور پانی اور کھجور پر گذارہ کرتی رہی۔ حتیٰ کہ ایک دن مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا اور وہ شدید پیاسی ہو گئی اور بچہ بھی اور بھوکا بھی ماں جب پیاسے بچے کو دیکھتی تو تڑپ جاتی مگر کیا کرتی وہ خود بھی بھوک پیاس سے نڈھال ہو رہی تھی پانی کی تلاش میں قریب ترین پہاڑی جو نظر آئی وہ صفا کی پہاڑی تھی جلدی سے اس پر چڑھ کر دیکھنے لگی وادی میں کہ کیا کوئی نظر آتا ہے مگر اس میں کوئی بھی نظر نہ آیا تو جلدی سے صفا سے اتری جب نیچے وادی میں پہنچی اور قمیص کا دامن اٹھا کر دوڑی جیسی مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے۔

جب وادی عبور کر گئیں تو مروہ تک پہنچ گئیں لہٰذا اس کے اوپر جا کھڑی ہوئی نظر ماری کہ کوئی نظر آ جائے مگر کوئی بھی تو نظر نہ آیا۔ اس پریشان حال اللہ کی بندی نے سات مرتبہ ایسا کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس یہی سعی ہے لوگوں کی صفا مروہ کے درمیان۔ آخری بار جب مروہ پر چڑھی تو اس نے آواز سنی اور بولی رک جا (اپنے ایک کو بولی) پھر توجہ سے سنی تو واقعی آواز آ رہی تھی۔ اس نے خوب کان لگایا تو۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ کہ تیرے پاس فریاد سننے والا ہے۔ پس اچانک وہ فرشتہ تھا زمزم کی جگہ۔ جو اپنی ایڑیاں اپنے پر کے ساتھ زمین کھود رہا تھا اس نے اتنی کھودی کہ پانی ظاہر ہو گیا۔ ام اسماعیل اس کو روکنے لگی اور چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں بھرنے لگی اور وہ پانی اور فوارے مارنے لگا جس قدر اس نے چلو بھرے ابن عباس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ام اسماعیل کو رحم کرے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتی یا یوں کہا تھا کہ اگر وہ چلو نہ بھرتی پانی میں سے تو زمزم بہتا ہوا چشمہ بن جاتا۔ اس نے پیا اور اپنے بچے کو پلایا۔ اور فرشتے نے اس سے کہا تم ضائع ہونے کی فکر نہ کرنا یہاں پر اللہ کا گھر ہے یہ لڑکا (جو تیری گود میں ہے) اس کو بنائے گا۔ اور اس کا والد بھی۔ اور اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور حدیث ذکر کی اپنے طول سمیت بیت کی تعمیر کے بارے میں اور علاوہ اس کے بھی اور ہم نے اس کو ذکر کیا دلائل النبوۃ کے پانچویں نمبر پر۔

(۴۰۶۴)۔۔۔۔۔(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ (۲)۔۔۔۔۔ مابین المعکوفتین سقط من أ (۳)۔۔۔۔۔ مابین المعکوفتین سقط من أ
(۴)۔۔۔۔۔ مابین المعکوفتین سقط من أ (۵)۔۔۔۔۔ زیادۃ غیر موجودۃ فی ب (۶)۔۔۔۔۔ سقطت من أ
(۷)۔۔۔۔۔ فی ب فلذلک (۸)۔۔۔۔۔ فی ب تسمعت (۹)۔۔۔۔۔ فی ب تسمعت
(۱۰)۔۔۔۔۔ فی ب غواث (۱۱)۔۔۔۔۔ فی ب تخوضہ (۱۲)۔۔۔۔۔ فی ب تفور
(۱۳)۔۔۔۔۔ مابین المعکوفتین سقط من أ (۱۴)۔۔۔۔۔ مابین المعکوفتین سقط من أ

۴۰۶۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن منصور نے ان کو ہارون بن یوسف نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو کثیر بن کثیر بن مطلب نے اور ایوب نے ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا ہے انہوں نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے پھر اس کو ذکر کیا ہے انہوں نے۔ اور یہ بخاری کی کتاب میں اپنے طول سمیت درج ہے۔

عرفہ کے دن میدان عرفات کا وقوف اور اس کی فضیلت اور جمرات کی رمی کرنے اور قربانی کرنے کی دلیل

۴۰۶۶:...... ہمیں حدیث بیان کی سید ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نے ان کو سفیان بن عیینہ بن سعید ثوری نے ان کو بکیر بن عطاء نے ان کو عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ عرفات میں ہے حج عرفات میں ہے جو شخص ایک رات پالے جمع ہو جائے طلوع فجر سے قبل اس نے منیٰ کے ایام پالئے تین دن۔ اور جو شخص جلد کرے دو دن میں اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص پیچھے رہے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

۴۰۶۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالحسن علی بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ کوفی نے کوفے میں۔ ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ غفاری نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوالعمیس نے ان کو قیس بن مسلم نے طارق ابن شہاب سے کہ یہود میں سے ایک آدمی نے حضرت عمر سے کہا اے امیر المؤمنین کتاب اللہ میں ایک آیت ہے جسے تم لوگ پڑھتے ہو اگر وہ ہم لوگوں جماعت یہود پر اترتی تو ہم لوگ اس دن کو عید کا دن ٹھہراتے۔ عمر نے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے۔ بولا کہ:

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام ديناً.

میں نے آج کے دن تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور تمہارے اوپر تمہاری نعمت پوری کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہے۔

حضرت عمر نے فرمایا: تحقیق ہم اچھی طرح جانتے ہیں اس دن کو بھی اور اس مقام کو بھی جہاں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ پر یہ آیت نازل ہوئی جمعہ کا دن تھا۔ اور عرفات کا میدان تھا۔

(گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کو یہ جواب دے کر بتا دیا کہ ہمیں الگ سے اپنی مرضی سے عید منانے کی ضرورت نہیں ہے اول تو یوم جمعہ مسلمانوں کا مقدس دن اور اجتماعی عبادت کا اور تقرب الٰہی کا دن اس پر مستزاد یہ کہ عرفات کا میدان مقدس مقام پھر یہ کہ حج کا مبارک اجتماع اور مسلمانوں کی سالانہ اجتماعی عبادت اور مغفرت کا دن جو کہ نظریاتی اعتبار سے عید سے کسی طرح کم نہیں۔ چوتھے کہ اگلے دن تمام ان اجتماعی عبادات کی خوشی اور شکرانے کا طور پر عید قربان ہے۔)

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث جعفر بن عون سے۔

۴۰۶۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابونعیم نے ان کو مرزوق نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں کے ساتھ خوشی اور فخر کا اظہار کرتے ہیں کہ دیکھو میرے بندوں کو بکھرے بالوں اور پراگندہ بالوں کے ساتھ غبار آلود چہروں کے ساتھ میرے

(۴۰۶۶)......(۱) في ب أبو الحسين وهو خطأ　　(۲)...... في ب همیز وهو خطأ

(۴۰۶۷)......(۱) مابين المعكوفين سقط من ا وانبتناه من ب

(۴۰۶۸)......(۱) في(ا) سليمان وهو خطأ　　(۲)...... مابين المعكوفتين ليس في ب

(۳)...... مابين المعكوفين سقط من ا

پاس آئے ہیں۔تلبیوں کا شور و غوغا بلند کرتے ہوئے ہر دور دراز راستے سے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں بے شک میں نے تحقیق ان کو بخش دیا ہے۔ پس فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں آدمی ریا کار ہے اور فلاں ایسا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تحقیق میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ کوئی ایسا دن نہیں ہے جو یوم عرفہ سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرنے والا ہو۔ اس کے علاوہ دیگر نے روایت کیا ہے ابو ابوالزبیر سے کہ مجھ سے سوال کرتے ہیں میری رحمت کا حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔ اور وہ میرے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔

۴۰۶۸:......مکرر ہے۔ اور ہم نے روایت کیا ہے اس حدیث میں جو ثابت ہے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
یوم عرفہ سے زیادہ جہنم سے بندوں کو آزاد کرنے والا اللہ جس میں کثرت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں کوئی دوسرا دن نہیں ہے۔

۴۰۶۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن منقذ خولانی نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو ابن ابوعبلہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن ابراہیم بن ابوعبلہ نے ان کو طلحہ بن عبداللہ بن کریز نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
شیطان اس قدر ذلیل ورسوا اور چھوٹا اور اس سے زیادہ غصے میں کبھی نہیں دیکھا گیا۔ جس قدر یوم عرفہ کے دن ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ کس قدر اللہ کی رحمت نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ گناہوں سے درگذر کر رہے ہیں۔ ہاں جنگ بدر والے دن بھی ذلیل ورسوا دیکھا گیا تھا۔ یہ الفاظ حدیث مالک کے ہیں۔

اور ایوب کی روایت میں اسی طرح ہے کہ۔ انہوں نے ابلیس کو اس قدر زیادہ چھوٹا زیادہ پریشان اور زیادہ غصے میں یوم عرفہ کے علاوہ نہیں دیکھا یہ اس لئے ہے کہ اس نے دیکھ لی ہے اللہ کی رحمت نازل ہوتے۔ اور اللہ تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہوں سے درگذر فرمانا مگر جو کچھ دیکھا تھا بدر والے دن۔ مگر بدر کے دن جو دیکھا تھا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ۔ یوں بدر میں کیا دکھایا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے دیکھا تھا کہ جبرئیل فرشتوں کو ڈلٹ رہے تھے یعنی ان کی صفیں درست کروا رہے تھے۔ (تو یہ دیکھ کر اس دن بھی بہت رسوا ہوا تھا۔)

۴۰۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے (ایک دوسرے موضوع میں) وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو دیکھا ہے ابو درداء کی حدیث سے بطور متصل روایت کے۔ کہا ہے ابو علی حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن وہب دینوری نے ان کو احمد بن ایوب بن سوید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن عبلہ نے ان کو طلحہ نے ان کو ابو درداء نے۔

زبان وکان کی حفاظت پر بخشش

۴۰۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن اسحٰق سیلحینی نے ان کو خبر دی سکین بن عبدالعزیز نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو منصور محمد بن محمد بن عبداللہ نخعی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر محمد بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سکین بن عبدالعزیز نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ فضل بن عباس سواری پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے یوم عرفہ کے دن چنانچہ یہ نوجوان عورتوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اور عورتیں اس کو دیکھنے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کے

(۴۰۶۹)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من ا (۲)......فی ب ولا اغیظ ولا احقر
(۳)......فی ب وما ذاک (۴)......فی ب وذاک (۵)......فی ب یرد

ساتھ اس کے چہرے کو اس کے پیچھے کی طرف پھیر دیتے تھے۔اور وہ دوبارہ دیکھنے لگتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
بے شک یہ ایسا دن ہے کہ آج جو شخص اپنے کانوں پر اور اپنی زبان پر کنٹرول کرلے اس کی بخشش بڑھ جائے گی۔
اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں فضل بن عباس سے مروی ہے کہ وہ عرفہ کے دن سواری پر رسول اللہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔اور فضل خوبصورت جوان تھا عورتوں کو دیکھنے لگا۔فضل کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آنکھ کے اشارے سے ایسے کیا یعنی اس کو اس کیفیت سے ہٹایا اور فرمایا: اے بھتیجے یہ ایسا دن ہے جو شخص اپنی آنکھوں پر کنٹرول کرلے مگر حق کے ساتھ۔اور جو اپنی سماعت پر کنٹرول کرلے مگر اس کے حق کے ساتھ اور جو اپنی زبان پر کنٹرول کرلے مگر حق کے ساتھ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

یوم عرفہ کی دعا

۴۰۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے بغداد میں ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن یحییٰ مدنی نے ان کو مالک بن انس نے ان کو سمی مولی ابوبکر نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: سب سے افضل دعا یوم عرفہ کی دعا ہے اور میرے قول میں سے افضل قول مجھ سے پہلے والے انبیاء کا قول ہے اور وہ یہ ہے۔

لا الہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوعبدالرحمٰن بن یحییٰ نے اور اس میں غلطی کی ہے۔علاوہ ازیں اس کو روایت کیا ہے۔
مالک نے مؤطاء میں بطور مرسل روایت کے۔

۴۰۷۳:.....ہمیں خبر دی ہے امام ابوعثمان نے ان کو ابوطاہر بن خزیمہ نے ان کو ان کے دادا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو اغر نے ان کو خلیفہ بن حصین نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا عرفہ کے شام یہ تھی۔

اللھم لک الحمد کا لذی تقول وخیرا مما نقول اللھم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی،
والیک ما آبی، ولک رب نداثی. اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر، ووسوسۃ الصدر.
وشتات الامر. اللھم انی اسئلک من خیر ما تجیئی بہ الریح واعوذبک من شرما تجیئی بہ الریح.

اے اللہ سب تعریفیں تیرے واسطے ہیں جیسے آپ خود فرماتے ہیں۔اور اس سے بہتر جو ہم کہتے ہیں۔اے اللہ میری نماز تیرے لئے میری قربانی تیرے لئے میری زندگی تیرے لئے میری موت تیرے لئے۔میری جائے پناہ تیرے پاس۔اے میرے مالک میری پکار تیرے لئے۔اے اللہ بے شک تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دل کے وسوسہ سے۔اور معاملہ کے بکھرنے سے۔اے اللہ میں تجھ سے اس خیر کو مانگتا ہوں جس کو ہوا لاتی ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کو ہوا لاتی ہے۔

۴۰۷۴:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید بن ابراہیم اسدی حافظ نے ہمدان میں ان کو علی بن حسین بن عبدالصمد طیالسی علان الحافظ نے ان کو ابراہیم ترجمانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد طلحی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا؛ جو مسلمان بھی عرفہ کی شام کو موقف میں کھڑا ہو جائے اور قبلہ رخ ہو یہ دعا کرے:

لا الہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئی قدیر.

ایک سو بار۔ اس کے بعد پڑھے قل ھو اللہ احد ایک سو بار۔ اس کے بعد یہ پڑھے:

اللھم صلی علی محمد کما صلیت علی ابراھیم و ال ابراھیم انک حمید مجید و علینا معھم

ایک سو بار۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں اے میرے فرشتوں میرے اس بندے کی کیا جزا ہے۔ اس نے میری تسبیح کی ہے میری تہلیل کی ہے میری تکبیر کی ہے اور میری تعظیم کی ہے میری تعریف وثنا کی ہے اور میرے نبی پر رحمت مانگی ہے تم گواہ ہو جاؤ بے شک میں نے اس کو معاف کر دیا اور میں نے اس کے بارے میں اس کی شفاعت مان لی ہے اگر میرا یہ بندہ مجھ سے دعا مانگتا تو میں اہل موقف کے لئے اس کی دعا قبول کر لیتا۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ یہ عبارت یہ متن خوب ہے۔ اور اس کی اسناد میں کوئی ایسا اور بھی نہیں ہے جو وضع کی طرف منسوب ہو (یعنی جھوٹی حدیث گھڑتا ہو) واللہ اعلم۔

اور اس کو روایت کیا احمد بن عبید صفار نے ان کو علان بن عبد الصمد نے مذکورہ کے بعض اور کچھ مفہوم میں۔ سوائے اس کے انہوں نے کہا ہے محمد بن بشر بن مطر نے ان کو ابو ابراہیم نے ان کو عبد اللہ بن محمد طلحی نے اور یہ روایت کی گئی ہے غیر طلحی سے بھی محاربی سے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حج

۴۰۷۵:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے ان کو ابن ابو ملیکہ نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلے تھے اور ان کو منیٰ میں ظہر اور عصر پڑھوائی تھی اور مغرب وعشاء اور فجر پھر ان کو وہ منیٰ سے عرفات لے گئے تھے وہاں اس نے دو نمازیں ظہر اور عصر پڑھی تھی اس کے بعد ان کو وقوف کروایا (کھڑے رہے) حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا پھر وہ ان کو مزدلفہ لے آئے وہاں اترے رات ہاں گذاری اور صبح کی نماز پڑھائی۔ جیسے مسلمانوں میں کوئی جلدی پڑھتا ہے اس کے بعد ان کو وہاں وقوف کرا دیا جیسے کوئی مسلمان تاخیر کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اس کے بعد وہ ان کو منیٰ واپس لے گئے تھے اور جمرات کو رمی کی۔ اس کے بعد انہوں نے قربانی کی پس اللہ نے وحی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔

ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراھیم حنیفا و ماکان من المشرکین.

ہم نے تیری طرف وحی کی یہ کہ اتباع کریں آپ ملت ابراہیم کی جو یکسو ہونے والا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

یہی محفوظ ہے اور موقوف وصیت ہے۔

ملت ابراہیمی کی اتباع

۴۰۷۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو الطیب محمد بن علی زاہد نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے اور ابن ابی انیسہ نے ان کو عبید اللہ بن ابو ملیکہ نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام پر جبرائیل اترے اور ان کے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ اور راوی نے حدیث کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل اور۔ یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر واپس بھی ان کو ساتھ لائے حتیٰ ان کو وہ جمرہ پر لے آئے اور اس کو پتھر مارے۔ اس کے بعد قربانی کی۔ اور سر منڈھوایا پھر ان کو بیت اللہ میں لائے اور اس کا طواف کیا۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ پھر وہ ان کو منیٰ واپس لے آئے اور ان کو اس میں ٹھہرایا یہ ایام۔ پھر اللہ نے وحی کی محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو ان اتبع ملة ابراھیم حنیفاً. اے محمد اتباع کر تو ملت ابراہیم کی وہ یکسو ہونے والا تھا۔ مگر ابوالطیب نے ان کا منیٰ کی طرف واپس ہونا ذکر نہیں کیا۔

۴۰۷۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حسن عمی نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو عاصم غنوی نے ان کو ابوالطفیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا تیری قوم کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی اونٹ پر اور یہ سنت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سچ کہتے ہیں وہ اور جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ کہا ہے؟

جھوٹ

انہوں نے کہا کہ یہ سچ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تھا صفاء اور مروہ کے درمیان اونٹ پر۔ اور جھوٹ کہا ہے سنت نہیں ہے۔ لوگ رسول اللہ سے لوگوں کو ہٹاتے نہیں تھے۔ اور نہ ہی روکتے تھے۔ حضور نے طواف کیا تھا اونٹ پر اس لئے تاکہ لوگ آسانی کے ساتھ آپ کا کلام آپ کی بات سن سکیں۔ اور ان کو دیکھ بھی سکیں اور لوگوں کے ہاتھ بھی ان تک نہ پہنچ سکیں گے۔ میں نے کہا تیری قوم یہ کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں رمل کیا تھا۔ اور یہ بھی سنت ہے ابن عباس نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا ہے اور جھوٹ بھی کہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ کہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ رسول اللہ نے رمل کیا تھا بیت اللہ کے پاس۔ اور جھوٹ کہا ہے وہ سنت نہیں ہے۔ بے شک قریش نے کہا تھا صلح حدیبیہ کے زمانے میں کہ چھوڑ دو محمد کو اور اس کے ساتھیوں کو وہ اپنے آپ مر جائیں گے نغف کی موت (بکریوں کی موت) (جیسے بکریوں میں انک کے جراثیم کی بیماری آتی ہے اور وہ مر جاتیں ہیں۔)

ابن عائشہ نے کہا یہ ایک کیڑا ہے جو بکریوں کی ناک میں ہوتا ہے۔ جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر لی اس شرط پر کہ (اس سال واپس چلے جائیں) اور آئندہ سال آئیں اور مکہ میں صرف تین دن رہیں (اور پھر مکے سے واپس نکل جائیں) کہتے ہیں رسول اللہ آئے اور مشرکین پہلے سے (وادی) قیقعان میں پہنچے ہوئے تھے۔ لہذا رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ رمل کرو تین بار اور یہ سنت نہیں ہے۔

میں نے کہا تیری قوم کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی اور یہ سنت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں بے شک ابراہیم علیہ السلام جب مناسک حج کے صبر کے ساتھ آزمائے گئے تو ان کے پاس سعی کے مقام پر شیطان سامنے آیا ابراہیم نے اس کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کی اور اس سے آگے بڑھ گئے پھر جبرائیل ان کو جمرے پر لے گئے پھر شیطان ان کے سامنے آیا۔ انہوں نے اس کو سات کنکریاں ماریں۔ یہاں تک کہ وہ چلا گیا۔

پھر شیطان ان کے سامنے آیا جمرہ وسطی کے پاس۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان کو سات کنکریاں ماریں۔ یہاں تک کہ وہ چلا گیا۔ پھر لٹا دیا اس کو ماتھے کے بل (یا کروٹ کے بل) اور حضرت اسماعیل کے جسم پر سفید قمیص تھی۔ انہوں نے کہا اے ابا جان بے شک میرے لئے کوئی کپڑا نہیں ہے جس میں آپ مجھے لپیٹیں گے۔ انہوں نے کوشس کی تاکہ اس کو اتار لیں لہذا پیچھے سے آواز لگائی گئی۔

ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذالک نجزی المحسنین.

اے ابراہیم بے شک آپ نے خواب سچا کر دکھایا ہے۔ بے شک ہم اسی طرح جزا دیں گے نیکو کاروں کو۔

کہتے ہیں کہ ابراہیم نے پلٹ کر دیکھا تو وہ اچانک بڑے سینگوں والا بڑی آنکھوں والا سفید رنگ والا مینڈھا ان کے پاس موجود تھا لہذا انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ ابن عباس نے کہا کہ البتہ تحقیق نایاب ہو گئی ہے مینڈھوں کی یہ قسم۔

جب جبرائیل ان کو جمرہ آخری پر لے گئے تو پھر شیطان ان کے سامنے آیا پھر انہوں نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ چلا گیا۔ پھر جبرائیل ان کو منیٰ میں لے گئے۔ اور کہا کہ یہ لوگوں کے سواریاں بیٹھانے کی جگہ ہے۔

پھر وہ ان کو اکٹھے لے گئے اور کہا کہ یہ مشعر الحرام ہے۔ اس کے بعد پھر وہ ان کو عرفہ لے گئے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عرفہ کو عرفے کا نام کیوں دیا گیا۔ میں نے کہا کہ کیوں دیا گیا؟ کہا کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم سے کہا کیا آپ نے پہچان لیا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عباس کہتے ہیں اسی وجہ سے نام رکھا گیا پھر ابن عباس نے کہا تم جانتے ہو کہ کیسے تلبیہ کا آغاز ہوا؟ میں نے کہا کہ کیسے ہوا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس طرح ہوا جب ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں تو پہاڑوں نے اس کے لئے اپنے سر جھکا دیئے اور اٹھ کھڑی ہوئیں بستیاں انہوں نے لوگوں میں حج کا اعلان کیا۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا رمل کے بارے میں کہ وہ سنت نہیں ہے۔ مناسب یہ ہے کہ یوں تاویل وتوجیہ کی جائے کہ ان کی مراد ہے ایسی سنت نہیں ہے جس کے ترک کرنے سے حج فاسد ہو جائے یا اس کے ترک کرنے پر کوئی شئی واجب ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

تحقیق ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ جو دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ طواف میں اس کی شکل باقی رہ گئی ہے باوجود یہ کہ اس کا سبب زائل ہو گیا ہے۔ اور سبب زائل ہو جانے کہ باوجود حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل کرنے میں اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عمل مشروع ہے اور باقی ہے۔

اور ہم نے روایت کی ہے سالم بن ابوالجعد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا مرفوع ہونا۔ وہ کہتے ہیں جب ابراہیم خلیل اللہ احکامات ومناسک حج ادا کرنے آئے تو شیطان ان کے پاس جمرے کے پاس آیا انہوں نے سات کنکریاں ان کو ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر ان کے سامنے آیا جمرہ ثانی کے پاس پھر انہوں نے ان کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر وہ سامنے آیا جمرہ ثالثہ کے پاس پھر انہوں نے اس کو سات کنکریاں ماریں تو وہ پھر زمین میں دھنس گیا۔ ابن عباس نے فرمایا کہ رمی کر کے تم لوگ شیطان کو سنگسار کرتے ہو اور تم اپنے باپ (ابراہیم) کی ملت کی اتباع کرتے ہو۔

یوم ترویہ اور عرفہ

۴۰۷۸:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن احمد بن انس نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۴۰۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم مفسر نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابودرداء نے ان کو ہاشم بن محمد انصاری نے ان کو عبید بن سکن نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے کلبی سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ ترویہ اور عرفہ نام رکھا گیا ہے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس خواب میں وحی آئی تھی۔ کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کریں۔ تو انہوں نے دل میں شک کیا تھا کہ کیا یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے؟ لہٰذا انہوں نے صبح کو روزہ رکھا اب جو عرفہ کے رات آئی تو ان کے پاس وحی آئی لہٰذا انہوں نے جان لیا کہ وہ خواب حق ہے اس کے رب کی طرف سے ہے لہٰذا وہ نام رکھا گیا عرفہ۔

(۴۰۷۷)......(۱) زیادة من ب (۲)...... في ب فلما (۳)...... في ب السعي
(۴)...... غیر واضح في (أ) (۵)...... في ب الشیطان (۶)......مابین المعکوفتین سقطت من أ
(۷)...... في ب إبراهیم
☆......هکذا بالأصل

۴۰۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوذر عبد بن احمد بن محمد ہروی نے جو کہ ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو ابو حکیم محمد بن ابراہیم بن سری بن یحییٰ دارمی نے کوفے میں۔ ان کو ان کے والد نے ان کو ابو القاسم ابراہیم بن سری نے ان کو ابو عبیدہ سری بن یحییٰ تمیمی نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو صفوان بن ابو الصہباء نے ان کو بکیر بن عتیق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا اور میں نے ایک آدمی کی نشانی پہچان رکھی کہ میں اس کے پیچھے پیچھے رہوں گا، وہ ایسا آدمی تھا جس کی داڑھی پتلی تھی اور دیکھا تو وہ سالم بن عبداللہ تھا۔ اور وہ موقف پر آیا تو یوں دعا کر رہا تھا۔

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر لا الٰہ الا اللّٰہ الٰھا واحدا ونحن لہ مسلمون لا الٰہ الا اللّٰہ ولو کرہ المشرکون. لا الٰہ الا اللّٰہ ربنا ورب اباء نا الاولین.

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

اس کے بعد اس نے میری طرف دیکھا اور کہا مجھے دیکھا ہے تم نے آج۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو ان کے والد نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کو میرا ذکر روک دے مجھ سے سوال کرنے سے میں اس کو سوال کرنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔

شیخ احمد نے کہا ہے تحقیق میں نے ذکر کیا ہے باب محبت میں اور جو اس کے متصل ہے کئی احادیث اور حکایات اس مفہوم میں۔

۴۰۸۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن ابو زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قاسم بن محمد سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا یقینی بات ہے کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اور جمرات پر رمی کرنا یہ بنائے گئے ہیں ذکر اللہ کو قائم کرنے کے لئے۔

اولاد آدم کے گناہ

۴۰۸۲:...... ہمیں خبر دی ابو اسامہ محمد بن احمد بن محمد بن قاسم مقری مروی نے اس طرح کہ ان کے سامنے پڑھی گئی۔

مسجد الحرام میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور بن احمد بن جعفر حرملی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن محمد بن صالح بحرائی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے ماموں عمر جمال صوفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر احمد بن محمد بن حجاج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایوب جمال سے وہ کہتے ہیں کہ میں عرفات میں کھڑا ہوا تھا اور میرے ساتھ میرا سامان تھا میں نے چاہا کہ میں اللہ سے دعا کروں تو میرے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو۔

لہٰذا میں نے اس کو اپنے سامنے رکھ دیا اور واپسی کے وقت تک میں دعا کرتا رہا اس کے بعد میں واپس چلا آیا اور سامان کو وہیں بھول کر آ گیا۔ میں جب کچھ دور آ گیا تو مجھے سامان یاد آیا تو میں نے سوچا کہ واپس جا کر لے آتا ہوں شاید پڑا ہوا مل جائے میں جب واپس گیا تو کیا دیکھتا ہوں پورے عرفات میں وجود ہی وجود بھرے ہوئے ہیں مگر بغیر سر کے میں حیران پریشان ہو گیا تو اتنے میں ایک غیبی آواز سنائی دی کہ کیا تم اس منظر سے حیران ہو یہ اولاد آدم کے گناہ ہیں وہ خود چلے گئے ہیں اور گناہوں کو یہاں چھوڑ گئے ہیں خیر مجھے میرا انفقہ مل گیا میں نے اس کو لے لیا۔

۴۰۸۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن جعفر بصری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابو القاسم بن

(۴۰۸۰)......(۱) فی ب غابت　　(۲)...... فی ب ذکر اللہ

(۴۰۷۲)......(۱) فی ب ادعو

منیع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا احمد بن منیع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا تھا۔ اور میں ابوعبید قاسم بن سلام کے برابر میں تھا ہم لوگ جب عرفات میں گئے تو میں نے اپنا سامان ان کے پاس رکھ دیا اور میں عکاظ کی طرف گیا تاکہ میں ان حوضوں میں غسل کروں اور میری کمر میں ہمیانی بندھی ہوئی تھی، اس میں میرے سارے درا ہم اور ساری رقم بھی میں نے وہ ھمیانی پتھر کے پیچھے رکھ دی میں نے غسل کیا اور واپس چلا گیا ابوعبید کے پاس اور ہمیانی بھول گیا وہ مجھے آدھی رات تک یاد نہ رہی جب آدھی رات ہوگئی تو میں کیسہ یا کنیہ میں اترا۔ اور میں صبح صبح عرفات میں گیا جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں زمین اور پہاڑ چھوٹے بڑے بندروں سے بھرے ہوئے ہیں دائیں بائیں بھی وہ اچھل کود کر رہے ہیں میں دیکھ کر حیران پریشان ہوا میں نے ارادہ کیا کہ میں واپس لوٹ جاؤں اس کے بعد میں نے قرآن مجید کے کچھ آیات تلاوت کیں۔ یہاں تک کہ میں ان سے گذر گیا۔ اب جو میں عکاظ کی طرف گیا تو دیکھتا ہوں کہ میری ھمیانی اسی جگہ رکھی ہوئی ہے جہاں پر میں نے اسے رکھا تھا۔ اس کے بعد میں لوٹ آیا۔ پھر دیکھتا ہوں تو عرفات میں پہلے کی طرح بندر بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ایک کے پیچھے ایک بھاگ رہے ہیں ان میں کچھ بڑے ہیں کچھ چھوٹے ہیں بعض بعض تو گائے کے برابر ہیں۔ اور بعض ہرن کے برابر بعض ان میں سے بکری کے برابر میں نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور اعوذ باللہ پڑھی۔

اور میں ابوعبید کے پاس لوٹ آیا انہوں نے پوچھا کہ کیا کرتے رہے؟ میں نے ان کو ساری بات سنائی اور ان کے سامنے بندروں کا ذکر کیا جنہیں میں نے دیکھا تھا ابوعبید نے کہا کہ یہ بنی آدم کے گناہ ہیں جو انہوں نے اپنی گردن سے اتار کر رکھے ہیں۔

جبل رحمت کے ساتھ وقوف

۴۰۸۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن جراح عدل نے مقام مرو میں ان کو عیسیٰ بن عبداللہ قرشی نے ان کو صدقہ بن حرب دینوری نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسلیمان دارمی سے ان کو عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا تھا جبل رحمت کے ساتھ وقوف کے بارے میں اور یہ کہ وہ حرم میں کیوں نہیں ہے انہوں نے فرمایا۔ اس لئے کہ کعبہ بیت اللہ ہے۔ اور حرم باب اللہ ہے۔ جب لوگوں نے اس کی طرف جانے کا قصد کیا تو ان کو دروازے پر روک لیا گیا کہ وہاں وہ خوب گڑگڑائیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین۔ یہ مشعر الحرام کا وقوف کیا ہے؟ یا کیوں ہے؟ فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ جب اس کو داخل ہونے کی اجازت مل گئی تو ان کو حجاب ثانی پر روک دیا وہ مزدلفہ ہے۔ پس جب ان کا گڑگڑانا لمبا ہوگیا تو ان کو اجازت دیدی اپنی قربانیاں پیش کرنے کی منیٰ میں جب وہ اپنی حاجت اور کام پورا کر چکے اور اپنی قربانیاں پیش کر چکے تو وہ ان کے ذریعے ان گناہوں سے پاک ہو گئے جو ان کے تھے تو ان کو اپنی بارگاہ میں حاضری کی اجازت دے دی طہارت کے بعد۔ پوچھا گیا اے امیر المؤمنین کس وجہ سے حرام ہے روزہ ایام تشریق کا؟ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ یہ قوم (حجاج کرام) اللہ کے زائرین ملنے والے ہیں اور وہ اس کی ضیافت میں ہیں اور مہمان کے لئے جائز نہیں ہوتا کہ وہ اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین انسان کا غلاف کعبہ کے ساتھ لٹک جانا یہ کس معنی میں ہے؟ فرمایا کہ یہ مثال ہے اس انسان کی جس کے درمیان اور اس کے متعلق دوسرے آدمی کے درمیان کوئی حق ہو لہٰذا لینے والا اس کے کپڑوں میں لٹک جائے اور جھول جائے تاکہ وہ اس کا حساب اور حق اس کو دے دے۔

(۴۰۸۳)..... (۱) فی (أ) ذهب (۲)..... فی الكنيسة (۳)..... فی ب رأیت
(۴)..... فی ب آیات (۵)..... غیر واضح فی (أ) (۶)..... فی ب القرود (۷)..... فی أوضعوا
(۴۰۸۴)..... (۱) سقطت من الأصل و أثبتناه من ب (۲) ص..... فی ب الصیام (۳)..... غیر واضح فی (أ)

عرفات حرم میں کیوں نہیں ہے

۴۰۸۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالباری سے۔ جو ذوالنون سے پوچھ رہے تھے۔اے ابوالفیض موقف مشعر میں کیوں بنایا گیا ہے؟ اس سے ان کی مراد عرفات کی تھی اور حرم میں کیوں نہیں بنایا گیا؟ ذوالنون نے ان کو جواب دیا کہ اس لئے کہ کعبہ بیت اللہ ہے۔اور حرم اس کا حجاب اور حفاظت ہے اور مشعر اس کا دروازہ ہے جب آنے والوں نے ارادہ کیا تو ان کو پہلے دروازے پر روک لیا کہ وہ اس کے آگے گڑ گڑائیں۔حتیٰ کہ جب ان کو داخل ہونے کی اجازت دی تو ایک کو حجاب ثانی پر روک لیا اور وہ مزدلفہ ہے۔جب ان کے تضرع اور عاجزی کو دیکھا تو اور گناہوں سے پاک ہو چکے جو کہ ان کے لئے اس کے آگے حجاب تھے۔تو ان کو حکم فرمایا زیارت طہارت کے ساتھ۔سائل نے کہا اے ابوالفیض ایام تشریق کے روزے مکروہ کیوں ہیں۔انہوں نے جواب دیا۔اس لئے کہ حجاج اللہ کے زائرین ملنے والے ہیں۔اور وہ اللہ کی ضیافت میں ہیں۔اور یہ مناسب نہیں ہوتا کسی مہمان کے لئے۔کہ وہ روزہ رکھے اپنے مہمان نواز کے ہاں مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔پس ان سے کہا گیا کہ اے ابوالفیض اس کا کیا مطلب ہے کہ کوئی آدمی غلاف کعبہ کے ساتھ لٹکتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کا کسی کے پاس حق ہے وہ اس کے ساتھ لٹک جاتا ہے۔اور اس سے مانگتا ہے اس امید کے ساتھ وہ حاجت اس کو ہبہ کردے۔

یوم النحر

۴۰۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحیٰی بن ابومسرہ نے ان کو ابوجابر نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے یوم النحر (دسویں کو) میں جمرات کے پاس حجۃ الوداع میں وقوف کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے کہا کہ یوم النحر ہے۔اور فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ نے کہا کہ بلاد الحرام ہے۔پھر پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ نے کہا کہ شہر الحرام ہے۔فرمایا یہ یوم حج اکبر ہے پس تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں تمہارے اوپر حرام ہیں اس شہر کی حرمت کی طرح اس دن میں اس کے بعد کہا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔صحابہ نے کہا جی ہاں پہنچا دیا ہے۔

پھر رسول اللہ نے کہنا شروع کیا۔اللہم اشہد اے اللہ تو گواہ ہو جا۔اس کے بعد لوگوں سے الوداع کہا لوگوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے شیخ احمد نے فرمایا۔بخاری صحیح میں اس کا شاہد لائے ہیں۔

فصل:.....حج اور عمرے کی فضیلت

۴۰۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر نے ان کو سعید بن یحیٰی بن یزید نے ان کو مصعب بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن سعد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ عمل کون سا افضل ہے؟ فرمایا اللہ کے ساتھ ایمان اور رسول کے ساتھ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ۔پوچھا گیا کہ اس کے بعد کیا؟ آپ نے فرمایا کہ حج مقبول۔نیکیوں والا حج۔

(۴۰۸۵).....(۱) فی ب أمرهم (۲).....فی (أ) عن

(۴۰۸۷).....(۱) فی ب النطیف (۲).....فی (أ) الحسین

دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔سوائے اس کے کہ ابن نظیف کی روایت میں ہے۔کہ پھر جہاد اور کہا کہ پھر نیکیوں والا حج اور روایت کیا ہے اس کو بخاری نے احمد بن یونس سے اور دیگر سے انہوں نے ابراہیم سے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے منصور بن ابومزاحم وغیرہ سے۔

۴۰۸۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم نے ان کو مسعر نے ان کو منصور نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے حج کیا نہ گناہ کیا اور نہ ہی نافرمانی کی واپس لوٹے گا تو اس طرح ہوگا جیسے اس کو اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔

۴۰۸۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عمر بن محمد عنقری نے ان کو مسعر نے اور سفیان نے منصور سے اس نے ابوحازم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص حج کرے نہ گناہ کرے اور نہ ہی نافرمانی کرے اس کے بعد لوٹ جائے تو وہ اس دن کی طرح لوٹے گا جیسے اس کو اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔

اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث مسعر سے۔

۴۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو سیار نے ان کو ابوالحکم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرے نہ بیہودہ گوئی کرے نہ ہی نافرمانی کرے لوٹے گا مثل اس دن کی جو جنا تھا اس کو اس کی ماں نے۔بخاری نے اس کو روایت کیا ہے آدم بن ابوایاس سے اور مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ہشیم سے اس نے سیار سے۔

۴۰۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن حانی نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے پڑھا مالک پر اس نے سمی سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک (عمرہ) کفارہ ہوتا ہے دونوں کے مابین مدت کے لئے اور حج مبرور تو ایسا ہے کہ اس کی جزا تو جنت ہی ہے۔اس کے سوا کچھ نہیں۔

اس کو بخاری نے نقل کیا صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور اس کو روایت کیا مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۴۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو ابوعلی بخشویہ بن ماذیار نے ان کو حماد بن مسعدہ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سمی مولیٰ ابوبکر نے پھر حدیث کو ذکر کیا گیا ہے مذکور کی مثل۔

۴۰۹۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومروان نے عبدالملک بن محمد قاضی نے مدینۃ الرسول میں۔ان کو عبداللہ زیدان بجلی نے

(۴۰۹۰)...... (۱) فی (أ) الحسین (۲)...... فی ب بن وھو خطأ

والحدیث اخرجہ المصنف فی السنن (۵/۲۶۱)

(۴۰۹۱)......(۱) فی ب ما

اخرجہ المصنف فی السنن (۵/۲۶۱)

(۴۰۹۲)......اخرجہ المصنف فی السنن (۵/۲۶۱)

ان کو حسن بن علی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ملا عبید اللہ بن عمر سے اس نے مجھے حدیث بیان کی ہی سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

دو عمرے مٹا دیتے ہیں ان گناہوں کو جو ان دونوں کے درمیان ہیں۔ اور حج مقبول کی جزا تو جنت ہی ہے (لفظ جزا کہا یا ثواب کہا) کہتے ہیں کہ زیادہ کیا ہے ایوب نے اپنی حدیث میں۔ حاجی جو بھی تسبیح کہتا ہے یا کوئی تہلیل یا کوئی تکبیر مگر اس کے ساتھ بشارت دیا جاتا ہے۔

حج وعمرہ ساتھ ساتھ ادا کیا جائے

۴۰۹۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حج اور عمرے کو ایک دوسرے کے پیچھے کرو۔

۴۰۹۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبید اللہ عمری نے ان کو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، حج اور عمرے کے درمیان تسلسل کرو اس لئے کہ دونوں میں تسلسل اضافہ کرتے ہیں عمر میں اور فقر و محتاجی کو ختم کرتے ہیں۔ جیسی بھٹی ختم کر دیتی ہے میل کو۔

سفیان نے کہا کہ یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے عبد الکریم جزاری نے ان کو عبدہ نے ان کو عاصم نے پس جیسا عبدہ آیا تو ہم ان کے پاس پوچھنے کے لئے آئے اور ان سے پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے عاصم نے۔ اور عاصم یہ حاضر ہے لہٰذا ہم عاصم کے پاس گئے اور اس سے پوچھا اس حدیث کے بارے میں تو اس نے ہم لوگوں کو اسی طرح حدیث بیان کی۔ پھر میں نے اس کو اس سے سنا اس کے بعد تو وہ ایک بار تو اس کو موقوف کرتے تھے عمر پر۔ اور اس میں اپنے والد سے ذکر نہیں کرتے تھے۔ اور اکثر اس کا وہ بیان کرتے تھے اس کو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اسی نے اپنے والد سے اس نے عمر بن خطاب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حج کے سفر کے دوران جس کا انتقال ہو جائے اس کا حساب معاف ہے

۴۰۹۶:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ اصفہانی نے ان کو ابو عمر اور ھمام بن محمد بن نعمان بن عبد السلام نے ان کو عبد الحمید بن عبد السلام نے ان کو عبد الحمید بن صالح نے ان کو محمد بن صبیح بن سماک نے ان کو عائذ مجلی نے ان کو محمد بن عبد اللہ نصری نے ان کو عطاء نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص اس صورت پر مر جائے حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا نہ ہی پیش کیا جائے گا اور نہ ہی حساب لیا جائے گا اس سے بلکہ اس کو کہا جائے گا کہ تو جنت میں داخل ہو جا۔ اور سیدہ عائشہ کہتی ہیں بے شک اللہ عز وجل فخر کرتے ہیں طواف کرنے والوں کے ساتھ۔ اور اس کو روایت کیا ہے حسین جعفی نے ابن سماک سے تو اس نے کوتاہی کی ہے اسناد میں اور اسی طرح کیا ہے یحییٰ بن ایوب عابد نے۔

۴۰۹۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن اصم نے ان کو احمد بن عبد الحمید

(۴۰۹۳)......(۱) فی ب بتبشیرہ

(۴۰۹۴)......(۱) فی ب سلیمان وھو خطأ

(۴۰۹۵)......(۱) فی (ا) أبو الحسین وھو خطأ

حارثی نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو محمد بن سماک نے ان کو عائذ نے ان کو عطاء نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص اسی صورت پر نکلا حج کے ساتھ یا عمرے کے ساتھ اور اسی دوران مر گیا نہ پیش ہوگا اور نہ ہی اس کا حساب ہوگا اور اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فخر کرتے ہیں طواف والوں کے ساتھ ''ح'' کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسین نے سفیان بن عیینہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے عطاء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مذکور) کی مثل۔ اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے ثوری سے اور محمد بن حسن ھمدانی سے اس نے عائذ سے اس نے عطاء سے اس نے سیدہ عائشہ سے۔

۴۰۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن اہوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن حشیش نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو عائذ بن بشر نے ان کو عطاء نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مکے کے راستے میں مر جائے (حج عمرے کی نیت کے ساتھ) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ اس کو پیش کریں گے اور نہ ہی اس کا حساب کریں گے۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے دیگر نے یحییٰ بن یمان سے اس نے عائذ سے۔

فرشتوں کا حجاج سے مصافحہ کرنا

۴۰۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحٰق طیبی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی حامد بن محمد رفا نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یونس نے ان کو موسیٰ بن ہارون بن ابوالجراح بن خالد بن عثمہ نے ان کو یحییٰ بن محمد مدینی نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بے شک فرشتے البتہ مصافحہ کرتے ہیں سواری پر سوار حجاج کے ساتھ اور معانقہ کرتے ہیں (گلے ملتے ہیں) پیدل حاجیوں کے ساتھ۔

اور ابن قتادہ کی ایک روایت میں ہے رکاب الحاج۔ یہ ایسی اسناد ہے جس میں ضعف ہے۔

۴۱۰۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن جابر سقطی نے ان کو حسین بن عبدالاول نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حمید نے ان کو عطاء نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے

جو شخص نکلا حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا۔ یا جہاد کرنے والا پھر وہ اپنے راستے میں مر گیا اللہ تعالیٰ قیامت تک اس لئے غازی کا اور حج کرنے والے کا اور عمرہ کرنے والے کا اجر لکھتے رہیں گے۔

اللہ کی بارگاہ کے وفود

۴۱۰۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو وہیب نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو مرداس نے ان کو کعب نے انہوں نے فرمایا کہ وفود تین طرح ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ کی بارگاہ میں آنے والے:

(۱)......اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس آنے والا ہے۔

(۴۰۹۸)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۴۱۰۰)......(۱) زیادة من ب

(۲)......اور بیت اللہ کا حج کرنے والا۔

(۳)......اور عمرہ کرنے والا اللہ کے پاس آنے والے ہیں۔ جب محرم احرام باندھتا ہے یا تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے تو اس کو کہا جاتا ہے خوش ہو جا۔ مرد اس نے پوچھا کہ کس چیز کے ساتھ؟ کعب نے کہا کہ جنت کے ساتھ۔

۴۱۰۲:......اور روایت ہے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے بطور مرفوع روایت کے۔ تین لوگ اللہ کے کام سے چلتے ہیں۔ مجاہد۔ اور حج کرنے والا۔ اور عمرہ کرنے والا۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ تحقیق میں نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں کتاب المناسک کے آخر میں۔

۴۱۰۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو زنجویہ بن محمد نے ان کو محمد بن عبدک رازی نے ان کو سعید بن کثیر مصری نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے مخرمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن ابوصالح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ اللہ کے پاس آتے ہیں۔ مجاہد۔ حاجی اور عمرہ کرنے والا۔ وہیب کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۴۱۰۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن احمد حسین بن یزید قزوینی نے مقام رائے میں ان کو محمد بن مندہ نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو محمد بن ابوحمید انصاری نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والا۔ اللہ کے مہمان ہیں اگر سوال کریں مانگیں تو دیے جائیں گے اور اگر دعا کریں تو قبول ہوگی اور اگر خرچ کریں اس کے پیچھے اور دیے جائیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوالقاسم کی جان ہے نہیں تکبیر کہتا کوئی تکبیر کہنے والا کسی بستی میں اور نہیں لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے کوئی تہلیل کہنے والا بلندیوں میں سے کسی بلندی پر مگر وہ تہلیل کہتا ہے اس کی جو اس کے سامنے ہے اور تکبیر بھی کہتا ہے۔ یہاں تک کہ ختم ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے سفر مٹی کا یونس بن بکیر اس حدیث کا تابع لائے ہیں۔ محمد بن ابوحمید سے اول خبر میں۔

حجاج کی دعا قبول ہوتی ہے

۴۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن یوسف بن فضل قاضی جرجانی نے وہ نیساپور میں ہمارے پاس آئے تھے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر احمد بن ابراہیم نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو محمد بن سلمہ بابلی نے ان کو ثمامہ بصری نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے۔

کہ حج کرنے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں جو کچھ وہ مانگتے ہیں اللہ ان کو دیتا ہے اور جو دعا کرتے ہیں وہ قبول کرتا ہے اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اس راستے میں درہم اللہ ان کو اس کے پیچھے ہزار ہزار گونہ دیتا ہے۔ اس سند میں ثمامہ غیر قوی ہے۔

۴۱۰۶:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسین بن بشران نے بطور املاء کے بغداد میں ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیبلی نے

(۴۱۰۱)......(۱) فی (أ) ابو عبداللہ (۲)...... فی ب النسوی (۳)...... فی (أ) عن

الحدیث فی السنن الکبری للمصنف (۵/۲۶۲)

(۳)...... فی (أ) عن

(۴۱۰۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

أخرجه المصنف فی السنن (۵/۲۶۲)

(۴۱۰۴)......(۱) مابین المعکوفین زیادة من ب (۲)...... فی (أ) أجابوا

مسجد الحرام میں۔ ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو صالح بن عبداللہ مولیٰ بنی عامر بن لوی نے ان کو یعقوب بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں

کہ حج کرنے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اگر اس سے مانگیں گے قبول کرے گا۔ اگر بخشش مانگیں گے تو وہ ان کو بخش دے گا متفرد ہیں اس کے ساتھ صالح بن عبداللہ بن قوی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے مہمان

۴۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ۔

اللہ کے تین طرح کے لوگ مہمان ہیں۔ حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد کرنے والے یہی لوگ ہیں جو اللہ سے مانگتے ہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے ان کا سوال...... یہ روایت موقوف ہے۔ اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے۔

۴۱۰۸:......ہمیں خبر دی عبدالوہاب نے ان کو ابوالربیع سمان نے عطاء بن سائب سے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ مجاہد فی سبیل اللہ اور حج کرنے اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں وہ اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ اس کی اجابت کرتا ہے وہ اس سے مانگتے ہیں تو وہی ان کو دیتا ہے۔ یہ روایت بھی موقوف ہے اور تحقیق کہا گیا ابن عمر سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے۔

۴۱۰۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو صالح بن محمد نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو عبداللہ بن عمر بن نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا حج کرنے والا اور مجاہد اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں وہ اللہ سے مانگتے ہیں تو وہ ان کو دیتا ہے وہ ان کو بلاتا ہے تو یہ اس کی اجابت کرتے ہیں۔

۴۱۱۰:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو حجاج نے ان کو حکم نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ اگر مقامی لوگ یہ جان لیں کہ ان پر حجاج کرام کا کیا حق ہے تو وہ ان کے پاس ضرور آئیں جب وہ آتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی سواریاں ان کے آگے لے کر آئیں کیونکہ وہ سب لوگوں میں سے اللہ کے مہمان ہیں۔

۴۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابن عباس نے پھر اس کو ذکر کیا اس نے اسی کے مفہوم کے ساتھ۔

حجاج کے لئے دعا

۴۱۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکیر بن محمد صیرفی نے مرو میں۔ ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ان کو شریک نے ان کو منصور نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے دعا فرمائی۔

اللهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج.

اے اللہ حجاج کو بخش دے اور اس کو بخش دے جس کے لئے حاجی بخش مانگے۔

(۴۱۰۶)...... اخرجه المصنف في السنن (۲۶۲/۵) بنفس الإسناد وقال صالح عبدالله منكر الحديث

(۴۱۰۸)......(۱) في ب حدثنا

(۴۱۰۹)...... (۱) لاتوجد في ب (۲)...... مابين المعكوفتين زيادة من ب

حجاج کا مقام

۴۱۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی مقری نے ان کو علی بن حسن دار بجردی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو زکریا بن یحییٰ ناقد محمد بن یونس جمال نے ان کو عبدالمجید بن ابورواد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو حکم بن عیینہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اور ہم منیٰ میں تھے۔

اگر اہل جماعت جان لیں (مقامی لوگ) ان لوگوں کا مقام جو یہاں آئے ہیں تو وہ خوش ہو جائیں گے فضل کے ساتھ بعد مغفرت کے۔

شیخ احمد نے کہا کہ دارابجردی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر اہل آبادی جان لیں اور قطان کی روایت میں۔ حسن بن عمارہ نہیں ہے۔ گویا کہ وہ لکھنے میں ساقط ہو گیا ہے۔

۴۱۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسماعیل بن ابوادریس نے ان کو اسحٰق بن صالح نے ان کو عبدالرحیم بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے نو یا آٹھ افراد سے انہوں نے اس کو خبر دی ہے ابوذر سے وہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ جس وقت حاجی اپنے گھر سے نکل جاتا ہے اور تین دن چلتا ہے یا تین راتیں تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسی اس کو اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔ اور باقی سارے ایام اس کے لئے درجات ہوتے ہیں اور جو شخص کسی میت کو کفن دے اللہ اس کو جنت کے کپڑے پہنائے گا۔ اور جو شخص کسی میت کو غسل دے وہ اپنے گناہوں سے نکل جائیگا۔ اور جو شخص میت کی قبر پر دفنانے کے لئے مٹی ڈالے گا۔ اس کے لئے ہر چلو کے بدلے میں وزن ہوگا اس کے ترازو میں پہاڑوں سے پہاڑ کے برابر۔

اس روایت کے ساتھ عبدالرحیم متفرد ہے اسی اسناد کے ساتھ اور وہ قوی نہیں ہے۔

حاجی کے ہر قسم پر درجات کی بلندی

۴۱۱۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن مخلد حضرمی نے ان کو ابراہیم بن صالح بن درہم باہلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے فرماتے تھے کہ ہم لوگوں نے مکہ کا سفر کیا جب ہم لوگ وادی بطحاء میں پہنچے ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی آگے حاجیوں کا استقبال کرتا ہے اس نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ ہم اہل عراق میں سے ہیں۔ پوچھا کہ کون سے عراق سے ہو تم ہم نے کہا کہ ہم اہل بصرہ سے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ تم کو کون سی حاجت لے آئی ہے ہم آئے ہیں ہم ارادہ کرتے ہیں بیت العتیق کا۔

اس نے پوچھا کہ کیا واقعی تمہیں یہی حاجت لائی ہے یا اور بھی کوئی حاجت ہے یا تجارت وغیرہ؟ ہم نے کہا کہ بالکل نہیں کہنے لگا کہ پھر تم خوش ہو جاؤ۔ میں نے سنا تھا ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص آئے صرف بیت اللہ کا ارادہ کر کے اور اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو اس کا اونٹ جو بھی پیر اٹھاتا یا جو بھی پیر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کی ایک غلطی مٹاتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بیت اللہ میں پہنچ جائے اور بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور صفا مروہ کی سعی کرتا ہے۔ پھر حلق یا قصر کراتا ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج جنم دیا ہے۔ پھر آیئے اب نئے سرے سے عمل شروع کیجئے۔ پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ان لوگوں نے عشاء کے وقت بیت اللہ کی طرف آنے کے بارے میں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کرنا کہ کون ضمانت دیتا ہے مجھ کو

نماز پڑھنے کی مسجد عشاء میں یعنی ابلہ میں دو رکعت یا چار رکعت۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ ابوہریرہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یہ کیونکر ہے اللہ تجھ پر رحم کرے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مسجد العشاء سے قیامت کے دن شہدا کو اٹھائے گا ان کے سوا اور کوئی شہید بدر کے شہداء کے ساتھ نہیں اٹھے گا۔

متفرد ہے اس کے ساتھ ابراہیم بن صالح بن درہم۔

حاجی کے سواری کے ہر قدم پر نیکی

۴۱۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو یونس نے ان کو خبر دی ہے ابوسلیمان نے عطاء سے ان کو عبید بن عمر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں حج کرنے والے کی سواری کا اونٹ جو بھی اگلا یا پچھلا قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کی ایک برائی مٹاتے ہیں اور اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں۔

۴۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو حبیب بن زبیر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا عطاء بن ابورباح سے کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا: نئے سرے سے شروع کریں عمل یعنی حاجی۔ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے خبر پہنچی ہے حضرت عثمان بن عفان سے اور ابوذر غفاری سے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ حاجی نئے سرے سے عمل شروع کرتے ہیں۔

۴۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ان کو محمد بن ولید زبیری نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی حضرت عمر کے پاس آیا اور وہ حج کے احکام پورے کر چکا تھا حضرت عمر نے اس سے پوچھا کیا تم نے حج کر لیا ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں: کیا تم نے اجتناب کیا اس چیز سے جس سے تمہیں منع کیا گیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنی طرف سے تو کوئی کمی کوتاہی نہیں کی۔ حضرت عمر نے فرمایا پھر تو نئے سرے سے اپنے عمل شروع کر۔

حج مبرور

۴۱۱۹:......ہمیں حدیث بیان کی سید ابوالحسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حبان واعظ نے اور ان کو خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن مندہ اصفہانی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو محمد بن ثابت بنانی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حج مقبول اور علوی کی روایت میں ہے الحج المبرور۔ کی جزا جنت ہی ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علوی کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ حج مبرور جو فرمایا گیا ہے صبر و بر سے بنا ہے اور اس کا معنی اے نیکی تو حج کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کہ پاکیزہ بات کرنا اور کھانا کھلانا۔

(۴۱۱۵)......(۱) فی ب فو کب (۲)...... فی ب لأنی

(۴۱۱۸)......(۱) فی (أ) عمر وهو خطأ (۲)...... فی (أ) الحسين

۴۱۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اسحاق بن محمد سوسی نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل واسطی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ حج کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا۔

حج کی تیاری پر بشارت

۴۱۲۱:......اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو عطاء نے ان کو زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص حاجی کی تیاری کروائے یا مجاہد کی تیاری کروائے یا اس کے گھر میں اس کا نائب بنے یا روزہ دار کا روزہ کھلوائے اس کے لئے برابر کا اجر ہوگا اور اس کا اپنا اجر بھی کم نہیں ہوگا۔

۴۱۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو مسدد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عطاء نے ان کو زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص روزہ دار کا روزہ کھلوائے یا کسی کو حج کروائے یا مجاہد کا سامان تیار کردے یا اس کے گھر میں دیکھ بھال کرے اس کے لئے برابر کا اجر ہوگا۔

۴۱۲۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عبدی نے ان کو مفضل بن محمد حیری نے ان کو سلمہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابومعشر بن شیب نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ نے ان کو اسحق نے میرا خیال ہے کہ ابن عیسیٰ نے ان کو خبر دی ہے ابومعشر بن شیب نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، بے شک اللہ عزوجل البتہ ایک حج کے بدلے میں تین افراد کو جنت میں داخل کریں گے مرنے والا اور میت کی طرف سے حج کرنے والا اور میت کی طرف سے حج کرانے والا۔ یعنی حج کی وصیت کرانے والا)۔

۴۱۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے مرو میں ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحمزہ نے عطاء بن سائب سے ان کو ابوزہیر نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ حج میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنا سو گونا دوہرا۔

۴۱۲۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید دینوری محمد بن عبیداللہ بن مہران نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو منصور نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوزہیر ضبی نے۔ پھر اس کو ذکر کیا ہے سوا اس کے کہ اس نے کہا ہے مثل نفقۃ فی سبیل اللہ کے ہے درہم سات سو کے برابر ہوگا۔

ماءِ زمزم مفید ہے

۴۱۲۶:......اور ہمیں خبر دی ہے علی نے ان کو احمد نے ان کو خلف بن عمرو نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عطاء بن

(۴۱۲۰)......(۱) فی (أ) السدوسی وھو خطأ　　(۲)...... فی ب جبیر وھو خطأ

(۴۱۲۱)......(۱) فی ب ینقص

(۴۱۲۳)...... (۱) فی (أ) الحسین

سائب نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ابو بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛
پھر انہوں نے ذکر کیا ہے حدیث مثل حدیث منصور بن ابوالاسود کے۔

۴۱۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن ابو علی بن بختویہ نے ان کو سعدویہ نے ان کو عبداللہ بن مؤمل نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا زم زم کا پانی مفید ہے جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے۔

۴۱۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب شیخ صالح نے ان کو جعفر بن احمد بن دہقان نے ان کو سوید بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عبداللہ بن مبارک کو کہ وہ زم زم پر آئے اور پانی سے ایک برتن بھرا اس کے بعد کعبہ کی طرف منہ کیا اور یوں دعا کی۔اے اللہ بے شک ابن ابوموال......ان کو ابن منکدر نے ان کو جابر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زم زم ہر اس مقصد کے لئے جس کے لئے پیا جائے۔یہ کئی مشربات ہیں اور یہ قیامت کی پیاس بجھنے کے لئے ہے اسکے بعد اس کو پی لیا تھا۔
یہ غریب ہے ابن ابوالموال کی حدیث سے اس نے منکدر سے۔اس کے ساتھ سوید متفرد ہے ابن مبارک سے اسی طریق سے۔

۴۱۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن حسین قصری نے ان ابوکریب نے ان کو خلاد جعفی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ وہ بوتل میں زم زم اٹھاتیں۔اور یاد کرتیں کہ رسول اللہ نے ایسے کیا تھا۔اس کے علاوہ دیگر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے ابوکریب سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بیماروں پر ڈالتے تھے اور ان کو پلاتے تھے۔اس کے ساتھ متفرد ہے خلاد بن یزید جعفی۔

۴۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ زم زم سب سے بہترین چیز ہے ان چیزوں میں جو کھانے پینے کے کام آتی ہیں۔اور بیماروں کی شفاء ہے۔یہ روایت موقوف ہے اور تحقیق دو دوسرے الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں اس حدیث میں ثابت ہے ابوذر سے اس نے نبی کریم سے۔

۴۱۳۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ محمد بن یحییٰ کا نواسہ۔ان کو عبدالواحد بن محمد نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو حسین بن ولید نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو طلحہ ابن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ صالحین کے اخلاق میں سے ہے کہ وہ حج کریں اپنے اہل اولاد کے ہمراہ۔

۴۱۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن نعیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن منذر سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن فضیل نے ان کو علاء بن سائب نے ان کو یونس بن خباب نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کے جسم کو صحیح سالم بنایا اور میں نے اس کے رزق میں برکت دی اس پر پانچ سال گذر گئے وہ میری کسی نادار کے لئے کچھ نہیں بھیجتا۔علی بن منذر نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ہمارے بعض اصحاب نے کہتے ہیں کہ حسن بن حی کو یہ حدیث پسند آتی اور اچھی لگتی تھی۔اور اس کو لیتے تھے ضروری ہے ایسے آدمی کے لئے جو تندرست ہو آسودہ حال ہو کہ وہ حج کو ترک نہ کرے پانچ سال تک۔علی بن منذر کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کتنے حج کیے ہیں انہوں نے بتایا کہ چھپن سے اٹھاون کے درمیان اور کہا گیا ہے کہ علاء بن مسیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوسعید سے۔

۴۱۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن ابوحامد مقری نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن اسحاق صفار نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو خلف

(۴۱۳۲)......(۱) فی ب ویحب

بن خلیفہ نے ان کو علاء بن مسیتب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید خدری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا۔
اللہ عزوجل فرماتے ہیں بے شک میں نے ایک بندے کو جسمانی تندرستی اور صحت عطاء کی۔ اور میں نے اس کے رزق میں وسعت دی مگر اس نے پورے پانچ سال میں کسی نادار کے لئے میرے پاس کچھ نہیں بھیجا۔ اس طرح راویت کیا ہے اس کو قتیبہ بن سعید نے ان کو خلف بن خلیفہ نے اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن منصور نے ان کو خلف نے ایک حدیث جس کو وہ مرفوع کرتے ہیں اور اس کو روایت کیا ابن ابوعمر نے عبدالرزاق سے اس نے ثوری سے اس نے علاء بن میتب سے اس نے اپنے والد سے۔ بطور مرفوع روایت کے۔ اور روایت کیا ہے اس کو محمد بن رافع نے ان کو عبدالرزاق نے بطور موقوف روایت کے ان کو ابوسعید نے۔ اور روایت کی گئی ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے اس نے ان کے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے بطور موقوف روایت اور عباس بن ابوصالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے بطور مرفوع روایت کے۔

۴۱۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے حنبل بن اسحٰق بن حنبل نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو شریک نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حج کرنے والا کبھی امعر نہیں ہوتا۔ حضرت جابر سے کہا گیا کہ امعار کیا ہے فرمایا کہ ماافتقر۔ وہ محتاج نہیں ہوتا غریب نہیں ہوتا۔ اس میں محمد بن حمید راوی ضعیف ہے۔

۴۱۳۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے کہ اس نے حدیث بیان کی حکام رازی سے ان کو ابوحاتم نے ان کو حسن بن عمیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن سے کہا گیا کہ بے شک لوگ کہتے ہیں کہ حاجی کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس نے کہا کہ بے شک وہ سب سے زیادہ دفع کرتا ہے اس چیز کو جو اس پر ہو۔

اللہ سے جنت کا سوال

۴۱۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو محمد بن علی کوفی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحاق نے خثیمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ جب تم اپنا حج پورا کر لو تو اللہ سے جنت کا سوال کرو پس شاید کہ وہ (عطا کر دے)۔

مسجد نبوی اور مسجد حرام

۴۱۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن خیران زاہد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسعید حسن بن احمد اصطخری شافعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں اپنی تقریروں میں مجھ سے دعوت ہے اس سے کئی آرزوئیں ہیں۔ مدینے کی حاضری۔ قبر رسول کی زیارت۔ مسجد نبوی میں نماز اور مسجد قباء میں نماز۔

۴۱۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیتب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔
اور کہا ایک بار۔ افضل ہے ہزار نماز سے اس کے ماسواہ میں سوائے مسجد الحرام کے۔
ان کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان سے۔

۴۱۳۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو احمد بن ازہر نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

☆ ......فی الأصل (الأحجم)

میری اس مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے ایک ہزار سے اس کے ماسوا میں سوائے مسجد الحرام کے۔

۴۱۴۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن ہارون بن حمید نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو سعید بن سالم قداح نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن یزید بن خالد آدمی نے ان کو سعید بن سالم نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ نے ان کو ام درداء نے ان کو ابودرداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ مسجد الحرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت دیگر مساجد پر ایک لاکھ نماز کی ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد کے مقابلے میں ایک ہزار نماز کی فضیلت ہے اور بیت المقدس میں پچاس ہزار نماز ہے۔

دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں سوائے اس کے کہ صنعانی نے کہا کہ پانچ سو سال۔

۴۱۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم اسماعیل بن ابراہیم بن علی بن عروہ بندار نے بغداد میں ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو ابوالفضل صالح بن محمد رازی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ''ح''۔

۴۱۴۲:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عارم نے ان کو عاد بن زید نے ان کو حبیب معلم نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے ایک ہزار نماز سے اس کے ماسوا میں۔سوائے مسجد الحرام کے اور مسجد الحرام میں نماز پڑھنا افضل ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز۔

اور سلیمان کی روایت میں ہے عبداللہ بن زبیر سے۔

۴۱۴۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد بن ربیع بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطا ابن ابورباح سے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر ہم لوگوں کو وعظ فرما رہے تھے۔اچانک انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔میری اس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے ایک ہزار نماز سے اس کی ماسوا میں سوائے مسجد الحرام کے اور مسجد الحرام کی نماز افضل ہے۔ایک سو سے (یعنی سو ہزار یعنی ایک لاکھ)۔

عطاء فرماتے ہیں کہ گویا کہ کہا مائۃ الف سو برس وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابومحمد یہ فضیلت جو ذکر رہے ہو صرف مسجد الحرام میں ہے یا پورے حرم میں انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ پورے حرم میں اور بے شک حرم پورے کا پورا مسجد ہے۔

۴۱۴۴:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق قاضی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن ابویحییٰ نے ان کو عثمان بن اسود نے ان کو مجاہد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میری مسجد میں نماز پڑھنا ایک ہزار نماز ہے اور مسجد الحرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز اور بیت المقدس میں پانچ سو نماز۔

۴۱۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حسن بن حسن بن ایوب طوسی سے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن بکار بن بلال نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے کہ بے شک اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۴۱۴۲)...اخرجه المصنف في السنن (۵/۲۴۶) من طريق حماد بن زيد

(۴۱۴۳)......اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۳۶۷)

(۴۱۴۵)......(۱) سقط من أ وأثبتناه من ب

نماز کے بارے میں بیت المقدس میں افضل ہے یا نماز پڑھنا مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو انہوں نے فرمایا کہ
میری مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے اس میں چار نمازیں پڑھنے سے اور البتہ اچھا نماز پڑھنے والا وہ ہے جو ارض محشر میں یا منشر میں پڑھے۔ اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ ایک چابک کے برابر یا کہا تھا کہ آدمی کی کمان کے برابر جہاں سے بیت المقدس دیکھا جا سکے۔اس کے لئے بہتر ہوگا یا اس کی طرف محبوب ہوگا ساری دنیا سے۔

ریاض الجنۃ

۴۱۴۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن حبیب بن عبدالرحمٰن نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا؛ وہ جگہ جو میری منبر اور میرے گھر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔(یعنی قیامت کے دن میرا منبر میرے حوض پر بھی بچھایا جائے گا۔)

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے عبیداللہ بن عمر کے حدیث سے۔

۴۱۴۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالحسن محمد بن نافع بن اسحاق خزاعی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ہارون بن موسیٰ فروی نے ان کو ان کے دادا ابوعلقمہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:
میری اس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے ایک ہزار نماز سے اس کے ماسوا میں۔سوائے مسجد الحرام کے اور میری اس مسجد میں جمعہ پڑھنا افضل ہے ایک ہزار جمعہ سے ماسوا میں سوائے مسجد الحرام کے اور میری اس مسجد میں رمضان گذارنا افضل ہے ایک رمضان سے اس کے ماسوا میں۔ سوائے مسجد الحرام کے۔

۴۱۴۸:۔۔۔۔۔اور ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو عبدالرحمٰن بن یحییٰ قاضی زہری نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن سعدویہ مروزی نے ان کو ہارون بن موسیٰ مروزی نے ان کو عمر بن ابوبکر نے ان کو قاسم بن عبداللہ نے ان کو عمر نے ان کو کثیر بن عبداللہ مزنی نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مثل ہزار نماز کے ہے دیگر مساجد کے مقابلے میں، سوائے مسجد الحرام کے اور مدینے میں ماہ رمضان کے روزہ رکھنا مثل ہزار مہینوں کے روزوں کے ہے ماسوا رمضان کے مقابلے میں۔اور مدینے میں نماز جمعہ مثل ہزار جمعہ کے ہے ماسوائے مدینے کے مقابلے میں۔یہ اسناد کئی بار ضعیف ہے۔

۴۱۴۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف اسفرائنی نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماس نے ان کو ابوبرزہ مفضل بن محمد حاسب نے ان کو یحییٰ حمانی نے ان کو عبدالرحیم بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک اول سے آخر تک مکے میں پالے روزے بھی رکھے اور قیام بھی کرے تراویح پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ رمضان لکھ دیں گے (بغیر مکے کے مقابلے میں) اور ہر یوم اس کے لئے مغفرت ہوگی اور شفاعت ہوگی اور ہر رات کے بدلے میں مغفرت ہوگی اور شفاعت ہوگی۔اور ہر روز کے بدلے میں اللہ کی راہ میں مجاہد تیار کر کے روانہ کرنے کا اجر ہوگا اور ہر روز کے لئے ایک مستجاب اور مقبول دعا ہوگی۔

یہ الفاظ ابویوسف کی حدیث کے ہیں۔اور اسفرائنی نے فرس اور سوار کا ذکر نہیں کیا اور باقی برابر ہیں۔

اور عبدالرحمٰن بن زید بھی ضعیف ہے۔ ایسی حدیثیں لاتا ہے جن کی متابع ثقہ راوی نہیں لاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام

۴۱۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوذر عبد بن احمد بن محمد ہروی نے جو کہ ہم لوگوں کے پاس آئے تھے۔ ان کو خبر دی ابوالفضل بن ابوالقاسم نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو عبیداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ جب سفر سے آتے تھے تو پہلے پہلے قبر رسول پر جاتے ان پر صلوٰۃ اور سلام پڑھتے اور اپنے لئے دعا مانگتے اور قبر کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔ اس کے بعد ابوبکر صدیق پر سلام پڑھتے تھے اس کے بعد یوں کہتے تھے السلام علیک یا أبہ آپ کے اوپر سلام ہو اے میرے والد محترم۔

۴۱۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی فقیہ نے ان کو ابوالحسین علی بن عمر حافظ نے ان کو ابوعبید نے اور قاضی ابوعبداللہ اور ابن مخلد نے انہوں نے کہا انہوں نے ان کو ولید سری نے ان کو وکیع نے ان کو خالد بن ابومخلد نے اور ابن عون نے ان کو شعبی نے اور اسود بن میمون نے ان کو ہارون ابوقزعہ نے ان کو ایک آدمی نے آل حاطب سے ان کو حاطب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو میری زیارت کرے میری موت کے بعد وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زیارت کی میری زندگی میں اور جو شخص انتقال کر جائے دو میں سے ایک حرم میں (مکہ یا مدینہ) وہ قیامت کے روز امن والوں میں اٹھایا جائے گا۔

اسی طرح پایا ہے میں نے اس کو اپنی کتاب میں اور اس کے ماسوا نے کہا ہے سوار بن میمون نے اور کہا گیا ہے کہ میمون بن سوار نے اور وکیع نے وہ وہی ہے جس سے روایت بھی ہے۔

اور تاریخ بخاری میں ہے کہ میمون بن سوار عبدی نے ہارون ابوقزعہ نے ایک آدمی سے اولاد حاطب سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص مر جائے دو میں سے ایک حرم میں۔ یوسف بن راشد نے کہا ہمیں خبر دی ہے وکیع نے ان کو میمون نے۔

مدینہ کی رہائش کی اہمیت

۴۱۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن عمر حافظ نے ان کو احمد بن محمد حافظ نے ان کو داؤد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن حسن ترمذی نے ان کو عبدالملک بن ابراہیم جدی نے ان کو شعبہ نے ان کو سوار بن میمون نے ان کو ہارون بن قزعہ نے ایک آدمی سے آل خطاب میں سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا،

جس نے قصداً میری زیارت کی وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا۔ اور جو شخص مدینے میں رہائش اختیار کرے اور اس کے مشکلات پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ بھی بنوں گا اور سفارشی بھی اور جو شخص دو میں سے ایک حرم میں مر جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امن والا اٹھائیں گے۔

اسی طرح کہا اس نے جو آل خطاب سے تھا۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد طیالسی نے۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

۴۱۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سوار بن میمون نے

(۴۱۵۱)...... (۱) في ب خالد

(۴۱۵۲)...... (۱) في (أ) عمر بن علي وهو خطأ

ان کوابوالجراح عبدی نے ان کو آل عمر میں سے ایک آدمی نے اس نے عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جوشخص میری قبر کی زیارت کرے۔ یا کہا کہ جوشخص میری زیارت کرے میں اس کے لئے سفارشی یا گواہ ہوں گا اور جوشخص دو میں سے ایک حرم میں مرجائے قیامت کے دن وہ امن والوں میں اٹھے گا۔

۴۱۵۴:......اور روایت کیا ہے حفص بن ابوداؤد نے اور وہ ضعیف ہے لیث بن ابوسلیم سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے بطور مرفوع روایت۔ جوشخص حج کرے اور میری قبر کی زیارت کرے میری موت کے بعد۔ وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بغوی نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو حفص نے اس حدیث کے ساتھ۔

۴۱۵۵:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن اسحاق صفار نے ان کو ابن بکار نے ان کو حفص بن سلیمان نے پس اس نے اس کو ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اس روایت میں حفص متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے حدیث کی روایت میں۔

۴۱۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے بطور املاء کے ان کو محمد بن موسیٰ بصری نے ان کو عبدالملک بن قریب نے ان کو محمد بن مروان نے اور وہ یتیم ہے اولا دسدی میں سے میں اسے ملا تھا بغداد میں وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو بھی بندہ مجھ پر سلام بھیجتا ہے میری قبر کے پاس اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کرتے ہیں جو وہ سلامتی میرے اوپر پہنچاتا ہے۔ اور اس کے دنیا اور آخرت کے معاملے میں اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ یا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا آخرت کی ہر حاجت کی کفالت فرمائیں گے۔

۴۱۵۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے۔ ان کو حدیث بیان کی ہے سعید بن عثمان جرجانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو خبر دی ہے ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید کعبی نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص مدینے میں میری زیارت کرے ثواب طلب کرتے ہوئے میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ اور سفارشی بنوں گا۔

۴۱۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو احمد بن عبدوس بن حمدویہ صفار نیساپوری نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے مدینہ منورہ میں۔ ان کو سلیمان بن یزید کعبی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جوشخص دو میں سے کسی ایک حرم میں فوت ہوجائے قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا اور جوشخص ثواب طلب کرنے کی غرض سے میری زیارت کرے مدینہ میں وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔

۴۱۵۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن سمرہ نے ان کو موسیٰ بن ہلال نے ان کو عبداللہ عمری نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جوشخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔

(۴۱۵۳)......(۱) في مسند الطيالسي (نوار) بدلاً من سوار وهو خطأ (۲)...... مابين المعكوفتين سقط من أ

أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۶۵)

(۴۱۵۴)......(۱) شهر واضح في (أ)

(۴۱۵۹)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۶/ ۲۳۵۰) في ترجمة موسى بن هلال وقال ابن عدي أرجو أنه لاباس به

کہا گیا ہے موسیٰ بن ہلال عبدی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے۔

۴۱۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن زنجویہ قشیری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن قاسم بن ابو مریم وراق نے اور وہ نیسا پوری تھا اصل میں بغداد میں رہائش پذیر تھا۔ اس کو خبر دی موسیٰ بن ہلال عبدی نے پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا۔ فضل بن سہل نے موسیٰ بن ہلال سے اس نے عبید اللہ سے اور برابر ہے، کہا ہے عبید اللہ نے یا عبداللہ نے۔ وہ منکر ہے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس کو اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں لایا۔

۴۱۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مالک بن انس نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ قبر رسول پر آتے تھے اور رسول اللہ پر سلام پڑھتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر۔ اور روایت گذر چکی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو بھی شخص مجھ پر سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ مجھ پر روح واپس لوٹا دیں گے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں گا اسی حدیث کے معنی میں۔ واللہ اعلم یوں بھی ہے مگر حال یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح واپس کر چکے ہوں گے لہٰذا میں اس پر سلام کا جواب دوں گا۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تفریح کی جگہ بنانے کی ممانعت

۴۱۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی عبداللہ بن نافع پر ان کو خبر دی ہے ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ (بلکہ ان میں نماز اور تلاوت وذکر اللہ کیا کرو) اور میری قبر کو عید اور خوشی کی جگہ نہ بناؤ (بلکہ باعث عبرت ونصیحت وبرکت ورحمت بناؤ باعث سیر وتفریح نہیں احترام وعظمت ملحوظ خاطر رہے) اور مجھ پر صلوات بھیجو بے شک آپ کی صلوات مجھ تک پہنچے گی تم جہاں کہیں ہو گے۔ (یعنی فرشتے رحمت باری کے تحفے لے کر حاضر ہوتے رہیں گے سبحان اللہ کیا عظمت شان ہے۔)

اللھم صل وسلم من عبدک الضعیف الجاروی علی سید نا ومولانا محمد صلوٰۃ دائمۃ کما ھو اھلہ.

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا جواب

۴۱۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو عبداللہ بن عبید نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر کو دیکھا کہ وہ قبر رسول کے پاس رو رہے تھے۔ اور وہ کہہ رہے تھے کہ یہاں پر آنسو جھلک جاتے ہیں۔ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے جو کچھ جگہ بھی ہے میری قبر کے اور میرے منبر کے درمیان وہ باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔

۴۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو معن نے ان کو عبداللہ بن منیب بن عبداللہ بن ابوامامہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا کہ وہ قبر رسول پر آئے اور کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تو مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ نماز شروع کر رہے ہیں مگر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا اس کے بعد وہ ہٹ گئے۔

(۴۱۶۱)......(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من أ

(۴۱۶۲)......(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب

۴۱۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالرجال نے ان کو سلیمان بن سحیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ جو آتے ہیں اور آپ کے اوپر سلام کہتے ہیں کیا آپ ان کا سلام سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں میں ان کو جواب بھی دیتا ہوں۔

۴۱۶۶:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں۔ حدیث بیان کی ان کو محمد بن صالح نے ان کو زیاد بن یحییٰ نے ان کو حاتم بن وردان نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز ڈاک یا پیغام روانہ کرتے تھے۔ حالانکہ وہ ارادہ کرتے تھے مدینہ کا تاکہ ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جائے۔

۴۱۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن حاتم مدائنی نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو رباح بن بشیر نے ان کو یزید بن ابوسعید مقبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جب وہ شام تھے اور خلیفہ وقت تھے، جب میں ان کو الوداع کرنے لگا تو انہوں نے کہا مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے جب تم مدینہ منورہ جاؤ تو قبر رسول کی زیارت کرنا اور ان کو میری طرف سے سلام کہنا۔ محمد بن اسماعیل نے ابن ابی فدیک سے کہا کہ میں نے یہ بات عبداللہ بن جعفر کو بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے فلاں نے کہ عمر بن عبدالعزیز شام سے مدینہ آپ کی طرف پیغام بھیجتے تھے۔

۴۱۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو خبر دی عمر بن حفص نے کہ ابن ابی ملیکہ کہتے تھے کہ جو شخص پسند کرے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو وہ اس چراغ کا رخ کرے جو قبلہ کی طرف ہے قبر کے پاس اپنے سر کے قریب۔

۴۱۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو سعید بن ابوعثمان نے ان کو ابن ابوفدیک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بعض ان سے جس کو میں نے پالیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص قبر رسول کے پاس کھڑا ہو جائے۔ اور اس آیت کو پڑھے۔

ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنو اصلوا علیہ وسلموا تسلیماً.

اس کے بعد یہ کہے۔

اللہ رحمت نازل کرے آپ کے اوپر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللّٰہ علیک یا محمد) یہاں تک کہ ستر مرتبہ یہ کہے لہٰذا اس کو ایک فرشتہ جواب دیتا ہے۔ (صلی اللّٰہ علیک یافلان لم یسقط لک حاجۃ) اللہ تجھ پر رحمت کرے اے فلانے تیری کوئی حاجت ساقط نہیں ہوگی۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر ہزار فرشتوں کا صلوٰۃ پڑھنا

۴۱۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو

(۴۱۶۷)......(۱) فی ب یبرد

(۴۱۶۸)......(۱) فی (أ) یقول (۲)......فی (أ) القنادیل

(☆)...... فکذا بالأصل

خالد بن یزید نے ان کو ابن ابو ہلال نے ان کو وہب بن منبہ نے یہ کہ کعب الاحبار نے کہا جب بھی کوئی ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ قبر رسول کو گھیر لیتے ہیں وہ اپنے پروں کو ہلاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰت بھیجتے ہیں (رحمت کے نزول کی دعا کرتے ہیں) یہاں تک کہ جب شام کرتے ہیں وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور انہیں کی مثل (ستر ہزار) اور نیچے اترتے ہیں اور وہ بھی انہیں کی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین پھٹے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں قبر سے نکلیں گے اور وہ فرشتے حضور کی تعظیم بجا لائیں گے۔

۱۷۱۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو شافعی نے ان کو ہمارے اصحاب کے ثقہ راویوں نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک حجرے میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف دیوار کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہ دیوار کے لحد جس کے نیچے ہے وہ حجرے کے قبلہ کے جانب ہے اور بے شک آپ کی لحد دیوار کے نیچے ہے۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حصار

۱۷۱۴۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم نے ان کو عبد اللہ بن جعفر بن وردان نے مولیٰ فرافصہ بن عمیر حنفی نے مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کو ان کے والد وردان نے اور وردان کو حضرت عمر بن عبد العزیز کی حکومت میں مسجد نبوی کی تعمیر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ وہ (راوی) کہتے ہیں کہ وردان نے کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا مشرقی حصہ (پرانا ہو کر) گر گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے بلایا گیا اور میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس حاضر ہو گیا۔ وردان کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ لوگ کہیں ہم سے غالب آجائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر (یعنی زیارت کے لئے زبردستی ہجوم کر آئیں دروازے کھولنے اور تعمیر کے وقت) لہٰذا میں نے (اس امر کی پیش بندی کرنے کے لئے) میں نے ستون منگوائے وہ مجھے لا کر دے دیئے گئے۔ اس کے بعد میں نے حکم دیا کہ ان ستون کے ساتھ قبر رسول کے گرد حصار بنایا جائے (وہ بن گیا تو) میں نے اس پر چاروں طرف خیمہ کی قناعت لگا دی لہٰذا اس طرح مدینے میں یہ قنات اور پردہ کا پہلا خیمہ نما پردہ تھا جو مدینے میں دیکھا گیا لہٰذا میں نے اس پر یعنی قبر رسول پر یوں پردہ ڈال دیا۔ (یہ کام رات میں کر لیا یہ کام اس لئے کیا گیا تا کہ قبر رسول کی بے پردگی نہ ہونے پائے۔) جب ہم نے صبح کی تو عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ اندر داخل ہو جاا ے وردان لہٰذا میں اکیلا اندر داخل ہوا۔ اور مہاجرین وانصار کے بیٹے اور دیگر عرب ہاتھوں ہاتھ لیتے گئے وہ مٹی وغیرہ جو میں نکال رہا تھا، یہاں تک کہ میں اس دیوار تک پہنچ گیا جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم تھا۔

میں نے جب اس کو دیکھا تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین یہ ایک قدم ہے ایک پیر ہے جو میرے سامنے دراز ہے۔ لہٰذا عمر بن عبد العزیز یہ سن کر گھبرا گئے اور جو لوگ قریش اور انصار میں سے ان کے ساتھ تھے اور عرب سب لوگ گھبرا گئے کہ شاید رسول اللہ کا پیر ہے۔ چنانچہ حضرت سالم نے ان سے کہا اے امیر المؤمنین آپ نہ گھبرائیے یہ میرے باپ اور آپ کے باپ حضرت عمر بن خطاب کا پیر ہے رضی اللہ عنہ میں نے سنا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر لمبے آدمی تھے دفن کے وقت ان کی لحد چھوٹی پڑ گئی تھی لہٰذا ان کے قدموں کے لئے دیوار کے نیچے ان لوگوں نے کھودی تھی جگہ کی کمی کی وجہ سے۔ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا چھپا دے تو ان دونوں کو اے وردان اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

وردان کہتے ہیں کہ میں نے ان کے دونوں قدموں پر طاق اور آلہ بنا دیا۔ عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرے لئے تینوں مبارک قبروں کی کیفیت وصورت ایسے بیان کی تھی جیسے اس کے لئے ان کے والد وردان نے بیان کی تھی کہ اس طرح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر۔ اور ابو زرعہ نے کہا مجھے یوں تفصیل بتائی گئی ہے کہ ہر قبر برابر ہے اپنے ساتھی کے سینے کے (جن کے محل وقوع کی صورت اس طرح ہے۔)

قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قبر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قبر عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۱۷۳:......بخاری نے اپنی کتاب میں روایت کی ہے فروہ سے اس نے علی سے اس نے ہشام بن عروۃ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ جب ولید بن عبدالملک کی حکومت میں ان قبروں سے دیوار گر گئی تھی تو وہ لوگ اس کی بنیاد بنانے لگے تو ان کے لئے قدم ظاہر ہو گیا لہٰذا وہ گھبرا گئے اور انہوں نے گمان کیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم ہے مگر انہوں نے کوئی ایسا آدمی نہ پایا جو اس کو پہچان سکے یہاں تک کہ ان سے حضرت عروہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم یہ قدم رسول نہیں ہے یہ حضرت عمر کا قدم ہے (پیر ہے)۔

شیخ احمد کا قول

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ پیش آیا ہو مدینے پر عمر بن عبدالعزیز کی حکومت میں ولید بن عبدالملک کی طرف سے جو حکومت تھی۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ عروہ اور سالم دونوں نے یہ بات اسی موقع پر کہی ہو تو اس توجیہ وتطبیق سے دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۴۱۷۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علی بن حسین بن بیان مقری نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو ورقاء بن عمر نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو طلق بن حبیب نے کہ قزعہ نے حضرت ابن عمر سے کہا میں نے نذر مانی تھی کہ میں بیت المقدس جاؤں گا۔ ابن عمر نے فرمایا: یقینی بات ہے کہ رخت سفر باندھا جاتا ہے صرف تین مساجد کی طرف۔ مسجد بیت المقدس، مسجد الحرام اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۱۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف طوسی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ ان کو حدیث بیان کی ربیعہ بن فرید نے اور یحیٰی بن ابوعمرو شیبانی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن فیروز دیلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس۔ اس نے حدیث ذکر کی۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔

بے شک سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی تھیں اللہ نے اس کو دو عطا کیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ نے اس کو تینوں عطا کر دی ہوں گی۔ انہوں نے اللہ سے یہ مانگا تھا کہ ایسا فیصلہ کرنے کی قوت عطا کر جو اللہ کے حکم کے مطابق ہو اللہ نے یہ چیز ان کو عطا کر دی اور یہ مانگا تھا کہ ایسی حکومت عطاء کر جو ان کے بعد کسی کے شایان شان نہ ہو یہ بھی اللہ نے ان کو دے دی اور تیسری یہ دعا مانگی تھی کہ جو آدمی اس کے گھر سے مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے جیسے اس کو اس کی ماں نے ابھی جنا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ دعا بھی اللہ نے ان کی مان لی ہوگی۔

(۴۱۷۳)......(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب (۲)...... فی ب ثلاثۃ

(۴۱۷۵)......(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب (۲)...... مابین المعکوفتین زیادۃ من ب

بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۴۱۷۶:......ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن بحر ہلال نے ان کو روح بن عطیہ ابوالولید نے ان کو سعید بن عبدالعزیز دمشقی نے اور عثمان بن عطاء نے ان کو زیادہ بن ابوسودہ نے میمونہ زوجہ رسول سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیت المقدس نہ جا سکے کہ وہاں نماز پڑھے۔ اسے چاہئے کہ وہ تیل بھیج دے جس کے ساتھ اس میں چراغ جلایا جائے۔

۴۱۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحق قرشی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مدینے میں ایک آدمی تھا وہ جس وقت کوئی غلط اور منکر کام دیکھ لیتا مگر اس کو رد کر دینے اور بدل دینے کی سکت بھی نہ رکھتا تو وہ قبر رسول پر آ کر یہ شعر کہتا:

ایا قبر النبی و صاحبیه　　　الا یاغوثنا لو تعلمون

آ گاہ ہو جا اے قبر نبی اور اے قبر رفیقین نبی اگر تم ہمیں جانتے ہو تو ہماری فریاد سننے والو سنو آگاہ ہو جاؤ۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سفارش کی درخواست

۴۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو عمرو بن محمد بن عمرو بن حسین بن بقیہ نے بطور املاء کے ان کو شکر ہروی نے ان کو ابوزید رقاشی نے ان کو محمد بن روح بن یزید بصری نے ان کو حدیث بیان کی ابوحرب ہلالی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حج کیا جب وہ مسجد نبوی کے دروازے پر آئے تو اس نے اپنی سواری بیٹھائی اور اس کے پیروں میں رسی ڈالی پھر وہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ قبر رسول پر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے بالمقابل کھڑے ہوئے اور بولے السلام علیک یا رسول اللہ۔ اس کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس کے بعد وہ رسول اللہ کی طرف منہ کر کے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں یا رسول اللہ میں گناہوں اور خطاؤں کے بوجھ سے لدا ہوا ہوں بوجھل ہو رہا ہوں تیرے رب کے پاس تجھے سفارشی بناتا ہوں کیونکہ اس نے اپنی محکم کتاب میں یہ فرمایا ہے؛

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جآؤک فاستغفروا اللّٰه واستغفر لهم الرسول لو جدوا اللّٰه توابا رحیما.

اگر وہ لوگ جب کہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھے تو تیرے پاس آ جاتے اور وہ اللہ سے معافی مانگتے اور رسول ہی ان کے لئے معافی مانگتا تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پا لیتے۔

اور حال یہ ہے کہ میں بھی آپ کے پاس آیا ہوں میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا ہوں آپ سے شفاعت کا طلب گار ہوں آپ کے رب کے آگے کہ وہ میرے گناہ معاف کر دے اور یہ کہ آپ میرے بارے میں سفارش کریں۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوا۔ اور یہ کہہ رہے تھے۔

یا خیر من دفنت فی الارض اعظمه　　　فطاب من طیبه الا بقاع والا کم

اے وہ بہترین ہستی زمین میں جس کی ہڈیاں مدفون ہیں زمین کے خطے اور ٹیلے اور پہاڑ ان کی خوشبو سے مہک رہے ہیں۔

(۴۱۷۸)......(۱) فی ب أبویزید　　(۲)......مابین المعکوفتین زیادة من ب

(۳)...... فی ب استشفع　　(۴)......فی أ الترب

نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ　　　فیہ العفاف وفیہ الجود و الکرم

میری روح فدا ہو جائے اس قبر پر جس میں آپ رہتے ہیں اور حقیقت پاکدامنی، سخاوت اور مہربانی وہیں آرام فرما ہیں۔

اس روایت کے علاوہ دوسری میں ہے:

فطاب من طیبہ القیعان والاکم

ان کی خوشبو سے معطر ہیں میدان اور ٹیلے (یا پہاڑ)۔

مدینہ کی تکالیف پر صبر

۴۱۷۹:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن منادی نے ان کو شجاع بن ولید نے ان کو ہاشم بن ہاشم نے ان کو ابوصالح مولی ساعدیین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک کچھ لوگ نکلتے ہیں اپنے خاندانوں کے ساتھ اور وہ کہتے ہیں ہم خیر طلب کرتے ہیں حالانکہ خیر اور مدینہ خیر ہے بہتر ہے ان کے لئے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ جو شخص مدینے کی تکلیفوں پر اور اس کی سختی پر صبر کرتا ہے میں اس کے لئے گواہ ہوں گا یا کہا تھا کہ میں سفارشی ہوں گا یا دونوں باتیں اکٹھی ہوں گی قیامت کے دن۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بے شک مدینہ البتہ ختم کر دیتا ہے میل کو اہل مدینہ سے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو شخص مدینے سے نکلتا مدینے سے رغبت رکھنے والا اللہ اس کے لئے اس جگہ سے بہتر جگہ اس کے لئے بدل دیتے ہیں۔

۴۱۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے ان کو حسن بن علی بن ولید مارسی نے ان کو ابوالحسن خلف بن عبدالحمید نے ان کو ابوالصباح عبدالغفور بن سعید انصاری نے ان کو ابوہاشم رہان نے ان کو زاذان نے ان کو سلمان نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا جو شخص دو میں سے ایک حرم میں انتقال کر جائے وہ میری شفاعت کو (اپنے لئے) لازم کر لیتا ہے۔ یا اپنے لئے واجب کرالیتا ہے۔ اور قیامت کے دن آئے گا امن والوں میں سے۔

عبدالغفور یہ ضعیف ہے۔ اور یہ روایت ایک دوسری اسناد کے ساتھ مروی ہے جو اس سے احسن ہے۔

حرمین شریفین میں وفات پانے والے کے لئے بشارت

۴۱۸۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازھر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبداللہ بن مؤمل مخزومی نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو میں سے ایک حرم میں فوت ہو جائے وہ امن والا اٹھایا جائے گا۔

۴۱۸۲:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسین بن ابوعیسیٰ ہلالی نے ان کو عبدالغفار بن عبداللہ قرشی نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے ان کو زہری نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ نے کہ اس نے ان کو حدیث بیان کی ہے صمیتہ سے اس

(۴۱۷۹)......(۱) مابین المعکوفین زیادة من ب　(۲)...... فی غیر واضح فی (أ)

(۳)...... فی ب شفیعاً أو شهیداً　(۴)...... فی ب عنها

(۴۱۸۰)......(۱) مابین المعکوفین زیادة من ب　(۲)...... فی (أ) الفارضی وهو خطأ

نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ جو شخص استطاعت رکھے کہ وہ مدینے میں مرجائے اسے چاہئے کہ وہ مدینے میں ہی مرے اور جو شخص مسلمان مدینے میں مرجائے میں اس کے لئے شفاعت بھی کروں گا اور گواہی بھی دوں گا۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا: اس طرح اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن حمید طویل نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے۔

۴۱۸۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے اور ابن ملحان نے اور یہ الفاظ ابن ملحان کے ہیں ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ نے ان کو صمیتہ نے یہ ایک خاتون ہیں۔ بنولیث بن بکر سے یہ رسول اللہ کی پرورش میں تھی۔ اس نے سنا تھا اس کو حدیث بیان کرتی تھیں صفیہ بنت ابوعبید سے کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے؛

تم میں سے جو شخص استطاعت رکھ سکتا ہے کہ وہ مدینے میں فوت ہو تو اس کو مدینے میں فوت ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ جو مدینے میں فوت ہوگا اس کی شفاعت کی جائے گی یا کہا کہ گواہی دی جائے گی۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر میں ملا عبداللہ بن عبداللہ سے پھر میں نے اس سے پوچھا اس کی حدیث کے بارے میں لہٰذا اس نے ان کو حدیث بیان کی صمیتہ سے۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا کہ اس کی اسناد ضبط نہیں کی گئی۔ جیسے مناسب ہے بس اس نے کہا کہ اس نے روایت کی ہے صفیہ بنت ابوعبید سے۔ حالانکہ وہ غلط ہے اور عبید اللہ اور عبداللہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر بن خطاب کے اور اس کو روایت کیا ہے دراوردی نے اسامہ بن زید سے اس نے عبداللہ بن عکرمہ سے اس نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے۔ اس نے اپنے والد سے۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ مروی ہے سبیعہ اسلمیہ سے حالانکہ وہ غلط ہے بلکہ وہ مروی ہے صمیتہ سے اور اس نے اس میں زیادہ کو ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق صبغی نے ان کو حسن بن علی بن زیادہ نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابومرہ نے ان کو یحییٰ بن محمد حارثی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عبداللہ بن عکرمہ نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر نے اس نے اپنے والد سے اس نے سبیعہ اسلمیہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جو شخص تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینے میں جا کر مرے تو اسے چاہئے کہ وہاں جا کر انتقال کرے اس لئے کہ جو بھی مدینے میں انتقال کرے گا میں اس کا گواہ اور سفارشی بنوں گا قیامت کے دن۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا کہ ایک روایت میں ہے اسماعیل بن ابواویس سے اس نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مدینے میں انتقال کرے گا میں اس کا گواہ یا اس کا قیامت کے دن سفارشی ہوں گا۔

۴۱۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو استطاعت رکھے مدینے میں انتقال کرنے کی وہ وہاں انتقال کرے بے شک اس کے لئے شفاعت کروں جو وہاں انتقال کرے گا۔

۴۱۸۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسین بن نصر الحذاء نے ان کو صلت بن مسعود نے ان کو سفیان

☆......كلمة غير واضحة

☆......كلمة غير واضحة

بن موسیٰ نے اور وہ ثقہ راوی تھے اور ایوب نے کہا انہوں نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کر سکتا ہے کہ مدینے میں انتقال کرے۔ اسے چاہئے کہ وہ ضرور کرے بے شک جو شخص مدینے میں انتقال کرے قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

۴۱۸۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ چاشت کی نماز مسجد قبا میں ہی پڑھتے تھے اس کے علاوہ نہیں پڑھتے تھے اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے روز قبا میں ہی تشریف لاتے تھے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا۔ صحیح میں حدیث سفیان سے مگر صلوٰۃ ضحیٰ کا ذکر نہیں کیا۔

مسجد قباء کی فضیلت

۴۱۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عبیداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل بھی تشریف لاتے تھے اور سواری پر بھی۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ عبیداللہ بن عمر کی حدیث سے۔ اور انہوں نے اس میں زیادہ کیا ہے عبداللہ بن نمیر کو۔ عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے دو رکعتیں پڑھی تھی۔

۴۱۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوذر ہروی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد حمیر ویہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن غیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اپنے اضافے کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا تشریف لاتے تھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

۴۱۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوذر ہروی نے ان کو عباس بن فضل بن زکریا نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو ہارون بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ابوالامرد مولیٰ بنی خطمہ نے کہ انہوں نے سنا تھا اسید بن ظہیر انصاری سے انہوں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کرنے کی مثل ہے۔

شیخ احمد بیہقی نے کہا کہ میں نے اس روایت کو نقل کیا ہے مسند عالی کے ساتھ کتاب الحج کے آخر میں۔

کتاب السنن میں اور یہ روایت کیا گیا ہے ابن عمر سے اور سہل بن حنیف سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۴۱۹۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد قنطری نے بغداد میں اور عبداللہ بن حسین قاضی نے مرو میں دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حارث بن ابواسامہ نے ان کو محمد بن عیسیٰ طباع نے ان کو مجمع بن یعقوب نے ان کو محمد بن سلیمان خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلے اور اس مسجد میں آئے یعنی مسجد قباء میں اور اس میں نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگی۔

اور اس کو روایت کیا ہے یوسف بن طہمان نے ان کو ابوامامہ بن سہل نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مفہوم میں اور زیادہ کیا ہے جو شخص وضو کے ساتھ نکلا اور اس کا ارادہ صرف میری اسی مسجد میں آنے کا تھا (مسجد مدینہ کا ارادہ کر رہے تھے) اس میں نماز

پڑھنے کے لئے وہ نماز اس کے لئے بمنزلہ حج کے ہوگی۔

۴۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو معلیٰ بن عرفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے سوار تو بہت ہیں مگر حقیقت میں حج کرنے والے کم ہیں۔

میدان عرفات میں دعائیں

۴۱۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن احمد بن ابوالفوارس حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن یونس اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی مکے میں دعا کر رہے تھے۔اے اللہ میرے پاس جو برائی ہے اس کی وجہ سے اس خیر کو مجھ سے تم نہ روک لینا جو تیرے پاس ہے اور اگر تو میری محنت مشقت کو قبول نہیں کرتا تو تو مجھے اس اجر سے محروم نہ کر جو اس کی مصیبت پر ملتا ہے۔

۴۱۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالعباس احمد بن حسن بن اسحٰق داری نے بطور املاء کے ان کو علی بن محمد بن اسماعیل بن یونس رقاشی نے ان کو عبدالملک بن قریب اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے جو کہ عرفات میں کہہ رہے تھے۔اے اللہ میری تکلیف اور مشقت کرنے کی اجر سے مجھے محروم نہ کر اگر تو مجھے اس سے محروم کر دے تو مجھے تو اس اجر سے تو محروم نہ کر جو اس کی مصیبت جھیلنے پر مجھے ملنا ہے۔

۴۱۹۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے دعا کی اے اللہ میرے سابقہ گناہ معاف کر دے اور اگر میں دوبارہ تیری کوئی نافرمانی اور گناہ کروں تو دوبارہ بھی میری مغفرت کر اپنی رحمت کے ساتھ بے شک آپ اس کے اہل ہیں۔

۴۱۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن احمد بن فراس نے مکہ میں ان کو فضل بن محمد نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم طبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کے دوران حضرت فضیل بن عیاض کے ساتھ عرفات کا وقوف کیا میں نے ان کی دعا میں سے کچھ بھی نہ سنا مگر وہ اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھے اپنا سر جھکائے خاموش روتا روتے رہے برابر ایسے ہی رہے حتیٰ کہ امام حج نے واپس منیٰ کی طرف روانگی کی۔ لہٰذا انہوں نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہنے لگے۔ہے اس کو بس میری برائیاں اللہ کی قسم تجھ سے امید ہے اگر تو معاف کر دے تین بار یہی کہا۔

۴۱۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد ترمذی نے ان کو محمد بن یوسف بخاری نے انہوں نے سنا عباد بن ولید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حکم سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی سے سنا عرفہ میں وہ کہہ رہا تھا۔مختلف زبانوں میں آوازوں کا شور ہے سب کے سب تجھ سے حاجات طلب کر رہے ہیں۔اور میری حاجت بھی تیرے آگے پیش ہے وہ یہ ہے کہ تم مصیبت کے وقت اور آزمائش کے وقت مجھے یاد رکھنا جب مجھے دنیا والے بھلا دیں۔

۴۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر اسماعیل بن محمد ضریر سے ری میں انہوں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ وہ کعبہ کے پردے سے لٹکے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے اے اللہ اگر میری طرف سے تیری کثرت نافرمانی کی وجہ سے تیرے نزدیک میری عزت ختم ہو چکی ہے تو اپنی مخلوق میں تو جس کو پسند کرے مجھے اس کو ہبہ کر دے اور دے دے۔(یقیناً آپ کا مجھ کو کسی کے حوالے کرنا آپ کو پسند نہیں ہوگا۔)

۴۱۹۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالحسن احمد بن اسماعیل صرام سے انہوں نے سنا احمد بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی کو دیکھا جو بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔جب وہ بیت اللہ سے ہٹا تو اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھالیں۔اور کہنے لگا میں نے

تیری طرف اپنے ہاتھ پھیلائے ہیں۔ تیرے پاس جو کچھ اسکی طرف مجھے بہت اشتیاق ہے لہٰذا تو میری توبہ قبول کر میں نے اس کی یہ عربی دعا عبداللہ زوزنی کو پیش کی تو وہ بولے بڑا اعمل لغت ہے۔ جیسے یہ ہے:

مااغنى عنى ماليه هلك عنى سلطانيه

۴۲۰۰:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے ان کو ابونعیم انصاری نے ان کو معروف کرخی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے گھر کو الوداع کہا اور دعا کی اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے اس قدر کہ جتنی تو اپنی مخلوق کو معاف کرے۔ پھر اگلے سال اس نے حج کیا۔ تو پھر وہی بات کہی۔ لہٰذا اس نے ایک روز سنی نہیں شمار کیا تھا ہم نے اس کو جب سے تم نے کہا پہلے سال۔

۴۲۰۱:۔۔۔۔ کہتے ہیں ابوحازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو خبر دی امام ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن حسن نے ان کو عباد بن ولید نے ان کو محمد بن حکم سمان نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا میں نے سواد سے سنا وہ عرفہ میں کہہ رہے تھے۔ اے خوبصورت دوستی والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت والے پردے کی برکت کے ساتھ جس کو نہ تو ہوائیں اڑا سکتی ہیں اور نہ ہی اس کو تیر پھاڑ سکتے ہیں۔

۴۲۰۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ عبدوی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعمر عبدالرحمٰن بن ابوقر صافہ نے عسقلان میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم بزار سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو کہا ہے علی بن موفق نے میں نے پچاس کے قریب حج کئے ہیں۔ اور میں نے ان کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور اپنے والد کے لئے بھی۔ اور باقی رہ گیا تھا ایک حج کہتے ہیں کہ میں نے عرفات کے میدان میں نظر ماری اور لوگوں کے شور کی آواز سنی تو میں نے کہا کہ اے اللہ! اگر ان تمام لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کا تو نے حج قبول نہیں کیا تو میں نے یہ حج اس کے لئے ہبہ کر دیا ہے اور بخش دیا ہے تا کہ اس کا ثواب اس کو مل جائے۔ کہتے ہیں وہ رات جب میں نے مزدلفہ میں گذاری تو میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی زیارت کی خواب میں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اے علی بن موفق سخاوت مجھ پر لازم ہے۔ میں نے پورے اہل موقف کو بھی پورے اہل عرفات کو معاف کر دیا ہے اور اس کے برابر اور۔ اور ان کے برابر اور۔ اور اسی طرح کئی کئی گونہ اور میں نے شفاعت قبول کر لی ہے ہر آدمی کی اس کے اہل بیت میں۔ اور اس کے دوستوں میں اور اس کے پڑوسیوں میں۔ اور میں ہی تقوے کا مالک ہوں اور میں ہی بخشش اور مغفرت کا مالک ہوں۔

تمام لوگوں کا حج قبول

۴۲۰۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن موفق سے وہ کہتے تھے ہمارے احباب میں ایک نوجوان تھا جو کثرت کے ساتھ حج کرتا تھا۔ اس نے ستر یا اسی حج کر ڈالے علی کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں کہہ رہا ہوں کہ کیا مخلوق کا حج قبول ہو رہا ہے یا نہیں گویا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ تمام

(۴۱۹۹)۔۔۔ (۱) في ا الصراف (۲) ۔۔۔ في ب توه

☆۔۔۔ كلمة غير واضحة في الأصل

(۴۲۰۲)۔۔۔ (۱) في ب لأبوى (۲) في ب حجته

(۳) ۔۔۔ في ب وقد بت (۴)۔۔۔ في ب عزوجل

لوگوں کا حج قبول ہو گیا ہے مگر ایک آدمی کا قبول نہیں ہوا۔ میں نے کہا کہ میرا حج قبول فرما۔
خواب ملا ہے کہ تیرا حج میں نے قبول کر لیا ہے۔ دن ہوا تو میں نے کہا اے اللہ اے میرے رب! اے میرے رب میں نے اپنا حج اس کو ہبہ کر دیا ہے حتیٰ کہ وہ رسوانہ کیا جائے۔ کہتے ہیں مجھے ایک ہاتف غیبی کی آواز آئی سخاوت کرنا مجھ پر لازم ہے میں نے تیرا حج تجھے واپس کر دیا ہے اور اس کا حج بھی قبول کر لیا ہے۔

۴۲۰۴: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبد الحکم رملی نے ان کو عتیق بن یعقوب بن صدیق بن موسیٰ بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو یحییٰ بن محمد بن عروہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی آدمی سفر سے اپنے گھر میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے اہل خانہ کے لئے دعا کرے اور اسے چاہئے کہ ان کو کوئی چیز بطور تحفہ دے (اگرچہ پتھر کی طرح کم قیمت ہو۔)
اس روایت میں عتیق یحییٰ سے متفرد ہے۔

اختتام کتاب المناسک

جلد ثالث اللہ کے فضل و کرم سے پوری ہو گئی و الحمدللّٰہ علیٰ ذالک شکرا کثیرا

اور انشاء اللہ جلد چہارم عنقریب آئے گی اور اس کا پہلا باب (۲۶) چھبیسواں شعبہ ہو گا

ایمان کا اور وہ باب الجہاد ہے۔ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۴ء

(۴۲۰۴) ..... (۱) فی ب صدقة

أخرجه الدارقطني (۲/ ۳۰۰) من طريق عتيق بن يعقوب عن محمد بن المنذر بن عبيدالله بن المنذر بن الزبير عن هشام بن عروة. به

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ،
صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار،
اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ــــــ ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دار الاشاعت

اردو بازار کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاءِ اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۳۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شُعَبُ الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ـــــ ۴۵۸

جلد چہارم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : اکتوبر ۲۰۰۱ء علمی گرافکس

ضخامت : 328 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿.........ملنے کے پتے.......﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات

ترجمہ شعب الایمان……جلد چہارم

باب۲۶……باب الجہاد ہے

(۱)……ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایها الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار .(توبہ)

اے ایمان والولڑو تم ان لوگوں سے جو نزدیک ہیں تمہارے۔

جہاد کی فرضیت سے پہلے کئی مراحل:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے مشرکین کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مراحل درپیش آئے۔

پہلا مرحلہ:

ان میں سب سے پہلے تو آپ کی طرف وحی فرمائی گئی اور اس میں آپ کی ذات کے سوا کوئی اور حکم نہ دیا گیا۔

دوسرا مرحلہ:

پھر تبلیغ کا حکم صادر فرمایا۔"قـم فـانـذر" اٹھئے پس لوگوں کو ڈرایئے۔اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرانے لگے تو تسلی دیتے ہوئے پھر حکم نازل فرمایا۔

(۲)……یاایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک. وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس۔ (مائدہ۶۷)

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچادیجئے جو کچھ اترا آپ کی طرف اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام اور اللہ محفوظ رکھے گا آپ کو لوگوں کے (شر) سے۔

پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ فرمائی تو (لوگوں نے) آپ کو جھٹلایا اور آپ کا مذاق اڑایا اس پر آپ کو صبر کرنے اور اپنے مشن پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا اور ڈٹ جانے کا حکم دیا گیا چنانچہ آپ کو حکم ملا کہ:

(۳)……فاصدع بما تومرو اعرض عن المشرکین إنّا کفیناک المستهزئین۔ (الحجر)

پس کھول کر سنادیجئے جو کچھ آپ کو حکم دیا جاتا ہے اور کنارہ کیجئے مشرکوں سے بے شک ہم ہی کافی ہیں آپ کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے۔

تیسرا مرحلہ:

پھر آپ کو ان لوگوں سے بالکل الگ تھلگ ہوجانے کا حکم ملا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۴)……واصبر علی مایقولون واهجر هم هجرا جمیلا (مزمل)

صبر کیجئے ان باتوں پر جو وہ کہتے ہیں اور چھوڑ دیجئے ان کو چھوڑنا اچھی طرح۔

(۵)……اور یہ آیت نازل ہوئی:

---

(۱)……زیادة من ب (۲)……فی ب فیرجع (۳)……فی ب تعالیٰ (۴)……فی ب وکانوا

و اذا رأیت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنهم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ.

اور جب تو دیکھے (اے مخاطب) ان لوگوں کو جو نکتہ چینی کرتے ہیں ہماری آیتوں میں تو اعراض کر ان سے یہاں تک کہ وہ لگ جائیں کسی اور بات میں۔

و اما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین (انعام)

اور اگر تجھے بھلوادے شیطان تو نہ بیٹھ بعد یاد آ جانے کے ظالم لوگوں کے ساتھ۔

چوتھا مرحلہ، مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت:

اس کے بعد ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایمان لائے تھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی۔ سوائے رسول اللہ کے۔

(۶)..... چنانچہ حکم ہوا۔

و من یهاجر فی سبیل اللّٰہ یجد فی الارض مراغماً کثیرا و سعة (نساء)

جو شخص ہجرت کرے اللہ کی راہ میں وہ پائے گا زمین میں ہجرت کی جگہ بہت اور کشادگی۔

پانچواں مرحلہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم:

اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷)..... وقل رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق (بنی اسرائیل)

اور دعا کیجئے اے میرے رب داخل کر مجھے داخل کرنا سچا، اور نکال مجھے نکالنا سچا۔

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی۔

پھر بے شک ان کو اجازت دی۔ اس سے قتال کی جو ان سے لڑے اور حکم ہوا۔

(۸)..... وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم و لاتعتدوا ان اللّٰہ لایحب المعتدین (بقرہ)

اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو لڑیں تم سے اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ نہیں پسند کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔

چھٹا مرحلہ، جہاد اقدامی کی اجازت:

اس کے بعد ان کو ابتداء کرنے کی یعنی اقدامی جہاد کی اجازت ملی۔ اور آیت نازل ہوئی۔

(۹)..... اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا و ان اللّٰہ علی نصرهم لقدیر (الحج)

اجازت دے دی گئی ہے ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے (کہ وہ بھی لڑیں) اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ تحقیق یہ لفظ یقاتلون سے پڑھا گیا ہے۔ تو اس طرح بھی مفہوم وہی مذکور ہے۔

ساتواں مرحلہ:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جہاد فرض کر دیا اپنے رسول پر۔ ہجرت فرض کر دی ان مسلمانوں پر جو تا حال مکہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا جہاد کی فرضیت کے بارے میں۔

(۱۰)..... وکتب علیکم القتال وهو کرہ لکم و عسیٰ ان تکرهوا شیئاً وهو خیر لکم و عسیٰ

---

(۵)..... فی ب تعالیٰ　(۶)..... فی ب و کل　(۷)..... فی أو و النواب　(۸)..... فی ب تعالیٰ

ان تحبوا شيئاً وهو شر لكم (بقرہ)
فرض کر دیا گیا ہے تم پر جہاد حالانکہ وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے کہ تم ناگوار سمجھو کسی چیز کو اور وہ بہتر ہو تمہارے لئے اور ممکن ہے کہ پسند کرو تم کسی چیز کو اور وہ مضر ہو تمہارے لئے۔

(۱۱)......قاتلوا الذين يلونكم من الكفار وليجدوا فيكم غلظة (توبہ)
لڑو تم ان لوگوں سے جو نزدیک ہیں تمہارے کفار میں سے اور چاہئے کہ وہ پائیں تمہارے اندر سختی کو۔

(۱۲)......وقاتلوا في سبيل الله واعلموا ان الله سميع عليم (بقرہ)
جہاد کرو (لڑو) تم اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔
یہ آیات اور علاوہ ازیں وہ دیگر آیات (جن میں جہاد کا ذکر ہے اس مذکور کی دلائل ہیں)

آٹھواں مرحلہ:

اس کے بعد جہاد کو لازم کر دیا سخت لازم کرنا اب کہ اس سے بچنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ حکم ہوا۔

اللہ نے جنت کے بدلے میں مسلمانوں کی جان اور مال خرید لیا ہے:

(۱۳)......ان الله اشترىٰ من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلو ن في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعداً عليه حقا في التوراة والانجيل والقران ومن اوفىٰ بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذين بايعتم به (توبہ)
بے شک خرید لیا ہے اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس کے بدلے میں ان کے لئے جنت ہوگی وہ جہاد کرتے ہیں اللہ کی راہ میں پس وہ قتل کرتے ہیں (کافروں کو) اور قتل کئے جاتے ہیں وعدہ ہے اس کے ذمے سچا تورات اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے بڑھ کر پورا کرنے والا اپنے عہد کو اللہ سے؟ پس خوش ہو تم اپنے اس سودے پر جو تم نے کیا ہے اللہ سے۔

جب جہاد فرض ہو گیا تو اس کو قبول کرنا اور بجالانا عین ایمان ہو گیا۔ اور اس کی فرضیت اس شرط کے ساتھ تھی، کہ جس نے قتل کیا یا وہ قتل کیا گیا، یعنی قتل ہو گیا اللہ کی راہ میں اس کے لئے جنت ہوگی۔ اور جس نے جہاد کو اسی طرح اور اسی شرط کے ساتھ قبول کیا وہ درحقیقت اپنے نفس کو جہاد میں خرچ کرنے اور کھپانے والا ہو گیا۔ اور یہ اپنی جان کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا معاہدے اور بیعت کی شکل میں تھا لہٰذا مسلمان اپنے نفسوں کو فروخت کر رہے تھے جنت کے بدلے میں اور اللہ تعالیٰ اسی صورت میں انکی جانوں کا خریدار تھا اور یہ بیچنے والا ایک ایسے ثمن اور ایسی قیمت کے بدلے میں بیچتا ہے جس کی ادائیگی بھی نہیں بلکہ ایک خاص مقررہ وقت پر ہوتی ہے۔
ان مذکور نصوص اور دلائل کے ساتھ جہاد کی فرضیت اور اس کا لازم ہونا واضح ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

تحریض علی الجہاد:

جہاد پر ابھارنے اور برانگیختہ کرنے کے بارے (درج ذیل آیت) بھی آئی ہے جس میں اس کی فضیلت کی طرف اشارہ بھی ہے۔ اور اس پر ثواب کی ضمانت بھی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(۱۴)...... ياايها الذين امنوا هل ادلكم علىٰ تجارة تنجيكم من عذاب اليم. تؤمنون باالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم ذالكم خير لكم ان كنتم تعلمون.
يغفرلكم ذنوبكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها الانهار ومسا كن طيبة في جنات

عدن ذلک الفوز العظیم۔ و اخریٰ تحبو نہا نصر من اللہ و فتح قریب و بشرا لمؤمنین (صف)

اے ایمان والو کیا میں بتاؤں تم کو ایسی تجارت جو نجات دے تم کو۔عذاب دردناک سے۔ایمان لاؤ تم اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو تم۔اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے یہی بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جانتے ہو۔وہ بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور داخل کرے گا تمہیں بہشتوں میں بہہ رہی ہوں گی جن کے نیچے نہریں اور پاکیزہ مکانوں میں باغوں میں ہمیشہ رہنے کے۔

یہی ہے بڑی کامیابی۔اور دوسری بات جو تم پسند کرتے ہو وہ مدد ہے اللہ کی طرف سے اور جلد فتح کی خوشخبری دیجئے ایمان والوں کو۔

اس آیت کے اندر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان انعامات کی خبر دی ہے۔جو فوری فوائد میں اور جو بدیر فائدہ ہے۔جلدی اور فوری ملنے والے فوائد تو یہ ہیں دشمنوں پر نصرت۔اور دشمنوں کو فتح کرنے کی صورت میں جو ان کو رزق ملتا ہے۔دشمنوں کے مالوں کی نعمتیں اور ان کے اہل و اولاد اور بدیر ملنے والا فائدہ جنت ہے اور اس کی دائمی نعمتیں ہیں۔

(۱۵)..... اسی طرح یہ ارشاد ہے:

فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیاۃ الدنیا با لاخرۃ و من یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نؤ تیہ اجراً عظیماً (نساء)

پس لڑنا چاہئے (جہاد کرنا چاہئے) اللہ کی راہ میں ان لوگوں کو جو بیچتے ہیں دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں۔اور جو شخص لڑے اللہ کی راہ میں پھر وہ قتل ہو جائے یا غالب آ جائے ہم ان کو بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔

مجاہدین کی مدح وثنا:

اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی مدح وثنا کی ہے ارشاد ہے۔

(۱۶)..... والذین امنوا وھا جروا وجا ھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا اولئک ھم المومنون حقالھم مغفرۃ ورزق کریم (انفال)

جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور جنہوں نے پناہ دی (مہاجرین کو) اور مدد کی وہی ہیں مسلمان سچے انہیں کے لئے ہے بخشش اور رزق عزت آبرو کا۔

(۱۷)..... نیز اور ارشاد ہے:

لایستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ وکلاً وعداللہ الحسنیٰ وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجرا عظیما۔ درجٰت منہ ومغفرۃ ورحمۃ وکان اللہ غفوراً رحیمًا (نساء)

نہیں برابر بیٹھ رہنے والے مسلمان جنہیں کوئی تکلیف نہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو اپنے مالوں اور جانوں سے بیٹھ جانے والوں پر درجے میں اور ہر ایک سے وعدہ فرمایا اللہ نے بھلائی کا (جنت کا) اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم میں۔

(۱۸)..... اور ارشاد فرمایا:

ذلک بانھم لایصیبھم ظمأ ولانصب ولامخمصۃ فی سبیل اللہ ولایطئون موطأ یغیظ الکفار ولاینالون من عدو نیلا الا کتب لھم بہ عمل صالح ان اللہ لایضیع اجر المحسنین ولاینفقون نفقۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ ولا

يقطعون واديا الا كتب لهم ليجزيهم الله احسن ما كانوا يعملون (توبہ)
یہ اس لئے کہ نہیں پہنچتی انہیں کوئی مصیبت پیاس کی اور نہ تھکان کی اور نہ بھوک کی اللہ کی راہ میں اور نہ وہ روندتے ہیں
کسی مقام کو کہ جس سے ناراض ہوں کفار اور نہ حاصل کرتے ہیں دشمن سے کوئی کامیابی مگر لکھا جاتا ہے ان کے لئے
اس کے بدلے میں نیک عمل بے شک اللہ نہیں ضائع کرتا نیکوکاروں کا اجر۔

حیات شہداء:

اور شہداء کی حیات اور زندگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

(١٩)..... ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احياء عند ربهم يرزقون (آل عمران)
ہرگز نہ سمجھنا ان کو جو شہید ہوئے اللہ کی راہ میں، مردے بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے رب کے یہاں۔ وہ رزق دیئے جاتے ہیں۔

(٢٠).....اور ارشاد ہے:

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله امواتاً بل احياء ولكن لا تشعرون (بقرہ ١٥٤)
نہ کہو ان کو جو شہید ہو جائیں اللہ کی راہ میں مردے بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے۔

٤٢٠٥:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں "اصبروا" صبر کرو، قال علی الجہاد۔ فرمایا کہ جہاد پر۔

(٢١)..... وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون
اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں بڑھے رہو اور جہاد کے لئے مستعد رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔
فرمایا کہ صابروا علی عدوکم اپنے دشمن پر صبر کرو۔ ورابطو۔ یعنی اپنے دین پر پکے رہو۔

٤٢٠٦:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو محمد بن کثیر صنعانی نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو عبداللہ بن سلام نے۔
اصحاب رسول کا ایک وفد ہم سے مفقود ہو گیا تو ہم نے کہا اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو محبوب ہے تو ہم اس کا عمل کرتے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے:

(٢٢)..... سبح لله ما في السموات وما في الارض وهو العزيز الحكيم. يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون. ان الله يحب الذين يقاتلون في سبيله صفا كانهم بنيان مرصوص (صف)
تسبیح کرتی ہے اللہ کی جو مخلوقات ہے آسمانوں میں اور جو ہے زمین میں اور وہی ہے غالب حکمت والا۔ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو تم
کرتے نہیں؟ سخت ناپسند ہے اللہ کے یہاں کہ تم کہو وہ بات جو تم کرتے نہیں۔ بے شک اللہ پسند کرتا ہے ان کو جو لڑتے ہیں
اس کی راہ میں صفیں باندھ کر گویا کہ وہ ایک دیوار ہے سیسہ پلائی ہوئی۔

اختتام سورۃ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہمارے سامنے اسی طرح پڑھا۔
اوزاعی نے کہا ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے یحییٰ بن ابو کثیر نے اسی طرح کہا ہے محمد بن کثیر نے اور اس کو پڑھا ہمارے اوپر اوزاعی نے اسی

(٤٢٠٥)..... في ب تعالیٰ (٤٢٠٦)..... (١) في ب تعالیٰ (٢)..... في ثقة الدين.

طرح۔ابوعبید نے کہا ہے کہ اس کو پڑھا ہے ہمارے سامنے محمد بن کثیر نے اسی طرح۔اور کہا ہے ابوالحسن بن عقبہ نے اور پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے ابوالولید نے اسی طرح۔ابوعبداللہ نے اور اس کو پڑھا ہے ہمارے اوپر ابوالحسن شیبانی نے اسی طرح۔

کہا ہے شیخ احمد مصنف کتاب نے اور اس کو پڑھا ہے ہمارے سامنے ابوعبداللہ نے اسی طرح۔اور کہا ہے ابن سماک کے حدیث میں کہا ہے ابراہیم بن الہیثم نے۔اور اس کو پڑھا ہے ہمارے اوپر محمد بن کثیر نے آخر سورۃ تک اسی طرح۔

ہم سے کہا تھا ابوعمر ابن سماک نے اور پڑھا تھا اس کو ہمارے سامنے ابراہیم بن الہیثم نے آخر سورۃ تک اسی طرح۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ اس کو پڑھا تھا ہمارے سامنے ابوعمرو بن سماک نے سورۃ کے شروع سے آخر تک اسی طرح۔اور پڑھا ہمارے سامنے ابو عبداللہ نے سورۃ کو اسی طرح۔کہا ہے علی ساوی نے اور پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے شیخ امام زکی تقی الدین نے آخر سورۃ تک۔اور کہا کہ پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے امام احمد نے اسی طرح آخر تک۔

۴۲۰۷:......کہا ہے شیخ احمد نے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں ابواسحٰق فزاری کی حدیث سے۔اور ولید بن مزید سے اس نے اوزاعی سے۔اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے۔اور روایت کیا گیا ہے ھقل بن زیاد سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ سے اس نے بلال بن ابومیمونہ سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے عبداللہ بن سلام سے اور جماعت حفظ کرنے یاد رکھنے کے اعتبار سے ایک سے اولیٰ ہوتی ہے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

ایمان باللہ کے بعد جہاد فی سبیل اللہ افضل عمل ہے:

۴۲۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس میں جو میں گمان کرتا ہوں زہری سے اس نے حبیب مولیٰ عروہ بن زبیر سے اس نے عبداللہ بن زبیر اس نے ابومروح یا مراوح سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا یارسول اللہ کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان باللہ۔اور جہاد فی سبیل اللہ۔پھر انہوں نے پوچھا کہ عتاق کون سا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو نفیس اور عمدہ۔اس نے کہا آپ کیا کہتے کہ اگر میں نہ پاؤں (استطاعت ان امور کی) فرمایا تو پھر اعانت کر معاونت کر صانع کی۔اور بنا تو کم عقل کے لئے۔اس نے پوچھا کہ آپ بتائیے اگر میں اس کی استطاعت نہ رکھوں؟ تو۔فرمایا کہ تو بچالے لوگوں کو اپنے شر سے بے شک یہ بھی صدقہ ہے جس کو صدقہ کرے گا اس کے ساتھ اپنے نفس پر۔

۴۲۰۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھ کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید آدمی نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم دبری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے۔پھر اسی کو ذکر کیا اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل سوا اس کے کہ آپ نے فرمایا کہ اعانت کر تو صانع یا ضائع کی یا بنا تو اخرق کے لئے (کم عقل بے سمجھ کے لئے۔)

۴۲۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومراوح نے ان کو ابوذر نے اسی حدیث کے ساتھ اور کہا ہے ہشام نے اپنی حدیث میں اعانت کر تو ضائع کی بخاری مسلم نے ان کو روایت کیا ہے حدیث ہشام سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث عبدالرزاق سے۔

۴۲۱۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد بن محمد بن ابراہیم اشنائی نیساپوری نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان

(۴۲۰۸) (۱) فی ب عروة (۲)...... فی ب مراوح (۳)...... فی ب تصدق
(۴۲۰۹) (۱) فی ب الأزری (۲)...... سقط من ب

بن سعید نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن میتب نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان باللہ اور ایمان بالرسول۔ کہا گیا کہ اس کے بعد کیا افضل ہے۔آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کیا چیز؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد حج مبرور نیکیوں والا حج (یعنی حج مقبول)۔

۴۲۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے پھر اسی کو ذکر کیا علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے پوچھا۔اور یوں نہیں کہا رسولہ، بخاری مسلم نے ان کو نقل کیا ہے صحیح حدیث ابراہیم بن سعد سے۔اور مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث عبدالرزاق سے۔

۴۲۱۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو محمد بن احمد بن دلویہ دقامر نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو قیس بن حفص نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو حسن بن عبداللہ نے ان کو ابوعمرو شیبانی نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا افضل عمل نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۴۲۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی ابوالیمان کے سامنے یہ کہ شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو خبر دی ہے زہری سے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے۔عطاء بن یزید لیثی نے کہ بے شک اس کو حدیث بیان کی ابوسعید خدری نے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں میں سے کون افضل ہے۔رسول اللہ نے فرمایا۔وہ مؤمن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔صحابہ نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مؤمن جو کسی پہاڑ کی چوٹی یا وادی میں رہتا ہو وہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ابوالید سے اور بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دیگر وجوہ سے زہری سے۔

مجاہد کی مثال:

۴۲۱۵:......اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو سعید بن میتب نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال جو اس کی راہ میں جہاد کرے اللہ اس کو جانتا ہے اس روزہ رکھنے والے کے ہے جو رات کو عبادت بھی کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی اپنی راہ میں اللہ تعالیٰ ہی کفالت کرتا ہے بایں صورت کہ ان کو وفات دیتا ہے پھر اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے یا اس کو صحیح سالم واپس کر دیتا ہے اس سب کچھ سمیت جو کچھ اس نے اس جہاد میں پالیا ہے اجر ہو یا مال غنیمت اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

جہاد فی سبیل اللہ کے برابر عمل:

۴۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ہمام نے ان کو محمد بن مجاہد نے ان کو ابوحصین نے اس کو حدیث بیان کی ہے ذکوان سے یہ کہ ان کو ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل تعلیم فرما دیجئے جو جہاد فی سبیل اللہ

(۴۲۱۰)......(۱) فی ب مراوح (۴۲۱۳)......(۱) فی ب تعالیٰ

کے برابر ہو۔حضور نے فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا کیا تم یہ استطاعت رکھتے ہو کہ مجاہد جب جہاد کے لئے گھر سے نکلے تو تم مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عبادت میں کھڑے ہی رہ جاؤ اس میں رکاوٹ نہ آنے دو۔اور تم روزہ رکھو ایسا کہ پھر افطار ہی نہ کرو؟ اس آدمی نے کہا کہ میں اس کی تو طاقت نہیں رکھتا۔ابو ہریرہ فرماتے ہیں بے شک مجاہد کا گھوڑا جہاں تک اپنے طویل راستے میں چلتا ہے اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۴۲۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالحسین عبدالباقی بن قانع حافظ نے ان کو اسحاق بن حسن اور محمد بن علی بن بطاء نے دونوں کو عفان نے اس نے ان کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل علاوہ ازیں اس نے یہ نہیں کہا (اس آدمی کا قول کہ) میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔اور اس نے ابو ہریرہ کے قول کے بعد یہ ذکر کیا ہے کہ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں اسحاق سے اس نے عفان سے۔

۴۲۱۸:.....ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہا گیا یارسول اللہ۔ہمیں اس چیز کی خبر دیجئے جو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہو؟ حضور نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھو گے۔لوگوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ (یعنی ہم طاقت رکھیں گے) پھر آپ نے فرمایا کہ تم اس کی استطاعت نہیں رکھو گے۔لوگوں نے کہا جی ہاں رکھیں گے یارسول اللہ۔راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضور نے کہا ان سے تیسری بار یا چوتھی بار میں کہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال اس رات کی عبادت کرنے والوں کا روزہ رکھنے والے کی سی ہے جو آیات الٰہی کے ساتھ قانت بھی ہے جس کی عبادت قیام اور روزہ کے تسلسل میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہری بن حرب سے اس نے جریر سے اس نے اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے یہاں تک کہ مجاہد واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

۴۲۱۸:.....مکرر۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اضافے کو آخر میں ذکر کیا ہے۔

کونسا عمل افضل ہے؟:

۴۲۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو مالک بن مغول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید بن عیذار سے ان کو ابوعمرو شیبانی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون سا افضل ہے؟ پھر یہ کہ والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک۔میں نے پوچھا کہ پھر کون سا؟ فرمایا پھر جہاد فی سبیل اللہ کہتے کہ پھر مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اگر میں زیادہ پوچھتا تو آپ زیادہ بتاتے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن ابن صباح سے اس نے محمد بن سابق سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعیب سے اس نے ولید بن عیذار سے۔

۴۲۲۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ابومسعود نے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا نمازوں کو اپنے وقتوں پر پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ۔

متعارض احادیث میں تطبیق:

حکایت کی ہے ابوعبداللہ حلیمی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی شاشی امام رحمہ اللہ نے (وہ فرماتے ہیں کہ) یہ کیسی خبریں نکلی ہیں کہ لوگ اس چیز

(۴۲۱۷) .....(۱) فی ب مسجدک. والحدیث رواہ احمد (۲/۴۲۴) من طریق عفان.

(۴۲۱۸) .....مکرر. هذا الحدیث زیادة من ب.

کے قائل ہیں کہتے ہیں خیر الاشیاء فلاں فلاں ہے یعنی سب سے افضل پھر افضل۔(وہ کہتے ہیں اس کی جائز اور انسب توجیہ یہ ہے کہ) جب کوئی کہتا ہے کہ فلاں چیز فلاں عمل سے افضل ہے تو مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس چیز کی تفضیل اور اس کو فضیلت دینا مقصود ہو تمام اشیاء پر اور تمام اعمال پر۔ یہ مقصود نہیں ہوتا کہ وہ فی نفسہ جمیع اشیاء سے افضل ہے بلکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک حالت میں بہتر ہے دوسری میں نہیں ہے۔ اور بعض سے ہے بعض سے نہیں ہے۔ جیسے کوئی شخص بے موقع و بے محل بات کے نقصان سے بچنے کے لئے کہتا ہے کہ یہاں سکوت اور خاموشی سے افضل کوئی شئی نہیں ہے۔ تو اس کی مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ اس موقع پر نہ بولنا بولنے سے اچھا ہے اور افضل ہے۔ یہ مراد نہیں ہوتی کہ ہر جگہ اور ہمیشہ نہ بولنا اور ہر جگہ اور ہر وقت نہ بولنا چپ رہنا افضل ہے یہ مراد نہیں ہوتی۔ اور اس کے برعکس کی مثال دیکھ لیجئے۔ کبھی انسان نہ بولنے اور خاموش رہنے سے نقصان کا اندیشہ سمجھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مؤمن کے لئے اس سے افضل کوئی شئی نہیں کہ وہ جو کچھ جانتا ہے اس کو بول دے یا یہ کہ حق بات کہہ دے اس سے افضل کوئی شئی نہیں ہے۔ تو اس سے مراد بھی یہی ہے اس موقع پر بولنا نہ بولنے سے افضل ہے۔ ایک اور مثال کے طور پر دیکھئے کہ لوگ کہتے ہیں فلاں آدمی سب سے زیادہ عقلمند ہے اور فلاں آدمی سب سے افضل ہے۔ تو مراد ہوتی ہے کہ وہ عقلمندوں میں سے ایک عقل مند ہے افضل لوگوں میں سے ایک افضل ہے۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ساری مخلوق سے افضل ہے یا زیادہ عقل مند ہے اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔ یقیناً اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اپنے گھر میں اچھی طرح رہے وہ افضل ہوتا بھی ہو۔ اور اسی طرح ایک روایت میں ہے تمہارے شرارتی اور بدتر لوگوں میں وہ ہے جو مجرد یعنی تمہارے اشرار میں سے ہے کیونکہ اگر چہ وہ نیک صالح بھی ہو تو بھی وہ اس کا نفس شر کے درپے رہتا ہی ہے یعنی فتنے سے امن نہیں ہوتا اور محفوظ نہیں ہوتا یہ مطلب ہے۔ یہ نہیں کہ وہ سب سے زیادہ خراب ہے۔ اس لئے کہ فاسق اور فاجر لوگ یقیناً اس سے شریر اور بدتر ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے کہ مجرد لوگوں میں بھی فی الواقع صالحین ہوتے ہیں۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زبان سے بڑھ کر لمبی قید کا کوئی زیادہ حق دار نہیں ہے۔ حالانکہ فی الواقع یہ دیکھا گیا ہے کہ کبھی فاسق اور فساد مچانے والا اس مذکور سے قید ہونے کا زیادہ مستحق اور حق دار ہوتا ہے۔ اور اسی طرح یہ روایت ہے کہ میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شئی نہیں ہے۔ حالانکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ نماز اور جہاد اس سے اعلیٰ ہے۔ اور اسی طرح یہ روایت ہے کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں نماز میں زیادہ نرم کندھوں والا ہو۔ حالانکہ نرم کندھوں والے یعنی دوسروں کی رعایت کرنے والے بھی بہت ہوتے ہیں جو اپنی ذات اور اپنے دین کے اعتبار سے مذکورہ شخص سے بھی افضل ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ کہ اس طرح کے سارے کلام عربی میں جن کا اطلاق کسی خاص حال یا خاص وقت پر ہوتا ہے۔ اور اس بنا پر ہوتا ہے کہ اس فضیلت والی شئی یا شخص کے الحاق ہو جاتا ہے افضل اعمال کے ساتھ۔ اور اس بنا پر وہ افضل ہوتے ہیں۔ ہر وقت ہر شئی سے افضل نہیں ہوتے اس کے بعد شیخ محمد بن علی ساسی نے اس موضوع پر بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود کی حدیث بھی ذکر کی جوان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی بابت وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے افضل اعمال کے بارے میں پوچھا۔ پھر کہا کہ اس کے بعد پھر کہا؟ اس کے بعد کہا؟ تو اس طرح کے سوال و جواب سے کبھی منشا افضلیت کی ترتیب کا نہیں ہوتا پوچھنے کا بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کون سی چیز ہے؟ اور کیا چیز ہے؟ مذکورہ مسئولہ افضل چیز کے قائم مقام ہو سکے اور ہم اس کی حفاظت کریں۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فلا اقتحم العقبة. وما ادراک ما العقبة. فک رقبة او اطعام في يوم ذی مسغبة. يتيماً ذا مقربة او مسكينا

(۴۲۲۰) ....(۱) في ب للمرء. (۲) .... زيادة من ب (۳) .... في ب معرض. (۴) .... في ب المنكب.
(۵)..... زيادة من ب. (۶) .... سقط من أ (۷) .... في المنهاج للحلي على انه أهل فك وهو الصحيح انظر ص ۴۷۱ ج ۲.

ذامتربه. ثم كان من الذين امنوا (وعملوا الصالحات) وتواصوبا لصبر وتواصوا با لمرحمة.

پس وہ شخص جو نہیں داخل ہو گھاٹی میں۔ کس چیز نے بتایا آپ کو کہ کیا ہے گھاٹی؟ گردن کو آزاد کرنا۔ یا بھوک کے دن کھانا کھلانا۔
قرابت دار یتیم کو۔ یا مسکین خاکسار کو۔ پھر ہے وہ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے (اور عمل صالح کئے)
اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی اور مہربانی کی تلقین کرتے رہے۔

آپ آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ایمان کا مرتبہ کھانا کھلانے سے بعد میں ہے۔ اور وہ ایمان سے بھی افضل ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ کیونکہ نہ ہوا ایسا؟ کیونکہ نہ گردن چھڑائی ہے۔ اور کیوں نہ کھلایا مگر باوجود اس کے وہ اہل ایمان میں سے ہے وہ اہل ایمان جو اہل صبر میں اور اہل مرحمہ میں۔ تو یہ تمام توجیہات اس طرح ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن عمرو نے یعنی ابن نافع نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو یحیٰی بن ایوب نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک حج کرنا اس آدمی کے لئے جس نے حج نہیں کیا تھا بہتر ہے دس جہادوں میں شرکت سے اور ایک جہاد کرنا اس آدمی کے لئے جس نے حج کرلیا ہے بہتر ہے دس حجوں سے۔ اور سمندر میں جہاد کرنا بہتر ہے۔ خشکی کے دس غزوات سے اور جس نے (جہاد میں) دریا کو یا سمندر کو عبور کرلیا گویا کہ اس نے تمام وادیوں کو عبور کرلیا اور اس میں جھومنے اور حرکت کرنے والا اپنے شہادت کے خون میں تڑپنے والے کی مثل ہے۔

۴۲۲۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن معراج نے ان کو مطین نے ان کو سعید بن عبدالجبار نے ان کو ابوعبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو مرداس لیثی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ البتہ ایک حج کرنا افضل ہے دس غزوات سے اور ایک غزوہ افضل ہے دس حجوں سے۔

۴۲۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم مروزی نے اور ابراہیم بن محمد فقیہ بخاری نے دونوں کو ابوالموجہ نے ان کو خبر دی عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو وھب بن وارد نے ان کو عمر بن محمد بن محمد بن منکدر نے ان کو سمی نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور اس کے دل میں بھی جہاد کی بات نہ آئی وہ منافقت کے ایک شعبہ پر مرگیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حدیث ابن مبارک سے۔

۴۲۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسن بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو علی بن اسحق خراسانی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو عطاء نے یعنی ابن ابورباح نے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ کہ جس وقت لوگ دینار اور درہم میں بخل کرنے لگیں اور گائے کی دموں کے پیچھے پیچھے پھریں گے اور جہاد کرنا چھوڑ دیں اللہ کی راہ میں۔ بیع عینہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش اتار دیں گے اور آزمائش اور مصیبت کو وہ اس وقت تک نہیں اٹھائیں گے جب تک لوگ واپس اپنے دین میں نہ لوٹ آئیں۔

اسی طرح کہا عطاء نے یعنی ابن ابورباح نے۔ اور ایک اور ضعیف طریق سے مروی ہے۔ عطاء سے۔

(۴۲۲۱)...... (۱) في ب ويعلى.

(۴۲۲۲)...... (۱) في ابطين. (۲) في ب ولغزوة.

(۴۲۲۳)...... (۱) في (أ) غيلان وهو خطأ، وعبدان من عبدالله بن عثمان أبوعبدالرحمن المروزي. (۲) في ا ابن.

(۳)...... في أوهب. (۴)...... في ب نفاق.

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ یہ وہ حدیث ہے جو حیوۃ بن شریح سے بھی معروف ہے اس نے ابن اسحٰق بن عبدالرحمٰن خراسانی سے اس نے عطاء خراسانی سے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے۔ تبایع بالعنین بیع عینہ یہ ہے کہ ایک آدمی آئے اور آکر کہے آپ اس اس طرح خرید لیں اور میں اس کو تم سے اتنے اتنے میں خرید لوں گا اتنی اتنی منافع کے ساتھ۔

صبر کی فضیلت:

۴۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عروہ بن نزال یا نزال بن عروہ نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا صبر کر صبر کر۔ تم نے بہت بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا۔ بے شک وہ آسان ہے جس کے لئے اللہ آسان کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کر۔ اور فرض نماز کو قائم کر۔ اور فرض زکوٰۃ ادا کر۔ کیا میں تجھے امر (دین) کے اصل اور اس کے (بنیادی) ستون اور اس کی بلندترین چوٹی بتاؤں ؟ بہر حال اصل امر۔ اور سلامتی کی بات یہ ہے کہ جو مسلم مسلمان ہو گیا وہ بچ گیا۔ اور اس کا ستون نماز ہے۔ اور اس کی بلندتر چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کے بارے میں بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے۔ اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور بندے کا رات کے اندر قیام کرنا (یعنی عبادت کرنا۔) اس کے بعد آپ نے آیت پڑھی:

تتجافى جنوبهم عن المضاجع

علیحدہ ہو جاتے ہیں ان کے جسم بستروں سے۔

مذکورہ حدیث کی تشریح شیخ حلیمی کے قول سے:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے اسلام وہ چیز ہے کہ جس کے بغیر کوئی عمل بھی صحیح نہیں ہے مگر اسلام کے ساتھ۔ جب اسلام ہی نہ رہے۔ تو کوئی بھی عمل ہو وہ بھی نہیں رہے گا اس کی مثال سر کی سی ہے کہ جس کے بغیر اعضاء میں سے کوئی چیز سالم نہیں رہ سکتی۔ مگر سر کی بقاء کے ساتھ۔ جب سر تمام اعضاء سے جدا کر دیا جائے تو اس کے بعد تمام اعضاء میں سے کسی شئی کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

بہر حال نماز تو وہ دین کا ستون ہے۔ اور امر سے مراد دین ہے۔ اس لئے کہ اسلام بغیر نماز کے نہ ہی مفید ہے اور نہ ہی قائم رہ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ دیتا ہے اس کا قبول کرنا اس کے کرنے سے۔ کیونکہ اکیلا اسلام خون کو بھی محفوظ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اس کے ساتھ اقامۃ صلوٰۃ بھی ہو۔

بہر حال آپ کا فرمانا کہ اس کی بلندتر چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے تو کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ معالم اسلام میں سے کوئی بھی اس سے زیادہ مضبوط ہے اور نہ ہی اس سے زیادہ ظاہر ہے پس وہ اس لئے بلندتر چوٹی کی طرح ہے ذروۃ سنام کا معنی ہوتا ہے اونٹ کی کوہان ۔ جو اونٹ کا سب سے بلندتر حصہ ہوتا ہے اس سے اونچا اور کوئی نہیں ہوتا کہ دور سے دیکھنے والے کی نظر دور سے اسی پر ہی پڑتی ہے۔ شیخ نے اس کی شرح

(۴۲۲۴)......(۱) في ب الحسن وهو خطأ. (۲)...... في أ محمد وهو خطأ. (۳)...... في ب علي بن عياش.

(۴)...... في ب ظن وهو خطأ. واخرجه (۲/۲۸) عن. سود بن عامر عن أبي بكر بن عباس. به.

(۴۲۲۵)......(۱) في ب بن علي. (۲)...... في ب لقد. (۳)...... في ب وتؤدي. (۴)......زيادة من ب.

(۵)...... في ب الأعمال. (۶)...... في ب فإذا.

کرنے میں تفصیل کی ساتھ کلام کیا ہے۔

سیر وتفریح کی اجازت:

۴۲۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد میں اسحاق فقیہ نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوالجماہر محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو ھیثم بن جمیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے علاء بن حارث نے ان کو قاسم بن عبدالرحمن نے ان کو ابوامامہ نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے سیر وتفریح کی اجازت دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی سیر وسیاحت جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔

۴۲۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان نے زید عمی سے ان کو ابوایاس نے ان کو انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

ہرامت کے لئے ایک رھبانیت ہوتی تھی اور اس امت کی رھبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے (لوگوں سے رھبانیت الگ تھلگ ہو کر عبادت کرنا۔)

۴۲۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن یوسف بن سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ازرق بن قیس سے انہوں نے سنا مسعس بن سلامہ سے وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ ایک آدمی کو غائب پا کر تلاش کیا اپنے اصحاب میں سے جب وہ آیا تو اس نے کہا کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں کسی پہاڑ میں علیحدہ ہو جاؤں اور عبادت کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ نہیں تم ایسا نہیں کرو۔ اور تم لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ کرے۔ البتہ ایک ساعت صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا اسلام کی سرحدوں پر اللہ کی چالیس سال خلوت کی عبادت سے افضل ہے۔

۴۲۲۹:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد بن علی بن سقاء نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحق نے پھر اس نے ان دونوں حدیثوں کو ذکر کیا۔

ایک صحابی کا واقعہ:

۴۲۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالذھر نے ان کو ابوعامر غوری نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو ابن ابوذباب نے ان کو ابوہریرہ نے کہ اصحاب رسول میں سے ایک آدمی ایک وادی سے گذرا وہاں میٹھے پانی کا چھوٹا سا ایک چشمہ تھا اس کا صاف ستھرا ہونا اس کو اچھا لگا تو اس نے سوچا کہ میں کاش کہ ان سب لوگوں سے علیحدہ ہو کر رہنا شروع کردوں اور علیحدہ کام بھی کروں اور سوچا کہ میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کروں لہذا اس نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو منع فرمایا۔ اور یہ فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک آدمی کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا ساٹھ سال تک اپنے گھر میں رہ کر نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ کیا تم لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تم لوگوں کو معاف کردے اور تم لوگوں کو جنت میں داخل کردے۔ جہاد کرو اللہ کی راہ میں جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اونٹنی کی دو مرتبہ دودھ نکالنے کا وقفہ کرنے کی مقدار اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

۴۲۳۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد عنبری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح مصری نے ان کو یحیٰی بن ایوب نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن نے انکو عمران بن حسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا جہاد کی صف میں کھڑا ہونا اللہ کے نزدیک افضل ہے آدمی کی ساٹھ سالہ عبادت سے۔

(۴۲۲۸)......(۱) زیادة من ب. (۲) فی أ فقد (۳) فی ب تعالیٰ

(۴۲۳۰) (۱) فی ب أحمد بن. والحدیث اخرجه الحاکم (۲/ ۶۸) من طریق هشام بن سعد. به وصححاه.

۴۲۳۲: ....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن مصری نے ان کو محمد بن عمرو بن نافع نے ان کو عبداللہ بن صالح نے پھر اس نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ سوائے اسکے کہ اس نے بلفظ عنداللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک) نہیں بولا۔

۴۲۳۳: ....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی حسن بن حکیم نے ان کو مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن معن غفاری نے ابومعن سے) ان کو زہرہ بن معبد قرشی نے ان کو ابوصالح مولیٰ عثمان نے ان کو عثمان بن عفان نے مسجد خیف میں منیٰ میں اور انہوں نے حدیث بیان کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ میں ایک دن لگانا اس کے علاوہ عبادات میں ایک ہزار دن لگانے سے بہتر ہے۔ پس دیکھنا چاہئے ہر آدمی کو اپنے لئے کونسا راستہ اختیار کر رہا ہے۔

مصنف کا تبصرہ:

ان احادیث سے مقصود جہاد کے اجر کو دوسری چیزوں کے اجر کے مقابلے میں دہرا بتانا ہے اور یہ اجر مختلف لوگوں کے احوال کے اعتبار سے اور ان کی نیتوں کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے اور ان کے اخلاص کے اعتبار سے اور مختلف اوقات کے اعتبار سے بھی۔ جہاد کے محل وقوع کے اعتبار سے بھی۔ احتمال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دگنے کو اور اس سے زیادہ کرنے کو مختلف مواقع کے اعتبار سے مختلف بیان کیا ہو کبھی چالیس سال اور کبھی ساٹھ سال کبھی اس سے کم کبھی اس سے زیادہ۔

شیخ ابوبکر محمد بن علی شامی نے کہا ہے کہ۔ اس کی مثالیں کثیر ہیں کہ اس مفہوم کو ستر کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

جیسے یہ کہا گیا ہے کہ۔ نہیں نقصان اس کا جو استغفار کرتا ہے۔ اگر چہ وہ ستر مرتبہ بھی اس کا اعادہ کرے یعنی یہاں پر ستر سے مراد ستر کی حد بندی بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ مقصد اس کی کثرت کا بیان ہے۔

اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنا:

۴۲۳۴: ....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسحٰق خزاعی نے مکہ میں ان کو ابن ابومسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو کھمس بن حسن نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہا عثمان بن عفان نے حالانکہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ مجھے کوئی مانع نہیں تھا اس بات سے کہ میں تم لوگوں کو اس کے بارے میں بتاؤں مگر بخل تمہارے ساتھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ اللہ کی راہ میں ایک رات چوکیداری کرنا اس ہزار رات سے افضل ہے جس میں رات کو نفل پڑھے جائیں اور دن کو روزہ رکھا جائے۔

لیلۃ القدر سے افضل رات:

۴۲۳۴: مکرر ہے۔ ہم نے روایت کی ہے ابن عمر سے بطور مرفوع روایت سے۔ کیا میں تمہیں اس رات کے بارے میں نہ بتادوں جو لیلۃ القدر سے افضل ہے اس چوکیدار اور محافظ (کی رات) جو خوف اور خطرات کی زمین پر حفاظت کرتا ہے (اس حال میں کہ) شاید وہ گھر واپس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے:

۴۲۳۵: ....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس نقبی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے

(۴۲۳۲) ....(۱) فی ب عن. (۴۲۳۳) ....(۱) سقط من ب.

(۴۲۳۳) (۱) أخرجه الحاكم (۲/۸۱) بنفس الإسناد وصححاه.

(۴۲۳۴) مكرر. (۱) أخرجه الحاكم (۲/۸۰، ۸۱) مرفوعا.

ان کو ابو صالح بن کیسان نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آنکھوں پر حرام ہے کہ ان دونوں کو جہنم کی آگ پہنچ سکے ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی ہے۔ اور دوسری وہ آنکھ جو اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے رات کو جاگتی ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ اس کے گھر والے بھی اہل کفر میں سے ہوں۔

مجاہد کے لئے جنت کی ضمانت:

۴۲۳۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو النصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور الفاظ اس سے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے عمارہ سے ان کو ابو زرعہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے اس آدمی کو جنت میں داخل کرنے کی جو اللہ کی راہ میں نکلا جس کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا اور میرے ساتھ ایمان اور میرے رسول کی تصدیق۔ یا وہ آدمی اپنے ٹھکانے پر واپس آ جائے جہاں سے نکلا تھا جو کچھ اجر کما سکا اس کو لے کر اور مال غنیمت کو ساتھ لے کر۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اللہ کی راہ میں جو بھی زخم لگا ہے قیامت کے دن جب آئے گا تو اسی زخم کی صورت میں سامنے آئے گا اس کا رنگ خون والا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی ہوگی۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈالدوں گا تو میں خود کسی جہاد سے پیچھے نہ ہوتا کہیں بھی جو اللہ کی راہ میں لڑا جا رہا ہو۔ لیکن میں گنجائش نہیں پاتا ہوں کہ میں لوگوں کو سواری دوں اور وہ خود بھی گنجائش نہیں رکھتے ہیں۔ اور مجھے چھوڑ کر جانا بھی ان کو کھلتا ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور پھر میں قتل کر دیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حدیث عبدالواحد سے کچھ حصہ مسدد سے اور کچھ حصہ دیگر سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے۔

قیامت کے دن مجاہد کے خون کی خوشبو کستوری کی مانند ہوگی:

۴۲۳۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسن قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مؤمنوں سے مشکل نہ ہوتی تو میں کسی سریہ سے پیچھے بیٹھتا جو اللہ کی راہ میں لڑا جائے۔ لیکن میں گنجائش نہیں پاتا کہ میں لوگوں کو سواری دوں اور وہ خود بھی گنجائش نہیں رکھتے وہ میرے پیچھے پیچھے چلے آئیں گے کیونکہ ان کے دل اس بات سے خوش نہیں ہوں گے کہ وہ میرے بعد پیچھے بیٹھے رہ جائیں۔ کہتے ہیں کہ اور رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہر وہ زخم جو مسلمان اللہ کی راہ میں کھاتا ہے قیامت کے دن بالکل اسی اصلی صورت پر ہوگا کہ جب تیر لگا تھا اور اس سے خون پھوٹا تھا لہٰذا رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی

(۴۲۳۶) (۱) فی ب المسلمین.

(۴۲۳۷) (۱) فی ب طبعت		(۲) ... فی ب دم.

ہوگی۔دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۴۲۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو خبر دی اوزاعی نے ان کو ابو مصبح نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ سے کہا گیا ارض روم میں اے ابوعبداللہ کیا آپ سوار نہیں ہوئے سواری پر فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ ان کو آگ پر حرام کر دے گا۔اور فرمایا۔کہ میری سواری کو درست کر دے اور مجھے میرے کنبے، قبیلے سے مستغنی کر دے۔کہتے ہیں کہ اس دن اس سے زیادہ کسی کو پیدل چلتے نہیں دیکھا گیا۔

۴۲۳۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن لھیعہ نے اور عمرو بن مالک نے ان کو ابن ابوجعفر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو سلمان اغر نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور نے ایک غزوہ میں (سریہ) جانے کا حکم دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم رات کو ہی چلے جائیں یا ہم صبح کا انتظار کریں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے خراف میں جا کر رات گذارو۔اور خراف باغیچہ کو کہتے ہیں۔

۴۲۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابوبشیر نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

شہداء کرام کی حیات طیبہ:

کہ جب جنگ احد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ نے ان کی روحوں کو جنت کے سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا وہ جنت کی نہروں پر جاتے،اور جنت کے پھل کھاتے۔پھر وہ سونے کی ان قندیلوں اور چراغوں میں پناہ لیتے جو عرش کے سائے تلے لٹکی ہوئی ہیں۔(شہدائے احد کی ارواح نے)جب جنت کے کھانوں کی اور مشروبات کی لذت محسوس کی اور دوپہر کے آرام کی راحت پائی تو وہ کہنے لگے۔کون خبر پہنچائے گا؟ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی کہ ہم زندہ ہیں جنت میں (دنیا میں تو قتل ہو چکے ہیں) اور ہمیں یہاں رزق دیا جا رہا ہے تاکہ جہاد سے سستی نہ کریں۔اور جنگ کے وقت بوجھل نہ ہوں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (تمہاری اس خواہش کی اطلاع) میں تمہاری طرف سے ان کو پہنچا دیتا ہوں۔لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

و لاتحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احياء عند ربهم يرزقون. فرحين بما اتاهم الله من فضله. ويستبشرون با لذين لم يلحقوبهم من خلفهم الاخوف عليهم و لاهم يحزنون. يستبشرون بنعمة من الله وفضل و ان الله لايضيع اجر المومنين.

مت خیال کر وان لوگوں کو جو اللہ کی راہ قتل ہو گئے ہیں کہ وہ (ہر حال اور ہر جگہ) مردے ہیں بلکہ وہ زندے ہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جا رہے ہیں۔اللہ نے جو فضل ان کو عطا کیا ہے (جس کی تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں فرمائی ہے) اس پر وہ بہت خوش ہیں۔اور وہ ان لوگوں کو بھی بشارت دیتے جو تا حال پیچھے سے جا کر ان کو نہیں ملے ہیں (کہ ان کی اطلاع رہے کہ) ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے۔وہ خوش ہیں اللہ کی نعمت پر اور فضل پر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔

(۴۲۳۸)......(۱) في ب أبو وهو خطأ. (۲)...... في أصبح.

(۴۲۳۹)......(۱) في ب وصفوان بن سليم.

(۴۲۴۰)......(۱) في ب ولا يتخلفوا ان. (۲)...... في ب تعالیٰ

سبحان اللہ حیات شہداء کی کیسی پیاری تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ جس سے بے شمار اعتراضات اور خود ساختہ عقائد اور توہمات خود بخود باطل ہو جاتے ہیں۔ (مترجم)

۴۲۴۱: ..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو حارث بن فضل انصاری نے ان کو محمد بن سعید انصاری نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ شہداء نہر جنت کے کنارے پر ہیں (جو جنت کے دروازے پر بہتی ہے) ہرے خیموں میں ہیں صبح وشام ان کا رزق ان کو دیا جاتا ہے۔

۴۲۴۲: ..... ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد بن علی بن سفار نے اور ابو الحسن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو عبدالواحد نے بن زیاد نے کہا ہے یوسف نے اور ان کو حدیث بیان کی ہے ابو موسیٰ نے ان کو ابو معاویہ نے ان دونوں کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا اس آیت کے بارے میں۔

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون.

مت گمان کرو ان لوگوں کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ بہر حال ہم نے اس بارے میں پوچھا تھا ان کی ارواح سبز پرندوں کی طرح ہونگی ہیں جنت میں سیر کرتے ہیں جہاں چاہیں اس کے عرش کے ساتھ لٹکے ہوئے قندیلوں میں آ کر رہتے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوتے ہیں کہ یکایک ان کے اوپر تیرا رب جھانکتا ہے اور فرماتا ہے۔ سوال کرو مجھ سے مانگو جو چاہو ارواح کہتی ہیں اے ہمارے رب ہم آپ سے اور کیا مانگیں ہم جنت میں گھوم رہے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ دیگر نے اس حدیث کے علاوہ میں کہا ہے۔ یا مانگنے سے چارہ نہیں ہوتا۔ ان دونوں نے کہا کہ دونوں کی روایت میں ہے۔ کہ ہم آپ سے یہ مانگتے ہیں کہ آپ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تا کہ ہم اللہ کی راہ میں قتال کریں۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔ یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے ابو معاویہ سے۔

۴۲۴۳: ..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو عمرو بن عامر نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا۔

اہل جنت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوتا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ دنیا کی طرف واپس آ جائے۔

اور اس کو اس سے دس گونا زیادہ بھی ملے گا (کوئی بھی نہیں چاہتا) سوائے شہید کے وہ پسند کرتا ہے کہ دنیا کی طرف دس مرتبہ آ جائے اور ہر بار شہید کیا جائے۔ اس لئے کہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی ہے۔

۴۲۴۴: ..... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسن علوی نے اور ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب بن یوسف نے ان کو محمد بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو حماد بن ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ (روایت کی ہے) شعبہ نے قتادہ سے اس نے انس سے اور شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کوئی ایسی روح نہیں ہے جو دنیا سے نکل جائے اور اللہ کے ہاں اس کے لئے خیر بھی ہو۔ پھر وہ یہ پسند کرے کہ وہ دنیا میں واپس آ جائے اور دنیا اس کو دس گنا بڑی کر دے دی جائے (کوئی روح پسند نہیں کرتی) سوائے شہید کے بے شک وہ تمنی کرتا ہے (یعنی اس کی روح) کہ وہ دنیا میں لوٹ کر آئے اور ایک بار اور شہید ہو جائے یا یا یوں فرمایا تھا کہ دس

(۴۲۴۲) (۱) زیادة من ب. (۲) زیادة من ب. (۳) فی ب بن. (۴) فی ب قالوا. (۵) فی ب أجسادنا.

مرتبہ بوجہ اس کے جو وہ دیکھتا ہے عزت اور اعزاز۔

مالِ غنیمت دوتہائی اجر ہے:

۴۲۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن حسن ادیب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابومسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابوہانی خولانی نے انہوں نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کوئی ایسے مجاہد نہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور غنیمت حاصل کرلیں مگر وہ اپنی آخرت سے بھی دوتہائی اجر جلدی لے لیتے ہیں اور ان کے لئے ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور اگر وہ غنیمت نہ حاصل کرسکیں تو پورا ہو جاتا ہے ان کا اجر۔ مسلم نے نقل کیا ہے اس کو مقبری کی حدیث سے۔

مسلمان کو شیطان کے بہکانے کے مختلف انداز:

۴۲۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوبکر از ہر نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ابوعقیل نے ان کو موسیٰ بن مسیب نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو سبرہ بن ابوالفاکہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بے شک شیطان ابن آدم کو پھسلانے کے لئے اس کے راستوں پر بیٹھتا ہے پہلے تو اس کے اسلام کے راستے پر بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ گے اور اپنے دین کو چھوڑ دو گے اور باپ دادا کے دین کو چھوڑ دو گے ابن آدم شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور اسلام لے آتا ہے۔ پھر وہ اس کو بہکانے کے لئے ہجرت کے راستے پر جا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم ہجرت کرو گے اسی طرح تم اپنی زمین کو چھوڑ دو گے اور اپنی تہذیب و اقامت کو چھوڑ دو گے۔ سوائے اس کے نہیں کہ ہجرت کرنے والے کی مثال گھوڑے جیسی ہے یعنی اپنے لمبا ہونے میں۔ مؤمن اس کی نافرمانی کرتا ہے اور ہجرت کر لیتا ہے تو پھر شیطان اس کے جہاد کے راستے پر جا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بڑا جان جوکھونے کا کام ہے جان بھی جائے گی مال بھی جائے گا۔ تو لڑے گا اور تو قتل کر دیا جائے گا تیری بیوی سے دوسرے نکاح کرلیں گے مال تقسیم کرلیا جائے گا۔ مؤمن اس کی نافرمانی کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے (جب وہ اپنے دشمن شیطان کا اس قدر مقابلہ کرتا ہے تو پھر) رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے ذمہ حق بنتا ہے کہ وہ جو شخص ان میں سے یہ سب کچھ کرے اور جان دے بیٹھے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے یا اس کو سواری گرا دیتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔

سبرہ بن فاکھ نے کہا ہے کہ میری کتاب میں اسی طرح مرقوم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابن الفاکہ ہے۔

۴۲۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو طارق بن عبدالعزیز بن طارق نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ابوجعفر نے یعنی موسیٰ بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن ابوالجعد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جابر بن ابوسبرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ جہاد کا ذکر رہے تھے۔ تو فرمایا۔ کہ بے شک شیطان بیٹھا اولاد آدم کے لئے اس کے راستوں پر لہذا وہ اس کے بہکانے کو اسلام کے راستے پر بھی بیٹھا۔

انہوں نے اس کو ذکر کیا اسی مذکور کی مثل۔ مگر ذکر ہجرت میں یہ اضافہ کیا کہ تو اپنی جائے پیدائش کو چھوڑ دے گا ایسے کرنے سے تو اپنے عیال اور ٹبر کو ہلاک کر دے گا۔ اور جہاد کے ذکر میں بھی یہ ذکر کیا کہ تو اپنے عیال کو ضائع کرے گا۔ مگر اس روایت میں سابق کی طرح۔ ہجرت

(۴۲۴۴)...... (۱) سقط من ب. (۴۲۴۵) (۱) فی ب ویبقی.
(۲) فی ب وتذر دیک وتذر دین آبائک. (۳) فی ب وقاتل. (۴) فی أتنکح. (۵) فی ب فاکھۃ
(۴۲۴۶) (۱) فی ب فاکھۃ.

کرنے والے کی مثال ذکر نہیں کی۔

اور اس کے آخر میں کہا ہے جس نے جہاد کیا اور اپنی سواری سے گر کر فوت ہو گیا تو اس کا اجر بھی اللہ کے ذمے لازم ہو گیا۔ اور اگر اس کو اسی راستے کسی زہریلے جانور مثلاً سانپ وغیرہ نے ڈس لیا اور وہ فوت ہو گیا تو بھی اس کا اجر اللہ کے ذمے لازم ہو گیا۔ اور اگر وہ کہیں پانی میں ڈوب کر اسی سفر میں ہلاک ہو گیا تو بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ لازم ہو گیا۔ اور وہ گھیر کر مار دیا گیا یا باندھ کر قتل کر دیا گیا تو بھی اللہ کے ذمے لازم ہے کہ ان کو جنت میں داخل کر دے۔

شیخ احمد نے کہا کہ اسی طرح ہے جابر بن ثمرہ کی دونوں کتابوں میں۔ اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ابو مصعب احمد بن ابو بکر زہری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عجلان نے موسیٰ بن مسیّب سے ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو جابر بن ابو سبرہ نے وہ بہتر میں ہے تاریخ میں۔

شہید اخروی کی مختلف صورتیں:

۴۲۴۸:.....ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے دونوں نے کہ ان کو خبر دی ہے عبدالوہاب بن نجدہ نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے ابن ثوبان سے ان کو ان کے والد نے وہ اس کی نسبت کرتے ہیں مکحول کی طرف وہ عبدالرحمٰن بن عثمان اشعری کی طرف یہ کہ ابو مالک اشعری نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو شخص اللہ کی راہ میں روانہ ہوا اور وہ فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے یا اس کے گھوڑے نے اس کو گرا کر یا اس کے اونٹ نے، یا اسے کسی موذی جانور نے ڈس لیا یا اپنے بستر پر مر گیا اسی راستے میں ہر صورت جونسی گھاٹی میں بھی اللہ چاہے بے شک وہ شہید ہے اور بے شک اس کے لئے جنت ہے۔

۴۲۴۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو ابو قلابہ نے ان کو روح نے ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن موسیٰ نے ان کو مالک بن عامر نے یہ کہ معاذ بن جبل نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جو شخص مسلمان اللہ کی راہ میں قتال کرے اور اپنی اونٹنی کی حفاظت کرے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ اور جو شخص اپنے دل سے اللہ سے شہادت مانگ رہا تھا سچے دل کے ساتھ پھر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔

۴۲۵۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین ہلالی نے ان کو ابو عامر نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے کہا کہ بے شک مالک بن عمار نے ان کو حدیث بیان کی ہے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں قتال کیا اور اپنی اونٹنی کی حفاظت کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس نے سچے دل سے شہادت مانگی پھر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا اس کے لئے شہید کا اجر ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو گیا یا اللہ کی راہ میں اس نے تکلیف اٹھائی قیامت کے دن آئے گا اسی زخم کے ساتھ زخم کا رنگ زعفران کا ہو گا اور اس کی خوشبو کستوری کی ہو گی۔ اور جو شخص

(۴۲۴۷)..... (۱) سقط من ب.　(۲)..... سقط من ب　(۳)..... فی ب فعصا　(۴)..... فی ب کذا
(۵)..... فی ب جابر بن أبی سبرة.　(۶)..... لیس فی ب.
(۴۲۴۸)..... (۱) سقط من أ　(۲)..... فی ب غنم.　(۳)..... فی ب فإن.
(۴۲۴۹)..... (۱) سقط من ب.

اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

۴۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مصفیٰ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے باپ نے ان کو مکحول نے ان کو مالک بن عامر نے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے۔ پھر راوی نے حدیث بیان کی ہے مذکورہ کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ آخر میں اس نے کہا۔ جس کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم آیا اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

شہید کا معنی ومطلب:

شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

شہداء۔ کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے اس کو جو کچھ انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے۔ اپنے ایمان کو۔ اپنے اخلاص کو۔ اور یہ کہ ان کا ظاہر اور باطن اللہ کی اطاعت میں یکساں ہے اور برابر ہے۔

شہادت کا اصل مفہوم:

اصل میں شہادت کا معنی ہے تبیین۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **شھد اللّٰہ انہ لا الٰہ الا ھو** .یعنی اللہ نے آپنے بندوں کے لئے بیان کر دیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ وہ ان کا الہ ہے اس کے سوا ان کا کوئی الہٰ نہیں ہے (کس طرح اپنے بندوں کے لئے واضح کیا ہے؟) وہ اس طرح ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کو الزامی طور پر عالم حادث ہونے کے دلائل دیئے ہیں۔ اور ان کی عقلوں میں اس کا ادراک رکھا ہے اور ان کی روشنی میں دیکھتا۔

دوسری توجیہ:

کہا گیا ہے کہ شہادت سے اس کے درمیان شہود اور گواہوں کی موجودگی کی وجہ سے۔

تیسری توجیہ:

اور کہا گیا ہے کہ شہداء کا معنی یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن بمنزلہ رسولوں کے ہو کر اپنے ماسواء پر شہادت دے گا بالکل اسی طرح جس طرح رسول شہادت دے گا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ **وجئ بالنبیین والشھداء وقضی بینھم** نبیوں کو لایا جائے گا اور شہداء کو اور ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا تو گویا کہ شہید وہ ہوا جس کی شہادت ہوگی۔

شیخ حلیمی کے علاوہ دیگر کا قول:

غیر حلیمی نے کیا کہا ہے کہ۔ شہید مقتول، کے دو مطلب ہیں۔

(۱)......یہ کہ وہ جنت پر مشہود علیہ ہے یعنی جنت میں حاضر ہوگا۔ اور جنت روح اور ریحان کو پائے گا۔

(۲)......یہ کہ وہ مشہود ہے (یعنی حاضر کیا ہوا جس کے پاس کوئی اور حاضر ہو) کیونکہ رحمت کے فرشتے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

مجاہد کے لئے چھ انعامات:

۴۲۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو مجید بن داؤد بن اسحاق نے ان کو زید بن خالد نے ان کو عبدالرحمن

(۴۲۵۰)......(۱) فی ب عبداللہ والصحیح ابو محمد عبداللہ بن یوسف الأصبھانی.

(۴۲۵۱)......(۱) فی ب إلی (۲)......سقط من أ (۳)......فی ب تعالیٰ (۴)......فی ب لذلک

(۵)......فی ب بشھادۃ (۶)......فی ب مشاھدۃ. (۷)......فی ب برحمتہ تعالیٰ

بن ثابت نے ان کوان کے والد نے ان کومکحول نے ان کوکثیر بن مرہ نے ان کوقیس جذامی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک شہید فی سبیل اللہ کے لئے اللہ کے نزدیک چھ خصلتیں ہیں۔

(۱)......اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اس کے خون کے پہلے فوارے کے وقت۔

(۲)......عذاب قبر سے پناہ دیا جائے گا۔

(۳)......اور عزت کی پوشاک پہنایا جائے گا (کہ ہر کوئی اس کی عزت کرتا رہے گا)۔

(۴)......اور جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

(۵)......اور قیامت والی سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔

(۶)......اور بڑی آنکھوں والی گوری حور سے اس کا نکاح کردیا جائے گا۔

۴۲۵۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید نے ان کوعبید بن شریک نے ان کوعبدالوہاب نے ان کو بقیہ نے ان کو ابن ثوبان نے ان کوان کے والد نے ان کومکحول نے ان کوکثیر بن مرہ نے ان کوقیس بن جذامی نے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔شہید مقتول کے لئے اللہ کے نزدیک اچھے انعام ہیں۔پھر مذکورہ انعام گنوائے ہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ایمان کی پوشاک۔

۴۲۵۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید نے ان کوخلف بن عمرو عکبری نے ان کوسعید بن منصور نے ان کواسماعیل بن عیاش نے۔''ح''۔

شہید کے لئے کچھ انعامات:

ان کوابوبکر محمد بن محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کوعمرو بن مطر نے ان کوابراہیم بن علی ذہلی نے ان کویحییٰ بن بکران کواسماعیل بن عیاش نے ان کو بحیر بن سعد کلاعی نے ان کوخالد بن معدان نے ان کومقدام بن معدیکرب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ بے شک شہید کے لئے اللہ کے ہاں کچھ انعامات ہیں۔

(۱)......اس کی مغفرت ہوجاتی ہے۔اس کے خون کے پہلے فوارے کے پھوٹتے ہی۔

(۲)......اور وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

(۳)......اور اس پر ایمان کی پوشاک آراستہ کردی جاتی ہے۔

(۴)......اور حورالعین سے اس کی شادی ہوجاتی ہے۔

(۵)......اور عذاب قبر سے بچالیا جاتا ہے۔

(۶)......اور فزع اکبر سے بڑی قیامت والی گھبراہٹ سے اس کوامن مل جاتا ہے۔

(۷)......اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جوکہ یاقوت سے مرصع ہوتا ہے اور وہ یاقوت دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔

(۸)......اور بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کی جاتی ہے۔

(۹)......اور اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر انسانوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

شہید کی اقسام:

۴۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن حسن بن علی مؤملی نے ان کوابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کوفضل بن محمد بیہقی نے ان کومحمد بن معاویہ

نیساپوری نے مکہ میں ان کو مسلم زنگی نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابوعمر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... شہداء تین طرح کے ہوتے ہیں۔ایک تو وہ ہے جو اپنی جان اور مال سمیت نکلتا ہے اللہ کی راہ میں ثواب کے حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ۔ارادہ کرتا ہے کہ نہ وہ کسی کو قتل کرے اور نہ ہی اس کو کوئی قتل کرے اور نہ ہی وہ لڑے مگر مسلمانوں کی جماعت کو زیادہ کردے یہ شخص اگر مرجائے یا قتل ہوجائے اس کے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔اور عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت والی سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن دیا جائے گا۔اور حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی اور اس پر عزت واکرام کی پوشاک پہنائی جائے گی اور اس کے سر پر حسن وقار کا تاج رکھا جائے گا۔

دوسری قسم شہداء کی یہ ہے کہ جو شخص اپنے نفس اور مال کے ساتھ طلب ثواب کی نیت کے ساتھ نکلے ارادہ کرتا ہے کہ وہ قتل ہوجائے مگر کسی کو قتل نہ کرے اگر یہ شخص مرجائے یا قتل ہوجائے اس شہید کا گھٹنا قیامت کے دن حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے گھٹنے کے ساتھ ملا ہوا ہوگا اللہ تعالیٰ کے سامنے۔سچائی کے ٹھکانے میں صاحب اقتدار بادشاہ کے سامنے۔

تیسری قسم کا شہید وہ ہے۔جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلتا ہے جب کہ ثواب کی نیت کے ساتھ ارادہ یہ کرتا ہے کہ کافروں کو قتل کرے اور خود بھی قتل کردیا جائے اگر یہ شخص مرجائے یا قتل کردیا جائے قیامت کے دن یہ ننگی تلوار لہراتا ہوا آئے گا اور اپنے کندھے پر رکھ لے گا اور لوگ سواریوں پر آئیں گے اور کہیں گے خبردار ہمارے لئے جگہ دو فراخ کرو دوبار بے شک ہم لوگوں نے اپنے خون اور اپنے مال اللہ کے لئے خرچ کئے تھے رسول اللہ نے فرمایا۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔اگر وہ لوگ یہ بات ابراہیم خلیل اللہ سے کہیں یا نبیوں میں سے کسی اور نبی سے کہیں تو وہ بھی ان کے لئے راستے سے کنارے ہوجائیں گے اس لئے کہ وہ جب ان کا حق واجب دیکھیں گے حتیٰ کہ وہ نور کے ممبروں میں آئیں گے عرش کی دائیں جانب اور وہ بیٹھ کر نظارہ کریں گے کہ کیسے لوگوں کے مابین فیصلہ کیا جاتا ہے۔نہ وہ موت کی بیہوشی پائیں گے نہ وہ برزخ میں غمگین ہوں گے۔اور نہ قیامت کی بھیانک چیخ ان کو ڈرائے گی۔اور نہ ان کو حساب کی فکر ہوگی نہ میزان کی ۔نہ ہی پل صراط کی۔وہ دیکھیں گے کہ لوگوں کے مابین کیسے فیصلہ ہوتا ہے جو بھی شئی مانگیں گے فوراً ملے گی جس کی سفارش کریں گے قبول ہوگی جو پسند کریں گے جنت سے وہی ملے گا جنت سے جہاں چاہیں گے اتر جائیں گے۔محمد بن معاویہ نیساپوری سے اس کے غیر زیادہ ثقہ ہیں۔

۴۲۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔البتہ ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں گذارنا) ساری دنیا سے اور اس سے جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔اس کو مسلم نے قعنبی سے روایت کیا ہے۔

۴۲۵۷:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان اصم نے بطور املاء کے اور ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوطاہر فقیہ نے اور ان کو ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے بطور ان پر قرأت کے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو میرے والد نے اور شعیب بن لیث نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو ابن الہاد نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو صفوان بن یزید نے ان کو قعقاع بن لجاج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔اللہ کی راہ میں لگنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہوسکتے اور بخل اور ایمان بھی کسی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔

(۴۲۵۵)......(۱) فی ب الفضل بن محمد ثنا ابن البیھقی. (۲)...... فی ب والخلد. (۳)......فی ب تعالیٰ.
(۴)......زیادۃ من ب. (۵)......فی ب فالرسول. (۶)......فی ب قال

۴۲۵۸:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابو شریح مغافری نے ان کو ابوھانی نے ان کو ابوعلی جنبی نے ان کو ابوسعید خدری نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

ابوسعید نے کہا میں نے اللہ کی حمد کی اور تکبیر کی اور آہستہ کہا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اور دوسری چیز اللہ جس کے ساتھ جس کے ساتھ جنت میں ایک سو درجہ بلند کریں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جیسے آسمان وزمین کا۔

کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ۔

اور تحقیق ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں ابن وہب کی حدیث سے اس نے ابو ہانی سے اور اسی طریق سے نقل کیا ہے اس کو مسلم نے صحیح میں۔

جنت میں پہلے داخل ہونے والے تین گروہ:

۴۲۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ ابوعشانہ مغافری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ فرماتے تھے۔ پہلے تین گروہ جو جنت میں داخل ہوں گے فقراء مہاجر ہوں گے وہ لوگ ہیں جن کے ذریعے مشکلات سے بچاؤ کیا جاتا ہے جب انہیں حکم ملتا ہے تو وہ سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور ان کے کسی آدمی کی حکمران تک کوئی حاجت ہو تو وہ پوری نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے اور حاجت اس کے دل میں ہی ہوتی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کو بلائے گا وہ اپنی خوبصورتی اور آراستگی سمیت آئے گی اور حکم دے گا اے میرے بندو جنہوں نے اللہ کی راہ میں قتال کیا تھا اور وہ قتل کر دیئے گئے تھے۔ یا میری راہ میں ستائے گئے تھے۔ اور جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا تھا تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ لہٰذا وہ بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور فرشتے آئیں گے اور آ کر کہیں گے اے ہمارے رب ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ ان سے کہیں زیادہ جن کو آپ نے ہمارے اوپر ترجیح دی ہے۔ پس رب تعالیٰ فرمائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا تھا اور میری راہ میں ستائے گئے تھے لہٰذا ان پر فرشتے داخل ہوں گے ہر دروازے سے (اور کہیں گے) سلام ہو تم پر بسبب اس صبر کے جو تم نے کیا تھا پس اچھا ہے آخری گھر۔

۴۲۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس معقلی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابوایوب نے ان کو عیاش بن عباس نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو میری امت کے پہلے گروہ کو جو جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا کہ وہ فقراء مہاجرین ہوں گے قیامت کے دن وہ جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے جنت کے دربان ان سے پوچھیں گے کیا تمہارا حساب ہوگیا ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ کس چیز کا تم لوگ ہم سے حساب لو گے تلواریں ہمارے کندھوں پر تھیں ہم اللہ کی راہ میں تھے کہ ہم لوگ اسی حال میں فوت ہوگئے تھے۔ فرمایا کہ پھر ان کے لئے دروازہ کھلے گا اور باقی لوگوں کے داخل ہونے سے قبل چالیس سال جنت میں آرام کریں گے۔

(۴۲۵۷) (۱) في ب الحلاج وهو خطأ.

(۴۲۵۸) (۱) في أ ابن. (۲) .....في ب محمد. (۳) سقط من ب. (۴) في ب بعد

(۵) سقط من ب. (۶) .....في أ ابن.

(۴۲۵۹) (۱) في ب تعالى.

مقتول کی اقسام:

۴۲۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق نے ان کو صفوان نے یعنی ابن عمر نے ان کو ابن مثنیٰ نے ان کو عتبہ بن عبد السلمی نے اور وہ اصحاب رسول میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مقتول تین طرح کے ہوتے ہیں۔ایک تو ایماندار آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے یہاں تک کہ وہ جب دشمن کے ساتھ ٹکرائے ان سے لڑے حتیٰ کہ خود بھی قتل ہو جائے یہ شہید ہے جو آزمایا جا چکا ہے یہ اللہ کی جنت میں ہوگا اس کے عرش کے نیچے اس کے نبی صرف درجہ نبوت کے ساتھ ہی ان سے فضیلت رکھیں گے۔

دوسرا وہ آدمی جو اپنے نفس کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں سے الگ ہوا اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کیا یہاں تک کہ جب وہ دشمن سے جا ٹکرایا اور قتال کیا حتیٰ کہ خود بھی قتل ہو گیا۔یہ ایسی چادر ہے کہ جس نے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی ہیں بے شک تلوار (شہید کرنے والی) گناہوں کو خوب مٹاتی ہے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل کر دیا جائے بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں بعض بعض سے افضل ہیں۔

تیسرا وہ آدمی جو منافق ہے کبھی وہ بھی اپنے مال اور جان سمیت جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ جب وہ دشمن سے ٹکراتا ہے اللہ کی راہ میں لڑتا ہے حتیٰ کہ وہ قتل ہو جاتا ہے یہ شخص جہنم میں ہوگا بے شک تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

شہداء کی چار اقسام:

۴۲۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبداللہ بن عقبہ حضرمی نے ان کو عطاء بن یزید ھذلی نے ان کو ابویزید خولانی نے اس نے سنا فضالہ بن عبید انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔کہ شہداء چار قسم پر ہیں ایک تو مؤمن ہے جو جید اور کھرے ایمان والا ہے۔وہ دشمن سے ٹکراتا ہے وہ اللہ کو سچا مانتا ہے اور لڑتا ہے یہاں تک کہ خود قتل ہو جاتا ہے یہ وہ شخص ہے کہ لوگ (ان کے مقام کو دیکھنے کے لئے) ان کی طرف آنکھوں کو اور نظروں کو اٹھائیں گے (یہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا) یہاں تک کہ ان کی ٹوپی گر پڑیں جو ان کے سر پر تھی۔یا جو حضرت عمر کے سر پر تھی۔یہ شہید اول درجے میں ہوں گے۔

دوسرا وہ آدمی جو جید ایمان والا ہے جب دشمن سے ٹکراتا ہے تو گویا کہ اس کی جلد کو کیکر کا کانٹا چبھتا ہے ڈر کی وجہ سے (مگر قسمت یاوری کرتی ہے) اچانک کہیں سے کوئی غیبی تیر آ کر اس کو لگ جاتا ہے اور وہ شہید ہو جاتا ہے۔یہ دوسرے درجے پر ہے۔

تیسرا وہ آدمی جو مؤمن ہے اس نے ملے جلے اعمال کر رکھے ہیں نیک بھی اور بد بھی وہ دشمن سے ملتا ہے تو اللہ کی تصدیق کرتا ہے اور شہید ہو جاتا (یعنی ٹکراتے ہی) یہ تیسرے درجے پر ہوگا۔اور چوتھا وہ آدمی جو اپنے نفس پر زیادتی کرتا ہے دشمن سے ٹکراتا ہے اور قتال کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے یہ چوتھے درجے پر ہے۔

۴۲۶۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوعلی سقا نے اور ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابووائل نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی

(۴۲۶۰) (۱) فی ب العقلی وهو خطأ و أبو العباس هو محمد بن يعقوب الأصم.

والحديث اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲: ۲۰۷) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۴۲۶۱) (۱) فی أ عبد السلام وهو خطأ. (۲) فی ب رسول الله. (۳) سقط من ب.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک آدمی لڑتا ہے مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے۔ دوسرا آدمی لڑتا ہے اپنے تذکرے یا نام وری کے لئے تیسرا آدمی لڑتا ہے تا اس کا مقام دیکھا جائے اور بہادری بھی۔ ان سب میں سے کون سا فی سبیل اللہ ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قتال کرے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو بس فی سبیل اللہ صرف وہی ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ سلیمان بن حرب سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے غندر کی شعبہ سے روایت ہے۔

۴۲۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم بن حاتم انصاری نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو محمد بن ابوالو ضاح نے ان کو علاء بن عبداللہ بن رافع نے ان کو حنان بن خارجہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عمرو نے یارسول مجھے جہاد کے بارے میں بتایئے۔ اور غزوہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمر اگر تو قتال کرے صبر کرنے والا ثواب کی نیت کرنے والا اللہ تجھے اٹھائے گا صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت کرنے والا۔ اور اگر تو قتال کرے ریاکاری کرنے والا زیادہ دیکھانے والا تو اللہ تجھے اٹھائے گا دکھاوا کرنے والا اے عبداللہ بن عمرو جس حال پر تو قتال کرے اور تو قتل ہو جائے اللہ تعالیٰ تجھے اسی حال پر اٹھائے گا۔

۴۲۶۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن علی بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو بحر بن سعید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوبحریہ نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جہاد کی مقصد کے اعتبار سے اقسام:

جہاد دو طرح کے ہوتے ہیں۔ بہر حال جو شخص اللہ کی رضا تلاش کرے اور امام کی اطاعت کرے اور اچھا مال خرچ کرے اور فساد سے اجتناب کرے تو اس کا سونا جاگنا سب اجر ہی ہوگا اور جو شخص لڑے فخر کرنے اور دکھاوا کرنے کے لئے اور شہرت کے لئے امام کی نافرمانی کرے اور فساد پھیلائے بے شک وہ نہیں لوٹے گا ساتھ کامیابی کے۔

جہاد کی فضیلت:

۴۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب بن ابوقلابہ نے کہ ایک آدمی اہل شام میں سے تھا اسے شرحبیل کہتے تھے اور ابن سمط بھی کہتے تھے کوفے میں تھا۔ اس پر اس کی قوم کے ایک آدمی نے زیادتی کی تھی اس نے قسم کھالی کہ وہ ان کے ساتھ کسی جگہ سکونت نہیں رکھے گا وہ کوفے میں تھا لہٰذا وہ شام میں آ گیا ایک دن وہاں بیٹھا تھا اور اس کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے اصحاب رسول میں سے۔ اس نے پوچھا کہ کون ہمیں حدیث بیان کرے گا جو اس نے رسول اللہ سے سنی ہو۔ چنانچہ بنی سلیم کے ایک آدمی نے اس سے کہا کہ میں سناتا ہوں اس کو عمرو بن عبسہ کہتے تھے اس نے کہا کہ تم اللہ سے ڈرو اس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں تیر مارے وہ ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اس آدمی نے کہا تیرا باپ فدا ہو اللہ سے ڈر کیا تمہیں اللہ کی قسم ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ فرماتے تھے جس کو اللہ کی راہ میں بالوں کی سفیدی پہنچ جائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن نور بنائیں گے۔

۴۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان

(۴۲۶۳)......(۱) فی المغنمۃ　　(۲)......سقط من ب.

(۴۲۶۵)......(۱) سقط من ب.　　(۲)......فی ب تعالیٰ　　(۳)......فی ب فلان.

کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو شیبانی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابو مسعود سے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر کہ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تیرے لئے قیامت کے دن اس کے بدلے میں سات سو مہار ڈلی ہوئی اونٹنیاں ہیں۔اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا حدیث شعبہ سے۔

۴۲۶۸:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے بغداد میں ان کو محمد بن شاذان جوہری نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن مالویہ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن نضر ازدی نے ان کو معاویہ بن عمرو کے نواسے نے ان کو ان کے نانا معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو رکین بن ربیع نے بن عمیلہ فزاری نے ان کو ان کے والد نے یسیر بن عمیلہ سے اس نے خریم بن فاتک اسدی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اس کے لئے سات سو گنا زیادہ لکھا جائے گا۔

لوگوں کی چار قسمیں:

۴۲۶۹:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب   ہمدان نے۔ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو احمد بن عبدالملک نے ان کو عبیدہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو رکین بن ربیع نے ان کو ان کے چچا نے ان کو خریم بن فاتک اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور یہ لفظ اسی کی حدیث کے ہیں۔ان کو ابو بکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن احمد بن نضر نے ان کو ان کے نانا معاویہ بن عمرو نے ان کو سلمہ بن جعفر بجلی نے ان کو رکین بن ربیع نے ان کو ان کے چچا نے ان کو ابو یحییٰ خریم بن فاتک نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لوگ چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ قسم میں کچھ موجبات ہیں۔کچھ برابر سرابر ہیں کچھ دس گنا ہیں کچھ سات سو گنا ہیں۔جو شخص کافر مر گیا۔اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔جو مؤمن مر گیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔بندہ عمل کرتا ہے برائی کا تو اس کی جزا اسی کے مثل دیا جاتا ہے،ایک بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک بندہ نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ایک آدمی اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اس کے لئے سات سو گناہ نیکی لکھی جاتی ہے۔

اور لوگ چار قسم کے ہیں۔ایک وہ جس پر دنیا میں وسعت دے دی گئی ہے۔اور آخرت میں بھی وسعت دی گئی ہے۔دوسرا وہ ہے جس کو دنیا میں کشادگی دی گئی ہے مگر اس پر آخرت میں تنگی ہے۔

تیسرا وہ ہے جس کی دنیا میں تنگی ہے اور آخرت میں فراخی ہے۔چوتھا وہ ہے جو دنیا اور آخرت دونوں کا محروم ہے۔

۴۲۷۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو بشر بن آدم فرید نے ان کو مسلمہ بن جعفر بجلی نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کو سوائے اس کے کہ اس نے یہ زیادہ کیا ہے۔کہ اس کے نیکی کا ارادہ کرتے وقت اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دس گنا۔اور ایک بندہ نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کے لئے دس نیکی لکھی جاتی ہیں اور سات سو گونہ اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ ایک وہ ہے یوں ہے (جو دنیا اور آخرت دونوں میں محروم ہے یا محتاج و غریب ہے۔)

(۴۲۶۶).....(۱) فی ا فاغلاہ.
(۴۲۶۷).....(۱) فی ب ابن
(۴۲۶۸).....(۱) زیادۃ من ب.   (۲)..... سقط من ب.   (۳)..... سقط من ب.
(۴)..... سقط من ب   واخرجہ الحاکم (۲/ ۸۷)
(۴۲۶۹).....اخرجہ الحاکم (۲/ ۸۷)
(۴۲۷۰).....(۱) فی أعلی بن احمد و ھو خطأ.

بخاری نے کہا ہے کہ پہلی روایت زیادہ صحیح ہے یعنی وہ روایت جس کو کسی نے رکین سے روایت کیا ہو اس کے والد سے اس نے اپنے چچا یسیر بن عمیلہ سے اس نے حزیم بن فاتک سے کہ ایک وہ ہے جو دنیا میں تنگ دست ہے۔

۴۲۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسما نامہدی بن میمون نے ان کو واصل مولی ابوعینہ نے ان کو ابن ابوسیف نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے یہ فقہاء اہل شام میں سے ایک آدمی تھے وہ عیاض بن عطیف سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن جراح کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص فاضل خرچ کرے اللہ کی راہ میں اس کے پاس ان کے لئے سات سو گنا ہے۔

۴۲۷۲:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن سقاء نے ان کو حسن بن اسحاق بن یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو صعصعہ بن معاویہ نے کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر کو ملنے گیا تو میں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو انہوں نے فرمایا میرے لئے میرا عمل ہے میرے لئے میرا عمل ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے اللہ تجھ پر رحم کرے کہا کہ جی ہاں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو بھی بندہ مسلم اپنے مال میں سے دو جوڑے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے مگر اس کو جنت کے محافظ سب کے سب اپنی طرف بلاتے ہیں۔ .. نے کہا کہ دو جوڑ کیسے؟ فرمایا کہ ایک آدمی ہے، تو دو آدمی اور ایک اونٹ ہے تو دو اونٹ اگر ایک گائے ہے تو دو گائے۔

حضرت تمیم داری کی حدیث:

۴۲۷۳:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مضر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو شرحبیل بن مسلم خولانی نے ان کو روح بن زنباع نے کہ جنہوں نے تمیم داری سے ملاقات کی پس انہوں نے پایا ان کو کہ جو کے دانے صاف کر رہے تھے اپنے گھوڑے کے لئے۔ اور کہا اس کے گرد اس کے گھر والے تھے لہذا روح نے انس سے کہا کیا ان لوگوں میں کوئی نہیں تھا جو یہ کام کر لیتا آپ کی طرف سے۔ تمیم نے کہا کہ ہاں ہے مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو مسلمان مرد اپنے گھوڑے کے لئے جو کو صاف کرتا ہے پھر اس کا گھوڑے کے تھیلا چڑھاتا ہے کھانے کے لئے مگر اللہ اس کے لئے ہر ایک دانے کے بدلے میں ایک نیکی لکھتا ہے۔

۴۲۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعمیر عیسٰی بن محمد بن نحاس نے ان کو احمد بن فرید بن روح رازی نے وہ آدمی تمیم داری کے جوان تھے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عقبہ قاضی سے وہ ان کے والد سے وہ ان کے نانا سے وہ کہتے ہیں کہ ہم آئے تمیم داری کے پاس اور وہ اپنے گھوڑے کے لئے جو ملا رہے تھے (یا درست کر رہے تھے) ہم نے ان سے کہا اے ابورقیہ کیا دوسرا کوئی نہیں تھا جو آپ کا یہ کام کر دیتا آپ کو نہ کرنا پڑتا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں تو مگر میں نے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھے اس کا چارا اپنے ہاتھ ساتھ تیار کرے اس کے لئے ہر دانے کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔

ابن عمیر نے کہا کہ تمیم کا بیٹا نہیں تھا۔ صرف ایک بیٹی تھی نام رقیہ تھا اس لئے ان کی یہی کنیت تھی۔

(۴۲۷۲) (۱) سقط من ب. (۲) ..... في ب منهال. (۳) .. في ا ابن (۴) زيادة من ب. (۵) ... في ا استبقت

(۴۲۷۳) .....(۱) في ب تعالىٰ. (۲) ..... في ب كانت.

(۴۲۷۴) (۱) في ب عن

۴۲۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن رحم تجیبی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابن شفی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاد کے لئے سواری بخشش کرنا جہاد کرنے کی طرح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجاہد کے لئے معاوضہ ہے اور بنانے والے کی اجرت ہوتی ہے اور غازی کے لئے اجر ہے۔

مجاہد کی مدد کرنے والے کا اجر:

۴۲۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابو طاہر فقیہ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوالعباس شاذیاخی نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہمارے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے لیث نے ان کو ابن ھاد نے ان کو ولید بن ابوالولید نے ان کو عثمان بن سراقہ نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص غازی کے سر پر سایہ کرے اللہ قیامت کے دن اس کے اوپر سایہ کریں گے۔ اور جو شخص مجاہد کی تیاری کروائے یہاں تک کہ وہ تیار ہو کر روانہ ہو جائے اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر ہوگا یہاں تک کہ وہ شہید ہو جائے یا زندہ واپس آجائے۔ اور جو شخص مسجد بنائے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ کہتے ہیں کہ ولید نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ذکر کی قاسم بن محمد بن منکدر سے اور زید بن اسلم سے اور دونوں نے کہا کہ یہ حدیث میرے پاس بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی ہے۔

۴۲۷۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے صغانی نے ان کو یحیٰی بن ابوبکیر نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو عبداللہ بن سہل بن حنیف نے کہ سہل نے ان کو حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اعانت کرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی یا غازی کی کسی جہاد میں یا کسی غلام مکاتب کی اس کی گردن چھڑانے میں اللہ تعالیٰ اس کو سایہ دیں گے جس دن اس کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔

تین قسم کے لوگوں کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے:

۴۲۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ان کی اعانت کرنا حق ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ اور پاکدامنی کے لئے نکاح کرنے والا اور غلام مکاتب جو رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

مجاہد کا خط پہنچانے پر اجر:

۴۲۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو زکریا بن دلویہ نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو خلیل بن عبداللہ نے ان کو مکحول نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص مجاہد کا خط اس کے گھر والوں کو پہنچائے یا اس کے گھر والوں کا خط اس کو پہنچائے اس کو ہر اس حرف کے بدلے میں جو اس میں لکھا ہوا ہے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ملے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں خود دیں گے اور اس کے لئے آگ سے براءۃ لکھ دی جائے گی۔

(۴۲۷۶)......(۱) فی ا ابی۔ (۴۲۷۷)......(۱) فی ب بن۔ (۴۲۷۸)......(۱) سقط من ب۔ (۴۲۷۹)......(۱) سقط من ب۔

اور خلیل بن عبداللہ مجہول ہے اور حدیث کا متن منکر ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۸۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحٰق ثقفی نے ان کو ابوعمرو داری نے ان کو ابو اسماعیل مؤدب نے ان کو عیسیٰ بن مسیب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللّٰہ کمثل حبة انبتت سبع سنا بل فی کل سنبلة مائة حبة.

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جو سات بالیں اگائے

اور ہر بال یا بٹے میں سو دانے ہوں۔

رسول اللہ نے فرمایا:

''اے میرے رب میری امت کے اجر میں اور اضافہ فرما۔''

پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

من ذالذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرة.

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے وہ دگنا کردے گا اس کو۔ کثیر گنا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی اے میرے رب میری امت کے اجر میں اور اضافہ فرما۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب.

سوائے اس کے نہیں کہ صبر کرنے والے بغیر حساب کے پورا پورا اجر دیئے جائیں گے۔

مجاہدین کی عورتوں کی عزت و حرمت:

۴۲۸۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو محمد بن مندہ اصفہانی نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ''ح''۔

کہتے ہیں کہ ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے بطور املاء کے اور الفاظ اسی کے ہیں۔ ان کو خبر دی موسیٰ بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی عزت و حرمت۔ جہاد میں نہ جانے والوں پر ان کی ماؤں کی جیسی ہے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو آدمی مجاہدین میں سے کسی کے گھر میں نیابت کرتا ہے پھر وہ اس میں خیانت کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کو لا کر کھڑا کیا جائے گا اس کے اعمال لے لئے جائیں گے مجاہد کے لئے جس قدر وہ چاہے پس کیا گمان ہے تمہارا۔ اور قبیصہ کی روایت میں یوں ہے۔

جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو آدمی مجاہدین میں سے کسی کے گھر میں اس کی بیوی سے میل جول بڑھاتا ہے قیامت میں اسے اس مجاہد کے حوالے کردیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ جس نے خیانت کی تھی تیرے گھر میں اب اس کے اعمال میں سے جس قدر تو چاہے لے لے۔ پھر کیا گمان ہے تمہارا۔

روایت کیا ہے اس کو مسلم نے عبداللہ بن ابی شیبہ سے۔

۴۲۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو معاویہ

(۴۲۸۱)......(۱) فی ب فیخون. (۲)......سقط من ب.

بن عمرو نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو اوزاعی نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن نے ان کو خالد بن دریک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطاء بن یزید کے سامنے آزمائش کا ذکر آیا تو فرمایا کہ تم اس وقت تک آزمائش سے نہ ڈرو جب تک تم اپنے دشمن کے ساتھ جہاد کرتے رہو گے جن کے ساتھ جہاد کرنے کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے اور جب تک کہ تم لوگ حدود کو اپنے حکمرانوں تک لے جاتے رہو گے اور وہ جب تک ان میں کتاب اللہ کے ساتھ فیصلے کرتے رہیں گے۔ اور جب تک تم بیت اللہ کا حج کرتے رہو گے۔

عمر بن عبدالعزیز کا قسطنطنیہ کے قیدیوں کو خط:

۴۲۸۳:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبد سلیطی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو یزید بن سمرہ نے ان کو بکر بن قیس نے کہ ان کو عمر بن عبدالعزیز نے قسطنطنیہ میں محبوس مسلمان قیدیوں کو خط لکھا کہ تم لوگ اپنے آپ کو قیدی شمار کرتے ہو اللہ کی پناہ بلکہ تم تو اللہ کی راہ میں رو کے ہوئے ہو یقین کرو میں اپنی رعایا میں کوئی بھی چیز اگر تقسیم کرتا ہوں تو تمہارے گھر والوں کا خاص طور پر حصہ نکالتا ہوں بلکہ ان کا حصہ زیادہ نکالتا ہوں اور اچھا صاف ستھرا نکالتا ہوں۔ بے شک میں نے تم لوگوں کی طرف فلاں بن فلاں آدمی کو بھیجا ہے۔

تمہارے لئے پانچ پانچ دینار دے کر مجھے یہ اندیشہ ہے کہ رومی سرکش تم سے رقم روک لیں گے ورنہ میں اور زیادہ بھیجتا۔ اور میں نے تمہاری طرف فلاں بن فلاں کو بھیجا ہے وہ تم میں سے ہر چھوٹے بڑے مرد عورت آزاد اور غلام سب کا فدیہ دے کر چھڑائے گا جتنی بھی کوئی مانگے گا۔ لہٰذا تمہیں خوشخبری ہو خوشخبری ہو۔ والسلام۔

(۴۲۸۳)......(۱) فی ب قسما

شعب الایمان میں سے ستائیسواں شعبہ
جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اسلامی سرحد پر گھوڑا باندھ کر بیٹھنا
یا ٹینک توپ مشین گن وغیرہ ہتھیار نصب کر کے بیٹھنا

۴۲۸۳: .....اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یاایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللّٰہ لعلکم تفلحون.

اے اہل ایمان صبر کرو (جمے رہو) اور صبر کی تلقین کرو اور جہاد کے لئے تیار بیٹھو۔ اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

مرابطہ فی سبیل اللہ جہاد اور قتال میں بمنزلہ اعتکاف کے ہے مساجد میں نماز میں سے (یعنی نماز میں اور عبادات مساجد جو مقام اعتکاف کو حاصل ہے وہی مقام جہاد میں مرابطہ کو ہے) اس لئے کہ مرابطہ کرنے والا دشمن کے سامنے اور اس کے منہ پر مستعد اور تیار کھڑا ہوتا ہے اور مورچہ سنبھالے ہوئے ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ دشمن سے ذرا سا بھی کوئی نقل وحرکت محسوس کرتا ہے فوراً کارروائی کرتا ہے۔ یا اس کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر اٹھتا ہے اور اپنا کام کر جاتا ہے الغرض اس کے ہمہ وقت تیار اور مستعد رہنے کی وجہ سے اس سے اس کی کوئی کارروائی اور اس کا کوئی عمل فوت نہیں ہوتا جیسے معتکف نماز کے مقام پر مستعد ہوتا ہے جوں ہی وقت ہوتا ہے اور امام پہنچتا ہے یہ فوراً نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے نہ مسجد کی طرف چل کر جانے کی فکر نہ جانے میں کوئی سستی نہ کوئی انتظار نہ ہی نماز کے اور اس کے درمیان اور کوئی حائل اور کوئی رکاوٹ باجماعت نماز میں۔

اور یہ حقیقت ہے کہ (یہ تو اعتکاف کے ساتھ محض تمثیل ہے ورنہ) مرابطہ اور مورچہ پر ہتھیار باندھ کر مستعد رہنا اعتکاف سے بہت زیادہ سخت اور مشکل کام ہے۔ جب اعتکاف پسندیدہ مستحب اور مطلوب ہے تو مرابطہ بھی اسی طرح محبوب اور مطلوب ہے۔

۴۲۸۴: .....مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا (گھوڑا باندھ کر بیٹھنا ہتھیار لگا کر مستعد کھڑا ہونا) ساری دنیا سے اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ اور ایک شام جو بندہ شام کرتا ہے اللہ کی راہ میں۔ یا ایک صبح دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت کے اندر ہمارا ایک چابک کے برابر جگہ مل جانا ساری دنیا سے اور اس پر جو کچھ ہے سے بہتر ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن منیر سے اس نے ہاشم ابوالنضر سے۔

۴۲۸۵: ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوالولید نے "ح" کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے بکر بن اسحاق نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو مکحول نے ان کو شرحبیل بن سمط نے ان کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمار ہے تھے۔ ایک دن اور ایک رات دشمن کے مقابلے میں تیار ہو کر کھڑے ہونا مہینے بھر کے دنوں کے روزوں اور راتوں کو عبادت کرنے کے برابر ہے۔

(۴۲۸۳) .....(۱) فی ب تعالیٰ (۲) فی ب المرابط

(۴۲۸۴) (۱) سقط من ب. (۲) فی افیھا.

(۴۲۸۵) (۱) فی ب

اگر اسی دوران مرجائے تو ہمیشہ اس کا یہ عمل جاری رہے گا (اور لکھا جاتا رہے گا) اور بڑے فتنے سے محفوظ رہے گا (قیامت کا فتنہ) اور جنت میں اس کا رزق الگ کرلیا جائے گا۔

یہ الفاظ ابوالمنضر کی روایت کے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوالولید سے۔

۴۲۸۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو سعید نے یعنی ابن ابوایوب نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ابوالاسود نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ وہ مرابطہ میں تھے جب فارغ ہوئے تو ساحل کی طرف نکل گئے اس کے بعد کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ لوگ چلے گئے ہیں اور ابوہریرہ کھڑا ہے اتنے میں ان کے پاس سے ایک آدمی کا گذر ہوا تو اس نے پوچھا ابوہریرہ کیسے کھڑے ہو بولے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ اللہ کی راہ میں ایک ساعت کھڑا ہونا لیلۃ القدر کی عبادت سے اور اس کے قیام سے بہتر ہے وہ بھی حجر اسود کے پاس کی عبادت۔

مرابط فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے:

۴۲۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ابوہانی نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو فضالہ بن عبید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر میت کا عمل ختم ہوجاتا ہے مگر مرابط کا عمل جاری رہتا ہے۔ بلکہ قیامت تک اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

بہترین زندگی والا شخص:

۴۲۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر نے "ح" وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو بعجہ بن عبداللہ بن بدر نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ لوگوں میں بہترین زندگی والا وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے کھڑا ہے۔ جب بھی کوئی خطرے کی آواز سنتا ہے یا ڈر کی بات سنتا ہے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس کے تعاقب میں ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ اور اس پر سوار ہو کر قتل کے یا موت کے تعاقب میں اڑ جاتا ہے اور خطرے کی جگہ پہنچ جاتا ہے یا وہ آدمی جو اپنی بکریوں کا ریوڑ لئے ہوئے کسی گھاٹی کے سرے پر ان گھاٹیوں میں سے ٹھہرا ہوا ہے یا ان وادیوں میں سے کسی وادی کے بطن میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہے وہیں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس موت آجاتی ہے۔ نہیں ہے وہ لوگوں میں مگر خیر میں اور بھلائی میں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۴۲۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی سقا نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق۔ نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوافلح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں۔

ہلاک ہوگئے درہم و دینار کے بندے اور کملی و چادر کے بندے کہ اگر ان کو دے دیا جائے تو خوش ہوجاتے ہیں اور اگر روک دیا جائے تو

(۴۲۸۶)......(۱) فی ب بن وھو خطأ. (۴۲۸۷) ۲......(۱) زیادۃ من ب. (۲) فی ب ابن.

(۴۲۸۸)......(۱) زیادۃ من ب. (۲)......سقط من ب. (۳)... فی ب یبتغی. (۴) فی ب شعب

(۵) فی أھذا (۳). فی ب ینمو. (۴) فی ب فنان

(۴۲۸۹)......(۱) فی اعنان

ناراض ہو جاتے ہیں ایسا شخص ہلاک و برباد ہوا سے جو کانٹا چبھ گیا وہ نہیں نکلا (یا نہیں نکل سکا)۔

مبارک بادی ہے اس بندے کے لئے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اللہ کی راہ میں کھڑا ہے سر کے بال بکھرے ہوئے قدموں پر غبار آتا ہوا ہے اگر چوکیداری کرنا پڑے تو چوکیداری میں مگن رہے (اگر حملہ کرنے کے لئے) گھڑ دوڑ کا مقابلہ کرنا پڑے تو گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو کر ہوا میں تیرتا ہے اگر چھٹی مانگے تو چھٹی اس کو نہ ملے اگر سفارش کروائے تو کوئی بھی سفارش قبول نہ کرے (الغرض صرف جہاد اور جہاد) مبارک بادی ہے اس کو مبارک بادی ہے اس کو۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن مرزوق سے۔

۴۲۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کھجور کے تنے کے ساتھ سہارا لگا رکھا تھا اور فرمایا۔کیا میں تمہیں سب سے بہتر لوگ نہ بتا دوں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔فرمایا سب لوگوں میں بہتر وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے یا اونٹ کی پشت پر سوار ہوتا ہے یا اپنے قدموں پر اللہ کی راہ میں یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے۔اور سب لوگوں سے برا وہ ہے جو بدکردار ہے، گناہوں پر جری ہے۔کتاب اللہ کو پڑھتا ہے لیکن اس کی کسی شئی سے نہیں ڈرتا۔

۴۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے ان کو عبداللہ بن ایوب مخرمی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے ان کو ام مبشر نے وہ حضور تک اس کو پہنچاتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مرتبہ میں سب لوگوں سے بہتر وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار رہتا ہے وہ دشمن سے ڈرتا ہے اور وہ اس سے ڈرتے ہیں۔

جہاد میں تین رات کی نگرانی لیلۃ القدر مسجد نبوی میں گذارنے سے بہتر ہے:

۴۲۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو یحییٰ بن صالح نے وحاظی نے ان کو جمیع بن ثواب رحبی نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوامامہ باھلی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اگر میں تین رات تک نگرانی کروں دشمن کے مقابلے میں گھوڑا باندھنے والا مسلمانوں کے شہر کے باہر تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ مجھے پہنچے لیلۃ القدر دو میں سے کسی ایک مسجد میں مسجد نبوی میں یا مسجد بیت المقدس میں۔

۴۲۹۳:......اور اس اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوامامہ باھلی سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص اللہ کی راہ میں نگرانی کرتا ہوا فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے امان دیں گے۔

۴۲۹۴:......اسی اسناد کے ساتھ ابوامامہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک اللہ کی راہ میں سواری کی لگام تھام کر حفاظت کرنے والا بڑے اجر والا ہے اس آدمی سے جو ملاتا ہے اپنے دونوں ٹخنے اپنے ہاتھوں کے پہنچوں کے ساتھ مہینہ بھر کہ وہ اس کے روزے رکھتا ہے اور اس کا قیام کرتا ہے۔

مجاہد کی نماز کی فضیلت:

۴۲۹۵:......اور اسی اسناد کے ساتھ ابوامامہ سے مروی ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک اسلام کے محافظ کی نماز پانچ سو

(۴۲۹۰) (۱) فی ب خطب (۲)...... فی ب افلا

(۴۲۹۱) (۱) سقط من ب (۲) فی ب فرس

(۴۲۹۳) (۱) سقط من ب. (۲) کتبت فی المخطوطة ھکذا (زناد) ونقلھا من جمع الجوامع کما بالمتن انظر (۱/۲۱۲)

نماز کے برابر ہوتی ہے۔اور دینار اور درہم کو خرچ کرنا اس سے افضل ہے نوسو دینار سے جو خرچ کرے اس کے علاوہ کسی اور نیکی کے کام میں۔

۴۲۹۶:......اور اسی کی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابو امامہ باہلی سے کہ نبی کریم نے فرمایا جو آدمی اپنے چہرے کو اللہ کی راہ میں غبار آلود کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو قیامت کے دن امان دے گا اور جو آدمی اللہ کی راہ میں اپنے قدموں کو غبار آلود کرتا ہے اللہ اس کے قدموں کو آگ سے قیامت کے دن امن دے گا۔

ایک مجاہد کی وفات کے بعد کا واقعہ:

۴۲۹۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر بن عبید نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو صالح عبداللہ بن صالح نے یہ کہ عبدالرحمٰن آدمی تھے قبیلہ ازد سے انہیں شعود بن عبدالرحمٰن کہا جاتا تھا اس نے ان کو حدیث بیان کی اس نے سنی ابن عائذ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے جنازے میں گئے جب میت رکھی گئی تو عمر بن خطاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آپ نماز جنازہ نہ پڑھایئے یہ فاسق فاجر آدمی تھا (یا بد کردار تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے دیکھا تھا۔ایک آدمی نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ اس نے ایک رات جہاد کی سبیل اللہ میں چوکیداری کی تھی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی اور اس پر مٹی بھی ڈال دی اور فرمایا کہ تیرے احباب گمان کرتے ہیں کہ تو اہل جہنم میں سے ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے۔اور فرمایا اے عمر بے شک تم لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھے جاؤ گے بلکہ تم فطرت کے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔(فطرت اسلام) یا تو تعبیر ہے کہ تم لوگوں کے عمومی اعمال سے بحث نہ کرو ان کی فطرت کے بارے میں جانو۔

کفار کے مقابلے میں قوت تیار کرنا:

۴۲۹۸:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر مقری نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو یزید بن ابو حبیب نے ان کو ابو الخیر مرشد بن عبداللہ بن یزنی نے ان کو عقبہ بن عامر نے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔ **واعدوا لهم ما استطعتم من قوة** کفار دشمنوں کے مقابلے کے لئے جس قدر استطاعت رکھتے ہو تم طاقت تیار کرو۔عقبہ بن عامر نے کہا **الا ان القوة الرمي**. بے شک طاقت تیر اندازی ہے۔

۴۲۹۹:......تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابو علی ثمامہ بن شفی سے اس نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ **واعدوا لهم ما استطعتم من قوة**۔دشمنوں کے مقابلے کے لئے جتنی ہو سکے طاقت تیار کرو۔الا ان القوة الرمي خبردار رہو کہ طاقت تیر پھینکنا ہے۔تین بار یہی جملہ فرمایا۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو ابو علی نے اسی حدیث کے ساتھ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث بن وہب سے۔

۴۳۰۰:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو اعمش نے ان کو زیاد بن حصین نے ان کو ابو العالیہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے وہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب تیر اندازی کرواے اولاد اسماعیل بے شک تمہارا باپ (اسماعیل علیہ السلام) بھی تیر انداز تھا۔

۴۳۰۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ۔محمد بن علی صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق

(۴۲۹۷)......(۱) فی أ أبا عائذ وهو خطأ، وهو ابن عائذ بن قريظ له ترجمة في الجرح (۳۹/۳۲۳)

(۴۲۹۸)......(۱) فی ب الحسن.　　　(۲)...... فی (أ) القرشي.

نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید نے یعنی ابوسلام نے ان کو عبداللہ بن زید ازرق نے وہ کہتے ہیں کہ عقبہ بن عامر جہنی روزانہ نکلتے تھے۔ زید ازرق پیچھے ہوئے قریب تھا کہ وہ تھک جائیں فرمانے لگے کیا میں تجھے نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ سے حدیث سنی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں ضرور بتایئے فرمایا کہ میں نے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے میں تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے۔ ایک وہ جس نے تیر بنایا تھا جو بنانے میں ثواب کے حصول کی نیت رکھتا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے تیر کو خرید کر مجاہد فی سبیل اللہ کو دے دی۔ تیسرا وہ مجاہد جس نے اس تیر کو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پھینک دیا۔ اور فرمایا تیر اندازی کرو سیکھو اور سواری سیکھو تمہارا تیر اندازی سیکھنا سواری سیکھنے سے بہتر ہے۔ اور فرمایا کہ ہر وہ کام ابن آدم جس کے ساتھ کھیل کرتا ہے وہ سب کا سب باطل ہے۔ مگر تین لوگ۔ یا تین کام۔ اپنی کمان سے تیر پھینکنا۔ اس کا اپنے گھوڑے کو سدھانا اور اس کا اپنی اہلیہ سے کھیلنا۔ یہ تینوں کام حق ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ جب فوت ہوئے تو ان کے گھر میں ستر سے زائد کمانیں تھیں ہر کمان کے ساتھ سینگ بھی تھا اور بھالہ پھر انہوں نے وصیت کی تھی کہ یہ ساری کمانیں اللہ کی راہ میں دے دی جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صحابہ کو ایک ہدایت:

۴۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس نے جس سے سنا حرام بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف حکم لکھا عمر بن خطاب نے کہ تمہارے پاس خنزیر نہیں ہونا چاہئے۔ اور تمہارے اندر صلیب اونچی نہیں کی جانی چاہئے۔ اور تم ایسے دستر خوان پر کھانا مت کھاؤ جس پر شراب دی جائیں اور گھوڑوں کو سدھاؤ اور دو فرضوں کے درمیان وقفہ کرو شام کا۔

۴۳۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوعمر اور محمد بن عبداللہ الادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی ہے حسن نے وہ ابن سفیان ہیں ان کو حبان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو طلحہ بن ابوسعید نے انہوں نے سنا سعید مقبری سے اس نے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں گھوڑا روک کر رکھے اللہ پر ایمان کے ساتھ اور اس کے وعدے کی تصدیق کے ساتھ بے شک اس کا کھانا پینا اور اس کا لید و پیشاب وغیرہ قیامت کے دن سب وزن ہوگا بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن حفص سے اس نے ابن مبارک سے۔

گھوڑے تین طرح کے ہیں:

۴۳۰۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے ان کو مالک نے۔ ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے زید بن اسلم نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ گھوڑے البتہ تین طرح کے ہیں ایک آدمی کے لئے اجر و ثواب ہیں۔ دوسرے آدمی کے لئے ستر اور پردہ ہیں۔ تیسرے آدمی کے لئے گناہ اور بوجھ ہیں۔ بہر حال وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے اجر و ثواب ہیں وہ ہے۔ جو اس کو اللہ کی راہ میں باندھ کر رکھتا ہے۔ اسے پالتا ہے پھر اس کی رسی خوب لمبی کرتا ہے۔ کسی چراگاہ میں یا ہریالی میں تاکہ وہ چاروں طرف گھوم کر چر سکے۔ لہٰذا وہ اس چراگاہ میں یا باغ میں جہاں تک گھومتا ہے مالک کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اگر

(۴۳۰۱) (۱) فی ب تعالیٰ (۲) فی ب بضع (۳) سقط من ب (۴) فی ب تعالی
(۴۳۰۴) (۱) فی اقطعت

وہ رسی توڑ کر ایک دو قدم بھاگ جائے تو بھی اس کے قدموں کے نشان اور اس کی لید پیشاب تا بقدر اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اگر وہ کسی گھاٹ یا نہر سے گذرتے ہوئے پانی پیتا ہے حالانکہ مالک کا پانی پلانے کا ارادہ بھی نہیں ہوتا پھر بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ گھوڑا ایسے آدمی کے لئے اجر و ثواب کا باعث ہے۔

دوسرا وہ آدمی ہے جس نے گھوڑا باندھ رکھا ہے غنی ہونے کا اظہار کرنے کے لئے اور سوال سے بچنے کے لئے اور اس کے ساتھ وہ اس کی گردن اور اس کی پیٹ پر اللہ کا حق بھی نہیں بھولتا وہ اس کے لئے ستر اور پردہ ہے تیسرا وہ آدمی ہے جس نے گھوڑ باندھا ہے فخر کرنے دکھاوا کرنے کے لئے اور اہل اسلام کی دشمنی کرنے کے لئے یہ گھوڑا مالک کے لئے وبال جان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے بارے میں مجھ پر کوئی واضح حکم نازل نہیں ہوا مگر یہ آیت جو جامع ہے اور منفرد ہے کہ جو کوئی ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کا بدلہ پالے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر برائی کرے گا اس کو بھی وہ پالے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے زید بن اسلم سے۔

۴۳۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری سے اس نے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے اس نے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے سہیل بن ابو صالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے ایسی چیز ہیں کہ خیر ان کی پیشانیوں سے قیامت تک وابستہ ہے گھوڑے تین طرح ہیں۔ ایک گھوڑا اجر و ثواب ہے دوسرا گھوڑا گناہ اور بوجھ ہے تیسرا گھوڑا استر و پردہ بہر حال ستر و پردہ وہ گھوڑا ہے جو مالک رکھتا ہے سوال سے بچنے کے لئے عزت و شرف کے لئے خوبصورتی کے لئے اور اس کے پیٹھ اور پیٹ کو بھی نہیں بھولتا اپنی تنگی میں بھی اور سہولت میں بھی، (یعنی اس کو خوب کھلاتا ہے اور اللہ کے واسطے ضرورت مندوں کو سوار بھی کرتا ہے) بہر حال وہ گھوڑا جو باعث اجر و ثواب ہے۔ جو گھوڑا باندھتا ہے جہاد میں حفاظت کے طور پر۔ بے شک وہ ایسا ہے کہ اس کے پیٹ سے کوئی شئی غائب نہیں ہوتی مگر اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لید اور پیشاب کو بھی ذکر کیا جہاں کہیں کسی وادی میں وہ دوڑتا ہے خواہ ایک دو پہر بھی ہوں وہ بھی اس کے میزان میں وزن کئے جائیں گے۔ بہر حال وہ جو بوجھ اور وبال ہوگا وہ وہ ہے جو گھوڑا باندھے لوگوں پر اترانے کے لئے اور اکڑنے کے لئے اس کے پیٹ سے جو کچھ بھی غائب ہوتا ہے وہ اس پر وبال ہوتا ہے حتیٰ کہ آپ نے اس کی لید اور پیشاب کا ذکر کیا اور وہ جہاں وادی میں ایک دو قدم بھی دوڑتا ہے وہ اس پر وبال ہوتا ہے۔

۴۳۰۶:...... ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر مخرمی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شبیب بن عروہ بن غرقدہ سے اس نے عروہ باری سے ایک قول جو رسول اللہ نے کہا۔ یا اس نے کہا کہ۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خیر اور بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے بندھی ہوئی ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس میں اضافہ کیا ہے شعبی سے اس نے عروہ بارقی سے۔ اجر اور غنیمت کا بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سفیان سے اس نے شبیب سے۔

۴۳۰۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو معاویہ بن عمر نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے ان کو سفیان نے ان کو شعبہ نے ایک آدمی سے جو کہ بنو بجیل سے ہیں۔ اس نے عکرمہ سے۔ کہ **واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل**۔ عکرمہ نے کہا کہ قوت سے مراد گھوڑے ہیں۔ رباط سے مراد مادہ گھوڑیاں ہیں۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ ہم نے وہ تمام احادیث جو گھوڑوں کے تیاری اور ان کو باندھنے کے بارے میں آئی ہیں ان کو ذکر کر دیا ہے کتاب السیر اور کتاب القسم اور کتاب السبق والرمی میں۔ کتاب السنن میں۔

(۴۳۰۵)...... (۱) سقط من ب. (۲)...... في ب ذكروا. (۴۳۰۶)...... (۱) في (أ) المخزومي. (۲)...... في ب غرقد وهو خطأ.

شعب الایمان کا اٹھائیسواں شعبہ
دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہنا اور جنگ سے فرار نہ ہونا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(۱)...... یاایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا اللّٰہ کثیرا لعلکم تفلحون.

اے اہل ایمان جب تم ٹکراؤ جماعت (کفار) سے تو ثابت قدم رہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کو یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(۲)...... یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلاتولوھم الادبار ومن یولھم دبرہ الا متحرفا لقتال اومتحیزا الی فئة فقد بآء بغضب من اللّٰہ ومأواہ جھنم وبئس المصیر.

اے اہل ایمان جب تم کافروں سے ٹکرالو جنگ میں تو ان سے پیٹھ دے کر نہ بھاگو اور جو شخص ان کو پیٹھ دے کر بھاگے گا۔
سوائے اس کے جو چال چلے جنگ کے لئے، یا جگہ تبدیل کرے۔ اس نے اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کیا
اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی۔

(۳)...... یاایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین، وان یکن منکم مائه یغلبوا الفا من الذین کفروا.

اے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اہل ایمان کو جہاد پر تیار کیجئے، اگر تم لوگوں میں سے بیس مجاہد صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم لوگوں میں سے ایک سو مجاہد ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب ہوں گے۔

پھر یہ منسوخ کی گئی۔

اور فرمایا:

(۴)...... الأن خفف اللّٰہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائة صابرة یغلبوا مأتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللّٰہ

اس وقت اللہ نے تم سے تخفیف اور آسانی کر دی ہے۔ اور یہ جان لیا ہے کہ تم لوگوں میں کمزوری ہے۔
اگر تم لوگوں میں سے ایک سو مجاہدین کی جماعت ہو صبر کرنے والی۔ تو وہ دو سو (کافر) پر غالب آ جائے گی
اور تم میں سے ایک ہزار مجاہدین کی جماعت ہوگی تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار کافروں پر غالب آئے گی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ثابت قدمی اور ڈٹے رہنے کو فرض کر دیا ہے خواہ کافر مقابلے پر برابر ہوں یا دہرے ہوں اور سابقہ آیت کے ساتھ فرار کو یعنی میدان جہاد چھوڑ کر بھاگنے کو حرام کر دیا ہے۔ اور یہ مراد اس آیت کی دلالۃ النص کی ہے برابر میں سے اور دہرے سے سوائے اس کے جو جنگی چال کے لئے میدان سے ہٹے (یہ بایں طور ہوگا کہ یہ بطور تدبیر کے ہو جنگی تدابیر میں سے) مثلاً یہ کہ ان کو دکھائے کہ ہم شکست کھا گئے ہیں تا کہ دشمن منتشر ہو جائے پھر اچانک ان پر حملہ کر دیں۔ یا دوسری صورت میں پھر نا لوٹنا جنگ کے لئے زیادہ مفید ہو یا وہاں سے ہٹ کر اپنی جماعت میں ملنا ہو بایں طور کہ اپنی جماعت اور گروہ پیچھے ہو اور وہ یہ سوچ کر لوٹے کہ ان کے ساتھ مل کر زیادہ طاقت ہو جائے گی پھر وہ

(۱)...... فی ب تعالیٰ (۲)...... فی أ الفاً

دشمن پر یکبارگی حملہ کریں گے۔

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے:

۴۳۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو سالم ابوالنضر نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے لکھا اس کی طرف کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم دشمن سے ٹکراؤ کی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت مانگو لیکن جس وقت تم کفار سے ٹکرا جاؤ تو صبر کرو اور یقین جانو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد سے اس نے معاویہ بن عمرو سے۔

سات ہلاک کرنے والے اعمال:

۴۳۰۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب ان کو سلیمان بن بلال نے ''ح''۔

وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن حسن بن مہاجر نے ان کو ہارون بن سعید ایلی نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ثور نے ان کو ابوالغیث نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والے اعمال سے بچو۔ سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ جواب ارشاد فرمایا کہ:

۱..... اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲..... جادو کرنا۔

۳..... ایسی جان کو قتل کرنا جس کو قتل کرنا حرام ہے سوائے اس قتل کے جو حق کے ساتھ ہو۔

۴..... سود کھانا۔

۵..... یتیم کا مال کھانا۔

۶..... جنگ کے دن فرار ہونا۔

۷..... پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا جو گناہ سے بے خبر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ہارون بن سعید سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے عبدالعزیز اویسی سے اس نے سلیمان سے۔

۴۳۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان رملی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا۔ کہ ان پر فرض کر دیا گیا تھا۔ کہ اگر دو سو کے مقابلے میں بیس مجاہد ہوں تو نہ بھاگیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اب اللہ نے تم سے معاملہ ہلکا کر دیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ تم میں کمزوری ہے، اگر تم میں سے ایک سو مجاہد جم کر لڑنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ تو ان پر فرض کر دیا کہ دو سو کافروں کے مقابلے میں ایک سو مجاہد ہوں تو نہ بھاگیں۔

سفیان کہتے ؟ ہیں کہ اللہ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں مؤمن کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔

تحقیق ہم نے یہ کلام روایت کیا ہے۔ دوسرے مرفوع طریقہ سے نبی کریم تک اور وہ حدیث جسے ہم نے روایت کیا ہے ابن عباس سے اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابن عیینہ کی حدیث سے۔

۴۳۱۱:..... ہمیں خبر دی ابومحمد جناج بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو

غرزہ نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو علی بن صالح نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لشکر میں تھا پس لوگوں نے واپسی کی میں بھی ان میں تھا جنہوں نے واپسی کی تھی۔ سو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم نے اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کرلیا ہے۔ کاش کہ ہم لوگ (واپس نہ آتے بلکہ) ایک طرف ہوجاتے جہاں ہمیں کوئی بھی نہ دیکھتا۔ اس کے بعد ہم نے کہا کہ ہم مدینے چلیں اور وہاں سے سامان سفر لے آئیں۔ لہٰذا ہم مدینے میں آگئے۔ اور ہم نے کہا کہ ہم اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کریں شاید کہ ہمارے لئے توبہ ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز کے لئے باہر آئے تو ہم لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم بھگوڑے ہیں (بھاگ کر آگئے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ (نہیں تم بھگوڑے نہیں ہو) بلکہ تم پلٹ کر مکرر حملہ کرنے والے ہو میں ہر مسلمان کا حامی ہوں۔

ایک مجاہد کی دعا:

۴۳۱۲:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا ادیب نے ان کو ابوالفضل احمد بن سلمہ نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعد نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو نعیم بن ابوھند نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا جنگ قادسیہ کے دن۔ اے اللہ اگر تو مجھے قبول کرتا (اس عورت کے لئے) ارادہ کررہے تھے اپنی ہوا کا کام تو پھر تو مجھے آج اس کی جگہ کسی حور کے ساتھ شادی کے بندھن میں جوڑ دے۔ چنانچہ میدان جنگ میں دیکھا گیا کہ وہ ایک سوار کو گرا کر چڑھے ہوئے تھے اور یہ آیت پڑھ رہے تھے:

من المؤمنين رجال صدقوا ماعاهد واالله عليه الخ

مؤمنوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے سچا کر دکھایا ہے اس وعدے کو جو انہوں نے اللہ سے کیا ہے۔

دیکھا تو دونوں کا انتقال ہوچکا تھا۔

۴۳۱۳:..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری سے مکہ میں ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو داؤد بن عبداللہ ازدی نے ان کو حمید بن عبدالرحمن حمیری نے کہ ایک آدمی اصحاب رسول میں سے تھے اسے حممہ کہتے تھے حضرت عمر کی خلافت میں اصفہان میں گیا۔ اور کہنے لگا اے اللہ بے شک حممہ گمان کرتا ہے کہ وہ تیری ملاقات کو پسند کرتا ہے اگر حممہ سچا ہے اپنے قول میں تو اس کو اس کی سچائی پر پکا کردے اور اگر سچا نہیں ہے تو بھی سچائی پر اس کو پکا کردے۔ اے اللہ تو حممہ کو اس سفر سے واپس نہ بھیج۔ چنانچہ اس کو پیٹ کی تکالیف شروع ہوگئی اور وہیں اصفہان میں ہی فوت ہوگیا۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کھڑے ہوکر فرمایا۔ لوگو بے شک ہم نے جو کچھ تمہارے نبی سے سنا ہے اور جہاں تک ہماری معلومات ہیں وہ یہی ہیں کہ حممہ شہید ہے۔

ایک عجیب وغریب واقعہ:

۴۳۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابولعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو قاسم ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے فضالہ بن عبید کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور فضالہ بن عبید نے خشکی کا یہ پہلا جہاد تھا یک ہم چل رہے تھے یا یوں کہا کہ ہم دوڑ رہے تھے اور وہ امیر لشکر تھے۔ اور اس وقت امیر اور حکمران اس توجہ سے سنتے تھے ان لوگوں سے جو ان کو اللہ کا واسطہ دے کر استدعا کرتے چنانچہ کسی کہنے والے نے ان سے کہا اے امیر بیشک لوگ کٹ کر پیچھے رہ گئے ہیں آپ رک جائیے حتیٰ کہ لوگ آپ سے مل جائیں۔ لہٰذا وہ رک گئے ایک چراگاہ میں جس کے کنارے پر ایک قلعہ تھا اس میں اور قلعہ مضبوط تھا۔ بعض لوگ ہم میں سے ابھی سواری پر کھڑے تھے اور بعض اتر رہے تھے اچانک ایک سرخ مونچھوں والا آدمی وہاں سے ہمارے سامنے نمودار ہوا

ہم اسے حضرت فضالہ کے پاس لے آئے ہم نے کہا کہ یہ شخص قلعے سے بغیر کسی عہد اور معاہدے کے نیچے اتر آیا ہے۔ حضرت فضالہ نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا معاملہ ہے؟ تم قلعے سے بغیر کسی ضمانت کے اور پناہ کے کیسے اور کیونکر اتر آئے ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے گذشتہ رات خنزیر کھایا تھا اور شراب پی تھی۔ میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرے پیٹ کو دھو دیا ہے اور دو عورتیں آئی ہیں میرے پاس جو کہ ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت تھی انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ اب میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ بس یہی بات چیت جاری تھی کہ اچانک ہم لوگوں پر قلعے سے تیروں کی بوچھاڑ ہوگئی کسی یہودی نے اسے تیر مارا جو اس کی گردن پر لگا جس نے اس کی گردن توڑ دی۔ حضرت فضالہ نے کہا اللہ اکبر۔ عمل تو اس نے قلیل کیا ہے اور اجر کثیر لے گیا ہے چلو جنازہ پڑھوا اپنے ساتھی پر چنانچہ ہم نے اس کا جنازہ پڑھا پھر اس کو اسلامی طریقہ پر دفن بھی کیا۔ قاسم کہتے ہیں کہ یہ ایسی شئی ہے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا اس طرح کی کئی مثالیں عہد نبوی میں بھی سامنے آئیں۔ اور اس واقعہ میں جو کچھ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے کہا تھا دراصل اس نے نبی کریم کے فرمان سے اخذ کیا تھا جو کہ درج ذیل ہے۔

۴۳۱۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو براء نے کہتے ہیں کہ ایک آدمی لوہے میں ڈھکا ہوا اسلحہ پوش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میں پہلے قتال کروں یا اسلام لاؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے مسلمان ہو جاؤ اس کے بعد قتال کرو چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اور لڑنا شروع کر دیا لڑتے لڑتے شہید ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے عمل تو کم کیا ہے مگر اجر کثیر لے گیا ہے۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔

ایک نومسلم کے جہاد کا واقعہ:

۴۳۱۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ عمرو بن اقیش کا جاہلیت میں سود تھا وہ چاہتا تھا کہ پہلے میں سود وصول کر لوں اس کے بعد مسلمان ہو جاؤں۔ تب احد کے دن آیا اور اس نے پوچھا کہ میرے چچازاد کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ میدان احد میں پہنچے ہوئے ہیں۔ بولا فلاں کہاں ہے؟ جواب ملا کہ احد میں ہے۔ پھر پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ جواب ملا وہ بھی احد میں ہے۔ لہٰذا اس نے بھی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے چچازادوں کی جانب چل پڑے مسلمانوں نے وہاں جب دیکھا تو پوچھا کہ اے عمرو تم یہاں پر ہماری طرف سے ہو یا دوسری طرف سے بولا کہ میں ایمان لے آیا ہوں چنانچہ اس نے قتال کیا حتیٰ کہ شدید زخمی ہو گیا زخمی حالت میں اپنے گھر والوں کی طرف اٹھا کر لایا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ اس کے پاس آئے اور اس کے بھائی سے کہا کہ پوچھا ہے آپ نے اس سے کہ وہ اپنی قوم کی حمیت وغیرت کے لئے لڑے ہیں؟ یا قومی غصے سے لڑے ہیں یا اللہ کے لئے غصے سے اس نے کہا کہ بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے غصے اور غیرت کے لئے لڑے ہیں لہٰذا وہ فوت ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے حالانکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

ایک اعرابی کے اسلام لانے اور شہادت کا واقعہ:

۴۳۱۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے۔ اسی جز میں جسے میں نے پایا ہے اس میں جس میں میری مسموعات ہیں شعبی کے خط کے ساتھ انہوں نے کہا کہ اس کو خبر دی ہے ابو جعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر عتکی نے ان کو ربیعہ بن کلثوم

(۴۳۱۴)۔۔۔ (۱) فی أنستریح. (۲)۔۔۔ فی أ أحمر (۳) سقط من ب

(۴۳۱۵)۔۔۔ (۱) فی ب مقنع

بن حرنے ان کوزیادہ بن مخراق نے ان کو ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے خیمے کے پاس سے گزرے اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ جہاد کے ارادے سے جارہے تھے۔ چنانچہ اعرابی نے خیمے کا کونہ اٹھا کر پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ اسے بتایا گیا کہ رسول اللہ ہیں اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔ جو کہ جہاد کے لئے نکلے ہیں۔ اس نے پوچھا۔ کیا ان کو اس عمل میں کچھ دنیاوی سامان بھی ہاتھ آئے گا؟ اسے بتایا گیا کہ ہاں غنیمتیں حاصل کریں گے پھر وہ مسلمانوں میں تقسیم کردی جائیں گی چنانچہ وہ اعرابی اپنے اونٹ کی طرف لوٹا اور اس کے پیر میں رسی ڈالی اور وہ خود مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں چلدیا اس کا اونٹ بار بار رسول اللہ کی طرف قریب ہونے لگا اور صحابہ کرام اس کو آپ سے ہٹانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو میرے لئے مشقت کررہا ہے بس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک وہ جنت کے بادشاہوں میں سے ہے۔ کہتے ہیں جب مسلمان دشمن سے جا کر ٹکرائے تو وہ اعرابی شہید ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں خبر دی گئی آپ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھے مگر آپ خوش تھے یا یوں کہا راوی نے کہ خوشی سے ہنسنے لگے۔ پھر اس سے منہ پھرلیا ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے دیکھا کہ آپ خوشی سے اس کو دیکھ کر ہنس رہے تھے پھر اچانک آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ آپ نے جواب دیا کہ جو تم نے میری خوشی دیکھی یا کہا کہ جو تم نے میرا خوش ہونا دیکھا وہ تو ایسے تھا کہ میں نے جب اس کی روح کی اللہ کے پاس عزت دیکھی اور میرا منہ پھیر دینا اس وجہ سے تھا کہ بے شک حور العین میں سے اس کی بیوی اس وقت اس کے سرہانے آگئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے آنے والے شخص کا واقعہ:

۴۳۱۸: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوحبیب محمد بن احمد بن موسیٰ مصاحفی نے کہ ہم لوگ اپنی اپنی سواریوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ صحابہ ایک شخص کو حضور کے پاس لے آئے اور عرض کیا یہ ایسا آدمی ہے کہ اتنے اتنے عرصے سے اس نے کچھ نہیں کھایا اور کھانے کا کوئی اس کے پاس انتظام نہیں ہے (اور یہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا چاہتا ہے) حضور نے پوچھا کہ وہ صرف محمد سے ملنا چاہتا ہے؟ چنانچہ نبی کریم جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے ساتھ کھڑے ہوگئے صحابہ بھی۔ حضور آگے بڑھ کر اس کو ملے اس آدمی کے برف کھانے سے ہونٹ پھٹ چکے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے بتایا اور کہا کہ میں یثرب جارہا ہوں میں محمد سے ملوں گا اور اس کے ہاتھ بیعت اسلام کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بتلایا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ میرے لئے اسلام کی وضاحت کردیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو شہادت دے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور تم اس کا اقرار کرو جو کچھ میں اللہ کی طرف سے لے کر آیا ہوں۔ اس نے فوراً کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نماز قائم کرو گے؟ اسنے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم زکوٰۃ ادا کرو گے۔ اس نے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تم رمضان کے روزے رکھو گے۔ اس نے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم حج بیت اللہ کرو گے اس نے کہا میں اقرار کرتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ وہاں سے ہٹ گئے۔ جریر کہتے ہیں کہ ہم اس وقت سب جمع ہوگئے تھے حضور جب اس کو اسلام کی وضاحت بتارہے تھے۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ اس کی تفصیل کہاں ختم ہوتی ہے۔ چونکہ ہم براہ راست سوال کرتے ہوئے آپ کا لحاظ کرتے

(۴۳۱۷) (۱) لیست فی ب (۲) فی ب فاعرضه (۳) فی أزوجتی

(۴۳۱۸) (۱) فی ب الشلحم. ∴ غیر واضح فی الاصل وابتناه فی الطبرانی.

(۲) فی ب وتوتی (۳) سقط من ب (۴) فی ب اخافیق (۵) ..... فی ب تعالی

والحدیث اخرجه الطبرانی من الکبیر (۳۱۹/۲ رقم ۲۳۲۹) من طریق عبیداللہ بن موسیٰ.

تھے پھر وہ آدمی وہاں سے چل پڑا ہم بھی اس کے ساتھ چل پڑے چنانچہ اس کے اونٹ کا اگلا پاؤں کسی گہری کھائی میں جا گرا جس سے اونٹ گر گیا اور وہ آدمی گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور فوت ہو گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مر گیا۔ حضور اس کے پاس تشریف لائے اور اس کو دیکھا پھر اس سے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اس کو پانی کے قریب لے چلو آپ نے ہم لوگوں کو حکم دیا ہم نے اسے دفن کیا ہم نے اسے غسل دی اور خوشبو لگائی پھر حضور نے فرمایا۔ کہ اس کے لئے سیدھی قبر کھودو بغلی نہ شق بے شک لحد مسلمانوں کے لئے ہے اور شق اہل کتاب کے لئے ہے دفن کے بعد حضور اس کی قبر پر بیٹھے رہے ہم سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے پھر دیر کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں اس آدمی کی بات بتاؤں۔ یہ ایسا آدمی ہے جس نے عمل بہت کم کیا ہے اور اجر سارا لے گیا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے اللہ نے فرمایا ہے:

الذین امنوا و لم یلبسوا ایمانھم بظلم

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو انہوں نے شرک سے آلودہ نہیں کیا۔

میں نے ابھی ہی اس سے منہ پھیر لیا ہے حالانکہ فرشتے اس کی باچھوں میں جنت کے پھل بھر رہے تھے تو میں نے سمجھ لیا ہے کہ بھوکا تھا۔ (اس لئے کر رہے ہیں)۔

ایک مسلمان کے عیسائی ہونے کا عبرت ناک واقعہ:

۴۳۱۹: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین بن ابوالقاسم واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے عمر بن احمد بن علی جوہری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو ابوالعباس احمد بن علی جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ اس کے عبد بن عبدالرحیم نے کہا ہم لوگ ایک جہاد میں نکلے سرزمین روم کی طرف ایک نوجوان ہمارے ساتھ ہوا جس سے اچھا قرآن پڑھنے والا دوسرا کوئی بھی ہم لوگوں میں نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس سے زیادہ کوئی دین کی فہم رکھنے والا تھا۔ اور نہ ہی فرائض پر عمل کرنے والا اس سے زیادہ کوئی تھا دن میں روزے سے ہوتا تو رات کو قیام کرتا۔ چنانچہ ہمارا ایک قلعے کے ساتھ گذر ہوا ہمیں اس قلعے کے پاس رکنے کا حکم نہیں ملا تھا ایک آدمی ہم میں سے قلعے کی طرف چلا گیا لشکر سے ہٹ کر اور وہ قلعے کے قریب اتر گیا ہم سمجھے کہ شاید پیشاب کرے گا اس نے ایک عورت کی طرف دیکھا جو نصرانیوں میں سے تھی۔ جو کہ قلعے کے پیچھے سے دیکھ رہی تھی۔ وہ اس پر عاشق ہو گیا اور اسے رومی زبان میں کہا کہ تیری طرف آنے کی کیا سبیل ہے وہ بولی آپ جب عیسائی بن جائیں گے تو ہم تیرے لئے دروازہ کھول دیں گے اور میں تیری ہوں گی کہتے ہیں کہ اس نے ایسا کر لیا لہذا اس کو قلعے میں داخل کر لیا گیا۔ چنانچہ اس بات پر ہمارے غازیوں نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا ہم میں سے ہر ایک اس کو ایسے سمجھنے لگا جیسے اس کے حقیقی بیٹے کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہو۔ (ہم واپس ہو گئے) پھر کچھ عرصے کے بعد جب ہم ایک اور جہاد میں دوبارہ گئے تو ہم وہاں سے گذرے وہ ہم لوگوں کو قلعے کے اوپر سے نصرانیوں کے ساتھ کھڑے ہو کر دیکھ رہا تھا ہم نے کہا اے فلاں کیا بنا تیری قرأت کا؟ کیا ہوا تیرے علم کا؟

تیری نماز کا کیا ہوا تیرے روزے کا کیا حال ہے؟ بولا کہ یقین جانو میں پورا قرآن بھول چکا ہوں مجھے اس میں کچھ بھی یاد نہیں ہے سوائے اس ایک آیت کے:

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین ذرھم یاکلوا ویتمتعوا ویلھھم الامل فسوف یعلمون.

کبھی کبھی کافر بھی یہ چاہتے ہیں کاش کہ وہ مسلمان ہوتے۔ چھوڑیئے ان کو کہ کھائیں اور نفع اٹھالیں

انہیں جھوٹی امیدوں نے غافل کر دیا ہے عنقریب وہ جان لیں گے۔

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ:

(۴۳۱۹) (۱) فی ب الحسن۔ (۲) فی ا رحل (۳) فی ب ھیں (۴) فی ب یاأبا (۵) فی ب قوآنک

یہی حال ہوتا ہے اس شخص کا جس کو شقاوت اور بدبختی گھیر لیتی ہے اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔ اور اس سے پہلے اس کا حال بھی گذر چکا ہے جس کو سعادت اور نیک بختی پالیتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سعادت کا سوال کرتے ہیں۔ اور توفیق کا اور حفاظت کا محض اس کے فضل سے۔

ابوصہباء کا شہادت سے متعلق خواب:

۴۳۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو علاء بن ہلال باہلی نے کہ صلہ نامی قوم کے ایک آدمی نے اس سے کہا اے ابوصہباء میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں ایک شہادت عطا کیا گیا ہوں اور تم دو شہادتیں عطا کئے گئے ہو۔ صلہ نے جواب دیا کہ۔ اچھا خواب ہے تم اکیلے شہید ہو گے۔ اور میں بیٹے سمیت شہید ہو جاؤں گا۔ انشاء اللہ جب یزید بن زیاد کا دن آیا تو ان سے ترک ٹکرائے سجستان میں اور مسلمان شکست کھا گئے بہر حال یہ مسلمانوں کا پہلا لشکر تھا جس نے شکست کھائی تھی تو اس وقت صلہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم اپنی ماں کے پاس واپس چلے جاؤ۔ بیٹے نے کہا ابا جان آپ بھلائی صرف اپنے لئے چاہتے ہیں۔ اور مجھے واپسی کا حکم دیتے ہیں حالانکہ اللہ کی قسم آپ میری والدہ کے لئے مجھ سے زیادہ بہتر ہیں (یعنی ان کو مجھ سے زیادہ آپ کی ضرورت ہے) صلہ نے کہا کہ اچھا جب تم بھی یہی کہتے ہو تو پھر آگے بڑھو لہذا وہ آگے بڑھا اور شہید ہو گیا کہتے ہیں کہ صلہ نے تیر اندازی کی وہ ماہر تیر انداز تھا یہاں تک کہ مقابل منتشر ہو گئے لہذا وہ پیدل چلتا ہوا بیٹے کی لاش پر آیا اور اس کے لئے دعا کی اس کے بعد اس نے پھر لڑنا شروع کیا اور لڑتے لڑتے وہ بھی شہید ہو گیا۔

۴۳۲۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد سجستانی نے وہ کہتے ہیں یہ بات پڑھی گئی تھی حارث بن مسکین کے سامنے اور میں موجود تھا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ ابن قاسم نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ عبدالوہاب بن بخت جہاد کی طرف نکلا تو ان کی سواری ہلاک ہو گئی انہوں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے یہ کہا عسٰی ربی ان یھدنی سواء السبیل۔ قریب ہے میرا رب مجھے سیدھے راستے کی رہنمائی کرے گا۔ پھر وہ شہید ہو گیا۔

۴۳۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن اسماعیل سکری نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن مبارک اور معتمر بن سلیمان کے ساتھ تھا طرطوس میں تھا اتنے میں لوگوں کے شور کی آواز سنائی دی النفیر النفیر۔ چلو چلو جہاد کے لئے کوچ کرو نکلو جلدی کرو جہاد کے لئے کہتے ہیں حضرت ابن مبارک اور معتمر جہاد کے لئے نکلے لوگ باہر نکلے جب مسلمانوں اور دشمنوں نے صف بندی کی

رومیوں میں سے ایک آدمی نکلا مد مقابل کو ڈھونڈ رہا تھا چنانچہ ایک مسلمان اس کے مقابلے کے لئے سامنے آیا اس نے مسلمان کے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور اس کو قتل کر دیا اور اسی طرح مقابلہ کر کے اس نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا اس کے بعد وہ صفوں میں خوب اکڑنے اور اترانے لگا اور کہنے لگا ہے کوئی تو نکل آئے سامنے لہذا کوئی اس کے مقابل آنے کے لئے تیار نہ ہوا اور وہ ابن مبارک کی طرف متوجہ ہوا اور بولا اے عبداللہ اگر میرے ساتھ موت کا حادثہ ہو جائے تو تم ایسے ایسے کرنا اور اس نے اپنی سواری کی ایڑ ماری اور علج سامنے آیا وہ ایک لحظہ اس کے ساتھ گتھم گتھا رہا اور اس کو بھی اس نے قتل کر دیا اس کے بعد پھر وہ مقابل مانگنے لگا پھر اس کی طرف ایک بہادر نکلا اس کو بھی اس نے قتل کر دیا حتیٰ کہ اسی طرح یکے بعد دیگرے اس نے چھ بہادروں کو مار دیا مقابلے میں پھر وہ مد مقابل مانگنے لگا گویا کہ گھبرائے تھے لوگ اس سے پھر اس نے سواری کو

(۴۳۲۰)......(۱) زیادة من ب　　(۲)...... سقط من ب

(۴۳۲۲)......(۱) فی ب إذ.

حرکت دی اور دونوں صفوں کے درمیان وہ دیکھنے لگا پھر وہ غائب ہو گیا۔ میں نے کچھ بھی نہ سمجھا اچانک میں اس جگہ پر آ گیا جہاں ابن مبارک کھڑے تھے انہوں نے مجھے فرمایا اے عبداللہ (البتہ اگر تم نے) یہ بات کسی کو بیان کر دی اور میں زندہ ہوا (تو تیرے لئے مناسب نہیں ہوگا) پس اس نے ایک کلمہ ذکر کیا کہتے ہیں کہ میں نے وہ کسی کو نہیں بتایا۔ جب تک کہ وہ زندہ تھا۔

ایک مجاہد کی قبر سے خوشبو آتی تھی:

۴۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن مقری نے دونوں کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ جب یوم راویہ پیش آیا۔ تو عبداللہ بن غالب نے کہا میں ایک معاملہ دیکھ رہا ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا چلو ہمارے ساتھ جنت میں۔ کہتے ہیں کہ اس نے میان اور ڈھال توڑ دی اور آگے بڑھا اور سخت مقابلہ کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا کہتے ہیں کہ اس مجاہد (عبداللہ بن غالب) کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں اس کی قبر پر گیا اور میں نے اس کی مٹی لے کر سونگھی تو واقعی اس میں خوشبو تھی۔

۴۳۲۴:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر مزکی سے اس نے محمد بن ابراہیم عبدی سے اس نے محبوب بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن بکار سے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق میں نے بلاد روم میں لڑتے ہوئے ایک مجاہد کو دیکھا تھا حالانکہ اس کی آنتیں گھوڑے کے لگام پر لٹک کر پہنچ گئی تھیں اس نے انہیں واپس اپنے پیٹ میں داخل کرتے ہوئے اپنی پگڑی اتار کر پیٹ پر باندھی اور پھر لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ مزید دس بہادروں کو مار دیا۔

۴۳۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن حسین نے ان کو ابراہیم بن شماس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو دیکھا خواب میں۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کون سا عمل افضل پایا؟ انہوں نے بتایا کہ وہی عمل کہ میں جس میں تھا میں نے کہا کہ جہاد کے لئے تیار رہنا اور جہاد فی سبیل اللہ کرنا؟ بولے ہاں وہی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تیرے ساتھ آپ کے رب نے سلوک کیا ہے؟ بولے کہ میرے لئے اس نے مغفرت کر دی ہے ایسی مغفرت کہ جس کے بعد اور مغفرت ہے اور میرے ساتھ اہل جنت کی عورت نے بات چیت کی ہے یا یوں کہا کہ حور العین میں سے ایک عورت نے۔

ایک مجاہد کا شہید نہ ہونے پر افسوس:

۴۳۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید احمد بن محمد بن خلیل مالینی نے ان کو ابوالقاسم بکیر بن محمد بن بکیر ان کو علی بن یعقوب بن محمد نے اور کہا مرۃ بن ابراہیم نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد سمیکہ حمدویہ تمیمی نے انہوں نے سنا قاسم بن عثمان جرعی سے وہ کہتے ہیں میں نے دوران طواف بیت اللہ کے گرد طواف کرتے ایک شخص کو دیکھا میں اس سے آگے بڑھا تو وہ صرف یہ دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ اپنے سارے حاجت مندوں کی حاجات پوری کر اور آپ نے میری حاجت پوری نہیں کی۔ بس وہ یہی کہے جا رہا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ صرف یہی کہہ رہے ہیں اور کچھ بھی نہیں مانگ رہے۔ اس نے بولا میں تمہیں بتاتا ہوں ہم لوگ سات دوست تھے۔ جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے تھے ہم نے دشمن کی سرزمین پر جہاد کیا ہم میں سے ہر آدمی گرفتار ہو گیا اور ہمیں قتل کرنے کے لئے علیحدہ کر دیا گیا میں نے اچانک آسمان کی طرف جو نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا

(۴۳۲۳)......(۱) زیادۃ من ب.

(۴۳۲۵)......(۱) فی ب الحسن.　(۲) سقط من ب.　(۳) فی ب قال.

(۴۳۲۶)......(۱) فی ب سید　(۲) فی ب فتفربت　(۳) فی أونزل　(۴) فی أ السوق

ہوں کہ سات دروازے کھلے ہوئے ہیں ان میں سے ہر دروازے پر ایک حور منتظر ہے حور العین میں سے اور ہر دروازے پر ایک خادمہ ہے۔ ہم میں سے ایک آیا اور اس کی گردن ماردی گئی اتنے میں میں نے دیکھا کہ وہ خادمہ ہاتھ میں ایک رومال لئے ہوئے اتر آئی ہے زمین پر اسی طرح چھ کی گردن ماری گئی اور یہی منظر جاری رہا اب میں نے دیکھا تو صرف ایک دروازہ اور ایک خادمہ رہ گئی تھی لہذا مجھے قتل کرنے کے لئے جب لایا گیا تو وہاں جو لوگ موجود تھے ان میں سے ایک نے مجھے مانگ لیا کہ یہ بندہ مجھے دے دیا جائے بطور انعام کے لہذا مجھے اس کے حوالے کردیا گیا اور یوں میں بچ گیا اتنے میں میں نے سنا کہ وہ خادمہ کہہ رہی تھی۔اے بدقسمت محروم کیا چیز تجھ سے رہ گئی تھی یا کیا عمل تجھ سے رہ گیا تھا اور میں نے دیکھا تو وہ ایک باقی دروازہ بھی بند ہو چکا تھا اور میں اے بھائی اسی پر حسرت اور افسوس کررہا ہوں جو چیز مجھ سے رہ گئی جو مجھے نہ مل سکی (اس لئے میں یہی دعا کررہا ہوں) قاسم بن عثمان نے کہا کہ میں اس کو ان لوگوں میں افضل سمجھتا ہوں کیونکہ اس نے وہ منظر دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ سکے اور وہ زندہ اس لئے چھوڑ دیا گیا تھا تاکہ شوق میں مزید عمل کرتا رہے۔

شعب الایمان کا انتیسواں شعبہ

مال غنیمت کا پانچواں حصہ خلیفہ وحاکم وقت یا اس کے عامل کے حوالے کرنا، غنیمت لانے والوں پر تقسیم کے لئے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

واعلموا انما غنمتم من شیئی فان للّٰہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل ان کنتم اٰمنتم باللّٰہ وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان.

جان لیجئے کہ تم لوگ جو کچھ مال غنیمت لاؤ ہو کسی شئی میں بھی ہو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ کے واسطے ہے اور اس کے رسول کے واسطے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے لئے ہے اور یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس قرآن پر جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا ہے، (حق و باطل میں) فرق کرنے والے دن (یوم بدر) جس دن دو جماعتیں باہم ٹکرائی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے:

ان کنتم اٰمنتم باللّٰہ

اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

فرما کر یہ واضح فرما دیا ہے کہ (مسلمان غانم پر) مذکورہ پانچ اقسام کو خمس (غنیموں کا پانچواں حصہ دینا) ایمان میں سے ہے۔

وفد عبد القیس کی آمد کا واقعہ:

۴۳۲۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن بشر مرثدی نے ان کو خلف بن ہشام نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حامد بن عمر بن حفص بکراوی نے اور احمد بن عبدہ ضبی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابو جمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ کے پاس آیا اور وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ بے شک ہم اس قبیلے والے ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر درمیان میں واقع ہیں ہم آپ کی طرف آنے کی خلاصی نہیں پا سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں، لہٰذا آپ (دین کے تعلق سے) ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم فرما دیجئے جسے ہم آپ سے حاصل کریں اور جا کر ان لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں جو ہمارے پیچھے رہ رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اور چار چیزوں سے آپ لوگوں کو منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان۔ یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں نماز کی پابندی کرنا۔ زکوۃ ادا کرنا۔ اور یہ کہ پانچواں حصہ دو اس کا جو کچھ تم غنیمت لاؤ۔ اور میں منع کرتا ہوں دباء حنتم نقیر اور مزفت کے استعمال سے (یہ شراب کے چار طرح کے برتن تھے) شراب کا بڑا مٹکا۔ کدو کا سانچہ۔ لکڑی کا برتن مٹی کا مرتبان جو خاص شراب کے استعمال کے لئے تھے) یہ الفاظ حدیث احمد بن عبدہ کے

---

(۱) ۔۔۔۔فی ب تعالیٰ (۲) ۔۔۔۔فی ب تخلیۃ

(۴۳۲۷)۔۔۔۔(۱) فی أخلف. (۲) ۔۔۔۔فی ب ابن لهذا. (۳) ۔۔۔۔فی ب حالت.

(۴) زیادۃ من ب (۵) ۔۔۔۔فی أعید (۶) ۔۔۔۔فی ب هاشم

ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں خلف بن ہشام سے۔

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد وغیرہ سے حماد بن زید سے کہ اور جن چیزوں کا ان کو حکم فرمایا تھا وہ حکم ثابت اور برقرار ہے۔ اور جن چیزوں سے ان کو منع کیا تھا برتنوں میں سے وہ منسوخ ہیں اور وہ اپنے مقام پر مذکور ہے۔

۴۳۲۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ نے اور ان کو خبر دی ہے اور ابوحمزہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس مجھے اپنی چارپائی پر بٹھایا کرتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرے پاس بیٹھے تاکہ میں اپنے مال میں سے تیرا حصہ نکالوں میں ان کے پاس دو مہینے تک ٹھہرا رہا ایک ماہ تک میں بیمار رہا اور ایک ماہ صحیح رہا۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی ہے یہاں تک کہ اس نے کہا پوچھو ان سے کسی شے کے بارے میں۔ انہوں نے کہا۔ کہ بے شک عبدالقیس کا وفد جب رسول اللہ کے پاس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کون لوگ ہو؟ یا یہ کہا کہ کونسا وفد ہو؟ ان لوگوں نے جوابدیا ہم قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں۔ حضور نے فرمایا؟ خوش آمدید ہو وفد کو۔ یا کہا قوم کو نہ ہی ناکام آئے ہو اور نہ ہی پشیمان۔ ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے پاس آنے کی استطاعت نہیں رکھتے مگر حرمت والے مہینے میں بے شک ہمارے اور آپ کے درمیان فلاں قبیلہ ہے کفار مضر کا (قریش) پس ہمیں کسی پکی بات کی خبر دے دیجئے ہم اس کے بارے میں اپنے پچھلوں کو بھی خبر دیں۔ اور ہم اسی کے ذریعے جنت میں چلے جائیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے کی چیزوں کے یا پینے کے برتنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ان کو چار چیزوں کا حکم فرمایا اور چار چیزوں سے منع فرمایا، ان کو آپ نے حکم فرمایا۔ اللہ کے ساتھ ایمان لانے کا در آں حالیکہ وہ اکیلا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ وحدہ کے ساتھ ایمان کیا چیز ہے؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرنا۔ زکوۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور یہ کہ تم غنیمت کے مال میں پانچواں حصہ دیا کرو۔ اور ان کو منع فرمایا۔ (ان چار قسم کے شراب کے برتنوں میں) دباء نقیر حنتم مزفت سے۔ (دباء کدو خشک کر کے اس کا برتن نقیر لکڑی کو کھود کر بنا ہوا برتن حنتم شراب کا ہرا گھڑا اور مٹکا مزفت خاص لیپ کیا ہوا۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد رکھو اور پچھلوں ان کی خبر دو۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

فرمایا کہ جب یہ واجب ہے کہ خمس ادا کرنا ایمان میں سے ہے تو اسی طرح واجب ہوا ہر ایک پر لشکر میں سے جو اس کو اکیلے حاصل ہوا ہے کہ وہ اس کو لاکر غنیمت میں حاضر کر دے اور جمع کر دے اس مال میں جو دوسروں سے ملا ہے (واجب ہے) کہ یہ بھی ایمان میں سے ہو۔ اور مال غنیمت میں سے کچھ چھپانا فسق ہے کسی ایک کے لئے یہ حلال نہیں ہے جس کو مال حاصل ہو کہ وہ اس میں سے کچھ اٹھالے سوائے کھانے کی چیزوں کے اور سواری کے چارے کے (کہ اس کی ممانعت نہیں ہے) اور ہم نے اس کو کتاب السیر میں ذکر کیا ہے۔ اور کتاب تقسیم فئی اور تقسیم غنیمت میں۔

مال غنیمت کا حکم:

۴۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحیی بن یحیی نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو خالد نے عبداللہ بن شقیق نے، ان کو ایک آدمی نے بلقین سے ان کو ان کے چچازاد نے کہ اس نے کہا کہ میں حضور کی خدمت میں آیا جب آپ وادی قری میں تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز کا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ لوگ یہ اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ

(۴۳۲۸) ...(۱) فی ب فسألوه. (۲) ...سقط من ب (۳)......فی أ الندماء
(۴)......سقط من ب. (۵) ...فی ب أتدرون (۶)......فی أ أو أصاب. (۴۳۲۹)......(۱) فی أمه

کریں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں آپ کے پاس؟ فرمایا جس پر اللہ کا غضب ہے وہ یہودی ہیں۔ اور گمراہ نصاریٰ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ اس مال (غنیمت) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ ہے۔ اور چار اور پانچویں حصے ان لوگوں کے لئے یعنی مسلمانوں کے لئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے اس کا زیادہ حق دار بھی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں اگر آپ کوئی سے حصہ میں سے کچھ حصہ نکال لیں تو تم اس کے لئے اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے زیادہ حقدار نہیں ہو گے۔

مال غنیمت میں خیانت کرنے کا حکم:

۴۳۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے[1] ان کو خبر دی ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبدالرحمن بن سلیمان نے ان کو ابوحیان نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور غلول کا یعنی مال غنیمت میں سے چوری کرنے کا ذکر فرمایا۔ اور آپ نے اس کو بہت بڑا گناہ بتایا اور اس کے معاملے کی بڑی رھبت بتائی پھر فرمایا۔ اے لوگو، تم میں سے ایک آدمی ایسا بھی قیامت میں پایا جائے گا کہ وہ جب آئے گا اس کی گردن پر اونٹ لدا ہوا بڑ بڑا رہا ہوگا جو اپنی مخصوص آواز نکال رہا ہوگا۔ اور وہ شخص کہے گا یارسول اللہ میری فریاد سنئے۔ میں اس کو منع کرتے ہوئے کہوں گا کہ میں تیرے لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا میں نے تجھے دنیا میں بات پہنچادی تھی اور دوسرا ایسا آدمی بھی آئے گا جس کی گردن پر بکری میں میں کر رہی ہوگی وہ کہے گا یارسول اللہ میری فریاد سنئے میں کہوں گا کہ میں آج تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں دنیا میں میں نے تمہیں بات پہنچادی تھی اور ایک ایسا آدمی بھی آئے جس کی گردن پر گائے بیل چڑھی ہوگی اور وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی اور وہ کہے گا یارسول اللہ میری فریادرسی کیجئے میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں میں نے دنیا میں تجھے بات پہنچادی تھی......اور ضرور ایسا آدمی پایا جائے گا۔ جس کی گردن پر کپڑوں کے ٹکڑے ہوں گے وہ کہے گا یارسول اللہ میری فریاد[2] سنئے میں کہوں گا کہ میں اللہ کی طرف تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں میں نے تجھے حکم پہنچادیا تھا۔ اور میں ایک تمہارے کو ایسا بھی پاؤں گا جو قیامت میں آئے گا جس کی گردن پر خاموش مال سونا چاندی وغیرہ ہوگا وہ کہے گا یارسول اللہ میری فریاد سنئے میں کہوں گا کہ میں آج اللہ کی طرف سے تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں میں نے تجھے پہنچادیا تھا اور ایسا آدمی بھی قیامت میں سامنے آئے گا جس کی گردن پر کوئی دوسرا انسان سوار ہوگا اور وہ چیخ رہا ہوگا۔ وہ مجھے کہیں گے یارسول اللہ میری فریاد سنئے میں کہوں گا میں اللہ کی طرف سے تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں میں نے پیغام پہنچادیا تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔ اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طریقوں سے ابوحیان تیمی سے۔

۴۳۳۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے اور محمد بن حیان بن راشد نے ان کو ابوالولید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابوطالب عمر بن ابراہیم بن سعید اور قاضی بغدادی نے مکہ میں ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے فضل بن حباب جمحی نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ابوزمیل نے ان کو ابن عباس نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے دن نضر قتل ہوگیا تو اہل خیبر سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اصحاب رسول میں سے ایک گروہ قتل ہوگیا ہے۔

بولے فلاں شہید ہے اور فلاں شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے کئی لوگوں کا ذکر کیا کہ فلاں بھی شہید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے ایک کمبل کی وجہ سے یا ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے مال غنیمت میں سے چرائی تھی۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ اے ابن خطاب جاؤ اور جا کر لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر مومن ہی فرماتے ہیں کہ میں

(۴۳۳۰)......(۱) سقط من أ. (۲)......في الله (۳) سقط من ب (۴) سقط من ب.

گیا اور جا کر لوگوں میں یہی اعلان کر دیا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عکرمہ بن عمار سے۔

مالِ غنیمت میں چوری کرنے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ نہ پڑھنا:

۴۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے ان کو ابوعمرہ مولیٰ زید بن خالد نے ان کو زید بن خالد جہنی نے کہ قبیلہ جھینہ کا ایک آدمی خیبر میں وفات پا گیا لوگوں نے رسول اللہ سے اس کا تذکرہ کیا حضور نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ لوگوں کے چہرے ناگواری سے متغیر ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے محسوس کرنے کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں مال غنیمت میں چوری کی تھی۔ خالد جہنی کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے اس میں یہودیوں کے ہاروں میں سے ایک کوڑیوں کا ہار پایا اللہ کی قسم وہ دو درہم کا بھی نہیں ہوگا۔

۴۳۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوحکیم انصاری نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن جریج نے ان کو مسدد نے آل ابورافع کے ایک جوان سے اس نے خبر دی فضل بن عبید اللہ سے اس نے رافع سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تھے تو بنی عبد الاشہل کی طرف چلے جاتے تھے ان کے ہاں باتیں کرتے رہتے یہاں تک کہ مغرب ہو جاتی ابورافع نے کہا کہ ایک دن اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ مغرب کے لئے آ رہے تھے جب بقیع کے ساتھ گذرے تو فرمانے لگے اُف ہے تیرے لئے اف ہے تیرے لئے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے یہ گمان کیا کہ وہ میرا ارادہ کرتے ہیں اور فرمایا کہ کیا ہوا تجھے چل نا۔ میں نے کہا آپ نے نئی بات کہی ہے مجھے اف کہی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ فلاں آدمی تھا میں نے اس کو تجھے مال غنیمت بانٹنے کے لئے بھیجا تھا بنی فلاں پر اس نے ایک کپڑا قمیص چرایا تھا۔ وہ اسی وقت اسی کی مثل آگ کا جہنم میں کرتا پہنایا گیا ہے۔

۴۳۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر رزاز نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو اسماعیل بن ابان و ... کوفی نے ان کو محمد بن ابان نے ان ... علقمہ بن مرثد نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ایک پتھر سات مرتبہ ... جائے گا سات حلقوں کے برابر پھر وہ جہنم میں پھینکا جائے گا وہ ستر سال تک اس کی گہرائی میں گرتا رہے گا۔ اور ایک غنیمت چور کو لا کر بھی اس پتھر کے ساتھ پھینکا جائے گا پھر اس کو کہا جائے گا کہ تم وہ پتھر نکال کر جہنم کی تہہ سے لے آؤ۔ فرمایا کہ یہی مطلب ہے اس آیت کا۔

و من يغلل يأت بما غل يوم القيمة.

جو شخص مال غنیمت میں چوری کرے گا قیامت کے دن اس چوری کو وہ لے کر آئے گا۔

اعاذنا الله منه

و عافانا الله منه.

(۴۳۳۱) (۱) زیادہ من ب۔ (۲) فی ب ابو وهو خطأ (۳) زادة من ب. أخرجه مسلم فى الإيمان ۱۸۲

(۴۳۳۲) (۱) فی أ زيد (۲) فی ب فقال

(۱) فی ب الحسين (۲) سقط من ب (۳) سقط من ب (۴) سقط من ب. (۵) سقط من ب

شعب الایمان کا تیسواں شعبہ

وہ گردن چھڑانا (غلام آزاد کرنا) اور اللہ کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ تلاش کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فلا اقتحم العقبة، وما ادراک ماالعقبة فک رقبة او اطعام في يوم ذي مسغبة يتيما ذامقربة او مسكيناذامتربة ثم كان من الذين امنوا وتواصوابا لصبر وتواصوا بالمرحمة.

پس نہیں گھسا وہ گھاٹی میں، کس چیز نے بتایا آپ کو کہ کیا ہے وہ گھاٹی۔ گردن کا چھڑانا یا کھانا دینا بھوک وافلاس کے دن میں قرابت دار یتیم کو یا مسکین خاکسار کو۔ پھر تھا وہ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو مہربانی کی تلقین کی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قول۔ **فلا اقتحم العقبة** ۔ یہ کلام انکار ہے اور کلام استبطاء ہے یہ ایسے ہے جیسے یہ قول کہ وہ نہیں داخل ہوا گھاٹی میں یعنی آگ کی گھاٹی میں۔ وہ گھاٹی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ **سارهقه صعودا** ۔ میں عنقریب اس کو آگ کے صعود پہاڑ پر چڑھاؤں گا۔

یعنی کیا نہیں عمل کیا اس نے وہ جو اس پر آسان تھا اس میں داخل ہونا۔ یعنی کیوں نہیں کیا۔ اور ایک احتمال یہ ہے کہ عقبہ اور گھاٹی سے مراد وہ تمام حالات ہیں جو اس کو آئندہ پیش آنے ہیں مثلاً مرنے کے بعد اٹھنا ہے۔ حساب وکتاب ہے، بدلہ اور اجر وسزا کے مراحل ہیں جن کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ وہ آسان ہو جائیں گے یا مشکل ہوں گے۔ اچھے ہوں گے یا برے ہوں گے۔ جیسے کوئی کہنے والا دوسرے سے کہے کہ یہ معاملہ تو عذاب ہے۔ جب اس معاملے کا ادراک بعید ہو اور کامیابی مشکل ہو۔ اس کے بعد اس عقبہ اور گھاٹی میں گھسنے کو جو امور آسان کرنے والے ہیں وہ بیان فرمائے کہ وہ کیا ہیں؟ لہٰذا یہ ذکر فرمایا کہ گردن آزاد کرانا۔ محتاج کو کھانا کھلانا۔ گویا کہ یہ دلالت کرتی ہے کہ ہر ایک دونوں میں سے نیکی ہے اور اللہ کے قرب وثواب کا ذریعہ ہے۔

۴۳۳۵: ......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو ابونعیم نے ان کو عیسیٰ بن عبدالرحیم نے ان کو طلحہ یامی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے ان کو براء نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور بولا یارسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل سکھا دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ نے بات اگرچہ مختصر کی لیکن مسئلہ بہت بڑا دریافت کیا۔ تو غلام کو آزاد کیا کریں اور گردن چھڑایا کریں۔ اعرابی نے پوچھا کہ کیا یہ مذکورہ دونوں چیزیں ایک نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ نسمہ کی آزادی یہ ہے کہ تو اکیلے اس کو آزاد کرے اور گردن چھڑانا اس کی قیمت میں ہے اور عطیہ دینا ہے۔

میرا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ ظالم قرابت دار پر مال فئی خرچ کرنا۔ اگر آپ اس کی طاقت نہ رکھتے تو پھر بھوکے کو کھانا کھلا۔ پیاسے کو پانی پلا اور اچھائی کی تلقین کر اور برائی سے روک۔ اگر تو اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر بات سے روک دے۔

۴۳۳۶: ......ہمیں خبر دی ہے۔ علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن علی حزاز نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابو الفضل نے ان کو ولید نے وہ ابن مسلم ہیں اسے ابوغسان محمد نے وہ ابن مطرف ہیں اس نے زید بن اسلم سے اس نے علی بن حسین سے اس نے سعید بن مرجانہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

(۱) ....في ب تعالى. (۲)..... في أ قوله. (۳)..... في ب تعالى. (۴)..... في ابي وبيك (۵) في ب الرقبة

(۴۳۳۵) (۱) في أ القاضي وهو طلحة بن مصرف اليامي. (۲)..... في ب اقتصرت (۳) في ب تفرد

جس نے ایک گردن آزاد کی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے ہر ایک عضو کے بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیں گے یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کو اس کی شرم گاہ کے بدلے میں۔

۴۳۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو داؤد بن رشید نے پھر اس نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ کہ جو شخص ایماندار کی گردن آزاد کرے گا اور فرمایا کہ ایک عضو کو اس کے اعضاء میں سے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں داؤد بن رشید سے۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صاعقہ سے اس نے داؤد سے۔ ''ح''۔

۴۳۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابونصر ہاشم بن قاسم نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حمید بن مسعدہ نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عاصم نے ان کو واقد بن محمد نے ان کو سعید بن مرجانہ نے صاحب علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جونسا مسلمان مرد مسلمان مرد کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کو آزاد کر دے گا جہنم سے۔

کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث جب ابوہریرہ سے سنی تو میں چلا گیا پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا علی بن حسین سے اس نے اپنا غلام آزاد کر دیا جو ابن جعفر نے اس کو دس ہزار یا ہزار دینار کے بدلے میں دیا تھا۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں حمید بن مسعدہ سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ احمد بن یونس سے اس نے عاصم سے۔

۴۳۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر بن بیاض سے بغداد میں ان کو علی بن محمد بن سلیمان خرقی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابوحکیم نے ان کو سعید بن مرجانہ نے ان کو ابوھریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایماندار غلام کو آزاد کروائے وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے خلاصی بن جاتا ہے یہاں تک کہ آزاد کر دیا جاتا ہے ہاتھ کے بدلے میں ہاتھ پیر کے بدلے میں پیر منہ کے بدلے میں منہ اور شرم گاہ کے بدلے میں شرم گاہ۔

علی بن حسین نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے اس کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے واقعی سنا تھا اس نے کہا کہ جی ہاں بولے میرے پاس بالا افرہ کو لہٰذا اس کو انہوں نے آزاد کر دیا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث یحییٰ بن قطان سے اس نے عبداللہ بن سعید بن ابوہند سے۔

۴۳۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو حصین بن عبدالرحمٰن سے اس نے سالم بن ابوالجعد سے اس نے عمرو بن عبسہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس جونسا مسلمان مرد آزاد کرے دو مسلمان عورتوں کو وہ اس کے لئے جہنم سے چھٹکارا ہوں گی ہر عضو ان میں بدلہ کا عضو ہو اس آدمی سے۔ اور جونسی مسلمان عورت آزاد کر دے کسی مسلمان عورت کو وہ اس کے لئے چھٹکارا ہو گی آگ سے اس کا ہر عضو اس کے عضو کے بدلے میں کر دیا جائے گا۔

شیخ احمد نے کہا کہ اس کی اسناد سے معدان بن ابوطلحہ ساقط ہو گیا ہے۔

(۴۳۳۶)......(۱) لیس فیہ (۲)...... سقط من أ

(۴۳۳۷)......(۱) فی أ ابن

(۴۳۳۸)......(۱) سقط من ب. (۲)...... سقط من أ

(۴۳۳۹)......(۱) فی ب الفیاض وهو خطأ (۲)......فی ب ومن. (۳)......فی ب له (۴)...... سقط من ب

(۴۳۴۰)......(۱) من ب منهما. (۲)...... سقط من أ.

۴۳۴۱:......ہمیں خبر دی ہے شیخ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ یعمری نے ان کو ابونجیح سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ کے ساتھ قصر طائف کا محاصرہ کیا میں نے رسول اللہ سے سنا فرمار ہے تھے۔ جس کو اللہ کی راہ میں ایک تیر لگے وہ اس کے لئے آزاد کرنے والا بدلہ ہے۔ مجھے اس دن سولہ تیر پہنچے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمار ہے تھے۔ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے اس کے لئے جنت میں درجہ ہوگا۔ اور جو شخص جوان تھا مگر اسلام میں وہ بوڑھا ہوگیا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا اور جو مسلمان مرد (کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے بیشک اللہ تعالیٰ دینے والا ہے بدلہ ہر ہڈی کے بدلے میں اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کو ہڈیوں سے جو آزاد شدہ ہیں آگ سے اور جو نسی مسلمان عورت آزاد کرے گی۔ مسلمان عورت کو بے شک اللہ تعالیٰ بدلہ پورا کرنے والے ہیں ساتھ ہر ہڈی کے اس کی ہڈیوں میں سے آزاد شدہ ہڈیوں کا آگ سے۔

نافع غلام کی آزادی کا واقعہ:

۴۳۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق عطار نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنصر نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ دیا عبداللہ بن جعفر نے حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا غلام نافع دس ہزار درہم میں یا ہزار دینار میں۔ پھر عبداللہ گئے اپنی بیوی صفیہ کے پاس اور ان کو بتایا کہ مجھے ابن جعفر نے نافع دیا ہے دس ہزار درہم کے بدلے میں یا ہزار دینار کے بدلے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں اس کو آپ بیچیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیوں نہ کروں میں وہ جو اس سے بہتر ہے یہ اللہ واسطے آزاد ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ حضرت ابن عمر اللہ کے قول کو دل میں لائے تھے:

لن تنالوا البرحتي تنفقوا مماتحبون

تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے یہاں تک کہ تم خرچ کرو اس میں سے جو تم پسند کرتے ہو۔

۴۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں۔ ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابومحمد عبیداللہ بن موسیٰ عیسیٰ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومرواح نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا کہ کون سی گردن آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو جو مالکوں کے نزدیک زیادہ نفیس ہو میں نے کہا کہ میں اگر یہ نہ کرسکوں فرمایا پھر تو اعانت کر اس کی جو بنانے والا ہے۔ یا تو خود بنا کم عقل کے لئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگر میں نہ کرسکوں فرمایا۔ پھر بچا تو لوگوں کو شر سے یہ بھی صدقہ ہے جس کا تو اپنے نفس پر صدقہ کرتا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

(۴۳۴۱)......(۱) في ب نور (۲)......سقط من أ (۳)......من ب تعالیٰ.
(۴)......سقط من أ (۵)......في ب كل. (۶)......سقط من أ
(۷)......في ب وقاية. (۸)......في ب كل. (۹)......سقط من أ
(۱۰)......في أ محررة. والحديث أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي (۱۱۵۴)
(۴۳۴۲)......(۱) سقط من أ (۲)......سقط من أ (۳)......في ب فقالت
(۴)......في ب لي (۵)......في ب تعالیٰ
(۴۳۴۳)......(۱) في ب تعالیٰ

ایک دیہاتی کا لونڈی آزاد کرنے کا واقعہ:

۴۴۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبدالملک بن قریب اصمعی نے ان کو شبیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مکہ کے راستے میں تھے۔ اور ہمارے سامنے ہمارا دستر خوان بچھا ہوا تھا ہم لوگ گرمی کے دن کھانا کھا رہے تھے چنانچہ ایک دیہاتی آ کر ہمارے اوپر کھڑا ہو گیا اس کے ساتھ اس کی زنگی لونڈی تھی۔ کہنے لگا لوگو! کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو کلام اللہ پڑھتا ہو تا کہ وہ میرے لئے بھی لکھ دے۔ ہم نے کہا کہ ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ ہم تجھے وہ لکھ دیں گے جو آپ چاہیں گے اس نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ ہمیں اس جنگل بیابان میں اس کے روزے کا سن کر حیرانی ہوئی۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو اس کو بلایا اور ہم نے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا۔ لوگو! بے شک دنیا تھی مگر میں اس میں نہیں تھا۔ اور عنقریب ایک وقت آئے گا کہ دنیا ہو گی مگر میں اس میں نہیں ہوں گا۔

میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی اس لونڈی کو محض اللہ کی رضا کے لئے آزاد کر دوں۔ اور یوم عقبہ کے لئے کیا تمہیں معلوم ہے کہ کیا ہے یوم عقبہ؟ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

فلا اقتحم العقبة و ما ادراک ما العقبة فک رقبة.

پس تو لکھ جو کچھ میں تجھے کہوں میری بات سے زیادہ کچھ نہ لکھنا۔

یہ فلانی ہے فلاں کی خادمہ ہے اس نے اس کو اللہ کی رضا کے لئے آزاد کر دیا ہے۔ اور یوم عقبہ کے لئے۔ شبیب نے کہا کہ میں بصرے میں آیا پھر میں بغداد میں آیا میں نے یہ بات مہدی کو بتائی۔ اس نے کہا کہ ایک سو نسمہ آزاد کئے گئے اعرابی کی ذمہ داری پر۔

۴۴۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو یزید نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ابن سیرین نے ان کو افلح مولیٰ ابوایوب نے یہ کہ حضرت عمر نے معاذ بن عفر کے پاس ایک پوشاک بھیجی۔ افلح نے کہا۔ کہ میں اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کے ساتھ ایک غلام خرید کروں چنانچہ میں نے لے جا کر اس کو فروخت کر دیا اور میں نے اس کے لئے پانچ سر خرید لئے (یعنی پانچ غلام) کہتے ہیں انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد کہا کہ بے شک ایک آدمی نے دو چھلکوں کو ترجیح دی ہے ان لوگوں کے آزاد کرنے پر۔ اس نے کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی۔ اور فرمایا کہ دو چھلکوں سے مراد دو کپڑے ہیں۔

۴۴۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعررۃ نے ان کو ثابت بن محمد نے ان کو زائدہ بن قدامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو فاطمہ بنت منذر نے ان کو اسماء وہ کہتی ہیں کہ البتہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج بے نور ہونے کے وقت میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ربیع بن یحییٰ سے اور دیگر نے زائدہ سے۔

۴۴۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوخالد نے عقیلی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو اسرائیل بن یونس نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوحبیب ازدی نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو موت کے وقت آزاد کرتا ہے اس شخص جیسی ہے جو اس وقت ہدیہ کرتا ہے جب خود پیٹ بھر لیتا ہے۔

(۴۴۴۴) ..(۱) سقط من ا (۲) فی ب لنا (۳) سقط من ب

(۴) فی ب وإنی (۵) فی ب تعالی (۶) فی ب وأتیت

(۴۴۴۵) (۱) فی ب بها (۲) اظنها رؤوس (۳) سقط من ا (۴) ..... فی ب لغبن

(۴۴۴۷) (۱) فی ب حامد وهو خطأ أخرجه المصنف فی السنن (۱۰/۲۷۳) من طریق أبی إسحاق عن أبی حبیب الطائی. به.

شعب الایمان کا اکتیسواں شعبہ

وہ کفارے ہیں جو گناہوں اور جرائم پر لازم ہوتے ہیں

قرآن وسنت میں، مذکور چار کفارے ہیں:

۱.....کفارۂ قتل۔

۲.....کفارۂ ظہار۔

۳.....کفارۂ یمین۔

۴.....کفارۂ مسیس۔

۱.....وہ کفارہ جو قتل کرنے کی صورت میں واجب الاداء ہے۔

۲.....وہ کفارہ جو اپنی منکوحہ بیوی کو اپنی ماں یا کسی بھی محرمات کے ساتھ تشبیہ دینے کی صورت میں لازم ہوتا ہے۔

۳.....وہ کفارہ جو سچی قسم کو توڑ دینے کی صورت میں لازم آتا ہے۔

۴.....وہ کفارہ جو رمضان کے روزے میں بیوی سے صحبت کر کے روزہ توڑ دینے پر لازم ہوتا ہے۔

یا قصداً روزہ توڑنے پر لازم ہوتا ہے اور جو چیز کفارے کے قریب قریب ہے لازم ہونے اور واجب ہونے میں وہ ہے جس کا نام ہے فدیہ، کفارہ اور فدیہ کے درمیان فرق اس لئے کیا گیا ہے کہ کفارہ صرف ذنب مقدم۔ سابق گناہ سے واجب ہوتا ہے۔ جب کہ فدیہ کبھی تو گناہ پر واجب ہوتا ہے اور کبھی ایسی چیز پر جو گناہ میں سے نہیں ہے۔ پھر یہ جمع فدیہ ہے۔ کفارہ اور فدیہ یہ سب ملا کر یہ کفارہ ہیں۔

بہر حال وہ فدیہ اس لئے ہے کہ اس میں سے کوئی چیز نہیں ہے جو واجب ہوئی ہے مگر پورا کرنے کے لئے اس کو جو کم ہوئی ہے۔ خواہ وہ حرمت اسلام میں سے ہو یا حرمت احرام میں سے یا حرمت مال محترم میں سے یا روزوں میں سے۔

بہر حال یہ تمام چیزیں کفارہ بھی ہیں اس لئے کہ ان چیزوں سے تقرب الی اللہ (اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے) کا ارادہ کیا جاتا ہے، کسی ایسی چیز کے ساتھ جو مٹا دیتی ہے اس معاملے کے اثر کو جو گناہ واقع ہوا ہے۔

بہر حال جب معاملہ ہو غیر ذنب وغیر گناہ کا تو ظاہر ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ہر ایک فدیہ ہے اور ہر ایک کفارہ بھی ہے۔

اور تحقیق ذکر کی ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے اصول کتاب وسنت سے اور ان کو الگ شمار کیا ہے جو فدیہ کے نام کے ساتھ واجب ہوتے ہیں۔

ہم نے ان سب کو ذکر کر دیا ہے کتاب السنن میں لہٰذا یہاں ان کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱).....انظر المنهاج ص ۵۰۸ ج ۲

شعب الایمان کا بتیسواں شعبہ
ایفاء عقود ہے۔۔۔۔۔عہد و پیمان پورے کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایها الذین امنوا اوفوا بالعقود
اے ایمان والو پورے کرو تم عہد و پیمان۔

نیز ارشاد ہے:

یوفون بالنذر ویخافون یوماً کان شره مستطیراً.
منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں کہ جس کا شر عام ہوگا۔

اور ارشاد ہے:

ثم لیقضوا تفثهم ولیوفوا نذورهم
پھر انہیں چاہئے کہ وہ اپنی حاجت پوری کریں اور پورا کریں اپنی منتوں کو اس سے مراد ہے
کہ ان لوگوں نے احرام باندھنے سے جو کچھ اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔

ارشاد فرمایا:

ومنهم من عاهد الله لئن آتانا من فضله لنصدقن ولنکونن من الصالحین فلما اتاهم من فضله بخلوا به وتولوا وهم معرضون فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه بما اخلفوا الله ماوعدوه وبما کانوا یکذبون.
ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو اپنا فضل (مال) عطا کرے تو ہم ضرور بالضرور صدقہ کریں گے اور ہم ضرور نیکوکار بن جائیں گے۔اللہ نے جب ان کو اپنا فضل عطا کردیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے ہیں اور منہ پھیر کر جانے لگے ہیں۔اللہ نے قیامت تک ان کے دلوں میں پیچھے نفاق چھوڑ دیا ہے اسی کی پاداش میں جو انہوں نے اللہ کے ساتھ خلاف ورزی کی ہے اس وعدے کی جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا اور اس وجہ سے بھی جو وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولاتنقضوا الایمان بعد توکیدها
وقد جعلتم الله علیکم کفیلاً ان الله یعلم ماتفعلون.
پورا کرو اللہ کا عہد جب تم عہد کرو اور نہ توڑا کرو قسموں کو ان کو پکا کرنے کے بعد حالانکہ تم نے اپنے اوپر اللہ کو کفیل وذمہ دار ٹھہرایا ہے
بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم جو کچھ کرتے ہو۔

۴۳۴۸:۔۔۔۔۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المسلمون عند شروطهم
مسلمان اپنی شرائط پر پکے ہوتے ہیں۔

ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو بہلول انباری نے ان کو ابراہیم بن حمزہ بن محمد بن حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام

(۴۳۴۸)۔ (۱) فی أو کل (۲) سقط من ب (۳)۔۔۔ سقط من ب (۴)۔۔۔ فی أمن

نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن خلف مروزی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے اور ابی سفیان بن حمزہ نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سفیان نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے۔ ماوافق الحسن منها. ان میں سے جو اچھائی کے موافق ہوں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جو کوئی عقد باندھے عقود میں سے (کوئی گرہ باندھے عہدوں اور وعدوں کی) جسے شریعت نے ثابت کیا ہو اور اس کا حکم فرمایا ہو۔ خواہ وہ عقد و عہد اللہ کے اور بندے کے درمیان ہو۔ یا بندوں کے آپس میں بعض کے بعضوں کے درمیان ہو جو صحیح ہوں اس کی طرف سے اور اس پر منعقد ہو جاتے ہیں، اور اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ ان کو پورا کرے۔ پھر شیخ نے ان جملہ عہدوں اور پیمانوں، جس سے اسلام کے عقد کو اور اس کے عہد و پیمان کو اور اس کے قبول کرنے کو ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد فرض روزے کا عقد و عہد ہے پھر عقد احرام ہے اس کے بعد وہ نذر ہے جو اللہ کی اطاعت ہو۔

تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کی بابت کئی اخبار وارد ہوئے ہیں بعض ان میں سے درج ذیل ہیں۔

گناہ کے کام کی منت پوری کرنا جائز نہیں:

۴۳۴۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے مالک بن انس نے ان کو طلحہ بن عبدالملک ایلی نے ان کو قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ روایت کرتی ہیں رسول اللہ سے کہ آپ نے فرمایا۔

جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اسے چاہئے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ اللہ کی نافرمانی کریگا پس وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (یعنی اگر جائز منت ہو تو ضرور پوری کرے اگر ناجائز کام کی منت ہو تو وہ پوری نہ کرے۔)

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے۔

منت کی حقیقت:

۴۳۵۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو یحیٰی بن ابو مسرہ نے ان کو خلاد بن یحیٰی نے ان کو سفیان ثوری نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو بکیر بن احمد بن سہل حداد صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے انکو عبداللہ بن مرہ نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے نذر ماننے سے منع فرمایا تھا اور کہا تھا کہ نذر کسی شئی کو رد نہیں کر سکتی سوائے اس کے نہیں کہ اس کے ذریعے بخیل سے کچھ نکلوایا جاتا ہے۔

اور خلاد کی ایک روایت میں ہے۔ لیکن اس کے ذریعے بخیل سے کچھ نکالا جاتا ہے۔

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے اور خلاد بن یحیٰی سے۔

اور اس میں دلیل ہے اس نذر کے واجب ہونے پر جس کو انسان خود اپنے اوپر لازم کرے اگر اس کا وجوب نہ ہوتا تو اس کے ذریعے بخیل سے استخراج حاصل نہ ہوتا اور اسی طرح مہر کے بارے میں بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

۴۳۵۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن غرزہ

(۴۳۴۹)......(۱) سقط من أ (۱)..... أي الرسول (۲)..... في أ يعص (۳)..... زيادة من ب

(۴۳۵۰)......(۱) في ب مريم و الصحيح ما أثبتناه (۲)......سقط من ب (۳)..... في ب ما

نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو یزید بن ابو حبیب نے ان کو مرثد بن عبداللہ نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شرائط میں سے زیادہ حق دار اس بات کے لئے کہ وہ پوری کی جائیں وہ ہیں جن کے ذریعے تم لوگ عورتوں کی شرم گاہوں کو اپنے لئے جائز اور حلال کرتے ہو (یعنی عورتوں کا حق مہر ادائیگی کے لحاظ سے زیادہ ضروری ہے۔)

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں کئی طریقوں سے عبدالحمید سے۔

منافق کی چار علامتیں:

۴۳۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو یحییٰ بن منصور ھروی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو ابوالاعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں وہ جس میں ہو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے۔یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دے۔ جس وقت بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔اور جب معاہدہ کرتا ہے تو دھوکہ کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب جھگڑا کرتا ہے تو گالیاں دیتا ہے۔اور ابن عفان کی ایک روایت میں ہے خصلۃ بجائے خلۃ کے اور باقی برابر ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔حدیث ثوری سے اس نے اعمش سے۔

۴۳۵۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے "ح" ان کو ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ہر ہر دھوکہ کرنے والے کے لئے قیامت کے دن (بطور علامت کے) ایک جھنڈا ہوگا اور وہ کہے گا یہ فلانے کی غداری ہے۔

اور وھب کی روایت میں ہے ابووائل سے اور باقی برابر ہے اور بخاری میں نقل ہے حدیث شعبہ سے۔

۴۳۵۴:...... اور ہمیں خبر دی ابوالخیر جامع بن احمد وکیل نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابو ہلال نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کوئی ایمان نہیں ہے اس کا جس کی امانت نہیں ہے۔(یعنی جو امانت میں خیانت کرتا ہے) (اور اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جس کا کوئی وعدہ نہیں ہے (یعنی جو وعدہ خلافی کرتا ہے۔)

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت:

۴۳۵۵:...... ہمیں خبر دی زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسن حسینی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو مرثد بن ابوحبیب نے ان کو سعد بن سنان نے ان کو انس بن مالک نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں لوگوں نے کہا کہ وہ کون سی ہیں؟ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولا کرے اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف نہ کرے اور جب امانت رکھوایا جائے تو خیانت نہ کرے اور اپنی نگاہیں نیچی

(۴۳۵۱)...... (۱) فی ب عبد وھو خطأ. (۲) فی ب النبی

(۴۳۵۴)...... (۱) سقطا من ب (۲) سقط من أ

(۴۳۵۵)...... (۱) فی ب الحسین.

رکھا کرو۔ اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھا کرو (کسی کو تکلیف پہنچانے سے) اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کرو (نگاہ نیچے کرنے سے۔)

۴۳۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباسؓ نے انہوں نے کہا اس قول کے بارے میں:

یاایها الذین امنوا اوفوا بالعقود. یعنی عهود.

اے ایمان والوعقد پورے کرو یعنی عہد پورے کرو اس کی مراد ہے کہ اللہ نے جو کچھ حلال کیا ہے اور جو کچھ حرام کیا ہے اور جو کچھ فرض کیا ہے اور جس کو حد مقرر کیا ہے قرآن میں وہ سب پورا کرو۔

ثعلبہ کا واقعہ:

۴۳۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن بن علی بیہقی صاحب مدرسہ نے ان کو ابوحفص عمر بن احمد بن محمد قرمیسین میں ان کو محمد بن ابراہیم بن زیاد طیالسی نے ان کو حسن بن احمد بن ابوشعیب حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو معاذ بن رفاعہؓ نے ان کو علی بن زید نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یارسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثعلبہ قلیل مال جس کا تو شکر ادا کرتا ہے وہ اس کثیر مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر نہ ادا کر سکے۔ کہنے لگا یارسول اللہ نہیں بس آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے اللہ کی قسم اگر اس نے مجھے مال دے دیا تو میں ضرور صدقہ کروں گا۔ اور میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللہ ثعلبہ کو مال عطا کر۔ قاسم کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کو بکریاں عطا کر دیں اس سے پہلے وہ رسول اللہ کے پاس حاضری دیتا تھا جب بکریاں زیادہ ہوگئیں اور بڑھ گئیں تو وہ مدینے سے باہر نکل گیا پھر وہ صرف مغرب اور عشاء میں رسول اللہ کے پاس آتا تھا جب بکریاں بڑھ اور زیادہ ہوگئیں تو پھر وہ صرف جمعہ میں حضور کے پاس آتا تھا جب بکریاں اور بڑھ کر زیادہ ہوگئیں تو اس نے جمعہ کے دن آنا بھی چھوڑ دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگ بھیجے کہ اس سے صدقہ یعنی زکوۃ کا مال وصول کر آئیں وہ جب پہنچے تو اس نے ان کو ٹال دیا اور کہا کہ پہلے اور لوگوں سے لیں جب واپس جانے لگیں تو میری طرف سے آئیں (میں جب دے دوں گا ابھی تو میں مصروف ہوں) وہ لوگ فارغ ہو کر جب پہنچے تو اس نے کہا اللہ کی قسم یہ مال دینا تو تاوان ہی ہے یا ایسے ہی کچھ جواب دیا راوی کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ سن کر مال زکوۃ وصول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر شکایت کی جو کچھ اس نے کہا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ومنهم من عاهدالله لئن آتانا من فضله لنصدقن ولنكونن من الصالحين فلما اتاهم من فضله بخلوا به وتولوا وهم معرضون فاعقبهم نفاقا في قلوبهم الى يوم يلقونه بما اخلفوا الله ماوعدوه وبما كانوا يكذبون.

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں مال عطا کرے تو ہم ضرور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے اور ہم ضرور نیکوکار بن جائیں گے جب انہیں اللہ نے اپنا فضل دے دیا تو انہوں نے اس کے ساتھ بخل کرنا شروع کر دیا اور اپنے عہد سے پھر گئے۔ اور منہ پھیرنے لگے۔ ان کے جھوٹ بولنے اور اللہ سے وعدہ خلافی کرنے کی وجہ سے اس نے خیانت کیا ان کے دل میں نفاق بھر دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب قرآن اترا تو ثعلبہ اپنی زکوۃ اور صدقات کا مال لے کر حضور کے پاس آیا مگر آپ نے اس سے مال لینے سے انکار کر دیا حضور جب فوت ہوگئے تو وہ اپنا صدقہ لے کر ابوبکر صدیق کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا جب ابوبکر صدیق کا انتقال ہوگیا تو وہ مال لے کر حضرت عمر کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور

(۴۳۵۶)......(۱) سقط من ا (۲)......سقط من ب

کہا کہ جو مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیا اور ابوبکر نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا۔

شیخ احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور نے مال نہ لیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی سنت پر عمل کیا اس لئے کہ وہ منافق ہو چکا تھا اور وہ آیت کتاب اللہ جو اس کے بارے میں نازل ہوئی وہ اس بات کی دلیل ہے اور اسی پر ناطق ہے۔ وہ یہ ہے:

فاعقبهم نفاقا في قلوبهم الخ.

اسی آیت سے شیخین نے جان لیا تھا کہ اب وہ قیامت تک اور موت تک نفاق پر قائم رہے گا۔ باقی رہا اس کا اپنے مال کی زکوۃ وصدقہ لے کر پیش ہونا تو وہ اس کی اس خوف سے تھا تا کہ اس سے جبراً نہ لے لیا جائے۔

اور اس حدیث کی اسناد میں ضعف ہے حالانکہ یہ مشہور ہے اہل تفسیر کے درمیان۔

معاہدہ کی پاسداری سے متعلق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عجیب وغریب واقعہ:

۴۳۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو یحیٰ بن ابو عبید نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالفیض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلیم بن عامر سے وہ کہتے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے مابین معاہدہ تھا (جنگ نہ کرنے کا) انہوں نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا اور طے شدہ مہینے سے عجلت کی کہتے ہیں کہ ایک آدمی سرزمین روم پر خچر پر سوار ہوا اور کہنے لگا اور دونوں نے کہا کہ یہ تو غدر ہے دھوکہ ہے، دیکھا تو وہ عمر بن عبسہ تھا حضرت معاویہ نے اسے بلایا اور پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا جس آدمی کے اور کسی قوم کے مابین کوئی معاہدہ ہو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے عقد کو توڑے بلکہ مدت پوری کرے یا ان کو بھی برابر کا اختیار دے۔

۴۳۵۹:...... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالفیض نے جو شیخ تھے بنو عقیل سے اس نے سلیم بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ اور اہل روم کے درمیان کوئی معاہدہ تھا مگر وہ ان سے لڑنے کے لئے تیاری کر کے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب ان کی سرزمین کے قریب پہنچے تو اس وقت مدت پوری ہو گئی۔ لہٰذا انہوں نے ان سے جہاد شروع کیا۔ چنانچہ ایک آدمی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر معاہدہ پورا کرنا چاہئے دھوکہ نہیں کرنا چاہئے۔ اچانک دیکھا تو بنی سلیم میں سے تھا اسے عمرو بن عبسہ کہتے تھے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی تھی فرماتے تھے۔ جس کے درمیان اور کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ ہو وہ نہ تو اس کو سخت کرے اور نہ اس کو توڑے بلکہ مدت پوری ہونے دے ورنہ اس کو بھی اختیار دے۔ کہتے ہیں کہ (یہ حدیث سن کر) حضرت معاویہ اپنے لشکروں کو واپس لے آئے۔

عہد توڑنے پر وعید:

۴۳۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحیٰ بن

(۴۳۵۷)......(۱) في ب أبو الحسن علي بن محمد بن علي البيهقي وهو خطأ. (۲)......زيادة من ب
(۳)......زيادة من ب (۴)......زيادة من ب (۵)......سقط من ب (۶)......ليست من ب
(۷)......سقط من ب (۸)......في ب تعالىٰ (۹)......في ألم (۱۰)......سقط من أ
(۱۱)......في ب رضي الله عنه (۱۲)......في أيأخذها (۱۳)......زيادة من ب (۱۴)......زيادة من ب
(۱۵)......زيادة من ب (۱۶)......في ب بهذه (۱۷)......من أعنه
(۴۳۵۸)......(۱) سقط من ب
(۴۳۵۹)......(۱) سقط من أ (۲)......سقط من ب (۳)......في ب وكان (۴)......سقط من (أ)

عبدالحمید نے ان کو اسحق بن سعید قرشی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہتے ہیں۔ تم اس وقت کیسے ہو گے جب تم کوئی مال نہیں پاؤ گے یا کہا تھا تم کوئی دینار اور درہم نہیں پاؤ گے لوگوں نے کہا کہ کیا ہم وہ وقت بھی دیکھیں گے اے ابو ہریرہ کہ یہ بھی ہونے والا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہ صادق مصدوق فرمان ہے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کب ہوگا؟ اے ابو ہریرہ۔ فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دیا جائے گا لہذا اہل زمین سے بارش روک لی جائے گی اور سخی لوگ اپنا مال روک لیں گے۔ (یعنی خوشی کے باوجود خرچ نہیں کریں گے۔)

۴۳۶۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حمشاذ سے وہ کہتے ہیں ان کو محمد بن یونس نے ان کو سمید ع بن واھب نے ان کو شعبہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے سنا مہلب بن ابو صفر سے وہ کہتے ہیں اپنے بیٹے عبدالملک سے اے بیٹے بے شک رسول اللہ کی وصیت تر و تازہ تھی اسے ابو بکر نے نافذ کیا تھا نہ ابتداء کر تو عدت کے ساتھ اس کا مخرج آسان ہے اور مصدر مشکل ہے اور تو جان لے.....اور اگر تو برا کرے.....بسا اوقات تو شادی کرتا ہے مگر تو امید لازم نہیں کرتا۔

۴۳۶۲:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو اسباط بن محمد نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو جامع نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں کہ تین کام ایسے ہیں کہ ان میں مسلم اور کافر برابر ہیں۔ پہلا جس کے ساتھ عہد کریں معاہدہ کریں اس کو پورا کریں۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو۔ سوائے اس کے نہیں کہ عہد اللہ کے لئے ہے اور تیرے اور جس کے درمیان کوئی رشتہ داری ہو اس کو جوڑے رکھو۔ مسلمان ہو یا کافر ہو اور جو تجھے امانت سپرد کرے اس کو لوٹا دے خواہ کافر ہو یا مسلمان ہو۔ یہ حدیث مرفوعاً بھی روایت کی گئی ہے۔ سند ضعیف کے ساتھ۔

۴۳۶۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو الحسن علی بن عبدالرحمٰن سبعی نے کوفے میں ان کو علی بن عباس بن ولید بجلی نے ان کو محمد بن عمارہ نے بن صبیح نے ان کو اسماعیل بن ابان نے ان کو عمرو بن ثابت نے ان کو جابر نے ان کو غیاث بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین کام ایسے ہیں جن میں لوگوں کے لئے کوئی رخصت نہیں ہے۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر ہوں۔ عہد پورا کرنا جس کے ساتھ عہد ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو۔ امانت ادا کرنا صاحب امانت مسلمان ہو یا کافر ہو۔

۴۳۶۴:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو ابراہیم بن مخلد بلخی نے ان کو حاتم بن بکر بن غیلان نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو علی بن عبدالاعلی نے ان کو ابو نعمان نے ان کو ابو وقاص نے ان کو زید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص تم میں سے کسی آدمی سے کسی مقررہ وقت کا وعدہ کرے اور اس کی نیت ہی ہو کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا اس کے بعد وہ کسی وجہ سے اس وعدے کو پورا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے ابو داؤد نے محمد بن مثنی سے اس نے ابو عامر سے۔

(۴۳۶۰).....(۱) سقط من ب　(۲).....زیادۃ من ب
(۴۳۶۲).....(۱) سقط من ب　(۴۳۶۳).....(۱) فی ب بن
(۴۳۶۳).....(۱) سقط من ب　(۲).....سقط من ا

شعب الایمان کا تینتیسواں شعبہ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا (اور یاد کرنا) اور ان کے شکر کا واجب ہونا

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ارشاد فرمایا ہے جن میں اس نے اپنے بندوں پر اپنی نعمتیں شمار کی ہیں اور ان کو ان نعمتوں کے ذریعے ان چیزوں پر تنبیہ کی ہے جو بندوں پر لازم ہیں اس کی عبادت میں سے اللہ کی تعظیم اور اس کا شکر ادا کرنے کے لئے۔

یا ایها الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم و الذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بنآء وانزل من السمآء ماءً فاخرج به من الثمرات رزقاً لکم فلا تجعلو لله انداداً و انتم تعلمون.

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا فرمایا اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا تاکہ تم بچو وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور اوپر سے پانی اتارا اور پھر اس کے ذریعے سے تمہارے رزق دینے کے لئے پھل پیدا فرمائے۔ پس تم اللہ کا شریک نہ بناؤ اور تم جانتے ہو (کہ شرک کرنا بری بات ہے۔)

آیت کے دو مطلب:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیت دو معنوں یا دو مطلبوں کا احتمال رکھتی ہے۔ پہلا معنی و مفہوم ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کی عبادت سے اعراض نہ کرو بے شک تمہارے اوپر اس کا حق ہے کہ تم اس کی عبادت کرو کیونکہ اس نے تمہیں بنایا ہے اور وہی رزق دیتا ہے اور وہی تمہارے اوپر انعام کرتا ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ حال یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں اپنی عبادت کرنے کا حکم بھی دیا لہذا اس کے حکم کے بعد اب اس کی عبادت کرنا تم پر واجب اور ضروری ہو گیا ہے۔

اور شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ دوسرا معنی و مفہوم یہ ہے کہ لوگوں تم صرف اس کی عبادت کرو اس کے سوا کسی کی نہ کرو کیونکہ تمہیں پیدا ضرور اسی نے کیا ہے اور تم سے پہلوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور یہ تمہاری اور پہلوں کی تخلیق و پیدائش صرف اس کی طرف سے ہے ان کے سوا کسی اور سے بالکل نہیں ہے جب حقیقت اسی طرح ہے تو اس کا تقاضا ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی اور کو شریک بھی نہ بناؤ۔ اور عبادت کو صرف اس کے لئے خاص کر دو اور اس کا نام بھی دوسروں کے ساتھ نہ رکھو اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ بیان کیا ہے جو اس نے اپنی نعمتیں شمار کی ہیں لوگوں پر وہ نعمتیں جن کے سبب سے ان پر پہلے اس کی تعظیم لازم ہے اس لئے اس کا شکر اس بنا پر کہ نعمتوں میں سے ان نعمتوں کی ابتداء انہی پر کی ہے۔

شیخ احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ حلیمی کا یہ جملہ **مایلزمهم بها**۔ اس سے ان کی مراد ہے **مایلزمهم بسببها** ہے۔ جن نعمتوں کے سبب سے ان پر تعظیم واجب ہے۔ اس کے بعد تاکید واقع ہو گئی ہے امر اور حکم کی وجہ سے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ شیخ حلیمی نے حجت پکڑی ہے آیت کے ساتھ۔ اگر شیخ یوں کہتے:

مایلزمهم فیها بامره من تعظیمه اولاً ثم شکرة علیها ابتداءُ هم به منها لکان اصوب.

وہ نعمتیں جن میں ان پر لازم ہے اسی کے حکم سے پہلے اس کی تعظیم پھر اس کا شکر اس لئے کہ اس نے ان نعمتوں کی ابتداء انہیں کے ساتھ اس نے کی ہے۔ (اگر ایسے کہتے تو) یہ زیادہ درست ہوتا۔

(۱)......فی المنهاج هو الله لا إله غيره ص ۵۱۹ ج ۲

شیخ حلیمی کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

واعبدوا ربکم الذی خلقکم

اس اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

لہذا وہ پہلی نعمت اس کی نعمتوں میں سے جو اس نے ذکر کی ہے وہ یہی ہے کہ اس نے خاص کر ان کو پیدا کیا ہے۔ واللہ اعلم یہ اشارہ ہے نفس تخلیق کی طرف اس کی اسی صورت کے سہارے جو کہ حیات ہے اس کے بعد عقل ہے اس لئے وہ زندہ جو فعل بھی رکھے وہ اپنے آپ کو بھی جانتا ہے اور دوسرے کو بھی اور اپنے بنانے والے کو بھی جانتا ہے اور اچھے اور برے میں تمیز بھی کرتا ہے۔

امام احمد بیہقی نے فرمایا کہ جب توفیق اس کی مساعدت کرتی ہے، اس کے بعد حواس خمسہ جو کہ اس کی ضرورت کے مظہر ہیں وہ یہ ہیں سمع جس کے ساتھ آوازوں کا ادراک کیا جاتا ہے۔ اور بصر جس کے ساتھ الوان یعنی رنگوں کا ادراک ہوتا ہے۔ اور سونگھنے کی قوت جس کے ساتھ خوشبو اور بدبو کا احساس کیا جاتا ہے۔ اور مس یعنی چھونا جس کے ذریعہ نرم اور کھردرے پن کا ادراک ہوتا ہے۔ اور طعم وذائقہ جس کے ذریعے کسی بھی شئی کی کڑواہٹ میٹھا ہونا اور کھٹا ہونا معلوم کیا جاتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کو اس دوسری آیت میں بیان فرمایا ہے۔

(۱)......قل ھو الذی انشاکم وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلاً ما تشکرون.

وہی ذات تو ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہیں سمع دی بصر دی اور دل دیا بہت کم تم شکر کرتے ہو۔

(۲)......واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئاً وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون.

اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماں کی پیٹ سے پیدا کر کے نکالا حالانکہ تم کسی بھی چیز کو نہیں جانتے تھے

تمہارے کان بنائے آنکھیں بنائیں دل دیا تاکہ تم شکر کرو۔

یعنی یہ منافع تمہارے لئے بنائے تاکہ تم اس کا شکر کرو۔ اس کا شکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم ان کو خصوصاً اس کی اطاعت میں استعمال کرو اس کی نافرمانی میں استعمال نہ کرو۔

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ پھر ہر عضو میں اعضاء بنی آدم میں ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کا کوئی بھی شکر نہیں کر سکتا مگر صرف اس کی توفیق کے ساتھ۔ ہر عضو کی نعمت کا شکر بایں صورت ہوگا کہ پہلے اس بات کی معرفت ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اس کے بعد پھر اس کو اس کی اطاعت میں استعمال کرے اس کی معصیت میں نہ کرے۔

پھر بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کو متناسب الاعضاء بنایا ہے معتدل بنایا سیدھی قامت والا بنایا ہے اوندھا جانوروں کی طرح نہیں بنایا یہ بھی اسکی نعمت ہے۔ پھر فرمایا:

(۳)...... لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم.

البتہ تحقیق ہم نے انسان کو خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ۔ سیدھی قامت والا بنایا ہے۔ اونچے سر اور چہرے والا بنایا ہے اور ارشاد ہے:

(۴)...... ولقد کرمنا بنی آدم.

البتہ تحقیق ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی ہے کہا گیا کہ۔ یہ اسی کی عطا کردہ تکریم وعزت ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کی مدد سے کھاتا ہے جانوروں کی طرح وہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا اپنے منہ کے ساتھ زمین سے حاصل کرے اس کے بعد اللہ نے لوگوں پر اپنی نعمتوں میں سے اس بات کو ذکر کیا ہے کہ اس نے انسانوں کو زبان اور قلم کے ساتھ بیان کرنے کی قوت بخشی ہے۔

(۵)......چنانچہ ارشاد فرمایا:

الرحمن علم القران خلق الانسان علمه البيان.

رحمٰن نے قرآن سکھلایا۔انسان کو پیدا فرمایا۔اس کو بیان کرنا سکھایا۔

(۶)......اور ارشاد ہے:

وربك الاكرم الذى علم بالقلم، علم الانسان مالم يعلم.

اور تیرا رب سب سے بڑی عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔انسان کو اس چیز کا علم دیا جس کو وہ نہیں جانتا تھا۔

اس کے بعد شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔اور زبان وقلم کے بارے میں جو کچھ ہے۔اور اس میں جو وحی کا ادراک ہے اور اللہ کے ذکر کو آسان کرنا۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

شیخ کہتے ہیں کہ اللہ نے لوگوں پر جو انعام فرمایا ہے۔اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کو اللہ نے ایسے بالوں سے خالی اور صاف بدن بنایا ہے۔جنہیں اللہ نے جانوروں چوپائیوں اور درندوں اور پرندوں میں ان کے بدن کی پوشاک اور پردہ بنایا ہے۔اور ایک احسان یہ ہے کہ اللہ نے انسانوں کے ہاتھوں اور پاؤں کو (پھاڑنے والے پنجوں اور ناخنوں) سے پاک صاف بنایا ہے (جیسے جانوروں اور درندوں کو دیئے ہیں) اور شیخ نے اس میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں۔بندوں پر اللہ کی نعمتوں میں سے ہے خصوصاً اور تمام جانداروں پر عموماً کہ اس نے کھانے کو ہضم کرانے اور اس کے فضلے کو اپنے مقام سے نکالنے کا نظام قائم فرمایا ہے۔(ظاہر ہے کہ اگر ہضم نہ ہوتو زندگی قائم نہ) رہ سکتی اور اگر فضلے کا اخراج نہ ہوتو بھی زندگی قائم نہیں رہ سکتی یہی وجہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موقعوں میں اللہ کا شکر کرنے کی تعلیم فرمائی ہے کھانے پینے کے بعد کہنا ہے:

الحمدلله الذى اطعمنا و سقانا

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا۔

اور قضائے حاجت کے بعد کہنا ہے:

الحمدلله الذى اذهب عنى الاذىٰ و عافانى

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے یہ گندگی دور فرما کر مجھے عافیت عطا کی۔

بہتر ہے کہ یہ دعا پاک صاف ہو کر کہے۔ (از مترجم)

اس کے بعد شیخ حلیمی نے اللہ کے بندوں پر اللہ کی نعمتیں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر یہ انعام فرمایا ہے ان کے لئے نیند بنائی ہے کہ وہ نیند کے ساتھ آرام حاصل کرتے ہیں۔چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۷)......**وجعلنا النوم سباتاً**

ہم نے نیند کو بنایا ہے آرام دہ چیز۔

یعنی تمہارے جسموں کی راحت بنایا ہے۔پھر وہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو محبوب اور مرغوب ہوتی ہے اور دوسری مکروہ وناپسندیدہ ہوتی ہے جس سے بچنا پڑتا ہے۔

تحقیق میں نے کتاب السنن میں اس کے بارے میں کچھ ذکر کیا ہے۔اور پھر میں اس باب کے آخر میں بھی کچھ ذکر کروں گا۔یا اس کے بعض

دلائل جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ۔

اس کے بعد شیخ حلیمی نے خوابوں کے بارے میں جو تعلیم وارشاد ہے اس کو بیان فرمایا ہے۔

اس کے بعد وہ ذکر کیا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا صنعتوں اور حرفتوں کی تعلیمات میں سے کہ اللہ نے ان کو ان کے کسب ومصالح کیسے بتائے ہیں اور ایسا بنایا ہے کہ وہ آپس میں ان ہنر اور کاریگروں کو ایک دوسرے کو سکھلا کر ان کا ہیر پھیر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ سارے لوگ کسی ایک صنعت ہنر پر مجتمع نہیں بلکہ مختلف لوگ مختلف کام اور ہنر اپناتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اگر سب کو ایک ہی کام کرنا ہوتا تو اللہ کی عبادت کرنے کے لئے بھی فارغ نہ ہوتے۔ کسی کو ایسا بنایا کہ وہ کھیتی کاشت کرتا ہے تو کوئی اس کو کاٹنے کا کام کرتا ہے۔ کوئی سوت کاتتا ہے تو کوئی کپڑے بنتا ہے۔ کوئی تجارت کرتا ہے تو کوئی دھات پگھلا کر ڈھالتا ہے حتیٰ کہ جب ہر ایک ان میں سے اپنے اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے تو تمام کام کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ تمام کاموں پر قدرت اور دسترس حاصل رہتی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

(۸)......نحن قسمنا بينهم معيشتهم فی الحياة الدنيا

کہ دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان ان کی معیشت کو ہم نے تقسیم کر دیا ہے۔

اس کے بعد شیخ حلیمی نے وہ چیز ذکر کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ارض وسما میں مخلوق کے لئے منافع رکھے ہیں اور ان میں جو اولاد آدم کے لئے منافع ہیں اور فوائد ہیں۔ اور بہت سے فوائد ذکر کئے ہیں اور اس کے تمام انواع واقسام کو بیان کیا ہے۔

اس کے بعد شیخ اللہ تعالیٰ کی طرف انعامات میں سے بندوں پر اللہ کے خصوصی انعام میں سے ان کی تعلیم کے لئے رسول کو بھیجنے کا ذکر کیا ہے وہ اس چیز کی تعلیم دیتے ہیں لوگ جس سے بے علم ہوتے ہیں۔

اور پھر اس امت کی تخصیص کا ذکر کیا افضل الانبیآء کے ساتھ صلى الله عليه و عليهم اجمعين۔ جو شخص ان تمام مضامین پر تفصیلی اطلاع چاہے گا وہ انشاء اللہ شیخ کی کتاب کی طرف رجوع کرے گا۔

پہلی چیز جو شکر کرنے والے پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرے ارشاد باری ہے۔ جو اس نے انہیں کتاب قرآن میں متعدد مقامات پر فرمایا ہے۔

(۹)...... اذكروا نعمة الله عليكم.

تمہارے اوپر جو اللہ کی نعمت ہے یعنی نعمتیں ہیں ان کو یاد کرو۔

ظاہر ہے کہ نعمت کو یاد کروانا شکر کرنے کا مطالبہ اور تقاضا کرنے کے لئے ہی ہے۔ اور منعم علیہ کو اس کام میں لگانے کے لئے ہے اس کے بعد یا فائدہ شکر کرنے کے امر کی نص اور تصریح فرمائی ہے۔

(۱۰)......واشكروا لى ولا تكفرون

میرا شکر کرو۔ میرے ساتھ کفر نہ کرو۔ اور ارشاد ہے۔

(۱۱)......اعملوا آل داؤد شكراً وقليل من عبادى الشكور.

عمل کرو اے آل داؤد شکر کرنے کا اور میرے بندوں میں سے قلیل لوگ ہی شکر گذار ہیں۔

علاوہ ازیں وہ دیگر تمام آیات بھی ہیں جو قرآن میں اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں۔ جب کوئی نعمت حاصل ہو اور وہ مذکور ہو تو اس کا شکر مختلف ہوتا ہے جس کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱.....شکر کرنے کی ایک صورت:

یہ کہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہ نعمت اللہ نے اس کے ساتھ انعام فرمایا ہے۔اور اس نے بہت دیا ہے اور بڑا انعام فرمایا ہے۔اور یہ کہ ہمارے اوپر جتنے انعامات ہیں اس کے، وہ ساری اسی کی طرف سے ہی ہیں نہ کہ ستاروں کی طرف سے۔اور یہ کہ یہ سب کچھ محض اسی کی طرف سے فضل ہے اور احسان ہے اور یہ کہ اگر ہم پوری پوری کوشش صرف کر ڈالیں تو بھی ہم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے اور ہم اس کے قدر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

۲.....شکر کرنے کی دوسری صورت:

اللہ کی حمد وثنا کرنا ہے۔اور ان نعمتوں کے حقوق کے بارے میں جو کچھ دل میں ہے زبان کے ساتھ اس کا اظہار کرنا۔اس طرح اعتقاد کو اور اعتراف اقرار کو جمع کرنا اسی طرح ہے ایمان میں ہے۔

۳.....شکر کرنے کی تیسری صورت:

یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کو عملی طور پر قائم کرنے میں سخت کوشش کی جائے جن امور کا اس نے حکم دیا ہے اور ان چیزوں سے رک جانے کی کوشش ہو جن سے اس نے منع فرمادیا ہے۔یہ وہ چیز ہے جس کو اس کی تعظیم تقاضا کرتی ہے اور اطاعت جیسی تو کوئی تعظیم نہیں ہے۔

۴.....اللہ کے شکر کی چوتھی صورت:

یہ ہے کہ عام حالات میں بندہ اس بات سے ڈرتا رہے کہ کہیں اللہ کی نعمتیں اس سے زائل نہ ہو جائیں اور چھن نہ جائیں اور خوف رکھنے والا دل ہو خاص اسی سے، اللہ سے پناہ مانگنے والا ہو اس بات سے خاص، اسی سے مانگنے والا ہو، اسی کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والا ہو اس بات کے لئے کہ وہ ان نعمتوں کو اس کے لئے دائمی رکھے اور اس سے ان کو زائل نہ کرے۔

۵.....اللہ کے شکر کی پانچویں صورت:

یہ ہے کہ اللہ نے اس کو مال دیا ہے اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور ان کے ساتھ اہل حاجت کی غمخواری کرے اور مساجد بنانے میں اور پل بنانے میں کثرت کے ساتھ خرچ کرے الغرض خیر کا دروازہ نہ چھوڑے مگر اس پر خرچ کرنے کے لئے ضرور آئے اور اپنی طرف سے اس خرچ کرنے میں اچھا اثر ظاہر کرے۔پھر اگر آدمی کے پاس فاضل مال ہو تو اپنے نفس پر اس سے زیادہ خرچ کرے جس کی اس کو حاجت ہے دو دو الگ قسم کے کھانے کھائے۔دو دو طرح کے کپڑے پہنے دو دو خادم رکھے دو دو سواریاں رکھے دو دو لونڈیاں رکھے مگر اس سب کچھ کرنے کا مقصود (تکبر اور غرور نہ ہو) بلکہ اللہ کے فضل کا اظہار ہو تا کہ وہ اس کے ذریعے کاتم کے حکم سے نکل آئے اللہ کی نعمتوں کو چھپانے والا نہ ہو۔نہ ہی دوسروں پر بڑائی جتائے اور نہ ہی ایک دوسرے کے مقابلے میں مال جمع کرنے کی کثرت کرے تو پھر مذکورہ نعمتوں کو استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے۔بہر حال ہمدردی اور غمخواری کے ذریعے اللہ کی نعمتوں کا اظہار کرنا سب سے اچھا ہے۔

۶.....شکر کرنے کی چھٹی صورت:

یہ ہے کہ اللہ نے جو کچھ اس کو دیا ہوا اس کے ذریعے دوسرے لوگوں پر فخر نہ کرے نہ اترائے نہ ہی چاپلوسی کروائے اور نہ ہی غرور اور تکبر کرے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان اللّٰہ لایحب الفرحین

اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

ان اللہ لایحب کل مختال فخور

بے شک اللہ تعالیٰ ہر شیخی بگھارنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۴۳۶۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو یعلی موصلی نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے ان کو اسود بن سریع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ کی مدح کرتا ہوں ایک بار اور دوسری بار آپ کی تعریف کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آ تو ابتدا کر تو اللہ کی تعریف کے ساتھ (یعنی اللہ کی ہی حمد کر)۔

ان کو اسی طرح روایت کیا ہے علی بن زید بن جدعان نے۔

۴۳۶۶:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو محمد بن مقاتل مروزی نے ان کو عبدالسلام بن حرب ملائی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے اسود سریع سے کہ وہ نبی کریم کے پاس آیا اور بولا کہ میں اپنے رب کی تعریفیں کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تیرا رب تعریف کو پسند کرتا ہے اور اس کے شعر سننا پسند نہیں کرتا۔

۴۳۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سعد بن سنان نے ان کو حضرت انس نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ ڈھیل دینا یا انتظار اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور تعجیل اور جلدی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور کوئی چیز زیادہ اللہ کی رضا کو نہیں لوٹاتی حالانکہ وہ اس کو چاہے بھی اور وہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب بھی ہو اس کی تعریف سے۔

۴۳۶۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو قعنبی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ربیعہ نے ان کو عبداللہ بن عنبسہ نے یعنی ابن غنام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص یہ کلمات کہے جب صبح کرے اور جب شام کرے:

اللھم مااصبح بی من نعمة اوباحدمن خلقک فمنک وحدک فلک الحمدولک الشکر

اے اللہ جو بھی نعمت صبح صبح میرے ساتھ ہے یا کسی ایک کے ساتھ بھی تیری مخلوق میں سے کسی ایک کے ساتھ

بس وہ تیری طرف سے ہے اور صرف تیری طرف سے۔ نہیں کوئی شریک تیرا پس تیرے لئے ہے حمد

اور تیرے لئے ہے شکر (مگر اس دن کا شکر ادا ہو گیا اور اس نے شکر ادا کرلیا۔)

۴۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابو یعلی حمزہ بن عبدالعزیز مہلبی نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو عبید اللہ بن عبدالکریم نے رازی نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو عمر بن یونس نے ان کو عیسیٰ بن عوف بن حفص بن فرافصہ نے ان کو عبدالملک بن زرارہ انصاری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس بندے پر اللہ انعام کرتا ہے کوئی بھی نعمت وہ اس کے اہل میں سے ہو یا مال میں سے یا اولاد میں سے تو وہ یہ کہہ دے:

ماشاء اللہ لاقوۃ الاباللہ

اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے اللہ کی عطاء کے بغیر کوئی طاقت نہیں ہے۔

پس وہ اس میں کوئی آفت اور مصیبت نہیں دیکھے گا سوائے موت کے۔

۴۳۷۰:......اسی معنی اور مفہوم میں روایت کی ہے ابوبکر ہذلی نے ان کو ثمامہ نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص

کوئی ایسی چیز دیکھے جو اس کو اچھی لگے اور وہ یہ کہہ دے ماشاء اللہ لاقوۃ الا با للہ تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۴۳۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ بن عبداللہ حرقی نے بغداد میں۔ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو نجاد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو موسیٰ بن ابراہیم انصاری نے ان کو طلحہ بن خراش نے ان کو صابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ افضل دعاء لاالٰہ الااللّٰہ ہے اور افضل ذکر الحمدللّٰہ ہے۔اور ایک روایت میں یوں ہے کہ افضل ذکر لاالٰہ الااللّٰہ ہے اور افضل دعا الحمدللّٰہ ہے انہیں الفاظ پر اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن حبیب نے موسیٰ بن ابراہیم سے۔

۴۳۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن مغیرہ سکری نے کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اوزاعی نے ان کو قرہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر معاملہ جو اہم بالشان ہو (یعنی ہر اچھا کام) جس کی ابتداء اللہ کی حمد وثنا سے نہ کی جائے وہ کٹا ہوا ہے اور ادھورا ہے۔

پہلے پہلے جنت میں بلائے جانے والے لوگ:

۴۳۷۳:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو قراد نے ان کو ابونوح نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پہلے پہلے جو شخص جنت میں بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کا حمد کرتے رہتے تھے اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے تھے خوشی میں بھی اور دکھ تکالیف میں بھی۔

۴۳۷۴:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو قیس نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے۔پھر اسی مذکورہ حدیث کو اس سے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔بہت تعریف کرنے والے جو اللہ کی حمد کرتے ہیں خوشی میں بھی اور دکھ میں بھی۔

۴۳۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن علی ابار نے ان کو ہشام بن خلد ازرق نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو منصور بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کی والدہ نے ان کو سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی آتی تو:

الحمدللّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات:

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمت کے ساتھ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔

اور جب آپ کو کوئی ناپسندیدہ امر پیش آتا تو آپ یوں فرماتے تھے۔

الحمدللّٰہ علی کل حال

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔

۴۳۷۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے۔ان کو احمد بن عصام نے ان کو ابوعاصم نبیل نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ماینفعنی وزدنی علماً والحمدللّٰہ علی کل حال واعوذبک ربی من حال النار

اے اللہ مجھے میرے علم کے ساتھ نفع مند فرما اور مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔
اور ہر حال میں اللہ کا شکر ہے میں پناہ لیتا ہوں اے میرے رب جہنم کے حال سے۔

۴۳۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ سمسار نے بغداد میں، ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے اور ازھر بن مروان رقاشی نے ان کو بشر بن منصور سلیمی نے ان کو زھیر بن محمد بن نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں اہل قبا کے ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم لوگ آپ کے ساتھ گئے جب حضور کھانا کھا چکے تو آپ نے اپنا ہاتھ دھویا یا کہا کہ دونوں ہاتھ دھوئے اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جو سب کو کھلاتا ہے اور اس کو کسی کے کھلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے ہم پر احسان کیا ہے سو ہمیں ہدایت عطا کی ہے۔ اسی نے ہمیں کھلایا اور پلایا ہے اور ہر اچھی آزمائش سے ہمیں آزمایا ہے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ دراں حالیکہ نہیں الوداع کہنے والے اپنے رب کو اور نہ ہی بدلہ چکانے والے۔ اور نہ ہی ناشکرے اور نہ ہی اس سے بے پرواہی کرنے والے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے جس نے طعام کھلایا پینے کی چیز پلائی۔ اور بے لباس ہونے پر لباس عطا کیا۔ اور بھٹکے ہوئے ہونے پر ہدایت و رہنمائی فرمائی۔ اور اندھا ہونے پر بینائی بخشی اور اپنی بہت ساری مخلوق پر ہمیں فضیلت عطا کی۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

۴۳۷۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوالحسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تھے تو یوں کہتے تھے:

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم من لا کافی لہ ولا موی

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کفایت کی اور ہمیں جگہ دی کتنے لوگ ہیں جن کو نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ہی کوئی جگہ دینے والا۔

شیخ احمد بیہقی کہتے ہیں۔ ہم نے کتاب الدعوات میں ذکر کی ہیں اس کے علاوہ دیگر دعائیں جو حضور نے کھانے اور کپڑے پہننے سے فراغت کے بعد پڑھی تھیں۔

۴۳۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو ابوالزناد نے ان کو ابوالقاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے پر کوئی انعام کرتا ہے اور وہ یقین سے جانتا ہے کہ یہ نعمت اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اس نعمت کا شکر کر لینا لکھ دیتے ہیں۔ اور جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے اور کر کے نادم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ندامت جان لیتے ہیں تو اس کے استغفار کرنے سے قبل اس کو معاف کر دیتے ہیں اور ایک آدمی کپڑا خرید کرتا ہے دینار کے بدلے میں پھر اس کو پہنتا ہے اور اللہ کا شکر کرتا ہے تو وہ لباس اس کے گھٹنوں تک نہیں پہنچتا کہ اس کے لئے مغفرت ہو جاتی ہے۔

۴۳۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو محمد بن حسن مقری نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابویحییٰ محمد بن یحییٰ قصری نے ان کو بشر بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن ذکوان نے وہ ابوالزناد ہیں۔ اس نے اس حدیث مذکور کے مفہوم میں ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کپڑے کا تذکرہ نہیں کیا اور ولید بن ہشام سے مروی ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن محمد سے پہلی حدیث کی مثل۔

اوراس کوروایت کیا ہے یعقوب بن سفیان نے محبوب عبدی سے اس نے ہشام بن زیاد سے بطور موقوف روایت کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر۔
اوراس کوروایت کیا ہے مرلع بن حسان نے ان کو ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مرلع ضعیف ہے۔

۴۳۸۱:......روایت کیا ہے اس کو احمد بن زید فلسطینی نے ان کو ابراہیم بن عبدالحمید واسطی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر نعمت بھیجتا ہے اور وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ نعمت اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے شکر کرنے سے پہلے اس کا شکر قبول کر لیتے ہیں ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ حافظ نے دی ہے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن زید فلسطینی نے۔

۴۳۸۲:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ صفار نے فرمایا ان کو حسن بن علی بن بحر بری نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو خلف بن منذر نے ان کو بکر بن عبداللہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بستر پر آنے کے بعد یہ پڑھے:

الحمدللّٰه الذی کفانی و اوانی و الحمدللّٰه الذی اطعمنی و سقانی و الحمدللّٰه الذی منّ علی فافضل

تو گویا اس نے اللہ کی ساری مخلوق کی طرف سے کی جانے والی اللہ کی حمد کر لی۔

نماز میں چھینک آنے پر حضرت رفاعہ کے الفاظ:

۴۳۸۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن عبدالجبار بصری نے اپنی کتاب سے ان کو رفاعہ بن یحییٰ بن عبداللہ بن رفاعہ بن رافع زرقی ابو زید امام مسجد نے انہوں نے کہا کہ میں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع انصاری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اپنے والد رفاعہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور رفاعہ کو چھینک آ گئی۔ انہوں نے فوراً نماز میں ہی یہ پڑھا الحمدللّٰه حمداکثیراً طیبا مبارکاً فیه مبارکاً علیه کما یحب ربنا و یرضی. جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ کہاں ہے نماز میں کلام کرنے والا؟ رفاعہ کہتے ہیں کہ (میں ڈر گیا) اور میں نے چاہا کہ میں نہ ہوتا یا یہ کہ میرا اتنا اتنا مال نقصان ہو جاتا مگر میں اس نماز میں رسول اللہ کے ساتھ حاضر نہ ہوتا جب انہوں نے فرمایا کہ کہاں ہے؟ نماز میں باتیں کرنے والا۔ بہر حال میں نے بتایا کہ یا رسول اللہ میں تھا۔ آپ نے پوچھا کہ بتاؤ ذرا کیسے کہا تھا تم نے؟ کہتے ہیں کہ میں نے دوبارہ وہ الفاظ دہرائے تو رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے دیکھا کہ تمیں سے زائد فرشتے ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے کہ کون پہلے پہلے ان الفاظ کو اوپر لے جائے اس کے الفاظ میں مبارکاً علیه کا اضافہ ہے مگر دوبارہ کہنے میں نہیں ہے۔

۴۳۸۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوالورد نے ان کو ابو محمد حضرمی نے ان کو ابو ایوب انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ایک آدمی کو یہ پڑھتے ہوئے سنا۔ الحمدللّٰه حمداً کثیرا طیباً مبارکاً فیه. تو رسول اللہ نے فرمایا کون ہے جس نے یہ کلمہ کہا ہے؟ جس نے کہا ہے درست کہا ہے۔ اس آدمی نے کہا میں نے کہا ہے اور میری اس سے ثواب کی نیت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے دس فرشتوں کی جماعت کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے جلدی کر رہے ہیں کہ کون ان میں سے ان کو اللہ کی طرف اوپر لے جائے۔

۴۳۸۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید باغندی نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن عمیر

(۴۳۸۳)......أخرجه المصنف فی السنن بنفس الإسناد (۲/۹۵)

نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو بیدار ہوتے تو یہ فرماتے تھے۔

الحمدللّٰہ الذی احیانا بعد ماأماتنا و الیہ النشور .

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں دوبارہ زندگی دی اس کے بعد کہ اس نے ہمیں موت دے دی تھی (نیند بھی ایک قسم کی موت ہے) اور اسی کی طرف سے دوبارہ جی کر جانا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قبیلہ سے۔

رات کو سوتے وقت اور صبح جاگتے وقت کی دعا:

۴۳۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد حسن بن محمد بن حلیم نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو ابوحمزہ نے اس نے اس کو پڑھا منصور سے اس نے ربعی بن حراش سے اس نے خرشہ بن حر سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ رات بستر پر آتے تو یہ فرماتے باسمک اموت و احی. تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں گا (نیند سے اٹھوں گا) پھر جب آپ نیند سے جاگتے تو یہ فرماتے:

الحمدللّٰہ الذی احیانا بعد ماأتنا و الیہ النشور .

اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو زندہ کیا بعد اس کے کہ اس نے ہمیں موت دی دی تھی۔ اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدان سے اس نے اماتنا کہا ہے۔

۴۳۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو صدقہ بن بشیر نے مولیٰ عمرین نے انہوں نے سنا قدامہ بن ابراہیم جمحی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب سے یہ کہ رسول اللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا:

یارب لک الحمد کما ینبغی لجلال و جھک و لعظیم سلطانک

اے میرے رب بزرگی تیرے لئے ہے جیسے تیری ذات کے جلال کے لائق ہو اور تیرے عظیم اقتدار کے شایان شان ہو۔

چنانچہ یہ الفاظ نیکی لکھنے والے فرشتوں پر تنے بھاری گذرے کہ ان کے اجر کو کیسے لکھیں لہٰذا ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے ہی لکھ دو جیسے کہ میرے بندے نے کہا ہے جب وہ مجھے ملے گا تو میں اس کی جزا اس کو خود دے دوں گا۔

۴۳۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عمرو کشمود نے ان کو قعنبی نے ان کو حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے (اس نے اپنے باپ سے اس نے ان کے دادا سے) اس نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بے شک وہ کہتے تھے جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

الحمدللّٰہ علی حسن المسآء و الحمدللّٰہ علی حسن المبیت. و الحمدللّٰہ علی حسن الصباح فقد ادی شکر لیلتہ و یومہ

اللہ کا شکر ہے اچھی شام گذرنے اچھی رات گذرنے اور اچھی اور خیریت کے ساتھ صبح کرنے پر۔

تو گویا اس شخص نے اس رات اور اس دن کا شکر ادا کرلیا۔ میرا خیال ہے کہ یوم کا لفظ بھی کہا تھا۔

۴۳۸۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو علی بن صلت عامری نے ان کو عبداللہ بن شریک نے ان کو بشر بن غالب نے یا بشیر بن غالب نے منجاب کو شک ہے۔ ان کو علی نے کہ نبی کریم صلی اللہ

(۴۳۸۸)...... کورت (عن ابیہ عن جدہ) فی الأصل

علیہ وسلم پر جبرائیل نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب آپ کو یہ بات پسند آئے کہ آپ رات کو عبادت کرتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کریں یا دن کو بھی تو آپ یہ پڑھا کیجئے۔

اللھم لک الحمد حمدا کثیرا خالدامع خلودک ولک الحمد حمد الاتنتھی لہ دون مشیتک ولک الحمد حمدا لااجر لقائلہ الارضاک.

اے اللہ تیری حمد ہے ایسی حمد جو کثیر ہے دائمی ہے تیرے دوام کے ساتھ۔اور تیری تعریف ہے جو تیرے لئے ختم نہیں ہوتی۔تیری مشیت کے سوا۔اور تیری تعریف ہے ایسی تعریف کہ جس کے کہنے اور کرنے والے کے لئے تیری رضا کے سوا کوئی اجر نہیں ہے۔

شیخ احمد نے فرمایا کہ۔میں نے اس کو اسی طرح ہی لکھا ہے اور اس روایت میں علی کے اور دیگر کے درمیان انقطاع ہے۔

ایک جہادی دستے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی دعا:

۴۳۹۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی سبیعی نے ان کو حسین بن حکم حیری نے ان کو حسن بن حسین عرنی نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب نے انہوں نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک جہادی دستہ بھیجا اپنے اہل میں سے اور فرمایا۔اے اللہ تیرے ذمے ہے تو ان کو اگر سلامت واپس لے آئے گا تو میں تیرا شکر ادا کردوں گا جیسے تیرے شکر کرنے کا حق ہے۔

کہتے ہیں کہ کچھ ٹھہرنے کے بعد وہ لوگ صحیح سالم واپس آ گئے۔کہتے ہیں کہ۔رسول اللہ نے فرمایا۔ الحمدللہ علی سابغ نعم اللہ اللہ کا شکر ہے۔اللہ کی کامل نعمتوں پر۔میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ اگر ان کو اللہ تعالیٰ واپس لائے گا تو میں تیرا شکر ادا کروں گا جیسے تیرے شکر ادا کرنے کا حق ہے؟ حضور نے فرمایا کہ کیا پھر میں نے شکر کیا نہیں؟

حاکم نے کہا کہ اس روایت میں عیسیٰ بن عبداللہ علوی متفرد ہے۔

شیخ احمد نے کہا کہ تحقیق اس بارے میں دوسری اسناد کے ساتھ بھی حدیث مروی ہے۔

۴۳۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن شبیب مدنی نے۔ان کو یعقوب بن محمد زہری نے ان کو سلیمان بن سالم مولیٰ آل جحش نے ان کو سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کا ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر اللہ ان کو صحیح سلامت لے آیا اور ان کو غنیمت بھی عطا کی تو۔بیشک اللہ کے لئے میرے ذمے اس بارے میں شکر لازم ہوگا۔کہتے ہیں کہ کچھ زیادہ دیر نہیں گذری تھی کہ وہ لوگ سلامتی کے ساتھ اور مال غنیمت کے ساتھ واپس آ گئے۔لہذا آپ کے بعض اصحاب نے کہا کہ ہم نے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ اگر ان کو اللہ سلامتی اور غنیمت کے ساتھ واپس لے آیا تو آپ کے اوپر اللہ کا شکر لازم ہے کہتے ہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے وہ شکر ادا کر لیا ہے۔میں نے یوں کہا ہے۔

اللھم لک الحمد شکراً ولک المن فضلاً.

اے اللہ تیری تعریف ہے میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔اور تیرا احسان ہے بطور تیرے فضل کے۔

ایک دوسرے طریق سے مروی حفصہ بنت سرین سے اس نے عمر بن خطاب سے اور وہ روایت مسند احمد بن عبید میں ہے۔

۴۳۹۲:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو سوار بن عبداللہ نے ان کو محمد بن مسعر نے وہ کہتے ہیں

کہ کہا جعفر بن محمد نے حالانکہ اس کے خچر نہیں مل رہا تھا لہذا انہوں نے کہا اگر اس کو اللہ تعالیٰ میرے پاس واپس لوٹا دے تو میں اس کی ایسی تعریفیں کروں گا جیسے وہ پسند کرے گا۔ کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ خچر اپنے زین اور لگام سمیت آ گیا وہ اس پر سوار ہو گئے۔ جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو اپنے کپڑے سمیٹتے ہوئے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور بولے۔ الحمد للہ۔ اللہ کا شکر ہے۔ بس اتنا ہی کہا اور آگے کچھ بھی نہیں کہا۔ لوگوں نے اس بارے میں ان سے بات کی تو وہ کہنے لگے کہ کیا میں نے کچھ چھوڑا ہے یا یہ کہا کہ کیا باقی کچھ رہ گیا ہے میں نے سارا شکر ہی اللہ کے لئے کر دیا ہے۔

۴۳۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو فضل نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ الحمد اللہ کہ شکر اللہ ہی کے لئے ہے یا ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں یہ کلام کثیر الاضافہ ہے۔

۴۳۹۴:..... ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالرجال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ تکبیر کہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے بیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں اور جو شخص ایک مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور جو شخص ایک مرتبہ الحمد للہ کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور تیس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔

۴۳۹۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد شکر کا سر ہے۔ اور اس کی اصل ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کا شکر قبول نہیں کرتے جو اس کی حمد نہیں کرتا۔

۴۳۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عنبسہ نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے اور احمد بن محمد بن مغیرہ اور محمد بن عوف نے ان کو سلیم بن عثمان نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص ایک سو مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے اس کے لئے نیکی ہو گی مثل سو گھوڑے کے جو اللہ کی راہ میں لگام چڑھا ہوئے ہوں۔

۴۳۹۷:..... اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ جو شخص سبحان اللّٰہ و بحمدہ ایک سو مرتبہ کہے اس کے ثواب ہو مثل ایک سو اونٹ کے جو مکے میں ذبح کئے جائیں۔

۴۳۹۸:..... اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے جو شخص ایک سو مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ ان کے لئے ثواب ہو گا مثل سو گردن آزاد کرنے کے۔

اس روایت کے ساتھ سلیم بن عثمان فوزی محمد بن زیاد سے متفرد ہے۔

۴۳۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن مکرم نے بصرہ میں ان کو سلیم بن عبداللہ علائی نے ان کو سلم بن قتیبہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوملیح نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے کہ ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجئے شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے ساتھ نفع دے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو:

اللهم لک الحمد كله و اليک يرجع الا مر كله.

اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے اور ہر امر تیر طرف لوٹتا ہے۔

(۴۳۹۶، ۴۳۹۷، ۴۳۹۸)..... الكامل لابن عدى (۱۱۶۵/۳)

نماز کی بہترین دعا:

۴۴۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن ملا نے ان کو خالد بن زید نے ان کو ابن ابوذیب نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا دعا کون سی اچھی ہے جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام اترے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بہترین دعا یہ ہے کہ آپ نماز میں یوں دعا کریں۔

اللھم لک الحمد کله ولک الملک کله ولک الخلق کله والیک یرجع الا مر کله واعوذبک من الشر کله

اے اللہ تیرے لئے ہے ہر حمد۔ اور تیرے لئے ہے ہر حکومت۔ اور تیرے لئے ہے ہر مخلوق۔ اور تیری طرف لوٹتا ہے ہر معاملہ۔

اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر شر سے۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ خالد بن یزید عمری ابن ابی ذئب سے نقل کرتے ہیں۔ اور وہ متفرد ہیں۔

۴۴۰۱:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابو ہاشم نے کہ عدی بن اَرطاۃ نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا ہے اور ان کی رائے شامیوں والی رائے تھی۔ البتہ تحقیق لوگ خیر کو پہنچے ہیں (یعنی ان کو حاصل ہوئی ہے) قریب تھے کہ وہ دیکھتے۔ لہذا عمر بن عبدالعزیز نے ان کی طرف لکھا کہ اللہ عزوجل نے اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دیا اور اہل جنت سے راضی ہو گیا بایں صورت کہ انہوں نے کہا الحمدللہ اور تیری طرف سے ہے اللہ کی حمد۔

۴۴۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو صالح بن محمد رازی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومعاویہ عبدالرحمٰن بن قیس نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی انعام کرتے ہیں اور وہ یہ کہتا ہے الحمدللہ تو وہ اس نعمت کا شکر ادا کر لیتا ہے اگر دوسری باری کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ثواب متعین فرما دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو تیسری بار کہتا ہے اللہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

۴۴۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو ابوعاصم نے ان کو بشیر بن بشر بجلی نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہتا ہے الحمدللہ۔ تو وہ جو کچھ دیا جاتا ہے وہ اس سے زیادہ ہوتا ہے اس سے جو کچھ لیا جاتا ہے۔

۴۴۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے نیساپور میں اور ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن احمد جانبحان نے ہمدان میں ان کو ابوعلی حامد بن محمد رفاھروی نے ان کو علی بن مشکان نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم بن طھمان نے ان کو ابوزبیر نے حامد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس بندے پر کوئی انعام کیا جائے کسی بھی نعمت کا مگر الحمد اس سے افضل ہوتی ہے۔

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی طرح روایت کیا گیا ہے اسی اسناد کے ساتھ اور اس کے ساتھ جو اس سے قبل ہے بطور موصول روایت اور مسند روایت۔ اور حسن سے محفوظ اس قول سے ہے مرۃ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً دوسری روایت ہے۔

۴۴۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے پر اللہ تعالیٰ انعام کرتے ہیں پھر وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے مگر وہ اللہ کی حمد ہر نعمت سے بہت بڑی ہوئی ہے خواہ وہ کوئی سی بھی نعمت ہو۔

(۴۴۰۳)..... الکدیمی محمد بن یونس بن موسی متهم بالوضع.

۴۴۰۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو ابو السائب نے ان کو وکیع نے ان کو یوسف صباغ نے ان کو حسن نے وہ کہتے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو نعمت انعام کرتا ہے پھر وہ یوں کہتا ہے الحمد للہ۔ مگر جو کچھ انعام لے چکا اس سے زیادہ اور اس کو عطا ہو جاتا ہے۔

۴۴۰۷:۔۔۔۔۔ابن ابو الدنیا نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے سفیان بن عیینہ سے کہ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ بندے کا فعل اللہ کے فعل سے افضل نہیں ہو سکتا۔

شیخ احمد نے فرمایا یہ عالم کی طرف سے غفلت ہے۔ اس لئے کہ بندہ اللہ کی حمد اور اس کے شکر تک نہیں پہنچ سکتا مگر اسی کی توفیق کے ساتھ۔ باقی اس کی فضیلت اس لئے ہے کہ اس میں اللہ کی اچھی ثنا ہے اور خاص اسی کی عنایت کا اقرار ہے جو کہ پہلی والی نعمت میں یہ چیز نہیں ہے۔

۴۴۰۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو القاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو عبدالعزیز بن بحر نے ان کو ابو عقیل نے ان کو بکر بن عبداللہ نے۔ میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ بندہ جب بھی کبھی الحمد للہ کہتا ہے تو اس بندے پر اس کی نعمت کا اضافہ ہو جاتا ہے الحمد للہ کہنے سے اس نعمت کی جزا اس کی جزا نہیں ہوتی کہ تم الحمد للہ کہدو تو دوسری نعمت آ جائے گی پس وہ نعمتیں ختم نہیں ہوئیں۔

۴۴۰۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن یونس قزوینی سے انہوں نے ابو بکر بن اسحاق سے انہوں نے سنا جنید سے انہوں نے سنا سری سے وہ کہتے تھے۔ کہ شکر کرنا نعمت ہے اور پھر نعمت پر شکر کرنا بھی نعمت ہے یعنی وہاں تک جہاں شکر کی انتہاء نہ ہو کسی جگہ پر۔

۴۴۱۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ سمسار نے ان کو احمد بن سلمان نجاد فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو عمرو بن ابو سلمہ نے ان کو ابو عبدہ حکم بن عبدہ نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو عقبہ بن سلم نے ان کو ابو عبدالرحمٰن حبلی نے ان کو صنابحی نے ان کو معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں تم کہہ دو۔

ایک دعا کی اہمیت کا ذکر:

اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک.

اے اللہ میری اعانت فرما تیرے شکر کرنے پر اور تیرے ذکر کرنے پر اور تیری اچھی عبادت کرنے پر۔

۱:۔۔۔تو صنابحی کہتے ہیں مجھے حضرت معاذ نے کہا کہ میں بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۲:۔۔۔۔۔ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے صنابحی نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم یہی دعا کرو۔

۳:۔۔۔۔۔عقبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم یہی دعا کرو۔

۴:۔۔۔۔۔حیوۃ نے کہا کہ مجھ سے عقبہ نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۵:۔۔۔۔۔ابو عبیدہ نے کہا کہ مجھے حیوۃ نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۶:۔۔۔۔۔عمر نے کہا کہ مجھ سے ابو عبیدہ نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۷:۔۔۔۔۔عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے حسن نے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۸:۔۔۔۔۔کہا ابو بکر بن ابو دنیا نے اور میں بھی تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۹:۔۔۔۔۔شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے اس روایت کو کتاب الدعوات میں نقل کیا ہے عبداللہ بن یزید مقری سے اس نے حیوۃ سے سوا اس کے کہ

☆۔۔۔۔۔فی الأصل الحمروی

انہوں نے اس کو مسلسل بیان نہیں کیا۔

۴۴۱۱ ..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو دعائیں کرتے تھے ان میں سے ایک یہ تھی کہ وہ فرماتے۔

اللھم اعنی علی شکرک و ذکرک وحسن عبادتک.

یہ مرسل روایت پہلی روایت کے لئے شاہد ہے اور اس میں دلیل ہے کہ بندہ اللہ کے شکر تک اللہ کی اعانت کے بغیر رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

ایک شکر کی توفیق مل جانا بھی نعمت ہے جس پر شکر واجب ہے:

۴۴۱۲ ..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے تھے محمد دوراق نے جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

تیرا شکر کرنا اللہ کی کسی نعمت کے بدلے میں جو ہے یہ بذات خود مجھ پر ایک مستقل نعمت ہے اس شکر والی نعمت پر بھی مجھ پر پہلی نعمت کی طرح شکر کرنا واجب ہے۔

شکر کرنے کا وجود اور وقوع تو اس کے فضل کے بغیر تو نہیں ہو سکتا اگر چہ زمانے لمبے ہو جائیں اور عمر بھی مسلسل جاری رہے۔

شکر اگر یسر اور آسانی کے وقت ہو تو اس کی خوشی زیادہ عام ہوتی ہے اور اگر پریشانی کے وقت میں ہو تو اس کے بعد اجر ہی ہوتا ہے۔

یہ دونوں نعمتیں (شکر نعمت اور پھر شکر پر شکر) ایسی ہیں کہ ان میں احسان کا ایسا لامتناہی سلسلہ ہے جس کے ساتھ خشکی وتری بھی بھر جاتے ہیں اور وہم خیال کے پیمانے بھی تنگ ہو جاتے ہیں۔

۴۴۱۳ ۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کازی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمن نے ان کو جابر بن زید نے ان کو مغیرہ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں سوال کیا تھا کہ اے رب کیا تیری مخلوقات میں سے کسی نے ایسی رات گذاری ہے کہ اس نے تیرا ذکر مجھ سے زیادہ طویل کیا ہو۔ پھر اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ ہاں بینڈک نے تجھ سے طویل ذکر کیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اعملوا ال داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور۔

عمل کرواے آل داؤد شکر کرنے کا اور میری بندوں میں سے شکر گذار کم ہیں۔

داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب میں شکر کی کیسے استطاعت رکھ سکتا ہوں تم تو مجھ پر انعام کرتے ہو پھر تم نعمت پر شکر کی روز توفیق دیتے ہو پھر تم میرے اوپر نعمت پر نعمت کا اضافہ کئے چلے جاتے ہو (ایک کا شکر ہوا تو نہیں کہ دوسری پھر تیسری پھر لامتناہی نعمتوں کا تسلسل جاری ہے) پھر نعمت بھی تیری طرف سے آتی ہے اور اس پر شکر کی طاقت بھی تیری طرف آتی ہے جو کہ خود بذاتہ نعمت ہے پھر میں کیسے تیرا شکر کرنے کی طاقت رکھ سکتا ہوں اللہ نے فرمایا اے داؤد ابھی تم نے مجھے پہچانا ہے جیسے میری معرفت کا حق ہے۔

نعمت کو اللہ کی طرف سے عطاء سمجھنا بھی شکر ہے:

۴۴۱۴ ..... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے ان کو صالح مری نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو ابوالخلد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا ہے داؤد علیہ السلام

(۴۴۱۲)..... الشکر لابن أبی الدنیا (۸۲)

کے سوال کے بارے میں کہ انہوں نے کہا اے میرے رب کیسے ممکن ہے میرے لئے کہ میں تیرا شکر کروں سوائے تیری (توفیق والی) نعمت کے۔ کہتے ہیں کہ ان کے پاس وحی آئی تھی کہ اے داؤد کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تیرے پاس جو نعمتیں ہیں وہ میری طرف سے دی ہوئی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں جانتا ہوں اے رب۔ اللہ نے فرمایا کہ بے شک اسی بات پر بطور شکر کے تم سے میں راضی ہو گیا ہوں۔

۴۴۱۵:......اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ ابوالخلد سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کے سوال پڑھا تھا کہ انہوں نے کہا میرے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تیرا شکر کروں حالانکہ تیری چھوٹی سے چھوٹی نعمت جو آپ نے مجھ پر رکھی ہے اپنی نعمتوں میں سے میرے سارے اعمال اس کا بدل نہیں بن سکتے۔ کہتے ہیں کہ ان کے پاس وحی آ گئی کہ اے موسیٰ اب تم نے میرا شکر کر لیا ہے۔

۴۴۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو عبداللہ بن لاحق نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے کہا۔

الحمدللّٰہ الذی کما ینبغی لکرم وجھک وعز جلا لہ.

تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جیسے تیری ذات کی عزت اور تیرے جلال کے غلبے کے شایان شان ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے داؤد آپ نے محافظ فرشتوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے (یعنی اس کلام کی شان اور اجر وثواب لکھ لکھ کر مشکل میں پڑ گئے ہیں۔)

۴۴۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن عمار نے اور ابومسلم عبدالرحمٰن بن واقد حرانی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمٰن جو کہ اللہ کے نام پر ہے تلاوت کی اور ختم کر کے فارغ ہو گئے۔ تو فرمانے لگے کہ کیا بات ہے حاضرین میں تم سب کو خاموش دیکھ رہا ہوں۔ تم سے تو جنات اچھے رہے جواب دینے میں میں جب بھی ان کے سامنے یہ آیت پڑھتا ہوں:

فبای اٰلآء ربکما تکذبان

اے جنوں اور انسانوں تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

تو جنات یہ جواب دیتے تھے:

ولا شیئی من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد.

اے ہمارے رب تیری نعمتوں میں سے کوئی ایسی نعمت نہیں ہے جس کی ہم تکذیب کریں سب تعریف اور شکر تیرے لئے ہے۔

۴۴۱۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عبدالحمید بن صالح ابوصالح نے ان کو محمد بن ابان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو ابن کعب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ڈراتو ان کو ایام اللہ سے (اللہ کے دنوں سے) اور اس کے ایام نعمت ہیں۔

نعمتوں کا ذکر کرنا بھی نعمتوں کا شکر ہے:

۴۴۱۹:......ہمیں خبر دی ابوسہل بن محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر بن حسب نے بخارا میں ان کو ابواسحاق ابراہیم بن اسحٰق حرمی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابووکیع نے ابوعبدالرحمٰن سے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوونیا نے ان کو عمرو بن اسماعیل ہمدانی نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ نے ان کو ابووکیع نے ان کو ابوعبدالرحمٰن شامی نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور مروزی کی ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ کرنا شکر کرنا ہے۔اور تذکرہ نہ کرنا نعمتوں کی ناشکری ہے اور جو شخص قلیل کا شکر نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی نہیں کرتا ہے۔

ابوالقاسم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔کہ جو شخص لوگوں کا شکر یہ نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا۔اور جماعت برکت ہے (یعنی اتفاق کرنا برکت ہے)اور تتر بتر ہونا متفرق ہونا عذاب ہے۔

۴۴۲۰:.....ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ نعمتوں کو یاد کرنا شکر ہے۔

۴۴۲۱:.....اور ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے یعنی ابن مبارک نے ان کو المبارک نے ان کو حسن نے انہوں نے فرمایا کہ اس کی نعمت کا کثرت کے ساتھ تذکرہ کرو بے شک اس کو یاد کرنا شکر کرنا ہے۔

۴۴۲۲:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے انہوں نے فرمایا۔کہ نعمتوں کو یاد کرنا شکر ہے۔

۴۴۲۳:.....ہمیں خبر دی الحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد جعفر بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے کہ اللہ کی طرف سے بندوں پر جو احسانات ہیں ان کی معرفت کے حصول کے لئے اور اللہ نے ان پر جو شکر کرنا فرض کیا ہے اس کے ضیاع کو جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حیاء کو قائم فرمایا تھا۔لہٰذا اس کے شکر کی کوئی انتہائی نہیں ہے جیسے اس کی عظمت کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

۴۴۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی قاری نے بغداد میں ان کو ابوالعیناء محمد بن قاسم نحوی نے ان کو ابوخبیق نے ان کو شعیب بن حرب نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے میرے خیال میں انہوں نے یہ کہا۔اللہ کے اور اپنے درمیان کوئی دوسرا منعم ومحسن نہ بنا۔ اس کی نعمتوں کو غیر اللہ سے اپنے اوپر تاوان سمجھ کہتے ہیں کہ ہم سے یوسف بن اسباط نے کہا یہ خوبصورت کلام ہے اس کو یاد کرلو۔

۴۴۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن مصعب نے ان کو سلام بن مسکین نے ان کو حسن نے ان کو اسود بن سریع نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قیدی کو لایا گیا وہ کہنے لگا۔ اے اللہ میں بے شک تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور میں محمد کی طرف توبہ نہیں کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اس نے حق کو حق والے کے لئے پہچان لیا ہے۔

۴۴۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلیہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حریری سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی گئی ہے حضرت ابودرداء نے ایک سال جہاد میں جانا کسی وجہ سے ترک کیا تھا لہٰذا اس کے بدلے میں انہوں نے ایک مرتبہ اس بارے میں ایک آدمی کو کچھ دراہم دیئے اور اس کو سمجھایا کہ جب تم دیکھو کہ مجاہدین میں کوئی ایسا آدمی چل رہا ہے جس کی گود بالکل خرچ سے خالی ہوگئی ہے بس یہ اس کو دے دینا۔حریری کہتے ہیں کہ اس نے ایسا ہی کیا اور ابودرداء نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے اللہ نہ بھولنا مستحق کو جو اس کے لائق ہو اور لائق اور حقدار بھی اس کو بتانا جو تجھے نہ بھول چکا ہو۔حریری کہتے ہیں کہ وہ ابودرداء کی طرف واپس لوٹ کر آیا اور ان کو خبر دی کہ مالک بن گیا نعمت کا جو اس کا اہل تھا۔

۴۴۲۷:.....ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن عبداللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو عمر بن اسماعیل ہمدانی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو یوسف صباغ نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب آدم علیہ السلام کیسے تیرا شکر

کرنے کی استطاعت رکھے گا ان احسانات کے ہوتے ہوئے جو آپ نے اس کے ساتھ کئے آپ نے ان کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ نے اس میں اپنی روح پھونکی اور اس کو اپنی جنت میں ٹھہرایا اور آپ نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو سجدہ کریں۔ اور انہوں نے سجدہ کیا اس کو اللہ نے فرمایا اے موسیٰ آدم نے یقین کے ساتھ یہ جان لیا تھا کہ یہ سب کچھ میری طرف سے تھا اس نے ان سب کے مقابلے میں میری حمد کی تھی بس یہی اس کا شکر ادا کرنا تھا ان تمام نعمتوں کے لئے جو میں نے اس پر کی تھیں۔

اللہ کے شایان شان شکر:

۴۴۲۸:..... اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر احمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ابو ذئب سے اس نے مقبری سے اس نے اپنے والد سے آپ نے عبداللہ بن سلام سے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب وہ کونسا شکر ہے جو تیری شایان شان ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ اپنی زبان کو میرے ذکر کے ساتھ تر رکھو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایک حال سے دوسرے حال میں ایسے ہوتے ہیں کہ ہم تیرا اس وقت ذکر نہیں کر سکتے اللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ عرض کیا قضاء حاجت کے وقت غسل جنابت کے وقت۔ اور بغیر وضو کی حالت پر۔ فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ عرض کیا اے رب پھر میں کیسے ذکر کروں؟ فرمایا کہ تم یوں پڑھو۔

سبحانک اللھم وبحمدک لاالہ الا انت فجنبنی الاذی سبحانک اللھم وبحمدک لاالہ الاانت فقنی الاذی.

تو پاک ہے اے اللہ اپنی حمد کے ساتھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھے گندگی سے الگ کر دے پاک ہے تو
اے اللہ اپنی حمد کے ساتھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے صرف تو ہی ہے پس تو مجھے تکلیف سے بچا۔

چار چیزیں جس کو مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی:

۴۴۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبید اللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمود بن غیلان مروزی نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حمید طویل نے ان کو طویل بن خبیب نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جس کو وہ مل گئیں اسے دنیا آخرت کی بھلائی مل گئی قلب شاکر زبان ذاکر بدن صابر (آزمائش) امانت دار بیوی۔ جو اس کی عزت میں خیانت کرے نہ مال میں۔

۴۴۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم ابوعبدالرحمن نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا حضرت معاذ بن جبل سے اے معاذ شکر کرنے والا دل۔ ذکر کرنے والی زبان۔ اور نیک بیوی جو تیرے دینی اور دنیوی کاموں میں تیری مدد کرے یہ بہتر ہیں کثیر لوگوں سے۔

۴۴۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو ابوالعباس احمد بن علی بن اسماعیل اشعری نے ان کو محمد بن مہران حمال نے ان کو محمد بن معلیٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن محمد بن حسن سلمی نے ان کو زاہر بن احمد فقیہ نے ان کو محمد بن عمرو جحری نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو محمد بن معلیٰ نے ان کو زیاد بن خیثم نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن سمرہ نے کہ سلمی نے کہا کہ اس کی ایک روایت میں سمرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے صبر کیا اور جو عطا کیا گیا اور اس نے شکر کیا جو ظلم کیا گیا اور اس کو بخش دیا گیا اور جس نے ظلم کیا اور پھر استغفار کیا۔ پوچھا گیا کہ کیا ہے ان کے لئے فرمایا وہی لوگ امن والے ہیں اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے علی بن نجر نے محمد بن معلیٰ کوفی سے اور وہ قوی نہیں ہے اور دوسرے طرق سے بھی مروی ہے جیسے درج ذیل۔

۴۴۳۲: ...اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو حسین بن اسحٰق تستری نے ان کو عمر بن خالد مخزومی نے ان کو عمر بن راشد نے ان کو ابوعبدالرحمٰن بن حرملہ نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص میں تین صفات ہوں اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کریں گے اور اس کو اپنی محبت دکھائیں گے اور وہ اسی کی پناہ میں ہوگا وہ جس کو عطا کیا جائے تو شکر کرے جب وہ قدرت رکھے تو معاف کردے جب غصہ آئے تو رک جائے۔ یہ اسناد ضعیف ہے۔

اللہ کی حفاظت میں جگہ پانے والے تین شخص:

۴۴۳۳: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعلی بن شاذان نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن جعفر درستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عامر بن راشد مولیٰ عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان مدینی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوذویب قرشی ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو محمد بن علی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص کام کے ہیں جس میں وہ اللہ اس کو اپنی حفاظت میں جگہ دے گا۔ اور اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈالے گا اور اس کو اپنی محبت میں داخل کرے گا۔ پوچھا گیا کیا وہ کیا ہیں یا رسول اللہ؟

فرمایا وہ شخص جس وقت اس کو دیا جائے تو شکر کرے اور جس وقت کسی پر قدرت پالے تو معاف کردے اور جب غصہ آئے تو وہ اس سے باز آجائے۔ اسی طرح کہا۔ اور دیگر نے کہا کہ عمر بن راشد مولیٰ مروان پھر ابان بن عثمان ہے اور وہ شیخ مجہول ہے اہل مصر میں سے وہ ایسی روایتیں لاتا ہے جن کا کوئی متابع نہیں ہوا۔ اور وہ عمر بن راشد یمانی کے علاوہ ہے جو یحییٰ بن ابوکثیر سے روایت کرتا ہے۔

اور اس کو بھی روایت کیا ہے مطرف بن عبداللہ سے ابومصعب مدینی نے ابن ابوذویب سے۔

۴۴۳۴: ...ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن داؤد بن ابوصالح نے ان کو ابومصعب مدینی نے جس کا لقب مطرف ہے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوذویب نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے مذکور روایت کی طرح۔

۴۴۳۵: ...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حجاج نے ان کو مہدی نے ان کو غیلان نے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے سنا کہتے تھے۔ اگر مجھے عافیت دی جائے اور میں شکر کروں تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں آزمائش میں مبتلا ہو جاؤں پھر میں صبر کروں۔ میں نے عافیت میں نظر ڈالی تو میں نے اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی پائی ہے۔

۴۴۳۵: مکرر ہے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یعقوب بن عمر بن عاصم نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو محمد بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا کہ میں نے نظر ڈالی کہ نہ خیر ہے نہ شر ہے اس میں نہ آفت ہے اور ہر شئی کی کوئی آفت و ہلاکت ہوتی ہے۔ تو وہ بندہ جس کو عافیت ملے اور وہ شکر کرے۔

۴۴۳۶: ...ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمر بن احمد عثمان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن میمون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا۔

وہ خیر جس میں کوئی شر نہ ہو وہ شکر ہے جو عافیت کے ساتھ۔ کتنے ایسے انعام یافتہ لوگ ہوتے ہیں جو شکر گذار ہوتے ہیں۔ اور کتنے آزمائش میں مبتلا غیر صابر ہوتے ہیں۔

۴۴۳۷: ...ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ نے ان کو حماد

بن زید نے ان کو بدیل بن میسرہ نے کہ مطرف کہتے تھے البتہ اگر مجھے عافیت دی جائے اور میں اس پر شکر کروں یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں تکلیف میں مبتلا ہو کر صبر کروں اور انہوں نے خیال کیا ہے کہ ابوالعلاء یعنی ان کا بھائی کہا کرتا ہے۔ اے اللہ اس میں سے کچھ بھی ہو پس اس کو میرے لئے جلدی فرما۔

زہد کی حدو انتہاء:

۴۴۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عبدالحمید بن ابویزید نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عینیہ سے کہا گیا کہ زہد کی حدو انتہاء کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ہے کہ تو نرمی کے وقت شکر کر تکلیف کے وقت صبر کر جب کوئی ایسے کرتا ہے تو وہ زاہد ہوتا ہے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ شکر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ یہ کہ تم اس چیز سے بچو جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

۴۴۳۹:...... ہمیں خبر دی ابواسحق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوحامد بن محمد عفصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن موسیٰ خطمی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے تھے۔

سبحان مستخرج الشكر با لعطآء و مستخرج الدعآء با لبلآء.

پاک ہے وہ ذات جو شکر کو پیدا کرتا ہے عطاء نعمت کے ذریعے اور دعا کو پیدا کرتا ہے تکلیف اور مصیبت کے ذریعے۔

شکر وصبر میں افضل کونسا ہے؟

۴۴۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ استاذ ابوسہل محمد بن سلیمان سے شکر کے بارے میں پوچھا گیا اور صبر کے بارے میں کہ دونوں میں سے کون سا افضل ہے؟ فرمایا کہ دونوں برابر کے مقام پر ہیں شکر خوشی کی سواری ہے تو صبر دکھ تکلیف کا فریضہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ صبر بلند ترین امور میں سے ہے کیونکہ شکر استجلاب ہے استدعا ہے (کھینچنا اور مانگنا ہے) تو صبر رک جانا اور راضی ہو جانا ہے اور راضی ہو جانے کا مقام مانگنے کے مقام سے فوقیت وفضیلت رکھتا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ شکر نعمت کے اوپر ہوتا ہے اور آزمائش کے ٹل جانے پر۔ اور صبر نعمت پر ہوتا اور مشکل کے اوپر ہوتا ہے۔ وہ دونوں برابر کے ترازو کے پلڑوں میں ہیں۔ اور اس بارے میں دونوں کے جمع کرنے اور فرق کرنے کے بارے میں کئی اقوال ہیں جو مذکور ہیں ایک مستقل رسالے میں جس میں استاد ابوسہل کا کلام جمع ہے۔

۴۴۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حکم بن سنان نے ان کو حوشب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا جب اسے پیدا فرمایا اور اہل جنت کو اپنی دائیں ہتھیلی پر نکالا اور اہل جہنم کو اپنی بائیں ہتھیلی پر نکالا لہٰذا وہ لوگ زمین پر چلنے لگے ان میں اندھے بھی تھے اور گونگے بھی اور مصیبت زدہ بھی آدم علیہ السلام نے دعا کی اے میرے رب کیا آپ نے میری اولاد کے درمیان برابری نہیں کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم میں نے یہ چاہا ہے کہ میرا شکر کیا جائے (تا کہ بعض نعمتوں سے محروموں کو صاحب نعمت دیکھ کر شکر کریں)۔

۴۴۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے اور حسن نے دونوں نے کہا جب آدم علیہ السلام کے سامنے (عالم مثال میں) ان کی اولاد پیش کی گئی تو انہوں نے ان میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھی تو عرض کیا اے میرے رب کیا آپ نے ان کے درمیان برابری نہیں کی اللہ نے فرمایا کہ میں نے چاہا کہ

میرا شکر کیا جائے۔

کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھنے کے وقت کی دعا:

۴۴۴۳: ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو مطرف بن عبداللہ حارثی نے۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی رحمۃ اللہ علیہ بطور املاء کے ان کو احمد بن محمد بن اسحٰق قلانسی نے ان کو محمد بن ہشام نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے میں کسی کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھو تو یوں دعا کرو۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ.

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس تکلیف سے عافیت بخشی ہے جس میں آپ مبتلا ہیں اور مجھے اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت بخشی ہے۔

اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔ کہ جب تم میں سے کوئی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ کہے۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علیک وعلی کثیر من عبادہ تفضیلا.

اگر یہ پڑھے تو اس نعمت کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔

۴۴۴۴: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو سالم بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب کوئی آدمی ان مصائب میں سے کسی کا سامنا کرے تو کہے:

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا.

تو اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچے گی کبھی بھی خواہ کچھ بھی ہو جائے۔

معمر نے کہا کہ میں نے سنا غیر ایوب سے وہ اس حدیث کو ذکر کرتا تھا۔ اور کہا کہ انشاء اللہ اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔

۴۴۴۵: شیخ احمد نے کہا کہ اس کو روایت کیا ہے عمر بن دینار قہرمان آل زبیر نے سالم سے اس نے ابن عمر سے اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

جو شخص کسی تکالیف میں گرفتار شخص کو دیکھے کہتے ہیں کہ پھر راوی نے اسی دعا کو ذکر کیا جیسے ایوب کی روایت میں گذری ہے۔ لیکن ابداً کا لفظ نہیں کہا (یعنی ہمیشہ وہ تکالیف نہیں پہنچے گی) ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ میں۔ ان کو ابوبکر بن ابوالموت نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو حازم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے۔ پھر مذکورہ دعا ذکر کی ہے۔

۴۴۴۶: ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی نجار حافظ نے انہوں نے کہا وہ ہمیں لکھوائی تھی۔ ان کو احمد بن نصر لباد نے ان کو سعید بن داؤد زبیری نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے اور عبدالعزیز بن محمد دلاوردی نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب کے پاس لہذا سفیان ثوری آنے کی اجازت مانگی انہوں نے ان کو اجازت دی وہ ان کے پاس آئے اور بیٹھ گئے لہذا جعفر نے ان سے کہا اے سفیان انہوں نے جواب دیا کہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ تم وہ آدمی ہو جو بادشاہ کو تلاش کرتے اور ڈھونڈتے ہو۔ اور میں وہ آدمی ہوں بادشاہ جس کے پیچھے چلتا ہے۔

اور اس کے علاوہ دیگر راویوں نے کہا کہ تم بادشاہ سے اور اٹھ نہ ٹھکرایا ہوا۔ (یعنی اس سے پہلے کہ میں تجھے باہر نکل دوں)۔

سفیان نے کہا کہ آپ کوئی حدیث بیان کریں تو میں اٹھ جاؤں گا۔ جعفر نے فرمایا میرے والد نے مجھے خبر دی میرے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کا رزق مؤخر ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ استغفار پڑھے اور جس کو کوئی اور مشکل پیش آئے اسے چاہئے کہ وہ یہ پڑھے **لاحول و لاقوة الا باللہ**.

اس کے بعد حضرت سفیان اٹھ گئے ان کو جعفر نے آوازی دی اور کہا کہ اے سفیان بولے میں حاضر ہوں فرمایا کہ پکڑلو ان کو یعنی محفوظ کرلو ان کو۔ اور کون سی تین ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی اپنی انگلیوں کے ساتھ۔

زہری اس سے روایت کرنے میں متفرد ہے اس طرح اور یہ کلام محفوظ ہے بذات خود جعفر کے قول سے اور تحقیق یہ اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے زبیری کی روایت کی مثل۔

۴۴۴۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور دامغانی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر محمد بن قاسم سمنانی نے اپنی یادداشت سے۔ ان کو خلیل بن خالد ثقفی سمنانی نے ان کو عیسیٰ بن قاضی ری نے ان کو ابن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں جعفر بن محمد کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے ان کا دربان آیا اور بولا کہ دروازے پر سفیان ثوری آئے ہیں۔ پھر ابوحازم نے زبیری کی روایت کے مطابق اس کو ذکر کیا ہے۔

۴۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن عبدالملک قرشی نے ان کو ابو عوانہ نے مغیرہ بن عامر سے انہوں نے کہا کہ:

شکر نصف ایمان ہے۔ اور صبر نصف ایمان ہے، اور یقین پورا ایمان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روزانہ شکر کا کلمہ کہنے والے شخص کا واقعہ:

۴۴۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن علی بن حسن نے ان کو بشر بن سری نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پوچھتے کہ کیسے تم نے صبح کی؟ وہ آدمی یہ کہتا میں آپ کی طرف اللہ کا حمد و شکر کرتا ہوں۔ اور اللہ کا شکر آپ کی طرف کرتا ہوں۔ پس نبی کریم اس کے لئے دعا کیا کرتے تھے چنانچہ وہ حسب معمول ایک دن آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب عادت اس سے پوچھا اے فلاں تم کیسے ہو؟ کہنے لگا کہ خیریت سے ہوں اگر میں اس کا شکر کروں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر اس آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے ہمیشہ پوچھتے تھے۔ اور آپ مجھے دعا بھی دیتے تھے آج آپ نے مجھ سے پوچھا تو ہے مگر مجھے دعا نہیں دی۔ حضور نے فرمایا میں تم سے پوچھا کرتا تھا اور تم اللہ کا شکر کیا کرتے تھے اور میں نے جو آج پوچھا تو تم نے شکر کرنے میں شک واقع کر دیا تھا۔

۴۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے اس نے انس بن مالک سے کہ انہوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تم کیسے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اللہ کا شکر کرتا ہوں آپ کی طرف۔ حضرت عمر نے کہا یہی ہے وہ جو میں تجھ سے چاہتا تھا۔

۴۴۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حمزہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو مسعر نے ان کو علقمہ بن مرشد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ شاید کہ ہم دن میں بار بار ملیں تو ہم ایک دوسرے کی خیریت پوچھیں اس بات سے ہمارا کچھ بھی ارادہ نہ ہو اس کے سوا کہ بس اللہ کا شکر کیا جائے۔

۴۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے

ابن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ ایک رات کو صبح تک بیٹھے ہم اللہ کی نعمتوں کا مذاکرہ کرتے رہے سفیان نے کہا اللہ نے ہم لوگوں پر فلاں فلاں انعام کیا ہے۔ اللہ نے ہم لوگوں پر میرے بارے میں یہ احسان کیا ہے ہمارے ساتھ ایسا کیا ہمارے ساتھ ایسا کیا۔

۴۴۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو سلام بن ابومطیع نے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس جریری آئے اور تھے وہ اہل بصرہ کے مشائخ میں سے اور حج سے واپس آئے تھے اور بتانے لگے کہ اللہ نے ہمیں ہمارے سفر میں ایسے ایسے آزمایا پھر کہنے لگے کہ کہا جاتا تھا کہ نعمتوں کی گنتی شکر سے ہوتی ہے۔

۴۴۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو حسن بن محمد بن زیاد نے ان کو ابوقدامہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو مالک بن انس نے ان کو یحییٰ بن سعید نے کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ نعمتوں کا اضافہ شکر سے ہوتا ہے۔

۴۴۵۵:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطرف نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث نے ان کو محمد بن عبید بن حاجب نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب کہتے تھے۔ بے شک اللہ کی نعمتوں میں سے ہے بندے پر کہ وہ محفوظ رہے ہر اس بلاء سے جو پیدا ہو یا پیش آئے۔

۴۴۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زعفرانی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس خفاف یعنی عبدالوہاب بن عطاء آئے وہ جانتے نہیں تھے۔ چنانچہ اس نے حدیث بیان کی ان کو سچا مان لیا گیا اور حدیث قبول کر لی گئی۔ پھر اس نے اپنے بھائی کو لکھا امابعد تم جان لو کہ تمہارے بھائی نے بغداد میں حدیث بیان کی ہے تو اس کو سچا مان لیا گیا ہے لہٰذا میں اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

۴۴۵۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن یعقوب حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسحٰق سے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابونصر عجلی سے انہوں نے سنا محمد بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا اللہ کی حمد کرنا ذکر ہے اور شکر ہے اس کے سوا نہ کوئی شئی ذکر ہے نہ ہی شکر ہے۔

آئینہ دیکھنے کی دعا:

۴۴۵۸:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن مسلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو عمرو بن ابوالحارث ہمدانی نے ان کو سلم بن قادم نے اور ان کو ابومعاویہ ہاشم بن عیسیٰ حمصی نے ان کو حارث بن مسلم نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ جب آئینے میں دیکھتے تو یہ پڑھتے تھے:

الحمدللّٰه الذی سوی خلقی فعدله و کرم صورة وجهی فحسنها و جعلنی من المسلمین

اللہ کا شکر ہے جس نے میرے تخلیق برابر کی پھر اس کو توازن بخشا جس نے میرے چہرے کی صورت کو عزت عطا کی اور اس کو خوبصورت بنایا اور مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے بنایا۔

۴۴۵۹:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو علی بن شعیب نے ان کو ابن ابوفدیک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے جعفر بن محمد سے ان کو ان کے والد سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شیشے میں دیکھتے تو یہ کہتے تھے:

الحمدللّٰه الذی حسن خلقی و خلقی و زان منی ماشان من غیری

اللہ کا شکر ہے جس نے میری سیرت اور صورت کو خوبصورتی عطا کی اور جو چیز میرے ماسواء سے عیب لگتی ہے اس کو مجھ سے زینت دی۔

۴۴۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو طاہر بن عمرو بن ربیع بن طارق نے ان کو ان کے والد نے ان کو سری نے ان کو حسن نے کہ ایک آدمی نے کہا:

الحمدللّٰہ ربنا کثیرا کما ینعم ربنا کثیرا

اللہ کا شکر ہے ہمارے رب کا کثیر تعداد میں جیسے ہمارا رب کثیر کثیر انعام کرتا ہے۔

نبی کریم نے سنا تو فرمایا کہ بیشک اللہ تجھ سے محبت بھی کثیر کرتا ہے۔

کھانا کھا کر شکر کرنے والے کی مثال روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کی طرح ہے:

۴۴۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابن ابوحرہ نے اپنے چچا حکیم بن حرہ سے ان کو سلیمان اغر نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ کھانا کھا کر شکر کرنے والے کی مثال روزہ رکھنے اور صبر کرنے والے جیسی ہے۔

ان کو روایت کیا ہے ابن وہب نے سلیمان سے اس نے محمد بن عبداللہ بن ابوحرہ سے اس کی اسناد کے ساتھ اور کہا ''اجر میں'' (یعنی اجر میں دونوں مذکور برابر ہیں۔)

اور اس کو روایت کیا ہے عبدالعزیز بن محمد نے محمد بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم سے اور کہا گیا کہ عبدالعزیز سے۔ ابن ابوحرہ سے۔ اس کے والد سے۔ سنان بن سنہ سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے موسیٰ بن عقبہ سے۔ اس نے حکیم بن ابوحرہ سے اس نے بعض اصحاب نبی سے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے مقبری کی حدیث سے اور حنظلہ بن علی سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر شک کے۔

۴۴۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عمرو ابن ابوالحارث نے ان کو سعید بن اشعث بن سعید نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے۔ ابوعثمان سے وہ سلیمان سے کہ ایک آدمی کے لئے بڑی فراخی دی گئی تھی دنیا میں پھر جو کچھ اس کے ہاتھ میں تھا سب چھین لیا گیا۔ اس نے اللہ کی حمد وثنا کرنی شروع کی یہاں تک کہ بچھانے کو چٹائی نہیں تھی مگر پھر بھی وہ حمد وثنا کرتا۔ دوسرے ایک آدمی کے لئے فراخی کی گئی تھی اس نے صاحب باری سے کہا تم نے دیکھا کہ تم اس حال میں ہو باوجود یہ کہ تم اللہ کی حمد وثنا کرتے ہو؟

کہنے لگے کہ میں اس کی حمد کرتا ہوں اس لئے کہ اس نے جو مجھے انعامات دیئے ہیں اگر میں ساری دنیا دے دیتا تو مجھے نہ ملتی انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے بتایا آنکھیں ہیں زبان ہے دو ہاتھ ہیں دو پیر ہیں۔

۴۴۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو قاسم بن ہاشم نے کہ وہ حدیث بیان کرنے لگے سعید بن عامر سے یا غیر سے بصریوں میں سے کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا یونس بن عبید کے پاس جو اپنی تنگی حال کی شکایت کرتا تھا۔ یونس نے اس سے کہا کیا تجھے ایک لاکھ درہم میں یہ آنکھ مل جاتی جس کے ساتھ تم دیکھتے ہو پھر بولا کہ نہیں کہتے ہیں کہ وہ اسی طرح ایک ایک کر کے اللہ کی نعمتیں گنواتے رہے پھر بولے میں دیکھتا ہوں کہ تیرے پاس اللہ کی طرف سے کئی کئی لاکھ کی نعمتیں ہیں۔ پھر بھی تو حاجت پوری نہ کرنے کی شکایت کر رہا ہے۔

ابوطالب کا شکر سے متعلق کلام:

۴۴۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو علی بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا ابوطالب سے وہ کہتے تھے اپنے کلام میں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تیری ناک کی لکیر کھینچی تھی پھر اس کو سیدھا کھڑا کیا اور اس کو او پر ابنایا اور خوبصورت کیا۔ پھر تیری

آنکھوں کی پتلیاں گھومائیں اور ان کو ڈھکنے والے پپوٹوں سے نکلنے والی پلکوں سے محفوظ کیا۔ اور تجھے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کیا۔ اور تیرے اوپر تیرے والدین کو رحم دل بنایا شفقت وفراخی کے ساتھ پس اس کی نعمتیں تیرے اوپر بہت زیادہ ہیں اور اس کی قوتیں تیرا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

۴۴۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمن بن عبید اللہ خرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو ابوغیاث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے وہ کہتے تھے۔

اے ابن آدم اگر تم چاہو کہ جان لو اللہ کی نعمتوں کی قدر جو تمہارے اوپر ہیں تو اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے دیکھو۔ (ظاہر ہے آنکھیں بند کرتے ہی اندھیرا ہو جائے گا کچھ بھی نظر نہیں آئے گا اسی سے اندازہ کر لو کہ یہ تو صرف ایک نعمت تھی جس کو بند کرتے ہی ساری کائنات اندھیرے میں بدل گئی کیا حال ہوگا اگر ساری نعمتیں اللہ نہ کرے ختم ہو جائیں تو کیا حال ہوگا۔ (مترجم)

۴۴۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو ابوغیاث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے وہ کہتے تھے۔ اے ابن آدم اگر تو چاہے کہ جان لے کہ اللہ نے تیرے اوپر کس قدر نعمتیں کی ہیں (تو آنکھیں بند کر کے دیکھ لے۔)

۴۴۶۷:..... (ابن ابوالدنیا نے کہا) مجھے حدیث بیان کی ہے حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا ہے جو شخص اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو نہ پہچانے سوائے اپنے کھانے میں اور پینے میں۔ تحقیق قلیل ہو گیا ہے اس کا علم اور حاضر ہو گیا ہے اس کا عذاب۔ دیگر نے اس میں لفظ لباس کا اضافہ بھی کیا ہے۔ یعنی نعمت لباس میں۔

۴۴۶۸:..... ہمیں خبر دی عبدالرحمن نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ابراہیم نے ان کو حبان بن علی عنزی نے ان کو سعید بن طریف نے ان کو اصبغ بن بناتہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو (پہلے یہ پڑھ لیتے) بسم اللہ المؤذی. اور جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی پیٹ پر پھیرتے پھر یوں کہتے اے اس کی نعمتیں کاش یہ بندے جان لیتے ان کا شکر۔ اور ابن عبدان کی روایت میں ہے۔ باسم الحافظ المؤذی.

بیت الخلاء سے نکلنے کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:

۴۴۶۹:..... ہمیں خبر دی عبدالرحمن نے ان کو خبر دی احمد بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی عباس بن جعفر نے ان کو خبر دی ساد بن فیاض نے ان کو حارث بن شبل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ام نعمان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کبھی بھی بیت الخلاء سے ایسے نہیں چلے جاتے تھے بلکہ یہ کہتے تھے:

الحمدللّٰہ الذی اذا قنی لذتہ و ابقی منفعتہ فی جسدی و اخرج عنی اذاہ

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنی نعمت کی لذت چکھائی اور اس کا نفع میرے جسم میں باقی چھوڑا اور مجھ سے تکلیف دینے والی چیز نکال دی۔

۴۴۷۰:..... ہمیں خبر دی عبدالرحمن نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اصبغ بن زید نے یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام جب بیت الخلاء سے نکلتے تھے تو مذکورہ دعا کرتے تھے لہٰذا وہ شکر گذار بندے نام رکھے گئے۔

☆ ... القائل هو ابن أبي الدنيا

۴۴۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان نے کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جب کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے یا کپڑے پہن لیتے تو اللہ کا شکر کرتے لہذا وہ بہت شکر گذار بندے کہلائے۔

۴۴۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن شبل نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے کہ بے شک وہ شکر گذار بندے تھے فرماتے ہیں کہ جو بھی چیز کھاتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے کوئی چیز پیتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے کوئی قدم چلتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے۔ ہاتھ کے ساتھ کچھ پکڑتے تو اللہ کا شکر کرتے لہذا اللہ نے ان کی تعریف فرمائی کہ بے شک وہ شکر گذار بندے تھے۔

۴۴۷۳:.....اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو ہشام بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے وہ کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام جب کھا لیتے تو کہتے **الحمدللہ** جب پیتے تو کہتے **الحمدللہ** اور جب پہنتے تو کہتے **الحمدللہ** لہذا اللہ نے ان کا نام شکر گذار بندہ رکھا۔

۴۴۷۴:.....ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے ان کو سہل بن عاصم نے ان کو ابو ربیعہ نے ان کو ہشام بن سلمان نے وہ کہتے ہیں میں حضرت حسن کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور بکر بن عبداللہ مزنی کے۔ حسن نے ان سے کہا اے ابو عبداللہ۔ تیرے مسلمان بھائیوں کے لئے کچھ سوچنے کی باتیں ہیں۔ اس کے بعد اس نے اللہ کی حمد وثنا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا پھر کہنے لگے اللہ کی قسم میں یہ نہیں جانتا کہ تمہارے اوپر اور مجھ پر اور سارے لوگوں پر دو میں سے کون سی نعمت افضل ہے نعمتوں کو اندر لے جانے کے راستے کی یا (گندگیوں کو) نکالنے کی جگہ بنانے والی نعمت کہ (جب ہمیں تکلیف ہونے لگتی ہے) تو اس کو نکال دیتا ہے؟ حضرت حسن بصری نے کہا کہ آپ نے عجیب بات کہی ہے اے بکر واقعی یہ اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ہیں۔

۴۴۷۵:.....ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو اسماعیل بن عبید نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا ہے۔ افسوس انسان پر کہ کھاتا ہے لذت کے ساتھ اور نکالتا ہے آسانی کے ساتھ۔ اس ملک کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ۔ وہ دیکھتے تھے کہ ان کے خادموں میں سے ایک خادم میرے پاس آتا تھا سامان کی ناپ تول کرتا پھر ہٹ کر کھڑے ہو کر پیشاب کر لیتا پھر کہتا اے افسوس تیری جیسے پر اتنی پیتا ہے کہ اس سے اس کی پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ جب پی لیتا ہے تو اس کے ان گھونٹوں میں کئی کئی ہلاکتیں ہوتی ہیں۔ اے افسوس اس کے نعمت کا سمندر ہم کھاتے ہیں۔ اور وہ آسانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

کھانا کھاتے وقت حضرت ایوب علیہ السلام کی حمد وثناء:

۴۴۷۶:.....شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے کتاب الدعوات میں روایت کی ہے حدیث ابوایوب نبی کریم سے کہ بے شک وہ جب کھانا کھاتے تو یوں فرماتے:

الحمدللہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجاً

اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا پلایا اور آسانی سے اسے پیٹ میں اتارا اور پھر اس کے فضلے کے خرچ کی جگہ بنائی۔

۴۴۷۷:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی دنیا نے ان کو فضل بن سہل نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے ان کو مخرمہ بن بکیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہرہ بن معبد نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو ابوایوب نے ان کو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر راوی نے مذکورہ دعا ذکر کی ہے۔

۴۴۷۸:.....ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو احمد حافظ نے ان کو عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبداللہ بن سعید نے ان کو عبدالجلیل بن حمید نے کہ اس نے سنا ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں اللہ کے اس ارشاد کے بارے میں اعملوا ال داؤد شکراً (عمل کروانے آل داؤد شکر کا) کہتے ہیں کہ یوں کہو الحمدللہ (اللہ کا شکر ہے۔)

پانی پینے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد وثناء:

۴۴۷۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے علی بن جعد نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو جابر نے ان کو ابو جعفر نے کہ رسول اللہ جب پانی پیتے تھے تو یوں شکر کرتے تھے:

الحمدللہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ مالحا اجاجاً بذنوبنا

اللہ کا شکر ہے جس نے اس (پانی کو) میٹھا نفیس بنایا اپنی رحمت کے ساتھ اور اس کو نمکین اور کڑوا نہیں بنایا ہمارے گناہوں کے سبب سے۔

۴۴۸۰:.....وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن شبرمہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے تھے (یہی دعا) جب پانی پیتے تھے۔

۴۴۸۱:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرویہ نے کہتے ہیں کہ صالح بن احمد حنبل نے کہا۔ کہ میرے والد (امام احمد حنبل) رحمۃ اللہ وضو کا پانی دینے کے لئے کسی کو نہیں بلاتے تھے بلکہ خود ہی پانی نکالتے جب کنویں میں سے پانی کا ڈول بھرا ہوا نکلتا تو کہتے الحمدللہ (اللہ کا شکر ہے) میں نے ان سے کہا ابا جان اسی طرح کہنے کا کیا فائدہ ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا تم نے سنا نہیں اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

ارئیتم ان اصبح ماء کم غوراً فمن یاتیکم بماء معین

بتاؤ تم اگر تمہارا پانی نیچے سے نیچے چلا جائے کون ہے ایسا جو لے آئے تمہارے پاس جاری پانی۔

۴۴۸۲:.....ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو ابو حلبس یزید بن میسرہ نے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے ام درداء سے وہ کہتی ہے میں نے سنا ہے ابو درداء سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے اس سے پہلے یا بعد کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت بولی ہو فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے عیسیٰ بن مریم میں تیرے بعد ایک امت بھیجنے والا ہوں۔ اگر ان کو وہ حالت پہنچے گی جس کو وہ پسند کریں گے تو وہ اللہ کی حمد اور شکر کریں گے اور اگر انہیں ایسی کیفیت سے دوچار ہونا پڑا جس کو وہ ناپسند کریں گے تو وہ اس میں حصول اجر وثواب کی نیت کریں گے اور صبر سے کام لیں گے۔ حالانکہ نہ حلم ہوگا نہ علم۔

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے رب یہ کیسے ممکن ہوگا ان کے لئے حالانکہ نہ حلم ہوگا نہ علم ہوگا؟ فرمایا میں دوں گا ان کو اپنے حلم میں سے بھی اور اپنے علم میں سے بھی۔

۴۴۸۳:.....ہمیں خبر دی ابو القاسم بن عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن حب نے ان کو عبداللہ بن روح مدینی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے پہلے جو شخص جنت میں بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی حمد وشکر کریں گے آسائش میں بھی اور سختی میں بھی۔

۴۴۸۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے آخرین میں ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو نصر بن حماد نے ان کو

شعبہ نے ان کو حبیب بن ثابت نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۴۴۸۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود مقری نے ان کو اسحاق بن سلمان رازی نے ان کو ابوسنان نے ان کو ابو اسحق نے ان کو عمر بن سعد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حیران ہوں اس مؤمن پر جس کو کچھ ملے تو وہ کہتا ہے الحمد للہ اور شکر کرتا ہے اور اگر آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو کہتا ہے الحمد للہ. اور صبر کرتا ہے۔ مؤمن کو تو ہر حال میں اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک وہ لقمہ جس کو وہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہے اس میں۔

۴۴۸۶:...... اس کو معمر نے روایت کیا ہے ابو اسحق سے اس عیزار بن حریث سے عمرو بن سعد سے اسی مفہوم میں۔

۴۴۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو سری بن حزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مؤمن کے معاملے میں حیرانی ہوتی ہے اور خوشی ہوتی ہے کہ مؤمن کا تو ہر معاملہ خیر کا ہے اگر اس کو آسائش ملے تو شکر کرتا (شکر سے ثواب حاصل کیا) اگر اس کو تنگی پہنچ جائے تو صبر کرتا ہے (اس طرح صبر کرنے کا ثواب حاصل کرتا ہے) تو ہر طرح بہتر ہی ہوا اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں سلیمان بن مغیرہ کی حدیث سے۔

۴۴۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبید بن مبارک نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صالح بن سمار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کیا مجھ پر اللہ کی وہ نعمت جو مجھ پر فراخی کی گئی ہے افضل ہے یا وہ نعمت جو مجھ سے سمیٹی گئی ہے وہ افضل ہے۔

۴۴۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی محمود بن خراش نے ان کو اشعث بن عبدالرحمن بن زید نے ان کو مجمع انصاری نے اہل خیر کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ضرور انعام فرمایا ہے ان چیزوں میں بھی جن کو اس نے دنیا میں ہم سے روک لیا ہے اور سمیٹ لیا ہے یہ انعام افضل ہے اس نعمت سے جس میں اس نے ہمارے لئے فراخی کر دی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو اپنے نبی کے لئے پسند نہیں فرمایا۔ پس میں اگر اس چیز میں ہوں جو اس نے اپنے نبی کے لئے پسند کی ہے تو یہ امر مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ اس میں ہوں جس چیز کو اس نے ان کے لئے ناپسند کیا ہے اور جس چیز سے غصہ کیا ہے۔

دنیا کی لذات وخواہشات نہ ملنے پر بھی شکر کرنا چاہئے:

۴۴۹۰:...... کہا ہے عبداللہ نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے بعض علماء سے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کی حمد اور شکر کرے ان چیزوں پر جو اس سے روک لی گئی ہیں دنیا کی لذات میں سے اور خواہشات میں سے۔ کیونکہ ان چیزوں کے بارے میں حساب وکتاب بھی نہیں دینا پڑے گا جو اس کو عطا نہیں ہوئیں اگر ملتیں تو ظاہر ہے اس کا دل ان کے ساتھ بھی مشغول ہوتا اور اس کے اعضاء بھی اس کی کلفت اٹھاتے۔ لہذا وہ اللہ کا شکر کرے اس سکون قلب پر اور اطمینان پر (کہ جو چیز نہیں ہے اس کی کیا فکر)۔

۴۴۹۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالحسین علی بن یوسف نصیبی نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن محمد مفسر نے ان کو محمد بن مثنی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ہر انسان آزمائش اور امتحان میں ہے یا اس کی آزمائش ہے نعمت کے ساتھ تاکہ دیکھا جائے کہ اس کا شکر کرنا کیسا ہے؟ یا اس کی آزمائش ہے نہ دے کر کے تاکہ دیکھا جائے کہ اس کا صبر کیسا ہے؟

۴۴۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن ابوالحسین عسکری نے ان کو محمد بن احمد بن عبداللہ عامری نے ان کو عمر بن صدقہ جمال نے وہ کہتے ہیں کہ میں مقام اخیم میں ذوالنون مصری کے ساتھ تھا۔ انہوں نے وہاں کھیل کی آواز اور ڈھول بجنے کی آواز بھی سنی اور جھومنے لوڈی ڈالنے کی تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ان کو بتایا گیا کہ شہر میں کسی کا عرس ہے۔ اور دوسری طرف رونے کی چیخ وپکار کی اور بلبلانے آوازیں سنی تو یہ پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں آدمی کا انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ ذوالنون مصری نے مجھ سے کہا کہ چلو یہاں سے اے عمر بن صدقہ یہ لوگ عطا کئے گئے مگر انہوں نے شکر نہیں کیا۔ اور یہ دوسرے لوگ مصیبت میں ڈالے گئے مگر انہوں نے صبر نہیں کیا مجھ پر اللہ کی قسم ہے کہ میں اس شہر میں رات نہیں گذاروں گا لہٰذا اسی وقت ہم اخیم سے فسطاۃ شہر کی طرف چلے گئے۔

۴۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو حارث بن مسکین نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ بعض اصحاب اہل علم نے کہا کہ بے شک بعض اللہ کی نازل کردہ آسمانی کتابوں میں ہے کہ اللہ نے فرمایا تھا۔ خوش کر دو میرے مؤمن بندے کو وہ ایسا تھا کہ جو بھی کیفیت اس پر آتی تھی اگر وہ اس کو پسند کرتا تھا تو کہتا تھا الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ ماشاء اللہ اور فرمایا میرے مؤمن بندے کی رعایت کرو اس لئے کہ اس پر جو بھی کوئی مشکل یا پریشانی آتی جس کو وہ ناپسند کرتا مگر یہی کہتا الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ میں دیکھتا ہوں اپنے بندے کو وہ اس وقت بھی میری حمد کرتا ہے جب میں اس کو ڈراؤں جیسے اس وقت حمد کرتا ہے میری جب میں اس کو خوش کروں لہٰذا میرے بندے کو میرے قریب گھر میں داخل کر دو جیسے وہ ہر حال میں میری حمد کرتا ہے۔

۴۴۹۴:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو ابن الھاد نے ان کو عمرو نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرا مؤمن بندہ بمنزلہ ہر خیر کے لئے وہ میری اس وقت بھی حمد کرتا اور شکر کرتا ہے جب میں اس کی پسلیوں کے درمیان سے روح نکال رہا ہوتا ہوں۔ ان کو ولید نے بھی روایت کیا ہے عمرو بن ابوعمرو سے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے اسی طرح۔

۴۴۹۵:.....ہمیں خبر دی عبدالرحمن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عبید تمیمی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کہا:

الحمدللّٰہ الذی لایحمد علی المکروہ غیرہ

اللہ کا شکر ہے جس کے سوا کسی اور کا حمد اور شکر نہیں کیا جاتا ناپسندیدہ پر۔

ایک بیمار نابینا کوڑھ کے مریض کے شکر کا واقعہ:

۴۴۹۶:.....ہمیں خبر دی عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حسین بن یحییٰ بن کثیر عنبری نے ان کو خزیمہ نے ان کو ابومحمد عائذ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت وھب بن منبہ ایک ایسے شخص پر گذرے جو بیک وقت۔ بیمار بھی تھا نابینا بھی۔ کوڑھ کا مریض بھی۔ معذور بھی (ٹانگوں سے) بغیر لباس بھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بڑھاپا بھی۔ مگر وہ یہ کہہ رہا تھا۔ **الحمدللّٰہ علی نعمتہ**۔ اللہ کا شکر ہے اس کی نعمت پر وھب کے ساتھ ایک آدمی تھا اس نے اس سے کہا کہ کون سی شئی باقی رہ گئی ہے تجھ پر نعمت میں سے جس پر تم اللہ کا شکر کر رہے ہو۔ مصیبت زدہ نے کہا اہل شہر کو ذرا دیکھ لو ان کی اکثریت کو دیکھو ان میں کوئی ایک بھی میرے سوا ایسا نہیں ہے جو اس کو پہچانے اور اس کی معرفت ہو اس کو کیا پھر بھی میں اس کا شکر اور اس کی حمد نہ کروں۔

۴۴۹۷:.....ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے جو بیہق میں رہائش پذیر تھے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابوعبداللہ محمد

(۴۴۹۳)　(۱) فی ب الذی　　(۴۴۹۴)　(۱) سقط من ا

بن داؤد بن نعمان نے بصرے میں ان کو صلت بن مسعود نے ان کو عقبہ بن مغیرہ نے ان کو اسحاق بن اسحٰق شیبانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو بشیر بن خصاصیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا۔ میں ان کو بقیع کے پاس ملا میں نے سنا آپ یہ فرما رہے تھے:

السلام علی اھل الدیار من المؤمنین

سلام ہو اہل دیار پر مومنوں میں سے۔

اتنے میں، میں کٹ کر آپ سے دور رہ گیا تو آپ نے مجھ سے کہا کہ کیا تیرے قدم تھک گئے ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ میرا جہاد کرنا طویل ہو گیا ہے اور میں اپنی قوم کی دیار سے دور ہو گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے بشیر کیا تو اس ذات کا شکر ادا نہیں کرتا جس نے تیری پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اسلام میں لے آئی ربعیہ میں سے جو ایسے لوگ ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگ نہ ہوتے تو دھرتی تمام مخلوق سمیت الٹ جاتی۔

۴۴۹۸:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن عبید اللہ سمسار نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ مدینی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالاشہب سے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہا تھا:

الحمدللہ با لااسلام

اسلام کے ساتھ اللہ کا شکر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آپ نے ایک بہت بڑی نعمت پر اللہ کا شکر کیا ہے۔

۴۴۹۹:......اور ہم نے روایت کیا ہے بطور مرسل روایت منصور بن صفیہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ کہہ رہا تھا:

الحمدللہ الذی ھدانی الی الاسلام و جعلنی من امۃ احمد

اللہ کا شکر ہے وہ ذات جس نے مجھے اسلام کی ہدایت بخشی اور مجھے امت محمدیہ میں سے بنایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت بڑا شکر کیا۔

۴۴۹۹:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا منصور بن صفیہ سے۔ پھر اس نے بھی مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔

لا الٰہ الا اللہ کی معرفت بہت بڑی نعمت ہے:

۴۵۰۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے انہوں نے سنا سفیان بن عینیہ سے انہوں نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر ایسی کوئی نعمت انعام نہیں فرمائی جوان کو لاالٰہ الا اللہ کی معرفت عطا کرنے سے دنیا و آخرت میں ان کے لئے افضل ہو اور لاالٰہ الا اللہ ان کے لئے آخرت میں ایسے ہے جیسے دنیا میں ان کے لئے پانی ہے۔ (ظاہر ہے دنیا میں پانی کے بغیر زندگی جیسے ممکن نہیں ایسے ہی آخرت میں کلمہ کے بغیر نجات ممکن نہیں مترجم۔)

۴۵۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو یزید بن ابوحکم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۴۴۹۸)......(۱) فی ب علی الإسلام

(۴۴۹۹)......(۱) کذا فی الأصل والصواب منصور بن صفیر.

(۴۴۹۹)......مکرر.(۱) کذا فی الأصل والصواب منصور بن صفیر

سنا سفیان بن سعید ثوری سے وہ کہتے تھے کہ بے شک کہ آخرت میں لا الٰہ الا اللّٰہ کی لذت ایسی ہوگی جیسے دنیا میں ٹھنڈے پانی کی۔

۴۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو حمید اعرج نے ان کو مجاہد نے کہ بیشک وہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے:

و اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة. قال لا اله الله.

اللہ نے تمہارے اوپر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں کامل کر دیں۔ مجاہد کہتے ہیں اس سے مراد لا الہ الا اللہ۔ والی نعمت ہے۔

۴۵۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو روح بن عبدالواحد حرانی نے ان کو ابن سماک نے ان کو مقاتل بن حیان نے کہ:

اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة

اللہ نے تمہارے اوپر اپنی ظاہری باطنی نعمتیں پوری کر دیں۔

مقاتل فرماتے ہیں کہ نعمت ظاہرہ اسلام ہے اور نعمت باطنہ۔ اللہ تعالیٰ کا تم لوگوں کے گناہوں پر پردہ ڈالنا ہے اور اس بارے میں ایک حدیث مروی ہے جو کہ دو اسنادوں کے ساتھ مسند ہے دونوں میں ضعف ہے مثلاً یہ ہیں۔

ظاہری و باطنی نعمتوں کا مصداق:

۴۵۰۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن حمدان نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو محمد بن ابراہیم بن نضر نے یہ کہا تھا کہ بصیر نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن عرزمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یعنی عبدالملک بن سلیمان نے ان کو عطاء نے انہوں نے پوچھا ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

و اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو میرے علم کے خزانوں میں سے ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ بہر حال نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس کے سوا تاؤ کہ کون ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اور باطنی یہ ہے کہ اگر وہ تیری کمزوریوں کو ظاہر کرنے پر آتا تو کون پھر ڈالتا۔

۴۵۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن حمشاذ نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو عمار بن عمرو بن مالک جنبی نے اور وہ مکہ میں قاضی تھے ان کو ان کے والد نے ان کو جویبر بن سعید نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا تھا:

و اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة

ابن عباس نے فرمایا کہ یہ تو میرے علمی خزانے میں سے ہے جس کے بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ نعمت ظاہرہ کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ نے انسان کی تخلیق کس قدر خوبصورت کی ہے۔ اور باطنہ وہ ہے جو اسے اسلام کی ہدایت دی ہے۔

فرشتے کے خیر القا کرنے پر شکر:

۴۵۰۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو حسن بن ربیع بورانی نے ان کو ابوالاحوص نے عطا بن سائب سے ان کو مرہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ انسان کے ساتھ

شیطان کی بھی ایک رفاقت ہوتی ہے اور فرشتے کی بھی ایک رفاقت ہوتی ہے بہر حال شیطان کا وسوسہ تو شر اور برائی کا وعدہ دینا اور حق کی تکذیب کرانا ہے اور فرشتے کا القا کرنا خیر کا وعدہ دینا اور قبر کی تصدیق کرانا ہے تم میں جو شخص یہ اچھی کیفیت دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا شکر کرے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

الشیطن یعدکم الفقر ویامرکم الفحشآء

شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے۔ اور تمہیں بے حیائی کرنے کو کہتا ہے۔ الخ۔

۴۵۰۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ابو صالح بن کیسان نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نہ دیکھیں گے آپ کہ وہ اس کو نقل کریں گے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پھر ابن عباس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ علاوہ ازیں اس نے فرشتے کے لمہ کے بارے میں اضافہ کیا ہے۔ اور امید دلانا صالح ثواب کی۔ اور لمہ شیطان میں انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے اور خیر سے مایوسی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب تم فرشتے کا القاء محسوس کرو تو اللہ کا شکر کرو اور اس سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ اور جب تم شیطانی القاء اور اثر محسوس کرو تو اللہ سے پناہ مانگو اور اس سے استغفار کرو۔ مگر اس روایت میں انہوں نے آیت مذکورہ کا ذکر نہیں کیا۔

اسلام کی دولت بڑی نعمت ہے:

۴۵۰۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا میں نہیں سمجھ سکتا ہوں کہ میرے اوپر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے یہ کہ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے یا یہ کہ اس نے مجھے خواہشات سے عافیت بخشی ہے۔

اس کو روایت کیا ہے لیث نے اور اعمش نے مجاہد سے۔

۴۵۰۸:......مکرر ہے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے ان کو ابو عمرو نے ان کو حنبل نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو قطن بن کعب قطعی نے وہ کہتے ہیں کہ ابو العالیہ کہا کرتے تھے میں نہیں جانتا کہ مجھ پر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے یہ نعمت کہ اس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے یا یہ نعمت کہ اسنے مجھے یہودی نہیں بنایا۔

ایمان سے بڑھ کر کوئی شے نہیں:

۴۵۰۹:......ہمیں خبر دی ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابو الولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو هیاج بن بسطام نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ ایمان سے بڑھ کر کوئی غنا نہیں ہے اور عدم ایمان سے بڑی کوئی محتاجی اور فقیری نہیں ہے۔

۴۵۱۰:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر احمد بن سعید زاہدی بخاری نے کوفہ میں ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم مفسر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ **واذکروا نعمة اللّٰہ علیکم** تمہارے اوپر جو اللہ کی نعمت ہے اس کو یاد کرو۔ فرمایا کہ اللہ کی نعمت میں سے ہے یہ بات کہ اس نے تیرے دل کو اپنی معرفت کے لئے برتن بنایا ہے۔ اور تیسری زبان کو اپنے

(۴۵۰۶)......(۱) فی ب الحق

ذکر کی چاشنی کے ساتھ نطق دیا ہے اور پچاس برس سے تم نے اس کو پیٹھ کر رکھی ہے۔ مگر اس نے تیرے ایک بار اس سے استغفار کرنے اور معافی مانگنے کی وجہ سے تجھ سے صلح کر رکھی ہے۔

۴۵۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن ابراہیم رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ اپنے واقعات میں کہتے ہیں۔اور انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

اذهبا الى فرعون انه طغى فقولا له قولاً لينا لعله يتذكر او يخشى

(اے موسیٰ اور ہارون) جاؤ تم دونوں فرعون کے پاس وہ سرکش ہو چکا ہے بات کرو اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ تاکہ وہ نصیحت مانے یا اللہ سے ڈرے۔

تو یحییٰ نے کہا:

اے میرے معبود اور اے میرے سردار یہ تیری شفقت ہے اس کے ساتھ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود الہ اور معبود ہے۔اور تیری کتنی شفقت ہوگی اس شخص کے ساتھ جو یہ اقرار کرے کہ تو ہی معبود ہے۔

۴۵۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو زاہد صاحب ثعلب نے بغداد میں ان کو ثعلب نے ان کو عمر بن شبہ نے وہ کہتے ہیں کہ لبید نے اسلام کے بارے میں اس کے سوا کچھ نہیں کہا تھا اللہ کا شکر ہے کہ مجھے تا حال یعنی اس وقت تک موت نہیں آئی۔اور تحقیق کیا گیا ہے کہ اس نے اس کو بدل دیا تھا اور ہم نے اس کو ذکر کیا ہے باب الشیب، میں یہاں تک کہ میں نے اسلام کا لباس پہن لیا ہے۔

۴۵۱۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حسن قمی نے ان کو عبداللہ قیسی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع ابوالعالیہ نے کہا میں بے شک یقینی طور پر امید کرتا ہوں کہ کوئی بندہ کسی ایسی نعمت کے درمیان ہلاک نہیں ہوگا جس پر وہ اللہ کا شکر کرتا ہو اور کسی ایسے گناہ پر بھی جس پر وہ استغفار کرتا ہو اللہ سے۔

۴۵۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عصمہ بن فضل نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو محمد بن نشیط نے ان کو بکیر بن عبداللہ نے کہ وہ ایک قلی سے ملے جس نے سامان اٹھا رکھا تھا۔اور وہ یہ کہہ رہا تھا الحمدللہ۔ استغفر اللہ۔ اللہ کا شکر ہے۔ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا انتظار کیا یہاں تک کہ اس نے وہ سامان اتار کر رکھا جس کو اٹھائے ہوئے تھا۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا کہ آپ اس سے اچھا کوئی اور کام نہیں جانتے یا نہیں کر سکتے؟ اس نے کہا ہاں کر سکتا ہوں اس سے بہت اچھا اور زیادہ خیر والا میں قرآن مجید پڑھا سکتا ہوں مگر بات یہ ہے کہ بندہ اللہ کی نعمت اور گناہ کے مابین واقع ہے لہٰذا میں اللہ کا شکر کرتا ہوں اس کی سابقہ نعمتوں پر اور اسی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہاں کا تو قلی بھی بکر سے زیادہ فقیہ ہے۔

۴۵۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ابن عون نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوتیمیہ جب لوگ کہتے کہ تم لوگ کیسے ہو؟ تو وہ کہتا کہ دو نعمتوں کے درمیان میں اور ایک پوشیدہ گناہ کے۔ جس کو کوئی نہیں جانتا۔اور ان لوگوں کی طرف سے تعریف کے درمیان نہیں قسم بخدا میں نے نہیں پہچانا اس کے پاس اور نہ میں ایسا ہوں۔

۴۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو عصمہ بن عبدالرحمٰن سکونی نے وہ کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ مزنی ابوتیمیہ ہجیمی کے پاس آئے۔

(۴۵۱۱)......(۱) في الأصل لمن

اللہ تعالیٰ کا گناہ پر پردہ ڈال دینا بھی نعمت ہے:

ان سے کہا کہ آپ نے کیسے صبح کی؟ اس نے کہا کہ میں نے صبح کی ہے دو ایسی نعمتوں کے درمیان میں دونوں کے درمیان واقع ہوا ہوں میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کون سی نعمت افضل ہے ایک تو یہ کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھ پر پردہ ڈالے رکھے مجھے اس بات کا کوئی خوف نہیں ہے کہ مجھے اس کے ساتھ کوئی نقصان پہنچائے گا۔ اور دوسری نعمت محبت اور دوسری جو لوگوں میں سے مجھے اس نے رزق دیا ہے میرے رب کی عزت کی قسم میرا عمل اس کے قابل نہیں تھا۔

۴۵۱۷:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت شعبی کے پاس گیا۔ وہ اپنے صحن میں بیٹھے تھے میں نے پوچھا کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ حضرت شریح سے جب کوئی کہتا کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ کہتے اللہ کی نعمت کے ساتھ ہوں۔ اور اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے اس طرح اور اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھا لیتے۔

۴۵۱۸:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن حسن بن علی بن فہر مصری مقیم مکہ نے مسجد الحرام میں ان کو ابن رشیق نے ان کو احمد بن ابراہیم بن حکم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ذوالنون مصری سے وہ فرماتے تھے کہ جب ان سے ان کے احباب پوچھتے کہ حضرت آپ نے کیسی صبح کی یعنی کیا حال ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں ہم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ ہمارے ساتھ اللہ کی نعمتوں میں سے اس قدر نعمتیں ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا اور ان کے ساتھ کثیر نافرمانیاں بھی ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ ہم کس چیز پر پہلے شکر کریں۔ ان خوبیوں پر جو اس کی طرف سے تمام ہیں۔ ان عیبوں پر جن پر اس نے پردہ ڈال رکھا ہے۔

۴۵۱۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ اپنی مناجات میں کہتے تھے اے الٰہی اے میرے معبود تو کتنا بڑا کریم ہے۔ کہ اگر طاعات ہوں تو تو آج ان کو ہمارے حق میں استعمال میں لاتا ہے کام میں لاتا ہے اور کل قیامت میں ان کو تو قبول فرمائے گا۔ اور اگر گناہ ہوں تو تو آج ان پر پردہ ڈال دیتا ہے اور کل قیامت میں تو ان کو بخش دے گا ہم طاعات کے حوالے سے تیری دہری عنایت اور قبولیت کے مابین واقع ہوئے ہیں۔ اور گناہوں کے معاملے میں تیرے عیب پوشی اور مغفرت کے درمیان واقع ہوئے ہیں۔

۴۵۲۰:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابو دنیا نے ان کو حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے ان کو سہل بن عاصم نے ان کو یوسف بن بہلول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن کلیب سے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف ابن سماک نے لکھا۔ اما بعد میں نے آپ کو خط لکھا ہے اور میں خوش ہوں اور گناہ ڈھکے ہوئے ہیں اور میں انہیں دونوں باتوں سے دھوکہ کھائے بیٹھا ہوں۔ جس گناہ پر اس نے مجھ پر پردہ ڈالا ہوا ہے اور جس کے ساتھ دل خوش ہے جیسے کہ وہ معاف ہو چکا ہے۔ اور نعمتیں ہیں جن کے ذریعے اس نے آزمائش کی ہے میں اس پر ایسے خوش ہوں جیسے ان میں میں حقوق ادا کر چکا ہوں کاش کہ میں جانتا ہوتا کہ ان امور کا انجام کیا ہوگا۔

۴۵۲۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو الولید فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن خالد بن احمد قاضی سے وہ کہتے کہ میں نے سنا محمد ابن آدم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر پردہ نہ ڈالتا تو ہم کسی کے پاس بیٹھنے کے قابل نہ ہوتے (نہ ہی ہمارے پاس کوئی بیٹھتا۔)

صبح و شام توبہ کرنی چاہئے:

۴۵۲۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو یعقوب بن عبید نے ان کو یزید بن ہارون

نے ان کو سعد نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو طلق بن حبیب نے وہ فرماتے ہیں بے شک حقوق اللہ اس سے کہیں زیادہ بھاری ہیں کہ بندے ان کو قائم کرلیں اور بے شک اللہ کی نعمتیں اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ بندے ان کو شمار کرلیں لیکن تم لوگ صبح کو بھی اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اور شام کو بھی توبہ کرو۔

۴۵۲۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن اسماعیل طاہرانی نے۔ (طاہران میں) ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور طوسی نے ان کو ابوبکر یوسف بن یعقوب نجامی نے مکہ مکرمہ میں ان کو سفیان بن عینیہ نے ان کو زیاد بن علاقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راتوں کو عبادت کرتے ہوئے اتنا قیام فرمایا کہ قدم سوج گئے وہ کہا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف نہیں فرمادیئے آپ نے فرمایا کہ کیا میں اپنے رب کا شکر گذار نہ بنوں بخاری و مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے ابن عینیہ کی حدیث ہے۔

۴۵۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو ابوبکر احمد بن یونس نے ان کو عیسیٰ بن عون حنفی نے ان کو عبدالملک بن زرارہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو بھی نعمت عطا کرتے ہیں خواہ وہ اس کے اہل میں ہو یا اس کے مال میں سے یا اولاد میں سے پھر وہ یہ کہتا ہے ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ (اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اللہ کی عطا کے بغیر کوئی طاقت نہیں ہے) تو اس نعمتوں میں اس کے لئے کوئی مصیبت نہیں آتی۔ سوائے موت کے (جو کہ اپنے وقت پر ضرور آتی ہے)۔

شکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے:

۴۵۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن داؤد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابوزہیر نے ان کو یحییٰ بن عصار قرشی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس کو شکر کی توفیق دیتا ہے پھر اس کو نعمت میں اضافے سے محروم نہیں کرتا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

چار عظیم نعمتیں:

۴۵۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبابہ شاہد نے ہمدان میں ان کو احمد ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو ابراہیم بن حسن نے ان کو خلف نے یعنی ابن خالد مصری نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے اس سے جس نے ان کو خبر دی تھی۔ وہ حدیث کو مرفوع کرتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ نے فرمایا۔

کہ چار نعمتیں ایسی ہیں جس کو وہ عطا ہو جائیں تو چار اور نعمتیں اس کے پیچھے پیچھے ضرور مل جاتی ہیں وہ اس سے نہیں روکی جاتیں۔ جس کو اللہ کا شکر کرنے کی توفیق مل جائے اس سے نعمتوں میں اضافہ ہو جاتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔

(۱) ...... لئن شکرتم لازیدنکم.

اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں ضرور اضافہ کر کے دوں گا۔

جس کو دعا مانگنے کی توفیق مل جائے اس کے بعد اس کو اجابت و قبولیت بھی مل جاتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔

(۲) ...... ادعونی استجب لکم

مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا۔

اور جس کو استغفار کرنے کی توفیق مل جائے اس کو مغفرت ضرور مل جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۳) استغفروا ربکم انه کان غفاراً

اپنے رب سے بخشش مانگو بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔

اور جس کو توبہ کرنے کی توفیق مل جائے اس سے توبہ کی قبولیت نہیں روکی جاتی وہ ضرور مل جاتی ہے کیونکہ ارشاد فرماتے۔

(۴) ....وهو الذی یقبل التوبة عن عباده

صرف وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں سے ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔

اس کے بعد میں حضرت ابوصالح سے ملا تو میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے یہ حدیث اس کو بیان کی تھی اور میں نے ابوصالح سے حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے مجھ کو یہی حدیث بیان کی پھر انہوں نے اس سے سنا کہ تجھے کس نے حدیث بیان کی تھی اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابوزہیر یحییٰ بن عطارد بن مصعب نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اس نے یہی حدیث ذکر کی۔ میں نے خیال کیا کہ وہ ابراہیم بن حسین کسائی ہیں وہ یہی کہتے ہیں۔ انہوں نے اس کو روایت کیا ہے اسناد موصول کے ساتھ اور وہ محفوظ نہیں ہے۔

۴۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حمامی مقری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن علی خطبی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن نضر بن ابنة معاویہ نے ان کو خالد بن زید وفاق نے سنہ دوسوستائیس میں ۲۲۷ھ میں ان کو عبدالعزیز بن ابان قرشی نے ان کو سفیان بن سعید ثوری نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے اور اسود نے دونوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص چار چیزیں عطا کیا جائے وہ چار دیگر نعمتوں سے محروم نہیں کیا جاتا۔ جس کو دعا مل جائے وہ اجابت سے محروم نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا۔

ادعونی استجب لکم

مجھ سے مانگو میں دعا قبول کروں گا۔

جس کو شکر عطا ہو جائے وہ نعمت میں اضافے سے محروم نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لئن شکر تم لازیدنکم

اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ کر کے دوں گا۔

اور جس کو استغفار عطا ہو جائے وہ مغفرت سے محروم نہیں رہتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

استغفروا ربکم انه کان غفاراً

اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔

یہ متن اسناد اول کے ساتھ محفوظ ہے۔ اور عبدالعزیز بن ابان متروک الحدیث ہے اور یہ حدیث ایک اور ضعیف سند سے مروی ہے۔

۴۵۲۹:......جیسے کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالباقی بن قانع نے ان کو محمد بن اسحٰق بن موسیٰ مروزی نے ان کو محمد بن عباس صاحب ابن مبارک مروزی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ہشیم نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار چیزیں دیا گیا وہ چار اور بھی دیا گیا۔ اور اس کی تفسیر کتاب اللہ میں موجود ہے جو شخص ذکر کی توفیق عطا کیا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ یاد فرماتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے۔

(۱) اذکرونی اذکرکم

مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

جو شخص دعا کی توفیق دیا گیا وہ اجابت اور دعا کی قبولیت عطا کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۲)۔۔۔۔ادعونی استجب لکم

مجھے پکار میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

جو شخص شکر کی توفیق عطا کیا گیا وہ نعمت میں اضافہ عطا کیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۳)۔۔۔۔لئن شکر تم لا زیدنکم

اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت میں اضافہ کردوں گا۔

اور جو شخص استغفار کی توفیق عطا کیا گیا وہ مغفرت عطا کیا گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۴)۔۔۔۔فاستغفرو ربکم انہ کان غفاراً

تم اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔

۴۵۳۰:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں میں نے علی بن صالح سے سنا اللہ کے اس قول کے بارے میں **لئن شکرتم لازید نکم**. یعنی تمہاری طرف سے اپنی اطاعت میں اضافہ کردوں گا۔

۴۵۳۱:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عباس ضبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزید عبداللہ بن محمد بن اسماعیل فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حریش قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عینیہ سے وہ کہتے تھے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

کہا کہ۔ اگر تم شکر کرو گے میری نعمت کا تو میں اپنی اطاعت میں تمہارے لئے اضافہ کردوں جو تمہیں میری جنت تک چلا کر لے جائے گی۔

شکر اور نعمت لازم وملزوم ہیں:

۴۵۳۲:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے ہمدان کے ایک آدمی سے کہا تھا کہ نعمت شکر کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اور شکر اضافے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور وہ دونوں یعنی شکر اور نعمت میں اضافہ۔ دونوں ملے ہوئے ہیں۔ ایک ہی رشتے میں۔ اضافہ اللہ کی طرف سے اس وقت تک نہیں رکتا جب تک شکر کا سلسلہ منقطع ہو جائے بندے کی طرف سے۔

۴۵۳۳:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ جو شخص اللہ کی نعمت کو اپنے دل کے ساتھ پہچان لے اور زبان کے ساتھ اس کی حمد کر لے یہ پورا نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ شخص نعمت میں اضافے کو دیکھ لے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **لئن شکر تم لازیدنکم**۔ اگر تم شکر کرو گے تو میں اضافہ کردوں گا۔

۴۵۳۴:......فضیل بن عیاض کہتے ہیں۔ اور کہا جاتا تھا یہ بات شکران نعمت میں سے ہے کہ اس کو بیان کیا جائے۔

۴۵۳۵:......کہتے ہیں کہ اس نے سنا فضیل سے کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اے ابن آدم جب تو میری نعمت میں پلتا ہے اور تو ہی میری نافرمانی کرتا ہے تو پھر ڈر تو مجھ سے تاکہ میں تجھے گناہوں میں نہ ڈال دوں۔ اے ابن آدم مجھ سے ڈرتا رہ اور جہاں چاہے تو سو جا۔

۴۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابو القاسم خراقی نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو شریح نے ان کو روح نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اللہ عزوجل جب لوگوں پر انعام کرتا ہے تو پھر ان سے شکر کا مطالبہ کرتا ہے جب اس کا شکر کرتے ہیں تو وہ قادر ہے کہ ان کو اور اضافہ کر کے دے۔ جس وقت لوگ اس کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں تو وہ قادر ہے کہ ان کی نعمت کو عذاب سے بدل دے۔

۴۵۳۷:......ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبید سمسار نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابو دنیا نے ان کو اسحاق بن حاتم ملائی نے ان کو محبوب بن کثیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے بعض اہل حجاز نے وہ کہتے ہیں کہ ابو حازم نے کہا ہے۔ کہ ہر وہ نعمت جو بندے کو اللہ کے قریب نہ کرے یہ وہ مصیبت ہے۔

۴۵۳۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن بشران مرثدی نے ان کو ابو بکر بن ابوالاسود نے ان کو ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی نے ان کو داؤد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمر بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ابو حازم نے کہا جب تم دیکھو کہ تم مسلسل اللہ کی نافرمانی کئے چلے جا رہے ہو اور وہ مسلسل تمہارے اوپر نعمتیں بھیج رہا ہے تو پھر ڈرو تم اللہ سے (کہیں تمہاری پکڑ نہ آ جائے)۔

۴۵۳۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعلی صاغانی سے مقام مرو میں وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو رجاء محمد بن حمدویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابو معاق نحوی سے وہ کہتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب۔ **سنستدرجهم من حيث لايعلمون**۔ کہ عنقریب ہم ان کو بتدریج ایسا پکڑیں گے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہونے پائے گا۔

فرمایا کہ ان کے لئے نعمت ظاہر کریں گے اور ان سے شکر بھلوا دیں گے۔

۴۵۴۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن حمشاذ عدل نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابو صالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے حرملہ بن عمران نے ان کو عقبہ بن مسلم نے ان کو عقبہ بن عامر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ عزوجل بندہ کو وہ سب کچھ دیئے چلا جا رہا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے اور بندہ بدستور اس کی نافرمانیاں کئے چلا جا رہا تو یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے استدراج ہے (یہی بتدریج اس کی پکڑ ہے) اور یہ مفہوم اس آیت سے لیا گیا ہے۔

فلما نسوا ماذكروا به فتحنا عليهم ابواب كل شيئي حتى اذآ فرحوابما اوتوا اخذنهم بغتة فاذاهم مبلسون فقطع دابرا لقوم الذين ظلموا والحمدلله رب العلمين.

جب وہ لوگ بھول گئے اس کو جس کی وہ نصیحت کئے گئے تھے۔ تو ہم نے ان پر ہر نعمت کے دراز ے کھول دے (جب ہر چیز عام تام ہوگئی) اور جب وہ خوش ہو گئے ان نعمتوں کے ساتھ ہم نے اچانک ان کو پکڑ لیا پھر تو وہ مایوس ہی ہو گئے۔

۴۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابو بکر بن خب نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابو بکر بن ابو اویس نے ان کو سلیمان نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو بضعہ نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

گنہگار انسان کا نعمت میں ہونا تمہیں دھوکہ میں مبتلا نہ کردے اس لئے کہ اللہ کے ہاں اس کے لئے ایسا عذاب ہے کہ وہ مرے گا نہیں۔

ارشاد باری ہے:

کلما خبت زدناھم سعیراً

جب بھی وہ بجھے گی ہم ان کے لئے شعلے کو اور تیز کردیں گے۔

اسی طرح کہا ہے دونوں نے۔اور میں نے بھی اسی طرح دیکھا ہے اس کو ایک اور طریق سے ابو اسماعیل ترمذی سے۔اور ان کو روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ میں ایوب بن سلیمان سے اس کی اسناد کے ساتھ عبید اللہ بن عمر سے اس نے نافع سے۔اور بضعہ کا نام زیاد ہے (جس کا مسند میں ذکر ہے۔)

۴۵۴۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحٰق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبد اللہ بن عثمان بن مبارک نے۔ان کو جہیم بن اوس نے ان کو عبد اللہ بن ابو مریم نے اور ان کے پاس گذر رہے تھے عبد اللہ بن رستم مسافروں کے ایک گروہ میں۔تو انہوں نے ابن ابو مریم سے کہا بے شک مجھے آپ کی ہم نشینی بہت پسند ہے اور آپ کی بات چیت بھی جب گذر گئے تو ابن ابو مریم نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ تم کسی بدکردار کو نعمت میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو اس کے لئے اللہ کے ہاں ایسا عذاب ہے جس میں وہ مر بھی نہیں سکے گا۔اس بات کی خبر وہب بن منبہ تک پہنچی تو انہوں نے ان کے پاس ابو داؤد اعور کو بھیجا کہ کیا ہے؟ قاتل لایموت ابن ابو مریم نے کہا کہ وہ آگ ہے۔

۴۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن دار بجردی۔ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبید اللہ بن سعید نے بن ابو ہند نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں لوگوں میں سے زیادہ تر لوگ فریب اور دھوکہ کھائے ہوئے ہیں جسمانی صحت اور مالی فراخی۔ان کو بخاری نے روایت کیا ہے مکی بن ابراہیم سے اس نے عبد اللہ بن سعید سے۔

۴۵۴۴:......ہمیں خبر دی ابو نصر عمر بن عبد العزیز بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن بن محمد بن حسین بن حسین بن منصور نے ان کو ابو عبد اللہ بوشنجی نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بن بکر نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمٰن اسکندرانی نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء میں تھی یہ دعا۔

اللھم انی اعوذبک من زوال نعمتک ومن تحول عافیتک ومن فجاۃ نقمتک ومن جمیع سخطک وغضبک

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیری اچانک کی پکڑ سے اور تیری تمام ناراضگی سے اور تیرے غصے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوزرعہ سے ان کو یحییٰ بن بکیر سے۔

۴۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان کے دو بیٹوں نے ان کو ابن ابو دنیا نے وہ کہتے ہیں کہ کہا داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز اللہ کی جس نعمت کو دیکھتے تو اس سے نظر ہٹانے سے قبل یہ دعا کرتے تھے۔

(۴۵۴۴)......(۱) فی الأصل (منک)

اللهم انی اعوذبک ان ابدل نعمتک کفرا اواکفرها. او انساها فلااثنی بها.

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں تیری نعمت کے بدلے میں کفر کروں یا ناشکری کروں یا اس کا انکار کروں یا اس کو بھلا دوں اور اس پر تیری تعریف نہ کروں۔

۴۵۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن صدران ازدی نے ان کو عبداللہ بن حراش نے ان کو یزید بن یزید نے انہوں نے سنا عمر بن عبدالعزیز سے وہ کہتے تھے کہ اللہ کی نعمتوں کو شکر کے ساتھ محفوظ کرو۔

اس میں دیگر راویوں نے اضافہ کیا ہے کہ مروی ہے عمر بن عبدالعزیز سے کہ اللہ کی نعمتوں کو محفوظ کرو اللہ کے شکر کے ساتھ اور ترک معصیت کے ساتھ۔

۴۵۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو موسیٰ بن ایوب نے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو محمد بن لوط انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ شکر کرنا گناہوں کو چھوڑ دینا ہے۔

۴۵۴۸:.....وہ کہتے ہیں۔ کہا ابن ابوالدنیا نے مجھے خبر پہنچی ہے بعض فلسفیوں سے انہوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے پر بندے کو عذاب نہیں دیتے تو مناسب ہے اور چاہئے کہ اس کی نعمت کے شکر کے لئے نافرمانی نہ کی جائے۔

۴۵۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے سنا محمد بن عبد سے انہوں نے محمد بن لیث سے انہوں نے حامد لقاف سے انہوں نے حاتم اصم سے انہوں نے شفیق سے انہوں نے کہا کہ الحمد للہ کی تشریح تین طریقوں پر ہے۔

پہلا طریقہ یا پہلا مطلب:.....یعنی جب اللہ تعالیٰ تجھے کوئی چیز عطا کرے تو تجھے یہ سمجھ ہو کہ کس نے تجھے دی ہے۔

دوسری توجیہ:.....یہ کہ تم راضی ہو جاؤ اسی چیز پر جو وہ تجھے عطا کرے۔

اور تیسری توجیہ:.....یہ ہے کہ جب تک خداداد قوت تیرے جسم میں باقی رہے یہ کہ تم اس کی نافرمانی نہ کرو۔

شکر کی تعریف:

۴۵۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ہمیں خبر دی جعفر بن محمد خواص نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سری نے ایک مرتبہ فرمایا کہ شکر کیا ہے؟ اور ان کی عادت تھی کہ جب وہ کسی انسان کو کوئی فائدہ دینا چاہتے تھے تو اسی کو سوال بنا لیتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے نزدیک شکر یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں میں سے کسی نعمت کے ساتھ معاصی پر استعانت اور مدد نہ لی جائے (یعنی اللہ کی کسی نعمت کو گناہ کرنے میں استعمال نہ کرے) انہوں نے اس جواب کو اچھا سمجھا اس کی تحسین فرمائی اور مجھ سے کہا اپنا کلام میرے سامنے دھرائیے میں نے دہرایا تو فرمایا کہ ہم میں سے کون ایسا ہے جو اس کی کسی نعمت سے اس کی نافرمانی اور گناہ میں استعانت نہیں لیا۔ پھر آپ تھوڑی سی دیر رک گئے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ آپ نے مجھے شکر کے بارے میں کیسے کہا میں نے پھر اپنا کلام دھرا دیا۔

حضرت جنید نے کہا تھا کہ یہ تو فرض ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے اس کی نعمتوں میں۔

۴۵۵۱:.....میں نے سنا ابوسعید بن ابوعثمان زاہد سے انہوں نے حسن بن عثمان الحفیظ سے بغداد میں انہوں نے سنا ابوعبداللہ فافاء سے انہوں نے ابوبکر موسوس سے انہوں نے حضرت جنید سے انہوں نے سری سقطی سے انہوں نے معروف کرخی سے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر اپنی نعمتوں میں سے کسی نعمت کا انعام کرتا ہے پھر وہ اس کی نعمت کے ساتھ اللہ کی نافرمانی پر غلبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کوئی عزیز ترین شئی کے ضیاع کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۴۵۵۲:۔۔۔۔میں نے سنا عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الفضل بن حمدویہ شرمقانی سے انہوں نے سنا علی بن عبدالحمیدی غضائری سے انہوں نے سنا سری سے وہ کہتے تھے۔ جو شخص نعمتوں کی قدر نہ پہچانے وہ ایسے طریقے سے ان کو چھین لیتا ہے جہاں سے وہ جان بھی نہیں سکتا۔

۴۵۵۳:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یحییٰ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے زہری سے کہا۔''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوحذیفہ فزاری نے یعنی عبداللہ بن مروان بن معاویہ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ زہری سے پوچھا گیا کہ زہد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جس کے صبر پر حرام غالب نہ ہو جس کو حلال اس کے شکر سے مانع نہ ہو۔

ابوسعید نے کہا اس کا مطلب ہے کہ حرام سے صبر کرنا (یعنی رکنا) اور حلال پر شکر کرنا اور فرمایا کہ حلال پر شکر کرنا اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ اللہ ہی کے لئے ہے اور نعمت کو اطاعت میں استعمال کرنا ہے۔

۴۵۵۴:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبدالرحیم بن مطرف نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ انہوں نے کہا سب زیادہ ڈر خوف کی بات جس سے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں۔ یہ ہے کہ تم نظر کرو گے اپنے رب کی نعمت میں اور یہ کہ تم اپنے رب سے ڈرنے میں کوتاہی کرو گے۔

۴۵۵۵:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن کارزی نے ان کو خبر دی علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو خبر دی ابی عبید نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو جریری نے ان کو عبداللہ بن شقیق نے ان کو کعب نے انہوں نے فرمایا کہ۔ بدترین بات تجدیف ہے ابو عبید نے کہا کہ اصمعی نے کہا کہ تجدیف نعمتوں کی ناشکری کرنا ہے۔

اسی سے ہے یہ محاورہ کہ کہا جاتا ہے (آدمی نے کفران نعمت کیا ہے کفران نعمت کرنا) ابوعبید نے کہا کہ اموی نے کہا ہے وہ استقلال ہے نعمت میں جو کچھ اس کو آدمی دے۔

۴۵۵۶:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد رازی سے انہوں نے سنا محمد بن نصر بن منصور صائغ سے انہوں نے سنا مردویہ رازی سے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ شکر کرنے کو لازم پکڑو اس لئے کہ بہت کم لوگ ہوتے ہیں کہ جن پر اللہ کی طرف سے کوئی نعمت ہو پھر وہ ان سے زائل ہو جائے پھر واپس آجائے ان کے پاس تحقیق اسی مفہوم میں روایت کی گئی ہے۔

نعمت کی ناقدری کی وجہ سے نعمت چھن جاتی ہے:

۴۵۵۷:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حاجب بن ولید نے ان کو ولید بن محمد موقری نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انہوں نے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا اور اس کو ہاتھ لگا کر فرمایا۔ اچھا کر تو اللہ کی نعمتوں کے ساتھ نبھانا بس بے شک وہ جس گھر سے روٹھ جاتی ہیں واپس نہیں آتی ہیں۔

(۴۵۵۵)۔۔۔۔(۱) فی ب عزوجل

شیخ احمد نے کہا کہ موقری ضعیف ہے۔ اور اس کو خالد بن اسماعیل مخزومی نے بھی روایت کیا ہے۔
ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مگر وہ بھی ضعیف ہے اور محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے ہشام سے۔ واللہ اعلم اس کی صحت کے بارے میں۔

۴۵۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو حسن بن علی بن مخلد نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد بن بن علی بن حسین نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے میرے گھر میں ایک ٹکڑا گرا ہوا دیکھا اس کی طرف آگے بڑھ کر اس کو اٹھایا اور اس کو سونگھا پھر اسے کھالیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اچھے طریقے پر پڑوس نبھایئے بے شک بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ یہ کسی گھر کے لوگوں سے نفرت کر جائیں اور پھر ان کی طرف واپس لوٹ آئیں۔ اس کو بھی عثمان بن مطر نے روایت کیا ہے وہ ضعیف ہے ثابت سے انس سے۔

۴۵۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شعر سنایا عبداللہ بن ابونوفل نے ان کو شعر سنایا ابوالحسن کندی قاضی نے۔

اذا كنت في نعمة فارعها......فان المعاصي تزيل النعم.

جب تو اللہ کی نعمت میں ہو تو اس کی پاس داری کر (اور گناہ نہ کر) اس لئے کہ گناہ نعمتوں کو مٹا دیتے ہیں۔

۴۵۶۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو منصور بن محمد بن ابراہیم فقیہ نے ان کو حسن بن ابوموسیٰ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عوف بن محمد کاتب نے ان کو سعید بن مریم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمارہ بن حمزہ نے جس وقت نعمتوں میں سے قریب والی تمہاری طرف پہنچیں تو شکر میں کمی کر کے دور والی نعمتوں کو مت بھگاؤ۔

۴۵۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوالحسین فارسی سے انہوں نے ابراہیم بن فاتک سے انہوں نے جریری سے وہ کہتے ہیں کہ کسی نعمت کا کوئی زوال نہیں ہے جب تو شکر کرے اور کسی نعمت کا کوئی بقا نہیں ہے جب تو کفران نعمت کرے۔

شکر کی اصل:

۴۵۶۱:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے انہوں نے سنا ابوبکر مساطی سے کہ ان سے شکر کی اصل کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اصل شکر یہ ہے کہ احسان کو دل کے ساتھ دیکھے اور یہ معرفت ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور شکر کی حقیقت اصل میں اور مرفوع میں یہ ہے کہ آپ اللہ سے ڈریں خاص طور پر۔
اور بعض سلف سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ شکر اللہ سے ڈرنے کا نام ہے (تقویٰ کا نام ہے) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انہوں نے یہ ارشاد فرمایا:

ولقد نصر كم الله ببدر و انتم اذ لة فا تقوا الله لعلكم تشكرو ن.

البتہ تحقیق اللہ نے تمہاری مدد فرمائی ہے بعد میں حالانکہ تم کمزور تھے بس اللہ سے ڈرتا کہ تم شکر کرو......اس آیت میں متقی وہی اللہ کی نعمت کا شکر کرنے والا ہے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ متقی وہی ہے جو شاکر ہے اور جو متقی نہیں ہے وہ شکر کرنے والا بھی نہیں ہے۔

دریائے نیل کے خشک ہو جانے کا واقعہ:

۴۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن ابراہیم

(۴۵۵۹)......(۱) زيادة من ب (۴۵۶۱) (۱) في ب عزوجل (۴۵۶۱)......(۱) في بن عزوجل

بن علا ۔۔ سطی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ایوب بن سوید رملی نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو یزید بن ابو حبیب نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ عہد فرعون میں دریائے نیل خشک ہو گیا تھا۔ لہذا اہل مملکت اس کے پاس آئے اور بولے اے بادشاہ ہمارے لئے نیل کو جاری فرما دے۔ اس نے کہا کہ میں تم سے خوش نہیں ہوں لہذا وہ چلے گئے کچھ عرصہ بعد پھر لوٹ کر آئے۔ اور بولے اے بادشاہ ہمارے لئے دریائے نیل کو جاری کردو۔ لہذا وہ دوبارہ واپس چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر وہ لوٹ کر آئے اور بولے اے بادشاہ مویشی مر گئے ہیں (بھوک پیاس کی وجہ سے) اونٹ مر گئے ہیں (جوان لڑکیاں مر گئی ہیں) اگر آپ ہمارے لئے نیل کو نہیں بہاتے تو ہم تیرے سوا کوئی دوسرا اللہ اور معبود ٹھہرا لیتے ہیں (جو ہماری حاجت روائی اور مشکل کشائی کرے گا۔) فرعون نے کہا کہ اچھا تم لوگ ایک میدان میں نکلو چنانچہ وہ نکلے اور وہ ان سے الگ ایک کونے میں چھپ گیا جہاں سے لوگ ان کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور نہ ہی اسکا کلام سن سکتے تھے لہذا اس نے اپنا چہرا اور رخسار زمین پر رکھا اور سبابہ انگل کے ساتھ اشارہ کیا اور بولا۔

اللهم انی خرجت الیک مخرج العبد الذلیل الی سیده و انی اعلم انک تعلم و انی اعلم انه لایقدر علی اجرانه غیرک فاجره.

اے اللہ میں تیری طرف نکل کر آیا ہوں جیسے کہ کوئی عاجز و کمزور اپنے سردار کی طرف آتا ہے اور بے شک میں یہ جانتا ہوں کہ تو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ اور بے شک میں یہ جانتا ہوں کہ اس کے جاری کرنے پر تیرے سوا کوئی بھی قادر نہیں ہے لہذا تو ہی اس کو جاری کر دے۔

عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ دریائے نیل چل پڑا ایسا کہ اس سے قبل ایسا کبھی نہ چلا تھا۔ فرعون لوگوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے دریائے نیل کو بہا دیا ہے لوگ اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام اس کے سامنے ظاہر ہوا اور کہنے لگا اے بادشاہ میرے ایک غلام کے مقابلے میں مجھے غلبہ عطا فرما اس نے پوچھا کہ قصہ کیا ہے؟ بولے کہ میرا غلام تھا میں نے اس کو اپنے دیگر غلاموں کا مالک بنا دیا تھا۔ اور میں نے اپنی چابیاں اس کے حوالے کر رکھی تھیں۔ لہذا اس نے مجھ بہر رکھ لیا ہے اور میرے دشمنوں سے اس نے دوستی کر لی ہے اور میرے دوستوں سے اس نے دشمنی کر لی ہے۔ فرعون نے کہا کہ تیرا غلام بہت بدترین غلام ہے اگر اس پر میرا بس چلے تو میں اس کو بحیرہ قلزم میں غرق کر دوں۔ (جبرائیل جو کہ محض ایک سائل کی شکل میں آئے تھے) بولے اے بادشاہ میرے لئے ایک تحریر لکھ دو۔ کہتے ہیں کہ اس نے کاغذ اور قلم دوات منگوائی اور اپنے ہاتھ سے یہ فیصلہ لکھا کہ اس غلام کی اس کے سوا کوئی اور سزا نہیں ہے جو اپنے سردار اور مالک کی مخالفت کرے اور اس کے دشمنوں سے دوستی کرے اور اس کے دوستوں سے دشمنی کرے مگر اس کو بحیرہ قلزم میں غرق کر دیا جائے۔ جبرائیل نے کہا کہ اے بادشاہ اس پر آپ اپنی مہر بھی لگا دیجئے اس نے مہر لگا دی اور وہ فیصلہ سائل کے حوالے کر دیا۔ پھر جب فرعون کی غرقابی کا دن آیا تو جبرائیل وہ تحریر لائے اور لا کر اس کو دی کہ لیجئے آپ اس کو یہ وہ ہے میں نے جس کے ساتھ تجھ سے تیرے نفس کے خلاف غلبہ طلب کیا تھا اور یہ وہ فیصلہ ہے جو تم نے اپنے خلاف آپ لکھا تھا۔

۴۵۶۳: ..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر خلدی نے ان کو ابو العباس بن مسروق نے ان کو مھنی بن یحییٰ نے ان کو بقیہ نے ان کو صفوان بن عمر نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے اور شریح بن عبید کو حضرمیوں نے ان کو ابو درداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

بے شک میں اور جن وانس ایک عظیم خبر میں واقع ہیں۔ پیدا میں کرتا ہوں اور وہ عبادت میرے غیر کی کرتے ہیں۔ رزق میں دیتا ہوں اور وہ شکر میرے غیر کا کرتے ہیں۔

(۴۵۶۳) ..... (۱) فی ب بذلک

اعضاء انسانی کا الگ الگ شکر:

۴۵۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابو دنیا نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابو حاتم ازدی نے ان کو محمد بن ھانی نے ان کو ان کے بعض اصحاب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابو حازم سے پوچھا کہ دونوں آنکھ کا شکر کیا ہے اے ابو حازم؟

ابو حازم نے کہا: کہ اگر تو ان کے ساتھ خیر کو دیکھے تو اس کو بیان کرے اور اگر شر کو دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔

سائل نے پوچھا کہ: دونوں کانوں کے لئے شکر کیا ہے؟

ابو حازم نے کہا کہ: اگر تم ان کے ساتھ خیر کو سنو تو اس کو یاد رکھو اور اگر ان کے ساتھ بری بات سنو تو اس کو چھپالو۔

سائل نے پوچھا کہ: دونوں ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟

ابو حازم نے کہا: کہ ان کے ساتھ اس چیز کو نہ پکڑ جو ان کے لئے نہیں ہے اور ان میں جو اللہ کا حق ہے اس کو منع نہ کر۔

سائل نے پوچھا کہ: پیٹ کا شکر کیا ہے؟

ابو حازم نے کہا کہ: اس کا نچلا حصہ طعام اور اوپر والا حصہ علم سے پر ہو۔

سائل نے پوچھا: کہ شرم گاہ کا شکر کیا ہے؟

ابو حازم نے کہا: جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الاعلی ازواجھم او ماملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین. فمن ابتغیٰ ورآء ذالک فاؤلئک ھم العادون.

مگر اپنی منکوحہ بیبیوں کے یا مملوکہ لونڈیوں کے بے شک ان پر ملامت نہیں ہے جو شخص اس کے علاوہ طلب کرے وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

سائل نے پوچھا: دونوں ٹانگوں کا شکر کیا ہے؟

ابو حازم نے کہا: کہ اگر تو زندہ دیکھے تو ان پر رشک کر اور ان کو ان کے کام میں استعمال کر اور اگر تو مردہ دیکھے تو اس کو ناپسند کر اور ان کو ان کے کام سے روک لے حالانکہ تو اللہ کا شکر کرنے والا ہو جو شخص اپنی زبان کے ساتھ شکر کرے اور اپنے تمام اعضاء کے ساتھ (ان کو برمحل استعمال کرے) ان کا شکر نہ کرے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے پاس چادر ہے اس نے اس کا کنارہ پکڑ رکھا ہے مگر اس کو اوپر اوڑھتا نہیں ہے لہٰذا وہ اس کو گرمی سردی سے برف اور بارش سے بچانے کا فائدہ نہیں دیتی۔

۴۵۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن ابراہیم سے انہوں نے احمد بن مزاحم سے انہوں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے ہیں حمد تین صفات کے ساتھ مکمل ہوتی ہے ان کے سوا نہیں ہوتی، دل کے ساتھ انعام کرنے والے سے محبت کرنا۔ نیت اور ارادے کے ساتھ اس کی رضا تلاش کرنا۔ اور سعی و کوشش کے ساتھ اس کا حق ادا کرنا۔

شکر تین طریقوں سے ہوتا ہے:

۴۵۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے احمد بن علی سے انہوں نے محمد بن حسن سے۔ انہوں نے علی بن عبدالحمید سے انہوں نے سری سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص فرائض کو ادا کرے اور محارم سے اجتناب کرے اور نعمت کا شکر کرے جو اس کے پاس ہے اس پر کسی کا چارہ نہیں ہے اور کہا کہ شکر تین طریقوں پر ہوتا ہے۔

(۴۵۶۴) (۱) زیادۃ من ب

زبان کا شکر۔بدن کا شکر۔دل کا شکر یہ ہے کہ تو یہ جان لے کہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔اور بدن کا شکر یہ ہے کہ اپنے اعضاء میں سے کسی بھی عضو کو استعمال نہ کر مگر صرف اس کی اطاعت میں۔اس کے بعد کہ اللہ نے اس کو عافیت دی ہے اور زبان کا شکر اللہ کی حمد کرنا دائمی طور پر۔

۴۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان دونوں کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں تین چیزیں علامات شکر میں سے ہیں۔نعمت میں مسلمان بھائیوں سے مقاربت۔عطیہ سے قبل قضاء حاجات سے مستغنی ہونا۔احسان کے ملاحظہ کرنے پر مستقل طور پر شکر ادا کرنا۔

دو رکعت نماز کی توفیق ملنے پر شکر کے دو سجدے:

۴۵۶۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان نے انہوں نے کہا کہ مجھ کو املاء کروایا ابوعبداللہ عمرو بن عثمان مکی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علماء کو اس حال پر دیکھا ہے کہ وہ شکر کو مرتب کرتے ہیں عبادت کے احوال میں ہر اہل حال پر شکر کرنا لازم قرار دیتے ہیں اپنے حوال کی جنس میں سے۔میں اس کا معنی نہیں سمجھ سکا سوائے اس کے کہ جو چیز شکر کرنے والے پر واجب ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا شکر کرے جنس نعمت سے جو بھی ہو۔اگر نعمت دنیا کی جہت سے ہو تو اس پر اسی سے شکر کرے اور اگر نعمت دین کی جہت سے ہے تو اللہ کے لئے عمل کرے اس عمل میں اضافہ کرتے ہوئے اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے کے لئے جو اس پر ہیں۔میں نے اہل مصر کے ایک جوان کو دیکھا۔وہ محمد بن عبدالحکیم تھا کہ وہ چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔جب وہ دو رکعات پڑھ لیتے تو ہر دو رکعت کے بعد وہ دو سجدے کرتے کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ہر دو رکعت کے بعد جو دو سجدے کرتے ہیں اس سے آپ کیا چاہتے ہیں۔اس نے کہا کہ میں اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے دو سجدے کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھ کو دو رکعت پڑھنے کی توفیق دے کر مجھ پر انعام کیا ہے۔

۴۵۶۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص جشمی نے ان کو ان کے والد نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور مجھ پر پرانی چادریں تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرا کوئی مال ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں ہے۔آپ نے پوچھا کہ کون سا مال ہے؟ میں نے بتایا کہ اللہ نے مجھے بکریاں اور اونٹ دیئے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ پھر آپ کے اوپر بھی اللہ کی وہ نعمت اور عزت نظر آنی چاہئے جو اس نے تیرے اوپر کی ہے۔(یعنی لباس بھی اچھا پہنو۔)

۴۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن سری کرمانی نے ان کو جعفر بن احمد بن نصر نے ان کو حافظ نے ان کو محمد بن ولید بسری نے ان کو حیان بن ہلال بن سلیم بن حیان بن ہلال نے میں نے ان سے سنا کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوقلابہ سے اس نے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے لوگو خرید لو اللہ سے اپنے نفسوں کو اگر ایک تمہارا اس بات سے بخل کرتا ہے کہ وہ اپنا مال لوگوں کو دے۔اسے چاہئے کہ پھر وہ اپنے نفس پر صدقہ کرے اسے چاہئے کہ اللہ نے اس کو جو رزق دیا ہے اس میں سے خود کھائے اور پہنے (یعنی اچھا کھائے اور اچھا پہنے۔)

نعمت کا اثر بندے کے جسم پر ظاہر ہونا چاہئے:

۴۵۷۱:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن ایوب

(۴۵۶۷)......(۱) زیادۃ من ب (۴۵۶۹)......(۱) فی ب فلیر (۴۵۷۰)......(۱) سقط من أ

بجلی نے ان کو ابو عمرو حوضی نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا۔

کہ کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور کپڑا پہنو بغیر کسی بخل کے اور کسی اسراف کے بے شک اللہ سبحانہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے کے جسم پر بھی ظاہر ہو اور دیکھا جائے۔

۴۵۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے انہوں نے فرمایا کہ نعمت کا اظہار کرنا اس کے شکر میں سے ہے۔

دنیاوی نعمتوں میں اپنے سے کمتر کو دیکھ:

۴۵۷۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین علوی نے بطور املاء سے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عنسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے پیچھے والے کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو اور اپنے آپ سے اوپر والے کو نہ دیکھو بے شک شان یہ ہے کہ مناسب ہے کہ اللہ کی نعمت کو چھوٹا نہ سمجھ۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ابوبکر سے اس نے وکیع سے۔

۴۵۷۴:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن محمد بن علی السقا اسفرائنی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو زکریا بن یحییٰ مروزی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کسی ایسے شخص کو دیکھے جو مالی اور جسمانی اعتبار سے اس سے بہتر ہے تو اسے چاہئے کہ وہ فوراً اس شخص کو دیکھے جو مالی اور جسمانی اعتبار سے اس سے کم تر ہو۔

۴۵۷۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عبدان بن محمد مروزی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو جابر بن مرزوق نے اور وہ ابدالوں میں شمار ہوتے تھے انہوں نے عبداللہ بن عبدالعزیز سے ان کو ابوطوالہ انصاری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھتا ہے اور دنیاوی معاملے اپنے سے نیچے والے کو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو صبر کرنے اور شکر کرنے والا لکھ دیتے ہیں اور جو شخص دین میں اپنے سے کمتر پر نظر رکھتا ہے اور دنیا میں اپنے سے برتر پر نظر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صابر وشاکر نہیں لکھتے۔

۴۵۷۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو مسلم بن حیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بے شک وہ کہتے تھے کہ میں یتیم ہو کر پلا ہوں اور مسکین ہو کر ہجرت کی ہے اور میں پیٹ بھر کھانے کی اجرت پر ابن عفان اور ابنۃ غزوان کے ہاں کام کرتا تھا اور پاؤں کی جوتی کی شرط پر، جب وہ لوگ آ کر اترتے تو ان کے لئے لکڑیاں جمع کرتا تھا اور جب وہ جاتے تو ان کو رخصت کرتا پس اللہ کا شکر ہے جس نے دین سیدھا بنایا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو امام اور پیشوا بنایا۔

۴۵۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن ادریس نے ان کو محمد بن مخلد حرانی نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل جہنم پر احسان ہے

اگر وہ چاہتا تو ان کو آگ کے عذاب سے بھی سخت ترین عذاب دیتا۔

۴۵۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو ابو یحییٰ ذہلی نے وہ کہتے ہیں کہا سلیمان تیمی نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نعمتیں اپنے حساب اور اپنے معیار کے مطابق عطا کی ہیں اور ان کو شکر کا مکلف ان کے حساب سے اور ان کی طاقت کے مطابق بنایا ہے۔

۴۵۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی۔اے میرے معبود اگر میرے ہر بال کی جگہ دو دو زبانیں ہوتیں اور وہ رات دن تیری تسبیح کرتیں تو بھی وہ تیری نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کی قدر نہ کر پاتیں (اور اس کا شکر ادا نہ کر سکتیں۔)

۴۵۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس نے اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں یہ میرے والد نے کہا ان کو صدقہ بن یسار نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے محراب میں اور حجرے میں عبادت کرر ہے تھے کہ انہوں نے وہاں ایک چھوٹا سا کیڑا دیکھا اور وہ اس کی تخلیق کے بارے میں سوچنے لگے۔کہ اللہ تعالیٰ کیا پرواہ کریں گے کہ اس حقیر سے کیڑے کی پیدائش کو بھی یاد کریں لہٰذا اللہ نے اس کو گویائی عطا کی اور اس نے کہا اے ابوداؤد کیا تیرا نفس حیران ہے کہ ہم اس انداز ے اور حالت پر ہیں جو اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے۔میں تجھ سے اللہ کا ذکر بھی زیادہ کرتا ہوں اور شکر بھی زیادہ کرتا ہوں ان نعمتوں کے اعتبار سے جو اس نے تجھے عطا کی ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

و ان من شیئی الا یسبح بحمدہ

ہر چیز تسبیح کرتی ہے اللہ کی حمد کے ساتھ۔

مینڈک کا شکر کے کلمات کہنا:

۴۵۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمود بن غیلان نے ان کو ابواسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے خالد بن محذوج ابوروح نے انہوں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دل میں خیال کیا کہ کسی نے اپنے خالق کی اتنی مدح نہیں کی ہوگی اس سے زیادہ افضل جو انہوں نے کی ہے چنانچہ ایک فرشتہ اترا اور وہ اپنے حجرے میں بیٹھے تھے وہ بھی ان کے پہلو میں دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے اے داؤد ذرا توجہ کیجئے ایک مینڈک کی آواز کی طرف کیا سمجھ میں آرہی ہے۔حضرت داؤد خاموش ہو گئے تو (محسوس ہوا) کہ مینڈک ایسی مدح کر رہا ہے اللہ کی جو داؤد علیہ السلام بھی نہیں کر پار ہے تھے فرشتے نے ان سے کہا کیا دیکھتے ہو اے داؤد؟ کچھ سمجھے آپ کیا اس نے کہا ہے؟ بولے جی ہاں۔اس نے پوچھا کہ کیا کہہ رہی ہے داؤد علیہ السلام نے کہا کہ وہ کہہ رہی ہے **سبحانک و بحمدک منتھی علمک یارب**. داؤد علیہ السلام نے کہا کہ نہیں قسم ہے اس کی جس نے مجھے نبی بنایا ہے میں اس طرح اس کی حمد نہیں کر رہا۔

۴۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو علی بن جعد نے انہوں نے سنا سفیان بن سعید سے اور ذکر کیا اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا انہوں نے کہا:

الحمدللّٰہ حمداً کما ینبغی لکرم وجہ ربی و عز جلالہ

اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ آپ نے فرشتوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔

(۴۵۸۰)......(۱) زیادۃ من ب　　(۴۵۸۲)......(۱) زیادۃ من ب

۴۵۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو روح بن قاسم نے کہ ایک آدمی اس کے اہل میں سے مجھے بھول گیا اور کہنے لگا میں گھی اور کھجور کا حلوا نہیں کھاؤں گا یا کہا کہ فالودہ نہیں کھاؤں گا کہ میں اس کا شکر ادا نہیں کر سکوں گا۔

کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن سے ملا اور کہا کہ فلاں شخص ایسے ایسے کہتا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ بے وقوف ہے کیا وہ ٹھنڈے پانی کا شکر ادا کر لیتا ہے۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا کہ:

یہ وہ بات ہے جو حضرت حسن بصری نے فرمائی اس بندے کو عموماً اور خصوصاً ہم لوگوں کو کیونکہ ہم تو اللہ کی نعمتوں میں سے ادنیٰ نعمت کا شکر ادا کرنے سے بھی ساری مخلوق سے عاجز ترین ہیں۔

اور تحقیق بعض اہل سلف نے لباس میں ہو یا طعام میں میانہ روی اختیار کرنے کو پسند کیا ہے۔

بوجہ اس بات کے علم کے کہ وہ جب اللہ کی نعمتوں میں سے ادنیٰ ترین نعمت کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں تو اللہ کی بڑی بڑی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے تو سب سے زیادہ عاجز ہوں گے۔

۴۵۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہتے تھے اے بنی اسرائیل لازم پکڑو تم تازہ پانی کو اور میدانی سبزی کو اور جو کی روٹی کو اور بچاؤ تم اپنے آپ کو گندم کی روٹی سے کیونکہ تم اس کا شکر ادا نہیں کر سکو گے۔

۴۵۸۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوجعفر احمد بن عبید بن ابراہیم حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو اسحٰق بن محمد فروی نے ان کو سعید بن مسلم بن بانک نے میرا خیال ہے کہ اس نے اپنے والد سے کہ اس نے سنا علی بن حسین سے اس نے علی بن ابوطالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ سے راضی ہو جائے کم رزق کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا تھوڑے سے عمل کے ساتھ۔

۴۵۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو حدیث بیان کی عبدالمؤمن بن عبیداللہ سدوسی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت بصری کہتے تھے جب وہ اپنی بات کا آغاز کرتے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ اے ہمارے رب ہر شکر تیرے لئے ہے بوجہ اس کے کہ تو نے ہمیں پیدا فرمایا۔ اور ہمیں رزق عطا کیا اور ہمیں ہدایت عطا کی اور ہمیں علم دیا اور ہمیں بچایا اور ہمارے لئے فراخی فرمائی۔ تیرے لئے شکر ہے اسلام کے ساتھ اور قرآن کے ساتھ اور تیرے لئے شکر ہے اہل اور مال اور عافیت عطا کرنے پر اپنے سارے دشمن کو سرنگوں کیا اور ہمارا رزق فراخ کیا اور ہمارا امن ظاہر کیا اور ہماری فرقت کو وحدت عطا کی۔ اور ہماری عافیت کو بہتر بنایا اور ہر چیز کے بارے میں ہم نے آپ سے نہیں مانگا مگر اے ہمارے رب آپ نے ہی ہمیں سب کچھ عطا کیا پس تیرا شکر ہے اس پر کثیر شکر تیری ہی تعریف ہے ہر نعمت کے بدلے میں اور شکر ہے جو نعمت بھی تو نے ہمیں عطا کی ہے جو وہ پرانی ہو یا نئی ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر ہو خاص ہو یا عام ہو زندہ ہو یا مردہ ہو موجود ہو یا غائب ہو سب پر تعریف تیرے لئے ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے اور تیری تعریف ہے اور تیرا شکر ہے جب تو راضی ہو جائے۔

۴۵۸۷:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے

(۴۵۸۳).....(۱) فی ب و

ہیں کہ میں نے دیکھا وہب کو کہ جب وہ وتر پڑھنے کھڑے ہوتے تو یوں کہتے۔

الحمدللّٰہ الحمد الدائم السرمد حمد الا یحصیہ العدد و لایقطعہ الا بد و کما ینبغی لک ان تحمد و کما انت لہ اھل و کما ھو لک علینا حق.

شکر کے بہترین کلمات:

۴۵۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ تمیمی نے ان کو خبر دی ولید بن صالح نے ان کو اہل مدینہ کے ایک شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسین فئی میں تھے لہذا انہوں نے انہیں بعض دعا ظاہر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کتنی نعمتیں ہیں تیری جو تو نے میرے اوپر انعام کی ہیں۔ان نعمتوں پر میں نے تیرا شکر قلیل ادا کیا ہے اور کتنی ہی تیری میرے لئے آزمائشیں ہیں ان پر تیرے لئے میں نے قلیل صبر کیا ہے پس اے وہ ذات جس کے پاس میرا شکر قلیل ہے پس مجھے محروم نہ کرنا اور اے وہ ذات جس کے نزدیک اس کے رزق پر میرا صبر قلیل ہے پس مجھے رسوا نہ کرنا بے یارومددگار نہ چھوڑنا۔اے وہ ذات جس نے مجھے گناہ اور بڑے بڑے جرائم کرتے دیکھا ہے مگر میرا پردہ چاک نہیں کیا اور اے اچھائیوں کے مالک جو ختم نہیں ہوتیں۔اور اے ان نعمتوں کے مالک جو نہ زائل ہوتی ہیں اور نہ ہی بدلتی ہیں تو رحمت نازل فرما آل محمد پر اور ہماری مغفرت فرما اور ہمارے اوپر رحم فرما۔

۴۵۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابوعلی مدائنی نے ان کو ابراہیم بن حسن نے ان کو ان کے شیخ نے قریش سے جن کی کنیت ابوجعفر ہے اس نے مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ابن آدم میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے۔اور تیرا شرا و پر میری طرف چڑھتا ہے اور میں تیری طرف نعمتیں پسند کرتا ہوں اور تو میرے ساتھ بغض رکھتا ہے گناہوں کے ذریعے اور ہمیشہ رہتا ہے ایک عزت والا فرشتہ جو تیری طرف سے میری طرف تیرے قبیح عمل لے کر چڑھتا رہتا ہے۔

۴۵۹۰:...... وہ کہتے ہیں۔مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعلی نے وہ کہتے ہیں میں نے ایک پڑوسی کی دعا سنی جو کہ رات میں کہہ رہا تھا۔اے اللہ تیری بھلائی میرے اُپر اترتی ہے اور میری برائی تیری طرف چڑھتی ہے۔اور کہتے ہیں محترم فرشتے ہیں جو تیری طرف قبیح عمل لے کر کے چڑھتے ہیں اور تو غناء کے باوجود میرے لئے نعمتیں ہی پسند فرماتا ہے اور میں باوجودیکہ تیری طرف محتاج ہوں اور اپنے فاقے کے باوجود گناہوں میں مبتلا ہوں اور آپ ہیں کہ مجھے اسی میں چلائے جاتے ہیں اور مجھ پر پردہ ڈالتے ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔

۴۵۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو ہارون بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن صالح بن مسلم عجلی نے ان کو ابن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خط لکھا محمد بن حسن کی طرف جب وہ قاضی اور جج بنے۔کہ بہرحال بعد حمد وصلوٰۃ کے تقویٰ تیرے حال سے ایک حال پر ہونا چاہئے۔اور ہر نعمت میں اللہ سے ڈر اس پر شکر کی کمی کی وجہ سے اور ساتھ ساتھ معصیت کے ہونے کی وجہ سے ہونا چاہئے۔بے شک نعمت میں حجت ہے اور اس میں تبعہ ہے بہرحال اس میں حجت تو وہ اس کے ساتھ معصیت ہے۔اور تبعہ اس میں وہ اس پر قلت شکر ہے پس اللہ معاف کر دے گا تجھ سے جب بھی آپ شکر کو ضائع کریں گے یا کسی گناہ کا ارتکاب کریں گے یا کسی حق میں کوتاہی کریں گے۔(یعنی تقویٰ اور خوف خدا بنیادی بات ہے۔)

ذوالنون مصری کے شکر کے کلمات

۴۵۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن حسن نقاش سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے

سنا یوسف بن حسن سے رے میں انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے، وہ اپنی مناجات میں کہتے تھے۔ کتنی ایسی راتیں ہیں جن میں میں اے میرے مالک ان اعمال کے ساتھ تیرے سامنے آیا ہوں جو تیری طرف سے محرومی کو لازم کرتے ہیں۔ اور میں نے اپنے برے اعمال کے ساتھ اسراف کیا ہے اور حد سے بڑھ گیا ہوں ذلت و رسوائی پر مگر آپ نے میرے عیبوں پر پردہ ڈالا ہے میرے ہم پیالہ و ہم نوالہ لوگوں کے سامنے۔ اور مجھے مستور اور پوشیدہ رکھا ہے تو نے میرے پڑوسیوں کے سامنے اور میری جراتوں پر میری گرفت نہیں کی اور میری بے عزتی نہیں کی تم نے میری خلوت کی برائی کی وجہ سے۔ پس تیرا شکر ہے میرے اعضاء کو سلامت رکھنے پر۔ اور تیرا شکر ہے میری فضیحتوں کو پوشیدہ رکھنے پر بس میں وہی کہتا ہوں جو کچھ کہا تھا ایک نیک بزرگ نے۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے بے شک میں ظالم ہوں۔

۴۵۹۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو حامد شاذلی نے ہراۃ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بقلانی سے انہوں نے سنا عبدالصمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے۔ اے ابن آدم میں نے تجھے حکم دیا تم نے نافرمانی کی اور میں نے تجھے روکا اور تم نے سرکشی کی اور میں نے تجھ سے منہ پھیرا تو تم نے بے پرواہی کی اے وہ انسان جب بیمار ہو جائے تو شکایت کرتا ہے اور روتا ہے اور جب عافیت مل جائے تو سرکشی کرتا ہے اور گناہ کرتا ہے۔

۴۵۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا علی بن حمشاذ سے انہوں نے سنا ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد مذکر سے وہ کہتے ہیں کہ بعض صالحین نے کہا۔ اے میرے معبود میری اطاعت کی اتنی قدر و منزلت نہیں ہے کہ اس سے تیری نعمتوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اور میرے گناہ اتنے بھاری نہیں جو تیرے کرم کا مقابلہ کر سکیں اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے گناہ تیرے کرم کے مقابلے میں بہت کم ہوں گے تیری نعمتوں کے مقابلے میں ہمارے اطاعات سے۔

۴۵۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بعض فقہاء نے کہا کہ بے شک میں اپنے معاملے میں شک میں واقع ہوں میں نہیں دیکھتا کوئی بھلائی اگر اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی برائی ہے سوائے معافات کے اور شکر کے پس بہت سے شکر کرنے والے ہیں۔ مصائب میں اور بہت سے عافیت یافتہ غیر شاکر ہیں پس تم جب اللہ سے سوال کرو تو ان دونوں کا اکٹھے سوال کرو۔

۴۵۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلمہ بن شبیب نے ان کو محمد بن منیب نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو عنبسہ بن ازہر نے وہ کہتے؟ ہیں کہ محارب بن دثار اہل کوفہ کے قاضی اور میرے پڑوسی تھے بسا اوقات میں رات کے وقت ان کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا تھا جو بلند آواز سے یہ دعا کر رہے ہوتے تھے۔ میں وہی صغیر ہوں جس کو آپ نے پالا تھا اس پر تیرا شکر ہے۔ اور میں وہی ضعیف ہوں جسے آپ نے قوی بنایا تھا اس پر بھی تیرا شکر ہے اور میں وہی فقیر ہو جسے آپ نے غنی کیا تھا اس پر بھی تیرا شکر ہے میں وہی محتاج درویش ہوں جسے آپ ہی سنبھالا تھا اس پر تیرا شکر ہے میں وہی مجرد اور چھڑا ہوں جس کو آپ نے بیوی عطا کی تھی اس پر بھی تیرا شکر ہے میں وہی بھوکا ہوں جسے آپ ہی نے پیٹ بھر کھلایا اس پر تیرا شکر ہے میں وہی ننگا ہوں جسے آپ ہی نے لباس پہنایا تھا اس پر تیرا شکر ہے میں پیدل چلنے والا تھا آپ ہی نے مجھے سواری عطا کی اے ہمارے رب حمد و شکر تیرے لئے ہی ہے ایسی حمد جو کثیر ہے ہر حمد سے۔

۴۵۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو علی بن جعد نے اور ابراہیم بن سعید نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو محمد بن سوقہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عون بن عبداللہ کے ساتھ کوفے میں قصر حجاج کے پاس سے گذرا میں نے کہا۔ کاش کہ آپ دیکھتے کہ ہم لوگوں پر کیا مصیبت ٹوٹی تھی یہاں پر حجاج کے زمانے میں۔ اس نے کہا۔ کہ تم گندے ہو گویا کہ تم نے نہیں پکارا کسی ایسی مصیبت کی طرف جو تجھے

پہنچی تھی۔ واپس چل پھر اللہ کی حمد بیان کر اور اس کا شکر کر کیا تم نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔(۱) **ثم کان لم یدعنا الیٰ ضر مسہ** . گذرتا ہے گویا کہ اس نے ہمیں پکارا تھا ہمیں کسی تکلیف میں جو اس کو پہنچی تھی۔

نوٹ:......(۱)......سورۃ یونس کی اس آیت میں اللہ نے انسانوں کا شکوہ بیان کیا ہے کہ جب مصیبت پہنچتی ہے انسان بیٹھے لیٹے اور کھڑے کھڑے ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم وہ مصیبت دور کر دیتے ہیں تو یکا یک وہ سب کچھ بھول بھلا کر ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے کسی پریشانی میں ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔

۴۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے۔ ان کو محمد نے یعنی ابن عمر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو محمد بن لبید نے وہ کہتے ہیں یہ سورۃ نازل ہوئی **الھٰا کم التکاثر** . تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ اور سوائے اس کے نہیں کہ وہ دونوں کالی چیزیں یا عام چیزیں ہیں پانی اور کھجوریں۔ ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن حاضر ہے۔ پس ہم سے کس چیز کا سوال ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ عنقریب ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کے قرض کی ادائیگی کا واقعہ:

۴۵۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد نے ان کو عمار بن ابوعمار نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے ذمے ایک یہودی کی کھجور تھی میرے والد جنگ احد کے دن شہید ہو گئے تھے۔ اور دو باغ چھوڑے تھے۔ اور یہودی کے (قرضہ) کی کھجوروں نے پورے دونوں باغوں کے پھل کا احاطہ کر لیا۔ یعنی اسی میں پورا ہو گیا۔ کھانے لئے کچھ نہیں بچ رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتے ہوئے اس یہودی سے کہا کیا آپ ایسا کریں گے کہ کچھ اس سال سے لیں اور کچھ کو ملتوی کر کے اگلے سال تک مہلت دے دیں مگر یہودی نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ جب کھجوروں کے خوشے کاٹنے کا وقت آئے تو مجھے ضرور اطلاع کرنا میں نے اطلاع کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائے اور میں کھجور کاٹتا رہا اور یہودی کی ادائیگی کے لئے درختوں تلے ناپ کر یا بھر کر دی جاتی رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے رہے برکت کے لئے۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اس کا قرضہ پورا کر دیا چھوٹے باغ کے پھلوں میں سے عمار کی گنتی کے مطابق کہتے ہیں میں پھر ان کے پاس تازہ کھجوریں اور پانی لے کر آیا انہوں نے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور فرمایا۔ یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں تم لوگوں سے سوال ہوگا۔

۴۶۰۰:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن علی بن خشیش مقری نے کوفے میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ کلیمی نے بطور املاء کے ان کو ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ ایلی مفسر نے ان کو محمد بن معمر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمار بن ابوعمار نے ان کو جابر بن عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ آیت **ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم** کہ تم سے اس دن (قیامت میں) نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

فرمایا کہ تازہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی مراد ہے۔

توضیح یہ ہے کہ اس وقت بڑی نعمت جو مسلمانوں کو حاصل تھی وہ یہی تھی اس لئے اسی کا ذکر فرمایا ورنہ نعمتوں کا ذکر قرآن میں عام ہے بے شمار

(۴۵۹۹)...(۱) فی ب ورکان

نعمتیں مراد ہو سکتی ہیں جن کے بارے میں انسان سے سوال ہوگا۔ (مترجم)

تین نعمتوں کے سوا باقی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا:

۴۶۰۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حشرج بن نباتہ نے ان کو ابو بصرہ بصری نے ان کو ابو عسیب مولیٰ رسول اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور میرے پاس سے گذرے اور مجھے بلایا میں آپ کے پاس آیا اس کے بعد آپ ابوبکر صدیق کے پاس گئے اس کو بلایا وہ بھی آ گئے اس کے بعد آپ عمر کے پاس گئے اس کو بلایا وہ بھی آ گئے۔ اس کے بعد چلتے چلتے ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے۔ حضور نے باغ کے مالک سے کہا ہمیں کچی کھجور کھلاؤ (جو ابھی پکی نہیں تھیں) وہ ایک خوشہ لے کر آیا اور لا کر سامنے رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا پھر پانی منگوایا اور پانی پیا پھر فرمایا تم ان نعمتوں کی بابت ضرور پوچھے جاؤ گے قیامت کے دن۔ حضرت عمر نے خوشہ لیا اور زمین پر دے مارا جس سے کچھ کھجوریں بکھر گئیں رسول اللہ کی جانب۔ پھر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے قیامت کے دن اس کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں مگر تین چیزوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا وہ کپڑا جس کی ساتھ انسان اپنا ستر ڈھانکے اور روٹی کا ٹکڑا جس کے ساتھ اپنی بھوک روکے اور وہ پتھر (کی جھونپڑی) جس میں گرمی اور سردی میں اندر داخل ہو جائے (یعنی جس کے ساتھ گرمی سردی سے بچاؤ کرے۔)

۴۶۰۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو صالح بن محمد بغدادی نے ان کو حمزہ نے ان کو سعید بن سلیمان نے اور عبداللہ بن ابو شیبہ نے اور یحییٰ بن ایوب مقابری نے۔ اور محرز بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے خلف بن خلیفہ نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں راستے مل گئے آپ نے پوچھا اس وقت تم لوگوں کو کون سی ضرورت باہر لے آئی تمہارے گھروں سے؟ دونوں نے بتایا کہ بھوک باہر لے آئی ہے۔ یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے بھی یہی چیز لے آئی ہے اچھا پھر چلیں چنانچہ وہ تینوں ایک انصاری کے پاس گئے۔ اتفاق سے وہ بھی گھر پر نہیں تھا۔ مگر اس کی بیوی نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے مرحبا اھلاً وسھلاً (یعنی خوش آمدید کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ بولی کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ جب انصاری آ گیا اور اس نے آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو بولا الحمد للہ آج تو میرے گھر میں نہایت ہی بزرگ مہمان تشریف لائے ہیں وہ جلدی سے گیا اور عرب کی ثقافت کے مطابق جلدی سے کھجور کا ایک خوشہ کاٹ کر لے آئے جس میں کچھ کچی کھجوریں تھیں اور کچھ پکی ہوئی تازہ تھیں اور کچھ کچھ خشک تھیں بولا کھائیے۔ اور اس نے چھری لی (اور ذبح کرنے کے لئے بکری تلاش کرنے لگا) تو حضور نے فرمایا کہ دودھ دینے والی کو نہ پکڑنا۔ چنانچہ اس نے بکری ذبح کر کے پکوائی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب پیٹ بھر کر کھانا کھا چکے اور خوب سیر ہو کر پانی پی چکے تو حضور نے ابوبکر اور عمر کو فرمایا۔

اللہ کی قسم تم لوگوں سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ تمہیں گھروں سے بھوک نے نکالا تھا۔ پھر تم واپس بھوکے نہیں جاؤ گے بلکہ تمہیں یہ نعمتیں مل گئیں۔

ان کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن شبہ سے اور اس کو مسلم نے حدیث عبدالواحد بن زیاد سے اس نے کیسان سے نقل کیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے عیسیٰ بن یونس نے یزید بن کیسان سے مختصراً اور کہا ہے کہ یہ تینوں حضرت ابو الہیثم بن تیہان انصاری کے پاس گئے تو اس نے ان

(۴۶۰۲) ... (۱) زیادۃ من ب (۲) زیادۃ من ب (۳) زیادۃ من ب

کی ضیافت کے لئے بکری ذبح کی تھی۔

۴۶۰۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی۔ ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور ایسے وقت گھر سے نکلے کہ ایسے وقت نہیں نکلتے تھے اور اس وقت آپ سے کوئی ملتا بھی نہیں تھا اور ابوبکر صدیق بھی ان کے پاس آ گئے آپ نے پوچھا آپ کو کیا چیز لے آئی اے ابوبکر؟ بولے کہ حضور سے ملاقات کرنے آپ کے چہرہ انور کو دیکھنے اور آپ کو سلام کرنے کے لئے کچھ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ عمر بھی آ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کو کون سی بات لے آئی اے عمر؟ بولے کہ بھوک حضور نے فرمایا کہ مجھے بھی کچھ بھوک لگ رہی ہے اچھا پھر چلو ابوالھیثم بن تیھان انصاری کے پاس کہتے ہیں برادران نے ابوالھیثم کا قصہ بیان کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوالھیثم کے گھر مہمان بننے کا واقعہ:

۴۶۰۴:۔۔۔۔۔شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ کہ مکمل حدیث جو ابوعبداللہ حافظ نے ہم کو بتائی بطور اجازت کے وہ یہ ہے کہ عبدان بن یزید بن یعقوب دقاق نے ان کو خبر دی ہے ان کو ابراہیم بن حسن بن دیزیل نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شیبان بن عبدالرحمن نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی کچھ بھوک لگی ہے اچھا پھر ابوالہیثم بن تیھان انصاری کے گھر چلو وہ ایسا آدمی تھا کہ اس کی کھجوریں بہت تھیں بکریاں بہت تھیں اور ان کے کوئی نوکر چاکر بھی نہیں تھے جب گئے تو وہ گھر پر نہیں تھے انہوں نے پوچھا ان کی اہلیہ سے کہ آپ کے شوہر کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی بھرنے گئے ہیں۔ وہ لوگ کچھ زیادہ دیر نہیں ٹھہرے تھے کہ ابوالھیثم پانی کی مشک لئے پہنچ گئے اس نے مشک رکھ دی اور وہ آ کر حضور کو سینے سے لگا کر ملنے لگا اور یہ کہا کہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں اور وہ انہیں لے کر باغ میں چلا گیا اور ان کے لئے دستر خوان بچھا دیا پھر ایک کھجور کے درخت کے پاس سے جا کر ایک خوشہ کاٹ کر لایا وہ لا کر آگے رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ہمارے لئے تازہ پکی ہو کھجورا الگ نہیں کریں گے۔ وہ بولے یا رسول اللہ میں نے چاہا ہے کہ آپ لوگ خود جو پسند کریں وہ کھائیں پکی ہوئی تازہ یا آدھی کچی اور آدھی پکی چنانچہ انہوں نے وہ کھجوریں کھائیں اور وہ پانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا یہ ٹھنڈا سایہ یہ تازہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔ پھر ابوالھیثم چلے گئے تا کہ ان کے لئے کھانا لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔ لہٰذا اس نے ایک بکرا یا بکری کا بچہ ان کے لئے ذبح کیا۔ اور اسے پکا کر ان کے پاس لے آیا انہوں نے اسے کھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرا کوئی نوکر بھی ہے؟ اس نے بتلایا کہ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس کچھ قیدی آ جائیں تو تم آنا میرے پاس۔ (ہم آپ کو خادم دے دیں گے) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آ گئے تھے جن کے ساتھ تیسرا کوئی نہیں تھا۔ اور آپ کے پاس ابوالھیثم بھی آ گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے کوئی ایک چن لو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی میرے لئے منتخب فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یہ لے لیجئے۔ میں نے اسے دیکھا ہے کہ یہ نماز پڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ تم اچھا سلوک کرنا۔ ابوالھیثم وہ خادم لے کر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور اس کو جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتائی۔ ان کی بیوی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تم سے کہا ہے تم اس بات تک نہیں پہنچ سکو گے ہاں مگر یہ کہ تم اس کو آزاد کر دو انہوں نے کہا کہ یہ آزاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے کوئی نبی یا اس کا نائب ایسا نہیں بھیجا مگر اس کے لئے دو راز دان ہوتے تھے ایک راز دان دوست ان کو امر بالمعروف کرتا اور نہی عن المنکر کرتا تو دوسرا راز دان دوست ان کو نقصان پہنچانے میں کمی نہ کرتا جو شخص

برے دوست یا راز دان سے بچایا گیا وہ واقعی بچا لیا گیا اس کو ابو مجاہد نے عبداللہ بن کیسان سے روایت کیا ہے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے کئی اضافوں کے ساتھ۔ انہوں نے ابوب کہا ابوالہیثم کے بدلے میں اور اضافے میں سے یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ یہ بات اصحاب رسول پر شاق گذری۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جب جب تمہیں ایسی نعمت ملے تو تو یہ کہہ کر ہاتھ لگاؤ:

بسم اللہ وبرکۃ اللہ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت کے ساتھ استعمال کرتا ہوں۔

اور کھا کر کہے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں پیٹ بھر کھلا دیا اور خوب سیراب کیا اور ہمارے اوپر انعام فرمایا۔ یہ دعا کرنا شکر کو پورا کر دے گا اور سوال کو روک دے گا۔

میزبان کے لئے برکت کی دعا کرنی چاہئے:

۴۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن اسحٰق سکنی نے ان کو ابو ھارون سہل بن سادویہ نے ان کو عمرو بن محمد بن حسین نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو یزید بن ابو خالد نے ان کو زید جذری نے ان کو شرحبیل وائی نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالہیثم بن تیہان نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے ہم لوگوں نے کھایا پیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کو ثواب اور اجرو بدلہ دو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ کون سی چیز کو معاوضہ میں دیں فرمایا کہ تم لوگ اس کے لئے برکت کی دعا کرو اس لئے کہ کوئی آدمی جب کسی کے ہاں کھائے پیئے کسی کا کھانا اور پینا پھر اس کے لئے برکت کی دعا کرے یہی ان کی طرف سے اس کا ثواب اور بدلہ ہے۔

۴۶۰۶:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور عباس بن فضل بصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو عمر بن ابوسلمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور بیٹھے پھر ابوبکر آ گئے وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گئے آپ سے پوچھا کہ کس بات نے آپ کو نکالا اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھوک نے، ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے بھی بھوک نے ہی نکالا ہے پھر عمرؓ آئے اور انہوں نے بھی ایسی ہی بات کی رسول اللہ نے فرمایا کہ چلو ہم ابوالہیثم کے گھر چلیں۔ چنانچہ یہ تینوں اس کے گھر پہنچے مگر وہ موجود نہیں تھا مگر اس کی بیوی نے اجازت دی اور یہ لوگ اندر جا کر بیٹھ گئے اتنے میں ابوالہیثم آ گئے اور جا کر ان کے لئے کھجور کا خوشہ کاٹ کر لے آئے انہوں نے اس سے تازہ کھجوریں اور پکی کھجوریں کھائیں۔ اور پھر وہ جا کر ان کے لئے کچھ ذبح کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع کر دیا کہ ہماری وجہ سے کوئی دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا چنانچہ وہ گوشت پکا کر لے آیا اور تازہ کھجوریں اور نیم پکی کھجوریں انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا بے شک یہ ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔ پھر ابوالہیثم سے کہا کہ جب ہمارے پاس قیدی آ جائیں تو تم ہمارے پاس آنا ہم تیرے لئے خادم کا آڈر کر دیں گے۔ جب قیدی آ گیا تو ابوالہیثم گئے۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اپنے لئے ان میں سے جون سا تم چاہو منتخب کر لو اس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لئے منتخب فرما دیں۔ آپ نے فرمایا مشورہ جس سے مانگا جائے وہ امین ہوتا ہے دو یا تین بار فرمایا پھر فرمایا کہ یہ قیدی تم لے لو اور اس کے بارے میں مجھ سے بھلائی کرنے کی وصیت قبول کر لو میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے مجھے تو نماز

(۴۶۰۳)......(۱) فی الأصل فانه. (۴۶۰۵)......(۱) زیادة من ب. (۴۶۰۶)......(۱) زیادة من ب

(۲)...... فی ب فلذاک

پڑھنے والوں کے قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ابوالھیثم نے ان کو لے لیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیا۔ وہاں جا کر بولا کہ بے شک رسول اللہ نے مجھے تیرے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرمائی ہے پس تو اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ھشیم نے ان کو ابو اسحٰق کوفی نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی کہ ابوالھیثم نے اس سے کہا کہ آپ اللہ کے واسطے آزاد ہیں اور آپ کے لئے میرے مال میں سے حصہ ہے۔

آخرت میں چھوٹی چھوٹی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا:

۴۶۰۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد جعفر بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن حجاج بن رشید بن ان کو محمد بن وھب دمشقی نے ان کو عبداللہ بن علاء بن زبر نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راھویہ نعمانی نے ان کو عبداللہ بن عبدالواحد بزاز نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید نے ان کو عبداللہ بن علاء بن زبر نے ان کو ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

پہلی چیز جس کے ساتھ بندہ حساب دے قیامت کے دن وہ یہ ہوگا کہ کیا میں نے آپ کو: سمائی صحت نہیں دی تھی۔ اور میں نے تجھے ٹھنڈے پانی کے ساتھ سیراب نہیں کیا تھا۔

دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ علاوہ اس کے کہ ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ضحاک بن عبداللہ بن عرزب نے۔

۴۶۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوقماش نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے کہیں گے اے ابن آدم کیا میں نے تجھے گھوڑے اور اونٹ کی سواری نہیں دی تھی اور تجھے عورتوں کے ساتھ جوڑا بنایا تھا اور میں نے تجھے ایسا بنایا کہ تو مال غنیمت کی چوتھائی لیتا تھا (یا اللہ کی نعمتیں کھا کر پھیلتا تھا) اور سرداری کرتا تھا۔ وہ کہے گا کہ جی ہاں ایسے کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا ان تمام چیزوں کا شکر کیا ہے؟

۴۶۰۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عاصم نے ان کو ذکوان نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مثل یہی حدیث ہے جس کو روایت کیا ہے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث میں۔

اس کو مسلم نے تخریج کی ہے۔ اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب البعث والمنشور میں۔

۴۶۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ میں نے کہا میں عبداللہ کا بیٹا ہوں انہوں نے پوچھا کہ کون عبداللہ؟ میں نے کہا کہ ابن قیس انہوں نے فرمایا مرحبا اے بھتیجے اس کے بعد فرمایا کہ:

(۴۶۰۹) (۱) زیادة لیست فی ب (۲) مابین المعکوفین سقط من أ

اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمتیں گنوائے گا یہاں تک کہ گنوائے گا اس پر وہ جو بعد میں اور کہے گا کہ تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں فلاں کی تجھ سے شادی کرادوں اس کا نام لے کر سو میں نے وہ کردی تھی۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۴۶۱۱:.......اور تحقیق روایت کیا گیا ہے بطور مرفوع روایت جس نے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حجاج بن نصیر نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے کہے گا کیا تم نے فلاں فلاں بیماری میں مجھے نہیں پکارا تھا سو میں نے تجھے اس سے عافیت عطا کردی تھی کیا تم نے یہ دعا نہیں کی تھی کہ میں تیری قوم کی شریف ترین عورت کے ساتھ تیری شادی کرادوں سو میں نے وہ کرادی تھی کیا فلاں فلاں دعا قبول نہیں کی تھی۔

۴۶۱۲:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو حبان نے ان کو سعید بن طریف نے ان کو اصبغ بن نباتہ نے ان کو علی بن ابوطالب نے اس نے کہا کہ نعمتیں عافیت ہیں۔

۴۶۱۳:.......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول میں۔ لتسئلن یومئذ عن النعیم کہ تم اس دن نعمتوں کے بارے ضرور پوچھے جاؤ گے۔

فرمایا کہ نعمتیں۔ اجسام کی صحت آنکھوں کی صحت کانوں کی صحت ہیں۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھیں گے کہ کہاں کہاں ان کو استعمال کیا تھا حالانکہ وہ اس بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہے یہی بات اس آیت میں مذکور ہے:

ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولاً.

بے شک کان۔ آنکھ اور دل یہ سب کے سب ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۴۶۱۴:.......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ابوبکر بن اسود سے ان کو بکار بن صغیر نے ان کو عبداللہ بن عقیل بن سمر ریاحی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ٹھنڈا پانی پیا تو وہ رو پڑے۔ حتیٰ کہ ان کا رونا شدید ہوگیا پوچھا گیا کہ آپ کیوں روئے فرمایا کہ میں نے اس موقع پر قرآن کی یہ آیت یاد کرلی تھی و حیل بینهم و بین ما یشتهون. آڑ کردی جائے گی ان کے اور ان کی خواہشوں کے درمیان۔ اور میں جانتا ہوں کہ اہل جہنم کوئی خواہش نہیں کریں گے سوائے ٹھنڈے پانی کے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

افیضو اعلینا من المآء. او مما رزقکم اللّٰه

ہمارے اوپر پانی انڈیل دو یا کچھ اس میں سے جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے۔

۴۶۱۵:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن نعمان بن بشیر نیساپوری نے بیت المقدس میں ان کو نعیم بن حماد نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لتسئلن یومئذ عن النعیم.

کہ تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا۔ فرمایا کہ مراد ہے امن اور صحت۔

(۴۶۱۰)......(۱) فی ب خلی (۴۶۱۱)......(۱) سقط من أ

۴۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی نے ان کو قاسم بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا قتادہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لتسئلن یومئذ عن النعیم

کہ تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔انہوں نے فرمایا کہ امن اور صحت مراد ہے۔

۴۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا کہ صحت جیسا کوئی غنیٰ نہیں ہے اور دل کی خوشی جیسی کوئی نعمت نہیں ہے۔

۴۶۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو مصعب بن مقدام نے ان کو سفیان بن سعید ثوری نے ان کو سلیمان بن مہران اعمش نے ان کو مجاہد بن جبر نے ان کو ابن عباس نے یہ آیت:

جعل فیکم انبیآء

تمہارے اندر نبی بنائے۔

مراد ہے ان میں نبی بنائے۔

وجعلکم ملوکاً

اور تمہیں بادشاہ بنایا۔

فرمایا کہ مراد ہیں عورت اور خادم بنائے۔

واٰتاکم مالم یؤت احداً من العالمین.

اور تمہیں وہ نعمت دی جو اہل عالم میں سے کسی کو نہ ملی۔وہ یہ نعمت تھی کہ وہ اس دن اس کی خصوصی نگہداشت میں تھے۔

۴۶۱۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومنصور بن قاسم عتکی نے ان کو محمد بن احمد بن انس نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو خبر دی شرحبیل بن شریک نے کہ اس نے سنا تھا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔کہ دنیا ساری اسباب ہے اور بہترین سامان نیک صالح عورت ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ابن نمیر سے (حدیث عائذ اور رمانہ)۔

پانچ سو سال تک پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کرنے والے ایک بزرگ کا دلچسپ واقعہ:

۴۶۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح بصری نے ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن ہرم قرشی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابھی میرے خلیل جبرائیل علیہ السلام یہاں سے گئے ہیں انہوں نے کہا ہے اے محمد قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا جس نے پانچ سو سال تک پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی تھی۔جو کہ سمندر کی وسط ہے جس کی لمبائی چوڑائی تیس ہاتھ ہے ضرب تیس ہاتھ۔ہر کونے سے چار ہزار فرسخ کو اس کو احاطہ کرتے ہیں۔اللہ نے اس کے

(۴۶۱۶)......(۱) سقط من أ (۴۶۱۸)......(۱) سقط من أ

لئے اس میں ایک میٹھا چشمہ جاری کردیا تھا جو کہ ایک انگلی کے برابر چوڑا تھا جو پانی پھینکتا تھا۔ اور وہ پانی پہاڑ کی جڑ میں صاف ہوجاتا تھا اور ایک درخت انار کا جس سے ہر رات ایک انار آتا جو کہ اس کی غذا بنتا جب شام ہوتی وہ نیچے اتر کر وضو کرتا۔ اور وہ انار لے لیتا اور اسے کھا کر پھر وہ نماز میں کھڑا ہوجاتا۔ اس نے اپنے رب سے تمنا کی کہ وہ اس کی روح سجدے کی حالت میں قبض کرے یا اللہ تعالیٰ اس کے لئے زمین کو اور ہر شئی کو ایسا کردے کہ اس کو کوئی شئی خراب نہ کرے مرنے کے بعد یہاں تک کہ اللہ اس کو اسی حالت سجدے میں قیامت کے روز اٹھائے اللہ نے قبول کرلی ہم اس پر سے گذرتے ہیں ہمیں جب ہم رو کے چڑھتے ہیں یا نیچے اترتے ہیں ہم اس کو علم میں پاتے ہیں قیامت کے دن وہ اٹھایا جائے گا اور اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس کے لئے رب فرمائے گا میرے بندے کو جنت میں داخل کردو میری رحمت کے بدلے میں وہ کہے گا اے میرے رب میرے عمل کے بدلے میں داخل کردے اللہ فرمائے گا میرے بندے کو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کردو وہ کہے گا بلکہ میرے عمل کے بدلے میں پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ میری نعمت کا اور اس کے عمل کا مقابلہ کرو پس پہلے آنکھ والی نعمت کو لیا جائے گا وہ پانچ سو سال کی عبادت کو احاطہ کرلے گی اور باقی پورے جسم کی نعمتیں اس پر زائد رہ جائیں کہ جن کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی نیکی اس کے پاس نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائے گا لے جاؤ میرے بندے کو جہنم میں فرمایا کہ وہ گھسیٹا جائے گا جہنم کی طرف لہذا وہ بندہ پکارے گا اے میرے رب اپنی رحمت کے ساتھ مجھے جنت میں داخل کردے اللہ تعالیٰ فرمائے گا واپس لاؤ اس کو پھر اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ کہے گا اے میرے بندے تجھے کس نے پیدا کیا جب کہ تو کوئی شئی نہیں تھا وہ کہے گا اے میرے رب آپ نے ہی تو مجھے پیدا کیا تھا کیا یہ تیری طرف سے تھا یا محض میری رحمت کے ساتھ تھا؟ وہ کہے گا کہ بلکہ تیری رحمت کے ساتھ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ پانچ سو سال کی عبادت کی قوت تجھے کس نے دی تھی وہ کہے گا کہ آپ نے دی تھی پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تجھے سمندر کی موجوں کے بیچوں بیچ پہاڑ میں کس نے اتارا تھا اور تیرے لئے پانی کس نے نکالا تھا نمکین پانی میں سے میٹھا پانی اور رات تیرے لئے انار کس نے بنایا وہ تو سال میں ایک بار لگتا ہے۔ اور تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں تجھے حالت سجدہ میں قبض کروں میں نے ایسا ہی کیا تھا تیرے ساتھ۔ بندہ کہے گا اے رب آپ نے ہی کیا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ یہ سب کچھ میری رحمت سے ہوا تھا لہذا آج میں نے جنت میں بھی اپنی رحمت کے ساتھ داخل کیا ہے۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کردو میری رحمت کے ساتھ پس اچھا بندہ تھا تو میرا اے میرے بندے۔ اس کو جنت میں داخل کردو۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ تمام اشیاء اللہ کی رحمت کے ساتھ ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۶۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو عبدالوہاب بن عطا نے ان کو خبر دی سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے پیچھے حدیث عمران بن حصین کے بعث کے بارے میں۔ حضرت قتادہ نے فرمایا کہ بے شک اہل اسلام قلیل ہیں کثیر لوگوں میں لہذا اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو اور اس کی طرف رغبت کو بلند کرو چاہئے کہ اس کی رحمت تمہارے نزدیک تمہارے اعمال کی نسبت زیادہ یقینی ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ کوئی نجات پانے والا ہرگز نجات نہیں پائے گا مگر اس کی رحمت کے ساتھ اور ہرگز کوئی ہلاک نہیں ہوگا ہلاک ہونے والا مگر اپنے عمل کے ساتھ۔

پچاس سال کی عبادت ایک رگ کے آرام کے برابر ہے:

۴۶۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے کہا ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن صفوان نے اور وہ وھب کے نواسے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وھب بن منبہ نے کہا کہ ایک عبادت گذار نے پچاس سال تک اللہ کی عبادت کی پھر اللہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے تجھے معاف کردیا

(۴۶۲۱)......(۱) سقط م أ (۲)......في ب ولكن

ہے۔اس نے کہایارب اپ نے مجھے کیامعاف کیا ہے میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا تھا۔لہذ اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن کی ایک رگ کو حکم دیا اس نے درد کرنا شروع کیالہٰذا اس بے آرامی کی وجہ سے وہ نہ تو سو سکا اور نہ ہی عبادت کرسکا نہ ہی نماز پڑھی پھر وہ آرام کرگئی تو سو گیا رات کو فرشتہ اس کے پاس آیا اور اس نے اس کے آگے شکایت کی اور اپنی تکلیف اس کو بتائی فرشتے نے کہا بے شک تیرا رب فرماتا ہے کہ تیری پچاس سالہ عبادت اس ایک رگ کے آرام کرجانے کے برابر ہے یعنی وہ اسی کھاتے میں لگ گئی ہے۔

۴۶۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوایوب قرشی مولیٰ بنی ہاشم نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے کہا اے میرے رب مجھے بتادیجئے کہ مجھ پر تیری سب سے کم تر نعمت کون سی ہے اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی۔اے داؤد سانس لیجئے انہوں نے سانس لیا یہ میری ادنیٰ نعمت تھی تیرے اوپر۔

اللہ کی نعمتیں شمار میں نہیں آسکتیں:

۴۶۲۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن صالح نے انہوں نے کہا کہ بعض علماء ایسے تھے کہ وہ جب یہ آیت تلاوت کرتے:

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو نہیں کرسکتے۔

تو وہ یوں کہتے تھے پاک ہے وہ ذات جس نے نہیں بنائی کسی ایک میں نعمت کی معرفت۔مگر معرفت کوتاہی کے ساتھ اس کی معرفت سے جیسے کہ اس نے نہیں بنایا کسی ایک میں اپنا ادراک اکثر علم سے کہ بے شک وہ ادراک نہیں کرسکے گا پس اس نے کردیا ہے اپنی نعمتوں کے معرفت کوتاہی کے ساتھ اس کی معرفت سے "شکر" جیسے قدردانی کی ہے اہل عالم کے علم کی کہ بے شک وہ نہیں ادراک کرسکے اس کا پس کردیا ہے اس کو ایمان بوجہ اس کی طرف سے اس بات کے علم کے کہ بندے اس سے تجاوز نہیں کریں گے۔

۴۶۲۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل نجات دے سکے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا آپ بھی اپنے عمل کے ساتھ نجات نہیں پاسکتے؟ فرمایا کہ اور میں بھی نہیں پاسکتا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے ڈھانپ لے۔

مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے زہیر سے اس نے جریر سے۔

۴۶۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن محمد مروزی نے ان کو شعر بتائے عبداللہ کو کسی نے ایک آدمی کی مصروفیت کے بارے میں اپنے مال سے اور اولاد سے جب بیمار ہوتا ہے۔

۴۶۲۶:......مکرر ہے۔اور ہمیں شعر بتالے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو شعر سنائے ابوالقاسم عبداللہ بن محمد فقیہ نے ان کو شعر سنائے بعض اہل ادب نے۔

اے میرے بھائی اگرچہ مال جمع کرنا مجھے بہت اچھا لگتا ہے مگر تیرے بعد میرے پاس صحت بدن میں نہیں ہے بے شک مال زینت ہے خوبصورتی ہے اور اولاد میں عزت ہے اور بیماری تجھ سے بھلوادے گی یاد مال کی اور اولاد کی۔

(۴۶۲۶)......(۱) زیادۃ من ب

اور کوہی کی ایک روایت میں ہے۔ مال کی اور اولاد کی محبت۔

۴۶۲۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد زاہد نے ان کو احمد بن عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی نے ان کو میتب بن واضح نے ان کو ابن عباس نے ان کو شرحبیل نے ان کو ابودرداء نے۔ انہوں نے کہا کہ۔ کہ غنی ہونا جسمانی صحت ہے۔

۴۶۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو خبر دی عبدالوہاب نے ان کو ابن عطاء نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے دونوں اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں۔ ان الانسان لربه لکنود۔ بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے کہ کنود بمعنی کفور ناشکرا ہے۔

ابونصر عبدالوہاب کہتے ہیں میں نے کلبی سے سنا وہ اللہ کے اسی قول کے بارے میں کہتے تھے۔ ان الانسان لربه لکنود فرمایا کہ کنود بالنعمت وہ ہے جو بخیل ہو اس چیز کے ساتھ جو اس کو عطا ہوئی ہے وہ شخص ہے جو دینے سے منع کر دے۔ جو اپنے غلام کو کچھ نہ دے اور اکیلا کھا جائے اور بھوکے کو بھی نہ دے خواہ اس کی قوم میں ہو۔ کنود اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اس میں یہ صفات نہ ہوں۔

۴۶۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سبحان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن حراس نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو شعیب بن حجاب نے ان کو حسن بن ابوالحسن نے کہ ان الانسان لربه لکنود. بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے مراد یہ ہے کہ وہ مصائب کو گنتا رہتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

۴۶۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو محمود وراق نے اس بارے میں۔ شعر کہے جن کا مطلب یہ ہے۔ اے کوئی شخص جو اپنے عمل میں ظالم ہے۔ ظلم، ظلم کرنے والے پر لوٹ کر آتا ہے۔ کب تک اور کہاں تک مصیبتوں کو گنتا رہے گا اور نعمتوں کو نظر انداز کرتا رہے گا۔

۴۶۳۱:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر نے ان کو ابوجعفر محمد بن جریر طبری نے وہ کہتے ہیں۔ دو عادتیں ایسی ہیں جن کے طریقے کو میں پسند نہیں کرتا غنی آدمی کا اترانا اکڑنا اور فقیر آدمی کا ذلت ظاہر کرنا۔ جب تو غنی بن جائے تو اکڑ خان نہ بن اور جب تو فقیر ہو جائے تو زمانے سے چھپا۔

شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے کتاب السنن میں وہ احادیث ذکر کر دی ہیں جو سجدہ شکر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور ان میں تاکید ہے دلالت ہے شکر منعم کے لئے اس نعمت پر اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

(۴۶۲۸)......(۱) سقط من أ

فصل:......عقل کی فضیلت

جو کہ اللہ کی ان عظیم نعمتوں میں سے ہے جن کے ذریعے اس نے اپنے بندوں کو عزت بخشی ہے

۴۶۳۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد بن میتب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عاشی نے ان کو صالح مری نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا۔تم آگے آؤ وہ آیا پھر اس سے کہا کہ پیچھے ہو جاؤ پیچھے ہو گیا اور فرمایا کہ میں نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو تجھ سے زیادہ مجھے محبوب ہو میری تیرے ہی ذریعے عبادت کی جائے گی اور تیرے ہی ساتھ میری معرفت ہوگی اور تیرے ہی ساتھ میں لوں گا اور تیرے ذریعے میں دوں گا۔

یہ حسن کا قول ہے اور مشہور ہے اور تحقیق نبی کریم سے مروی ہے غیر قوی اسناد کے ساتھ۔

۴۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوبکر احمد بن نصر ازدی نے بغداد میں ان کو محمد بن بکار نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے فرمایا۔

جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا کھڑا ہو جا وہ کھڑا ہو گیا پھر اس سے کہا کہ پیچھے ہو جا وہ پیچھے ہو گیا پھر اس سے کہا کہ آگے آ جا وہ آگے آ گیا۔پھر اس سے کہا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا پھر اس سے کہا کہ میں نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو تم سے بہتر ہو یا تم سے افضل ہو یا تم سے احسن ہو سے۔تیرے ذریعے میں لوں گا اور تیرے ذریعے دوں گا اور تیرے ساتھ میری پہچان ہوگی اور تیرے ساتھ ثواب عطا کروں گا اور تیرے ہی خلاف گرفت ہوگی۔

۴۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عبدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو یحییٰ بن صالح حاطمی نے ان کو حفص بن عمر نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے زیادہ کیا ہے کہ تجھ سے زیادہ محترم کوئی شئی نہیں ہے فرمایا کہ تیرے ساتھ خیر و سزا دوں گا اور تیرے ہی لئے ثواب ہوگا اور تیرے اوپر عذاب پہنچے گا۔

۴۶۳۵:......ابواحمد نے کہا اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن موسیٰ بن زنجویہ قطان نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو حفص بن عمر قاضی حلب نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

قیامت کے دن عقل کے مطابق اجر دیا جائے گا:

۴۶۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد مروزی نے ان کو منصور بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک ایک آدمی ہوگا اہل جہاد سے اور اہل صلوٰۃ سے اور ان میں سے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے حالانکہ نہیں جاری ہوگا اس کا اجر قیامت کے دن مگر بقدر اس کی عقل کے۔

۴۶۳۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو منصور بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبیداللہ بن نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔بے شک ایک آدمی ہوگا اہل صلوٰۃ میں سے کوئی اہل صوم اہل زکاۃ اور اہل عمرہ میں سے یہاں تک آپ نے خیر کے سارے کام ذکر کئے اور فرمایا کہ نہیں جزا دیا جائے گا قیامت کے دن مگر بقدر اس کی عقل کے یہ دوسرے طریقے سے مرسل روایت کی گئی ہے۔

۴۶۳۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابو النضر ہاشم بن قاسم نے ان کو فقیہ نے ولید عمصی نے ان کو خلید بن دعلج نے معاویہ بن قرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔لوگ خیر کے عمل کریں گے مگر وہ اجر اپنی عقلوں کے مطابق دیے جائیں گے۔

۴۶۳۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن علاء بن کریب نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو احمد بن بشر نے ان کو اعمش نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو عطاء نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی تھے اس کے پاس ایک گدھا تھا۔اس نے دعا کی۔اے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ میرے پاس صرف ایک ہی گدھا ہے اللہ اگر تیرے پاس اور گدھا ہو تو اس کو بھیج دے وہ میرے گدھے کے ساتھ چرے۔فرمایا کہ ان کے نبی نے اس کو کچھ کہنے کا ارادہ کیا تو اللہ نے ان کو وحی فرمائی کہ چھوڑ دیجئے اس کو میں ہر انسان کو اس کی عقل کے بقدر ثواب دوں گا۔یہ حدیث موقوف ہے اور مرفوع بھی مروی ہے۔

۴۶۴۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو سعد زاہد نے ان کو ابو الحسین صیر فی نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو مسلم بن جنادہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسین بن اسماعیل محاملی نے ان کو ابو السائب مسلم بن جنادہ نے انہوں نے سنا احمد بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اعمش نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو عطاء نے ان کو جابر نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی اپنے گرجے میں عبادت کرتا تھا آسمان سے بارش برسی تو زمین سبزہ سے ہری بھری ہوگئی۔اس نے گدھے کو گھاس چرتے دیکھا تو دعا کرنے لگا اے میرے رب اگر تیرا بھی کوئی گدھا ہوتا تو میں اس کو بھی اپنے گدھے کے ساتھ چراتا۔یہ بات انبیاء بنی سرائیل میں سے ایک نبی تک پہنچی تو اس نے اس کے خلاف دعا کرنے کا ارادہ کیا اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میں لوگوں کو ان کی سمجھ بوجھ کے اندازے اور معیار کے مطابق جزا دوں گا۔

یہ الفاظ مالینی کے ہیں۔اس روایت کے ساتھ احمد بن بشیر کوفی متفرد ہے۔واللہ اعلم۔

۴۶۴۱:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حکیم بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابو خروہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تمہیں کسی آدمی کا اسلام حیرت میں نہ ڈالے یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ اس کی عقل نے کیا گرہ باندھی ہے۔

۴۶۴۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن محمد۔بن عبداللہ شافعی نے ان کو عبداللہ بن حسن بن احمد نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے خرقی نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو اسحق بن راشد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ خوش لگے تمہیں کسی آدمی کا اسلام لانا حتیٰ کہ تم جان لو اس کی عقل کی گرہ کو۔اسی طرح پایا اس نے اسحاق بن راشد کو۔

۴۶۴۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ نے ان کو ابو بکر بن احمد بن عبداللہ فوقانی نے وہاں پر اور ابو سعدی محمد بن خوش نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہیں کسی آدمی کا اسلام اس وقت تک خوش نہ کرے یہاں تک کہ تم یہ جان لو کہ اس کی عقل نے کیا عقیدہ قائم کیا ہے۔

علی بن حسین شافعی اس کی روایت میں متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

مرد کا قیام و بقاء اس کی عقل ہے:

۴۶۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی حسین بن محمد صغانی مرو میں ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو حامد بن آدم نے ان کو

ابو غانم نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد کا قیام بقا اس کی عقل ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے جس کی عقل نہیں ہے۔

حامد اس روایت کے ساتھ متفرد ہے اور اس پر جھوٹ کی تہمت بھی لگی ہے۔

۴۶۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالعزیز بن سلیمان حرلی نے ان کو نضر بن عاصم نے ان کو عبدالمجید نے میرا خیال ہے کہ وہ مروان بن سالم ہے۔ اس نے صفوان سے اس نے عمرو سے اس نے شریح بن عبید سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی آدمی کے بارے میں کوئی خبر عبادت میں شدت وسختی کی پہنچتی تو ایک تو یہ پوچھتے کہ اس کی عقل کیسی ہے؟ جب لوگ بتاتے کہ ٹھیک ہے درست ہے تو آپ یہ فرماتے کہ میں بھی اس کے بارے میں یہی امید کرتا ہوں اور جب بتاتے کہ کوئی مسئلہ ہے اس کی عقل کے باری میں تو فرماتے کہ ہرگز نہیں پہنچے گا تمہارا ساتھی جہاں گمان کرتے ہیں۔

شیخ نے کہا ہے کہ اس روایت میں مروان بن سلام جوینی اکیلا ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔

۴۶۴۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوسعید محمد بن محمد بن ربیع نسوی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے عسقلان میں ان کو ابراہیم بن یحییٰ بن یحییٰ غسانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوادریس خولانی نے۔ ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا۔ اے ابوذر تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں۔ اور رک جانے جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں اور حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔

عقل مال ومتاع سے کئی گناہ بہتر ہے:

۴۶۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن جراح عدی نے ان کو محمد بن منذر بن سعید نے ان کو احمد بن یحییٰ صوفی نے ان کو عثمان بن سعید احولی نے ان کو محمد بن عبداللہ حبطی نے اہل تستر سے ان کو شعبہ بن حجاج ان کو ابواسحاق نے عاصم بن ضمرہ سے اس نے علی سے کہ انہوں نے کہا جس سے اے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

عقل مال سے زیادہ بہتر ہے۔ اور جہالت سے زیادہ سخت کوئی فقر ومحتاجی نہیں ہے اور خود پسندی سے زیادہ سخت کوئی تنہائی نہیں ہے اور باہم مشاورت سے زیادہ پکا کوئی معاملہ نہیں ہے اور عقل تدبیر کی طرح نہیں ہے اور کوئی حسب حسن خلق جیسا نہیں ہے اور رکنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں ہے اور غور وفکر جیسی کوئی عبادت نہیں ہے اور حدیث وبات کی آفت مصیبت کذب وجھوٹ ہے اور علم کی تباہی نسیان اور بھولنا ہے اور برتن کی تباہی چھید ہے اور حسن جمال کی تباہی بدکاری ہے۔ اور بہادری کی تباہی فخر وغرور ہے اے بیٹے کسی آدمی کو ہلکا نہ سمجھنا جس کو تم ہمیشہ دیکھتے ہوا گر وہ تم سے بڑا ہو تو تم اس کو باپ کی جگہ سمجھنا اور اگر تیرے برابر ہو تو اس کو تم اپنا بھائی سمجھنا اور تم سے چھوٹا ہو تو تم اس کو اپنا بیٹا سمجھنا۔

اس روایت میں حبطی اکیلا ہے شعبہ سے اور قوی بھی نہیں ہے۔

۴۶۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نسائی احمد بن شعیب نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابوالھیثم نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ صاحب ٹھوکر کے سوا کوئی بردبار نہیں ہے اور صاحب تجربہ کے سوا کوئی حکیم نہیں ہے۔

۴۶۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابان نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے رسول اللہ صلی اللہ

(۴۶۴۷)......(۱) فی (أ) الحطی

علیہ وسلم نے فرمایا ہر معاملے کو تدبیر کے ساتھ لیا کیجئے اگر تم اس کے انجام میں خیر دیکھو تو کرو اور اگر تم غلطی اور نقصان سے ڈرو تو پھر رک جاؤ۔
ابان بن ابو عیاش روایت کرنے میں ضعیف ہے۔

۴۶۵۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوسعید مؤذن نے ان کو ابراہیم بن جعفر بن ولید نے ان کو محمد بن عبدالوہاب بن حبیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو نھشل بن سعید نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔
بہت سے عقل مند ایسے ہیں اللہ نے جنہیں اپنے معاملے سے غافل کر دیا ہے اور وہ لوگوں کے نزدیک حقیر ہیں بدصورت ہیں شکل وصورت کے اعتبار سے لیکن کل قیامت کے دن وہ نجات پا جائیں گے اور بہت سارے زبان کے اعتبار سے تیز وحالات ہیں دیکھنے میں خوبصورت ہیں۔ عظیم شان اور مقام رکھتے ہیں مگر کل قیامت میں ہلکے ہو جائیں گے۔ نھشل عباد سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔

تقویٰ کی کان:

۴۶۵۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ابن ملحان نے ان کو وھیمہ بن موسیٰ نے ان کو سلمہ بن فضل نے ایک آدمی سے اس کو ذکر کیا ہے ابن شہاب زہری نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے ان کے والد نے عمر بن خطاب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر شئی کے لئے ایک کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان عقلمند لوگوں کے دل ہیں۔
شیخ احمد نے کہا کہ یہ روایت منکر ہے شاید مصیبت اس آدمی سے واقع ہوئی ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے۔

۴۶۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث ابواسامہ نے ان کو حسین بن موسیٰ نے ان کو ورقاء نے ان کو ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **هل فی ذلک قسم لذی حجر** ۔فرمایا کہ ذی حجر سے مراد ذی عقل اور ذی رای ہے عقل اور رائے والا۔

۴۶۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو محمد بن محمد بن بیروی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوکریب محمد بن علاء نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابووراق نے ضحاک سے۔ لینذر من کان حیا۔ سے مراد عاقل ہے۔

۴۶۵۴:......شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس میں جو ہمیں ہمارے شیخ نے اجازت دی تھی یعنی ابو عبداللہ حافظ نے یہ کہ احمد بن محمد بن واصل بیکندی نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہا یزید بن جابر نے کہ مجھ کو خبر دی ہے شیخ نے ساحل پر ایک آدمی سے بنی قشیر میں سے اسے قرہ بن ہبیرہ کہا جاتا ہے کہ وہ نبی کریم کے پاس آیا۔ بے شک جاہلیت میں ہمارے بہت سے رب تھے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی تھی ہم انہیں پکارتے تھے وہ ہمیں جواب نہیں دیتے تھے ہم ان سے مانگتے تھے وہ کچھ نہیں دیتے تھے ہم آپ کے پاس آئے تو اللہ نے ہمیں ہدایت دی۔ حضور نے فرمایا کامیاب ہو گیا جس کو عقل عطا ہوئی۔

۴۶۵۵:......یہ روایت کی گئی ہے سعید بن ابو ہلال سے اس نے سعید بن نشیط سے یہ کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے قصہ ذکر کیا جب وہ واپس پیچھے کو ہٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق وہ کامیاب ہو گیا جس کو عقل عطا کی گئی۔

۴۶۵۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن احمد حافظ نے ان کو ابوالعباس جعفر بن محمد مستغفری نے ان کو ابوسعد خلیل بن احمد قاضی نے ان کو ابوبکر بن داؤد نے ان کو عبدالملک بن شعیب نے ان کو ابن وہب نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو

(۴۶۵۰)......(۱) ف (أ) ظریف
(۴۶۵۳)......(۱) فی (أ) لیننا
(۴۶۵۵)......(۱) سقط من (ب)
(۴۶۵۶)......سقط هذا الحدیث باکمله من (أ)

سعید بن نشیط نے یہ کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہ کے پاس آئے اور وہ مسلمان ہوگئے پھر انہوں نے حدیث ذکر کی حضور نے اس کو فرمایا کہ کیسے کہتا تھا تو جب قید ہوا تھا کہتا ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے واسطے اللہ کے سوا ندکر رب بھی تھے اور مؤنث بھی ہم انہیں پکارتے تھے وہ ہماری اجابت نہیں کرتے تھے اور ہم ان سے مانگتے تھے وہ ہمیں کچھ نہیں دیتے تھے پس جب اللہ نے اس کو بھیجا ہے ہم آپ کے پاس آ گئے تو ہم نے ان کو چھوڑ دیا ہے اس کے بعد وہ واپس چلا گیا پھر رسول اللہ نے فرمایا وہ کامیاب ہوگیا۔ جس کو عقل کا رزق ملا۔

انسان کی رواداری اس کی عقل ہے:

۴۶۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسن بن علی زیاد نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ فراء نے ان و مسلم بن خالد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید اعرابی حضرمی نے ان کو احمد بن عون نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ آدمی کی شرافت اس کا دین ہے۔ اور اس کی رواداری اس کا عقل ہے اور اس کا حسب اس کا اچھا اخلاق ہے۔

اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اس کے بعد مذکورہ الفاظ ذکر کئے۔

۴۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن زید نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو سفیان نے ان کو زکریا۔:.ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انسان کا حسب اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کا اخلاق ہے اور اس کا اصل اس کی عقل ہے۔

۴۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد بن بکر نے ان کو سوار بن عبداللہ عنبری نے ان کو عبدالرحمٰن بن عثمان نے ان کو ابوبکر راوی نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا علم مؤمن کا جگری دوست ہے۔ اور عقل اس کو راستہ دکھانے والا ہے اور عمل اس کا ذمہ دار ہے اور حوصلہ اس کا مددگار ہے اور صبر اس کے لشکروں کا امیر ہے اور شفقت کرنا اس کا باپ ہے اور نرمی کرنا اس کا بھائی ہے۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۴۶۶۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو کدیمی نے ان کو اسماعیل بن نصر عبدی نے ان کو میسرہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ نہیں ہی آدمی کی کمائی مثل عقل کے وہ اپنے مالک کو سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے یا اس کو واپس کرتا ہے غلط کام سے۔

شیخ نے کہا کہ یہ اسناد ضعیف ہے اور وہ جو اس سے قبل ہے وہ منقطع ہے۔

عقل اچھا ساتھی ہے:

۴۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو میرے دادا ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو عیسیٰ بن محمد مروزی نے ان کو حسن بن حماد عطار نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو ابراہیم صائغ نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں علی بن ابوطاہر نے کہا توفیق عطا ہونا بہترین قائد ہے (یعنی چلانے والا) اور حسن اخلاق اچھا ساتھی ہے۔ اور عقل اچھا صاحب ہے اور ادب بہترین ورثہ ہے اور عجب وخود پسندی سے زیادہ شدید کوئی وحشت ونفرت نہیں ہے۔

۴۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو محمد بن

(۴۶۶۱)......(۱) فی (أ) ابن عبد وهو خطأ

مسلم نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عیاض بن خلیفہ نے ان کو علی بن ابو طالب نے انہوں نے اس سے سنا وہ کہہ رہے تھے حالانکہ اس وقت وہ جنگ صفین میں تھے۔ بے شک عقل دل میں ہے اور رحم جگر میں ہے اور شفقت تلی میں ہے اور سانس پھیپھڑوں میں ہے۔

۴۶۶۳:.....میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم نصر آبادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس حنظلی رازان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عبدالرحمٰن زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ احمد بن عاصم انطاکی نے کہا سب سے زیادہ فائدے مند عقل وہ ہے جو تجھے پہچان کروائے ان نعمتوں کی جو تیرے اوپر ہیں اور ان کا شکر کرنے پر تیری مدد کرے اور خواہش نفس کے خلاف کھڑا ہو جائے۔

۴۶۶۴۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا کہ عقل مند وہ نہیں ہے جو خیر اور شر کو پہچانے اور ان کی تمیز کر سکے بلکہ عقل مند وہ ہے کہ جب خیر کو دیکھے تو اس کی اتباع کرے اور جب شر کو دیکھے تو اس سے اجتناب کرے۔

۴۶۶۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو زجاجی سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ جاہلیت میں ایسے تھے کہ وہ اس چیز کی اتباع کرتے تھے جس چیز کو ان کے عقل اور ان کے طبائع اچھا سمجھتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان کو شریعت کی طرف لوٹا دیا اور عقل صحیح کی اتباع کی طرف جو محاسن شریعت کو مستحسن سمجھے اور جس چیز کو شریعت قبیح سمجھے اس کو وہ عقل بھی قبیح سمجھے۔

۴۶۶۶:.....میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد زکریا سے انہوں نے سنا علی بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن سروان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سری سقطی سے پوچھا گیا تھا عقل کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا عقل وہ ہے جس کے ساتھ اللہ کے حکم فرمودہ اور منع کردہ امور پر دلیل و حجت قائم ہو سکے۔

۴۶۶۷:.....ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان حناط نے انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ارادہ کرے آخرت کا راستہ جاننے کا اسے چاہئے کہ حکماء کے ساتھ ہمنشینی اور بات چیت جاری رکھے اور پہلی چیز جو حکیم سے پوچھے وہ عقل کے بارے میں ہونا چاہئے اس لئے کہ جمیع اشیاء صرف عقل کے ساتھ ہی معلوم کی جا سکتی ہے اور آپ جب اللہ عزوجل کے لئے خدمت کا ارادہ کریں تو پہلے اس کو دیکھیں جو خدمت کر رہا ہو پھر تم خدمت کرو۔

۴۶۶۸:.....اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے۔ جو شخص دنیا کو اللہ کی محبت کے بدلے میں چھوڑ دے وہ قوم ہیں اہل معرفت اور اہل عقل سے آخرت کے بارے میں۔

۴۶۶۹:.....اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے اور میں نے سنا ہے ذوالنون سے وہ کہتے ہیں جان لو کہ عقل مند اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور دوسرے کے گناہ کا گمان کرتا ہے۔ اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کو درست سمجھتا ہے۔ اور بے رغبتی کرتا ہے اس میں سے جو اس کے غیر کے پاس ہے۔ اور اپنی طرف سے ایذا کو روک دے۔ اور دوسرے کی طرف سے ایذا کو برداشت کرے۔

۴۶۷۰:.....اور اپنی اسناد کے کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے۔ تم بھوکے رہو اور خلوت اختیار کرو تم حیرت انگیز امور

(۴۶۶۴)......(۱) سقط من (ب) (۲)......فی (أ) العمل

(۴۶۶۵)......(۱) فی (ب) یقول (۲)......فی (ب) ماتستحسنه

(۴۶۶۷)......(۱) فی (أ) فی (۲)......هکذا فی (أ) و (ب) ویحتمل ان تکون فاعقل

دیکھو گے جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے زندہ رہتا ہے اور جو شخص مائل ہوتا ہے غیر کی طرف وہ(۱) ہلاک ہوتا ہے اور احمق صبح کرتا ہے اور شام کرتا ہے جو کہ کسی شئی میں نہیں ہوتا اور عقل مند تو اپنے دل کے واردات کے بارے میں بھی تفتیش کرتا ہے۔(تلاش اور دیکھ بھال کرتا ہے کہ غلط خیال تو نہیں پیدا ہوا)۔

(۱) وہ نشانے سے خطا کرتا ہے۔

۴۶۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان خیاط سے اس نے حکایات ذکر کیں ذوالنون مصری سے اور اس نے یہ اضافہ کیا ہے (کہ انہوں نے کہا) کہ سخی مانگنے سے پہلے دیتا ہے لہٰذا وہ مانگنے کے بعد کیسے بخل کر سکتا ہے، جو عذر سننے سے پہلے تعظیم واکرام کرتا ہے وہ عذر پیش ہونے کے بعد کیسے بغض وکینہ رکھ سکتا ہے۔ جور کرنے سے قبل معاف کردے وہ انحراف کا طمع کیسے کر سکتا ہے۔

عقل کے غلبے سے عدل قائم ہوتا ہے:

۴۶۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوبکر بن محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عبسی نے ان کو دریزہ بن محمد نے ان کو علی بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد سے کہا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے انسان جس پر بھروسہ کرے؟ فرمایا اس کی عقل جس کی طرف وہ رجوع کرتا ہے۔ پوچھا گیا کہ عقل ہوئی اور خواہش کے مقابلے میں کس مقام پر ہے؟ فرمایا کہ وہ دونوں ایک برتن میں جمع ہیں پوچھا گیا کہ دونوں میں سے کون سا دوسرے کے زیادہ قوی ہے۔

فرمایا کہ عدل عقل کے غلبے سے ہے اور جور وظلم ہوئی اور خواہش کے غلبے سے۔ اور نفس ان دونوں کے مابین واقع ہے جو شخص عقل کی بات مانتا ہے وہ اس کو سیدھا رکھتا ہے اور اس کو رہنمائی کرتا ہے اور جو نفس کو اس کی خواہش کی طرف جھکاتا ہے وہ اس کو گمراہ کر دیتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۴۶۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو عبداللہ بن محمد نصیبی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن قریہ نے۔ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں عاقل۔ احمق۔ اور بدکردار عاقل سے اگر بات کی جائے تو وہ بات مانتا ہے اگر کچھ سنتا ہے تو اس کو یاد رکھتا ہے اگر بولتا ہے تو درست بولتا ہے اور احمق اگر کلام کرتا ہے جلد بازی کرتا ہے اگر بات کرتا ہے تو کر کے بھول جاتا ہے۔ اور اگر برے فعل پر آمادہ کیا جائے فوراً اس کو کر گذرتا ہے۔ اور فاجر آدمی کو اگر آپ امانت سپرد کریں تیری خیانت کر دے گا اور اگر اس کے ساتھ گفتگو کریں آپ تو وہ آپ کو عیب لگا دے گا۔

۴۶۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد بن جعفر بن شیبان عطار نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن جعانی حافظ نے ان کو احمد بن عبداللہ وکیل نے ان کو رجاء بن سہل نے ان کو ابومسہر نے ان کو عروہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ قیس بن ساعدہ سے پوچھا گیا تھا کہ عقل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انسان کا اپنے آپ کو پہچاننا پھر ان سے پوچھا گیا کہ افضل علم کون سا ہے؟ جواب دیا انسان اس کو جاننے کے بعد ٹھہر جائے۔

۴۶۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو عیسیٰ بن اسحق انصاری نے وہ کہتے تھے ابوعبداللہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے وہ شخص کیسے عاقل ہو سکتا ہے جو اپنے نفس

(۱)۔ الصواب عند غیرہ

(۴۶۷۰)۔ (۱) سقط من (أ) (۲)۔ فی (أ) قیاس

(۴۶۷۱) (۱) فی (ب) الحناط (۴۶۷۳)۔ اخرجه ابن أبی الدنیا فی العقل (۲۵)

پر نظر نہ رکھ سکے یا کیسے عاقل ہو سکتا ہے وہ شخص جو اپنی اطاعت کے اعمال پر لوگوں سے فوری اجرت مانگے۔
یا کیسے عاقل ہو سکتا ہے وہ شخص جو اپنے نفس کے عیبوں سے بے خبر ہو اور دوسروں کے عیبوں پر نظر رکھتا ہو یا کیسے عاقل ہو سکتا ہے وہ شخص جو اپنے نفس میں جو نقص دیکھے اور اپنے ہم عصروں میں جو عیب دیکھے اس پر غمگین نہ ہو اور نہ روئے۔ یا وہ شخص کیسے عاقل ہو سکتا ہے جو حیاء کی کمی کی وجہ اللہ عزوجل کے ساتھ سرکشی کرنے والا ہے۔

عقل کی زکوۃ:

۴۶۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عبداللہ مروزی نے ان کو ابوحاتم احمد بن ابوروح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہتے تھے کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا وہ کہتے تھے کہ سلف کہتے تھے بے شک ہر شئی پر ایک زکوۃ ہوتی ہے اور عقل کی زکاۃ لمبے عرصے تک غمگین رہنا ہے۔

سات چیزیں عاقل پر حق ہیں:

۴۶۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن ہاشم بن حیان عبدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان اغر نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ آل داؤد کی حکمت میں ہے کہ عاقل پر حق ہے کہ وہ چار ساعات میں مصروف اور غافل نہ رہے۔ ایک وہ ساعت جس میں وہ اپنے رب سے سرگوشی کرے اور دوسری وہ ساعت جس میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور تیسری وہ ساعت جس میں وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف علیحدہ ہو جائے جو اس کو اپنی کمزوریاں بتائیں اور اس کو وہ اپنے آپ سے سچا سمجھتے ہیں اور وہ ساعت جس میں وہ اپنے نفس اور اس کی لذات کے لئے علیحدہ ہوتا ہے اس میں داخل ہو اور آراستہ ہو۔ بیشک یہ ساعت معاون ہے ان ساعات پر دلوں کو قریب کرنے کے لئے اور فضل ہے جس کو وہ پالیتا ہے۔ اور عاقل پر حق ہے کہ وہ نہ کوچ کرے مگر تین میں سے ایک کے لئے یا تو سامان سفر آخرت کے لئے یا تلاش معاش کے لئے یا لذت میں جو حرام نہ ہو عبدالرحمٰن نے کہا یہی بات تھی یا اسی کی مثل تھی۔

۴۶۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو بشر بن رافع نے یہ شیخ تھے اہل صنعا کے انہیں ابوعبداللہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا وہب بن منبہ سے وہ کہتے تھے میں نے آل داؤد کی حکمت میں یہ بات پائی تھی۔ کہ عاقل پر لازم ہے کہ چار ساعات سے غافل نہ رہے پھر اس نے جس حکایت کا ذکر کیا اسی کے معنی کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا اور زیادہ کیا کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عالم ہو اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا ہو اس کی شان پر عمل پیرا ہو۔

گہری عقل بہت اچھی خصلت ہے:

۴۶۷۹:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد رمیح سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد بن عمرو بن بسطام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سیار سے انہوں نے حبیب ابومحمد حلاب سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک سے کہا گیا تھا

(۴۶۷۵)......(۱) سقط من (أ) (۲)......سقط من (أ)
(۴۶۷۷)......(۱) في (ب) يقضي (۲)...... في (ب) يخلو فيها
أخرجه ابن أبي الدنيا في العقل (۲۴) والمحاسبة (۱۲)
(۴۶۷۸)......(۱) في (ب) العاقلة

انسان میں کون سی خصلت اچھی ہے؟ کہا گہری عقل۔ پوچھا گیا کہ اگر یہ نہ ہوتو؟ فرمایا پھر حسن ادب پوچھا گیا کہ اگر یہ بھی نہ؟ پھر شفیق بھائی جو اس کو مشورہ دے۔ پوچھا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہو؟ کہتے ہیں کہ بہت دیر خاموش ہو گئے (کچھ سوچتے رہے) پھر کہا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا کہ پھر جلدی کی موت۔

عقل تجربے کا نام ہے:

۴۶۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ہمارے دادا نے ان کو محمد بن۔ یحییٰ صائغ مروزی نے ان کو حبیب جلاب نے پھر اس نے مذکورہ بات ذکر کی۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا بھائی شفیق جس سے مشورہ طلب کیا جائے اور اس کو مشورہ دے ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو حکم بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے تھے کہ عرب کہتے تھے عقل تجربہ ہے اور حزم بدگمانی ہے۔

عقل کو قوت وتائید دینے والی چیز:

۴۶۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن مقیم مقری نے بغداد میں ان کو ابوالعباس احمد بن یحییٰ نحوی نے ان کو ابن شبیب نے وہ کہتے ہیں بعض خلفاء سے پوچھا گیا تھا کون سی چیز عقل کو تائید وقوت دیتی ہے؟ اور کون سی چیز اس کو سخت نقصان دیتی ہے۔ فرمایا کہ عقل کو بہت زیادہ تائید دینے والی چیز علماء سے مشورہ کرنا ہے، اور معاملات کو جانچنا اور حسن تثبت اور ہوشیار رہنا۔ اور اس کو سخت نقصان پہنچانے والی شے ظلم اور سستی اور جلد بازی۔

عقل کا جوہر:

۴۶۸۲:......میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم کرمانی سے انہوں نے سنا ابوالحسن علی بن محمد بن سعید خطیب سے سرخس میں وہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا جعفر خلدی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا جنید بن محمد سے انہوں نے سنا حارث محاسبی سے وہ کہتے تھے۔ ہر چیز کا ایک جوہر اور خلاصہ ہوتا ہے انسان کا جوہر اس کی عقل ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ عقل کا جوہر کیا ہے؟ فرمایا کہ صبر ہے۔

عاقل کون ہے؟

۴۶۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعلی ماسرجی نے ان کو علی بن عبدان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ عاقل وہ ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے امر کو سمجھ لے اور اپنے زمانے کے آزمائش اور مشکلات پر صبر کرے۔

۴۶۸۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو فضل بن حبیب نے ان کو احمد بن خلد نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ۔ اس نے اپنے دین کو نہیں سمجھا جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا۔

۴۶۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن علی صائغ نے ان کو محمد بن ابوالازہر نے وہ کہتے ہیں کہا ابوبکر بن عیاش نے۔ عقل زبان کو روکتا اور اس کی حفاظت کرتا ہے اور بے وقوفی زبان کو چھوٹ دینا۔ (تیز کرنا) اور بیان میں

(۴۶۷۹)......(۱) فی (ب) أخ شفیف (۲) ...... سقط من (ب)

(۴۶۸۰)......(۱) فی (أ) یستشیر الیه أخرجه ابن أبی الدنیا (۳۶)

(۴۶۸۲)......(۱) سقط من (أ) (۲) سقط من (أ)

سختی کرنا ہے۔

۴۶۸۵:......مکرر ہے۔ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا حسین بن احمد بن موسیٰ سے انہوں نے صولی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے۔ احمد بن یحییٰ نے ان کو ریاشی نے انہوں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ خاموشی عقل کی نیند اور بولنا اس کی بیداری ہے۔ اور نیند بیداری کے ساتھ ہوتی ہے اور بیداری نیند کے ساتھ۔

لوگوں سے محبت نصف عقل ہے:

۴۶۸۶:......ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن محمد بن احمد بن موسیٰ امیرک نیساپوری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو میمون بن مہران نے انہوں نے کہا کہ لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے اور بہتر سوال نصف فقہ اور تیرا تیری معیشت میں اونچا ہونا نصف مشقت کو کم کر دیتا ہے۔

۴۶۸۷:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ شاذان سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ یوسف بن حسین کہتے تھے آپ جب احمق سے عاقل کو پہچاننا چاہیں تو اس کو کسی محال کی خبر دیں اگر وہ قبول کر لے تو جان لیں کہ وہ احمق ہے۔

۴۶۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالطیب مظفر بن سہل خلیلی نے مکہ مکرمہ میں انہوں نے سنا احمد بن علی ادیب سے اس نے یزید بن ہارون سے۔ جس کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہو میں اس کے بارے میں ڈرتا ہوں۔ اور جس کی عقل اس کے علم سے زیادہ ہو اس کے لئے میں امید کرتا ہوں۔ (پرامید ہوں)۔

۴۶۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو خلید بن دعلج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتا ہے کہ تجھے قاری فائدہ نہیں دے گا حتیٰ کہ اس کے لئے عقل ہی ہو۔

عقل کہاں ہوتی ہے؟:

۴۶۹۰:ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالولید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن سفیان سے انہوں نے خبر دی ہے احمد بن ابراہیم دورقی سے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو شعبہ انہوں نے کہا کہ بعض لوگوں کی عقل ان کے آنگن میں ہوتی ہے بعض کی عقل ان کے ساتھ ہوتی ہے، بعض کی عقل ہوتی ہی نہیں بہر حال جس کے ساتھ ہوتی ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ غور کرتا ہے کلام کرنے سے قبل کہ کیا بات اس سے نکلے گی۔ اور جس کی عقل اس کے صحن میں ہوتی ہے وہ ہوتا ہے وہ کلام کرنے کے بعد سوچتا ہے اس نے کیا کہہ دیا ہے کہتے ہیں میں نے یہ بات عبدالرحمٰن بن مہدی کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ یہی ہم لوگوں کی صنعت ہے یعنی جن کی عقل ان کے صحن میں ہوتی ہے۔ انہوں نے کلام اچھا سمجھا اور فرمایا کہ یہ شعبہ کا کلام نہیں ہے اس نے کسی اور سے سنا تھا۔

۴۶۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے ان کو احمد بن علی ایاز نے ان کو محمد بن سلام جمحی نے انہوں نے کہا کہ گمان کیا ہے عبدالقادر بن سری نے وہ کہتے ہیں کہا ایاس بن معاویہ نے جو عاقل آدمی ہوتا وہ اپنے عیب پہچانتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کو کہا گیا کہ

(۴۶۸۵)......مکرر. انظر العقل لابن أبی الدنیا (۹۸)
(۴۶۸۶)......(۱) غیر واضح فی (أ)
اخرجه ابن أبی الدنیا فی العقل ۶۷
(۴۶۸۸)......(۱) سقط من (ب)
(۴۶۹۰)......(۱) سقط من (ب)
(۲)......سقط من (أ)

اے ابو واثلہ آپ کا عیب کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ زیادہ جمع کرنا۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم اس ساتھ اور آپ کثرت سے عقل مند کے قول کو غور کریں تو اس میں ایسی کوئی بات ضرور پائیں گے جس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جاتا ہوگا۔

بے عقل سے گفتگو کرنا:

۴۶۹۲:......ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابو حشرج نے ان کو وہب بن منبہ نے کہتے ہیں کہ جب ذوالقرنین پہنچے مشرق میں سورج طلوع ہونے کے مقام پر تو وہاں کے بادشاہ نے ان سے کہا اے ذوالقرنین میرے لئے لوگوں کے بارے میں کچھ بتائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ بے عقل سے تیرا گفتگو کرنا بمنزلہ اس ناآشنا کے ہوگا جو اہل قبور کے لئے دستر خوان سجائے۔ اور بے وقوف کے ساتھ تیرا سوال و جواب کرنا ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص سخت چٹان پر پیشاب کر کے خود بھیگ جائے۔ یا لوہے کو ہنڈیا میں پکائے اور اس سے سالن تلاش کرے۔ اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر اٹھا لانا آسان ہے اس آدمی کے ساتھ مکالمہ کرنے سے جو بیوقوف ہے۔

۴۶۹۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو محمد طاہر محمد آبادی نے ان کو فضل بن مسیب نے ان کو احمد بن خلد نے ان کو غسان بن مفضل غلابی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب نے کہا۔ بیشک میں البتہ ملتا ہوں اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کو تو میں عقل مند ہو جاتا ہوں کئی دن تک۔

عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے:

۴۶۹۴:......ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو غلابی ان کو خبر دی ابن عائشہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن کہتے تھے عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے جب کوئی بات اس کو پیش آتی ہے تو وہ دیکھتا ہے اگر اس کے فائدے اور بھلے کی ہوتی ہے تو بات کرتا ہے۔ اور اگر اس کے نقصان کی ہو تو رک جاتا ہے اور احمق کی زبان اس کے دل کے آگے ہوتی ہے جب بات اس کو پیش آتی ہے اور وہ اس کے نقصان کی ہوتی ہے تو وہ پہل کر لیتا ہے۔

۴۶۹۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمر عقال الابل تحریر سے پڑھا انہوں نے سنا ابو احمد فراء سے انہوں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ عقل کا لفظ ماخوذ ہے عقال الابل کے محاورے سے اونٹ کے پیر کی رسی (جو اونٹ کو دور بھاگنے سے روکتی ہے) یا مطلق مہار جس کے ساتھ اونٹ ایک ٹھکانے سے دوسرے ٹھکانے کی طرف بھگایا جاتا ہے۔ عقل بھی ایسی ہی ہے جو عقل والے کو روکتی ہے اور کنٹرول کرتی ہے۔

۴۶۹۶:......کہا عامر بن عبد قیس نے جب تیری عقل تجھے تیرے نامناسب عمل سے روک دے تو پھر تو عقل مند ہے۔

۴۶۹۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے میں نے سنا وہ کہتے تھے۔ علم کی مثل اللہ کی کوئی عبادت نہیں اور کہتے ہیں کہ کہا ایوب نے عقل دین میں بہترین چیز ہے۔

۴۶۹۸:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے کہتے ہیں انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن رخی اصمعی سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ

(۴۶۹۱)......(۱) فی (ا) ابن عمر (۲)......سقط من (ا) (۳)......سقط من (ب) (۴)......سقط من ا

(۴۶۹۲)......(۱) فی (ا) کما یضع

(۴۶۹۸)......(۱) فی (ب) عمیر (۲)......فی (ب) فرس

احنف بن قیس نے کہا عقل بہترین دوست ہے اور ادب بہترین میراث ہے اور توفیق بہترین ساتھی ہے۔

عقل بہترین دوست، بہترین میراث ہے:

۴۶۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد حسینی نے مرو میں ان کو ابوعبداللہ کو کی نے ان کو خبر دی الیاس بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابودجانہ احمد بن محمد نے جعفر بن یحییٰ برکلی کی طرف خط لکھا۔ جان لیجئے کہ آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے کہ اس کی عقل کسی بھی آفت سے محفوظ ہو۔ اور یہ بھی اس کی سعادت مندی میں سے ہے کہ اس کا علم وفضل عام لوگوں میں پھیل رہا ہو اور وہ علم وفضل اور عقل وشعور کے ساتھ فخر و مقام کو حاصل کرلے۔ ہمارے لوگوں سے تو آواز اور شہرت پھیلتی ہے پس اپنے عمل کے ساتھ فوائد کی طرف بڑھیئے اور اپنے ہاتھوں کے لئے مقامات لوٹائیے۔

۴۷۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی حاکم اسفرائنی نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن قریش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے فرج بن یمان کے سماع میں پایا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے عمر بن یزید نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف فرما ہوتے تو دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے دنیا سے بہرہ مند فرما میری سماعت کے ساتھ میری بصارت کے ساتھ اور میری عقل وفہم کے ساتھ۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور دوسرے طریقہ سے بھی مروی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع اندوز عقل کے لئے دعا:

۴۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں۔ ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان یعنی ابن الہیثم نے ان کو ابوالمقدام ہشام بن زیاد نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے میری سماعت بصارت اور میری عقل کے ساتھ نفع اندوز فرما۔ اور اسے مجھ سے وارث بنا اور میرے دشمن کے خلاف میری مدد فرما۔ اور مجھے اس سے میرا بدلہ دکھا۔ اے اللہ بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے ساتھ قرض کے غلبہ سے اور بھوک سے بے شک وہ بری ساتھی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے تھے۔ اس روایت میں وعقلی کا لفظ غریب ہے اس میں ابوالمقدام کا تفرد ہے اور وہ قوی بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

عقل کا سب سے بڑا فائدہ:

۴۷۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے بغداد میں۔ ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن فضل بن صالح نے ان کو حسین جعفی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ منصور بن معتمر کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ وہ جب اٹھنا چاہتے تھے تو زمین پر اپنے ہاتھوں کا سہارا لیتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے اے اللہ ہمارا معاملہ ہدایت پر مجتمع فرما۔ اور تقویٰ کو ہمارا زادراہ بنا۔ اور جنت کو ہمارا ٹھکانہ بنا۔ اور ہمیں شکر کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھے ہم سے راضی کردے۔ اور ہمیں پرہیزگاری عطا فرما جو ہمیں تیری نافرمانی سے روک دے۔ اور ہمیں اخلاق عطا فرما جس کے ساتھ ہم لوگوں سے عزت پائیں۔ اور ہمیں عقل عطا فرما جس کے ساتھ ہم فائدہ اٹھائیں۔ کہتے ہیں کہ۔ وہ جب یہ کہتے تھے کہ ایسی عقل عطا فرما جس کے ساتھ ہم فائدہ اٹھائیں۔ تو مجھے ہنسی آجاتی تھی تو وہ مجھ سے پوچھتے تھے کہ تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ اے ابن ابواسماعیل بے شک آدمی کے پاس یہ بھی ہوتا ہے وہ بھی ہوتا ہے (سب کچھ ہوتا ہے) مگر اس کے پاس عقل نہیں ہوتی لہذا اس کے پاس کوئی شئی نہیں ہوتی۔

(۴۶۹۹)......(۱) فی (أ) بیان (۲)...... فی (أ) واسم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اللہ کی نعمتوں کے اعظم فوائد میں سے ہے عقل کے ساتھ دلیل پکڑنا منعم پر بے شک اس میں اللہ کے بارے میں دلیل ہے اس کی قدرت پر اس کے علم پر اور اس کی حکمت پر اور اس کی وحدانیت پر اور تحقیق ہمیں اللہ نے اس بات پر کئی مقامات پر متنبہ فرمایا ہے۔ اپنی کتاب میں بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا ہے کہ اس نے ہمیں کان دیئے اور آنکھیں عطا کیں اور دل دیا اس کے بعد کہ اس نے ہمیں نکالا ہماری ماؤں کے پیٹوں سے جب کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے بعض آیات ذکر فرمائی ہیں۔ جو اس بارے میں آئی ہیں اس کے بعد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا ہے۔ **وفی انفسکم افلا تبصرون.** کہ تمہارے اپنے اندر اللہ کی قدرت وحدانیت کے دلائل ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

تو اس کا معنی ہے کہ تمہارے نفسوں میں حادث اور مخلوق ہونے کے دلائل ہیں اور یہ بہت سارے احوال ہیں جو ان نفسوں کے ساتھ اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ ان سے جدا نہیں ہوتے۔ یہ احوال جب نو پیدا ہیں اور ان سے علیحدہ بھی نہیں ہیں قطعاً تو ضروری ہے کہ یہ جانا جائے کہ وہ احداث ہیں اور حدث محدث سے اور بنانے والے سے خالی نہیں ہوتی۔

اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ تم اپنے نفسوں سے جانتے ہو کہ تم لوگ نہیں تھے اس کے بعد تم پیدا ہو گئے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی نہیں کہ اس نے اپنے آپ کو خود پیدا کر لیا ہو یا اس کے ماں باپ نے اس کو پیدا کر لیا ہے یا کسی اور انسان نے پیدا کر لیا ہو۔ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ کسی نے اپنے نفس کو خود پیدا کر لیا ہے کیونکہ اگر کوئی یہ چاہے بھی تو اس کی قوتیں پوری نہیں ہو سکتیں اور نہ ہی اس کی عقل ایسی کامل ہے کہ وہ اپنے نفس کے اور اپنے آپ کے عضو ناقص کو پورا کر سکے اس پر کوئی بھی قادر نہیں ہے لہذا واجب ہے کہ وہ یہ جان لے کہ جب وہ نطفہ بے جان تھا اور اس بات سے عاجز تھا کہ اپنے آپ کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل کرے یہ اس سے بعید تھا اور وہ اس سے عاجز تھا۔

پھر یہ جان لے کہ جب وہ موجود ہے قطع نظر اس سے کہ وہ ضعیف ہو یا بے جان ہو وہ اپنے کسی بھی معاملے میں کسی شئی پر قادر نہیں ہے۔ تو کیا حال ہوگا اس عاجزی کا اسوقت جب اس کے بعد پھر ایک دفعہ عدم ہوگا اور نہیں ہوگا۔ اور اس کے ماں باپ بھی عاجز ہوں گے کیونکہ ہم اسے ذکر چکے ہیں کہ وہ بھی اس کے بنانے سے عاجز ہوں گے جب یہ بات محال ہے کہ وہ اپنے آپ کا خالق اور بنانے والا ہو سکے تو یہ بھی محال ہے کہ اپنے والدین کا خالق اور بنانے والا ہو سکے؟ پھر اس وقت حق ہے کہ یہ یقین کر لے کہ پھر اس کے علاوہ کوئی اور فاعل اس کا بنانے والا ہے جو اس کے سوا ہے اور اس کے ماں باپ کے سوا ہے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ نے اسی فاعل حقیقی کو ہی مراد لیا ہے یہ کہہ کر کے:

وفی انفسکم افلا تبصرون.

یعنی کیا تم لوگ اپنی اپنی عقلوں کے ساتھ اس کا ادراک نہیں کر سکتے جو اس میں ہدایت ہے لہذا تم اس کے ساتھ ہدایت حاصل کرو اور انکار نہ کرو۔

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اصل میں فاعل وخالق طبع ہے۔ تو اس سے کہا جائے گا کہ طبع کیا ہے؟ اس لئے کہ یہ نام بذات خود دلالت کرتا ہے کہ جس چیز کا یہ نام رکھا گیا ہے اس کا بھی کوئی فاعل اور بنانے والا ہے۔ اس لئے کہ طبع اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا کہ وہ طابع کا فعل ہوتا ہے جیسی ضرب اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ ضارب کا فعل ہوتا ہے۔ اور طبیعت بمعنی مطبوعہ ہے جیسے قتیلہ بمعنی مقتولہ ہے ذبیحہ بمعنی مذبوحہ ہے۔ صنیعہ بمعنی مصنوعہ ہے۔ طبیعت بنائی ہوئی۔ قتل کی ہوئی۔ ذبح کی ہوئی بنائی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ مفعول فاعل کو تقاضا کرنے میں فعل کی طرح ہوتا یعنی جیسے وہ فاعل کو اور کرنے والے کو تقاضا کرتا ہے یہ بھی کرتا۔ (یعنی جیسے کوئی فعل فاعل کے بغیر وجود میں نہیں آ سکتا ایسے ہی کوئی مفعول بھی نہیں آ سکتا۔)

اور اگر یہ کہا جائے کہ طبیعت ایک قوت مخصوصہ ہوتی ہے چنانچہ اس کو ذکر کرتے ہیں اور اس کی وصف بیان کرتے ہیں۔ تو ان سے کہا جائے گا

کہ قوت تو عرض ہوتی ہے جو بذات خود قائم بھی نہیں ہوتی نہ ہی اس کی کوئی بقا ہوتی ہے لہذا یہ محال ہے کہ وہ اجسام کو مرکب کرے اور ان کی تالیف وترکیب کرے مثال کے طور پر رنگ کو لے لیجئے وہ بچارے اپنے وجود بقا کے لئے محتاج ہے کہ کسی اور شئی کے سہارا موجود ہو جائے لہذا اس کے لئے یہ محال ہے کہ وہ کسی شئی کا فاعل ہو سکے یا اس کو وجود عطا کر سکے۔اسی طرح آواز ہے اور طعم اور ذائقہ ہے اس کے لئے یہ محال ہے کہ وہ کسی اور چیز کو وجود عطا کر سکے۔

اور دوسرے یہ کہ انسان کی تخلیق ایک درست فعل ہے۔یقینی ہے جس کا صدور ممکن نہیں ہے مگر ایک عالم سے جو کہ حکمت والا ہے۔اور وہی محض قوت یعنی طبیعت نہ تو حیات اس کے لائق ہے اور نہ ہی قدرت اس میں ہے اور نہ ہی علم ہے اس میں نہ ہی حکمت لہذا کہاں سے ممکن ہو سکتا ہے کہ تخلیق اس سے واقع ہوئی ہو۔یا واقع ہو سکے۔

اور اگر وہ قائلین طبیعت کو ان مذکورہ اوصاف سے متصف کریں تو وہ ان صفات خداوندی کو جو کہ صرف باری تعالیٰ کی ہیں،طبیعت میں ثابت کریں گے۔ہاں مگر یہ کہ وہ اللہ کے نام میں الحاد اور کجروی کریں۔اور اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کو موسوم کریں اور اللہ کا نام غیر اللہ کے لئے ثابت کریں۔اور اللہ سے اس کی نفی کریں جب کہ یہ انتہائی جہل ہے۔لہذا ان سے کہا جائے گا جو اللہ نے ان کے لئے کہا ہے افلا تبصرون کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

یعنی تمہارے پاس وہ عقلیں نہیں ہیں جن کے ساتھ تم اپنے اس قول کے غلط ہونے کا ادراک کر سکو اور اس کے فاسد ہونے کو جان سکو اور پھر تم اس قول فاسد سے رجوع کر سکو انہیں قول کی طرف جو صحیح ہے اور درست ہے نظریاتی اعتبار سے۔تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ان تمام نعمتوں کا وجود اس نے لوگوں کے لئے بنائی ہیں۔اگر وہ پوری نعمتیں ان سے چھین لے یا بعض چھین لے تو پھر دوسرا کون الٰہ ہے اور معبود ہے اللہ کے سوا جو ان کو ان کے پاس لے آئے اور ان کو دے دے لہذا اس میں شرک کی نفی پر دلیل موجود ہے۔

۴۷۰۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر سقطی نے ان کو حامد بن یحییٰ نے ۱۴۱ھ میں ان کو سفیان نے ان کو ابوالزرعاء نہدی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ان کے والد مالک جشمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا۔پھر اس نے لمبی حدیث ذکر کی اور اس کے آخر میں اس نے کہا۔آپ بتائیے کہ اگر آپ کے دو غلام ہوں ایک آپ کی خیانت بھی کرے اور آپ سے جھوٹ بھی بولے۔اور دوسرا نہ تو آپ کی خیانت کرے اور نہ ہی آپ سے جھوٹ بولے ان دونوں میں سے کون سا آپ کو پسند ہوگا؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا وہ اچھا جو میری خیانت بھی نہ کرے اور سچ بولے۔فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کے ایسے ہی غلام ہو۔

فصل:نیند جو دنیا میں اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور اس کے آداب جو شریعت میں وارد ہوئے ہیں

تحقیق ہم کتاب الدعوات میں وہ دعائیں ذکر کر چکے ہیں جو سونے اور جاگنے کے وقت کے لئے وارد ہوئی ہیں جو ان کو جاننا چاہے گا انشاء اللہ وہاں رجوع کرلے گا انشاء اللہ۔

سونے کے آداب:

۴۷۰۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو براء بن عازب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے۔جب آپ اپنے

(۴۷۰۲)......(۱) فی (ب) له (۲)......سقط من (ب) (۳)......فی (ب) بعد من ذلک
(۴)......فی (ا) یغفر لکم (۵)......سقط من (ا) (۶)......فی (ا) لایقال

أخرجه ابن أبي الدنيا في العقل (۷۶)

بستر پر آنا چاہیں تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کریں اس کے بعد اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائیں اور یہ دعا کریں، اے اللہ میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف جھکا دیا ہے۔ اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔ اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیرے لئے مجبور کر دیا ہے اور جھکا دیا ہے تیری طرف امید اور خوف رکھتے ہوئے۔ نہ کوئی جائے پناہ ہے تیرے سوا اور نہ ہی کوئی جائے نجات ہے مگر تیری طرف۔ میں تیری کتاب کے ساتھ ایمان لے آیا ہوں جسے آپ نے نازل کیا ہے۔ اور تیرے نبی کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے۔

یہ آپ کا آخری کلام ہونا چاہئے پھر اگر اسی رات کو آپ کا انتقال ہو گیا تو آپ فطرت اسلام پر مریں گے۔ لہذا میں ان کلمات کو دہرانے لگا تاکہ میں انہیں یاد کرلوں۔ میں نے اسی دوران یوں کہہ دیا۔ اور تیرے رسل کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے (ایمان لایا ہوں) تو آپ نے فرمایا تیرے نبی کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحق بن ابراہیم سے۔ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث معتمر سے اس نے منصور سے۔

۴۷۰۵:......اور ہم نے روایت کیا ہے حدیث قطر بن خلیفہ بن سعید بن عبیدہ سے اس نے براء بن عازب سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ اپنے بستر پر جگہ پکڑیں تو باوضو ہو کر اپنے سیدھے ہاتھ کو سر کے نیچے رکھتے ہوئے اس کے بعد یہ کہے۔ پھر مذکورہ دعا ذکر فرمائی۔

بستر پر آنے کے وقت کی دعا:

۴۷۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن ابوطاہر دقاق نے ان کو احمد بن عثمان آدمی نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحق نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا کرتے:

اللھم انی اسلمت نفسی الیک و فوضت امری الیک و وجھت وجھی الیک و الجأت ظھری الیک رغبة و رھبة الیک لاملجاء و لا منجاء الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت و بنیک الذی ارسلت فان مات مات علی الفطرة

بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے اس کو حدیث شعبہ سے۔

بستر پر سونے سے پہلے اسے جھاڑنا:

۴۷۰۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو محمد بن عمر جوسی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عبداللہ بن عمر بن حفص نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بستر پر آئے اسے چاہئے کہ اپنے بستر کو جھاڑ دے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم اس کی غیر موجودگی میں کون آیا، یا کیا چیز اس پر آئی۔ اس کے بعد وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر یوں کہے، اے میرے رب تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور تیرے نام کے ساتھ میں اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر آپ میری جان کو روک لیں تو اس پر رحم فرما اور اگر آپ اس کو چھوڑ دو تو اس کی حفاظت فرما جیسے آپ نیکوکاروں کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے۔ دوسری وجہ سے اس نے عبیداللہ سے۔

۴۷۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل تستری نے ان کو مسدد بن ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمر نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر جاتے تو اپنا ہاتھ

(۴۷۰۴)......(۱) فی (أ) بنت (۲)......فی (أ) سعید بن عبید وھو خطأ

أخرجه مسلم (۲۰۸۱/۴)

اپنے رخسار پر رکھ لیتے۔ پھر کہتے اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مروں گا اور زندہ رہوں گا۔ اور جب آپ جاگتے تو فرماتے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں زندہ کیا موت دینے کے بعد اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے ابوعوانہ سے۔

۴۷۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو فاطمہ نے ان کو معبد بن خالد نے ان کو سواء۔ ان کو حفصہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونا چاہتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے۔ پھر یہ دعا فرماتے:

اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک

اے اللہ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچالینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ تین بار یہ دعا کرتے۔

بستر پر پہنچنے کے وقت کی ایک اور دعا:

۴۷۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو ابورافع نے یہ کہ خالد بن ولید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی وحشت کی آپ سے شکایت جسے وہ محسوس کرتے تھے آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھادوں جو مجھے جبرائیل امین روح الامین نے سکھائی ہے۔ بیشک ایک عفریت بڑا جن تیرے ساتھ مکروفریب کررہا ہے۔ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یوں پڑھو۔

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لایجاوزھن بر ولافاجر من شرما ینزل من السماء ومایعرج فیھا ومن شرما ذرأ[1] فی الارض ومن شر مایخرج منھا ومن شر طوارق اللیل والنھار ومن شر کل طارق یطرق الا بخیر یارحمن

میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے کلمات کے ساتھ جو کہ مکمل ہیں جن کلمات سے نہ کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی گناہگار اس شر سے جو آسمان سے اترتا ہے یا اوپر کو چڑھتا ہے۔ اور اس شر سے جو دھرتی پر پیدا ہوتا ہے اور اس شر سے جو زمین سے نکلتا ہے اور رات کو آنے والے جنات کے شر سے اور دن کو آنے والوں کے شر سے اور ہر آنے والے کے شر سے جو بھی آئے۔ مگر خیر کے ساتھ آئے اے رحمٰن۔

۴۷۱۱:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے ان کو ابوبکر بن ابوعیاش نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابویحییٰ نے کہ انہوں نے سنا مجاہد سے وہ کہتے ہیں مجھے ابن عباس نے کہا نیند نہ کیا کر مگر باوضو ہوکر بے شک روحیں اٹھائی جائیں گی اس حالت پر جس پر وہ قبض کی جاتی ہیں۔

۴۷۱۲:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے معمر سے ان کو ایک آدمی نے جس سے یہ کہ سعید بن عاص نے حضرت عمر کی بیوہ سے نکاح کرلیا تھا۔ ایک دن ان سے کہنے لگے کہ میں نے آپ سے نکاح اس لئے نہیں کیا کہ مجھے عورتوں کی رغبت ہے لیکن میں نے تو اس لئے کیا ہے تاکہ آپ مجھے حضرت عمر کے کام کے بارے میں باتیں بتایا کریں، تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر جب رات کو اپنے بستر پر آتے تھے ان کے پاس پانی کا برتن رکھا جاتا تھا جب وہ رات کو اٹھتے تو اس میں سے پانی لیتے اور وضو کرتے۔ (یا ہاتھ منہ دھوتے) اور پھر اللہ کے ذکر میں مشغول ہوجاتے۔

۴۷۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں۔ ان کو خبر دی محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو قتیبہ

(۴۷۰۹)......(۱) فی (أ) اباذر وھو خطأ

اخرجه المصنف من طریق ابی داود فی الأدب

(۴۷۱۰)......(۱) فی (أ) یکیدنی (۲)......فی (أ) ومایخرج منھا

بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں جریر کے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے ابن لھیعہ سے سنا؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ بولے کہ میں نے ان سے یہ حدیث واصب [illegible] ۔ عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا کہ روحیں اپنی نیند میں (یا نیند کے وقت) اوپر چڑھ جاتی ہیں ان میں سے جو پاک ہوتی ہے وہ عرش کے آگے سجدہ کرتی ہے اور جو ناپاک ہوتی ہے دور سجدہ کرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر جریر نے کتاب منگوائی اور اس میں دو جگہ کچھ لکھا۔

بستر پر وضو کی حالت میں دعا پڑھنے کی فضیلت:

۴۷۱۴:......قتیبہ نے کہا کہ ان کو نضر بن زرارہ نے ان کو ابوحبان نے ان کو کنانہ عدوی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بستر پر آتے وقت باوضو ہو کر یہ پڑھے:

الحمدللّٰہ الذی علا فقھر . و الحمدللّٰہ الذی بطن فخبر والحمدللّٰہ الذی ملک فقدر والحمدللّٰہ الذی یحی الموتی۔ وھو علی کل شیئی قدیر .

وہ شخص گناہوں سے نکل کر ایسے ہو جائے گا جیسے وہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے۔

۴۷۱۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد مصری نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو حسن بن محمد صباح زعفران نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا جو ایک ٹانگ کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سفیان سے اور حدیث مالک وغیرہ سے۔

۴۷۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا آپ ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے تھے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس کو یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۴۷۱۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے یہ کہ عمر بن خطاب نے اور عثمان بن عفان نے کہ وہ دونوں ایسے کرتے تھے۔

۴۷۱۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اونچا کرنے والے دونوں میں سے ایک ٹانگ کو دوسری پر۔ کہا زہری نے۔

۴۷۱۹:......ہمیں خبر دی سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ بہر حال عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ وہ تھے کہ جن سے اس چیز کو شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ زہری نے کہا کہ پھر لوگ امر عظیم لے کر آئے۔ شیخ نے کہا کہ حدیث زہری عباد سے ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن راھویہ سے اور عبد بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔

لیٹنے کی ناپسندیدہ کیفیت:

۴۷۲۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن منصور نے مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو محمد بن عمرو نے

(۴۷۱۷)......(۱) سقط من (ب)

"ح" ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤدارزاز نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے "ہ" ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن یوسف نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا الٹا لیٹا ہوا تھا منہ کے بل آپ نے فرمایا۔ کہ یہ لیٹنے کی ایسی کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔

اور نضر کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو الٹا پڑا تھا آپ نے فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح کہا ہے محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے اور اس میں غلطی کی ہے۔

۴۷۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو شیبان نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ یعیش بن طخفہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں نے اس کو اپنے ساتھ لے جایئے کہتے ہیں کہ میں چار میں سے چوتھا رہ گیا تھا رسول اللہ نے فرمایا کہ چلو تم ہم چلے یہاں تک کہ ہم سیدہ عائشہ کے گھر تک پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ہم لوگوں کو کچھ کھلایئے وہ حشیش لے کر آئیں مثل قطاۃ کے (۱) کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم لوگوں کو پانی پلایئے لہذا اب پانی کا بڑا پیالہ لائیں ہم نے پیا۔ پھر آپ نے فرمایا عائشہ ہم لوگوں کو پلایئے لہذا آپ ایک چھوٹا پیالہ دودھ کا لے کر آئیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہم لوگوں سے کہا اگر تم چاہو تو یہاں سو جاؤ اگر تم چاہو تو تم مسجد میں چلے جاؤ میں نے کہا کہ ہم مسجد چلیں گے۔ کہتے ہیں کہ میں سو رہا تھا اپنے پیٹ کے بل سحر کے وقت اچانک کسی آدمی نے مجھے اپنے پیر سے ہلایا اور کہا کہ بے شک یہ لیٹنا ایسا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(۱)..... بالوں کی طرح کوئی خشک نباتات۔

پیٹ کے بل اور چیت لیٹنا:

۴۷۲۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین وہ کہتے ہیں کہ مرد کے لئے مکروہ ہے کہ وہ پیٹ کے بل لیٹے اور عورت کے لئے چیت لیٹنا مکروہ ہے۔

کسی بلند جگہ پر سونے کا حکم:

۴۷۲۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوعمران جونی نے وہ کہتے ہیں کہ میں زھیر سنوری کے پاس تھا ہم لوگ ایک سوئے ہوئے آدمی کے پاس آئے جو دیوار کی پشت پر لیٹا ہوا تھا جس کے آگے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ انہوں نے اسے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہا کہ اٹھ جا۔ پھر زہیر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ جو شخص دیوار پر رات گذارے جہاں اس کے قدم کو روکنے والی کوئی چیز نہ ہو لہٰذا وہ گر کر مر جائے تو اس سے ذمہ بری ہے اور جو شخص دریا اور سمندر میں سفر کرے اس کی موجوں میں اس سے بھی ذمہ بری ہے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے اور اس کو حماد بن زید نے روایت کیا ہے۔

(۴۷۲۰)..... (۱) فی (أ) سهيل (۲)..... فی (ب) قالوا حدثنا أبو العباس (۳)..... سقطمن (أ)

(۴۷۲۱)..... (۱) سقط من (أ) (۲)..... فی (ب) فجاءت بحيس مثل القطاه (۳)..... فی (أ) مضى

۷۲۴ م:.......جیسے ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمران جونی نے ان کو زہیر بن عبداللہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بلندی پر یا چھت پر رات گذارے جہاں اس کے قدموں کو روکنے والی دیوار کوئی چیز نہ ہو پھر وہ گر کر مر جائے تو اس شخص سے ذمہ بری ہے اور جو شخص دریا یا سمندر کی لہروں میں سوار ہو جائے اور ہلاک ہو جائے اس سے بھی ذمہ بری ہے۔ اس کو ہشام دستوائی نے روایت کیا ہے۔

۷۲۵ م:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو ابوعمران جونی نے کہتے ہیں کہ ہم لوگ فارس میں تھے اور ہمارے اوپر جو امیر تھے ان کا نام انہیں زہیر بن عبداللہ کہا جاتا تھا۔ اس نے ایک آدمی کو گھر کے اوپر دیکھا چھت کے ارد گرد کوئی حفاظت کی دیوار وغیرہ نہیں تھی انہوں نے مجھ سے کہا تم نے اس بارے میں کوئی حدیث وغیرہ سنی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ مجھے ایک آدمی نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص کسی اونچی جگہ پر یا گھر کی چھت پر رات گذارے جس کے گرد کوئی چیز نہ ہو جو اس کے پاؤں رکھ سکے اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے اور جو شخص سمندر کی موجوں پر سوار ہو جائے اس سے بھی ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

۷۲۶ م:.......اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے ابوعمران سے اس نے محمد بن ابوزہیر سے اور کہا گیا ہے کہ محمد بن زہیر بن ابوعلی سے اور کہا گیا ہے زہیر سے اس نے ابوجبل سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا ابان نے کہ روایت ہے ابوعمران سے اس نے زہیر بن عبداللہ سے اور کہا گیا ہے سوائے اس کے بھی۔

۷۲۷ م:.......اور ہم نے روایت کی ہے علی بن شیبان سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات گذارے گھر کی چھت پر جس کے آگے کوئی پتھر کوئی آڑ وغیرہ نہ ہو اس سے ذمہ بری ہو جاتا ہے۔

۷۲۸ م:.......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایوب بن نجار نے ان کو ابواسماعیل یمانی نے ان کو طیبیب بن محمد نے ان کو عطا ابن ابورباح نے ان کو ابوہریرہ نے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے مرد ہیجڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت بناتے ہیں اور ان عورتوں کو جو کنگھی کرتی ہیں اس طرح کہ مردوں کے مشابہ ہو جائیں۔ میرا خیال ہے کہ کہا تھا اور ان مردوں پر بھی جو مجرد رہنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو شادی ہی نہیں کریں گے۔ اور ان عورتوں پر بھی جو مجرد رہنا چاہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم تو شادی نہیں کریں گی۔ اور جنگل میں اکیلے سفر کرنے والا۔ میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ اکیلا اور اکیلا سونے والا۔ شیخ احمد نے کہا کہ اس روایت کے ساتھ ایوب بن نجار متفرد ہے طیبیب بن محمد سے۔

۷۲۹ م:.......اور تحقیق روایت کیا گیا ہے عمرو بن دینار سے اس نے عطا ابن ابورباح سے اس نے ایک آدمی سے جو بنو ھذیل میں سے تھے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مردوں کے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے اور عورتوں کے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے بارے میں۔

۷۳۰ م:.......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے یعنی عباس بن فضل نے ان کو ابوالولید نے ان کو عاصم بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ جان لو جو اکیلے سفر کرنے میں نقصان ہے تو کوئی سوار رات کو اکیلا کبھی سفر نہ کرے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوالولید سے۔

(۷۲۵ م)......(۱) فی (ا) ریح

(۷۲۸ م)......اخرجه احمد (۲/۲۸۷) عن أیوب بن النجار. به

صبح تک سوتے رہنا رزق کو کم کرتا ہے:

۴۷۳۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو ہیثم بن خارجہ نے۔ کہا ابواحمد نے اور ان کو خبر دی حسین بن احمد بن منصور بن سجارہ نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابوفروہ نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو عمرو بن عثمان بن عفان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ صبح تک سوتے رہنا رزق کو روکتا ہے۔

اور کہا ہیثم نے کہ کچھ رزق کو۔ اور کہا یوسف بن عثمان نے اور دوسرے مقام پر ہے یوسف بن محمد۔

۴۷۳۲:.....اور اس کو روایت کیا ہے مسلمہ بن علی نے اس نے ابن عیاش سے اس نے ایک آدمی سے اور وہ ابن ابوفروہ ہے اس نے اسحٰق بن عبداللہ ابوطلحہ سے اس نے انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کے اور اسحٰق بن عبداللہ بن ابوفروہ متفرد ہے اس حدیث کے ساتھ اس نے اس کی اسناد میں خلط کیا ہے۔ اور صبیحہ صبح کے وقت نیند کرنے کو کہتے ہیں۔

تین چیزوں میں غفلت:

۴۷۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوحفص عمر بن محمد بن احمد حجمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوالحسن بغدادی نے ان کو محمد بن اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو افریقی نے ان کو حدیج بن صوفی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غفلت تین چیزوں میں ہوتی ہے اللہ کے ذکر سے غفلت۔ صبح کی نماز سے غفلت طلوع سورج تک اور آدمی کا دین میں اپنے آپ سے غافل ہونا۔

۴۷۳۴:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید بن حاتم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالبختری طلائی نے ان کو محاربی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوعلقمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفلت تین چیزوں میں ہوتی ہے۔

پھر حدیث ذکر کی ہے۔

۴۷۳۵:.....ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نیساپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یزید بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مشعل بن ملحان قیسی نے ان کو عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو دادا نے ان کو فاطمہ بنت محمد نے کہتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے میں صبح کے وقت لیٹی ہوئی تھی آپ نے اپنے پیر کے ساتھ مجھے ہلایا۔ پھر فرمایا اے بیٹی آپ اٹھئے اور اپنے رب کے رزق کو حاضر ہوجایئے اور اب غافلوں میں سے نہ ہویئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع سورج کے درمیان لوگوں کے رزق تقسیم فرماتے ہیں۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۴۷۳۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو یعقوب بن اسحاق بن حجاج نے آپ کو اسحٰق بن ابراہیم بن غالب نے ان کو اسماعیل بن مبشر بن عبداللہ جوہری نے ان کو عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد جب کہ ابھی وہ سو رہی تھیں۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

نیند تین طرح کی ہے:

۴۷۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن ابوخلف بن احمد صوفی مہرجانی نے مہرجان میں ان کو ابوبکر محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن

(۴۷۳۳).....اخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۳۵۵) من طريق الأفريقي. به

(۴۷۳۵).....قال ابن عدي (۱۹۴۲/۵) : عبدالملك بن هارون له أحاديث غرائب عن أبيه عن جده عن الصحابة مما لايتابعه عليه أحد

ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو مسعر نے ان کو ثابت بن عبید نے ان کو خوات بن جبیر انصاری نے اور وہ صحابہ میں سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دن کے اول حصے میں نیند کرنا بے وقوفی ہے اور دن کے بیچ میں سونا فطرۃ ہے اور آخر دن میں سونا حماقت ہے۔

اس کو غندر نے روایت کیا ہے شعبہ سے اس نے مسعر سے اس نے ثابت بن عبید سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے ان کو خوات بن جبیر نے اور وہ اصحاب رسول سے تھے۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو قاسم بن زکریا بن ابوبکر مقری نے ان کو ابوالحسین محمد بن نصر اسد آبادی نے ان کو احمد بن جعفر بن حمران بن مالک نے ان کو ابوعلی بشر بن محمد اسدی نے ان کو مقری نے وہ عبداللہ بن یزید ہیں ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن زیاد مکسی نے ان کو ابوفراس مولیٰ عبداللہ بن عمرو نے ان کو خبر دی ہے کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے تھے کہ نیند تین طرح کی ہے ایک وہ نیند جو وبال ہے ایک وہ جو درست ہے ایک وہ جو حماقت ہے۔ بہر حال جو نیند نقصان والی ہے وہ دن چڑھے کی نیند ہے کہ لوگ اپنے اپنے حوائج پورے کر رہے ہوتے ہیں اور وہ سو رہا ہوتا ہے اور فطری نیند دوپہر کی نیند ہے اور حماقت کی نیند ہوتی ہے جب نمازوں کے اوقات ہوتے ہیں۔

۴۷۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علقمہ بن قیس نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ زمین اللہ کی بارگاہ میں زاری کرتی ہے عالم کی نیند سے صبح کی نماز کے بعد۔

۴۷۴۰:......اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے۔ کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے معمر سے اس نے سعید سے اس نے عبدالرحمٰن جحشی سے اس نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے سائب بن یزید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت ہمارے پاس آتے تھے یا تھوڑا سا پہلے لہذا فرماتے تھے کہ اٹھو سو جاؤ باقی وقت شیطان کا ہے۔

۴۷۴۱:......اسی حدیث کو کہا ہے۔ کہتے کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے شیبہ بن عثمان سے اس نے اپنے چچا اسماعیل بن سروش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طاؤس سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دن کے سونے کے ساتھ رات کے قیام پر مدد پکڑو اور سحری کے کھانے سے دن کے روزے پر مدد پکڑو یہ حدیث مرسل ہے۔

۴۷۴۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو ابن وھرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے اور اس کو مرفوع کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دوپہر کی نیند کے ساتھ رات کی عبادت پر مدد پکڑو اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے پر مدد پکڑو۔

۴۷۴۳:......ہمیں خبر دی ہے حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابو الفضل عباس بن فضل ازرق بصری نے ان کو سعید بن زید نے جو بھائی ہیں حماد بن زید کے وہ کہتے ہیں کہ ہم ہشام بن حسان کے پاس گئے تھے انہوں نے کہا کہ بے شک دجاجہ تھا اصحاب علی بن ابوطالب سے اس نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے ایک سائبان بنایا تھا جہاں وہ دوپہر کی نیند سوتے تھے ان سے اس بارے میں لوگوں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ میرا نفس میری سواری ہے اگر میں اس کے ساتھ نرمی نہیں کروں گا تو وہ مجھے منزل پر نہیں پہنچائے گی۔

۴۷۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد بن دعلج نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یوسف نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے وہ کہتے ہیں کہ کمال مروۃ یہ ہے کہ آپ اپنے دین کو بھی بچائیں اور صلہ رحمی بھی کریں اور اپنے بھائیوں کی عزت کریں اور اپنے مال کو بھی ٹھیک کریں اور دوپہر کے وقت اپنے گھر میں آرام بھی کریں۔

(۴۷۴۳)......(۱) سقط من (أ)　　(۲)...... سقط من (أ)

فصل:......زیادہ سونے کی برائی

۴۷۴۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہشام نے ان کو معاذ بن معاذ عنبری نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اہل جنت بھی سوئیں گے؟ فرمایا کہ نیند موت کے مشابہ ہے (موت کی بہن ہے) اور اہل جنت نہیں مریں گے۔

۴۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوی نے ان کو سنید بن داؤد طرسوی نے ان کو یوسف بن محمد منکدر نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو حضرت جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا سلیمان بن داؤد سے۔ اے بیٹے رات کو زیادہ نہ سویا کر بے شک رات کو زیادہ سونا سونے والے کو قیامت کے دن فقیر محتاج کردے گا۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سنید بن داؤد نے۔

۴۷۴۷:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ حجری کوفی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسرائیل نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو احمد بن زہیر بن حرب نے ان کو یحییٰ بن منذر ابوالمنذر نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابوحصین نے یحییٰ بن وثاب سے اس نے مسروق سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور کے سامنے نیند کا ذکر آ گیا آپ نے فرمایا۔ نیند کیا کرو جب تم اٹھ جاؤ تو پھر اچھا کام کیا کرو۔

اور عبداللہ نے کہا کہ اس کے ساتھ ابوالمنذر نے اسرائیل سے روایت کی ہے اس میں ان کا تفرد ہے۔

(۴۷۴۶)......(۱) سقط من (ب)

یوسف بن محمد بن المنکدر ضعیف (تقریب)

(۴۷۴۷)......(۱) فی (ب) قال

فصل:......خواب کے بارے میں جوکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے

اور دلالت واضح ہے فاعل پر ہماری نظروں میں جو اس کو ہم دیکھتے ہیں اپنی نیند میں، ایک بار بشارت کے ساتھ اور کبھی بغیر بشارت کے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ.

اہل اللہ کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگانی میں اور آخرۃ میں۔

۴۷۴۸:......ہم نے روایت کی ہے اس حدیث میں جو ابن عباس سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر کے اندر سے) دروازے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ ابوبکر صدیق کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا بیشک حال یہ ہے کہ نبوت کے مبشرات یعنی بشارات سے باقی کچھ بھی نہیں رہا سوائے سچے خوابوں کے جنہیں مؤمن دیکھتا یا اسے دکھایا جاتا ہے۔

۴۷۴۹:......ہم نے اسے روایت کیا ہے ثابت کی حدیث میں جو ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے مذکورہ حدیث کے مفہوم میں۔

۴۷۵۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسہل محمد بن نصرویہ بن احمد مروزی نے جو ہمارے پاس نیساپور میں آئے تھے اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن جب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن ایوب نے اس کو ہمارے سامنے لکھوایا کہا عبداللہ نے اور ہمیں خبر دی عباد بن موسیٰ ختلی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی سعید بن عبدالرحمٰن جمحی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں باقی رہیں گے میرے بعد مبشرات مگر سچے خواب جنہیں آدمی دیکھے گا یا اسے دکھایا جائے گا۔ کہا عبداللہ نے اور میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے یحییٰ بن ایوب سے مسند میں۔

۴۷۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار باعنزی نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو خلاد نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ذکوان نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ایک شیخ نے اہل مصر سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس آیت کے بارے میں:

لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ.

(کہ اس سے کیا مراد ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچے خواب مراد ہیں جنہیں مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے اور آخرت سے مراد جنت ہے۔

اس حدیث کا متابع لائے ہیں عبدالعزیز بن رفیع ابو صالح سے اسی طرح اور محمد بن منکدر نے عطا بن یسار سے اسی طرح۔

۴۷۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیری نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے ان کو ابوصالح نے ان کو عطا بن یسار نے ایک آدمی سے اہل مصر سے انہوں نے حضرت ابودرداء سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

لھم البشریٰ فی الحیواۃ الدنیا.

تو حضرت سفیان نے کہا کہ پھر میں عبدالعزیز سے ملا اور میں نے اس کو حدیث بیان کی ابوصالح سے اس نے عطاء سے اس اہل مصر کے ایک آدمی سے اس نے ابودرداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفیان نے کہا کہ میں محمد بن منکدر سے ملا اس نے مجھے یہی حدیث بیان کی

عطا بن یسار سے اس نے اہل مصر کے ایک آدمی سے اس نے ابودرداء سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کی۔

۴۷۵۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی گئی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے نبی کریم سے پوچھا اس آیت کے بارے میں:

لهم البشرىٰ في الحياة الدنيا وفي الاخرة.

تو آپ نے فرمایا یہ رویا صالحہ ہیں جسے مسلمان آدمی دیکھتا ہے یا اس کو د کھایا جاتا ہے۔

۴۷۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کہ مؤمن کا خواب نبوۃ کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۴۷۵۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے حضرت انس سے اس نے عبادہ بن صامت سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ کی مثل۔

شیخ احمد نے کہا کہ حدیث ثابت کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث معاذ بن معاذ سے اس نے شعبہ سے اور حدیث قتادہ کو نقل کیا ہے بخاری نے اور مسلم نے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

۴۷۵۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہمیں ابوہریرہ نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ نیک آدمی کا خواب ایک جز ہوتا ہے نبوۃ کے چھیالیس اجزاء میں سے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن مسیب نے اور ابوصالح نے اور ابوسلمہ نے صحیح ترین روایت میں ان سے انہوں نے ابوہریرہ سے۔

۴۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ بے شک رؤیا صالحہ ۔

نافع نے کہا کہ میں نے گمان کیا کہ ابن عمر نے فرمایا۔ کہ وہ جز ہے نبوت کے ستر اجزاء میں سے اس کو روایت کیا مسلمہ نے صحیح میں قتیبہ سے اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے دو میں سے ایک روایت میں ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے اور پہلی روایت ابوہریرہ سے زیادہ صحیح ہے اور یہ روایت کی گئی ہے ابن مسعود سے اسی کے قول سے اور روایت کیا گیا ہے ان سے بطور مرفوع روایت سے۔

اچھا خواب اللہ کی طرف سے، برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے:

۴۷۵۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد منصور رمادی نے ان کو عبدالرزق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے کہ میں خواب دیکھنے سے بہت ہی شدت پاتا تھا سوائے اس کے کہ میں کپڑے نہیں اوڑھتا تھا حتی کہ مجھے ابوقتادہ نے حدیث بیان کی۔ کہ انہوں نے نبی کریم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ اچھا خواب اللہ کی

طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان سے جب تم میں سے کوئی آدمی برا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے اور **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** پڑھ لے بے شک ان کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اور عبد بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے اور نجار بن مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دیگر کئی وجوہ سے اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن زید نے زہری سے اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ناپسندیدہ خواب دیکھنے والا اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو جائے مگر اسے بیان نہ کرے سوائے اس آدمی کے جو اس کو پسند کرے۔ اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ابوسلمہ سے انہوں نے اس میں کہا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس پہلو سے دوسرے پہلو پر پھر جائے جس پر پہلے تھا۔

۴۷۵۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن سعید انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے چنانچہ میں نے اس کا ذکر حضرت ابوقتادہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے نیک خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو اس کے بارے میں کسی کو نہ بتائے مگر صرف اسی کو جس کو یہ پسند کرتا ہے اور جب ایسا خواب دیکھے جو ناپسند ہو (یا برا خواب دیکھے) تو بیدار ہو جائے اور اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے اور **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** پڑھے اور خواب کسی کو نہ بتائے بے شک وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بخاری مسلم نے اس کو تخریج کی ہے حدیث شعبہ سے۔

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں:

۴۷۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن عمر نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو ابن نفیل نے اور ابوالاصبغ نے دونوں نے منفرد طور پر کہا ہمیں خبر دی ہے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے اس نے محمد بن ابراہیم سے اس نے ابوسلمہ عبدالرحمٰن سے اس نے ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے کہ خواب تین مراتب پر ہوتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے (یعنی نیند میں باتیں کرتا ہے) یہ کوئی چیز نہیں ہوتے (بس نیند میں انسان بڑبڑاتا رہتا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی) بعض اس سے وہ ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے پھر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے۔ اور اس خواب کے شر سے پناہ مانگے۔ بیشک وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو کسی نصیحت اور خیر خواہی کی رائے رکھنے والے سے بیان کرے اور اسے چاہئے کہ وہ خیر کی بات کہے یا بھلائی کی تعبیر بے شک نبوت کی نیک بندے کا خواب یا اچھا خواب چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ کہتے ہیں کہ کہا عوف بن مالک اشجعی نے یا رسول اللہ اگر وہ شمار کرے اس کو کنکریوں کی تعداد سے ہوگا کثیر۔

۴۷۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن لھیعہ نے اور لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جو ناپسندیدہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین بار **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم** پڑھے اور جس پہلو پر سو رہا تھا وہ پہلو بدل لے۔ یہ حدیث ہے ابوزکریا کی اور ابوعبداللہ نے اس کے اسناد میں ابن لھیعہ کا ذکر

(۴۷۶۰) (۱) فی (ب) ابن مغل (۲) فی (أ) الحصی

نہیں کیا اس کو مسلم نے تخریج کی صحیح میں حدیث لیث سے۔

۴۷۶۲:.... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابو عمرو عثمان نے احمد سماک نے ان کو ابوبکر یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خالد اور ہشام نے محمد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب (قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا۔ تو مسلمانوں کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے جو بندہ بات کے اعتبار سے زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔ اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک خواب تو اللہ کی طرف سے بشارت وخوشخبری ہوتے ہیں۔ اور بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ اور بعض خواب شیطان کی طرف سے حزن وغم دینے کے لئے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جو ناپسندیدہ ہو تو اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرے بلکہ اسے چاہئے کہ وہ کھڑا ہوجائے اور نماز پڑھے اور نیند میں میں قید بیڑیوں کو ناپسند کرتا ہوں وہ بیڑیاں دین میں پائیداری اور ثابت قدمی ہیں۔ اور اس کو بخاری اور مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے کئی طریقوں سے محمد بن سیرین سے اور ان میں سے بعض نے درج کیا ہے حدیث سے وہ جس کے آخر میں ہے قید اور غل بیڑیوں اور طوق کا معاملہ مذکور ہے۔ اور موصول بیان کیا ہے اس کو معمر نے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے اور انہوں نے اس کو ابو ہریرہ کا قول بتایا ہے۔

۴۷۶۳:.... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانے میں مؤمن کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے اور زیادہ سچے خوابوں والا زیادہ سچی بات والا ہوگا خواب تین طرح پر ہیں اچھے خواب اللہ کی طرف سے خوش خبری ہوتے ہیں۔ اور کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ اور بعض خواب شیطان کی طرف سے دکھا دینا ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی آدمی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ کسی کو بیان نہ کرے بلکہ کھڑا ہوجائے اور نماز پڑھے۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے قید پسند ہے بیڑی ناپسند ہے اور خواب کے بارے میں جھوٹ اور غلط بیان کو ناپسند کرتا ہوں۔ قید سے مراد ثبات فی الدین ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۴۷۶۴:.... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے کہ درج ابوالسمح نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن جبیر نے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

لهم البشرىٰ في الحيات الدنيا.

سے مراد سچے خواب ہیں جن کے ذریعے مؤمن کو بشارت ملتی ہے۔ اور وہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں ایک چیز ہیں۔ تم میں سے جو کوئی ویسا خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے خیر خواہ کو بتائے اور جو ناپسندہ خواب دیکھے تو بس وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ اس کو غم دینا چاہتا ہے لہٰذا وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے اور خاموش ہوجائے اور کسی کو اس کے بارے میں خبر نہ دے۔

ایک اعرابی کا برا خواب:

۴۷۶۵:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن

وہب نے ان کو خبر دی ابن لھیعہ نے اور لیث نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے کہ ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے نبی بے شک میں نے گذشتہ رات ایک غلط خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا کہ مت خبر دے تو نیند میں اپنے ساتھ شیطان کا کھیل کرنا۔ ابوعبداللہ نے اسی اسناد میں ابن لھیعہ کو ذکر نہیں کیا اور مسلم نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے اس نے لیث سے۔

۴۷۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو خبر دی ہشیم نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو وکیع بن عدس نے ان کو ان کے چچا نے ان کو ابورزین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب انسان کے اوپر منڈلاتا رہتا ہے جب تک کہ اس کی تعبیر نہ بیان کی جائے جب تعبیر دے دی جائے واقع ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ انسان خواب کو یا تو کسی محبت کرنے والے پر بیان کرے یا کسی صاحب رائے پر۔

مومن کا خواب نبوت کا ایک جزو ہے:

۴۷۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی سے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو عبدالرحمن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو وکیع بن عدس ان کو ان کے چچا زرین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مؤمن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے یہ انسان پر بدشگونی ہوتا ہے جب تک کہ اس کی تعبیر نہ بیان کر دی جائے جب بیان کر دی جائے تو گر جاتا ہے۔ (یا وہ خواب انسان کے اوپر اڑتا رہتا ہے۔)

یوں خیال کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تھا انسان وہ خواب نہ بیان کرے مگر یا تو کسی دوست کو یا کسی عقل مند کو۔

۴۷۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن مصب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے کہ بے شک دراج ابوالسمح نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوالہیثم سے اس نے ابوسعید خدری سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ خوابوں میں سے زیادہ سچے خواب سحری کے وقت کے ہوتے ہیں۔

۴۷۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا جب کوئی آدمی کوئی خواب دیکھے تو اس کو چاہئے۔ کہ

اعوذ بما عاذت به ملائكة الله ورسوله من شر رؤياي الليلة ان تضرني في ديني او دنياي يارحمٰن.

میں پناہ لیتا ہوں اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ اللہ کے فرشتوں اس کے رسولوں نے پناہ لی ہے آج رات کے خواب کے شر سے کہ نہ وہ مجھے نقصان دے میرے دین میری دنیا میں اے رحمٰن۔

۴۷۷۰:......اور ہم نے روایت کی ہے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے ابوموسیٰ کو لکھا کہ جب کوئی خواب دیکھے اور اس کو اپنے کسی بھائی پر بیان کرے تو یوں دعا کرے خیر ہو تو ہمارے لئے اور شر ہو تو ہمارے دشمنوں کے لئے۔

۴۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالصمد نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار مولیٰ ابن عمر نے ان کو ان کے والد نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک جھوٹوں میں سے سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص وہ خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہ ہو (یعنی جھوٹ بولے) اس کو بخاری نے

(۴۷۶۶)......اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۰۲۰)

(۴۷۶۹)......(۱) في (أ) فيقول

روایت کیا ہے علی بن مسلم سے اس نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے۔

جھوٹا خواب بیان کرنے پر وعید

۴۷۷۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان عوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور مسدد نے اور ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ جو شخص تصویر سازی کرے اسے یہ عذاب دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈال دے اور وہ نہیں ڈال سکے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اس کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ گیہوں یا جو کے دو دانوں کو آپس میں گرہ دے دے حالانکہ وہ نہیں کر سکے گا۔ اور جو شخص کسی ایسی قوم کی بات کی طرف کان لگائے جو جھوٹ بولتے ہیں اس کے کان میں قیامت کے دن پگھلایا ہوا سیسہ انڈیلا جائے گا۔ الفاظ حدیث مسدد کے ہیں۔ اور سلیمان بن حرب کی حدیث میں کہا ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے حالانکہ وہ یہ کام نہیں کر سکے گا انہوں نے یہ زیادہ کیا ہے کہ انک پگھلے ہوئے سیسہ کو کہتے ہیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابن عیینہ سے اس نے ایوب سے اس نے مسدد سے جھوٹے خواب کے حوالہ سے۔

۴۷۷۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی ہے مالک بن انس نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو نصر بن صعصعہ بن مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو یہ پوچھتے تھے۔ کیا تم میں کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے بے شک حال یہ ہے کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا مگر سچے خواب۔ تو ہم نے لفظ اول روایت کیا ہے خبر پوچھنے کے بارے میں حدیث سمرہ بن جندب میں اور اس میں طویل قصہ ہے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے کتاب عذاب قبر میں۔

۴۷۷۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو وھب نے ان کو خبر دی عمر بن حارث نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو خبر دی ہے کہ زیاد بن نعیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ ابوبکر صدیق کہتے تھے جب صبح کرتے جو شخص اچھا خواب دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بارے میں ہم لوگوں کو بتادے البتہ اگر میرے لئے ایک مسلمان کامل وضو کرنے والا نیک خواب دیکھے تو مجھے زیادہ محبوب ہے اتنی اتنی سے۔ پس ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمرو سے۔

اس قول سے۔ ھذا اللفظ الاخیر یہ لفظ اخیر ہے۔

مدینہ منورہ کے ایک شیخ کا عجیب وغریب واقعہ:

۴۷۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن مسلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے اعمش سے ان کو سلیمان بن میسر نے ان کو خرشہ بن بحر نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اور اس میں ایک شیخ تھے وہ ان لوگوں کو اچھی اچھی حدیث بیان کر رہے تھے جب لوگوں نے کہا کہ جس کو یہ خوش لگے کہ وہ اہل جنت کے ایک آدمی کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس شیخ کو دیکھے پھر وہ شیخ کھڑے ہوگئے میں نے سوچا کہ میں ضرور ان کے پیچھے پیچھے جاؤں گا اور میں ان کا گھر ضرور دیکھوں گا میں ان کے پیچھے پیچھے گیا وہ چلتے رہے حتیٰ کہ قریب تھا کہ مدینے سے باہر نکل جائیں گے۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگئے۔ میں نے ان سے اجازت مانگی انہوں نے مجھے اجازت دی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اے بھتیجے کیا کام ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ میں نے سنا تھا لوگوں سے وہ کہہ رہے تھے

☆......اثبات عذاب القبر (۱۱۰)

آپ کے بارے میں جب آپ اٹھ گئے تھے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ وہ اہل جنت کے لوگوں میں سے کسی کو دیکھے وہ اسی شیخ کو دیکھے لہذا مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔ کہتے ہیں کہ اس شیخ نے کہا کہ اہل جنت کو تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اور میں عنقریب اسی بارے میں حدیث بیان کروں گا کہ انہوں نے کیوں یہ کہا ہے اس لئے کہ میں سو رہا تھا اچانک میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور اس نے مجھ سے کہا اٹھ جائیے اور اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اس کے ساتھ چل دیا میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو مجھے ایک راستہ دکھائی دیا میں نے اس پر چلنا چاہا تو کہنے والے نے مجھ سے کہا اس راستے کو اختیار نہ کر دیہ بائیں ہاتھ والوں کا راستہ ہے اور دیکھتا ہوں تو ایک راستہ میرے دائیں طرف ہے مجھ سے کہنے والے نے کہا کہ تو اس راستے کو اختیار کر کہتے ہیں مجھے ایک پہاڑ پر لے جایا گیا اور کہنے والے نے کہا کہ تم اوپر کو چڑھو کہتے ہیں کہ جب جب چڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنی سرین پر کھینچ کر گرا دیا جاتا ہوں حتیٰ کہ میں نے یہ کام بار بار کیا پھر وہ لے جانے والا مجھے ستون کی طرف لے گیا جس کا سر آسمان تک تھا اور نیچے کا حصہ اس کا زمین میں تھا اس کے اوپر ایک حلقہ تھا اس نے مجھے کہا کہ آپ اس کے اوپر کو چڑھے۔ میں نے کہا کہ میں کیسے چڑھوں حالانکہ اس کا ایک سرا تو آسمانوں پر ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر چلا کر لے گیا میں اچانک اس حلقے اور کڑے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا پھر اس نے اس ستون کو مارا سو وہ گر پڑا اور میں بدستور اس کے ساتھ لٹکا رہ گیا حتیٰ کہ میں نے صبح کر لی۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا میں نے یہ قصہ آپ کو بتایا آپ نے فرمایا بہر حال وہ راستہ جو تم نے اپنی بائیں جانب دیکھا یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جن کو اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ اور وہ راستہ جو تم نے اپنی دائیں جانب دیکھا وہ اسلام کا کڑا ہے ان لوگوں کا راستہ ہے جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔

بہر حال جو پہاڑ دیکھا وہ وہ شہداء کا ٹھکانہ ہے تم اس کو ہرگز نہیں پاؤ گے۔ اور ستون وہ اسلام کے ستون ہیں اور کڑا وہ عروۃ الوثقیٰ ہے یعنی مضبوط کڑا تم ہمیشہ اسلام کے ساتھ چمٹے رہو گے حتیٰ کہ مر جاؤ گے۔ اس کے بعد فرمایا آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے مخلوق کو کیسے پیدا فرمایا تھا؟ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ فرمایا کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اس کو فرمایا کہ تم فلاں فلاں فلاں کو جنم دو گے اور وہ فلاں فلاں کو جنم دے گا اور فلانی فلانی کو جنم دے گی ان کا اجل ایسے ہوگا اور عمل ویسے ہوگا اور ان کا رزق ایسے ہوگا پھر اس میں روح پھونکا جائے گا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحق بن ابراہیم سے ماسوا ان کے جو اس کے آخر میں ہے کیفیت تخلیق کا ذکر نہ زیادہ مناسب ہے کہ یہ عبداللہ بن سلام کا قول ہوا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس کے بعد آپ کے اصحاب کو پھر صالحین مسلمانوں کو ان میں سے ہر ایک کو اپنی نیند میں اس قدر جس سے انہوں نے اپنے خواب کی تعبیر کی تصدیق پالی۔ اور اس کا اول حصہ میں نے کتاب دلائل النبوۃ کے آخر میں ذکر کیا ہے اور اس میں اس نعمت کی یاد دہانی ہے جسے اللہ نے نیند میں رکھا ہے۔

۴۷۷۶:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسیب کے پاس ایک آدمی آیا کہتے ہیں کہ سب لوگوں سے زیادہ تعبیر بتانے والا تھا یعنی ابن مسیب وہ آدمی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں خون کا ایک قطرہ ہے میں جب بھی اس کو دھوتا ہوں اس کی چمک میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن مسیب نے اس کو فرمایا تم ایسے آدمی ہو جو اپنے بیٹے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہو تم اللہ سے ڈرو اور اس کو اپنے ساتھ لاحق کر دو۔

ایک شخص کا عجیب وغریب خواب:

۴۷۷۷:...... کہتے ہیں کہ میں نے سنا معمر سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی حضرت ابن سیرین کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے نیند میں دیکھا ہے گویا کہ ایک کبوتری نے ایک موتی کو نگل لیا ہے پھر وہ اس سے بڑا ہو کر نکلا ہے جتنا تھا اور میں نے دوسری کبوتری کو دیکھا ہے اس نے بھی ایک

(۴۷۷۵)...... (۱) سقط من (ا) (۲)...... فی (ا) فاحذ (۳)...... سقط من (ا) (۴)...... سقط من (ب)

موتی کو کھالیا ہے وہ اس سے کم ہو کر نکل آیا اور ایک تیسری کبوتری کو دیکھا ہے اس نے بھی ایک موتی کو کھالیا ہے وہ ویسے ہی اس میں سے نکل آیا جیسے کہ اس کے اندر داخل ہوا تھا برابر۔ حضرت ابن سیرین نے اس کو فرمایا کہ بہر حال وہ جو اس سے بڑا ہو کر نکلا ہے جتنا کہ داخل ہوا تھا۔ یہ حسن ہے حدیث کو سنتا ہے اور اس کو اپنی زبان میں اچھا کرتا ہے پھر اس میں اپنے مواعظ میں سے ملاتا ہے۔ اور وہ جو اس سے چھوٹا نکلا ہے جتنا بڑا داخل ہوا تھا۔ یہ محمد بن سیرین ہے حدیث کو سنتا ہے اور اس میں سے کم کر دیتا ہے۔ بہر حال وہ جو ایسے نکلا ہے جیسے داخل ہوا وہ قتادہ ہے وہ سب سے زیادہ حافظے والا ہے۔

۴۷۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس نے ان کو مسلم حواس نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بازار میں حضرت محمد بن سیرین کے ساتھ تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں گھی اور کھجور کا حلوا کھا رہا ہوں۔ اور میں نماز میں بھی ہوں۔ ابن سیرین نے فرمایا حلوا تو میٹھا ہے اور نرم ہے مگر نماز میں کھانا اچھا نہیں مناسب نہیں شاید آپ نے بوسہ دیا ہے اس وقت آپ روزے کے ساتھ تھے؟ بولا جی ہاں آپ نے فرمایا تم ایسے نہ کرو۔

۴۷۷۹:...... ہمیں خبر دی مجالد بن عبد اللہ بن مجالد بجلی نے کوفہ میں ان کو خبر دی مسلم بن محمد تیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو سعید اشجّی[1] نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن سیرین کے ساتھ بازار میں تھا ایک آدمی ان کے پاس آ کر بولا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میری گردن کاٹ دی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا شاید آپ غلام ہیں آپ آزاد ہو جائیں گے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہی دوبارہ بھی دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ تیرا مالک بھی مر جائے گا یہ بات اس غلام کے مالک تک پہنچی تو اس نے کہا تعجب ہے ابن سیرین اسی طرح علم غیب کے بارے میں تکلف کرتے ہیں اور غیب کی خبریں دیتے ہیں لوگوں نے دیکھا کہ بہت جلدی وہ غلام آزاد بھی ہو گیا اور مالک بھی فوت ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ ابن سیرین کے پاس ایک آدمی آ کر بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر ستون کا تاج ہے آپ نے فرمایا کہ تیرے والد سفر میں ہیں اور ان کی بصارت ختم ہو گئی ہے کہتے کہ تھوڑی دیر کے اندر اس شخص نے اپنے والد کا خط نکال کر دیکھا جس میں لکھا تھا کہ میری بینائی ختم ہو گئی ہے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ اخبار اور حکایات نیند کے بارے میں بہت ہیں ہم نے اتنی ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے جس کے ساتھ اس باب میں مقصود واضح ہو جائے۔

۴۷۸۰:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمود صفار نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبد الوہاب نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو سلیمان نے انہوں نے کہا کہ حضرت یوسف کے خواب کے اور اس کی تعبیر سامنے آنے میں چالیس سال کا عرصہ گذر گیا تھا۔

۴۷۸۱:...... ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن سنان نے ان کو عبد اللہ بن شداد نے وہ کہتے ہیں یوسف علیہ السلام کا خواب چالیس سال بعد واقع ہوا تھا اور اتنی مدت میں وہ خواب اپنی تکمیل اور اپنی انتہا کو پہنچا تھا۔

(۴۷۷۹)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ) (۳)...... فی (ب) فی المنامات

شعب الایمان کا چونتیسواں شعبہ

زبان کی حفاظت کرنا.....تمام غیر ضروری باتوں سے جھوٹ سے بچنا اور سچائی کو لازم پکڑنا

پہلی چیز جو اس میں داخل ہے، وہ ہے سچائی کو لازم کر لینا۔ اور جھوٹ سے کنارہ کشی کرنا۔ جھوٹ کے کئی درجے ہیں حرمت اور قباحت میں سب بڑا جھوٹ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹ ہو۔ اس کے بعد اللہ کے رسول پر جھوٹ اس کے بعد کسی انسان کا اپنی آنکھوں اور اپنی زبان اور اپنے تمام اعضاء اور جوارح کے خلاف جھوٹ بولنا اور اپنے والدین پر جھوٹ باندھنا اس کے بعد درجہ بدرجہ مسلمانوں پر جھوٹ باندھنا۔ اور ان سب سے غلیظ ترین جھوٹ وہ ہے جس کے ذریعے جھوٹ بولنے والا کسی کو نقصان پہنچائے خواہ اس کی جان کو پہنچائے یا مال میں یا اس کے اہل میں یا اس کی اولاد میں اس کے بعد وہ جھوٹ جو قسم کھا کر ہلاکت خیزی کا موجب ہو وہ اس جھوٹ سے زیادہ غلیظ ترین ہے جو قسم سے خالی ہو۔ اور وہ جھوٹ جس کو کسی کرامت و بزرگی میں بیان کرے اور کسی آدمی کی مدح و تعریف حد سے تجاوز کرے۔ اور اس سے قبیح ترین وہ ہے جو کسی کے منہ پر اور سامنے جھوٹ بولا جائے جس کے بعد لایعنی کام میں مشغولیت ہو اور خصوصاً جب کہ اس مشغولیت والے کو کوئی فائدہ نہ ہو جب کہ سکوت کرنے میں اس کی طرف کو ضرر راجع نہ ہو۔ اور اس کے پیچھے کثرت کلام ہو اور کلام کو غیر ضروری طور پر لمبا کرنا جب کہ اس کے بعض کے ساتھ اکتفاء ممکن ہو اور اس بعض دہرانے اور مکرر کرنے کے ساتھ باوجود اس کے کہ ایک بار کہنے سے اس سے استغناء ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سچے مردوں اور سچی عورتوں کی مدح ثنا میں فرماتے ہیں۔

(۱).....ان المسلمین و المسلمات و المؤمنین و المؤمنات و القانتین و القانتات و الصادقین و الصادقات الخ.

بے شک اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے والی عورتیں۔ اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں فرمانبردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں الخ آخر میں فرمایا کہ اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(۲).....من المؤمنین رجال صدقوا ماعٰھدوا اللّٰہ علیہ.

اہل ایمان میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے سچا کر دیا ہے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ اہل صدق کے ساتھ ہوں سچوں کے ساتھ ہو جائیں۔

(۳).....یاایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ و کونوا مع الصدقین.

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

نیز اللہ نے اپنے نبی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

(۴).....و لاتقف مالیس لک بہ علم ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنہ مسؤلا.

جس چیز کا آپ کو علم نہیں ہے اس پر ایسا نہ روکیں بے شک کان آنکھ اور دل یہ سب اللہ کی بارگاہ میں مسئول ہونے کے۔

اور یہ بایں طور ہے کہ یوں کہے کہ میں نے ایسے سنا ہے یا میں نے ایسے دیکھا ہے یا یہ کہ میں نے یہ جان لیا ہے۔ پس اللہ نے یہ ظاہر کر دیا ہے ان مذکورہ الفاظ کی اطلاق کرنے کی جلدی کرنا یا ان میں سے کسی ایک کا اطلاق خلاف حقیقت کرنا یعنی جھوٹ کے طور پر ممنوع اور حرام ہے۔

---

(۱).....فی المنهاج الخصائل ج ۳ ص ۳ واظن الصواب الخاص

(۵)......اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عنداللہ ان تقولوا مالا تفعلون.

اے ایمان والوتم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو بہت بڑی ناراضگی والی بات ہے اللہ کے نزدیک کہ تم وہ بات کہو جو کرو نہیں۔
اللہ نے اس آیت میں یہ واضح کیا ہے کہ وعدہ خلافی کرنا ایمان کے مقتضاء کے خلاف ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے منافقین کی مذمت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے:

(۶)......**ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون.**

کہ منافق لوگ جھوٹ پر بھی قسمیں کھاتے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔
مطلب ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولتے ہیں اور اوپر سے قسمیں بھی کھاتے ہیں اپنے جھوٹ پر۔
(۷)......اور ارشاد ہے:

فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذب با لصدق اذجآء ہ.

اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچ کی تکذیب کرے جب اس کے پاس آیا ہے۔
(۸)......اور ارشاد ہے:

والذی جآء با لصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون.

وہ ہستی جو سچ کو لے کر آئی اور وہ ہستی جس نے اس کی تصدیق کی وہ لوگ تقویٰ والے ہیں۔اللہ نے اس آیت میں اللہ پر سچ کہنے والے کی بھی مدح فرمائی ہے (یعنی رسول اللہ کی) اور اللہ کی طرف لانے والے کی لائی ہوئی چیز یعنی قرآن کی تصدیق کرنے والے (صدیق اور دیگر صحابہ) کی بھی مدح فرمائی ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والے اور اللہ کی کتاب کو جھوٹا کہنے والے کی اللہ نے مذمت کی ہے۔اور ارشاد الٰہی ہے۔

(۹)...... **ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب.**

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون متاع قلیل ولھم عذاب الیم.

نہ کہو ان چیزوں کے لئے جن کو تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے محض اللہ پر جھوٹ کا افتراء باندھنے کے لئے بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹا افتراء باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے دنیا کا قلیل نفع ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔
علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو کتاب اللہ میں اس معنی اور مفہوم میں آئی ہیں وہ سب اسی مسئلہ کی دلیل ہیں۔

جھوٹ بولنا منافقوں کا عمل ہے:

۴۷۸۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو الحسین احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی۔نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء نے ان کو ابو سعید خدری نے یہ کہ کچھ منافق آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد کے لئے نکلتے تھے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل جہاد نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے رہ جاتے تھے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے اور گھروں میں بیٹھے رہنے پر خوش ہوتے اور اتراتے تھے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس آتے تو یہ لوگ آپ کی خدمت میں معذرت پیش کردیتے اور قسمیں کھالیتے اور وہ یہ چاہتے

(۴۷۸۱)......(۱) سقط من (ب)

تھے کہ، جو کام انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریف ہوا ے پیغمبر مت گمان کر تو ان کو عذاب سے چھٹکارا پانے والا۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن ابومریم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا حلوانی وغیرہ سے اس نے سعید بن مریم سے۔

۴۷۸۳:...... ہمیں خبر دی شیخ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب بن عبدالقاھر نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو سعید نے ان کو خبر دی یزید بن خمیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلیم بن عامر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اوسط بجلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جو کہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے حضور کا تذکرہ کیا تو رو پڑے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، تم لوگ سچ کو لازم پکڑو وہ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ دونوں جنت میں ہیں، اور تم بچاؤ اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک وہ گناہوں کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہیں۔ اور اللہ سے یقین مانگو۔ اور عافیت مانگو۔ اس لئے کہ لوگوں کو عافیت سے افضل کوئی شئی عطا نہیں کی جاتی۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت مانگو۔ اس لئے کہ لوگوں کو عافیت سے افضل کوئی شئی عطا نہیں کی جاتی۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت مانگو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کو پس پشت نہ ڈالو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

۴۷۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور بے شک ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے نزدیک صدیق یعنی بہت بڑا سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بے شک جھوٹ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں بے شک ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب اور بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے۔

۴۷۸۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے فرمایا کہ خوبصورت بات کتاب اللہ ہے اور خوبصورت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اور تمام امور میں سے بدتر امور دین میں نئی بدعات ہیں اور بے شک تمہیں جس چیز کا وعدہ دیا گیا ہے وہ چیز آنے والی ہے اور تم لوگ اس کو روک نہیں سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ مرہ سے مروی ہے یا اس کے غیر سے عبداللہ سے۔ خبردار تم لوگ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی جنت کے قریب کرتی ہے ہمیشہ ایک بندہ سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا سچا لکھ دیا جاتا ہے اور نیکی اس کے دل میں گھر کر لیتی ہے لہذا گناہوں کے لئے اس کے دل میں ایک سوئی کے برابر بھی جگہ باقی نہیں رہتی جس میں برائی ٹھہر سکے۔ خبردار بچاؤ تم اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک وہ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے۔ یا کہا تھا کہ جہنم کی طرف۔ اور ہمیشہ ایک بندہ جھوٹ بولتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے اور گناہ اس کے دل میں گھر کر لیتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دل میں نیکی کے لئے ایک سوئی کی جگہ بھی باقی نہیں رہتی جس میں وہ ٹھہر سکے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اس نے شعبہ سے اس نے اس کو حدیث میں درج کرنے میں شک نہیں کیا۔ اور ہم نے اس کو کتاب المدخل میں حدیث آدم سے نقل کیا ہے۔

(۴۷۸۲،د،۱)...... فی (ب) کان رسول اللہ (۲)...... فی (ب) فلا یحسبنھم

(۴۷۸۳)......(۱) سقط من (ا) (۲)...... سقط من (ب)

سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے:

۴۷۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے کہا ہر وہ چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔خبر دار دور وہ چیز ہے جو آنے والی نہیں ہے۔خبر دار اللہ تعالیٰ کسی ایک کے جلدی کرنے کی وجہ سے جلدی نہیں لائیں گے۔آپ لوگوں کے امر سے کچھ نہیں پائیں گے۔بیشک وہی کچھ ہوگا جو اللہ چاہے گا اور وہ نہیں ہوگا جو کچھ لوگ چاہیں گے۔اللہ ارادہ کرتا ہے ایک امر کا اور لوگ ارادہ کرتے ہیں دوسرے امر کا۔اللہ جو کچھ ارادہ کرتا ہے وہی کچھ ہوتا ہے اگر چہ لوگ اس کو ناپسند بھی کریں جس چیز کو اللہ دور کرے اسے قریب کرنے والا کوئی نہیں اور جس چیز کو کوئی دور کرنے والا نہیں اس کو اللہ قریب کرے۔اور کوئی کام نہیں ہوتا مگر اللہ کے حکم سے۔سب سے زیادہ سچی حدیث کتاب اللہ ہے اور خوبصورت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور بدترین کام دین میں نو پیدا کام ہیں اور ہر نو پیدا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔معمر نے کہا ہے کہ ابن مسعود سے جعفر کے علاوہ دیگر نے روایت کیا ہے کہ بہترین چیز جو دل میں ڈالی گئی وہ یقین ہے۔اور بہترین غنیٰ نفس اور دل کا غنی ہونا ہے۔اور بہترین علم وہ ہے جو نفع دے اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے جو قلیل ہو اور کافی ہو وہ بہتر ہے اس سے جو بہت ہو اور اس سے غفلت ولا پرواہی برتی جائے۔یقینی بات ہے کہ ایک تمہارا رجوع کرے گا اور لوٹے گا چار ہاتھ (زمین کی طرف) لہذا لوگوں کم نہ تو اد اس کرو نہ ہی ان کو نظر انداز کرو۔بیشک ہر نفس کے لئے ایک نشاط اور خوشی ہوتی ہے اور بخت کامیابی ہوتی ہے۔اور بیشک اس کے لئے نحوست اور بدبختی بھی ہوتی ہے۔خبر دار بدترین خواب جھوٹا خواب ہے۔جھوٹ گناہوں کی طرف چلاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف چلاتے ہیں۔خبر دار لازم پکڑو تم سچائی کو بے شک سچائی نیکی کی طرف چلاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف چلاتی ہے عبرت و نصیحت پکڑو تم اس بارے میں بے شک وہ دونوں جوان ہیں جو باہم ملتے ہیں صادق کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور گناہ گار کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا اور ہم نے تو تمہارے نبی سے سنا تھا وہ فرماتے تھے ایک بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور اسی طرح بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔خبر دار بیشک جھوٹ درست نہیں ہوتا نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں۔اور نہ اس طرح مناسب ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے بچے کو وعدہ دے بچے سے وعدہ کرے اس کے بعد وہ اس کو پورا نہ کرے۔خبر دار تم میں سے کوئی آدمی اہل کتاب سے کوئی بات نہ پوچھے بے شک ان پر طویل ہوگئی ہے مدت بند ان کے دل سخت ہو چکے ہیں۔اور انہوں نے دین میں بدعت ایجاد کر لی ہے۔اگر تم لا محالہ ان سے پوچھتے بھی ہو تو جو تمہاری کتاب قرآن کے مطابق ہو اس کو لے لو اور جو اس کے خلاف ہو اس کو چھوڑ دو۔پھر عبداللہ نے ایک کلمہ ذکر کیا یعنی اس سے رک جاؤ۔اور خاموش رہو۔بے شک تمام گھروں میں سے ذلیل ترین گھر وہ ہے جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی شئی نہ ہو۔خبر دار بے شک وہ گھر جس میں کتاب اللہ میں سے کچھ نہ ہو وہ ویران ہے اور ویران گھر وہ ہے جس کو کوئی آباد کرنے والا نہ ہو۔خبر دار بے شک شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں وہ سن لے کہ سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

جھوٹ بولنا مذاق میں بھی درست نہیں:

۴۷۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو ادریس اودی نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے حدیث کو مرفوع کیا رسول اللہ کی طرف۔رسول اللہ نے فرمایا۔بے شک جھوٹ کسی طرح بھی درست نہیں ہوتا نہ مذاق میں نہ حقیقت میں اور نہ یہ درست ہے کہ کوئی آدمی اپنے بیٹے سے

(۴۷۸۶)......(۱) سقط من (أ)　　(۴۷۸۷)......(۱) سقط من (أ)

وعدہ کرے پھر وہ اس کو پورا نہ کرے۔ بے شک سچ نیکی کی ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔ اور بے شک جھوٹ گناہوں کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور بے شک گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں۔ بے شک سچے کے بارے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا ہے اور نیکی کی ہے اور جھوٹے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور گناہ کیا ہے بے شک آدمی البتہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بہت بڑا سچا لکھ دیا جاتا ہے اور ایک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

۴۷۸۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابو مسعود نے فرمایا کہ بے شک وہ دو چیزیں ہیں ایک سیرت ہے اور دوسری چیز کلام ہے۔ سو سب سے حسین ترین کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے خوبصورت اور اچھی سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ خبردار تم بچاؤ اپنے آپ کو نئے کاموں سے اور بدعتوں سے۔ بے شک بدترین کام (دین) میں نو پیدا کام ہیں۔ اور ہر نیا بنایا ہوا (اور دین میں) بدعت وگمراہی ہے۔ خبردار نہ طویل ہو جائے تمہارے اوپر امیدیں جو کہ سخت کردے تمہارے دلوں کو خبردار ہر وہ چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ خبردار بعید وہ چیز ہے جو آنے والی نہیں ہے خبردار بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت تھا۔ اور سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرلے۔ خبردار بدترین خواب جھوٹا خواب ہے۔ خبردار بے شک جھوٹ ٹھیک نہیں ہے نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں اور نہ ہی بایں صورت کہ تم میں سے کوئی آدمی بچے سے وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے۔ خبردار جھوٹ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں۔ اور بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور بے شک سچ بولنے والے سے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا ہے اور درست کیا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والے کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور گناہ کیا ہے اور بے شک میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ بے شک بندہ البتہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور ایک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ سچا لکھ دیا جاتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو منہ کے ساتھ کاٹ کھانے سے کیا تم جانتے ہو کہ وہ کاٹ کھانا کیا ہے وہ چغل خوری ہے۔ اس کے بعد کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۴۷۸۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک جھوٹ سے کچھ بھی درست نہیں ہے نہ حقیقت میں اور نہ ہی مذاق میں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھو۔

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصّٰدقین.

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہو جاؤ تم سچوں کے ساتھ۔

عبداللہ نے کہا کہ (اس آیت کو پڑھنے کے بعد) کیا تم لوگ کہیں جھوٹ بولنے کی کوئی رخصت پاتے ہو۔

۴۷۹۰:......اسی طرح کہا ہے عبداللہ بن مسعود نے اس میں جو اس سے مروی ہے کہ بے شک جھوٹ کسی طرح بھی درست نہیں ہے نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ کی گنجائش ہے

۴۷۹۱:......بہرحال وہ حدیث جس کی ہمیں ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی ہے ان کو اسماعیل بن احمد نے ان کو محمد بن حسین بن قتیبہ نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خبر دی ہے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ان کی ماں ام

(۴۷۸۸)......(۱) سقط من (أ) (۴۷۸۹)......(۱) سقط من (أ) (۴۷۹۰)......(۱) فی (ب) إنه

کلثوم بنت عقبہ بن ابومعیط نے وہ خاتون پہلی مہاجرات میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ بیعت کی تھی۔اس خاتون نے اسے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے۔وہ جھوٹا نہیں ہے جو (جھوٹ بول کر) لوگوں کے مابین صلح کرادے پس وہ خیر کی بات کرے یا خیر کی چغلی کرے۔

ابن شہاب نے کہا کہ میں نے ان سے نہیں سنا کہ کسی شئی میں رخصت اس میں سے جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر تین چیزوں میں۔جنگ میں اس لئے کہ جنگ دھوکہ دینا ہوتی ہے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا۔مرد کا اپنی بیوی سے یا بیوی کا اپنے مرد سے اصلاح کی بات کرنا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے مرد طہ بن یحییٰ سے سوائے اس قول کے کہ بے شک جنگ دھوکہ ہوتی ہے اور ان کو روایت کیا ہے عبدالوہاب بن ابوبکر نے زہری سے بطور موصول روایت ہے۔مرفوع روایتوں میں تحقیق کہا ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شک یہ صریح کذب نہیں ہے کیونکہ صریح جھوٹ کسی حال میں حلال نہیں ہے،سوائے اس کے نہیں کہ اس بارے میں جو چیز مباح اور جائز ہے وہ ہے جو بطور توریہ کے ہو۔

توریہ کی وضاحت اور اس کا حکم:

۴۷۹۲:......اور تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو دوسری سمت کا رخ کرتے۔اور لوگوں کو شک تھا۔شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔کہ یہ توریہ اس طرح ہوتا ہے۔کہ کوئی آدمی جب ارادہ کرے سفر میں جانے کا اور وہ جس راستے سے جانا چاہتا ہے اس کو لوگوں سے چھپانا چاہے اور وہ اپنی باتوں سے یہ تاثر دے کہ وہ فلاں دوسرے راستے سے گیا ہے یہ ظاہر کرنے کے لئے وہ لوگوں سے اس راستے کی تفصیل پوچھے جہاں سے نہیں جانا ہے کہ کیا وہ راستہ آسان ہے؟ یا مشکل ہے؟ اس کی منزلیں کتنی ہیں؟ تاکہ جو بھی سنے وہ یہ سمجھے کہ یہ شخص اسی راستے سے جائے گا جبھی تو اس کی تفصیل پوچھ رہا تھا جب کہ اس کا ارادہ کہیں اور راستے سے ہو۔اور اسی طرح معاملہ میاں بیوی کے مابین کا ہے اس میں بھی صریح جھوٹ مباح نہیں ہے۔مگر تعریض کرنا مثلاً جیسے بیوی شکایت کرے اپنے شوہر کی کہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے اور اس کے ساتھ اچھا نہیں رہتا جب کہ کوئی آدمی اس سے یہ کہتا ہے کہ ایسی بات نہ کہو۔اس کے لئے تیرے سوا اور کون ہوگا؟ اگر تیرے ساتھ محبت نہیں کرے گا؟ تو پھر کس سے کرے گا۔جب تیرے ساتھ اچھا نہیں رہے گا تو پھر کس کے ساتھ اچھا رہے گا اور اسی طرح کی دوسری گفتگو جو جس سے وہ کہنے والا عورت کے دل میں یہ خیال پیدا کردے کہ اس کا شوہر اس کے خلاف ہے جو وہ گمان کرتی ہے۔اگرچہ وہ عورت اپنے گمان میں فی الواقع سچی ہو۔کہنے والا اس لئے کہتا ہے تاکہ دونوں کے درمیان صلح کرادے اس اختلاف سے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔اور اسی قیاس پر بات کرے دو آدمیوں کے درمیان۔اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں ان کی مراد تھی کہ میں عنقریب بیمار ہونے والا ہوں۔اور اسی طرح ان کا اپنی بیوی سارہ کے بارے یہ کہنا کہ وہ میری بہن ہے اور ارادہ یہ کیا تھا کہ دین میں نہ کہ نسب میں۔

اور اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ یہ بتوں کی توڑ پھوڑ ان میں سے بڑے نے کی ہے یہ مقید ہے ان کا نولینطقون کے ساتھ۔کہ اگر یہ یہ بولتے ہوتے تو۔باقی ان الفاظ کو کذب کا نام دیا گیا ہے اس لئے کہ یہ کذب کا وہم وخیال پیدا کرتے ہیں اگرچہ وہ بذات خود جھوٹ نہیں ہیں۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۴۷۹۳:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلمان نے ان کو ابو عثمان نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ فرماتے ہیں کہ بہر حال (معاریض) تعریضات میں وہ چیز ہے جو آدمی کو جھوٹ سے بے پرواہ کردیتی ہے۔

(۴۷۹۱)......(۱) سقط من (أ) (۴۷۹۲)......(۱) فی المنهاج مابسقیم ج ۳ ص ۱۳

(۴۷۹۳)......(۱) ف (ب) عن أبي عثمان بن الخطاب

۴۷۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن عصام نے ان کو روح بن ابوعروبہ نے اور شعبہ نے قتادہ سے اس نے مطرف بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمران بن حصین کے ساتھ بصرے سے کوفے آئے وہ ہر صبح کو شعر سناتے تھے اور ان میں ایام عرب کا تذکرہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بے شک معاریض (تعریضات) میں جھوٹ سے۔فراخی وکشادگی ہے یہ صحیح ہے بطور موقوف روایت کے۔

۴۷۹۵:.....اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے داؤد بن زبرقان نے ابن ابوعروبہ سے اس نے قتادہ سے اس زرارہ بن ابواوفی سے اس نے عمران سے بطور مرفوع روایت کے۔اور ایک دوسری ضعیف وجہ سے مرفوعا روایت ہے۔اور تحقیق روایت کیا ہے شہر بن حوشب نے دو اسنادوں سے اس کے لئے مثل روایت ابن شہاب زہری کے تینوں میں بطور موصول ومرفوع روایت کے۔

۴۷۹۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم حربی نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو داؤد عطار نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تمہیں اس بات پر کوئی شئی ہرگز نہ ابھارے کہ تم مسلسل جھوٹ بولو جیسے پروانے مسلسل آگ میں گرتے ہیں۔ہر جھوٹ ابن آدم کے خلاف لکھا جاتا ہے سوائے اس آدمی کے جو جنگ میں دھوکہ دینے کے لئے بولے۔

۴۷۹۷:.....اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔سوائے اس آدمی کے جو بات کرے اپنی بیوی سے اس کو راضی کرنے کے لئے۔اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو ابن حوشب نے اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے عبداللہ سے۔اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ یا اصلاح کے لئے دو افراد کے درمیان۔

۴۷۹۸:.....اور اس کو روایت کیا ہے داؤد بن ابوہند نے شہر سے جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابواحمد حمزہ بن عباس نے ان کو محمد بن حماد بن ماہان نے ان کو قیس بن حفص نے ان کو مسلمہ بن علقمہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو زبرقان نے ان کو نواس بن سمعان کلابی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جھوٹ میں ایسے گر رہے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں ہر جھوٹ لامحالہ لکھا جاتا ہے بندے کے خلاف جھوٹ۔مگر یہ کہ کوئی شخص جھوٹ بولے جنگ میں بے شک جنگ ایک دھوکہ ہوتی ہے۔یا کوئی جھوٹ بولے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے۔یا کوئی شخص اپنی بیوی سے جھوٹ بولے اس کو منانے کے لئے۔

۴۷۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو جعفر بن ابوربیعہ نے ان کو ابن شہاب نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو شخص توریہ کرے اپنے نفس سے۔

۴۸۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو ابو عبدالرحمٰن اصم بن عثمان نسوی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ نے ان کو زید بن واقد نے ان کو مغیث بن سلمی اوزاعی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اے اللہ کے نبی کون ہے بہتر لوگوں میں سے؟ فرمایا کہ گرم قلب والا (یا درد دل رکھنے والا) اور سچی زبان والا کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تحقیق ہم جانتے ہیں لسان صادق کو۔یہ قلب محموم کیا ہے؟ فرمایا کہ متقی پرہیز گار صاف ستھرا جس میں گناہ نہ ہو اور نہ

(۴۷۹۶).....(۱) سقط من (أ) (۲).....في (أ) مايحملنكم

(۱).....في (أ) سلمة وهو خطأ

(۴۷۹۸).....أخرجه ابن السني (۶۱۲)

ہی حسد سے بڑھتا ہو اور نہ ہی اس میں حسد ہو۔ ہم۔ نے کہا یا رسول اللہ پس کون ہے اس کے بعد؟ فرمایا جو دنیا سے نفرت کرے اور آخرت سے محبت کرے۔ ہم نے کہا کہ ہم اس کو نہیں جانتے اپنے اندر (کہ ہم میں کوئی ایسا بندہ بھی ہے) ہاں رافع مولیٰ رسول اللہ ہے اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ وہ مؤمن جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ ہم نے کہا کہ ایسے تو ہمارے اندر موجود ہیں۔

چار عظیم خصلتیں:

۴۸۰۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو ابن حجیر ہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جب تیرے اندر وہ پیدا ہو جائیں تو تیرے اوپر کوئی وبال نہیں ہے دنیا میں سے تجھ سے جو کچھ بھی رہ جائے۔ امانت کی حفاظت بات میں سچائی۔ حسن خلق پاک دامنی اپنے کھانے میں۔

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت:

۴۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مطلب بن حطب نے ان کو عبادہ بن صامت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے آپ سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں جب تم بات کرو تو سچ بولو۔ جب تم وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ ادا کردو۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

منافق کی نشانیاں:

۴۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعمرو بن محمد بن عبداللہ ادیب نے ہمیں خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعبداللہ صوفی نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسن بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن جعفر نے ان کو ابوسہیل نے ان کو نافع بن مالک بن ابوعامر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی نشانیاں تین ہیں۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب امانت رکھوایا جاتا ہے تو امانت میں خیانت کرتا ہے۔

یہ حدیث ادیب کے الفاظ میں ہیں۔ اور حافظ کی روایت میں ہے ابوسہل بن مالک سے روایت کیا ہے اس کو بخاری نے صحیح میں قتیبہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قتیبہ سے اور یحییٰ بن ایوب سے۔

۴۸۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے اور احمد بن یوسف بن ضحاک نے ان کو ہارون بن حاتم نے ان کو ابن ابوعتبہ نے ان کو اسماعیل بن قیس نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ کہ جھوٹ ایمان کے منافی ہے ابواحمد نے کہا کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اور اس کو مرفوع کیا گیا ہے اسماعیل بن ابوخالد سے اس

(۴۸۰۰)......(۱) سقط من (أ)

(۴۸۰۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ)

(۴۸۰۴)......(۱) في (ب) الفنجار وهو خطأ

أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/ ۴۳)

نے ابوعتبہ سے اور جعفر احمر سے۔

۴۸۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کوفی نے ابوجعفر سے ان کو اسید بن زید نے ان کو جعفر بن احمر نے ان کو اسماعیل نے ان کو قیس نے ان کو ابوبکر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جھوٹ ایمان کے منافی چیز ہے یہ اسناد ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔

۴۸۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا ابوبکر صدیق نے اور فرمایا ''ح''۔

۴۸۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابومحمد بن خراسانی نے ان کو یحیٰ بن جعفر بن زبرقان نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم بچاؤ اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک جھوٹ ایمان کے منافی ہے۔

۴۸۰۸:......ہم نے روایت کی ہے سعد بن ابووقاص سے کہ انہوں نے کہا کہ مسلمان ہر چیز کی فطرت پر بنایا گیا ہے سوائے خیانت کے اور جھوٹ کے۔ یہ مرفوعاً روایت کی گئی ہے مگر اس کا مرفوع ہونا کمزور ہے۔

۴۸۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن حفص وکیل نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو علی بن ہاشم نے ان کو اعمش نے ان کو ابواسحاق نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا مزاج ہر چیز کے مطابق بنایا گیا ہے سوائے خیانت کے اور جھوٹ کے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو مصعب بن سعد نے بطور مرفوع۔

۴۸۱۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو منصور بن ابی مزاحم نے ان کو ابوشیبہ نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اس کے سوا کہ اس نے کہا ہے تمام خصلتوں پر پیدا کیا گیا ہے ابن آدم سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔

۴۸۱۱:......ہمیں خبر دی احمد بن محمد ہروی نے ان کو عبداللہ بن عدی نے ان کو محمد بن خریم دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو سعید بن یحیٰ نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو محارب بن دثار نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مؤمن ہر صفت پر بنایا گیا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

۴۸۱۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر صفوان بن سلیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا مؤمن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہوتا ہے۔ پھر پوچھا گیا کیا مؤمن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ ہوسکتا ہے پھر پوچھا گیا کہ کیا مؤمن جھوٹا ہوسکتا ہے۔ فرمایا کہ نہیں ہوسکتا۔

۴۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابواحمد حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو یحیٰ بن ہاشم غسانی نے ان کو زیاد بن منذر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوبرزہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جھوٹ منہ کو کالا کرتا ہے۔ اور چغلی تو عذاب قبر کا سبب ہے۔ اس اسناد میں ضعف ہے۔

جھوٹ کی وجہ سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے:

۴۸۱۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو محمد بن احمد بن حماد قرشی نے ان کو احمد بن علی نحوی نے ان کو طاہر بن احمد وراق نے ان کو

محمد بن عبدالملک تمیمی نے ان کو مدائنی نے وہ کہتے ہیں لہ کہا وہب بن منبہ نے کہ کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کے چہرے کا پانی یعنی رونق جاتی رہتی ہے۔اور جس کے اخلاق برے ہو جاتے ہیں اس کے غم کثیر ہو جاتے ہیں۔اور پتھر کی چٹانوں کو اپنے مقامات سے ہٹانا آسان ہوتا ہے اس انسان کو سمجھانے سے جو نہ سمجھنا چاہئے۔

۴۸۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو جعفر بن مہد بن سواء نے ان کو علی بن سلمہ لقفی نے ان کو خلف بن ایوب نے ان کو معمر بن ارشد نے ان کو ایوب نے ان کو ابوملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ جھوٹے سے بڑھ کوئی مخلوق رسول اللہ کو مبغوض اور ناپسندیدہ نہیں تھی۔البتہ تحقیق ہوتا تھا ایک آدمی اصحاب رسول میں سے کہیں بتقاضائے بشری اگر جھوٹ بول لیتا تو ہمیشہ آپ کے دل میں کسک رہتی تھی کہ آپ جان لیتے کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

۴۸۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابوملیکہ نے یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا البتہ ہوتا تھا کوئی آدمی جھوٹ بول جاتا رسول اللہ کے پاس......ابوبکر رمادی نے کہا کہ کتاب کے ان نسخوں میں جو ہمارے پاس ہیں اس میں تھا کہ مروی ہے عبدالرزاق سے یہ حدیث ان کو ابن ابوملیکہ نے یا اس کے سوا کسی اور نے۔کہ اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے (یعنی بغیر شک کے) اس نے کہا کہ مروی ہے ابن ابوملیکہ سے اور نہیں ذکر کیا اس نے۔یا اس کے ماسوانے۔

۴۸۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابوملیکہ نے یا اس کے سوا کسی اور نے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی نے اس کو شک کے ساتھ ذکر کیا ہے اس کی اسناد میں اسی طرح اس کو روایت کیا ہے معمر نے۔اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن ابوبکیر نے ان کو ایوب نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ ساری مخلوق سے زیادہ ناپسند حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ تھا۔بخاری نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔یعنی ابراہیم بن میسرہ اور سیدہ عائشہ کے درمیان۔اور حدیث ابن ابی ملیکہ صحیح نہیں ہے۔بخاری نے کہا ہے کہ غیر زہری سے معمر کی حدیث کتنی عجیب ہے۔بے شک حال یہ ہے کہ اس میں حدیث صحیح ہوتی ہی نہیں۔

۴۸۱۸:......ہمیں اس کلام کے بارے میں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے وہ کہتے ہیں کہ بخاری نے کہا ہے۔پس ذکر کیا ہے اس کو شیخ نے۔اور ایک اور طریق سے روایت کی گئی ہے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے۔اس نے عائشہ سے۔لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

۴۸۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن یحیی بن سلام نے ان کو عاصم بن ابوعلی نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک شیطان کا سرمہ ہے۔اور چاٹنے کی چیز ہے اور چھینک لانے والی چیز ہے۔اس کے چاٹنے کی چیز تو جھوٹ ہے۔اور چھینک غضب اور غصہ ہے اور اس کا سرمہ نیند ہے۔

سب سے بڑی خیانت:

۴۸۲۰:......ہمیں خبر دی ابوجعفر مستملی نے ان کو ابوسعید اسماعیل بن احمد ہلالی نے ان کو عبداللہ بن زید بجلی نے ان کو ہناد بن سری نے ان کو عمر بن ہارون نے ''ح'' ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معمری نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عمر بن

(۴۸۱۵)......(۱) سقط من (أ)

ہارون نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو یزید بن شریح نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو نواس بن سمعان کلابی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ یہ سب سے بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کو ایک بات بتائے اور اس کو صحیح مان لے مگر تم نے اس سے جھوٹ بولا ہو۔ اس طرح کہا گیا جبیر کو اسی اسناد میں اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث بقیہ میں ابوشرع ضباری بن مالک جعفری سے کہ اس نے سنا اپنے والا سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے یہ کہ ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی ہے سفیان بن اسید حضرمی سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۴۸۲۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بقیہ نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرنا چاہئے:

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس بن یزید ایلی نے ان کو ابوشداد نے ان کو مجاہد نے ان کو اسماء بنت عمیس نے وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ کی ایک سہیلی تھی۔ اسے انہوں نے تیار کیا تھا وہ دیگر عورتوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں مگر ہم لوگوں نے ان کے پاس ضیافت کے لئے کچھ نہ پایا سوائے دودھ کے ایک پیالے کے۔ سیدہ عائشہ نے وہ پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر پیا پھر سیدہ عائشہ کو پکڑوا دیا مگر ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم آ گئی لہذا اس نے ان سے کہا کہ۔ رسول اللہ کا ہاتھ واپس نہ لوٹا یئے عائشہ نے وہ پیالہ لے لیا اور اس میں سے پی لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی سہیلیوں کو پکڑا دیجئے۔ انہوں نے کہا ہمیں اس کی بھوک نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کریں۔ میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی یہ کہے کسی شئی کے بارے میں جس کی ایک بھوک ہو کہ مجھے اس کی حاجت یا خواہش نہیں ہے تو کیا یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ جھوٹ۔ جھوٹ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپ نے فرمایا چھوٹا سا جھوٹ بھی جھوٹ لکھا جاتا ہے۔

۴۸۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس اسفاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو عبداللہ بن عامر کے غلام نے ان کو عبداللہ بن عامر نے یعنی ابن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے جب کہ میں چھوٹا بچہ تھا میں کھیلنے جانے لگا تو میری امی نے آواز دی میرے پاس آؤ میں کچھ دوں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس کو کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے بہر حال اگر تم کچھ بھی دینے کا ارادہ نہ کرتیں تو تیرے خلاف جھوٹ بولنا لکھدیا جاتا۔

اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو زیاد مولیٰ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے۔

۴۸۲۳:......ان کو خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ نے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور بولی کہ یارسول اللہ میرا شوہر بھی ہے اور میری سوکن بھی ہے۔ چنانچہ میں اپنے شوہر سے تکلف شکم سیری ظاہر کرتی ہوں۔ میں کہتی ہوں کہ اس نے مجھے یہ دیا ہے وہ دیا

(۴۸۲۰)......(۱) فی (ب) الحلالی

(۴۸۲۱)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی (أ) فقلت لاتشتهیه (۳)...... فی (ب) تجمعین

(۴)......فی (أ) أخذت الشیء (۵) ...فی (أ) الكذبة كتب كذبة

ہے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے۔حالانکہ وہ جھوٹ ہوتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔زبردستی بڑمارنے والا اس چیز کے ساتھ جو اس کو نہ ملی ہو اس شخص کی مثل ہے جس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث وکیع سے اور عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام نے اسی طرح۔اور اس کو نقل کیا ہے حدیث عبدہ سے اور ابوسامہ سے اور ابومعاویہ سے ہشام سے اس نے اپنی عورت فاطمہ بنت منذر سے کہ اس نے سنی تھی وہ حدیث بیان کرتی ہے اپنی دادی اسماء سے کہ رسول اللہ نے فرمایا،شکم سیری کی بڑھا دینے والا اس چیز کے ساتھ جو اس کو کسی نے عطا نہ کی ہو اس کی مثل ہے جیسے کوئی جھوٹ کا لباس پہن لے۔

سفیان نے کہا کہ۔لوگ دیکھیں کہ فلاں پر دو کپڑے ہیں۔لوگ یہ گمان کریں کہ یہ دو کپڑے اسی کے ہیں۔حالانکہ وہ دونوں اس کے نہ ہوں تو وہ شخص متشبع ہوتا ہے بڑھا رہتا ہے اس چیز کے لئے جو اس کی نہیں ہے اور اسی طرح وہ بڑمارنے والا ہوتا ہے جس کو کسی نے دیا نہ ہو اور وہ یہی ظاہر کرے۔

اس کا یہ قول لم ینل کا معنی ہے کہ اس کو کسی نے نہ دیا ہو۔

اور کہا حمیدی نے کہ جس شخص کی صفرا ختم ہو جائے اس کی تلی بڑھ جاتی ہے اور اس بڑھ جانے کی وجہ سے وہ یہ سمجھتا جاتا ہے کہ پیٹ بھرا ہوا ہے حالانکہ وہ بھوکا ہوتا ہے صفرا اس جگہ پر مثل روحاء کے ہے۔

۴۸۲۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو احمد بن علی مدائنی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم کباش نے ان کو اسید بن سعید نے ان کو شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا میرے چچا محمد بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ہم سے شیخ نے جو شخص تیرا شکر کرے اس پر جو تم نے اس کو نہ دیا ہو تو تم اس بات سے ڈرو کہ وہ تمہاری نعمت کی ناشکری کردے جب تم اس کو عطا کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے جھوٹ بولنے پر وعید:

۴۸۲۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی منصور نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولا کرو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ بولے گا وہ ختم ہو جائے گا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث۔

۴۸۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ربیعہ سے انہوں نے سنا مغیرہ بن شعبہ سے وہ ایک دن گھر سے نکلے اور منبر پر براجمان ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی۔پھر فرمایا کہ کیا حالت ہے اس نوحے کی بین کی اسلام کے اندر حالانکہ انصاریوں میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا تو اس پر نوحہ کیا گیا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرمارہے تھے۔مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں ہے جیسے تم میں سے کسی کا کسی پر جھوٹ بولنا پس جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا جان بوجھ کر اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اور میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے۔جس پر نوحہ کیا جائے اس کو نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

(۴۸۲۴)......(۱) فی (ا) معظم

جھوٹ بولنے والے کی سزا سے متعلق ایک عجیب وغریب واقعہ:

صحیح سے نقل ہے حدیث سعید بن عبید سے تحقیق کلام گذر چکا ہے نوحہ کے بارے میں کتاب السنن میں۔

۴۸۲۸:.....ہمیں خبر دی ابو عمر ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن ابن سفیان نے ان کو محمد بن بکر مقدمی نے ان کو یحییٰ نے یعنی ابن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابو رجآء نے ان کو سمرہ بن جندب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے خواب کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ (اس نے خواب دیکھا) ہم دو آدمی چلے جا رہے ہیں اتنے ہم ایک ایسے آدمی کے اوپر جا پہنچتے ہیں جو کہ چت لیٹا ہوا ہے اور دوسرا آدمی لوہے کا کدال یا کونڈی سنبھالے ہوئے ہے وہ لیٹنے والے کے چہرے کی ایک طرف سے آتا ہے اور اس اوزار کو اس کے ایک طرف کی باچھ میں ڈال کر کھینچتا ہے جس کے ساتھ وہ اس کو اس کی گدی تک چیر دیتا ہے۔ پھر اس کے ایک نتھنے کو گدی تک چیر دیتا ہے پھر آنکھ گدی تک چیر دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ دوسری جانب آ جاتا ہے اور دوسری باچھ کے ساتھ اور نتھنے کے ساتھ اور آنکھ کے ساتھ بھی وہی حشر کرتا ہے جو اس نے پہلے کے ساتھ کیا تھا اتنے میں پہلا حصہ درست ہو چکا ہوتا ہے پھر وہ اس پر آ جاتا ہے اور اس کے ساتھ بھی وہی پہلے والا عمل دہراتا ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ آپ چلیے۔ آپ نے حدیث ذکر کی اور اس کی تعبیر میں فرمایا کہ بہر حال وہ آدمی جس کے کلے ے جا رہے تھے اور ناک اور آنکھیں گدی تک وہ انسان تھا جو صبح کو اپنے گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولنا شروع کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جھوٹ تمام اطراف میں پھیل جاتا ہے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا حدیث عوف سے۔

۴۸۲۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عکرمہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا قیامت میں اس کو اس بات کی تکلیف دی جائے گی کہ وہ اس میں روح بھی ڈالے (ظاہر ہے کہ وہ روح کہاں سے لائے گا؟) لہذا نہیں ڈال سکے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کی تکلیف دیا جائے گا کہ دو جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے (ظاہر ہے کہ وہ کیسے گرہ لگا سکتا ہے؟) لہذا وہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص دوسروں کی بات کی طرف کان لگائے جب کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ حضرت سفیان نے کہا کہ انک سے مراد سیسہ ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں علی بن عبداللہ سے اس نے سفیان سے۔

۴۸۳۰:.....ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے اسامہ بن زید لیثی نے ان کو عبدالوہاب بن بخت نے کہ انہوں نے سنا نضری سے انہوں نے سنا واثلہ بن اسقع سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی بندہ خواب کی آنکھوں میں وہ دیکھے جو حقیقت میں دیکھتا کہ وہ اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کر کے پکارا جائے اور یہ کہ وہ مجھ پر وہ بات کہے۔ جو میں نے نہ کہی ہو۔

لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا:

۴۸۳۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۴۸۲۸)......(۱) سقط من (أ)   (۴۸۳۰) ......(۱) سقط من (أ)

ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جو حدیث بیان کرے اور جھوٹ بولے ایسی حدیث جس سے وہ لوگوں کو ہنسائے ہلاکت ہے اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے لئے۔

۴۸۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوعلی حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا یحیٰی بن عبیداللہ تیمی سے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

بے شک بندہ کوئی کلمہ کہتا ہے وہ اسے صرف اہل مجلس کو ہنسانے کے لئے کہتا ہے وہ اس کے ذریعے اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جو آسمان اور زمین کے درمیان مسافت ہے۔ بیشک آدمی اپنی زبان کی وجہ اتنی زیادہ پھسلتا ہے جتنی کہ اپنے پیروں پر سے نہیں پھسلتا۔

۴۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد عدل نے ان کو احمد بن سلمہ نے اور محمد بن نعیم نے ان کو محمد بن اسلم نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس سے گذرے جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کثرت کے ساتھ لذات کو توڑ دینے والی چیز یعنی موت کو یاد کرو۔

لوگوں کو ہنسانے کے لئے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک شخص کا مذاق:

۴۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصیر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو جمع ہو رہے تھے۔ اور حضرت ابن عمر پر ایک خوبصورت چادر تھی۔ لہٰذا ان لوگوں میں سے ایک نے۔ (ازراہ مذاق یا ازارہ شرارت) یہ کہا کہ اگر میں یہ چادر چھین لوں تو تم لوگ مجھے کیا دو گے؟ انہوں نے اس کے لئے کچھ مقرر کر دیا۔ چنانچہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے ابوعبدالرحمٰن یہ آپ کی چادر میری ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے تو کل ہی یہ خریدی ہے۔ وہ شخص بولا کہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ آپ اس کو پہن کر گنہگار ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں حضرت ابن عمر نے اس کو دینے کے لئے اوڑھی ہوئی چادر اتار لی راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ ہنس پڑے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگوں کو کیا ہوا۔ کیوں ہنس رہے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ کہ اے بھائی کیا آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ موت تیرے سامنے موجود ہے۔ آپ نہیں جانتے کہ وہ تمہارے پاس کب آجائے صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو۔ اس کے بعد قید ہے اور ہولناک منظر ہے۔ اور منکر نکیر ہیں اور اس کے بعد قیامت ہے جس دن جھوٹے خسارے میں پڑ جائیں گے حضرت ابن عمر نے یہ الفاظ نہایت مؤثر انداز میں کہے جس سے ان کو رلا دیا پھر خود چلے گئے۔

۴۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کو زبیر بکار زبیری نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان کو ابن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں سفیان ثوری مدینے میں آئے انہوں نے قاضری کا کلام سنا جس سے لوگ ہنستے تھے۔ انہوں نے فرمایا اے شیخ کیا آپ یہ نہیں جانتے ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے جس میں باطل گوئی کرنے والے خسارے میں ہوں گے کہتے ہیں کہ (اس بات کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ) ہمیشہ ان پر اس نصیحت کا اثر محسوس کیا گیا حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا (یعنی مرتے دم تک انہوں نے لوگوں کو ہنسانے کا عمل ترک کر دیا۔)

باقی رہا جھوٹ کو قسم کے ساتھ پکا کرنا تو اس بارے میں وہ احادیث تو ہیں ہی جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا یہ

فرمان بھی ہے۔

(۱)..... ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون.

منافق لوگ جھوٹ پر قسمیں کھالیتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

اور ارشاد ہے:

(۲)..... ان الذین یشترون بعھداللّٰہ و ایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لھم فی الاخرۃ ولایکلمھم اللّٰہ و لاینظر الیھم یوم القیمۃ و لایز کیھم ولھم عذاب الیم.

بے شک جولوگ اللہ کے عہد کے بدلے میں اور اپنی قسموں کے بدلے میں حقیقتاً معاوضہ لیتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں اجر وثواب کا کوئی حصہ نہیں ہے نہ ہی اللہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا قیامت کے دن نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

جھوٹی قسم کھانے پر وعید:

۴۸۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس لئے جھوٹی قسم کھائے تا کہ وہ اس کے ذریعے سے ناحق کسی مسلمان کا مال کاٹ کھائے۔ اللہ کے آگے اس حال میں پیش ہوگا کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ اس حدیث کی تصدیق قرآن میں موجود ہے۔ وہی مذکورہ آیت۔

ان الذین یشترون بعھداللّٰہ و ایمانھم ثمنا قلیلا. الخ

جولوگ اللہ کا عہد اور اپنی قسموں کے ذریعے حقیر معاوضہ حاصل کرتے ہیں الی اخرہ۔

(یہ حدیث بیان ہو رہی تھی کہ اتنے میں) اشعث بن قیس آ گئے انہوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا حدیث بیان کر رہے ہیں ابوعبدالرحمٰن؟ ان کو بتایا گیا کہ ایسے ایسے بیان کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہے میرے بارے میں تو یہ نازل ہوئی ہے (واقعہ یہ ہوا تھا کہ) میرے اور ایک آدمی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا ہم لوگ اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے کہا کہ نہیں ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کی قسم پر اعتبار کرنا ہوگا اگر وہ قسم کھالیتا ہے۔ میں نے کہا حضرت وہ تو قسم کھالے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا ناحق مال کھائے گا اللہ تعالیٰ کے آگے پیش ہوگا تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی۔

ان الذین یشترون بعھداللّٰہ و ایمانھم ثمنا قلیلا.

تا آخر آیت اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحق بن ابراہیم سے اور بخاری نے دوسرے طریق سے اعمش سے اور بخاری کے علاوہ دیگر نے اعمش سے اس کو روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا ہے ایسی قسم جس میں وہ فاجر ہے گناہ کرنے والا ہے یعنی جھوٹا ہے اور شعبہ نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کاذبا کا اضافہ کیا ہے یعنی جھوٹی قسم کھانے والا۔

۴۸۳۷:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے جھوٹی

(۴۸۳۶).....(۱) سقط من (أ)

قسم کسی مسلمان کا مال اڑانے کے لئے یا فرمایا تھا اپنے بھائی کا مال اڑانے کے لئے وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں اتاری ہے:

ان الذین یشترون بعهداللّٰه و ایمانهم ثمنا قلیلا الخ.

کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت اشعث گذرے انہوں نے کہا کہ میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک آدمی کے بارے میں، ہم لوگوں نے ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا کیا تھا۔ اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۴۸۳۸:......اور ہم نے روایت کی ہے ابو امامہ حارثی کی حدیث سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھالے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کردیتے ہیں اور اس پر جنت حرام کردیتے ہیں۔

ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اگر چہ وہ مال تھوڑا سا بھی ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی ڈنڈی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۸۳۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بن ابو الحسن نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو معبد بن کعب سلمی نے ان کو ان کے بھائی عبداللہ بن کعب نے ان کو ابو امامہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا علی بن حجر وغیرہ سے۔

۴۸۴۰:......ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو جریر ابن حازم نے انہوں نے سنا عدی بن عدی کندی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے منیٰ کے ایک حلقے میں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی رجاء بن حیوۃ نے اور عرس بن عمیرہ نے ان کو عدی بن عمیرہ کندی نے یہ امرء القیس بن عامہ کندی حضر موت کے ایک آدمی کے ساتھ زمین کا ایک جھگڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تھے رسول اللہ نے حضرمی سے کہا کہ تم گواہ پیش کرو اس کے پاس گواہ نہیں تھے لہذا آپ نے امرء القیس کے خلاف قسم کی بنیاد پر فیصلہ کردیا حضرمی نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کو قدرت دے دی ہے اللہ کی قسم میری زمین گئی حالانکہ اللہ کی قسم زمین میری ہے رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی کا مال کاٹنا چاہتا ہے، جس دن وہ اللہ کے پاس آئے گا تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ کہتے ہیں کہ رجاء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

ان الذین یشترون بعهداللّٰه و ایمانهم ثمنا قلیلا. آخر تک۔

چنانچہ امرء القیس نے پوچھا یا رسول اللہ اس کو کیا ملے گا جو اپنا مال چھوڑ دے؟ آپ نے فرمایا! کہ اس کے لئے جنت ہے لہذا وہ کہنے لگے کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس زمین کو چھوڑ دیا ہے۔

جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے:

۴۸۴۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس رحم نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو سعد بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے فراس سے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ

(۴۸۳۷)......(۱) سقط من (أ)

(۴۸۳۸)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه مسلم في الإيمان والبغوي في شرح السنة (۱۰/۱۱۳)

کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اس کے بعد کہا کہ اس کے بعد اور کون سا ہے؟ ابن سابق کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔اس کے بعد والدین کی نافرمانی ہے۔اس کے بعد دونوں راوی متفق ہیں۔کہا کہ اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا۔کہ جھوٹی قسم کھانا۔کہتے کہ میں نے کہا عامر سے کہ یمین غموس کیا ہوتی ہے؟ وہ کہ وہ آدمی جو اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال کاٹ لے حالانکہ وہ جھوٹا ہو۔بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں محمد بن حسین سے اس نے عبید اللہ سے۔

۴۸۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوعمر محمد بن جعفر قرشی نے ان کو جعفر بن حمید نے ان کو علی بن ضبیان نے ان کو ابوحنیفہ نے ان کو ناصح بن عبداللہ نے ان کو یحیٰی بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں میں اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے ان میں سے کسی میں اس قدر جلدی اللہ کی پکڑ اور سزا نہیں آتی جتنی کے ظلم پر (بدکاری پر۔زیادتی پر،حد سے بڑھنے۔جھوٹ بولنے پر) آتی ہے۔اور جن چیزوں سے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں سے کسی چیز پر اتنی جلدی ثواب نہیں ملتا جتنی کہ صلہ رحمی پر ملتا ہے اور ناجائز قسم وہ تو گھروں کو ویران اور برباد چھوڑ دیتی ہے۔

۴۸۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو روح بن فرج نے ان کو یحیٰی بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو محمد بن مہاجر بن قنفذ تیمی نے ان کو ابوامامہ انصاری نے ان کو عبداللہ بن انیس جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔جھوٹی اور ناجائز قسم کھانا نہیں قسم اٹھاتا کوئی قسم اٹھانے والا اللہ قسم جھوٹی وہ اس میں اگرچہ مچھر پَر کے برابر میں شامل ہو مگر قیامت کے دن اس کے دل میں نکتہ ہوگا۔ یا نشان ہوگا۔

۴۸۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو عاصم نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحیٰی بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابوراشد نے ان کو عبدالرحمٰن بن شبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔بے شک تاجر فاجر ہیں۔ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کہ اللہ نے بیع کو حلال نہیں فرمایا۔فرمایا کہ حلال تو کیا ہے مگر وہ لوگ قسم کھاتے ہیں اور گنہگار ہو جاتے ہیں۔

۴۸۴۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے لن کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو عفان بن مسلم نے ان و ابان عطار نے ان کو یحیٰی بن ابوکثیر نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ وزریں اس نے اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔کہتے ہیں کہ راوی نے اس میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔کہ وہ لوگ یعنی تاجر بات کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔اور قسم کھاتے ہیں اور گنہگار ہو جاتے ہیں۔اور اس نے کہا کہ روایت ہے۔

ابوراشد جبرانی سے مخالفت کی ہے دونوں کی ہشام دستوائی نے اس نے اس کو روایت کیا یحیٰی سے اس نے ابوراشد سے اور اس نے اس میں اپنا سماع ذکر کیا ہے ابوراشد سے۔

۴۸۴۶:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان ابن احمد بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ابو یحیٰی بن ابوکثیر نے ان کو ابوراشد حبرانی نے کہ انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن شبل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول

(۴۸۴۲).....عزاه المنذری فی الترغیب (۲/۲۲۲) للمنصف

(۴۸۴۵).....(۱) فی(أ) أخبرانی (۲) .....فی (ب) همام

(۴۸۴۶).....(۱) فی (ب) الیس قد أحل الله البیع

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تجار فجار ہوتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ نے خرید وفروخت اور تجارت کو حلال نہیں فرمایا۔ فرمایا کہ حلال تو کیا ہے مگر وہ لوگ قسم کھاتے اور گنہگار ہوتے رہتے ہیں اور بات کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

تجارت میں قسم منافع کی برکت مٹادیتی ہے:

۴۸۴۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ابن مسیب کہتے ہیں کہ بے شک ابو ہریرہ نے فرمایا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ قسم سامان تجارت کو فروخت کرواتی ہے مگر منافع کی برکت مٹاتی ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا یحییٰ بن بکیر سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث ابن وھب سے وغیرہ سے اور یونس سے۔

۴۸۴۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو ابو العباس احمد بن سعید جمال نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بقیع کی طرف اور فرمایا اے تاجروں کی جماعت گردن اوپر اٹھاؤ (یعنی میری طرف دیکھو) بے شک تاجر اٹھائیں گے قیامت کے دن دراں حالیکہ وہ فاجر و گنہگار ہوں گے سوائے اس تاجر کے جس نے تقویٰ اختیار کیا (بچ گیا) اور نیک رہا۔ اور سچ بولا۔

۴۸۴۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابن خثیم نے ان کو اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بن رافع انصاری نے ثم الزرقی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا رفاعہ نے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے انہوں نے لوگوں کو ایک دوسرے آگے بڑھتے ہوئے پایا تو حضور نے فرمایا۔ اے تاجر برادری لہذا تاجروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا اور اپنی گردنیں اور نگاہیں اوپر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا بے شک تاجر قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہوگا اور نیک سلوک کیا ہوگا اور سچ بولا ہوگا۔

۴۸۵۰:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابو صالح سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تین طرح کے لوگ ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام بھی نہیں کرے گا اور قیامت کے دن ان کو نہیں دیکھے گا ایک تو وہ آدمی جس نے کسی امیر کے ہاتھ پر بیعت کی مگر صرف دنیا کے لئے کی۔ کہ اگر اس کو وہ دے گا تو یہ اس کے ساتھ وفا کرے گا ورنہ نہیں کرے گا۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد یعنی دن چھپنے کے قریب اپنا سامان بیچتا ہے اور قسم کھاتا ہے کہ میں نے اتنے اتنے میں خریدی ہے حالانکہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر اسی جھوٹ اور جھوٹی قسم کے مطابق اس کو بیچتا ہے۔ تیسرا وہ آدمی جو فاضل پانی پر قابض ہے راستے پر بھی ہے مگر وہ مسافروں کو استعمال نہیں کرنے دیتا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے۔

۴۸۵۱:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو جعفر صائغ نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن مدرک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابوذر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا نہ ہی ان کو پاک کرے گا

(۴۸۴۸)......(۱) سقط من (أ) (۴۸۵۱)......(۱) سقط من (أ)

بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے کہا یارسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ وہ ناکام ونامراد ہوگئے؟ اس کو تین بار آپ نے دہرایا۔ فرمایا کہ ایک تو ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے والا۔ نیکی کسی کے ساتھ کر کے احسان جتلانے والا۔ جھوٹی قسم کھا کر اپنے سامان بیچنے والا۔ حلف کاذب فرمایا تھا یا حلف فاجر کہا تھا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے۔

۴۸۵۲:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسین سراج نے ان کو مطین نے ان کو سعید بن عمرو نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابوعثمان نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں قیامت میں نہ تو اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا کالے اور سفید بالوں والا زانی (یا بوڑھا زانی) عیالدار زیادہ عیال مانگنے والا۔ وہ آدمی جس کو اللہ نے مال اسباب دیا ہے مگر وہ اس کے باوجود سامان فروخت کرتا ہے تو قسم کھا کھا کر اور اگر خرید کرتا ہے تو قسم کھا کھا کر۔

چار مبغوض شخص:

۴۸۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن رجاء ادیب نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے "ح" اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو بکیر بن احمد بن سہل صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن محمد بن حسن فریابی نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بغض رکھتے ہیں قسم کھا کر مال فروخت کرنے والا فقیر وغریب مگر متکبر ومغرور۔ بوڑھا بدکار۔ ظالم بادشاہ۔

پاکیزہ کسب:

۴۸۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حارث بن محمد بن حارث صیاد نے ان کو ہشام بن عبدالملک ابو التقی نے ان کو بقیہ نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک پاکیزہ ترین کسب تاجروں کا ہے وہ تاجر جب بات کریں تو جھوٹ نہیں بولتے اور جب امانت رکھوائے جائیں تو خیانت نہیں کرتے جب وعدہ کرتے ہیں تو خلاف نہیں کرتے جب خریدتے ہیں زیادہ نہیں لیتے جب بیچتے ہیں تو کم کر کے نہیں دیتے جب ان کے ذمہ قرض ہو تو تاخیر نہیں کرتے جب ان کو کسی سے قرض لینا ہو تو تنگی نہیں کرتے۔

۴۸۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو کلثوم بن جوشن نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سچا اور امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

تجارت میں زیادہ قسمیں کھانے والے ایک شخص کا واقعہ:

۴۸۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسین بن مکرم نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حجاج بن فرافصہ کہ دو آدمی آپس میں خرید وفروخت کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے۔ ایک ان میں سے کثرت کے ساتھ قسم کھا رہا تھا۔ وہ دونوں اسی حال میں تھے کہ اتنے میں ان کے قریب سے کوئی دوسرا آدمی گذرا جو ان کو معاملہ کرتے ہوئے دیکھ کر رک گیا اور ان کو دیکھنے لگا۔ پھر وہ آدمی اس شخص سے کہنے لگا جو زیادہ قسم کھا رہا تھا۔ اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر زیادہ قسمیں نہ کھا اس لئے کہ اگر تم زیادہ قسمیں کھاؤ گے تو اس

سے تمہارا رزق زیادہ نہیں ہو جائیگا۔ اور اگر تم قسم نہیں کھاؤ گے تو تمہاری زندگی سے تمہارا رزق کم نہیں ہو جائے گا۔ (قسم کھانے والے نے اس سے کہا) جا جا تو اپنا کام کر۔ اس نے جواب دیا یہی میرا کام ہے۔ یہی میرا کام ہے۔ یہی میرا کام ہے۔ (تین بار یہی کہا اور اس کی بات کا جواب دیا) کہتے ہیں کہ جب وہ ان دونوں (لین دین کرنے والوں سے) لوٹنے لگا تو۔ کہنے لگا یقین کیجئے کہ یہ بات ایمان کی نشانی ہے کہ تم سچ کو جھوٹ پر ترجیح دو جہاں تجھے سچ نقصان دے (اس قدر کہ) پھر وہ سچ تجھے خود نفع دے گا۔ اور تیرا قول تیرے فعل سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کہہ کر جانے لگا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (قسم کھانے والے سے کہا) جلدی جاؤ تم اس کے پاس اور یہ کلمات اس سے لکھوالو۔ چنانچہ اس نے کہا اے اللہ کے بندے اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہ کلمات لکھوا دو۔ لہٰذا اس آدمی نے کہا کہ اللہ نے جو امر مقدر کیا ہے وہ ہو کر رہے گا پھر اس نے وہ کلمات بار بار دہرائے حتیٰ کہ اسے وہ کلمات یاد ہو گئے۔ اس کے بعد یہ اس آدمی کے ساتھ چلے گئے یہاں تک کہ اس آدمی نے دو میں سے ایک قدم مسجد میں رکھا پھر میں نہیں جانتا کہ کیا ہوا اس کو زمین کھا گئی یا اسے آسمان نے اچک لیا (بس وہ اچانک غائب ہو گیا) راوی کہتا ہے وہ لوگ اس کو حضرت خضر علیہ السلام یا حضرت الیاس علیہ السلام کہتے تھے۔

۴۸۵۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یونس نے ان کو ابو بکر عبداللہ بن یحییٰ طلحی نے کوفے میں ان کو حسن بن طیب نے ان کو قتیبہ نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو صخر بن عبداللہ نے ان کو زیاد بن ابو حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ عرش الٰہی کو اٹھانے والے وہ ہیں کہ جن کی آنکھوں سے رونے کی وجہ سے نہروں کی مثل آنسوں بہتے ہیں۔ جب وہ اپنا سر اٹھاتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ تو پاک ہے ہم نے تجھ سے ڈرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرماتے ہیں مگر وہ لوگ جو میرے نام کی قسمیں جھوٹی کھاتے ہیں وہ نہیں جانتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف دس ہدایات:

۴۸۵۸:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحٰق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامری اویسی نے ان کو ابراہیم بن ابو عثمان نے ان کو ابو حرزہ نے کہ وہ دس آیات جنہیں اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے تختیوں پر لکھوا دیا تھا یہ تھیں کہ تم میری ہی عبادت کرنا۔ میرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرنا۔ اور میرے نام کے ساتھ جھوٹی قسم نہ کھانا بیشک میں اس شخص کو پاک نہیں کروں گا نہ ہی مطہر کروں گا جو شخص میرے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھائے گا۔ تم میرا شکر کرنا اور اپنے والدین کا شکر کرنا۔ میں تیرے لئے تیرے اجل میں تاخیر کر دوں گا۔ اور تجھے بچاؤں گا متفق ہو کر۔ اور تم چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ (ورنہ) تجھ سے میری ذات کا نور چھپ جائے گا۔

اور تیری دعا کے آگے میرے آسمانوں کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اور اپنے پڑوسی کی عزت کے ساتھ دھوکہ نہ کرنا۔ اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرنا جو کچھ تم اپنے لئے پسند کرو۔ اور تم اس چیز کی شہادت نہ دینا جس کو تیرے کانوں نے سن کر محفوظ نہ کیا ہو اور تیرے دل نے اس کو نہ سمجھا ہو۔ بیشک میں اہل شہادات کو ان کی شہادتوں پر قیامت کے دن کھڑا کروں گا۔ پھر میں ان سے ان کے بارے میں پوچھوں گا۔

اور تم میرے سوا کسی اور کے نام پر جانور ذبح نہ کرنا (غیر اللہ کے نام پر) بے شک حال یہ ہے کہ اہل زمین کی قربانیاں میری طرف (قبولیت کے لئے) اس وقت تک نہیں چڑھتیں جب تک ان پر میرا نام نہ لیا جائے۔

بہر حال جو جھوٹ کے ذریعے دوسرے کو نقصان پہنچائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس کو جھوٹی اور باطل گالی اور الزام دے اور اس کے اوپر اس کا اضافہ کرے کہ اس کو عیب لگائے۔ اسی قبیلے سے ہے زنا کی تہمت لگانا حالانکہ اللہ نے اس میں حد مقرر کر رکھی ہے۔ یا کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے دے۔ مال کے بارے میں یا طلاق کے بارے میں۔ یا غلام آزاد کرنے کے بارے میں۔ یا قتل کے بارے میں (اس طرح کا

(۴۸۵۶)......(۱) سقط من (ب) (۲)......فی (ا) کانهم

(۴۸۵۷)......فی الأصل (حنه)

فعل) کئی کئی گناہوں پر مشتمل ہے منجملہ ان کے ایک ان میں سے جھوٹ بھی ہے۔ ایک ان میں سے اضرار با مشہود ہے (یعنی جس کے خلاف شہادت دی ہے اس کو نقصان پہنچانا۔ اور ان گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہیکہ وہ اپنے آپ کو امینوں کے منصب پر کھڑا کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس منصب کا حاکم گردانتا ہے۔ پھر یہ کہ وہ اس کے بارے گویا حاکم ہے۔ اور ان مجموعہ گناہوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ پر جسارت کرتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے اس طرح کی شہادت وہ حاکم دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے نافذ کرنے والا ہوتا ہے۔ ایسی مجلس میں جس میں اس کے احکام جاری ہوتے ہیں جو کہ صرف لوگوں کے درمیان انصاف کرنے کے لئے قائم کی گئی اور برپا ہوگئی ہوتی ہے۔

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے:

۴۸۵۹:......ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو ابن ہاد نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالیاں دے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو پھر وہ پلٹ کر گالی دیتا ہے اس کے والد کو۔ یہ گالی دیتا کسی کی ماں کو اور وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

۴۸۶۰:......ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عبید اللہ نے یعنی ابن ابوبکر نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ یا شہادت کی جگہ قول زور کہا تھا۔ بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۴۸۶۱:......ہم نے روایت کی ہے۔ حبیب بن نعمان اسدی سے ان کو حریم بن فاتک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی جب ہٹے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ کہ جھوٹی گواہی دینا اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے برابر ہے۔ تین بار آپ نے یہ اعلان فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

فاجتنبوا الرجس من الاوثان. واجتنبوا قول الزور حنفاء للّٰہ غیر مشرکین بہ.

بچو تم بتوں کی گندگی سے اور بچو تم جھوٹی بات کرنے سے دراں حالیکہ یکسو ہونے والے اللہ کے لئے اس کے ساتھ شرک نہ کرنے والے۔

(ظاہر ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹی بات کرنے کو شرک سے اجتناب کے ساتھ اور شرک نہ کرنے کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ مترجم)

ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو خبر دی محمد نے اور یعلی بن عبید نے۔ ان کو سفیان بن محمد عصفری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حبیب نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۲:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن عبداللہ یحییٰ کسری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو عاصم بن بھدلہ نے ان کو وائل بن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ جھوٹی شہادت دینا شرک باللہ کے برابر ہے پھر انہوں نے بھی یہی مذکورہ آیت پڑھی۔

(۴۸۵۸)......(۱) سقط من (ا). (۴۸۶۱)......(۱) فی (ا) بحر بن نصر

(۴۸۶۱)......(۱) فی (ا) وائل

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور.

بہر حال خوشامد کرنا مذموم ہے مگر طلب علم میں اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ:

لاحسد ولا ملق الا فی العلم او طلب العلم

کہ حسد کرنا اور خوشامد کرنا جائز نہیں ہے مگر علم میں یا طلب علم میں۔

شیخ احمد نے کہا کہ یہ حدیث مروی ہے اسناد ضعیف کے ساتھ۔

طالب علم کے لئے چاپلوسی کرنا جائز ہے:

۴۸۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو حسن بن دینار نے ان کو خصیب بن جحدر نے ان کو نعمان بن سالم نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی فطرت میں سے نہیں ہے چاپلوسی کرنا اور نہ ہی حسد کرنا ہاں طلب علم کے لئے (درست ہے)۔

حسن بن دینار ضعیف ہے کئی بار۔ اور اسی طرح خصیف بن جحدر بھی۔ واللہ اعلم اور ایک دوسری ضعیف وجہ سے بھی مروی ہے۔

۴۸۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد نے رزاز سے کہ ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو عمران بن حصین نے ان کو ابن علاثہ نے اوزاعی سے اس نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشامد اور چاپلوسی کرنا اور حسد کرنا طلب علم کے سوا نہیں ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چاپلوسی کرنا افضل ذلت ورسوائی میں سے ہے جو اس کے کرنے والے کی کم عزتی یا بے عزتی کرتی ہے اور اس کے گرے پڑے ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اپنے آپ کو اس کے نزدیک حقیر وذلیل دکھانے کے لئے ہوتی ہے جب کہ جیسے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی کی توہین کرے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں ہے کہ کوئی اپنے نفس کو کسی کے سامنے خود ذلیل کرے۔

کسی کے منہ پر اس کی زیادہ تعریف نہیں کرنی چاہئے:

۴۸۶۵:......شیخ کہتے ہیں اسی لئے حدیث میں آیا ہے۔ جب اپنی بہت مدح وتعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی کی مٹھی ڈال دو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ۔ زیادہ غالب گمان یہی ہے کہ وہ جھوٹ بولیں گے لہٰذا وہ اس طرح اس شخص کو مغرور کردیں گے جس کی وہ تعریف کریں گے۔ اور وہ دھوکہ اور فریب خوردہ ہونے کا نقصان اٹھائے گا۔ جب تعریف کرنے والے کے منہ پر مٹی ڈالے گا تو وہ اس بات سے امن میں واقع ہوجائے گا کہ وہ اس کو فریب دے سکیں اور یہ فریب اور دھوکہ کھاسکے اور تعریف کرنے والا اس کو دھوکہ دینے سے مایوس ہوجائے گا۔

۴۸۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسین بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عبداللہ اشجعی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو اعمش نے اور منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو ہمام بن حارث نے ان کو مقدام بن اسود نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ جب ہم زیادہ مدح کرنے والوں کو (یعنی خوشامدیوں کو) دیکھیں تو ان کے منہ پر مٹی ڈال دیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے۔

۴۸۶۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو احمد بن اسحٰق حضرمی

(۴۸۶۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ)

☆......فی الأصل (عمر)

نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن حکم نے ان کو عطا بن ابو رباح نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر کی تعریف کی انہوں نے ان کی طرف مٹی کی مٹھی اٹھا کر پھینک دی تھی کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا جب تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی پھینک دو۔

۴۸۶۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسنٰی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ابو بردہ نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا جو ایک آدمی کی تعریف کر رہا تھا اور اس کی مدح کرنے میں مبالغہ کر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق تم لوگوں نے ہلاک کر دیا ہے اس آدمی کو یا یوں فرمایا تھا کہ تم لوگوں نے آدمی کی پیٹھ کاٹ دی ہے (یعنی کمر توڑ دی ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن صباح سے۔

۴۸۶۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن اسحاق خراسانی نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن جعفر ابو طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خالد حذاء نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ کے سامنے دوسرے آدمی کی تعریف کی۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے۔ بار بار یہ فرماتے رہے جب بھی تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی لامحالہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہہ دے میں گمان کرتا ہوں فلاں کو۔ اللہ اس کا حساب لینے والا ہے میں اللہ پر کسی کو پاک قرار نہیں دے سکتا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے جانتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے اس نے خالد سے......اور علی کی ایک روایت میں ہے کہ (تم نے تعریف کر کے) اس بندے کی گردن کاٹ دی ہے......اور اگر وہ اس تعریف کو سن لیتا تو وہ اس کے بعد کبھی بھی فلاح نہ پا سکتا فرمایا کہ (تعریف کرنے والے کو) چاہئے کہ یہ کہے کہ میں فلاں کو ایسا ایسا گمان کرتا ہوں۔ اس وقت جب کہنے والا کسی بندے کے بارے میں اسی خوبی کو جانتا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بہتر جانتا ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی ایک کو بھی پاک نہیں کہہ سکتا۔

منہ پر تعریف ذبح کرنے کی طرح ممدوح کے لئے خطرناک ہے:

۴۸۷۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ المنادی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو معبد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ سے اور وہ نبی کریم سے بہت احادیث روایت کرنے والے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ وہ خطبہ دیتے ہوں مگر یہ حدیث اپنے خطبے میں ذکر نہ کرتے ہوں بلکہ ہمیشہ یہ حدیث ذکر کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

ان هذا المال حلوة خضرة فمن اخذه بحقه بارک اللّٰہ له فیه و من یرد اللّٰہ به خیراً یفقهه فی الدین.

و ایاکم و المدح فانه من الذبح.

بے شک یہ مال (دنیا) میٹھا ہے سرسبز (اور دلکش) ہے جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے (یعنی مال کا حق بھی ادا کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت دیتا ہے۔ اور جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتے ہیں اس کو دین میں سمجھ عطا کرتے ہیں۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو یعنی لوگوں کی تعریف کرنے سے کیونکہ وہ ذبح کرنا ہے (یعنی ذبح کرنے کی طرح ممدوح کے لئے خطرناک ہے)۔

(۴۸۶۷)......(۱) سقط من (أ)   (۴۸۶۸)......(۱) فی (ب) ابی سبرة   (۴۸۷۰)......(۱) سقط من (أ)

۴۸۷۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے ہم سب سے بہتر ہستی۔ ہم سب سے بہتر کے بیٹے، اے ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا میاں اپنی بات کہو، شیطان تم لوگوں کو جری نہ بنادے میں محمد ہوں عبداللہ کا بیٹا ہوں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ کی قسم میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے اس سے اونچا کرو۔ اس سے اوپر جو اللہ نے مجھے اونچا کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ان کی تعریف کا واقعہ:

۴۸۷۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حسن بن سعید موصلی نے اس کے لفظ ان کو غسان بن ربیع نے ان کو ثابت نے یعنی ابن زید نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو شعبی نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ حضرت عمر کے پاس اس وقت ملنے گئے جب وہ قاتلانہ حملے میں زخمی ہو چکے تھے حضرت ابن عباس نے کہا۔ خوش ہو جایئے اے امیر المومنین آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت اسلام لائے جب لوگ کفر کر رہے تھے آپ نے رسول اللہ سے مل کر جہاد کئے جب لوگ ان کو بے مدد چھوڑ گئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے وہ آپ سے راضی تھے۔ آپ خلیفہ بنے تو آپ کی خلافت میں دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ اور آپ قتل کئے گئے ہیں دراں حالانکہ شہید ہیں آپ۔ حضرت عمر نے فرمایا آپ دوبارہ کہیے انہوں نے پھر کہا۔ تو حضرت عمر بولے فریب خوردہ ہے وہ جس کو تم فریب دیتے ہو اگر روئے زمین کا سارا سونا چاندی میرا ہو تو میں فدیہ دے دیتا اس منظر کی ہولناکی سے۔

۴۸۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو احمد بن زنجویہ نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو قیس بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طارق بن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے کہ ایک انسان کو دوسرے انسان تک کوئی ضرورت ہوتی ہے لہذا وہ اس سے ملتا ہے تو کہتا ہے آپ کے اندر فلاں فلاں خوبی ہے آپ ایسے ہیں اور ایسے ہیں عین ممکن ہے کہ وہ اپنی اس حاجت میں ناکام رہے اور اسے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچے بلکہ واپس لوٹے تو اس پر اللہ بھی ناراض ہو چکا ہو اور اس کے پاس اس کے دین میں سے بھی کوئی شئی باقی نہ رہی ہو۔

۴۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو یونس نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید کے بھائی اسود بن یزید نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بے شک بیان میں سحر کی سی مخفی تاثیر ہوتی ہے جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے کسی بھائی سے کوئی حاجت مانگے تو اس کی ابتداً اس کی تعریف سے نہ کرے ورنہ یہ اس کی کمر توڑ دے گا۔

۴۸۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ جب کوئی آدمی کسی کی منہ پر تعریف کرتا ہے تو جس کی تعریف ہو رہی ہے وہ یہ دعا کرے۔

اللهم انت اعلم بی من نفسی. و انا اعلم بنفسی من الناس. اللهم لاتؤاخذنی بما یقولون و اغفرلی مالایعلمون.

(۴۸۷۱)......(۱) فی (أ) ولا یسخر

أخرجه المصنف فی الأسماء والصفات (ص ۲۲) من طریق آخر

(۴۸۷۵)......(۱) سقط من (أ)

اے اللہ آپ مجھے میری ذات سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔اور میں اپنے آپ کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔اے اللہ وہ مجھے جو کچھ کہتے ہیں اس پر میری پکڑ نہ کرنا۔اور وہ سب کچھ میرا معاف کر دینا جو کچھ وہ نہیں جانتے۔

۴۸۷۶:......اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے ان کو بعض سلف نے کہ وہ کہتے تھے اس آدمی کے بارے میں جو اس کی منہ پہ تعریف کرتا ہے۔فرمایا کہ اس سے توبہ یہ ہے کہ وہ یہ کہے۔اے اللہ آپ مجھ سے مؤاخذہ اور گرفت نہ کرنا اس کے ساتھ جو کچھ لوگ کہتے ہیں۔اور مجھے معاف کر دے جو کچھ وہ نہیں جانتے اور مجھے اس سے بھی بہتر بنا دے جو کچھ وہ گمان کرتے ہیں۔

۴۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد مقدمی نے ان کو ابویعلیٰ زکریا بن یحییٰ ساجی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی سے کہا گیا۔آپ کے بارے میں لوگوں کی تعریف کتنی اچھی ہے؟اس نے کہا کہ اللہ کی آزمائش میرے نزدیک تعریف کرنے والوں کی تعریف سے زیادہ اچھی ہے۔اگر چہ وہ اچھا کہتے ہیں مگر میرے گناہ مذمت کرنے والوں کی مذمت سے زیادہ ہیں اگر وہ زیادہ کریں اے افسوس اس چیز میں جو میں نے زیادتی کی اے افسوس وہ برائی جو میں نے آگے بھیجی۔

۴۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عاصم نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا کہ میں ایک دن مذعور کے ساتھ تھا اچانک (ہم نے سنا) کوئی آدمی کہہ رہا تھا یہ دو آدمی اہل جنت سے ہیں۔کہتے ہیں کہ مذعور نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو میں نے اس کے چہرے پر ناگواری دیکھی پھر اس نے آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھا کر دیکھا اور کہا۔اے اللہ تو ہمیں جانتا ہے۔وہ ہمیں نہیں جانتا۔تین بار یہی الفاظ دہرائے۔

دورُخی کی مذمت:

۴۸۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔اس نے کہا ہمیں خبر دی علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو جرشی نے اور موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک پر انہوں نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک بدترین لوگوں میں سے ہے ذاالجہین (یعنی دورُخا جو ایک کو ملے ایک چہرے کے ساتھ دوسرے کو دوسرے چہرے کے ساتھ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۴۸۷۹:......مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو مسعود احمد بن قرات نے ان کو یعلیٰ بن عبید طنافسی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پائیں گے شریر ترین لوگوں میں دورخ بندے کو۔

اعمش نے کہا کہ مراد ہے جو شخص ایک بندے کو ملے تو ایک چہرے کے ساتھ دوسرے کو دوسرے چہرے کے ساتھ
اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے اس نے اعمش سے۔

(۴۸۷۸)......(۱) سقط من (أ)

(۴۸۷۹)......(۱) ف (ب) عن

(۴۸۷۹)......مکرر. سقط هذا الحديث من (أ)

۴۸۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے اور ابو عبداللہ موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو امیہ طرطوسی نے ان کو منصور بن سلامہ مزاعی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو عبیداللہ بن سلمان اغر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دورخے بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ امین ہو۔ (یعنی یا تو اس کو امین سمجھ کر اس کے پاس امانت نہیں رکھوانی چاہئے یا یہ مطلب کہ وہ مندارت نہیں ہو سکتا۔

ہم نے روایت کی ہے عمار بن یاسر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں دو چہرہ والا یعنی دورُخا ہو گا قیامت میں اس کے لئے دو آگ کی زبانیں ہوں گی۔ (حفظنا اللہ منہ)

۴۸۸۱:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر احمد بن ابراہیم بن احمد بن محمود اصفہانی نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن احمد شوکر شاہد نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو شریک نے ان کو دکین بن ربیع فزاری نے ان کو نعیم بن حنظلہ نے ان کو عمار بن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں ذوجھین (یعنی دورخا) ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت میں آگ کی دو زبانیں بنائے گا۔

۴۸۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حامد بزاز نے ان کو حسن بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عثام نے ان کو فضیل بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے جو شخص بھی ملا ہے مجھے اس کے بارے میں یہ ڈر ہے کہ یا تو میں نے اس کے لئے تصنع اور بناوٹ کی ہے یا اس نے میرے ساتھ تصنع اور بناوٹ کی ہے۔ (مراد ہے کہ اکثریت لوگوں کی ایسی ہی ہے جن میں دورخاپن ہے۔)

منافق کی تعریف کرنا:

۴۸۸۳:..... ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد بن محمد ابراہیم اشنانی نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبداس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن بریدہ ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق آدمی سے یہ نہ کہا کرو سیدنا۔ اے ہمارے سردار اگر وہ تمہارا سردار ہوا (یعنی تم نے اس کو سردار بنایا) تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔

۴۸۸۴:..... اس کو روایت کیا عقبۃ الاصم نے عبداللہ بن بریدہ سے اور اس نے اس کے متن میں کہا کہ جب کوئی آدمی منافق سے کہتا ہے اے ہمارے سردار تحقیق وہ اپنے رب کو ناراض کرتا ہے۔

۴۸۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے بطور املاء کے ان کو ابو زرعہ رازی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم قرشی نے ان کو معافی بن عمران موصلی نے ان کو سابق یعنی ابن عبداللہ رقی نے ان کو ابو خلف نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دھرتی میں کسی منافق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آ جاتا ہے۔

۴۸۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو یعقوب بن اسحاق ھمدانی نے ان کو رباح بن جراح نے ان کو سابق بربری نے ان کو ابو خلف خادم انس نے ان کو حضرت انس نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب کو غصہ آتا ہے اور اس کا عرش ہل جاتا ہے۔

سچ کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت کے بارے میں کچھ دیگر آثار و حکایات

۴۸۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو محمد بن یوسف اوزاعی

نے ان کو حسان بن عطیہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب نے فرمایا کہ آپ مؤمن کو کذاب نہیں پائیں گے۔ (یعنی مؤمن جھوٹا نہیں ہوگا گر جھوٹا ہوگا تو وہ مومن نہیں منافق ہوگا۔)

۴۸۸۸:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو سلمی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن بن دلاف نے ان کو ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ نہ تو کسی ایک کی نماز کی طرف دیکھو اور نہ ہی اس کے روزے کی طرف بلکہ اس بات کی طرف دیکھو اس آدمی کی طرف کہ جو بات کرے تو سچ بولے۔ اور جب امانت سپرد کیا جائے تو اس کو ادا کر دے۔ جب کسی شئ کو دیکھے یا کسی شئ کی نگرانی کرے تو پرہیزگاری اختیار کرے۔

۴۸۸۹:.....اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے مالک نے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ بے شک کہا گیا تھا لقمان حکیم سے کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچے؟ فرمایا تمہیں کیا ہوا فضل کا ارادہ کرتے ہو۔ فرمایا۔ بات کی سچائی۔ امانت کی ادائیگی و سپردگی۔ غیر ضروری کام لغو بات کا ترک کرنا۔

۴۸۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو شریح نے ان کو عبدالرحمٰن بن سری نے ان کو ابن عجلان نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی البتہ محروم کر دیا جاتا ہے اپنی رات کی عبادات سے اور دن کے روزوں سے ایک جھوٹ کے ساتھ جس کو وہ بکتا ہے۔

۴۸۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن فضل سقطی نے ان کو ابوحفص صفار نے ان کو عبدالوارث نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے میں نے بڑے بڑے پتھر اور لوہے اور ہر بھاری سے بھاری چیزیں اٹھائی ہیں مگر میں نے برے پڑوسی سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ میں نے بڑی کڑوی کڑوی چیزیں چکھی ہیں مگر فقر اور ناداری سے زیادہ کڑوی چیز میں نے نہیں چکھی۔ اے بیٹے اپنے قاصد نمائندہ کسی جاہل کو مقرر نہ کرنا اگر تجھے عقل مند نہ ملے تو پھر تم خود اپنے نفس کو پیغام دینے والے بن جاؤ۔ اے بیٹے تم اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ بے شک وہ مرغوب ہے جیسے چڑیا کا گوشت تھوڑی سی چیز سے بھون لیتا ہے اس کو صاحب اس کا۔

اے بیٹے جنازوں میں شریک ہوا کرو۔ شادیوں میں نہ جایا کرو کیونکہ جنازوں میں شرکت کرنا تجھے آخرت کی یاد دلائے گی اور شادی تجھے دنیا پر جری کرے گی۔ اے بیٹے پیٹ بھرے پر نہ کھانا۔ اگر تم وہ کتے کو ڈال دو گے تو اس سے بہتر ہوگا کہ تم اس کو خود کھاجاؤ (کیونکہ اس سے تمہیں اجر ملے گا اور خود کھانے سے بیماری ملے گی) اے بیٹے اتنا میٹھا نہ ہونا کہ تم نگل لئے جاؤ اور اتنا کڑوا نہ بننا کہ تم تھوک دیئے جاؤ۔

۴۸۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو مصعب بن بقیہ نے ان کو خالد نے ان کو بنان نے ان کو عامر نے وہ کہتے ہیں۔ جس نے جھوٹ بولا وہ منافق ہے۔ اس کے بعد کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں جہنم میں زیادہ گہرائی میں کون ہوگا جھوٹ یا بخل۔ (یا حریص)

۴۸۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے مطرف بن طریف سے یا مجھے خبر دی گئی اس سے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میں جھوٹ بولوں اور اس کے بدلے میرے لئے پوری دنیا ہو اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہو۔

۴۸۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے

(۴۸۸۷).....(۱) فی (ب) داود بن الحسین البیهقی

ان کو عاصم احول نے انہوں نے سنا ابوالعالیہ سے وہ کہتے ہیں تم لوگ نماز روزے میں اپنے سے پہلے والے لوگوں سے زیادہ ہو مگر تمہاری زبانوں پر جھوٹ جاری ہو چکا ہے۔

ایک عجیب وغریب حکمت کی بات:

۴۸۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیادہ قطان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد ورائنی نے ان کو ہلالی نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والی کی عقل نہیں ہوتی (یا پتہ اور عزت نہیں ہوتی) اور بخیل میں حیا نہیں ہوتی اور حاسد کے لئے چین وراحت نہیں ہوتی ۔۔۔اور بداخلاق کے لئے سرداری اور عزت نہیں ہوتی اور بادشاہوں میں وفا نہیں ہوتی۔

۴۸۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو ابو سہل نے ان کو حارث نے ان کو ابوالحسن مدائنی نے ان کو سلمہ بن عثمان نے ان کو علی بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ احنف نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ جھوٹ کو زمین میں دفینہ بنالے یعنی ہمیشہ کے لئے جھوٹ بولنا چھوڑ دے اسے اس طرح زمین میں دفن کردے کہ تجھ سے ظاہر نہ ہو سکے۔

۴۸۹۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عادی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو ابوحمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے صالح بن حسان نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے کہ انہوں نے کہا جھوٹا جھوٹ نہیں بولتا مگر اس پر اس کے اپنے نفس کی ذلت سے۔

۴۸۹۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد نے ان کو ابواحمد کہمس بن معمر جوہری نے ان کو ابوامیہ محمد بن ابراہیم نے ان کو منصور بن سلمہ نے ان کو شبیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ کلام میں اس سے کہیں زیادہ گنجائش ہوتی ہے کہ عقل مند آدمی جھوٹ بولے۔

تمام اعمال دو خصلتوں کے تابع ہو جاتے ہیں:

۴۸۹۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد بیوردی نے ان کو ایوب بن سوید الملی نے ان کو عبداللہ بن شوزب نے ان کو مطرور اد نے وہ کہتے ہیں کہ دو خصلتیں ہیں وہ جب بندے میں آجائیں۔ تو اس کے سارے اعمال ان کے تابع ہو جاتے ہیں۔ نماز کو اچھی طرح پڑھنا اور بات سچی کرنا۔

۴۹۰۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے قاضی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن نصر صائغ سے ان کو مردویہ صائغ نے انہوں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ کسی ایسی چیز سے آراستہ نہیں ہوتے جو سچ گوئی اور طلب حلال سے افضل ہو۔

۴۹۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو حسن بن رباب نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کا غلبہ یا کامیابی جھوٹ اور قلت حیاء میں ہے جو شخص دنیا کو ان دونوں کے بغیر طلب کرتا ہے اس نے راستہ اختیار کرنے و مقصد میں غلطی کی ہے۔ اور آخرت کی کامیابی حیاء اور سچ گوئی ہے جو شخص آخرت کو ان دونوں کے بغیر طلب کرے اس نے راستہ اختیار کرنے میں غلطی کی ہے۔

(۴۸۹۵)......(۱) سقط من (أ) (۴۸۹۸)......(۱) فی الأصل شیبة

(۴۸۹۹)......(۱) سقط من (أ) (۴۹۰۱)......(۱) سقطمن (أ)

چار چیزیں دنیا وآخرت کی خیر اور بھلائی ہیں:

۴۹۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان حناط نے انہوں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے کہ چار چیزیں ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی خیر اور بھلائی مل گئی۔ سچ گوئی۔ امانت کی حفاظت۔ پاکیزہ کمائی۔ حسن خلق۔

۴۹۰۳:......تحقیق روایت کی گئی ہے اسی مفہوم میں عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً۔ تحقیق گذر چکا اس کا ذکر اس حدیث میں۔

۴۹۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہا: میں نے سنا بکیر بن محمد بن حراد سوفی کو مکہ میں کہا ہمیں خبر دی محمد بن احمد فزاری نے، انہیں عبداللہ بن حبیق نے کہا یوسف بن اسباط نے سچوں کو تین خصلتیں دی جاتی ہیں۔ کلام کی لذت، خوبصورتی اور ہیبت۔

۴۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا محمد بن صالح بن حانی سے انہوں نے سنا محمد بن نعیم مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہمام سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اشجعی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں بے شک میں گمان کرتا ہوں اگر کوئی آدمی جھوٹ بولنے کا ارادہ کرے تو یہ اس کے چہرے پر پہچانا جاتا ہے۔ اشجعی نے کہا کہ سفیان سے جو شخص بات کا مذکورہ کرنا اس کے اس کا حال چھپ نہیں سکتا تھا۔

۴۹۰۶:......ہمیں خبر دی فقیہ ابوبکر محمد بن بکر طوسی نے ان کو ابوبشر محمد بن احمد بن حاضر نے ان کو ابوالعباس سراج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سہل بن عسکر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں جھوٹ کو پرانے کپڑے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں جس کے ساتھ کو فائدہ نہ اٹھایا جا سکے۔

۴۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو حسن نے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ولکم الویل مما تصفون. تمہارے لئے ہلاکت ہے اس وجہ سے جو باتیں تم بیان کرتے ہو۔

انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ قیامت تک ہر جھوٹ بولنے والے کے لئے۔

۴۹۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو احمد بن یحییٰ تغلب نے وہ کہتے ہیں کہ بعض عقلاء نے کہا۔ کہ سوائے اس کے نہیں کہ انسان جھوٹ اس لئے بولتا ہے کہ اس کی تصدیق ہو چاہئے کہ سچ بولے تاکہ جھوٹ سے استراحت پالے۔

۴۹۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر مقری طرازی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوزیر ابومزاحم نے خاقانی نے موسیٰ بن عبداللہ بن خاقان نے اپنے کلام سے۔

سچ میٹھا ہے اور وہ کڑوہ بھی ہے سچ کو آزاد انسان ترک نہیں کرتا۔ سچ کے جوہر کی ایسی زینت ہے جس پر یاقوت اور موتی بھی رشک کرتے ہیں۔

۴۹۱۰:......میں نے سنا عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونصر احمد بن محمد قیسی سے انہوں نے سنا ابوجعفر مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن حکم مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوروح حاتم بن یوسف سے وہ کہتے ہیں کہ میں فضیل بن عیاض کے دروازے پر آیا اور اس کو سلام کیا میں نے کہا اے ابوعلی میرے پاس پانچ احادیث ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے پڑھوں انہوں نے اجازت دی او رمیں نے وہ پڑھیں اچانک پیچھ چلا کہ وہ چھ تھیں لہٰذا انہوں نے مجھ سے کہا افسوس ہے اٹھو جائیے اے بیٹے پہلے سچ بولنا سیکھیں پھر حدیث لکھیں۔

(۴۹۰۴)......(۱) فی (أ) حریق

(۴۹۰۶)......(۱) سقط من (أ) (۲)......سقط من (أ)

فصل:.......ہر لایعنی اور بے مقصد بات سے خاموش رہنے کی فضیلت اور اس میں سوچنے کو ترک کرنا

۴۹۱۲:.......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران عدل نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو نافع بن جبیر بن مطعم نے ان کو ابوشریح خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کرنی چاہئے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہری سے اس نے ابن اغر سے اس نے سفیان سے۔

دو چیزوں کی حفاظت پر جنت کی ضمانت:

۴۹۱۳:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ بن ماسرجسی نے ان کو فضل بن محمد سعرانی نے ان کو شیخ صالح مدنی نے ان کو عمر بن علی بن ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ضمانت دیتا ہے میرے لئے اس کی جو کچھ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان کی) اور جو کچھ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن ابوبکر مقدمی سے۔

۴۹۱۴:.......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس یعنی ابن محمد دوری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو داؤد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ زیادہ تر لوگ جو جہنم میں جائیں گے وہ اجو فان (یعنی دو جوف دو پیٹ والے) ہوں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اجوفان کیا ہیں؟ فرمایا کہ شرم گاہ اور منہ۔ کیا تم جانتے ہو کہ جنت میں جانے والے زیادہ تر کون لوگ ہوں گے یعنی کون سی چیز جنت میں زیادہ تر داخل کرائے گی فرمایا اللہ سے ڈرنا اور حسن خلق۔

۴۹۱۵:.......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو ابوہمام نے ان کو جعفر بن صقلان نے ان کو معقل بن عبیداللہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون مجھے ضمانت دیتا ہے اس چیز کی جو دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے۔ میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں اللہ کے نزدیک اچھی بات سے زیادہ محبوب کوئی صدقہ نہیں ہے۔

۴۹۱۶:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ماعز نے ان کو سفیان بن عبداللہ ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کسی ایسے امر کا حکم دیجئے اسلام کے اندر میں جس کے ساتھ جڑا رہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو کہ میں اللہ پر ایمان لا چکا ہوں پھر اسی پر پکے ہو جاؤ۔ کہتے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ کیا چیز زیادہ ڈر خوف کی ہے جس چیز کا آپ مجھ پر خوف کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ۔ آپ نے فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کا کنارہ پکڑ لیا (یعنی اس کے بارے میں ڈرتا ہوں تیرے بارے میں)۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن سعدان کے بیٹے یعقوب بن ابراہیم اور ابوالولید طیالسی نے اور یحییٰ بن یحییٰ نے اور حسن بن موسیٰ اشیب وغیرہ نے۔

۴۹۱۷:.......روایت کی گئی ہے ابوداؤد طیالسی سے اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے زہری سے اس نے عبدالرحمٰن بن عامر عامری سے اس

(۴۹۱۴)......(۱) سقط من (أ) (۴۹۱۵)......(۱) سقط من (أ)

نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے کسی ایسے امر کا حکم فرمایئے میں جس کے ساتھ چپکا رہوں فرمایا کہو کہ میں اللہ پر ایمان لا چکا ہوں پھر اسی پر پکے ہو جاؤ۔ میں نے کہا یارسول اللہ آپ میرے بارے میں کس چیز کا اندیشہ کرتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس چیز کا اندیشہ کرتا ہوں۔

۴۹۱۸:......ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابراہیم بن سعد نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے شیخ احمد نے فرمایا۔ یہ ہے جسے میں نے اپنی کتاب میں پایا ہے اور ستانی رحمہ اللہ کی تحریر کے ساتھ اور ابراہیم سے محفوظ جماعت کی روایت ہے۔ بہر حال غیر ابراہیم بن سعد کی جہت سے پھر زہری کی روایت محفوظ ہے عبدالرحمٰن بن عامر سے۔

۴۹۱۹:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد احمد بن اسحٰق بغدادی ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے۔

ان کو عبدالرحمٰن بن ماعز نے یہ کہ سفیان ابن عبداللہ ثقفی نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کسی ایسی بات کا حکم دیجئے کہ میں جس کے ساتھ وابستہ رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیے اللہ میرا رب ہے پھر اس پر استقامت رکھیے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ میرے بارے کیسی چیز کا ڈر خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا، فرمایا کہ اس کے بارے میں اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شعیب بن حمزہ نے زہری سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عبداللہ بن مبارک نے معمر سے اس نے زہری سے۔

۴۹۲۰:......ہمیں اس کی خبر دی امام ابوعثمان نے ان کو زاہد بن احمد فقیہ نے ان کو احمد بن معاذ نے ان کو حسین بن حسین نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے عبدالرحمٰن بن ماعز سے ان کو سفیان بن عبداللہ نے پھر اس نے ذکر کیا ہے اس کو مثل حدیث شعیب کے سوائے اس کے کہ انہوں نے پوچھا آپ میرے بارے میں کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ نعمان بن راشد نے اس کو بھی روایت کیا ہے زہری سے اس نے عبدالرحمٰن بن ماعز سے جیسے اس کو روایت کیا ہے شعیب اور معمر نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے عبدالرزاق نے معمر سے پھر اس نے اس کو مرسل بیان کیا ہے۔

۴۹۲۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے یہ کہ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے کہا کہ میں نے کہا یارسول اللہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے میں جس کو مضبوطی سے تھام لوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں اللہ پر ایمان لایا اس کے بعد پکے ہو جاؤ کہتے ہیں کہ پھر میں نے پوچھا کہ آپ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ کہتے ہیں پھر آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ اس کے بارے میں ڈرتا ہوں۔

۴۹۲۲:......اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن یحییٰ ذہلی نے اور احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے بطور مرسل روایت کے۔ اور ان کو روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس بن یزید ایلی سے اس نے زہری سے اس نے محمود بن ابوسوید سے۔

۴۹۲۳:......کہا ابن وہب نے روایت کی گئی ہے اس سے ایک بار محمد بن ابوسوید نے کہا کہ ان کے دادا سفیان بن عبداللہ نے کہا پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو محمد بن سلیمان بن فارس نے ان

(۴۹۱۸)......(۱) سقط من (ب)

(۴۹۲۰)......(۱) سقط من (أ) (۲)......فی (أ) شعبة

کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کہا احمد بن وہب نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے مجھے یہی روایت ملی ہے محمد بن یحییٰ ذہلی سے کہ اس نے کہا ہمارے نزدیک محفوظ وہ روایت ہے جس کو روایت کیا ہے معمر نے اور شعیب نے اور نعمان بن راشد نے اور میں حدیث یونس کو محفوظ گمان نہیں کرتا۔ معمر اور شعیب کے اکٹھے ہو جانے کی وجہ سے اور نعمان نے اس کے خلاف پر کہتے ہیں ابراہیم بن سعد کی حدیث میں دلالت ہے کہ وہ آپ کی روایت زیادہ مناسب ہے اس سے یونس کی روایت کے ساتھ۔ اور ایک دوسرے طریق سے مروی ہے سفیان ثقفی سے۔

۴۹۲۴:.....ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ خرقی نے اس نے بن سلمان سے اس نے ہلال بن علاء سے اس نے ابن نفیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن سلمان نے ان کو جعفر بالسی نے ان کو نفیلی نے ان کو ھیثم نے ان کو یعلیٰ بن عطاء نے ان کو عبد اللہ بن سفیان ثقفی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں کسی چیز کا حکم فرمائیے جس کے بارے میں میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں فرمایا کہوں کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر پکے رہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ میں کس چیز سے بچتا رہوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

۴۹۲۵:.....اس کو روایت کیا ہے ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ایمان میں ماسوا آپ کے مابعد کے ذکر کے۔ حفظ لسان کے بارے میں اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں۔

افضل عمل کونسا ہے؟

۴۹۲۶:.....ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو ابو نعیم فضل بن دکین نے ان کو عمرو بن عبد اللہ نخعی ابو معاویہ نے آن کو ابو عمرو شیبانی نے کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی اس دار کے مالک نے یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

آپ نے فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔

کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کیا افضل ہے یا رسول اللہ؟

فرمایا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔

کہتے ہیں کہ میں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد پھر کیا افضل ہے؟

آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اپنی زبان سے بچا کر سلامت رکھو۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور خاموش ہو گئے میں اگر مزید پوچھتا تو آپ مجھے مزید بھی بتاتے۔

۴۹۲۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نضیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن محمد بن ابو الموت نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو ابو معاویہ نے عمرو بن عبد اللہ نخعی نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے۔

چھ برائیوں سے بچنے والا جنت میں داخل ہوگا:

۴۹۲۸:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو محرر نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو ملے اور چھ کام نہ کرے وہ جنت میں داخل ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ چوری نہ کرے۔ زنا نہ کرے۔ پاک دامن عورت کو

(۴۹۲۳).....(۱) سقط من (ا)

زنا کی تہمت نہ لگائے اور اپنے امیر کی نافرمانی نہ کرے جو کچھ وہ کہے۔ اچھی بات کرے جب بولے یا خاموش رہے۔

۴۹۲۹:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو عیسیٰ بن عبدالرحمٰن نے ان کو طلحہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل سکھلائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان چیزوں کا حکم دیا۔ غلام آزاد کرنا۔ گردن آزاد کروانا۔ دودھ والا جانور عطیہ دینا وغیرہ وغیرہ پھر فرمایا کہ اگر تم ان کاموں کی طاقت نہ رکھو تو پھر اپنی زبان کو روک رکھو ہاں مگر اچھی بات سے نہ روکو۔

۴۹۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن احمد بن ابوالفوارس حافظ نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ان کو بشر بن احمد نے ان کو جعفر بن محمد بن مستفاض فریابی نے ان کو محمد بن حسن بلخی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نجات کیا ہے؟ یعنی کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا آپ اپنی زبان پر کنٹرول رکھئے۔ چاہئے کہ تجھے تیرا گھر کافی ہو فراخ ہو، اور اپنی غلطی اور گناہ پر تم روؤ وابن مبارک کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور ابن ابومریم کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور اس نے عرض کیا نجات کیا ہے؟ (یعنی کام کافی کون سا ہے؟) آپ نے فرمایا اے عقبہ آپ اپنی زبان پر قابو رکھیں۔ اور تجھ کو تیرا گھر کافی ہو جانا چاہئے۔ اور تم اپنی خطا اور غلطی پر روؤ۔

۴۹۳۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوقتیبہ مسلم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خلف بن عمرو نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو خالد بن یزید نے اور ابوعبدالرحیم نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سلیمان بن حبیب محاربی نے ان کو اسود بن اصرم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا۔ کیا تم اپنی زبان کے مالک رہ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اگر میں اپنی زبان کا مالک نہیں ہوں گا تو پھر کس چیز کا ہوں گا؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ہاتھ کے مالک رہ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پھر میں کس چیز کا مالک ہوں گا اگر میں اپنے ہاتھ کا مالک نہ ہوا؟ لہٰذا اب آپ نے فرمایا کہ تم اپنی زبان کے ساتھ معروف اور اچھی بات کے سوا کچھ بھی نہ کہنا۔ اور اپنے ہاتھ کو خیر کے سوا آگے نہ بڑھانا۔

۴۹۳۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلف بن عمرو عکبری نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ متابع بیان کیا ہے اس کا صدقہ بن عبداللہ دمشقی نے ان کو عبداللہ بن علی نے ان کو سلیمان بن حبیب نے۔

اکثر گناہ زبان کی وجہ سے ہوتے ہیں:

۴۹۳۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن بشران نے بطور املاء کے مسجد رصافہ میں ان کو ابومحمد دعلج بن احمد بن دعلج نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو عوف بن سلام قرشی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوطاہر حسین بن علی بن حسن بن سلم ہمدانی نے (ہمدان میں) ان کو احمد بن جعفر بن حمدان نے ان کو ابوبکر موسیٰ بن اسحٰق انصاری نے ان کو عون بن سلام نے ان کو ابوبکر نہشلی نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ صفا پر آئے اور ابن بشران کی روایت میں ہے کہ ابووائل سے اس نے عبداللہ سے کہ انہوں نے صفا پر تلبیہ پڑھا۔ اس کے بعد فرمایا

(۴۹۳۰).....(۱) فی (أ) ابن ابی هریرة　　(۲).....سقط من (ب)

(۴۹۳۳).....(۱) سقط من (أ)

اے زبان اچھی بات کہہ اچھی رہے گی ورنہ پھر چپ رہ سلامت رہے گی اس سے قبل کہ تو نادم ہو لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کیا یہ ایسی بات ہے جیسے آپ کہہ رہے ہیں از خود ہے۔ یا آپ نے یہ بات کسی سے سنی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ میں نے یہ سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک اکثر گناہ ابن آدم کے اس کی زبان میں ہوتے ہیں۔ متابع بیان کیا ہے اس کا یحییٰ بن ابوبکر نہشلی نے۔

۴۹۳۴:......ہمیں خبر دی ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حزم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو کلام کرتا ہے اور غنیمت حاصل کرتا ہے (یعنی اچھا کلام کرتا ہے) یا خاموش رہتا ہے بس سلامت رہتا ہے۔ بچار ہتا ہے۔ (یعنی غلط بات کر کے گناہ کمانے سے بچ جاتا ہے۔)

عشاء کی نماز کے بعد فضول باتیں نہیں کرنی چاہئیں:

۴۹۳۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو حمیدی نے ان کو یحییٰ بن سلیم نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو سنا کہ میں عشاء کے بعد باتیں کر رہا تھا۔ سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ یہ کیسی رات کی کہانیاں قصے ہیں۔ اے عروہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء سے قبل سوتے نہیں دیکھا اور عشاء کے بعد باتیں کرتے نہیں سنا۔ عشاء کے بعد یا تو آرام سے سو جاتے یا نماز پڑھ کر فائدہ اٹھاتے تھے۔

۴۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ نے ابوحمزہ سے اس نے سیدہ عائشہ زوجہ رسول سے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء سے پہلے سوتے کبھی نہیں دیکھا اور عشاء کے بعد غیر ضروری باتیں کرتے بھی نہیں دیکھا تھا یا ذکر اللہ کر کے نفع اٹھاتے یا پھر سو کر آرام کرتے۔

۴۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ہارون بن عبداللہ جمال نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کو وہ بات پسند ہو کہ وہ سلامت سے رہے اور بچار ہے اس کو چاہئے کہ وہ خاموشی کو لازم پکڑ لے۔

۴۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابوعبداللہ عیاش بن تمیم سکری نے بغداد میں ان کو ابوطالب عبدالجبار بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن غزیہ انصاری نے ان کو ابن شبرمہ نے کہ انہوں نے اسے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور تین بار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو کلام کرتا ہے تو (اچھا کلام کر کے) غنیمت اور نیکی حاصل کرتا ہے یا پھر چپ رہ کر (غیر ضروری کلام کے گناہ سے) سلامتی میں رہتا ہے۔

۴۹۳۹:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ مروی ہے شبرمہ سے بے شک اس نے سنا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے۔

۴۹۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ یعنی احمد بن حنبل نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے اے زبان تو اچھی بات کہہ فائدے میں رہے گی

ورنہ چپ رہ ندامت سے پہلے شر سے اور برائی سے بچ جائے گی۔

دو خصلتیں جو نامۂ اعمال میں بھاری ہیں:

۴۹۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقری نے اس نے حسین بن محمد بن اسحق سے اس نے حسن بن سہل مجوز اور موسیٰ بن ہارون سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن حجاج شامی نے ان کو بشار بن حکم ضبی نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوذر کیا میں تجھے دو خصلتیں بتانہ دوں جو پیٹھ پر اٹھانے میں سب سے زیادہ ہلکی اور ترازو ئے اعمال میں سب سے زیادہ بھاری ہیں اپنے ماسوا سے؟ اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم حسن خلق کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اور لمبی خاموشی کو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں عمل کیا مخلوقات نے اس کی مثل۔ اور آپ نے فرمایا کہ ایک نیک خصلت جو آدمی کے اندر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے سارے اعمال کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔ اور انسان کا وضو کرنا اور اس کا نماز پڑھنا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے وضو کے سبب سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کی نماز اضافی اجر کے طور پر باقی رہ جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت:

۴۹۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل سامری نے بغداد میں ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو یحییٰ بن سعید سعدی بصری نے ان کو عبدالملک بن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو عبید بن عمیر لیثی نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس گیا۔ پھر اس نے پوری لمبی حدیث ذکر کی۔ یہاں تک کہ یہ کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بیشک حال یہ ہے کہ اس سے تیرا سارا معاملہ ایک ایک کر کے آراستہ اور درست ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے اور زیادہ بتایئے آپ نے فرمایا کہ تم تلاوت قرآن کو لازم پکڑو اور ذکر اللہ کو۔ بے شک وہ آسمانوں میں تیرا تذکرہ فرمائے گا اور تیرے لئے زمین میں روشنی فرمائے گا۔ میں نے کہا اور بتایئے۔

فرمایا کہ تم لمبی خاموشی اختیار کرلو یہ چیز شیطان کو بھگاتی ہے اور تیرے دین کے معاملے میں معاون ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے بتایئے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اپنے آپ کو زیادہ ہنسنے سے بچایئے کیونکہ بے شک وہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتا ہے۔ میں نے کہا مجھے اور بتایئے آپ نے فرمایا کہ تم حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو۔ میں نے کہا کہ اور بتایئے مجھے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے دین کے بارے میں تم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرو میں نے کہا کہ مجھے اور بتایئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم اپنے نفس کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو اس کو لوگوں سے روک کر رکھو (یعنی لوگوں کو مت بتاؤ۔)

جنت میں داخل کرنے والے اعمال:

۴۹۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن مقدام بن شریح نے ان کو ان کے والد مقدام نے اپنے والد شریح سے انہوں نے اپنے نانا ہانی بن شریح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ

(۴۹۴۰)..... (۱) سقط من (أ) حسن السمت (۳۷)

(۴۹۴۱)..... (۱) سقط من (أ) (۲)..... سقط من (أ) (۳)..... سقط من (ب)

(۴)..... (أ) الرجال حسن السمت في الصمت للسيوطي (۲۶)

(۴۹۴۲) (۱) سقط من (أ)

مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔آپ نے فرمایا آپ اپنے اوپر حسن کلام کو لازم کرلیں اور کھانا خرچ کرنے کو لازم کرلیں (یعنی کثرت کے ساتھ کھانا کھلائیں۔)

۴۹۴۴:......ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم بن فضل فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مطعم بن مقدام نے ان کو نصیح عنسی نے ان کو رکب مصری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک بادی ہے اس شخص کے لئے جو اپنے علم کے ساتھ عمل کرتا ہے اور اپنے مال میں سے ضرورت سے زائد کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔اور اپنے قول اور بات چیت میں سے ضرورت سے زیادہ کو روک لیتا ہے۔

۴۹۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو حماد بن زید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو احمد بن عبدالملک بن واقد حرانی نے ان کو حماد بن ابوالصہبآء نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابو سعید خدری نے انہوں نے اس کو رسول اللہ تک مرفوع کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم زاد صبح کرتا ہے۔بیشک جسم میں سے ہر عضو زبان کا انکار اور ناشکری کرتا ہے کہتا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ شریک کرتی ہو ہمارے اندر رہ کر۔اگر تم سیدھی ہوتی تو ہم بھی سیدھے رہتے اگر تم ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔

۴۹۴۶:......اور ابو بکر کی روایت میں ہے کہ حماد نے کہا کہ میں اس کو مرفوع ہی جانتا ہوں۔فرمایا کہ اعضاء زبان کا انکار اور ناشکری کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم اللہ سے ڈرتی رہو ہم میں رہ کر اگر تم سیدھی ہوگی تو ہم بھی سیدھے ہوں گے اگر تم کجی کروگی تو ہم بھی کج ہوجائیں گے۔

۴۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو موسیٰ بن محمد بن حیان نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالعزیز بن دراوردی نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے تو انہوں نے کہا اے خلیفہ رسول یہ کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے کہاں کہاں ہلاکت کے ٹھکانوں پر پہنچایا ہے۔بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جسم میں سے ہر چیز زبان کی حدت اور تیزی کی شکایت کرتی ہے۔

۴۹۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن سعد شعرانی نے ان کو محمد بن ابن سعد یدشکر نے اور ابو بکر قرشی احمد بن محمد بن عمر نے ان کو ابو جعفر بن ابو فاطمہ نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مصیبت اور آزمائش قول اور بات کے سپرد ہوتی ہے۔(یعنی زبان کی وجہ سے ہوتی ہے) ابو عبداللہ حافظ نے کہا۔اس روایت میں ابو جعفر منفرد ہے۔(ابو جعفر بن ابو فاطمہ مصری نے) شیخ احمد نے کہا کہ دوسرے طریق سے روایت کیا گیا ہے مثلاً۔

۴۹۴۹:......ہمیں خبر دی کامل بن احمد مستملی نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو ابو ازہر جماہر بن محمد دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن سمیع نے ان کو ابن ابوزعزعہ نے ان کا نام محمد ہے۔ان کو عطاء بن ابو رباح نے ان کو ابو درداء نے کہ انہوں نے کہا بے شک میں نہ بولتا ہوں نہ چوری کرتا ہوں نہ شراب پیتا ہوں پوچھا گیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا کہ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ مصیبت قول کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے بندہ جس چیز کے بارے میں کہتا ہے کہ میں یہ کام نہیں کروں گا بس شیطان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اس کے پیچھے پڑجاتا ہے اسی کے بارے میں حرص ولالچ دیتا ہے حتیٰ کہ اسی میں اس کو واقع کردیتا ہے۔

۴۹۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو علی بن اشکاب نے ان کو عمرو بن محمد بصری نے ان کو زکریا بن سلام نے ان کو منذر بن بلال نے ان کو ابوجحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے؟ کہتے ہیں کہ لوگ خاموش ہو گئے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہے زبان کی حفاظت کرنا۔

۴۹۵۱:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ صیدلانی نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو علی بن حفص مدائنی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن حرث نے ان کو عبداللہ بن حاطب نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ذکر کے سوا کثرت سے کلام نہ کیا کرو اس لئے کہ اللہ کے ذکر سوا کثرت کلام سے سختی ہوتی ہے اور اللہ سے لوگوں میں سے سب سے زیادہ دور وہ ہے جو سخت دل والا ہو۔

۴۹۵۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد خرقی نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ بن اسماعیل نے ان کو علی بن حفص نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔

خاموشی کا مقام ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے:

۴۹۵۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن بن عمران بن حسین نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آدمی کے لئے خاموشی کا مقام ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

۴۹۵۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن سلیمان واسطی نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی محمد بن سلیمان نے ان کو محمد بن یزید خنیس مکی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم مکہ میں سفیان ثوری کے پاس ملنے گئے۔ ہم ان کی طبع پرسی کرنے گئے تھے دار عطاء بن میں چنانچہ ان کو ملنے کے لئے سعید بن حسان مخزومی بھی آ گئے وہ بھی بیمار پرسی کرنے آئے تھے۔ سفیان نے ان سے پوچھا کہ وہ حدیث جو آپ نے مجھ کو بیان کی تھی ام صالح سے اسے ذرا میرے سامنے دہرائیے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ام صالح بنت صالح نے صفیہ بنت شیبہ سے اس نے ام حبیبہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ کہ ابن آدم کا کلام سب کا سب اس کے اوپر وبال ہوتا ہے سوائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے یا ذکر اللہ کے۔

تو محمد بن یزید نے کہا کتنی سخت ہے یہ حدیث؟ سفیان نے کہا کہ اس حدیث کی کیا شدت ہے سوائے اس کے نہیں کہ ایک عورت اس کو لائی ہیں دوسری عورت سے یہ بات تو کتاب اللہ میں ہے جس کے ساتھ تمہارے نبی بھیجے گئے تھے کیا آپ نے اللہ تعالیٰ سے نہیں سنا فرماتے ہیں کہ۔

لاخیر فی کثیر من نجوا هم الا من امر بصدقة او امر بمعروف او اصلاح بین الناس.

کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے ان کی بہت سرگوشیوں میں ہاں مگر جو شخص حکم کرے صدقہ کرنے کا یا کسی بھی معروف کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا۔

تو وہ حدیث والی بات بعینہ یہی ہے جو اس آیت میں ہے۔

کیا تم نے یہ فرمان الٰہی نہیں سنا۔

یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا

جس دن جبرائیل امین اور فرشتے بصورت صف کھڑے ہوں گے۔ نہیں کلام کرسکیں گے سوائے اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور درست بات کرے وہ حدیث والی بات بعینہ یہی ہے۔

کیا تم نے یہ فرمان الٰہی نہیں سنا:

والعصر ان الا نسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وتو اصوبا لحق وتو اصوبا لصبر.

زمانے کی قسم بیشک انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے

اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔

تو بات بعینہ یہی ہے۔ دونوں حدیثوں میں سے ایک کے الفاظ دوسری میں داخل ہو گئے ہیں۔

۴۹۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ بیشک ایک انسان تم میں سے کلام کرتا ہے اللہ کی رضامندی کے کلمہ کے ساتھ جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرتا ہے اور بے شک ایک بندہ کلام کرتا ہے اللہ کی ناراضگی کے کسی کلمہ کے ساتھ حالانکہ وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا مگر وہ اسی کے سبب سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے دوسرے طریق سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے۔

۴۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے اور علی بن حمشاد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے اور عبدالعزیز بن محمد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین حجاجی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ البتہ کسی کلمہ کو بولتا ہے اس میں وہ کوئی بات واضح نہیں کرتا مگر اسی کے سبب سے وہ جہنم میں گر جائے گا اتنی دوری جیسے مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔ اس کو مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

۴۹۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو ابن دراوردی نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عمرو ابن علقمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے ان کو بلال بن حارث نے بے شک اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

بے شک ایک تمہارا البتہ بولے گا کوئی کلمہ اللہ کی رضامندی کا حالانکہ وہ بندہ یہ گمان بھی نہیں کرے گا کہ وہ کلمہ پہنچ جائے گا اس مقام تک جہاں وہ پہنچا ہوگا لہٰذا اللہ تعالیٰ اسی کے سبب سے اس کے لئے اپنی رضا لکھ دیں گے قیامت تک۔ اور بے شک ایک آدمی تنہا البتہ کلام کرے گا ایک کلمہ کی اللہ کی ناراضگی میں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا کہ وہ ناراضگی کی اس حد تک پہنچ جائے گا جہاں تک پہنچا ہوگا لہٰذا اللہ تعالیٰ قیامت تک اپنی ناراضگی لکھ دے گا اس کے ذریعے۔

(۱)...... سقطت من المخطوط

جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرنے والے اعمال:

۳۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحق فزاری نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب میں ابوثابت نے ان کو صحون بن ابوشبیب نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں پر سخت ہوا چلی لہذا لوگ بکھر گئے میں نے نظر ماری تو میں دیگر لوگوں کی نسبت رسول اللہ سے قریب تر تھا میں نے سوچا کہ آج میں حضور کے ساتھ اپنی خلوت کو غنیمت جانوں گا لہذا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے قریب کر دے یا یوں کہا کہ مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ایک عظیم امر کے بارے میں پوچھا ہے لیکن وہ آسان ہے اس کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔

تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو اور تم فرض نماز قائم کرو۔ اور تم زکوۃ ادا کرو جو فرض ہے۔ اور تم بیت اللہ کا حج کرو۔ اور رمضان کے روزے رکھو۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں خیر کے دروازوں کی خبر دے دوں میں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ کہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور صدقہ غلطی اور گناہ کو مٹاتا ہے۔ اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنا آدھی رات کے بعد اس کے ساتھ اللہ کی رضا طلب کی جاتی ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

تتجافى جنوبهم عن المضاجع.

بستروں سے ان کی کروٹیں علیحدہ رہتی ہیں۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہوں تو میں تجھے بتلاؤں راس الامر کے بارے یعنی اصل امر کے بارے میں بتادوں اور اس کے ستون کے بارے میں اور اس کی چوٹی کے بارے میں؟ میں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ۔

آپ نے فرمایا کہ راس الامر اور معاملے کا اصل اسلام ہے (یعنی مسلمان ہونا) اور اس کا ستون نماز ہے۔

بہر حال اس کی چوٹی اور سب سے اونچی چیز جہاد ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں تجھے ان تمام چیزوں کے بارے میں لوگوں میں زیادہ مالک اور قدرت والے کے بارے میں بتادوں۔ اتنے میں دو آدمی آ گئے میں نے سوچا کہ یہ آپ کو مجھ سے مصروف کر دیں گے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ۔

میرے ماں باپ قربان ہوں چنانچہ آپ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ تو میں نے کہا کہ کیا ہم لوگوں سے جو کچھ ہم بات چیت کرتے ہیں اس کے بارے میں بھی مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں تجھے گم پائے اے معاذ۔ لوگوں کو جہنم میں ان کے ناکوں کے بل قیامت میں نہیں ڈالیں گی مگر ان کی اپنی زبانوں کی کھتیاں کٹی ہوئی۔ جو کچھ تم کلام کرتے ہو وہ یا تو تیرے اوپر وبال ہوگا یا تیرے لئے فائدہ مند ہوگا۔

۳۹۵۹:......ہمیں خبر دی ابوامیہ نے ان کو سلیمان بن یحییٰ نے ان کو ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوعمرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حکم نے ان کو میمون بن ابوشبیب نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مثل۔

۳۹۶۰:......اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابووائل سے اور عروہ بن نزال سے یا نزال بن عروہ سے اس نے معاذ سے۔

۳۹۶۱:......اور اس کو روایت کیا ہے مبارک بن سعید بن مسروق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایوب بن دیر نے ان کو عبدالرحمن بن غنم نے

(۳۹۵۸)......(۱) سقط من (ب) (۳۹۵۹)......(۱) في الأصل (بن)

ان کو معاذ بن جبل نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۴۹۶۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو محمد بن راشد نے ان کو مکحول نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی حدیث میں حضرت معاذ سے بے شک تو جب تک خاموش رہے (سلامتی میں ہے) اور جس وقت تو کلام کرے تو وہ یا تو تیرے لئے ہے یا تیرے خلاف ہے (یعنی تیرا بولنا یا تو تیرے لئے اجر ہے یا وبال ہے۔)

شیطان کا سرمہ اور چاٹنے کا لعوق:

۴۹۶۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے اور ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو امیہ طرسوسی نے ان کو حسن بن بشر کوفی نے ان کو حکم بن عبدالملک نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک شیطان کا سرمہ بھی ہے اور چاٹنے کا لعوق بھی ہے۔ جب کوئی انسان اس کے سرمہ کو لگا لیتا ہے اس کی آنکھیں بھاری ہو جاتی ہیں اور جب اس کی شیرینی اور چاٹنے کی چیز کو چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان سے شر بہنے لگتا ہے۔

۴۹۶۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو جعفر کامل بن احمد مستملی نے ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح نے اپنی کتاب سے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن حسن ترمذی نے ان کو احمد بن مصعب نے ان کو عمر بن ابراہیم نے ایوب بن سیار سے اس سے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں عباس بن عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے زیب تن کر رکھے تھے اس نے جب دیکھا تو مسکرایا اور کہا یا رسول اللہ جمال کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچی بات حق کے ساتھ۔ پھر عباس نے پوچھا کہ کمال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حسن عمل سچائی کے ساتھ۔ اس روایت میں عمر بن ابراہیم متفرد ہے۔ اور وہ غیر قوی ہے۔

ان لوگوں کا ذکر جن کی زبانیں جہنم کی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جارہی تھیں:

۴۹۶۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد صنعانی نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رات جس رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے کہ جہنم کی قینچیوں کے ساتھ جن کے ہونٹ کاٹے جارہے تھے (یا یوں فرمایا کہ لوہے کی قینچیوں کے ساتھ) کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اے جبرائیل انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں۔

۴۹۶۶:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو بوشنجی نے یعنی ابو عبداللہ نے ان کو نضر بن محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو ہشام بن ابو عبداللہ نے مغیرہ سے جو کہ مالک بن دینار کے داماد ہیں۔ وہ روایت کرتے ہیں مالک بن دینار سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں آسمان دنیا پر آیا جس رات کو مجھے سیر کرائی گئی تھی اچانک میں نے دیکھا کہ وہ کچھ ایسے لوگ ہیں جن کی زبانیں اور ہونٹ جہنم کی مقروضوں کے ساتھ کاٹے جارہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں (جو جھوٹ بولتے تھے۔)

۴۹۶۶:.....مکرر ہے ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم نے ان کو صدقہ نے ان کو مالک بن

(۴۹۶۵)......(۱) فی (أ) ألسنتهم . (۴۹۶۶)......(۱) سقط من (أ)

دینار نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ　　بن انس نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس رات کو مجھے سیر کرائی گئی میں ایک قوم پر پہنچا جہنم کی قینچیوں سے جن کے ہونٹ کاٹے جارہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اے جبرائیل فرمایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ باتیں کہتے تھے جس پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔اور وہ کتاب اللہ کو پڑھتے تھے مگر خود اس کے ساتھ عمل نہیں کرتے تھے۔

۴۹۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن علی خسروگردی نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو علی بن روح نے ان کو ابوالخیر نے ان کو محمد بن جابر نے ان کو محاربی نے ان کو سفیان نے ان کو خالد بن سلمہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس رات کو جب مجھے سیر کرائی گئی تھی ایک قوم کے پاس سے گذرا جن کے اوپر کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ یہ قوم کے خطیب ہیں اہل دنیا سے یہ ایسے تھے کہ لوگوں کو حکم کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو علی بن زید نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے۔

۴۹۶۸:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو مجالد نے انہوں نے سنا عامر سے وہ کہتے تھے کہ دنیا میں جس خطیب نے بھی خطبہ دیا تھا عنقریب قیامت میں اللہ تعالیٰ　　اس کا خطبہ اس کے آگے پیش کریں گے اس نے اس سے جو کچھ ارادہ کیا تھا۔

۴۹۶۹:......اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو داؤد بن ابوہند نے "وہ" کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو حضرمی نے ان کو عباس قرسی نے ان کو وھیب بن خالد نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو مکحول نے ان کو ابوثعلبہ خشنی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک تم لوگوں میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور بے شک تم لوگوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ نفرت کے لائق اور مجھ سے سب سے زیادہ دور آخرت میں وہ ہے تم میں سے جس کے اخلاق سب سے زیادہ گندے ہوں فضول گوئی اور بکواس کرنے والے۔زیادہ ہنسی مذاق کرنے والے۔بڑے بولے اور چھوڑو ہوں گے۔

اس امت کے بدترین لوگ:

۴۹۷۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابونعیم نے ان کو براء بن عبداللہ قاضی نے ان کو عبداللہ بن شقیق نے ان کو ابوہریرہ نے اس نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس امت کے بدترین لوگوں کے بارے میں وہ فضول گوئی اور بکواس کرنے والے۔زیادہ ہنسی مذاق کرنے والے اور چھوڑنے والے بڑی بڑی زبان مارنے والے ہوں گے۔کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ ان کے اچھے لوگ وہ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے۔

اس امت کے بدترین لوگ:

۴۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے اور شریح بن نعمان نے ان کو نافع بن عمر جماحی نے ان کو بشر بن عاصم بن سفیان ثقفی نے "ح"۔

۴۹۷۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد یونس بن محمد ادیب نے ان کو نافع بن عمر نے ان کو بشر بن عاصم لیثی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ یزید اور شریح کی روایت میں ہے کہ کہا نافع نے کہ میں نے اس کو دیکھا کہ انہوں نے اسے مرفوع قرار دیا۔فرمایا کہ۔اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے ان بلیغ مردوں

سے جومیل چاٹتے ہیں اپنی زبان کے ساتھ جیسے گائے بیل اپنی زبان ناک میں داخل کر کے چاٹتے ہیں۔اور یزید کی ایک روایت میں ہے۔اور شرح کی کہ۔گائے بیل کا اپنی زبان کے ساتھ بلغم چاٹنا۔اور سب کچھ ہر طرف سے سمیٹنا۔

اس کو روایت کی ابوداؤد نے محمد بن سنا عوفی سے اس نے نافع بن عمر سے بطور مرفوع روایت کے۔

۴۹۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوجعفر کامل سے بن احمد بن مستملی نے ان کو خبر دی ابواسحق ابراہیم بن احمد رازی نے بطور املاء کے اپنی کتاب میں سے ان کو محمد بن مسیتب ارغیانی نے ان کو محمد بن ہاشم بعلبکی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو بسر بن عبداللہ نے ان کو واثلہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا۔اس پر خوبصورت پوشاک تھی میں نہیں جانتا کہ میں نے کونسا آدمی دیکھا ہے جو میری نظروں میں اس سے زیادہ خوبصورت ہو حضور جو بھی بات کرتے میں نے دیکھا کہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے کلام کو کلام رسول سے اونچا کردے اس کے بعد وہ اٹھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے گروہ کو پسند نہیں کرتا۔یہ لوگ اپنی زبانوں کو گھماتے ہیں لوگوں کے لئے مثل گھومانے بیل کے اپنی زبان کو چرنے کے لئے (یا چارے کے لئے) (یعنی جیسے جانور زبان مار کر چارہ سمیٹتا ہے۔ایسے اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں کو اور زبانوں کو آگ میں موڑے گا۔

۴۹۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد ابن سرح نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبداللہ بن مسیتب نے ان کو ضحاک بن شرحبیل نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کلام کا ایرپھیر اس لئے سیکھے تا کہ وہ اس کے ذریعے مردوں کے یا لوگوں کے دلوں کو قید کر سکے قابو کر سکے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرضی یا نفلی کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

بات میں اختصار کرنا بہتر ہے:

۴۹۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سلیمان بن عبدالحمید مہرانی نے کہ انہوں نے پڑھا اسماعیل بن عیاش کی اصل میں اور اس کو حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل نے ان کے بیٹے نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو ضمضم نے ان کو شریح بن عبید نے ان کو ابوطیبہ نے ان کو عمرو بن عاص نے ایک دن انہوں نے کہا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے زیادہ بات چیت کی۔لہذا عمرو نے کہا اگر وہ بات کرنے میں اعتدال سے کام لیتا تو اس کے حق میں بہتر ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔البتہ تحقیق میں دیکھتا ہوں یا یوں کہا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کلام میں اختصار کروں بیشک بات میں اختصار کرنا بہتر ہے۔

زبان کے ذریعے کھانے کمانے کی مثال:

۴۹۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن غرزہ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو ابوحیان نے ان کو مجمع تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد کو اپنے والد سے کوئی کام تھا لہذا اس نے اپنی حاجت سے قبل کوئی بات چیت کی جس طرح لوگ کرتے ہیں پھر وہ سلسلہ کو جوڑتے ہیں اس بات سے جو ان کا مقصود کلام ہوتا ہے۔جب وہ بات سے فارغ ہوئے انہوں نے کہا اے بیٹے آپ بات کر کے فارغ ہو گئے؟ بولے جی ہاں فرمایا کہ تو اپنی حاجت سے زیادہ دور نہیں تھا۔اور میں تیرے بارے میں بے رغبت و بے تعلق نہیں ہوں جب سے میں نے تیرا یہ کلام سنا ہے۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔

(۴۹۷۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)......سقط من (أ)

(۴۹۷۳)......(۱) فی (أ) عاتکة أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۲۲/۷۰ رقم ۱۷۰) من طریق صدقة بن خالد. به

(۴۹۸۵)......(۱)سقط من (ا)

کہ عنقریب لوگ ہوں گے وہ اپنی زبانوں کو ایسے کھائیں گے جیسے بیل زمین سے کھاتا ہے۔

۴۹۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو ابوعلقمہ نے کہا مسعر نے میں خیال کرتا ہوں اسکو عبداللہ سے انہوں نے کہا البتہ لوگوں میں ایک وقت آئے گا وہ اس میں اپنی زبانوں کے ساتھ ایسے کھائیں گے جیسے بیل کھاتا ہے اپنی زبان کے ساتھ۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۴۹۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسن احمد بن محمد غزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان بن سعید دارمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعیم بن حماد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پالیا اپنے اصحاب کو کہ وہ کلام کو قطع کرتے ہیں وہ ارادہ کرتے ہیں کہ بے شک وہ ڈرتے تھے نبی کریم کی حدیث سے کہ کچھ لوگ ہوں گے کہ وہ اپنی زبانوں کے ذریعے کھائیں گے۔

بات چیت ایک فتنہ ہے:

۴۹۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن عثمان نے ان کو عمر بن علی نے انکو عبید بن بلال بن ابوہلال نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میمون بن مھران نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں بیٹھا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس اچانک انہوں نے کوئی سلسلہ کلام شروع کیا جو انتہائی خوبصورت تھا جس سے اہل مجلس کے دل بہت ہی نرم ہو گئے کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے دیکھا کہ ایک آدمی کے آنسوں بہہ رہے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اپنی بات کا سلسلہ منقطع کر دیا حضرت میمون نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ اپنی کلام کا سلسلہ جاری رکھیں میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے برکت دے گا اس پر جو اس بات کو سنے گا مگر انہوں نے بات ختم کر دی اور ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا اس کو مجھ سے محفوظ رکھو بے شک بات چیت ایک فتنہ ہے۔

انسان کے قول سے اس کا عمل زیادہ بہتر ہے۔

۴۹۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قام نے ان کو محمد بن یحیٰی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے زیادہ قیل وقال کو اور کثرت سوال کو اور اضاعت مال کو۔

اس کو نقل کیا ہے مسلم نے ابوصالح کی حدیث سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مغیرہ بن شعبہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اسناد صحیح ہے امام مسلم کی شرط کے مطابق۔

تین چیزوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا:

۴۹۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ لکھا حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو کہ آپ میرے پاس کوئی حدیث رسول لکھ کر بھیجے حضرت مغیرہ نے ان کی طرف یہ لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ تین چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے ماؤں کی نافرمانی سے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے اور منع کرنے اور حکایت سے اور میں نے ان سے سنا آپ تین چیزوں سے منع کرتے تھے۔ قیل وقال سے۔ مال کو ضائع کرنے سے۔ کثرت سوال سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فرماتے تھے۔ اے اللہ تو جو کچھ عطا

(۴۹۷۹)......(۱) فی (أ) ان (۴۹۸۰)......(۱) فی (ب) اخرجاہ

کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں ہے اور جو چیز تو روک لے اس کو دینے والا کوئی نہیں ہے۔ اور جو کچھ فیصلہ کرے اس کو کوئی رد کرنے والا نہیں ہے۔ اور کسی عزت دار کو اس کی عزت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

۴۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفاء نے ان کو ابومحمد زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عوام بن جویریہ نے ان کو حسن نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار چیزیں ہیں وہ نہیں ملتیں۔ مگر بڑی مشکل کے ساتھ۔ خاموشی جو کہ اول عبادت ہے۔ اور تواضع و عاجزی۔ ذکر اللہ۔ اور شئی کی قلت۔

۴۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے نضر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو یزید بن عمرو نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حنبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پالی۔

روایت کیا ہے اس کو اسحاق حنظلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے۔

۴۹۸۴:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومحمد سدی نے ان کو سراج نے ان کو اسحاق نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

کم گوئی بڑی نعمت ہے:

۴۹۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو دراج نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ایسے بندے کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبتی۔ اور کم گوئی کی نعمت عطا کیا گیا ہے پس اس شخص کے قریب ہو جاؤ بے شک وہ حکمت و دانائی دل میں القا کیا گیا ہے۔

۴۹۸۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر بن محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زھری نے ان کو علی بن حسین نے ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم قحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو وہیب نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک انسان کے اسلام کی اچھائی اور خوبی میں سے ہے غیر ضرور امور کو ترک کر دینا۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ ''ح''۔

۴۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے اس کے اصل سماع میں سے اور ابوالقاسم علی بن حسن طھمانی نے ان لوگوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بیروتی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو خبر دی قرہ بن عبدالرحمٰن نے زہری سے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لایعنی اور بے فائدہ امور کا ترک کر دینا انسان کے اسلام کی خوبی ہے۔ پہلی اسناد زیادہ صحیح ہے۔

(۴۹۸۲)......(۱) فی (ب) یحیی　　(۴۹۸۳)......(۱) سقط من (أ)

(۴۹۸۶)......(۱) سقط من (ب)　　(۴۹۸۷)......(۱) سقط من (أ)

نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا فقیہ ہونے کی علامت ہے:

۴۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عمر بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے۔بے شک نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا آدمی کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔کہتے ہیں علامت ہے۔

۴۹۸۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن حسن بن زیاد فقری نے ان کو شریح بن یونس نے''ح'' ان کو خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو احمد بن موسیٰ حماد نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن جد نے ان کو ان کے والد نے ان کو واصل بن حیان نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں ہم لوگوں کو خطبہ دیا عمار نے اور جو کہ بہت ہی بلیغ اور بہت ہی مختصر تھا۔جب وہ ممبر سے اترے تو ہم نے کہا اے ابوالیقظان البتہ آپ نے بہت ہی بلیغ اور مختصر خطبہ دیا اگر آپ تفصیل سے کام لیتے تو بہتر ہوتا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔بے شک آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا علامت ہے اس کی فقاہت (فقیہ ہونے کی) پس لمبا کیا کرو نماز کو اور چھوٹا کیا کرو خطبے کو بے شک بیان میں مخفی تاثیر ہوتی ہے۔(یا جادو کی سی تاثیر ہوتی ہے۔)

۴۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔زید بن اسلم سے اس نے ان کے والد سے یہ کہ عمر بن خطاب ابوبکر صدیق کے پاس گئے وہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے حضرت عمر نے کہا۔ٹھہر جایئے اللہ آپ کو معاف فرمائے۔حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یہی ہے جس نے مجھے کئی گھاٹوں پر لا کھڑا کیا ہے۔

۴۹۹۱:......کہتے ہیں اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔بے شک حال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ زوجہ رسول اپنے بعض گھر والوں کے پاس عشاء کے بعد کسی کو بھیج کر کہتی تھیں کیا تم لوگ اپنے اعمال نامے کو آرام نہیں دیتے ہو۔

اکیلے رہنا برے ساتھی سے بہتر ہے:

۴۹۹۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر فہام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ابوعامر صالح بن رستم نے ان کو عبید بن ہلال نے ان کو احنف نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ تسبیح پڑھ رہے تھے (یعنی سبحان اللہ) پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ خیر پر خیر کو لکھوانا کیا خیر نہیں ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہاں ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔پھر وہ اپنی تسبیح کی طرف متوجہ ہو گئے۔پھر فرمایا خاموشی بہتر ہے شر اور برائی لکھوانے سے کیا ایسے نہیں ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے۔اس کے بعد فرمایا اچھا اور نیک ساتھی اکیلے ہونے سے بہتر ہے کیا یہ صحیح نہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں ایسے ہی ہے۔اور فرمایا کہ اکیلا رہنا بہتر ہے برے ساتھی سے کیا یہ صحیح نہیں ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں ایسے ہی ہے۔

۴۹۹۳:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو ہیثم بن جمیل اعطا کی نے ان کو شریک نے ان کو ابوالمحجل نے ان کو صدقہ بن ابوعمران نے ان کو عمران بن حطان نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مسجد میں کالی چادر اوڑھ کر اکیلے چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔عمران نے کہا کہ اے ابوذر یہ کیا وحدۃ تنہائی ہے؟ پس کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فرماتے تھے تنہائی بہتر ہے برے ساتھی سے۔اور نیک ساتھی بہتر ہے خلوت سے اور خیر

(۴۹۸۹)......(۱) فی (ب) الصلاۃ (۴۹۹۲)......(۱) سقط من (ا) (۴۹۹۳)......(۱) سقط من (ا)

پر خیر کو لکھوانا خاموشی سے بہتر ہے۔ اور خاموشی بہتر ہے برائی لکھوانے سے۔

۴۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد بن مسیب نے ان کو عبید اللہ عائشی نے ان کو دویر بن مجاشع نے ان کو غالب قطان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو احنف بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص زیادہ مذاق کرتا ہے ہلکا اور بے وزن ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص کسی شئی کو زیادہ کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔ اور جو شخص زیادہ بولتا ہے اس کے کلام کی غلطی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جس کی کلام کی غلطی زیادہ ہو جائے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جائے اس کا تقویٰ اور پرہیز گاری کم ہو جاتی ہے۔ اور جس کی پرہیز گاری کم ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۴۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ جو چیز تیرا مقصود نہیں ہے اس میں تو اعتراض نہ کر۔ اور اپنے دشمن سے تو علیحدہ رہ۔ اور نگاہ رکھ حفاظت کر تو جگری دوست کی۔ سوائے امین کے اس لئے کہ قوم میں سے جو امین ہوتا ہے کوئی چیز ان کے برابر نہیں ہو سکتی۔ اور فاجر و بدکردار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ وہ اپنے فجور اور گناہوں کی آپ کو ہی تعلیم دے دے گا۔ اور فاجر کے آگے اپنا راز افشاء نہ کرنا۔ اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کر جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

۴۹۹۶:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو اسحٰق بن حسین بن میمون نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مؤمن کے گمراہ ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے رفیق اور ساتھی کو تکلیف پہنچائے لا یعنی اور غیر مقصودی بات پر۔ اور یہ کہ لوگوں پر غصہ اور ناراضگی کرے اس بات پر جو کام خود کرے اور یہ کہ جو چیز اس پر اپنے نفس کی مخفی ہے وہ لوگوں کے آگے ظاہر کر دے۔

۴۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو عمر نے انہوں نے فرمایا۔ مؤمن کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے وہ ہر بات بیان کر دے۔

۴۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحیٰی ذہلی نے ان کو ابو الولید نے ان کو قیس نے ان کو ابو حصین نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو مسروق نے ان کو عبد اللہ نے یعنی ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو فضول کلام سے آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنی حاجت کو بیان کر دے۔

۴۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے ان کو حدیث بیان کی آل عبد اللہ نے کہ حضرت عبد اللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی یعنی عبد الرحمٰن کو اور فرمایا۔ کہ میں آپ کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے اور آپ کو آپ کا گھر ہی کافی رہے (یعنی باہر وقت ضائع کرنے کی بجائے گھر میں رہے) اور اپنی غلطی پر آپ کو رونا چاہئے۔ اور آپ کو اپنی زبان قابو رکھنا چاہئے۔

۵۰۰۰:......ہمیں خبر دی ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے یہ کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا بے شک تم ایسے زمانے میں ہو۔ جس کے قراء قلیل ہیں اس کے فقہاء کثیر ہیں قرآن سمجھنے والا جس میں قرآن کی حدود کی حفاظت کی جا رہی۔ اور اس کے الفاظ کی طرف توجہ کم دی جا رہی ہے۔ جس

(۴۹۹۶) ...(۱) فی الأصل (موسی)

(۴۹۹۷)......(۱) فی (ا) ابو عبد الرحمن (۲)...... فی (ب) امرا

زمانے میں سائل کم ہیں اور دینے والے زیادہ ہیں۔ اس زمانے میں لوگ نماز کو لمبا کرتے ہیں، اور خطبے اور تقریر کو چھوٹا کرتے ہیں۔
اس زمانے میں لوگ اپنی خواہشات سے پہلے اپنے اعمال کو سامنے لاتے ہیں۔ اور عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ جس کے قراء کثیر ہوں گے مگر فقہا یعنی قرآن سمجھنے والے قلیل ہوں گے۔ اس دور میں قرآن کے حروف کی حفاظت کی جائے گی اور قرآن کی حدود ضائع کی جائیں گی۔ مانگنے والے کثیر اور دینے والے قلیل ہوں گے۔ اس دور میں لوگ خطبے اور تقریر لمبی کریں گے اور اس میں نماز کو چھوٹا کریں گے لوگ اپنے اعمال کو سامنے کرنے سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے لائیں گے۔

بحث اور جھگڑے سے متعلق ایک اہم حدیث:

۵۰۰۱:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو اسماعیل بن عبدالکریم صنعانی۔ ان کو ابراہیم بن عقیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہب بن منبہ ان کے ساتھ تھے۔ پس ابن عباس اٹھے اور عطاء بن ابو رباح اور عکرمہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلائے گئے۔ جب مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے۔ اچانک وہ کھڑے ہوگئے باہم جھگڑنے اور بحث کرنے لگ گئے ان کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ حضرت ابن عباس ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور عکرمہ سے کہا ابن منبہ کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے ان کو بلالیا حضرت ابن عباس نے اسے کہا کہ ان لوگوں کو نوجوان والی حدیث سنائیے ذرا انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہب بن منبہ نے کہا کہ جب حضرت ایوب اور ان کے ساتھیوں کے درمیان جھگڑا سخت ہو گیا تو، ایک کو جوان نے کہا جوان کے ساتھ تھا۔ حضرت ایوب کے اصحاب سے جدال کے بارے میں سخت قول اور سخت بات کہی پھر حضرت ایوب کی طرف آیا اور کہنے لگا۔ اور آپ اے ایوب تحقیق ہے اللہ کی عظمت میں اور اللہ کے جلال میں اور موت کے یاد کرنے میں وہ چیز جو تیری زبان کو شل کر دے اور تیرے دل کو توڑ دے اور تیری حجت کو کاٹ دے۔ کیا آپ جانتے نہیں اے ایوب۔ کہ کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں جن کو بات کرنے سے اللہ کے خوف نے خاموش کر رکھا ہے بغیر کسی بیماری کے اور گونگے پن کے۔ بے شک ان میں فصحا بھی ہیں آزاد ہیں صاحب عقل ہیں عالم ہیں اللہ کے بارے میں۔ اور اللہ کی آیات کے بارے میں۔ لیکن وہ جب اللہ کی عظمت کو دیکھتے ہیں تو ان کی زبانیں کٹ جاتی ہیں اور ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں اور ان کے حوصلے اور ان کے عقل اللہ کے خوف سے اور اس کی ہیبت سے اڑ جاتے ہیں۔ پھر جس وقت اس خاص کیفیت سے واپس ہوش میں آتے ہیں تو پھر وہ دوبارہ اللہ کی طرف لپکتے ہیں پاکیزہ اعمال کے ساتھ اور سچی نیت کے ساتھ۔
وہ اپنے نفسوں کو ظالموں میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ نیک میں برائی سے بری ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو تاہی کرنے والوں تعلق ختم کرنے والوں میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ عقلمند اور دانا ہیں اور متقی و پرہیزگار ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے لئے کثیر عمل کو کثیر نہیں سمجھتے اور اس کے لئے قلیل پر راضی نہیں ہوتے۔ اور وہ اس کے لئے ہونے والے اعمال کو نہیں بتاتے۔ اور تم ان کو جہاں بھی پاؤ سخت کوشش کرنے والے۔ ڈرنے والے خوف کھانے والے نادم ہوتے ہیں۔

انسان پر لازم ہے کہ اپنی زبان پاک رکھے:

۵۰۰۲:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو نعیم نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر سے کہتے تھے۔ بے شک یہ حق ہے لازم ہے کہ انسان اپنی زبان کو پاک رکھے۔

(۵۰۰۱) ...(۱) سقط من (ب) (۲) ... سقط من (ا) (۳) ...... فی (ب) علیه
(۵۰۰۲) ...(۱) سقط من (ا)

۵۰۰۳:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن مسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن بکار نے ان کو ابن عون نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے کوئی ایسی شئی نہیں ہے جو لمبی قید کی زبان سے زیادہ حق دار ہو زیادہ لائق ہو۔ (یعنی سب سے پابندی کے لائق زبان ہے۔)

۵۰۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو عبداللہ بن عون نے عطاء واسطی سے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابن عون نے ان کو عطاء نے اہل بصرہ کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا۔ بندہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے یہاں تک کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں اور یہ مرفوعا مروی ہے۔

۵۰۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو سفیان بن بشر کوفی نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ابن عون نے ان کو عطا بزاز نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟

تم میں سے کوئی آدمی ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

۵۰۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعقبہ احمد بن فرج حجازی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو اسماعیل نے ان کو عطاء نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تمہارا ایمان کی حقیقت کو کامل نہیں کرسکتا یہاں تک کہ وہ اپنی زبان کی نگرانی کرے شیخ احمد نے کہتے ہیں۔ کہ اس روایت میں اسماعیل سے مراد ابن عیاش ہے۔ اور عطاء سے مراد ابن عجلان ہے اس کے مطابق جو ہمیں سلمی نے حدیث بیان کی ہے اصم سے۔ مگر وہ دونوں قوی نہیں ہیں۔ اور اس کو مروان فزاری نے عطا ابن عجلان سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۰۰۷:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مہرجانی بن سقا نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو احمد بن عثمان نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حمید بن ہلال نے وہ کہتے ہیں اور مجھے عبداللہ بن عمر نے کہا۔ چھوڑ دے تو اس چیز کو تو جس کے درپے نہیں ہے۔ اور جو چیز تیرا مقصود نہیں ہے اس میں تو زبان ہی نہ کھول، اور تو اپنی زبان کی اسی طرح حفاظت کر جس طرح تو دراہم کو چھپا کر حفاظت کرتا۔

کلام سات پردوں میں ہوتا ہے:

۵۰۰۸......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابودرداء نے ان کو عتبہ بن سکن نے ان کو ابوبکر سلامی نے انہوں نے اس کو مرفوع نقل کیا ہے حذیفہ بن یمان تک وہ فرماتے ہیں کہ کلام سات پردوں میں ہوتی ہے۔ جس وقت ان سے باہر آجاتی ہے لکھی جاتی ہے اور جب تک باہر نہیں آتی لکھی نہیں جاسکتی۔ وہ سات غلاف یہ ہیں۔ دل۔ گلے کا کور۔ زبان۔ دو تالو۔ اور دو ہونٹ۔

۵۰۰۹......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو سلمی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید

(۵۰۰۶)......انظر الترغیب للأصفهانی (۳۱) بترقیمی

نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ایک عورت سیدہ عائشہ کے پاس بیٹھی تھی۔ ان کے ساتھ دیگر عورتیں بھی تھیں۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا اللہ کی قسم میں جنت میں ضرور جاؤں گی، میں اسلام لائی ہوں۔ اور میں نے کبھی زنا نہیں کیا۔ میں نے کبھی چوری نہیں کی۔ چنانچہ اس عورت کو خواب آیا نیند میں دیکھتی ہے کہ اس سے کہا جا رہا ہے۔ کہ تم قسم کھاتی ہو کہ تم ضرور جنت میں جاؤ گی۔ کیسے جاؤ گی حالانکہ بخل کرتی ہو اس چیز کے بارے میں جو چیز تیرا مقصود ہوتی ہے۔ اور اس چیز میں تم کلام کرتی ہو جو غیر مقصود ہوتی ہے جب عورت نے صبح کی تو سیدہ عائشہ کے پاس آئی اور ان کو خبر دی جو اس نے خواب دیکھا تھا۔ اور کہنے لگی کہ ان عورتوں کو جمع کر لو جو اس وقت موجود تھیں جب میں نے وہ بات کہی تھی۔ لہٰذا سیدہ عائشہ نے ان کو بلا بھیجا تو وہ سب آ گئیں چنانچہ اس عورت نے ان سب عورتوں کو اپنا خواب سنایا۔

۵۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن زیاد نے ان کو طالوت نے ان کو عصام بن طلیق نے ان کو سعید نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ عہد رسول میں ایک شخص قتل ہو کر شہید ہو گیا کوئی رونے والی رو رہی تھی۔ اے شہیداا ے شہیدا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہے کہ وہ شہید ہے۔ شاید کہ وہ لایعنی کلام کرتا تھا یا وہ بخل کرتا ہو ضروری بات کے فضل سے۔

۵۰۱۱:......اور روایت کی گئی ہے اسی کے مفہوم میں اعمش سے اس نے حضرت انس سے اور کہا گیا ہے کہ اعمش سے اس نے ابوسفیان سے اس نے انس سے اور وہ مذکور ہے باب استخاء میں۔

زبان کی حفاظت سے متعلق متفرق روایات:

۵۰۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو سیری بن یحیٰی نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے۔ وہ کہتے ہیں حیذب بن عبداللہ نکلے اور ان کے ساتھ کچھ اور آدمی تھے اس کے بھائیوں میں سے اس کو رخصت کرنے چلے حتیٰ کہ جب وہ مقام حصن مساکین تک پہنچے تو وہ لوگ اس سے کہنے لگے کہ ہمیں کوئی وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا۔ خبردار تم لوگ اس میں (منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) خبیث اور ناپاک کو داخل نہ کرنا۔ اور اس سے خبیث نہ نکالنا (یعنی بری بات نہ کرنا۔) بے شک پہلی چیز انسان سے جو بدبو چھوڑتی ہے وہ اس کا اپنا پیٹ ہوتا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اور وصیت کیجئے۔ اس نے کہا خبردار ہرگز حائل نہ ہو دنیا تمہارے اور جنت کے درمیان اس کا دروازہ دیکھ لینے کے بعد (یعنی اسلام کے بعد) ہتھیلی بھر خون مسلم کوئی اس کو نہ بہا بیٹھے۔ (یعنی قتل مسلم سے اجتناب کرنا۔)

۵۰۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ نے ان کو حارثہ بن ابوالرجال ان کو عمرہ نے وہ کہتی ہیں کہ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے بیٹی کسی ایسی چیز کے بارے میں کلام نہ کرنا کہ بعد میں تجھے اس سے معذرت کرنا پڑے بے شک معذرت تو بری بات سے کی جاتی ہے۔

۵۰۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو ذکوان نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تم میں سے ایک آدمی پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کرتا ہے۔ مگر برا کلمہ کہنے کے بعد وضو نہیں کرتا۔

نوٹ:......واضح رہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ کے مسلک کے مطابق آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا پڑتا ہے مگر، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق وضو کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اوپر مذکور روایت اور اس جیسی دیگر روایات میں یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ وضو سے مراد پورا وضو نہیں بلکہ کلی کرنا اور منہ صاف کرنا مراد ہے۔ (مترجم) از اعلاء السنن۔

(۵۰۱۴)......(۱) سقط من (ا)

۵۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو حسن بن مثنیٰ بن معاذ عبری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے کہ بنو انس رضی اللہ عنہ کے ایک آدمی نے انس سے کہا کہ کیا آپ ہمیں حدیث بیان نہیں کرتے جیسے آپ غریب لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہیں۔اس نے کہا اے بیٹے بے شک حال یہ ہے کہ جو شخص زیادہ باتیں کرتا ہے۔چھوڑ لیا جاتا ہے۔

۵۰۱۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد موصلی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو محمد فراء نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے کہ دھرتی پر کوئی دو ایسے مسلمان نہیں ہیں مگر ان کے درمیان اللہ کی طرف پردہ ہے جب دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے کہتا ہے رک جاتو یا چھوڑ جاتو وہ اللہ کے پردے کو چاک کر دیتا ہے اور اس کی عزت کی ہتک کرتا ہے۔

۵۰۱۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو جعفر احمد بن احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی نے ان کو زائدہ نے ان کو یزید بن ابو زیاد نے ان کو عمرو بن سلمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔کوئی دو مسلمان ایسے نہیں ہیں مگر دونوں کے درمیان اللہ کی طرف ایک پردہ ہے۔جب ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے جدائی کا کلمہ کہتا ہے وہ اللہ کے پردہ عزت کو پھاڑ ڈالتا ہے۔

ابو جعفر نے کہا۔اور ہمیں خبر دی دوسری بار بطور موقوف روایت کے۔

شیخ احمد نے کہا کہ صحیح اور درست موقوف ہی ہے جیسے اعمش نے اس کو روایت کیا ہے؟

غیر مقصود کے درپے نہیں ہونا چاہئے:

۵۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابو علی فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا وبرہ بن عبدالرحمٰن نے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے وصیت فرمائی تھی بعض کلمات کے ساتھ۔البتہ وہ خوبصورت ہیں سرخ و سفید اونٹوں سے۔

اور مجھ سے کہا کہ اے وبرہ :نہ درپے ہو تو اس چیز کے جو تیرے لئے مقصود نہیں ہے یہ بات افضل ہے۔اور نہ بے فکر رہ تو اپنے اوپر بوجھ سے۔اور چھوڑ دے تو زیادہ تر کو اس میں سے جو تیرے لئے مقصود ہو یا ضروری ہو۔یہاں تک کہ دیکھ تو موقع محل اس کے لئے بھی۔بہت سے تکلف کرنے والے ہوتے ہیں صاف ستھرے حق کے ساتھ تحقیق کلام کیا انہوں نے معاملے میں بعینہ غیر محل میں لہٰذا تھک گئے اور نہ جھگڑا کرنا تم بردبار کے ساتھ نہ ہی بے وقوف کے ساتھ۔اس لئے کہ بردبار دل میں تیرے ساتھ بغض رکھ لے گا اور بے وقوف تجھے ہلاک کر دے۔اور یاد کر تو اپنے بھائی کو وہ جب تم سے چھپ جائے ہر اس طریقے کے ساتھ جو تجھے پسند ہو کہ وہ تجھے اسکے ساتھ یاد کرے جب تو اس سے چھپ جائے۔

اور چھوڑ تو اس کو ہر اس چیز سے جو تو پسند کرے کہ وہ تجھ کو چھوڑے اس سے اور عمل کرتا رہ تو اس آدمی کی طرح جو یہ جانتا ہے کہ اس کو نیکیوں پر جزا ملے گی اور گناہوں کی پکڑ ہو گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عجیب و غریب حکمت کی بات:

۵۰۱۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الطیب طاہر بن احمد بیہقی سحاباذ نے میرے ماموں فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عبید

(۵۰۱۷)......(۱) سقط من (ا) (۲)......سقط من (ا)

(۵۰۱۸)......(۱) سقط من (ا) (۲)......سقط من (ا)

اللہ عائشی نے ان کو ابن مجاشع نے ان کو غالب قطان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو احنف بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کا ہنسنا زیادہ ہو جائے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے اور جس کا مذاق زیادہ ہو جائے اس کو ہلکا کر دیتی ہے جو شخص کسی شئی کی کثرت کرے وہ اس کی پہچان بن جاتی ہے اور جس کا کلام زیادہ ہو جائے اس کی تارکیبات زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جو گری پڑی بات زیادہ کرے۔ اس کی شرم حیاء کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جائے۔ اس کا ڈر کم ہو جاتا ہے۔ اور جس کا ڈر کم ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۵۰۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے اس کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالطفیل سے پوچھا ایک حدیث کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ ہر مقام کے لئے الگ بات ہوتی ہے۔

۵۰۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے۔ جو شخص اپنی کلام کو اور اپنی بات چیت کو اپنے عمل میں سے شمار نہیں کرتا اس کے گناہ کثیر ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص بغیر علم کے عمل کرتا ہے اس کے فاسد اعمال اصلاح پذیر اعمال سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

۵۰۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

ولکم الویل مما تصفون

تمہارے لئے ہلاکت ہے۔ جو کہ تم بیان کرتے ہو۔

فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ ہر وصف بیان کرنے والے کے لئے وعید ہے قیامت تک۔

زیادہ کلام کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے:

۵۰۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے۔ قعنبی نے اس میں اس نے جو پڑھا مالک کے سامنے اور ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اللہ کے ذکر کے علاوہ کثرت کے ساتھ کلام نہ کیا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے بے شک سخت دل اللہ سے دور ہو جاتا ہے لیکن تم نہیں جان سکتے۔ اور لوگوں کے گناہوں پر نظر نہ رکھا کرو گویا کہ تم رب ہو کہ نظر رکھتے ہو۔ ان میں نظر رکھو گویا کہ تم غلام ہو اس لئے کہ لوگ بعض گرفتار اور بعض چھوڑے ہوئے ہیں۔ چھٹکارا دیئے ہوئے ہیں۔ اہل مصیبت پر ترس کھاؤ اور عافیت ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

عبادت کی اصل کے بارے میں لقمان حکیم کا قول:

۵۰۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن نصیر نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابراہیم بن ادھم سے عبادت کے بارے میں۔

انہوں نے فرمایا۔ عبادت کی اصل خوب غور وفکر کرنا (اللہ کی قدرت کے بارے میں) اور خاموش رہنا۔ مگر ذکر اللہ سے البتہ تحقیق مجھے کچھ حروف پہنچے ہیں حضرت لقمان حکیم کی طرف سے۔ کہتے ہیں اس سے کہا گیا اے لقمان کہ تم اپنی حکمت و دانائی کے اس مقام تک کیسے پہنچے ہو؟ فرمایا جس چیز کے بارے میں مجھے ضرورت نہیں ہوتی تھی اس کے بارے میں میں سوال نہیں کرتا۔ اور جس کی ضرورت ہوتی [illegible] میں پوچھنے سے تکلف نہیں کرتا۔ پھر انہوں نے کہا کہ ابن بشار۔ سوائے اس کے بعد کہ بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ خاموش رہے کلام [illegible]

(۵۰۲۱) (۱) سقط من (ا)

چیز کے بارے میں جس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جاسکے خواہ وہ نصیحت ہو یا تنبیہ ہو تخویف ہو یا تحذیر ہو۔

۵۰۲۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن محمود یہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو سیار نے ان کو ابوالحکم نے کہتے ہیں کہ حضرت لقمان سے کہا گیا۔ کہ آپ کی دانائی کیا ہے۔ فرمایا کہ جس چیز سے مجھے کفایت کی گئی ہو اس کے بارے میں میں سوال نہیں کرتا۔ اور جو میری ضرورت ہو اس کے پوچھنے میں تکلف نہیں کرتا یا میرے مطلب کی نہ ہو بلا وجہ نہیں پوچھتا۔

خاموشی حکمت و دانائی ہے:

۵۰۲۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو اسحق بن حسن بن میمون نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے کہ لقمان حکیم حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس موجود تھے اور وہ زرہ بنا رہے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے بننا شروع کر دیا اور حضرت لقمان اسے دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ اور ان سے سوال کرنے کا ارادہ کیا مگر ان کی حکمت اور عقلمندی مانع ہوئی کہ وہ سوال کریں وہ جب اسے بنا کر فارغ ہو گئے تو ان کو اپنے نفس سے ملایا اور کہنے لگے کہ ہاں جنگ کی زرہ یہی ہے۔

لہٰذا حضرت لقمان نے کہا کہ خاموشی بھی حکمت و دانائی میں سے ہے مگر اس کو کرنے والے کم ہوتے ہیں میں نے آپ سے پوچھنے کا ارادہ کر لیا تھا مگر میں پھر خاموش ہو گیا یہاں تک کہ آپ نے مجھے (سوال کرنے سے) کفایت کر لی یہ روایت صحیح ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت لقمان نے کہا تھا کہ خاموشی حکمت ہے مگر اس کو کرنے والے کم ہیں۔

۵۰۲۷:..... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ساجی نے ان کو ابراہیم بن غسان نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عثمان بن سعید کاتب نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاموشی حکمت ہے اور اس کے کرنے والے کم ہیں۔

اس میں عثمان بن سعید نے غلطی کی ہے اور صحیح جو ہے وہ ثابت کی روایت ہے۔

۵۰۲۸:..... ہمیں ابوزکریا بن ابواسحاق نے خبر دی ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مسیب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وھیب بن ھذیل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت حسن بصری سے تیس سال تک اسی طرح روکے رہے کہ ایک بار بھی نہیں ہنسے اور چالیس سال تک کوئی مذاق نہیں کی۔

۵۰۲۹:..... کہتے ہیں کہ حسن بصری نے کہا کہ۔ میں نے کئی ایسے لوگ پائے ہیں کہ میں ان کے نزدیک کچھ نہیں ہوں مگر چور ہی ہوں۔

۵۰۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے۔ انہوں نے کہا ہم لوگ ان لوگوں میں رہتے تھے۔ جو اپنے نوٹوں کو خرچ کرتے تھے اور اپنی زبانوں کی حفاظت کرتے تھے۔ اور بے شک ہم لوگ اب ایسے لوگوں میں باقی رہ گئے ہیں جو اپنی زبانوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے روپے پیسے کو خزانہ کر کے رکھتے ہیں۔

۵۰۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو معلیٰ بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہا مورق عجلی نے۔ ایک ایسا امر ہے جس کی طلب میں میں بیس سال سے لگا ہوا ہوں۔ مگر اس پر قادر نہیں ہو سکا۔ اور میں اس کی طلب کبھی ترک نہیں کروں گا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے اے ابوالمعتمر؟ فرمایا کہ خاموشی ہر اس چیز سے جس سے میرا مطلب نہیں ہے۔

۵۰۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصر ویہ مہروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حسب نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد عبید قرشی نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو ابوحیان تیمی نے کہتے ہیں کہ پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا۔ عقل مند کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس

(۵۰۲۶)..... (۱) فی (أ) (احمد) وهو خطأ (۲)..... سقط من (أ)

(۵۰۲۸)..... (۱) سقط من (أ) (۵۰۳۲)..... (۱) سقط من (أ)

قدر قدم رکھنے کی جگہ کو دیکھ کر حفاظت سے قدم رکھتا ہے۔ زبان کی حفاظت اس سے کہیں زیادہ کرے۔

۵۰۳۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو محمد بن کناسہ نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہر بولنے والے کی زبان کے پاس ہے لہذا بندے کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

۵۰۳۳:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی محمد بن فرج نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عمرو بن ذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا لہذا بندے چاہئے کہ وہ اپنے رب سے ڈرے اور اس کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اسی طرح کہا ہے اور وہ منقطع ہے۔

۵۰۳۴:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی امام ابوطاہر نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوبکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو حماد بن مسعدہ نے ان کو ابو الاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ۔ لوگ کہتے تھے عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے اگر اس کے فائدہ کے لئے ہوتی ہے تو وہ بولتا ہے زبان کے ساتھ اگر اس کے فائدے میں نہیں ہوتی تو بولنے سے رک جاتا ہے اور بے شک جاہل کا دل اس کی زبان کے کنارے پر دھرا ہوتا ہے۔ جو کچھ اس کی زبان پر آتا ہے وہ اس کے دل کی طرف نہیں جاتا بس وہ اس کو بول دیتا ہے۔

نو چیزوں کے علاوہ ہر چیز میں کلام کم کرنا چاہئے:

۵۰۳۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم نے کہا۔ کلام تھوڑا کرو سوائے نو چیزوں کے۔

(۱) سبحان اللہ۔ (۲) والحمد للہ۔ (۳) ولا الہ الا اللہ۔ (۴) واللہ اکبر۔ (۵) قرأت قرآن۔ (۶۔۷) امر بالمعروف نہی عن المنکر۔ (۸) خیر کا سوال کرنا۔ (۹) شر سے پناہ مانگنا۔

کم کلام کے بارے میں بزرگوں کے واقعات:

۵۰۳۶:۔۔۔۔۔مکرر ہے ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کہا ربیع بن خثیم نے کہ محفوظ رکھو اپنی زبان کو سوائے اس کے جو تیرے لئے مفید ہو اس کلام کے لئے نہیں جو تیرے لئے مفید نہ ہو۔

۵۰۳۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش زیادی نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو بشیر بن دعلوق نے ان کو ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اس نے جو دس سال تک ربیع بن خثیم کے ساتھ رہ چکا تھا کہ بیس سال میں میں نے اس سے کوئی ایسا کلمہ نہیں سنا تھا جس پر عیب لگایا جائے یا جو کلمہ کہنا عیب ہو۔

۵۰۳۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ایک آدمی نے بنو تیم اللہ سے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں ساٹھ سال تک ربیع بن خثیم کے پاس رہا مجھ سے انہوں نے کبھی کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھا جس طرح لوگ پوچھتے ہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے ایک مرتبہ پوچھا تھا کہ کیا آپ کی والدہ زندہ ہے؟ تمہارے ہاں کتنی مساجد ہیں۔

۵۰۳۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر سندھی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن شامی نے ان کو احمد بن حسین نے ان کو محمد بن فضیل

(۵۰۳۵)۔۔۔۔۔مکرر۔ (۱) سقط هذا الحديث بأكلمه من (أ)

نے ابوحیان تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا تھا ربیع بن خثیم سے کہ کسی دنیوی معاملے کا ذکر کرتے ہوں مگر یہ کہ انہوں نے ایک دن کہا تھا کہ بنوتیم میں کتنی مسجدیں ہیں۔

۵۰۳۹:......ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن محمد بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے انہوں نے کہا کہ گویا کہ انہوں نے ربیع بن خثیم کے سامنے کوئی شے ذکر کی لوگوں کے معاملے میں سے تو ربیع نے فرمایا اللہ کا ذکر بہتر ہے مردہ دل کے ذکر سے۔

۵۰۴۰:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو یونس بن ابواسحاق نے ان کو بکر بن ماعز نے یہ کہ ربیع بن خثیم کے پاس ان کی بیٹی آئی اور کہنے لگی اے میرے اباجان میں کھیلنے جاؤں؟ جب اس نے کثرت کے ساتھ بار بار کہا تو بعض اہل مجلس نے ان سے کہا۔ اگر آپ اس بچی کو اجازت دے دیتے تو چلی جاتی۔

فرمایا کہ انشاء اللہ آج کے دن یہ نہیں لکھا جائے گا کہ ربیع نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ کھیلے۔

۵۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدہ بن سلیمان کلابی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بیس سال تک حسن بن صالح بن محمد کی صحبت میں رہا میں نے کبھی ان سے کوئی ایسا کلمہ نہیں سنا جس کے بارے میں گمان کرسکوں کہ اس میں کوئی گناہ بھی ہے۔

۵۰۴۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابراہیم بن رستم نے ان کو خارجہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں پچیس سال تک حضرت ابن عون کی صحبت میں رہا میں نے ان سے کبھی کوئی ایسا کلمہ نہیں سنا جس کے بارے میں گمان کرسکوں کہ اس میں گناہ ہے۔

۵۰۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد مفید نے ان کو حدیث بیان کی خالد بن محمد بن خلاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبید قاسم بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عون نے لوگوں پر سرداری نہیں کی اگرچہ وہ سب لوگوں میں زاہد ترین تھے۔

اور البتہ تحقیق حضرت سلیمان تیمی ان سے بھی بڑے تارک الدنیا تھے۔ ان کا گھر گرگیا تھا انہوں نے ان کو دوبارہ نہیں اٹھایا حتیٰ کہ انتقال کر گئے۔ لیکن ابن عون نے لوگوں کی سیادت کی مگر زبان پر مکمل کنٹرول کر کے۔

۵۰۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی صواف نے ان کو احمد بن مفلس نے انہوں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے ہیں کہ شعیب بن حرب کہتے ہیں کہ میں پانچ سو سے زائد مجالس میں حضرت عبدالعزیز بن ابورزاد کے ساتھ بیٹھا ہوں میں یہ گمان بھی نہیں کرتا کہ۔ الٹے ہاتھ والے فرشتے نے ان کے خلاف کچھ لکھا ہوگا۔ اور اسی بات کو ابوسہل مدائنی نے بھی شعیب بن حرب سے روایت کیا ہے۔

۵۰۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبداللہ بن ابوجعفر نے ان کو ابوجلدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا تھا کہ وہ عمل کے لوگ تھے قول کے نہیں تھے۔ اور آج کے لوگ قول کے لوگ ہیں عمل کے نہیں ہے۔

۵۰۴۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھا۔ بے شک ان کو خبر پہنچی ہے کہ قاسم بن محمد سے فرمایا کرتے تھے۔ جتنے لوگوں کو اس حال میں پایا تھا کہ وہ قول سے خوش نہیں ہوتے

(۵۰۴۶)......(۱) سقط من (أ)

تھے۔ مالک نے کہا کہ ان کی مراد عمل سے ہے۔ یعنی انسان کے عمل کو دیکھا جاتا تھا اس کے قول کو نہیں۔

عقل مند پر تین باتیں لازم ہیں:

۵۰۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن عیسیٰ نے ان کو ابوعمر جرشی نے ان کو ابویونس محمد بن احمد جمحی نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ہے کہ عقل مند پر تین باتیں لازم ہیں کہ اپنی زبان کو روک کر رکھے۔ اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے اور اپنی حالت پر خوش رہے۔

۵۰۴۸:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے ان کو ابوعلی رفاعہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس فضل بن عبیداللہ یشکری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابویزید منصور بن یزید رقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن قلیل کلام والا اکثیر عمل والا ہوتا ہے۔ اور منافق کثیر کلام قلیل عمل والا ہوتا ہے۔

کلام کو عمل پر فوقیت دینا عیب ہے:

۵۰۴۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید بن ربیع حاطب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زکریا ساجی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن عبید بن حسان نے ان کو منہال بن عیسیٰ نے ان کو غالب نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ۔ کلام کو عمل پر فوقیت دینا عیب ہے۔ اور اعمال کو کلام پر فوقیت دینا عزت وشرف ہے۔

۵۰۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا ابوعلی روذباری سے وہ کہتے تھے۔ قول کو عمل پر فضیلت دینا نقص وعیب ہے۔ اور عمل کو قول پر فضیلت دینا عزت وعظمت ہے۔

۵۰۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے ان کو بشر بن حارث حافی نے وہ کہتے تھے کہ۔ صبر خاموشی ہے یا خاموشی صبر ہے۔ اور متکلم خاموش رہنے والے سے زیادہ متقی نہیں ہوتا مگر وہ عالم آدمی جو کلام کرتا ہے اس کے محل پر اور خاموش رہتا ہے اس کے موقع پر۔

۵۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق براح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن فتح سے انہوں نے بشر بن حارث حافی سے وہ کہتے تھے، کہ جب تجھے کلام اچھا لگنے لگے خاموشی اختیار کرلیا کر اور جب تجھے خاموشی اچھی لگنے لگے تو کلام کرنا شروع کردیا کر۔

۵۰۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن سالم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے۔ اللہ کی معرفت رکھنے والے لوگ خاموش رہتے ہیں علم کے ساتھ۔ اور وہ بولتے ہیں اجازت کے ساتھ لہٰذا ان سے فضول کلام ساقط ہوچکا ہے۔

۵۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو سلام بن ابومطیع نے ان کو یونس نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ رحم کرے حسن پر بے شک میں البتہ گمان کرتا ہوں کہ وہ کلام کرتے تھے تو طلب ثواب کے لئے اور اللہ رحم فرمائے حضرت محمد بن سیرین پر۔ بیشک میں البتہ گمان کرتا ہوں کہ وہ خاموش رہتے تھے طلب ثواب کے لئے۔

۵۰۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو بشر بن حکم نے میں نے سنا ابو

(۵۰۴۸)......(۱) سقط من (أ)

سعید عبدالملک بن ابوعثمان زاہد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا علی بن حسن فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ حضرت شبلی سے کہا گیا تھا کہ اے ابوبکر مجھے وصیت کیجئے۔انہوں نے فرمایا کہ تیرا کلام تیرا خط ہے تیرے رب کی طرف لہٰذا تو سوچ لے کہ تو اس میں کیا لکھوار ہا ہے۔

۵۰۵۶:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا ابونصر سے عبداللہ بن علی سے انہوں نے سنا احمد بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن سے وہ کہتے ہیں کہ سہل بن عبداللہ نے کہا جو شخص گمان کرتا ہے وہ یقین سے محروم ہو جاتا ہے۔اور جو شخص لایعنی کلام کرتا ہے وہ سچ سے محروم ہو جاتا ہے۔اور جو شخص اپنے اعضاء کو اللہ کے حکم کے خلاف استعمال کرتا ہے وہ تقویٰ سے محروم ہو جاتا ہے۔

۵۰۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن علی نسوی سے وہ کہتے تھے کہ۔انسان کا لایعنی کلام کرنا اس کے لایعنی فعل کروانے کا سبب بنتا ہے۔اور انسان کا لایعنی عمل کرنا اس کو بامقصد عمل کے درجات سے گرا دیتا ہے۔

بے مقصد کلام کرنا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے:

۵۰۵۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوالعباس سراج سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا اسماعیل بن حارث سے انہوں نے سنا یعقوب بن اخی معروف سے وہ کہتے تھے کہ کہا تھا حضرت معروف کرخی نے کہ بندے کا لایعنی اور بے مقصد کلام کرنا اس کے لئے اللہ کی طرف سے رسوائی ہے۔

۵۰۵۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد احمد بن محمد بن خلیل مالینی نے ان کو ابوالحسین اسماعیل بن عمر بن کامل نے ان کو احمد بن مروان نے یہ کہا کہ ہارون نے ان کو احمد بن خالد اجری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معروف کرخی سے وہ کہتے تھے کہ۔آدمی کا لایعنی اور بے مقصد کلام کرنا اللہ کی طرف سے ناراضگی ہے۔

۵۰۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد ابن جعفر بن مطر سے انہوں نے محمد بن جعفر بن رمیس سے انہوں نے سنا محمد بن شجاع سلجی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی نے مجھ سے کہا تھا۔لوگوں کی تعریف کرنے سے اپنی زبان کی تو اس طرح حفاظت کر جیسے تو برائی کرنے سے حفاظت کرتا ہے۔

۵۰۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم نصر آبادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی سے مصر میں انہوں نے سنا محمد بن ابوعمران سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا معروف کرخی نے کہ تم اپنی زبان کی لوگوں کی تعریف سے ایسے حفاظت کرو جیسے تم ان کی برائی کرنے سے حفاظت کرتے ہو۔

۵۰۶۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد سعید بن محمد شعیبی نے ان کو جعفر بن محمد بن حارث نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو یونس نے ان کو اسحٰق بن ابواسرائیل نے ان کو معن بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک راہب سے کہا تھا۔تمہیں کیا ہوا تم بات نہیں کرتے؟ اس نے کہا کہ میری زبان درندہ ہے اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ مجھے کھا جائے گی۔

۵۰۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو یمان بن عدی نے وہ کہتے ہیں۔کہ عبداللہ بن ابوزکریا ملک شام کے ایک عابد تھے وہ کہتے تھے کہ۔

میں نے خاموشی سے زیادہ بہتر علاج سخت علاج کسی شئی کا عبادت میں سے نہیں کیا۔

۵۰۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی فقیہ نے امام شاشی سے ان کو ابوبکر بن ابوداؤد نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ارطاۃ بن منذر نے انہوں نے کہا کہ تکلف کرنے والے کی تین نشانیاں ہیں۔جس بات کو نہیں جانتا اسی کے بارے بولتا ہے، اپنے سے اوپر والے سے الجھتا ہے۔اور وہ چیز ہاتھ میں لینے کی بات کرتا ہے جس کو پا نہیں سکتا۔

چار بادشاہوں کے چار کلمات:

۵۰۶۵:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن منصور سنی ادیب بیہقی نے ان کو امام ابوسہل محمد بن سلیمان نے ان کو ابومحمد دستوائی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یزید نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن تمیم نے ان کو صلت بن مسعود حجازی نے ان کو احمد بن سویہ نے ان کو سلیمان ابوصالح نے ابن مبارک سے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ چار بادشاہ متفق ہیں ایک روم کا بادشاہ دوم فارس کا تیسرا چین کا چوتھا ہندوستان کا انہوں نے چار کلمات ایسے کہے جیسے انہوں نے ایک ہی کمان سے چار تیر نکالے ہیں۔روم کے بادشاہ نے کہا۔

جب میں کوئی بات کہہ دوں تو وہ کلمہ میرا مالک ہوتا ہے اور جب میں نہ کہوں جب تک میں اس کا مالک ہوتا ہوں۔فارس کے بادشاہ نے کہا۔ جو بات نہیں کہی میں اس پر زیادہ قادر ہوں اس بات سے جو میں کہہ چکا چین کے بادشاہ نے کہا۔کہ جو بات میں نے نہیں کہی میں اس پر نادم نہیں ہوں اور جو بات میں کہہ چکا اس پر بادشاہ نادم ہوا ہندوستان کے بادشاہ نے کہا۔میں حیران ہوتا ہوں اس شخص پر جو ایسا کلمہ بولتا ہے کہ اگر میں اس پر آگاہ ہو جاؤں تو اس کو نقصان دیتا ہے اور میں اس سے درگذر کر لوں تو درگذر کرنا اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

۵۰۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم طلحہ بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو شاکر بن عبداللہ مصیصی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حسن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعتاھیہ سے وہ یہ شعر کہتے تھے اگر تجھے خاموشی اچھی لگتی ہے تو کوئی اچھنبے کی بات نہیں وہ تجھ سے قبل تمام اچھے لوگوں کو اچھی لگتی تھی۔اور اگر تجھے تیری خاموشی پر ایک مرتبہ ندامت ہو بھی جائے تو کوئی بات نہیں۔تم کلام کرنے پر بھی تو بار بار نادم ہو چکے ہو۔بے شک خاموشی سلامتی ہے لیکن بسا اوقات کلام کرنا عداوت اور نقصان کا بیج بو دینا ہے جب ایک خسارے کا کام دوسرے خسارے سے جمع ہو جائے تو اس کے ساتھ خسارہ اور تباہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۵۰۶۷:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ شاذان سے انہوں نے سنا جعفر بن محمد خواص سے انہوں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے تھے کہ۔خاموشی کی مشقت اٹھانا حق بات کہنے سے زیادہ بہتر ہے۔مجرد اور اکیلا رہنے کی مشقت و تکلیف آسان ہے میل جول کی مداراۃ سے،شہوات پر صبر کر لینا زیادہ آسان ہے۔

نیک لوگوں کے دلوں پر ان کو طلب کرنے کے مقابلے میں۔

۵۰۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے اور ابوعمیر نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن ابوجملہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابوزکریا سے وہ کہتے تھے کہ میں نے بیس سال تک صبر کو اختیار کیا جس کی مشق کی اس سے قبل کہ میں قادر ہوں اس پر جو میں ارادہ کرتا ہوں۔

۵۰۶۹:.....فرمایا کہ مجلس میں کسی کی غیبت نہیں کی جا سکتی تھی۔وہ فرماتے تھے اگر تم اللہ کا ذکر کرو گے تو وہ تمہیں غنی کر دے گا اور اگر تم لوگوں کا تذکرہ کرو گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

لمبی فکر وسوچ جامع نیکی ہے:

۵۰۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان حناط نے ان کو علی بن عیسیٰ براز نے ان

کومحمد بن حسین نے ان کوعمر بن جریر بجلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوطالب واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جامع نیکی لمبی فکر و سوچ ہے اور خاموشی ہے سلامتی امر باطل اور بیہودہ گوئی میں گھسنا افسوس اور ندامت ہے۔

۵۰۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالحسین محمد بن عبداللہ عزال نے ان کوابوبکر احمد بن محمد بن حسن ذہبی نے ان کو حبیب بن بشر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں۔ کہا جاتا تھا کہ لوگ تین طرح کے ہیں۔ بلا مشقت فائدہ حاصل کرنیوالے۔ دوسرے سالم رہنے والے۔ تیسرے بکواس کرنے والے ہلاک ہونے والے۔ غانم وہ ہے جو خیر کی بات کہے، اور سالم وہ ہے جو خاموشی اختیار کرے اور سلامت رہے اور شاجب وہ ہے جو بری بات کہے اور اپنے نفس کو ہلاک کرنے۔

۵۰۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کوابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو علی نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالنضر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے شیبان سے وہ آدم بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت بلال مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی سے کہتے تھے کہ لوگ تین طرح ہیں۔ سالم۔ غانم۔ شاجب۔ سالم ساکت ہے خاموش رہنے والا۔ غانم وہ ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور شاجب وہ ہے جو بیہودہ بات کرے اور ظلم پر اعانت کرے۔

ابوعبید نے کہا کہ اسی طرح ہے حدیث میں اور شاجب گناہ ہلاکت کرنے والا۔ اور وہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۵۰۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران ان کوعثمان بن احمد بن سماک نے ان کوحسن بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کہ۔ عین ممکن ہے کہ تم اپنے ساتھی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ اور تم کراماً کاتبین فرشتوں کو ایذا پہنچاؤ۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ۔ کہا مروزی نے۔ ان کو حدیث بیان کی ابوالفتح سمسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونصر سے یعنی بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور سے وہ کہتے تھے کہ جب اللہ عزوجل نے آدم کو پیدا فرمایا تو فرمایا کہ بے شک میں تیرے منہ کے دو طبقے بنانے والا ہوں جب تجھے کوئی ایسا امر پیش آ جائے جہاں تیرا بولنا حلال نہ ہو تو تم منہ کو بند کر لینا۔ اور میں تیری آنکھوں کے طبقے بنا رہا ہوں جب تیرے سامنے کوئی ایسا امر پیش آ جائے کہ اس کو دیکھنا حلال نہ ہو تو تم آنکھوں کو بند کر لینا اور بے شک میں تیری شرم گاہ کے لئے پردہ بنانے والا ہوں جہاں تیرے لئے حلال نہ ہو اسے نہ کھولنا۔

زبان دل کا دروازہ ہے:

۵۰۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبد واعظ سے ہراۃ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے۔

دل سکینہ کا دروازہ ہے اور زبان دل کا دروازہ ہے جب دروازہ ضائع ہو جائے تو جو چاہے داخل ہو جائے اور جو چاہے خارج ہو جائے۔

۵۰۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ مزکی سے انہوں نے سنا ابوالنصر بکر بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے ان کوابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ حفص بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ سعید بن ابوعروبہ کے پاس ایک نوجوان آتے تھے۔ وہ انہیں بہت اچھے لگتے تھے بلکہ اس جوان کی محبت ان کے دل میں بس گئی تھی وہ آتے دیگر لوگوں کے ساتھ بیٹھتے پھر اٹھ کر چلے جاتے۔ سعید سے کوئی بات بھی نہیں پوچھتے تھے کہتے ہیں کہ وہ ایک دن ان کی طرف بڑھے تو سعید بھی اس کی طرف آگے آ گئے اور اس نوجوان کے لئے خوشی کا اظہار کیا۔ پس انہوں نے کہا اے ابوالنصر۔ لو کی جب تم نے مطبخ سے لی تم نے کوٹی؟ پس وہ جوان سعید کو لے گیا۔ اور وہ جب ہنستا تھا تو اس کا ہنسنا شدید ہو جاتا تھا وہ شروع ہوا سعید اس کے ہاتھوں کو چھوتے جاتے اور ہنستے جاتے تھے۔ اور کہہ

(۵۰۷۲)......(۱) سقط من (ب) (۵۰۷۳)......(۱) سقط من (أ) (۵۰۷۵)......(۱) فی (أ) عبدالوهاب

رہے تھے (شعر جس کی مندرجہ ذیل مفہوم ہے) نوجوان کی زبان نصف ہے اور نصف اس کا دل ہے۔ پس نہیں باقی رہی مگر صورت گوشت اور خون کی۔اور کتنے خاموش ہیں جنہیں آپ دیکھتے ہیں جو تجھے اچھے لگتے ہیں اس کی خوبی یا خامی بات کرنے میں مضمر ہے۔

۵۰۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس ثقفی سے انہوں نے سنا سہل بن علی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبدالسلام بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک سے سنا ایک آدمی کو جو بے مقصد بولے چلے جارہا تھا۔لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ میاں اپنی زبان کی حفاظت کر۔ بے شک زبان بڑی سریع اور تیز ہے انسان کو قتل کرنے میں۔اور بے شک زبان دل کا ڈاکخانہ ہے یہ مردوں کو اس کے عقل کی رہنمائی کرتی ہے۔

۵۰۷۷:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی سے انہوں نے سنا محمد بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ضبیق سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا اے شعیب نہ کلام کر تو اپنی زبان کے ساتھ وہ جو تیرے دانت توڑ دے۔

۵۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابو ہلال نے ان کو داؤد بن ابوہند نے وہ کہتے ہیں کہا ایاس بن معاویہ نے۔ ہر وہ شخص جو اپنا عیب نہ پہچانے وہ سب سے بڑا بے وقوف ہے۔ ان سے پوچھا گیا اے ابوواثلہ آپ کا عیب کیا ہے بولے۔کثرت کلام۔اور کہا کہ ہمیں خبر دی حمیدی نے ان کو سفیان بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمرو بن العاص نے بے شک کلام جب زیادہ ہو جاتا ہے تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ چھینک کی مانند ہوتا ہے نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا اول یا آخر ختم ہوگا۔

عزت کو کم کرنی والی خصلت:

۵۰۷۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن محمد فقیہ نے ہمدان میں ان کو ابوالعباس محمد بن اسماعیل بن مہاب نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن خنیس نے ان کو موسیٰ بن محمد نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن خلف جذامی نے ان کو ایوب حیری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے محمد بن منکدر سے کون سی خصلت آدمی کے لئے سب سے زیادہ عزت کو کم کرتی ہے؟

فرمایا کہ اس کی کلام کی کثرت اور اس کا اپنے راز افشاء کرنا اور ہر ایک پر یقین کر لینا۔

کم بولنے سے متعلق سلف کا طرز عمل:

۵۰۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوسعید حسن بن ازہر بن حارث نے ان کو علی بن حسن ذہلی نے ان کو یعلیٰ بن عبید طنافسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم محمد بن سوقہ کے پاس ملنے کے لئے گئے انہوں نے کہا اے بھتیجے میں تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں ایک حدیث تاکہ تمہیں نفع دے اس نے مجھے بھی نفع دیا ہے کہ حضرت عطاابن ابورباح نے ہم سے کہا تھا۔ بے شک وہ لوگ جو تم سے قبل تھے۔ وہ درج ذیل چیزوں کے علاوہ کلام کرنے کو فضول کلام شمار کرتے تھے ماسوا کتاب اللہ کی تلاوت کے۔ یا امر بالمعروف یا نہی عن المنکر۔ یا آپ بات کریں اپنی معیشت کے بارے میں جس کے سوا تیرے لئے کوئی چارہ کار نہ ہو۔ کیا تمہیں یاد ہے کہ تمہارے اوپر کچھ محافظ مقرر ہے وہ لکھنے والے بزرگ فرشتے ہیں جو دائیں اور بائیں جانب بیٹھے ہیں نہیں بولتا کوئی بات مگر اس کے پاس نگرانی کرنے والا تیار ہے۔ کیا کوئی ایک تمہارا شرم نہیں کرتا کہ اگر اس کا اعمال نامے کا صحیفہ کھولا جائے جو اس کے دن کے پہلے حصے میں لکھا گیا تھا لیکن اس میں اس کی آخرت سے

(۵۰۷۸)...(۱) فی (ب) اتسمت

بارے میں کوئی شئی نہ۔

۵۰۸۱:.....ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے بغداد میں ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو ابو عبدالرحمٰن غلابی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے بعض اصحاب ابن ابو عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس بیٹھے تھے لہٰذا ان کے پاس اہل بغداد میں سے ایک آدمی آ گیا انہوں نے اس سے پوچھا کہ تیرے والد کا کیا حال ہے؟ وہ کیسے ہیں؟ میں کثرت کے ساتھ ان کا تذکرہ کرتا رہتا ہوں جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو اصحاب حدیث سے کہا توجہ کرو فصل قول کو دیکھو کہ میں نے اس سے کہا ہے کہ　　بے شک میں البتہ زیادہ کرتا ہوں اس کے ذکر کو۔ حالانکہ نہیں زیادہ کرتا میں اس کے ذکر کو۔

۵۰۸۲:.....اور کہا ہے انہوں نے کہ ہمیں خبر دی ہے غلابی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن ثعلبہ حنفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یاد دہانی کرائی محمد بن مسلم طائفی کو غیر ضروری نظر کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا علاوہ اس کے کہ عبداللہ بن مبارک نے مجھے بات بتائی تھی کہ ان کو بتائی عبدالوہاب بن مجاہد نے کہ ان لوگوں نے اپنے گھر میں اوپر ایک کمرہ بنایا تھا گھر کے دروازے کے سامنے جس کو تیرہ چودہ سال گذر گئے کہ ایک دن میرے والد نے سر اٹھا کر دیکھا تو پوچھا کہ تم لوگوں نے یہ کمرہ یہ بالا خانہ کب بنایا۔

۵۰۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عبید اللہ بن محمد نے ان کو عبدالجبار بن نصر سلمی نے انہوں نے کہا کہ حسان بن ابوسنان ایک بالا خانے کے پاس سے گذرے اور پوچھا کہ یہ کب بنا ہے؟ پھر اپنے آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم ایسی چیز کے بارے میں کیوں سوال کر رہے ہو جس کی تمہیں ضرورت نہیں ہے البتہ میں تجھے سزا دوں گا ایک سال کے روزے رکھنے کی پھر انہوں نے سال بھر کے روزے رکھے۔

۵۰۸۴:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے۔ کہتے ہیں کہ اس میں جو ہمارے شیخ ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابو حفص مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو ابو زید محمد بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں۔ (شعر جن کا مفہوم یہ ہے۔)

جب تو فارغ ہو آرام کر رہا ہو تو دو رکعت نفل کو پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کرنے کو غنیمت سمجھ۔ اور جب کسی باطل میں بولنے کا ارادہ کرے تو اس کی جگہ اللہ کی تسبیح کر۔ خاموشی کو غنیمت جاننا افضل ہے کسی بات میں منہمک ہونے سے اگرچہ صحیح ہو۔

۵۰۸۵:.....ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عیسیٰ نے ان کو وریزہ بن محمد حمصی نے ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے بن محمد خوارزمی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک اکثر مثل بیان کرتے تھے حمید نحوی کے اشعار کے ساتھ غنیمت سمجھ دو رکعتیں تین اشعار ذکر فرمائے مذکورہ صرف فی الحدیث کی جگہ بالحدیث فرمایا۔

۵۰۸۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنایا ابوالقاسم عبید اللہ بن محمد قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالحسن علی بن محمد قاضی رملہ نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے منصور بن اسماعیل فقیہ نے جو ان کا اپنا کلام ہے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

خاموشی اختیار کرنے اور اپنے گھروں میں رہنے کی پابندی کرنے میں خیر زیادہ جمع ہے جب تم یہ دونوں کام کرو تو تم کم سے کم روزی پر قناعت بھی کرو۔

(۵۰۸۶).....(۱) سقط من (ا)

فصل:۔۔۔۔۔اشعار سے اپنی زبان کی حفاظت کرنا

مسلمان آدمی کو چاہیے کہ وہ اشعار سے اپنی زبان کی حفاظت کرے خصوصاً ایسے اشعار جن میں کسی کی برائی بیان کی گئی ہو یا فحش اور بے حیائی کی باتیں ہوں یا جھوٹ ہو۔ بہرحال وہ شعر جس میں ان مذکور قبیح چیزوں میں سے کوئی شئی نہ ہو اس کی حیثیت اور حکم عام کلام والا ہے۔ مستحب ہے آدمی کے لئے کہ اس کی کثرت کرنے سے بچے تاکہ وہ اس میں مشغول ہو کر اس کو ترک نہ کر بیٹھے جو آدمی اسے جیسے قرآن مجید کی تلاوت ہے ذکر اللہ سے۔

۵۰۸۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے اسے شعر سے بھرے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوکریب سے اس نے ابومعاویہ سے اس نے ابوسعید اشج سے اس نے وکیع سے اس نے اعمش سے اس نے اس میں یہ لفظ اضافہ کیا ہے قیحاً یریہ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۵۰۸۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو زکریا ساجی نے ان کو حارثی نے ان کو ابوبلال راسبی نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اسلام میں (آنے کے بعد) شعر کہے اس حال میں کے فحش گوئی کرنے والا ہو لہٰذا اس کی زبان ضائع اور رائیگاں ہے۔

۵۰۸۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قزعہ بن سوید باہلی نے ان کو عاصم بن مخلد نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو شداد بن اوس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شعر گوئی کرے گھر میں عشاء کے بعد اس رات اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالقدوس بن حبیب نے ابوالاشعث سے۔

اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ شعر گوئی (جو مذکورہ قبائح سے پر ہو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ابغض الحدیث تھے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے سخت نفرت تھی۔)

۵۰۹۰:۔۔۔۔۔ہم نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان اشعار کے بارے میں جو مباح اور جائز ہیں۔ اور بعض مکروہ ہیں ان روایات کے مطابق جو ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ ہم نے ان کو کتاب الشہادت کی چھٹی۔ ساتویں جز میں روایت کیا ہے کتاب السنن میں سے جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے ان شاء اللہ وہ اسی کی طرف رجوع کرے۔

۵۰۹۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں جب ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تھا تو اس نے پوچھا تھا۔ میرا عمل کیا ہوگا؟ فرمایا سحر اور جادو۔ اس نے پوچھا کہ میرا قرآن کیا ہوگا؟ فرمایا کہ شعر۔ اس نے پوچھا کہ میری کتاب کیا ہوگی؟ فرمایا وشم یعنی جسم کو گود کر اس میں نیل وغیرہ رنگ بھرنا۔ اس نے کہا کہ اس کا طعام کیا ہوگا؟ فرمایا کہ ہر مردار اور وہ جس پر اللہ نام ذکر نہ کیا جائے۔ اس نے پوچھا کہ اس کا پینا کیا ہوگا؟ فرمایا ہر نشہ آور چیز۔

اس نے پوچھا کہ اس کا ٹھکانہ کیا ہوگا؟ فرمایا کہ بیت الخلاء۔ اس نے پوچھا کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ بازار۔ اس نے پوچھا کہ اس کی آواز کیا ہوگی؟ فرمایا کہ بانسری اور راگ اور گانا بجانا اس نے پوچھا کہ اس کا جال کیا ہوگا؟ فرمایا کہ عورتیں ہوں گی۔

۵۰۹۲:.....اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سب سے بڑا ربا اور سود عزت کی گالی دینا ہے اور سب سے زیادہ سخت گالی ہجو اور برائی کرنا ہے اور اس کو نقل کرنے والا دو گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۵۰۹۳:.....اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو قتادہ نے ایک آدمی نے ایک قوم کی ہجو اور اشعار میں برائی کی تھی حضرت عمر بن خطاب کے زمانے میں وہ آدمی آیا اور حضرت عمر نے اس پر اجازت طلب کی۔ لہذا حضرات عمر نے فرمایا کہ۔

پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی زبان یا کلام تمہارے واسطے ہے۔ اس کے بعد اس آدمی کو بلایا۔ اور فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ پیش کرو تم اس کے لئے وہ جو میں نے کہا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں نے کہا ہے تیرے لئے لوگوں کے سامنے تاکہ دوبارہ پھر یہ کام نہ کرے۔

۵۰۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو عون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابورجاء سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اپنے اپنے عہد میں اشعار میں کسی کی برائی بیان کرنے والے کو سزا دیتے تھے۔

۵۰۹۵:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد وفا نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے ان کو اعمش نے عمرو بن مرہ سے ان کو یوسف بن ماھک نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو کسی کی ہجو اور برائی اشعار میں کہے کیونکہ وہ اس طرح کرکے پورے قبیلے کو برا بنا دیتا ہے۔ اور کسی کو اس کے باپ سے نفی کر دیتا ہے۔ کسی کی ماں پر تہمت لگا دیتا ہے۔

فصل:......جو چیز ایک مسلمان آدمی کے شایان شان ہے وہ یہ ہے کہ وہ گانے سے اپنی زبان کی حفاظت کرے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ.

بعض لوگ وہ ہیں جو جھوٹی بات کرتے ہیں تا کہ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں۔

۵۰۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو حمید خراط نے ان کو عمار بن ابو معاویہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابوالصہباء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں کہ اس سے کیا مراد ہے۔

و من الناس من یشتری لھو الحدیث.

تو مسعود نے فرمایا اللہ کی قسم اس سے غنا اور گانا مراد ہے۔

۵۰۹۷:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں سند عالی کے ساتھ اور ہم نے روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا اس سے مراد گانا ہے اور اس کے مشابہات۔

گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے:

۵۰۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالعباس بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابوخیثمہ نے اور عبیداللہ بن عمر نے ان کو غندر نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ گانا دل میں نفاق کو اگاتا ہے۔

۵۰۹۹:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوخیثمہ نے ان کو ابن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبداللہ نے اسی کی مثل اور تحقیق یہ مذکورہ روایت کی گئی ہے مسند۔غیر قوی اسناد کے ساتھ۔

۵۱۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعلی رفا نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبداللہ عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو ابراہیم بن طھمان نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ گانا دل میں نفاق (منافقت) کو اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

۵۱۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو ابومعمر نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی جانور پر سوار ہوتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا شیطان اس کے پیچھے سواری پر بیٹھ جاتا ہے۔اور کہتا ہے کہ تو گنگنا اور وہ اگر صحیح نہ گا سکے تو اسے کہتا ہے کہ تو اس کی تمنا کر۔

۵۱۰۲:......کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوخیثمہ نے ان کو بشر بن سری نے ان کو عبدالعزیز بن ماجشون نے ان کو عبداللہ بن دینار نے وہ کہتے ہیں حضرت ابن عمر گذر رہے تھے دیکھا تو ایک چھوٹی لڑکی گانا گا رہی تھی۔فرمانے لگے کہ شیطان اگر کسی ایک کو چھوڑتا تو البتہ اس کو چھوڑ دیتا۔

۵۱۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابن غیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے۔البتہ ضرور پالیا جائے گا ایک تمہارا جو چت لیٹا ہوگا پھر ایک ٹانگ اٹھا کر دوسری پر رکھ لے گا پھر او نچا کرے گا

اپنے گانے کی آواز کو اور چھوڑ دے گا قرآن مجید کو۔

۵۱۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمن بن عیسیٰ بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن مسعود نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **ومن الناس من يشترى لهو الحديث.** اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو خرید کرتا ہے کھیل کی بات۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مراد ہے کہ کوئی آدمی لونڈی خرید کرتا ہے جو اس کو رات دن گا کر سنائے۔ (گانا مراد ہے۔)

۵۱۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن داؤد نے قاسم بن سلمان سے ان کو شعبی نے۔ لعن المغني المغنى له۔ لعنت کی گئی ہے گانے والے پر اور اس پر جس کے لئے گانا گایا گیا۔ (یعنی گانے والا اور گانا سننے والا دونوں پر لعنت ہے۔)

۵۱۰۶:.....انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حسین نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ان کے والد نے اور احمد بن منیع نے ان کو مروان بن شجاع نے ان کو عبدالکریم جزری نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ فلاں آدمی مسجد کو خیر باد کہہ چکا ہے اور گانے اور پینے کی محفل آباد کر چکا ہے اس کے بارے مت پوچھو۔ (یعنی اس کی خیر صلاح مت پوچھو۔)

آدمی کے گانا گانے کی وجہ سے عورت اس کی طرف مشتاق ہوتی ہے:

۵۱۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو احمد بن ابراہیم بن کثیر نے ان کو ابواسحاق طلقانی نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو داؤد بن عبدالرحمن نے ان کو خالد بن عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سلیمان بن عبدالملک کے لشکر میں تھے۔ انہوں نے رات کو گانے کی آواز سنی تو صبح ان کے پاس بندہ بھیج کر ان کو طلب کر لیا۔ اور ان سے کہا کہ بے شک گھوڑا جب ہنہناتا ہے تو اس کے پاس گھوڑی ضرور چل کر آتی ہے۔ اور بے شک نر اونٹ البتہ جھومتا ہے بڑبڑاتا ہے تو اس کے لئے اونٹنی جفتی کی خواہش کرتی ہے۔ اور بے شک بکرا (چھیلا۔ البتہ) بڑبڑاتا ہے تو مادہ بکری اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور بے شک آدمی البتہ گاتا ہے سر لگاتا ہے تو عورت اس کی طرف مشتاق ہوتی ہے۔ اس کے بعد حکم دیا کہ ان کو خصی کر دو۔ لہذا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سفارش کی کہ یہ مثلہ ہوگا (ناک کان کاٹ کر عیب دار کرنا) جو کہ حلال نہیں ہے لہذا خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے ان کو چھوڑ دیا (تنبیہ کرنے کے بعد۔)

۵۱۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حصین بن عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا:

الغناء رقية الزنا

گناہ زنا کا منتر ہے۔

گانا زنا کی دعوت:

۵۱۰۸:.....مکرر ہے ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن محمد رفدی نے ان کو ابو عثمان لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا یزید بن ولید ناقص نے۔ اے بنی امیہ تم بچاؤ اپنے آپ کو گانے سے بے شک وہ حیا کو کم کرتا ہے اور شہوۃ میں زیادتی کرتا ہے اور مروۃ و لحاظ داری کو گراتا اور ڈھا دیتا ہے اور یہ شراب کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اور وہی کام کرتا ہے جو کام نشہ کرتا ہے۔ اور اگر تم ضروری یہ کام کرتے بھی ہو تو تم عورتوں کو اس سے دور کر دو بے شک گانا زنا کی دعوت دیتا ہے۔

۵۱۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن فضل ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عرب رات کو کسی کے ہاں مہمان بنا اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی۔ جب رات چھا گئی تو اس نے گانا گانے کی آواز سنی تو گھر کے مالک سے کہا کہ اس کو مجھ سے روک دو۔ اس نے کہا کہ اس میں سے آپ کیا ناپسند کرتے ہیں؟ عرب نے کہا کہ بے شک گانا ایک اضافہ ہے اضافی گناہوں میں سے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میری یہ بیٹی اس کو سنے اگر آپ اس کو روک سکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں تیرے گھر سے نکل جاتا ہوں۔

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا۔ کہ گانا گانے کو چھوڑ دینا اور اس کے سننے سے گریز کرنا بہتر ہے بوجہ اس کے کہ یہ تمام مذکور سلف رحمہم اللہ اسی طرف گئے ہیں۔ پھر دیکھا جائے گا کہ اگر گانے کے اشعار ممنوع ہیں برے ہیں تو حرام ہے یہ اس لئے ہے کہ یہ الفاظ ہیں غیر حلال جنس کے جیسے لڑکے وغیرہ۔ یا جنس غیر حرام حلال جنس سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ اس کو نکالا ہے اس لئے کہ اس میں حرام کا دھوکہ ہے یا حرام پر جری کرنا ہے اندر اسی آیت کے تحت داخل ہے۔

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان.

نہ تعاون کرو گناہ اور سرکشی پر۔

اگر گانا شعر کے ساتھ ہو جو حلال مجلس میں کہے گئے ہوں نہ کہ کسی خاص غلط محفل کے تو اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۱۱۰:......اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے (والد محترم) سیدنا ابوبکر صدیق میرے پاس تشریف لائے جب کہ میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی تھیں انصامیوں کی لڑکیوں میں سے دونوں گانا گا رہی تھیں ان اشعار کے ساتھ جو جنگ بعاث والے دن انصار نے کہے تھے۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ گانے والیاں نہیں تھیں ابوبکر صدیق نے فرمایا کیا شیطانی سہریں یا گانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہو رہے ہیں؟ اور یہ عید کا دن تھا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر ہر قوم کی ایک خوشی اور عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے۔

۵۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اور بخاری مسلم نے ان کو نقل کیا ہے صحیح میں ابو اسامہ کی روایت سے۔

ایک صورت میں بچیوں کے لئے گانے کی رخصت:

۵۱۱۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن اسماعیل قاری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن عبدالجبار جابری نے ان کو عبداللہ بن حمید نے وہ کہتے ہیں سوال کیا میرے والد نے زہری سے اور میں سن رہا تھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گانا گانے کے بارے میں رخصت تھی؟ یا رخصت ہے؟

تو امام زہری نے فرمایا جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اچانک آپ نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں دف تھی اور وہ گانا گا رہی تھی، اس نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ڈرنے لگی اور گھبرانے لگی اور شعر پڑھتے ہوئے کہنے لگی۔ (اشعار کا مفہوم یہ ہے۔)

اے سوار جو اپنے پالان پر براجمان ہے کیوں نہیں اترا تو دار عبد مناف میں۔ گم پائے تجھے تیری ماں اگر تو ان کی دار میں اترتا تو وہ تجھے روک دیتے ظلم وستم سے اور سرکشی سے۔

گانا گانے والے کی شہادت:

۵۱۱۳:......ہم نے روایت کی ہے صحابہ کی جماعت سے سر کے ساتھ انکا اشعار کہنا۔

یہ وہ اشعار ہوتے تھے جو اشناد (معنوی طور پر غلط میں حرام نہیں ہوتے تھے) بلکہ حلال ہوتے تھے۔ اوران کے ساتھ سرلگانا یا ترنم کے ساتھ پڑھنا بعض اقات میں ہوتا تھا۔ بعض اوقات میں نہیں ہوتا تھا۔ اگر ان کے ساتھ گانا گایا ہوتا تو (اسلام میں) گانے کو ایک صنعت کے طور پر لیا گیا ہوتا۔ جس کو اپنایا جاتا۔ اور اس پر عمل ہوتا۔ اوران میں ہر صحابی کی طرف کوئی گانا منسوب ہوتا اور اسی کے نام سے مشہور ہوتا۔

پس تحقیق فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ گانا گانے والے کی شہادت جائز نہیں ہے۔ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ گانا مکروہ کھیل ہے جو کہ باطل کے مشابہ ہے۔ اور بے شک جس شخص نے بھی یہ کام کیا وہ حماقت و بے وقوفی کی طرف منسوب ہوا۔ اور مروت اور اخلاقی گراوٹ کی طرف منسوب ہوا اور جس نے اس پیشے کو اپنے لئے پسند کیا بے عزت ہوا۔ اگر چہ واضح تحریم کے ساتھ حرام نہ بھی ہو۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اگر اس طرح اشعار گانے کو ہمیشہ نہ کرے مگر اس پر اوتار پیٹے (ڈھولک دف وغیرہ آلات موسیقی استعمال کرے) تو یہ کسی حال میں بھی درست نہیں ہے۔ ناجائز ہے۔ کیونکہ گانے کے بغیر بھی یہ آلات بجانا ناجائز ہے۔

۵۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو حاتم نے ان کو مالک بن ابومریم نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے ان کو رسول اللہ نے کہ انہوں نے فرمایا۔ البتہ ضرور کچھ لوگ میری امت میں سے شراب پئیں گے۔

اس کو اس نام کے علاوہ کوئی نام دیں گے اور ان کے سروں پر گانے بجانے کے آلات پیٹے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں بعض کو بندر اور بعض کو سور بنا دے گا۔

۵۱۱۵:......ہم نے روایت کی ہے اس معنی میں عطیہ بن قیس سے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو ابو عامر نے ان کو ابو مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ ضرور ہوں گے میری امت میں وہ لوگ جو حلال سمجھیں گے ریشم کو اور شراب کو اور گانے بجانے کے آلات کو۔ اس کے بعد وہ ذکر کیا جو ان کے بعض پر ہوگا غصہ اللہ کی ناراضگی۔ اور بعض پر شکلیں بدل جانا۔ اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے بخاری صحیح میں۔

۵۱۱۶:......پس ہم نے روایت کی ہے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا۔

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے اوپر حرام کر دیا ہے شراب کو اور جوئے کو اور الکوبۃ کو یہ طبل اور ڈھولک ہے۔ یا بڑا ڈھول۔

۵۱۱۷:......اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے عبداللہ بن عمرو کی حدیث سے اس میں متن اور عود کا اضافہ کیا ہے۔ ابن اعرابی نے کہا ہے کہ عنین کہتے ہیں عنین پیٹنا جس کو حبشی زبان میں طنبورہ کہتے ہیں۔ (ان سب سے مراد بجانے کے آلات ہیں۔)

۵۱۱۸:......اور ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عمر سے ان کا قول۔ کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حق کو نازل کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے باطل کو ختم کر دے اور اس کے ساتھ کھیل کو اور منتر کو اور "زمارات" مزامیر۔ اور "کنارات" کو باطل کر دے اور مزامر یا مزاھران لکڑیوں کو کہتے ہیں جس کے ساتھ ڈھول پیٹا جاتا ہے۔ اور کنارات کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ دف ہیں یعنی ڈھولک یعنی چھوٹا ڈھول۔

۵۱۱۹:......اور ابن اعرابی نے کہا ہے کہ "کوبہ" کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ طبل اور ڈھول ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوبہ "نردہ" ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ "بربط" ہے یہ وہ ہے جو میں نے کتاب الغریبین میں پڑھا ہے۔

۵۱۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومسلم عبدالرحمٰن بن مہران حافظ زاہد نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن حسن بن قتیبہ نے

ان کو اسماعیل بن اسرائیل صاحب اللولؤ نے ان کو عمرو بن ابوعثمان ساقی نے ان کو ابوالملیح حسن بن عمر نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا ایک سفر میں۔ انہوں نے کہیں سے زمار بجانے کی آلے کی یا موسیقی کی آواز سنی تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ لئے اور علیحدہ ہو گئے ایک طرف جہاں اس کی آواز نہ آئے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے جب اسی کی مثل آواز سن لیتے تھے۔ عبداللہ بن جعفر اس روایت کی متابع روایت لائے ہیں۔

جعفر رقی روایت کرتے ہیں ابوالملیح سے۔ پھر ہم نے روایت کی ہے حدیث سلیمان بن موسیٰ سے اور مطعم بن مقدام سے وہ نافع سے اور حضرت نافع نے کہا کہ ہم نے نکاح کے لئے دف بجانے کی رخصت ذکر کی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دف یا ڈھول پیٹنا دو مقاصد کے لئے ہوتا ہے ایک تو ہوتا ہے گانا گانے کے لئے (اس کا مقصد کھیل اور لھو ہے) یہ ناجائز ہے۔ اور دوسرے دف یا ڈھول پیٹنا ہوتا ہے نکاح کے لئے یعنی نکاح کے اعلان کے لئے اور اس کی تشہیر کے لئے یہ بھی جائز ہے (لیکن واضح رہے کہ اس موجودہ دور میں شادی یا نکاح کے موقع پر جو ڈھول یا دف بجائے جاتے ہیں اس بجانے کا مقصد اعلان نکاح یا تشہیر نکاح ہرگز نہیں ہوتا بلکہ وہ تو دیگر ذرائع سے ہو چکا ہوتا ہے یہ محض کھیل تماشے کے لئے ہوتا ہے اس لئے یہ ناجائز ہے خلاف سنت ہے۔ اور حرام ہے۔ مترجم)

اسی طرح ڈھول بجانا کسی مجاہدوں اور غازیوں کو کوچ کرنے کی اطلاع دینے کے لئے ہوتا ہے۔ یا حجاج کی روانگی کی اطلاع کے لئے یا اتر نے کی اطلاع کے لئے۔ یا عید وغیرہ کی اطلاع کے لئے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب لہو لعب کے لئے اور کھیل تماشے کے لئے نہیں ہے لہٰذا ممنوع نہیں ہے۔ اور جہاں یہ آلات بجانا محض کھیل تماشے کے لئے ہوگا وہ ممنوع ہوگا۔

شیخ حلیمی نے فرمایا۔ خبردار بے شک ڈھول پیٹنا جب حلال ہے تو مردوں کے لئے حلال ہے۔ اور دف اور ڈھولک بجانا صرف عورتوں کے لئے حلال ہے۔ اس لئے کہ اصل میں یہ عورتوں کے کاموں میں سے ہے۔

۵۱۲۱:...... تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے عورتوں کے ساتھ مشابہت بنانے والے مردوں پر۔

۵۱۲۲:......فرمایا کہ بہر حال تصفیق کرنا (تالیاں پیٹنا) وہ مکروہ ہے مردوں کے لئے اس لئے کہ وہ ان چیزوں میں سے ہے جس کے ساتھ عورتوں کو مخصوص کیا گیا ہے۔ اور مردوں کو منع کر دیا گیا ہے۔ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے جیسے مردوں کو ریشم پہننے سے منع کر دیا گیا ہے اور زعفران رنگ کے کپڑے پہننے سے منع کر دیا گیا ہے۔

۵۱۲۳:......بہر حال رہا رقص کرنا (اور ناچنا) اگر اس میں تکسر نہ ہو تخنث نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تکسر کا مطلب ہے ٹوٹ جانا) اور تخنث کا مطلب ہے خمدار ہونا عورتوں کی طرح باتیں کرنا۔ اگر یہ کیفیات ہوں تو ناجائز ہے۔ (مترجم) اس بارے میں روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا تھا تو ہمارا مولیٰ ہے تو انہوں نے حجیل کی حجیل وہ یہ ہوتی ہے کہ ایک پیر اٹھا کر دوسرے کے قریب لانا یا اوپر رکھنا فرح اور سرور کی وجہ سے۔

اور آپ نے جعفر سے فرمایا تھا۔ تم سیرت وصورت میں میری طرح ہو لہٰذا تم تحجیل کرو۔

اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں لہٰذا تم تحجیل کرو۔

(حجل کا مطلب ہوتا ہے ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پاؤں پر چلنا یا اچھلنا) (اور قفز کا مطلب بھی ہے کودنا) مترجم۔

گانا وغیرہ امور کہاں حلال ہیں؟ کہاں حرام ہیں؟ اور دیگر متعلقات کی تحقیق

بہر حال ڈنڈی یا چوگان کا استعمال۔ وہ محض وزن شعر کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور سر کو توڑنے یا منقطع کرنے کی طرف فقط۔ اس کا استعمال

راگ یا گانے سے نہیں ہوتا اور نہ ہی غافل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اکیلے اور انفرادی طور پر وہ ان چیزوں میں سے نہیں ہے جس کے ساتھ کانوں کو اور سماعت کو لذت حاصل ہو۔ اور نہ ہی سماعت کو ان میں رغبت ہوتی ہے۔ مگر موسیقی کی اور مزمار کی اور بجانے کے آلے کی آواز ایسی نہیں ہوتی بلکہ وہ اس سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ اس سے مقصود راگ ہوتا، آواز کو اچھا کرنا ہوتا۔ اور خوشی وسرور میں لانا ہوتا ہے۔ اور مقصود غفلت ومشغولیت ہوتا ہے۔ اور سماعتیں اس کے ساتھ لطف اندوز ہوتی ہیں۔ اگر چہ اس کے ساتھ قول اور الفاظ نہ بھی ہوں۔ جب کہ چوگان کے ساتھ ضرب اس کے سیدھے حصے پر ہوتی ہے یہ ضرب اور ہتھوڑی کے ساتھ پلیٹ یا تھالی پر ضرب برابر ہیں۔

شیخ حلیمی اور گانے کی حلت وحرمت کی تحقیق

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہر گانا خواہ وہ حلال ہو یا حرام وہ باطل ہے۔

ایسی چیز ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف قربت نہیں ہے۔ اور اس میں یہ صلاحیت بھی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ اللہ کے قرب کا ذریعہ ہو سکے۔ گانے کی یہی صفت ہے بس ہاں یہ بات ضرور نہیں ہے کہ جس چیز کو باطل کا نام دیا جائے وہ حرام ہو۔ مثال کے طور پر چوگان یعنی بلے وغیرہ کے ساتھ کھیلنا باطل ہے۔ مگر مکروہ یا حرام نہیں ہے۔ اسی طرح کشتی لڑنا اور لڑ کر ایک دوسرے کو گرانا پچھاڑنا مکروہ یا حرام نہیں ہے۔ اس بارے میں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے کلام کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر مباح یعنی جائز گانے کے ساتھ کوئی صحیح غرض شامل ہو جائے تو اس وقت وہ گانا باطل نہیں رہے گا مثال کے طور پر کسی آدمی کو وحشت اور خوف اور ڈر کی بیماری ہے۔ یا کوئی ایسی بیماری جو انسان کی فکر اور سوچ کو لاحق ہے اور کوئی حکیم حاذق اور ماہر ڈاکٹر یہ مشورہ دیتا ہے کہ اس کا علاج اور سکون دوری اور ناخوشی کو دور کرنا ہے یہ گانا گائے تاکہ اس کو فرحت وسرور حاصل ہو اس کے ذریعے۔ تو اس کا سینہ کھل جائے گا۔ ایسی صورت میں اس سے باطل کا نام اٹھ جائے گا اس حالت میں اس سے، بلکہ اس کے ساتھ حق کا نام اولیٰ ہوگا۔ فرمایا اس کی مثال ایسی ہے کہ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ حداء بھی غنا اور گانے کی ایک قسم ہے۔ اور ہے راگ گانے اور سر کے ساتھ اونٹوں کو ہانکنا اور چلانا ۔ (مترجم)

لیکن جب اس میں معقول فائدہ تھا وہ تھا اونٹوں کو خوش کرنا اور ہمت دلانا سفر کرنے کے لئے، تو اس سے باطل کا نام زائل ہو گیا لہٰذا اسی طرح جس چیز کے ساتھ نفس انسانی کی اور فکر انسانی کی اصلاح مقصود ہو گی وہاں بطریق اولیٰ اس سے باطل کا نام زائل اور ختم ہو جائے گا۔

شیخ احمد کا قول:

شیخ احمد نے فرمایا۔ اسی مذکورہ تحقیق وتوضیح کی بنیاد پر اگر کوئی آدمی اہل نسک میں سے ہو اہل عبادت ہو اس پر ان کے احوال میں سے کوئی حال اس پر غالب آجائے۔ جیسے خوف ہے۔ امید ہے۔ محبت ہے۔ شوق ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو وہ گانا گاتا ہے۔ جیسے کہا گیا ہے اس کے حال کی مثال میں بعض اوقات میں۔ اس کے ساتھ وہ جس خاص کیفیت سے دوچار ہے خوف وغیرہ سے جس میں برے خاتمے یا برے انجام کا خوف ہے جیسے پہلے گذر چکا ہے۔ یا حزن وغم ہے اس کے سابقہ اور گذشتہ ایام کی وجہ سے یا شوق ہے ان چیزوں کی طرف جو اللہ نے آخرت میں اپنے بندوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔ یا خوش ہوتا ہے ان چیزوں سے یا نصوص سے جو اس بارے میں کہی گئی ہیں۔ ان بعض کے مقابلے میں جو اس کے مشابہ ومقابل میں خوف اور حزن ہے۔ (تو اس کا کوئی ایسا علاج کرنا جس سے) اس کا حال معتدل ہو جائے خوف سے اور امید سے۔ غم سے اور خوشی سے جس سے اس کو وہ کیفیت حاصل ہو جائے جس سے اس کو اطاعت کی توفیق میسر ہو۔ اور وہ محفوظ ہو جائے اس برے انجام سے جس کا خوف رہتا ہو۔ یا کم سے کم اس سے عبادت میں جو اس سے کوتاہی واقع ہوتی ہے۔ لہٰذا اس امت کے سلف کی ایک جماعت نے (ایسا علاج) کیا ہے۔ اور نہیں مکروہ قرار دیا انہوں نے مگر اس شخص کے لئے جو ان مذکورہ وجوہ سے خارج ہو اور ان وجوہ سے جو اسی کے مفہوم میں اور معنی میں ہیں۔

۵۱۲۴:......کہاہے شیخ نے۔اوراس میں جو میں نے پڑھاہے ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی رحمہ اللہ کے سامنے۔انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا تھاامام ابوسہل محمد بن سلیمان سے سماع کے بارے میں۔انہوں نے فرمایا کہ سماع اہل حقائق کے لئے مستحب ہے۔اوراہل ورع وتقویٰ کے لئے مباح ہے۔اورفاسقوں کے لئے اورجواس کوازراہ تکبر سنتے ہیں ان کے لئے مکروہ ہے۔

۵۱۲۵:......ہمیں خبردی ابونصر بن قتادہ نے ان کوابوعمرو بن مطر نے ان کوابوحفص مستملی عمر بن حفص ہمدانی نے ان کوابوکریب نے ان کومحمد نے یعنی ابن اسحاق نے ان کوعبداللہ نے یعنی ابن مثنی بن انس بن مالک نے ان کوان کے چچا ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنااپنے داداانس بن مالک سے وہ فرماتے تھے۔براء بن مالک خوبصورت آوازوالا جوان تھابعض سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رجز پڑھتاتھا۔(خاص قسم کےاشعار)ایک مرتبہ وہ رجز یہ کہہ رہاتھارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اچانک وہ عورتوں کےقریب سے گذرا یاقریب ہواتو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچانا تم اپنے آپ کوشیشے کے برتنوں سے۔دومرتبہ فرمایا۔راوی کہتے ہیں کہ وہ رک گیامحمد بن اسحٰق نے کہا کہ۔مکروہ ہے کہ عورتوں کوایسی آواز سنائی جائے ابوحفص نے کہا کہ یہ بڑی جلیل القدر حدیث ہے۔

فصل:......جن چیزوں سے زبان کی حفاظت لازم ہے ان میں ایک ہے باپ دادے پر فخر کرنا ہے خصوصاً دور جاہلیت میں گذرے ہوئے اور ان کو بہت بڑا اقرار دینا یہ باپ دادے پر فخر کرنا حرام ہے۔

اس لئے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلنا کم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم.

اے لوگو بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور ہم نے تمہاری مختلف شاخیں اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بے شک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی ہے کہ تمام انسانوں کا اصل ایک ہے باقی وہ ایک دوسرے پر فضیلت تقویٰ کی بنیاد پر رکھتے ہیں۔ تا کہ واضح ہو جائے کہ ان میں سے بعض کے لئے بعض پر کوئی فخر نہیں ہے۔

۵۱۲۶:......ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو حفص بن ہشام بن سعد نے ان کو سعید مقری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ عزوجل نے دور کر دیا ہے تم سے جاہلیت کا عیب اور آباء واجداد پر فخر کرنا۔ مؤمن متقی پرہیزگار ہے۔ اور کافر شقی اور محروم ہے تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو اللہ نے مٹی سے بنایا ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ وہ باپ دادوں پر فخر کرنے سے باز آ جائیں جو جاہلیت میں تھا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے تخلیق کو تبدیل کر کے بنا دینا جو بدبو کو دفع کر دے۔

۵۱۲۷:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو مقری نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ ختم کر دیا ہے تم سے جاہلیت کے عیب کو اور باپ دادے پر فخر کرنے کو تمام لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنا ہے مؤمن متقی ہے اور کافر محروم ہے لوگوں کو چاہئے کہ وہ مردوں پر فخر کرنے سے باز آ جائیں۔ وہ کوئلے ہیں جہنم کے کوئلوں میں سے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہوگا تخلیق کو بدل دینا۔

۵۱۲۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو القاسم طبرانی نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کے ساتھ۔

۵۱۲۹:......ہمیں خبر دی ابو طالب عمر بن ابراہیم بن سعد دقاقی بغدادی نے مکہ میں۔ ان کو خبر دی ابو محمد بن ساسی نے ان کو ابو مسلم نے ان کو حجاج نے ان کو ہشام نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ تم لوگ ان باپ دادوں کے ساتھ فخر نہ کیا کرو جو جاہلیت میں مر چکے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ وہ بت جو ناک کے بل لڑھکائے جائیں وہ تمہارے ان باپ دادوں سے بہتر تھے جو جاہلیت میں مر گئے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی نے اس کا متابع بیان کیا ہے ہشام سے۔

۵۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو بشر بن آدم نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اور فرمایا اما بعد۔ اے لوگو بے شک اللہ عزوجل نے تم سے جاہلیت کا عیب اور باپ دادوں پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے لوگ دو طرح کے ہیں۔ مؤمن متقی کریم

ہے اور کافر محروم ذلیل ہے لوگ سب کے سب اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔

سلسلۂ نسب بتانے سے متعلق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

۵۱۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے اور علی بن زید بن جدعان نے دونوں نے کہا کہ حضرت سعد بن ابووقاص اور سلمان فارسی کے درمیان کوئی بات تھی (ناراضگی وغیرہ یا مذاق کی) محفل میں دونوں بیٹھے تھے۔ حضرت سعد نے کسی اور سے کہا اے معمر ذرا اپنا نسب کا سلسلہ بیان کیجئے اس نے اپنا نسب بتا دیا۔ پھر انہوں نے ایک اور آدمی سے کہا کہ آپ اپنا سلسلۂ نسب بیان کیجئے، اس نے بھی بیان کر دیا۔ اس کے بعد ایک اور سے کہا اسی طرح پوچھتے پوچھتے حضرت سلمان فارسی تک پہنچ گئے تو فرمایا کہ اے سلمان آپ بھی اپنا سلسلۂ نسب بتائیے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اسلام میں تو اپنا باپ نہیں جانتا۔ ہاں میں سلمان ابن اسلام ہوں۔ اس بات کی حضرت عمر کو شکایت کی گئی تو انہوں نے سعد سے ملاقات کر کے کہا سعد ذرا اپنا سلسلۂ نسب بتائیے۔ سعد نے کہا امیر المؤمنین میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا کہ حضرت سعد سمجھ گئے تھے (کہ سلمان نے شکایت کر دی ہے) حضرت عمر نے سعد کو نہیں چھوڑا حتیٰ کہ اس نے اپنا نسب بیان کیا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی سے نسب پوچھا۔ اسی طرح پوچھتے پوچھتے حضرت سلمان تک پہنچے تو ان سے بھی حضرت عمر نے پوچھا کہ اے سلمان آپ اپنا سلسلۂ نسب بتائیے۔ اس نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر اسلام کے ساتھ انعام فرمایا ہے لہٰذا میں سلمان ابن اسلام ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ قریش اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ (میرے والد) خطاب جاہلیت میں ان میں سے زیادہ عزت دار تھے (مگر سن لو کہ) بے شک عمر ابن اسلام ہے، بھائی ہے سلمان بن اسلام کا۔ خبردار اگر نہ ہوتی (ایک بات) تو میں تمہیں ایسی سزا دیتا جس کو زمانہ سنتا (تمام شہروں والے سنتے) کیا تم جانتے نہیں؟ (یا یوں کہا) کیا تم نے سنا نہیں؟ کہ ایک آدمی نے اپنی نسبت جاہلیت کے نو باپوں کی طرف کی تھی وہ خود ان میں سے دسواں جہنم میں ہو گیا تھا اور دوسرے آدمی نے اپنی نسبت صرف ایک آدمی کی طرف کی تھی اسلام میں، اور اس سے اوپر والوں کو چھوڑ دیا تھا اور وہ جنت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جو آگے مذکور ہے۔)

۵۱۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو احمد بن حاتم طویل نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو حمید کندی نے ان کو عبادہ بن نسی نے ان کو ابوریحانہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جو شخص اپنی نسبت نو کافر باپوں کی طرف کر کے ان کے ساتھ اپنی عزت وشرافت کا ارادہ کرے وہ ان کے ساتھ دسواں ہوگا جہنم میں۔

۵۱۳۳:......ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو یزید بن ابوزیاد بن ابوالجعد نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو ابی بن کعب نے انہوں نے کہا کہ انتساب کیا یا یوں کہا کہ گالی دی دو آدمیوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دونوں میں سے ایک نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں نو باپوں تک۔ تو ایسا نہیں ہے تیری ماں نہ ہو۔ دوسرے نے کہا کہ میں فلاں بن فلاں بن اسلام ہوں لہٰذا اللہ نے اس کی طرف وحی کی۔ اے موسیٰ یہ دونوں نسبت کرنے والے ہیں۔ یا کہا کہ دونوں باہم گالی دینے والے ہیں۔ بہر حال اپنے آپ کو منسوب کرنے والا نو باپوں کی طرف جو کہ آگ میں ہیں تو ان میں دسواں ہے آگ میں۔ اور بہر حال تو اے دو کی طرف نسبت کرنے والے تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا ہے جنت میں۔ اور کہا گیا ہے عبدالرحمٰن بن معاذ سے۔

(۵۱۳۱)......سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) فکان

(۵۱۳۳)......(۱) سقط من (أ)

۵۱۳۴:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابو مطیب سے سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے اور ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن مدینی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو جریر نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں نے اپنے بڑوں سے اپنی نسبت بیان کی ان میں سے ایک کافر تھا دوسرا مسلمان تھا۔ کافر نے اپنے نو باپوں کی طرف نسبت کی (یعنی دادا پر دادا سے نو پشتوں تک نسبت بیان کی) اور مسلمان نے کہا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں اور میں باقیوں سے بری ہوں لہٰذا موسیٰ علیہ کی طرف منادی کرنے والا منادی کرتا ہوا نکلا اے دو نسبت کرنے والو تحقیق تم دونوں کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہے پھر کہا کہ اے کفر کرنے والے تم نے اپنی نسبت جوڑی تھی نو باپ دادوں کی طرف لہٰذا اس نسبت تفاخر جاہلی کی وجہ سے، تم ان کے ساتھ دسویں ہو گے جہنم میں۔

بہر حال تم اے مسلمان۔ تم نے صرف دو مسلمان باپ دادے کی نسبت بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے اور ماسواء سے اظہار برأت کیا ہے۔ لہٰذا تو اہل اسلام میں سے ہے اور اس کے ماسوا سے بری ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ کے بارے میں طعنہ دینے کا واقعہ:

۵۱۳۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو احمد بن ابو شعیب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو ابو عبدالملک نے قاسم سے ان کو ابو امامہ نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابو ذر نے حضرت بلال کو ان کی ماں کے بارے میں طعنہ دیا۔ اور کہا کہ اے ابن سوداء۔ اور حضرت بلال رسول اللہ کے پاس آئے اور ان کو خبر دی اور حضور ناراض ہوئے جب ابو ذر رضی اللہ عنہ حضور کے پاس آئے تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا وہ بولے یا رسول اللہ آپ نے اس لئے مجھ سے منہ پھیرا ہے کہ آپ کو میری کوئی شکایت پہنچی ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے بلال کو اس کی ماں کا طعنہ دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اتاری ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ ان کی قسم کھائی جائے۔ مجھ پر کسی کو فضیلت نہیں مگر عمل کے ساتھ نہیں ہو تم لوگ مگر صاع کے پیمانے میں بھری ہوئی چیز کی مانند (یعنی جسے سارے دانے بکھرے ہوتے ہیں)۔

۵۱۳۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد بنت احمد کے بیٹے نے ابن ابراہیم ابن بنت نصر بن زیاد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو نصر بن زیاد قاضی نے ان کو سلم بن سالم نے ان کو شیخ نے بنو لیث سے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو امامہ۔ نہیں ہوں میں اور ایک لونڈی جو سر سے گنجی ہو (یا جلے منہ والی ہو) برابر۔ سفارشی عزت داروں کے۔ وہ جو اپنے رب پر ایمان رکھتی ہے اور اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے۔ مگر ان دو انگلیوں کی طرح ہیں۔ اور اپنے سے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان فاصلہ کیا۔ اللہ نے جاہلیت کے فخر اور تکبر اور باپ دادے پر اترانے کو ختم کر دیا ہے تم میں ہر کوئی آدم وحوا کی اولاد ہے برابر جیسے ایک صاع کی پیمائش دوسرے کے برابر ہوتی ہے۔ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا تم میں سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا جو شخص تمہارے پاس آئے جس کے دین اور امانت کو تم پسند کرتے ہو بس اس کو رشتہ دے دو اور بیاہ کر دو سلم بن سالم بلخی غیر قوی ہے اور اس نے ایک مجہول آدمی سے روایت کی ہے۔

اسلام میں فضیلت کا مدار تقویٰ ہے:

۵۱۳۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو محمد بن فضل بن جابر سقطی نے ان کو علا

(۵۱۳۷)......(۱) غیر واضح بالأصل

بن مسلمہ ھذلی بصری نے ان کوشیبہ نے ان کوابوقلابہ نے ان کوجریری نے ان کوابونضرہ نے ان کوجابر بن عبداللہ نے وہ کہتے؟ ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے مطابق آخری خطبہ۔ ارشاد فرمایا۔

اے لوگ بے شک تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ خبردار کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت ہے۔ اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ ہی کسی کالے کو کسی گورے پر ہاں مگر تقویٰ کے ساتھ ہے بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہو۔ خبردار کیا میں نے دین پہنچادیا ہے۔ لوگوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جولوگ یہاں موجود ہیں ان کو چاہئے کہ وہ ان تک یہ باتیں پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی خون کی حرمت کے بارے میں۔ مالوں اور عزتوں کے بارے میں۔ اس اسناد میں بعض مجہول بھی ہیں۔

۵۱۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوعبداللہ بن محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو محمد بن حسن مخزومی نے مدینے میں وہ کہتے ہیں مجھ پر حدیث بیان کی ام سلمہ بنت علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے ان کوان کے والد نے ان کوان کے دادا نے ان کوابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میں نے تمہیں حکم دیا تھا تم نے اس عہد کو ضائع کردیا تھا جو میں نے اس میں تمہارے ساتھ کیا تھا تم لوگوں نے اپنے اپنے نسبوں کو اونچا کیا تھا اور آج میں اپنا نسب اونچا کرتا ہوں اور تمہارے نسبوں کو ضائع کرتا ہوں کہاں ہیں تقویٰ والے کہاں ہیں تقوے والے؟ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

۵۱۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کوابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد حفید نے ان کو احمد بن نضری نے ان کوابوغسان نہدی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے طلحہ بن عمر نے ان کو عطا بن ابورباح نے ان کوابوہریرہ نے کہ انہوں نے اللہ کا یہ فرمان تلاوت کیا۔

ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم.

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے۔

اے لوگو میں نے ایک نسبت مقرر کیا تھا اور تم نے بھی ایک نسب مقرر کیا تھا۔ میں نے تم میں سے زیادہ عزت والا تم میں سے زیادہ تقوی والے کو بنایا تھا۔ اور تم لوگوں نے انکار کردیا تھا۔ یہ کہ نہ کہوں تم کو فلاں بن فلاں زیادہ عزت والا ہے فلاں بن فلاں سے میں آج کے دن اپنے مقرر کردہ نسب (تقویٰ کو) اونچا کرتا ہوں اور تمہارے مقرر کردہ نسبوں کو ضائع کرتا ہوں کہاں ہے تقوے والے۔ نہدی نے ایک روایت میں۔ اضافہ کیا ہے۔ کہ طلحہ نے کہا کہ مجھ سے عطاء نے کہا اے طلحہ قیامت کے دن میرے اور تیرے نام پر کس قدر زیادہ نام ہوں گے اللہ تعالیٰ جب بلائیں گے نہیں کھڑا ہوگا مگر وہی جس کو اس نے معاف کردیا ہوگا۔ اس اسناد کے ساتھ ہی محفوظ ہے موقوف ہے۔

۵۱۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابوعلی حسین بن احمد بن فضل بلخی نے ان کو مجاہد بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے اے لوگو۔ پھر راوی نے اس کو ذکر کیا ہے المتقون تک اور کہا ہے کہ نہیں کھڑا ہوگا مگر جس کو اس نے معاف کیا۔

۵۱۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن یزید نے اس نے سنا ابن عباس سے جاہلیت کی خصلتوں میں سے ایک خصلت نسبوں میں طعن کرنا تھا۔ اور نوحے کرنا بین کرنا۔ تیسری

چیز راوی بھول گیا ہے سفیان نے کہا کہ۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بارش طلب کرتا ہے ستاروں کے طلوع وغروب سے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی مدینی سے اس نے سفیان سے۔

چار چیزیں جاہلیت کے امور میں سے ہیں:

۵۱۴۲: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابو عامر عقدی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحیٰ بن ابو کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے وہ کہتے ہیں کہ ابو مالک اشعری نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ بے شک میری امت میں چار چیزیں جاہلیت کے امور میں سے وہ جنہیں چھوڑنے والے نہیں ہیں حسب نسب میں فخر کرنا۔ نسبوں میں طعن کرنا۔ ستاروں کے ساتھ بارش طلب کرنا۔ میت پر بین کرنا بین کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے پہلے توبہ نہ کرلے تو وہ قیامت کے دن جب اٹھے گی تو اس پر کرتا ہوگا یا پاجامہ پگھلائے ہوئے تانبے سے۔ لب اس پگھلے ہوئے تانبے کے پاجامے ہوں گے اس کے بعد اس پر زرھیں ابالی جائیں گی آگ کے شعلے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابان کی حدیث سے اس نے یحیٰ بن ابو کثیر سے۔

اگر اس کا معارضہ کیا جائے حدیث رسول کے ساتھ جو بنی ہاشم کے منتخب کئے جانے کے بارے میں ہے۔ تو تحقیق شیخ حلیمی نے فرمایا ہے کہ اُس سے مراد فخر نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ان کے مراتب ومنازل ہیں۔ جیسے مثال کے طور پر ایک آدمی کہتا ہے کہ میرا باپ فقیہ تھا تو اس کی مراد فخر نہیں ہوتی بلکہ یہ کہہ کر وہ اس کے حال کی تعریف بتاتا ہے اور اس کی کیفیت بتایا ہے اس کے ماسوا اس کا اور کوئی مطلب مراد نہیں ہوتا۔ اور کبھی اس کی مراد دیکھنے سے اللہ کی نعمت کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو اس کی اپنی ذات پر اور اس کے باپ دادے پر ہوتی ہے یہ بطور شکر کے کرتا ہے اس میں اس کی طرف سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں اس کی طرف سے کوئی فخر ہوتا ہے۔

۵۱۴۳: ..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن جبر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور مسعودی نے ان کو علقمہ بن مرثد حضرمی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چار کام امور جاہلیت میں سے لوگ ان کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے نسبوں میں طعن کرنا۔ میت پر رونا بین کر کے ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا۔ خارش والے اونٹ کی خارش متعدی کرنا (یعنی بیماریوں کا ایک سے دوسرے کو لگنے کا عقیدہ رکھنا۔) کہ ایک کو خارش ہوا ایک سو کو وہ لگا دیتا ہے (یہ خیال رکھنا مگر یہ تو بتائیں کہ) پہلے والے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ جعفر بن عون نے مسعر سے اس نے علقمہ سے اس کو موقوف کیا ہے۔

عاقبت برباد کرنے والی پانچ چیزیں:

۵۱۴۴: ..... ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن احمد بن ابوالفورس حافظ نے بغداد میں ان کو محمد بن جعفر انباری نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو ابوزرعہ حجری نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو ابن عجلان نے۔ ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ چیزیں۔ قوام الظہر میں سے ہیں (ان امور میں سے جو کمر توڑ دیتے ہیں مراد ہے کہ عاقبت برباد کردیتے ہیں۔)

(۵۱۴۲) ..... (۱) فی (ب) دروعها

(۵۱۴۳) ..... (۱) فی ب (مزید) وهو خطأ

والحدیث أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۳۹۵)

۱......والدین کی نافرمانی کرنا۔

۲......اور وہ عورت جس کو اس کا شوہر امین بناتا ہے اور وہ اس کی خیانت کرتی ہے۔

۳......وہ امام خلیفہ بادشاہ لوگ جس کی اطاعت کرتے ہیں اور وہ خود اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

۴......وہ آدمی جو اپنے دل کے ساتھ نفس کے ساتھ خیر کا اور بھلائی کرتے رہنے کا وعدہ کرتا ہے پھر اس کے خلاف کرتا (اپنے آپ سے بھی وعدہ خلافی کرتا ہے)۔

۵......اور کسی انسان کا لوگوں کے نسبوں میں طعن کرنا۔

۵۱۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل بزار شریک محمد بن نصر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو عقبہ بن عامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ایک کو کسی دوسرے پر کوئی فوقیت وفضیلت نہیں ہے مگر دین کے ساتھ یا فرمایا کہ عمل صالح کے ساتھ۔ آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ برائی میں حد سے بڑھ جائے۔ یا بکواس کرے۔ بیہودہ گوئی کرنے والا ذلیل ہو بخیل ہو۔ بزدل ہو۔

۵۱۴۶:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو ابن عبید صفار نے ان کو موسیٰ بن ہارون طوسی نے ان کو یحییٰ بن اسحاق سیلحینی نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا یہ تمہارے نسب تم میں سے کسی پر گالی اور عیب نہیں ہیں۔ ہر ایک تم میں اولاد آدم ہے کسی ایک کو کسی ایک پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر دین کے ساتھ یا تقویٰ کے ساتھ کسی آدمی کے (اچھا نہ ہونے کے لئے یہی بات) کافی ہے کہ وہ بیہودہ بکنے والا فحش گوئی کرنے وا[illegible] بخیل ہو۔

۵۱۴۷:......ہمیں شعر سنائے استاذ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو شعر [illegible] ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر بن مرزبان نے ان کو فضل بن ابوطاہر نے اپنے اشعار۔ جن کا مفہوم یہ ہے آدمی کے لئے یہ بات کافی ہے [illegible] وہ صاحب شرافت ہو اپنی ذات میں۔ اس کا نسب اس کے لئے کافی نہیں ہے (نہ ہی اس کا نسب اس کی شرافت ہے) کیونکہ جس انسان کے ساتھ نسب کی ابتدا ہوئی تھی وہ اس کی طرح نہیں تھا جہاں نسب ختم ہو رہا ہوگا۔ (مثلاً نسب کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی تھی۔ جہاں بھی نسب کو ختم کریں گے وہ آدم جیسے تو نہیں ہوگا۔)

حضرت مغیرہ نے گالی دینے کی غلطی پر تیس غلام آزاد کئے:

۵۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ کے درمیان ایک باغ کے بارے میں جھگڑا ہوا تو حضرت مغیرہ نے ان کو گالی دے دی لہٰذا حضرت عمرو بن العاص نے کہا۔ اے آل ھصیص (پاؤں تلے روندا ہوا) کیا مجھے ابن شعبہ نے گالی دی ہے؟ ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

آپ نے تو جاہلیت والی پکار پکاری ہے حالانکہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل کے دعویٰ اور پکار سے منع فرمایا تھا راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اس غلطی کی تلافی کرنے کے لئے تیس غلام آزاد کئے تھے۔

(۵۱۴۶)......(۱) فی (أ) : کسب والحدیث صححہ الألبانی کما فی المشکاۃ (۴۹۱۰)

(۵۱۴۷)......فی ب : (حسبة)

شیخ احمد نے کہا بعض ان روایات میں سے جو اس باب میں داخل ہیں۔ (یہ ہیں۔)

۵۱۴۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو احمد بن یونس نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن شریک کوفی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو حسن بن عمرو فقیمی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مؤمن نہ تو طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ ہی لعنت کرنے والا نہ ہی بد گو یا بے حیا ہوتا ہے نہ ہی بیہودہ گو بدزبان ہوتا ہے۔

اور قتادہ کی ایک روایت میں ہے نہ فحش گوئی کرنے والا اور بیہودہ بکواس کرنے والا ہوتا ہے۔

لعنت کرنے کی مذمت:

۵۱۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مؤمن لعن طعن کرنے والا بکواس اور بیہودہ گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔

۵۱۵۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن یوسف اور ابوالحسین بن ابو علی سقا نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدیق کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہارون بن سعید سے اس نے ابن وہب سے اور کہا محمد بن جعفر علائی نے اس حدیث میں کہ مؤمن کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

۵۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے انہوں نے کہا کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان بی بی ام درداء کے پاس آدمی بھیجتے تھے وہ آ کر ان کی عورتوں کے پاس رات کو رہتی تھیں اور وہ خود بھی ان سے (دینی مسائل پوچھتے تھے) ایک مرتبہ وہ رات کو اٹھے اور خادمہ کو بلایا اس نے دیر کر دی لہٰذا عبدالملک نے اسکو لعنت کی بی بی ام درداء نے سنا تو فرمایا کہ لعنت نہ کر بے شک ابو درداء نے مجھے حدیث بیان کی تھی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے بے شک لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ تو سفارشی ہوں گے اور نہ ہی گواہ ہوں گے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ اسحاق بن ابراہیم سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۵۱۵۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحیٰی بن ابو کثیر نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ثابت بن ضحاک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان جس چیز کا مالک نہیں ہے اس کی نذر اور منت بھی نہیں ہے، اور مؤمن کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی مثل ہے اور جو شخص دنیا میں اپنے آپ کو قتل کر کے (خودکشی کر لے) قیامت میں اسی چیز کا عذاب دیا جائے گا۔ اور جو شخص اسلام کے علاوہ غیر اسلامی ملت کے ساتھ قسم کھالے جھوٹی قسم۔ وہ ایسے ہے جیسے اس نے کہا۔ اور جس نے مؤمن سے کہا اے کافر وہ اس کو قتل کرنے کی مثل ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ثابت بن ضحاک نے مرفوع کیا ہے نبی کریم تک پھر اس نے اسی کا معنی ذکر کیا ہے علاوہ اس کے کہ اس نے نذر کا ذکر نہیں کیا بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ایوب سے اور یحیٰی بن ابو کثیر سے۔

(۵۱۴۹)......(۱) فی ب : (مزید) وھو خطأ (۲)......سقط من أ أخرجه الحاكم (۱/۱۲) بنفس الإسناد.

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لعنت کرنے کے کفارے میں غلام آزاد کیا:

۵۱۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن عیسٰی بن عبدک رازی نے ان کو ابو عمار عمرو بن تمیم نے ان کو ابن اصفہانی نے ان کو یزید بن مقدام بن شریح نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق کے پاس گذرے وہ کسی غلام کو لعنت کرر ہے تھے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور فرمایا کہ لعنت کرنے والے اور صدیقین ہرگز اچھے نہیں ہو سکتے رب کعبہ کی قسم۔ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نے اس دن اس کی تلافی کے لئے غلام آزاد کر دیا اس کے بعد حضور کی خدمت میں آ کر کہا کہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔

۵۱۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم بزار نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو سالم نے ان کو عمر نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کی شایان شان نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

اور کہا سالم نے کہا کہ میں نے نہیں سنا کہ کبھی حضرت ابن عمر نے کسی کو لعنت کی ہو۔ یا کسی شئی کو لعنت کی ہو۔

۵۱۵۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے اپنے خادم کو لعنت کرنے کا ارادہ کیا۔ اور یوں کہا **اللھم** الخ (کہنا چاہتے تھے **العن اللّٰہ** تو اس کو لعنت کر مگر سوچا کہ یہ ایسا کلمہ ہے جس کو کہاں بھی میں پسند نہیں کرتا لہذا بیچ لفظ میں اپنی زبان کو روک لیا اور پورا لفظ لعنت کرنے کا استعمال نہ کیا۔

۵۱۵۷:.....اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے زہری سے اس نے سالم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی اپنے خادم کو لعنت نہیں کی تھی ہاں ایک خام کو ایک بار کہہ دی تھی لہذا پھر انہوں نے (اس کی تلافی کرنے کے لئے) اس کو آزاد کر دیا تھا۔

۵۱۵۸:.....اور میں نے سنا ہے زہری سے وہ کہتے تھے وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام) اپنے غلام کو مار لیتے تھے مگر اس کو لعنت نہیں کرتے تھی۔ (زبان کی حفاظت کا یہ عالم تھا۔)

۵۱۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے کہ حضرت حذیفہ نے کہا۔ نہیں ایک دوسرے کو لعنت کرتی کوئی قوم مگر ان پر بات پکی ہو جاتی ہے۔

۵۱۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم ''ح'' ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو مسلم نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ بن جندب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی لعنت کسی پر نہ بھیجو نہ ہی اللہ کی غضب کی نہ ہی اللہ کی جہنم کی کسی کو بد دعا دو۔

دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۵۱۶۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو حماد نے یعنی ابن سلمہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرۃ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لعنت کی اللہ کے غضب کی اور اللہ کی آگ کی بد دعا کسی کو نہ دیا کرو۔

(۵۱۵۴).....(۱) في ب (غندر)

(۵۱۶۱).....أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۱۰) وفي الأصل (لاتلعنوا بدلاً من (لاتلاعنوا)

لعنت بعض صورتوں میں لعنت کرنے والے شخص کی طرف لوٹ جاتی ہے:

۵۱۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد احمد بن صالح نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو ولید بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نمران سے وہ ذکر کرتے تھے ام درداء سے وہ کہتی تھیں کہ میں نے سنا ہے ابودرداء سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ بندہ جب کسی شئی کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس کے بعد دائیں بائیں گھومتی ہے۔ پس جس وقت اس کو کوئی راستہ نہیں ملتا تو پھر وہ اس کی طرف جاتی ہے جس کے لئے لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس کا اہل ہوتا ہے تو ٹھیک ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

کہا ابوداؤد نے اور کہا مروان بن محمد نے یعنی رباح بن ولید نے انہوں نے ان سے سنا اور یہ ذکر کیا کہ یحییٰ بن حسان بھی ان میں ہیں۔ اور اسی مفہوم میں ابوالعالیہ کی حدیث بھی ہے۔ اور وہ مروی ہے اور یہ مذکور ہے ہوا کو گالی دینے کی فصل میں۔

۵۱۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین جعفی نے عمر بن ذر نے ان کو عیزار بن جرول حضرمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی تھا اسے ابوعمیر کہتے تھے اس نے عبداللہ کے ساتھ بھائی بندی کر رکھی تھی۔ حضرت عبداللہ کا اس کے گھر میں آنا جانا تھا۔ ایک مرتبہ حسب عادت اس کے گھر میں آئے تو وہ گھر میں نہیں تھے۔ لہٰذا وہ ان کی اہلیہ کے پاس رک گئے۔ ابھی وہ اسی کے پاس ہی رکے ہوئے تھے کہ اتنے میں اس عورت نے اپنی خادمہ کو کسی کام سے بھیجا مگر اس نے دیر کردی۔ لہٰذا مالکن نے کہا اللہ اس کو لعنت کرے اس نے دیر کردی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ جملہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر نے اس عورت کے پاس بیٹھنا پسند نہ کیا فوراً گھر سے باہر نکل کر دروازے پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابوعمیر بھی آ گئے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کیا آپ اپنے بھائی کے گھر والوں میں اور بچوں میں اندر نہیں گئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں اندر گیا تھا مگر انہوں نے خادم کو کسی کام سے بھیجا تھا اس نے دیر کردی اور انہوں نے اس کو لعنت کردی ہے جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے کہ جب لعنت۔ لعنت کرنے والے کے منہ سے نکل جاتی ہے تو وہ راستہ دیکھتی ہے اگر وہ اس طرف راستہ پاتی ہے جس کی طرف متوجہ کی گئی تھی۔ تو ٹھیک ورنہ وہ لوٹ آتی اس کی طرف جس سے نکلی تھی۔ بے شک میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ہو جاؤں شل راستے لعنت کے۔ (کہ کہیں لعنت مجھ سے گذر کر ہی نہ جائے۔)

ایک عورت کے سواری پر لعنت بھیجنے کا واقعہ:

۵۱۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور عارم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابن مہلب نے ان کو عمران بن حصین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ فلاں عورت ہے۔ اس نے اپنی سواری کو لعنت کی ہے، آپ نے فرمایا کہ پھینک دو اس کو سواری سے یہ خود ملعون ہے راوی کہتا ہے کہ (ایسے لگ رہا ہے) جیسے کہ میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں تیز رفتار اونٹنی تھی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوربیع سے اس نے حماد سے اور اس کو روایت کیا ہے ثقفی وغیرہ نے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ پھر اس کو کوئی جگہ نہیں دیتا تھا۔

اور ابوبردہ اسلمی کی روایت میں نبی کریم سے روایت ہے اس قصے میں کہ۔ تمہارے ساتھ ہم سفر نہ رہے وہ اونٹنی جس پر اللہ کی لعنت ہے۔ یا

(۵۱۶۲) (۱) فی الأصل قال وهو خطا — اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۹۰۵)

(۵۱۶۳) (۱) فی أ: (جدل) وهو خطأ — (۲) فی ب: فيها

جیسے ہی آپ نے فرمایا تھا۔

۵۱۶۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابوبرزہ نے کہ ایک لونڈی ایک اونٹ پر یا سواری پر سوار تھی۔ اس پر کچھ اور لوگوں کا سامان بھی تھا۔ دو پہاڑوں کے درمیان چل رہی تھی اچانک پہاڑ نے ان کو بھینچ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف لائے جب اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگی کہ جو میں نے اللھم العنھا. کی بددعا کی تھی (یعنی اے اللہ اس کو لعنت کر) وہی اتر پڑی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے اس لڑکی کا مالک۔ وہ سواری یا وہ اونٹ ہمارے ساتھ ہم سفر نہ رہے جس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔ یا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے کئی طریقوں سے اس نے سلیمان تیمی سے۔

۵۱۶۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو لیث نے ان کو ابن عطیہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ھذیل۔ اگر کسی بکری کو لعنت کر لیتے تھے تو اس کا دودھ نہیں پیتے تھے اور اگر مرغی کو لعنت کرتے تو اس کا انڈا نہیں کھاتے تھے۔

۵۱۶۷:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی علی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن مالک نکری نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالجوزا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی شئی کو لعنت نہیں کی اور نہ ہی ملعون چیز کھائی ہے اور نہ ہی کبھی کسی کو اذیت دی ہے۔

جہنم میں عورتوں کی کثرت:

۵۱۶۸:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحازم حافظ نے ان کو ابوعمر اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے بکر بن مضر نے ان کو ابن ہاد نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا۔ اے عورتوں کی جماعت تم لوگ صدقہ ضرور دو اگرچہ تمہارے زیور کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور استغفار کی ضرور کثرت کرو میں نے تم لوگوں کو کثرت کے ساتھ جہنم میں دیکھا ہے۔ ان میں سے ایک عورت نے جو کہ ذرا مضبوط اور پکی عقل والی تھی پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمیں کیا ہوا کیوں ہم جہنم میں زیادہ دیکھی گئی۔ آپ نے جواب دیا۔ تم لوگ کثرت کے ساتھ لعنت کرتی ہو۔ اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ حالانکہ نہیں ہے کوئی ناقص عقل اور ناقص دین والی جو صاحب عقل پر زیادہ غالب ہو تم سے۔ اس عورت نے کہا یا رسول اللہ ہمارے دین اور عقل کی ناقص (ادھورا) ہونے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دو عورتوں کی شہادت برابر ہے ایک آدمی کی شہادت کے۔

یہ دلیل ہے اس کے عقل کے کم ہونے کی۔ عورت ٹھہری رہتی ہے کئی کئی راتیں نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی رمضان کا روزہ رکھتی ہے یہ اس کے دین کی کمی ہے۔

اس کو روایت کیا مسلم نے صحیح میں ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے اس نے بکر بن مضر سے۔

مرغ کو لعنت اور گالی دینے کا حکم:

۵۱۶۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو مسلم زنجی نے ان کو صالح بن کیسان نے کہ مرغا چیخا نبی کریم کے پاس لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کو گالی دے دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغی کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

(۵۱۶۷)۔۔۔ (۱) فی ب (حماد بن عمرو بن مالک النکری)

(۵۱۶۸)۔۔۔ (۱) فی ب (الأسلمی) (۲)۔۔۔سقط من (ا)

یہ روایت منقطع ہے اور اختلاف کیا گیا ہے صالح بن کیسان سے۔

۵۱۷۰:.....ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر نے ان کو ابو جعفر بن رحیم نے ان کو ابو عمرو اور احمد بن حازم نے ان کو سوید بن سلیمان نے ان کو مسلم بن خالد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو صالح بن محمد نے ان کو مسلم نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو مسعود نے ایک مرتبہ مرغے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آواز لگائی اور حضور کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے ایک آدمی نے ان میں سے کہا اللہ اس کو لعنت کر لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو لعنت نہ کرو یا فرمایا کہ تم اس کو گالی نہ دو یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

اور جناح کی حدیث میں ہے ان کے والد سے اس نے ان کے دادا سے۔ کہ بے شک نبی کریم کے پاس ایک مرغا چیخا تو ایک آدمی نے کہا۔

اے اللہ۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو عبیداللہ بن عتبہ نے ان کو زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مرغے کو لعنت دی تھی تو نبی کریم نے فرمایا تھا کہ۔ تم اس کو لعنت نہ کرو وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

۵۱۷۲:.....ہمیں خبر دی استاد ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرغے کو گالی نہ دو وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ کہا ابو داؤد نے ایک بار عبدالعزیز سے اس نے صالح سے ان کو عبداللہ بن ابو قتادہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ یہ میرے نزدیک زیادہ ثابت ہے۔

۵۱۷۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ان کو ابو بکر بن حسن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ حبشون نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز یعنی ابن ابو سلمہ نے حبشوں نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا اسناد اول کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ مرغے کو گالی دینے سے اور فرمایا کہ بے شک وہ نماز کے لئے جگاتا ہے اور ابن نصر کی روایت میں ہے کہ نماز کے لئے اذان دیتا ہے۔

۵۱۷۳:.....مکرر ہے۔ اور عبدالعزیز سے بھی روایت ہے کہ اس نے محمد سے اس نے صالح بن کیسان سے اس نے عبداللہ بن عتبہ سے اس نے زید بن خالد سے اس نے نبی کریم سے انہوں نے فرمایا کہ مرغے کو گالی نہ دو بے شک وہ نماز کی اذان دیتا ہے۔

۵۱۷۴:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حسین بن حریث نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے۔ پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے۔

۵۱۷۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو حجی نے ان کو علی بن ابو علی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(۵۱۷۲)....(۱) سقط من (ب) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۵۷)

(۵۱۷۳)....(۱) سقط من (أ)

☆.... مابين المعكوفين سقط من أ وأثبتناه من ب

(۵۱۷۳)....(۱) سقط من (ا)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک خاص مرغا ہے جس کے پاؤں ستاروں میں ہیں گردن اس کی عرش کے نیچے لپیٹی ہوئی ہے جب رات میں کوئی عطااور بخشش ہوتی ہے تو وہ فرشتہ چیختا ہے سبوح ،قدوس ۔لہذا مرغا چیختا ہے۔

شیخ نے کہا کہ اس اسناد کے ساتھ علی بن ابوعلی بھی کا تفرد ہے اور وہ ضعیف تھا اور روایت کیا گیا زھدم بن حارث سے اس نے عرس بن عمیرہ سے اس نے نبی کریم سے اس سے بھی زیادہ مکمل طور پر۔

۵۱۷۶:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابوعبداللہ نے دمشق میں ان کو علی بن ابی علی لھبی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے سفید مرغا لینے کا حکم دیا تھا یہ روایت ایسی اسناد کے ساتھ منکر ہے۔لھبی اس کے ساتھ متفرد ہے اور اس بارے میں ایک مرسل روایت بھی ہے جو اس سے زیادہ بہتر ہے۔

سفید مرغا پالنے والا تین چیزوں سے محفوظ رہے گا:

۵۱۷۷:......ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن محمد بن اسماعیل نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمر بن محمد بن زید نے ان کو عبداللہ بن عمر بن خطاب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک مرغا نماز کے لئے اذان ... جو شخص سفید مرغا پالے گا تین چیزوں سے محفوظ رہے گا شیطان کے شر سے۔اور جادو سے اور کاھن سے۔

۵۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے ان کو عبدالوہاب بن نجدہ نے ان کو ولید نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسو کا ذکر کیا کہ بے شک وہ تو نماز کے لئے جگاتا ہے۔

پسو پر لعنت بھیجنے سے منع کیا گیا:

۵۱۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر محمد بن بشار نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو سعید بن ابوحاتم نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے پسو پر لعنت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اس کو لعنت نہ کرو اس نے انبیاء میں سے ایک نبی کو نماز کے لئے جگایا تھا۔

۵۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالحسین جعفر بن محمد بن مشکال ان کو ابوعمران موسیٰ بن ہارون نے بغداد میں ان کو ابوالحجاج نصر بن طاہر نے بصرہ میں سنہ چھتیس میں وہ کہتے ہیں میں نے سنا تھا سوید سے پینسٹھ میں یعنی سوید بن ابراہیم سے ان کو خبر دی حاتم صاحب طعام نے انہوں نے سنا قتادہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پسو کو گالی دیتے سنا تو فرمایا اس کو گالی نہ دو اس نے انبیاء میں سے کسی ایک نبی کو نماز فجر کے لئے خبردار کیا تھا۔

۵۱۸۱:......کہتے ہیں ابواحمد بن عدی حافظ نے اس میں جو پہلی خبر دی مالینی نے اس سے اسی حدیث کے بعد یہ حدیث صفوان بن عیسیٰ کے نام سے معروف ہے۔اس نے سوید بن ابوحاتم سے اس نے قتادہ سے اس نے انس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

اور اس کے ساتھ حدیث بیان کی ہے قتادہ سے اس نے انس سے ان احادیث میں جن کو سعید بن بشیر نے حدیث بیان کی ہے۔

(۵۱۷۸)......(۱) فی أ (سعید بن بشیر بن محمد قاضی بیروت)

(۵۱۸۰)......(۱) فی الأصل (ابو الحسین بن جعفر بن محمد بن عبداللّٰہ) (۲)...... سقط من (أ)

(۵۱۸۱)......(۱) فی ب (کما)

گدھے کو بددعا دینے کا حکم:

۵۱۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن ھشیم بن حماد نے ان کو محمد بن کثیر نے اوزاعی سے اس نے حسان سے کہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا گدھے نے پھسل کر اسے گرادیا اس نے گدھے سے کہا کہ تو ہلاک و برباد ہوجائے تو دائیں طرف والے فرشتے نے بائیں طرف والے سے کہا کہ یہ نیکی نہیں ہے لہٰذا تو اس کو لکھ لے۔ اور بائیں طرف والے نے دائیں طرف والے سے کہا کہ یہ بدی نہیں ہے لہٰذا تو اس کو لکھ لے لہٰذا وحی کی گئی، کہا گیا کہ آواز دی گئی کہ جس چیز کو دائیں طرف والا چھوڑ دے تم اسے لکھ لو۔

۵۱۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزون نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ابوتمیمہ ہجمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہونے والے سے۔ کہ بے شک وہ ایک مرتبے گدھے کی سواری پر رسول اللہ کے پیچھے سوار تھا گدھا پھسلا۔ اس نے کہا مرجائے ذلیل ورسوا ہوجائے شیطان (یعنی گدھے کے بارے میں کہا تھا) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہو کہ تو شیطان ہلاک ہوجا ذلیل وخوار ہوجا۔ بے شک تو جب یہ کہے گا تو شیطان پھولے گا اور خوش ہوگا اور کہے گا کہ میں نے اپنے سامنے اس کو گرادیا ہے۔ بلکہ تم یوں کہو بسم اللہ۔ تو وہ اس سے چھوٹا ہوجاتا ہے حتیٰ کہ مکھی سے بھی زیادہ ذلیل ہوجاتا ہے۔

۵۱۸۴:.....اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو خلاد نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے احول نے ان کو ابوتمیمہ نے ان کو ردیف نبی نے کہ ان کا گدھا بدکا تھا تو انہوں نے کہا تھا۔ دور ہو شیطان۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ دور ہو شیطان۔ یا ہلاک ہو شیطان۔ بے شک وہ بڑا ہو کر پہاڑ کا مثل ہوجاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی طاقت کے ساتھ ان کو گرادیا ہے اور جب کوئی کہتا ہے۔ بسم اللہ تو شیطان چھوٹا ہوجاتا ہے ذلیل ہوجاتا یہاں تک کہ مکھی کی مثل ہوجاتا ہے۔

۵۱۸۵:.....اور روایت کیا ہے اس کو معمر بن راشد نے ان کو عاصم نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے ان کو اس نے جو نبی کریم کے پیچھے سوار تھے۔ کہتے ہیں میں حضور کے پیچھے سواری پر تھا گدھے پر گدھے نے ٹھوکر کھائی تو میں نے کہا کہ ذلیل ہوجائے شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ ذلیل ہوجائے شیطان۔ جب اسے کہتے ہو تو وہ اپنے دل میں اتراتا اور بڑا ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ کہتا کہ میں نے اپنے غلبے اور طاقت سے ان کو گرادیا ہے اور جب کوئی کہتا ہے۔ بسم اللہ تو اس کا نفس چھوٹا اور ذلیل ہوجاتا ہے۔ یہاں تک چھوٹا مثل مکھی کے ہوجاتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے کہا جاتا تھا کہ کوئی ایک ایسا نہیں ہے جو کسی شئی کو گالی دیتا ہے دنیا میں سے جانور وغیرہ کو اور یوں کہتا ہے کہ اللہ تجھے ذلیل کرے رسوا کرے۔ اللہ تجھے لعنت کرے۔ مگر وہ جانور وغیرہ چیز کہتی ہے کہ اللہ اس کو رسوا کرے یہ ہم سے زیادہ اللہ کا نافرمان ہے۔

(۵۱۸۳) (۱) سقط من (أ) (۵۱۸۴)..... (۱) سقط من (أ)

(۵۱۸۵) .أبو تميمة الهجيمي : هو طريف بن مجالد

فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ حالانکہ ابن آدم بڑا نافرمان ہے اور بڑا ظالم ہے۔

۵۱۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں لعنت کرتا زمین کو کوئی ایک شخص مگر وہ کہتی ہے اللہ لعنت کرے ہم میں سے زیادہ نافرمان پر (یعنی انسان پر)۔

۵۱۸۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم طلحہ بن علی بن مقر بغدادی نے بغداد میں ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ھشیم بن خارجہ نے ان کو سلیمان بن عتبہ نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبیس نے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو ابودرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہیں بخش دیا گیا جو کچھ تم جانوروں کے ساتھ زیادتی کا سلوک کرتے ہو تو تمہارے لئے بہت کچھ بخش دے گا۔

۵۱۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن حیان قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو مسیب بن واضح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا۔ کتنی سواریاں ہیں جو اپنے سوار سے اچھی ہیں اللہ تعالیٰ کی زیادہ اطاعت شعار ہیں ذکر اللہ زیادہ کرتی ہیں۔

ایک کیڑے کے بولنے کا واقعہ:

۵۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نضیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم بن احمد تنیسی نے بطور املاء کے جب وہ ہمارے ہاں آئے تھے۔ ان کو حسین بن عثرو شاء نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابوداؤد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صدقہ بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام اپنے عبادت خانے میں تھے کہ وہاں انہوں نے ایک چھوٹا سا کیڑا دیکھا جس کی تخلیق کو دیکھ کر انہیں تعجب ہوا چنانچہ اللہ نے اس کو بولنے کی طاقت عطا کی اور وہ بولا اے داؤد کہ میں اپنے اس صغر اور چھوٹے ہونے کے باوجود اور تیرے بڑے ہونے کے باوجود میں تجھ سے زیادہ اطاعت شعار ہوں۔

۵۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ان الذین یکتمون ماانزلنا من البینات و الهدیٰ.

بے شک جو لوگ چھپاتے ان واضح دلائل کو اور ہدایت کو اللہ نے جو اتاری ہے۔

ابن عطاء نے کہا کہ میں نے کلبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ اس سے مراد یہود ہیں۔ اور کہا کہ جو شخص کسی شئی کو لعنت کرتا ہے جو شئی لعنت کا اہل نہیں ہوتی۔ تو وہ لعنت کسی یہودی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ یہی مراد ہے اس جملے سے کہ:

ویلعنهم اللاعنون

اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے۔

شیخ احمد نے کہا ہے (یہ جو کچھ مذکور ہوا) اگرچہ اس کو لیا ہے اس نے جس نے اس کو ثابت کیا ہے۔ تاہم اس بارے اس آدمی کے لئے رخصت ہے جس کی زبان سے سبقت لسانی ہو جائے لعنت کے ساتھ غیر ارادی طور پر کسی ایسے پر جو اس کا اہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا ہمارے لئے ہماری خطائیں اپنی رحمت کے ساتھ۔

(۵۱۸۷)......(۱) فی ب (المهاصر)

۵۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن محبور دھان نے ان کو حسین بن محمد بن ہارون نے ان کو احمد بن محمد بن نصر لباد نے ان کو یوسف بن بلال نے ان کو محمد بن مروان نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے کلبی نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن مسعود نے یعنی اس آیت میں دوسری وجہ کے ساتھ وہ کہتے ہیں۔کہا عبداللہ بن مسعود نے وہ آدمی ہے جو اپنے ساتھی پر لعنت کرتا ہے کسی ایسے امر میں جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ اس نے فلاں چیز کا ارتکاب کیا ہے پھر وہ ان کو لعنت کرتا ہے لہذا وہ لعنت آسمان کی طرف جلدی جلدی بلند ہوتی ہے مگر لعنت اس کو نہیں پا سکتی جس کی طرف متوجہ کی گئی تھی لہذا اس کی طرف لوٹتی ہے جس نے اس کو بولا تھا اگر اس کو بھی اہل نہیں پاتی تو وہ چلی جاتی ہے اور وہ یہودیوں پر پڑتی ہے۔یہی مراد ہے اس آیت سے کہ:

ویلعنهم اللاعنون

اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے۔

جو شخص ان میں سے توبہ کر لیتا ہے تو لعنت ان سے اٹھ جاتی ہے اور ان میں باقی رہتی ہے جو باقی ہیں یہود سے۔یہی مراد ہے اس آیت سے الا الذين تابوا. مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی الخ۔

(۵۱۹۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ) (۳)...... في ب (عنه)

فصل:......جن امور سے زبان کی حفاظت لازمی ہے،ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کی قسم کھائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

لا تحلفوا بآبآئکم ولا بالطواغیت.

نہ قسم کھایا کرو تم اپنے باپ دادوں کی اور نہ قسم کھایا کرو تم بتوں کی۔

اور دوسری روایت میں ہے۔اور نہ قسم کھایا کرو اپنی ماؤں کی اور نہ ہی شریکوں (بتوں کی) نہ قسم کھایا کرمگر صرف اللہ کی۔اور نہ قسم کھایا کرو مگر یہ کہ تم سچ بولنے والے ہو۔

اور تحقیق ہم نے اس بارے میں احادیث کتاب السنن میں ذکر کی ہیں۔

۵۱۹۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے اور ابوطاہر فقیہ نے بطور قرأت کے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن حسن قطان نے ان کو ابوالازہر احمد بن ازھر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ۔قریش اپنے باپ دادوں کی قسمیں کھاتے تھے۔لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم اٹھانے والا ہے نہ قسم کھائے مگر اللہ تعالیٰ کی۔

بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن دینار کی حدیث سے۔

☆......فی ب والتکثر

فصل

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان چیزوں سے بھی زبان کی حفاظت ضروری ہے:

زبان کی حفاظت کے اس باب کی مناسبت جو چیز اس کے ساتھ ملحق کی جانی چاہئے وہ یہ ہے کہ اس دور کے لوگ عجمیوں کی (غیر معیاری اور غیر تحقیق اور جھوٹی روایات پر مشتمل کتب کو پڑھنے کا شغل اختیار کر چکے ہیں اور انہیں کی طرف میلان پیدا کر لیا ہے۔ ان کو یاد کرنے اور ان کتب کے مندرجات کو بیان کرنے مجالس میں اس کا مذاکرہ کرنے پر شکر کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم.

بعض لوگ وہ ہیں جو کھیل تماشے کی بات کو خرید کرتے ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے بغیر علم کے۔

جھوٹ کو ترویج دینے کا ایک واقعہ:

کہا جاتا ہے کہ مذکورہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ وہ ایسی کوئی کتاب خرید کرتا تھا جس میں عجمیوں کی کہانیاں ہوتی تھیں لہٰذا وہ عربوں سے کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو عاد اور ثمود کے بارے میں خبریں بتاتے ہیں اور میں تمہیں رستم اور اسفند یار کے بارے میں باتیں بتاتا ہوں۔

۵۱۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن محبور دھان نے ان کو حسین بن محمد بن ہارون نے ان کو احمد بن محمد بن نضر نے ان کو یوسف بن بلال نے ان کو محمد بن مروان نے کلبی سے اس نے ابوصالح سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله.

یعنی جو لوگ لھوالحدیث خریدتے ہیں۔ اس مراد ہے باطل حدیث جھوٹی بات لاتے ہیں قرآن کے بدلے میں اور قرآن کی جگہ۔ (جیسے ہمارے آج کے دور کا حال ہے کہ لوگ قرآن کو خیر باد کہہ دیتے ہیں اور جھوٹی روایات جھوٹے قصے کہانیاں جھوٹی اور فرضی حکایتیں بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے) ہیں اور یوں لوگوں کے ایمان بھی اور جیبیں بھی صاف کر جاتے ہیں۔ اور قرآن سے بھی محروم کر دیتے ہیں اس مذکورہ باب کا اور اس کے تحت مندرجہ آیات اور احادیث کا تقاضا ہے ان تمام مصیبتوں سے مسلمان اپنی زبانوں کی حفاظت کریں اور جھوٹی کتابیں نہ پڑھیں بلکہ قرآن مجید اور صحیح اور مستند احادیث کے مجموعوں کو پڑھیں۔ اے اللہ ہم سب کو ہدایات پر استقامت عطا فرما۔ (مترجم)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نضر بن حارث بن علقمہ عجمیوں کی احادیث اور کہانیاں خرید کرتا تھا اور ان کے دور کے کارناموں کو پھر وہ ان کو حدیث روم وفارس۔ اور رستم واسفندیار اور قرون گذشتہ سے روایت کرتا تھا، اور حیرہ اور شام کے بارے میں لکھتا، اور قرآن کی تکذیب کرتا اس طرح کی چیزوں سے منہ پھیر لینا چاہئے ان کو نہیں ماننا چاہئے۔

۵۱۹۵:..... شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑی تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ان بہت سی احادیث سے استدلال کیا ہے جو عجمیوں کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے سے نہی کے بارے میں نبی کریم سے مروی ہیں۔ اور شیخ نے اس روایت کے باطل ہونے کے بارے میں بھی کلام کیا ہے جس کو بعض جاہل۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں عادل بادشاہ نوشیرواں کے عہد میں پیدا ہوا تھا۔

(۵۱۹۴)..... (۱) فی ب (اشتری) (۵۱۹۵)..... (۱) سقط من (أ)

اور ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے بھی اس روایت کے باطل ہونے کی بابت کلام کیا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔ اس کے بعد بعض صالحین نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے سامنے ازراہ سوال وہ کلام بیان کیا جو کچھ ابوعبداللہ نے کہا تھا لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی اس حدیث کی تکذیب اور ابطال کے بارے میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ہرگز ایسی بات نہیں کہی تھی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہوتی یہ اس کا اطلاق اس کے ساتھ اس کی پہچان اور تعریف کرنے کے لئے ہوتا اور وہ میرے نام کے ساتھ ہوتا جس کے ساتھ اس کو پکارا جاتا تھا اس کی صفت عدالت کے ساتھ اور شہادت عدل کے ساتھ نہیں ہوتا، (جب کہ حدیث مذکور میں صرف ملک عادل کہا گیا ہے۔) اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ لوگ اہل فارس اس کو یوں موسوم کرتے تھے، نو شیروان ملک عادل۔ یہی اس کا نام رکھا گیا تھا اور اسی نام کے ساتھ اس کی ان میں پہچان تھی...... حکمران اور خلیفہ میں عدل تو ہوتا ہے حکم اور فیصلے میں جب کہ حکم اور فیصلہ تو صرف اللہ کا ہے اور بس۔

علم نجوم سیکھنے کا حکم:

۵۱۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک قوم کے لوگ حساب کرتے تھے ابجد کا اور ستاروں میں نظر رکھتے تھے مگر میں (اسلام میں) اس شخص کا کوئی حصہ نہیں سمجھتا جو یہ کام کرتا ہے۔

۵۱۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ان کے ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برقی نے ان کو مسلم نے ان کو حارث نے یعنی ابن عبید نے ان کو عبداللہ بن اخنس نے ان کو ولید بن عبداللہ نے ان کو یوسف بن ماہک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے علم سیکھا نجوم کا اس نے سحر کا ایک شعبہ سیکھا۔

۵۱۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو زعفرانی نے یعنی حسن بن محمد نے ان کو عبدالملک بن عبدالعزیز نے ان کو عقبہ بن اصم نے ان کو عطاء نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے منع فرمایا تھا ستاروں میں نظر رکھنے سے۔

قیامت کی کچھ شرائط:

۵۱۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمرو بن قیس سکونی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے وہ کہتے ہیں کہ۔ قیامت کی شرائط میں سے یہ بات ہے کہ قول ظاہر کیا جائے گا اور فعل چھپایا جائے گا۔ اور قیامت کی شرائط میں سے ہے کہ برے لوگوں کی عزت کی جائے گی۔ اور اچھے لوگوں کی اہانت کی جائے گی۔ اور بے شک قیامت کی شرائط میں سے ہے کہ مثناۃ والے بڑے سردار ہوں گے۔ اس میں تبدیلی نہیں کی جائے گی کہا گیا کہ اے ابوعبدالرحمن ہم کیا کریں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آ جائے آپ نے فرمایا۔

جو بات تمہارے پاس اس شخص سے آئے جس کی ذات اور جس کے دین کے بارے میں تمہیں اطمینان ہے تو اس کی بات کو لے لو اور تم قرآن کو لازم پکڑو کیونکہ وہ مسکوت عنہ ہے یعنی اس کے بارے میں کوئی بحث کی ضرورت نہیں ہے اور اسی کے ذریعے تم جزا دیے جاؤ گے، اور جو شخص عقل رکھتا ہے اس کے لئے قرآن نصیحت کرنے والا کافی ہے۔

(۵۱۹۹)......(۱) فی ب (تسألون)

اور کہا گیا اے ابوعبدالرحمٰن یہ مشاۃ کیا ہے؟ فرمایا کتاب اللہ کے علاوہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔

کتاب اللہ میں بنی اسرائیل کی تحریف کا ذکر:

۵۲۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعبید نے میں نے ایک اہل علم آدمی سے پہلی کتابوں کے بارے میں پوچھا جس نے ان کو پڑھا تھا اور ان کو جانتا تھا مشاۃ سے اس نے کہا کہ بے شک بنی اسرائیل کے احبار اور رھبان نے (مولویوں اور پیروں نے) موسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک کتاب وضع کی تھی باہمی اتفاق سے اس بنیاد پر جو انہوں نے آپس میں طے کی تھی بغیر کتاب اللہ کے انہوں نے اس کا نام مشاۃ رکھا تھا گویا کہ انہوں نے اس میں اپنی مرضی کی ہر بات داخل کر دی تھی اور کتاب اللہ کے خلاف اپنی مرضی کی ہر تحریف کر دی تھی۔

ابوعبید اللہ نے کہا کہ اس گذشتہ روایت سے آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرو والی حدیث کی تاویل اور مطلب سمجھ لیا ہوگا کہ انہوں نے مکرر سمجھا ناپسند کیا اہل کتاب سے کوئی روایت لینے کو اسی معنی کی وجہ سے۔ اور ابن عمرو کے پاس کئی کتابیں تھیں جو جنگ یرموک میں ان کو ہاتھ لگی تھی میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ یہ کتب انہوں نے یہ جاننے کے لئے رکھی تھیں کہ تاکہ پتہ ہو کہ ان میں کیا کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا توراۃ کے بعض صفحات پڑھنے کا واقعہ:

۵۲۰۱:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو جابر جعفی نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم کے پاس پہنچے ایک تحریر لے کر جس میں توراۃ کے بعض مقام لکھے ہوئے تھے۔ عرض کیا کہ یہ چند تحریریں ہیں جو مجھے اہل کتاب کے ایک آدمی کے ساتھ ملی ہیں میں ان کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں (یہ سنتے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصے سے بدل گیا بڑے شدید طریقے سے جو کہ میں نے ایسا غصہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ عبداللہ بن حارث نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ کا چہرہ نہیں دیکھ رہے۔

لہٰذا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو ارشاد فرمایا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام اتر آئے اور تم لوگ اس کی اتباع کرنے لگ جاؤ اور مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے میں نبیوں میں سے (آخری ہوں اور امتوں میں سے آخری ہوں) نبیوں میں سے تمہارے حصے کا میں ہوں اور امتوں میں سے تم میرے حصے کے ہو۔

۵۲۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے کہ عمر بن خطاب ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر وہ اس کو سنتے رہے انہوں نے اس کو اچھا سمجھا اور اس آدمی سے کہا میرے لئے بھی اس تحریر میں سے لکھ دو اس نے کہا کہ اچھا۔ لہٰذا عمر نے ایک چمڑا خریدا اور لکھنے کے لئے صاف کیا جو اس کے حوالے کیا اس نے چمڑے کی دونوں جانب لکھ دیا اس کے بعد عمر اس کو لے کر نبی کریم کے پاس لے کر آئے اور اس کو حضور کے سامنے پڑھنے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا انصار کے ایک آدمی نے اس تحریر پر ہاتھ مارا یعنی ہاتھ مار کر چھین لی اور کہنے لگے تیری ماں تجھے گم پائے غصہ سے اے عمر ابن خطاب کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ نہیں دیکھ رہے اور ان پر یہ تحریر پڑھے جا رہے ہو اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں فاتح اور خاتم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں جامع

(۵۲۰۲).....(۱) فی ب (اتکتب)

کلمات دیا گیا ہوں اور سورتوں کے آغاز دیا گیا ہوں۔ اور میرے لئے بات مختصر کردی گئی ہے انتہائی اختصار۔ نہ ہلاک کردیں تم کو حیران پریشان لوگ۔ (یعنی دین میں حیران و پریشان غیر مطمئن)۔

توراۃ کی تعلیم کا حکم:

۵۲۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر احمد بن یوسف ضبعی نے ان کو محمد بن احمد بن ہارون نے عودی نے ان کو شاذ کونی نے ان کو یوسف بن خالد نے ان کو ابوالنصر بن عبداللہ نے انہوں نے سنا خالد بن سائب سے وہ اس کو حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توراۃ کی تعلیم کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ تم اس پر ایمان تو لے آؤ مگر اس کی تعلیم حاصل نہ کرو۔ تم اس کتاب کی تعلیم حاصل کرو جو تمہاری طرف اتاری گئی ہے اور اس کے ساتھ ایمان بھی لاؤ۔ یوسف بن خالد کے سوا دیگر راوی اس سے زیادہ بکا راوی ہے۔

۵۲۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صغانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو خبر دی عبداللہ بن عبداللہ نے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا اے مسلمانوں کی جماعتیں تم لوگ اہل کتاب سے کس شئی کے بارے میں پوچھتے ہو۔ حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ نے رسول کے اوپر نازل کی ہے تازہ ترین ہے اللہ کے بارے میں تم اس کو خالص طریقہ پر جانتے ہو۔ وہ کتاب پرانی نہیں ہوئی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ تمہیں بتا چکے ہیں کہ اہل کتاب نے کتاب اللہ میں تبدیلی کردی تھی اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھ لی تھی۔ اور یہ کہنے لگ گئے تھے کہ یہی اللہ کی طرف سے ہے یہ سب کچھ انہوں نے حقیر و ذلیل قیمت اور پیسہ کھانے کے لئے کیا تھا۔ کیا اللہ نے تمہیں منع نہیں کیا ان سے پوچھنے سے اس علم کے ذریعے جو تمہارے پاس آچکا ہے۔ اللہ کی قسم ہم نے اہل کتاب کے کسی آدمی کو کبھی بھی تم لوگوں سے کوئی مسئلہ پوچھتے نہیں دیکھا جو تمہارے اوپر نازل ہوا ہے۔

یہ شعیب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔

۵۲۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حفصہ نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تحریر لکھی ہوئی لائی تھیں حضرت یوسف کے قصوں کے بارے میں، بکری کے شانے کی ہڈی پر لکھی ہوئی تھی لاکر ان کے سامنے پڑھنے لگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے بدل گیا اور فرمانے لگے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تمہارے پاس خود یوسف علیہ السلام آجائے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تم لوگ اس کی اتباع کرلو اور مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہوجاؤ گے۔

اہل کتاب کی باتوں سے متعلق مسلمانوں کا طرز عمل:

۵۲۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابونملہ نے انصاری نے ان کو ابونملہ نے اس کو خبر دی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ کے پاس ایک یہودی آگیا اور وہاں سے ایک جنازہ گذر رہا تھا۔ یہودی کہنے لگا اے محمد کیا آپ اس جنازے سے کلام کرکے دکھائیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہودی نے کہا کہ یہ کلام کرے گا رسول اللہ نے فرمایا کہ یہودی جو

(۵۲۰۳)......(۱) سقط من (أ) (۲)......سقط من (أ)

(۵۲۰۵)......(۱) في ب (فيه) (۵۲۰۶)......(۱) سقط من (أ)

کچھ تمہیں بیان کریں نہ تو تم اس کی تصدیق کیا کرو اور نہ ہی اس کی تکذیب کیا کرو۔ بلکہ یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اگر ان کی خبر جھوٹی ہوئی تو تم جھوٹ کی تصدیق نہیں کرو گے اور اگر وہ بات سچ ہوئی تو تم اس کی تکذیب سے بچ جاؤ گے۔

۵۲۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عثمان بن عمر بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب توراۃ کو پڑھتے تھے عبرانی زبان میں اور اس کی تشریح اور تفسیر کرتے تھے عربی زبان میں اہل اسلام کے لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو تم اہل کتاب کو سچا مانا کرو نہ ہی ان کو جھوٹا قرار دیا کرو۔ بلکہ کہا کرو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو تمہاری طرف اتاری گئی۔ اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں محمد بن بشار سے اس نے عثمان بن عمر سے۔

۵۲۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عبداللہ بن حبیب نے یہ کہ حضرت ابن عمر نے۔ اپنے غلام سے فرمایا۔ کیا تیرے اندر کوئی خیر و بھلائی ہے تاکہ میں اسی کی بنا پر تجھے آزاد کردوں۔ غلام نے کہا کیا میں آپ کو بتادوں۔ اسی کی مثل کہا گیا ہے۔ اس کو ابن عمر نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھ رہے مجھے کہ میں آزاد کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھے خبر دے رہے ہو کسریٰ کے بارے میں اللہ کی قسم میں تجھے آزاد نہیں کروں گا۔

(۵۲۰۸)......(۱) غیر واضح فی (أ)

فصل:...... بولنے کی حفاظت کرنا اور اس کے آداب کی رعایت کرنا

اپنے نفس کو حقیر و ذلیل کہنے کا حکم:

۵۲۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایک تم میں سے یہ نہ کہا کرے کہ میرا نفس ذلیل اور کمینہ ہو گیا ہے بلکہ یوں کہے کہ میرا نفس سخت اور مسخر ہو گیا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو الطاہر سے اور حرملہ سے اس نے ابن وہب سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن مبارک کی حدیث سے اس نے یونس سے۔

۵۲۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہرگز ایک تمہارا یہ نہ کہے کہ میرا نفس حقیر و ذلیل ہو گیا ہے۔ بلکہ اسے چاہئے کہ یوں کہے میرا نفس مسخر اور سخت ہو گیا ہے۔

۵۲۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خبردار ہرگز تمہارا ایک یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے اسے چاہئے کہ یوں کہے البتہ میرا دل سخت ہو گیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں محمد بن یوسف فریابی سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ہشام سے۔

۵۲۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عمر محمد بن عبد الواحد زاہد صاحب ثعلب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ثعلب نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی ابو نصر نے اصمعی نے کہ عرب کہتے ہیں کہ۔ لقست نفسی یعنی خبث نفسی۔ میرا نفس فسادی ہو گیا ہے۔ اور اس سے نہی بھی اسی قبیل سے ہے۔ جس کے الفاظ بھی یہی ہو کہ تم میں سے کوئی ایک ہرگز نہ کہے کہ خبث نفسی کہ میرا نفس مفسد ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے۔

۵۲۱۳:...... فرماتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ثعلب نے ان کو ابن عرابی نے وہ کہتے ہیں کہ عرب کہتے ہیں۔

لقست نفسي اى ضاقت.

میرا نفس سخت ہو گیا ہے یعنی دل تنگ ہو گیا ہے۔

انگور کو الکرم کہنے کا حکم:

۵۲۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہی ہے وہ جس کی ہمیں خبر دی ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہ کہے ایک تمہارا انگور کے بارے میں۔ الکرم۔ سوائے اس کے نہیں کہ کرم تو مسلمان آدمی ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ قدیم عربی زبان میں الکرم۔ انگور کی بیل کو کہتے تھے۔ عام معروف لفظ انگور کے لئے عنب مشہور ہے۔ جس کی استعمال قرآن میں موجود ہے۔

(۵۲۰۹:...... (۱) فی ب (بحر) (۲)...... سقط من (أ)

(۵۲۱۱)...... (۱) سقط من (أ)

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابن مسیب کی ابو ہریرہ سے روایت ہیں۔

۵۲۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو لیث نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے ان کو عبدالرحمن اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی آدمی یہ بالکل نہ کہے انگور کے بارے میں کہ یہ الکرم ہے (یعنی باعزت۔ پاکیزہ ترین) کیونکہ وہ مرد مسلم ہوتا ہے لیکن یوں کہو انگوروں کے باغ۔

۵۲۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب وراق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن مکرم فراز سے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم یہ نہ کہو الکرم۔ بلکہ یوں کہو عنب (انگور) جال وغیرہ رسیاں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے عثمان بن عمر سے۔

کھیتی کی کاشت کو اپنی طرف منسوب کرنا:

۵۲۱۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین محمد بن علی بن مخلد مفید نے بغداد میں ان کو ابوحفص عمر بن محمد بن علی بن زیات نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابوعوف بیرونی نے ان کو مسلم بن ابومسلم جرمی نے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی ایک تم میں سے ہرگز یہ نہ کہے زراعت کی میں نے کھیتی کاشت کی ہے بلکہ یہ کہے کہ حرثت۔ کہ میں نے بیج بویا ہے۔ مٹی میں بیج ڈالا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

أأنتم تزرعونه ام نحن الزارعون۔

کیا تم اس کو کھیت بناتے ہو یا ہم کھیت بنانے والے ہیں۔

گویا اللہ تعالیٰ نے لفظ زرع کی نسبت بندوں سے ہٹا کر اپنی طرف کی ہے بندوں کی طرف لفظ حرث نسبت کی ہے۔ فرمایا افرأیتم ماتحرثون بتاؤ بھلا جو تم زمین میں بیج پھینک کر آتے ہو۔

۵۲۱۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلف بن عمرو بن ہشیم طعام فروش ابوالقاسم نے ان کو مسلم بن ابومسلم جرمی نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔

اپنے سردار، اپنے غلام کو کن الفاظ کے ساتھ پکارنا چاہئے؟:

۵۲۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داستہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے حبیب بن شہید نے اور ہشام نے ان کو محمد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہرگز نہ کہے تم میں سے کوئی آدمی میرا بندہ اور میری امۃ، اور ہرگز نہ کہے کوئی غلام اپنے مالک کو ربی یا۔ ربتی۔ میرا رب۔ میری ربہ۔ بلکہ یوں کہے۔ مالک میرا مملوک ہے یہ میری باندی ہے یہ جوان عورت یا یوں کہے میرا سرداد۔ میری سیدہ۔ مالکن۔ اس لئے کہ تم سب کے سب مملوک اور غلام ہو۔ رب صرف اللہ ہے۔

بخاری میں منقول ہے ھمام بن منبہ سے اور ابوصالح سے اور ابو ہریرہ سے۔

(۵۲۱۶)......(۱) سقط من (ا)

(۵۲۱۹)...... اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۹۷۵)۔

۵۲۲۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن اشیب نے ان کو عقبہ اصم نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی آدمی کسی منافق آدمی سے یا سیدی اے میرے سردار، اے میرے مالک کہہ دے تو اس نے اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کرلیا ہے۔

۵۲۲۱:۔۔۔ اور ہم نے روایت کی ہے قتادہ سے اس نے عبداللہ بن بریدہ سے اسی مفہوم میں اس باب کی جز اول میں۔

۵۲۲۲:۔۔۔ اور ہم نے کتاب السنن وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کیا ہے وہ اس باب میں داخل نہیں ہے نبی کریم کا ارشاد ہے یوں نہ کہا کرو جو کچھ اللہ چاہے اور جو کچھ فلاں آدمی چاہے۔ بلکہ یوں کہو اللہ جو کچھ چاہے گا اس کے بعد جو فلاں چاہے گا۔

خطبے میں ومن یعصھما کہنے کا حکم:

۵۲۲۳:۔۔۔ اور وہ چیز جو ہم نے بھی روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک خطیب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دی اور خطبے میں یوں کہا:

من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد

جس نے اللہ کی اطاعت کی اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی۔

و من یعصھما فقد غوی

اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تحقیق وہ گمراہ ہوگیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

بئس الخطیب انت

تم برے خطیب ہو۔

تم یوں کہو:

من یعصی اللہ و رسولہ فقد غوی

جس نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تحقیق وہ گمراہ ہوگیا۔

زبان کی لغو کلام سے حفاظت کے متعلق چند روایات:

۵۲۲۴:۔۔۔ ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے قیل وقال کو ناپسند فرمایا تھا۔

یعنی یوں کہنے کو ناپسند فرمایا تھا۔ کہ یوں کہا گیا ہے۔ اور فلاں یوں کہتا ہے مراد ہے کہ لوگوں کی باتوں کو لوگوں کے قول کو ذکر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

۵۲۲۵:۔۔۔ ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمان میں ہے کہ بری سواری آدمی پر سواری کرتا ہے۔

تبصرہ:۔ بولی اور گویائی کی حفاظت کے حوالے سے جو کچھ روایات وغیرہ بیان ہوتی ہیں یہ سب اس بات پر ہی دلالت کرتی ہیں کہ وہ خبریں وہ کہانیاں وہ باتیں جو ملمع کرکے آراستہ کرکے بنا سنوار کر پیش کی جاتی ہیں (جو درحقیقت غلط ہوتی ہیں) ان کو بیان کرنا ذکر کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے ان سے۔

(۵۲۲۰) (۱) فی ب (عقبة) (۵۲۲۳) ۔۔۔ فی ب (ومما)

۵۲۲۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے ان کو عبید اللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ ام عاصم کا نام عاصیہ رکھا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر اس کا نام جمیلہ رکھا۔

اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے۔اور کہا گیا ہے یہ حدیث میں ہے کہ عمر کی بیٹی تھی۔

بعض صحابہ کے ناموں کی تبدیلی:

۵۲۲۷:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن حیان تمار نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو زرار نے ان کو سعد ہشام نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک آدمی کو شہاب کہا جارہا تھا آپ نے فرمایا کہ شہاب نہیں بلکہ تم ہشام ہو۔ بے شک شہاب شیطان کا نام ہے۔

۵۲۲۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابن نمیر نے ان کو عبدہ نے ان کو ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک زمین پر ہوا اس کا نام عذرۃ رکھا گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام خضراۃ۔ سرسبز زمین رکھا۔(عذرۃ کا مطلب ناپاک زمین یا گندگی والی تھا)۔

۵۲۲۹:.....ہمیں خبر دی ابن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو اسود بن شیبان نے ان کو خالد بن سمیر نے ان کو بشیر بن نھیک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی۔رسول اللہ کے بشارت دینے والے نے یعنی بشیر بن خصاصیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بشیر رکھا تھا اور اس کا نام اس سے پہلے زحم تھا (جس کا مطلب ہے تنگی کرنا ہجوم کرنا۔)

۵۲۳۰:.....ہمیں خبر دی علی بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو عبد اللہ بن حارث بن ابذی مکی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میری ماں رائطہ بنت مسلم نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں جنگ حنین میں رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ کیا نام ہے تیرا میں نے کہا میرا نام غراب ہے۔آپ نے فرمایا کہ تو مسلم ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ تبدیل کرنے کے بارے میں احادیث واخبار بہت ساری ہیں زبان اور بولی کی حفاظت کرنے کے سلسلے میں ہم نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اس کے بارے میں ان روایات کے ذریعے جو ہم نے ذکر کی ہیں مقصود حاصل ہو چکا ہے۔اور توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔لہذا ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

فصل:.......جماع اور صحبت کرنے کے تذکرے کرنے اس پر فخر کرنا ایک دوسرے پر اور مرد وعورت کے درمیان نجی اور جنسی معاملے کو ذکر کرنے سے زبان کی حفاظت کرنی چاہیے

۵۲۳۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو زعفران نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عمر بن حمزہ نے ان کو عبد الرحمٰن بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بڑی امانت (میاں بیوی کی ہوگی) وہ آدمی جو اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور وہ عورت جو آدمی کے پاس آتی ہے اس کے بعد وہ اس کے راز کو فاش کرتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے مروان سے۔

(۵۲۲۷) .....اخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۸۵۲) عن عمرو بن مرزوق. به.

(۵۲۲۹).....اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۱۲۳) (۵۲۳۰) .....(۱) فی ب (الثری) وھو خطأ

۵۲۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبید اللہ بن وھب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو ابوالسمح نے ان کو ابوالھیثم نے ان کو ابوسعید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ السباع حرام۔ کہ سباع حرام ہے۔

حنبل نے کہا کہ کہا ابوعبداللہ نے یعنی احمد بن حنبل نے کہ ابن لھیعہ کہتے ہیں سباع کا مطلب ہے جماع پر آپس میں فخر کرنا۔

فصل:.....ہوا کے جھونکوں کے وقت زبان کی حفاظت کرنا

۵۲۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ابوالسوس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے زہری نے ان کو حدیث بیان کی ہے زرقی نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ سفر میں مکے کے راستے میں لوگوں کو سخت ہوا نے پکڑ لیا تھا حضرت عمر بھی حج کے لئے جارہے تھے۔ ہوا شدید ہوگئی۔ حضرت عمر نے اپنے قریب والوں سے پوچھا کہ ہوا کس چیز سے ہوتی ہے۔ انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے اس بارے میں پوچھا ہے میں نے اپنی سواری کو حرکت دی حتیٰ کہ میں نے ان کو پالیا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے ہوا کے متعلق پوچھا ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ کہ ہوا ایک مہربانی ہے اللہ کی مہربانیوں میں سے (یا روح ہے اللہ کی روحوں میں سے) رحمت کو بھی لاتی ہے اور عذاب کو بھی لاتی ہے لہٰذا اس کو گالی نہ دیا کرو بلکہ اللہ سے اس کی خیر طلب کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

۵۲۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین ہلالی نے ان کو عبدالملک بن ابراہیم جدی نے ان کو شعبہ نے ان کو سلمہ بن کہیل نے ان کو ابن عبدالرحمٰن ابزی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ عہد ابوبکر صدیق میں ہوا ای تخت ہو چکی تھی۔ کسی آدمی نے اس کو گالی دے دی۔ تو ان کو میں نے اللہ سے منع کیا کہ ہوا کو گالی نہ دو بلکہ یوں کہو ہم اللہ سے اس کی خیر حاصل ہونے کا سوال کرتے ہیں اور اس خیر کا جو اس میں ہے اور اس کا جس کے ساتھ وہ چلائی گئی ہے اور ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس شر سے جو اس کے اندر ہے اور اس قسم سے جس کے لئے وہ چلائی گئی ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔ روایت کیا ہے اس کو حبیب ابوثابت نے ذر سے اس نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی سے بطور مرفوع روایت کے۔

۵۲۳۵:.....اور ہم نے روایت کیا ہے حدیث عطاء بن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے جب ہوا تیز ہو جاتی تھی۔ اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس خیر کا جو اس میں ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس قسم سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ چلائی گئی ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زید بن اخزم طائی نے ان کو بشر بن عمرو نے ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوسہل بشر بن احمد بن بشر فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سیار فرھاذانی نے ان کو عبیداللہ بن سعید ابوقدامہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو عبداللہ بن عباس نے۔ کہ ایک آدمی نے ہوا کو لعنت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ ہوا کو لعنت نہ کرو وہ تو مامور ہے اس کو تو حکم ملا ہے۔ بے شک جو آدمی کسی شئی کو لعنت کرتا ہے۔ اور وہ لعنت کی اہل نہیں ہوتی لعنت واپس اسی پر لوٹتی ہے، جیسے اس کو روایت کیا بشر بن عمر نے۔

(۵۲۳۵)......(۱) فی أ (یزید) وھو خطأ

۵۲۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے مراد کو اس نے ذکر کیا ہے اور اس نے کہا کہ ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی سے ہوا نے چادر چھین لی تھی رسول اللہ کے عہد میں اس نے اس کو لعنت کی تھی۔ پھر راوی نے حدیث کو مرسل ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس بن مکیال نے ان کو عبدان حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن سعد بن ربیعہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ زمانے کو گالی نہ دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دھر ہوں یعنی خالق دھر ہوں زمانے کا خالق ہوں۔ جس میں دن بھی ہیں تو راتیں بھی ہیں جن کو میں ہی بناتا ہوں اور ان کو میں ہی نیا اور پرانا کرتا ہوں اور میں ہے بادشاہوں کے بعد دوسرے بادشاہ لاتا ہوں۔

فصل:.....مذاق کرنا یا خوش طبعی کرنا

۵۲۳۸:.....تحقیق ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تھا کہ آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں حق اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بچے کے ساتھ خوش طبعی کا واقعہ:

۵۲۳۹:.....ہم نے آپ کی خوش طبعی کے حوالے سے بچے کے بارے میں آپ کی بات روایت کی ہے۔ آپ نے بچے سے پوچھا۔ اے ابوعمیر کیا کیا نغیر نے؟ (عمیر بچہ تھا اس نے ایک چڑیا پال رکھی تھی وہ اڑ گئی تھی جس پر وہ افسردہ تھا آپ نے ازراہ خوش طبعی اس سے پوچھا تھا۔)

۵۲۴۰:.....اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے ذوالاذنین۔ دو کانوں والے۔

۵۲۴۱:.....حضور کا زاہر کے ساتھ بات کرنا۔ جب اس کو خاص کیا تھا۔ حلف سے، اس عبد کو کون خریدتا ہے۔

۵۲۴۲:.....اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آدمی کو یہ فرمانا۔ جس نے آپ سے سوار کرنے کی درخواست کی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم تجھے سوار کریں گے اونٹنی کے بچہ پر۔ اس نے کہا میں اونٹی کا بچہ کا کیا کروں گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اونٹوں کو اور اونٹنیاں ہی جنتی ہیں۔

ہم نے اس طرح کی تمام روایات کتاب السنن میں کتاب الشہادات کے آخر میں ذکر کر دی ہیں۔

جھوٹی مذاق:

بہر حال وہ مذاق جو حق نہ ہو سچ نہ ہو۔ (اس کے بارے میں مندرجہ ذیل روایات آئی ہیں۔)

۵۲۴۳:.....تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوامامہ سے اس بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت کے وسط گھر دلانے کا ضامن ہوں اس آدمی کے لئے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عثمان دمشقی نے ان کو ابوکعب ایوب بن محمد سعدی نے ان کو سلیمان بن حبیب محاربی نے ان کو ابوامامہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۵۲۴۴:.....اور روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دونوں میں ایک نے کہا کوئی بندہ ایمان کی

(۵۲۳۶) اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۹۰۸) وأخرجه الترمذي في البر وقال غريب.

(۵۲۳۸) ...مكرر. (۱) في ب (رفيق)

حقیقت کونہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے۔جھگڑا کرنا اگر چہ وہ حق پر ہواور یہاں تک کہ وہ جھوٹ کوترک کردے باہمی مذاق کرنے میں اگر چاہے تو غالب آسکے۔

۵۲۴۵:......اور دوسرے نے کہا۔کوئی بندہ ایمان کی حقیقت نہیں چھوسکتا حتیٰ کہ وہ جھوٹ کوترک کردے مذاق میں بھی۔اور یہاں تک کہ چھوڑ دے جھگڑا کرنے کو اگر چہ وہ حق پر ہو جانتا ہو کہ اس میں سچا ہے۔راوی نے دونوں کے ساتھ ان دونوں کے ماسوا کو بھی ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۶:......ہم نے روایت کی عمر بن خطاب سے کہ جس کی زیادہ مذاق کرنے کی عادت ہو جائے۔اس کی عزت کم ہو جاتی ہے۔

۵۲۴۷:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوالحسین بن بشران سے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ میری امی نے مجھ سے کہا بچوں سے مذاق نہ کیا کرتو ان کے سامنے ہلکا پڑ جائے گا (یعنی بچوں کے سامنے تیری عزت اور تیرا وقار اور رعب ختم ہو جائے گا۔)

۵۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں۔''ح''

مسعر بن کدام کی اپنے بیٹے کو عجیب وغریب نصیحت:

۵۲۴۸:......مکرر ہے۔اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن عون سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مسعر بن کدام سے وہ اپنے بیٹے کدام سے کہتے ہیں۔شعر جن کا مطلب ہے۔

اے بیٹے میں نے اپنی نصیحت تیرے لئے عطیہ کی ہے لہٰذا تم اپنے شفیق باپ کی بات غور کے ساتھ سنو بہر حال تم مذاق ہو یا جھگڑا کرنا دونوں کو چھوڑ دو یہ دونوں ایسی صفات ہیں کہ میں دونوں کو اپنے کسی دلی دوست کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں۔ میں نے ان دونوں کو جانچا ہے میں ان دونوں کو اچھا نہیں سمجھتا ایک پڑوسی کی طرف سے دوسرے پڑوسی کے لئے ہو یا ایک دوست کی طرف سے دوسرے دوست کے لئے جہالت ونادانی پناہ لیتی ہے آدمی کے ساتھ اس کی قوم میں اور رگ ریشے اس کے لوگوں میں ہوتے ہیں جو بھی ہوں۔

۵۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن ابوالحجاج نے ان کو عیسیٰ بن عبدالعزیز نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے انہوں نے لکھا عدی بن ارطاۃ کی طرف کہ آپ اپنی طرف سے مذاق کرنے سے منع کر دیں مروۃ کو ختم کرتی ہے اور سینے میں بغض اور حسد پیدا کرتی ہے۔

۵۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد مقری نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو محمد بن عبداللہ اسدی نے ان کو عبدالعزیز بن ابوداؤد نے کہ بے شک کچھ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے مصاحب بنے تو انہوں نے ان کو وصیت فرمائی تم لوگ اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑ و وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مذاق کرنے سے بیشک وہ برائی اور خرابی کو کھینچ لاتی ہے۔اور کینہ اور بغض پیدا کرتی ہے۔قرآن مجید کے ساتھ ہم نشینی اختیار کئے رکھو اور اسی کے ساتھ باتیں کرتے رہو پس اگر تمہارے اوپر مشکل گذرے تو پھر کوئی اچھی بات کرو لوگوں کی باتوں میں سے جو اچھی ہے۔اللہ کے نام کے ساتھ چلتے رہو۔

۵۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو محمد بن حسین بن حبیب نے ان کو عون بن سلام نے ان کو عنبسہ عابد نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ۔

بچاؤ تم اپنے آپ کو مذاق سے بے شک وہ آدمی کی تازگی اور رونق کو ختم کر دیتی ہے۔اور اس کے نور کو بجھا دیتی ہے۔

شعب الایمان کا پینتیسواں شعبہ

امانتیں اوران کوان کے اہل کے سپرد کرنے کا واجب ہونا

(۱).....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا.

بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تمہیں یہ کہ پہنچادو تم امانتیں اہل امانت کے پاس۔

(۲)..... **فان امن بعضکم بعضاً فلیؤ دالذی أتمن امانتہ'.**

اگر بعض تمہارا بعض کوامانت دے تو جس کے پاس امانت ہے اسے وہ امانت پہنچادینی چاہئے جس کی امانت ہے۔

(۳)..... **انا عرضنا الا مانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا.**

بے شک ہم نے (قرآن والی امانت) پیش کی تھی آسمانوں اور زمین پر اور پہاڑوں پر ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کردیا تھا۔

واللہ اعلم

شاید یہی مراد ہے کہ ان مذکورہ چیزوں میں امانت کے بارگراں کو اٹھانے کی سکت نہیں تھی اور ساکنین کے لئے اس میں محمل نہیں تھا اس لئے کہ وہ عقل اور حیات والی نعمتوں سے خالی تھے۔ اور انسان نے اس کو اٹھالیا اس میں اس چیز کی سکت تھی یا محمل تھا اس لئے کہ اس میں حیات اور عقل دونوں مرکب موجود تھے۔

پھر ارشاد فرمایا:

(۴)..... **انہ کان ظلوماً جھولا.**

بے شک وہ بڑا زیادتی کرنے والا اور بڑا ہی ناشکرا تھا۔

یہ ابتداء کلام ہے یعنی وہ باوجود جہل کے کبھی اپنے مقام سے بھی بے خبر ہوتا ہے لہذا اپنے اوپر ظلم کرلیتا ہے اور حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے اور نہی کا ارتکاب کرلیتا ہے اور یہ اس کی عجیب وحیرت ناک حالت ہے۔

(۵).....اور ارشاد باری ہے:

لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم. وانتم تعلمون.

اے ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور نہ ہی خیانت کرو تم آپس کی امانتوں میں جان بوجھ کر۔

۵۲۵۲:.....ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو طلق بن غنام نخعی نے ان کو شریک نے اور قیس نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

امانت اس کے پاس پہنچادیجئے جو تیرے پاس امانت رکھے اور خیانت نہ کیجئے اس کی بھی جو تیرے ساتھ خیانت کرے۔

ابوالفضل نے کہا کہ میں نے طلق سے کہا شریک راوی کو تو لکھیے اور قیس کو چھوڑ دیجئے اس نے کہا کہ تم زیادہ جانتے ہو۔

امانت میں خیانت منافق کی علامت ہے:

۵۲۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو خبر دی علی بن

عبدالعزیز نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن سلمہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے اور ابونصر تمار نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو سعید بن مسیتب نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اگرچہ روزے رکھے اور نمازیں پڑھے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدے کرے وعدہ خلافی کرے اور جب امانت رکھوایا جائے تو خیانت کرے۔ اور عارم نے ایسی روایت میں کہا ہے، کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابونصر تمار سے اور عبدالاعلیٰ بن حماد سے۔ اور بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے مالک بن عامر کی حدیث سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۵۲۵۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو قاسم بن مالک جری مزنی نے ان کو اعمش نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اس کا کوئی ایمان نہیں ہے جس کی امانت نہیں ہے اور اس کی کوئی نماز نہیں ہے جس کا وضو نہیں ہے۔

۵۲۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ۔

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت:

۵۲۵۶:.....ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ چھ چیزوں کی اپنے نفسوں کے بارے مجھے ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب تم امانت رکھوائے جاؤ تو امانت پہنچا دو۔ اور جب تم عہد کرو تو اس کو پورا کرو۔ اور جب تم بات کرو تو سچ بولو۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو (پاک دامن رہو) اور اپنی نظروں کو نیچے رکھو۔ اور اپنے ہاتھوں کو روک رکھو۔

چار اہم صفات:

۵۲۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

چار صفات جب وہ تیرے اندر آجائیں تو دنیا میں جو چیز بھی تمہیں نہ ملے تجھے پرواہ نہیں ہے۔

وہ چار صفات یہ ہیں۔

(۵۲۵۵).....فی ب (الخرقی) وھو خطأ

امانت کی حفاظت کرنا۔بات کی سچائی۔حسن خلق۔اور پاک کمائی حلال کھانا۔

۵۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ابراہیم بن حسین کرابیسی نے وہ نیساپوری ہیں۔ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

چار صفات جس میں وہ موجود ہوں تیرے اوپر کوئی فکر نہیں ہے دنیا سے کچھ بھی اگر تمہیں نہ ملے وہ چار یہ ہیں۔امانت کی حفاظت۔بات کی سچائی۔حسن خلق۔پاک کمانا یہ اسناد مکمل ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

۵۲۵۹:......اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے حسن خلق کے باب میں دوسرے طریقہ سے عبداللہ بن عمر سے۔

۵۲۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسین بن ایوب طوسی نے ان کو ابوخالد عقیلی نے مکہ میں۔ان کو معاذ بن اسد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ایمان کی اصل اور اس کی فرع اور اس کا داخل اور خارج توحید باری کی شہادت کے بعد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ کردینے کی شہادت کے بعد اور فرائض کی ادائیگی کے بعد (جو چیز لازمی ہے وہ ہے) بات کی سچائی۔امانت کی حفاظت۔ترک خیانت۔عہد کو پورا کرنا۔صلہ رحمی کرنا اور تمام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کرنا۔

معاذ نے کہا کہ، میں نے کہا اے ابوعلی یہ آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے اس کو سنا ہے اس نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم نے اس کو سنا ہے اور اس کو ہم نے اپنے اصحاب سے سیکھا ہے۔اور اگر میں نے اس کو اہل ثقہ سے نہ پاتا اور اہل فضل سے تو میں اس کے ساتھ کلام نہ کرتا یعنی اس کو بیان نہ کرتا معاذ نے کہا کہ یہ سات باتیں تھیں ایک میں بھول گیا ہوں۔

ایمان کے حوالے سے اسی باب میں وہ تمام باتیں بھی داخل ہیں۔جن کو مؤمن لازم کر لیتا ہے اپنے ایمان کے ساتھ ساتھ عبادات۔اور احکام۔اور وہ تمام امور جو اس پر لازم ہیں مثلاً اپنے نفس کے حقوق کی رعایت کرنا بیوی کے حقوق اولاد کے حقوق والد کے حقوق اپنے مسلم بھائی کے حقوق کی رعایت کرنا۔

معاونت کے ساتھ۔اور خیر خواہی ابتدائی طور پر اور بطور بدلہ کے۔اور خیر خواہی کرنا جب اس سے مسلمان بھائی اپنے امور میں مشورہ چاہے اور اس کے پاس کوئی شئی امانت رکھوائے یا یتیم کے مال میں ولی مقرر کیا جائے۔یا مجبور و محبوس شخص کا ہو۔اور غلاموں کے حقوق میں۔

یا آقا کے حقوق اگر یہ خود غلام ہو۔اور خیر خواہی ان امور میں جو ایک والی نے اپنے اوپر لازم کر لئے ہیں مثلاً رعایا کے حقوق۔اور جو کچھ رعایا اپنے اوپر لازم کر لیتے ہیں والی کے حقوق ان تمام کے اندر اداء امانت مشروع ہے۔

حدیث ''تم میں سے ہر شخص نگران ہے'' کی تفصیل:

۵۲۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو حارث بن ابوسامہ نے ان کو ابوالنصر نے ''ح''۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابولید نے ان کو موسیٰ بن سہل نے ان کو محمد بن الخ نے ''ح'' کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ شیبانی نے۔اور یہ الفاظ اس کے ہیں۔ان کو حدیث بیان کی محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث بن سعد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

خبردار ہر ایک تمہارا نگران ہے اور ہر ایک سے تمہاری اپنی ذمہ داری سے متعلق پوچھا جائے گا وہ امیر جو لوگوں پر نگراں مقرر ہے اس سے اس کی نگرانی کی بابت سوال ہوگا۔اور مرد نگران ہے اپنے اہل خانہ پر اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہوگی۔اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگراں

اور ذمہ دار ہے اور شوہر کے بچوں کی ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور ایک غلام اپنے مالک کے مال پر نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ خبردار ہر ایک تم میں سے ذمہ دار ہے اور ہر ایک تم میں سے اپنی ذمہ داری کے متعلق جواب دہ ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ بن سعید اور محمد بن الخ سے۔

۵۲۶۲:......پس ہم نے اس کو روایت کیا ہے جابر بن عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں اپنے خطبے میں۔ اللہ سے ڈرو عورتوں کے بارے میں بے شک وہ قیدی ہیں تمہارے پاس (یا معاون ہیں۔)

تم نے ان کو لیا ہے اللہ کی امانت کے ساتھ۔ تم نے ان کی شرم گاہوں کو حلال سمجھا ہے اللہ کے کلمے کے ساتھ احتمال ہے کہ اس کا معنی اس طرح ہو۔ تم نے انہیں حاصل کیا ہے اللہ کی شرط پر اور وہ ارشاد الٰہی ہے۔

فامساک بمعروف او تسریح باحسان.

(طلاق کے بعد) یا ان کو روک رکھنا ہے اچھے طریقے کے ساتھ یا چھوڑ دینا ہے نیکی کے ساتھ۔

یتیم کی تعلیم وتربیت کا انداز:

۵۲۶۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور خلف بن عمر نے اور ان کو معلی بن مہدی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابراہیم بن علی عمری نے ان کو معلی بن مہدی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوعامر خزار نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو جابر نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں کس چیز کے بارے میں ماروں اپنے یتیم کو۔ فرمایا جس چیز کے بارے میں تو اپنے بیٹے کو مارتا ہے۔ ایسا بھی نہ کر کہ اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچائے۔ خلف نے زیادہ کیا ہے۔ کہ میری بقا کی قسم یتیم کے مال میں سے اپنے مال اور اصل مال کو بڑھانے والا نہ ہو۔

دین ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا نام ہے:

۵۲۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ابونعیم ملائی نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن علاقہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کے ہاتھ پر بیعت آپ نے مجھ پر شرط رکھی کہ ہر مسلم کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔ بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابن عینیہ کی زیاد سے حدیث سے۔

۵۲۶۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا سفیان نے سہیل بن ابوصالح سے اس نے عطاء بن یزید لیثی سے اس نے تمیم داری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ پوچھا گیا کہ کس کے لئے خیر خواہی ہے یا رسول اللہ؟

حضور نے فرمایا۔ اللہ کے لئے اور قرآن کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اور مسلمان حکمرانوں کے لئے اور مسلم عوام کے لئے۔ (اللہ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے مسلم آئمہ کے لئے اور عوام کے لئے)۔

مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے عبدالرحمن مہدی کی حدیث سے اس نے سفیان ثوری سے۔

(۵۲۶۵)......(۱) سقط من (أ)

قیامت کے دن امانت میں خیانت کی سزا:

۵۲۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے۔ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معمر نے ان کو سلیمان رقی نے ان کو عبداللہ بن بشر نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن سائب نے ان کو زاذان نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے انہوں نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔سوائے امانت کے۔فرمایا کہ قیامت کے روز ایک بندے کو لایا جائے گا۔

اگر چہ وہ اللہ کی راہ میں قتل بھی ہوا ہو۔اور اس سے کہا جائے گا کہ تم امانت ادا کر دو۔وہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے؟ اور کہاں سے ادا کروں؟ دنیا تو ختم ہو چکی فرمایا کہ اس کے لئے کہا جائے گا کہ لے جاؤ اس کو جہنم کی وادی ھاویہ میں اس کو ھاویہ کی طرف لے جایا جانے لگے گا۔اتنے میں وہ امانت اسی کے مماثل اور ہم شکل بنا دی جائے گی جو دنیا میں اس کی صورت تھی۔چنانچہ وہ اس کو دیکھے گا اور اس کو پہچانے گا وہ اس صورت پر ہوگی جو اس کو دنیا میں دیتے وقت تھی۔وہ اس کی طرف جھکے گا اور اس کو اٹھا کر اپنے کندھے پر لادے گا۔پھر وہ جب گمان کیا جائے گا کہ وہاں سے باہر نکلنے والا ہے وہ ان کے کندھوں سے گر جائے گی پھر وہ اس کو اٹھائے گا اور کندھوں پر لادے گا ابدالاباد تک اس کے ساتھ یہی کچھ ہوتا رہے گا۔اس کے بعد ابن مسعود نے فرمایا کہ نماز امانت ہے۔وضو امانت ہے تولنا امانت ہے۔پھر نا امانت ہے اور بہت سی چیزوں کو انہوں نے شمار کیا اور ان سب سے بڑی وہ امانت ہے جو امانت رکھوائی گئی تھی۔پھر میں حضرت براء بن عازب کے پاس آیا میں نے کہا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں جو کچھ کہا ہے ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا ایسے کہا ہے ایسے کہا ہے۔انہوں نے سچ کہا ہے کیا آپ نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان اللّٰہ یأمر کم ان تؤ دوا الا مانات الی اھلھا

بے شک اللہ حکم دیتا ہے تم کو یہ کہ امانتیں تم ادا کر دو اہل امانت کی طرف۔

۵۲۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو احمد بن زکریا جوہری نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو سعید بن زربی نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مؤمن ہر خصلت پر پیدا کیا گیا ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔

سعید بن زربی ضعفاء میں سے ہے۔

مکر اور دھوکہ جہنم میں ہوگا:

۵۲۶۸:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر نے جو کہ خطاب کے بھائی ہیں۔ان کو ھیثم بن خارجہ نے ان کو جراح بن ملیح بہرانی نے ان کو ابورافع نے انکو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ۔کہ مکر اور دھوکہ جہنم میں ہوگا۔تو میں اس امت کا سب سے بڑا مکار ہوتا۔

۵۲۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن المثنی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

۵۲۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ابوولید نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی

(۵۲۶۹).....أخرجه المصنف من طريق ابي داود (۵۱۲۸)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دھوکہ کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا نصب ہوگا۔

دونوں میں سے ایک نے کہا کہ کہا جائے گا کہ تیرا دھوکہ ہے اور دوسرے نے کہا کہ وہ اس سے پہچانا جائے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اسی طرح۔

۵۲۷۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو روح بن فرج نے ان کو یحیٰی بن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو ابو جھم نے ان کو سلیمان کاہلی نے ان کو جھنی نے ان کو حذیفہ بن یمان نے کہ انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ بہرحال ان میں سے ایک کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کے ہم انتظار میں ہیں۔ کہ امانت اتر چکی ہے مردوں کے دلوں کی گہرائی میں اور جڑ میں پس سکھاؤ قرآن کو اور سنت کو۔ پھر ہمیں انہوں نے اس کے اٹھ جانے کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بے شک بندہ سوئے گا جب نیند سے اٹھے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ چکی ہوگی۔ اور نہ باقی رہے گا اس سے مگر مثل نکتے کے۔ اس کے بعد سوئے گا نیند کر کے اٹھے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ چکی ہوگی نہ باقی رہے گی اس میں سے مگر جیسے درخت کا چھلکا۔ شک کیا ہے ابن بکیر نے کہ کہا تھا مثل آگ کی چنگاری کے جس کو اپنے پیر پر گرادیں یا پتھر گرنے سے جگہ پھول جائے نشان تو ہو مگر اس کے اندر کوئی شئی نہ ہو۔ آپ اس کو ابھرا ہوا محسوس کریں گے۔

لوگ میرے بعد ٹھہرے رہیں گے بازاروں میں ان میں کوئی بھی امانت دار آدمی نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ البتہ فلاں فلاں قبیلے میں ایک امین آدمی ہوتا تھا۔ اور کسی آدمی کے بارے میں لوگ کہیں گے کہ فلاں کتنا بڑا عقل مند ہے؟ کتنا بڑا خیر خواہ ہے؟ یا کتنا بڑا نصیحت کرنے والا ہے؟ کتنا بڑا مضبوط آدمی ہے؟ (حالانکہ جن لوگوں کو ایسا ایسا سمجھا جارہا ہوگا ان کی اندرونی کیفیت اور حالت یہ ہوگی کہ) ان کے دل میں رائی کے دانے کی مقدار میں بھی ایمان نہیں ہوگا۔

۵۲۷۲:......شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث حذیفہ بخاری میں نقل ہے سلیمان اعمش کی حدیث سے اس نے زید بن وہب جھنی سے اور یہ حدیث اس طریق سے اس سے غریب ہے۔

۵۲۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے ان کو قاسم بن یزید نے ان کو سفیان نے عبدالعزیز بن رفیع سے اس نے شداد بن معقل سے اس نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ اپنے دین میں سے پہلی چیز جس کو تم گم پاؤ گے وہ امانت ہے۔ اور آخری چیز جو گم پاؤ گے وہ نماز ہوگی۔ عنقریب لوگ نماز پڑھیں گے جب کہ ان کا کوئی دین نہیں ہوگا۔ یہ روایت موقوف ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے۔ اور ایک اور طریقہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

لوگوں میں سب سے پہلے اٹھائی جانے والی چیز:

۵۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد سجزی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو حکیم بن نافع نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک پہلی چیز جو لوگوں میں سے اٹھائی جائے گی وہ امانت ہوگی۔ اور جو چیز آخر میں رہ جائے گی وہ نماز ہوگی۔ اور بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہوں گے جن میں کوئی چیز نہیں ہوگی۔

حکیم بن نافع اس روایت میں متفرد ہیں۔ اپنی اسی اسناد کے ساتھ۔

۵۲۷۵:.....اور تحقیق روایت کی گئی ہے ایک اور طریق سے حضرت ثابت سے اس نے حضرت انس سے مرفوعاً۔

۵۲۷۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے اور ہشام نے علی اور محمد بن احمد عودی نے ان کو کثیر بن یحییٰ نے ان کو قزعہ نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایلہ میں ایک شیخ سے ملا اس نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک پہلی چیز اس امت میں سے جو اٹھائی جائے گی وہ حیاء ہے اور امانت ہے لہٰذا اللہ سے وہ دونوں چیز مانگو۔

۵۲۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ تاجر نے انکو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابوجعفر مسندی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبیداللہ نے ان کو سلیمان بن مجیب نے ان کو ابوامامہ باھلی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

البتہ توڑ دی جائیں گی اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے جب بھی ایک کڑی ٹوٹے گی لوگ اس کے بعد والی کڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے ٹوٹنے کے اعتبار سے پہلی کڑی حکم اور فیصلہ ہوگی اور آخری کڑی نماز ہوگی۔

۵۲۷۸:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم حربی نے ان کو عبیداللہ بن عائشہ نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے اور یونس بن عبید نے ان کو نافع نے یہ کہ ابن عمر نے فرمایا۔ نہ دیکھو کوئی ایک کی نماز کو اور نہ ہی اس کے روزے کو بلکہ دیکھو اس کی بات کی سچائی کو جب وہ بات کرے اور دیکھو اس کی امانت کو جب کسی کو امانت دی جائے۔ اور اس کے تقوے اور پرہیز گاری کو دیکھو جب وہ (جائز و ناجائز کے) کنارے پر ہو۔ دوسری توجیہ یہ ہے کہ۔ جب وہ نگرانی کر رہا ہو۔

۵۲۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر بن حفص بن حمام مقری نے بغداد میں ان کو ابومحمد اسماعیل بن علی خطبی نے ان کو محمد عیسیٰ بن سکن نے ان کو حارث بن منصور نے ان کو ابن شہاب حناط نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے۔ فرماتی ہیں کہ جو شخص چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اس شخص کا کوئی دین نہیں جس کی امانت داری نہیں۔ اسی طرح کہا ہے راوی نے سیدہ عائشہ سے اور یہی ان سے محفوظ ہے، ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے باپ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب نے اے (مخاطب) تجھے کسی آدمی کی نماز اور روزہ دھوکے میں نہ ڈال دے جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو شخص چاہے نماز پڑھے مگر اس شخص کا کوئی دین نہیں جس میں امانت داری نہیں ہے۔ (یا امانت کی رعایت نہیں کرتا خیانت کرتا ہے۔)

۵۲۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ھانی نے نحوی نیشاپوری نے مکہ میں ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو خبر دی عمر بن عطیہ نے ان کو ان کے چچا بلال بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگوں کو ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے نماز اور نہ ہی روزہ بلکہ جب (انسان) بات کرے تو سچ بولے۔ جب امانت سپرد کیا جائے تو واپس لوٹا دے اور جب نگران بنے تو پرہیز گاری کرے۔

۵۲۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعد ابن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو جامع بن

ابوزائد نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں تین چیزیں یا تین کام ہیں جو کہ نیک اور بد کی طرف ادا کئے جانے چاہئیں ایک تو رحم یعنی قرابت اور رشتہ جو پہلے سے موجود ہے اللہ نے بنایا ہے وہ جڑا رہنا چاہئے اسے توڑنا نہیں چاہئے دوسرے امانت جس کی بھی ہو نیک کی ہو خواہ بد کی وہ ادا ہونی چاہئے تیسری چیز عہد ہے جب عہد باندھا جائے تو وہ پورا کیا جانا چاہئے خواہ نیک کے ساتھ ہو یا بد کے ساتھ عہد کو نہیں توڑنا چاہئے۔

۵۲۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے تھے جب تم کسی شئی کو اس کی فضیلت اور خوبی سمیت پہچاننا چاہو تو تم اس کو اس کی ضد یعنی اس کی مخالف شئی کے ساتھ بدل کر دیکھو اسی وقت تمہیں اس کی فضیلت وخوبی معلوم ہو جائے گی۔

۵۲۸۴:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حفص دینوری نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عمران نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ فرماتے ہیں۔ جس کے پاس راس المال (اصل مال) نہ ہو اس کو چاہئے کہ وہ امانت کو راس المال بنالے۔

۵۲۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسین علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے ان کو حمید نے ان کو حضرت انس نے وہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں خیانت ہوتی ہے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اسی طرح آئی ہے یہ روایت موقوف۔

ناپ تول میں کمی پر وعید:

۵۲۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو محمد بن حاتم شانی نے۔ ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو یزید نحوی نے یہ کہ حضرت عکرمہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو لوگ ناپنے تولنے میں نہایت بڑے دھوکہ باز تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ویل للمطففین. بڑی ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔ لہٰذا لوگوں نے اس کے بعد ناپ تول کو درست کر لیا تھا۔

۵۲۸۷:...... ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی ابن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو کریب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ اے عجمیوں کی جماعتوں تم دو ایسی باتوں میں مبتلا ہو گئے ہو جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگوں کی بستیوں کی بستیاں ہلاک ہو گئی تھیں وہ ہے ناپ تول (میں کمی کرنا۔)

۵۲۸۸:...... اس کو روایت کیا ہے ابوعلی رجبی نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت تم ایک ایسی امر کی ذمہ داری لئے ہوئے ہو جس میں ایک پوری سابقہ امت ہلاک ہو گئی تھی وہ ہے ناپ تول[1] (اس میں کمی کرنا ہلاکت کا باعث ہوا تھا۔)

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے اور احمد بن سلیمان نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوعلی رجبی نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

(۵۲۸۸)...... (۱) فی ب (السابقة).

گھروں میں جھانکنا خیانت ہے:

۵۲۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو حسین بن محمد بن حاتم نے ان کو ابن حمید رازی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبدالوہاب بن ورد نے ان کو محارب نے انکو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ گھروں میں جھانکنا اور دیکھنا اور ممنوعہ علاقہ یا ممنوعہ چیز کو دیکھنے کی کوشش کرنا امانت کو ضائع کرنے کے قبیل سے ہے۔

امانت کی ادائیگی سے متعلق ایک اور دلچسپ واقعہ:

۵۲۹۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بابویہ مزکی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی جس نے خریدی تھی اس کو اس زمین کے اندر سے سونے کا ایک مٹکا ملا چنانچہ اس نے فروخت کرنے والے کے پاس جا کر بتایا کہ تیری زمین کے اندر سے سونا ملا ہے آپ یہ اپنا سونا لے لیجئے مجھ سے اس لئے کہ میں نے آپ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ جس نے زمین فروخت کی تھی اس نے کہا اللہ کے بندے میں نے تو تجھے زمین بیچ دی اب اس کے اندر جو کچھ تھا وہ تیرا ہے مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے (لہذا جب دونوں اس سونے کو ایک دوسرے کا حق سمجھ کر نہیں لے رہے تھے) دونوں اس بات کا فیصلہ ایک عقل مند آدمی کے پاس لے کر گئے۔ (اس نے دونوں کی بات سننے کے بعد) پوچھا کہ تم دونوں کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا ایک بیٹا ہے دوسرے نے کہا کہ میری ایک بیٹی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ دونوں باہم رشتہ کرلو اور تم لوگ مل کر یہ اپنے اوپر خرچ کرلو اور صدقہ بھی کرو۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے اسحاق سے اور اس کو روایت کیا مسلم نے محمد بن رافع سے دونوں نے عبدالرزاق سے اور حدیث سے مذکور سے مقصود ان دونوں شخصوں کی امانت داری کا بیان ہے۔ اور دونوں نے زبردستی اپنی طرف سے ایسی چیز کا دعویٰ نہیں کیا کہ جو ان کی نہیں تھی۔

اس کے بعد ہماری شریعت میں رجوع ہوتا ہے اس کی طرف جو ہمیشہ سے دار اور گھر کا مالک ہوتا ہے ہمیشہ سے یہاں تک کہ اس کا مالک ظاہر ہوجائے۔

ایک چرواہے کی دیانت کا عجیب وغریب واقعہ:

۵۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابواحمد حافظ نے ان کو ابوالعباس ثقفی نے ان کو قتیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خنیسی نے یعنی محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ کسی کام سے مدینے کی نواحی بستیوں اور پہاڑوں میں نکل گئے تھے کھانے کا وقت ہوا تو ان کے احباب نے ان کے لئے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک چرواہا جو بکری چرا رہا تھا وہاں آ گیا اس نے سلام کیا حضرت ابن عمر نے فرمایا آیئے آیئے چرواہے بھائی دسترخوان سے آپ بھی اپنا نصیب لے لیجئے چرواہے نے کہا کہ میرا روزہ ہے حضرت ابن عمر نے حیران ہو کر پوچھا کہ تم اس شدید گرمی کے دن اور اس شدید گرم لو میں روزہ رکھے ہوئے ہو جب کہ تم ان تپتے ہوئے پہاڑوں میں بکریاں بھی چرا رہے ہو۔ چرواہے نے کہا کہ جی ہاں میں سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں کہ زندگی گذرے ہوئے ایام کی تلافی کرلوں۔ حضرت ابن عمر نے سوچا کہ یہ تو البتہ نیک دل انسان لگتا ہے اس کے تقویٰ کو آزمانا چاہئے۔ چنانچہ

(۵۲۹۰)......(۱) فی ب (شمر)

(۵۲۹۱)......(۱) فی (الحسین) (۲)...... فی ب (حسن)

انہوں نے چرواہے سے کہا ہم گوشت کھانا چاہتے ہیں آپ ہمیں ایک بکری تو دے دیجئے ہم اس کی قیمت بھی آپ کو دیں گے اور اس کا گوشت بھی آپ کو دیں گے آپ ان سے بھی افطار کیجئے گا۔ چرواہے نے کہا کہ بکریاں تو میری نہیں ہیں یہ میرے مالک کی ہیں۔ حضرت ابن عمر نے بطور امتحان اس سے کہا کہ تیرا مالک تجھے کیا کہے گا؟ وہ کچھ بھی نہیں کہے گا آپ اس سے کہنا کہ ایک بکری بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے۔ چنانچہ چرواہے نے واپس لوٹتے ہوئے کہا آسمان کی طرف انگلی بھی اٹھالی اور کہنے لگا اللہ کہاں جائے گا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر کو اس کا یہ جواب اتنا پسند آیا کہ خود بھی بار بار وہ چرواہے کا قول دہرانے لگے کہ اللہ کہاں جائے گا؟ جب مدینے میں واپس لوٹ کر آئے تو حضرت ابن عمر نے اس کے مالک کی طرف بندہ بھیج کر اس سے بکریاں بھی خرید لیں اور اس غلام چرواہے کو بھی خریدنے کے بعد انہوں نے چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اس کو بطور عطیہ دے دیں۔

سامان تجارت میں غلط بیانی اور ملمع سازی کرنے پر وعید:

۵۲۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو عبداللہ بن غنام بن حفص بن غیاث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حفص بن غیاث کی کتاب میں یہ روایت پائی تھی مسعر سے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن میسرہ نے ایک آدمی سے جسے میں ابوشعبہ ہی سمجھتا ہوں اس نے ابن فارس سے اس نے کہا کہ میں آیا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس انہوں نے کہا اے بھتیجے تیرے جیسا بندہ میری قوم میں سے ہے اور میں ان کو نہیں جانتا۔ میں نے کہا کہ مجھے تجارت نے مصروف کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ کچھ لوگ ایسے ایسے بھی ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر شفقت سے نہیں دیکھے گا وہ گنہگار تاجر ہوگا۔ اور ہم لوگ اس کو گنہگار شمار کرتے تھے جو اپنے سامان تجارت کو ملمع کرتا ہے آراستہ کرتا ہے اس خوبی کے ساتھ جو اس میں نہیں ہے۔

۵۲۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو منصور بن ابوالاسود نے ان کو اعمش نے ان کو عبدالملک بن میسرہ نے ان کو ابوشعبہ نے ان کو ابن فارس ابلق نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس قبیلے سے ہو میں نے کہا کہ بنو غفار سے انہوں نے کہا کہ دیکھئے تیرے جیسا جوان میرے قبیلہ کا ہے مگر میں اس کو نہیں پہچانتا۔ (یعنی حیرانی کی بات ہے کہ تم میرے قبیلے کے ہو اور میں تمہیں نہیں پہچانتا۔) میں نے کہا کہ میں دراصل تجارت میں مصروف رہتا ہوں۔ فرمایا کیا آپ اس کو ترک کر سکتے ہیں چھوڑ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ چھوڑ دو تم تجارت کو۔ بے شک ہم لوگ آپس میں (صحابہ کرام) باتیں کرتے تھے کہ تاجر فاجر ہوتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ وہ اپنے سامان کو اس طرح مزین کر کے دکھاتا ہے جیسے مال ہوتا نہیں ہے۔ ابن فارس یہی وہ عبدالرحمٰن بن فارس ابو فارس ابلق ہے۔

۵۲۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے کہا کہ عمرو بن زرارہ نے کہا تھا کہ قاسم سے مروی ہے اس نے عبدالجبار سے یعنی ابن مغیرہ سے اس نے ام کثیر سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی سے۔ بکری میں پھونک مارنے یا ہوا داخل کرنے کے بارے میں کہ کیا اس سے وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔ یا نہیں بلکہ کمی ہوتی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتی؟ ایک آدمی نے کہا ہے کہ تاجر اپنے سامان کو مزین کرتا ہے۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ اس حدیث کی متابع موجود نہیں ہے۔

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابوذر کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ ایسی اسناد ہے کہ جس میں کئی مجہول راوی ہیں۔

(۵۲۹۲)......(۱) فی ب (عن) وھو خطأ

حضرت واثلہ کا عیب دار اونٹنی بیچنے کا واقعہ:

۵۲۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہہ نے مقام رائے میں ان کو محمد بن فرج رزاق نے ان کو ابونصر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو یزید بن ابو مالک نے ان کو ابوسباع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دار واثلہ بن اسقع سے ایک اونٹنی خریدی تھی۔ جب میں وہ اونٹنی لے کر نکلا تو مجھے حضرت واثلہ ملے وہ اپنی چادر وقبہ بند گھسیٹتے ہوئے آرہے تھے۔ وہ بولے اے ابوعبداللہ۔ آپ نے اونٹنی خرید لی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں خرید لی ہے۔ فرمایا کہ اس میں جو عیب یا کمی ہے وہ آپ کو بتادی گئی ہے؟ میں نے کہا کہ اس میں کیا ہے موٹی تازی ہے ظاہری طور پر تو صحت مند ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم اس پر سوار ہو کر سفر کرنا چاہتے ہو یا اس کا گوشت چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تو اس پر سوار ہو کر سفر حج کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے پیر میں سم کے نیچے زخم ہے۔ اس کے مالک نے کہا میں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی دے آپ میری بات خراب کررہے ہیں۔ حضرت واثلہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرمارہے تھے۔

کسی کے لئے یہ حلال نہیں ہے جو کوئی شئی فروخت کرے مگر اس میں جو کمی ہے اس کو واضح کردے اور اس شخص کے لئے بھی حلال نہیں ہے جو اس عیب یا کمی کو جانتا مگر اس کو چاہئے کہ وہ اس کو بیان کردے۔

۵۲۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی خلف بن محمد کرابسی نے بخاری میں ان کو ابوعمر احمد بن نصر رئیس نیساپوری نے ان کو نصر بن علی جھضمی نے ان کو زیاد بن ربیع یحمدی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ محمد بن واسع اپنا گدھا بیچ رہے تھے بازار میں ایک مرتبہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ کیا آپ اس کو میرے لئے پسند کریں گے فرمانے لگے اگر میں اس کو پسند کرتا تو میں نہ بیچتا۔

خریدار کا کم قیمت پر کپڑا نہ خریدنے کا واقعہ:

۵۲۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو غسان بن فضل نے ان کو ابومعاویہ غلابی نے ان کو بشر بن مفضل نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نقش ونگار والی ایک ریشمی چادر لے کر فروخت کرنے کے لئے یونس بن عبید کے پاس آئی دیکھنے کے لئے ان کو دی انہوں نے دیکھنے کے بعد اس سے کہا کہ کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا کہ ایک سو ساٹھ درہم کے بدلے میں کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ چادر اپنے ایک پڑوسی کی طرف پھینک کر فرمایا کہ آپ اس کو میرے لئے کتنے میں مناسب سمجھتے ہیں کہا ایک سو بیس میں صحیح ہے۔ اس نے کہا کہ یہی اس کی قیمت ہوگی یا اس کی مثل۔ یونس بن عبید نے اس عورت سے کہا کہ آپ چلی جائیں اور جا کر اپنے گھر والوں سے مشورہ کریں کہ ایک سو پچیس میں فروخت کرنی ہے؟ اس عورت نے کہا مجھے گھر والوں نے اجازت دی ہے اور کہا ہے ایک سو ساٹھ درہم کے بدلے میں۔ انہوں نے فرمایا پھر بھی جا کر ان سے مشورہ کرلیں۔

۵۲۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے انکو یعقوب بن سفیان نے میرا گمان ہے کہ ابوبشر سے اس نے ربیع خزاز سے وہ کہتے ہیں کہ شوذب کی بیوی ایک ریشمی کپڑا لے کر آئی اور اس کو یونس کے آگے پھینک کر کہنے لگی آپ اس کو خرید لیجئے اس نے پوچھا کہ کتنے میں؟ وہ بولی ایک سو میں۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کا کپڑا اس سے بہتر ہے وہ بولی کہ دو سو میں۔ پھر انہوں نے کہا کہ تیرا کپڑا اس سے بھی بہتر ہے۔ بولی کہ اچھا تین سو میں وہ بولے تیرا کپڑا اس سے بھی قیمتی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ پھر چار سو میں۔ ابوبشر کہتے ہیں

(۵۲۹۷)......(۱) فی ب (المهلابی) وهو خطأ

کہ مجھے شک ہے کہ انہوں نے بات چار سو تک یا پانچ سو تک پہنچائی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ کپڑا ہمارے پاس رکھا ہے۔ اگر کوئی خریدے گا تو۔ (بیچ دیں گے۔)

یہاں تک کہ ان کے پاس منافع کا طلب آئے اور اس کو لے جائے۔ اس عورت نے ان سے کہا کہ آپ اس کو لے لیجئے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب وہ عورت چلی گئی تو ان کے دوستوں نے کہا اے ابوعبداللہ اگر آپ اس کو ایک سو کے بدلے میں لے لیتے تو آپ کے اوپر کوئی گناہ تو نہیں تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی بات نہ ہوتی مگر میں نے یہ خیال کہ وہ فریب خوردہ ہے دھوکہ کھا رہی ہے لہذا میں نے یہ پسند کیا کہ میں اس کے ساتھ خیر خواہی کروں۔

۵۲۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ابوخلف نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو محمد بن جحادہ نے کہ زاذان سوتی کپڑے فروخت کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی آدمی آتا اس کو اگر وہ صحیح آدمی نہ سمجھتے تو اس کے ساتھ ایک ہی قیمت بتاتے یعنی بس واحد کلام کرتے تھے۔

حضرت مسعر نے بکری بیچتے وقت بتادیا کہ اس کے دودھ میں نمکینی ہے:

۵۳۰۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو بکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسعر نے کہ مجمع ایک بکری بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے کر آیا اور بتادیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کے دودھ میں ملوحت ہے تھوڑی نمکینی یعنی کھارا پن ہے۔

۵۳۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ تاجر کے اندر خیر کی تین علامات ہیں۔ خریدتے وقت چیز کی برائی اور عیب نہ نکالے۔ اور بیچتے وقت چیز کی تعریف نہ کرے اس خوف سے کہ کہیں جھوٹ نہ بن جائے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھے اس خوف سے خیانت کا ارتکاب نہ ہو جائے اور وزن پورا تول کر دے اس خوف سے کہ کہیں ویل للمطففین کا مصدق نہ ہو جاؤں۔ اور کسب و کمائی میں خیر کی نشانیاں بھی تین ہیں زبان کی حفاظت کرنا۔ وعدے کو سچا کرنا۔ عمل کو محکم کرنا۔

۵۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو شعیب بن حبحاب نے پہلی بات چیت جو میرے اور ابوالعالیہ کے درمیان ہوئی وہ اسی طرح تھی کہ وہ بازار میں کپڑا خریدنے کے لئے آئے اور میرے پاس پہنچ گئے میں نے ان کے لئے اچھا کپڑا نکال کر پیش کیا اور میں نے اس کی قیمت لے لی اور وہ چلے گئے۔ میرا خیال ہے کہ کسی نے ان کو یہ کہہ دیا کہ یہ کپڑا آپ کے اتنے اتنے دراہم سے زیادہ قیمتی ہے۔ پس پھر وہ واپس آ گئے کہنے لگے کہ ہمارے دراہم واپس کر دیجئے اللہ تعالیٰ تیرے کاروبار میں برکت دے چنانچہ میں نے دراہم واپس کر دیئے۔ اور اپنا کپڑا واپس لے لیا۔

۵۳۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابواسامہ حلبی نے ان کو ضمرہ نے ان کو بشیر بن صالح نے کہ حضرت ابن محیریز ایک پیسہ لے کسی دوکان میں داخل ہوئے وہ کپڑا خریدنا چاہتے تھے۔ کسی نے دوکاندار کو بتادیا کہ یہ صاحب ابن محیریز ہیں اس نے بیع صحیح کی مگر ابن محیریز ناراض ہو کر دوکان سے نکل گئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے مالوں کے ساتھ خریداری کرتے ہیں۔ ہم اپنے دین کے بدلے میں خریداری نہیں کرتے۔

(۵۳۰۰)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/۱۰۹۱) (۱)..... ش ب (معمر)

۵۳۰۴:......اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابو اسامہ نے ان کو مبشر نے ان کو سلم بن علاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابن محیریز ایک پیسہ لے کر کھڑے ہیں انہوں نے سنا کہ ایک آدمی کسی چیز کی قیمت بتا رہا ہے اور یوں کہہ رہا ہے، نہیں اللہ کی قسم۔ ہاں اللہ کی قسم۔ ابن محیریز نے کہا کہ اے کمبخت آدمی تیرے نزدیک اللہ تعالیٰ تیرے سامان سے بھی زیادہ ہلکا ہے۔

۵۳۰۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بیزار نے ان کو یحییٰ بن ربیع حکمی نے ان کو سفیان نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو غلہ بیچ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیسے بیچ رہے ہو اس نے آپ کو بتادیا اتنے میں آپ کے پاس وحی آ گئی کہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالیئے آپ نے داخل کیا دیکھا تو ہاتھ تر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ وہ شخص ہم میں نہیں ہے جو ہم سے دھوکہ اور کھوٹ کرے۔

۵۳۰۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر نے ان کو ابوحامد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو ابوحیان نے ان کو ابوہریرہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے قریب سے گذرے جو غلہ بیچ رہا تھا آپ نے پوچھا کہ تم کیسے بیچ رہے ہو۔ اتنے میں جبرائیل نے مجھے وحی کی کہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال کر دیکھئے آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو نہیں دیکھ رہا مگر یہ کہ تیرے دین میں خیانت اور مسلمانوں کیلئے کھوٹ جمع ہو گئے ہیں۔

ایک شخص کا شراب میں پانی ملا کر بیچنے کا دلچسپ واقعہ:

۵۳۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن بکیر نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حمید نے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی اپنی کشتی میں شراب فروخت کرتا تھا اس کے پاس کشتی میں ایک بندر بھی تھا اور وہ شراب پانی کے ساتھ ملا کر پلاتا تھا۔ اس بندر نے ایک دن رقم کی تھیلی اٹھائی اور کشتی کے بادبان پر چڑھ بیٹھا اور تھیلی کھول لی اور ایک دینار کشتی مین اور ایک دینار دریا میں پھینکنے لگا یہاں تک کہ اس نے اس کو آدھا آدھا کر دیا۔

بیچنے کے لئے دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت:

۵۳۰۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن عبداللہ قطان نے ان کو عامر بن سیار نے ان کو سلیمان بن ارقم نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملایا کرو۔ اس کے بعد آپ نے حدیث محفلہ ذکر کی اس کے حدیث کے ساتھ متصل یہ فرمایا۔ خبر دار تم سے پہلے لوگوں میں ایک بستی میں شراب بیچنے کے لئے لے کر گیا اور اس نے اس میں پانی ملا دیا۔ لہٰذا شراب کئی گنا زیادہ ہو گئی۔ اس نے ایک بندر خرید کیا وہ بھی دریا میں ساتھ ساتھ سفر کر رہا تھا جب وہ دریا کی موجود میں پہنچا تو اللہ نے اس بندر کے دل میں یہ بات ڈال دی اس نے دراہم و دینار کی بھری ہوئی تھیلی یا ہمیانی اٹھالی اور وہ کشتی کے بادبان پر چڑھ گیا اور اس نے ہمیانی کھول لی مالک اس کو دیکھتا رہ گیا وہ ایک دینار اٹھائے اور دریا میں پھینک دے دوسرا اٹھائے اور کشتی میں یہاں تک کہ اس نے برابر آدھا آدھا کر دیا۔

شیخ احمد نے کہا کہ سلیمان بن ارقم ضعیف ہے۔

۵۳۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن بن محمد غضائری نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ملاعب بن حیان نے ان

(۵۳۰۸)......(۱) سقط من (أ) أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۳/۱۱۰۴)

کو صالح بن اسحق نے ان کو یحییٰ بن کثیر کابلی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا صالح نے اور وہ ثقہ آدمی تھا۔ اور اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ (یعنی اس کی روایت لینے کے لئے) ان کو حدیث بیان کی ہشام نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا وہ شراب بیچتا تھا مگر وہ ہر مشک میں اس کا آدھا پانی ملا دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ اس کو بیچتا تھا جب اس نے رقم جمع کر لی تو ایک لومڑی آئی اس نے رقم کی تھیلی اٹھائی اور بادبان پر چڑھ گئی اور ایک دینار کشتی میں ڈالنا شروع کیا اور دوسرا دریا میں حتیٰ اس نے تھیلی خالی کر دی۔

۵۳۱۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی لیث وغیرہ نے عبداللہ بن ابو جعفر سے کہ ان کو خبر دی ہے صفوان بن سلیم نے اس نے خبر دی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ایک آدمی کے پاس گذرے جس نے فروخت کرنے کے لئے دودھ اٹھا رکھا تھا اس میں اس نے پانی ملا رکھا تھا حضرت ابو ہریرہ نے اس سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھے کہا جائے گا کہ پانی کو دودھ سے علیحدہ کر۔

ایک شخص کا غلہ میں بھوسی ملانے کا سبق آموز واقعہ:

۵۳۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالفتح بلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسن بن یحییٰ بن عیاش قطان ان کو ابوالاشعث نے ان کو عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو واصل نے ان کو عمرو بن ہرم نے ان کو عبدالحمید بن محمود نے اور وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس تھا اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آ گیا ہم لوگ حج کرنے آئے ہیں حتیٰ کہ جب ہم مقام صفاح پر پہنچے ہیں تو ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم نے اس کے لئے قبر کھودی ہے جیسے کھود کر مکمل کی تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدھا کالا ناگ قبر میں بیٹھا ہے جس نے اس کی قبر کو بھر رکھا ہے۔ پھر ہم نے دوسری قبر کھودی ہے پھر کیا دیکھتے ہیں پھر کالے ناگ نے اس کی لحد کو بھر رکھا ہے جس سے پوری لحد بھر چکی ہے ہم نے اس کو اسی حال پر چھوڑ دیا ہے اور آپ کے پاس پوچھنے کے لئے آئے ہیں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ اس کا عمل ہے جو وہ عمل کیا کرتا تھا۔ جاؤ اس کو اسی قبر کے بعض حصے میں دفن کر دو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگ اس کے لئے پوری زمین بھی کھود ڈالو گے تو تم یہی کچھ پاؤ گے۔

وہ آدمی کہتا ہے کہ پھر ہم نے اس کو اسی قبر میں ڈال دیا۔ وہ کہتے ہیں جب ہم نے یہ سفر پورا کر دیا تو ہم لوگ اس کی بیوی کے پاس گئے ہم نے اس سے اس کے عمل کے بارے میں پوچھا تو اس نے ہمیں بتایا کہ یہ کھانے کا سامان بیچا کرتا تھا غلہ وغیرہ لہٰذا روزانہ وہ اپنے گھر والوں کے لئے ضرورت کی روزی پہلے نکال لیتا تھا۔ اس کے اتنی مقدار میں جتنی نکالتا جو کی بھوسی وغیرہ کاٹ کر ملا دیتا تھا لوگوں کے کھانے کے سامان میں اور خود اس میں سے کھاتا تھا جو پہلے نکال لیتا تھا۔

۵۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو بشر بن سری نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہاں آ جاؤ بلندی پر ابوحفص نے کہا یعنی مطین نے یعنی قریب ہو جاؤ اس کی طرف۔

بے شک نبی کریم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی ردی کو عمل کرے تو یقین کے ساتھ کرے۔

۵۳۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے حافظ نے کوفہ میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن مستلم نے ان کو مصعب بن عبداللہ بن مصعب زبیری نے ان کو مالک بن انس نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں

(۵۰۳۹)... فی ب (الباهلي) وهو خطأ (۵۳۱۳)......(۱) فی ب (مسلم)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی عمل کرے تو یقین کے ساتھ کرے۔

۵۳۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق صغانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن مقسم عطاز مقری نے ان کو ادریس بن عبدالکریم نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کو بشر بن سری نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ عزوجل پسند کرتے ہیں۔ جب کوئی ایک تم میں سے عمل کرے تو اس کو درست کرے۔

شیخ احمد نے کہا کہ۔ یہ زیادہ صحیح ہے اور اس میں مالک کے لئے کوئی اصل نہیں ہے واللہ اعلم اور اس کو ابوالازہر نے بھی روایت کیا ہے بشر بن سری سے۔

۵۳۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن مقری نے ان کو ابوامیہ محمد بن ابراہیم طرسوی نے ان کو قطبہ بن علاء بن منہال غنوی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا محمد بن سوقہ نے تم ہمیں ساتھ لے چلو اس آدمی کے پاس جس کے پاس علم وفضل ہے۔ لہٰذا میں چلا عاصم بن کلیب جرمی کی طرف تو اسنے جو ہمیں حدیث بیان کی اس میں یہ بات بھی تھی کہ۔ اس نے کہا تھا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد کلیب نے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ کسی جنازے میں شریک ہوئے تھے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے میں اس وقت لڑکا تھا مگر میں عقل وفہم رکھتا تھا۔ جنازہ قبر پر پہنچ گیا مگر دفن ممکن نہیں تھا (شاید اس لئے کہ قبر چھوٹی پڑ گئی تھی) کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہدایت دینے لگے۔ وہ فرمارہے تھے۔ سیدھا کرو۔ برابر کرو اس لحد کو حتیٰ کہ لوگوں نے یہ سمجھا کہ وہ سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ بہرحال بے شک یہ کام میت کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اور نہ ہی اس کو کوئی نقصان دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتے ہیں عمل کرنے والے سے کہ جب وہ کوئی عمل کرے اور کام کرنے والا جب کوئی کام کرے تو اس کو اچھا کر کے کرے۔

(۵۳۱۵)..... ھذا حدیث مرسل انظر السلسلة الصحیحة (۱۰۶/۳ رقم ۱۱۱۳)

ایمان کے شعبوں میں سے چھتیسواں شعبہ

نفسوں کی حرمت اوران پرزیادتیاں، اور گناہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱)......ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاء ہ جھنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیماً.

جوشخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کرقتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہے گا وہ اس میں۔اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اوراس کی لعنت اور اللہ نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

(۲)......ولا تقتلوا انفسکم.

تم لوگ اپنے نفسوں کوقتل نہ کرو۔یعنی بعض تمہارا بعض کوقتل نہ کرے۔

نیز ارشاد فرمایا:

(۳)......ان اللہ کان بکم رحیما.

بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ مہربان ہے۔

یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے کہ بعض تمہارا بعض کوقتل نہ کرے تو یہ اس کی طرف سے تمہارے ساتھ رحمت ہے مہربانی ہے۔کیونکہ اس میں تمہاری بقاء ہے اس میں تمہاری زندگی ہے(اس طرح وہ تمہیں باقی رکھنا چاہتے ہیں اور زندہ رکھنا چاہتے ہیں) تا کہ تم دنیوی زندگانی کی نعمتوں سے بہرہ مند ہو اوراس زندگی میں رہ کر خیر اور بھلائی کماؤ جو تمہیں دائمی نعمتوں تک پہنچادے۔نیز ارشاد فرمایا۔

(۴)......ومن یفعل ذالک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا وکان ذالک علی اللہ یسیرا.

جوشخص اس کام کو سرکشی اور ظلم کے ساتھ کرے پس عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔

جس نفس کوقتل کرنا حرام ہے اللہ نے اس کے قتل کو شرک کے ساتھ ملادیا ہے

(۵)...... والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اخر ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولایزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا الا من تاب.

جولوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور الٰہ نہیں مانتے اور نہ پکارتے اور اس جان کوقتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے محترم بنایا ہے۔مگر حق کے ساتھ۔اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے(وہی عبادالرحمٰن ہیں اللہ والے ہیں) اور جوشخص یہ کام کرے وہ بہت بڑے گناہ میں جا پڑا۔ دوگنا ہوگا اس کے لئے عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ پڑا رہے گا وہ اس میں ذلیل ہوکر مگر وہ شخص جو توبہ کرے۔

نیز ارشاد فرمایا:

(۶)......ولاتقتلوا النفس التی حرم اللہ الابالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا.

نہ مارڈالو اس جان کو جس کو مارنا حرام کردیا ہے اللہ نے مگر حق کے ساتھ۔اور جس شخص کو مارا گیا ظلم سے ہم نے اس کے وارث کو زورعطا کیا ہے۔بس نہ حد سے نکل جائے وہ قتل کرنے میں بے شک اس کو مدد ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں قتل کو حرام قرار دیا ہے۔اور اس کو ظلم قرار دیا ہے اور ظلم قبیح اور حرام ہوتا ہے اور اسی کی مثل حدیث میں بھی آیا ہے۔

۵۳۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو عرزہ نے ان کو عثمان بن محمد بن ابو شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابو وائل نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اس کے ساتھ شریک کو پکارو حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔اس کے بعد فرمایا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنا بیٹے اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔فرمایا کہ یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے اس کی تصدیق اللہ نے اپنی کتاب میں اتاری ہے۔

والذین لایدعون مع اللہ الھاً اخر ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولایزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما

(رحمٰن کے بندے) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے الہ کو نہیں پکارتے اور اس نفس کو قتل نہیں کرتے جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے، مگر حق کے ساتھ اور نہیں بدکاری کرتے اور جو شخص یہ کام کرے وہ کئی گناہوں کو پائے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں عثمان بن ابو شیبہ سے۔

تین کبیرہ گناہ:

۵۳۱۷:......تحقیق گذر چکی ہے حدیث انس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان سے پوچھا گیا کبیرہ گناہوں کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔والدین کی نافرمانی کرنا۔کسی کو قتل کرنا۔اور جھوٹی بات کرنا۔

۵۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں حتی کہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب یہ کلمہ پڑھ لیں انہوں نے مجھ سے اپنے خون بچالئے اپنے مال بچالئے۔ باقی ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا صحیح میں اعمش کی حدیث سے۔

۵۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو ظبیان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا حرقات کی طرف۔ ہم لوگ وہاں اترے وہ شکست کھا گئے ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پکڑ لیا مگر اس نے جلدی سے کلمہ شہادت پڑھ لیا مگر میں نے اس کو تلوار مار کر قتل کر دیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ہم نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ نے فرمایا تیری کون حفاظت کرے گا اور تجھے کون بچائے گا لاالٰہ الا اللہ سے میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے تو صرف قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ حضور نے پھر فرمایا۔ تجھے کون بچائے گا۔ لاالٰہ الا اللہ سے قیامت کے دن۔ آپ بڑی دیر تک یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال آیا کاش کہ میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ (اور میرے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوتا۔)

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں اعمش کی حدیث سے اور کہا ہے خالد احمر کی حدیث میں اعمش سے۔ کیا تم نے چیرا کر نہیں دیکھا۔ اس کے دل کو حتیٰ کہ تو جان لیتا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں۔

(۵۳۱۶) ۔ (۱) کذا بالمخطوطة والصواب (قال ثم أی؟) (۲) ... فی ب (تزنی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع میں قتل سے منع کرنا:

۵۳۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد حاتم بن واقد دوری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے اور ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور عدل نے ان کو ابوبکر عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے ان کو واقد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے اور وہ کہتے تھے کہ کہا عبداللہ بن عمر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں خبر دار تم لوگ کون سے مہینے کو بڑی حرمت والا جانتے ہو۔ بالکل ہمارا یہی مہینہ ہے (یعنی ذُالحجہ) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ہوشیار ہو جاؤ تم لوگ کون سے شہر کی حرمت زیادہ سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ یہی شہر مکہ ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ خبر دار کون سا دن ہے جسے تم جانتے ہو سب سے بڑی حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ۔ خبر دار ہمارا یہی حج کا دن تو ہے۔ پھر آپ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے تحقیق حرام کر دی ہیں تمہارے اوپر تمہارے مال تمہاری عزتیں مگر اس کے حق کے ساتھ جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے جیسے یہ شہر محترم ہے جیسے یہ مہینہ محترم ہے خبر دار کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ تین بار فرمایا۔ اور ہر بار سب لوگ یہی جواب دیتے رہے خبر دار ہاں آپ نے پہنچا دیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ وتح ہے تمہاری یا فرمایا ویل ہے تمہاری میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارتا پھرے۔

اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ نے عاصم بن علی سے حدیث عاصم کے الفاظ پر۔ اور حدیث یزید اسی کی مثل ہے۔ صرف یہی فرق ہے کہ اس میں یہ نہیں کہا۔ مگر ان کے قول میں۔ ہمارا مہینہ۔ ہمارا شہر ہمارا دن اور راوی نے کہا ہے کہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا۔ کہ جی ہاں (آپ نے پہنچا دیا ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حرام کر دیے گئے ہیں تمہارے خون تمہارے مال مگر ان کے حق کے ساتھ۔

اور محمد بن مثنی سے مروی ہے اس نے یزید بن ہارون سے مگر اس نے الا بحقہا مگر اس کے حق کے ساتھ۔ کے الفاظ نہیں کہے۔

۵۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علوی نے اور عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق مقری نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم ان کو ابراہیم بن اسحٰق قاضی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان ثوری ان کو زبید نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا گناہ اور نافرمانی ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طریقوں سے زبیر سے۔

۵۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو ثروان نے ان کو ھذیل نے ان کو ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تم اس میں اپنی کمانیں توڑ دینا یعنی فتنے میں۔ اور اپنی کمانوں کی ڈریاں کاٹ ڈالنا۔ اور تم لوگ اپنے گھروں کے اندر بیٹھ جانے کو لازم کر لینا اور تم اس زمانے میں بنی آدم کے بہتر لوگوں کی طرح بن جانا۔

۵۳۲۳:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو جعفر بن عفان نے ان کو ہمام نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ ابن آدم جو اپنے بھائی کو قتل کرے وہ اہل جہنم کے عذاب کو تقسیم کر لیتا ہے آدھا عذاب جہنم کا پوری پوری تقسیم۔ یہ روایت موقوف ہے۔

(۵۳۲۰)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... في ب (شريك) وهو خطأ

۵۳۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا جو شخص ظلم سے قتل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس سے ہر گناہ مٹا دیں گے اور یہ بات قرآن میں موجود ہے۔ انی ارید ان تبوء باثمی و اثمک. میں ارادہ کرتا ہوں کہ تو رجوع کرے میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ۔

قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ ہوگا:

۵۳۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عوف نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے "ح" اور خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

پہلی چیز جس کا لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا قیامت کے دن وہ خون کے بارے میں ہوگا۔ (یعنی قصاصوں کے بارے میں ہوگا۔) اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن موسیٰ سے۔ اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث شعبہ سے اس نے اعمش سے۔

۵۳۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں لوگوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے۔

ابووائل نے کہا کہ عمرو بن شرحبیل نے کہا کہ پہلی چیز جس کا لوگوں کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے۔ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لے آئے گا اور کہے گا اے میرے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کس چیز کے بارے میں اس کو تم نے قتل کیا تھا۔ اس نے کہا پھر ذکر کیا حدیث کو۔

۵۳۲۷:.....اعمش نے کہا۔ کہا ابراہیم نے کہا عبداللہ نے۔ کہ ہمیشہ رہتا ہے آدمی کشادگی میں اپنے دین میں سے جب تک اس کا ہاتھ صاف رہے خون سے جب وہ اپنے ہاتھ کو حرام اور ناحق خون میں ڈبو لیتا ہے اس کا حیا چھین لیا جاتا ہے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو وکیع نے اور اس کو روایت کیا ہے عبدالصمد بن زید نے ان کو اعمش نے۔ اسناد اول میں درج کرتے ہوئے۔ سوائے روایت ابراہیم کے اور اس میں عمر بن شرحبیل کا ذکر نہیں ہے۔

اور تیمی نے اس کو روایت کیا اعمش سے بطور موصول روایت کے بطور مسند روایت کے۔

۵۳۲۸:.....ہمیں خبر دی عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبداز نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو عبید بن عبیدہ بن مرہ تمار بصری نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کسی آدمی کا[۱] ہاتھ پکڑ کر لے آئے گا۔ کہے گا اے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے اس کو کیوں قتل کیا تھا۔ راوی نے کہا[۱] وہ آدمی کہے گا تاکہ عزت تیرے لئے ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ عزت تو ہے ہی میرے لئے۔ اور ایک آدمی کسی کا ہاتھ پکڑ کر[۱] لے گا اور کہے گا اے میرے رب مجھے اس نے قتل کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمائیں گے کہ تم نے اس کو کیوں قتل کیا تھا۔ وہ کہے گا کہ میں نے اس کو اس لئے قتل کیا تھا تاکہ عزت فلاں کے لئے ہو۔ فرمایا کہ وہ کہے گا کہ بے شک نہیں ہوگا اس کے لئے رجوع کرنا اس کے گناہ کے ساتھ۔

(۵۳۲۸).....(۱) سقط من (أ)

۵۳۲۹:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابوصالح فراء مصعب بن موسیٰ نے ان کو ابواسحٰق فزاری نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابودرداء سے وہ کہتے تھے کہ مقتول قیامت کے دن بیٹھا ہوگا۔ جب اس کا قاتل گذرے گا اٹھ کھڑا ہوگا اور اس کو پکڑ لے گا اور اس کو لے جائے گا۔ اور کہے گا اے رب اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم نے اسکو کیوں قتل کیا تھا۔ وہ کہیگا مجھے فلاں نے کہا تھا لہٰذا قاتل کو عذاب دیا جائے گا اور کہنے والے کو میں نے اس کو موقوف پایا تھا۔

۵۳۳۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبداللہ رقی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کے لئے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آ چکا ہے وہ کامیاب ہوگیا جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا اے بنی فروخ قریب ہو جاؤ تم اللہ کے ذکر کے اللہ کی قسم بے شک بعض تم میں سے ایسے مرد ہوں گے اگر علم ثریا ستاروں سے لٹکا ہوگا تو بھی وہ اس کو ضرور پالیں گے۔

۵۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو حفص بن غیاث وغیرہ نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ مرہ نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کسی ایسے مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے جو شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک بات کی وجہ سے (کسی کا خون حلال ہوگا۔)

شادی شدہ زانی اور جان کے بدلے میں جان۔ اپنے دین کو چھوڑنے والا مسلمان جماعت سے جدا ہونے والا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمر بن حفص سے اس نے اپنے باپ سے۔

۵۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق زہری نے ان کو یعلی بن عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن عائذ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی بندہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا ہوگا اور ناجائز قتل اور حرام خون میں ملوث نہیں ہوگا مگر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

خطبہ حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے عہد:

۵۳۳۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن عمرو بن واصل نے ان کو فضیل بن سلیمان نے ان کو عائذ بن ربیعہ بن قیس نے ان کو قرہ بن دعموص نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا حجۃ الوداع میں ہم نے کہا یا رسول اللہ۔ آپ ہم سے کس چیز کا عہد لیتے ہیں، آپ نے فرمایا۔ میں تم سے عہد لیتا ہوں کہ تم نماز قائم کرنا۔ تم زکاۃ ادا کرنا۔ اور تم بیت الحرام کا حج کرنا اور تم لوگ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

مسلمان پر ہتھیار اٹھانے کی ممانعت:

اور مسلمان کے خون کو محترم سمجھنا اور اس کے مال کو اور معاہدوں کو محترم قرار دینا مگر اس کے حق کے ساتھ اور چمٹ جانا اللہ کے ساتھ اور

(۵۳۳۱)..... (۱) فی ب (دبغه)

اطاعت کے ساتھ۔

۵۳۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی خبر ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک بھی تم میں سے ہتھیار وغیرہ کے ساتھ اپنے کسی مسلم بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ ہلا دے (اور وہ اس کو لگ جائے اور اس کی جان چلی جائے) تو یہ (اشارہ کرنے والا) آگ کے گڑھے میں گر جائے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد سے جو عبدالرزاق کی طرف منسوب نہیں ہے۔

۵۳۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن عدل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے اس آدمی کو لعنت کرتے ہیں جو اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرتا ہے اگرچہ اس کا بھائی ماں باپ کی طرف سے سگا بھائی ہو۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوبکر ابن ابوشیبہ سے اس نے یزید بن ہارون سے۔

۵۳۳۶:.....ہمیں خبر دی اور ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو برید نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی جب ہماری مسجد یا ہمارے بازار (مسلمانوں کے) سے گذرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہتھیاروں کے سنبھالے بند کرلیا کرے تا کہ کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچائے۔

۵۳۳۷:.....اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ہم لوگوں پر (یعنی مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھائے (حملہ کرنے کے لئے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بخاری مسلم نے دونوں کو نقل کیا ہے صحیح میں ابواسامہ کی حدیث سے۔

۵۳۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمن بن مانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغروہ نے ان کو محمد بن کنانہ نے ان کو اسحاق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک مسلمان آدمی اپنے دین کے معاملے میں بڑی کشادگی میں رہتا ہے جبتک کہ وہ خون حرام کو نہ پہنچے۔ (یعنی جب تک ناحق قتل نہ کرے۔)

اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے علی بن ابوہاشم سے اس نے اسحق سے۔

۵۳۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد رودباری نے ان کو ابوبکر محمد بن محمویہ بن عباس بن سنان رازی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ''ح''

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن حشیش مقری نے ان کو ابواسحق بن ابوالغنائم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعروہ نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو احمد بن سلمان نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی چیز جس کے بارے میں قیامت کے دن فیصلہ ہوگا وہ لوگوں کے خون اور قصاص ہوں گے۔

حافظ نے اپنی روایت میں فرمایا۔ (یعنی قیامت کے دن) اور ابوزکریا کی ایک روایت میں ہے۔ (قیامت کے دن خون کے بارے میں)

(۵۳۳۶).....متفق علیہ انظر تحفة الاشراف (۶/۴۳۶) (۵۳۳۹).....(۱) فی الأصل (محمد بن سلیمان)

اورانہوں نے اپنی اسناد میں کہا ہے۔(دم اور خون) ابووائل سے مروی ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن موسیٰ سے۔

۵۳۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔اس روایت میں جو اعمش جانتے ہیں۔انہوں نے فرمایا۔پہلی چیز جس میں لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے شعبہ سے۔

۵۳۴۱:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو حکیم بن موسیٰ نے ان کو ابوصالح نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو اسماعیل مولیٰ ابن عوف نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ایک مؤمن کا قتل اللہ کے نزدیک پوری دنیا کی تباہی سے بڑا نقصان ہے۔

اللہ کے ہاں مومن کا قتل پوری دنیا کے زوال سے بھی بڑا حادثہ ہے:

۵۳۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عباد مکی نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو بشیر نے یعنی ابن مہاجر نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ایک مؤمن کا قتل بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک پوری دنیا کے زوال سے۔

۵۳۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل سے ان کو حدیث بیان کی محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عبدان بن محمد بن عیسیٰ مروزی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو روح بن جناح نے ان کو مجاہد نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ دنیا کا مٹ جانا آسان ہے اور ہلکا ہے اللہ کے نزدیک کسی مسلمان کا ناحق خون بہانے سے۔

۵۳۴۴:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالصمد بن عبداللہ دمشقی نے ان کو ہشام نے پھر اسی نے انہوں نے ذکر کیا۔کہا ابواحمد نے کہ اسی طرح ہمیں حدیث بیان کی عبدالصمد نے پھر کہا روح نے کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے براء سے۔ سوائے اس کے نہیں کہ روایت کیا ہے روح نے ابوجہم جوزجانی سے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ ساری دنیا کا مٹ جانا آسان اور ہلکا ہے اللہ پر اس خون سے جو ناحق بہایا جائے۔

۵۳۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوالحسن محمد بن حسین بن منصور نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن ابوحسان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو روح بن جناح نے ان کو ابوجہم نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ دنیا کا ختم ہو جانا آسان اور ہلکا ہے اللہ پر کسی مسلمان کے ناحق خون بہنے سے۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن عامر وغیرہ نے ولید بن مسلم سے۔

۵۳۴۶:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن صقر سکری نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو عبیداللہ بن حفص بن شروان نے ان کو سلمہ بن عمار نے ابومسلم فزاری نے ان کو اوزاعی نے ان کو نافع نے

(۵۳۴۲)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲/۳۵۴)

(۵۳۴۴)......(۱) فی ب (ابومسلم) وهو خطأ أخرجه المنف من طريق ابن عدى (۳/۱۰۰۴)

ان کوابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جوشخص کسی مسلمان کے قتل میں مدد کرے (اگر چہ) آدھے کلمہ کے ساتھ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قیامت کے دن لکھ دیا جائے گا اللہ کی رحمت سے "مایوس اور محروم"۔

۵۳۴۷:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے جو کہ زہری نے بھائی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کی ایک جماعت کے ساتھ سالم بن عبداللہ کے ہاں بیٹھا ہوا تھا۔ایک آدمی نے کہا۔کہ امیر نے ایک آدمی کو چابک مارے ہیں جس سے وہ مر گیا ہے۔لہذا حضرت سالم نے فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر ایک کافر کے قتل کرنے پر عیب اور انتباہ فرمایا تھا۔

۵۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابویعلی موصلی نے ان کو واصل بن عبدالاعلیٰ نے اور عبداللہ بن عمر نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے کہ اے اہل عراق میں نہیں پوچھتا تم لوگوں سے کسی چھوٹے گناہ کے بارے میں اور نہیں سوار کرتا میں تم لوگوں کو کسی بڑے گناہ پر میں نے تو ابوعبداللہ بن عمر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔بے شک فتنہ اس طرف سے آئے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں شیطان کے سینگ ظاہر ہوتے ہیں۔اور تم لوگ وہ ہو کہ بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارے گا۔بے شک موسیٰ علیہ السلام نے قتل کیا تھا جس کو قتل کیا تھا وہ آل فرعون سے تھا بطور قتل خطاء کے (مگر اس کے باوجود) اللہ نے فرمایا تم نے ایک جان کو قتل کیا تھا سو ہم نے تجھے نجات عطا کی تھی غم سے اور ہم نے آزمایا تجھے آزمانا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن عمر بن ابان سے اور واصل سے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت اور وعظ ونصیحت:

۵۳۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز سے ان کو علی بن ابراہیم واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زیاد بن جصاص نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جب جندب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آمد محسوس کی تو مدینہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے نکلے اور بنوعدی ان کے پیچھے لگ گئے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کیا۔

اے ابوعبداللہ ہمیں وصیت کیجئے اللہ مجھ پر رحم کرے انہوں نے فرمایا۔اللہ سے ڈرو۔اور قرآن کو پڑھو کیونکہ وہ اندھیری رات کی روشنی ہے،اور دن کی ہدایت ہے۔مطابق اس کے جو ہے مشقت اور فاقہ سے۔پس جس وقت مصیبت پیش آجائے اپنے مالوں کو اپنے نفسوں کے آگے کردو (یعنی مالوں کے ساتھ دفاع کرو) اور جس وقت مصیبت اتر پڑے پس کر دیا کرو اپنے نفسوں کو اپنے دین کے آگے (یعنی نفسوں کے ساتھ دین کا دفاع کرو) اور یہ اچھی طرح جان لو کہ ناکام وہ شخص ہے جس کے دین کا نقصان ہوگیا۔اور ہلاک ہونے والا وہ شخص ہے جس کا دین ہلاک وتباہ ہوگیا۔خبردار جنت کے حصول کے بعد کوئی فقر محتاجی نہیں اور جہنم میں داخلے کے بعد کوئی غنا نہیں ہے اس لئے کہ جہنم کا قیدی نہیں چھوٹے گا۔اور اس کا نقصان اٹھانے والا تندرست نہیں ہوگا،اور اس میں جلنے والے کی آگ نہیں بجھے گی۔اور بے شک جنت کے درمیان اور مسلمان کے درمیان جو چیز حائل ہوگی وہ چلو بھر خون ہوگا اس کے مسلمان بھائی کا جس کو اس نے بہایا ہوگا۔وہ جب جنت کے کسی بھی دروازے سے داخل ہونے کے لئے جائے گا اسی کو بند پائے گا۔اور اچھی طرح جان لیجئے کہ آدمی جب مر جاتا ہے اور دفن ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا پیٹ خراب ہو کر بدبو چھوڑتا ہے لہذا تم لوگ بدبو کے ساتھ خبث و ناپاکی کا اضافہ نہ کرو۔

(۵۳۴۹)......زياد بن الجصاص هو : زياد بن أبي زياد. والحسن هو : البصري.

اللہ سے ڈرتے رہو مالوں کے بارے میں اور خونوں کے بارے میں اور اس سے اجتناب کرو۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے السلام علیکم کہا اور سواری پر سوار ہو گئے۔

۵۳۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو ابوبکر بن ابوالاسود نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو جندب بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کا چلو بھر خون حائل نہ ہو۔ جس کو اس نے بہایا ہو گویا کہ اس نے کوئی مرغی ذبح کر دی ہے وہ جب بھی جنت کے دروازوں میں سے کسی بھی دروازے پر آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جنت کے درمیان حائل ہو جائے گا۔ (وہ ایسا ضرور کرے) اور جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اپنے پیٹ میں پاک چیز کے سوا کچھ نہ ڈالے (اسے چاہئے کہ ضرور ایسا کرے) اس لئے کہ سب سے پہلے انسان کے جسم میں سے اس کا پیٹ ہی بدبودار ہو کر خراب ہوگا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ابوکامل نے ابوعوانہ سے بطور مرفوع روایت اور صحیح موقوف ہے۔

کسی کے قتل میں جتنے لوگ شریک ہوں گے سب کو سزا ملے گی:

۵۳۵۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ رازی نے ان کو عطاء بن مسلم خفاف نے ان کو علاء بن مسیّب نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ عہد رسول میں مدینے میں ایک آدمی قتل ہو گیا تھا مگر اس کا قاتل معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر براجمان ہوئے اور فرمایا اے لوگو ایک آدمی قتل ہو گیا ہے حالانکہ اللہ کا رسول تمہارے درمیان موجود ہوں اور اس کا قاتل معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر اہل آسمان اور اہل زمین کسی آدمی کے قتل پر جمع ہو جائیں البتہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب دے گا۔ مگر یہ ہے کہ جو چاہے وہ کرے۔

۵۳۵۲:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو مقدام بن محمد نے ان کو میرے چچا قاسم بن یحییٰ نے ان کو ابوحمزہ اعور نے ان کو ابوالحکم بجلی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ اگر سارے اہل آسمان اور زمین ایک مؤمن کے قتل پر متفق ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں اوندھا ڈال دے گا۔

۵۳۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ داخل ہوئے ہشام بن حکیم بن حزام عمیر بن سعید انصاری کے پاس شام کے ملک میں اور وہ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے عامل تھے ان کے پاس داخل ہوئے اس نے ان کے پاس کئی لوگوں کو پایا عجمیوں میں سے سورج کی دھوپ میں بیٹھے ہوئے۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا حال ہے ان لوگوں کا۔ فرمایا کہ میں نے ان کو جزیہ میں بند کر رکھا ہے۔ لہٰذا ہشام نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

بے شک وہ شخص جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دے گا اللہ اس کو آخرت میں عذاب دے گا کہتے ہیں کہ۔ عمیر نے ان کا راستہ چھوڑ دیا اور انہیں چھوڑ دیا۔ رہا کر دیا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث جریر وغیرہ سے اور ہشام بن عروہ سے۔

۵۳۵۵:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین علوی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن سعد نسوی نے ان کو ابوبکر بن ابوخثیمہ نے ان کو قاسم بن سلام نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے کہ عیاض بن غنم کہتے

ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمارہے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ عذاب دے گا قیامت کے دن ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیں گے۔

۵۳۵۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابونجیح نے ان کو خالد بن حکیم نے ان کو خالد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک قیامت میں شدید ترین عذاب میں وہ ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو شدید عذاب دے گا۔

اہل جہنم کی دو قسمیں:

۵۳۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جہنم کی دو قسمیں ہیں میں نے نہیں دیکھا ان دونوں کو بعد میں۔ عورتیں ہوں گی کپڑے پہننے والیاں (ظاہر میں) مگر ننگیاں (حقیقت میں) غیر مردوں کی طرف جھکنے والیاں۔ ابوجعفر نے کہا کہ ابوہریرہ نے کوئی اور کلمہ کہا تھا جو مجھ پر مخفی رہ گیا۔ فرمایا کہ ان کے سروں پر (بال ہوں گے) بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مثل۔ اور مرد ہوں گے جن کے پاس چابک ہوں گے گائے بیل کی دم کی طرح ان کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے حدیث جریر سے اس نے سہیل سے۔ اور یہ بھی فرمایا غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں اور خود مائل ہونے والیاں۔

۵۳۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو افلح بن سعید نے ان کو عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ اگر تیرے ساتھ مدت طویل ہوگئی تو تم ایک قوم کو دیکھو گے ان کے ہاتھوں میں چابک ہوں گے مثل گائے بیل کے دم کے صبح کریں گے اللہ کے غضب میں اور شام کریں گے اللہ کی ناراضگی میں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور اس کو نقل کیا ہے حدیث ابوعامر عقدی نے افلح سے علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا کہ صبح کریں گے اللہ کی ناراضگی میں اور شام کریں گے اللہ کی لعنت میں۔

۵۳۵۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا قروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے ان کو اسماعیل نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے داعی کی اجابت کرو۔ ہدیہ ردنہ کرو۔ اور لوگوں کو نہ مارو یا فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو نہ مارو۔

۵۳۶۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید نے ان کو عون بن محمد بن احمد نے ان کو ھدبہ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو مرثد بن عبداللہ نے یک آدمی نے اصحاب رسول میں سے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی آگ تقسیم کی گئی ہے ستر اجزاء حکم کرنے والے پر انہتر جزاور کہنے والے کے لئے ایک جز۔

۵۳۶۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو قدامہ بن محمد بن قدامہ نے ان کو ابومحمد نے ان کو خبر دی ابراہیم بن ابوالخصیب نے ان کو محمد بن عجلان نے وہ کہتے ہیں کہ میں اسکندریہ میں تھا ایک آدمی کی وفات کا

(۵۳۵۶)......اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۱۵۷)

وقت آ گیا مخلوق میں کوئی ایک اس سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا گیا تھا ہم لوگوں نے اس کو تلقین شروع کی تو وہ قبول کرتا گیا جو کچھ ہم اس کو تلقین کرتے گئے۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ جب لا الہ الا اللہ آیا تو اس نے انکار کر دیا ہم نے اس سے پوچھا کہ ہم نے تجھ سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا ہم نے تجھے تلقین کی تو تم نے قبول کی تم نے لا الٰہ الا اللہ کا انکار کیا ایسا کیوں ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے جوانی میں ایک آدمی کو قتل کیا تھا وہی میرے اور کلمہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے (اور کلمہ نہیں پڑھنے دیتا۔)

۵۳۶۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وھاب نے ان کو خبر دی مالک بن انس نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اپنے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کرے گا وہ آگ میں پھندا ڈال کر خودکشی کرتا رہے گا۔ اور جو شخص پانی میں یا کسی بھی شئی میں گھس کر اپنے آپ کو قتل کرے گا وہ جہنم میں اسی طرح ڈوب کر یا گھس کر مرتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو گولی مار کر یا تیز دھار آلے سے خودکشی کرے گا وہ جہنم میں اسی طرح کرتا رہے گا۔

شعب الایمان کا سینتیسواں شعبہ

وہ ہے شرم گاہوں کی حرمت اور پاکدامنی کا وجوب

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل للمؤمنین یغضوا من ابصار ھم ویحفظوا فروجھم ذالک از کی لھم ان اللّٰہ خبیر بمایصنعون وقل للمؤمنات یغضضن من ابصار ھن ویحفظن فروجھن.

(اے نبی) ایمان والے مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی کرلیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ بات ان کے حق میں خوب پاکیزہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ خوب خبر رکھتا ہے اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں اور فرما دیجئے ایمان والی عورتوں سے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں (اپنی عزت کی حفاظت کریں۔)

اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے۔ اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف بھی کی ہے جو اس کام کو عملاً کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

(۲)......والذین ھم لفروجھم حافظون الاعلی ازواجھم اوماملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغی ورآء ذالک فاولٰئک ھم العدون.

(کامیاب ہونے والے مؤمن) وہ لوگ ہیں جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں کے یا ان لونڈیوں کے جن کے مالک بنے ہیں ان کے دائیں ہاتھ۔ پس جو لوگ اس کے علاوہ راستہ تلاش کریں حقیقت میں وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

اور ارشاد ہے:

(۳)......ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ ومقتا وسآء سبیلاً.

مت قریب جاؤ بدکاری کے بے شک وہ بے حیائی ہے اور اللہ کی ناراضگی ہے اور برا راستہ ہے۔ اور ارشاد ہے۔

(۴)......والذین لایدعون مع اللّٰہ الھاً اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق ولا یزنون.

(رحمٰن کے بندے) وہ لوگ ہیں نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود اور نہیں قتل کرتے کسی نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے۔ مگر حق کے ساتھ اور نہیں بدکاری کرتے۔

یہ تمام نصوص دلالت کرتی ہیں کہ عزت کی حفاظت کرنا مأمور بہ ہے۔ اور پاک دامنی اختیار کرنا واجب ہے۔

زنا کرنے والا زنا کے وقت مومن نہیں ہوتا:

۵۳۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور سعید بن مسیب نے اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

زانی جب زنا کرتا تو وہ اس حال میں زنا نہیں کرتا کہ وہ مؤمن ہو اور چور اس وقت چوری نہیں کرتا جب وہ مؤمن ہو اور شرابی اس وقت شراب نہیں پیتا وہ جب مؤمن ہو۔ اور کوئی اچکا اس وقت کسی چیز کو اچک کر نہیں بھاگتا کہ جب وہ مؤمن ہو جب وہ اچک کر بھاگے اور مسلمان اوپر نگاہیں اٹھا کر اس کو دیکھتے رہیں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث اوزاعی سے اور اس کو نقل کیا ہے اس نے کئی دیگر تبصرہ سے۔

۵۳۶۴: ... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن مریم مصری نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو ابن الہاد نے یہ کہ سعید بن ابوسعید مقبری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس وقت آدمی زنا کرتا ہے اس سے ایمان نکل جاتا ہے پس ہوتا ہے اس کے اوپر مثل سائے بان کے جب اس فعل سے علیحدہ ہوتا ہے ایمان اس کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

۵۳۶۵: ..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عوام نے اور وہ ابن حوشب ہے علی بن مدرک سے اس نے ابوزرعہ سے اس نے ابو ہریرہ سے انہوں نے فرمایا کہ ایمان پاک چیز ہے جو شخص بدکاری کرتا ہے ایمان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ پس جو شخص اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اور گناہ سے رجوع کرتا ہے ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

۵۳۶۶: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو محمد بن عمرو رزاز نے "ح" ان کو خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے ان کو یحییٰ بن طالب نے ان کو عمرو بن عبدالغفار نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو علی بن مدرک نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابو ہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ ایمان ایک قمیص ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اس کی قمیص پہناتا ہے جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے اس کی قمیص ایمان اتار لی جاتی ہے اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اس پر وہ واپس کر لی جاتی ہے جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے اس کی قمیص ایمان اتار لی جاتی ہے اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اس پر وہ واپس کر لی جاتی ہے۔

۵۳۶۷: ... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو خبر دی ابن عجلان نے ان کو قعقاع نے ان کو خبر دی ہے ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے۔ اور ان سے پوچھا تھا رسول اللہ کے قول کے بارے میں۔ نہیں زنا کرتا زانی اس حال میں کہ وہ مؤمن ہو لہذا ایمان اس سے کہاں ہوگا؟

ابو ہریرہ نے کہا کہ ایمان اس کے اوپر ایسے ہوگا اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی سے اپنے سر کے اوپر اگر توبہ کر لیتا ہے اور باز آ جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

شیخ احمد نے کہا کہ اور سوائے اس کے نہیں کہ آپ نے ارادہ کیا تھا۔ اس اندازے کا جو زنا کے ساتھ اس کا ایمان کم ہوا تھا۔

۵۳۶۸: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوشہاب نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ اپنے غلاموں کا نام عربوں کے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ مثلاً عکرمہ۔ سمیع۔ کریب۔ اور بے شک اس نے کہا ان کو۔ شادی کر لو۔ بے شک بندہ جب زنا کرتا ہے اس سے ایمان کا نور کھینچ لیا جاتا ہے پھر اللہ اس کو اس بندے پر واپس لوٹا دیتے ہیں بعد میں یا اس کو روک لیتے ہیں۔

۵۳۶۹: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شداد بن سعید جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اے

(۵۳۶۵) .. (۱) فی أ (لازم)

(۵۳۶۸) ... فی الأصل أحمد بن یونس بن شہاب وهو خطأ والصحیح ما أثبتناه وأبوشہاب هو عبد ربه بن نافع

قریش کے جوانوں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔نہ زنا کرو۔خبردار اللہ جس کے لئے اس کی عزت کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا بہت بڑا جرم ہے:

۵۳۷۰:......ہمیں خبردی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کوان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابووائل نے ان کو عمر بن شرحبیل نے ان کو ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا گناہ بڑا ہے انہوں نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا شریک بناؤ حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔میں نے پوچھا کہ اس کے بعد پھر کون سا بڑا ہے؟ یہ کہ تو اپنے بیٹے کو قتل کرے اس خوف کے مارے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔میں نے پوچھا کہ اس کے بعد پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو زنا کرے اپنے پڑوسی کی بیوی سے

۵۳۷۱:......فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عمرو بن بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کی مثل۔فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کی ہے۔

والذین لایدعون مع اللہ الھا اخر ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولایزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاماً

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ کو نہیں پکارتے اس نفس کو نہیں مارتے جس کے قتل کو اس نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور وہ بدکاری نہیں کرتے جو شخص اس کام کو کرے گا وہ گناہ کو پالے گا۔

ان دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم اور عثمان سے اور دونوں کو نقل کیا ہے۔بخاری نے پس روایت کی گئی ہے حدیث منصور عثمان بن ابوشیبہ سے ان کو جریر نے اور حدیث اعمش قتیبہ سے اس نے جریر سے۔

۵۳۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن قوھیار نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن محمد رزین سلمی نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اور پوچھنے لگا کہ کون سا گناہ بڑا ہے۔پھر حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا پھر ٹھہر جا۔اور فرمایا اللہ نے اس کی تصدیق اتاری ہے اس آیت میں پھر ذکر کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند لوگوں پر لعنت:

۵۳۷۳:......ہمیں خبردی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے اکو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عمرو نے ابوعمرو سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ لعنت کرے۔اس کو جو اپنی نسبت اپنے آقاؤں کے سوا کسی اور کی طرف کرے۔رشتہ داری بتلائے غیر رشتہ داروں سے اور اللہ لعنت کرے اس کو جو زمین کی حدیں تبدیل کرے۔اور اللہ لعنت کرے اس کو جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے اور اللہ لعنت کرے اس کو جو اپنے والدین کو لعنت کرتا ہے۔اللہ لعنت کرے اس کو جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے۔اور اللہ لعنت کرے اس کو جو جانوروں چار پایوں کے ساتھ بدفعلی کرے۔اور اللہ لعنت کرے اس پر جو قوم لوط والا کام کرے۔تین بار فرمایا۔

(۵۳۶۹) (۱) فی الأصل (أبونصر) وھو خطأ والحدیث أخرجه الحاکم (۳۵۸/۴) من طریق مسلم بن إبراهیم به

(۵۳۷۰) (۱) سقط من (ب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے قوم لوط کے عمل میں مبتلا ہونے کا خوف:

۵۳۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث بن سعید نے ان کو قاسم بن عبدالواحد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک سب سے زیادہ خوف کی بات جس سے میں اپنی امت کے بارے میں ڈرتا ہوں یا اس امت کے بارے میں ڈرتا ہوں فرمایا تھا۔ وہ قوم لوط والا عمل ہے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی حدیث کے ہیں۔ اور ابن عبدان کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ بے شک زیادہ شدید۔ یا فرمایا تھا کہ بے شک زیادہ تر۔ جو میں اپنی امت پر ڈرتا ہوں وہ قوم لوط والا عمل ہے۔

۵۳۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صغانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عاصم نے ان کو مسلم بن سلام نے ان کو عیسیٰ بن حطان نے ان کو علی بن طلق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی قے کرے اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ صحبت نہ کرے پاخانے کی جگہ سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا حق بیج ہے۔

۵۳۷۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن علی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو حارث بن مخلد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک جو شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے پاخانے کے راستے میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر شفقت نہیں فرمائے گا۔

۵۳۷۷:......اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو ابوخثیم نے ان کو صفیہ بنت شیبہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہے کہ مدینے میں جب مہاجر آئے تو انہوں نے چاہا کہ وہ اپنی عورتوں سے ان کی شرم گاہوں میں ان کے پیچھے کی طرف سے صحبت کریں ان کی عورتوں نے اس عمل سے انکار کیا اور اس کو ناپسند کیا لہذا انہوں نے سیدہ ام سلمہ کے پاس آ کر اس مسئلہ کو ذکر کیا لہذا سیدہ ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مسئلہ پوچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم لوگ اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ (یعنی ایک ہی راستے سے)۔

۵۳۷۸:......اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا تھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کے پاس آتا ہے پیچھے کے راستے سے۔ انہوں نے فرمایا یہ شخص مجھ سے کفر کے بارے میں پوچھتا ہے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے روایت کیا اس سے جس نے سنا تھا عکرمہ سے وہ حدیث بیان کرتا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس جیسے کام کرنے پر پٹائی کی تھی۔

۵۳۷۹:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے قتادہ سے اس نے ابودرداء سے کہ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا لہذا انہوں نے فرمایا کہ اس کام کو کافر ہی کر سکتا ہے (یعنی بیوی کے ساتھ غیر فطری عمل کو اور پاخانے کے راستہ صحبت کافر کرے گا مسلمان تو نہیں کر سکتا۔)

۵۳۸۰:......اور اپنی اسناد کے ساتھ معمر سے مروی ہے اس نے لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے

فرمایا جو شخص اس کا ارتکاب کرے (عورت کے ساتھ غیر فطری عمل کا اس نے کفر کیا۔)

۵۳۸۱:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے قتادہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ یہ چھوٹی لواطت سے لوطیت ہے (یعنی قوم لوط جیسے) عمل ہے۔

۵۳۸۲:......اور اپنی اسناد کے ساتھ معمر سے مروی ہے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابن مسیب سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اس مسئلہ کے بارے میں ان دونوں نے اس کام کو برا سمجھا اور دونوں نے مجھے اس سے منع کیا۔

۵۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے جو مقام بیہق میں یا مین بستی میں آباد تھے ان کو خبر دی ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبدان نے ان کو ہدبہ نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو اس شخص نے جو اپنی عورت کے ساتھ پیچھے سے ملاپ کرتا تھا اس نے کہا کہ مجھے خبر دی عقبہ بن رباح نے کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اس کام کو کافر ہی کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں کرتا۔

۵۳۸۴:......اور مجھے حدیث بیان کی ہے عمرو بن شعیب نے ان کے والد سے اس نے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کام لوطیت صغریٰ ہے۔

۵۳۸۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالصمد بن عبداللہ دمشقی نے ان کو دحیم نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو محمد بن سلمان خزاعی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مردوں کا عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی مذمت:

چار قسم کے لوگ ہیں جو صبح کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں ہوتے ہیں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کی ناراضگی میں ہوتے ہیں۔ یا یوں فرمایا تھا کہ صبح کرتے ہیں تو اللہ کی ناراضگی میں ہوتے ہیں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں ہوتے ہیں۔ یہ محدث نے شک کیا ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں یارسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں سے وہ لوگ جو عورتوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں اور عورتوں میں سے وہ جو مردوں کے ساتھ مشابہت بناتی ہیں اور وہ شخص جو جانوروں کے ساتھ برا کام کرتا ہے۔ اور وہ جو مرد کے ساتھ (نر کے ساتھ) جنسی فعل کرتا ہے۔

لواطت کا عمل کرنے والے کی سزا:

۵۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو عبدالعزیز بن محمد راوی نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو عکرمہ نے انکو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قوم لوط والا کام کرے فاعل اور مفعول کو قتل کر دیا جائے گا۔ یعنی برائی کرنے والا اور رضا کے ساتھ کرانے والا۔

۵۳۸۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحق بن سنین نے ان کو ابوالقاسم حلی نے ان کو یزید بن خالد بن موہب نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو ابوجریج نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ فاعل اور مفعول کو قتل کر دو یعنی لواطت کرنے اور خوشی سے کرانے والے کو۔ اور اس کو بھی جو جانور کے ساتھ جرم کرے۔

ابن جریج نے کہا کہ حرمت کے عطاء بن ابورباح اور سعید بن مسیب دونوں نے کہا۔ لواطت کا عمل کرنے والا اور کرانے والا دونوں پر

(۵۳۸۵)......اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۶/۲۲۳۳) فى ترجمة محمد بن سلام الخزاعى و قال ابن عدى : عندى أن أنكر شيء لمحمد بن سلام هذا الحديث　　(۵۳۸۷)......(۱) فى ب (ابن اسحاق)　　(۲) فى أ (سن)

اخرجه المصنف فى السنن (الكبرى) (۸/۲۳۲)

حد زنا نافذ ہوگی۔

۵۳۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو غسان بن مضر نے ان کو سعید بن یزید نے ان کو ابونضرہ نے یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لواطت کا عمل کرنے والے کی کیا حد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بستی میں یعنی آبادی میں بلند عمارت پر کھڑا کر کے وہاں سے اس کو گرا دیا جائے اس کے بعد اس پر مسلسل پتھر برسائے جائیں۔

۵۳۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو داؤد بن بکر نے ان کو محمد بن منکدر نے یہ کہ خالد بن ولید نے سیدنا ابوبکر صدیق کی طرف لکھا کہ انہوں نے عرب کے بعض اطراف میں ایک ایسا آدمی پایا ہے جو کہ اس طرح صحبت کرواتا تھا جس طرح عورت صحبت کرتی ہے۔ لہذا حضرت ابوبکر صدیق نے اس معاملے کو باہم اتفاق سے حل کرانے کے لئے اصحاب رسول کو جمع کیا ان میں علی بن ابوطالب تھے۔ حضرت علی نے یہ رائے دی کہ یہ ایسا جرم ہے جس کا عمل ایک امت کے سوا کسی نے نہیں کیا تھا سو اللہ نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کو تم اچھی طرح جانتے ہو۔ میری رائے یہ ہے آپ اس شخص کو آگ میں جلا دیں لہذا تمام اصحاب رسول کی رائے متفق ہوگئی کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے لہذا حضرت ابوبکر نے حکم دیا کہ اس کو جلا دیا جائے راوی کہتا ہے کہ ایسے آدمی کو ابن زبیر نے بھی جلا دیا تھا اور ہشام بن عبدالملک نے بھی۔

۵۳۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو ابن ابو زائدہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو یزید بن قیس نے کہ حضرت علی نے ایک لوطی کو سنگسار کیا تھا۔

راوی کہتا ہے ہمیں حدیث بیان کی سوید نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو سائب بن کیسان نے ان کو ابن شہاب نے انہوں نے کہا کہ لوطی کو سنگسار کیا جائے خواہ شادی شدہ ہو یا کنوارا ہو۔

۵۳۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو علی بن جعد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حماد بن ابراہیم نے اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص اس لائق ہوتا کہ اس کو دو مرتبہ سنگسار کیا جائے تو لوطی دو بار رجم کیا جاتا۔

۵۳۹۲:...... انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہشیم نے یونس نے ان کو حسن نے ان کو اور مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ لوطی کی حد زانی کی حد کی طرح ہے۔ (لوطی یعنی غیر جنسی فعل)۔

۵۳۹۳:...... انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہشیم نے یونس نے ان کو حسن سے ان کو مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے فرمایا جب کوئی کسی آدمی کو تہمت لگائے قوم لوط والے عمل کے ساتھ اس پر زنا کے حد نافذ ہوگی۔

۵۳۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروۃ نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ پہلا شخص جو امر قبیح کی تہمت لگایا گیا تھا یعنی قوم لوط کے عمل کے ساتھ۔ وہ شخص تھا جس پر عہد عمر میں تہمت لگی تھی۔ انہوں نے بعض قریش کے جوانوں کو حکم دیا کہ اس کے ساتھ ہم نشینی نہ کریں۔

۵۳۹۵:...... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ تمیمی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو وضین بن عطاء نے ان کو بعض تابعین نے فرمایا کہ وہ مکروہ سمجھتے تھے۔ اور ناپسند کرتے تھے کہ کوئی آدمی کسی بے ریش خوبصورت لڑکے کی طرف دیکھے۔

(۵۳۸۹) (۱) سقط من (أ)

(۵۳۹۰) (۱) فی أ (زید) وهو خطأ وهو یزید بن قیس الأرحبی له ترجمة فی الجرح والتعدیل (۹/۲۸۴)

۵۳۹۶:...کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن عبداللہ نے ان کو قتیبہ نے انہوں نے کہا کہ بعض تابعین نے کہا کہ میں ایک نیک نوجوان پر سب سے زیادہ یعنی سات بڑے گناہوں سے بھی زیادہ ڈرتا ہوں جو بے ریش لڑکے کے پاس اٹھتا بیٹھتا۔

نوٹ:...یعنی اتنی مجھے سات ہلاک کرنے والے سبع الموبقات گناہوں کا عابد زادہ نوجوان کے بارے میں ڈر خطرہ نہیں جتنا خطرہ کسی بے ریش لڑکے کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی صورت میں ہے لہذا اس سے اجتناب سخت ضروری ہے۔(مترجم۔عابدزاہد)

۵۳۹۷:...ہمیں خبر دی علی بن محمد نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے اور سوید نے ان کو ابراہیم بن ھراسہ نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو حسن بن ذکوان نے اس نے کہا کہ دولت مندوں کے لڑکوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو اس لئے کہ ان کی صورتیں عورتوں جیسی ہوتی ہیں حالانکہ وہ شدید فتنے والے ہوتے ہیں کنواری لڑکی سے بھی۔

۵۳۹۸:...ہمیں خبر دی ہے علی نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ھشیم بن خارجہ نے ان کو محمد بن حمیر نے ان کو نجیب بن سری نے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا تھا کوئی آدمی کسی بے ریش لڑکے کے ساتھ کسی اکیلے گھر میں شب باشی نہ کیا کرے۔

۵۳۹۹:...ہمیں خبر دی علی نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن علی عجلی نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو بشر بن عمارہ نے ان کو ابوروق نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

اتأتون الفاحشة

کیا تم لوگ بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے مردوں کی دبریں (مردوں کے پاخانے کے راستہ گناہ کرنا۔)

۵۴۰۰:...ہمیں خبر دی علی نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ابن ابونجیح نے کہ:

اتأتون الفاحشة ماسبقكم بها من احد من العالمين

کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو (ایسی بے حیائی) جس کو تم لوگوں سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا اہل عالم میں۔

کہتے ہیں کہا عمرو بن دینار نے کسی نر نے نر پر چڑھنے کا ارتکاب نہیں کیا تھا انسانوں میں سے حتیٰ کہ قوم لوط ہی ایسی ہوئی تھی۔

۵۴۰۱:...انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے اس کو فضل بن اسحق نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو عرفطہ عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ چوپایوں میں سے کوئی چیز نہیں ہے جس کے ساتھ کسی نے برا فعل کیا ہو۔ سوائے خنزیر کے اور گدھوں کے۔ اور ایک مطلب یہ ہے کہ چوپائیوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو قوم لوط والا عمل کرتے ہوں سوائے خنزیر کے اور گدھے کے۔

قوم لوط کا عمل کرنے والے لوگوں کی تین قسمیں:

۵۴۰۲:...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حسن بن یوسف نے ان کو بقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبید بن ولید بن ابوالسائب نے ان کو ابوسہل نے انہوں نے کہا کہ عنقریب اس امت میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو لوطی کہا جائے گا وہ تین قسم پر ہوں گے ایک قسم وہ ہوں گے صرف دیکھیں گے (بے ریشوں کو) دوسری قسم وہ ہوں گے مصافحہ کریں گے (بے ریشوں کے ساتھ تیسرے وہ ہوں گے جو با قاعدہ یہی لواطت والا کام کریں گے۔

گویا کہ شہوت کے ساتھ دیکھنا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ ملانا بھی عمل لواطت کی طرح ہے۔

کیونکہ یہ بھی اسی عمل کا حصہ ہے۔

۵۴۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو اسماعیل بن کثیر نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ۔ اگر وہ شخص جو یہی عمل قوم لوط والا کرے پھر غسل کرے آسمان سے برسنے والے ہر قطرے کے ساتھ اور زمین سے نکلنے والا ہر قطرے کے ساتھ (اس کے باوجود) وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے۔

۵۴۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد ذہلی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے انہوں نے سنا محمد بن حاتم بن نعیم سے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حیان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری حمام میں داخل ہوئے تو ایک خوبصورت لڑکا داخل ہو گیا انہوں نے کہا کہ اس کو نکال دو میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان دیکھتا ہوں اور ہر دس سالہ لڑکے کے ساتھ دس شیطان دیکھتا ہوں۔

تین ناپسندیدہ شخص:

۵۴۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے اور ابوجعفر محمد بن علی رحیم سے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوحازم اشجعی نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ تو بات کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا۔ بوڑھا زانی۔ جھوٹا بادشاہ اور بھوکا مغرور و متکبر۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوبکر ابن ابوشیبہ سے۔

۵۴۰۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابوصابر فقیہ نے زبانی طور پر اور محمد بن موسیٰ نے بطور قرأت کے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو معلی بن اسد نے ان کو وھیب نے ان کو ابوواقد نے ان کو اسحاق مولیٰ زائدہ نے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے فرمایا کہ:

جو شخص اس چیز کی حفاظت کرے جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۵۴۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو حسین بن کلیم حیری نے ان کو عفان نے ان کو عمر بن علی بن مقدم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوحازم سے وہ حدیث بیان کرتے تھے سہل بن سعد سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھے اعتماد دے دو چیز کا جو دو جبڑوں کے مابین ہے اور جو دو ٹانگوں کے مابین ہے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں مقدمی محمد بن ابوبکر سے اس نے عمر بن علی سے۔

۵۴۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو ابوالنصر نے ان کو مسعودی نے ان کو ابن یزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا۔ وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے لوگ کثرت کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا کہ تقویٰ اللہ اللہ سے ڈرنا۔ اور حسن خلق پھر پوچھا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ لوگ کثرت کے ساتھ جہنم میں جائیں گے؟ فرمایا دو پیٹ یا دو سوراخ......ایک تو منہ ہے اور دوسرا فرج اور شرم گاہ ہے۔ ابن یزید ہی وہ داؤد بن یزید رودی ہے۔

۵۴۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو ابوشجاع احمد بن مخلد صیدلانی نے ان کو ابراہیم بن سلیم(۱)

(۵۴۰۲)......(۱)،(۲) سقط من (أ) (۵۴۰۷)......(۱) فی أ (بن) وھو خطأ (۲)......فی ب (توکل)

(۵۴۰۸)......أخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۲۹۴)

زیات نے ان کو عبدالحکم نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بچ گیا القلقہ کے شر سے اور قبقبہ کے شر سے۔ اور ذبذبہ کے شر سے وہ ہر شر سے بچ گیا۔

لقلقہ زبان ہے قبقبہ منہ ہے ذبذبہ شرم گاہ ہے۔

شیخ احمد نے فرمایا۔ میں نے اس وضاحت کو اسی طرح موصول پایا ہے حدیث کے ساتھ مگر اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

عورتیں مردوں کے لئے بڑا فتنہ ہیں:

۵۴۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ المناوی نے ان کو عبیدالوہاب بن عطاء نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد عورتوں سے بڑھ کر مردوں کے لئے زیادہ نقصان دینے والا کوئی دوسرا فتنہ نہیں ہے۔ یعنی عورت ہی سب سے بڑا فتنہ ہے۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں سلیمان تیمی کی روایت سے۔

۵۴۱۱:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو سلیمان تیمی نے اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مگر انہوں نے۔ میرے بعد۔ کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

۵۴۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عقاب عبدی نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک دنیا میٹھی ہے ہے تروتازہ اور سرسبز ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلافت و نیابت عطا کرے گا (یکے بعد دیگرے اس کا مالک بنائے گا) اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو بچنا تم دنیا کے فتنے سے اور عورتوں کے فتنے سے بے شک بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتیں ہی تھیں۔

۵۴۱۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن منصور بن محمد بن حمید سنی بیہقی نے ان کو امام ابوسہل محمد بن سلیمان نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوبکر نے ان بندار محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونضرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ دنیا میٹھی ہے تروتازہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یکے بعد دیگرے اس میں رکھے گا اور یہ جانچے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ لہٰذا تم لوگ دنیا کے فتنہ سے بچنا اور عورتوں کے فتنہ سے بچنا بے شک بنی اسرائل کا پہلا فتنہ عورتیں ہی تھیں۔ آگے بندار کی روایت کے الفاظ ہیں۔

۵۴۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ہشام بن قاسم نے ان کو شعبہ نے اشعث بن سلیم انہوں نے سنا رجاء بن حیوۃ مندی سے انہوں نے کہا کہ معاذ نے کہا تھا۔ بے شک تم لوگ بہت نقصان دہ فتنے کے ساتھ آزمائے جاؤ گے فتنے کے ساتھ پس تم صبر کرنا اور عنقریب تم خوشی کے فتنہ کے ساتھ بھی آزمائے جاؤ گے اور بے شک سب سے بڑا خوفناک فتنہ جس کے بارے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ عورتوں کا فتنہ ہے۔

ایک نوجوان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زنا کی اجازت مانگنے کا واقعہ:

۵۴۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن اشعث نے مصر میں ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی

نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر بن عثمان نے ان کو سلیم بن عامر نے ان کو ابوامامہ نے کہ۔ ایک نوجوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ مجھے زنا کرنے کی اجازت دیں گے؟ لوگوں نے یہ بات سن کر اس کے بارے میں شور مچایا اور بولے ٹھہر ٹھہر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رہنے دو اس کو اور قریب کرو اس کو وہ قریب ہو گیا یہاں تک کہ آپ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس بات کو اپنی ماں کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں یارسول اللہ۔ اللہ مجھے آپ کے اوپر قربان کرے۔

اب رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگ بھی اس کو اپنی ماؤں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اس فعل کو اپنی بیٹی کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم ہے یارسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کے اوپر قربان کرے۔ حضور نے فرمایا تو لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے حق میں اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرو گے کہ کوئی تمہاری بہن کے ساتھ ایسا کرے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں یارسول اللہ اللہ مجھے آپ کے اوپر قربان کر دے۔ حضور نے فرمایا تو لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ پھر راوی نے حدیث کو ذکر کیا ہے پھوپھی کے بارے میں اور خالہ کے بارے میں کہ آپ نے ان کے بارے میں بھی ایسا ہی پوچھا اور فرمایا۔ اب اس جوان نے کہا یارسول اللہ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے سر پر رکھا اور یوں دعا فرمائی اللھم اغفر ذنبه وطهر قلبه وحصن فرجه ابوامامہ کہتے ہیں کہ اس کے گناہ معاف فرما اور اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما۔ ابوامامہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ نوجوان ایسی کسی بات کی طرف خیال ہی نہیں کرتا تھا۔

۵۴۱۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ پھل پکنے سے پہلے خرید کئے جائیں جب تک کہ کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ اور فرمایا تھا کہ جب لوگوں میں زنا اور سود کسی بستی میں عام ہو جائے تحقیق وہ نفسوں کو حلال کر لیتے ہیں بسبب کتاب اللہ کے۔

زنا فقر و محتاجی پیدا کرتا ہے:

۵۴۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو احمد بن سہل بن مالک نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو حسن بن علی صفار نے ان کو ابوخالد احمر نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ زنا فقر و محتاجی پیدا کرتا ہے۔ (یعنی اپنے اثر کے اعتبار سے محتاجی کے اثرات چھوڑتا ہے۔)

۵۴۱۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو قاضی بن محمد نے ان کو ابومسعود نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدکاری کرنا فقر و محتاجی پیدا کرتا ہے۔

۵۴۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ہے حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوبکر مقدمی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابورجاء نے ان کو سمرہ بن جندب فزاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ چلئے لہذا ہم لوگ چلتے گئے۔ حتیٰ کہ ہم لوگ ایک تنور جیسی عمارت پر پہنچے۔ عوف کہتے ہیں کہ۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اچانک شور اور چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں ہم لوگوں نے اس طرف جھانک کر جو دیکھا تو اس میں بہت سے مرد

(۵۴۱۵).....أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۸۵۸/۲)

اورعورتیں تھے۔اچانک آگ کا شعلہ ان کو نیچے سے اوپر کی طرف لے کر آتا تو ان کا یہ شور برپا ہوتا۔حضور فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ پھر میرے ساتھی نے کہا کہ آگے چلئے۔ پھر راوی نے آگے حدیث ذکر کی۔ پھر تفسیر تشریح میں فرمایا۔ کہ بہرحال مرد اور عورتیں جو کہ ننگے تھے جو کہ تندور جیسی عمارت میں بند تھے بے شک وہ بدکار مرد اور بدکارہ عورتیں تھیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث عوف سے۔

غیر محرم عورت کی طرف دیکھنے کی ممانعت:

۵۴۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر فقیہہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو عمرو بن سعید نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو عمرو بن جریر نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اچانک کی نظر سے (یعنی جو اچانک غیر محرم پر پڑ جائے) لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر پھیر لوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے یزید بن زریع سے۔

۵۴۲۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے ان کو اسماعیل بن موسیٰ سے اس نے سدی کی بیٹی سے ان کو خبر دی شریک بن ابوربیعہ زیادی نے اس نے ابوبردہ سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا اے علی ایک دفعہ نظر پڑ جائے تو اس کے پیچھے دوسری نظر نہ ڈالنا بیشک پہلی نظر تو تیرے لئے معاف ہے (چونکہ وہ بدون قصد اوارد ہوا ہے۔) اور دوسری نظر تیرے اوپر وبال ہے (کیونکہ وہ قصداً اور ارادۃً ہوگی) یعنی دوسری کی اجازت نہیں ہے۔اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اسماعیل بن موسیٰ فزاری سے۔

۵۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو ابونعیم نے ان کو ابوغسان نے ان کو شریک نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوجماہر نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یارسول اللہ ہمارے لئے اس کے بغیر تو چارہ ہی نہیں ہے ہم آپس میں وہاں باتیں کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نہیں مان رہے ہو تو پھر تم لوگ راستے کو اس کا حق ضرور دو۔لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ راستے کا حق نگاہیں نیچی رکھنا ہے۔اور تکلیف پہنچانے سے رک جانا اور سلام کا جواب دینا۔اور امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے عبدالعزیز بن محمد سے اور اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے زید بن اسلم سے۔

شیخ نے فرمایا کہ ہم نے عبادہ بن صامت کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ کہ تم لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اور تم لوگ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو۔ یہ ان امور میں ذکر کیا تھا جن امور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت کی ضمانت دی ہے۔اور اس حدیث شاید کو موجود ہیں جو کہ مرسل روایت ہے۔

۵۴۲۴:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اسحق نے ان کو زہیر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۵۴۲۱)......اخرجہ الحاکم (۱۹۴/۲) من طریق شریک بہ.

لوگوں نے پوچھا کہ وہ چھ امور کیا ہیں۔ فرمایا کہ جب بات کرے سچ بولے جب وعدہ کرے تو پورا کرے جب امانت رکھوائی جائے واپس لوٹادے اور جو شخص اپنی نظر نیچے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے ہاتھ کو روک رکھے یا فرمایا تھا کہ اپنے نفس کو روک رکھے۔

۵۴۲۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قریش کے جوانوں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کرو زنا نہ کرو خبردار جو شخص اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اس کے لئے جنت ہے۔

۵۴۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد سے ان کو ابوطلحہ اعمیٰ نے ایک آدمی سے تحقیق ابن عباس نے اس کا نام ذکر کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قریش کے نوجوانو زنا نہ کیا کرو بے شک وہ شخص جس کے شباب اور جوانی کو اللہ تعالیٰ بچا کر سلامت رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مختلف اعضاء انسانی کا زناء:

۵۴۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں لمم (یعنی گناہ کی معمولی آلودگی) کے لئے حضرت ابوہریرہ کی روایت سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں سمجھتا۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بے شک اللہ نے ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ لامحالہ پالے گا لہٰذا آنکھوں کا زنا غیر محرم کو دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور نفس اور دل آرزو کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمود بن غیلان سے اس نے عبدالرزاق سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم سے۔

۵۴۲۸:...... ہمیں خبر دی علی نے احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہر ابن آدم کے لئے اس کا زنا میں حصہ ہوتا ہے، پس دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ اور ان کا زنا شہوت کے ساتھ دیکھنا ہے۔ اور دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا شہوت کے ساتھ پکڑنا ہے۔

اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (مزنیہ کی طرف) چل کر جانا ہے۔ اور منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے (شہوت کے ساتھ غیر محرم کو) اور دل خیال کرتا ہے یا آرزو کرتا ہے۔ اور فرج وشرم گاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ اور ابوہریرہ نے اس پر گواہ بتایا۔ کانوں کو اور آنکھوں کو۔

۵۴۲۹:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ اس کے کہ اس نے اس کے آخر میں یہ ذکر نہیں کیا کہ ابوہریرہ نے اس پر شاہد بتایا۔

۵۴۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو قتیبہ نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ کے بارے میں کہ دونوں کان جو ہیں ان دونوں کا زنا توجہ کے ساتھ (بے محل) باتوں کو سننا ہے۔

(۵۴۲۶) ...أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۷۵۶) (۵۴۲۹) ... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (السجستاني ۲۱۵۳)

(۵۴۳۰) ...أخرجه المصنف من طريق أبي داود (السجستاني ۲۱۵۴)

۵۴۳۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی مسلمان کسی عورت کے حسن کو دیکھتا ہے اس کے بعد اپنی نظر ہٹا لیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی عبادت پیدا فرمادیتے ہیں جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پالیتا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے حضرت ابن مبارک سے۔ سوائے اس کے نہیں کہ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اگر صحیح ہوئی۔ واللہ اعلم۔ یہ بات کہ اگر دیکھنے والے کی نگاہ عورت پر پڑ جائے بغیر قصد وارادے کے تو وہ اپنی نظر اس سے پھیر لے تقویٰ کے لیے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ان کے بعض نے ابن مبارک سے اور انہوں نے فرمایا حدیث میں کہ پھر وہ آدمی اپنی نظریں پہلی بار نیچی کر لیتا ہے۔

۵۴۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں خبر دی ابوالاحرز محمد بن عمرو بن جمیل ازدی نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحیم نے ان کو احوص بن جواب نے ان کو عمار بن زریق نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے ان کو عکرمہ نے ان کو یحییٰ بن یعمر نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے خادم کے گھر میں خیانت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے بارے میں خراب کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۵۴۳۳:..... اور ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن خنیب نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوذر بن ابوالحسین ابوالقاسم واعظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عمار بن زریق نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو عکرمہ مولیٰ ابن عباس نے ان کو یحییٰ بن یعمر نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر سے خیانت کرتا ہے۔ یا کسی غلام سے اس کے مالک کے خلاف خیانت کرتا ہے۔

۵۴۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل گناہوں کی گذرگاہ ہیں۔ جو بھی نظر اٹھتی ہے شیطان کے لئے اس میں ایک امید ہوتی ہے۔ یا امید وآرزو کی جگہ ہوتی ہے۔

جب کسی عورت پر نظر پڑے اور وہ اچھی لگے تو آدمی کو کیا کرنا چاہئے؟

۵۴۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے اور احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو حرب بن ابوالعالیہ نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا اور وہ آپ کو اچھی لگی آپ بی بی زینب کے پاس آئے آپ نے اپنی حاجت ان کے ہاں پوری فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا بے شک عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے۔ تم میں سے کوئی شخص جب کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے اس کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس (حاجت پوری کرے) بے شک یہ ٹھنڈا کرے گا اس کی خواہش کی جو اس کے دل میں ہے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زبیر بن حرب سے اس نے عبدالصمد سے۔

۵۴۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن علی صائغ نے کوفے میں ان کو ابوبکر بن دارم نے ان کو احمد بن حازم

بن ابوغرزہ سے اس کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو عبداللہ بن سلام نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو کہ آپ کو اچھی محسوس ہوئی لہذا آپ اپنی اہلیہ سودہ کے پاس آئے جو کہ خوشبو بنا رہی تھیں اور ان کے پاس کئی عورتیں بیٹھی تھیں وہ آپ کے ساتھ خلوت میں چلی گئیں آپ نے ان سے اپنی حاجت پوری کی۔ اس کے بعد فرمایا۔ جونسا شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے اسے چاہئے کہ وہ فوراً اپنی اہلیہ کے پاس آئے بے شک اس عورت کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو کچھ اس کی بیوی کے پاس ہے۔

اس روایت کو مرفوع کیا ہے اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے پھر اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور ابونعیم نے ان سب نے سفیان سے۔ سوائے رویت اور دیکھنے کے قصہ کے بطور موقوف روایت کے عبداللہ پر۔ پس اس کو روایت کیا ہے یحییٰ نے اور قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔

غیر محرموں سے پردے کا حکم:

۵۴۳۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو عقبہ بن عامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے آپ کو غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے بچاؤ۔ لہذا انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں آپ دیور کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اس نے لیث سے۔

شیخ نے کہا کہ ابوعبیدہ نے کہا تھا کہ مطلب اس کا یہ ہے کہ اسے چاہئے کہ وہ مرجائے مگر یہ کام نہ کرے (عورتوں کے پاس جانے کا) جب ان کی رائے سسر کے بارے میں یہ تھی حالانکہ وہ محرم ہے تو پھر کیا حال ہوگا کسی اجنبی کے بارے میں۔

۵۴۳۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابونصر محمد بن محمد و یہ مروزی نے ان کو محمود بن آدم مروزی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ام معبد مولیٰ ابن عباس نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ کوئی مرد کسی غیر عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ محرم ہو۔

بخاری مسلم نے ان کو نقل کیا ہے ابن عیینہ کی روایت سے۔

۵۴۳۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو نے ان کو ابومعبد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس حال میں جائے کہ اس عورت کے پاس صاحب قرابت محرم ہو۔ ابومعبد کہتے ہیں کہ ابن عباس نے پوچھا یا رسول اللہ سوا اس کے نہیں کہ ہم لوگ تو عورتوں کے پاس جاتے ہیں وہ ہمیں کھانے کی کوئی چیز دیتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اکیلا کسی عورت کے پاس داخل ہوا سے یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے۔

شیخ نے کہا کہ یہ زیادتی اسی حدیث میں ہے جس کو میں نے نہیں پایا یا تمام روایات میں۔

☆ كذا بالأصل (۵۴۳۷)......(۱) في ب (الحر) وهو خطأ

والحديث متفق عليه اخرجه البخاری (۹/ ۳۳۰. فتح) ومسلم (۴/ ۱۷۱۱) وانظر عشرة النساء (۳۳۸) بتحقيقی

(۵۴۳۹)......(۱) في ب (بن)

عورت کے لئے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں:

۵۴۴۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابو معبد مولی ابن عباس نے وہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور اس کے پاس کوئی آدمی نہ جائے مگر اس وقت جب اس کا محرم موجود ہو۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں فلاں فلاں لشکر میں جاؤں اور میری عورت حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ اور ابن منکدر نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ تو عورتوں کے پاس جاتے رہتے ہیں وہ ہمیں کھلاتی پلاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی داخل ہو تو اسے یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ یہ الفاظ کا اضافہ محمد بن منکدر کی طرف سے ہے جو مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۵۴۴۱:..... اور تحقیق ہمیں اس کی خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حسن بن مخلد حضرمی نے ان کو عاصم بن ہلال نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو گمان کرتا ہوں محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عورت سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ جب اس کے ساتھ اس کا محرم ہو اور کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس وقت جب اس کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔

میں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ تو ان کے پاس جاتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیں کچھ کھانے کے لئے بھی پیش کرتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں چاہے جب بھی داخل ہو مگر یہ جان رکھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ کہا میں گمان کرتا ہوں۔

۵۴۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو ابو عمر حفص بن عمر نے ان کو نوح بن قیس نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پیچھے ایک خوبصورت عورت نماز پڑھتی تھی جو کہ خوبصورت ترین لوگوں میں سے تھی۔

اور بعض لوگ صف اول میں آگے ہو جاتے تھے تا کہ اس عورت کو نہ دیکھیں اور بعض لوگ پیچھے ہو جاتے حتیٰ کہ پچھلی صف میں ہو جاتے۔ جب رکوع کرتے تو ایسے کرتے۔ راوی نے اپنی بغل کے نیچے جھانکا اور اپنے ہاتھ کو پہلو سے کھلا کر دیا۔ لہٰذا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حالت کے بارے میں۔

ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين.

البتہ تحقیق ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے ہو جاتے ہیں اور ان کو جو پیچھے ہو جاتے ہیں۔

۵۴۴۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد عدل نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ابو شداد نے حسین بن نصر خزاعی نے۔ اور مجھ کو فائدہ پہنچایا ہے اس سے احمد بن سعید رباطی نے ان کو علی بن حسین بن واقد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں اعمش کے پاس تھا جب کہ وہاں محلے میں ایک خوبصورت لڑکی رہتی تھی اسے بھنانہ کہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ اعمش نے کہا کیا دیکھتے ہیں آپ؟ میں نے کہا کہ میں بھنانہ کو دیکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی سعید بن جبیر نے ابن عباس سے اللہ

(۵۴۴۲)..... (۱) سقط من (أ)　　(۱)..... كذا بالمحفوظ والمعنى ناقص ولعل العبارة (تصلي خلف مع رسول الله)

(۵۴۴۳)..... (۱) في ب الحسن

کے اس فرمان کے بارے میں۔

یعلم خائنة الاعین و ما تخفی الصدور.

وہی اللہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور اس کو جو کچھ سینوں میں مخفی ہوتا ہے۔

آنکھوں کی خیانت یہ ہے کہ جب آپ اس کی طرف دیکھتے ہیں۔تو آپ خیانت کا رادہ کرتے ہیں۔اور جو چیز سینے چھپاتے ہیں۔ جب آپ اس پر قادر ہوتے ہیں کیا آپ زنا کرتے ہیں یا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا۔

کہا ابوالفضل احمد بن سلمہ نے کہ مجھ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا محمد بن مسلم بن دارہ نے اور ابوحاتم نے۔

۵۴۴۴:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو جعفر نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہ ابوبکر صدیق نے شادی کی تھی اسماء بنت عمیس کے ساتھ۔جعفر بن ابوطالب کے بعد جب ابوبکر صدیق اس کے پاس گھر میں داخل ہوئے تو ان کے پاس ایک آدمی صدیق کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔صدیق دل ہی دل میں ناراض ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے ابوبکر نے کہا کہ نہیں ہے یہ بات کہ جس میں کوئی مصیبت دیکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ نے ان کو اس معاملے میں بری قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کوئی آدمی ہرگز کسی غیر محرم عورت کے پاس نہ جائے اکیلا مگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہونا چاہئے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا۔میری اس مقام کے بعد کسی کی غیر موجودگی میں داخل نہیں ہو،مگر یا تو میرے ساتھ کوئی ایک ہوتا تھا یا دو ہوتے تھے۔عمرو بن حارث نے اس کے متابع حدیث نقل کی ہے بکر بن سوادہ سے۔اور اس طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے۔

۵۴۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ابوطاہر نے ان کو ابن وھب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے کہ بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی تھی کہ اس کو عبدالرحمٰن بن جبیر نے اس کو حدیث بیان کی کہ اس کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے اس کو حدیث بیان کی تھی کہ کچھ لوگ بنی ہاشم کے اسماء بنت عمیس کے پاس جا بیٹھے تھے اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق ان کے شوہر پہنچ گئے اس وقت یہ ان کے نکاح میں تھی صدیق نے ان کو دیکھا اور ناپسند کیا اور جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ میں نے کوئی ایسی ویسی بات نہیں دیکھی خیر ہی دیکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک اللہ تعالیٰ نے اسماء کو اس برائی سے بری کر دیا ہے۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا۔آج کے بعد سے کوئی مرد تنہائی یا خلوت میں کسی عورت کے پاس نہ جائے ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوطاہر سے اور ہارون بن معروف سے اس نے ابن وھب سے اور عبدالرحمٰن بن جبیر یہ وہی غلام ہے حضرت ابن عمر کا نافع۔

مرد کے لئے دو عورتوں کے درمیان چلنے کی ممانعت:

۵۴۴۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو موسیٰ بن محمد بن حیان نے ان کو مسلم بن قتیبہ نے ان کو داؤد بن صالح نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کوئی مرد دو

(۵۴۴۴) (۱) فی ا (أحمد بن علی) (۵۴۴۶) (۱) فی ب (مسلم) وانظر الکامل من الضعفاء لابن عدی (۳/۹۵۵)

عورتوں کے بیچوں بیچ چلے۔

۵۴۴۷:..... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد نے ان کو محمد بن ولید بن صالح مری نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن بزیع نے ان کو مسلم بن قتیبہ نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے سوا اس کے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اور اس کو روایت کیا ہے یعقوب بن اسحق حضرمی نے ان کو داؤد نے اور اس نے یہ زیادہ کیا ہے۔ کہ جب دو عورتیں سامنے آجائیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے یوسف بن فرق نے داؤد سے۔ کہ جب دو عورتیں تیرے سامنے آجائیں تو ان کے بیچ سے نہ گذر بلکہ دائیں بائیں ہو جا۔ داؤد اس روایت کے ساتھ متفرد ہے اور اسی روایت کے ساتھ ہی وہ متعارف ہے۔

۵۴۴۸:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ثور نے ان کو مالک بن شرحبیل سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت نے فرمایا۔ کہ کیا تم لوگ مجھے نہیں دیکھتے ہو کہ اس حال میں ہوں کہ میں دوسرے کی مدد اور سہارے کا محتاج ہوں (اکیلا اٹھنے بیٹھنے سے عاجز ہوں) اور میں مالیدہ کے سوا کھا نہیں سکتا (یعنی منہ میں دانت نہیں رہے مالیدہ بنا کر کھاتا ہوں یعنی اتنا کمزور ہوں کہ دوسرے کی مدد کے بغیر کھا بھی نہیں سکتا ہوں) اور طویل زمانے سے میرا ساتھی مر چکا ہے۔ نہ اس کی آنکھیں ہیں نہ ہی کان ہیں (مراد ہے کہ میری قوت مردانہ طویل عرصے سے ختم ہو چکی ہے آلہ تناسل مردہ ہو چکا ہے) (یعنی کسی طرح بھی گناہ کرنے اور زنا کرنے کا خوف نہیں ہے لیکن اس سب کچھ کے باوجود) میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں کسی دن کسی عورت کے ساتھ خلوت اور علیحدگی میں بیٹھنا جو میرے لئے حلال نہیں ہے پسند نہیں کرتا اس ڈر کے مارے کہ کہیں حرکت پیدا ہو جائے (اور کسی گناہ کا ارتکاب ہو جائے۔)

الفاظ کی تشریح:..... **قوله الارفدا** ۔ سے ان کی مراد ہے کہ میری مدد کی جاتی ہے اور قیام کے لئے اعانت کی جاتی ہے جس سے میں اٹھتا ہوں۔ (گویا کہ میں اٹھنے بیٹھنے سے بھی عاجز ہو چکا ہوں۔)

قوله الا مالوق لی کہ میں وہ چیز کھاتا ہوں جو کھانے میں سے میرے لئے نرم کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ مکھن کی طرح نرم ہو جاتی ہے وہ کھاتا ہوں بڑھاپے کی وجہ سے۔

اور **قوله مات صاحبی و انه لاسمع له و لابصر** سے ان کی مراد (فرج ہے کہ وہ کسی شئی پر قادر نہیں ہے۔) کسی قابل نہیں ہے۔ مگر میں اس سب کچھ کے باوجود کسی عورت کے ساتھ خلوت کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

۵۴۴۹:..... اس میں جو مجھے خبر دی ہے سلمی نے ان کو خبر دی کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبیدہ نے۔

بنی اسرائیل کے ایک بزرگ کا ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کا عجیب وغریب واقعہ:

۵۴۴۹:..... مکرر ہے مجھے خبر دی ہے عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابواحمد بن حسن ھمدانی قاضی نے بلخ میں ان کو محمد بن حاتم فروزی نے ان کو علی بن خشرم نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عمرو نے ان کو عروہ بن عامر نے ان کو عبیدہ بن رفاعہ زرقی نے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی۔ شیطان نے اس کو پکڑ لیا (یعنی اس پر جن ہو گیا) شیطان نے اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کا علاج فلاں راہب کے پاس ہے۔ وہ ایسا ہے اور ایسا ہے۔ جبکہ راہب یہودی پیر اپنے عبادت خانے میں تھا وہ لوگ اس کے پاس بار بار جا کر بات کرتے رہے حتیٰ کہ اس نے اس عورت کا علاج کرنے کی بات مان لی۔ اس کے بعد شیطان اس راہب کے پاس آیا اور اس کے دل میں گناہ کرنے کا خیال پیدا کیا وسوسہ ڈالا حتیٰ کہ وہ راہب اس عورت پر پڑ گیا اس سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہو گئی۔ اس کے بعد شیطان نے

(۵۴۴۹) (۱) سقط من (أ) (۲)..... في ب (حسن)

آ کر اس سے کہا کہ اب تو تیری رسوائی ہو جائے گی لہذا اب تو اس کو قتل کر دے اور اس کو دفن کر دے اگر وہ لوگ تیرے پاس آئیں تو کہہ دینا کہ وہ مرگئی تھی لہذا میں نے اس کو دفن کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پھر اس نے اسی عورت کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ جب اس کے گھر والے آئے۔ ادھر شیطان نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس نے تمہاری عورت کو قتل کر کے دفن کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے راھب سے پوچھا تو راھب نے کہا کہ وہ مرگئی تھی میں نے اسے دفن کر دیا ہے۔ ادھر شیطان اس راھب کے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا کہ اس عورت کا شیطان اور جن میں ہی تو تھا جسے میں نے پکڑ رکھا تھا۔ اور میں نے ہی تو اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈال تھی کہ اس کا علاج فلاں راھب کے پاس ہے یعنی میں نے تیرے پاس بھیجا تھا ان کو۔ اور میں نے ہی تیرے دل میں وسوسہ ڈالا تھا حتیٰ کہ تم نے اس کو قتل کر دیا اور دفن بھی کر دیا۔ اور میں نے ہی اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ تم نے اس کو قتل کر کے دفن کر دیا ہے۔ اب تم میری بات مان لو میری اطاعت کر لو تاکہ تم بچ سکو مجھے دو سجدے کر لو۔ اس نے سجدے کر لئے یہی واقعہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک.

جیسے شیطان کی مثال ہے جب اس نے ایک انسان سے کہا کہ کفر کر لے جب اس نے کر لیا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بری ہوں۔ میں اللہ رب العلمین سے ڈرتا ہوں۔

۵۴۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحق حنظلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حمید بن عبداللہ سلولی نے ان کو علی بن ابوطالب نے انہوں نے فرمایا کہ ایک راھب اپنے عبادت خانے میں عبادت کرتا تھا۔ ایک عورت نے اپنے آپ کو آراستہ کر کے اس کے سامنے پیش کیا اس نے اس کے ساتھ بدکاری کی جس سے وہ حاملہ ہوگئی راھب کے پاس شیطان آیا اس کو یہ کہا کہ تم اس عورت کو قتل کر دو اگر وہ تیرے اوپر آگاہ ہوگئے تیری رسوائی ہوگی اس نے اس کو قتل کر دیا اور دفن کر دیا اس کے وارث آ گئے اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو لے گئے وہ اسے ساتھ لے کر جا ہی رہے تھے کہ پھر شیطان اس کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں ہی تو تھا جو تیرے لئے آراستہ ہوا تھا مجھے سجدہ کر لے میں تجھے نجات دے دوں گا اس نے اسے سجدہ کر لیا اللہ نے آیت اتاری ہے۔

کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک.

ان کی مثال ایسی ہے شیطان جیسی جب اس نے ایک انسان سے کہا کہ تو کفر کر جب اس نے کفر کر لیا تو شیطان نے کہا بے شک میں تجھ سے بری ہوں۔

دو خاندانوں کے درمیان بے حیائی عام ہونے کا واقعہ:

۵۴۵۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ہشام بن علی دوسی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو داؤد بن ابوالفرات نے ان کو علی بن احمد نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

و لا تبرجن تبرج الجاھلیة الاولیٰ.

جاہلیت اولیٰ والا بناؤ سنگھار نہ کریں۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت نوح اور ادریس علیہما السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ گذرا تھا اولاد آدم میں سے دو پیٹ یا دو خاندان ایک ساتھ اس طرح رہائش پذیر تھے کہ ایک خاندان میدانی علاقے میں سکونت رکھتا تھا تو دوسرا پہاڑ پر۔ پہاڑ پر آباد خاندان کے مرد خوبصورت تھے اور عورتیں بدصورت تھیں۔ میدانی علاقے میں رہنے والوں میں عورتیں خوبصورت تھیں اور مرد بدصورت تھے بے شک شیطان

ایک آدمی کے پاس آیا جو میدان میں نرم زمین پر رہتے تھے ایک لڑکے کی صورت میں۔اس کو بلایا اس آدمی نے وہ آیا اس طرح اس کی آواز ایسی خوبصورت تھی جو لوگوں نے سنی نہیں تھی اس جیسی آواز۔لوگوں نے اس دن کو عید کا دن بنالیا لہٰذا سال میں ایک بار وہ جمع ہوتے تھے۔اور پہاڑی مردوں میں سے ایک آدمی ان پر اچانک گھس آیا جب وہ اپنی عید میں مشغول تھے اس نے میدانوں کی عورتوں کو اوران کے حسن کو دیکھا تو اس نے اپنے پہاڑی مردوں کو ان کے حسن کی خبر دی لہٰذا وہ لوگ ان عورتوں کی طرف اتر آئے اوران کے درپے ہوگئے۔لہٰذا ان میں بے حیائی عام ہوگئی اسی بات کی طرف قرآن میں ارشاد ہے۔

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولىٰ

جاہلیت اولیٰ والا بناؤ سنگھار نہ کریں۔

۵۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا علی بن زید بن جدعان سے اس نے سنا سعید بن مسیب سے وہ فرماتے تھے کہ نہیں مایوس ہوا شیطان کسی شئی سے مگر وہ آیا اس پر عورتوں کی طرف سے۔اس کے بعد سعید نے کہا کہ وہ چوراسی سال کے ہوگئے ہیں۔اوران کی ایک آنکھ بھی ضائع ہوچکی ہے۔اور دوسری کے ساتھ جی رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک عورتوں سے زیادہ خوف ناک شئی کوئی نہیں ہے۔

۵۴۵۲:......مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس سیاری نے ان کو عبداللہ بن علی غزالی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیب نے پھر راوی نے اسی مذکورہ کو روایت کیا ہے سوا اس کے کہ اس نے کہا کہ وہ دوسری آنکھ سے دیکھتا ہے۔

۵۴۵۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوعمر نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو بیان کیا حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے انہوں نے فرمایا۔کہ تم لوگ بدعتی کے پاس نہ بیٹھا کرو اور نہ ہی صاحب اقتدار کے پاس اور کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھا کرو۔

۵۴۵۴:......ہم نے روایت کی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے مقام جابیہ میں اپنے خطبے میں فرمایا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہ ہرگز نہ خلوت میں بیٹھے کوئی ایک تم میں سے کسی عورت کے ساتھ پس بے شک ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

۵۴۵۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو سعید بن سلیمان نشیطی نے ان کو شداد بن سعید نے ان کو ابوطلحہ راسبی نے ان کو جریری نے ان کو ابوالعلاء نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔البتہ اگر کسی آدمی کے سر پر لوہے کی کنگھی رکھ دی جائے جس کو کھینچنے سے ہڈیوں تک گوشت اتار دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ اس کو کوئی عورت ہاتھ لگائے جو اس کی محرم نہ ہو یعنی غیر عورت۔

۵۴۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو خبر دی زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کی شرم گاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرم گاہ نہ دیکھے اور کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں ایک دوسرے سے جسم نہ ملائے۔اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں جسم نہ ملائے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوشیبہ سے۔

۵۴۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابوالحسین محمد بن حسین قطان نے اور ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ولید بن بکیر نے ان کو ابوخباب نے ان کو عبداللہ بن محمد عدوی نے ان کو ابوسفیان بصری نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ذر بن حبیش نے ان کو ابی بن کعب نے انہوں نے ہمیں فرمایا، کہ اس امت کے آخری دور میں قیامت کے قریب کچھ چیزیں ہوگی ان میں سے ایک یہ ہے آدمی اپنی بیوی یا لونڈی کے ساتھ پاخانے کی جگہ سے صحبت کرے گا۔ حالانکہ وہ فعل قبیح اور حرام ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور اس پر اللہ اور اللہ کا رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور دوسری چیز ان میں سے کہ آدمی آدمی سے مرد مرد سے صحبت کرے گا حالانکہ یہ ان چیزوں میں سے ہے۔ جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس فعل کرنے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سخت ناراض ہوتے ہیں، اور تیسری چیز ان میں سے یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ صحبت یعنی جنسی تسکین کرے گی حالانکہ یہ وہ فعل قبیح ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس پر اللہ اور اس کا رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہے جب تک وہ اسی حالت پر قائم رہیں گے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ کی طرف توبہ کریں۔ خالص توبہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا کہ یہ خالص توبہ کیسی ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ گناہ پر ندامت اختیار کرنا نادم ہونا ہے۔ جب آپ سے زیادتی ہو جائے۔ پھر آپ اپنی ندامت کے نتیجے میں اللہ سے استغفار کریں اور اس کے بعد وہ کام دوبارہ کبھی نہ کریں اس کی سند ضعیف ہے۔

مرد کا مرد سے یا عورت کا عورت سے جنسی تسکین حاصل کرنا زناء ہے:

۵۴۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابوبدر نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو آتا ہے یعنی اس کے ساتھ غیر جنسی فعل کرتا ہے تو وہ دونوں زانی ہوتے ہیں اور جب دو عورتیں ایک دوسری سے جنسی تسکین کرتی ہیں وہ دونوں زانی ہوتی ہیں۔

۵۴۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن علی عجلی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو عمر بن ابوزائدہ نے ان کو ابوجمرہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ قوم لوط کے لوطی یعنی لواطت کرنے والے (غیر جنسی فعل کرنے والے) یہ فعل لواطت مردوں میں کرنے سے پہلے چالیس سال تک اپنی عورتوں کے ساتھ کرتے رہے تھے۔

۵۴۶۰:...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن علی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو اعمش نے ان کو ابوظبیان نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے فرمایا کہ قوم لوط پر عذاب الٰہی کا فیصلہ اس وقت ہوا تھا جب عورتیں عورتوں کے ساتھ مردوں سے مستغنی ہو گئی تھیں اور مرد مردوں کے ساتھ لگ کر عورتوں سے مستغنی ہو گئے تھے۔

۵۴۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو بنوتمیم کے ایک شیخ نے ان کو عبید مکتب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے پوچھا تھا ان دونوں عورتوں کے بارے میں جو اپنی شرم گاہیں باہم رگڑتی ہوئی پائی گئیں۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ دونوں کو تعزیر کی سزا دی جائے لہٰذا ان کو سوسو درے بطور تعزیر مارے گئے۔

۵۴۶۲ اسی سند کے ساتھ بنوتمیم کے ایک شیخ سے روایت ہے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ان کے پاس سحاق کرنے والی دو عورتوں کو لایا گیا تو انہوں نے دونوں کو سوسو کوڑے مارے۔

(۵۴۵۷)...... (۱) فی ب (حین) (۲)...... فی ب (الخافی)

۵۴۶۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو حفص نے ان کو ابوحفص نے ان کو جعفر بن محمد بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ اس کے پاس دو عورتیں آئیں جو قرآن مجید پڑھ (اور سمجھ چکی تھیں) دونوں نے پوچھا کہ کیا آپ قرآن میں، عورت کا عورت کے ساتھ سحاق کرنے کی اور غیر جنسی فعل کرنے کی حرمت پاتے ہیں؟ محمد بن علی نے ان کے جواب میں فرمایا۔ ہاں یہ عورتیں ایک عہد کے تابع تھیں۔ اور وہ اس یعنی کنویں والیاں ہیں۔ اور ہر نہر اور ہر کنواں رس ہے۔ فرمایا کہ ایسی عورتوں کے لئے آگ کی اوڑھنی کاٹی جائے گی اور آگ کی قمیص اور آگ کا کمر پٹہ اور آگ کا تاج اور آگ کی جوتیاں۔ اور ان کے اوپر ہوگا موٹا کپڑا خشک۔ چھیلنا و کھرچنا آگ سے۔ جعفر نے کہا یہ بات (جو میں نے بیان کی ہے) اپنی عورتوں کو بتادو۔

کہا عبداللہ نے کہ میرے والد نے کہا تھا مجھے خبر ملی ہے عمرو بن ہاشم جنبی سے اس نے ابوحمزہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے محمد بن علی سے کہا تھا کہ۔ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو عورتوں کو ان کے مردوں کی بداعمالی کی وجہ سے عذاب دیا تھا۔ محمد بن علی نے جواب دیا کہ اللہ پاک اس بات سے زیادہ عدل و انصاف کرنے والا ہے۔ اس قوم کے مُرد دوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ مستغنی ہو چکے تھے۔

۵۴۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو عمار بن نصر مروزی نے ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن نے یعنی حرانی نے ان کو عنبسہ نے ان کو علاء بن مکحول نے ان کو واثلہ بن اسقع نے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے اس نے کہا کہ شرم گاہیں باہم رگڑنے والی عورتیں زانیہ ہیں۔ یا عورتوں کا باہم شرم گاہیں رگڑ نا زنا ہے۔

۵۴۶۵:......ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی بن احمد قاضی نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو سعید بن سلیمان بن داؤد یمانی نے ''ح''۔

قرب قیامت میں ہونے والے چند گناہوں کا ذکر:

۵۴۶۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن احمد بن منصور سجادہ نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو سلیمان بن داؤد یمامی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان پر واقع ہوگا زمین میں دھنسایا جانا۔ شکلیں مسخ ہونا۔ اور پتھر برسنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ دیکھو کہ عورتیں زین پر سواری کریں جب تم دیکھو کہ گانے بجانے کے آلات عام ہو جائیں۔ جب تم دیکھو کہ جھوٹی شہادتیں عام ہو جائیں۔ اور شراب پی جانے لگے۔ اور اس کو چھپایا نہ جائے (سرعام پی جائے) اور نمازی لوگ اہل شرک کے برتنوں میں کھانے پینے لگیں مثلاً سونے چاندی کے برتنوں میں جب تم دیکھو کہ عورتیں عورتوں کے ساتھ اپنی خواہش پوری کریں۔ اور مرد مردوں کے ساتھ خواہش نفسانی پوری کریں۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو پھر تو ہر طرف گناہوں کی مصیبت اور بو پاؤ گے اس وقت تم تیار رہنا آسمان سے پتھر پھینکے جانے کے لئے۔ اور مالینی کی ایک روایت میں ہے کہ۔ تم ان کاموں سے نفرت کرنا اور تیاری کرنا۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اس طرح اور اس کو اپنے ماتھے پر رکھ لیا جس سے آپ نے اپنے چہرے کو چھپا لیا اس روایت کے ساتھ سلیمان بن داؤد متفرد ہے۔ اور وہ ضعیف راوی ہے۔

پانچ چیزوں میں مبتلا ہونے پر ہلاکت:

۵۴۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عمرو بن حصین عمیری نے ان کو فضل بن عمیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو اس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت پانچ

چیزوں کو استعمال کرے پس ان پر ہلاکت لازم ہو جائے گی جب ان میں ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہو جائے۔ اور ریشم کے کپڑے پہننا اور لوگ گانے والی عورتیں لے لیں۔ جب لوگ شرابیں پئیں۔ جب مرد مردوں کے ساتھ گذارا کریں اور عورتیں عورتوں کے ساتھ (جنسی تسکین کے لئے۔)

۵۴۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو منجاب بن علی حافظ نے ان کو احمد بن نصر بوشجانی شہید نے ان کو عمرو بن حفص بن غیاث نے ان کو فضیل بن عمیرہ نے ان کو ثابت نے پھر اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں فرمایا ہے کہ پس ان پر ہلاکت ہے۔

۵۴۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عبداللہ بن محمد نفیلی نے ان کو عباد نے ان کو عروہ بن رویم نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھ لے پس ان پر ہلاکت ہے۔ جب ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہو جائے اور شرابیں پئیں اور ریشمی لباس پہنیں اور گانے والے رکھیں اور (جنسی تسکین کے لئے) مرد مرد کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ گذار کریں۔ شیخ نے فرمایا اس کی اسناد ماقبل والی اسناد ہے۔ غیر قوی ہے، علاوہ ازیں یہ بات ہے کہ جب بعض روایات بعض کے ساتھ ملائی جائیں تو قوت پکڑ لیتی ہیں واللہ اعلم۔

سات قسم کے افراد جو پہلے پہل جہنم میں داخل ہوں گے:

۵۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد بن عبدالجبار کنکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو علی بن ثابت جزری نے ان کو مسلمہ بن جعفر نے ان کو حسان بن محمد نے ان کو انس بن مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور انہیں اہل عالم کے ساتھ جمع نہیں کرے گا اور انہیں پہلے پہل جہنم میں داخل کرے گا۔ ہاں مگر یہ کہ توبہ کرلیں مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں جو شخص توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اپنے ہاتھ کے ساتھ جماع کرنے والا۔ (یعنی مشت زنی کرنے والا) اور فاعل مفعول۔ (یعنی غیر جنسی فعل کرنے اور کرانے والا) دائمی اور عادی شرابی اپنے والدین کو مارنے والا۔ یہاں تک کہ وہ فریاد کرنے لگیں۔ اپنے پڑوسی کو ایذا پہنچانے والا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو لعنت کرنے لگیں۔ اور اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا۔

اس طرح روایت کرنے میں مسلمہ بن جعفر اس کے ساتھ متفرد ہے۔ بخاری نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ قتیبہ نے کہا جمیل راسبی سے اس نے مسلمہ بن جعفر سے اس نے حسان بن جمیل سے اس نے انس بن مالک سے کہ قیامت کے دن مشت زنی کرنے والا اس حال میں آئے گا اس کے ہاتھ میں حمل ہوگا۔

۵۴۷۱:......ہمیں خبر دی احمد بن محمد صوفی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن ابوحفص سلمی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو عباد بن منصور نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں جو قوم لوط والا عمل کرتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو مشت زنی کرتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو اپنی محرم کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو جانوروں کے ساتھ زنا کرتا ہے فرمایا کہ اس شخص کو قتل کر دیا جائے۔

سات ملعون افراد:

۵۴۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو بشر بن حکم بن حبیب مہران نے

(۵۴۶۸)......(۱) فی ب (القیان) (۲)...... فی (ب) الدبار (۵۴۶۹)......(۱) فی ب (الدبار)

(۵۴۷۰)......(۱) فی (ب) مدمن خمر (۵۴۷۱)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۶۴۵/۴)

ان کو محرز بن ہارون بن علی بن محرز تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سات شخصوں پر آسمان کے اوپر سے لعنت کی ہے۔ پھر ان میں سے ایک پر لعنت کو مکرر کیا ہے تین بار اور اس کے بعد ہر ایک کو ایک ایک لعنت کی ہے۔ فرمایا ملعون ہے۔ ملعون ہے۔ ملعون ہے وہ شخص جو قوم لوط والا کام کرتا ہے (غیر جنسی فعل) وہ شخص بھی ملعون ہے جو کسی چوپائے جانور کے ساتھ برا عمل کرتا ہے اور ملعون ہے وہ شخص جو اپنی بیوی اور اس کی بیٹی کو ایک ساتھ نکاح اور صحبت میں رکھتا ہے۔ اور ملعون ہے وہ شخص جو والدین کا نافرمان ہے۔ اور ملعون ہے وہ شخص جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے۔ اور ملعون ہے وہ شخص جو زمین کی حدیں بدلتا ہے (یعنی دوسرے کی زمین مارتا ہے) اور ملعون ہے وہ شخص جو اپنے مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف اپنی نسبت جوڑتا ہے۔ یا (اپنا نسب دوسروں سے جوڑتا ہے۔)

۵۴۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن قتیبہ نے اور ابن خزیمہ نے اور حسین بن عبداللہ قطان نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ہشام بن عمار نے ان کو رفدہ بن قضاعہ نے ان کو صالح بن راشد قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے پاس ایک ایسے شخص کو گرفتار کر کے لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا بالجبر کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ اس کو قید کردو۔ اور اس کے بارے میں اصحاب رسول سے مسئلہ پوچھو۔

لوگوں نے جا کر عبداللہ بن مطرف سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے جو شخص دو حرمتوں کو پامال کرے اس کو تلوار کے ساتھ بیچ سے چیر دو۔

راوی کہتا ہے کہ پھر لوگوں نے یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس لکھا تو یا ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جو جواب لکھا وہ عبداللہ بن ابو مطرف کے قول کے مثل تھا۔

۵۴۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعد نے انہیں ابو احمد نے کہا میں نے ابن حماد سے سنا وہ کہتے تھے کہا بخاری نے عبداللہ بن مطرف کو صحبت حاصل ہے اور ان کی اسناد درست نہیں اور حدیث جو کہ۔

۵۴۷۵:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور دونوں کے ماسوا نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو سعید بن عفیر نے ان کو مسلمہ بن علی خشنی نے ان کو ابو عبدالرحمٰن کوفی نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو حذیفہ بن یمان نے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے مسلمانوں کی جماعت بچانا تم اپنے آپ کو زنا سے کیونکہ اس میں چھ باتیں ہیں۔ تین دنیا میں ہیں اور تین آخرت میں۔ بہر حال جو تین دنیا میں ہیں وہ یہ ہیں کہ زانی کے چہرے سے رونق اور تازگی جاتی رہتی ہے۔ اور دائمی فقر و محتاجی گھیر لیتی ہے۔ اور عمر چھوٹی ہوتی ہے۔ اور جو تین آخرت میں ہیں ایک تو اللہ کی ناراضگی ہے اور دوسرے بدترین حساب ہے اور دائمی جہنم ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

ان سخط اللّٰہ علیهم وفی العذاب هم خالدون

یہ کہ اللہ ناراض ہے ان پر اور وہ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

یہ اسناد ضعیف ہے۔ یہ راوی مسلمہ بن علی خشنی متروک الحدیث ہے اور ابو عبدالرحمٰن مجہول ہے۔ اور آیت میں جہنم میں ہمیشہ رکھنا کفار کے بارے میں آیا ہے۔

(۵۴۷۳)......(۱) فی ب (حماد) (۲)...... فی ب (عمران) والحدیث أخرجه الحاکم (۳۵۶/۴) من طریق هارون التیمی عن الأعرج. به وقال الذهبی: هارون ضعیف. (۵۴۷۳)......أخرج المصنف من طریق ابن عدی (۱۰۳۶/۳) فی ترجمة رفدة بن قضاعة وهو لیس بالقوی. (۵۴۷۴)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۵۳۶/۴)

فصل:...... نکاح کی ترغیب دینا اس لئے کہ اس سے فرج کی حفاظت کرنے اور پاک دامنی اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے

نکاح کی وجہ سے نظر اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے:

۵۴۷۶:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ منیٰ میں ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ملے ابن مسعود عثمان کو حدیث بیان کرنے لگے تو عثمان نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا ہم لوگ کسی جوان لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی نہ کرادیں تاکہ وہ آپ کو آپ کا گذرا ہوا زمانہ یاد دلادے۔ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ بہرحال البتہ اگر آپ نے یہ بات کہی ہے تو سنئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا تھا اے جوانوں کی جماعت جو شخص تم میں استطاعت رکھتا ہے نکاح کرنے کی اسے چاہئے کہ وہ شادی کرلے یہ چیز نگاہ کو سب سے زیادہ نیچے کرتی ہے (یعنی شرم حیا پیدا کرتی ہے) اور شرم گاہ کے لئے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہے (یعنی پاک دامنی پیدا کرتی ہے) اور جو شخص نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے اس پر روزے لازم ہیں بے شک روزہ اس کے لئے قوت باہ کو کم کرنے والا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے) اس نے ابومعاویہ سے اور اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت سے متعلق سوال کرنے والے تین آدمیوں کا واقعہ:

۵۴۷۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو حمید طویل نے کہ انہوں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ تین کا گروہ ازواج رسول کے پاس آئے وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔ ازواج رسول نے ان کو جب آپ کی عبادت کے بارے میں خبر دی تو گویا کہ انہوں نے اس کو کم سمجھا اور کہنے لگے کہ ہم کہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں؟ ہم کہاں ان کے مقام کو پہنچ سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ میں تو راتوں کو ہمیشہ عبادت کروں گا دوسرے نے کہا کہ میں مسلسل سال بھر میں روزے رکھوں گا کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا کبھی بھی شادی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ایسی ایسی بات کہی ہے۔ خبردار اللہ کی قسم میں تم سب کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس کے لئے زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہوں مگر اس سب کچھ کے باوجود روزے رکھتا ہوں اور کبھی چھوڑ دیتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے شادی بیاہ بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے۔) جو شخص میری سنت سے اور میرے طریقے سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے سعید بن ابومریم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوثابت کی حدیث سے اس نے انس سے۔

۵۴۷۸:...... اور ہم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص میری فطرت سے محبت کرتا ہے یا میری فطرت کو پسند کرتا ہے اس کو چاہئے کہ میری سنت اور طریقے سے محبت کرے اور میری سنت میں سے ہے نکاح کرنا۔

۵۴۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابوطالب نے ان کو بقیہ بن ولید حمصی نے۔ ''خ''

(۵۴۷۶)......(۱) سقط من (أ) (۵۴۷۷)......(۱) فی ب (أنا)

صاحب استطاعت شخص کو ضرور نکاح کرنا چاہئے:

۵۴۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر سقطی نے ان کو ابو طالب عبد الجبار بن عاصم نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے ان کو مکحول نے ان کو غضیف بن حارث نے ان کو عطیہ بن بشر مازنی نے وہ کہتے ہیں کہ عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے عکاف کیا تیری بیوی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ کیا کوئی باندی بھی نہیں؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے پوچھا کہ آسودہ حال ہو۔ اس نے جواب دیا جی ہاں الحمدللہ اللہ کا شکر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تو شیطانوں میں سے ہے۔ یا تو تم عیسائیوں کی رہبانیت سے ہو اگر ایسی بات ہے تو پھر تم انہیں میں سے ہو اور یا تم ہم لوگوں میں سے ہو اگر ایسی بات ہے تو تم ایسے کرو جیسے ہم کرتے ہیں۔ بے شک ہماری سنت اور ہمارا طریقہ نکاح کرنے کا ہے۔ تم لوگوں میں سے شریر لوگ وہ ہیں جو بدون نکاح کے چھڑے رہتے ہیں اور تمہارے مرنے والوں میں سب سے زیادہ رزیل اور بے عزت وہی ہیں جو تم میں سے بن نکاح کے اور مجرد مرتے ہیں۔ شیطان فاجر کے حیا تکلیف اٹھاتے ہیں اپنے مال میں اپنے نفس کے لئے صالح مردوں عورتوں میں سے انتہائی بعید ہیں مگر جو لوگ شادی کرتے ہیں اور پاک رہتے ہیں جو فحش کام سے اور بے حیائی سے بری اور پاک ہیں۔ اے عکاف شادی کر۔ بے شک عورتیں داؤد علیہ السلام کے ساتھی ہیں ایوب علیہ السلام کی ہمراز ہیں یوسف کی غمخوار ہیں۔ کرسف کی ہم نشین ہیں۔ عطیہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کرسف کون تھے؟ فرمایا کہ یہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی تھے کسی ساحل سمندر پر رہتے تھے دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نفل پڑھتے نماز اور روزے میں کوئی فرق نہ آنے دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کافر ہو گئے تھے ایک عورت کے سبب سے کیونکہ وہ اس کے عشق میں مبتلا ہو گئے تھے لہذا جن عبادت وغیرہ پر وہ قائم تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سابقہ عبادت اور نیکی کی وجہ سے سنبھالا لہذا اس نے پھر توبہ کی اور اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی۔ افسوس ہے تجھ پر شادی کر بے شک تو گنہگاروں میں سے ہے۔ عکاف نے کہا کہ میں شادی نہیں کروں گا یا رسول اللہ اس وقت تک جب تک آپ میری شادی نہیں کرائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری شادی کر دی ہے اللہ کے نام اور برکت کے ساتھ۔ کریمہ بنت کلثوم کے ساتھ۔ یہ الفاظ ابن عبدان کی روایت کے ہیں سوا اس کے کہ انہوں نے کہا عطیہ بن قیس کہ وہ عطیہ بن بشر ہی ہے جو بھائی ہے عبداللہ بن بشر کا۔

۵۴۸۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان بن جریج نے ان کو ابو المغلس نے ان کو ابو نجیح نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص آسودہ حال ہے اور نکاح نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۵۴۸۲:......ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد فقیہ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو ابن جریج نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی کے مفہوم میں۔

۵۴۸۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر نے ان کو ابو العباس نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو معلی بن منصور نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو خبر دی ہارون بن رباب نے ان کو ابو نجیح نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین ہے، مسکین ہے، وہ آدمی جس کی بیوی نہیں ہے کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اگر چہ وہ غنی ہو مالدار ہو پھر بھی وہ مسکین ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چہ وہ مال کے ساتھ غنی بھی ہو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکینہ ہے مسکینہ ہے وہ عورت جس کا مرد نہیں ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا اگر چہ وہ غنیۃ ہو کثیر المال ہو پھر بھی مسکینہ ہے؟ فرمایا اگر چہ مالدار بھی ہو۔ شیخ نے کہا کہ ابو نجیح کا نام یسار ہے اور وہ والد ہے عبداللہ بن ابو نجیح کا اور وہ تابعین میں سے ہے اور یہ

حدیث مرسل ہے۔

۵۴۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو سعد بن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعد بن ابووقاص سے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق رد کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کے اوپر مجرد رہنے کو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اجازت دے دیتے تو ہم لوگ اپنے آپ کو خصی اور نامرد کرا لیتے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں ابراہیم بن سعد کی روایت سے۔

۵۴۸۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن ابوسفیان نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حفص بن اخی انس نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے۔ شادی کرنے کے لئے اور ہمیں منع فرماتے تھے مجرد رہنے سے شدید منع کرنا اور فرماتے تھے کہ:

تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الانبیاء یوم القیمة.

تم لوگ شادی کیا کرو بہت محبت کرنے والیوں اور بہت بچے جننے والی عورتوں کے ساتھ بے شک میں قیامت کے دن دیگر نبیوں کے ساتھ کثرت امت کا مقابلہ کروں گا۔

یہ احادیث نکاح کی ترغیب کے بارے میں جن میں سے بعض کو ہم نے یہاں ذکر کیا ہے اور بعض کو کتاب النکاح میں۔

۵۴۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی بندہ شادی کر لیتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کر لیتا ہے لہٰذا باقی نصف میں وہ اللہ سے ڈرتا رہے۔

۵۴۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن زید لخمی نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ سے تنیسی ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نیک صالح بیوی عطا کر دے اللہ نے اس کی اعانت کر دی ہے اس کے نصف دین میں اسے چاہئے کہ وہ باقی آدھے میں بھی اللہ سے ڈرتا رہے۔

شعب الایمان کا اڑتیسواں شعبہ

محفوظ اور محترم مالوں میں دست درازی سے ہاتھ کو روک لینا چوری کرنے کی حرمت ڈاکہ اور راہزنی کی حرمت بھی اسی میں داخل ہے

۱.....رشوت دینا:

(۱).....اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوبھا الی الحکام لتا کلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون.

تم لوگ ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق طریقے سے نہ کھایا کرو۔ تم انہیں حاکموں کی طرف ڈالتے ہو تاکہ تم لوگوں کے مالوں کو گناہ کے طریقے پر کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔

اللہ نے حاکموں کی طرف مال پیش کرنے کو حرام کیا ہے۔ تاکہ اس کے حکم سے وہ چیز حاصل کر سکے جس کا وہ مستحق نہیں ہے۔ باقی وہ اس کو یہ اپنے دل سے جانتے ہوئے لینا چاہتا ہے کہ میں باطل اور ناحق طریقے پر لے رہا ہوں۔

۲.....اور جھوٹی قسم کے ذریعہ مال اڑانا:

(۲).....ارشاد باری ہے:

ان الذین یشترون بعھداللّٰہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لاخلاق لھم فی الاخرۃ ولایکلمھم اللّٰہ ولاینظر الیھم یوم القیمۃ ولایزکیھم ولھم عذاب الیم.

بے شک جو لوگ اللہ کے عہد کے بدلے میں اور اپنی قسموں کے ساتھ حقیر قیمت خریدتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کچھ حصہ بھی نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا قیامت کے دن بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۳.....مذمت یہود:

یہودی کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۳).....**واخذھم الربوا وقد نھوا عنہ واکلھم اموال الناس بالباطل واعتدنا للکافرین منھم عذاباً الیماً.**

اور ان کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ وہ اس سے منع کر دیئے گئے تھے اور ان کے ناحق طریقے پر لوگوں کے مال کھانے کی وجہ سے۔ ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۴.....اللہ تعالیٰ نے ناپ تول میں کمی کرنے کو عظیم گناہ قرار دیا ہے:

(۴).....ارشاد باری:

ویل للمطففین الذین اذاکتا لوا علی الناس یستوفون واذ کالوھم اوّزنوھم یخسرون.

بڑی ہلاکت وخرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو جس وقت لوگوں سے بھر کر یا ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو دیتے ہیں ماپ کر ہو یا تول کر تو ان کو کم دیتے ہیں۔

(۵).....اور ارشاد فرمایا:

اوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم.

پورا کیا کروتم تولنے کو جب تم بھر کے دو اور تم تولا کرو سیدھی اور درست ترازوں کے ساتھ۔

علاوہ ازیں دیگر آیت میں بھی جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

۵۔جوئے کی حرمت:

(۶)......جوئے کے بارے میں ارشاد ہے:

وان تستقسموا بالازلام ذالکم فسق.

یہ کہ تقسیم کرو تم تیروں کے ساتھ یہ تمہارا عمل گناہ ہے۔

(۷)......نیز ارشاد فرمایا:

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ.

سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور تیر پانسے یہ حرام اور گندے شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔

۶۔چوری کی حرمت:

(۸)......چوری کے بارے میں فرمایا:

والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا.

چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دو ان کے فعل کی سزا کے طور پر۔

۷۔ڈاکے کی حرمت:

(۹)......ڈاکے اور راہزنی کے بارے میں فرمایا:

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا اویصلبوا اوتقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف اوینفوا من الارض.

سوائے اس کے نہیں ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا پھانسی دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پیر کاٹے جائیں یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔

۵۴۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ نے ان کو ابوبکر بن ابوالعوام نے ان کو ابوعامر عقدی نے ''ح''۔

۵۴۸۹:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو عامر نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو عبدالرحمٰن ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا عید قربانی کے دن پس فرمایا یہ کون سا دن ہے یا یوں فرمایا تھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں کہتے ہیں حضور خاموش ہوگئے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ عنقریب آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے اس کے بعد فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے یا یوں فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں لہذا آپ خاموش ہوگئے تو ہم نے سوچا کہ شاید آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ فلاں مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال

(۵۴۸۹)......(۱) سقط من (أ)

حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔

جیسے تمہارا یہ مہینہ محترم ہے جیسے تمہارا یہ شہر محترم ہے اس دن تک جب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے۔ خبردار کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پہنچا دیا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ چاہیے کہ جو بھی موجود ہے وہ غیر موجود تک (یہ میرا پیغام) پہنچا دے، بہت سارے لوگ جن کو پیغام پہنچایا جا رہا ہے ایسے ہوتے ہیں جو براہ راست سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے اور محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ خبردار میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ بعض تمہارا بعض کو قتل کرنے لگے۔

مسلمان کا خون، مال، عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے:

۵۴۹۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبدالملک بن عمرو نے ان کو ابو عامر نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو منیٰ میں خطبہ دیا اور فرمایا بے شک تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں تمہارے اوپر حرام ہیں جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے یہ مہینہ محترم ہے جیسے تمہارا یہ شہر محترم ہے اس دن تک جب تم اپنے رب سے ملو گے اے اللہ تو گواہ ہو جا۔

اس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے ابو عامر عقدی کی روایت سے۔

۵۴۹۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابو النضر نے ''ح'' وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو الفضل بن ابراہیم نے اور لفظ اس کے ابراہیم کے ہیں۔ ان کو خبر دی احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے دونوں نے کہا کہ انکو خبر دی لیث نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تم میں کوئی آدمی کسی کے دودھ والے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ نہ نکالا کرے کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات کو پسند کرے گا۔ کہ تمہاری بیٹے کی چیز بغیر اجازت کوئی لے لے۔ (اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ) اس کے خزانے کا دروازہ توڑ دے گا اور اس کا کھانا کھا جائے گا۔ بے شک ان کے مویشیوں کے دودھ کے آ لے ان کے کھانے ان کے لئے جمع کرتے ہیں کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اور اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے نافع سے اس نے مالک سے۔

مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں:

۵۴۹۲:......ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن حارث اصفہانی نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو ابو الشیخ نے ان کو حسن بن ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابو حرہ رقاشی نے ان کو ان کے چچا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کسی مرد مسلم کا مال (کسی کے لئے) حلال نہیں ہے مگر اس کی رضا اور خوشی کے ساتھ۔

۵۴۹۳:......ہمیں خبر دی ابو القاسم عبیداللہ بن عمر بن علی فقیہ الفامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد نے ان کو ابو حمید ساعدی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا عصا (لاٹھی) اس کی اجازت کے بغیر لے لے اور یہ اس لئے کہ اللہ نے سختی کے ساتھ مسلم کا مال مسلم پر حرام کر دیا ہے۔

(۵۴۹۱)......(۱) سقط من (ا) (۲)......فی ب (یحتلبن) (۳)......فی ب (احد)

۵۴۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن سائب نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابن ابی ذئب نے اس نے عبداللہ بن سائب بن عبداللہ سے اس نے اس کے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کا سامان نہ اٹھائے نہ مذاق میں اور نہ ہی حقیقت میں جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کی لاٹھی وغیرہ لے لے تو اس کو چاہئے کہ اس کو واپس لوٹا دے۔

۵۴۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو زینب بنت ابوسلمہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تم لوگ میرے پاس جھگڑا لے کر آتے ہو۔ شاید کہ بعض تمہارا اپنی حجت بیان کرنے میں دوسرے سے تیز ہو۔ اور میں بھی اس کے حق میں فیصلہ دے دوں اس کے مطابق جو کچھ میں نے اس سے سنا ہوگا۔ لہٰذا میں جس شخص کے لئے اس کے بھائی کے مال میں سے کوئی شئ کاٹ دوں اس کو چاہئے کہ اسے نہ لے۔ کیونکہ میں نے اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ دیا ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

چوری کرنے والا چوری کے وقت مومن نہیں ہوتا:

۵۴۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ روایت ہے جو ہمیں بیان کی ہے ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چور چوری نہیں کرتا جب وہ چوری کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو۔ اور کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا جب وہ زنا کرتا ہے کہ وہ مؤمن ہو۔ اور کوئی شخص حدود نہیں پیتا یعنی شراب جب اسے پیتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے نہیں چھینتا کوئی آدمی تم میں سے کسی محترم چیز جس کو مؤمن نگاہیں اٹھا کر دیکھتے رہ جائیں جب اسے تو جھپٹی مارتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور کوئی شخص مال غنیمت میں سے نہیں چراتا جب وہ چرائے حالانکہ وہ مؤمن ہو۔ پس بچاؤ تم اپنے آپ کو بچاؤ تم اپنے آپ کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور اس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے۔

۵۴۹۷:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو فراش نے ان کو مدرک بن عمارہ نے ان کو ابن ابی اوفیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ زنا نہیں کرتا جب وہ زنا کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو۔ اور نہیں چوری کرتا جب کوئی چوری کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور نہیں شراب پیتا جب پیتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو۔ اور نہیں جھپٹتا کوئی مال چھیننے والا جب وہ چھینتا حالانکہ وہ مؤمن ہو۔

۵۴۹۸:...... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے حکم سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابن ابی اوفیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۵۴۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے حافظ نے ان کو خبر دی ولید بن حماد بن جابر نے رملہ میں ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو ابومالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن ابی رباح نے اس نے سنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ اے لوگو عسرت و تنگ دستی تم لوگوں کو رزق طلب کرنے کے ناجائز اور حرام طریقوں پر نہ ابھارے میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی

(۵۴۹۷)...... اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۸۲۳)

(۵۴۹۹)...... اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۸۸۴/۳) فی ترجمة خالد بن یزید بن ابی مالک وهو ضعیف.

اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔اے اللہ مجھے فقیری میں وفات دینا اور غنا میں وفات نہ دینا اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھانا بے شک سب سے بڑا ابدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔

۵۵۰۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو مسلم بن خالد زنجی نے ان کو مصعب بن محمد مولیٰ انصار نے اس کو شرحبیل کہا جاتا تھا اس نے ان کو حدیث بیان کی ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص چوری کا مال خریدے اور وہ جانتا ہوں کہ یہ مال چوری کا ہے وہ اس کے عیب اور گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

۵۵۰۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن یوسف نے اور محمد بن حسین بن طرخان نے ان کو ابوحذیفہ نے اور ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص ایک بالشت بھر زمین چوری کرے گا اس کو جہنم کی آگ میں سات زمینوں تک سے کاٹ کر طوق پہنایا جائے گا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے ہشام سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت:

۵۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ ھروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابن ابی ذئب نے حارث بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔

۵۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابونصر نے ان کو ابوالفضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر نے ان کو لیث نے ان کو ابو الخطاب نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ثوبان وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے لعنت فرمائی تھی رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اور رشوت دلوانے والے پر یعنی جو شخص دینے لینے والے کے درمیان کام کرتا ہے۔اور بے شک یہ غنیمت کا مال ہے جس میں کچھ بھی حلال نہیں ہے نہ دھاگہ نہ سوئی (کے برابر کوئی شئی) نہ لینے والا نہ دینے والا اور بے شک طلاق مانگنے والیاں منافق ہیں۔نہیں کوئی عورت جو اپنے شوہر سے طلاق مانگتی ہے بغیر پریشانی اور تکلیف کے یا غربت کے پس وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی۔

اس کو یحییٰ بن ابوزائدہ نے روایت کیا ہے لیث سے اس نے ابوالخطاب سے اس نے ابوقزعہ سے اس نے ابوادریس سے اس نے ثوبان سے اور اس کو روایت کیا ہے معتمر بن سلیمان نے اس نے لیث سے اس نے ابوادریس سے اس نے ثوبان سے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور رشوت دلوانے والے کے بارے۔

۵۵۰۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عمار دھنی نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو مسروق بن اجدع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ سے سحت کے بارے میں کیا وہ حکم اور فیصلہ کے بارے میں ہے۔انہوں نے کہا کہ:

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون

جو شخص اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

انہوں نے یہ ساری آیات پڑھ دیں لیکن سحت وہ کوئی آدمی کسی آدمی کے ذریعے صاحب اقتدار کے ظلم وزیادتی کے خلاف مدد طلب کرے اور اس کو کوئی ھدیہ دے۔ فرمایا کہ ایک آدمی نے حضرت مسروق سے مدد طلب کی اس زیادتی کے خلاف جو ابن زیاد کے بعض گورنروں نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ یا خود زیادہ نے کی تھی مسروق نے اس کی مدد کردی جس کی وجہ سے انہوں نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ لہذا اس آدمی نے ایک لونڈی مسروق کے لئے ھدیہ کی تو انہوں نے وہ واپس کردی۔ اور فرمایا کہ میں آئندہ تیری کوئی حاجت اس سے طلب نہیں کروں گا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی یہ حرام ہے۔

(سحت۔ رشوت۔ حرام کمائی۔ مال حرام کو کہتے ہیں۔ مترجم۔)

سود کھانے اور کھلانے اور لکھنے والے پر اللہ کی لعنت:

۵۵۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو عون بن ابوجحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے کو اور کھلانے والے کو اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اس نے شعبہ سے۔

۵۵۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو ھشیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالزبیر مکی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور اس کے دونوں گواہوں پر اور سود کو لکھنے والے پر۔ اور فرمایا تھا کہ وہ سب برابر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن صباح سے اور دیگر نے ھشیم سے۔

۵۵۰۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومقدم بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے حارث بن عبداللہ سے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) لعنت فرمائی تھی سود کھانے والے کھلانے والے سود کو لکھنے والے اس کی گواہی دینے والوں پر جب کہ وہ اس کو جانتے ہوں اور گودنے والی اور گودوانے والی پر (یعنی جو عورتیں جسم کو گود کر نیل بھرتی ہیں یا بھرواتی ہیں خوبصورتی کے لئے۔ صدقہ اور زکوٰۃ روک لینے والا۔ ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ واپس پھر جانے والا یہ سب ملعون ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قیامت کے دن۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس قسم کے لوگوں پر لعنت:

۵۵۰۸:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو شعبی نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس قسم کے لوگوں کو لعنت کی تھی۔ سود کھانے والا کھلانے والا دو گواہی دینے والے اس کو لکھنے والا اور گودنے والی اور گودوانے والی صدقہ زکاۃ نہ دینے والا۔ حلالہ کرنے والا، اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

۵۵۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحیٰی بن جعفر نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عطا نے ان کو عوف بن ابورجاء نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس رات دیکھا جس رات میں مجھے سیر کرائی گئی تھی ایک آدمی کو جو ایک نہر میں تیر رہا تھا اور وہ پتھر کو لقمہ بنا رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا گیا کہ یہ سود خور ہے۔

۵۵۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوبکر مقدمی نے ان کو یحیٰی نے

ان کو ابن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابو رجاء نے ان کو سمرہ بن جندب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے خواب کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ پھر ہم لوگ ایک نہر پر آئے میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ سرخ تھی خون کی مثل اچانک دیکھا تو اس میں ایک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی کھڑا ہے جس نے بہت سارے پتھر جمع کر رکھے ہیں تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس کے قریب آتا ہے جس نے پتھر جمع کر رکھے ہیں۔ تو اس کے سامنے منہ کھول لیتا ہے اور وہ پتھر اٹھا کر اس کے منہ میں مار دیتا ہے وہ پتھر لے کر تیرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اور جتنا تیرنا چاہتا ہے تیر کر واپس اس کی طرف آتا ہے جب اس کے پاس آتا ہے تو منہ کھول لیتا ہے وہ پتھر اس کے منہ میں مارتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ دونوں نے کہا کہ آپ چلئے۔ پھر آپ نے پوری حدیث ذکر کی اس کے بعد اس کی تشریح میں فرمایا کہ بہر حال جو شخص نہر میں تیرتا ہے اور پتھر کو لقمہ دیا گیا ہے وہ سود خور ہے۔ بخاری نے اس کو حدیث عوف سے نقل کیا ہے۔

۵۵۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر کوفی نے کوفے میں اور ابو جعفر بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابو نعیم نے ان کو شریک نے دکین بن ربیع سے ان کے والد سے اس نے عبداللہ سے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے اس نے کہا کہ سود اگر چہ بہت زیادہ ہو اس کا انجام کمی کی طرف ہوتا ہے۔

۵۵۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفاء ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو عمر بن عون نے ان کو یحییٰ بن زکریا نے ان کو اسرائیل نے ان کو دکین بن ربیع بن عمیلہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہیں کثرت سے کمایا سود کسی ایک نے بھی مگر اس کا انجام قلت کی طرف ہی ہوا۔

قیامت کے دن عرش کے سائے میں جگہ پانے والے لوگ:

۵۵۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن یونس بن موسیٰ نے ان کو سہل بن حماد نے ان کو ابو عتاب نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ام درداء نے وہ کہتی ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے کہا اے رب کون سکونت کرے گا کل صبح قیامت میں حظیرۃ القدس میں اور تیرے عرش کا سایہ حاصل کرے گا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اللہ نے فرمایا کہ اس میں اے موسیٰ وہ لوگ ہوں گے جن کی آنکھیں زنا میں نہیں دیکھتیں اور جو اپنے مال میں سود نہیں طلب کرتے اور جو لوگ اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے مبارک بادی ہے ان کے لئے اور اچھا انجام ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۵۵۱۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عطاء خراسانی نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے فرمایا کہ سود کے بہتر گناہ ہے ان میں سے سب سے چھوٹا گناہ (اتنا بڑا ہے) جیسے کوئی شخص اسلام میں آنے کے بعد اپنی سگی ماں کے ساتھ بدکاری کرے سود کا ایک درہم زیادہ شدید برا ہے تیس سے زائد بار زنا کرنے سے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں کے لئے (قبروں سے) کھڑا ہونے کی اجازت دی جائے گی خواہ نیک ہو یا گنہگار مگر سود خور بے شک وہ نہیں کھڑا ہوا مگر اس شخص کی مثل جس کو شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو۔

۵۵۱۵:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو جعفر بن محمد بن حسن فریابی نے ان کو سلیمان نے

(۵۵۱۱)......(۱) فی أ (يزيد) (۵۵۱۴)......(۱) فی ب (بالقيام)

(۵۵۱۵)......(۱) مابين المعكوفين ساقط من المخطوطة

میرا خیال ہے کہ ابن عبدالرحمٰن ان کو جراح بن ملیح نے ان کو زبیری نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے کہا کہ سود میں بہتر گناہ ہیں اور ان میں سے کمتر گناہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے برا فعل کرے یا اس سے زیادہ میرے خیال میں یہ گناہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہو یہ روایت موقوف ہے۔

سود کھانا تینتیس مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ برا ہے:

۵۵۱۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو حماد بن اسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو عبداللہ بن راہب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کعب نے البتہ اگر میں تینتیس مرتبہ بدکاری کا ارتکاب کروں وہ میرے نزدیک زیادہ ہلکا ہے اس سے کہ ایک درہم سود کا کھاؤں جسے اللہ جانتا ہو کہ میں نے سود کھایا ہے۔ (یعنی میرے نزدیک یہ بھاری گناہ ہے) اور اس کو روایت کیا ہے اس سے زیادہ مکمل فی اربی الربا ہے بخاری نے کہا ہے اس کا کوئی متابع نہیں۔

سود کھانا ماں کے ساتھ بدکاری کرنے سے بھی بدتر ہے:

۵۵۱۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد خولانی مصری نے ان کو ابن وھب نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے کہا کہ سود کے ستر گناہ ہیں ان میں سے کمتر گناہ ایسا ہے جیسے کوئی برائی کرنے کے لئے اپنی ماں کے ساتھ لیٹ جائے اور سب بڑا سود یعنی سودوں کا سود یا گناہوں کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے بارے میں دست درازی کرے۔ کہتے ہیں کہ میں اس کو گمان کرتا ہوں ابن وہب نے زیادہ کیا ابن جریج نے حدیث ابن ابوملیکہ سے اس نے عبداللہ بن حنظلہ بن راہب سے کہ انہوں نے سنا کعب سے جو حدیث بیان کر رہے تھے حجر میں تو یہ فرمایا کہ سود کا ایک درہم جس کو لوگوں میں سے کوئی اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے حالانکہ وہ اس کو جانتا بھی ہے، گناہ میں وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہوگا۔

۵۵۱۸:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل نے بن عباس نے ان کو حسین بن قیس رجبی نے اس کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زناؤں سے زیادہ سخت ہے اور فرمایا کہ وہ شخص جس کا گوشت حرام مال سے بنے آگ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور روایت کیا گیا ربا اور سود کے بارے میں دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

۵۵۱۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرہ بن علی نے ان کو ابن عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو زبیر نے ان کو ابراہیم نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں ان سب میں آسان یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی ماں سے زنا کرے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں دست درازی کرتا ہے۔

شیخ احمد نے کہا کہ یہ اسناد صحیح ہے اور متن منکر ہے اسی اسناد کے ساتھ میں نہیں جانتا اس کو مگر محض وہم گویا کہ وہ داخل ہوا ہے واسطے بعض رواۃ اسناد کے اس کی اسناد میں۔

۵۵۲۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے ان کو عفیف بن

سالم نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سے کمتر وہ ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے اوپر پڑ جائے۔
شیخ نے کہا ہے کہ اس اسناد کے ساتھ غریب ہے سوائے اس کے نہیں کہ پہچانی گئی ہے۔ عبداللہ بن زیاد کے ساتھ۔ عکرمہ سے اور عبداللہ بن زیاد سے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

۵۵۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن زیاد یمامی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سود کے ستر دروازے ہیں سب سے چھوٹا ایسے ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔

۵۵۲۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن ابومعشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سود کے ستر وبال ہیں۔ ان میں سے چھوٹا وبال ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ گناہ کرے اور سب سے بڑا سود کسی آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے بارے میں دست درازی کرے۔
شیخ نے کہا ہے۔ کہ ابومعشر اور اور اس کا بیٹا غیر قوی ہیں اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے اور اس نے کہا ہے کہ مروی ہے ان کے دادا سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور عبداللہ سے مگر یہ ضعیف ہے۔

۵۵۲۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ باسانی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابومجاہد نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور آپ نے سود کا ذکر کیا اور اس کی برائی کو بہت بڑا بیان کیا۔ اور فرمایا۔
بے شک ایک آدمی جو سود کو حاصل کرتا ہے اللہ کے نزدیک گناہ میں چھتیس زناؤں سے زیادہ بڑا ہے اور بے شک سب سے بڑا سود یا گناہ کسی مسلمان مرد کی عزت ہے (ضائع کرنا ہے) ابومجاہد اس کے ساتھ منفرد ہے۔ وہ عبداللہ بن کیسان مروزی سے وہ ثابت سے جو کہ منکر الحدیث ہے۔

مال و دولت مل جانا اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علامت ہے:

۵۵۲۴:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوحفص بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو ابان بن اسحٰق نے ان کو صباح بن محمد نے "ح"۔
اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابان اسحٰق اسدی نے ان کو صباح بن محمد احمسی نے ان کو مرہ ہمدانی نے ان کو عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کر دیئے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کر دیئے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دنیا دیتا ہے جس کو پسند کرتا ہے اور جس کو وہ پسند نہیں کرتا۔ مگر دین صرف اسی کو دیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ دین عطا کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے یا اس کو وہ پسند کرتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل مسلمان نہ ہو اور زبان مسلمان نہ ہو اور وہ مؤمن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کے پڑوسی اس کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ ہوں۔ پوچھا گیا کہ اس کی ہلاکت خیزیاں کیا کیا ہیں؟ فرمایا کہ اس کا ظلم اور زیادتی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۵۵۲۱)......(۱) فی أ (دارہ)

فرمایا۔ جو بندہ حرام مال کماتا ہے اور اس میں سے صدقہ کرتا ہے اور خرچ کرتا ہے (ناممکن ہے) کہ اس میں برکت ہوگی (یعنی برکت نہیں ہوسکتی ہے) اور جو صدقہ کرتا ہے اس سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور جو پیٹھ پیچھے چھوڑتا ہے اس کو آگ کے قریب کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ خبث کو خبیث کے ساتھ نہیں مٹاتے۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا:

۵۵۲۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جعفر بن سلیمان ان کو نضر بن شمیل نے ان کو جارود نے ان کو احوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تمہیں حیرت میں نہ ڈالے بازوں کی فراخی والا جو خون بہاتا ہے۔ بے شک اس کے لئے اللہ کے نزدیک کوئی قاتل ہے یا مقتول ہے جو مرا نہیں ہے۔ نہ حیرت زدہ کرے تمہیں وہ آدمی جو مال حرام کماتا ہے اگر اس کو خرچ کرتا ہے یا اس کے ساتھ صدقہ کرتا ہے۔ تو اس سے قبول نہیں ہوتا اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اور اگر اس میں سے کوئی شئی رہ جائے وہ اس کو آگ کے قریب کرتی ہے۔

۵۵۲۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوعلی رجبی نے ان کو عکرمہ نے انکو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو حیرت زدہ نہ کرے بازوں کی کشادگی خون بہانے کے ساتھ (یعنی جو سب سے زیادہ قتل کرے) اور نہ حیرت زدہ کرے تم کو ناجائز طریقے سے مال جمع کرنے والا کیونکہ بے شک وہ اگر اس کے ساتھ صدقہ کرے گا تو اس سے قبول نہیں ہوگا اور جو کچھ اس میں سے باقی رہے گا وہ اس کو جہنم کے اور قریب کرے گا۔

۵۵۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو بشر بن آدم نے ان کو ابوعقیل یحییٰ بن متوکل نے ان کو عمر بن نافع نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ دنیا ہری بھری ہے (تروتازہ ہے) میٹھی ہے جو شخص اس میں حلال طریقے پر مال کمائے گا اور جائز طریقہ سے خرچ کرتا ہے اس پر اللہ اس کو ثواب دے گا۔ اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شخص اس دنیا میں حرام طریقے سے مال کمائے گا۔ اور ناجائز طریقے سے خرچ کرے گا اللہ اس کو ذلت کے گھر میں اتارے گا (یعنی داخل کرے گا) اور بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھسنے والے ان کے لئے آگ ہوگی قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس وقت وہ بجھے گی ہم اس کو خوب بھڑکا دیں گے۔)

۵۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو عقبہ نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے جو شخص نیکی اور احسان کرے اسے چاہئے کہ وہ ثواب کی امید رکھے اور جو شخص برا کرے وہ اس کی بری جزا کو برا نہ جانے، اور جو شخص ناحق عزت وغلبہ حاصل کرے اللہ اس کو ذلت کا وارث بناتا ہے۔ جو شخص ناحق مال جمع کرتا ہے ظلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کو فقر و محتاجی کا وارث کرتا ہے بغیر کسی ظلم کے۔

۵۵۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو موسیٰ بن عبداللہ نے یہ کہ ان کے والد نے اپنے ایک غلام کو اصفہانی کے پاس چار ہزار درہم دے کر بھیجا۔ مال بڑھ کر سولہ ہزار تک پہنچ گیا یا اس کے مثل ہوگیا ان کو اطلاع ملی کہ وہ فوت ہوگیا ہے (جس کو مال دیا تھا) یہ مال لینے گئے تو ان کو معلوم ہوا کہ وہ سود دیتا لیتا ہے مگر انہوں نے وہی اپنی رقم چار ہزار لے لئے اور باقی کو چھوڑ دیا۔

(۵۵۲۵)......اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۱۰) (۵۵۲۷)......(۱) سقط من (أ)

چار شخص جنت میں داخل ہونے کے مستحق ہیں:

۵۵۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو ابراہیم بن خثیم نے عراک بن مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار شخص ایسے ہیں جن کے بارے میں اللہ پر حق ہے کہ وہ ان کو نہ تو جنت میں داخل کرے اور نہ ہی ان کو اس کی نعمتیں چکھائے۔ دائمی اور عادی شرابی، سود خور، یتیم کا مال کھانے والا ناحق طریقے پر۔ والدین کا نافرمان۔

۵۵۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالصمد بن علی بزار نے بغداد میں ان کو یعقوب بن یوسف نے یعنی ابراہیم قزوینی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کچے پھل درختوں پر کھڑے خریدے جائیں حتیٰ کہ پک جائیں اور کھانے کے قابل ہو جائیں۔ اور فرمایا تھا کہ جس وقت زنا اور سود عام ہو جائے بستی میں تحقیق وہ لوگ اللہ کے عذاب کو اپنے نفسوں پر حلال کر لیتے ہیں۔

جس کو قرضہ دیا جائے اس سے کسی قسم کا نفع نہیں اٹھانا چاہیئے:

۵۵۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو عبدالسلام نے ان کو شعبہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی مسلمان بھائی کو قرضہ دے دو تو تم اس کی سواری پر سوار نہ ہو اور نہ ہی تم اس کا ہدیہ قبول کرو ہاں مگر یہ کہ اگر تمہارے اور اس کے درمیان پہلے سے میل جول لین دین جاری ہو (تو پھر حرج نہیں ہے) اسی طرح کہا ہے یحییٰ بن سعید نے۔ اور اس کے سوا دیگر نے کہا کہ روایت ہے یحییٰ بن یزید ھنائی سے اور بعض نے اس کو مرفوع کیا ہے۔

۵۵۳۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر حوضی نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور میں حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ گھر کب آئیں گے میں آپ کو ستو پلاؤں گا کھجوریں کھلاؤں گا، ہم ان کے پاس چلے گئے انہوں نے ہمیں ستو پلایا کھجوریں کھلائیں۔ پھر فرمایا بے شک تم سود کی دھرتی پر رہتے ہو وہاں سود عام ہے۔ جب تیرا کسی آدمی پر قرض ہو اور وہ تجھے گھانس کی گٹھری یا جو یا بھو سے کی گٹھری ھدیہ دے تو تم اسے نہ لینا کیونکہ اس میں بھی سود ہوگا۔

فصل:..... دین میں راست روی اور میانہ روی اختیار کرنا

جہاد کی فضیلت:

۵۵۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وهب نے مجھے خبر دی ہے لیث نے یہ کہ سعید مقبری نے اس کو خبر دی ہے کہ عبداللہ بن ابوقتادہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر فرمایا۔ اور ایمان باللہ کا کہ یہ افضل اعمال میں سے ہے لہذا ایک آدمی نے کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ جی ہاں معاف ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ اگر تو اللہ کی راہ میں مارا جائے اس حال میں کہ تو صابر ہو ثواب حاصل ہونے کی نیت رکھتا ہو آگے بڑھنے والا ہو پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو۔ پھر حضور نے فرمایا کہ تم نے کیسے کہا تھا؟ (یعنی دوبارہ سوال دہرائیے) اس نے پھر کہا کہ یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا مجھ سے میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ پھر دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیتے ہوئے فرمایا جی ہاں بشرطیکہ آپ صبر کرنے والے ثواب کی امید رکھنے والے میرے جہاد میں آگے بڑھنے والے ہوں پیچھے ہٹنے والے نہ ہوں مگر قرض بیشک جبرائیل نے مجھ سے یہ بات کہی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے لیث بن سعد سے۔

۵۵۳۵:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین بن محمد بن احمد بن زکریا ادیب نے ان کو ابوعلی قبانی نے ان کو منصور بن ابو مزاحم نے۔ ''ح''

شہید پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا:

۵۵۳۶:..... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو خبر دی علاء نے یعنی ابن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوکثیر مولیٰ محمد بن جحش نے ان کو محمد بن جحش نے کہ انہوں نے کہا ایک دفعہ ہم لوگ جنازوں کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اس کے بعد اپنی ہتھیلی آپ نے اپنے ماتھے پر رکھ لی۔ اور فرمایا۔ سبحان اللہ اللہ نے کس قدر سختی اتاری ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگ خاموش رہے اس کے بعد ہم چلے گئے۔

جب اگلی صبح ہوئی تو میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون سی سختی ہے جو اتری ہے؟

آپ نے فرمایا کہ دین کے بارے میں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں مارا جائے اس کے بعد وہ دوبارہ زندہ کر دیا جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ اس وقت تک جب تک کہ وہ اس کا قرض۔ ادا نہ کر دے۔

مقروض شہید کا جنازہ پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار:

۵۵۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر احمد بن حسین نے ان کو ابوالعباس رح نے ان کو یحییٰ بن نصیر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمر ابن حارث نے ان کو بکیر بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ عبداللہ بن قتادہ نے ان کو حدیث بیان کی

ہے کہ اہل نجران کے ایک آدمی نے اس سے پوچھا تھا اور وہ نافع بن جبیر کے پاس تھا۔اس نے کہا کہ آپ کیا بتاتے ہیں؟اس حدیث کے بارے میں جو ہمارے سامنے اس آدمی کے بارے میں ذکر ہوئی ہے جس پر دو دینار قرضہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے کے لئے بلائے گئے آپ نے اس پر جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ (تیرے والد) ابوقتادہ نے وہ دو دینار قرضہ اپنے ذمے لے لیا تھا۔کیا آپ نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ سنا تھا۔میں نے کہا کہ نہیں میں نے تو اپنے والد سے اس کا ذکر نہیں سنا تھا۔لیکن مجھے اس بارے میں میرے گھر میں سے اس آدمی نے حدیث ذکر کی ہے جس کو میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا۔اس کے بعد نجرانی نے کہا کہ میں نے سنا تھا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیا ملے گا اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ملے گی جب وہ پیچھے ہٹ گیا کہا کہ بے شک جبرائیل نے بھی ابھی ابھی مجھ سے سوال کیا ہے اس نے کہا ہے کہ مگر قرضہ بے شک وہ تجھ سے لیا جائے گا۔

۵۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے انکو یحییٰ بن ابوعبید نے ان کو سلمہ بن اکوع نے اس نے کہا کہ ہم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اتنے میں کوئی جنازہ لایا گیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ اس پر آپ جنازہ پڑھائیے آپ نے پوچھا کہ اس پر کسی کا قرضہ بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں ہے۔کوئی شئی اور باقی چھوڑی ہے اس نے بولا کہ نہیں ہے آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔اتنے میں ایک اور جنازہ لایا گیا لوگوں نے کہا حضور اس کا بھی جنازہ پڑھائیے۔آپ نے پوچھا کہ اس پر کسی کا قرضہ ہے بولے کہ نہیں ہے پوچھا کہ اس نے کوئی شئی چھوڑی ہے ترکہ میں؟ بولے کہ صرف تین دینار ہیں۔آپ نے فرمایا کہ تین داغ ہیں۔پھر تیسرا جنازہ آ گیا لوگوں نے کہا کہ حضور اس کی نماز جنازہ پڑھائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا اس پر قرضہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں ہے پھر آپ نے پوچھا کہ اس نے کوئی شئی ترکہ میں چھوڑی ہے لوگوں نے کہا کہ نادار ہے کچھ نہیں چھوڑ کر مرا آپ نے فرمایا جنازہ پڑھ لو اپنے ساتھی کا۔ابوقتادہ نے کہا حضور آپ اس کا جنازہ پڑھائیے اس کا قرض میرے ذمے ہے حضور نے اس کا جنازہ پڑھایا۔اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں علی سے اور ابوعاصم سے اس نے یزدی سے۔

۵۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی اسماء بنت یزید نے وہ کہتی ہے کہ حضور انصاریوں کے ایک آدمی کے جنازے میں بلائے گئے۔جب میت کی چارپائی رکھی گئی اور حضور جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھی پر کوئی قرض ہے لوگوں نے کہا کہ جی ہاں ہے۔اے اللہ کے نبی،صرف دو دینار ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے اوپر جنازہ پڑھ لو۔ابوقتادہ انصاری نے کہا وہ میرے ذمے ہے اے اللہ کے نبی لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

یعقوب نے کہا کہ یہ اس کا بھائی ہے عمرو بن مہاجر عمر بن عبدالعزیز کا محافظ اور وہ دونوں شام کے لوگوں میں سے ہیں۔دونوں ثقہ ہیں اور ان کی احادیث ... ہیں حسن ہیں۔

۵۵۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو عفان بن مسلم نے۔"ح"

اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر گیا اس حال میں

(۵۵۴۰)......(۱) غیر واضح فی (ا)

کہ وہ تین چیزوں سے پاک تھا تکبر سے۔ مال غنیمت کی چوری سے اور قرض سے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

شیخ نے فرمایا۔ کہ میری کتاب میں ہے۔ ابوعبداللہ سے مروی ہے کبر یعنی تکبر نہیں بلکہ کنز (زاء کے ساتھ) اور ابوعوانہ کی حدیث میں ہے (راء کے ساتھ ہے) ابوعیسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعوانہ نے کہا ہے کہ اس کی حدیث میں الکبر ہے اور کہا ہے سعید بن ابوعروبہ نے اس نے قتادہ سے الکنز (زاء کے ساتھ۔)

۵۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحق مزنی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید ابوایوب نے کہ اس نے قریش کے ایک آدمی سے سنا جسے ابوعبداللہ کہتے تھے۔ کہ میں نے سنا ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا بے شک اللہ کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ہے جس کو کبائر کے بعد رکھا جائے جن سے اللہ نے منع کیا ہے یہ کہ کوئی آدمی مرجائے اور اس پر قرض ہو جس کی ادائیگی کے لیے اس نے کوئی ترکہ نہ چھوڑا ہو۔

۵۵۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوعبدالرحمن مقری نے ان کو سعید بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ قرشی سے اور وہ جعفر بن ابوربیعہ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ اپنی اسناد کے ساتھ اور بخاری نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی تاریخ میں مقری سے اس نے سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن وہب ابوعبداللہ نے۔

۵۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابویعقوب اسحق بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے ان کو عمر بن ابوسلمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کا نفس (یعنی روح) لٹکی رہتی ہے جب تک اس پر قرض رہے۔

۵۵۴۴:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح نے بن ھانی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابوثابت نے اور ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن ابوسلمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مؤمن کی روح اس کے قرض کے بدلے میں لٹکی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی طرف سے اس کو ادا کر دیا جائے۔

۵۵۴۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عامر شعبی نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب نماز پڑھ کر متوجہ ہوئے فرمایا کہ یہاں پر بنی فلاں میں سے کوئی ہے لوگ خاموش ہوگئے اور طریقہ یہ تھا کہ جب پہلی بار آپ ان سے کچھ کہتے تو ادب کی وجہ سے لوگ فوراً بولنے کی جسارت نہیں کرتے تھے بلکہ خاموش ہو کر آپ کے فرمان کا انتظار کرتے تھے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ بنوں فلاں میں سے کوئی یہاں موجود ہے ایک آدمی نے کہا کہ جی ہاں یہ فلاں آدمی ہے آپ نے فرمایا سنو بے شک تمہارا آدمی روک دیا گیا ہے جنت کے دروازے پر قرض کے بدلے میں جو اس پر تھا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اس کا قرضہ میرے ذمے ہے پھر اس نے وہ قرضہ ادا کر دیا اس کو روایت کیا فراس بن یحییٰ نے شعبی سے اور اس نے اس میں زیادہ کیا ہے۔ (اس عبارت کو کہ) اگر تم چاہو تو اس کا فدیہ دے دو اور اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے حوالے کر دو۔ اور شعبی نے اداء کر دینے کا ذکر نہیں کیا۔

اوراس کوروایت کیا ہے سعید بن مسروق نے شعبی سے اس نے سمعان بن مسیح سے اس نے سمرہ بن جندب سے۔

۵۵۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابن عون نے ان کو انس بن سیرین نے وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ (آپ کیا فرماتے ہیں) اس آدمی کے بارے میں جو قرضے کے بدلے میں کوئی چیز خرید کرتا ہے حالانکہ وہ ادائیگی کا پورا پورا ارادہ رکھتا ہے۔مگر وہ فوت ہو جاتا ہے، اوراس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جس کے ساتھ اس کی ادائیگی ہو سکے ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دھوکہ کرنے والے غدار اوردھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جائے گا۔

قرض لینے سے احتیاط کرنی چاہئے بالخصوص جب کہ ادائیگی کی صورت نہ ہو:

۵۵۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن غیر نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابوعمارہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔البتہ اگر کوئی شخص رنگ برنگے (ٹکڑے جوڑ کر) لباس پہن لے یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسا قرضہ مانگے جس کی ادائیگی کی اس کے پاس کوئی صورت نہ ہو کہا ابوعبداللہ نے میں نے ابوعلی سے کہا کہ یہ ابوعمارہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ طلاب بن خوشب شیبانی العوام کے بھائی ہیں۔اوراس کے بارے میں نہیں حدیث بیان کی سوائے یحییٰ بن یمان کے۔

۵۵۴۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ھشیم نے ان کو عبدالحمید نے یعنی ابن جعفر نے ان کو حسین بن محمد یعنی انصاری نے ان کو ایک آدمی نے نمر بن قاسط سے اس نے صھیب بن سنان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جونسا آدمی عورت کی مہر مقرر کرتا ہے (حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ ادائیگی کا ارادہ نہیں رکھتا) مگر وہ اپنی بیوی کو اللہ کی قسم دے کر کہ میں ادا کروں گا اس کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے۔اوراس کی شرم گاہ اورعزت کو جھوٹ سے حلال کر لیتا ہے جس دن اللہ سے ملے گا اس دن زانی ہوگا۔اور جونسا آدمی کسی سے قرض لیتا ہے (حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ) اس کے مالک کی طرف ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر وہ اس کو اللہ کا نام لے کر دھوکہ دیتا ہے۔مگر اوراس کے مال کو حلال قرار دے لیتا ہے باطل طریقے پر جس دن اللہ کو ملے گا تو وہ چور ہی ہوگا۔

۵۵۴۹:......اورہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو یوسف بن محمد بن یزید بن صیفی بن صھیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے صھیب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی اس کے بعد وہ مرگیا اس حال میں وہ اس کی مہر دینے کی نیت نہیں رکھتا تھا وہ زنا کرتا ہوا مرگیا۔ اورجس شخص نے کسی سے قرضہ لیا پھر وہ مرگیا اس حال میں کہ وہ اس قرضہ کو واپس دینے کی نیت نہیں رکھتا تھا وہ اس حال میں مرگیا کہ وہ چور تھا۔

۵۵۵۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن منذر راحزامی نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ثور بن یزید دیلی نے ان کو ابوالمغیث نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص لوگوں سے مال لیتا ہے پھر اس کو واپس کر دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کروا دیتا ہے اور جو شخص لے کر ضائع کرنے کا اور واپس نہ دینے کا ارادہ کرتا ہے اللہ اس سے تلف اور ضائع کرا دیتا ہے۔

اوراسی کے مفہوم میں اس کو روایت کیا ہے سلیمان بن بلال نے ان کو ثور نے اوراس وجہ سے اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۵۵۴۹)......(۱) فی ب (زید) وھو خطأ

۵۵۵۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوبکر محمد عمر بن حفص تاجر نے ان کو ایوب نے ان کو عقیل بن خالد ایلی نے اور یونس بن یزید ایلی نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جس شخص نے قرضہ اٹھایا اس کے بعد اس نے اس کو ادا کرنے کی جدوجہد کی مگر ادا کرنے سے پہلے ہی مر گیا میں اس کو ادا کرنے کا زیادہ حق دار ہوں۔یا زیادہ ذمہ دار ہوں۔

قرض لینا اپنے گلے کو گھونٹنے کی طرح ہے:

۵۵۵۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حیوۃ بن شریح سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں بکر بن عمر بن شعیب بن زرعہ سے اس نے عقبہ بن عامر سے اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے آپ کا گلا نہ گھونٹو۔انفس کہا تھا یا انفسکم کہا تھا۔صحابہ نے پوچھا کونسی چیز سے گلا گھونٹتا ہے فرمایا کہ قرضہ۔

۵۵۵۳:......کہا بکر نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے صفوان بن سلیم نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا۔کہ منع ہو جانے کے بعد اپنے دلوں کو نہ خوف زدہ کرو۔پوچھا گیا یارسول اللہ کیا چیز ہمارے دلوں کو خوف زدہ کرے گی فرمایا کہ قرضہ کہا بکر نے کہ اس نے سنا جعفر بن شرحبیل سے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابوسفیان نے کہا کہ قرضہ آزاد انسان کو غلام بنا دیتا ہے۔

۵۵۵۴:......کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی حارث بن نبھان نے ان کو یزید بن ابوخالد نے ان کو ایوب نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بچاؤ تم اپنے آپ کو قرض سے کیونکہ وہ رات کی فکر اور دن کی عاجزی و ذلت ہے۔

۵۵۵۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ جس کے دل میں قرضے کا خوف بیٹھ جائے اس کی عقل کا ایک حصہ ایسا جاتا ہے کہ مرنے تک واپس نہیں آتا۔

۵۵۵۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن بکر بن خالد نے ان کو عبیداللہ بن عباس بن ربیع حارثی نے اہل نجران یمن سے عرفات میں　　۔

۵۵۵۷:......ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبدالرحمٰن بن بیلمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وہ وصیت کر رہے ہوتے تھے کسی بھی آدمی کو فرماتے تھے۔

گناہ کم کر تیرے اوپر موت آسان ہوگی قرضہ کم کر آزادی سے زندہ رہے گا تو۔شیخ نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۵۵۵۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوحفص بن شاھین نے ان کو ابن ابوداؤد نے ان کو عمرو بن عثمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ابوحلبس نے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم نے کہا جو شخص کسی کے ساتھ نیکی کرے اسے ثواب کی امید کرنی چاہئے اور جو شخص برائی کرے اسے جزا کو برا نہیں سمجھنا چاہئے اور جو ناحق طریقے پر اپنی عزت حاصل کرتا ہے اللہ اس کو ذلت کا وارث بناتا ہے اور جو شخص ظلم کے ساتھ مال حاصل کرتا ہے اللہ اس کو بغیر ظلم کے فقر کا وارث کرتا ہے۔

تین شخصوں کا قرضہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود ادا کریں گے:

۵۵۵۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے

ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو عمران بن عبدالمعافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ بے شک مقروض آدمی جب مر جائے اور قرضہ ادا نہ کر جائے قیامت کے دن اس سے قرضہ کی ادائیگی کا تقاضا کیا جائے گا ہاں اس مقروض سے تقاضا نہیں ہوگا جو تین کاموں کے لئے قرضہ حاصل کرے۔ وہ آدمی جو اپنی طاقت اللہ کی راہ میں لٹا کر کمزور ہو چکا ہے لہذا وہ قرضہ لیتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنی طاقت بحال کرے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کے مقابلے کے لئے دوسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی مسلمان مر رہا ہے مگر اس دیکھنے والے کے پاس اتنا بھی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ وہ ایک کو کفن دے کر دفن کر سکے اگر وہ مرنے والے کے کفن دفن کے لئے قرضہ لیتا ہے پھر وہ قرضہ ادا کرنے سے قبل خود بھی مر جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے آپ کے گناہ میں پڑ جانے سے ڈرتا ہے اور وہ نکاح کر لیتا ہے تاکہ اپنے آپ کو پاکدامن رکھ سکے اپنے دین کو بچانے کے لئے۔ اور اس کام کے لئے وہ قرضہ لیتا ہے اور قرض ادا کرنے سے قبل فوت ہو جاتا ہے۔ ان سب لوگوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا قرضہ خود ادا کرے گا۔

جعفر بن عون نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ اور ابو عبدالرحمٰن مقری عبدالرحمٰن بن زیاد سے وہ بکر بن سوادہ سے وہ عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی سے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معنی کے ساتھ۔

۵۵۶۰:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابو حذیفہ نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۱:......ہمیں خبر دی ابو بکر بن حسن اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو قاسم مولیٰ معاویہ نے ان کو خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرضہ لیتا ہے اور وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو چکا دے گا اور وہ اس کو ادا کرنے پر حریص ہے۔ پھر وہ مر جاتا ہے اور قرض ادا نہیں کر سکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کے عزم کو پسند کر لے جس چیز کے ساتھ وہ چاہے اپنی طرف سے اور وفات پانے والے کی مغفرت کر دے۔ اور جو شخص قرض لیتا ہے اور وہ اس کو ادا کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا پھر وہ اسی حالت پر مر جاتا ہے اور قرضہ ادا نہیں کرتا۔ بے شک اس سے کہا جائے گا کہ تیرا یہ خیال تھا کہ ہم فلاں کو یعنی تیرے قرض خواہ کو تجھ سے اس کا حق نہیں دلوائیں گے۔ لہذا اس کی نیکیاں لی جائیں گی ان کے ساتھ قرض خواہ کی نیکیوں میں اضافہ کیا جائے گا اور اگر مقروض کے اعمال نامے میں نیکیاں ہی نہ ہوں تو پھر قرض خواہ کی برائیاں لی جائیں گی اور ان کو مقروض کی برائیوں میں ملا کر ان میں اضافہ کیا جائے گا۔

یہ روایت اسی طرح مرسلاً آئی ہے۔

۵۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن اھویہ نعمانی نے مقام نعمانیہ میں ان کو احمد بن عبید نرسی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ احد پہاڑ سونا بن کر تیسری بار میرے پاس آئے (اور میں اس کو لٹا دوں) اور میرے پاس اس میں سے کچھ باقی ہو مگر یہ کہ وہ قرضہ میں رکا ہوا ہو جو مجھ پر ہو۔

۵۵۶۳:......میں نے سنا ابو عبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو خلیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن بکر سے انہوں نے ربیع بن مسلم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے ابو القاسم سے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات خوش نہیں لگتی کہ احد پہاڑ میرے لئے سونا ہو اور وہ تیسری بار میرے پاس آئے پھر اس میں

(۵۵۵۹)......(۱) فی الأصل (أبو بکر) (۲)......فی ب (خلال) (۵۵۶۱)......(۱) سقط من (أ)

(۵۵۶۳)......(۱) فی أ (دینار) وھو خطأ

سے میرے پاس ایک بھی دینار رہ جائے مگر صرف وہ ایک دینار جس کو میں روک رکھوں اس قرضے کے لئے جو مجھ پر ہو۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدالرحمٰن بن سلام سے اس نے ربیع بن مسلم سے۔
۵۵۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ملک بن یحییٰ نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔
مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو جب میں مروں تو میرے پاس اس میں سے ایک بھی دینار باقی ہو مگر صرف اس قدر باقی رہنا پسند کر سکتا ہوں جس کو میں نے کسی قرض خواہ کے لئے انتظار میں روک رکھا ہو۔
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں غندر کی حدیث سے اس نے شعبہ سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرض سے پناہ مانگنا:

۵۵۶۵:...... ان کو خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے گناہ سے اور قرضے سے سیدہ عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کثرت کے ساتھ قرضے سے پناہ مانگا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ جو مقروض ہوتا ہے وہ وعدہ کرتا ہے۔ تو پھر اس کے خلاف بھی کرتا ہے۔ اور بات کرتا ہے پھر وہ جھوٹ بھی بولتا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعیب بن ابوحمزہ کی حدیث سے اور قبرہ کی زہری سے۔
۵۵۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو غسان بن عبید نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ضرور ایسا وقت لوگوں پر آئے گا کہ ان میں سے کوئی بھی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال طریقے سے ہے یا حرام طریقے سے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اس نے ابن ابوذئب سے۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج مورخہ ۲۶ ذیقعدہ بروز ہفتہ ۱۴۲۵ء
۸ جنوری ۲۰۰۵ کو شعب الایمان کی چوتھی جلد کا ترجمہ تکمیل کو پہنچا ہے۔
فللہ الحمد و لہ الشکر علی ذلک.
اس کے بعد پانچویں جلد کا ترجمہ شروع ہوگا۔ انشاء اللہ

(۵۵۶۴)...... أخرجه مسلم في كتاب الزكاة

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

جلد ۲

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ —— ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دار الاشاعت
اردو بازار کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ——— ۴۵۸

جلد پنجم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۰ء شمسی گرافکس
ضخامت : 431 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..........ملنے کے پتے..........﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''ایمان کا انتالیسواں شعبہ''

کھانے، پینے کی اشیاء اور ان کی بابت جو پرہیز لازم ہے

حرام و ناپاک اشیاء کا بیان:

(۱)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللّٰہ بہ والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل السبع الا ماذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق.

حرام ہوا تمہارے اوپر مردہ جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا اور جو مر گیا گلا گھونٹنے سے یا چوٹ لگنے سے یا اونچائی سے گر کر یا سینگ مارنے سے اور جس کو کھایا ہو درندے نے مگر جس کو تم نے ذبح کر لیا اور حرام ہے جو ذبح ہوا کسی جانوروں کی پرستش گاہوں پر اور یہ کہ تقسیم کرو تم جوئے کے تیروں سے، یہ گناہ کا کام ہے۔

(۲)..... اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل لااجد فیما اوحی الی محرما علیٰ طاعم یطعمہ الا ان یکون میتة او دماً مسفوحاً او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقاً اھل لغیر اللّٰہ بہ.

فرما دیجئے کہ میں نہیں پاتا اس وحی میں کہ مجھ کو پہنچی ہے کسی چیز کو حرام کھانے والے پر جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاک ہے یا ناجائز ذبیحہ جس پر پکارا جائے نام اللہ کے سوا کسی اور کا۔

(۳)..... اور ارشاد گرامی ہے:

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ.

سوا اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت یا پانسے (بتوں کی تقسیم کے تیر) سب گندے کام ہیں شیطان کے کاموں میں سے ہیں سو ان سے بچتے رہو۔

(۴)..... ارشاد باری ہے:

یسألونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما.

تجھ سے پوچھتے ہیں حکم شراب کا اور جوئے کا، آپ فرما دیجئے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور ان کا گناہ بہت بڑا ہے ان کے فائدے سے۔

پس ثابت کیا ہے ان دونوں میں گناہ کو پھر دوسری آیت میں فرمایا۔

(۵)..... اور ارشاد ہے:

قل انما حرم ربی الفواحش ماظھر منھا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق.

آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے حرام کر دیا ہے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں کھلی ہوئی ہیں

اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق کی زیادتی کو۔

پس حرام قرار دیا گناہ کو بھی۔ (گناہ کے مفہوم کے لئے اس مقام پر لفظ اثم استعمال ہوا ہے۔) اور کہا جاتا ہے کہ اثم خمر اور شراب کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک شعر بھی ہے:

شربت الاثم حتیٰ ضل عقلی   کذک الا ثم یذھب بالعقول

میں نے شراب پی حتیٰ کہ میری عقل بھٹک گئی ہے شراب اسی طرح عقلوں کو ختم کر دیتی ہے۔

اسی بناء پر یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت مذکورہ میں بھی یہی مراد ہے۔ پس اسی بات کو ثابت کیا ہے۔ ورنہ آیت عام ہے ہر اثم و گناہ کے لئے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے (یعنی وہ یہ ہے)۔

زنا، چوری اور شراب نوشی کا بیان:

۵۵۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے اعمش سے ان کو ذکوان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے: نہیں زنا کرتا زنا کرنے والا جب وہ زنا کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور نہیں چوری کرتا (چوری کرنے والا) جب چوری کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور نہیں شراب پیتا (شراب پینے والا) جب وہ اس کو پیتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور توبہ تو پیش کی ہوئی ہے بعد میں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم بن ابوایاس سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ثوری سے اور شعبہ نے اعمش سے۔

شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ و شراب کے پیالوں میں سے دودھ کے پیالے کو لے لینا:

۵۵۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے زہری سے ان کو خبر دی سعید بن مسیب نے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات جس رات آپ کو سیر کرائی گئی تھی۔ ایلیا میں دو پیالے پیش کئے گئے تھے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا آپ نے دونوں کی طرف دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا لہٰذا جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا سب تعریف اسی ذات کے لئے ہے جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت دی ہے اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو البتہ آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث یونس وغیرہ سے اس نے زہری سے۔

شراب کا تدریجاً حرام کیا جانا:

۵۵۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن یزید نے ان کو اسحٰق ازرق نے ان کو جریری نے ان کو ثمامہ بن حزن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے اہل مدینہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شراب کی حرمت ایسی پیش کی کہ مجھے خیال ہوا کہ اس معاملہ میں شاید کوئی اور حکم نازل نہ ہو پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے اہل مدینہ! اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر شراب کی حرمت نازل کی ہے پس جس نے تم میں سے یہ آیت لکھ لی ہے اور حالانکہ اس کے پاس شراب میں سے کچھ موجود ہے تو وہ اس کو نہ پیئے۔

(۵۵۶۷).....(۱) سقط من (أ)

۵۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو ابوتوبہ مصری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ:
شراب کی بابت تین آیات نازل ہوئی تھیں۔ پہلی آیت جو نازل ہوئی تھی وہ یہ تھی:

یسئلونک عن الخمر و المیسر ..... الی اخر الأیة

آپ سے پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کے بارے میں۔

پس کہا گیا شراب حرام کر دیا گیا ہے۔ پھر کہا گیا یا رسول اللہ! چھوڑ دیجئے ہمیں ہم اس کے ساتھ نفع اٹھالیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (کہ اس میں لوگوں کے فائدے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔
اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

لاتقربوا الصلوۃ و انتم سکاری

تم نماز کے قریب اس وقت نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو۔

لہٰذا کہا گیا کہ شراب بعینہ حرام کر دیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم اس کو نماز کے وقت کے قریب نہیں پئیں گے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔
اس کے بعد پھر یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین امنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ

اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب ناپاک ہیں شیطانی کام ہے اور اس سے اجتناب کرو۔

کہتے ہیں کہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب حرام ہو چکی ہے۔

شراب کی بابت چند افراد پر لعنت:

کہتے ہیں کہ میں نے شام یا روایا کے ایک آدمی کے سامنے روایت پیش کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ میں عثمان کے بارے میں نہیں جانتا مگر وہ بھی ساتھ تھے۔ پس وہ ایک آدمی کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں اس کے لئے چھوڑ دیجئے ہم اس کو بکھیر دیں گے۔ کہنے لگا: یا رسول اللہ کیا اس کو بیچ بھی نہیں سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے شراب پر اور لعنت کی ہے اس کے دفن کرنے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے پینے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے نچوڑنے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے وکیل بنانے والے پر یا کھلانے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے مدیر پر اور لعنت کی ہے اس کے بیچنے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے اٹھانے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے پیسے اور قیمت کھانے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے فروخت کرنے والے پر۔

دنیا میں شراب پینے والا آخرت میں محروم:

۵۵۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی

(۵۵۷۰)...... (۱) فی أ (وھو) (۲)......فی أ (مؤوبھا) اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۹۵۷)

نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے فرمایا: ہمیں خبر دی موسیٰ بن عقبہ نے کہ نافع نے ان کو خبر دی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا وہ اس کو آخرت میں نہیں پیئے گا مگر یہ کہ توبہ کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ابن جریج سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک بن نافع سے۔

۵۵۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور شئی شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے جو شخص شراب پیئے گا دنیا میں اور مر جائے حالانکہ وہ دائمی اور عادی شرابی ہو اور توبہ بھی نہ کی ہو وہ اس کو آخرت میں نہیں پی سکے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالربیع سے۔

۵۵۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو محمد بن عقیل نے اور احمد بن حفص نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور توبہ نہیں کرے گا وہ آخرت میں (جنت کی شراب) نہیں پی سکے گا اگرچہ جنت میں داخل بھی ہو جائے۔

نشہ آور شے حرام ہے:

۵۵۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک نے اور یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہ انہوں نے سنا عائشہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شراب بنانے اور کشید کرنے کے بارے میں تو آپ نے فرمایا: ہر پینے کی چیز جو نشہ دے وہ حرام ہے۔

اس کو نقل کیا۔ بخاری و مسلم نے حدیث مالک سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا حرملہ سے اس نے ابن وہب سے اس نے یونس سے۔

نشہ آور چیز قلیل و کثیر حرام ہے:

۵۵۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو ابوعثمان انصاری نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نشہ آور شئی حرام ہے جس چیز کا ایک فرق (آٹھ سیر کا پیمانہ) شراب نشہ دے اسی میں سے ہتھیلی بھر شئی بھی حرام ہے۔

۵۵۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو خبر دی داؤد بن بکر بن ابوفرات نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۵۷۱)......(۱) سقط من (أ)   (۵۵۷۴)......(۱) سقط من الأصل و استدر كناه من صحيح مسلم (۴/۲۸۳) ط / الشعب

جس چیز کا قلیل حصہ نشہ دے اس کا کثیر بھی حرام ہے۔

۵۵۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو ابوحیان تیمی نے ان کو عامر شعبی نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے مدینہ کے منبر پر انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی اور لوگوں کو وعظ فرمایا اور ان کو ڈر سنایا اس کے بعد فرمایا:

امابعد! بے شک شراب کی حرمت اتر چکی جس دن اتری اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتا ہے۔ انگور سے، کھجور سے، گندم سے، جو سے اور شہد سے۔ خمر (شراب) ہر وہ چیز ہے جو عقل کو مخمور و مستور کر دے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے اس نے یحیٰی سے۔

۵۵۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علوی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو علی بن سعید فسوری نے ان کو عمرو بن عاصم نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو عبیداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ: ہر نشہ آور شئی شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

اس کو روایت کیا ہے یحیٰی بن سعید قطان نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا اس کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا مسلم نے۔

نشہ آور شے کو استعمال کرنے والے کو قیامت کے دن طینۃ الخبال سے پلایا جائے گا:

۵۵۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو احمد بن علی حرانی نے "ح" انہوں نے کہا اور ہمیں خبر دی ہے ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ ایک آدمی آیا جیشان، سے اور جیشان یمن میں ہے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں پوچھا جس کو وہ لوگ اپنی سرزمین پر پیتے تھے جوار یا باجرے) وغیرہ سے اسے مزر کہتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا وہ نشہ دیتی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہاں نشہ دیتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور شئی حرام ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے اس آدمی سے جو نشہ آور شئی کو استعمال کرے یہ کہ اس کو پلائے گا طینۃ الخبال سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ طینۃ الخبال کیا ہے فرمایا کہ یہ اہل جہنم کا پسینہ ہے یا یوں کہا یہ اہل جہنم کی پیپ ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی:

۵۵۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عطاء بن سائب نے اس نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے:

جو شخص شراب پیئے گا اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کرے گا اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ پھر اگر وہ دوسری بار شراب پیئے گا پھر اس کی چالیس راتیں نماز قبول نہیں ہوگی اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔ پھر اگر وہ تیسری بار شراب پیئے گا پھر چالیس راتیں اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اگر توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا پھر اگر وہ چوتھی بار شراب پیئے گا اس کی چالیس راتوں تک

نماز قبول نہیں ہوگی اب اگر توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ وہ اس کو طینۃ الخبال پلائے پوچھا گیا کہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اہل جہنم کی پیپ ہے۔

(طینۃ الخبال کا لفظی مطلب زہر قاتل کی تھوڑی سی مٹی ہے۔ مراد جہنمیوں کی پیپ ہے۔)

یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص نشہ آور شئی پیئے گا اس کی چالیس روز تک نماز رائیگاں جائے گی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو شخص اس کو پلائے کسی چھوٹے کو جو حلال و حرام کو نہ جانتا ہو اللہ پر حق ہوگا کہ اللہ اس کو جہنمیوں کی پیپ پلائے گا۔

۵۵۸۱:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے۔ دونوں فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے ان کو ربیعہ بن یزید نے اور یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی نے ان کو عبداللہ بن فیروز دیلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس اس نے حدیث ذکر کی، کہا عبداللہ نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

جو شخص شراب پیئے گا ایک گھونٹ چالیس صبح تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اگر وہ پھر اعادہ کرے تو چالیس صبح تک اس کی توبہ قبول نہیں ہے مجھے یاد نہیں کہ تیسری بار یا چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ پھر پیئے گا تو اللہ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اس کو پلائے گا قیامت کے دن جہنمیوں کی پیپ سے (ردغۃ کہتے ہیں کیچڑ گارا، سخت کیچڑ خبال: زہر قاتل)

نشے کی وجہ سے نماز چھوڑنے پر عذاب:

۵۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابوعلی سقا نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابومحمد یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے اس کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص نشے کی وجہ سے نماز چھوڑ دے صرف ایک بار اس کی مثال ایسے ہے جیسے پوری دنیا و مافیہا اس کی تھی اور اس سے چھین لی گئی۔ اور جو شخص نشے میں جارہا ہے۔ چار مرتبہ نماز ترک کردے اللہ کے ذمے یہ حق ہوگا اللہ اس کو کیچڑ کی زہریلی مٹی کھلائیں میں نے پوچھا کہ طینۃ الخیال کیا ہے یارسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جہنم کا دھون یا نچوڑا ہوا پانی ہے یا ان کی پیپ و پسینہ ہے۔

شراب سے متعلق نو آدمیوں پر لعنت:

۵۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن عباس بن محمد بن علی قرشی ہروی سے مدینہ کے روضہ میں ان کو عباس بن فضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن بن وائل انصاری نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی شراب اور اس کے نچوڑنے والے پر اور اس پر جس کے لئے نچوڑی گئی اور اس کے بیچنے والے پر اور جس کے لئے بیچی ہے اور اس کے اٹھانے والے پر اور اس پر جس کے لئے اٹھا کر لائی گئی اور اس کو پلانے والے اور پینے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

(۵۵۸۰)......(۱)،(۲) سقط من (ا)
(۵۵۸۱)......في أ (مهاجر) وهو خطأ.
(۵۵۸۳)......(۱) في أ (عثمان)
(۲)......سقط من أ

۵۵۸۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالرحمن بن شریح اور لیث بن سعد نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو ثابت بن یزید خولانی نے اس کو خبر دی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ان کو ملے تو اس نے ان سے شراب کی قیمت کے بارے میں سوال کیا انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بے شک اللہ نے لعنت کی ہے شراب پر اور اس کے نچوڑنے والے پر اور جس کے لئے نچوڑا گیا اور اس کو پینے والے پر، پلانے والے پر اس کو اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھا کر لایا گیا اور اس کو بیچنے والے پر اور اس کو خریدنے والے پر اور اس کی رقم کھانے والے پر۔

۵۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن انس قرشی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو مالک بن خیر زیادی نے یہ کہ مالک بن سعد تجیبی نے اس سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک اللہ لعنت فرماتا ہے شراب پر اور اس کے نچوڑنے والے پر جس نے نچوڑنے کا حکم دیا اور اسے پینے والے پر اسے اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھائی گئی اس پر اس کے بیچنے والے پر پلانے والے پر پلوانے والے پر۔

شراب تمام برائیوں کی جڑ:

۵۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سریع بصری نے ان کو فضل بن سلیمان نمیری نے ان کو عمر بن سعید نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عثمان سے وہ خطبہ دے رہے تھے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے:

کہ تمام برائیوں کی جڑ سے بچو بے شک تم سے پہلی امتوں میں ایک آدمی تھا وہ بہت عبادت گذار تھا عورتوں سے علیحدہ رہتا تھا اس کو ایک گمراہ عورت ملی اس عورت نے اس عابد کے پاس اپنے خادم کو بھیجا اور کہا کہ اس سے کہو ہم تمہیں ایک شہادۃ کے لئے بلاتے ہیں۔ وہ اس کے بلانے پر چلے گئے جیسے ہی وہ ایک دروازے سے داخل ہوتے وہ دروازہ اس کے پیچھے سے بند کر دیا جاتا۔ حتیٰ کہ وہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گئے۔ جو بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا اور شراب بھری ہوئی تھی۔ کہنے لگی ہم نے آپ کو کسی گواہی وغیرہ کے لئے نہیں بلایا لیکن میں نے تجھے اس لئے بلایا ہے کہ تم اس لڑکے کو قتل کر دو۔ یا میرے ساتھ زنا کرو یا شراب کا پیالہ پی جاؤ اگر تم نے انکار کیا تو میں تمہیں رسوا کر دوں گی۔

جب اس عابد نے دیکھا کہ اس مصیبت سے نکلنے کا کوئی چارہ نہیں ہے (تو اس نے یہ سوچ کر کہ یہ چھوٹی مصیبت ہے قتل اور زنا بڑی مصیبت سے بچ جاؤں) یہ مان لیا کہ ٹھیک ہے مجھے شراب کا پیالہ پلا دو۔ اس نے اسے شراب کا پیالہ پلا دیا اس کے بعد کہنے لگا کہ مجھے اور دے دیجئے۔ (شراب پیتا تھا کہ) اس عورت کے ساتھ اس نے بدکاری کر لی۔ اور جس کو قتل کرنے کا کہا تھا اس کو اس نے قتل بھی کر دیا (تو معلوم ہوا کہ شراب ام الخبائث ہے تمام برائیوں کی اصل اور جڑ ہے) لہٰذا شراب سے اجتناب کرو بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم ایمان اور دائمی شراب خوری جمع نہیں ہو سکتے ایک آدمی کے سینے میں کبھی بھی۔ البتہ قریب ہے کہ دونوں میں سے ایک اپنے دوسرے کو نکال باہر کرے۔ عمر بن سعید بن سریج نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے۔

(۵۵۸۶)......(۱) سقط من أ (۲)...... في ب (ندعک)

۵۵۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے کہ ان کے والد نے کہا میں نے سنا عثمان بن عفان سے وہ فرماتے تھے۔ بچو تم شراب سے بے شک وہ ام الخبائث ہے تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ بے شک ایک آدمی تھا تم سے پہلے کے لوگوں میں عبادت کرتا تھا۔ پس اس نے اس کو ذکر کیا ہے موقوف حضرت عثمان پر اور وہی محفوظ ہے۔

۵۵۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شراب سے اجتناب کرو بے شک وہ برائی کی چابی ہے۔

۵۵۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی راشد نے ان کو ابومحمد حمانی نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء نے ابودرداء سے انہوں نے کہا کہ مجھے وصیت کی تھی میرے دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا اگرچہ تجھے کاٹ دیا جائے اور تجھے جلا دیا جائے اور فرض نماز کو ترک نہ کرنا جان بوجھ کر جو شخص اس کو جان بوجھ کر ترک کر دے تحقیق اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو جاتا ہے ختم ہو جاتا ہے اور تم شراب نہ پینا بے شک وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

عادی ودائمی شرابی پر جنت الفردوس حرام ہے:

۵۵۹۰:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو زکریا بن یحییٰ ساجی فقیہ نے بطور املاء کے اپنی یادداشت سے ان کو ابوطاہر احمد بن عمرو بن سرح نے اس نے ان کے ماموں عبدالرحمٰن بن عبدالحمید نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت الفردوس بنائی اپنے ہاتھ سے اور اس کو ہر مشرک کے لئے ممنوع کیا اور ہر عادی اور دائمی شرابی نشے والے پر بھی حرام فرمایا۔

نشے والے، بھاگے ہوئے غلام، نافرمان بیوی کا کوئی عمل قبول نہیں:

۵۵۹۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن دحیم دمشقی نے مکہ مکرمہ میں بطور املاء کے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی کوئی نماز قبول نہیں ہوگی اور ان کا کوئی عمل آسمان کی طرف نہ چڑھے گا وہ غلام جو اپنے مالکوں سے بھاگ گیا ہو حتیٰ کہ وہ واپس آجائے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دے۔ اور وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہے حتیٰ کہ وہ اس سے راضی ہو جائے اور نشے والا حتیٰ کہ نشے سے ٹھیک ہو جائے۔

۵۵۹۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ہشام بن عمار نے اور موسیٰ بن ایوب نصیبی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد عنبری نے۔ انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا کہ ان کے لئے کوئی عمل آسمان کی طرف نہیں چڑھتا کوئی نیک کام۔ پس اس کو ذکر کیا ہے اور ابتدا کی ہے سکران اور نشے والے کے ذکر سے اور کہا ہے غلام

(۵۵۸۷)......(۱) فی أ (مرفوعاً)　　(۵۵۸۹)......(۱) فی أ (ولا ترک)　　(۵۵۹۱)......(۱) سقط من أ

کے بارے میں کہ وہ ہاتھ دے دے اپنے مالکوں کے ہاتھ میں۔

عادی شرابی، احسان جتلانے والا اور والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہ ہوں گے:

۵۵۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن مرزوق بصری نے مرو میں ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کہا دوسری بار ابوسعید سے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا احسان جتلانے والا اور والدین کا نافرمان اور عادی شرابی۔

۵۵۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابومنصور محمد بن قاسم عتکی ضبعی سے بطور املاء کے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو عبداللہ بن دکین نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں داخل نہیں ہوگا والدین کا نافرمان اور نہ ہی عادی شرابی۔

ایسے دستر خوان پر بیٹھنے کی ممانعت جس پر شراب پی جاتی ہو:

۵۵۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مرزوق نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو زہری نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دستر خوان پر کھانے کے لئے بیٹھنے سے منع کر دیا تھا جس پر شراب پی جائے۔

۵۵۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی نے ان کو اسحٰق بن راہویہ نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اپنی اہلیہ پر حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بغیر تہبند کے حمام میں نہانے کے لئے داخل نہ ہو، جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پھیرا جائے یا یوں کہا تھا کہ اس پر شراب پی جائے۔

اس کو روایت کیا ہے داؤد بن زبرقان نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے۔

دائمی شرابی بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے:

۵۵۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عبید اللہ بن عبدالواحد بن شریک بزاز نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص اللہ کو ملا حالانکہ وہ دائمی اور عادی شرابی ہو وہ ایسے ملے گا جیسے بُت کی عبادت کرنے والا۔

شیخ نے کہا ہے کہ محمد بن عبیداللہ کی کتاب میں اسی طرح ہے۔ اور اس کو بخاری نے ذکر کیا ہے تاریخ میں اسماعیل بن ابواویس سے وہ اپنے بھائی سے وہ سہیل بن ابوصالح سے وہ محمد بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

دائمی شرابی بت کی عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔

اور روایت ہے فروہ سے اس نے محمد بن سلیمان سے اس نے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔ بخاری نے کہا ہے کہ حدیث ابو ہریرہ صحیح نہیں ہے۔

نشہ کرنا زنا و چوری سے بدتر ہے:

۵۵۹۸:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے بخاری سے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کا مفہوم کئی دیگر ضعیف طریقوں سے مروی ہے محمد بن منکدر سے اور کبھی جابر سے اور کبھی ابن عباس سے اور کبھی عبداللہ بن عمرو سے۔

۵۵۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن عمر جشمی نے اور سوید بن سعید نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حنش نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے شراب پی جس سے اس کی عقل زائل ہوگئی تو اس نے کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔

۵۶۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے ان کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے ان کو محمد بن عبدالملک انصاری نے ان کو عطاء بن ابو رباح نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک نشہ کرنا زنا کرنے سے زیادہ برا ہے اور نشہ کرنا چوری کرنے سے زیادہ برا ہے اس لئے کہ نشے والے پر ایک لمحہ ایسا آتا ہے کہ اس وقت وہ اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا۔

نشہ کی حالت میں شیطان کا بنی آدم پر غلبہ:

۵۶۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح ازدی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے کہا جن چیزوں میں اولاد آدم نے مجھے عاجز و ناکام کر دیا ہے مگر وہ تین چیزوں میں مجھے ہرگز ناکام نہیں کر سکتے جب ان میں سے کوئی نشے میں ہوتا ہے تو اس وقت ہم اس کی ناک کی نکیل سے اس کو پکڑتے ہیں اور جہاں ہم چاہتے ہیں اس کو لے جاتے ہیں۔ اس وقت وہ ہمارے لئے وہی عمل کرتا ہے جو ہم پسند کرتے ہیں۔ اور اس وقت جس وقت وہ غصے میں ہوتا ہے وہ بات کہتا ہے جس کو وہ جانتا ہی نہیں ہے اور وہ کام کرتا ہے جس میں اس کی ندامت ہوتی ہے اور بخل کرتا ہے اس سے جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اور ڈراتا ہے اس سے جس پر اس کو خود قدرت نہیں ہوتی۔

نشہ کی وجہ سے عقل پر پردہ پڑ جانا:

۵۶۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن ابراہیم بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ کہا حسن نے کہ کھجور کا نچوڑ مجھے ساری مخلوق سے زیادہ پسندیدہ تھا مگر اس نے عقل کو خراب کر دیا۔

۵۶۰۳:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے ان کو ابو محمد ربعی عبداللہ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ عرب کے ایک آدمی سے پوچھا گیا کہ آپ نبیذ کیوں نہیں پیتے اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میری عقل درست ہے میں کیسے اس پر ایسی چیز داخل کروں جو اس کو خراب کر دے۔

نشہ والوں کی اقسام:

۵۶۰۴:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو ان کے بعض اصحاب نے انہوں نے کہا۔ نشہ والے تین طرح کے ہوتے ہیں: بعض وہ ہوتے ہیں کہ جب نشہ میں آتے ہیں قے کرتے ہیں اور پاخانہ کرتے ہیں۔ ان کی مثال خنزیر جیسی ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ جب نشے میں ہوتے ہیں مثل خون اور زخم کے ہوتے ہیں ان کی مثال کتے جیسی ہے اور تیسرے وہ ہیں جب نشے میں ہوتے ہیں تو ناچتے ہیں ان کی مثال بندر جیسی ہے۔

۵۶۰۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو قاسم بن ہاشم نے ان کو محمد بن عبدالحمید نے ان کو ہشام بن کلبی نے یا کہا محمد بن ہشام نے۔ کہتے ہیں کہ کہا حکم بن ہشام نے واسطے اپنے بیٹے کے وہ پینے کی چیز لا کر دیا کرتا تھا۔ اے بیٹے بچانا تم اپنے آپ کو نبیذ سے بے شک قے ہے تیری باچھوں میں اور گوبر ہے تیرے پیچھے اور کوڑا ہے تیری پیٹھ پر اور تو خود لڑکوں کی مذاق ہوگا اور عدالت کے لئے تو قیدی ہوگا۔

شراب نوشی مال کا ضیاع، دین کی تباہی، مروت و اخلاق ختم کرنے کا ذریعہ ہے:

۵۶۰۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے اور ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہا بعض حکماء نے اپنے بیٹے سے کہا: کونسی چیز تجھے شراب کی دعوت دیتی ہے بولے یہ میرے کھانے کو ہضم کرتی ہے اس نے کہا اللہ کی قسم اے بیٹے یہ تیرے دین کے لئے سب سے زیادہ ہضم کرنے والی ہے۔ کہا ابوبکر نے کہ مجھے میرے والد نے شعر سنایا تھا۔ جس کا مفہوم یہ ہے جب تم شراب پر شراب پیئے جاؤ گے تو یہ بات پیسے کو ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ تیرے دین کو تباہ کرنے والی ہے۔

۵۶۰۷:......وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ قیس بن عاصم سے جاہلیت میں یہ کہا گیا تھا کہ تم نے شراب کیوں چھوڑ دی ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ اس میں مال کا ضیاع ہے اور یہ بری بات کے لئے داعی ہے اور مردوں کی اخلاق و مروت کو ختم کرتی ہے۔

۵۶۰۸:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ایک آدمی نے ابن عائشہ کے دروازے پر جس کی کنیت ابو محمد بیان کی جاتی ہے اس نے کہا کہ عباد منقری نے کہا:

اگر عقل خریدنے کی مہنگی چیز ہوتی تو لوگ اس کے مہنگا خریدنے میں مقابلہ کرتے۔ پس ان لوگوں پر حیرانی ہے جو اپنے مالوں سے اور اپنی دولت کے ساتھ وہ چیز خرید کرتے ہیں جو ان کی عقلوں کو بھی لے ڈوبتی ہے۔

۵۶۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن جوزی نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبداللہ قراطیسی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے شراب پی اسے نشہ آ گیا لہٰذا اس کی عشاء کی نماز رہ گئی چنانچہ اس کی بیوی نے جو کہ اس کی چچا زاد بھی تھی اس کو نماز کے لئے جگایا جو کہ سمجھدار اور دین دار بھی اس نے جب اس کو اٹھانے کے لئے اصرار کیا تو اس نے اس کو قطعی طلاق دینے کی قسم کھالی اور یہ کہ وہ تین دن تک نماز نہیں پڑھے گا جب صبح ہوئی تو اس نے دیکھا کہ میں نے بیوی کو بھی طلاق دے دی ہے چنانچہ چچا زاد کا فراق اس پر بھاری گزرا۔ اس نے دن اس کے فراق میں ایسے ہی گذار دیا نہ اس نے دن میں نماز پڑھی نہ ہی رات کو پڑھی جب اس نے اگلی صبح کی تو اس کو کوئی ایسی بیماری لگی جس سے وہ مر گیا۔ ایسی ہی کیفیت کے لئے کسی کہنے والے نے کہا جس کے اشعار کا یہ مفہوم ہے۔ اے نشے والے کیا تم اس بات سے محفوظ ہو گئے ہو کہ کہیں اچانک تجھے نشے کی حالت میں ہی موت آ جائے۔

لہٰذا ایک طرف تو تو دنیا میں لوگوں کے لئے نشان عبرت بن جائے گا اور دوسری طرف اللہ کو اس حال میں ملے گا تو ساری مخلوق میں بدترین ہوگا۔

۵۶۱۰:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقبہ نے ان کو محمد بن ہشام نصیبی نے اور ایک جماعت اہل نصیبین ہی سے انہوں نے کہا کہ ہم میں ایک آدمی تھا جو اپنے نفس پر زیادتی کرتا تھا اس کی کنیت ابوعمرو تھی اور وہ شراب پیتا تھا ایک دن وہ اسی حال میں تھا اور سورہا تھا رات کو اچانک وہ گھبرا کر اٹھا کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے اس نے کہا کہ نیند میں میرے پاس کوئی آنے والا آیا ہے اور اس نے بار بار یہ کلام دہرایا ہے جس سے مجھے یہ یاد ہو گیا ہے:

اے عمرو! تیرا معاملہ طے ہو گیا اور تو ابھی تک شراب پر گھٹنے ٹیکے ہوئے ہے تو خالص شراب انگوری پیتا ہے رات تجھے بہا کر لے جاتی ہے اور تجھے خبر نہیں ہوتی۔ (یعنی رات رات بھر بے خبر سوتا ہے۔) جب صبح ہوئی مؤذن نے اذان دی پس وہ اچانک مر گیا۔

شراب نوشی ہر برائی کا دروازہ ہے:

۵۶۱۱:......ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے تفسیر میں انہوں نے کہا کہ ہمیں شعر سنائے ابوالعباس عبداللہ بن محمد جیانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے رضوان ابن احمد صیدلانی نے جن کا مفہوم اس طرح ہے:

میں نے شراب اہل شراب کے لئے چھوڑ دی ہے اور میں ان لوگوں کا ساتھی بن گیا ہوں جو اس کو برا کہتے ہیں۔

شراب پینے سے آدمی کی عزت پر دھبہ آتا ہے اور شراب پینے سے ہر برائی کا دروازہ کھلتا ہے۔

۵۶۱۲:......اور ہمیں شعر بیان کئے ابوالقاسم نے ان کو شعر سنائے ابوسعید احمد بن محمد بن ربیع نے۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر آپ علم میں ہارون جیسے ہوں یا پھر مال میں آپ قارون جیسے ہوں اور اگر آپ سخاوت میں حاتم جیسے ہوں یا سیرت میں ابن سیرین جیسے ہوں۔ کہا گیا ہے کہ شراب اور نشے کی فطرت اور خاصیت یہ ہے کہ لوگ تجھے ذلیل ہی سمجھیں گے۔

۵۶۱۳:......اور ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم نے اور ہمیں شعر سنائے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد صفار نے ان کو ابن ابی دنیا نے ان کو حسین بن عبدالرحمن نے۔ (اشعار کا مطلب یہ ہے)

میں نے یہ دیکھا ہے ہر قوم کے لوگ اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہیں مگر شرابیوں کی تو کوئی عزت ہی نہیں ہے۔ جس وقت آپ ان کے پاس آئیں وہ محبت کرتے ہوئے سلام کریں گے اور خوش آمدید کہیں گے اور جب آپ ان سے چلے جائیں لحظے بھر کے لئے بھی یا نظروں سے اوجھل ہوں تو برائی کریں گے۔ جب تک ان کے درمیان پیالہ چلتا رہے تو وہ آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں جب اٹھتے ہیں تو ہر ایک بدلحاظ ہوتا ہے۔

میرا تجربہ یہی ہے میں نے نادانی سے یہ باتیں نہیں کہی ہیں بلکہ میں فاسقوں کو خوب جانتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشن گوئی:

۵۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جعفر بن سلیمان نے۔ ان کو فرقد نے ان کو عاصم بن عمرو بجلی نے ان کو ابوامامہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسی امت کی ایک ایسی جماعت ہوگی جو کھانے، شراب پینے، لہو ولعب اور کھیل کود میں رات بھر رہیں گے جب صبح کریں گے تو شکلیں مسخ ہو چکی ہوں گی ان کی، بندر اور سور بن چکے ہوں گے اور البتہ ضرور ان کو پہنچے گا خسف یعنی زمین میں دھنسایا جانا اور اوپر سے پتھر برسنا۔ یہاں تک کہ لوگ جو صبح کریں گے وہ کہیں گے کہ آج رات فلاں قبیلے والے زمین میں دھنسا دیئے گئے ہیں۔ اور فلاں کا گھر زمین میں دھنس گیا ہے۔ خط خاص طور پر۔ اور البتہ ان پر تیز وتند ہوا چلائی جائے گی آسمان سے۔ جیسے قوم لوط پر چلائی گئی تھی۔ ان کے بعض قبائل پر اور بعض گھروں پر اور البتہ

(۵۶۱۴)......اخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۱۱۳۷)

ضرور ان پر بھیجی جائے گی اور البتہ ضرور ان پر چلائی جائے ہوا خیر سے خالی جیسی قوم عاد پر چلی تھی جس نے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا۔ان کے کئی قبائل پر اور ان کے کئی گھروں پر ان کی شراب نوشی کی وجہ سے اور ان کے ریشمی لباس پہننے کی وجہ سے اور ان کے رقاصہ اور گانے بجانے والیاں رکھنے کی وجہ سے اور ان کی سود خوری کی وجہ سے اور ان کی قطع رحمی کی وجہ سے۔ایک خصلت اور بھی ذکر کی تھی مگر جعفر بھول گئے ہیں۔

۵۶۱۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ابو صالح نے ان کو معاویہ نے یعنی ابن صالح نے ان کو حاتم بن حریث نے ان کو مالک بن ابو مریم حکمی نے ان کو عبدالرحمن بن غنم اشعری نے وہ دمشق میں آئے تو ان کے پاس ہم لوگوں کی ایک جماعت پہنچی۔ہم نے آپس میں پکی ہوئی شراب کا ذکر کیا (جس کو اتنی پکایا جائے کہ ایک تہائی رہ جائے) کچھ لوگ ہم میں سے رخصت دے رہے تھے اس کی اور کچھ لوگ اس کو ناپسند کر رہے تھے میں ان کے پاس آیا اس کے بعد کہ ہم اس مسئلے میں آپس میں بحث کر چکے تھے۔انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ صحابی رسول سے سنا وہ نبی کریم سے حدیث بیان کرتے تھے۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ ضرور شراب پئیں گے لوگ میری امت میں سے اس کا نام بدل کر رکھیں گے ان کے سروں پر بجانے کے آلات بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے کچھ کو بندر بنا دے گا اور کچھ کو سور۔

۵۶۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو عبدالرحمن بن سابط نے ان کو ابو ثعلبہ خشنی نے ان کو معاذ اور ابو عبیدہ نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ امر (یعنی دین اسلام) شروع ہوا تو رحمت اور نبوت سے آغاز ہوا تھا اس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی۔اس کے بعد کاٹنے والی بادشاہت ہوگی۔اس کے بعد سرکشی اور جنگ ہوگی اور دھرتی پر فساد ہوگا لوگ حلال بنا لیں گے ریشم کو شرابوں کو زناؤں کو اس کے باوجود بھی ان کو رزق بھی ملے گا اور دشمن کے خلاف ان کی مدد بھی ہوگی یہاں تک کہ وہ اللہ سے مل جائیں گے۔

استدراک:

مذکورہ دونوں احادیث میں بظاہر ایک تضاد معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے لوگ جب شراب پئیں گے تو ان پر خسف و مسخ کے عذاب آئیں گے۔اور آخری حدیث بتا رہی ہے کہ شراب نوشی اور زنا کرنے کے باوجود ان کو رزق بھی ملے گا اور نصرت الٰہی بھی ہوگی؟

تو اس کا جواب اور دونوں روایتوں میں تطبیق امام بیہقی اپنے استاذ شیخ حلیمی سے نقل کرتے ہیں۔(مترجم)

شیخ نے فرمایا کہ اگر یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں تو احتمال ہے کہ یہ آخری بات یعنی استحلال حریر و خمور و فروج کے باوجود نصرت یہ ایک خاص قوم میں ہو اور پہلی یعنی خسف و مسخ والی حدیث دوسرے لوگوں کے بارے میں پیش گوئی ہو۔

شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے شراب پینے والے متقیوں کا حکم:

دوسری توجیہ یہ ہے کہ ایک ہی قوم کے ساتھ دونوں مذکورہ سلوک مراد ہوں پہلے رزق اور نصرت ہو اور پھر انہیں کا آخری انجام خسف و مسخ ہو۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو عامر نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے

(۵۶۱۷)......(۱) سقط من أ

ساتھیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا اور ان کا کیا بنے گا جو شراب پیتے رہے اور وہ فوت ہو گئے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا مااتقوا الخ.

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کیے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اس بارے میں جو وہ پہلے کھا پی چکے جب وہ تقویٰ اختیار کریں الخ۔

شراب بنانے والے کے لئے انگور وغیرہ لے جانے والے کا حکم:

۵۶۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے نیساپور میں ان کو عبدالکریم بن ابوعبدالکریم سکری نے ان کو حسن بن مسلم نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص انگور توڑنے کے وقت انگور روک کر رکھے پھر ان کو کسی یہودی یا عیسائی کے پاس بیچے تاکہ وہ اس سے شراب تیار کرے تحقیق وہ واضح طور پر جہنم میں گھس گیا ہے۔

۵۶۱۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن حسین غازی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یزید سکری نے ان کو عبدالکریم بن ابو عبدالکریم مروزی نے ان کو ابوعلی حسن بن مسلم نے اس پر تعریف کی ہے مسلم نے پھر حدیث ذکر کی ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا قطاف کے زمانے میں اور یہ الفاظ اضافہ کیے ہیں۔ یا اس آدمی کے پاس بیچے جس کو وہ جانتا ہو کہ وہ شراب بنائے گا پس وہ شخص دیکھ بھال کر آگ میں آگے بڑھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا شراب لے جانے والے کی اجرت دینے سے انکار:

۵۶۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاویہ نے ان کو حجاج نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں ان کا اونٹ بیمار ہو گیا۔ انہوں نے اس کے لئے شراب بھیجی مگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میں اس کو شراب کی اجرت دے دوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جانوروں کو شراب پلانے کو ناپسند فرمانا:

۵۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے انہیں خبر دی اسماعیل صفار نے ان سے حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ ناپسند کرتے تھے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے۔

شیخ نے فرمایا: بعض ضعفاء نے اس کو مرفوع بھی بیان کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ عبیداللہ سے مگر وہ کوئی شئی نہیں ہے۔

۵۶۲۲:......ہم کو خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو یونس نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا ناپاک چیز کے ساتھ علاج سے۔

شراب دوا نہیں بلکہ داء ہے:

۵۶۲۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعلی حسن بن مکرم بن حسان بزار نے بغداد میں ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ایک آدمی آپ کی طرف جعفر سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ہم لوگ شراب بناتے ہیں اس لئے کہ وہ دواء ہے حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ہے۔
مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔
۵۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ بن زبیر نے اور سیدہ عائشہ زوجۂ رسول سے کہ وہ عورتوں کو روکتی تھیں شراب کے ساتھ کنگھی کرنے سے اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

نشہ آور شے قلیل وکثیر حرام ہے:

۵۶۲۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابویعلیٰ موصلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوخثیمہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن ادریس سے وہ کہتے ہیں کہ ہر پینے کی چیز جو نشہ آور ہو اس کی کثیر مقدار خواہ کھجور سے ہو یا انگور سے اس کا نچوڑ وہ حرام ہے اس کی تھوڑی سی بھی، میں تمہارے واسطے اس کے شر سے ڈرانے والا ہوں۔

فصل اول:......وہ حیوانات جو حلال ہیں اور جو حرام ہیں

۵۶۲۶:......ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل کو ان کے والد نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو حکم اور ابی بشر نے ان کو میمون بن مہران نے۔ ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا دانتوں والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندوں سے (کہ یہ درندے اور پرندے حرام ہیں)۔
یہ الفاظ حدیث یونس کے ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن حنبل سے۔
شیخ فرماتے ہیں کہ ہم نے کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے۔ اور وہ روایت جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نجاست کھانے والی گائے کا گوشت کھانا منع ہے۔ اور (وہ بھی ذکر کر دیا ہے) جو اس بارے میں اہل علم نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ گائے ہے جس کے گوشت میں نجاست کی بدبو ظاہر ہو جائے۔
اور ہم نے (کتاب السنن میں) وہ اخبار بھی ذکر کر دی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چیونٹی اور شہد کی مکھی کو قتل کرنے کی نہی کے بارے میں ہیں اور مینڈک اور ہدہد (درکھان یکھی) اور صراد (ایک پرندہ جو چڑیا کو شکار کرتا ہے) کو مارنے کی ممانعت کے بارے میں ہیں۔
اور وہ روایت بھی جو خطاف کے بارے میں ہے (ابابیل ایک کالا پرندہ کوئل وغیرہ) ممانعت کی۔
اور ہم نے وہاں روایت نقل کر دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت مندرجہ ذیل کو مارنے کے بارے میں ہے۔ کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کتا۔ ان چیزوں کو قتل کرنے کی اجازت ہے۔ ایک اور روایت میں ہے دشمن درندے کو قتل کرنے کی اجازت ہے۔ لہٰذا ان سب کو کھانا بھی حلال نہیں ہے۔
اور ہم نے وہاں خبر روایت کی ہے اباحت اور جواز کی لگڑ بگڑ اور لومڑی لگڑ بگو کے معنی میں ہے۔

(۵۶۲۵)......(۱) سقط من (أ)

(۵۶۲۶)......(۱) في ب (النحلة والنملة) (۲) غير واضح

والحديث اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۷۴۵)

اور ہم نے خبر روایت کی ہے خرگوش، حمار وحشی، مرغی اور فاختہ یا سرخاب اور گوہ کے کھانے کی اباحت کی۔ اور ہر وہ چیز جس کو عرب کھاتے ہیں بغیر حالت ضرورت ومجبوری کے وہ سب حلال ہیں جب تک اس کی تحریم کے بارے میں نص اور خبر وارد نہ ہوئی ہو۔

اور ہم نے کئی اخبار روایت کی ہیں بلا کراہت گھوڑے کا گوشت کھانے کی اباحت وجواز کے بارے میں۔ ان چیزوں کے ذکر کا اس کتاب میں بھی اعادہ کرنے میں غرض ضروری صورت ہے۔ جو شخص ان پر اطلاع کا ارادہ کرے گا انشاء اللہ کتاب السنن کی طرف رجوع کرے گا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

حرمت علیکم المیتة و الدم الخ

تمہارے اوپر حرام کردی گئی ہے مردار ہوئی چیز اور خون الخ۔

پس تحقیق اس آیت کی تفسیر ہم نے ذکر کی ہے علی بن ابوطلحہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کتاب الصید میں کتاب السنن کے اندر۔

۵۶۲۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے اور ابومحمد کعبی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکیر بن معروف نے اور ان کو مقاتل بن حیان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے (واللہ اعلم) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

یاایھاالذین امنوا اوفوا بالعقود.

اے ایمان والو! عقد یعنی عہد پورے کرو۔

فرماتے ہیں کہ عہد پورے کرو یعنی وہ عہد جو اللہ نے قرآن میں ان کی طرف کیا تھا ان چیزوں کے بارے میں جن کا ان کو حکم دیا تھا اپنی اطاعت کرنے کا یہ کہ اس کو جانیں اور اس کی نہی کو جس کے بارے میں ان کو منع کیا تھا اور وہ عہد جو مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان ہے اور اس عہد کے بارے میں جو لوگوں کے درمیان ہیں۔ اور یہ ارشاد باری:

احلت لکم بھیمة الانعام الخ.

حلال کردیئے گئے ہیں تمہارے واسطے چوپائے مویشی۔

اس سے مراد ہیں اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بکری۔

الا مایتلی علیکم.

چوپائے جانور تمہارے لئے حلال کئے گئے ہیں۔

مگر وہ جانور جن کی حرمت تمہارے اوپر پڑھی گئی۔ یعنی وہ جانور جو تمہارے اوپر حرام کئے گئے ہیں اس آیت میں (وہ یہ ہیں):

(۱).....مرا ہوا جانور۔

(۲).....خون۔

(۳).....سور کا گوشت۔

(۴).....وہ جانور جس کے اوپر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا جائے۔

یہ جانور حرام تھے جب سے اللہ نے آسمان وزمین پیدا کئے تھے۔ اور گلا گھونٹ کر مری ہوئی مثلاً جب آپ بکری کو باندھ دیں یا کسی اور جانور کو اور کسی طرح اس کا گلا گھٹ جائے اور اس کے قتل کا اور مرنے کا سبب اس کا گلا گھٹنا ہو (وہ حرام ہے۔)

یا چوٹ۔۔ اور دھک سے مری ہوئی مثلاً بکری یا کوئی اور جانور جس کو لکڑی وغیرہ سے چوٹ ماری یا چوٹ لگی یہاں تک کہ وہ قتل کردی گئی ان کے معبودوں کے لئے (وہ بھی حرام ہے) اور اوپر سے گر کر مری ہوئی بکری یا کوئی جانور جو کنویں میں گر آیا پہاڑ کے اوپر سے یا مکان وغیرہ کے اوپر

سے گر کر مر گئی (وہ بھی حرام ہے) یا سینگ مار کر مری ہوئی بکری یا کوئی اور جانور سینگ والے جانوروں میں سے جو دوسرے کو سینگ مارے اور وہ مر جائے (وہ بھی حرام ہے۔)

اہل جاہلیت ان سب جانوروں کو کھاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر اسلام میں ان کو حرام قرار دے دیا ہاں مگر یہ کہ ان مذکورہ جانوروں میں سے کوئی ایسا ہو کہ ایسی حالت میں مرنے سے قبل ذبح کرنے کی مہلت مل جائے اور اس کو تکبیر پڑھ کر ذبح کر لیا جائے تو وہ حلال ہے اس کے بعد کہ تڑپ رہا ہو یا حرکت کر رہا ہو۔

اور وہ جانور جس کو کوئی درندہ کھائے اور وہ مر جائے (وہ بھی حرام ہے) ہاں مگر جو زندہ بچ جائے اور تم اس کو ذبح کر لو (وہ حلال ہے)۔

وما ذبح علی النصب.

اور وہ جانور جو ذبح ہوا کسی تھان کسی بت یا کسی آستان کی یا کسی بھی مکان کی تعظیم کے لئے

(بیت اللہ کے علاوہ) وہ بھی حرام ہے۔

یہ اس پتھر کی مثل کہ جس پر وہ لوگ اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔

وما اہل لغیر اللّٰہ بہ.

اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا۔ (یعنی جو ان کے الھوں معبودوں کے لئے ذبح کیا جائے۔

وان تستقسموا بالازلام.

اور یہ کہ تم تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے۔

یہ تیر تھے اہل جاہلیت ان کے ذریعے قسمت معلوم کرتے تھے اپنے معاملات کے اندر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جمع کر دیا یہ سب کے سب حرام ہیں۔

ذلکم فسق.

یہ گناہ کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان چیزوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرنا رب کی نافرمانی ہے۔

اور اسی طرح ہے اس روایت میں جو ہم نے روایت کی ہے علی بن ابی طلحہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے **الا ماذ کیتم** کی تفسیر میں۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کتاب کے ایک اور مقام پر کہ **الا ماذ کیتم** یعنی فرماتے ہیں کہ ان مذکور میں سے جو تم ذبح کر لو حالانکہ اس میں روح ہو پس اس کو کھاؤ وہ ذبیحہ ہے۔

حالت اضطرار کا حکم:

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے بعد بے شک اللہ عزوجل نے مستثنیٰ کیا ہے ان لوگوں میں سے جن پر حرام کیا ہے مردار چیز کو، مجبور کو، اور فرمایا:

فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم فان اللّٰہ غفور رحیم.

پھر جو کوئی لاچار ہو جائے بھوک میں لیکن گناہ پر نہ مائل ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ.

پھر جوکوئی بے اختیار ہو جائے نہ تو نافرمانی کرے اور نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔

اور ہم نے حضرت مجاہد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

غیر باغ و لا عاد

سے مراد ہے کہ وہ ڈاکہ ڈالنے والا نہ ہو۔ اور ائمہ کی مخالفت کرنے والا نہ ہو اور اللہ کی نافرمانی میں اور گناہ میں نکلنے والا نہ ہو۔

اور ہم نے روایت کی ہے حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میتہ اور خون میں سے دو چیزوں کو مستثنیٰ کیا ہے الگ کیا ہے۔ پس فرمایا کہ ہمارے لئے مری ہوئی چیزیں حلال کردی گئی ہیں اور دو خون حلال کردیے گئے ہیں۔ بہر حال دو مری ہوئی چیزیں یہ ہیں (۱) مچھلی (۲) ٹڈی۔ بہر حال دو خون یہ ہیں: (۱) جگر (کلیجی) (۲) طحال (تلی)

فصل ثانی:......کھانا زیادہ کھانے کی برائی

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر کھانا جو حلال ہے کسی انسان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اسے اتنا زیادہ کھائے جس سے اس کا وزن بڑھ جائے بدن بھاری ہو جائے۔ جو اس کو نیند کی طرف مجبور کردے اور اس کو عبادت سے روک دے بلکہ انسان کو چاہئے کہ وہ اتنا کھائے جو اس کی بھوک کو روک دے بلکہ اس کی غرض کھانے سے یہ ہو کہ وہ عبادت کے ساتھ مشغول ہو اور عبادت پر قوت وطاقت رکھے اور انہوں نے اس بارے میں حدیث ذکر فرمائی ہے۔

مؤمن ایک آنت سے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے:

۵۶۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور بے شک کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اور عبد بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۵۶۲۹:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عبدالصمد نے ان کو شعبہ نے ان کو واقد بن محمد نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کہ کوئی مسکین بلا کر نہ لایا جاتا جب کوئی مسکین آجاتا تو وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے ایک آدمی کو ان کے پاس داخل کیا اس نے کھانا زیادہ کھایا۔ لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا:

اے نافع! اس کو میرے پاس آئندہ مت لے کر آنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں بندار سے انہوں نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

۵۶۳۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبیداللہ مناد: نے ان کو وہب بن جریر نے۔

(۵۶۲۶) ......(۱) فی ب (العقود) (۲) ...... فی ب (بطرق أو يتحرك)

اورہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابومسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھاتا تھا اب وہ مسلمان ہو گیا اس کے بعد وہ کم کھانا کھاتا تھا۔ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مسلم ایک آنت میں۔ یہ الفاظ سلیمان کے ہیں۔

۵۶۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحازم سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ بہت زیادہ کھانا کھاتا تھا پھر وہ مسلمان ہو گیا اس کے بعد وہ کم کھانا کھاتا تھا پھر باقی حدیث کو ذکر کیا اسی کی مثل سوائے اس کے کہ اس ان اور اَن زیادہ کیا اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان ابن حرب سے۔

۵۶۳۲:...... اورہمیں خبر دی ابوزکریا یحیٰی بن ابراہیم بن محمد بن یحیٰی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو وہ پڑھتے تھے مالک پر۔

اورہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو اسحٰق بن ابوعیسیٰ طباع نے ان کو مالک نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی مہمان ہوا مگر وہ کافر تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ نکال کر پلانے کا حکم فرمایا وہ پی گیا۔ اس کے بعد دوسری بکری دوہنے اور پلانے کا حکم فرمایا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا جب صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری دوھ کر پلانے کا حکم فرمایا اس نے پی لیا اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ پلانے کا حکم دیا تو اس نے پورا نہیں پیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور قعنبی کی ایک روایت میں ہے ایک بکری کا دودھ نکال کر لایا گیا اس نے اس کا دودھ پی لیا اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ پورا نہیں پی سکا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے اسحٰق بن عیسیٰ سے۔

شیخ نے فرمایا کہ تحقیق اشارہ کیا ہے ابوعبید نے حدیث کے معنی میں اس واضح روایت کی طرف میں نے نہیں دیکھا کہ حلیمی نے اس کو پسند کیا ہو۔ گویا کہ شیخ حلیمی نے اس روایت کو محفوظ نہیں کیا اس کے بعد اس نے آخر کلام میں کہا کہ اگر چہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں جو بات کہی ہے وہ ایک خاص اور متعین شخص کی صفت بیان کی تھی تاہم اس کا معنی وہ ہے جو کافر کی حالت کے مطابق ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ کھاتا ہے اور مؤمن کی حالت سے جو مطابقت رکھتا ہے وہ زیادہ کھانا ترک کر دیتا ہے۔ کیونکہ کافر کا مقصد صرف اور صرف بھوک کی تسکین اور شہوت پیٹ کی تکمیل ہوتا ہے۔ اور مؤمن کچھ چھوڑتا ہے کیونکہ حرام ہے اور کچھ چھوڑتا ہے ایثار کے لئے اپنے نفس پر اور چھوڑ دیتا ہے تخلی کے لئے تاکہ بوجھل نہ ہو ورنہ عبادت رہ جائے گی اور کچھ کو چھوڑ دیتا ہے بوجہ اس زیادتی کے جو نعمت میں ہے کہ بطور ضیافت کے واسطے شکر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اور کچھ چھوڑ دیتا ہے اپنے نفس کی ریاضت کے لئے اس شہوت کا قلع قمع کرنے کے لئے حتیٰ کہ اس پر غلبہ نہ ہو سکے اور کچھ چھوڑ دے گا تاکہ اس کی عادت نہ ہو جائے۔ اگر وہ اس کو ایک وقت میں نہ پائے گا تو اس پر مشکل گذرے گی یا اپنے نفس میں وہ اس سے کوئی پریشانی پائے گا اور کافر کے ساتھ ان مذکورہ باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہو گی کیونکہ یہ تمام وجوہ ابھرتے ہیں اس نظریئے سے جس سے پہلے ایمان ہو تقویٰ ہو چنانچہ کافر ان کی وجہ سے کسی شئی کو نہیں چھوڑ سکتا اس کے سامنے تو محض اس کی خواہش نفس ہی ہوتی ہے ماسوا سب کچھ کے۔ اور ایک آنت سے مراد اس حدیث میں معدہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ کافر ایسے کھاتا ہے جیسے وہ آدمی کھائے جس کے سات معدے ہوں اور مؤمن اپنے

ہلکے پھلکے کھانے کی وجہ ایسے کھاتا ہے جیسے وہ شخص جس کی صرف ایک ہی آنت ہو۔

تحقیق میں نے کتاب الغریبین میں پڑھا وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعبید نے ہمارا نظریہ یہ ہے کہ مذکورہ بات یعنی ایک آنت والی یا کم کھانے والی اس لئے ہے کہ مؤمن کھاتے وقت اللہ کے نام کے ساتھ یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھاتا ہے لہٰذا کھانے میں برکت ہو جاتی ہے۔ اور کافر بسم اللہ پڑھ کر نہیں کھاتا۔ اور یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ یہ بات خاص ہے آدمی کے ساتھ۔ ابوعبید کے علاوہ نے کہا ہے کہ اس میں ایک اور وجہ ہے جو ان سب سے زیادہ احسن ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ایک مثال ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن کے لئے اور اس کے دنیا سے لاتعلق ہونے کے بارے میں دی ہے اور کافر کے بارے میں اور اس کی دنیا کی حرص کے بارے میں دی ہے۔ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ دنیا کا حریص منحوس ہے اس لئے کہ اپنے ساتھی کو آگ میں گھسنے پر ابھارتا ہے اور زیادہ کھانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا میں زیادہ رغبت کے نہ ہونے کے باوجود زیادہ کھاتا ہے۔

اور ذکر کیا ہے ابوسلیمان نے جس کے لفظ مختلف ہیں اور معنی واحد ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ تحقیق یہ کہا گیا ہے کہ کھانے کے حوالے سے لوگوں کے مختلف طبقات ہیں۔

ایک طبقہ تو وہ ہے کہ جب بھی کھانے کی چیز مل جائے خواہ کھانے کی ضرورت ہو یا نہ ہو وہ ہر وقت کھاتے ہیں یہ اہلِ جہالت و اہل غفلت کا شیوہ ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی طبائع جانوروں کی جیسی ہیں۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جو اس وقت کھاتے ہیں جب بھوک لگتی ہے جب بھوک رفع ہو جاتی ہے وہ کھانے سے رک جاتے ہیں۔ یہ عادت میانہ روی کرنے والوں کی ہے لوگوں میں سے اور ان لوگوں کی ہے جو شمائل و اخلاق میں ایک دوسرے سے تمسک کرتے ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ ہے جو زبردستی بھوکے رہتے ہیں اور بھوکا رہنے کو پسند کرتے ہیں نفسوں کی خواہشات کا قلع قمع کرنے کے لئے لہٰذا وہ لوگ صرف ضرورت کے وقت ہی کھاتے ہیں ضرورت سے زیادہ بالکل نہیں کھاتے بس اتنا کھاتے ہیں جس سے بھوک کی تیزی اور زور ٹوٹ جائے اور یہ بات نیک لوگوں کی عادات میں سے ہے اور نیک اور پرہیزگار لوگوں کی سیرت میں سے ہے۔

۵۶۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی رہتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اور اس کو روایت کیا ہے ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بندے کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۵۶۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالحسن عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی ابوزبیر نے انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں، پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم وغیرہ سے اس نے روح سے۔

کوکافی ہے اور دو کا کھانا چار کو پورا ہو جاتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو پورا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کہا ابوالازہر نے ان کو عبدالرزاق نے۔

۵۶۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے یہ روایت نافع سے مرسل ہے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس نے آگے مذکورہ بالا حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن مسلسل پیٹ بھر کھانا کبھی نہیں کھایا:

۵۶۳۷:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن سعید بن غالب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو اسود نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن مسلسل پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ اپنے راستے پر چلے گئے۔

۵۶۳۸:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو معاویہ نے اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ اس نے کہا جب سے مدینے میں آئے تین دن مسلسل گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن شیبہ وغیرہ سے۔

اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے۔ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا نہیں پیٹ بھر کھانا کھایا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم کی روٹی سے تین دن یہاں تک کہ آپ اپنے راستے پر چلے گئے (یعنی وصال فرما گئے۔)

۵۶۳۹:...... اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو احمد بن مہران بن ریشم نے ان کو ابوجعفر اصفہانی نے ان کو سعید بن حکم بن ابومریم مصری نے ان کو موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ان کو ابوحازم نے ان کو قاسم بن مہران نے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ پیٹ بھر کر ایک دن میں کبھی نہیں کھایا حتیٰ کہ وصال فرما گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت:

۵۶۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد سماک نے وہ کہتے ہیں کہ کہا قاسم بن منبہ نے کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر ہم چاہتے کہ ہم پیٹ بھر کر کھائیں تو ہم پیٹ بھر سکتے تھے لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر ایثار کرتے تھے۔ اور ابن لہیعہ کی حدیث میں ہے ابوالاسود سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مرتبہ دن میں دو بار کھانا کھاتے دیکھ لیا آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا آپ پسند نہیں کرتیں کہ تیری کوئی مصروفیت ہو مگر تیرے پیٹ میں؟ دن میں دو بار کھانا اسراف میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

۵۶۴۱:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو احمد بن محمد بن عبیدہ نے ان کو یحییٰ بن عثمان مصری

(۵۶۳۹)...... فی أ (الربعی) وهو خطأ

نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے پھر اس نے ذکر کیا ہے۔

قیامت کے دن دنیا میں زیادہ کھانے والے کی حالت:

۵۶۴۲: ...... ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوبکر بن محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو ابوغسان نے ان کو عبدالسلام نے ان کو محرز ابورجاء نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے ابوجحیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا میں نے ڈکار لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے اے ابوجحیفہ؟ بے شک قیامت کے دن سب لوگوں سے طویل بھوک والا وہی ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھرنے والا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ جب سے میں نے رسول اللہ سے یہ بات سنی اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کام میں نے تیس سال تک کیا ہے۔

۵۶۴۳: ...... اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو عبیداللہ بن احمد بن منصور کسائی ہمدانی نے ان کو محمد بن خالد حنفی نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو مسعر نے ان کو علی نے اقمر سے اس نے عون بن جحیفہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے گوشت اور روٹی کھائی اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو میں نے زور سے ڈکار لی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا! اے ابوجحیفہ! کم کر ہم سے اپنا ڈکار بے شک دنیا میں لمبے پیٹ بھرنے والے آخرت میں قیامت کے دن لمبی بھوک والے ہوں گے۔

۵۶۴۴: ...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو مقدام بن داؤد نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو علی بن ثابت جزری نے ان کو ولید بن عمرو بن ساج نے ان کو عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں نے گندم کا ثرید اور گوشت کھایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں بڑی بڑی ڈکار لے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: رک رک ...... یا فرمایا بند کر ہم سے اپنے ڈکار اے ابوجحیفہ! بے شک تم میں سے دنیا میں زیادہ پیٹ بھرا قیامت کے دن لمبا بھوکا ہوگا کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابوجحیفہ نے کبھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ فوت ہوگیا۔ وہ جب رات کو عشاء کا کھانا کھا لیتے تو صبح کا ناشتہ نہیں کرتے تھے اور جب صبح کو کھا لیتے تو رات کا کھانا نہیں کھاتے تھے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو موسیٰ ہروی نے علی بن ثابت جزری سے۔

۵۶۴۵: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوجعفر احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سعید بن محمد وراق نے ان کو موسیٰ جہنی نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمان سے اور میں ناپسند کرتا ہوں کھانے پر کہ کھائے اس کو۔ آپ نے فرمایا حضرت سلمان نے کہا مجھے یہ بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

بے شک لوگوں میں سے زیادہ پیٹ بھرے آخرت میں بہت زیادہ بھوکے ہوں گے۔

اور فرمایا کہ اے سلمان دنیا مؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔

۵۶۴۵: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق بن صواف نے ان کو ابوموسیٰ ہروی نے ان کو سعید وراق نے ان کو ابوالحسن نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا قیامت کے دن ان سب سے زیادہ بھوکا۔ سلمان نے کہا کہ دنیا مؤمن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔

(۵۶۴۵) ...... مکرر ...... سقط الحدیث کلہ من (أ) وأثبتناہ من (ب)

۵۶۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدہ سلیطی نے ان کو جعفر بن احمد بن نصر حافظ نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ قرشی نے ان کو یحییٰ بکاء نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈکار لی تو آپ نے فرمایا روک لو اپنے ڈکار ہم سے بے شک دنیا میں تم میں سے زیادہ پیٹ بھرا قیامت کے دن زیادہ بھوکا ہوگا۔

۵۶۴۷:..... اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عمر بن محمد شعرانی نے ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن یحییٰ قصری نے ان کو بشر بن ابراہیم انصاری نے ان کو زیاد بن ابوحسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی مثل۔

کمر سیدھا رکھنے کے لئے چند لقمے کافی ہیں:

۵۶۴۸:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو سلیمان بن سلیم نے ان کو یحییٰ بن جابر نے ان کو مقدام بن معدیکرب کندی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا نہیں بھرا کسی آدمی نے بھی کوئی بدتر برتن اپنے پیٹ سے۔ ابن آدم کو تو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا کر دیں (اگر ضرور بھرنا ہی ہے تو) ایک تہائی طعام اور ایک تہائی پینا اور ایک تہائی سانس کے لئے کردے۔

اس کو ابن وہب نے روایت کیا ہے معاویہ بن صالح سے اس نے یحییٰ بن جابر سے۔

۵۶۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر ریاحی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کو محمد بن حرب نے ان کو ابوسلمہ سلیمان بن سلیم نے ان کو صالح بن یحییٰ بن مقدام بن معدیکرب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا مقدام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن بشر مرثدی نے ان کو حاجب بن ولید نے ان کو محمد بن حرب نے ان کو ابوسلمہ سلیمان بن سلیم نے ان کو یحییٰ بن جابر طائی اور صالح بن یحییٰ بن مقدام نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بھرا کسی آدمی نے کوئی بدتر برتن اپنے پیٹ سے، کافی ہیں تجھے اے قدیم چند لقمہ جو تیری پیٹھ کو سیدھا کر دیں اگر تو انکار کرتا ہے۔

اور سلمی کی روایت میں ہے اگر ضرورت ہے (زیادہ کھانا ہو تو پھر) ایک تہائی کھانا اور ایک تہائی پینا اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے خالی چھوڑ دو۔ اور سلمی کی ایک روایت میں ایک تہائی سانس۔ مذکور ہے۔

۵۶۵۰۔ ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوجعفر احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو سلیمان بن سلیم کنانی نے ان کو یحییٰ بن جابر طائی نے ان کو مقدام بن معدیکرب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کسی آدمی نے اپنے پیٹ سے تو زیادہ بدتر کوئی برتن نہیں بھرا ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کر دیں اگر یہ زیادہ کھانا ضروری ہے تو ایک تہائی کھانے کے لئے اور ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے کردے۔

۵۶۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے ان کو عبدالسلام بن حرب ملائی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عتی نے ان کو ابی بن کعب نے انہوں نے اس کو مرفوع بیان کیا

(۵۶۵۱)..... (۱) فی ب (رمیتم)

ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ عزوجل نے دنیا کو ابن آدم کے کھانے کی مثالی جگہ بنا دیا ہے۔ اور پھر ابن آدم کے کھانے کو دنیا کے لئے عبرت بنایا ہے بے شک وہ اس کو نمک اور مصالحہ سے آراستہ کرتا ہے۔ کہا کہ پھر حسن کہتے ہیں کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ کھاتے ہیں منہ کے ساتھ پاکیزہ چیز اس کے بعد وہ کیا خارج کرتے ہیں وہ بھی تم جانتے ہو۔

۵۶۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو محمد بن عمرو بن بختری نے بطور املاء کے ان کو احمد بن محمد ابوالعباس مزی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عتی نے ان کو ابی بن کعب نے یہ کہ نبی کریم نے فرمایا:

بے شک ابن آدم کا کھانا دنیا کے لئے ضرب المثل ہے اس کا نمک مصالحہ بھی اس کے بعد ابن آدم سے جو کچھ خارج ہوتا ہے وہ بھی باعث عبرت ہے۔

۵۶۵۳:......ہمیں خبر دی ابوجعفر مستملی نے ان کو ابوعلی رفاء نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو عبداللہ بن جراح نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ضحاک تیرا طعام کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ گوشت اور دودھ۔ کہا کہ پھر اس سے کیا بنتا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ وہی جو کچھ آپ جانتے ہیں، فرمایا کہ بے شک اللہ نے دنیا کے لئے مثال اور عبرت بنایا ہے جو کچھ ابن آدم سے نکلتا ہے۔

نبی علیہ السلام کے زمانے میں جو کے آٹے کی کیفیت:

۵۶۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابن مریم نے ان کو ابوغسان نے ان کو ابوحازم نے کہ انہوں نے سہل سے پوچھا کیا تم نے نبی علیہ السلام کے زمانے میں صاف آٹا دیکھا تھا؟ کہا کہ نہیں دیکھا تھا ابوحازم نے کہا کہ میں نے کہا کہ کیا تم جو کا آٹا چھانتے تھے کہا کہ نہیں لیکن تھے ہم لوگ پھونک مار دیتے تھے اس کو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن ابومریم سے۔

۵۶۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد مراغی نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن اسکندرانی نے ان کو ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا سہل بن سعد سے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف شدہ آٹا کھایا تھا۔ فرمایا کہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف آٹا نہیں کھایا تھا جب اللہ نے ان کو نبی بنا کر بھیجا تھا حتیٰ کہ ان کو وفات دے دی۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا رسول اللہ کے زمانے میں تمہارے پاس آٹا چھاننے کی چھلنیاں ہوتی تھیں؟ کہا جب سے اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا آپ نے چھلنی دیکھی بھی نہیں تھی حتیٰ کہ اللہ نے ان کو قبض کر لیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پھر تم لوگ جو کا آٹا کیسے کھاتے تھے؟ بغیر چھنا ہوا؟ کہا کہ ہم اس کو پیس لیتے تھے اور پھر پھونک مار کر بھوسی اڑا دیتے تھے جو اڑتا وہ اڑ جاتا اور جو باقی رہنا ہوتا وہ باقی رہ جاتا۔ پھر پکا لیتے اور اسے کھا لیتے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے۔

۵۶۵۶:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے کہ ہم لوگ حضرت انس کے پاس آتے تھے۔ اور ان کا روٹی پکانے والا کھڑا ہوتا تھا۔ فرماتے تھے کہ کھاؤ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ

(۵۶۵۲)......(۱) فی ب (البحری)

أخرجه الطبراني (۱/ ۱۹۸ رقم ۵۳۱) من طریق أبي حذیفة. به ورواه ابن حبان (۲۴۸۹. موارد) وعبدالله بن احمد بن حنبل في زوائد المسند (۵/ ۱۳۶) (وقال الهیثمي في المجمع (۲/ ۲۸۸) رجال عبدالله والطبراني رجال الصحیح.

(۵۶۵۵)......(۱) في ب (بوساه) (۵۶۵۶)......(۱) في ب (مسمطاً)

علیہ وسلم نے کھایا تھا نہ تو باریک آٹے کی روٹی نہ بکری بھونی ہوئی ہوتی تھی حتیٰ کہ وہ اللہ کو جا ملے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن سنان وغیرہ سے اس نے ہمام سے۔

۵۶۵۷:.....ہم نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے قتادہ سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دستر خوان پر نہیں کھایا اور باریک آٹے کی روٹی کبھی نہیں کھائی۔ اور نہ کبھی پلیٹ میں کچھ تیار کیا کہتے ہیں کہ کہا گیا اے ابوحمزہ پھر وہ لوگ کس چیز پر کھایا کرتے تھے۔ بتایا کہ سفرے اور قندوریاں ہوتی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انس بن مالک نے وہی خبر دی ہے جوان کو خبر پہنچی ہے یا پھر زیادہ تر پر مبنی ہے۔ کہ زیادہ تر یہی ہوتا تھا۔

۵۶۵۷:.....مکرر ہے۔ تحقیق ہم نے روایت کی ہے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے گوہ کے قصے کے بارے میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی کھایا تھا اور گوہ کو چھوڑ دیا تھا یہ کراہت کرنے یا ناپاک سمجھنے کی وجہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کھائی گئی۔ اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔ اور اس روایت میں دلیل ہے دستر خوان پر کھانا کھانے کے جواز کی۔ واللہ اعلم۔

(غالباً یہ واقعہ جانوروں کی حلت وحرمت کے قاعدے کے نزول سے قبل کا ہوگا اور عربوں کی قبائلی روایت کے مطابق ہوگا۔ مترجم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھنی ہوئی بکری کھانے سے اعراض:

۵۶۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گذرے ان کے سامنے بھونی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی تو اس نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوگئے تھے مگر آپ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے لئے نفیس کھانے ناپسند فرمانا:

۵۶۵۹:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبیداللہ بن قواریری نے ان کو عبدالوارث بن سعید نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو حمید شامی نے ان کو سلیمان منبہی نے ان کو ثوبان نے طویل حدیث میں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثوبان! میں یہ نہیں چاہتا کہ میرے گھر والے اپنی دنیاوی زندگی میں نفیس کھانے کھائیں۔

اور تحقیق ہم نے ذکر کی ہے حدیث اپنی طوالت سمیت کتاب السنن کی جز اول کے آخر میں۔

پڑوسی کا حق:

۵۶۶۰:.....ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابومریم فریابی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوجعفر مستملی

(۵۶۵۹)......اخرجه المصنف في السنن الكبرى له (۱/ ۲۶) وقال البيهقي : قال أبو أحمد بن عدي الحافظ:
حميد الشامي هذا إنما أنكر عليه هذا الحديث و هو حديثه لم أعلم له غيره ونقل عن عثمان بن سعيد الدارمي أنه قال ليحيى بن معين :
فحميد الشامي كيف حديثه الذي يروى حديث ثوبان عن سليمان المنبهي؟ فقال:
ما أعرفهما، روى فيه حديث آخر منكر.

نے ان کو ابو علی رفاء نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو عبد الملک بن بشیر نے ان کو عبد اللہ بن مساور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ خبر دے رہے تھے ابن زبیر کو اور فریابی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ ان سے گفتگو کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: وہ شخص مؤمن نہیں ہے جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا ہو۔

زیادہ کھانا نحوست ہے:

۵۶۶۱:...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن حسن بن عبد الجبار صوفی نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابو اسحٰق نے میرا گمان ہے کہ کہا شیبانی نے یعقوب بن محمد طلحاء سے اس نے ابو الرجال سے اس نے عمرہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا ایک غلام خرید کرنے کا تو اس کے آگے کھجوریں رکھ دیں غلام نے بہت ساری کھالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک زیادہ کھانا نحوست ہے پھر آپ نے اس غلام کو واپس کرنے کا حکم دے دیا۔

کہا ابو احمد نے ابو اسحاق شیبانی یہ وہی ابراہیم بن براسہ ہے ہم نے اس کی کنیت علی بن جعد کی ہے اس کے ضعف کی وجہ سے تاکہ یہ حدیث اس اسناد کے ساتھ نہ پہنچائی جائے روایت کرتے ہیں اس کو سوائے ابراہیم بن ہراسہ کے۔

۵۶۶۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد الرحمٰن سلمی اور ابو سعید بن ابی عمرو نے اور ابو صادق عطار نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو یعقوب یوسف بن عبد اللہ خوارزمی نے بیت المقدس میں ان کو ابن مقلاص نے ان کو عبد اللہ بن مغیرہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کے لئے خوشی ہوتی ہے گوشت کھانے کے وقت نہیں دائم رہتی خوشی کسی امر کی مگر زیادہ برا ہوتا ہے زیادہ تکبر والا۔ پس باری باری ہونا چاہیے۔

۵۶۶۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن ابو دارم حافظ نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن مخلد کلابی نے ان کو ابو شریح محمد بن زکریا بن یحییٰ مصری نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن مغیرہ نے۔ پھر اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل متفرد ہے اس کے ساتھ عبد اللہ بن محمد بن مغیرہ نے ثوری سے۔

۵۶۶۴:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن موسیٰ نہر یری نے ان کو صفوان بن عمرو سکونی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بے شک دل کے لئے ایک فرحت و خواہش ہوتی ہے گوشت کھانے کے وقت۔

بار بار کھانا اسراف ہے:

۵۶۶۵:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو علاء بن سلمہ رواسی نے ان کو خالد بن نجیح مصری نے ان کو عبد اللہ بن لہیعہ نے ان کو ابو الاسود نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۵۶۶۱) اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/ ۲۴۶)

(۵۶۶۳) (۱) في ب (البهرشيرى)

وانظر الحديث في اللآلئ المصنوعة (۲/ ۲۲۶)

(۵۶۶۵) ...(۱) في ب (الراوى)

وسلم نے دیکھا کہ میں دن میں دو بار کھا رہی تھی فرمایا: اے عائشہ! آپ نے دنیا کو اپنا پیٹ بنالیا ہے ہر دن کے ایک بار کھانے کے علاوہ کھانا اسراف اور فضول خرچی ہے اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

موٹے آدمی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

۵۶۶۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسرائیل نے ان کو جعدہ جشمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے ایک موٹے آدمی کے پیٹ کی طرف اور کہہ رہے تھے اگر یہ ہوتا اس کے علاوہ کسی اور میں تو یہ تیرے لئے بہتر ہوتا۔

۵۶۶۷:.....ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو اسرائیل جشمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعدہ سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور کوئی آدمی آپ کے سامنے اپنا خواب بیان کر رہا تھا آپ نے ایک موٹے آدمی کو دیکھا آپ اس کے پیٹ پر کسی چیز سے ہلکے ہلکے مارنے لگے کسی چیز کے ساتھ کہ آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اور کہہ رہے تھے اگر اس میں سے کچھ اس کے علاوہ کسی اور میں ہوتا تو بہتر تھا۔

۵۶۶۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالصمد نے شعبہ سے اس نے محمد بن ابو النوار سے ان کو محمد بن ذکوان نے ایک آدمی سے اس نے کعب سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں اس گھر والوں سے جو موٹے موٹے ہوں اور موٹے عالم کو کہتے ہیں کہ میں نے سنا عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبید طنافسی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سفیان ثوری کے پاس بیٹھے تھے ان کے پاس کوئی آدمی آیا اور ان سے کہنے لگا۔ اے عبداللہ! کیا آپ اس حدیث کو جانتے ہیں جو روایت کی گئی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے موٹے گھرانے والوں سے کیا وہ کثرت کے ساتھ گوشت کھاتے ہیں۔ سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو کثرت سے لوگوں کے گوشت کھاتے ہیں اور یہ تاویل حسن ہے سوا اس کے کہ ظاہر اس کا زیادہ کرتا ہے گوشت کھانے کو۔ اس کو جمع کرنے میں حبر سمین موٹے عالم کے ساتھ مثل دلالت کے ہے اسی پر۔

امت محمدیہ کے بدترین وشریر لوگ:

۵۶۶۹:.....ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابن دریح عکبری نے ان کو ابو ابراہیم ترجمانی نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو عبدالمجید بن جعفر انصاری نے ان کو عبداللہ بن حسن نے ان کی والدہ سے اس نے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے شریر اور بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پرورش پاتے ہیں جو اچھا کھانا کھاتے ہیں اور رنگ برنگے کپڑے پہنتے ہیں اور بات کرنے میں باچھیں پھاڑتے ہیں۔ متفرد ہے اس کے ساتھ علی بن ثابت عبدالحمید سے۔

قیامت کے دن زیادہ کھانے پینے والے کا وزن:

۵۶۷۰:.....ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو بہلول بن اسحاق نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن عمار موذن مسجد مدینہ نے ان کو خبر دی صالح مولی توءمہ نے انہوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ ضرور قیامت کے دن لایا جائے گا ایسے آدمی کو بہت بڑا لمبا تڑنگا ہوگا بہت زیادہ کھانے والا بہت زیادہ پینے والا اللہ

(۵۶۶۷)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۳۵)　(۵۶۶۸)......محمد بن أبي النوار له ترجمة في الجرح والتعديل (۱۱۱/۸)

(۵۶۶۹)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۹۵۶/۵)　(۵۶۷۰)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۲۳۵/۶)

کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی وزنی نہیں ہوگا۔ پڑھ لو اگر چاہو تو فلانقیم لهم یوم القیمة وزناً. ہم قیامت کے دن ان کے لئے ترازو ہی نہیں اٹھائیں گے۔

دنیاوی نعمتوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خدشہ:

۵۶۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو عبدالرحمن بن صالح نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے: بچاؤ تم اپنے آپ کو دو شرابوں سے ایک گوشت دوسرا کھجوروں کا رس، یہ دونوں چیز مال کو خراب کرتی ہیں اور دین کو جلاتی ہیں۔

۵۶۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی ان کو یحییٰ بن سعید نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابر بن عبداللہ کو پالیا جب ان کے ساتھ گوشت اٹھانے والا ساتھ تھا انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ بولے اے امیر المؤمنین! یہاں پر گوشت پک رہا تھا میں نے ایک درہم کا خرید لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی کے لئے لپیٹ دے یا اپنے چچازاد کے لئے۔ کہاں جائے گی تم سے یہ آیت:

اذهبتم طيبا تكم في حياتكم الدنيا و استمتعتم بها.

ضائع کئے تم نے اپنے مزے دنیا کی زندگانی میں اور ان کو استعمال کر چکے تم۔

روایت کی گئی ہے عبداللہ بن دینار سے بطور مرسل و موصول۔

۵۶۷۳:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز بن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے اور میں ایک درہم کا گوشت خرید چکا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اے جابر، میں نے کہا کہ گوشت ہے میرے گھر والوں کے لئے میں نے ان کے لئے گوشت خریدا ہے ایک درہم کے بدلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ دہرانا شروع کیا قرم الاهل. گھر کا کھانا گھر کا کھانا۔ حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ وہ درہم مجھ سے گر چکا ہوتا یا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہ ملا ہوتا۔

۵۶۷۴:..... اور ہم نے روایت کی اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی وجوہ سے کتاب فضائل عمر رضی اللہ عنہ کے آخر میں۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ یہ مذکورہ وعید اگر چہ اللہ کی طرف سے کفار کے لئے ہے جو پاکیزہ چیزوں پر ممنوع چیزوں کو مقدم کرتے ہیں اسی لئے فرمایا الیوم تجزون عذاب الهون. آج تم ذلت والے عذاب کی سزا دیئے جاؤ گے۔

آیت اگر چہ کفار کے بارے میں ہے۔ تاہم ان لوگوں پر بھی اس کی مثال فٹ بیٹھتی ہے جو مباح طیبات اور پاکیزہ کھانوں میں منہمک ہیں اس لئے کہ جو شخص ان چیزوں کی عادت بنالیتا ہے اس کا نفس دنیا کی طرف جھک جاتا ہے لہٰذا وہ اس بات سے محفوظ نہیں رہ سکتا کہ وہ شہوات ولذات کا ارتکاب کرنے لگ جائے جب ایک مرتبہ کوئی انسان کسی ایک کی طرف ان میں سے نفس کی بات مان لیتا ہے تو وہ اس کو دوسری کی طرف بھی دعوت دیتا اور بلاتا ہے لہٰذا پھر وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کے لئے اپنے نفس کی بات نہ ماننا اس کی نافرمانی کرنا اس کی خواہش کے آگے ناممکن اور مشکل ہو جاتی ہے قطعی طور پر، لہٰذا اس کے آگے عبادت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے جب معاملہ یہاں تک پہنچتا ہے تو نہیں بعید کہ اس کے بارے میں یہی کہا جائے اذهبتم طيبا تكم في حياتكم الدنيا و استمتعتم بها کہ تم لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنا نفس رزق اڑا چکے ہو اور ۔ سے

خوب فائدہ اٹھا چکے ہو۔لہٰذا یہ مناسب نہیں ہے کہ نفس کی عادت بنائی جائے ان چیزوں کی جن کے ذریعے وہ شر کی طرف جھک جائے اس کے بعد پھر اس کا تدارک کرنا مشکل ہو جائے بلکہ چاہئے کہ شروع سے ہی درست روش پر اس کو راضی رکھا جائے یہ بات آسان ہے۔اس سے کہ فساد اورخرابی پر ڈال دیا جائے اس کے بعد اصلاح کی طرف لانے کی کوشش کی جائے۔

حضرت ابن مطیع رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اچھا کھانا کھانے کا مشورہ دینا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب:

۵۶۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو عکرمہ بن خالد نے یہ کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن مطیع رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تینوں نے کلام کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اگر آپ طیب کھانا کھائیں گے تو یہ تمہارے لئے اقوی ہوگا حق پر (مراد یہ ہے کہ اگر ہم اچھا کھانا کھائیں گے تو اچھی قوت وطاقت پیدا ہوگی اور طاقت حق کی تائید کے لئے کام آئے گی۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم میں سے ہر شخص کی یہی سوچ ہے۔انہوں نے کہا کہ جی ہاں یہی سوچ ہے۔اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص خیر خواہی کرنے والا ہے۔(یعنی تم میں سے ہر شخص اپنی جگہ درست ہے) لیکن میں نے اپنے صاحب کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک طریق پر چھوڑا ہے اور میں ان کے طریق اور راستے کو چھوڑ دوں گا تو میں ان کو منزل میں نہیں پاسکوں گا عکرمہ کہتے ہیں کہ اس سال لوگ قحط سالی کا شکار ہوں گے لہٰذا اس سال نہ کوئی گھی کھانے والا رہا اور نہ ہی کوئی چربی والا گوشت کھانے والا۔ یہاں تک کہ پھر قحط سے نکل گئے لوگ۔ہم نے کتاب الفضائل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس مفہوم میں کئی احادیث اور اخبار روایت کی ہیں اور ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے دبلا گوشت خریدا اور اس کے اوپر چربی رکھ دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوپر سے ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو فرمانے لگے اللہ کی قسم یہ دونوں گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کبھی جمع نہ ہوتے تھے مگر ایک کو کھاتے تھے دوسرے کو صدقہ کر دیتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! کھایئے آپ ،اللہ کی قسم نہیں جمع ہوئے یہ دونوں میرے پاس کبھی مگر میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۵۶۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ابوالعنبس نے ان کو معلیٰ بن منصور نے ان کو مالک بن انس نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے لئے کھجوروں کا ایک صاع رکھا جاتا تھا اور وہ اس کو کھا لیتے تھے یہاں تک کہ ردی کھجور بھی۔

۵۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سہل نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مالک نے اگر حضرت عمر روٹی اور تیل سے پیٹ بھرتے تو پورا صاع کھجوروں کا نہ کھاتے حتیٰ کہ ردی بھی۔اور کہا ہے مالک نے نہیں تھا لوگوں کے لئے صبح کا کھانا اور رات کا کھانا اس زمانے کی مثل اور کہا حلیمی رحمہ اللہ نے ایک کھانے میں کثیر رنگ کے یعنی قسم قسم کے کھانے نہیں چنے جاتے تھے از راہ تکبر وغرور مگر یہ کہ کوئی جمع کرنے والا چاہتا تو چیزیں یا کئی چیزیں جمع کر لیتا تا کہ ایک دوسرے کو ملا کر تعدیل کر کے اپنی طبیعت کے موافق بنالے جو چاہے۔اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بیجا خرچ اور زیادہ خرچ سے بھی بچتا جس کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے (اگر ایک) بھی کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھیرے یا خربوزے کو تازہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا:

۵۶۷۸:......ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی تازہ کھجور کے ساتھ کھا

رہے تھے۔

۵۶۷۹:.....اور ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھیرے، کویا خربوزے کوتازہ کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کی گرمی کا اس کی ٹھنڈک سے توڑ ہوگا اور اس کی ٹھنڈک کا توڑ اس کی گرمی سے۔

۵۶۸۰:.....اور ہم نے کتاب الشمائل میں روایت کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے روٹی کھائی جس کے اوپر کے حصے پر جو کے چھلکے نظر آرہے تھے۔ چنانچہ ان کو نوکرانی نے یہ گمان کیا تھا کہ یہ روٹی اس کے لئے پیش کی گئی ہے تاکہ آئندہ اس کو کھانا نہ دینا پڑے۔

اور ہم نے علی سے روایت کی ہے کہ ان کو فالودہ دیا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا کھانے سے اور فرمایا کہ یہ ایسی شئی ہے جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا تھا۔ لہٰذا میں بھی پسند نہیں کرتا کہ میں اس میں سے کھاؤں۔ اور ہم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ سرکہ اور ترکاری کھاتے تھے ان سے کہا گیا آپ امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہوتم یہ کھاتے ہو اور وہ بھی کشادگی اور فراخی کے زمانے میں۔ دونوں نے جواب دیا کس چیز نے آپ کو غافل کیا ہے امیر المؤمنین سے سوائے اس کے نہیں کہ وہ سب کچھ مسلمانوں کا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض:

۵۶۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان آدمی نے بغداد میں ان کو احمد بن عبدالجبار عطاردی نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عنبسہ بن ازہر نے ان کو یحییٰ بن عقیل نے ان کو علی بن ابی طالب نے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین! بے شک آپ کے اپنے پیشرو ساتھیوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق ہونے اور مل جانے کا راز یہ ہے کہ آپ آرزو اور امید چھوٹی کر دیں۔ پیٹ بھر کھانا کھانے سے کم کھائیں تہہ بند چھوٹی کریں اور قمیص کو پیوند لگائیں اپنی جوتی خود سیئیں آپ ان دونوں کے ساتھ مل جائیں گے۔

۵۶۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک پر پڑھی۔ ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روٹی گھی کے ساتھ کھاتے تھے چنانچہ انہوں نے دیہات کے ایک آدمی کو بلایا وہ ان کے ساتھ کھانے لگا وہ لقمے پیالے میں سے بھر بھر کر کھانے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ شاید تم روکھی روٹی کھانے والے ہو۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے کبھی گھی چکھا بھی نہیں ہے اتنے اتنے عرصے سے میں نے کسی کو یہ کھاتے دیکھا بھی نہیں ہے۔ میں آج کے بعد گھی کے ساتھ روٹی نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ لوگ خوش حال ہو جائیں جیسے پہلے خوش حال تھے۔

بھوکا رہنے سے متعلق حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمان

۵۶۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ نے بطور املاء کے ان کو حسین بن عمر کوفی نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو عبداللہ بن مسعر بن کدام نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا گیا آپ بھوکے رہتے ہیں حالانکہ زمین کے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں سیر ہو کر کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں۔

عاملین خوفی کا طرز عمل

۵۶۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن ابی حامد مقریٔ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار

(۵۶۸۲)....(۱) غیر واضح فی الأصل

بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ایک آدمی نے جس نے صدر اول کو یعنی اسلام کا ابتدائی زمانہ پایا تھا۔اس نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو خوخی پر عامل بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ تم خوخی چلے جاؤ اور وہاں کا خراج وصول کرو اور وہاں رہ جاؤ یہاں تک کہ تیرے پاس میرا تازہ حکم آ جائے۔وہ روانہ ہو گئے اور ان کے ساتھ ایک کالا غلام بھی ساتھ تھا وہ باری باری اونٹ پر سوار ہو رہے تھے ایک بار وہ سوار ہوتے غلام پیدل چلتا اور دوسری بار غلام سوار ہوتا اور وہ پیدل چلتے ایسے کرتے کرتے خوخی تک پہنچ گئے۔غلام نے کہا میرے آقا مجھے حیا آتی ہے کہ آپ اس طرح داخل ہوں کہ آپ پیدل چل رہے ہوں اور میں سواری پر سوار ہوں اور آپ مجھے لے کر چل رہے ہوں۔آپ نے کہا کہ پھر میں کیسے کروں؟ باری تو تیری ہے غلام نے کہا کہ میں اپنی باری آپ کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔مالک نے پوچھا کہ کیا بطیب خاطر اور خوشی کے ساتھ چھوڑیں گے اس نے کہا کہ طیب خاطر خوشی کے ساتھ چھوڑ دوں گا آقا سوار ہو گئے اور غلام مہار تھام کر آگے آگے چلنے لگا۔حتیٰ کہ خوخی میں داخل ہو گئے۔

جب بستی میں داخل ہوئے تو اہل زمین میں اور کسانوں میں اعلان کر دیا گیا کہ امیر آ گیا ہے امیر آ گیا ہے۔لوگ اس کے لئے سجدہ میں گر گئے۔اس نے کہا روکو میرے اونٹ کو،امیر نے اونٹ سے نیچے اتر کر ان کے ساتھ سجدہ کر لیا۔لوگوں نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو امیر خود سجدے میں پڑا تھا اس نے جب سجدے سے سر اٹھایا تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کس چیز کے لئے سجدہ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے پوری قوم کو سجدہ کرتے دیکھا تو میں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کر لیا۔اس کو بتایا گیا کہ ان لوگوں نے تو آپ کے لئے سجدہ کیا تھا۔امیر نے پوچھا کہ کیا واقعی انہوں نے میرے لئے سجدہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے تو آپ کے لئے ہی سجدہ کیا تھا۔

چنانچہ امیر نے اپنے غلام سے کہا کہ لگتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ مجھے اللہ کے سوا الٰہ بنا لیا جائے بس بچو۔بچو۔کہتے ہوئے کہ وہ فوراً اپنے اونٹ پر سوار ہو لئے اور واپس چل دیئے حتیٰ کہ مدینے میں واپس آ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اس نے دیکھا تو پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے مجھے ایسے راستے بھیجا تھا کہ مجھے اللہ کے سوا الٰہ ٹھہرا لیا جائے؟ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنسے اور اسے چھوڑ دیا اس کے بعد انہوں نے انصار کے دو آدمیوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم دونوں خوخی چلے جاؤ وہ جب خوخی میں آئے تو ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ ان دونوں کو سجدہ نہ کرو ورنہ یہ بھی چلے جائیں گے جیسے پہلا امیر چلا گیا تھا۔جب ان کے لئے کھانا لایا گیا تو وہ یا تو رات کا تھا یا صبح کا دستر خوان لایا گیا ان دونوں کے آگے بچھا دیا گیا اس کے بعد ڈش رکھی گئی ان دونوں نے بسم اللہ پڑھی اور کھانا شروع کیا۔آدمی آیا اور وہ ڈش لے جانے لگا لہٰذا دونوں امیروں نے اس سے کہا کہ مت لے جاؤ بے شک یہ تو بہت ہی بہترین کھانا ہے۔ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو اس سے بھی زیادہ بہترین کھانے ہیں چنانچہ اس نے اسے اٹھا لیا اور دوسرا قصعہ یا دوسری ڈش لا کر رکھ دی۔مگر ان دونوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ لگتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہاں اس لئے بھیجا ہے تا کہ ہم اپنے نفیس اور عمدہ کھانے اپنی دنیوی زندگی میں کھا لیں۔لہٰذا بچو۔بچو۔چنانچہ وہ بھی سوار ہو لئے۔مدینے میں پہنچے تو سیدھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے پوچھا کہ تم کیوں آ گئے۔بولے اے امیر المؤمنین! آپ نے شاید ہمیں اس لئے بھیجا تھا تا کہ ہم اپنے پاکیزہ کھانے اپنی دنیوی زندگی میں ہی کھا لیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمانے لگے کہ میں کیسے کروں؟ کس کو میں عامل بناؤں؟ کس سے میں مدد لوں؟ پھر ان کو بھی آپ نے چھوڑ دیا،پھر آپ نے قبیلہ مزینہ کے ایک مہاجر کو بلا بھیجا جسے ابو یسار کہتے تھے۔

پھر اس کو خوخی کی طرف روانہ کیا۔اور پہلا قصہ بھی اس کے سامنے ذکر کر دیا۔وہ لوگ خراج لے کر آ گئے اور کہنے لگے کہ یہ تو ہمارا خراج ہے۔اور یہ تیرے لئے ہدیہ ہے۔اس نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ان لوگوں نے کہا کہ یہ ہم لوگوں نے خوشی سے کیا ہے اور ہم نے

(۱) فی ب (عقیبک) (۲۱۶۳)

آپ کو یہ بطیب خاطر دیا ہے۔ مگر اس نے کہا کہ نہیں مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے امیر المؤمنین نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا۔
چنانچہ اس نے وہ ہدیہ واپس کر دیا اور خراج لے لیا۔

کم کھانا ایک اچھی خصلت:

۵۶۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابو اسامہ حلبی نے ان کو بشر نے ان کو عبدالرحمٰن بن علاء ابن اللجاج نے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے۔ کہتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے اپنے پیٹ کو کھانے کے ساتھ نہیں بھرا ہے میں اپنی ضرورت کا کھاتا ہوں اور اپنی ضرورت کا پیتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ یہ صاحب ایک سو بیس سال زندہ رہے تھے بچاس سال جاہلیت میں اور ستر سال اسلام میں۔
ابو ہمام الولید نے کہا کہ روایت کیا ہے مبشر نے عبدالرحمٰن بن علاء بن خالد بن اللجلاج سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا اللجلاج سے۔

۵۶۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نافع نے کہ اہل عراق کے ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جوارش ہدیہ کیا ابن عمر نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ آپ کا کھانا ہضم کر لے گا انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو چھ ماہ سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ لہٰذا آپ نے جوارش واپس کر دی۔

۵۶۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن محمد قاضی نے بیروت میں ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو ابن عیاش نے ان کو مطعم بن مقدام نے ان کو برد بن سنان نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بسا اوقات مہینہ میں تیس ہزار درہم صدقہ کر دیتے تھے اور اس میں گوشت کا ایک لقمہ بھی نہیں کھاتے تھے۔

۵۶۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب سے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابویحییٰ حمانی نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ سخت آدمی تھے۔ (گویا کہ وہ سامان اٹھانے والا ہے) بعض امراء نے اس سے پوچھا آپ کا کھانا اور آپ کی خوارک کیا ہے تو اس نے کہا کہ سرکہ اور تیل انہوں نے کہا کہ جب آپ کو اس کی خواہش نہ ہو فرمایا کہ میں اسے بھی چھوڑ دیتا ہوں حتیٰ کہ مجھے اس کی خواہش ہو سکے۔

دنیا کی چار خصلتیں:

۵۶۸۹: ...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ نے کہا میں نے دنیا میں چار خصلتیں پایا ہے۔ عورتیں۔ لباس۔ کھانا۔ اور سونا۔ بہر حال عورتیں۔ تو اللہ کی قسم مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے عورت کو دیکھا ہے یا کسی دیوار کو۔ رہا لباس پس اللہ کی قسم میں پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے کس چیز کے ساتھ اپنی شرم گاہ کو چھپایا۔ بہر حال کھانا اور نیند یہ مجھ پر غالب آ گئے ہیں مگر یہ کہ میں پالوں ان دونوں میں سے۔ اللہ کی قسم میں ان دونوں کے ساتھ کوئی نقصان نہیں اٹھاؤں گا جس قدر میں استطاعت رکھتا ہوں۔ حسن نے فرمایا پس کہا اللہ کی قسم۔

۵۶۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ

(۵۶۸۹) (۱) فی ب (لأضرب بهما)

میں نے سنا سری بن مغلس سے۔ تحقیق ذکر کیا تھا اس کے لئے اہل حقائق نے بندوں میں سے۔فرمایا کہ کھانا ان کا مریضوں کی طرح ہوتا ہے اور نیند ان کی ڈوبنے والے کی طرح۔

زیاد رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے نفس کو ڈانٹنا:

۵۶۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسن بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو علی بن محمد نے ان کو ابوصالح عبداللہ بن صالح نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن منکدر نے میں زیاد بن زیاد مولیٰ بن عیاش کے پیچھے پیچھے گیا وہ مسجد میں اپنے نفس کو ڈانٹ رہے تھے کہہ رہے تھے۔بیٹھ جا تو۔کہاں جائے گا تو۔کیا تو اس مسجد سے بھی کسی خوبصورت جگہ پر جائے گا۔دیکھ لے تو کس چیز کا ارادہ کرتا ہے۔یہی کہ تو مجھے فلاں کا۔فلاں کا گھر اور فلاں کا گھر دیکھانا چاہتا ہے اور وہ اپنے آپ سے کہہ رہے تھے کہیں سے تیرے لئے کھانے نہیں۔اے نفس مگر یہی روٹی اور زیتون اور نہیں ہے تیرے لئے لباس میں سے مگر یہی دو کپڑے۔

اور نہیں ہے تیرے لئے عورتوں میں سے مگر ایسی سڑھیا کیا تو یہی چاہتا ہے کہ تو مجھے مار دے وہ کہتی ہے کہ میں صبر کروں گی اسی زندگی پر۔

۵۶۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران بن عبدالملک نے ان کو ولید بن عقبہ نے کہتے ہیں کہ روٹی لگا تا تھا داؤد طائی کے لئے ساٹھ روٹیوں کا آٹا گوندھا جاتا گوندھا جاتا ہے اور وہ لٹکا دیتے تھے رسی پر ہر رات دو روٹیوں سے افطار کرتے تھے نمک اور پانی کے ساتھ ہر رات اس کی افطار کا سامان مذکور لیتے اور اس کی طرف دیکھتے۔کہتے ہیں کہ ان کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی اس کی طرف دیکھتے وہ کھڑی ہو جاتی اور کوئی چیز لے آتی سوکھی کھجوروں میں سے ایک پلیٹ میں۔افطار کر لیتے اور صبح روزے سے ہوتے۔جب افطار کا وقت آتا ایک روٹی،نمک اور پانی لے لیتے۔ولید بن عقبہ نے کہا: مجھے ان کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ میں نے ان سے سنا تھا کہ وہ اپنے نفس کو ڈانٹ رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ گذشتہ رات تو نے کھجوروں کی خواہش کی تھی میں نے تجھے وہ کھلا دیں اور آج رات تم نے پھر کھجوروں کی خواہش کی ہے مگر سنو داؤد علیہ السلام جب تک دنیا میں رہے انہوں نے کھجور چکھی بھی نہیں تھی۔

حماد بن ابی حنیفہ کا اپنے نفس کو سرزنش کرنا:

۵۶۹۳:.....ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن محمد بن عبداللہ بن نوح نخعی نے ان کو ابوالقاسم علی بن محمد بن ابوسعید عامری نے ان کو ابوالحسن عبیداللہ بن ثابت جریری نے ان کو ابوسعد اشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالکریم بن حسان نے حماد بن ابی حنیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ تم نے گاجر کی خواہش ظاہر کی تو وہ میں نے تجھے کھلا دی۔اس کے بعد تم نے گاجر اور خشک کھجور کی خواہش کر دی ہے میں نے قسم کھالی ہے کہ تم اسے کبھی بھی نہیں کھاؤ گے۔ اتنے میں، میں نے سلام کیا اور اندر داخل ہو گیا دیکھا تو وہ اکیلے بیٹھے تھے اور اپنے نفس کو سرزنش فرما رہے تھے۔

طاعات وتلاوت قرآن کے لئے اوقات کی حفاظت:

۵۶۹۴:.....ہمیں خبر دی ابومنصور نخعی نے ان کو ابوالقاسم نے ان کو ابوعلی محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن نے رقہ میں ان کو ہارون بن ہارون بغدادی نے ابوداؤد سلیمان بن سیف کی مجلس میں ان کو علی بن حرب نے ان کو اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد طائی کی دائی نے اس سے کہا اے ابوسلیمان کیا آپ روٹی کی خواہش نہیں کرتے؟ اس نے جواب دیا ہاں دائی میں خواہش کرتا ہوں لیکن جتنی دیر میں میں روٹی کھاؤں گا اور پانی پیوں گا اتنی دیر میں پچاس آیات پڑھی جا سکتی ہیں۔

۵۶۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو میرے

(۵۶۹۳)..... (۱) فی ب (إذا)

والد نے ان کو غلابی نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں کہ شمیط کی بیوی نے ان سے کہا اے ابو ہمام ہم کسی شئی کا عمل کرتے ہیں اور اس کو بناتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس میں سے ہمارے ساتھ کھائیں۔ مگر آپ آتے نہیں یہاں تک کہ وہ ٹھنڈی ہو کر خراب ہو جاتی ہے۔ پس آپ نے فرمایا اور اللہ کی قسم میرے اوقات میں سے میرے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ وقت وہی ساعت ہے جس میں کھاتا ہوں۔

۵۶۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن سعید ادیب نے ان کو عباس بن سہل نے ان کو بشر بن نضر نے ان کو علی بن عثام نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مالک بن دینار نے البتہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا رزق ایک چھوٹی سی کنکری میں رکھ دیتا جس کو میں چوس لیتا۔ البتہ تحقیق مجھے بار بار پاخانے کے مقام پر جانے آنے میں حیا آتی ہے۔

ایک دیہاتی عورت کا انار کے چھلکے کھانا:

۵۶۹۷:..... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن احمد بن موسیٰ بیہقی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن انباری نے ان کو ابوعیسیٰ نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتن عورت کو دیکھا کہ وہ انار کے چھلکے کھا رہی تھی میں نے اس سے پوچھا کہ یہ چھلکے آپ کیوں کھا رہی ہیں؟ بولی کہ میں اس کے ذریعے اپنے آپ سے بھوک کو دفع کر رہی ہوں اس لئے کہ میں بھوک کو جب کسی شئی کے ساتھ دفع کرتی ہوں تو وہ دفع ہو جاتی ہے۔

حضرت لقمان کی بیٹے کو نصیحت:

۵۶۹۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے جس نے سنا حسن سے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! پیٹ بھر لے نہ کھانا بار بار کیونکہ اگر آپ بھرے پیٹ بار بار کھانے کے بجائے کتے کو کھلا دیں گے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

اے بیٹے! اس مرغے سے بھی زیادہ عاجز و کمزور نہ بن جو سحری کے وقت اس وقت آواز دیتا ہے جب تم نیند میں ہوتے ہو اپنے بستر پر۔

۵۶۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نخعی نے ان کو ان کے والد نے فرمایا: وہ چھوٹی چادر اوڑھتے تھے جو پیچھے کولہوں تک اور آگے سینے تک ہوتی تھی میں نے کہا اے ابا جان! اگر تھوڑی سی بڑی لے لیتے تو پوری ہو جاتی فرمایا اے بیٹے کتنی بڑی آپ کہتے ہیں، اللہ کی قسم کوئی ایسا لقمہ نہیں ہے جو میں نے پاکیزہ لقمہ کھایا ہو مگر میں پسند کرتا ہوں کاش کہ ہوتا وہ ساری مخلوق سے زیادہ برا میرے نزدیک۔

سیر ہو کر کھانا نماز و ذکر اللہ سے غفلت کا سبب:

۵۷۰۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد عبدالرحمٰن بن حامد نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابلیس ظاہر ہو گیا تھا یحییٰ بن زکریا کے سامنے یہاں تک انہوں نے اسے دیکھ لیا اس کے اوپر ہر شئی کے لٹکانے کی کھونٹیاں لگی ہوئی تھیں حضرت یحییٰ نے اس سے پوچھا کہ اے ابلیس! یہ کیسی کیسی لٹکانے کی رسیاں یا کھونٹیاں ہیں۔ جو میں دیکھ رہا ہوں تیرے اوپر اس نے کہا کہ یہ شہوات ہیں جن کے ساتھ میں انسانوں کو پھنساتا ہوں۔ یحییٰ نے پوچھا کہ کیا میرے لئے بھی اس میں سے کوئی شئی ہے اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ یحییٰ نے ابلیس سے پوچھا کہ کیا تجھے مجھ سے کوئی توقع ہے کہ آپ مجھے کوئی غلطی کرائیں گے ابلیس نے کہا بسا اوقات تم پیٹ بھر کر سیر ہو کر کھا لیتے ہو لہٰذا میں تجھے نماز سے غافل کر دیتا ہوں اور ذکر اللہ سے۔ یحییٰ نے پوچھا کہ کیا اس کے سوا بھی کوئی تجھے مجھ پر دسترس حاصل ہے اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ یحییٰ نے کہا کہ لامحالہ میں آئندہ کبھی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا۔

غیر طیب کھانے کا اثر:

۵۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو جنید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے کہ مجھے بات بتائی احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے گھر والوں کے پاس کہیں سے گوشت وروٹی آ گئی اور نمک بھی تھا اور نمک میں ایک تل تھا میں نے اسے کھالیا لہٰذا میں نے ایک سال بعد اس کی وجہ سے اپنے دل پر زنگ کو پایا ہے۔

جنید کہتے ہیں کہ میں نے سری سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے نفس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا ہے کہ میں گاجر شہد میں ڈبو کر کھاؤں پچھلے تیس سال سے مگر میں نے اس کی بات نہیں مانی۔

اہل تقویٰ کا شہوات سے دور رہنا:

۵۷۰۲:......ہمیں بات بتائی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو حسین بن عبدالوہاب بن حسن کلابی نے دمشق میں ان کو سعید بن عبدالعزیز حلبی نے ان کو ابوعثمان احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا یہ فرمان ہے۔

اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوٰی

وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے۔

سلیمان نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ اللہ نے ان سے شہوات کو دور کردیا۔ کہتے ہیں کہ ابوسلیمان نے مجھ سے کہا۔

اگر میں عشاء کے کھانے کا ایک لقمہ چھوڑ دوں تو یہ بات مجھے اس کو پورا کرنے سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا میں رات کے اول سے آخر تک قیام کروں گا۔

۵۷۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن دستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے یہ کہ ابوسلیمان دارانی نے حمران ابوصالح کو دیکھا انہوں نے عباء پہنی ہوئی تھی۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ عباء پہننے سے انہوں نے کیا ارادہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ کہا کہ وہ عباء پہننے کے ساتھ کیا ذلیل ہوں گے وہ تو پہلے بھی کس قدر اپنے نفس کو ذلیل کر چکے ہیں۔ ایک رات اپنی روزی کا تھیلا اٹھاتے ہیں۔

بھوک و پیاس کے فوائد اور سیر ہو کر کھانے کے نقصانات:

۵۷۰۴:......ہمیں بات بتائی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن حسین صوفی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو سہیل بن علی نے ان کو ابوعمران جصاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ جب دل بھوکا اور پیاسا رہتا ہے تو اس میں جلا اور صفائی اور نرمی آتی ہے اور جب خوب پیٹ بھرتا ہے اور سیر ہوتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے۔

۵۷۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو سبیعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بشر بن الحارث نے کہ ابراہیم بن ادھم نے کہا کہ بھوک دل کو نرم کرتی ہے اور انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت فضیل بن عیاض نے کہا دو خصلتیں ایسی ہیں جو دل کو سخت کرتی ہیں زیادہ کھانا اور زیادہ سونا۔

(۵۷۰۱)......(۱) ھکذا بالأصل (۲)...... فی (أ) (مضغه)

(۵۷۰۳)......(۱) سقط من الأصل (۲)...... سقط من (أ)

اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے بشر سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے ایسی کوئی شے نہیں دیکھی جو اس بندے کے لئے اس کے پیٹ سے بڑھ کر رسوا کرنے والی ہو۔

نفس کی مخالفت:

۵۷۰۶:...... ہمیں خبر دی شیخ ابوالفتح محمد بن ابی الفورس حافظ نے بغداد میں ان کو احمد بن جعفر بن مسلم نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالخالق نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن حجاج نے ان کو عبدالصمد بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے کہ میں نے چالیس سال سے شہوات چھوڑ دی ہیں بلکہ میں نے ہر وہ چیز جو نفس نے خواہش کی اس کو نہیں دی اور بے شک میں پچھلے چالیس سال سے بھونے ہوئے گوشت کی خواہش کر رہا ہوں مگر مجھے اس کام کے لئے میرے پاس حلالی درہم میسر نہیں آ۔کا ہے۔

۵۷۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن محمد بن سہل صیرفی نے بغداد میں ان کو سعید بن عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری بن مغلس سے وہ کہتے ہیں کہ میں عتبہ علام کے پاس سے گذرے اور وہ جو کی روٹی موٹے پیسے ہوئے نمک کے ساتھ کھا رہے تھے۔ان سے اس بارے میں بات کی گئی کہ آپ کب تک یہ کھائیں گے۔فرمایا حتیٰ کہ ہم پالیں بھونا ہوا اور شوربے والا آخرت والے گھر میں۔

۵۷۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الطاہر سہل بن عبداللہ بن فرخان زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابویوسف صولی سے وہ کہتے ہیں میں سفیان بن عیینہ کے پاس ان کے مرض الموت میں اکیلا بیٹھا تھا انہوں نے جو منگوائے اور کہا اے ابویوسف! لوگ کیا کہتے ہیں چھوڑ یئے اس بات کو یہی میرا کھانا ہے تیس سال سے۔

۵۷۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد فقیہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی نے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بیس سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۵۷۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ اصمعی نے کہا ایک آدمی نے مجلس میں ڈکار لی۔تو اس سے دوسرے آدمی نے کہا جس کھانے کو کھا کر آپ نے ڈکار لی ہے اس کھانے میں آپ نے کسی اور کو شریک کرنے کے لئے بلایا تھا؟ اس نے کہا کہ نہیں۔اس آدمی نے کہا کہ اللہ نے اس کھانے کو صرف ڈکار اور نجاست بنا دیا ہے۔

۵۷۱۱:...... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر بن ابونصر عطار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حاتم الاصم کی کتابوں میں پایا تھا کہ انہوں نے کہا: جو شخص ہمارے اس مذہب میں داخل ہوا سے اپنے نفس میں چار خصلتیں کر لینی چاہئیں۔موت میں سے سفید موت اور سیاہ موت سرخ موت اور سبز موت۔سفید موت بھوک ہے اور سیاہ موت لوگوں کی تکلیف اٹھانا (برداشت کرنا) اور سرخ موت نفس کی مخالفت کرنا اور سبز موت بعض رفاع (پیوند لگانا) کو بعض پر ڈالنا ہے۔

شہوت کی اقسام:

۵۷۱۲:...... اور میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد

(۵۷۰۵)...... (۱) سقط من (أ)　　(۵۷۰۸)...... (۱) فی أ (الغسولی)　　(۵۷۱۱)...... (۱) سقط من (أ)

أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۹۳)

سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے ماموں محمد بن لیث سے انہوں نے سنا حامد لفاف سے وہ کہتے ہیں کہ حاتم نے کہا شہوات تین ہیں۔ شہوت کھانے میں، بولنے میں، دیکھنے میں۔ کھانے کی حفاظت کر منہ کو روکنے اور بند کرنے کے ساتھ، زبان کو سچ کے ساتھ اور دیکھنے کو عبرت کے ساتھ۔

دنیا سے بے رغبتی:

۵۷۱۲:.....مکرر۔ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن فضل بلخی نے کہا کہ دنیا تیرے پیٹ کے بمنزلہ ہے تو جس قدر اپنے پیٹ سے زاہد اور بے رغبت ہوگا اسی قدر دنیا سے بے رغبت ہوگا۔

۵۷۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں یہ یاد نہیں رکھتا کہ میں کھانے کے لئے گھر کب گیا تھا۔

دنیا سب کے لئے، بھوک صرف اپنے محبوبین کے لئے:

۵۷۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک دنیا (اللہ تعالیٰ سب کو دیتے ہیں) جس کو پسند کرتا ہے اس کو بھی اور جس کو پسند نہیں کرتا ہے اس کو بھی اور بے شک بھوک ایسے خزانوں میں ہے جو خاص کر انہیں کو دیتا ہے جن سے محبت کرتا ہے۔

۵۷۱۵:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ عبسی دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی کنجی پیٹ بھر کر کھانا کھانا ہے اور آخرت کی کنجی بھوکا رہنا ہے اور دنیا و آخرت میں ہر خیر کی اصل خوف خدا ہے (یعنی خشیت الٰہی) بے شک اللہ تعالیٰ دنیا اس کو بھی دیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے اور اس کو بھی جس کو وہ پسند نہیں کرتا۔

مگر بھوک اس کے نزدیک ایسے محفوظ خزانوں میں ہے جو خاص طور پر ان کو ملتی ہے۔ جن کو وہ پسند کرتا ہے اور البتہ اگر میں اپنی عشاء کے کھانے سے لقمہ چھوڑ دوں یہ بات مجھے محبوب ہے اس سے کہ میں اس کو کھاؤں اور میں اول رات سے آخر تک قیام کروں۔

ہمیشہ خیر پر ہونا:

۵۷۱۶:.....اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ جب میں ہمیشہ خیر سے ہوتا ہوں وہ اس وقت ہوتا ہے جب میرا پیٹ میری پیٹھ سے چپکا ہوا ہوتا ہے۔ بسا اوقات میں شکم سیر ہوتا ہوں (اصل میں غیر واضح ہے) اور بسا اوقات میں بھوکا ہوتا ہوں مجھ پر بیوی شفقت کرتی ہے تو بھی میں اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔

ستر صدیقوں کی رائے:

۵۷۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ہلال نے ان کو احمد نے وہ ابن ابوالحواری سے ان کو ابواسحق موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ ستر صدیقوں کی رائے اس بات پر متفق ہے کہ نیند کی زیادتی زیادہ پانی پینے سے ہوتی ہے اور میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے تھے کہ معدہ سے دونوں آنکھوں تک دور گیں ہیں جب معدہ بھاری ہو جاتا ہے تو آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور جب معدہ

(۵۷۱۲).....أخرجه السلمي في طبقات الصوفية (ص ۹۶) (۵۷۱۶).....(۱) سقط من الأصل.

ہاکا ہوتا ہے تو وہ کھل جاتی ہیں۔

پیٹ بھر کھانا عقل کے رخصت ہونے کا سبب:

۵۷۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ہلال نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے ان کو محمد بن معاویہ نے ان کو ابوعبداللہ صوفی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں " ح "۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن معاویہ ابوعبید اللہ صوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں پیٹ بھرا کسی آدمی نے پیٹ بھرنا مگر اس کی کچھ نہ کچھ عقل اس سے رخصت ہوگئی جو اس کی طرف واپس نہیں آئے گی۔ اور پہلی روایت میں ہے کہ قیامت تک واپس نہیں آئے گی۔ اور احمد بن ابی الحواری نے کہا کہ جب وہ بھوکا ہوگا تو وہ گئی ہوئی عقل انشاءاللہ واپس آجائے گی۔

۵۷۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن مقریؒ نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان (اصل نسخہ میں محمد ہے) نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مضاء بن عیسٰی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مثقالی گوشت چالیس روز تک دل کو سخت کر دیتا ہے۔

فاسقین جیسا فعل:

۵۷۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوسلیمان دارانی نے کہ فاسق لوگ تم لوگوں سے کس چیز میں زیادہ ہیں جب کہ حالت یہ ہے کہ جب بھی تم کسی چیز کی خواہش کرتے ہوا سے تم کھالیتے ہو اور وہ فاسق لوگ جب بھی کسی فعل کا ارادہ کرتے ہیں وہ بھی اس کو کر لیتے ہیں۔

اسراف وفضول خرچی:

۵۷۲۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو سوید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو یوسف بن ابوکثیر نے ان کو نوح بن ذکوان نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات اسراف اور فضول خرچی میں سے ہے کہ آپ ہر وہ چیز کھائیں جس کی خواہش کریں۔

۵۷۲۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن مرداس نے ان کو سوید نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا [illegible]

ق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو سوید
ابن مالک نے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی
کریں۔
ید نے ان کو ابن مرداس نے ان کو سوید
ابن مالک نے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی
کریں۔
ید نے ان کو ابن مرداس نے ان کو سوید نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو سوید۔

ابوسلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوٰی لھم مغفرۃ۔

وہی لوگ ہیں اللہ نے جن کو تقویٰ کے لئے آزمایا ہے۔ان کے لئے مغفرت ہے۔

فرمایا کہ ان کے دلوں سے شہوات دور کردی ہیں۔

اور اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے انہوں نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسلیمان نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

وجزاھم بما صبروا جنۃ وحریرا۔

انہوں نے صبر کیا یعنی شہوات سے صبر کیا۔

کامل بننے کا راستہ:

۵۷۲۵:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن فراس مالکی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو اسحاق بن ابراہیم طبری۔نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا بندہ کامل نہیں بن سکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خواہش پر ترجیح دے۔

موعود چیز کے لئے موجود کو چھوڑ دینا:

۵۷۲۵:.....مکرر۔کہا ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن نصر حلبی سے ان کو ابن سابور نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عیسیٰ بن حاتم نے۔مبارک باد ہے اس شخص کے لئے جس نے موجود شئی کی خواہش کو ایسی موعود شئی کے لئے چھوڑ دیا ہے جس کو اس نے دیکھا بھی نہیں ہے (بن دیکھی شئی کے وعدے پر موجود کی خواہش کو چھوڑا ہے۔)

ترک شہوات ترک شبہات ہی سے ممکن ہے:

۵۷۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے ان کو ابوسعد مالینی اور ابوبکر محمد بن ابراہیم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ابوحفص عمر بن احمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسین بن حربویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے ہیں کہ ترک شہوات پر ترک شبہات کے ساتھ ہی قابو پایا جاسکتا ہے، یعنی مشتبہ کو ترک کر کے شہوات پر قابو پایا جائے۔)

خواہش نفس سے اجتناب:

۵۷۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن منبہ نے کہا میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سے کہا گیا کہ تم اپنے نفس کو اس کی خواہش کی چیزیں کھاؤ کہنے لگے کہ میں اس کی خواہش کی چیزیں کیسے کھلاؤں حالانکہ میرے نزدیک اس سے زیادہ مبغوض تیری کوئی مخلوق نہیں ہے۔

۵۷۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوعلی سقا نے ان کو محمد بن احمد یوسف نے ان کو احمد بن عثمان نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو خالد بن خداش نے انہوں نے سنا معلّٰی وراق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آٹے میں راکھ ملا دی ہے میں اس کو کھاتا ہوں میں راکھ کھانے سے عاجز اور کمزور ہوں اگر میں اس پر قدرت رکھتا تو میں صرف اسی کو کھاتا۔

کامیاب مرید کون؟

۵۷۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ بجلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا الکتانی سے وہ کہتے ہیں کہ مرید

(۵۷۲۶) (۱) سقط من (ب)

کے لئے یہ حکم ہے کہ اس میں تین چیزیں ہوں۔ نینداس کے غلبے کے وقت۔ کھانا فاقہ کے وقت۔ کلام ضرورت کے وقت۔

۵۷۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو عمیر بن سعد قراطیسی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن ابوالدنیا نے کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث سے کہا اے ابونصر میں نہیں جانتا کہ میں کس چیز کے ساتھ اپنی روٹی کھاؤں اس نے کہا کہ جب آپ اپنی روٹی کھانا چاہیں تو آپ عافیت کو یاد کریں اس کو اپنا سالن بنالیں۔

۵۷۳۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد نصر آبادی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا داؤد بن سلیمان نے کہ ہم نے عیش اور زندگی کا تجربہ کیا ہے اس کی نرمی اور سختی کا ہم نے اس کو اس طرح پایا ہے کہ اس کا ادنیٰ کافی ہوتا ہے۔

مختصر کھانا ولباس راحت کا سبب:

۵۷۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ نے اوسط میں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوداؤد بجستانی سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص مختصر لباس اور مختصر کھانے پر اکتفاء کرتا ہے وہ اپنے بدن کو آرام سے رکھتا ہے۔

پیٹ بھر کھانے، کثرت نوم، ظلم، فضول گوئی، حب مال وجاہ، مخلوق کی محبت اور دنیا سے رغبت کا نقصان:

۵۷۳۳:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن فراس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ کہتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا کوئی شخص پیٹ بھرنے کے ساتھ بیداری کی امید نہ کرے۔ نیند کی کثرت کے ساتھ حزن وغم کی امید نہ کرے۔ ظلم کے ساتھ اپنے معاملے کی صحت ودرستگی کی امید نہ کرے۔ فضول گوئی کے ساتھ دل کی نرمی کی امید نہ کرے۔ حبِ مال اور حب جاہ کے ساتھ حب الٰہی کی امید نہ کرے۔ مخلوق کی محبت دل میں رکھ کر اللہ کی محبت کی امید نہ کرے۔ دنیا میں رغبت کے ساتھ روحانی ترقی کی امید نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کو محبوب ومبغوض اشیاء:

کہتے ہیں کہ ہمیں بات بیان کی ابراہیم بن فراس نے وہ کہتے ہیں کہ ابواسحق خواص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو پسند کرتا ہے اور تین سے بغض رکھتا ہے جن کو پسند کرتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

کم کھانا، کم سونا، کم بولنا۔

جو ناپسند میں وہ یہ ہیں: کثرت کلام، کھانے کی کثرت، نیند کی کثرت۔

خواہش نفس کا نقصان آخرت میں:

۵۷۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر خلدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ کہتے ہیں۔ میں نے ایک سخت یا بلند پہاڑ پر انار کا درخت دیکھا تو مجھے اس کی خواہش ہوئی میں نے اس میں سے انار لے کر اسے توڑا تو میں نے اس کو کھٹا پایا میں نے اسے وہیں چھوڑ دیا اور آگے چلا گیا۔ آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی پڑا ہوا ہے اس کے اوپر بھڑ جمع ہیں میں نے اسے کہا السلام علیک اس نے کہا وعلیک السلام اے ابراہیم۔ میں نے کہا کہ تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ اس نے کہا جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہے اس پر کوئی شئی مخفی نہیں رہتی جو اللہ کے سوا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میں تیرا یہ حال دیکھ رہا ہوں جب کہ تیرا

اللہ سے اتنا قرب ہے۔ آپ اللہ سے دعا کرتے (تو شاید آپ کو یہ پریشانی نہ ہوتی) اس نے کہا کہ اگر آپ اللہ سے سوال کرتے وہ آپ کو ان کی خواہش سے بچالیتا۔ بے شک انار کے ڈسنے کا درد اور اس کی تکالیف انسان آخرت میں پائے گا۔ اور بھڑ وں کا درد انسان صرف دنیا میں پائے گا میں نے اس کو وہیں چھوڑا اور آگے روانہ ہو گیا۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ بات میرے نزدیک محمول ہے اس توجیہ پر کہ وہ نیند میں اور خواب میں علم غیب کی وہ بات جان لیتا ہوگا جس کی طرف اس کی حاجت ہوئی ہوگی۔ یا اس کی زبان پر فرشتہ بات کرتا ہوگا ان میں سے کسی شئی کے بارے میں جیسے نبی کریم نے فرمایا:

تحقیق ہوتے تھے امتوں میں محدث لوگ۔ اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوتو وہ ان میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوگا۔

اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابراہیم بن سعد سے کہ انہوں نے کہا اس حدیث میں یعنی اس کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔

سری سقطی کا ایک واقعہ:

۵۷۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر خواص نے ان کو جنید نے وہ کہتے ہیں میں ایک دن سری سقطی کے پاس چلا گیا انہوں نے مجھے کہا کہ میں آپ کو حیران کردوں گا ایک چڑیا سے وہ آئیگی اور اس چھت پر اترے گی میں اس کے لئے اس کی خوراک تیار کر چکا ہوں میں اسے اپنی ہتھیلی پر توڑوں گا لہٰذا وہ آکر میری انگلیوں کے پوروں پر آبیٹھے گی اور اپنی خوراک کھائے گی۔ پس جب وہ وقت ہو گیا تو وہ چھت پر آبیٹھی میں نے روٹی اپنے ہاتھ پر توڑی مگر وہ میرے ہاتھ پر نہ آئی جیسے آتی تھی میں نے دل میں سوچا کہ شاید میرے ڈر سے نہیں آرہی۔ میں نے خیال کیا تو میں خوشبودار نمک کھا چکا تھا۔ اب میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں خوشبودار نمک سے توبہ کرتا ہوں۔ اتنے میں وہ میرے ہاتھ پر آگئی اور اپنی خوراک کھا کر چلی گئی۔

۵۷۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر خواص نے ان کو عمر بن عاصم ابوالقاسم بقال نے ان کو احمد بن خلف ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سری سقطی کے کمرے میں داخل ہوا میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے۔ میں کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے مجھے ایک ٹوٹے ہوئے مٹکے کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ کل رات ایک چھوٹی بچی یہ مٹکا لے کر آئی تھی اور بولی اے میرے ابا یہ مٹکا یہاں لٹکا ہوا ہے آپ جب افطار کریں تو اس میں سے پانی پینا یہ رات اندھیری ہے اور وہ بچی یہ کہہ کر چلی گئی میں اپنے کام سے اٹھا جیسے میں اٹھا تھا مجھے نیند غالب آگئی میں سو گیا اتنے میں خواب میں دیکھتا ہوں ایک خوبصورت لڑکی آتی ہے جیسے خوبصورت لڑکیاں ہوتی ہیں۔ میرے حجرے میں داخل ہوتی ہے، میں اس سے پوچھتا ہوں اے لڑکی آپ کس کے لئے ہیں وہ کہتی ہیں کہ اس شخص کے لئے جو ڈونگوں میں ٹھنڈا پانی نہیں پیتا اور وہ اپنے ہاتھوں میں اس مٹکے کو اٹھا لیتی ہے اور اس کو زمین پر دے مارتی ہے اور اسے توڑ دیتی ہے (چنانچہ یہ ٹوٹا پڑا ہے۔)

جعفر کہتے ہیں کہ اس کے مٹکے کی ٹھیکریاں ان کے حجرے میں ہمیشہ پڑی رہیں حتیٰ کہ ان پر مٹی آگئی۔ جعفر نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی احمد بن عمرو حلفانی نے اس حکایت کے بارے میں ان الفاظ کے قریب قریب۔

تیسری فصل:...... پاکیزہ کھانے اور پاکیزہ لباس استعمال کرنا، حرام سے پرہیز کرنا اور مشتبہ سے بچنا

۵۷۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے اور علی بن حسن ہلالی نے ان کو ابونعیم نے ان کو فضل بن مرزوق نے ”ح“۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ طیب اور پاک ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز ہی کو اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسی چیز کا حکم دیا ہے جس چیز کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

یایها الرسل کلوا من الطیبت و اعملوا صالحا انی بما تعملون علیم.

اے رسولو! تم لوگ پاکیزہ چیزیں (صاف ستھری چیزیں) کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ عمل کرتے ہو میں جانتا ہوں۔

نیز ارشاد فرمایا:

یایها الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم.

اے ایمان والو ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے پاکیزہ چیزوں کا اسی کو تم کھاؤ۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے بکھرے اور غبار آلود بالوں والا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یا رب یا رب حالانکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے، پینا حرام ہوتا ہے بس کہاں سے اس کے لئے قبولیت ہوگی۔ یہ روایت ابونعیم کی ہے۔

۵۷۳۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابواسامہ نے ان کو فضیل بن مرزوق نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے یایها الناس اے لوگو! کا لفظ فقط ذکر نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب سے۔

مشتبہ چیزوں سے بچنا دین وعزت کی حفاظت کا ذریعہ:

۵۷۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلی بن عبید نے اور فضل بن دکین نے ان کو زکریا بن ابی زائدہ نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے (اور نعمان نے اپنی دو انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا تھا) بے شک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور حلال وحرام کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں لوگوں میں سے زیادہ تر نہیں جانتے۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچتا رہے۔ اس نے اپنا دین بھی بچا لیا اور عزت بھی۔ اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔

اس چرواہے کی طرح جو کسی کھیت یا کسی محفوظ چراگاہ یا باغ کے اردگرد جانوروں کو چراتا ہے قریب ہے کہ جانور اس ممنوعہ جگہ میں واقع ہو جائے خبردار ہر بادشاہ کی کچھ ممنوعات ومحفوظات ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ممنوعات اس کی محارم ومحرمات ہیں۔

۵۷۴۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں ان کو علی بن عبید نے اور ابونعیم نے ان کو زکریا بن ابی زائدہ نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا: کہ حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں اور یہ الفاظ زیادہ کہتے ہیں۔

خبردار بے شک جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ اصلاح یافتہ ہو جائے پورا جسم درست ہوتا ہے اور جس وقت وہ خراب ہو جائے پورا جسم غلط ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم فضل بن دکین اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔ کئی طریقوں سے زکریا سے۔

۵۷۴۲:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوفروہ ہمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ حلال واضح ہے اور

حرام واضح ہے اور مشتبہ اس کے درمیان ہے جو شخص چھوڑ دے اس امر کو جو اس پر مشتبہ ہو جائے گناہ میں سے تو وہ ظاہر وعیاں کو زیادہ چھوڑنے والا ہوگا اور جو شخص جرأت کرلے مشکوک چیز پر ممکن ہے کہ وہ حرام میں واقع کر دیا جائے۔ اور بے شک ہر بادشاہ کے لئے کچھ محفوظات و ممنوعات ہوتی ہیں اللہ کی ممنوعات زمیں پر اس کی نافرمانیاں ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی سے اس نے سفیان سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشتبہ اشیاء سے پرہیز:

۵۷۴۲:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن احمد بن ابی الفوارس حافظ نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک دانہ پایا تو فرمایا۔ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوگی یہ کھجور صدقہ کی تو میں اس کو کھالیتا۔

اس کو بخاری نے نکالا ہے حدیث ثوری سے اور مسلم نے اس کو نکالا دوسرے طریق سے۔

۵۷۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بے شک میں اپنے گھر لوٹتا تھا اور میں اپنے بستر پر یا اپنے گھر میں کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں میں کھانے کے لئے اس کو اٹھالیتا ہوں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ صدقے کی ہو لہٰذا میں اسے پھینک دیتا ہوں۔

اس کو بخاری نے نکالا ہے اور کہا ہے اور کہا ہمام نے۔

۵۷۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر پریشان رہے آپ سے پوچھا گیا کہ کس وجہ سے آپ بے آرام ہیں فرمایا کہ میں گھر میں نے کھجور کا ایک دانہ پڑا ہوا پایا تو اسے اٹھا کر کھالیا پھر مجھے یاد آیا کہ گھر میں صدقہ کی کھجور بھی تو آئی تھی مجھے معلوم نہیں کہ یہ دانہ صدقہ کی کھجور میں سے تھا یا گھر کی کھجور میں سے اسی بات نے مجھے رات بھر بے آرام رکھا۔

متقین کے مقام تک پہنچنے کا راستہ:

۵۷۴۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوالمنذر نے ان کو ابوعقیل نے ان کو عبداللہ بن یزید دمشقی نے ان کو ربیعہ بن یزید نے اور عطیہ بن قیس نے ان کو عطیہ سعدی نے وہ صحابی تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بندہ متقین کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ مباح اور جائز کو ممنوع کے ڈر سے چھوڑ دے۔

ایمان و گناہ کی حقیقت:

۵۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن ابوعبداللہ نے۔ اور ہمیں خبر دی حسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو

(۵۷۴۴)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۱۴) بنفس الإسناد ووفقه الذهبي.

ابو عامر نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو زید بن ابی سلام نے ان کو ان کے دادا ممطور نے ان کو ابو امامہ نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا: جب تیری برائی تجھے بری لگے اور تیری نیکیاں تجھے اچھی لگیں بس تو مومن ہے۔ اس نے پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب تیرے دل میں کچھ کھٹکے پس تو اس کو چھوڑ دے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تیری اچھائی تجھے اچھی لگے اور تیری برائی تجھے بری لگے پس تو مومن ہے۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب تیرے دل میں کسی شئی کے بارے میں کھٹکا ہو بس اس کو چھوڑ دے۔

شکوک اشیاء کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم:

۵۷۴۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابو صالح فراء نے ان کو ابو اسحق فزاری نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو یزید بن ابی مریم نے ان کو ابو الجوزاء نے ان کو حسن بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ یعنی اس آدمی سے جو ان کے پاس آیا تھا۔ چھوڑ دے اس چیز کو جو تجھے شک میں ڈالے اس شئی کے لئے جو تجھے شک میں مبتلا نہ کرے، بے شک شر شک ہے اور خیر اطمینان ہے اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے یزید سے اور اس نے حدیث میں کہا ہے۔ بے شک سچ اطمینان ہے اور بے شک جھوٹ شک ہے۔

۵۷۴۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے ان کو ابو النضر نے ان کو سلیمان ابن مغیرہ نے ان کو حمید یعنی ابن ہلال نے ان کو ابو قتادہ نے ان کو ابو الدہماء نے دونوں نے کہا ہم لوگ دیہات کے ایک آدمی کے پاس گئے۔ اس دیہاتی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہی سکھانے لگے جو اللہ نے ان کو سکھلایا تھا۔ میں نے جو کچھ ان سے سیکھا وہ یہ تھا کہ آپ نے فرمایا کہ بے شک تو اللہ کی ناراضگی سے بچنے کے لئے جس چیز کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بہتر عطا کرے گا۔

دنیاوی اشیاء کو اللہ کے لئے چھوڑ دینے والے پر انعام:

۵۷۴۹:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو فضل بن غسان غلابی نے ان کو ان کے والد نے ایک آدمی سے وہ صاحب کہتے ہیں کہ میں سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک کے پاس بیٹھا تھا۔ سفیان نے کہا میرے ساتھ عبداللہ بن مرزوق کے پاس چلو وہ بیمار ہے اس کی مزاج پرسی کر آئیں۔ پس وہ کھڑے ہو گئے جب اس پر داخل ہوئے تو دیکھا کہ کنکریوں پر لیٹے ہوئے ہیں اور ان کے ضروری جسم پر ایک کپڑے کا ٹکڑا ڈالا ہوا ہے جس سے بمشکل ستر پوشی ہو رہی ہے اور ان کا سر ایک اونچی جگہ پر ہے دراصل وہ گھر کی مسجد تھی۔ سفیان بن عیینہ نے اس سے پوچھا کہ اے ابو محمد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ جو شخص بھی دنیا میں سے کسی شئی کو چھوڑ دیتا ہے مگر اللہ اس کو اس کا بہتر معاوضہ دیتا ہے آپ نے تو دنیا کی بہت ساری چیزوں کو چھوڑ دیا ہے اللہ نے آپ کو اس کا کیا معاوضہ دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رضا کا عوض دیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

عبادت گزار، شکر گزار اور حقیقی مسلم بننے کا راستہ:

۵۷۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو ابو رجاء نے ان کو برد بن سنان نے ان کو مکحول نے ان کو واثلہ بن اسقع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۵۷۴۹)...... (۱) فی الأصل (شیء)

فرمایا: اے ابوہریرہ! تم پرہیزگار بن جاؤ تو تم سب لوگوں سے بڑے عبادت گذار ہو جاؤ گے اور تم قناعت کرنے والے بن جاؤ تم سب لوگوں سے زیادہ شکر گذار بن جاؤ گے اور تم لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے کرتے ہو تم مؤمن ہو جاؤ گے اور جو شخص تیرا پڑوسی ہے اس کے ساتھ اچھا پڑوس نبھا تو (حقیقی) مسلم ہوگا۔ اور ہنسا کم سے کم کر دے کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

طالب علم کی فضیلت:

۵۷۵۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن ایوب بن سلمویہ نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو حفص بن عبدالرحمن نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ یہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ بے شک اللہ عزوجل نے میری طرف وحی کی ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستے پر چلے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے جس کی کوئی قیمتی چیز چھن جائے اللہ اس کے بدلے میں اس کے لئے جنت ثابت کر دیتے ہیں اور علم میں ترقی کرنا بہتر ہے عبادت میں اضافہ کرنے سے اور دین کی پونجی اور اصل پرہیزگاری ہے۔

حلال کھانے اور سنت پر عمل کرنے والا جنت میں:

۵۷۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ بن عقبہ سوائی نے ان کو ابوعامر نے ان کو اسرائیلی نے ان کو ہلال بن مقلاص بن صارفی نے ان کو ابوبشر نے ان کو ابووائل نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کھاتا ہے اور سنت پر عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی ہلاکتوں سے امن میں ہیں وہ جنت میں ہوگا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! بے شک یہ عادات لوگوں میں بہت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہوں گے میرے بعد کے زمانوں میں۔

دوسروں کو بدنام کرنے والے اور اختلاف ڈالنے والے کا انجام:

۵۷۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عمر حافظ نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن محمد بن صالح نے بطور املاء کے ان کو اسحاق بن شاہین نے ان کو بشر نے ان کو خالد بن عبداللہ نے جریری سے۔ اس نے طریف بن ابوتمیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صفوان سے اور جندب سے اور ان کے اصحاب سے وہ ان کو نصیحت کر رہا تھا۔ ابن صاعد نے کہا ارادہ کرتا ہے اس جندب کا جوان کو وصیت کرتا ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز سنی تھی کہا کہ میں نے سنا تھا فرماتے تھے۔ جو شخص بدنام کرے گا، اللہ قیامت کے دن اس کو بدنام کریں گے۔ جو شخص اختلاف ڈالے گا، اللہ قیامت کے دن اس پر قیامت میں مشقت ڈالیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں اب وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلی چیز انسان کے اعضاء میں سے جو بدبودار ہوگی وہ اس کا پیٹ ہوگا جو شخص تم میں سے استطاعت رکھتا ہے پاکیزہ چیز کھانے کی اس کو چاہئے کہ وہ ایسا ضرور کرے اور تم میں سے جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ نہ حائل ہو ہتھیلی بھر خون جو اس نے بہایا ہو جنت کے اور اس کے درمیان تو وہ ضرور کرلے بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں اسحاق بن شاہین سے۔

ناحق قتل کرنے والے کو ٹھکانا:

۵۷۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو ابوکامل نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے استطاعت

(۵۷۵۱)...... (۱) فی أ (عن) وهو خطأ (۲)...... فی ب (أثيب)

(۵۷۵۳)...... أخرجه البخاری (۹/۸۰) عن إسحاق بن شاهين الواسطی. به.

رکھتا ہے کہ وہ خون حرام کو نہ پہنچے (وہ نہ ارتکاب کرے) اور نہ ہی خون حرام کے نزدیک نشتر کو پہنچے گا کوئی مگر جنت کے جس دروازے پر آئے گا وہ خون ناحق اس کے اور جنت کے داخلے کے درمیان حائل ہو جائے گا۔ اسی طرح روایت کیا گیا ہے اسی اسناد کے ساتھ مرفوع واللہ اعلم۔

زبان و شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا جنت میں:

۵۷۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو معلی بن منصور نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو سلیمان بن یسار نے ان کو عقیل مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور ابودرداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زبان کی اور شرمگاہ کی حفاظت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جنت و جہنم میں جانے کا سبب:

۵۷۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عامر بن خراش نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگ جنت میں زیادہ تر کس چیز کی وجہ سے داخل ہوں گے فرمایا کہ اللہ کا ڈر اور حسن خلق۔ اور پھر پوچھا گیا زیادہ تر لوگ جہنم میں کس چیز کی وجہ سے جائیں گے فرمایا کہ دو سوراخ یعنی منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ (یعنی زبان اور شرمگاہ کے ناجائز استعمال سے)

۵۷۵۷:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو عبدالرحمٰن بن شماسہ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے۔ جنت میں وہ خون اور گوشت داخل نہیں ہوگا جو مال حرام سے پیدا ہوا ہو۔

۵۷۵۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نصیف فراء نے مکہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر بن سری رافعی نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے اس نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اسی کی مثل سوا اس کے کہ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۵۷۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن منصور نے ان کو عبدالواحد بن زید نے۔ اور ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن نصر نے بخارا میں ان کو ابوعلی صالح بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابوعبیدہ نے یعنی عبدالواحد بن واصل حداد نے ان کو عبدالواحد بن زید (اصل نسخہ میں عبداللہ بن یزید ہے) نے ان کو اسلم کوفی نے ان کو مرہ طیب نے ان کو زید بن ارقم نے ان کو ابوبکر صدیق نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ہر جسم جو حرام سے پیدا ہوا آگ اس کے لئے سب سے بہتر ہے اور مؤذن کی ایک روایت میں ہے جونسا گوشت حرام سے ہے پس آگ اس کے ساتھ بہتر ہے۔

۵۷۶۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن علی بن سہل مصہ نے ان کو قرہ نے یعنی ابن حبیب نے ان کو عبدالواحد بن زید نے ان کو حدیث بیان کی اسلم کوفی نے مرہ طیب سے اس نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان کا ایک غلام ان کے لئے کھانا لایا وہ جب لقمے کے لئے جھکے اور اسے کھایا تو پھر اس سے پوچھا کہ یہ تم نے کہاں سے کمایا تھا اس

(۵۷۵۷)..... (۱) سقط من (أ) (۵۷۵۹)..... (۱) فی أ (عبداللہ بن یزید)

نے بتایا کہ میں جاہلیت میں اسلام لانے سے قبل لوگوں کے اونٹ چراتا تھا انہوں نے مجھے وعدہ دیا تھا آج انہوں نے مجھے یہ کھانے کو دیا ہے تو میں آپ کے پاس لے آیا ہوں۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تم نے مجھے وہ چیز کھلا دی ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے اس کے بعد اپنی دو انگلیاں حلق میں داخل کر کے قے کر دی اس کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرمار ہے تھے کہ جونسا گوشت حرام سے پیدا ہوا آگ اس کے ساتھ سب سے بہتر ہے۔

دو قسم کے لوگ:

۵۷۶۱:......اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو عبدالرحمٰن سابط نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔اے کعب بن عجرہ! بے شک وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا گوشت مال حرام سے بنا ہے آگ اس کے لئے بہتر ہے۔اے کعب بن عجرہ! نماز قربانی ہے روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔اے کعب! لوگ دو طرح صبح کرتے ہیں ایک اپنے نفس کو فروخت کرنے والا۔دوسرا اپنی گردن کو ہلاکت میں ڈالنے والا۔اور کوئی اپنے نفس خریدتا ہے اور اپنی گردن کو آزاد کراتا ہے۔معمر نے ابن خثیم سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۵۷۶۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو معتمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالملک بن ابی جمیلہ سے وہ ابوبکر بن موسیٰ سے وہ کعب بن عجرہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب! کیسا وقت ہوگا تیرے اوپر جب تیرے اوپر ایسے امیر مقرر ہوں گے۔جو بھی ان کے پاس جائے گا ان کے جھوٹ کے باوجود ان کو سچا کہے گا اور ان کے ظلم کے باوجود ان کی مدد کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا میں ان میں سے نہیں ہوں وہ میرے پاس حوض پر نہیں آسکے گا۔اے کعب! جنت میں وہ گوشت اور خون داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پیدا ہوا ہے ہر وہ گوشت اور خون جو حرام سے پیدا ہوا آگ اس کے لئے بہتر ہے۔اے کعب! لوگ دو طرح کے ہیں صبح کرنے والے اور شام کرنے والے کوئی صبح کرتا ہے اپنی گردن چھڑانے میں وہ اس کو آزاد کراتا ہے اور کوئی صبح کرتا ہے تو اس کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔اے کعب! نماز دلیل برہان ہے۔

اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ سے دور کرتا ہے جیسے صاف پتھر پر سے غبار جاتا ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اسی طرح لکھا ہوا تھا ابوبکر بن موسیٰ کی کتاب میں اور میں اس کو گمان کرتا ہوں کہ وہ ابوبکر بن بشیر بن کعب بن عجرہ ہے۔

۵۷۶۳:......ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو موسیٰ بن بشار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ اگر کوئی شخص تم میں سے کسی کے منہ میں مٹی دے دے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے اس بات سے کہ اس کے منہ میں ایسی چیز دے جس کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے۔

اور روایت کی گئی ہے حفص بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابواسحٰق سے اس نے سعید بن یسار سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پہلی سند بہتر ہے۔

۵۷۶۴:......ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن محمد بن عبداللہ بن نوح نخعی نے کوفے میں ان کو ابوالقاسم علی بن محمد بن عبد بن کثیر عامری نے ان کو

(۵۷۶۰)......(۱) فی أ (لحم) (۵۷۶۱)......أخرجه الحاکم (۴/۴۲۲)......من طریق ابن خثیم. به وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

(۵۷۶۲)......(۲) فی أ (فالنار النار)

ابو احمد محمد بن عمران بن موسیٰ صیر فی نے بغداد میں ان کو احمد بن محمد ابو بکر مروزی نے ان کو عبد الصمد بن محمد بن مقاتل عبادانی نے ان کو بشر بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا المعافی بن عمران سے وہ کہتے ہیں کہ گذرے ہوئے لوگوں میں دس اہل علم تھے۔ وہ حلال وحرام کے معاملے میں سخت نظر رکھتے تھے وہ اپنے پیٹ میں صرف اسی چیز کو داخل کرتے تھے جس کو وہ جانتے تھے کہ یہ حلال ہے۔ ورنہ وہ مٹی پھانکتے اس کے بعد بشر نے ان کی گنتی کی۔

(۱) ..... ابراہیم بن ادہم۔

(۲) ..... سلیمان الخواص۔

(۳) ..... علی بن فضیل بن عیاض۔

(۴) ..... ابو معاویہ اسود۔

(۵) ..... یوسف بن اسباط۔

(۶) ..... وہیب بن ورد۔

(۷) ..... حذیفہ شیخ اہل حران۔

(۸) ..... داؤد طائی۔

بشر نے ان کو دس گنوایا کہ وہ پیٹ میں داخل نہیں کرتے تھے مگر وہی چیز جس کو وہ جانتے تھے کہ یہ حلال ہے ورنہ وہ مٹی پھانک لیتے۔

۵۷۶۵: ..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمٰن بن حسن ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے فرمایا کہ مؤمن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے کہ کھاتا بھی پاکیزہ ہے اور جنتا بھی پاکیزہ ہے۔

شیخ نے فرمایا یہی محفوظ ہے اس اسناد کے ساتھ جو کہ موقوف ہے اور اس کو مرفوع کیا ہے سلام بن سلیمان نے شعبہ سے۔

۵۷۶۶: ..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو دقاق نے ان کو محمد بن عیسیٰ مدائنی نے ان کو سلام بن سلیمان نے شعبہ سے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو دقاق نے ان کو محمد بن عیسیٰ مدائنی نے ان کو سلام بن سلمان نے ان کو شعبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ موضوع روایت کے طور پر اور اس کو روایت کیا ہے عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ایسی ہی پایا تھا میں نے اس کو ابو سبرہ ھذلی سے اس نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے اگر کھاتا ہے تو پاکیزہ کھاتا ہے اگر پھل دیتا ہے تو پاکیزہ دیتا ہے۔ اور اگر گر جائے درخت کی ٹکر پر ایسے توڑتا نہیں ہے اور مؤمن کی مثال سونے کی ڈلی جیسی ہے اگر اس کو آگ میں پھونک دیں سرخ ہو جاتا ہے اور اگر اس کو وزن کریں تو کم نہیں ہوتا۔

۵۷۶۷: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابو سمینہ بصری نے ان کو محمد بن ابو عدی نے ان کو حسین المعلم نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو حسین نے اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے سوا اس کے کہ اس نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم سے مروی ہے اور درست جو ہے وہ عبد اللہ بن عمرو ہے واللہ اعلم۔ اور ان کے ماسوا نے اس کو روایت کیا ہے ابن ابی عدی سے اس نے حسین سے اس نے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے مجھے ذکر کیا تھا کہ ابو سبرہ ہذلی نے سنا ابن زیاد سے اس نے قصہ ذکر کیا حوض کے بارے میں پھر اس نے ذکر کی روایت ابن سبرہ کی عبد اللہ بن عمرو سے۔

(۵۷۶۴) (۱) فی ب (المعلی) وھو خطأ

۵۷۶۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو ہشام نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ابو سبرہ ہذلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے ایک طویل حدیث میں جس کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ذکر کیا ہے کہ اگر اس سے بہتر ہوتا تو علی اس کو ترجیح نہ دیتا اس بات پر کہ میں اس کو پسند کروں اس سے افضل کو بس انکار کر دیا یہ کہ اس سے کھائے اس سے (اور ہمیں حکم دیا قیدیوں کے لئے کھانے کا۔)

حضرت داؤد علیہ السلام کا دودھ کے بارے میں تحقیق کرنا:

۵۷۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد (اصل نسخہ میں لفظ بن بھی ہے) عبدالرحمٰن بن ابی حامد مقری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت اور عبدالوہاب بن ابوحفص نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے شام کی، روزہ دار تھے جب افطار کا وقت ہوا تو ان کے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا انہوں نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا؟ بتایا گیا کہ ہماری بکریوں کا ہے ان کی قیمت کہاں سے آئی ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ کہاں سے پوچھ رہے ہیں یا کیوں پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا ہم لوگ رسولوں کی جماعتیں ہیں ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم حلال کھائیں اور عمل صالح کریں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی احتیاط:

۵۷۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد نے ان کو فریابی نے ان کو احمد بن محمد مقدمی نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو میرے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو اس کے لئے خراج وصول کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر ان کے خراج سے کھاتے تھے ایک دن کوئی شئی لے کر آیا تو انہوں نے اس میں سے کچھ کھایا غلام نے ان سے کہا آپ کو معلوم ہے یہ کیسا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تھا یہ؟ غلام نے کہا اسلام سے پہلے میں ایک ایک کے لئے کہانت کیا کرتا تھا یعنی اس کو غیب کی خبریں دیتا تھا میں بہتر طریقہ پر خبریں تو نہیں دے سکتا پس میں اس کو دھوکہ دیا کرتا تھا۔ وہ آج مل گیا تو اس نے مجھے وہی معاوضہ دیا تھا یہ جو آپ نے کھایا یہ اس میں سے تھا لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ منہ میں ڈالا اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب کچھ نکال دیا بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے اسماعیل بن ابی اویس سے مگر اس نے کہا اپنے بھائی سے۔ اس نے سلیمان سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اس نے اپنے والد سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط کا ایک واقعہ:

۵۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے زید بن اسلم سے کہ انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور ان کو کچھ تعجب سا ہوا تو انہوں نے اس سے پوچھا جس نے پلایا تھا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تھے؟ اس نے بتایا کہ میں پانی کے فلاں گھاٹ پر گیا تھا وہاں صدقے کے جانور پانی پی رہے تھے اور وہ لوگ اونٹنیوں کا دودھ پلا رہے تھے انہوں نے مجھے بھی نکال کر دیا تو میں نے اسے اپنے برتن میں ڈال لیا یہ وہی ہے؟ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر ڈالی۔

اور ہم نے روایت کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے پاکیزہ کھانے کے بارے میں کہ ان کے پاس ایک ڈبہ لایا جاتا تھا چمڑے کے تھیلے میں مدینے سے۔ اور وہ کتاب الفضائل میں مذکور ہے۔

(۵۷۶۸)　(۱) فی ب (وأمر بالطعام للأساری)　(۵۷۶۹)　(۱) فی ب (أبو محمد بن) بدلاً من (أبو محمد)

(میں نے اس حدیث کو علی بن عاصم کے حالات میں نہیں پایا۔ دیکھئے الکامل ۵/ ۱۸۳۵، ۱۸۳۸)

نیک عمل و پاکیزہ کھانے کی وصیت:

۵۷۷۲:...... ہمیں خبر دی ابو سہل احمد بن محمد بن ابراہیم عدل مہرانی نے ان کو محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو عبدالعزیز بن اویسی نے ان کو مالک بن انس نے کہ ربیع سے خبر پہنچی ہے کہ ربیع بن خثیم اپنے ایک ساتھی کو رخصت کرنے لگے تو رخصت ہوتے وقت ان کے دوست نے کہا کہ مجھے آپ کوئی وصیت کیجئے ربیع نے ان کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نیک عمل کیا کرو اور پاکیزہ کھانا کھایا کرو۔

نجات تین اشیاء میں:

۵۷۷۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر حربی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ نجات تین چیزوں میں ہے۔ پاکیزہ غذا کھانا۔ مکمل تقویٰ اختیار کرنا۔ ہدایت کی راہ چلنا۔

ابلیس کا ناجائز کھانا کھانے والے کو بہکانے سے چھوڑ دینا:

۵۷۷۴:...... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عثمان زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن یوسف نصیبی نے ان کو عبداللہ بن محمد مفسر نے ان کو محمد بن مثنی نے وہ کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا کہ یوسف بن اسباط نے کہا جب جوان آدمی عبادت کرتا ہے تو ابلیس کہتا ہے کہ دیکھو اس کا کھانا کہاں سے ہے۔ اگر اس کا کھانا برا اور ناجائز ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اس کو اس کے مال پر چھوڑ دو اس کے درپے نہ ہو وہ چھوڑ و کوشش کرتا ہے اور ضائع کرتا ہے اس کے اپنے نفس نے تمہارے لئے کفایت کر لی ہے۔ (یعنی تمہیں بہکانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔)

کھانے میں حلال وحرام کرنا دنیا سے بے رغبتی و زہد کا ذریعہ ہے:

۵۷۷۵:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے انہوں نے سنا ابوالعباس بن خشاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے کھانے پر نظر رکھتا ہے (یعنی احتیاط کرتا ہے کہ حرام نہ ہو) اس پر دنیا سے بے رغبتی اور زہد داخل ہو جاتا ہے بغیر دعویٰ کے اور وہ شخص سچائی کے راستے کی بو بھی نہیں سونگھے گا جو اپنے نفس کو اور دوسرے کو سست کرے دین کے معاملے میں۔)

۵۷۷۶:...... ہمیں خبر دی ابو سعد شعیبی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد مفید نے ان کو محمد بن حسین بن صباح نے ان کو اسحاق انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ مرعشی نے دیکھا لوگوں کو کہ وہ صف اول کی طرف ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے۔ فرمانے لگے مناسب ہے اور چاہئے کہ یہ لوگ اس طرح کل حلال کی طرف ایک دوسرے سے جلدی کریں۔ (اصل نسخہ میں اکل خبز الحلال کے الفاظ ہیں)۔

حلال وحرام کی فکر:

۵۷۷۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا

(۵۷۷۱)...... لم أجد هذا الحديث فى ترجمة على بن عاصم وانظر الكامل (۵/ ۱۸۳۵. ۱۸۳۸)

(۵۷۷۵)...... (۱) سقط من (أ)ئ

مردویہ صائغ سے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سفیان ثوری سے پوچھا صف اول کی فضیلت کے بارے میں اس نے کہا تم اس ٹکڑے کو دیکھو جس کو کھاتے ہو کہ تم کہاں سے کھاتے ہو (یعنی حلال کھانے کی فکر کرو) اور آخری صف میں کھڑے ہوا کرو (یعنی حرام کھاؤ اور صف اول میں نماز پڑھو تو کیا فائدہ)۔

ہم نے روایت کی ہے شعیب بن حرب سے اس نے کہا کہ سفیان ثوری نے کہا کہ اپنے درہم کو دیکھو کہ وہ کہاں سے آیا ہے (یعنی حلال کھانے کی فکر کرو) اور نماز بھلے آخری صف میں پڑھو)۔

پانچ اصول:

۵۷۷۸:......ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوجعفر ہروی نے ان کو ابوالحسین خلادی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن بشر بن مطر نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعیب بن حرب سے وہ کہتے ہیں اس نے اسی کو ذکر کیا۔

۵۷۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن سعید بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن محمد بن ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں ہمارے اصول پانچ چیزیں ہیں۔کتاب اللہ کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا۔ سنت رسول کی اقتداء کرنا۔حلال کھانا گناہوں سے بچنا۔حقوق اداء کرنا۔

حلال کمائی کو صدقہ کرنا:

۵۷۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد بن یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو بقیہ بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابراہیم بن ادھم نے کھانے پر بلایا میں گیا وہ بھی بیٹھ گئے مگر اس طور پر کہ انہوں نے اپنا بایاں پاؤں اپنے کولہے کے نیچے رکھا اور دایاں پاؤں کھڑا رکھا اور ہاتھ کی کہنی اس پر رکھی کہتے ہیں کہ پھر اس نے کہا اے ابومحمد! کیا آپ اس بیٹھک کو پہچانتے ہیں میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک ہے (آپ ایسے بیٹھے تھے) آپ غلام کے بیٹھنے کی طرح بیٹھتے تھے اور چھوٹے غلام کی طرح کھاتے تھے شروع اللہ کے نام کے ساتھ۔ کہتے ہیں کہ جب ہم کھا چکے تو میں نے ان کے رفیق سے کہا مجھے یہ بتائیے کہ آپ جب سے ان کی خدمت کرر ہے ہیں آپ کے اوپر سخت مرحلہ کوئی پیش آیا ہے اس نے بتایا کہ جی ہاں کہ ہم لوگ ایک دن روزے سے تھے جب رات ہونے لگی تو ہمارے پاس افطار کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔جب ہم نے صبح کی تو میں نے کہا:

اے ابواسحٰق۔کیا آپ تیار ہیں کہ ہم لوگ باب رستن پر جائیں اور اپنے آپ کو مزدوری اور کرائے کے لئے پیش کریں ان مزدوروں اور کھیت کی کٹائی کرنے والوں کے ساتھ۔انہوں نے حامی بھر لی اور ہم لوگ مقررہ مقام پر پہنچ گئے۔ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے ایک درہم مزدوری یا کرائے پر لے لیا میں نے اس سے کہا کہ میرے ساتھ یہ میرے ساتھی بھی ہیں اس نے کہا تیرے ساتھی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے میں اس کو ضعیف سمجھتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں بار بار اس کو اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے ان کو بھی اجرت پر لے لیا مگر صرف چار دانق (پیسے) کہتے ہیں کہ ہم نے دن بھی کٹائی کی اور میں نے اپنی اجرت لی اور بازار میں گیا اور اپنی ضرورت پوری کی اور باقی جو کچھ بچ گیا اس کا تیں نے صدقہ کرلیا اور جو کچھ خریدا تھا وہ ان کے پاس لے آیا کہتے ہیں کہ جب ابراہیم بن ادہم نے میری طرف دیکھا تو رونے لگے میں نے کہا کہ کیوں رور ہے ہیں؟ کہنے لگے: کہ بہر حال ہم نے تو اپنی اپنی اجرتیں پوری وصول کرلیں میری زندگی کی قسم کیا ہم نے اپنے مالک کا کام بھی پورا کیا ہے؟ یا نہیں کیا؟ یہ سن کر میں ان کے ساتھ ناراض ہوگیا کہ (دن بھر کام کیا ہے مگر آپ یہ کہتے ہیں) چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ تم

(۵۷۷۶)......(۱) فی ب (اکل خبز الحلال)　(۵۷۷۷)......(۱) سقط من (أ)　(۵۷۷۹)......(۱) سقط من (أ)

غصہ کس بات کا کر رہے ہو کیا تم میرے لئے ضامن بنتے ہو (اللہ کے آگے) کہ اگر ہم سے کوئی کوتاہی ہوتی ہو تم نے اس کام کو پورا پورا نہ کیا ہو (جیسے ہم نے مزدوری پوری پوری لے لی ہے) کہتے ہیں کہ میں نے کھانا اٹھایا اور اسے صدقہ کر دیا۔ پس یہ بڑا مشکل مرحلہ تھا میرے ساتھ جب سے میں نے ان کی صحبت اختیار کی ہے۔

سری بن مفلس کا طرز عمل:

۵۷۸۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی جعفر بن محمد خواص نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سری بن مغلس نے ایک دن ذکر کیا اور میں ان سے سن رہا تھا۔ وہ شہر کے گرد و نواح کو ناپسند کرتے تھے یعنی گرد و نواح کی چیز سبزی وغیرہ کھانا پسند نہیں کرتے تھے اور اس میں وہ بڑی سختی کرتے تھے شہر کے کنارے کی سبزی یا پھل وغیرہ نہیں کھاتے تھے اور دوسری کوئی بھی شئی جس کے بارے ان کو معلوم ہو جاتا کہ وہ وہاں سے ہے میں نے دیکھا کہ ایک آدمی نے ان کو خرنوب (ایک خاردار بوٹی) اور خشکی کی لکڑی ہدیہ کی جس کو وہ ارض جزیرہ سے لائے تھے ان کو انہوں نے قبول کر لیا اور میں نے دیکھا کہ ان کو اس سے خوشی ہوتی اور وہ پرہیزگاری میں سختی کرتے تھے۔

چند نو جوانوں کی پرہیز گاری:

۵۷۸۲:..... اور اپنی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ میں شہر طرسوس میں تھا میرے ساتھ مکان میں کچھ جوان تھے جو کہ عبادت کرتے تھے اور مکان میں ایک تندور تھا جس میں وہ لوگ روٹیاں لگاتے تھے وہ ٹوٹ گیا لہٰذا میں نے اپنے پیسے سے تندور لگوا دیا مگر ان نو جوانوں نے از راہ پرہیز گاری اس میں روٹیاں پکانے سے پرہیز کیا۔

ابو یوسف غسولی کا زہد:

۵۷۸۳:..... اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا سری سے وہ ذکر کرتے تھے ابو یوسف غسولی کا اور ابو یوسف شعر کو لازم رکھتے تھے اور جہاد کرتے تھے جب وہ لوگوں کے ساتھ جہاد کرتے اور بلاد روم میں داخل ہوتے تو ان کے ساتھ اہل روم کی ذبیحہ کھاتے اور ان کے پھل بھی کھاتے تھے مگر ابو یوسف غسولی نہیں کھاتے تھے ان سے کہا گیا کہ ابو یوسف کیا تم شک کرتے ہو کہ حلال ہے یا نہیں؟ بولے کہ نہیں شک نہیں کرتا۔ کہا جاتا ہے سب کچھ حلال ہے بولے کہ زہد تو ہوتا ہی حلال میں ہے۔

سری المغلس کا ایک واقعہ:

۵۷۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو ابراہیم بن سعید بن عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے ایک مرتبہ میں واپس لوٹا تو میں نے راستے میں صاف پانی کا بھرا ہوا ایک برتن دیکھا جس کے ارد گرد حشیش کی گھانس و پودے اُگ چکے تھے میں نے دل میں سوچا اے سری اگر میں کسی دن حلال لقمہ کھا سکتا ہوں اور حلال پانی پی سکتا ہوں تو وہ آج کا دن ہے لہٰذا میں اپنی سواری کے جانور سے اترا اور اس حشیش سے کھایا اور اس پانی میں سے پیا۔ اس کے بعد غیب سے آواز دینے والے نے مجھے آواز دی میں نے آواز سنی مگر آواز دینے والے شخص کو نہیں دیکھا (اس نے کہا) اے سری المغلس وہ خرچہ جس کے ذریعہ تو یہاں تک پہنچا تھا وہ کہاں سے آیا تھا۔

نفس پر کنٹرول:

۵۷۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن محمد صیرفی نے ان کو سعید بن عثمان خیاط نے پس اس نے ذکر کیا اس

(۵۷۸۱)..... (۱) فی ب (نکر) (۵۷۸۳)..... (۱) فی الأصل بدون فاء

حکایت کوالفاظ میں کمی زیادتی کے ساتھ اور آخر میں کہا ہے کہ اس نے میرے نفس کو میرے لئے توڑ دیا۔

۵۷۸۶:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن احمد بن جعفر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن داؤد دینوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ بن جلاد سے وہ کہتے ہیں میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو تیس سال تک مکے میں مقیم رہا مگر اس نے آب زمزم میں سے کچھ نہیں پیا سوائے اس کے جو اس کے ڈول اور رسی میں جذب ہوا ہوتا تھا اور کھانا اس نے کچھ بھی نہیں کھایا سوائے اس دودھ کے جو تھوڑا سا اس نے مصر میں دوہا تھا۔

۵۷۸۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابو محمد جریری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ تستری سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے طعام کے (حرام وحلال) پر نظر رکھے اس پر زہد بغیر دعویٰ کے داخل ہو جاتا ہے۔

یحییٰ بن معین کے چند اشعار:

۵۷۸۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو دعلج بن احمد سنجری نے ان کو احمد بن علی آباد نے ان کو ابو طاہر نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہا پرہیز گار انسان لگام چڑھایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ ارادہ کرے اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان نے ان کو داؤد بن رشید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے یحییٰ بن معین نے مال تو ایک دن ختم ہو جاتا ہے خواہ حلال ہو خواہ حرام ہو مگر اس کا گناہ کل قیامت تک باقی رہے گا متقی اور پرہیز گار صرف وہی نہیں ہے جو صرف دوسرے اللہ نہ بنائے بلکہ وہ ہے جس کا کھانا پینا پاک ہو۔ اور نیت صاف ہو اور ہاتھ کی کمائی پاک ہو اور اس کی کلام اچھی بات کرنے کے لئے ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے اپنے رب سے یہی ہدایات بتائی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام ہو۔

عبداللہ بن اکثم کے اشعار:

۵۷۸۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید موقر بن محمد بن جراح ادیب ہروی نے ان کو ابو اسحٰق احمد بن محمد بن سعید نے ان کو محمد بن عبدالکریم مروزی نے وہ کہتے ہیں کہ جب یحییٰ بن اکثم قضاء کے لئے قبیلے کے حاکم بنائے گئے۔ اور ان کے بھائی عبداللہ بن اکثم نے مرو سے لکھا اور وہ زاہد لوگوں میں سے تھا۔ شعر میں جن کا مفہوم یہ ہے۔

وہ ایک لقمہ جسے تم موٹے کوٹے ہوئے نمک کے ساتھ کھاتے ہو وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے اس کھجور سے جس کے اندر بھڑ بھری ہوئی ہوں۔ اور وہ ایک لقمہ جس کے اس کا مالک تیرے منہ کے قریب کرے مثل اس دانے کے ہے جو (پرندے پھانسنے کی پھانسی میں اٹکا ہوتا ہے) جو پرندوں کی گردن توڑ دیتی ہے۔

بنات حوا پر رونا لازم کر دیا گیا:

۵۷۹۰:......ہمیں خبر دی تھی ابو نصر قتادہ نے اور ابو بکر فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو یعلیٰ بن مسلم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب درخت سے کھایا جس سے منع کئے گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا جو کچھ تم نے کیا اس پر تمہیں کس چیز نے

(۵۷۸۴)......(۱) فی الأصل : (أبو الحسن)　(۲)......فی ب (عن)　(۳)...... سقط من (أ)
(۵۷۸۸)......(۱) سقط من أ　(۵۷۸۹)......(۱) سقط من (أ)

آمادہ کیا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عذر پیش کرتے ہوئے کہا اے میرے رب! اس معاملے کو میرے لئے حوا نے خوبصورت بنا کر پیش کیا تھا۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اس کو یہ سزا دوں گا کہ وہ حمل تکلیف کے ساتھ گذارے گی اور وضع حمل بھی تکلیف کے ساتھ کرے گی اور ہر مہینے دو مرتبہ خون آلود ہوگی حوا یہ سن کر زور سے رو پڑی تھی کہتے ہیں کہ رونا تیرے اوپر لازم ہو گیا ہے اور تیری بیٹیوں پر بھی۔ یہ روایت اسی طرح موقوف آئی ہے۔

اپنے ہاتھوں کی کمائی بہترین کمائی:

۵۷۹۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوصالح نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسین بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے اسی طرح یحییٰ بن سعید سے اس نے خالد بن معدان بن مقدام بن معدیکرب صاحب نبی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنے ہاتھوں کی کمائی سے زیادہ بہتر کوئی طعام کھائے۔ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سوا نہیں کھاتے تھے دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ صنعانی کی روایت میں صاحب نبی کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے، دوسرے طریقہ سے خالد بن معدان سے۔

۵۷۹۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو ابوعوانہ نے اعمش سے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے فرمایا: اے لڑکے! عصیدہ (ایک قسم کا حلوا) پکوایئے ہم سے تیل کی گرمی دور کیجئے۔

چار مفید خصلتیں:

۵۷۹۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن حبیب نے ان کو جعفر بن محمد بن یعنی ابن ہارون نے۔ مشہور حکیم علی بن مرہ طائی سے جن کی نوے برس کے قریب عمر تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اور آپ اپنی طب سے ہمیں مستفید فرمائیں۔

بولے چار خصلتوں سے آپ حفاظت کریں۔ میں نے کہا بتایئے۔ فرمایا کہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تم بیمار ہو جاؤ اور تمہارے گھر والے تمہارے اوپر شفقت کریں کہ آپ یہ کھالیجئے یہ پی لیجئے اگر تجھے کسی ایسی چیز کی خواہش ہو رہی ہو جو ان کی کہی ہوئی شئی سے مختلف ہے تو وہ کچھ کھالیجئے بے شک صحت آچکی ہے تیرے پاس۔ اور اگر تم کسی شئی کی خواہش نہ کرو تو ان کی بات پر توجہ نہ دو۔ کیونکہ اگر آپ بغیر بھوک کے صرف ان کے کہنے پر کھائیں گے تو تیرے جسم میں فائدے سے زیادہ نقصان ہوگا اور دوسری چیز یہ ہے کہ اگر تیری بیوی یا لونڈی ہو اس کے قریب بالکل نہ جانا صحبت کرنے کے لئے مگر جماع کی خواہش کے بعد۔ کیونکہ شدید خواہش کے بغیر اگر آپ صحبت کریں گے تو تیرے جسم میں نقصان ہوگا اور جب آپ اس سے صحبت کریں گے جماع کی خواہش کے مطابق تو یہ بمنزلے خواب میں احتلام کے ہوگا بہرحال تیسری چیز یہ ہے کہ جب تم بیمار ہو تو غسل کرنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ اس سے رکی ہوئی بیماری ہو سکتی ہے۔ اور صحت ہونے کے بعد غسل کرو وہ فائدے کی چیز ہے۔

چوتھی چیز یہ ہے ایک آدمی گھر میں گھستا ہے دروازے بند کرتا ہے پردہ ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ میں سونا چاہتا ہوں حالانکہ اسے نیند نہیں آ رہی

(۵۷۹۳)۔۔۔۔(۱) المقرم البعير المكرم لايحمل عليه و لا يذلل ولكن يكون للفحولة و كذا القرم. و منه قيل قوم و مقرم و القرم شدة الشهوة إلى اللحم

ہوتی مگر زبردستی سوتا ہے لہٰذا جب اٹھتا ہے تو پہلے سے بھی زیادہ بوجھل ہوتا ہے اگر وہ شخص نیند نہ کرے بلکہ خالی اونگھ لے تو ایسے ہو جائے گا جیسے رسی اور بندش سے نکل گیا ہے۔

حکمت کی تین اشیاء:

۵۷۹۳:…… مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی ہے حسن بن سفیان نے ان کو عمر بن کثیر بن دینار نے ان کو بقیہ نے ان کو ارطاۃ نے وہ کہتے ہیں بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے دربار میں اہل طب حکیم جمع ہوئے بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ معدہ کی سردار دواء کون سی ہے؟ ہر آدمی نے اپنا اپنا جواب دیا مگر ان میں ایک آدمی خاموش بیٹھا تھا جب سب فارغ ہو گئے تو بادشاہ نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اس نے کہا کہ سب نے ایسی چیزیں ذکر کی ہیں جو کچھ فائدہ ضرور دیتی ہیں۔ لیکن ان سب کا خلاصہ تین چیزیں ہیں کھانا کبھی نہ کھانا مگر بھوک کے بعد اور گوشت کبھی نہ کھانا مگر جب اچھی طرح گل کر پک جائے۔ لقمہ کبھی نہ نگلنا حتیٰ کہ تم اسے خوب چبالو اچھی طرح سے کہ معدہ پر مشقت نہیں ہوگی۔

چار ہزار کلمات کا خلاصہ:

۵۷۹۴:…… ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا عنبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن علی ذہلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عام کلام میں سے چار ہزار کلمات نکالے پھر چار ہزار کلمہ کا خلاصہ چار سو کلمہ میں نکالا۔ پھر چار کلمے میں سے میں نے چالیس کلمے نکالے پھر چالیس میں سے میں نے چار کلمے نکالے۔ پہلا ان میں سے یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ اختلاط نہ رکھو، دوسرا یہ ہے کہ معدے کو اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ اٹھواؤ۔ تیسرا یہ ہے کہ مال تمہیں دھوکہ نہ دے۔ چوتھا یہ کہ تجھے اتنا علم کافی ہے جس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جائے۔

جسم وصحت اور بیماری کا مدار معدہ پر ہے:

۵۷۹۵:…… ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق میدی نے ان کو سفیان بن ابجر نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ معدہ پورے جسم کے لئے حوض ہے اور رگیں اس میں نالیاں ہیں جو کچھ حوض میں صحت کے ساتھ اور درستگی کے ساتھ داخل ہوگا اور درستگی کے ساتھ اس میں سے نکلے گا۔ جو کچھ اس میں بیماری کے ساتھ داخل ہوگا بیماری کے ساتھ نکلے گا۔ اور اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی مروی ہے مگر ضعیف سند کے ساتھ۔

۵۷۹۶:…… ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن داؤد رزار نے بغداد میں ان کو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عبداللہ بن حسن حرانی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن جریج رہاوی نے ان کو زید بن ابوانیسہ نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معدہ بدن کے لئے حوض ہے اور رگیں اسی کی طرف جاتی ہیں جب معدہ صحیح ہوگا تو رگیں صحت کے ساتھ نکلیں گی جب معدہ خراب ہوگا تو رگیں بیماری کے ساتھ نکلیں گی۔

اس جہاں کے علاوہ دوسرا جہاں تلاش کرلو:

۵۷۹۷:…… ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری اسفرائنی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد امام مسجد ابوخلیفہ نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن بن سلام نے ان کو عمرو بن ابوخلیفہ نے ان کو خبر دی ہے ایک آدمی نے اہل بصرہ میں سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حسن

سے کہا اے ابوسعید! بے شک میں جب شکم سیر ہو جاتا ہوں تو میرا پیٹ مجھے تکلیف دیتا ہے اور جب میں بھوکا ہوتا ہوں تو بھی میرا پیٹ مجھے تکلیف دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ لہٰذا تم اس جہان کے علاوہ دوسرا جہاں تلاش کرلو۔

دعوت قبول کرنا:

۵۷۹۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں پایا عبداللہ بن معاذ سے اس نے اپنے والد سے اس نے شعبہ سے اس نے مزاحم بن زفر سے اس نے ربیع بن عبداللہ سے اس نے سنا ایک آدمی سے کہ اس نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ میرا ایک پڑوسی ہے وہ سود کھاتا ہے یا یوں کہا تھا کہ خبیث اور حرام کمائی کرتا ہے۔ اور بسا اوقات مجھے کھانے کے لئے بلاتا ہے کیا میں اس کی بات مانوں یعنی دعوت قبول کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔

شیخ نے فرمایا: یہ بات اباحت اور جواز پر مبنی ہے۔ اس لئے کہ دعوت قبول کرنے والا یہ نہیں جانتا کہ جس نے اس کو کھلایا ہے وہ اس کی حلال کمائی سے ہے یا حرام کمائی سے اور دعوت قبول کرنا حق ہے۔

۵۷۹۹:..... ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابویعلیٰ بن عبید نے ان کو مسعر نے ان کو جواب تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ کے پاس آیا یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس۔ اور کہنے لگا کہ میرا ایک پڑوسی ہے میں اس کی کوئی کمائی کوئی شئی نہیں جانتا سوائے خبیث اور حرام کے اور وہ مجھے بلاتا رہتا ہے میں اس کے پاس جانے سے گریز کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ مجھے اس کے پاس نہ جانا پڑے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس کے پاس جایئے اور دعوت بھی قبول کیجئے۔ سوائے اس کے نہیں کہ اس کا گناہ اور بوجھ اسی پر ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ جواب التیمی میں بحث ہے اور غور ہے۔ میں نہیں جانتا کیا انہوں نے ان کے قول کو محفوظ کیا ہے؟ یہ قول کہ میں اس کے لئے کسی شئی کو نہیں جانتا مگر حرام۔ اس کے بعد بھی ہوگی اس کے لئے کوئی حلال شئی۔ جس کو وہ اس کے ساتھ نہیں جانتے ہوں گے۔ اور کبھی وہ کھانا خریدیں گے جس کھانے پر وہ ان کو دعوت دیں گے۔ اپنے ذمے میں لہٰذا وہ کھانا حلال ہوگا۔ اگر اس کو حلال کر لیتے اس کو ترک اجابت میں تو اچھا ہوتا۔

۵۸۰۰:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زائدہ نے ان کو منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک سردار یا سمجھدار آدمی تھے وہ حج کے زمانے میں مجمعوں میں نکل جاتے تھے۔ کہا کہ اس وقت یہ سردار لوگ فحش گوئی بھی کرتے تھے کہتے تھے کہ وہ جب آئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بلایا۔ محلے میں سے اور انہوں نے مجھے بھی بلایا۔ مگر میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اس کے پاس نہ جاؤں۔ کہتے ہیں میں ابراہیم کو ملا اور میں نے انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شیطان تیرے دل میں عداوت اور بغض ڈال رہا ہے۔ (یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے) عامل اور نمائندے آتے تھے اور لوگوں کو بلاتے تھے اور لوگوں کو نکالتے تھے۔

شیخ کہتے ہیں کہ یہ بات اس لئے ہے کہ احتمال ہے کہ ان کے لئے حلال موجود ہو اور انہوں نے اس کو حلال میں سے دیا ہو جب رک جائیں گے تو یہ رک جانا ان کے دل میں عداوت واقع کرے گا اور رعایا کو والی کے ساتھ عداوت کرنے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اگر ان کی دشمنی سے امن ہو تو پھر ان کے طعام وکھانے سے پرہیز کرلیں تحقیق یہ کام اہل تقویٰ کی ایک جماعت نے کیا ہے و باللہ التوفیق۔

(۵۷۹۹) (۱) فی ب (ھل حفظ) (۵۸۰۰)..... (۱) فی ب (العمال)

۵۸۰۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو مسلم نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو سمی نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو اس کے ہاں سے کھانا کھائے اور پوچھے نہیں اور اس کے ہاں پیئے مگر اس سے مت پوچھے۔

شیخ فرماتے ہیں:

۵۸۰۲:.....اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے ابن عجلان سے اس نے سعید سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت فرماتے ہیں کہ اگر یہ صحیح ہو تو اس لئے کہ ظاہر ہے مسلمان اس کو حلال ہی کھلائے گا اور حلال ہی پلائے گا۔ جو اس کے نزدیک حلال موجود ہوگا۔

۵۸۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مطلب شیبانی نے کوفے میں ان کو عبداللہ بن سعید بن یحییٰ قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن بن عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا فاسقوں کے طعام کی دعوت قبول کرنے سے۔

چوتھی فصل:.....کھانے اور پینے کے آداب اور کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا

۵۸۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد بن محمد بن علی روذ باری نے مقام طوس میں۔ ان کو ابوبکر محمد بن بکر بن عبدالرزاق نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو قیس نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو زاذان نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا۔ بے شک کھانے کی برکت اس سے پہلے وضو کرنا ہے (وضو سے مراد ہاتھ دھونا) میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: بے شک کھانے کی برکت وضو کرنا ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ روایت قوی نہیں ہے۔ سفیان کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو مکروہ کہتے تھے۔ احمد فرماتے ہیں کہ اسی لئے مالک بن انس رحمہ اللہ (امام مالک) نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔

۵۸۰۵:.....اس میں جو ہمیں دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضل بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب سے وہ کہتے ہیں کہ امیروں میں سے کسی امیر نے امام مالک کو ناشتہ کی دعوت دی کہتے ہیں کہ جب پانی کا ڈونگا اور تھال (ہاتھ دھونے کے لئے) ان کے قریب کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں آئندہ آپ کے ناشتے کی دعوت قبول نہیں کروں گا۔ اس نے پوچھا کہ کیوں؟ انہوں نے کہا اس لئے کہ کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھونا بدعت ہے۔

کہا ہے احمد نے کہ ہمارے صاحب شافعی نے بھی اس کے ترک کرنے کو مستحب کہا ہے اور انہوں نے درج ذیل حدیث سے حجت پکڑی ہے۔

۵۸۰۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے کہ انہوں نے سنا سعید بن حویرث سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

(۱).....وفی المخطوطة سفیان بن أبی عیینة

(۵۸۰۴).....أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۳۷۶۱)

وأخرجه الترمذی فی الأطعمة وقال: لاتعرفه إلا من حدیث قیس وقیس ضعیف فی الحدیث

تھے آپ بیت الخلاء گئے آپ واپس آئے تو کھانا لایا جا چکا تھا آپ کھانے کے لئے بیٹھنے لگے تو کسی نے پوچھا کیا آپ وضو نہیں کریں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے نماز نہیں پڑھنی کہ میں وضو کروں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے (وضو سے مراد ہاتھ دھونا لیا گیا ہے۔)

ابوبکر ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا: آداب میں سے سب سے بہتر یہی ہے کہ وہ چیز لی جائے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو۔ انسان ہاتھ دھونے سے پہلے کھانا کھالے (یعنی ہاتھ بعد میں دھوئے) یہ بات میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے مگر یہ کہ اس نے نجاست یا کسی ناپاک چیز کو ہاتھ لگایا ہو (تو پھر پہلے ضرور دھولے۔)

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا گھر کی خیر و برکت کی زیادتی کا سبب:

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کثیر بن سلیمان سے روایت ہے کہ اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے گھر کی خیر و برکت کو زیادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ ہاتھ دھولے اس وقت جب اس کا صبح کا کھانا حاضر ہو اور جس وقت اٹھالیا جائے (یعنی پہلے بھی اور بعد میں بھی۔)

۵۸۰۷:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بکر بن سہل نے ان کو عبد اللہ بن صالح کا تب لیث نے ان کو کثیر نے اور یہ کوئی شئی نہیں ہے اور کثیر بن سلیم ایسی روایت لاتے ہیں جس کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

۵۸۰۸:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو سعید بن حویرث نے کہ انہوں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے قضاء حاجت کے بعد آئے اور کھانا پیش کیا گیا آپ نے کھانا کھایا اور پانی کو چھوا بھی نہیں۔

۵۸۰۹:......اور ہمیں خبر دی عمرو بن دینار نے ان کو سعید بن حویرث نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تو نے وضو کیوں نہ کیا؟ فرمایا میں نے نماز کا ارادہ نہیں کیا کہ میں وضو کروں، اور عمرو نے گمان کیا ہے کہ اس نے اسے سنا ہے سعید بن حویرث سے، مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن عباد بن جبلہ سے اس نے ابو عاصم سے۔

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا:

۵۸۱۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قضاء حاجت کی اور ان کے پاس کھانا لایا گیا ان سے پوچھا گیا اے امیر المؤمنین آپ ہاتھ نہیں دھوئیں گے؟ انہوں نے فرمایا میں نے صفائی بائیں ہاتھ سے کی ہے اور کھانا میں دائیں ہاتھ کے ساتھ کھاؤں گا بہر حال ہاتھ دھونا کھانے کے بعد ہے۔

۵۸۱۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے زہری سے اس نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اسے پہنچاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے اس حال میں رات گذاری کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی تھی پھر اسے کسی چیز نے کاٹ لیا تو وہ محض اپنے آپ کو ہی ملامت کرے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن عیینہ نے۔

(۵۸۰۶)......(۱) سقط من (أ)

(۵۸۰۹) ......(۱) في ب (قيل) (۲)......في الأصل (ابن)

۵۸۱۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے یہ کہ نافع بن یزید نے اس کو حدیث بیان کی ہے عقیل بن خالد سے اس نے ابن شہاب زہری سے اس نے عبید اللہ بن عبداللہ سے اس نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں جس نے رات اس حال میں گذاری کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی اور کوئی شئی لگی ہوئی تھی اور اس کو کوئی شئی پہنچی وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

اس کو اسی طرح روایت کیا ہے عقیل نے اسی اسناد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور موصول روایت کے اور معمر نے اس کی مخالفت کی ہے اس نے اس کو روایت کیا ہے (درج ذیل روایت میں۔)

۵۸۱۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اس کو محمد بن اسحاق صغانی نے اور عباس دوری نے دونوں نے کہا کہ ان کو عفان بن مسلم نے۔

۵۸۱۴:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے وہیب نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رات اس حال میں گذاری کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چکنی چیز لگی ہوئی تھی پھر اس کو کوئی چیز پہنچ گئی (یعنی چیز نے کاٹ لیا) وہ اپنے آپ کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے وہیب نے معمر سے بطور مرسل روایت کے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے سوا اور اس کو روایت کیا ہے سفیان بن حسین نے زہری سے۔ اور اس پر اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ زہری سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس نے سالم سے اس نے ان کے والد سے۔ اور یہ کوئی شئی نہیں ہے۔ اور دوسرے طریق سے روایت کی گئی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جیسے درجہ ذیل ہے۔

۵۸۱۵:......ہیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی شیبانی نے ان کو احمد بن حازم نے ابوغرزہ سے ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے ان کو زہیر بن ابی صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی (مذکور کی) مثل اور اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو روح بن قاسم نے اور حماد بن سلمہ نے اور خالد بن عبداللہ نے ان کو سہیل نے اور اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل نے بطور موقوف روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے ابوہمام دلال نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۵۸۱۶:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوہمام دلالی نے ان کو سفیان نے پس اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے منصور بن ابوالاسود نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی مثل۔

۵۸۱۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوجعفر محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو محمد بن جعفر مدائنی نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روزباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن جعفر مدائنی نے ان کو منصور بن ابی الاسود نے ان کو اعمش نے پھر اس مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوامیہ نے ان کو سلیمان بن عبداللہ رقی نے ان

کو عبداللہ بن عمر نے ان کو عبدالکریم نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی اور ایک آدمی سے آپ نے گوشت کی بو محسوس کی، جب واپس لوٹے تو فرمایا کیا تم نے اپنے آپ سے گوشت کی بو کو نہیں دھویا۔

۵۸۱۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو محمد بن سلیمان بن کعب نے ان کو ابو عمرو صباح معلم نے ان کو عیسیٰ بن شعیب نے ان کو ابوالفضل مستملی نے ان کو عمار بن ابو عمار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اٹھایا کرو تھال (ہاتھ دھونے کا) یہاں تک کہ پھر ادیا جائے (سب پر) سب کیا کرو ہاتھ دھونے کے عمل کو، جوڑ کر رکھے گا اللہ تعالیٰ تمہاری جماعت اور اتفاق کو۔ اس اسناد میں بعض مجہول راوی ہیں اور اس کا مفہوم دوسری ضعیف روایت میں بھی مروی ہے۔

۵۸۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے خلف بن محمد بخاری نے ان کو سہیل بن شاذویہ نے ان کو حلوان بن سمرہ نے بطور املاء کے ان کو عصام بن مقاتل بن مقاتل نحوی نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوداؤد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تھال (تشلے پلیٹ) استعمال کرو (یعنی ہاتھ دھلانے کے لئے) اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

امام احمد نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول: اترعوا اس سے مراد ہے املؤو یعنی ان کو بھرلو اور ایک روایت ہے عمر بن عبدالعزیز سے۔

۵۸۲۱:......جیسے ہمیں اس کی حدیث بیان کی ہے ابو محمد حسن بن احمد حافظ نے ان کو قاضی ابوعاصم محمد بن علی بن محمد بن یعقوب بلخی نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد بن احمد فراء نے ان کو ابوبکر محمد بن محمد بن خطاب نے ان کو ابوجعفر محمد بن موسیٰ بن شداد نے ان کو وکیع نے ان کو خارجہ بن مصعب نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے واسط میں مقرر اپنے عامل کی طرف لکھا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آدمی ایک تشلے میں (ہاتھ دھوتا ہے) پھر وہ کہتا ہے اور اس پانی کو گرادیا جاتا ہے۔ بے شک یہ عجمیوں کی عادت ہے۔ تم سب اسی میں ہاتھ دھو۔ پس جیسے بھر جائے تو گرادو۔

۵۸۲۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو بشیر بن بشار مولیٰ حارثہ نے کہ سوید بن نعمان نے اس کو خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے۔ خیبر والے سال جب یہ لوگ مقام صہباء پر پہنچے یہ خیبر کے قریب ایک جگہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد آپ نے کھانے کا سامان منگوایا تو ستو کے سوا کچھ نہیں لایا گیا آپ نے حکم دیا تو اسے گھولا گیا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا ہم لوگوں نے بھی کھایا اس کے بعد آپ مغرب کے لئے اٹھے آپ نے کلی کی ہم سب نے بھی کلیاں کیں پھر آپ نے نماز پڑھائی مگر وضو نہیں کیا۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۵۸۲۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک اور ابن ملحان نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی اس کے بعد فرمایا کہ بے شک اس کی چکناہٹ ہوتی ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا یحییٰ بن بکیر سے۔

۵۸۲۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عیسیٰ بن میناء نے ان کو محمد بن

(۵۸۱۹)......(۱) فی ب (القسمانی)

جعفر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا تھا۔ اور کلی بھی نہیں کی تھی۔

ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور کلی نہیں کی اور نہ ہی وضو کیا اور نماز پڑھائی۔ ان دونوں حدیثوں میں جواز پر دلالت موجود ہے اور پہلی میں مستحب ہونے پر دلیل ہے۔

۵۸۲۵:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اس کے بعد آپ نے کپڑے کے ساتھ اپنا ہاتھ پونچھ لیا جو اس کے نیچے تھا۔ اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا واجب نہیں ہے۔

۵۸۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقریٔ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو یحییٰ ابن یعلی نے ان کو زائدہ بن قدامہ نے ان کو عبدالعزیز رفیع نے ان کو عکرمہ نے اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے دونوں نے کہا کہ ہم نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گذرتے اور ہنڈیا چڑھی ہوئی تھی آپ اس میں سے ایک گوشت والی ہڈی نکالتے اور کھاتے تھے پھر آپ نماز کی طرف چلے جاتے تھے نہ اسی سے آپ کلی کرتے تھے اور نہ ہی وضو کرتے تھے۔

۵۸۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو حمزہ بن سعید مازنی نے ابان بن عثمان سے کہ حضرت عثمان نے روٹی کھائی گوشت کے ساتھ۔ اس کے بعد انہوں نے کلی کر لی اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر انہوں نے وہ منہ پر پھیر لئے اس کے بعد نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

۵۸۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو طلق بن غنام نے ان کو محمد بن بشر بن بشیر اسلمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیعۃ الرضوان میں شریک تھے ان کے پاس کہیں سے کھاد کا پودا لایا گیا کہ ہاتھ دھوئیں گے آپ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ ان سے کہا گیا کہ بائیں ہاتھ سے بھی لیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا بے شک ہم لوگ خیر کو اپنے دائیں ہاتھوں سے ہی لیتے ہیں۔

فصل:.....کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۵۸۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یحییٰ بن حلف نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام ذکر کرے تو شیطان کہتا ہے نہ تمہاری رات گذارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے۔ (یعنی اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔) اور جب کوئی داخل ہو مگر اللہ کا ذکر نہ کرے دخول کے وقت تو شیطان اپنے شیطانوں سے کہتا ہے کہ تم نے رات گذارنے کی جگہ پالی ہے جب کھانے پر بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات گذارنے کی جگہ بھی پالی ہے اور رات کا کھانا بھی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن مثنیٰ سے اور اس نے ابوعاصم سے۔

(۵۸۲۸).....اخرجه المصنف من طريق ابي داود السجستاني (۳۷۶۵)

شیطان کا اس کھانے کو حلال سمجھ لینا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے:

۵۸۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے ان کو ابوحذیفہ نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوتے تھے کسی کھانے پر ہم لوگ کھانے پر ہاتھ نہیں رکھتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا کرتے اور ہاتھ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم کھانے پر موجود تھے اتنے میں ایک چھوٹی لڑکی بھاگی ہوئی آئی اور جلدی سے اس نے کھانے میں ہاتھ ڈال دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ بے شک شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھ لیتا ہے جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو۔ بے شک وہ اس لڑکی کے ساتھ آیا تھا تاکہ وہ اس کے ذریعے کھانے پر قادر ہوسکے میں نے اس بچی کا ہاتھ پکڑ لیا ہے اور وہ اس اعرابی کے ساتھ بھی آیا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے کھانے پر قادر ہوسکے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک اس کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ثوری نے اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے۔

۵۸۳۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگ کھانے پر آئے۔ راوی نے حدیث ذکر کی ہے مذکور کے مفہوم میں۔ اور جماعت یاد رکھنے کے لئے ایک سے زیادہ بہتر ہے۔

ایک دیہاتی کا واقعہ:

۵۸۳۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو بدیل عقیلی نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے ایک عورت سے جو انہیں میں سے تھی۔ اسے ام کلثوم کہا جاتا تھا وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کے ساتھ کھا رہے تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے کھا لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خبردار بے شک وہ اگر اللہ کا نام ذکر کرتا تو کھانا تمہیں کافی ہوجاتا جب تم میں سے کوئی کھائے اور بسم اللہ بھول جائے اسے چاہئے کہ یوں کہے بسم اللہ اولہ واخرہ.

اور ہم نے روایت کی ہے امیہ بن مخشی کی حدیث میں اس آدمی کے بارے میں جس نے کھانا کھایا تھا مگر بسم اللہ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سے صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا تھا تب اس نے کہا بسم اللہ اولہ واخرہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو ہنس پڑے اور فرمانے لگے:

شیطان اس کے ساتھ برابر کھانے میں شریک رہا اس نے جب اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس نے قے کر دی ہے۔ ہم نے اس کی اسناد کتاب الدعوات میں ذکر کی ہے۔

(۵۸۳۲)...... اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۰۲٦)

مؤمن اور کافر کے شیطانوں کا مکالمہ:

۵۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بے شک مؤمن کا شیطان کافر کے شیطان سے ملا (جو ساتھ ساتھ رہتے ہیں) تو کافر والے نے دیکھا کہ مؤمن والا پریشان ہے غبار آلود ہے مریل ہورہا ہے۔ کافر والے شیطان نے اس سے کہا ہلاک ہوجائے تجھے کیا ہوگیا ہے تو تو مر رہا ہے اس شیطان نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں اس کے ساتھ رہتے ہوئے کسی شئی تک نہیں پہنچ سکتا ہوں جب وہ کھانا کھاتا ہے تو بسم اللہ پڑھتا ہے۔ پیتا ہے تو بسم اللہ پڑھتا ہے سوتا ہے تو پڑھتا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میں اس کے کھانے میں سے کھاتا ہوں اور پینے میں سے پیتا ہوں اس کے بستر پر سوتا ہوں۔ لہٰذا اس کی تو نت پڑی ہوئی تھی اور یہ کمزور تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوسلمہ کو نصیحت:

۵۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو سلیمان بن احمد بن ایوب لخمی نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سلیمان بن بشر بن موسیٰ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن ابی سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کھانا کھارہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جائیے اے بیٹے اور بسم اللہ پڑھیے اور دائیں ہاتھ سے کھائیے اور اپنے قریب سے کھائیے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے ہی پایا سلیمان کے مجموعے میں سفیان ثوری کی حدیث میں۔

اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو سفیان بن عیینہ نے ہشام سے کہ کہا علی بن مدینی نے: سوائے اس کے نہیں کہ اس کو روایت کیا ہے اصحاب ہشام بن عروہ نے ہشام سے اس نے وہ ابووجزہ سے اس نے مزینہ کے ایک آدمی سے اس نے عمر بن ابی سلمہ سے۔

ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا برکت کا سبب:

۵۸۳۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو سعید بن عثمان اھوازی نے ان کو علی بن محمد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو وحشی بن حرب بن وحشی نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے یعنی وحشی بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگ کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ تم الگ الگ کھاتے ہو اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے طعام پر اکٹھے بیٹھا کرو اور بسم اللہ پڑھا کرو اللہ تمہارے لئے اس میں برکت دے گا۔

۵۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد بن نصر نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن یونس بغدادی نے مصر میں ان کو احمد بن حرب نے ان کو قاسم جرمی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو تمیم بن سلمہ نے فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے طعام پر بسم اللہ پڑھے وہ اپنی نعمت کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

مکمل طعام کے لئے چار باتوں کا اہتمام:

۵۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ طعام اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس میں چار باتیں ہوں اس پر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جب رکھا جائے اور اس پر الحمد للہ کہا جائے یعنی اللہ کا شکر ادا کیا

جائے جب کھانا اٹھایا جائے۔ اور اس میں زیادہ ہاتھ ہوں یعنی اجتماعی طور پر کھایا جائے اور وہ حلال کمائی سے تیار کیا جائے۔

یہ حدیث مروی ہے ضعیف اسناد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اسے اس کے ضعف کی وجہ سے نقل نہیں کیا اور وہ سنن سلمی میں ہے۔

سیدھے ہاتھ سے کھانا اور پینا:

۵۸۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابو یحییٰ زکریا بن یحییٰ مروزی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو ابو بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے دادا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھائے اسے چاہئے کہ وہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائے اور جب پیئے تو اسے چاہئے کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ پیئے بے شک شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے اور پیتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں ابو بکر بن ابی شیبہ سے اور دیگر نے سفیان سے۔

عبرت انگیز واقعہ:

۵۸۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ولید نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو شعبہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ایاس بن سلمہ بن رکوع نے ان کو ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے ایک آدمی کو بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا تو اس کو فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھایئے اس نے کہا کہ میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ راوی نے کہا کہ اس کے بعد وہ اپنے دائیں ہاتھ کو منہ کی طرف کبھی نہ اٹھا سکا۔

اور ابوالولید کی ایک روایت میں ہے کہ اس کا ہاتھ کبھی منہ تک اس کے بعد نہ پہنچ سکا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے عکرمہ بن عمار سے۔

وضو، کھانے اور استنجے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول:

۵۸۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عبد الوہاب نے ان کو سعید نے ان کو ابو معشر نے ان کو ابراہیم بن اسود بن یزید نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ ان کے وضو اور کھانے کے لئے مخصوص تھا۔ اور ان کا بایاں ہاتھ استنجے کے لئے تھا اور دیگر تکلیف کے امور کے لئے۔

۵۸۴۱:......ہمیں خبر دی عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو احمد بن محمد بن سہل صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو بکر بن اسود نے ان کو محمد بن ربیعہ نے ان کو نصر بن عربی نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ قرآن کی یہ آیت ولقد کرمنا بنی ادم کہ ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی ہے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ کھا سکتے ہیں۔

اپنے آگے سے کھانا:

۵۸۴۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے ابونعیم بن کیسان سے کہ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا اور آپ کے ساتھ آپ

کی زیرِ پرورش عمر بن ابی سلمہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا بسم اللہ پڑھئے اور اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائیے اور اپنے سامنے اور قریب سے کھائیے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے بطور مرسل روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے خالد بن مخلد سے اس نے وہب بن کیسان سے اس نے عمر بن ابی سلمہ سے۔اور اس کو روایت کیا ہے ولید بن کثیر نے وہب بن کیسان سے اس نے اس کو سنا عمر بن ابوسلمہ سے بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔

۵۸۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم علی بن محمد بن یعقوب ایادی نے بغداد میں ان کو منجاب ابوالقاسم طبری نے ان کو احمد بن یوسف بن خلاد نصیبی نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو خبر دی محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان کو وہب بن کیسان نے ان کو عمر بن ابی سلمہ نے کہ انہوں نے کہا میں نے ایک دن نبی کریم کے ساتھ کھانا کھایا میں گوشت کی بوٹیاں پیالے کے اردگرد سے لینے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب سے کھاؤ۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالعزیز بن عبداللہ سے اس نے محمد بن جعفر سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے حسن بن علی حلوائی اور ابوبکر بن ابی اسحاق سے ان کو سعید بن ابی مریم نے۔

برتن میں مختلف اشیاء ہوں تو کھانے کا حکم:

۵۸۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعثمان صابونی نے ان کو ابوسعید عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی نے ان کو یوسف بن عاصم نے ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے ان کو علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابوسوقہ المنقری ابوالہذیل نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عکراش نے ان کو ان کے والد عکراش بن ذویب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بھیجا بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کے صدقات دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں مدینے میں آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کو اونٹ پیش کئے گویا کہ وہ رطوبت کی وجہ سے زمین کی رگیں ہیں آپ نے فرمایا کہ کون جوان ہو تم؟ میں نے جواب دیا کہ عکراش بن ذویب ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوپر کی طرف اپنا نسب بیان کیجئے میں نے بتایا کہ ابن مرقوص بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید اور یہ صدقات بنی مرۃ بن عبید کے ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میری قوم کے اونٹ ہیں یہ صدقات میری قوم کے ہیں۔اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ ان جانوروں کو نشان صدقہ لگائے جائیں نشان لگانے کے آلے کے ساتھ اس کے بعد ان کو ان کے ساتھ ملا دیا جائے اس کے بعد آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ آپ نے پوچھا کہ کھانا ہے؟ ہمارے پاس ایک تھال کثیر ثرید اور گوشت والا لے آئیے (وہ لے آئیں) اور ہم لوگ کھانے لگے میں اس برتن کے کناروں سے ڈھونڈ ھنے لگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ میرے دائیں ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا اے عکراش ایک جگہ سے کھائیے۔ یہ ایک ہی کھانا ہے اس کے بعد ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں تازہ بھی سوکھی بھی عبیداللہ نے شک کیا ہے کہ مختلف قسم سے مراد تازہ اور خشک کھجوریں مراد ہیں؟ لہٰذا اب میں نے اپنے آگے سے کھجوریں کھانا شروع کیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پورے تھال میں گھوم رہا تھا لہٰذا آپ نے اب فرمایا اے عکراش جہاں سے تم چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی طرح کی کھجوریں نہیں ہیں۔ اس کے بعد ہمارے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس کے ساتھ دونوں ہاتھ دھوئے اور اس کے ساتھ دونوں ہتھیلیاں اور کلائیاں آپ نے پونچ لیں اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اس چیز سے جس کو آپ نے متغیر کیا ہے۔

(۵۸۴۴)......(۱) فی أ (سویہ) (۲) ...... فی أ (جرعوم) (۳) ...... فی ب (الودک)

۵۸۴۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق بن ابوایوب ضبعی نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو ابوالہذیل علاء بن عبدالملک بن ابوسویہ منقری نے ان کو عبیداللہ بن عکراش نے ان کو ابوعکراش بن ذویب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کے صدقات دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ میں آیا تو میں نے آپ کو مہاجرین وانصار کے مابین بیٹھے ہوئے پایا۔ اوراس نے حدیث ذکر کی سوااس کے کہ انہوں نے فرمایا: زیادہ سرید اور زیادہ بوٹیوں والا۔ پس میں برتن کے کناروں سے ہاتھ مارنے لگا۔ اس راوی نے وضو میں لفظ و راسہ کا اضافہ کیا ہے۔

۵۸۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عبید بن قاسم نسیب سفیان ثوری نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے کھایا کرتے تھے۔ جب خشک کھجوریں لاتے تو پھر پورے برتن میں آپ کا ہاتھ گھومتا تھا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن صلت بن مسعود نے عبید سے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا ہاتھ برتن میں گھومتا تھا۔ اس روایت میں عبید متفرد ہے اور یحییٰ بن معین نے کذب کے ساتھ متہم کیا ہے۔

برتن کے کناروں سے کھانا اور بیچ سے نہ کھانا:

۵۸۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن محمد بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عثمان بن کثیر بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن یحصبی نے ان کو عبداللہ بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی ان دنوں غلہ کم ہوتا تھا آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا اس بکری کا گوشت پکا لو اور آٹا دیکھو جو کچھ ہے پکا دو اور اس کا ثرید بنا دو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا کھلانے کا ایک بڑا قصعہ اور برتن تھا جسے غراء یا غرا کہتے تھے اسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔ آپ نے جب صبح کی اور چاشت کی نماز پڑھ لی تو وہ قصعہ اور برتن لایا گیا سب لوگ اس برتن کے گرد مل کر بیٹھ گئے لوگ جب زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھے یعنی دونوں گھٹنے نیچے ڈال لئے۔ ایک دیہاتی نے کہا کہ یہ کون سا بیٹھنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے کریم وشریف بندہ بنایا ہے مجھے زبردستی کرنے والا سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ اس برتن کے کناروں کناروں سے کھاؤ اور اس کے بیچ کی چوٹی کو چھوڑ دو اس میں برکت ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا: کھاؤ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تمہارے اوپر ضرور فارس اور روم کی سرزمین فتح ہوگی یہاں تک کہ غلہ اناج کھانا کثیر مقدار میں ہوگا مگر اس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا جائے گا۔

تین انگلیوں کے ساتھ کھانا اور فارغ ہونے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا:

۵۸۴۸:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعید نے ان کو ابی بن کعب بن مالک نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور ان کو چاٹ لینے سے پہلے پونچھتے اور صاف نہیں کرتے تھے۔ اس کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے ابومعاویہ سے روایت کیا ہے۔

۵۸۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر

کیا ہے ابن جریج سے اس نے عبید اللہ بن یزید سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عشاء کا کھانا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھاتے تھے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے۔

لقمہ جب گر جائے اسے اٹھا لینا اور پیالے یا برتن کو صاف کرنا، انگلیوں کو چاٹنے کے بعد رومال سے صاف کرنا:

۵۸۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عیاش بن محمد نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے کسی ایک کا لقمہ گر جائے تو اس کے اوپر جو کچھ لگا ہو اس کو صاف کر دے اور اس کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

۵۸۵۱:...... اور اسی اسناد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اس کو چاہئے کہ اپنی انگلیوں کو چوس لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ تمہارے کون سے کھانے کے ذرے میں برکت ہے۔

۵۸۵۲:...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صاغانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے پھر اس نے دونوں حدیثوں کو اسی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے: بے شک شیطان تمہارے ایک انسان کے پاس آتا ہے اس کے ہر حال میں یہاں تک کہ اس کے کھانے کے وقت بھی جب شیطان تمہارے کسی ایک کا لقمہ گرادے اسے چاہئے کہ اس پر جو کچھ لگ جائے اسے صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے جب فارغ ہو جائے تو انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے ذرے میں برکت ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عثمان بن ابی شیبہ سے۔

۵۸۵۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن احمد بن اسماعیل (اسماعیل) طابرانی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور طوسی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی ابوزبیر نے انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف نہ کرے جب تک اس کو چاٹ نہ لے۔ کیونکہ کوئی آدمی یہ نہیں جانتا کہ اسکے کھانے کے کون سے ذرے میں اس کے لئے برکت دے دی جائے گی۔ اور شیطان لوگوں کے لئے گھات میں رہتا ہے ہر شئی کے وقت حتیٰ کہ کھانے کے وقت، اور پیالے کو یا برتن کو نہ اٹھائے یہاں تک کہ اسکو صاف کر لے یا چاٹ لے بے شک طعام کے آخر میں برکت ہوتی ہے۔

۵۸۵۵:...... اور اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے اور اس کا لقمہ گر جائے اس کو چاہئے کہ اس کو صاف کر دے جو اس میں سے مشکوک ہو اس کے بعد اس کو کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے بے شک آدمی یہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں اس کے لئے برکت دی جائے گی۔

ثوری نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف نہ کرے حتیٰ کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے سفیان سے جو کہ اس مذکور سے زیادہ تام ہے اور فرمایا کہ حتیٰ کہ اس کو چاٹ لے یا چٹوا لے اور اسی طرح یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اگر یہ شک اس کی طرف سے نہ ہوتا۔ تو دونوں محفوظ ہیں۔ سوا اس کے نہیں کہ ارادہ کیا ہے کہ لڑکے کو یا لڑکی کو چٹوا دے یا اس کو جس کو سمجھے کہ وہ کراہیت نہیں کرے گا ان میں سے جس کے منہ کو چھونا اس کے لئے حلال ہو اور احتمال ہے کہ انگلیوں کو چاٹنے سے مراد منہ مراد ہو تو پھر چاٹ لے کہ معنی میں ہوگا۔ اور تمام اخبار اس پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ چاٹنا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہے واللہ اعلم۔

۵۸۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو چاٹنے) اور پیالے کو صاف کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ بے شک تم نہیں جانتے کہ کون سے کھانے میں برکت ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر سے اس نے سفیان سے۔

۵۸۵۸:...... ہم نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ سے اس نے ثابت سے اس نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے تھے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے اس کو صاف کر کے کھائے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہم لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ہم پیالہ اور برتن صاف کریں۔ کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

۵۸۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے اس نے اس کو ذکر کیا اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حماد کی حدیث سے۔

۵۸۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو نصر بن علی نے ان کو معلیٰ بن راشد نے ان کو میری دادی اور عاصم نے اور وہ کیسان بن سلمہ ہذلی کی ام ولدہ تھی کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں نبشۃ الخیر آئے اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جو شخص پیالہ وغیرہ برتن میں کھائے پھر اس کو چاٹ لے یعنی ہاتھ سے صاف کر لے اس کے لئے وہ پیالہ دعاء استغفار کرتا ہے۔

اس کو ابوعیسیٰ نے روایت کیا ہے اپنی کتاب میں نصر بن علی سے۔

فصل:...... مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر کھانے وغیرہ میں کسی دوسرے آدمی کو کچھ نہ دے

۵۸۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو نے ان کو ابوالبختری نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ سلمان نے ایک آدمی کو بلایا کھانے پر۔ لہٰذا کوئی مسکین بھی آ گیا اس آدمی نے مسکین کو بھی ایک ٹکڑا دے دیا سلمان نے ان سے کہا کہ آپ اس ٹکڑے کو واپس وہاں رکھ دیجئے جہاں سے آپ نے اس کو لیا ہے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ گناہ تجھ پر ہو اور اجر تیرے غیر کے لئے ہم نے تمہیں اس لئے بلایا تھا تا کہ تم خود کھاؤ (دوسرے کو کھلانے کے لئے نہیں۔)

۵۸۶۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عمرو بن محمد عنقری نے ان کو اسرائیل نے ان کو زبرقان نے ان کو ضحاک نے انہوں نے فرمایا کہ جب تم دوسرے کے کھانے پر ہو اور کوئی سائل آجائے تو اس کو اس میں سے کوئی شئی نہ دینا۔

فصل:......مہمان اگر مہمان نواز کی دی ہوئی چیز میں سے کسی ایسے شخص کو کچھ دے جو اس کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو

۵۸۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صاغانی نے ان کو ابونصر نے ان کو سلمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی دعوت کی وہ گیا اور میں بھی ساتھ چلا گیا کہتے ہیں کہ شوربا لایا گیا اس کے اندر لوکی کے ٹکڑے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے لوکی کے ٹکڑے کھانے لگے آپ کو وہ پسند تھے میں نے جب یہ دیکھا تو میں وہ ٹکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنے لگا میں نے اس میں سے کچھ نہ کھایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے ہمیشہ لوکی کو پسند کیا۔ سلمان نے کہا کہ میں نے سلیمان تیمی کو یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے کہا ہم تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس کبھی بھی لوکی کے موسم میں گئے بھی نہیں مگر ہم نے پایا تھا اس کو ان کے طعام میں۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے انس سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوکی پسند فرماتے:

۵۸۶۴:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک پر پڑھی اس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے کہ اس نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی حضرت انس کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا اس کھانے پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا گیا جس میں لوکی تھی اور بوٹیاں تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے اطراف سے لوکی کو تلاش کر رہے تھے اس دن کے بعد میں نے بھی اسے پسند کرنا شروع کر دیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اس نے مالک سے امام احمد نے کہا گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تلاش کر رہے تھے نظروں سے برتن کے کناروں سے پھر انس ان کے قریب کر رہے تھے حدیث اول کے مطابق۔ اور اس کھانے میں ان دونوں کے سوا اور کوئی بھی نہیں تھا۔ اور عبدالاعلیٰ بن اعین نے روایت کیا ہے۔ مگر میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں یحیٰی بن ابوکثیر سے اس نے عروہ سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب دستر خوان رکھ دیا جائے تو آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنے آگے سے کھائے اور اپنے ساتھی کے آگے سے نہ کھائے پیالے وغیرہ برتن کے بیچ اور چوٹی سے نہ کھائے اس لئے کہ برکت اوپر سے ہی آتی ہے کوئی آدمی دستر خوان اٹھائے جانے سے پہلے بھی نہ اٹھے اور اگرچہ وہ سیر ہو جائے تب

(۵۸۶۱)......(۱) فی ب (ما رغبتک)

بھی کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے یہاں تک کہ سب لوگ بس کر جائیں اور اگر ایسا نہیں کرے گا تو وہ اپنے ساتھی کو شرمندہ کر دے گا لہٰذا وہ بھی کھانے سے ہاتھ کھینچ لے گا ممکن ہے کہ اس کو ابھی کھانے کی حاجت ہو۔

۵۸۶۵:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو عبدالاعلیٰ بن اعین نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

فصل:.....کھانا جو پیش کیا جائے اس میں کوئی شخص عیب نہ نکالے

۵۸۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابویحییٰ مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کھانے میں عیب نکالتے نہیں دیکھا عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ کو بھوک ہوتی تو اسے کھالیتے اگر اس کھانے کی خواہش نہ ہوتی تو خاموش رہتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوکریب وغیرہ سے۔اس نے ابومعاویہ سے۔

۵۸۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن دھقان نے کوفے میں۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن رحیم نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بتائی ہے ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے کہتے ہیں کہ میں نے گمان کیا ہے کہ ابوحازم نے اس کو ذکر کیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کا عیب نہیں نکالا اگر اس کی خواہش ہوئی تو کھالیا ورنہ چھوڑ دیا۔بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی وجوہ سے اعمش سے اس نے ابوحازم سے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ عیب نکالنا اس وقت برا ہے جب نفس کھانے کو برا کہے اور بہر حال اگر اس کے بنانے والے کے بنانے میں عیب نکالے اس کی کوتاہی کی اس کو نشاندہی کرنے کے لئے تو اس کو اس کی طرف سے محفوظ کیا جائے گا اور اس کو سکھانے کے لئے تو برا نہیں ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے کھانے کو برا کہنا نہیں ہے بلکہ بنانے والے کی اصلاح مقصود ہے۔لہٰذا یہ مکروہ نہیں ہے اور اس میں حرج نہیں ہے۔ امام احمد نے فرمایا۔

۵۸۶۸:.....ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا کہ کھانوں میں سے ایک کھانا ایسا ہے جس سے میں گریز کرتا ہوں یا حرج سمجھتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے دل میں کوئی شے نہ کھٹکے جس میں آپ نصرانیت کی تابعداری کریں۔

روٹی کا اکرام:

۵۸۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو ابوالعباس فضل بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن قبیصہ اسفرائنی نے ان کو بشر بن مبارک عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ولیمہ میں گیا وہاں پر غالب بن قطان بھی تھے دستر خوان لگایا گیا لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے اس نے کہا کیا ہوا تمہیں حتیٰ کہ آجائے۔غالب نے کہا مجھے حدیث بیان کی تھی کریمہ بنت ہشام طائیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کا اکرام کرو۔فرمایا کہ روٹی کے اکرام میں سے یہ بات

(۵۸۶۸).....(۱) فی ب (جاھلیة)

ہے کہ سالن کا انتظار نہ کیا جائے۔

۵۸۷۰:......اس کو روایت کیا ہے محمد بن محمد بن مرزوق باہلی نے ان کو بشر بن مبارک راسبی نے انہوں نے کہا کہ کریمہ بنت ہمام طائیہ نے کہ لوگ سالن کا انتظار کرتے ہیں۔

۵۸۷۱:......ہمیں خبر دی ابوحسان محمد بن احمد بن محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوسہل محمد بن سلیمان حنفی نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو محمد بن محمد نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا کریمہ مگر اس کا نسب ذکر نہیں کیا۔

بہترین سالن:

۵۸۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحق سراج نے ان کو محمد بن طریف نے ان کو ابراہیم بن عبید نے۔''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن جعفر بن جمویہ جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو ابوعبدالرحمن قرشی نے ان کو ابراہیم بن عیینہ نے ان کو ابوطالب قاضی نے ان کو محارب بن دثار نے ان کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر سالن سرکہ ہے کسی آدمی کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے اور دی جائے اور وہ اس کو کم سمجھے یا ناپسند کرے۔ یہ ابن عبدان کی روایت کے الفاظ ہیں اور ابن بشران نے سرکہ کا ذکر نہیں کیا۔

فصل:......کھجور کھانا

۵۸۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حسین قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو جبلہ بن سحیم نے وہ کہتے ہیں کہ ایک سال ہمیں قحط سالی پہنچی ابن زبیر کی حکومت میں لہٰذا ہمیں کھجوریں کھانے کو دی گئیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر ہمارے پاس سے گذرتے تھے اور ہم کھجوریں کھا رہے ہوتے تھے تو وہ فرماتے تھے دو دو مت کھاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈبل ڈبل کھانے سے منع کیا تھا۔ پھر وہ کہتے ہاں مگر یہ جائز ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی سے اجازت مانگے۔ شعبہ نے کہا کہ اجازت کی بات ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے آدم سے اور مسلم نے کسی دوسری وجوہ سے شعبہ سے۔

۵۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے عطا بن سائب سے اس نے ابوحخیش سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ کے پاس جب خشک کھجور یا عجوہ مدینے کی کھجور آتی تو ہم لوگ کھاتے تھے فرماتے تھے اے صفہ والو میں دو دو کھا رہا ہوں تم لوگ بھی دو دو کھاؤ۔

میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا ہے ابوحخیش سے اور اس کو روایت کیا ہے جریر نے عطا بن سائب سے اس نے شعبی سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۵۸۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن محمد دیبلی نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو محمد بن عبداللہ سلمہ قعنبی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمن نے ان کو عامر بن سعد بن ابووقاص نے اپنے والد سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جوشخص سات کھجوریں کھالے وہ کھجوریں جو مدینے کی دو پہاڑوں یا دو کناروں کے درمیان ہیں جب صبح کرے اس کو کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گی شام تک۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔

۵۸۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا ابو عبدالرحمن نے ان کو ابو معمر نے اور عبداللہ بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن سکن رقاشی نے ان کو عقبہ بن عبداللہ رفاعی نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا:

تمہاری بہترین کھجور برنی ہے جو کہ بیماری کو دور کرتی ہے اور اس میں کوئی بھی بیماری نہیں ہے۔

۵۸۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمار بن ابی عمار نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس تازہ کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور فرمایا: یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔

کھجور کی گٹھلی پھینکنے کا طریقہ

۵۸۷۸:..... اور اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوداؤد سے اس نے شعبہ سے اس نے یزید بن خمیر سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبداللہ بن بشر سلمی سے اس نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری امی نے ان کے لئے کپڑا بچھایا حضور اس پر بیٹھ گئے اور پھر وہ ان کے پاس کھجوریں لائیں آپ کھانے لگے اور گٹھلیاں یوں پھینکنے لگے۔ ابوداؤد نے کہا کہ اس طرح اشارہ کیا شہادت کی اور بیچ کی انگلی کے ساتھ۔ جیسے گٹھلی انگلی پر رکھ کر پھینکی جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے پانی مانگا اور پیا اس کے بعد اس کو پلایا جو آپ کی دائیں طرف تھا۔ میری امی نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے حق میں دعا فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ تو برکت عطا فرما اس میں جو تو نے ان کو رزق دیا ہے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے کئی وجوہ سے شعبہ سے۔

۵۸۷۹:..... کہا ابن ابی عدی نے ان کو شعبہ نے اس حدیث میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس سے گذرے آپ سفید خچر پر سوار تھے میرے والد نے اس کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نیچے اتر یئے میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے ان کے والد نے ان کے پاس گھی خرما اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ پیش کیا سب نے کھایا اس کے بعد وہ ان کے پاس سوکھی کھجوریں لائے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے وہ کھائیں اور گٹھلی ایسے پھینکنے لگے۔

شعبہ نے سبابہ اور درمیانی انگلی ملائی اور گٹھلی ان کی پشت پر رکھی اور اس کو پلٹا اس طرح کہ اس کے ساتھ گٹھلی پھینکی۔ اس کے بعد وہ پانی لائے اور آپ نے پانی پیا۔ اس کے بعد اس کو دیا جو دائیں طرف تھا اور دعا فرمائی: اے اللہ ان کے لئے برکت دے جو جو ان کو آپ نے رزق دیا ہے اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

۵۸۸۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو ابن ابی عدی نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

(۵۸۷۵)..... (۱) فی أ (الدیلمی) (۵۸۷۶)..... (☆) : مابین المعکوفتین من الکنز العمال (۲۸۱۹۲)

(۵۸۷۷)..... أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۷۴۹)

(۵۸۷۸)..... (۱) فی الأصل (فوضع) والحدیث أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۲۷۹)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۵۸۸۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن بیاضی نے بغداد میں ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن [illegible] ۔۔۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان دونوں [illegible] حسن بن علی بن محمد بن عفان نے ان کو زید بن حباب عکلی نے ان کو یعقوب بن محمد بن طحلا مدنی نے ان کو [illegible] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ [illegible] بھوکے ہوتے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلم سے اس نے یعقوب سے۔

۵۸۸۲:...... ہم نے روایت کی ہے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر سوکھی کھجور رکھ کر فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے۔

۵۸۸۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو محمد بن حسین انماطی نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو جبلہ بن سحیم نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ کھجور کو چیرا جائے اس سے جو کچھ اس میں ہے۔

۵۸۸۴:...... اور اس کو بھی روایت کیا ہے داؤد بن زبرقان نے اپنے چچا ابو حفص کندی سے اس نے حبیب بن ابو ثابت سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا ہم لوگوں کو روزانہ تیل لگانے سے مگر کبھی کبھی اور کھجور کے دو دانے ملا کر کھانے سے یا اس میں جو کچھ ہے اس کو چیرنے سے۔

۵۸۸۵:...... ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن علویہ قطان نے ان کو اسماعیل بن عیسیٰ نے ان کو داؤد [illegible] پس اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔

پرانی کھجوروں سے صحیح و خراب کو جدا کرنا:

۵۸۸۶:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عمرو بن جبلہ نے ان کو سلم بن قتیبہ نے ان کو ہمام نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجور لائی گئی آپ نے اس کو چیک کر کے اس میں سے کیڑا اور خراب کھجور نکال دی۔ (جس میں کیڑا آ یا یا کوئی اور خرابی تھی۔)

۵۸۸۷:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو ہمام نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لائی جاتی تھیں اس میں کیڑا وغیرہ ہوتا (تو آپ اس کو نکال دیتے) پھر اسی مذکورہ حدیث کا مفہوم ذکر کیا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث مرسل ہونے کے باوجود قیس بن ربیع اور داؤد بن زبرقان کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو پھر اول سے مراد وہ ہے جو نئی ہو۔

۵۸۸۸:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو احمد بن داؤد سمنانی نے ان کو سعید بن حفص حرانی نے ان کو زید نے

(۵۸۸۱)　(۱) فی ب (الساجی)　(۲)... فی الأصل (العنکی)

(۵۸۸۶)　..اخرجه المصنف من طریق ابی داود (۵۸۸۶)

ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے اور ہم لوگ ڈھال پر کھجوریں رکھ کر کھا رہے تھے ہم نے کہا تشریف لائیے آپ یا رسول اللہ جابر کہتے ہیں کہ حضور ہمارے پاس آئے اور ہمارے ساتھ کھائیں۔

۵۸۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو ہشام بن عبدالملک نے ان کو ابوالولید طیالسی۔ نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ایک دن آپ کے گھر میں۔ میں نے آپ کو دیکھا آپ کھجور کی گری کھا رہے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ابوالولید سے۔

۵۸۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید بن دینار نے ان کو یحیٰی بن زکریا بن یحیٰی بن حمویہ نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کھجور کی گٹھلیاں کھجوروں کے ساتھ پلیٹ میں رکھی جائیں۔

گوشت کھانا...... بہترین گوشت پیٹھ کا گوشت:

۵۸۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو مسعر نے ان کو ایک آدمی نے قبیلہ فہم سے وہ کہتا ہے کہ میں نے سنا عبداللہ بن جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ بہترین گوشت یا کہا تھا پاکیزہ ترین گوشت پیٹھ کا گوشت ہوتا ہے۔عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت دیا کرتے تھے۔

۵۸۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو یحیٰی بن سعید قطان نے ان کو مسعر نے ان کو بنوفہم کے ایک شیخ نے میرا گمان ہے کہ ان کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے اور میں اس کو حجازی گمان کرتا ہوں اس نے سنا تھا عبداللہ بن جعفر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن زبیر سے ان کے لئے اونٹ ذبح کیا گیا تھا یا جزور کہا تھا (لہاک) جوان بچہ اونٹ کا۔اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

''صاف ستھرا گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔''

۵۸۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اس شخص نے جو عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن زبیر کو مل چکے تھے اور ابن زبیر نے اونٹ ذبح کیا تھا عبداللہ بن جعفر کے لئے گوشت بنایا اور انہیں کھلایا۔ابن جعفر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے صاف ستھرا گوشت پیٹھ کا گوشت ہوتا ہے۔

۵۸۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کی خواہش ہوئی۔میرا گمان ہے کہ عروہ نے کہا کہ آپ نے ایک خاتون کے پاس بندہ بھیجا۔اور فرمایا کہ ہمارے پاس صرف ایک عناق بھیڑ کا بچہ رہ گیا ہے۔مجھے شرم آتی ہے کہ میں آپ کے لئے صرف وہی ہدیہ کروں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: کیا وہ خیرات کے زیادہ قریب اور تکلیف سے زیادہ بعید نہیں ہے۔اسی طرح یہ مرسل روایت آئی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کا بچہ ذبح کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے لئے دعا:

۵۸۹۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن عمر بن علی بن مقدم نے ان کو ابراہیم بن حبیب بن شہید بن قاسم عتکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن دینار نے ان کو جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حکم دیا خزیرہ بنانے کے لئے میں نے بنایا اس کے بعد کہا پھر میں اسے رسول اللہ کے پاس اٹھالایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے اے جابر! کیا یہ گوشت ہے میں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! بلکہ یہ خزیرہ ہے میرے والد نے مجھے حکم دیا ہے اور میں نے اسے تیار کیا ہے پھر مجھے انہوں نے کہا ہے میں آپ کے پاس لے کر آیا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ میں نے بتایا کہ مجھے انہوں نے کہا تھا کہ کیا یہ گوشت ہے؟ تو میرے والد نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کی خواہش ہو رہی ہوگی۔ میرے والد اٹھے اور انہوں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور اس کی کھال اتاری مجھے اس کو بھوننے کا حکم دیا اس کے بعد مجھے والد نے حکم دیا میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لے گیا۔ اس وقت آپ مجلس میں بیٹھے تھے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اے جابر! میں نے بتایا کہ میں واپس گیا تو میرے والد نے ایسے ایسے پوچھا میں نے آپ کے الفاظ بتائے کہ کیا یہ گوشت ہے تو میرے والد نے کہا شاید رسول اللہ کو گوشت کھانے کی خواہش ہو رہی ہے اس کے بعد میرے والد نے بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میں نے اسے بھونا ہے والد نے حکم دیا ہے میں اسے آپ کے پاس اٹھا کر لایا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دیتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ انصار کو جزائے خیر عطا کرے خصوصاً عبداللہ بن عمرو بن حازم کو اور سعید بن عبادہ کو۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب نے اپنے والد سے۔

احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ:

۵۸۹۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو الولید ہشام بن عبدالملک طیالسی نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو اسود بن قیس نے ان کو نبیح عنزی نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد کا قصہ ذکر کیا احد کے دن کا اور ان کے قرضوں کا قصہ ذکر کیا اور اس کے لئے رسول اللہ کی آمد کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے میں نے آپ کے لئے بستر اور تکیہ بچھا دیا آپ نے سر رکھا اور سو گئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام سے کہا یہ بھیڑ کا بچہ ذبح کر دو یہ موٹا تازہ (لیلہ ہے) اور جلدی کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کر اٹھنے سے پہلے تیار کر لے اور میں بھی تیرے ساتھ ہوں۔ کہتے ہیں کہ ہم اسی کام میں لگے رہے ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے کہ ہم اس سے فارغ ہو گئے۔ آپ جب اٹھے تو فرمایا۔

جابر میرے پاس وضو کا پانی لاؤ۔ کہتے ہیں کہ آپ ابھی تک وضو کر کے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ میں نے وہ بھونا ہوا بچہ لا کر آپ کے پاس رکھ دیا۔ حضور نے میری طرف خاص انداز سے دیکھا اور فرمانے لگے غالباً آپ نے گوشت کے بارے میں ہماری چاہت جان لی تھی۔ اچھا جائیے ابوبکر صدیق کو میرے پاس بلا کر لے آیئے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حواریوں کو بلایا سب آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابتدا کرتے ہوئے فرمایا کہ کھاؤ اللہ کے نام کے ساتھ۔ سب نے کھایا یہاں تک کہ سب نے پیٹ بھر لیا مگر ابھی تک بہت سارا گوشت باقی بچ گیا تھا۔

(۵۸۹۶)..... (۱) فی أ (ملیح)

یہودیوں کا گوشت میں زہر ملا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا:

۵۸۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زہیر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو سعد بن عیاض نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت میں سب سے زیادہ پسند اور مرغوب بکری کی نلی تھی۔ اور اسی میں آپ کو زہر ملا کر دی گئی تھی اور حضور یہ سمجھتے تھے کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا ہے۔

گوشت کو منہ سے کاٹ کر کھانا:

۵۸۹۸:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن ایوب بن سلمویہ نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو حسان بن حسان بصری نے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی زیاد نے ان کو سعید بن سلیمان نے دونوں نے کہا کہ کہا ابومعشر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گوشت کو چھری سے مت کھاؤ کیونکہ وہ عجمیوں کا عمل ہے بلکہ گوشت کو منہ کے ساتھ کاٹ کاٹ کر کھاؤ اس طرح گوشت آسانی کے ساتھ زیادہ کھایا جاتا ہے اور زیادہ ہضم ہوتا ہے۔

ابومعشر مدنی اس روایت میں متفرد ہے اور وہ قوی بھی نہیں ہے۔

گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا:

۵۸۹۹:..... بے شک ہم نے روایت کی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے ہاتھ میں بکری کے شانے کی ہڈی تھی آپ اس کے اوپر سے گوشت چھری کے ساتھ کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے اس شانے کی ہڈی کو رکھ دیا اور اس چھری کو بھی جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے نماز پڑھائی مگر وضو نہیں کیا۔

واضح رہے کہ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی دوسرا وضو ضروری ہوتا ہے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر وضو نہیں کیا تھا۔ یہی احناف کا مسلک ہے اور یہ حدیث ان کے مسلک کی دلیل ہے۔ کذا فی اعلاء السنن للعلامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

چونکہ یہ حدیث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مصنف کتاب کے موقع کے خلاف تھی اس لئے وہ اس کی تاویل فرماتے ہیں ملاحظہ کریں۔ فرماتے ہیں۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو یعنی حدیث ابومعشر تو پھر احتمال ہے کہ یہ ایسے گوشت کے بارے میں ہو جو اچھی طرح پکا نہیں ہوگا۔ اور دوسری حدیث ابومعشر اس گوشت کے بارے میں ہوگی جس کا کامل ضبح ہو چکا ہوگا اور علاوہ اس کے وہ زیادہ صاف ہوگا۔

۵۹۰۰:..... ہم نے روایت کی ہے عثمان بن ابی سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ کہا صفوان بن امیہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ہڈی سے گوشت اتار دیا تھا آپ نے فرمایا اے صفوان، میں نے کہا لبیک آپ نے فرمایا کہ گوشت کو منہ کے قریب کر اس سے خوب پیٹ بھرتا ہے اور خوب ہضم ہوتا ہے۔

۵۹۰۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو ربعی بن علیہ نے ان کو عبد الرحمن بن اسحاق نے ان کو عبد الرحمن بن معاویہ نے ان کو عثمان بن ابی سلیمان نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

تمام سالن کا سردار:

۵۹۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو مجاشعی ہشام بن سلیمان نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین سالن گوشت کا ہے اور وہ تمام سالن کا سردار ہے۔

۵۹۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن علی بن احمد عبادی نے ان کو ابو علی صواف نے ان کو محمد بن محمد مروزی نے ان کو سہل بن عباس نے ان کو مسعدہ بن یسع نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ گوشت گوشت سے درست ہوتا ہے جو شخص چالیس دن تک گوشت نہ کھائے اس کے (اخلاق برے ہو جاتے ہیں) دوسرا مفہوم ہے کہ اس کی خلقی اور پیدائشی ساختیں بگڑنے لگتی ہیں (یعنی صحت خراب ہونے لگتی ہے۔)

۵۹۰۴:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن سلمی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن محمد بن ہارون شافعی نے ان کو محمد بن زیاد بن قیس نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو عباس بن بکار نے ان کو ابو ہلال راسبی نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا و آخرت میں سردار سالن گوشت کا ہے اور دنیا آخرت میں تمام مشروبات کا سردار پانی ہے اور تمام روحوں اور خوشبو کی سردار دنیا آخرت میں مہند ہے۔ اس کو جماعت نے روایت کیا ہے ابو ہلال راسبی سے ابو ہلال محمد بن سلیم اس میں متفرد ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرغی کھانا:

۵۹۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو زہدم جرمی نے ان کو ابو موسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کھا رہے تھے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابو عمر رضی اللہ عنہ سے اس نے سفیان سے۔

فاختہ کا گوشت کھانا:

۵۹۰۶:..... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن عبد الرحمن مہدی نے ان کو ابراہیم بن عمر بن سفینہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا سفینہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فاختہ کا گوشت کھایا ثرید بنا ہوا اور دیگر کا بھی سالن بنا ہوا۔

ثرید کی فضیلت:

۵۹۰۷:..... ہمیں خبر دی انس بن مالک نے اور ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت کھانے پر۔

۵۹۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو محمد بن حسان سمتی نے ان کو مبارک بن سعید نے

ان کو عمرو بن سعید نے ان کو اہل بصرہ کے ایک آدمی نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین کھانا ثرید تھا روٹی سے۔ (یعنی گوشت روٹی کا ملیدہ) اور گھی کھجور اور پنیر کا ثرید (یعنی ان چیزوں کا ملیدہ۔)

۵۹۰۹:...... ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں اسماء بنت ابی بکر سے کہ وہ جب ثرید بناتی تھی تو اس کو کسی چیز سے ڈھک کر رکھتی تھی حتیٰ کہ اس کا جوش ختم ہو جاتا اس کے بعد کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے کہ اس طرح کرنے سے عظیم برکت ہوتی ہے۔

مجھے اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو قرہ بن عبدالرحمٰن نے ابن شہاب سے اس نے عروہ سے اس نے اسماء بنت ابی بکر سے اس نے مذکور حدیث کو ذکر کیا ہے۔

گرم کھانا کھانے کی ممانعت:

۵۹۱۰:...... اور ہم نے روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے: کھانا نہ کھایا جائے اس وقت کہ اس کا دھواں ختم ہو جائے اور ہم نے روایت کیا ہے اس کے مفہوم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے۔

۵۹۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو حسن بن ہانی حضرمی نے ان کو عبدالواحد بن معاویہ بن حدیج نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا تھا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۵۹۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو عباس بن ابی طالب نے ان کو ابو المسیب نے ان کو سالم بن سلام واسطی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابوبکر بن ابو مریم غسانی نے ان کو حمزہ بن حبیب نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا گرم کھانا کھانے سے جب تک کہ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔

۵۹۱۳:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عیسیٰ بن نعمان بن رفاعہ بن رافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاذ بن رفاعہ سے، اس نے رافع سے وہ حدیث بیان کرتے تھے خولہ بنت قیس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس داخل ہوئے انہوں نے اس کے لئے خزیرہ بنایا جو اس نے پیش کیا تو حضور نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو اس کی گرمی محسوس کی لہٰذا جلدی سے ہاتھ کھینچ لیا اس کے بعد فرمایا کہ اے خولہ ہم لوگ گرم پر صبر نہیں کر سکتے ٹھنڈے پر صبر ہم کرتے ہیں۔

عتبان بن مالک کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت:

۵۹۱۴:...... ہم نے روایت کی ہے حدیث ثابت سے عتبان بن مالک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے گھر میں داخل ہونے کے بارے میں جب انہوں نے حضور کو بلایا تھا تا کہ آپ ان کے گھر میں نماز پڑھیں کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو خزیرہ پر روک لیا تھا جو ہم نے آپ ہی کے لئے تیار کیا تھا۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ:

۵۹۱۵:...... ہم نے روایت کی ہے حدیث میں جو ثابت ہے انس بن مالک سے صفیہ بنت حیی کے قصہ میں کہتے ہیں کہ ہم لوگ مقام صہباء میں تھے کہ آپ نے کھجور اور گھی اور پنیر کا حلوا بنایا چمڑے کے دستر خوان پر بچھایا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا میں نے سب لوگوں کو

(۵۹۰۸)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۷۸۳)   (۵۹۰۹)...... (۱) في ب (يحيى)

بلایا انہوں نے کھایا۔

دلیہ کھانے کا حکم:

۵۹۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو روح نے ان کو ایمن بن نابل نے ان کو فاطمہ بنت ابولیث نے ان کو ام کلثوم بنت عمرو بن ابوعقرب نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتی تھیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ لازم کرلو تم (تابن بغیض نافع کو۔) نرم پانی کی طرح بنا ہوا دلیہ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک وہ تمہارے ایک کے پیٹ کو ایسے دھودیتا ہے جیسے پانی تمہارے چہرے کے میل کو۔ کہتے ہیں کہ جب گھر میں سے کوئی بیمار ہوتا تو ہنڈیا آگ پر چڑھی رہتی تھی یہاں تک کہ ہر ایک اس کے کناروں پر آتا۔

تلبینہ مریض کے دل کے لئے مفید:

۵۹۱۷:.....اور ہم نے روایت کی ہے عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک تلبینہ مریض کے دل کو طاقت دیتا ہے اور بعض حزن وغم کو دور کرتا ہے۔

۵۹۱۸:.....ابوسلیمان اصمعی نے کہا کہ وہ ایک قسم کا حلوا ہے یا سوپ ہے جو آٹے سے یا جو سے بنایا جاتا ہے اور اس میں شہد ڈالا جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکا نام تلبینہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لبن کے یعنی دودھ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اپنی سفیدی اور پتلے ہونے میں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین باتوں کی وصیت:

۵۹۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی تھی یہ کہ میں سنوں اور اطاعت کروں۔ اگرچہ وہ ناک کان کٹے ہوئے غلام کا حکم کیوں نہ ہو۔ اور جب میں شوربے دار سالن پکاؤں تو پانی زیادہ ڈالوں اس کے بعد میں اپنے قریبی ہمسایوں کی طرف دیکھوں ان کے پاس رزق پہنچاؤں۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

شوربہ زیادہ بنانے کا حکم:

۵۹۲۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبیدان نے کو تمتام اور عبدالعزیز بن معاویہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مسلم نے اور وہ ابن ابراہیم ہے ان کو محمد بن فضاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو علقمہ بن عبداللہ مزنی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تمتام کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی گوشت خرید کرے تو اس کو چاہئے کہ شوربا زیادہ بنائے اگر تم میں سے ایک کو گوشت تک نہیں پہنچے گا تو شوربا تو اس کو ملے گا وہ بھی دو میں سے ایک گوشت ہے۔

اور عبدالعزیز نے کہا اپنی روایت میں کہ اگر اس کو گوشت میں سے کچھ نہیں ملے گا تو شوربا تو ملے گا وہ بھی دو میں سے ایک گوشت ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی خبر گیری کرے۔ اس روایت کے ساتھ محمد بن فضاء منفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

(۵۹۱۸).....(۱) فی ب (حیساً)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب صفہ کو کھانا کھلانا:

۵۹۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو شعیب بن یحییٰ تجیبی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو محمد بن یزید بن ابوزیاد نے ان کو ربیعہ بن یزید دمشقی نے ان کو خبر دی ہے واثلہ بن اسقع نے کہ انہوں نے کہا کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا جن کا کوئی کنبہ قبیلہ نہیں تھا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا آپ نے روٹیاں لیں اوران کو ایک بڑے قصعے میں توڑا اوران پر تھوڑا سا گرم پانی ڈال دیا اور چربی پگھلائی ہوئی ڈال دی اس کے بعد اس کو ہل کر وہ سب اس میں رچا دیا اس کے بعد اس کو ملیدہ کیا پھر اس کو تھوڑا چھوڑ ابنا کر رکھا اس کے بعد مجھے حکم دیا کہ تم جاؤ صفہ کے نو آدمیوں کو میرے پاس بلالاؤ تم دسویں ہوان میں چنانچہ میں نے ان کو بلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ کا نام لے کر اس کے نیچے سے کھاؤ اور اس کو اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اس پر برکت اوپر سے نازل ہوگی۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دعوت:

۵۹۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسین بن اسماعیل حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو مبارک بن سعید نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے ابن عباس کے پاس پیغام بھیجا میں نے آپ کے لئے کھانا لیا ہے آپ تشریف لایئے اور جس کو آپ چاہیں ساتھ بھی لے آئیں۔ وہ تشریف لائے اوران سے کہا اے ابوسعید میں تو آنے والا نہیں تھا کیا کسی ایک پر حکم کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنے آپ میں سے ایک فرد شمار کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا اچھا اب ہمارے پاس ثرید لایئے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا روٹی سے بنا ہوا سرید تھا اور ثرید کھجور سے تیار کیا جائے تو حیس ہے۔ جب اٹھایا گیا تو فرمایا اٹھا لیجئے اے لڑکے! اللہ محمود ہے۔ اللہ مشکور ہے۔ اسی طرح کہا کہ مروی ہے عکرمہ سے اور دونوں کے درمیان کسی کو ذکر نہیں کیا۔

ثرید بنانے کا حکم:

۵۹۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعید سعید بن محمد بن احمد شعیبی نے ان کو ابوالحسن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدۃ سلیطی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو ابوجعفر نفیلی نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عاصم بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثرید بناؤ اگر چہ پانی کے ساتھ ہو (ممکن ہے پانی سے مراد خالی شوربا ہو۔)

۵۹۲۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابومحمد انباری نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو حمید نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ اسی طرح کہا ہے۔ اوراس کو روایت کیا ہے دیگر نے سعید بن سلیمان سے اور مجھے خبر پہنچی ہے ابن خزیمہ سے کہ انہوں نے کہا ثفل ثرید ہے۔ اور دیگر نے کہا ہے کہ ثفل آٹا ہے اور ایسا کھانا جو پیا نہ جا سکے۔ اس حدیث کے مرفوع ہونے کے بارے میں عباد نے اس کو مرفوع ہونے کے بارے میں مخالفت کی ہے۔

۵۹۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد اور وہیب نے اکٹھے ان کو حمید نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کھانا ثفل تھا (یعنی ثرید)

(۵۹۲۱).....(۱) کذا بالأصل (۵۹۲۳).....(۱) فی ب (عباس)

اور محبوب ترین مشروب ان کے نزدیک نبیذ تھا۔ یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے واللہ اعلم۔

نبیذ سے مراد وہ انگور کا پانی ہے جو میٹھا ہو اور ابھی جوش نہ مارے۔ بے شک ہم نے دیگر مقام پر وہ روایات نقل کی ہیں جو مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

ٹھنڈا و میٹھا مشروب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا:

۵۹۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار رضی اللہ عنہ نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو حجاج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے کہ مجھے خبر دی اسماعیل بن امیہ نے ایک آدمی سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کون سا مشروب عمدہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو ٹھنڈا اور میٹھا ہو۔

۵۹۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب عمدہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ میٹھا ٹھنڈا۔ یہ مرسل ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے معمر سے اس نے یونس سے اس نے زہری سے بطور مرسل روایت کے اور اس کو ابن عیینہ نے معمر سے بطور موصول روایت کیا ہے۔

۵۹۲۸:.....جیسے ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ کے نزدیک محبوب ترین مشروب ٹھنڈا اور میٹھا ہوتا تھا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے جماعت نے ابن عیینہ سے۔ اور پہلی زیادہ صحیح ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے زمعہ بن صالح نے زہری سے اس نے ابن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ محفوظ نہیں ہے۔

حلوہ و شہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے:

۵۹۲۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابومحمد بن شوذب مقری واسطی نے ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابواسامہ نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حلوے اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے اسحاق حنظلی سے اس نے ابواسامہ سے۔

ابوسلیمان نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلوا کو پسند کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کو ان کی زیادہ خواہش ہوتی تھی۔ اور آپ کا نفس شدت کے ساتھ اس کی طرف کھینچتا تھا۔ اس کو بنانے میں شدت اشتیاق بھوکوں پیاسوں اور نہتوں کا فعل ہے۔ (حضور اس سے پاک تھے) پسند ہونے کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جب حلوا اور کوئی میٹھی چیز آپ کو پیش کی جاتی تو اس میں سے آپ مناسب مقدار میں لے لیتے تھے۔ اسی سے یہ سمجھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ذائقہ اور میٹھا اس اچھا لگا۔ اسی میں دلیل ہے میٹھی چیزوں کو تیار کرنے اور مختلف چیزوں کو ملا کر کھانے بنانے کے جواز کی۔ کہ یہ درست اور جائز ہے۔

شہد میں شفا ہے:

۵۹۳۰:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احسن بن محمد صباح نے ان کو سعید بن زکریا مدائنی

نے ان کوزبیر بن سعید ہاشمی نے ان کوعبدالحمید بن سالم نے ان کوابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر ماہ تین صبح شہد چاٹ لیا کرے۔اس کوکوئی بڑی مصیبت کبھی نہیں پہنچے گی۔

۵۹۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس اصم نے ان کوابراہیم بن اسحاق صواف نے ان کواسماعیل بن بہرام خزاز نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوحامد احمد بن ابوخلف اسفرائنی نے وہاں پر۔ان کوابوبکر محمد بن یزداد بن مسعود جوسقانی نے ان کومحمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کواسماعیل بن بہرام اشجعی نے ان کومسعر نے ان کوحشرم نے ان کوعامر بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن بھیجا میں اس سے شفاء طلب کرتا تھا حضور نے میرے پاس شہد کا ایک کپہ بھیجا۔دونوں کے الفاظ برابر ہیں سوائے اس کے کہ صواف کی حدیث میں ہے مسعد بن کدام سے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کھجور و گھی کا حلوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غدمت میں پیش کرنا:

۵۹۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کوعلی بن مؤمل نے ان کوکدیمی نے ان کوابوعاصم نے ان کویزید بن ابراہیم نے ان کولیث بن ابوسلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے کھجور اور گھی کا حلوا بنایا تھا وہ عثمان بن عفان تھے ان کے پاس شہد اور کوئی چیز بھیجی گئی انہوں نے ان کوملا کر حلوا تیار کیا اور بی بی ام سلمہ کے گھر بھیج دیا اتفاق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے جب آئے تو انہوں نے ان کے آگے رکھا آپ نے اس میں سے کھایا آپ نے اس کوعمدہ قرار دیا اور پوچھا کہ کس نے تمہارے پاس یہ بھیجا ہے ام سلمہ نے بتایا کہ عثمان بن عفان نے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! عثمان تیری رضا ڈھونڈھتا ہے تو اس سے راضی ہو جا۔ یہ روایت منقطع ہے۔

خبیص بنانا اور کھانا:

۵۹۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کوابومحمد عبداللہ بن قریش نے ان کوحسن بن سفیان نے ان کومحمد بن متوکل نے ان کوولید بن مسلم نے ان کومحمد بن حمزہ بن یوسف بن عبداللہ بن سلام نے ان کوان کے والد نے ان کوان کے دادا نے یا دیگر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کی طرف نکلے تو دیکھا عثمان بن عفان ایک اونٹنی کو پکڑ کر لا رہے ہیں جس پر آٹا اور شہد اور گھی لدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کوفرمایا:

اونٹنی کو بیٹھا، بیٹھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہنڈیا منگوائی اس میں آپ نے گھی آٹا اور شہد نکالا اس کے بعد حکم دیا اس کے نیچے آگ جلائی یہاں تک کہ وہ پک کر تیار ہو گیا پھر آپ نے اپنے صحابہ سے کہا کہ سب کھاؤ اور آپ نے خود بھی کھایا اس کے بعد فرمایا کہ یہی شئی ہے جس کو اہل فارس خبیص بولتے ہیں۔

مؤمن حلاوت و میٹھے پن کو پسند کرتا ہے:

۵۹۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوجعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کوابویحییٰ زکریا بن حارث بزاز نے ان کوحسن بن سراج ازدی نے ان کوسہل بن ابوسہل نے ان کوبقیہ نے ان کومحمد بن زیاد الہانی نے ان کوابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا دل میٹھا ہوتا ہے وہ حلاوت اور میٹھے پن کو پسند کرتا ہے۔

ہمارے شیخ نے اس کو تاریخ میں نقل کیا ہے سہل بن بشر بن قاسم نیساپوری کے عنوان میں۔اور حدیث کا متن منکر ہے اور اسناد میں مجہول راوی ہے۔

۵۹۳۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابراہیم دنوقانی نے ان کو ابومعمر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے یونس سے یعنی ابن عبید سے اس نے حسن سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی جب ہم سلام پھیر چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔فرمایا کہ میرے پاس ایک مٹی کا برتن ہدیہ کیا گیا ہے جس میں میٹھی چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے سب کے پاس جا کر آپ نے چٹانا شروع کیا میرے پاس جب پہنچے اور مجھے ایک بار چٹانے کے بعد فرمایا کہ تجھے اور دوں کیونکہ میں چھوٹا تھا لہٰذا اس لئے مجھے مزید چٹوایا اسی طرح آپ نے سب کو وہ میٹھی چیز یا حلوا کھلایا۔

خوشبو لگانے کا حکم:

۵۹۳۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو ابراہیم بن عرعرہ شامی نے ان کو فضالہ بن حصین عطار ضبی نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پاس خوشبو آئے تو اس میں سے ضرور لگائے اور جب کوئی میٹھی چیز آئے تو ضرور کھائے۔اس روایت میں فضالہ بن حصین عطار متفرد ہے اور اس حدیث کی وجہ سے ان پر تہمت بھی ہے۔واللہ اعلم۔

۵۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو بکار بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ ہم جب بھی کبھی حضرت ابن سیرین کے پاس عید کے دن گئے انہوں نے یا تو ہمیں حلوا کھلایا یا فالودہ کھلایا۔

زیتون کھانے کا حکم:

۵۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوشعیب نے ان کو عبداللہ بن حسن خرانی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو عطاء بن ابی اسید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سفیان کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیتون کھاؤ اور اس کی مالش کرو بے شک وہ برکت والے درخت سے ہے۔

اس کو ابوعیسیٰ نے نقل کیا ہے اپنی کتاب میں ثوری کی حدیث میں اور عطا کی جو کہ یہی ہے۔اس نے کہا کہ وہ اہل شام سے ہے۔

۵۹۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں اسے گمان کرتا ہوں عمران سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔زیتون کا سالن استعمال کرو اور اس کا تیل لگاؤ بے شک وہ برکت والے درخت سے نکلتا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے زمعہ بن صالح نے زیاد بن سعد سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے اپنے والد سے اُس نے عمر سے بطور مرفوع روایت کے۔

۵۹۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو واقدی نے ان کو ابوحرزہ یعقوب بن مجاہد

نے ان کو سلمہ بن ابو سلمہ نے ان کو عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی تھیں حالانکہ ان کے سامنے زیتون کا ذکر آیا تھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا کرتے تھے کہ زیتون کھایا جائے اور اس کا تیل لگایا جائے اور ناک میں چڑھایا جائے اور کہتے ﷺ تھے کہ یہ برکت والے درخت میں سے ہے۔

سرکہ بہترین سالن:

۵۹۴۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مثنی بن سعید نے ان کو طلحہ بن نافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سرکہ بہترین سالن ہے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے۔

۵۹۴۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوجعفر مستملی نے ان کو حامد بن محمد رفاء نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو مثنیٰ بن سعید ازدی نے ان کو طلحہ بن نافع نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھروں میں سے ایک میں لے آئے اور گھر میں آپ نے کہا کیا تمہارے ہاں صبح کے کھانے کے لئے کوئی چیز ہے بتایا گیا کہ آدھی روٹی ہے۔ فرمایا کہ لے آؤ۔ سالن کا پوچھا تو بتایا گیا کہ سرکہ ہے فرمایا کہ لے آؤ۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

جابر کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا اس کے بعد سے مجھے سرکہ اچھا لگنے لگا۔

۵۹۴۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید مسعود نے ان کو محمد بن علی جرجانی الادیب نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یزید بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر بھوکا نہیں رہ سکتا۔

۵۹۴۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ثابت ثمالی نے ان کو شعبی نے ان کو ام ہانی نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم میرے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تیرے پاس کھانے کی کوئی شئی ہے میں نے کہا کہ نہیں ہے مگر ایک سوکھا ٹکڑا روٹی کا اور سرکہ۔ فرمایا: وہ گھر سالن سے بھوکا نہیں رہ سکتا جس میں سرکہ موجود ہو۔ اس کو ابوعیسیٰ نے روایت کیا ہے محمد بن علاء سے۔

۵۹۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن عمیر نے دونوں نے کہا کہ کہا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حسن بن بشر ہمدانی نے ان کو سعدان بن ولید سابری فروش نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ام ہانی بنت ابی طالب کے پاس گئے اور آپ بھوکے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے ہاں کھانے میں سے کوئی چیز ہے میں کھاؤں گا اس نے کہا کہ میرے ہاں تو سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہے مجھے آپ کے آگے وہ پیش کرتے ہوئے شرم آتی ہے آپ نے فرمایا کہ لے آ تو اس کو اس نے لا کر دی آپ نے اسے پانی میں توڑ کر ڈالا اور وہ نمک لے کر آئی آپ نے پوچھا کہ کوئی سالن ہے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی شئی نہیں ہے بس تھوڑا سا سرکہ ہے آپ نے فرمایا کہ وہی لے آ یئے وہ لے کر آئی تو آپ نے اسے روٹی کے اوپر ڈال دیا آپ نے اس میں سے کھایا اس کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد فرمایا سرکہ اچھا سالن ہے۔ اے ام ہانی! جس گھر میں سرکہ

(۵۹۴۱)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۷۷۴)

ہو وہ بھوکے نہیں رہ سکتے۔

ایک درزی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت:

۵۹۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت اور عاصم نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی درزی تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور ثرید سامنے لا کر رکھا جس پر لوکی کا سالن اس نے ڈال رکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوکی کے ٹکڑے لے کر کھائے کیونکہ آپ لوکی کو پسند کرتے تھے ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا گیا اور میرے لئے اگر ممکن تھا کہ میں اس میں لوکی ڈالوں تو میں نے ضرور ڈالوائی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبد بن حمید وغیرہ سے اس نے عبدالرزاق سے۔

کدو عقل ودماغ کے اضافہ کا باعث:

۵۹۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو مخلد بن قریش نے ان کو عبدالرحمٰن بن دلہم نے ان کو عطاء نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: کدو کو لازم پکڑو بیشک وہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو بڑا کرتا ہے۔

مسور کی تعریف وتقدیس:

۵۹۴۸:.....اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسور کی تعریف وتقدیس بیان کی گئی ہے ستر نبیوں کی زبان پر ان میں سے ایک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی ہیں وہ دل کو نرم کرتی ہے اور آنسوں کو تیز کرتی ہے دونوں روایتیں منقطع ہیں۔

۵۹۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسین جماجی نے ان کو ابوالجہم نے ان کو ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحٰق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تھا جو مسور کھانے کے بارے میں بیان ہوئی ہے کہ ستر انبیاء کی زبان پر اس کی تقدیس بیان ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کسی ایک نبی کی بھی زبان پر نہیں۔ اس کی اجازت ہے کھانے کی۔ یہ نفع پیدا کرتی ہے۔ کس نے تمہیں اس کے بارے حدیث بیان کی ہے۔ کہا: سالم بن سالم نے انہوں نے کہا کہ کس سے؟ انہوں نے کہا آپ سے اس نے فرمایا کہ مجھ سے بھی۔

انڈے کا استعمال:

۵۹۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے متعدد بار کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انبیاء میں سے ایک نبی نے اللہ کی بارگاہ میں شکایت کی اپنے ضعف اور کمزوری کی، تو اللہ نے اس کو انڈا کھانے کا حکم فرمایا۔

ابوالازہر متفرد ہے اس روایت کے ساتھ اور اس نے ابوالربیع سے روایت کی ہے۔

(۵۹۴۷).....(۱) فی ب (یکسر)

سالن کا سردار نمک:

5951:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد بن عمرو یہ نوقانی نے ان کو تمیم بن محمد طوسی نے ان کو سوید بن سید نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد زوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن حاتم نے ان کو سوید نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عیسیٰ بن ابوعیسیٰ بصری نے ان کو موسیٰ نے وہ اہوازی نہیں ہے۔ انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔

5952:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عیسیٰ بن اشعث نے ان کو جویبر نے ضحاک سے اس نے نزال سے اس نے ابن سبرہ سے اس نے علی سے کہ اس نے کہا جو شخص اپنے صبح کے کھانے کی ابتدا نمک سے کرے وہ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کرتا ہے۔ اور حدیث کو ذکر کیا ہم نے اس کے طویل ہونے کے باوجود اس کو مناقب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ میں نقل کیا ہے۔

پنیر کھانے کا حکم:

5953:......اور ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پنیر لایا گیا آپ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اور اس کو کاٹا۔

5954:......ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو خبر دی ہے محمد بن عبداللہ بن عمار نے ان کو معافی بن عمران نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو میمونہ زوجۂ رسول نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم سے پنیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ چھری سے کاٹیے اور بسم اللہ کہہ کر کھائیے۔

گائے کا گھی و دودھ استعمال کرنے کی تاکید:

5955:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی متوکل نے ان کو ابوالربیع نے ان کو وکیع جراح بن ملیح نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم دوا علاج کیا کریں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں تم لوگ علاج کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی (دوا بھی اتاری ہے) شفاء بھی اتاری ہے۔ تم لوگ گائے کے دودھ کو لازم کرلو بے شک وہ ہر پودا کھاتی ہے۔ ابوحنیفہ نے اس کی متابع حدیث بیان کی ہے۔ اور ایوب بن عائذ نے اس نے قیس سے اس کے مرفوع ہونے کے بارے میں۔

5956:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنصر نے ان کو ابوخثیمہ نے ان کے خاندان کی ایک عورت اس نے ملیکہ بنت عمرو جعفیہ سے بے شک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا تھا گائے کا گھی لازمی استعمال کیجئے گوشت میں سے بھی اور دودھ میں سے بھی بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بے شک اس کا دودھ شفاء ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔

گوشت کے کھانے سے کراہت:

۵۹۵۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن یزید نے ان کو علی بن زید نے ان کو عمرو بن حرملہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔اور خالد بن ولید ان کے ساتھ تھے تو خالہ میمونہ نے ان سے عرض کی کیا ہم آپ کو وہ کھانا کھلائیں جو ام عتیق نے ہمارے لئے ہدیہ بھیجا ہے لہٰذا دو بھونی ہوئی گوہ چمڑے کے دستر خوان پر رکھ کر لائی گئیں (یا ثمامہ نامی سوکھی گھانس پر رکھ کر لائی گئی) رسول اللہ نے جب انہیں دیکھا تو ایک طرف تھوک دیا۔خالد بن ولید نے کہا یارسول اللہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس سے کراہت کر گئے ہیں (یا آپ اس کو ناپاک قرار دے رہے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسے کیا ہے میں نے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا آپ نے پی لیا۔اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھا تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے۔مجھ سے فرمایا کہ تم اس کے پینے کے لئے زیادہ حق دار ہو (دائیں طرف ہونے کی وجہ سے) کیا تم اس دودھ کے لئے اپنے اوپر خالد کو ترجیح دو گے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ میں آپ کے پس خوردہ اور جوٹھے کے معاملے میں کسی کو ترجیح دوں لہٰذا میں نے دودھ پیا اس کے بعد خالد کے لئے کوئی مشروب لایا گیا انہوں نے بھی پی لیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھا چکے تو یوں کہے اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے اس سے بہتر بدل دے۔اور جب کوئی پانی پیئے تو یوں کہے اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا کر اور اس سے زیادہ دے۔بے شک حال یہ ہے کہ کوئی ایسی شئ نہیں ہے جو کھانے اور پینے کے قائم مقام ہو سکے سوائے دودھ کے۔

انار کھانے کا طریقہ:

۵۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابومحمد بن شوذب واسطی نے ان کو احمد بن رشید بن خثیم کوفی نے ان کو ان کے چچا سعید بن خثیم نے ان کو ربیعہ بنت عیاض خلابیہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوفے کے منبر پر فرما رہے تھے: اے لوگو! انار کو اس کی چربی اور گری سمیت کھاؤ کیونکہ وہ معدے کو زنگ دینے والی یا صاف کر دینے والی ہے۔اور درست کرنے والی ہے۔

۵۹۵۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد بن اسحاق بن بغدادی نے ہراۃ میں ان کو معاذ بن نجدہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو مالک بن مغول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مرجانہ سے وہ کہتی تھی کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا وہ انار کھا رہے تھے تو اس نے دیکھا کہ جو دانہ گر جاتا وہ اس کو تلاش کرتے اور کھا لیتے۔

۵۹۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابومعروف فقیہ نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعمرو بن نجید نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ان کے والد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ انار کا ایک ایک دانہ لیتے اور اس کو کھاتے، ان سے کہا گیا: اے ابن عباس! آپ ایسے کیوں کرتے ہیں فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ دھرتی پر جو بھی انار ہے جو بار آور ہوتا ہے مگر جنت کے اناروں کے دانے سے شاید کہ وہ دانہ یہی ہو۔

۵۹۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہلال بن محمد عجلی نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابویزید مدینی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ انصار کہتے تھے جس نے فریکہ کھایا (ایک کھانے کا نام ہے)

(۵۹۵۷)   (۱) فی ب (عفیق)

وہ اپنی قوم کو شرمندہ کراتا ہے۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریک لایا گیا آپ نے اس کو کھرچا اور اپنا لعاب دھن اس میں ڈالا اس کے بعد انصار کے ایک لڑکے کو وہ پلٹر دادیا اس نے کھالیا۔

اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ نے حماد بن زید سے بطور مرسل روایت مگر ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

پیاز و لہسن کھانے کا حکم:

۵۹۶۲: ...ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن منادی نے ان کو خالد بن میسرہ نے وہ ابو حاتم بصری سے وہ مکے میں آیا کرتا تھا وہ معاویہ بن قرہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ان دو خبیث (یعنی بدبودار) پودوں کو کھائے وہ (ان کو کھا کر منہ صاف کئے بغیر) ہماری اس مسجد میں نہ آئے اگر تم لازمی طور پر ان کو کھانا ہی چاہتے ہو تو (ان کی بوکو) پکا کر یا ابال کر ماردیا کرو۔

۵۹۶۳: ...ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ اس کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ جب کھانا کھاتے تھے تو جو بچ جاتا وہ کھانا ابوایوب انصاری کے پاس بھیج دیتے تھے ایک مرتبہ آپ نے ایک قصعہ بھیجا جس میں سے کھایا نہیں گیا تھا۔ اس میں لہسن تھا۔ ابوایوب ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام نہیں ہے لیکن اس کی کراہت اس کی بو کی وجہ سے ہے اس نے کہا جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہیں میں بھی اسے ناپسند ہی کروں گا۔

۵۹۶۴: ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابی الجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا خطبہ دیا اور انہوں نے حدیث ذکر کی فرمایا: پھر بے شک تم لوگ اے لوگو! ان دو پودوں کو کھاتے ہو میں ان کو خبیث و ناگوار ہی سمجھتا ہوں یہ پیاز اور لہسن۔ البتہ تحقیق میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب ان دونوں کی بو پاتے تھے کسی آدمی سے تو اس کے لئے حکم دیتے تھے اس کے باہر نکال کر بقیع کی طرف بھیج دیا جاتا تھا تم میں سے جو اسے کھانا چاہے لازمی طور پر تو پھر انہیں جوش دے کر بو ختم کردیا کرے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں۔

کاسنی کھانا:

۵۹۶۵: ...ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو مسعدہ نے ان کو جعفر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاسنی کے ہر پتے پر جنت کے پانی کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ یہ مرسل ہے اور مسعدہ بن یسع متعدد طریقے سے ضعیف ہے۔

انگور کھانا:

۵۹۶۶: .....ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد نے ان کو اسحاق بن عبد اللہ کوفی نے ان کو سلیمان بن ربیع نے ان کو کادح بن رحمہ نے ان کو حصین بن نمیر نے ان کو حسین بن قیس نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے عباس بن مطلب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انگور چوس کر

(۵۹۶۴)... اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (ص ۱۱) (۵۹۶۵)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲۳۸۷/۶)

(۵۹۶۶) اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲۱۰۴/۶)

کھار ہے تھے (خرط العنب) کا مطلب ہے انگور کا خوشہ منہ میں رکھ کر بغیر دانے کے نکالنا۔

۵۹۶۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو محمد بن عقبہ سدوسی نے ان کو داؤد بن عبدالجبار ابوسلیمان کوفی نے ان کو ابوالجارود نے ان کو حبیب بن یسار نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ انگور بغیر دانہ نکالے کھار ہے تھے۔ اس میں اسناد قوی نہیں ہے۔

۵۹۶۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا شریک کے سامنے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اس نے ربیع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا تھال لے کر آیا اس میں کچھ چھوٹی بھی تھیں۔ آپ نے مجھے میری ہتھیلی پر دے دی مٹھی یا سنہری۔ ابوبکر فارسی نے میری ہتھیلی کا ذکر نہیں کیا۔

سہارا لگائے کوئی چیز کھانا:

۵۹۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے اور قبیصہ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے علی بن اقمر سے اس نے کہا۔ مجھے خبر دی ہے ابوجحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر نہیں کھاتا ہوں۔

۵۹۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو مسعر نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو ابونعیم نے ان کو مسعر نے ان کو علی بن اقمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا ابوجحیفہ سے وہ کہتے ہیں پس ذکر کیا ہے اس کو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابونعیم سے اس نے مسعر سے۔

۵۹۷۱:......اس حدیث کے بعض طرق میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہر حال میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔ اور زہری نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اس نے آ کر آپ کو اختیار دیا کہ خواہ آپ بندہ نبی یا بادشاہ نبی اس نے اشارہ کیا کہ عاجزی کیجئے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں بندہ اور غلام اور نبی ہونا پسند کرتا ہوں فرمایا کہ اسی حکمت کی وجہ سے اس کے بعد آپ نے کبھی سہارا لگا کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ اپنے رب سے جا ملے۔

۵۹۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے علی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو شعیب بن عبداللہ بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں دیکھے گئے ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے کبھی بھی۔ (اور چلنے میں اس قدر تیز چلتے تھے کہ) آپ کی ایڑیوں کو کبھی کسی کے دو پیر نہیں روند سکتے تھے۔ ایک حدیث میں عقبیہ دو ایڑیوں کا ذکر ہے۔

۵۹۷۳:......ہمیں خبر دی زید بن ابی ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو فضل

(۵۹۶۷)......(۱) فی ب (تمتام ثنا محمد بن غالب) وهو خطأ ۔ (۵۹۷۲) اخرجه المصنف من طریق أبی داود (۳۷۷۰)

بن دکین نے ان کو مصعب بن سلیم زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس سے وہ کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خشک کھجوریں ہدیہ کی گئیں آپ نے اپنا ہدیہ لیا اور انس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی وجہ سے اقعاء کر کے بیٹھے ہوئے کھجوریں کھا رہے تھے۔

اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے مصعب سے نقل کیا ہے۔

۵۹۷۴:......ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن بشر کی حدیث میں قصعہ اور ثرید کے قصے میں کہ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے ایک اعرابی نے کہا کہ یہ کیسی نشست ہے؟ نبی کریم نے جواب دیا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف بندہ، یا مہربان بندہ بنایا ہے مجھے سرکش اور متکبر نہیں بنایا۔

۵۹۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو امادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غلاموں کی طرح کھاتا ہوں اور غلاموں کی طرح بیٹھتا ہوں بس بات فقط یہی ہے کہ میں بندہ ہوں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قاضی ابوالعباس رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سہارا لگا کر کھانے کے عمل کو ترک کرنے اور مکمل طور نہ کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصیات سے میں شمار کیا ہے اور احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے بھی مختار اور افضل یہی ہو کہ سہارا لگانے کی حالت میں نہ کھائیں۔ اس لئے کہ متکبر لوگوں کا فعل ہے اور اس کا اصل عجمیوں سے ماخوذ ہے۔ ہاں اگر کسی آدمی کو تکلیف ہو جسم کے کسی حصے میں جس کی وجہ سے وہ سہارے کے بغیر نہ بیٹھ سکے تو تکیہ لگا کر کھانے میں حرج یا کراہت نہیں ہے۔

۵۹۷۶:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اس نے جس نے دیکھا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہ وہ سہارا لگا کر کھا رہے تھے۔

۵۹۷۷:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی تکیہ اور سہارا لگا کر کھائے۔

۵۹۷۸:......اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے سہارا لگا کر کھانے کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو صالح مولیٰ تو اُمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ سہارا لگا کر کھاتے تھے بائیں ہاتھ کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

کھڑے کھڑے کھانا اور پینا:

۵۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے اور ابان نے ان کو قتادہ نے انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا تھا کھڑے ہو کر کھانے اور پینے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہدبہ بن خالد سے اس نے ہمام سے اور اس کو نقل کیا ہے انہوں نے سعید ابن ابوعروبہ سے اور ہمام دستوائی سے اس نے قتادہ سے۔

۵۹۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عبداللہ قطان نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا تھا کھڑے ہو کر پینے سے میں نے پوچھا کہ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے انہوں نے بتایا کہ یہ اور

زیادہ برا ہے۔

حافظ نے کہا ہے کہ اس روایت میں یحییٰ بن قطان کا تفرد ہے یحییٰ قطان سے وہ سعید سے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے اسی مفہوم سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۹۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو احمد بن سعید دارمی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو ابی زیاد طحان مولیٰ حسن بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کھڑے کھڑے پانی پیتے دیکھا تو اس سے پوچھا کیا تجھے پسند ہے کہ تیرے ساتھ بلا پانی پیئے اس نے کہا کہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق شیطان نے تیرے ساتھ پیا ہے اس پانی میں سے جو تم نے پیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ احتمال ہے کہ کھڑے ہو کر پینے کی نہی بطور ادب اور احسان کے ہو بیٹھ کر پینے سے یا اس لئے ہو کہ کھڑے ہو کر پینے میں بیماری ہے اہل طب کے خیال کے مطابق۔ خصوصاً اس آدمی کے لئے جس کو نچلے اعضاء میں کوئی بیماری ہو جس کی وہ شکایت کرے سردی سے یا رطوبت سے۔ لہٰذا یہ نہی برائے تحریم نہیں ہے۔

۵۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی عبدالملک بن میسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نزال بن سبرہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز کھیت والی سرزمین پر ادا کی اس کے بعد لوگوں کے مسائل کے لئے بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا اس کے بعد پانی کا ایک لوٹا لایا گیا انہوں نے اسے ہاتھوں پر بہایا اور اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور پیروں کا مسح کیا اس کے بعد کھڑے ہو کر پانی پیا وضو کا بچا ہوا پانی درانحالیکہ وہ کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد فرمانے لگے کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ایسے کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں نے کیا ہے اور حضرت علی نے فرمایا یہی وضو ہے اس شخص کا جو بے وضو نہیں ہوا۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے آدم سے اس نے شعبہ سے۔

۵۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو محمد بن شوذب مقری نے مقام واسط میں ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو عمرو بن عوف نے ان کو خالد نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو میسرہ نے ان کو زاذان نے دونوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا تھا اور اگر میں بیٹھ کر پانی پیوں تو کوئی غلط بات نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔

۵۹۸۴:......ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف اصفہانی نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو شعبی نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم پیا حالانکہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

۵۹۸۵:......ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو سلیمان بن احمد طرانی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی وجوہ سے عاصم احول سے۔

(۵۹۸۲)......(۱) في الأصل (يشربون) وهو خطأ

اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۴۸)

۵۹۸۶:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل صفار نے ان کو سعید بن نصر نے ان کو ابو بدر نے ان کو زیاد بن خثیمہ نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جوتے اتار کر بھی اور جوتے پہن کر بھی اور دیکھا پانی پیتے کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی۔ اور نماز کے بعد پیچھے کو پھرتے تھے دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے پھرنے کے لئے ادھر سے پھیریں یا ادھر سے۔

(نوٹ)...... پھرنے کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھتے تھے یہی سنت ہے جو لوگ قبلہ رخ سے بیٹھے دعا کرتے ہیں یا دائیں بائیں منہ کر کے بیٹھتے ہیں یہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔

۵۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہنتے دیکھا ہے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔ اور تحقیق کیا گیا ہے عبداللہ بن عیسیٰ سے اس نے عبداللہ بن عطاء سے اس نے محمد بن سعید سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۵۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہ نے مقام رے میں ان کو سعید بن یزید بن عطیہ تیمی نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو یزید بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم لوگ پیتے تھے درانحالیکہ ہم لوگ کھڑے ہوتے تھے اور ہم کھاتے تھے اس حال میں کہ ہم دوڑ رہے ہوتے تھے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

۵۹۸۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحق بن حسن نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عمران بن حدیر نے پھر اس کو ذکر کیا اس نے سوائے اس کے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے۔

پیٹ کے بل لیٹ کر کھانے کی ممانعت:

۵۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو عبداللہ بن مرزوق نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو زہری نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا ایسے کھانا کھانے والوں کے دستر خوان پر بیٹھنے سے جس پر شراب پی جائے اور اس بات سے بھی منع فرمایا تھا کہ کوئی اس حالت میں کھائے کہ وہ پیٹ کے بل اوندھا پڑا ہوا ہو۔

گرم سرد کو برابر کرنے کے لئے دو قسم کی چیزوں کو ملا کر کھانا:

۵۹۹۱:......ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ککڑی کو تازہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے۔ بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابراہیم کی حدیث سے۔

۵۹۹۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد فقیہ نے رے میں ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو نوح بن یزید ادیب نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ وہ کہتی ہیں کہ میری امی نے ارادہ کیا کہ میں ان کو بھی عنایت کروں گی بوجہ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہونے کے۔ میں نے کوئی شئی ان کو پیش نہ کی اس میں سے جو وہ

(۵۹۸۸)......(۱) فی أ (جابر) (۲) ...... فی أ (عطاء)

ارادہ کرتی تھیں جب تک کہ مجھے کھیرا تازہ کھجوروں کے ساتھ کھانے کو نہ دے دے لہٰذا میں نے ان کو اچھا گھی پیش کیا۔

۵۹۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ اصفہانی تاجر نے مقام رے میں۔ان کو ابوالقاسم حمزہ بن عبداللہ بن احمد مالکی نے ان کو محمد بن ایوب نے۔ان کو سہل بن بکار نے ان کو وہب نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی یا کھیرا اور تازہ کھجور ملا کر کھاتے تھے۔اس کو روایت کیا ہے ابواسامہ نے ہشام سے اور اس میں یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں کہ وہ کہتے تھے اس کی گرمی اس کی سردی کو توڑے گی اور اس کی سردی کو اس کی گرمی توڑے گی۔

۵۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سعید بن نصیر نے ان کو ابواسامہ نے پھر اس کو ذکر کیا ہے علاوہ ان کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے (فلاں فلاں)۔

۵۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن ابراہیم بن صل امام جامع مسجد انطاکیہ نے ان کو محمد بن عمرو بن عباس نے ان کو یوسف بن عطیہ صفار نے ان کو مطر وراق نے ان کو قتادہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دائیں ہاتھ سے تازہ کھجور اور ککڑی بائیں ہاتھ سے کھاتے تھے۔تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے تھے اور یہ آپ کے نزدیک اچھا پھل تھا۔یوسف بن عطیہ ضعیف ہے۔

۵۹۹۶:......اس کو بھی روایت کیا ہے سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے ان کو یوسف بن عطیہ نے ہمیں اس کی خبر دی۔ یہ ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسماعیل قاضی نے اس کو سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے۔

۵۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم تاجر نے رے میں ان کو حمزہ بن عبیداللہ مالکی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو حمید نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی اور کھجور کو ملا کر استعمال کرتے تھے۔

۵۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو محمد بن ابی سلیمان نے بعض اہل جابر سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خربوزہ کو کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ دونوں عمدہ ہیں۔

۵۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا اسماعیل بن محمد نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو قاسم بن امیہ نے اور عبیداللہ بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن قیس ابوزکریا نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔کھاؤ کچی کھجور سوکھی کھجور کے ساتھ بے شک شیطان کہتا ہے ابن آدم عیش کرتا ہے یہاں تک کہ نئی چیز کو پرانی کے ساتھ کھاتا ہے۔

۶۰۰۰:......اور ہمیں خبر دی ابن بشران نے اور ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوبکر شافعی نے ان کو ابویعلیٰ محمد بن شداد نے ان کو ابوبکر نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ روایت کی نقل سوائے اس کے کہ ابن شداد کی روایت میں ہے ۔بے شک شیطان جب ابن آدم کوئی چیز پرانی کے ساتھ کھاتا ہوا دیکھتا ہے تو اس کو سخت رنج ہوتا ہے۔ابن بشران نے اضافہ کیا ہے۔

(۵۹۹۴)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۸۳۶)　　(۵۹۹۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۷/ ۲۶۱)

(۵۹۹۸)......(۱) في مسند الطيالسي (سليمان)

أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۷۶۲)

(۵۹۹۹)......(۱) في المخطوطة (وليقول) ولعل الواو زائدة

محمد بن شداد نے کہا کہ ابوزکریا مدینہ میں آتا تھا قیام کرتا تھا وہ بصرے میں بھی آتا ہے اور سلیمان کے بیٹے کے پیچھے قیام کرتا تھا اس حدیث کے ساتھ ابوزکریا متفرد ہے ہشام سے۔

۶۰۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن وزیر دمشقی نے ان کو ولید بن فرید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن جابر سے اس نے مجھے حدیث بیان کی ہے سلم بن عامر سے بسر سلمیین کے دو بیٹوں سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم نے مکھن اور کھجوریں آپ کو پیش کیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور مکھن کو پسند فرماتے تھے۔

۶۰۰۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے ان کو فضل بن موسیٰ نے یعنی شیبانی نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس سفید روٹی ہو کندلی رنگ کی گندم سے جو پیسی ہوئی ہو گھی اور دودھ میں۔

ایک آدمی کھڑا ہو گیا قوم میں سے اسے حاصل کیا اور اسے لے کر آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کس چیز میں تھا اس نے جواب دیا کہ گوہ (کی کھال) کے کپی میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھالو اس کو کہا ابوداؤد نے کہ یہ حدیث منکر ہے واللہ اعلم۔

برتن میں سانس لینا اور اس میں پھونک مارنا:

۶۰۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو عبداللہ بن ابی قتادہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں (پینے کے دوران) سانس لینے سے منع فرمایا تھا۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ہشام وغیرہ سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے۔

۶۰۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن محمد نفیلی نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عبدالکریم نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ سانس لینا اور پھونک مارنا اس لئے منع ہے کہ معدے سے اوپر کو اٹھنے والے اور سر سے نیچے کو اترنے والے بخارات اور اسی طرح پیٹ کی بو کبھی ناگوار اور بری ہوتی ہے۔ یا تو وہ پانی کے ساتھ معلق اور وابستہ ہو جائیں گے لہٰذا نقصان پہنچائیں گے۔ یا چھوٹے کو لینے والے کے علاوہ دوسرے کے لئے فاسد اور خراب کر دیں گے اس لئے کہ وہ کبھی کراہت کر سکتا ہے جب وہ جان لے کہ اس میں (کسی کے منہ کی ناگوار بو شامل ہے) لہٰذا وہ نہیں پیئے گا۔ (یہ بندہ حقیر فقیر پر تقصیر ابوار شد محمد اسماعیل کہتا ہے کہ یہ تو اہل علم کی اس وقت کی تحقیق ہے جس کو صدیاں بیت چکی ہیں یہ اس وقت کی ان کی طہارت و نظافت کی مثال ہے اگر وہ آج کے دور میں ہوتے تو کس قدر تاکید اور ممانعت فرماتے جب کہ آج کے سائنسی دور میں یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ ہر جاندار اور ہر انسان کے منہ سے اور سانس والے بخارات سے لاتعداد جراثیم آگے برتنوں میں منتقل ہو کر بے شمار بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

(۶۰۰۱)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۸۳۷)

(۶۰۰۲)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۸۱۸)

(۶۰۰۴)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۷۲۸)

(۱)......في الحليمي (۶۸/۳) قد يكون كريهاً

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین صدیاں بیت جانے کے باوجود آج اس سائنسی دور میں سو فیصد درست اور علم وعقل کے عین مطابق ثابت ہو رہے ہیں اور حق ثابت ہو رہے ہیں جو کہ اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ فرامین تعلیمات الٰہی کا کرشمہ ہیں۔(مترجم)

اور کلیب جرمی نے ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ کے ہاں حاضر ہوئے انہوں نے قصابوں کو گوشت میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا تھا کہ وہ کھانے پینے میں پھونک مارنے کی طرح ہے جس کی ممانعت آ چکی ہے۔اس لئے کہ منہ کی بو بسا اوقات ناپسندیدہ ہوتی ہے لہٰذا گوشت کو بھی وہ کراہت زدہ کر سکتی ہے اور اس کی بو کو متغیر کر سکتی ہے اور یہ بات بار بار کے تجربوں سے ثابت ہو چکی ہے۔

۶۰۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے ایوب بن حبیب مولیٰ سعد بن ابی وقاص سے اس نے ابوالمثنی جہنی سے انہوں نے کہا کہ میں مروان بن حکم کے پاس تھا ان کے پاس ابوسعید خدری آئے اور مروان نے ان سے کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ انہوں نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا تھا ابوسعید نے فرمایا جی ہاں میں نے سنا ایک آدمی نے کہا تھا یا رسول اللہ! میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ پیالے کو اپنے منہ سے دور کر لیجئے پھر سانس لیجئے۔اس نے کہا کہ میں اس میں کراہت محسوس کرتا ہوں آپ نے فرمایا پھر اسے تو گرادے۔

۶۰۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے بارے میں فرات کو خبر دی اور میں نے اس کے بارے میں پوچھا اور مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے میرے لئے اسے ثابت کیا تھا یا منع کیا تھا۔ابوحازم سے مروی ہے اس نے ابن عمر سے کہ انہوں نے مکروہ جانا کہ کھانے کی چیز کو ایسے سونگھا جائے جیسے اس کو درندہ سونگھتا ہے۔اور تحقیق اس میں مروی ہے ضعیف اسناد کے ساتھ۔

۶۰۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کو ایسے نہ سونگھو جیسے اسے درندہ سونگھتا ہے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ام سلمہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روٹی کو چھری سے نہ کاٹو جیسے عجمی اس کو کاٹتے ہیں۔

تین سانس میں پینا:

۶۰۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابوہاشم علوی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو ابوعاصم نے۔''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو شیبان بن فروخ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عبدالرزاق بن سعید نے ان کو ابوعاصم نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز پیتے تھے تو تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اور زیادہ خوش ہضم ہے، اور زیادہ خوشگوار ہے۔مقری کی حدیث کے الفاظ یہی ہیں۔اور علوی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے تھے تو تین بار سانس لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ زیادہ خوشگوار ہے اور زیادہ خوش ہضم ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔اور روایت کیا ہے اس کو مسلم نے ان کو شیبان بن فروخ اور یحییٰ بن یحییٰ نے۔اور اس کو نقل کیا ہے حدیث وکیع سے اس نے ہشام سے۔

۶۰۰۹:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث زیادی نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن عائشہ نے عبدالوارث بن ابوعصام سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: چسکیاں لو اس کی چسکیاں لینا نہ گھونٹ بھرو بڑے گھونٹ۔

۶۰۱۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالحسن بن شخویہ عدل نے ان کو اسحق بن حسن بن میمون نے ان کو ابونعیم نے ان کو عروہ بن ثابت نے ان کو ثمامہ نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ برتن میں دو بار سانس لیتے تھے یا تین بار اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ رسول اللہ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے بخاری نے اس کو ابونعیم سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو حدیث وکیع سے اس نے عروہ سے۔

نوٹ:.....فی بمعنی من کیا جائے تو یہ روایت دیگر ے کے مطابق ہو جائے گی۔

۶۰۱۱:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے اور لیث بن سعد نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے تھے تو تین بار سانس لیتے تھے اور منع فرمایا تھا غٹاغٹ ایک سانس میں پینے سے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ شیطان کا پینا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۶۰۱۲:.....ہم نے روایت کی ہے معمر سے اس نے ابن ابوحسین سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی پیئے اسے چاہئے کہ چھوٹی چھوٹی چسکیاں بھرے اور غٹاغٹ بڑے بڑے گھونٹ لے کر نہ پیئے بے شک جگر کا درد غٹاغٹ پینے سے ہوتا ہے (شاید اس سے مراد کوڑی کا اور معدے کا درد ہو۔)

۶۰۱۳:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اور معمر سے مروی ہے اس نے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے کہ وہ تین سانس میں پینے کو مستحب سمجھتے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قتادہ سے وہ اس کو مستحب کہتے تھے۔

۶۰۱۴:.....اور اسی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک سانس میں نہ پیئو یہ شیطان کا پینا ہے۔

۶۰۱۵:.....ہمیں خبر دی عبدالواحد بن محمد بن اسحق بن نجار نے کوفے میں ان کو علی بن حسین بن سفیان نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن ہارون نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو ابوفروہ رہاوی نے ان کو زہری نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہی بار مت پیئو جیسے اونٹ پیتا ہے بلکہ دو دو اور تین گھونٹ کر کے پیئو اور جب پینا شروع کرو تو بسم اللہ پڑھو اور جب پی لو تو پھر الحمد للہ کہو۔

مشک سے منہ لگا کر پینا۔ مشک کو سوراخ کرنا اور اس کی کراہت:

۶۰۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن نصر نے دراوردی نے مقام مرو میں۔ ان کو عبد بن روح مدائنی نے ان کو شبابہ نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو زہری نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے منع فرمایا تھا مشکوں کو سوراخ کرنے سے اور اس بات سے کہ مشک کے منہ سے پانی پیا جائے۔ رواہ البخاری آدم سے ابن ابوذئب مراد سے۔ اور اس کو اس نے نقل کیا ہے یونس وغیرہ کی حدیث سے اس نے زہری سے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ یزید بن ہارون سے اس نے اسماعیل مکی سے اس نے زہری سے روایت کیا ہے اپنی

اسناد کے ساتھ۔ اور فرمایا کہ ایک آدمی نے ڈول یا مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پیا تھا تو اس کے پیٹ میں ایک سانپ چلا گیا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا دیا تھا۔

۶۰۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اسماعیل نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اور یہ اسماعیل حدیث میں غیر قوی ہے۔ اور وہ اس روایت میں سب سے زیادہ بہتر ہے اور میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا ابن ابوذئب کی حدیث سے اس لفظ کے ساتھ واللہ اعلم۔

۶۰۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے۔ اسماعیلی نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ہے عمران نے ان کو عثمان نے۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مشک کو منہ سے لگا کر پانی پیا تو اس کے پیٹ میں سانپ چلا گیا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک یا ڈول وغیرہ سے منہ لگا کر پینے سے منع کر دیا تھا۔ میں نے اس کو اسماعیلی کی کتاب میں اسی طرح پایا ہے اور وہ اس لفظ کے ساتھ ابن ابوذئب کی حدیث سے غریب ہے۔ سوائے اس کے نہیں ہے کہ وہ ہمارے نزدیک یزید بن ہارون سے ہے اور اس کو روایت کیا قرہ بن عبدالرحمٰن نے ابن شہاب زہری سے۔ سوائے سانپ کے قصے کے انہوں نے اس کے الفاظ میں یوں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے سے اور پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے۔

۶۰۱۹:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے قرہ بن عبدالرحمٰن نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۰:...... اور ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حسن بن علویہ قطان نے ان کو عباد بن موسیٰ ختلی نے ان کو ابن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے...... اور احمد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی مشک سے پیئے۔

ایوب نے کہا۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ایک آدمی نے مشک سے منہ لگا کر پیا تھا اور سانپ نکلا تھا۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ مسدد سے اس نے اسماعیل سے ایوب کے قول کے سوا یہ تاکید ہے اسماعیل کی کی روایت کی۔

۶۰۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے۔ ان کو اسماعیل نے ان کو ایوب نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ مشک کے منہ سے پیا جائے۔

۶۰۲۲:...... کہا ہشام نے (سوراخ کرنے والا) اس کو پرانا کرتا یعنی خراب کرتا۔ اور اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ہشام سے اس نے ان کے والد سے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطور موصول روایت کی اور انہوں نے کہا۔ اس لئے کہ یہ کام اس کو پرانا کردے گا اور صحیح یہ ہے کہ وہ قول ہشام سے ہے اور یہ وہ ہے جسے ہشام بن عروہ نے کہا کہ احتمال ہے کہ جس چیز کو اس کی سانس لگے گی اور اس کے معدے کے بخارات کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہر ایک کا دل خوشی سے قبول نہیں کرے گا اس کا جھوٹا پینے کے لئے لہٰذا صاحب شریعت نے اس سے بچنے اور صفائی رکھنے کو پسند کیا تاکہ وہ پانی وغیرہ کو دوسرے کے لئے فاسد اور خراب نہ کردے۔ واللہ اعلم۔

اور پیالے وغیرہ کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے سے منع کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اس جگہ سے ایسے نہیں آتا جسے صحیح جگہ سے آتا ہے بلکہ بکھرتا ہے اور ارد گرد کو لگتا ہے جس سے پانی پینے والے کے کپڑے وغیرہ بھیگ سکتے ہیں جس سے وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہ

کبھی ایسی بھی ہوتی ہے جہاں سے کوئی پینے والی چیز لگ کر بہنے والے کو زخمی کر سکتی ہے اس لئے صاحب شریعت نے از راہ شفقت ورحمت واز راہ تربیت منع فرمایا۔ (مترجم)

۶۰۲۳:.......تحقیق ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ انصار کے ایک آدمی سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد والے دن لوٹا منگوایا اور فرمایا کہ اس کوزے یا لوٹے کا منہ توڑ دے اس کے بعد اس کے منہ سے پی لے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عبدالاعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے انہوں نے اسی حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۴:.......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن عبدالملک بن زنجویہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ لٹکی ہوئی مشک کی طرف اٹھے اور اسے اچک لیا پھر اس کے منہ سے آپ نے پانی پیا۔ پہلی روایت مکمل ہے اور اسی ادا میں کہ زیادہ محفوظ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ نہی کی خبر اس کے بعد تھی۔ واللہ اعلم۔

۶۰۲۵:.......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک عورت کے پاس آئے ان کے گھر میں پانی کی مشک لٹکی ہوئی تھی اسے جھکایا اور کھڑے کھڑے پانی پیا۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن علاء بن محمد بن سعید اسفرائنی نے وہاں پر۔ ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو یزید بن یزید بن جابر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے ان کو ان کی دادی نے اسے کبشہ کہا جاتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور آپ نے لٹکی ہوئی مشک سے پانی پیا جب کہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسروں نے یہ اضافہ کیا ہے مشک کے منہ سے پیا حالانکہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

۶۰۲۶:.......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شریک نے ان کو عبدالکریم جزری نے ان کو ابن بنت انس بن مالک نے اپنی دادی ام سلیم سے وہ کہتی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مشک کے منہ سے پانی پی رہے تھے میں نے اسے کاٹ لیا میں نے کہا کہ حضور کے بعد اسی جگہ سے دوسرا کوئی نہیں پیئے گا۔

۶۰۲۷:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعلی حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنصر نے ان کو خیثمہ نے ان کو عبدالکریم نے ان کو براء بن لبنۃ انس بن مالک نے اس نے انس سے اس نے اپنی ماں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں مشک لٹکی ہوئی تھی انہوں نے اس سے کھڑے ہو کر پانی پیا لہٰذا میں نے ان کو اپنے پاس روک لیا یا یوں کہا کہ وہ میرے پاس ہے۔

امام احمد نے فرمایا: یہ مذکورہ اخبار جواز پر دلالت کرتی ہیں اور ممانعت والی خبر دلالت کرتی ہے استحباب پر تکلیف سے بچنے کے لئے پینے والے وغیرہ سے۔ اس کو ترک کرنے سے اور احتمال ہے کہ نہی والی حدیث غیر معلق کے لئے ہو اور رخصت والی خبر معلق کے بارے میں اس لئے کہ معلق اور لٹکی ہوئی سانپ کے اس میں داخل ہونے سے زیادہ بعید ہے۔

(۶۰۲۳).....اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۷۲۱) (۶۰۲۶).....اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۶۵۰)

فصل:......برتن میں اگر مکھی گر جائے

۶۰۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوالجماہر محمد بن عثمان دمشقی تنوخی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عتبہ بن مسلم نے یہ کہ عبید بن حنین نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکھی گر جائے تمہارے کسی ایک کے برتن میں اس کو چاہئے کہ وہ اسے ڈبو دے اس کے بعد اس کو نکال کر پھینک دے بے شک اس کے ایک پر میں دو میں سے بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں خالد بن مخلد سے اس نے سلمان بن بلال سے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا برتن میں مکھی کو ڈبونا اس کو مارنے کے لئے نہیں ہے۔

نہر یا تالاب پر آ کر ہاتھ کے ساتھ پانی پینا اور اس میں منہ ڈال کر پانی پینے کا جواز:

۶۰۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو لیث نے ایک آدمی سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی تالاب سے گذرے اور فرمایا: سو مگر منہ نہ ڈالو چاہئے کہ ایک انسان اپنے دونوں ہاتھ دھولے اس کے بعد ہاتھوں سے پی لے کون سا برتن زیادہ صاف ہے تمہارے ہاتھوں سے جب تم اسے دھولو گے۔

۶۰۳۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن سعید خمیمی نے ان کو بکر بن سہل نے ان کو احمد بن اشکیب نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو لیث نے اس کو سعید بن عامر نے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی کے ایک ٹھکانے پر گذرے، ہم لوگوں نے منہ ڈال کر پینے کی کوشش کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کہ منہ ڈال کر نہ پیو اس میں سے بلکہ اپنے ہاتھ دھولو اور ہاتھوں سے پیو اس لئے کہ ہاتھ سے زیادہ صاف اور کوئی برتن نہیں ہے۔ یہ ابن یوسف کی حدیث کے الفاظ ہیں اور پہلی روایت میں ہے کہ ہم لوگ سفر میں تھے۔ ہم لوگ بارش کے پانی کے ایک مقام پر پہنچے اور ہم لوگوں نے منہ ڈال کر پینا چاہا۔ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرما دیا اس کے بعد فرمایا اپنے ہاتھوں کو دھولو اور ہاتھوں سے پیو اس لئے یہ تمہارے سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے زیادہ ستھرے برتن ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: احتمال ہے کہ ممانعت پینے والے سے تکلیف دور کرنے کے لئے ہو اور اس لئے تاکہ پینے والا اس میں سانس نہ چھوڑے اگر پانی چھوٹے حوض میں ہو یا کسی برتن میں تو دوسرا آدمی دیکھ کر کراہت کرتے ہوئے پانی پینا چھوڑ دے گا البتہ منہ ڈال کر پینا فی الجملہ جائز ہے جس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

۶۰۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو علی بن حسین بن جنید نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو فلیح نے ان کو سعید بن حارث نے ان کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک آدمی کے پاس گئے اور ان کے ساتھ ان کے ایک صحابی بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کے ساتھی نے السلام علیکم کہا۔ آدمی نے جواب دیا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ گرمی کا وقت تھا اور وہ آدمی اپنے باغ میں پانی لگا رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے پاس مشک میں رات کا رکھا پانی ہو تو ٹھیک ہے

(۶۰۲۸)......(۱) فی أ سلیمان بن سلیمان بن بلال) (۲)......فی أ حسین

(۶۰۳۰)......(۱) فی الأصل (بن بن)

ورنہ ہم لوگ منہ ڈال کر اس میں سے پی لیں۔ کہتے ہیں کہ وہ آدمی اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا۔ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس رات والا پانی ہے آپ چھپرے کی طرف چلئے گا کہتے ہیں کہ وہ ان دونوں کو ساتھ لئے چھپرے کی طرف گیا۔ اور اس نے پیالے میں پانی رونڈ دیا اور اس میں اس نے اپنی بکری کا دودھ دوہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیا اس کے بعد اس آدمی کو دے دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن صالح سے اس نے فلیح سے۔

میٹھا پانی حاصل کرنا:

۶۰۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالنصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو عبدالعزیز دراوردی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک سے میٹھا پانی لیا جاتا تھا۔

اور حکایت کی ہے ابوداؤد سجستانی نے ان کو احمد بن حنبل نے کہ انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا تھا۔ اور دراوردی نے کہا کہ اس کی تحریر و کتاب اس کے حفظ سے اور یادداشت سے زیادہ صحیح ہے۔ کہنے کا منشا یہ ہے کہ انہوں نے یہ حدیث اپنی یادداشت اور حافظے سے بیان کی ہے۔

اور امام احمد نے فرمایا کہ ایک اور طریق سے مروی ہے ہشام سے جیسے درج ذیل ہے۔

۶۰۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد خزاز نے ان کو علی بن مسعود نے ان کو عامر بن صالح بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر بن عوام نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ کے لئے مشک وغیرہ سے میٹھا پانی لیا جاتا تھا حمام کے وقت اور گرمی کے وقت۔

پینے والا جب منہ لگا کر پی چکے تو اپنا مشروب پس خوردہ اسے دے جو اس کی دائیں طرف سے ہو۔

۶۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم بن حبان نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا اور جب آپ کا انتقال ہوا میں بیس سال کا تھا۔ اور میری مائی مجھے حضور کی خدمت پر آمادہ کرتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے گھر میں تشریف لائے ہم نے آپ کے لئے بکری کا دودھ دوہا۔ گھر میں کنواں تھا اس سے آپ کے لئے پانی لیا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے بائیں جانب بیٹھے تھے اور ایک دوسرا دیہاتی دائیں جانب تھا اور عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیجئے۔ مگر حضور نے دیہاتی کو پہلے دیا اور فرمایا کہ دائیں طرف سے۔ دائیں طرف سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور دیگر سے انہوں نے سفیان سے۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک وغیرہ سے انہوں نے زہری سے۔

۶۰۳۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے ابوحازم بن دینار سے اس نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مشروب لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کی دائیں طرف کوئی لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے بیٹھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں پہلے ان بزرگوں کو دے دوں مگر لڑکے نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ کے ہاتھ سے (نصیب والوں کو ملتا ہے) ملنے والے اپنے حصے کے لئے میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پس خوردہ اور بچا ہوا دودھ اسی کے ہاتھ

میں دے دیا۔ بخاری و مسلم نے اس کو حدیث مالک سے لیا ہے۔

فصل:......قوم کو پلانے والے کا نمبر آخر میں ہوتا ہے

۶۰۳۶:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن یوسف نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالمختار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابواوفی سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور لوگوں کو شدید پیاس لگی۔ لہٰذا ایک منزل پر اترے اصحاب رسول نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ پی لیجئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے کہ لوگوں کو پلانے والے کا نمبر آخر میں ہوتا ہے لوگوں کو پلانے والے کا نمبر آخر میں آتا ہے۔ بخاری میں منقول ہے۔

۶۰۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے دونوں کو ابوالعباس عمر بن یعقوب اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالرحمٰن بیاع ہروی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھاتے تھے تو آپ سب سے آخری ہوتے تھے کھانے والے۔

فصل:......کھانا کھانے سے فراغت پر دعا

۶۰۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے بطور املاء کے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو محمد بن قاسم نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھا پی لیتے تھے تو یوں کہتے تھے شکر ہے اللہ کے لئے کثیر شکر پاکیزہ شکر۔ اور بابرکت شکر ہے۔ نہ اس کی ناشکری کی جاسکتی ہے۔ نہ اس کو خیر باد کہی جاسکتی ہے۔ اور نہ ہی اس سے انسان بے پرواہی کر سکتا ہے وہی ہمارا رب ہے۔

اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ جب دستر خوان اٹھالیا جاتا تھا تو حضور فرماتے تھے کہ وہی غیر محتاج ہے وہی کافی ہے۔

بخاری نے صحیح میں نقل کی ہے ابوعاصم سے اس نے ثور بن یزید سے اور اس نے کہا ہے حدیث میں:

شکر ہے اللہ کی جس نے ہماری ضرورت پوری فرمائی جس نے ہمیں خوب سیر فرمایا نہ وہ کھانے کا محتاج ہے نہ ہی اس کی ناشکری کی جاسکتی ہے۔

اور ایک بار یوں فرمایا۔ اے ہمارے رب تیرا ہی شکر ہے تو کھانے کا محتاج نہیں ہے سب کی محتاجی تو پوری کرتا ہے تجھے چھوڑا بھی نہیں جاسکتا اور تجھ سے بے پرواہی بھی نہیں کی جاسکتی اے ہمارے مالک!

(**قولہ ولا مودع**) کا مطلب ہے کہ اس سے استغناء اور بے پرواہی نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی اس سے مانگنے اور طلب کرنے کو ترک کیا جاسکتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے نہ ہی اس سے بے رغبت ہوا جاسکتا ہے۔

۶۰۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق نے یعنی ابن اسماعیل نے ان کو وکیع نے ان کو عبداللہ بن عامر اسلمی نے ان کو ابوعبید صاحب سلیمان نے ان کو نعیم بن سلام نے ان کو ایک آدمی نے بنی سلیم

سے جسے نبی پاک کی صحبت حاصل تھی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو یوں کہتے تھے اے اللہ تیرا شکر ہے اس نعمت پر جو آپ نے کھلایا پلایا اور شکم سیر کیا اور پیاس کے بعد سیراب کیا تیرا ہی شکر ہے جس کی نہ تو ناشکری کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس سے لاپرواہ ہوا جاسکتا ہے اے ہمارے مالک۔

(اسحاق بن اسماعیل نے) کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحاق نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو اسماعیل بن رباح بن عبیدہ نے ان کو ان کے والد وغیرہ نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو یوں فرماتے تھے۔ الحمدللّٰہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین. اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

۶۰۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو مہدی بن مہدی بن میمون نے انؒ کو سعید بن جریری نے ان کو ابن اعبد نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے کہا کھانا جب تیرے آگے رکھ دیا جائے تو اس کا یہ حق ہے کہ اس پر قناعت کرے اور یہ کہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ کھاتا ہوں اے اللہ تو ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما جس کا تو نے ہمیں رزق عطا کیا۔ اے ابن اعبد! کیا تم جانتے ہو کہ طعام کا شکر کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ کھانے کا شکر یہ ہے کہ تم یوں کہو جب کھانا کھا چکو اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا، نیز دیگر تمام دعائیں جو اس بارے میں آئی ہیں وہ کتاب الدعوات میں مذکور ہیں۔

۶۰۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید نے ان کو عمر بن ابی حرملہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھا چکے تو یوں کہے۔ اے اللہ تو ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے اور بہتر کھلا۔ اور جب دودھ پیئے تو یوں کہے۔ اے اللہ تو ہی ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور اس سے اور زیادہ عطا فرما۔ بے شک کھانے اور پینے کا کوئی بدل نہیں سوائے دودھ کے۔

۶۰۴۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو حاتم بن یونس جرجانی نے ان کو موسیٰ بن سندی نے ان کو یعیش بسطامی نے ان کو معان بن بشر نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تو یوں دعا کرتے تھے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور خوب شکم سیر کیا اور ہمیں پلایا اور خوب سیر کیا۔

۶۰۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو وکیع نے اعمش سے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان فارسی جب کھانا کھا لیتے تھے تو یوں دعا کرتے تھے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہماری ضرورت و مشقت سے ہماری کفایت فرمائی اور ہمارے لئے رزق کو کشادہ فرمایا۔

۶۰۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے ان کو ہارون بن احمد بن ہارون جرجانی نے ان کو فضل بن حباب جمحی نے ان کو معاذ بن معاذ بن ابی خلاد اعمیؒ نے اور عبدالرحمٰن بن شریک نے ان کو بزیع ابوالخلیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اپنے کھانے ذکر الٰہی کے ساتھ اور نماز کے ساتھ تحلیل اور ہضم کیا

یہ روایت منکر ہے اس کے ساتھ بزیع متفرد ہے اور وہ ضعیف بھی تھا۔

۶۰۴۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد شعیثی نے انہوں نے سنا علی بن ہارون حربی سے بغداد میں۔ انہوں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے تھے کہ شکر کرنے کا حق یہاں تک ہے کہ اللہ نے جو انعام فرمایا ہے اس میں اس کی ناشکری نہ کی جائے اور فرمایا کہ جس کی زبان ذکر اللہ سے تر رہتی ہے وہ جنت میں ہنستا ہوا جائے گا اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص ایسے بندے ہیں جو اللہ کے ذکر کی طرف پناہ پکڑتے ہیں جیسے پرندے اپنے آشیانے میں پناہ لیتی ہے اور فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم کھانا کھا چکو تو اسے اللہ کے ذکر کے ساتھ تحلیل کرو کیونکہ جب کھانا کھا کر اس کے بعد سو جائے تو دل سخت ہو جاتا ہے۔

۶۰۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے اور ابوزکریا بن ابی اسحاق نے اور ابوبکر محمد بن محمد بن احمد رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو انس بن مالک نے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ خوش ہوتا ہے بندے سے اس بات پر کہ وہ لقمہ کھائے اور پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اللہ کا شکر کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے ابواسامہ سے۔

۶۰۴۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابوالزاہر نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کھانا کھاتا ہے مگر اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ ایسا ہے جیسے اس نے کھانے کو چرا کر کھایا ہے۔

کھانا کھلانے والے کے لئے دعا کرنا:

۶۰۴۸:......ہم نے روایت کیا ہے انس بن مالک کی حدیث میں کہ نبی کریم سعد بن عبادہ کے پاس آئے وہ حضور کے پاس روٹی اور زیتون لے کر آیا آپ نے کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا: روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطار کیا ہے اور نیک لوگوں نے تمہارے ہاں کھانا کھایا ہے اور تمہارے اوپر فرشتے دعا مغفرت کر رہے ہیں۔

۶۰۴۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مخلد بن خالد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے پھر اس نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے سوا اس کے کہ انہوں نے کہا مروی ہے انس وغیرہ سے۔

۶۰۵۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو عباس بن عثمان اور عباس بن ولید خلال نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو منیر بن زبیر نے ان کو مکحول نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کھانے کے اوپر سے نہ اٹھا جائے یہاں تک کہ پہلے کھانا اٹھایا جائے۔

۶۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم طلحہ بن علی صقر بغدادی نے وہاں پر ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن محمد نے ان کو ابوغیلہ نے ان کو خبر دی محمد بن اسحاق نے ان کو عبدالملک بن ابوبکر نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ابوطلحہ نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے

(۶۰۴۹)......اخرجہ المصنف من طریق ابی داود (۳۸۵۴)

(۶۰۵۱)...... اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۲۴۶۰/۶) وعند ابن عدی (یفرع) بدلاً من (یرفع)

ان کو ابوالحو تکیہ نے یہ کہ عمار نے کہا عمر بن خطاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کی چیز کو نہیں کھاتے تھے بلکہ پہلے ہدیہ کرنے والے کو اس میں سے کھلاتے تھے۔ اس بکری کی وجہ سے جو ان کے لئے خیبر کے دن ہدیہ کی گئی تھی (جو کہ زہر آلود تھی)۔

کھانا کھانے کے بعد خلال کرنا:

۶۰۵۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے اور عمرو بن ولید نے دونوں کو ثور یزید نے ان کو حصین حرانی نے ان کو ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھائے اور خلال کرے، جو کچھ دانتوں میں سے نکلے اسے منہ سے پھینک دے اور وہ حصہ جس کو اپنی زبان سے نکالے اس کو نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۰۵۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو ابواحمد بن محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو قدامہ بن محمد نے ان کو اسماعیل بن شیبہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے دانتوں کا خلال کرنے والے مردوں اور دانتوں کا خلال کرنے والی عورتوں پر۔

۶۰۵۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور کہا گیا ہے اسماعیل سے تم اس کو مجھ سے کیا دیکھتے ہو کہا کہ منہ اس کے ساتھ متفرد ہے قدامہ بن محمد اسماعیل بن ابراہیم بن شیبہ طالع سے اور دونوں میں نظر ہے۔

۶۰۵۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن حجاج نے ان کو عیسیٰ بن عبدالعزیز نے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عاملوں کو لکھا تھا کہ تم لوگ اپنی طرف حکم نامہ جاری کر کے لوگوں کو روکو منع کر دو کہ وہ سرکنڈے کے کھانے سے اور آس وغیرہ سے دانتوں کا خلال نہ کیا کریں۔

۶۰۵۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو قاسم بن مالک نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو عبید بن حسن نے ان کو عبداللہ بن مغفل مزنی نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے کانٹے کے ساتھ یا گنے کے چھلکے کے ساتھ خلال کیا تھا جس سے اس کا منہ سوج گیا تھا جس سے عمر بن خطاب نے اس چھلکے کے ساتھ خلال کرنے سے منع کر دیا تھا۔

ابوعبید نے کہا کہ اصمعی نے کہا تھا نفر فمہ۔ کا مطلب ہے کہ اس کا منہ سوج گیا تھا ابوعبید نے کہا کہ یہ لفظ لیا گیا ہے **نفار الشئی من الشئی** کے محاورے سے وہ خلا کو کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے اس کو ایسے ہی پایا ہے کہ عبداللہ بن معقل مقید ہے عین اور قاف کے ساتھ۔

برتن کو ڈھک دینا اور مشک کا منہ کس دینا:

۶۰۵۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی فقیہ ابوالقاسم نے عبیداللہ بن عمر بن علی القامی نے بغداد میں ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو روح نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات چھا جائے یا کہا تھا: جب تم شام کرو تو تم لوگ اپنے بچوں کو روک لیا کرو۔ بے شک شیطان (جنات خبیث) اس وقت پھیل جاتے ہیں جب رات کا کچھ حصہ چلا جائے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لیا کرو اور اللہ کا نام ذکر کیا کرو بے شک شیطان بند دروازوں کو نہیں کھول سکتا اور اپنی مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو اور اللہ کا نام یاد کیا کرو اور اپنے برتنوں کو ڈھک دیا کرو اور اللہ کا نام یاد کیا کرو اور اگر تم اس پر کوئی شئی دے دو۔ اور دیئے

(۶۰۵۵)۔۔۔(۱) فی ب (سعید الطالع) (۶۰۵۸)۔۔۔(۱) فی أ (عبید)

بجھا دیا کرو۔ اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے روح بن عبادہ کی حدیث سے۔

۶۰۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو محمد بن عبدک قرار نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوذر بن حسین بن ابوالقاسم مذکی نے دونوں نے کہا ان کو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو جعفر بن عبداللہ بن حکم نے ان کو قعقاع بن حکیم وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے برتن کو ڈھک دو مشکوں کو منہ باندھ دو بے شک سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبال نازل ہوتی ہے وہ جب ایسے برتن سے گذرتی ہے جس کا منہ ڈھکا ہوا نہ ہو اور مشک جس کا منہ بندھا ہوا نہ ہو تو اس میں واقع ہو جاتی ہے ایسی وبا میں سے۔ (اور قعقاع نے کہا) کہ مروی ہے جابر بن عبداللہ انصاری سے۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے دو طریقوں سے لیث سے اور ایک روایت میں ہے لیث سے کہا لیث نے پس عجمی لوگ اس سے بچتے ہیں۔ کانون اول سے (کانون اول رومی نام ہے دسمبر کا مہینہ مراد ہوتا ہے) (اور کانون ثانی سے مراد جنوری ہوتا ہے)۔

۶۰۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج بن محمد اعور نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوالزبیر نے کہ اسی نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے ابوحمید نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نقیع کی طرف سے ایک دودھ کا پیالہ آیا تھا جو کہ اوپر سے ڈھکا ہوا نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ کیا تم نے اسے ڈھکا نہیں۔ اگرچہ تم اس پر لکڑی ہی رکھ لیتے وہ کہتے ہیں کہ ابوحمید نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ مشکوں کا منہ باندھ دیا جائے رات کو اور دروازے بند کر دیے جائیں رات کو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابن جریج سے۔

۶۰۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن یوسف اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو وہب نے ان کو خبر دی ہے لیث نے ان کو ابوالزبیر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برتنوں کو ڈھک دو، اور مشکوں کے منہ باندھ دو اور دروازے بند کر دو اور دیے بجھا دیا کرو بے شک شیطان مشک کا منہ نہیں کھول سکتا اور برتن کا ڈھکنا نہیں اتار سکتا اور دروازہ نہیں کھول سکتا۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی برتن ڈھکنے کے لئے کچھ نہ پائے سوائے اس کے کہ اس پر کوئی لکڑی ہی لے کر آڑ کر دے اور بسم اللہ پڑھ دے تو وہ ایسا ضرور کرے۔

بے شک موذی جانور جلا دیتے ہیں اہل گھر پر ان کے گھر کو۔ مسلم نے اس کو نقل کیا لیث کی حدیث سے۔

۶۰۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد بن امیہ سیاق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو قیس بن شنظیر نے ان کو عطا بن ابورباح نے ان کو جابر بن عبداللہ نے مرفوع کیا ہے۔ فرمایا کہ برتنوں کو اوپر سے ڈھانک دیا کرو اور مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو اور دروازوں کو بھیڑ دیا کرو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو روک لیا کرو بے شک (شام کے وقت) جنات کا پھیلنا ہوتا ہے اور جھپٹنا ہوتا ہے اور اچکنا ہوتا ہے۔ اور چراغ بجھا دیا کرو سوتے وقت بے شک یہ موذی جانور بسا اوقات دیئے کی جلتی فتیلی اور تار کھینچ کر لے جاتے ہیں جس سے پورے گھر کو آگ پکڑ لیتی ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا مسدد سے۔

۶۰۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوی نے

(۶۰۵۹)...... (۱) فی ب (المذکی)

ان کو عمرو بن حمشاذ نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے اسباط نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ چوہا آیا اس نے دیئے کا جلتی ہو بتی کو کھینچ کر گھسیٹا اتنے میں لڑکی نے دیکھا تو وہ اس کو دور کرنے لگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو (تا کہ دیکھیں کیا کرتا ہے) اس نے اسے گھسیٹ کر اس مصلے پر ڈال دیا جس پر آپ بیٹھے تھے اس میں سے ایک درہم کی مقدار وہ جل گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ سویا کرو تو اپنے چراغ بجھا دیا کرو بے شک شیطان رہنمائی کرتا ہے اس جیسے جانوروں کو ایسے ہی کاموں پر پھر وہ تمہیں جلا دیتا ہے۔

۶۰۶۴:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوطاہر زیادی نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزار نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سوؤ تو اپنے گھروں میں آگ کو نہ چھوڑا کرو (یعنی جلتی نہ چھوڑا کرو بلکہ بجھا دیا کرو۔)

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے سفیان کی حدیث سے۔

۶۰۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبید حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابواسامہ نے ان کو یزید نے ان کو ان کے دادا نے ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رات کو مدینے میں ان کے گھر والوں سے سمیت جل گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا بے شک یہ آگ تمہاری دشمن ہے تم جب سویا کرو تو آگ کو بجھا دیا کرو۔ اس کو بخاری و مسلم نے حدیث اسامہ سے نقل کیا ہے۔ شیخ حلیمی نے یہاں پر و لیمے کا اور اس کے کھانے جس کی دعوت دی جاتی ہے ذکر کیا ہے۔ اور امام احمد نے کہا کہ ہم نے یہ تمام روایات کتاب السنن میں کتاب الصدق کے آخر میں ذکر کر دی ہیں۔

دعوت قبول کرنا:

۶۰۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہشام نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کھانے کے لئے بلایا جائے ضرور دعوت قبول کرے اگر بغیر روزے کے ہوتو کھانا کھائے اور اگر روزے سے ہوتو جا کر دعا کرے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا کئی طریقوں سے ہشام بن حسان سے۔

فخر وریاکاری کرنے والے کی دعوت قبول نہ کرنا:

۶۰۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن عمرو سکونی نے ان و بقیہ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو زبیر بن حارث نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ دو ہلاک ہونے والے یا دو مقابلے کرنے والوں کی ضیافت قبول کرنے سے۔

۶۰۶۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو معلی بن اسد مروزی نے ان کو علی بن حسن نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوریا کاری کرنے والوں کی دعوت کی اجابت وقبولیت نہ کی جائے اور نہ ہی ان کے ہاں کھانا کھایا جائے۔

امام احمد نے فرمایا کہ اس سے مراد ہیں دو ضیافت اور مہمانی پیش کرنے والے ایک فخر کرنے کے لئے اور دوسرا لوگوں کو دکھانے کے لئے۔

(۶۰۶۷)......(۱) غیر واضحة في المخطوطة

فصل:......جو شخص پاکیزہ وخوشبودار طعام کے لئے بلایا جائے اور اسے خوشبو پیش کی جائے

۶۰۶۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے اور ابوالحسین محمد بن علی بن خشیش مقری نے کوفے میں دونوں نے کہا ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین قراز نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو عروہ بن ثابت انصاری نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے کہ حضرت انس خوشبو کا تحفہ رد نہیں کرتے تھے۔ اور وہ یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو رد نہیں کرتے تھے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ابونعیم سے۔

۶۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عبیداللہ بن ابی جعفر نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص پر خوشبو پیش کی جائے وہ اسے واپس نہ کرے بے شک وہ ہلکے بوجھ والی اور پاکیزہ خوشبو والی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ سے اس نے مقریٔ سے اور اس کو روایت کیا ہے فضالہ بن حسین نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکور مفہوم میں اور اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ جب ایک تمہارے پر حلوا پیش کیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے یہاں تک کہ اس میں سے کچھ لے لے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو اور میٹھی چیز پسند تھی۔

۶۰۷۱:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن عمر حافظ نے ان کو محمد بن یوسف بن سلمان بن ریان نے ان کو ہیثم بن سہل نے ان کو فضالہ بن حصین نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور یہ اسناد غیر قوی ہے۔

۶۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے تاریخ میں ان کو ابراہیم بن اسماعیل قاضی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن مثنی نے ان کو ابومحمد نے ان کو فضالہ بن حصین عطارضی نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی ایک کے آگے خوشبو رکھی جائے تو اس میں سے کچھ لے لے اسے یوں ہی واپس نہ کرے۔

۶۰۷۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو مخرمہ بن بکیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ جب دھونی دیتے تو اگر کی لکڑی کی دھونی دیتے تھے جس پر چھینٹا نہیں دیا گیا ہوتا تھا۔ اور کافور کی جس کو وہ اگر کی لکڑی کے ساتھ ڈالتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ حضور کا دھونی دینا ایسے ہوتا تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا احمد بن عیسیٰ سے۔

۶۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو سلیمان ابوداؤد نے ان کو عبدالحمید بن قدامہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے نزدیک خوشبودار پودوں یا پھولوں میں فاغیہ یعنی مہندی کا پھول تھا (یا یوں کہیں کہ عطر حنا پسند تھا۔)

۶۰۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو عبداللہ بن رجاء یعنی ابوعمرو غدانی نے پھر اس نے اسے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور کہا ہے کہ کہا ابومحمد بن درستویہ نے کہ الفاغیہ، مہندی کی لکڑی کو کہتے ہیں جس کو الٹا کر کے زمین میں لگایا جاتا

(۶۰۷۱)......فضالة بن حصين مضطرب الحديث كما في الجرح والتعديل (۷/۷۸)

ہے اور اس سے مہندی سے زیادہ خوشبودار پھول آتے ہیں۔ اور ان کا نام فاغیہ رکھا جاتا ہے۔

۶۰۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو علائی نے ان کو حسن بن حسن نے اور علی بن ابوطالب بزار نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو بلال نے ان کو قتادہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا و آخرت میں سب سالن کا سردار گوشت کا سالن ہے اور دنیا و آخرت میں مشروبات میں سے پانی سردار ہے اور دنیا و آخرت میں خوشبو کی سردار فاغیہ ہے یعنی عصر مہدی۔

۶۰۷۷:..... اس میں سے جو قتیبی سے مروی ہے اس نے تونسی سے اس نے اصمعی سے اس نے ابو بلال سے اس نے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے اس کے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا دنیا و آخرت کے سالن میں سردار گوشت کا سالن ہے اور اہل جنت کی خوشبو میں سردار مہندی کی خوشبو ہے، یا مہندی کا پھول ہے۔

اصمعی نے کہا کہ الفاغیہ یہاں پر مہندی کا پھول ہے اور اس کا نور ہے۔

قتیبی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اہل جنت کی خوشبوؤں میں ہر قسم کے درختوں کے پھول ہیں، میں کہتا ہوں کہ حدیث ..... انس سے یہی مراد ہے۔

تکیہ، تیل اور دودھ رد نہ کرنا:

۶۰۷۸:..... اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہندی کی خوشبو کو ناپسند کرتے تھے۔

۶۰۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو احمد حسین بن علوشا بن محمد بن نصر اسد آبادی نے وہاں پر ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک نے ان کو علی بن طیفر ابن عالب نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن فدیک نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ادا کرتے ہوئے واپس نہ کی جائیں تکیے، تیل اور دودھ۔ اس کو روایت کیا ہے ابوعیسیٰ نے قتیبہ سے۔

اور ابوعیسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مسلم بن جندب وہی مدنی ہے۔

لوبان کی دھونی:

۶۰۸۰:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو عبداللہ بن ابوجعفر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھونی دیا کرو اپنے گھروں کو لوبان اور شیح کے ساتھ۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۶۰۸۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو اسود نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبیداللہ بن ابوجعفر نے ان کو ابان بن صالح نے ان کو انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

اپنے گھروں کو لوبان اور شیح کی اور مر اور پودینہ جبلی کی دھونی دیا کرو۔ (مر کا معنی کڑوا یہ ایک درخت کا منجمد رس یا گوند ہے۔) اور صعتر پہاڑی پودینہ کا نام ہے۔ شیح ایک خاص قسم کی گھاس کا نام ہے۔

(۶۰۷۷)..... (۱) فی أ (العین)

(۶۰۷۹) ..... (۱) فی الأصل (علی) (۲)..... فی الأصل (الاسترا بادی)

(۶۰۸۱)..... (۱) فی جمع الجوامع (الزعتر) بالزای

شعب الایمان کا چالیسواں شعبہ

لباس، ہیئت، برتن کا استعمال اوران میں سے ریشم وسونے کا حکم

۶۰۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعد نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوافلح ہمدانی نے ان کو عبداللہ بن زریر نے انہوں نے سنا علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم سیدھے ہاتھ میں پکڑا اور سونا الٹے ہاتھ میں پکڑا اس کے بعد فرمایا کہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابوافلح نے۔

۶۰۸۳:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ابن کو ابواعرابی نے ان کو زعفرانی یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحاق نے، اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے تشریف لائے اور ان کے ایک ہاتھ میں سونا تھا۔ اور دوسرے ہاتھ میں ریشم تھا انہوں نے کہا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

اور ہم نے روایت کی ہے ابوموسیٰ اور عقبہ بن عامر وغیرہ کی حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ یہ چیزیں حلال ہیں ان کی عورتوں کے لئے۔

۶۰۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبدالرحمٰن بن رافع نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے پاس ریشم اور سونا تھا لہٰذا آپ نے فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر حلال ہیں ان کی عورتوں پر۔

۶۰۸۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوالفیاض بکار بن عبداللہ نے ''ح''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ریشمی دوشالہ وحلہ پہننے سے اجتناب:

اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابراہیم بن ہاشم بغوی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ان کو نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دوشالہ یا دہری لمبی چادر دیکھی جو کہ ریشمی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر آپ اسے خرید لیں تو آپ ان کو آنے والے وفود کے سامنے پہنا کریں۔ اور جمعہ کے دن بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں فرمایا کہ اس کو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد ایک موقعہ پر حضور نے ویسی ہی ایک ریشمی چادر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجی ان کو وہ پہننے کو دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے تو مجھے یہ پہنائی ہے حالانکہ آپ نے تو اس وقت مجھے وہ بات کہی تھی تو رسول اللہ نے فرمایا: کہ میں نے تو وہ تیرے پاس اس لئے بھیجی تھی تاکہ تم اس کو بیچ دو یا اسے اپنی بعض عورتوں کو استعمال کراؤ۔

۶۰۸۶:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ''ح'' اور ہمیں

(۶۰۸۲)......(۱) فی ب (منبه) وهو خطأ (۲)...... فی ب (درید)

اخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۰۵۷)

(۶۰۸۴)......اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۲۵۳)

خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عفان نے اور شبابہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے شعبہ نے ان کو ابن عون ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابو صالح حنفی سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں ایک ریشمی حلہ پیش کیا گیا انہوں نے میرے پاس بھیج دیا میں نے اسے نہیں لیا۔ لہٰذا میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی محسوس کی پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو میں نے اس کو آپ کی عورتوں کے درمیان استعمال کرادیا۔ اور ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ میں نے اس کو اپنی عورتوں میں استعمال کرادیا۔ مسلم نے اس کو کئی طریقوں سے نقل کیا ہے شعبہ سے اور انہوں نے کہا ہے حدیث میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا اور میں نے اس کو اپنی عورتوں میں استعمال کرادیا۔

۶۰۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا شعبہ نے کہ میں نے پوچھا کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے؟ انہوں نے سختی سے کہا نبی پاک کی طرف سے ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اسے آخرت میں ہرگز نہیں پہنے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے آدم سے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے عبدالعزیز سے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا چاندی کے برتن میں پانی نہ پینا:

۶۰۸۸:.....اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن حسن قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابن ابولیلیٰ سے کہ حضرت حذیفہ مدائن میں تھے انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان برتن میں ان کے پاس پانی لے کر آیا چاندی کے برتن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کی خواہش نہیں کی تھی میں اس سے منع کیا گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ریشم اور دیباج اور چاندی کے برتن اور سونے کے برتن (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور تمہارے (مسلمانوں کے) لئے آخرت میں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے سلیمان بن حرب سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعیب سے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

۶۰۸۹:.....اور اس کو روایت کیا ہے مجاہد نے ابن ابی لیلیٰ سے اس نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا تھا اس سے کہ ہم سونے چاندی کے برتنوں میں کھائیں پئیں اور ریشم اور دیباج پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے اور فرمایا کہ وہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

اور یہ بخاری کی کتاب سے منقول ہے۔ اور ہم نے اس کو کتاب السنن میں نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ:

۶۰۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عمرو نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خچر سواری کے لئے لایا گیا اس کے اوپر ریشمی کپڑا ڈالا ہوا تھا انہوں نے جب رکاب میں پیر رکھا اور زمین کو پکڑنے لگے تو ان کا ہاتھ اس سے پھسل گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ دیباج ریشم ہے۔

(۶۰۸۶).....(۱) فی ب (ابن عبداللہ) (۶۰۸۷).....(۱) فی (أ) (آدم) وھو خطأ (۶۰۸۸).....سقط من (أ)

کہنے لگے اللہ کی قسم میں اس پر سواری نہیں کروں گا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ریشمی کپڑا پھاڑ دینا:

۶۰۹۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسرائیل بن یونس نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں انکا چھوٹا بچہ ان کے پاس آ گیا جسے ان کی والدہ نے ریشمی قمیص پہنادی تھی جس سے وہ خوش ہو رہا تھا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے فرمایا: اے بیٹے! تمہیں کس نے یہ پہنادی ہے؟ آپ آگے آیئے بچہ آگے آیا تو انہوں نے قمیص پکڑ کر پھاڑ دی اور فرمایا جاؤ اپنی امی کے پاس کہ وہ تجھے دوسرا کپڑا پہنادے۔

ریشم کی قلیل مقدار کا حکم:

۶۰۹۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے۔ ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عبداللہ نے کہ عویس نے پوچھا تھا ابواسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر کے پاس گئے وہ وادی بطحا میں تھے۔ ہم نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارے یہ کپڑے ایسے ہیں جن میں ریشم ملا ہوا ہے مگر وہ کم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کم ہو یا زیادہ ہو۔

اور شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۶۰۹۳:..... اور روایت کی گئی ہے ابراہیم سے کہ اس نے کہا کہ اہل مکروہ گردانتے تھے اس کو جس کا تانا خز (ریشم) کا ہو اور بانا ابریشم کا ہو یا تانا ابریشم کا ہو اور بانا میں خز کا ہو۔ یہ صحیح ہے اس لئے کپڑا جبھی لباس بنتا ہے جب اس کا تانا بانا دونوں ہوں لہٰذا دونوں میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔

اور اجازت دی تھی اس صورت میں جب بانا ابریشم کا ہو اور تانا غیر ابریشم کا۔ حالانکہ وہ دونوں اکٹھے کپڑے کا رکن ہیں ان کے بغیر کپڑا نہ تو کپڑا بنتا ہے اور نہ ہی لباس بنتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کی صحت پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۶۰۹۴:..... جو روایت ہے حضرت علی سے وہ کہتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں ایک حلہ ہدیہ کیا گیا جس کا تانا ریشم تھا اور بانا اس کا میسرہ کا تھا آپ نے میرے پاس بھیجا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اس کا کیا کروں۔ کیا میں اس کو پہنوں آپ نے فرمایا کہ میں جو چیز اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ تیرے لئے بھی پسند نہیں کروں گا۔ اس کو دو حصوں میں کر کے اپنی والدہ فاطمہ اور میری بیٹی فاطمہ کا دوپٹہ بنا دو۔

راوی کہتا ہے کہ میسر سیراء سے بنا ہے۔ اور سیراء یمن کی چادروں کو کہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ یقینی بات ہے کہ معاف ہونا اور درگذر کرنا اس سے پھول یا نقش نگار میں ہے کپڑے میں۔

۶۰۹۵:..... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک روئیں دار کپڑا تھا۔ ہم لوگ کہتے تھے کہ اس کا پھول یا نقش نگار ریشم ہے حضور نے ہمیں اس کو پہننے سے کبھی منع نہیں کیا تھا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ریشم دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت تک پہنو۔ واللہ اعلم، دو پھولوں یا نشانوں کے لئے ہے جو قمیص کے کفوں پر ہوں ہر ایک ان دونوں میں سے دو انگلیوں کے بقدر ہو جو سب ملا کر چار انگلیوں کی مقدار میں ہو۔ یہی مراد ہے اس سے جو ان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا یا مثل کف کے دونوں میں چار انگشت ہو۔ اور مراد یہی ہے کہ قمیص کے کفوں پر ہو اس قدر کے جب جمع کیا جائے۔

مجموعی طور پر ہتھیلی سے قدرے زیادہ ہو۔اور اسی طرح اگر کپڑا سوتی ہو اور ابریشم کے ساتھ سیا جائے وہ حرام نہیں ہے۔

امام احمد نے فرمایا۔یہی ہے وہ جو کچھ شیخ حلیمی نے کہا ہے۔کہ نشانوں، پھول وغیرہ میں استعمال صحیح ہے۔اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بطور مرفوع روایت بھی اور موقوف روایت بھی جو اس کے جواز پر دال ہے۔حسن میں سے موقوف روایت درج ذیل ہے۔

۶۰۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانشی نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو سعید بن عبداللہ بن ابوالسعر نے ان کو شعبی نے ان کو سوید بن غفلہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ شام کے ملک سے واپس آئے تھے۔اور اللہ نے ہمارے لئے فتوحات کی تھیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ پر بیٹھے تھے وہ ہمیں ملے تو ہم لوگ باریک اور موٹا ریشم پہنے ہوئے تھے۔اور عجمیوں والے کپڑے بھی انہوں نے جب ہمیں دیکھا تو ہمیں خوب ڈانٹا۔لہٰذا ہم واپس لوٹ آئے اور ہم نے یمنی چادریں پہن لیں اس کے بعد جب ہم ان کے پاس آئے تو فرمایا مرحبا ہو مہاجرین کو بے شک اللہ نے ریشم کو تم سے پہلے لوگوں کے لئے پسند نہیں کیا تھا کہ تمہارے لئے پسند کرتا۔بے شک ریشم میں سے استعمال درست نہیں مگر اتنی اتنی یعنی ایک انگلی یا دو یا تین یا چار کے برابر۔

اور اس بارے میں مرفوع روایت یہ ہے۔

۶۰۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق بن ابراہیم خراسانی العدل نے بغداد میں ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو شعبی نے سوید بن غفلہ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے لوگوں کو مقام جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم پہننے سے مگر ایک انگلی یا دو یا تین یا چار کی جگہ اور اپنی ہتھیلی سے پچاس کا حلقہ بنایا۔اس کو روایت کیا ہے مسلم نے محمد بن عبداللہ دارمی سے اس نے عبدالوہاب سے

۶۰۹۸:.....اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد بن معاذ بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو نفیلی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زہیر نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نے۔انہوں نے کہا کہ ہم لوگ آذربیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ۔بے شک حال یہ ہے کہ نہ تو تیری محنت سے ہے اور نہ تیرے باپ کی محنت سے تین بار یہ کہا۔پیٹ بھر کھانا کھلاؤ تم مسلمانوں کو ان کے گھروں میں یا ان کے سامان میں۔جیسے تم اپنے سامان پیٹ بھر کھاتے ہو۔اور تم لوگ تہہ بند باندھو۔اوپر چادریں اوڑھو۔پھینک دو موزوں کو۔پھینک دو پاجاموں کو اونٹوں کے پلانوں کو ترک کر دو پھینک دو خواہشات کو۔اور لازم کرو عربی بولنے کو۔اور بچاؤ تم اپنے آپ کو آرام و آسائش کی زندگی سے اور بچاؤ تم اپنے آپ کو اہل شرک کے لباس اور ہیئت سے۔اور بچاؤ تم اپنے آپ کو ریشم پہننے سے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم پہننے سے مگر ایسے ایسے۔اور اپنی دو انگلیاں سبابہ اور وسطی رکھ دیں اور انگلیوں کو آپس میں ملا دیا۔

زہیر نے کہا کہ عاصم نے کہا تھا۔یہی درج ہے کتاب میں۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اختصار کے ساتھ اور اسی طرح مسلم نے۔اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے قتادہ نے ابوعثمان سے،سوا اس کے نہیں اس سے ارادہ کیا تھا دو انگلیوں کی مقدار ہر کف میں۔جیسے شیخ حلیمی نے فرمایا کہ دونوں کفوں میں استعمال ہونے والے ریشم کی مقدار صرف چار او نگل ہو گی بس۔

۶۰۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو عاصم بن ابوعثمان نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرماتے تھے حریر اور دیباج (باریک اور موٹے دونوں طرح کے ریشم) سے مگر

(۶۰۹۸).....(۱) فی الأصل (ثنا)

(۱)..... كذا بالمخطوطة ولعل الصحيح (مع عتبة بن فرقد) انظر الورقة (أ ۱۶۰)

جوصرف اس قدر ہو،اس کے بعد انہوں نے اپنی انگلی سے اشارہ کیااس کے بعد دوسری پھر تیسری پھر چوتھی ملا کراور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں ابن نمیر سے اس نے حفص سے۔

۶۱۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن مالک نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو داؤد نے ان کو عروہ نے ان کو حمید بن عبدالرحمن نے ان کو سعد بن ہشام نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں اور وہ اندر لٹکا ہوا تھا آپ جب اندر داخل ہوتے تو وہ سامنے ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اس کو یہاں سے ہٹادو میں جب بھی داخل ہوتا ہوں اور اس پر نظر پڑتی ہے تو میں دنیا کو یاد کرتا ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے یہاں ایک ریشمی لائن والا کپڑا تھا اس کے نقش نگار ریشمی تھے میں اس کو پہنتی تھی۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے اسماعیل بن علیہ سے۔

بہر حال شیخ حلیمی نے جو کچھ کہا ہے انکار کے بارے میں ان پر جنہوں نے تانے اور بانے کے بارے میں فرق کیا ہے وہ اس روایت پر مبنی ہے جو اس بارے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔اگر وہ غیر ثابت ہے تو معاملہ اسی پر مبنی ہے جو حلیمی نے فرمایا۔اور اگر ثابت ہے تو پھر ان کے انکار کرنے کا کوئی معنی نہیں ہے وہ جب بیان کرتے ہیں تو اپنی کتاب میں حجت اور دلیل پکڑتے ہیں اس حدیث کے ساتھ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ ضعیف اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے کتاب السنن میں۔

۶۱۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو خصیف نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ قرار دیا تھا اس کپڑے کو جس کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں۔بہر حال وہ کپڑا جس کے نقش نگار ریشمی ہوں یا صرف تانا کپڑے کا ریشمی ہو اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کو زہیر بن معاویہ ابوخیثمہ نے عصیف سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابن جریج نے روایت کیا ہے عصیف سے اس نے عکرمہ اور سعید بن حبیب سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح دوسری روایت میں ہے۔

بہر حال وہ کپڑا جس کا تانا بانا ریشم ہو (صرف ایک چیز) تو اس کے پہننے میں حرج نہیں ہے۔

اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسماعیل بن مسلم نے عطاء بن عباس سے۔

۶۱۰۲:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ریشمی کپڑے کو حرام قرار دیا تھا جس کا تانا بانا ریشمی ہو۔

بہر حال وہ جس کا بانا کاٹن ہو اور تانا ریشم ہو یا بانا ریشم ہو اور تانا کاٹن ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں ہے۔

(۶۱۰۰)......(۱) فی ب (فکنا نلبسها) (۲)...... اظن أن هنا سقط کلمة (ما)

(۶۱۰۱)......(۱) کذا فی المخطوطة ولعلها صلی الله علیه وسلم

(۶۱۰۲)......(۱) لعل هنا سقط کلمة (قالا) (۲)...... سقط من (أ)

اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے۔ اور پہلی روایت ابراہیم کی جو موافق ہے زہیر کی روایت کے خصیف سے وہ محفوظ ہونے کے اعتبار سے اولیٰ ہے۔

بہرحال خصیف بن عبدالرحمن جزری سے کبائر مرویات میں ان کی عدالت میں اختلاف ہے۔

اور ابواحمد بن عدی حافظ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جب خصیف سے کوئی ثقہ راوی روایت کرے تو اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اس کی دیگر روایات میں بھی ہاں مگر یہ کہ اس سے کوئی ضعیف روایت کرے۔

حالت جنگ میں اور مریض کے لئے ریشم کا حکم:

۶۱۰۲:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے کہ یہ تانے اور بانے کے ریشمی ہونے کے بارے میں جو فرق کیا گیا ہے اس لئے ہے کہ بانا زیادہ ہوتا ہے۔ اور تانا کم ہوتا ہے اور اس کپڑے کو جائز قرار دیا ہے کہ جب اس کا زیادہ حصہ سوتی ہو یا غیر ابریشم ہو۔ اور غیر مباح قرار دیا ہے جب اس کا زیادہ ابریشم ہو۔

یہی ہے وہ جس پر امام شافعی کا کلام دلالت کرتا ہے۔ جو انہوں نے کتاب صلوٰۃ الخوف میں کہا ہے۔

جب وہ کپڑے پہننے میں جو حفاظت نہیں کرتا اصلی ریشم ہو اور سوت یا کتان۔ اور سوت غالب ہو تو میں اس کو مکروہ نہیں کہتا اس نمازی کے لئے جو خوف میں ہو اور نہ ہی اس کے لئے پہننا جو غیر خائف ہو۔ اور اگر اصلی ریشم غالب اور ظاہر ہو تو میں اس کو مکروہ کہتا ہوں ہر نمازی کے لئے خواہ وہ جنگ میں ہو اس کو پہنے یا غیر جنگ میں۔ جنگ والے کے لئے تو اس لئے مکروہ کہتا ہوں کہ وہ حفاظت نہیں کرتا ریشمی کپڑے والا۔

فرمایا کہ اگر جنگ کرنے والا پاک دیباج یا حریر حفاظت کے لئے پہنے تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس کا پہننا حفاظت کے لئے ہے۔ لہٰذا کوئی حرج نہیں ہے۔ انشاء اللہ اس لئے کہ کبھی اس کے لئے جنگ میں رخصت دی جاتی ہے اس چیز کی جو اس پر غیر جنگ میں ممنوع ہوتی ہے۔

گاڑھے ریشم کا حکم:

۶۱۰۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو مسلم بن سلام مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عبدالسلام نے مالک بن دینار سے اس نے عکرمہ سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خز کا ریشم استعمال کرتے تھے اور فرمایا تھا کہ نبی کریم نے گاڑھے ریشم سے منع کیا تھا جس کا تانا اور بانا دونوں ریشمی ہوں۔

اور اس کو ابومعمر نے بھی روایت کیا ہے عبدالسلام بن حرب سے۔

شیخ نے کہا کہ ان میں سے جو ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے کتاب المستدرک میں جو روایت لائے ہیں ان میں سے (ان پر نہیں پڑھی گئی) قطیعی سے اس نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے محمد بن بکیر سے اس نے ابن جریج سے اس نے عکرمہ بن خالد سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا: یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موٹے ریشم سے منع فرمایا تھا جب خالص ہو۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ اسناد صحیح ہے اور یہ خصیف کی پوری روایت کی تائید کرتی ہے۔

بہرحال وہ روایت جس کے ساتھ حجت پکڑی گئی حدیث علی بن ابوطالب سے ہمارے نزدیک اس میں روایت ایسے ہے جیسے درج

(۶۱۰۲)......مکرر. (۱) فی ب لایحصن إاحصان ثابت القز. (۶۱۰۳)......(۱) فی ب (القرطبی) وهو خطأ

ذیل روایت۔

۶۱۰۴:۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو محمد بن فضیل بن غزوان نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو ابوفاختہ نے ان کو جعدہ بن ہبیرہ نے ان کو علی نے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یمنی چادر پیش کی گئی تھی جس کا تانا اور بانا دونوں ریشم تھے آپ نے وہ میرے پاس بھیجی میں ان کے پاس آیا میں نے پوچھا کہ میں اس کو کیا کروں اسے پہنوں یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ تمہارے لئے بھی نہیں کرتا۔ تم فاطماؤں کے لئے اوڑھنیاں بنالو۔

۶۱۰۵:۔ ہمیں خبر دی ہے محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو خالد نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو ابوفاختہ مولی ام ہانی نے ان کو جعدہ بن ہبیرہ نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں ایک دوشالہ یمنی چادر پیش کی گئی جس کا تانا اور بانا دونوں ریشمی تھے انہوں نے میرے پاس بھیج دیا میں حضور کے پاس آیا اور پوچھا کہ (تمہاری والدہ فاطمہ اور میری بیٹی فاطمہ وغیرہ کے لئے) میں اس کو استعمال کروں یا کیا کروں؟ فرمایا میں جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں وہ تمہارے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں لیکن تم اس کو فاطماؤں کے لئے دوپٹے بنالو۔

۶۱۰۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو ابوعبدالرحمن نسائی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن وہب بن ابوکریمہ نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو ابوعبدالرحیم نے ان کو زید بن محمد بن حجادہ نے ان کو ابوصالح نے ان کو عبید بن عمیر لیثی نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا مصری کپڑے سے اور سونے کی انگوٹھی سے اور اس سے جس کے کناروں کو دیباج ریشم سے سیا اور محفوظ کیا گیا ہو اس کے بعد فرمایا کہ تم جان لو کہ میں تمہارے حق میں خیر خواہی کرنے والا ہوں شیخ نے فرمایا۔ یہ احتمال رکھتا ہے کثیر میں جو نقش ونگار سے زیادہ ہو جس کے بارے میں رخصت آئی ہے۔ اور احتمال ہے کہ بوجہ کراہت کے ہو مکفف اور محفوظ کئے ہوئے میں بوجہ اس کے جو ذکر کریں گے حدیث اسماء میں واللہ اعلم۔

بہر حال وہ روایت جو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں روایت کی ہے وہ اس لئے ہے کہ انہوں نے مطلق ریشم پہننے کی ممانعت سنی تھی اور انہوں نے اس کے قلیل ہو یا کثیر دونوں سے پرہیز کرلیا۔

۶۱۰۷:۔۔۔ اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو عبدالملک بن ابوسلیمان نے ان کو عبداللہ مولیٰ اسماء بنت ابوبکر نے وہ عطاء کے بیٹے کا ماموں تھا کہتا ہے کہ مجھے بی بی اسماء نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے آپ تین چیزوں کو حرام کہتے ہیں کپڑے میں ریشمی کڑھائی یا نقش ونگار کو۔ اور لال سرخ سلو کے کو اور پورے رجب کے روزوں کو۔ لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ بہر حال جو تم نے رجب کا ذکر کیا ہے وہ شخص کیسے کہہ سکتا ہے جو خود دائمی روزے رکھتا ہے۔ بہر حال جو تم نے کپڑے میں نقش ونگار یا دھاریوں کی بات کی ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے۔

۶۱۰۸:۔۔۔۔۔ کہ بے شک میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ یقیناً ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ نقش ونگار بھی اسی میں سے نہ ہو بہر حال سرخ ارغوانی رنگ کے سلوکے کی جہاں تک بات ہے تو یہ خود میرے پاس ہے۔ یکا یک وہ ارغوانی رنگ کا تھا۔ میں بی بی اسماء کے

(۶۱۰۵) ۔۔۔(۱) زیادۃ من (ب)　　(۶۱۰۶) ۔۔۔۔(۱) فی ب (وجه)

پاس واپس آیا اور ان کو خبر دی تو بی بی اسماء نے کہا کہ یہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ وہ میرے پاس طیالسی نکال کر لائی جس کی کلی کی چیپن دیباج یا موٹے ریشم کی تھی۔اور دونوں بازو کے کنارے یا گلے سے نیچے تک دونوں کنارے دیباج کے ساتھ سلے ہوئے تھے۔سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میری چھوٹی بہن ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا جب ان کا انتقال ہو گیا تو ہم لوگوں نے اسے لے لیا۔حضور اس کو پہنا کرتے تھے۔لہٰذا اب ہم اس کو مریضوں کے لئے دھو کر استعمال کرتے ہیں اس کے ساتھ شفا طلب کی جاتی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۶۱۰۹:.... اس کو روایت کیا ہے مغیرہ بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن ابو عمر و مولی اسماء نے کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا بازار میں شامی کپڑا خرید کر رہے تھے انہوں نے اس میں سرخ دھاریاں دیکھیں تو اس کو واپس کر دیا میں بی بی اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کیا۔انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! ذرا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جبہ پکڑانا اس نے ان کے طیالسی جبہ نکالا جس کا گریبان اور دونوں آستین اور جیبین دیباج ریشم کے ساتھ گلی وچیپن لگا کر سی گئی تھیں۔

۶۱۱۰:.... روایت کیا ہے اس کو حجاج نے ابو عمر سے جو کہ داماد تھے عطاء کے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بی بی اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کے پاس جبہ دیکھا جو کہ دیباج اور ریشم کے ساتھ کشیدہ کاری کیا ہوا تھا اس نے کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جنگ میں پہنا کرتے تھے۔

شیخ نے کہا کہ ان دونوں کی اسناد ہم نے کتاب السنن میں ذکر کر دی ہے۔

۶۱۱۱:.... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید نے وہ ابن ابو عروبہ ہیں اس نے قتادہ سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی تھی سفر میں خارش کی وجہ سے جو ان کے جلد پر ہو گئی تھی اور اسی طرح زبیر بن عوام کو بھی اجازت دی تھی۔بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے سعید کی حدیث سے۔

اور اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہمام ابن یحییٰ کی حدیث سے اس نے قتادہ سے اور کہا حدیث میں ہے دونوں کو جنگوں میں اجازت دی تھی۔

۶۱۱۲:.... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ عبدالرحمن بن عوف کو ڈانٹ رہے تھے ریشم کی قمیص کے بارے میں جو کپڑوں کے نیچے تھی۔اور ان کے ساتھ حضرت زبیر بھی تھے اور ان پر بھی ریشمی قمیص تھی۔حضرت نے کہا اپنے آپ سے پھینک دے تو اس کو۔لہٰذا حضرت عبدالرحمن ہنسنے لگے اور کہہ رہے تھے کہ اگر تم ہماری جیسی اطاعت کرتے تو تم بھی اسی کی مثل پہنے ہوتے۔کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس وقت قمیص دیکھی تو دونوں کندھوں کے درمیان چار مختلف رنگ کے پیوند لگے ہوئے تھے جو ایک دوسرے سے نہیں ملتے تھے۔

۶۱۱۳:.... اور اسی سند کے ساتھ فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے دیبائی بنی ہوئی وانی پہنی ہوئی تھی خطرے کی وجہ سے جس سے ان کو لوگوں نے ڈرایا تھا اور اسی کے بارے میں کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے گویا کہ ان کے لئے اچکن تھی دیباج کی یا کہا تھا کہ سندس حریر سے جسے وہ جنگ

میں پہنتے تھے۔

۶۱۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد فقیہ نے رے ہیں۔ ان کو سعید بن یزید بن عقبہ تیمی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو یزید بن عبداللہ جہنی نے ان کو ہاشم اوقص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے جو شخص دس دراہم کے بدلے میں کپڑا خرید لے اور اس کے کپڑے میں ایک درہم حرام کا ہو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا جب تک اس پر اس میں سے کوئی شئی ہو اس کے بعد فرمایا اگر میں نے اس کو رسول اللہ سے نہ سنا ہوتا تو میں خاموش رہتا۔ دو یا تین بار فرمایا۔

شیخ نے کہا کہ اس کے ساتھ بقیہ راوی کا تفرد ہے اسی اسناد کے ساتھ اور وہ اسناد ضعیف ہے۔

۶۱۱۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن علیہ نے ان کو سلمہ بن علقمہ نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے وفرہ یعنی ام عبداللہ بن اذینہ سے وہ کہتی ہے کہ ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ طواف کرتے تھے انہوں نے صلیب کے نشانوں والا کپڑا دیکھا تو فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو کسی کپڑے پر دیکھتے تھے تو اسے کاٹ دیتے تھے۔

فصل:...... جو شخص از راہ تکبر تہبند وغیرہ کپڑے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے اس پر سخت وعید آئی ہے

۶۱۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو مالک نے ان کو نافع نے اور عبداللہ بن دینار نے اور زید بن اسلم نے وہ سب ان کو خبر دیتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا جو شخص از راہ تکبر وغیرہ اپنے کپڑے گھسیٹتا ہوا چلے۔

۶۱۱۷:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالنصر فقیہ نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک کے سامنے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے مذکور حدیث کی مثل۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن ابواویس سے اس نے مالک سے۔ اور مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۶۱۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جو شخص اپنا تہبند از راہ تکبر گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر کرم سے نہیں دیکھیں گے۔ کہا زید نے۔

۶۱۱۹:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے نئی چادر باندھی ہوئی تھی جو کڑکڑ کی آواز کر رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے یہ؟ میں نے کہا میں عبداللہ ہوں۔ فرمایا اگر تم عبداللہ ہو تو اپنی چادر اوپر کرو کہتے ہیں کہ میں نے اسے اوپر کیا مگر آپ نے فرمایا کہ اور اوپر کرو یہاں تک کہ وہ آدھی پنڈلی تک پہنچ گئی۔ اس کے بعد ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جو شخص فخر اور بڑائی کرتے ہوئے اپنے کپڑے نیچے گھسیٹ کر چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ! کبھی کبھی میری چادر بھی ڈھیلی ہو جاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان میں سے نہیں ہو اے ابوبکر!

۶۱۲۰:...... اور ہم نے فضائل وغیرہ میں ذکر کیا ہے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور

(۶۱۱۴) قال الألبانی فی الضعیفة (۲۲۳) ضعیف جداً　(۶۱۱۵) فی ب (رقوة)

اس میں کچھ اضافہ ہے۔ ابوبکر صدیق نے کہا اے اللہ کے رسول! بے شک ایک انسان کی بدنصیبی ہے۔ میری چادر ڈھیلی ہو جاتی ہے مگر یہ کہ حفاظت کروں میں اس کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہو تم۔ یا یوں فرمایا کہ بے شک تم نہیں ہو ان لوگوں میں سے جو اس کو از راہ تکبر کرتے ہیں۔

۶۱۲۱:... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے زبانی اور محمد بن موسیٰ نے پڑھ کر۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس رحمٰن نے ان کو محمد بن سنی مراق نے ان کو ابونعیم نے ان کو عبادہ بن مسلم فزاری نے ان کو جبیر بن ابوسلیمان بن جبیر بن مطعم نے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک نوجوان آدمی وہاں سے گذرے ان کے اوپر صنعانی چادر تھی وہ اسے گھسیٹ کر چل رہے تھے، لٹکائے ہوئے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے پوچھا کیا کام ہے آپ کو اے ابوعبدالرحمٰن! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس ہے تمہارے اوپر کیا تم یہ پسند کرو گے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری طرف دیکھیں اس نوجوان نے کہا سبحان اللہ! میں کیوں نہیں چاہوں گا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرمارہے تھے اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھیں گے جو تکبر کی وجہ سے اپنی چادر گھسیٹ کر چلے گا۔ کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے ہمیشہ اس نوجوان کو دیکھا زمین پر کہ وہ تہبند اوپر کو چڑھائے ہوئے ہوتا تھا زندگی بھر مرنے تک (اس نے چادر لٹکانا چھوڑ دیا۔)

۶۱۲۲:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے کی طرف شفقت کے ساتھ نہیں دیکھیں گے جو اتراتے اکڑتے ہوئے چادر زمین پر گھسیٹ کر چلے گا۔

بخاری نے اس کو صحیح میں نقل کیا۔ عبداللہ بن یوسف سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابوالزناد سے۔

عبرت ناک واقعہ:

۶۱۲۳:... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے۔ ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہ وہ ہے جس کے بارے میں ہمیں حدیث بیان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھیں گے قیامت کے دن چادر لٹکانے والے کی طرف۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک ایک آدمی دو چادروں میں اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا اس کو اپنا سراپا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اچانک اسے زمین میں دھنسا دیا گیا وہ قیامت تک اسی میں نیچے اترتا ہی جائے گا۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے یعنی حدیث ثانی کو۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث محمد بن زیاد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۶۱۲۴:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ایک ایک آدمی ایک چادر یا پوشاک میں اترا اترا کر چل رہا تھا اس کو اپنا نفس زیادہ اچھا لگ رہا تھا اور وہ اپنے بالوں میں کنگھی کرتا جاتا تھا کہ اچانک اللہ نے زمین میں دھنسا یا وہ قیامت تک نیچے اترتا جائے گا۔

(۶۱۲۱)...(۱) كذا بالمخطوطة ولعل هنا سقط قوله (يقول)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے آدم سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

تین آدمیوں کے لئے شدید وعید:

۶۱۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن مدرک نے ان کو ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے ان کو خرشہ بن حر نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے نہ ہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام کرے گا اور قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرم بھی نہیں کرے گا اور ان کو پاک نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ تحقیق رسوا ہوگئے اور نقصان میں پڑ گئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اسی بات کو دھرایا میں نے کہا وہ کون ہیں یا رسول اللہ! تحقیق رسوا ہوگئے وہ لوگ اور گھاٹے میں پڑ گئے۔

فرمایا کہ مسبل یعنی اپنی چادر کو زمین پر گھسیٹنے والا، منان یعنی احسان جتلانے والا اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کے ساتھ رواج دینے اور بیچنے والا کاذب یا فاجر کہا تھا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

چادر لٹکانے والے کی نماز کا حکم

۶۱۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابوجعفر نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی اپنی چادر زمین پر لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ جاؤ تم وضو کر کے آؤ وہ چلا گیا اور وضو کر کے آ گیا۔ پھر آپ نے اسے کہا جاؤ تم وضو کر کے آؤ۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہوا آپ نے اس کو وضو کرنے کو کہا ہے؟ اس کے بعد اس کے بارے میں آپ نے خاموشی اختیار کی۔ اور فرمایا کہ بے شک وہ نماز پڑھ رہا تھا حالانکہ وہ چادر زمین پر لٹکائے ہوئے تھا بے شک اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں کرتے جو کپڑے کے کنارے لٹکانے والا ہو۔

۶۱۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابن ابی عدی نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ایک آدمی نے اصحاب نبی میں سے اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتے نماز چادر لٹکانے والے آدمی کی۔

اور اس کو روایت کیا ہے حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان کو ابوجعفر مدنی نے ان کو عطاء بن یسار نے ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے۔

۶۱۲۸:...... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سلیمان بن کثیر نے ان کو حفص بن ابوالحجاج بن سعید ثقفی نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اس نے بتایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۱۲۵)...... (۱) سقط من (أ)

أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۸۷)

(۶۱۲۶) أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۶۳۸، ۴۰۸۶)

کے پاس سے گذرا اور وہ اپنی چادر نیچے گھسیٹ کر چل رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی چادر اوپر کرو بے شک اللہ تعالیٰ چادر لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتے اس نے کہا یا رسول اللہ! میری پنڈلیاں پتلی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر لٹکانے والا عیب زیادہ برا ہے اس عیب سے جو تیری پنڈلیوں میں ہے۔

۶۱۲۹:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف نے ان کو مسدد نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو حصین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوالحجاج ثقفی نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی چادر گھسیٹ کر چل رہا تھا اس کے بعد راوی نے مذکور کی مثل حدیث ذکر کی۔

۶۱۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو عیسیٰ بن قرطاس نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو اوپر کر لیا کرو بے شک ہر شئی جو نیچے تمہارے کپڑے لٹکانے کو وہ دل میں ہوتی ہے۔ (اس سے مراد ہے کپڑوں کا اسبال اور لٹکانا مراد ہے یعنی اس کا خیال دل میں ہوتا ہے۔)

۶۱۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین جعفی نے ان کو ابن ابوداؤد نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسبال اور لٹکانا (جو ممنوع ہے) وہ قمیص میں، تہبند میں اور پگڑی میں ہوتا ہے۔ جو شخص اسے لٹکائے اور گھسیٹے گا از راہ تکبر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر شفقت نہیں کرے گا (خواہ اکڑنے اور اترانے کے لئے پگڑی لٹکائے یا تہبند یا قمیص لٹکائے۔)

۶۱۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسن بن علی بن مخلد نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابوالصباح ایلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن ابوسمیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کے بارے میں فرمایا ہے وہی قمیص میں ہے۔

کہا شیخ نے: ابوالصباح ایلی یہ وہی سعدان بن سالم ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے؟

فصل:..... تہبند باندھنے کی جگہ

۶۱۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو مالک نے اکٹھے سب نے۔ علاء بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں نے پوچھا چادر یعنی تہبند کے بارے میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں علم کے ساتھ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے: مؤمن کا تہبند باندھنا نصف پنڈلیوں تک ہے اور اس کے لئے آدھی پنڈلیوں اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ٹخنوں سے نیچے جو ہے وہ آگ میں ہے۔ تین بار یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنی چادر نیچے گھسیٹے گا اکڑنے کے لئے۔

اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تہبند کے

(۶۱۳۳)..... (۱) ھکذا بالمخطوطة ھذا الاسناد (مکرر) (۲)..... ینظر فیھا المخطوطة غیر واضحة

بارے میں کوئی شئی سنی تھی۔اس نے کہا جی ہاں میں نے سنی تھی۔فرماتے تھے:اس کے بعد اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی اس کے آخر میں کہا کہ تہبند ٹخنوں سے نیچے جو ہے وہ آگ میں ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا جو اترانے کے لئے کپڑا گھسیٹے گا۔

۶۱۳۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے "ح" اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسین قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہبند جو ہے وہ آگ میں ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے آدم سے۔

۶۱۳۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو جعفر محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی بن حرب طائی نے ان کو ابو جری علی بن حرب نے ان کو ابو داؤد نے یعنی حضری نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو مسلم بن یزید نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کے گوشت کو پکڑ کر فرمایا کہ تہبند یہاں تک ہونا چاہئے اگر تم اس سے انکار کرو تو نیچے ذرا سا (کرلو) اگر تم اس سے بھی انکار کرو تو تہبند میں ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ہے۔(یعنی ٹخنوں کو نہ ڈھکو۔)

۶۱۳۶:۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الربیع نے ان کو ابو شہاب نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند نصف پنڈلی تک ہے یہ بات لوگوں پر مشکل گذری تو فرمایا کہ یا ٹخنوں تک اور جو ٹخنوں سے تجاوز کر جائے اس میں خیر نہیں ہے۔

۶۱۳۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابو تمیمہ نے ایک آدمی سے جو بلجہیم سے تھے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے پوچھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! میں نے پوچھا کہ آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں وہ اکیلا ہے وہ ذات ہے کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچے اور تم اس کو پکارو تو تمہاری تکلیف دور کر دے اور وہ ذات ہے کہ جب تجھے قحط سالی پہنچے تو وہ تیرے لئے اناج اگا دے۔وہ ذات ہے کہ جب تم پتھریلی زمین پر ہو اور تم سے تمہاری سواری گم ہو جائے تم اسے پکارو تو وہ اسے تیرے پاس واپس لوٹا دے۔میں نے کہا اچھا آپ مجھے کوئی وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم کسی کو گالی نہ دینا یا کہا کہ کچھ بھی گالی نہ دینا کسی کو میں نے رسول اللہ کی وصیت کے بعد کسی شئی کو گالی نہیں دی نہ بکری کو نہ اونٹ کو۔کسی معروف کام کو نہ چھوڑ اگر چہ تو اپنے بھائی سے بات کرے اور تیرا چہرہ خوش ہو اس کے لئے (تو ایسا ضرور کر) اگر تو اپنا پانی کا بھرا ہوا ڈھول پانی مانگنے والے کے برتن میں ڈال دے (تو ضرور ایسا کر) اور تہبند نصف پنڈلی تک باندھ۔اگر ایسا نہ کرے تو پھر ٹخنے تک۔اور بچاؤ تم اپنے آپ کو تہبند گھسیٹنے سے کیونکہ یہ تکبر میں سے ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا تکبر کرنے کو۔

۶۱۳۸:۔۔۔ اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ قطان نے ان کو ابو غفار نے ان کو ابو تمیمہ جہیمی نے ان کو ابو جری جابر بن سلیم نے کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا تھا کہ ایک آدمی لوگوں کو اپنی رائے سے اظہار خیال کرتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اللہ کا رسول ہے۔اس شخص نے مذکورہ معنی ذکر کیا اور اس سے زیادہ مکمل ذکر کیا۔

۶۱۳۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

(۶۱۳۹)۔۔۔ أخرجه المصنف من طریق ابی داؤد (۴۰۸۴)

۶۱۴۰:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبداللہ بن مسلم اخی زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس کی چادر ان کی نصف پنڈلیوں تک تھی اور قمیص تہبند کے اوپر تھی اور اوڑھنے والی چادر قمیص کے اوپر تھی۔

۶۱۴۱:... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ۔ عبادہ بن قرط نے اسی طرح اسے کہا بے شک تم لوگ کچھ امور اور کام کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے باریک یعنی معمولی ہوتے ہیں مگر ہم لوگ انہیں عہد رسول میں تباہی والے کام شمار کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ موسیٰ نے سچ کہا میں چادر نیچے گھسٹنے کو بھی اسی قبیل سے سمجھتا ہوں۔

۶۱۴۲:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو سلیمان بن یسار نے ان کو ام سلمہ نے کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ عورتوں کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ وہ ایک بالشت کپڑا نیچے کرلیں میں نے کہا اس وقت ان کا کچھ جسم کھلا رہے گا یا رسول اللہ۔ پھر فرمایا اچھا ایک ہاتھ نیچے کریں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۶۱۴۳:... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھا۔ اس نے ابوبکر بن نافع سے اس نے اپنے والد سے اس نے صفیہ بنت ابوعبید سے اس نے خبر دی ہے کہ سیدہ ام سلمہ زوجہ رسول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب حضور نے تہبند کا ذکر کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) عورت کیا کرے فرمایا کہ عورت ایک بالشت نیچے رکھے (مرد کے مقابلے میں) ام سلمہ نے کہا ایک بالشت کرنے سے عورت کی ٹانگ کا کچھ حصہ کھلا رہ سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہاتھ نیچے کرلے اس سے زیادہ نہیں۔ اس کو ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اور ایوب بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ان کو صفیہ سے۔

۶۱۴۴:... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو وہب مولیٰ ابواحمد نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر آئے اور میں دوپٹہ اوڑھ رہی تھی یا اوڑھنی اوڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بل کافی ہے دو بل نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر یا تہبند کے مقام تک۔ (یعنی اوڑھنی یہیں تک کافی ہے۔)

۶۱۴۵:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو اشعث بن سلیم نے ان کو ان کی پھوپھی نے اپنے چچا سے کہ یکایک میں کسی ایک گلی میں مدینے کی گلیوں میں سے چل رہا تھا۔ اچانک ایک انسان نے میرے پیچھے سے مجھے آواز دی کہ اپنی چادر اونچی کرلو یہ زیادہ تقویٰ اور زیادہ ٹھہرے پن کی بات ہے میں نے پلٹ کے جو دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ چادر اکڑی ہوئی یا کلف والی ہے آپ نے فرمایا کہ کیا تیرے لئے میرے عمل میں اچھا نمونہ نہیں ہے؟ دیکھا تو آپ کی چادر نصف پنڈلی تک تھی۔

۶۱۴۶:... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نے اور ابوداؤد اور وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے اس نے ایسی حدیث کو ذکر کیا

(۶۱۴۲) ... (۱) سقط من الأصل.

(۶۱۴۴) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۶۱۲) وليس عند الطيالسي قوله: (موضع ازار النبي صلى الله عليه وسلم)

علاوہ ازیں اس نے کہا کہ میں مدینے میں آیا تو مجھے ایک آدمی نے دیکھا کہ میں اپنی چادر نیچے گھسیٹ کر چل رہا تھا۔ پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابوضمرہ نے ان کو محمد بن ابویحییٰ نے عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب تہبند باندھتے تو اس کا اگلا حصہ ڈھیلا چھوڑتے یہاں تک کہ اس کا کنارا یا کونہ ان کے قدموں کے اوپر ہوتا اور تہبند کو پیچھے سے اونچا کر لیتے میں نے پوچھا کہ آپ ایسے چادر کیوں باندھتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی ڈھب پر تہبند باندھتے دیکھا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ قطان نے محمد بن ابویحییٰ سے۔

فصل:......جو شخص کپڑے پہننے میں تواضع اور عاجزی کو اختیار کرے

۶۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقروی نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو ابومرحوم عبدالرحیم بن میمون نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود (قیمتی) لباس ترک کردے اللہ کے لئے عاجزی کرتے ہوئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلا کر ایمان کی پوشاکوں کے مابین اختیار دیں گے جو لباس چاہے گا پہنے گا۔

۶۱۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ اور عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو سعد بن عبداللہ بن سعد معافری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ بن انس جہنی نے ان کو ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (قیمتی) لباس ترک کردے باوجود اس کے کہ وہ اس کو جاری رکھنے پر قادر تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا ایمان کی پوشاکوں میں جس کو چاہے گا پہنے گا اور جو شخص غصے کو ضبط کرے باوجود یکہ وہ اس کو جاری رکھنے پر قادر ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے بارے میں اختیار دے گا کہ جس سے چاہے گا شادی کرے۔

۶۱۵۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن داؤد نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوامامہ باہلی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اون کے لباس کو لازم پکڑ لو تم اس سے اپنے دلوں میں ایمان کی شیرینی پا لو گے۔

۶۱۵۱:......اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل حسن بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن یونس کدیمی نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حدیث میں ایک منکر متن کا اضافہ یہ ہے جو کہ اسی پر مار دیا گیا ہے۔ اور وہ ان کا یہ قول ہے۔ کہ تم لوگ اون کے لباس کو لازم کر لو تم پا لو گے کم کھانے کی عادت کو اور اون کے لباس کو لازم کر لو تمہیں اس میں آخرت کی معرفت حاصل ہوگی۔ بے شک اون میں دیکھنا دل میں سوچ اور فکر پیدا کرتا ہے اور غور و فکر حکمت و دانائی پیدا کرتا ہے۔ اور حکمت پیٹ میں خون کی طرح جاری ہوتی ہے۔ جس آدمی کے شکر کی کثرت ہو جائے اس کا طمع اور لالچ کم ہو جاتا ہے۔ اور زبان زیادہ گوئی سے گنگ ہو جاتی ہے۔

اور جس کا تفکر کم ہو جائے اس کا طمع بڑھ جاتا ہے اور پیٹ بڑھ جاتا ہے اور دل سخت ہو جاتا ہے اور قسوت و سختی والا اللہ سے بعید ہوتا ہے۔ جنت

سے بعید ہوتا ہے۔جہنم کے قریب ہوتا ہے۔

عین مناسب ہے کہ یہ بعض راویوں کے کلام میں سے ہو اس نے حدیث کے ساتھ لاحق کر دیا ہو واللہ اعلم۔

۶۱۵۲:...ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد اسماعیل بقیہ نے رے میں ان کو ابوبکر محمد بن فرج ازرق نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو شیبان ابو معاویہ نے ان کو اشعث بن ابو الشعثاء نے ان کو ابی بردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوتے تھے اور اون پہنتے تھے اور بکری رکھتے یا پالتے تھے اور مہمان نوازی کرتے تھے۔

شیخ نے کہا ہے اسے۔

۶۱۵۳:...(انہوں نے) ہمیں خبر دی اس اسناد کے ساتھ۔اور وہ اس اسناد کے ساتھ غیر محفوظ ہے (واللہ اعلم)

اور ہم نے روایت کی ہے عبادہ بن صامت سے اس نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ باہر تشریف لائے اور آپ نے اون کا بنا ہوا رومی جبہ زیب تن کر رکھا تھا اس کے بازو تنگ تھے آپ نے اسی کو پہن کر ہم لوگوں کو نماز پڑھائی تھی صرف وہی آپ پہنے ہوئے تھے اس کے علاوہ آپ کچھ نہیں پہنے ہوئے تھے۔

۶۱۵۴:...اور ہم نے اس کا معنی روایت کیا ہے اون کے جبے کے بارے میں مغیرہ بن شعبہ سے۔

۶۱۵۵:...ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو اسحاق حنظلی نے ان کو فضل بن عیاض نے ان کو ہشام نے حسن سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات (کپڑے کی غالباً کمی کے پیش نظر) اپنی عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھ لیتے تھے اور وہ اون کی چادریں ہوتی تھیں جو چھ یا سات کے بدلے خریدی گئی ہوتی تھیں اور آپ کی ازواج ان کو تہبند کے طور پر کبھی استعمال کر لیتی تھیں۔

۶۱۵۶:...اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن محمد بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن شرویہ نے ان کو اسحاق نے ان کو مصعب بن مقدام نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اون کا لباس پہننا پسند کرتے تھے اور بکری کا دودھ نکالتے تھے اور گدھے کی سواری کرتے تھے۔

۶۱۵۷:...ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یزید بن عطاء نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام گدھوں کی سواری کرتے تھے اون پہنتے تھے، بکری کا دودھ خود نکالتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک گدھا تھا اس کا نام عفیر تھا۔

۶۱۵۸:...ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حارثہ بن مضرب نے ان کو علی نے کہ بدر والے دن اصحاب رسول کا علامتی نشان سفید اون تھا۔

۶۱۵۹:...ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حسن بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالرحمٰن نحوی نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ اے بیٹے! اگر تم ہمیں اس وقت دیکھتے جب ہم اپنے نبی کے ساتھ تھے جس وقت ہمارے اوپر بارش پڑتی تو تو ہماری بو کو بھیڑوں کی بو گمان کرتا۔ (یعنی اس لئے کہ کپڑوں کی قلت کی وجہ سے سب لوگ اون کا لباس پہنے ہوتے تھے۔)

۶۱۶۰:...اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر احمد بن حسین نے انہیں ابوعباس محمد بن یعقوب نے انہیں حمید بن عیاش رملی نے ان کو

(۶۱۵۲)...(۱) فی ب (أبی هريرة) (۶۱۵۷)...أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۳۳۰)

مؤمل نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے اس نے مطرف سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک کالی چادر بنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا مگر اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی بو پاتے تھے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکیزہ بو پسند تھی اور اچھی لگتی تھی۔

۶۱۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابواسحق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو عمیر بن مرداس، ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو قاسم عمری نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر سے برأت حاصل کرنا اور بچنا اون پہننے، فقراء مؤمنین کی صحبت اختیار کرنے، گدھے کی سواری کرنے اور بکری پالنے میں ہے یا اونٹ فرمایا تھا۔

۶۱۶۲:..... اس طرح اس کو روایت کیا ہے قاسم بن عبداللہ نے اسی طریق سے بطور مرفوع روایت ان کے بھائی عاصم بن زید سے اسی طرح مرفوع ہے اور تحقیق کہا گیا ہے کہ زید سے انہوں نے جابر سے بطور مرفوع روایت۔

۶۱۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی اسفرائنی بن سقاء نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے فرمایا کہ عنقریب میں تمہیں خبر دوں گا بعض صفات سے۔ جس میں وہ ہوں اس میں کبر تکبر میں سے کوئی شئی نہیں ہے بکری باندھنا، گدھے کی سواری کرنا، اون پہننا، مؤمن قاریوں کی ہم نشینی کرنا، اپنے عیال کے ساتھ یعنی بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا۔

۶۱۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد نے ان کو عبداللہ بن سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: جو شخص اون پہنے اور بکری کا دودھ نکالے اور گدھی پر سواری کرے اس کے پیٹ میں (یعنی دل میں) تکبر میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔

۶۱۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن اور ابوزکریا بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے ان کو بحر بن نصر خولانی نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تھی حالانکہ اس وقت بھی ان کے لئے اون کی دھاری دار چادر بنی جارہی تھی۔

۶۱۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو اسماعیل نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس ایک تہہ کیا ہو کمبل یا پیوند لگی ہوئی بڑی چادر اور ایک موٹا تہبند یا موٹی چادر نکال کر لے آئیں اور فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ان دو چادروں میں قبض کی گئی تھی۔ (سبحان اللہ! یہ قبض روح رسول کی عینی شاہدہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے جو اہل علم کے بہت سارے اختلاف ختم کرنے کا بہت بڑا سامان ہے۔ (مترجم)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے مسدد سے اور مسلم نے علی بن حجر وغیرہ سے اس نے اسماعیل بن علیہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو:

۶۱۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو یزید بن میسرہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص

کے بازو کف (ہاتھوں کے) پہنچوں تک تھے۔

۶۱۶۸: ..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن تمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے اور سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو مسلم اعور نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو عبدالحمید بن بنان نے ان کو خالد بن عبداللہ واسطی نے ان کو مسلم اعور نے بیاع الملاء نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص ہوتی تھی سوتی کپڑے کی چھوٹی آستین والی۔

اور ابن قتادہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص روئی کی ہوتی تھی یعنی سوتی۔ اس کے بعد اس کو ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابومحمد سمری نے ان کو ابوالعباس سراج نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو محمد بن ثعلبہ بن سواء نے ان کو ان کے چچا محمد بن سواء نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص ہاتھ کے پہنچے تک ہوتی تھی۔

۶۱۷۰: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسن بن عطیہ نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو مسلم نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیص پہنتے تھے۔ چھوٹی آستین والی اور لمبی والی۔

۶۱۷۱: ..... ہمیں خبر دی ابوالعباس نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو عبدالرحمن بن محمد حرانی نے معافی سے ان کو علی بن صالح بن حی ان کو مسلم نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قمیص پہنی اور وہ ٹخنوں سے ذرا اوپر تک تھی اور اس کی آستین انگلیوں کے کناروں تک تھی۔

۶۱۷۲: ..... ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن بندار بن حسین صوفی نے ان کو حسن بن سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن مروان نے ان کو معافی بن عمران نے اس کو اس نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیص پہنتے تھے اور وہ ٹخنوں سے اوپر تک ہوتی تھی اور اس کی آستین انگلیوں کے ساتھ ہوتی تھی۔

۶۱۷۳: ..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدہ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عبدالرحمن مہدی نے ان کو زہیر بن محمد عنبری نے ان کو صالح نے یعنی ابن کیسان نے یہ کہ عبداللہ بن امیہ نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکستہ حال ہونا ایمان میں سے ہے تین بار یہی فرمایا تھا۔

۶۱۷۴: ..... ہمیں خبر دی ابونصر نے ان کو ابن عبدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ بوشنجی سے وہ کہتے تھے اور ثابت ہے رسول اللہ سے کہ انہوں نے فرمایا کسی کو حقیر جاننا (یا کسی کی مذمت کرنا) ظلم اور بدسلوکی ہے اور ظلم جہنم میں ہے۔

بذاء اور بذاذۃ میں فرق:

بذاء۔ بذاذۃ سے مختلف چیز ہے۔ بذاء کا مطلب ہے زبان دراز کرنا، گندی گالیاں دینا، بہتان باندھنا۔ چنانچہ محاورہ فلان بذی اللسان فلاں گندی زبان والا ہے یا زبان دراز ہے۔ جب وہ گندی گندی گالیاں دیتا ہو اور لوگوں کی برائی کرتا ہو۔

اور بذاذۃ، یہ لباس میں پرانے کپڑے پہننا۔ نیچے زمین پر بیٹھنا یہ تواضع اور عاجزی ہے اونچے کپڑے اور قیمتی لباس کے مقابلے میں اور

(۶۱۷۱) ..... اخرجه الحاكم (۱۹۵/۴) من طريق علي بن صالح بن حي. به وصححه الحاكم وقال الذهبي : مسلم تالف

زمین پر بیٹھنے سے۔ یہ اہل زہد اور تارک الدنیا لوگوں کا پہناوا ہے۔ چنانچہ جب کسی آدمی کی تعریف کی جاتی ہے تواضع اور عاجزی کرنے کے حوالے سے تو یوں کہا جاتا ہے فلان بذالهیئة رث الملبس۔ کہ فلاں آدمی شکستہ حال ہے بوسیدہ لباس والا ہے۔

۶۱۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو عقیل نے ان کو یعقوب بن عقبہ نے ان کو مغیرہ بن اخنس نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شکستہ حال انسان سے محبت کرتا ہے وہ وہ ہوتا ہے جو لباس پہننے میں پرواہ نہیں کرتا۔

شیخ نے فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں اس کو ایسے ہی پایا ہے اور صواب اور درست جو ہے وہ یعقوب بن عقبہ بن مغیرہ بن اخنس سے ہے اس کے بعد اس کی روایت مرسلہ ہوگی۔

۶۱۷۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوحکیم انصاری نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو یعقوب بن عقبہ بن مغیرہ بن اخنس نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے غریب شکستہ حال کو جس کو یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس نے کیا پہنا ہے۔

۶۱۷۷:......اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مؤمن آسان کر دیتا ہے تکلیف اور بوجھ کو۔)

شیخ نے فرمایا ہمارے شیخ نے اپنی اسناد میں عقیل کا ذکر نہیں فرمایا۔

آسائش پسندی سے پرہیز:

۶۱۷۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن علی شامی نے ان کو سلیمان بن عمرہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سری نے ان کو مرتج نے یا مرتج بن مسروق نے ابوایوب کا شک ہے اس نے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا اے معاذ بچانا تم اپنے آپ کو آسائش پسندی سے اللہ کے بندے آسائش پسند نہیں ہیں۔

۶۱۷۸:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن محمد بن یعقوب نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ابن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو سری بن معمر نے ان کو مرتج بن مسروق مہوری نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ کہتے ہیں راوی نے آگے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

گھر، کپڑا، روٹی، پانی سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں:

۶۱۷۹:......ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن ابراہیم ازدی زاہد نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم ازدی نے ان کو حریث بن سائب نے ان کو حسن بصری نے ان کو حمران بن ابان نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شے محض اللہ کا فضل ہے۔ گھر کا سایہ ہو یا روٹی کا ٹکڑا یا کپڑا جو ابن آدم کی شرم گاہ چھپاتا ہے۔ ابن آدم کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔

کہا حسن نے کہ میں نے عمران سے کہا تجھے کیا چیز مانع تھی کہ اس کو لے لیتے۔ حالانکہ ان کو خوبصورت بننا اچھا لگتا تھا۔ اس نے کہا اے ابوسعید! بے شک دنیا مجھ کو بٹھاتی ہے یا مرا حق ادا کر دیا ہے۔

۶۱۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی نے ان کو ابوخالد عبدالعزیز بن معاویہ

نے اس کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حریث نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو احمد بن عاصم بن عبسہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو حدیث بیان کی سائب نے ان کو حسن نے ان کو عاصم بن خمران نے ان کو عثمان نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کا ان چیزوں میں کوئی ذاتی حق نہیں ہے۔ گھر جو اس کو تحفظ دیتا ہے۔ کپڑا جو اس کی شرم گاہ چھپاتا ہے اور روٹی کا روکھا ٹکڑا اور پانی کا گھونٹ (بلکہ محض اللہ کا فضل ہیں یہ چیزیں۔)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہر شئی فضل ہے۔ گھر کا سایہ روٹی کا ٹکڑا۔ کپڑا جو ابن آدم کی شرم گاہ چھپاتا ہے۔ بہر حال ہر شئی فضل ہے۔ ان مذکورہ چیزوں میں سے ابن آدم کے لئے ان میں کوئی حق نہیں ہے۔ اس کے بعد حسن نے کہا حمران سے آپ کو کیا چیز مانع تھی اس سے کہ تم اس کو لے لیتے اور وہ ایسے آدمی تھے جو جمال اور خوبصورتی کو پسند کرتے تھے۔ فرمایا اے ابوسعید دنیا نے میرا حق ادا کر دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی راہ:

۶۱۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے شریح نے ان کو سعید بن محمد نے ان کو صالح بن حسان نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جب تم میرے ساتھ ملنا چاہو تو تجھے کافی ہے سفر خرچ مثل سفر خرچ سوار کے۔ اور نہ پرانا سمجھنا کپڑے کو جب تک اس کو پیوند نہ لگالو۔ اور بچانا اپنے آپ کو دولت مندوں کی ہم نشینی سے۔

کہا شیخ نے۔ اس روایت میں صالح بن حسان متفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے حسن بن حماد نے ابراہیم بن عیینہ سے اس نے صالح بن حسان سے اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابویحیٰی حمانی نے ان کو صالح نے ان کو عروہ نے اس نے صالح سے اس نے ہشام بن عروہ سے ابن عدی نے کہا کہ۔ جس نے کہا حسن صالح عن عروۃ یہ زیادہ صحیح ہے۔

عتبہ بن عبدالسلمی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست:

۶۱۸۱:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن منصور نے اور آدم نے اور ابراہیم بن علاء نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عقیل بن مدرک نے ان کو لقمان بن عامر نے ان کو عتبہ بن عبدالسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے کپڑے پہنانے کی درخواست کی۔ انہوں نے مجھے دو جبے پہنائے۔ البتہ تحقیق میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں ان دونوں کو پہن رہا تھا۔ اور میں اپنے دوستوں کو پہناتا ہوں۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر پیوند:

۶۱۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوزکر بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا اور ان دنوں امیر المؤمنین تھے انہوں نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیانی جگہ کو تین پیوند کے ٹکڑوں سے اونچا کیا ہوا تھا جو ایک دوسرے پر تہہ بنے ہوئے تھے ان کی قمیص پر۔

(۶۱۸۰)...... (۱) سقط مکن (ب) (۲)...... في المخطوطة (ثواب)

(۶۱۸۱)...... (۱) في ب (الدنيا) (۶۱۸۱):...... مكرر. (۱) في ب (خيشتين)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قمیص کی کیفیت:

۶۱۸۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قمیص پہنتے تھے۔ اس کے بعد آستین کو لمبا کرتے تھے یہاں تک کہ جب انگلیوں تک پہنچتی تو کاٹ دیتے جو فاضل ہوتی تھی اور کہتے تھے کہ آستینوں کو ہاتھ پر فضیلت نہیں ہے۔

۶۱۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا کہ علی بن ابوطالب نے چار درہم کے بدلے میں لمبی لٹکنے والی قمیص خریدی اسے درزی کے پاس لے گئے اور قمیص کی آستین لمبی کرائیں اور اس کو حکم دیا کہ ان کی انگلیوں سے جو بچے اس کو کاٹ دیں۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ تحقیق روایت کیا ہے ہم نے کتاب الفضائل میں عمر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لباس میں ان کی تواضع اور عاجزی کے بارے میں جو کچھ ہم تک پہنچی ہے۔ جو شخص اس کی معرفت پسند کرے گا انشاء اللہ وہاں رجوع کرے گا۔

ایک عورت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست:

۶۱۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو العمری نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے انس بن مالک سے کہ ایک عورت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی امیر المؤمنین میرا کرتہ پھٹ گیا ہے انہوں نے پوچھا کہ کیا میں نے تجھے کرتہ دیا نہیں تھا؟ بولی دیا تھا مگر وہ پھٹ گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے لئے پھٹا ہوا کرتہ منگوایا اور اسے سلوایا پھر اس سے کہا کہ اسی پرانے کو پہن لیجئے جب تم روٹی پکاؤ اور جب ہنڈیا بناؤ اور جب فارغ ہو جاؤ تو۔ بیشک جو پرانا نہیں پہنتا۔ اس کے لئے نیا بھی نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط:

۶۱۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے اس میں جو میں نے ان کے سامنے پڑھی ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوالنصر نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان نہدی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا حالانکہ ہم آذربیجان میں تھے عتبہ بن فقد کے ساتھ اما بعد! بس تم لوگ تہبند باندھا کرو اور پر چادریں اوڑھا کرو۔ اور جوتے پہنا کرو اور موزے پھینک دو، اور پاجامے (یا شلواریں) پھینک دو اور تم لوگ اپنے باپ اسماعیل علیہ السلام کے لباس کو لازم پکڑو اور بچاؤ تم خود کو ناز و نعم والی زندگی سے اور عجمیوں کی صورت و شکل اپنانے سے اور دھوپ کو لازم پکڑو بے شک وہ عربوں کا حمام ہے، اور تم لوگ صحت مند بنو، سخت اندام مضبوط بنو۔ کپڑوں کو پہن پہن کر خوب پرانا کرو اور رکاب کاٹ دو۔ یعنی پیدل چلو اور تیر اندازی کی مشق کیا کرو۔ اور غربت اور شکستہ حالی اختیار کرو۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا ریشم سے مگر صرف ایسے ایسے اور شعبہ نے اشارہ کیا اپنی شہادت کی اور بیچ والی انگلی سے (یعنی صرف دو انگل) ہم نے یہی جانا کہ وہ دھاریاں ہوں یا نقش و نگار ہوں (تو ممنوع نہیں ہے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشقت والی زندگی اختیار کرنا:

۶۱۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن جوہری نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو

ابو اسامہ نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کاش کہ میں آپ کے کپڑوں سے زیادہ نرم کپڑے پہنتی اور آپ کے کھانے سے زیادہ عمدہ کھانا کھاتی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابو بکر کا حکم اس طرح اور اس طرح نہیں جانتی ہو بولی ہاں جانتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں مشقت والی زندگی میں ان کے ساتھ شریک ہو جاؤں تا کہ میں ان کی آسانی والی زندگی میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو سکوں۔

اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک وغیرہ نے اسماعیل بن ابو خالد سے ان کو ان کے بھائی نعمان بن مصعب بن مسعد نے اور تحقیق ہم ذکر کر چکے ہیں کتاب الزہد میں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منبر پر:

۶۱۸۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن حسن نے ان کو ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو ابو الاسود نے ان کو ابو عبد اللہ مولیٰ شداد بن ہاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جمعہ کے دن حضرت عثمان بن عفان کو منبر پر بیٹھے دیکھا تھا عدن کی بنی ہوئی موٹی تہبند تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی اور سر پر باندھنے کی پگڑی دو شالہ سر پر بندھا ہوا بھرے ہوئے جسم والے لمبی داڑھی خوبصورت چہرہ تھا۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی:

۶۱۸۹:......ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو ابو عمر بن حمدان اور ابو بکر ربونجی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن حورانی نے ان کو ابو الیسر عبد العزیز بن عمیر نے اہل خراسان بریدہ مشق سے ان کو یزید بن ابو زرقاء نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو یزید بن اصم نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کی طرف منہ کرتے ہ[illegible] کی طرف دیکھا تھا مینڈھے کا چمڑا بھی اس کے ساتھ بھی نطق کیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو اللہ نے جس کے دل کو روشن کر دیا ہے البتہ تحقیق میں نے اس کو دیکھا ہے دو ماں باپوں کے درمیان جو اسے عمدہ کھانا اور مشروب کھلا پلا رہے ہیں۔ اور البتہ تحقیق میں نے اس کے اوپر ایک دو شالہ دیکھا ہے جس کو اس نے خریدا تھا یا کہا کہ میں نے اس کو خریدا تھا دو سو درہم کے بدلے میں اس کو اللہ کی محبت نے اور اس کے رسول کی محبت نے بلایا ہے اس حالت کی طرف جو تم دیکھ رہے ہو۔

دو سرخ چیزیں ہلاکت کا باعث:

۶۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے عورتوں کے لئے سرخ چیزوں سے سونا اور سرخ رنگ سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا سفیان نے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اپنی بیٹی سے کہا اے میری بیٹی تم سونے کو نہ پہننا بے شک میں ڈرتا ہوں تجھ پر آگ کے شعلوں سے (ذہب نہ پہننا میں تیرے لئے لہب سے ڈرتا ہوں۔)

(۶۱۸۹) ... (۱) فی ب (أبو النفیر)

أخرجه بو نعیم فی الحلیة (۱/۱۰۸) من طریق أبی عمرو بن حمدان. به وعزاه المنذری فی الترغیب (۳/۱۱۲) إلی الطبرانی والمصنف.

فصل:...... کچھ اس شخص کے بارے میں جو صاحب حیثیت ہو اور وہ خوبصورت کپڑا پہنے تا کہ اس پر اللہ کی نعمت کا اثر نمایاں نظر آئے

۶۱۹۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم مزکی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو احمد بن بشار نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابان بن تغلب نے ان کو فضیل نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا خوبصورت ہو اور اس کی جوتی خوبصورت ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر وہ ہے جو شخص حق کو ماننے سے اترائے اکڑے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں محمد بن بشار سے روایت کیا ہے۔

۶۱۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن مثنی ابوموسیٰ نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ہشام نے ان کو محمد نے ابوہریرہ سے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ خوبصورت آدمی تھا کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں جو حسن کی طرف مائل ہو کہ مجھے حسن بہت محبوب ہے اور مجھے بھی خوبصورتی عطا کی گئی ہے۔ جو آپ کے سامنے ہے۔ حتیٰ کہ میں یہ پسند نہیں کر سکتا ہے مجھ سے کوئی اونچا ہو خواہ وہ میری جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا یہ بات بھی تکبر میں سے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تکبر میں سے یہ بات ہے جو شخص حق ماننے سے اترائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

۶۱۹۳:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے۔ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے کہ ایک آدمی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنی جوتی کی ڈوری میں اور چابک کی ڈوری میں بھی۔ کسی کی زیادہ خوبصورت شئی پسند نہیں کرنا چاہتا ہوں میری ہر چیز زیادہ خوبصورت ہو۔ کیا مجھ پر تکبر کا خوف ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو۔ اس نے کہا کہ حق کو پہچاننے والا اور حق کی طرف مطمئن ہونے والا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تکبر یہاں نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ تو لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو ماننے سے انکار کرے اترائے۔

بندے پر نعمت کا اثر اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے:

۶۱۹۴:...... اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا بوسیدہ اور اجڑی ہوئی صورت تھی۔ اور راوی نے ایک بار کہا کہ ایک آدمی کو دیکھا اس پر اطمار یعنی پرانے کپڑے تھے۔ حضور نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تیرے پاس کوئی شئی ہے؟ کہتے ہیں کہ اس نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کھائیے اور پیئے اور پہنئے اور صدقہ کیجئے بغیر اسراف کے اور بغیر تکبر کے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آنا چاہئے۔

شیخ نے فرمایا:

(۲۱۹۲)...... (۱) لیست واضحة بالمخطوطة (۲)...... في ب (إن أحدنا) (۳)...... سقط من (ب)

(۲۱۹۳)...... (۱) سقط من (ب)

أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۹۲) (۲۱۹۴)...... (۱) في ب (من مال)

۶۱۹۵:.....تحقیق ہم نے روایت کی ہے یہ دوسری حدیث ہمام سے اس نے قتادہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اس کے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم میں۔

۶۱۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہمام نے ایک آدمی سے میرا گمان ہے کہ وہ قتادہ ہیں۔''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی درمغانی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدان اہوازی نے ان کو ہدبہ بن خالد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ، پیو اور خرچ کرو یا صدقہ کرو بغیر دکھاوے اور تکبر کے اور بغیر فضول خرچی کے بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔ یہ درمغانی کی حدیث کے الفاظ ہیں سوا اس کے کہ انہوں نے کہا کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندے کے اوپر دیکھا جائے۔

۶۱۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہوں نے مجھے دیکھا پھٹے پرانے کپڑوں والا۔ آپ نے مجھے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے۔ میں نے کہا کہ جی ہاں ہر طرح کا مال اللہ نے مجھے دیا ہے آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ کی نعمت کے آثار تیرے اوپر بھی نظر آنے چاہئیں۔

۶۱۹۸:.....اور اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابواسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ حضور نے مجھ پر پرانے کپڑے دیکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ جی ہاں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ نے تیرے اوپر انعام فرمایا ہے تو بھی اپنے نفس پر انعام کر۔

۶۱۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابوبکر نے۔ پھر اس کو ذکر کیا۔

۶۲۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو روح نے ان کو شعبہ نے ان کو فضیل بن فضالہ نے ان کو ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ عمران بن حصین ہمارے پاس آئے اور ان کے اوپر جو کھونٹی ریشمی چادر تھی ہم نے کہا اے رسول اللہ کے ساتھی! آپ نے یہ پہنی ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ جب بندے پر انعام کرے تو اس کی نعمت کا اثر اس پر بھی دیکھا جائے۔

۶۲۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عمران بن محمد بن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطیہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی نعمت اس کے بندے پر نظر آئے ناداری کو اور ناداری دکھانے کو پسند نہیں کرتا۔ یا سختی کو اور باہم ایک دوسرے پر سختی کرنے کو پسند نہیں کرتا۔

چپک کر مانگنے والا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نپٹنے والا:

۶۲۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو حاتم بن یونس جرجانی نے ان کو اسماعیل بن سعید جرجانی نے ان کو عیسیٰ بن خالد بلخی نے ان کو ورقاء نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۶۱۹۶).....أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۲۶)

وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے پر انعام کرتے ہیں تو وہ چاہتے ہیں کہ اس نعمت کا اثر اس بندے پر دیکھا جائے اور بھوکے پن کو اور بھوکا پن دیکھانے کو برا سمجھتے ہیں اور چپک کر مانگنے والے سائل کو ناپسند کرتے ہیں اور شرمیلے اور سوال سے بچنے والے اور خوب بچنے کی کوشش کرنے والے کو پسند کرتے ہیں۔

۶۲۰۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن خلیل قطان نے اس نے اسے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس اسناد میں ضعف ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے سوال پر ابن الحنظلیہ انصاری رضی اللہ عنہ کا چند احادیث بیان کرنا:

۶۲۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو جعفر بن عون بن جعفر بن عمرو بن حریث نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو قیس بن بشر تغلبی نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اور دمشق میں ایک صحابی رسول رہے تھے جسے ابن الحنظلیہ انصاری کہا جاتا تھا۔ اور وہ زبردست توحیدی آدمی تھے۔ لوگوں کے پاس نہیں بیٹھتا تھا بس وہ شخص مجسم نماز تھا جب نماز سے ہٹتا تو وہ تسبیح تکبیر تہلیل کرتا تھا یہاں تک کہ وہ گھر میں آ جاتا۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک دن ہمارے پاس سے گذرے اور ہم ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اس نے سلام کیا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ ہمیں ایسا کلمہ بتائیے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو کوئی نقصان نہ دے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے ایک جماعت کو روانہ کیا تھا۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو ان میں سے ایک آدمی اس مجلس میں آ کر بیٹھا جہاں رسول اللہ رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔ کاش کہ آپ ہم لوگوں کو دیکھتے جب ہم دشمن سے ٹکرائے تھے اس نے کہا کہ اس کو یاد رکھئے۔ اور ہمیں خبر دی ایک غفاری لڑکے نے کہا کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس نے یہ کہہ کر اپنا اجر ضائع کر دیا ہے اس آدمی نے کہا جو اس کے پہلو میں تھا۔ میں اس بارے میں حرج نہیں سمجھتا۔ انہوں نے اس بارے میں باہم اختلاف کیا یہاں تک کہ رسول اللہ نے سن لیا اور فرمایا سبحان اللہ کوئی حرج نہیں ہے اس آدمی پر کہ اجر بھی دیا جائے اور تعریف بھی کیا جائے راوی کہتا ہے کہ میں نے ابودرداء کو دیکھا کہ وہ اس سے خوش ہوئے۔ میں نے کہا وہ دوزانوں بیٹھ گئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ کہتے رہے تھے کہ آپ نے سنا تھا کہ آپ یہی فرما رہے تھے اس نے کہا کہ جی ہاں۔ اس کے بعد وہ صحابی دوسرے دن گذرے ہمارے پاس تو پھر ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کوئی ایسا کلمہ بتائیے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو نقصان نہ دے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ کی راہ میں گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو صدقہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو صدقہ کرتا ہی رہے ہاتھ کو واپس پیچھے نہ کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر دوسرے دن وہ ہمارے پاس سے گذرے تو پھر ابودرداء نے وہی جملہ کہا کہ کوئی ایسا کلمہ بتائیے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو نقصان نہ پہنچائے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خریم اچھا آدمی ہے یعنی ابن فاتک اگر اس کے بال زیادہ لمبے نہ ہوتے اور چادر نہ لٹکائے یہ خبر خریم تک پہنچ گئی تو اس نے جلدی سے چھری اٹھائی اور اس نے اپنے بال کانوں کے اوپر تک کاٹ دیئے اور اپنی چادر نصف پنڈلی تک اونچی کر لی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ وہ صحابی کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ کے پاس گیا اور وہ تخت پر یا چارپائی پر بیٹھے تھے اور ان کے پہلو میں ایک شیخ بیٹھے تھے جن کی زلفیں کانوں کے اوپر تک تھیں اور کپڑے نصف پنڈلی تک تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ خریم ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ایک دن وہی صحابی ہم لوگوں کے پاس سے گذرے تو حضرت ابودرداء نے یہی فرمایا:

(۶۲۰۴)......(۱) كذا بالمخطوطة والظاهر أن هنا سقط ولعل العبارة (والذى فيه رسول الله) (۲)..... فى ب (ولا التفاحش)

کوئی ایسا کلمہ فرمائیے جو ہم لوگوں کو فائدہ دے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بے شک تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس جا رہے ہو اپنے جوتے درست کرلو یا یوں فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے گھروں کی طرف جا رہے ہو اپنے لباس اچھے کرلو حتیٰ کہ تم ایسے ہو جاؤ جیسے تم نمایاں ہو لوگوں میں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا برائی کے حد سے گذر جانے کو اور نہ ہی زبردستی برا بننے کو۔

۶۲۰۵: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے ان کو ہشام بن سعد نے ایک بیچے آدمی سے جو اہل قنسرین میں سے تھے۔ جنہیں قیس بن بشر کہتے تھے کہ اس نے کہا میرے والد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہم نشینوں میں سے تھے انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ وہاں پر انصاری میں سے ایک آدمی صحابی رسول تھا جو انتہائی عبادت گذار تھا الگ تھلگ رہتا تھا عبادت سے اس کو کبھی فرصت نہیں ہوتی تھی اسے ابن الحنظلیہ کہا جاتا تھا۔ والد نے حدیث ذکر کی مذکورہ حدیث کے مفہوم میں۔ اور کہا کہ تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس جا رہے ہو لہٰذا تم لوگ اپنے لباس درست کرلو اور اپنے سامان درست کرلو حتیٰ کہ تم لوگوں میں نمایاں نظر آؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا برائی کو نہ برا بننے کو (گندگی کو نہ گندا بننے کو۔)

خز پہننے کا حکم:

۶۲۰۶: ..... ہم سے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس نے اپنے والد سے کہ وہ منع کرتے تھے سوت کو پیشاب کے ساتھ رنگنے سے (قدیم دور میں پیشاب کے ساتھ رنگ ملا کر کرتے تھے تو خیال کیا جاتا تھا کہ وہ پکا ہوتا ہے اسی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمادیا) اور انہوں نے یہ بات بتائی کہ بسا اوقات اصحاب رسول کے لئے چادر بُنی جاتی تھی جو ایک ایک چادر ہزار ہزار درہم تک یا اس سے زیادہ تک پہنچ جاتی تھی۔

۶۲۰۷: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس بن یزید نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی حلہ تیار کیا جاتا تھا مراد وہ ہے جسے لوگ پہنتے تھے وہ دو کپڑے ہوتے تھے ایک تہبند کے لئے چادر ہوتی تھی دوسری اوپر اوڑھنے کی چادر مگر وہ ریشم کے کپڑے کے پیدا کردہ قدرتی ریشم کی نہیں ہوتی تھیں۔

۶۲۰۸: ..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو چوکھونٹی کی چادر بنائی تھی جو ریشم اور اون سے بنی ہوئی تھی (جس کے چاروں طرف باڈر ہوتا تھا) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کو پہناتی تھیں واضح رہے کہ یہ سیدہ کے بھانجے ہوتے تھے۔ قعنبی نے کہا کہ میں نے مالک کے سر پر ٹوپی دیکھی جو سبز ریشم کی تھی۔

۶۲۰۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اوپر ریشمی چادر دیکھی جس پر غبار لگا ہوا تھا یہ ان کو مروان نے پہنائی تھی۔

۶۲۱۰: ..... اور اپنی اسناد کے ساتھ روایت ہے معمر سے اس نے عبدالکریم جزری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک پر ریشم کا جبہ دیکھا اور ریشمی چادر بھی۔ اور میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ سعید نے فرمایا اگر سلف اور پہلے حضرات اس کو پالیتے تو اس کو سزا دیتے۔

۶۲۱۱:...... معمر سے روایت ہے ان کی اسناد کے ساتھ ایوب سے اس نے نافع سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو دیکھتے تھے کہ وہ ریشم پہنتے ہیں مگر وہ ان کو عیب نہیں کہتے تھے۔یا ان کو برا نہیں کہتے تھے۔

۶۲۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے وہب بن کیسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں سے چھ افراد کو دیکھا جو ریشم پہنتے تھے۔

۱...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

۳...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

۴...... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ۔

۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

نوٹ:...... واضح رہے کہ جس ریشم کی یہ بات ہو رہی ہے یہ خز ہے حریر نہیں ہے یہ خالص ریشم نہیں ہوتا بلکہ ریشم اور اون ملا کر بنایا جاتا ہے کذا فی المنجد۔ (مترجم)

۶۲۱۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن ہاشم بغوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ان کو نافع نے یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بسا اوقات خز کے ریشم سے بنی ہوئی چادر پہنتے تھے جس کے چاروں طرف باڈر ہوتا تھا جس کی قیمت پانچ سو درہم ہوتی تھی۔

اور عبدالرحمٰن سراج نے کہا کہ مجھے غلاب نے بتایا کہ وہ انس بن مالک کے پاس گئے جب کہ وہ اسی وقت (غسل کر کے) حمام سے باہر آئے تھے انہوں نے ریشمی جبہ پہن رکھا تھا۔وہ جبہ کھڑا رہتا تھا۔

(غلاب) کہتے ہیں کہ حضرت نافع ناراض ہوئے اور کہا کہ میں بات بیان کرتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور تم بیان کرتے ہو انس سے۔ ضحاک بن عثمان نے اس سے کہا کہ اس نے غلط نہیں کہا۔یقیناً وہ آپ کی بات کو پکا کرتا ہے۔اور اس کی تصدیق کرتا ہے۔اس نے کہا ہے میں بیان کرتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور بیان کرتے ہو حضرت انس سے۔

۶۲۱۴:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے۔ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ربیع نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر ریشمی باڈر دار چادر دیکھی اس کی بکھیریں اور دھاریاں تھیں اور اس کی دھاریوں میں سبز ریشم کی ٹکڑیاں تھیں۔

۶۲۱۵:...... ہمیں خبر دی علی نے ان کو احمد نے ان کو غیلان بن عبدالصمد نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبدالسلام بن حرب ملائی نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ خز ریشم پہنتے تھے اور فرمایا تھا کہ یقیناً تانے بانے والا ریشم پہننا مکروہ ہے۔

۶۲۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف پہنتے تھے ٹوپیاں یا ٹوپی کہا تھا اور باڈر والی چادریں پہنتے تھے اور گھوڑے کی سواری کرتے تھے اور بادشاہ کے پاس آتے تھے سوا اس کے کہ بے شک تم جب کھلے میدان میں آؤ تو آنکھ کی ٹھنڈک کی طرف تم آجاؤ گے۔

(۶۲۰۵)......(۱) فی الأصل (علان)

۶۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد شرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو حزم نے ان کو حوشب نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ مؤمن اپنے دین کا علاج کرتا ہے اپنے کپڑوں کے ساتھ۔

۶۲۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد سے کہا یعنی ابن سیرین سے کہ وہ لوگ خز یعنی میکس ریشم استعمال کرتے تھے۔ اس نے کہا استعمال کرتے تھے اور اس کو ناپسند بھی کرتے تھے اور اللہ کی رحمت کی امید کرتے تھے۔

عمدہ لباس و گھریلو اشیاء کا استعمال بطور اظہار نعمت:

۶۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبید اللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبید اللہ بن سعد زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں یہ میرے دادا عبداللہ بن سعید کی کتاب ہے میں نے اس میں پڑھا ہے، ہمیں حدیث بیان کی ہے خالد بن خداش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا مالک بن انس سے میں نے دیکھا تھا ان پر طیالسی چادر دھاری دار۔ اور ٹوپی پہنی ہوئی اور خوبصورت اور عمدہ کپڑے۔ اور ان کے گھر میں اعلیٰ تکیے۔ اور ان کے دوست احباب ان پر سہارے لگا کر بیٹھے ہوئے میں نے کہا اے ابوعبداللہ یہ کیفیت جس کے ساتھ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کیا یہ آپ نے از خود پیدا کی ہے یا آپ نے لوگوں کو اس انداز پر دیکھ کر یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ فرمایا کہ بلکہ لوگوں کو اس طریقے پر دیکھ کر یہ اختیار کیا ہے۔

۶۲۲۰:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد جندی نے ان کو بکر بن سہیل دمیاطی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن یوسف تنیسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے شہر کے جن فقہاء کو دیکھا ہے وہ خوش لباس تھے خوبصورت کپڑے پہنتے تھے۔

۶۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن محمد بن احمد حفاف نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابو منصور محمد بن قاسم ضبعی نے ان کو ابو عمر احمد بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن معاویہ سے سنا جب کہ سلیمان بن حرب ان کے برابر میں بیٹھے تھے۔ اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ لیث بن سعد ایک مرتبہ تیار ہو کر باہر نکلے تو لوگوں نے ان کے کپڑوں کا اور ان کی سواری اور ان کی انگوٹھی اور ان کے اوپر جو کچھ مال تھا اس کی قیمت کا تخمینہ لگایا کہ کم سے کم اٹھارہ ہزار سے بیس ہزار درہم کا مال ہے۔ لہٰذا سلیمان بن حرب نے کہا کہ ایک دن شعبہ تیار ہو کر جب نکلے تو لوگوں نے اس کے گدھے کی اور اس کی زین اور لگام کا تخمینہ لگایا کہ کم سے کم اٹھارہ ہزار درہم سے بیس ہزار درہم کا مال ہے۔

۶۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ثابت سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سفیان ثوری کو دیکھا مکے کے راستے میں تو میں نے جو کچھ وہ پہنے ہوئے تھے اس کا تخمینہ لگایا حتیٰ کہ جوتوں سمیت تو سارا سامان ایک درہم اور چار ٹکے ہوگا۔ اسی طرح یوسف بن اسباط سے مروی ہے وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۲۳:......اسی اسناد کے ساتھ یحییٰ بن ایوب نے کہا کہ میں نے سنا علی بن ثابت سے کہتے تھے کہ اگر تیرے پاس دو پیسے ہوں اور تم صدقہ کرنا چاہو پھر اچانک تیرے سامنے حضرت سفیان ثوری آ جائیں اور تم انہیں نہ پہچانتے ہو تو تم چاہو گے کہ فوراً یہ دو پیسے ان کو دے دوں (ان کی خستہ حالی کو دیکھ کر۔)

(۶۲۱۷)......(۱) فی ب (بنیه بلسانه)

فصل:...... میلے کچیلے کپڑے پہننے کی کراہت

۶۲۲۴: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے اور احمد بن عیسیٰ نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر پر ملنے کے لئے تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جن کے سر کے بال غبار آلود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر مٹی وغیرہ پڑ رہی تھی کیا یہ شخص ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس کے ساتھ وہ اپنے سر کو سکون دے سکے؟ اور ایک آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کیا ایسی کوئی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ یہ کپڑے دھو لے؟

۶۲۲۵:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جابر بن عبداللہ نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ اس کے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کو جابر بن عبداللہ نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے علاوہ اس کے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی؟ دونوں موقعوں پر۔

۶۲۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین حجاجی نے ان کو اسامہ بن علی رازی نے مصر میں ان کو عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن ابوالزناد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی میلا نہیں دیکھا آپ کبھی تیل لگانے کو پسند کرتے تھے اور اپنے سر کو کنگھی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ میلا کچیلا رہنے اور غبار آلود رہنے کو پسند نہیں کرتا۔

فصل:...... کپڑوں میں شہرت کا لبادہ اوڑھنا یا شہرت پسندی کا مکروہ ہونا قیمتی، عمدہ، گندا، ذلیل اور خسیس ہونے میں

۶۲۲۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو لیث نے ان کو ایک آدمی نے ابن عمر سے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس و کپڑا پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ روایت موقوف اور منقطع ہے۔

۶۲۲۸: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابونصر بن شریک نے عثمان سے اس نے مہاجر شامی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کپڑا شہرت کے لئے پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔

۶۲۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور دیگر نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ہارون نے اپنی کتاب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا دو شہرتوں سے یہ کہ خوبصورت

(۶۲۲۵)...... (۱) فی ب (بکر بن بشیر)

کپڑے پہنے جس کپڑوں میں اس کو لوگ دیکھیں یا زینت یا میلا کچیلا پن گندا پن جس میں لوگ اس کو دیکھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، انسان دو امور کے درمیان گھرا ہوا ہے اور تمام امور میں سے بہتر امر ان میں سے درمیان والے امر ہیں۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی دو طرح کی شہرت سے دوسرے طریق سے اسناد مجہول کے ساتھ موصول طریقہ سے۔

۶۲۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے مجھے حدیث بیان کی ہے روح بن عبدالمومن نے ان کو وکیع بن محرز شامی نے ان کو حدیث بیان کی ہے عثمان بن جہم نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے گا اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا یا تو اس کو اتار دے۔

۶۲۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو احمد بن ابوشعیب حرانی نے ان کو مخلد بن یزید نے ان کو ابونعیم نے ان کو عبدالرحمن بن حرملہ نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ نے اور زید بن ثابت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی شہرتوں سے منع فرمایا تھا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سی دو شہرتیں ہیں۔ فرمایا کہ کپڑوں کی نرمی ان کا موٹا ہونا ان کا نرم ہونا سخت یا کھردار ہونا ان کا لمبا ہونا چھوٹا ہونا (یہ سب ممنوع ہیں) لیکن ان تمام امور میں میانہ روی اختیار کرنا ہی درست چیز ہے۔

۶۲۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عمرو بن علی بن اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن حازم نے ان کو جریر نے انہوں نے فرمایا بے شک ایک آدمی لباس پہنتا ہے حالانکہ وہ ننگا ہوتا ہے مراد ہے کہ باریک ترین لباس کی وجہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کپڑے پہنتے اور جن کو پہننا پسند کرتے اور جن کی رغبت کرتے تھے:

۶۲۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صاغانی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ رحمہ اللہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہننے کے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ کپڑا کپڑوں میں سے نقش دار لمبی چادر ہوتی تھی۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں معاذ بن ہشام کی حدیث سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر ایک صحابی کا کفن:

۶۲۳۴:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت بردہ لائی۔ سہل کہتے ہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ بردہ کیسی ہوتی ہے لوگوں نے بتایا کہ (ایک چادر) جی ہاں یہ دوشالہ یا لنگی ہوتی ہے جس کے کنارے اور بارڈر بنے ہوتے ہیں اور وہ عورت بولی یا رسول اللہ! میں نے یہ چادر خود بنی ہے اپنے ہاتھوں سے کہ میں آپ کو پہناؤں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر لے لی اس لئے کہ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ سہل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں ایک بار تشریف لائے تو وہی چادر آپ نے بطور تہبند باندھ رکھی تھی ایک آدمی نے اس چادر کو ہاتھ لگایا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ یہ چادر مجھے پہنا ئیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں پہناؤں گا۔ حضور تشریف فرما رہے اس مجلس میں جب تک اللہ نے چاہا اس کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے اور وہ چادر لپیٹ کر اسی بندے کے پاس بھیج دی لوگوں نے اس سے کہا

کہ تم نے اچھا نہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چادر کا سوال کر کے تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سائل کو خالی نہیں لوٹاتے۔ اس آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے حضور سے ایسے نہیں مانگی بلکہ اس لئے مانگی ہے تاکہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن بنے حضرت سہل کہتے ہیں کہ واقعی وہی چادر اس شخص کا کفن بنی تھی۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے قتیبہ سے۔

موٹے باڈر والی، سرخ پوشاک اور کالی چادر کا استعمال:

۶۲۳۵:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر موٹے باڈر والی چادر تھی ایک دیہاتی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا تو اس نے آپ کی وہ چادر (کندھے سے) کھینچ لی۔

۶۲۳۶:......ہم نے روایت کیا ہے جحیفہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک سرخ حلے میں باہر تشریف لائے۔ اور ہم نے براء بن عازب کی حدیث میں روایت کیا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ پوشاک میں دیکھا میں نے اس سے خوبصورت چیز کبھی نہیں دیکھی اور وہ پوشاک یا وہ حلہ دو کپڑے تھے ایک تہبند کی چادر دوسری اوپر اوڑھنے کی چادر تھی اور اس میں ریشم کے کپڑے والا اصلی ریشم نہیں تھا۔

۶۲۳۷:......ہم نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کالی چادر تیار کروائی تھی آپ اس کو پہنتے تھے جب آپ کو اس میں پسینہ آتا تو آپ کو اس میں سے اون کی بو آتی تھی لہٰذا آپ نے اسے پھینک دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یوں بھی کہا تھا کہ ان کو پاکیزہ بو پسند تھی۔

۶۲۳۸:......ہم نے روایت کیا ہے ابوتیمیہ ہجیمی سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے اپنے شملے یا چادر سے احتباء کیا ہوا تھا اور اس کپڑے کے کنارے آپ کے قدموں پر پڑے تھے۔ (احتباء کہتے ہیں زمین پر کولہے ٹکائے گھٹنے کے جسم اور ٹانگوں کو کپڑا لپیٹ کر بیٹھنا۔)

۶۲۳۹:......اور ہم نے روایت کیا ابورمثہ سے اس نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ آپ دوہری چادریں پہنے ہوئے تھے۔ شیخ نے کہا کہ ہم نے ان احادیث کی سندیں کتاب السنن وغیرہ میں ذکر کر دی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس میں قمیص زیادہ پسند تھی:

۶۲۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور عبدالرحمٰن بن ابوحامد مقری نے ان کو ابوالعباس بن محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالمؤمن بن خالد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (لباس میں سے) قمیص سب سے زیادہ پسند تھی اور کوئی شئی نہیں تھی۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے موسیٰ نے عبدالمؤمن سے۔

۶۲۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو ابوتمیلہ نے ان کو عبدالمؤمن بن خالد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ پسندیدہ کوئی کپڑا نہیں تھا۔

(۶۲۴۱)......أخرجه المصنف من طريق ابي داود (۴۰۲۶)

ایک صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز کو زندگی کا معمول بنانا:

۶۲۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نفیلی اور احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عروہ بن عبداللہ نے۔ نفیلی نے کہا کہ ابن قشیر ابومہل جعفی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے معاویہ بن قرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں مزینہ کے ایک گروہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہم نے ان کے ساتھ بیعت کی (میں نے دیکھا کہ۔ آپ کی قمیص کا گریباں کھلا ہوا تھا بٹن کھلے ہوئے تھے۔) کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے بیعت کی اس کے بعد میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے گلے سے ہاتھ داخل کیا اور مہر نبوت کو چھوا (جو دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔)

عمرو کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یا ان کے بیٹے کو دیکھا تو ان کی قمیص کے گلے کے بٹن کھلے ہوئے تھے سردی میں بھی اور گرمی میں بھی وہ اپنے بٹن کبھی بند نہیں کرتے تھے۔

۶۲۴۳:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی بن متوکل نے ان کو عاصم نے ان کو ابوخثیمہ زہیر بن معاویہ نے ان کو عروہ بن عبداللہ بن قشیر نے ان کو معاویہ بن قرہ نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں قبیلہ مزینہ کے ایک وفد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ہم نے ان کی بیعت کی میں نے دیکھا کہ ان کی قمیص کھلی ہوئی تھی میں نے ہاتھ قمیص کے گلے سے ڈال کر مہر نبوت کو چھوا میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو اور ان کے بیٹے کو گرمی میں دیکھا یا سردی میں ہر حال میں ان کے قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔

۶۲۴۴:..... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ گذشتہ دور میں شہرت دامن نیچا کرنے میں ہوتی تھی اب دامن چھوٹا کرنے میں ہے۔ (یعنی لوگ لمبی قمیص پہنتے تھے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شلوار (پاجامہ) خریدنا:

۶۲۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو زکریا بن دلویہ نے ان کو فتح بن حجاج نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی نے اغر ابومسلم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار میں گیا آپ کپڑا فروشوں کے پاس جا کر بیٹھے آپ نے چار دراہم کی شلوار یا (پاجامہ) خرید کیا۔ اور اہل بازار کا ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا جو کہ ان کے لئے دراہم کو تولتا تھا اسے فلاں تولہ (تولنے والا) کہتے تھے اس کو بلایا گیا شلوار کے دراہم کا وزن کرنے کے لئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تولو مگر جھکتا ہوا تولنا۔ اس تولنے والے نے کہا کہ میں نے لوگوں میں سے کسی سے کبھی یہ بات نہیں سنی یہ کون آدمی ہے جو یہ کہتا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا تم ان کو نہیں جانتے تو پھر تیرا دین میں بے کار ہونا اور دین سے اتنی دور ہونا تمہارے لئے کافی ہے۔ کہ تو اپنے نبی کو نہیں پہچانتا۔ اس نے کہا: واقعی یہ رسول اللہ ہیں؟ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا بوسہ دینے کے لئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور فرمایا ٹھہر جا ایسا نہ کر یہ کام عجمی کرتے ہیں اپنے بادشاہوں کے ساتھ میں بادشاہ نہیں ہوں میں ایک آدمی ہوں تم میں سے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اس نے دراہم کو جھکتا ہوا وزن کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تھا۔ جب ہم لوگ بازار سے واپس ہٹے تو میں نے وہ خریدی ہوئی شلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لینا چاہی تا کہ میں اسے آپ کی طرف سے اٹھا کر چلوں مگر آپ نے مجھے لینے سے منع فرما دیا اور فرمایا کہ صاحب چیز اس کو اٹھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے (یا اپنی چیز کو خود اٹھانے کا اس پر زیادہ حق ہے) ہاں مگر یہ کہ وہ ضعیف ہو اسے اٹھانے سے عاجز ہو تو پھر اس کا مسلمان بھائی اس کی مدد کرے۔ میں نے کہا

(۶۲۴۲).....أخرجه المصنف من طريق ابي داود (۴۰۸۲) (۶۲۴۳).....(۱) في أ (فمنعها)

یارسول اللہ! بے شک آپ اب البتہ شلوار پہنیں گے؟ فرمایا جی ہاں رات میں بھی اور دن کو بھی سفر میں بھی اور گھر میں بھی۔

افریقی کہتے ہیں کہ میں نے شک کیا ہے آپ کے قول کے بارے میں یعنی کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ۔

بے شک مجھے حکم ملا ہے ستر اچھی طرح سے ڈھانکنے کا اور میں ایسا کوئی کپڑا نہیں پاتا ہوں جو شلوار سے زیادہ ستر ڈھکتا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت احتباء میں کعبہ کے قریب بیٹھنا:

۶۲۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبید اللہ نے یعنی ابن موسیٰ نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو مسلم نے ان کو مجاہد نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے اپنی دونوں ٹانگیں سمیٹ کر جسم کے ساتھ لگائی ہوئی تھیں اور عبید اللہ نے اس کی کیفیت یہ بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے احتباء کیا ہوا تھا۔ یعنی ٹانگوں کو ہاتھوں اور باھوں میں لپیٹا ہوا تھا۔

فصل:......سیاہ عمامہ عمامے یعنی پگڑیاں باندھنا

۶۲۴۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو ابوالازہر احمد بن ازہر بن منیع نے ان کو ارطاۃ بن حبیب نے ان کو شریک نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو علی بن حکیم نے ان کو شریک نے ان کو عمار دھنی نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہوئے تو اس وقت ان کے سر پر سیاہ پگڑی بندھی ہوئی تھی۔

اور علوی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے الخ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے علی بن حکیم ازدی سے۔

۶۲۴۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوسعید حسن بن علی بن بحر بری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حکام بن سالم رازی نے ان کو سعید بن سائق نے ان کو عمار بن ابومعاویہ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ثنیۃ الحنظل والے دن یعنی جنگ خندق والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک سیاہ تھا۔

۶۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد اور محمد بن عبدالسلام نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو مساور وراق نے وہ کہتے ہیں کہ ایسے لگتا ہے جیسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ان کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور آپ نے اس کے دونوں سرے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

۶۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابواسامہ نے پھر اس نے اسے ذکر کیا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

صحیح میں ابوبکر سے اور حلوانی سے۔ سوائے اس کے کہ حلوانی نے کہا ہے اپنی روایت میں گویا کہ میں آپ کو منبر پر دیکھ رہا ہوں۔ اور ابوبکر نے یہ الفاظ نہیں کہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابومعمر ہذلی نے ان کو ابواسامہ نے۔ انہوں نے بھی کہا کہ ان پر سیاہ عمامہ ڈیزائن دار سرے والا تھا اور آپ نے اس کے دونوں سرے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے اور اس نے یہ بھی کہا کہ فتح مکہ کے دن۔

(۶۲۴۷)......(۱) فی ب (علی)

۶۲۵۰:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے انہیں محمد بن یعقوب حافظ نے انہیں محمد بن اسحاق ثقفی نے انہیں ابو معمر الہذلی نے پھر اس کے مثل ذکر فرمایا۔

۶۲۵۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن حلیمہ نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو مسرہ مکی نے ان کو یحییٰ بن محمد کاری نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تھے تو عمامے کے طرے یا سرے کو دونوں کندھوں کے مابین لٹکاتے تھے۔ عبداللہ نے کہا کہ میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا کہ وہ بھی یہی عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا کرتے تھے۔ حضرت نافع نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ بھی اپنے عمامے کو پیچھے لٹکاتے تھے۔

ابومصعب نے دراوردی سے اس سے متابع حدیث بیان کی ہے۔

۶۲۵۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معمر بن حسن بن علی نے ان کو ابوکامل نے ان کو ابومعشر براء نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابوعبدالسلام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور عمامہ کیسے باندھتے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ عمامے کو سر کے اوپر بل دینے کے لئے گھماتے جاتے تھے اور پیچھے کی طرف اس کے سرے کو بل کے اندر دیتے تھے۔ اور اس کے اوپر کے سروں کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے۔

۶۲۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن اسماعیل مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عثمان بن عثمان غطفانی نے ان کو سلیمان بن خربوذ نے ان کو مدینے کے ایک شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عوف سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ بندھوایا تھا اور اس کا سرا لٹکایا تھا آگے بھی اور میرے پیچھے بھی۔

۶۲۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عثمان بن عطا خراسانی نے ان کو ان کے والد نے کہ ایک آدمی آیا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ منیٰ کی مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اس نے ان سے عمامے کے کناروں اور سروں کو لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عبداللہ نے ان کو جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہادی وفد بھیجا تھا اور ان پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امیر بنایا تھا اور جھنڈا باندھ کر دیا تھا اور۔ پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا یہاں تک کہ کہا کہ اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف کے سر پر سوتی کپڑے کا عمامہ تھا جس کو کالے رنگ سے رنگا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور بلا کر اس کا عمامہ اتار دیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے عبدالرحمٰن کو عمامہ بندھوایا تھا اور اس کے عمامے سے چار انگشت کے برابر بڑھا دیا تھا یعنی سرے کو یا اس کے قریب قریب اور فرمایا اسی طرح عمامہ باندھا جاتا ہے بے شک یہ بہت اچھا بھی ہے اور خوبصورت بھی۔

۶۲۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوبکر اور ابوبکر زکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو بحر نے ان کو ابن وہب نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سائب بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ کیا آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عید کے دن پگڑی باندھے ہوئے دیکھا تھا۔ تحقیق انہوں نے اس کے سرے کو اپنے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔

اور کہا اسماعیل نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے ابورزین سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے دن حاضر ہوا وہ پگڑی باندھے ہوئے تھے انہوں نے عمامے کو پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔ اور لوگوں نے بھی اسی طرح کیا ہوا تھا۔

(۶۲۵۱)......(۱) فی ب (الجاری) (۶۲۵۳)......أخرجه المصنف من طریق (۴۰۸۹)

(۶۲۵۵)......(۱) فی ب (ابن أبی رزین)

اور کہا اسماعیل نے۔ مجھے حدیث بیان کی ہے عمر بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت واثلہ بن اسقع کو پگڑی باندھے ہوئے تھے اور اس کے سرے کو ایک ہاتھ کے برابر اپنے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔

۶۲۵۶:.....ہمیں خبر دی ابوبکر اور ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے سفیان ثوری نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا پگڑی باندھے ہوئے تھے انہوں نے عمامہ پیٹھ کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔ (یعنی سرا یا طرہ)

۶۲۵۶:.....مکرر ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نافع نے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب عمامہ باندھتے تھے تو اپنے عمامے کے سرے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

جنگ خندق میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عمامہ باندھے شرکت:

۶۲۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو جبیری عبداللہ بن عمر نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو جنگ خندق کے دن دیکھا جو دحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل وصورت پر تھا اور سواری پر سوار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرگوشی کر رہا تھا اس سوار کے سر پر عمامہ تھا اور اس کے سرے کو اس نے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے مجھے انہوں نے آ کر حکم دیا کہ میں بنو قریظہ کی طرف نکلوں اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے بھائی سے اس نے قاسم سے اور علاوہ اس کے بھی کہا گیا ہے۔

ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا مسنون ہے:

۶۲۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روزباری نے اور ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو محمد بن ربیعہ نے ان کو ابوالحسن عسقلانی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن رکانہ نے ان کو ان کے والد نے کہ رکانہ (نامی پہلوان) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی لڑ کر گرانے اور چت کرنے کی کوشش کی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرا کر چت کر دیا۔ رکانہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے۔ ہمارے درمیان اور مشرکین کے درمیان فرق جو ہے وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا ہے۔

۶۲۵۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو سعید بن عثمان اہوازی نے ان کو یزید بن حرش نے ان کو عبداللہ بن حراش نے عوام بن حوشب سے اس نے ابراہیم تیمی سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

ابن حراش اس روایت میں متفرد ہے اور وہ ضعیف بھی ہے۔

عمامہ عربوں کا تاج اور فرشتوں کی علامت:

۶۲۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن حرب نے ان کو اسماعیل بن سعید سے اس نے اسماعیل بن عمر سے ان کو ابوالمنذر نے ان کو یونس بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے۔ ابن عیسیٰ نے ان کو عبیداللہ بن ابوحمید نے ان

(۶۲۵۶)......م . فی (أ) بن (۶۲۵۸)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۳)

(۶۲۶۰)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۶/۲۰۸۲) والحديث في اللآلىء (۲/۲۵۹)

کو ابوالملیح نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمامے باندھو بڑھ جاؤ گے باعتبار حوصلے کے اور عمامے عربوں کے تاج ہیں۔

ابو احمد نے کہا یہ حدیث اسماعیل بن عمر نے یونس سے بیان کی ہے اس کے علاوہ کسی نے نہیں کی۔

۶۲۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے۔ ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو خالد بن معدان نے (وہ کہتے ہیں) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے کپڑے آئے آپ نے ان کو اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ عمامے باندھو اور اپنے سے پہلی امتوں کی مخالفت کرو۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۶۲۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبدالعزیز بن سلیمان نے ان کو یعقوب بن کعب نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو احوص بن حکیم نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عبادہ نے (وہ کہتے) ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہے۔ اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔

۶۲۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب نے ہمدان میں ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو یوسف بن محمد بن سابق نے ان کو عبدالعزیز بن ابوالجارود نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ عمامے عربوں کے تاج ہیں، عطیہ اور بخشش ان کے باغ ہیں، اور مساجد میں لیٹے رہنا مؤمنوں کی رباط ہیں۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ باندھنے کی کیفیت

۶۲۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا خطاب حمصی نے ان کو بقیہ نے ان کو مسلم بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک حضرت فضالہ بن عبید، ابوالمسیب اور فروخ بن سیار بن فروخ کہ وہ اپنے عمامے اپنے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے (یعنی قیمیص ٹخنوں تک ہوتی تھیں۔)

۶۲۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو لیث نے ان کو طاؤس نے اس نے کہا اس شخص کے بارے میں جو اپنے سر پر عمامہ لپیٹتا ہے اور اس کو ٹھوڑی کے نیچے نہیں کرتا کہ یہ پگڑی باندھنے کی صورت شیطان کی ہے۔ (غالباً اس سے مراد وہی پگڑی کا سر لٹکانا ہے جو تمام روایات میں ثابت ہوتا آیا ہے۔)

فصل:..... جوتے پہننا

جوتے پہننے کی ترغیب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کا بیان:

۶۲۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے ان کو سلمہ بن شبیب نے ان کو حسین بن محمد بن اعین نے ان کو معقل نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غزوے میں زیادہ زیادہ جوتے پہن کر رکھو بے شک مرد سواری کی حالت میں رہتا ہے جب تک جوتے پہنے رکھتا ہے۔

مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے سلمہ بن شبیب سے۔ ابن ابوالزناد نے اس کے متابع بیان کیا ہے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے ابوالزبیر سے۔

(۶۲۶۲)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱/ ۴۰۶)

۶۲۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ھمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں جوتیاں (قبالان) انگوٹھے والی تھیں۔ (قبال جوتے کے آگے والے اس تسمے کو کہتے ہیں جو انگوٹھے اور انگلیوں کے اندر رہتا ہے۔)

۶۲۶۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں (قبالین یعنی زمامین) یعنی تسموں والی تھیں (انگوٹھے والی مراد ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں حجاج بن منہال سے اس نے ہمام سے۔

۶۲۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعمرو اور محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو حبان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن طہمان نے وہ کہتے ہیں حضرت انس ہمارے پاس دو جوتیاں نکال کر لائے دونوں کے انگوٹھے کے تسمے تھے، ثابت بنانی نے کہا کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے ہیں۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے محمد بن عبداللہ سے۔

۶۲۷۰:...... اور اس کو روایت کیا ہے ابواحمد زبیری نے عیسیٰ بن طھمان سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس انس بن مالک دو جوتیاں نکال کر لے آئے دونوں کھلی ہوئی تھیں دونوں کے تسمے یعنی انگوٹھے بنے ہوئے تھے ذکر کیا ثابت نے انس سے کہ وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے ہیں۔

۶۲۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ وراق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن سعد جوہری نے ان کو ابواحمد نے۔ پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد سے اس نے ابواحمد سے۔

۶۲۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسیٰ نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو علی طنافسی نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں تسمے والی تھیں دہرے ہوئے تسمے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابوکریب نے وکیع سے وہ کہتے ہیں زمامین ڈبل کئے ہوئے تسمے۔

کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت:

۶۲۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عبدالرحیم نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر جوتے پہنے۔

جوتا پہننے کا مسنون طریقہ:

۶۲۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھیں اس نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ایک تم میں سے جوتے پہنے تو دائیں پیر سے ابتدا کرے اور جس وقت جوتے اتارے تو پہلے بائیں

(۶۲۷۳)...... أخرجه المصنف من طريق ابي داود (۴۱۳۵)

پیر کے اتارے۔دایاں پیر پہننے میں پہلا اور اتارنے میں آخری ہونا چاہئے۔

بخاری نے اس کو قعنبی سے روایت کیا ہے۔

۶۲۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایک تم میں سے ایک پیر کی جوتی پہن کر نہ چلے یا تو دونوں پیروں میں جوتی پہن لے یا دونوں کی اتار دے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے قعنبی سے۔

۶۲۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک جوتے پہننے لگے تو دائیں پیر سے ابتداء کرے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بائیں پیر کا اتارے اور یا تو دونوں پیروں میں پہنے یا دونوں کے اتار دے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے محمد بن زیاد سے۔

ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت:

۶۲۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا یوں کہا کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جب تمہارے کسی ایک کا تسمہ ٹوٹ جائے۔ یا یوں کہا تھا: جس شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے وہ ایک پیر کی جوتی پہنے ہوئے نہ چلے یہاں تک کہ وہ اپنے تسمے کو درست کرالے، اور اسی طرح ایک موزہ پہن کر بھی نہ چلے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ بھی نہ کھائے، اور احتباء نہ کرے یعنی ایک کپڑا لپیٹ کر گھٹنوں کو اور پیٹھ کو اسی کے سہارے نہ بیٹھے (کیونکہ صرف ایک کپڑے سے ستر کھلنے اور ننگا ہونے کا احتمال ہے) اور اپنے پورے جسم کو اسی طرح نہ لپیٹے کہ ہاتھ پاؤں سب شئی بند ہو جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

شیخ نے فرمایا کہ احتمال ہے ایک جوتے یا ایک موزے کو پہن کر چلنے سے نہی اس لئے ہو کہ یہ عیب ہوگا اور بری شہرت ہوگی اور ہر ایسا لباس جس کو پہن کر اس کی عیب میں شہرت ہو یعنی بری شہرت ہو، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس سے اجتناب اور پرہیز کیا جائے کیونکہ وہ مثلے کے حکم میں ہے (جیسے کسی کے آنکھ ناک کان وغیرہ کاٹ کر اس کا حلیہ بگاڑ دیا جائے) واللہ اعلم۔

اور کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے نہی کے بارے میں یہ احتمال ہے کہ اُس سے مراد یہ ہو کہ شاید اس کا پیر پھسل جائے پہننے کے دوران اور وہ گر جائے۔

۶۲۷۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے وہ کہتے ہیں کہ سوا اس کے نہیں کہ اس بات کو غیر درست مانا ہے کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر جوتے پہنے، یہ بوجہ مشقت کے ہے اور عنت کے۔

جوتا اتارنے کا مسنون طریقہ:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عنت سے ضرر اور نقصان مراد ہے اور جوتے اتارتے وقت پہلے الٹا پاؤں پہلے خالی کرنے کی اور جوتا

(۶۲۷۸)..... (۱) فی ب (للبدن)

اتارنے کی حکمت یہ ہے کہ جوتے پہننا شرف وعزت ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں بدن کی حفاظت ہے جب سیدھا ہاتھ پیر الٹے سے زیادہ عزت والا تھا اس لئے پہننے کے وقت ابتدا دائیں طرف سے کرائی گئی تھی اور اتارنے میں اس کو بعد میں رکھا گیا تا کہ اس کے لئے عزت زیادہ دیر تک قائم رہے اور اس کی حفاظت اس سے زیادہ رہے۔

۶۲۷۹:.......اور ہم نے اس حدیث میں روایت کی ہے جو ثابت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف سے ہر عمل شروع کرنا اچھا لگتا تھا جس قدر ممکن ہو سکے۔ وضو میں جب آپ وضو کرتے تھے اور کنگھی کرنے میں۔ جب آپ کنگھی کرتے تھے۔ جوتے پہننے میں جب آپ جوتے پہنتے تھے۔

۶۲۸۰:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوالحسن سعد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو اشعث بن سلیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر حالت میں دائیں طرف سے ہر کام شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے ہر حال میں خواہ آپ کا وضو کا معاملہ ہو خواہ آپ کا کنگھی کرنا ہو یا آپ کا جوتے پہننا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۶۲۸۱:.......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو عبدالغفار بن داؤد نے ان کو زہیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ لباس پہنو اور جس وقت تم وضو کرو تو تم اپنی دائیں طرف سے ابتدا کیا کرو اور ہم نے روایت کی ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ بہر حال رنگے ہوئے چمڑے کی جوتی (کا حکم یہ ہے) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جوتی پہنتے دیکھا ہے جس میں بال نہیں تھے اور اسی میں آپ وضو بھی کرتے تھے۔ اور میں اسی کو پہننا پسند کرتا ہوں۔

جوتوں سمیت نماز کا حکم:

۶۲۸۲:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابومسلمہ سعید بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھتے تھے؟ انس نے فرمایا کہ جی ہاں پڑھتے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابوسلمہ سے۔

بیٹھتے وقت جوتے اتار دینا:

۶۲۸۳:.......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن ہارون نے ان کو زیاد بن سعد نے ان کو ابونہیک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ سنت میں سے ہے کہ آدمی جب بیٹھے تو جوتے اتار دے اور ان کو اپنے پہلو میں رکھ لے۔

فصل:.......جب کپڑے پہنے تو کونسی دعا پڑھے؟

۶۲۸۴:.......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن جعفر کے سامنے پڑھتی

(۶۲۸۳)......اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۳۸)

گئی تھی اور میں سن رہا تھا ہمیں خبر دی عبدالوہاب جریری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی الحسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمر بن عون نے ان کو ابن مبارک نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا لیتے تو اس کا کوئی نام رکھتے تھے یا قمیص یا عمامہ۔ پھر جب پہنتے تھے تو یوں دعا کرتے تھے۔

اللھم لک الحمد. اے اللہ تیرا شکر ہے۔ انت کسوتنیه. تو نے ہی یہ مجھے پہنایا ہے۔ اسئلک من خیرہ. میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی مانگتا ہوں۔ وخیر ماصنع له. اور اس کی بھلائی جس کے لئے بنایا گیا ہے۔ واعوذبک من شرہ. اور میں تجھ سے اس کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔ وشر ما صنع له. اور اس کی برائی سے جس کے لئے یہ بنا ہے۔

ابونضرہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول جب نیا کپڑا پہنتے تھے تو کہا جاتا اللہ اس کو پہنوائے رکھے اور پرانا کروائے۔

اور ابن بشر کی ایک روایت میں ہے۔ ابونضرہ نے کہا کہ اصحاب رسول جب کسی ایک پر نیا کپڑا دیکھتے تھے تو یوں کہتے تھے۔ اللہ اس کو پرانا کرائے اور اس کی جگہ دوسرا عطا فرمائے۔ اور کہا ہے کہ حدیث میں قمیص، ازار اور عمامہ۔ کہتے تھے اور باقی برابر ہے۔

۶۲۸۵ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد بن حمدان نے ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقبری نے ان کو خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن درسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نصیر بن فرج نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو ان کے والد مرحوم نے سہل بن معاذ بن انس سے اس نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کھانا کھالے اس کے بعد یوں دعا کرے۔

الحمدللّٰہ الذی اطعمنی ھذا الطعام و رزقنیه من غیر حول منی و لاقوۃ.

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو کھلایا یہ کھانا اور مجھے اس کا رزق دیا میری اس کو حاصل کرنے کی طاقت وقدرت کے بغیر۔

تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص کپڑا پہنے اور یوں دعا کرے۔

الحمدللّٰہ الذی کسانی ھذا و رزقنیه من غیر حول و لا قوۃ.

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو یہ پہنایا اور میری طاقت وقدرت کے بغیر مجھ کو اس کا رزق دیا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۶۲۸۶ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوحامد احمد بن ابوخلف صوفی مہرجانی نے مہرجان میں ان کو ابوبکر محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن جراح نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی قمیص منگوائی اور اسے پہنا جب وہ گلے کی ہنسلیوں تک ہوئی تو دعا پڑھی۔

الحمدللّٰہ الذی کسانی ما اتجمل به فی حیاتی و اواری به عورتی.

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی چیز پہنائی جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورتی اختیار کرتا ہوں

اور اس کے ساتھ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں۔

اس کے بعد پوچھنے لگے کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں کس سے حدیث بیان کر رہا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنی قمیص منگوائی تھی اور اس کو پہنا تھا جب وہ آپ کے گلے میں پہنچی تھی تو آپ نے یہی دعا پڑھی تھی۔ اور اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو مسلمان بھی نیا کپڑا پہنے اور اس کے بعد یہی دعا پڑھے جو میں نے پڑھی ہے۔ اس کے بعد کسی اور کپڑے کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو

(۶۲۸۴) ...... أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۰۲۰)　　(۶۲۸۵) ...... (۱) فی (أ) زید و ھو خطأ

اپنے کسی مسلمان بھائی کو پہنائے اور وہ اس کو محض اللہ واسطے پہنائے لہٰذا وہ شخص اللہ کی حفاظت میں اور اللہ کی امان میں اور اللہ کے جوار اور اس کی معیت میں ہوگا جب تک اس کپڑے کی ایک دھجی بھی باقی رہے گی۔ زندہ یا مردہ (ہر حال میں۔)

اس کو دیگر نے روایت کیا ہے عبید اللہ سے اور کہا ہے کہ پہنائے کسی مسکین کو اپنا پرانا کپڑا۔

۶۲۸۷:...... اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو یاسین زیات نے ان کو عبید بن زحر نے میں اس کو گمان کرتا ہوں۔ علی بن یزید سے اس نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوامامہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قمیص منگوائی اور اس کو پہن لیا جب وہ ان کی ہنسلیوں تک پہنچی تو انہوں نے یہ دعا کی۔

الحمدللّٰہ الذی کسانی ما او اری بہ عورتی و اتجمل بہ فی حیاتی.

اس کے بعد اپنے ہاتھ لمبے کر لئے اور ہر چیز کی طرف دیکھا اور اپنے بدن پر زیادہ جو چیز تھی اس کو درست کیا اس کے بعد حدیث بیان کرنا شروع کی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرمار ہے تھے۔ جو شخص کپڑا اپہنے (میرا خیال ہے کہ یوں کہا تھا) نیا کپڑا۔ پھر وہ یہ پڑھے جب اس کی ہنسلیوں تک پہنچے (اسی مذکورہ دعا کی مثل) اس کے بعد اپنے پرانے کپڑے کی طرف متوجہ ہو اور وہ کسی مسکین کو پہنا دے وہ ہمیشہ اللہ کے جوار اور ہمسائیگی میں رہے گا اور اللہ کی پناہ میں رہے گا اللہ کی رحمت کے سائے میں رہے گا۔ زندگی میں بھی موت کے بعد بھی۔ زندہ بھی مردہ بھی زندہ بھی مردہ بھی۔

کہا یاسین نے کہ میں نے کہا عبید اللہ سے کون سے دو کپڑوں میں سے کہا تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

شیخ نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد غیر قوی ہے۔

سائل کو کپڑا پہنانا:

۶۲۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو ابوالعلاء خفاف نے ان کو حصین بن مالک نے اس نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرمار ہے تھے۔ کہ جو شخص کسی سائل کو کپڑا پہنا دے وہ اللہ کی حفاظت میں ہوگا۔ جب تک وہ کپڑے کا ٹکڑا اس پر رہے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ام خالد کو چادر عنایت فرمانا:

۶۲۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوالولید نے ان کو اسحٰق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی ام خالد بنت خالد نے کہتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے کپڑے آئے ان میں چھوٹی کالی چادر تھی حضور نے پوچھا کہ تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو کہ میں یہ کسے پہننے کے لئے دوں لوگ خاموش ہو گئے۔ حضور نے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ مجھے لایا گیا اور آپ نے وہ مجھے پہنا دی اپنے ہاتھ سے۔ اور فرمانے لگے پہنئے اور پرانا کیجئے اس کو دو مرتبہ اس کو کہا۔ اور چادر میں جو پیلے اور لال نقش تھے ان کو دیکھتے رہ گئے اور فرمانے لگے اے ام خالد یہ سنا ہے اور حبشے کی لغت میں سنا کا مطلب ہے خوبصورت ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوالولید سے۔

۶۲۹۰:...... اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے ان کو خالد بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ام خالد بنت خالد بن سعید نے وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اپنے والد کے ساتھ اور مجھ پر پیلے رنگ کی قمیص تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنہ سنہ۔ عبداللہ نے کہا کہ حبشی زبان میں اس کا مطلب خوبصورت ہے کہتی ہیں کہ میں نے جا کر مہر نبوت کے ساتھ کھیلنا شروع کیا تو میرے والد نے

مجھے ڈانٹا رسول اللہ نے ان کو فرمایا کہ چھوڑ دیئے اسے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا پہنئے اسے اور پرانا کیجئے اسے پھر پہنئے اور پرانا کیجئے اسے بار بار پہنئے اور خوب پرانا کیجئے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حبان بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حبان سے۔

فصل:..... بستر ے اور تکیے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر:

۶۲۹۱:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے اور محمد بن شاذان نے ان کو علی بن حجر نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو انکے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر (یا گدا) جس پر آپ آرام فرماتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ان کو احمد بن ابورجاء نے ان کو نضر نے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے علی بن حجر سے۔

۶۲۹۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو زائدہ بن قدامہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نماز پڑھتے تھے کھجور کے پتوں کے مصلے یا چٹائی پر۔

۶۲۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور وہ چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی:

۶۲۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے بچھونے اور گدے ہیں؟ میں نے کہا کہ کہاں سے ہوں گے گدے اور بچھونے ہمارے پاس؟ آپ نے فرمایا کہ آگاہ رہو عنقریب تمہارے پاس بچھونے اور گدے بھی ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ اب میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ یہ اپنے بچھونے گدے ہٹالو ہم سے۔ وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے پاس گدے اور بچھونے ہوں گے۔ تو میں اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہوں۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی کی حدیث سے۔

ضرورت سے زائد بستر کا حکم:

۶۲۹۵:..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے

ان کو ابوعبدالرحمن مقری نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابو ھانی نے کہ انہوں نے سنا ابوعبدالرحمن حبلی سے اس نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے ایک بستر آدمی کے لئے دوسرا اس کی عورت کے لئے تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوگا (یعنی چوتھے کی ضرورت نہیں ہے۔)

۶۲۹۶: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ابو ہانی نے کہ انہوں نے سنا ابوعبدالرحمن حبلی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے فرمایا: تم ابھی اور اسی وقت اپنے گھر میں جاؤ تم ان کو پاؤ گے تحقیق انہوں نے فلاں فلاں چیز چھپا رکھی ہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستر یا گدے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ایک بچھونا آدمی کے لئے دوسرا اس کی بیوی کے لئے تیسرا مہمان کے لئے، اور چوتھا شیطان کے لئے ہوگا۔ (یعنی اس کی ضرورت نہیں ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ کا سہارا لینا:

اس کو مسلم نے روایت کیا ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے مختصراً۔

۶۲۹۷: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو اسحٰق بن منصور سلولی نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکرا لایا گیا حالانکہ آپ اس وقت تکیے کے ساتھ سہارا لگائے بیٹھے تھے اپنے بائیں پہلو پر۔ کہا ابوالفضل عباس نے۔

۶۲۹۸: ..... میں نے اس کے بارے میں حدیث بیان کی یحییٰ بن معین سے وہ اس سے تعجب کرنے لگے۔ اور کہا کہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ اپنے بائیں پہلو کی بات مگر حدیث اسحٰق میں۔ اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع بن جراح نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکرا لایا گیا۔ لیکن اس نے یہ نہیں کہا علیٰ یسارہ۔ بائیں پہلو پر۔

۶۲۹۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن جراح نے ان کو وکیع نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ان کے گھر میں میں نے دیکھا آپ سرہانے یا تکیے کے ساتھ سہارا لگا بیٹھے تھے۔

ابن جراح نے یہ اضافہ کیا کہ علیٰ یسارہ۔ اپنے بائیں طرف۔

ابوداؤد نے کہا کہ اسحاق بن منصور نے کہا ہے اسرائیل سے بھی علیٰ یسارہ بائیں طرف (والی بات) مروی ہے۔

شیخ نے فرمایا: اور اس کو بھی روایت کیا حسین بن حفص نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا لگائے ہوئے دیکھا اپنی بائیں طرف۔

۶۳۰۰: ..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث معروف ہے ہمیں حدیث بیان کی اسحٰق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے اس نے بھی حدیث کے متن میں۔ بائیں طرف سہارا لگانے کی بات کا اضافہ کیا ہے یہاں تک کہ ہم نے اس کو پالیا ہے حسین بن حفص کی اسرائیل سے روایت میں۔

ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم اصفہانی نے دمشق میں ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے پھر اس نے اسی اضافے

(۶۲۹۹)..... اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۴۳) (۶۳۰۰)..... اخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱/۴۱۵)

کو ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۱:.....اور اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔اسرائیل سے اور اس نے بھی کہا ہے کہ بائیں جانب سہارے لگائے ہوئے تھے۔اور وہ ان میں ہے جنہوں نے لکھا تھا ابونعیم اسفرائنی کی طرف۔وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعوانہ نے ان کو اسحق دبری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے پڑھا عبدالرزاق پر اس نے بھی اس اضافے کو ذکر کیا۔

۶۳۰۲:..... اور میری طرف لکھا ابونعیم نے ان کو خبر دی ابوعوانہ ہلال بن علاء نے ان کو حسین بن عیاش نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں ماعز بن اسلمی کے پاس ایک فقیر آیا صرف ایک تہبند میں اس کے اوپر اوڑھنے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بائیں طرف تکیے پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔ یہ غریب ہے حدیث زہیر سے۔

۶۳۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف نیساپوری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن منادی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس گئے انہوں نے آپ کے لئے بیٹھنے کا گدا ڈالا مگر آپ اس پر نہ بیٹھے اور دوسرا بھی اس پر کوئی نہ بیٹھا۔

مہمان کے بیٹھنے کے لئے گدا وغیرہ بچھانا:

۶۳۰۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد نے ان کو خالد حذاء نے کہ ابوملیح نے کہا ابوقلابہ سے کہ میں اور تیرے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تھے انہوں نے ان کے لئے بیٹھنے کا گدا بچھایا تھا جو چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نہیں بیٹھے تھے وہ میرے اور ان کے درمیان رکھا۔

۶۳۰۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو سعید بن حجاج نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ تیرے لئے بیٹھنے کا گدا بچھائیں تو وہ جہاں بچھائیں وہیں بیٹھ جاؤ وہ بہتر جانتے ہیں جہاں انہوں نے تیرے لئے بچھایا ہے۔

شیخ نے کہا کہ یہ بات حدیث کے مخالف نہیں ہے۔سوا اس کے نہیں کہ اس نے مراد لی ہے گدے کی جگہ یا اس سے قریب تا کہ ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں اس کی نظر کسی ممنوعہ جگہ نہ پڑے۔

۶۳۰۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن علی بن حسن بن شقیق سے وہ کہتے تھے نیساپور میں حج سے ان کی واپسی کے موقع پر کہتے ہیں کہ میں احمد بن حنبل کے پاس گیا انہوں نے میرے لئے نرم گدا ڈالا میں اس پر بیٹھا اس کے بعد میں نے ان کو حدیث بیان کی میں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا۔وہ کہتے تھے کہ ہمیں حدیث بیان کی خارجہ بن مصعب نے یزید نحوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابن سیرین کے پاس ان کے گھر میں اور وہ نیچے زمین پر بیٹھے تھے انہوں نے میرے لئے گدا ڈالا تو میں نے کہا کہ میں اپنے نفس کے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو آپ نے اپنے لئے پسند کیا ہے (یعنی نیچے بیٹھنا) انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے اپنے گھر میں وہ پسند نہیں کروں گا جو اپنے لئے کیا ہے (یعنی نیچے نہیں بٹھاؤں گا) اور میں وہاں

(۶۳۰۵) (۱) فی أ (سعید بن الحجاب) (۶۳۰۶).....(۱) فی ب (یکرھون)

بیٹھوں گا جہاں آپ بیٹھیں گے۔ دروازے کے سامنے یا جس چیز کے مقابل بیٹھنا آپ پسند نہیں کریں گے۔

۶۳۰۷:.....بہر حال وہ جو ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحق قاضی نے ان کو یعلی بن عبید اور جعفر بن عون نے ان کو بسام صیرفی نے ان کو ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے دو آدمی تھے دونوں کے لئے ایک تکیہ یا گدا ڈالا گیا چنانچہ ایک آدمی گدے پر دوسرا نیچے بیٹھ گئے۔ لہٰذا حضرت نے اس سے کہا جو زمین پر بیٹھا تھا اب اٹھیے اور گدے پر بیٹھ جائیے بے شک عزت لینے سے انکار گدھا ہی کرتا ہے۔

شیخ نے فرمایا۔ یہ روایت منقطع ہے۔ اور اگر یہ بات صحیح ہو تو یہ محمول ہوگی اس بات پر کہ جو صاحب پیچھے زمین پر بیٹھے تھے وہ اس عزت کو ٹھکرانے اور قبول نہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوں گے جو ان کو عزت دی جا رہی تھی۔ یا اپنے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے سے گریز کرنے کے لئے انہوں نے ان کو اس بات پر متنبہ کیا ہوگا۔

بہر حال جہاں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بیٹھنے کی بات ہے تو وہ تو مؤمنوں کے اپنے نفسوں سے زیادہ بہترین اولیٰ ہیں ان کی مرضی ہے جہاں چاہیں وہ بیٹھیں۔

فصل:.....گھروں کو مزین اور آراستہ کرنا

گھروں میں کتا، تصویر، مورتی وغیرہ ہوتے ہوئے رحمت کے فرشتوں کا نہ آنا:

۶۳۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحق بن ابراہیم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس سیاری نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو خبر دی عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ اس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوطلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتا ہو یا شبیہ ہو یا مورتی ہو۔ حدیث ان کی برابر ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن راہویہ سے اور عبداللہ بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔ محمد بن مقاتل سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔

۶۳۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی مالک بن انس نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو رافع بن اسحق نے ان کو ابوسعید خدری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت والے فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں یا مورتیاں ہوں۔

۶۳۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو مسدد نے یعنی ابن قطن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو ابوالحباب مولیٰ بنی نجار نے ان کو زید بن خالد جہنی نے ان کو ابوطلحہ انصاری نے اس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ رحمت والے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا مورتیاں ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا یہ مجھے خبر دے رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایسے ایسے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا مورتیاں ہوں۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر سنا تھا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ نہیں لیکن عنقریب میں تمہیں وہ بیان کرتی ہوں جو میں نے ان کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ غزووں میں گئے ہوئے تھے میں نے ایک پردہ لیا اور اس کو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ پردہ لٹکا ہوا ہے میں نے ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے آپ نے اس کو کھینچ کر توڑ دیا یا کہا کہ اس کو پھاڑ دیا۔ اور فرمایا کہ اللہ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں۔ فرمایا کہ ہم نے اس سے دو تکیے بنا لئے ان کے اندر کھجور کی چھال بھر دی آپ نے اس بات پر مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں اسحق بن ابراہیم سے اس نے جریر سے۔

قیامت کے دن تصویر بنانے والے کو سخت ترین عذاب:

۶۳۱۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید احمد بن زیاد نے یعنی ابن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو عائشہ نے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے حالانکہ میں ایک باریک چادر کا پردہ دروازے پر لٹکا چکی تھی اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو دیکھا تو ان کا چہرہ غصے سے بدل گیا آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے توڑ دیا اور فرمایا کہ بے شک قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں ہوں گے وہ لوگ جو اللہ کی تخلیق کی شبیہیں بناتے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے سفیان سے۔

۶۳۱۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو سفیان نے عبدالرحمن بن قاسم سے اس نے ان کے والد سے کہ انہوں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے حالانکہ میں پردہ لگا چکی تھی اپنے گھر کے صحن کو ایک پردے (کپڑے) کے ساتھ جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے اس کو دیکھا تو اس کو توڑ دیا اور غصے سے آپ کا چہرہ بدل گیا اور فرمایا اے عائشہ! بے شک قیامت میں سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے وہ لوگ جو اللہ کی تخلیق کے مشابہ بناتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لہٰذا ہم نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لئے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور بخاری نے علی سے اس نے سفیان سے۔

۶۳۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عوف نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد عدل نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے ان کو احمد بن عبدہ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عوف بن ابی جمیلہ نے ان کو سعید بن ابی الحسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میری گذر اوقات میرے ہاتھ کا ہنر ہے میں یہ تصویریں یا مورتیاں بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں حدیث بیان کروں گا تجھ کو مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی فرماتے تھے جو شخص کوئی تصویر بنائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو یہ عذاب دے گا کہ وہ اس میں روح بھی پھونک دے مگر وہ روح نہیں ڈال سکے گا کبھی بھی۔

لہٰذا اس آدمی کی سانس پھول گئی سخت طریقے سے اور اس کا چہرہ پیلا ہو گیا (خوف کے مارے) پس آپ نے فرمایا: ہلاک ہو جائے اگر تو نہیں چھوڑ سکتا تو پھر لازم کر لے اس درخت کی تصویر کو اور ہر اس شئی کی تصویر جس میں روح نہ ہو بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن

(۶۳۱۳) (۱) كذا بالمخطوطة والظاهر أن هنا سقط وهو قوله (ليس فيه الروح)

عبدالوہاب سے اس نے یزید بن زریع سے۔
اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سعید سے۔

۶۳۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوصالح محبوب بن موسیٰ نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے ان کو یونس بن ابواسحق نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ میں گذشتہ رات کو بھی آیا تھا تیرے پاس مگر اندر داخل ہونے سے جو چیز مانع ہوئی وہ یہ تھی کہ دروازے پر یہ تصویریں تھیں اور گھر میں پردے کا کپڑا لٹکا تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں کتا تھا۔ پس گھر میں جو تصاویر ہیں ان کے سر کو کاٹنے کا حکم دیجئے جو گھر کے دروازے پر لٹکا ہوا ہے لہٰذا وہ درخت کی صورت پر ہو جائیں گی۔ اور پردے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اس کو کاٹ دیا جائے اور دو تکیے بنالئے جائیں جو نیچے پڑے رہیں ان کے اوپر بیٹھا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اس کو نکال دیا جائے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

اچانک وہ کتا حسن رضی اللہ عنہ کا تھا یا حسین رضی اللہ عنہ کا تھا سامان اور اسباب کے نیچے پڑا تھا حکم دیا تو اسے نکال دیا گیا۔
شیخ نے فرمایا کہ ہم نے کتاب السنن میں روایت کی ہے سند عالی کے ساتھ اور کتاب المعرفہ میں حدیث معمر سے اس نے ابواسحق سے سند عالی کے ساتھ۔ ہم نے ان دونوں کتابوں میں وہ ساری احادیث ذکر کر دی ہیں جو اس بارے میں آئی ہیں یا زیادہ تر ذکر کردہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑوں سے صلیب کا نشان کاٹ دینا:

۶۳۱۵:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ نے ان کو عمران بن حطان نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑتے تھے جس میں صلیب بنی ہوئی ہو مگر اس کو کاٹ دیتے تھے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ہشام سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا کہ کوئی کپڑا نہیں چھوڑتے تھے جس میں صلیب کا نشان ہو مگر اس کو کاٹ دیتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ کعبہ سے تصاویر مٹا دینا:

۶۳۱۶:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوذئب نے عبدالرحمٰن بن مہران سے اس نے عمر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے اسامہ بن زید سے کہ انہوں نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبے میں داخل ہوا انہوں نے اس میں تصویریں دیکھیں مجھے حکم دیا کہ پانی لے کر آؤ میں لے کر آیا ڈول میں آپ کپڑا تر کرتے اور اس کو تصویروں پر پھیرتے جاتے اور یہ کہتے۔

قاتل اللہ قوماً یصورون مالایخلقون.

اللہ برباد کرے ان لوگوں کو جو شبیہیں بناتے ہیں ان کی جن کو وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

قیامت کے دن تین افراد پر عذاب:

۶۳۱۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور محمد بن ہارون ازدی نے ان کو حدیث بیان کی ابوالولید نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۶۳۱۴)..... أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۱۵۸) (۶۳۱۵)..... أخرجه المصنف من طریق أبی داؤد (۴۱۵۱)

آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن آگ میں سے ایک گردن اوپر نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھے گی اور دو کان ہوں گے جن کے ساتھ وہ سن سکے گی اور زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ بولے گی۔ اور وہ کہے گی کہ میں تین طرح کے لوگوں کے اوپر مقرر کی گئی ہوں۔ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے اللہ کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور ہر سرکش بغض رکھنے والے پر اور صورتیں بنانے والوں پر۔

فصل:...... کپڑوں کے رنگ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ اور اثمد سرمہ پسند تھا:

۶۳۱۸...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو محمد بن سعید صوفی نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے:

تم لوگ اپنے سفید کپڑے پہنا کرو اور سفید ہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو بے شک تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے بے شک وہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

۶۳۱۹...... ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی مؤمل نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعودی نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے اور حکم نے ان کو میمون بن ابوشبیب نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو یحییٰ بن ابی بکیر نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابی شبیب نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سفید کپڑے پہنو بے شک وہ صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

ناپسندیدہ کپڑے:

۶۳۲۰...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن بن عمران بن حصین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہیں سوار ہوتا ارغوان پر (ایک بہت سرخ ریشمی کپڑا جو گھوڑے کی زین پر لگا ہوتا تھا۔) اور میں نہیں پہنتا پیلے رنگ کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا اور میں نہیں پہنتا وہ قمیص جس کو ریشم کے کف لگے ہوں۔ یا گلے کی پٹیاں ریشمی ہوں۔

کہتے ہیں کہ حسن بن عمران نے اشارہ کیا اپنی قمیص کے گلے و گریبان کی جانب۔

شیخ نے فرمایا کہ ارغوان سے مراد گھوڑے کی زین کا سرخ نمدہ ہے کبھی وہ بنایا جاتا ہے دیباج اور حریر سے (موٹے اور پتلے ریشم سے) اگر وہ دیباج اور حریر سے بنا ہو تو مردوں کے لئے بیٹھنا حلال نہیں ہے۔ اگر ان دونوں کے علاوہ ہو تو گویا کہ آپ نے حمرۃ و سرخی کو ناپسند کیا تھا جب سننے کے بعد کپڑے کو اس رنگ کے ساتھ رنگا گیا ہو۔ اور اسی طرح پیلے رنگ سے رنگا ہوا بھی مکروہ اور ناپسند فرمایا۔ اسی لئے اس قمیص کو نہیں پہنا جو ریشم کی پٹی کے ساتھ گلا وغیرہ کف وغیرہ بنایا گیا ہو۔ یا دامن کی وغیرہ پیپن اور پٹیاں ریشم کی ہوں اور یہ چار انگشت کی مقدار سے زیادہ ہو جس مقدار کی رخصت آئی ہے غیر حالت جنگ میں۔ حالانکہ تحقیق یہ روایت پہلے گذر چکی ہے کہ آپ کا ایسا جبہ تھا جس کو گلے وغیرہ پر ریشمی پٹیاں لگی ہوئی تھیں اور آپ اس کو حالت جنگ میں پہنتے تھے۔ واللہ اعلم۔

(۶۳۲۱)......(۱) في ب (القوية أبدلو الواو)

۶۳۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک کے سامنے، اور ان کو محمد بن نصر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک پر اس نے نافع سے اس نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے اس نے اپنے والد سے اس نے علی بن ابوطالب سے کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصری کپڑے قسی کو پہننے سے منع فرمایا تھا۔ اور زرد رنگ سے رنگے ہوئے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔ اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے قسی وہ کپڑا ہوتا تھا جو مصر سے منگوایا جاتا تھا اس میں ریشم ہوتا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ کپڑا منسوب تھا شہروں کی طرف جنہیں مس کہا جاتا تھا (اس کا تلفظ اس طرح پر ہے کہ قاف پر زبر ہے اور سین پر تشدید ہے) اس لئے قسی کہلاتا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قسی دراصل قزی تھا زاء کو سین کے ساتھ لوگوں نے بدل لیا یہ منسوب ہوگا قز کی طرف جس کا معنیٰ ہے ریشمی کپڑا یا اس کا بنایا ہوا اصلی ریشم۔ ابو سلیمان خطابی نے بھی یہی فرمایا ہے۔

۶۳۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو جبیر بن نفیر حضرمی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور میں نے زرد رنگ کا کپڑا پہن رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو پھینک دو یہ کافروں کا لباس ہے (یا کافروں کے کپڑے ہیں)۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے۔

۶۳۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی سے اترے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا حالانکہ میں نے دوشالہ یا پگڑی پہن رکھی تھی جو زرد رنگ کے ساتھ رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کیسی پگڑی ہے یا دوپٹہ ہے تیرے اوپر؟ میں سمجھ گیا کہ کیا چیز ناپسند کی ہے۔ میں اپنے گھر میں آیا تو گھر والوں نے تندور گرم کیا ہوا تھا میں نے اس کو تندور میں ڈال دیا۔ پھر میں صبح میں آپ کی خدمت میں آیا تو آپ نے پوچھا کہ وہ پگڑی یا وہ کپڑا کہاں ہے؟ اس کا تم نے کیا کیا اے عبداللہ؟ میں نے آپ کو بتا دیا کہ میں نے کل اس کو تندور میں ڈال کر جلا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو تم نے اپنے گھر والوں کو کیوں نہ استعمال کرا دیا بے شک اس کو استعمال کرنے میں عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۳۲۴:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو مسلم عدوی نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس پر پیلے رنگ کا کوئی نشان تھا حضور نے اس کو اس کے لئے ناپسند فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ بہت ہی کم کسی شئی کے ساتھ کسی ایسے آدمی کی طرف سامنا کرتے تھے جس چیز کو ناپسند کرتے اس کے سامنے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس کو کہہ دیتے کہ اس پیلے رنگ کو وہ چھوڑ دے (تو اچھا ہوتا)۔

۶۳۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن محمد بن یحییٰ نے اور محمد بن رجاء نے ان کو ابو الربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۶۳۲۳)..... اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۶۶)

منع فرمایا تھا مردوں کے لئے زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے سے۔

فرمایا: ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا اس بات سے کہ مرد زعفرانی رنگ کے ساتھ کپڑا رنگ کر پہنے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوربیع سے۔

اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے۔

بہرحال وہ حدیث جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو اسحق بن منصور سلولی نے ''ح''۔

۶۳۲۶:.....اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن خزابہ نے ان کو اسحق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابویحییٰ قتات نے اس نے مجاہد سے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گذرا اور اس پر دو سرخ رنگ کے کپڑے تھے اس نے حضور کو سلام کیا تو آپ نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہ ثوری کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور ابوداؤد نے اپنی کتاب میں دوسری دو حدیثیں روایت کی ہیں حمرۃ اور سرخ رنگ کے مکروہ (ناپسند) ہونے کے بارے میں احتمال ہے کہ آپ نے اس کو اس وقت مکروہ اور ناپسند کیا ہو جب بننے کے بعد اس کو رنگا گیا ہو۔ بہرحال وہ کپڑا جس کا سوت رنگا گیا ہو بننے سے پہلے وہ کراہیت میں داخل نہیں ہے۔

تحقیق ہم نے روایت کیا ہے اس حدیث میں جو حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ پوشاک میں اور حلے میں دیکھا تھا۔ ابوسلیمان نے فرمایا کہ حلے یہ یمنی چادریں ہوتی تھیں سرخ بھی اور زرد بھی اور سبز بھی اور اس کے بین بین بھی دیگر رنگوں میں وہ بننے کے بعد نہیں رنگی جاتی تھیں بلکہ بننے سے پہلے ہی سوت کو رنگا جاتا تھا اس کے بعد ان کے حلے بنائے جاتے تھے اور وہی عصیب ہوتے تھے اور یہ عصب کہلاتے تھے کیونکہ ان کا سوت اکٹھا کیا جاتا تھا پھر رنگا جاتا تھا اس کے بعد بنا جاتا تھا۔

۶۳۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو یوسف بن سعید نے ان کو حجاج نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوبکر ہذلی نے ان کو حسن نے ان کو رافع بن یزید ثقفی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان حمرۃ اور سرخی کو پسند کرتا ہے بچاؤ تم اپنے آپ کو حمرۃ و سرخی سے اور ہر ایسے کپڑے سے جو شہرت کا حامل ہو۔ (یعنی جس سے کپڑے کی اور پہننے والے کی شہرت ہو۔)

۶۳۲۸:.....اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے انہوں نے فرمایا۔ مجھے خبر دی ہے ابوبکر ہذلی نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس کے ساتھ اس زمین کی طرف گئے جسے زاویہ کہتے تھے۔ پس حظلہ سدوسی نے کہا کہ یہ ہریالی کتنی اچھی ہے اور خوبصورت ہے۔ حضرت انس نے فرمایا: ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ رنگ ہرا رنگ ہوتا تھا۔

فصل:.....مردوں کا حلیہ اور زیور استعمال کرنا

سونے کا زیور ان کو استعمال کرنا ناجائز ہے مگر قلیل مقدار میں جس کی ضرورت ہو

جیسے اس حدیث میں ہے:

(۶۳۲۶).....اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۶۹) (۶۳۲۷).....اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۱۷۲/۳)

۶۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے اور محمد بن عبداللہ خزاعی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالاشہب نے ان کو عبدالرحمن بن طرفہ نے یہ کہ ان کے دادا عرفہ بن اسعد کی الکلاب والے دن ناک کٹ گئی تھی، اس نے چاندی کی ناک لگوالی تو اس میں بدبو ہو گئی تھی لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا یا اجازت دی اس نے سونے کی ناک لگوالی۔ اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد طیالسی نے اور یزید بن ہارون نے اور ابوعاصم نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو عبدالرحمن بن عرفجہ نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابن علیہ نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ عرفجہ۔

اور ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ انہوں نے باندھ دیا تھا اپنے دانتوں کو سونے کی تار کے ساتھ اور حسن بصری سے مروی ہے اور موسیٰ بن طلحہ اور اسماعیل بن زید بن ثابت سے اسی طرح اور ہم نے روایت کی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

اور بہر حال سونے کی انگوٹھی پہننا یہ ناجائز ہے مردوں کے لئے۔

سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت:

۶۳۳۰:......روایت کیا ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۶۳۳۱:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالاحرز محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے۔ ان کو عبداللہ بن روح نے ان کو عثمان بن عمر بصری نے ان کو داؤد بن قیس نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا رکوع اور سجدے میں قرأت کرنے سے۔ اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور مصری ریشمی کپڑے پہننے سے اور زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حدیث عقدی سے اس نے داؤد سے۔

۶۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو نضر بن انس نے ان کو بشیر بن نہیک نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے۔

۶۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبدالملک بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو عبدالرحمن بن بشر بن حکم نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی ابوسعید نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تھی تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا تھا اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ اس کے بعد جب وہ آیا تو اس نے چاندی کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی لہٰذا آپ اس سے خاموش ہو گئے۔

۶۳۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو عبیداللہ بن عبدالواحد نے "ح" اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن صالح نے ان کو فضیل بن محمد نے۔ اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ

(۶۳۳۱)......(۱) فی ب (عبداللہ بن روح بن عمر البصری)

مجھے خبر دی ہے ابراہیم بن عقبہ نے ان کو کریب مولیٰ ابن عباس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو چھین کر پھینک دیا اور فرمایا کہ ایک انسان تم میں سے قصد کرتا ہے آگ کے انگارے کا اٹھا کے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ سنو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس سے فائدہ اٹھا اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں اس کو کبھی بھی نہیں لوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا ہے۔

عورتوں کے لئے سونے وریشم کا حکم:

۶۳۳۵:... ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ایادی نے ان کو احمد بن یونس بن خلاد نے ان کو عبید بن عبدالواحد بن شریک نے ان کو سعید بن حکم بن ابومریم نے۔ پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ مذکورہ کی مثل۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن عسکر سے اس نے ابن ابی مریم سے۔

اور اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے عورتوں کے لئے۔ بوجہ اس کے جو ہم نے روایت کیا ہے۔ حدیث علی وغیرہ سے۔ عورتوں کے لئے ریشم اور سونے کے جواز کے بارے میں۔

۶۳۳۶:...... اور ہم نے روایت کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نجاشی کی طرف سے آنے والا حلہ پیش کیا۔ اس میں سونے کی انگوٹھی بھی تھی اس میں حبشی نگ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرتے ہوئے یعنی بادل ناخواستہ لکڑی کے ساتھ اس کو لیا یا اپنی بعض انگلیوں کے ساتھ لیا۔ اس کے بعد آپ نے (اپنی نواسی) سیدہ امامہ بنت ابوالعاص جو آپ کی بیٹی زینب کی بیٹی تھی کو بلایا۔ اور فرمایا کہ اس انگوٹھی کو پہن لیجئے اے بیٹی ہم نے اس کی اسناد کو سنن میں ذکر کیا ہے۔

چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے:

۶۳۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسن نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل روم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ وہ آپ کا خط نہیں پڑھے گا جب وہ مہر لگا ہوا نہیں ہوگا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر بنوائی اس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کندہ کیا ہوا تھا۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایسے لگتا ہے جیسے میں اس انگوٹھی کے نشان کا بیاض اور سفیدی آج بھی دیکھ رہا ہوں۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا آدم سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۶۳۳۸:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو مسدد نے "ح" اور مجھے خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو ابوعمر رحاء نے ان کو ابوربیع زہرانی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس میں "محمد رسول اللہ"۔ کندہ کروایا تھا اور فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں محمد رسول اللہ۔ کندہ کروایا ہے۔ لہٰذا کوئی شخص یہ چیز نقش نہ کروائے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔ اور مسلم نے ابوالربیع زہرانی سے۔

۶۳۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر

(۶۳۳۷)......(۱) فی ب (لم) وھو خطا

نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر تیار کروائی تھی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا تھا۔ اور فرمایا تم لوگ اس نام پر نقش نہ کروایا کرو۔

۶۳۴۰:۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ملحان نے۔ دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے انس بن مالک نے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی تھی صرف ایک دن اس کے بعد لوگوں نے چاندی کی مہریں بنوالیں اور ان کو پہننا شروع کر دیا۔

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پہننی چھوڑ دی تو لوگوں نے بھی چھوڑ دیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن بکیر سے۔ بخاری نے کہا ہے کہ متابع بیان کی اس کی ابراہیم بن سعد اور شعیب بن ابی حمزہ نے اور زیاد بن سعد نے زہری سے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابراہیم سے اور زیاد سے صحیح میں۔ اور مناسب یہ ہے کہ اس حدیث میں چاندی کا ذکر وہم ہو۔ زہری کی زبان نے اس کی طرف سبقت کی ہے دیگر راویوں نے اس کو وہاں سے وہم کی بنا پر اٹھالیا۔

۶۳۴۱:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو ابواعمش اور یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض عجمیوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ اس لئے آپ نے چاندی کی مہر بنوائی۔ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا بیرِ اریس میں گر جانا:

۶۳۴۲:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو وہب بن بقیہ نے ان کو خالد نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے حدیث یزید کے مفہوم کے ساتھ۔ اس نے یہ اضافہ کیا ہے۔ وہ انگوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رہی یہاں تک کے انتقال ہوگیا۔ اور پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہوگیا اور پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ رہی یہاں تک کہ آپ کا بھی انتقال ہوگیا۔ اور پھر وہ حضرت عثمان کے ہاتھ میں تھی ایک بار وہ اریس کے کنویں کے پاس بیٹھے تھے تو اچانک وہ کنویں میں گر گئی۔ انہوں نے اس کو تلاش کرنے کے لئے اس کا پورا پانی نکلوا دیا مگر وہ باوجود تلاش بسیار کے مل نہ سکی۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے مختصراً یزید بن زریع کی حدیث سے۔

۶۳۴۳:۔۔۔۔۔ یہ زیارت کا اضافہ مروی ہے احمد بن محمد بن عبداللہ انصاری سے ان کو ان کے والد نے اس نے ثمامہ سے اس نے انس بن مالک سے اور ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۳۴۴:۔۔۔ ہمیں جس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو یحییٰ نے ان کو عبیداللہ نے ان کو خبر دی نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور اس کا رنگ ہتھیلی کی طرف کیا۔ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں لے لیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا۔ اس کے بعد چاندی کی بنوالی۔

(۶۳۴۰)۔۔۔۔۔(۱) کذا بالمخطوطة ولعل الصواب (فطرح)　　(۶۳۴۲)۔۔۔ اخرجه المصنف من طریق أبي داود (۴۲۱۵)

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے یحییٰ قطان کی حدیث سے۔

۶۳۴۵:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو عبیداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور وہ ان کے ہاتھ میں رہتی تھی حضور کے بعد وہ ابوبکر کے ہاتھ میں رہتی تھی اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی اس کے بعد عثمان کے ہاتھ میں رہتی تھی حتیٰ کہ بیئر اریس میں گر گئی تھی۔ مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا یحییٰ بن یحییٰ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن سلام سے اس نے ابن نمیر سے۔ اور اس نہیں کہا اس سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یوسف بن موسیٰ سے اس نے ابو اسامہ سے اس نے عبیداللہ سے اور اس نے کہا کہ حتیٰ کہ حضرت عثمان سے وہ چاندی بیر اریس میں گر گئی۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ حدیث اور اس سے پہلے والی احادیث دلالت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو نہیں پھینکا تھا جس کو انہوں نے چاندی سے بنوایا تھا بلکہ اس انگوٹھی کو اتار پھینکا تھا جس کو انہوں نے سونے کا بنوایا تھا یہ بات واضح ہے نافع وغیرہ کی روایت سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

۶۳۴۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی لی تھی اس کے بعد اس کو رکھ دیا تھا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندوایا تھا اور فرمایا تھا کہ میری اس مہر کی طرح کوئی شخص مہر نہ بنوائے جب اس کو پہنتے تھے تو اس کے نگ کو ہتھیلی کی اندر کی طرف کرتے تھے۔ راوی نے کہا کہ یہی مہر تھی جو معیقیب سے بیئر اریس میں گر گئی تھی سفیان نے کہا کہ اس کلمے کو کوئی نہیں لایا سوائے ایوب بن موسیٰ کے۔

سفیان سے کہا گیا کیا وہ معیقیب سے گر گئی تھی انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں جماعت سے اس نے سفیان سے۔

شیخ نے فرمایا کہ مخالفت کی ہے ایوب بن موسیٰ نے بھی دوسروں کی اس بات میں کہ چاندی کی انگوٹھی کا نگ اپنی ہتھیلی کے اندر کی طرف کرتے تھے۔ اور تمام راویوں نے اس بات کو ذکر کیا ہے سونے کی انگوٹھی کے متعلق جس کو آپ نے اتار پھینکا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے کی انگوٹھی پھینک دینا:

۶۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے اور وہ ابن ابی تمیمہ سختیانی ہیں انہوں نے نافع سے انہوں نے ایک ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔ اور اس کا نگ اندر کی طرف کر رکھا تھا۔ فرمایا کہ آپ ایک دن خطبہ اور وعظ فرما رہے تھے اچانک فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی اور میں اسے پہنتا تھا اور میں اس کا نگ اندر کی طرف کرتا تھا۔ اور بے شک میں اللہ کی قسم اس کو ہمیشہ کے لئے نہیں پہنوں گا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اور اسی معنی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے عبیداللہ بن عمر نے اور موسیٰ بن عقبہ نے اور لیث بن سعد نے اور اسامہ بن زید نے نافع سے۔ اور یہ ساری روایتیں مسلم میں نقل ہیں۔

۶۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعد دارمی

(۶۳۴۶)......(۱) فی ب (فھو)

نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے مالک پر پڑھی۔اس نے عبداللہ بن دینار سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے۔اس کے بعد رسول اللہ کھڑے ہوئے اور اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اس کو ہمیشہ کے لئے نہیں پہنوں گا لہٰذا لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنبی سے۔

فصل:.....لوہے اور پیتل کی انگوٹھی کی بابت جو احادیث آئی ہیں

۶۳۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے منع فرمایا تھا لوہے کی انگوٹھی سے۔

۶۳۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسن بن علی نے اور محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ المعنی نے کہ زید بن حباب نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن مسلم سے اس نے ابوطیبہ سلمی مروزی سے اس نے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے اپنے والد سے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے میں تجھ سے بتوں کی بو پا رہا ہوں۔اس نے اسے پھینک دیا۔اس کے بعد پھر آیا تو اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے میں تیرے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں۔اس نے اسے بھی پھینک دیا اس کے بعد اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں کس چیز کی بنواؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاندی کی بنواؤ اور ایک مثقال سے کم رکھنا۔اور محمد نے یہ نہیں کہا، عبداللہ بن مسلم اور نہیں کہا حسن نے السلمی المروزی۔

۶۳۵۱:.....اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے لوہے کی انگوٹھی بنوانے کے بارے میں۔اور روایت میں آپ کا یہ قول، جب اسے بنوایا تھا یا لیا تھا تو کہا کہ یہ اخبث ہے اور اخبث ہے۔یہ قوی نہیں ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ مناسب یہ ہے کہ یہ نہی مکروہ ہونے کی ہو یعنی مکروہ تنزیہی ہو (تحریمی نہ ہو) اور انگوٹھی کو ناپسند کیا ہو پیتل کی وجہ سے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ میں تم سے بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں، اس لئے فرمایا تھا کہ پیتل سے بت تیار کئے جاتے تھے۔اور لوہے کی انگوٹھی کو ناپسند کیا تھا اس کی ناگوار بو کی وجہ سے۔اور حضور کا یہ کہنا کہ میں تیرے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں اس لئے فرمایا کہ یہ بعض کافروں کی عادت وصورت میں سے ہے جو اہل نار ہیں واللہ اعلم۔

اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے اس حدیث میں جو ثابت ہے سہل بن سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے کہا تھا جس کی حضور شادی کرانا چاہتے تھے۔

التمس ولو خاتماً من حدید. ڈھونڈھ تلاش کر کوئی شئی اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔(یہ دلیل ہے کہ اگر مکروہ تحریمی ہوتا تو یہ نہ فرماتے۔)

۶۳۵۲:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مثنی نے اور زیاد بن یحییٰ نے اور حسن بن علی نے ان کو سہل بن حماد ابوعتاب نے ان کو ابومکین نوح بن ربیعہ نے ان کو ایاس بن حارث بن معیقیب نے اور ان کے نانا ابوذباب نے ان کے دادا

(۶۳۵۰)..... اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۲۲۳)

سے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی کا ملمع کیا ہوا تھا وہ کہتے ہیں کہ وہ بسا اوقات ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی اور کہا کہ معیقیب رسول اللہ کی انگوٹھی پر نگران مقرر تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن بشار نے سہل سے اور کہا کہ ان کے دادا معیقیب نے اور کہا کہ بسا اوقات وہ میرے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ اس کی یعنی ملمع کرنے کی وجہ یہ تھی جب لوہے کو چاندی سے ملمع کر دیا جائے تو اس سے لوہے کی بو نہیں آتی۔ لہٰذا مناسب ہے ایسا کرنے سے اس کی کراہت اٹھا دی جائے گی۔

اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ دیکھے گئے اس حال میں کہ ان کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ اور ہم نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس کو ناپسند کیا تھا۔

۶۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی اور حکم دیا کہ اسے پھینک دو اور زیاد نے کہا اے امیر المؤمنین میری انگوٹھی لوہے کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو اور زیادہ بدبودار ہے زیادہ بدبودار ہے۔

فصل:..... انگوٹھی کا نگ اور اس کا نقش

۶۳۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن نے ان کو ابوسفیان نے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو معتمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمید سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگ بھی چاندی کا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اس نے معتمر بن سلیمان سے۔

۶۳۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے سونے کی انگوٹھی حاصل کی تھی پھر اس کو ڈال دیا تھا۔ اور چاندی کی حاصل کر لی تھی اس کا نگ بھی اسی میں سے تھا اور وہ اس نگ کو اندر ہتھیلی کی طرف کر لیتے تھے اس میں محمد رسول اللہ کندہ کر دیا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا تھا کہ اس طرح کے نقش والی انگوٹھی کوئی نہ بنوائے۔ اور یہ وہی انگوٹھی تھی جو معیقیب سے بیر اریس میں گر گئی تھی۔

شیخ نے فرمایا کہ ابن عیینہ کے اکثر اصحاب نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ اس انگوٹھی کا نگ بھی اسی سے تھا۔ حمیدی نے اس کو محفوظ کیا ہے اور وہ راوی ثقہ ہے اور حجت ہے۔

۶۳۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی تھی اور اس کا نقش حبشی تھا۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں کہ یحییٰ بن ایوب نے ابن وہب سے روایت کی ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ دو انگوٹھیاں تھیں ایک کا نگ حبشی تھا اور دوسری کا اسی سے تھا۔ اور معیقیب کی حدیث میں ہے کہ آپ کی ایک انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی کا ملمع کیا ہوا تھا۔ بسا اوقات وہ اس کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ اور احادیث میں ایسی کوئی شئی نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ آپ نے ان دونوں میں ترجیح دی تھی۔

اور سلیمان خطابی رحمہ اللہ دونوں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہننے کو مکروہ کہتے تھے اور ایک ہاتھ میں دو انگوٹھیوں کو بھی۔ اور وہ یہ خیال کرتے تھے کہ یہ

(۶۳۵۲)..... (۱) فی أ (ابو مسعود) اخرجه المصنف من طریق ابی داود (۴۲۲۴)

عیب ہے اچھی عادت میں اور پسندیدہ صفات میں اور اچھے اور اونچے لوگوں کے پہناوے میں سے بھی نہیں ہے۔ اور محسن یہ ہے کہ مرد ایک انگوٹھی پہنے جس پر کوئی نقش ہو نہ ہی اپنے نفس کی حاجت کے لئے ہو نہ اس کے حسن کے لئے نہ ہی اس کے نگ کی تازگی و رونق کے لئے۔

۶۳۵۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ اور عمران بن موسیٰ نے ان کو صلت بن مسعود نے اور یعقوب بن ابراہیم زہری نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقیق کے ساتھ انگوٹھی پہنو بے شک وہ مبارک ہے (یعنی بابرکت ہے۔)

فصل:......کس انگلی میں انگوٹھی پہنی جائے اور کس میں نہ پہنی جائے

۶۳۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عبدالوارث نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو انس نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی تیار کروائی تھی اور اس میں کندہ کروایا تھا اور فرمایا تھا کہ میں نے انگوٹھی بنوائی ہے اسی طرح کی کوئی شخص نہ کندہ کروائے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (ایسے لگتا ہے) جیسے میں انگوٹھی والے نشان کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ کی چھنگلی میں (یعنی سب سے چھوٹی انگلی میں۔)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابومعمر سے اس نے عبدالوارث سے۔

۶۳۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو شعبہ نے ''ح'' اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے عاصم بن کلیب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا ابوبردہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں گھر میں رسول اللہ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا اے علی! ہدایت طلب کیجئے اور اس ہدایت کے ذریعے آپ راستے کی رہنمائی بھی یاد کیجئے۔

اور سیدھی اور درست روش کو بھی طلب کیجئے اور سیدھے اور درست کے ساتھ اپنے تیر کو درست اور صحیح نشانے پر پہنچانے کو بھی یاد کیجئے۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا اس بات سے کہ میں درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہنوں اور اس میں جو اس کے متصل ہے۔ یہ حدیث طیالسی کے الفاظ ہیں۔ اور حدیث مؤمل بھی اسی مفہوم میں ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ۔ مجھے منع فرمایا تھا انگوٹھی پہننے سے۔ اس میں اور اس میں اشارہ کیا تھا درمیان والی انگلی اور شہادت کی انگلی کے لئے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

فصل:......کس ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے؟

۶۳۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو حسن بن عباس نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو عقبہ بن خالد نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کے پاس سونے کی انگوٹھی لائی گئی آپ نے اس کو دائیں ہاتھ میں کر لیا اور اس کا نگ اندر کی طرف کر لیا لہٰذا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں لے لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو اس کو اتار دیا اور فرمایا کہ میں اس کو ہمیشہ کے لئے نہیں پہنوں گا پھر آپ نے وہ چاندی کی بنوالی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں سہل بن عثمان سے۔

(۶۳۵۷)......اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۷/۲۶۰۴) (۶۳۵۹)......اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۶۱)

۶۳۶۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو ابو بکر حنفی نے ان کو اسامہ بن زید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو القاسم نے عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق مؤذن نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حب بغدادی نے اس کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ انگوٹھی بنوائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی آپ نے اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا تھا اور اس کا نگ اندر کی طرف تھا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اسی انگوٹھی کو آپ نے اتار کر پھینک دیا اس کے بعد لوگوں کو سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے منع فرمادیا۔ اسی طرح کہا ہے اس کو جویریہ بن اسماء نے اور ابن اسحاق نے نافع سے ان کے دائیں ہاتھ میں پہننے کے بارے میں۔

۶۳۶۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو درداء نے ان کو نصر بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو عبد العزیز بن ابو درداء نے ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا نگ آپ کی ہتھیلی کے اندر تھا اور روایت کیا ہے عبیداللہ بن عمر نے نافع سے کہ حضرت ابن عمر اپنی انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

۶۳۶۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہناد نے ان کو عبدہ نے ان کو عبیداللہ نے اس کے بعد اس نے اس مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۶۳۶۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن یعقوب ریادی نے بغداد میں ان کو ابو بکر احمد بن یوسف بن خلاد نے ان کو ابو الربیع رازی حسین بن ہیثم نے ان کو زکریا بن یحییٰ کاتب عمری نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عمر بن خطاب نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ چاندی کی انگوٹھی بنواتے تھے اور اس کو بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ یہ روایت عبد العزیز کی روایت کی تائید کرتی ہے۔ احتمال ہے کہ جس کو انہوں نے دائیں ہاتھ میں پہنا تھا وہ ہو جس کو انہوں نے سونے کا بنوایا تھا اس کے بعد اس کو پھینک دیا تھا اور جس کو ایک اور طریق سے بھی مروی ہے جو اس کی تائید کرتی ہے۔ انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ میں پہنا تھا وہ بھی جس کو چاندی کا بنوایا تھا۔ یہ دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق ہے واللہ اعلم۔

۶۳۶۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہنی تھی یہاں تک کہ گھر کی طرف لوٹے تو اس کو پھینک دیا پھر اس کو نہیں پہنا تھا بلکہ پھر چاندی کی انگوٹھی بنوالی اور اس کو اپنے الٹے ہاتھ میں پہنا۔ اور بے شک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کو معن بن عیسیٰ نے بھی روایت کیا ہے اور قعنبی نے سلیمان بن بلال سے اس کے بعض مفہوم کے ساتھ۔ اور اس کو روایت کیا ہے خارجہ بن مصعب بن جعفر نے اس کو کچھ مفہوم کے ساتھ۔

اور میں نے ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب میں پڑھا ہے قتیبہ سے اس نے حاتم بن اسماعیل سے اس نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے وہ

(۶۳۶۱)۔۔۔۔(۱) فی أ (حبیب) وهو خطأ (۶۳۶۲)۔۔۔۔أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۲۲۷)

(۶۳۶۳)۔۔۔۔أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۲۲۸) (۶۳۶۴)۔۔۔۔(۱) فی ب (عبداللہ)

کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین دونوں انگوٹھیاں پہنتے تھے اپنے بائیں ہاتھوں میں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۶۶:...... وہ اس میں سے ہے جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بصورت اجازت وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی انگوٹھیوں میں اللہ کا ذکر تھا۔ (اللہ کی یاد تھی) اور وہ ان کو اپنے بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ اور محدثین نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے حضرت انس بن مالک سے۔

۶۳۶۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے بطور املاء کے ہم لوگوں کے لئے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا تھا اس کا نگ حبشی تھا آپ اس کے نگ کو اندر ہتھیلی کی طرف کر لیتے تھے۔

۶۳۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے اس نے اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہری بن حرب سے اس نے ابواویس سے اور اسی طرح اس کو کہا ہے طلحہ بن یحییٰ نے یونس بن یزید سے اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے مگر اس سے دائیں ہاتھ کا ذکر نہیں کیا۔

۶۳۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین بن محمد بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد قطان نے ان کو سعید بن عثمان اہوازی نے ان کو ابوبکر بن خلاد باہلی نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس میں تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن خلاد سے۔

شیخ نے فرمایا: اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں ابوالولید کی حدیث سے یہ حماد ہے۔

۶۳۷۰:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ابوبکر بن نافع نے ان کو بزیدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت سے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے حدیث کو ذکر کیا نماز عشاء کی تاخیر کرنے کے بارے میں اس کے بعد کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں دیکھ رہا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی کے سفید نشان کو یا نشان کی چمک کو اور انہوں نے اپنی بائیں ہاتھ کی چھنگلی اوپر اٹھالی۔

۶۳۷۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے انس سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی تھی؟ انہوں نے کہا جی ہاں تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز دیر سے پڑھائی۔ رات آدھی گذر گئی یا آدھی کے قریب اس کے بعد آپ تشریف لائے اور فرمایا بے شک لوگ سو گئے ہیں اور تم لوگ ہمیشہ نماز میں تھے جب تک نماز کی انتظار کرتے رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں آپ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اور وضاحت کی۔

☆...... سقط من (ا، ب)

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے زہری کی روایت سے انس سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی پھینک دی تھی جو چاندی کی بنوائی تھی۔ اور یہ بات بالا جماع غلط ہے۔ اور درست اور مناسب یہ ہے کہ دائیں طرف کا ذکر اس کے بارے میں ہو جو انہوں نے سونے کی بنوائی تھی اور اسی کو پھینک بھی دیا تھا۔ جیسے ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ذکر کر چکے ہیں۔

۶۳۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن یونس نے مصر میں ان کو ابو معمر صالح بن حرب نے ان کو عیسیٰ بن شعیب نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس پر محمد رسول اللہ لکھوا دیا تھا اور اس کو بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنا تھا۔ اس میں تاکید ہے حماد کی روایت کے لئے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور جو اس کی تاکید کرتی ہے وہ یہ بھی ہے۔

۶۳۷۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اپنے اصل سماع سے ان کو خبر دی ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابو عبدالرحمٰن نسائی احمد بن شعیب بن بحر نے مصر میں ان کو حسین بن عیسیٰ بسطامی نے ان کو سالم بن قتیبہ نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک ان کی بائیں انگلی میں۔

۶۳۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن بلال نے ان کو شریک بن نمر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے کہ کہا شریک نے مجھے حدیث بیان کی ہے ابو سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے کتاب السنن میں احمد بن صالح سے اس نے ابن وہب سے اور کہا کہ روایت ہے حضرت علی سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد فرمایا کہ کہا ہے شریک نے۔ کہ مجھ کو خبر دی ہے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے دائیں ہاتھ میں۔

۶۳۷۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو علی نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو احمد بن صالح نے۔ اس نے دونوں کا ذکر کیا۔ اور حدیث ابو سلمہ منقطع ہے بہر حال رہی روایت ابن حنین کی علی سے۔ اگر اس نے اس حدیث کو مراد لیا ہے تو یہ موصول ہے اس جہت سے، لیکن میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ ارادہ کیا ہو حدیث نہی کو (یعنی سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کپڑا پہننے سے اور زرد رنگ کے کپڑے سے اور رکوع میں قرأت سے مگر اس کا متن ساقط ہو گیا ہو۔

۶۳۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبداللہ بن سعید نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب کی دائیں چھنگلی میں انگوٹھی دیکھی تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ وہ اپنی انگوٹھی اسی طرح پہنتے تھے۔ اور اس نے اس کا نگ کو ہاتھ کی پیٹھ کی طرف کر لیا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی ایسے ہی پہنتے تھے۔

دس اشیاء کی ممانعت:

۶۳۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن سعید بن ابی مریم نے اور ابو الاسود نے اور ابو زید نے اور یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ بن موہب نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو عیاش بن

(۶۳۷۵) ..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۲۲۶) (۶۳۷۶) ..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۲۲۹)

عباس نے ان کو ابوالحصین ہیثم بن شفی نے اس نے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اور ابو عامر معافری نکلے ایلیا میں نماز پڑھنے کے لئے۔ قبیلہ ازد کا ایک آدمی تھا جوان کو قصے سناتا تھا اس کا نام ابوریحانہ تھا۔ وہ تھا صحابہ میں سے۔ ابوحصین کہتے ہیں کہ میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد بیت المقدس میں پہنچ گیا اور میں نے بھی ان کو جا کر پالیا اور میں بھی جا کر اس کے کونے کی طرف بیٹھ گیا۔

اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابوریحانہ کے قصے سنے ہیں میں نے کہا کہ نہیں تو۔ اس نے کہا کہ میں نے اس سے سنا تھا وہ کہہ رہے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ دانتوں کے ساتھ کاٹنے سے، جسم کو گود کر نیل بھرنے سے، بال اکھیڑنے سے۔ بغیر جسم پر کپڑے کے دو مردوں کا ننگے ایک ہی کپڑے میں سونا۔ اسی طرح جسم پر کپڑے بغیر ننگے جسم دو عورتوں کا ایک کپڑے میں سونا۔ اور عجمیوں کی طرح آدمی کا نچلے جسم پر ریشم پہننا (جیسے ریشمی لنگی لاچہ وغیرہ خالص ریشم سے اگر ہو۔)

اور عجمیوں کی طرح اپنے کندھوں وغیرہ۔ پر ریشم پہننا اور غارت گری ولوٹ مار کرنے سے اور شیر وغیرہ درندوں پر سوار ہونے سے اور انگوٹھی پہننے سے مگر صاحب اقتدار صاحب حکومت کے لئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شاید نیچے کے جسم پر اور کندھوں پر ریشم پہننے سے مراد یہ ہو کہ جب ریشم زیادہ ہو جائے اور اس کپڑے سے مقصود بھی ریشم پہننا ہی بن جائے۔ (تو ظاہر ہے ممنوع ہوگا۔)

(اور درندوں پر سواری کا سوچنا ممنوع ہوگا جان کو خطرے میں ڈالنے کے ڈر سے) اور شیر وغیرہ کی کھال پر بیٹھنا اس لئے ممنوع ہوگا کہ اس کو حرام بتایا اس کے بالوں کی وجہ سے اس لئے کہ مردار کے بال نجس ہوتے ہیں۔ باقی رہا دباغت کرنا اور چمڑے کو رنگنا۔ تو وہ صرف چمڑے کے لئے حکم ہے اس کا رنگنا کسی اور شئی کو پاک نہیں کرے گا اور انگوٹھی کا عدم جواز غیر صاحب حکومت وصاحب اقتدار کے علاوہ کے لئے ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے مراد صاحب اقتدار بھی ہو اور وہ بھی مراد ہو جو صاحب اقتدار کے معنی میں ہے کیونکہ صاحب اقتدار کو انگوٹھی کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ اس کے ساتھ وہ خطوط پر مہر لگائے اور اس کے ساتھ عام مالوں پر مہر لگائے۔ دغا فریب سے بچانے کے لئے اور اس سامان پر جس کی گھڑی اور بنڈل تیار کیا گیا ہے۔ جن کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ بہر حال ہر وہ شخص جس کے لوگوں کے ساتھ معاملات ہوں اس کو انگوٹھی والی مہر کی ضرورت ہوگی خط وکتابت کے لئے اور اپنے مال اور دوسروں کے مال کی حفاظت کرنے کے لئے۔ تو ایسا آدمی بھی ذی سامان وذی اقتدار کے حکم میں ہوگا۔ اس کے لئے انگوٹھی کے ساتھ مہر لگانا ضروری ہوگا۔ بہر حال جو شخص انگوٹھی کے ساتھ مہر لگا کر بند نہ کرے بلکہ انگوٹھی زینت اور خوبصورتی کے لئے پہنے کسی دوسری غرض کے سوا۔ تو پھر یہ حدیث واجب کرتی ہے کہ وہ اس میں داخل ہو جن میں تکبر اور غرور شامل ہوتا ہے لہٰذا ایسے آدمی کے لئے ممنوع ہوگا انگوٹھی پہننا۔

شیخ نے فرمایا کہ انگوٹھی پہننے کی ممانعت غیر صاحب اقتدار کے لئے مکروہ وممنوع تنزیہی ہو۔

اور تحقیق ذکر کیا ہے حلیمی نے اس کا معنی۔

اور حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے گھوڑے کی لگام کو سونے یا چاندی کے ساتھ مزین کرے۔ اور اپنے مخالف کو جس نے چاندی کی انگوٹھی پہن رکھی ہے اس کو ذلیل کرے۔ یا اپنی تلوار کو مزین کرے یا اپنے کمر بند وغیرہ کو مزین کرے چاندی کے ساتھ ہاں البتہ قلیل مقدار میں جائز ہوگا یہ سب کچھ جو اسراف کے دائرے میں نہ آئے اور اس سے تجاوز کرے سواری کو آراستہ کرنا سونے چاندی کے ساتھ یہ اسراف ہے۔ اس لئے کہ سواری پر وہ سوار ہوتا ہے وہ اسکو اٹھاتی ہے لہٰذا اس کا زیور مالک کا زیور شمار نہ ہوگا ہاں اگر وہ اپنے

(۶۳۷۷)۔۔۔۔(۱) فی ب (وھب) وھو خطأ

أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۲/۶۱۵ و ۵۱۷)

قرآن پر اور اپنے تلوار پر اور اپنے کمر پٹے پر سونا چاندی لگوائے تو وہ زیور اسی آدمی کا پہننا شمار ہوگا انگوٹھی کی طرح تحقیق ہم نے ذکر کر دیا ہے ان روایات کو جو کتاب السنن میں اس کے مفہوم میں وارد ہوئی ہے۔

فصل:......عموم حدیث کی بناء پر مردوں اور عورتوں کے لئے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا اور پینا حرام ہے

۱-۶۳: ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو ابن ابی لیلی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ مدائن میں تھے انہوں نے کسی سے پانی پینے کے لئے مانگا تو ایک کسان ان کے لئے چاندی کے کٹورے میں پانی لے آیا حذیفہ نے پانی سمیت اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو ایسے نہیں پھینکا بلکہ ہمیں منع کیا گیا ہے اس سے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو منع فرما دیا تھا حریر اور دیباج سے اور سونے چاندی کی برتنوں میں پینے سے اور فرمایا کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

حفص کی حدیث کے الفاظ ہیں اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حفص بن عمر سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۶۳۷۹:......اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث مجاہد سے اس نے ابن ابی لیلیٰ سے اس نے حذیفہ سے کہ انہوں نے کہا اس حدیث میں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو منع کیا تھا اس بات سے کہ ہم سونے چاندی کے برتنوں میں کھائیں اور پئیں اور حریر اور دیباج پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے۔

اور فرمایا تھا کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

۶۳۸۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو قاسم بن زکریا نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو جرجانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو وہب بن جریر بن حازم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابونجیح سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں مجاہد سے پھر اس نے اس کو ذکر کیا۔ بخاری نے اس کی تخریج کی ہے صحیح میں۔

۶۳۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر اس نے نافع سے اس نے زید بن عبداللہ بن عمر سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق سے اس نے ام سلمہ زوجۂ رسول سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ آدمی جو سونے چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۶۳۸۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوالفضل بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ ابونصر آئے محمد بن عبدالرزاق کے پاس حالانکہ وہ چاندی کے گلاس میں پانی پی رہے تھے اے امیر گویا کہ میں جہنم کی آگ دیکھ رہا ہوں وہ تیرے پیٹ میں حرکت کر رہی ہے۔

(۱-۶۳) انظر مسند الطیالسی (۴۲۹)

اس نے پوچھا کہ ایسا کیوں ہوا اے شیخ!؟ انہوں نے اس کو وہ حدیث بیان کی جو اس بارے میں آئی ہے۔ محمد بن عبدالرزاق نے کہا میں نے اللہ سے عہد کر لیا ہے کہ میں چاندی کے برتن میں کبھی بھی نہیں پیوں گا۔

شیخ نے فرمایا کہ ہم نے روایت کی ہے اس برتن کے بارے میں جو چاندی کے ساتھ پالش کیا گیا ہے جب زیادہ ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے، کہ جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں کھایا پیا یا اس برتن میں جس میں سونا چاندی ہو۔ اس کے پیٹ میں آگ جلتی ہے اور ہم نے اس بارے میں روایت کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور یہ کتاب السنن مذکور کی کتاب الطہارۃ میں ہے۔

۶۲۸۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو بنت ابوعمرو نے وہ کہتی ہیں کہ ہم نے پوچھا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیور کے بارے میں اور ان پیالوں کے بارے میں جن کو چاندی کی پالش کی ہوئی ہو۔ سیدہ نے ہمیں ان سے منع فرمایا تھا۔ کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے زیادہ زیادہ رخصت پر اصرار کیا تو انہوں نے کچھ رخصت دی زیور میں مگر چاندی لگے ہوئے پیالے کے بارے میں رخصت دی۔

۶۲۸۴:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ایوب نے قاسم بن محمد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے مکروہ قرار دیا تھا چاندی کا ملمع کئے ہوئے پیالے میں پینے سے۔

۶۲۸۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ حسن مکروہ سمجھتے تھے چاندی سے ملمع کئے ہوئے ہیں۔ اگر اس میں پانی پلا دیے جاتے تو پی لیتے تھے اور کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اس میں پینے کو دیے جاتے تو وہ اس کو توڑ دیتے تھے۔

فصل:...... سفید بال اکھیڑنے کی کراہت

۶۲۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور وہ عبداللہ بن برہان ہیں اور ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو عمر بن شعیب نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ اور سفیان نے معنیً اور ان کو ابن عجلان نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بال نہ اکھیڑو نہیں کوئی مسلمان جو سفید بالوں والا ہوا اسلام میں۔

اس نے کہا کہ کہا ہے سفیان نے: مگر ہوگا نور اس کے لئے قیامت کے دن۔

اور کہا ہے یحییٰ کی حدیث میں یوں ہے: مگر اللہ تعالیٰ لکھ دے گا اس کے لئے اس ایک سفید بال کے بدلے میں ایک نیکی اور مٹا دے گا اس سے اس کے بدلے میں ایک گناہ۔

اور ابن الحارث کی روایت میں یوں ہے۔ کہ رسول اللہ نے منع فرمایا تھا سفید بالوں کو اکھیڑنے سے اور فرمایا تھا کہ یہ اسلام کا نور ہے۔

۶۲۸۷:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ولید نے یعنی ابن کثیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے

بدلے میں ایک نیکی ہوگی اور اس کے بدلے میں ایک درجہ بلند ہوگا۔

۶۳۸۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو قتیبہ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حسین بن محمد بن حسن بجلی مقریٔ نے کوفے میں ان کو ابو بکر احمد بن محمد بن ابودارم نے ان کو احمد بن سعید بن شاہین نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں یزید بن ابو حبیبہ۔ سے عبدالعزیز بن ابوالصعب سے انہوں نے حنش سے اس نے فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا (یا سفید بالوں والا ہوا) یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

ایک آدمی نے کہا: بے شک بہت سے لوگ سفید بالوں کو اکھیڑ لیتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جو شخص چاہے وہ اپنے بال سفید اکھیڑے یا یوں کہا کہ اپنے نور کو اکھیڑے اور ابن لہیعہ کی روایت میں ہے جو شخص چاہے وہ اپنے نور کو اکھیڑے۔

سفید بالوں والے کے لئے بشارت:

۶۳۸۹:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالجلیل بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمرو بن عنبسہ سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص اسلام میں سفید بالوں والا ہوا۔ یا یوں فرمایا تھا اللہ کی راہ میں سفید بالوں والا ہوا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا جب تک کہ اس کو رنگ کر نہ چھپائے اور جڑ سے نہ اکھیڑے میں نے کہا شہر سے۔ بے شک لوگ پیلے زرد رنگ سے ان کو رنگتے ہیں اور مہندی کے ساتھ میں رنگ کرتے ہیں اس نے کہا ہاں کرتے ہیں گویا کہ وہ (رنگ سے) ارادہ کرتے تھے سیاہ رنگ کا۔

۶۳۹۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ بجلی مقریٔ نے کوفے میں ان کو ابو بکر بن ابودارم نے اس نے مجھے خبر دی ہے حسین بن جعفر بن محمد قرشی نے ان کو عبدالحمید نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ایک آدمی نے طلق بن حبیب سے کہ حجام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھیں اور لبیں لیں تو اس نے دیکھا سفید بال آپ کی داڑھی میں تو وہ اس کو اکھیڑنے کے لئے جھکا ہی تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔

۶۳۹۱:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ حجاج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے سفید بال نکال دینا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرما دیا۔

سفید بال عزت ووقار ہیں:

۶۳۹۲:...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو معین نے اس میں جو پڑھی اس سے مالک پر۔ اس نے یحییٰ بن سعید سے کہ انہوں نے سنا سعید بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں میں سے پہلے انسان تھے جنہوں نے مہمان کو ضیافت دی اور پہلے انسان تھے جنہوں نے ختنہ کیا اور پہلے انسان تھے جنہوں نے اپنی لبیں درست کیں یعنی مونچھیں کتریں اور پہلے انسان تھے جنہوں نے سفید بال دیکھا۔ تو عرض کی اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا وقار ہے یا ابراہیم۔

(۶۳۸۸)...... (۱) فی ب (آدم) (۶۳۸۹)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۱۵۲)

اے ابراہیم! یہ عزت وقار ہے۔ تو انہوں نے دعا کی۔ اللهم زدنی و قاراً. اے اللہ میرے اس وقار وعزت کو اور زیادہ کر دے۔

فصل:......خضاب کرنے (یعنی بالوں کو رنگ کرنے) کے بارے میں

۶۳۹۳:...... ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ نے اور اسحاق بن راہویہ نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے اور سلیمان بن یسار نے دونوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ یہود ونصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم لوگ ان کی مخالفت کرو (یعنی رنگ کرو۔)

۶۳۹۴:...... فریابی نے کہا اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور عبدالاعلیٰ اور محمد بن صباح نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے اسی کی مثل اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حمیدی سے اس نے سفیان سے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور ان دونوں کے سوا سے۔

۶۳۹۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خبر دی ہے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بے شک یہود ونصاریٰ داڑھی کو نہیں رنگتے تم لوگ ان کی مخالفت کیا کرو۔ یعنی (کلر کیا کرو۔)

۶۳۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو یا سفید بالوں کو بدل دیا کرو اور یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کیا کرو۔

خضاب کے لئے کتم ومہندی بہترین اشیاء:

۶۳۹۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے اور عمرو بن الاغر نے یعنی اجلح نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابوذر نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بہترین چیز جس کے ساتھ (بڑھاپے کو) یعنی سفید بالوں کو تبدیل کر دو وہ مہندی ہے اور کتم ہے۔

اسی طرح ہم نے اس کو روایت کیا جریری سے اس نے ابن بریدہ سے۔

۶۳۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد سختویہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے کے بارے میں (یعنی بالوں کو الگ کرنے کے بارے میں) تو اس نے کہا اگر میں گننا چاہتا ان سفید بالوں کو جو حضور کے سر میں تھے تو (میں گن سکتا تھا) میں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو رنگ نہیں کیا تھا۔ اور بے شک ابوبکر صدیق نے خضاب کیا تھا بالوں کو رنگا گیا تھا مہندی اور کتم کے ساتھ۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کیا یعنی بالوں کو رنگا تھا مہندی کے ساتھ خوب اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے اس نے حماد سے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ابوربیع سے ایسے ہی فرمایا ہے اس نے کہ انہوں نے خضاب نہیں لگایا تھا۔

اور ہم نے روایت کی انس کے علاوہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب لگایا تھا۔

(۶۳۹۷)...... (۱) فی أ عمرو بن علی) (۶۳۹۸)...... (۱) تراجع من صحیح البخاری.

۶۳۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبید اللہ بن ایاد نے ان کو ایاد نے ان کو ابورمثہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا آپ صاحب وفرہ تھے یعنی آپ کی زلفیں تھیں ان پر مہندی کا رنگ تھا یا نشان تھا اور آپ کے اوپر دو سبز چادریں تھیں۔

۶۴۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابورمثہ نے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ یہ کون ہے اس نے کہا کہ میرے والد ہیں فرمایا کہ خبردار تیرے اوپر بھی گناہ نہیں ہیں اور نہ اس پر ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کو مہندی کے ساتھ متغیر ا ہوا تھا۔

اور ہم نے روایت کی ہے غیلان بن جامع سے اس نے ایاد سے اس حدیث میں کہ وہ خضاب کرتے تھے مہندی اور کتم کے ساتھ اور انس بن مالک کی حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن ہاشم جعفری نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو سلام بن ابی مطیع نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن موہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اس نے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نکال کر دکھائے جو کہ مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب کئے ہوئے اور رنگے ہوئے تھے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

اور ابوبکر اسماعیلی نے کہا ہے کہ یہ واضح نہیں ہے اور بیان نہیں کیا گیا کہ یہ وہی مالک تھے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا۔ ممکن ہے شاید یہ ان بالوں کا بعد کا رنگ ہو یا ان بالوں کو خوشبو میں رکھا گیا ہو اور اس میں پیلا پن ہوا اور وہی ان بالوں کو لگ گیا ہو۔

۶۴۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحیی بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن ابوسعید نے ان کو جریج نے یا ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ کام ایسے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ آپ وہ کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ یہ کھلی جوتی پہنتے ہیں۔ اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ داڑھی کو پیلا رنگ لگاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سبتی جوتی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے دیکھا ہے اسی میں آپ وضو کر لیتے تھے اور اسی کو پسند کرتے تھے۔ باقی رہا میرا داڑھی کو پیلا کرنا بے شک میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ اپنی داڑھی کو پیلا کرتے تھے۔

یہ عبید بن جریج ہے۔

ورس وزعفران سے داڑھی رنگنا:

۶۴۰۲:...... ہم نے روایت کی ہے ابن ابی داؤد سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سبتی کھلی جوتی پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس (رنگنے کی گھاس) کے ساتھ رنگتے تھے اور زعفران کے ساتھ اور ابن عمر بھی ایسے کرتے تھے۔

۶۴۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ اپنی داڑھی کو رنگتے تھے خلوق کے ساتھ۔ (یہ ایک قسم کی خوشبو

(۶۳۹۹)... اخرجه المصنف من طريق ابی داود (۴۰۶۵) (۶۴۰۱) ...(۱) سقط من (أ)

ہوتی تھی جس کا بڑا جز زعفران ہوتا تھا) اور حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی پیلا رنگ استعمال کرتے تھے۔

شیخ نے فرمایا کہ حضرت انس کی روایت جس میں آپ نے ایک آدمی کو زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے سے منع فرمایا تھا وہ اسناد کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

اور احتمال ہے کہ یہ زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے کی ممانعت داڑھی کے سوا کے لئے ہو۔

۶۴۰۴:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو حمید بن وہب نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا جس نے سرخ رنگ کے ساتھ بالوں کو خضاب کر رکھا تھا۔ غالباً (تیز مہندی لگائی ہوگی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا اچھا ہے یہ رنگ۔

اس کے بعد ایک اور آدمی گذرا جس نے مہندی اور تم کے ساتھ خضاب کیا ہوا تھا (یعنی سیاہ رنگ ہو گیا تھا بالوں کا) آپ نے فرمایا کہ بہت اچھا ہے اس کے بعد ایک اور آدمی گذرا اس نے زرد رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان سب سے اچھا ہے۔ اور طاؤس رنگا کرتے تھے اور زرد رنگ کے ساتھ۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب کرنا:

۶۴۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے۔ ان کو احمد بن عثمان سکونی نے ان کو عیسیٰ بن ہلال نے ان کو یزید بن عبید نے ان کو عبداللہ بن علاء بن زید نے انہوں نے سنا قاسم مولیٰ بن یزید سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک قوم کے پاس آئے جن کی داڑھیاں سفید تھیں۔)

حضور نے فرمایا اے انصار کی جماعت سرخ کرو اور زرد کرو اور اہل کتاب کے خلاف کرو۔ ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بے شک اہل کتاب اپنی داڑھیاں کترا کر چھوٹی کرتے ہیں۔ اور مونچھیں لمبی کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی داڑھیاں لمبی کرو اور اپنی مونچھیں چھوٹی کرو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اہل کتاب چمڑے کے موزے پہنتے ہیں اور جوتے نہیں پہنتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جوتے پہنو اور موزے بھی پہنو اور اہل کتاب کے خلاف کرو۔

۶۴۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمر بن حارث نے اور لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث کا سر انتہائی سفید تھا اور داڑھی بھی بہت زیادہ سفید تھی اور وہ ان کو رنگ بھی نہیں کرتے تھے۔ وہ ایک بار جب سب کے سامنے آئے تو ان کا سر اور داڑھی دونوں یاقوت کی طرح انتہائی سرخ تھے۔

ان سے اس بارے میں کسی نے کوئی بات کی تو انہوں نے کہا کہ میری امی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے تاکیدی حکم بھیجا ہے کہ میں سر اور داڑھی کو رنگ کروں اور انہوں نے مجھے یہ بات بھی بتلائی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بالوں کو رنگ کرتے تھے۔

۶۴۰۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابوایوب نے ان کو ولید بن ابوالولید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ان کے بال مہندی کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔

اور اپنی اسناد کے ساتھ وہ روایت کرتے ہیں ولید سے انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا عمرو بن جموح انصاری کو کہ ان کی داڑھی زرد رنگ کے

ساتھ رنگی ہوئی تھی۔

۶۴۰۸:...اور اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے سعید بن ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے کہ انہوں نے دیکھا عبداللہ بن عمر کو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہ ان دونوں نے اپنی داڑھیوں کو زرد رنگ سے زرد کیا ہوا تھا یہاں تک کہ داڑھی کے بالمقابل قمیص پر بھی زردی کا نشان تھا۔

۶۴۰۹:...اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا نے اور ابوبکر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے ان کو بحر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو جریر بن کریب نے اور ابن عبداللہ بن بشر نے کہ ان دونوں نے دیکھا عبداللہ بن بشر کو اور ابوامامہ کو اور ان کے علاوہ اصحاب رسول کو کہ وہ اپنی داڑھیوں کو رنگتے تھے۔

۶۴۱۰:...معاویہ نے کہا۔ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالربیع نے ان کو قاسم مولیٰ معاویہ نے انہوں نے دیکھا سہل بن حنظلہ صاحب رسول اللہ کو کہ وہ شیخ تھے داڑھی زرد تھی۔

۶۴۱۱:...ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا اور مغیرہ بن شعبہ کو کہ وہ دونوں اپنی داڑھیوں کو زرد رنگ سے رنگتے تھے۔

۶۴۱۲:...ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ نے ان کو حسین بن حکم حربی نے ان کو ابوحفص اعشی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد سے وہ کہتے تھے کہ خضاب دھوکہ ہے دشمن کے لئے اور خوشی کی بات ہے بیوی کے لئے۔

سیاہ خضاب کی ممانعت:

شیخ نے فرمایا اگر اس سے مراد ہے بغیر سیاہ کے تو یہ سنت ہے اگر مراد کالا کرنا ہے اس کے بارے میں نہی آچکی ہے۔

جہاں تک کالا کرنے سے خضاب کا تعلق ہے۔ (تو وہ روایت مندرجہ ذیل ہے۔)

ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن ابی جعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن یونس نے ان کو ابوطاہر نے ان کو ابن وھب نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ۔

۶۴۱۳:...اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن یونس نے ان کو ابوالطاہر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ (ابوبکر صدیق کے والد کو) فتح مکہ کے دن لایا گیا جب کہ ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کے پھولوں کی طرح بالکل سفید تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا ان کے سر اور داڑھی کی سفیدی کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دو (یعنی کوئی رنگ کر دو اور کالا کرنے سے اجتناب کرو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالطاہر سے۔

۶۴۱۴:...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب نے ہمدان میں ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو ان کے والد اور عبداللہ بن جعفر نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو عبدالکریم جزری نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ہوں گے جو خضاب کریں گے کالے رنگ کے ساتھ آخر زمانے میں، کبوتر کے پوٹوں کی طرح وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

(۶۴۱۴)...اخرجه ابوداود فی الترجل و النسائی فی الزینة

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ کتاب السنن میں ابوتوبہ سے اس نے عبیداللہ بن عمرو سے۔

فائدہ:.......اس روایت کی اسنادی حیثیت کی تحقیق اور اس مسئلہ کی تحقیق مترجم کی کتاب الاقتصاد فی مسئلہ الاختضاب بالسواد، میں تفصیلی بحث کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔)

۶۴۱۵:.... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر بیٹھے دیکھا تھا داڑھی اور سر انتہائی سفید تھا تہبند اور اوڑھنے کی چادر پہنے ہوئے تھے۔ عبدالرزاق نے کہا کہ میں نے سنا محمد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سوال کیا فرقد سنجی سے کالے رنگ کا خضاب کرنے کے بارے میں تو اس نے جواب دیا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ کالا رنگ کرنے سے وہ اس کے سر اور داڑھی میں قیامت کے دن آگ کے شعلے مارے گا۔

بہر حال رہا خلوق کے ساتھ رنگ کرنا تحقیق وہ مندرجہ ذیل روایت میں مذکور ہے۔

۶۴۱۶:......ہم نے روایت کی ہے عبدالعزیز بن صہیب سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ مرد زعفرانی رنگ استعمال کرے یعنی داڑھی کو زعفران سے رنگنے سے یا زعفرانی رنگ کا رنگ کرنے سے اور ہم نے روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت۔ اور موقوف روایت۔ داڑھی کو زرد رنگ کرنے کے بارے میں ورس کے ساتھ اور زعفران کے ساتھ۔ احتمال ہے کہ اس کے ساتھ داڑھی کو زرد کرنا نہی سے مستثنیٰ ہو۔ ہاں البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مرد کو زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے کی جو مطلق نہی ہے وہ زعفران کے ساتھ داڑھی کو زرد کرنے والی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

خلوق کے استعمال کا حکم:

۶۴۱۷:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے ان کو عطاء بن سائب نے انہوں نے سنا ابوحفص بن عمر بن حفص ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یعلیٰ بن مرہ ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا تیری بیوی ہے میں نے کہا کہ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا پھر اس کو دھوڈالو۔ پھر اس کو دھوڈالو۔ پھر اس کو دھوڈالو۔ اس کے بعد پھر نہ لگاؤ۔

(یہ ورس اور زعفران وغیرہ چیزیں مل کر خوشبو بنا کر بالوں میں لگائی جاتی تھی جس میں زعفرانی یا خالص بالوں کا رنگ بھی ہوتا تھا اس سے منع فرمایا۔)

۶۴۱۸:......ہمیں خبر دی علی نے ان کو احمد نے ان کو معاذ بن مثنیٰ عنبری نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو عبدالواحد نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ ثقفی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے پہلے تیل لگایا اس کے بعد میں نے خلوق لگایا اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا یارسول اللہ! مجھ پر رحمت کی دعا فرمایئے آپ نے پوچھا کہ تیرے ہاتھ پر کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے پہلے ہاتھوں پر تیل وغیرہ مل کر اس کے بعد خلوق لگائی ہے آپ نے پوچھا کہ کیا تیری بیوی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں ہے اور کوئی وجہ ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا پس جا اس کو دھوڈال پھر دھوڈال اس کے بعد پھر نہ لگانا کہتے ہیں کہ میں نے جا کر تین بار اس کو دھوڈالا اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ مجھ پر دعا کیجئے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں مرد کو مطلقاً زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے کی نہی ہے وہ زیادہ صحیح ہے حدیث یعلیٰ سے۔

فصل:......عورتوں کا بالوں کو خضاب کرنا (کلر کرنا)

۶۴۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن محمد صوری نے ان کو خالد بن عبدالرحمن نے ان کو مطیع بن میمون نے ان کو صفیہ بنت عصمۃ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہے۔ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رہتے ہوئے اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کے ہاتھ میں کوئی رقعہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا مگر فرمایا کہ میں نہیں جان سکا کہ کیا ہاتھ آدمی کا ہے یا عورت کا ہے،وہ خاتون بولی کہ بلکہ عورت کا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ عورت ہوتیں تو اپنے ناخن تو (کم از کم) مہندی کے ساتھ بدل لئے ہوتے۔

ہم نے روایت کیا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان سے پوچھا گیا مہندی کے ساتھ خضاب کرنے کے بارے میں،انہوں نے فرمایا، اس کے ساتھ عورتوں کے اپنے بال رنگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔مگر اس کو پسند نہیں کرتے اس لئے کہ میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو پسند نہیں کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میری بہنوں (یعنی خواتین) پر اس کے ساتھ بالوں کو رنگ کرنا حرام نہیں ہے۔

۶۴۲۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عبدالرحمن بن سلیمان سے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو مکحول نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بالوں کو خضاب یعنی رنگ کرتی تھیں۔

۶۴۲۱:......ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو خضاب کرتی تھیں یعنی رنگ کرتی تھیں عشاء کے بعد۔

۶۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے ابن جریج سے انہوں نے کہا کہ طاؤس نہیں چھوڑتے کسی ایک کو بھی اپنے اہل میں سے اور اپنی عورتوں میں سے اور اپنے خادموں میں سے مگر ان کو حکم کرتے تھے کہ وہ بالوں کو خضاب لگائیں (رنگ کریں) عیدین میں۔(یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر۔)

فصل:......خوشبو لگانا

۶۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو علی بن محمد بن تختویہ نے ان کو اسحق بن حسن بن میمون نے ان کو ابونعیم نے ان کو عروہ بن ثابت نے ان کو حدیث بیان کی ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو واپس رد نہیں کرتے تھے اور وہ یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو رد نہیں کرتے تھے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابونعیم سے۔

۶۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن فضل ہاشمی نے حلب میں ان کو حدیث بیان کی آدم نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو عثمان بن عبیداللہ مولیٰ سعد بن ابووقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ابوقتادہ کو اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اور ابواسید ساعدی کو کہ وہ لوگ ہمارے پاس گذرتے تھے اور ہم لوگ شکر میں ہوتے تھے ہم لوگ ان سے عنبر کی خوشبو محسوس کرتے تھے۔

۶۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید بن اعرابی سے وہ کہتے تھے ہمیں حدیث بیان کی ابویعلیٰ

(۶۴۱۹)......فی أ (أبوبکر) وهو خطأ (۶۴۲۲)......(۱) فی ب الفحام

ساجی نے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ابوعمرو بن علاء کے مکان یا زمین کی مستقل آمدنی ہر روز دو پیسے آتے تھے۔ ایک پیسے کا ریحان (خوشبو) خریدتے تھے اور ایک پیسے میں نیا کوزہ (پانی کا برتن) اس دن اس میں پانی پیتے تھے اور جب شام کرتے تو اس کو صدقہ کر دیتے تھے اور دن بھر ریحان سونگھتے رہتے اور جب شام کرتے تو لڑکی سے کہتے کہ اس کو سوکھا لیجئے اور کوٹ لیجئے اشنان کے ساتھ ملا لیجئے۔

فصل:.......سرمہ لگانا

۶۴۲۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عباد نے یعنی ابن منصور نے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرلو تم لوگ اثمد کو (یعنی سرمہ کے پتھر کو) بے شک وہ آنکھوں کو صفائی اور روشنی دیتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ سرمہ لگاتے تھے تین سلائی ایک آنکھ میں اور تین سلائی دوسری میں۔

پہلے والی حدیث کے متن کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے روایت کیا ہے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور دوسرا متن اور عبارت عباد بن منصور کے عکرمہ سے افراد میں سے ہے۔

۶۴۲۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ۲۹۳ ہجری میں ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو عمر بن حبیب نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں آنکھ میں دو سلائی سرمہ لگاتے تھے اور بائیں آنکھ میں بھی دو سلائی لگاتے تھے اور ایک سلائی دونوں میں لگاتے تھے۔ ابن سیرین نے کہا حدیث اسی طرح ہے۔ اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ایک آنکھ میں تین اور دوسری آنکھ میں تین لگائے اور ایک دونوں میں۔ شیخ نے فرمایا، یہ عمر بن حبیب کے افراد میں سے ہے ابن عون سے اور دوسرے طریق سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۶۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوالولید لحام نے ان کو وضاح بن حسان نے۔ ان کو ابوالاحوص نے ان کو عاصم بن سلیمان نے ان کو حفصہ بنت سیرین نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے تھے طاق بار۔ ابن سیرین نے کہا ہر آنکھ میں دو مرتبہ لگاتے تھے ایک بار سلائی کو دونوں آنکھوں کے لئے تقسیم کر کے آدھی آدھی لگاتے تھے۔

۶۴۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو عتیق بن یعقوب زبیری نے ان کو عقبہ بن علی بن عقبہ مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عبداللہ بن عمر بن حفص نے ان کو نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سرمہ لگاتے تھے تو دائیں آنکھ میں تین سلائیاں اور بائیں آنکھ میں دو سلائیاں لگاتے اس طرح پانچ سلائیاں کر کے طاق عدد کرتے تھے۔

فصل:......داڑھی اور مونچھوں کے بڑھے ہوئے بال کاٹنا

۶۴۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے اور ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو روایت کی ہے مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اس نے مالک سے۔ اور بخاری مسلم نے نقل کیا ہے حدیث عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے

(۶۴۲۶)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۶۸۱) (۶۴۲۷)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۵/۱۶۹۶)

اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ چھوڑ دو داڑھیوں کو اور کترو مونچھوں کو اور ایک دوسری روایت میں ہے پتلا کرو مونچھوں کو اور چھوڑ دو داڑھیوں کو۔

۶۴۳۱:......ہمیں خبر دی پہلی روایت کے ساتھ اور عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے ان کو یحییٰ نے ان کو عبیداللہ نے پھر اس نے ذکر کیا۔ اسی حدیث کو۔

۶۴۳۲:......ہمیں خبر دی دوسری روایت کے ساتھ ابو عمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو فریابی نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو عبیداللہ نے پھر اس نے ذکر کیا اسی کو۔ مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں ابن مثنی سے۔ اور اس کو بخاری نے روایت کیا محمد بن عبدہ سے اور اس کو نقل کیا مسلم نے حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کترواؤ۔ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

داڑھی کی مقدار:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: احتمال ہے کہ عفولحی کے لئے یعنی داڑھیاں بڑھانے کے لئے کوئی حد منقول ہو اور وہ وہی ہے جو صحابہ سے روایت آئی ہے اس بارے میں۔ لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے لیتے تھے جو کچھ ان کی ہتھیلی سے بچ جاتا وہ اس کو لے لینے کا یعنی کاٹ دینے کا حکم دیتے تھے۔ اور وہ نائی جو آپ کا سر مونڈتا تھا وہ ان کی مرضی اور اجازت کے ساتھ یہ کام بھی کرتا تھا (یعنی اضافی بال کاٹ دیتا تھا) اور آپ کے رخسار یعنی چہرے کے بال بھی لے لیتا اور صاف کر لیتا تھا اور آپ کی داڑھی کے اطراف بھی برابر کر دیتا تھا۔

اور حضرت ابوہریرہ اپنی داڑھی کو پکڑ لیتے تھے اس کے بعد مٹھی سے جو زیادہ ہوتی اس کو لے لیتے تھے (یعنی کاٹ لیتے تھے۔)

۶۴۳۳:......ہمیں خبر دی ابو عمرو اور محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ہیثم دوری نے ان کو احمد بن ابراہیم موصلی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عمرو بن محمد بن زید نے ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں کی خلاف ورزی کے لئے داڑھیوں کو پورا کرو اور مونچھوں کو کترواؤ۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج کرتے یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے کر جو بچ جاتی تھی اس کو کاٹ لیتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن منہال سے اس نے یزید بن زریع سے۔

اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے مگر انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فعل نقل نہیں کیا۔ اور اس کو روایت کیا ہے عمرو بن علی نے ان کو یزید بن زریع نے اور کہا کہ وہ اپنی داڑھی کو پکڑتے اور اس کو لمبا کرتے جب ان کے ہاتھ سے کوئی شئی بچ جاتی اس کے طول میں سے اس کو کاٹ دیتے۔

۶۴۳۴:......ہمیں خبر دی ابو عمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو فریابی نے ان کو عمر نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔ اور مسند کو ذکر نہیں کیا۔

۶۴۳۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عمر ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ہے حسن بن سفیان نے ان کو حبان نے ان کو عبداللہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جب حج میں یا عمرے میں سر منڈواتے تھے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے لیتے تھے اس کے بعد حکم دیتے اور ان کی داڑھی کے کنارے برابر کر دیئے جاتے تھے۔

۶۴۳۶:......اور ہم نے روایت کی ہے مروان مقفع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں

لیتے اور ہتھیلی سے جتنی بچ جاتی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

۶۴۳۷:......اور ہم نے روایت کی ہے عبداللہ عمری سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ اپنی داڑھی میں سے کچھ نہیں کاٹتے تھے مگر صرف احرام کھولتے وقت احرام سے باہر آنے کے لئے۔

۶۴۳۸:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے کہ وہ لوگ داڑھی کو دھو کر صاف ستھرا کرتے تھے اور اس کے اطراف و کناروں کو درست کرتے تھے۔

۶۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابو سعید احمد بن محمد مالینی نے ان کو احمد بن عدی حافظ نے ان کو مغیرہ خارکی نے اور زکریا ساجی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو کامل نے ان کو عمر بن ہارون نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عمرو بن شعیب نے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کی لمبائی اور چوڑائی سے برابر کرنے کے لئے کچھ بال لے لیتے تھے۔

ابو احمد نے کہا اس بات کو روایت کیا ہے اسامہ نے اس کے بعد عمر بن ہارون نے۔

اور شیخ نے کہا کہ عمر بن ہارون بلخی غیر قوی ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ کس نے اس کو روایت کیا ہے اسامہ سے ان کے سوا۔

۶۴۴۰:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو شبانہ نے ان کو ابو مالک نخعی نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے سر کے اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کس قدر بدصورت کر دیا ہے تمہارے ایک آدمی کو گذشتہ کل نے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کیا فرمایا کہ کاٹ دو اپنی داڑھی میں کچھ اور اپنے سر کے بال۔

شیخ نے فرمایا: ابو مالک عبدالملک بن حسین نخعی غیر قوی ہے۔ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حسان بن عطیہ سے اس نے ابن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بالوں کے نکھرے میلے اور گندے ہونے کے بارے میں مگر سر اور داڑھی میں سے کچھ کاٹنے کا ذکر نہیں کیا واللہ علم۔

بہر حال مونچھوں میں سے کچھ کاٹنا داڑھی اور سر کے کاٹنے کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔

پانچ چیزیں عین فطرت ہیں:

۶۴۴۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن حمامی مقریؒ نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو حنظلہ بن ابو سفیان نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک عین فطرت میں سے ہیں (یہ کام) مونچھیں کتروانا، ناخن کاٹنا، زیر ناف کے بال صاف کرنا دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مکی بن ابراہیم سے۔

۶۴۴۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

(۶۴۳۹)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱۶۸۹/۵)

(۱)...... لعل هنا سقطاً (وقد روى هذا عن أسامة غير عمر بن هارون) ولعله الصواب.

فطرت پانچ کام ہیں ختنہ کرانا، زیرناف کے بال صاف کرنا، مونچھیں کتروانا، ناخن کاٹنا، بغلیں صاف کرنا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے۔

اور اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے ابن عیینہ وغیرہ سے زہری سے۔

۶۴۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مونچھیں کتراتے تھے اور تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھیں کترتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آدمی کی مونچھیں کاٹنا

۶۴۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو علی بن حسن یعنی دارابجردی نے ان کو حدیث بیان کی عبیداللہ بن موسیٰ نے اور یعلی بن عبید طنافسی نے ان کو یوسف بن مہیب نے ان کو حبیب بن یسار نے۔

۶۴۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو یوسف بن صہیب نے وہ ثقہ راوی ہے، ان کو حدیث بیان کی ہے حبیب بن یسار نے ان کو زید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھیں نہیں کترتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

یہ قول ہے۔ اور پکا قول ہے یعقوب بن سفیان کے قول میں۔

۶۴۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو ابونصر ہاشم بن قاسم نے ان کو مسعودی نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو مسعودی نے ان کو ابوعون نے ان کو مغیرہ بن شعبہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی مونچھوں والا ایک آدمی دیکھا۔ تو آپ نے مسواک اور چھری منگوائی مسواک کو اس کی مونچھوں کے نیچے رکھا اور ان کو کاٹ دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مسواک منگوائی اور اسے اس کی مونچھوں کے نیچے رکھا اور چھری منگوا کر ان کو کاٹ دیا۔

۶۴۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو غالب بن نجیح نے ان کو جامع بن شداد نے ان کو مغیرہ بن عبداللہ نے ان کو مغیرہ بن شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی تھی، (کھانے میں) گوشت تھا اسے آپ چھری کے ساتھ کاٹتے جاتے تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغیرہ تیری مونچھیں بڑی ہو رہی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری مونچھوں کو مسواک رکھ کر کاٹ دیا۔

مجوسیوں کی مخالفت:

۶۴۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزنی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو نفیلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی معقل بن عبیداللہ پر اس نے میمون بن مہران سے اس نے عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ لوگ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں۔ اور داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ تم لوگ ان کی مخالفت کرو لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھوں کو پکڑتے تھے اور ان کو اوپر کرکے ایسے کاٹتے تھے جیسے بکری یا اونٹ کے بال کاٹ دیئے جاتے ہیں۔

۶۴۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو بحر بن ربیع مکی نے ان کو عثمان بن ابراہیم حاطبی نے جو کہ اہل کوفہ کے

شیخ تھے۔وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا وہ اپنی مونچھیں کتروا تے تھے اور تہبند اونچی کرتے تھے۔

حلق یا قصر:

۶۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے، بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ یہ پڑھی گئی عبداللہ بن وہب پر کہ تجھے خبر دی عبداللہ بن عمر نے نافع سے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھیں کترتے تھے اوپر سے اور نیچے سے اور اس کے بیچ میں باقی رہنے دیتے تھے مثل طرۃ پیشانی کے بالوں پہلوا اور وہ اپنی داڑھی کو کم نہیں کرتے تھے مگر احرام سے باہر آنے کے لئے۔

فائدہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیگر صحابہ کے معمول سے کترنا ثابت ہوتا ہے مونڈنا نہیں ہے، بعض لوگ قصر کے جگہ حلق کرتے ہیں بعض لوگ قصر میں خوب مبالغہ کرتے ہیں جس سے حلق کی مشکل بن جاتی ہے۔ یہ محض اپنی مرضی کا مبالغہ ہے۔(مترجم)

۶۴۵۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر نے اور ابوبکر زکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن وہب کے سامنے پڑھی گئی تمہیں خبر دی اسماعیل بن عیاش نے۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا انس بن مالک کو اور واثلہ بن اسقع کو کہ وہ دونوں مونچھیں کترواتے تھے اور داڑھیاں بڑھاتے تھے اور ان کو زرد رنگ سے رنگتے تھے۔

اور کہا اسماعیل بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عثمان بن عبیداللہ بن رافع مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع کو کہ وہ سب بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

کہا اسماعیل نے کہ حدیث بیان کی مجھ کو شرحبیل بن مسلم خولانی نے وہ کہتے ہیں کہ پانچ ایسے افراد کو دیکھا ہے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی۔اور دو ایسے افراد جنہوں نے جاہلیت میں خون کھایا تھا انہیں صحبت حاصل نہیں تھی۔وہ سب لوگ مونچھیں کترواتے تھے اور داڑھیاں بڑھاتے تھے اور ان کو زرد رنگ کرتے تھے وہ لوگ یہ ہیں ابوامامہ باہلی، عبداللہ بن بشر مازنی، عقبہ بن عبید سلمی، مقداد بن معدی کرب کندی، حجاج بن عامر ثمالی اور جن کو صحبت رسول حاصل نہیں تھی وہ یہ ہیں ابوعتبہ خولانی، ابوصالح انماری اسی طرح کہا ہے عثمان بن عبیداللہ بن رافع نے۔اور کہا گیا ہے کہ ابن ابی رافع۔اور کہا گیا سوائے اس کے۔

۶۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مونچھیں کتروانا دین میں سے ہے۔

۶۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن علاء نے ان کو یحییٰ بن سعید بن مسیب نے یہ کہ حضرت ابوایوب نے حضور کی داڑھی کے کچھ بال لے کر درست کئے تھے (یعنی زائد بال کاٹ کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور ابوایوب تجھے کبھی برائی نہیں پہنچے گی یحییٰ بن علاء اس میں متفرد ہے اور یہ ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے انس بن مالک سے۔

۶۴۵۴:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو ربیع بن صبیح نے وہ

(۶۴۵۱)......(۱) فی ب (نافع) (۲)......فی ب (عبد) (۳)......فی ب (أبو فالح)

کہتے ہیں کہ محمد بن سرین جب وہ داڑھی کے کچھ بال لیتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ تیرا فائدہ دینا غائب نہ ہو جائے (یا کوئی دوسرا ان کی داڑھی درست کرتا تو وہ یہ کہتے تھے تیرا فائدہ کم نہ ہو یعنی تو فائدے سے محروم نہ ہو۔ اور یہ ایک اور طریق ضعیف سے مروی ہے انس بن مالک سے ایک سوتین کی تاریخ میں۔

فصل:...... بالوں کا اکرام کرنا اور ان کو تیل لگانا اور ان کی اصلاح کرنا

۶۴۵۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو داؤد بن عمر نے ان کو ابوالزناد نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے بال ہوں اسے چاہئے کہ وہ ان کا اکرام کرے۔

۶۴۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عیاش رقام نے ان کو محمد بن یزید واسطی نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی ایک کے بال ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ ان کا اکرام کرے۔

۶۴۵۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید بن عبدالرحمن جرشی نے اپنے شیوخ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کو فرمایا تھا۔ اگر تو بالوں کو کاٹے تو ان کا اکرام کر۔ کہتے ہیں کہ ابوقتادہ۔ میرا خیال ہے کہ وہ ہر روز دو مرتبہ بالوں کو کنگھی کرتے تھے۔

۶۴۵۸:۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یحیی بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے یہ کہ ابوقتادہ نے بال کٹوائے یا کاٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ان کا اکرام کیجئے۔ ان کا اکرام کیجئے۔ یا یوں کہا کہ پھر حضرت قتادہ ہر روز کنگھی کرتے تھے۔

۶۴۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ ابوقتادہ کے بال تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے لہٰذا وہ ایک دن ان کو تیل لگاتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے نہیں لگاتے تھے۔

۶۴۶۰:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفاء ہروی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن احمد دیمی ضریر نے ہمدان میں۔ ان کو منصور بن ابو مزاحم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ جمہ رکھے ہوئے تھے بٹے رکھے ہوئے (گھنی خوبصورت زلفیں تھیں، جمۃ وہ زلفیں جو کان کی لو سے نیچے تک ہوں)۔ رسول اللہ نے اسے فرمایا تھا کہ ان کا اکرام کرو وہ کبھی کبھی ان کو کنگھی کرتے تھے۔

اسی طرح اس سند کے ساتھ بطور موصول روایت کے مروی ہے اور جو اس سے پہلے ہے مرسل سند کے ساتھ زیادہ صحیح ہے اور اس کا وصل ضعیف ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مروی ہے منصور سے اس نے اسماعیل سے۔ جیسے (ذیل میں ہے۔)

۶۴۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی آباد نے ان کو منصور بن ابومزاحم نے ان کو اسماعیل بن عیاش

(۶۴۵۵)......(۱) فی اعن (۶۴۵۶)......(۱) ابن أبی قماش الرقام

(۶۴۶۰)......(۱) فی ب (الوحبی) (۶۴۶۱)......(۱) فی ب (أدھنھا)

نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ حضرت ابوقتادہ نے وفرہ (کان کی لو تک) بال رکھے ہوئے تھے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ان کو پورا پورا حق دے اور ان کا اکرام کر۔

۶۴۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی زید بن اسلم کے پاس اس نے عطا بن یسار سے کہ اس نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی غبار آلود سر اور داڑھی والا داخل ہوا۔ رسول اللہ نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ تو باہر نکل جا۔ اور اپنے سر اور داڑھی کو درست کر کے آ وہ چلا گیا (اور اصلاح کر کے آ گیا) اب رسول اللہ نے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے؟ کہ ایک ہمیں ملے پراگندہ بالوں والا جیسے کہ وہ شیطان ہے۔

۶۴۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوطاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو یزید رقاشی نے حضرت انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر اور داڑھی والے تیل کو پانی کے ساتھ زیادہ کرتے تھے۔ کہا انہوں نے سوا ابن یوسف کے۔ عباس نے کہا ہم نے نہیں سنا اس کو سوا قبیصہ کے۔

۶۴۶۴:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن حیان تمار نے ان کو ابن کثیر نے ان کو سفیان نے ربیع بن صبیح سے اس نے یزید رقاشی سے اس نے انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ پردہ یا اسکاف نما کپڑا سر اور چہرے پر ڈالتے جس کی وجہ آپ کا سر ایسے رہتا تھا جیسے کثرت سے تیل کا کام کرنے والے کا۔

۶۴۶۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوبکر محمد بن ہارون بن عیسیٰ ازدی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو مبشر بن مکثر نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ گھوگھٹ کرتے تھے اور کثرت کے ساتھ سر میں تیل لگاتے تھے اور داڑھی کو تیل و پانی کے ساتھ کنگھی کرتے تھے۔

۶۴۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابراہیم بن ذوقا نے ان کو احوص بن جواب نے ان کو عمار زریق نے ان کو اشعث بن ابوالشعثاء نے اپنے والد سے اس نے مسروق نے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز میں دائیں طرف سے کام کرنا پسند تھا وضو کرنے میں جب وضو کرتے، جوتے پہننے میں جب جوتے پہنتے، کنگھی کرنے میں جب آپ کنگھی کرتے۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے اور اشعث سے۔

فصل:...... جو شخص آسائش پسندی کی زیادتی کو ناپسند کرے اور تیل لگانے اور کنگھی کرنے کی کثرت کو بھی اور ان سب میں میانہ روی زیادہ پسندیدہ ہے

۶۴۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے ان کو عبداللہ بن معقل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ ہاں کبھی کبھی (کرنے کی اجازت دی تھی) اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے مسدد سے اس نے یحییٰ قطان سے اس نے ہشام بن حسان سے۔

۶۴۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسن بن علی نے ان کو یزید نے ان کو جریری نے

(۶۴۶۵) (۱) فی ب (مسلم بن هارون ثنا ابراهيم)

ان کو عبداللہ بن بریدہ نے کہ ایک آدمی صحابہ کرام میں سے فضالہ بن عبید کے پاس گئے وہ مصر میں تھے اور جا کر کہا کہ میں آپ سے ملنے کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ نے اور میں نے رسول اللہ سے ایک حدیث سنی تھی شاید تیرے پاس اس کا علم ہو مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا۔اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے۔اس نے بتایا کہ ایسے ایسے بات تھی اور دوسرے یہ کہا کہ کیا ہوا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور غبار آلود ہیں حالانکہ آپ اس سرزمین کے امیر و سربراہ ہیں۔حضرت فضالہ نے جواب دیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات ہم لوگوں کو منع کرتے تھے اس بات سے کہ ہم زیادہ تن رسانی کریں۔اور اس نے پوچھا کیا بات ہے میں آپ کو بغیر جوتوں کے دیکھ رہا ہوں انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو فرماتے تھے کہ کبھی کبھی ہم لوگ ننگے پیر بھی چلا کریں۔

ابو سلیمان نے فرمایا کہ ارفاہ کا مطلب ہے زیادہ زینت اختیار کرنا اس کی اصل رفہ ہے اور رفہ اونٹ کے ہر روز پانی کے گھاٹ پر آنے کو کہتے ہیں۔اور جب وہ روزانہ نہ آئے بلکہ کبھی کبھی آئے ایک دن نہ آئے تو اس کو غب کہتے ہیں۔اور اسی سے یہ محاورہ بنا ہے احدث الرفاهية،فلاں نے آسودہ حالی اور راحت وتن آسانی پیدا کر لی ہے۔اس سے مراد خوش حالی اور تن آسانی اور راحت و آرام سے رہنا مراد ہے۔

لہٰذا آپ نے راحت وتن آسانی کو پسند نہیں کیا بلکہ اس میں اعتدال اور میانہ روی کو پسند کیا اور اسی کا حکم دیا ہے۔

۶۴۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید جریری نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ایک آدمی اصحاب رسول میں امیر تھا یعنی حکمران تھا اور وہ ننگے پاؤں چلتا تھا۔تیل بالوں میں روزانہ نہیں بلکہ کبھی کبھی لگاتا تھا۔اس سے کہا گیا کہ آپ تو امیر المؤمنین ہیں اور آپ ننگے پیر چلتے ہیں اور تیل بھی کبھی کبھی لگاتے ہیں۔انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو زیادہ زیب وزینت اور آسائش اختیار کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی ہر روز تیل لگانے سے اور ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم کبھی کبھی ننگے پاؤں چلا کریں۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کو روایت کیا ہے ننگے پاؤں چلنے کے بارے میں زہیر بن حرب نے ابن علیہ سے اس نے جریری سے،اس نے عبداللہ بن بریدہ سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی۔اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔جسے عبید کہا جاتا تھا۔وہ ان کے پاس آیا اور کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ننگے پاؤں چلنے کا بھی فرماتے تھے۔

۶۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن فضیل نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن ابوامامہ نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن اصحاب رسول نے آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں کہ عاجزی کی وجہ سے غربت کی شکل بنانا ایمان میں سے ہے۔(مراد ہے سوکھ جانا،چمڑے کا ہڈی سے لگ جانا)۔

ابو سلیمان نے فرمایا کہ بذاذہ سے مراد بری شکل صورت اور کپڑوں میں چشم پوشی کرنا۔اور اس کی مثل شیخ حلیمی فرماتے ہیں سوا اس کے نہیں کہ وہ "واللہ اعلم" (ایسا بھی نہ ہو جائے) کہ اس کی بذاذہ اور میلا کچیلا ہونا اس کو مسلمان جماعتوں سے (یعنی باجماعت نمازوں سے) بھی دور کردے۔اتنا برا حال بھی نہ بنالے جو اس کو جمعہ کی حاضری سے اور اجتماعات کی حاضری اور مجالس علم میں شرکت سے منع ہو جائے۔اپنے میلے کپڑوں اور بری صورت اور برے لباس کی وجہ سے بلکہ صبر کرے اسی حالت پر جس حالت میں بھی ہو اور اسی حالت پر اللہ کا شکر کرے اور حیاء اور شرمندگی کا خوف نہ کرے تو انشاء اللہ یہی ایمان ہوگا بعینہ میلا کچیلا پن نہیں ہوگا۔واللہ اعلم۔(سادگی کے دائرے میں رہے گندا نہ رہے گندگی اللہ

(۶۴۶۸)......اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۶۰)

(۶۴۷۰)......اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۶۱) (۱)......زيادة من (ب) (۲)...... في ب (الطاعات)

کو پسند نہیں ہے۔ (مترجم)

۶۴۷۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو قتیبہ سالم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خلف بن عمرو عکبری نے ان کو محمد بن عبدالحمید مروزی نے ان کو ولید بن عتبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے داؤد طائی کو دیکھا جب کہ اس کو ایک آدمی نے کہا تھا کیا آپ داڑھی کو کنگھی نہیں کرتے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اس سے مصروف ہوں یعنی مجھے کنگھی کرنے کی فرصت نہیں ہے۔

فصل:.....زلفیں اور (پٹھے) لمبے رکھنا

۶۴۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقبری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو براء نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت صحت مند تھے چوڑے کندھوں اور سینے والے تھے۔ آپ کے بال آپ کے کانوں کی لو تک پہنچے ہوئے تھے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سرخ چادریں پہنے ہوئے دیکھا تھا میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی تھی۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۶۴۷۳:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے اور ابوالحسن مقری نے ان کو محمد بن احمد بن ابی العوام ریاحی نے ان کو ابوالجواب نے ان کو عمار بن زریق نے ان کو ابواسحاق نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو خریم بن فاتک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اچھے آدمی ہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ دو صفتیں ہیں تیرے اندر۔ میں نے پوچھا کہ وہ کون سی ہیں؟ یا رسول اللہ! ایک صفت میں مجھے کافی ہوتی (دو عیب کیوں ہیں) آپ نے فرمایا تیرے بال زیادہ لمبے ہیں اور تم تہبند بھی لٹکاتے ہو۔

۶۴۷۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے عاصم بن کلیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے وائل بن حجر حضرمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے لمبے بال رکھے ہوئے تھے جب میں آیا تو آپ نے فرمایا: ذباذب۔ پھندے لٹکانے والا یا پھندنے لہرانے والا۔ وائل کہتے ہیں کہ میں چلا گیا اور میں نے اپنے بال چھوٹے کروا لیے جب دوبارہ میں سامنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ بال کیوں چھوٹے کرا لئے؟ میں نے کہا کہ میں نے سنا تھا آپ نے یہ لفظ فرمایا تھا ذباذب۔ میں نے خیال کیا کہ آپ کو یہ پسند نہیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مراد آپ سے نہیں تھی بہر حال یہ سب سے خوبصورت ہیں۔

شیخ نے فرمایا کہ ہماری روایت میں بھی اسی طرح ہے عن ذباذب، اور محاورے کے طور پر یوں کہا جاتا ہے تذبذب الشئی فلاں چیز نے حرکت کی ہے جب حرکت کرے۔ اور کہا گیا ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ کیا تھا ذباذب یعنی یہ شوم اور بدشگون ہے یا نجس ہے۔

۶۴۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوعقبہ ازرق نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن کلیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو وائل بن حجر نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ میرے بال لمبے لمبے تھے حضور نے فرمایا ذباذب بال لٹکانے والا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے بال چھوٹے کر لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا میں نے تجھے عیب دور نہیں کہا تھا البتہ یہ سب سے اچھے ہیں۔

(۶۴۷۳).....(۱) فی ب (الرواجی) (۶۴۷۴).....(۱) فی ب (ماعبنک)

فصل :...... بالوں کی مانگ نکالنا

۶۴۷۶ :...... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبیداللہ بن محمد بن محمد بن مہدی قشیری نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حسن نے یعنی اشیب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن سلمہ عنزی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے انہوں نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ اپنے سروں کے بیچ میں مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کرنے کو پسند کرتے تھے ان امور میں جن میں آپ کو مستقل حکم نہیں ملا تھا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے پیشانی کے بال لٹکائے اس کے بعد پھر آپ نے مانگ نکال لی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں احمد بن یونس سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ منصور بن ابومزاحم سے اور ورقانی نے ابراہیم سے۔

۶۴۷۷ :...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حدیث بیان کی یحییٰ بن خلف نے ان کو عبدالاعلیٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن جعفر بن زبیر نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں مانگ نکالنا چاہتی تھی تو آپ کے سر کی کھوپڑی کے اوپر سے چوٹی سے مانگ چیرتی تھی اور پیشانی کے بالوں کو آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی تھی۔

۶۴۷۷ :...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ عمری نے اور عمر بن عبدالوھاب ریاحی نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن عباس بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ آپ کی چوٹی سے نکالتی تھی اور جب آپ کی پیشانی کے بال تیل آلود ہوتے تو بالوں کو لٹکا لیتی تھی۔

۶۴۷۸ :...... فرمایا کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ہیثم شعرانی نے ان کو عمری نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے بطور املاء کے انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ آپ کی کھوپڑی کے کنارے سے۔

فصل :...... پورے سر کو مونڈوانا اور چوٹی یا کچھ حصہ چھوڑنے کی ممانعت

۶۴۷۹ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو محمد بن عبیداللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو عبداللہ بن مثنی ابومثنی انصاری نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا سر کا کچھ حصہ مونڈنے اور کچھ حصہ باقی رکھنے میں۔ یا چوٹی رکھنے سے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں سالم بن ابراہیم سے اس نے عبداللہ بن مثنیٰ سے۔

۶۴۸۰ :...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان

(۶۴۷۶) (۱) فی أ (العنبری)

(۶۴۷۷) أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۱۸۹) (۱) ...... فی ب (یحیی بن عبط) وهو خطأ

(۶۴۰۸) (۱) فی ب (من فوق)

کوایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کا کچھ سر مونڈ دیا گیا تھا اور کچھ باقی چھوڑ دیا گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یا تو تم لوگ پورا مونڈ وادو یا پورا باقی رہنے دو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع وغیرہ سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۶۴۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حافظ نے ان کو ابواللیث مسلم بن معاذ بن سلم تیمی نے ان کو ابو یعقوب یوسف بن سعید بن مسلم نے ان کو حجاج بن محمد اعور نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبیداللہ بن عمر بن حفص نے میں اس کو گمان کرتا ہوں عمر بن نافع سے اس نے نافع سے کہ اس نے سنا ابن عمر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ منع کرتے تھے کچھ سر مونڈ نے اور کچھ باقی رکھنے سے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ جو فرمایا کہ قزع سے منع فرمایا تھا اس سے کیا مراد ہے؟ تو عبیداللہ نے ہمارے لئے اشارہ کر کے سمجھایا کہ جب بچے کا سر مونڈ وائیں تو یہاں سے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔ اور کچھ یہاں سے اور کچھ یہاں سے اور کچھ یہاں سے یہ بتانے کے لئے عبیداللہ نے اشارہ کیا اپنی پیشانی کی طرف اور سر کے دونوں کناروں کی طرف۔ پھر پوچھا گیا عبیداللہ سے کہ کیا یہ ممانعت لڑکی کے لئے ہے یا لڑکے کے لئے۔ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا بچہ اسی طرح ہوتا ہے۔

عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال وجواب کیا تو انہوں نے کہا کہ بہر حال پیشانی کے بال اور گدی کے بالوں میں لڑکے کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن قزع سے جو منع فرمایا تھا وہ یہ ہے کہ اس کی پیشانی کے بال چھوڑ دیئے جائیں بایں صورت کہ پورے سر پر کچھ بھی نہ ہوں صرف وہی ہوں۔ یا کچھ سر یہاں سے اور کچھ وہاں سے صاف کیا جائے اس سے منع فرمایا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن سلام سے اس نے مخلد سے اس نے ابن جریج سے کہ بہر حال ذوابہ یعنی پیشانی کے بال۔

۶۴۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوخالد یزید بن محمد بن حماد عقیلی نے مکہ مکرمہ میں ان کو حجاج انماطی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا قزع سے یعنی کچھ مونڈ نے اور کچھ باقی رکھنے سے۔ قزع یہی ہے کہ بچے کا سر مونڈا جائے اور اس کی پیشانی کے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ایوب سے اور میں نہیں جانتا کہ یہ تشریح نافع کے قول سے ہے یا ایوب کے قول سے۔

اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث معمر سے اس نے ایوب سے جس میں ذوابہ کا (پیشانی کے بالوں کا) ذکر نہیں ہے۔ ہاں مگر یہ کہ اس کا معنی اور مفہوم اس میں ہے جو اس نے روایت کیا ہے۔

۶۴۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسن بن علی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حجاج بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ داخل ہوئے انس بن مالک کے پاس پس مجھ کو حدیث بیان کی میری بہن نے مغیث بن شعبہ سے۔ کہتی ہے کہ تم اس وقت لڑکے تھے اور تمہارے سر کے دونوں کنارے چھوٹے ہوئے تھے اور بالوں کی دو ٹکڑیا سامنے سے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور تیرے لئے برکت کی دعا کی تھی اور فرمایا تھا کہ ان دونوں کو بھی مونڈ دو یا کہا تھا کہ ان کو بھی کتر وادو بے شک یہ یہود کی عادت ہے۔

(۶۴۸۲)......(۱) فی أ (محمد بن بکیر)

أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۱۹۳)

(۶۴۸۳)......أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۱۹۷)

۶۴۸۴:...... ہم نے روایت کی منصور سے اس نے تمیم بن سلمہ سے یا اپنے بعض اصحاب سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان کے پاس ایک لڑکا آیا یا بھیجا گیا یا یوں کہا کہ کوئی لڑکی تھی۔ اس کی دو چوٹیاں چھوڑی ہوئی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ نکال دو اس کو میرے ہاں سے اس یہودن کو۔

۶۴۸۵:...... تحقیق ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو زید بن حباب نے ان کو میمون بن عبداللہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے سامنے چوٹی رکھی ہوئی تھی میری امی نے مجھے کہا میں اس کو نہیں کاٹوں گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پکڑ کر کھینچتے تھے۔

۶۴۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برھان نے آخرین میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ہیثم نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ میمونہ زوجہ رسول کے گھر میں رات گذاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی اٹھ کر ان کے بائیں طرف ان کی نماز میں شریک ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بالوں کی چوٹی سے پکڑا جو میری چوٹی تھی یا میرے سر کی چوٹی سے پکڑا اور مجھے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن محمد سے اس نے ہیثم سے اور کہا ہے حدیث میں میری چوٹی سے یا میرے سر سے یہ شک ہے۔ اور نہی جو ہے وہ قزع سے یعنی بعض کو کاٹنے اور بعض کو باقی رکھنے کے بارے میں ہے۔ جو کہ صحیح ہے۔ اور اس کا ترک اولیٰ ہے۔

فصل:...... اپنے بال، ناخن اور خون، جو چیزیں انسان اپنے جسم سے صاف کرے ان کو دفن کر دے

۶۴۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن داؤد بن اسحاق قیسی قماح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کی یزید بن مبارک نے ان کو محمد بن سلیمان بن شملول نے ان کو عبدی بن سلمہ بن وہرام نے ان کو ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی میل بنت مسرج اشعریہ نے کہ ان کا والد مسرج تھا وہ اصحاب رسول میں سے تھا وہ اپنے ناخن کاٹتا اور ان کو جمع کرتا پھر ان کو دفن کر دیتا تھا پھر اس نے یہ کہا تھا کہ میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں نے ایسے ہی کیا تھا۔

۶۴۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن حارث فقیہ نے ان کو ابومحمد بن حیان اصفہانی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو عمر بن محمد بن حسن نے ان کو ان کے والد نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو عبدالجبار بن وائل نے ان کو ان کے والد نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے بالوں اور ناخنوں کا دفن کرنے کا۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ روایت کئی طریقوں سے ہے مگر سب کے سب ضعیف ہیں۔

۶۴۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو ابوحریش کلابی نے ان کو محمد بن عمر بن ولید نے ان کو ابن فدیک نے ان کو یزید بن عمر بن سفینہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جونکیں لگوائی تھیں اور مجھ سے کہا تھا کہ اس خون کو لے لو اور اس کو دفن کر دو تا کہ کوئی جانور کوئی پرندہ کوئی انسان اس کو استعمال نہ کر جائے۔ میں آپ کو ایک طرف لے گیا اور میں نے اس کو پی لیا اس کے بعد آپ نے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے ان کو بتا دیا آپ یہ سن کر مسکرا دیئے۔ سرتج بن

(۶۴۸۵)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۹۶) (۶۴۸۷)...... (۱) في ب (شهيد)

(۶۴۸۹)...... (۱) في ب (فضيت)

یونس نے اس کے متابع بیان کی ہے ابن ابی فدیک سے۔

۶۴۹۰:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر بن احمد بن سعید اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عمرو بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو ابن ارقم زہری نے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے آپ کا مسواک آپ کی کنگھی جدا نہیں ہوتی تھی آپ کبھی کبھی شیشہ دیکھتے تھے اور دیکھنے کا حکم دیتے تھے۔

شیخ نے فرمایا کہ سلیمان بن ارقم ضعیف ہے۔

۶۴۹۱:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسلیمان بن داؤد نے شاذاکونی نے ان کو ایوب بن واقد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ پانچ چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوتی تھیں حضر میں بھی اور سفر میں بھی۔ کنگھی، سرمہ دانی، شیشہ، مسواک اور چھری۔

۶۴۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابواحمد بن عدی حافظ نے اور یہ حدیث نہیں بیان کی گئی ہشام بن عروہ سے مگر وہ ضعیف ہے۔

۶۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صاغانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو محمد بن عون نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کثرت کے ساتھ آئینہ دیکھتے تھے اور آئینہ ہمیشہ سفروں میں ان کے ساتھ ہوتا تھا میں نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ جو چیز میرے چہرے پر خوبصورت ہے وہ میرے سوا دوسروں کے چہرے پر عیب ہے۔ میں اس بات پر اللہ کا شکر کرتا ہوں اور محمد بن عون یہ غیر قوی راوی ہے۔

(۶۴۹۱).....(۱) فی ب (المروة) (۶۴۹۲).....(۱) فی ب (أبوعبدالله المازنی)

أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱/۳۲۸)

شعیب الایمان کا اکتالیسواں شعبہ

ایمان کی اکتالیسویں شاخ...... ملاعیب اور ملاہی کی حرمت

بے ہودہ یا بے کار و بے مقصد کھیل ہوں یا ان کے آلات یا ان میں وقت صرف کرنا سب حرام ہیں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

قل ماعنداللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین.

اے پیغمبر فرما دیجئے جو کچھ نعمتیں اللہ کے پاس ہیں وہ بہتر ہیں کھیل تماشے سے اور خرید و فروخت سے اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

۶۴۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد کعبی نے۔ ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو حصین نے ان کو سالم نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ جمعے کے دن تجارتی قافلہ اس وقت مدینے میں آ گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ لوگ اس کو دیکھنے کے لئے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بارہ افراد میں رہ گئے لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

واذا راؤ تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا وترکوک قائماً.

اور جس وقت یہ دیکھتے ہیں کوئی تجارت یا کوئی کھیل تماشا اسی کی طرف چلے جاتے ہیں اور تمہیں چھوڑ جاتے ہیں کھڑا ہوا۔ اب ان کو بتا دیجئے کہ اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں وہ کھیل کود سے اور تجارت سے بہتر ہیں اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلم نے کئی طریقوں سے حصین سے۔

۶۴۹۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد کعبی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکیر بن معروف نے ان کو مقاتل بن حیان نے کہ انہوں نے اس مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے اور جمعہ کے دن خاص طور پر خطبے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اور ایک آدمی تھا دحیہ کلبی وہ تاجر آدمی تھا اسلام قبول کرنے سے قبل جب وہ سامان تجارت لے کر مدینے میں آتا تو لوگ دیکھنے جاتے کہ کیا سامان لے کر آیا ہے وہ اس سے جا کر خرید کرتے تھے۔ ایک بار وہ حسب عادت مدینے میں آیا تو اتفاق سے جمعے کا دن تھا اور لوگ مسجد میں رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ دحیہ کلبی کے گھر والوں نے مدینے میں اس کے آنے پر ڈھول تاشے اور کھیل کود کے مظاہرے کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ لہو اور کھیل سے یہی تماشہ اور سامان تجارت سے وہی دحیہ کا سامان تجارت مراد ہے جس کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے لوگوں نے مسجد میں بیٹھے ہوئے یہ شور سنا کہ دحیہ سامان تجارت لے کر مقام احجار زیت کے پاس مدینے کے بازار میں اتر گئے ہیں، یہ آوازیں سن کر عام لوگ مسجد سے سامان تجارت کو دیکھنے یا کھیل تماشہ دیکھنے کے لئے نکل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا ہوا چھوڑ گئے آپ کے پاس کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے تین مرتبہ یہ حرکت کی ہر دفعہ شام سے سامان لے کر تجارتی قافلہ آیا تھا اور یہ اتفاق سے جمعہ کا دن ہوتا تھا۔ اور ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مسجد میں جو گنتی کے لوگوں کی رہ گئی تھی وہ کم لوگ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ لوگ بھی مسجد میں نہ ہوتے یعنی جو باقی مسجد میں رسول اللہ کے ساتھ رہ گئے تھے تو آسمان سے پتھر برس جاتے ان لوگوں پر۔ پھر یہی آیت نازل ہوئی قل ماعنداللہ الخ کہ کہہ دیجئے جو نعمت جو ثواب اللہ کے پاس ہے وہ کھیل

(۶۴۹۴)...... (۱) فی ب (فانفض)

تماشے سے اور سامان تجارت سے بہتر ہے اللہ تیرا رزاق ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ان لوگوں کا مسجد سے نکل جانا اس کی طرف اور قافلے کو جا کر دیکھنا گھومنا اس میں کوئی فائدہ نہیں تھا اس قبیل سے جس میں کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ اس طریقے پر نہ ہوتا۔ لیکن جب اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرنا اور ان کی صحبت سے نکل جانا برا ہے اور بڑا گناہ بن گیا تھا اور ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا اور قرآن نے اس فعل کی برائی کی لہو کا اس کو نام دے کر۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

تیراندازی و گھڑسواری اور نردو شطرنج کھیلنے کا حکم:

۶۴۹۶:......ہمیں خبر دی شیخ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو ابوسلام نے عبداللہ بن زید بن ازرق نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیراندازی کی مشق کرو۔ گھڑسواری کی مشق کرو اگر تم گھڑسواری کی مشق کرو تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے۔ جس سے کوئی آدمی بے فائدہ کھیل کھیلے۔ مگر آدمی کا کمان کے ساتھ تیر پھینکنا، یا اپنے گھوڑے کو سدھانا یا اپنی بیوی کے ساتھ محبت اور کھیل کرنا بے شک یہ چیزیں حق ہیں اور درست ہیں، جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد بھلا دے اور چھوڑ دے اس نے اس کی ناشکری کی جس نے اس کو اس کا علم دیا تھا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے ساتھ انسان کھیل کرے ان چیزوں میں سے جو اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں، کوئی بھی فائدہ وہ کھیل باطل ہیں، اس سے اعراض کرنا زیادہ بہتر ہے مگر یہ امور مثلاً اگر وہ یہ کام کرے گا اور ان کے ساتھ کھیلے گا اور ان کے ساتھ مانوس و محظوظ ہوگا، اور لطف اندوز ہوگا تو یہ حق ہے (یعنی جائز ہے) اس فائدے کی وجہ سے جو ان کے ساتھ متعلق ہے اور وابستہ ہے۔ مثلاً صورت حال اس طرح ہے کہ کمان کے ساتھ تیراندازی ہو یا گھوڑے کو سدھانا یہ سب امور جہاد میں معاون ہیں۔ اور اپنی اہلیہ کے ساتھ کھیل اور محبت پیار کرنا کبھی اس کے نتیجے میں اولاد ہوگی جو اللہ کی توحید کو قبول کرے گی یہ اللہ کو ایک سمجھے گا اور اسی کی عبادت کرے گا اسی وجہ سے یہ سب تینوں حق میں سے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ بعض ان میں سے نرد کے ساتھ کھیل ہے اور شطرنج کا کھیل ہے تحقیق ان دونوں میں احادیث اور آثار صحابہ وارد ہوئے ہیں۔ خلاصہ قول ان دونوں کے بارے میں یہ ہے کہ ان کے ساتھ کھیلنا اگر مالی شرط لگانے کے ساتھ ہو تو ایسا کھیل حرام ہے بالاتفاق اور اگر دونوں کے ساتھ کھیل بغیر مالی شرط لگانے کے ہو تو اس میں اختلاف ہے، میرے نزدیک اس کی حرمت زیادہ مناسب ہے۔ واللہ اعلم۔

اور طویل کلام کیا ہے دونوں کے ساتھ اجتماعی کھیل کھیلنے میں۔

۶۴۹۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں علقمہ بن مرثد سے اس نے سلیمان بن بریدہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نردشیر کے ساتھ کھیلے (چوسر کھیلے) وہ ایسے ہے جیسے کہ اس نے اپنے ہاتھ کو سور کے گوشت اور خون میں ڈبو لیا ہے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری سے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اہل علم کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ قول سے مراد ہے کہ جس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت میں ڈبو دیا اس

(۶۴۹۶)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۰۰۷)

لئے تا کہ وہ اس کو کھائے خلاصہ کلام یہ ہے کہ نرد کے ساتھ کھیلنا ایسا برا ہے جیسے خنزیر کا گوشت کھانا حرام اور برا ہے۔

۶۴۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اسامہ نے اس کو سعید بن ابوہند نے۔ ''ح''

ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے۔ ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعمرو سلمی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو موسیٰ بن میسرہ نے ان کو سعید بن ابوہند نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۶۴۹۹:...... ہم نے روایت کی دوسرے طریق سے محمد بن کعب سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔ نہیں الٹ پلٹ کرتا نرد کھیل (چوسر) کے مہروں کو کوئی ایک شخص جو اس سے دیکھتا ہے کہ اس سے کیا نتیجہ سامنے آئے گا مگر وہ شخص نافرمانی کرتا ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسامہ کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۶۵۰۰:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن عبداللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو جعید بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے یعنی خطمی سے کہ انہوں نے سنا محمد بن کعب سے انہوں نے پوچھا عبدالرحمٰن سے اور کہا کہ مجھے اس حدیث کی خبر دیجئے جو تم نے اپنے والد سے سنی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں پس کہا عبدالرحمٰن نے میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص کی مثال جو نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلتا ہے اس کے بعد اٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور خون خنزیر کے ساتھ وضو کرے اس کے بعد وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اللہ پاک فرمائیں گے کہ کیا اس کی نماز قبول کی جائے گی؟ یعنی اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔

۶۵۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن علوی نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو اور ان دو مہروں سے جو نام رکھے گئے ہیں جو چھوڑ جاتے ہیں یا پھٹکے جاتے ہیں بے شک وہ دونوں جوئے میں سے ہیں۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو زیاد بکائی نے ابراہیم سے بطور مرفوع روایت کے۔

۶۵۰۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ہے حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو ان دونوں مہروں سے جن کا نام رکھا ہوا ہے جو پھینکے جاتے ہیں یہ دونوں عجمیوں کا جوا ہیں۔

فال وکہانت کا بیان:

۶۵۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو ابوالاحوص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں بچاؤ تم اپنے آپ کو دو مہروں کے ساتھ یا پانسوں کے ساتھ فال وکہانت کرنے یعنی غیب کی خبریں نکالنے سے۔ یا کہا تھا کہ پانسوں کے ساتھ یا چوسر کے مہروں کے ساتھ فال نکالنے

(۶۵۰۱)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱/ ۲۱۶)

(۶۵۰۲)......(۱) فی الأصل (هذه) وهو خطأ

سے یہ عجم کا جوا ہے۔

۶۵۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عیسیٰ بن حامد الرحمٰن نے بغداد میں ان کو عمرو بن ایوب نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو عمران بن موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو حصین بن ابوالحارث نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ان مہروں سے جو کسی نام سے موسوم ہیں جو پھینکے جاتے ہیں غیب کی خبریں نکالنے کے لئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و ابن عمر رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا نرد کھیلنے والے کے ساتھ سلوک:

۶۵۰۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی اس نے علقمہ بن ابوعلقمہ سے اس نے ان کی والدہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول سے کہ ایک گھر والے ایسے تھے جو ان کے مکان میں رہتے تھے گھر میں ان کے پاس نرد (چوسر) تھا سیدہ نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر تم لوگ اس کو گھر میں سے نہیں نکالو گے تو میں تم لوگوں کو اپنے مکان سے نکال دوں گی سیدہ نے اس چیز کو ان سے برا سمجھا۔

۶۵۰۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں سے جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے نافع سے کہ بے شک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے خاندان میں کسی کو نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلتا ہوا پالیتے تھے تو اس کو مارتے تھے اور نرد (چوسر) کو توڑ دیتے تھے۔

۶۵۰۷:......اور ہم نے روایت کی ہے یحییٰ بن سعید سے اس نے نافع سے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نرد (چوسر) بھی جوا ہے۔

۶۵۰۸:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشر نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے فرمایا: جو شخص مہروں کے ساتھ جوا کھیلے گا (یعنی شرط کے ساتھ) وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے سور کا گوشت کھایا ہو اور جو شخص بغیر جوئے کے (یعنی بغیر شرط کے) کھیلے گا وہ ایسا جیسے اس نے سور کی چربی کی مالش کر لی ہو۔

۶۵۰۹:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث سلام بن مسکین سے، اس نے قتادہ سے اس نے ابوایوب سے اس نے عبداللہ سے اسی طرح یہ روایت موصول بھی اور موقوف بھی مروی ہے۔

۶۵۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو معلی بن زیاد نے ان کو حنظلہ سدوسی نے کہا جعفر نے میں اس کو گمان کرتا ہوں انصار کے ایک آدمی سے کہ اس نے کہا جو شخص نرد (چوسر) کھیلے گا گویا کہ اس نے سور کی چربی مل لی اور جو شخص اس کے ساتھ جوا کھیلے گا گویا اس نے سور کا گوشت کھا لیا۔

شراب، جوا، قسمت کے تیر اور نرد وغیرہ کا بیان:

۶۵۱۱:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو سلمہ مقری نے ان کو ربیعہ بن کلثوم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا ابن زبیر نے اور کہا اے اہل مکہ! مجھے خبر پہنچی ہے کچھ لوگوں کے بارے میں کھیلنے کی چیز کے ساتھ جس کو نرد تیر (چوسر) کہتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔ انما الخمر و المیسر الخ بے شک شراب اور جوا اور بت اور قسمت کے تیر سب گندے ناپاک شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (نجات پاؤ) پکی بات شیطان

(۶۵۰۴)...... فی ب (الرمحی) (۶۵۱۰)......فی ب (حفص)

چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے شراب اور جوئے کی وجہ سے اور روک دے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے کیا ہو تم باز آنے والے۔ابن زبیر نے کہا بے شک میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو شخص کسی ایسے شخص کو پکڑ کر میرے پاس لائے گا جو چوسر نرد کے ساتھ جوا کھیل رہا تھا میں اس کو سخت سزا دوں گا اور اس کا مال چھین کر اسی کو دے دوں گا جو اس کو میرے پاس لائے گا۔

(اور ہم نے نرد کے ساتھ جوا کھیلنے کے) بارے میں سختی کرنے کی بابت حضرت عثمان بن عفان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ البتہ تحقیق میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑیوں کی گٹھری تیار کرنے کی بابت حکم دوں اس کے بعد کہ جن کے گھروں میں یہ کھیل ہوتا ہے ان کو جلا دوں۔

(علاوہ ازیں) کئی دیگر اسناد ایسی ہیں جن کو یہاں ذکر نہیں کیا مگر وہ کتاب السنن کی کتاب الشہادات مذکور ہیں۔

۶۵۱۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عمرو بن عمران نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ذکر کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرد وغیرہ کے مہرے عجمیوں کا جوا ہیں۔

۶۵۱۳:......ہمیں خبر دی یوسف بن موسیٰ نے انہیں وکیع نے انہیں فضل بن دلہم نے حسین سے کہا: مہرے عجمیوں کا جوا ہے۔

۶۵۱۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو عبیداللہ بن جعفر نے کہ بکیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے ایک آدمی سے جس نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک وہ فرماتے تھے وہ ہر کھیل کھلوانا یا کھیلنے کی چیز جس کے مہروں کے ساتھ جوا کھیلا جائے وہ کھیلنا درست نہیں ہے۔

۶۵۱۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابن وہب نے ان کو خبر دی انس بن عیاض نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع نے ان کو عبدالکریم نے ان کو مجاہد نے کہ حضرت کعب کہتے تھے میں اگر خون میں ہاتھ آلودہ کرلوں اس کے بعد میں وضو نہ کروں اور اسی طرح خون آلود ہاتھوں کے ساتھ نماز پڑھ لوں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں جوئے کے مہروں کیساتھ کھیلوں پھر میں نماز بھی پڑھوں اور وضو بھی کروں۔

عبدالکریم نے فرمایا، ابراہیم بن یزید سے مروی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔البتہ اگر میں آگ کے دو انگارے ہاتھ میں لے کر ان کو الٹ پلٹ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ بجھ جائیں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں جوئے کے دو مہروں کے ساتھ کھیلوں۔

فرمایا کہ اور ہمیں بات بیان کی ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو ان کے والد قبیل نے تبیع سے کہ انہوں نے کہا اس شخص کی مثال جو چوسر یعنی نرد کے ساتھ کھیلتا ہے اس شخص جیسی ہے جو سور کا خون مل لے اس کے بعد وہ نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے۔کیا اس کی طرف سے وہ قبول کی جائے گی یا نہیں؟

۶۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو بشر بن معاذ عقدی نے ان کو عامر بن سیاف نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس گذرے جو نرد کے ساتھ (چوسر) کھیل رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ان کے دل غفلت میں کھیل رہے ہیں، ہاتھ بے ہودہ کام میں مشغول ہیں اور زبانیں بیہودہ بک رہی ہیں۔

۶۵۱۷:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی الدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے ان کو فضیل بن عزوان نے وہ کہتے ہیں کہ مسروق ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو نرد کے ساتھ کھیل رہے تھے بولے اے ابو عائشہ! بے شک ہم بسا اوقات جب فارغ ہوتے (اپنے

۶۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو سعد بن طریف نے ان کو اصبغ بن بنانہ نے ان کو علی نے کہ وہ ایک قوم پر گذرے جو لوگ شطرنج کھیل رہے تھے (انہوں نے شطرنج کے کھیلنے والوں کے اس عمل کو مشرکین کے بتوں کے آگے دوزانوں بیٹھے رہنے سے تشبیہ دی اور وہی آیت پڑھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول قرآن میں نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے مشرکوں سے کہا تھا کہ اے بت پرستو یہ کیسی مورتیاں ہیں تم جن کے آگے بیٹھے ہوئے ہو۔) فرمایا:

ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون.

یہ کیسی مورتیاں ہیں تم جن کے آگے جم کر بیٹھے ہوئے ہو۔

اگر کوئی شخص ہاتھ میں آگ کا دھکتا ہوا انگارا رکھ لے یہاں تک کہ وہ بجھ جائے یہ بہتر ہے اس کے لئے ان شطرنج کے مہروں کو ہاتھ لگانے سے۔

شیخ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی راویت کے دیگر شواہد ہیں اس بارے میں ہم نے ان کو کتاب الشہادات میں ذکر کیا ہے۔

اور ہم نے روایت کی ہے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت علی سے کہ وہ کہتے تھے کہ شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

اور ہم نے روایت کیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے شطرنج کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نرد سے بھی بدتر ہے۔

اور ہم نے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب سے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ شطرنج کے ساتھ گنہگار ہی کھیلتا ہے۔ اور عبیداللہ بن ابوجعفر نے فرمایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے تھے شطرنج کھیلنے کو۔

اور ابن شہاب سے مروی ہے کہ ان سے شطرنج کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ باطل کام ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں کرتا۔

اور ہم نے اسی کی مثل ابن مسیب سے روایت کی ہے۔

اور ہم نے مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ شطرنج نرد میں سے ہے۔

ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ یتیم کے مال کے متولی بنے تھے جس میں شطرنج بھی تھا انہوں نے اس کو جلا دیا تھا۔

۶۵۱۹:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ جناب قاسم سے کہا گیا یہ نرد جو ہے اس کو تو تم لوگ مکروہ جائز کہتے ہو، شطرنج کے بارے میں کیا خیال ہے۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہر وہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کردے اور نماز سے۔ بس وہی جوا ہے۔

شطرنج ملعون کھیل:

۶۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابومعاویہ نے ان کو عقبہ بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ابراہیم سے آپ کیا کہتے ہیں شطرنج کھیلنے کے بارے میں، میں شطرنج کھیلنا پسند کرتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ یہ ملعون ہے۔ اسے مت کھیلو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس کے بغیر صبر نہیں کرسکتا انہوں نے فرمایا کہ تم قسم کھالو کہ ایک سال تک اس کو نہیں کھیلو گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے قسم کھالی۔ لہٰذا مجھے اس سے صبر آ گیا۔

۶۵۲۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومعاویہ نے ان کو حسن نے ان کو طلحہ بن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور ہمارے اصحاب کسی ایسے آدمی

پر سلام نہیں کرتے تھے جب ایسے آدمی پر گذرتے جو ایسے کھیلوں میں سے کوئی کھیل کھیل رہا ہو۔

۶۵۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو معاویہ نے حسن سے اس نے نعیم سے اس نے ابو جعفر سے انہوں نے کہا کہ یہی مجوسیت ہے اس کو نہ کھیلیں یعنی شطرنج کو۔

۶۵۲۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے فضیل بن صباح نے ان کو ابو عبیدہ حداد نے ان کو بسام صیرفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابو جعفر سے شطرنج کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ چھوڑ یئے مجوسیت کو۔

۶۵۲۴:..... ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ہارون بن سفیان نے ان کو عیسیٰ بن صبیح مولیٰ عمرو بن عبیدہ قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایوب سختیانی کے ساتھ تھا انہوں نے کچھ لوگوں کو شطرنج کھیلتے دیکھا۔ تو محمد بن منکدر سے کہا جو شخص نرد (چوسر) کھیلے گا اس نے اللہ اس کے رسول کی نافرمانی کی تو عمرو بن عبید یہ نے ان سے کہا حضرت یہ نرد (چوسر) نہیں ہے یہ شطرنج ہے۔ تو ایوب نے فرمایا کہ نرد اور شطرنج برابر ہیں۔

۶۵۲۵:..... ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن غالب اہل بصرہ کے ایک آدمی تھے وہ کچھ ایسے لوگوں پر گذرے جو شطرنج کھیل رہے تھے۔

انہوں نے حسن سے کہا کہ میں ایسے لوگوں پر گذرا ہوں جو اپنے بتوں کے آگے جم کر بیٹھے تھے۔

شطرنج کھیلنے والی کی شہادت:

۶۵۲۶:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبیداللہ بن مسیتب نے ان کو یزید بن یوسف نے کہ انہوں نے پوچھا یزید بن ابو حبیب سے شطرنج کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اگر میں ایسے لوگوں پر گذروں جو شطرنج کھیل رہے ہوں تو میں ان کو سلام نہیں کروں گا۔

۶۵۲۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو شبابہ نے ان کو حفص بن عبدالملک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین سے وہ کہتے تھے اگر میں اس شخص کی شہادت قبول نہ کروں بلکہ رد کردوں جو شطرنج کھیلتا ہے تو وہ اسی بات کے لائق ہے۔

۶۵۲۸:..... ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو خبر دی ابن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو ابراہیم بن اسحاق بن راشد نے۔ ان کو حدیث بیان کی ہے شریح بن نعمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن نافع سے شطرنج اور نرد (چوسر) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے علماء میں سے کسی کو نہیں پایا مگر جو بھی دیکھا وہ اس کو اسی طرح مکروہ اور ناپسند کرتا تھا۔ مالک کہتے تھے کہ شریح نے کہا (حالانکہ) میں نے اس سے ایسے لوگوں کی شہادت کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور ان کا اکرام بھی نہیں کیا جائے گا ہاں مگر یہ ہے کہ اگر وہ اس کو چھپاتا ہو ظاہر نہ کرتا ہو۔ اسی طرح مالک کہتے تھے۔ اور اسی طرح اس کا قول گانا سننے والے کے بارے میں بھی کہ ان لوگوں کی شہادت بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

شیخ نے فرمایا کہ جس چیز کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ سب کا اتفاق ہے کہ وہ حرام ہے وہ نرد (چوسر) ہے جو شخص چوسر کھیلتا ہے ہم اس کی شہادت ادا کردیں گے قبول نہیں کریں گے۔ اور علماء نے جس چیز کے حرام ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ شطرنج ہے۔

بے شک ہم لوگ اس کی شہادت رد نہیں کریں گے۔ جو شطرنج کھیلے گا اس کو حلال سمجھتے ہوئے بشرطیکہ وہ اس پر جوانہ کھیلے اور اس کے کھیل میں لگ کر نماز سے غافل بھی نہ ہو پس کثرت سے بھی نہ کرے۔
بہر حال باقی رہی اس کے مکروہ ہونے کی بات تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کھیل کے مکروہ ہونے پر وضاحت اور تصریح فرمائی ہے۔

گانے بجانے کے آلات اور لہو ولعب:

۶۵۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو ابراہیم بن سوید نے ان کو ہلال بن زید بن یسار بن مولا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے سارے جہانوں کے لئے، اور مجھے بھیجا ہے مٹانے کے لئے گانے بجانے کے آلات کو اور راگ گانوں کو اور جاہلیت کے معاملے کو۔
اس کے بعد فرمایا۔ جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اللہ اس کو پلائے گا جہنم کا گرم پانی جیسے اس نے شراب پی تھی یہی عذاب دیا جائے گا اور پھر اس کو معاف کیا جائے گا۔
شیخ رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ہم نے اس کے شواہد ذکر کر دیئے ہیں اس مقام کے علاوہ اور وہ اپنے شواہد کے ساتھ قوت پکڑتی ہے۔ اور ہم نے کتاب السنن میں کئی اخبار ذکر کی ہیں تمام کھیلوں کے اقسام کے بارے میں جو بھی کھیلے گا۔ جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے انشاء اللہ وہاں رجوع کرے گا۔
۶۵۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کچھ ایسے لوگوں کے پاس گذرے جو شہادہ کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے اسے آگ لگا کر جلا دیا۔
۶۵۳۱:..... اور ہمیں ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعد نے ان کو اسحاق ازرق نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ چودہ (مہروں) کو توڑ دیتے تھے جن کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔
اور ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے نافع سے اس نے صیفہ سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے گھرانے کے کچھ افراد پر گئے تو وہ اس کے ساتھ کھیل رہے تھے حضرت ابن عمر نے اسے توڑ دیا۔
اور ہم نے روایت کی سلمہ بن اکوع سے کہ انہوں نے اس کھیل سے منع فرمایا تھا۔
۶۵۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین نے ان کو الحسین نے ان کو عبد اللہ نے ان کو اسماعیل بن ابی الحارث نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبد اللہ بن زیاد نے ان کو منذر بن محمد بن سوید نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ البتہ اگر شعلے مارے آگ تم میں سے کسی ایک کے گھر میں (یعنی گھر کو آگ لگ جائے) تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے اس سے کہ اس کے گھر میں ہوں یہ چودہ (مہرے)۔
(بہر حال جہاں تک جھولوں کی بات ہے) تو ہم نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ جھولے پر بیٹھی تھیں اور ان کی سہیلیاں ان کے ساتھ تھیں اس وقت جب ان کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو رخصت کرنے کا اعلان کیا تھا یا آواز لگائی تھی، یہ اس وقت کے شروع کی بات ہے جب مدینے کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اس کے بعد ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے مرسل حدیث میں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھولوں کو توڑ دینے کا حکم دیا تھا۔

۶۵۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوالدنیا نے ان کو فضل بن اسحاق نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو حسن بن حکیم نے ان کو ان کی والدہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ اپنے خاندان کے کسی فرد کو یا اپنے کسی بیٹے کو جھولوں پر کھیلتا دیکھتے ان کو مارتے تھے اور جھولے کو توڑ دیتے تھے۔

۶۵۳۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عثمان عجلی نے ان کو ابن نمیر نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو طلحہ نے ان کو ابن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ میں (عید) نیروز والے دن جھولوں کو مکروہ اور ناپسند جانتا ہوں اور میں اس عمل کو مجوسیت کا ایک شعبہ سمجھتا ہوں۔ انہوں نے ایک آدمی کو جھولے پر دیکھا تھا۔

کبوتر بازی کرنا:

اور ہم نے کبوتروں کے ساتھ یعنی کبوتر بازی کرنے کی کراہت و ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو کبوتری کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے پھر رہا ہے۔

۶۵۳۵:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو ابوالولید نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس آدمی کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے دیکھا) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ذکر کیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس کو اس حالت پر محمول کیا ہے۔ کہ کبوتروں والا جب ہمیشہ ان کو اڑانے میں اور انہیں کے ساتھ اشتغال میں لگا رہتا ہو اور وہ چھتوں پر چڑھنے میں لگا رہے جہاں سے وہ پڑوسیوں کے گھروں میں جھانکے اور ان کی عورتوں کو دیکھے۔

۶۵۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس گیا وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ کبوتروں کو ذبح کرنے اور کتوں کو مروا دینے کا حکم دے رہے تھے۔

۶۵۳۷:.....اور ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو ابن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو خالد عبداللہ نے یعنی خالد حذاء نے ایک آدمی سے جسے ایوب کہا جاتا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ال فرعون کا کھیل کبوتر ہی تھے۔

۶۵۳۸:.....ہمیں خبر دی ابن بشران نے کہ ہمیں خبر دی ابن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو اسحاق بن حاتم ملائجی نے ان کو شہر نخع کے ایک شخص نے اس نے اس کو حدیث بیان کی مغیرہ سے اس نے ابراہیم سے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص کبوتر اڑانے کا کھیل کھیلے وہ اس وقت تک نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ فقر و محتاج کا درد چکھ لے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابوالدنیا نے ان کو ابن جمیل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ جلاحق اور غلیلوں سے کھیلنا اور کبوتر بازی قوم لوط کا عمل تھا۔ بہر حال رہا رقص کرنا اور ناچنا تو تحقیق شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ رقص جس میں دہرا ہونا اور سکیڑنا ہو (یعنی اعضاء کو موڑنا، سکیڑنا وغیرہ جیسے ناچ گانے میں ہوتا ہے)۔ اور ایسی حرکات جو مردوں کے اخلاق و عادت کے منافی اور مخالف ہوں وہ مردوں کے لئے حرام ہے۔ (خلاصہ یہ کہ رقص کرنا یعنی ناچنا حرام ہے) اور ہاتھ پر ہاتھ مارنے تالیاں بجانے سے زیادہ برا ہے۔ بوقت ضرورت اور بوجہ ضرورت تالی مارنے کی حضور نے عورتوں کو اجازت دی تھی مردوں کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ تالیاں بجائیں (خدا برا کرے یہود و نصاریٰ کا کہ انہوں نے آج کے دور میں ہر خوشی کے موقع پر

تالیاں بجانا عام کردیا ہے، جس میں مسلمان بھی ان کے ساتھ ان کے برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق عطا فرمائے) مترجم۔

بہرحال مصنف فرماتے ہیں کہ اولیٰ اور سب سے بہتر یہی ہے کہ رقص کرنا ناچنا جس میں ہیجڑا بننا ہوتا ہے وہ بہت بڑا گناہ ہے تالیاں بجانے سے اور یہ کام کرنا اختیار میں نہیں ہے (از روئے شریعت اور از روئے دین (یعنی جیسے انسان اپنے وجود کا مالک نہیں ہے کہ جو چاہے اس کے ساتھ کرڈالے بیچ دے کاٹ ڈالے مار ڈالے یہ کسی کے اختیار اور ملکیت میں داخل نہیں ہے اسی طرح مذکورہ حرکات رقص اور ناچنا بھی کسی کی ملکیت میں اور اختیار میں نہیں ہے) کیونکہ بذات خود یہ کام باطل ہے، جیسے اپنے منہ پر طمانچے مارنا منہ پیٹنا کسی کے شرعی اختیار اور ملکیت میں داخل نہیں ہے بذات خود۔ کیونکہ وہ باطل ہے، اور باطل کے ساتھ لذت حاصل کرنا یا لطف اندوز ہونا ایسے ناجائز اور حرام ہے جیسے باطل اور ناجائز اور غلط فعل کے ساتھ درد اٹھانا اپنے آپ کو تکلیف میں اور اذیت میں مبتلا کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

بچیوں کا گڑیا ئیں کھیلنا:

بہرحال بچیوں کا کھلونوں اور گڑیاؤں کے ساتھ کھیلنا جن کو وہ لڑکیاں یا بیٹیاں کہتی ہیں ان لڑکیوں کو منع نہیں کیا جائے گا اس کھیل سے جب تک وہ کھلونے یا گڑیائیں بتوں کی شبیہیں نہ ہوں۔

شیخ حلیمی نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اور ہم نے وہ اخبار جو اس بارے میں ہیں کتاب السنن میں ذکر کردی ہیں۔

کتے لڑانا اور مرغے لڑانا ناجائز اور حرام ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کھیل کے اقسام میں سے ہے کتوں میں اور مرغوں میں لڑائی یا مقابلے کروانا (کتوں کی لڑائی کتوں سے ہو یا کتوں کی ریچھ سے سب حرام ہے)۔ (مترجم)

کیونکہ نبی کریم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے مقابلے کرنے والے کو حرام کہا ہے ممنوع کہا ہے، کسی کو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی، اس لئے کہ باہم لڑائی کرنے والوں میں سے ہر ایک دوسرے زخمی کرکے درد والم سے دوچار کرتا ہے۔ اور اس کا وبال اور گناہ لڑانے والوں کو ملتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر لڑانے والا اپنے ہاتھ میں سے ان جانوروں یا پرندوں میں سے کسی کو مار پیٹے یا زخمی کردے تو یہ اس کے لئے شرعاً حلال نہیں ہوگا بلکہ ناجائز ہوگا۔ (اور ہر ہوش مند سے گا کہ یہ بے زبان جانوروں پر ظلم ہے، اور کیا خیال ہے کہ جب وہ یہ کام درندوں سے کروائے یہ تو اس سے بھی بڑا ظلم ہوگا۔ میں یہاں پر ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جو کتے لڑانے یا ریچھ اور کتوں کو لڑانے والوں کے لئے باعث عبرت ہے۔ ہمارے علاقے بہاولپور کی کسی نواحی بستی کا واقعہ ہے جو کئی سال قبل ہمیں کچھ دیندار اور نمازی حضرات نے بتایا بلکہ واقعہ اپنے زمانے میں اتنا مشہور ہو گیا تھا کہ اس وقت کے واعظوں اور خطیبوں نے اپنی تقریروں میں عبرت کے لئے اس کو سنا کر لڑانے والوں اور اس کے تماشائیوں اور شیدائیوں کو اللہ کے غضب سے ڈراتا تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ کسی بستی میں کسی ملک صاحب یا کسی مخدوم صاحب کے ڈیرے پر ریچھ اور کتوں کی لڑائی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ریچھ کے اوپر کئی کتے چھوڑ دیئے گئے تھے وہ ایک لمبی رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا لڑائی ہوتی رہی تماشائی لوگ محظوظ ہو رہے تھے مگر ادھر ایک بے زبان ریچھ کی جان پر بنی ہوئی تھی اس کو کتے بھنبھوڑ رہے تھے اس کی چیخیں نکل رہی تھیں اسی اثنا میں ریچھ کی رسی ٹوٹ گئی اور وہ مجمع سے نکل بھاگا بہت سارے تماشائی پکڑنے کے لئے پیچھے بھاگے تو وہ گاؤں کی مسجد میں گھس گیا اور وہاں سے قرآن مجید اٹھا کر ادھر ادھر بھاگتا رہا جب لوگوں نے گھیرا تو اس نے وہ قرآن مجید تماشے کے کسی مخدوم یا زمیندار کی گود میں ڈال دیا (جو کہ زبان حال سے ان لوگوں کو قرآن کا واسطہ دے رہا تھا مگر ان سیاہ قلب

انسانوں نے اس کی یہ عرض بھی مسترد کردی اس کو باندھ کر پھر لڑوایا گیا عین اسی لمحے یا شام کو اس بستی میں قدرتی طور پر آگ لگ گئی اور دیکھتے دیکھتے پوری بستی جل کر راکھ ہوگئی آواز خلق نقارہ خدا کا محاورہ تو آپ نے سنا ہی ہوگا سب لوگوں نے یہی کہا کہ یہ اسی ظلم کا نتیجہ تھا جو اس بے زبان پر کیا گیا۔ یہ اسی وجہ سے اللہ کا عذاب تھا۔ یہ عبرتناک واقعہ تمام انسانوں کے لئے باعث عبرت ہے۔

۶۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن علاؤ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو قطبہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوداؤد بن عبدالعزیز بن سیاہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابویحییٰ قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں چوپایوں کے درمیان لڑائی کروانے سے منع فرمایا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بکالی نے ان کو اعمش نے ان کو منہال بن عمرو نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے۔

اور اس کو روایت کیا ہے منصور بن ابوالاسود نے ان کو اعمش نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عمر نے اور اس کو روایت کیا ہے لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے۔

۶۵۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو محمد بن عبدوس نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو مؤمل نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی میت ایسے نہیں مگر اس پر اس کے ہم نشین پیش کئے جاتے ہیں جن کے ساتھ وہ اٹھتا بیٹھتا تھا اگر وہ کھیل تماشے والے تھے تو بھی اور اگر وہ اہل ذکر تھے تو اہل ذکر پیش کئے جاتے ہیں۔

۶۵۴۱:......اور اپنی اسناد کے ساتھ۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن ابراہیم نے ان کو سعید بن نصیر نے ان کو عامر بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن مرہ سے وہ بصرہ کے عابد تھے کہتے ہیں میں نے لوگوں کو ملک شام میں پالیا ہے اور ایک آدمی سے کہا گیا اے فلانے کہو لا الہٰ الا اللہ اس نے کہا تم پیو اور مجھ کو پلاؤ۔ اور کہا گیا مقام اھواز میں اے فلانے کہو لا الہٰ الا اللہ وہ شروع ہوگئے یہ کہہ رہے تھے دہ۔ یازدہ۔ دوازدہ، دس گیارہ بارہ۔

اور ایک آدمی سے کہا گیا یہاں بصرہ میں اے فلانے کہو لا الہٰ الا اللہ۔ اس نے یہ کہنا شروع کر دیا۔

اے رب دن کے دو پہر ہو گئے ہیں میں تھک چکا ہوں کیسے طے ہوگا سست روی سے آنے والی موت کا راستہ۔

کہا ابوبکر نے یہ ایسا آدمی ہے اس سے ایک عورت نے موت کی طرف راستہ پوچھا تھا اس نے اس کو اپنی منزل کا راستہ بتا دیا یہ کہا تھا اس نے اس کو اپنی موت کے وقت۔

مباح کا کھیل:

۶۵۴۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابی عمرو نے ان کو مطلب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تفریح کرو اور کھیلو بے شک میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے دین میں شدت دیکھی جائے۔

یہ روایت منقطع ہے۔ اور اگر یہ صحیح ہو تو یہ لہو مباح کی طرف راجع ہوگی یعنی وہ کھیل یا تفریح جو مباح ہو۔ جس کو ہم نے اس باب کے شروع

(۶۵۳۹)......فی أ (عبدالوهاب)

أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۲۵۶۲)

میں ذکر کیا ہے۔

۶۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بن عبید نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شیبان نے ان کو جابر نے ان کو عامر نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کوئی چیز بنوائی ہو، مگر میں نے ان کو دیکھا اس کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے سوائے ایک امر کے بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے توپ تیار کی جاتی تھی اور کھیل کیا جاتا تھا ان کے لئے عیدالفطر کے دن۔

۶۵۴۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بن عبید نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابونعیم نے ان کو شریک نے ان کو جابر نے ان کو عامر نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ ہر چیز جس کو میں نے دیکھا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کی گئی تحقیق میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم اس کو تیار کرتے ہو......سوائے تقلیس کے یعنی ٹوپی پہنانے کے۔

(۶۵۴۳)......(۱) فی أ (بن)

ایمان کا بیالیسواں شعبہ

خرچے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا

باطل اور ناحق مال کھانے کی حرمت:

۶۵۴۴:......مکرر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱)......ولاتجعل یدک مغلولۃ الیٰ عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوماً محسوراً.

اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کی طرف باندھے ہوئے نہ رکھئے اور نہ کھول دیجئے پوری طرح کھول دینا کہ پھر تو بیٹھ جائے (خالی ہاتھ ہو کر) الزام دیا ہوا ہارا ہوا۔

(۲)......وات ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیراً ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین وکان الشیطن لربہ کفوراً.

قرابت دار کو اس کا حق دیجئے اور محتاج کو اور مسافر کو اور مت اڑا مال کو بیجا بے شک مال کو بیجا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے جن کا نام اللہ نے عبادالرحمٰن رکھا ہے۔

(۳)......والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قوماً.

اللہ کے بندے (عبادالرحمٰن) وہ ہیں جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو وہ فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ ہی تنگی کرتے ہیں (کنجوسی) بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال اور میانہ روی سے چلتے ہیں۔

یہ تمام آیات اقتصاد اور میانہ روی کا درس دے رہی ہیں، اور اسراف وفضول خرچی سے منع کر رہی ہیں۔ یہ بالکل اسی طرح فضول خرچی سے ممانعت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے سے اسراف کرنے یعنی ضرورت سے زیادہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری ہے:

(۴)...... کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لایحب المسرفین.

کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

تشریح:

جب اسراف اکل وشرب میں ممنوع ہے (یعنی کھانے پینے میں زیادتی منع ہے) تو واجب ہے کہ انفاق اور خرچ کرنے میں بھی اسراف کرنا بے جا اور ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا ممنوع ہوگا، اس لئے کہ زیادہ کھانے پینے کے لئے زیادہ سامان خورد ونوش ضروری ہوگا اور اس کے لئے زیادہ مال خرچ کرنا لازمی ہوگا لہٰذا یہ ساری باتیں ممنوع ہوں گی کیونکہ صرف ہو رہا ہے ممنوع میں لہٰذا وہ بھی ممنوع ہے۔

کھانے پینے میں اسراف کی حد:

کھانے پینے میں اسراف کی حد یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق پیٹ بھر کھانے سے تجاوز کر کے اتنا کھائے جس سے بدن بوجھل اور بھاری ہو جائے جس کی وجہ سے ادائے واجبات اور فرائض ممکن نہ رہے۔ اور حق بھی پورا نہ ہو سکے سوائے بدن پر لادنے کے۔ اسراف اور ضرورت سے زیادہ بے جا خرچ کرنا صرف یہی نہیں جو ہم ذکر کر چکے ہیں کھانے پینے کے طور سے بلکہ اسراف مکان بنانے میں بھی ہوتا ہے لباس پہننے کا بھی

(۶۵۴۴)......مکرر. (۱) فی ب (لایکون)　　(۲)......فی ب (یقع)

ہوتا ہے سواری میں بھی ہوتا ہے خادموں اور نوکروں میں بھی ہوتا ہے جیسے اکل وشرب میں اسراف ہوتا ہے (رہائش اور مکان پر زیادہ خرچ کرنا اسراف ہوگا۔لباس پر زیادہ خرچ کرنا اسراف ہوگا۔سواری پر زیادہ خرچ اسراف ہوگا جیسے کم قیمت کا سواری کا جانور کم قیمت گاڑی سے کام چل سکتا ہے اور بہت زیادہ مہنگی کاریں جس پر لاکھوں خرچ ہوتے ہیں یہ سب اسراف ہوگا۔

بہر حال جو چیز باقی رہے۔اور جس کی مالیت بڑھتی رہے وہ اسراف نہیں ہے جیسے اونٹ اور دیگر مالی مویشی جو افزائش نسل کے لئے ہوں (یہ اسراف نہیں ہوگا) اسی طرح اس دور میں اسی مقصد کے لئے زمین جائداد مکان پلاٹ گاڑیاں جو اسی مقصد کے لئے یعنی تجارتی مقصد کے لئے ہوں۔محض ریاکاری دیکھاوے اور تکبر کے لئے نہ ہوں ورنہ حرام ہوگا۔(ایسی چیزیں بنانا ناجائز و اسراف نہیں ہوگا۔) مترجم۔

کیونکہ چیزیں مہنگی ہوتی رہتی ہیں بڑھتی ہیں اور زیادہ ہوتی ہیں لہٰذا ان چیزوں میں جو خرچ کیا تھا اس سے کئی گنا زیادہ اضافہ ہوتا ہے (یعنی اس میں تضیع مال نہیں ہے بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔)

اور فرمایا کہ۔اس میں سے جو مجموعی طور پر اسراف اور فضول خرچی میں داخل ہے یہ ہے کہ نہ پرواہ کرے،ایک آدمی خریدے، بیچے دھوکہ کے ساتھ جیسے کوئی دوسرا اس کے ساتھ دھوکہ کرے تو یہ بھی بوگس مال بیچ دے اور اضافے کے ساتھ خرید کرے زیادہ۔

شیخ نیاس میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ابن عباس کی حکایت بیان کی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل.

تم لوگ اس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

فرمایا کہ کوئی آدمی مثلاً سامان خریدے پھر اس کو واپس کردے اور مال کے ساتھ دراہم بھی واپس کردے (یہ بھی اسراف ہے) فرمایا کہ یہ سب ممنوع ہے۔یہ مذکورہ صورت وہی حجر اور رکاوٹ کا سبب یا ممانعت کا ہے۔اور لھو ولعب میں اور شہوات ولذات میں جو کہ حرام امور ہیں خرچ کرنا اسراف میں سے ہے جو موجب ممانعت کے لئے اور وقف سے یعنی اللہ کی راہ میں وقف کرنے سے مانع ہوگا (اس لئے ممنوع ہوگا۔)

بہر حال جب کھانا اپنی ضرورت سے زیادہ خرید کرے یا کپڑے ضرورت سے زیادہ خریدے یا نوکر چاکر ضرورت سے زیادہ یہ چیزیں اگرچہ اسراف میں اور زیادتی میں ہیں لیکن ایسا اسراف نہیں جو موجب حجر و رکاوٹ ہو۔اس لئے کہ ایک ملکیت کے ساتھ دوسری ملکیت تبدیل کرتا ہے جو اس کے ہم پلہ ہے یا ہم قیمت ہے۔یہاں اسراف اس سے نفع اندوز ہونے میں ہوگا جس چیز کا مالک ہوا ہے۔

۶۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو محمد بن عبید اللہ ثقفی نے ان کو وراد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کی طرف لکھا۔اور دعویٰ کیا کہ اس نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو حرام کیا ہے۔ماؤں کی نافرمانی کرنا اور بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا، سائل کو منع کردینا مگر لینے کے لئے تیار رہنا اور منع کردیا تینوں سے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق نے محمد بن سوقہ سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد فزاری نے ان کو ابن سوقہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالملک بن سعید بن جبیر نے یہ کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مال کے ضائع کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا (ضائع کرنے والا وہ ہے) وہ آدمی ہے اللہ جس کو رزق دے وہ اس کو حرام میں خرچ کردے جس کو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے۔یہ اجمالی طور پر اضاعت مال ہے اور اس کے تحت داخل ہے وہ کچھ جو کچھ ہم نے

پہلے ذکر کر دیا ہے۔

۶۵۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو مسعودی نے یہ کہ سلمہ بن کھیل نے ان کو ابوالعبید بن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا یہ تبذیر و اسراف کیا چیز ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مال کو اس کے حق کے علاوہ یعنی غیر حق میں خرچ کرنا۔

۶۵۴۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضر وں نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو حسین نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے اس قول باری کے بارے میں۔

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین.

بے شک اسراف فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مال کو ناحق خرچ کرتے ہیں (یعنی جہاں حق ہے وہاں نہیں کرتے اور جہاں حق نہیں ہے وہاں کرتے ہیں۔)

۶۵۴۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ اسراف اور فضول خرچی کے بغیر خرچ کیا اپنے گھر والوں پر اور اپنی ذات پر اور جو صدقہ کیا وہ تمہارا ہے اور جو تم نے خرچ کیا دکھاوے کے لئے یا شہرت کے لئے وہ شیطان کا حصہ ہے۔

۶۵۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن قیس نے منہال سے یعنی ابن عمرو نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

ماانفقتم من شیء فهو یخلفه وهو خیر الرازقین.

جو بھی چیز تم خرچ کرو وہ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

فرمایا اس سے مراد ہے جو تم خرچ کرو بغیر اسراف کے اور بغیر کنجوسی کے۔

اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن زکریا نے عمرو بن قیس ملائی سے اس نے بھی اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچایا ہے۔

۶۵۵۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن مہران دینوری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے۔ پس اس نے اسی مذکورہ مسئلہ کو ذکر کیا ہے مگر صرف غیر اسراف کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسروں نے اسماعیل سے روایت کی بغیر اسراف کے اور کنجوسی کے۔

۶۵۵۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد نے ان کو حسن بن علویہ نے ان کو اسماعیل بن عیسیٰ نے ان کو اسماعیل نے اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد بن عبید نے ان کو مسعر نے ان کو زیادہ مولیٰ معصب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ آدمی جو کچھ اسراف اور کنجوسی کے بغیر اپنے گھر والوں پر خرچ کرے وہ خرچ کرنا اللہ کی راہ میں ہے۔

۶۵۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اشعث بن سوار نے ان کو حسن نے میں نے اس سے سنا وہ فرماتے تھے کہ:

ولا تجعل یدک مغلولة الیٰ عنقک ولا تبسطها کل البسط.

اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کے ساتھ باندھ کر نہ رکھ۔ اور نہ کھول دے اس کو بالکل کھول دینا۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ اللہ نے اسراف سے اور بخل کرنے سے منع کیا ہے۔

۶۵۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوعمیس نے ان کو زیادہ مولیٰ مصعب نے ان کو حسن نے انہوں نے فرمایا کہ اصحاب رسول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم جو کچھ اپنے اہل وعیال پر خرچ کریں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ تم اپنے گھر والوں پر بغیر اسراف کے اور کنجوسی کے خرچ کرو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے جیسا ہے۔

معیشت میں اعتدال ومیانہ روی:

۶۵۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عمرو بن نضر نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو قابوس بن ابوضبیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا نیک ہدایت۔ اچھی شہرت اعتدال اور میانہ روی نبوت کی پچیس اجزاء میں سے ایک چیز ہیں۔

۶۵۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم سلمان رکسی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذران اور معیشت میں نرمی کرنا بعض تجارت سے بہتر ہے۔ (مراد ہے اخراجات کو کنٹرول کر کے آسان زندگی گذارنا۔)

۶۵۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن بجیر نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابوطوالہ نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھرانے کے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نرمی اور شفقت چاہتے ہیں ان کو نفع دیتے ہیں اور جن کو اس چیز سے محروم کرتے ہیں ان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

۶۵۵۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر حسن بن علی بن سلمہ ہمدانی نے ہمدان میں ان کو ابوعلی حسن بن محمد بن عباس نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں رزق دیئے جاتے کوئی گھر والے رفق اور نرمی کرنے کا مگر ان کو نفع دیتا ہے۔ اور نہیں ہٹاتا ان لوگوں سے رفق اور نرمی کو مگر نقصان دیتا ہے ان کو (اس سے مراد اقتصاد اور میانہ روی ہے اور معاملات میں آسان روش اپنانا۔)

۶۵۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو اور محمد بن جعفر زاہد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو بشر بن حکیم نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی اہل بیت کے لئے رفق وآسانی حصے میں نہیں آتی مگر ان کو فائدہ دیتی ہے اور جو لوگ نرمی اور سہل روی سے منہ پھیرتے ہیں ان کو نقصان دیتی ہے۔

۶۵۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو حفص بن میسرہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں معاش کی میانہ روی اور آسان روی داخل کر دیتے ہیں۔ ہیثم بن خارجہ نے اس کا متابع بیان کیا ہے حفص سے اور اسی طرح مروی ہے علی بن مسہر سے اس نے ہشام سے۔

(۶۵۵۴)......(۱) فی ب (أبو عیسی)   (۶۵۵۶)......(۱) فی ب (البو کش)

۶۵۶۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود بن محمد حلبی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ خیر چاہتے ہیں تو ان کی معاش اور گذران میں آسانی پیدا کر دیتے ہیں اور جب برائی چاہتے ہیں یا یوں فرمایا کہ اس کے علاوہ کچھ چاہتے ہیں تو ان کی معاش میں جھوٹ اور فاصلہ پیدا کر دیتے ہیں۔(یا بے جا خرچ کی عادت ڈال دیتے ہیں۔)

۶۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابو منصور بن احمد بن علاء دامغانی نے اور ابوالحسن علی بن عبیداللہ بیہقی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن عبید نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو حجاج رعینی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوعلی سقا حافظ اسفرائنی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعبداللہ بن موسیٰ بن نعمان نے مصر میں اور ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو حجاج بن سلیمان رعینی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن لہیعہ سے وہ ایک بات کہی تھی کہ میں نے بڑی بوڑھیوں سے سنی تھی وہ کہتی تھی۔معیشت کے بارے میں کہ معیشت بعض تجارت سے بہتر ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ابن منکدر نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ معیشت میں نرمی اور آسانی کرنا بعض تجارت سے بہتر ہے اور ابن عبیدہ کی روایت میں ہے کہ میں اپنی بڑی بوڑھیوں سے سنتا رہتا تھا وہ کہتی تھیں۔اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

۶۵۶۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو قاسم بن لیث نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوالزاہریہ نے ان کو ابوشجرہ نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا یہ بات مرد کی عقلمندی اور سمجھداری میں سے ہے کہ وہ اپنی معیشت اور گذران کو درست کرے اور جو چیز آپ اپنی اصلاح اور درستی کے لئے طلب کریں یہ تیری طرف سے حب دنیا نہیں ہے۔

شیخ نے فرمایا: اس روایت میں سعید بن سنان کا تفرد ہے وہ اس کو روایت کرنے والا اکیلا ہے۔

۶۵۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے کہ ایک آدمی حضرت ابو درداء کی طرف آیا اور وہ دانے چن رہے تھے گرے ہوئے۔اور ان کو دیکھ کر ذرا شرما سے گئے اس نے کہا کوشش کیجئے اور ترقی کیجئے یہ بات آپ کی سمجھداری میں سے ہے تیرا کوشش اور تدبیر کرنا اپنی معیشت کو ترقی دینے کے لئے۔

۶۵۶۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو یحییٰ بن محمد بن ابوالصفراء نے ان کو ابوورہم بن سعید خواہی نے ان کو ابواسحاق نے ان کو بکر بن ابومریم نے ان کو ضمرہ بن حبیب نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی معیشت میں ترقی کرنا آپ کی سمجھداری ہے۔(بہتری کرنا مراد ہے)۔

۶۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسحق حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو خبر دی ابوالطفیل بن سخبرہ نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک سب سے بڑی برکت اس نکاح سے ہوتی ہے جس میں کم تکلف ہو۔(مشقت خرچ اور تکلف کم سے کم ہو۔)

۶۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر بن زبرقان نے ان کو زید بن حباب

(۶۵۶۳)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي في الكامل (۳/۱۱۹۷)

(۶۵۶۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/۴۷۲)

نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو میمون بن مہران نے انہوں نے فرمایا لوگوں کے ساتھ دوستی رکھنا آدھی عقل ہے۔اور بہتر طریقے سے سوال کرنا آدھی فقاہت اور سمجھداری ہے۔اور اپنی معیشت میں میانہ روی کرنا اور نرمی لانا نرمی آدمی کی مشقت اور دشواری کم کردیتا ہے۔

تحقق یہ روایت اسناد ضعیف کے ساتھ مسند ہے۔

۶۵۶۸:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مخیس بن تمیم نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی زندگی ہے یا آدھی گذران ہے اور لوگوں سے دوستی اور تعلق رکھنا آدھی عقل ہے۔اور حسن سوال نصف علم ہے۔

۶۵۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو حسن بن سہیل نے ان کو ابراہیم بن حجاج سامی نے ان کو مسکین بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اخراجات میں اقتصاد اور میانہ روی اختیار کی وہ تنگدست نہیں ہوا۔

اس کو روایت کیا ہے عفان بن مسلم نے ان کو مسکین نے اس نے یہ الفاظ اضافہ کیے ہیں،اس میں وہ زیادہ اسراف اور فضول خرچی پر باقی نہیں رہے گا۔

۶۵۷۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن احمد بن فراس نے ان کو جعفر بن محمد سوسی نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو خالد بن یزید عمری نے ان کو ابوورق نے ان کو ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اقتصاد و میانہ روی اپنانے والا تنگدست اور محتاج نہیں ہوتا۔

شیخ نے کہا اسی طرح کہا ہے خالد بن یزید عمری نے۔

۶۵۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حدیث بیان کی جعفر بن احمد بن عاصم دمشقی نے ان کو ہشام بن خالد ازرق نے ان کو خالد بن یزید بن ابومالک نے ان کو ابوروق نے ضحاک سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتدال اور میانہ روی اپنانے والا کبھی بھوکا اور تنگدست نہیں ہوتا۔

۶۵۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کو حلال کردیا ہے جب تک اسراف نہ ہو اور بخل و کنجوسی نہ ہو۔

۶۵۷۳:.....اور ہم نے روایت کی ہے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کھایئے اور پی جیئے اور پہنیئے اور اللہ کی راہ میں صدقہ کیجئے بغیر اسراف کے اور بغیر بخل کے۔

شیخ حلیمی فرماتے ہیں اخراجات میں میانہ روی کی بابت وہ نہی اور ممانعت بھی ہے جو اس بارے میں آئی ہے کہ دیواروں پر پردے لگائے

(۶۵۶۸).....(۱) فی (أ) محیس.

وفی الجرح والتعدیل (۳۴۲/۸)

مخیس وحفص مجهولان.

(۶۵۷۱).....أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۸۸۵/۳)

جائیں۔شیخ نے فرمایا:اور یہ تحقیق۔

۶۵۷۴:......ہم نے روایت کی ہے ثوری سے انہوں نے حکم بن جبیر سے اس نے علی بن حسین سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔

۶۵۷۵:......اور ہم نے روایت کیا ہے محمد بن کعب سے اس نے ابن عباس سے بطور موصول و مرسل روایت کے۔

گھر کی تزئین وآرائش:

۶۵۷۶:......اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے۔اس سے قبل اس حدیث میں جو روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے پردہ لے لیا تھا جس سے وہ دروازے پر پردہ ڈال دیتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے اور پردے کو لٹکے ہوئے دیکھا۔تو میں نے ان کے چہرے پر ناپسندی کے آثار محسوس کئے۔حتیٰ کہ آپ نے اس کو کھینچ کر پھینک دیا اس کو توڑ دیا یا پھاڑ دیا اور فرمایا۔

ان اللّٰہ لم یا مرنا ان نکسو الحجارۃ والطین.

سبحانہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پتھر اور گارے کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا ہے۔

۶۵۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں پہلے پہل جس نے بصرے میں اپنا گھر آراستہ اور مزین کیا تھا وہ خضیرا مجاشع بن مسعود سلمی کی بیوی تھی۔حضرت عمرؓ بن خطاب نے اس کے شوہر کو حکم نامہ لکھا کہ خضیراء نے اپنے گھر کی تزئین وآرائش کی ہے جیسے کعبہ کی تزئین وآرائش کی جاتی ہے۔میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب میرا یہ خط تمہیں ملے تو تم اٹھتے ہی اس کو توڑ دو۔مالک بن دینار کہتے ہیں کہ جب مجاشع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو اس کا رنگ رنگ ہو کر بکھر گیا اور اس نے ان لوگوں سے کہا جو اس کے گرد بیٹھے تھے تم لوگ میرے ساتھ اٹھو۔خود بھی اٹھا گھر میں گیا اس کی بیوی اس کے سامنے آئی تو اس کو کہا مجھ سے دور ہٹ جاؤ تم نے میرے پیروں تلے آگ جلادی ہے۔پھر لوگوں سے کہا کہ جس کے سامنے جو کچھ آئے اسے توڑ دو ہر شخص تم میں سے توڑے چنانچہ انہوں نے اس کو توڑ دیا۔(یعنی رنگ روغن اور تزین وآرائش کو ختم کر دیا۔)

۶۵۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اس نے حسن سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع پہنچی اہل بصرہ کی ایک عورت نے جسے خضیراء کہا جاتا تھا اپنے گھر کو اونچا بنایا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھا۔امابعد! مجھے اطلاع ملی ہے کہ خضیراء نے اپنے گھر کو مزین کیا ہے جب یہ میرا خط تیرے پاس پہنچے تو اس کو اتار دو اللہ اسے اتارے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اپنی جماعت کے ساتھ پہنچے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کونوں میں کھڑے ہو گئے اور حکم دیا تم میں سے جو جہاں کھڑا ہے بس وہیں سے آرائش کو اتارنا شروع کر دے اللہ تم پر رحم کرے۔کہتے ہیں کہ انہوں نے توڑا اس کے بعد نکل آئے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ دونوں روایتوں میں تطبیق کا احتمال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کو اور ابوالحسن کو دونوں کو اکٹھے خط لکھا ہو۔

۶۵۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی نے خبر دی کہ صفیہ زوجہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کو پردوں سے ڈھانک دیا ہے جو عبداللہ ابن عمر نے ان کو ہدیہ کئے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ارادے سے ان کے گھر میں چلے گئے کہ جا کر ان کو اتار پھینکیں گے، گھر والوں کو پتہ چل گیا تو انہوں نے ان کو اتار لیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ نے کوئی چیز نہ پائی لہٰذا فرمانے لگے کہ کیا حال ہے

لوگوں کا ہمارے پاس جھوٹی باتیں کرتے ہیں۔

شیخ نے فرمایا کہ گویا کہ انہوں نے اس کو اسراف کی وجہ سے ناپسند کیا ہوگا۔

۶۵۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ اور خالد بن صفوان بن عبداللہ نے دونوں نے کہا کہ صفوان بن امیہ نے شادی کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گھر پر دعوت کی اور انہوں نے نقش دار چمڑے کے پردے ڈالے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم لوگ ان کی جگہ ٹاٹ لٹکا دیتے تو وہ اس سے زیادہ غبار وغیرہ کو برداشت کرتے۔

۶۵۸۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے جس کا اس نے نام لیا تھا یہ کہ محمد بن عباد بن جعفر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی گئی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا دیکھا) تو بظاہر چمک رہا تھا اور نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ آپ دروازے پر ہی رک گئے اس کے بعد فرمانے لگے کہ سبز سرخ اسی طرح اور بھی کچھ رنگ گنوائے اس کے بعد فرمایا کہ کاش کہ ایک رنگ ہوتا اس کے بعد آپ واپس لوٹ گئے اور اس گھر میں داخل نہیں ہوئے۔

اور یہ روایت منقطع ہے۔

۶۵۸۲:......اور ہم نے روایت کی ہے سلمان فارسی سے کہ انہوں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی جب گھر میں اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ گھر میں پردے لگے ہوئے ہیں انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ گھر بیمار تو نہیں ہے۔ یا کعبہ بنو کندہ میں آ گیا ہے میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا جب تک ہر ہر پردہ اتار نہ دیا جائے ہاں صرف ایک پردہ دروازے پر رہنے دیا جائے۔

اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک ولیمہ پر بلائے گئے انہوں نے دیوار پر پردے دیکھے تو فرمایا کہ تم لوگوں نے دیواروں کو بھی پردہ کرا دیا ہے بس وہیں سے واپس لوٹ گئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ احتمال ہے کہ نہی جو ہے وہ دیواروں کے ظاہر کو چھپانے سے اندر کا اندر ہو جو رہنے کی جگہ ہے۔ اور نہی کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ ایک چیز سے جو کعبے کے ساتھ مختص ہے صرف اسی کی تعظیم کے لئے لہٰذا غیر کعبہ کو اس کے ساتھ مشابہ نہ کیا جائے۔

اور احتمال ہے کہ یہ اسراف کی وجہ سے ہو کیونکہ یہ آرائش کے لئے ہیں ضرورت کے لئے نہیں ہیں۔

ضرورت سے زائد بستر:

۶۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو طاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابو ہانی خولانی نے ان کو ابو عبدالرحمٰن حبلی نے ان کو جابر بن عبداللہ انصاری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بستر آدمی کے لئے دوسرا اس کی بیوی کے لئے اور تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا ہوگا تو وہ شیطان کے لئے۔ یعنی تین ہی کافی ہیں چوتھے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حدیث بن وہب سے اس نے ابو ہانی سے۔

۶۵۸۴:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد بن دعلج نے ان کو محمد بن علی بن شعیب نے ان کو احمد بن دورقی نے ان کو زید بن حباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ حبیب بن ثابت نے کہا میں نے کسی سے قرض نہیں مانگا مجھے یہ

(۶۵۸۰)......(۱) فی ب (صفو بن امیہ) (۶۵۸۱)......(۱) فی ب (الوانی)

زیادہ محبوب ہے کہ میں اپنے نفس سے ادھار کرلوں۔ میں نے پوچھا کہ تم اپنے نفس سے کیسے ادھار کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جب میرا نفس مجھ سے کوئی شے طلب کرتا ہے تو میں اس سے کہتا ہوں کہ مجھے مہلت دے دے اس وقت تک جب اللہ اس کو دلوا دے فلاں فلاں جگہ سے۔

اسراف وفضول خرچی:

۶۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو احمد بن محمد بن عمر مقری نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی ابودجانہ معافری پر وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ حسن تدبیر بقدر کفایت روزی کے ساتھ ہے رک جا کثیر سے اسراف کے ساتھ۔

۶۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حسن بن مقسم نے ان کو ثعلبہ نے ان کو عبداللہ بن شبیب نے کہتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ حسن تدبیر پاکدامنی کے ساتھ بہتر ہے غنیٰ مع الاسراف کے ساتھ سے۔ یا۔ حسن تدبیر کے ساتھ حرام سے رک جانا غنی ہونے سے بہتر ہے۔ اچھا ہے جس میں اسراف اور فضول خرچی ہو۔

۶۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد بن محبوب نے ان کو عبدالمجید بن ابراہیم نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ وہ ایسے تھے کہ جب وہ دیکھتے کہ کوئی بکری ذبح ہوئی ہے۔ یا وہ خود ذبح کرتے تو اس کی کھال لے کر اس کا ایک تھیلہ بنالیتے تھے اور اس کے بال لے کر اس کی رسی بنالیتے تھے اور اس کا گوشت لے کر سوکھا لیتے تھے۔ اس کی کھال کے ساتھ فائدہ اٹھاتے اور اسی کو اس طرح استعمال کرتے کہ دیکھتے کسی ایسے آدمی کو جس کے پاس گھوڑا ہوتا اگر اس کی رسی ٹوٹ گئی ہے تو اس کو دے دیتے۔ اور گوشت کو کئی دن تک کھاتے ان سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو وہ کہتے کہ اگر میں اللہ کی محبت کے ساتھ ان ایام میں مستغنیٰ ہوجاؤں تو یہ بات مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اسی چیز کا محتاج ہوجاؤں جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۶۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو گمان کرتا ہوں نافع سے مدینے میں ایک آدمی کی جیب کٹ گئی تھی اس سے کہا گیا ان کو کسی نے کہا تم حکم بن خرام کے پاس ضرور جاؤ وہ ان کے پاس گئے وہ مسجد میں بیٹھے تھے ان کے سامنے انہوں نے اپنی ضرورت ذکر کی وہ اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیئے اور اس کو اپنے گھر لے آئے گھر میں پڑے ہوئے ردی سامان میں دیکھا ایک چادر کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا یا راوی نے کہا کہ خرقہ پڑا تھا اسے اٹھالیا اور اس کو جھاڑ کر صاف کر کے اس سائل کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ اس آدمی نے دل میں سوچا لگتا ہے کہ ان کے پاس اس سے بہتر کوئی شئی نہیں ہے یا ان کے پاس کوئی خیر اور مال نہیں ہے۔ جب وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوا تو اچانک دیکھا کہ اس کے لڑکے اونٹ کے اوپر پر زین درست کر رہے تھے اس نے یہ ان کی طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اس کام میں جو تم کر رہے ہو اس کے بعد کہا کہ اس کو سواری کے پلان کے پچھلے حصے میں لگادو۔

۶۵۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوزکریا عنبری سے وہ کہتے تھے جس شخص کی ہمت اس کے مال کے سوا ہو اس کا پیر اس کی رکاب میں مضبوط ہوتا ہے اور جس کی ہمت اس کے مال سے اوپر ہو اس کا پیر اس کی رکاب سے پھسل جاتا ہے۔

(۶۵۸۴)......(۱) سقط من (أ)　　(۲)...... سقط من (ب)　　(۳)...... سقط من (أ)

(۶۵۸۵)......(۱) سقط من ب　　(۶۵۸۸)......(۱) في ب (قال)　　(۲)...... في أ (نفسها)

۶۵۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس دوری نے ان کو عمرو بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے گھروں میں زیادہ اثاثہ اور سامان کھلا اچھا نہیں لگتا تھا بلکہ یہ اچھا لگتا تھا جو اپنے خاندان پر کھلا خرچ کرتے تھے (یعنی گھریلو سامان کی بجائے بچوں پر خرچ کرنا زیادہ اچھا لگتا تھا۔)

نفس پر تنگی و فراخی:

۶۵۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن کذال نے ان کو ابراہیم بن بشر نے ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجمرہ سے انہوں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک مؤمن اللہ تعالیٰ سے لیتا ہے اچھی مہمانی جب اللہ تعالیٰ اس پر فراخی کرتا ہے وہ بھی اپنے نفس پر فراخی کرتا ہے جب وہ اس پر روک دیتا ہے یہ بھی رک جاتا ہے۔

شیخ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔ یہ مروی ہے حسن بصری کے قول سے۔

۶۵۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو عثمان بن محمد بن موسیٰ مقدسی نے ان کو خلید بن دعلج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے تھے کہ مؤمن اللہ تعالیٰ سے اچھی مہمانی لیتا ہے جب وہ اس کے اوپر وسعت کرتا ہے یہ بھی فراخی سے خرچ کرتا ہے اور وہ جب اس پر تنگی کرتا ہے یہ بھی تنگی سے خرچ کرتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر معاملے میں اقتصاد اور میانہ روی افضل ہے اور احسن ہے اس میں حد سے تجاوز کرنے سے۔ یہاں تک کہ محبت اور عداوت میں بھی۔

بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اور بعض لوگوں نے اس کو رسول اللہ تک مرفوع کیا ہے۔

دوستی و دشمنی میں اعتدال:

۶۵۹۳:......پس انہوں نے ذکر کیا وہ جو ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوبدر نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوالبختری نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ فرماتے تھے:

اپنے دوست کے ساتھ کم دوستی کر ممکن ہے کہ وہ کسی دن تیرا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن کے ساتھ کم دشمنی کر ممکن ہے کہ وہ کسی دن تیرا دوست بن جائے۔ (الغرض دوستی اور دشمنی میں بھی اعتدال ہونا چاہیئے۔

۶۵۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے یہ کہ اصفہانی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ہبیرہ نے ان کو علی نے کہ وہ فرماتے تھے اس کے بعد راوی نے مذکور کی مثل ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن سکن نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی نے کہ وہ کہتے تھے۔ پھر راوی نے مذکور کی مثل ذکر کیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے سوید بن عمرو نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ نبی کریم صلی

۶۵۹۶:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن ابوعمرو نے ان کو مطر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے ان کو ابو کریب نے ان کو سوید بن عمر نے ان کو حماد بن سلمہ نے اس نے اسی مذکورہ قول کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ کہ میں نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے لیکن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا تھا۔ اور اس کو روایت کیا ہے حسن بن ابوجعفر نے ایوب سے اس نے حمید سے اس نے حضرت علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۵۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس عنزی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے اس نے اس قول کو مرفوع ذکر کیا ہے اور یوں کہا کہ۔ **عساہ یکون** ۔ اور اس کو ہارون بن ابراہیم اہوازی نے ابن سیرین سے اس نے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے اس نے علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کئی دیگر وجوہ سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہیں اور سب سے جو محفوظ وجہ ہے وہ موقوف کی ہے۔ (خلاصہ یہ کہ یہ قول علی ہے قول رسول نہیں)۔

۶۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اسلم! تیری محبت باتکلف نہیں ہونی چاہئے اور تیری دشمنی تلف وضیاع نہیں ہونی چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ کیسے ہوگا؟

فرمایا کہ جب تو محبت کرے تو اسی طرح تکلف نہ کر جیسے بچہ کسی شئی کے ساتھ تکلف اور زبردستی کرتا ہے جس چیز کو چاہتا ہے۔ اور جب تم کسی سے دشمنی کرو تو ایسی دشمنی مت کرو کہ تم یہ چاہو کہ تمہارا دشمن مر جائے اور مٹ جائے۔

۶۵۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابواسماعیل نے ان کو احمد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے جس نے حسن سے سنا تھا وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری فرماتے تھے۔ تم لوگ محبت کرو تو ہلکی پھلکی کرو اور دشمنی کرو تو وہ بھی پھلکی کرو بے شک بہت سی اقوام نے محبت میں زیادتی کی تھی یہ وہ لوگ تھے جو محبت میں ہلاک ہوگئے (محبت میں ڈوب مرے) اور بہت سی اقوام نے دشمنی کرنے میں حد سے تجاوز کیا سو وہ بھی ہلاک ہوگئے (یعنی وہ دشمنی میں ڈوب مرے) تم محبت کرنے میں اور دشمنی کرنے میں حد سے نہ بڑھنا۔

۶۶۰۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن احمد بن موسیٰ قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحییٰ صولی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس سے وہ کہتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ تم جب حاسد سے کوئی لفظ سنو تو یوں ہو جاؤ جیسے تم وہاں موجود ہی نہیں ہو۔ اور کسی نیکی کے کرنے سے بے رغبتی نہ کر اس لئے کہ زمانہ بڑا گردش باز ہے۔ اور جب تو محبت کرے تو اپنی محبت کرنے میں حد سے تجاوز نہ کر اور جب تو دشمنی کرے تو اپنی دشمنی میں حد سے نہ بڑھ۔

۶۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد بن دعلج سے احمد جرمی سے اس کو ابومسلم کجی نے۔ ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے انہوں نے کہا کہ **خیر الامور اوساطھا** بہترین معاملات درمیانے ہوتے ہیں۔

۶۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوحمزہ انصاری نے بغداد میں ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو مسعودی نے ان کو قاسم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم لوگوں کی تعریف کرنے میں جلدی نہ کرو اور نہ ان کی برائی کرنے کے میں شاید آج جو چیز تمہیں اچھی لگتی ہے کل کو بری لگے تم کو اور جو آج بری لگتی ہے کل تمہیں اچھی لگے۔ بیشک لوگ باہر نکلیں گے بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بڑا مہربان ہوگا جس دن اس کو ملے گا ایک ماں سے جو کہ سائے میں زمین پر اپنے بچے کے لئے سونے کی جگہ بناتی ہے اور اس پر ہاتھ پھیرتی ہے اس

(۶۵۹۶)......(۱) فی ب (بن) (۶۵۹۷)......(۱) فی (أ) المقری

لئے کہ اگر کوئی گرم چیز ہے تو اسی کو لگے اور اگر کوئی کانٹا ہے تو اسی کو لگے۔

۶۶۰۲:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان آدمی نے بغداد میں ان کو ابوزید وزاع نے ان کو بلال بن محبر نے ان کو ابوالمصیر یربوعی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے کہا، مثل بیان کرتے ہیں بعض اشعار کے ساتھ۔

حلم وحوصلے کی کان بن جا اور ایذا رسانی سے درگذر کر، جو کچھ تمہیں سنایا جاتا ہے تم اس کو دیکھ لوگے جب تم محبت کرو تو درمیانی محبت کرو۔ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کب تمہارا دل محبت سے خالی ہو جائے اور تم جب دشمنی کرو تو (تکلیف دینے سے دور رہو) بے شک تمہیں نہیں معلوم کہ دوستی کب واپس لوٹ آئے (یعنی دوبارہ دوستی ہو جائے۔)

ایمان کا تینتالیسواں شعبہ

کینہ اور حسد ترک کرنا

کینہ پروری، حسد اور بدخواہی، ترک کرنے کی ترغیب دینا:

فرماتے ہیں:

(۱)......اپنے مسلمان بھائی کی نعمت کو دیکھ کر دکھی اور ناخوش ہونا حسد ہے اور اس سے اس کی نعمت کے مٹ جانے کی آرزو یا خواہش دل میں لانا اور کبھی یہ خواہش بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ ہو بلکہ میرے پاس ہو۔

(۲)......دل میں برائی چھپا کر رکھنا اور اس کے ساتھ برائی عملی طور پر کرنے کا ارادہ کرنا، باوجود اس کے کہ اس کی طرف سے۔ جس کے خلاف یہ بغض اور کھوٹ اور کینہ دل میں چھپایا جا رہا ہے، ایسا کرنے والے پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ ہو، یہ کینہ پروری ہے۔

یہ دونوں خطرناک روحانی بیماریاں ہیں، اور انتہائی خطرناک جراثیم ہیں جو مخفی رہتے ہیں دلوں میں۔ ان سے کوئی انسان خواہ نیک ہو یا بد بچ نہیں سکتا کسی میں کم کسی میں زیادہ، نوعیت مختلف ہو سکتی ہے مگر ہوتے ضرور ہیں۔

اور یہ بنی نوع انسان کے انتہائی خطرناک جذبات ہیں، میرے طویل تجربات اور بے شمار مشاہدات، اور طویل عرصے تک گہری سوچ یہ سب گواہ ہیں کہ انسانی دنیا میں جتنے گناہ ہوتے ہیں، جتنے جرائم ہوتے ہیں۔ جتنی رقابتیں اور عداوتیں ہوتی ہیں۔ جتنے فسادات ونقصانات ہوتے ہیں سب کے پیچھے یہی خبیث جذبات کارفرما ہوتے ہیں۔ میں تمام اصحاب علم کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ اس پہلو سے گہری غور اور فکر فرمائیں تو ان خطرناک اور مہلک امراض کی تباہ کاریاں سامنے آتی جائیں گی۔ اور اس سے لوگوں کو آگاہ فرمائیں اور اس سے لوگوں کا تزکیہ فرمائیں اسلام کے پاکیزہ روحانی نظام میں دلوں کو ان سے پاک کرنے پر بڑی شد ومد کے ساتھ زور دیا گیا ہے اور مختلف طریقوں سے سمجھایا گیا ہے اور ان سے خبردار کیا گیا ہے۔ (از مترجم) اس لئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم فرمایا ہے کہ وہ حاسد کے شر سے اللہ کی پناہ میں آ جائیں پناہ مانگ کر، ارشاد ہوا **و من شر حاسد اذا حسد**. کہ میں حاسد کے شر سے صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے پر اتر آئے۔

یہودیوں کا حسد:

یہودی جو مسلمانوں کے ساتھ اور ان کے نبی کے ساتھ حسد کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی مذمت فرمائی ہے۔

ام یحسدون الناس علیٰ ما اٰتاھم اللہ من فضلہ.

کیا وہ اس بات پر اور اس نعمت پر لوگوں کے ساتھ حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو جو فضل عطا کیا ہے۔

حسد مذموم ہے اور حاسد رشک نہیں کرتا، اس لئے کہ حاسد وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے لئے خیر اور بھلائی کو پسند نہیں کرتا اور خیر کے یعنی بھلائی کے اس سے زوال کی آرزو اور خواہش کرتا ہے۔

اور غابط یعنی رشک اور غبطہ کرنے والا وہ ہوتا ہے جو یہ آرزو کرتا ہے کہ خیر اور بھلائی یا مال اس کے لئے بھی ایسے ہو جیسے دوسرے کے پاس ہے۔

حاسد کبھی اللہ کی عطا پر ناخوش ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔

اور حسد کرنے والا اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہونے والے اللہ کے احسان کو برائی شمار کرتا ہے اور ہر اس کی طرف سے جہالت ہوتی ہے

اس لئے کہ اللہ کا وہ احسان جو حسد کرنے والے کے ایک مسلمان بھائی پر واقع ہوا ہوتا ہے وہ احسان اس کو کچھ بھی کوئی نقصان نہیں دیتا ہے بے شک اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہت زیادہ ہے وسیع ہے۔

اور کبھی حاسد اللہ کی تقدیر پر اور اس کے اس فیصلہ پر جس کے تحت اس کے محسود کو نعمت عطا ہوئی ہے سخت ناراض ہوتا ہے اور ناخوش ہوتا ہے۔ اور یہ بات اس کو کفر کے قریب کر دیتی ہے۔ (عین ممکن ہے کہ وہ حسد کی آگ سے جل کر زبان سے اللہ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہہ کر کافر ہو جائے۔ مترجم)

اور وہ روایت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حسد نہیں جائز مگر دو چیزوں میں ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے علم دیا ہے اور وہ وہ علم لوگوں کو سکھاتا ہے۔ اور وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہے وہ اس کو رات دن اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ اس حدیث سے تو بعض صورتوں میں حسد کرنا جائز معلوم ہوتا ہے۔ تو شیخ اس سے جواب دیتے ہیں۔ (مترجم)

کہ اس میں یہ احتمال ہے کہ یہاں حسد سے مراد معروف حسد نہ ہو جو کہ ناجائز ہے بلکہ اس سے مراد غبطہ ہو یعنی رشک کرنا، اسی کو حسد کا نام دے دیا یعنی حسد کے الفاظ سے تعبیر کر دیا اس لئے اس سے صورۃ حسد ظاہر ہوتا ہے اگر چہ اس کے ساتھ ہوتا نہیں ہے۔

حدیث میں حسد کرنے کی ممانعت:

۶۶۰۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو وہب بن جریر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

لا تحاسدوا و لا تباغضوا و لاتقاطعوا و کونوا عباداللّٰہ اخواناً.

آپس میں حسد نہ کیا کرو۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں نصر بن علی سے اس نے وہب بن جریر سے۔

۶۶۰۴:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو مغیث بن کی اوزاعی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب لوگوں سے بہتر کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: قلب مخموم والا اور لسان صادق والا۔ ہم نے کہا کہ سچی زبان والا تو ہم سمجھ گئے مخموم دل والا کون ہے؟ آپ نے جواب دیا وہ متقی پرہیز گار صاف ستھرا دل جس میں کوئی گناہ نہ ہو اور حسد نہ ہو۔ ہم نے کہا کہ اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جو دنیا سے عداوت رکھے اور آخرت سے محبت کرے۔

لوگوں نے پوچھا کہ ہمارے اندر ایسا تو ہم کوئی آدمی نہیں جانتے مگر رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بعد پھر کون ہے؟ فرمایا کہ وہ مؤمن جس کے اخلاق اچھے ہوں، صحابہ نے کہا بہر حال ایسا آدمی تو وہ ہمارے اندر موجود ہیں۔

حسد و کینہ نہ کرنا دخول جنت کا سبب، ایک واقعہ:

۶۶۰۵:.....ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا۔ ابھی تمہارے سامنے اسی راستے سے ایک آدمی آئے گا جو کہ اہل جنت میں سے ہے۔ کہتے ہیں ایک

آدمی انصار میں سے نمودار ہوا وضو کی وجہ اس کی داڑھی سے پانی ٹپک رہا تھا اور اس نے بائیں ہاتھ میں جوتے اٹھا رکھے تھے۔اس نے السلام علیکم کہا۔ جب صبح ہوئی تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی بات کہی لہٰذا پھر اسی راستے سے ایک آدمی پہلے والی کی صورت میں نمودار ہوا۔ جب تیسرا دن ہوا تو آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن پہلے جیسی بات فرمائی اور اس دن بھی ایک آدمی پہلے والے کی حالت کے مطابق ظاہر ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اس آدمی کے پیچھے چلے گئے اور اس سے جا کر کہا کہ میرے والد سے میری ناراضگی ہوگئی ہے لہٰذا میں نے قسم کھالی ہے کہ میں تین دن گھر میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا میں سمجھتا ہوں کہ آپ تین دن تک مجھے اپنے پاس رہنے کی جگہ دے دیں گے تین دن پورے کر کے میں ہٹ جاؤں گا آپ مجھے اجازت دیں گے؟ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے رہ لیجئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص حدیث بیان کرتے تھے کہ وہ تین دن اس شخص کے گھر میں رات گذرتے رہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ رات کو کچھ بھی قیام کرتے ہوں، جس وقت رات کچھ گذر گئی اور اپنے بستر پر پہلو بدلتے تو اللہ کو یاد کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ نماز فجر کے لئے اٹھتے تھے، علاوہ ازیں جب رات میں جاگ جاتے تو نہیں کہتے تھے مگر خیر کی بات وہ کہتے ہیں کہ جب تین راتیں گذر گئیں تو قریب تھا میں نے کہا کہ میں اس کے عمل کو حقیر سمجھ لیتا۔ میں نے پوچھا اور اس کو بتایا کہ اے اللہ کی بندے میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضگی نہیں تھی اور نہ ہی انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ سنا تھا کہ اس وقت تم لوگوں کے سامنے اہل جنت کا ایک آدمی سامنے آئے گا لہٰذا آپ ہی سامنے آئے تھے تینوں دن آپ ہی سامنے آتے رہے۔ لہٰذا میرے دل میں خیال آیا کہ میں تیرے پاس ٹھکانہ لوں اور اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ آپ کا عمل کیا ہے؟ مگر یہاں آ کر میں نے نہیں دیکھا کہ آپ زیادہ عمل کرتے ہوں۔ جب میں واپس لوٹنے لگا تو انہوں نے مجھے بلایا اور بتایا کہ میرا کوئی الگ عمل نہیں جیسے آپ نے دیکھ لیا ہے ہاں صرف ایک بات ہے وہ یہ ہے کہ میں اپنے دل میں کسی ایک مسلمان کے خلاف کھوٹ یا کینہ نہیں رکھتا ہوں اور اس کے ساتھ حسد نہیں کرتا ہوں اس خیر پر اللہ نے جو اس کو عطا کی ہو خاص طور پر۔

حضرت عبداللہ نے کہا کہ یہی وہ صفت ہے جس نے آپ کو جنت میں پہنچا دیا ہے، اور یہی وہ صفت ہے جو مشکل ہے جس کی طاقت نہیں رکھی جا سکتی۔

شیخ نے فرمایا۔ اسی طرح کہا ہے عبدالرزاق نے معمر سے اس نے زہری سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اس نے اور اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے معمر سے انہوں نے کہا ہے کہ مروی ہے زہری سے انہوں نے انس سے اور اس کو روایت کیا ہے شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے۔

۶۶۰۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے۔ ان کو خبر دی ہے ابو محمد احمد بن عبداللہ حرفی نے بخارا میں ان کو علی نے یعنی ابن محمد بن عیسیٰ نے ان کو حکم بن نافع نے ان کو ابوالیمان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے شعیب نے زہری سے وہ کہتے ہیں مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے جس کو میں جھوٹا ہونے کی تہمت نہیں لگا سکتا اس نے انس بن مالک سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے مذکورہ حدیث اسی کی مثل بیان کی ہے علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا کہ جب وضو کرتے تھے تو پورا پورا کرتے تھے۔ اور نماز پوری پڑھتے تھے صبح کرتے تو روزہ دار نہیں ہوتے تھے۔

عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ میں نے تین دن رات ان کے ہاں گذارے وہ اس عبادت سے زیادہ نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ میں نے نہیں سنا کہ وہ کچھ کہتے ہیں سوائے خیر کے۔ اور آگے حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا۔ نہیں تھی یہ عبادت مگر جو کچھ تم نے دیکھا۔ علاوہ اس کے یہ

(۶۶۰۵)۔۔۔۔۔(۱) فی بن مؤنعی (۱)۔۔۔۔۔فی ب الذی

ہے کہ میں نہیں پاتا اپنے دل میں کوئی برائی کسی ایک کے لئے مسلمانوں میں سے نہ اس کو کہتا ہوں اور نہ ہی اس سے حسد کرتا ہوں کسی خیر پر جو اللہ نے اس کو عطا کی ہو۔

کہا عبداللہ بن عمرو نے کہ میں نے اس شخص سے کہا یہی صفات ہیں جنہوں نے آپ کو پہنچا دیا ہے (جنت میں) اور یہی ہیں جن کی میں طاقت نہیں رکھتا۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عقیل بن خالد نے زہری سے اسناد میں۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا حدیث کے متن میں کہ ظاہر ہوئے سعد بن ابی وقاص۔ یہاں پر انصار میں سے ایک آدمی کا جملہ نہیں کہا۔

۶۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو معاذ نے یعنی ابن خالد نے ان کو صالح نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا البتہ ضرور سامنے آئے تمہارے اسی دروازے سے ایک آدمی اہل جنت میں سے اتنے میں حضرت سعد بن مالک سامنے آ گئے اسی دروازے سے داخل ہو کر۔ راوی نے وہی حدیث ذکر کی ہے۔

پس کہا عبداللہ بن عمرو نے کہ میں رکنے والا نہیں ہوں میں تو اس آدمی کے پاس رات گذاروں گا اور اس کے عمل کو دیکھوں گا اس کے بعد راوی نے عبداللہ کے اس کے پاس داخل ہونے کی بات بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ اس آدمی نے مجھے گدا دیا میں اس پر لیٹ گیا اس کے قریب اور میں رات کو نظر چرا کر اس کو دیکھتا رہا جب بھی وہ بیدار ہوتا تسبیح و تکبیر کہتا اور تہلیل و تحمید کرتا۔ (سبحان اللّٰہ. اللّٰہ اکبر. لاالٰہ الا اللّٰہ. الحمدللّٰہ) جب سحر کا اور صبح کا وقت قریب ہوا اٹھا اور وضو کر کے مسجد میں داخل ہو گیا اور اس نے بارہ رکعات بارہ سورتوں کے ساتھ پڑھیں۔ جو کہ چھوٹی سورتیں تھیں بڑی نہیں تھیں۔ نہ زیادہ چھوٹی تھیں ہر دو رکعت کے بعد التحیات کے بعد دعا کرتے رہے۔

اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الأخرة حسنة وقنا عذاب النار اللھم اکفنا ماھمنا من امر اخرتنا او دنیانا.

اللھم انا نسئلک من الخیر کله. واعوذبک من الشر کله.

جب فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد راوی نے عمل میں اس کے استقلال کا ذکر کیا ہے اور اس کے تین دن مسلسل آنے کا۔ یہاں تک حدیث چلائی ہے کہ راوی کہتا ہے۔ کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ اس شخص نے کہا تھا کہ میں اپنے بستر پر آ جاتا ہوں (اپنے معمولات سے فارغ ہو کر مگر) میرے دل میں کسی کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوتی۔

۶۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے ان کو سلیمان بن بلال نے "ح"۔

حسد نیکیوں کے لئے مہلک:

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابراہیم بن اسید نے ان کو ان کے دادا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایاکم والحسد فان الحسد یأکل الحسنات کما تأکل النار الحطب او قال العشب.

تم اپنے آپ کو حسد کرنے سے بچاؤ بے شک حسد کرنا نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے یا کہا تھا کہ سوکھے تنکوں کو۔

اس کو ابوداؤد نے نقل کیا سنن میں عثمان بن ابوصالح سے اس نے ابوعامر سے اور روایت کیا گیا ہے۔

عیسیٰ بن ابوعیسیٰ خیاط سے اس نے ابوالزناد سے اس نے انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کے۔

۶۶۰۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن منصور نوقانی سے نوقان میں۔اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حاتم بن حیان البستی نے ان کو اسماعیل بن داؤد بن وردان نے فسطاط میں ان کو عیسیٰ بن حماد نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایجتمع فی جوف عبد مؤمن غبار فی سبیل اللّٰہ وفیح جھنم ولایجتمع فی جوف عبدمؤمن الایمان والحسد

کسی مؤمن بندے کے اوپر جہاد کی راہ کا غبار اور جہنم کی بھاپ جمع نہیں ہو سکتے اور کسی مؤمن کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے۔

۶۶۱۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو ابن واھب نے۔ان کو خبر دی ہے واقد بن سلامہ نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصلوٰۃ نور والصیام جنۃ والصدقۃ تطفی الخطیئۃ کما یطفیٔ الماء النار والحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب

نماز نور اور روشنی ہے۔روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔اور صدقہ گناہوں کی آگ کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اس نے واقد سے۔

۶۶۱۱:......ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو لیث نے۔پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا تھا ڈھال ہے اور کہا تھا کہ مؤمن کا نور ہے۔

۶۶۱۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے حجاج سے یعنی ابن فرافصہ سے اس نے یزید رقاشی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کادالفقر ان یکون کفراً وکاد الحسد ان یغلب القدر.

قریب ہے کہ فقر اور محتاجی کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے (یعنی فقر محتاجی اللہ کی ناشکری اور کفر تک پہنچا دیتے ہیں اور حسد اتنی تیز اور جلدی اثر کرتا ہے جیسے کہ تقدیر کو بھی پیچھے چھوڑ جائے گا۔)

حسد دین کو مونڈنے والا:

۶۶۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب نے۔ان کو عبید بن عبیدہ نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو یعیش بن ولید بن ہشام نے ان کو مولیٰ زبیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دب الیکم داء الامم من قبلکم الحسد والبغضآء ھی الحالقۃ. لا اقول تحلق الشعر ولکنھا تحلق الدین والذی نفسی بیدہ لا تدخلون الجنۃ حتیٰ تؤ منوا ولاتؤمنوبی حتٰی تحابوا.

افلا ادلکم علی شیءٍ اذا فعلتموہ تحاببتم افشو السلام بینکم.

(۶۶۱۳)......(۱) فی ا الیدین

تم سے پہلی امتوں کی جانب سے تمہارے اندران کی بیماریاں سرایت کر گئی ہیں حسد اور بغض (کینہ) یہ بیماریاں مونڈ دینے والی ہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بالوں کو مونڈ دیتی ہیں۔ بلکہ وہ دین کا صفایا کر دیتی ہیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ جنت میں نہیں جاسکتے تھے۔ یہاں تک کہ تم مؤمن ہو جاؤ۔ اور تم میرے ساتھ ایمان نہیں لاسکتے حتیٰ کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے لگ جاؤ۔ سلام کرنے کو عام کرو آپس میں۔

حسد، بغض، غیبت، قطع تعلق کی ممانعت:

۶۶۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبداللہ بن علقمہ نے ان کو ابوشہاب حناط نے ان کو لیث نے ان کو فرارہ نے ان کو یزید بن اصم نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

ثلاث من لم يكن فيه فان الله عزوجل يغفر بعد ذالک لمن يشاء. من مات لا يشرک بالله شيئاً. ومن لم يكن ساحرا يتبع السحر. ومن لم يحقد على اخيه.

تین خصلتیں ایسی ہیں وہ جن لوگوں میں نہ ہوں باقی گناہ جس کے لئے اللہ چاہے گا معاف کر دے گا۔ جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ اور جو شخص جادوگر نہیں تھا جو جادوگر کے پیچھے دوڑتا رہتا۔ اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی پر کینہ اور حسد نہیں کرتا تھا۔

۶۶۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے کہ ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان دونوں کو خبر دی علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتباغضوا ولاتحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا لايحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث ليال يلتقيان يصد هذا ويصد هذا وخيرهما الذي يبدء بالسلام.

ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو پیٹھ نہ موڑ جاؤ۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ مسلسل تین دن رات اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ دے اور قطع تعلق کرلے کہ ایک ادھر منہ پھیر لے دوسرا ادھر منہ پھیر جائے۔ اور دونوں میں سے اچھا وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرلے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے۔

۶۶۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن معقل میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرزاق بن ہمام نے ان کو معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتحاسدوا ولاتقاطعوا ولا تدابروا وكونوا عبادالله اخوانا لايحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث.

ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کیا کرو۔ آپس میں قطع تعلق نہ کرو ایک دوسرے کو نظر انداز نہ کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے اوپر چھوڑ دے (یعنی قطع تعلق کرلے۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں۔ محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۶۶۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو جرشی نے اور موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک کے سامنے انہوں نے ابن شہاب سے اس نے عطاء بن یزید لیثی سے ان کو ابو ایوب انصاری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایحل لمسلم ان یھجرا خاہ فوق ثلاث یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدء باالسلام.

کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو تین رات سے اوپر مسلسل چھوڑ کر قطع تعلق کر لے یہ ادھر منہ پھیر جائے اور وہ ادھر منہ پھیر جائے۔ اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

قعنبی نے فرمایا کہ (صرف تین دن کی بات نہیں یعنی) تین دن اور زیادہ سب برابر ہیں نہ تین دن جائز ہے نہ زیادہ قطع تعلق کرنا)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور اس کو روایت کیا ہے۔

مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۶۶۱۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ہم نے ان کو زہری نے ان کو عطاء بن یزید لیثی نے ان کو ابو ایوب انصاری نے وہ روایت کرتے ہیں۔

لایحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاثۃ یلتقیان فیصد ھذا ویصد ھذا وخیر ھما الذی یبدأ بالسلام.

کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے اوپر قطع تعلق کر لے جب آمنے سامنے آئیں تو یہ اس طرف کو کترا جائے اور وہ اس طرف کو کترا جائے۔ اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع سے اور عبداللہ بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے اور بعض راویوں نے کہا کہ وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن ہلال نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایحل لمؤمن یھجر مؤمنا فوق ثلاثۃ ایام فاذا مر ثلاث لقیہ فسلم علیہ فان رد فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ بریٔ المسلم من الھجرۃ وصارت علی صاحبہ.

کسی مؤمن کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مؤمن کے ساتھ تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے جب تین راتیں گذر جائیں اور ایک دوسرے کو ملے تو اس پر سلام کہہ دے اگر وہ بھی جواب دے دیتا ہے تو دونوں اجر میں شریک ہو جاتے ہیں اگر دوسرا جواب نہیں دیتا ہے سلام کا تو سلام کرنے والا مسلمان ترک تعلق سے پاک ہو جاتا ہے اور ترک تعلق کا گناہ دوسرے پر ہوتا ہے۔

۶۶۲۰:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید رشک نے، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ان کے سامنے پڑھا تھا شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاذہ عدویہ سے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ہشام بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

لایحل لمسلم ان یھجر مسلما فوق ثلاث فانھما ناکبان عن الحق مادا ما علی صرامھما

☆......فی المستدرک: الحوشی، الجرشی

فاولهما فينا سبقه بأ لفى كفارة فان سلم ولم يرد عليه سلامه ردت عليه الملائكة
ورد على الاخر الشيطان فان ماتا على صرامهما لم يجتمعا فى الجنة ابدا.

کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ تین رات سے زیادہ مسلمان سے ترک تعلق کر لے بے شک وہ حق سے اعراض کرنے والے ہوں گے جب تک وہ دونوں اپنے قطع تعلق پر قائم رہیں گے۔دونوں میں سے جو شخص رجوع کرنے میں پہل کرے گا وہ دوسرے سے رجوع کرنے کے ساتھ سبقت لے جائے گا کفارے میں اور گناہ مٹانے میں، اگر یہ سلام کرتا ہے اور وہ جواب نہیں دیتا تو فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔اور دوسرے پر شیطان جواب دیتا ہے اور اگر دونوں اپنے ترک تعلق کی حالت پر مر جاتے ہیں۔تو وہ جنت میں بھی کبھی نہیں مل سکیں گے۔

۶۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے یزید رشک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاذة سے وہ حدیث بیان کرتی ہے ہشام بن عامر انصاری سے اصحاب نبی میں سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لايحل لمسلم ان يصارم اخاه

کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے ترک تعلق کرے۔

راوی نے اس کو ذکر کیا ہے۔اس کے سوا کہ فرمایا تھا کہ اس کا سبقت کرنا رجوع کرنے کے ساتھ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔اگر یہ اِام کرتا ہے اس کو اور وہ اس کے سلام کو قبول نہیں کرتا۔

اور روایت کے آخر میں کہا ہے کہ وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔یا یوں کہا کہ دونوں جب تک اکٹھے نہیں ہوں گے۔

۶۶۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عمر بن سعد نے ان کو سعد بن ابووقاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قتال المسلم كفرو سبابه فسوق ولا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام.

مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اس کو گالیاں دینا اللہ کی نافرمانیاں ہیں کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے ترک تعلق کرے۔

۶۶۲۳:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبدالکریم جزری نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ادفع بالتي هي احسن.

احسن طریقے سے جواب دیں۔

مجاہد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سلام ہے کہ جب وہ اپنے مخالف یا حریف سے ملے تو اس کو بھی السلام علیکم کہے۔

۶۶۲۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابومنصور بن محمد بن احمد اہوازی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ابوجہم علاء بن موسیٰ نے ان کو سوار بن مصعب نے ان کو کلیب بن وائل نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۶۶۲۱) .... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۲۳)　　(۶۶۲۲)....(۱) فى ب سعيد.

ما من مسلم یصافح اخاہ لیس فی صدر واحد منھما علی اخیہ حنۃ لم تتفرق ایدیھما حتّٰی یغفر اللّٰہ لھما مامضی من ذنوبھما۔

جو بھی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی ایک کے سینے میں کوئی کدورت نہیں ہے دونوں کے ہاتھ الگ نہیں ہونے پاتے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کے سابقہ گناہ معاف کردیتے ہیں۔

ومن نظر الی اخیہ نظرۃ لیس فی قلبہ او صدرہ حنۃ لم یرجع الیہ طرفہ حتّٰی یغفر اللّٰہ لھما ما مضی من ذنوبھما۔

اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف نظر اٹھا کر (محبت وشفقت سے) دیکھتا ہے جب کہ اس کے دل میں یا کہا تھا سینے میں کوئی بات نہ ہو (دوسرے کے خلاف) دیکھنے والی نگاہ واپس ابھی تک نہیں لوٹتی کہ اللہ تعالیٰ دونوں کے سابقہ گناہ معاف کردیتے ہیں۔

۶۶۲۵:.....ہمیں خبر دی احمد بن ابوخلف صوفی نے ان کو ابوسعید محمد بن ابراہیم واعظ نے ان کو ابوبکر محمد بن محمد بن رجآء نے ان کو ابو ہمام ولید بن شجاع سکونی نے ان کو مخلد بن حسین نے اس نے سنا موسیٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی بارگاہ کا قرب عطا کیا برگزیدہ بنا کر تو اس نے عرش الٰہی کے نیچے ایک بندے کو دیکھا۔ اور عرض کی اے میرے رب یہ کون بندہ ہے شاید میں بھی اس جیسا عمل کروں۔ تو کہا گیا کہ اے موسیٰ یہ ایک بندہ ہے جو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اور لوگوں کے ساتھ حسد نہیں کرتا تھا۔ اور یہ چغل خوری بھی نہیں کرتا تھا۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسری اسناد کے ساتھ ابواسحاق سے اس نے عمرو بن میمون سے کہ انہوں نے اس کو حکایت کیا ہے موسیٰ علیہ السلام سے۔

۶۶۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ یعنی مالک بن انس۔ اس نے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین والخمیس فیغفر لکل عبد مسلم لایشرک باللّٰہ شیئاً الارجل کانت بینہ وبین اخیہ شحنآء فیقال انظروا ھٰذین حتّٰی یصطلحا۔

جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں لہٰذا ہر مسلمان بندے کی بخشش کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ سوائے اس شخص جس کی اس کے بھائی کے درمیان کینہ وبغض وعداوت ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کا انتظار کرو حتیٰ کہ دونوں کے درمیان صلح ہوجائے۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اور اس کو روایت کیا ہے دراوردی نے سہیل سے انہوں نے کہا۔ کہ سوائے دو قطع تعلق کرنے والوں کے۔

۶۶۲۷:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو مسلم بن ابی مریم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں ''ح'' ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے بطور املاء کے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابوصالح نے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے ایک بار اس کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا:

کہ ہر پیر کو اور ہر جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

تعرض الاعمال فی کل اثنین و خمیس فیغفر اللّٰہ فی ذالک الیومین لکل امرء لایشرک باللّٰہ شیئاً الا امرء کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ھٰذین حتّٰی یصطحا.

ہر پیر کو اور ہر جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ہر اس انسان کو معاف کرتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا مگر وہ آدمی جس کی اس کے بھائی کے درمیان دشمنی اور عداوت ہے پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کے دونوں باہم صلح کرلیں۔

یہ الفاظ حمید کی حدیث کے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابن ابی مریم سے اس نے سفیان سے اور اس میں ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کو۔ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مشرک نہیں ہوگا اس کو مغفرت پالے گی بشرطیکہ وہ شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ترک تعلق کرنے والا نہ ہو یعنی اگر وہ ایسا ہوگا تو اس کو مغفرت نہیں پہنچے گی اگرچہ وہ مشرک نہ بھی ہو بلکہ موحد ہو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مشرکین کے سوا باقی کوئی نہیں رہے گا سب کی مغفرت ہوجائے گی ہر پیر کو اور جمعرات کو یقیناً حدیث کی وہی توجیہ ہے جو ہم نے بیان کی ہے۔

۶۶۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ منصوری نوقانی نے نوقان میں ان کو ابوحاتم محمد بن حسان بن احمد البستی نے ان کو محمد بن معافی نے صیداء میں ان کو ہشام بن خالد ازرق نے ان کو ابوخلید عتبہ بن حماد نے ان کو اوزاعی اور ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو مالک بن یخامر نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا:

یطلع اللّٰہ تعالٰی الی خلقہ فی اللیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک او مشاحن

اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات (یعنی پندرھویں) اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں اور اپنی تمام مخلوق کو معاف فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

۶۶۲۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو صالح بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ بن حسن نے ان کو ان کی والدہ فاطمہ نے وہ اپنے والد سے وہ علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

النقم کلھا خاسرۃ او ظالمۃ.

بدلے، اور سزائیں سب کی سب نقصان والی ہیں یا ظلم وزیادتی والی۔

۶۶۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن فضل نحوی نے بخارا میں ان کو ابومحمد عبدالوہاب بن حبیب مہلبی نے ان کو محمد بن یزید مبرد نے ان کو جریر نے وہ نکلے تھے عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر سے اس نے عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا: اشعار کا مفہوم۔ ہر لحظے کتنے شر اور برائیاں ہوتی رہتی ہیں اور کتنی قطع رحمی اور ترک تعلق ہوتے ہیں جن کے ہاں آپ شمار نہیں کرسکتے۔ چھوڑ دو تم خود کو، وقت اور زمانے کا انتظار کرو بے شک زمانے میں کفایت ہے یعنی زمانہ کافی ہے، جدا کرنے والی چیز کا فرق کرنے کے لئے۔

۶۶۳۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ مقریٰ نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابوعثمان ولید بن ابی الولید نے ان کو عمران بن ابوانس نے ان کو ابوحراش نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں:

من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دم.

جو شخص سال بھر اپنے بھائی سے قطع تعلق کرلے وہ خون ریزی کرنے کی طرح ہے۔ ابوالعباس نے کہا ہے۔ یہ میری کتاب میں ابوخداش مقید ہے اور ابوخداش دال کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اوراس کونقل کیا ہے ابوداؤد نے کتاب السنن میں ابن وہب کی حدیث سے ابن وہب سے اس نے حیوۃ سے اوراس نے کہا ہے کسفک دمه۔وہ اپنے جیسے اسی کا خون بہانے والا۔

۶۶۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو سعد بن زید فراء نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ:

ومن شر حاسد اذا حسد

حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے پناہ مانگتا ہوں۔

فرمایا کہ هو اول ذنب كان في السماء. یہ وہ پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ہوا تھا۔

۶۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو سعد بن زید فراء نے ان کو حسن بن دینار نے حسن بصری سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ ومن شر حاسد......حاسد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں فرماتے ہیں کہ یہ پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ہوا۔

۶۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن مقریٔ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوخلیفہ فضل بن حباب نے ان کو مخلد بن یحییٰ بن اخی عیسیٰ بن حاصر ابوسفیان نے ان کو مطہر امام مسجد عرفہ نے ان کو مورق عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احنف بن قیس نے پانچ خصلتیں ایسی ہیں جیسے میں کہتا ہوں۔

لاراحة لحسود ولامرؤة لكذوب ولا وفاء لملوک، ولا حلية لبخيل، ولا سؤدد لسيئ الخلق.

حاسد کے لئے سکون اور چین نہیں ہوتا۔ جھوٹے آدمی میں مروت نہیں ہوتی۔ بادشاہوں میں وفا نہیں ہوتی۔ بخیل آدمی میں کوئی تدبیر نہیں ہوتی۔ بداخلاق کے لئے عزت وسرداری نہیں ہوتی۔

۶۶۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن ابوالدنیا سے وہ ذکر کرتے ہیں اپنے شیخ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا خلیل بن احمد نے۔

مارأيت ظالماً اشبه بمظلوم من حاسد نفس دائم وعقل هائم وحزن لائم.

میں نے حاسد سے بڑھ کر کوئی ایسا ظالم نہیں دیکھا جو مظلوم کے زیادہ مشابہ ہو، ہمیشہ آہیں بھرنا عقل حیران پریشان، غم ملامت کرنے والا۔

۶۶۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن عمر بزاز سے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ بن حسین سمسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یوسف جوہری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ۔

العداوة في القرابة والحسد في الجيران والمنفعة في الاخوان.

دشمنی رشتہ داری میں ہوتی ہے، حسد پڑوسیوں میں ہوتا ہے، فائدہ بھائیوں میں ہوتا ہے۔

۶۶۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے کہا کہ میں نے سنا ابوبکر اسماعیل سے ان کو ابوعبداللہ مقدسی نے ان کو ابویعلی ساجی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

الحاسد عدو نعمتي متسخط لقضائي غير راض بقسمتي التي قسمت بين عبادي.

حاسد میری نعمت کا دشمن ہوتا ہے۔ میرے فیصلے سے سخت غصے میں ہوتا ہے۔ میری تقسیم سے ناخوش ہوتا ہے جو تقسیم میں نے اپنے بندوں میں کی ہے۔

اصمعی نے کہا کہ شاعر کہتا ہے:

کل العداوۃ قد ترجی اماتتها الا عداوۃ من عاداک بالحسد.

ہر دشمنی کے ختم ہو جانے کی کبھی امید کی جا سکتی ہے۔سوائے اس دشمن کے جو تیرے ساتھ حسد کرتے ہوئے دشمنی کرے۔

۶۶۳۸:.....ہمیں شعر سنائے تھے ابوالقاسم بن حبیب نے (جو کہ کسی دوسرے شاعر کا کلام ہے):

اعطیت لکل امرئ من نفسی الرضا.
الا الحسود فانہ اعیانی
یطوی علی حنق حشاہ اذا رأی
عندی جمال غنی و فضل بیان
وابی فما ترضیہ الا ذلتی
وهلا اعضائی ومطع لسانی

میں نے ہر آدمی کو اپنی ذات سے خوشی دی ہے سوائے حاسد کے پس اس نے مجھ کو تھکا دیا ہے۔وہ جب میرے پاس دولت کی خوبصورتی اور بیان کی برتری دیکھتا ہے تو اس کی انتڑیاں لپٹ کر منہ کی طرف آتی ہیں،وہ مجھ سے راضی ہونے سے انکار کرتا ہے (وہ اس صورت میں مجھ سے خوش ہوگا) کہ میں ذلیل ہو جاؤں میرے اعضاء تباہ ہو جائیں اور میری زبان کٹ جائے۔

۶۶۳۹:.....میں نے سنا قاضی ابوعمر بن حسین بن محمد بن ہیثم رحمہ اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن محمود کازرونی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو شعر سنائے عبداللہ بن احمد صیدلانی نے۔

۶۶۴۰:.....ہمیں شعر سنائے ابوالعباس بن محمد بن یزید بن مبرد نے۔

عین الحسود علیک الدهر حارسة
تبدی المساوی والاحسان تخفیه

حسد کرنے والے زمانے کی آنکھ تیرے اوپر نگرانی کر رہی ہے جو برائی کو ظاہر کرتی ہے اور نیکی اس سے چھپی رہتی ہے۔

یلقاک بالشر تبدیه مکاشرة
والقلب منکتم فیه الذی فیه

زمانہ برائی کے ساتھ تجھ کو ملتا ہے اور مسکرا کر عیب کو ظاہر کرتا ہے۔اور دل میں جو کچھ ہے اسی میں چھپا ہوا ہے۔

ان الحسود بلا جرم عداوته
ولیس یقبل عذرا فی تجنیه

بے شک حاسد کی عداوت و دشمنی بغیر کسی جرم کے ہوتی ہے اور اس سے دور رہنے کا عذر بھی وہ قبول نہیں کرتا۔

۶۶۴۱:.....ہمیں سنائے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوالحسین علی بن احمد بن اسد ادیب نے وہ کہتے ہیں مجھ کو شعر سنائے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن واقد کوفی نے وہ کہتے ہیں مجھ کو شعر سنائے علی بن محمد علوی الجمال شافعی رحمہ اللہ نے۔

وذی حسد یغتابنی حیث لایری
مکانی ویثنی صالحا حیث اسمع
تورعت ان اغتابه من ورائه

وهـــا هـــو ذابـــغـــتــــا بـــنـــــي متــورع

اور حاسد آدمی میری برائی کرتا ہے اس لئے کہ وہ میرا مرتبہ اور مقام نہیں دیکھ سکتا اور تعریف کرتا ہے نیک کی جہاں سے میں سنتا ہوں۔ میں تو اس بات سے باز رہتا ہوں کہ میں اس کی غیبت کروں اس کے پیٹھ پیچھے اور وہ پرہیزگاری بھی کرتا ہے اور میری غیبت بھی کرتا ہے۔

۶۶۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ان کو شعر سنائے ابوبکر بن کامل قاضی نے ان کو ابن ازرق نحوی نے۔

نـــكـــمـــي الـــحـــســو د الـــى مـــلـــجـــا يــــه

جهـــلا فـــقـــلـــت لـــه مـــقــــالة حــــازم

الـــلّـــه يـــعـــلـــم حيـــث يـــجـــعـــل فـــضـــلـــه

مـــنـــي ومـــنـــك ومـــن جـــمـــيـــع الـــعـــالـــم

حاسد نے اپنی جہالت کی بنا پر اپنے ٹھکانے پر میری برائی کی میں نے اس کو عقلمندوں والی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ علم فضل کو کہاں جگہ دے میرے اندر تیرے اندر اور سارے عالم کے اندر۔

۶۶۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد نوقانی نے نوقان میں۔ان کو ابوحاتم محمد بن حبان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے عبدالعزیز بن سلیمان ابرار نے:

لـــيـــس لـــلـــحـــاســـد الا مـــاحـــســـد

فـــلـــه الـــبـــغـــضـــاء مـــن كـــل احـــد

حاسد کے نصیب میں حسد کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے ہر ایک سے اس کو دشمنی اور بغض ہوتا ہے۔

وارلـــى الـــوحـــد ةخيـــر لـــلـــفـــتـــى

مـــن جـــلـــيـــس الـــســـوء فـــانهـــض ان قـــعـــد

میں انسان کے لئے برے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے اکیلے رہنے کو بہتر جانتا ہوں اگر وہ بیٹھا ہو تو تم اٹھ جاؤ۔

۶۶۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر نوقانی نے ان کو ابوحاتم محمد بن حسان نے ان کو شعر سنائے محمد بن نصر مدینی نے جو کہ کلام ہے داؤد بن علی بن خلف کا۔

انـــي نشـــات وحســـادي ذو عـــدد

يـــاذا الـــمـــعـــارج لا تـــنـــقـــص لهـــم عـــدداً

ان يـــحـــســـدونـــي عـــلـــى مـــاكـــان مـــن حـــســـن

فـــمـــثـــل خـــلـــفـــي يهـــم حـــراً وحـــســـداً

بے شک میں نے اشعار کہے ہیں حالانکہ میرے ساتھ حسد کرنے والے بہت ہیں اے عظمتوں کے مالک ان کی تعداد کو کم نہ کر اگر وہ مجھ سے حسد کرتے ہیں اس پر جو مجھ میں خوبی ہے تو کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کیونکہ مجھ سے پہلے والے لوگوں کی مثال موجود ہے کہ ان میں بھی شرفاء بھی تھے اور ان کے حاسد بھی۔

۶۶۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے اور ابویزید احمد بن روح بزار نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن حفص عمیس نے اس نے ان کو شعر سنائے اپنے بیٹے کے بارے میں:

حـــســـدوا الـــفـــتـــي اذا لـــم يـــنـــا لـــوا ســـعـــيـــه

(۶۶۴۳)......(۱) في ب حسان

فالناس اضداد لہ وخصوم
کضرائر الحسناء قلن لزوجھا
حسدا وبغیا انھا لدمیم
وتری اللبیب مشتما لم یحترم
عرض الرجال وعرضہ مشتوم

حاسدوں نے جوان کے ساتھ حسد کیا ہے جب اس کی محنت کوشش کو نہیں پا سکے لوگ اس کے مخالف اور حریف ہیں خوبصورت عورت کی سوکنوں کی طرح جو حسد اور بغض کی وجہ سے ہے۔اس کے شوہر سے کہتی ہیں کہ یہ بدصورت ہے۔آپ دیکھیں گے کہ لوگ عقل مند آدمی کو بے وقوف کہہ کر گالی دیتے ہیں حالانکہ جو لوگوں کی عزت کا احترام نہیں کرتا اس کی اپنی عزت کو بٹہ لگتا ہے۔

۶۶۴۶:.....اور ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے قتادہ نے۔

اصبر علی حسد الحسود
ولو رمی بک فی اللجج
فلعل طرفک لا یعود
الیک الا بالفرج

حاسد کے حسد کرنے پر صبر کیجئے اگر چہ وہ آپ کو دریا کی موجوں میں پھینک دے
شاید تیری نگاہ واپس تیری طرف نہ لوٹ سکے مگر فراخی کے ساتھ۔

۶۶۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواحمد محمد بن عبدالوہاب عبدی سے وہ کہتے ہیں کہ سب لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں میں نے کہا ایک رات۔

ولکنی بفضل اللہ ادرک قسمة
واسرج اعدائی قدیما والجم

میں تو اللہ کے فضل کے ساتھ اپنی قسمت کو پالیتا ہوں۔اور میرا دشمن ہمیشہ گھوڑے پر زین کسنے اور اس کو لگام چڑھانے میں رہ جاتا ہے۔
(یعنی محروم رہتا ہے۔)

۶۶۴۸:.....ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم حسن بن حبیب مفسر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے منصور فقیہ نے۔

الا قل لمن کان لی حاسدا
اتدری علی من اسأت الادب

خبردار ہر اس آدمی کو کہہ دیجئے جو مجھ سے حسد کرتا ہے،کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کس کی گستاخی کی ہے۔

اسأت علی اللہ فی فعلہ
اذا انت لم ترض لی ماوھب

تم نے اللہ تعالیٰ کی اس کے فعل میں برائی کی ہے جب تم اس پر راضی نہیں ہوئے اس نے مجھے جو کچھ عطا کیا تھا۔اسی کی طرف سے میرے لئے ہیں مزید عنایات اگر چہ تمہیں وہ بھی نصیب نہیں ہے جو تم مانگتے ہو۔

۶۶۴۹:.....اور انہوں نے ہمیں شعر سنائے۔

ان تحسدونی فانی لا الومکم
قبلی من الناس اهل الفضل قد حسدوا
فدام لی ولکن مابی ومابکم
ومات اکثر ناغیظا بما یجد

اگر تم لوگ مجھ سے حسد کرتے ہو تو بے شک میں تمہیں ملامت نہیں کروں گا اس لئے کہ مجھ سے پہلے بھی تو اہل فضل کے ساتھ حسد کیا جاتا رہا۔ پس میرے لئے یہ ہمیشہ سے رہا ہے۔میری قسمت میرے ساتھ ہے او تمہاری تمہارے ساتھ بہت سارے ہمارے بیری اپنے سر میں مر گئے ہیں۔

۶۶۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن محمد بن سلیمان صوفی نے ان کو ابراہیم بن عبدالصمد ہاشمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناذوالنون مصری سے وہ اس وقت داخل زندان تھے۔

الحسد داء لا یبرء وحسب الحسود من الشر ما یلقی

حسد ایسی بیماری ہے جو ٹھیک ہی نہیں ہوتی اور حاسد کے لئے وہی برائی کافی ہے جس کا وہ شکار ہے۔

۶۶۵۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو محمد حسن بن رشیق نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بدر باہلی نے ان کو محمد بن ابوسلیمان تاجر نے ان کو ذوالنون بن ابراہیم نے وہ فرماتے ہیں۔

من جهل قصد الخطاب، عجزعن نفس الجواب، الحسد جرح مايبرء .اذ بحسب الحسود مايلقى. لا فجر بالدين، و لا مغن كالللين كـ جرح وده' من منع رفده العنبر على مايقدر رفعه اعود شيني ملك نفعه افضل العدة معرفة الحجه،معاشرة اهل التقى افضل متاع الدنيا. للتكلف عقباه، غسل الوانى معداه.
كسل درماً اعقب الندامة، و ان عاجله سلامة من جهل قدره هتك ستره. السخاء زيادة.
وانما التسلط على الضعيف لوم و التوثب على القوى شوم، ورب عزيز مهان، ورب فقير مصان.
ولايجازى جهول بجهله ويبر جاسفيه لمثله، عظم معرفتك بذل قوتك.

جو شخص جاہل ہو اور وہ خطاب کرنا چاہے وہ نفس جواب سے بھی عاجز رہتا ہے۔حسد ایسا ناسور ہے جو درست نہیں ہوتا ،اس لئے حاسد کے لئے وہی سزا کافی ہے جس میں وہ مبتلا ہے دین کا انکار بھی نہیں کرتا۔اور سر یاب بھی نہیں ہوتا نرم چیز کی طرح مثل ...زخم اس کے دوست کے افضل عداوت حجت کی معرفت ہے۔اہل تقویٰ کی صحبت دنیا کی افضل ترین متاع ہے۔تکلف کا اپنا ایک انجام ہوتا ہے۔علاج میں سستی کرنے کا انجام ندامت ہوتا ہے اور اس میں جلدی کرنے میں سلامتی ہوتی ہے۔جو شخص اپنے مقام کو نہ جانے وہ خود اپنا پردہ پاش کرتا ہے۔سخاوت کرنا مال میں اضافہ کرتا ہے،کمزور پر زبردستی مسلط ہونا کمینگی ہے،اور طاقتور پر حملہ کرنا بدنصیبی ہے، بہت سے عزت دار رسوا کئے جاتے ہیں۔اور بہت سے محتاج اور فقیر کمینے ہوتے ہیں، جاہل کو اس کی جہالت کا بدلہ نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی تلوار سے اس جیسے جاہل کے لئے استعمال ہونے کی توقع کی جاتی ہے،تیری معرفت کی عظمت تیری قوت وطاقت کو صرف کرنا ہے۔

تین چیزیں رشک کی علامت:

۶۶۵۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے

(۶۶۵۰).....(۱) هكذا تكرر في الأصل

سناوہ فرماتے تھے۔ تین چیزیں رشک کی علامت میں۔ رشک حسد کے مخالف یعنی اس سے مختلف شئی ہوتی ہے۔ اہل نیکی کے ساتھ رشک کرنا اور ان کے جیسے اعمال کرنے میں ان کے ساتھ مقابلہ کرنا۔ اور باقی رہ جانے گا حسد اہل دنیا کے لئے اور شہوت کے طالبوں کے لئے۔ اور ان کی جماعت سے ہم نشینی کرنا۔ اور تمام مسلمانوں کے دین اور دنیا میں فراخی اور حسن معاملہ کرنا۔

صاحب نعمت پر حسد کیا جانا:

۶۶۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں۔

ماكثرت النعم على قوم قط الا كثر اعداء هم

جن لوگوں پر نعمتیں بہت ہوتی ہیں ان کے دشمن بھی بہت ہوتے ہیں۔

۶۶۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو حسن بن حفص اصفہانی نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محارب بن دثار نے کہ بے شک میں نے اس خوف کے مارے کپڑے پہننا چھوڑ دیئے ہیں۔ جو میرے پڑوسیوں میں کہیں حسد ظاہر نہ ہو جائے جواب تک نہیں ہے۔

۶۶۵۵:..... ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہیل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو سعید بن سلام عطار نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

استعينوا على نجاح الحوائج بالكتمان لها. فان كل ذى نعمة محسود

حاجات میں کامیابی کے لئے ان کو چھپانے کے ساتھ مدد پکڑو بے شک ہر صاحب نعمت کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے۔

طلب علم میں غبطہ کرنا:

۶۶۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ سراج نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ الطویل نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو عمرو بن حصین نے ان کو محمد بن علاثہ نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاحسد و لاملق الا في طلب العلم

حسد کرنا اور چاپلوسی کرنا (خوشامد کرنا) جائز نہیں ہے مگر علم کو تلاش کرنے کے لئے۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ صحیح نہیں اوزاعی سے بھی اور یہ کئی طریقوں سے روایت کی گئی ہے مگر سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔

۶۶۵۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم حیدرۃ بن عمر داودی فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ بن حسین سمسار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یوسف جوہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ عداوت رشتہ داری میں ہوتی ہے اور حسد پڑوسیوں میں ہوتا ہے اور فائدہ اٹھانا بھائیوں میں ہوتا ہے۔

(۶۶۵۴)..... (۱) فی ب قدامة (۶۶۵۵) قال الذهبي في الميزان (۳/۱۹۵) سعيد بن سلام العطار: كذبه ابن نمير

(۶۶۵۶) (۱) فی ب علاقة

ایمان کا چوالیسواں شعبہ

لوگوں کی عزتوں اور حرمتوں کی تحریم وحفاظت کرنا اور عزت وحرمت ریزیوں کی سزا

(۱)..... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا و الآخرة. (سورۃ نور آیت ۱۹)

جولوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بےحیائی عام ہو جائے، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ہے۔

(۲)..... اور ارشاد ہے:

والذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا و الآخرة (سورۃ نور آیت ۲۳)

جولوگ برائی سے بےخبر پاک دامن عورتوں کو جو ایمان والیاں بھی ہیں گناہ کی تہمت لگاتے ہیں دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت ہے۔

(۳)..... اور ارشاد ہے:

والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعة شھداء فاجلدوھم ثمانین جلدة و لاتقبلوا لھم شھادة ابدا واولئک ھم الفاسقون الاالذین تابوا من بعد ذلک و اصلحوا فان اللّٰہ غفور رحیم (سورۃ نور آیت ۵)

جولوگ شادی شدہ پاک دامن عورتوں کو گناہ کی تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ پیش نہیں کر سکتے ان کو اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ہمیشہ کے لئے ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو وہ لوگ خود بدکردار ہیں مگر صرف وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اس کے بعد اور اصلاح کر لی بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴)..... اور ارشاد ہے:

والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھدآء الا انفسھم فشھادة احدھم اربع شھادات باللّٰہ انه لمن الصٰدقین(۶) والخامسة ان لعنة اللّٰہ علیه ان کان من الکاذبین(۷) ویدرؤا عنھا العذاب ان تشھد اربع شھدات باللّٰہ انه لمن الکٰذبین(۸) والخامسة ان غضب اللّٰہ علیھا ان کان من الصّٰدقین (سورۃ نور آیت ۶-۹)

جولوگ اپنی بیوی پر تہمت لگاتے ہیں (گناہ کرنے کی) اور ان کے پاس کوئی گواہ نہیں سوائے ان کے خود کے تو ان کے ایک کی گواہی چار گواہیاں ہیں اللہ کی قسم کے ساتھ کہ وہ (خود) سچا ہے اور پانچویں بار (یہ کہے کہ) اللہ کی لعنت ہو اس کے (خود کے) اوپر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت کے اوپر سے سزا ٹل جائے گی (بایں صورت) کہ وہ چار بار گواہی دے اللہ کی قسم کھا کر کہ وہ تہمت لگانے والا (مجھ پر) جھوٹا ہے۔ اور پانچویں بار (یہ کہے عورت) کہ اللہ کا غضب ہو (مجھ پر) اگر وہ تہمت لگانے والا سچا ہو۔

تشریح وتبصرہ:

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے بےگناہ عورتوں پر تہمت لگانے والوں کو سخت ترین عذاب کی دھمکی اور وعید سنائی ہے اور تہمت لگانے والے مرد کے فاسق ہونے کا حکم لگایا ہے اور ہمیشہ کے لئے اس کی گواہی مسترد کر دینے کا فیصلہ سنایا ہے۔ ہاں مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے اور اپنی غلطی کی اصلاح کر لے۔ اور تہمت لگانے والے پر کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے اس پر تشدد کرنے کے لئے اور اس کو رسوا کرنے کے لئے، اس لئے کہ اس نے جو حرکت کی ہے۔

اور بےگناہ عورت پر تہمت لگانے والا اگر خود اس کا شوہر بھی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تہمت کی سزا سے اس کو بھی چھوٹ نہیں دی مگر صرف اسی صورت

میں کہ وہ یہ اقرار کرے کہ اگر وہ جھوٹا ہوا اپنی بات میں تو اس پر اللہ کی لعنت ہو اللہ کی قسم کھانے کے بعد۔
اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تہمت کی سزا سے عورت کو بھی چھوٹ نہیں دی مگر اسی صورت میں کہ وہ بھی اپنے اوپر اللہ کے غضب کو لازم کرے اگر مرد اس کو تہمت لگانے میں سچا ہوا اپنے قول میں۔
یہ ساری تفصیل اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا سخت گناہ ہے۔ اور اس سے پوری طرح پرہیز کرنا لازم ہے اور اس تہمت والے گناہ کے توابعات سے بھی پرہیز لازم ہے۔ واللہ اعلم۔

سات کام ہلاک کرنے والے:

۶۶۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو ابوالغیث نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ وہ سات کام کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہیں:
(۱).....اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔
(۲).....جادو کرنا۔
(۳).....کسی انسان کو ناحق قتل کرنا جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔
(۴).....سود کھانا۔
(۵).....ناحق یتیم کا مال کھانا۔
(۶).....جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔
(۷).....گناہ سے پاک ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدالعزیز اویسی سے۔
اور مسلم نے روایت کیا ہے، دوسرے طریق سے سلیمان سے۔
شیخ حلیمی رحمۃ اللہ نے فرمایا:
جیسے کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی بے گناہ پاک دامن عورت پر تہمت لگائے اسی طرح یہ بات بھی مناسب نہیں ہے اس کے لئے کہ وہ کسی ایسی عورت پر تہمت لگائے جو گناہ سے بری نہ ہو اس لئے کہ یہ بات اس کو تکلیف اور ایذا دے گی اور اس کی پردہ پاشی کرے گی۔
شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے اور ہم نے کتاب السنن کے کتاب الحدود میں وہ احادیث روایت کی ہیں جو اہل حدود پر (جن لوگوں پر حد زنا لازم ہے) پردہ پوشی کرنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ ان احادیث میں سے ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من ستر علی مسلم سترہ اللّٰہ یوم القیٰمۃ.

جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

مسلمان کی عیب پوشی:

۶۶۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابراہیم بن نسیط نے ان کو کعب بن علقمہ نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو عقبہ بن عامر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

من رأى عورة فسترها كان كمن احيا موؤدة.

جو شخص کسی کا عیب و گناہ دیکھے اور اس کو چھپالے (پردہ پوشی کرے) وہ ایسا ہے جو اس سے زندہ درگور کی ہوئی کو زندہ کر دیا ہو۔

فصل...... مسلمان کی تحقیر و تذلیل پر وعید

وہ احادیث جو اس شخص کے بارے میں وارد ہوئی ہیں بطور سخت تنبیہ کے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی ہتک عزت کرے اس کو گالی دے کر (یا غیبت یا چغل خوری وغیرہ کر کے)۔

۶۶۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ علوی نقیب نے کوفے میں ان کو حسین بن قیس نے ان کو ابوسعید مولیٰ عامر بن کریز نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ خرید وفروخت میں ایک دوسرے پر چڑھتی نہ کرو (یعنی زیادہ قیمت لگا کر دوسرے سے پہلے خرید لینا۔)

ایک دوسرے کو پیٹھ پھیر کر نظر انداز نہ کرو۔ بعض تمہارا بعض کے اوپر بیع نہ کرے۔ اور ہو جاؤ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ نہ ہی اس کو بے مدد چھوڑ کر رسوا کرتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے۔ تقویٰ اس جگہ ہوتا ہے تین بار آپ نے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کسی آدمی کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر و تذلیل کرے ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت محترم ہے اس کا خون محترم ہے اس کا مال محترم ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ سے۔

۶۶۶۱:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی۔ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن علاقہ نے اس نے سنا اسامہ بن شریک نے وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ دیہاتی لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے کیا ہمارے اوپر گناہ ہے فلاں فلاں چیز میں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ نے حرج کو اور تکلیف کو رکھ دیا ہے مگر وہ شخص جو اپنے بھائی کی عزت میں سے کچھ کم کرے یعنی عزت گھٹائے یہ ہے وہ جس نے گناہ کیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ خیر کیا ہے بندہ جو دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حسن خلق۔

مسلمان کو گالی دینا:

۶۶۶۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن عرعرہ نے ان کو شعبہ نے ان کو زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مسلمان کو گالیاں دینا گناہ ہے اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم نے عبداللہ سے سنا ہے اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن عرعرہ سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

مسلمان پر گناہ کی تہمت لگانا:

۶۶۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برقی نے ان کو ابومعمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو حسین نے ان کو ابن بریدہ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یعمر نے یہ کہ ابوالاسود دئلی نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوذر سے اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں۔ جو شخص کسی شخص کو کسی گناہ کی تہمت لگاتا ہے یا کافر ہوجانے کی تہمت لگاتا ہے وہ عیب وگناہ یا کفر اسی شخص کو طرف لوٹتا ہے اگر اس میں وہ عیب وگناہ و کفر نہ ہو جس پر تہمت لگائی گئی تھی۔

بخاری نے اس کو صحیح میں اسی طرح روایت کیا ہے ابومعمر سے اور مسلم نے دوسری طریق سے عبدالوارث سے۔

۶۶۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے کہ انہوں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو وہ قول کفر دونوں میں سے کسی ایک سے متعلق ہوجاتا ہے اگر وہ شخص ویسا ہے جیسی اس کے بارے میں کہا گیا ہے تو ٹھیک ورنہ وہ کفر واپس کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

احتمال ہے کہ اس حدیث کا معنی اور مطلب یہ ہو کہ اگر کہنے والا اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں اس کیفیت کو بیان کرتا ہے جس پر وہ ہے بایں طور کہ وہ کیفیت کفر کی ہے تو اس صورت میں یہ بذاتہ خود کافر ہوجائے گا اور اس کے بھائی پر اس سے کوئی شئی نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ شخص جس کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے اندر کفر چھپاتا ہے اور اوپر سے اسلام کو ظاہر کرتا ہے تو اس صورت میں کہنے والا اللہ کو سچا بناتا ہے لہٰذا اس صورت میں کہنے والے پر کوئی شئی نہیں ہے۔ (یہی دونوں باتیں مراد ہوسکتی ہیں۔)

(ایک تیسری صورت بھی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ) اگر ایک شخص دوسرے مسلمان سے کہتا ہے اے کافر۔ اور اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اے وہ شخص جو کفر کو چھپائے پھرتا ہے اور اس کو ظاہر نہیں کرتا حالانکہ وہ ایسا نہ ہو۔ یہ صورت حدیث میں مراد نہیں ہے، اس صورت میں کفر دونوں میں سے کسی کی طرف رجوع نہیں کرے گا بلکہ ایسی تہمت لگانے والے کا عذر قبول کیا جائے گا۔

۶۶۶۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو وہیب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ثابت بن ضحاک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی اسلام کے سوا کسی اور ملت کی (یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت وغیرہ) حالانکہ جھوٹ بول رہا ہے۔ مگر وہ ویسا ہے جیسا اس نے کہا ہے (یعنی وہ یہودی عیسائی وغیرہ وغیرہ ہوجائے گا۔) اور جو شخص اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ قتل کرے (خودکشی کرے) اس کو جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ اور مسلمان کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔ اور جو شخص مسلمان کو کفر کی تہمت لگائے وہ اس کو قتل کرنے والے کی طرح ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں معلیٰ بن اسد سے اس نے وہب سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ایوب سے۔

المستبان شیطانان یتهاتران ویتکاذبان.

۶۶۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو عیاض بن حماد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ

ایک آدمی مجھ کو گالیاں دیتا ہے؟ یعنی اس کا کیا حکم ہے؟ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو گالیاں بکنے والے دونوں شیطان ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کو عیب لگاتے ہیں اور دوسرے پر جھوٹ بولتے ہیں۔

اور بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی آپس میں جو گالم گلوچ کرتے ہوئے جو کچھ کہتے ہیں پس پہل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ مظلوم پر ظلم اور تعدی نہ کرے۔

۶۶۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دینے والے اسی مرتبے پر ہوتے ہیں جو کچھ وہ المستبان ماقالا فعلی البادی مالم یعتدالمظلوم. ایک دوسرے کو کہتے ہیں ابتدا کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ مظلوم پر زیادتی نہ کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ وغیرہ سے اس نے اسماعیل سے۔

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ بدلہ لینا جائز ہے اس وقت جب اس کی خود کی طرف سے زیادتی نہ ہو، اور میرے نزدیک، اس بدلے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے حریف کا مقابلہ اسی طرح کرے جیسے اس نے کیا ہے یعنی گالی کا جواب گالی سے دینا اور تہمت کے مقابلے میں تہمت لگانا۔ بلکہ اس کی تکذیب کرے اس بارے میں جو کچھ وہ کہہ رہا ہو اور اس کے اس فعل کو ظلم اور زیادتی قرار دے، جو کچھ وہ کہے۔

اور شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بدلہ لینے کے حوالے سے خون میں مال میں اور عزتوں میں فرق کیا ہے اس وقت بھی جب دنیا میں قصاص اور بدلہ لینا جائز ہو۔ اور مال عزت سے کم تر ہوتے ہیں۔ بے شک قصاص اور بدلہ اعراض میں یعنی عزتوں میں ثابت نہیں ہوتا اور یہ بات اس لئے ہے کہ جب ایک آدمی دوسرے سے کہتا ہے اے زانی اے بدکردار، تو وہ یہ کہہ کر اس کی عزت پر حملہ کرتا ہے۔ کیونکہ سامعین یہ خیال کریں گے کہ وہ اس کے زنا اور بدکرداری کو جانتا ہے جبھی تو کہہ رہا ہے اور جبھی اس کو اس نے زنا کی تہمت لگائی ہے۔ اور اس کے جواب میں جب مقذوف جس پر تہمت لگی ہے کہہ دے کہ بلکہ تو زانی ہے۔ تو اس کا یہ جواب تہمت دھرنے والے کی جگہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس سے وہ نتیجہ سمجھا جاتا ہے جو پہلے شخص کے قول سے سمجھا گیا تھا۔ کیونکہ یہ گالی اور یہ قول بطور بدلے کے نکلا ہے۔ تو اس سے سامعین کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ پہلے شخص کی تہمت نے اس کو یہ قول کرنے پر ابھارا ہے یہ اس لئے نہیں کہہ رہا کہ یہ بھی اس کے بارے میں زانی ہونے کا علم رکھتا ہے لہٰذا سامعین کے نزدیک جواب دینے یا سننے سے پہلے شخص کی شخصیت پر اتنا منفی اثر نہیں پڑتا جتنا پہلے شخص کے تہمت لگانے سے تہمت کی ابتداء کرنے کا ہوتا ہے لہٰذا جواب دینے والا اس کی اتنی عزت کم نہیں کرتا جتنا وہ تہمت لگا کر پہلی مرتبہ کم کرتا ہے لہٰذا یہ جوابی گالی اس پہلے شخص کی تہمت کا قصاص اور بدلہ نہیں ہوسکتی۔ اور شیخ حلیمی نے اس بارے میں تفصیل کلام کیا ہے اور ہم نے ماسبق میں حدیث روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سلیم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لاتسبن احداً۔ کہ تم کسی کو ہرگز گالی نہ دینا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی نہ کسی آزاد کو نہ کسی غلام کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو اور وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تجھے گالی بکے اور تجھے عیب لگائے ایسا عیب جس کو وہ تیرے اندر جانتا ہو (یعنی باوجودیکہ وہ عیب تجھ میں موجود بھی ہو) پھر بھی تم اس کو پلٹ کر جواب میں ایسا عیب نہ لگاؤ جو تم اس کے اندر جانتے ہو (کہ اس میں فلاں عیب موجود ہے) لہٰذا اس صورت میں اس عیب لگانے کا گناہ اور وبال اسی پر ہوگا۔

۶۶۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داستہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن غفار نے ان کو تمیم جہیمی نے

ان کو ابوجری جابر بن سلیم نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

۶۶۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد عیسیٰ بن حمشاذ نے ان کو لیث نے ان کو سعید مقبری نے ان کو بشر بن محرر نے ان کو سعید بن مسیّب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور ان کو تکلیف اور ایذا پہنچائی مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے پھر دوبارہ اس نے ایذا دی پھر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر تیسری بار اس نے تکلیف پہنچائی۔

لہٰذا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دے کر اس سے بدلہ لیا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بدلہ لیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ بھی مجھ پر ناراض ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان سے فرشتہ اترا ہے۔ اس نے آکر اس شخص کو جھوٹا قرار دے دیا ہے۔ اس کی بات میں جو کچھ اس نے کہا ہے۔ جب تم نے اس کو جواب دے کر بدلہ لیا ہے تو شیطان آگر گیا ہے جب میں نے شیطان کو گرا ہوا دیکھا ہے تو مجھ سے نہیں بیٹھا گیا لہٰذا میں کھڑا ہو گیا ہوں۔ ابوداؤد نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو سفیان نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی تھا جو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا تھا۔ اس کے بعد راوی نے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

اس کے بعد شیخ نے کہا ہے کہ تحقیق ہم نے روایت کی ہے یحییٰ بن سعید قطان سے اس نے ابن عجلان سے اسی مذکور حدیث کے مفہوم میں اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے ابوبکر! جس بندے پر ظلم اور زیادتی کی جاتی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے آگے پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس زیادتی کے بدلے میں اس کی مضبوط نصرت فرماتے ہیں۔

یہ حدیث کتاب السنن کی کتاب الشہادات میں مذکور ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو کسی ایسے گناہ کا عیب لگائے یا طعنہ دے جو اس سے سرزد ہو چکا ہے۔ جب زنا کی حد نہیں اتری تھی تو اس وقت زانی کی سزا عیب لگانا یعنی عار دلانا شرمندہ کرنا شرم دلانا تھی یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے جب حد نازل ہو گئی تو وہ عیب بیان کر کے شرمندہ کرنے والی سزا اٹھالی گئی۔

بہر حال توبہ کر لینے کے بعد عیب لگانا یا شرم و عار دلانا یا شرمندہ کرنا اب جائز اور مباح قطعاً نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واللذان یأتیانها منکم فاذوهما فان تابا واصلحافاعرضوا عنهما ان اللّٰه کان توابارحیماً۔

وہ دو آدمی جو بدفعلی کریں تم میں سے پس سزا دو تم ان کو۔ اگر وہ اس سے قبل توبہ کر لیں اور نیک بن جائیں تو تم لوگ ان سے درگذر کرلو بے شک اللہ تعالیٰ بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ یہ بات بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی کو اس کے حسب نسب کا طعنہ دے یا عیب لگائے یا شرمندہ کرے۔ اور یہ بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی کو اس کی گھٹیا اور کمتر صنعت و حرفت یا پیشے کا طعنہ دے اور عیب لگائے اور شرمندہ کرلے اور نہ ہی کسی دوسری ایسی چیز کے ساتھ کسی کو شرمندہ کرے جس کو وہ سنے تو اس پر سن کر بوجھ گذرے جس سے وہ شرمندہ ہو اس لئے کہ فی الجملہ کسی مؤمن کو ایذا پہنچانا اور تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

(۶۶۶۹)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۸۸۰)

(۱)...... هكذا بالمخطوطة وبالمنهاج سواء بمكان المؤذي ج ۳ ص ۱۱۱

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والذین یؤذون المؤمنین و المؤمنات بغیر ما اکتسبوا۔

اور وہ لوگ جو اہل ایمان مردوں کو اور عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں بغیر ان کے جرم کے تحقیق ان لوگوں نے بہتان اور صریح گناہ کمایا ہے۔

یعنی باوجود اس کے کہ انہوں نے ارتکاب ہی نہیں کیا اور ایذا دینے والے کا کوئی جرم ہی نہیں کیا۔

قطع رحمی، ظلم وزیادتی اور زنا کرنے پر سزا:

۶۶۷۰:...ہمیں حدیث بیان کی استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جو اس بات کو مقتضی ہو کہ اس کے ارتکاب کرنے والے کو فوری طور پر دنیا میں سزا دی جائے اور اس کے لئے آخرت کی سزا ابھی جمع رکھی جائے آخرت میں مگر وہ یہ گناہ ہیں ایک قطع رحمی کرنا دوسرے ظلم اور زیادتی کرنا یا زنا کرنا۔

۶۶۷۱:...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو نصر بن شمیل نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمٰن غطفانی نے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوبکرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لاتبغ و لاتکن باغیاً** ۔تم بغاوت نہ کرو ظلم وزیادتی نہ کرو۔یا یوں پڑھا جائے لاتبغ کہ نہ بغاوت کیا جاتو (یعنی ایسا کام نہ کر کہ تم پر زیادتی کی جائے) اور نہ ہوتو بغاوت کرنے والا یعنی ظلم وتعدی کرنے والا۔بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔**انما بغیکم علیٰ انفسکم** یعنی بات یہ ہے کہ تمہارے ظلم وزیادتی کا وبال خود تمہارے اوپر ہوگا۔

نسب پر طعن کرنا لعنت کرنا اور عہد شکنی کرنا:

۶۶۷۲:...ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حجاج نے ان کو قتادہ نے ان کو یزید بن عبداللہ نے ان کو عیاض بن حماد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ عاجزی کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے، اور نہ ہی کوئی کسی پر فخر کرے۔

۶۶۷۳:...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبید نے "ح" وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ان کے والد نے اور محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو کام ہیں جو کہ لوگوں میں وہ دونوں کفر ہیں۔ایک تو میت کے اوپر بین کر کے رونا دوسرے کسی کے نسب میں طعن کرنا (یعنی اعتراض کرنا۔)

یہ الفاظ حدیث ابراہیم کے ہیں۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔

۶۶۷۴:...ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فرج بن فضالہ نے ان کو ربیعہ بن یزید نے ان ورجاء بن حیوۃ نے کہ انہوں نے سنا ایک واعظ کرنے والے سے منیٰ کی مسجد میں وہ کہتے ہیں کہ تین کام ایسے ہیں وہ وبال ہیں ان کے عمل کرنے والوں پر ظلم، مکروفریب اور عہد شکنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **انما بغیکم علیٰ انفسکم**۔ یقینی بات ہے کہ تمہاری زیادتی کا وبال تمہارے اوپر ہے۔**و لایحیق المکر السیئی الا باھلہ**۔ اور برائی کی تدبیر نہیں الٹے گی مگر وہی تدبیر

کرنے والوں پر۔

ومن نکث فانما ینکث علی نفسہ جو شخص عہد شکنی کرے یقینی بات ہے کہ عہد شکنی کا وبال اسی پر ہوگا۔

۶۶۷۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا محمد بن مثنیٰ نے ان کو خبر دی مرحوم نے انہوں نے سنا سہل اعرابی سے ان کو ابوالولید مولیٰ القریش نے اس نے سنا بلال بن ابوبردہ سے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا: لوگوں پر ظلم وزیادتی نہیں کرتا مگر زنا کی اولاد یا وہ جس میں اس میں سے کوئی رگ ہو۔

۶۶۷۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے مقام طابران میں ان کو خبر دی ابومحمد عبداللہ بن محمد عثمان واسطی نے واسط میں، ان کو ساجی زکریا نے ان کو اسماعیل بن حفص ایلی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مغیرہ نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس المؤمن بالطعان و لا باللعان و لا الفاحش و لا البذی

مؤمن طعنے دینے والا نہیں ہوتا لعنتیں کرنے والا نہیں ہوتا۔ بیہودہ کاری کرنے والا نہیں ہوتا۔ بیہودہ گوئی اور بکواس نہیں کرتا۔

۶۶۷۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے۔ ان کو احمد بن عبید نے ان کو موسیٰ بن ہارون طوسی نے ان کو یحییٰ بن اسحق سیلحینی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے یہ نسب تم میں سے کسی کے لئے کافی نہیں ہیں تم میں سے ہر کوئی آدم کی اولاد ہے۔ کسی کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے مگر دین کی وجہ سے یا تقویٰ کی وجہ سے کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ بکواس کرتا ہو۔ فحش کام کرتا ہو بخیل ہو۔

مرنے والوں کی خوبیوں کا تذکرہ:

۶۶۷۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ مرچکے ہیں ان کو گالیاں نہ دیا کرو بے شک وہ پہنچ گئے ہیں ان اعمال کی طرف جو انہوں نے آگے بھیجے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں۔

۶۶۷۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوبکر بن ابی اسحاق نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو عمر بن ابوانس مکی نے ان کو عطاء نے انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذکروا محاسن موتاکم و کفوا عن مساؤھم.

اپنے مرجانے والے لوگوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں کرنے سے باز رہو۔

۶۶۸۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن احمد بن قرقوب تمار نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین نے ان کو نوفل بن مساحق نے ان کو سعید بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

(۶۶۷۷)۔۔۔(۱) زیادۃ من ب (۱) ۔فی جمع الجوامع رواہ ک ق عن سعید ص ۸۷۸ ج ۱

(۲)۔۔۔ ھکذا بالمخطوطۃ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتؤذو مسلما بشتم کافر.

مسلمان کو کافر کی گالی دے کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔

حجاج بن یوسف کو گالی دینا:

۶۶۸۱:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن یحییٰ نے ان کو ہیثم بن عبید صیدلانی نے میں اس کو نہیں جانتا مگر سہیل بھائی حزم کا وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین نے ایک بندے کو گالیاں بکتے سنا جو حجاج بن یوسف کو گالیاں دے رہا تھا آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے آدمی جب آپ آخرت میں جائیں گے تو تم دیکھو گے کہ تمہارا سب سے چھوٹا گناہ اتنا بڑا ہوگا کہ حجاج نے جو بڑے سے بڑا گناہ کیا ہوگا اس سے بھی بڑا ہوگا۔ اور تم یقین جانو کہ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والا ہے، اگر اس نے حجاج سے ان لوگوں کے لئے بدلہ لیا جن پر اس نے ظلم کیا ہے ایک ایک شے کا بدلہ بھی تو وہ حجاج کے لئے بھی ان لوگوں سے ضرور بدلہ لے گا جس نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہوگی لہٰذا تم اپنے آپ کو کسی کو گالی دینے میں مشغول نہ کرو۔

اپنے کو دوسروں سے کم مرتبہ سمجھنا:

۶۶۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے یعنی عباس اصم نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے ان کو آدم نے ان کو ابوعمر بزاز نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو عاصم بن حمزہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان قولوا للناس حسنا لوگوں سے اچھی بات کرو۔ تو اس سے سارے ہی لوگ مراد ہیں۔

۶۶۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو سہل بن عبداللہ بن فرخان زاہد نے ان کو ہشام بن حماد نے ان کو سہل بن ہاشم نے ان کو ابرہیم بن ادہم نے ان کو عمران قصیر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ انسان میں اچھی خصلت یا افضل خصلت یہ ہے کہ انسان اپنی نجات کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوا پنے بارے میں اور ہر مسلمان کے لئے زیادہ امید رکھتا ہو۔

۶۶۸۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین اس امت کے بارے میں سب سے زیادہ امید رکھتے تھے اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنے میں سب لوگوں سے زیادہ سخت تھے۔

۶۶۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ بن طباع نے ان کو مالک نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن مانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو مالک نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن احمد بن اسماعیل طابرانی نے طابران میں ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور قاضی طوسی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو روح نے ان کو مالک نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک پر اس نے سہیل بن ابی صالح سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: جب کوئی آدمی یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہوجائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہوگا۔ اور روح بن عبادہ کی ایک روایت میں ہے اور خالد کی کہ تم جب یہ سنو کسی آدمی سے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہوگا۔ اور اسحاق بن عیسیٰ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ میں نے کہا مالک سے کہ یہ کس وجہ سے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ۔ یہ آدمی لوگوں کی تذلیل کرتا ہے اور ان کو حقیر سمجھتا ہے اور وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ان سب سے بہتر ہے لہٰذا یہ قول کرتا ہے۔ تو وہ ان سب سے زیادہ اہل ہے یعنی ارذل ہے یعنی سب سے زیادہ رذیل وحقیر ہے۔ بہر حال وہ آدمی جو محزون اور مغموم ہو اہل خیر کے چلے جانے سے جو کمی اور نقص واقع ہوا اس کو دیکھ کر اگر وہ یہ قول کرے تو میں امید کرتا ہوں کوئی ڈر نہیں ہوگا۔

شیخ نے فرمایا کہ خالد بن مخلد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مالک نے کہا ہے اور یہ بات ہے میرے نزدیک کہ ایسا شخص کہتا ہے لوگ ہلاک ہوگئے اپنے آپ کو اچھا سمجھتے ہوئے وہ سمجھتا ہے کہ اس جیسا اب باقی کوئی نہیں ہے (تو یہ تکبر اور غرور ہے اور دوسروں کو حقیر اور کمتر سمجھنا ہے) اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۶۶۸۶:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے ان کو ابوعلی بوشنجی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن بکیر نے حضرت مالک سے کہا گیا تھا کہ کون زیادہ ہلاک ہونے والا ہے اے عبداللہ؟ اس نے کہا کہ سب لوگوں سے زیادہ کمینہ اور سب لوگوں سے زیادہ کاہل (یا سب سے زیادہ بزدل)۔

۶۶۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعمران نے ان کو جندب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا دوسرا آدمی اس کی گردن کے اوپر سے پھلانگ گیا (یا گردن پر پیر رکھ کر آگے نکل گیا) اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تیری اس غلطی کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کون ہوتا ہے؟ جو مجھ کو قسمیں دیتا ہے کہ میں اس کو معاف نہیں کروں گا۔ میں نے اس کو معاف کردیا ہے اور تیرے اعمال تباہ کردیئے ہیں۔

شیخ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اسی طرح موقوف پایا ہے۔

۶۶۸۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد عنزی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سوید بن سعید نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحٰق صیدلانی عدل نے بطور املاء کے ان کو ابوالفضل احمد بن سلمہ نے ان کو ابوسلمہ یحییٰ بن حلف باہلی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ابوعمران سے اس نے جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے؟ جو مجھ پر قسمیں کھاتا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا۔ بے شک میں نے فلاں کو معاف کردیا ہے۔ اور میں نے تیرے عمل ضائع کردیئے ہیں یا جیسے آپ نے فرمایا۔ یہ الفاظ ابوسلمہ کی روایت کے ہیں اور سوید کی روایت میں ہے عزعرہ سے اور باقی برابر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں سوید بن سعید سے۔

۶۶۸۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوقماش نے اور محمد بن حبان بخاری نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو عکرمہ نے یعنی ابن عمار نے ان کو ضمضم بن جوس نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک شیخ بیٹھا ہے اس کا سر زرد رنگ تھا اور داڑھی انتہائی سفید تھی اور اسکے ساتھ ایک جوان بیٹھا تھا انتہائی کالے بالوں والا، شیخ نے مجھ سے

پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں اہل یمامہ سے ہوں، اس نے مجھ سے کہا اے یمامی کسی کے بارے میں یہ ہرگز نہ کہنا کہ اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا۔ یا تجھے اللہ جنت میں داخل کبھی نہیں کرے گا۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ یہ ایسا کلمہ ہے جسے ہم میں سے ایک آدمی اپنے بیٹے سے کہتا ہے یا اپنے نوکر سے کہتا ہے جب اس پر ناراض ہوتا ہے آپ کون ہیں؟ اللہ تجھ پر رحم کرے؟ انہوں نے کہا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ پہلی امتوں میں دو بھائی تھے ایک عبادت میں بڑی کوشش اور اہتمام سے لگا رہتا تھا اور دوسرا مسرف تھا فضول خرچ آدمی تھا (اِدھر اُدھر مال ضائع کرتا پھرتا تھا) عبادت کا اہتمام کرنے والا شخص جب بھائی کو غلطی کرتا ہوا دیکھتا تو اس کو وہ غلطی بہت بڑی لگتی۔ اور وہ اس سے کہتا اللہ تجھے ہلاک کرے اللہ کا انتظار کر بلاک ہو جائے رک جا غلطی کرنے سے۔ غلطی کرنے والا اس سے یہ کہہ دیتا کہ مجھے چھوڑ دیں بس میرے رب کے حوالے رکھیں۔ کیا تو میرا نگران لگا ہوا ہے۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ اس نے اسے غلطی کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے اس کے گناہ کو بہت بڑا سمجھا اور کہا کہ ہلاک ہو جائے کب تک تو غلطی کرے گا اللہ تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا کہا: اللہ تعالیٰ نے دونوں کے پاس فرشتہ بھیج کر ان کی روح قبض کر لی دونوں اللہ کے آگے اکٹھے ہو گئے عبادت گذار سے اللہ نے کہا کیا تو میرے بندے پر میری رحمت کو روکتا تھا؟ یا میری رحمت کی وسعت صرف تیرے لئے تھی؟ لے جاؤ اس کو جہنم میں (یعنی عابد کو) اور لے جاؤ اس کو جنت میں (یعنی گنہگار کو) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ایسا کلمہ کہا تھا جو اس کی دنیا بھی برباد ہو گئی اور آخرت بھی۔

برے عمل سے نفرت کرنا:

۶۶۹۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو یزید بن اصم نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم اپنے کسی بھائی کو دیکھو کہ وہ پھسل رہا ہے تو اس کے سیدھا چلا دو اور درست کر دیا کرو اور اللہ سے دعا کیا کرو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے اور اس کو توبہ کرنے کی ترغیب دی جائے اور تم لوگ اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ ہو جاؤ۔

۶۶۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوداؤد نے کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جس نے کوئی گناہ کیا تھا لوگ اس کو گالیاں دے رہے تھے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تم لوگ دیکھتے کہ وہ کسی کھو یا کھائی میں گر گیا ہے تو کیا تم لوگ اس کو اس سے باہر نہ نکالتے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ضرور نکالتے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کو گالیاں مت دو اور اللہ کا شکر کرو جس نے تمہیں عافیت بخشی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہم اس کو برا نہیں سمجھیں؟ فرمایا کہ میں بھی اس کے عمل سے نفرت کرتا ہوں جب وہ اس عمل کو ترک کر دے گا تو وہ میرا بھائی ہے۔

۶۶۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جب تم لوگ اپنے مسلمان بھائی کو گناہ کا ارتکاب کرتے دیکھو تو اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ مثلاً دیکھو کہ یہ کہنا کہ اے اللہ تو اس کو ذلیل و رسوا فرما۔ اے اللہ تو اس کو لعنت فرما بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو بے شک ہم لوگ اصحاب محمد کسی کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہتے تھے حتیٰ کہ ہم دیکھ لیتے تھے اس کا خاتمہ کیا ہوا ہے اگر اس کا خاتمہ اچھا ہوتا تو ہم جان لیتے تھے کہ اس نے خیر کو پالیا ہے۔ اور اگر اس کا خاتمہ برا ہوتا تھا تو ہم اس کے بارے میں اس کے اعمال سے ڈرتے تھے۔

(۱)...... الصحيح للمجتهد يفهم من السياق. (۶۶۹۱)......(۱) في ب مستخرجيه

۶۶۹۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی پہاڑ بھی کسی پہاڑ پر ظلم وزیادتی کرتا تو اللہ ان دونوں میں سے زیادتی کرنے والے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ قطع نے ابو یحییٰ قتات سے اس کا تابع بیان کیا ہے۔

حضرت خضر کی وصیت:

۶۶۹۴:.....ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو خبر دی عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابو عبداللہ نے میں نے اسے ملطی گمان کرتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے الگ ہونے کا ارادہ کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا تم نفع پہنچانے والے بنو نقصان پہنچانے والے نہ بنو۔ تم خوش رہنے والے بنو غصے میں رہنے والے نہ بنو۔ جھگڑا کرنے سے رجوع کرو۔ اور بغیر ضرورت کے مت چلو۔ اور کسی آدمی کو اس کے گناہ پر عیب مت لگاؤ اور اپنے گناہ کو یاد کر کے رووٴ اے ابن عمران۔

۶۶۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو اشعث نے ان کو حسن نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس بندے پر جو لوگوں کا محاسبہ نہیں کرتا ان کے رب کے سوا جس چیز کو اللہ نے اس کے اوپر نہیں لادا اس کو وہ بھی اپنے اوپر نہیں لادتا۔

۶۶۹۵:.....مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن عقبہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ فرشتوں نے اولاد آدم کے اعمال کا تذکرہ کیا اور ان گناہوں کا جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں تو ان کو حکم ہوا کہ تم لوگ اپنے اندر سے دو فرشتوں کا انتخاب کرلو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا۔ اور ان سے کہا کہ میں لوگوں کے پاس رسول بھیجتا ہوں جب کہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی قاصد نہیں ہے۔ تم دونوں نیچے اتر جاؤ میرے ساتھ شرک نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب نے فرمایا کہ ان دونوں فرشتوں نے وہ دن ہی پورا نہیں کیا تھا جس میں وہ اترے تھے مگر دونوں نے وہ عمل کر لئے جو اللہ نے ان پر حرام کئے تھے۔

شیخ احمد نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے قول کعب سے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے باب ایمان بالملائکہ میں زہیر بن محمد کی حدیث سے اس نے موسیٰ بن جبیر سے اس نے نافع سے اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ مکمل۔

۶۶۹۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن قیس بن عبادہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

و ما انزل علی الملکین ببابل ھاروت و ماروت الخ.

مقام بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر جو کچھ نازل کیا گیا تھا۔

فرشتوں کی انسانوں کے لئے بددعا اور ان کی آزمائش:

فرمایا کہ بے شک لوگ آدم علیہ السلام کے بعد شرک میں پڑ گئے تھے، بت بنا لئے اور غیر اللہ کی عبادت شروع کر دی تھی لہٰذا فرشتوں نے ان پر بددعا کرنی شروع کر دی تھی اے ہمارے رب! آپ نے اپنے بندوں کو پیدا کیا آپ نے ان کو اچھی شکل وصورت عطا فرمائی۔ آپ نے ان کو رزق دیا اور آپ نے رزق بھی ان کو بہت عمدہ عطا فرمایا۔ مگر انہوں نے تیری نافرمانی کی اور تیرے سوا اوروں کی عبادت شروع کر دی اے اللہ اے

(۶۶۹۵)......مکرر. (۱) فی الأصل (ابن عبداللہ بن عمر)

اللہ! انہوں نے یہ کہہ کر بندوں پر بددعا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا کہ تم لوگ (ایسی حالت میں ہو کہ اگر تم بھی ہوتے تو یہی کرتے) وہ لوگ ان کا عذر نہیں مان رہے تھے (وہ معذور نہیں ہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ دو فرشتے منتخب کرو میں ان کو زمین پر اتاروں گا، میں ان کو امر بھی کروں گا اور نہی بھی کروں گا۔ انہوں نے ہاروت ماروت کو منتخب کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حدیث کو اس کے طول کے ساتھ ذکر کیا ان دونوں کے بارے میں۔ اور اس کی تفصیل میں یہ فرمایا کہ انہوں نے شراب نوشی کی اور نشہ میں آ گئے اور عورت پر پڑ گئے (اس کے ساتھ زنا کیا) اور انہوں نے ناحق ایک انسان کو قتل کیا۔ اور آپس میں دونوں نے شور مچایا اور فرشتوں کے مابین بھی۔ تمام فرشتوں نے ان کا یہ حال دیکھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ چنانچہ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

والملائكة يسبحون بحمد ربهم ويستغفرون لمن في الارض الخ.

اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں ان کے لئے جو زمین پر ہیں۔

فرمایا کہ اس کے بعد فرشتے اہل زمین کو معذور سمجھنے لگے (یعنی ان کا عذر ماننے لگے) اور اب وہ ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

۶۶۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن محمد بن محبور دھان نے ان کو حاکم ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو محمد بن حسن نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ کا عیب لگائے یا طعنہ دے وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس گناہ کا عمل کر لے گا۔

۶۶۹۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو عبید اللہ بن شمیط نے اور ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے لکھا ابوالسواد عدوی کی طرف اما بعد! اے بھائی آپ لوگوں سے بچتے رہئے اور اپنے آپ کو ان سے روک کر رکھئے۔ اور اپنے گھر میں رہئے اور اپنی غلطی پر نادم ہو کر رو ییے جب کسی غلطی کرنے والے کو دیکھیں اس پر اللہ کا شکر کریں کہ اس نے آپ کو اس سے بچا کر عافیت دی۔ اور شیطان سے بے خوف نہ رہئے اس بات سے کہ وہ آپ کو باقی زندگی میں فتنے میں نہ ڈالے۔

گناہ کے بعد تین راستے:

۶۶۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا طلحہ بن عمرو سے اس نے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام ملکوت سموات پر اٹھائے گئے تو انہوں نے ایک آدمی کو زنا کرتے دیکھا۔ انہوں نے اس کے خلاف بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد پھر اوپر اٹھائے گئے پھر انہوں نے دوسرے آدمی کو زنا کرتے دیکھا اس پر بھی بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد پھر اوپر اٹھائے گئے پھر انہوں نے دوسرے آدمی کو زنا کرتے دیکھا اس پر بھی بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد وہ اوپر اٹھائے گئے پھر ایک آدمی کو زنا کرتے دیکھا پھر بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا پھر اوپر کو اٹھائے گئے اور انہوں پر پھر ایک آدمی کو زنا کرتے دیکھا تو اس کے لئے بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا، اس کے بعد اوپر اٹھائے گئے تو دیکھا کوئی اور بھی زنا کر رہا ہے انہوں نے اس کے لئے بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ پھر اوپر اٹھائے گئے پھر دیکھا کہ کوئی اور زنا کر رہا ہے انہوں نے اس کے لئے بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ لہٰذا ان کو کہا گیا کہ آپ رک جائیے (یعنی بددعا نہ دیجئے) اے ابراہیم! بے شک آپ وہ بندے ہیں جن کی دعا قبول ہوتی رہے گی۔ مگر میں اپنے بندے کے لئے تین راستے دیتا ہوں یا تو وہ توبہ کر لے لہٰذا میں اس کی توبہ قبول کر لیتا ہوں۔ یا اس کی پشت سے کوئی نیک اولاد نکلتی ہے جو میری

(۶۶۹۶)..... (۱) نقص مقدار كلمة في الأصل (۶۶۹۷)..... (۱) في ب محمود.

اخرجه الترمذي (۲۵۰۵) عن أحمد بن منيع. به

عبادت کرتی ہے۔یا وہ شخص سرکشی کرتا ہے اور اپنے فعل بد میں وہ اور بڑھ کر لمبا ہو جاتا ہے تو پھر جہنم اس کے پیچھے موجود ہے۔

یہ حدیث مرسل میں روایت ہے جیسے:

۶۷۰۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عمر بن عبدالرحمن نے ان کو لیث بن ابو سلیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب ملکوت السمٰوات والارض کو دیکھا (آسمان وزمین کی حکومت و بادشاہت کا نظارہ کیا) تو ایک بندے کو گناہ کی حالت پر دیکھا اور اس پر بددعا کر دی۔اس کے بعد پھر دوسرے بندے کو گناہ کرتے دیکھا اس پر بھی بددعا کر دی۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے ابراہیم! آپ ایک مستجاب الدعوات بندے ہیں آپ کسی کے بارے میں بددعا نہ کریں۔پس بے شک میں۔یا۔یوں فرمایا کہ بے شک تم میرے بندے سے تین صورتیں (سن لو) یا تو میں اس کی پشت سے ایسی اولاد پیدا کروں گا جو میری عبادت کریں گے۔یا وہ بندہ آخری عمر میں توبہ کرلے گا اور میں اس کی توبہ قبول کرلوں گا۔یا وہ توبہ کرنے سے بھی پھر جائے گا تو جہنم اس کے پیچھے موجود ہے۔

۶۷۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن علی کندی نے ان کو محمد بن جعفر سامری نے ان کو عمر بن محمد ابوحفص نسائی نے کہا احمد بن ابوالحواری نے میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ یقینی بات ہے کہ اللہ کا غضب اہل معاصی پر، گنہگاروں پر ہوگا اس لئے کہ انہوں نے گناہ کرنے کی جرأت کی تھی جب تم آخرت کی اس سزا کو یاد کرو جس کی طرف وہ لوگ جارہے ہیں تو دلوں میں ان کے لئے شفقت داخل ہوتی ہے۔

معروف کرخی رحمہ اللہ کی نوجوانوں کے لئے دعا:

۶۷۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بندار زنجانی نے بغداد میں ان کو ابوعبداللہ فضل ہاشمی نے ان کو احمد بن جعفر سامی نے ان کو ابراہیم بن الطروش نے وہ کہتے ہیں کہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے پر بیٹھے تھے اور ہم لوگ بھی ان کے ساتھ تھے۔اچانک ان کے قریب کچھ نوجوان گذرے کشتی پر سوار تھے جو کہ گانا گارہے تھے اور دف بجارہے تھے۔ہم لوگوں نے حضرت کرخی سے کہا اے ابومحفوظ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ یہ من چلے اس دریا میں اس حالت میں بھی اللہ کی نافرمانی کررہے ہیں، آپ ان کے خلاف بددعا فرمائیں۔کہتا ہے کہ انہوں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھالئے اور دعا کرنے لگے۔اے میرے معبود اور میرے سردار اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ان کو آخرت میں بھی ایسے خوش کرنا جیسے تو نے اس کو دنیا میں خوش کیا ہے۔

آداب معاشرت:

شیخ کرخی کے دوستوں اور ساتھیوں نے کہا حضرت ہم نے تو آپ سے ان کے لئے بددعا کرنے کی درخواست کی تھی ان کے حق میں اچھی دعا کی درخواست نہیں کی تھی۔شیخ نے فرمایا کہ جب اللہ ان کو آخرت میں خوش کرے گا تو دنیا میں پہلے ان کو توبہ کی توفیق بھی عطا کرے گا لہٰذا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی باب سے ہے (یعنی لوگوں کی عزتوں کی حرمت کا لحاظ رکھنا۔) یہ آیت:

یایها الذین اٰمنوا لایسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منهم و لا نسآء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منهن و لا تلمزوا انفسکم و لاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان و من لم یتب فاولئک هم الظالمون یایها الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم و لاتجسسوا و لایغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم

ان یا کل لحم اخیہ میتا فکر ھتموہ.

اے اہل ایمان کوئی لوگ کسی کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں۔ اور کوئی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور مت عیب لگاؤ اپنے آپ کو اور مت نام بگاڑو القاب کے ساتھ۔ ایمان کے بعد برا نام لگانا گناہ کی بات ہے جو شخص توبہ نہ کرے ان (غلطیوں سے) وہی لوگ ظالم ہوں۔ اے اہل ایمان زیادہ تر گمان کرنے سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور جاسوسی نہ کرو اور بعض تمہارا البعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم اس کو ناپسند کرو گے۔

آیت مذکورہ کی تشریح:

یہ آیت ان امور پر مشتمل ہے:

(۱)......استہزاء اور تمسخر کا حرام ہونا۔

(۲)......پیٹھ پیچھے عیب بیان کرنے کی حرمت۔ اس سے مراد غیبت ہے۔

(۳)......فتنہ وفساد کے حرمت۔

(۱)......لا تلمزوا انفسکم.

اپنے نفسوں کی غیبت نہ کرو یعنی بعض تمہارا البعض کی غیبت نہ کرے۔

(۲)......ولاتنابزوا بالالقاب.

اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے کو لقبوں کے ساتھ۔

تنابز القاب کے ساتھ ایسے ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس نام کے ساتھ پکارنا چھوڑ دے جو نام اس کے باپ نے رکھا تھا بلکہ اس کے لئے کوئی دوسرا لقب از خود وضع کر لے جس سے اس کا منشا یہ ہو کہ وہ اس لقب کے ساتھ اس کو عیب لگائے یا اس کو ذلیل کرے لہٰذا وہ اس کو ایسے لقب سے پکارتا ہے۔

(۳)......بئس الاسم الفسوق بعدالایمان.

ایمان کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے۔

اس جملے میں یہ واضح فرمایا کہ ایمان کے بعد ان محظورات وممنوعات کا ارتکاب کرنا گناہ ہے۔ ایمان مواصلۃ اقدار کا تقاضا کرتا ہے اور ان اقدار سے اجتناب کرنے کا تقاضا کرتا ہے جو اس کے شایان شان نہیں۔

(۴)......ومن لم یتب فاولئک ھم الظالمون.

اور جو شخص ان امور سے توبہ نہ کرے وہی لوگ ظالم ہیں۔

یعنی وہی لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں ان کو آگ کی طرف اور عذاب الیم کی طرف لے جا کر۔

(۵)......یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ان بعض الظن اثم.

اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان کے ساتھ برا گمان کرنا جیسے سامنے طعنہ دینا پیٹھ پیچھے عیب نکالنا، تمسخر کرنا، مذاق کرنا۔

(جس سے عزت شان کم ہوتی ہو جو عزت کے منافی ہو۔) یہ سب ممنوع ہیں۔ آیت کے اندر بھی یہ خبر دی ہے کہ یہ گناہ ہے اور ممنوع ہے۔ اس سے منع کیا ہے اور تجسس سے منع کیا ہے۔ وہ ہے مسلمان کے اموال کہ اس کی غیر موجودگی میں ڈھونڈھو بھال کرنا اور انکوائری کرنا اور اس کے

گھریلو اور اندرونی معاملات کو معلوم کرنا اور ان کے جاننے کی کوشش کرنا ایسی باتیں جو اگر اس کے علم میں آئیں تو اس کو بری لگیں اور اس پر مشکل گذریں ان کے درپے ہونا ایذا اور تکلیف کے ان اقسام میں سے ہے جن کا نہ کوئی مقتضی ہے نہ اس کی رخصت ہے۔ شیخ نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ فرماتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا۔

(۲) ولا یغتب بعضکم بعضا۔

کہ بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کرے۔

یعنی کسی مسلمان کو اس کی غیر موجودگی میں اس طرح یاد نہ کرے کہ اگر وہ حاضر ہوا ور سنے تو اس پر مشکل گذرے اور شاق گذرے۔ اور غیبت کرنے کو میت کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے اس لئے کہ میت نہیں جانتا کہ اس کا گوشت کھا رہا ہے جیسے غائب نہیں جانتا کہ اس کی عزت سلب ہو رہی ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مصاحب ہو مسلمان کے لئے اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ اس کے ساتھ سخت کلامی کرے اور نہ یہ کہ اس کی برائی کے درپے ہو اور نہ یہ کہ اس کو پریشان کرے۔ اور بہت سی احادیث اس بارے میں انشاء اللہ ہم ان کو درج کریں گے اور کچھ مناسب اضافہ بھی اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

۶۷۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونضر فقیہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے دونوں کو ابوالحسن بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد اور محمد عبدالسلام نے دونوں کو کہا یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم گمان کرنے سے بے شک گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوتی ہے اور کسی کی جاسوسی نہ کرو اور کسی کی عیب جوئی نہ کرو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ کرو ایک دوسرے کو پیٹھ دے کر چھوڑ نہ جاؤ۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے دونوں نے مالک سے۔

۶۷۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن حبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسوانی نے ان کو احمد بن یحییٰ نے اور ان کو خبر دی ہیثم بن شعرانی نے اور اسفاطی نے وہ سب کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو سعید بن عبداللہ بن جریج نے ان کو ابوبرزہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے لوگو! کون ہے جو شخص اپنی زبان کے ساتھ ایمان لے آیا ہے اور ایمان اس کے دل میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی کمزوریوں کو اور عیبوں سے پیچھے نہ پڑو۔ بے شک جو آدمی مسلمانوں کے عیوب تلاش کرنے کے لئے ان کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کا پیچھا کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب تلاش کرے وہ اس کو اس کے گھر میں بیٹھے بیٹھے رسوا کر دے گا۔ یہ حلوانی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

مسلمان کی عزت وحرمت اللہ تعالیٰ کے ہاں:

۶۷۰۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو شاذان نے ان کو اسرائیل نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ اور ہدیہ واپس رد

(۶۷۰۸)...... (۱) فی ب للبراۃ

نہ کیا کرو اور مسلمانوں کو پٹیپانہ کرو۔

۶۷۰۶:..... ہمیں خبر دی ابوحازم نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم بن حیوۃ نے ان کو وراق نے ان کو جعفر بن احمد بن نصر نے ان کو حسین بن منصور نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید مؤذن نے ان کو زنجویہ بن محمد سے ان کو ابوزکریا نے ان کو یحییٰ بن مثنی نیساپوری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حفص بن عبدالرحمن نے شبل سے اس نے ابونجیح سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف دیکھا تو فرمایا ما اعظم حرمتک. تیری کتنی بڑی عزت ہے اے کعبے۔ اور ابوحازم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کعبے کی طرف دیکھا تو فرمایا:

مرحبا بک من بیت ماعظمک و اعظم حرمتک و للمؤمن اعظم حرمة عندالله منک

ان الله حرم منک واحدة و حرم من المؤمن ثلاثاً دمه و ماله' و ان یظن به ظن السوء.

مبارک ہے تجھ کو اے گھر (بیت اللہ) تو کتنا عظیم ہے اور تیری عزت و حرمت کتنی عظیم مگر مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری عزت وحرمت سے بہت بڑی ہے۔ بیشک اللہ نے تجھ کو ایک حرمت عطا کی ہے اور مؤمن کو تین حرمتیں عطا کی ہیں۔

اس کا خون محترم ہے اس کا مال محترم ہے اور اس سے محترم ہے کہ اس کے ساتھ برا گمان کیا جائے۔

تہمت، چغلخوری وزنا:

۶۷۰۷: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر نے ان کو سہیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسروق ہمیشہ اس کی تہمت میں رہتا ہے جو بری ہے یہاں تک کہ وہ سارق سے جرم میں بڑا ہو جائے۔

ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود سے ان کا قول غیر مرفوع طریقے سے۔

۶۷۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے۔ ان کو ابن عجلان نے یہ کہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوالحسین نے ان کو خبر دی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو ان کو دیکھنے سے اللہ کی یاد آ جائے۔ اور تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو دوستوں کے درمیان چغل خوری کرتے پھرتے ہیں اور وہ عورتوں کے ساتھ زیادتی کرنے والے ہیں یعنی زنا کرتے ہیں۔

مسلمان کی عزت پر دست درازی کرنا:

۶۷۰۹:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ قہستانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حارثہ بن مضرب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمان سے وہ کہتے ہیں میں گمان کے خوف سے اپنے خادم کو خاندانی شریف شمار کرتا ہوں یا ایسی ہی بات کی تھی۔

۶۷۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالحسین نے ان کو نوفل بن مساحق نے ان کو سعید بن زید نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہوں نے فرمایا۔سب سے بڑا ربا سب سے بڑا سود مسلمان کی عزت میں ناحق تصرف کرنا اور دست درازی کرنا ہے اور یہ رحم اور رشتہ داری رحمن کی طرف سے انگور کے گوشے کی طرح ہے (یا شاخ در شاخ بنی ہے) جو شخص اس کو ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا جو اس کو توڑے گا۔

۶۷۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید بن فرضخ نے ان کو ابو موسیٰ بن ... نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو یحییٰ بن واضح نے ان کو عمار بن انس نے ان کو عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابو ملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہا مجھے تم خبر دو کہ سب سے بڑا ربا اور سود کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا سود مسلمان کی عزت کو پامال کرنا ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

و الذین یؤذون المؤمنین و المؤمنت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا و اثما مبینا

جو لوگ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بغیر ان کے جرم کے تکلیف اور ایذا دیتے ہیں انہوں نے بہتان کھلا گناہ اٹھایا ہے۔

امام احمد نے فرمایا: میں نے عمار بن انس کی کتاب میں پایا ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ عمران بن انس ہے ... بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے ابو سلام سے اس نے یحییٰ بن واضح سے اس نے سنا عمران سے بخاری نے کہا ہے ... بیان نہیں کیا گیا۔ اور اس کو روایت کیا ہے عبد العزیز بن رفیع نے ابن ابو ملیکہ سے اس نے عبد اللہ بن راہب سے اس نے ... سے قول سے۔ اور وہی زیادہ صحیح ہے۔

۶۷۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن ... برلسی نے ان کو ابن ابی سری نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو ابن صامت نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نے زانی کا قصہ جس کو اس نے رجم کیا تھا۔ ذکر کیا وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کی بات سنی۔ ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا۔ اس شخص کو دیکھو جس پر اللہ نے پردہ ڈالا مگر اس نے نہیں چھوڑا اپنے نفس کو یہاں تک کہ اس کو پتھر مارے گئے جیسے کتے کو مارے جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔

یہاں تک کہ آپ ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گذرے جس کا ایک پیر اٹھا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے کہا تم دونوں اترو اور اس کو کھالو۔ دونوں نے کہا اللہ آپ کو بخشے یا رسول اللہ کون اس میں سے کھا سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم جو کچھ تم نے اپنے بھائی سے پایا ہے (یعنی غیبت کر کے اس کی جو عزت گھٹائی ہے) وہ زیادہ سخت ہے تمہارے اس کو کھانے سے بے شک وہ البتہ غوطے مار رہا ہے جنت کی نہروں میں۔ اور کہا گیا ہے البتہ غوطے مارتا ہے۔

عبد الرزاق کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن صامت یا عبد اللہ اور حماد بن سلمہ کہتے ہیں مروی ہے ابو الزبیر سے اس نے عبد الرحمن بن ہضاض سے۔

۶۷۱۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن جعفر نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو ہمام بن علی نیساپوری نے ان کو مسلم بن مسلم نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو خالد ربعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی ایک مجلس میں تھا انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا اور انہوں نے اس کی غیبت کی (یا اس کی عزت گھٹائی) میں نے ان کو منع کیا تو وہ رک گئے کہتا ہے کہ پھر دوبارہ انہوں نے اس کا تذکرہ کیا تو گویا میں نے بھی ان کی موافقت کر لی یعنی برائی کرنے میں شریک ہو گیا۔ کہتا ہے کہ پھر ہم لوگ اس محفل سے اٹھ گئے۔ اور میں جا کر سو گیا۔ (میں نے خواب میں دیکھا) کہ وہ میرے پاس آیا سیاہ کالا رنگ ہے موٹا جسم ہے۔ اس کی ہتھیلی پر ایک تھال رکھا ہوا ہے جس میں کالی چیز ہے اس میں سبز رنگ کے سور کے گوشت کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے وہ اگر مجھے کہتا ہے کہ کھائیے میں نے اس سے انکار کیا پھر اس نے کہا کہ کھائیے پھر

(۲۸۱۲)...... (۱) غیر واضح فی (أ)

میں نے انکار کیا میرا خیال ہے کہ اس نے مجھے ڈانٹا ہے اور مجبور کیا ہے اسی کے کھانے کے لئے کہتا ہے کہ پھر میں نے اسی کو کھانا اور چبانا شروع کیا حالانکہ میں جان رہا ہوں کہ وہ سور کا گوشت ہے اسی حالت میں میں بیدار ہو گیا۔ اس واقع کو دو ماہ گذر گئے ہیں مگر اب تک اس کی بد بو میرے منہ سے نہیں جاتی میں محسوس کر رہا ہوں۔

۶۷۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عباس بن محمد دوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبید طنافسی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سفیان ثوری کے پاس تھے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا اے ابوعبداللہ کیا آپ اس حدیث کو جانتے ہیں جو آئی ہے کہ اللہ اس گھرانے والوں کو پسند نہیں کرتا جو لحمی ہوں یعنی کثرت کے ساتھ گوشت خوری کرتے ہوں۔ سفیان نے کہا: نہیں وہ لوگ کثرت کے ساتھ لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں۔

خبیث ترین سود:

۶۷۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن نافع نے ان کو ابراہیم بن عمر ابواسحٰق صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا طاؤس سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے۔ بے شک سود کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں سود کا ہلکا ترین اور آسان ترین باب اس آدمی کے گناہ کے برابر ہے جو اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے اسلام میں آنے کے بعد۔ اور سود کا درہم اور خبیث ترین سود مسلمان کی عزت وحرمت کی ہتک کرنا اور اس کو پامال کرنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج غیبت کرنے والوں پر گزر:

۶۷۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مصفیٰ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوالمغیرہ نے دونوں کو صفوان نے ان کو راشد بن سعد نے اور عبدالرحمٰن بن جبیر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے (شب معراج) اوپر لے جایا گیا تو میں ایک قوم کے پاس سے گذرا جن کے تانبے کے ناخن تھے جن کے ساتھ وہ اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے اور سینوں کو زخمی کر رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں پر پڑتے ہیں۔

ابوداؤد نے کہا کہ ہمیں یہی حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن عثمان نے ان کو بقیہ نے جن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن ابوعیسیٰ سے سلیخینی نے ان کو مغیرہ نے جیسے ابن مصفی نے کہا۔

قیامت کے دن شہرت وریاکاری کرنے والوں پر عذاب:

۶۷۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن مصفیٰ نے ان کو بقیہ بن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو وقاص بن ربیعہ نے ان کو مستورد نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان آدمی کے ساتھ مقابلہ میں ایک لقمہ کھائے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کا لقمہ کھلائے گا۔ اس کی مثل جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے کوئی کپڑا پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے پہنائے گا اور جو شخص کسی آدمی کا مقابلہ اس کے مرتبے اور مقام میں کرے گا اور اس کی شہرت میں یا بطور ریاکاری کے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مقام شہرت وریاکاری پر کھڑا کرے گا۔

(۶۷۱۶)۔۔۔ (۱) فی ا ابو الدرداء

اور اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے سنن میں حیوۃ بن شریح سے اس نے بقیہ سے۔

۶۷۱۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالحمید نے ان کو روح نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن وقاص بن ربیعہ نے اس نے اسی حدیث کے مثل ذکر کیا ہے۔ سوا اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ جو شخص کپڑا پہنے۔ اور کہا کہ جو شخص کھڑا ہو کسی مسلمان کے مقام شہرت وعزت پر۔ مگر ریاء اور دکھاوے کا لفظ کہا۔ اس کا مطلب اللہ بہتر جانے جس میں کہا ابوعبید ہروی نے کہ مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کسی سے بھائی چارہ رکھتا ہے اس کے بعد وہ اس کے دشمن سے مل جاتا ہے اور اس کے بارے غیر اچھی غیر اخلاقی بات کرتا ہے تا کہ وہ اس کو اس کے راز کے بارے بتادے پس اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اور کلہ کا معنی لقمہ ہے۔ اور اکلۃ مرۃ مع الاستیفاء ہے۔

دوسرے کی غیبت کرنا:

۶۷۱۹: ....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابواحمد دارمی نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو علی بن حجر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تیرا اپنے بھائی کو ایسے الفاظ میں یاد کرنا جس کو وہ ناپسند کرے۔ کہا گیا کہ یہ بتائیے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو جو میں کہوں؟ فرمایا کہ اگر اس میں وہ بات ہو جو تم کہو تو تم نے اس کی غیبت کی ہے اور وہ اس میں نہ ہو جو تم نے کہی ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اور علی بن حجر سے۔

۶۷۲۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مصر نے ان کو ابوبکر بن احمد بن محمد بن منصور حاسب نے ان کو علی بن جعد نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہتی ہیں کہ میں نے کسی انسان کی حکایت بیان کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ مجھے کسی انسان کی حکایت سنائی جائے میرے لئے باقاعدہ وحی کے ذریعے خبریں آتی ہیں۔

۶۷۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عبدالرحمٰن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک آدمی کی حکایت بیان کی تو آپ نے فرمایا مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ مجھے کسی آدمی کی حکایت بیان کی جائے کیونکہ میرے اوپر باقاعدہ وحی کے ذریعہ اطلاعات آتی ہیں۔ میں نے کہا کہ بے شک صفیہ عورت ہے اور آپ نے انگلی کے پورے کے ساتھ اشارہ کیا یعنی چھوٹی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے ایسے کلمہ کے ساتھ مزاح کیا کہ اگر اس کے ساتھ دریا ملایا جائے تو مل جائے۔

۶۷۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ربیع نے ان کو یزید نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا ایک دن کہ روزہ رکھیں اور جب تک میں اجازت نہ دوں روزہ افطار نہ کریں۔ لوگوں نے روزہ رکھا جب شام ہوگئی تو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا شروع ہو گئے کہ میں نے آج پورا دن روزہ رکھا ہے آپ مجھے افطار

(۶۷۱۹)..... (۱) فی ب حفص وھو خطأ

کرنے کی اجازت دیں۔ اس کو اجازت مل گئی حتیٰ کہ ایک اور آدمی آیا اور بولا یا رسول اللہ! دو لڑکیاں آپ کے خاندان میں سے ہیں آج وہ روزہ رکھے ہوئے تھیں ان کو اجازت دیجئے کہ وہ افطار کرلیں۔ آپ نے اس بندے سے منہ پھیر لیا اس نے دوبارہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ اور کیسے روزہ رکھتا ہے وہ جو لوگوں کا گوشت کھاتا رہے جاؤ ان دونوں سے جا کر کہو کہ اگر وہ روزہ دار تھیں تو وہ قے کریں انہوں نے ایسے ہی کیا تو ان کے پیٹ میں سے ہر ایک نے خون بستہ خون بستہ کی قے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کو اس نے خبر دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مر جاتیں اور یہ ان کے اندر باقی رہتے تو ان دونوں کو آگ کھا جاتی۔

۶۷۲۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز بن محمد صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے ان کو جعفر بن نصر نے ان کو علی بن حجر نے ان کو شریک نے ان کو عاصم بن ابوالنجود نے ان کو ابوصالح نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی کلمہ خبیثہ کے بعد وضو نہیں کرتا جس کو کسی اپنے مسلمان بھائی کے لئے کہتا ہے۔ اور حلال طعام کے بعد وضو کرتا ہے۔ (اس لئے کہ مسلمانوں میں یہ مسئلہ مشہور تھا کہ آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے۔)

۶۷۲۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز نے۔ ان کو عبداللہ نے ان کو جعفر بن احمد بن نصر نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو قاسم بن مالک نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں نے فرمایا کہ بے وضو ہونا دو طرح ہے ایک بے وضو ہونا ہے تیرے منہ سے اور ایک ہے تیری نیند سے۔ اور منہ سے بے وضو ہونا زیادہ سخت ہے وہ ہے جھوٹ بولنا اور غیبت کرنا۔

غیبت کے ذریعہ ایذاء مسلم:

۶۷۲۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی حمزہ نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب بن سیرین نے کہ ایک شیخ انصار میں سے ان لوگوں کی مجلس کی پاس سے گذرتا تھا وہ کہتا کہ تم لوگ وضو کا اعادہ کرو یقینی دوبارہ وضو کرو اس لئے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اس کا بعض حصہ بدتر ہے بے وضو ہونے سے۔

۶۷۲۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ عبیدہ سے کہا کس چیز سے وضو دہرایا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے وضو ہونے سے اور مسلمان کو ایذا پہنچانے سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شیخ تھے جو ان کی مجلس کے ساتھ گذرتے تھے وہ کہتے کہ وضو کرلو بے شک بعض باتیں جو تم کہتے ہو بدتر ہیں بے وضو ہونے سے۔

۶۷۲۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کا ابوالعباس نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن مرزوق بصری نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ربیع بن صبیح نے یہ کہ دو آدمی بیٹھے ہوئے مسجد الحرام کے دروازے پر ان دونوں کے پاس سے ایک آدمی کا گذر ہوا جو کہ ہیجڑا تھا وہ وہاں بیٹھ گیا ان دونوں آدمیوں نے (آپس میں کہا اس کے بارے میں) کہ تحقیق باقی رہ گئی ہے اس ہیجڑے میں اس چیز میں سے کوئی شئی۔ (بطور مذاق کے کہا) ربیع کہتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی جاچکی تھی وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور نماز پڑھ لی مگر ان کے دل میں وہ مذاق گردش کرتا رہا جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ لہٰذا انہوں نے نماز کے بعد حضرت عطاء سے یہ بات بتا کر مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ وضو کا اعادہ کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور وہ دونوں اس وقت روزے سے بھی تھے انہوں نے ان کو حکم دیا کہ وہ لوگ اس دن کے روزے کو بھی قضا کریں۔

(۶۷۲۲) (۱) فی ب لأمکنهما

اخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۲۱۰۷) واخرجه ابن أبی الدنيا فی الغيبة (۳۱) من طريق الربيع به.

(۶۷۲۷) (۱) فی ب فحاک.

۶۷۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے۔ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے فرمایا: وضو لازم ہوتا ہے بے وضو ہو جانے اور مسلمان کو ایذا دینے سے۔

۶۷۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقریٔ نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو مثنی بن بکر نے ان کو عباد بن منصور نے ان کو عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ دو آدمیوں نے نماز ظہر یا نماز عصر پڑھی۔اور وہ روزہ دار تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنے وضو کا اعادہ کرو اور اپنی نماز دوبارہ پڑھو اور روزہ جاری رکھو بعد میں اس کی دونوں قضا کر لینا۔ان دونوں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا ہوا ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے فلاں کی غیبت کی ہے۔

۶۷۳۰:......ہمیں خبر دی ابوقتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حسان بن مخارق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک چھوٹے قد کی عورت آئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے فرماتی ہیں میں نے ازراہ خوش طبعی اپنے انگوٹھے سے اشارہ کیا کہ چھوٹی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

یہ روایت مرسل ہے حسان اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے مابین اور یہ ماقبل کی حدیث کے لئے شاہد ہے۔

۶۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابوحفص عمر بن حفص سمرقندی نے سنہ دو سو سڑسٹھ (۲۶۷ھ) میں ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو طرق بن قاسم بن عبدالرحمٰن نے میمونہ مولات رسول سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے میمونہ! تم اللہ سے پناہ مانگو عذاب قبر سے۔

میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا وہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اے میمونہ بے شک سخت ترین عذاب قبر اے میمونہ غیبت سے اور پیشاب میں بے احتیاطی سے ہوتا ہے۔

۶۷۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو اسحاق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں بدبودار تیز ہوا چل گئی آپ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ یا کیوں ہے۔

لوگوں نے کہا کہ نہیں جانتے آپ نے فرمایا کہ منافقین میں سے کچھ لوگوں نے اہل ایمان میں سے کچھ لوگوں کی غیبت کی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ایک امر ہے آپ کے حکم میں سے اعادہ وضو اور اعادۂ نماز کے بارے میں غیبت کرنے پر یا مسلمانوں کو ایذا پہنچانے پر یقینی بات ہے کہ یہ بسبب تکفیر کے ہے اس گناہ کی وجہ سے جو ہو چکا ہے۔

۶۷۳۳:......ہمیں خبر دی سید ابوالحسن بن حسین علوی نے ان کو حسن بن حسن بن منصور سمسار نے ان کو حامد بن محمود مقری نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو محمد بن ابوحمید انصاری نے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر چلا گیا تو بعض لوگوں نے کہا فلاں آدمی کتنا عاجز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔تم لوگوں نے اس آدمی کو کھایا ہے جب تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

۶۷۳۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے اس نے کہا کہ یحییٰ بن جعفر پر پڑھا گیا اس نے کہا کہ ہمیں

خبر دی علی بن عاصم نے ان کو مثنیٰ بن صباح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کتنا عاجز ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں نے اس آدمی کی غیبت کی ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے تو وہ بات کی ہے جو اس میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم وہ بات کہتے جو اس میں نہ ہوتی تو تم نے اس پر تہمت لگائی ہوتی۔

۶۷۳۵:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو یحییٰ بن راشد دمشقی نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی شفاعت اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے آگے حائل ہو جائے (اور وہ حد اپنے نفاذ سے رہ جائے) اللہ تعالیٰ اس کے بارے جھگڑے گا (یعنی اس کا حساب لے گا) اور جو شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو۔ وہ دینار اور درہم کے ساتھ ادا نہیں کیا جائے گا بلکہ نیکیوں کے ساتھ ادائیگی ہوگی اور جو شخص کسی جھوٹ اور باطل میں جھگڑا کرے اور وہ جانتا ہو ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ چھوڑ دے اور جو شخص کسی مؤمن کے بارے میں وہ بات کرے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو ٹھہرائے گا جہنم کی کیچڑ میں یہاں تک کہ نکل جائے اس میں سے جو اس نے کہا ہے۔

تہمت کا وبال:

۶۷۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوحامد محمد بن ہارون حضرمی نے ان کو عمرو بن علی ابوجعفر باہلی نے ان کو عیسیٰ بن شعیب نے ان کو روح بن قاسم نے ان کو مطر وراق نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرو بے شک بندہ جب یہ کہتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اس جملے کے بدلے میں۔ اور جو شخص دس مرتبہ کہتا ہے اس کے لئے سو نیکیاں لکھتا ہے۔ اور اسی حساب سے لکھتا ہے اس کے لئے جو سو بار کہے اور جو ہزار بار کہے اور جو شخص زیادہ ذکر کرے اللہ اس کو اور زیادہ دے گا اور جو شخص استغفار کرے یعنی اللہ سے بخشش مانگے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

اور جس شخص کی شفاعت (سفارش) اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے نفاذ کی راہ میں حائل ہو جائے یعنی رکاوٹ بن جائے اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم میں جنگ اور مخالفت کی۔ اور جو شخص بغیر جانے (بغیر سمجھے بوجھے معاملے کو) کسی مقدمے میں اعانت کرے۔ تحقیق اس نے اللہ کی ناراضگی کے ساتھ رجوع کرلیا اور جس نے کسی ایمان والے مرد یا ایمان والی عورت کو جھوٹی تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی پیپ اور کیچڑ میں بند کردے گا حتیٰ کہ خود نکلنے کا راستہ پیدا کرے (جو کہ کر نہیں سکے گا لہٰذا وہیں رہے گا) اور جو شخص مر گیا اور اس پر قرض تھا بدلہ پورا کیا جائے گا اس کی نیکیوں میں سے نہ وہاں دینار ہوگا اور نہ درہم۔

۶۷۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو عمر بن یونس یمامی نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے ان کو مثنیٰ بن زید نے ان کو مطر وراق نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی آدمی کسی آدمی کو کسی کلمے کے ساتھ تہمت لگائے اس کو گالی دے کر تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی کیچڑ میں بند کردے گا قیامت کے دن یہاں تک کہ اس سے کوئی نکلنے کا راستہ لے آئے (جو کہ نہیں لا سکے گا۔)

۶۷۳۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر عمر بن محمد صاحب کتانی نے ان کو ابوعثمان کرخی نے ان کو عبدالرحمن

(۱)...... ھکذا بالمخطوطۃ والصواب حتی یرجع

بن عمر رستہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں لوگوں کو اللہ کی نافرمانی کرنے پر مجبور کروں گا تو میں یہ تمنا کرتا کہ اس شہر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے ہر شخص میری غیبت کرے (تاکہ بغیر محنت کے مجھے ان کی نیکیاں مل جائیں) اس لئے کہ اس نیکی سے زیادہ آسانی حاصل ہونے والی اور کیا نیکی ہوگی جس کو کوئی انسان قیامت کے دن اپنے اعمال نامے میں پالے جب کہ نہ اس کا عمل کیا ہو اور نہ اس کو جانتا ہو۔

۶۷۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے مجھے خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن بندے سے کہا جائے گا۔ کھڑا ہو جا فلاں فلاں سے اپنا حق وصول کر لے وہ کہے گا میرا تو اس کی طرف کوئی حق نہیں ہے پس کہا جائے گا کہ ہاں ہے، اس نے فلاں فلاں دن تیرے بارے میں ایسے ایسے کہا تھا

غیبت کرنا زنا سے زیادہ سخت گناہ ہے

۶۷۴۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو جعفر بن صائغ نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک غیبت زنا سے زیادہ سخت اور شراب نوشی سے زیادہ سخت گناہ ہے۔ اس لئے کہ زنا کرنا اور شراب پینا ایسا گناہ ہے جو تیرے درمیان اور اللہ کے درمیان ہے جب تو اس سے توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول کر لے گا۔ اور غیبت تیرے لئے معاف نہیں ہوگی حتیٰ کہ وہ تجھے معاف کرے جس کی غیبت کی ہے۔ یہی ہے جس کو کہا ہے سفیان بن عیینہ نے اور یہ ایک ضعیف اسناد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔ اور ایک دوسری مرسل اسناد کے ساتھ۔

۶۷۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحاق بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو ابویعقوب اسماعیل بن عبداللہ صنابحی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انصاری غسیل بغدادی نے ان کو حسن بن قزعہ باھلی نے ان کو اسباط بن محمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابورجاء خراسانی نے عباد بن کثیر سے اس نے سعید سے اس نے جریری سے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن قاسم بن ابوحیہ بطائی نے ان کو احمد بن عمرو بن معقل نے ان کو محمد بن خداش نے ان کو اسباط بن محمد نے ابورجاء خراسانی سے ان کو عباد بن کثیر نے انکو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعد نے اور جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الغیبة اشد من الزنا۔ کہ غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! غیبت کیسے زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے؟ فرمایا کہ ایک آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور حمزہ کی ایک روایت میں ہے کہ وہ توبہ کرتا ہے اور اس کو بخش دیا جاتا ہے اور غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا اس وقت تک کہ وہ انسان اس کو معاف کرے۔ اسحاق کی روایت میں جابر بن عبداللہ کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس کو صرف اکیلے ابوسعید نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۴۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعطائی نیشاپوری نے ان کو عیسیٰ بن محمد نے ان کو عباس بن مصعب نے ان کو احمد بن محمد بن جمیل نے ان کو ابوحاتم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ۔

الغيبة اشد من الزنا فان صاحب الزنا يتوب وصاحب الغيبة لس له توبة.

غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے بے شک زنا کرنے والا توبہ کر لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی کوئی توبہ نہیں ہے۔

۶۷۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو غیاث بن کلوب کوفی نے ان کو

(۶۷۳۸) ...(۱) فی أیعلمها (۶۷۴۱) (۱) فی ب العطانی (۶۷۴۲)...(۱) بیاض بالمخطوط

مطرف بن سمرہ بن جندب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یبغض البیت اللحم. اللہ تعالیٰ بغض اور دشمنی رکھتا ہے گوشت خوروں کے گھر سے (یا نفرت کرتا ہے)۔

میں نے حضرت مطرف سے پوچھا کہ بیت اللحم سے گوشت والے گھر سے کیا مراد لی ہے۔ انہوں نے جواب دیا الذی یغتاب فیہ الناس. وہ گھر مراد ہے جس میں لوگوں کی غیبت کی جاتی ہے۔

۶۷۴۳:...... (مکرر ہے) اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے روایت کی اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آدمی پر گذر ہوا جو کہ پچھنے لگانے والے کے پاس بیٹھا ہوا تھا یہ رمضان کا مہینہ تھا اور وہ دونوں کسی آدمی کی غیبت کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے والے نے اور لگوانے والے نے روزہ افطار کر دیا ہے یعنی ضائع کر دیا ہے۔ غیاث راوی مجہول ہے۔

۶۷۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو عبدالملک بن عبداللہ نے ان کو عیسیٰ بن ہلال صدفی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا: بے شک ایک بندہ سالہا سال تک مؤمن رہتا ہے اس کے بعد پھر کئی کئی سال اس کے بعد وہ مرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوتا ہے اور بعض بندہ سالہا سال ٹھہرا رہتا ہے پھر ٹھہرا رہتا ہے حالانکہ اللہ سے راضی ہوتا ہے اور جو اس حال میں مر گیا کہ وہ منہ در منہ لوگوں کو طعنے دیتا اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرتا تھا قیامت کے دن اس کی علامت اور نشانی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس کی ناک پر نشان لگا دے گا ہونٹوں تک (سونڈ سے ہونٹوں تک۔)

برے لقب سے پکارنا:

۶۷۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو حسین بن محمد بن صباح نے ان کو ربعی بن علیہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو عامر بن ابوجبیرہ بن ضحاک نے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت بنوسلمہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

و لاتنابزوا بالالقاب. ایک دوسرے کو برے لقبوں کے ساتھ یاد نہ کرو۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم لوگوں میں ہر ہر بندے کے دو دو نام رکھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بندے کو اس کے نام کے ساتھ پکارتے تھے۔ پس حضور سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ یہ اس نام کے ساتھ پکارنے سے ناراض ہوتا ہے لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

۶۷۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابوھند نے شعبی سے اس نے ابوجبیرہ بن ضحاک سے اس آیت و لاتنابزوا بالالقاب کے بارے میں فرمایا کہ جاہلیت میں القاب تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو اس کے لقب کے ساتھ بلایا تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! یہ اس کو ناپسند کرتا ہے لہٰذا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۶۷۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو دقیقی محمد بن عبدالملک نے ان کو سعید بن ربیع نے ان کو شعبہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے انہوں نے سنا شعبی سے اس نے ابوجبیرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر آدمی کے دو تین نام ہوتے تھے کسی ایک کے ساتھ پکارا جاتا تھا اور ممکن ہوتا کہ وہ کسی نام کو ناپسند بھی کرتا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی و لاتنابزوا بالالقاب.

(۶۷۴۴)...... (۱) فی ب کلی

۶۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو حصین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عکرمہ سے پوچھا اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں **و لاتنابزوا بالالقاب** کہ ایک دوسرے کو برے لقبوں سے یاد نہ کرو اس سے مراد ہے جیسے کوئی آدمی کسی سے کہتا ہے اے منافق اے کافر۔

۶۷۴۹:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو عوف نے ان کو ابوالعالیہ نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں **و لاتنابزوا بالالقاب**. انہوں نے کہا کہ تم کسی مسلمان کو یہ مت کہو اے فاسق اور انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔ **بئس الاسم الفسوق بعد الایمان** ایمان لانے کے بعد برے نام سے پکارنا گناہ ہے۔

اور ہم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جو کہ تیرے بھائی کا حق ہیں تیرے اوپر پہلی چیز یہ ہے کہ جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو اور اس کے لئے محفل میں جگہ دو، کشادگی کرو اور اس کو ایسے نام سے پکارو جو اس کے نزدیک سب سے اچھا ہو۔

اور بخاری نے روایت کیا ہے تاریخ میں عبداللہ بن محمد سے اس نے عبداللہ بن ابوالوزیر سے اس نے سنا موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر سے اس نے اپنے والد سے اس نے سعید حجبی سے اس نے اپنے چچا عثمان بن طلحہ سے اس نے نبی کریم سے اس کی مثل جو ہم نے روایت کی ہے عمر سے اور ہم نے اس کو ذکر کیا ہے باب السلام میں۔

۶۷۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو سعید بن خالد نے ان کو ان کے چچا راشد بن سعد مقرانی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے مردوں کے پاس گذرا جن کے چمڑے جہنم کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جارہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سجتے سنواتے ہیں زینت کے لئے۔ فرمایا کہ اس کے بعد میں ایک بدبودار کنویں کے پاس سے گذرا میں نے اس کے اندر زور زور کی آوازیں سنیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں اے جبرائیل؟ آپ نے فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں جو زینت اختیار کرتی ہیں محض بننے سنورنے کے لئے۔ اور وہ کام کرتی ہیں جو ان کے لئے حلال نہیں ہے۔ اس کے بعد میں کچھ ایسے مردوں اور عورتوں کے پاس گذرا جو اپنے سینوں اور پستانوں سے لٹکے ہوئے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہیں اے جبرائیل؟ اس نے فرمایا کہ یہ ناز و انداز دکھانے والی خوبصورت عورتیں ہیں اور عیب گیری اور چغل خوری کرنے والی عورتیں ہیں۔ اور یہی بات کہی گئی ہے۔

اللہ کے اس فرمان میں: **ویل لکل ھمزۃ لمزۃ** بڑی خرابی ہے ہر اس شخص کے لئے جو سامنے طعنہ دینے والا پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے اور پہلے ہم اس کو موصول بھی روایت کر چکے ہیں۔

۶۷۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابومودود نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں **و لاتلمزوا انفسکم** اپنے نفسوں کو عیب نہ لگاؤ۔ فرمایا کہ بعض تمہارا بعض پر طعن نہ کرے۔

۶۷۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن

(۶۷۴۹)......(۱) فی ب تفسح (۲)...... فی ب شیبۃ

(۶۷۵۰)......(۱) فی ب المقرائی (۲)......أظنھا اللمازات

(۶۷۵۱)......(۱) فی ب أبو مودود.

مبارک نے ان کو ابن جریج نے فرمایا کہ لمزۃ آنکھ کے اور باچھوں اور ہاتھ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ھمزۃ زبان کے ساتھ ہوتا ہے، اور مجھے خبر پہنچی ہے لیث سے کہ اس نے فرمایا: ہمزۃ وہ ہے جو تجھے عیب لگائے تیرے چہرے کے بارے میں اور لمزۃ وہ جو تجھے پیٹھ پیچھے عیب لگائے۔ اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے کہ دونوں چیزیں شے واحد ہیں دونوں کا اصل عیب نکالنا ہے۔

۶۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حسر وجردی نے ان کو محمد بن عبید بن عامر سمرقندی نے ان کو عصام بن یونس نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں: **ویل لکل ھمزۃ** ہلاکت ہر بڑے طعنہ زن کے لئے۔ فرمایا کہ **ھمزۃ** بڑے طعنہ زن کو کہتے ہیں اور **لمزۃ** وہ ہے جو لوگوں کا گوشت کھائے (یعنی جو غیبت کرے) اور ایک بار کہا تھا کہ وہ جو بہت زیادہ طنز کرے۔

ظن، غیبت، جاسوسی، تمسخر کی ممانعت:

۶۷۵۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

(۱)......**اجتنبوا کثیرا من الظن**. اجتناب کرو کثرت ظن سے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بدگمانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس قول کے بارے میں فرمایا:

(۲)......**و لایغتب بعضکم بعضاً** کہ بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کرے۔

فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے کہ مؤمن کی غیبت کی جائے جیسے مردار کو حرام کیا ہے۔ اور اس قول کے بارے میں:

(۳)......**و لاتجسسوا**. جاسوسی نہ کرو۔ فرمایا کہ اللہ نے مؤمنوں کی کمزوریوں کو تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۷۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو ابوبکر حسب نے ان کو ابوبکر بن العوام ریاحی نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو ابوصالح مولیٰ ام ہانی نے ان کو ام ہانی نے کہ اس نے پوچھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی ہیں کہ میں نے کہا آپ کیا کہتے ہیں اس قول الٰہی کے بارے میں۔

وتأتون فی نادیکم المنکر. یہ کون سا منکر ہے جس کو وہ اپنی مجلس میں لاتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ اہل طریق سے یعنی راہ چلتے لوگوں کے ساتھ تمسخر کرتے تھے، اور ان کو ڈراتے تھے۔

یزید بن زریع نے اس کا متابع بیان کیا ہے اور اس کے ماسوا نے حاتم بن ابوصغیرہ سے۔

استہزاء کرنا:

۶۷۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ام عبداللہ بنت خالد بن معدان نے اس نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں لوگوں کے ساتھ مسخریاں کرتے ہیں۔ ان کو کہا جائے گا یہ تم سے مذاق کیا گیا تھا جیسے تم دنیا میں لوگوں کے ساتھ مسخریاں کیا کرتے تھے۔

۶۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید

(۶۷۵۲)......(۱) فی ب ابن جریج (۲)......فی ب الھمز (۳)......فی ب اللمز (۴)......فی ب الوقع

(۶۷۵۳)......(۱) فی ب یوسف. (۶۷۵۵)......(۱) فی ب ویحذفونھم

نے ان کو روح نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگوں کے ساتھ استہزاء کرنے والے لوگوں میں سے ایک کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا آ جا آ جا وہ اپنے کرب اور غم کے ساتھ اور اپنے غم کے ساتھ جب پہنچے گا تو اس کے آگے دروازہ بند کر دیا جائے گا ہمیشہ اس کے ساتھ ایسے کیا جاتا رہے گا حتیٰ کہ ان میں سے کسی کے لئے جنت کے دروازوں میں دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا آ جا مگر وہ مایوسی کے مارے نہیں آئے گا۔

عیب نکالنا:

۶۷۵۸:.....ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو احمد بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو ابراہیم بن اسحق نے ان کو ابو نعیم نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی کے عیوب ذکر کرنے کا ارادہ کرے تو پہلے اپنے عیب یاد کر لے۔

۶۷۵۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابو الجواب نے ان کو عمار نے ان کو ابو نضرہ نے۔ تیرا ساتھی جو کچھ کرتا ہے تم اس میں اس کا عیب نکالتے ہو اور تم اسے ایذا پہنچاتے ہو اس چیز کے بارے میں جس چیز میں وہ تیری پرواہ بھی نہیں کرتا۔

یہ کلام اپنے مفہوم کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۶۷۶۰:.....ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو جعفر بن عون عمری نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن زمعہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ نے اونٹنی کا ذکر کیا کہ اذانبعث اشقاھا کہ جب شقی اٹھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب اونٹنی کے لئے ایک پلید آدمی مضبوط اور قوی، اپنی جماعت کے ساتھ مثل ابو زمعہ کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وعظ فرمایا نصیحت فرمائی عورتوں کے بارے میں۔ فرمایا کہ ایک آدمی تم میں سے اپنی عورت کو ایسے کوڑے مارتا ہے جیسے کوئی غلام کو کوڑے مارتا ہے۔ اور وہ پھر اس کے بعد دوسرے لمحے اسی دن کے آخر میں اس سے صحبت کر کے (اپنی ضرورت بھی اس سے پوری کرتا ہے۔)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نصیحت فرمائی تھی ان کے پادنے یعنی گیس آواز کے ساتھ خارج کرنے یا خارج ہونے پر ہنسنے سے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک ہنستا ہے اس چیز پر جس کو وہ خود بھی کرتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی وجوہ سے ہشام بن عروہ سے۔

۶۷۶۱:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو معمری نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو محمد بن جبیر نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو یزید بن اصم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تمہارا اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا یا مچھر کے پر کو دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ میں .....بھول جاتا ہے (یعنی کوئی لفظ کہا تھا جس کو راوی بھول گیا ہے۔)

۶۷۶۲:.....ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو عبداللہ حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو خالد یزید بن محمد بن حماد مکی نے ان کو منہال بن یحییٰ نے ان کو ابو عبیدہ باجی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا حسن بصری نے اے ابن آدم تو کیسے مؤمن ہو سکتا ہے حالانکہ تیرا پڑوسی تجھ سے محفوظ نہیں ہے۔ اے ابن آدم تو کیسے مسلمان ہے حالانکہ لوگ تجھ سے بچتے نہیں یعنی سلامتی میں نہیں ہیں۔ اے ابن آدم تو اپنے دل میں ایمان کی

(۶۷۶۰).....(۱) فی ب الضراط۔ (۶۷۶۱).....(۱) فی الأصل (العمری)

حقیقت کو ہرگز نہیں پا سکتا جب تک کہ تو لوگوں کو ایسے عیب کے ساتھ عیب نہ لگائے جو عیب خود تیرے اندر موجود ہو۔ یا اس وقت تک جب تک تو اس عیب کی اصلاح کرنے میں اپنے آپ سے پہل نہ کرلے۔ جب تو یہ کام کرے تو تو ایک عیب کی اصلاح نہیں کر پائے گا کہ دوسرا عیب اپنے اندر پالے گا پھر تو جب دوسرے عیب کی اصلاح کرے گا تو پھر تیسرا عیب کی اصلاح کی فکر کرے گا حتیٰ کہ تیری مصروفیت اور تیرا شغل اپنی اصلاح کرنا ہی ہوگا اور اللہ کی بندوں میں سے بہتر وہی شخص ہے جو ایسا ہی ہو جائے۔

۶۷۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن بن علی فہری نے مکہ مکرمہ میں ان کو خبر دی حسن بن رشیق نے ان کو ذوالنون بن احمد خمیمی نے ان کو ابوالفیض نے ان کو عبدالباری نے انہوں نے سنا اپنے بھائی ذوالنون بن رحیم سے، جو شخص دوسرے کو تندرست کرتا ہے خود آرام پاتا ہے۔ جو شخص قرب ڈھونڈتا ہے وہ قریب ہو جاتا ہے۔ جو شخص غیر ضروری چیز کے لئے تکلف کرتا ہے وہ ضروری چیز سے محروم ہو جاتا ہے۔ (یا جو شخص بے مقصد چیز میں تکلف کرتا ہے وہ بامقصد چیز سے محروم رہتا ہے۔) جو شخص لوگوں کے عیب دیکھتا ہے وہ خود اپنے عیبوں سے اندھا ہو جاتا ہے۔

۶۷۶۴:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر عثمان بن محمد صاحب کتانی نے مکہ میں ان کو ابوعثمان کرخی نے طرسوس میں ان کو عبدالرحمٰن بن عمر رستہ نے ان کو مفضل بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خیثم کے آگے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے نفس سے خوش نہیں ہوں کہ میں اس کی برائی کرنے سے لوگوں کی برائی کرنے کی فرصت پاؤں۔ (یعنی مجھے اپنے عیب دیکھنے سے فرصت نہیں ہے۔)

۶۷۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ کوئی شئی کہتے تھے جو مروی ہے ابوسلیمان دارانی سے میں جسے بہت ہی اچھا سمجھتا ہوں۔

جو شخص اپنے نفس کے عیب دیکھنے میں مصروف ہو جائے وہ لوگوں کے عیبوں سے غافل ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے رب کے ذکر کے ساتھ مصروف ہو جائے وہ اپنے آپ سے اور لوگوں سے غافل ہو جاتا ہے۔

۶۷۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن عمر بن حسن بن خطاب بغدادی سے کوفے میں اس نے سنا ابوبکر محمد بن حسن بن درید سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا عبدالرحمٰن ابن اخی اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے تھے کہ حیرانی ہوتی ہے انتہائی حیرانی کہ جس آدمی کی کسی ایسی بھلائی اور خیر کے ساتھ تعریف کی جائے جو سرے سے اس کے اندر موجود ہی نہ ہو پھر وہ سن کر خوش ہو جائے۔ اور اس سے زیادہ تعجب اور حیرانی اس شخص سے جس میں کسی ایسی برائی کا ذکر کیا جائے جو اس میں موجود بھی ہو پھر وہ ناراض ہو جائے اور اس سے زیادہ تعجب اس شخص کے بارے میں ہے جو محض گمان کی بنیاد پر لوگوں کو تو برا کہے اور اپنے نفس سے محبت کرے یقین کے ساتھ۔

برے لقب سے پکارنا:

۶۷۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو عبدالرحمٰن بن معاویہ العتبی نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ...... کہ ایک عورت آئی (غالباً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جیسے دوسری روایت پہلے گذر چکی ہے۔) جب وہ چلی گئی تو میں نے ہاتھ کے اشارے سے کہا یا رسول اللہ! یہ ایسی ہے، یعنی کس قدر ٹھگنی اور چھوٹی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی غیبت کی ہے اٹھئے اور اس سے معافی مانگئے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے

(۶۷۶۶)......(۱) فی ب یبغض. (۲)...... فی ب "النس. (۶۷۶۷)...... (۱) بیاض بالأصل

ہاں ایک روایت آئی میرا خیال ہے کہ یہ کہا کہ وہ جب جانے لگی تو میں نے کہا کتنا لمبا دامن ہے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی غیبت کی ہے اٹھئے اور اس سے معاف کرالیجئے۔ یہ حدیث اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

۶۷۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو عائشہ بنت طلحہ بن عبیداللہ نے کہ وہ سیدہ عائشہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور ان کے پاس ایک دیہاتن عورت بیٹھی تھی جب وہ اٹھ کر چلی گئی تو وہ دامن گھسیٹتی ہوئی جارہی تھی چنانچہ عائشہ بنت طلحہ نے کہا کتنا لمبا دامن ہے اس کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے چلو اس سے اپنا استغفار کراؤ۔

اپنے بھائی کی عزت کے بارے میں زیادتی کرنا:

۶۷۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوجعفر بغدادی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن ابونعیم واسطی نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو نعمان بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا سود انسان کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں دست درازی کرنا (یا حد سے تجاوز کرنا ہے۔) علی نے کہا کہ کسی نے نہیں کہا کہ زہری سے اس حدیث میں سعید سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوائے نعمان کے۔

۶۷۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیّب نے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک سب سے بڑا سود مرد کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے بارے میں زیادتی کرنا ہے۔

۶۷۷۰:...... (مکرر ہے) اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک مؤمن بردبار اور حوصلہ مند ہوتا ہے وہ جاہلانہ حرکت نہیں کرتا اگر چہ اس پر جاہلانہ سلوک کیا جائے باحوصلہ ہوتا ہے اگر اس پر ظلم کیا جائے معاف کر دیتا ہے اور اگر اس کو محروم کیا جائے (کسی حق سے تو وہ) صبر کر لیتا ہے۔

۶۷۷۱:...... اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی معمر نے ان کو اسحاق نے ان کو زید بن ربیع نے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق کو گالیاں دے رہا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے جب حضرت ابوبکر صدیق نے اسے جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے ابوبکر کی طرف ابوبکر صدیق نے کہا وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا جب میں نے اس کو جواب دیا تو آپ کھڑے ہوگئے ہیں (روکنے کے لئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ایک فرشتہ تیرے ساتھ تھا جب تم اس کو جواب دینے لگے وہ کھڑا ہو گیا تھا لہٰذا میں بھی کھڑا ہو گیا۔

۶۷۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو طوق بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا محمد بن سیرین کے پاس اور میں بیمار تھا انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ کی طبیعت خراب ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں خراب ہے۔ انہوں نے کہا آپ فلاں حکیم کے پاس چلے جائیے اس سے علاج کرالیجئے پھر کہا کہ فلاں کے پاس جائیے وہ اس سے زیادہ حکیم ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں آپ نے مجھے دیکھا ہے میں نے اس حکیم کی غیبت کی ہے۔

۶۷۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو عمر بن علی بن مقدم نے ان کو سفیان بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایاس بن معاویہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا

مجھے اس بات کا ڈر لگا کہ اگر میں وہاں سے اٹھ گیا تو وہ شخص میری غیبت کرے گا کہتے ہیں کہ میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ وہ شخص اٹھ کر چلا گیا۔ لہٰذا میں نے ایاس سے یہی بات ذکر کر دی انہوں نے میرے چہرے کی طرف گھورنا شروع کیا وہ مجھے کچھ نہیں کہہ رہے تھے جب میں بات کر چکا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے دیلم کا جہاد کیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے سندھ میں لڑائی لڑی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کیا تم نے ہندوستان میں جہاد کیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کیا تم نے روم میں قتال کیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ دیلم بھی تم سے بچ گئے ہیں سندھ والے ہندوستان والے روم والے سب لوگ تم سے بچ گئے ہیں مگر تم سے تمہارا یہ بھائی نہیں بچ سکا۔ سفیان بن حسین نے دوبارہ ایسی حرکت نہیں کی۔

۶۷۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی لیث بن طاہر نے ان کو ابوالعباس ثقفی نے ان کو ابویعلی ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ سالم بن قتیبہ کی محفل میں ایک آدمی کا ذکر آیا تو بعض اہل مجلس نے اس کو آڑے ہاتھوں لیا اور اس کی غیبت کی۔ لہٰذا سالم بن قتیبہ نے اس شخص سے کہا کہ بھائی تم نے تو اپنے آپ سے ہم لوگوں کو خوف اور وحشت میں مبتلا کر دیا۔ اور ہم سے اپنی دوستی بھی بھلوا دی اور ہمیں اپنی کمزوری سے بھی آگاہ کر دیا۔

کسی کے غم پر خوشی کا اظہار کرنا:

۶۷۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ابونعیم سے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شابہ شاہد نے ہمدان میں۔

ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسین بن سامعہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم سے وہ کہتے تھے کہ بے شک میں البتہ دیکھتا ہوں کسی شے کو میں اس کو ناپسند کرتا ہوں مجھے کوئی چیز اس کے بارے میں بات کرنے سے منع نہیں ہوتی سوائے اس بات کے خوف کے کہ میں کہیں اسی جیسی مصیبت میں مبتلا نہ کر دیا جاؤں۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۶۷۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوسہل مہرانی نے ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرج نے ان کو محمد بن حمیر نے ان کو ابومسلم نے ان کو یحییٰ بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں عیب لگایا کبھی کسی آدمی نے کوئی عیب کسی کو مگر اللہ نے مبتلا کیا اس کو اسی جیسے کسی عیب میں۔

۶۷۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر باقرجی نے ان کو یوسف بن حَلم رس نے ان کو عمر بن اسماعیل بن مخلد نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو برد نے ان کو مکحول نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے غم پر خوشی کا اظہار نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمالے گا تجھے مبتلا کر دے گا۔

۶۷۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن محمد بن عفیر نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو محمد بن حسن بن ابویزید نے ان کو ثور بن زید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ عیب لگائے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اسی گناہ کا ارتکاب نہ کر لے۔

زبان سے نشانہ بنانے کی ممانعت:

۶۷۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواحمد بن بکر صیرفی سے مروی میں انہوں نے سنا احمد بن زیاد سمسار سے وہ کہتے

(۶۷۷۸)...... سبق برقم (۶۶۹۷)

ہیں کہ ایک آدمی اسود بن سالم کے پاس آیا جو کہ ان سے معاف کروانے آیا تھا۔ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی غیبت کی تھی مگر میں نے اپنی نیند میں خواب دیکھا ایک سیاہ فام آدمی ہے مجھے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ کے دشمن اتم نے ایک اپنے اللہ کے ولی کی غیبت کی ہے اولیاء اللہ میں سے کہ اگر وہ دیوار کے اوپر بیٹھ کر اس کو کہے کہ چل تو وہ بھی چل پڑے گی۔

۶۷۸۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو احمد بن عبداللہ بن خلیل برتی نے ان کو حسن بن محمد بن مصعب نے ان کو حماد بن حسن نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے انہوں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی کے شر ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ نیک صالح نہ ہو مگر وہ صالحین کی عیب جوئی یا غیبت کرے۔

۶۷۸۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن بالویہ عفصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن جنید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونعیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پرہیزگاری کو تلاش کیا تو میں نے سب سے کم اس کو زبان میں دیکھا اس سے زیادہ کم میں نے کم پرہیزگاری کسی شئی میں نہیں دیکھی۔

اور مجھے حدیث بیان کی محمد بن جنید نے ان کو محمد بن حماد ابیوردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے تھے کہ غیبت قاریوں کا ہاضم پھل ہے۔

۶۷۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے ان کو بشر بن حارث حافی نے وہ کہتے ہیں ان دو خصلتوں میں قراء ہلاک ہوگئے ہیں غیبت کرنا اور عجب خود پسندی۔

۶۷۸۲:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن الحارث سے کہتے تھے کہ کہا فضیل نے کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے اگر میں کسی آدمی کو تیر کا نشانہ بناؤں یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اس کو اپنی زبان سے نشانہ بناؤں۔

۶۷۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا غیلان بن ابراہیم کرخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ادریس بن علی باوندی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے مخلوق جس کی تکالیف سے سلامت رہے اس سے رب راضی ہوجاتا ہے۔

۶۷۸۳: (مکرر ہے) میں نے سنا ابوعبدالرحمن سلمی سے اس نے سنا ابوبکر رازی سے اس نے احمد بن سالم سے اس نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص چاہے کہ وہ غیبت کرنے سے بچ جائے وہ اپنے اوپر گمان کرنے کے دروازے بند کردے، جو شخص گمان کرنے سے بچ جائے وہ تجسس سے بچ جاتا ہے اور جو جاسوسی کرنے سے بچ گیا وہ غیبت کرنے سے بچ جاتا ہے اور جو غیبت کرنے سے بچ گیا وہ جھوٹ بولنے سے بچ گیا اور جو جھوٹ بولنے سے بچ گیا وہ بہتان سے بچ جاتا ہے۔

۶۷۸۴:......میں نے سنا ابوعبدالرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن حسن بغدادی سے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے اس نے سنا ابومحمد جریری سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ صدیقین کے اخلاق میں سے ہے کہ وہ کبھی قسمیں نہیں اٹھاتے نہ سچے ہونے کی حالت میں نہ جھوٹے ہونے کی حالت میں (یعنی نہ سچی نہ جھوٹی) اور نہ وہ غیبت کرتے ہیں اور نہ ان کی غیبت کی جاتی ہے۔ اور وہ پیٹ بھر کر نہیں کھاتے جب وہ وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے۔ اور بات محض ضرورت کے وقت کرتے ہیں اور وہ اترانا اور تکبر بالکل نہیں کرتے۔

۶۷۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عبداللہ سمرقندی سے وہ کہتے ہیں کسی نے ابوحفص کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ وفات کے بعد آپ نے اپنا کون سا عمل افضل پایا؟

(۶۷۷۹) ...(۱) ففي ب أحمد بن بكر. (۶۷۸۵) ...(۱) في ب أبو جعفر.

انہوں نے کہا کہ لوگوں کی برائیاں کرنے کی مصروفیت کو ترک کر دینا۔

۶۷۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو احمد بن شجاع مروزی نے ان کو سفیان بن عبدالملک نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کی غیبت کر بیٹھے تو اس کو اس کی اطلاع نہ دے بلکہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے حدیث مرفوع میں روایت کیا ہے ضعیف اسناد کے ساتھ کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم اس شخص کے لئے استغفار کرو جس کی تم نے غیبت کی ہے۔

۶۷۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو داؤد بن محبر نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمن نے اور اس میں سے زیادہ صحیح وہ ہے جو اسی کے مفہوم میں ہے۔

زبان کی حفاظت کا طریقہ:

۶۷۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسین بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبیداللہ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبید بن عمرو نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میری زبان میں تیزی تھی اپنے گھر والوں پر جو کہ صرف انہیں تک محدود رہتی تھی دوسروں کے لئے نہیں تھی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم کہاں غافل ہوا استغفار کرنے سے اے حذیفہ میں اللہ سے ہر روز سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں کہا ابواسحاق نے کہ میں نے ذکر کیا ابوبردہ اور ابوبکر، موسیٰ کے دونوں بیٹوں سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں البتہ استغفار کرتا ہوں سو بار روزانہ بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

۶۷۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی بن عقبہ نے ان کو حسین نے ان کو ابوحاتم نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو بردہ بن ابوموسیٰ نے ان کو ان کے والد نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف رواۃ کا ذکر کیا ہے عبید اور اس کے والد کے نام اور ان کی کنیت کے بارے میں اس کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ جس شخص نے کسی پر کوئی ظلم یا زیادتی کی ہوا سے چاہئے کہ وہ ان کو اس سے معاف کروالے اس کے بعد فرمایا کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر حذیفہ والی حدیث صحیح ہے تو احتمال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو استغفار کا حکم دیا ہو اس امید کے ساتھ کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے استغفار کی برکت سے اس کے حریف کو اس سے راضی کر دے قیامت کے دن۔ واللہ اعلم۔

۶۷۹۰:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو جعفر بن احمد بن ابراہیم خفاف مقریٔ نے مکہ میں۔ ان کو محمد بن یونس کدیمی نے ان کو ازہری بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین سے کہا گیا اے ابوبکر بے شک ایک آدمی نے تیری غیبت کی ہے آپ اس کو معاف کر دیں گے فرمایا کہ میں اس چیز کو حلال کرنے والا کون ہوتا ہوں جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔

۶۷۹۱:.....ہمیں خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابوحامد بن بالویہ نے عفصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے انہوں نے سنا محمد بن اسلم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن جعفر سے اس نے شعبہ سے انہوں نے کہا شکایت کرنا اور تنبیہ کرنا غیبت میں سے نہیں ہیں۔

۶۷۹۱:.....(مکرر ہے) امام احمد نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے یعنی کبھی اس کو غیر کی طرف سے بے حد تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کی شکایت کرتا ہے اور

(۶۷۸۷) (۱) فی ب أحمد. (۶۷۹۱) .....(۱) فی ب لنفی

جو تکلیف اس پر گذری ہوئی ہے اس کو وہ بیان کرتا ہے یہ کرنا حرام نہیں ہوتا اور اگر اس پر بھی وہ صبر کرے تو یہ افضل ہوگا اور کبھی انسان احادیث کے راویوں میں اور دیگر شہادات میں صاف بات بتاتا ہے اور اس بات کی خبر دیتا ہے جس کو وہ راوی کے بارے میں جانتا ہے یا گواہ کے بارے میں تاکہ اس کی خبر سے اور شہادت سے بچا جائے اور احتیاط کی جائے تو یہ صورت مباح اور جائز ہوگی۔ (غیبت نہیں ہوگی۔)

بدعت کی نشاندہی کرنا:

۶۷۹۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار عدل نے ان کو زکریا بن دلویہ نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے اس نے سنا ابن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی کوئی غیبت نہیں ہوتی۔ ظالم بادشاہ (کے ظلم کا تذکرہ کرنا) اور کھلم کھلا فاسق (فسق اور گناہ کا ذکر کرنا) اور بدعتی جو لوگوں کو اپنی خود ساختہ بدعت کی طرف دعوت دیتا ہو (اس کی بدعت کا ذکر کرنا۔)

۶۷۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابواحمد حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب بدعت میں غیبت نہیں ہے (یعنی اہل بدعت کی بدعات کو بتانا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔)

۶۷۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ غیبت اس شخص کی ہوتی ہے جو کھلم کھلا گناہ نہ کرتا ہو یعنی (جس کے جرائم عیاں نہ ہوں جو عادی مجرم اور گنہگار نہ ہو۔)

۶۷۹۵:..... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن احمد بن موسیٰ نے ان کو شعر سنائے صولی نے ان کو احمد بن یحییٰ ثعلب نے۔

لا تلم المرء على فعله
وانت منسوب الى مثله

کسی آدمی کو اس کے کسی ایسے فعل پر ملامت نہ کر جس کی طرف تو خود بھی منسوب ہو۔

من ذم شيئاً واتى مثله
فانما يزرى على عقله

جو شخص کسی شخص کی کسی بات پر مذمت کرتا ہے اور خود ویسا ہی کام کرتا ہے وہ اپنی عقل پر زیادتی کرتا ہے۔

۶۷۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن مؤمل سے اس نے سنا جعفر بن محمد بن سوار سے اس نے سنا ابوموسیٰ اسحاق بن موسیٰ خطمی سے اس نے سنا محمد بن جعفر بن محمد الصادق سے وہ یہ شعر کہتے تھے:

وجرح السيف يدملني ثم يعفو
وجرح الدهر ما جرح اللسان

اور تلوار کا زخم خون بہاتا پھر مندمل ہو جاتا ہے اور زمانے کا زخم زبان کے زخم جیسا ہے۔

۶۷۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے اس نے سنا ابن مبارک سے ان سے پوچھا گیا کہ فلاں جھوٹا، فلاں ٹھگنا، فلاں لمبا، فلاں لنگڑا (یہ کہنا غیبت ہے یا نہیں) انہوں نے فرمایا کہ جب محض اس کی صفت بتانا مقصود ہو غیبت بیان کرنا مقصود نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶۷۹۳)..... (۱) فی ب القعنبی

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ:

۶۷۹۸:...... حدیث اویس قرنی۔ ان کو خبر دی ابو عبداللہ حسن بن شجاع بن حسن بن موسیٰ بزاز صوفی نے جامع مسجد منصور میں انہوں نے خود پڑھ کر سنائی ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر بن انباری نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو ابوالنصر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو سعید بن جریری نے ان کو ابونصرہ نے ان کو رشید بن جابر نے کہتے ہیں کہ کوفے میں ایک محدث تھے جو ہمیں حدیث بیان کیا کرتے تھے وہ حدیث بیان کرنے سے فارغ ہوتے تو لوگ چلے جاتے اور ایک آدمی ان میں سے ایسا تھا جو ان کے ساتھ بیٹھا رہتا اور ان سے کوئی ایسی کلام کرتا جو کسی کو سنائی نہیں دیتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ میں اس کے پاس آیا تو وہ غائب ہو چکا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کیا تم لوگ پہنچانتے ہو ایک آدمی ہے اور وہ ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ ایسی ایسی شکل صورت کا ہے ان میں سے ایک نے کہا ہاں میں اس کو جانتا ہوں وہ اویس قرنی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا تم اس کا گھر جانتے ہو؟ اس نے بتایا کہ ہاں جانتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا جہاں اس کا حجرہ تھا وہ میری طرف باہر آئے اور ہم نے کہا کہ اے بھائی کس چیز نے آپ کو ہم سے یہاں روک رکھا ہے اس نے کہا: العربی۔ کہا کہ اس کے ساتھی اس کو ایذا دیتے تھے اور اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ یہ چادر اور کپڑا لیجئے اسے پہنئے وہ کہنے لگا کہ تم یہ مجھے نہ دو وہ لوگ جب اس کو دیکھیں گے تو مجھے تکالیف دیں گے۔

اسید کہتے ہیں کہ میں اس کو بار بار اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے اسے پہن لیا۔ وہ اسے پہن کر ان لوگوں کے سامنے گیا تو ان لوگوں نے اسے کہا کہ کس و دیکھا تم نے کس سے یہ چادر لی۔ اسید کہتا ہے کہ پھر وہ واپس اسی جگہ آ گیا اور بولا کیا دیکھا آپ نے؟

اسید کہتے ہیں کہ میں مجلس میں چلا گیا اور میں نے جا کر کہا تم لوگ کیا چاہتے ہو اس آدمی سے تم لوگ اس کو تکالیف پہنچاتے ہو کبھی بغیر لباس کے رہتا ہے اور کبھی کپڑا پہنتا ہے۔ اسید کہتا ہے کہ میں نے اپنی زبان کے ساتھ ان کی سخت گرفت کی۔

اسید کہتے ہیں کہ تقدیر سے ایسا ہوا کہ اہل کوفہ کا ایک وفد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ان میں ایک آدمی وہ بھی گیا تھا جو ان لوگوں میں سے اس کا مذاق اڑاتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہاں پر قرنیوں میں سے بھی کوئی آدمی ہے؟ اسید کہتے ہیں کہ وہ آدمی سامنے آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک ایک آدمی تمہارے پاس یمن سے آئے گا اسے اویس کہا جاتا ہے۔ یمن میں اس کا اور کوئی نہیں ہے سوائے اس کی ماں کے اس کے جسم پر برص کے سفید نشان تھے اس نے اللہ سے دعا کی تھی اللہ نے وہ تکلیف اس کی دور کردی ہے باقی ایک دینار یا ایک درہم کے برابر رہ گئی ہے۔ تو تم لوگوں میں سے جو بھی شخص اس کو ملے اس سے درخواست کرے کہ وہ تمہارے لئے استغفار اور دعا کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ ہمارے پاس آیا تھا۔

اس سے میں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ آنے والے نے بتایا کہ یمن سے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرا نام اویس ہے۔ میں نے پوچھا کہ یمن میں کون ہے تمہارا؟ اس نے بتایا کہ میری ماں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ کیا تجھے برص کی تکلیف رہتی تھی؟ اور تم نے دعا کی تھی پھر اللہ نے تم سے وہ تکلیف دور کردی تھی؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ایسی ہی بات ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ آپ میرے لئے دعا مغفرت کیجئے تو اویس نے کہا کہ کیا میرے جیسا آدمی آپ جیسے آدمی کے لئے دعا کرے اے امیر المؤمنین؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اس نے میرے لئے استغفار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ تم میرے بھائی ہو مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ۔ اس نے کہا کہ بے شک مجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ آپ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ کوفے میں تمہارے پاس آئے گا کہتے ہیں کہ وہ شخص جو اس کا مذاق اڑاتا تھا اور اس کی تحقیر کرتا تھا اس نے وہی کہنا شروع کیا کہ وہ شخص تو ہمارے اندر موجود نہیں ہے اور نہ

ہی ہم اس کو پہنچانتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں وہ ایسا ایسا آدمی ہے۔اس آدمی نے کہا...... گویا کہ وہ اس کی شان گھٹا رہا تھا۔ہاں ہمارے اندر امیر المؤمنین ایک آدمی ہے اسے بھی اویس کہتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو نہیں پاتا ہوں یا یوں کہا تھا میں نہیں سمجھتا کہ تم اس کو ملو گے۔اسید کہتے ہیں کہ وہ آدمی جب واپس آیا تو سیدھا اویس کے پاس گیا اپنے گھر میں بھی نہیں گیا۔حضرت اویس نے اس شخص نے کہا کہ یہ کیسی عادت ہے تمہاری؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت عمر سے سنا ہے وہ تیرے بارے میں ایسے ایسے بتا رہے تھے لہٰذا اب تم میرے لئے استغفار کرواے اویس! اویس نے کہا کہ میں دعا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم پہلے مجھ سے وعدہ کرو کہ ایک تو تم میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے بقیہ ساری زندگی اور دوسری شرط یہ ہے کہ تم نے جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میرے بارے میں سنا ہے اس کو کسی کے سامنے ذکر نہیں کرو گے۔

اسید کہتے ہیں کہ پھر اویس نے اس آدمی کے لئے بھی استغفار کیا اسید کہتے ہیں کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ کوفے میں ان کا معاملہ پھیل گیا۔

اسید کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا ان سے اے بھائی میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ عجیب (یعنی حیرت انگیز شخصیت ہیں) اور ہم لوگوں کو پتہ بھی نہیں۔اویس نے فرمایا کہ اس میں یعنی میرے معاملے میں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔جس کو میں لوگوں تک پہنچاتا۔ ہر انسان کو صرف اپنے ہی کی جزا ملے گی۔اس کے بعد وہ مجھ سے اندھیرے میں چلا گیا یعنی غائب ہو گیا اور چلا گیا۔

اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے نضر بن ہاشم بن قاسم سے مختصر طور پر۔

فصل:......اس شخص کے بارے میں جو شخص تہمتوں کی جگہوں میں دور رہے

۶۷۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن المناوی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جا رہے تھے ایک آدمی کے پاس گذرے تو فرمایا اے فلانے یہ میری فلاں بیوی ہے اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول میں کون ہوتا ہوں کہ میں اس بارے میں کوئی گمان کروں میں آپ کے بارے میں کوئی غلط گمان کر ہی نہیں سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان چلتا ہے ابن آدم سے خون کی جگہ (یعنی رگ و پے میں) (یا یوں مراد ہے کہ مثل خون کے یعنی جیسے خون گردش کرتا ہے شیطان کے اثرات بھی ایسے ہی خون میں گردش کرتے ہیں) اور یزید کی ایک روایت میں ہے انس سے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے ساتھ گذرا۔آپ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا یہاں آئیے یہ میرے ساتھ فلاں میری بیوی ہے۔اس نے کہا یا رسول اللہ! میں کون ہوتا ہوں کہ گمان کروں؟ میں آپ کے بارے میں گمان نہیں کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان چلتا ہے انسان میں خون کی جگہ رگوں میں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنبی سے اس نے حماد سے اور زہری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن حسین سے اس نے صفیہ بنت حیی سے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے میں رات کو ان کو ملنے کے لئے مسجد میں آئی میں نے ان کے ساتھ باتیں کیں

(۶۷۹۸)......(۱) فی ب المیزان　(۲)...... زیادة من ب　(۳)...... لیست فی ب
(۴)...... فی ب حتی جنت　(۵)......فی ب عنا　(۶)...... فی ب فوضعه　(۷)......زیادة من ب
(۶۷۹۹)......(۱) سقط من أ

پھر میں سوگئی (نیند آ گئی) میں پلٹی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھے مجھے واپس پہنچانے کے لئے اور صفیہ کی رہائش دار اسامہ میں تھی چنانچہ انصار کے دو آدمی گذرے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو انہوں نے جلدی جلدی قدم اٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جاؤ آرام کے ساتھ جاؤ یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنی میرے ساتھ میری بیوی ہے) ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! (یعنی حضرت کے اس وضاحت فرمانے کی کیا ضرورت) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بے شک شیطان چلتا ہے انسان میں خون کی جگہ یا خون کی طرح مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ شیطان تمہارے دل میں کوئی شر اور برائی نہ ڈال دے یا فرمایا کہ کوئی شئی نہ ڈال دے۔

۶۸۰۰:......ہمیں اس کی خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو علی محمد بن احمد میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعیب سے اور دیگر نے زہری سے۔

۶۸۰۱:......ہمیں اس کی خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو محمد بن عمر واقدی نے ان کو عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابو فروہ نے انہوں نے سنا عبداللہ بن حنین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن زید بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں ایسی جگہ دیکھا جاؤں جہاں میرے ساتھ برا گمان کیا جائے۔

صحبت بد کا اثر:

۶۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید بن ابو بکر بن ابی عثمان نے ان کو محمد بن احمد کاتب نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو اسحق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو جعفر رازی سے وہ ذکر کرتے ہیں ربیع بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ لکھا ہوا ہے حکمت و دانائی کی باتوں میں کہ جو شخص برے ہمنشین کے ساتھ بیٹھے وہ سالم نہیں رہتا، یعنی سلامت نہیں رہ سکتا۔ اور جو شخص داخل ہو بری راتوں میں یا بری جگہوں پر تہمت لگایا جاتا ہے اور جو شخص اپنی زبان کا مالک نہ ہو وہ نادم اور شرمندہ ہوتا ہے۔

۶۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد زاہد نے ان کو جعفر بن احمد حافظ نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عیسیٰ بن یونس سے وہ کہتے ہیں کہ اعمش مغیرہ کو لے جاتے تھے ابراہیم کی طرف وہ جب کوفے کی گلیوں میں پہنچے تو بچوں نے ان کے ساتھ چیخ ماری جو دو کے بیچ میں چل رہے تھے۔ اس کے بعد اعمش جب گلیوں میں پہنچتے تو مغیرہ سے الگ ہو جاتے تھے اعمش نے ان سے کہا اجرت دی جاتی ہے اور تم گنہگار ہوتے ہو۔ مغیرہ نے کہا بلکہ بچتا ہے اور وہ بھی بچائے جاتے ہیں۔

۶۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سہل فقیہ نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ معاویہ بن ابو سفیان نے احنف بن قیس سے کہا آپ کس وجہ سے اپنی قوم کے سردار بن گئے ہیں۔ آپ نہ تو ان میں زیادہ محترم ہیں نہ ان سے زیادہ شرف و بزرگی والے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نہیں لیتا یا یوں کہا کہ میں تکلف نہیں کرتا جس چیز سے میں کفایت کیا جاؤں اور میں ضائع نہیں کرتا جس چیز کی مجھ کو ذمہ داری سپرد کی جائے اور اگر لوگ پانی پینا ناپسند کریں تو میں وہ بھی نہیں پیتا۔ فرمایا تحقیق میں نے اس کو سنا ہے کہ یہ نہیں ہے مشابہ دونوں کے۔

(۶۸۰۱)......(۱) فی ب حین.

ایمان کا پینتالیسواں شعبہ

اخلاص عمل اور ترک ریا

عمل کو خالص اللہ کے لئے کرنا اور ریاء ودیکھاوے کو چھوڑ دینا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما امروا الا لیعبدوا اللّٰہ مخلصین له الدین حنفآء ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ وذلک دین القیمۃ.

نہیں حکم دیئے گئے تھے (اہل کتاب) مگر اس بات کا کہ وہ عبادت خالص اللہ کے واسطے کریں پکار کو اسی کے لئے خالص کریں۔ تمام ادیان سے یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں یہی ہے درست دین۔

اور ارشاد فرمایا:

من کان یرید حرث الأخرۃ نزد له فی حرثه ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته منها وما له فی الأخرۃ من نصیب.

جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کی کھیتی میں برکت دیتے ہیں اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اسے بھی اس میں سے کچھ عطا کرتے ہیں مگر اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اور ارشاد ہے:

وما آتیتم من رباً لیربوا فی اموال الناس فلا یربو عنداللّٰہ وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجه اللّٰہ فاولئک هم المضعفون.

اور جو مال تم سود پر دیتے ہو تا کہ بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں تو وہ نہیں بڑھتا اللہ کے ہاں اور جو دیتے ہو پاک دل سے۔ جس سے تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دہرا سب کچھ ہے۔

اور ارشاد ہے:

وسیجنبها الا تقی الذی یؤتی ماله یتزکی وما لاحد عنده من نعمۃ تجزیٰ الا ابتغآء وجه ربه الاعلیٰ ولسوف یرضی.

عنقریب جہنم سے دور کیا جائے گا سب سے زیادہ تقویٰ والا شخص جو اپنا مال دیتا ہے تا کہ پاک کرے وہ دل کو۔ اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے جس کا بدلہ دے۔ مگر واسطے چاہنے مرضی اپنے رب کے جو سب سے برتر ہے اور آگے وہ راضی ہوگا۔

اور حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دیکھاوا کرنے والے ریاکار سے کہا جائے گا کہ تم نے عمل اللہ کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ اس کے لئے کیا تھا کہ کہا جائے تو ایسا ہے تو ایسا ہے تو وہ تیرے بارے میں کہہ دیا گیا تھا دنیا میں، اب میرے پاس تیرے لئے کچھ بھی نہیں ہے لے جاؤ اس کو جہنم میں۔

۶۸۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو عبدالوہاب نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے۔ ان کو خبر دی ابن جریج نے ان کو یونس بن یوسف نے ان کو سلیمان بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں سے اٹھ کر جا چکے تو ناقل اخی شام نے کہا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے پہلے جس کا فیصلہ کیا جائے گا وہ شخص ہوگا جو شہید کر دیا گیا تھا اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد دلائے گا وہ ان کو یاد کر لے گا اور پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ ہم نے تجھے یہ نعمتیں دی تھیں اور تم نے ان نعمتوں کے مقابلے میں کیا کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا تھا حتیٰ کہ یہ شہید ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں بہادر ہے اور وہ اسی وقت کہہ دیا گیا تھا اور حکم ہوگا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور اس آدمی کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا تھا، اور قرآن کی قرأت سیکھی تھی اسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ اس کی نعمتیں جان لے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے علم سیکھا تھا اور قرآن کی قرأت سیکھی تھی اور میں نے اسے تیری رضا کے لئے سکھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جھوٹ بولا ہے تم نے تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ لوگ یہ کہیں فلاں عالم ہے، فلاں قاری ہے اور وہ دنیا میں کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔ پھر اس بندے کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے مال عطا کئے تھے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ ان نعمتوں کو یاد کر لے گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ تم نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا۔ وہ کہے گا کہ میں نے تیری پسند کا کوئی مقام اور کوئی مصرف نہیں چھوڑا جہاں جہاں تو چاہتا ہے کہ خرچ کیا جائے میں نے ہر جگہ خرچ کیا تیرے لئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے جھوٹ بولا تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں بڑا سخی ہے اور وہ وہاں کہہ دیا گیا تھا لہٰذا اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

ان کو مسلم نے روایت کیا ہے حدیث بن جریج سے۔

۶۸۰۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن ابراہیم خسروگردی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین خسروگردی نے ان کو حسین حسن مروزی نے اور وہ مکہ میں بیت اللہ کا مجاور تھا۔ ان کو خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ولید بن ابوالولید عدنی نے یہ کہ عقبہ بن مسلم نے مجھے حدیث بیان کی شفی الاصحی سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا میں داخل ہوا تھا دیکھا کچھ لوگ ایک آدمی پر جمع ہو رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے اس حدیث کا معنی ذکر کیا جس کو ہم نے روایت کیا ہے سلیمان بن یسار سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۸۰۷:..... کہا حیوۃ نے یا ابوعثمان نے ان کو خبر دی علاء بن حکیم نے۔ وہ سیاف تھا معاویہ کے لئے کہتے ہیں وہ داخل ہوا معاویہ کے پاس اور اس کو حدیث بیان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی عقبہ نے کہ شفی وہ ہے جو داخل ہوا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اور اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ان کا رونا شدید ہو گیا پھر وہ رونے سے جب ہوش میں آئے تو وہ یہ کہہ رہے تھے سچ فرمایا اللہ نے اور اس کے رسول نے۔

من كان يريد الحياة الدنيا و زينتها نوف اليهم اعمالهم فيها و هم فيها لايبخسون اولئك الذين
ليس لهم فى الأخرة الاالنار و حبط ما صنعوا فيها و باطل ما كانوا يعملون.

جو شخص دنیا کی زندگی کو اور اس کی زینت و آرائش کو چاہے ہم ان کے اعمال کی جزا ان کو دنیا میں پوری پوری دے دیں گے ان کے لئے اس میں کوئی کمی نہیں کی جائے یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے انہوں نے دنیا میں جو کچھ بھی کیا ہے وہ اکارت ہو چکا ہے اور جو عمل وہ کرتے سب بے کار ہے۔

امام احمد نے فرمایا اور روایت کیا ہے اس کو محمد بن مقاتل نے ابن مبارک سے اس نے حیوۃ سے اس نے ولید سے اس نے علاء بن ابی حکیم

سے اور وہ حضرت معاویہ کا تلوار بردار تھا۔

امت کے تین طبقات:

۶۸۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبید اللہ ابن موسیٰ نے ان کو قطری خشاب نے ان کو عبد الوارث نے ان کو مولیٰ انس نے اس نے کہا کہ اس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا میری امت تین طبقوں میں ہو جائے گی ایک طبقہ ان لوگوں کا ہوگا جو محض اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ دوسرا طبقہ ان کا جو اللہ کی عبادت دکھاوے کے لئے کرتے تھے اور تیسرا طبقہ وہ جو اللہ کی عبادت کریں گے جس سے وہ دنیا کمائیں گے۔ تو جو لوگ دنیا کمانے کے لئے عبادت کرتے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ مجھے میری عزت کی قسم ہے مجھے میرے جلال کی قسم ہے تم نے میری عبادت سے کیا نیت کی تھی؟ وہ کہے گا کہ دنیا کی اللہ تعالیٰ فرمائے گا لامحالہ تمہیں وہ دولت آج کوئی فائدہ نہیں دے گی جو تم نے جمع کی تھی۔ اور نہ ہی تم اس کی طرف واپس جاسکتے ہو۔ لے جاؤ اس کو جہنم کی طرف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس سے کہے گا جس نے دیکھاوے کے لئے عبادت کی تھی میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میری عبادت کر کے تم نے کیا چاہا تھا وہ کہے گا کہ ریا کاری اور دیکھاوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری وہ عبادت جو تم نے دیکھاوے کے لئے کی تھی اس میں سے کچھ بھی میری طرف اوپر کو نہیں چڑھا تھا۔ آج تمہیں وہ عبادت کوئی فائدہ نہیں دے گی لے جاؤ اس کو جہنم کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس بندے سے اللہ تعالیٰ کہے گا جس نے خالص اللہ کی رضا کے لئے عبادت کی تھی۔ میری عزت وجلال کی قسم تم نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا۔ وہ کہے گا تیری عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں تو اس بارے میں مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ میں نے تیری ذات کے لئے اور تیرے گھر کے لئے عبادت کی تھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا سچ کہا میرے بندے نے...... لے جاؤ اس کو جنت کی طرف۔

اللہ تعالیٰ کی کھل کی نافرمانی کرنا:

۶۸۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عمر حمامی مقری نے ان کو محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو محمد بن یحییٰ ازدی نے ان کو جعفر بن محمد خراسانی نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ''ح''۔

فرمایا ابو بکر شافعی نے ہمیں وہ حدیث بیان کی جعفر بن محمد فریابی سے ان کو عمرو بن زرارہ نیساپوری نے ان کو ابو جنادہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب اور جعفر بن محمد بن حسین بن عبید اللہ نے اور مسدد بن قطن بن ابراہیم نے جماعت آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عمرو بن زرارہ نے ان کو ابو جنادہ نے ان کو اعمش نے خثیمہ سے ان کو عدی بن حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لانے کا حکم ہوگا یہاں تک جب جنت کے قریب ہوں گے اور جنت کی خوشبو سونگھ لیں گے اور اس کے محلات کو دیکھ لیں گے اور ان نعمتوں کو دیکھ لیں گے جو اللہ نے اہل جنت کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔ تو وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب اگر تو ہمیں جنت کی یہ نعمتیں یہ ثواب دیکھانے سے پہلے جہنم میں داخل کرتا تو یہ اور بھی زیادہ اہم ہوتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہی میں نے تمہارے بارے میں چاہا ہے تم لوگ جب میرے ساتھ علیحدہ ہوتے تھے تو بہت برے طریقے سے میرے مقابلے میں آجاتے (یعنی کھل کر نافرمانی اور بغاوت کرتے تھے) اور جب تم لوگوں سے ملتے تھے تو ان کو عاجزی

(۶۸۰۸)......(۱) فی ب حبطری

کرتے ہوئے ملتے تھے (یعنی ان کے سامنے عاجزی دیکھاتے تھے تاکہ وہ تمہیں نیک سمجھیں) اور مجھے عظمت و بڑائی نہیں دیتے تھے۔ مجھے لوگوں کی وجہ سے چھوڑ دیتے تھے اور لوگوں کو میری وجہ سے نہیں چھوڑتے تھے۔ آج میں تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا اور اس کے ساتھ ساتھ تم ثواب سے بھی محروم کردیے جاؤ گے۔

۶۸۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو ابوجنادہ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی جب تم اللہ کے ساتھ اکیلے ہو (یعنی جب خلوت میں سوؤ) حافظ نے کہا کہ ابوجنادہ یہ حصین بن مخارق کوفی ہے۔

اللہ کے سوا سب جھوٹ ہے:

۶۸۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلمہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سچا بیت اور شعر وہ ہے جسے عرب کہتے ہیں۔

الا کل شیء ماخلا اللّٰہ باطل.

خبردار ہوشیار، اللہ کے ماسوا جو کچھ ہے وہ سب باطل ہے جھوٹ ہے۔

یہ بخاری میں منقول ہے حدیث شعبہ سے۔

امام احمد نے فرمایا: بعض ان احادیث میں سے جو ریاکاری کی مذمت میں آئی ہیں اور شہرت پسندی کی مذمت میں اور خمول گمنامی اور گوشہ نشینی کے مستحب ہونے کے بارے میں ہے وہ معاذ بن جبل والی حدیث ہے۔

ریاکاری شرک ہے:

۶۸۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوطاہر محمد حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو عیاش نے ان کو عیسیٰ بن عبدالرحمٰن نے ان کو یزید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف نکلے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس رورہے تھے۔ عمر نے پوچھا اے معاذ کیوں رو رہے ہو، فرمایا: مجھے وہ بات رلا رہی ہے جو میں نے اس صاحب قبر سے سنی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون سی بات ہے؟ کہا میں نے ان سے سنا تھا فرماتے تھے:

بے شک معمولی سا دیکھاوا بھی شرک ہے، بے شک جس نے اولیاء اللہ سے عداوت رکھی اس نے اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے مقابلہ کیا۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے نیک لوگوں کو جو گمنام اور پوشیدہ رہنے والے متقی پرہیزگار ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں اگر غائب ہو جائیں تو ان کو کوئی تلاش نہیں کرتا۔ اور اگر آجائیں تو نہ بلائے جاتے ہیں نہ ہی پہچانے جاتے ہیں۔ جن کے دل اندھیروں میں چراغ ہیں۔ جو ہر اندھیری وادی غبار آلود سے نکلتے ہیں۔ اور درداء کی حدیث میں روایت ہے۔

۶۸۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار عدل نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو بقیہ نے ان کو سلام بن صدقہ نے ان کو یزید بن اسلم نے ان کو حسن نے ان کو ابودرداء نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا، بے شک کسی عمل پر ہمیشہ قائم رہنا اس کے عمل کرنے سے زیادہ مشکل بھی ہوتا ہے اور ضروری بھی۔ کوئی آدمی عمل کرتا رہتا ہے لہٰذا اس کے

لئے عمل صالح لکھا جاتا ہے جو چھپ کر کیا جاتا ہے اس کا اجر ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ لیکن شیطان ہمیشہ اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے (تا کہ وہ اس کو ظاہر کر دے) یہاں تک انسان خود اس کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے اور اس کو ظاہر کر دیتا ہے۔ لہٰذا اب وہ عمل مخفی نہیں رہتا بلکہ اعلانیہ اور ظاہر بن جاتا ہے لہٰذا اس کا سارا اضافی اور دہرا اجر مٹا دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ انسان اس کو دوبارہ لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے پھر وہ یہی پسند کرتا ہے کہ وہ اس کو ذکر کرتا رہے اور اس پر اس کی تعریف ہوتی رہے اور وہ اپنی تعریف سنتا رہے۔ لہٰذا وہ عمل علانیہ اور ظاہر سے مٹا کر ریاء کاری اور دیکھاوے میں درج کر دیا جاتا ہے۔ جو آدمی اللہ سے ڈرتا رہتا ہے وہ اپنے دین کو بچا لیتا ہے بے شک ریاء کاری اور دکھاوا کرنا شرک ہے۔ یہ حدیث، بقیہ راوی کے افراد میں سے ہے اس کے شیوخ سے جو کہ سب کے سب مجہول ہیں۔ واللہ اعلم۔

۶۸۱۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے ان کو عبیداللہ افریقی نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے دوستوں اور ولیوں میں سب سے زیادہ اچھا میرے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہ آدمی ہے جو نماز کے ثواب سے بہرہ یاب ہوتا ہے، جو چھپ کر اپنے رب کی عبادت کو احسن طریقے سے کرتا ہے اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل تھا جس کی طرف انگلیوں کے ساتھ اشارہ نہیں کیا جاتا تھا جس کی موت نے اس کے لئے جلدی کر لی جس نے اپنا مال ومتاع اور ورثہ بھی کم چھوڑا اور اس کو رونے والے بھی کم ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: تحقیق ریاء کاری کی مذمت میں کئی احادیث روایت کی گئی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۶۸۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوسعید بن ابوعمرو نے اس طور پر کہ روایت کا پڑھنا انہیں لوگوں کے ذمہ تھا۔

اور ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ابوشعیب بن لیث نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو ابن الہاد نے ان کو عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب شریکوں سے بے پرواہ ہوں اور ان کے شریک رہنے سے بھی (یعنی مجھے شریکوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے) یا یوں مفہوم ہے کہ میں نے تمام شرکاء کو (جن کو لوگ بناتے ہیں) شریک بننے سے فارغ کر دیا ہے (یعنی لاتعلق ہو گیا ہوں) ان کے شرک سے۔ جو شخص میرے لئے کوئی عمل کرتا ہے اور اس میں میرے سوا کسی اور کو شریک اور شامل کر لیتا ہے میں اس سے بری ہوں (یعنی لاتعلق ہوں) وہ شخص اسی کا ہے جس کے لئے اس نے عمل کیا ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اس کا وہ عمل اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کیا ہے (میں اس کے عمل سے لاتعلق ہوں اپنا حصہ بھی چھوڑ دیتا ہوں) یعنی صرف اسی بندے کو اور اسی عمل کو قبول کرتا ہوں جو صرف میرا ہی اور میرے لئے ہی ہو۔)

۶۸۱۵:......مکرر ہے۔ اور اس کو بھی روایت کیا علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے لئے عمل کرتا ہے اور اس میں میرے ماسوا کو شریک کرتا ہے میں اس سے لاتعلق ہوں۔ وہ اسی کے لئے ہے جس کو شریک ٹھہرایا گیا۔

۶۸۱۶:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی زکریا عنبری نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو یزید

(۶۸۱۵) ...مکرر. (۱) سقط کله من ا واثبتناه من ب.

بن زریع نے ان کو روح بن قاسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن لبنۃ ابراہیم بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو یعقوب دورقی نے ان کو ابن علیہ نے ان کو روح بن قاسم نے ان کو علاء نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے ابن علیہ سے۔

۶۸۱۷:......ان کو خبر دی ابونصر بن ابوقتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ان کے والد نے ان کو زیاد بن عیسیٰ نے ان کو ابوسعید بن ابوفضالہ انصاری نے جو صحابہ میں سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب سب اولین و آخرین کو جمع کر لیں گے تو اس دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ بے شک اللہ شریکوں سے سب سے زیادہ غنی ہے اور لاپرواہ ہے شرک سے جس نے کسی عمل میں اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا تھا اسے چاہئے کہ وہ اسی سے اس کا ثواب بھی طلب کر لے۔

قابل عبرت سزا:

۶۸۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی نے انؑ کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو مسلمہ بن کہیل نے اس نے سنا جندب سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں نے نہیں سنا کسی سے جو کہے کہا رسول اللہ نے۔ جو شخص کسی کے عیب کو پھیلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے گا اور جو شخص دیکھاوا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دے گا قابل عبرت عذاب۔

اس کو بخاری نے ابونعیم سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اسحاق بن ابراہیم سے اس نے ابونعیم سے اور اس نے اس کو حدیث وکیع سے بھی روایت کیا ہے۔

۶۸۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون میمونی نے رقہ میں اور ابو اسامہ عبداللہ بن اسامہ حلبی نے حلب میں۔ دونوں کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد اسماعیل بن سمیع نے ان کو مسلم بن بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کے بارے میں کوئی بات مشہور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قابل عبرت سزا دے گا (یا اس کو رسوا کرے گا) جو شخص عمل میں دکھاوا کرے گا اللہ اس کو دکھاوے کی عبرت ناک سزا دے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمر بن حفص سے۔

۶۸۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حجر بن الحارث غسانی نے ان کو عبداللہ بن عوف نے وہ عامل تھا عمر بن عبدالعزیز کا وہ کہتا ہے کہ جب عبدالملک بن مروان نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کیا تو بشر بن عقبہ نے کہا اے ابوالیمان تحقیق آپ کو بات کرنے کی ضرورت ہے آپ اٹھئے اور کلام کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو شخص دکھاوے اور سننے کی جگہ (شہرت کے لئے) کھڑا ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو دکھاوے اور شہرت کے عذاب کی جگہ کھڑا کرے گا۔ اور انہوں نے کہا کہ سعید بن منصور سے مروی ہے انہوں نے بشر بن عقربہ سے روایت کی ہے۔

۶۸۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابونعیم نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ میں مسجد الحرام میں ان کو خبر دی ابوحفص عمر بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن ابوسفیان بن عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابوالحسن علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو اعمش

نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوعبیدہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔انہوں نے دکھاوا کرنے کا ذکر فرمایا۔اور پھر فرمایا کہ ابواسامہ کی ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگ ابوعبیدہ کے پاس تھے انہوں نے دکھاوا کرنے کا ذکر کیا۔پھر فرمایا کہ ایک شیخ ہے جس کی کنیت ابویزید ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے عمل کے بارے میں لوگوں کو سنوائے گا (یعنی شہرت دے گا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوری مخلوق کے آگے اس کی شہرت کرے گا اور اس کو ذلیل کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا۔

۶۸۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق فزاری نے ان کو اعمش نے ان کو عمر بن مرہ نے کہ میں ابوعبیدہ بن عبداللہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ایک شیخ بیٹھا تھا جس کی کنیت ابوعمرو کہی جاتی تھی اسی طرح کہا کہ میں بیٹھا تھا عبداللہ بن عمرو کے ساتھ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ دونوں آپس میں باتیں کررہے تھے۔عبداللہ بن عمرو نے کہا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے جو شخص دکھاوے کے لئے اللہ کو سنائے گا۔اللہ تعالیٰ اس کے بارے اپنی مخلوق میں مشہور کرے گا اور اس کو ذلیل ورسوا کرے گا (ان کی تحقیر وتذلیل کرے گا۔)

اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے ان کو اعمش سے اور کہا ابویزید نے اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے ابوعبیدہ کے گھر میں۔

۶۸۲۳:.....ہمیں خبر دی فقیہ نے ان کو ابوعثمان بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عبداللہ بن یزید مقریٔ نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابوصخر نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مکحول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہند دراوردی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے۔

جو شخص کھڑا ہو دکھاوے یا شہرت کی جگہ پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو دکھاوا کرے گا اور قابل عبرت عذاب دے گا۔

۶۸۲۴:.....ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبداللہ بن زید بن ورقاء خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ زہری کے پاس منیٰ میں آیا اور ہم لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے۔انہوں نے ہمارے بارے میں حکم دیا اور ہمیں وہاں سے ہٹا دیا گیا اس کے بعد انہوں نے ہم لوگوں کے پاس لڑکا بھیجا۔پھر ہمیں زہری نے حدیث بیان کی اور کہا کہ میں نے سنا عباد بن تمیم سے اس نے اپنے چچا سے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔اے عربوں کے عیوب ونقائص کو شہرت دینے والو! تین بار یہ جملہ کہا۔پھر فرمایا جس چیز کا مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے اس میں زیادہ ڈر کی بات دیکھاوا ہے اور خفیہ شہوت ہے (یعنی بیہ طریقے سے خواہش وشہرت کو پورا کرنا۔)

۶۸۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو محمد بن احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن جوتی نے۔ان کو عبدالملک بن عبدالرحمن زماری نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن ابوذئب نے زہری سے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے کہ نبی کریم نے فرمایا اے عربوں کے عیوب ونقائص کو شہرت دینے والو! (یا اے عربوں کو موت کی اطلاعات دینے والو تین بار یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا) سب سے زیادہ خوف اور ڈر کی بات جو تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ ہے میرے بعد ریاکاری دکھاوا کرنا اور خفیہ شہوت پوری کرنا (جنسی خواہش پوری کرنا) اس سے آپ کی مراد زنا کرنا تھا۔

۶۸۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن شہاب سے وہ کہتے تھے اے عرب کی جماعتو! بے شک سب سے زیادہ ڈر کی بات جو میں تمہارے بارے میں

ڈرتا ہوں وہ ہے تمہارا دکھاوا کرنا عمل میں اور خفیہ طریقے سے جنسی خواہش کو پورا کرنا۔

۶۸۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صالح نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمود بن لبید نے ان کو شداد بن اوس نے کہ انہوں نے کہا۔ اے عربوں کو موت کی خبریں پہنچانے والو! تین بار کہا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہا کہ جی ہاں۔ پھر فرمایا کہ بے شک بڑے ڈر کی بات جو میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ عمل میں دیکھاوا کرنا اور چھپ کر جنسی خواہش پوری کرنا ہے۔ (یعنی زنا کر کے۔)

۶۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں اس کو محمود سے وہ کہتے ہیں کہ جب شداد بن اوس کو وفات آن پہنچی انہوں نے فرمایا: سب سے زیادہ خوف کی بات جس کا میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر وہ ہے عمل میں دکھاوا کرنا اور جنسی خواہش چھپ کرنا جائز طریقے سے پوری کرنا۔

منافق مثل منکر ہے:

۶۸۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو صالح بن کیسان نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمود بن ربیع نے یہ وہی صاحب ہیں رسول اللہ نے جن کے منہ میں کلی بھر کر ڈالی تھی ان کے کنویں سے۔ یہ کہ شداد بن اوس بن ثابت بن اخی حسان بن ثابت رو پڑے اور محمود بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ انہوں نے کہا اے عرب کے ناعیو موت کی خبریں لانے والو! کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں اللہ آپ پر رحم کرے؟ فرمایا اس امت پر سب سے زیادہ ڈر کی بات جس سے میں ڈرتا ہوں وہ ہے ریا کاری اور دکھاوا اور چھپ کر جنسی خواہش پوری کرنا۔ بے شک تم لوگ اس وقت نہیں دیئے جاؤ گے مگر سرداروں کی جانب سے وہ جو جب ان کو خیر کا حکم ملے اطاعت کریں اور جب شر کا حکم ملے جب بھی اطاعت کریں۔ منافق کون ہے؟ بے شک منافق مثل منکر ہے۔

اپنی تھوک گھوٹ لیتا ہے روک لیتا ہے وہ اس کو نہیں نقصان دیتی مگر اسی کے نفس کو۔ اس طرح کہا ہے۔

اور دوسرے طریق سے مروی ہے شداد بن اوس سے جو کہ مسند ہے اس لفظ کے ساتھ۔

۶۸۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالواحد بن زید بصری نے ان کو عبادہ بن نسی کندی نے ان کو شداد بن اوس نے کہ وہ اس پر داخل ہوئے وہ اپنے فیصلے پر رو رہے تھے ان سے کہا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا ایک حدیث ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ مجھے یاد آ گئی تھی۔ پوچھا گیا کہ وہ کون سی حدیث ہے فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر میرے بعد شرک کرنے سے اور چوری چھپے جنسی خواہش پوری کرنے سے۔ میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ فرمایا اے شداد بے شک وہ لوگ چاند سورج کی عبادت نہیں کریں گے نہ ہی پتھروں کی اور بتوں کی بلکہ وہ اپنے اعمال میں دکھاوے کریں گے میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خفیہ شہوت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا صبح کرے گا الگ ان کا درانحالیکہ وہ روزہ دار ہوگا لہٰذا اس کی شہوات وخواہشات میں سے کوئی شہوت وخواہش اس کے آگے آ جائے گی اور وہ اپنی اسی خواہش میں پڑ جائے گا اور اپنے روزے کو بھی وہ نظر انداز کر دے گا۔

۶۸۳۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید بن شریک نے ان کو ابو مریم نے ان کو ابوالزناد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو

نے ان کو عاصم بن عمر نے ان کو قتادہ نے ان کو محمود بن لبید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سب سے زیادہ خوف ناک بات جو میں ڈرتا ہوں تمہارے بارے میں وہ ہے شرک اصغر۔اس نے کہا کہ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا ریا کاری کرنا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس دن بندوں کو ان کے اعمال کی جزا دی جائے گی۔ کہ تم لوگ دکھاوے کے لئے عمل کرنے والے دنیا میں دکھاوا کرتے تھے ذرا نظر مارو ان کے پاس کوئی جزا کوئی بدلہ کوئی خبر ہے تمہیں دینے کے لئے۔جن کو تم دیکھاتے تھے۔

۶۸۳۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن حسین بن مکرم نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو کثیر بن زید نے ربیح بن عبدالرحمٰن نے بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور ان کے پاس رات گذارتے تھے پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ میں ڈرتا ہوں تمہارے اوپر مسیح دجال کے ڈر سے زیادہ ڈرنا۔شرک خفی سے کہ کیسے کوئی آدمی اور عمل کرے بندے کو دیکھانے کے لئے۔

۶۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزاز نے ان کو ابواز ہر فریابی نے ان کو سفیان نے مغیرہ سے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشارت دے دو اس امت کو بلندی اور رفعت ملنے اور نصرت کی۔اور دھرتی پر حکومت ملنے کی اور اس شخص کے لئے جو ان میں سے آخرت کا کوئی عمل کرے گا دنیا کے لئے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن یوسف فریابی نے ثوری سے اور اس کو روایت کیا ہے زید بن حباب وغیرہ نے حزار ثوری سے اس نے مغیرہ خراسانی سے اس نے ربیع بن انس سے اس نے ابوالعالیہ سے اس نے ابی سے۔

نیک اعمال کا اجر:

۶۸۳۴:......ہمیں اس کی خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے قبیصہ نے سفیان سے اس نے ایوب سے اس نے ابوالعالیہ سے۔

۶۸۳۵:......ہمیں خبر دی اس کی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابوایوب نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔بشارت دے دیجئے آپ اس امت کو، آسانی کر دینے کی اور عظمت اور رفعت کی دین کے اندر۔اور تمکین فی الارض یعنی شہروں میں حکومت ملنے کی۔اور قدرتی نصرت و مدد۔جو شخص ان میں سے کوئی عمل آخرت دنیا کے لئے کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قرآن اور سنت سے ثابت ہے کہ ہر وہ عمل جس میں یہ ممکن ہو کہ اس کے ساتھ اللہ کی رضا کا ارادہ کیا جائے اس کو جس وقت محض تقرب الٰہی کے لئے نہ کیا جائے اور محض اس کی رضا کو طلب کرنے کے لئے نہ کیا جائے تو وہ ضائع کر دیا جاتا ہے اور اسے عمل کے ساتھ ثواب بھی مرتب نہیں ہوتا۔ہاں مگر یہ ہے کہ اس مسئلے میں تفصیل ہے وہ یہ ہے کہ وہ عمل اگر جملہ فرائض میں سے ہو تو جو شخص اس کو ادا کرتا ہے، اور اس کے ساتھ فرض کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو ادا کرتے ہوئے فرض کی نیت کے سوا یہ خیال بھی کرتا ہے کہ لوگ یہ کہیں کہ وہ یہ عمل کرتا ہے اور بہت نمازی ہے وغیرہ تو ایسے کرنے سے عمل سے اللہ کی رضا باطل ہو جاتی ہے مگر وہ شخص اللہ کی ناراضگی سے بچ جاتا ہے۔اور اس کے ذمے سے فرض ساقط ہو جاتا ہے چنانچہ اس سے آخرت میں اس عمل کے بارے میں مؤاخذہ نہیں ہوگا اور اس کو فرض کے تارک کی سزا بھی نہیں ملے گی۔مگر یہ عمل مستوجب ثواب بھی نہیں

ہوگا۔اس کا ثواب صرف اس عمل پر لوگوں کا تعریف کر دینا ہے دنیا میں اور خصوصی طور پر اس کے فعل پر اس کی تعریف کر دینا ہے۔

اور اگر وہ عمل نفل کے قبیل سے ہے اور عمل کرنے والا اس کو کر کے اس کے ساتھ لوگوں کی رضا اور خوشی کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کا نہیں کرتا۔تو ایسے عمل کا اجر تباہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے عمل سے ایسی کوئی شئی اس کو حاصل نہیں ہوتی جو بندے کے لئے ہو جیسے پہلے والے عمل سے کچھ حاصل ہوتا ہے اور اس کے عمل سے ایسی کوئی شے اس کو حاصل نہیں ہوتی جو بندے کے لئے ہو جیسے پہلے والے عمل سے کچھ حاصل ہوتا ہے مثلاً اس کے ذمے سے فرض کا ساقط ہو جانا۔اس تفصیل کے بعد۔ایسے دونوں عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس بات پر سزا دے گا کہ ان دونوں نے یہ عمل لوجہ اللہ کیوں نہیں کیا اور اس کے ثواب کی تکمیل کے طور پر لوگوں سے تعریف سننے کو بھی شامل کیا۔دو وجوہ کا احتمال رکھتا ہے۔

وجہ اول:......یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ (ریاء کار کو) فرمائیں گے (کہ تم نے یہ چاہا تھا کہ لوگ تمہیں ایسا ایسا کہیں) اور وہ کہہ دیا گیا تھا لہٰذا لے جاؤ اس کو جہنم کی طرف۔یہ اطلاع ہے کہ ریا کار کو لوجہ اللہ کے قصد سے لوجہ الناس کے قصد کی طرف عدول کرنے کی سزا ضرور دی جائے گی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے وجہ اللہ اور اللہ کی رضاء کو ہلکا اور بے وزن سمجھا اور اس کی نعمت کی توہین کی علاوہ ازیں اور بھی اس میں گناہ ہو سکتے ہیں، اور گناہ کوئی بھی ہوں سب کے سب موجب سزا نہیں اسی طرح یہ بھی ہیں۔میں کہوں گا کہ ہاں (ایک صورت بخشنے کی ہے) وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اسے معاف کر دے۔

وجہ ثانی:......یا تو جیہ ثانی یہ ہے کہ وہ شخص نہ سزا دیا جائے گا اور نہ ثواب دیا جائیگا۔(مگر پھر سوال ہوگا کہ حدیث میں جو کچھ آیا ہے اس کا کیا حل ہے) تو یہ کہا جائے گا کہ یہ اعمال جن میں اس نے ریا کاری کی تھی اس کو ایسا فائدہ نہیں دیں گے جن کے ساتھ ترازو میں وزن زیادہ ہو جائے اور وہ بھاری ہو جائے اور ان کے ساتھ اطاعات والا پلڑا معاصی والے پلڑے سے جھک جائے۔یہ نہیں کہ یہ ریا کاری پر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

سوائے اس کے نہیں کہ ریا کاری کی سزا عمل کو اکارت کر دینا اور ضائع کر دینا ہے فقط۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جو کچھ بھی عمل کیا تھا وہ عمل اللہ کی عبادت کے طور پر کیا تھا، ہاں مگر یہ بات ہے کہ اس نے اپنے عمل کے ساتھ لوگوں کے تعریف کرنے کا بھی ارادہ کر لیا تھا۔پس جس وقت ان پر یہ ارادہ مسلط ہو گیا تو اس کو اس کے فعل کی جزا دی گئی اور اس کے لئے اس کے سوا دوسرا ایسا کوئی گناہ نہیں تھا جو مستوجب سزا ہوتا۔اس لئے کہ اس کا پورا عمل دو چیزیں ہیں۔

ایک تو فعل ہے جو اس بات سے خالی نہیں ہو سکتا کہ اس کا کرنا اللہ کی عبادت ہے۔کیونکہ اگر اس کا ارادہ اللہ کی عبادت کا نہ ہوتا بلکہ کسی اور کی عبادت کا ہوتا یعنی وہ غیر اللہ کی عبادت کا ارادہ کرے تو کافر ہو جائے۔اور دوسری چیز عمل کرنے والے کا یہ قصد وارادہ ہے کہ لوگ اس کے فعل پر اس کی تعریف کریں۔یہ ارادہ نہیں کہ اس پر ثواب دیا جائے گا۔(جہاں تک ان دونوں چیزوں کا تعلق ہے) تو پہلی چیز کوئی گناہ نہیں ہے۔اور دوسری چیز گناہ ہے پس جب اس نے توبہ نہیں کی اور لوگوں کی بات پر رک گیا تو تحقیق اس کی جزا دیا گیا لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ اسی کے امر کی کوتاہی ہے۔واللہ اعلم۔

امام احمد نے فرمایا: اسی مذکورہ تفصیل کی بنیاد پر حدیث کی یہ تاویل ہوگی کہ جس وقت جہنم میں ڈالا جائے گا اس وقت اس ریا کاری کے علاوہ بھی اس کے گناہ ہوں گے لہٰذا ان گناہوں اور اس ریا کاری کے ساتھ مل کر طاعات کا پلہ معاصی کے پلے پر بھاری نہیں ہو سکا لہٰذا وہ اپنے گناہوں کی سزا دیا جائے گا۔اس فعل کی نہیں جو اس نے بطور ریا کاری کے کیا تھا۔واللہ اعلم۔

اور وہ حدیث جو ہم نے روایت کی ہے ابی بن کعب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی

(۶۸۳۵)......(۱) فی ب عملہ (۱)......فی ب عبادہ

حدیث وہ اسی صورت کی دلالت کی طرح ہیں۔

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے:

۶۸۳۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمام بن محمد بن غالب نے ان کو ابراہیم بن عرعرہ نے ان کو حارث بن غسان نے ان کو ابو غسان نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم نے آپ نے فرمایا۔ بنی آدم کے اعمال قیامت میں لائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے مہر زدہ صحیفوں میں لے جائیں گے اللہ تعالیٰ حکم دے گا۔ پھینک دو ان کو وہ کہیں گے اللہ کی قسم نہیں جانتے ہم صرف خیر ہی ہیں یہ (یعنی ان میں کوئی برائی اور گناہ نہیں ہے۔) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ بے شک اس کا عمل میرے لئے نہیں تھا بلکہ غیر اللہ کے لئے تھا اور بے شک میں قبول نہیں کرتا مگر صرف وہی جس کے ساتھ میری رضا طلب کی گئی ہو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حسان بن غسان سے۔ اور تمیم بن طرفہ کی روایت ہے ضحاک بن قیس فہری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں بہتر ہوں شریکوں کی نسبت۔ جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک کرے گا وہ عبادت اسی شریک کے لئے ہے۔ اے لوگو اپنے اعمال کو اللہ کے لئے خالص کرو بے شک اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر صرف اسی عبادت کو جو اسی کے لئے خالص کر دی گئی ہو یوں نہ کہو کہ یہ اللہ کے لئے اور یہ رحم کے لئے ہے (یعنی فلاں تعلق اور رشتہ کے لئے ہے) اور یہ رحم کے لئے ہے اللہ کے لئے اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے اور یہ بھی نہ کہو کہ یہ اللہ کے لئے ہے اور یہ تمہاری رضاء کے لئے ہے اس میں سے اللہ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ او رہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث فقیہ نے ان کو علی بن عمر نے ان کو یحییٰ بن صاعد نے اور جعفر بن محمد بن محمد یعقوب صیدلی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن مجشر نے ان کو عبیدہ بن حمید نے۔ ان کو حدیث بیان کی عبدالعزیز بن رفیع وغیرہ نے تمیم سے اس نے طرفہ سے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۶۸۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو علقمہ بن وقاص نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں بے شک آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جو کچھ وہ نیت کرے وہ شخص جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے بس اس کی ہجرت تو اللہ اور رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہے وہ اس کو پائے گا، یا عورت کے لئے ہے کہ وہ اس سے نکاح کر لے گا۔ الغرض انسان کی ہجرت اسی کے لئے مانی جائے گی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قعنبی سے اس نے مالک سے۔

۶۸۳۸:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابو العالیہ نے ہم لوگ پچاس سال سے حدیث بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آگے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے جو خالص اسی کے لئے ہوں۔ وہ فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے میں اس کی جزا دوں گا۔ اور جو عمل اللہ کے سوا کسی اور کے لئے ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا ثواب اسی سے لے لو جس کے لئے یہ عمل کیا تھا اور ہم لوگ پچاس سال سے یہ حدیث بیان کر رہے ہیں کہ بندہ جب کسی مرض میں پھنس جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے نیکیاں لکھو جیسے تم اس کی صحت میں اس کے لئے لکھتے تھے یہاں تک کہ یا تو میں اس کو قبض کر لوں یا میں اس کو تندرست کر دوں۔ اور ہم لوگ پچاس سال سے حدیث بیان کر رہے ہیں کہ جو شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے۔ اور اس میں وہ موت کے قریب ہو جائے، اس کے گناہ ایسے ہو جاتے ہیں جیسے اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنم دیا ہے۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو بشر نے ان کو ابو اسماعیل نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں کسی عمل کا دکھاوا کرے اللہ تعالیٰ اس کا عمل اسی بندے کے حوالے کر دے گا اور فرمائے گا کہ ذرا دیکھ کیا وہ تجھے کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔

۶۸۴۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے اور اس نے یہ آیت پڑھی۔ **فلیعمل عملاً صالحاً و لا یشرک بعبادۃ ربہ احداً** جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابن ابوذہب نے ان کو بکیر بن عبداللہ بن اشج نے ان کو ولید بن سرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ دنیا کی عزت طلب کرتا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے اس نے لوگوں اس سے بہت بڑا جان لیا ہے۔

دوبارہ سوال کیا اس آدمی نے آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔ امام احمد نے فرمایا یہ حدیث مقابل والی حدیث کے ساتھ مل کر اس موقف کو پکا کرتی ہے جس کو شیخ حلیمی نے اختیار کیا ہے۔

۶۸۴۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق سے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے سماک بن حرب سے اس نے مری بن قطری سے اس نے عدی بن حاتم سے اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد مہمان نوازی کرتے تھے۔ اور مہمان نوازی کرنے کو پسند کرتے تھے اور اس نے کئی دیگر کئی باتیں اچھے اخلاق میں سے گنوائیں (کہ وہ کرتے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے والد نے ایک چیز کا ارادہ کیا تھا اس نے اس کو پالیا تھا۔ سماک نے کہا کہ آپ کی مراد تھی ذکر کرنا۔ یعنی اس کا ارادہ یہ ہوتا تھا کہ لوگ اس کی نیکیوں اور اچھائیوں کو یاد کریں۔

شرک اصغر:

۶۸۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے اور ابن لہیعہ نے دونوں کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو یعلیٰ بن شداد بن اوس نے کہ انہوں نے اس حدیث بیان کی اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عہد رسول میں ریاکاری کرنے کو چھوٹا شرک کہتے تھے۔

۶۸۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسین نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عمار بن سالم نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبد ربہ بن سعید نے یعلیٰ بن شداد سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ ہم لوگ زمانہ رسول میں ریاکاری کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔

۶۸۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو عبدالحمید بن بہرام نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبدالرحمن بن غنم نے ان کو شداد نے ان کے والد سے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ کے زمانے میں ریاکاری کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ شداد بن اوس سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ کہتے تھے۔ جس شخص نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا

اس نے شرک کیا۔

۶۸۴۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو فزاری نے لیث سے اس نے مجاہد سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

والذین یمکرون السیأت لھم عذاب شدید و مکر اولئک ھو یبور۔

جو لوگ برائی کی تدبیر کرتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے اور ان لوگوں کی تدبیر ہلاکت ہے۔

فرمایا کہ وہی لوگ ریاکاری کرنے والے ہیں۔

۶۸۴۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اور ابوبکر نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے اور ایک آدمی نے مجھ کو حدیث بیان کی ہے ان سے فرمایا کہ والذین یمکرون السیئات جو لوگ برائی کی تدبیریں کرتے ہیں۔ اس سے مراد۔ ریاکاری کرنا ہے۔ ان کی تدبیر ہلاکت میں ہے۔

۶۸۴۷:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابو سنان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مجاہد نے والذین یمکرون السیئات جو لوگ برائی کی تدبیر کرتے ہیں۔ فرمایا وہ اصحاب ریاء ہیں یعنی دکھاوا کرنے والے لوگ۔

۶۸۴۷:...... (مکرر ہے) فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید نے ان کو سفیان نے ان کو لیث بن ابی سلیمان نے ان کو شہر بن حوشب نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ پاک کلمات اس کی طرف اوپر کو چڑھ جاتے ہیں۔ اور عمل صالح کو وہ اوپر اٹھا لیتا ہے۔

فرمایا کہ عمل صالح کلام طیب کو اونچا کرتا ہے۔ اور والذین یمکرون السیئات۔ اس سے مراد ہے وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ سفیان نے کہا کہ مکر عمل ہوتا ہے۔

۶۸۴۸:...... ہمیں خبر دی ابو محمد محسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمارہ نے وہ کہتے ہیں۔ قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ علیحدہ کرو اس میں سے جو کچھ اللہ کے لئے تھا۔ بہذا علیحدہ کر لیا جائے گا اور باقی ساری دنیا جہنم میں ڈال دی جائے گی۔

جہنم کا چار سو مرتبہ پناہ مانگنا:

۶۸۴۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے۔ ان دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو ابو غسان نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمرو بن عنبسہ نے وہ کہتے ہیں قیامت کے دن دنیا کو پیش کیا جائے گا پھر اس میں جو کچھ اللہ کے لئے تھا اس کو علیحدہ اور جو غیر اللہ کے لئے تھا اس کو علیحدہ کر لیا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

۶۸۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عثمان ابو سلمہ نے ان کو عمر قصیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک جہنم میں ایک وادی جس سے جہنم چار

(۶۸۴۸)...... (۱) فی ب عبادۃ.

سو مرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے وہ ردیوں کے اس طبقے کے لئے ہے جو (قراء میں) ریاکاری کرتے ہیں۔

۶۸۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو خبر دی بخاری نے ان کو خبر دی ثابت بن محمد نے ان کو عمار بن یوسف نے ان کو ابو معاذ نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ کی پناہ مانگو جب الحزن سے۔ کہا گیا کہ اس میں کون رہے گا؟ فرمایا کہ اپنے اعمال میں ریاکاری کرنے والے امام بخاری نے فرمایا کہ ابن سیرین سے ابو معاذ کا سماع ثابت نہیں ہے۔ اور وہ خود مجہول راوی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ مذکورہ حدیث کے اشتمال ان لوگوں میں ہیں جن کے اعمال مخلوق کے دیکھاوے کے لئے ہوتے ہیں اس کے لئے کوئی شئی باقی نہیں رہتی اس سے مراد لی ہے اللہ کی رضا۔

ریاکاری اور نیک اعمال:

۶۸۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابونصر نے یعنی عبدالوہاب نے کہ کلبی سے پوچھا گیا تھا اور میں موجود تھا۔

اس قول باری کے بارے میں **فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملاً صالحاً و لایشرک بعبادة ربه احداً**۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوصالح نے عبدالرحمٰن بن غنم سے جب وہ دمشق کی مسجد میں پہنچے تو بعض اصحاب رسول کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ان میں حضرت معاذ بن جبل بھی تھے۔ عبدالرحمٰن نے کہا اے لوگو بے شک سب سے زیادہ ڈر کی بات جو میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ شرک خفی ہے۔ حضرت معاذ نے فرمایا: اے اللہ تو معاف فرما کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا فرماتے تھے۔ جب ہم لوگوں سے الوداعی خطاب فرمایا تھا کہ بے شک شیطان مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت کیا جائے گی اسی جزیرے میں۔ لیکن اس کی اطاعت کی جائے گی ان اعمال میں جن کو تم لوگ حقیر سمجھتے ہو وہ اس پر بھی خوش ہو گیا ہے تو عبدالرحمٰن نے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اے معاذ وہ راضی ہو گیا ہے۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اے معاذ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا فرماتے تھے۔ جو شخص دکھاوے کے لئے روزہ رکھے اس نے شرک کیا؟ اور جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے بھی شرک کیا؟

حضرت معاذ نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی **فمن کان یرجوا لقآء ربه الخ**۔ جو شخص اپنے رب کو ملنے کی امید رکھتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ فرمایا کہ یہ آیت لوگوں پر مشکل گذری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا میں اس کو آسان کر دوں تم سے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ سے تکلیف اور پریشانی دور کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اس آیت کی طرح ہے جو سورۂ روم میں ہے۔ **وما اتیتم من ربًا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عندالله**۔ جو تم ربا دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مالوں میں اضافہ ہو وہ اللہ کے نزدیک اضافہ نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بطور ریا کے عمل کرے وہ عمل نہ تو اس کے فائدے کے لئے لکھا جاتا ہے نہ نقصان کے لئے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت اگرچہ صحیح ہے۔ تو یہ شہادت دیتی ہے اس کے لئے جس موقف کو حلیمی نے اختیار کیا ہے وجہ ثانی کے طور پر۔ باقی رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ **فقد اشرک** اس نے شرک کیا۔ واللہ اعلم۔

اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا ہوگا کہ اس شخص نے شرک کیا اپنے ارادے میں اپنے عمل کے ساتھ غیر اللہ کے لئے اس لئے

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اس عمل سے لاتعلق ہوں وہ اس کے لئے جس کو شریک بنایا گیا تھا۔

۶۸۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو حسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **فمن کان یرجو لقاء ربه فليعمل عملاً صالحاً و لايشرک بعبادة ربه احد،** ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ان مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی عبادت کی تھی۔ یہ آیت مؤمنوں کے بارے میں نہیں ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے: **فويل للمصلين الذين هم عن صلوتهم ساهون۔** ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ اس سے مراد منافق ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ مؤمنوں کو اپنی نمازیں دکھلاتے تھے جب آجاتے تھے اور جب غائب ہوتے تھے تو نمازیں چھوڑ دیتے تھے۔ اور مسلمانوں سے بغض رکھتے ہوئے ادھار کی چیز دینے کو منع کردیتے تھے یہی خیر مراد ہے الماعون کے لفظ سے۔ اس کو اسی طرح روایت کیا ہے علی بن طلحہ نے۔

۶۸۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ان کے دادا نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو عبدالکریم الجزری نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے بھی واقف ہوں میں عمل سے اللہ کی رضا کا ارادہ کرتا ہوں۔ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میرا ٹھکانہ بھی دیکھا جائے (یعنی لوگ دیکھیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہی آیت نازل ہوئی کہ جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا یقین رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

اس کو روایت کیا ہے عبدان نے ابن مبارک سے اس نے اس کو مرسل کیا ہے اس نے اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۶۸۵۵:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے آپ کو یحییٰ بن معین نے ان کو عمر بن عبید نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے۔ کہ **و لا يشرک بعبادة ربه احداً۔** اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سعید بن جبیر نے کہا کہ مطلب ہے کہ ریاکاری نہ کرے۔

۶۸۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابوجعفر رازی نے "ح" ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حمدان نے الجلاب نے ہمدان میں ان کو اسحاق بن احمد خزاز نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع نے ان کو انس بن مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص دنیا سے رخصت ہوا اللہ کے لئے عمل کو خالص کرتے ہوئے اور اس کی عبادت کرتے ہوئے درانحالیکہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہوئے زکوٰۃ ادا کرتے کرتے وہ دنیا سے اسی طرح جدا ہوگا کہ اس سے اللہ راضی ہوگا یہی اللہ کا دین ہے جس کو لے کر رسول آئے تھے اور اس کو اپنے رب کی طرف سے انہوں نے پہنچایا تھا۔ احادیث اور باتوں کے گڈمڈ ہونے سے قبل اور ہوا و ہوس کی کثرت

(۶۸۵۴)......(۱) فی ب أحمد   (۶۸۵۵)......(۱) فی ب بشیر.

(۶۸۵۶)......أخرجه الحاكم (۲/۳۳۱ و ۳۳۲) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.   (۱)...... الصحيح رواية

سے پہلے۔ اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے۔
ابو طاہر فقیہ نے یہ اضافہ کیا ہے۔
اسی کے آخر میں جو نازل ہوا (یہ ہے) اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ کہا فقیہ نے اپنی روایت میں انہوں نے کہا: ان کی توبہ سے مراد بتوں کو چھوڑ دینا ہے اور ان کی عبادت کو بھی۔
ابو عبداللہ نے کہا کہ اس کی روایت میں ہے۔ کہ اگر وہ توبہ کریں۔ کہتے ہیں کہ چھوڑ دیں بتوں اور ان کی عبادت کو دوسری آیت میں فرمایا کہ:

فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین.

کہ اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں۔

اور فقیہ طاہر نے۔ نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے کا اول میں ذکر نہیں کیا۔

ایمان و یقین کیا ہیں؟

۶۸۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن یحییٰ قطعی نے ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو ابو فراس نے وہ ایک تھے قبیلہ اسلم سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے آواز لگائی یا رسول اللہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اخلاص۔

۶۸۵۸:...... اور ہمیں خبر دی اس کے ساتھ دوسرے مقام پر اسی اسناد کے ساتھ ابو فراس جو کہ بنو اسلم سے ایک آدمی تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہو تم مجھ سے پوچھ سکتے ہو ایک آدمی نے آواز لگائی یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اس شخص نے پھر پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اخلاص۔ اس شخص نے پوچھا کہ یقین کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ قیامت کی تصدیق کرنا۔ (یعنی قیامت کے آنے کو سچ ماننا۔)

۶۸۵۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا قرشی نے ان کو حدیث بیان کی احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن زحر نے ان کو ابن ابی عمران نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو معاذ بن جبل نے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ نے ان کو یمن بھیجا تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دین کو خالص کر لیجئے آپ کو تھوڑا سا عمل بھی پورا ہو جائے گا۔

اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ابن وہب سے اور عمرو بن مرہ سے جس کو صحبت رسول حاصل ہے۔ اور تحقیق انہوں نے دوسرے مقام پر کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبید اللہ بن زحر نے ان کو ولید بن عمران نے ان کو عمرو بن مرہ جملی نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ انہوں نے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب انہوں نے اس کو یمن بھیجا یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اپنے دین کو خالص کر لیجئے تمہیں قلیل عمل بھی کفایت کرے گا۔

یہ راوی وہی کوئی ہے جس کو صحبت رسول حاصل نہیں ہے اور اس نے حضرت معاذ کو بھی نہیں پایا تھا لہٰذا یہ حدیث مرسل ہوئی۔ واللہ اعلم۔
ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہوتی ہے۔

یہ اسناد ضعیف ہے۔

نیت کے ذریعہ اعمال کی بہتری:

۶۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ استاذ ابوسہل صعلوکی سے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں پوچھا۔ نیة المرء خیر من عمله ۔ کہ آدمی کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اس لئے کہ نیت اعمال کے اخلاص کی جگہ ہے اور عمال ریاء اور خود پسندی کے مقابلہ کے لئے ہیں۔

۶۸۶۰:......(مکرر ہے) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین بن احمد بن زکریا ادیب سے ھمدان میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن یحییٰ ثعلب سے انہوں نے سنا ابن اعرابی سے وہ کہتے ہیں کہ انسان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ نیت میں فساد اور خرابی نہیں داخل ہوتا اور عمل میں فساد داخل ہوجاتا ہے۔ فساد سے انہوں نے ریاء ودیکھاوا مراد لیا ہے۔

اسی طرف راجع ہوتا ہے جو استاذ ابوسہل نے کہا تھا۔ اور تحقیق کہا گیا ہے کہ نیت عمل کے بغیر بھی کبھی عبادت ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس کا عمل نہ کرے اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے۔ حالانکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ عمل نیت کے بغیر اطاعت نہیں ہوتا۔

۶۸۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوموسیٰ اسحاق بن ابراہیم ہروی نے ان کو ابومعاویہ سنجاری نے ان کو عمرو بن عبید جبار نے ان کو عبیدہ بن حسان نے ان کو عبدالحمید بن ثابت بن ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو ان کے دادا ثوبان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ مبارک ہے واسطے مخلصین کے وہ لوگ اندھیروں میں چراغ ہیں ہر تاریک فتنہ ان سے واضح ہوتا ہے۔

۶۸۶۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو فضل بن عیاض نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے۔ اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں۔

وتبتل الیه تبتیلاً ۔ اسی کی طرف سب سے منقطع ہوجا۔

مجاہد نے فرمایا کہ اخلص الیه اخلاصاً ۔ خالص ہوجائے اسی کی طرف خالص ہونا۔

۶۸۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملے کا دارومدار کیا ہے۔ فرمایا کہ اسلام یہ فطرت ہے اور اخلاص ہے، یہ ملت ہے، اور اطاعت ہے۔ اور یہ عصمة وتحفظ ہے۔ عنقریب تمہارے بعد اختلاف ہوگا۔ اس کے بعد کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے منہ پھیرتے ہوئے اور فرمایا کہ خبردار تیری حالت اس کی حالت سے بہتر ہے۔

خلوت میں نیک عمل کرنے کی فضیلت:

۶۸۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے اور محمد بن یزید عدل نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو بقیہ نے ان کو سلام بن صدقہ نے ان کو زید بن اسلم نے۔ ان کو حسن بن ابی درداء نے ان کو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ۔ بے شک عمل پر تقویٰ اختیار کرنا عمل سے زیادہ ضروری ہے بے شک ایک آدمی البتہ عمل کرتا ہے اور اس کے لئے عمل صالح لکھا جاتا ہے جو خلوت میں کیا ہوا عمل ہوتا ہے اس میں ستر گنا اجر بڑھا دیا جاتا ہے۔ شیطان ہمیشہ اس کے پیچھے لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے اور اس عمل کو ظاہر کر دیتا ہے لہٰذا پھر وہ مخفی کی بجائے ظاہری عمل لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے اجر کا اضافہ مٹا دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کو دو بار لوگوں کے آگے ذکر کر دیتا ہے پھر وہ یہ پسند کرنے لگ جاتا ہے اس کے عمل کا تذکرہ کیا جاتا رہے اور اس کی تعریف کی جاتی رہے لہٰذا پھر وہ ظاہر عمل سے مٹا کر ریاء اور دکھاوے کے خانے میں لکھ دیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈرے وہ آدمی جو اپنے دین کو دنیا سے بچانا چاہتا ہے۔ اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنے دین کو بچاتا ہے۔ بے شک دکھاوا کرنا شرک ہے۔

۶۸۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں کو اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضحاک بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سنا بلال بن سعد سے اے رحمٰن کے بندو! بے شک ایک بندہ کسی ایک فریضہ پر عمل پیرا ہوتا ہے اللہ کے فرائض میں سے اور اس کے سوا دیگر فرائض کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور شیطان ہمیشہ اس کو امیدیں دلاتا رہتا ہے اور اس کے عمل کو اس کے لئے خوبصورت بناتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ غیبت کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ لہٰذا تم لوگ عمل کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا کرو کہ تم اس سے کیا ارادہ کر رہے ہو۔ اگر وہ خالص اللہ کے لئے ہے تو اس کو جاری رکھو اور اگر غیر اللہ کے لئے ہے تو پھر اپنے نفسوں پر شقاوت و بدبختی نہ بناؤ اس لئے کہ پھر تمہارے لئے کوئی شئی نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ عمل میں سے صرف اتنی ہی قبول کرتا ہے جو خالص ہو وہ فرماتا ہے کہ **الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه**. اسی طرف بلند ہوتے ہیں پاک کلمے اور وہ صرف عمل صالح کو اوپر اٹھاتا ہے۔

۶۸۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عامر بن علی نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **لایذکرون اللہ الا قلیلاً** ...... نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر بہت کم۔ فرمایا کہ وہ قلیل اس لئے ہے کہ وہ غیر اللہ کے لئے ہے۔

علم مخلوق کے خلاف حجت ہے:

۶۸۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلدی نے ان کو ابومحمد جریری نے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ تستری سے انہوں نے فرمایا:

ساری دنیا جاہل ہے مردہ ہے سوائے علم کے اور علم سب کا سب مخلوق کے خلاف حجت ہے سوا اس کے ساتھ عمل کے (یعنی صرف وہ علم جس پر عمل بھی کیا جائے) اور عمل سب کا سب مثل غبار کے ہے سوائے اخلاص کے اس میں سے اور اخلاص امر عظیم ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا یہاں تک کہ اخلاص موت سے ملادے۔

۶۸۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ سب کے سب مردہ ہیں سوائے علماء کے اور علماء سب کے سب نیند میں ہیں سوائے عمل کرنے والوں کے اور عمل کرنے والے سارے فریب خوردہ ہیں سوائے مخلص لوگوں کے اور اخلاص والے ایک عظیم امر پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **لیسأل الصادقین عن صدقھم** تاکہ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں پوچھ لے۔

۶۸۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکیر بن حداد صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعمر محمد بن فضل بن سلمہ نے ان کو سعید بن زنبور

نے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ عمل میں سے وہی چیز قبول کرتا ہے جو خالص ہو اور خالص کو بھی اس وقت قبول کرتا ہے جبکہ وہ سنت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہو۔

میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے احمد بن محمد بن ابراہیم نسوی سے انہوں نے سنا ابوجعفر فریابی سے اس نے پوچھا جنید بغدادی سے کہ ظرف کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ سب مخلوق کو استعمال کرنا عظمت ہے اور پوری مخلوق سے علیحدہ ہونا کمینگی ہے اور یہ کہ بندہ اپنے عمل کو اپنے رب کے لئے خالص کر دے اپنے عمل کو نہ دیکھے۔

۶۸۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں اس نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ سے اس نے اپنے ماموں محمد بن لیث سے اس نے حامد لفاف سے اس نے حاتم اصم سے اس نے سنا شقیق سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے پوچھے گا امر اور نہی کی حفاظت کرنے کے بارے میں قیامت کے دن۔ اور ان کو نجات دے گا اخلاص کے ساتھ۔

۶۸۷۱:...... اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ حاتم نے کہا تھا چار چیزوں کے اندر اپنے نفس کو تلاش کیجیے عمل صالح ریاء کے بغیر۔ لینا بغیر طمع و لالچ کے۔ دینا بغیر منت و احسان کے۔ اور روک لینا بغیر بخل کے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے۔ کہ محمد بن علی ترمذی نے کہا وہاں کامیابی کثرت اعمال کے ساتھ نہیں ہوگی بلکہ وہاں کامیابی اخلاص عمل اور تحسین عمل میں ہوگی۔

اور محمد بن علی نے کہا کہ خدام کی شرائط میں سے ہے عاجزی کرنا اور سلام کرنا۔

۶۸۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوبشر عیسیٰ بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ سہل بن عبداللہ نے کہا پوشیدہ رہنے سے اخلاص نیت سیکھو علانیہ اور ظاہر سے کسی کی اقتدار اور اتباع کا فعل سیکھو۔ اور اس کے علاوہ سب غلط ہے۔

۶۸۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو ضحاک نے وہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ اے رحمٰن کے بندو! بے شک بندہ البتہ قول کرتا ہے مؤمن والی بات اللہ اس کو بھی اور اس کے قول کو بھی نظر انداز نہیں کرتا بلکہ اس کے عمل کو دیکھتا ہے اگر اس کا قول بھی مؤمن والا ہے اور عمل بھی مؤمن والا ہے، تو پھر بھی اس کو ایسے نہیں چھوڑتے بلکہ اس کے ورع کو اور پرہیزگاری کو دیکھتے ہیں۔ اگر اس کا قول بھی مؤمن والا ہے عمل بھی مؤمن والا ہے اور تقویٰ بھی مؤمن والا ہے تو وہ پھر بھی اس کو نظر انداز نہیں کرتے حتیٰ کہ یہ دیکھتے ہیں کہ اس کی نیت کیا ہے اگر نیت بھی درست ہوتی ہے تو وہ اس لائق ہے کہ اس کے علاوہ بھی درست ہو۔ مؤمن جو بات کرتا ہے تو اس کا قول اس کے عمل کے تابع نہیں ہوتا۔ (بلکہ عمل قول کے تابع ہوتا ہے یعنی جو کچھ کرتا ہے وہی کچھ کہتا ہے) اور منافق وہی کچھ کہتا ہے جو کچھ وہ جانتا ہے اور عمل وہ کرتا ہے جس کا وہ خود بھی انکار کرتا ہے۔

اعمال خالص:

۶۸۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے ان کو ابوثمامہ صائدی نے وہ کہتے ہیں کہ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔ اللہ کے لئے خالص عمل کرنے والا کون ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص محض اللہ کے لئے عمل کرے اور یہ بات پسند نہ کرے کہ اس عمل پر لوگ بھی اس کی تعریف کریں۔

۶۸۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسین بن عمر نے انہوں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا معتمر سے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ عمل صالح وہ ہے کہ جس کے بارے میں تم یہ پسند نہ کرو کہ لوگ تمہاری

تعریف کریں۔

۶۸۷۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو منصور بن احمد بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے سنا الکتانی سے انہوں نے سنا ابوحمزہ سے وہ کہتے تھے کہ ان سے اخلاص کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اعمال میں سے خالص وہ ہے جس کے بارے میں کرنے والا یہ پسند نہ کرے کہ اس کے کرنے پر اس کی تعریف کی جائے۔

۶۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابن الفرخی سے وہ کہتے ہیں کہ اخلاص کے بارے میں تین اقوال ہیں۔

اول:......طلب ثواب میں دل کی سچائی اخلاص ہے۔

دوم:......عمل کو ہر شبہ سے پاک کرنے کا ارادہ و نیت کرنا اخلاص ہے۔

سوم:......جس عمل پر نہ مخلوق کا تعریف کرنا پسند ہو نہ برائی کرنا وہی اخلاص ہے۔

۶۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا محمد بن حسن بغدادی۔ سے انہوں نے سنا جعفر سے۔ اس نے جریری سے اس نے سہل سے انہوں نے فرمایا کہ داناؤں نے اور عقلمندوں نے اخلاص کی تفسیر کے بارے میں غور کیا تو انہوں نے اس کے سوا نہیں پائی کہ بندے کی تمام حرکات وسکنات خواہ وہ خلوت میں ہوں یا جلوت میں صرف اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہوں جس میں کسی شئی کی ملاوٹ نہ ہو نہ نفس کی نہ ہوا وہوس کی نہ دنیا کی۔

۶۸۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا علی بن بندار سے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمود سے انہوں نے محمد بن عبدالبر سے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے انہوں نے فرمایا لوگوں کی وجہ سے عمل کو چھوڑ دینا ریاکاری ہے۔ اور لوگوں کی وجہ سے عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے اللہ آپ کو ان دونوں سے بچالے۔

۶۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوالحسین فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا فارس سے انہوں نے سنا یوسف بن حسین سے انہوں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ خلوت میں اور جلوت میں معاوضہ کی نفی کرنا اخلاص ہے اس قدر کہ نہ تو اس میں مخلوق کے لئے ریاکاری کو داخل ہونے دے۔ نہ ان کے عمل کو اچھا کرے اور نہ اس میں اپنے نفس کی طرف سے خود پسندی اور بڑائی کرنے کو داخل ہونے دے۔

۶۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعثمان سمرقندی اکثر یہ کہتے تھے۔ کہ میرے استاذ ابوعثمان نے مجھ سے کہا تو ریاکاری اور شہرت پسندی کی طرف منسوب کیا جائے گا حالانکہ ہر چیز کثرت نماز میں ہے۔ جو نہ بھی حاصل ہوتی ہو (یا مشکل الحصول ہو) لہٰذا اس کی عادت بنا اس کی عادت کو ترک نہ کر۔

۶۸۸۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے جب تو کسی دنیوی معاملے میں مصروف ہو تو جلدی کر اور جب تو کسی دینی معاملے میں ہو تو رک جا ٹھہر جا، جس قدر استطاعت ہو اور جب تیرے پاس شیطان آجائے اور تو نماز پڑھ رہا ہو اور وہ کہے کہ تو تو ریاکاری کر رہا ہے تو تم اور زیادہ کرو اور لمبی کر دو۔

رفق (نرمی) اتباعِ سنت ہے:

۶۸۸۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو ابراہیم بن حبیب بن شہید نے اور اس پر ابن عائشہ نے تعریف کی ہے فرمایا کہ وہ ثقہ تھا ان کو خبر دی عوف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین

سے وہ کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی آدمی خیر میں سے کسی شئی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں خفیہ وسوسے آنے لگتے ہیں لہٰذا تجھے پہلا آجائے تو آخری تجھے سست اور ڈھیلا نہ کردے۔

۶۸۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے والد عبید نے انہوں نے سنا ابن عدی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عوف سے وہ حسن سے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی شخص کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں کئی کئی اندیشے اور شکوک داخل ہو جاتے ہیں جب پہلا واقع ہو جائے ان میں سے تو اس کو آخری سست اور بے ہمت نہ بنا دے۔ اور ابوعبید نے کہا کہ اس سے مراد ہے کہ وہ اس کو نہ تو اس سے ہٹا سکے اور نہ اس کو ختم کر سکے۔

اور وہ چیز جو حسن بصری نے مراد لی ہے اپنے اس قول سے کہ فلا تھیبلنہ الاٰخرۃ. وہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب اس کی نیت پہلے میں صحیح ہوگی۔ اس میں جو اس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا ہے اور شیطان آڑے آئے گا اور وہ کہے گا کہ تو تو اس عمل سے ریاکاری کر رہا ہے تو شیطان کا اس کو یہ کہنا اس نیکی سے اس کو نہ روک دے جس میں پہلے سے نیت کر چکا ہے۔ یہ قول ایک دوسری حدیث کے مشابہ ہے کہ جب تیرے پاس شیطان آئے اور تو نماز میں ہو اور وہ یہ وسوسہ پیدا کرے کہ تو تو ریاکاری کر رہا ہے۔ پس اس کو چاہئے کہ وہ اور زیادہ پڑھے اور لمبی پڑھے۔

۶۸۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصیر محمد بن احمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ اخلاص کی سچائی، مخلوق کی طرف سے ان کی طرف دیکھنے کو بھول جانا ہے۔ بوجہ خالق کی طرف دوام نظر کے اور اخلاص یہ ہے کہ تم اپنے عمل، فعل، علم اور قلب کے ساتھ صرف اللہ کی رضا کا ارادہ کرو اللہ کی ناراضگی کے خوف سے۔ گویا کہ آپ اس کو اپنے علم کی حقیقت سے دیکھ رہے ہیں بایں طور کہ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے یہاں تک کہ تیرے دل سے ریا چلا جائے اس کے بعد تو اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرلے کہ اس نے تجھے اس عمل کی توفیق دی ہے۔

یہاں تک کہ تیرے دل سے خود پسندی چلی جائے اور اپنے عمل میں رفق اور نرمی کو استعمال کر یہاں تک کہ تیرے دل سے عجلت اور جلد بازی چلی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس چیز میں رفق شامل ہو جاتا ہے وہ اس کو خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اور جس چیز سے نرمی نکل جاتی ہے اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

۶۸۸۶:..... ابوعثمان نے کہا: عجلت اتباع ہوا ہے اور رفق اتباع سنت ہے جب آپ اپنے عمل سے فارغ ہوں گے تو آپ کا دل اللہ کے خوف سے کانپ اٹھے۔ کہ کہیں وہ تیرا عمل تیرے اوپر رد نہ کر دے اور وہ اس کو تجھ سے ہٹا نہ دے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الی ربھم راجعون.

وہ لوگ ہیں جو عطا کئے جاتے ہیں جو انہوں نے عمل کیا حالانکہ ان کے دل کانپ رہے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔
جو شخص یہ چاروں خصال جمع کرلے وہ انشاء اللہ اپنے عمل میں مخلص ہوگا۔

عجب اور خود پسندی سے نجات:

۶۸۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابومحمد جریری نے ان کو سہل بن عبداللہ تستری نے ان تین خصائل سے کوئی چھٹکارا نہیں پا سکتا سوا صدیق کے، عجب اور خود پسندی، تذکرہ کرنا اور دعویٰ کرنا اور نہیں چھٹکارا پا سکتا ان سے مگر جو اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو جانے مسالک روح میں اور اپنی کوتاہی کو جانے ادا شکر میں۔ جو شخص ایسا بن جائے وہ بچ جائے گا۔
کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔ ابراہیم خواص سے وہ کہتے تھے کہ عجلت مانع ہوتی ہے اصابت حق سے وہ

کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ مجھ کو دیکھتے ہیں اور میں یا تو عمل کرتا ہوں یا تکلف کرتا ہوں سختی کی وجہ سے اور مشکل امور کے کرنے کی وجہ سے اور میرے نفس پر میرے بوجھ ڈالنے کی وجہ سے وہ گمان کرتے ہیں کہ میں ترقی درجات میں عمل کرتا ہوں حالانکہ میں تو سیدھی بات پوچھو تو اللہ سے اپنی گردن چھڑانے ہی کے لئے عمل کرتا ہوں یا جیسے انہوں نے فرمایا۔

اور میں نے سنا ابراہیم خواص سے فرماتے تھے کہ اگر لوگ عارف کی عاجزی و ذلت کی حالت کو جان لیں تو اس کو پتھر مار کر ہلاک کر دیں اور اگر اللہ کے نزدیک اس کی عزت اور اس کے مقام کو پہچان لیں تو اللہ کے سوا اس کی عبادت شروع کر دیں۔

اہل علم اور اہل معرفت:

۶۸۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے سنا ابومحمد جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ریاءکاری کو مخلص ہی پہچانتا ہے نفاق کو مؤمن ہی پہچانتا ہے۔ جہالت کو عالم ہی پہچانتا ہے۔ معصیت کو اطاعت شعار ہی پہچانتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ اہل علم اور اہل معرفت خلوت میں اور جلوت میں گناہوں کو ترک کر دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر نفع اور نقصان اور مشقت بھیج دیتے ہیں لہٰذا وہ معاملہ اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں لہٰذا جس سے وہ اللہ کے ساتھ اس کے ماسوا سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔

۶۸۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمر بن مدرک الیامی نے ان کو عبدالسلام بن مطین نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ بندہ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ اس چیز کو جان لے جو اس کے عمل کو خراب کرتی ہے۔

۶۸۹۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن ابی مریم نے وہ کہتے ہیں کہ بعض علماء سے زہد کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ وہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے کم تر زہد یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر میں بیٹھ جائے (ترک دنیا کر کے) اگر اس کے بیٹھنے میں اللہ کی رضا ہوگی تو ٹھیک ورنہ وہ نکل آئے گا اور اللہ اس کو نکال دے گا (گھر سے باہر) اب اگر اس کو نکالنا اللہ کو پسند ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ۔ واپس گھر میں لوٹ جائے اب اگر لوٹ جانے میں اس کی رضا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو بند کر دے گا اگر اسی میں اللہ کی رضا ہوتی تو ٹھیک ورنہ کلام کرے۔ چنانچہ کہا گیا کہ یہ تو سخت مشکل ہے۔ فرمایا کہ یہی راستہ ہے اللہ کی طرف ورنہ تم لوگ اعلان و اظہار نہ کرو۔

کہتے ہیں کہ کہا ابن ابوالدنیا نے ان کو عبدالملک بن عقاب لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رامر بن قیس کو دیکھا خواب میں تو میں نے کہا کہ تم نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ فرمایا کہ جس کے ساتھ اللہ کی رضا کا ارادہ کیا جائے۔

سب کچھ اللہ ہی کے لئے:

۶۸۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو عمرو بن عبید نے ان کو حسن نے کہ انہوں نے کہا اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔ **ان ابراهيم لحليم اواه منيب** ۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے حوصلے والے بڑے درد دل رکھنے والے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ حسن نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جب کچھ کہتے تھے تو اللہ کے لئے کہتے تھے۔ اور جب کوئی عمل کرتے تھے تو اللہ کے لئے کرتے تھے۔ جب کسی کام کی نیت کرتے تو اللہ ہی کے لئے کرتے تھے۔

(۶۸۸۷) ...(۱) في ب الكثرة (۲) في اكيف

۶۸۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو رفیع نے ان کو منذر نے ان کو ربیع بن خثیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس میں اللہ کی رضا نہ طلب کی جائے وہ تحلیل اور ختم ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے انہوں نے ابو عمر انماطی سے انہوں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص آدم علیہ السلام جیسا فقر لے کر آئے عیسیٰ علیہ السلام جیسا زہد اور ایوب علیہ السلام جیسا جہد اور یحییٰ علیہ السلام جیسی اطاعت، ادریس علیہ السلام جیسی استقامت اور ابراہیم خلیل اللہ جیسی اللہ کے ساتھ دوستی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اخلاق۔ لیکن اس کے دل میں ایک ذرے کے برابر غیر اللہ کے لئے ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

دو کاموں میں جبر کیجئے:

۶۸۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو بشر عبداللہ بن محمد خیاط سے وہ کہتے ہیں دو کاموں میں جبراً کوشش کیجئے۔ صدق اقوال میں اور اخلاص اعمال میں۔

رضائے الٰہی کی اہمیت:

۶۸۹۳:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو عثمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو خبر دی سفیان نے ان کو زید نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات بہت خوش لگتی ہے کہ میرے لئے ہر شئی میں نیت ضروری ہوحتیٰ کہ کھانے میں اور پینے میں بھی۔

۶۸۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحاق بن حسن نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

كل شيء هالك الا وجهه

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کی ذات کے۔

فرمایا اس سے مراد وہ چیز ہے جس سے اللہ کی رضا کا ارادہ کیا گیا ہو۔ اور اس کو عطاء بن مسلم حلبی نے بھی روایت کیا ہے سفیان سے انہوں نے کہا کہ وہ اعمال صالحہ جن سے اللہ کی رضا طلب کی گئی ہو۔

۶۸۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو زکریا بن دلویہ عابد نے ان کو خبر دی اسی کی مثل محمد بن ابو تمیلہ نے ان کو فضل بن عیاض نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا: کوئی شخص ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا۔ یہاں تک کہ یہ پسند نہ کرے کہ اللہ کی اطاعت کرنے پر اس کی تعریف کی جائے۔

کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا فرماتے تھے۔ تیرے لئے بڑے خسارے کی بات ہے۔ اگر تو یہ کہے کہ تو اللہ کو پہچانتا ہے اور تو عمل اس کے سوا کسی اور کے لئے کرے۔

۶۸۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو منصور بن محمد فقیہ نے ان کو محمد بن نوفل نے ان کو حسین بن ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ ہلاکت ہے اس کے لئے جو نہ ہوا اللہ کے لئے۔

۶۸۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو سفیان

(۶۸۹۲)......(۱) فی ب ربیع

نے ان کو سالم افطس نے ان کو مجاہد نے اس قول الٰہی کے بارے میں۔

انما نطعمکم لوجہ اللہ. یقینی بات ہے کہ ہم تمہیں کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے۔

مجاہد نے فرمایا کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ لوگ جب لوگوں کو کھلاتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ان کو اللہ کی رضا کے لئے کھلایا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان کے دلوں کو اس بات سے لہٰذا ان کی تعریف فرماتا ہے تاکہ رغبت کرنے والا اس میں رغبت کرے۔

۶۸۹۸: ..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن احمد شیبانی نے انہوں نے سنا زنجویہ بن حسن سے ان کو علی بن حسن بلالی نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ سب سے بہتر عمل وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ مخفی ہو اور شیطان سے سب سے زیادہ محفوظ ہو اور ریا کاری و دکھاوے سے سب سے زیادہ بعید ہو۔

۶۸۹۹: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوحازم نے کہ بے شک میں وعظ کرتا ہوں اور میں کوئی مقام نہیں دیکھتا ہوں اور میں نہیں ارادہ کرتا مگر اپنے نفس کا اور فرمایا کہ تم اپنی نیکیاں اس سے زیادہ چھپاؤ جتنی اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۶۹۰۰: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابوسعید نے ان کو قتادہ نے ان کو علاء بن زیاد نے کہ ایک آدمی اپنے عمل میں دکھاوا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ اپنے کپڑوں کو سونگھنے لگا اور جب پڑھتا تو اپنی آواز بلند کر لیتا اور یہاں تک کرنے لگا کہ جس کے قریب آتا اسی کو گالیاں دیتا اور عیب لگاتا۔ اس کے بعد اس نے توبہ کر لی پس اللہ نے اس کو رزق دیا اس کے بعد یقین کا لہٰذا اس نے اپنی آواز بھی پست کر لی اور اس نے اپنی نماز بھی اللہ کی رضا کے لئے شروع کر دی اس کے بعد وہ جس کے پاس آتا اس کو دعا دیتا خیر کی اور بھلائی کی۔

۶۹۰۱: ..... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن یونس نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زائدہ نے ان کو ہلال بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم نے فرمایا:

جس دن تم میں سے کوئی روزہ رکھے اس کو چاہئے کہ اپنی داڑھی کو تیل لگائے اور اپنے ہونٹوں پر بھی ہاتھ پھیرے اس کے بعد لوگوں کی طرف نکلے جیسے وہ روزہ دار نہیں ہے۔ اور جب دائیں ہاتھ سے کچھ دینے لگے تو بائیں ہاتھ کے ساتھ اس کو چھپا لے۔ اور جب نماز پڑھنے لگے اپنے دروازے کا پردہ ڈال دے (مطلب ہے کہ ریا کاری سے بچنے کے لئے ان تمام کاموں کو چھپائے) ابواسامہ نے کہا ہے، یعنی پردہ لٹکا دے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تعریف ایسے تقسیم کی جاتی ہے جیسے رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔

۶۹۰۲: ..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو عبدالرحمن بن عباس قرشی نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو اس کو چاہئے کہ تیل لگالے حتیٰ کہ اس پر روزے کا اثر نظر نہ آئے اور جب تھوکے تو اپنے ہاتھوں سے ان کو چھپالے اور اپنے سامنے ڈالے کہ تھوک زمین پر گر جائے۔

۶۹۰۳: ..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالعباس سراج نے انہوں نے سنا محمد بن عمرو بن مکرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمن بن عفان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ ابوحازم نے کہا۔ تم اپنی نیکی کو ایسے چھپاؤ جیسے تم اپنی بدی کو چھپاتے ہو اور اپنے عمل پر خوش مت ہو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم شقی ہو یا سعید ہو۔

۶۹۰۴: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے

انہوں نے سنا ابوالتیاح ضبعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پایا اپنے والد کو اور محلے کے بزرگوں کو کہ جب کوئی روزہ رکھتا تو تیل لگاتا اور اچھے کپڑے پہنتا۔ اور کہتا کہ ایک آدمی تھا کہ وہ جب سفر کرتا تھا تو بیس سال تک اس کے پڑوسیوں کو بھی معلوم نہیں ہو سکا تھا۔

۶۹۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے اور عبیداللہ بن شمیط نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شمیط بن عجلان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عیسیٰ بن مریم سے کہا: اے معلم خیر مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دیجئے کہ جب میں اس کا عمل کروں تو میں اللہ کے لئے متقی بن جاؤں جیسے اس نے مجھے حکم دیا ہے فرمایا کہ ہلکی سی محنت و مشقت میں تو عمل کر تو اللہ کے لئے اگر وہ قبول ہوگئی تو تو اپنے دل سے اللہ سے محبت کرے گا اور اس کے لئے اپنے پورے بدن سے محنت اور کوشش کرے اور اپنی نیکیوں میں سے تو جب کوئی نیکی کرے تو اس کو بھول جا اس کو وہ محفوظ کرے گا جو اس کو بھولتا نہیں ہے۔ اور تجھے چاہئے کہ تیرے گناہ ہر وقت تیری نگاہوں کے سامنے رہیں۔ اور تم اولاد آدم سے محبت کرو۔

۶۹۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ذکر کیا ہارون بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو زہد کو چھپاتے تھے کہا ایوب نے کہ البتہ اگر کوئی آدمی اپنے زہد کو مخفی رکھے تو یہ اس کے لئے اس کو ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔

۶۹۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد صاحب ثعلب نے ان کو ابوالعباس محمد بن ہشام انصاری نے ان کو ابراہیم شیخ نے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم نے مجھ سے کہا اے ابواسحاق، اللہ کی عبادت چھپ کر کیا کیجئے۔ یہاں تک کہ قیامت میں لوگوں کے سامنے وہ خفیہ جگہ ظاہر ہو۔

اخلاص کا ستون:

۶۹۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن محمد خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ ”ح“۔

۶۹۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوعثمان سعید بن احمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن یعلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا خیاط سے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اخلاص مانگنے کے لئے ابھارنے والی خلوت و وحدت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اس لئے کہ جب بندہ علیحدہ ہوتا ہے تو غیر اللہ کو نہیں دیکھتا اور وہ جب غیر اللہ کو نہیں دیکھتا تو اس کو اللہ کے حکم کے سوا کوئی شئی تحریک نہیں دیتی۔ اور جو شخص خلوۃ کو پسند کرتا ہے وہ اخلاص کے ستون کے ساتھ لٹک جاتا ہے اور سچائی کے ستونوں میں سے ایک بڑے ستون کے ساتھ چمٹ جاتا ہے اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔ الفاظ دونوں کے برابر ہیں۔

۶۹۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ جب تیرے عمل میں مخلوق کے تعریف کرنے کی محبت بالکل نہ ہو اور ان کی طرف سے مذمت کرنے کا ڈر نہ ہو پس تو دانا اور مخلص ہوگا۔

۶۹۱۱:.....وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ جان لیجئے کہ کسی عمل کرنے والے کا عمل خالص اور شفاف نہیں ہو سکتا

تمہیں یہ جان رکھنا چاہیے کہ اللہ کے سوا کسی اور کے لئے جو عمل کیا جائے جس میں غیر اللہ کا ارادہ کیا جائے اس عمل کی کوئی قبولیت نہیں ہے۔ جو شخص اخلاص کے لئے ہر غیر ضروری چیز سے خالی کرنے کا راستہ چاہے وہ اپنے ارادے میں اللہ کے سوا کسی اور کو داخل نہ کرے۔ لہٰذا خوب کوشش کیجئے اور محنت کیجئے اور ڈرتے رہئے جیسے کوئی مرد ڈر کر بچتا ہے اس بات سے کہ اللہ کی عظمت میں غیر اللہ کی تعظیم داخل نہ ہو اور اپنے دل پر اسی کو غالب کیجئے اور آپ کا دل صاف ہوگا اخلاص کے ساتھ۔

۶۹۱۴: .....کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ بعض علماء نے کہا ہے جو بھی بندہ اللہ کے لئے خالص کرتا ہے وہ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ کسی ایسے کنویں میں ہو جہاں پر وہ پہچانا نہ جائے۔

۶۹۱۳: .....وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کیجئے اخلاص کے ساتھ سچائی سے پس پہچانئے اس کے پاس خالص نیکی۔

۶۹۱۵: .....وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفیض سے وہ کہتے ہیں۔ یقین جانئے کہ جو شخص ارادہ کرتا ہے کہ وہ بغیر ہتھیار کے دشمن سے مقابلہ کرے وہ ڈرتا ہے کہ قتل سے نہیں بچ سکے گا۔

سچائی اور معرفت کا راستہ:

۶۹۱۶: .....وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابوالفیض اللہ تجھ پر رحم فرمائے آپ مجھے سچائی کا اور معرفت باللہ کا راستہ بتائیے؟ انہوں نے جواب دیا: اے بھائی آپ اپنی بچی حالت کو جس پر آپ ہیں اللہ کے حوالے کر دیجئے کتاب وسنت کے مطابق اور آپ ایسی جگہ اوپر چڑھنے اور ترقی کی کوشش نہ کریں جہاں آپ نہ چڑھ سکیں ورنہ تیرا قدم پھسل جائے گا اگر قدم ویسے پھسلے تو تم نہیں کرو گے لیکن جب آپ اونچائی پر ہوں اور پیر پھسل جائے تو آپ گر جائیں گے اور بچائیے خود کو اس بات سے کہ آپ اس چیز کو چھوڑ دیں جس کو آپ یقینی سمجھتے ہیں اس چیز کے لئے جس کی آپ امید بھی غیر یقینی رکھتے ہیں۔

۶۹۱۷: .....فرماتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا فرماتے تھے جب کہ ان سے پوچھا گیا تھا کہ انسان کے لئے یہ کب جائز ہوتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ اللہ نے مجھے فلاں فلاں چیز دکھائی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب وہ اس بات کے بولنے کی طاقت نہ رکھے۔ اس کے بعد ذوالنون نے فرمایا کہ اکثر لوگوں کا ظاہر میں اللہ کی طرف اشارہ ان کو اللہ سے دور کر دیتا ہے۔

۶۹۱۸: .....کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے۔ اہل حقیقت کی زبانیں تیرے لئے دعووں سے گنگ ہوتی ہیں۔ اور محض زبانی دعوے کرنے والوں کی زبانیں دعوے کرنے کے لئے بولتی رہتی ہیں۔

مخفی عمل آنکھوں کی ٹھنڈک ہے:

۶۹۱۹: .....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو عبداللہ بن سوید بن حیان نے اہل مصر سے۔ ان کو عمرو بن حارث نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے ان کو ابوصخر نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے اور وہ جنت کی تعریف فرما رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے بات پوری کر لی اس کے بعد پھر فرمایا کہ جنت میں وہ وہ چیزیں ہیں جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بندے کے دل میں آئی ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

تتجافی جنوبھم عن المضاجع (دو آیات) کہ نیک لوگوں کی کروٹیں ان کے بستروں سے الگ ہو جاتی ہیں۔

ابوصخر نے کہا میں نے اس بات کو قرظی کے سامنے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ وہ انسان سے اپنے عمل کو اللہ کے لئے چھپاتے ہیں اور ان کے لئے ثواب بھی اللہ مخفی رکھتے ہیں وہ اللہ کے آگے پیش کرتے ہیں۔ جس سے وہ آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن وہب کی حدیث سے اس نے ابوصخر سے بغیر حکایت کرنے ابوصخر کے قرظی سے۔

۶۹۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر نے انہوں نے سنا حکم بن ابان سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں غطریف سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو روح الامین نے فرمایا قیامت میں بندے کی نیکیاں اور اس کی برائیاں لائی جائیں گی اور بعض کے لئے بعض سے قصاص لیا جائے گا۔

اس کے بعد اگر کوئی نیکی بچ رہے گی تو اس کے لئے جنت میں اللہ وسعت کرے گا۔

کہتے ہیں کہ میں رداد پر داخل ہوا۔ اس نے اسی کی مثل حدیث بیان کی تو میں نے کہا کہ اگر نیکیاں ساری قصاص میں چلی گئیں تو کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہی لوگ ہیں کہ اللہ جن سے قبول فرمائے گا اور ان کی غلطیوں سے درگذر کرے گا یہ آیت پڑھی **اولئک الذین یتقبل اللہ منهم ویتجاوز عن سیاٰتهم**۔ پوری آیت۔

میں نے عرض کی آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں: **فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين**. کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب چھپ کر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کو چھپا کر رکھتا ہے لوگ اس کو نہیں جانتے لہٰذا بندے سے بھی اللہ تعالیٰ چھپا کر رکھتا ہے اس کے لئے ایسا عمل آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا۔

۶۹۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے امالی میں ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو محمد بن عبداللہ رقاشی نے ان کو معتمر نے وہ اس کو ذکر کرتے ہیں اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

خلوت میں نماز:

۶۹۲۱:......(مکرر ہے) میں نے سنا ابوعبدالرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفرج ورثانی سے اس نے سنا ابوالطیب معلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ احمد بن ابوالحواری نے کہا کہ میں نے کہا ابوسلیمان سے۔ آپ نے خلوت میں نماز پڑھی ہے اور اس کی لذت بھی آپ نے پائی ہے۔ اور اس میں سب سے زیادہ لذت والی کیا چیز ہے؟ پھر میں نے ہی کہا جس جگہ مجھے کوئی بھی نہ دیکھ رہا ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کمزور ہو بلکہ وہ جگہ جہاں تیرے دل میں مخلوق کی کھٹکے۔

۶۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابراہیم بن محمود نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبدالاعلی سے وہ کہتے ہیں شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابوموسیٰ اگر آپ انتہائی کوشش اس بات پر صرف کر ڈالیں کہ آپ سب لوگوں کو خوش کر لیں تو اس کی کوئی سبیل نہیں ہے جب یہ بات سچ ہے تو پھر اپنے عمل کو اور اپنی نیت صرف اور صرف اللہ کے لئے خالص کر لیجئے۔

۶۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن عبدک نے ان کو مصعب بن بشر نے ان کو شیبان بن ابوشیبان مطوعی نے کہتے ہیں مجھ سے معدان نے کہا اے شیبان اپنے عمل کے ساتھ غیر اللہ کا ارادہ نہ کرنا۔ بے شک سفیان ثوری نے کہا

(۶۹۲۰)......(۱) فی ب یزداد　　(۶۹۲۱)......(۱) فی ب المعلی

تھا۔ اے معدان اپنے کسی عمل کے ساتھ غیر اللہ کا ارادہ کرنا یہی شرک سے بیزاری ہے۔ مجھے حدیث بیان کی ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو عمل کرے جس سے وہ میرے ماسوا کا ارادہ کرے میں اس سے بیزار ہوں۔

زہد کی قسمیں:

۶۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو طاہر بن خالد بن نزار نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا زہد دو طرح کا ہوتا ہے۔ایک وہ زہد جو کہ فرض ہے۔دوسرا وہ جو نفل ہے۔ جو فرض ہے وہ تو تم پر لازم ہے۔وہ یہ ہے کہ تم فخر کرنے کو، تکبر کو، بڑائی کو، ریاکاری کو، شہرت پسندی کو، لوگوں کے لئے بننے سنورنے کو چھوڑ دو اور زہد نفلی یہ کہ تم اس حلال کو بھی ترک کر دو اللہ نے حلال کیا ہے۔ جب تم اس میں سے کسی شئی کو ترک کرو گے تو تمہارے اوپر فرض ہو جائے گا کہ تم اس کو بھی محض اللہ کے لئے ہی چھوڑ دو اور اگر تم یہ چاہو کہ تم وہ چیز پالو جو اللہ کے پاس ہے تو تم اس دنیا میں بمنزلہ مہمانوں کے ہو جاؤ۔

۶۹۲۵:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد بن بصیر نے ان کو جنید بن محمد نے انہوں نے سنا سری بن مغلس سے۔ اس نے لوگوں کا تذکرہ کیا تھا۔اور فرمایا کہ۔

نہ تو ان کے لئے تو کسی شئی کا عمل کر اور نہ ہی ان کے لئے تو کسی شئی کو ترک کر اور نہ ہی تو ان کی رضا کے لئے کوئی شئی دے۔اور نہ ہی ان کے لئے کوئی چیز تو ظاہر کر۔

جنید بغدادی نے فرمایا کہ اس قول سے ان کی مراد ہے کہ تیرے تمام اعمال اللہ وحدہ کے لئے ہونے چاہئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ جب میں کسی انسان کے بارے میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے ملنے کے لئے آرہا ہے تو میں اپنی داڑھی کو درست کرتا ہوں ہاتھ پھیر کر اپنی داڑھی پر انہوں نے دکھایا جیسے کہ وہ کسی آنے والے کی وجہ سے داڑھی کو برابر اور درست کر رہے ہیں۔فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ بھی مجھے کہیں جہنم کے عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔

۶۹۲۵:.....(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت سری سقطی سے وہ کہتے تھے۔سوائے اس کے نہیں یعنی یقینی بات یہ ہے کہ قاریوں کے اکثر اعمال کو عجب یعنی خود پسندی لے ڈوبی ہے اور مخفی ریاکاری یا کوئی کلام تھا اسی کے مثل۔

۶۹۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابوعلی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو قمار بن مطیع نے ان کو حماد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو مطرف بن شخیر نے وہ کہتے ہیں۔جس کا عمل خالص اور شفاف ہوتا ہے اس کی زبان بھی صالح اور شفاف ہوتی ہے اور جو عمل میں ملاوٹ کرتا ہے اس کی زبان میں بھی ملاوٹ ہوتی ہے۔

اخوت ومحبت اور نجات اخروی کو تلاش کرنا:

۶۹۲۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن رشیق نے ان کو ابودجانہ احمد بن ابراہیم معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں۔

خبر دار وفا کے بغیر بھائی چارہ کو تلاش کرنا۔آخرت کی نجات کو ریاکاری کے ساتھ تلاش کرنا عورتوں کی محبت کرنے کو بداخلاقی کے ساتھ تلاش

(۶۹۲۶)...(۱) في ب عثمان.

کرنا حماقت ہے۔

۶۹۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعبداللہ بحر بن نصر بن سابق خولانی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو خبر دی اوزاعی نے ان کو عبدہ بن ابولبابہ نے وہ کہتے ہیں کہ:

بے شک تواضع اور انکساری کے قریب تر ہے (اہل اللہ کی) محفل میں خوش ہو کر بیٹھنا نہ کہ مجلس سے خود بلند مرتبہ جاننا، سلام کرنے میں پہل کرنا، اپنے عمل میں دکھاوے کو ناپسند کرنا اور اپنے عمل پر لوگوں کی تعریف سننے کو ناپسند کرنا۔

اہل اللہ اہل تصوف کا مسلک:

۶۹۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو عثمان بن اسود نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ اپنے مال کو اپنے دین کے آگے ڈھال بنائیں۔ اپنے دین کو مال کے آگے ڈھال نہ بنائیں۔

(یعنی مال کو دین کے بچانے کا ذریعہ بناؤ دین کو مال کے بچانے کا ذریعہ نہ بناؤ۔)

۶۹۳۰:.....ہمیں خبر دی ابواسحق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد مقصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن موسیٰ خطمی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے تھے کہ مطرف نے کہا دنیا کی بدترین رغبت ومحبت یہ ہے کہ تم اس کو آخرت کے عمل کے بدلے میں طلب کرو۔

۶۹۳۱:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ اور ابوالحسین بن بشر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوعمرو بن احمد نے ان کو محمد بن احمد بن رقا نے ان کو ابوبکر بن عفان صوفی نے ان کو بشر بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں طبلہ اور سارنگی کے ذریعے دنیا کھاؤں۔ اور ابن بشران کی ایک روایت میں ہے۔ البتہ اگر میں دنیا کھاؤں طبلہ اور سارنگی کے ساتھ تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنے دین کے بدلے میں دنیا کھاؤں۔

(۱).....دین کے بدلے میں کھانے سے طبلہ سارنگی بجا کر کھانا بہتر ہے۔ فضیل بن عیاض کا مسلک۔

۶۹۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد نے ان کو جنید بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ اس شخص کی مذمت کرتے تھے جو شخص دین کے بدلے دنیا کھائے کمینگی ہے اور ذلالت ہے کہ بندہ اپنے دین کے بدلے میں کھائے (یعنی دنیا کو بٹورے۔)

(۲).....سری سقطی اور جنید بغدادی کا مسلک۔

۶۹۳۲:.....(مکرر ہے) میں نے سنا ابوسعد زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن جہضم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قاسم سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عیسیٰ بن تمام نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے نیکی کرنے کی توفیق نہ ملنا، رائے کا فساد اور خرابی، آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا طلب کرنا، گناہوں کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۶۹۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ زبیر بن عبدالواحد سے انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن جرزی سے انہوں نے اپنے ماموں مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ربیعہ الرائی نے کہا اور وہ مالک کے استاذ تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ سفلے اور رذیل و کمینے کون ہوتے ہیں؟ مالک بن انس کہتے ہیں میں نے کہا کہ جو شخص اپنے دین کے بدلے میں دنیا کھائے (یعنی دین کو

(۶۹۳۱).....(۱) فی ب البراء

کھانے اور پیٹ پالنے کا ذریعہ بنائے) پھر انہوں نے پوچھا کہ سفلوں کے سفلے کون ہیں یعنی کمینوں کے کمینے (یعنی سب سے بڑے کمینے کون ہیں) فرمایا کہ جو شخص اپنے دین کو خراب کر کے دوسروں کی دنیا درست کرے۔ پھر انہوں نے میرے سینے پر مارا۔

قاری اور بادشاہ:

۶۹۳۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمر اور عثمان بن سماک نے ان کو جعفر خیاط صاحب ثور نے ان کو عبدالصمد بن برید نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک نے لوگوں سے پوچھا کہ علماء نے کہا کون بادشاہ ہیں؟ فرمایا کہ زاہد ہیں پھر کہا کمینہ کون ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے دین کے بدلے میں کھاتا ہے۔

۶۹۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی دعلج بن احمد نے ان کو ابوالحسین عودی نے ان کو خبر دی ہدبہ بن سلام بن مطیع نے انہوں نے سنا ایوب سختیانی سے وہ کہتے ہیں بدکردار قاری کی خباثت سے بڑا کوئی خبیث نہیں ہے۔

۶۹۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو مفضل بن غسان نے ان کو خبر دی ایک شیخ نے کتاب سے یہ کہ جب صالح مری کے پاس محمد مہدی نے پیغام بھیجا اور وہ اس کے پاس آیا اور اسے محمد مہدی کے پاس لایا گیا اور اس کی سواری جب محمد مہدی کے بچھونے پر پہنچی تو اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو جو اس کے ولی عہد بھی تھے موسیٰ اور ہارون نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنے چچا کو سواری سے اتار کر بیٹھاؤ وہ جب اس کے پاس آئے تو صالح مری اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا اے صالح تحقیق تو ناکام و نامراد ہو گیا ہے کاش کہ تو نے آج کے دن کے لئے کوئی عمل کیا ہوتا۔

۶۹۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابراہیم بن بشار رمادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے فرماتے تھے کہ اگر قاری درست ہو جائیں تو سب لوگ درست ہو جائیں گے۔

۶۹۳۷:...... (مکرر ہے) وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے کہ بے شک دنیا کی بدترین رغبت یہ ہے کہ تو اس کو آخرت کے عمل کے بدلے میں طلب کرے۔

۶۹۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالحکم بن ذکوان نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: سب لوگوں سے بدترین مرتبے والا وہ شخص ہے جو کسی کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کو برباد کر دے۔

مؤمن و بدکردار کی مثال:

۶۹۳۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو ابراہیم بن ابی یحییٰ نے ان کو شریک بن ابی تمر نے ان کو ابن ابی ثمرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

مؤمن کی مثال ظاہر میں ویران گھر کی جیسی ہے کہ جب تم اس میں داخل ہو تو اس کو اندر سے خوبصورت وخوش منظر پاؤ اور بدکرداری کی مثال اس قبر جیسی ہے جو ظاہراً رنگ چونے سے چمک رہی ہو جو بھی دیکھے اسی کو خوبصورت لگے مگر اس کا اندر سے پیٹ بدبو سے بھرا ہوا ہو۔

۶۹۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے دونوں کو ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد جمحی نے مکہ میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو ابوسعید خدری

(۶۹۳۸) اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۳۹۸)

نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی کسی پتھر کی چٹان کے اندر کوئی عمل کرے جس کا نہ کوئی دروازہ اور نہ ہی کوئی سوراخ ہو تو اس کا عمل لوگوں کی طرف نکل آئے گا کچھ بھی ہو جائے۔

بھلائی و برائی کی چادر:

۶۹۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو معتمر نے ان کو سلیمان نے ان کو اسماعیل بن خالد نے ان کو رافع نے ان کو یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان بن عفان سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کوئی عمل کرے اللہ اس کو ایک چادر اوڑھائیں گے اگر عمل اچھا ہے تو خیر کی چادر اور اگر عمل برا ہے تو برائی کی چادر یہ روایت صحیح ہے مگر موقوف ہے عثمان پر۔ لیکن بعض ضعیف راویوں نے اس کو مرفوع بھی بیان کیا ہے۔

۶۹۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو سلیمان بن نعمان نے ان کو حفص بن سلیمان نے ان کو علقمہ بن یزید نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عثمان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر وہ کہتے تھے کہ جس شخص کا کوئی مخفی یا کوئی گناہ ہو اللہ تعالیٰ ایک چادر ظاہر کریں گے جس کے ساتھ وہ ظاہر ہو جائے گا۔

۶۹۴۳:.....ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوعمرو محمد بن جعفر بن محمد نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عبید بن عقیل ہلالی نے بصرہ میں ان کو بشر بن موسیٰ معاذ عقدی نے۔ ان کو یوسف بن عطیہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اصحاب سے کہ مؤمن کون ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن وہ ہوتا ہے جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک اللہ اس کے کانوں کو بھر لیتا ہے اس چیز سے جس کو وہ پسند کرتا ہے اور محبت رکھتا ہے اور اگر کوئی بندہ اللہ سے ڈر کر کسی گھر کے اندر چھپ جائے اور وہ گھر ستر (۷۰) گھروں کے اندر چھپا ہوا ہو اور ہر گھر پر لوہے کا دروازہ لگا ہوا ہو۔ تو بھی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عمل کی ایسی چادر پہنائے گا کہ وہ اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا اور وہ اور زیادہ کر دیں گے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کیسے زیادہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ اگر متقی استطاعت رکھتا اپنی نیکی میں اضافہ کرنے کی تو زیادہ کرتا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کون ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ہے جو نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو اس چیز سے بھر دیتا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اگر کوئی گنہگار کسی ایسے گھر کے اندر گناہ کرے جو ستر گھروں کے اندر ہو اور ہر مکان لوہے کے تالے سے مقفل ہو جب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عمل کی ایسی چادر اوڑھائے گا کہ وہ خود بخود اسے لوگوں کے آگے بیان کر دے گا اور وہ اس میں اور اضافہ کر دیں گے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسے اضافہ کریں گے؟ فرمایا اس لئے کہ اگر فاجر آدمی استطاعت رکھتا اپنے گناہ میں اضافے کی تو اضافہ کر دیتا۔

اس روایت کے ساتھ یوسف بن عطیہ صفار متفرد ہے ثابت سے اور اس کی روایت اس سے اکثر منکر روایات میں جن کا کوئی متابع نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

مخفی اعمال کا اظہار

۶۹۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مہرجانی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف فقیہ نے ان کو احمد بن عثمان نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان

(۶۹۴۳).....هكذا بالأصل (م)، (ب)

کو محمد بن منصور نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اگر ابن آدم ستر مکان (یا ستر کمروں) میں چھپ کر کوئی خیر کا عمل کرے تو بھی اللہ تعالیٰ اس پر اس کے عمل کی چادر اوڑھائے گا یہاں تک کہ اس کا عمل معلوم ہو جائے گا۔

۶۹۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو صدقہ بن رستم نے اشکیف کوفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مسیب بن رافع سے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی بندہ کوئی نیکی کا کام کرتا ہے خواہ وہ سات کمروں میں چھپ کر بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کر دیں گے اور فرمایا کہ اس کی تصدیق کتاب اللہ میں ہے۔

ان اللہ مخرج ما کنتم تکتمون. بے شک اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والے ہیں اس چیز کو جس کو تم چھپاتے ہو۔

۶۹۴۶: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی چیز لوگوں کے لئے آراستہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے اس کو جانے بغیر نہیں ہوتی۔

دو زبانوں والے:

۶۹۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوجعفر شعرانی نے ان کو محمد بن عثمان بن سعید نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو بلال بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ تم ظاہری طور پر اللہ کے ولی اور باطنی طور پر اللہ کے دشمن نہ بنو۔ (یعنی جلوت میں بزرگ اور خلوت میں خدا کے دشمن نہ بنو۔)

۶۹۴۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو جعفر بن محمد نے ان کو جنید بن محمد نے انہوں نے سنا ابن مغلس سے وہ کہتے ہیں کہ تم اس بات سے بچو کہ تمہاری تعریف عام ہو اور تمہارا عیب پوشیدہ ہو۔ (یعنی تمہارا ظاہر اچھا اور باطن برا ہو۔)

۶۹۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو ابوجابر نے ان کو محمد بن ابوعائشہ سے وہ کہتے ہیں کہ تم دو رخ والے اور دو زبانوں والے نہ بنو کہ تم لوگوں کے آگے یہ ظاہر کرو کہ تم اللہ سے محبت کرتے ہو جس کی وجہ سے لوگ تمہاری تعریفیں کریں اور تمہارا دل گنہگار رہو۔

۶۹۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے کہا ہمیں خبر دی اصم نے انہیں خضر نے انہیں سیار نے انہیں جعفر نے انہیں ثابت نے عقبہ بن عبدالغافر سے کہا جب بندہ پوشیدہ اچھا عمل کرتا ہے اور پھر اس کے مانند ظاہراً بھی ایسا ہی عمل کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں: یہ میرا سچا بندہ ہے۔

۶۹۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں فتنہ لپٹ جائے گا۔ جس میں چھوٹا پرورش پا کر بڑا ہو جائے گا اور بڑا بوڑھا ہو جائے گا لوگ اسی پر چلیں گے اسی کو سنت کے طور پر اپنا لیں گے جب اس میں سے کوئی چیز بدل جائے گی تو کہیں گے سنت بدل گئی ہے طریقہ بدل گیا ہے ان سے پوچھا گیا یہ کب ہوگا اے ابوعبدالرحمٰن؟ فرمایا جس وقت تمہارے قاری زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے امیر بہت ہو جائیں گے۔ اور تمہارے امانت دار کم ہو جائیں گے اور آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا حاصل کی جائے گی۔

۶۹۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے انہیں یحییٰ بن ابی طالب نے انہیں عبدالوہاب نے انہیں حریری نے ابوالورد سے اس نے وہب بن منبہ سے کہا: بنی اسرائیل میں فاسق قاری ظاہر ہوا اور عنقریب تم میں بھی ظاہر ہوں گے۔

۶۹۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے

جو ابن عطاء ہیں ان کو ابو عثمان نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو عمران قصیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جہنم کے اندر ایک وادی ہے جس سے جہنم ہر روز چار سو بار پناہ مانگتی ہے اور وہ ریا کاری کرنے والے دکھاوا کرنے والے قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اور اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی مروی ہے ہم نے اس کو کتاب البعث میں ذکر کر دیا ہے۔

۶۹۵۴:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوالفضل احمد بن حسن مستملی نے ان کو محمد بن مقاتل مروزی نے ان کو یوسف بن عطیہ نے اور وہ امت کے پیروکاروں میں سے تھا۔ وہ حضرت انس سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری لوگوں میں عابد جاہل ہوں گے اور قاری فاسق ہوں گے۔ یوسف بن عطیہ بہت منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔

۶۹۵۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو یوسف یعقوب بن محمد بن اسحاق بن زید واعظ نے ان کو ابوبکر محمد بن یاسین بن نضر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی نے ان کو ابو حفص بصری نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ اس دور کے قاریوں کی مثال اس آدمی جیسی ہے۔ جو شکار کا جال نصب کرتا ہے اس کے پھندے پر ایک چڑیا آ کر بیٹھتی ہے اور وہ اس سے پوچھتی ہے، تجھے کیا ہوا کہ میں تجھے ہر وقت مٹی میں قید دیکھتی ہوں؟ وہ کہتا ہے کہ میں عاجزی کرتا ہوں، وہ پوچھتی ہے کہ یہ تمہاری کمر کیوں جھک گئی ہے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ لمبی عبادت کرنے کی وجہ سے ٹیڑھی ہو گئی ہے۔ وہ پوچھتی ہے کہ یہ سامنے ڈھال کیسی ہے؟ وہ کہتا کہ میں یہ روزہ داروں کے سایہ حاصل کرنے کے لئے نصب کر رکھی ہے۔ جب وہ بے دھیان ہوتی ہے تو دانہ چگنے لگتی ہے۔ اتنے میں جال کا پھندا اس کی گردن میں آن پڑتا ہے وہ اس کو گردن سے پکڑ لیتا ہے۔ اب چڑیا کہتی ہے کہ اگر عابد تیری طرح گردن سے دبوچتے ہیں اس دور میں (تو اللہ ایسے عابدوں سے بچائے) ان میں کوئی خیر نہیں ہے۔

شہد سے زیادہ میٹھی زبان:

۶۹۵۶:.....ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور ہروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معشر نے ان کو محمد بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اس نے کہا کہ یکی بات ہے۔ بعض کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل ایلوا (مصبر) سے زیادہ کڑوے ہیں وہ لوگوں کے آگے بھیڑ کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں (نرم ہو کر) اور وہ دین کے ساتھ دنیا کو دوھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ مجھ پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ (یعنی نافرمانی کرتے ہیں) میرے ساتھ غفلت برتتے ہیں (یعنی میرے احکام پر عمل نہیں کرتے۔) مجھے اپنی عزت کی قسم ہے میں ان کے لئے ایسا فتنہ برپا کروں گا۔ جس میں بڑے بردبار بھی پریشان ہو جائیں گے۔ محمد بن کعب نے کہا کہ یہ بات کتاب اللہ میں بھی ہے۔

و من الناس من یعجبک قولہ فی الحیات الدنیا ویشھداللّٰہ علی ما فی قلبہ وھو الدالخصام.

بعض لوگ ایسے ہیں جن کی باتیں تمہیں بہت اچھی لگتی ہیں اور ان کے دل میں کیا ہے وہ اس پر بھی اللہ کو گواہ کرتے ہیں حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہیں۔

اس آدمی نے کہا ہم جانتے ہیں کہ یہ آیت جس چیز کے بارے میں اتری تھی، محمد بن کعب نے ان سے کہا کہ بے شک ایک حکم کسی ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوتا ہے مگر اس کے بعد وہ حکم عام ہو جاتا ہے۔

۶۹۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو محمد عبدالخالق بن حسن معلم نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو خبر دی ابو راشد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کی نازل کردہ کتاب میں کچھ لوگ پاتا ہوں جو عبادت کرنے کے بغیر دینداری دکھائیں گے۔ آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا کو دوھیں گے۔ لوگوں کے سامنے بھیڑ کا لبادہ اوڑھیں گے (بے ضرر دکھائیں گے۔)

(۶۹۵۵).....(۱) فی ب متغیباً (۶۹۵۶).....(۱) فی ب لأبعثن

ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔مگران کے نفس ایلوا سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔وہ میرے بارے میں غفلت کریں گے۔اور مجھ پر ہی دلیر ہوں گے (ایک تعبیر یہ ہے کہ وہ میرے ہی بارے میں دھوکہ دیں گے اور فریب خوردہ ہوں گے اور میرے ہی خلاف جسارت کریں گے) میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان پر ایسا فتنہ بھیجوں گا کہ جو حوصلہ مندوں کو حیران پریشان کردے گا۔

اس امت کے منافق:

۶۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالرحمٰن بن شریح اسکندرانی نے ان کو شرحبیل بن یزید معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ میری امت کے زیادہ تر منافق اس امت کے قاری ہوں گے۔

امام احمد نے فرمایا: اسی طرح کہا تھا زید بن حباب شرحبیل نے اور ابن مبارک نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن یزید سے مروی ہے اور ابن وہب نے اس کا متابع بیان فرمایا ہے۔

۶۹۵۹:......ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ''ح'' کہا یعقوب نے اور ہمیں خبر دی محمد بن یحییٰ نے ان کو ابن وھب نے سب نے عبدالرحمٰن بن شریح سے ان کو شرحبیل بن یزید معافری نے ان کو محمد بن ھدبہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اکثر منافق اس امت کے قاری ہوں گے۔اور اس کو روایت کیا ہے حسین بن حسن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے کتاب الرقائق میں اور کہا شرحبیل بن یزید نے عبداللہ بن عمر سے۔

۶۹۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو منصور بن سلمہ نے ان کو ولید بن مغیرہ نے کہ کہا ابوسلمہ نے اور میں نے مصر میں ان سے زیادہ پکا راوی نہیں دیکھا کہ ہمیں خبر دی مشرح بن عاہان نے عقبہ بن عامر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے۔اس امت کے زیادہ تر منافق اس امت کے قاری ہوں گے۔

دو داغ دینے والی چیزیں:

۶۹۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے دو داغ یا دوڈنگ چھوڑے۔فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ اس کے ذمہ ترک صلوٰۃ نہیں تھی کیونکہ وہ اہل صفہ میں سے تھا اور وہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ فقیر ونادار ہے اس کے پاس کوئی شئی نہیں ہے بے شک وہ اہل صفہ میں سے تھا رسول اللہ نے فرمایا کہ اس نے دو داغ چھوڑے ہیں (یعنی گرم کر کے داغنے والی دو چیزیں) یعنی اس جیسے کے لئے دو داغ دینے والی چیزیں ہیں۔

۶۹۶۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو ذر نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ اہل صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہوگیا لوگوں نے اس کے پگڑی کے سرے میں دو دینار پائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں گرم داغ ہیں۔

۶۹۶۳:......ہمیں خبر دی اس کی ابوالحسین علی بن احمد بن عمرو بن حمامی مقری نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا محمد بن

(۶۹۶۲)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۵۷)

ہیثم پر اور میں سن رہا تھا ان کو خبر دی دومۃ الربیع بن نافع نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے اسماء بنت یزید بن سکن سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جس نے (سونے کے) دو دینار چھوڑے اس نے دو داغ چھوڑے۔ (یا دو گرم کر کے داغ دینے والی چیزیں چھوڑیں۔)

۱۹۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالجعد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوامامہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی کی وفات ہوگئی میں سمجھتا ہوں کہ وہ اہل صفہ میں سے تھا اس نے ایک دینار چھوڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے داغ ہے اور دوسرا وفات پا گیا اس نے دو دینار چھوڑے تھے آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے دو داغ ہیں۔

۱۹۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسین اسحٰق اسفرائنی نے ان کو سعید بن عثمان خیاط نے ان کو عبداللہ بن محمد مکی نے ان کو سوید بن حاتم نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ہوتا یوں تھا کہ جو آدمی ضیافت کرتا اور اس کے پاس درہم ہوتے تو وہ ختم ہو جاتے تھے اور اب جب ضیافت کرے اور اس کے پاس دراہم نہ ہوں تو اسکے بعد دراہم زیادہ ہو جاتے ہیں۔

خشوع نفاق:

۱۹۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحٰق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو محمد بن خالد ضبی نے ان کو محمد بن سعد انصاری نے ان کو ابودرداء نے وہ فرماتے تھے کہ اللہ کی پناہ مانگو منافقت والی عاجزی سے ان سے پوچھا گیا کہ منافقت والی عاجزی کیا ہے؟ فرمایا کہ جسم تو عاجزی کرنے والا نظر آئے اور دل عاجزی کرنے والا نہ ہو۔

۱۹۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو خبر دی حارث بن عبید نے ان کو مسلم بن سفیان سکری نے ان کو ابوبکر بن عمرو بن حزم نے وہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور انہوں نے حدیث کو ذکر کیا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو منافقت والے خشوع اور عاجزی سے۔ لوگوں نے پوچھا کہ خشوع نفاق کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا بدن کا خشوع اور دل کا نفاق (یعنی ظاہری شکل صورت میں عاجزی اور دل میں تکبر اور غرور۔)

اللہ کے خوف سے کانپنا

۱۹۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اور میں نے سنا عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یعقوب اصم سے انہوں نے سنا عباس بن محمد دوری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں۔ اے قراء کی جماعت! اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ دل میں جو کچھ خشوع ہے اس سے زیادہ نہ کرو۔ تحقیق راستہ واضح ہو چکا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور طلب کرنے میں اختصار کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ ہو۔

۱۹۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن زیاد اعرابی سے وہ کہتے ہیں کہ بعض حکماء نے کہا مؤمنوں کو اللہ سے ڈراؤ اور منافقوں کو بادشاہ سے ڈراؤ اور ریاء کاروں کو لوگوں سے۔

۱۹۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن احمد تمیمی سے انہوں نے سنا داؤد بن حسین بیہقی سے وہ کہتے ہیں کہ

(۱۹۶۷) ...... (۱) فی ب المزکی

انہوں نے سنا اسحاق بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں امیر عبداللہ بن طاہر کے پاس گیا اور میرے پاس تھیلی میں کھجوریں تھیں میں کھا رہا تھا۔ امیر نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے ابو یعقوب اگر تیرا ریا کاری کو ترک کرنا خود ریا کاری نہیں ہے تو پھر دنیا میں تجھ سے زیادہ کم دکھاوا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

۶۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا خالد بن حوشب سے وہ کہتے ہیں کہ جواب نامی شخص ذکر اللہ کرتے وقت ڈر کے مارے کانپتا رہتا تھا۔

لہٰذا ابراہیم نے اس سے کہا: اگر تجھے اس کا اختیار ہے اور قدرت ہے تو میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ میں تیری حفاظت نہ کروں اور اگر تو اس کا مالک نہیں ہے تو انہوں نے بھی مخالفت کی تھی جو تجھ سے پہلے تھے۔

زہد ظاہر کرنے کی ممانعت:

۶۹۷۲:......ہمیں خبر دی احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ربیع بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حسن بصری نے وعظ کیا ایک آدمی اس کے پاس پہنچ کر زور سے رونے لگا اور کہنے لگا خبردار اللہ کی قسم البتہ اللہ ضرور تم سے پوچھے گا جو کچھ آپ نے اس سے ارادہ کیا ہے۔

۶۹۷۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی بن صفوان بردعی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو علی بن حسن نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے لئے زہد ظاہر کرے حالانکہ اس کے دل میں شہوات ہوں جب کسی آدمی کے دل میں دنیا کی خواہشات میں سے کوئی شئی بھی باقی نہ رہے اس وقت اس کے لئے لوگوں کے سامنے زہد اور ترک دنیا کو ظاہر کرنا جائز ہے۔ اس لئے کہ عباء پہننا زہد کی نشانیوں میں سے ہے جب کوئی شخص اپنے دل سے زہد اختیار کر چکا ہو اور عباء کو ظاہر کرے تو وہ اس کا مستحق ہے اور اگر وہ اپنے زہد کو سفید کپڑوں کے ساتھ چھپائے تاکہ وہ ان دونوں کے ساتھ لوگوں کی نگاہوں کو زہد سے ہٹائے (اور اس کو لوگوں کی نظروں سے چھپائے) تو یہ بات اس کے لئے سلامتی کی بات ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سلیمان سے وہ کہتے ہیں۔ کیا تم میں سے ایک انسان کو شرم نہیں آتی کہ وہ تین درہم کی عباء پہن لیتا ہے (اور اپنے آپ کو زاہد ظاہر کرتا ہے عباء پہن کر) حالانکہ اس کے دل میں پانچ درہم کی خواہشیں ہوتی ہے۔

۶۹۷۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن یحییٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں کہ طالوت نے کہا کہ ابراہیم بن ادہم نے کہا اللہ اس بندے کو سچا نہیں مانتے جو شہوت کو پسند کرے۔

یزید بن اسود کی دعا کی قبولیت کا عجیب واقعہ:

۶۹۷۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو ابو زرعہ نے وہ کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نکلے اور انہوں نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائی مگر نہ تو بارش ہوئی اور نہ ہی انہوں نے بادل دیکھا ضحاک نے کہا کہ کہاں ہے یزید بن اسود؟ اس نے کہا کہ میں یہ موجود ہوں۔ انہوں نے کہا کہ۔

آپ ہمارے لئے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کیجئے کہ ہمارے لئے بارش فرمائے۔ وہ اٹھے اور اپنے سر کو کندوں پر جھکایا اور آستین اوپر کو

(۶۹۷۱) ......(۱) لیست بالأصل وهي كلمة يقتضيها السياق.

چڑھائیں۔اور دعا شروع کی اے اللہ تیرے ان بندوں نے مجھے تیری بارگاہ میں سفارشی بنایا ہے۔صرف تین بار ہی دعا کی تھی یہاں تک کہ بارش ہوگئی اتنی بارش ہوئی کہ قریب تھے کہ وہ ڈوب جاتے اس سے اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اس بارش نے مجھے مشہور کر دیا ہے لہٰذا اب مجھے اس شہرت سے چھٹکارا دے دے اس کے بعد وہ صرف ایک جمعہ تک زندہ رہے پھر انتقال کر گئے۔

۶۹۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو احمد بن محمد سکری نے ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو حسن بن قاسم نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے لکھا یوسف بن اسباط کی طرف اے بھائی میں ڈرتا ہوں آپ کے اوپر کہ ہماری بعض نیکیاں قیامت کے دن زیادہ مضر ہوں آپ کے اوپر ہماری برائیوں سے۔انہوں نے فرمایا اس نے ان کی طرف یہ بھی لکھا کہ حتیٰ کہ نہ ہو کسی جگہ۔جب میں آتا ہوں سبزی والے تو میں کہتا ہوں کہ مجھے اپنا طہارت والا برتن دیجئے اس نے کہا کہ لائیے اپنی چادر دیجئے یا یوں کہا کہ رکھئے ایسی چادر۔

آدمی کو برا ہونے کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں:

۶۹۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو سنان بن سعید نے ان کو انس بن مالک نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ لوگ اس کے دین میں یا دنیا میں انگلیاں اٹھائیں۔مگر وہ جس کو اللہ بچائے۔

۶۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو احمد بن عدی نے ان کو علی بن حسین بن عبدالرحیم نے ان کو اسحق حنظلی نے ان کو کلثوم بن محمد بن ابوسدرہ حلبی نے ان کو عطاء بن ابومسلم خراسانی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی مرد کے بارے میں اتنی برائی بہت ہے کہ اس کے دین یا دنیا میں اسکی طرف انگلیاں اٹھیں مگر جس کو اللہ حفاظت فرمائے۔اور اسی سند کے ساتھ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکر اور دھوکہ کرنے والا جہنمی ہے۔میں کہتا ہوں کہ اس کو بھی عبدالعزیز بن احمد بن حصین نے روایت کیا ہے ابن امیہ سے اس نے حسن سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اسناد ضعیف ہے۔

۶۹۷۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابوجعفر نفیلی نے ان کو کثیر بن مروان مقدسی نے ان کو ابراہیم بن ابوعبلہ نے ان کو عقبہ بن وشاج نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مرد کے لئے اتنی گناہ کافی ہے اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کئے جائیں۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا اگرچہ اچھائی کے اور خیر کے ساتھ بھی ہوں؟ فرمایا اگرچہ خیر کے ساتھ ہوں تو یہ (شہرت اور اشارے) ذلیل کرنے والے ہیں، مگر جس کو اللہ رحم کرے۔(اور اگر وہ اشارے یا وہ شہرت) برائی کی ہو تو وہ برائی ہی ہے اس سند میں کثیر بن مروان غیر قوی ہے۔

ہمیں خبر دی حسین بن فضل نے ان کو سہل بن زیاد بن قطان نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حجاج بن اسود نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص مجھے رات کے وقت رونے کی خبر دے وہ دن کو موت کی خبر دے گا۔

نے ان کوابوسفیان نے ان کوسفیان ثوری نے ان کوزید نے وہ کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا باطن ظاہر سے افضل ہو (یعنی خلوت جلوت سے افضل ہو) پس یہی اصل فضیلت وبزرگی ہے اور جب ظاہر باطن اور خلوت جلوت برابر ہوں یہ ادھار ہے اور جب اس کا ظاہر صرف اچھا ہو اس کے باطن سے پس یہی جور وظلم ہے۔

۶۹۸۱:...... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا منصور بن عبداللہ سے انہوں نے سنا عباس بن عبداللہ واسطی سے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن یونس سے اس نے سناذ والنون مصری سے وہ کہتے تھے بچانا تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ تم معرفت الٰہی کے دعویدار بنو۔یازاہد من الدنیا ہونے کے معترف بنو۔یاعابد ہونے کا دم بھرو۔

۶۹۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوحسن بن محمد بن اسحاق نے ان کوابوعثمان حناط نے انہوں نے سناذ والنون مصری سے وہ کہتے تھے۔کہ تم معرفت کا دعویٰ کرنے سے بچو زہد کے اقرار اسے اور عبادت کے اعتراف سے بچو۔ان سے کہا گیا کہ آپ ہمارے لئے اس کی وضاحت فرمایئے۔

۶۹۸۲:......(مکرر ہے) انہوں نے فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ جب تم معرفت میں اپنے نفس کی طرف اشارہ کروگے کئی چیزوں کا تم ان کے حقائق سے خالی ہوگے۔تو تم اس چیز کا دعویٰ کرنے والے ہوگے اور جب تم زہد میں کسی ایک حالت کے ساتھ موصوف ہوں گے جب کہ تمہارے ساتھ دیگر احوال خالی بھی ہوں گے تو گویا تم اس کے بھی معترف ہوں گے۔اور جب تم عبادت کے ساتھ اپنا تعلق بتلاؤ گے دل کا اور یہ گمان کروگے کہ تم اپنی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے نجات پاؤ گے نہ یہ کہ تم اللہ کی توفیق کے ساتھ عبادت میں لگے ہو تو تم تعلق عبادت کے ساتھ جوڑو گے۔عبادت کے مالک کے ساتھ نہیں اور اس کا تمہارے اوپر احسان کرنے والی ذات کے ساتھ نہیں۔

فقراء کی معرفت اللہ کا ڈر:

۶۹۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعد بن عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کوابوالفضل احمد بن ابی عمران نے مکہ میں ان کوابوبکر احمد بن محمد بغوی نے وہ کہتے ہیں کہ جنید نے کہا۔اے فقراء کی جماعت! تم لوگ اسی فقر کے ساتھ پہچانے جاتے ہو اور اسی کی وجہ سے تمہیں عزت ملی ہوئی ہے جب تم خلوق میں ہوا کرو تو دیکھا کرو کہ تم اس کے ساتھ کیسے ہو؟ (یعنی تم فقر کی اور معرفت کی کتنی رہیں ہے رکھ رہے ہو۔)

۶۹۸۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کوعبداللہ بن محمد رازی نے ان کوابراہیم بن زہیر نے ان کوعلی بن ابراہیم نے ان کوجعفر بن حسان نے ان کومحمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ لقمان حکیمؑ نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔اے بیٹے! اللہ سے ڈرنا یہ نہ دکھانا کہ تم ہی ڈرتے ہو اللہ سے تیرا اکرام کریں لوگ اور تیرا دل فاجر ہو۔

۶۹۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ عضائری نے ان کواحمد بن سلمان نے ان کواسماعیل نے ان کوسلیمان بن حرب نے ان کوحماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے بعض شیوخ سے کہ انہوں نے کہا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔لوگوں کو تم نہ دیکھنا کہ تم اللہ سے ڈرتے ہو کہ لوگ تمہارا اکرام کریں حالانکہ تمہارا دل گنہگار ہو۔

۶۹۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا الکلتانی سے اور ان سے پوچھا بعض مریدین نے اور ان سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔اس نے کہا کہ تو ایسا ہو جا جیسا تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو دکھاتا

(۶۹۸۲)......مکرر۔ (۱) فی ب بوبھا

ہے وگرنہ جیسا تو ہے وہی حقیقت لوگوں کے سامنے ظاہر کردے۔

۶۹۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن اعرابی سے وہ کہتے ہیں، سب سے بڑا خسارے والا انسان وہ ہے جو لوگوں کے سامنے اپنے صالح اعمال ظاہر کردے اور جو ذات اس کی شہہ رگ سے اور رگ حیات سے قریب تر ہے اس کے سامنے قبیح ترین اعمال کے ساتھ آئے۔

۶۹۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن مثنی طبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن علی بن جعفر بن عدی علکان رازی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا۔ یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص خفیہ حالت میں اللہ کی خیانت کرے اللہ تعالیٰ ظاہر حالت میں اس کا پردہ فاش کردیتے ہیں۔

ایمان کا چھیالیسواں شعبہ
نیکی کر کے خوش ہونا اور گناہ کر کے مغموم ہونا

۶۹۸۹:......ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو ابوبشر یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں مقام جابیہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کے سامنے تقریر فرمائی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ کھڑے ہوئے تھے اسی مقام پر جہاں میں کھڑا ہوں اور فرمایا تھا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) حدیث ذکر فرمائی یہاں تک کہ فرمایا: وہ شخص جس کو اس کی نیکی سے خوشی ہو (اس کو نیکی اچھی لگے) اور برائی سے خوشی نہ ہو (یعنی برائی اس کو بری لگے۔) وہ مؤمن ہے۔

مؤمن کون ہے؟:

۶۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو خبر دی ابوبکر بن حبیب نے ان کو ابوبکر بن عوام نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو زید بن سلام نے اپنے دادا ممطور سے اس نے ابوامامہ سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تیری برائیاں تجھے بری لگیں اور تیری نیکیاں تجھے اچھی لگیں پس تو مؤمن ہے اس نے پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی چیز تیرے دل میں کھٹکے بس اس کو چھوڑ دے۔

۶۹۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو موسیٰ بن حسن بن عیاد نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ہشام دستوائی نے۔ اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۶۹۹۲:......ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

اللهم اجعلني من الذين اذا احسنوا استبشروا واذا اساؤوا استغفروا۔

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو جب نیکی کرتے ہیں خوش ہو جاتے ہیں اور جب برائی کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔

۶۹۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد سجزی نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے اور عبدالعزیز بن محمد نے عمرو مولیٰ مطلب سے اس نے مطلب سے اس نے ابوموسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص برائی کا ارتکاب کرے تو اس کو برا سمجھے جب اس کا عمل کرے۔ اور نیکی کا عمل کرے تو اس سے خوش ہو وہ مؤمن ہے۔

۶۹۹۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عقیل نے ان کو عبداللہ بن جعفر مدینی نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مطلب بن عبداللہ بن حطب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص کو اس کی نیکی اچھی لگے اور اس کی برائی اس کو بری لگے وہ مؤمن ہے۔

اسی طرح کہا اس نے اپنے والد سے اور جماعت کی روایت عمرو سے ہے۔ اور اس سند میں، اپنے والد سے کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو مخلد بن عمرو بلخی نے ان کو

(۶۹۸۹)......أخرجه المصنف منه طريق الطيالسي (ص ۷)   (۶۹۹۲)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۵۳۳)

عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ چار شخص ایسے ہیں جو جنت کے مقدس باغ میں ہوں گے۔ اس عقیدہ کو مضبوطی سے پکڑنے والا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے (معبود، مشکل کشا، حاجت روا) اس میں ذرہ برابر شک نہ کرے۔ وہ شخص جو جس وقت عمل کرے کسی نیکی کا تو اس کو خوشی ہو اور وہ اس پر اللہ کا شکر کرے۔ اور وہ شخص جو گناہ کا عمل کرے تو اس کو برا لگے اور وہ اللہ سے استغفار کرے اس کے بارے میں اور وہ شخص کہ جب اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ کہے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ بے شک ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اللہ ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

۶۹۹۶:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اپنی اصل تحریر سے۔ ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو حسین بن مثنی بصری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو ابوعثمان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں بنادے جس وقت وہ نیکی کریں خوش ہوجائیں اور جب کوئی گناہ کریں تو اللہ سے معافی مانگیں۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص نیکی کا عمل کرے اور اس کو خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس نیکی کی توفیق دی ہے اور اس کو اسی نے اس کے لئے آسان کیا ہے جس کے نتیجے میں اس کے ترازو میں (ثواب) حاصل ہوا ہے لہٰذا وہ شخص ایسے بیٹھے جیسے کوئی مبارک باد لینے والا خوش خوش بیٹھتا ہے اس لئے کہ اس کو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی امید ہوتی ہے۔ یا وہ شخص برا عمل کرے تو اس کو خود کو بھی برا لگے کہ اس نے اللہ کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہوئے یہ عمل کیوں کرلیا جو شیطان نے اس کے لئے آراستہ کردیا تھا اور وہ شخص ایسے بیٹھے جیسے کوئی مصیبت زدہ پریشان مغموم اور گھٹا گھٹا بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہوئے اور اس کی طرف سے مواخذے کا ڈر رکھتے ہوئے۔ تو یہ کیفیت پیدا ہوجانا اس کے سچے ایمان پر اور خلوص اعتقاد پر دلیل ہے اس لئے کہ وعد اور وعید کا یقین محض یقین اور تصدیق باللہ اور تصدیق بالرسول کی قوت سے ہوتا ہے۔ امام احمد نے فرمایا کہ اسی لئے یہ تفسیر مرفوعاً آئی ہے مختصر الفاظ کے ساتھ۔ فرمایا کہ مومن جب کوئی نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کے ثواب کی امید رکھتا ہے اور جب کوئی برا عمل کرتا ہے اس کے عذاب سے ڈرتا ہے۔

۶۹۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو سیار نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے بھائی ربیع بن خثیم کے پاس گئے وہ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ہم نے ان کو سلام کیا انہوں نے ہمارے سلام کا جواب دیا اس کے بعد پوچھا کہ آپ لوگ کیسے آئے؟

ہم نے کہا کہ ہم اس لئے آئیں ہیں کہ آپ اللہ کا ذکر کریں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ذکر کریں گے اور آپ اللہ کی حمد کریں تو ہم بھی ساتھ حمد کریں گے کہتے ہیں انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ تم دونوں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کھائیں گے تو ہم بھی ساتھ کھائیں گے پئیں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ پئیں گے۔ اور یہ بھی نہیں کہیں کہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ گناہ اور بدکاری کریں گے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کریں گے۔

بہتر اور بدتر انسان:

۶۹۹۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن عجلان نے وہ کہتے ہیں کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص اس پر راضی

(۶۹۹۷).....(۱) فی ب أمی

ہو جائے جو کچھ اس کو ملے۔

پھر پوچھا گیا کہ سب لوگوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا کہ وہی جو غنی ہے۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ کی مراد مال کے غنی سے ہے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ شخص جس کے پاس سے جو بھی خیر طلب کی جائے اس کے پاس موجود ہو۔

پھر پوچھا گیا کہ بدتر انسان کون ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس کو یہ بھی پرواہ نہ ہو کہ لوگ اس کو برائی کرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ بہرحال وہ شخص جس کو اس کی نیکی اچھی لگے اس حیثیت سے کہ اس کی تعریف کی جائے اور اس کا تذکرہ ہو تو اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے (جو آگے مذکور ہے۔)

۶۹۹۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ یارسول اللہ اس آدمی کے بارے میں بتائیے جو اللہ کے لئے عمل کرتا ہے کہ اس پر لوگ بھی اس کو پسند کریں؟ فرمایا: یہ شخص مؤمن کی خریداری کے ساتھ جلدی کرنے والا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر سے اور اسحاق سے اس نے وکیع سے۔

۷۰۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے سب نے ابوعمران جونی سے اس نے عبداللہ بن صامت سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ آپ اس شخص کے بارے میں فرمائیے جو شخص عمل صالح کرتا ہے اور لوگ اس پر تعریف کرتے ہیں اس کی؟ فرمایا کہ یہ شخص مؤمن کی خریداری کے ساتھ دنیا میں جلدی کرنے والا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور محمد بن مثنی سے اس نے عبدالصمد سے۔

مؤمن کے لئے دو اجر ہیں:

۷۰۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نجار نے بطور املاء کے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے کہ ان لوگوں نے کہا یارسول اللہ کوئی آدمی اپنی آخرت کے لئے عمل کرتا ہے اور اس لئے کہ لوگ اس سے محبت کریں؟ فرمایا کہ یہ شخص مؤمن کی متاع خرید کے ساتھ جلدی کرنے والا ہے۔

۷۰۰۲:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۷۰۰۳:.....اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوصالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یارسول اللہ کوئی آدمی عمل کرتا ہے جو اس کو خوش لگتا ہے اور جب اس پر کوئی مطلع ہوتا ہے تو بھی اس کو خوشی ہوتی ہے اور زیادہ اچھا لگتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس کے لئے دو اجر ہیں ظاہر عمل کرنے کا بھی اور خفیہ کرنے کا بھی کہا یونس نے ابوعبید سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس نے اس کی تفسیر کی ہے کہ اس کے برے عمل پر کوئی مطلع نہ ہوا امام احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کو اعمش نے روایت کیا ہے حبیب بن ابوصالح سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۰۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے۔ ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے

(۷۰۰۰).....(۱) فی ب حماد عن زید وهو خطأ　　(۲)..... سقط من الأصل، وهي إضافة واجبة

(۷۰۰۳).....أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۴۳۰)

ان کو حسن بن اسحاق بن یزید عطار نے ان کو احمد بن اسد کوفی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو ذکوان نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کوئی عمل کرتا ہوں تو مجھے وہ اچھا لگتا ہے پھر وہ لوگوں کے آگے ظاہر ہو جاتا ہے تو اور زیادہ خوشی ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لئے دو اجر ہیں۔

۷۰۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو بکر احمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو احمد بن اسد نے ان کو ابو عاصم بجلی نے۔ پھر اس نے ذکر کیا اس کو اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اس نے اضافہ بھی کیا ہے۔ کہ ظاہر عمل اور مخفی عمل کا اجر ہے۔

۷۰۰۶:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن اسماعیل بن نعیم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو احمد بن اسد بجلی نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب اس عمل پر کسی کو آگاہی ہوتی ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے تاکہ وہ آدمی میری اقتداء کرتے ہوئے میرے جیسا عمل کرے یہ مطلب نہیں کہ اس کو یہ خوشی ہوتی ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے اور اس پر اس کی تعریف کی جائے بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی طرح ہے کہ جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اس کے لئے اس کا اجر بھی ہے اور اس کا اجر بھی جو اس پر عمل کرے گا۔

۷۰۰۷:...... جیسے روایت کی گئی ہے کہ ایک آدمی نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس کا پڑوسی اسے دیکھ رہا تھا اس نے اسے دیکھ کر اٹھ کر نماز پڑھ لی لہٰذا پہلے شخص کی مغفرت ہوگئی اس لئے کہ دوسرے نے یہ عمل اسی کو دیکھ کر کیا تھا اور اس کی تابعداری کی تھی۔ یہ روایت اسی بات کا احتمال رکھتی ہے۔ ایک احتمال اور بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسی پہلے نے جب اچھا عمل کیا تو اس کو یہ بات اچھی لگی کہ وہ اس نیکی کا تذکرہ کرے لہٰذا وہ لوگوں میں محمود بن جائے مذموم نہ ہو۔ یعنی اس کی تعریف ہو برائی نہ ہو۔ اور اس سے زیادہ کامل اور بلیغ تعریف کوئی نہیں ہو سکتی کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص اپنے رب کا حق ادا کرنے والا ہے اس بات کا ریاکاری سے کوئی تعلق نہیں ہے یقیناً ریاکاری یہ ہے کہ عمل کرنے والا کوئی اچھا عمل کرے مگر اس کے ساتھ وہ اللہ کی ذات کا ارادہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے ساتھ اللہ کی رضامندی طلب کرے نہ اللہ کا ثواب طلب کرے۔ بلکہ یہ ارادہ کرے کہ لوگ یہ کہیں کہ یہ اچھا آدمی ہے۔

بہر حال اگر کوئی شخص عمل کرتا ہے اللہ کے لئے صحیح اور حقیقی طور پر اور اس کو یہ بات اچھی لگے کہ اس کو دیکھ کر لوگ بھی اچھا عمل کریں تو ایسا شخص اللہ کے لئے عمل کرنے والوں میں سے ہے۔ اگر لوگ ایسے شخص کی تعریف کرتے ہیں تو اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی نیکی کی وجہ سے جو اللہ کی عبادت کی وجہ سے ہے غیر اللہ کی عبادت کے لئے یا کسی اور وجہ سے نہیں، جس کے ساتھ لوگ تعریف کرتے ہیں یا بعض ان کے بعض کی تعریف کرتے ہیں دنیاوی امور میں سے یہ عبادت کسی طرح بھی ریاء میں سے نہیں ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے جو یہ پسند کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو ایسے عمل کی وجہ سے جو انہوں نے سرے سے کیا ہی نہیں۔ (سورۃ آل عمران) اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی تعریف ہو ایسے عمل کی وجہ سے جو اس نے واقعی کیا ہے اس کی اللہ نے مذمت نہیں کی تو پھر اللہ تعالیٰ کیسے مذمت کرے گا ایسے آدمی کی جو یہ ارادہ کرے کہ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو غیر کی طرف نہ ہو جیسے کوئی شخص اپنے دل دماغ کو صرف اللہ کی عبادت پر ہی بند رکھے غیر اللہ کی طرف نہیں جانے دے۔

مذموم وہ شخص ہے جو ایسا عمل کرے جس کو اللہ کی ذات کے لئے کرنے کا حکم ہے اور وہ غیر کا ارادہ کرتے ہوئے کرے دونوں کے درمیان فرق ظاہر ہے انصاف کرنے والے کے لئے۔

فرمایا کہ اس بات کے قائل نے یہ دلیل پکڑی ہے کہ حدیث اس بات کی کراہیت کے بارے میں آئی ہے بایں طور کہ اس کی ذات کے سامنے پاک ہے۔اور اس کے بارے میں کہا جائے کہ اس کی تعریف کی جاتی ہے اسی عمل کرنے پر اس کے سامنے جس کی وجہ سے وہ عجب اور خود پسندی سے اور تعریف سے بھر جائے اور اپنے دل میں یہ کہے کہ میں ممدوح ہوں اور میری فلاں فلاں تعریف کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ وہ اپنے سوا دوسروں کی توہین وتذلیل کرے۔

اور ہم نے جو کہا تھا وہ اس کے علاوہ ہے وہ یہ ہے کہ آدمی سنے کہ وہ اپنے مولیٰ کی طرف نسبت کیا جاتا ہے اطاعت کی وجہ سے اور حسن عبادت کی وجہ سے یہ بات اس کو خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عزت کے مقام پر فائز کیا ہے اس کے نفس کو اور اس کے لئے دو خوبیاں جمع کر دی ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ اس کو اللہ نے اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔اور دوسری یہ کہ اس کو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ اس کی مدح کی جاتی ہے۔اور اس کی نسبت کی جاتی ہے اس چیز کی طرف جو اسی ذات کی طرف رجوع کرتی ہے یعنی اللہ کی عبادت وغیرہ۔اور اس کو ایسا نہیں بنایا کہ ایسی چیزوں کے ساتھ اس کی تعریف کی جاتی ہو جن کے ساتھ دنیا والوں کی تعریف کی جاتی ہے اور اہل دنیا کی جو دنیا کی طرف ہی جھکے ہوئے ہیں۔دونوں طرح کے لوگوں میں بہت دور دراز کا فاصلہ ہے۔اگر یہ بات نہ ہوتی اور وہ لوگ ایسے نہ ہوتے تو یہ مؤمن کی بشارت اور متاع نہ ہوتی جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

۷۰۰۸:......وہ حدیث جو ہم نے روایت کی ہے گذشتہ مقام پر اخلاص کے مفہوم کے بارے میں یہ کہ وہ شخص جو نہیں پسند کرتا کہ اس کے عمل پر اس کی تعریف کی جائے۔وہ یہ ہے کہ اس کا عمل اللہ کے لئے ہو،اس لئے کہ اس کی تعریف کی جائے اس کے بعد اگر اس کا عمل معلوم ہو جاتا ہے اور اس پر اس کی تعریف کی جاتی ہے اور اس سے اس کو خوشی ہوتی ہے تو یہ بات اس کو اخلاص سے نہیں نکال دیتی۔جیسے ہم نے تمام حدیثوں میں روایت کیا ہے۔واللہ اعلم اور وہ حدیث جس کو حلیمی نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کیا ہے۔

تحقیق ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے ابن عیینہ سے جیسے:

۷۰۰۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالطیب مظفر بن سہل خلیلی قائد نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ایوب بن حسان واسطی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا سفیان بن عیینہ سے اور ان سے ایک آدمی نے سوال کیا تھا اس صحابی کے قول کے بارے میں جو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ میں عمل کو پوشیدہ رکھتا ہوں جب اس پر کوئی مطلع ہو جاتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے دو اجر ہیں مخفی عمل کرنے کا بھی اور ظاہر عمل کا بھی۔

سنت جاری ہے:

۷۰۱۰:......ابن عیینہ نے کہا کہ یہ اجود اور احسن احادیث میں سے ہے کسی آدمی کے بارے میں جو عبادت کو چھپا کر کرتا ہے پھر اس پر کوئی آگاہ ہونے والا آگاہ ہو جاتا ہے پھر وہ بھی عمل کرتا ہے اس کی عمل کی مثل اور اس پہلے شخص کو خوشی ہوتی ہے یہ جان کر کہ فلاں نے وہی عمل کیا ہے جو میں نے کیا تھا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص اچھی سنت اور اچھا طریقہ جاری کرتا ہے اس کے لئے اس کا اپنا اجر بھی ہے اور اس کا اجر بھی جو اس پر عمل کرے گا۔بہرحال عبدالرحمٰن کا قول تو وہ اس بارے میں ہے۔

۷۰۱۱:......ہمیں خبر دی سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبید نے کہا حدیث نبی کریم میں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میں کوئی عمل کرتا ہوں تو میں اس کو چھپاتا ہوں پھر جب اس کے اوپر کسی کو آگاہی ہو جاتی ہے تو مجھے اس پر بھی خوشی ہوتی

(۷۰۰۸)........(۱) فی ب فیہ (۱)........ فی المنهاج من عمل

ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے دو اجر ہیں خلوت کا بھی اور جلوت کا بھی۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ ابن مہدی نے کہا میرے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ وہ شخص اس عمل کے ظاہر ہونے پر اس لئے خوش ہوتا اور آگاہی ہو جانے پر تا کہ اس عمل کو طریقہ بنایا جائے اور اس کو نمونہ بنا کر اس پر عمل کیا جائے۔ ابو عبید نے کہا یعنی وہ شخص اس عمل پر خوش نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک حدیث کی توجیہ وہ نہیں جو امام نے کی۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابو عبید نے اس حدیث کے ساتھ استدلال کیا جس کو امام نے ابن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کے ساتھ بھی جس کو حلیمی نے بیان کیا ہے۔ رات کو ایک آدمی کا قیام کرنا۔ اور اس سے پڑوسی کا اس کی اقتداء کے طور پر نماز پڑھنا۔ دونوں کے ساتھ عبیدہ نے احتجاج کیا ہے۔

۷۰۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عیسیٰ بن حماد قاضی نے بغداد میں ان کو محمد بن جریر طبری نے ان کو سعید بن عمرو نوفی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو عبدالملک بن مہران نے ان کو عثمان بن زائدہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلوت کا عمل جلوت سے بہتر ہے افضل ہے۔ اور ظاہر کر کے عمل کرنا افضل ہے اس شخص کے لئے جو اس لئے کرے کہ اس کو دیکھ کر کوئی دوسرا اس کی اقتدا کرے۔

اس روایت میں بقیہ راوی متفرد ہے عبدالملک بن مہران سے۔

۷۰۱۳:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو حسین بن احمد بن لیث نے ان کو علی بن ہاشم رازی نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن رازی نے ان کو ابو الاحوص نے وہ کہتے ہیں کہ ابو اسحاق نے کہا ہے تو جو ہو غنیمت جانو میرے اوپر کم راتیں ایسی گذرتی ہیں مگر میں ایک ہزار آیت پڑھتا ہوں۔ اور بے شک میں سورہ بقرہ ایک رکعت میں پڑھتا ہوں اور میں حرمت والے مہینوں کے روزے رکھتا ہوں۔ اور ہر مہینہ کے تین روزے رکھتا ہوں اور پیر کا اور جمعرات کا روزہ رکھتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

واما بنعمة ربک فحدث.

بہر حال اپنے رب کی نعمت کو بیان کیجئے۔

۷۰۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو سعید ثقفی نے ان کو حسین بن احمد بن لیث نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو ہشیم نے ان کو ابو بلج نے ان کو عمرو بن میمون نے وہ کہتے ہیں کہ (ایسا وقت تھا کہ) لوگ اپنے بھائی سے ملتے تھے تو کہتے تھے کہ تحقیق اللہ نے اس کو گذشتہ رات اتنی اتنی نماز پڑھنے کا رزق عطا فرمایا اور اتنی اتنی خیر کا رزق دیا۔

زاہد فی الخیر:

۷۰۱۵:...... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان سے کہا گیا کہ بے شک اہل مکہ گمان کرتے ہیں کہ آپ قلیل الطواف ہیں یعنی طواف کعبہ بہت کم کرتے ہیں۔ تو وہ ناراض ہونے اور فرمانے لگے کہ میں تو بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کے قریب تر رہتا ہوں تا کہ ان کا غبار اور دھول مجھ پر بھی پڑے اور میں تو ایسے کرتا ہوں ایسے کرتا ہوں۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو محمد! آپ اس بات سے کیوں گھبرا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر پردہ ڈالا ہے اور آپ کی طرف احسان کیا ہے۔ فرمانے لگے کہ میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ کہیں کہ سفیان زاہد فی الخیر ہے۔

یعنی نیکی کے امور سے بے رغبت ہے۔

(۷۰۱۴) (۱) فی ب الحسن

کار خیر کے بعد کوئی شئی قبول کرنا:

۷۰۱۶:..... ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو غلابی نے ان کو ابوسہل مدائنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عیینہ کے پاس حاضر تھا ایک آدمی نے ان سے پوچھا۔ اے ابومحمد آپ یہ بتائیے کہ ایک آدمی اللہ کے لئے کوئی عمل کرتا ہے۔ خواہ اذان دیتا ہے یا امامت کرتا ہے یا کسی بھائی کی مدد کرتا ہے۔ یا علاوہ اس کے کوئی خیر کا عمل کرتا ہے وہ کوئی شئی دیا جائے گا۔ فرمایا کہ وہ اس کو قبول کرے گا۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی طرف کہ انہوں نے مزدوری اور اجرت کے لئے عمل نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے عمل اللہ کے لئے کیا تھا محنت اللہ واسطے کی تھی۔ لہٰذا ان کے لئے اللہ کی طرف سے رزق پیش کیا گیا لہٰذا انہوں نے اس کو قبول کر لیا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ماسقیت لنا.

میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تا کہ آپ کو معاوضہ دیں اس کا جو آپ نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا تھا۔

۷۰۱۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے انہوں نے ذکر کیا اللہ کے قول کو فجاء تہ احداھما تمشی علی استحیآء۔ ان لڑکیوں میں سے ایک لڑکی شرم حیاء کے ساتھ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

فرمایا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام اس بنتِ شعیب علیہ السلام کے ساتھ ان کے والد کے پاس چلے گئے مزدوری لینے کے لئے جب کہ پہلا معاملہ اللہ کے لئے تھا۔ پھر اس نے پرواہ نہ کی۔

۷۰۱۸:..... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابوہلال نے ان کو عقبہ بن ابوشبیت راسبی نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت وہ ہے جو اپنے کانوں کو خیر سے بھر لے جس کو وہ سنے اور اہل جہنم وہ ہے جو اپنے کانوں کو برائی سے بھر لے جس کو وہ سنے۔

مسلم نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے عقبہ سے یہی اور عقبہ ایسے تھے وہ پرندے کو بلاتے تھے تو وہ بھی ان کی بات مان لیتا تھا۔

اہل کتاب سے عہد:

۷۰۱۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حجاج بن اعور نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے مجھے خبر دی ابن ابی ملیکہ نے یہ کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن صفوان نے اس کو خبر دی ہے کہ مروان نے کہا جائیے اے رافع، البتہ تم اس کو ضرور پڑھو عباس کے سامنے اور ان کو جا کر کہو کہ اگر ہم میں سے ہر شخص خوش ہو جائے اپنے اس عمل پر جس کو وہ انجام دے اور وہ یہ بات بھی پسند کرے کہ اس کی تعریف کی جائے اس کام پر بھی جس کو کیا بھی نہیں ہے تو۔ اگر اس پر بھی عذاب ہو تو ہم سب کے سب عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے (وہ گئے انہوں نے جا کر کہا تو) حضرت ابن عباس نے فرمایا تمہیں کیا ہوا اس آیت کے بارے میں۔ یقینی بات ہے کہ یہ آیت اتری تھی اہل کتاب کے بارے میں اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی۔

و اذاخذاللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب الأیۃ.

وہ وقت قابل ذکر ہے جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا۔

اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے اس کو چھپایا تھا اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقت کے برعکس خبر دی اور ظاہر یہ کیا کہ جو آپ نے پوچھا تھا ہم نے وہ بتا دیا ہے اور انہوں نے

اس پر یہ چاہا کہ ان کی اسی بات پر تعریف کی جائے اور وہ خوش ہوئے اس پر جو وہ کتاب دے گئے تھے اور اس میں سے انہوں نے جو حضور کو بتایا تھا جس کے بارے میں انہوں نے ان سے پوچھا تھا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

۷۰۲۰:......اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر محمد بن شوذب واسطی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زیاد بن ابوزیاد الجصاص نے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن قرہ نے کہا ہر وہ چیز جو اللہ نے تیرے اوپر فرض کی ہے اس میں ظاہر کر کے عمل کرنا افضل ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے فلاں فلاں مسجد میں نماز پڑھی ہے اور میں فلاں مسجد میں نماز پڑھنے جاؤں گا اور اسی طرح یہ کہے کہ میں نے اپنے مال کی زکاۃ فلاں مہینے میں ادا کر دی ہے۔

(۷۰۲۰)......(۱) فی ب (ابو محمد)

ایمان کا سینتالیسواں شعبہ

ہر گناہ کا علاج توبہ کرنے کے ساتھ کرنا

(۱).....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللّٰہ توبۃ نصوحاً عسی ربکم ان یکفر عنکم سیئاتکم۔

اے اہل ایمان اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو خالص توبہ قریب ہے کہ تمہارا رب مٹا دے تم سے تمہاری غلطیاں۔

(۲).....اور ارشاد ہے:

وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یأتیکم العذاب ثم لا تنصرون۔

تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اسی کے لئے تم تابع فرماں ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آن پہنچے پھر تم مدد نہ کیے جاؤ۔

(۳).....اور ارشاد ہے:

وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات۔

وہی ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو توبہ کی بابت وارد ہوئی ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وانذر عشیرتک الا قربین۔

آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔

قریبی رشتہ داروں کو توبہ کی تلقین:

۷۰۲۱:.....وہ جس کی ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابن مسیب نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الا قربین۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔) (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے قریش کی جماعت اپنے آپ کو اللہ سے خرید کر لو میں تمہیں اللہ سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکوں گا۔ اے عبدالمطلب کی اولاد میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکوں گا۔ اے عباس کی اولاد میں تمہیں اللہ کے عذاب سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکوں گا۔

اے فاطمہ بنت محمد کی میرے مال میں سے جو چاہو تم مانگ سکتی ہو میں اللہ کے عذاب سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکوں گا۔ اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکوں گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حرملہ بن یحییٰ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے شعبہ کی حدیث سے اس نے ابن شہاب زہری سے۔

۷۰۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن محمد بن حسین بن فورک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن محمویہ نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو آدم نے دونوں نے کہا کہ ان کو

☆.....فی ب (القرآن)

خبر دی شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے اس نے سنا ابو بردہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے سنا قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی سے جس کو اغر کہا جاتا ہے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ اے لوگو! اپنے رب کی طرف توبہ کرو میں اس کی بارگاہ میں ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔

یہ الفاظ ہیں ابوداؤد کی روایت کے اور آدم کی روایت میں ہے کہ ہمیں خبر دی ہے عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے سنا جہینہ کے ایک آدمی سے جسے اغر کہتے تھے وہ حدیث بیان کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں محمد بن مثنی سے اس نے ابوداؤد سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کرنا:

۷۰۲۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن زید ثقفی نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو ابو بردہ نے ان کو اغر مزنی رضی اللہ عنہ نے وہ صحابی تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ خیالات وخواہشات کا ہجوم ہوتا ہے میرے دل پر اور بے شک میں اللہ سے ایک دن میں سو سو بار (پناہ مانگتا ہوں) استغفار کرتا ہوں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور ابوالربیع سے اور ہم نے روایت کی ہے اس حدیث میں جو ثابت ہے ابن شہاب زہری سے۔ اس نے مجھے خبر دی ہے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم بے شک میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں ایک دن میں ستر بار سے بھی زیادہ۔

۷۰۲۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالواحد بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بندار بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے استحسان کیا ابوبکر بن طاہر کے لئے اس کے قول میں دل پر خواہشات کے دباؤ کے بارے میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمایا تھا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان امور پر جو آپ کے بعد آپ کی امت میں ظاہر ہوں گے اختلاف اور اس میں جوان کو پریشانی پہنچے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ان امور کو یاد کرتے تھے تو اپنے دل پر خیالات کا بہت دباؤ اور ہجوم پاتے تھے لہٰذا اپنی امت کے لئے حضور استغفار کرتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بعض اہل علم نے گمان کیا ہے۔ کہ غین وہ چیز ہوتی ہے جو قلب کو چھپا لیتی ہے اور اس پر ڈھک دیتی ہے اور پردہ ڈال دیتی ہے کچھ پردہ ڈالنا۔ اور جن چیزوں کا وہ مشاہدہ کر رہا ہوتا ہے اس کے آگے حجاب اور پردہ آجاتا ہے اور وہ اس باریک بادل کی طرح ہوتا ہے جو فضاء میں سورج کے سامنے آتا ہے تو قریب ہوتا ہے کہ چشمہ آفتاب کو چھپا دے مگر اس کی روشنی پوری نہیں روکتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ وہی چیز آپ کے دل کو چھپا دیتی ہے جس کی یہی کیفیت ہوتی اور آپ نے ذکر فرمایا کہ آپ اللہ سے ہر روز ایک سو بار استغفار کرتے ہیں۔ (یعنی اس کیفیت پر بھی۔)

لیغان علی قلبی کی تاویلیں:

۷۰۲۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا استاذ ابوسہل محمد بن سلیمان حنفی سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ

(۷۰۲۲)۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۰۲)   (۱)۔۔۔۔۔ الصواب "من"

(۷۰۲۴)۔۔۔۔۔(۱) في ب عن

وسلم کا یہ فرقان کہ لیغان علی قلبی کہ میرے دل پر خیالات کا کثرت سے ورود ہوتا ہے۔اس کی دو تاویلیں ہیں۔ایک کے ساتھ مختص ہے۔وہ ہے علماء کا اس کو محمول کرنا خاص اس کیفیت کو نشہ کی سی بیہوشی پر (جو کہ ہوشیاری ہے تو حقیقت) اور اس کے بعد استغفار کرنے کا مطلب ہے پچھتانا اس کیفیت کے کھل جانے پر اور اہل ظاہر اس کیفیت کو محمول کرتے ہیں ان خیالات پر جو در پیش آتے ہیں دل کے لئے اور خواہشات وارد ہونے والے جو دل کو غافل کرنے والے ہیں بوجہ اس بے دھیانی کے جو خلط کرنے والی ہے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا تدارک اور اصلاح اور تلافی کرتے تھے۔استغفار کے ساتھ انابت ورجوع کے ساتھ اپنے رب کی طرف اپنے دل پر سرزنش کرتے ہوئے اور غصہ کرتے ہوئے (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ) جب رسول کی یہ حالت ہو اور اس کی یہ صفت اور یہ کیفیت ہو تو پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ باقی ساری مخلوق کے بارے میں جو جو منہمک ہیں اور مصر ہیں ہلاکت وتباہی کے اوپر ہم اس تاویل سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں اور اسی کی رحمت کا دامن تھامتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں۔

امام نے فرمایا کہ اہل علم میں وہ بھی ہے جنہوں نے اس کو محمول کیا ہے اس حالت پر جو حضور کو فکر مند کرتی تھی یا فکر وغم میں مبتلا کرتی تھی آپ کی امت کے معاملے سے جب ان کو خبر دی جاتی تھی اس چیز کے بارے میں جو ان میں نشانیاں ہوں گی۔اور استغفار جو اس کیفیت کے بعد ہوتا تھا وہ آپ کی امت کے لئے تھا۔

میں کہتا ہوں کہ بعض ان میں سے وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتے رہتے تھے۔جو پہلی سے اعلیٰ وارفع ہوتی تھی وہ جب دوسرے درجے کی طرف بلند ہوتے تھے تو جس کیفیت سے منتقل ہوتے تھے اس حالت کو آپ تقصیر اور کوتاہی خیال کرتے تھے اللہ کے لازمی حق کے اندر لہٰذا آپ اس حالت کو غین سے سمجھتے تھے اور دل پر گرانی اور پریشانی محسوس کرتے تھے اور اس کیفیت مذکورہ پر استغفار کو واجب جانتے تھے۔

وزنی بات:

۷۰۲۶:.....ہمیں خبر دی شیخ عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بندار بن حسین صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ غین اور بیہوشی سے مراد قلب رسول پر مطالبہ حق (وتقاضائے خداوندی) کا ثقل اور وزن ہے کیونکہ آپ سے اوامر کا مطالبہ اور تقاضا تھا۔آپ عادۃً اس طرح کے تھے کہ جب کسی امر کے ساتھ مأمور کئے جاتے تھے تو اس کا التزام کرتے تھے لہٰذا آپ کے اوپر اس کا ایک وزن ہوتا تھا یہاں تک کہ اللہ کا یہ فرمان بھی اسی میں داخل ہے انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً۔

ہم عنقریب تیرے اوپر ایک قول مفصل اور وزنی بات رکھیں گے۔

۷۰۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمام نے ان کو ابراہیم بن بشار نے ان کو سفیان نے ان کو وائل بن داؤد نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے چار آدمیوں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور علقمہ بن وقاص نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا ہے یا صغیرہ گناہ کیا ہے تو اللہ سے بخشش طلب کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو بے شک گناہ سے توبہ ندامت اور استغفار ہے (یعنی نادم ہونا شرمندہ ہونا اور بخشش طلب کرنا۔)

اسی لفظ کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے حامد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے۔

(۷۰۲۵) .....(۱) زیادۃ من ب

علاوہ ازیں یہ بات ہے کہ اس کی اسناد میں انہوں نے شک کیا ہے۔

واقعہ افک:

۷۰۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن حمدان بن مرزبان الجلاب نے ہمدان میں ان کو ابواسحاق ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو خبر دی ابویعقوب اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ بن ابوفروہ مدنی مولیٰ عثمان بن عفان نے ان کو مالک بن انس نے ان کو یحییٰ بن سعید انصاری نے اور عبداللہ بن عمر نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے اور سعید بن مسیب نے اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور علقمہ بن وقاص لیثی نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے بارے میں جھوٹ تراشنے والوں نے کہا جو کچھ کہا تھا لہٰذا اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس سے بری قرار دیا تھا پس ان میں سے ہر ایک نے مجھے حدیث بیان کی سیدہ کی روایت کردہ احادیث کے ایک طائفہ اور ایک گروپ کے بارے میں اور ان میں سے ہر ایک سیدہ کی حدیث کو محفوظ کرنے میں دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا۔

اور (سیدہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ احادیث کے لئے) اثبت تھا بطور روایت کرنے کے تحقیق میں نے یاد کی تھی ہر آدمی سے ان میں سے وہ حدیث جو اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مجھے بیان کی تھی۔ اور بعض ان کا بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ اگرچہ بعض ان میں سے بعض سے زیادہ یاد کرنے والا تھا انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیبیوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے جس کا قرعہ نکلتا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے میں جاتے وقت ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو میرا قرعہ نکلا چنانچہ آپ اس غزوے میں مجھے ساتھ لے کر چلے۔ اللہ تعالیٰ نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا۔ میں بھی نکلی جب انہوں نے کوچ کرنے کا اعلان کیا میں پیدل چلتی ہوئی لشکر سے آگے چلی گئی (قضائے حاجت کے لئے) جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوگئی تو میں واپس اپنے سامان کی طرف لوٹ آئی۔ اب جو میں نے اپنے سینے پہ ہاتھ پھیرا تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا چمڑے کا ہار ٹوٹ کر گر چکا ہے میں دوبارہ ہار کی تلاش کرنے نکل گئی۔ اس کی تلاش نے مجھے روک لیا۔ اتنے میں وہ گروہ آیا جو مجھے اونٹ پر کجاوے سمیت سوار کرتے تھے۔ انہوں نے میرا کجاوہ اٹھا کر میرے اونٹ پر باندھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ میں اسی کجاوے میں ہوں اور اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ وزنی نہیں تھیں موٹی اور گوشت سے لدی ہوئی نہیں ہوتی تھیں۔

زندہ رہ سکنے کے بقدر کھانا کھاتی تھیں۔ لوگوں نے کجاوے کے ہلکا ہونے کو اٹھاتے وقت عجیب سا نہ سمجھا۔ ویسے بھی میں نوعمر لڑکی تھی۔ ان لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چلا ئے لشکر کے گذر جانے کے بعد میں نے اپنا ہار بھی پالیا لہٰذا میں ان کے ٹھکانے پر آئی۔ وہ تو نہ کوئی آواز دینے والا تھا نہ کوئی جواب دینے والا تھا لہٰذا میں نے اسی منزل پر جہاں تھی رکنے کا ارادہ کرلیا یہ سوچ کر کے کہ وہ لوگ ابھی تھوڑی دیر بعد مجھے جب نہیں پائیں گے تو میری طرف واپس آئیں گے میں بیٹھی تھی کہ اچانک میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔

اور صفوان بن معطل صفوانی اس کے بعد ذکوانی لشکر کے پیچھے تھا وہ منہ اندھیرے چلا تو علی الصبح وہ میری منزل پر پہنچ گیا۔ اس نے دور سے کسی انسان کا نشان دیکھا کہ سو رہا ہے۔ قریب آئے تو انہوں نے مجھے پہچان لیا جب کہ مجھے دیکھا ہوا تھا انہوں نے پردے کا حکم نازل ہونے سے قبل

اس کے اناللہ و انا الیہ راجعون پڑھنے سے میں جاگ گئی۔ جب اس نے مجھے پہچان لیا۔لہٰذا میں نے اپنا چہرہ اپنی چادر کے ساتھ چھپالیا اللہ کی قسم میں نے نہ کوئی کلمہ بولا نہ ہی اس سے کوئی کلمہ سنا سوائے اس کے اناللہ پڑھنے کے جب اس نے مجھے پہچانا تھا۔اس نے اپنی سواری بیٹھائی اور اس کی اگلی ٹانگ کے گھٹنے پر پیر رکھ لیا میں اس میں سوار ہوگئی وہ مجھے سوار کرنے کے بعد آگے مہار تھامے چلتے رہے یہاں تک کہ ہم لشکر کے پاس پہنچ گئے اس کے بعد کہ جب وہ لوگ دوپہر کے وقت اتر کر ادھر کرنے لگے تھے اور ہلاک ہوا میرے بارے میں جو ہلاک ہوا۔اور وہ شخص جو بڑے جھوٹ کا سرپرست بنا تھا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔پھر ہم لوگ مدینے میں آ گئے میں مہینہ بھر بیمار ہوگئی۔ادھر لوگ جھوٹ بولنے والوں کی وجہ سے پریشان ہو کر آنسو بہا رہے تھے۔اور مجھے ابھی تک کچھ بھی علم نہیں تھا۔حتیٰ کہ میں کچھ سمجھ گئی ایک دن میں (قضاء حاجت کے لئے) نکلی میرے ساتھ ام مسطح بھی تھی مناصع کی طرف یہ ہم لوگوں کی قضاء حاجت کرنے کی جگہ تھی ہم لوگ اس کی طرف صرف رات کو ہی جاتے تھے یہ اس وقت کی بات ہے جب غسل خانے پاخانے ہمارے گھروں کے پاس بنے ہوئے نہیں تھے۔ہم لوگوں کا معاملہ عرب اول والا تھا جنگل میں قضاء حاجت کے لئے۔گھروں کے پاس پاخانے اس لئے نہیں بناتے تھے کہ اس سے ہمیں اذیت پہنچتی تھی۔اگر گھروں کے پاس بناتے میں اور ام مسطح واپس لوٹنے فارغ ہونے کے بعد۔ام مسطح ابو ابراہیم کی بیٹی تھی ابراہیم بن عبدالمطلب بن عبد مناف تھے۔اور ام مسطح کی ماں بنت صخر تھی صخر عامر کے بیٹے تھے ام مسطح ابوبکر صدیق کی خالہ تھی۔ام مسطح کا بیٹا ابن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب تھا۔

ام مسطح کا پیر انکی چادر میں الجھ کر وہ پھسل گئیں تو بولی ہلاک ہو جائے مسطح۔چنانچہ میں نے اس نے کہا۔آپ نے برالفظ کہا ہے (کیا ہوا؟) کیا کہا ہے مسطح نے؟ لہٰذا اس نے مجھے اہل افک کی بات بتائی میں بیماری پر مزید بیمار ہوگئی جب رسول اللہ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ کیسی ہو تم؟ میں نے کہا کیا مجھے اجازت دیں گے کہ میں اپنے والدین کے ہاں جاؤں؟ میں اس وقت یہ ارادہ کر رہی تھی کہ میں وہاں جا کر اس خبر کے بارے میں یقین حاصل کروں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی میں والدین کے ہاں چلی گئی اور میں نے اپنی امی سے پوچھا کہ اے امی کیا باتیں بنا رہے ہیں لوگ؟ انہوں نے کہا اے بیٹی پریشان نہ ہو اس معاملے کو آسان کر اپنے اوپر البتہ بہت کم ہوتا ہے ایسے کہ کوئی خوبصورت عورت ہو کسی مرد کے پاس اور وہ اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں۔مگر اس پر بہت کچھ کہتی ہیں۔میں نے کہا سبحان اللہ تحقیق لوگ اس معاملے میں باتیں کر رہے ہیں۔فرماتی ہیں کہ پھر میں رات بھر روتی رہی حتیٰ کہ صبح ہوگئی اس کے بعد دوسری صبح ہوگئی۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ کو بلایا اور اسامہ بن زید کو جب وحی بھی رک گئی ان سے مشورہ کیا اپنی اہلیہ کی طلاق اور فراق کے بارے میں اسامہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ دیا اس صورت کے بارے میں جو وہ جانتا تھا ان کے اہل اور ان کے حرم کے بارے میں برأت کا اور اس کے بارے میں جو وہ جانتا تھا حضور کی اپنی اہلیہ سے محبت کو۔اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے اہل کے بارے میں نہیں جانتے سوائے خیر کے۔اور علی مرتضیٰ نے کہا اللہ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کر رکھی۔اور عورتیں اس کے سوا اور بھی بہت ہیں آپ لڑکی سے پوچھیں وہ آپ کو پکی بات بتائے گی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا کہ بریرہ کیا تم عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات جانتی ہو جس کو تم ناپسند کرو۔اس نے کہا کہ نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں جانتی جس پر میں اس سے چشم پوشی کروں سوائے اس کے کہ وہ نوسن لڑکی ہے اپنے گھر والوں کا آٹا گوندھا چھوڑ کر سو جاتی ہے اور بکری کا بچہ آ کر کھا جاتا ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے جا کر کھڑے ہوئے۔

جب وحی رک چکی تھی آپ عبداللہ بن ابی بن سلول سے نجات چاہتے تھے۔آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو کون مجھے نجات دلائے گا ایک آدمی سے جس نے میرے گھر کے معاملے مجھے ایذا پہنچائی ہے۔اللہ کی قسم میں اپنے اہل پر خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا۔اور وہ شخص میرے اہل

پر کبھی نہیں داخل ہوا مگر وہ میرے ساتھ ہوا تھا۔ (بس پھر کیا ہوا کہ) پہلے سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو گئے اور بولے: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس سے آپ کو نجات دلاتا ہوں۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے (میرے قبیلے سے) ہے تو میں خود اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اور اگر وہ ہے ہمارے بھائیوں بنو خزرج میں سے تو آپ جو بھی حکم کریں گے میں وہی کروں گا (اتنے میں بنو خزرج سے) سعد بن عبادہ خزرجی اٹھ کھڑے ہوئے۔ (وہ بنو خزرج کے سردار تھے) اور اس سے قبل وہ نیک آدمی تھے لیکن اس کو غیرت نے اٹھایا۔ اس نے سعد بن معاذ سے کہا میری جان کی قسم تم نے جھوٹ بولا ہے۔ تو اس آدمی کو قتل نہیں کرے گا اور نہ ہی تو اس پر قادر ہو سکے گا (یعنی اگر وہ میرے قبیلے سے ہوا۔) اس کے بعد سعد بن معاذ دوبارہ اٹھے اور انہوں نے سعد بن عبادہ سے کہا تم نے جھوٹ کہا ہے ہم اس آدمی کو ضرور قتل کریں گے۔

تم منافق ہو منافقوں کی طرف جھگڑتے ہو۔ لہٰذا دونوں قبیلے اچھل پڑے اوس بھی اور خزرج بھی حتیٰ کہ انہوں نے باہم لڑنے (اور قتال کرنے) کا ارادہ کر لیا حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک منبر پر تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدستور ان کو چپ کراتے رہے حتیٰ کہ وہ چپ ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ادھر میں دن بھر روتی رہی نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ ہی مجھے ایک لمحے کے لئے نیند آتی تھی۔ اور میں یہ گمان کرتی تھی کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ پڑے گا۔ فرماتی ہیں کہ میں یکا یک رو رہی تھی اور میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے۔ اچانک انصار کی ایک عورت نے آنے کی اجازت مانگی میری امی نے اجازت دی۔ وہ بھی ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی ہم لوگ اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے اور اس سے قبل جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا تھا میرے پاس کبھی نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ گذر چکا تھا وحی بھی بند تھی، میرے بارے میں کچھ نہیں اترا تھا۔ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے **اشھدان لا الٰہ الا اللہ** پڑھا جب بیٹھے اس کے بعد پوچھا اے عائشہ مجھے تیری طرف سے ایسے ایسے باتیں پہنچی ہیں۔ اگر تم بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری برأت نازل کر کے تمہیں بری کرے گا۔ اور اگر تم نے کسی قسم کے گناہ کا ارادہ کیا ہے تو تم اللہ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں۔

کہتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات پوری کر چکے تو میرے آنسو خشک ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آنسو کا ایک قطرہ بھی محسوس نہ کیا میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ کو کوئی جواب دیجئے۔ اس بارے میں جو کچھ انہوں نے کہا ہے۔ والد نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ سے کیا کہوں پھر میں نے اپنی امی سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے ان کی بات کا۔ وہ بولی میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں؟ (آپ سے میں نے خود بولنے کی اجازت لی) میں نے کہا میں ایک نو عمر لڑکی ہوں میں قرآن میں سے کوئی شئی نہیں پڑھتی ہوں۔ اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم لوگ یہ بات سن چکے ہو اور وہ بات تمہارے دلوں میں اتر چکی ہے لیکن تمہیں ایک بات کہتی ہوں کہ اگر میں کہوں کہ میں اس گناہ سے پاک ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں اور میں یقین رکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا۔ (اگر میں کہوں تو تم لوگ) میری تصدیق نہیں کرو گے۔ اللہ کی قسم میں نہیں پاتی ہوں اپنے لئے اور تمہارے لئے کوئی مثال مگر یوسف علیہ السلام کے والد کی کہ انہوں نے کہا تھا۔ **فصبر جمیل و اللّٰہ المستعان علیٰ ماتصفون.** پس صبر خوبصورت ہے اللہ سے مدد مانگی جاتی اس حالت پر جو تم بتاتے ہو۔

ابن دیزیل نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے۔ سیدہ نے کہا تھا۔ میں یعقوب علیہ السلام کا نام بھول گئی تھی غم کی وجہ سے اور دل پھٹنے کی وجہ سے۔ اس کے بعد راوی ان کی بات کی طرف لوٹے۔ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گئی اور میں یقین کر رہی تھی کہ بری ہوں اور اللہ میری برأت کرنے والا ہے۔ مگر اللہ کی قسم میں یہ نہیں جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری اس حالت کے بارے میں قرآن نازل کرے گا جو کہ

پڑھا جاتا رہے گا، میری نظر میں میری حالت اس سے کہیں زیادہ حقیر تھی کہ اللہ میرے بارے میں وحی اتارے جو پڑھی جاتی رہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک اسی مجلس سے نہیں اٹھے تھے اور نہ ہی کوئی ابھی تک گھر سے باہر گیا تھا۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کیفیت نے لے لیا جو آپ کے اوپر کپکپی طاری ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ بے شک حالت یہ ہوتی تھی کہ سخت سردی کے موسم میں پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چہرے سے گرنے لگتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ جب وہ کیفیت آپ کی کھل گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے پہلا کلمہ جو آپ نے بولا تھا وہ یہی تھا کہ اے عائشہ! سنو بہرحال اللہ نے تجھے پاک قرار دے دیا ہے میرے والد نے مجھ سے کہا کھڑی ہو جاؤ رسول اللہ کے پاس جاؤ۔ مگر میں نے کہا کہ میں نہ ہی اٹھوں گی اور نہ ہی کسی کا شکریہ ادا کروں گی اللہ کے سوا، میں اللہ کا شکر ادا کروں گی کہتی ہوں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی:

ان الذین جاء وا بالافک عصبة منکم.

بے شک جو لوگ جھوٹ لے کر آئے ہیں۔ ایک جماعت ہے تم میں سے۔

یہ دس آیات ہیں پوری۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ آیات نازل فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ پر خرچ کرتے تھے۔ اس کی قرابت داری کی وجہ سے انہوں نے قسم کھائی کہ میں مسطح پر کبھی کوئی چیز خرچ نہیں کروں گا اس لئے کہ وہ بھی منافقین کے ساتھ مل کر عائشہ کے بارے میں جھوٹی تہمت میں شامل ہو گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ ارشاد فرمایا:

ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة ان یؤتوا اولی القربی والمساکین والمهاجرین
فی سبیل اللّٰه ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللّٰه لکم.

تم میں سے صاحب مال اور صاحب کشادگی قسمیں نہ کھائیں اس بات سے کہ وہ قرابت داروں کو دیں اور مسکینوں اور مہاجرین کو اللہ کی راہ میں چاہئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے۔

اس کے بعد ابوبکر صدیق نے کہا جی ہاں میں یہی چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے معاف کر دے۔ لہٰذا مسطح کا خرچہ بحال ہو گیا جو اس کو ملتا تھا۔

ابوبکر صدیق نے کہا اللہ کی قسم میں اس سے یہ خرچہ کبھی نہیں روکوں گا۔

سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ زینب بنت جحش ازواج رسول میں سے ایسی تھی جو کہ مجھ سے خلوص رکھتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پرہیزگاری کی وجہ سے اس کو جھوٹ میں شامل ہونے سے بچا لیا تھا مگر اس کی بہن حمنہ اس سے لڑتی تھی لہٰذا وہ بھی اس جھوٹ میں شامل ہو کر برباد ہونے والوں میں برباد ہو گئی تھی۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بریرہ سے پوچھا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تو اس نے کہا تھا یا رسول اللہ آپ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں پوچھتے ہیں اللہ کی قسم البتہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سونے کے پاک صاف ہونے سے بھی زیادہ پاک صاف ہے۔ البتہ اگر وہ بات سچ ہوتی جو لوگ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اس کی خبر دے دیتا۔

ابن شہاب نے کہا یہ ہے وہ خبر جو ہمارے پاس اس جماعت کی طرف سے پہنچی ہے۔

یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی موجود ہے یونس بن زید اور صالح بن کیسان اور فلیح بن سلیمان وغیرہ سے انہوں نے زہری سے۔ مگر وہ حدیث غریب ہے حدیث مالک سے اس نے عبید اللہ بن عمر سے اور یحییٰ بن سعید سے اس نے زہری سے اس کے ساتھ اسحاق بن محمد قروی کا تفرد ہے۔

(۱) فیمسلم جزء ص ۱۰۴ ج ۵ (۲)..... فی مسلم فهلک

اس مقام پر اس حدیث کو درج کرنے کا جو مقصد ہے وہ اس حدیث کا یہ حصہ ہے صرف کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہ اگر تم نے گمان کا ارادہ کیا ہے تو تم اللہ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو بے شک ایک بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اسکے بعد وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ تو یہ توبہ کرنے کا امر اور حکم ہے اگر گناہ موجود ہو۔ اور حضور نے خبر یہی دی ہے اللہ تعالیٰ کے توبہ قبول کرنے کی بندے کی توبہ جب گناہ کا اعتراف کرے اور اس سے توبہ کرے۔

اور مجھے خبر دی ہے ایک خبر کہ بے شک توبہ ندامت ہوتی ہے۔

ندامت و پشیمانی بھی توبہ ہے:

۷۰۲۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان بن عیینہ ہلالی نے ان کو ابومحمد عبدالکریم جزری نے ان کو زیاد بن ابی مریم نے ان کو عبداللہ بن معقل نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے میرے والد نے ان سے کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی تھی کہ ندامت و پشیمانی توبہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنی تھی فرمار ہے تھے کہ ندامت توبہ ہے۔ (یعنی گناہ کرنے کے بعد اس پر شرمندہ ہونا نادم ہونا۔)

۷۰۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسین بن مکرم بزار نے ان کو ابوالنصر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو عبدالکریم جزری نے ان کو زیاد نے ان کو عبداللہ بن معقل نے کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا میرے والد نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا یہ کہتے تھے کہ ندامت توبہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں میں نے یہ بات سنی تھی کہ فرماتے تھے کہ ندامت توبہ ہے، ندامت توبہ ہے۔

۷۰۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد قنطری نے بغداد میں ان کو ابوقلابہ نے ان کو عاصم نے ان کو سفیان نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفے میں ان کو ابوالقاسم عبدالرحمن بن حسن اسدی ہمدانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبدالرحیم نے ان کو زیاد بن ابی مریم نے ان کو عبداللہ بن معقل مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ پوچھا انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا آپ نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ندامت توبہ ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ جی ہاں فرمایا تھا۔

حدیث جناح کے الفاظ ہیں۔ اور حافظ کی روایت میں ہے زیاد سے اس نے عبداللہ بن معقل سے اس نے ابن مسعود سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ندامت توبہ ہے۔

۷۰۳۲:..... ہمیں خبر دی جناح بن نذیر بن جناح نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعرزہ نے ان کو ابونعیم اور علی بن حکیم نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شریک نے ان کو عبدالکریم نے ان کو زیاد بن جرح نے ان کو عبداللہ بن معقل نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا اپنے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر میں نے ان سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ندامت توبہ ہے۔

۷۰۳۳:..... ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابوغسان نے ان کو حسین بن صالح نے ان کو ابوسعد بقال نے ان کو عبداللہ بن مدقل نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص

خطاء کرے کوئی سی خطاء۔ یا گناہ کرے کوئی سا گناہ۔ اس کے بعد نادم اور شرمندہ ہو جائے وہ اس کا کفارہ ہے۔

گناہوں کا کفارہ:

۷۰۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے اور ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد نجاد مقری نے کوفے میں دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوجعفر بن دحیم نے ان کو قاضی ابراہیم بن اسحاق نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو نعمان بن بشیر نے کہ انہوں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے: توبہ کرو اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ۔ پھر فرمایا کہ (سچی توبہ کرنے والا) وہ آدمی ہوتا ہے جو گناہ کا کام کرتا ہے اس کے بعد وہ توبہ کر لیتا ہے اس کے بعد نہ تو وہ اس گناہ کو دوبارہ کرتا ہے اور نہ ہی اس کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

۷۰۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسن نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ توبہ نصوح خالص توبہ وہ ہوتی ہے کہ بندہ گناہ سے توبہ کرے اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس کام کو دوبارہ نہ کرے۔

۷۰۳۶:.....وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی آدم نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ توبہ نصوح وہ ہوتی ہے کہ بندہ گناہ کو چھوڑ دے اور وہ اپنے دل سے یہ بات کہے کبھی بھی دوبارہ اس کام کو نہیں کرے گا۔

اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے آدم بن ابوایاس سے اس نے بکر بن خنیس سے اس نے ابراہیم ہجری سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ سے توبہ یہ ہے کہ دوبارہ کبھی بھی اس کو نہ کرے۔

۷۰۳۷:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد زاہد عبدالملک بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو محمد بن عبدالوہاب ثقفی نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو آدم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور صحیح جو ہے وہ پہلی ہے اور اس کا مرفوع ہونا ضعیف ہے۔

۷۰۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو احمد بن عبداللہ یعنی ابن یونس نے ان کو یحییٰ بن عمرو بن مالک فکری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے ابوالجوزاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کا کفارہ یعنی مٹا دینے والی چیز ندامت ہے ان کو یحییٰ بن عمرو نے اپنے والد سے مسند کیا ہے۔

۷۰۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوعثمان بصری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن عبدالوہاب نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن مالک فکری نے ان کو ابوالجوزاء سے وہ کہتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بے شک گناہ کا کفارہ ندامت ہے۔

۷۰۴۰:.....ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ھروی نے ان کو فضل بن عبداللہ بن مسعود شکری نے ان کو احمد بن عبداللہ ابونہروانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت غنیمت ہے اور معصیت مصیبت ہے، فقر راحت و سکون ہے، غنی سزا ہے (پکڑ ہے) عقل اللہ کی طرف سے رہنمائی ہے۔ جہالت گمراہی ہے۔ ظلم ندامت و شرمساری ہے۔ اطاعت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اللہ کے خوف سے رونا جہنم سے نجات ہے۔ ہنسنا بدن کی ہلاکت ہے۔ گناہوں سے توبہ

کرنے والا ایسے ہے جیسے اس کے گناہ تھے ہی نہیں۔

اس روایت کے ساتھ نیروانی متفرد ہے اور وہ مجہول ہے اور میں نے اس کو دوسرے طریق سے سنا ہے روح سے مگر وہ بھی محفوظ نہیں ہے۔

۷۰۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالقاسم عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ سے ان کو محمد بن عمر دارابجردی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ہشام نے ان کو ابن سرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کا ارادہ کرے مگر اس کے ساتھ عمل نہ کرے اس کے لئے نیکی رکھ دی جاتی ہے۔ اگر نیکی کا عمل کرلے تو دس امثال کر کے لکھی جاتی ہے۔ سات سو ستتر (۷۷۷) تک یا جتنی اللہ چاہے اور جو شخص گناہ کا ارادہ کرے اور اس کا عمل نہ کرے تو کچھ بھی نہیں لکھا جاتا اور جو اس کا ارتکاب کرلیتا ہے۔ تو اس پر ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوکریب سے اس نے ابوخالد سے اس نے ہشام بن حسان سے۔

ایک نیکی پر سات سو گنا اجر:

۷۰۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) جب میرا بندہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے بس لکھ دو اس کے لئے ایک نیکی اگر اس کا عمل کرلے تو لکھ دو اس کے لئے اس کی دس گونا اور جب گناہ کا ارادہ کرے اور اس کا عمل نہ کرے تو بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔

۷۰۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل سلمی الوزیر نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی انصاری نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو بعض رھوین نے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے یا کریم المغفو اے کریم میں درگذر کا سوال کرتا ہوں۔ جبرائیل نے ان سے پوچھا آپ جانتے ہیں کہ کریم العفو کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں اے جبرائیل! اس نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ گناہ سے درگذر کرلے اور اس کو نیکی لکھ دے۔

۷۰۴۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالقاسم عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے ''ح''۔

۷۰۴۵:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب میرا بندہ نیکی کے عمل کا ارادہ کرتا ہے تو میں اس کو ایک نیکی لکھ دیتا ہوں جب تک اس کا عمل نہیں کرتا۔ جب عمل کرلیتا ہے تو میں اس کے لئے اس کی دس مثل لکھتا ہوں اور جب گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو میں اس کو بخش دیتا ہوں۔ جب تک اس کا عمل نہیں کرلیتا ہے جب اس کو عمل کرلیتا ہے تو میں اس کے ایک مثل لکھ دیتا ہوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۷۰۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ھمام بن منبہ نے یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے

(۷۰۴۳).....(۱) فی ب عتبة

اسلام کو اچھا کرتا ہے تو ہر وہ نیکی جس کا وہ عمل کرتا ہے وہ دس گونا کر کے لکھی جاتی ہے سات سو گنا تک اور ہر گناہ جس کا وہ عمل کرتا ہے اس کے لئے اسی کی مثل لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کو مل جائے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں نے کہا یا رب یہ ایسا بندہ ہے جو گناہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب دیکھتا ہے اس کو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا انتظار کرو اور اگر اس کا عمل کر لے تو اس کو لکھ لو اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے اس کو ترک کیا ہے میری وجہ سے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۷۰۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی سے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص کوئی نیکی لے کر آئے اس کے لئے اس کی دس مثل ہیں یا اس سے بھی زیادہ اور جو شخص برائی لے کر آئے اس کی جزا بری ہے اسی کی مثل یا اس سے بھی کم میں معاف کرتا ہوں اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں ایک قدم قریب ہوتا ہوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے اور اس نے حدیث میں زیادہ کیا ہے۔ جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے میں دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص پوری زمین بھری ہوئی گناہوں کی لائے اور میرے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، میں اس کے مثل مغفرت لے کر اس کو ملوں گا۔

۷۰۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے اس نے ان کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔ اور اس کو زیادہ کیا ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے اس کے متین میں واز ید۔ اور واعفو کے بدلے واغفو کہا ہے اور مسلم نے کہا ہے کہ ابومعاویہ کی اعمش سے ایک روایت میں ہے اوراز ید۔

۷۰۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو جعفر بن زبیری نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دائیں ہاتھ والا فرشتہ امین ہے بائیں ہاتھ والے پر جب بندہ کوئی نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کو اس کی دس مثل لکھتا ہے اور جب کوئی برا عمل کرتا ہے اور بائیں ہاتھ والا فرشتہ اس کو لکھنا چاہتا ہے، تو دائیں ہاتھ والا کہتا ہے کہ ابھی رک جا للہذا وہ چھ یا سات ساعات تک رک جاتا ہے اگر اس کے بارے میں اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اس پر وہ کچھ بھی نہیں لکھتا اور اگر استغفار نہیں کرتا تو صرف ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

۷۰۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ خسرو گردی نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن علی بن سلیمان نے ان کو اسماعیل بن عیسیٰ عطار نے ان کو مسیب بن شریک نے ان کو بشر بن نمیر نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے پھر انہوں نے ذکر کیا اس حدیث کو اسی کے معنی میں بطور مرفوع۔

۷۰۵۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو ابوالیمان نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالوینہ مزکی نے ان کو محمد بن یحییٰ اسفرائنی نے ان کو ابوالیمان حکم بن نافع

(۷۰۴۷).....(۱) فی ب عمرو

(۷۰۴۹).....(۱) فی ب أمیر

(۷۰۵۰).....(۱) فی ب أبو الحسین

(۲).....فی ب سلیمان.

نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عاصم بن رجاء بن حیوۃ نے ان کو عروہ بن رویم نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک بائیں ہاتھ والا فرشتہ البتہ قلم اٹھائیتا ہے چھ ساعات تک (یعنی نہیں لکھتا) اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے ساعات ساعات۔ بندے مسلم سے جو خطا کرنے والا گنہگار اگر وہ نادم ہو جائے اور اس سے استغفار کرے تو حذف کر دیتا ہے اس کو ورنہ ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

شروع وآخر دن کی نیکی تمام اعمال کو محیط ہوتی ہے:

۷۰۵۲:.... ہمیں خبر دی ابویعلیٰ حمزہ بن عبدالعزیز نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد رازی نے ان کو ابوبکر محمد بن سلیمان باغندی نے بن و سلیمان نے یعنی ابن سلمہ خبائری نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو عطاء نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دن کو شروع کرے خیر کے ساتھ اور آخر کو ختم کرے خیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے نہ لکھو کردو (بیچ میں جو کچھ کیا اس نے ہے) نہ لکھو میرے بندے کے خلاف اس کے درمیان جو گناہ ہیں۔

۷۰۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن محبور دہان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہمارے والد نے ان کو زکریا بن دلویہ نے ان کو علاء بن عمرو تیمی نے ان کو بشر بن احمد نے ان کو محمد بن احمد بن ابراہیم ثقفی نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو مبشر بن اسماعیل نے ان کو تمام بن نجیح نے ان کو حسن نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں اعمال کو محفوظ کرنے والے فرشتے رات یا دن کے جو کچھ اعمال کو محفوظ کر کے اوپر اللہ کی طرف جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس دن رات کے صحیفے کو اس طرح پاتا ہے کہ اس کے اول میں یا آخر میں کوئی اچھا اور خیر کا عمل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہتا ہے کہ میں نے تمہیں گواہ کر دیا ہے کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ بخش دیئے ہیں جو صحیفے کے دونوں سروں کے بیچ میں ہیں۔

اور دھان کی ایک روایت میں ہے کہ فرشتے جو کچھ محفوظ کرتے ہیں ان میں سے صحیفوں کے اول میں یا آخر میں اللہ اگر کسی خیر کے عمل کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے ہیں جو صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان ہیں۔

۷۰۵۴:.... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ جب دونوں فرشتے اوپر کو چڑھتے ہیں یا کہا تھا کہ فرشتہ چڑھتا ہے بندے کے عمل کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو اگر اس کے اول میں اللہ کا ذکر ہو اور آخر میں بھی ذکر ہو تو اس کے وہ گناہ چھوڑ دو جو درمیان میں ہیں۔

میں کہتا ہوں مناسب ہے کہ حدیث خبائری یا حدیث تمامہ بن نجیح ان کو پہنچی ہو یا دوسری حدیث جو ہمیں نہیں پہنچی اس لئے انہوں نے یہ بات کہی ہو۔ اور حدیث مرفوع جو اس بارے میں اس میں بحث ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۰۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **الا اللمم** (سوائے چھوٹے گناہ کے۔)

(۷۰۵۱)....(۱) فی ب عبداللہ. (۷۰۵۲)....(۱) فی ب الحاجری.

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لمم یہ ہے کہ آدمی گناہ کا ارتکاب کرے اس کے بعد اس سے توبہ کر لے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ان تغفر اللهم تغفر جما. وای عبادلک لا الما.

اگر تو معاف کرے تو اے اللہ تو مجموعی گناہ معاف فرماتا ہے۔ ورنہ کون سا بندہ تیرا ایسا ہے جس نے تیرا چھوٹا گناہ بھی نہیں کیا۔

اور ابن سنان کی ایک روایت میں ہے **اللهم ان تغفر.**

کون ہے جو گناہوں سے محفوظ ہے

۷۰۵۶:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن محبور دھان نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزار نے ان کو ابو الازھر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو زکریا نے عمرو بن دینار سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے اللہ کے اسی قول کے بارے میں۔

الذين يجتنبون كبائر الاثم والفوا حش الا اللهم.

جو بڑے گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں اور بے حیائیوں سے سوائے لمم کے یعنی معمولی گناہوں کے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ آدمی ہوتا ہے جو بے حیائی کو پہنچتا ہے اس کا ارتکاب کر لیتا ہے اس کے بعد اس سے توبہ کر لیتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے اللہ اگر تو معاف کرتا ہے تو سب گناہ معاف فرما اور کون سا بندہ تیرا ہے جس نے کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ نہیں کیا اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت مروی ہے:

۷۰۵۷:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں۔ **الا اللمم** ۔فرمایا کہ وہ شخص ہوتا ہے جو گناہ کے ساتھ ارادہ کرتا ہے۔یا گناہ کے ساتھ لگتا ہے اس کے بعد وہ چھوڑ دیتا ہے کیا تم شاعر کا قول نہیں سنا۔

ان تغفر اللهم تغفر جماً وای عبد لک لا الما.

اگر تو معاف کرے تو تمام گناہ معاف کر دے ورنہ تیرا کون سا بندہ ایسا ہے جس نے کوئی چھوٹا گناہ بھی نہ کیا ہو۔ یہ محفوظ موقوف ہے۔

۷۰۵۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید رضی اللہ عنہ نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

الذين يجتنبون كبئر الاثم والفواحش الا اللمم

جو لوگ کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں سے سوائے ہلکے گناہ کے۔

زنا سے توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے اس کے بعد دوبارہ یہ گناہ نہ کرے۔ اور چوری سے توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے اس کے بعد چوری نہ کرے۔ شراب نوشی سے توبہ یہ ہے کہ اس سے توبہ کرے پھر شراب نوشی نہ کرے کہتے ہیں کہ حسن نے کہا تھا، یہی ہے المام۔

۷۰۵۹:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ اس نے کہا تینوں جگہوں پر۔ **ثم يتوب فلايعود.** اس کے بعد توبہ کرے پھر دوبارہ نہ کرے۔

(۷۰۵۶)۔۔۔۔سقط الحديث كله من أ

۷۰۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو ابن مسعود نے اللہ کے اس قول کے بارے میں الا اللمم۔
فرمایا: کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہونٹوں کا زنا بوسہ لینا اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا اور پیروں کا زنا چلنا ہے اور ان سب کی تصدیق یا تکذیب شرم گاہ کرتی ہے۔ اگر اپنے شرم گاہ کے ساتھ اس کو سچا بنا دیتا ہے تو وہ زانی ہے اگر شرم گاہ سے گناہ نہیں کرتا تو پھر وہ لمم ہے۔

ندامت وتوبہ کے ذریعہ گناہوں کی تلافی:

۷۰۶۱:.....شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کتاب وسنت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہر گناہ پر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنا واجب ہے اور اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنا۔ اور کتاب وسنت سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ان کی توبہ قبول کرتا ہے اس کو ان پر واپس رد نہیں کرتا۔ اور توبہ کا مطلب رجعت ہے۔ تاب الی اللہ اس نے اللہ کی طرف توبہ کی کا مطلب ہے رجع الی اللہ کہ اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا عصیان کے در پے ہونے کو ترک کرنا اور اطاعت کی طرف عود کرنا رجعت ہے اسی مفہوم کو لفظ توبہ سے تعبیر کیا ہے۔ شیخ حلیمی نے فرمایا کہ توبہ کی حد وتعریف معصیت سے اسی حال میں رک جانا اگر یہ دائمی ہو اور ندامت اس پر جو پہلے ہو چکا ہے، اور دوبارہ نہ کرنے کا عزم۔
پھر اگر ذنب وگناہ ہے ترک صلوٰۃ کا تو یہ صحیح نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ ندامت کے ساتھ ساتھ جو فوت ہو چکی ہے اس کی قضا بھی کرے۔ اور اگر یہ گناہ ترک صوم ہے، یا زکوٰۃ میں کمی ہے اگر مالدار ہے۔ تو ندامت کے ساتھ اس کی تلافی بھی کرے۔ اور اگر یہ گناہ ناحق قتل ہے تو وہ قصاص کی دیت دے اگر اس پر لازم ہو اور اس کا مطالبہ بھی ہو۔ اگر قصاص اس کے مال کے ساتھ معاف کر دیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو یہ شخص وہ مال ادا کر دے جو اس کے ذمے لازم ہو۔ اور یہ گناہ قذف یعنی جھوٹی تہمت ہو جو حد کو واجب کرتا ہے تو حد جاری کرنے کے لئے اپنی پیٹھ حاضر کر دے اگر اس کا مطالبہ کیا جائے۔ اور اگر اس کو متعلقہ انسان کی طرف سے معاف کر دیا جائے تو اس کو ندامت کافی ہے اخلاص کے ساتھ اور دوبارہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ۔ اور یہ گناہ اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں ہو۔ تو جس وقت اللہ کی طرف توبہ کر لے نادم ہونے کے ساتھ صحیح ندامت کے ساتھ۔ اس سے پہلے کہ امام اور حاکم کے پاس اسے پہنچایا جائے۔ تو حد اس سے ساقط ہو جائے گی۔ اور اگر امام اور حاکم کی طرف کیس پہنچایا جائے اس کے بعد وہ کہے کہ میں نے توبہ کر لی ہے تو اس صورت میں اس سے حد ساقط نہیں ہوگی۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ منصوص علیہ ہے محاربین کے بارے میں۔ تحقیق مشروط اور معلق کیا ہے امام شافعی نے قول کو اس مسئلے میں غیر محاربین میں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کے ساتھ استثناء کو ذکر کیا ہے محاربین میں، کسی اور کے لئے نہیں کیا۔

توبہ کی قبولیت کا وجوب:

۷۰۶۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن عالی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو ہمام نے ان کو اسحاق نے ان کو ابوالمنذر بزار نے ان کو ابوامیہ نے وہ انصار کے ایک آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک چور نے چوری کی سامان کی اور وہ سامان سمیت پکڑا گیا اس نے چوری کا اعتراف بھی کر لیا اس کو حضور کی خدمت میں لایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا نہ بھائی ہو تیرا کیا تو نے چوری کی تھی۔ اس نے کہا کہ نہیں اس نے تین بار اقرار کیا لہٰذا حضور نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ جب ہاتھ کاٹ دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا اب توبہ کیجئے اس نے کہا کہ میں اللہ کی طرف توبہ کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو اس کی توبہ قبول فرما۔

(۷۰۶۱)..... (۱) فی ب وسرعة الفيئة

(امام بیہقی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ اس چور پر اس کے اقرار کی وجہ سے سامان واپس کرنا واجب ہوا تھا صاحب مال کی طرف اور اگر وہ شخص اقرار سے پھر جاتا اور رجوع کر لیتا تو اس سے ہاتھ کاٹنے کی سزا ساقط ہو جاتی۔ اس وجہ سے کہ جو حقوق اللہ میں تخفیف وارد ہوئی ہے احادیث میں۔ اب جب کہ اس نے انکار نہیں کیا تھا اقرار سے پھرا نہیں تھا تو ہاتھ کاٹ دیا گیا اور گناہ سے توبہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس کے لئے دعا فرمائی تھی۔

اور تحقیق اس بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں کہ حدود کفارات ہیں۔ گویا کہ حدود کفارہ بن جاتی ہیں جب اس کے ساتھ وہ انسان توبہ کر لے۔

۷۰۶۲:...... (مکرر ہے) شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے شک گناہ بندوں کے مظالم ہیں لہٰذا ان سے توبہ صحیح نہیں ہو سکتی مگر ادا واجب کے ساتھ۔ خواہ وہ معین شئی ہو یا قرض ہو جب تک بندے کی قدرت میں ہو۔ اگر اس پر قدرت نہ رہے۔ تو پھر اس بات کا عزم کرے کہ اس چیز کو ادا کرے گا جب اس پر قادر ہوگا سب سے زیادہ جلدی ترین وقت میں اور کبیرہ گناہ سے توبہ صحیح ہوتی ہے جب کہ ایک گناہ سے توبہ کرے مگر دوسرے کبیرہ گناہ سے توبہ نہ کی ہو جو کہ اس کبیرہ کی جنس کا نہیں ہے بلکہ دوسری قسم کا ہے۔

جیسے کہ نہیں صحیح ہوتا اس پر حد قائم کرنا اسی وجہ سے اگر اس پر دوسری حد بھی لازم ہو کسی دوسری قسم سے۔

اور جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں ہے کہ اس کی توبہ قبول کرے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں یہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرے گا اور یہ خبر نہیں دی کہ وہ اپنے وعدے کے خلاف کرے گا تو اس سے ہم نے جان لیا کہ وہ صحیح توبہ کو کرنے والے پر واپس رد نہیں کرے گا جو کہ یہ اس کی طرف سے محض مہربانی ہوگی۔ اس کے بندوں کی طرف سے اس کے ذمے کسی حال میں کوئی چیز لازم نہیں ہے وہ نہ تو کسی امر کرنے والے کے امر کے نیچے ہے اور تابع ہے اور نہ ہی کسی نہی کرنے والے کی رکاوٹ کے تابع ہے کہ اس پر کوئی شئی لازم ہو۔

(پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے خود جو یہ فرمایا ہے کہ)

کتب علی نفسہ الرحمة. کہ اس نے اپنے اوپر رحمت کو لکھ دیا ہے یعنی فرض و لازم کر دیا ہے۔ اور اسی طرح یہ حکم ہے۔ **وکان علی ربک حتما مقضیا.** کہ تیرے رب نے اوپر لازم ہے فیصلہ شدہ ہے وہ طے شدہ ہے۔ (اس سے تو وجوب ثابت ہوتا ہے۔)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ خبر بھی دے دی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور کرے گا وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔

اسی طرح یہ آیت بھی ہے:

انما التوبة علی اللّٰہ للذین یعملون السوء بجهالة ثم یتوبون من قریب.

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذمے توبہ قبول کرنا لازم ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنی حماقت سے برائی کر بیٹھتے ہیں اس کے بعد وہ تھوڑے ہی وقت میں جلدی توبہ کر لیتے ہیں۔ (اس سے بھی اللہ کے ذمے وجوب ثابت ہوتا ہے) (تو اس کا جواب یہ ہے کہ) اس سے مراد وہ توبہ ہے جس کی قبولیت کا اللہ نے وعدہ فرما رکھا ہے اور وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور نہیں کرے گا خلاف بلکہ قبولیت لامحالہ اس کی طرف سے واقع ہوگی جیسے وہ فعل واقع ہوتا ہے جو واجب ہے۔ اس کی طرف سے جس پر واجب ہے۔

باقی رہا اللہ کا یہ قول کہ:

ثم یتوبون من قریب.

(۷۰۶۲) مکرر. (۱) فی ب تصح (۲)...... فی ایجز (۳) سقطت من ا

تو اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ توبہ سے قبل وقت ہے وہ قریب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قیامت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ عسی ان یکون قریباً۔ عین ممکن ہے کہ قیامت قریب ہو (یعنی وہ قریب ہے۔)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جب سب کا اجل قریب ہے تو ہر ایک کا اجل بھی قریب ہوا۔ اس کا بیان مندرجہ ذیل میں ہے۔

توبہ کی قبولیت کا وقت:

۷۰۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن ابوعلی سقا نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے ان سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوزرعہ دمشقی نے ان کو علی بن عباس نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو جبیر بن نضیر نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ لیقبل توبة العبد مالم یغرغر.

بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک موت کی خرخراہٹ نہ لاحق ہو۔

۷۰۶۴:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے، مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر بن ابوالموت نے ان کو احمد بن علی بن سہل مروزی نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابن ثوبان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد میں ان کو ابوالقاسم حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے ان کو ابوبکر عمر بن حفص بن عمر نے ان کو عاصم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت نے ان کو ثوبان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس حدیث کا مطلب ہے کہ جب تک اس کی روح اس کی حلق کے کنارے نہ پہنچ جائے اور یہ وقت ہوتا ہے اس کامیابی کا جو اس وقت دیکھتا اپنا ٹھکانہ جنت کا یا جہنم کا۔ اور ممکن ہے کہ اس وقت فرشتوں کو بھی دیکھتا ہو۔ اور شاید کہ وہ شخص جس کا معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہو کہ اس کا روح خرخراہٹ کرے اس حال میں اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی یا اس وقت اس کو اس کی قدرت نہیں دی جائے گی تو گویا کہ یہ قول اور حدیث اشارہ ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک وہ توبہ کرتا رہے اور جب تک اس کی روح خرخراہٹ نہ کرے ممکن ہوتا ہے کہ وہ توبہ کرلے اگرچہ وہ توبہ قبول کرچکا ہو بندے کی توبہ کرنے سے قبل۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور کبھی جائز ہوتا ہے کہ توبہ کا وقت محدود کردیا جائے اس قدر جو اس سے زیادہ واضح ہو اور زیادہ انسب ہو اللہ کے اس قول کے ساتھ۔

ولیست التوبة للذین یعملون السیئات حتیٰ اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الأن.

ان لوگوں کے لئے کوئی توبہ نہیں ہے جو برائیاں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت حاضر ہوجاتی ہے تو کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ توبہ قبول کی جاتی ہے جب تک وہ اسباب نہ باطل ہوجائیں جو زندگی کا تقاضا کرتے ہیں معاصی کے اقسام کی طرف۔ جو بہ مقتضی قویٰ کے سقوط، خواہشات کے بطلان اور موت کے آنے کے ساتھ باطل ہوجائیں، تو اس وقت توبہ کرنے کا وقت گذر چکا ہوتا ہے اور ختم ہوچکا ہوتا ہے۔ اور توبہ کا وقت ختم نہیں ہوتا زندہ آدمی کے بعض معاصی سے عاجز ہوجانے سے بسبب اس کے جو حائل ہے اس کے آگے وہ اس کے باوجود نہیں ہے خالی۔ اس بات سے کہ اس کا اس کے لئے پیش آئیں اور وہ کہا اپنے دل میں اگر عاجزی نہ ہوتی تو میں ہوتا (ایسے) جب بندے نے نہیں کہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو گرادیا ہے جس کی طرف بلایا جاتا ہے تو ہوگا دائمی طور پر مداومت کرنے والا توبہ کے لئے بہر حال وہ شخص جس کے اندر زندگی کے آثار دواعی ختم ہوچکے ہوں اور زندگی کے آثار مٹ چکے ہوں اس کی توبہ کے لئے کوئی اثر ونشان

(۷۰۶۳)..... (۱) فی ب یفعل

ہرگز نہیں ہے نہ عزم وارادے میں نہ ہی بالفعل اور عملی طور پر ایسی ہے اس کی توبہ صحیح نہیں ہوگی۔

میں کہتا ہوں۔ تحقیق ہم نے بہت سی احادیث روایت کی ہیں توبہ کے وقت کے بارے میں اور اس کی فضیلت کے بارے میں۔ اور اس چیز کے بارے میں بھی جو ان میں اشارہ ہے اللہ کی رحمت کشادگی کا (بعض ان میں سے یہ ہیں)۔

بنی اسرائیل کے ایک قاتل کی توبہ:

۷۰۶۵:۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو ابن ابی عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالصدیق ناجی نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس نے ننانوے قتل کر رکھے تھے اس کے بعد اس کو احساس ہوا تو توبہ کرنے کے لئے مسئلہ پوچھتا ہوا نکلا ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں ہوسکتی؟ سائل نے اس کو بھی قتل کر دیا (پورے سو قتل کر لئے) مگر بدستور پھر پوچھنے لگا ایک آدمی نے بتایا کہ فلاں فلاں بستی میں جاؤ (وہاں مسئلہ بتانے والا ہے) وہ چلا مگر وہاں پہنچنے سے قبل موت نے اسے گھیر لیا مگر وہ سینے کے بل آگے گھسنے لگا اس بستی کی طرف (کہ شاید پہنچ جاؤں اور میری مغفرت ہوجائے) مگر وہیں پر مر گیا۔ رحمت والے اور عذاب والے فرشتوں نے اس کو لے جانے کے لئے باہم جھگڑا کیا اللہ تعالیٰ نے پیچھے والے فاصلہ کو وحی کی تو بڑا ہو جا اور آگے والے سے کہا تو سمٹ جا۔ چنانچہ پیمائش کرنے پر آگے کا فاصلہ ایک بالشت کم نکلا لہٰذا اس کو بخش دیا گیا مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن یسار سے اسی طرح اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے اور ہشام دستوائی نے۔

۷۰۶۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالصدیق نے ان کو ابوسعید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا اس نے ننانوے نفوس کو قتل کر دیا تھا لہٰذا اس نے اہل زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا اس کو کسی راہب کے بارے میں بتایا گیا وہ اس کے پاس گیا اس کو بتایا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ ہوسکتی ہے؟ اس نے بتایا کہ نہیں ہوسکتی اس نے اس کو بھی قتل کر دیا (پورے سو قتل ہوگئے) اس کے بعد وہ پھر دھرتی پر سب سے بڑے عالم کو پوچھنے لگا جو اس کو توبہ کی راہ بتائے اس کو ایک اور بڑے عالم کے بارے میں کسی نے بتایا پھر یہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے بتایا کہ ہاں تیری توبہ ہے تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہوسکتا فلاں زمین پر جاؤ وہاں کچھ لوگ رہتے ہیں جو کہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی ان کے ساتھ مل کر عبادت کر اور اپنی زمین پر واپس نہ آنا یہ برائی کی زمین ہے۔ وہ چلا گیا جب وہ آدھے راستے پر پہنچا تو اس کی موت کا وقت ہوگیا۔ اس کے بارے رحمت کے فرشتوں نے اور عذاب والے فرشتوں نے جھگڑا کیا۔ رحمت والے فرشتے کہتے تھے کہ یہ توبہ کر کے اللہ کی عبادت کی طرف آ رہا تھا۔ اور عذاب والوں نے کہا کہ اس نے کبھی خیر کا کوئی عمل نہیں کیا تھا بالکل۔ چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا انہوں نے اس کو اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا مقرر کر لیا اس نے کہا۔ دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو جس طرف یہ قریب تھا بس اس کو اسی طرف کا مان لو چنانچہ انہوں نے ناپا تو اس زمین کی طرف اس کو قریب پایا جس طرف ارادہ کر کے چلا تھا۔ لہٰذا رحمت والے فرشتوں نے اس کو اپنے قبضے میں لے لیا۔

قتادہ نے کہا کہ حسن نے کہا تھا ہمارے لئے ذکر کیا گیا کہ وہ اپنے سینے کے ساتھ گھسیٹ کر قریب ہوا تھا۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مثنی سے اور لفظ فناء بصدرہ احتمال رکھتا ہے کہ اس سے مراد ہو تباعد عن معاصیہ کے معاصی سے دور ہو اور اس کو ناپسند کیا۔

۷۰۶۷:۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو

وہب بن جریر نے ان کوشعبہ نے ان کو ابراہیم بن میمون نے ایک آدمی سے حارث بن کعب سے ہمیں حدیث بیان کی ہم میں سے ایک آدمی نے اس کو ایوب نے کہا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص توبہ کرلے اپنی موت سے ایک سال قبل میں اس کی موت قبول کرتا ہوں اسی طرح قریب کرتے کرتے ایک مہینے تک یہاں تک کہ اس نے کہا ایک ساعت پھر پہلے والے کی قبول کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ فرمایا فواق ناقہ (اونٹنی کو دوہتے وقت دھارر کنے کا وقفہ) میں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ نے فرمایا نہیں ہے (اتنی دیر موت سے پہلے، توبہ کرلے وہ بھی قبول ہوگی۔)

ولیست التوبة للذین یعملون السیٰات حتیٰ اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الان.

ان لوگوں کے لئے توبہ نہیں ہے جو برا عمل کرتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کی موت آجاتی ہے کہتا ہے کہ میں ابھی توبہ کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ میں نے تو تمہیں وہ حدیث بیان کی ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

موت سے ایک دن پہلے کی توبہ:

۷۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بیلمانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص مرنے سے ایک دن قبل توبہ کرلے اس کی توبہ قبول ہوگی۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اصحاب رسول میں سے ایک دوسرے آدمی کو بیان کی تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم نے واقعی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے کہا کہ جی ہاں انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے۔ جو شخص مرنے سے نصف دن قبل توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اور اصحابی رسول کو بیان کی تو اس نے پوچھا کہ واقعی تم نے رسول اللہ سے سنی تھی میں نے کہا جی ہاں اس۔ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ سے سنی تھی آپ فرما رہے تھے جو شخص مرنے سے ایک ضحوہ یعنی ایک دن چڑھے قبل اللہ کی طرف توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔ پھر میں نے ایک اور آدمی کو حدیث بیان کی اس نے پوچھا کہ واقعی تم نے یہ رسول اللہ سے سنی تھی اس نے کہا کہ جی ہاں اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی فرماتے تھے۔ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے جب تک کہ موت کی خرخراہٹ نہ رک جائے اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔

اس کو روایت کیا عبداللہ بن نافع نے ہشام بن سعد سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمر سے اس نے اسی کو ذکر کیا۔

۷۰۶۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نے عباس بن فضل نضر وی ہروی نے ہرات میں ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے انکو زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن بیلمانی نے ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے کہ اس سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی انسان نہیں جو مرنے سے ایک دن قبل توبہ کرے اور اس کی توبہ قبول نہ ہو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے خبر دی اس بارے میں ایک آدمی کو اصحاب رسول میں سے اس نے کہا کیا آپ نے واقعی یہ سنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا کہ جی ہاں اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ

میں بھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو بھی شخص موت سے آدھا دن قبل توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ایک اور صحابی رسول سے بیان کیا تو اس نے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی اس کو ان سے سنا تھا میں نے کہا جی ہاں وہ بولے کہ میں گواہی دیتا ہوں جو بھی انسان مرنے سے ایک چاشت کا وقت قبل توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔پھر میں نے اس کو ایک اور صحابی رسول سے بیان کیا تو اس نے پوچھا کہ واقعی تم نے اس کو ان سے سنا تھا میں نے کہا کہ جی ہاں اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو بھی انسان توبہ کرے اس سے قبل کہ اس کا سانس خرخراہٹ کرے اس کی باچھوں میں اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں۔

ابلیس کا ٹھکانہ:

۷۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو لعنت کی تو اس نے اللہ سے مہلت کا سوال کیا۔اس کو مہلت دے دی گئی تو اس نے کہا تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے بندے کے سینے سے نہیں نکلوں گا یہاں تک کہ تو اس کی روح نکال دے گا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری عزت کی قسم میں اپنے بندے سے توبہ کو بند نہیں کروں گا یہاں تک کہ اس کی روح نکل جائے۔نفسہ کہا تھا یا روحہ کہا تھا۔

۷۰۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابلیس نے کہا تھا اے میرے رب بے شک تم نے آدم کو پیدا کیا اور میرے اور اس کے درمیان دشمنی کر دی لہٰذا مجھ کو اس پر غلبہ اور تسلط دے دے۔کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا تھا کہ ان کے سینے تیرے ٹھکانے ہیں۔اس نے کہا میرے رب مجھے اور زیادہ اختیار دے۔فرمایا کہ نہیں پیدا ہوگا آدم کا ایک بیٹا مگر تیرے لئے دس ہوں گے۔اس نے کہا کہ میرے رب مجھے اور زیادہ اختیار دے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ان میں ایسے چلے گا جیسے ان کا خون چلے گا۔اس نے کہا میرے رب مجھے اور زیادہ اختیار دے۔اللہ نے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑوں پر سوار دستوں سے اور پیدل شیطانوں کے دستوں سے حملہ کرنا اور ان کے ساتھ مالوں میں اور اولادوں میں شریک ہو جا کہتے ہیں پھر آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف ابلیس کی شکایت کی اور عرض کی اے میرے رب آپ نے ابلیس کو پیدا کیا اور میرے اور اس کے درمیان دشمنی پیدا کر دی اور بغض اور اس کو آپ نے مجھ پر مسلط کر دیا اور میں اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر تیرے ساتھ (یعنی تیری رحمت ونصرت کے ساتھ) اللہ نے فرمایا نہیں پیدا ہوگا تیرا کوئی بیٹا مگر میں اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کروں گا جو اس کی حفاظت کریں گے برے قرینوں سے اور برے ساتھیوں سے۔آدم نے کہا کہ اے میرے رب میری اور مدد فرما۔اللہ نے فرمایا کہ تیرے لئے ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی آدم نے کہا اے میرے رب میرے لئے اور اضافہ فرما۔اللہ نے فرمایا کہ میں تیرے کسی بھی بیٹے سے اور تیری اولاد سے توبہ نہیں روکوں گا جب تک اس کو موت کی خرخراہٹ نہ لگ جائے۔

۷۰۷۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حصین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو یعلی بن نعمان نے ان کو حدیث بیان کی اس نے جس نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ توبہ کشادہ ہے فراخ کی ہوئی ہے جب تک روح نہ کھینچی جائے۔

اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

(۷۰۷۲)......قال السیوطی فی الدر المنثور (۲/۱۳۱) رواہ عبدالرزاق وابن جریر وابن المنذر وابن أبی حاتم والمصنف.

انما التوبة علی الله للذین یعملون السوء بجهالة۔
سوا اس کے نہیں کہ اللہ پر ہے توبہ قبول کرنا ان لوگوں کے لئے جو برائی کرتے ہیں اور فرمایا کہ نہیں ہے حاضر ہونا مگر روح نکلنا۔

۷۰۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عیسیٰ بن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے کہ یعملون السوء بجهالة. مجاہد نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے رب کی نافرمانی کرے وہ جاہل ہے۔

۷۰۷۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے اس کو ایک شیخ نے اہل کوفہ میں سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں اللہ کے اس قول کے بارے میں ثم یتوبون من قریب.
فرمایا کہ ہر توبہ جو موت سے قبل ہو جائے وہ قریب ہے۔

۷۰۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ اس نے سنا ابوعبیدہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ رات میں اپنا ہاتھ دراز فرماتے ہیں تا کہ دن میں گناہ کرنے والے توبہ کریں اور دن میں ہاتھ پھیلاتے ہیں تا کہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے بندار سے اس نے ابوداؤد سے۔

گناہ کے بعد صلوٰۃ التوبہ پڑھنا:

۷۰۷۶:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عاصم بن ابوالنجود نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو صفوان نے بن غسان نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک مغرب کی جانب البتہ ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی کا فاصلہ چالیس سال کی مسافت ہے یا ستر سال فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کے لئے کھولا تھا جس دن آسمان و زمین تخلیق کیے تھے اس کو وہ بند نہیں کرے گا حتیٰ کہ سورج اس سے طلوع ہو جائے۔

۷۰۷۷:..... ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر محمد بن حسن اصولی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس اصفہانی نے ان کو ابوبشر یونس بن حبیب بن عبدالقاہر نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو عثمان بن مغیرہ نے انہوں نے سنا علی بن ربیعہ اسدی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اسماء یا ابن اسماء فزاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچاتے تھے جس قدر پہنچاتے تھے۔ علی فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر نے اور سچ کہا ابوبکر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو بھی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے بعد وہ وضو کرتا ہے اور دو رکعت پڑھتا ہے اس کے بعد اللہ سے استغفار کرتا ہے بس اس کے لئے مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

(۷۰۷۵)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۹۰)   (۷۰۷۷)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (ص ۲)

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللّٰہ فاستغفروا لذنوبھم.

وہ لوگ جب کوئی گناہ کرتے ہیں یا اپنے اوپر کوئی زیادتی کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

اور دوسری آیت یہ تلاوت کی۔

ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللّٰہ یجد اللّٰہ غفورًا رحیمًا

جو شخص برا عمل کرے یا اپنے اوپر زیادتی کرے تو اس کے بعد اللہ سے استغفار کرے اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

۷۰۷۸:......ہمیں خبر دی ابوفورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوعوانہ نے ”ح“۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یوسف بن یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید اور زیاد بن خلیل ابوسہل تستری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی مسدد بن مسرہد نے ان کو ابوالحسن نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عثمان بن مغیرہ نے ان کو علی بن ربیعہ اسدی نے ان کو اسماء بن حکم فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے تھے کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا جس سے اللہ مجھے نفع دیتے جو کچھ نفع دینا چاہتے تھے اور جس وقت مجھے حدیث بیان کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی ایک تو میں اس سے قسم لیتا تھا جب وہ قسم اٹھالیتا تو میں اس کو سچا مان لیتا تھا اور مجھے ابوبکر نے حدیث بیان کی اور ابوبکر نے سچ کہا کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے: جو بھی بندہ گناہ کرتا ہے کوئی گناہ پھر وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کھڑا ہوجاتا ہے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اس کے بعد اللہ سے معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللّٰہ فاستغفروا لذنوبھم (الأیۃ)

۷۰۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی اسفرائنی نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین کوفی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو عبداللہ بن نافع صائغ مکی نے ان کو ابوالمثنی مازنی نے ان کو سلمان بن یزید نے مقبری سے اس نے علی بن ابی طالب سے انہوں نے کہا مجھے کسی ایک نے کوئی حدیث نہیں بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر میں نے اس سے اس پر قسم لی سوائے ابوبکر صدیق کے بے شک وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں گناہ کرتا کوئی بندہ کوئی گناہ پھر اس کو یاد کرتا ہے تو وضو کرلیتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کے بارے میں توبہ کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیتے ہیں۔

توبہ کے لئے کسی اونچی جگہ کا انتخاب کرنا:

۷۰۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو فضیل بن سلیمان نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابوالمثنی عنبری نے اور محمد بن ایوب نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے ان کو فضیل بن سلیمان عنبری نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبیداللہ بن سلیمان اغر نے ان کو ابودرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شئی جو ابن آدم اس کے ساتھ کلام کرتا ہے وہ اس پر لکھی جاتی ہے جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے اور پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں اس سے توبہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ اونچی جگہ پر آئے اور اللہ کی طرف اپنے دونوں ہاتھ دراز کرے اس کے بعد کہے میں تیری طرف اس سے توبہ کرتا ہوں

(۷۰۷۸)......اخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (ص ۲ و ۳) (۷۰۷۹)......(۱) فی ب سلیمان

(۷۰۸۰)......(۱) فی ب حماد

اور میں اس گناہ کی طرف کبھی بھی دوبارہ نہیں لوٹوں گا اس سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا جب تک اس کام کو دوبارہ نہ کرے یہ روایت کیا گیا ہے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت۔

برائی کے فوراً بعد بھلائی کرنا:

۷۰۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اشعث نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں گناہ کرتا کوئی بندہ کوئی گناہ پھر وضو کرتا ہے اور وضو کو احسن طریقے پر کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ میدانی زمین کی طرف نکل جاتا ہے وہاں جا کر دو رکعت پڑھتا ہے اور اس گناہ سے استغفار کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔

۷۰۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل افاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو شداد ابوعمار نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ یکا یک میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ کے پاس اچانک اس کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں حد کو پہنچ گیا ہوں اس کو مجھ پر قائم کریں (یعنی زنا کر لیا ہے) کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ کہا جب کہ نماز کی تکبیر کہی جا چکی تھی۔ حضور داخل ہوئے اور نماز پڑھائی اس کے بعد باہر چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ مجھے ابوامامہ نے حدیث بیان کی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اور وہ آدمی حضور کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ میں حد کو پہنچا ہوں مجھ پر قائم کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گھر سے نہیں نکلے ہو تم نے اچھی طرح وضو کیا ہے؟ بولا جی ہاں یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ یہ نماز نہیں پڑھی؟ فرمایا: پڑھی ہے یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے تیری حد معاف کر دی ہے یا کہا کہ تیرا گناہ یہ ابن عبدان کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں دوسرے طریقے سے عکرمہ بن عمار سے۔

۷۰۸۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوقماش نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوقماش نے ان کو ابوامامہ نے کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک عورت کو پکڑ لیا ہے میں نے اس کے ساتھ سب کچھ کیا ہے سوائے جماع کے حضور نے یہ آیت پڑھی۔

اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذٰلک ذکری للذکرین.

نماز قائم کیجئے صبح وشام اور رات میں بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں کہ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوحذیفہ نے اسی لفظ کے ساتھ اور وہ اسی لفظ کے ساتھ محفوظ ہے ابن مسعود کی حدیث سے۔

۷۰۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالنصر فقیہ نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن نصیر نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو سماک نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ اور اسود نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے مدینے کے پرلے کنارے پر ایک عورت کو دبوچ لیا ہے اور میں نے اس کے ساتھ سب کچھ کیا ہے جماع کے سوا اب جو چاہیں میرے لئے فیصلہ فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا اللہ تیرے اوپر پردہ ڈال دیتا اگر تو اپنے اوپر پردہ ڈالتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی شئی کا ارادہ نہیں فرمایا وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھیجا اور اس کو بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھی۔

اقم الصلوٰۃ طرفی النھار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذٰلک ذکری للذاکرین.

لوگوں میں سے ایک آدمی نے پوچھا کہ کیا اسی شخص کے لئے خصوصی حکم ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے

حضور نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے یہ حکم عام ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۷۰۸۵:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن معانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن عیینہ نے زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبیداللہ بن عتبہ بن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی اصحاب رسول میں سے ایک عورت سے محبت کرتا تھا۔ ایک دن رسول اللہ کی خدمت میں بیٹھا تھا کسی کام کی حضور سے اس نے اجازت طلب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی بارش کے دن نکلا اچانک کسی حوض پر عورت غسل کر رہی تھی اس نے جا کر اس کو دبوچ لیا اور اس کے ساتھ برا فعل کرنے لگا اس نے اپنے ذکر کو حرکت دی مگر وہ ایسے ہو گیا جیسے کپڑے کا کنارہ ہوتا ہے لہٰذا یہ شرمندہ ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ بات ذکر کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا چند رکعت نماز ادا کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اقم الصلوٰۃ طرفی النھار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذٰلک ذکری للذاکرین.

کہ دونوں کے دونوں وقتوں میں اور رات کو نماز قائم کیجئے بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے۔

ہر شخص فقیر و محتاج ہے مگر جس کو میں غنی کر دوں:

۷۰۸۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو مستور د بن عباد ہنائی نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! نہیں آیا ہوں میں آپ کے پاس حتیٰ کہ نہیں چھوڑی میں نے کوئی حاجت اور نہ کوئی داجت (کوئی تجارت کوئی اچھی بری خواہش) مگر میں نے اس کا ارتکاب کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو شہادت نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا کہ ہاں میں شہادت دیتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تیرے لئے ہر حاجت کو اور داجت کو۔ (ہر اچھی بری خواہش اور فعل کو معاف کر دیا ہے۔)

۷۰۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر نے ان کو محمد بن ایوب نے "ح" وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے اور محمد بن یعقوب اور یوسف بن یعقوب نے کہتے ہیں ابن ایوب نے ہمیں خبر دی ہے اور دونوں نے کہا ہے ابوداؤد طیالسی نے ان کو ھمام بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا۔ اس نے دعا مانگی اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے اس گناہ کو میرے لئے معاف کر دے، اس کے رب نے اس کے بارے میں فرمایا کہ میرے بندے کو یہ معلوم ہے اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی رکھتا ہے لہٰذا اللہ نے اس کو معاف کر دیا۔

اس کے بعد رکا رہا جب تک اللہ نے چاہا اس کے بعد پھر اس نے کوئی دوسرا گناہ کیا اور دعا مانگی راوی کہتے ہیں اس نے پھر دوسرا گناہ کیا اور

(۷۰۸۵)......(۱) فی ب ابن أبی غرزۃ (۲) ...... کذا فی من المخطوطۃ والصحیح المستو ربن عباد (۳)...... الصواب الذنب

کہنے لگا اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو میرے لئے معاف کر دے اس کے رب نے کہا میرے بندے نے جان لیا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو کہ گناہ کو معاف کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ پکڑ بھی سکتا ہے لہٰذا اس کو معاف کر دیا۔ اس کے بعد وہ گناہ سے رکا رہا جب تک اللہ نے چاہا اس کے بعد اس نے کسی اور گناہ کا ارتکاب کیا۔ اس نے کہا اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے اس کو میرے لئے معاف کر دے اس کو اس کے رب نے کہا کہ میرے بندے نے یہ جان لیا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے۔ لہٰذا اس کے رب نے کہا کہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا ہے اب جو چاہے وہ عمل کرے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن حمید سے اس نے ابو الولید سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہمام سے۔

۷۰۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے ان کو ربیعہ بن یزید نے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو ابوذر غفاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے جبرائیل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنے کو اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہٰذا تم لوگ ظلم نہ کیا کرو۔

اے میرے بندو! تم لوگ رات دن گناہ کرتے رہتے ہو اور میں وہ ہوں کہ میں گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور میں وہ ہوں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تم لوگ مجھ سے استغفار کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص بھوکا ہے مگر جس کو میں کھانے کو دوں۔ لہٰذا مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانے کو دوں گا۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص ننگا ہے مگر جس کو میں کپڑے پہناؤں لہٰذا مجھ سے کپڑے پہننے کے لئے مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارا پہلا اور تمہارا آخری (سارے انسان) و تمہارے انسان تمہارے جن ایسے ہو جائیں جیسے تم میں سے کوئی سب سے بڑا متقی پرہیزگار ہو تو یہ میری حکومت میں کچھ بھی زیادہ نہیں کر سکتے۔

اے میرے بندو اگر تمہارا ہر اول ہر آخری انسان تمہارے سارے انسان سارے جن بدکردار ہو جائیں جیسے تم میں سے کوئی بدتر فاجر ترین انسان ہو سارے ایسے ہو جائیں تو وہ میری بادشاہت میں کچھ بھی کمی نہیں کر سکتے۔

اے میرے بندو اگر تمہارا ہر پہلا اور ہر پچھلا تمہارے انسان تمہارے جن سارے ایک مٹی پر جمع ہو جائیں اور مجھ سے مانگنا شروع کر دیں اور میں ہر ایک کو دینا شروع کر دوں ہر ایک مانگتا جائے اور میں دیتا جاؤں سب کو اس کی ہر حاجت پوری کر دوں اس سے میری بادشاہت میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی مگر صرف اتنی کہ جتنی سمندر میں صرف ایک بار سوئی کو ڈبو کر نکال لیا جائے۔

اے میرے بندو سوا اس کے نہیں کہ تمہارے اعمال میں ان کو میں تمہارے لئے محفوظ کرتا ہوں جو شخص خیر کو پالے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کا شکر کرے اور جو شخص اس کے سوا کچھ اور پالے وہ نہ ملامت کرے مگر اپنے آپ کو۔

سعید بن عبدالعزیز نے کہا کہ حضرت ابوادریس جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو اس حدیث کی تعظیم کے لئے دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر صغانی سے اس نے علی بن مسہر سے۔

۷۰۸۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن طہمان نے ان کو اعمش نے ان کو موسیٰ بن مسیب نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو

ابوذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے اولاد آدم! تم میں سے ہر شخص گنہگار ہے مگر جس کو میں معاف کروں۔ مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا تم میں سے ہر شخص فقیر ہے محتاج ہے مگر جس کو میں غنی کردوں۔ لہٰذا مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا اے اولاد آدم۔ تم میں سے ہر شخص گمراہ ہے مگر جس کو میں ہدایت دوں مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اور جو شخص مجھ سے استغفار کرے گا اور جان لے گا کہ میں قدرت والا ہوں اس پر کہ میں اس کو معاف کروں۔ میں اس کو معاف کردوں گا۔ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگر تمہارا پہلا اور تمہارا پچھلا تمہارا زندہ تمہارا مردہ تمہارا خشک تمہارا تر (سب کے سب) جمع ہوجائیں تم میں سے سب سے بڑا بد بخت کے دل پر (یعنی سارے ہی برے ہوجائیں) یہ چیز میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر کمی نہیں کریں گے۔ اگر تمہارا پہلا اور پچھلا تمہارا ہر زندہ ہر مردہ خشک وتر (سب کے سب) کسی سب سے بڑے متقی انسان کے دل پر جمع ہوجائیں تو یہ میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر اضافہ نہیں کرسکتے اور تمہارا اول تمہارا آخر زندے مردے سوکھے گیلے جمع ہوکر مجھ سے مانگنا شروع کردیں حتیٰ کہ ہر ایک کے سوال پورے ہوجائیں اور میں سب کو دے کر فارغ ہوجاؤں جو کچھ سب کو دے دوں گا تو اس میں سے اتنی کمی بھی نہ ہوگی جتنا ایک سوئی کو پانی میں ڈبو دینا اگر تم میں سے کوئی آدمی سوئی کو ڈبو کر نکال لے سمندر کے اندر۔ یہ اس لئے ہے کہ میں بہت بڑا سخی ہوں بزرگی والا ہوں۔ سب کچھ موجود رکھنے والا ہوں میری عنایت میری بات ہے میرا عذاب میری بات ہے سوائے اس کے نہیں کہ کسی چیز کے لئے میرا حکم جب میں اس کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں ہوجا پس وہ ہوجاتا ہے۔

توبہ شکن کی معافی:

۷۰۹۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوخلیفہ نے ان کو ابوبدر نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں نے گناہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے رب سے استغفار کیجئے اس نے کہا کہ میں استغفار کرتا ہوں اس کے بعد پھر دوبارہ میں گناہ کر بیٹھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو دوبارہ گناہ کرے پھر استغفار کر اس شخص نے کہا پھر میں گناہ کر بیٹھا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر استغفار کر تین بار یا چار بار یہی فرمایا۔ عمر کو شک ہے۔ اپنے رب سے۔ استغفار کر حتیٰ کہ شیطان ناکام ونامراد ہوجائے۔

ابوبدر وہی یسار بن حکم بصری ہے۔

۷۰۹۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم شعیری نے ان کو سعید بن عبداللہ نے ان کو نوح بن ذکوان نے ان کو ابوایوب نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہے کہ جبیر بن حارث رسول اللہ کے پاس آئے اور کہتے لگے یارسول اللہ میں بڑا گنہگار ہوں۔ بار بار گناہ کرنے (یا توبہ شکنی کرنے) والا آدمی ہوں۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر دوبارہ گناہ کرتا ہوں۔ پھر توبہ کرتا ہوں۔ پھر گناہ کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر اللہ کا معاف کرنا تیرے گناہوں سے زیادہ ہے۔ اسی طرح میں نے اس کو جبیر پایا ہے جب کہ صحیح جو ہے وہ حبیب ہے ان کو عبدالغنی نے کہا ہے اور عبدالغنی کی ایک روایت میں ہے کہ وہ ایک حدیث میں ہے جس کو ایوب بن ذکوان نے روایت کیا ہے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے اور ہمارے شیخ کی کتاب میں جو نوح بن ذکوان ابوایوب کی ہے کہ صحیح اور درست اخوایوب ونوح ہے اور دونوں ضعیف ہیں۔

(۷۰۸۹)......(۱) فی ب وھو یعلم.   (۷۰۹۰)......(۱) فی ب ابوزید

۷۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے ان کو آدم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو نعمان بن بشیر نے۔(اس آیت کے بارے میں۔)

و لا تلقوا بایدیکم و الی التھلکۃ.

اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی گناہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالے اور یہ بھی نہ کہے کہ میرے لئے توبہ ہی نہیں ہے بلکہ اس کو چاہئے کہ اللہ سے استغفار کرے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۷۰۹۳:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن سبیعی نے ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو براء نے اور اس کو کہا ایک آدمی نے اے ابوعمارہ و لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

کیا اس سے مراد وہ شخص ہے جو دشمن سے ٹکرائے اور لڑے اور لڑ کر مر جائے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں وہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد وہ ہے جو گناہ کرے اور یہ کہے اللہ مجھ سے یہ معاف نہیں کرے گا۔

۷۰۹۴:......اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ ان کو ابوالولید والحوضی حفص بن عمر و محمد بن کثیر عبدی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے براء سے ان سے ایک آدمی نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تھا۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ.

اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔

(فرمایا اس سے مراد کون شخص ہے؟) انہوں نے جواب دیا وہ آدمی جو ہاتھ میں تلوار لے ایک ہزار کے لشکر پر حملہ کر دے۔(حضرت براء نے فرمایا) نہیں وہ مراد نہیں ہے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو گناہ کرنے کے بعد ہاتھ چھوڑ کر بیٹھ جائے اور یہ کہے کہ میرے لئے توبہ ہی نہیں ہے۔

۷۰۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

انہ کان للاوابین غفوراً.

بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہے۔

فرمایا کہ یہ وہ شخص جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے پھر گناہ کرتا ہے تو پھر توبہ کرتا ہے۔ ثوری نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۷۰۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو اسحاق بن ابواسرائیل نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حسن کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک اس کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابو سعید آپ کیا کہتے ہیں اس بندے کے بارے میں جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے۔ فرمایا کہ جتنی بار توبہ کرتا ہے اللہ کے اور زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے۔ تو اپنی توبہ سے وہ اللہ کے نزدیک اپنے شرف کو اور زیادہ کرتا ہے۔

کہتے ہیں اس کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کیا آپ نے سنا نہیں جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے پوچھا کہ کیا فرمایا ہے؟ کہا کہ یہ فرمایا تھا کہ مؤمن کی مثال بٹے کی اور بالی کی ہے (جو دانوں سے بھری ہوتی ہے) کبھی تو وہ سیدھی ہوتی ہے اور کبھی نیچے کو جھکی ہوئی (جب

سیدھی ہوتی ہے) اس میں تکبر ہوتا ہے۔ جب اس کا مالک اس کو کاٹ لیتا ہے تو اس کا معاملہ تعریف کے قابل ہوتا ہے جیسے اس کا مالک اس کی خوبی پر شکر کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذاھم مبصرون.

بے شک وہ لوگ جو ڈرتے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں۔

گناہوں پر اصرار کرنے والا:

۷۰۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت پڑھی گئی محمد بن ہیثم قاضی کے سامنے اور میں سن رہا تھا ان کو خبر دی عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ! کوئی آدمی ہم میں سے گناہ کرتا ہے (تو اس کا کیا ہوگا؟)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے خلاف گناہ لکھا جاتا ہے۔ اس نے پوچھا کہ اگر وہ اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے؟ حضور نے فرمایا کہ اس کو بخش دیا جاتا ہی اور اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔ اس شخص نے پوچھا کہ اگر وہ پھر دوبارہ گناہ کرے؟ حضور نے فرمایا کہ پھر اس کے خلاف گناہ لکھا جائے گا۔

اس نے پوچھا کہ اگر وہ پھر اس گناہ سے توبہ، استغفار کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا گناہ معاف کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اس نے پوچھا کہ اگر وہ پھر گناہ کرے؟ حضور نے فرمایا کہ پھر گناہ اس پر لکھا جائے گا۔ اس نے پوچھا کہ اگر وہ اس پر توبہ واستغفار کرے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسکو بخش دیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اور اللہ نہیں تھکے گا بلکہ تم تھک جاؤ گے (یعنی تم گناہ کرتے اور معافی مانگتے تھک جاؤ گے مگر وہ تمہیں معاف کرتے کرتے نہیں تھکے گا۔)

۷۰۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالفضل محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو سعید بن مرزوق نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز عمری نے ان کو ابو طوالہ نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو بھی بندہ کوئی گناہ کرے اور یہ یقین جانے کہ اللہ عزوجل اگر اس کو معاف کرنا چاہے گا تو معاف کر دے گا۔ اور اگر وہ اس کو عذاب دینا چاہے گا تو عذاب دے گا (اسی یقین کے ساتھ اگر وہ توبہ کر لیتا ہے) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو بخش دے۔

۷۰۹۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عثمان بن واقد عمری نے ان کو ابونصیر نے وہ کہتے ہیں میں حضرت ابوبکر کے غلام کو ملا میں نے اس سے پوچھا کیا تم نے ابوبکر صدیق سے کوئی چیز سنی تھی؟ کہا کہ میں نے ان سے سنا تھا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

بندہ جو استغفار کرتا ہے وہ اگر چہ ستر بار بھی گناہ کرے ستر بار استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ پر اصرار کرنے والا نہیں ہوتا۔

۷۱۰۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ نے وہ ابن بکیر ہیں۔ ان کو لیث نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو ابن عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ابوصرمہ نے ان کو ابوایوب نے کہ انہوں نے کہا جب ان کی وفات ہوئی کہ میں تم

(۷۱۰۰)......(۱) کلمة غیر واضحة بالأصل

لوگوں سے ایک چیز چھپاتا تھا جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتے پھر وہ ان کو معاف کرتا۔ (دوسری توجیہ یہ ہے کہ) اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے پھر اللہ ان کو معاف کرے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے۔

تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی:

۷۱۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو خبر دی ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابوبکر عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو خثیمہ سعد طائی نے ان کو ابوالمدلہ نے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگ جب آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہو جاتے ہیں اور ہم لوگ اہل آخرت میں سے ہوتے ہیں اور جب ہم آپ سے الگ ہوتے ہیں تو دنیا ہمیں اچھی لگتی ہے اور ہم عورتوں کی اور اولاد کی بو سونگھتے ہیں۔ (یعنی ان کی محبت میں مجبور ہو جاتے ہیں۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ ہر وقت ایک ہی حالت پر رہو جس پر تم ہوتے ہو میرے سامنے تو تم لوگ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کیا کرو اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ اور فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات اور زیارت کیا کریں۔ اور اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو یعنی ایسے لوگوں کو پیدا کر کے لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے گا۔

صحابی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں جنت کے بارے میں بتائیے کہ اس کی عمارت کیسی ہے؟ فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور دوسری چاندی کی۔ اور اس کا مصالحہ (گارا) کستوری کا ہے اور اس کا جڑاؤ اور سنگھار موتیوں کا اور یاقوت کا ہے۔ مٹی اس کی سرخ زعفران کی ہے جو اس میں داخل ہو جائے گا آرام اور سکون میں ہوگا اور تکلیف میں نہیں ہوگا۔

ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا نہ ہی اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ ہی جوانی اس کی فنا ہوگی۔ تین شخص ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی۔ عادل بادشاہ۔ اور روزہ دار جب روزہ افطار کرتا ہے اور مظلوم کی پکار بادلوں پر اٹھائی جاتی ہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم ہے مجھے اپنے جلال کی قسم ہے میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

۷۱۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رامادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو یزید بن اصم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے پھر وہ استغفار کریں گے اور اللہ ان کو معاف کرے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس کو عبدالرزاق نے۔

۷۱۰۳:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان دونوں کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو حیی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا: یہ سورت جب نازل ہوئی اذا زلزلت الارض زلزالها۔ ابوبکر صدیق بیٹھے ہوئے تھے وہ رو پڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ابوبکر کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس سورت نے رلا دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم لوگ خطاء نہیں کرو گے اور نہ ہی تم لوگ گناہ کرو کہ اللہ تم لوگوں کی مغفرت کرے تو البتہ وہ ایک ایسی امت پیدا کرے گا تمہارے بعد جو گناہ کریں گے اور خطائیں کریں گے اللہ اس کی

مغفرت کرے گا۔

مؤمن وفاجر آدمی کی نگاہ میں گناہ کی حیثیت اور بندہ کی توبہ سے اللہ کا خوش ہونا:

۷۱۰۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو سلیمان بن مروان اعمش نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے اور یہ الفاظ ان کے ہیں ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابن شہاب نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں میں سے ایک نے اور دوسرے نے اپنے نفس سے فرمایا کہ مؤمن گناہوں کو ایسے دیکھتا ہے جیسے پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے ڈر لگتا ہے کہیں وہ اوپر نہ گر جائے اور فاجر آدمی گناہ کو ایسے سمجھتا ہے جیسے مکھی اس کے ناک پر سے گذر جائے اور انہوں نے ہاتھ سے ناک کے اوپر اشارہ کیا۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اس بندے کے خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش کہ جو سواری سے اترتا ہے اس کے اوپر اس کا کھانا اور سفر کے لئے پانی لدا ہوا ہو (کہیں جنگل میں) وہ اتر کر ذرا سے سر رکھے کہ سو جائے جب بندہ بیدار ہو کر دیکھے تو نہ سواری ہو نہ سامان اور پھر وہ اس کی تلاش میں دائیں بائیں بھاگتا پھرے۔ جب بھوک پیاس شدید ہو جائے اور سواری بھی نہ ملے پریشان ہو کر یہ سوچ کر کے اب مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ (ابن شہاب کا شک ہے کہ) کیا یہ کہا تھا کہ میں واپس لوٹ جاؤں اپنی جگہ پر اور وہاں جا کر مر جاؤں۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو واپس آ کر لیٹ جائے اور نیند آ جائے جب بیدار ہو تو دیکھے کہ اس کی سواری اس کے پاس موجود ہو اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی موجود ہو۔

یہ الفاظ ابن شہاب کی حدیث کے ہیں اور ابوبدر کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ البتہ اللہ بندے کی توبہ کے ساتھ زیادہ شدید خوش ہوتا ہے۔

اور فرمایا کہ یہاں تک کہ جب اس کو موت آن پہنچے۔ اس کے معنی میں شک نہیں ہے۔

اور الفاظ مختلف ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے اس نے ابن شہاب سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے ابواسامہ کی حدیث سے اور دیگر نے اعمش سے۔

۷۱۰۵:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اپنی اصل میں سے ان کو ابوحامد بن بلال بزار نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے۔ ان کو عمر بن یونس نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جب وہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے۔ تمہارے اس ایک انسان سے جس سے اس کی سواری گم ہو جائے اسی پر اس کا کھانا پینا ہو۔ اور وہ آدمی درخت کے سایہ تلے آئے لیٹنے کے لئے جب کہ وہ اپنی سواری کے بارے میں مایوس ہو چکا ہو۔ وہ اسی پریشانی میں ہو کہ اچانک وہ دیکھے کہ وہ سواری اس کے سرہانے کھڑی ہے۔ (اس کو جتنی خوشی ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے سے جب وہ توبہ کرتا ہے اللہ کی بارگاہ میں۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اور دیگر سے اس نے عمر بن یونس سے اور بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث قتادہ سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے حدیث غار کو بنی اسرائیل میں۔

۷۱۰۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس بن سلمہ عنزی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو حدیث

بیان کی ابوالیمان نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو خبر دی ہے زہری نے ان کو سالم بن عبداللہ نے یہ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔تم لوگوں سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے سفر میں۔ یہاں تک کہ ان کو ان کے رات راستے میں پڑ گئی لہٰذا انہوں نے ایک غار میں رات گذارنے کے لئے پناہ لے لی اور پہاڑ سے ایک چٹان لڑھکی اور غار کے دھانے پر پڑی جس سے ان کا منہ بند ہو گیا۔اب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا تم لوگوں کو اس چٹان سے، نجات نہیں مل سکتی اس کے سوا کہ اللہ سے دعا کرو اپنے اپنے خالص اعمال کے ساتھ (یعنی اس کے وسیلے سے) چنانچہ ان میں سے ایک آدمی نے دعا کی اے اللہ میرے بوڑھے والدین تھے میں شام جب بکریاں چرا کر لاتا تو اپنے بیوی بچوں سے قبل ان کو دودھ پلاتا تھا ایک دن درختوں کی تلاش میں مجھے دیر ہو گئی میں جب شام کو واپس آیا تو وہ سو چکے تھے، میں نے ان کے لئے دودھ دوہا اور میں ان کا حصہ لے کر آیا تو میں نے ان کو نیند کی حالت میں پایا میں نے ان کو جگانے اور نیند خراب کرنے کو گناہ سمجھا۔اور ماں باپ سے پہلے اپنے بچوں کو پلانے کو بھی ناپسند کیا۔دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا اسی انتظار میں صبح ہو گئی تھی اب وہ جاگے میں نے ان کو دودھ پلایا اور انہوں نے پی لیا اے اللہ اگر میں نے یہ عمل خالص تیری رضا کے لئے کیا تھا تو تو ہم لوگوں کی یہ مصیبت ہم سے ہٹا لے لہٰذا وہ چٹان تھوڑی سی ہٹ گئی مگر اس قدر تھی کہ اس سے وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب دوسرے نے دعا شروع کی اے اللہ میرے چچا کی بیٹی سے مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبت تھی میں اس کے ساتھ گناہ کرنا چاہتا تھا اور وہ مجھ سے رک جاتی تھی حتیٰ کہ ایک سال وہ قحط سالی کا شکار ہو گئی میرے پاس مدد کے لئے آئی اور میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ مجھے وہ اپنے اوپر قدرت دے دے گی۔اس نے میری بات مان لی میں جب اس پر قادر ہو گیا، تو اس نے کہا۔اللہ کا بندہ تیرے لئے حلال نہیں ہے کہ تو اس مہر کو توڑے مگر اس کے حق کے ساتھ لہٰذا میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کو گناہ سمجھ کر چھوڑ دیا اور میں اس سے ہٹ گیا تھا حالانکہ وہ مجھے سب عورتوں سے زیادہ محبوب تھی اور جو کچھ اس کو دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا اے اللہ اگر یہ میں نے محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو تو ہم لوگوں سے اس مصیبت کو ٹال دے۔جس میں ہم مبتلا ہیں۔لہٰذا وہ چٹان کچھ اور ہٹ گئی مگر اس قدر تھی کہ وہ لوگ ابھی نکل نہیں سکتے تھے۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تیسرے آدمی نے کہا: اے اللہ میں نے کچھ مزدور اجرت پر بلائے تھے میں نے ان کو ان کی اجرت دے دی تھی ہاں ایک آدمی ان میں سے ایسا تھا جس نے نہیں لی تھی اور وہ چلا گیا تھا اور وہ اپنی مزدوری بھی چھوڑ گیا تھا۔لہٰذا میں نے اس کی اس اجرت کو بڑھایا حتیٰ کہ اس سے مال کثیر ہو گئے پھر وہ ایک عرصے بعد آیا اور اس نے کہا کہ اللہ کے بندے میری اجرت مجھے دے دے میں نے کہا یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے یہ سب کا سب تیری مزدوری ہے اونٹ، گائے، بکریاں، غلام۔اس نے کہا اللہ کے بندے تو میرے ساتھ مذاق اور استہزاء نہ کر۔میں نے کہا کہ میں واقعی تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا وہ اس کو چلا کر لے گیا اس اس میں سے کوئی چیز بھی نہیں چھوڑی اے اللہ اگر یہ سب کچھ میں نے محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس مصیبت کو دور کردے ہم جس میں مبتلا ہیں لہٰذا وہ چٹان ہٹ گئی لہٰذا وہ تینوں اس غار سے سلامتی کے ساتھ نکل کر چلتے چلے گئے۔بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ابوالیمان سے اور مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ سے اس نے ابوالیمان سے اور لفظ ارتجت کا مطلب کثرت ہے۔

نفس محکم:

۷۰۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سلمہ بن نبیط نے ان کو عبید بن ابو عبیط نے ان کو عبید بن ابی الجعد نے ان کو کعب نے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک بہت بڑی دار سے (حویلی ہے) جو سچے موتیوں کی بنی ہوئی ہے یعنی موتی پر موتی لگے ہیں اس حویلی میں ستر ہزار محل ہیں۔اور ہر محل میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں

اس حویلی میں نہیں قیام کرے گا مگر نبی یا صدیق یا شہید، یا انصاف پرور بادشاہ یا وہ مرد جو اپنے نفس میں محکم ہو۔ سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبید سے کہا اپنے نفس میں محکم شخص کون ہوگا؟ اس نے کہا کہ آدمی حرام طلب کرتا ہے۔ مال سے اور عورتوں سے، وہ پیش کیا جاتا ہے اس کے لئے اگر وہ چاہے آگے بڑھے اور چاہے تو پیچھے ہٹے۔ مگر وہ شخص اللہ کے ڈر سے اس مال کو چھوڑ دے یہی ہے وہ شخص جس کا نفس محکم ہے۔

کفل کی توبہ:

۷۱۰۸:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے نزیل بیہق نے اور ابوالحسن علی بن عبداللہ بیہقی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو عمرو احمد بن محمد حیری نے ان کو ابوشیبہ بن عبداللہ بن ابی شیبہ نے ان کو محمد بن ابوعبیدہ نے ابن معن سے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے ان کو سعید مولیٰ طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کفل کا ذکر کرتے تھے سات بار۔ فرمایا کہ کفل بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا گناہ کے کام کرتا تھا اس نے ایک عورت سے برائی کرنے کا ارادہ کیا اس شرط پر کہ اس کو ساٹھ دینار دے گا جب وہ برائی کرنے کے لئے بیٹھا تو وہ عورت رو پڑی اس شخص نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ عورت نے کہا کہ یہ وہ کام ہے جو میں نے کبھی بھی نہیں کیا۔ کفیل نے کہا پھر میں تم سے زیادہ اس بات کا حق دار ہوں کہ میں بھی یہ فعل بد نہ کروں پھر وہ اٹھ گیا۔ اور کہنے لگا یہ لیجئے ساٹھ دینار یہ تیرے لئے ہیں میں آئندہ کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا کہتے ہیں پھر وہ اسی رات مر گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کفل مر گیا ہے اس کے دروازے پر لکھ دیا گیا کہ بے شک اللہ نے کفل کو بخش دیا ہے۔

۷۱۰۹:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو احمد بن محمد بن ہاشم طوسی ساکن نیساپور نے ان کو اسحق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو اسباط بن محمد قرشی نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے ان کو سعد مولیٰ طلحہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حدیث اگر میں نے اس کو صرف ایک دو مرتبہ سنا ہوتا تو (شاید میں بیان نہ کرتا) حتیٰ کہ میں نے اس کو سات بار سنا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بار کہ کفل بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا وہ کسی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا تھا ہر گناہ کرتا تھا۔ کوئی عورت مجبور ہو کر اس کے پاس آئی اس نے اس کو ساٹھ دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ اس کے ساتھ برائی کرے گا جب کہ اس کے اوپر ایسے بیٹھ گیا جیسے کوئی آدمی اپنی بیوی پر بیٹھتا ہے تو وہ کانپنے اور رونے لگی کفل نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ کیا میں نے تم پر جبر کیا ہے؟ بولی کہ نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ وہ برا کام ہے جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا صرف میری مجبوری مجھے یہاں تک لے آئی ہے کفل نے کہا کہ یہ بات صرف تمہیں معلوم ہے یا مجھے آئندہ بھی کبھی ہرگز یہ نہ کرنا جاؤ چلی جاؤ وہ ساٹھ دینار تمہارے لئے ہیں اس کے بعد اس نے بھی قسم کھالی کہ میں بھی کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا چنانچہ وہ اسی رات کو مر گیا صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ نے کفل کو بخش دیا ہے۔ ابوعیسیٰ نے کہا کہ تحقیق روایت کیا ہے شیبان نے اور بہت ساروں نے اعمش سے اسی کی مثل اور ان کے بعض نے اس کو روایت کیا ہے اعمش سے اس نے اس کو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کیا ہے ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے اس نے اس میں غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ سے اس نے سعید بن جریر رضی اللہ عنہ سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ غیر محفوظ ہے۔

۷۱۱۰:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن ابوالہاشم علوی نے ان کو ابوبکر احمد بن حسن حیری نے وہ کہتے ہیں کہ دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو جامع بن شداد نے ان کو مغیث بن سمی نے وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہ کے کام کرتا تھا۔ اللہ نے ایک دن اس کو پکڑ میں لے لیا اس نے دعا کی اے اللہ مجھے معاف کر دے مجھے معاف کر دے اللہ نے اس کو بخش دیا۔

۷۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد از ہر نے ان کو غلابی نے ان کو مصعب بن عبداللہ نے ان کو مصعب بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن یسار سب لوگوں سے خوبصورت چہرے والے آدمی تھے ایک عورت ان پر داخل ہوئی۔ اس عورت نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا۔مگر سلیمان نے اس کو منع کر دیا۔وہ عورت کہنے لگی ورنہ میں تمہیں رسوا کر دوں گی۔چنانچہ وہ گھر سے باہر نکل گئے اور اسے وہیں گھر میں چھوڑ گئے۔اور خود اس سے بھاگ گئے۔سلیمان نے کہا کہ اس کے بعد میں نے خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا گویا کہ میں ان سے کہہ رہا ہوں کیا آپ یوسف ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں میں یوسف ہوں جس نے گناہ کا ارادہ کیا تھا۔اور تم سلیمان ہو جس پر تہمت ہی نہیں لگی تھی۔(واقعی سلیمان علیہ السلام پر تہمت نہیں لگی تھی شاید یہ تعریض تھی۔)

حدیث ابن عابد سے مروی ہے جو اسلام سے پھر گیا تھا پھر واپس مسلمان ہو گیا تھا۔

بنی اسرائیل کے ایک عابد اور اس کے بیٹے کا واقعہ:

۷۱۱۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو کہ ایک غار میں علیحدہ عبادت کرتا رہتا تھا۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل اس کی عبادت پر بڑے خوش تھے ایک مرتبہ وہ اپنے نبی کے پاس بیٹھے تھے اچانک انہوں نے اس کا ذکر کیا اور اس پر ایمان لے آئے ان کے نبی علیہ السلام نے فرمایا: ساری باتیں تمہارے آدمی کی اچھی ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سنت کا تارک ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات عابد کو بھی پہنچ گئی۔ابن عباس کہتے ہیں کہ عابد نے سوچا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر کس چیز پر اپنے آپ کو گھلا رہا ہوں اور میں اپنے آپ کو اٹھاتا ہوں دن کے روزے رکھتا ہوں اور راتوں کو قیام کرتا ہوں جب کہ میں تارک سنت ہوں۔ابن عباس نے کہا کہ وہ عابد اپنے عبادت خانے سے نیچے اتر آیا۔کہتے ہیں کہ وہ نبی کے پاس آیا لوگ ان کے پاس موجود تھے اس نے سلام کیا نبی نے جواب دیا وہ نبی اس عابد کو چہرے سے نہیں پہچانتا تھا نام سے جانتا تھا۔اس عابد نے کہا اے اللہ کے نبی مجھے خبر پہنچی ہے کہ میرا خیر کے ساتھ ذکر آپ کے سامنے ہوا تھا تو آپ نے یہ فرمایا کہ تم لوگ تو اس کے بارے میں یہ کہتے ہو۔کاش کہ یہ بات نہ ہوتی اس میں کہ وہ تارک سنت ہے۔اگر میں تارک سنت ہوں تو پھر کیا فائدہ میں کس چیز پر اپنے نفس کو گھلا رہا ہوں میں دن کو روزے رکھتا ہوں رات کو قیام کرتا ہوں۔اس نبی نے پوچھا کہ تم فلانے ہو؟ اس نے کہا کہ جی ہاں وہی ہوں۔اس نبی نے کہا نہیں وہ چیز جس کو تم نے اسلام میں نیا بنا لیا ہے مگر وہ تیری طرف سے ہے۔

عابد نے نبی سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ عابد اس بات کے ساتھ اس کو خفیف سمجھا جب اس نبی نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا۔بتائیے اگر سارے لوگ وہی کام کریں جو تم کر رہے ہو تو اس نسل میں (مجاہدین کہاں سے آئیں گے؟) جو دشمن کو مٹائیں مسلمانوں کی اولادوں سے،اور (کہاں سے آئیں گے؟ وہ واعظ) جو امر بالمعروف کریں اور نہی عن المنکر کریں۔(اور کہاں سے آئیں گے وہ لوگ جو) مسلمانوں میں وحدۃ اور اتفاق پیدا کریں۔ابن عباس فرماتے ہیں کہ چنانچہ وہ عابد نبی کی بات سمجھ گیا۔اور بولا کہ اے اللہ کے نبی بات وہی درست ہے جو آپ فرماتے ہیں،میرے ماں باپ قربان (میری کیا مجال کہ) میں اس کو حرام جانتا۔لیکن میں آپ کو اپنی کہانی بتاتا ہوں میں ایک غریب فقیر آدمی ہوں میں لوگوں کے اوپر بوجھ تھا وہی مجھے کھانا دیتے تھے۔وہی مجھے کپڑے پہناتے تھے میرے پاس کوئی مال ومتاع بھی نہیں ہے۔میں یہ بھی پسند نہیں کرتا ہوں کہ میں کسی مسلمان عورت کے ساتھ شادی کروں اور میں خواہ مخواہ اس کو بند کر کے رکھوں جب کہ میرے پاس اس پر خرچ کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو باقی رہے امیر لوگ غنی لوگ وہ میری شادی نہیں کرتے،ابن عباس نے کہا کہ اس نبی نے کہا۔بس تیرے

ساتھ یہی مجبوری ہے؟ اس نے بتایا جی ہاں میری یہی سرگذشت ہے اس نبی نے فرمایا کہ میں اپنی بیٹی تمہارے ساتھ بیاہ دیتا ہوں۔ عابد نے پوچھا کیا واقعی آپ ایسا کریں گے؟ نبی نے کہا جی ہاں عابد نے کہا کہ میں نے اس کو قبول کیا ہے۔ انہوں نے اپنی بیٹی اس عابد کے ساتھ بیاہ دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس عابد نے اس لڑکی سے صحبت کی اور اس نے اس عابد کا بیٹا جنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم بنی اسرائیل میں ایسا کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا جس کے پیدا ہونے پر اس بچے کے پیدا ہونے سے انتہائی خوش ہوئے ہوں انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے ایک عابد کا بیٹا ہے اور ہمارے نبی کا بیٹا ہے (نواسہ) ہم یہ امید کرتے ہیں کہ اللہ اس کو بھی اسی مقام پر پہنچائے گا (بندہ کند تدبیر تقدیر بود خندان) والی بات ہوئی۔ وہ لڑکا جب بالغ ہوا تو بتوں کی عبادت میں لگ گیا اور بہت سے لوگ بھی اس کے تابعدار بت پرست بن گئے۔ (اس بت پرست بیٹے نے) لوگوں سے کہا کہ تم لوگ بہت سارے ہو مگر یہ لوگ (بت پرستی سے روکنے والے) تمہارے اوپر کیوں غالب ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ان کا کوئی بڑا اور سردار ہے ہمارا نہ کوئی بڑا ہے نہ سردار ہے۔ اس نے پوچھا کہ کون ان کا سردار ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ تیرا نانا ان کا سردار ہے ہمارا تو کوئی سردار نہیں ہے اس نے کہا کہ آج کے بعد میں تمہارا صدر ہوں انہوں نے پوچھا کیا واقعی آپ ہمارے سردار ہوں گے اس نے کہا بالکل ہوں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر وہ نکلا اور اس کے ساتھ خلق کثیر بھی ساتھ نکلی (یعنی انہوں نے اس نبی کے خلاف اور اہل توحید کے خلاف بغاوت کردی) اس کے نانا نے (جو کہ نبی تھے اور) اس کے والد نے (جو کہ عابد تھے) اس کے پاس پیغام بھیج کر اس کو منع کیا کہ تو اللہ سے ڈر تو بت پرستوں کو ساتھ لے کر ہمارے اوپر چڑھائی کرنا چاہتا ہے اور تم نے اسلام چھوڑ دیا ہے۔ اور تم نے اس کے (یعنی دین توحید دین اسلام کے) علاوہ دوسرا دین پکڑ لیا ہے۔ مگر اس نے (ماننے سے) انکار کر دیا۔ پھر اس کے نانا۔ نبی باہر نکلے اور اس کے والد آئے ان کے ساتھ انہوں نے اس کو دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا۔ لہٰذا (جو موحدوں اور مشرکوں کے درمیان) قتال اور جہاد شروع ہو گیا۔ (سارا دن لڑتے رہے) حتیٰ کہ ان کے درمیان رات آڑے آ گئی (اور لڑائی رک گئی مگر صبح اٹھ کر پھر لڑائی شروع ہو گئی) پھر اگلا دن لڑتے رہے پھر سارا دن جنگ رہی اور رات آڑے آ گئی۔ مگر اس دن وہ نبی بھی قتل ہو گیا اور اس کا والد بھی شہید ہو گیا۔ اور مسلمان شکست کھا گئے۔ اس نے زمین پر قبضہ کر لیا۔ لوگوں نے اس کی پیروی کر لی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر بھی اس کے نفس کی تسکین نہ ہوئی حتیٰ کہ اس نے بچے کچھے مسلمانوں کا تعاقب کیا اور ان کو پہاڑوں میں قتل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد (وہ مسلمان جنہوں نے اجتماعات کا مظاہرہ نہیں کیا تھا اور نبی کا ساتھ نہیں دیا تھا) یہ جب رنگ دیکھا تو پھر مسلمان جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم حکومت و اقتدار سے بالکل الگ اور دستبردار ہو گئے ہیں بالکل اسی کے حوالے کر رکھا لہٰذا اب وہ ہمیں چن چن کر قتل کر رہا ہے ہم لوگوں نے اپنے نبی کو اور عابد کو بھی شکست سے دوچار کروایا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قتل ہو گئے ہیں۔ یہ اب ہمیں بھی نہیں چھوڑے گا بلکہ ہمیں بھی قتل کرا دے گا۔

لہٰذا سب آ جاؤ ہم توبہ کریں اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ۔ ہم قتل ہوں تو توبہ کر کے ہوں لہٰذا انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی۔ پھر انہوں نے ایک اچھے آدمی کو اپنا سربراہ بنایا اور (اس کی ماتحتی میں جہاد کرنے کے لئے) اس باغی کی طرف مسلمان نکلے اور پہلے دن قتال کرتے رہے حتیٰ کہ رات ہو گئی پھر صبح کی تو دوبارہ قتال شروع ہوا پھر لڑتے لڑتے رات ہو گئی۔ اور دونوں طرف سے کثرت سے لوگ قتل ہوئے پھر تیسرا دن شروع ہوا پھر وہ لڑتے رہے جب اللہ نے ان کی سچائی دیکھ لی اور یہ کہ انہوں نے سچی توبہ کر لی ہے تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی اور ان کے لئے ہوا چل گئی مسلمانوں کے امیر نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ شاید اللہ نے ہماری توبہ منظور کر لی ہے اور ہماری طرف توجہ فرمائی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ ہوا چل

گئی ہے جو کہ ہمارے ساتھ ساتھ چل رہی ہے اگر اللہ ہماری مدد کرے اگر تم لوگ اس باغی کو بطور زندہ کے پکڑ سکو۔ اس کو قتل نہ کرو (بلکہ زندہ گرفتار کرلو تاکہ اس کو عبرت ناک سزا دی جاسکے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے اس دن کے آخر میں مسلمانوں پر مدد نازل فرمائی مسلمانوں نے مشرکوں کو شکست دی (اور شرک کے سرغنے کو زندہ) گرفتار کرلیا اور اس کو قید کرلیا اللہ نے مسلمانوں کو دھرتی پر غلبہ عطا کیا اور اسلام غالب ہوا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے سردار نے سمجھدار لوگوں کو جمع کیا، اور فرمایا کہ آپ لوگ (اس مشرکین کے سرغنہ باغی کے بارے میں) کیا رائے دیتے ہو اس نے تو اپنا دن بھی بدل دیا ہے اور اپنے دین میں اس نے بتوں کے پجاریوں کو بھر دیا ہے اس نے تو ہمارے نبی کو اور اپنے نانا اور باپ کو بھی قتل کردیا ہے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ اس کو آگ کا الاؤ بھڑکا کر اس میں جلا دیجئے اسی میں ہلاک ہوجائے۔ اور قصہ بھی پاک ہوجائے کسی نے کہا کہ نہیں بلکہ اس کو خوب کاٹ کاٹ کر قیمہ کردیجئے کہ یہ مرجائے گا اور قصہ ختم ہوجائے گا کسی نے کہا کہ آپ بہتر سمجھتے ہیں آپ خود جو چاہیں وہ کریں اس کے ساتھ۔ امیر نے کہا میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو زندہ پھانسی پر لٹکا کر چھوڑ دوں یہ زمانے کے لئے عبرت بنے اور لٹکتے لٹکتے مرجائے۔ سب نے کہا کہ ٹھیک ہے اس کے ساتھ ایسے ہی کیجئے۔

چنانچہ اس کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا اور اس کو زندہ لٹکا دیا گیا۔ اور اس پر رکاوٹ ڈال دی کہ مرے نہیں بلکہ لٹکتا رہے۔ نہ اسے کھانے دیا نہ پینے کو دیا پہلا دن دوسرا دن تیسرا دن اسی طرح لٹکتا رہا جب رات ہوئی تو اس نے اپنے ان جھوٹے بتوں کو پکارنا شروع کیا اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتا تھا ان میں سے ایک ایک کو نام لے کر پکارنے لگا۔ جب دیکھتا کہ بت جواب نہیں دے رہا تو دوسرے کو پکارتا حتیٰ کہ اس نے سب کو پکار لیا مگر کوئی بھی اس کو چھڑانے نہ آسکتا تھا نہ ہی آیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے پورا زور لگالیا۔ (عقل ٹھکانے آگئی اور توحید کا مسئلہ بھی سمجھ میں آگیا) اب پکارتا ہے اللہ کو اے اللہ میں نے تو پوری کوشش کرلی ہے اور ان الہٰوں کو پکارا ہے جن کی میں عبادت کرتا رہا تیرے سوا انہوں نے تو مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ اگر ان کے پاس کوئی بھلائی ہوتی تو وہ مجھے ضرور جواب دیتے میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اے میرے نانا کے رب اے میرے ابا کے رب مجھے اس پھانسی کے پھندے سے چھڑا میں تیری بارگاہ میں رجوع کرچکا ہوں اور میں مسلمان ہوچکا ہوں (یہ کہنا تھا اللہ کی رحمت نے جوش مارا جھوٹے الہٰوں کی پکار کے مقابلے میں سچے اللہ کی پکار زندہ رب کی پکار کامیاب ہوئی) اچانک پھانسی کا پھندا اس کی گردن سے کھل گیا اور وہ زمین پر آن پڑا۔

چنانچہ اس کو پکڑ کر پھر امیر کے پاس پیش کیا گیا اس نے پوری بات سنی اور سمجھدار مسلمانوں کو بلا کر پوچھا کہ تم لوگ اب اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو اللہ نے چھوڑ دیا ہے اور آپ ہم سے کیا پوچھتے ہیں؟ امیر نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو، امیر نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد وہ ایسا نیک ہوگیا کہ اس جیسا نیک پھر کوئی پورے بنی اسرائیل میں نہیں ہوا۔

سرکش بادشاہ کی توبہ:

۷۱۱۳:.....ہمیں خبر دی امام ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی نے ان کو ابوسعید عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی نے ان کو ابویعقوب یوسف بن عاصم بن عبداللہ بزار نے ان کو ابوخالد ہدبہ بن خالد قیسی ازدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور حمید نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے کہ سابقہ دور کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ۔ اپنے رب کے خلاف سرکش تھا مسلمانوں نے اس سے جہاد کیا انہوں نے اس کو زندہ پکڑلیا۔ اور بولے کہ ہم اس کو کون سے قتل کے بدلے میں قتل کریں؟

(۱)..... فی المخطوطة بدله　　(۲)..... بیاض بالأصل

پھر سب کی رائے اس بات پر متفق ہوگئی کہ ایک بہت بڑا گھڑا اور برتن بناؤ اور اس کو زندہ اسی میں کھڑا کر کے نیچے سے آگ جلا دو۔اس کو قتل نہ کرو تا کہ اس کو زیادہ سے زیادہ عذاب دیا جا سکے۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔نیچے سے انہوں نے آگ جلائی تو وہ اپنے اپنے معبودوں کو پکارنے لگا ایک ایک کر کے اے فلانے کیا میں تیری عبادت نہیں کرتا تھا اور تیرے لئے نماز پڑھتا تھا اور برائے تبرک تیرے چہرے پر ہاتھ پھیرتا تھا۔اور تیرے ساتھ ایسے کرتا تھا ایسے کرتا تھا۔اب مجھے چھڑا لے اس مصیبت سے جب اس نے دیکھ لیا کہ وہ اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بولا لا الہ الا اللّٰہ.

اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں ہے اس نے خالص اللہ کو پکارا اور کہا لا الــہ الا اللّٰــہ چنانچہ اللہ نے آسمان سے پانی کا ایک گولا انڈیل دیا جس نے اس آگ کو بجھا دیا اور ہوا آئی وہ اس مٹکے کو اٹھا کر لے گئی اور وہ فضاء میں گھومنے لگا اور وہ یہ کہہ رہا تھا لا الــہ الا اللّٰہ. لوگوں نے اس کو باہر نکالا۔اور کہا کہ ہلاک ہوجائے کون ہے تو اور کیا ماجرا ہے تیرا اس نے کہا کہ میں فلاں قوم کا بادشاہ تھا میرے ساتھ ایسے ایسے ہوا میرا یہ ماجرا ہے چنانچہ اس کو دیکھ کر لوگ مسلمان ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ بندہ پر ماں سے زیادہ رحیم ہیں:

۷۱۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن ابوالزناد نے اور ہارون بن عبداللہ نے ان دونوں نے ان کو خبر دی سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت بنانی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک سرکش وظالم نوجوان تھا اس کی ماں اس کو نصیحت کرتی تھی کہ اے بیٹے بے شک تیرا بھی ایک دن مقرر ہے اپنے اس دن کو یاد کر بار بار کہتی تھی جب اس پر اللہ کا حکم آن پڑا تو اس کی ماں منہ کے بل اس پر جا گری اور وہ کہہ رہی تھی اے بیٹا میں تجھے تیری موت سے ڈرایا کرتی تھی اور اسی دن سے ڈرایا کرتی تھی اور تجھے کہتی تھی کہ تیرا بھی ایک دن آنے والا ہے اپنے اس دن کو یاد کر۔اس نے کہا اے میری امی بے شک میرا رب کثیر اچھائی والا ہے میں اس سے امید کرتا ہوں کہ میرے رب کی بعض خوبیاں مجھے نظر انداز نہ کریں گی لہٰذا وہ مجھے بخش دے گا کہتے ہیں کہ حضرت ثابت کہتے تھے کہ اللہ نے اس کے اپنے ساتھ حسن ظن کی وجہ سے اپنے ساتھ اس پر رحم کر دیا۔

۷۱۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن عبدالعزیز مروزی نے ان کو علی بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو ابوغالب نے وہ کہتے ہیں کہ تجارت کی وجہ سے میرا شام کے ملک میں آنا جانا رہتا تھا اور وہاں جانے کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ میں ابوامامہ کی وجہ سے جاتا تھا وہ ایک بڑا دانا عالم تھا جو کہ سب لوگوں سے بہتر تھا میں اس کے پاس جا کر ٹھہرتا تھا اور ہمارے ساتھ ان کا بھتیجا تھا جو کہ ان کے حکم کے خلاف چلتا تھا۔وہ اس کو روکتے تھے اور مارتے تھے اور ان کی اطاعت نہیں کرتا تھا چنانچہ وہ نوجوان بیمار ہوگیا اس نے بندہ بھیجا چچا کے پاس وصیت کرنے کے لئے انہوں نے اس کی وصیت سننے سے انکار کر دیا میں ان کو ساتھ لے کر پہنچا تو انہوں نے اسے گالیاں دیں اور کہا اے اللہ کا دشمن خبیث کیا تم نے ایسے ایسے نہیں کیا اس نے کہا کیا ہوا چچا آپ گھبرا گئے فرمایا کہ ہاں۔اسی جوان نے کہا کہ کیا خیال ہے آپ کا اگر اللہ تعالیٰ مجھے میری ماں کے حوالے کر دے تو وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ کہا کہ وہ تو تجھے جنت میں ڈال دے گی۔اس نے کہا مجھے اللہ کی قسم ہے البتہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ میری ماں سے زیادہ مہربان ہے۔یہ کہتے ہی اس کی روح پرواز کر گئی۔عبدالملک بن مروان اٹھے اور اپنے چچا کے ساتھ گنبد کے نیچے اس کی قبر کا نشان کھینچا انہوں نے اس کی لحد نہیں بنائی تھی۔ہم نے اینٹیں برابر کی تھیں کر ہی رہے تھے کہ ایک اینٹ گر گئی جس سے اس کے چچا اچھل پڑے اور پیچھے ہٹ گئے میں نے کہا کہ کیا ہوا آپ کو بولے اللہ نے اس کی قبر کو نور سے بھر دیا ہے اور تا حد نگاہ

(۷۱۱۳)......(۱) فی ب یعود

اس کو فراخ کر دیا ہے۔

۷۱۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن عمرو بن محمد قرشی نے اور محمد بن یزید بن رفاعہ نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو محمد بن ابان نے ان کو حمید نے وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک بھانجا تھا جو کہ بڑا سرکش تھا وہ بیمار ہو گیا اس نے ماں کو بلا بھیجا وہ آ گئی اس کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی۔ اس نے پوچھا ماموں یہ کیوں رو رہی ہے؟ اس نے کہا تیرے بارے جو کچھ جانتی ہے اس کی وجہ سے رو رہی ہے۔ جوان نے پوچھا کہ کیا یہ امی مجھ پر رحم نہیں کرے گی؟ میں نے کہا کہ ضرور رحم کرے گی۔ اس نے کہا کہ پھر اللہ اس ماں سے میرے ساتھ بڑا رحیم ہے۔ جب انتقال ہو گیا تو میں ایک آدمی کے ساتھ قبر میں اترا اور میں اینٹیں سیدھی کر رہا تھا اچانک میں نے لحد میں جھانک لیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تو میری حد نگاہ تک فراخ ہو چکی ہے میں نے برابر والے آدمی سے کہا دیکھا تم نے میں نے جو کچھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں دیکھا ہے یہ بات تمہیں مبارک ہو کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ اسی کلمہ کی وجہ سے ہوا جو اس نے کہا تھا۔

۷۱۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو ابواسحاق فریابی نے ان کو رجاء بن وداع نے اس نے کہا کہ ایک نوجوان سرکش تھا اس کو موت آن پہنچی اس کی ماں نے کہا بیٹا کوئی وصیت کرے گا؟ اس نے کہا کہ میری انگوٹھی مجھے پہنا دینا کیونکہ اس میں ذکر اللہ ہے شاید اللہ مجھ پر رحم کر دے۔ وہ مر گیا خواب میں دیکھا گیا کہ اس نے کہا میری امی کو بتا دو کہ میرے اسی کلمے نے مجھے نفع دیا ہے اور اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔

۷۱۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسن نے ان کو عبداللہ نے ان کو مفضل بن غسان نے ان کو ان کے والد نے کہ نصر بن عبداللہ بن حازم کو موت آن پہنچی اس سے کہا گیا تو خوش ہو جا اس نے کہا کہ مجھے پرواہ نہیں ہے کہ میں مر رہا ہوں یا مجھے مقام تفریح پر لے جایا جا رہا ہے اللہ کی قسم میں اپنے رب کے اقتدار سے اس کے غیر کی طرف نہیں نکالا جا رہا ہوں میرے رب نے مجھے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف نہیں بدلا مگر جس حال کی طرف پلٹایا وہ پہلے سے بہتر تھا۔

۷۱۱۹:...... ہمیں خبر دی علی بن عبداللہ بن بشران نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن جمہور نے ان کو ادریس بن عبداللہ مروزی نے کہ ایک دیہاتی بیمار ہو گیا اسے کہا گیا کہ تم ابھی مر جاؤ گے اس نے پوچھا کہ مجھے کہاں لے جایا جائے گا؟ بتایا گیا کہ اللہ کی طرف۔ اس نے کہا میں اس بات کو ناپسند نہیں کرتا کہ مجھے اس ذات کی طرف لے جایا جائے کہ میں جس کے سوا کسی سے خیر کی کبھی امید نہیں کرتا۔

بہترین آدمی وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں:

۷۱۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان کو نعمان بن سعد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں۔ کہ تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو آزمائش میں ڈالا جائے اور بہت توبہ کرنے والا ہو۔ ہماری آزمائش کیا گیا ہو۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ عبدالرحمٰن نے اس کو مسند کیا ہے۔

۷۱۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلدی نے ان کو محمد بن ابراہیم رازی نے مصر میں ان کو سلیمان بن داؤد زعفرانی نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو نعمان بن سعد نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین آدمی وہی ہے جو بہت توبہ کرنے والا ہے اور آزمائش یا بیماری میں مبتلا کیا گیا ہے۔

۷۱۲۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید غنام نے ان کو سعدی بن سلیمان نے ان کو سلیمان نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ایک

دوسرے غیر قوی طریق سے مروی ہے محمد بن حنفیہ سے ان کے والد سے بطور موقوف کہ بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس مؤمن بندے سے جو آزمائش میں واقع کیا ہوا اور بہت توبہ کرنے والا ہو۔

مؤمن خطاء اور بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے:

۷۱۲۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو اسماعیل بن محمد علائی نے ۲۰۶۱ھ میں ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق نے ان کو سعید بن خالد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن ڈھیلا ڈھالا تیر نشانے پر مارنے والا ہوتا ہے خوش نصیب ہے وہ جو اپنے نشانے پر ہلاک ہو۔ صالح جزرہ عبدالاعلیٰ نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۷۱۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوبکر قاضی نے ان دونوں کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن دکین نے ان کو قیس ماضی نے ان کو داؤد مصری نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو احمد بن زہیر نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن دکین نے اس نے سنا قیس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں داؤد مصری سے وہ ابوہند نہیں ہے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: بے شک مؤمن کا ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جس کی اس کو عادت ہو جاتی ہے وقتاً فوقتاً کرتا ہے۔ اور ایک ایسا گناہ ہوتا ہے کہ اس کو وہ نہیں چھوڑتا حتیٰ کہ فوت ہو جائے یا قیامت قائم ہو جائے۔ بے شک مؤمن گناہ کرنے والا خطا کرنے والا، بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے جب نصیحت کر کے یاد دہانی کرایا جائے یاد کر لیتا ہے نصیحت مانتا ہے اور ایک روایت میں یحییٰ سے مروی ہے۔ کہ بے شک ہر مؤمن کے لئے۔ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ آزمائش میں واقع کیا ہوا، خطا کار۔ لفظ المفینۃ بعد المفینۃ سے مراد ہے حین بعد حین اس کے بعد توبہ کرتا ہے۔

۷۱۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوالنادی حسین بن احمد صوفی سے اس نے ابراہیم بن شیبان سے وہ کہتے ہیں ہمارے یہاں عبداللہ نام کا نوجوان تھا بیس سال کا۔ اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو کہا اے بیوقوف تم نے تو عبادت کرنے میں اور توبہ کرنے میں بہت جلدی کر لی ہے اور تم نے ابھی سے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیا ہے (تم نے ابھی دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے؟)

واپس آجا (دنیا کے مزے لوٹ) توبہ کا بہت وقت پڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص دوبارہ دنیا کی لذت میں پڑ گیا۔ فرمایا کہ ایک دن وہ اپنے گھر میں علیحدہ بیٹھا ہوا تھا اس نے وہ دن یاد کئے جو اس نے عبادت میں اللہ کے ساتھ گذارے تھے تو اس کو دکھ ہوا وہ یہ سوچ کر غمگین ہو گیا پھر کہنے لگا اپنے آپ سے، کیا خیال ہے تیرا اگر تو دوبارہ اللہ کی طرف رجوع کرے تو وہ تجھے قبول کرے گا؟ کہتے ہیں اس کو غیب سے آواز آئی اے فلانے تم نے جب ہماری عبادت کی تھی تو ہم نے تیری عبادت کی قدردانی کی تھی۔

اب جب تم نے ہماری نافرمانی کی تو ہم نے تجھے مہلت دی تھی۔ اور اب اگر تم ہماری طرف لوٹ کر آ ؤ گے تو ہم تجھے قبول کر لیں گے۔ (سبحان اللہ کیا شان کریمی ہے اے کریم تو ہمارے اوپر بھی ایسے کرم فرما۔)

بہترین خطا کار زیادہ توبہ کرنے والے ہیں:

۷۱۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی

(۷۱۲۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من أ

نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن حنین نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن جابر بن عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم کے پاس آیا اور کہا میرے گناہ، میرے گناہ اس نے دو بار یا تین بار یہی کہا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں کہو۔

اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارجی عندی من عملی.

اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے زیادہ امید دلانے والی ہے۔

اس نے یہی دعا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یہی دعا پڑھو۔ اس نے پڑھی فرمایا پھر پڑھوں اس کے بعد فرمایا اٹھ جا چلا جا اللہ نے تجھے بخش دیا ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ اس کے سارے راوی مدنی ہیں کوئی راوی جرح کے ساتھ معروف نہیں یعنی کسی راوی پر کوئی جرح نہیں ہوئی ہے۔

۷۱۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے کنانہ سے ان کو خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو علی بن مسعدہ باھلی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ آدم کا ہر بیٹا خطا کار ہے اور بہترین خطا کار زیادہ توبہ کرنے والے ہیں۔

علی بن مسعدہ اس روایت کے ساتھ اکیلا ہے۔

۷۱۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو سہل بن علی دوری نے ان کو اسحاق بن موسیٰ خطمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو محمد بن نضر حارثی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم اگر لوگ جان لیں جو کچھ میں تیرے گناہ جانتا ہوں تو وہ تجھے پھینک دیں (یعنی نظر انداز کردیں نظروں سے گرادیں) مگر میں عنقریب تجھے معاف کردوں گا جب تک تو میرے ساتھ شرک نہیں کرے گا۔ اسحٰق بن موسیٰ نے کہا کہ بشر بن حارث کوفے گئے تھے اس حدیث کے بارے میں حتیٰ کہ انہوں نے اس کو سنا اور واپس لوٹ آئے۔ اور اسی معنی میں مندرجہ ذیل حدیث بھی ہے۔

۷۱۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو عبداللہ بن اسماعیل ہاشمی نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن عمرو بن یحییٰ بن یمان نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا تھا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا حساب وکتاب میری والدہ کے سپرد کردیا جائے میرا رب میرے لئے میری ماں سے زیادہ بہتر ہے۔

مؤمن کی بیماری گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے:

۷۱۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن محمد نفیلی نے ان کو محمد بن مسلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی اہل شام کے ایک آدمی نے اسے ابومنظور نے کہتے تھے اس نے اپنے چچا سے ان کو عامر الرام اخی خضر نے کہا نفیلی نے وہی خضر ہے لیکن ایسے ہی کیا تھا محمد بن سلمہ نے میں اپنے شہروں میں تھا اچانک ہمارے لئے جھنڈے اور لوا بلند کئے گئے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ رسول کا جھنڈا ہے ہم آئے اور وہ درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے ان کے لئے چادر بچھائی گئی تھی، آپ اس کے اوپر تشریف فرما تھے آپ کے صحابہ آپ کے گرد جمع تھے میں بھی ان میں جا کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مؤمن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس بیماری سے صحت وشفا دے دیتا ہے

تو وہ تکلیف اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کے لئے نصیحت ہوتی ہے آنے والے وقت کے لئے۔ اور بے شک منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر صحت یاب ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کے مالکوں نے اس کو باندھ دیا ہو پھر چھوڑ دیا ہو۔ اس کو نہیں جانتا کہ کیوں اس کو باندھا تھا اور کیوں چھوڑ دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی نے پوچھا یا رسول یہ اسقام اور بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ اللہ کی قسم میں تو کبھی بیمار ہی نہیں ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ جا تو ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم بیٹھے ہی تھے کہ ایک اور آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس کے اوپر ایک چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے آپ کو دیکھا تو چلا آیا۔ میں اصل میں درختوں کے جھنڈ کے ساتھ گذر رہا تھا کہ میں نے اس میں سے پرندے کے بچوں کی آواز سنی میں نے انہیں پکڑ کر اس چادر میں ڈال لیا اتنے میں ان کی ماں آ گئی اور وہ میرے سر کے اوپر منڈلانے لگی، میں نے اس کے لئے اس کے بچوں کے اوپر سے چادر ہٹائی تو ان کی ماں اپنے بچوں کے اوپر اتر آئی میں نے ان سب کو اس چادر میں لپیٹ لیا ہے وہ سب یہ ہیں میرے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو نیچے چھوڑ دیجئے میں نے ان کو چھوڑا تو ان کی ماں ان کے ساتھ لگی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

کیا تم لوگ تعجب کر رہے ہو پرندے کے بچوں اور ان کی ماں کو دیکھ کر اور اس کی شفقت کو دیکھ کر۔ لے جا ان کو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دے اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ تھی وہ انہیں لے گیا۔

اللہ تعالیٰ بندہ پر شفیق ہیں:

۱۳۱ے:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض سفروں میں تھے کہ ایک آدمی نے پرندے کے بچے پکڑ لئے پرندہ آیا اور اس نے اپنے آپ کو اس آدمی کی گود میں ڈال دیا اپنے بچوں کے ساتھ اس آدمی نے سب کو بھی پکڑ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعجب ہے اس پرندے پر کہ اس نے اپنے آپ کو تمہارے ہاتھوں میں ڈال دیا ہے اپنے بچوں پر شفقت کرنے کے لئے۔ پس قسم ہے اللہ کی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ اس پرندے کے اپنے بچوں پر شفیق ہونے سے زیادہ شفیق اور مہربان ہے۔

یہ روایت پہلی روایت کے لئے شاہد ہے۔

۱۳۲ے:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو العباس نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن استحاق صنعانی نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو ابو غسان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب سے کہ رسول اللہ کے پاس قیدی لائے گئے اچانک دیکھا تو ایک عورت اپنا دودھ دوھ رہی ہے چاہتی ہے کہ جب قید میں بچے کو پالے گی تو اس کو دودھ پلائے گی بچہ ملا تو اس نے جلدی سے اس کو لیا اور اس کو سینے سے چپکا لیا اور اس کو دودھ پلانا شروع کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا: کیا سمجھتے ہو تم لوگ کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟

ہم نے کہا کہ نہیں ڈالے گی اللہ کی قسم وہ اس پر قادر ہی نہیں ہو سکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ شفیق ہے جتنی یہ بچے پر مہربان ہے۔

(۱۳۲ے)...... اخرجہ مسلم (۲۱۰۹/۴)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابومریم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابن عسکر وغیرہ سے اس نے ابن ابی مریم سے اور تحقیق روایت کیا ہے زید بن اسلم نے مرسل روایت کے طور پر۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو آگ میں نہیں پھینکے گا:

۷۱۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستے پر تھے مدینے کے راستوں میں سے اور راستہ پر چھوٹا بچہ بھی موجود تھا اس کی ماں کو ڈر لگا کہ کہیں بچہ اوندانہ جائے اس نے چیخ ماری اور بولی میرا بچہ۔ میرا بچہ۔ اور بھاگ کر اس نے بچے کو اٹھالیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی آپ نے فرمایا اللہ اپنے محبوب اور پیارے کو آگ میں نہیں پھینکے گا۔

۷۱۳۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسین بن نصر نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو مروان نے ان کو معاویہ نے آپ کو یزید بن کیسان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور اس کے پاس اس کا بچہ تھا وہ اس کو بار بار اپنے سینے سے لگاتا اور اس پر شفقت کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس پر شفقت کرتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بچہ کے ساتھ تم سے زیادہ مہربان ہے وہ ارحم الراحمین ہے۔

۷۱۳۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو یونس بن ابواسحق نے ان کو ابوجحیفہ نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کوئی گناہ کرتا ہے اور اس کے بدلے میں اس کو سزا دے دی جاتی ہے بس اللہ تعالیٰ بڑا انصاف کرنے والا ہے اس سے کہ اپنے بندے پر دہری سزا دے۔ اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے دنیا میں اور اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈھک دیتا ہے اور اس کو معاف کر دیتا ہے اللہ اس سے بڑا کریم ہے کہ جس چیز کو معاف کر چکا ہے دوبارہ اس کو سزا دے۔

۷۱۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ان کے والد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے کہ عبداللہ بن علاء نے لوگوں کو ملنے سے حجاب کر لیا تھا۔ لوگوں نے ایک عورت کو بھیجا اس نے خوب نرم گفتگو کی اور ان کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے چلی گئی اس نے جا کر ان سے پوچھا اس گناہ کے بارے میں جس کو اللہ معاف نہیں کرتا۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی عمل ایسا نہیں ہے آسمان اور زمین کے درمیان بندہ جس کا عمل کرے پھر موت سے پہلے توبہ کرے مگر اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو:

۷۱۳۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ارفد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن مزنی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن حنبلی نے انہوں نے سنا ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لئے

اس آیت کے بدلے میں دنیا ساری مل جائے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سارا مل جائے۔

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم۔

اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتی کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک وہی سارے گناہوں کو معاف کرے گا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک آدمی نے پوچھا کہ یارسول اللہ اور جو شخص شرک کرے؟ حضور خاموش ہو گئے اس کے بعد فرمایا ہاں مگر جو شخص شرک کرے، مگر جو شخص شرک کرے، مگر جو شخص شرک کرے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس آیت کا سبب نزول ہم نے کتاب دلائل نبوت میں ذکر کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بعض ان لوگوں کے بارے میں جو ہجرت کرنے سے رک گئے تھے اور اپنے دین سے فتنے میں مبتلا ہو گئے اور مبتلا ہو گے پھر ان پر جب یہ آیت پیش کی گئی تو خوش ہو گئے اور یقین کر لیا کہ ان کے لئے بھی توبہ ہے پھر وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے۔

اپنے نفس پر زیادتی نہ کرو:

۷۱۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل قاری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو حسین بن ربیع نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ فتنہ میں مبتلا لوگوں کی توبہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی کوئی شئی قبول نہیں کرے گا جب حضور مدینے میں آئے تو انہیں لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ۔

اے میرے گنہگار بندو جو اپنے نفسوں پر زیادتیاں کر چکے ہو میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔

یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت تھی۔

امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے روایت کیا ہے ابن عباس سے اس آیت کے شان نزول کے بارے میں (حدیث جو درج ذیل ہے۔)

۷۱۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن محمد اور ابراہیم بن ابو طالب اور زکریا بن داؤد خفاف نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو حجاج نے ان کو ابراہیم بن جریج نے ان کو خبر دی یعلی بن مسلم نے ان کو سعید بن جبیر نے انہوں نے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے کہ اہل شرک کے بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے کثرت کے ساتھ قتل کئے تھے ان کے بعد کثرت کے ساتھ زنا کئے تھے۔ اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ کی باتیں بھی اچھی ہیں اور آپ کی دعوت بھی پیاری ہے بشرطیکہ اگر آپ ہمیں یہ بتادیں کہ ہم نے جو جو عمل کئے ہیں اس کا کوئی کفارہ بھی ہے۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

والذین لایدعون مع اللّٰہ الٰھا اٰخر ولایقتلون النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق ولایزنون۔

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ کو نہیں پکارتے اور ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے۔

اور یہ آیت نازل ہوئی:

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا۔

اے میرے بندو جو اپنے نفسوں پر زیادتی کر چکے ہیں میری رحمت سے ناامید نہ ہو۔

(۷۱۳۸)......(۱) زیادۃ من ب

بخاری ومسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے۔اس بارے میں ابن جریج سے مروی ہے (جیسے مندرجہ ذیل میں۔)

۷۱۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو سعید بن سالم قداح نے ان کو عبدالملک بن جریج نے ان کو عطا بن ابی رباح نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ وحشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد میں تیرے پاس تیری پناہ لینے کے لئے آیا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو تجھے بغیر پناہ کے دیکھنا چاہتا تھا چلو تم پناہ مانگنے آ ہی گئے ہو تو سن لو تم میری پناہ میں ہو یہاں تک کہ تم اللہ کا کلام سنو۔وحشی نے کہا کہ میں نے اللہ عظیم کے ساتھ شرک کیا ہے اور ان جانوں کو ناحق قتل کیا جن کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے۔کیا میرے جیسے انسان کی توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال سن کر خاموش ہو گئے اسے کوئی جواب نہ دیا۔حتیٰ کہ قرآن نازل ہو گیا۔

والذین لایدعون مع اللّٰہ الٰھا اخر ولایقتلون النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق

ولا.....تا.....یبدل اللّٰہ سیاٰتھم حسنات.

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ نہیں پکارتے جس نفس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے جو شخص یہ کام کرتا ہے وہ کئی کئی گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔اس کے لئے دہرا عذاب ہے قیامت کے روز اور ہمیشہ اس میں ذلیل ہوتا رہے مگر جو لوگ توبہ کریں، ایمان لائیں عمل صالح کریں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیں گے۔

حضور نے یہ آیات وحشی کے سامنے پڑھیں وحشی نے کہا میری ایک شرط ہے شاید کہ میں عمل صالح نہ کرسکوں میں تیری پناہ میں ہوں۔حضور نے فرمایا کہ تو پناہ میں ہے انتظار کر۔حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

ان اللّٰہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشآء.

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتے اور اس کے ماسوا جو چاہیں معاف کردیتے ہیں۔

اب حضور نے وحشی کو بلایا اور اس کے سامنے اس آیت کو پڑھا وحشی نے کہا شاید میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کو اللہ بخشنا نہیں چاہتا ہو تو میں تیری پناہ میں حتیٰ کہ میں اس بارے میں بھی اللہ کا کلام سن لوں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ

اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتی کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

اب وحشی نے کہا کہ اب میری کوئی شرط نہیں ہے۔اب اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

شرک کی مغفرت:

۷۱۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اسحاق نے ان کو عطا بزاز نے ان کو بشیر ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا قرآن مجید میں چار آیات ایسی ہیں جو میرے نزدیک بہت ہی محبوب ہیں سرخ اونٹوں سے بھی اور ان کو چلا کر لے جانے سے بھی کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ وہ چار آیات کون سی ہیں؟ فرمایا کہ جب علماء ان کے ساتھ گذرتے ہیں ان کو پہچان لیتے ہیں۔پوچھا گیا کہ کون سی سورتوں میں ہیں۔فرمایا کہ سورۃ نسآء میں ہے۔ان **اللّٰہ لایظلم مثقال ذرۃ الخ**. کہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتے دوسری آیت **ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ الخ** اللہ اس بات کو معاف نہیں کریں گے کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔تیسری آیت ہے۔**ولو انھم اذ ظلموا انفسھم الآیۃ** جب ان لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کئے تھے الخ چوتھی

(۷۱۴۰) (۱) ھکذا بالمخطوطۃ والصواب اسمع فلتنظر

آیت ہے۔ ومن یعمل سوء اویظلم نفسہ جو شخص برا عمل کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے الخ۔

اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود سے فضائل قرآن میں اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے ایک پانچویں آیت کا اضافہ بھی کیا ہے وہ ان تجتنبوا کبائر ماتنھون عنہ اگر تم لوگ کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو جریر نے ان کو اشعث قمی نے ان کو معتمر بن عطیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ان ربنا لغفور شکور۔ بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔

فرمایا کہ اس نے ان کے وہ گناہ معاف کر دیئے جن کا انہوں نے عمل کیا تھا اور ان کی اس نیکی کی قدر کی اس نے جس کی ان کو رہنمائی کی تھی لہٰذا انہوں نے اس پر عمل کیا اور اس نے ان کو اس کا بھی ثواب دیا۔

سچی توبہ اللہ کے قریب ہے:

۷۱۴۲:...... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو ابن ابی عمر نے ان کو سفیان نے ان کو عمر بن سعید نے ان کو لبید نے ان کو عامر اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ سچی توبہ ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے۔ اور وہ قرآن میں موجود ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی یاایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللّٰہ توبۃ نصوحاً عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیئاتکم۔ اے لوگو ایمان والو! توبہ کرو اللہ کی طرف سچی توبہ قریب ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہارے گناہ مٹا دے گا۔ اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی جس دن اللہ تعالیٰ نہ تو اپنے نبی کو رسوا کرے گا نہ صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے آگے چلے گا اور ان کے دائیں جانب وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے نور کو ہمارے لئے پورا کر دے اور ہمیں بخش بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قرآنی آیت کے ذریعہ استغفار:

۷۱۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا میرا خیال ہے اس کا نام عبدالرزاق تھا۔ اس نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جب وہ کوئی گناہ کرتا تو اس کے دروازے پر صبح یہ لکھا ہوا ملتا کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے۔ اور اس کے اس عمل کا کفارہ یہ ہے۔ شاید یہ اس کے کثرت عمل کی وجہ سے تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہی مقام عطا کرتا ابھی آیت کے بدلے میں (بلکہ ہمارے لئے اس سے کہیں بہتر یہ آیت ہے) ومن یعمل سوء اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللّٰہ یجد اللّٰہ غفوراً رحیما۔

جو شخص برا عمل کرے یا اپنے اوپر زیادتی کرے اس کے بعد اللہ سے استغفار اور معافی مانگے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

۷۱۴۴:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے ان کو حسین بن محمد نے ان کو شیبان نے ان کو نعیم بن ابی ہند نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اور علقمہ سے اس نے عبداللہ سے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں قرآن میں دو آیات ایسی جانتا ہوں کہ کوئی بندہ جب گناہ کر بیٹھے تو ان آیات کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیں گے۔ ہم لوگوں نے کہا کہ ایسی کون سی آیات ہیں قرآن میں؟

انہوں نے ہمیں خبر نہیں دی لہٰذا ہم نے قرآن کھول لیا اور ہم نے سورۃ بقرہ پڑھنا شروع کی ہم ایسی کسی آیت تک نہ پہنچ سکے۔ اس کے بعد ہم

(۷۱۴۱)...(۱) سقط من أ. (۷۱۴۲)...(۱) فی أ (الحفری وھو خطأ)

نے سورہ نساء پڑھی اور وہ عبداللہ کی ترتیب میں اس کے بعد تھی (یعنی بقرہ کے بعد تھی) ہم اس آیت تک پہنچے۔ ومن یعمل سوء اویظلم نفسه ثم یستغفر الله یجدالله غفورا رحیما.

یہ آیت پڑھنے کے بعد میں نے کہا رک جائیے اسی آیت کو تھام لیجئے۔ پھر ہم نساء کو پڑھتے پڑھتے سورہ آل عمران میں پہنچے یہاں تک کہ ہم اس آیت تک پہنچے جس میں یہ ذکر ہے۔ ولم یصروا علی مافعلوا وھم یعلمون.

اس کے بعد ہم نے قرآن بند کرلیا ہم نے عبداللہ کو ان آیات کا بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں یہی ہیں۔

امت کے لئے قرآن کی بہترین آیتیں:

۷۱۴۵:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے ان کو صالح مری نے ان کو قتادہ نے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ سورۃ نساء میں آٹھ آیات وہ ہیں جو اس امت کے لئے بہتر ہیں ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا اور غروب ہوتا ہے۔ ان میں سے پہلی یہ ہے:

(۱) یریدالله لیبین لکم ویھدیکم سنن الذین من قبلکم ویتوب علیکم.

یہ مسلسل تین آیات اور چوتھی یہ ہے:

ان تجتنبوا کبائر ماتنھون عنه نکفر عنکم سیئاتکم وندخلکم مدخلاً کریما.

اور پانچویں آیت یہ ہے:

ان الله لایظلم مثقال ذرة وان تک حسنة یضا عفھا. الخ.

اور چھٹی آیت ہے:

ومن یعمل سوء اویظلم نفسه ثم یستغفر الله یجدالله غفورا رحیما.

اور ساتویں آیت ہے:

ان الله لایغفر ان یشرک به.

اور آٹھویں آیت ہے:

والذین امنوا باالله رسله ولم یفرقوا بین احد منھم الخ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آٹھ آیات صحابہ کو بتائیں پھر ان کی تفسیر بیان کرنا شروع کی آخری آیت میں یہ مفہوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے لئے جو گناہ کرتے ہیں بخشنے والا مہربان ہے۔

گناہ کی بیماری اور دوا:

۷۱۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوحاتم نے ان کو ہدبہ بن خالد نے ان کو سلام بن مسکین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک قرآن تم لوگوں کو تمہاری بیماری بھی بتاتا ہے اور تمہاری دواء بھی بتاتا ہے۔ تمہاری بیماری تمہارے گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ یہ اسناد مجہول کے ساتھ مروی ہے۔

۷۱۴۷:..... ہمیں اس کی خبر دی علی بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن ہلال عطار نے ان کو ربیع

☆ ..... فی الأصل آل عمران

بن نجاح بن یسار نے ان کوان کے والد نے ان کوانس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
خبردار میں تمہیں تمہاری بیماری اور تمہاری دوا نہ بتاؤں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ تمہاری بیماری تمہارے گناہ ہیں اور تمہارا علاج استغفار ہے۔

۷۱۴۸:..... ہمیں خبر دی ابوسعید صیر فی نے ان کوابوعبداللہ صفار نے ان کوابن ابوالدنیا نے ان کوعبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو جریر نے ان کو اشعث قمی نے ان کوشمر بن عطیہ نے اس قول کے بارے میں ان ربنا لغفور شکور ۔ بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔
ابن عطیہ نے کہا کہ ان کے گناہ بخش دیئے ہیں جن کا انہوں نے عمل کیا تھا اور ان کی بھلائی اور نیکی کی قدر کی ہے جو ان کو بتائی تھی پس انہوں نے اس کے ساتھ عمل کیا تھا اللہ نے ان کو اس پر ثواب دیا۔

گناہِ کبیرہ:

۷۱۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کوابوعبداللہ نے ان کوعبداللہ نے ان کو محمد بن داؤد قنطری نے ان کوابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کوقیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر گناہ جس پر بندہ اصرار کرے وہ بڑا ہوتا ہے اور وہ بڑا نہیں ہوتا جس سے بندہ توبہ کرلے۔

۷۱۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کوموسیٰ بن ہارون نے ان کوابوالربیع نے ان کوحماد نے ان کو یحییٰ بن عتیق نے اور ہشام نے ان کو محمد بن سیرین نے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔
ہر وہ چیز جس سے اللہ نے روکا ہے منع کیا ہے وہ گناہ کبیرہ ہے۔ اور ہم نے اس کے کئی طرق بیان کئے ہیں۔

۷۱۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کوابوعبداللہ نے ان کوعبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن حسن نے ان کوابراہیم بن اشعث نے ان کو یوسف بن ابراہیم نے ان کوابوالصباح نے ان کو ہمام نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک بندہ چھوٹا گناہ کرتا ہے اور اس کو معمولی سمجھتا ہے اس پر نادم ہوتا ہے، نہ ہی اس سے استغفار کرتا ہے لہٰذا وہ اللہ کے نزدیک بڑا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔ کبھی بندہ بڑا گناہ کرتا ہے پھر اس پر ندامت اختیار کرتا ہے لہٰذا اس سے استغفار کرتا ہے لہٰذا وہ اللہ کے نزدیک چھوٹا کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے لئے مغفرت ہو جاتی ہے۔

چھوٹا گناہ بھی اللہ کی نگاہ میں بڑا گناہ ہے:

۷۱۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کوابوعبداللہ نے ان کوابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ابوالقاسم مولیٰ بنی ہاشم نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا کہ گناہ جس قدر تیری نظر میں چھوٹا ہوتا جائے گا اللہ کے نزدیک بڑا ہوتا جائے گا اور جس قدر وہ تیری نظر میں بڑا ہوتا جائے گا اسی قدر اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوتا جائے گا۔

۷۱۵۳:..... کہا ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن محمد بن شقیق نے ان کو حامد نے ان کو خبر دی ابن مبارک نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ یہ بات کبائر میں سے ہے کہ کوئی آدمی کسی گناہ کو معمولی سمجھ کر کرتا رہے۔

۷۱۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ گناہ پر اصرار کرنا یہ ہے کہ کوئی آدمی گناہ کرے پھر اس کو معمولی سمجھے۔

۷۱۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ بن ابراہیم تیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منذر سے شک

(۷۱۴۸)..... سبق برقم (۷۱۴۲) وفي الأصل القرشي بدلاً من القمي.

ہے۔ان کو خبر دی ابن ابوخیثمہ نے انہوں نے سنا یحیٰی بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن سماک نے جس گناہ سے تم ڈرتے ہو اس کا خوف نہ کرو بلکہ جس گناہ سے بے فکر رہتے ہو اس سے بچو۔

مخلوق کی تین قسمیں:

۷۱۵۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابراہیم بن رجاء نے انہوں نے سنا ابن سماک سے کہ مخلوق تین قسم کی ہے۔ایک قسم تو گناہوں سے توبہ کرنے والی ہے اور گناہ ترک کرنے پر نفس کو پکار کھنے والی ہے یہ قسم نہیں چاہتی کہ اپنے گناہ کی طرف واپس پلٹے یہ شخص تو مقابلہ کرنے والا ہے۔اور دوسری قسم ہے جو گناہ کرتے ہیں پھر نادم ہوتے ہیں۔گناہ کرتے ہیں اور غمگین بھی ہوتے ہیں گناہ کرتے ہیں اور گناہ پر روتے بھی ہیں۔یہ صنف ایسا ہے کہ ان کے لئے امید کی جاتی ہے اور ڈر بھی رہتا ہے۔اور تیسری قسم وہ جو گناہ کرتے ہیں اور نادم بھی نہیں ہوتے ہیں۔اور گناہ کرتے ہیں تو ان کو غم بھی نہیں ہوتا گناہ کرتے ہیں اور کر کے روتے بھی نہیں ہیں یہ قسم وہ ہے جو جنت کے راستے سے جہنم کی طرف دور جا پڑی ہے۔

گناہ کے بعد ہنسنے کی ممانعت:

۷۱۵۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبیداللہ بن عمرو اور شریح بن یونس نے ان کو یونس بن عوام بن حوشب نے وہ کہتے ہیں کہ پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ گناہ کر کے خوش ہونا گناہ کا ارتکاب کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

۷۱۵۷:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے ان کو منہال بن عیسیٰ نے ان کو غالب قطان نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص گناہ کر کے ہنستا ہے وہ روتا ہوا جہنم میں جائے گا۔

۷۱۵۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو فضل نے ان کو منصور نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

یأخذون عرض هٰذا الادنٰى ويقولون سيغفر لنا

وہ لے لیتے ہیں اسباب اس ادنیٰ زندگانی کا اور کہتے ہیں کہ ہم کو معاف ہو جائے گا۔

فرمایا تا کہ گناہ کا عمل کرتے ہیں اور کہتے ہیں عنقریب ہمیں معاف کر دیا جائے گا۔

وان يأتهم عرض مثله.

اگر دوبارہ سامنے آئے تو بھی لے لیں گے۔

رجال کے ساتھ آگ و پانی ہوگا:

۷۱۵۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو خلف نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بلال بن سعد نے کہ گناہ کے چھوٹے ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس کی تم نے کی ہے۔

۷۱۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابوکامل نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ربعی بن حراش نے وہ کہتے ہیں کہ عبید بن عمرو نے حذیفہ سے کہا کیا ہمیں حدیث رسول بیان نہیں کریں گے جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا تھا آپ فرماتے تھے: بے شک دجال جب نکلے گا اس کے ساتھ آگ بھی

(۷۱۵۷)......(۱) في ب يحيى

ہوگی اور پانی کی نہر بھی جس چیز کو لوگ دیکھیں گے کہ وہ آگ ہے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو وہ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جو جلائے گی جو شخص تم میں سے اس کو پالے اس کو چاہئے کہ اس میں داخل ہو جس کو وہ دیکھے کہ آگ ہے بے شک وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔

حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جب روح قبض کرنے کے لئے اس کے پاس ملک الموت آیا۔ اس نے کہا تم کوئی خیر جانتے ہو؟ (یعنی کوئی نیکی اگر کی ہو؟) اس نے کہا کہ میں کوئی نیکی نہیں جانتا۔ پھر کہا گیا کہ پھر دیکھ اس نے کہا میں کوئی نیکی نہیں جانتا۔ ہاں ایک نیکی ہے وہ یہ ہے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور میں اس میں غریب اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا یا تنگدست سے درگذر کر لیتا تھا کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کو جنت میں داخل کر لیا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بے شک ایک آدمی کی موت آن پہنچی جب وہ زندگی سے مایوس ہو گیا۔ اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں میرے لئے موٹی موٹی لکڑیاں جمع کرنا پھر ان میں آگ سلگانا پھر مجھے اس میں ڈال دینا حتیٰ کہ جب آگ میرے گوشت کو کھا جائے اور میری ہڈیوں تک پہنچ جائے اور میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں اس کوئلے کو لے لینا اور اس کو پیس لینا پھر کسی ہوا والے دن کا انتظار کرنا ہوا میں مجھے دریا میں اڑا کر بہا دینا پس ان لوگوں نے ایسے ہی کیا۔

مگر اللہ نے اس کی راکھ کے ذرات کو جمع کر کے اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کرایا تھا پھر اس نے بتایا کہ میں نے اے اللہ یہ سب کچھ تیرے ڈر کی وجہ سے کیا تھا فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔

حضرت عقبہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے ان سے سنا فرماتے تھے کہ وہ شخص کفن چور تھا۔

بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے ابوعوانہ سے۔

۷۱۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعید صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو معبد جہنی نے ان کو ابوالعوام نے وہ بیت المقدس کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے روایت کی کعب سے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے کسی آدمی نے کوئی گناہ کیا پھر اس پر وہ غمگین ہو گیا پریشانی سے کبھی باہر جاتا کبھی اندر آتا اور وہ یہ کہتا کہ میں اپنے رب کو کس چیز کے ساتھ راضی کروں فرمایا کہ وہ صدیق لکھ دیا گیا۔

۷۱۶۲:...... اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کعب سے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے دو آدمی مسجد کی طرف روانہ ہوئے ان کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف دونوں میں سے ایک مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا باہر رک گیا اور باہر بیٹھ کر یہ کہنا شروع کیا کہ میرے جیسا بندہ اللہ کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا میں نے اللہ کی نافرمانی کی ہے میرے جیسا بندہ اللہ کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا میں نے اللہ کی نافرمانی کی ہے فرمایا کہ پھر وہ شخص صدیق لکھ دیا گیا۔

بنی اسرائیل کے قصاب کی توبہ:

۷۱۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر حسین بن صباح نے ان کو زید بن حباب نے ان کو محمد بن نشیط هلالی نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے کہ ایک قصاب تھا بنی اسرائیل میں اس کو اپنے پڑوسی کی لڑکی سے عشق ہو گیا تھا ایک دن لڑکی کے گھر والوں نے اس کو کسی ضروری کام سے دوسری بستی میں بھیج دیا قصاب نے لڑکی کو اکیلے جاتے دیکھا تو پیچھے ہولیا آگے جا کر اس کو بہکایا اور پھسلایا مگر لڑکی نے اس کو گناہ کرنے سے منع کیا اور کہا کہ جتنی تم مجھ سے محبت کرتے ہوں میں تمہارے ساتھ شاید اس سے بھی زیادہ محبت کرتی ہوں مگر میں گناہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرتی ہوں۔ چنانچہ لڑکی کی یہ بات سننے کے بعد اس نے کہا کہ تم اللہ سے ڈرتی ہو اور میں اس سے نہیں ڈر رہا (یہ بڑی شرم کی

بات ہے گویا میرے لئے) چنانچہ وہ توبہ کرتا ہوا واپس لوٹ آیا۔اسی دن یا کسی دن کسی موقع سفر میں اس کو شدید پیاس نے آن گھیرا یہاں تک کہ ممکن تھا کہ اس کی گردن ٹوٹ جاتی (یعنی مرنے کے قریب تھا) اچانک اس کی ملاقات انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی سے ہوگئی اس نے پوچھا کہ پریشانی ہے اس نے بتایا کہ شدید پیاس لگی ہے انہوں نے کہا آیئے ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اوپر کسی بادل کا سایہ کردے تاکہ ہم بستی میں پہنچ جائیں اس قصاب نے کہا کہ میرا تو ایسا کوئی عمل نہیں ہے (جس کے وسیلے سے میں دعا کروں) چنانچہ اس رسول نے دعا کی اور قصاب نے آمین کہی بادل سایہ فگن ہوگیا حتیٰ کہ وہ بستی میں پہنچ گئے قصاب اپنے گھر کی طرف مڑا تو بادل بھی اسی کے اوپر چلا گیا۔رسول نے یہ منظر دیکھا تو واپس لوٹ آیا اور پوچھنے لگا کہ تم نے تو کہا تھا کہ میرا ایسا کوئی عمل نہیں ہے اس لئے میں نے دعا کی اور تم نے آمین کہی پھر بادل نے ہم دونوں پر سایہ کیا تھا اب بادل تیرے ساتھ چلا گیا ہے تو مجھے بتاؤ کہ تمہاری نیکی کیا ہے؟ تمہارا کیا معاملہ ہے۔

قصاب نے رسول کو خبر دی ساری کہانی بتائی اپنی توبہ کی۔لہٰذا اس رسول نے کہا کہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنے والا ایسے مرتبے پر ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس مرتبے پر نہیں ہوتا۔

بے محل نگاہ اٹھنے کا گناہ:

۷۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابن ہلال نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ ایک جانور نکلا جو کہ لوگوں کو قتل کر دیتا جو بھی اس کے قریب جاتا، ہاں مگر وہ ایک انسان کے تابع ہوگیا تھا جس نے اس کو مار دیا تھا۔کہتے ہیں کہ ایک لڑکی آئی اس نے کہا مجھے اس کے پاس جانے دو وہ گئی جیسے قریب ہوئی اس نے اسے مار دیا اتنے میں ایک کانا آدمی آیا اس نے کہا کہ مجھے اس کے قریب جانے دو وہ جیسے قریب گیا تو جانور نے اپنا سر رکھ دیا حتیٰ کہ آدمی نے جانور کو مار دیا لوگوں نے پوچھا کہ بتایئے تیرا کیا معاملہ ہے۔اس نے بتایا کہ میں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا ہے مگر صرف ایک گناہ (یعنی بے محل نگاہ اٹھی تھی) میں نے اس پر آنکھ کو بھی نکال دیا تھا۔امام احمد فرماتے ہیں کہ شاید یہ بنی اسرائیل میں تھا اور ہم سے پہلے کی شریعت میں۔مگر ہماری شریعت میں آنکھ پھوڑ دینا جائز نہیں ہے جب وہ ایسی جگہ دیکھے جہاں دیکھنا حلال نہیں بلکہ اس گناہ سے اللہ سے توبہ واستغفار کرے اور دوبارہ وہ غلطی نہ کرے۔

اہل جنت کے اعمال:

۷۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن ابوعبید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یوسف صیقل نے ان کو حجاج بن ابی زینب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان نہدی سے وہ کہتے تھے کہ قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے جو اس آیت سے بڑھ کر اس امت کے لئے امید دلاتی ہو۔

وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملاً صالحاً وآخرسيئاً الخ.

کچھ دوسرے وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں جنہوں نے اپنے عمل ملے جلے کئے ہوئے ہیں نیک بھی بد بھی۔

۷۱۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ میں رات کو اپنے بستر پر لیٹا ہوا قرآن مجید میں تدبر اور غور وفکر کر رہا تھا۔میں اپنے اعمال کو اہل جنت کے اعمال کے ساتھ تقابل اور موازنہ کر رہا تھا میں نے دیکھا کہ ان کے عمل بڑے سخت ہیں۔مثلاً:

(۱)......أظنها سخرت

(۱) كانوا قليلا من الليل ما يهجعون کہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

(۲) يبيتون لربهم سجدا و قياما. کہ وہ اپنے رب کے لئے سجدے میں اور قیام میں راتیں گذارتے ہیں۔

(۳) امن هو قانت آناء الليل ساجدا و قائما. کیا وہ شخص رات کے لحات میں سجدے اور قیام میں عبادت کرتا ہے۔

میں اپنے نفس کو اسی آیت پر پیش کر رہا تھا۔

(۴) ما سلككم في سقر قالوا لم نك من المصلين. کیا چیز تمہیں جہنم میں لے آئی ہے وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہیں دیتے تھے۔ اور ہم غلط گوئی کرنے والوں میں گھس جاتے تھے۔ اور ہم روز جزء کو بھی نہیں مانتے تھے تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس آیت کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ لہٰذا معاملہ اس آیت کے مطابق ہے۔

و آخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا و آخر سيئا.

دوسرے وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں جن کے ملے جلے اعمال میں نیک بھی ہیں تو بد بھی۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں اور تم لوگ اے میرے بھائیو انہیں میں سے ہیں۔

حضرت مطرف بن عبداللہ کی دعا:

۷۱۶۷:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو ذر عبد بن احمد بن محمد ہروی نے مسجد الحرام میں ان کو خبر دی اسحاق بن احمد القاضی نے ان کو ابو العباس سراج نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن قدامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ مطرف بن عبداللہ کی یہ دعا ہوتی تھی۔

اے اللہ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں ان چیزوں کے بارے میں جن کے بارے میں، میں نے تجھ سے سوال کیا تھا پھر میں نے دوبارہ وہ کام کیا۔ اور میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں جو میں نے اپنے اوپر تیرے لئے لازم کیں پھر میں نے اپنے لئے اس میں وفا نہیں کی۔ اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں جس میں تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کا ارادہ کیا پھر میرے دل نے کسی اور شئی کو اس میں خلط کر دیا جسے تو جانتا ہے۔

محمد بن سابق مصری کی دعا:

۷۱۶۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو حاتم محمد بن موسیٰ بجستانی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو یزید بن خالد بن یزید بن داؤد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن سابق مصری سے وہ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ان گناہوں سے جن سے میں نے توبہ کی پھر دوبارہ وہ گناہ کئے اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو تو نے مجھ پر انعام فرمائے مگر میں تیری نعمتیں کھا کر تیری نافرمانی پر قوی ہوا۔ اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ہر اس شئی سے جو میں نے (اسلام لا کر) اپنے اوپر واجب کیں پھر میں نے تیرے ساتھ ان میں وفا نہ کی۔ اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ہر اس شئی سے جس کے ساتھ میں نے تیری رضا کا ارادہ کیا پھر اس میں غیر رضا والے کام ملا دیئے۔

۷۱۶۹:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو سیار نے ان کو ابو وائل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کر دے اور وہ میری (خاندانی) نسبت ظاہر نہ کرے۔

(۷۱۶۸)...... (۱) في ب أما خالد بن يزيد بن داود (۷۱۶۹)...... (۱) في ب بنسبتي

گناہ پر نفس کو سرزنش کرنا نفلی روزوں سے بہتر ہے

۷۱۷۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو عبدالحمید صاحب زیادی نے ان کو ابن اخت وہب بن منبہ نے ان کو وہب بن منبہ نے کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا اس نے ایک زمانے تک اللہ کی عبادت کی تھی اور اللہ کے لئے اس نے ستر سبت کی یعنی ہفتے کے دن کے روزے رکھے تھے ہر سبت کو وہ گیارہ دانے کھجور کے کھاتا تھا۔ اس نے اللہ سے کوئی حاجت طلب کی مگر اس کو وہ عطا نہ کی گئی جب اس نے یہ حالت دیکھی تو وہ اپنے نفس کو ملامت کرنے اور ڈانٹنے لگا اور کہا کہ اے نفس تیری وجہ سے یہ ہوا ہے اگر تیرے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو تیری حاجت پوری ہوتی تیرے پاس کوئی چیز نہیں ہے کہتے ہیں کہ ان پر فرشتہ اترا اس نے کہا اے ابن آدم وہ ساعت جس میں تو نے اپنے نفس کو سرزنش کی تھی وہ تیری ساری عبادت سے زیادہ بہتر ہے جو گذر چکی ہے اب اللہ تعالیٰ تجھے وہ حاجت بھی عطا کریں گے جس کا تم نے سوال کیا تھا۔

۷۱۷۱:.....ہمیں خبر دی ابومحمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبیدی نے ان کو مسعر بن جواب تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے فرمایا بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین کلام یہ ہے کہ بندہ یوں کہے۔

اللهم اعترفت بالذنب و ابوء بالنعمة فاغفرلي انه لا يغفر الذنوب الاانت.

اے اللہ میں نے گناہ کا اقرار کیا ہے اور نعمت کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ پس بخش دے تو مجھ کو بے شک نہیں بخشتا گناہوں کو مگر صرف تو ہی۔

۷۱۷۲:.....ہمیں خبر دی ابومحمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے وہ کہتے ہیں کہ **فتلقى ادم من ربه كلمات فتاب عليه** آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات پالئے اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ سے مراد یہ کلمات ہیں۔ اور یہ قول ایسے ہے۔

ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخسرين.

اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اگر تو ہمیں نہ بخشے اور نہ رحم کرے تو ہم خسارہ پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

۷۱۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو علی بن احمد زیاد نے ان کو جناح بن عبدالعزیز نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

فتلقى ادم من ربه كلمات فتاب عليه انه هو التواب الرحيم.

کہ آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات پالئے تھے ان کی وجہ سے اللہ نے ان کی توبہ قبول کی بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کلمات یہ تھے:

سبحانك اللهم وبحمدك عملت سوءً و ظلمت نفسي فارحمني انك انت ارحم الراحمين. لااله الاانت

سبحانك وبحمدك عملت سؤ و ظلمت نفسي فتب علي انك انت التواب الرحيم.

ذکر کیا کہ یہ نبی کریم سے مروی ہیں مگر انہوں نے اس میں شک کیا ہے۔

(۷۱۷۲) (۱) في ت الربذي

حضرت آدم علیہ السلام کا استغفار (طلب کرنا):

۷۱۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے ان کو قتادہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں: فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ.

قتادہ نے کہا کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ آدم نے یہ کلمات کہے تھے کہ اے میرے رب آپ بتائیں کہ اگر میں توبہ کرلوں اور اصلاح کر لوں تو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت میں تجھے واپس جنت میں بھیج دوں گا تو آدم علیہ السلام نے دعا کی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین۔

آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے استغفار کیا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کی لہٰذا اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

بہرحال اللہ کا دشمن ابلیس نہ تو اپنے گناہ سے دستبردار ہوا اور نہ ہی اس نے توبہ کا سوال کیا یہاں تک کہ وہ واقع ہو گیا جس چیز میں ہونا تھا۔ مگر اس نے مہلت کا سوال کیا تھا قیامت تک لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں میں سے ہر ایک کا سوال اس کو دے دیا۔

۷۱۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو یعقوب بن عبید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحیم المکتب نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ وہ کلمات جو آدم نے اپنے رب سے پائے تھے اور ان پر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی وہ یہ تھے۔

لاالہ الا انت سبحانک وبحمدک اللھم عملت سوء وظلمت نفسی فاغفرلی وانت خیر الغافرین. لاالہ الاانت سبحانک وبحمدک عملت سوء وظلمت نفسی فارحمنی وانت ارحم الراحمین. لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک عملت سوء وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم.

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گناہ کے اعتراف کرنے اور اس سے استغفار کرنے کا مطلب لازمی طور پر توبہ ہے ایسے طریق پر۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت کو معلق اور مشروط کیا ہے مشیت کے ساتھ۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون الیہ ان شآء.

بلکہ خاص اسی کو پکارو وہ کھول دے گا جو تم اس سے مانگو گے اگر چاہے گا۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ دعا قبولیت کبھی اس شخص سے آزمائش اور ابتلاء کو دور کرنے سے ہوتی ہے وہی سوال اور دعا بن جاتی ہے۔ بایں صورت ہوتی ہے کہ آخرت میں اس کو اس کا معاوضہ دے گا جو اس کے سوال سے اور دعا سے بہتر ہوگا۔ اس کے بارے میں ارشاد ہے۔

فلا تعلم نفس مااخفی لھم۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ کیا کچھ مخفی رکھا گیا ہے ان کے لئے اور استغفار یہ ہوتا ہے کہ تحقیق گناہ استغفار کرنے والے سے ساقط ہو جاتا ہے جیسے نفس توبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ تحقیق ساقط ہو گیا ہے توبہ کرنے والے سے۔

جھوٹوں کی توبہ:

۷۱۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالعباس فسوی نے اس نے سنا احمد بن عطاء سے اس نے محمد بن زبرقان سے۔ میں نے

☆...... غیر واضح.

پوچھا ابوعلی رودباری سے توبہ کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ اعتراف ندامت اور دوبارہ نہ کرنا۔

۷۱۷۷:...... ہمیں خبر دی محمد حسین اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالعزیز بجلی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسین مالکی نے اس نے سنا علی بن فضل صاحب ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ گناہ کو چھوڑے بغیر استغفار کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔ میں نے سنا محمد بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی سے انہوں نے سنا ابوعثمان سے اس نے سنا ابوحفص سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص گناہ پر ندامت سے پہلے استغفار کرے وہ استہزاء کرتا ہے اور جانتا بھی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد سے انہوں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے تھے کہ توبہ نام ہے لمبی ندامت کا اور ہمیشہ استغفار کرتے رہنے کا۔

رب کے ساتھ استہزاء کرنے والے:

۷۱۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن بدیل ایامی نے ان کو سلم بن سالم نے ان کو سعید حمصی نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے کہ اس کے گناہ نہیں تھے۔ اور گناہ سے استغفار کرنے والا بایں صورت کہ وہ گناہ پر بھی قائم ہو مثل استہزاء کرنے والے کے ہے اپنے رب کے ساتھ اور جو شخص مسلمان کو ایذا دے اس پر ایسا ایسا گناہ ہوگا اس نے کئی چیزوں کا ذکر کیا۔

۷۱۷۹:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن احمد بن فراس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابراہیم بن احمد خواص سے وہ کہتے ہیں کہ بیان کیا میمون بن مہران نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بہت سے توبہ کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جو قیامت میں رد کر دیئے جائیں گے وہ یہ گمان کرتا ہوگا کہ اس نے توبہ کر رکھی ہے حالانکہ وہ تائب نہیں ہوتا اس لئے کہ اس نے توبہ کے دروازے محکم نہیں کئے تھے۔

۷۱۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ان کو عوف بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی گناہ ایسا نہیں مگر ہر گناہ کی میں توبہ جانتا ہوں کہا گیا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ اس طرح چھوڑ دیئے کہ دوبارہ بالکل وہ کام نہ کیجئے۔ میں نے کہا سوا اس کے نہیں کہ اس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس گناہ کو چھوڑے اس حال میں کہ وہ شرمندہ ہو اپنے کئے پر اور عازم ہو اس کو دوبارہ نہ کرنے پر۔

سچی توبہ اور اس کے ستون:

۷۱۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سری نے ایک دن۔ حالانکہ وہ جمعہ کی نماز سے واپس لوٹے تھے۔ تعجب کرنے والے کے مشابہ تھے۔ ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے ہمیں خود بتایا انہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک نوجوان ملا ہے جب کہ میں نماز کے لئے جا رہا تھا۔ اس نے پوچھا کہ سچی توبہ کیا ہے؟ میں نے اس کو جواب دیا ہے، سچی توبہ یہ ہے کہ تم اپنے گناہ کو نہ بھولو، اس نوجوان نے مجھ سے کہا، یہ زیادہ اچھی بات نہیں ہے آپ نے جو مجھے کہی ہے، پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے پاس جو اس کا جواب ہے وہ کیا ہے؟ اس نے مجھے جواب دیا: سچی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنے گناہ کو یاد ہی نہ کرے۔ مجھے اس قول کو سن کر حیرانی ہوئی ہے اور میرے نزدیک وہی جواب درست ہے جو اس نے کہا ہے۔

۷۱۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ

(۷۱۸۰) (۱) فی ب حماد.

کہتے تھے کہ توبہ کے چار ستون ہیں (جن پر وہ قائم ہوتی ہے۔) زبان سے استغفار کرنا، دل سے ندامت کرنا، اعضاء سے گناہ چھوڑنا، ضمیر سے یہ تصور کرنا دوبارہ نہیں کروں گا۔

۷۱۸۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے تھے کہ توبہ کے تین معانی ہیں پہلی بات ندامت جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الندم توبۃ گناہ پر شرمندہ ہونا۔ وہ ہے دلوں سے اصرار کرنا یا پکا ہونا۔ اور مذموم افعال سے محمود افعال کی طرف منتقل ہونا۔ دوسرا معنی دوبارہ اس گناہ کی طرف لوٹنے کے ترک پر عزم کرنا جن سے روکا گیا یہ بقایا زندگی میں دوبارہ نہیں کرے گا۔ تیسرا معنی۔ زیادتی اور مظالم کی تلافی کرنا ہر عزت میں خواہ وہ مال سے ہو یا خون سے۔ یہ تینوں احوال وہ ہیں جن کے ساتھ امر توبہ پورا ہوتا ہے۔

۷۱۸۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حفص بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ کہتے ہیں کہ توبہ کے تین معنی ہیں۔

پہلی چیز ندامت دوسری چیز ترک معاودۃ کا عزم جس چیز سے منع کیا گیا تھا۔ تیسری چیز زیادتی کی تلافی کی ادائیگی کی کوشش کرنا۔

۷۱۸۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے کہ تین چیزیں توبہ کی علامت میں سے ہیں سابقہ گناہ پر ہمیشہ روتے رہنا دوبارہ اس گناہ میں واقع ہونے سے ڈرتے رہنا اور برے دوستوں کو چھوڑ دینا اور اہل خیر کے ساتھ مستقل لگ جانا۔

استغفار کے چھ جامع معانی:

۷۱۸۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی نے انہوں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری سے استغفار کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے بھائی استغفار چھ جامع معانی کا نام ہے۔ ان میں سے پہلی چیز ندامت ہے گذشتہ گناہ پر۔ دوسری چیز ہمیشہ کے لئے اس گناہ کی طرف رجوع ہونے کو چھوڑنے کا عزم کرنا۔ تیسری چیز یہ کہ جب وہ گناہ کوئی فرض ہو جس کو آپ نے ضائع کیا ہے تیرے درمیان اور اللہ کے درمیان تو اس کی قضاء کرنا۔

اور چوتھی چیز اداء مظالم مخلوقات کی طرف ان کے مالوں میں ہو یا عزتوں میں ان کے ساتھ اس پر صلح کرلے۔ پانچویں چیز ہے ہر گوشت اور ہر خون کو گھلانا جو حرام سے پیدا ہوا ہے۔

چھٹی چیز بدن کو اطاعات کا الم اور تکلیف چکھانا جیسے اس نے معصیت کا میٹھا س چکھا ہے۔

توبہ رجوع الی اللہ کا نام ہے:

۷۱۸۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمود سمی نے ان کو خلف بن عمرو عکبری نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو عمار نے ان کو اعمش نے ان کو ربیع بن ابوراشد نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ کے اس قول کے بارے میں یا عبادی الذین امنوا ان ارضی واسعۃ۔ اے میرے ایماندار بندو بے شک میری زمین فراخ ہے۔

سعید بن جبیر نے فرمایا اس کی مراد ہے کہ جب کوئی زمین پر گناہوں کا عمل کرے تو اس کو نکال دو۔

۷۱۸۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحاق نے ان کو ابوبکر بن داؤد زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عیسیٰ نے ان کو خبر دی وزیرہ نے ان کو محمد غسانی نے ان کو شعیب بن واضح نے اس نے سنا ابوعتبہ خواص سے اس نے سنا ابراہیم بن ادہم سے وہ کہتے تھے کہ جو شخص توبہ کا ارادہ کرے اس

کو چاہئے کہ وہ پہلے مظالم سے باہر آئے اور جن لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اس کو چھوڑ دے ورنہ وہ اپنی مراد نہیں پا سکے گا۔

۷۱۸۹:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا منصور بن عبداللہ سے اس نے سنا محمد بن حامد سے اس نے احمد بن خضرویہ سے اس نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے تھے کہ توبہ رجوع الی اللہ کا نام ہے مگر باطن کی صفائی کے ساتھ۔

۷۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابو سعید صیرفی نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو بندار نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو بشر نے ان کو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ انہ کان للاوابین غفوراً. بے شک اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں کے لئے بخشنے والا ہے۔

سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو خیر کی طرف بہت رجوع کرنے والے ہیں۔ بھلائی کی طرف بہت لپکنے والے۔

۷۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان خیاط نے ان کو ہناد بن سری نے ان کو عبدہ نے جویبر سے اس نے ضحاک سے اللہ کے اس قول کے بارے میں انہ کان للاوابین غفوراً کہ اوابین سے مراد رجاعین من الذنب. گناہوں سے بہت رجوع کرنے والے ہیں (یعنی گناہوں سے دور بھاگنے والے۔)

۷۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو ابوالد[illegible] نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبدالملک نے ان کو ہارون بن عنترہ نے ان کو سعید بن سنان نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ لکل اواب حفیظ. یہ جنت ہر رجوع کرنے والے حفاظت کرنے والے کے لئے ہے۔ جو اپنے گناہوں سے حفاظت کرتا ہے یعنی ایک ایک کر کے ان سے توبہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے:

۷۱۹۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو مہران رازی نے ان کو ابو سنان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے اللہ کے اس قول سے: لکل اواب حفیظ. (جنت ہر رجوع کرنے والے حفاظت کرنے والے کے لئے ہے۔) یعنی گناہ سے حفاظت کرتا ہے حتیٰ کہ اس سے رجوع کرتا ہے۔

۷۱۹۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سلمہ بن سابور نے ان کو عطیہ نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے فرمایا للاوابین غفوراً. (اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں کے لئے بخشنے والا ہے۔)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد تو ابین میں (یعنی بار بار اور زیادہ زیادہ توبہ کرنے والے۔)

۷۱۹۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسین بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابو راشد نے ان کو عبید بن عمیر نے اللہ کے اس قول کے بارے میں: انہ کان للاوابین غفوراً (فرمایا کہ) اس سے مراد وہ ہے جو اپنے گناہ کو یاد کر کے اپنے رب سے استغفار کرے۔ اس کو روایت کیا ہے منصور نے مجاہد سے اس نے عبید بن عمر سے انہوں نے فرمایا وہ شخص مراد ہے جو اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے پھر ان کے لئے بخشش طلب کرتا ہے۔

۷۱۹۶:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو سفیان نے ان کو عوف نے ان کو ابوالمنہال نے ان کو ابوالعالیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں (یحب التوابین و یحب المتطھرین پسند کرتا ہے بار بار توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے خوب طہارت کرنے والوں کو۔) (ابوالعالیہ نے کہا کہ گناہوں سے توبہ اور طہارت مراد ہے۔)

اور اسی اسناد کے ساتھ سفیان سے مروی ہے اس نے عاصم سے اس نے شعبی سے (انہوں نے) کہا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہوتا ہے

جیسے اس کا کوئی گناہ تھا ہی نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطھرین۔

(بے شک اللہ پسند کرتا ہے خوب توبہ کرنے والوں کو اور خوب طہارت کرنے والوں کو۔)

غلطی کا اعتراف کر لینا اس کا کفارہ بن جاتا ہے:

۷۱۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو بکر بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابو عبید نے ان کو حجاج نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عبداللہ بن کثیر نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ جب ایک آدمی دوسرے کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ جس کو پہنچی ہے وہ نہیں جانتا کہ کس نے پہنچائی ہے مگر اس کے سامنے پہنچانے والا اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتا ہے تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جاتا ہے۔ اور مجاہد کہتے تھے جب تکلیف پہنچی عروہ بن زبیر کی طرف سے حجر اسود کا استیلام کرتے وقت کسی آدمی کی آنکھ کو تو اس نے فوراً اس آدمی سے کہا کہ سنو میاں میرا نام عروہ بن زبیر ہے اگر تیری آنکھ کا کوئی نقصان ہوا تو میں اس چیز کا ذمہ دار ہوں گا۔ صنعانی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث بیان کی ہے حجاج سے بلاشبہ۔

توبہ کو مؤخر نہ کیا جائے:

۷۱۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو ابو بکر بن ابی الدنیا نے ان کو ادریس نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عابد نے اپنے بیٹے سے کہا تھا ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو عمل کے بغیر آخرت کی امید رکھتے ہیں۔ اور لمبی لمبی آرزوں کے ساتھ توبہ کو مؤخر کر دیتے ہیں۔ (وہب بن منبہ کہتے ہیں) کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو ابو سعید اشج نے ان کو اسحق بن سلیمان رازی نے ان کو عثمان بن زائدہ نے وہ کہتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے توبہ کو مؤخر نہ کر اس لئے کہ موت اچانک آجائے گی۔

ایمان کی نشانیاں:

۷۱۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو احمد بن حاتم طویل نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو سدی نے کہ وحیل بینھم وبین مایشتھون (ان کے اور ان کی خواہش کے درمیان رکاوٹ کر دی گئی۔) فرمایا کہ اس سے مراد توبہ ہے۔

۷۲۰۰:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو ابراہیم بن ہاشم بغوی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عباد نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ میں فضیل رقاشی کے ساتھ چلتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: لوگوں کے معاملات میں الجھ کر اپنے آپ سے غافل نہ ہو جانا اس لئے کہ معاملہ خالص تیری ذات کا ہے ان کا نہیں، یہ مت کہنا کہ میں نے دن فلاں فلاں کام میں گذار دیا ہے کیونکہ دن میں جو کچھ تم نے کیا ہوگا وہ تیرے ہی خلاف شمار کیا جائے گا اور ڈر تو بے شک تم نہیں دیکھو گے کوئی ایسی چیز جو شدید طریقہ سے طلب کی جائے اور بہت جلدی معلوم ہو جائے گناہ کے معاملے سے بڑھ کر۔

۷۲۰۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا ابو عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں ایمان کی نشانیاں ہیں۔ سخت سردیوں میں وضو کرنا۔ فرائض کی ادائیگی کے وقت دل کا کانپ جانا یہاں تک کہ اس کو ادا کر لے، ہر گناہ کے بعد فوراً توبہ کرنا اس خوف سے کہ کہیں اس گناہ پر اصرار نہ ہو جائے۔

۷۲۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو مسلم

(۷۱۹۸)..... (۱) فی ب قیس　　(۲)..... فی المخطوطة الأسح

بن صبیح نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے کچھ ایسی مجالس ہوں جن میں وہ الگ تھلگ ہو کر اپنے گناہوں کو یاد کرے اور پھر ان سے استغفار کرے۔

۷۲۰۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد احمد بن محمد ہروی نے ان کو عبداللہ بن بکر طبرانی نے ان کو عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ توبہ تائب وہ ہے جو لمحہ اور ہر لحظہ اپنی غفلت سے توبہ کرے۔

فصل:......دل پر مہر لگ جانا یا زنگ آجانا

۷۲۰۳:......(مکرر ہے) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکار بن قتیبہ قاضی نے مصر میں ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو قعقاع نے ان کو حکیم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک مؤمن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پیدا ہوتا ہے اگر وہ توبہ کر لیتا ہے اور اس گناہ سے کھینچ جاتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو اس کا دل اس سیاہ نکتے سے صاف ہو کر چمک جاتا ہے اور اگر گناہ زیادہ کرتا ہے تو وہ نکتہ اور زیادہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ پورا دل اس کی لپیٹ میں آجاتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کو قرآن نے ران کہا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں اس کو ذکر کیا ہے۔

کلا بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون.

ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ آ گیا ہے بسبب اس کے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

۷۲۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابوہاشم علوی نے کوفے میں ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو سلیمان بن میسرہ نے ان کو طارق بن شہاب نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ بے شک کوئی آدمی البتہ گناہ کرتا ہے پس اس کے دل میں سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کرتا ہے پھر اس میں دوسرا نکتہ لگ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل کا رنگ ربداء یعنی سیاہ بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پایا ہے میں نے عبداللہ سے۔

۷۲۰۵:......ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی، انہیں ابوالعباس اصم نے انہیں محمد بن اسحاق نے انہیں محمد بن عبید نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا اعمش نے سلیمان بن میسرہ سے اس نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک آدمی گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے تو پھر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سیاہ اونٹنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ ان کے علاوہ محمد بن عبید سے یہاں تک کہ وہ سیاہ بکری کی طرح ہو جاتا ہے کہ الفاظ بیان کئے ہیں۔

۷۲۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ دل بمنزلہ ہتھیلی کے ہے جب گناہ کرتا ہے تو وہ ہتھیلی کی طرح گھٹ جاتا ہے۔ اس کے بعد گناہ کرتا ہے تو اور گھٹتا ہے حتیٰ کہ وہ سکڑ جاتا ہے جب وہ اکٹھا ہو جاتا ہے تو اس پر ٹھپہ لگا دیا جاتا ہے۔ جب وہ کسی خیر کو سنتا ہے جو اس کے کانوں میں پڑتی ہے حتیٰ کہ وہ دل کے پاس آتی ہے لہٰذا وہ اس میں داخل ہونے کا راستہ نہیں پاتی یہی بات مذکور ہے اس قول باری میں۔ کلا بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون. ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ ہے ان کے عملوں کی وجہ سے۔

گناہ کے سبب دل پر سیاہ نکتہ لگ جانا:

۷۲۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ

میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے تھے کہ مؤمن کا دل سفید ہوتا ہے صاف ستھرا چمکتا ہوا آراستہ آئینے کی مثل شیطان گناہوں کے کسی بھی کونے سے اس کے پاس نہیں آسکتا اگر آتا ہے تو وہ اس کو ایسے دل کے شیشے میں دیکھ لیتا ہے جیسے وہ اپنا چہرہ آئینے میں دیکھتا ہے۔ جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ اس کے دل سے مٹا دیا جاتا ہے۔ اور پھر دل چمک جاتا ہے اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا بلکہ دوبارہ گناہ کرتا ہے اور مسلسل گناہ ہونے لگتے ہیں ایک گناہ کے بعد دوسرا..... تو اس کے دل میں بھی نکتے لگنے لگتے ہیں ایک نکتے کے بعد دوسرا۔ حتیٰ کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ وہ ہی ارشاد ہے اس آیت میں۔ **کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون.** فرمایا کہ اس سے مراد گناہ کے بعد دوسرا گناہ یہاں تک کہ دل سیاہ ہو جائے اس ڈھیل کے دوران جو اس دل میں مواعظ کے داخل ہونے سے ہوتی ہے۔ اگر وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لیتا ہے اس سے سیاہ ہونے سے قبل تو اس کا دل ایسے چمک جاتا ہے جیسے شیشہ چمکتا ہے۔

رین کیا ہے اور اس کی تفسیر:

۷۲۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے کہ **کلا بل ران علی قلوبھم** انہوں نے فرمایا کہ گناہ مراد ہیں۔ ان کے دل پر حتیٰ کہ ان کو چھپا لیتے ہیں۔ اور وہ چیز ران ہے جس کے بارے میں ارشاد ہے **کلا بل ران علی قلوبھم.**

۷۲۰۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **کلا بل ران علی قلوبھم.** مجاہد نے کہا کہ اہل علم یہ سمجھتے تھے کہ رین وہی مہر اور ٹھپہ ہے۔ اسی طرح کہا ہے اس روایت میں۔ اور روایت میں کہا ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۲۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عبداللہ بن کثیر نے کہ اس نے سنا مجاہد سے وہ کہتے تھے کہ رین ہلکا ہوتا ہے طبع سے اور طبع ہلکا ہوتا ہے اقفال سے اور اقفال اس سے شدید ہوتا ہے۔

۷۲۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے اس نے ابو العباس اصم نے ان کو محمد ابو الجہم سے وہ کہتے ہیں کہ کہا یحییٰ بن زیاد فرائی نے اس قول کے بارے میں **کلا بل ران علی قلوبھم.** اہل علم کہتے ہیں کہ جب لوگوں کی طرف سے معاصی کثیر ہو جاتے ہیں اور گناہ تو وہ ان کے دلوں کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ یہی ان پر رین ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل کا فتنوں میں مبتلا ہونا، دلوں پر مہر لگ جانا

۷۲۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا اے ابو عبداللہ۔ کیا بنی اسرائیل ایک دن میں کافر ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ کوئی فتنہ ان کو پیش آتا تھا وہ اس میں ملوث ہونے سے انکار کر دیتے تھے پھر وہ فتنہ بار بار ان سے ٹکراتا رہتا یہاں تک کہ وہ اس میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد پہلے سے کوئی اور بڑا فتنہ انہیں درپیش ہوتا تو وہ یہ کہتے کہ ہم اب اس فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے پھر وہ بار بار اس سے دوچار ہوتے ہوتے اس میں مبتلا ہو گئے (لہٰذا رفتہ رفتہ یوں فتنوں میں گھر کر) اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جیسے کوئی آدمی قمیص سے باہر آجاتا ہے۔

(۷۲۰۷)......(۱) فی ب صقل قلبه

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ:

ختم علی القلب۔ اور طبع علی القلب یعنی دل پر مہر لگنا اور دل طبع ہونا۔ ایک ہی معنی میں ہیں۔

جس شخص کے دل پر گناہ کی وجہ سے یا گناہ میں ٹھپہ لگ جائے، طبع ہو جائے وہ اس سے ہمیشہ توبہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذین کفروا سواء علیھم ء انذرتھم ام لم تنذرھم لایؤمنون۔

بے شک جو لوگ کافر و منکر ہو گئے ان کے اوپر برابر ہے آیا کہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ لہٰذا اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ایمان سے مایوس ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں اس مذکورہ بات کی علت اور اس کے سبب کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے۔

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ۔

کیونکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

ختم کا معنی:۔۔۔۔۔۔ختم کا معنی ہوتا ہے کسی چیز پر ڈھک دینا اور اس کا یقین اور وثوق کر لینا کہ اس میں کوئی چیز داخل نہ ہو سکے گی۔

ختم اللہ علی قلوبھم کا معنی:۔۔۔۔۔اس کا معنی ہے طبع اللہ۔ اللہ نے مہر کر دی۔ اور خاتم بمنزلہ طابع کے ہوتا ہے۔ چنانچہ معنی اور مطلب یہ ہے کہ ان کے دل نہ تو سمجھتے ہیں اور نہ ہی خیر کو محفوظ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ ان کے درمیان ایمان اور مقتضیات ایمان کے درمیان حائل اور رکاوٹ ہے اس سے کوئی چیز ان کے دلوں میں راستہ پا سکے۔ اور حائل ہے ان کے دلوں کے اور ان کی آنکھوں کے درمیان وہ چیز جو ایمان میں ہے صواب اور درست اور صحیح۔ تو یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کافروں کے دل مطبوع ہیں اور مہر زدہ ہیں لہٰذا ان سے ایمان کا وجود محال ہے۔ ارشاد باری ہے:

اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم وسمعھم وابصارھم واولئک ھم الغافلون۔

وہی لوگ ہیں کہ مہر کر دی ہے اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر اور وہی لوگ غافل ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ مطبوع علیہ غافل ہے (یعنی جس پر مہر لگ چکی۔)

اور کسی غافل سے ایسے فعل وجود میں آنا جس کے لئے اختیار شرط ہے ناممکن ہے اور لغت میں طبع کی اصل حقیقت میل کچیل ہے (وسخ اور دنس) جو تلوار کی دھار کو چھپا دیتے ہیں۔ اس کے بعد طبع استعمال ہوتا ہے ان چیزوں کے بارے میں جو میل کچیل (وسخ اور دنس) کے مشابہ ہیں (اثام و اقذار) گناہوں کی گندگیاں وغیرہ ہلاکتوں کے بارے میں (اس کے بعد مصنف نے ایک ممکنہ سوال کا جواب دیا ہے کہ ایک آیت میں مذکور استثناء سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ مہر لگ جانے کے باوجود بھی ایمان لائیں گے؟) فرمایا کہ وہ استثناء جو اس آیت میں مذکور ہے۔

بل طبع اللہ علیھا بکفرھم فلا یؤمنون الا قلیلاً۔

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر مہر مار دی ہے اب وہ ایمان نہیں لائیں گے مگر تھوڑے لوگ یہ استثناء یہود کی جماعت سے ہے۔ وہ یہود جن کے تذکرے کے ساتھ قصہ کی ابتداء ہوئی ہے۔ یہ ان لوگوں سے استثناء نہیں ہے۔ جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے (یعنی مطبوع القلوب سے) اور یہ جائز ہے ممکن ہے کہ وہ ایمان کے لئے مامور ہوں۔ لیکن ایمان کا وجود ان سے جائز اور ممکن نہیں ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کفار کی ایک جماعت کی طرف سے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے لیکن ایمان کے بارے میں حکم اور اصرار ان سے زائل نہیں ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی۔

انہ لن یؤمن من قومک الا من قد آمن۔

کہ تیری قوم میں سے ہرگز کوئی ایمان نہیں لائے گا مگر جو ایمان لاچکے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو غرق بھی کیا۔ اس کے بعد یہ جائز نہیں ہے کہ یوں کہا جائے کہ امر بالا یمان ان سے زائل ہو چکا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو لعنت کی تھی اور اس کو شیطان کر دیا تھا لہٰذا وہ ایسا ہو گیا کہ ایمان نہیں لائے گا اور ہمیشہ کے لئے توبہ بھی نہیں کرے گا۔ مگر یہ جائز نہیں ہے کہ یوں کہا جائے کہ ایمان کا امر اور توبہ اس سے زائل اور ختم ہو چکے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا بھی ہے جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔ واللہ اعلم۔ اور اسی طرح ہے قول حلیمی کا معنی اور اس کے علاوہ دیگر اہل علم کے قول کا معنی۔

حرمت ریزی کی ممانعت:

۷۲۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن مکرم اور محمد بن اسماعیل نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو سلیمان بن مسلم نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب حرمت ریزی کی جاتی ہے تو طابع (مہر لگانے والا فرشتہ) اللہ کے عرش کے پائے کو پکڑ لیتا ہے۔
ابن یوسف نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اور وہ معاصی کے ساتھ عمل کرتا ہے اور رب تعالیٰ پر (یعنی اس کے خلاف) جرأت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایک طابع (مہر لگانے والے فرشتے) کو بھیج کر اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے بعد وہ کسی شئی نہیں سمجھتا، اور ابن یوسف نے کہا (علی قلوبھم) ان کے دلوں پر پس وہ کوئی چیز نہیں سمجھتے۔
اس روایت کے ساتھ سلیمان بن مسلم خشاب اکیلا ہے اور وہ غیر قوی ہے۔

۷۲۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا زبیر بن عبدالواحد حافظ سے اس نے سنا ابوالعباس محمد بن یوسف عصفری سے بصرے میں ان کو احمد بن ثابت جحدری نے ان کو ابوالمعلیٰ نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا کہ دلوں پر مہر لگانے والا فرشتہ عرش کے پائے کو پکڑ لیتا ہے جب عزت و حرمت ریزی کی جاتی ہے اور گناہوں پر جسارت کی جاتی ہے اور رب کی نافرمانی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس شخص کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے بعد وہ کچھ بھی نہیں سمجھتا۔

ہجرت کی قسمیں:

۷۲۱۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن محمد قاضی نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمن نے ان کو ابن عیاش نے ان کو ضمضم بن زرعہ نے ان کو شریح بن عبید نے ان کو مالک بن یخامر سکسکی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوف نے اور معاویہ بن ابوسفیان نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت دو طریقوں سے ہوتی ہے۔ ایک ہجرت ہے کہ آپ گناہوں کو چھوڑ دیں خیر باد کہہ دیں۔ اور دوسری ہجرت یہ ہے کہ آپ اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کریں۔ اور ہجرت ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ قبول کی جاتی رہے گی۔ اور توبہ ہمیشہ قبول ہوتی رہے گی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔ جب طلوع ہو جائے گا تو ہر دل پر مہر ماردی جائے گی اس میں جو کچھ بھی ہوگا۔ اور لوگوں کو ان کا عمل کفایت کرے گا۔

صراطِ مستقیم کی مثال:

۷۲۱۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابوایاس

(۷۲۱۵) ...اخرجه الطبرانی (۳۸۱/۱۹)

نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر بن نضیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو نواس بن سمعان نے۔
اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو اسحاق بن حسن نے ان کو حسن بن سوار نے ان کو ابوالعلاء نے ان کو لیث نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر نے ان کو حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے نواس انصاری سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراط مستقیم کی ایک مثال بیان فرمائی کہ راستے کے دونوں جانب دو دیواریں ہیں ان دیواروں میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور تمام دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں مین راستے کے دروازے پر ایک داعی کھڑا ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔ لوگو سب کے سب راستے میں داخل ہو جاؤ اور ادھر ادھر نہ جھکو یا یوں فرمایا تھا۔ دائیں بائیں نہ جھکو۔ اور ایک داعی ہے راستے کے اوپر۔ جب کوئی شخص مذکورہ دروازوں میں سے کسی کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو داعی کہتا ہے (تیری خیر ہو) اس کو نہ کھول اگر تم نے اس کو کھول لیا تو تو اسی میں گھس جائے گا۔ وہ صراط مستقیم اسلام ہے۔ اور دونوں دیواریں حدود اللہ ہیں اور کھلے ہوئے دروازے اللہ کے محارم (ممنوعات) ہیں اور راستے کے سرے پر کھڑا داعی کتاب اللہ ہے اور راستے کے اوپر کی جانب والا داعی واعظ اللہ (اللہ کی طرف سے نصیحت کرنے والا) ہے جو کہ ہر مسلم کے دل کے اندر ہوتا ہے۔ یہ الفاظ حدیث خرقی کے ہیں (ابوالقاسم خرقی)۔

مؤمن کے لئے حفاظتی پردے:

۷۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد ابوبکر نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو نافع نے ان کو زید نے ان کو خالد بن زید نے ان کو ابورافع نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مؤمن کے لئے کتنے پردے ہیں؟ فرمایا کہ یہ گنتی سے زیادہ ہیں۔ مگر مؤمن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ ایک پردہ پھاڑ دیتا ہے۔ جب وہ توبہ کرتا ہے تو یہ پردہ واپس اس کی طرف لوٹ آتا ہے اور نو پردے مزید اس کے ساتھ۔ فرمایا کہ جب وہ توبہ نہیں کرتا تو اس سے صرف ایک پردہ پھٹتا ہے حتیٰ کہ جب اس میں سے کوئی شئی باقی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جس کو چاہتے ہیں فرماتے ہیں۔

بے شک بنی آدم رجوع کرتے ہیں اور گناہ پر نہیں اڑتے لہٰذا اس کو اپنے پروں تلے چھپالو۔

فرشتے اس بندے کے ساتھ یہی کچھ کرتے ہیں۔ اگر پھر وہ توبہ کر لیتا ہے تو سارے پردے اس کی طرف واپس لوٹ آتے ہیں اور جب وہ توبہ نہیں کرتا تو فرشتے اس پر تعجب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہتا ہے اس کو بے مدد چھوڑ دو وہ اس کو بے مدد چھوڑ دیتے ہیں حتیٰ کہ پھر اس کا کوئی عیب نہیں چھپ سکتا۔

۷۲۱۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو حسین بن زرعہ نے ان کو سفیان بن حبیب نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو سعید بن مسیب نے انہوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے اعمال اللہ کی حفاظت کے پردے کے نیچے کرتے ہیں اللہ جب اپنے کسی بندہ کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اس کو اپنی حفاظت کے پردے کے نیچے سے نکال دیتے ہیں لہٰذا اس کا عیب ظاہر ہو جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسعید بن ابوبکر بن ابی عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ پانچ مصائب (مصیبتیں) ایسی ہیں جو گناہ سے بھی بری ہیں۔ پہلی چیز ہے اللہ تعالیٰ کا رسوا کرنا یہاں تک کہ وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے اگر اللہ اس کو بچاتا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرتا۔ دوسری مصیبت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ

(۷۲۱۷)......(۱) فی ب یزید

کرنے والے سے اپنے اولیاء (یعنی دوستوں کا لباس چھین لیتا ہے اور اس کو اپنے دشمنوں کا لباس پہنا دیتا ہے۔ تیسری مصیبت یہ ہے کہ اس پر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر لیتا ہے اور اس کے لئے اپنی پکڑ اور عذاب کا دروازہ کھول دیتا ہے اور چوتھی مصیبت یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی نظروں کے سامنے اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ پانچویں مصیبت یہ ہے کہ بندہ قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہوگا اور وہ اس کی سب خرابیاں اس کے سامنے کر دے گا جو کچھ پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا۔ (یا جو کچھ آگے کے لئے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا) یہ پانچ مصیبتیں گناہ کے اندر گناہ سے بھی بڑی ہیں۔

۷۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو خبر دی ہے ربیع بن بدر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوادریس خولانی نے اس کو مرفوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو رسوا نہیں کرتا جب اس کے اندر رائی کے دانہ کے برابر بھی خیر ہو۔

۷۲۱۹:......(مکرر ہے) اور کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو طریف بن صلت بن غالب جہیمی بصری نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کوئی نیکی کا عمل کرتا ہے اگر چہ وہ چھوٹی سی بھی ہو۔ میں اس کے دل میں نور عطا کرتا ہوں اور اس کے عمل میں قوت عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کوئی برائی کا عمل کرتا ہے اور اگر وہ چھوٹی سی برائی ہو اس کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے دل میں تاریکی پیدا کرتا ہے، اور اس کے عمل میں ضعف پیدا کرتا ہے۔

۷۲۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادہم سے وہ کہتے تھے کہ بے شک گناہ کی وجہ سے قوت عمل میں ضعف آتا ہے اور دل میں قساوت اور سختی آتی ہے۔ اور بے شک نیکیوں کی وجہ سے بدن میں قوت آتی ہے اور دل میں نور اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔

کثرت گناہ سے دلوں کا سخت ہونا:

۷۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن عبداللہ وراق نے ان کو بکر سمساطی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے ہیں نہیں خشک ہوتے آنسوں مگر دلوں کی سختی کی وجہ سے اور نہیں سخت ہوتے دل مگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اور نہیں کثیر ہوتے گناہ مگر عیبوں کی کثرت کی وجہ سے۔

گناہوں کے قیدی:

۷۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین مزین سے وہ کہتے ہیں کہ گناہ کے بعد گناہ کرنا پہلے گناہ کی سزا ہوتی ہے۔ اور نیکی کے بعد نیکی کرنا پہلی نیکی کا اجر وثواب ہوتی ہے۔

۷۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالفتح مظفر بن احمد نے ان کو محمد بن حسن اصفہانی نے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ جاہل میت ہے۔ اور بھولنے والا نیند کرنے والا ہے۔ اور گناہ کرنے والا نشے والا ہے۔ گناہوں پر اڑنے والا تباہ ہونے والا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر بن حمدان سے سنا کہ کہا ابوحفص نے کہ معاصی کفر کے پیغام رساں ہیں جیسے بخار موت کا پیغام رساں ہے۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید مؤذن نے ان کو ابوالفضل جوہری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی

(۷۲۲۰)......(۱) فی ب حفص (۷۲۲۱)......(۱) فی ب الشمشاطی

بن عشام سے وہ کہتے ہیں کہ جب تم نماز روزے کی توفیق نہ پاؤ تو تم یقین جان لو کہ تم گناہوں کی قید میں قیدی ہو گئے ہو۔

عبادت کی حلاوت:

۷۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو عبید بن عبدالرحمٰن بن واقد نے ان کو محمد بن عبداللہ مخزومی نے ان کو بشر بن حارث نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا وہیب بن ورد سے کہ کیا جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ عبادت کی حلاوت اور مٹھاس کو نہیں پا سکتا؟ انہوں نے فرمایا نہیں نہیں بلکہ وہ بھی نہیں پا سکتا جو اللہ کی نافرمانی کا ارادہ کرلے۔

۷۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو محمد بن اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو محمد بن یحیٰ واسطی نے ان کو داؤد بن محبر نے ان کو صالح مری نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری کہتے تھے کہ۔

حلاوت کو تین چیزوں میں تلاش کرو۔ صلوٰۃ (نماز) اور قرآن اور دعا میں اگر تم اس کو پالو تو اس کی حفاظت کرو اور اس پر اللہ کا شکر کرو اور اگر تم اس کو نہ پاسکو تو یقین کرو کہ خیر کے دروازے تم پر بند ہو چکے ہیں۔

۷۲۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں شعیب بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن ذر نے اے اہل معاصی تم اللہ کے لمبے حلم وحوصلے سے دھوکہ نہ کھاؤ اور ڈرو حماقت سے بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فلما اسفونا انتقمنا منهم. پس جب انہوں نے ہم کو غصہ دلایا ہم نے ان سے بدلہ لے لیا۔

۷۲۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن احمد بن اسد نے ان کو ابوالجہم مشترانی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوسلیمان دارانی نے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عزت کم کی، عزت گھٹائی لہٰذا اس نے ان کو چھوڑ دیا اور انہوں نے اس کی نافرمانی کی اگر وہ اس کی تعظیم وتکریم کرتے وہ ان کو نافرمانی سے روک لیتا۔

اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچو:

۷۲۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو حسن بن جمہور نے ان کو محمد بن کناسہ نے انہوں نے سنا عمر بن ذر سے وہ کہتے ہیں کہ اے لوگو اللہ کے مقام کی تعظیم کرو پاکیزگی کے بیان کرنے کے ساتھ ہر اس چیز سے جو حلال نہیں ہے پس بے شک اللہ تعالیٰ کی جب نافرمانی کی جائے تو اس کی تدبیر سے بے فکر نہیں ہوا جاسکتا۔

۷۲۳۰:......ہمیں خبر دی طلحہ بن علی بن صقر بغدادی نے ان کو ابوالحسن عبدالرحمٰن بن سیف بن عبداللہ نے ان کو محمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ زہیر البابی کے پاس تھے اس کو ایک آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کسی شئی کی وصیت کریں گے انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ ڈرتے بچتے رہئے اللہ آپ سے مواخذہ نہیں کرے گا حالانکہ تم بے خبر ہو گے۔

۷۲۳۱:......ہمیں خبر دی طلحہ بن علی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم اصفہانی نے ان کو محمد بن احمد بن عمرو ابھیری نے ان کو نصر بن علی نے ان کو اصمعی نے ان کو معتمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی البتہ گناہ کرتا ہے جب صبح کرتا ہے تو اس پر اس کی ذلت ورسوائی اتر آتی ہے۔

۷۲۳۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو

(۱)...... الصواب وعصوا

اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (اس آیت کا مطلب یہ ہے) **بل یرید الانسان لیفجر امامه** بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے گناہ بھیجے فرمایا کہ انسان کہتا ہے کہ عنقریب میں توبہ کرلوں گا۔ (اگلی آیت یہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے) **یسئل ایان یوم القیمة** ۔ پوچھتا ہے انسان کہ قیامت کب ہے؟ قیامت کھل جائے اس کے سامنے **اذابرق البصر** ، جب اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

۷۲۳۳:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن فرج حجازی نے ان کو بقیہ نے ان کو اسحاق بن مالک نے ان کو ثوری نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ اللہ کے اس فرمان کے بارے میں: **وحزام علی قریة اهلکناها انهم لایرجعون**۔ حرام ہے اس بستی پر جس کو ہم نے ہلاک کردیا ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ) **لایتوبون** کہ وہ توبہ نہیں کریں گے۔

گناہوں کی وجہ سے اعمال کا معلق رہنا:

۷۲۳۴:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن احمد بن فراس مالکی نے مکہ مکرمہ میں انہوں نے سنا ابواسحٰق ابراہیم بن احمد خواص سے وہ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن شمیط نے کہا۔ جب تک کسی بندے کا دل کسی گناہ پر مصر رہتا ہے اس وقت تک اس کا عمل ہوا میں معلق رہتا ہے (یعنی قبول نہیں ہوتا) پھر اگر وہ توبہ کرلیتا ہے اس گناہ سے تو بہتر ورنہ اس کا عمل یونہی رہ جاتا ہے۔

۷۲۳۵:... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری سے ان کو ان کے دادا یحیٰی بن منصور نے ان کو محمد بن عمر کشرد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالرحمٰن قعنبی نے کہ میں نے سنا عبدالعزیز بن ابورواد سے وہ کہتے تھے: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ میں پڑنے سے اور اللہ کی نافرمانیوں پر مصر رہنے سے۔

بڑے بول بولنے والے کے لئے ہلاکت ہے:

۷۲۳۶:... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو اسحاق نے ان کو اسماعیل نے ان کو اسحٰق بن سلیمان نے ان کو جریر بن عثمان نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حسن بن موسیٰ نے ان کو حریز بن عثمان نے "ح" ان کو حبان بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے منبر پر بیٹھے فرمارہے تھے۔ تم لوگ رحم کرو رحم کئے جاؤ گے۔ تم دوسروں کو معاف کرو۔ تمہارے لئے بھی معافی دی جائے گی۔ ہلاکت بڑے بول کے لئے (یعنی جو بڑے بول بولتے ہیں) اور ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لئے جو لوگ اپنے فعل پر اڑے ہوئے ہیں اور مصر ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔

اور ابن عبدان کی حدیث میں علی منبرہ کے الفاظ نہیں ہیں اور باقی الفاظ سب برابر ہیں۔

۷۲۳۷:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم لوگ کہاں سے کہاں تک ہانکے جاؤ گے جیسے چوپائے ہانکے جاتے ہیں تحقیق تم لوگوں نے نصیحت گروں کو تھکا دیا ہے۔

(۷۲۳۴)......(۱) زیادة من ب (۲) في ب عبداللہ (۷۲۳۵)......(۱) في ب كشمرد

(۷۲۳۷)......(۱) في ب تزجون كما تزجي.

بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی:

۷۲۳۸:.....ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے آخرین میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرح نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد کوفی نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ تعالیٰ حجز التوبة عن کل صاحب بدعة.

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی آدمی سے توبہ کو روک دیا ہے (یعنی اسے توبہ نصیب نہیں ہوتی اپنی بدعت سے رجوع کرنے کی یا ہر گناہ سے بچنے کی۔)

۷۲۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو شعبہ نے ان کو مجاہد نے ان کو شعبی نے ان کو شریح نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ عائشہ سے اے عائشہ!

ان الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعاً

بے شک لوگوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی کی ہے اور خود بھی گروہ گروہ تھے۔

وہ اصحاب بدعات تھے اور اہل ہوا (خواہش پرست) تھے اور اصحاب ضلالت ہیں اس امت میں اے عائشہ! ان کے لئے کوئی توبہ نہیں ہے میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔

۷۲۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو ابوعلی صالح بن محمد بغدادی نے ان کو محمد بن مصفی نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا کہ اصحاب اہواء اور اصحاب بدعات کے لئے توبہ نہیں ہے اس کے بعد راوی نے مابعد کو ذکر کیا ہے۔

جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے:

۷۲۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نجاد نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے ان کو محمد بن عیسیٰ کندی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جعفر بن محمد نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ معصیت کی ذلت سے تقویٰ کی عزت کی طرف نکال لے اللہ نے اس کو بغیر مال کے غنی کر دیا اور بغیر قبیلے کے اس کو عزت و غلبہ عطا کر دیا اور اس کو بغیر انیس و غمگسار کے انس و غمگساری عطا کی اور جو شخص اللہ سے ڈر گیا اللہ نے ہر چیز کو اس سے ڈرایا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اللہ ان کو ہر چیز سے ڈراتا ہے۔

بزرگی کی خصلتیں:

۷۲۴۲:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن فراس فقیہ نے ان کو مفضل بن محمد نے ان کو اسحاق بن ابراہیم طبری نے۔ وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض سے کہا گیا اے ابوعلی! ہم جس حالت میں گرفتار ہیں اس سے چھٹکارے کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے یہ سوال کر دیا کہ مجھے یہ بتائیے کہ جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے اس کو دوسرے کسی شخص کا اللہ کی نافرمانی کرنا کوئی نقصان پہنچائے گا؟

اس نے جواب دیا کہ نہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ فرمایا کہ اچھا یہ بتائیے جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے کیا اس کو دوسرے کا اللہ کی اطاعت کرنا کوئی فائدہ دے گا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ بس یہی ہے خلاصی یہی ہے چھٹکارا اگر تم چھٹکارا چاہتے ہو۔

۷۲۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص تمہیں یہ بتائے کہ بزرگی ان کے ماسوا میں بھی ہے تو اس شخص کی بات نہ مان۔ ایک تو ہے تیرا اپنے نفس کو عزت دینا اللہ کی اطاعت کے ساتھ اور دوسری ہے تیرا اپنے نفس کو عزت دینا اللہ کی نافرمانیوں سے بچا کر۔

۷۲۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن احمد اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی خزاعی سے ان کو ذکر کیا ہے بعض تابعین سے کہ انہوں نے فرمایا۔ بندے اللہ کی اطاعت جب اپنے نفسوں کا کوئی اکرام نہیں کر سکتے اور اللہ کی نافرمانی جیسی کوئی اپنے نفسوں کی تحقیر و تذلیل نہیں کر سکتے۔ تجھے تیرے دوست کو اللہ کا مطیع اور فرمانبردار دیکھنے کی خوشی کافی ہے اور ایسے دشمن کو اللہ کی نافرمانی میں دیکھنا کافی ہے۔

۷۲۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن بشر کندی نے ان کو محمد بن ابو بکر سعدی نے ان کو ہیثم بن حماد نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ لوگ اللہ کی اطاعت جیسی اپنے آپ کو کوئی عزت نہیں دے سکتے اور اللہ کی نافرمانی جیسی اپنے آپ کو کوئی تحقیر و تذلیل نہیں کر سکتے۔ تجھے اپنے دشمن کو نافرمانی کرنے والا دیکھنا کافی ہے اور اپنے دوست کو فرمانبرداری کرنے والا دیکھنا کافی ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

۷۲۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو موسیٰ بن ایوب نے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو خطاب بن عابد نے وہ کہتے ہیں کہ بندہ گناہ کرتا ہے اس چیز میں جو اللہ کے اور اس کے بندے کے درمیان ہے مگر وہ جب اپنے بھائی بندوں کے سامنے آتا ہے تو وہ گناہ کو اس کے چہرے پر پہچان لیتے ہیں۔

اور کہا کہ مجھے خبر دی۔ محمد بن ادریس نے ان کو عمران بن موسیٰ بن یزید طوسی نے ان کو ابوعبداللہ مطلی نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم کی زیادہ تر دعا یہ ہوتی تھی۔

اے اللہ تو مجھے اپنی نافرمانی کی ذلت سے اپنی فرمانبرداری کی عزت کی طرف منتقل فرما۔

وہ فرماتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی محمد بن ابی رجاء قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم نے کہا۔

اگر آپ توبہ کے آئینے میں ہمیشہ نظر نکا کر رکھیں تو آپ کو گناہوں کے عیب کی بدصورتی ظاہر نظر آجائے گی۔

وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بتائی محمد بن ادریس نے کہ مجھے خبر دی ہے حسن بن سعید باھلی نے وہ کہتے ہیں۔

میں نے سنا زہیر البابی سے وہ کسی آدمی سے کہہ رہے تھے کہ میرے بعد تم کیسے رہے؟ اس نے کہا کہ خیریت سے اور عافیت میں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ گناہوں سے بچتے رہے تب تو تم عافیت میں رہے اور اگر گناہوں سے نہیں بچے تو پھر گناہوں سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے۔

خیریت کی خواہش کرنا:

۷۲۴۹:...... (مکرر) میں نے سنا محمد بن حسین سلمی سے اس نے سنا ابوعلی سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ

(۷۲۴۶)......(۱) فی ب جد اللفاف

کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے ماموں محمد بن لیث سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حذاء الخفاف سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حاتم اصم سے کہا: آپ کس چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں صبح سے شام تک خیریت کی خواہش کرتا ہوں میں نے کہا کہ کیا سارے دن خیریت نہیں ہے؟ فرمایا کہ میرے دن کی خیریت وہ ہوتی ہے کہ میں اس میں کوئی اللہ کی نافرمانی نہ کروں۔

۷۲۴۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد بن ابوعثمان زاہد نے اس نے عبدالواحد ہند سے اس نے احمد بن علی بردعی سے اس نے طاہر بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ کہا یحییٰ بن معاذ نے۔ جو شخص اپنے نفس کی آفات وعیوب کو چھپا کر رکھے۔ وہ ایسی منازل ومراتب کے جھوٹے دعوے کرنے کی سزا دیا جاتا ہے جن مراتب تک وہ نہیں پہنچا ہوتا۔

اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے تھے کہ سب لوگوں سے افضل وہ ہے جو گناہوں کو دل سے چھوڑ دے خوف سے نہیں۔

عجب اور خود پسندی سے پرہیز:

۷۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن منصور واعظ نے ان کو یحییٰ بن زکریا مقابری نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے تھے۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو عجب وخود پسندی سے اس لئے کہ خود بینی ایسا کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ اور بے شک خود بینی وخود پسندی البتہ نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑیوں کو۔

۷۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے ان کو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن حسین قاضی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمود مروزی نے ان کو حسان بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا وہ کون سا گناہ ہے جو معاف نہیں کیا جائے گا۔ فرمایا عجب اور خود پسندی وتکبر ہے۔

اللہ اللہ کہنے کی فضیلت:

۷۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے انہوں نے سنا ابوالعباس عبدالعزیز بن عمر مسعودی نے دینور میں وہ کہتے تھے کہ ہمارے لئے بیان کیا تھا ابوالحسین ثوری نے کہ وہ سات دن رات سجدے میں پڑے رہے نہ کھایا نہ پیا اور نہ ہی سوئے سجدے کے شروع سے آخر تک۔ اس بات کی اطلاع جنید بغدادی۔ حضرت عطاء اور حضرت شبلی کو دی گئی یہ تینوں بزرگ اس کے پاس آئے اور آ کر اس کے پاس رک گئے۔ کسی نے اسے بتایا کہ جنید اور عطاء اور شبلی تیرے پاس آ کر کھڑے ہیں اس نے نظر اٹھا کر ان کو دیکھا

چنانچہ جنید بغدادی نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے آپ کو جس تکلیف اور مشقت میں واقع رکھا میں نہیں سمجھ سکا ہوں کہ یہ کس لئے کررہے ہیں؟ آپ ہمیں اس بارے میں کچھ بتائیے؟ ابوالحسین ثوری نے جواب میں کہا کہ میں کہتا ہوں۔ اللّٰہ تم لوگ اللّٰہ کہنے پر کوئی اضافہ کر سکتے ہو تو کہو۔

چنانچہ حضرت شبلی نے ان سے کہا کہ اگر آپ اللّٰہ کہتے ہیں۔ اللہ کے حکم کے مطابق تو پھر تو اللہ کا انعام ہے اور احسان ہے اس میں جو آپ کہتے ہیں اور اگر آپ اللہ کہتے ہیں اپنے دل کے کہنے سے (یا اپنی مرضی سے) تو آپ کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔ کہتے ہیں جلدی سے وہ سجدے میں گر گئے اور یہ کہنا شروع کیا کہ میں توبہ کرتا ہوں۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ میں توبہ کرتا ہوں۔

حضرت جنید نے یہ منظر دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھے کہ بے شک شبلی کی تلواریں خون ٹپکاتی رہیں گی (یعنی حق گوئی کرتے رہیں گے۔)

(۷۲۴۷)......(۱) فی الأصل : (یحیی بن معاذ بن آکثم) وهو خطأ

(۷۲۵۰)......(۱) فی ب الفوزی . (۲)......فی ب جلس

گناہگاروں کی آہ وزاری صدیقین کے نعروں سے بہتر ہے:

۷۲۵۱:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی نے انہوں نے سنا ابوعلی صاحب عبیداللہ جبلی سے وہ کہتے تھے کہ اللہ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی کہ گناہ گاروں کی آہ وزاری میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے صدیقین کے نعروں سے۔

نجات دینے اور ہلاک کرنے والی تین چیزیں:

۷۲۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر مقری بن حمامی نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن علی خطمی نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو ابوبکر نے ان کو عبیداللہ بن محمد نے ان کو بکر بن سلیم صواف نے ان کو ابوحازم نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیز ہلاک کرنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔

بہر حال نجات دینے والی تو یہ ہیں۔ اللہ سے ڈرتے رہنا خلوت میں اور جلوت میں، خوشی میں اور غصے میں حق سچ کی بات کرنا، تونگری اور فقر دونوں میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا۔

بہر حال ہلاک کرنے والی یہ ہیں۔ خواہش نفسانی کی اتباع کرنا۔ نفس کی تیزی کی اطاعت کرنا انسان کا اپنی ذات کو افضل سمجھنا۔ یہ ان میں سے زیادہ سخت خطرناک ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی پریشانی:

۷۲۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے مستدرک میں۔ ان کو اسماعیل بن محمد فقیہ نے ری میں ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبدالرحمن بن ابوالزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو کریب نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کو پریشانی ان کو تقدیر کے بعد محض ان کی خود بینی اور عجب کی وجہ سے تھی انہوں نے اپنے آپ کو اچھا جان لیا تھا اور وہ یہ بات تھی کہ انہوں نے ایک دن یہ کہہ دیا کہ اے میرے رب دن رات کی کوئی ساعت ایسے نہیں گذرتی مگر آل داؤد کا کوئی نہ کوئی فرد تیری عبادت کر رہا ہوتا ہے کوئی تیری نماز پڑھتا ہے کوئی تیری تسبیح کرتا ہے کوئی تیری تکبیر کرتا ہے اسی طرح کئی نیکیاں انہوں نے ذکر کیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد (ہوش کرو) یہ سب کچھ میرے توفیق عطا کرنے سے ہو رہا ہے اگر میری مدد نہ ہوتی تو تم بھی قوت نہیں رکھتے۔ میرے جلال کی قسم ہے میں ایک دن کے لئے ضرور تمہیں تمہارے نفس کے حوالے کروں گا۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ مگر مجھے پہلے اس بارے میں بتا دینا لہٰذا وہ اسی دن فتنہ اور پریشانی میں گھر گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا انتظار کرنے والے:

۷۲۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن ابراہیم حلوانی نے ان کو مطرف بن مازن نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ان کے والد نے اور عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہوں پر ندامت کرنے والا رحمت کا انتظار کرتا ہے اور خود پسندی اور خود بینی کرنے والا اللہ کی ناراضگی کا انتظار کرتا ہے۔

اور اسی کو روایت کیا ہے وثیمہ بن موسیٰ بن فرات نے ان کو سلمہ بن فضل نے ان کو سفیان نے اور اس کے آخر میں اس نے زیادہ کیا ہے کہ ہر عمل کرنے والا عنقریب اپنی موت کے وقت اپنے اس عمل پر حاضر کر دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے۔

(۷۲۵۱)...... (۱) فی ب الحیلی

گناہ سے بڑی بلا:

۷۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے اس کو سلام بن ابوالصہباء نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر چہ تم لوگ ایسے نہ ہو کہ تم گناہ کیا کرو تب بھی میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں اس بلا سے جو گناہ سے بہت بڑی ہے اور وہ ہے خود پسندی (اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھنا۔)

۷۲۵۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہلال نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ (یہ اہل علم وعمل) یہ خیال کرتے تھے کہ اگر وہ لوگ گناہ گار نادم ہو کر مرجائیں تو یہ بات ان کے نزدیک زیادہ محبوب تھی اس سے یہ خود کو دوسروں سے اچھا سمجھتے ہوئے مرجائیں۔

اولاد آدم کا خسارہ میں ہونا:

۷۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حزم بن ابوحزم نے انہوں نے سنا حسن سے وہ کہتے تھے کہ اگر اولاد آدم کا پورا کلام سچ پر مشتمل ہو اور عمل سب کا سب اچھا ہو قریب ہے کہ وہ خسارے میں واقع ہو جائے۔ کہا کہ کیسے خسارے میں پڑے گا؟ فرمایا کہ وہ اپنے نفس کو دوسروں سے اچھا سمجھے گا۔

فصل:......تمام اعمال کو حقیر و بے وزن کرنے والے اور معمولی اور چھوٹے چھوٹے سمجھے جانے والے مگر خطرناک گناہ

۷۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ صیدلانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ۔ بے شک تم لوگ کچھ ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی باریک تر ہوتے ہیں مگر وہ ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم عہد رسول میں ہلکات میں سے شمار کرتے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے۔

۷۲۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو قرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابوقتادہ عدوی نے ان کو عبادہ بن قرص نے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ کچھ ایسے امور کا ارتکاب کرتے ہو جو کہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی باریک تر ہوتے ہیں (یعنی انتہائی معمولی) بے شک ہم لوگ ان کو مہلکات میں سے (تباہی کرنے والے) شمار کرتے تھے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحاق نے ان کو ابونصر نے ان کو سلیمان نے ان کو حمید نے ان کو ابوقتادہ نے ان کو عبادہ بن قرط نے یا قرص نے۔ اسی مفہوم میں کے ساتھ ذکر کی ہے۔

ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال:

۷۲۶۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قرہ نے اور سلیمان بن مغیرہ نے اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے۔ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا ہے عبادہ بن قرص سے اور کہا ابوسلیمان ابن قرض نے اور

(۷۲۵۶)......(۱) فی ب الیزنی (۷۲۵۹)......فی الجرح والتعدیل (۶/۹۵) عبادة بن القرص ویقال ابن قرص بالهامش القرض خطأ.

(۷۲۶۰)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۳۵۳) ☆......فی مسند الطیالسی (۱۳۵۳): قرط

ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت حاصل تھی انہوں نے بھی اسی طرح کہا کہ تم لوگ البتہ کچھ اعمال کا ارتکاب کرتے ہو۔

معمولی اعمال کی باز پرس:

۷۲۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حفص جمحی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو قعنبی نے ان کو سعید یعنی ابن مسلم نے ان کو عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے ان کو خبر دی ہے عوف بن حارث نے یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بچانا اپنے آپ کو معمولی سمجھے جانے والے گناہوں سے بے شک اللہ کے ہاں ان کے بارے میں بھی سوال کرنے والا ذمہ دار فرشتہ مقرر ہے۔

صاحب محقرات:

۷۲۶۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو عبد الرحمٰن بن یزید نے ان کو ابن مسعود نے، وہ کہتے ہیں کہ محقرات گناہوں کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگ سفر میں ہوں اور وہ میدان میں چھوڑ دیئے جائیں ان کے پاس ان کا کھانا ہو جس کو انہوں نے آگ پر تیار کرنا ہو جو کہ آگ کے بغیر نہ ہو سکے لہٰذا وہ آگ جلانے کے لئے لکڑیاں وغیرہ جمع کرنے کے لئے پھیل جائیں کوئی اپلہ لائے تو کوئی ہڈی لے آئے کوئی لکڑی لے آئے حتیٰ کہ وہ اس طرح وہ سامان جمع کر لیں جس سے وہ اپنا کھانا تیار کر سکیں فرمایا کہ اسی طرح ہوتے ہیں صاحب محقرات جھوٹ بھی بول دیتا ہے، گناہ بھی کر لیتا ہے اور وہ اسی طرح کے اعمال جمع کر لیتا ہے جو اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دیں گے۔

• یہ روایت موقوف ہے۔ درتحقیق اس کا معنی مروی ہے ابو عیاض سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرفوع روایت کے۔ اور تحقیق گذر چکا ہے اس کا ذکر اس کتاب کے شروع میں کبیرہ گناہوں کے ذکر کرتے وقت۔

شیطان کا مایوس اور خوش ہونا:

۷۲۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو قعنبی نے ان کو محمد بن ابو الفرات نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ ارض عرب میں بتوں کی عبادت کی جائے لیکن وہ عنقریب خوش ہو جائے گا تم لوگوں سے اس کے بغیر بھی۔ محقرات کے ساتھ اور وہی مہلکات ہوں گے قیامت کے دن۔ جس قدر استطاعت رکھتے ہو مظالم سے بچو بے شک قیامت کے دن ایک انسان نیکیاں لے کر آئے گا اور وہ یہ سمجھتا ہو گا کہ اس کی ان اعمال کی وجہ سے نجات ہو جائے گی مگر ہمیشہ کوئی نہ کوئی بندہ کھڑا ہو کر کہتا رہے گا اے میرے رب تیرے فلاں بندے نے مجھ پر ظلم کیا تھا حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کی نیکی اس کے اعمال نامے سے مٹا کر کر دو حضور نے فرمایا ہمیشہ یہی ہوتا رہے گا حتیٰ کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگ سفر میں کسی میدان میں اتریں ان کے پاس لکڑیاں نہ ہوں لہٰذا لوگ لکڑیاں جمع کرنے لگ جائیں اور کچھ دیر نہ کریں فوراً لکڑیاں جمع کر لیں اور کھانا تیار کریں جو وہ ارادہ کریں فرمایا کہ اسی طرح ہیں گناہ۔

۷۲۶۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو محمد بن علی بن حمزہ مروزی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابو حمزہ نے اعمش سے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ابو سعید نے دونوں نے

(۷۲۶۱)..... أخرجه النسائي في الكبرى (الرقائق) وابن ماجة في الزهد من طريق سعيد بن مسلم. به (تحفة الأشراف ۱۲/۲۵۰)

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے تمہاری اس سرزمین پر اس بات سے کہ اس کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ تم سے راضی ہو جائے گا ان اعمال کے ساتھ جنہیں تم حقیر اور معمولی سمجھتے ہو۔

حقیر اور بے وزن اعمال:

۷۲۶۵:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوحمید نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ان اعمال کو حقیر اور بے وزن کر دینے والے اعمال سے بے شک وہ تمہارے خلاف شمار کئے جاتے ہیں۔ اور تمہارے خلاف لائے جائیں گے۔

اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے (صحابی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں ہے)۔

۷۲۶۶:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبیداللہ ترقفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن بن عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو خبر دی حیوۃ نے اور ابن لہیعہ نے دونوں نے کہا ہم نے سنا یزید بن ابوحبیب سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابوعمران نے انہوں نے سنا ابوایوب انصاری سے وہ کہتے ہیں بے شک ایک آدمی البتہ نیکی کا عمل کرتا ہے اور اسی پر آسرا کرتا ہے اور محقرات (نیکیوں کو بے قدر و قیمت کرنے والے اعمال) بھی کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے پاس آ جاتا ہے اور ان اعمال نے اس کو خطرے میں ڈال دیا ہوتا ہے۔ اور ایک آدمی برائی کے عمل کرتا ہے اور اسی میں غرق رہتا ہے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ کے پاس آتا ہے تو خطرے سے باہر امن والا ہوتا ہے۔

محقرات (گناہوں) کی تمثیل:

۷۲۶۷:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد آبیوردی نے ان کو انس بن عیاض لیثی نے ان کو ابوحازم نے اور میں ان کو نہیں جانتا مگر سہل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچاؤ تم اپنے آپ کو محقرات گناہوں سے (تمام نیکیوں کو برباد کرنے والے) محقرات گناہوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو کسی وادی کے پیٹ میں اتریں اور ایک آدمی ایک لکڑی لے آئے دوسرا دوسری لے آئے حتیٰ کہ اتنی لکڑیاں جمع کر لیں جس سے ان کا کھانا پک جائے بے شک محقرات گناہ جب بھی بندہ ان کو پکڑتا ہے وہ اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔

۷۲۶۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر فقیہ نے ان کو ابوسعید اسماعیل بن احمد الخلالی نے ان کو منیعی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم مروزی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو سعید بن ابوصدقہ نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کبیرہ گناہ استغفار کے ساتھ کوئی کبیرہ نہیں ہے اور کوئی صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں ہے اس پر اصرار کرنے کے ساتھ۔

قلیل حکمت و دانائی کثیر:

۷۲۶۹:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلدی نے ان کو ابوالعباس بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے دیکھا بعض حکما کی کتابوں میں۔ کہا گیا تھا کہ قلیل حکمت و دانائی کثیر نفع والی ہوتی ہے۔ اور قلیل سچائی کثیر صواب (درستی والی) ہوتی ہے۔ اور قلیل یقین کثیر ایمان والا ہوتا ہے۔ اور قلیل جہل کثیر نقصان والا ہوتا ہے۔ اور قلیل

اصرار کثیر سزاوالا ہوتا ہے۔

برائی برائی کو پیدا کرتی ہے

۷۲۷۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے ان کو ابراہیم بن زبیر حلوانی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن حیان نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا شر سے الگ رہ جیسے وہ تم سے دور ہے بے شک شر شر کو ہی پیدا کرتا ہے۔

خود فریبی کے شکار:

۷۲۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اوزاعی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے کہ تمہارے تارک دنیا، دنیا کی رغبت رکھنے والے ہیں۔ تمہارے سعی وجہد کرنے والے سعی میں کوتاہی اور کمی کرنے والے ہیں۔ تمہارے عمل کرنے والے جہالت کا شکار ہیں۔ اور تمہارے جاہل وبے علم فریب خوردہ ہیں۔

وہ گناہ جو دل میں کھٹکے:

۷۲۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ابوصالح نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس بن سمعان انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں سال بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چھوڑ کر جانے میں کوئی چیز مانع نہیں تھی سوائے مسائل پوچھنے کے بے شک ہم میں سے ایک آدمی جب ہجرت کرتا، یعنی جانے لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے نفس میں دل میں گردش کرے کھٹکے اور تجھے ڈر لگے کہ اس پر کوئی آگاہ نہ ہو جائے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن مہدی کی حدیث سے اس نے معاویہ سے۔

آرزو و تمنا کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے:

۷۲۷۳:.....ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عیاش ترقفی نے ان کو مغیرہ نے ان کو صفوان نے ان کو یحییٰ بن جابر قاضی نے انہوں نے سنا نواس بن سمعان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تھا کہ وہ کیا کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ نیکی حسن خلق (اچھے اخلاق) کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو پسند نہ کرے کہ وہ لوگوں کے علم میں آئے۔

۷۲۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی نے ان کو عبیداللہ بن محمد عیشی نے ان کو عوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی تمنا اور آرزو کرے تو اسے چاہئے کہ وہ سوچ لے کہ وہ کس چیز کی آرزو کر رہا ہے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کی

(۷۲۷۲) (۱) فی ب و کرھت

کون سی آرزو لکھی جائے گی۔

۷۲۷۵:......اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوعوانہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اس کے علاوہ کہ اس نے کہا ہے ما الذی یتمنی. وہ چیز جس کی تمنا کرے۔

فیصلہ کرنے سے پہلے رب کو یاد کرنا:

۷۲۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق حنظلی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے اپنے شیوخ سے انہوں نے سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ اپنے رب کو یاد کیجئے اپنے ارادے کے وقت جب کسی کام کا ارادہ کریں۔اور اپنے حکم و فیصلے کے وقت جب آپ کوئی فیصلہ کریں۔

۷۲۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابویحییٰ حمانی نے ان کو حبیب بن سنان اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابووائل سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے فرمایا کہ گناہ دلوں میں کھٹکا کرنے والا ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکا پیدا کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ کام کو چھوڑ دے۔

امام احمد نے فرمایا: یعنی جو چیز تیرے سینے میں شک اور بے چینی پیدا کرے اور اس پر دل مطمئن نہ ہو۔

گناہ کے ارادہ سے بچنا:

۷۲۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے ان کو احمد بن مغلس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابی اویس سے اس نے مالک سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔بچو ہر اس ارادے سے جو گناہ کرنے سے قبل ہوتا ہے بے شک وہ گناہ کا آغاز ہے جو اس کو ظاہر کرتا ہے اور تم اپنی خلوتوں میں اللہ سے غافل ہو جاتے ہو۔

گناہ کے قصد سے رکنا:

۷۲۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو ابومؤمل نے ان کو سفیان نے ان کو ابوہمام نے اس نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو اپنے وہم و ارادے پر رک جاتا ہے (کیونکہ کوئی ایک بھی اس وقت تک کوئی عمل نہیں کرتا جب تک کہ اس کا قصد و ارادہ نہیں کر لیتا) اگر وہ عمل اللہ کی رضا کا ہے تو جاری رہتا ہے عمل کرنے میں اگر وہ غیر اللہ کے لئے ہے تو رک جاتا ہے۔

۷۲۸۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو مصعب بن عبداللہ نے ان کو مصعب بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن یسار سب لوگوں سے انتہائی خوبصورت آدمی تھا۔اس کے پاس ایک عورت آئی۔ان سے اپنی جنسی خواہش پوری کرنے کو کہا وہ ایسا کرنے سے رک گئے۔اس کو منع کیا۔اس عورت نے کہا ورنہ میں تمہیں رسوا کر دوں گی۔ سلیمان اس کو وہیں گھر چھوڑ کر باہر نکل گئے۔اور اس سے بھاگ گئے۔سلیمان نے کہا کہ میں نے بعد میں حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ان کو کہہ رہا ہوں کہ آپ یوسف ہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں میں یوسف ہوں جس نے ارادہ کر لیا تھا گناہ کا۔اور آپ سلیمان ہیں جس نے ارادہ بھی نہیں کیا تھا۔(یہ تعریف ہے حضرت یوسف اور حضرت سلیمان سے۔)

(۱)......أظن أنها تحتاج ترتيب فلتنظر

نفس کا محاسبہ کرنا:

۷۲۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابوالحسن بصری نے ان کو ہیثم بن جمیل نے ان کو ابن مبارک سے حسن نے وہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آسان حساب والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کیا ہوگا اور حساب لیا ہوگا۔ اور اپنے گناہ کے خیالوں کے وقت رک گئے ہوں گے اور سوچا ہوگا اور اپنے اعمال سے پہلے بھی رک کر سوچا ہوگا۔ اگر ان کے اعمال ان کے فائدے کے تھے تو ان کو جاری رکھا تھا اور اگر وہ ان کے نقصان والے تھے تو ان سے رک گئے تھے۔

سوائے اس کے نہیں کہ قیامت کے دن معاملہ ان لوگوں پر مشکل اور ثقیل ہوگا جنہوں نے معاملے کا تخمینہ کیا ہوگا دنیا میں اور بغیر محاسبے کے اسے لیا ہوگا وہ لوگ پائیں گے اللہ تعالیٰ کو کہ اس نے تو ان کے ذرے ذرے برابر کو بھی گن گن کر محفوظ کر رکھا ہوگا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

مالھذا الکتاب لایغادر صغیرۃ و لاکبیرۃ الا احصاھا۔

کیا ہوا اس تحریرنامے کو کہ یہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتا ہے نہ بڑی کو مگر سب کو اس نے محفوظ کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے کچھ مخفی نہیں:

۷۲۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو ربیع بن منذر ثوری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ربیع بن خثیم نے وہ کہتے ہیں کہ مخفی سے مخفی باتیں جو لوگوں سے مخفی رکھی جاتی ہیں کون چھپائے گا ان کو اللہ سے، ان کا سوچنا اور خیال آنا ہی اس کے آگے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ کہتے تھے کہ ان کا علاج صرف یہ ہے کہ توبہ کرے پھر دوبارہ وہ غلطی نہ کرے۔

شیطان اہل معرفت ن تاک میں رہتا ہے:

۷۲۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ابومحمد جریری سے انہوں نے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ دشمن اہل معرفت کی تاک میں اور گھات میں رہتا ہے ارادے کے وقت جیسے آدم علیہ السلام کی مثال ہے۔ جیسے ہی اس نے خلود کا اور ہمیشہ رہنے کا ارادہ کیا کہ وہ خلود جنت میں ہے دشمن اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالا اور بولا۔ کیا میں تجھے ہمیشگی والے درخت کے بارے میں نہ بتادوں میں اور ایسی حکومت کے بارے میں جو پرانی ہی نہ ہو بتا نہ دوں؟ جب اس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا تھا جس کا اس کو کوئی اختیار نہیں تھا۔ پس ساری مخلوق اسی ڈگر پر چل رہی ہے۔

۷۲۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعید صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن ابی مریم نے وہ کہتے ہیں کہا عمرو نے کہ میں گھر سے نکلا اور میں نوعمر تھا اور میں نے ارادہ کیا بعض ان ارادوں میں سے جو نوعمر ارادہ کرتے ہیں یا سوچتے ہیں لہٰذا میں ابوطالب قصاص کے پاس سے گذرا اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی ان کے ساتھ رک گیا۔ اور پہلی بات جس کی اس نے کلام کی تھی وہ یہ تھی اے برائی کا قصد وارادہ کرنے والے کیا تجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ ارادوں کا پیدا کرنے والا اس ارادے سے خوب آگاہ ہے۔ کہتے ہیں کہ (میں جو کسی غلط ارادے سے نکلا تھا) گر کر بیہوش ہوگیا میں ہوش میں توبہ کرنے کے ساتھ آیا تھا۔

اعمال کے سبب دل جوش مارتے ہیں:

۷۲۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ''ح''۔

(۱)...... یوجد سقط

اور ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن زوادرازی نے ان کو طاہر بن عبداللہ شعمی نے ان کو القطو ان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک نیک لوگوں کے دل ان کے نیک اعمال کے ساتھ جوش مارتے ہیں اور بروں کے دل ان کے برے اعمال کے ساتھ جوش مارتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ارادوں اور خیالوں کو دیکھتے ہیں۔ لہٰذا تم اپنے قصد وارادوں کو غور کرو (دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔)

خلوت میں خیانت کرنے والے کا راز فاش ہوجاتا ہے:

۷۲۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا محمد بن عبدان خادم جامع مسجد سے اس نے سنا ابوعثمان زاہد سے وہ کہتے تھے کہ رو جامع کے رب سے بے شک جامع غیر مستخدم ہے پھر کہتے تھے تمہارے دل کی مخفی باتیں تمہاری ذات سے بھی مخفی ہیں مگر مخفی راز پر آگاہی رکھنے والا تمہاری نگرانی میں ہے۔

۷۲۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو حمزہ نے ان کو بشر بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے مبارک ہے اس آنکھ کے لئے جو سو جاتی ہے اور وہ اپنے دل میں گناہوں کی باتیں نہیں سوچتا اور وہ آنکھ بیدار ہوتی ہے تو گنہگار نہیں ہوتی۔

۷۲۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالحسین علی بن بندار زاہد سے وہ کہتے تھے جو شخص خلوت میں اللہ کے امر میں خیانت کرتا ہے جلوت میں بھی اس کا پردہ فاش ہوجاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے تھے ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے (بعض شعراء کے کلام میں سے۔)

یا کاتم السر ومخفیہ
این من اللہ تواریہ
بارزت بالعصیان رب العلی
وانت من جارک تخفیہ

اے گناہوں کو چھپانے اور مخفی کرنے والے تو ان کو اللہ سے کہاں جا کر چھپائے گا۔
تو گناہوں کو رب علیٰ کے سامنے تو کھل کر کرتا ہے اور تو ان کو اپنے پڑوسی سے چھپاتا پھرتا ہے۔

مروت اور توکل:

۷۲۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوالحسن علی بن احمد بن ابراہیم ابوشنجی سے ان سے پوچھا گیا کہ جوان مردی کیا ہے؟ فرمایا خلوت میں جو اچھا ہو، پھر پوچھا گیا کہ مروت کیا ہے؟ فرمایا جو چیز نیکی بدی لکھنے والے فرشتوں کو ناپسند ہو اس کو ترک کردینا۔ پھر ان سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا توکل یہ ہے کہ تو اپنے آگے آگے کھائے اور سکون قلب کے ساتھ لقمہ رکھ دے یہ سوچ کر کے کہ جو تیرے نصیب کا ہے وہ تم سے فوت نہیں ہوگا بلکہ تمہیں وہ ملے گا۔

جو شخص خلوت میں اللہ تعالیٰ کو نگران بنائے:

۷۲۸۹:......(مکرر ہے) میں نے ابوحازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سنا احمد بن حفص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن احمد نہری

(۷۲۸۵)......(۱) فی ب یزداد (۷۲۸۹)......(۱) فی ب وتمضغ

سے ان کو احمد بن محمد انصاری نے ان کو اسماعیل بن معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا میرے بھائی یحییٰ بن معاذ رازی نے۔
جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے خطرات میں اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے خطرات میں، یعنی ترک گناہ سے تھے جب وہ اس کے دل پہ کھٹکے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبدالرحمن سے سنا وہ کہتے تھے جو شخص خلوت میں اللہ کو نگراں بناتا ہے وہ اس کے اعضاء کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

۷۲۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو ابن مہدی نے ان کو اسرائیل نے ان کو خصیف نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام نے کہا تھا۔ لیعلم انی لم اخنه بالغیب. (میں نے یہ وضاحت اس لئے کروائی ہے) تا کہ عزیز مصر جان لے کہ میں نے اس کی غیر موجودگی میں اس کی کوئی خیانت نہیں کی تھی۔تو جبرائیل علیہ السلام نے اس سے کہا کہ حتیٰ کہ ارادہ بھی نہیں کیا تھا غلطی کرنے کا؟ تو حضرت یوسف نے فرمایا۔وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء. میں اپنے نفس کو پاک نہیں قرار دیتا بے شک نفس تو برائی کا بہت حکم کرنے والا ہوتا ہے۔

۷۲۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوری نے دامغان میں ان کو عبداللہ بن محمد بن شیبہ نے ان کو محمد بن ابراہیم بلجانی اصفہانی نے ان کو عمر بن عبداللہ خیاری نے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار

۷۲۹۲:.....مجھے خبر دی محمد بن سہل نے ان کو ربیع بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا الشافعی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ شعر کہتے تھے:

اذا ما خلوت الدهر یوماً
فلا تقل خلوت ولکن قل علی رقیب
ولا تحسبن اللّٰه یغفل ساعة
ولا ان ما یخفی علیه یغیب
غفلنا العمر واللّٰه حتی تدارکت
علینا ذنوب بعدهن ذنوب
فیا لیت ان اللّٰه یغفر ما مضٰی
ویأذن فی توباتنا فنتوب

جب تم کسی دن کچھ دیر کے لئے خلوت میں جاؤ تو یہ مت کہنا کہ میں اکیلا ہوں بلکہ یہ کہنا کہ مجھ پر نگران موجود ہے۔اور مت گمان کرنا اللہ کو کہ وہ کسی لمحے بھی بے خبر ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ کوئی مخفی چیز اس سے مخفی ہے۔ہم نے عمر بھر غفلت میں گذاری حتی کہ ہمارے اوپر گناہ در گناہ جمع ہو گئے۔کاش کہ جو گناہ گذر چکے ہیں اور ہمیں توبہ کرنے کا حکم دے پس ہم توبہ کریں۔

۷۲۹۳:.....ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابواسحق نے۔وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے حبیب بن نصر نے محمود وراق سے:

الا ایها المستطرف الذنب جاهلاً
هو اللّٰه لاتخفی علیه السرائر
فان کنت لم تعرفه حین عصیته

فـان الـذی لایـعـرف انـــه نـافـر
ان کـنـت مـن عـلـم بـه فـقـد عـرفـه
عـصـیـت فـانـت الـمـستهین الـمـجـاهـر
فـایـهـا حـالـک اعـتـقـدت فـانـه
عـلـیـم بـمـا تـنـطـوی عـلـیـه الـمـضـمـانـر

اے نادانی سے ہر نیا گناہ کرنے والے وہ ذات جس پر تمام مخفی باتیں پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ صرف وہی اللہ ہی تو ہے۔
اگر تم ایسے ہو کہ اس وقت اس کو نہیں پہچانتے ہو جب تم گناہ کرتے ہو تو بے شک وہ شخص جو اللہ کو نہیں پہچانتا وہ کافر ہوتا ہے۔
اور اگر تم اس کو جانتے ہوئے پہچانتے ہوئے اس کی نافرمانی کرتے ہو تو پھر تم اللہ کی توہین کرنے والے اعلانیہ نافرمان ہو۔
اے وہ شخص جس کی یہ حالت بنی ہو چکی ہے سن لو اللہ تو ان تمام مخفیہ رازوں کو جانتا ہے جو ضمیر میں پوشیدہ ہیں۔

بنی اسرائیل کے ایک لاولد کا واقعہ:

۷۲۹۴:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء ان کو ابوسعید بن اعرابی نے مکہ مکرمہ میں ان کو حسین بن محمد زعفرانی نے ان کو عمرو بن محمد عنقزی نے ان کو اسباط بن نصر نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی لاولد تھا اس کے بچے نہیں ہوتے تھے، وہ باہر جاتا جب وہ کسی لڑکی کو دیکھتا بنی اسرائیل میں سے جس پر پوشاک ہوتی اس کو دھوکے سے بلا کر گھر میں لے جاتا اور اس کو قتل کر دیتا اور اس کو تہہ خانے میں ڈال دیتا (یا غلے والی کچی کلھوٹی میں) اسی دوران اس کو دو لڑکے ملے جو دونوں بھائی تھے اس نے ان دونوں کو پکڑ کر قتل کر دیا اور ان کو بھی تہہ خانے میں پھینک دیا۔ اس کی بیوی مسلمان تھی وہ اس کو منع کرتی رہتی تھی اس قبیح جرم سے اور اس سے وہ کہتی تھی کہ میں تجھے اللہ کی طرف سے سزا و بدلہ سے ڈراتی ہوں اور وہ کہتا تھا کہ اللہ مجھے نہیں پکڑتا اگر پکڑنا ہوتا تو فلاں دن جو کچھ میں نے کیا تھا اس پر وہ مجھ کو پکڑ لیتا وہ کہتی تھی کہ ابھی تک تیرا برتن نہیں بھرا جب بھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے پکڑ لے گا۔ جب اس نے دو بچوں کو قتل کیا جو دونوں بھائی تھے۔ تو ان کا باپ بچوں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا مگر ہزار تلاش کے بعد بچوں کا پتہ نہ چلا لہٰذا وہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی کے پاس گئے اور ان کو جا کر یہ پریشانی سنائی انہوں نے پوچھا کہ کیا ان دونوں کے کھیلنے کا کوئی کھلونا یا کوئی چیز ہے جس کے ساتھ وہ کھیلتے تھے۔ اس نے کہا کہ جی ہاں ہے۔

ان کا ایک چھوٹا سا کتا ہے انہوں نے اسے طلب کیا وہ اس کو لے آئے اس نبی نے اپنی انگوٹھی اس کتے کی آنکھوں کے سامنے رکھی اس کے بعد اسے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کے جس گھر میں یہ کتا پہلے پہل داخل ہوگا اس میں میت ہیں۔ کتا متوجہ ہوا اور وہ کئی گھروں کے بیچوں بیچ اس گھر میں داخل ہوا لوگ اس کے پیچھے پیچھے داخل ہوئے انہوں نے دونوں لڑکے ایک اور لڑکے سمیت مقتول پائے جنہیں اس نے تہہ خانے وغیرہ میں پھینک دیا تھا وہ اس کو پکڑ کر اس نبی کے پاس لے گئے انہوں نے اس کو پھانسی لگانے کا حکم دے دیا جب وہ لکڑی پر اٹھایا گیا تو اس کی بیوی آئی اس نے کہا کہ میں تجھے نہیں ڈراتی تھی آج کے دن سے اور تجھے بتاتی تھی کہ اللہ نے تجھے مہلت دی ہوئی ہے وہ تجھے نہیں چھوڑے گا۔ اور تم یہ کہتے تھے کہ اگر وہ پکڑتا تو فلاں دن پکڑ لیتا میں تجھے کہتی تھی کہ ابھی تیرا برتن نہیں بھرا نہ بر وار اب وہ بھر چکا ہے۔

اپنے نفس کو خواہشات کے فتنہ میں نہ ڈالو:

۷۲۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد علی بن محمد حبیبی نے مرو میں اور مجھے خبر دی ہے محمد بن ابراہیم نقاد نے ان کو اسماعیل بن

(۷۲۹۳)...... (۱) فی ب المستھزیء (۷۲۹۴) (۱) سقط الف داراً من المخطوطة

ابراہیم بن مغیرہ نے ابن اخت عبداللہ بن مبارک نے ان کو حفص بن سالم نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو خبر دی عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ذالکم بانکم فتنتم انفسکم.

لیکن تم نے اپنے نفسوں کو فتنے میں ڈال دیا تھا (پھسلا دیا تھا)۔

ابن عباس نے فرمایا کہ بالشھوات خواہشات کے ساتھ۔ اور

و تربصتم. اور انتظار کیا تم نے۔ ای بالتوبة یعنی توبہ کے ساتھ۔

و غرتکم الا مانی. بہکا دیا تم کو آرزوؤں نے۔ قال التسویف بالاعمال الصالحه. نیک اعمال کی تاخیر نے۔

حتّی جآء امر اللّٰه۔ یہاں تک کہ آ گیا اللہ کا حکم۔ قال الموت. فرمایا کہ موت آ گئی۔

و غرکم باللّٰه الغرور. اور تمہیں بہکا دیا اس دغاباز نے۔ قال الشیطان. فرمایا کہ شیطان مراد ہے۔

زمین سب کچھ بیان کرے گی:

۷۲۹۶:...... ہمیں خبر دی علی بن زید بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابن ابو السری نے ان کو رشدین بن سعد نے ان کو یحییٰ بن ابو سلیمان نے ان کو ابو حازم نے ان کو انس نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا۔ بے شک زمین قیامت کے دن ہر اس عمل کی خبر دے گی جو اس کی پشت پر کیا گیا تھا۔ پھر آپ نے سورۃ پڑھی۔ اذا زلزلت الارض زلزالها. آپ اس کو پڑھتے گئے حتیٰ کہ جب اس آیت پر پہنچے یو مئذ تحدث اخبارها. زمین جس دن اپنی خبریں بیان کرے گی۔ حضور نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا قیامت کے دن اس کی خبریں وہ ہوں گی جو وہ بیان کرے گی جو کچھ اس کی پشت پر عمل کیا گیا تھا۔

۷۲۹۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن حجاج نے رشدین بن سعد سے ان کو زید بن بشر حضرمی نے ان کو رشدین بن سعد نے اس نے اس کو ذکر کیا سوا اس کے کہ انہوں نے کہا انہوں نے سنا انس بن مالک سے لیکن یہ نہیں کہا کہ ہمیں جبرائیل نے حدیث بتائی۔ بلکہ یوں کہا کہ اخبار ها.

اس نے ذکر کیا اور دوسروں نے اس کی مخالف بیان کی یحییٰ بن سلیمان سے انہوں نے اس کو روایت کیا جیسے ذیل میں ہے۔

زمین کی خبریں:

۷۲۹۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو احمد بن خلیل بغدادی نے ان کو ابو جعفر نے ان کو احمد بن حجاج نے ان کو ابو العباس خراسانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن ابی ایوب نے ان کو یحییٰ بن ابو سلیمان نے ان کو سعید مقری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی:

یو مئذ تحدث اخبارها

اس دن زمین اپنی خبریں بتائے گی۔

(۷۲۹۵) (۱) فی ب القفار   (۷۲۹۶)...... (۱) فی ب سعید   (۷۲۹۷)...... (۱) فی ب سعید

بیه من اول هذا الحدیث (۷۳۱۸) حتی الحدیث رقم (۸۰۶۰) قام بعمل الهامش الأخ أبویعلی القویسنی

لوگوں نے کہا گیا گوتم لوگ جانتے ہو کہ زمین کی خبریں کیا ہیں؟ پھر بولے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر بندے یا ہر بندی کے بارے ہر اس عمل سے بارے میں شہادت دے گی جو انہوں نے اس کی پشت پر کیا تھا کہ یوں کہے گی فلاں فلاں دن انہوں نے فلاں فلاں غلط کام کیا تھا یا نیک کام کیا تھا یہی اس کی اخبار ہیں۔

امام احمد نے کہا کہ یہ روایت راشدین بن سعد کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اور رشدین ضعیف ہے۔

جو شخص استراحت پالے وہ مردہ نہیں:

۷۲۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی حسن بصری کو نہیں سنا کہ وہ کسی شعر سے تمثیل پڑھتے ہوں کبھی بھی سوا اس کے کہ میں نے ان کو سنا تھا وہ اس شعر سے مثال اخذ کرتے تھے۔

لیس من مات فاستراح بمیت

انما المیت میت الاحیاء

جو شخص (آرام) واستراحت پالے وہ مردہ نہیں ہے حقیقت میں مردہ تو وہ ہے جو زندہ رہ کر بھی مردہ ہو۔

اس کے بعد وضاحت فرمائی کہ اللہ نے سچ فرمایا اللہ کی قسم بے شک شان یہ ہے کہ ایسا شخص زندہ جسم والا اور مردہ دل والا ہوتا ہے۔

ہمیں خبر دی ابن فضیل نے ابوسفیان حمیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی حسن بصری کو کسی شعر سے مثال پیش کرتے نہیں دیکھا سوائے اس شعر کے:

لیس الفتی ما کان قدم من تقی

اذا عرف الداء الذی هو قاتله

وہ شخص جوانمرد نہیں ہے۔ جب اس بیماری کو پہچان لے جو اس کو ہلاک کرنے والی ہے۔

اس وقت وہ متقی بن جائے یا متقی بننے کی کوشش کرے۔

۷۳۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن احمد موذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن اسحاق نے وہ کہتے تھے میں نے سنا یونس بن عبدالاعلی سے وہ کہتے تھے کہ مجھے مسلم خواص نے عبداللہ بن مبارک سے شعر سنائے تھے۔

رأیت الذنوب تمیت القلوب

ویتبعها الذل ادمانها

وترک الذنوب حیات القلوب

وخیر لنفسک عصیانها

وهل بدل الدین الا الملوک

واحبار سوء ورهبانها

وباعوا النفوس لم یربحوا

وفی البیع لم یغل اثمانها

لقد وقع القوم فی جیفة

بيــــن لـــــذى الــــعـــــقـــــل انتـــــــانهـــــــا

تو دیکھے گا کہ گناہ دلوں کو مردہ کر دیتے ہیں اور گنہگار کے پیچھے دائمی ذلت لگا دیتے ہیں اور گناہوں کو چھوڑ دینا دلوں کی زندگی ہے۔اور نفس کی نافرمانی کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔دین کو نہیں تبدیل کیا مگر بادشاہوں اور علماء سوء اور درویشوں نے (یعنی برے عالموں اور برے پیروں نے)اور انہوں نے نفسوں کو (یعنی اپنے ضمیروں کو)بیچا پھر نہیں نفع کمایا انہوں نے فروخت میں جس (سودگری) میں ان کی گراں قیمت نہیں لگی تھی۔البتہ تحقیق لوگ مرداد میں واقع ہو گئے ہیں (یعنی حرام خوری میں لگ گئے ہیں) آپ صاحب عقل کے لئے اس مرداری بدبو واضح کیجئے۔

تقوی کا تقاضا:

۷۳۰۱: ... ہمیں شعر بیان کئے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو شعر بیان کئے عبداللہ بن حسین کاتب نے مجھے شعر سنائے ابن الانباری نے ابن المعتز نے

خـــــل الــــــذنــــــوب حـــــقيـــــــرهــــــا

وكثيـــــــــرهـــــــــا فهـــــو التـــــــقـــــــى

كـــــــن مثـــــــل مـــــــــــاش فـــــــوق ارض

الشــــوك يــــحـــــــذر مـــــــايـــــــرى

لاتـــــــحــــــقـــــــرن صـــــــغيـــــــرة

ان الـــــجـــــــال مـــــــن الـــــحـــــــصـــــى

معمولی گناہوں کو بھی چھوڑ دیجئے اور بڑے گناہوں کو بھی یہی تقوی کا تقاضا ہے ایسے ہو جیسے پیدل ننگے پاؤں چلنے والا کانٹوں والی زمین پر بچ بچ کر چلتا ہے اس چیز سے جس کو وہ دیکھتا ہے۔اور چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھ (کیا تم نہیں دیکھتے کہ) پہاڑ بھی چھوٹی کنکریوں سے مل کر بنتے ہیں۔

۷۳۰۲: ... ہمیں خبر دی ابوسعید صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ نے ان ابوبکر بن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے حسن بن عبدالرحیم نے جو کہ بنی تمیم کے ایک آدمی نے کہے تھے۔

انـــــوح عـــــلـــــى نـــــفســـــى وابــــكـــــى خـــــطيـــــئة

تـــــقـــــود خـــــطـــــايـــــا اثـــــقـــــلـــــت مـــــنـــــى الـــــظهـــــرا

فيـــــا لـــــذة كـــــانـــــت قـــــليـــــلا بـــــقـــــاء هـــــا

ويـــــا حـــــســـــرة دامـــــت ولـــــم تـــــبـــــق لـــــى عـــــذرا

میں اپنے نفس پر نوحہ کرتا ہوں اور گناہ پر روتا ہوں جو بہت سارے گناہوں کو کھینچ لاتا ہے۔اس گناہ نے میری پیٹھ بوجھل کر دی ہے۔ہائے افسوس اس لذت پر جس کی بقا بہت کم ہے اور ہائے ندامت و مایوسی جو ہمیشہ کے لئے ہے جس نے میرے لئے عذر معذرت کی گنجائش بھی نہیں چھوڑی۔

ایک زاہد کی نصیحت:

۷۳۰۳: ... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعثمان حیری زاہد کی مجلس میں حاضر ہوا وہ باہر نکلے اور

اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ جہاں وعظ ونصیحت کرنے کے لئے بیٹھتے تھے۔اور خاموش ہوگئے یہاں تک کہ ان کی خاموشی لمبی ہوگئی۔لہٰذا ایک آدمی نے ان کو آواز دی جس کو ابوالعباس کہتے تھے یہ دیکھا جارہا ہے کہ آپ اپنے سکوت اور خاموشی میں کچھ فرمائیں گے لہٰذا انہوں نے شعر کہا۔

وغیر تقی یامر الناس بالتقی

طبیب یداوی والطبیب مریض

غیر متقی شخص ہے جو لوگوں کو تقویٰ کا حکم دے رہا ہے وہ تو ایسا معالج ہے جو علاج کرتا ہے حالانکہ وہ معالج خود بیمار ہے۔

کہتے ہیں کہ اس شعر کا یہ اثر ہوا کہ لوگ دھاڑ مار مار کر رونے لگے۔(کیونکہ حضرت عثمان حیری زاہد یہ بات ازراہ کسر نفسی اپنے بارے میں فرمارہے تھے۔)

۷۳۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابومحمد عبداللہ بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ یہ شعر سناتے تھے:

اسات ولم احسن وجئتک ھاربا

وانٰی لعبد من موالیہ مھرب

یومل غفرانا فان خاب ظنہ

فما احد منہ علی الارض اخیب

برائی کی ہے میں نے اور میں نے کوئی نیکی نہیں کی اور اب میں بھاگ کر آپ کے پاس آیا ہوں اور ایک غلام کے لئے اپنے آقاؤں سے بھاگ کر جانے کی کہاں جگہ ہوگی بخشش کی آرزو کرتا ہے اگر اس کا گمان ناکام ہوگیا (یعنی مغفرت اگر نہ ہوسکی تو) تو دھرتی پر اس سے بڑا نامراد کوئی ایک بھی نہیں ہوگا۔

حضرت ابوبکر ساسی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

۷۳۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواحمد محمد بن احمد بن موسیٰ سے انہوں نے سنا ابوبکر ساسی واعظ سے وہ اپنی دعا میں کہتے تھے۔

یامن لاتضرہ الذنوب ولاتنقصہ المغفرۃ ھب لی مالا یضرک واعطنی مالاینقصک۔

اے وہ ذات جس کو گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور جس کو مغفرت کمی نہیں کرتی مجھے وہ چیز عطا کردیجئے جو آپ کو نقصان نہیں دیتی اور مجھے عطا کیجئے وہ چیز جو آپ کو کمی نہیں کرتی۔

ایک عابد کی گریہ وزاری:

۷۳۰۶:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حسین برجلانی نے ان کو روح بن سلمہ وراق نے۔

ہم لوگوں نے ایک عابد کے ساتھ رات گذاری مقام سیراف میں ساحل سمندر پر انہوں نے عبادت کے دوران رات کو رونا شروع کیا ہمیشہ روتے رہے حتیٰ کہ ہم نے فجر طلوع ہونے کا خوف کیا اور ہم نے کوئی بات نہیں کی دوران دعا انہوں نے یہ کلمات بھی کہے۔

جرمی عظیم وعفوک کبیر فاجمع بین جرمی وعفوک یاکریم۔

میرا جرم بہت بڑا ہے اور تیری معافی بھی بڑی ہے میرے جرم کو اور اپنی معافی کو اکٹھے کر اے کریم۔
ان دعائیہ کلمات کا یہ اثر ہوا کہ ہر کونے سے چیخ چیخ کر رونے لگے۔

حسین بن فضل کے اشعار:

۷۳۰۷۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالقاسم حسین بن محمد لغوی سے انہوں نے سنا ابراہیم بن مضارب بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے۔ میں داخل ہوا حسین بن فضل کے پاس حالانکہ وہ وفات کے قریب تھے ان کی آنکھیں ڈوبی ہوئی تھیں۔ مجھ سے کہا لکھئے اے مضارب

ایا من لا یخیب الیہ راجی
ولم یر اہ الھاج المناجی
وبا ثقتی علی سرفی وجرمی
وایثار التمادی فی اللجاج
اقلنی عثرتی واغفر لی ذنوبی
وھب لی منک عفوا واقض حاجی
فما لی غیر اقراری بجرمی
وعفوک حجۃ یوم احتجاجی

اے وہ ذات جس کی طرف امید باندھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا حالانکہ نہیں دیکھا اس کو حج کا قصد وارادہ کرنے والے سرگوشی کرنے والے نے اے میرا یقین میرے اسراف پر میرے جرم پر اور میرا ایثار میرے اسرار میں حد سے بڑھنے پر میری لغزش کو کم فرما میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے اپنی طرف سے درگذر فرما اور میری حاجت پوری فرما۔ میرے لئے اپنے جرم کے اقرار کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور تیرا درگذر کرنا میرے لئے حجت اور دلیل ہوگا جس دن میں دلیل حجت پیش کروں گا۔

یحییٰ بن معاذ رازی کے اشعار:

۷۳۰۸۔ ہمیں شعر سنائے استاذ ابوالقاسم قشیری نے ان کو شعر سنائے ان کے والد نے ان کو علی بن محمد وراق نے ان کو یحییٰ بن معاذ رازی نے۔

جلالک یا مھیمن لا یبید
وملکک دائم ابدا جدید
وحکمک نافذ فی کل امر
ولیس یکون الا ما ترید
ذنوبی لا تضرک یا الٰھی
وعفوک نافع وبہ تجود
فھبھا لی وان کثرت وجلت

(۷۳۰۷) (۱) ھکذا فی الأصل

فانت اللّٰه تسحکم ماترید
فلست علی عذاب اللّٰه اقوی
وانت بغیرھا لاتستفید
فنعم الرب مولانا وانا
لنعلم اننا بئس العبید
وینقص عمر نافی کل یوم
ولا زالت خطایانا تزید
قصدت الی الملوک بکل باب
علیہ حاجب فظ شدید
وبابک معدن للجود یامن
الیہ یقصد العبد الطرید

اے حفاظت ونگہبانی کرنے والی ذات تیرا جلال وعظمت بوسیدہ نہیں ہوتا تیری بادشاہت دائمی ہے ہمیشہ نئی ہے تیرا حکم ہر معاملے میں جاری ہے اور وہی کچھ ہوتا ہے جو کچھ تو ارادہ کرتا ہے۔ اے میرے معبود میرے گناہ تیرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور تیرا درگذر کرنا فائدہ دینے والا ہے اور اسی کے ساتھ تو سخاوت کرتا ہے تو مجھے بھی وہ عطا کر اگر چہ وہ سخاوت بہت زیادہ ہے اور بہت بڑی ہے، بس تو اللہ ہے جو کچھ تو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے۔ مجھے تو اللہ کا عذاب برداشت کرنے کی سکت نہیں ہے، اور تو بغیر مجھے عذاب دینے کے مجبور بھی نہیں ہے۔ پس بہترین رب ہمارا آقا ومولی ہے اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ ہم بدتر غلام ہیں تیرے، اور ہر روز ہماری زندگی کم ہو رہی ہے اور ہمارے گناہ ہمیشہ بڑھتے جا رہے ہیں، میں نے ہر بادشاہ کے دروازے کا رخ کیا ہے مگر وہاں سخت بداخلاق دربان کھڑا ہے صرف تیرا ہی دروازہ ہے جو جود وسخا کی کان ہے اسی کی طرف ہی ہر دروازے سے بھگایا ہوا غلام آنے کا قصد وارادہ کرتا ہے۔

سلامتی کے برابر کوئی شے نہیں:

۷۳۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزار نے ان کو محمد بن یحیٰی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو قاسم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ایک آدمی کے عمل کثیر ہیں اور گناہ بھی کثیر ہیں دوسرا آدمی ہے اس کے عمل قلیل ہیں اور گناہ بھی قلیل ہیں (کون سا اچھا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سلامتی کے برابر کسی شے کو قرار نہیں دیتا اور ابومعاویہ کی ایک روایت میں ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا دونوں میں سے کون زیادہ پسندیدہ ہے تیرے نزدیک ایک آدمی کے عمل زیادہ ہیں اور گناہ بھی زیادہ دوسرے کے عمل کم ہیں اور گناہ بھی کم ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا میں سلامتی کے برابر کسی شئی کو نہیں سمجھتا۔

سعی وکوشش میں سبقت:

۷۳۱۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو اسمٰعیل بن خلیل ای نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو یوسف بن میمون نے ان کو عطاء نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔

جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ ہمیشہ ہی دوستی میں حقیقت کرتا رہے اس کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے باز آجائے۔

۷۳۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حامد بن محمد ہروی نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق بن ابراہیم بن فضل مروزی نے بغداد میں ان کو سوید بن سعید نے ان کو علی بن مسیب نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔ اس روایت میں یوسف بن میمون متفرد ہے۔ اور وہ منکر الحدیث ہے۔

کثرت عمل پر یقین نہ کرو:

۷۳۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو سعید صیرفی نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابی الدنیا نے ان کو علی بن ابی مریم نے ان کو محمد بن سعید نے ان کو اشعث بن شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عون نے کہا کہ کثرت عمل پر یقین نہ کر، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ تم سے قبول کئے جائیں گے یا نہیں اور اپنے گناہوں سے بھی بے خوف نہ رہ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ وہ تم سے مٹائے جائیں گے یا نہیں۔ تیرے اعمال تیری نظروں سے اوجھل ہیں تم نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بارے میں کیا فیصلہ کرنے والا ہے کیا وہ ان کو علیین میں رکھے گا یا سجین میں۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

۷۳۱۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقے میں بیٹھا انہوں نے میری طرف اور میری ضعیفی کی طرف دیکھا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور کہا۔

هاان مددت یدی الیک فردها

بالوصل لابشماتة الحساد

اے میرے مالک میں نے تیری طرف اپنے ہاتھ اٹھائے ہیں اب تو ان کو حاسدوں کے خوش کرنے کے ساتھ نہ واپس لوٹا بلکہ وصل و کامیابی کے ساتھ لوٹا۔

افضل عصمت:

۷۳۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو مستملی کی تحریر کے ساتھ پڑھا انہوں نے سنا ابو احمد محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو المساور محمد بن عبدالجبار عبدی نیساپوری سے انہوں نے سنا اصمعی سے نیساپور میں انہوں نے سنا معتمر سے وہ کہتے تھے۔ **ان من افضل العصمة ان لا تقدر** بے شک افضل عصمت اور افضل طریقے سے گناہ سے بچنا یہ ہے تو گناہ پر قدرت ہی نہ رکھے۔ گناہ پر قادر ہی نہ ہو۔

دنیا حفاظت و ہلاکت کا گھر ہے:

۷۳۱۵:...... ہمیں خبر دی ابو سعید صیرفی نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو عبدالصمد بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے اپنے بعض بھائیوں کو لکھا۔ **اما بعد**۔ بے شک دنیا اللہ کی عصمت و حفاظت کا گھر ہے یا ہلاکت کا سبب اور آخرت اللہ کی معافی کا اور درگذر کرنے کا گھر ہے یا آگ کا گھر ہے۔

۷۳۱۵ (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابی الدنیا نے ان کو سعید بن سعید نے ان کو حکم بن سنان نے وہ کہتے ہیں۔ کہ مالک بن

دینار کہتے تھے۔ اے اللہ تو نے نیک صالح لوگوں کی اصلاح فرمائی تھی اب ہماری بھی اصلاح فرما تا کہ ہم بھی صالحین میں سے بن جائیں۔

ایک عاشق ڈاکو کی توبہ:

۷۳۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن جعفر بغدادی نے ان کو ابوبکر حافظ نے ان کو حسین بن عبداللہ بن سعید عسکری نے ان کو ابوالقاسم ابن اخی زرعہ نے ان کو محمد بن اسحاق بن راہویہ نے ان کو ابوعمار نے ان کو فضل بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض (پہلے پہلے) تیز اور شاطر آدمی تھے مقام ابیورد اور سرخس کے درمیان راہ گیروں کو لوٹتے تھے۔ ان کی توبہ کا سبب یہ بنا تھا کہ وہ کسی لڑکی پر عاشق ہوگئے تھے ایک مرتبہ وہ اس کی طرف جانے کے لئے دیوار پھلانگ رہے تھے کہ اچانک آواز ان کے کان میں پڑی کہ کوئی تلاوت کرنے والا تلاوت کر رہا تھا۔

الم یأ ن للذین امنو ا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ.

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں۔

کہتے ہیں کہ اس نے جب یہ آواز سنی تو پکار اٹھے۔ بلٰی یارب قدان۔ جی ہاں میرے مالک وہ وقت آگیا ہے۔ لہٰذا وہیں سے واپس لوٹ آئے۔ لہٰذا رات کو کہیں ویرانے میں پہنچے وہاں پر بارش سے چھپ کر کچھ لوگ بھی پڑے ہوئے تھے کچھ کہہ رہے تھے کہ ابھی کہیں نکل چلتے ہیں اور کچھ کہہ رہے تھے کہ صبح کو چلیں گے، ورنہ فضیل ہمیں ڈاکہ مار کر لوٹ لے گا۔ فضیل کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں رات بھر گناہوں میں دوڑتا ہوں، اور یہاں پر مسلمان لوگ مجھ سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے مجھے ان لوگوں تک اسی لئے پہنچایا ہے کہ میں (اپنے کانوں سے سنوں) اور میں اب باز آجاؤں۔ پھر دعا کی۔

اللھم انی قدتبت الیک و جعلت توبتی مجاورۃ البیت الحرام.

اے اللہ میں نے تیری بارگاہ میں توبہ کر لی ہے اور میں نے اپنی توبہ بیت اللہ کے مجاور بننے کو بنایا ہے۔

ابوحاضر کی توبہ کا واقعہ:

۷۳۱۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالفضل احمد بن ابوعمران نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویعقوب بزار نے ان کو محمد بن حاتم سمرقندی نے ان کو احمد بن زید نے ان کو حسین بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اے ابوحاضر ہمیں بتائیے آپ اس مقام پر کیسے آئے۔ بتایا کہ ایک دن میں ایک باغ میں اپنے ہم عمروں کے ساتھ بیٹھا تھا اور میں جوان آدمی تھا باغ میں پھل پکنے کا زمانہ تھا ہم نے خوب کھایا پیا اور میں طبلہ سارنگی اور بنسری بجانے کا بڑا شوقین تھا میں رات کے بعض حصے میں اٹھا اچانک دیکھا تو ایک ٹہنی میرے سر کے پاس حرکت کر رہی ہے میں نے سارنگی اٹھائی تاکہ میں اس کے ساتھ طبلہ بجاؤں گا میں نے سارنگی اٹھائی ہی تھی کہ اس سے مجھے یہ آواز محسوس ہوئی الم یأ ن للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ. کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا اہل ایمان کے لئے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے جھک جائیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے سارنگی کو زمین پر مار کر توڑ دیا اور وہ تمام امور جو اللہ سے غافل کرتے تھے میں جن میں پھنسا ہوا تھا سب چھوڑ چھاڑ دیئے اور اللہ کی طرف سے توفیق عطا ہوگئی اور اللہ نے جو ہمارے لئے خیر آسان فرمائی ہے وہ محض اس کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہے۔

ایمان کا اڑتالیسواں شعبہ

قربانیاں اور امانت

ہم ان کا مفہوم اور غرض بیان کرتے ہیں مجموعہ ان کا ہدی، قربانی اور عقیقہ ہے۔

بہر حال عقیقہ تو والدین پر اولاد کے حقوق کے باب میں ذکر کیا جائے گا۔ فی الحال کلام ہے ہدی اور اضحیہ کے بارے میں جس کا اب ہم ذکر کرتے ہیں۔

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فصل لربک و انحر (کوثر۔۲)

اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

(۲)......ارشاد ہے:

و البدن جعلناها لکم من شعائر اللّٰه لکم فیها خیر فاذکروا اسم اللّٰه علیها صواف. الیٰ قوله. و بشر المحسنین (الحج ۳۶۔۳۷)

کعبے کے چڑھاوے کے یعنی قربانی کے اونٹ ہم نے ان کو تمہارے واسطے شعائر اللہ (اللہ کی نشانی) میں سے بنایا ان میں تمہارے لئے خیر ہے ان پر قطار میں کھڑے کر کے ان پر اللہ کا نام پکارو (اور نحر کرو) پھر جب گر پڑے ان کی کروٹ تو کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھے ہوئے کو اور بے قراری کرنے والے کو، اسی طرح تمہارے بس میں کر دیا ہم نے ان جانوروں کو تا کہ تم احسان مانو۔ اللہ کو نہیں پہنچتے ان کے گوشت نہ ہی ان کے خون لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے دل کا تقویٰ اسی طرح ان کو تمہارے لئے تابع فرمان کر دیا ہے ہم نے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ اس نے تم کو راہ سجھائی اور بشارت سنادے نیکی کرنے والوں کو۔

(۳)......اور دوسری آیت میں فرمایا۔

لیشهدوا منافع لهم. الیٰ. و اطعموا البأس الفقیر (الحج/۳۲)

تا کہ وہ پہنچیں اپنے فائدے کی جگہ پر اور پڑھیں اللہ کا نام کئی دنوں میں جو متعین ہیں اللہ نے ان کو جو چوپائے اور مویشی عطا کئے ہیں لہٰذا تم کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ بدحال فقیر کو۔

(۴)......ایک اور آیت میں ہے:

و من یعظم شعائر اللّٰه فانها من تقوی القلوب (الحج/۳۲)

اور جو ادب تعظیم کرے اللہ کے نام لگی ہوئی چیزوں کا بے شک وہ دل کی پرہیز گاری کی بات ہے۔

(۵)......نیز ارشاد ہے:

ولکل امة جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللّٰه علیٰ مارزقهم من بهیمة الانعام فالهکم الٰه واحد فله اسلموا (الحج/۳۴)

اور ہر امت کے واسطے ہم نے مقرر کر دی ہے قربانی تا کہ یاد کریں اللہ کا نام ذبح کرتے وقت جانوروں کو جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں، تو اللہ تمہارا ایک اللہ ہے سو اسی کے حکم میں رہو۔

(۶)......لاتحلوا شعائر اللّٰہ و لاالشھر الحرام و لاالھدی و لاالقلائد و لا امین البیت الحرام (المائدہ/۲)

نہ حلال سمجھو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ ادب والے مہینے کو اور نہ اس جانور کو جو کعبے کی نیاز ہو نہ اس کو جس کے گلے میں پٹہ ڈال کر لے جائیں کعبے کی طرف اور نہ ہی آنے والوں کو عزت والے گھر کی طرف۔

(۷)......جعل اللّٰہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس و الشھر الحرام و الھدی و القلائد (المائدۃ/۹۷)

اللہ نے کعبے بیت الحرام کو کر دیا ہے لوگوں کے لئے قیام کا باعث اور بزرگی والے مہینے کو اور قربانی کے جانور کو جو کعبے کی نیاز ہو اور جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر کعبے کی طرف لے جائیں۔

۷۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسین بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو مسور بن مخرمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ والے سال ایک سو دس سے کچھ زیادہ صحابہ کے ساتھ نکلے جب مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانوروں کو چمڑے کے پٹے گلے میں ڈالے اور ان کی کوہان کو خون آلود کیا اور وہیں سے احرام باندھا اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں۔ علی بن مدینی سے اس نے سفیان سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر اونٹوں کے ساتھ سفر حدیبیہ:

۷۳۱۸:......(مکرر ہے) ہم نے حدیث ابن اسحاق زہری سے روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ستر اونٹ چلا کر لے گئے تھے حدیبیہ والے سال۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا:

۷۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے دن

(۷۳۱۸)......رواہ الإمام أحمد (۳۲۳/۴ و ۳۲۸) من طریق سفیان بن عیینة عن الزھری به و البخاری (۴۱۵۷ و ۴۱۵۸) من طریق علی بن المدینی عن سفیان کما أخرجه البخاری (۱۶۹۴ و ۱۶۹۵) والنسائی (۱۶۹/۵، ۱۷۰) من طریق الزھری عن عروة بن الزبیر عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم قالا: خرج النبی، من الحدیبیة فی بضع عشرة مائة من أصحابه حتی إذا کانوا بذی الحلیفة قلد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الھدی وأشعر وأحرم بالعمرة

(۷۳۱۸)......مکرر. فی المخطوط من حدیث ابن إسحاق عن الزھری والصواب ما أثبتناه

أخرجه أحمد (۳۲۳/۴) من طریق محمد بن إسحاق بن یسار عن الزھری محمد بن مسلم بن شھاب عن عروة بن الزبیر عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم. فی حدیث طویل. قالا: خرج رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عام الحدیبیة یرید زیارة البیت لایرید قتالاً وساق معه الھدی سبعین بدنة......

وأخرجه الدارقطنی (۲۴۳/۲) من طریق ابن إسحاق عن الزھری به وإسناده ضعیف من أجل عنعنة ابن إسحاق وقد جانب المحدث العلامة أبو الطیب محمد شمس الحق العظیم أبادی الصواب فی عزوه الحدیث لمسلم فی تخریجه علی الدارقطنی فإنه لیس فیه

(۷۳۱۹)......(۱) فی أ (قدرنا)

أخرجه أحمد (۳۲۱/۳ و ۳۳۱) ومسلم (۱۲۱۸) وأبوداود (۱۹۰۵) وابن ماجه (۳۰۷۴) والدارمی (۴۹/۲) فی حدیث طویل من حدیث جعفر بن محمد خلا بن محمد خلا موضع أحمد (۳۳۱/۳) فإنه رواه مختصراً وأخرجه الترمذی (۸۱۵) بنحوه من حدیث جعفر بن محمد وقال أبوعیسی عقبه وھذا حدیث غریب من حدیث سفیان لانعرفه إلا من حدیث زید بن حباب

تریسٹھ ۶۳ اونٹ ذبح کیے تھے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے باقی جو رہ گئے تھے ان کو اس نے نحر کیا۔ اور اس کو انہوں نے اپنی قربانی میں شریک کیا پھر ہر اونٹ کے بارے حکم دیا کہ اس کے گوشت کا ٹکڑا ہنڈیا میں پکایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربا پیا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے جعفر بن محمد کی حدیث سے۔

افضل حج:

۷۳۲۰:......اور ہمیں روایت کی ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل حج، عج اور ثج ہوتا ہے (عج کا مطلب ہے حجاج کا تلبیہ کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کرنا۔ اور ثج کا مطلب ہے (خون گرانا) مراد یہ ہے کہ افضل حج وہی ہے جس میں لبیک اللھم لبیک کا شوروغوغا ہو اور قربانی کی جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مینڈھے کی قربانی کرنا:

۷۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو بشر بن عمر اور سعید بن عامر نے دونوں کو شعبہ ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھے جو سفید سینگوں والے ہوتے تھے قربانی کرتے تھے البتہ تحقیق میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ انہوں نے اپنا پیران کی گردنوں کے ایک پہلو پر رکھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرمارہے تھے۔ میں نے حضرت قتادہ سے کہا کیا آپ نے یہ حدیث حضرت انس سے سنی تھی اس نے کہا کہ جی ہاں میں نے سنی تھی۔ یہ الفاظ بشر بن عمر کی حدیث کے ہیں۔ البتہ تحقیق میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ وہ دونوں مینڈھے اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے۔

(۷۴۲۰)......أخرجه الترمذی (۸۲۷ و ۲۸۲۷ و ابن ماجه ۲۹۲۴) والدارمی (۳۳۱/۲ والحاکم (۴۵۰/۱، ۴۵۱) وابن خزیمة (۲۴۳۱) من طریق ابن أبی فدیک عن الضحاک بن عثمان عن محمد بن المنکدر عن عبدالرحمن بن یربوع عن أبی بکر الصدیق ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سئل ای الأعمال أفضل قال : العج و الثج.

وقال أبو عیسی الترمذی : (حدیث أبی بکر حدیث غریب لانعرفه إلا من حدیث ابن أبی فدیک عن الضحاک بن عثمان ومحمد بن المنکدر لم یسمع من عبدالرحمن بن یربوع)

وأخرجه الترمذی (۲۹۸۸) وابن ماجه (۲۹۸۶) والدارقطنی (۲۱۷/۲) من طریق إبراهیم بن یزید المکی عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومی عن ابن عمر قال : قام رجل إلی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال من الحاج یارسول اللہ قال : والشعث التفل فقام رجل آخر فقال : ای الحج أفضل؟ قال: العج والثج فقام رجل آخر فقال: ماالسبیل یارسول اللہ قال : "الزاد والرحلة"

وهذا لفظ الترمذی وفی إسناده إبراهیم بن یزید الخوزی قال أحمد والنسائی متروک وقال ابن معین لیس بثقة وقال البخاری سکتوا عنه

وعزاه الهیثمی فی المجمع (۲۲۴/۳) إلی أبی یعلی من حدیث ابن مسعود بلفظ المؤلف ومابین المعکوفین زیادة من (أ)

(۷۴۲۱)......أخرجه مسلم فی الأضاحی (۱۷ و ۱۸) والبخاری (۵۵۵۸) و (۵۵۶۴) و (۵۵۶۵) وأبوداود (۲۷۹۴) والترمذی (۱۴۹۴) والنسائی (۲۲۰/۷) و (۲۳۰/۷، ۲۳۱) وابن ماجه (۳۱۲۰) والدارمی (۷۵/۲ وأحمد ۱۱۵/۳ و ۱۷۰ و ۱۸۳ و ۱۸۹ و ۲۱۱ و ۲۱۴ و ۲۲۲ و ۲۵۵ و ۲۷۹) وابن خزیمة (۲۸۹۵) والبیهقی (۲۳۸۵) (۲۵۹/۹ و ۲۸۳ و ۲۸۵) من طرق عن قتادة عن أنس

سینگ والے مینڈھے کی قربانی:

۷۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حفص نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا جو سیاہی کھاتا چلتا اور دیکھتا تھا (یعنی منہ بھی کالا تھا پیر بھی کالے تھے اور آنکھیں بھی کالی تھیں۔)

پوری امت کی طرف سے قربانی:

۷۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو زہیر بن محمد عنبری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب نے ان کو علی بن حسین نے:

لکل امة جعلنا منسکا هم ناسکوه.

ہم نے ہر امت کے لئے ایک عبادت کا طریقہ بنایا ہے جس طریقے پر وہ عبادت کرتے ہیں۔ (سورۃ الحج/۶۷)

یعنی ہم نے ہر امت کے لئے ذبح مقرر کیا ہے وہ اس کو ذبح کرتے ہیں۔

مجھے حدیث بیان کی ابورافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تھے تو دو مینڈھے موٹے تازے سفید سینگوں والے خرید کرتے تھے آپ خطبہ دے لیتے اور عید کی نماز پڑھا لیتے تو دونوں میں سے ایک مینڈھا اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے مدینے میں، اس کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اللهم هذه عن امتي جميعاً من شهد لک بالتوحيد، وشهدلي بالبلاغ.

اے اللہ یہ قربانی میری ساری امت کی طرف سے ہے ہر اس آدمی کی طرف سے ہے جس نے تیری توحید کی شہادت دی ہے اور میری رسالت کی گواہی دی ہے۔

اس کے بعد آپ دوسرے مینڈھے پر آتے اس کو ذبح کرتے تھے اس کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اللهم هذه عن محمد وال محمد.

اس کے بعد اس کو مسکینوں کو کھلاتے دونوں قربانیوں سے اور آپ خود بھی اور آپ کے گھر والے بھی دونوں میں سے کھاتے تھے ہم کئی سالوں تک یوں ہی رہے تحقیق اللہ نے ہم سے کفایت کی تھی اولاد سے اور مشقت سے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی ایک بھی قربانی نہیں کرتا تھا۔

قربانی کا جانور ذبح کرنے کی دعا:

۷۳۲۴:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوزرعہ دمشقی نے ان کو احمد بن خالد وہبی نے ان کو محمد بن اسحق نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی فقیہ نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو ابوالشیخ اصفہانی نے ان کو ابن علویہ قطان نے ان کو قواریری نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابن عیاش نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ

(۷۳۲۲)......فی أ: (بکبشین أقرنین فجعل ینظر ....) وما أثبتناه هو الصواب.

أخرجه أبوداود (۲۷۹۶) والترمذی (۱۴۹۶) والنسائی (۲۲۱/۷) وابن ماجه (۳۱۲۸) والبیهقی (۲۷۳/۹) وزاد "ویطن فی سواد" کلهم من طریق حفص بن غیاث به وقال الترمذی: (هذا حدیث حسن صحیح غریب لانعرفه إلا من حدیث حفص بن غیاث)

(۷۳۲۳)......(۱) فی أ (بالمدینة)

أخرجه الحاکم فی المستدرک (۳۹۱/۲) وقال صحیح الإسناد وتعقبه الذهبی بقوله: (زهیر ذومناکیر وابن عقیل لیس بالقوی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈ ھے ذبح کئے اور جب ان کو قبلہ رخ کیا تو فرمایا۔ اور وہبی کی ایک روایت میں ہے کہ جب ان دونوں کو متوجہ کیا تو فرمایا:

انی وجهت وجهي للذی فطر السمٰوات والارض حنيفا وما انا من المشركين. ان صلوتی ونسلی ومحیای ومماتي للّٰہ رب العٰلمين لاشريک له وبذٰلک امرت وانا اول المسلمين.

بے شک میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کرلیا ہے جس نے پہلی بار آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا ہے یکسو ہو کر اور میں مشرک نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی بات کا مجھے حکم ہوا اور میں پہلا فرماں بردار ہوں۔

اس کے بعد یہ کہتے تھے۔ اللهم منک لک عن محمد وامته اے اللہ! یہ قربانی تیری طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے۔ اور بسم اللہ پڑھتے تھے اور ابن زریع کی ایک روایت میں ہے۔ تقبل من محمد وامته. اس کو قبول فرما محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرتے تھے۔ اگر اسی کے مفہوم میں اس کو روایت کیا ہے عیسیٰ بن یونس نے محمد بن اسحاق سے علاوہ ازیں انہوں نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ اقرنين املحين. (مؤجئین) دو سفید سفید سینگوں والے خصی مینڈھے۔

۷۳۲۴:...... (مکرر) اور اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے خالد بن ابی عمران سے اس نے ابن عیاش سے اس نے جابر سے۔

بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرنا:

۷۳۲۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن اسحاق نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے پھر اس نے حدیث ذکر کی ہے حدیث اصفہانی کے الفاظ کے مطابق علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ وانا من المسلمين بسم الله (والله اكبر)

اللهم منک ولک عن محمد وامته.

حج میں افضل عمل:

۷۳۲۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو میسرہ مکی نے ان کو یعقوب بن محمد

(۷۳۲۳)......(۱) في المخطوط يزيد بن زريع بتقديم الراء والصواب ما أثبتناه وهو بتقديم الزاى كما في التقريب

(۲)......موجئين أى خصيين كما في النهاية (۵/۱۵۲)

أخرجه البيهقي (۹/۲۸۵ و ۲۸۷) وأبو داؤد (۲۷۹۵) وابن ماجه (۳۱۲۱) مطولاً ومختصراً من طريق محمد بن إسحاق عن يزيد بن أبي حبيب به وإسناده ضعيف لأجل عنعنة ابن إسحاق لكنه قد صرح بالتحديث في الرواية التي بعد هذه فهو حسن بإذن الله

(۷۳۲۴)......مكرر. أخرجه البيهقي (۹/۲۷۳ و ۲۸۷) إسناده حسن بما بعده.

ولک يفطن محقق سنن البيهقي إلى يزيد بن أبي حبيب وخالد بن أبي عمران فابقى على جعلهما اسماً واحداً (يزيد بن خالد بن أبي عمران) في (۹/۲۸۷)

(۷۳۲۵)......(۱) في (ب) زيادة (والله اكبر)

أخرجه ابن ماجه (۳۱۲۱) ولم يقل بسم الله الله اكبر وإسناده حسن بما قبله.

زہری نے ان کو محمد بن اسماعیل نے یعنی ابن فدیک نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد بن یربوع نے ابوبکر سے کہا یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ابوسلمہ نے ان کو منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے والد سے اس نے عبدالرحمٰن بن سعید سے ان کو جبیر بن حارث نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا کہ عج اور ثج۔ (یعنی تلبیہ کے شور والا اور قربانی کا خون بہانے والا۔)

اللہ کے لئے خون بہانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے:

۷۳۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو زبیر نے ان کو شعبی نے ان کو براء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا عید قربان کے دن اور فرمایا۔

بے شک پہلا کام ہم جس کے ساتھ آج دن کا آغاز کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم پہلے نماز پڑھیں گے اس کے بعد واپس آ کر قربانی کریں گے جس شخص نے ایسے کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا بس وہ محض گوشت ہے اس نے جس کی جلدی کرلی ہے اپنے گھر والوں کے لئے یہ قربانی میں سے کوئی شے نہیں ہے۔

ابوبردہ نے کہا جذعہ بہتر ہے ایک مسنہ سے (دوسال والا بہتر ہے ایک سال والے سے) اسی کو اس کے قائم مقام کر لیجئے اس نے کہا کہ ذبح کراس کو۔ فرمایا کہ ذبح کراسکو۔ لیکن تیرے بعد کس ایک کے لئے یہ پورا نہیں ہوگا (یعنی صرف تمہیں اجازت ہے۔)

اور ہمیں خبر دی ابومسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو شعبہ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں۔ سلیمان بن حرب سے اور حجاج بن منہال سے۔ اور اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

امام احمد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کریں اس نے جب اس کام کا پکا ارادہ کرلیا تو اللہ نے ذبح عظیم کے بدلے میں چھڑالیا۔

اس عمل سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ کے لئے خون بہا کر اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور یہ وہ کام ہے جو مجموعی طور پر ان کاموں میں سے ایک ہے جن میں ہمیں انبیاء علیہم السلام کی اقتداء واتباع کرنے کا حکم ہے۔ جیسے درج ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

ایک نبی کا اپنے بیٹے کو ذبح:

۷۳۲۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اللہ کے اس قول کے بارے میں انی اری فی المنام انی اذبحک. اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کررہا ہوں۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی قاسم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب اکٹھے ہوئے تو حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرنا شروع کی اور حضرت کعب نے کتب سابقہ سے لہٰذا ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہوئی ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرنے کے لئے چھپا رکھی ہے؟ حضرت کعب نے ان سے کہا تم نے واقعی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟

(۷۳۲۶)......(۱) فی (ب) ابن أبی وائل وراجع تعلیقنا علی الحدیث رقم (۷۳۱۹)

(۷۳۲۷)......(۱) فی ب (رشد)

أخرجه مسلم فی الضحایا (۷) إلا أنه قال (ولن تجزی عن أحد بعدک) والبخاری (۵۵۶۰) من طریق شعبة عن زبید الأیامی به.

انہوں نے بولا کہ جی ہاں سنی تھی۔

کعب نے کہا کہ میرے ماں باپ ان پر قربان، کیا میں تجھے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں خبر نہ دوں کہ انہوں نے جب اپنے بیٹے اسحاق کو ذبح کرنے کا خواب دیکھا تو شیطان نے کہا اگر میں نے آج ان لوگوں کو فتنے میں مبتلا نہ کیا تو میں آئندہ کبھی ان کو فتنے میں مبتلا نہیں کر سکوں گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لے کر نکلے تو شیطان بی بی سارہ کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا کہ ابراہیم تیرے بیٹے کو کہاں لے کر گئے ہیں۔ اس نے بتایا کہ وہ صبح صبح اس کو کسی کام سے لے کر گئے ہیں۔

اس نے بتایا کہ وہ اس کو کسی کام کے لئے نہیں لے گئے بلکہ وہ اس کو ذبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں۔ سارہ نے پوچھا کہ وہ اسے کیونکر ذبح کرنے لگے۔ کہا کہ ان کا گمان ہے خیال یہ ہے کہ ان کو ان کے رب نے اس بات کا حکم دیا ہے سارہ نے کہا کہ پھر تو اس نے یہ اچھا کیا کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کریں گے۔ (وہاں سے ناکام ہوکر) پھر شیطان ان دونوں باپ بیٹوں کے پیچھے چلا گیا۔ اور جا کر لڑکے سے کہا کہ تیرے والد تجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں بیٹے نے کہا کہ کسی ضروری کام کے لئے۔ شیطان نے کہا کہ نہیں کسی ضروری کام سے نہیں لے جا رہے بلکہ وہ تجھے اس لئے لے جا رہے ہیں تا کہ تجھے ذبح کریں۔ اس نے پوچھا کہ وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ کہا کہ ان کا خیال ہے کہ ان کو ان کے رب نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ بیٹے نے کہا کہ اگر ان کو رب نے حکم دیا ہے تو اللہ کی قسم وہ ضرور ایسا کریں۔

کعب نے کہا کہ پھر شیطان اس سے بھی مایوس ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا اب ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا اے ابراہیم تو کہاں اپنے بیٹے کے ساتھ دشمنی کرنے جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا میں ان کو ضروری کام سے لے جا رہا ہوں اس نے کہا نہیں تم کوئی ضروری کام سے نہیں بلکہ تم اس کو ذبح کرنے لے جا رہے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ میں کیوں اس کو ذبح کروں گا کہا کہ تم یہ گمان کرتے ہو کہ تمہیں تمہارے رب نے اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے ابراہیم نے کہا کہ مجھے اللہ کی قسم ہے کہ اگر مجھے اللہ اس کے ذبح کرنے کا حکم دیتا تو میں ضرور اس کو ذبح کرتا چنانچہ شیطان نے ان کو بھی چھوڑ دیا اور مایوس ہو گیا کہ اس کی بات مانی جائے۔ اللہ نے فرمایا۔

فلما اسلما وتله للجبين ونا ديناه ان يا ابراهيم قد صدقت الرياء انا كذالك نجزی المحسنين. (۱۰۳/۱۰۵)

کعب نے کہا کہ لہٰذا حضرت اسحٰق کی طرف وحی کی گئی کہ آپ چھوڑیئے آپ کی ایک دعا قبول ہے۔ اسحٰق علیہ السلام نے دعا مانگی۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں کہ میری دعا قبول فرما کہ تیرا جو بھی بندہ تجھے ملے خواہ وہ پہلوں میں سے ہو یا پچھلوں میں سے بشرطیکہ وہ تیرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرتا ہو اس کو آپ جنت میں داخل کرنا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں مطلب (واللہ اعلم) یہ ہے کہ جو شخص حج کرے اور اپنے حج میں یہی عقیدہ رکھے جو اوپر ذکر ہوا۔ اسی کے باب میں کہ وہ شخص نکل چکا ہو دنیا کی زینت سے اور اس کی خواہشات سے، اور ان کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک چکا ہو۔ اور گناہوں سے توبہ کر چکا ہو۔ اور گناہوں سے اس کا دل پاک ہو چکا ہو۔ اور وہ شخص آئے اپنے رب کے پاس معذرت کرنے والا انابت و رجوع کرنے والا، اسے حکم دیا گیا کہ وہ اسی طریقے سے قربانی کرے ایسی قربانی جو اس کو اللہ کے قریب کر دے بعض ان چوپایوں اور مویشیوں میں سے، حتیٰ کہ وہ جب رمی کر چکے تو اس کے بعد وہ قربانی کرے خواہ نحر کی صورت میں ہو یا ذبح کی صورت میں تو وہ شخص ایسے ہوگا گویا کہ وہ اپنی زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے اے اللہ بے شک میں تیرے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کر چکا ہوں اور گناہوں کا ارتکاب کر چکا ہوں اس قدر کہ اگر مجھے اپنے آپ کو بھی قربان کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اس کو بھی قربان کر دیتا سزا کے طور ان گناہوں کی جو میں پہلے کر چکا ہوں مگر تو نے اس کو کیونکہ مجھ پر حرام کر دیا ہے اور میرے لئے تو نے چوپایوں اور مویشیوں کو قربان کرنے کو حلال کیا ہے۔

اور میں تیری بارگاہ میں تقرب حاصل کرتا ہوں اپنی اس قربانی کے ساتھ تو اس کو میری طرف سے قبول فرما۔ اور اس کو میرے لئے محض اپنے احسان کے ساتھ فدیہ اور بدلہ بنا محض اپنے احسان اور اپنی طاقت کے ساتھ۔ جیسے آپ نے اس کو فدیہ اور بدلہ بنایا تھا اپنے خلیل ابراہیم کے بیٹے سے ذبح عظیم کے ساتھ محض اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ اور اس کو آپ قبول کیجئے میری طرف سے جیسے آپ نے اس کو قبول کیا تھا اپنے خلیل ابراہیم سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبی اور رسول سے۔

قربانی کرے اور یہ عمل اس کی دل سے ہو اور اس کا عقیدہ رکھے اور یقین رکھے اور جان لے کہ اس کی قربانی کا یہی مقصد ہے اور یہی غرض ہے اس کی۔ اگر یہی بات وہ اپنی زبان سے بھی کہے تو بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے جو کچھ میں نے اس بارے میں کہا ہے۔ (اگر اس نیت سے اور اس عقیدے سے اور اسی طریقے سے قربانی کرے تو) وہ شخص قربانی کرنے میں حاجی کی طرح ہوگا دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ ہاں صرف یہی فرق ہوگا کہ حاجی قربانی کا جانور بیت اللہ کی طرف چلا کر لے جاتا ہے اور یہ جانور چلا کر نہیں لے جاتا یعنی وہ ھدی ہوتا ہے اور یہ ھدی نہیں ہوتا۔ مجموعی طور پر دونوں ایک دوسرے کے مشابہ سنت ہیں۔ فرض نہیں ہیں۔ اس لئے کہ توبہ خالص کرنا فدیہ کے قائمقام ہوتا ہے جیسے فدیہ استغفار کے قائمقام ہوتا ہے لیکن استغفار توبہ کے ساتھ سب سے بڑی عظیم سنتوں میں سے ہے یہی حال فدیہ کا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اس کے بعد حلیمی نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان جانوروں کے بارے میں آئی ہیں جن کی قربانی نہیں کی جاسکتی اور وہ درج ذیل ہیں۔

جن جانوروں کی قربانی درست نہیں:

۷۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلیمان بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبید بن فیروز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت براء سے کہ آپ مجھے حدیث بیان کیجئے ان جانوروں کے بارے میں جن کی قربانی کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور میرا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے۔ فرمایا چار طرح کے جانور ہیں جن کی قربانی درست نہیں ہوتی کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو، اور بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو، اور ہڈی ٹوٹا ہوا جانور۔

(۷۳۲۸)......رواہ البخاری (۱۳۰۴) و (۱۳۰۵) و (۷۴۷۳) ومسلم فی کتاب الإیمان ۳۳۴.۳۳۵ والترمذی (۳۶۰۲) وابن ماجه (۴۳۰۷) وأحمد (۲/۲۷۵) و (۳/۲۹۲) وبنحوه رواه الدارمی (۲/۲۲۴ و ۳۲۸) ومالک فی کتاب القرآن (۲۶) وأحمد (۱/۲۸۱ و ۲۹۵) و (۲/۳۸۱ و ۳۹۶ و ۳۹۶ و ۴۲۶ و ۴۸۶) و (۳/۱۳۴ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۸ و ۲۷۶ و ۳۸۴ و ۳۹۶) و (۵/۱۴۸) من حدیث ابی هریرة وأنس بن مالک وجابر بن عبدالله وابن عباس وأبی ذر

(۱)......فی الأصل (أبوه)

(۲)......رواه ابن جریر عن یونس عن ابن وهب عن یونس بن یزید عن ابن شهاب قال: إن عمرو بن أبی سفیان بن أسید بن جاریة الثقفی اخبره ان کعباً قال لأبی هریرة فذکره بطوله.

(۳)......فی أ (رتبة)

(۴)......فی أ (مقتدراً) (۵)......فی أ (یقرن) (۶)......فی أ (ویخطر ذلک)

براء نے فرمایا: میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ اس کے کان میں اور سینگ میں کوئی نقص وعیب ہو۔ فرمایا کہ میں اس کو مکروہ نہیں سمجھتا اس کو چھوڑ دیجئے اور اس کو دوسروں پر حرام وممنوع نہ کیجئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء نے اس بات پر اجماع واتفاق کیا ہے کہ کانا (یا اندھا) بھی قربانی کے لئے نہیں چلے گا۔ اور خارش کی بیماری والا بھی نا کافی ہوگا۔ اصل بات اس بارے میں یہ ہے جو چیز جانور میں کوئی کمی واقع کر دے اگر چہ وہ بذات خود کھانے کے قائل ہو یا جو چیز اس کے گوشت اور چربی میں کوئی اثر چھوڑ دے جس سے کوئی واضح نقصان ہو جائے نہ اس کی ھدی جائز ہے نہ ہی عام قربانی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا ہے۔

تحقیق ہم نے اس کی تفصیل ذکر کر دی ہے۔ کتاب الاحکام میں اور کتاب السنن میں۔ اور کتاب السنن میں ہم نے ان چیزوں کو بھی ذکر کیا ہے ذبیحہ میں جن کی رعایت کرنا مستحب ہے یا واجب ہے۔ جو شخص ان کے بارے میں آگاہ ہونا چاہے ان شاء اللہ وہاں رجوع کر لے اور ہم نے کتاب السنن میں وہ احادیث بھی ذکر کر دی ہیں جو قربانی کی ترغیب کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور یہاں پر ہم ان میں سے کچھ چیزوں کی طرف اشارہ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

صاحب قربانی کے لئے ناخن وغیرہ نہ کاٹنا مستحب ہے:

۷۳۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے اور محمد بن نعیم نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابن عمر نے ان کو سفیان نے اور حمیدی کی ایک روایت میں ہے عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ انہوں نے سنا سعید بن میتب سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذوالحج آجائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ کرلے وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

سفیان سے کہا گیا کہ بعض راوی اس کو مرفوع نہیں کرتے (یعنی رسول اللہ تک نہیں پہنچاتے)

سفیان نے کہا کہ میں اس کو مرفوع کرتا ہوں (یعنی رسول اللہ تک پہنچاتا ہوں۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں ابن ابوعمر سے اور اس کو انہوں نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابن میتب سے وہ کہتے ہیں کہ وہ بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے یہاں تک کہ وہ قربانی کرلے۔

(۷۳۲۹)......(۱) سقط من (ب)　　(۲)...... في أ (لاتنقى)　　(۳)...... في أ (بعض)

(۴)......في ب (العمياء)　　(۵)......زيادة من (أ)

إسناده صحيح رواه أبوداود (۲۸۰۲) والترمذی (۱۴۹۷) والنسائی ۷/۲۱۴، ۲۱۵ وابن ماجه (۳۱۴۴) والدارمی (۲/۷۶، ۷۷) ومالک في الموطأ كتاب الضحايا باب ۱ واحمد (۴/۲۸۴ و ۲۸۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱) والحاكم (۱/۴۶۸) و (۴/۲۲۳) والبيهقی (۵/۲۴۲) و (۹/۲۷۴) وابن خزيمة (۲۹۱۲) والطيالسی (۷۴۹) وابن حبان في الإحسان (۵۸۸۹) و (۵۸۹۱) وعند الترمذی وأحد ألفاظ النسائی والدارمی ومالک وبعض ألفاظ احمد والبيهقی وابن حبان "والعجفاء" بدل والكسير

(۷۳۳۰)......(۱) زيادة من (ب)　　(۲)...... زيادة من (ب)

أخرجه مسلم (۱۹۷۷) والنسائی (۷/۲۱۱، ۲۱۲) والدارمی (۲/۷۶) والبيهقی (۹/۲۶۳ و ۲۶۶) وبنحوه رواه الدارقطنی (۴/۲۷۸) وابن حبان في الإحسان (۵۸۸۷) و (۵۸۸۸) ورواه الحاكم (۴/۲۲۱) موقوفاً على أم سلمة

۷۳۳۱:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو عبید اللہ بن معاذ عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ لیثی نے ان کو عمر بن مسلم بن اکمیہ لیثی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن مسیّب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ام سلمہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کا جانور ہو ذبح کے لئے اوراس کو ذبح کرنا چاہے قربانی کے لئے جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے یہاں تک کہ قربانی کر لے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبیداللہ بن معاذ سے۔

۷۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر بن حسام نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو مالک بن انس نے ان کو عمر۔یا۔عمرو بن مسلم نے ان کو سعید بن میسّب نے ان کو ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب عشرۂ ذوالحجہ داخل ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے بال اور ناخن تراشنے سے رک جائے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر سے اس نے یحییٰ بن کثیر سے اور کہا عمرو بن مسلم نے: اور اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

عیدالاضحیٰ پر قربانی سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں:

۷۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی فقیہ نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو ابن ابی حسان انماطی نے ان کو دحیم نے ان کو عبداللہ بن نافع نے ان کو ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید کعبی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابن آدم قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کو قربانی کا خون بہانے سے زیادہ محبوب ہو اور وہ قربانی کا جانور قیامت کے دن آئے گا سینگوں اور بالوں سمیت اور اس کا خون جب گرتا ہے تو زمین پر پڑنے سے پہلے اللہ کے نزدیک مقام قبولیت پر پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس بات پر دل سے خوش ہو جاؤ۔

قربانی نہ کرنے والے کے لئے عیدگاہ میں آنے کی ممانعت:

۷۳۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن قاسم بن عبدالرحمٰن ضبعی نے ان کو محمد بن احمد بن انس نے ان کو مقری نے ان کو

(۷۳۳۱)......(۱) فی أ (عمر بن مسلم عن أبی المثنی)

راجع تخریجنا السابق

(۷۳۳۲)......راجع تخریجنا السابق

(۷۳۳۳)......(۱) لیست فی سنن الترمذی ولا ابن ماجه

اخرجه الترمذی (۱۴۹۳) وابن ماجه (۳۱۲۶) والبیهقی (۹/۲۶۱) من طریق هشام بن عروة عن ابیه عن عائشه (رضی الله عنها) مرفوعاً

وقال ابوعیسی: "هذا حدیث حسن غریب لانعرفه من حدیث هشام عن عروة إلا من هذا الوجه، وفی إسناده سلیمان بن یزید أبوالمثنی ذکره ابن حبان فی الضعفاء فی الکنی فقال: (أبوالمثنی شیخ یخالف الثقات فی الروایات لایجوز الاحتجاج به ولا الروایة عنه إلا لاعتبار)

وقال ابوحاتم: منکر الحدیث لیس بقوی وقال ابن حجر فی التقریب: ضعیف.

حیوۃ بن شریح نے ان کو خبر دی عبداللہ بن عیاش قتبانی نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گنجائش ہوتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

افضل ترین خرچ:

۷۳۳۴:...... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو سلیمان بن عمر بن خالد نے ان کو محمد بن ربیعہ نے ان کو ابراہیم بن یزید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دن جو قربانی کی جاتی ہے اس کو کرنے کے لئے جو رقم خرچ کی جاتی ہے اس سے افضل کوئی خرچ نہیں ہے۔

دنبہ کے ذبح کرنے پر رب تعالیٰ کا خوش ہونا:

۷۳۳۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن صباح نے ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو شبل بن علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہاری عید کے دن تم لوگوں کے بھیڑ یا دنبے کو ذبح کرنے پر تمہارا رب تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

شرائط قربانی:

۷۳۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن اسحٰق نے انہوں نے سنا ہبیرہ سے اور عمارہ بن عبد سے دونوں نے کہا کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے تھے کہ دو دانت کا ہونا چاہئے یا اس سے بڑا ہو اور پال کر موٹا کر لیجئے کہ اگر آپ کھائیں تو اچھا گوشت کھائیں اور اگر دوسروں کو کھلائیں اچھا کھلائیں۔

امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے حضرت جابر کی حدیث میں روایت کیا ہے۔

(۷۳۳۳) اخرجه ابن ماجه (۳۱۲۳) واحمد (۳۲۱/۲) والبيهقى (۲۶۷۰/۹) والحاكم (۳۸۹/۲) و (۲۳۲/۴) وقال: (صحيح الإسناد ووافقه الذهبى) من طريق زيد بن الحباب وعبدالله بن يزيد المقرى ثنا عبدالله بن عياش عن عبدالرحمٰن الأعرج عن ابى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فذكره وفى إسناد عبدالله بن عياش ضعفه أبوداود والنسائى وقال ابن يونس منكر الحديث وقدروى له مسلم حديثاً واحداً فى الشواهد لافى الأصول.

وقد رواه الحاكم (۲۳۲/۴) والدارقطنى (۲۷۷/۴) والبيهقى (۲۶۰/۹) من طريق عبدالله بن وهب عن عبدالله بن عياش عن الأعرج عن أبى هريرة وطريق آخر طريق عبيدالله بن أبى جعفر عن الأعرج عن أبى هريرة موقوفاً عليه وقال الحاكم: (أوقفه عبدالله بن وهب إلا أن الزيادة من الثقة مقبولة وأبوعبدالرحمٰن بن المقرى فوق الثقة)

هذا وقد ذكر البيهقى فى السنن (۲۶۰/۱) يحيى بن سعيد العطار فقد روى الحديث مرفوعاً عن عبدالله بن عياش فبذا يكون هناك اربعة رووه مرفوعاً حيوة بن شريح ويحيى بن سعيد العطار وزيد بن الحباب وعبدالله بن يزيد المقرى وتابعهم على ذلك فى الحديث الموقوف عبيدالله بن ابى جعفر عن الأعرج عن أبى هريرة وبذلك يكون الحديث المرفوع حديثاً محفوظاً.

(۷۳۳۴) .....مكرر. اخرجه البيهقى ۲۶۱/۹) والطبرانى فى الكبير (۱۰۸۹/۴) من طريق إبراهيم بن يزيد عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس (رضى الله عنه) مرفوعاً وإبراهيم بن يزيد هو الخوزى قال فيه أحمد: (متروك الحديث) وقال ابن معين: (ليس بثقة وليس بشيء) وقال أبوزرعة وأبوحاتم منكر الحديث ضعيف الحديث) وقال البخارى: سكتوا عنه وقال النسائى متروك الحديث.

(۷۳۳۵) قال السيوطى فى الجامع الصغير حديث ضعيف وبإسناده أحمد بن عبيد قال. فيه الذهبى: (أحمد بن عبيد ليس بعمدة) وقال ابن حجر فى التقريب: لين الحديث

دلائل بھیڑ دنبے کے چھ ماہ والے کے جواز کے بارے میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھیڑ دنبے کے بارے میں استحباب پر محمول ہے۔ یا انہوں نے اس قول سے بھیڑ دنبے کے علاوہ دوسرے جانور مراد لئے ہوں گے بکری، گائے یا اونٹ (واللہ اعلم)

نوٹ:...... جذع یا جذعہ۔ وہ گائے وہ بکری بکرا جو ایک سال مکمل کر کے دوسرے میں لگ گئے ہوں اور وہ اونٹ جو چار سال پورے کر کے پانچویں میں لگا ہو۔

ثنی یا ثنیہ۔ وہ اونٹ جو پانچ سال پورے کر کے چھٹے سال میں لگا ہو۔

سنت ابراہیمی علیہ السلام:

۷۳۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث فقیہ نے ان کو ابو محمد بن حبان نے ان کو محمد بن یحییٰ مروزی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو سلام بن مسکین نے ان کو عائذ اللہ نے ان کو ابو زید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا اور کیسی قربانیاں ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ ہمارے لئے ان میں کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اون کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا اون کے بھی ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔

قربانی کی فضیلت تمام مسلمانوں کے لئے ہے:

۷۳۳۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ ابو مسلم نے ان کو معقل بن مالک نے ان کو مالک بن نضر نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابو حمزہ ثمالی نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ اٹھئے اور اپنے جانور کی قربانی پر حاضر ہو جایئے۔ بے شک بخش دیا جائے گا تمہارے پہلے قطرے کے ساتھ جو اس کے خون سے پہلا قطرہ گرے گا ہر وہ گناہ جو تم نے کیا ہوگا اور یہ پڑھیے۔

ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العلمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین.

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے

(۷۳۳۶)......روی فی الجواز أحادیث بأسانید ضعیفة منها ماأخرجه أحمد (۲/۴۴۵) والترمذی (۱۴۹۹) مرفوعاً : (نعم أو نعمت الأضحية الجذع من الضأن) وفی إسناده كدام بن عبدالرحمن السلمی مجهول كما فی التقريب وأخرجه أحمد (۶/۳۳۸) وابن ماجه (۳۱۳۹) والبيهقی (۹/۲۷۱) أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : "يجوز الجذع من الضأن ضحية". وفی إسناده أم محمد بن ابی يحيی مجهولة لكن قد أخرجه أبوداود (۲۷۹۹) والنسائی (۷/۲۱۹) وابن ماجه (۳۱۴۰) واحمد (۵/۳۶۸) والبيهقی (۹/۲۷۰) والحاكم (۴/۲۲۶) مرفوعاً : (إن الجذع يوفی مما يوفی منه الثنی)

(۷۳۳۷)......(۱) فی أ (عائذ)

أخرجه ابن ماجة (۳۱۲۷) والحاكم (۲/۳۸۹) والبيهقی (۹/۲۶۱) من طريق سلام بن مسكين به وقال الحاكم : (هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه) وتعقبه الذهبی بقوله : (عائذالله) قال أبوحاتم منكر الحديث قلت وفی إسناده أبوداود نفيع بن الحارث متروك وقد كذبه ابن معين.

(۷۳۳۸)......(۱) فی أ فإن

أخرجه الحاكم (۴/۲۲۲) وقال : هذا حديث صحيح الإسناد وتعقبه الذهبی بقوله : (بل أبوحمزة ضعيف جداً وإسماعيل ليس بذاك) كما عزاه الهيثمی فی المجمع (۴/۱۷) إلی الطبرانی فی الكبير (۱۸/۲۳۹) والأوسط وقال : (فيه أبوحمزة الثمالی وهو ضعيف)

اس بات کا مجھے حکم ملا ہے اور میں پہلا فرمانبردار ہوں۔

سیدہ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ قربانی اور اس کی فضیلت کیا صرف آپ کے لئے ہے اور آپ کے خاندان کے لئے ہے خاص طور پر کہ وہ یہ قربانی کریں یا عام مسلمانوں کے لئے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ سارے مسلمانوں کے لئے ہے۔

مذکورہ روایات پر امام احمد کا تبصرہ:

امام احمد نے فرمایا کہ یہ حدیث اور وہ جو اس سے پہلے ہے۔ اور چاروں حدیثیں جو اس سے پہلے ہیں اور حضرت علی کے قول سے پہلے ان سب کی اسناد میں مقال ہے تاہم میں نے بعض اپنے علماء کو دیکھا ہے جو فضائل اعمال میں ان کی مثل ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لغزشات سے اور وبال سے ہمیں محفوظ رکھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مینڈھے ذبح کرنا:

۷۳۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو حبش نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انہوں نے نماز عید پڑھی اس کے بعد دو مینڈھے لائے گئے جب ان کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا تو یہ دعا پڑھی۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین

ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لاشریک له وبذالک امرت

وانا اول المسلمین بسم الله والله اکبر. منک ولک.

میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا تھا اللھم تقبل من فلان۔ اس کے بعد غلام سے کہا اے قنبر ان کو صدقہ کر دے مگر صرف دو رانیں یا ٹکڑے میرے لئے بھون لینا ان میں سے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ایک مینڈھا یا دو کہے تھے بے شک میری کتاب میں دو مینڈھے لکھا ہے۔ اس کے بعد راوی نے کہا کہ انہوں نے فرمایا ان کو ذبح کر کے صدقہ کر دو۔

سینگ والے مینڈھے ذبح کرنے کی فضیلت:

۷۳۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابونصر بن حمدویہ قاری نے ان کو عبداللہ بن حماد املی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو ابوبکر عیسیٰ نے ان کو ابوقبیل بن مؤمل نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا حجۃ الوداع میں، جب یوم النحر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید بکرے سینگوں والے منگوائے اور ایک کو ذبح کر کے فرمایا یہ میری طرف سے ہے اور میرے گھر والوں کی طرف سے اور دوسرے کو ذبح کر کے فرمایا یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کی طرف سے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک سینگوں والا مینڈھا ذبح کرے گویا کہ اس نے سو اونٹ ذبح کئے اور جو شخص خصی کو ذبح کرے گویا اس نے پچاس اونٹ ذبح کئے اور جس نے ایک دنبی ذبح کی گویا اس نے ایک گائے ذبح کی اور جو شخص ایک گائے ذبح کرے گویا اس نے دس اونٹ ذبح کئے۔

(۷۳۳۹)......(۱) کلمة غير مقروءة (۲)...... زيادة من (أ)

(۷۳۴۰)......اخرجه البيهقي (۸۰/۲) بلفظه والبخاري (۱۷۱۶) إلا أنه قال: يعطني وابن حبان في الإحسان (۴۰۱۱) وابن خزيمة (۲۹۲۰) وزاد (ولايعطى في جزارتها منها شيئاً) وبنحوه رواه مسلم في الحج (۳۴۹) وابن حبان في الإحسان (۴۰۱۰) كلهم من طريق مجاهد عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن علي (رضي الله عنه)

روایت میں ابوبکر عیسیٰ مجہول شیخ ہے۔ منکر روایات روایت کرتا ہے اگر وہ صحیح ہو جو کچھ حدیث کے آخر میں ہے تو یہ تاویل ہوگی کہ ارادہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے اجر کو دہرا کرنے کا۔ (واللہ اعلم)

قربانی کا گوشت اور کھال:

۷۳۴۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ میں اونٹوں کے پاس کھڑا ہوا مجھے حکم دیا میں نے ان کا گوشت تقسیم کیا اس کے بعد حکم دیا میں نے ان کی جل چادریں اور ان کی کھالیں (صدقہ کردیں) تقسیم کردیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قبیصہ سے اور محمد بن کثیر سے اس نے سفیان سے۔

۷۳۴۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا علقمہ بن مرثد سے اس نے بریدہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت تین دن سے اوپر کھانے کو منع کیا تھا۔ اس سے ہم نے ارادہ کیا تھا کہ اہل کشادگی ان لوگوں پر کشادگی کریں جن کو فراخی میسر نہیں ہے۔ اب تم لوگ کھاؤ جو کچھ تم چاہو اور جمع کر کے بھی رکھو۔

ایک مکھی کی وجہ سے جنت وجہنم میں جانا:

۷۳۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر بن وضع نے ان کو اعمش نے ان کو حارث نے ان کو شبل نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلمان نے ایک آدمی ایک مکھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا تھا اور دوسرا ایک مکھی کی وجہ سے جہنم میں، لوگوں نے کہا کہ کیسی مکھی؟ سلمان نے ایک آدمی کے کپڑوں پر بیٹھی ہوئی مکھی کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ مکھی۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہوا اس کو؟ انہوں نے کہا کہ دو مسلمان آدمی جا رہے تھے ان کا ایسے لوگوں پر گذر ہوا جو ایک بت کے آگے جم کر اعتکاف بیٹھے تھے انہوں نے ان دونوں سے کہا کہ تم ہمارے بت پر کوئی چیز قربان کرو انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ جو چیز تم چاہو قربانی کردو خواہ ایک مکھی ہی سہی دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہا کیا خیال ہے؟ ایک نے کہا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کریں گے وہ قتل کردیا گیا لہٰذا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ اور دوسرے نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر مار کر ایک مکھی پکڑی اور اس کو اس نے اس بت کے اوپر ڈال دیا لہٰذا وہ جہنم میں چلا گیا۔

شعب الایمان جلد پنجم کا ترجمہ بفضل اللہ ورحمۃ اللہ اختتام کو پہنچا بعد نماز مغرب بروز پیر ۲۸ مارچ ۲۰۰۵ء

(۷۳۴۲)..... أخرجه البيهقي (۹/ ۲۹۱) بلفظة وعزاه في (۹/ ۲۹۲) إلى مسلم في الأضاحي حديث ۳۷ من طريق حجاج بن شاعر بنفس لفظه (۹/ ۲۹۱) وأحمد بنحوه (۵/ ۳۵۶) كلهم من طريق سفيان عن علقمة بن مرثد به وكذا أخرجه النسائي بنحوه (۴/ ۱۷۰) من طريق غندر عن شعبة عن خالد عن أبي قلابة عن أبي المليح عن نبشة مرفوعاً

(۷۳۴۳)..... أخرجه الإمام أحمد في الزهد (۸۴) من طريق الأعمش عن سليمان بن ميسرة عن طارق بن شهاب عن سلمان.

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ —— ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین و تبع تابعین اور صلحاء امت و صوفیائے کرام کے آثار، اقوال و اشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع و مفصل انسائیکلو پیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ——— ۴۵۸

جلد ششم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء علمی گرافکس

ضخامت : 456 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

......ملنے کے پتے......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا انچاسواں شعبہ

اولوالامر کی اطاعت کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء۵۹)

اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو (فرمانبرداری) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو صاحب حکم ہیں ان کی اطاعت کرو۔

صاحب حکم سے کون مراد ہے؟:

اہل علم نے اولوالامر کے بارے میں مختلف رائے دی ہے۔

۱......امیر سرایا، یعنی جہادی لشکروں کے امیر اور قائد مراد ہیں۔

۲......علماء (اسلام) مراد ہیں۔

۳......احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں اور یہ حکم عام ہو دونوں کو شامل ہو۔

۴......اگر یہ حکم خاص ہے تو پھر جہادی لشکروں کے امیر (امراء سرایا) مراد لینا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ صاحب امر وہی امیر ہوتا ہے۔ (جو مجاہدین اور لشکریوں پر حکم چلاتا ہے) اس میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے (شیخ حلیمی نے)۔

امام احمد رحمۃ علیہ نے فرمایا:

وہ حدیث جو مذکورہ آیت کے شان نزول کے بارے میں وارد ہوئی ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آیت انہیں جہادی امیروں وحکمرانوں کے بارے میں ہے[ل]

۷۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن اسحاق نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے کہ یہ آیت۔

(ل)...... مابین المعکوفین من صحیح مسلم.

(۷۳۴۴)......أخرجه البخاری (۴۵۸۴) و مسلم (۱۸۳۴) وقد أخطأ الحافظ المزي في عزوه الحديث إلى كتاب الجهاد فی مسلم فی التحفة (۴/۴۵۷) والصواب ما أثبتناه أنه في كتاب الإمارة وليس فی كتاب الجهاد البتة وأبوداود (۲۶۲۴) والترمذی (۱۶۷۲) والنسائی (۷/۱۵۵) وعزاه الحافظ المزي في التحفة (۴/۴۵۷) للنسائي في الكبرى إلى السير (۱/۹۶) وفي التفسير فی الكبری عن الحسن بن عمر الزعفرانی. خمستهم عن حجاج بن محمد بن ابن جريج عنه به قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح غريب لانعرفه إلا من حديث ابن جريج.

الزيادة من ط.

یاایها الذین اٰمنوا اطیعو اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم.
عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک سریہ میں (جہادی لشکر میں) بھیجا تھا۔
مجھے اس کی خبر دی ہے یعلی بن مسلم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ہارون بن عبداللہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صدقہ بن فضل سے اس نے حجاج سے۔

جس نے نبی کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی:

۷۳۴۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے ان کو ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوبکر قطان نے۔ دونوں نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے: کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ و من یعصنی فقد عصی اللّٰہ و من یطع الامیر فقد اطاعنی و من یعص الامیر فقد عصانی.
جس نے میری بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص امیر کی بات مانے گا اس نے میری بات مانی اور جو شخص امیر کی نافرمانی کرے گا اس نے میری نافرمانی کی۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

امیر کی اطاعت:

۷۳۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالتیاح نے ان کو انس رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسمعوا و اطیعوا و ان استعمل علیکم حبشی کان رأسه زبیبة.
تم لوگ سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارے اوپر کوئی سیاہ حبشی مقرر کیا جائے گویا اس کا سر انگور ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے اور بندار نے یحییٰ سے۔

(۷۳۴۵)......(۱) سقط من (أ)
أخرجه مطولاً ومختصراً أحمد (۲۵۲/۲ و ۲۷۰ و ۳۱۳ و ۳۴۲ و ۴۷۱ و ۵۱۱) والبخاری (۷۱۳۷) ومسلم فی کتاب الإمارة (۳۲ و ۳۳) والنسائی (۱۵۴/۷) وابن ماجة (۳) و (۲۸۵۹) والحمیدی (۱۱۲۳) وابن أبی عاصم فی السنة (۱۰۶۵) و (۱۰۶۶) وابن حبان فی الإحسان (۴۵۳۹) والبیهقی (۱۵۵/۸) والطیالسی (۲۴۳۲) وقال الإمام أحمد (۵۱۱/۲) وغیره الإمام بدل الأمیر وأخرجه البخاری (۲۹۵۷) وأحمد (۴۱۶/۲ و ۴۶۷) وابن خزیمة (۱۵۹۷) والطیالسی (۲۵۷۷) بزیادات: إنما الإمام جنة من یقاتل من ورائه ویتقی به فإن أمر بتقوی اللّٰه فإن له بذلک أجراً وإن قال بغیره فإن علیه منه) وهذه زیادة البخاری دون سواه وعند أحمد وابن خزیمة والطیالسی: (إنما الإمام جنة فإذا صلی قاعداً فصلوا قعوداً وإذا قال سمع اللّٰه لمن حمده فقولوا: اللهم ربنا لک الحمد فإذا وافق قول أهل الأرض أهل السماء غفر له ما مضی من ذنبه ویهلک کسری بعده ویهلک قیصر ولا قیصر من بعده) وهذا لفظ ابن خزیمة
(۷۳۴۶)...... أخرجه احمد (۱۱۴/۳ و ۱۷۱) والبخاری (۷۱۴۲) والبیهقی (۸۸/۳) و (۱۵۵/۸) والطیالسی (۲۰۸۷) من طریق شعبة عن ابی التیاح عن أنس مرفوعاً

۷۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے عمران جونی سے ان کو عبداللہ بن صامت نے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی یہ کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ ایسے غلام کی اطاعت کرنی پڑے جس کے ناک کان کٹے ہوئے ہوں۔ اور جب میں سالن کا شوربناؤں تو اس کا پانی زیادہ کردوں پھر میں اپنے پڑوس میں اپنے قریب تر گھرانے کو دیکھوں پھر اس میں سے میں ان کو دستور کے مطابق سالن پہنچادوں۔ اس کو مسلم نے حدیث شعبہ سے نقل کیا ہے۔

جنت میں داخلہ کے اسباب:

۷۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر الرزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابویحییٰ سلیم بن عامر نے کہ انہوں نے سنا ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حجۃ الوداع میں فرمارہے تھے جب کہ حضور اپنی جدعاء اونٹنی پر سوار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیر مبارک چمڑے کی رکاب میں یعنی رکاکی پٹیوں میں رکھ لئے تھے اور یوں پیر سے رکھ کر حضور اونچے ہوجاتے تھے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنی آواز سنواسکیں اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! کیا تم لوگ سن نہیں رہے آپ نے خوب زوردار آواز میں یہ جملہ کہا۔ ابوامامہ کہتے ہیں کہ کسی کہنے والے نے لوگوں کے گروہوں میں جواب میں کہا حضور آپ ہم سے کیا عہد و پیمان کرنا چاہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا۔ اور اپنی پانچ نمازیں پابندی سے پڑھتے رہنا اپنے روزوں کے مہینے کے روزے رکھتے رہنا۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے رہنا اپنے حکمران کی اطاعت کرتے رہنا۔ تم لوگ اپنے رب کی جنت میں داخل کردیئے جاؤ گے۔

ابویحییٰ نے کہا کہ میں نے کہا تھا ابوامامہ تم نے جب یہ حدیث سنی تھی تو کس کے برابر تھے (کتنے بڑے تھے)؟ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تمیں سال کا تھا میں اونٹ کو آگے دبا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لے آتا تھا۔ (تاکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوری سن سکوں۔)

مذکورہ بالا آیات واحادیث پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس باب میں (یعنی اطاعت امیر کے حوالے سے) اصل بات یہ ہے (اصول یہ ہے) کہ جب اللہ تعالیٰ کی اطاعت واجب تھی۔ تو جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے امور عبادت میں سے کسی چیز کا اختیار دے کر مالک بنادیا ان امور کے اندر ان کی اطاعت بھی واجب ہے۔

وہ تمام انبیاء ورسل ہیں صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔ جب اس معنی میں رسول کی اطاعت واجب ہوگئی تو ان لوگوں کی اطاعت خود بخود واجب ہوگئی جن کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شے کا اختیار دیا ان چیزوں کے اندر جن کے اندر اللہ نے رسول کو اختیار دیا تھا۔

خواہ وہ کسی بھی اصطلاحی نام کے ساتھ پکارے جائیں، مثلاً خلیفہ (نائب) یا امیر (حکم دینے والا حکمران) یا قاضی (جج، فیصلہ کرنے والا)

(۷۳۴۷)...... أخرجه مطولاً ومختصراً أحمد (۱۶۱/۵ و ۱۷۱) ومسلم في المساجد (۲۴۰) وفي الإمارة (۳۶) وابن ماجه (۲۸۶۲) وابن حبان في الإحسان (۱۷۱۵) وكذا (۵۹۳۳) في جزء من حديث طويل والبيهقي (۸۸/۳) و (۱۵۵/۸) وابن حجر في التلخيص الجيد (۴۳/۴) من طريق شعبة عن أبي عمران الجوني به.

(۷۳۴۸)......أخرجه أحمد (۲۵۱/۵ و ۲۶۲) وابن حبان في الإحسان (۴۵۴۳) والحاكم (۳۸۹/۱) من طريق معاوية بن صالح عن سليم بن عامرية وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم) ووافقه الذهبي قلت بحر نصر بن نصر الخولاني ليس على شرط مسلم.

(۱)......سقط من (ب)　　(۲)......في ب عطيه

مصدق (زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والا) یا جو بھی ہو۔

ان مذکورہ نام کے لوگوں میں سے جس کی اطاعت واجب ہوگئی اس کا عامل بھی اور وہ جس کو وہ اختیار دے دے ان امور کے اندر جن کا اس کو خود کو اختیار حاصل ہے وہ جس کو بھی ان مذکورین میں سے اختیار دے گا یا جس کی طرف یہ اختیار متعلق ہوگا امت میں سے وہ بمنزلہ مافوق کے ہوگا یعنی اس کا حکم بعینہ اس کا حکم ہوگا جو اس کے اوپر ہے اور اختیار رکھتا ہے (اور اس اختیار دینے والے کا حکم اس سے اوپر والے اور اس کو اختیار دینے والے کے بمنزلہ ہوگا) یعنی یہ معاملہ اسی ترتیب سے اور جا کر اس ذات تک پہنچے گا جو مخلوق کا بھی مالک ہے اور حکم کا بھی جس کے اوپر کوئی نہیں ہے وہ اللہ رب العالمین ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد کا حکم:

یہ (نائب وامیر مقرر کرنے کا معاملہ) حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔

بہر حال جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی عزت کے مقام کی طرف بایں صورت کہ انہوں نے اپنے بعد کسی کی امامت وخلافت کے بارے میں واضح حکم نہیں فرمایا تھا۔ تو آپ کی امت کے اہل نظر پر واجب ہو گیا کہ وہ کوئی امام ونائب ایسا تلاش کریں جو ان میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام کھڑا ہو جائے اور ان کے اندر اس کے حکموں کو جاری کرے۔ (یہ امام کی تلاش وتقرر کیوں واجب ہو گیا تھا؟) اس لئے کہ تمام امتیوں کا مرتبہ ومقام اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اندر اپنا کوئی نائب بنائے بغیر فوت ہو گئے تھے بمنزلہ اس شخص کے ہو گیا تھا جو ان کی زندگی میں ان کی نیابت کرتا تھا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دور دراز کے شہروں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا کہ وہاں کے رہنے والے لوگوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی امیر مقرر کرتے تھے، یا ان کے پاس کوئی قاضی روانہ کرتے تھے۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان پر کوئی امیر مقرر نہیں کرتے تھے تو وہاں کے لوگ از خود اپنے اوپر کسی کو امیر بنا لیتے تھے۔ تو یہ امر دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد یہ جماعت کا حق ہے کہ ان کے درمیان ایسا شخص موجود ہونا چاہئے جو ان کے قائم مقام ہو کر اور ان کا نائب بن کر ان کے حکموں کو نافذ کرے۔ خصوصاً جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر کسی کو خلیفہ نہ بنا گئے ہوں۔

اور اس بارے میں شروع کی سطروں میں تفصیل کے ساتھ کلام ہو چکا ہے اور امام احمد کے علاوہ دیگر لوگوں نے ہمارے اصحاب میں سے امام اور خلیفہ مقرر کرنے کے شرعاً واجب ہونے پر وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سے استدلال کیا ہے۔

۷۳۴۹:..... تحقیق ہم نے اس بارے میں کتاب الفضائل میں کئی احادیث ذکر کی ہیں اور ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حدیث روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر نہیں کریں گے؟ (یعنی اپنا نائب بنائیں گے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر میں ایسا نہ کر جاؤں تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے اس لئے اس ہستی نے مقرر نہیں کیا تھا جو ہستی مجھ سے بہتر تھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر میں کسی کو خلیفہ ونائب مقرر کر جاؤں تو یہ بھی اچھی بات ہے کیونکہ اس ہستی نے اپنا نائب وخلیفہ مقرر کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔

(۷۳۴۹).....اخرجه احمد (۱/۴۳ و ۴۶) والبخاری (۷۲۱۸) ومسلم في الإمارة (۱۱) وأبوداود (۲۹۳۹) والترمذی (۲۲۲۵) عن ابن عمر (رضی) قال: قيل لعمر ألا تستخلف؟ قال: إن استخلف فقد استخلف من هو خير مني ابوبكر وإن أترك فقد ترك من هو خير مني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاثنوا عليه فقال راغب وراهب وددت أني نجوت منها كفافاً لالي ولا على لاأتحملها حياً وميتاً وهذا لفظ البخاری وبنحوه رواه احمد (۱/۴۷) ومسلم في الإمارة (۱۲) من حديث ابن عمر:

خلیفہ و نائب مقرر کرنا:

۷۳۵۰:......اور ہم نے روایت کی ہے شقیق بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمارے اوپر اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا لہٰذا میں بھی مقرر نہیں کروں گا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ خیر کا ارادہ کرے گا تو ان کو انہیں میں سے بہتر آدمی پر متفق کر دے گا جیسے اس نے ان کو اپنے نبی کے بعد انہیں میں سے بہتر شخص پر متفق کر دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے بعد کسی کو امام و خلیفہ بنانے کا واضح اور صاف حکم کسی متعین شخص کے بارے میں نہیں تھا ساتھ ساتھ اس کا عدم ظہور عدم شہرت (بھی اسی بات کی دلیل ہے) اگر موجود ہوتا تو مشہور بھی ہوتا اور ظاہر ہوتا قبلے کی مثل اور نماز کی ہدایات کی مثل اور ان کے علاوہ دیگر احکامات کی مثل جن کی ضرورت عام ہے۔ لہٰذا واجب ہے اس کا تقرر اہل بصیرت پر۔ جب کسی کے بارے میں واضح نص اور حکم موجود نہیں تھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بات سے استدلال کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی بیماری کے ایام میں مسلمانوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا اور مسلمانوں کی امامت کرنے کا حکم دیا تھا۔ لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اندر امامت و خلافت کی شرائط بھی موجود ہیں۔ اور وہ اس بارے میں ہر اعتبار سے درست ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ کی بڑی جماعت میں سے اس ذمہ داری کے لئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کا انتخاب کیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے منع کرنے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصرار کر کے انہیں کو اپنے مصلے پر اپنا قائم مقام بنایا جس سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت صغریٰ کی طرح امامت کبریٰ کا بھی سب زیادہ مستحق ہے۔

فصل:......ائمہ اور خلفاء کے اوصاف

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام (یعنی خلیفہ) کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قریشی ہو۔

۷۳۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عاصم بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ (امامت وخلافت کا) معاملہ ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک ان لوگوں میں دو افراد باقی ہیں۔

(۷۳۵۰) ...(۱) فی (الإیمان)

أخرجه البخاری (۶۸۳) و (۳۳۸۴) و (۳۳۸۵) و مسلم فی الصلاة (۹۰) و (۹۳.۹۸) و (۱۰۱) وابن ماجة (۱۲۳۲) و (۱۲۳۳) و (۱۲۳۴) و (۱۲۳۵) وابن أبی عاصم فی السنن (۱۱۶۴) و (۱۱۶۷) وابن خزیمة (۱۶۱۶) والبیهقی (۲/۲۵۰ و ۲۵۱ و ۳۰۴) و (۳/۷۸ و ۸۱ و ۹۴) و (۸/۱۵۲) وابن حبان فی الإحسان (۲۸۳۵) عن عائشة وغیرها فعن عائشة قالت: أمر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أبابكر أن یصلی بالناس فی مرضه فكان یصلی بهم قالت عائشة فوجد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فینفسه خفة فخرج فإذا أبوبكر یؤم الناس فلما رماه أبوبكر استأخر فأشار إلیه أن كما أنت فجلس رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حذاء أبی بكر إلی جنبه فكان أبوبكر یصلی بصلاة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم والناس یصلون بصلاة أبی بكر) وهذا أحد ألفاظ البخاری.

(۷۳۵۱)......أخرجه أحمد (۲/۲۹) والبخاری (۳۵۰۱) و (۷۱۴۰) ومسلم (۱۸۲۰) والطیالسی (۱۹۵۶) إلا أنه قال: (رجلان) بدل (اثنان) وابن أبی عاصم فی السنن (۱۱۲۲) والبیهقی (۳/۱۲۱) و (۸/۱۴۱) وابن حبان فی الإحسان (۲۲۳۳) و (۶۲۶۱)

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

امامت وخلافت قریش کا حق ہے:

۷۳۵۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین علوی نے ان کو ابوالقاسم بن بالویہ مزکی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا کہ یہ وہ روایت ہے جس کی ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس حالت میں (یعنی امامت وخلافت کے معاملے میں) قریش کے پیچھے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ امارت کے معاملے میں ان کا مسلمان اُن کے مسلمان کے تابع ہے اور ان کا کافر اُن کے کافر کے تابع ہے۔

بخاری ومسلم دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ ہاں فرق یہ ہے کہ علوی نے یہ لفظ اور جملہ ذکر نہیں کیا۔ أراہ یعنی الامارۃ۔ اور اس کو مسلم

(۷۳۵۲)..... أخرجه أحمد (۱/۱۰۱) و (۲/۲۴۳ و ۲۶۱ و ۳۱۹ و ۳۹۵ و ۴۳۳) وفي بعض ألفاظ أحمد (خيارهم تبع لخيارهم وشرارهم تبع لشرارهم، وكفارهم أتباع لكفارهم ومسلموهم أتباع لمسلميهم) وأخرجه البخاري (۳۴۹۵) ومسلم في الإمارة (۱) و (۲) والحميدي (۱۰۴۳) وابن حبان في الإحسان (۶۲۳۱) من حديث أبي هريرة مرفوعاً.

وأخرجه أحمد (۳/۳۳۱ و ۳۷۹ و ۳۸۳) ومسلم في الإمارة (۳) وابن حبان في الأحيان (۶۲۳۰) بلفظ (الناس تبع لقريش في الخير والشر) من حديث جابر بن عبدالله يمنيه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخرجه أحمد (۴/۱۰۱) من حديث معاوية مرفوعاً بلفظ (الناس تبع لقريش في هذا الأمر خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا).

وبنحوه رواه أحمد (۵۱۸۵) وابن أبي عاصم في السنة (۱۱۱۰)

(۱)..... هذا كلام لايتجه فلا فرق بين صلاة الجمعة وصلاة الجماعة فصلاة الجماعة تنعقد باثنين ولم يقم دليل على هذا القول وغيره من اشتراط العدد في صلاة الجمعة وإنه لحسن أن أنقل للقارئ الكريم ماقد ذكره الأستاذ/ محمد ناصر الدين الألباني في رسالته الأجوبة النافعة عن أسئلة لجنة الجماعة ص: (۴۴) قال تحت عنوان العدد في الجمعة مانصه:

صلاة الجماعة قد صحت بواحد مع الإمام وصلاة الجمعة هي صلاة من الصلوات فمن اشترط فيها زيادة على ماتنعقد به الجماعة، فعليه الدليل، ولادليل، والعجب من كثرة الأقوال في تقدير العدد حتى بلغت إلى خمسة عشر قولاً، ليس على شيء منها دليل يستدل به قط إلاقول من قال: إنها تنعقد جماعة الجمعة بما تنعقد به سائر الجماعة كيف والشروط انما تثبت بادلة خاصة تدل على انعدام المشروط عند انعدام شرطه فاثبات مثل هذه الشروط بما ليس بدليل أصلاً، فضلاً عن أن يكون على الشرطية مجازفة بالغة، وجرأة على التقوى على الله وعلى رسوله صلى الله عليه وسلم وعلى شريعته.

لا أزال أكثر التعجب من وقوع مثل هذا للمصنفين وتصديره في كتب الهداية وأمر العوام والمقصدين باعتقاده والعمل به، وهو على شفا جرف هار، ولم يختص هذا بمذهب من المذاهب ولا بقطر من الأقطار ولا بعصر من العصور بل تبع فيه الآخر الأول فإنه أخذه عن أم الكتاب وهو حديث خرافة!

فيا ليت شعري مابال هذاه العبادة من بين سائر العبادات تثبت لها شروط وفروض وأركان بأمور لايستحل العالم المحقق لكيفية الاستدلال أن يجعل أكثرها سنناً ومندوبات فضلاً عن فرائض وواجبات، فضلاً عن شرائط؟!

والحق أن هذه الجمعة فريضة من فرائض الله سبحانه وشعار من شعائر الإسلام وصلاة من الصلوات فمن زعم أنه يعتبر فيها، مالا يعتبر في غيرها من الصلوات، لم يسمع منه ذلك إلا بدليل فإذا لم يكن في المكان إلا رجلان قام أحدهما يخطب واستمع له الآخر ثم قاما فصليا فقد صليا صلاة الجمعة والحاصل أن جميع الأمكنة صالحة لتأدية هذه الفريضة، إذا سكن فيها رجلان مسلمان كسائر الجماعات. بل لو قال قائل: إن الأدلة الدالة على صحة صلاة المنفرد شاملة لصلاة الجماعة يكن بعيداً عن الصواب.

نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبد الرزاق سے۔

امامت وخلافت کی دوسری شرط:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوسری شرط یہ ہے کہ خلیفہ وامام دینی احکامات کا عالم ہو لوگوں کو نماز پڑھا سکے۔ اپنی نماز میں غلطیاں نہ کرے اس کے مسائل واحکام سے ناواقفیت کی وجہ سے یعنی نماز کے احکام سے پوری طرح واقف ہوتا کہ صحیح طریقے سے اس کو مکمل کر سکے۔ نیز زکوٰۃ وصدقات لوگوں سے وصول کرے ان کے احکام کو جانتا ہو تا کہ ان کے مقامات کو جانے اور ان کی مقداروں کو بھی جانتا ہو۔ اور ان کے مصارف بھی جانتا ہو، اور وہ مال جو ان میں واجب ہیں اور وہ جو واجب نہیں ہیں، سب جانتا ہو تا کہ ان سے ناواقفیت کی بنا پر ان سے روگردانی نہ کرے۔ اور نہ ہی ان میں ناجائز رعایت کرے۔

اور وہ امام خلیفہ لوگوں کے مابین فیصلے بھی کرے۔ اور وہ دو جھگڑا کرنے والوں کے درمیان کسی کی طرف داری نہ کرے، فیصلے کے احکامات سے ناواقفیت کی بنا پر اور وہ مسلمانوں کو ساتھ لے کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے، اس کی استعداد و تیاری میں کمی وکوتاہی نہ کرے نہ ہی جہاد کے لئے نکلنے میں کوتاہی کرے، اور نہ ہی دشمن سے ٹکرانے میں کوتاہی کرے، اور نہ کوتاہی کرے ان چیزوں میں اور ان امور میں جو اللہ تعالیٰ اس کو مال غنیمت عطا کرے، اور مشرکین مالوں میں سے جو اس کو دے، یا بغیر طاقت استعمال کرنے کے یوں ہی بطور نئے کے ان کو مال مل جائے۔ نہ سواروں کے حق میں کوتاہی کرے نہ پیادوں کے، نہ بزدلی دکھائے نہ ضعف وسستی دکھائے اور اپنے فرائض میں عمل کرنے سے جہالت نہ برتے بلکہ مجاہدین میں ان امور کو انجام دے۔ اور اللہ کی حدوں پر نظر رکھے جب ایسے کیس اس کے پاس لائے جائیں تو ان کے بارے کسی جہالت و بے علمی کا شکار نہ ہو اور ان میں ناجائز طرف داری کا مظاہرہ نہ کرے، بلکہ حدود اللہ کو صحیح قائم کرے۔

اور معصوم بچوں کی اور دیوانوں پاگلوں کی سرپرستی کرے اور جو لوگ غائب ہو جائیں وغیرہ سب کے حقوق کا خیال کرے، ان کے حقوق و معاملات سے بے علم ہونے کی وجہ سے کوتاہی نہ کرے ان پر نظر و شفقت کرنے سے۔

امامت وخلافت کی تیسری شرط:

تیسری شرط یہ ہے کہ خلیفہ وامام عادل ہو۔ اپنے دین میں سیدھا اور درست چلنے والا ہو۔ اور ایک دوسرے کو دینے لینے میں اور اپنے معاملات میں صحیح چلنے والا ہو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں حجت پیش کرنے میں بسط وتفصیل سے کام لیا ہے کہ اگر ایسا آدمی نہ ہو جس میں امامت وخلافت کی شرائط جمع ہوں تو سابق امام وخلیفہ کا ولی عہد۔۔ کر اس سے ہدایات اخذ کرے۔ اور وہ مسلمانوں کو امام مقرر کرنے کی ضرورت ہو لہٰذا میرے نزدیک سب سے زیادہ مناسب بات وہ ہے جو اس باب میں کہی جاتی ہے، اور وہی حق کے سب سے زیادہ قریب تر بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب مسلمانوں میں سے چالیس عادل مسلمان اکٹھے ہو جائیں جن میں ایک آدمی عالم ہو لوگوں کے مابین فیصلے کرنے کا اہل ہو تو لوگ گہری فکر ونظر اور سوچ بچار کرنے کے بعد اس کے لئے امامت وخلافت کی بیعت کر لیں اور اس کا عقد وگرہ باندھ دیں۔ اجتہاد میں مبالغہ کرنا (خلیفہ کے تقرر وتعین میں پوری سوچ فکر میں انتہائی کوشش کرنا) اس کے لئے امامت وخلافت کو پکا کر دے گا اور لوگوں پر اس کی اطاعت لازم ہو جائے گی۔

اس مذکورہ مسئلے کی اصل اور اس کی دلیل، وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اتفاق کرنے کو اور ان پر سب کے اجماع کرنے کو پھر اجماعی طور پر ان کو خلیفہ مان لینے کو بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرام نے ان کے لئے امامت مطلقہ اور امامت عامہ کو امامت صلوٰۃ سے اخذ کیا تھا اور وہ صلوٰۃ جو جمع ہونے اور اکٹھے ہونے کے بغیر جائز نہیں ہوتی وہ جماعت کی نماز ہے اور تحقیق اس

بات پر دلیل قائم ہو چکی ہے کہ صلوٰۃ جمعہ نہیں منعقد ہوتی مگر کم سے کم چالیس آدمیوں کے ساتھ جن میں سے ایک امام ہو جو ان کی نماز کی ذمہ داری اٹھائے امامت کرائے اور باقی لوگ اس کی اتباع کریں۔بعینہ اسی طرح ہم نے روایت کیا ہے (انعقاد جمعہ کی طرح) امامت کبریٰ کے لئے یعنی خلافت کے انعقاد کے لئے بھی چالیس آدمی ہونے چاہیں جن کے ساتھ خلافت منعقد ہوگی ایک ان میں سے ایسا عالم ہو جو قضا اور فیصلے کا اہل ہو، اور وہ ایسا ہو جو اجتہاد کی اور فکر ونظر کی سرپرستی کرے گا اور ذمہ داری اٹھائے گا۔وہ باقی لوگوں کے لئے اپنی رائے کا اظہار کرے گا اور وہ لوگ اس کی اتباع کریں گے۔شیخ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

انعقاد خلافت کے بارے میں ابوالحسن اشعری کا قول:

ہمارے شیخ ابوالحسن اشعری کا خیال اور مسلک یہ ہے کہ اہل حل وعقد میں سے (یعنی اہل نسبت وکشاد سے) کوئی ایک آدمی بھی جب امامت وخلافت کو کسی دوسرے آدمی کے لئے جب عقد باندھے اور اس کو مقرر کردے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرلے تو وہ شخص خلفیہ بن جائے گا اس کی خلافت منعقد ہو جائے گی لہٰذا باقی لوگوں پر اس کی متابعت لازم ہوگی۔

ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ بات اس لئے ہے کہ سب کا متفق ہونا اجماع کرنا غیر معتبر ہے کیونکہ وہ مشکل ہے اور اس میں انعقاد امامت میں تاخیر کرنا اور اس سے پیچھے ہٹنا ہوتا ہے۔باوجودیکہ اس کی شرط بھی موجود ہوتی ہے اور ضرورت وحاجت بھی موجود ہوتی ہے۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اس میں اجماع کا اعتبار نہیں کیا تھا اختیار وانتخاب کے وقت اور بیعت کے وقت اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ انہوں نے وجود عقد کا اعتبار کیا تھا پھر اس کے بعد انہوں نے بیعت کو واجب کرلیا تھا۔

اور جب اجماع معتبر نہ رہا تو پھر تعداد میں سے کوئی تعداد بھی معتبر نہ رہی لہٰذا سب سے کم تر عدد کا اعتبار کیا گیا اور وہ ایک ہے۔واللہ اعلم۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا۔تحقیق ہم نے کتاب السنن کی کتاب اہل بغی میں وہ اخبار اور آثار ذکر کردیئے ہیں جن کے ساتھ ان امور پر استشہاد کیا جاتا ہے جن کا ذکر اس باب میں ہو چکا ہے اور ایک وقت میں دو امام و دو خلیفے مقرر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چیز (امت کی) تفریق وتقسیم تک پہنچاتی ہے۔(جس سے ملی وحدت ختم ہو جائے گی۔)

دو خلیفوں کی بیعت کی صورت میں دوسرے کو قتل کرنے کا حکم ہے:

۷۳۵۳:......اور ہم نے روایت کی ہے ابو سعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاخر منھما

جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو دوسرے کو قتل کردو۔

۷۳۵۴:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے پھر اس مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے۔اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں، وھب بن بقیہ سے،اس نے خالد سے۔

۷۳۵۵:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ولید بن مسلم نے

(۷۳۵۴)...... اخرجہ مسلم (۱۸۵۳) والبیھقی (۸/۱۴۴) والدیلمی فی الفردوس (۱۳۴۱) والتبریزی فی المشکاۃ (۳۶۷۶) وابن حجر فی التلخیص (۱۷۳۴)

''ح''اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو سلیمان نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن العلی نے اس نے سنا بلال بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ یا خلیفہ کی کیا ذمہ داری ہوگی؟ فرمایا کہ جو میرا نائب ہوگا وہ حکم و فیصلہ میں عدالت کرے گا۔ انصاف میں انصاف کرے گا۔اور ذی رحم پر رحم کرے گا۔

۷۳۵۶:.....ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کے بعد ہمارے اوپر کیا خلیفہ ہوگا یعنی وہ کیا کرے گا؟ فرمایا: تقسیم میں عدل وانصاف کرے۔ ہر انصاف کی جگہ انصاف کرے۔ ذی رحم پر رحم کرے۔

یہ سعد جو مذکور ہے وہ بقول امام بخاری ابن تیم اشعری شامی ہے۔

فصل:......امام (یعنی خلیفہ) عادل کی فضیلت اور حکمرانوں کے ظلم کے بارے جو وعید آئی ہے

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس میں سے کتاب السنن میں اس قدر کہ جس نے اس مقام پر اس کا عادہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رکھی اور ابھی میں انشاءاللہ یہاں بھی تھوڑا اساذکر کروں گا۔ جو کچھ مجھے یاد آئے گا۔

۷۳۵۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو محمد بن عبید بن حسان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو ان کے ماموں حبیب نے اپنے دادا حفص بن عاصم سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے گا جس دن اس کے سائے کے بغیر کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف پرور امام (خلیفہ۔بادشاہ) اور وہ جوان جس نے اللہ کی اطاعت میں پرورش پائی اور وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہے۔ اور وہ دو آدمی جو اللہ کے واسطے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی محبت پر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اسی محبت پر ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ اور وہ شخص جو اللہ کا ذکر کرتا ہے خلوت میں بیٹھ کر اور اس کی آنکھیں اللہ کی یاد سے بہنے لگتی ہیں، اور وہ شخص جس کو کوئی خوبصورت عورت صاحب حسن و جمال اور صاحب حسب ونسب گناہ کے لئے بلاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (گناہ کرنے سے) اور وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے عبداللہ بن عمر کی حدیث سے۔

(۷۳۵۷) .....اخرجه احمد (۴۳۹/۲) والبخاری (۶۶۰) و (۱۴۲۳) و (۶۴۸۹) و (۶۸۰۶) ومسلم (۱۰۳۱) والترمذی (۲۳۹۱) والنسائی (۲۲۲/۸) وابن خزیمة (۳۵۸) والطیالسی (۲۴۶۲) والبیهقی (۶۵/۳) و (۱۹۰/۴) و (۱۶۲/۸) و (۸۷/۱۰) وهو عند ابن خزیمة وفی بعض روایات البیهقی: (لاتعلم یمینه.....) وهو مقلوب والصواب: (لاتعلم شماله.....) کما عند البخاری ومسلم ورواه ابن حبان (۴۴۶۹) و (۷۳۹۴) من طریق خبیب بن عبدالرحمن الأنصاری.

ورواه بعضهم علی الشک من روایة ابی سعید الخدری أو ابی هریرة وقد رواه عبیدالله بن عمر عن خبیب بن عبدالرحمن ولم یشک فیه یقول عن ابی هریرة.

وقد زاد مالک والترمذی فی روایتهما (ورجل قلبه متعلق بالمسجد إذا خرج منه حتی یعود (إلیه) وقد وهم الحافظ البیهقی فی عزوه الحدیث من روایة عبدالله بن عمر فی الصحیحین قاله لیس عندهم من حدیثه بل من روایة أبی هریرة ولم یرو الحدیث من روایة عبدالله بن عمر وبالله الهدایة والتوفیق.

اہل جنت کی تین قسمیں:

۷۳۵۸: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حسن نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبداللہ بن ابوالاسود نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابوہند نے ان کو شریک بن ابونمر نے ان کو عطا بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

تین شخص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ جن کی دعا رد نہیں کرتا۔ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا۔ اور مظلوم کی دعاء اور انصاف پرور امام (خلیفہ یا بادشاہ)۔

۷۳۵۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ابوقتادہ نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے ان کو عیاض بن حمار مجاشعی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ اہل جنت تین طرح کے ہوں گے۔ صاحب اقتدار انصاف کرنے والا۔ زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے والا اللہ کی طرف سے توفیق عطا کیا ہوا۔ اور وہ آدمی جو ہر قرابت دار کے ساتھ شفیق ہو اور غیر کے ساتھ بھی۔ اور پاک دامن آدمی جو بڑی کوشش کے ساتھ گناہ سے بچتا رہتا ہے۔

اور اہل جہنم وہ ضعیف ہے جو عقلمند نہیں ہے (جس کی وجہ سے وہ کچھ بھی عمل نہیں کرتا بس گناہ میں رہتا ہے) یعنی ایسے لوگ جو تمہارے اندر زیر سایہ ہوں جن کے پیچھے نہ مال ہو نہ اہل ہو۔ اور خیانت کرنے والا جس کا طمع چھپا ہوا نہ ہو اور وہ شخص جو صبح و شام تجھے دھوکہ دیتا ہو تیرے اہل کے بارے میں یا مال کے بارے میں۔ اور ذکر کیا گالی دینے کو یا جھوٹ کو اور بیہودہ بکواس کا۔

امام احمد نے کہا اور اس کو روایت کیا مسلم نے صحیح میں محمد بن بشار سے اور ابوغسان سے اور ابن مثنی سے اور میں نے اس کو سند عالی کے ساتھ بتمامہ نقل کیا ہے کتاب القدر کے آخر۔ یہ قول لا زبر لہ یعنی لا عقل لہ جس کی عقل نہ ہو اپنی قلت عقل کی وجہ سے نہ کوئی ہمت کرتا ہو، ہاں بس وہ اپنی قوم کا بچہ بنا رہے ان کے پیچھے رہے تاکہ وہ اس کو روندتے رہیں۔

۷۳۶۰: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے ہر شخص راعی (ذمہ دار ہے) اور تم سے اس کی ذمہ داریوں سے متعلق باز پرس ہوگی پس امیر و حکمران لوگوں پر ذمہ دار ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ اور مرد نگران ہے اپنے گھر کا اس سے پوچھا جائے گا اور عورت نگران ہے اپنے شوہر کے گھر پر اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔

(۷۳۵۹) ... (۱) سقط من (ب)

رواه أحمد (۱۶۲/۴) ومسلم في الجنة (۶۳) من طريق قتادة عن مطرف عن عياض بن حمار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب ذات يوم وساق الحديث

(۷۳۶۰) ... رواه أحمد (۵/۲ و ۵۴ و ۱۱۱ و ۱۲۱) والبخارى (۸۹۳) و (۲۴۰۹) و (۲۵۵۴) و (۲۵۵۸) و (۲۷۵۱) و (۵۱۸۸) و (۵۲۰۰) و (۷۱۳۸) ومسلم في الإمارة (۲۰) وأبوداود (۲۹۲۸) والترمذی (۱۷۰۵) والبيهقي (۲۸۷/۶) و (۲۹۱/۷) وابن حبان فی الإحسان (۴۴۷۲) و (۴۴۷۳) و (۴۴۷۴)

وعزاه في مجمع الزوائد (۲۰۷/۵) إلى الطبراني في الصغير والأوسط باسنادين وقال: واحد اسنادی الأوسط رجاله رجال الصحيح.

ورواه مختصراً (۱۰۸/۲) والطبرانی فی الكبير (۱۳۲۸۴)

وبنحوه رواه الطبراني في الكبير (۱۳۲۸۶) كلهم من حديث عبدالله بن عمر مرفوعاً.

اور غلام نگران ہے اپنے سردار کے مال پر اس سے پوچھا جائے گا بس تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر شخص سے ان کی نگرانی کی بابت پوچھا جائے گا۔

کوئی بھی شخص ذمہ داری سے سبکدوش نہیں:

۷۳۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن زید نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالربیع سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عارم سے۔

۷۳۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر امام نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے معقل بن یسار مزنی کی عیادت کی ان کی اس مرض میں جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ چنانچہ معقل نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی میں اگر سمجھتا کہ میری ابھی زندگی ہے تو میں آپ کو حدیث بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کوئی ایسا بندہ نہیں اللہ تعالیٰ جس کو کوئی ذمہ داری یا نگرانی دیتا ہے جب وقت آتا اس کا تو مرجاتا ہے اور وہ خیانت کرنے والا ہے اپنی رعیت کی مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے اس نے ابوالاشہب سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے شیبان سے۔

۷۳۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو اسحاق بن اسحاق نے اور محمد بن مثنیٰ نے ان کو خبر دی معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوملیح نے یہ کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار کے پاس گئے ان کی مرض الموت میں انہوں نے فرمایا کہ میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں مرنے والا ہوں تو میں وہ تمہیں نہ بتاتا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو بھی امیر مسلمانوں کے امر کا والی بنتا ہے پھر وہ ان کے لئے سعی جدوجہد نہیں کرتا اور ان کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحاق سے اور ابن مثنیٰ سے۔

رعیت کی خیر خواہی:

۷۳۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن حسین شرقی نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو مجالد بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے سنا

(۷۳۶۲) أخرجه مسلم في الإيمان (۲۲۷ و ۲۲۸) والإمارة (۲۱) والبخاري (۷۱۵۰) وقال: (......فلم يحطها بنصحه لم يجد رائحة الجنة) و (۷۱۵۱) وقال: (مامن وال يلي رعبة من المسلمين......) وأخرجه الدارمي في الرقاق (۷۷) والقضاعي في مسند الشهاب (۸۰۵) والبيهقي (۱۶۱/۸) و (۴۱/۹) والتبريزي في المشكاة (۳۶۸۷) وابن حبان في الإحسان (۴۴۷۸) والديلمي في الفردوس (۲۰۳۶) والطبراني في الكبير (۲۰۸/۲۰) من حديث معقل بن يسار.

وراه بنحوه أحمد (۲۵/۵) و (۲۷/۵) من حدبث معقل بن يسار والقضاعي في مسند الشهاب (۸۰۶) من حديث عبدالله بن المعقل.

(۷۳۶۳)......أخرجه مسلم في الإمارة (۲۲) من حديث معقل بن يسار وراجع تعليقنا السابق.

ليست في ط. (۷۳۶۴)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه القضاعي في مسند الشهاب (۸۰۴) من طريق محمد بن ذكوان نا مجالد بن سعيد به وإسناده ضعيف لكن يشهد له ما قبله.

عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی سے وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ کہتے تھے کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ رعیت عطا کرے اور وہ ان کی خیر خواہی نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیں گے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ان کے والد عبدالوارث نے محمد بن ذکوان سے۔

چار آدمیوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے:

۷۳۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوالنعمان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں اللہ جن کے ساتھ بغض رکھتا ہے ایک جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنے والا دوسرا بھوکا ننگا مگر متکبر و مغرور تیسرا بوڑھا زانی چوتھا ظالم خلیفہ و بادشاہ۔

قیامت میں سب سے مبغوض ترین شخص:

۷۳۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو ابوسعید حسن بن عبدالصمد قہندزی نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عطیہ عوفی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب شخص اور ٹھکانے کے اعتبار سے مجھ سے قریب تر شخص عادل بادشاہ ہوگا۔

اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض ترین شخص اور جس کو شدید ترین عذاب ملے گا وہ ظالم بادشاہ ہوگا۔

اہل عقد کی ہلاکت:

۷۳۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ بن حمزہ نے ان کو ایاس بن قتادہ نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہلاک ہو گئے اہل عقد رب کعبہ کی قسم تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا مجھے ان کا غم نہیں ہے لیکن مجھے ان کا غم ہے جن کو انہوں نے مسلمانوں میں سے ہلاک کیا۔ میں نے ابوحمزہ سے کہا کہ اہل عقد کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ امیر اور حکمران مراد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالتیاح نے حسن سے اسی مجلس میں کہ انہوں نے فرمایا کہ امراء مراد ہیں۔

۷۳۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بغوی نے ان کو عبیداللہ بن عمر قواریری نے ان کو حکیم بن حزام نے اور وہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ربیع بن عمیلہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے متصل بعض امیر ہوں گے جو فساد کریں گے ان میں سے اکثر کی اللہ تعالیٰ

(۷۳۶۵)......أخرجه النسائي (۸۶/۵) والقضاعي في مسند الشهاب (۳۲۴) وابن حبان في الإحسان (۵۵۳۲) من طريق حماد بن سلمة عن عبيدالله بن عمر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة مرفوعاً وإسناده صحيح على شرط مسلم.

(۷۳۶۶)......أخرجه أحمد (۲۲/۳ و ۵۵) والترمذي (۱۳۲۹) والبيهقي (۸۸/۱۰) ورواه القضاعي مختصراً في المسند (۱۳۰۵) من طريق عطية عن أبي سعيد مرفوعاً وقال الترمذي حديث أبي سعيد حديث حسن غريب لانعرفه إلا من هذا الوجه)

قلت عطية فيه كلام كثير قال ابن حجر في التقريب (صدوق كثير الخطأ و كان شيعياً ومدلساً)

اصلاح نہیں فرمائے گا۔ ان میں سے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ عمل کرے گا ان کے لئے اجر ہوگا اور تمہارے اوپر شکر لازم ہوگا۔ اور ان میں سے جو اللہ کی معصیت کے ساتھ عمل کرے گا ان پر گناہ کا بوجھ ہوگا اور تمہارے اوپر صبر لازم ہوگا۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے جو اس سے زیادہ مکمل ہے۔

حکمران کے ظلم کی وجہ سے قحط کا اترنا:

۷۳۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن علی بن عمر رواد نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوالزاہریہ نے ان کو کثیر بن مرہ نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بادشاہ دھرتی پر اللہ کا سایہ ہے اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کی طرف پناہ پکڑتا ہے جب وہ انصاف کرتا ہے۔ تو اس کے لئے اجر ہوتا ہے اور رعایا پر شکر لازم ہوتا ہے۔ اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس پر بوجھ ہوتا ہے اور رعایا پر صبر لازم ہوتا ہے۔ اور جب حکمران ظلم کرتے ہیں تو آسمان سے قحط اترتا ہے (یعنی بارش رک جاتی ہے) اور جب زکوۃ روک لی جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہوجاتے ہیں جب زنا عام ہوجاتا ہے تو فقر و ناداری عام ہوجاتی ہے۔ جب عہد شکنی ہوتی ہے تو کفار مسلسل قتل و غارت کرتے ہیں۔

اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے یونس بن عبدالاعلیٰ سے اس نے بشر بن بکر سے اور ابو مہدی سعید بن سنان ضعیف ہے اہل علم کے نزدیک۔

حکمران اپنی رعیت سے شفقت والا معاملہ رکھے:

۷۳۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن یحییٰ بن قیس جزری نے ان کو حسین بن علاء نے ان کو سہل بن شعیب نے ایک آدمی سے بنی ازد میں سے اس نے حضرت ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اپنے بعد والے والی و حکمران پر وہ مسلمانوں کی جماعت پر شفقت کرے۔ اور ان کے چھوٹوں پر رحم کرے اور ان کے بڑوں کی تعظیم کرے اور ان سب کو ان کا جو واجب حق ہے وہ دے اور ان کو نہ مارے (کہ ان کو ذلیل کرے ان کی تعریف نہ کرے۔) اور نہ ان کی نسل کشی کرے (یعنی ایسا ظلم نہ کرے) عوام کے آگے اپنا دروازہ بند نہ رکھے۔ کہ ان کا طاقت ور ان کے کمزور کو کھا جائے۔ اور مال کو ایسا نہ کرے کہ وہ ان کے دولت مندوں کے درمیان گردش کرتا رہے۔ خبردار میں نے پیغام پہنچا دیا ہے اے اللہ تو گواہ ہوجا۔

۷۳۷۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر نے بن جناح نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یونس بن عبداللہ عسقلانی نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو محمد بن زید بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۷۳۶۹)...... لم یروہ ابن خزیمۃ فی الصحیح وقد رواہ البزار فی کشف الإستاد (۱۵۹۰) وروی طرفہ الأول الدیلمی فی الفردوس (۳۵۵۳) والقضاعی فی مسند الشہاب (۳۰۴) قال الہیثمی فی المجمع (۱۹۶/۵) : (وفیہ سعید بن سنان أبومہدی متروک).

قال الحافظ فی التقریب (متروک ورماہ الدارقطنی وغیرہ بالوضع)

وقال فیہ البخاری : (منکر الحدیث) وقال النسائی : (متروک الحدیث) وقال ابن عدی : (وعامۃ مایرویہ غیر محفوظ وکان من صالحی الشام إلا أن فی بعض روایاتہ مافیہ)

(۷۳۷۰)...... (۱) کذا فی (أ)　　کذا فی ث.

(۷۳۷۱)...... (۱) غیر واضح فی الأصل.　　فی إسنادہ رجل لم یسم

بے شک اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سے افضل عادل بادشاہ ہوگا جو عادل اور دوست ہوگا (لوگوں کا) اور سب لوگوں میں سے بدترین انسان قیامت کے دن ظالم بادشاہ ہوگا پھاڑنے والا۔

بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے:

۷۳۷۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسین بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمر بن عبداللہ بصری نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ابوبکر بن ابو شیبہ نے ان کو خبر دی ابن ابوفدیک نے ان کو موسیٰ بن یعقوب ربعی نے ان کو عبدالاعلیٰ بن موسیٰ بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ نے ان کو اسماعیل بن رافع مولی مزنی نے ان کو خبر دی کہ زید بن اسلم نے اس کو خبر دی ہے کہ وہ عمر بن خطاب کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ وہ دونوں ابوعبیدہ بن جراح کے پاس آئے وہ باب جابیہ میں تھے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اسلم کیا آپ کو حضرت عمر نے عامل مقرر کیا تھا اپنے موالی میں سے اور اپنے اہل میں سے میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ کہ بادشاہ کو گالی نہ دو بے شک وہ اللہ کی زمین پر اللہ کا سایہ ہیں۔

۷۳۷۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکیر نے ان کو مسلم بن سعید خولانی نے ان کو حمید بن مہران نے ان کو سعد بن اوس نے ان کو زیاد بن کسیب نے کہ میں جمعہ کے دن ابوبکرہ کے پاس حاضر ہوا یہ مسجد بننے سے پہلے کی بات ہے اس وقت وہ کانوں کی تھی۔ اور لوگوں پر عبداللہ بن عامر مقرر تھے وہ لوگوں کے سامنے نکلے اور انہوں نے باریک قمیص پہن رکھی تھی اور دو چادریں تھیں سر میں کنگھی کی ہوئی تھی ابوبکرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے جو شخص اس کی عزت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عزت عطا کرے گا اور جو شخص اس کی بے عزتی کرے گا اللہ اس کی بے عزتی کرے گا۔

(نوٹ)......واضح رہے کہ ہر سلطان ہر بادشاہ اللہ کا سایہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ان میں نیک بھی ہوتے ہیں مگر زیادہ تر فاسق فاجر بدکردار بے عمل ظالم ہوتے ہیں اب بھی زیادہ تر دنیا میں ایسے ہی ہیں تو لامحالہ اس حدیث کی کوئی توجیہ معقول کرنی ہوگی وہ یہ ہے کہ۔

اگر بشرط صحت یہ ثابت ہوجائے کہ یہ روایت درست ہے سند صحیح ہے واقعی یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو یہ کہا جائے گا۔ کہ السلطان سے مراد امام عادل ہوگا جیسے ۷۳۷۱ میں گذرا ہے جو نیک صالح متبع شریعت حدود اللہ کو نافذ کرنے والا اسلامی شریعت کی پاسداری کرنے والا اور کروانے والا ہو عوام کا مخلص اور خیر خواہ ہو ان کے جان مال عزت آبرو اور ان کے حقوق کا محافظ ہو واقعی ایسا شخص لوگوں کے لئے اللہ کی زمین پر اللہ کی رحمت ہوگا۔

اور ظل اللہ سے مراد ظل رحمت اللہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو سایہ سے پاک ہے مجازاً اللہ کی رحمت کو اللہ کا سایہ قرار دیا گیا اور مذکورہ اوصاف کا مالک نیک صالح بادشاہ جو عوام کے لئے رحمت ثابت ہو وہ مجازاً اللہ کی رحمت کا سایہ اور اللہ کا سایہ قرار دیا جائے گا۔ اور اس کا اکرام کرنے سے مراد اس کے احکامات کی بصدق قلب تعمیل ہوگی جو کہ دراصل اتباع شریعت ہوگی۔ اور اس کی توہین شریعت کی توہین ہوگی۔ اور اللہ اس بندے کا اکرام کرے گا کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں اس کا اجر وثواب اور اس کا صلہ دے کر اس کی عزت افزائی کرے گا کیونکہ اس نے بادشاہ کی اطاعت کرکے دراصل اطاعت رسول کی اور اللہ کی اطاعت کی ہو اسی وجہ سے یعنی اطاعت اولوالامر کا وجوب

(۷۳۷۲)......رواه العقيلي (۳/۶۰) وقال: (عبدالأعلى بن عبدالله بن قيس لايتابع على حديثه وليس بمشهور في النقل وإسماعيل مولى المزنيين نحوه) ورواه القضاعي (۹۲۲) في مسند الشهاب وابن أبي عاصم في السنة (۱۰۳) والديلمي في الفردوس (۷۲۹۱) وأسناده ضعيف جداً.

ثابت کرنے کے لئے مصنف نے یہاں اس کو درج کیا ہے۔ یہی یا اس کے قریب تر مفہوم اس روایت سے سمجھا جا سکتا ہے جو امام احمد نے روایت کی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

من اکرم سلطان اللّٰہ فی الدنیا اکرمہ اللّٰہ یوم القیمۃ ومن اھان سلطان اللّٰہ فی الدنیا اھانہ اللّٰہ یوم القیمۃ۔

جو شخص اللہ کے بادشاہ کا اکرام کرے گا دنیا میں اللہ اس کو قیامت میں عزت عطا کرے گا اور جو اللہ کے بادشاہ کی توہین کرے گا دنیا میں اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کو بے عزت کردے گا۔ یعنی رسوا کردے گا۔

بہرحال موجودہ دور میں عوام الناس اس حدیث کا اقتباس بعض ائمہ اور خطباء سے سننے کے بعد جو اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ہمارے دور کے فلاں فلاں بدکردار بادشاہوں کو ظل اللہ اللہ کا سایہ فرماتے ہیں گو کہ ان کی طرف سے یہ سوال پیدا ہونا بھی بجائے خود ایک فطری امر ہے کیونکہ ایسے دور میں مطلق بادشاہ کو ظل اللہ کہنا جب کہ ہر طرف بدکردار اور فاسق وفاجر لوگوں کی بھرمار ہے ذہن کو انہیں موجودہ بادشاہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ مگر واضح رہے کہ نہ تو موجودہ دور کے بادشاہ۔ امام عادل ہیں۔ نہ ہی سلطان اللہ۔ بلکہ وہ سلطان الارض ہیں۔ سلطان الناس ہیں۔ سلطان الدنیا ہیں۔ نہ ہی ائمہ اور خطباء کی نیت اور ارادے میں یہی لوگ ہوتے ہیں بلکہ ان کی نیت میں وہی لوگ مراد ہوتے ہیں جو واقعۃً امام عادل ہوں اور خلق خدا کے لئے رحمت ہوں۔ اگر کوئی خطیب موجودہ دور کے یا کسی بھی دور کے برے سلاطین کو ظل اللہ قرار دے گا تو یقیناً وہ بھی گنہگار رہو گا اللہ تعالیٰ ہمیں سوء فہم سے اور مزلۃ الاقدم سے محفوظ رکھے۔ (از مترجم)

تین اہم چیزیں:

۷۳۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو حسن نے "ان کو یوسف نے ان کو محمد بن ابوبکیر نے۔

ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابوالعوام بن حوشب نے "ان کو قاسم بن عوف شیبانی نے ان کو ایک آدمی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ میرے بعد ایک بادشاہ ہوگا تم اس کی تذلیل نہ کرنا جو شخص اس کو ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا وہ شخص اپنی گردن سے اسلام کی رسی اتار پھینکے گا۔ اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ اس رخنے کو بند کردے جو اس نے رخنہ کیا اور اس کی نصرت کرنی شروع کردے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم تین چیزوں سے عاجز نہ ہوں یہ کہ ہم امر بالمعروف کریں نہی عن المنکر کریں اور لوگوں کو سنتیں سکھائیں۔

دھرتی پر اللہ کا نیزہ:

۷۳۷۵:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو سعید بن عبداللہ دمشقی نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۷۳۷۳)......(۱) کذا بالأصل. (۲)...... سقط من الأصل.

عزاه فی الجامع الصغیر للطبرانی فی الکبیر وللبیهقی فی السنن کلاهما عن أبی بکرة وقال حدیث صحیح وقد رواه بنحوه أحمد (۵/ ۴۲ و ۴۹) عن أبی بکرة بلفظ : (من أکرم سلطان الله فی الدنیا أکرمه الله یوم القامة، ومن أهان سلطان الله فی الدنیا أهانه الله یوم القیامة)

وفی إسناده زیاد بن کثیب وهو ضعیف وقد رواه مختصراً الترمذی (۲۲۲۴) بإسناد أحمد سواء

(۷۳۷۴)......أخرجه أحمد (۵/ ۱۶۵) وبإسناده رجل لم یسم.

لیس فی ط. (۷۳۷۵)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه البیهقی فی السنن (۸/ ۱۶۲) وفی إسناده الربیع بن صبیح (صدوق سیء الحفظ) قال فی التقریب وکذا سعید بن عبدالله مجهول کما قال أبوحاتم.

فرمایا جب تم کسی ایسے شہر سے گذرو جس میں بادشاہ (حکمران) نہ ہوتو اس میں مت داخل ہونا بے شک سلطان اللہ کا سایہ ہوتا ہے اور اس کا نیزہ ہوتا ہے دھرتی پر۔

۷۳۷۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو عقبہ بن عبداللہ رفاعی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ بادشاہ (سلطان عادل) زمین پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہوتا ہے جو شخص اس سے دھوکہ کرے گا گمراہ ہوجائے گا۔اور جو اس کی خیر خواہی کرے گا وہ ہدایت پا جائے گا۔اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے انس سے۔اور یہ بھی کہا گیا کہ صرف قتادہ سے ہے۔

۷۳۷۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے ان کو اشعث بن نزار جہنی نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوشیخ ہنائی نے ان کو کعب الخیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان سے حجر اسود کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے اور ان سے سلطان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ زمین پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہے۔جو اس کی خیر خواہی کرے گا ہدایت پا جائے گا۔اور جو اس کی خیانت کرے یا دھوکہ کرے گا وہ بھٹک جائے گا۔

شہر کی پانچ صفات:

۷۳۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عبیداللہ بن عبدالرحمٰن نے سکری نے ان کو ابویعلی نے ان کو اصمعی نے ان کو فضل بن عبدالملک بن ابوسویہ نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا عقل مند کو چاہئے کہ وہ شہر میں نہ جائے جس میں پانچ صفات نہ ہوں۔

سلطان غالب۔اور قاضی عادل، مستقل بازار۔بہتی نہر اور طبیب عالم۔

امام عادل کی ایک دن کی عبادت ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے:

۷۳۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عادل امام خلیفہ کا ایک دن ایک آدمی کی ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے جن میں وہ دن میں روزے رکھے اور رات میں کھڑے ہوکر عبادت کرے۔

۷۳۷۹:......اور ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عفان بن جبیر نے ان کو ایک آدمی نے عکرمہ سے ان کو ابن عباس نے انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے فرمایا کہ امام عادل کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے اور اللہ کی زمین پر حد الٰہی قائم کرنا اس کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور زیادہ نافع ہے چالیس دن کی باران رحمت سے۔

زمین پر حد قائم کرنا بارش سے بہتر ہے:

۷۳۸۰:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں احمد بن یونس کی حدیث سے اس نے سعید بن غیلان سے اس نے عفان بن جبیر

(۷۳۶۸)......(۱) کذا بالأصل.

(۷۳۷۹)......مکرر. (۱) هو أبو حريز الأزدي والتصويب من معجم الطبراني الكبير وسنن البيهقي.

أخرجه الطبراني في الكبير (۱۱۹۳۲) قال في المجمع (۵/۱۹۷) (وفيه سعد أبو غيلان الشيباني ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات) وأخرجه البيهقي (۸/۱۶۲) وراجع السلسلة الضعيفة للألباني (۹۸۹) فقد تكلم عليه.

سے اس نے ابوجریر سے یا جریر ازدی سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۳۸۱:.....ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن یزید نے ان کو جریر بن یزید نے کہ انہوں نے سنا ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دھرتی پر جو حد قائم کی جائے (حدود اللہ میں سے) وہ چالیس روز کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

۷۳۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن یزید مکی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر دسواں امیر جو لایا جائے گا اس پر کوئی نہ کوئی چوری (یا کھوٹ ہوگا) اس کو اس کا عدل وانصاف چھڑائے گا یا اس کو ظلم ہلاک کر دے گا۔

حکمران کو جہنم کے پل پہ کھڑا کیا جائے گا:

۷۳۸۳:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عباس مؤدب نے اور وسیس العدل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بتایا شریح بن نعمان بن حشرج نے بن نباتہ نے ان کو ہشام بن حبیب نے ان کو بشر بن عاصم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے اس کو عمر بن خطاب کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس کو کہیں صدقہ کا عامل مقرر کر دیں۔ انہوں نے اس کو عامل بنانے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: جب قیامت کا دن ہوگا تو والی کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم کی پلی کے اوپر کھڑا کیا جائے گا اس پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے اس کی ہر ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہڈیوں سے کہیں گے کہ وہ اپنی جگہ پر آ جائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر وہ اللہ کا فرمانبردار ہوگا اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ اس کو اپنی رحمت سے دو حصے دے گا اور اگر وہ نافرمان گنہگار تھا تو اس کے ساتھ وہ پل پھٹ جائے گی۔ اور وہ جہنم میں گر جائے گا ستر سال تک کی مقدار گرتا رہے گا۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو ہم نے نہیں سنا؟ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے۔ پس سلمان نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم اے عمر بن خطاب اور ستر کے ساتھ مزید ستر سال (گرے گا) آگ کی ایک کھائی کے اندر جو شعلے مارے گی شعلے مارنا حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی پر اشارہ کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سے کون چھڑائے گا اس سے جس میں وہ پڑا ہوگا؟ سلمان نے فرمایا وہ ذات جو اس کی ناک چھین لیتی ہے اور اس کے رخسار کو زمین سے ملا دیتی ہے۔

(۷۳۸۱) ....راجع تعليقنا السابق.

(۷۳۸۲) .. رواه البيهقي (۱۲۹/۳) و (۹۱/۱۰) والبزار في كشف الأستار (۱۶۴۰) وقال الهيثمي في المجمع (۲۰۵/۵): (ورجال الأول في البزار رجال الصحيح) وعزاه في المجمع (۲۰۵/۵) إلى الطبراني في الأوسط من حديث أبي هريرة وبنحوه رواه البزار في كشف الأستار (۱۶۴۱) من حديث بريدة وأحمد (۲۸۵/۵) والبزار في الكشف (۱۶۴۲) والطبراني في الثلاثة من حديث سعد بن عبادة قال في المجمع (۲۰۵/۵) وفيه رجل لم يسم وبقية أحد إسنادي أحمد رجاله رجال الصحيح.

(۷۳۸۳) .. قال في المجمع (۲۰۶/۵): (رواه الطبراني في الكبير (۷۵/۱۷) وفيه من لم أعرفه)

جو فقراء ومساکین کے لئے اپنے دروازے بند کردے:

۷۳۸۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی سرافی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو زائدہ نے ان کو سائب بن جیش کلاعی نے ان کو ابوالسماح ازدی نے ان کو ان کے ابن عم نے اصحاب نبی سے کہ وہ صحابی حضرت معاویہ کے پاس آئے ان کو ملے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص لوگوں کے کسی معاملے کا ذمہ دار بن جائے اس کے بعد وہ اپنا دروازہ مسکین پر یا مظلوم پر بند کردے یا حاجت مند پر اللہ تعالیٰ اس کے آگے سے رحمت کے دروازے بند کردے گا اس کی حاجت کے وقت اور اس کا فقر ومحتاجی سب سے زیادہ سخت ہوگا۔

رعیت کی ذمہ داری سے چھپ جانا:

۷۳۸۵:.....اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو صدقہ اور یحییٰ بن حمزہ نے ان کو یزید بن ابومریم نے ان کو قاسم بن مخیمرہ نے ان کو اہل فلسطین کے ایک آدمی جس کی کنیت ابومریم تھی بن اسد وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کیسے آئے؟ بولے اس حدیث کی وجہ سے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو لوگوں کے کسی معاملے کی ذمہ داری سونپ دے اور وہ چھپ جائے اور پردے میں ہوجائے ان کی حاجت سے اور ان کی دوستی سے اور ان کے فاقے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی حاجت سے اور خلتہ سے حجاب اور رکاوٹ کرلے گا۔

۷۳۸۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن حکم نے ان کو ابوالحسن نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے:

جو والی بھی اپنا دروازہ بند کرلیتا ہے دوستوں سے اور حاجت مندوں اور مسکینوں سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تعاون آسمانوں کے دروازے بند کردیتا ہے اس کی حاجت سے اور دوستی سے اور ناداری سے۔

۷۳۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوسعید شریک بن عبدالملک بن حسین اسفرائنی سے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو عبداللہ بن ناجیہ نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو احمد بن سلمہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی اسناد اور اسی مفہوم کے ساتھ۔

(۷۳۸۴).....(۱) أبو السماح لم أقف عليه (۲).....في ب (دون المسكين) (۳)..... سقط من (ب)

قال في المجمع (۵/۲۱۰) : رواه أحمد وأبويعلى وأبو السماح لم أعرفه وبقية رجاله ثقات.

(۷۳۸۵).....أخرجه البيهقي (۱۰/۱۰۱) وأبو داؤد (۲۹۴۸) والحاكم (۴/۹۳) وقال : هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه وإسناده شامي صحيح، ووافقه الذهبي الإسناد ولم يخرجاه وإسناده شامي صحيح، ووافقه الذهبي وأخرجه الترمذي (۱۳۳۳) والتبريزي في المشكاة (۳۷۲۸)

قلت إسناد الحاكم فيه بقية وهو مدلس وهو هنا عنعن فهذا إسناد ضعيف لكن قد تابعه عليه يحيى بن حمزة عند أبي داود وهو ثقة.

فإسناد هذا الحديث حسن لأجل يزيد بن ابي مريم قال عن ابن حجر في التقريب : لابأس به وبنحوه رواه أحمد (۴/۲۳۱) والترمذي (۱۳۳۲) من حديث عمرو بن مرة وقال الترمذي : (حديث عمرو بن مرة حديث غريب).

(۷۳۸۶).....رواه أحمد (۴/۲۳۱) والترمذي (۱۳۳۲) من حديث عمرو بن مرة وراجع تعليقنا السابق قبل هذا.

اللہ تعالیٰ کی رضامندی و ناراضگی :

۷۳۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن یحییٰ بن حازم سلمی نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو مبشر بن عبداللہ نے ان کو نہشل نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو حسن نے یہ کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ وہ ہمارے لئے بیان کر دے ہم سے اپنے رب کی رضا اور ناراضگی کا؟ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ ان کو بتا دے کہ میں جب ان سے راضی ہوں گا تو ان میں سے بہترین لوگوں کو ان پر حکمراں بناؤں گا اور جب میں ان سے ناراض ہوں گا تو ان پر ان میں سے بدتر لوگوں کو ان پر مسلط کروں گا۔

لوگوں کے حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ ان پر حکمران مسلط کرتے ہیں :

۷۳۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو سمیط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کعب الاحبار نے کہ بے شک ہر زمانے کا ایک بادشاہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس زمانے کے لوگوں کے دلوں کی کیفیت کے مطابق بھیجتا ہے جب اللہ تعالیٰ ان کی بھلائی چاہتے ہیں تو ان پر اصلاح کرنے والا بھیجتے ہیں اور جب ان کی ہلاکت چاہتے ہیں تو ان پر سرکش بھیجتے ہیں۔

۷۳۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن حمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے: اے اللہ! ہمارے ہاتھوں نے جو کچھ کمایا ہے۔ اس کے سبب ہمارے اوپر ایسا شخص مسلط کر دیا گیا ہے جو نہ ہمیں پہچانتا ہے اور نہ ہی ہمارے اوپر رحم کرتا ہے۔

۷۳۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو حدیث بیان کی عبدالحمید بن عبدالرحمٰن قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو محمد بن عمر وقہندری نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو یونس بن ابواسحٰق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جیسے ہوں گے ویسا ہی تمہارے اوپر امیر مقرر کیا جائے گا۔

یہ روایت منقطع ہے اور اس کا ایک راوی یحییٰ بن ہاشم ضعیف ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا و ناراضگی کی علامت :

۷۳۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عبداللہ حسینی نے مقام مرو میں ان کو شہاب بن حسن عکبری نے ان کو عبدالملک بن قریب اصمعی نے ان کو خبر دی ملک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے عمر بن خطاب سے انہوں نے بتایا کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام نے اے رب! تیری مخلوق سے تیرے راضی ہونے کی علامت کیا ہے؟ اللہ عزوجل نے فرمایا:

(۷۳۸۸)...... أخرجه العجلوني في كشف الخفاء (۲/۱۶۶)

(۷۳۹۱)...... (۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

أخرجه الديلمي في مسند الفردوس (۴۹۱۸) والعجلوني في كشف الخفاء (۱۹۷۷) والقضاعي في مسند الشهاب (۵۷۷) من طريق الكرماني بن عمرو ثنا المبارك بن فضالة عن الحسن بن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرفوعاً

وأخرجه الشوكاني في الفوائد المجموعة (۶۲۴) وقال في إسناده وضاع وفيه انقطاع والحديث لايصح من قبل معناه.

في ط قالا.

(۷۳۹۲)...... (۱) في ب (قالا)   (۲)...... في (ب) إلى حكمائهم وحلمائهم.

'' کہ اگر میں ان پر اپنی بارش نازل کروں جوان کے کھیت پیدا کرے۔میرا خیال ہے کہ زعمہم کی جگہ حصادھم کہا تھا۔اور میں ان کے امور کو ان کے حوصلہ مندوں کے حوالے کردوں۔اور ان کا مال غنیمت ان کے سخیوں کے ہاتھ میں ہو۔انہوں نے پوچھا اے رب آپ کی ناراضگی کی علامت کیا ہے؟

فرمایا کہ اگر میں ان پر بارش اتاروں جو ان کے کھیت پیدا کرے میرا خیال ہے کہ ابسان زعمہم کہا تھا اور ان کے معاملہ ان کے کم عقلوں اور بے وقوفوں کے حوالے کردوں اور ان کی مال غنیمت ان کے بخیلوں کے ہاتھ میں ہو۔

۷۳۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل فقیہ نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک نے کہ کعب الاحبار نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی تو انہوں نے کہا ہلاکت ہے دھرتی کے بادشاہ کے لئے آسمان کے بادشاہ سے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مگر وہ شخص جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو، پس فرمایا کہ جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ آیت ہے کتاب اللہ میں۔

عاملین کے لئے شرائط:

۷۳۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عاصم بن ابو النجود نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب عاملوں کو بھیجتے تھے تو ان پر شرط لگاتے تھے کہ وہ عمدہ سواری نہیں کریں گے۔ اور صاف اور چھنا ہوا آٹا نہیں کھائیں گے۔اور باریک کپڑے نہیں پہنیں گے۔اور تم لوگوں کی حوائج کے آگے اپنے دروازے بند نہیں کرو گے اگر تم نے ان میں سے کوئی کام کیا تو تمہارے اوپر عذاب اتر پڑے گا۔اس کے بعد ان لوگوں کو بھیجتے تھے۔اور خود رخصت کرنے جاتے اور جب واپس بلانا چاہتے تھے تو کہتے تھے کہ میں نے تمہیں مسلمانوں کے خون پر مسلط نہیں کیا تھا۔اور نہ ہی ان کی چمڑیوں پر اور نہ ہی ان کی عزتوں پر اور نہ ان کے مالوں پر بلکہ میں نے تمہیں اس لئے بھیجا تھا تاکہ تم ان میں نماز قائم کرو اور ان کی غنیمتیں ان میں تقسیم کرو اور ان کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ فیلے کرو۔اگر تمہارے اوپر کوئی چیز مشکل گذرے تو میری طرف اٹھا بھیجو۔خبردار! عربوں کو نہ مارنا ورنہ تم ان کو ذلیل کردو گے اور ان کی تعریف بھی نہ کرو ورنہ تم ان کو آزمائش میں ڈال دو گے (فتنے میں) اور ان کے خلاف کوئی بات قبول نہ کرنا ورنہ تم اس کو حرام کردو گے اور قرآن کو رد کردو گے۔

۷۳۹۵:.....اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے طاؤس سے اس نے اپنے والد سے کہ عمر بن خطاب فرمایا مجھے یہ بتلاؤ کہ اگر میں تم لوگوں پر اس شخص کو عامل مقرر کردوں جس کو میں بہتر سمجھوں اس کے بعد میں اس کو انصاف کرنے کا حکم بھی دوں تو کیا میں اپنی وہ ذمہ داری پوری کرلوں گا جو مجھ پر ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں۔آپ کی ذمہ داری پوری ہو جائے گی۔مگر انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ پوری نہیں ہوگی جب تک میں یہ نہ دیکھ لوں کہ اس نے اس پر عمل کیا ہے جو میں نے اس کو حکم دیا تھا یا نہیں کیا ہے۔

۷۳۹۶:.....اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے۔اس نے ایوب سے یا غیر سے اس نے حمید بن بلال سے وہ کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دفن کر کے آئے تو منبر پر کھڑے ہوئے اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! اللہ نے مجھے تمہارے ساتھ اور تمہیں میرے ساتھ آزمائش میں وابستہ کرلیا ہے اور میں اپنے ساتھی کا نائب بنایا گیا ہوں۔اللہ کی قسم! تمہارے امور میں سے کوئی شئی نہ حاضر ہوگی اور نہ کوئی شئی ان میں سے غائب ہوگی۔لوگوں نے کہا کہ اہل امانت اور حرم کے بارے میں کہتے ہیں (حمید) کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ

(۷۳۹۶).....(۱) سقط واضح.

اسی کیفیت پر رہے یہاں تک کہ وہ چل بسے۔

جور وظلم میں شرکت:

۷۳۹۷:.....اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے زہری سے عبدالملک بن مروان کے پاس ایک یہودی آیا۔ کہ مجھ پر ہرمز کے بیٹے نے ظلم کیا ہے۔ انہوں نے اس کی بات کی طرف توجہ نہ دی پھر اس نے دوبارہ کہا پھر تیسری بار کہا مگر انہوں نے توجہ نہ دی اب اس یہودی نے اس سے کہا کہ ہم لوگ اللہ کی کتاب تورات میں یہ مسئلہ پاتے ہیں کہ خلیفہ اس وقت تک ظلم وجور میں شریک نہیں ہوتا جب تک وہ اسکے سامنے پیش نہ کردیا جائے، جب اس کے سامنے پیش کردیا جائے اور وہ اس کو تبدیل نہ کرے پھر وہ خود بھی ظلم وجور میں شریک ہوجاتا ہے۔۔ زہری کہتے ہیں کہ اس بات سے عبدالملک گھبرا گیا اور ابن ہرمز کو نمائندہ بھیج کر طلب کرلیا۔

امام وخلیفہ کی تمثیل:

۷۳۹۸:.....اسی اسناد کے ساتھ معمر سے مروی ہے اس نے ابوایوب سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابومسلم خولانی سے وہ کہتے ہیں کہ امام وخلیفہ کی مثال ایک عظیم اور صاف چشمے جیسی ہے جس سے پاکیزہ پانی بہتا ہوا ایک عظیم نہر کی طرف اب لوگ اس نہر میں گھس کر اس کے پانی کو گندا کردیں ظاہر ہے کہ وہ کدورت پر ان ہیں پر ہی پڑے گی۔ اور جب کدورت ہو چشمے کی جانب سے تو وہ نہر کا پانی گندا ہوجائے گا۔ فرمایا کہ امام کی اور لوگوں کی مثال سیدھے نصب شدہ خیمے جیسی ہے۔

یا فرمایا کہ اس خیمے جیسی ہے جو سیدھا نہیں کھڑا ہوسکتا مگر عمود اور ستون نما لکڑی کے ساتھ اور عمود کی لکڑ نہیں سیدھی کھڑی ہوسکتی مگر طنابوں اور ڈوریوں کے ساتھ یا یوں فرمایا تھا کہ میخوں اور کیلوں کے ساتھ۔ جب بھی ان کو نکال لیا جائے تو عمود کمزور ہوجائیں لوگ امام کے بغیر درست نہیں ہوسکتے اور امام لوگوں کے بغیر درست نہیں ہوسکتا۔

فصل:..... صاحب اقتدار کی خیر خواہی کرنا اور ان کا وعظ ونصیحت قبول کرنا

۷۳۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان نے وہ لکھتے ہیں کہ حدیث پڑھی گئی حارث بن محمد پر اور میں سن رہا تھا ان کو خبر دی علی بن عاصم نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے تمہارے لئے تین چیزوں سے اور ناراض ہوتا ہے تین چیزوں سے تمہارے لئے راضی ہوتا اس بات سے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو اور یہ کہ تم سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور مت بکھر و اور یہ کہ تم اللہ کے مقرر کردہ والیوں وحکمرانوں سے نصیحت قبول کرو جو تمہارے معاملے کے ذمہ دار ہیں۔ اور ناپسند کرتا ہے تمہارے لئے قیل وقال کو۔ اور کثرت سوال کو اور مال ضائع کرنے کو۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث سے سہیل سے۔

دین نصیحت ہے:

۷۴۰۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن حفص نے اور عبدالوہاب بن محمد فراء نے اور

(۷۳۹۹)..... اخرجه مسلم في الأقضية (۱۱) و (۱۲) ومالک في كتاب الكلام (۲۰) واحمد (۲/۳۶۷) والبيهقي (۸/۱۶۳) وابن حبان في الإحسان (۳۳۷۹) من حديث سهيل بن ابي صالح عن أبيه عن ابي هريرة مرفوعاً

قطن بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے ان کو تمیم داری نے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دین نصیحت ہے (یعنی خیر خواہی ہے) تین بار آپ نے یہ جملہ فرمایا۔

صحابہ کرام نے سوال کیا کہ کس کے لئے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ اللہ کے لئے، قرآن کے لئے، محمد رسول اللہ کے لئے۔ اور اہل ایمان کے ائمہ اور خلفاء کے لئے۔ یا اہل اسلام کے ائمہ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سہیل سے۔

۷۴۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسین بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو ابوعثمان سعید بن اسماعیل واعظ زاہد نے ان کو موسیٰ بن نصر نے ان کو جریر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے ان کو تمیم داری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

الدین النصیحة الدین النصیحة

دین خیر خواہی ہے۔

پوچھا گیا کہ کس کے لئے خیر خواہی ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ اللہ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے نبی کے لئے اور مسلمانوں کے آئمہ اور خلفاء کے لئے (حکمرانوں کے لئے) اور تمام مسلمانوں کے لئے۔

ابوعثمان سعید بن اسماعیل واعظ زاہد کی نصیحت:

فرماتے ہیں کہ آپ سلطان (بادشاہ) کو نصیحت کیجئے یعنی سلطان کی خیر خواہی کیجئے۔ اور اس کے لئے کثرت کے ساتھ نیکی کی اور رشد و ہدایت کی دعا کیجئے اس کے قول میں، عمل میں اور حکم میں۔ کیونکہ جب وہ نیک اور صالح ہوں گے تو ان کے نیک اور صالح ہونے کی وجہ سے لوگ بھی نیک و صالح بنیں گے۔ اور اپنے آپ کو بچائیے ان پر لعنت کرنے سے، ورنہ وہ شر اور برائی میں اور زیادہ ہو جائیں گے (جب وہ زیادہ برے ہوں گے تو) مسلمانوں کی مصیبت میں مزید اضافہ ہو جائے گا، بلکہ آپ ان کے لئے توبہ کرنے کی دعا کیجئے۔ اس سے کہ وہ برائی چھوڑ دیں گے۔

لہٰذا اہل ایمان سے مصیبت ٹل جائے گی۔ اور بچائیے اپنے آپ کو ان کے پاس جانے سے اور ان کے تمہارے پاس آنے پر، ان کے لئے تصنع اور تکلیف کرنے سے اور اس بات سے بھی کہ تم یہ چاہو کہ وہ تیرے پاس آئیں۔ جتنی تمہیں استطاعت ہو ان سے دور بھاگتے رہیے جب تک وہ اپنی برائیوں پر قائم رہیں۔ اگر وہ توبہ کرلیں، اور اپنے قول و عمل میں اور اپنے حکم میں برائی کو ترک کردیں، اور دنیا کو اسکے طریقے پر لیں تو

(۷۴۰۰)......أخرجه أحمد (۱۰۲/۴) وابوداود (۴۹۴۴) والبیهقی (۱۶۳/۸) من حدیث عطاء بن یزید اللیثی عن تمیم الداری مرفوعاً وأخرجه النسائی (۱۵۷/۷) من حدیث أبی هریره وهو حدیث صحیح.

(۷۴۰۱)......أخرجه مسلم فی الإیمان (۹۵) وابن أبی عاصم فی السنة (۱۰۸۹) و (۱۰۹۰) و (۱۰۹۱) والحمیدی (۸۳۷) وابن حبان فی الإحسان (۴۵۵۵) کلهم من حدیث عطاء بن یزید اللیثی عن تمیم الداری مرفوعاً وأخرجه أحمد (۲۹۷/۲) والترمذی (۱۹۲۶) والنسائی (۱۵۷/۷) وابن أبی عاصم فی السنة (۱۰۹۴) من حدیث القعقاع بن حکیم عن أبی صالح عن أبی هریرة مرفوعاً
وأخرجه الدارمی فی الرقاق باب الدین النصیحة (۳۱۱/۲) من حدیث زید بن أسلم ونافع عن ابن عمر مرفوعاً منهم من ذکر الدین النصیحة مرة واحدة ومنهم من ذکرها ثلاثاً

(۱)......فی ب. (فإنک لاتصیب دنیا ولا آخرة ماداموا مقیمین علی الشر) (۲)...... فی ب (علی خلق واحد)

پھران کے پاس جاسکتے ہو۔اوران کے سب سے عزت بنانے سے بچتے رہنا تاکہ تم ان سے دور رہواور شفقت اور نصیحت کے اعتبار سے ان کے قریب رہو گے انشاء اللہ۔

بہرحال مسلمانوں کی جماعت کی نصیحت وخیر خواہی کا جہاں تک تعلق ہے وہ ان کے اخلاق وعادات پر ہوگی جب تک اللہ کے لئے معصیت نہ ہو۔اوران کے بارے میں اللہ کی تدبیر پر نظر رکھئے۔

قلیل صورت میں، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان ان کے اخلاق کی تقسیم بھی خود کی ہے جیسے ان کے درمیان ان کے رزق تقسیم کئے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کوایک دل پر جمع کر دیتا (یعنی سب کو نیک دل بنادیتا) لہٰذا ان میں اللہ کی تدبیر پر اوراس کی تقسیم پر نظر رکھنے اورغور کرنے سے غافل نہ ہواورتم جب اللہ کی نافرمانی دیکھوتو تم اللہ کا شکر کرو کیونکہ اسی نے ہی اسی معصیت کو تیرے وقت پر تم سے ہٹادیا ہے۔اور امر میں اور نہی میں نرمی کیجئے نفع پہنچانے میں اورصبر میں سکینہ وقار میں اگر وہ تم سے قبول کرلے تو اللہ کا شکر ادا کیجئے اگر وہ اس کو تمہارے اوپر واپس رد کردے تو اللہ سے آپ استغفار کیجئے اس کوتاہی کرنے پر جو تم سے تمہاری امرونہی کرنے میں واقع ہوئی ہے اور تجھے جو تکلیف یا پریشانی پہنچی ہے اس پرصبر کیجئے بے شک یہ سب کچھ کرنا بڑی بات ہے۔

۷۴۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن بن ابوعلی حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابن ابوحسین نے ان کو قاسم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنی پھوپھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے کسی کام کا ولی بنایا جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی چاہے اس کا ایک نیک معاون بنادیتا ہے اگر وہ بھولتا ہے تو وہ اس کو یاد دلاتا ہے اگر وہ یادرکھتا ہے اعانت کرتا ہے۔

حکمرانوں کے راز دان:

۷۴۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی والی (حکمران) ہوتا ہے اس کے دوراز دان ہوتے ہیں مخفی طور پر۔ایک مخفی راز دار ان کو اچھائیوں کی تلقین کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا راز دان اس کو نقصان پہنچانے اور تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا جو شخص اس خفیہ راز دان سے بچ گیا واقعی وہ بچ گیا وہ درحقیقت دونوں میں سے ایسا ہوتا جو اس پر غالب ہوتا ہے۔کہا گیا ہے کہ اس سند میں ابوسلمہ سے ابوسعید سے مروی ہے۔

۷۴۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان

(۷۴۰۲)......اخرجه أحمد (۶/۷۰) والنسائی (۷/۱۵۹) والبیهقی (۱۰/۱۱۱) والقضاعی فی مسند الشهاب (۵۴۲) وابن حبان فی موارد الظمآن (۱۵۵۱) وأبوداؤد (۲۹۳۲) من حدیث عائشة (رضی) مرفوعاً وهو حدیث صحیح.

(۷۴۰۳)......اخرجه أحمد (۲/۲۳۷ و ۲۸۹) والترمذی (۲۳۶۹) والنسائی (۷/۱۵۸) من حدیث ابی سلمة بن عبدالرحمن عن أبی هریرة مرفوعاً وقال الترمذی: (هذا حدیث حسن صحیح غریب) وأخرجه أحمد (۳/۳۹ و ۸۸) والبخاری (۶۶۱۱) و (۷۱۹۸). والنسائی (۷/۱۵۸) من حدیث ابی سلمة بن عبدالرحمن عن أبی سعید الخدری مرفوعاً مابعث الله من نبی ولا استخلف من خلیفة إلا كانت له بطانتان بطانة تأمره بالمعروف تحضه علیه و بطانة تأمره بالشر وتحضه فالمعصوم من عصم الله تعالیٰ) وهذا لفظ البخاری فی الموضع الثانی وأخرجه النسائی (۷/۱۵۸) من حدیث ابی سلمة عن ابی أیوب مرفوعاً

کو ابو بکر بن ابو اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن ابو عتیق نے اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے ان کو ابو سعید خدری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کہ اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا اور نہ ہی کوئی خلیفہ ایسا بنایا مگر اس کے لئے دو راز دان دوست ہوتے تھے ایک راز دان اس کو خیر کا حکم دیتا اور اس کو خیر پر اکساتا۔ اور دوسرا دوست راز دار اس کو غلط کام کرنے کو کہتا اور اس کو اسی پر اکساتا پس محفوظ وہ رہا جس کو اللہ نے محفوظ رکھا۔

اس کو روایت کیا ہے سلیمان بن بلال نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس نے ابن شہاب سے۔ اور بخاری اس کے ساتھ استشہاد لایا ہے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے کتاب السنن میں۔

اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے ابو سلمہ سے اس نے ابو ایوب سے اور تحقیق ذکر کیا ہے بخاری نے ان سب کی طرف۔

علماء اور بادشاہ کا ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنا:

۷۴۰۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عقبہ بن علقمہ نے ان کو ابو ہاشم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن محیریز نے جو شخص مسندوں پر بیٹھے اس پر خیر خواہی اور نصیحت واجب ہے۔

۷۴۰۶:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک نے ابو حازم سے کہا اے ابو حازم اس معاملے سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ آسان ہے انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟

فرمایا کہ ہرگز کوئی شئی نہ لیجئے مگر اس کی حالت سے اور ہرگز کوئی شئی نہ چھوڑیئے مگر اسی کے حق میں۔ انہوں نے پوچھا کہ اے ابو حازم اس کی کون استطاعت رکھے گا؟ فرمایا کہ جو شخص جنت کو طلب کرے اور جہنم سے دور بھاگے۔

۷۴۰۷:.....اور اسی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ کہا ہے سفیان نے کہ بعض امراء نے ابو حازم سے کہا آپ کی کوئی ضرورت ہو تو ہمیں بتایئے انہوں نے فرمایا کہ بہت دوری ہے بہت دوری ہے (یعنی ناممکن ہے) کہ میں اپنی حوائج اس کے آگے پیش کروں (جو ان سے بے خبر ہے) اس ذات سے اٹھا کر جس سے کوئی حاجت نہیں چھپتی۔ اس میں سے جو کچھ وہ مجھے دیتا ہے اسی پر قناعت کرتا ہوں اور جس چیز کو وہ مجھ سے سمیٹتا ہے (یعنی نہیں دیتا) میں اس پر راضی ہوتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا اور جو کچھ میں جانتا ہوں یہ ہے کہ یہ اس کے پاس ہے۔ ابو حازم نے کہا پس میں نے کہا کہ اگر میں غنی ہوتا تو آپ مجھے پہچانتے۔ پھر میں نے کہا آپ مجھ سے بچ نہیں سکتے پس میں نے کہا کہ پہلے زمانے میں علماء ایسے ہوتے تھے کہ اگر ان کو بادشاہ طلب کرتا تو وہ بھاگتے تھے۔

بہر حال آج کے علماء علم طلب کرتے ہیں۔ جب وہ سب کا سب جمع کر لیتے ہیں تو اس کو بادشاہوں کے دروازے پر لے آتے ہیں اور بادشاہ ان سے دور بھاگتے ہیں اور وہ ان کی طلب میں ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کے بعد بھی اس کی نافرمانی کرنا:

۷۴۰۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو ابو عمرو جدلی نے ان کو علی بن حسین نے ان کو علی بن عثام نے ان کو عثمان بن زفر نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن عبد الملک نکلے اور ان کے ساتھ عمر بن عبد العزیز تھے جب وہ دونوں اپنی شکار کی یا دیگر

(۷۴۰۴)......أخرجه أحمد (۳/۳۹ و ۸۸) والبخاری (۱۲۱۱) و (۷۱۹۸) والنسائی (۷/۱۵۸) من حدیث أبی سلمة بن عبد الرحمن عن أبی سعید الخدری مرفوعاً وراجع تعلیقنا قبل هذا.

(۷۴۰۷)......(۱) فی ب (ثم قلت فی نفسی) فی ط جاء نه.

مصروفیت سے فارغ ہوگئے تو دونوں نے اپنے لشکر کو دیکھا سلیمان کو بہت اچھا لگا تو اس نے کہا اے ابوحفص آپ دیکھتے ہیں یعنی آپ کا کیا خیال ہے؟ عمر نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا بعض اس کا بعض کو کھا رہا ہے اور آپ ہمارے بارے میں مسئول ہیں (آپ سے پوچھا جائے گا۔) سلیمان اس سے خاموش ہوگیا اس کے بعد وہ اپنے خیمہ میں گیا۔ اس نے دیکھا کہ کوا اب اس کے پنجوں میں ایک لقمہ ہے جس کو اس نے ان کے خیمے سے اٹھایا ہے وہ غائب ہوگیا۔

سلیمان نے پوچھا اے عمر یہ کیا کہتا ہے۔ عمر نے کہا میں نہیں جانتا۔ سلیمان نے کہا کہ آپ کوئی گمان کیجئے۔ عمر نے کہا کہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ یہ کہتا ہے کہ کہاں سے آیا ہے اور اس کو کہاں سے پایا ہے کہ؟ سلیمان بن زفر کہتے ہیں کہ سلیمان نے کہا کہ آپ کو کس چیز نے حیران کیا؟ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ حیرت اس پر ہوتی ہے جو اللہ کو پہچانتا ہے پھر اس کی نافرمانی بھی کرتا ہے۔ اور شیطان کو پہچانتا ہے پھر اس کی اطاعت بھی کرتا ہے۔ سلیمان خاموش ہوگیا۔

امام اوزاعی کا خلیفہ المنصور کے ساتھ قیام کرنا اور نصیحت کرنا اور منصور کا اس کی تعظیم کرنا:

۷۴۰۹:.....ہمیں حدیث بیان کی حاکم ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر بن یزید عدل آدمی نے بغداد میں ہم نے ان پر پڑھی اس کی اصل کتاب سے اور ہمیں خبر دی ابوجعفر احمد بن عبید بن ناصح نحوی نے ان کو محمد بن مصعب قرقسانی نے ان کو اوزاعی عبدالرحمن بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین خلیفہ المنصور نے میرے پاس نمائندہ بھیجا۔ میں اس وقت ساحل پر تھا جب میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے سلام کیا خلافت کی مبارک باد دی اس نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے بیٹھایا اور مجھ سے پوچھا کہ اے اوزاعی! آپ کو ہم سے ملنے میں تاخیر کیوں ہوگئی ہے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آپ کیا چاہتے ہیں؟

اس نے کہا کہ میں آپ سے کچھ سیکھنا چاہتا ہوں اور آپ سے اقتباس لینا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا دیکھئے امیر المؤمنین میں جو کچھ آپ سے کہوں گا اس میں کسی شئی کو آپ بھولیں گے نہیں اس نے کہا کہ میں کیسے اس سے نادانی کروں گا حالانکہ میں نے آپ سے اس کے بارے میں خود پوچھا ہے اور میں خود تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ میں نے آپ کو اسی کے لئے بلوایا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ سنیں گے تو سہی مگر آپ عمل نہیں کریں گے اے امیر المؤمنین جو شخص حق کو ناپسند کرتا ہے وہ ناپسند کیا جاتا ہے۔ بے شک اللہ واضح حق ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں ابن ربیع نے چیخ ماری اور تلوار اٹھانے کے لئے اس نے ہاتھ جھکایا تو اس کو خلیفہ منصور نے جھڑک دیا اور فرمایا کہ یہ مجلس ثواب کی ہے سزا کی نہیں ہے میرا نفس خوش ہوا ہے اور میں نے کلام میں سرور محسوس کیا ہے میں نے کہا اے امیر المؤمنین۔ (آگے دیکھئے)

۷۴۱۰:.....مجھے حدیث بیان کی ہے مکحول نے ان کو عطیہ نے ان کو بشر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی نصیحت آجائے اس کے دین میں بے شک وہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے جو اس کی طرف چلائی گئی ہے اگر وہ اس کو شکر کے ساتھ قبول کرلیتا ہے فبہا ورنہ وہ اللہ کی طرف سے حجت ہوتی ہے تاکہ اس کے ساتھ وہ اور زیادہ گنہگار ہو، اور اس پر زیادہ اللہ کی ناراضگی ہوتی ہے اے امیر المؤمنین۔

خائن حکمران پر جنت حرام ہے:

۷۴۱۱:.....ہمیں حدیث بیان کی مکحول نے ان کو عطیہ نے ان کو بشر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۷۴۱۰) (۱) من فی (جاء ته)

أخرجه السيوطي في الجامع الصغير (۲۹۹۵) وعزاه لابن عساكر عن عطية بن قيس وقال: حديث ضعيف

جوکوئی والی (صاحب اقتدار) بھی رات گذارتا ہے اس حال میں کہ وہ اپنے رعایا کے ساتھ خیانت ودھوکہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیتا ہے۔ اے امیرالمؤمنین بے شک وہ ذات برتر جس نے تم لوگوں کی امت کے دلوں کو تمہارے لئے نرم کردیا ہے جب کہ تم کو ان لوگوں نے اپنا والی مقرر کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہاری قرابت کی وجہ سے، وہ ذات (تمہارے امتیوں کے) ساتھ بہت شفیق ہے مہربان ہے ان کے لئے غمخوار ہے اپنی ذات سے بھی اور اپنے اختیار سے بھی۔ اور وہ ذات لوگوں کے نزدیک اس بات کی حق دار ہے کہ والی اس کے لئے ان لوگوں میں حق کو قائم کرے، اور اس کے لئے ان لوگوں میں انصاف کو قائم کرنے والا ہو، اور ان کے عیبوں کو چھپانے والی ہے وہ ذات، اس ذات نے ان پر اپنے دروازے بند نہیں کرر کھے، اور ان کے آگے اس نے پردے نہیں ڈال رکھے۔ ان کے پاس نعمت سے وہ خوش ہوتا ہے اور ان کو جو تکالیف پہنچی ہے وہ اس کو بری لگتی ہے اے امیرالمؤمنین۔

تحقیق تم مصروف کرنے والی مصروفیت میں بخصوصا اپنی ذاتی مصروفیت میں عام لوگوں سے آپ جن کے سرخ سیاہ اور جن کے مسلم وکافر کے مالک و بادشاہ بنے ہیں، اور ہر ایک کا تمہارے اوپر حصہ ہے عدل وانصاف میں سے، بس تیرا کیا حال ہوگا جب ان لوگوں میں سے کئی کئی گروہ تیرے پیچھے ہوں گے جن میں سے ہر ایک اپنی اپنی شکایات کرے گا؟ تیرے خلاف یا آپ نے ان کو جس مصیبت میں مبتلا کیا ہوگا یا کوئی ظلم جو آپ نے ان پر ڈھایا ہوگا اے امیرالمؤمنین۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو متنبہ کرنا:

۷۴۱۲:..... ہمیں حدیث بیان کی مکحول نے ان کو عروہ بن رویم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تازہ شاخ تھی اس کے ساتھ مسواک بھی کرتے تھے اور اس کے ساتھ منافقوں کو بھی ڈراتے تھے۔ جبرائیل آپ کے پاس آئے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسی چھڑی یا شاخ ہے؟ جس کے ساتھ آپ اپنی امت کی سرداری کی چوٹیوں کو توڑ دیا ہے اور ان کے دلوں کو رعب سے بھر دیا ہے۔ پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو ان کی چمڑیوں کو پھاڑ دے گا اور ان کے خون بہائے گا اور ان کے گھروں کو ویران کرے گا اور ان کو ان کے شہروں سے نکال باہر کرے گا ان کو اس کا خوف غائب کردے گا، اے امیرالمؤمنین۔

۷۴۱۳:..... ہمیں حدیث بیان کی مکحول نے ان کو زیاد بن حارثہ نے ان کو حبیب بن سلمہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس سے قصاص لینے کے لئے ایک دیہاتی کو بلایا ایک خراش کے بارے میں جو آپ نے اس کو لگائی تھی مگر آپ نے وہ قصداً نہیں لگائی تھی بلکہ اتفاقاً لگ گئی تھی جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ اللہ نے آپ کو مسلط ہونے والا بادشاہ نہیں بنایا اور نہ ہی متکبر بنایا ہے۔ حضور نے دیہاتی کو بلایا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لے اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے آپ کو معاف کردیا ہے میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں۔ میں یہ کام کبھی بھی نہیں کروں گا اگر چہ آپ میری جان لینے پر بھی آجائیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر وبھلائی کی دعا فرمائی۔

اے امیرالمؤمنین آپ اپنے نفس اپنے لئے تابع کر لیجئے۔ اور اس کے لئے اپنے رب سے امان حاصل کر لیجئے اور اپنے رب کی جنت میں رغبت کیجئے جس کی چوڑائی ارض وسماء ہیں۔ وہ جنت جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ جنت میں تمہارا قاب قوس تمہاری کمان کا فاصلہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (یعنی زیادہ ہے۔)

(۷۴۱۱)..... في إسناده أحمد بن عبيد بن ناصح النحوي قال في التقريب : (لين الحديث) وكذا محمد بن مصعب القرقسائي صدوق كثير الغلط.

اے امیر المؤمنین۔ اگر یہ ملک اور اقتدار باقی رہتا ان لوگوں کے لئے جو تجھ سے پہلے تھے تو یہ تیرے تک نہ پہنچتا اور اسی طرح تیرے پاس بھی باقی نہیں رہے گا جیسے تیرے سوا دوسروں کے پاس نہیں رہا۔

اے امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں؟! آپ کے نانا سے اس آیت کی تاویل کے بارے میں کیا آیا ہے۔

قال ھذا الکتاب لایغادر صغیرۃ و لا کبیرۃ الا احصاھا.

اس کو کتاب کو کیا ہوا نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑے نہ بڑی سب کو محفوظ لیتی ہے۔

فرمایا کہ صغیرہ تبسم ہے اور کبیرہ ہنسنا ہے۔ پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کے ہاتھ عمل کریں اور زبانیں جس کا احاطہ کریں۔ اے امیر المؤمنین۔

خلیفہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا جانشین ہے:

۷۴۱۵: ..... مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا تھا کہ اگر بکری کا چھوٹا سا بچہ بھی فرات کے کنارے ہلاک ہو کر ضائع ہو جائے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ نہ ہو جائے۔

پھر بتاؤ کیا حال ہوگا تمہارا جب وہ شخص تمہارے عدل وانصاف سے محروم ہو جائے جو تیرے بستر پر ہوا اے امیر المؤمنین۔ جانتی ہو آپ کے نانا اسی آیت کی تشریح میں کیا یہ آیا ہے۔

یاداؤد اناجعلناک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس با لحق و لا تتبع الھویٰ (سورۃ ص ۲۶)

اے داؤد ہم نے تجھے دھرتی پر اپنا جانشین بنایا ہے لہٰذا تو لوگوں کے مابین انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور خواہش نفس کی اتباع نہ کر۔

فرمایا اے داؤد جب دو جھگڑنے والے تیرے سامنے پیش ہوں اور دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں تیری یہ خواہش ہو تو دل میں یہ تمنیٰ ہرگز نہ کرو کہ حق اس کے ساتھ ہو پس وہ دوسرے پر کامیاب ہو جائے ورنہ میں تجھے اپنی نبوت سے مٹادوں گا پھر میرے خلیفہ نہیں ہو گے اور نہ تیری کوئی عزت ہوگی۔

اے داؤد یقیناً میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کی طرف ایسا بنایا ہے جیسے اونٹوں کے لئے ان کے چرواہے ہوتے ہیں اس لئے کہ ان کے پاس رعایا کے بارے میں علم ہے اور سیاست کے بارے میں سمجھ ہے تاکہ وہ ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑ دیں، کمزور اور مریل کو گھانس اور پانی کا راستہ دکھائیں۔

اے امیر المؤمنین آپ ایک ایسے امر کے ساتھ آزمائے گئے ہیں کہ اگر وہ زمین وآسمان پر اور پہاڑوں پر پیش کیا جاتا تو وہ اس کو اٹھانے سے انکار کر دیتے اور اس سے گھبرا اٹھتے۔

اے امیر المؤمنین! مجھ سے حدیث بیان کی ہے یزید بن یزید بن جابر نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری سے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کسی انصاری آدمی کو صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کیا کچھ دنوں کے بعد انہوں نے اسے رکا ہوا اور اپنے کام پر نہ جاتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ آپ کو اپنے کام پر جانے سے کس عذر نے روکا ہے؟! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تیرا اجر مجاہد فی سبیل

(۷۴۱۳) ..... اخرجه الحاکم (۳۳۱/۴) وقال تفرد به احمد بن عبید عن محمد بن مصعب و محمد بن مصعب ثقة وتعقبه الذھبی بقوله : (قلت قال ابن عدی احمد بن عبید صدوق له مناکیر ومحمد ضعیف)

(۷۴۱۴) اخرجه احمد (۳۸۲/۲ و ۳۸۳) والبخاری (۲۷۹۳) و (۳۲۵۳) و ابن حبان فی الإحسان (۷۳۷۵) من حدیث ابی ھریرۃ.

واخرجه احمد (۱۴۱/۳ و ۱۵۳ و ۱۵۷ و ۲۰۸ و ۲۶۴) والبخاری من حدیث انس مرفوعا

وبنحوہ رواہ الترمذی (۱۶۴۸) من حدیث سھل بن سعد الساعدی وقال الترمذی : (وھذا حدیث حسن صحیح)

اللہ کے اجر کی طرح ہے۔ اس نے پوچھا کہ نہیں میں نہیں جانتا وہ کیسے ہے؟ ابن خطاب نے فرمایا اس لئے کہ بروز قیامت حکمرانوں کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے۔

۷۴۱۶:..... مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جو بھی والی لوگوں کے امور میں سے کسی شئی کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے اور اس کو جہنم کی پل پر کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ پل اس کے نیچے سے سرک جائے گی۔ لہٰذا اس کا ہر ہر جوڑ اپنی جگہ سے اتر جائے گا پھر اس کو لوٹایا جائے گا اور اس سے حساب لیا جائے گا اگر وہ نیکوکار ہوگا تو اس کو اس کا احسان نجات دے دے گا اور اگر وہ خطاکار ہوگا تو وہ پل اس کو لے کر اپنی جگہ سے ہٹے گی اور اس کو جہنم میں گرادے گی جہاں وہ ستر سال تک نیچے گرتا چلا جائے گا۔ اس نے اس سے کہا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور سلمان رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر نے ان دونوں کے پاس نمائندہ بھیجا اور دونوں سے پچھوایا۔ دونوں نے کہا جی ہاں! ہم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: ہے عمر کون متولی بنے گا اس کا جو کچھ اس میں ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ جس کی ناک کو خاک آلود کرے گا اور جس کے چہرے کو زمین کے ساتھ لگائے گا۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مال لیا اور اس کو اپنے چہرے پر رکھا اور اس کے بعد روئے اور زور زور سے روئے یہاں تک کہ مجھے بھی رلا دیا۔

ایک شخص کو جہنم سے نجات دلوانا لامحدود حکومت سے بہتر ہے:

۷۴۱۷:..... پھر میں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ کے نانا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ مکے یا طائف کی سرداری مل جائے یا یمن کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! ایک جان جس کو آپ نجات دلوادیں وہ بہتر ہے اس سرداری سے اور حکومت سے جو لامحدود ہو۔ یہ نصیحت تھی یہ شفقت تھی آپ کی طرف صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے چچا کے ساتھ اور یہ (سرداری) ان کو اللہ کی طرف کوئی فائدہ نہیں دے سکتی تھی۔

کیونکہ آپ کی طرف وحی کی گئی:

و انذر عشيرتک الا قربين. (الشعراء ۲۱۴)

کہ آپ اپنی قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔

(تو رسول اللہ سب کو بلا کر فرمایا)۔

اے عباس! اے چچائے رسول، اے صفیہ پھوپھی رسول، اے فاطمہ بنت محمد! میں تم لوگوں کو اللہ کے ہاں کسی شئی کا کوئی فائدہ نہیں دوں گا۔

(۷۴۱۶) (۱): كلمة غير واضحة. (۷۴۱۷) اخرجه البيهقي (۱۰/۹۶) من طريق محمد بن المنكدر قال: قال العباس (رضي) يارسول الله أمرني على بعض ماولاک الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم فذكره

وقال البيهقي عقبه: (هذا هو المحفوظ مرسل) وقيل عنه عن ابن المنكدر عن جابر بن عبدالله قال العباس يارسول الله الا توليني فذكره اخبرنا ابوعبدالله الحافظ حدثني أبوعبدالله احمد بن نافع القاضي ببغداد ثنا محمد بن علي بن الوليد السلمي البصري ثنا نصر بن علي ثنا أبوأحمد الزبيري عن سفيان بن سعيد فذكره موصولاً والأول اصح تفرد به هذا السلمي البصري) أ.

(۱)... اخرجه البخاري (۲۷۵۳) و (۴۷۷۱) والنسائي (۶/۲۴۹) والدارمي (۲/۳۰۵) وابن حبان في الإحسان (۶۵۱۵) والبيهقي (۶/۲۸۰) كلهم رووه من حديث أبي هريرة وفي معظم الروايات قال: (يامعشر قريش اشتروا أنفسكم لاأغني عنكم من الله شيئاً (ودون قوله: (لي عملي ولكم عملكم)

ورواه بنحوه البخاري (۳۵۲۷) من حديث أبي هريرة.

میرے لئے میرا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ اور عمر بن خطاب نے فرمایا۔ لوگوں کے مابین نہیں فیصلہ کرتا مگر پختہ سمجھ والا، مضبوط عقل والا۔ مضبوط گرہ لگانے والا، (یعنی پکی بات کر کے کہنے والا) جو نہیں آگاہ ہوتا کسی کے عیب پر، جو نہیں غضبناک ہوتا جرأت وجسارت کرنے والے پر اور اس کو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت متاثر نہیں کرتی۔

بادشاہوں کی چار قسمیں:

۷۴۱۸:......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سلطان (بادشاہ) چار طرح کے ہوتے ہیں۔ پہلا طاقت ور حکمران خوش دل وخوش نفس (پاک دامن) یہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہوتا ہے اس پر اللہ کا ہاتھ پھیلا ہوا ہوتا ہے رحمت کے ساتھ۔ دوسرا وہ حکمران جو خوش دل خوش نفس ہے جس کی کمزوری کی وجہ سے اس کے عامل اور افسران خوب چرتے ہیں (یعنی خوب عیاشی کرتے ہیں) پس وہ بادشاہ ہلاکت کے کنارے پر ہوتا ہے ہاں مگر یہ بات ہے کہ اگر وہ ان کو چھوڑ دے۔ تیسرا وہ حکمران جس کے عامل وافسران خوش مزاج ہوں اور وہ بذات خود خوب چرتا ہو (یعنی خوب عیاشی کرتا ہو) پس وہ حطمہ ہے جس کے بارے۔

جہنم کی چابیاں اور اس کی صفات:

۷۴۱۹:......رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ بدترین چرواہا (نگران نگہبان) حطمہ میں اکیلا تباہ ہونے والا ہوتا ہے۔ چوتھا وہ امیر اور حکمران جو خود بھی چرتا ہے اور اس کے افسران بھی (یعنی سب عیاش ہوتے ہیں) بس وہ سب کے سب تباہ ہوتے ہیں۔

۷۴۲۰:......مجھے خبر پہنچی ہے اے امیر المؤمنین! بے شک جبرائیل علیہ السلام آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں آپ کے پاس اللہ کے حکم سے ایک خبر لایا ہوں جہنم کی چابیوں کے بارے میں کہ وہ آگ کے اوپر رکھ دی گئی ہیں قیامت تک گرم کی جاتی رہیں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے کہا کہ میرے سامنے جہنم کی صفت بیان کیجئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے بارے میں بتلا دیا تھا کہ وہ ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ خوب سرخ ہوگئی۔ اس کے بعد اس کو مزید ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ پیلی ہوگئی۔ اس کے بعد تیسری بار اس کو ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی پس اب وہ سخت کالی اندھیری ہو چکی ہے۔ اب نہ تو اس کے شعلے بجھتے ہیں نہ ہی اس کے انگارے بجھتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر اہل جہنم کے کپڑوں میں سے کوئی ایک کپڑا اہل زمین کے لئے سامنے ہو جائے تو سارے اہل زمین مر جائیں گے۔ اگر جہنمیوں کے پینوں میں سے ایک ڈول اہل زمین کی سارے پانیوں میں انڈیل دیا جائے تو جو بھی اس میں سے چکھے گا وہی مر جائے گا۔ اگر جہنم کی زنجیر کا ایک ذراع (ہاتھ) اللہ نے جس کا قرآن میں ذکر کیا ہے اہل زمین کے سارے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو آگ کا شعلہ نکلے بغیر وہ پگھل جائیں گے۔ اگر کوئی آدمی جہنم میں داخل کر کے اس کو نکال لیا جائے تو پورے روئے زمین کے لوگ اس کی ہوا کی بدبو سے مر جائیں گے اور اس سے ان کی صورت اور ہڈیاں بھون جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر رو پڑے اور ان کے رونے کو دیکھ جبرائیل بھی رو پڑے۔ جبرائیل نے کہا جی ہاں اے محمد! تحقیق اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (پھر آپ کیوں روتے ہیں؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ مگر تم بتاؤ اے جبرائیل! تم کیوں روئے ہو تم تو روح الامین ہو اللہ کی وحی پر امین ہو اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں اسی طرح نہ آزمایا جاؤں جیسے ہاروت ماروت

(۷۴۱۸)......اخرجه احمد (۶۳/۵) ومسلم فی الإمارة (۲۳) وابن حبان فی الإحسان (۴۴۹۲) والبیهقی (۱۶۱/۸) من طریق جریر بن حازم حدثنا الحسن أن عائذ بن عمرو وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على عبيدالله بن زياد فقال : اى بنى إنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : فذكره.

آزمائے گئے تھے،اس ذات نے مجھے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں کہ اللہ کے ہاں جو میرا مقام ہے میں اس پر تکیہ نہ کروں کہ میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھوں۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل دونوں رونے لگے حتیٰ کہ آسمان سے آواز آئی یا جبرائیل یا محمد بے شک اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اس بات سے محفوظ کر دیا ہے کہ تم اس کی نافرمانی کرو اور وہ تمہیں عذاب دے۔

اے امیر المؤمنین مجھے خبر پہنچی ہے۔

قوت وغلبہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ:

۷۴۲۱:......کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں اس بات کا لحاظ کروں گا جب میرے سامنے دو جھگڑا کرنے والے بیٹھیں گے کہ جو حق پر ہے وہ قریبی ہے یا دور کا ہے تو مجھے تو آنکھ جھپکنے کی دیر بھی مہلت نہ دے۔

اے امیر المؤمنین! بے شک سب سے زیادہ سخت قوت اللہ کے حکموں کو قائم کرنے کے لئے کھڑا ہونا ہے اور بے شک سب سے زیادہ عزت وشرف اللہ کے نزدیک تقویٰ کا ہے۔

بے شک جو شخص عزت وغلبہ اللہ کی اطاعت کے ذریعے تلاش کرتا ہے اللہ اس کو بلندی عطا کرتا ہے اور اس کو عزت وغلبہ عطا کرتا ہے۔اور جو شخص اس کو اللہ کی معصیت میں تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے اور اس کو پست کر دیتا ہے۔یہ میری نصیحت تھی،والسلام علیک۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت سننے کے بعد خلیفہ منصور عباسی کے اس کے بارے میں تاثرات:

(نصیحت پوری کرنے کے بعد) میں اٹھ کھڑا ہوا،خلیفہ منصور نے پوچھا کہ آپ کہاں جائیں گے؟ میں نے کہا کہ اپنے شہر اور وطن جاؤں گا۔ منصور عباسی نے کہا میں آپ کو اجازت دیتا ہوں،اور آپ کے نصیحت کرنے پر آپ کا مشکور ہوں،اور میں نے اس نصیحت کو لفظ بلفظ قبول کیا ہے اللہ تعالیٰ خیر کی توفیق دینے والا ہے،اور وہی اس پر مدد کرنے والا ہے اور اسی سے استعانت طلب کرتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں وہی مجھے کافی ہے اور وہی بہت بہتر کارساز ہے۔

آئندہ بھی آپ مجھے ایسی نصیحت کرنے کے لئے اور خصوصی طور پر مجھ پر اپنی نظر رکھنے سے محروم نہ کیجئے گا۔بے شک آپ کی بات کو اور آپ کی نصیحت کو میں قبول کروں گا اس لئے کہ آپ کی نصیحت سچی ہے (امام اوزاعی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ ان شاء اللہ میں ایسے ہی کروں گا۔

محمد بن مصعب نے کہا کہ خلیفہ منصور نے امام اوزاعی کو کچھ مال دینے کا حکم دیا جس کے ساتھ وہ اپنے جانے میں استعانت لے سکیں۔(یعنی کرایہ دینا چاہا) تو شیخ اوزاعی نے اس کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔اور میں اپنی نصیحت کو بیچتا نہیں کرتا کسی سبب کے ساتھ دنیا کے تمام اسباب میں سے۔چنانچہ خلیفہ المنصور نے ان کا مسلک سمجھ لیا لہٰذا وہ ان کے اس منع کرنے پر ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

حاکم نے کہا کہ یہ ایسی حدیث ہے جس کے ساتھ ابو جعفر احمد بن عبید بن ناصح ادیب منفرد اور اکیلا ہے اور وہ اصمعی کے اصحاب میں سے پیش

(۷۴۲۰)...اخرج جزء امنه الترمذی (۲۵۹۱) وابن ماجه (۴۳۲۰) من طریق یحیی بن ابی بکیر ثنا شریک عن عاصم عن ابی صالح عن ابی هریرة مرفوعاً أوقد علی النار ألف سنة حتی احمرت ثم أوقد علیها ألف سنة حتی ابیضت ثم أوقد علیها ألف سنة حتی اسودت فهی سوداء مظلمة) وهو ضعیف فی إسناده یحیی بن ابی بکیر مستور.

وقال الترمذی: (حدیث أبی هریرة فی هذا موقوف اصح ولا أعلم أحداً رفعه غیر یحیی بن ابی بکیر عن شریک)والموقوف عنده من طریق عبداللّٰه بن المبارک عن شریک عن عاصم عن ابی صالح اورجل آخر عن أبی هریرة نحوه اما الحدیث بتمامه فلم قوت أقف علیه.

(۷۴۲۱)...(۱) کلمة غیر مقروءة

(۲) مدار هذه الموعظة علی احمد بن عبید بن ناصح النحوی لین الحدیث ومحمد بن مصعب القرقسانی وهو صدوق کثیر الغلط

پیش ہے جس کا لقب (......) ہے وہ حدیث بیان کرتے ہیں یحییٰ بن صاعد سے۔ اور دیگر ائمہ سے۔

حکومت بنی امیہ کے اسباب زوال:

۷۴۲۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابونصر احمد بن مکرم بن احمد بن سعید العزا البخاری حج کے سفر کے دوران ان کے پاس آئے تھے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن عبداللہ بن نصر ازدی شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوالحسین سے اس نے سنا محمد بن عبیداللہ نیشاپوری سے انہوں نے سنا ابوبکر احمد بن منذر سے وہ ذکر کرتے تھے کہ علی بن عیسیٰ بن جراح نے کہا کہ میں نے بنی امیہ کے نوجوانوں سے پوچھا تھا کہ تمہاری حکومت کے زوال کے اسباب کیا ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ چار خصلتیں تھیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ہمارے وزراء ان امور کو ہم سے چھپاتے رہتے تھے جن کو ہمارے سامنے ظاہر کرنا ضروری ہوتا تھا۔ دوسری چیز یہ تھی کہ ہمارے خراج وصول کرنے والے نمائندے لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔ لہٰذا لوگ اپنے وطنوں سے کوچ کر جاتے تھے۔ لہٰذا اس طرح ہمارے بیت المال خالی ہوگئے۔ تیسری چیز یہ تھی کہ فوج کے سپاہیوں کی خوراک کا نظام منقطع ہوگیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے ہماری اطاعت ترک کردی تھی۔

چوتھی چیز یہ تھی کہ لوگ ہمارے عدل وانصاف سے مایوس ہوگئے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ہمارے سوا دوسرے لوگوں کے ہاں آرام تلاش کیا لہٰذا ان امور کی وجہ سے ہماری حکومت زوال پذیر ہوگئی۔

فضیل بن عیاض اور ہارون الرشید:

۷۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن یوسف اور احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوجعفر انباری نے عابد وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا فرمارہے تھے خلیفہ ہارون رشید مسند خلافت پر آئے تو اس نے میرے پاس نمائندہ بھیجا اور مجھے بلایا میں جب گیا تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے علم سے ہمیں کوئی وعظ ونصیحت فرمائیے میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے ان سے کہا اے خوبصورت چہرے والے۔ اس پوری مخلوق کا حساب آپ کے ذمے ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی انہوں نے رونا شروع کیا یہاں تک روتے روتے ان کی آواز روندھ گئی۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان پر پھر وہ جملہ دوہرادیا کہ اے خوبصورت چہرے والے اس ساری مخلوق کا حساب آپ کے اوپر ہے۔ کہتے ہیں کہ خدام نے مجھے پکڑا اور اٹھا کر باہر لے گئے کمرے سے اور بولے فضیل صاحب آپ ذرا دیر بعد یہاں سے تشریف لے جائیے۔

۷۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو ابن ابوالحواری نے ان کو احمد بن عاصم ابوعبداللہ انطاکی نے وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید نے فرمایا حضرت سفیان ثوری سے کہ میں حضرت فضیل بن عیاض کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو ان کے پاس لے کر چلوں گا۔ چنانچہ خلیفہ کو سفیان لے کر فضیل کے پاس پہنچے۔ اور ان سے ملنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت فضیل نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت سے کہو کہ سفیان آیا ہے۔ حضرت فضیل نے فرمایا اس سے کہو اندر آجائے۔ اب سفیان نے پوچھا کہ جو میرے ساتھ ہے وہ بھی آجائے؟ انہوں نے جواب دیا جو تیرے ساتھ ہے وہ بھی آجائے۔ جب ان کے پاس پہنچ گئے تو سفیان نے ان سے کہا اے ابوعلی یہ میرے ساتھ امیر المؤمنین ہارون رشید ہے۔ تو حضرت فضیل نے خلیفہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ بے شک تم وہی ہو اے حسین چہرے والے جو شخص ایسا ہے کہ اللہ کے اور اس کی مخلوق کے درمیان تیرے سوا (۱) کوئی نہیں

---

(۱)......اور کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ہے۔تم وہی ہو کہ قیامت کے دن ہر انسان سے اس کی ذات سے متعلق پوچھا جائے گا اور تم سے اور اس پوری امت کے بارے پوچھا جائے گا لہٰذا ہارون رشید وہیں رو پڑے۔

خلیفہ ہارون رشید کا اہل اللہ کے پاس حاضر ہونا اور فضیل بن عیاض کی نصیحت:

۷۴۲۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد احمد بن عبد اللہ مزنی نے ان کو نعمان بن احمد بن نعیم واسطی قاضی تستر نے ان کو حسین بن علی ازدی المعروف نے ان کو ابن سمسار نے ان کو محمد بن علی نحوی نے ان کو فضیل بن ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین ہارون رشید نے حج کیا (میں بھی ان کے ساتھ تھا) مکہ میں ایک رات سو رہا تھا اچانک میں نے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سنی میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی امیر المؤمنین کی بات مانئے میں جلدی سے باہر آ گیا اور میں نے ہارون رشید کو دروازے پر پایا تو میں نے کہا امیر المؤمنین آپ نے مجھے کیوں نہیں بلایا میں خود حاضر ہو جاتا۔فرمایا کہ میرے دل میں کوئی بات اتر گئی ہے میرے لئے کوئی (صاحب علم دیکھئے) میں جس سے کچھ پوچھ سکوں۔ میں نے کہا کہ یہاں مکے میں حضرت سفیان بن عیینہ موجود ہیں۔امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تم مجھے ان کے پاس لے چلو چنانچہ ہم وہاں پہنچے میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔انہوں نے پوچھا کون ہو؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آئے ہیں باہر آییے وہ جلدی سے باہر آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے اے امیر المؤمنین کیوں زحمت کی اگر آپ پیغام بھیج دیتے تو میں خود آ جاتا۔امیر نے فرمایا جس کام سے ہم آئے ہیں وہ بات سنئے اللہ آپ کے اوپر رحم کرے۔چنانچہ کچھ دیر دونوں باتیں کرتے رہے اس کے بعد امیر نے ان سے پوچھا کہ آپ کے اوپر قرض ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہے امیر نے مجھے حکم دیا اے عباس ان کا قرض اتار دیجئے۔اس کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ ان سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا، میرے لئے کوئی اور آدمی تلاش کیجئے جس سے میں کچھ پوچھ سکوں میں نے کہا کہ یہاں پر عبد الرزاق بن ہمام موجود ہے فرمایا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو میں ان کو لے کر گیا اور میں نے دروازہ بجایا اندر سے جواب آیا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ امیر المؤمنین آپ نے کیوں زحمت کی پیغام بھیج دیتے تو میں آ جاتا۔انہوں نے کہا کہ ہم جس کام سے آئے ہیں وہ سنئے اللہ آپ کے اوپر رحم کرے۔ایک لحظہ بات کرتے رہے اسکے بعد ہارون رشید نے پوچھا کیا آپ کے اوپر قرض ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہے۔انہوں نے مجھے حکم دیا کہ ان کا قرض ادا کر دیجئے۔اس کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے عباس میرے لئے کوئی اور آدمی تلاش کیجئے تاکہ میں اس سے پوچھ سکوں ان صاحب نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں دیا۔میں نے کہا یہاں پر مشہور عابد حضرت فضیل بن عیاض ہیں۔امیر نے فرمایا کہ مجھے ان کے پاس لے کر چلو۔ہم ان کے پاس پہنچ گئے جب پہنچے تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور کتاب اللہ کی ایک آیت بار بار پڑھ رہے تھے۔ہارون رشید نرم دل آدمی تھے تلاوت سنی تو سخت روئے اس کے بعد فرمایا کہ دروازہ بجاؤ میں نے بجایا آواز آئی کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ امیر المؤمنین ہیں۔آپ باہر آئیے۔اندر سے انہوں نے جواب دیا کہ میرا اور امیر المؤمنین کا کیا تعلق ہے؟ میں نے کہا سبحان اللہ کیا آپ کے ذمے ان کی اطاعت لازم نہیں ہے؟

۷۴۲۶:...... کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ مؤمن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے؟ کہتے ہیں کہ وہ نیچے اترے دروازہ کھولا پھر اوپر چڑھ گئے اور دیا بجھا دیا اور کمرے کے کونے میں چھپ کے بیٹھ گئے۔ہم ہاتھوں سے کمرے میں ان کو ٹٹولنے لگے۔۔ہارون رشید کا ہاتھ میرے ہاتھ سے پہلے ان کو لگ گیا انہوں نے کہا وہ کتنا نرم ہاتھ ہے اگر عذاب سے بچ جائے میں نے دل میں کہا آج کی رات تم نے ان سے وہ کلام کیا ہے جو صاف ستھرا کلام ہے جو صاف ستھرے دل سے نکلا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے ان سے کہا آپ وہ بات سنئے جس کے لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے اوپر رحم کرے۔ چنانچہ فضیل بن عیاض نے کہا کہ اے امیر المؤمنین مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عامل نے (افسر نے) ان کے

پاس کوئی شکایت کی تھی۔ جس کے جواب میں عمر بن عبدالعزیز نے ان جو جوابی خط لکھا تھا۔ اے میرے بھائی! جہنم کے اندر اہل جہنم کی لمبی بے خوابی بیداری کو یاد کیجئے اور ان کے جسموں کے ساتھ آگ کا ہمیشہ رہنا یاد کیجئے یہ بات آپ کو رات کے وقت آپ کے رب کے پاس لا کھڑا کرے گی۔ خواہ تم اس وقت سو رہے ہوں یا جاگ رہے ہوں۔ اور اپنے آپ کو بچاؤ تم اس بات سے کہ تم اللہ کے ہاں سے ہٹا دیئے جاؤ پھر وہ تمہارا آخری عہد ہو اور وہیں پہ تمہاری امیدیں آرزوئیں ختم ہو جائیں۔ اس نے جب خط پڑھا تو اس نے شہروں پر اقتدار کو لپیٹ کر رکھا اور عمر بن عبدالعزیز کے پاس پہنچ گیا۔

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز نے آنے کی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ اس نے کہا کہ آپ کے خط نے میرے دل کو ہلا کر رکھ دیا ہے میں آج کے بعد سے کوئی ولایت حکومت اقتدار نہیں رکھوں گا حتیٰ کہ مر جاؤں (کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض سے یہ واقعہ سن کر) ہارون رشید سخت روئے۔ اس کے بعد کہا کہ اللہ آپ کے او پر رحم کرے مجھے اور مزید نصیحت کیجئے۔

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کا اہل علم سے رجوع کر کے رہنمائی لینا:

فضیل بن عیاض نے کہا اے امیر المؤمنین مجھے خبر پہنچی ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز جب خلافت کے والی بنے تو انہوں نے ان حضرات کو بلایا:..... (۱) سالم بن عبداللہ (۲) محمد بن کعب قرظی (۳) رجآء بن حیوۃ نے ان سے کہا کہ میں آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں میری رہنمائی کرو۔ واضح ہو کہ انہوں نے خلافت کو آزمائش قرار دیا۔ اور اے ہارون! آپ نے اور آپ کے احباب نے اس کو نعمت قرار دے رکھا ہے۔

عمر ثانی کو حضرت سالم بن عبداللہ کی نصیحت:

اگر آپ عذاب الٰہی سے نجات چاہتے ہیں تو دنیا سے روزہ رکھ لیجئے اور آپ کا افطار اس سے موت ہونا چاہئے۔

محمد بن کعب قرضی کی نصیحت:

انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہیں تو بزرگ مسلمان آپ کے والد کی طرح اور درمیانے آپ کے بھائی اور چھوٹے آپ کے بیٹوں کی طرح ہونے چاہئیں اپنے باپ کی تعظیم کیجئے اور اپنے بھائی کا اکرام کیجئے اور اپنے بچوں پر شفقت کیجئے۔

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز کو حضرت رجاء بن حیوۃ کی نصیحت:

فرمایا کہ اگر آپ نجات آخرت چاہتے ہیں اللہ کے عذاب سے تو مسلمانوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو کچھ آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی سارے مسلمانوں کے لئے پسند کیجئے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں وہ ان کے لئے بھی ناپسند کیجئے۔ (فضیل بن عیاض نے یہ باتیں ہارون رشید کو سنانے کے بعد فرمایا)

میں آپ کو یہ باتیں بتا رہا ہوں اور مجھے آپ کے بارے میں شدید خوف آ رہا ہے۔

اس دن کا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔ کیا تیرے پاس ایسا کوئی آدمی ہے جو آپ کو ایسی باتوں کا حکم کیا کرے؟ چنانچہ ہارون رشید

(۷۴۲۶)..... أخرجه ابن ماجه (۴۰۱۶) والترمذی (۲۲۵۴) وأحمد (۴۰۵/۵) والتبریزی فی المشکاة (۲۰۵۳) من طریق علی بن زید بن جدعان وهو ضعیف.

وأخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۳۵۰۷) وإسناده صحیح إن کان زکریا بن یحیی هو أبو یحیی اللؤلؤی الفقیه الحافظ وبقیة رجاله ثقات رجال الشیخین غیر ابن أبی خیثمة وهو ثقة حافظ کما قال الألبانی فی الصحیحة (۲۱۳)

فی ط البطش

رو پڑے اور شدید روئے حتیٰ کہ ان پر غشی طاری ہوگئی۔ میں نے فضیل سے کہا کہ آپ امیر المؤمنین کے حال پر ترس کھائیے۔ انہوں نے اس سے کہا اے ابن ام ربیع تم اور تمہارے ساتھی اس کو مارو گے میں اس پر رحم کھار ہا ہوں اس کے بعد وہ ہوش میں آئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ مجھے مزید کچھ فرمائیے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے فضیل بن عیاض نے فرمایا اے امیر المؤمنین اے خوبصورت چہرے والے! تم ہو وہ جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس مخلوق کے بارے میں پوچھے گا اگر آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اس خوبصورت چہرے کو آگ سے بچالیں تو ضرور ایسا کیجئے۔

ہارون رشید کی طرف سے فضیل بن عیاض کو مالی عطیہ دینے کی کوشش اور ان کا انکار:

ہارون رشید نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے اوپر کسی کا قرض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہے میرے رب کا مجھ پر قرض ہے۔ اس نے مجھ سے اس پر حساب طلب نہیں کیا ہے بس ہلاکت ہوگی میرے لئے اگر اس نے مجھ سے مناقشہ و مطالبہ کر دیا۔ اور ہلاکت ہوگی میرے لئے اگر مجھے اس پر عذر کرنا اور حجت پیش کرنا نہ سکھایا گیا اور الہام نہ کیا گیا۔ ہارون رشید نے کہا حضرت میری مراد سوال کرنے سے آپ کے عیال اور کنبے قبیلے کا قرض مراد تھی۔ فضیل نے فرمایا کہ میرا رب بے شک جب مجھے اس کا حکم دیتا ہے تو وہ مجھے یہ بھی حکم دیتا ہے کہ میں اس کے وعدے کو بھی سچا مانوں اور اسی کے حکم کی اطاعت کروں اسی مالک نے یہ فرمایا:

وما خلقت الجن و الانس الا ليعبدون ما اريد منهم من رزق و مآ اريد

ان يطعمون ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين (الذاریات، آیت ۵۶۔۵۸)

میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور میں ان سے اپنے لئے کھانا ورزق نہیں مانگتا۔ بے شک اللہ بہت بڑا رزق دینے والا ہے اور مضبوط قوت والا ہے۔

ہارون رشید نے فضیل بن عیاض سے کہا یہ ایک ہزار دینار ہیں اسے آپ لیجئے اور اس کو اپنے اوپر خرچ کیجئے اور اس کے ساتھ [illegible] عبادت پر قوت حاصل کیجئے۔ فضیل نے کہا سبحان اللہ! میں آپ کو نجات کا راستہ دکھاتا ہوں اور آپ مجھے اس طرح کا بدلہ دے [illegible] ہیں اس کو اپنے پاس رکھئے۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور توفیق بخشے۔ ہم ان کے ہاں سے نکلے تو ہم ابھی دروازے پر ہی تھے اچانک ہم نے سنا کوئی عورت ان کی عورتوں میں سے اس سے کہہ رہی ہے اے ابوعبداللہ آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس حال سے گذر رہے ہیں اگر آپ اس مال کو قبول کر لیتے تو آپ اس کے ذریعے ہمیں آرام پہنچا سکتے تھے۔

فضیل نے اس عورت سے کہا میری اور تم لوگوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جن کے پاس اونٹ ہو وہ اس پر پانی لاد کر پلاتے رہیں جب وہ بوڑھا ہو جائے تو وہ اس کو ذبح کر کے اس کا گوشت بھی کھالیں۔ ہارون رشید نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگے کہ دوبارہ ان کے پاس جانا چاہئے ممکن ہے اب وہ اس مال کو قبول کر لیں۔ جب فضیل نے یہ بات محسوس کی تو وہ چھت پر پڑی مٹی پر جا کر بیٹھ گئے۔ ہارون بھی جا کر اس کے پہلو میں بیٹھ گئے وہ اس سے کوئی بات کرتے تھے اور وہ اس کا جواب نہیں دے رہے تھے۔ پھر وہ بات کرتے تھے اور وہ کوئی جواب نہیں دے رہے تھے ہم لوگ اسی حال میں تھے کہ اچانک ایک سیاہ لڑکی نکل کر ہمارے سامنے آئی اور کہنے لگی آج رات تم لوگوں نے شیخ کو بہت ستایا ہے تم لوگ چلے جاؤ اللہ تمہارے اوپر رحم کرے کہتے ہیں کہ ہم اس کے بعد اس کے ہاں سے نکل گئے۔ ہارون رشید نے مجھ سے کہا اے عباس جب مجھے آپ کسی سے ملوائیں تو ایسے ہی آدمی سے ملوایا کرو یہ تمام مسلمانوں کا سردار ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ فضیل نے یہ بھی کہا تھا کہ تم اپنی نماز وتر میں تو کہتے ہو ونخلع ونترک من یفجرک جو شخص تیرا نافرمان ہو ہم [illegible] کو خیر باد کہہ دیتے ہیں اسے چھوڑ جاتے ہیں مگر جب صبح ہوتی ہے تو تم فاجر کے پاس جاتے ہو اس سے معاملات کرتے ہو۔ اور فضیل نے فرمایا کہ

ن کی طرف سخت روی اور شدت کے ساتھ نہ دیکھئے بلکہ شفقت کے طریقے سے دیکھے یعنی بادشاہ وحکمران کی طرف۔

ابن سماک کی ہارون الرشید کو نصیحت:

۷۴۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابوعصمہ نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک نے کہا کہ ہارون رشید نے مجھے بلا بھیجا میں جب ان کے پاس گیا باب قصر پر تو مجھے چوکیداروں نے پکڑا اور جلدی سے مجھے محل میں لے گئے جب میں صحن محل میں پہنچا تو دو موٹے خواجہ سرا آئے انہوں نے مجھے دربانوں سے لے لیا اور جلدی سے مجھے ہال کمرے تک لے گئے حتیٰ کہ ہم اس ہال تک پہنچے جہاں وہ بیٹھے تھے ہارون نے ان دونوں سے کہا کہ شیخ پر رحم کیجئے جب میں ان کے آگے بیٹھا میں نے اس سے کہا اے امیر المؤمنین مجھے جب سے میری ماں نے جنم دیا ہے میں جتنی آج تھکا ہوں ورشفقت اٹھائی ہے اتنی کبھی نہیں اٹھائی۔

امیر المؤمنین! اللہ سے ڈریئے اور یقین جانئے کہ آگے بھی اللہ کے آگے کھڑا ہونا ہے اور آپ اس وقت اس سے زیادہ ذلیل ہوں گے جتنی میں آج آپ کے سامنے ہوں اب اللہ کی مخلوق کے بارے میں اللہ سے ڈریئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حفاظت کیجئے اپنی رعیت کے بارے میں اپنے نفس کی خیر خواہی کیجئے۔ یقین جانئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں سے اپنا انتقام لینے والا ہے کہتے ہیں یہ سن کر ہارون رشید اپنے بستر پر تڑپنے لگا حتیٰ کانپتے کانپتے مصلے پر گر گیا جو آگے بچھا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ تو پہلی کیفیت ہوگی کیا ہوگا اگر آپ معائنے کی ذلت ملاحظہ کرتے ہیں۔ فرمایا پھر تو قریب تھا کہ اس کی روح نکل جاتی اور حضرت یحییٰ بن خالد ان کے پہلو میں بیٹھے تھے انہوں نے خواجہ سراؤں سے کہا کہ اس شخص کو نکال دیجئے اس نے امیر المؤمنین کو رلا دیا ہے سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے البتہ تحقیق پر یہ خبر پہنچی ہے۔

۷۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن عبداللہ بن خسروگردی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعبدالکریم بزاز بغدادی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو عبداللہ بن ضریس نے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک داخل ہوئے ہارون رشید کے پاس کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے کسی کو آپ سے اونچا نہیں بنایا لہٰذا یہ بات بھی نامناسب ہوگی کہ کوئی دوسرا آپ سے زیادہ اللہ کا اطاعت گذار ہو (یعنی جس طرح آپ منصب میں سب سے برتر ہیں اطاعت میں بھی اب میں سے برتر ہوں۔)

۷۴۲۹:......اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن خبیق نے ان کو ابوالحسن نے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک ہارون رشید کے پاس پہنچے تو ان سے کہا اے امیر المؤمنین آپ کا اپنی بلندی کے باوجود تواضع وعاجزی کرنا آپ کی بلندی سے زیادہ بلند ہے۔

مسیب بن سعید کی نصیحت:

۷۴۳۰:......ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن ہارون شافعی نے ان کو ابراہیم بن فاتک زعفرانی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوحاتم رازی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا مسیب بن سعید سے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں ہارون رشید کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے میں نے کہا اے امیر المؤمنین۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ وہ کسی اور کو آپ کے اوپر بناتا لہٰذا یہ بھی کسی کے لئے بہتر نہیں مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ سے زیادہ اللہ کا اطاعت کرنے والا ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نصیحت کرنے میں مبالغہ کیا ہے اگرچہ میں نے کلام مختصر کی ہے۔

۷۴۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد کعبی سے انہوں نے سنا محمد بن ایوب سے اس نے احمد بن یوسف قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا خلیفہ میمون سے اے امیر المؤمنین! ایک آدمی ایسا ہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان ایسا کوئی بھی نہیں ہے

جس سے وہ ڈرے وہ اس بات کا حق دار ہے کہ وہ صرف اللہ عزوجل سے ہی ڈرے مامون نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

خالد بن صفوان کی نصیحت:

۷۴۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصر مروزی نے ان کو ابراہیم بن بشار نے اس نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ خالد بن صفوان حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے اے خالد۔ انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ تجھ سے اوپر بھی کوئی ہو۔ لہٰذا وہ اس بات سے بھی خوش نہیں ہوگا کہ کوئی شکر کرنے میں بھی تم سے بہتر ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رو پڑے یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے اس کے بعد وہ جب ہوش میں آئے تو کہا یہاں آیئے اے خالد! اس نے واقعی یہ پسند نہیں کیا کہ میرے اوپر بھی کوئی ہو پس اللہ کی قسم البتہ ضرور میں خوف رکھوں گا، اور البتہ میں ضرور اس سے بچوں گا، اور میں ضرور اس سے امید کروں گا اور ضرور میں اس سے محبت کروں گا اور ضرور میں اس کا شکر کروں گا اور ضرور میں اس کی حمد کروں گا یہ تمام چیزیں میری انتہائی کوشش کے مطابق اور انتہائی طاقت و ہمت کے مطابق ہوں گی اور میں ضرور کوشش کروں گا عدل و انصاف کرنے میں اور دنیا فانی کو چھوڑنے میں کیونکہ وہ زوال پذیر ہے اور آخرت کی رغبت کرنے میں کیونکہ وہ باقی ہے یہاں تک کہ میں اللہ سے جا کر ملوں گا تاکہ میں نجات پانے والوں کے ساتھ نجات پا جاؤں اور میں کامیاب ہونے والوں کے ساتھ کامیاب ہو جاؤں یہ کہہ کر وہ رو پڑے کہ ان پر غشی طاری ہو گئی کہتے ہیں کہ میں جب ان کو چھوڑ کر آیا تو ابھی تک وہ بے ہوش تھے۔

پانچ چیزیں آدمی کو برا بنا دیتی ہیں:

۷۴۳۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن محمد بن یعقوب بن حجاجی نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن یشکری نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو اصمعی نے ان کو ہشام بن حکم ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ چیزیں آدمی کو قبیح اور برا بنا دیتی ہیں [illegible]ڈھوں میں اپنے آپ کو جوان ظاہر کرنا، قاریوں میں مال کا حرص۔ اعلیٰ حسب و شرافت والوں میں حیا کا کم ہو جانا، مالداروں میں بخل و کنجوسی آ جانا۔ بادشاہ میں تیزی آ جانا۔

۷۴۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری نے کہا بادشاہ میں تین باتیں خیر کی نشانیاں ہیں طاقت ور اور کمزور اس کے نزدیک حق کے معاملے برابر ہو۔ رعایا سے ارکان سلطنت کا ظلم ختم کرا دینا۔ حسن شفقت کے ساتھ شکستہ دل فقیر کو اپنی تیزی سے بچا لینا یہاں تک کہ ٹوٹا ہوا دل جڑ جائے۔

چار چیزیں:

۷۴۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن زکریا نے ان کو عبیداللہ بن عائشہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس جب کہیں دور دراز سے کوئی آدمی ملنے کے لئے آتا تو وہ اس سے یہ کہتے تھے کہ مجھے چار چیزوں سے معاف رکھنا اس کے بعد جو تم چاہو کہہ سکتے ہو، مجھ سے جھوٹ نہ بولنا بے شک جھوٹے آدمی کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ اور میں جس چیز کے بارے میں میں تم سے سوال نہ کروں مجھے اس کا جواب نہ دینا (یعنی جو نہ پوچھوں وہ نہ بتانا) کیونکہ جو کچھ میں پوچھوں گا اس میں غیر مسئول چیز سے حرج ہوگا۔ اور مجھے بڑھا کر پیش نہ کرنا، کیونکہ میں اپنے آپ کو تم سے بہتر اور زیادہ جانتا ہوں اور تم مجھے رعایا کے بارے میں حفاظت پر نہ اکسا[1] کیونکہ ان کے ساتھ نرمی اور شفقت کرنے کا میں زیادہ حق دار ہوں۔

(۷۴۳۵)......(۱) فی ب (البطش)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا خط:

۷۴۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے ابوالحسن محمد بن موسیٰ ثعلبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک عامل کو خط لکھا۔ اما بعد۔ جب تیری طاقت وقدرت لوگوں پر ظلم کرنے پر تجھے دعوت دے تم اپنے اوپر اللہ کی قدرت وطاقت کو یاد کرو جو کچھ آپ کریں گے اس کا قصاص و بدلہ لیا جائے گا۔ اور اسکا بھی جو فیصلے وہ تیرے پاس لائیں گے۔ امام احمد نے کہا کہ اس مفہوم میں وہ حدیث ابن مسعود مشہور ہے۔ اپنے غلام کو مارنے کی بابت اور وہ باب احسان الی الممالیک میں مذکور ہے۔

ایک فقیہ کی نصیحت:

۷۴۳۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو وہیب بن ورد نے یہ کہ ہمیں خبر پہنچی ہے ایک فقیہ آدمی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور کہنے لگا سبحان اللہ آپ ہمارے بعد کیسے بدل گئے ہیں؟ عمر نے ان سے کہا اے ابوفلاں۔ آپ اگر ہمیں تین سال بعد دیکھیں گے تو ہم اپنی قبر میں جا چکے ہوں گے۔ آنکھوں کی پتلیاں باہر نکل آئی ہوں گی اور وہ رخساروں پر بہہ گئی ہوں گی اور ہونٹ سکڑ کر دانتوں سے الگ ہو کر دور ہو گئے ہوں گے اور پیٹھ جھک کر سرینوں سے پیچھے نکل گئی ہوگی منہ کھل چکا ہوگا اور پیٹ پھول کر سینے سے اونچا ہو چکا ہوگا۔ اس فقیہ نے کہا کہ اگر آپ یہ سب کچھ اپنے نفس کو بتا ہی چکے ہیں تو تو (ایک نصیحت سن لیجئے) اللہ کے بندوں کو آپ تین مقامات پر رکھئے جو آپ سے بڑے ہیں ان کو اپنے والد جیسا مقام دیجئے اور جو لوگ آپ کے برابر ہیں ان کو اپنے بھائی کی جگہ پر اور جو چھوٹے ہیں ان کو بیٹے کی جگہ پر رکھئے اب آپ (باپ بھائی بیٹے میں سے) کس کا برا چاہیں گے انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی کے لئے بھی نہیں۔

۷۴۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو سفیان وہ کہتے ہیں کہ کہا افریقی نے ابوجعفر سے اے امیر المؤمنین! بے شک عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے بے شک بادشاہ[1] بازار کی مانند ہوتا ہے اس کے پاس سب آتے ہیں۔

حکمران نیک ہوں تو رعیت خیر کے ساتھ ہوگی:

۷۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن زیاد سیلان نے ان کو ابوحمزہ انس بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحازم سے وہ کہتے ہیں یہ دین ہمیشہ غالب اور قوی رہے گا جب تک بادشاہ میں یہ خواہشات اور دفاع کرتے ہیں اور ان سے لوگ ڈرائے جاتے ہیں۔ یعنی لوگ سلطان سے ڈرتے ہیں پس جس وقت ان میں وہ لوگ ہوں جو ان کو ادب سکھاتے ہیں۔

۷۴۴۰:......تاریخ بخاری میں ہے کہ اسحٰق نے کہا عیسیٰ سے اس نے عمران بن ابویحییٰ سے اس نے اپنے چچا مروان بن قیس سے انہوں نے سنا ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تمہارے امام و حکمران نیک رہیں گے۔ امام احمد نے کہا کہ ہم نے اس کو روایت کیا ہے اسی کے مفہوم میں مگر اس سے زیادہ مکمل نیچے درج ہے۔

(۷۴۳۸)......(☆☆) سقط من مابین المعقوفین من المخطوطة (ب)

(۱)...... کلمة غیر مقروءة

۷۴۴۱ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابونعیم نے ان کو مالک بن انس نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت بے شک لوگ اس وقت تک خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک ان کے والی سیدھے رہیں گے اور ان کے ہادی ورہبر (یعنی بادشاہ خلفاء وحکمران اور عالم وپیر ومرشد۔)

۷۴۴۲ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو ولید بن علی جعفی نے اپنے ماموں حسن بن حسین سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے وہ کہتے ہیں کہ یقینی بات ہے کہ تمہارے زمانے تمہارے بادشاہ ہیں جب تمہارے زمانے نیک ہوں گے تمہارے بادشاہ بھی نیک ہوں گے اور جب تمہارے بادشاہ خراب ہوں گے تو تمہارے زمانے بھی خراب ہوں گے۔

امیر عبداللہ بن طاہر کو ابوزکریا یحییٰ بن یحییٰ کی نصیحت:

۷۴۴۳ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا ابوسعید بن ابوبکر بن ابوعثمان سے انہوں نے سنا فاطمہ بنت ابراہیم بن عبداللہ بن سعد یہ سے وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے سنا فاطمہ زوجہ یحییٰ بن یحییٰ سے کہتی ہیں کہ ان کے شوہر یحییٰ رات کو اپنی عبادت کے لئے کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیٹھ کر تلاوت کرنے لگے اسی اثنا میں ان کو یاد آیا کہ ان کو ملنے کے لئے امیر عبداللہ بن طاہر بھی تو آئے تھے فرماتی ہیں کہ جب وہ ان کے قریب ہوئے انہوں نے سلام کیا اور ان کے لئے کھڑے ہو گئے مگر قرآن بدستور ہاتھ میں تھا۔اس کے بعد وہ تلاوت میں لگ گئے یہاں تک کہ سورت پوری کر لی جس کو شروع کیا تھا۔اس کے بعد قرآن مجید رکھ لیا اور امیر کے آگے معذرت پیش کی کہ دراصل میں اس کے حق میں کوتاہی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔میں نے ایک سورۃ شروع کر لی تھی اب میں نے اس کو ختم کر لیا ہے۔

چنانچہ امیر عبداللہ ان کے ساتھ ایک ساعت بیٹھ کر باتیں کرتے رہے اس کے بعد امیر نے کہا کہ آپ اپنی حوائج وضرورتیں ہمارے آگے پیش کریں۔انہوں نے کہا کہ کیا سلطان کو اللہ تعالیٰ تائید ونصرت بخشے کیا اس سے بھی استغناء اور لاپرواہی کی جاسکتی ہے؟ فی الوقت ایک میری حاجت آن پڑی ہے اگر آپ پوری کریں تو میں اس کو پیش کروں امیر نے کہا کہ ہاں ہاں کیوں نہیں ضرور پیش کیجئے ابوزکریا نے کہا میں امیر عبداللہ کے چہرے کا حسن اور خوبیاں سنتا رہتا تھا مگر دیکھا نہیں تھا آج ایک لحظہ میں نے ایک لحظہ ان کو دیکھا ہے میری حاجت یہ ہے کہ آپ کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کرنا جو ان محاسن وخوبیوں کو آگ میں جلادے چنانچہ امیر عبداللہ نے وہیں رونا شروع کر دیا اور وہ روتے روتے وہاں سے اٹھ گئے۔

۷۴۴۴ :...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن علی ساوی نے ان کو ابواحمد طرائفی نے گورگان میں۔ان کو ابواسحاق محمد بن ہارون بن یزید ہاشمی المصوری نے ان کو ابوعلی احمد بن ابراہیم قہستانی نے ان کو ابوالقاسم عبیداللہ بن عبداللہ الوراق نے اور حسین بن عبداللہ الحصینی نے ان کو خبر دی احمد بن ابراہیم موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ خلیفہ مامون الرشید کے پاس بیٹھے تھے چنانچہ ایک آدمی ان کے آگے کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

اے امیر المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے (تبرنب) ... کے نزدیک تمام بندوں میں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کو زیادہ نفع پہنچانے والا اور مفید ہو۔(اللہ تعالیٰ کنبے قبیلے اور رشتہ داریوں کی ہر نسبت سے پاک ہے اس لئے یہ کہنا پڑے گا کہ یہ فرمان تمثیلی کعیال (یعنی عیال اور کنبے کی طرح ہیں) کہتے ہیں کہ مامون الرشید ان پر چیخا کہ چپ ہو جا میں تم سے اس حدیث کو زیادہ جانتا ہوں۔

(۷۴۴۱)......(۱) زیادۃ من (ب)

۷۴۴۵:۔۔۔۔۔ہمیں اس کے بارے میں حدیث بیان کی یوسف بن عطیہ صفار نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں۔ مخلوق (اللہ کے عیال کی طرح ہے) اللہ کے بندوں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جو ان میں سے اس کے عیال کے لئے زیادہ مفید ہو۔ یہ الفاظ قہستانی کی روایت کے ہیں۔

ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے:

۷۴۴۶:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوالقاسم بن امیہ بن منیع نے ان کو احمد بن ابراہیم موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین کے ساتھ تھا شماسیہ میں اور وہ گھوڑوں کا گروہ دوڑا رہے تھے۔ ان کے ساتھ یحییٰ بن اکثم تھے۔ اور وہ یہ کہہ رہے تھے اے اکثم کیا تم دیکھتے نہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔ اس کے بعد کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن عطیہ نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مخلوق ساری کی ساری اللہ کا کنبہ ہے اللہ کی مخلوق میں سے اللہ کو زیادہ محبوب وہی ہے جو اس کے عیال کے لئے زیادہ نافع ہو۔

احمد بن ابراہیم موصلی نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن عطیہ نے ان کو ثابت نے یہی حدیث۔

۷۴۴۷:۔۔۔۔۔ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر محمد بن ابوسعید زاہد نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل احمد بن محمد بن حمدویہ شرمقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو بشر بن حکم نے ان کو یوسف نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

مخلوق ساری کی ساری اللہ کا کنبہ ہے اور ساری مخلوق سے اللہ کو زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی مخلوق کے لئے سب سے زیادہ فائدہ دینے والا ہو۔ یوسف بن عطیہ کا اس روایت میں تفرد ہے اور یہ ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے۔

۷۴۴۸:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم حافظ نے ان کو علی بن فضیل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ابو صہیب نضر بن سعید نے ان کو موسیٰ بن عمیر نے ان کو حکم بن عتیبہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کہ مخلوق اللہ کا عیال ہے لہٰذا مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ زیادہ نیکی کرے۔

۷۴۴۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو احمد بن زیاد سمسار نے ان کو اسحاق بن کعب نے ان کو موسیٰ بن عمیر نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔

ابراہیم بن مہدی اور مامون الرشید:

۷۴۵۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے تاریخ میں ان کو ابومعشر موسیٰ بن محمد بن موسیٰ مالینی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید نے ان کو محمد بن حمید بن فروہ نے ان کو ابوحمید بن فروہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب مامون الرشید کی خلافت پکی ہوگئی تو انہوں نے ابراہیم بن مہدی المعروف ابن شکلہ کو بلایا وہ ان کے آگے بیٹھے۔ مامون نے کہا اے ابراہیم تم نے ہمارے خلاف گروہ بنایا ہے جو خلافت کا دعویدار ہے؟

ابراہیم نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ دار خلافت کے والی ہیں بدلہ لینے میں محکم ہیں اور درگذر کرنا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ نے

(۷۴۴۵)۔۔۔۔۔ قال فی المجمع (۸/۱۹۱) رواه ابویعلی والبزار وفیه یوسف بن عطیة الصفار وهو متروک ورواه الطبرانی فی الکبیر (۱۰۰۳۳) والأوسط وفیه موسی بن عمیر وهو أبوهارون القرشي وهو متروک.

راجع تعلیقنا قبل هذا

آپ کو ہر صاحب گناہ کے اوپر مقرر کیا ہے یا اللہ نے آپ کو ہر گناہ کرنے والے سے اوپر کیا ہے جیسے اس نے ہر گناہ کرنے والے کو آپ سے کم کیا ہے اگر آپ مجھے سزا دیں گے تو درست اور حق کے مطابق دیں گے اور اگر آپ معاف کریں گے تو آپ فضل وعنایت کے ساتھ معاف کریں گے البتہ تحقیق میرے والد فوت ہو چکے ہیں وہ آپ کے نانا تھے ان کے سامنے ایک آدمی لایا گیا تھا جس کا جرم میرے جرم سے زیادہ بڑا تھا۔ خلیفہ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا مگر وہاں مبارک بن فضالہ موجود تھے مبارک نے کہا اگر امیر المؤمنین مناسب سمجھے کہ اس آدمی کے معاملے میں نرمی کرے تو نرمی کر لے یہاں تک کہ میں ان کو ایک حدیث بیان کروں جس کو میں نے سنا تھا۔

۷۴۵۱:......حسن سے انہوں نے کہا تھا پیش کیجئے اے مبارک۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی تھی حسن نے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

جب قیامت کا دن ہوگا۔ ایک اعلان کرنے والا عرش سے اعلان کرے گا خبردار البتہ معافی دینے والے حضرات خلفاء میں سے سب سے زیادہ عزت والی جزا لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں پس کوئی کھڑا نہ ہوگا مگر وہی جس نے معاف کیا ہوگا۔

پس خلیفہ نے یہ سنتے ہی فرمایا تھا۔ لیجئے اے مبارک میں نے حدیث کو قبول کر لیا ہے بسبب ان کے قبول کرنے کے اور میں نے اس کو معاف کر دیا ہے چنانچہ مامون نے بھی کہا میں نے بھی اس حدیث کو قبول کیا ہے اس کی قبولیت کے ساتھ اور تم کو بھی معاف کر دیا ہے یہاں پر اسی جگہ پر اے عمر۔

جو شخص لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرے وہ فساد ڈالتا ہے:

۷۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو حسام بن صدیق نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے انہوں نے ثور سے اس نے راشد بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ ایک کلمہ ہے اللہ اس کے ذریعہ معاویہ کو فائدہ دے گا جس کو رسول اللہ سے سنا گیا تھا۔

جو شخص لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرے وہ لوگوں میں فساد ڈال دیتا ہے یا قریب ہے کہ لوگوں کو خراب کر دے۔

امام احمد نے کہا تحقیق ہم نے باب مکارم اخلاق میں ذکر کیا شرفاء کا معاف کرنا ان کا غصہ کو چھپانا اور دبانا ہے اور اس بارے میں کثیر اخبار اور حکایات عظیم جو نقل کرنے کے قابل ہیں ان کے نزدیک جو شخص ان کو چاہئے وہیں سے رجوع کرے۔

فصل:......حکومت وامارت کو طلب کرنا اس شخص کے لئے مکروہ ہے جو شخص کمزور ہے ڈرتا ہے کہ وہ اس میں امانت کو ادا نہیں کر سکے گا

۷۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو عبدالرحمٰن بن عبداللہ یزید نے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

۷۴۵۴:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ خولانی نے مصر میں ان کو عبداللہ بن

(۷۴۵۲)......اخرجه أبو داود (☆☆/۴۸) باسناد صحيح من طريق سفيان عن ثور عن راشد بن سعد عن معاوية قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : "إنك إن اتبعت عورات الناس أفسدتهم أو كدت أن تفسدهم" فقال أبو الدرداء كلمة سمعها معاوية من رسول الله صلى الله عليه وسلم نفعه الله تعالىٰ بها.

یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو عبید اللہ بن ابوجعفر قرشی نے سالم بن ابوسالم جیشانی سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں تم صرف دو بندوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا ولی اور سرپرست بھی نہ بننا۔

اور بغدادی کی ایک روایت میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اور اسحق بن ابراہیم سے اس نے عبداللہ بن یزید مقری رضی اللہ عنہ سے۔

۷۴۵۵:......اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابن حجیرہ الاکبر سے اس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے کہیں عامل مقرر کر دیجئے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: اے ابوذر تم کمزور ہو۔ اور یہ چیز امانت ہوتی ہے اور بے شک یہ چیز قیامت میں رسوائی ہوگی اور ندامت وشرمندگی ہوگی مگر جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اور اس کے حق کو ادا کرے جو اس پر ہے۔ اس باب میں جتنی روایات آئی ہیں ہم نے ان کو کتاب ادب القاضی کتاب السنن میں روایت کیا ہے جو شخص دیکھنا چاہے وہ وہاں رجوع کرے۔

فصل:......ظلم کرنے کے بارے میں جو سخت ترین وعیدیں آئی ہیں ان احادیث کا ذکر

۷۴۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے الفوائد میں ان کو ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق نے بصرہ میں ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الظلم ظلمات یوم القیامة

ظلم کے قیامت کے دن کئی اندھیرے ہوں گے۔

۷۴۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرقی نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبدالعزیز ماجشون نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی سند کے ساتھ اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث شبابہ سے عبدالعزیز کے واسطے سے۔

ظلم بروز قیامت اندھیرے کی شکل میں ہوگا:

۷۴۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ سے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن ابوحفص ابّار نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے بے شک ظلم کے قیامت کے دن کئی کئی اندھیرے ہوں گے (یا ایک ظلم کئی کئی ظلم ہوں گے) اور بچاؤ تم اپنے آپ کو برائی سے بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا برائی اور نہ ہی بے

(۷۴۵۴)......فی الأصل سعید بن ایوب. (۱)......اخرجه مسلم (۱۸۲۶)

(۷۴۵۵)......اخرجه مسلم (۱۸۲۵) فی الأصل الظلمات

(۷۴۵۶)......اخرجه البخاری (۲۴۴۷) والترمذی (۲۰۳۰) والبیهقی (۱۰/۱۳۴) والطیالسی (۱۸۹۰) وقال الترمذی: (هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر) ورواه مسلم من حدیث شبابة (۲۵۷۹)

حیائی کو وبیہودہ گوئی کو۔اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بخل وحرص سے یقینی بات ہے کہ پہلے لوگوں کو حرص وبخل نے ہلاک کیا تھا۔ہجرت حرص نے ان کو جھوٹ بولنے کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا اس نے ان کو ظلم کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے ظلم کیا اور اس نے ان کو قطع رحمی کرنے کا حکم دیا (راوی) کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ مسلمان تیری زبان سے اور تیرے ہاتھ سے سلامت رہیں۔اس نے پوچھا کہ کونسی جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تیرا خون بہا دیا جائے اور تیرے عمدہ گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔اس نے پوچھا کہ ہجرت کون سی افضل ہے؟ انہوں نے کہا کہ جس چیز کو تیرا رب پسند کرے۔اس کو چھوڑ دے اور وہ دو طرح کی ہجرتیں ہوتی ہیں ایک ہجرت دیہاتی کی۔ایک شہری کی دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب بلایا جائے تو آجائے۔اور جب حکم دیا جائے تو اطاعت کرے اور (حاضر شہری) کی ہجرت دونوں میں سے زیادہ سخت ہے آزمائش کے اعتبار سے اور دونوں میں بڑی ہے اجر و ثواب کے اعتبار سے۔

۷۴۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو علی بن عاصم نے انہوں نے عطاء بن سائب سے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابواحمد حسین بن علو سا اسد آبادی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی بزار نے ان کو قاضی ابومحمد یوسف بن یعقوب ازدی نے ان کو عمر بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو محارب بن دثار نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا:

یاایها الناس اتقوا الظلم فانه ظلمات یوم القیامة

اے لوگو! ظلم کرنے سے بچو بے شک وہ قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔

یہ زائدہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔اور علی کی روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایاکم و الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمة

بچو تم ظلم کرنے سے بے شک ایک ظلم قیامت کے دن کئی اندھیرے ہوں گے۔

کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن محارب بن دثار نے۔ان سے کہا گیا۔ **من اظلم الناس** کہ لوگوں میں سب سے بڑا ظالم کون ہے؟ کہا کہ **من ظلم لغیرہ** جو دوسرے پر ظلم کرے۔

۷۴۶۰:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد رازی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابو شہاب نے ان کو اعمش نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہلاکت ہے آقا کے لئے غلام سے۔اور ہلاکت ہے غلام کے لئے آقا سے اور ہلاکت ہے دولت مند کے لئے محتاج سے اور ہلاکت ہے محتاج کے لئے دولت مند سے اور ہلاکت ہے طاقتور کے لئے کمزور سے اور ہلاکت ہے کمزور کے لئے طاقتور سے۔

(۷۴۵۸).....فی ب (ماحرم)

اخرجه أحمد (۱۵۹/۲ و ۱۹۱ و ۱۹۵ و ۴۳۱) والبیهقی (۲۴۳/۱۰) والطیالسی (۲۲۷۲) والحاکم (۱۱/۱) وابن حبان الإحسان (۵۱۵۴) و (۶۲۱۵) من حدیث عبداللہ بن عمرو وابی هریرة واخرجه احمد (۳۲۳/۳) ومسلم (۲۵۷۸) دون قوله : وایاکم والفحش

(۷۴۶۰).....اخرجه ابونعیم فی الحلیة (۵۵/۴) ولم یثبت للأعمش سماع من انس بن مالک واخرجه الدیلمی فی الفردوس (۷۱۳۱) وقال فی المجمع (۳۴۸/۱۰) : (رواه البزار : من حدیث حذیفة. وفیه من لم اعرفهم ورواه البزار. من حدیث أنس عن شیخه محمد بن اللیث وقد ذکره ابن حبان فی الثقات وقال یخطیء ویخالف ولم أجده فی المیزان وبقیة رجاله رجال الصحیح إلا أن الأعمش لم یسمع من أنس ورواه ابویعلی).

دو کمزور:

۷۴۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ہاشم بن قصار نے ان کو ابوصالح نے کاتب لیث نے ان کو لیث نے ان کو محمد بن عجلان نے انہوں نے سعید بن ابوسعید مقبری سے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے۔

احرم عليكم مال الضعيفين اليتم و المرأة

میں تم لوگوں پر دو کمزوروں کے مال کو حرام کرتا ہوں ایک ان میں سے یتیم ہے دوسری عورت ہے۔

تین مقبول دعائیں:

۷۴۶۲:......ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو عبداللہ محمد بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بن کعب نے ان کو محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو حجاج صواف نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثلاث دعوات مستجابات دعوة الوالد على ولده و دعوة المظلوم و دعوت المسافر

تین دعائیں مقبول ہوتی ہیں والد کی دعا اپنے بیٹے کے خلاف اور مظلوم کی دعا مظالم کے خلاف اور مسافر کی دعا۔

۷۴۶۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن جنید سلمی نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے اس نے اس کو ذکر کیا اپنی سند کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے تین دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ روزہ دار کی دعا۔ مسافر کی دعا۔ اور مظلوم کی دعا۔

مظلوم کی بددعا سے بچو:

۷۴۶۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسین بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو منصور بن ابوالاسود نے ان کو صالح بن حیان نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچو تم مظلوم کی بددعا سے کیونکہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق دار کو اس کے حق مانگنے اور دینے سے منع نہیں

(۷۴۶۱)......أخرجه أحمد (۲/ ۴۳۹) وابن ماجه (۳۶۷۸) من طريق ابن عجلان عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة مرفوعاً إلا أنه قال حق بدل مال وإسناده حسن.

(۷۴۶۲)......أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۳۲) و (۴۸۱) وأبوداود (۱۵۳۶) والترمذي (۱۹۰۵) و (۳۴۴۸) وابن ماجه (۳۸۶۲) وأحمد (۲/۲۵۸ و ۴۷۸ و ۵۱۷ و ۵۲۳) والطيالسي (۲۵) وابن حبان في الإحسان (۲۶۸۸) والديلمي في الفردوس (۲۴۷۹) من طريق يحيى بن أبي كثير عن أبي جعفر عن أبي هريرة مرفوعا وقال الترمذي: (هذا حديث حسن وأبوجعفر الرازي هذا الذي روى عنه يحيى بن أبي كثير يقال له أبوجعفر المؤذن وقد روى عنه يحيى بن أبي كثير غير حديث ولا يعرف اسمه)

وأخرجه احمد (۴/۱۵۴) من طريق يحيى بن ابى كثير عن زيد بن سلام عن عبدالله بن زيد بن الأزرق عن عقبه بن عامر الجهنى.

وحسن إسناده بشاهد أحمد في الموضوع الأخير الألباني في الصحيحة (۵۹۶)

(۷۴۶۳)......أخرجه البيهقي (۳/ ۳۴۵) ورجاله ثقات غير إبراهيم بن بكر المروزي لم أعرفه وعزاه في الجامع الصغير (۳۴۵۶) إلى أبي الحسن بن مهرويه في الثلاثيات والضياء عن أنس وقال حديث صحيح.

(۷۴۶۴)......أخرجه الديلمي في الفردوس (۱۵۶۸) عن علي ولم أقف على إسناده.

کرنا۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔

ایاک ودعوۃ المظلوم فانما یسئال اللّٰہ حقہ، وان اللّٰہ لایمنع ذا حق حقہ،

۷۴۶۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالعباس محمد بن یعقوب سے اس نے سنا خضر بن ابان ہاشمی سے اس نے سیار سے اس نے جعفر سے اس نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا تھا کوئی مظلوم ایسا نہیں جو جلے ہوئے دل سے بددعا دیتا ہے مگر وہ بددعا نہیں رکتی حتیٰ کہ اللہ کے آگے چڑھ جاتی ہے اور سزا کو اتارتی ہے اس پر جو اس پر ظلم کرتا ہے یا جو استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے لئے بدلہ لے مگر اس کے لئے بدلہ نہیں لیتا (یعنی جو اس کی مدد نہیں کرتا۔)

۷۴۶۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو حسین بن عبدالاول کوفی نے کہا کہ قتادہ ابومعاویہ سے۔

۷۴۶۷:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ابوعمرو بسطامی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو برید نے ان کو ان کے دادا ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللّٰہ یملی للظالم حتیٰ اذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ:

بے شک اللہ تعالیٰ البتہ ڈھیل دیتا ہے ظالم کو حتیٰ کہ جب اس کو پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں ہے

اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

(وکذالک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید) (ھود:۱۰۲)

ترجمہ:۔۔۔۔تیرے رب کی پکڑ ایسے ہوتی ہے جب وہ بستیوں والوں کو پکڑتا ہے جب کہ وہ ظلم کر رہی ہوتی ہیں۔

بیشک اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

یہ ابوعمرو کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ یمھل۔ مہلت دیتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صدقہ بن فضل سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے دونوں نے ابومعاویہ سے۔

مسلمان بھائی کو خوفزدہ کرنے کی ممانعت:

۷۴۶۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالرحمن بن زیاد نے ان کو مسلم بن یسار نے ان کو بنی سلیم کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس احمد بن علی بن حسین کسائی مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عباس بن محمد بن عبدالغفار رازی بن الدن الدن سے ان کو خبر دی عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابومیسرہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبدالرحمن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبدالرحمن بن رافع نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی طرف ایسی نظر سے دیکھتا جس کے ساتھ وہ اس کو خوف زدہ کرتا ہے اللہ اس کو قیامت کے دن ڈرائے گا (یعنی خوف زدہ کرے گا۔)

اور ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھتا ہے جس سے وہ اسے ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت

(۷۴۶۷)۔۔۔۔۔اخرجه البخاری (۴۶۸۶) ومسلم (۲۵۸۳) والترمذی (۳۱۱۰) وابن ماجه (۴۰۱۸) والبیهقی (۹۴/۶) وابن حبان فی الإحسان (۵۱۵۳) من طریق ابی معاویة عن برید بن عبدالله عن ابی بردة عن ابی موسیٰ مرفوعاً واخرجه الدیلمی فی الفردوس (۶۳۰) من حدیث ابی موسیٰ مختصراً.

(۷۴۶۸)۔۔۔۔۔عزاه فی الجامع الصغیر (۹۰۶۳) إلی الطبرانی فی الکبیر من حدیث ابن عمرو وقال حدیث ضعیف قلت فی إسناده عبدالرحمن بن زیاد بن أنعم ضعیف.

(۱)۔۔۔۔۔هکذا فی الأصل.

کے دن ڈرائے گا۔

۷۴۶۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا ادیب نے ان کو حسین بن محمد زیاد قبانی نے ان کو ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو ابونجیح نے ان کا نام یسار ہے اور وہ عبداللہ بن نجیح ہے اور ابن ابونجیح کی کنیت ابو یسار ہے وہ، روایت کرتے ہیں خالد بن حکیم بن حزام سے یہ کہ ابوعبیدہ نے اہل مدینہ کے کسی آدمی کو تکلیف دی تو حضرت خالد بن ولید نے اس شخص کے بارے میں ابوعبیدہ سے بات کی۔لوگوں نے کہا کیا امیر ناراض ہوگئے ہیں خالد نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

اشد الناس عذابا للناس فی الدنیا اشد الناس عذاباً عنداللہ یوم القیامة

دنیا میں لوگوں کو سخت ترین عذاب دینے والا قیامت میں اللہ کے ہاں سخت ترین عذاب میں ہوگا۔

۷۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو حبیب بن حسین بن داؤد قزاز نے ان کو ابوبکر عمر بن حفص بن عمر بن یزید سدوسی سے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابوذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جس شخص کے پاس کوئی ظلم ہوا سکے بھائی کے معاملے میں اس کی عزت یا مال کے حوالے سے۔اس کو چاہئے کہ اسے معاف کروالے اس کے مالک سے اس سے پہلے کہ ظلم کروالے سے اس چیز کا مواخذہ کیا جائے (اور اس وقت مطالبہ کیا جائے) جس وقت نہ دینار ہوگا نہ درہم (نہ روپیہ نہ پیسہ) پھر اس کے عمل صالح ہوئے تو ان میں سے اس کے ظلم کی مقدار میں لے لئے جائیں گے۔اور اس کے عمل صالح نہ ہوئے تو اس کے (یعنی مظلوم حق دار کے) گناہوں میں سے کچھ گناہ لے کر ظالم کے اوپر لاد دیئے جائیں گے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا آدم سے اس نے ابن ابوذئب سے۔

شیطان کی مایوسی:

۷۴۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو مسدد نے ان کو خالد بن عبیداللہ نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک شیطان اس بات سے مکمل مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کی دھرتی پر اس کی عبادت کی جائے گی۔مگر وہ اس کے بغیر بھی تم سے خوش ہو جائے گا محقرات کے ساتھ تمہارے اعمال میں سے (یعنی چھوٹے چھوٹے اور معمولی سمجھ کر بار بار کئے جانے والے گناہ جو تمہارے اعمال کو بے وقار و بے اثر کر دیتے ہیں) درحقیقت وہی ہلاک کرنے والے ہیں۔پس تم جتنی استطاعت رکھتے ہو مظالم سے بچو۔بے شک ایک بندہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کی اس قدر نیکیاں ہوں گی جن کو دیکھ کر اس کو اندازہ ہوگا کہ ان کی وجہ سے اس کی نجات ہو جائے گی مگر ہمیشہ کوئی بندہ کھڑے ہو کر کہے گا اے میرے رب اس بندے نے مجھ پر ظلم کیا تھا (کوئی بھی ظلم بتائے گا) (فرشتوں سے) کہا جائے گا کہ مٹاؤ اس کی نیکیاں یہاں تک کہ اس کے لئے کوئی ایک نیکی بھی باقی نہیں رہے گی۔

(۷۴۶۹)......اخرجه أحمد (۴۰۳/۳) و (۹۰/۴) وإسناده الموضوع الأول صحيح رجاله ثقات وعزاه السيوطي في الجامع الصغير (۱۰۴۹) إلى الحاكم في المستدرك عن عياض بن غنم وهشام بن حكيم وقال حديث صحيح.

(۷۴۷۰)......اخرجه البخاری (۲۴۴۹) و (۶۵۳۴) وأحمد (۴۳۵/۲ و ۵۰۶) والطيالسي (۲۳۲۱) والبيهقي (۶۵/۶ و ۸۳) وابن حبان في الإحسان (۷۳۱۷) والديلمي في الفردوس (۵۶۱۳) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه

(۷۴۷۱)......في إسناد إبراهيم الهجري لين الحديث

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

۷۴۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو مطر الوراق نے ان کو عمرو بن سعید نے ان کو بعض طائیوں نے انہوں نے رافع الخیر طائی سے وہ کہتے ہیں کہ میں کئی غزوات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل تھا جب ہم واپس لوٹے تو میں نے کہا اے ابوبکر مجھے وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: کہ فرض نماز کو اس کے وقت پر قائم کرو۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرو۔

اور ماہ رمضان کا روزہ رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو۔ اور جان لو کہ اسلام میں ہجرت کرنا نیکی ہے اور ہجرت میں جہاد کرنا نیکی ہے مگر تم امیر نہ بننا۔ راوی نے اس کے آگے حدیث ذکر کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ بے شک یہ امارت جسے تم آج سیرت دیکھ رہے ہو تحقیق وہ مت قریب ہے۔ کہ وہ عام ہو جائے اور کثرت کے ساتھ ہو جائے اس قدر کہ اس کو وہ شخص بھی پالے جو اس کا اہل نہ ہو۔ بے شک حالت یہ ہے کہ جو شخص امیر بن گیا سب لوگوں سے اس کا حساب لینا ہوگا اور سب سے زیادہ سخت حساب ہوگا اور جو شخص امیر نہیں ہوگا اس کا حساب سب سے آسان ہوگا اور اسکا عذاب بھی ہلکا ہوگا۔ اس لئے کہ امراء اور حکمران سب لوگوں میں سے اس شخص کے قریب ہوں گے جو مؤمنوں پر ظلم کرے گا اور جو شخص مؤمنوں پر ظلم کرے گا وہ اللہ کے ہاں عہد شکنی کرے گا۔ مؤمن اللہ کے پڑوسی ہیں۔ اور وہی اللہ کے بندے ہیں اللہ کی قسم اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنے پڑوسی کی بکری یا اونٹ کی تکلیف سن لے تو وہ رات بھر (گلے کی) رگیں پھیلا پھیلا کر کہتا ہے کہ میرے پڑوسی کی بکری۔ یا میری پڑوسی کا اونٹ (ہمارے ہوگئے یا کسی نے ان کو اذیت دی وغیرہ) (مگر کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پڑوسیوں کا احساس نہیں کریں گے؟) بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے لئے غضبناک ہوا کرے۔

اعمال نامے تین طرح کے ہوں گے:

۷۴۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن حمدون واعظ نے ان کو ابوعمرو احمد بن نصر نے ان کو یحییٰ بن منصور مروزی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو ابوعمران جوانی نے ان کو یزید بن بابنوس نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال نامے کے (رجسٹر) دفتر تین طرح کے ہوں گے۔ ایک دفتر تو وہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا دفتر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ان اللّٰہ لایغفران یشرک بہ**۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ دوسرا وہ دفتر ہو جس کو اللہ تعالیٰ چھوڑیں گے نہیں وہ ہوگا بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا یہاں تک بعض بعض بدلہ لے لے۔ تیسرا دفتر وہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کریں گے وہ ہوگا لوگوں کا وہ ظلم جو اللہ کے درمیان اور اپنے درمیان ہوگا۔ اگر چاہیں گے تو اس پر عذاب دیں چاہیں گے تو معاف کر دیں گے۔

۷۴۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو یزید بن بابنوس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

(اعمال نامے کے) دفتر تین ہوں گے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن۔ ایک تو وہ دفتر ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا

(۷۴۷۲)..... أخرجه ابن المبارك في الزهد (۲۳۵، ۲۳۶)

(۱)..... هكذا بالمخطوط ومعناها يخفر الذمة، اويحقر فلتنظر.

دوسرا وہ دفتر ہو اللہ تعالیٰ جس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا۔ تیسرا وہ دفتر ہو گا جس میں سے اللہ تعالیٰ کوئی چیز بھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ دفتر جس میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا دفتر ہو گا۔ ارشاد باری ہے ومن یشرک باللّٰہ فقد حرم اللّٰہ علیہ الجنۃ. جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔

بہر حال وہ دفتر جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ ہے بندوں کا وہ ظلم جو بندوں کے اور اللہ کے درمیان ہے ہر وہ عمل جو خالص اللہ کے لئے ہو بندوں کے لئے اس میں کچھ بھی حصہ نہ ہو (اگر اس میں غلطی ہو جائے) بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کو بخش دے۔

بہر حال اعمال کا وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں چھوڑیں گے وہ بندوں کا آپس میں بعض کا بعض پر ظلم کرنا ہے قیامت کے دن تمہارے درمیان اس کا بدلہ ہو گا۔

حکمران ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے:

۷۴۷۵:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے۔ ان کو تمیم بجلی ابو عبدالرحمٰن نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ:

ایک بادشاہ اپنی مملکت میں سیر کے لئے نکلا وہ لوگوں سے چھپ کر سیر کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچا اس کی ایک گائے تھی شام کے وقت وہ گائے جب چرنے کے بعد واپس آئی تو مالک نے اس کا دودھ نکالا تو وہ تیس گائے کے دودھ کے برابر دودھ تھا۔ چنانچہ بادشاہ کے دل میں یہ بات آئی کہ اس گائے کو وہ لے جائے گا جب صبح ہوئی تو گائے اپنی چراگاہ میں چلی گئی پھر شام کو واپس آئی تو اس کا دودھ نکالا گیا تو وہ کم ہو کر آدھا رہ گیا تھا یعنی صرف پندرہ گائے کے دودھ کی مقدار باقی رہ گیا تھا بادشاہ نے (جو محض ایک مسافر ہی بنا ہوا تھا) گائے کے مالک کو بلا کر پوچھا کہ مجھے اپنی اس گائے کے بارے میں بتاؤ کہ کیا تم نے اس کی چراگاہ میں نہیں بلکہ کہیں اور چرایا تھا؟ یا اس نے اپنے پینے کی جگہ سے نہیں بلکہ کسی اور کے گھاٹ سے پانی پیا تھا؟ اس نے بتایا کہ نہیں نہ تو یہ کسی دوسری چراگاہ سے چری تھی اور نہ ہی کسی دوسرے گھاٹ کا پانی پیا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ پھر اس کے دودھ کو کیا ہوا کہ وہ کم ہو کر آدھا رہ گیا ہے؟ مالک نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بادشاہ نے ہی اس کو لینے کا ارادہ کر لیا تھا اس لئے دودھ کم ہو گیا ہے۔ کیونکہ بادشاہ جب ظلم کرتا ہے یا ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے اس نے پوچھا کہ تم بادشاہ کو کیسے پہنچاتے ہو؟ گائے مالک نے کہا کہ وہ یہی تو ہے جیسے میں نے تم سے کہا ہے (یعنی آپ ہی بادشاہ ہیں اور آپ نے ہی یہ سوچا تھا) کہتے ہیں کہ پھر بادشاہ نے اپنے دل میں اپنے رب کے ساتھ عہد کیا کہ نہ تو وہ اس گائے کو لے گا اور نہ ہی اس کا مالک بنے گا اور آئندہ کبھی بھی وہ میرے ملکیت میں نہیں ہو گی۔ لہٰذا صبح گائے حسب معمول چرنے چلی گئی جب لوٹ کر آئی تو اس کا دودھ نکالا گیا۔ اب اس کا دودھ بدستور تیس گائیوں کے دودھ کی مقدار میں ہو چکا تھا اب بادشاہ نے اپنے دل میں کہا کہ تجھے عبرت ہونی چاہئے۔

اب اس نے کہا کہ جب بادشاہ ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے البتہ ضرور میں عدل وانصاف قائم کروں گا یا یوں کہا کہ میں اس حال سے افضل ہو جاؤں گا۔

فرعون کو چار سو سال کی مہلت:

۷۴۷۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس

(۷۴۷۳)..... اخرجه احمد (۶/۲۴۰) والحاکم (۴/۵۷۵) من طریق صدقة بن موسی نا أبوعمران الجونی عن یزید بن بابنوس عن عائشة مرفوعاً وقال الحاکم: (هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه) وقال الذهبی: صدقة ضعفوه وابن بابنوس فیه جهالة)

نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے ان کو وھب بن منبہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب آپ نے فرعون کو چار سو سال مہلت دیئے رکھی حالانکہ وہ یہ کہتا رہا انا ربکم الاعلیٰ میں ہی تمہارا سب سے بلند اور عمدہ رب ہوں۔ اور وہ تیری آیات کی تکذیب کرتا رہا اور تیرے رسولوں کا انکار کرتا رہا۔ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی فرعون کے اخلاق اچھے تھے سہل الحجاب تھا کہ سب ان کو آسانی سے مل سکتے تھے اس لئے میں نے یہ پسند کیا تھا کہ میں اس کو اس بات کا بدلہ دے دوں۔

ظلم ناپسندیدہ ہے:

۷۷۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابووائل نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن حازم نے بن ابوغرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو ابووائل نے ان کو ابودرداء نے انہوں نے کہا کہ سب لوگوں سے مبغوض اور ناپسندیدہ میرے نزدیک یہ کہ میں اس کے ساتھ ظلم کروں البتہ وہ آدمی ہے جو نہ پائے کسی کو جس سے وہ مدد مانگ سکے اور ماسوا اللہ کے۔

اور منصور کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا بے شک سب لوگوں میں مبغوض اور ناپسندیدہ میرے نزدیک یہ کہ میں اس کو جان لوں وہ ہے جو جو نہ استغاثہ کرے اللہ کے علاوہ۔

۷۷۴۸۔ ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبیداللہ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے یہ کہ قریب ہے سیاہ بھنورا کیڑا مکوڑا عذاب دیا جائے اپنے بل کے اندر ابن آدم کے گناہ کی وجہ سے اس کے بعد عبداللہ نے یہ آیت پڑھی:

ولو یؤخذ اللّٰہ الناس بما کسبوا ماترک علٰی ظھرھا من دابة (فاطر۔۴۵)

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو پکڑلیتا ان کے اعمال کے بسبب تو دھرتی پر کوئی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔

۷۷۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل بن عبدوس بن حسین سمسار نے ان کو حاتم رازی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو اسماعیل بن حکیم خزاعی نے ان کو عمر بن جابر حنفی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے ایک آدمی سے سنا وہ یہ کہتا تھا کہ بے شک ظالم نہیں نقصان دیتا مگر اپنے آپ کو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم حتیٰ کہ فاختائیں بھی اپنے آشیانے میں کمزور ہو کر ظالم سے ظلم کی وجہ سے مرجاتی ہیں۔

۷۷۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن داؤد نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام ایک شیر کے پاس سے گذرے اور اس کو اپنے پیر سے ٹھوکر ماری جس کے نتیجے میں شیر نے ان کی ناک کی ہڈی توڑی انہوں نے رات بھر بے آرامی سے جاگ کر گذاری پھر نوح علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ بے شک میں ظلم کو پسند نہیں کرتا۔

۷۷۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے اور ابوعمر اور محمد بن عبدالعزیز رملی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی حمزہ نے ان کو علی بن ابوحملہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مسلم بن یسار سے اور اس نے سنا کہ ایک دوسرے کے خلاف بددعا کر رہا تھا جو اس پر ظلم کرتا تھا۔ مسلم نے اس سے کہا کہ ہر ظالم اپنے ظلم کی طرف رجوع کرتا ہے اگر اس کے

خلاف تیری دعا نے اس پر جلدی کر لی۔ وگرنہ تو پالے گی اس کو کسی عمل میں وہ اسی لائق ہے کہ وہ ایسا نہ کرے۔

۷۳۸۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو نعیم نے ان کو رصافی نے وہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر کے سامنے بنو مروان کے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا اور میں وہاں پر موجود تھا۔ انہوں نے کہا کہ رک جا ان سے (یعنی ان کا ذکر نہ کر) پس قسم ہے اللہ کی البتہ ان کے اعمال البتہ بڑی تیزی سے ان میں اثر کریں گے ان پر سونتی ہوئی اور ننگی تلواروں سے (زیادہ تیزی سے)۔

ظالموں پر خدا کی لعنت:

۷۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن محمویہ فارسی نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو یزید بن اسماعیل نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو منہال نے ان کو عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی اے داؤد! تم ظالموں سے کہہ دو کہ وہ مجھے یاد نہ کریں کیونکہ مجھ پر حق ہے کہ جو مجھ کو یاد کرے میں بھی اس کو یاد کروں۔ اور ظالموں کو میرا یاد کرنا یہ ہے کہ میں ان کو لعنت کروں گا۔

۷۳۸۴:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو محمد بن (کلمۃ غیر مقروءہ) ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابو ہارون عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی بندہ جس کسی پر ظلم کرتا ہے دنیا میں وہ بدلہ نہیں لیتا از خود اس سے، مگر اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو بدلہ دلوائے گا۔

عاملین کو نصیحت:

۷۳۸۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن احمد الحمامی نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن علی خطبی نے ان کو محمد بن نصر صائغ نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبد العزیز بن محمد بن عبد اللہ بن عمر نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا۔ امابعد۔ اللہ سے ڈریں ان لوگوں کے معاملے میں جن کے آپ ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور زبردستی کرنے والی ذات سے۔ اس کی طرف سے سزا کی تاخیر کی وجہ سے بے خوف نہ ہوں سزا میں جلد بازی وہی کرتا ہے جس کو سزا کے رہ جانے کا ڈر ہو۔ (چونکہ یہ اللہ کے ہاں نہیں ہے)۔

۷۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر اسماعیل بن محمد فقیہ نے مقام رائے میں ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو ابو نضر دمشقی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عبد الرحمٰن بن حارث نے ان کو محمد بن واسع نے یہ کہ انہوں نے اپنے بھائیوں میں سے ایک آدمی کی طرف خط لکھا کہ یہ محمد بن واسع کی طرف سے فلاں بن فلاں کی طرف خط ہے۔ السلام علیکم امابعد۔ اگر آپ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ رات اس طرح گذاریں (جب رات گذاریں) کہ آپ کے ہاتھ صاف ہوں حرام خون سے رنگے ہوئے نہ ہوں، حرام کھانے سے آپ کا پیٹ خالی ہو، مال حرام سے آپ کی کمر ہلکی پھلکی ہو، تو ضرور ایسا کیجئے، اگر آپ ایسا نہ کریں تو تیرے خلاف کوئی راستہ نہیں ہے۔ (کوئی سبیل نہیں ہے۔)

انما السبيل على الذين يظلمون الناس ويبغون في الارض بغير الحق. والسلام عليك. (سورہ ۴۲)

سوائے اس کے نہیں کہ (مواخذے اور پکڑ کی) راہ ان لوگوں کے خلاف ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

اور زمین پر فساد کرتے ناحق۔ والسلام علیکم۔

۷۳۸۷:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو منصور محمد بن عبد اللہ فقیہ زبد نے ان کو ابو عمرو احمد بن محمد نحوی نے اپنی سند سے کہ یحییٰ بن

في إسناده أبو هارون العبدي (عمارة بن جوين) متروك ومنهم من كذبه.

خالد برمکی جب قید کر دیا گیا تو اس نے قید سے خلیفہ ہارون رشید کو خط لکھا بے شک میرا ہر دن آپ کے دنوں کی طرح گذر رہا ہے تیرے احسان کے ساتھ تمہارا میرا وعدہ میدان محشر کا ہے، اور فیصلہ کرنے والا رب ہے جو بہت عنائتیں کرنے والا ہے میں آپ کی طرف چند وہ اشعار لکھ رہا ہوں جو امیر المؤمنین علی بن ابوطالب نے معاویہ بن ابوسفیان کے پاس لکھے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اشعار:

اما واللّٰہ ان الظلم شوم
واما زال المسئی ھو الظلوم
الی دیان یوم الدین غضی
وعند اللّٰہ تجتمع الخصوم
تنام ولم تنم عنک المنایا
تنبہ للمنیۃ یانؤم
لامر ما تصرجت اللیالی
لامر ماتجرمت النجوم

خبردار اللہ کی قسم بے شک ظلم نحوست ہے۔ اور دوسروں کے ساتھ برائی کرنے والا ہی ہمیشہ ظالم ہوتا ہے ہم اور تم قیامت کے دن بہت عطا کرنے والے رب کی بارگاہ پیش ہونے کے لئے چل رہے ہیں۔ سارے جھگڑنے والے اللہ ہی کی بارگاہ میں اکٹھے ہوں گے۔ تم غافل سور ہے ہو مگر موت تو غافل ہو کر تم سے نہیں سو رہی اے غفلت کے نیند سونے والے موت سے آگاہ رہ۔ آگاہ رہ ایسے امر کے لئے جس کو راتیں گذر گذر کر ختم نہیں کر سکیں گی ایسا امر جس کو ستارے طلوع و غروب ہو کر ٹال نہیں سکیں گے یعنی حساب و کتاب۔

حضرت عبدالرحمٰن بن حسان رضی اللہ عنہ کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے شعر:

۷۴۸۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب نے یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب مدینے میں آئے تو حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ ان کو ملنے آئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے سب لوگ ملنے آ گئے ہیں اے جماعت انصار، تمہیں کس چیز نے مجھ سے ملنے سے روکا ہے؟ اس نے کہا کہ ہمارے پاس سواری کے جانور نہیں ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اونٹنیاں کہاں ہیں؟

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو ہم آپ کی تلاش میں اور آپ کے باپ کی تلاش میں بدر کے دن ان کی کونچیں کٹوا دی تھیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک ملاحظہ کرو گے۔ (یعنی دوسروں کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے اچھی چیز کا انتخاب کرنا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اب تمہارا کیا معاملہ ہے؟ (یعنی اب تم ایسی صورت میں کیا کرو گے؟)

قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارا معاملہ یہ ہے کہ ہم صبر کریں گے یہاں تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے تم صبر کرو یہاں تک کہ پھر تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پالو۔

(۷۴۸۸)..... أخرجه البخاري (۳۷۹۲) و (۷۰۵۷) ومسلم (۱۸۴۳) و (۱۸۴۵)

یہ بات جب حضرت عبدالرحمن بن حسان کو پہنچی تو انہوں نے کہا۔

الا ابلغ معاویۃ بن حرب
امیر المؤمنین بنا کلامی
فانا صابرون ومنتظروکم
الی یوم التغابن والخصام

خبردار! امیر المؤمنین معاویہ بن حرب کو یہ پیغام پہنچادو ہمارے کلام کے ذریعے۔ بے شک ہم لوگ صبر کر رہے ہیں اور تم لوگوں کا انتظار بھی جھگڑنے کے دن اور نقصان اٹھانے کے دن تک (یعنی قیامت میں جب اہل جہنم نقصان اٹھائیں گے۔)

لوگوں کی بد عملی و بد اخلاقی کا مرثیہ:

۷۴۸۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوسعید احمد بن محمد بن رمح سے انہوں نے سنا محمد بن حسن بن سمیدع ضبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حجر سے وہ شعر کہتے ہیں:

النصح من رخصة في الناس مجان
والغش غال له في الناس اثمان
العدل نور واهل الجور قد كثروا
وللظلوم على المظلوم اعوان
تفاسد الناس والبغضاء طاهرة
فالناس في غير ذات الله اخوان
والعلم فاش وقل العاملون به
والعاملون بغير الله اقران

خیر خواہی نصیحتیں بوجہ سستی ہونے کے مفت و عام ہیں لوگوں میں فریب و خیانت کی قیمتیں مہنگی ہیں لوگوں کے اندر (یعنی نصیحت و خیر خواہی کی کوئی قدر نہیں دھوکہ و خیانت کی قدر ہے)۔

عدل و انصاف نور ہے حالانکہ اہل ظلم و جور بہت ہو گئے ہیں جو کہ مظلوم کے خلاف ظالم کے مددگار ہیں۔

لوگ باہم فساد کرتے ہیں اور بغض ظاہر ہے پس لوگ اللہ کی ذات کے سوا (باقی امور میں) بھائی بھائی ہیں علم عام ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہیں اور غیر اللہ کے لئے عمل کرنے والے ملے ہوئے ہیں۔

۷۴۹۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابونصر عقیلی سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے اس نے حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں ڈرو تم بچو تم اس بات سے کہ تمہارا آنخی اور مصیبت کے ایام مسلمانوں کی عیدوں کے دن نہ ہوں۔

۷۴۹۱:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عبسی نے ان کو (ا) ابن محمد غسانی نے مجھے شعر سنائے متعدد اہل ادب نے محمود الوراق کے کلام سے۔

اني شكرت لظالمي ظلمي
وغفرت ذاك له على علمي

وراٴیتـــــه اسـدی لـــی یـدا
لـمـا ابـان یـجـهلـه حـلـمـی
رجـعـت اسـاء تـه علیـه واحسا
نـی فـراح مـضـاعف الـجـرم
وغـدوت ذا اجـر ومـحـمـدة
وغـدا یـکـسـب الـذم والاثـم
فـکـانـمـا الاحـسـان کـان لـه
وانـا الـمـسـئ الیـه فـی الـحـلـم
مـازال یـظـلـمـنـی زارحـمـه
حـتـی بـکـیـت لـه مـن الـظـلـم

میں نے اپنے ظالم کے لئے مجھ پر ظلم کرنے کا شکریہ ادا کیا ہے اور میں نے اس ظلم کو اپنے علم کی بنیاد پر اس کے لئے معاف کر دیا ہے۔ اور میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے میری طرف ہاتھ دراز کیا (زیادتی کا) جب اس کی نادانی کے ساتھ میرا حوصلہ ظاہر ہوا ہے۔ میں نے اس کی برائی کو اسی پر واپس لوٹا دیا ہے اور اپنے احسان کو بھی لہٰذا وہ دوسرے جرم کے باوجود خوش ہو گیا ہے میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ ثواب بھی کمایا ہے اور تعریف بھی اور اس نے صبح کی ہے اس حال میں کہ گناہ بھی کمایا ہے اور بدنامی بھی۔

پس گویا کہ احسان اسی کا تھا اور میں برائی کرنے والا تھا اس کے ساتھ حوصلہ کرنے میں وہ ہمیشہ مجھ پر ظلم کرتا رہا ہے اور میں اس پر رحم کرتا رہا یہاں تک کہ میں اس کے ظلم سے رو پڑا ہوں۔

۷۴۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ہمیں شعر سنائے ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے محمد بن خلف نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ہارون بن محمد ابوعبداللہ قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے اسحاق بن شعیب بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے میرے چچا یونس بن ابراہیم نے جو کہ کلام ہے محمد بن عیسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ کا۔

فـلا تـعـجـل عـلـی احـد بـظـلـم
فـان الـظـلـم مـرتـعـه وخـیـم
ولا تـفـحـش وان بـلـیـت ظـلـمـاً
عـلـی احـد فـان الـفـحـش لـوم
ولا تـقـطـع اخـالـک عـنـد ذنـب
فـان الـذنـب یـغـفـره الـکـریـم
ولـکـن دار عـورتـه بـرفـق
کـمـا قـد تـرقـع الـخـلـق الـقـدیـم
ولا تـجـزع لـریـب الـدهـر واصـبـر
فـان الـصـبـر فـی الـعـقـبـی سـلـیـم

(۷۴۹۱)......(۱) کلمة غیر مقروءة

فـمـا جـزع یـغـنـی عـنـک شیـئـاً

ولا مـافـات تـرجـعـه الهـمـوم

کسی پر بھی ظلم کرنے میں جلد بازی نہ کر بے شک ظلم کی چراگاہ بڑی بھاری (اور خطرناک ہے) اور نہ بکواس کر تو، اگرچہ تو ظلم میں مبتلا کیا جائے۔ کسی ایک کے خلاف بھی بے شک گالی اور بیہودہ بکواس کمینگی ہے۔

کسی بھی گناہ یا غلطی کرنے پر اپنے بھائی سے قطع تعلق نہ کر بے شک گناہ کو رب کریم بخش دیتا ہے بلکہ اس کے عیب کو نرمی کے ساتھ تبدیل کر جس طرح آپ پرانے کپڑے کو پیوند لگاتے ہیں اور حوادث زمانہ سے نہ گھبرا بلکہ صبر کر بے شک صبر آخرت کی سلامتی دینے والا ہے۔

کوئی گھبرانا ایسا نہیں ہے جو تجھے کوئی فائدہ دے
اور نہ ہی فکر و غم تلافی مافات کر سکتے ہیں

ایمان کا پچاسواں شعبہ
تمسک بالجماعۃ
جس طریقے پر مسلمان جماعت ہو اسی کے ساتھ تمسک کرنا (یعنی اس کو مضبوطی سے تھامنا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقوا۔ (آل عمران ۱۰۳)

مضبوطی کے ساتھ اللہ کی رسی کو تھام لو اجتماعی طور پر اور مت بکھرو (تفرقہ نہ کرو)۔

۷۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک پر سہیل بن ابوصالح سے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو خبر دی جریر نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے تین چیزوں کو پسند کیا ہے اور تین کو تمہارے لئے ناپسند کیا ہے۔ یہ کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو۔ اور یہ کہ تم سب کے سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو جدا جدا نہ ہو۔ اور یہ کہ تم اس شخص کی خیر خواہی کرو جو تمہارے معاملے کا ولی اور حکمران بنے۔ اور ناپسند کیا تمہارے واسطے قیل قال کو۔ کثرت سوال کو۔ اضاعت مال کو۔

۱.....قیل قال سے مراد غیر ضروری بات اور بحث کرنا۔

۲.....بلاوجہ مسئلے پوچھنا اور کٹ حجتی کرنا۔

۳.....مال ضائع کرنا اسراف۔

مالک کی روایت میں **ولاتفرقوا** کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے جریر کی حدیث سے۔

پانچ احکامات:

۷۴۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو حارث اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں ان پانچ کا اللہ نے مجھ کو بھی حکم دیا ہے۔ (۱) جماعت (۲) سمع (۳) اطاعت (۴) عبادت (۵) جہاد فی سبیل اللہ۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہو گیا اس نے اسلام کا حلقہ اور کڑا گردن سے اتار پھینکا، یا ایمان کا اپنی گردن سے، یا ایمان کا اپنے سر سے مگر یہ کہ وہ رجوع کر لے اور وہ شخص جو جاہلیت کا دعویٰ کرے (یا جاہلیت کی پکاریں پکارے) پس وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ! اگر چہ وہ شخص نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اگر چہ نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ تم لوگ اللہ کی پکار پکارو جس کے ساتھ اس نے تمہارا نام رکھا تھا۔ مسلمین۔ مؤمنین۔ عباداللہ۔

(۷۴۹۳).....أخرجه مسلم (۱۷۱۵) ومالک في الکلام (۲۰) من طریق سهیل بن أبي صالح عن أبیه عن أبي هریرة مرفوعاً.

(۷۴۹۴).....إسناده صحیح أخرجه أحمد (۳۴۴/۵) والترمذي (۲۸۶۳) وقال أبو عیسی: (هذا حدیث حسن صحیح غریب)

عصبیت کے پرچم تلے:

۷۴۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو یوسف بن عبید نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو زیاد بن ابورباح قیسی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (امیر وخلیفہ) کی اطاعت سے نکل جائے اور (مسلمانوں کی) جماعت سے جدا ہو جائے، پھر وہ اسی حالت پر مر جائے تو یہ موت جاہلیت کی موت ہے۔ اور جو شخص میری امت سے نکل گیا امت کے کسی نیک یا بد کے ظلم کرنے کی وجہ سے اس نے نہیں شرم کی۔ یا۔ کہا تھا نہیں لحاظ کیا امت کے مؤمن کے۔ اور اس نے ذی عہد سے بھی وفا نہیں کی وہ مجھ سے نہیں ہے (ذی عہد خلیفہ وامیر جس کی بیعت کر کے اس نے اطاعت کا عہد کیا تھا) اور جو شخص اندھی تقلید (یا اندھے پن) کے جھنڈے تلے مارا گیا جو عصبیت کے لئے غصہ ہوا اور عصبیت کی نصرت کی اور عصبیت کی دعوت دی۔ اس کا قتل جاہلیت ہے۔

یا یوں کہا تھا کہ اس کی موت جاہلیت کی موت کی طرح ہے۔ یہ شک ابو محمد کا ہے۔

(جاہلیت اسلام سے پہلے دور کا نام ہے عصبیت کے پرچم تلے مرنے والے کی موت کو جاہلیت کی موت کہنے کا مطلب یہ ہے اس کی موت حرام موت ہے اسلام میں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔) (مترجم)

۷۴۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو زیاد بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص (خلیفہ وامیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کو چھوڑ گیا اس کے بعد وہ مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص اندھے پرچم تلے مارا گیا (یعنی تقلید میں) جو عصبیت کے لئے جذباتی ہوتا ہے اور عصبیت کے لئے لڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے اور جو شخص نکلا (جس نے خروج کیا) میری امت کے خلاف اس نے مارنا شروع کیا امت کے نیک کو بھی اور بد کو بھی امت کے مؤمن کا لحاظ بھی نہیں کیا اور نہ اس کے ذی عہد کے ساتھ وفا کی (نہ اس نے وعدہ پورا کیا کسی سے) اور نہ وفا کی اس شخص کے ساتھ جس سے عہد کر رکھا ہے پناہ لے رکھی یا اس کو بھی مارتا ہے) وہ شخص مجھ سے نہیں ہے اس کو مسلم نے حدیث مہدی بن میمون سے ذکر کیا ہے۔

امیر کے ناپسندیدہ رویہ پر صبر کیجئے:

۷۴۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور عارم نے اور سلیمان بن حرب اور مسدد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حماد بن زید نے جعد بن ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسدد نے ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو جعد نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسی بات دیکھے (یعنی ایسا رویہ) جس کو وہ پسند نہ کرے۔ تو اسے چاہئے کہ وہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی دور مر جاتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۷۴۹۸:..... فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو جعد نے ان کو ابوعثمان نے ان کو

(۷۴۹۵)..... اخرجه مسلم في الإمارة (۵۳) وأحمد (۳۰۶/۲ و ۴۸۸) والنسائي (۱۲۳/۷)

(۷۴۹۶)..... اخرجه مسلم في الإمارة (۵۳) وراجع تعليقنا السابق.

(۷۴۹۷)..... اخرجه البخاري (۷۰۵۴) و (۷۱۴۳) ومسلم في الإمارة (۵۵) و (۵۶) والدارمي (۲۴۱/۲) وأحمد (۲۷۵/۱، ۲۹۷ و ۳۰۱) والبيهقي (۱۵۷/۸) وابن أبي عاصم مختصراً (۱۱۰۱) من طريق الجعد أبي عثمان به.

ابورجاء نے ان کو ابن عباس نے ان کو حدیث کو مرفوع کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پھر حدیث ذکر کی ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابونعمان عارم نے حماد سے۔

اطاعت امیر پر اجر:

۷۴۹۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو خبر دی عبداللہ بن سالم نے ان کو خبر دی محمد بن ولید بن عامر نے ان کو فضیل بن فضالہ نے یہ حبیب بن عبید نے حدیث بیان کی ہے انہوں نے مقدام سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے امیروں کی اطاعت کرو۔ (یعنی حکمرانوں کی) اگر وہ تمہیں حکم دیں اس کا جو کچھ میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔ (دین) بے شک ان کو (تمہارے لئے دینی حکم کرنے پر) اجر ملے گا اور تمہیں ان کی (دینی امور میں) اطاعت کرنے پر اجر ملے گا اور اگر وہ تمہیں ایسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا ہوں تو وہ (غیر دینی امور کا) حکم کرنا ان کے اوپر وبال ہوگا اور تم اس سے بری ہوں گے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے ملو گے تو تم کہو گے کہ اے ہمارے رب! ظلم نہیں ہے یعنی ہم نے زیادتی نہیں کی تھی اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے زیادتی نہیں کی تھی۔ آپ نے ہماری طرف رسول بھیجے تھے ہم نے رسولوں کی اطاعت کی تھی تیرے حکم کے ساتھ، اس کے بعد آپ نے ہمارے اوپر ان کے خلیفے اور جانشین بھیجے تھے ہم نے ان کی بھی اطاعت کی تھی تیری اجازت کے ساتھ، اور آپ نے ہمارے اوپر امیر و حکمران بنائے تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تیری اجازت کے ساتھ۔ وہ فرمائے گا کہ تم نے سچ کہا وہ ذمہ داری ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

حاکم و رعایا کی ذمہ داری:

۷۵۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور فرمایا کہ اے اللہ کے نبی یہ فرمائیے کہ اگر ہمارے اوپر امیر و حکمران کھڑے ہو جائیں۔ وہ ہم سے اپنا حق مانگیں (یعنی اطاعت) اور ہمارا حق ہمیں نہ دیں (یعنی ہماری حفاظت نہ کریں وغیرہ وغیرہ) تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائل سے منہ پھیر لیا اس نے دوبارہ سوال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر اس نے جب دوسری یا تیسری بار پوچھا تو اشعث بن قیس نے اس کے دامن کو پکڑ کر کھینچا یعنی منع کیا سوال کرنے سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسمعوا و اطیعوا فانما علیه ماحمل و علیکم ما حملتم.

تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو بے شک وہ اس چیز کا ذمہ دار وہی ہے جس کا وہ ذمہ دار بنایا گیا اور تمہارے اوپر وہ لازم ہے جس کی تم ذمہ داری دیئے گئے ہو۔ (کیونکہ ان پر ان کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارا بوجھ۔)

(۷۴۹۹)...... حدیث حسن قال في المجمع (۵/۲۲۰) رواه الطبراني وفيه إسحاق بن إبراهيم بن زبريق وثقه أبو حاتم وضعفه النسائي وبقية رجاله ثقات ورواه ابن أبي عاصم في السنة (۱۰۴۸) من طريق أبي تقي عبدالحميد بن إبراهيم ثنا عبدالله بن سالم ثنا الزبيدي ثنا الفضيل بن فضالة به.

قال الحافظ في التقريب أبوتقي عبدالحميد بن إبراهيم صدوق إلا أنه ذهبت كتبه فساء حفظه.

فالحديث بمجموع هذين الطريقين حسن إن شاء الله.

(۷۵۰۰)...... اخرجه مسلم (۱۸۴۶) والبيهقي (۸/۱۵۸)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۷۵۰۱:......اور ہم نے حذیفہ بن یمان کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ کی کئی احادیث میں ان ائمہ و خلفاء کے بارے میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ ہدایت نہیں پکڑیں گے اور آپ کی سنت کو اپنا معمول نہیں بنائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم ان کا حکم سننا اور امیر کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال چھین لے پس تم سنو اور اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے حکمران:

۷۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن بشار نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ سے ان کو حسن نے انہوں نے ضبہ بن محصن سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا عنقریب تمہارے اوپر میرے بعد کچھ امیر مقرر کئے جائیں گے ان میں سے بعض کو تم پہچانو گے اور بعض کو نہیں پہچانو گے جو شخص ناپسند کرے گا بری ہوگا اور جو شخص انکار کرے گا وہ بچ جائے گا مگر جو راضی ہوا اور تابع داری کی۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم ان کے ساتھ قتال نہ کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ یعنی جس شخص نے اپنے دل سے انکار کیا اور اپنے دل سے ناپسند کیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار کی حدیث سے۔ اور ہم نے ایک دوسری وجہ سے روایت کی ہے حسن سے کہ انہوں نے فرمایا جس نے اپنی زبان سے انکار کیا وہ بری ہوا اور تحقیق اس کا زمانہ چلا گیا اور جس نے اپنے دل سے ناپسند کیا تحقیق اس کا یہی زمانہ آ گیا۔

۷۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو احمد بن ابو شعیب حرانی نے ان کو ابو موسیٰ بن اعین نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو ابو البختری نے وہ کہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ سے کہا گیا کیا کہ کیا تم معروف کا حکم نہیں کرتے اور منکر سے نہیں روکتے؟ انہوں نے کہا کہ بے شک امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن یہ سنت نہیں ہے کہ تم اپنے امام و امیر پر ہتھیار اٹھالو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ امام یعنی خلیفہ و امیر عادل کی اطاعت واجب ہے اور اس کی مخالفت کرنا حرام ہے اور اس کے عہد پر اور عقد بیعت پر قائم رہنا فرض ہے اور ظالم خلیفہ و حکمران کے بارے میں جس نے یہ قول کیا ہے کہ فاسق ہونا امامت و خلافت کے منافی نہیں ہے اس نے ان مذکورہ احادیث کے ظاہر سے حجت پکڑی ہے اور کہا ہے کہ یہ احادیث اطاعت کے واجب کرنے پر ناطق ہیں عادل کے لئے بھی اور ظالم کے لئے بھی اور اس نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

اور جس نے یہ قول کیا ہے کہ فاسق ہونا امامت کے منافی ہے۔ اس نے یہ کہا ہے کہ امام ظالم کا ذکر امام عادل کے ذکر سے منفرد اور الگ ہے۔

(۷۵۰۱)......أخرجه مسلم في الإمارة (۵۲) وأبو داود (۴۲۴۴)

(۷۵۰۲)......أخرجه مسلم في الإمارة (۶۲) و (۶۳) وأبو داود (۴۷۶۰) و (۴۷۶۱) والترمذي (۲۲۶۵) واحمد (۶/۲۹۵ و ۳۰۲ و ۳۲۱) من طريق الحسن عن ضبة بن محصن العنزي عن ام سلمة مرفوعاً

مگر یہ ہے کہ امامظالم حکمران ہے محض اپنے حکم کی صورت میں اور اپنے ظاہر حال کے اعتبار سے اس لحاظ سے نہیں کہ وہ امام عادل کی طرح مطلقا امام ہے۔اور ہم نے سمجھ لیا ہے کہ خلیفہ غیر عادل سے الگ تھلگ ہوجانا اور اس کی اطاعت چھوڑ دینا جب جماعت کو نقصان پہنچائے بغیر ممکن نہ ہو تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اس بات میں دلیل ہے اس چیز کی کہ اس الگ ہونا اطاعت کا چھوڑ دینا جب نقص جماعت کے بغیر ممکن ہو تو اس کی مفارقت واجب ہے (یعنی اس کو چھوڑ نا اور الگ ہونا۔)

اور مفارقت جماعت کا معنی یہ ہے کہ جمہور جب یہ سمجھتے ہوں کہ امام کا فسق ایسا ہے جو اس کی امامت کا منافی نہیں ہے اور دوسرے کچھ لوگ ایسے ہوں جو یہ کہیں اس کا فسق امامت کے منافی ہے،تو اس مختصر سی جماعت اور گروہ کو چاہئے کہ وہ اس بھید کو ظاہر نہ کریں جو ان کے دلوں میں ہے،اس لئے کہ جمہور ان کی مخالفت کریں گے اور ان کی رائے کو روک دیں گے جس کی وجہ سے یا تو تفرقہ پڑے گا یا پھر امام کی طرف سے ان کو نقصان پہنچے گا کیونکہ اس کو جمہور کی حمایت حاصل ہوگی۔لہٰذا وہ انجام و نتیجے کے اعتبار سے ایسی آزمائش اور ایسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے جس کا مقابلہ کرنے کی ان کو سکت نہیں ہوگی اور یہ چیز ایسی ہے جس سے وہ منع کیئے گئے ہیں یہ چیز ان کے لئے ممنوع ہے۔

اور اسی طرح ہے یہ بات کہ اگر اہل رائے یہ سمجھتے ہیں کہ امام و خلیفہ کا فسق ایسا ہے جو کہ اس کی امامت کے منافی ہے۔مگر وہ ایسے ہیں کہ اس کی مخالفت کرنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے،اس لئے کہ فوج اور لشکر انہوں نے ترتیب دیا ہے۔اگر وہ ان لشکریوں کے آگے اپنی رائے کا اور اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں تو پریشانی کا اختلاف وانتشار کا شکار ہو جائیں گے اور فوجی لشکر پھر جائیں گے ان سے جس کے نتیجے میں فتنہ برپا ہو جائے گا۔ لہٰذا ایسی صورت میں ان کے لئے سبیل یہ ہے کہ وہ خاموشی اختیار کرلیں اور جماعت کو لازم پکڑیں۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔اس بارے میں کہ خلیفہ اگر نماز قائم کرے تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا اور اگر زکوۃ وصدقات وصول کرے تو اس کے پاس جمع کرنا۔اور وہ جس کو قاضی مقرر کرے اس کے پاس فیصلے لے جانا اور اس سے فیصلے کروانا،اور اگر وہ اعلان جہاد کرے تو اس کے ساتھ مل کر اس کی ماتحتی میں جہاد کرنا کفار کے ساتھ۔اگر چہ اس کو اس کی طرف ادا کرنے یا اس کے ماتحتی میں ادا کرنے میں ادا کی ہوئی چیز کی توہین بھی ہو مثلاً قصداً قتال ہے،اور اگر امیر کا ارادہ ادا کروانے میں اس چیز کو اس کے حق سے ہٹا کر ناحق کرنے کا ہو تو،انسان اہل حق کی اعانت وامداد کرے ہاں مگر یہ کہ اہل حق بھی کمزور ہوں تو پھر اس کے ساتھ جہاد پر جانے سے بیٹھے رہنے کا کوئی حیلہ وبہانہ کرے اگر اس میں اس کا عذر مان لیا جائے تو ٹھیک ہے اور اگر اس کا عذر بھی نہ مانا جائے تو پھر وہ امام کے ساتھ نکلے اور تیر اندازی شمشرزنی نیزہ باری کو باقی رکھے جس قدر استطاعت رکھے۔

اطاعت لازم ہے:

۷۵۰۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو روح بن فرح نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علیک با لطاعة

لازم پکڑو تم اطاعت کو۔

(۷۵۰۳)......(۱) فی ب (یخلعوہ)

(۷۵۰۴)......أخرجه النسائی (۷/۱۴۰) من طریق یعقوب بن عبدالرحمن بن وإسنادہ صحیح.

٧٥٠٥:.....اور اہوازی کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ تم اپنے اوپر لازم کرلو حکم سننے کو اور اس کی اطاعت کرنے کو اپنی خوشی میں بھی اور اپنی ناپسندیدگی میں بھی اپنی تنگدستی اور اپنی فراخ دستی میں اور اس صورت میں جب تجھ پر کسی کو ترجیح دی جائے۔

اس کو مسلم نے راویت کیا ہے سعید بن منصور سے اور قتیبہ نے یعقوب سے۔

٧٥٠٦:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو ولید بن عبدالرحمن نے ان کو عبداللہ بن الہعی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیر وحکمران ہوں گے (ایسے بھی) جن کی طرف دل مطمئن ہوں گے چمڑے جن کے لئے نرم ہو جایا کریں گے۔ اس کے بعد تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے جن سے دل تنگ ہو جائیں گے اور ان سے چمڑے (خوف سے) سکڑ جائیں گے۔ اور کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان لوگوں سے لڑیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک وہ نماز کو قائم کریں۔

٧٥٠٧:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو یحییٰ بن یعلیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو غیلان نے ان کو قیس ہمدانی نے یعنی ابن وہب نے کہ انہوں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اکابر نے: ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم اپنے حکمرانوں کے نہ تو نقصوں کی بحث کریں نہ ان کے ساتھ دھوکہ کریں اور نہ ہی ان کی نافرمانی کریں اور یہ کہ ہم اللہ سے ڈریں اور یہ کہ ہم صبر کریں بے شک معاملہ قریب ہے۔

لوگوں کی اصلاح امیر ہی کے ذریعہ ممکن ہے:

٧٥٠٨:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو لیث نے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن ابوطالب نے۔ فرمایا لوگوں کی اصلاح امیر وحکمران ہی کرتا ہے خواہ نیک ہو یا بد ہو۔ لوگوں نے کہا یا امیر المؤمنین نیک تو اصلاح کرے گا مگر برا کیسے کرے گا؟ فرمایا کہ فاجر اور برے کے ذریعے اللہ تعالیٰ راستوں کو محفوظ بنائے گا۔ اس کے ذریعے دشمن کے ساتھ جہاد کیا جائے گا۔ اس کے پاس مال فئی کھنچ کر آئے گا اس کے ذریعے حدود قائم کی جائیں گی اس کے ذریعے بیت اللہ کا حج کیا جائے گا جس میں مسلمان امن کی حالت میں اللہ کی عبادت کریں گے یہاں تک کہ اس کا اجل آجائے۔

٧٥٠٩:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو غسان بن مفضل نے ان کو معاویہ علائی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو سفیان بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ایاس بن معاویہ نے کہا لوگوں کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ کہ ان کے راستے سفر کے لئے محفوظ ہوں۔ ان کے فیصلوں کو ترجیح دی جائے یہاں تک کہ قاضی ان میں انصاف کرے اور ان کے لئے پل باندھے جائیں جو ان کے اور دشمن کے درمیان ہوں ان امور کو جب بادشاہ قائم کردے تو اس کے ماسوا کو لوگ اپنے ذمے لے لیں گے اور جس کو بادشاہ ترجیح دے اور دیگر ہر چیز جس کو وہ ناپسند کریں گے سب برداشت کرلیں گے۔

٧٥١٠:.....ہمیں خبر دی ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر فقیہ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن احمد براری نے ان کو حسن بن علی طوسی نے ان کو زبیر بن بکار نے ان کو مبارک طبری نے اس نے سنا ابوعبداللہ وزیر سے اس نے سنا ابوجعفر امیر المؤمنین المنصور سے وہ اپنے بیٹے المہدی منصور سے کہتے

(٧٥٠٥).....أخرجه مسلم (١٨٣٦)

(٧٥٠٦).....في الأصل عليهم والتصحيح من مسند أحمد

ہیں اے ابوعبداللہ جب بھی کسی معاملے کا ارادہ کرو تو اس میں خوب غور وفکر کرو بے شک عاقل کی سوچ اس کا آئینہ ہوتی ہے اس کو اس کا اچھا و برا دکھاتی ہے۔ اے ابوعبداللہ خلیفہ کی اصلاح تقویٰ کرتا ہے بادشاہ کی اصلاح اطاعت کرتی ہے۔ رعایا کی اصلاح عدل وانصاف کرتا ہے سب لوگوں سے بڑا معاف کرنے والا وہی ہوتا ہے جو سزا دینے پر سب سے زیادہ قدرت رکھتا ہے سب لوگوں سے بڑا ناقص العقل وہ ہوتا ہے جو اپنے سے کمزور پر ظلم کرتا ہے۔

فصل:...... جماعت کی اور اتفاق کی فضیلت، اختلاف اور تفرقہ کی کراہت و ناپسندیدگی اور بادشاہ کی تعظیم وتکریم کے بارے میں احادیث

۷۵۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع صوفی نے جامع المنصور میں، ان کو ابوبکر بن انباری نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو عرفجہ بن شریح نے اشجعی[لہ] نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عنقریب میرے بعد فتنے وفساد ہوں گے تم لوگ جس کو دیکھو کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تفریق وجدائی پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ سب متفق ہیں پس اس کو قتل کردو لوگوں میں سے وہ جو کچھ بھی ہو۔

صوفی کی روایت میں اسلمی کا ذکر نہیں ہے۔ اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عرفجہ بن شریح سے فقط اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں دوسرے طریق میں شیبان سے۔

۷۵۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن محمد بن زید عدل نے ان کو ابوالازہر محمد بن ازہر بن منیع نے ان کو عبدالحمید حمانی نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو عرفجہ اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب میرے بعد فتنے اور فساد ہوں گے تم جس شخص کو دیکھو کہ وہ جماعت سے جدا ہو گیا ہے پس گویا کہ اس نے میری امت میں مفارقت وجدائی ڈالی ہے۔ اس کو قتل کردو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ بے شک اللہ کی (تائید ونصرت والا) کا ہاتھ جماعت کے اوپر ہے۔

بے شک شیطان جماعت کی مفارقت کے ساتھ ٹھوکریں مارتا ہے (یعنی خوش ہو کر ناچتا ہے) ایک بار علی جماعۃ فرمایا تھا اور پہلے مع الجماعۃ مذکور ہے اور ہمارے شیخ نے کبھی حمانی وزیادہ کے درمیان میں یحییٰ بن ایوب بجلی کوفی کے بغیر بھی بیان کیا۔

۷۵۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو حسن بن علویہ قطان نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو ابویحییٰ حمانی نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو زیاد بن علاقہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابوعلی رود باری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس بن یعقوب اصم نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرح نے ان کو بقیہ نے ان کو معان بن رفاعہ نے ان کو وہاب بن

(۷۵۱۱)......أخرجه مسلم في الإمارة (۵۹) وأبوداود (۴۷۶۲) وأحمد (۳۴۱/۴) والطيالسي (۱۲۲۴) والبيهقي (۱۶۸/۸) وابن حبان في الإحسان (۴۳۸۹) والديلمي في الفردوس (۳۴۳۴) والحاكم (۱۵۶/۲) وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي.

(لہ)......في الأصل الأسلمي وما أثبتناه من التقريب.

(۷۵۱۴)......أخرجه ابن ماجه (۲۳۰) و (۳۰۵۶) والدارمي (۱/۷۴-۷۵) وأحمد (۲۲۵/۳) و (۸۰/۴ و ۸۲) و (۱۸۳/۵) وإسناده حسن.

بخت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں ہیں ان میں خیانت داخل نہ کی جائے۔ (ایمان وار دل میں۔) اللہ کے لئے خالص عمل کرنے میں۔ صاحب حکم کی خیر خواہی میں، مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنے میں۔ بے شک ان کی دعا ان کے ماسوا کا احاطہ کرتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام کو وصیت:

۷۵۱۵:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو معاویہ بن یحییٰ ابو مطیع نے ان کو بحیر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو وعظ فرمایا جو کہ بہت زبردست وعظ تھا جس سے لوگوں کی آنکھیں بہنے لگیں جس سے دل ھل گئے، کسی کہنے والے نے کہہ دیا کہ یہ تو الوداع کہنے اور رخصت ہو جانے والے کے وعظ جیسا وعظ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اوپر لازم کرلو سننے کو اور اطاعت کرنے کو اس شخص کی جس کو اللہ تعالیٰ تمہارے معاملے کا والی مقرر کردے اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو خبردار عنقریب دیکھ لے گا جو تم میں سے باقی رہا کثیر اختلاف جو شخص تم میں سے اس کیفیت کو پالے لازم ہے اس پر میری سنت اور میری خلفاء کی سنت۔ وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اس کو تم داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑنا۔ اور بچانا تم اپنے آپ کو نو پیدا امور سے بے شک وہ ضلالت و گمراہی ہیں۔ اور ایسے ہی کہا ہے (درج ذیل روایت کے راوی نے۔)

۷۵۱۶:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرفی نے ان کو حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن عبداللہ مسلم بصری نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو ثور یعنی ابن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی نے ان کو عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد وہ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ اور پھر ہمیں بہت زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہنے لگیں اور اس دل ڈر گئے کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! ایسے لگتا ہے جیسے کہ یہ رخصت ہو کر جانے والے کی نصیحت ہے؟ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کوئی وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور (امیر وخلیفہ کی) بات سننے اور اس کے حکم کی اطاعت کرنے کی، اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ کی ہو۔ بے شک تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تم لوگ میری سنت کو اور خلفاء راشدین مھدیین کی سنت کو لازم پکڑنا اور ان کو داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑنا اور نئے کھڑے ہوئے امور سے اپنے آپ کو بچانا بے شک ہر نئی چیز گمراہی ہوگی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت:

۷۵۱۷:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن ابو ہاشم علوی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو مسیب بن رافع نے ان کو ذر نے ان کو بشیر بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نکلے تو ہم نے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ جماعت کو لازم پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ امتِ محمد کو گمراہی پر ہرگز جمع نہیں کرے گا یہاں تک کہ نیک آرام و استراحت پالے یا بدکردار سے آرام چھٹکارا پالیا جائے (یعنی جب نیک و بد سب مرجائیں قیامت آجائے۔)

۷۵۱۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو بقیہ

(۷۵۱۵)...... اخرجه ابو داؤد (۴۶۰۷) والترمذی (۲۶۷۶) وابن ماجه (۴۲) والدارمی (۱/۴۴) واحمد (۴/۱۲۶ و ۱۲۷)

(۷۵۱۶)...... راجع تعليقنا السابق.

نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو خبر دی راشد بن سعد نے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ثوبان نا شکروں میں سکونت نہ کرنا بے شک ناشکروں میں رہنے والا ایسا ہے جیسے قبرستان میں رہنے والا۔

۷۵۱۹:.....ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حنبل بن محمد نے ان کو عبد اللہ بن عبد الجبار خبایری نے ان کو ابو مہدی سعید بن سنان نے ان کو راشد بن سعد نے اس نے ثوبان (رسول اللہ کے) غلام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے ثوبان مت سکونت کرنا ناشکروں میں بے شک ناشکروں میں رہنے والا ایسے ہے جیسے قبرستان میں رہنے والا اور تم دس آدمیوں کے اوپر بھی امیر نہ بننا بے شک جو شخص دس آدمیوں پر امیر بنا قیامت کے دن ایسے آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا اس کو حق نے توڑ کر چھوڑ رکھا ہوگا یا ظلم نے اس کو چیر پھاڑ رکھا ہوگا۔ (یعنی یا تو کسی کی حق تلفی کی ہوگی یا کسی پر ظلم کیا ہوگا۔)

۷۵۲۰:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو داؤد بن عبد الرحمٰن نے ان کو ابو عبد اللہ بصری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت تین چیزوں میں ہے۔ جماعت میں (وحدت و اتفاق) ثرید میں (شوربا گوشت میں بھیگی ہوئی روٹی) اور سحری کے کھانے میں۔

جماعت کی اہمیت:

۷۵۲۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عیسیٰ بن عبد اللہ طیالسی نے ان کو محمد بن عمران بن ابو لیلیٰ نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بجلی نے ان کو عمران نے ان کو محمد بن ابو لیلیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ بیٹھ کر نمک چبانا مجھے زیادہ محبوب ہے اکیلے بیٹھ کر فالودہ کھانے سے۔

۷۵۲۲:.....ہمیں خبر دی ابو محمد موصلی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد فراء نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذ باری نے ان کو ابو العباس عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن حماد عسکری نے بغداد میں ان کو محمد بن عبید اللہ بن یزید نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبد اللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تم لوگ عنقریب میرے بعد (بعض کو بعض پر) ترجیح دینے کا سلوک اور کچھ دیگر ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے وہ دیکھو گے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اللہ نے ان لوگوں کا جو حق بنایا ہے وہ ان کو دیجئے اور اپنا حق اللہ سے مانگئے۔

اور یعلی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

بے شک حالت یہ ہے کہ عنقریب ترجیحی سلوک ہوگا۔ اور کچھ دیگر ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے۔ انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا کرے وہ شخص جو اس حالت کو ہم میں سے پالے؟ فرمایا کہ تم وہ حق ادا کرتے رہو جو تمہارے اوپر ہے اور جو تمہارے لئے ہے وہ اللہ سے مانگو۔

(۷۵۲۰) ..... قال في المجمع (۳/۱۵۱) رواه الطبراني في الكبير (۶۱۲۷) وفيه أبو عبدالله البصري قال الذهبي لايعرف وبقية رجاله ثقات.

(۷۵۲۲) .....أخرجه البخاري (۳۶۰۳) و (۷۰۵۲) والترمذي (۲۱۹۰) وأحمد (۱/۳۸۴ و ۳۸۷ و ۴۳۳) والطيالسي ۲۹۷

امیر کو گالی نہ دی جائے:

۷۵۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن موسیٰ سنی سے مقام مرو میں ان کو ابوالموجہ محمد بن عمرو نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو قیس بن وہب ہمدانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اکابر نے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے تھے ہمیں منع کیا تھا کہ اپنے امیروں کو گالیاں نہ دینا نہ ان کے ساتھ دھوکہ کرنا۔اور نہ ہی ان کی نافرمانی کرنا۔اللہ سے ڈرتے رہنا اور صبر کرتے رہنا بس بے شک معاملہ قریب ہے (یعنی قیامت قریب ہے۔)

۷۵۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبیداللہ نے یہ کہ سلیمان بن حبیب نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوامامہ باہلی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ضرور توڑی جائیں گی اسلام کی کڑیاں ایک ایک کڑی کر کے جوں ہی کوئی ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اس کے قریب والی کڑی کو مضبوط پکڑ لیں گے ان کڑیوں میں سے جو سب سے پہلے توڑی جائے گی وہ حکم و فیصلہ ہوگا اور ان میں سے آخری ٹوٹنے والی کڑی نماز ہوگی۔

عرب کی ہلاکت:

۷۵۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحاق بن ابوالعنبس قاضی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو شبیب بن غرقدہ نے ان کو مستظل بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق میں جانتا ہوں رب کعبہ کی قسم ہے کہ عرب کب ہلاک ہوں گے بار بار کہتے رہے۔فرمایا کہ جب ان کے امور کی سیاست وہ لوگ کریں گے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ امر جاہلیت میں گھسے ہوں گے۔امام احمد نے فرمایا کہ اس کی تفسیر مندرجہ ذیل میں ہے۔

۷۵۲۶:......ہمیں خبر دی ابوذر محمد بن ابوالحسین بن ابوالقاسم واعظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا کہ اے ابوسلیمان! بے شک یہ ہمارے امیر و حکمران ایسے ہیں کہ ان کے پاس دو میں سے ایک چیز بھی نہیں ہے نہ تو ان کے پاس اہل اسلام والا تقویٰ ہے اور نہ جاہلیت کی دانائیاں ہیں۔

۷۵۲۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن مؤمل سے انہوں نے سنا کدیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ عتبی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی (یعنی دیہاتی) کو والی و حکمران کے پاس لایا گیا۔والی نے اس سے کہا کہ تم سچی سچی بات بتانا ورنہ میں تجھے سزا دوں گا۔دیہاتی نے کہا کہ تم خود بھی اسی کے ساتھ عمل کرنا اللہ کی قسم! اللہ نے جو تجھے دھمکی دی ہے وہ اس دھمکی سے بہت بڑی ہے جو تم نے مجھے دی ہے اپنی ذات سے۔

(۷۵۲۴)......أخرجه أحمد (۵/ ۲۵۱) بإسناد حسن منه طريق الوليد بن مسلم به.

ایمان کا اکیاونواں شعبہ
لوگوں کے مابین فیصلہ کرنا

۱۔۔۔۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل
ان اللہ نعما یعظکم بہ ان اللہ کان سمیعاً بصیرًا (سورۃ نساء ۵۸)

بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے حوالے کردو۔ (اور یہ بھی حکم دیتا ہے کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں بہترین نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے۔

۲۔۔۔۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیماً (سورۃ النساء ۱۰۵)

بے شک ہم نے تیری طرف کتاب نازل کی ہے حق اور سچ کے ساتھ تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں اس کا کتاب کے ساتھ جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہے اور نہ ہو خیانت کرنے والوں کے لئے جھگڑنے والا۔

۳۔ارشاد فرمایا:

واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین. (الحجرات ۹)

تم لوگ انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

علاوہ ازیں وہ تمام آیات بھی ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ نے فیصلے میں انصاف کرنے کا حکم دیا ہے ناپنے اور تولنے میں بھی اور شہادت میں بھی۔فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے وصف بیان کی ہے قسط کے ساتھ۔وہی عدل وانصاف ہے اور اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔اور ان کو وصیت کی ہے اس کو لازم پکڑنے کی اپنے معاملات کے اندر۔اور اس امر کی انتہا یہ ہے کہ یہ واجب ہے عدل کے اس آلے تک بھی جو لوگوں کے مابین رکھا ہوا ہے ماپ تول میں سے۔اس سب کچھ سے یہ ثابت ہوا کہ لوگوں کے مابین عدل وانصاف کرنا احکامات اور فیصلوں میں بھی اور عام معاملات میں بھی، یہ دینی فرائض میں سے ہے۔

بہرحال وہ امور جن کا تعلق حکم وفیصلے کے ساتھ نہیں ہے تو لوگ سب کے سب اس بات کے مامور ہیں کہ بعض ان کا بعض کے ساتھ انصاف کرے اپنی طرف سے اور از خود، لہٰذا کوئی حق مانگنے والا نہ تو ایسا حق مانگے جس چیز سے اس کا حق نہ ہو، اور نہ وہ شخص کسی ایسے حق کو منع کرے جو اس سے مانگا جائے جو اس کے ذمے ہو اس کے باوجود کہ وہ مطالبہ کرنے والا اس چیز کو معاف کرنے اور اس سے درگذر کرنے پر قادر ہو۔

بہرحال وہ امور جن کا تعلق حکم وفیصلہ کے ساتھ ہو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حاکم کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی خواہش نفس کی اتباع کرے، اور کسی کا حق دوسرے کو دے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا:

یاداؤد اناجعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ (ص ۲۰)

اے داؤد بے شک ہم نے آپ کو اپنا نائب بنایا ہے زمین پر بس لوگوں کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ کیجئے اور آپ خواہش نفس کی اتباع نہ کیجئے وہ آپ کو اللہ کے راستے سے گمراہ کردے گی۔

بے شک حاکم کوئی ایسا انوکھا آدمی نہیں ہوتا لوگوں کے مابین کہ اسے یہ اختیار حاصل ہو کہ یہ جو چاہے فیصلہ کرے یا اسے کہا جائے کہ تم جو چاہو

فیصلہ کرو یہ اختیار تو نہ کسی مقرب فرشتے کو حاصل ہوا ہے نہ ہی کسی نبی اور رسول کو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حاکم کو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا امین بنایا جاتا ہے تا کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے۔ اور دو اختلاف کرنے والوں کو اسی فیصلے کا پابند کرے۔

اور ہر حاکم کی وہ بات جو وہ دو جھگڑنے والوں کے مابین ایسی کرے یا ایسا فیصلہ جو اللہ کے لئے نہیں ہے بس وہ فیصلہ اور وہ بات اسی حاکم پر واپس رد کر دی جائے گی اور اس کا حال اسی شخص سے بھی بدتر ہوگا جو کہے تو سچی یعنی اللہ کی بات اور اس کے فیصلہ کی بات مگر وہ اس کے ساتھ فیصلہ نہ کرے۔ اس لئے کہ یہ شخص امانت سپرد کیا گیا اور اس نے خیانت کی اور اللہ پر جھوٹ باندھا۔ اور امانت میں خیانت کرنا اور اللہ پر جھوٹ باندھنا اللہ کی مخالفت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۱......یاایھا الذین آمنوا لا تخونوا اللّٰہ والرسول وتخونوآ اما ناتکم (انفال ۲۷)

اے ایمان والو اللہ کی اور اس کی رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ خیانت کرو تم اپنی امانتوں کی۔

۲......ویوم القیمۃ تری الذین کذبوا علی اللّٰہ وجوھھم مسودۃ (الزمر ۶۰)

اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں کو دیکھو گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

امام وخلیفہ کے لئے مناسب ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا حکم اس شخص کو مقرر کرے جو علم کے ساتھ ساتھ سکینہ وقار کے صفات بھی آراستہ ہو اور عقل وفہم کے ساتھ صبر اور بردباری کے ساتھ مزین ہو۔ عادل ہو، امین ہو، حرام خوری سے پاک اور منزہ ہو، گھٹیا خواہشات سے پرہیز کرتا ہو، سخت ہو، قوی ہو اللہ کی ذات کے معاملے میں، بیدار اور ہوشیار ہو اللہ کی ناراضگی سے بچنے والا ہو، اوندھی عقل والا بزدل نہ ہو، جس کو ڈرادیا جائے۔ اور نہ انتہائی طور پر مسلط ہونے والا ہو جو کبھی نرمی نہ کرے۔ بلکہ متوسط ومعتدل مزاج ہو پسندیدہ خصال ہو اور ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ امام وخلیفہ اس کو یونہی آزاد و مطلق العنان بھی نہ چھوڑ دے بلکہ ہمیشہ اس کی سیرت وکردار کے بارے میں تفتیش کرتا رہے، اور اس کے حال اور طریقہ کار سے آگاہی رکھے۔ لہٰذا جس چیز میں تغیر وتبدیلی ضروری ہو اس میں جلدی تبدیلی کرتا رہے اور جس چیز کو قائم اور باقی رکھنا ہو اسے احسن طریقے سے باقی رکھے۔ اور اس کو بیت المال سے وظیفہ (گذارہ الاؤنس) بھی ادا کرے اگر ایسا آدمی نہ ملے جو بلا معاوضہ کام کرے۔ وہ امام کی اپنی صوابدید پر ہے کہ کتنا دینا ہے؟ اس قدر دے جس کو وہ خود سمجھے کہ یہ اس کو کافی رہے گا اور اس کو قوی کرے گا ان امور میں جن کا اس کو والی وذمہ دار بنایا ہے ان امور میں اس کا ہاتھ مضبوط کرے گا اس کی قوت کو مضبوط کرے گا شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے یہاں تک کہ فرمایا۔ اس بات سے پرہیز اور احتیاط کی جائے کہ یہ کہا جائے اس کی ولایت وحکومت کے بارے میں کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ یہ دفتر کا حکم ہے کیونکہ یہ کہنا کہنے والے کی طرف سے اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کا کوئی حکم نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

۱. الا لہ الحکم وھوا سرع الحاسبین (الانعام ۶۲)

خبردار اسی کا حکم ہے اور وہی جلد حساب لینے والا ہے۔

۲. الا لہ الخلق والامر تبارک اللّٰہ رب العلمین. (اعراف ۵۴)

خبردار مخلوق اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے، اللہ برکت والا ہے سارے جہانوں کو پالنے والا۔

۳. ولایشرک فی حکمہ احداً (کہف ۲۶)

اس کے حکم میں کسی ایک کو بھی شریک نہ کرے۔

علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں۔ (وہ سب دلیل ہیں اس بات کی کہ درحقیقت حکم صرف اللہ کا ہے۔)

اور وہ آیات جو اس مفہوم میں وارد ہوئی ہیں قضاء کی ذمہ داری سے بچنے اور اس سے بے رغبتی کرنے کے لئے بلکہ اس سے پرہیز کرنے اور اس سے بھاگنے کے لئے۔وہ محمول ہیں اس بات پر کہ قضاء اور فیصلے کا معاملہ انتہائی اہم ہے مہتم بالشان ہے۔اور اس کا خطرہ بھی بہت بڑا ہے اور علو شان اور اس کے عالی مقام کی کراہت وناپسندیدگی نہیں ہے کہ فی نفسہ اس میں کوئی قباحت ہے یا گنہگار ہونا یا کوئی گھٹیا پن ہے۔بلکہ جس نے بھی اس سے فرار اختیار کیا ہے تو وہ اس خوف کی وجہ سے ہے کہ کہیں وہ اس منصب عظیم کے حقوق وفرائض ادا نہ کر سکے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص ذاتی طور پر جانتا ہو کہ اس کے لئے قضاء کے حق کو قائم کرنا ممکن نہیں ہے وہ شروع سے اس کے درپے ہی نہ ہو اور جو شخص سمجھتا ہے کہ اس میں قضاء اور فیصلے کی صلاحیت ہے اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اس بارے میں اہل علم وامانت سے مشورہ کرے جن کو اس کی خبر ہو اور جو اس کے اندر کے معاملے کو سمجھتے ہوں جن کا اس بارے میں ذاتی تجربہ ہوتا کہ وہ اس کو اپنی ذات سے بھی مشورہ دے سکیں ان پہلوؤں کے بارے میں جو اس سے مخفی ہوں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اور دیگر امور میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ہم نے کتاب السنن کے کتاب ادب القضاۃ میں اس بارے میں علیحدہ علیحدہ اس سے متعلق ہر فصل میں اخبار وآثار ذکر کیے ہیں جو شخص اس پر واقفیت چاہے وہاں رجوع کرلے۔

۷۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو اسماعیل بن قیس نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:نہیں ہے حسد مگر صرف دو چیزوں میں،یا دو خصلتوں میں ایک تو وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہے پھر اس کو مسلط کر دیا حق کی راہ میں اس کو لٹانے پر اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت وفراست وعطا کی ہے جس کے ساتھ وہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے لیا ہے۔

۷۵۲۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو ابوالنضر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن میسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ دوس بن قیس سے وہ قاضی عام تھے کوفے میں۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ایک صحابی نے اصحاب بدر میں سے کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

البتہ اگر میں اس جیسی محفل میں بیٹھوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں چار گردنیں آزاد کروں۔

شعبہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے کہا مجلس یعنی قاضی تھا۔

امیر کے لئے دو اجر ہیں:

۷۵۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو موسیٰ بن ابراہیم نے ان کو ایک آدمی نے آل ابوربیعہ سے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر جب خلیفہ بنائے گئے تو مغموم ہو کر اداس ہو کر گھر میں بیٹھ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس اندر گئے تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر برس پڑے ان کو ملامت کرنے لگے کہ تم نے ہی مجھے اس تکلیف وپریشانی میں ڈالا ہے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے بارے اس سے شکایت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:بے شک والی جب سعی وکوشش کرتا ہے اور حق کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہوتے ہیں۔اور جس وقت کوشش کرتا ہے اور غلطی کر بیٹھتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے۔وہ کہتے ہیں کہ

(۷۵۲۸)......اخرجه البخاری (۷۳) و (۱۴۰۹) و (۷۳۱۶) و مسلم (۸۱۶) والحمیدی (۹۹) وابن حبان فی الإحسان (۹۰)

گویا کہ آسان کر دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث نے۔

قاضی کی تین قسمیں:

۷۵۳۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو احمد بن سعید اخمیمی نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو حسن بن بشر بن سلم نخعی نے ان کو شریک بن عبداللہ نخعی نے ان کو اعمش نے ان کو سعید بن عبیدہ نے ان کو ابو بریدہ اسلمی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں دو طرح کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قسم کا قاضی جنت میں جائے گا۔ وہ قاضی جو بغیر حق کے فیصلے کرتا ہے (ناحق فیصلے) اور وہ جانتا بھی ہے یہ قاضی جہنم میں جائے گا دوسرا وہ قاضی جو نہیں جانتا بے علمی میں لوگوں کے حقوق مار دیتا ہے یہ بھی جہنمی ہے اور تیسرا وہ قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے یہ جنت میں ہوگا۔

۷۵۳۲:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو ابو یحییٰ عبداللہ بن احمد بن زکریا نے ان کو یحییٰ بن قزعہ نے ان کو ابو سلیمان داؤد بن خالد لیثی نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ شخص جو لوگوں کے درمیان قاضی جج بنتا ہے وہ بغیر چھری کے ذبح ہوتا ہے۔

امام احمد نے فرمایا کہ اس حکم کا تعلق دو طرح کے قاضیوں کے بارے میں ہے جو مذکورہ حدیث میں جہنمی شمار کئے گئے ہیں۔ اور انہیں جیسے قاضیوں کے بارے میں حدیث بھی ہے۔

۷۵۳۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو غالب بن لبنۃ معاویہ بن عمرو نے ان کو احمد بن خلیل شیبانی نے اور ہمیں خبر دی ۱۴۱ ہجری میں اور وہ پیدا ہوئے ۱۶۵ ہجری میں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے ان کو مجالد نے ان کو عامر نے مسروق سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

کہ حاکم اس کے بغیر نہیں ہے جو بھی فیصلہ کرتا ہے مگر قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ فرشتے نے اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہوگا یہاں تک کہ وہ جہنم پر لا کھڑا کرے گا اس کے بعد وہ اللہ کی طرف سر کو پھیرے گا اچانک اللہ کہے گا گرا دو اس کو فرشتہ اس کو جہنم میں گرا دے گا وہ چالیس سال تک اس میں گرتا جائے گا۔

ابن شبرمہ کا تقویٰ:

۷۵۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ جب ابن شبرمہ کو اس کے گروہ نے معزول کر دیا۔ جب لوگ ان کے ہاں سے الگ ہو گئے تو وہ اکیلے میرے ساتھ چل رہے تھے انہوں نے میری طرف دیکھ کر کہا اے ابو عروہ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں بہر حال میں نے اپنی اس قمیص کے بدلے میں کوئی قمیص تبدیل نہیں کی جب سے میں نے اس کو پہنا ہے۔ اس کے بعد چند لمحوں کے لئے خاموش ہو گئے پھر کہا اے ابو عروہ یقیناً میں آپ کو حلال کی بات کہہ رہا ہوں۔ بہر حال رہا حرام تو اس کی طرف کوئی سبیل نہیں ہے۔

ابو عبداللہ احمد بن حنبل نے کہا کہ ابن شبرمہ یمن کی قضاء کے والی بنے تھے۔

۷۵۳۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوالحسین بن مانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو

(۷۵۳۱)......اخرجه ابوداود (۳۵۷۳) وابن ماجه (۲۳۱۵) والحاكم (۹۰/۴) والطبراني في الكبير (۱۱۵۴) و (۱۱۵۶) وهو حديث صحيح.

(۷۵۳۳)......(۱) كذا.

قائد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کہا شریح نے اگر (عدالت میں) ھدیہ داخل کیا جائے (رشوت تحائف) تو عدل روشن دان سے نکل جاتی ہے۔

۷۵۳۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو معاویہ بن حفص نے ان کو عمرو بن ثابت نے ان کو ابو المقدام نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو ذر نے! بے شک اللہ تعالیٰ ہر حاکم کی زبان کے اور ہر تقسیم کرنے والے کے ہاتھ کے پاس ہوتا ہے۔ جب وہ ظلم کرتے ہیں تو اللہ کی بارگاہ میں ان کے خلاف شکایتوں کے انبار لگ جاتے ہیں وہ اللہ سے جواب کا انتظار کرتے ہیں۔

مرد و عورت کی تین قسمیں:

۷۵۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں۔

ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو بشر عبدالاعلیٰ بن قاسم ہمدانی لولوی نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو زید بن عقبہ نے ان کو سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ مرد تین قسم کے ہیں اور عورتیں بھی تین طرح کی ہیں۔ ایک عورت تو مسلمان عفیفہ (پاک دامن) نرم مزاج محبت کرنے والی بچے زیادہ جننے والی ہوتی ہے۔ وہ زمانے کے خلاف اپنے اہل خانہ کی مدد و اعانت کرتی ہے اپنے گھر والوں کے خلاف وقت کی اعانت نہیں کرتی۔

ایسی عورتیں تم بہت کم پاؤ گے دوسری عورت وہ ہوتی ہے جو صرف دُعّا ہوتی ہے (ڈھکیل) بچے جننے کے سوا کچھ اور نہیں کرتی۔ تیسری وہ عورت ہوتی ہے جس کو اللہ اس کو جس کی گردن میں چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ جب چاہتا ہے کہ اس کو (کھینچ لے) کھینچ لیتا ہے۔ (یعنی اس مرد کو اس عورت سے)۔

(۱) مرد بھی تین طرح کے ہیں۔ ایک آدمی پاک دامن، نرم خو، نرم مزاج، صاحب رائے اور صاحب مشورہ ہوتا ہے جب کوئی معاملہ درپیش آ جائے تو اپنی وقیع رائے دیتا ہے اور تمام امور کو ان کے مقام و معیار پر رکھتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی ہوتا ہے جس کی کوئی رائے نہیں ہوتی جب اس پر کوئی امر پیش آ جائے تو وہ صاحب رائے اور صاحب مشورہ کے پاس آتا ہے (اور مشورہ لیتا ہے) اور اس کی رائے پر اور اس کے مشورے پر عمل کرتا ہے۔ تیسرا وہ آدمی جو ظالم ہوتا ہے وہ نہ تو کسی صاحب رشد کے پاس جانے کا ارادہ کرتا ہے اور نہ ہی وہ رہنمائی کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے۔ (اجڈ قسم کا ہوتا ہے)۔

مشورہ میں بھلائی ہے:

۷۵۳۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان حناط نے ان کو عباس بن سہل نے ان کو ابن ابو فدیک نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی امر کا ارادہ کرے پھر اس میں مشورہ بھی کرے اور اللہ کے لئے فیصلہ کر لے اس کو تمام امور میں سے بہتر امر کی ہدایت ملتی ہے۔ اس روایت کو میں اسی اسناد کے ساتھ ہی محفوظ کر سکا ہوں۔

سرداری کے لوازمات و خصوصیات:

۷۵۳۹:.....ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو القاسم عبداللہ بن حسین بن بالویہ صوفی نے (بطور املاء کے) ان کو ابو العباس محمد بن محمد

(۷۵۳۶).....(۱) كلمة غير مقروءة (۷۵۳۷).....(۱) كلمة غير مقروءة

بن علی نے ان کو ابو جعفر نے ان کو محمد بن نصر بلخی نے انہوں نے سنا ابن عیینہ سے اور حماد بن زید سے وہ کہتے ہیں کہ مردوں کی سرداری اور حکومت چار چیزوں سے ہی مکمل ہوتی ہے (۱) علم جامع (۲) مکمل تقوی (۳) کامل حوصلہ۔ (۴) حسن تدبیر۔ اگر یہ چاروں نہ ہوں تو پھر ہر وقت (۱) دسترخواں بچھار ہے (۲) مٹھی کھلی رہے (۳) خرچ کھلا ہوتا رہے (۴) لوگوں کے ساتھ حسن سلوک ہو۔ اگر یہ چار چیزیں بھی نہ ہوں تو پھر (۱) تلوار کی مار (۲) نیزے کا چبھانا (۳) دل کی بہادری (۴) فوجی تدبیر اگر یہ خصلتیں نہ ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ سرداری کا خواب نہ دیکھے اسے طلب نہ کرے۔

۷۵۴۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن حسن غضائری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد اور بشر بن موسیٰ نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو عمر بن علی نے ان کو عبداللہ بن ابو ہلال نے (یہ اہل جزیرہ کا ایک آدمی تھا) انہوں نے کہا میں نے اس سے کئی بار سنا اس نے میمون بن مہران سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے ایک رات کو کہا۔ اے امیر المؤمنین آپ کی کتنی بقاء ہے، میں جہاں تک سمجھتا ہوں رات کا پہلا حصہ تو آپ لوگوں کو ضرورتیں پوری کرنے میں لگے رہتے ہیں بہر حال رات کا درمیان وہ آپ اپنے رفقاء کے ساتھ گذارتے ہیں، باقی رہا رات کا آخری حصہ تو اللہ بہتر جانتا ہے آپ کس چیز کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ انہوں نے میرا کندھا تھپتھپایا اور فرمایا افسوس ہے تجھ پر اے میمون میں لوگوں کی ملاقات کو ایسا پایا ہے کہ وہ تو اصلاح کرتی ہے۔

۷۵۴۱:...... ہمیں خبر دی ابو الفتح محمد بن عبداللہ لاسکی رئیس رائے نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عمر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابو حاتم نے ان کو ابو سعید لشج نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے کسی معاملے کو قطعی اور آخری شکل نہ دینا یہاں تک کہ کسی مرشد و رہبر سے مشورہ کر لینا۔ جب تم ایسا کرو گے تو تمہیں اس پر پچھتاوا نہیں ہوگا۔

۷۵۴۲:...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن خالد بن عبدالملک بن مشرح بحران نے ان کو ان کے چچا ولید بن عبدالملک بن مشرح نے ان کو مخلد نے یعنی ابن یزید نے ان کو عباد بن کثیر رملی نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے۔

ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وشاورهم في الامر

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام کے ساتھ مشورہ کرو۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہر حال اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنیٰ ہیں مگر اس کو اللہ نے میری امت کے لئے رحمت بنایا ہے۔ ان میں سے جو بھی مشورہ کرے گا وہ رشد سے محروم نہیں رہے گا اور ان میں سے جو مشورہ کرنا چھوڑ دے گا وہ مشقت میں پڑ جائے گا۔

اس متن کا کچھ حصہ حضرت حسن بصری سے مروی ہے۔

اُنہیں کے قول میں سے وہ مرفوع غریب ہے۔

۷۵۴۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو مستملی کی تحریر میں پڑھا تھا۔ کہ میں نے سنا ہے احمد بن سعید دارمی سے اس نے سنا نضر بن شمیل سے وہ کہتے ہیں کہ:

رائے کے استغناء کے ساتھ کوئی بھی کامیاب و سعادت مند نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی آدمی نقصان میں پڑا جس نے مشورہ کیا۔

(۷۵۴۰)...... (۱) كلمة غير مقروءة

ایمان کا باونواں شعبہ
امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا
(اچھائی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا)

ا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٓئک ھم المفلحون (آل عمران ۱۰۴)

تم لوگوں میں ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہئے جو خیر کی طرف بلائیں۔اچھائیوں کی تلقین کریں
اور برائیوں سے منع کرے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح طور پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا حکم دیا ہے۔اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر والوں کی تعریف کی ہے وہ یہ ہے:

۲۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (آل عمران ۱۱۰)

تم لوگ بہترین امت ہو معروف کا حکم کرتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔

اور ایک آیت میں جس میں اللہ نے مؤمنوں کے اوصاف بیان کئے ہیں۔

۳۔ارشاد فرمایا:

الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر۔

کہ مؤمن معروف کا حکم کرنے والے اور منکر سے روکنے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک قوم کے بارے میں جن پر اللہ نے لعنت کی تھی اس کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا کہ وہ برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔

۴۔ کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ۔ (المائدہ ۷۹)

وہ لوگ برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔یعنی وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔

اس بارے میں رسول اللہ سے حدیث مروی ہے۔

بنی اسرائیل میں پہلا عیب:

۷۵۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم بن فضل فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو علی بن بذیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک پہلا پہلا عیب جو بنی اسرائیل میں واقع ہوا تھا وہ یہ تھا کہ ایک آدمی اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تو اس کو منع کرتا تھا اس کے بعد وہ وقت آیا کہ انہوں نے منع کرنا چھوڑ دیا یہ سوچ کر کہ کل کو یہ خود بھی اس گناہ میں اسی کی طرح مبتلا ہوگا اور اس گناہ گار کا ہم پیالہ وہم نوالہ ہوگا۔لہٰذا اللہ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے پر مار دیا (یعنی سب کو ایک جیسا کر دیا) اور ان کے بارے میں قرآن اترا:

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علٰی لسان داؤد و عیسٰی بن مریم.
بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ لعنت کئے گئے داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان پر۔

ذٰلک بما عصوا و کانوا یعتدو ن کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانو یفعلون. تر ی کثیرا منھم یتولون الذین کفروا لبئس ماقدمت لھم انفسھم ان سخط اللّٰہ علیھم و فی العذاب ھم خالدون. و لو کانوا یؤمنون باللّٰہ و النبی و مآ انزل الیہ ما اتخذوھم اولیآء و لٰکن کثیرا منھم فسقون.(سورہ مائدہ ۷۸تا۸۱)

یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے گذر تے تھے آپس میں منع نہیں کرتے تھے برے کام سے جو وہ کررہے تھے کیا ہی برا کام ہے جو وہ کررہے تھے۔ تو دیکھتا ہے ان میں بہت سے لوگ دوستی کرتے ہیں کافروں سے کیا ہی برا سامان بھیجا ہے انہوں نے اپنے واسطے وہ یہ کہ اللہ کا غضب ہوا ان پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔ اور اگر وہ یقین رکھتے اللہ پر اور نبی پر اور جو نبی پر اترا تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے ٹیک لگائے بیٹھے تھے پھر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے فرمایا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے (تم بھی نہیں بچ سکتے) یہاں تک کہ ظالم کا ہاتھ پکڑلو (اور ظلم سے اس کو روک دو) اور اس کو مجبور کردو حق پر۔ اسی طرح روایت کیا ہے سفیان ثوری نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن راشد نے اور شریک نے علی بن بذیمہ سے اس نے ابوعبیدہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے دونوں اسنادوں کو کتاب السنن میں اور روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے سالم افطس سے اس نے ابوعبیدہ اس نے عبداللہ سے۔

۷۵۴۵:.....جیسے ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل بن عدوس سمسار نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن مہران نے ان کو عیسٰی بن یونس نے ان کو عبیداللہ بن ابوزیاد نے ان کو سالم بن عجلان افطس نے انہوں نے ابوعبیدہ سے ان کو عبداللہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کس چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر ناراض ہوگیا تھا[1]؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بنی اسرائیل جب ان میں سے کوئی کسی کو کسی گناہ پر دیکھتا تو اس کو روک دیتا تھا۔ پھر اس کو منع کرنے کے باوجود بعد میں اس کو ملتا اور اس کے ساتھ مصافحہ کرتا اور اس کو اپنے ساتھ کھلاتا اور پلاتا اور اس طرح ہوجاتا جیسے اس کو اس نے گناہ کرتے دیکھا ہی نہیں تھا یہاں تک کہ یہ وبا عام ہوگئی ان میں، اللہ نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو بعض کے دلوں کو بعض پر ماردیا۔ پھر انہیں لعنت کردی حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام کی زبان پر یہ اس لئے کیا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تم لوگ ضرور اچھائیوں کا حکم کرو اور البتہ ضرور تم لوگ برائیوں سے روکو اور ضرور تم لوگ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر ظلم کرنے سے اس کو روک دو اور اس کو حق پر چلاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بھی بعض کے دلوں کو بعض پر ماردے گا (بنی اسرائیل کی طرح) (یعنی ایک جیسے کردے گا) اس کے بعد تمہیں بھی لعنت کرے گا جیسے اس نے تم سے پہلے لوگوں (یہود و نصاریٰ پر) لعنت کی تھی۔

(۷۵۴۴)......اخرجہ ابن ماجہ (۴۰۰۶) مرسلاً
واخرجہ أبو داود (۴۳۳۶) والترمذی (۳۰۴۷) وأحمد (۳۹۱/۱) مسنداً عن ابن مسعود.
(۷۵۴۵)......(۱) زیادہ من (ب)
(لہ) ..... فی المخطوطۃ(فیمن) وما أثبتناہ من أمالی الشجری (۴۳/۱)

ظالم کے ظلم کو بیان کرنا:

۷۵۴۶:......ہمیں خبر دی ابو منصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے انہوں نے حسین بن عمرو سے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم دیکھو میری امت کو کہ وہ ظالم کو ظالم نہیں کہتی (کہ تو ظالم ہے) تو بس ان کو خیر باد کہہ دو۔

محمد بن مسلم وہی ابوالزبیر مکی ہے اس کا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے سماع نہیں ہے اور ایسے ہی کہا ہے یحییٰ بن معین وغیرہ نے اور تحقیق ابن شہاب سے بھی منقول ہے اس نے حسن بن عمرو سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اس کے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۵۴۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی سے اس نے عمر بن بکار سے اس نے محمد بن عبید اللہ المنادی سے اس نے شبابہ سے اس نے ابن شہاب[1] سے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔ امام احمد نے فرمایا کہ اس کا مفہوم اس حدیث ذیل میں ہے کہ وہ لوگ (میری امت والے) جب ظالم کو ظالم کہتے ہوئے اپنی جانوں کو خطرہ محسوس کریں اور ظالم کو اس کے حال پر چھوڑ دیں تو یہ اس سے زیادہ سخت ہے اس سے اور یہ بہت بڑا (نقصان) ہے اس قول سے اور کہنے سے، اور عمل زیادہ خوف ناک ہے اور وہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ بلائیں مشرکین کے ساتھ جہاد کی طرح اپنے نفسوں اور مالوں پر خوف سے زیادہ قریب اور جب لوگ ایسے ہو جائیں تو ان سے دور ہو جا کیونکہ وجود عدم برابر ہو چکا ہے۔

۷۵۴۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حامد بن ابو حامد مقری نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبد اللہ بن سعد نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ جب جعفر بن ابوطالب ارض حبشہ سے واپس آئے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے جا کر ملے اور فرمایا کہ تم نے وہاں جو سب سے زیادہ حیرت ناک چیز دیکھی ہو وہ مجھے بتاؤ۔ انہوں نے بتایا کہ ایک عورت گذر رہی تھی۔ اس کے سر پر روٹی کی ٹوکری تھی۔ اس کے پاس سے گھوڑے پر سوار ایک آدمی گذرا وہ اس کے پاس پہنچا۔ اس کو تیر سے مارا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا وہ ان روٹیوں کو اپنی ٹوکری میں واپس رکھ بھی رہی تھی اور وہ کہہ رہی تھی ہلاکت ہو تیرے لئے اس دن جس دن بادشاہ اپنی کرسی بچھائے گا اور مظلوم کے لئے ظالم سے بدلہ لے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔ حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی آگے آئے گی کوئی امت جو اپنے کمزور کے لئے اپنے طاقتور سے اس کا حق نہیں لیتی حالانکہ وہ مظلوم غیر تختی کرنے والا ہے (یعنی حالانکہ اس کی کوئی زیادتی نہیں ہے۔)

۷۵۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ہشام بن سعید نے جلاب نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ رازی نے ان کو ابن ابوزائدہ نے ان کو ایوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں پاک اور مقدس ہو سکتی کوئی امت جو اپنے ضعیف کے لئے اپنے طاقتور سے اس کا حق نہیں لیتی حالانکہ وہ

(۷۵۴۶)......أخرجه أحمد (۱۶۳/۲ و ۱۹۰) وإسناده منقطع بين أبي الزبير وعبدالله بن عمرو بن العاص.

(۱)...... في الأصل ابن الزبير المكي والتصويب من مسند أحمد.

(۷۵۴۸)......أخرجه البيهقي (۹۵/۶)

(۷۵۴۹)......أخرجه ابن ماجه (۲۴۲۶) ولم يقل (من قويها) وقال في الزوائد: (هذا إسناد صحيح رجاله ثقات)

مظلوم کوئی زیادتی نہیں کرتا۔

برائی کو نہ بدلنے پر عمومی عذاب:

۷۵۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ھشیم نے ان کو اسماعیل نے قیس سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ بعد حمد وصلوٰۃ کے۔ اے لوگو! تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو مگر اسے تم غیر محل میں رکھتے ہو (یعنی بے جا مطلب مراد لیتے ہو) آیت یہ ہے۔

علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اهتدیتم.

تم لوگ اپنے آپ کو مضبوط رکھو جو شخص گمراہ ہوا وہ تمہیں نقصان نہیں دے گا جب تم ہدایت پر ہو۔

(یعنی بادی النظر میں تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم ہدایت پر ہو تو بس کافی ہے تمہارے لئے اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو ہوتا رہے تمہیں اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے کچھ اور ثابت ہوتا ہے وہ درج ذیل ہے)۔ (مترجم)

صدیق اکبر نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جو گناہ کا عمل بھی کیا جاتا ہے جس کے بدل دینے پر تم قادر ہو پھر نہیں بدلتے ہو مگر عین ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تم سب کو عمومی عذاب میں پکڑ لے۔ اس (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم) سے معلوم ہوا کہ برائی کو بدل دینا لازم ہے ورنہ بصورت دیگر عمومی عذاب کا ڈر ہے۔

مذکورہ الفاظ حدیث ہشیم کے تھے اور یزید کی ایک روایت میں ہے کہ لوگ جب ظالم کو دیکھیں ظلم کرتا ہوا اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عمومی عذاب میں لے لے۔ راوی نے اس روایت کے شروع میں کہا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا لوگو تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو۔ (پھر راوی نے آیت ذکر کی ہے۔)

آیات قرآنیہ کی تاویل وتشریح:

۷۵۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسن نے ان کو عمرو بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابواسحق نے ان کو ابن حزم نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی قوم گناہوں کا عمل کرتی ہے ایسے لوگوں کے سامنے جو ان سے زیادہ معزز ہیں مگر وہ لوگ ان کو نہیں بدلتے اللہ تعالیٰ ان سب پر آزمائش اتار دیتا ہے پھر اس کو ان سے ختم نہیں کرتا (بلکہ وہ سب ہمیشہ اسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔)

۷۵۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمیوں کا کچھ اختلافی معاملہ آیا ہوا تھا جیسے بعض لوگوں میں ہوتا ہے یہاں تک کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے لڑنے کھڑا ہو گیا۔ کہتے ہیں ایک دوسرا آدمی جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا اگر میں کھڑا ہو جاؤں ان دونوں کے پاس دونوں کو امر بالمعروف کروں یا نہی عن المنکر کروں۔

(۷۵۵۰)... اخرجه ابوداود (۴۳۳۸) والترمذی (۲۱۶۸) و (۳۰۵۷) وابن ماجه (۴۰۰۵) واحمد (۱/۲ و ۵ و ۷ و ۹) ولم یقل احمد (ان الناس إذا راوا المنكر وقال ابوعيسى في الموضع الأول هذا حديث صحيح وفي الثاني: هذا حديث حسن صحيح.

ایک اور آدمی جو وہاں بیٹھا تھا اس نے کہا میاں تم اپنے آپ کو بچاؤ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لایضر کم من ضل اذا اھتدیتم

ایمان والو! تم اپنے آپ کو قابو کرو جب تم ہدایت پر ہو تو جو گمراہ ہوا وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ اس آیت کی تاویل و تعبیر (عملی طور پر) ابھی تک نہیں آئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونے کے بعد بھی۔ قرآن میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تعبیر گذر چکی ہے یعنی نزول سے پہلے ہی۔ اور ان میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تشریح عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں واقع ہوئی ہے۔

اور ان میں سے بعض وہ آیات ہیں جن کی تاویل و تشریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کئی سال بعد واقع ہوئی ہے۔

اور ان میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تعبیر آج کے دن کے بعد واقع ہوگی (آج کے دور کے بعد)۔

اور بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تعبیر قیام قیامت کے وقت واقع ہوگی جو قیامت کے وقت کے بارے میں مذکور ہیں۔

اور بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل و تعبیر قیامت کے دن واقع ہوگی۔ اور جنت، جہنم، حساب و کتاب و میزان و اعمال کے وقت واقع ہوگی۔

جب تک تمہارے دل ایک رہیں گے۔ اور تمہاری خواہشات اور تقاضے ایک جیسے رہیں گے۔ تمہیں جب تک گروہ بندی کا شکار نہیں کریں گے کہ چکھائے بعض تمہارے کو عذاب بعض کا۔

جب تک تم امر بالمعروف اور نہی المنکر کرتے رہو۔ اور جب تمہارے دل مختلف ہو جائیں اور خواہشات اور تقاضے مختلف ہو جائیں اور تم اختلاف و گروہ بندی کا شکار ہو جاؤ اور بعض تمہارا بعض کو تکالیف پہنچائے اس کیفیت کے بعد اس آیت کی تاویل و تعبیر سامنے آئے گی پھر تم صرف اپنے آپ کو ہی امر بالمعروف کرنا۔

۷۵۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو صدقہ بن زید خراسانی نے ان کو عتبہ بن ابو حکیم نے ان کو ابو امیہ شعبانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت کے بارے میں ابو ثعلبہ خشنی سے پوچھا کہ لایضر کم من ضل اذا اھتدیتم میں ہم کیا کریں؟

ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم آپ نے اس آیت کے بارے میں باخبر آدمی سے پوچھا ہے۔

میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ تم امر بالمعروف کرتے رہو، (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتے رہو) اور نہی عن المنکر بھی کرتے رہو (یعنی برائی سے روکتے رہو) یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ نفس کی تیزی کی اطاعت ہو رہی ہے۔ (نفس کی ہر بات مانی جا رہی ہے) اور خواہش نفس کی اتباع ہو رہی ہے۔ اور دنیا کو (آخرت پر) ترجیح دی جا رہی ہے۔ اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے پسند آ رہی ہے (اور وہ اپنی رائے پر خوش ہے) اور جب تم ایسا معاملہ دیکھو جس میں تیرا کوئی بس نہ چلے تو پھر تم صرف خواص کو لازم پکڑو (یعنی صرف مخصوص لوگوں کو نصیحت کرو۔)

فریابی نے کہا میں اس کو یہ سمجھتا ہوں کہ فرمایا تھا کہ بچانا تم اپنے آپ کو عوام سے بے شک تمہارے بعد بہت سے ایام و اوقات آئیں گے۔ جن ایام میں صبر کرنا ایسے مشکل ہوگا جیسے مٹھی میں آگ کا انگار برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے ان اوقات میں عمل کرنے والے کے لئے پچاس آدمیوں کا اجر کے برابر اجر ہوگا جو اس جیسا عمل کریں۔

(۷۵۵۲)...(۱) ھکذا بالأصل

(۷۵۵۳)...أخرجه أبو داؤد (۴۳۴۱) والترمذی (۳۰۵۸) وابن ماجه (۴۰۱۴) وقال أبو عیسی: هذا حدیث حسن غریب.

۷۵۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو محمد بن شعیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوثعلبہ خشنی کے پاس گیا۔ پھر محمد بن شعیب نے مذکورہ حدیث کی مثل ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے یہ بھی کہا ہے کہ:

فعلیک بنفسک و دع امر العامة

پس تو اپنے آپ کو لازم پکڑ یعنی خود کو سنبھال اور عوام کا معاملہ چھوڑ دے۔

بادشاہت وفقاہت رزیل لوگوں میں منتقل ہونا:

۷۵۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ھیثم بن جمیل نے ان کو حفص بن غیلان نے ان کو مکحول نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا کب چھوڑ دیں؟ فرمایا کہ جب تمہارے اندر وہ کیفیت پیدا ہو جائے اور ظاہر ہو جائے جو بنی اسرائیل میں ظاہر ہو گئی تھی تم سے پہلے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا کیفیت تھی؟

فرمایا کہ: جب تمہارے اچھے لوگوں میں فریب اور منافقت پیدا ہو جائے۔ اور تمہارے بدتر لوگوں میں بے حیائی وزنا غالب آ جائے اور فقہ اور تفقہ تمہارے رزیلوں کے میں چلی جائے۔

۷۵۵۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو ابوالاحوص قاضی نے ان کو ابن عابد نے ان کو ھیثم نے۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اپنی سند کے ساتھ اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ بادشاہت تمہارا گھٹیا لوگوں میں منتقل ہو جائے اور عقل وفہم تمہارے کمزور اور رزیلوں میں چلی جائے۔

۷۵۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے:

بے شک تم پر مصیبت آئے گی اور بے شک تمہاری مدد بھی ہوگی اور تمہارے لئے فتح وکامیابی بھی ہوگی۔ جو شخص یہ حالت پالے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور جو شخص جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا مجھ پر اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔

۷۵۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو داؤد حفری نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو حذیفہ بن یمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تم ضرور امر بالمعروف کرو گے اور البتہ تم ضرور نہی عن المنکر کرو گے ورنہ تو ممکن ہے اللہ تمہارے اوپر عذاب بھیج دے گا اسی کی وجہ سے اس کے بعد تم اللہ سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی بابت امام احمد حنبلؒ کا فرمان:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنے کا واجب ہونا اور لازم ہونا کتاب وسنت سے ثابت ہو چکا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مومن مردوں مومنہ عورتوں اور منافق مردوں اور منافق عورتوں کے درمیان فرق بناتا ہے اور فرق قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد

(۷۵۵۷)..... اخرجه بتمامه ومختصراً البيهقي (۳/ ۱۸۰) و (۱۰/ ۹۳) والطيالسي (۳۳۷) والقضاعي في مسند الشهاب (۵۱۱) وابن حبان في الإحسان (۴۷۸۴)

(۷۵۵۸)..... اخرجه البيهقي (۱۰/ ۹۳) من حديث حذيفة بن اليمان

باری تعالیٰ ہے:

المنافقون و المنافقات بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر وينهون عن المعروف　(توبہ۔۶۷)

منافق مرد اور منافق عورتیں بعض بعض میں سے ہیں (یعنی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں)
وہ برائی کی تلقین کرتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں۔

اور ارشاد ہوا:

والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر. (توبہ۷۱)

مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ان میں بعض بعض کے دوست ہیں نیکی کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ مؤمنوں کی اہم ترین اور خاص ترین صفات میں سی جوان کے عقیدے کی صحت پر قوی ترین دلیل ہے اور اس کی سیرت کی سلامتی پر جو چیز دلیل ہے وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی صفت ہے۔ اس کے بعد یہ ایسی صفت ہے جو ہر ایک کے شایان شان بھی نہیں ہے۔ یقیناً وہ ایسے فرائض میں سے جن کے لئے مناسب ہے کہ سلطان اور بادشاہ اس کو قائم کرے جب اقامت حدود اس کے ذمے ہے اور تعزیر اس کی رائے کے سپرد ہے۔ لہٰذا اس کو چاہئے کہ وہ ہر شہر میں اور ہر بستی میں ایک ایسا نیک آدمی مقرر کرے جو قوی ہو، عالم ہو امین ہو اور امام و بادشاہ اس کو ان حالات کی رعایت کرنے کا حکم دے جو حالات جاری ہوں لہٰذا وہ نہ تو منکر کو دیکھے اور نہ ہی سنے مگر جہاں اس کو دیکھے اور سنے وہی اس کو روک دے۔ اور کہیں کوئی ایسا معروف نہ چھوڑے جس کے امر کی ضرورت ہو مگر یہ کہ وہ اس کا حکم کرے۔ اور جب کسی فاسق پر حد واجب ہو اس کو قائم کرے اس کو معطل نہ کرے۔ ایسے آدمی کو مقرر کرے جو ان کے طریقہ سیاست کو خوب جانتا ہو۔ اور مسلمان علماء میں سے جو لوگ علم کی فضیلت اور عمل کی کی زینت سے آراستہ ہیں ان میں سے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ امر بالمعروف کی دعوت دے اور نہی عن منکر سے یعنی برائی سے جھڑکی دے اپنی استطاعت کے مطابق، اگر منکر کو روکنا اور ختم کرنا اور اس کو اٹھادینا اور اس فعل میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے والوں کو ڈانٹنا، اگر اس کے بس میں ہو تو ضرور ایسا کرے اور اگر وہ بذات خود اس کی طاقت نہ رکھتا ہو بلکہ ان کے واسطے سے اس کی طاقت رکھتا ہو جو اس کی طرف سے اس فعل کو انجام دے مگر وہ امور جن کا طریقہ حدود والا طریقہ ہو اور سزادینے والا تو یہ امور سلطان کی طرف راجع ہوں گے دوسرے کو اس کا اختیار نہیں ہوگا اور اگر وہ عالم صرف زبان سے کہنے کی طاقت رکھتا ہو تو زبان سے کہے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو بلکہ محض دل سے انکار کی طاقت رکھتا ہے تو وہ دل سے ہی اس کو برا سمجھے۔ (اب تک بات منکر کو یعنی برائی کو روکنے کی ہو رہی تھی) رہا امر بالمعروف تو وہ بھی نہی عن المنکر کی طرح ہے کہ اگر کوئی عالم مصلح اس کی طاقت رکھتا ہے اس کی دعوت دے اس کا امر کرے اور اگر صرف قولی طور پر کہنے پر قدرت رکھتا ہے تو زبان سے کہے اگر زبان کے ساتھ بھی نہ کہہ سکے تو محض دل میں ارادہ کرسکتا ہے تو وہی کرلے یعنی دل سے ارادہ کرے اور اللہ سے امید کرے شاید اس کی شفاعت قبول کرلے۔

درجات ایمان:

۷۵۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے یہ کہ مروان خلیفہ نے نمازِ عید سے پہلے عید کا خطبہ پڑھا عید کے دن۔ تو ایک آدمی نے

(۷۵۵۸) ..... اخرجه البيهقي (۹۳/۱۰) من حديث حذيفة بن اليمان

(۷۵۵۹) ..... اخرجه مسلم (۴۹) وابوداؤد (۱۱۴۰) و (۴۳۴۰) والترمذی (۲۱۷۲) والنسائی (۱۱۱/۸) وابن ماجه (۱۲۷۵) و (۴۰۱۳) واحمد (۱۰/۳ و ۲۰) والبيهقي (۹۵/۶) و (۹۰/۱۰) والطيالسي (۲۱۹۶) وابن حبان في الاحسان (۳۰۶) و (۳۰۷)

کھڑے ہوکر کہا نماز خطبہ سے پہلے ہوتی ہے۔ کہتے ہیں اس نے کہا یہ عمل کو چھوڑ دیا گیا ہے اے ابوفلاں۔ بس ابوسعید نے کہا بہر حال اس منع کرنے والے شخص نے وہ فرض ادا کر دیا تھا جو اس کے اوپر عائد ہوتا تھا اس کے بعد ابوسعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تم میں سے کسی ناجائز وغلط کام کو دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اس کو بدل دے اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کے ساتھ منع کرے اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی دل کے ساتھ اس کو غلط سمجھے یہ سب سے زیادہ کمزور ایمان ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ کے ذیل میں۔

۷۵۶۰:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی نبی ایسے نہیں ہے جس کو اللہ نے اس کی امت میں بھیجا ہو مگر اس کی امت میں سے اس کے کچھ خاص اصحاب ہوتے تھے جو اس کی سنت اور طریقے کو لیتے تھے اور اس کے حکم کی اقتداء کرتے تھے اس کے بعد قصہ یہ ہوا کہ ان کے بعد کچھ ناخلف جانشین آ گئے وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو وہ خود نہیں کرتے اور وہ ایسے کام کرتے ہیں جو وہ کہتے نہیں ہیں۔ اور کرتے وہ کام ہیں جس کا حکم ان کو نہیں دیا گیا ہوتا۔ جو شخص ان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہے اور جو شخص اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے گا، وہ مؤمن ہے اور جو شخص اپنے دل کے ساتھ ان سے جہاد کرے گا وہ بھی مؤمن ہے اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

۷۵۶۱:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عمرو بن محمد ناقد نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو حارث نے ان کو جعفر بن عبداللہ بن حکم نے ان کو عبدالرحمن بن مسعود نے ان کو ابورافع نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے عمرو ناقد وغیرہ سے۔

ایک اشکال اور اس کا جواب:

(ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ حدیث میں پہلے گذر چکا ہے کہ ایمان کا اعلیٰ درجہ لاالہ الااللّٰہ ہے اور ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ مگر گذشتہ روایت میں ہے کہ دل سے برائی کو برا سمجھنا اضعف الایمان ہے۔ اور فلاں قسم کے لوگوں کے ساتھ جو جہاد نہ کرے اس میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ اس تعارض واشکال کو دور کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مترجم۔)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ مذکورہ روایت مخالف نہیں ہے اس حدیث کے جو ہم نے روایت کی ہے کہ ایمان کا اعلیٰ درجہ یا اعلیٰ شعبہ لاالہ الااللّٰہ کی شہادت ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے۔

اس لئے خلاف نہیں ہے کہ اس حدیث میں ادنیٰ درجے کی بات تھی اور یہاں پر اضعف درجے کی بات ہے۔ ادنیٰ الگ چیز ہے اور اضعف الگ چیز ہے۔ ادنیٰ نام ہے اس چیز کے لئے جو بعید ہو مقام قرب سے اگر چہ اس کا مرجع اصل میں اور بنیادی طور پر اسی کی طرف ہو۔ اور اضعف نام ہے اس چیز کا جس سے وجہ قربت اور سبب قربت ظاہر ہو اور اس کے لئے خالص ہو مگر اس کے ایسی نوع سے ہو جو اس سے زیادہ قوی اور زیادہ بلیغ ہو۔ شیخ نے اس کی شرح میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

۷۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو سائب بن یزید نے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا البتہ اگر میں اللہ کے دین کے معاملے میں ملامت کرنے

(۷۵۶۰)......اخرجه مسلم (۵۰) واحمد (۱/۴۵۸ و ۴۶۱) والبیهقی (۱۰/۹۰) مطولاً ومختصراً

والے کی ملامت سے ڈروں تو یہ میرے لئے بہتر ہے یا یہ کہ میں اپنے نفس پر توجہ دوں؟

حضرت عمر نے فرمایا۔ خبردار جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی مقرر کیا جائے اس کو چاہئے کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرے اور جو شخص ایسی کسی بھی ذمہ داری سے خالی ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کی طرف توجہ دے اور اس کو چاہئے کہ اس کی خیر خواہی کرے اگر اس کی اور ذمہ داری نہ ہو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مناسب بات یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا اس چیز میں ممتاز ہو کہ جس جگہ نرمی کرنی ہو وہاں نرمی کرے اور جس جگہ سختی کرنی ہو وہاں سختی کرے اور لوگوں کے ہر طبقے کے ساتھ اس طریقے سے کلام کرے جو ان کے ساتھ لائق ہو اور مناسب ہو اور ان میں بھلائی تلاش کرے اور وہ ان میں دوستیاں نہ کرنے والا ہو۔ اور نہ ہی ان میں ہمیشہ رہنے یعنی گھل مل کر رہنے والا نہ ہو۔

اور پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور اس کو درست کرے اس کے بعد دوسروں کی اصلاح پر توجہ دے اور ان کو درست کرنے پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم

کیا تم لوگ! لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

اپنے نفس سے غافل نہ ہونا

۷۵۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو ابوجعفر صیرفی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سنا محمد بن نضر جارثی سے پس میرے دل میں اس سے کوئی چیز گھوم رہی تھی۔ مجھے حدیث بیان کی مفضل بن یونس..نے ان کو محمد بن نضر نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا انہوں نے کہا میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ میں اس سے فارغ ہو کر کسی اور کی برائی کروں بے شک بندے اللہ سے ڈرتے ہیں دوسروں کے گناہ کرنے پر اور اللہ سے بے فکر و بے غم ہو جاتے ہیں اپنے نفسوں کے گناہوں کے باوجود۔

۷۵۶۴:.....کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو محمد بن حسین نے زکریا بن ابوخالد سے وہ کہتے ہیں کہ میں اس شعر کے ساتھ عبادت کرتا ہوں جو میں نے سنا تھا:

لنفسي ابكي لست ابكي لغيرها

لنفسي في نفسي عن الله شاغل

میں اپنے نفس کا رونا روتا ہوں میں اس کے سوا کسی اور کے لئے نہیں روتا ہوں۔ میرے اپنے نفس میں اللہ سے غافل کرنے والا موجود ہے میرے نفس کو۔

۷۵۶۵:.....وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو عباس بن جعفر نے ان کو ہاشم بن ولید نے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے اس نے ہشام بن حسان سے اس نے محمد بن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ متقی پرہیز گار آدمی گنہگاروں کا تذکرہ کرنے سے بے خبر و غافل ہوتا ہے۔

۷۵۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو یعقوب بن شیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جس وقت تم میں سے کوئی آدمی اپنے نفس پر عتاب و سرزنش کرے تو ہرگز یوں

نہ کہے کہ میرے اندر کوئی خیر خوبی نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے اندر تو عقیدہ توحید الٰہی بھی ہے (اور وہ سب سے بڑی خیر و بھلائی ہے) بلکہ اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میرے اندر جو شر اور برائی ہے کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کرے۔ اور میں نہیں گمان کرتا کسی ایک کو بھی کہ وہ لوگوں کے عیبوں کو بیان کرنے یا ڈھونڈ ھنے کے لئے فارغ ہو مگر بوجہ اپنے نفس سے غافل ہونے کے اگر وہ اپنے نفس کے عیبوں کو دیکھنے کا اہتمام کرے اس کو کسی اور کے عیب دیکھنے فرصت ہی نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی کی برائی کرنے کی فرصت ہوگی۔

سلیمان الخواص اور گوشت فروش:

۷۵۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے انہوں نے سنا عوام بن سمیع سے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان الخواص گوشت فروش کے پاس جاتے تھے اور اس سے اپنی بلی کے لئے گوشت لے آتے تھے گوشت فروش ایک بلی کو مار مار کر زخمی کر رہا تھا (سلیمان اس کو نصیحت کرنا چاہتے تھے مگر گھر میں بلی کو بند کیا ہوا تھا) لہٰذا وہ اس بلی کی وجہ سے اس کو نصیحت کرنے سے رک گئے گھر میں آئے تو بلی کو نکال کر بھگا دیا اس کے بعد صبح کو گوشت فروش کے پاس گئے اور جا کر نصیحت کی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

کہ وہ بادشاہ جو خواہش کا اور گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرسکتا ہے کیونکہ حکومت و سلطنت یہی ہے اور اگر وہ ایسا کرنے سے ہاتھ کھینچ لے تو وہ سلطان نہیں ہوگا صاحب اقتدار نہیں ہوگا اور وہ لوگ جو بادشاہ کے ماسوا ہیں وہ اس کی مثل نہیں ہیں۔ کیونکہ اس امر کے ساتھ کھڑا ہونا اور اس کو قائم کرنا ان کی طرف لوٹتا ہے جب بادشاہ اس سے رک جائے بوجہ ان کے علم کے اور اس کی صلاحیت کے اور جب اس کی صلاحیت خراب اور ناقص ہو جائے تو وہ تغیر و تبدیلی کے مستحق ہو جاتا ہے وہ اس کے باوجود دوسرا کوئی بدلنے والا نہیں ہوگا۔

دوسروں کی نیکی کا حکم کرنا:

۷۵۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید سے کہا گیا کیا آپ فلاں سے کلام نہیں کرتے؟ فرمایا کہ اللہ کی قسم میں کسی آدمی سے یہ نہیں کہتا کہ تم سب لوگوں سے بہتر ہو۔ اور تم مجھ پر امیر ہو اس کے بعد کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی آنتیں لٹک رہی ہوں گی اور وہ ان کے ساتھ آگ میں ایسے گھوم رہا ہوگا جیسے گدھا آٹا پیسنے کی چکی کے گرد گھومتا ہے اہل جہنم اس کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے فلانے تجھے کیا ہوا کیا تو ہمیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کے لئے کہتا تھا مگر خود میں نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے روکتا تھا اور خود برائی کرتا تھا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اعمش سے۔

نیکی کا حکم کرتے وقت اپنے نفس کو نہ بھولنا:

۷۵۶۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن صبیح نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن محمد بن (......) ان کو حجاج بن قتیبہ نے ان کو بشر بن حسین نے ان کو زبیر بن عدی نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابن عباس میں چاہتا ہوں کہ میں لوگوں کو اچھے کاموں کے لئے کہوں اور برے کاموں سے روکوں ابن نے عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

(۷۵۶۸)..... أخرجه البخاري (۳۲۶۷) و (۷۰۹۸) ومسلم (۲۹۸۹) وأحمد (۲۰۵/۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۹) من حديث أسامة بن زيد مرفوعاً

کہ کیا آپ بات پہنچا سکیں گے تبلیغ کر سکیں گے؟ اس نے کہا میں امید کرتا ہوں ابن عباس نے کہا شرط یہ ہے کہ تم اس بات سے نہ ڈرو کہ تم رسوا ہو گے تین کلمات بولنے کے ساتھ جو کتاب اللہ میں ہیں تو پھر ضرور کرو۔ اس نے پوچھا کہ وہ الفاظ کون سے ہیں؟

ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسكم (البقرہ ۴۴)

کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا کہتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

کیا تم یہ آیت پر محکم عمل کرو گے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا کہ دوسرا کلمہ کون سا ہے؟ ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

لم تقولون مالاتفعلون كبر مقتاً عندالله ان تقولوا مالاتفعلون. (صف ۳۰۲)

کیوں کہتے ہو تم وہ بات جو خود نہیں کرتے ہو تم سخت غصے والی ہے یہ بات اللہ کے نزدیک یہ کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں ہو۔

کیا محکم عمل کرو گے اس آیت پر؟ اس نے کہا نہیں؟ پھر اس نے پوچھا تیسرا کلمہ کونسا ہے؟ ابن عباس نے فرمایا کہ جو عبد صالح شعیب علیہ السلام نے کہا تھا:

ما اريد ان اخالفكم الى ما انهكم عنه. (ھود ۸۸)

میں نہیں چاہتا کہ میں مخالفت کروں اس چیز کی طرف جس سے میں تمہیں روکتا ہوں۔

فرمایا کیا تم محکم عمل کرو گے اس پر اس نے کہا کہ نہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پھر فابدا بنفسک پھر پہلے اپنے نفس کو تبلیغ کیجئے۔

یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہلے اپنے آپ کو کرو۔ اور دوسروں کو تبلیغ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اگر لوگوں کو نیکی کا حکم کرو تو اپنے نفس کو نہ بھولو۔ اور بات وہ کہو جس پر خود بھی عمل کرو۔ اور جس چیز سے لوگوں کو منع کرو وہ کام خود بھی نہ کرو یہی مذکورہ تینوں آیات کا مطلب ہے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس شخص سے تقاضا فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہلے اپنے نفس کی اصلاح توفیق بخشے آمین۔ (مترجم)

ہر حال میں نیکی کا حکم کرو:

۷۵۷۰:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو طلحہ نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ البتہ اگر آپ معروف کا حکم نہ کریں اور منکر سے بھی نہ روکیں یہاں تک کہ معروف میں سے بھی کوئی شئی باقی نہ رہے گی سوائے اسی کے جس کے ساتھ صرف ہم نے عمل کر لیا اور منکر میں سے بھی کوئی شئی باقی نہیں رہے گی سوائے اسی کے جس سے ہم رک لئے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس وقت پھر ہم نہ تو معروف کا امر کر سکیں گے نہ ہی کسی منکر سے روک سکیں گے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ کہ تم لوگ معروف کا حکم کرو اگر چہ تم خود اس پر عمل نہ بھی کر رہے ہو پورے کے پورے پر۔ اور منکر کو روکو اگر چہ تم اس سے پورے پورے نہ رک رہے ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد نے فرمایا اس حدیث میں طلحہ بن عمر و مکی ضعیف ہے۔ اور اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بھی مذکورہ سابقہ تفصیل کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہو گی جس میں اطاعت غالب ہو اور معصیت اس سے نادر ہو قلیل الوجود ہو پھر اس کی بھی درستگی تو بہ

(۷۵۶۹)..... (۱) اسم غیر واضح بالأصل

(۷۵۷۰)..... قال في المجمع ..... رواه الطبراني في الصغير والأوسط من طريق عبدالسلام بن عبدالقدوس بن حبيب عن أبي وهما ضعيفان)

کے ساتھ ہو جائے گی۔اور پہلی یعنی ممانعت والی حدیث اس شخص کے بارے میں ہو گی جس پر معصیت غالب ہو اور اطاعت اس سے نادر ہو قلیل الوجود ہو۔

۷۵۷۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوالبختری نے انہوں نے ایک آدمی سے اس نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایک بھی تم میں سے اپنے نفس کو ہرگز حقیر نہ سمجھے بایں طور کہ وہ اپنے اوپر کوئی اللہ کا حکم دیکھے باقی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ نہ کہے اس امر یا حق کے بارے میں پھر وہ مر کر اللہ کو جا ملے۔معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کو جا ملے تو اس وقت کو وہ ضائع کر چکا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تجھے کس چیز نے منع کیا تھا؟ یعنی میری بات کہنے سے پھر وہ کہے گا کہ لوگوں کے خوف نے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں ہی زیادہ حق دار تھا کہ آپ مجھ سے ڈرتے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو اس کو لوگوں کی ملامت کے خوف سے ترک کر دے حالانکہ وہ اس کو قائم کرنے پر قادر ہو۔(یعنی اللہ کے حکم کو نافذ کرنے پر قادر ہو۔)

۷۵۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہرگز نہ روکے کوئی تمہیں حق کی بات کہنے سے جب کہ وہ اس جان کا خطرہ محسوس کر چکا ہو۔

ابوسعید نے کہا ہمیشہ رہی ہمارے ساتھ آزمائش یہاں تک کہ ہم نے کوتاہی کی یا پیچھے ہو گئے ہیں حالانکہ ہم بے شک البتہ پہچانتے ہیں خفیہ طور پر۔

حق گوئی:

۷۵۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خبر دی حریری نے ان کو ابومسلمہ سعید بن یزید نے ان کو ابونصرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ہرگز نہ منع کرے کوئی بھی تمہیں حق بات کہنے سے جب وہ حق کو دیکھ لے اور اس کو جان لے۔

ابوسعید نے کہا کہ اسی حدیث نے ہی تو مجھ کو ابھارا تھا کہ میں سوار ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا تھا اور جا کر میں نے اس کو وعظ و نصیحت کی تھی۔اس کے بعد میں واپس لوٹ آیا تھا۔

لوگوں سے خوف، رب تعالیٰ سے امید و یقین:

۷۵۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحٰق بن حسن بن میمون نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر نے ان کو نہار عبدی نے کہ انہوں نے سنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے پوچھیں گے یہاں تک کہ یہ بھی پوچھیں گے کہ اے بندے تجھے کس چیز نے روکا

(۷۵۷۱)......أخرجه أحمد (۳/۳۰ و ۴۷ و ۷۳ و ۹۱) وأخرجه ابن ماجه (۴۰۰۸) وقال في الزوائد إسناده صحيح رجاله ثقات

(۷۵۷۲)......أخرجه أحمد (۳/۲۹) وابن ماجه (۴۰۱۷) من حديث أبي سعيد مرفوعاً وقال في الزوائد : إسناده صحيح رجاله ثقات.

تھا کہ تم نے جب کسی غلط کام کو دیکھا تھا تم اس کو غلط کہتے۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اس کی دلیل وحجت خود سکھائیں گے تو وہ کہے گا اے میرے مالک میں تیرے ساتھ تو یقین رکھتا تھا مگر میں لوگوں سے ڈر گیا تھا یحییٰ بن سعید اس کا متابع لائے ہیں اور اسماعیل بن جعفر بھی ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے۔

۷۵۷۵:......ہمیں اس کی خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان نے ہشام بن سعد کے سامنے بیان کیا۔ انہوں نے نہار سے بیان کیا اور انہوں نے سعید الخدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن بندے سے پوچھیں گے اور کہیں گے تجھے کیا ہو گیا تھا کہ جب غلط کام کو دیکھا تھا تم نے اس کو غلط نہیں کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اس کی حجت اور جواب بھی خود سکھلائیں گے لہٰذا وہ جواب دے گا اے میرے مالک میں نے لوگوں کا خوف کیا تھا اور تجھ سے امید رکھی تھی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احتمال ہے کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہو جو لوگوں کے غلبے سے اور رعب سے ڈر گیا ہو اور وہ اس کو اپنے رب سے روکنے اور دفع کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وجوب کی احادیث جو ان دونوں پر قادر ہو بقدر استطاعت اور ان دونوں کو ترک کرنے میں جو خرابی اور خسارہ ہے:

۷۵۷۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو محمد بن ابراہیم فام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کی حدود میں واقع ہونے والے اور اس میں سستی کرنے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ایک کشتی میں قرعہ اندازی سے سوار ہوں کہ بعض ان میں سے اوپر کی منزل میں ہوں گے اور بعض نیچے۔ نیچے والے اوپر والوں سے پینے کے لئے پانی مانگیں اور جا کر ان کو اذیت دیں لہٰذا اوپر والے یہ کہیں کہ تم لوگوں نے ہمیں تکالیف پہنچائی ہے ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے۔ لہٰذا نیچے والے کلہاڑی اٹھا کر کشتی میں سوراخ کرنا شروع کر دیں کہ ہم نیچے سے اپنے لئے پانی حاصل کریں گے۔ اوپر والے ان سے کہیں کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ (اب دو صورتیں ہوں گی) اگر اوپر والے نیچے غلط کام کرنے والوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیں کہ یہ ان کا معاملہ ہے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ کشتی میں پانی بھر جائے گا اور اوپر نیچے والے سب کے سب غرق ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے جا کر نیچے والوں کو روکنے کے لئے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور سوراخ نہ کرنے دیں تو تو اوپر نیچے والے سب کے سب بچ جائیں گے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے۔

کم عقل اور بے وقوفوں کے ہاتھ پکڑ لو:

۷۵۷۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو حفص نے ان کو اعمش نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کم عقلوں اور بیوقوفوں کے ہاتھ پکڑ لیا کرو۔

(۷۵۷۵)......اخرجه احمد (۲۷/۳ و ۲۹ و ۷۷) وابن ماجه (۴۰۱۷) وقال في الزوائد: إسناده صحيح رجاله ثقات.

(۷۵۷۶)......اخرجه البخاري (۲۴۹۳) و (۲۶۸۶) والترمذي (۲۱۷۳) واحمد (۲۶۸/۴ و ۲۶۹ و ۲۷۰)

خاموش رہنے سے امر بالمعروف بہتر ہے:

۷۵۷۸:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو احمد زبیری نے ان کو عبیداللہ بن ایاد بن لقیط نے ان کو ابوایاد بن لقیط نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی لیلیٰ نے ابن الخصاصیہ کی بیوی سے اسلام سے پہلے اس کا نام زحم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بشیر رکھا تھا وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی بشیر نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا جمعہ کے دن کے روزے کے بارے میں اور اس بارے میں کہ وہ اس دن کسی سے بات چیت بھی نہیں کرے گا بلکہ چپ رہے گا کیا میں ایسا کرسکتا ہوں؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا روزہ ویسے نہ رکھو ہاں مگر ان ایام کے اندر رکھ سکتے ہو جن میں پہلے سے رکھتے آرہے ہو۔ یا ماہ رمضان میں۔ اور یہ بھی نہیں کرسکتے کہ تم کسی سے کلام نہ کرو۔ البتہ اگر تم امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو تو یہ تمہارے چپ رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

حق گوئی موت اور رزق سے محرومی کا سبب نہیں ہے:

۷۵۷۹:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوعلی رحبی نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جہاں حق کی بات کہنا پڑے اور وہ حق کی بات نہ کرے (ایسا نہ کرے کیونکہ) حق بات کہنا نہ تو اس کی موت کو لے آئے گا اور نہ ہی اس کے طے شدہ رزق کو روک سکے گا۔

۷۵۸۰:۔۔۔ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو علی بن عاصم نے اس نے اسی سند سے ذکر کیا ہے اس اسناد کو اور حدیث کے اول میں یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کسی کے قتل پر بھی حاضر نہ رہیں کیونکہ جو وہاں حاضر ہو بے شک اس پر لعنت نازل ہوتی ہے جب تک وہ اس کی طرف سے دفاع نہ کریں اور اس جگہ بھی حاضر نہ رہوں جہاں مظلوم کی مار لگ رہی ہو کیونکہ جو وہاں موجود رہے اس پر بھی لعنت نازل ہوتی ہے۔
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے مقام پر حاضر ہو جس جگہ حق بات کہنی ہو (اور وہ نہ کہے) مگر یہ کہ وہ اس بارے میں کلام کرے کیونکہ ایسا کرنا نہ تو اس کی موت کو لے آئے گا اور نہ ہی اس کو اس کے رزق سے محروم کرے گا۔

حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا:

۷۵۸۱:۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے اور ان کو احمد بن عبیداللہ ترسی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوطالب نے ان کو ابوامامہ نے یہ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (رمی کرتے ہوئے) جمرہ اولیٰ کے پاس سوال کیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے ان سے جمرہ وسطیٰ پر یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال جمرہ عقبہ پر کیا۔ اس نے اپنا پیر چمڑے کی بنی ہوئی رکاب میں رکھا

(۷۵۷۸)۔۔۔اخرجه البيهقي (۱۰/۷۶) وقال في المجمع (۱۹۹/۳) (هكذا رواه الطبراني في الكبير (۱۲۳۲) ورواه احمد (۲۲۵/۵) عن ليلى امراة بشير انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم وقد قيل انها صحابية ورجاله ثقات.

(۷۵۸۱)۔۔ اخرجه النسائي (۱۶۱/۷) وابن ماجه (۴۰۱۲) واحمد (۹۱/۳) و (۳۱۵/۴) و (۲۵۱/۵) الحاكم (۵۰۶،۵۰۵/۵) والحميدى (۷۵۲) وهو صحيح بمجموع طرقه

اور سوال کیا کہ کون سا جہاد افضل ہے یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل جہاد ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ یہ شاہد ہے مرسل ہے جید ہے۔

۷۵۸۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو داؤد حضری نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ انصاف کہنا۔

حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو:

۷۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو محمد بن عمرو رزاز نے ان کو اسماعیل بن محمد فسوی قاضی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد بن حمدان مروزی نے ان کو ابوشہاب معمر بن محمد بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن حسان نے اور حسن بن دینار نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں اپنے آپ سے کمتر کو دیکھوں اور اس کو نہ دیکھو جو مجھ سے اوپر ہو۔

اور مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں اور مجھے یہ وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں اگرچہ حق کڑوا ہو۔ اور مجھے وصیت کی کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ میں پیچھے رہوں۔ اور مجھے وصیت کی کہ میں اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کروں۔ اور مجھے وصیت کی تھی کہ میں لوگوں سے کسی شئی کا سوال نہ کروں (یعنی کسی سے کچھ نہ مانگو) اور مجھے وصیت کی کہ میں کثرت کے ساتھ لاحول و لاقوة الا باللہ پڑھوں بے شک یہ جنت کا خزانہ ہے۔ الفاظ کے سب برابر ہیں۔

جہاد کی قسمیں:

۷۵۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو محمد بن طلحہ بن مصرف نے ان کو زبیر نے ان کو عامر نے ان کو ابوجحیفہ نے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ جہاد تین قسم کی ہیں ایک ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا۔ دوسرا زبان کے ساتھ جہاد کرنا تیسرا ہے دل سے اول نمبر جہاد وہ ہے کہ جس پر ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا غالب ہو۔ اس کے بعد زبان کے جہاد کا نمبر ہے۔ اور جس وقت دل اچھائی کو اچھائی نہ سمجھے اور برائی کو برائی نہ سمجھے لہٰذا اس کو اوندھا اور الٹا کر دیا جاتا ہے یعنی اوپر والی حصے کو نیچے کر دیا جاتا ہے۔

۷۵۸۴:...... (مکرر ہے) اور اسی سند کے ساتھ کہا محمد بن طلحہ نے جامع بن شداد سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمٰن بن یزید فارسی کے پاس تھا ان کے پاس اسود بن یزید کی موت کی اطلاع پہنچی ہم نے اس کی تعزیت کی تو وہ کہنے لگے میرے بھائی اسود فوت ہو گئے ہیں اس کے بعد کہا۔ کہ کہا تھا عبداللہ نے کہ نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے اور باقی اصحاب ریب رہیں گے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن یہ اصحاب ریب کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ وہ لوگ ہوں گے جو اچھائی کی تلقین نہیں کریں گے اور برائی سے نہیں روکیں گے۔

حصص اسلام:

۷۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقبری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے

(۷۵۸۲)......اخرجه أبو داؤد (۴۳۴۴) والترمذی (۲۱۷۴) وابن ماجه (۴۰۱۱) واحمد (۲۵۶/۵) وهو صحیح بمجموع طرقه

(۷۵۸۳) ...قال فی المجمع (۲۱۷/۴) رواه الطبرانی وفیه ابو الجوری ولم أعرفه وبقیة رجاله ثقات

ان کو ابو اسحاق نے ان کو خالد بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا۔ اسلام ایک حصہ ہے۔ نماز دوسرا حصہ ہے زکوٰۃ تیسرا حصہ ہے۔ رمضان کے روزے رکھنا ایک حصہ ہے (چوتھا) پانچواں حصہ حج ہے۔ چھٹا حصہ جہاد ہے ساتواں حصہ اچھائی کا حکم کرنا ہے آٹھواں حصہ برائی سے روکنا ہے۔ اور وہ شخص ناکام و نامراد ہو گیا جس کا کوئی بھی حصہ نہ ہو۔

یہ موقوف ہے۔ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حبیب بن حبیب کی حدیث سے اس نے ابو اسحاق سے اس نے حارث سے اس نے علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرفوع روایت کے جیسے ذیل میں ہے۔

نجات پانے والے:

۷۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حبیب بن حبیب حمزہ کے بھائی نے اس نے اس کو مرفوع ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا کہ اسلام ایک حصہ ہے اور اس نے شک کا اظہار نہیں کیا۔ اور شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علی علوی نے ان کو ابو طیب محمد بن علی بن حسن صوفی ان کو سہل بن عمار نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو سالم مرادی نے ان کو عمرو بن ھرم نے ان کو جابر بن زید نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانے میں میری امت کو بادشاہ کی طرف سے سختیاں پہنچیں گی اس سے وہی شخص نجات پائے گا۔ جو اللہ کے دین کو پہچانے گا اور اس کو سچا مانے گا۔

اور وہ آدمی جو اللہ کے دین کو پہچانے گا اور اس پر خاموش رہے گا۔

اگر وہ کسی ایسے آدمی کو دیکھے گا جو کوئی خیر کا عمل کر رہا ہے تو اسی پر وہ اس سے محبت کرے گا اگر ایسے آدمی کو دیکھے گا جو باطل پر عمل کر رہا ہے تو اس پر وہ اس سے نفرت کرے گا تو وہ شخص اسی روشن کو نجات پالے گا۔

۷۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابو احمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور عرض کیا کہ وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے نہ تو اچھائی کا حکم کیا اور نہ ہی برائی سے روکا۔

عبداللہ نے کہا کہ وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے اپنے دل سے اچھائی کو اچھا نہ سمجھا اور برائی کو برا نہ سمجھا۔

خوبصورت حدیث:

۷۵۸۹:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ بن ربیع بن عملیہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی کہ اس سے خوبصورت حدیث ہم نے نہیں سنی مگر کتاب اللہ۔ اس کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا بے شک بنی اسرائیل پر جب مدت دراز ہو گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ایک کتاب گھڑ لی تھی۔ ان کے دلوں نے اس کو حد سے زیادہ چاہا ان کی زبانوں کو وہ میٹھی لگی۔ حالانکہ حق گردش کرتا تھا۔ ان کے درمیان اور ان کی بہت سی شہوات کے درمیان یہاں تک کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھینک دیا کہ گو اس کو وہ

(۷۵۸۷)......(۱) فی (ب)

فجاهد عليه بلسانه ويده وقلبه فذاك الذي سبقت له السوابق

جانتے ہی نہیں ہیں۔

کہا کہ اس کتاب کو بنی اسرائیل پر پیش کرو اگر وہ تمہاری اس کتاب پر موافقت کریں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور اگر وہ تمہاری مخالفت کریں تو ان کو قتل کر دو۔ کہا کہ نہیں بلکہ اس کو فلاں اپنے عالم کے پاس بھیجو اگر وہ تمہاری موافقت کر لے تو اس کے بعد تمہارے خلاف کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا، اور اگر وہ عالم اختلاف کر لیتا ہے تو اس کو قتل کر دو اس کے بعد تمہارے خلاف کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا۔ (چنانچہ یہ منصوبہ طے ہو گیا۔)

لہٰذا انہوں نے اس کتاب کو اس عالم کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ اس نے ایک کاغذ اٹھایا اور اس میں کتاب اللہ کو لکھا اور اس کو قرن میں ڈالا (ناقوس) اور اس کو اپنے گلے میں لٹکایا اور اس کے اوپر کپڑے پہن لئے اس کے بعد وہ ان لوگوں کے پاس آیا۔ انہوں نے اس پر کتاب پیش کی، اور اس سے پوچھا کہ کیا اس کتاب پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا (یعنی وہ کتاب ہے جو قرن میں ہے۔)

اور زبان سے اس نے یوں کہا میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کے ساتھ ایمان نہ لاؤں؟

دل میں نیت اسی اصلی کتاب کی تھی جو قرن و ناقوس میں چھپ ہوئی تھی ان لوگوں نے سمجھا کہ ہماری اس گھڑی ہوئی اور اختراع کی ہوئی (کتاب کے لئے کہہ رہا ہے) لہٰذا انہوں نے اس عالم کو چھوڑ دیا۔ (اس طرح وہ قتل ہونے سے بچ گیا۔)

فرمایا کہ اس کے اصحاب واحباب ایسے تھے جو اس کو گھیرے رہتے تھے جب عالم کی وفات ہو گئی اور انہوں نے غسل دینے کے لئے اس کے کپڑے اتارے تو انہوں نے ناقوس کو دیکھا تو اس میں اصلی کتاب تھی۔ انہوں نے کہا کیا تم نے اس کے قول کو نہیں سمجھا تھا جو انہوں نے کہا تھا کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کتاب پر ایمان نہ لاؤں۔ اس نے تو اس قول سے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں جو ناقوس میں ہے۔ فرمایا کہ لہٰذا بنی اسرائیل میں یہیں سے اختلاف پیدا ہوا اور وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان سب میں اچھے اور بہتر مذہب والے وہ تھے جو ذوالقران تھے یعنی ناقوس والے۔

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ بے شک تم لوگوں میں سے جو بھی باقی رہے گا عنقریب منکر اور غلط باتیں دیکھے گا کسی آدمی کی نجات کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ کوئی منکر اور ایسی بری بات دیکھے جس کو بدلنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کے دل کو جانتا ہو کہ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے۔

۷۵۹۰:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن علی بن احمد معادی نے ان کو ابو علی صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو خبر دی ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو ابوطفیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، زندوں کا مردہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو گناہ کو اپنے ہاتھ سے بھی نہ بدلے اور نہ اپنی زبان کے ساتھ بدلے نہ اپنی دل سے اس کو برا جانے۔

۷۵۹۱:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے معاویہ بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن حبیب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے کہ کیا میں اپنے امیر وحکمران کو معروف کام کی اور نیکی کی تلقین کروں اور اس کو برائی سے منع کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تجھے خوف ہو کہ وہ تجھے قتل کرا دے گا تو پھر نہ کرو۔

۷۵۹۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوعوانہ نے اور جریر نے معاویہ سے اس نے اسحٰق سے اس نے سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا کیا میں اپنے امام وخلیفہ کو امر بالمعروف کروں؟ فرمایا کہ اگر تجھے یہ خوف ہو کہ وہ تجھے قتل کر دے گا تو پھر نہ کہو۔ اور اگر تم لازمی طور پر کہنا چاہتے ہو تو پھر اسی قدر جو تمہارے اور اس کے

درمیان ہوں۔ ابوعوانہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اپنے امام کو مشقت میں نہ ڈال۔

۷۵۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کیا میں اس بادشاہ کے پاس نہ جاؤں میں اس کو امر کروں گا اور نہی کروں گا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو وہ کہہ جو تو ارادہ کرتا ہے اس وقت تو ایک آدمی ہوگا۔

نہی عن المنکر نہ کرنے پر عذاب:

۷۵۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بستی کو عذاب دینے کا حکم دیا تو فرشتے چیخ اٹھے کہ اس بستی میں تیرا فلاں نیک بندہ بھی رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کیسا نیک ہے میرے محرمات کے ارتکاب کرنے والوں کے خلاف ناراض ہونے کی وجہ سے کبھی اس کے چہرے پر بل بھی نہیں آیا۔

یہی محفوظ ہے مالک بن دینار کے قول میں سے۔ اور ایک دوسرے طریق سے جو کہ ضعیف ہے مرفوعا مروی ہے۔ جیسے ذیل میں ہے۔

۷۵۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبید بن اسحق عطار نے ان کو عمار بن سیف نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں شہر کو اس کے باسیوں سمیت الٹ دو کہتے ہیں کہ جبرائیل امین نے عرض کیا بے شک ان میں تیرا فلاں نیک بندہ بھی موجود ہے جس نے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی تیری نافرمانی کبھی نہیں کی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اسی سمیت شہر کو الٹ دے اس لئے کہ میری وجہ سے کبھی بھی ایک لمحے کے لئے بھی اس کے چہرے پر ناپسندیدگی نہیں آئی (نافرمانوں کے خلاف۔)

۷۵۹۶:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن حامد قطان نے ان کو احمد بن حسین صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مالک بن دینار سے کہا ہم لوگوں نے جب دنیا کے معاملے پر آپس میں اتفاق کرلیا ہے ہم لوگ ایک دوسرے کو نہ تو امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہ ہی نہی عن المنکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اسی حالت پر زیادہ دیر نہیں چھوڑیں گے کاش کہ معلوم ہوتا کہ کونسا عذاب نازل ہوجائے۔

بعض کو بعض کے ذریعہ دفعہ کرنا

۷۵۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو حاتم رازی نے ان کو ابومعمر ہزلی نے ان کو ابوعبیدہ حداد نے وہ عبدالواحد بن واصل ہے ان کو راشد (امام مسجد بن عروبہ) نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ولا لادفع اللہ الناس بعضھم ببعض.

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرنا نہ ہوتا تو نہیں میں فساد برپا ہوجاتا۔

ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کے ساتھ بے نماز سے اور حاجی کے ساتھ غیر حاجی سے اور زکوٰۃ دینے والے کے ساتھ زکوٰۃ نہ دینے والے سے دفع کرتا ہے (اور حفاظت کرتا ہے)

میں نے کہا کہ یہ معمول تو جب تک اللہ چاہے گا جاری رہے گا۔ اور کبھی وہ انہیں چھوڑ کر نظر انداز کردے گا تو پھر سب کے سب ہلاک

ہو جائیں گے جب فساد بہت ہو جائے گا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے ارادوں ونیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔جیسے آنے والی حدیث میں ہے۔

۷۵۹۸:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار (سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے زینب بنت ابوسلمہ سے اس نے حبیبہ سے اس نے اپنی والدہ رضی اللہ عنہا حبیبہ سے اس نے زینب زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتی ہیں کہ حضور نیند سے اس حالت میں اٹھے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور کہہ رہے تھے لا الٰہ الا اللہ تین بار یہ کلمہ دہرانے کے بعد فرمایا عربوں کے لئے اس شر سے ہلاکت اور خرابی ہے جو کہ قریب آ چکا ہے۔یا جوج ماجوج کی دیوار میں سراخ کھول دیا گیا ہے اس کی مثل آپ نے اپنی انگلی سے حلقہ بنا کر دیکھایا۔میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں حالانکہ ہمارے اندر نیک صالح لوگ بھی ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں جب برے لوگ زیادہ ہو جائیں گے۔یا جب زنا عام ہو چکا ہوگا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے سفیان بن عیینہ کی حدیث سے۔

۷۵۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے بطور املاء کے بتلایا۔اپنے حافظہ سے ۳۲۵ھ میں ان کو خبر دی محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو عمرو بن عثمان رقی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین پر سختیاں اتارتے ہیں۔حالانکہ بعض ان میں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں وہ بھی دوسروں کی ہلاکت کے ساتھ ہلاک ہو جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بے شک اللہ سبحانہ جس وقت اپنی سزا اہل سزا پر اتارتے ہیں تو وہ نیک لوگوں کے اجل بھی لے آتی ہے۔لہٰذا وہ بھی ان کی ہلاکت کے ساتھ ہلاکت کر دیئے جاتے ہیں بعد میں اپنے اعمال اور اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

زمین پر جب برائی عام ہو جائے:

۷۵۹۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابونصر محمد بن حمدویہ مقری نے ان کو محمود بن آدم نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو جامع بن ابوراشد نے ان کو منذر ثوری نے ان کو حسین بن محمد انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جب دھرتی پر برائی عام ہو جائے اللہ تعالیٰ اہل زمین اپنا عذاب نازل کرتے ہیں۔میں نے کہا یا رسول اللہ حالانکہ ان میں اہل اطاعت بھی تو ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اسکے بعد وہ اللہ کی رحمت کی طرف رجوع کریں گے۔

۷۶۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے اس نے سنا حضرت مالک بن دینار سے انہوں نے یہ آیت پڑھی تھی۔

وکان فی المدینة تسعة رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون. (النحل ۴۸)

شہر میں نو افراد کا گروہ تھا جو کہ زمین پر فساد مچاتے تھے اصلاح نہیں کرتے تھے۔مالک بن دینار نے فرمایا۔(کہ وہاں تو نو افراد تھے اللہ نے ان کا ذکر بھی کر دیا تھا) آج ذرا غور فرمائیں کہ ہر قبیلے میں اور ہر محلہ میں (ہر شہر میں ہر ملک میں تمام ملکوں میں پوری دنیا میں) کتنے لوگ ہیں جو دھرتی پر فساد برپا کر رہے ہیں اصلاح نہیں پھیلا رہے۔)

(۷۵۹۸)......اخرجه البخاری (۳۳۴۶) و (۳۵۹۸) و (۷۰۵۹) و (۷۱۳۵) و مسلم فی الفتن (۱ و ۲) والترمذی (۲۱۸۷) وابن ماجه (۳۹۵۳) واحمد (۴۲۹/۶ و ۴۲۹)

گناہ جب ظاہر ہو جائے تو سب کو نقصان دیتا ہے:

۷۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے اور احمد بن عیسیٰ نے دونوں کو بشر بن بکر نے ان کو وزاعی نے''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوعمر وز جاہی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد دقاق نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد انماطی نے ان کو حسین بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے کہ گناہ و معصیت جب مخفی رہتا ہے، تو وہ صرف اس کے کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہراً کیا جائے تو پھر وہ عام لوگوں کو نقصان دیتا ہے۔

اور ابن بشران کی ایک روایت میں ہے کہ گناہ جب مخفی ہو تو صرف اس کا عمل کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے تو سب کو نقصان دیتا ہے۔

۷۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن ابونصر نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ان کو اسماعیل بن ابوحکیم نے کہ انہوں نے خبر دی ہے اس کو کہ اس نے سنا ہے عمر بن عبدالعزیز سے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ عزوجل عام لوگوں کو خاص لوگوں کے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا لیکن جب گناہ کا عمل ظاہراً کیا جائے تو سب لوگ عذاب کے مستحق ہو جائیں گے۔

۷۶۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس نے ان کو عبید بن عبدالرحمٰن نے بن ابو جعفر مخزومی دمیاطی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مسلم نے یعنی ابن میمون خواص نے اور وہ رملہ کے مقام پر تھے انہوں نے زافر سے اس نے مثنی بن صباح سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے ان کے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اچھائی کی تلقین کرے اس کو چاہئے کہ اس کا اپنا معاملہ بھی اچھائی کا ہونا چاہئے۔

۷۶۰۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو یعلی نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ سے کہا گیا کہ کیا آپ کو فلاں آدمی کے بارے میں کچھ معلوم ہے اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔ عبداللہ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم جاسوسی کریں اگر ہمارے سامنے وہ ظاہر ہو جائے تو ہم اس کو پکڑ لیں گے۔

۷۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابوبکر بن نمیرہ نے ان کو ابومعمر نے وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے اور انہوں نے اس کو جا کر کہا کہ تو قتل کرنے میں اسراف نہ کر زیادتی نہ کر بیشک مقتول منصور ہوتا ہے (اللہ سے اس کی مدد آتی ہے) تو حجاج نے اس سے کہا۔ اللہ نے تیرا خون بھی ممکن بنادیا ہے یعنی تیرا قتل بھی ابومعمر نے کہا بے شک جو لوگ زمین کے پیٹ میں چلے گئے ہیں وہ ان سے کہیں زیادہ ہیں جو اس کے پشت پر ہیں۔

(۷۶۰۳)......عزاه في الجامع الصغير إلى هذا المصدر وقال حديث ضعيف.

ایمان کا ترپنواں شعبہ
نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وتعاونوا علی البر والتقوٰی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان. (المائدہ ۲)

نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے میں تعاون نہ کرو۔

خلاصہ:

مطلب اس بات کا یہ ہے کہ نیکی کے معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا نیکی ہے۔ اس لئے کہ جس وقت نیکی کے معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی ضرورت ہو اور تعاون مفقود ہو تو دراصل نیکی مفقود ہوئی اور معدوم ہوئی۔ اور جب باہم تعاون موجود ہوا تو درحقیقت نیکی موجود ہوئی۔ تو اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نیکی میں تاون کرنا درحقیقت خود نیکی ہے۔ اس کے بعد یہ نیکی اس نیکی سے راجح ہے جس کے ساتھ ایک شخص اکیلا ہو اور منفرد ہو اس لئے کہ اس میں کثیر نیکیوں کا حصول ہوتا ہے ساتھ ساتھ اہل دین کے ساتھ موافقت بھی ہوتی ہے اور اس چیز کے ساتھ مشابہت بھی ہے جس پر کثرت طاعات کی بنیاد ہے اس میں اشتراک ہے اور جماعت کی صورت میں اس کی ادائیگی ہے۔
شیخ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

۷۶۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے اور عباس دوری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے یزید بن ہارون نے ان کو احمد نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دوری کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کیجئے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو درست ہے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں اور ہم اس کی کیسے مدد کریں جب کہ وہ ظالم ہو؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو ظلم کرنے سے روک دو۔ اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے حمید سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو ابوزبیر کی حدیث سے اس نے جابر سے اسی کے مفہوم میں ذکر کیا ہے۔
امام احمد بن حنبل نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ ظالم خود ایک اعتبار سے اور ایک حیثیت سے مظلوم ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ومن یعمل سوء اویظلم نفسہ
جو شخص برا عمل کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے۔

تو جیسے یہ بات مناسب ہے کہ مظلوم کی مدد کی جائے جب کہ وہ خود ظالم نہ ہو اس لئے مدد ضروری ہے تاکہ اس سے ظلم دفع ہو سکے اور دور کیا جا سکے۔
اسی طرح یہ بھی مناسب ہے کہ اس وقت بھی اس کی مدد کی جائے (مظلوم کی) جب کہ وہ بذات خود ظالم ہو تاکہ اس کے اس ظلم کو دفع کیا جا سکے خود ظلم خود اس کی اپنی ذات کے خلاف ہے۔
یہی وجہ ہے کہ ہر ایک کو حکم ہے اپنے مسلم بھائی کی نصرت کرنے کا جب اس کو ظلم کرتا دیکھے اور اس کی مدد کرنے پر قادر بھی ہو کیونکہ اسلام ان دونوں کو (ظالم کو اور مظلوم کو) جب جمع کرتا ہے تو وہ ایک ہی جسم کی مثل ہوتے ہیں جیسی نسبی بھائی، اگر آپ ان دونوں کو اکھٹا کریں تو وہ جسد واحد کی

طرح ہوتے ہیں۔ جب کہ دین قرابت سے زیادہ قوی ہے اور محافظت کے لحاظ سے اولیٰ ہے نسب سے اور اسی بات کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ:

انما المؤمنون اخوة فاصلحوابين اخويكم　　　(الحجرات۱۰)

بے شک مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس صلح کرادو اپنے بھائیوں کے درمیان۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے۔

تمام مؤمن مثل ایک فرد کے ہیں:

۷۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے:

یقیناً مؤمن مثل ایک مرد کے ہیں جس وقت اس کی آنکھیں دکھنے آتی ہیں تو پورے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور جب اس کے سر میں درد ہوتا ہے پورے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۷۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو اسحاق ازرق نے ان کو زکریا نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشیر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۷۶۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو ابونعیم نے ان کو زکریا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

مؤمنوں کی مثال ان کے باہم ایک دوسرے پر شفیق ہونے میں اور ان کے باہم محبت کرنے میں اور ان کے باہمی میل جول میں ایک جسم جیسی ہے کہ اس کا کوئی ایک عضو جب تکلیف میں ہوتا ہے یا بیمار ہوتا ہے تو پورے جسم کو بخار ہو جاتا اور بے خوابی و بے آرامی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ الفاظ ابونعیم کی حدیث کے ہیں۔ اور اسحق کی روایت میں ہے۔

کہ مؤمنوں کی مثال ان کے باہم الفت کرنے میں یعنی تواصلھم کی بجائے تعاطفھم ہے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زکریا سے۔

۷۶۱۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب اور ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو مطرف نے ان سے شعبی نے ان سے نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فرماتے ہیں:

(۷۶۰۶)......اخرجه مطولاً ومختصراً البخاری (۲۴۴۳) و (۲۴۴۴) و (۶۹۵۲) والترمذی (۲۲۵۵) والدارمی (۲/۳۱۱) واحمد (۳/۹۹ و ۲۰۱) والبیهقی (۶/۹۴) و (۱۰/۹۰) وابن حبان فی الإحسان (۷/۳۰۴) وقال ابوعیسی: هذا حدیث حسن صحیح.

(۷۶۰۷)......اخرجه مسلم فی البر (۶۷) وأحمد (۴/۲۷۱ و ۲۷۶)

(۷۶۰۹)......اخرجه البخاری (۶۰۱۱) و مسلم فی البر (۶۶) وأحمد (۴/۲۷۰)　　　لیست فی ط

(۷۶۱۰)......(۱) سقط من (ب)

کہ مؤمنوں میں سے بعض کی بعض کے ساتھ باہم مہربان ہونے کی مثال اور ان کے بعض کی بعض کے ساتھ خیر خواہی اور ان کے بعض کی بعض کے ساتھ شفقت سے ایسے ہیں جیسے اس کے جسم کا کوئی حصہ بیمار ہو جائے تو اس کے لئے اس کا پورا جسم بے آرامی و بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے جب اس کا بعض جسم درد کر رہا ہو۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے اسحق بن ابراہیم سے۔

مؤمن، مؤمن کیلئے مثل دیوار ہے:

۷۶۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن عبدان نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی کوفی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو یزید بن ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ بے شک مؤمن مؤمن کے لئے مثل ایک دیوار کے ہے جس کی ایک اینٹ دوسری کے ساتھ مل کر اس کو مضبوط بناتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ایک دوسری میں ڈال کر دکھایا کہ ایسے۔ بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ابواسامہ سے۔

سفارش کرنے پر اجر:

۷۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے اور ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان دونوں کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے بھی ن کو برید بن عبداللہ بن ابوبردہ نے اس نے اپنے دادا ابوبردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب ان کے پاس سائل آتا۔

فرمایا کہ اور قطان کی ایک روایت میں ہے۔ ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سفارش کرو، تم اجر دیئے جاؤ گے اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اپنے نبی کی زبان پر فیصلہ کرائے گا۔

۷۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے بھی اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ جب ان کے پاس آیا۔ اور بسا اوقات یوں کہا کہ جب ان کے پاس سائل آیا۔ یا صاحب حاجت آیا۔ تو فرمایا سفارش کرو۔

اور کہا اپنے رسول کی زبان پر جو کچھ اس نے چاہا۔ نقل کیا ہے اس کو بخاری نے ابوکریب سے اس نے ابواسامہ سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق یعنی یزید سے۔

جو کسی کی پردہ پوشی کرے گا بروز قیامت اس کی پردہ پوشی کی جائے گی:

۷۶۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو

(۷۶۱۱) اخرجه البخاری (۴۸۱) و (۲۴۴۶) و (۶۰۲۶) ومسلم فی البر (۶۵) والترمذی (۱۹۲۸) والنسائی (۷۹/۵) واحمد (۴۰۵/۴ و ۴۰۹) وقال أبوعیسی : هذا حدیث حسن صحیح

(۲) ..فی ن (اسامة)

(۷۶۱۲) ...اخرجه البخاری (۱۴۳۲) و (۶۰۲۷) و (۷۰۲۷) و (۷۴۷۶) ومسلم فی (۲۶۲۷) وأبوداود (۵۱۳۱) والترمذی (۲۶۷۲) والنسائی (۷۸/۵) واحمد (۴۰۰/۴ و ۴۰۹ و ۴۱۳) والحمیدی (۷۷۱) والبیهقی (۱۶۷/۸) والقضاعی فی مسند الشهاب (۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱) کلهم من حدیث ابی موسی مرفوعاً

وقال الترمذی : هذا حدیث حسن صحیح

فی ط ولا یشتمه بدل ولا یسلمه

لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ سالم بن عبداللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور مشکل کھول دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کی مشکلات میں سے ایک مشکل آسان کر دے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا یحییٰ بن بکیر سے اور مسلم نے قتیبہ سے اس نے لیث سے۔

۷۶۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن یعقوب ایادی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر عبداللہ بن اسماعیل نے بطور املاء کے ان کو احمد بن عبدالحمید عطاردی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں اور جو شخص کسی مؤمن کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے وہ جب تک اپنے بھائی کی معاونت کرتا رہتا ہے۔ یہ دوسرے طریق سے اعمش سے منقول ہے۔

مسلمان پر روزانہ صدقہ لازم ہے:

۷۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوعلی سقا نے ان کو محمد بن یزداد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ہشام بن عبدالملک نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر ہر روز اور ایک صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے عرض کیا گیا کہ اگر وہ کچھ نہ پائے؟ (یعنی صدقہ کرنے کو کچھ بھی نہ ہو۔)

فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔

عرض کیا گیا کہ اگر وہ استطاعت نہ رکھے پانہ پائے کوئی چیز۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معروف کا حکم کرے یا کہا کسی چیز کی تلقین کرے۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے بھی راوی کہتا تھا کہ اگر وہ کوئی چیز نہ پائے۔ فرمایا کہ حاجت مند کی اور مجبور کی مدد کرے عرض کیا گیا کہ اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے۔ فرمایا کہ شر و برائی سے رک جائے بے شک یہی صدقہ ہے اس کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۷۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء نے دونوں کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو محاضر بن مودع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو ابوالقاسم نے ابن بنت احمد بن منیع نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومرواح غطفانی نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے؟

(۷۶۱۴)......أخرجه البخاري (۲۴۴۲) و (۱۹۵۱) ومسلم (۲۵۸۰) وأبوداود (۳۸۹۳) والترمذي (۴۱۲۵) وأحمد (۹۱/۲) وابن حبان في الإحسان (۵۳۴) والبيهقي (۹۴/۶) و (۳۳۰/۸)

(۱)......في ب (ولايشتمه) (۲)......في الأصل (من مكان)

(۷۶۱۶)......أخرجه البخاري (۱۴۴۵) و (۲۰۲۲) و مسلم (۱۰۰۸) والنسائي (۶۴/۵) والدارمي (۳۰۹/۲) وأحمد (۳۹۵/۴ و ۴۱۱)

ایمان باللہ۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس کے مالک کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو اور قیمت زیادہ ہو۔

اور محاضر کی روایت میں ہے کہ جس کی قیمت زیادہ مہنگی ہو کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یہ فرمائیے کہ اگر میں نہ کرسکوں؟ فرمایا کہ کسی کام کرنے والے کی مدد کر یا مجبور و بے بس کے لئے خود محنت کر۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ بتائیے کہ اگر میں بعض عمل سے عاجز آ جاؤں؟ فرمایا پھر تو اپنے شر کو لوگوں سے روک دے۔ بے شک وہی صدقہ ہے تیرا تیرے نفس پر اور محاضر کی ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے کہا یہ بتائیے کہ اگر میں اس سے عاجز ہو جاؤں؟ فرمایا کہ پھر تو اپنے شر سے لوگوں کو بچا یہی صدقہ ہے جس کے ذریعہ تو اپنے اوپر صدقہ کرسکتا ہے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے خلف سے اس نے ہشام سے۔

۷۶۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے کہ سعید بن ہلال نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوسعید مولیٰ مہدی سے اس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اولاد آدم کے ہر فرد پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اس پر صدقہ واجب ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ کہ کیا صدقہ ہے؟ کہاں سے آئے گا ہمارے پاس صدقہ کہ ہم اس کا صدقہ کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر و بھلائی کے دروازے بہت سارے ہیں۔ تسبیح کرنا۔ تحمید کرنا۔ تکبیر کہنا تہلیل (لاالٰہ الااللہ) پڑھنا اچھائی کی تلقین کرنا۔ برائی سے روکنا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بہرے کو سنوانا۔ اندھے کو راستہ بتانا۔ حاجت مند کو اس کی حاجت پر رہنمائی کرنا کوشش کر کے اپنے پاؤں کے ساتھ پریشان فریادی کے ساتھ (مدد کے لئے) چلنا اور اپنے بازوؤں کے ساتھ کوشش کر کے کمزور کا بوجھ اٹھانا یہ سب صدقات ہیں تیری طرف سے تیرے اپنے نفس پر۔

حاجت مند کی حاجت پوری کرنا بھی صدقہ ہے:

۷۶۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو سلیمان بن مہران نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو البختری نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! دولت مند لوگ اجر لے گئے ہیں (یعنی نیکی کے کاموں میں خرچ کر کے سارے اجر کما لیتے ہیں۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو۔ روزے نہیں رکھتے ہو۔ جہاد نہیں کرتے ہو۔ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یہ کام تو ہم بالکل کرتے ہیں مگر یہ کام تو وہ بھی کرتے ہیں جیسے ہم کرتے ہیں۔ وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں مگر ہم صدقہ نہیں کرسکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اندر تو کثیر صدقہ ہے۔ تیرے ذرا سے اضافی بولنے میں جس سے تو حاجت مند کی حاجت پوری کردے تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور جو شخص سن نہیں سکتا اس کو سنوا دینے میں صدقہ ہے۔

اور رزاز کی روایت میں یوں ہے کہ حاجت مند کی حاجت پوری کرنا صدقہ ہے اور نابینا آدمی کو راستہ خود دیکھ کر بتا دینا صدقہ ہے اور تیری اضافی طاقت میں جب کہ تو کمزور کی اعانت کردے صدقہ ہے اور تیرا راستے سے تکلیف دہ شئی کو ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی گھر والی کے ساتھ تیرا

(۷۶۱۷)۔ أخرجه البخاری (۲۵۱۸) ومسلم فی الإیمان (۱۳۶) واحمد (۳۸۸/۲) و (۱۵۰/۵ و ۱۷۱)

(۷۶۱۸) ...أخرجه أحمد (۱۶۸/۵. ۱۶۹) (۱) ...فی أ (المهری)

(۷۶۱۹) أخرجه أحمد (۱۵۴/۵ و ۱۶۷) (۱)..... كلمة غير مقروءة

صحبت کرنا بھی صدقہ ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ! کیا ایک انسان ہم میں سے اپنی انسانی وجنسی خواہش پوری کرتا ہے اس میں بھی صدقہ ہے؟ اس میں بھی اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بتاؤ ذرا کہ اگر تم اس فعل کو بے محل پر غیر حلال جگہ پر تو کیا تجھ پر گناہ ہوگا؟ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ بالکل گناہ ہوگا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ برائی کو شمار کرتے اس کا حساب لگاتے ہو اور خیر کو شمار نہیں کرتے اس کا حساب نہیں لگاتے۔

اور ابوالبختری کی روایت میں ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بطور مرسل روایت کے اور اس کے صحیح شواہد موجود ہیں اسی کے الفاظ میں۔

راستہ وغیرہ میں بیٹھنے کی ممانعت:

۷۶۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن روح نے ''ح'' اور انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے مسدد سے ان کو بشر بن مفضل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبدالرحمن بن اسحق نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میدانوں اور اونچائیوں پر بیٹھنے سے۔لوگوں نے کہا یارسول اللہ! ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم اس کی طاقت رکھتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر یہ کہ تم اس کا حق ادا کرو لوگوں نے پوچھا کہ اس کا حق کیا ہے یارسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ سلام کا جواب دینا۔چھینکنے والے کا جواب دینا جب وہ الحمدللہ کہے اور نگاہیں نیچی رکھنا، اور راستے کی رہنمائی کرنا۔

۷۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابودرداء نے ان کو حسین بن عیسیٰ نے نیساپوری نے ان کو ابن مبارک نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو اسحق بن سوید نے ان کو ابوجحیر عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قصہ میں کہ تم لوگ مدد کرو مجبور ومظلوم کی اور راستہ بتاؤ بھٹکے ہوئے کو۔

۷۶۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن سعید بن حمویہ نسوی نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو یونس بن عبید اللہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحق نے ان کو براء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے وہ لوگ راستے پر بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہرحال اگر تم لوگ راستے پر بیٹھتے ہی ہو تو پھر راستے کی رہنمائی کیا کرو۔اور سلام کا جواب دیا کرو اور مظلوم کی اعانت کیا کرو۔

۷۶۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حکیم مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو شعبی نے نہ بیٹھے ربیع بن خثیم کسی نشست پر کسی راستے میں مگر فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں کسی آدمی پر ظلم ہو اور میں اس کی مدد نہ کرسکوں یا کوئی آدمی کسی پر زیادتی کرے اور میں اس کے بارے میں گواہی دینے کا مکلف نہ بن جاؤں یا کوئی شخص مجھے سلام کرے اور میں اس کا جواب نہ دے سکوں۔یا کسی سوار سے کوئی شئی گرجائے اور میں اٹھا کر اس کو نہ دے سکوں۔کہتے ہیں کہ شعبی نے یہ ذکر کیا تھا اور ہم لوگ ان کے پاس ان کے گھر میں آتے جاتے تھے۔

۷۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحق فزاری نے اس نے صفوان بن عمرو سے اس نے ابوالیمان سے اس نے یزید بن اسود سے انہوں نے کہا کہ البتہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے۔اس امت کے سلف میں سے کہ ایک آدمی اگر دریائے دجلہ میں گر جاتا تو آواز لگاتا اے اللہ کے بندو پہنچو مدد کے لئے۔تو لوگ

(۷۶۲۰)......أخرجه الحاکم (۴/۲۶۴، ۲۶۵)

(۱)......رواه بنحوه البخاری (۲۴۶۵) و (۶۲۲۹) وأبوداود (۴۸۱۵) وأحمد (۳/۳۶ و ۴۷) و (۴/۳۰)

اس کے پیچھے کود جاتے تھے اور اس کو نکال لاتے تھے اور اس کی سواری کو بھی اس مصیبت سے جس میں وہ واقع ہوتا۔ اور البتہ تحقیق ایک دن ایک آدمی دجلہ میں جا گرا اس نے آواز لگائی اے اللہ کے بندو مدد کو پہنچو لوگ اس کے پیچھے کود گئے مگر کچھ بھی نہ ملا مگر اس کے ٹکڑے ملے کیچڑ میں اگر میں وہاں ہوتا اور میں اس کے سامان میں سے کچھ پالیتا تو میں ضرور اس کیچڑ سے اسے نکال لاتا اور مجھے یہ عمل تمہاری اس دنیا سے زیادہ محبوب ہونا جس میں تم رغبت رکھتے ہو۔

نابینا کو راہ دکھانے پر جنت کا وجوب:

۷۶۲۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابوقصی اسماعیل بن محمد ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن قشیری نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھے انسان کو چالیس قدم (ہاتھ پکڑ کر) چلائے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۷۶۲۶:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزاز نے ان کو ابوالازہر احمد بن ازہر نے ان کو ابوالمغیرہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس قدم نابینے کو چلائے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ میں نے اس کے اصل سماع میں اس کو ایسے پایا ہے۔

۷۶۲۷:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن منصوری نے ان کو شعیب بن محمد ذراع نے ان کو محمد بن بکر قصیر نے ان کو محمد بن عبدالملک انصاری نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن طلحہ بن منصور بن ہانی نے القطان نے ان کو ہشام بن بشر نے ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن عبدالملک انصاری نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نابینے آدمی کو چالیس قدم چلائے یا کچھ زیادہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۷۶۲۸:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سلیم بن سالم بلخی نے ان کو علی بن عروہ دمشقی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اندھے کو چالیس قدم چلائے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

علی بن عروہ یہ ضعیف ہیں۔ اور اس سے پہلے والی روایت کی سند بھی ضعیف ہے۔

۷۶۲۹:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد قرشی نے مرو میں ان کو یوسف بن موسیٰ مروروذی نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو یوسف بن عطیہ صفار نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اندھے کو چالیس یا پچاس ہاتھ چلائے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ہوگا۔

اس میں یوسف بن عطیہ ضعیف ہے۔

۷۶۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو عمر بن عمران نے ان کو حجاج نے ان کو ابونضرہ نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص نابینے کو چالیس قدم تک چلائے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

(۷۶۲۵) عزاه في الجامع الصغير إلى أبي يعلى في مسنده و الطبراني في الكبير و ابن عدي في الكامل و أبي نعيم في الحلية (۱۵۸/۳) وإلى هذا المصدر وقال حديث حسن.

(۷۶۲۶) عزاه في الجامع الصغير إلى الخطيب في التاريخ عن ابن عمر وقال حديث ضعيف.

میں نے اس روایت کو اسی طرح پایا ہے ابونصرہ سے۔

فرشتوں کے ذریعہ مؤمن کی حفاظت:

۷۶۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو احمد بن محمد بن نصر لباد نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن زروان خیاط نے ان کو حسن بن عیسیٰ نیساپوری نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نے کہ اسماعیل بن یحییٰ مغافری نے اس کو خبر دی ہے سہل بن معاذ بن انس نے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کی حفاظت کرے کسی منافق سے جو اس کو عیب لگائے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کریں گے جو قیامت میں جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی شئی کی تہمت لگائے اس کے ساتھ وہ اس کو عیب دار دیکھانے کا ارادہ کرتا ہے۔

اور لباد کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی مسلمان عورت کو تہمت لگائے جس سے وہ اس کو عیب لگانا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر روک دے گا اس وقت تک جب تک وہ اس تہمت سے بری نہ ہو جائے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے سنن میں عبداللہ بن محمد بن اسماعیل سے اس نے ابن مبارک سے۔

۷۶۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سلیم بن زید مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے سنا اسماعیل بن بشر مولیٰ ابن فضالہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے اور ابوطلحہ بن سہل انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں کوئی ایسا مرد جو کسی مسلمان کو رسوا کرتا ہے کسی ایسے مقام پر جس میں وہ اس کی حدیث کو بٹہ لگاتا ہے اور اس کی عزت کو گھٹاتا ہے مگر اللہ اس کو ایسے مقام پر بے عزت کرے گا جس میں وہ جانتا ہوگا کہ اس کی نصرت ہو۔

اور نہیں کوئی آدمی جو کسی مسلمان کی مدد کرتا ہے ایسے مقام پر جس میں اس کی عزت کم کی جاتی ہے اور اس کی حرمت ریزی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس مدد کرنے والے انسان کی ایسے مقام پر نصرت کرے گا جہاں وہ چاہے گا کہ اس کی نصرت کی جائے۔

مؤمن کی عزت کا دفاع کیا جائے:

۷۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو ابن عباس نے یعنی عبداللہ قتبیانی نے ان کو موسیٰ بن جبر نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے سامنے کسی مؤمن کو ذلیل کیا جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو مگر پھر بھی اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل کرے گا۔ اور جو شخص کسی مؤمن کو برا کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اہل جہنم کا کھانا کھلائے گا۔ اور جو شخص مؤمن کو برا لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مثل اہل جہنم کا لباس پہنائے گا۔

۷۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صفانی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوطاہر

(۷۶۳۳)......عزاه في الجامع الصغير إلى أحمد (۳/۴۸۷) وقال حديث حسن.

(۷۶۳۴)......عزاه في الجامع الصغير إلى البيهقي في السنن (۸/۱۶۸) عن أبي الدرداء وقال: حديث حسن.

(☆)......مابين المعقوفين من السنن الكبرى (۸/۱۶۸)

فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ نے دونوں کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابویعلیٰ نے ان کو حکم نے ان کو ابن ابودرداء نے ان کو ابودرداء نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی بے عزتی کی (برا بھلا کہا) ایک اور آدمی نے پلٹ کر اس کو اس کا جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے جواب دے اس کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بن جائے گا۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن ابوالدرداء دراصل وہی عباد بن ابودرداء ہے۔

۷۶۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو احمد بن حجاج مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابوبکر نہشلی نے ان کو مرزوق نے اور ابن بکیر نے ان کو ام درداء نے ان کو ابودرداء نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کا جہنم کی آگ سے دفاع کرے گا۔

مسلمان بھائی کی غائبانہ مدد کرنا

۷۶۳۶:......ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر نے ان کو لیث بن ابوسلیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا عنه نار جهنم۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا (غافر ۵۱)

بے شک ہم رسولوں کو بھیجتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں الخ۔

۷۶۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو ابویحییٰ ناقد نے ان کو ابراہیم بن حمزہ زبیری نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو حمید نے ان کو حسن نے ان کو انس نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔ عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو حمید نے ان کو حسن نے انس رضی اللہ عنہ سے اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن عبید نے ان کو حسین نے ان کو عمران بن حسین نے موقوف روایت کے طور پر۔

۷۶۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب نے اپنی اصل تحریر سے ان کو خبر دی اسماعیل بن اسحق قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عمران بن حسین نے۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غائبانہ مدد کرے اور وہ اس کی نصرت کی استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں مدد کرے گا۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی سند سے مرفوع روایت بھی منقول ہے۔

۷۶۳۹:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد کعبی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن بن ابوالحسن نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص

(۷۶۳۵)......عزاه فی الجامع الصغیر إلى احمد فی مسنده (۶/۴۴۹ و ۴۵۰) والترمذی کلاهما عن ابی الدرداء.

(۷۶۳۷)......عزاه فی الجامع الصغیر إلى البیهقی فی السنن (۱۶۸/۸) والضیاء کلاهما عن أنس وقال : حدیث صحیح.

(۷۶۳۹)......راجع تعلیقنا السابق

غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے اور وہ مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

مسلمان بھائی کو خفیہ طور پر نصیحت کرنا:

۷۶۴۰: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبدالحکیم بن منصور نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عمران نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے اور وہ مدد کرنے پر قادر ہو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

۷۶۴۱: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو سعید بن عبدالجبار زبیدی نے ان کو یزید بن اسود نے ان کو صالح بن زنبور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ام درداء سے وہ کہتی ہے۔ جس شخص نے خفیہ طریقہ سے اپنے بھائی کو وعظ نصیحت کی اس نے اس شخص کو زینت بخشی اور جس نے اس کو اعلانیہ اور ظاہری وعظ کیا اس نے اس کو عیب دار کیا۔ یا عیب لگایا۔

۷۶۴۲: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے احمد بن ابوالحواری نے ان کو عبدالرحمٰن بن مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن حی کی عادت تھی کہ وہ جب کسی کو نصیحت کرتے تھے تو اس نصیحت کو تختیوں میں لکھ کر اس کو پکڑوا دیتے تھے۔

میں نے کہا اور اسی کی مثل ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ وہ جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس کی سیدھی نسبت کسی آدمی کی طرف نہیں کرتے تھے بلکہ وہ یہ کہتے تھے کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔

۷۶۴۳: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوعاصم نے۔ اور ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو عبیداللہ بن ابوزیاد نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی کا غائبانہ اس کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو آزاد کر دے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ اس کو آگ سے نجات دے گا۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور امام کی روایت میں ہے کہ ہمیں خبر دی شہر بن حوشب نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو جہنم سے بچالے۔

مومن مومن کے لئے آئینہ ہے:

۷۶۴۴: ..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو مطلب بن عبداللہ بن حطب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن، مؤمن کا بھائی ہوتا ہے۔ جہاں اس کی غیبت و برائی ہو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اس کے پیٹھ پیچھے اور اس کی ہونے والی اس کی نقصان کو اس سے روک دیتا ہے اور مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ اسی طرح کہا ہے ثوری نے۔

۷۶۴۵: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

(۷۶۴۳)..... عزاه في الجامع الصغير إلى أحمد في مسنده (۶/ ۴۶۱) والطبراني في الكبير (۲۴)(۴۷۶) كلاهما عن أسماء بنت يزيد وقال: حديث حسن.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے اور مؤمن مؤمن کا بھائی ہے جہاں اس کو ملتا ہے۔ اس کے نقصان کو اس سے رو کتا ہے، اور اس کے پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۷۶۴۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علان بن ابراہیم کرخی نے ہمدان میں ان کو حسین بن اسحاق عجلی نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو ابراہیم بن بشار رمادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے کہا کیا آپ کو اس بات سے خوشی ہوگی کہ آپ کا عیب آپ کو بتایا جائے؟ فرمایا بہر حال اگر دوست کی طرف سے ہو تو پھر بہت اچھی بات ہے اور اگر ڈانٹنے والے یا خوش ہونے والے دشمن کی طرف سے ہو تو پھر خوشی نہیں ہوگی۔

۷۶۴۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابو سعید احمد بن محمد شرمقانی سے اس نے احمد بن محمد بن عمرو شافعی سے اس نے سنا محمد بن عبدہ سے اس نے سنا سہل بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے۔ جس کا اصل پاک ہو اس کا ظاہری اور موجودہ منظر بھی خوبصورت ہوتا ہے۔

۷۶۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن بصری نے ان کو محمد بن عمرو بن نافع نے ان کو ابو جعفر نے ان کو علی بن حسن نے ان کو سعید نے ان سے قتادہ نے ان سے انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مؤمن ایک دوسرے کے لئے خیر خواہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں، اگر چہ ان کے گھر و رہائش جدا جدا ہوتی ہے اور ان کے جسم جدا جدا ہوتے ہیں۔ اور منافق ایک دوسرے سے دھوکہ کرنے والے ہوتے ہیں وہ آپس میں جھگڑتے ہیں اگر چہ ان کے گھر و رہائش ایک ساتھ ہو اور جسم بھی ایک ساتھ ہوں۔

اس سند میں راوی ضعیف ہے۔

مؤمن کا دوسرے مؤمن کی حاجت روائی کرنا:

۷۶۴۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے اور ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب سے ان کو ابوالفضل عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو خبر دی ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالوہاب بن ہشام بن غاز نے ان کو ان کے والد ہشام نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے صاحب اقتدار بادشاہ تک رسائی کا ذریعہ بن جائے کسی نیکی کروانے کے لئے یا کسی مشکل کام کو آسان کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرے گا پل صراط پر گذرتے وقت جس دن بہت سے قدم پھسل پڑیں گے۔

اس کے بعد میں ملا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے مجھ کو ایسی ہی حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم اسی مذکورہ حدیث کی مثل۔

۷۶۵۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن ابو داؤد المنادی نے ان کو ابو جعفر نے ان کو یونس بن محمد بن مؤدب نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو نصر بن حاجب ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ایک سائل کھڑا ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے دوبارہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سائل سے منہ نہیں پھیرتے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سائل سے یونہی منہ نہیں پھیرتا مگر یہ کہ میری اس میں کوئی غرض و مصلحت ہو۔ میں اس وقت یہ چاہ رہا تھا کہ تم میں سے کوئی آدمی اس کے لئے سفارش کر دے لہٰذا اس کو بھی اجر مل جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک مسلم کی حاجت پوری کرنے میں

رہتا ہے جب تک وہ اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے۔

جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ یہ جان لے کہ اللہ کے نزدیک اس کا کیا مقام ہے اس کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے خود اس کے نزدیک اللہ کا کیا مقام ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اسی مقام پر رکھتا ہے جہاں وہ رب کو رکھتا ہے۔

۷۶۵۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس دغولی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر بن خاقان نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یعلی بن عمر وضحی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ جب لقمان حکیم کو دیکھا گیا کہ وہ قیصر فراخ کے پیچھے دوڑ رہے ہیں تو ان سے پوچھا گیا اے اللہ کے ولی آپ اس کافر کے پیچھے دوڑ رہے ہیں؟ اس نے کہا ہاں تاکہ میں اس سے مؤمن کے بارے میں پوچھوں اور وہ مجھے اس کے بارے میں کوئی جواب دے۔

مؤمن کی حاجت روائی پر حج وعمرہ کا ثواب:

۷۶۵۲:.....ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن خالد اسدی نے ان کو ابوحمزہ ثمالی نے ان کو علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ایک آدمی اٹھا اس نے ان سے کہا اے ابومحمد میرے ساتھ فلاں آدمی کے پاس چلیں میرا ان سے فلاں کام ہے۔ انہوں نے طواف چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ چلے گئے۔ جب چلے گئے تو ایک آدمی نے جو اس کا حاسد تھا جس کے ساتھ وہ گئے تھے آیا اور کہنے لگا اے ابومحمد آپ نے طواف چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ چلے گئے؟ کہتے ہیں حسن بصری نے ان سے کہا میں اس کے ساتھ کیسے نہ جاتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی کسی حاجت کے لئے جائے اور اس کی حاجت پوری ہو جائے تو اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ لکھ دیا جاتا ہے اور اگر حاجت پوری نہ ہو تو اس کے لئے ایک عمرہ لکھا جاتا ہے میں نے تو ایک حج اور ایک عمرہ کما لیا ہے اور اپنے طواف کے لئے بھی لوٹ آیا ہوں۔

مؤمن کی حاجت روائی اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے:

۷۶۵۳:.....ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی بن محمد دامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن بن شعیب مدائنی نے مصر میں۔ ان کو احمد بن علی بن افطح نے ان کو یحییٰ بن زہدم نے یعنی ابن الحارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی ایک شخص کے لئے میری امت میں سے اس کی کوئی حاجت پوری کرتا ہے یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ خوش ہو جائے اس کے ساتھ اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

امام احمد نے فرمایا کہ اللہ کا خوش ہونا۔ اس بندے کی اطاعت کو احسن طریق سے قبول کرنا اور اس کو پسند کرنا ہے۔

۷۶۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالمغلس عبدربہ بن خالد بن عبدالملک بن قدامہ نمیری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ ذکر کرتے تھے عابد بن ربیعہ نمیری سے کہ علی بن بجیر نے

(۷۶۵۲)......(۱) كررت في الأصل فحذف المكرر.

عزاه السيوطي في الجامع الصغير إلى هذا المصدر وقال: حديث ضعيف.

(۷۶۵۴)......(۱) في ن (نا أبو)

ان کو حدیث بیان کی ہے حارث بن شریح سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے گئے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز بھی پڑھی اسی مسجد میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان مسلمان کا بھائی ہے جب اس سے ملتا ہے تو اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اس کے مثل جو اس نے سلام کیا تھا یا اس سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر وہ جب اس سے مشورہ چاہتا ہے تو یہ اس کی خیر خواہی کرتا ہے۔ جب اس سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ جب وہ اس سے استعانت مانگتا ہے (میانہ روی) درمیانے راستے کی تو وہ اس کو آسان کرتا ہے۔ اور اس کے لئے بیان کرتا ہے۔ جب اس سے کوئی چیز ادھاری مانگتا ہے کوئی دشمن کے خلاف تو وہ اس کو دے دیتا ہے اور جب کوئی دوسرا اس سے ادھار طلب کرتا ہے تو اس کو نہیں دیتا۔ جب اس سے جب ادھار مانگتا ہے تو دے دیتا ہے اس سے ماعون معمولی چیز کو منع نہیں کرتا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ماعون کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماعون۔ پتھر میں ہے پانی میں ہے، لوہے میں ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ کون سا لوہا مراد ہے؟ فرمایا تانبہ کی ہنڈیا، لوہے کی کلہاڑی جس سے تم خدمت لیتے ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ پتھر کونسا مراد ہے فرمایا کہ پتھر کی ہنڈیا مراد ہے۔

خیر کی طرف رہنمائی کرنے والے کو بھی اجر ملتا ہے:

۷۶۵۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابو عمرو شیبانی نے ان کو ابو مسعود انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھ کو ضرورت درپیش ہے مجھے سواری چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس تو سواری کے لئے اس وقت کچھ نہیں ہے مگر فلاں آدمی کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس گئے۔ اس نے اسے سواری دے دی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی خیر کی راہ دلالت کرتا اس کو بھی نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے اعمش کے دوسرے طریق سے۔

۷۶۵۶:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو ابو عمرو شیبانی نے ان کو ابو مسعود انصاری نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر کے کام پر دلالت کرنے والا خیر کو عملی طور پر کرنے والے جیسا ہوتا ہے۔

۷۶۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ عبسی کوفی نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو بکر بن ابو دارم حافظ نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ فرمایا ہر اچھا کام صدقہ ہے خیر پر دلالت و رہنمائی کرنے والا خود کرنے والے جیسا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے مجبور کی فریاد رسی کرنے کو اور حدیث اصم میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۷۶۵۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو نے اور عثمان بن احمد نے بغداد میں ان کو حسین بن حمید بن ربیع نے ان کو علی بن

(۷۶۵۵) ...اخرجه مسلم (۱۸۹۳) واحمد (۴/۱۲۰) و (۵/۲۷۲ و ۲۷۳)

(۷۶۵۶) ...اخرجه أحمد (۵/۲۷۴) والطبرانی فی الکبیر (۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۱ و ۶۳۲/۱۷) وابونعیم فی الحلیة (۶/۲۶۶) والقضاعی فی مسند الشهاب (۸۶) والبزار فی کشف الأستار (۱۵۴)

(۱) فی ن (الأزهر)

بہرام نے ان کو ابو جحیفہ عطار نے۔ ان کو ابن ابو کریمہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو جابر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو مؤمن ہر دل عزیز ہوتا ہے۔ اور اس آدمی میں کوئی خیر نہیں ہوتی جو نہ خود الفت و محبت کرے اور نہ اس سے کوئی الفت وانس کرے اور سب لوگوں سے بہتر وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو فائدہ دے۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خیر کا ارادہ کرتے ہیں:

۷۶۵۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو عبید اللہ بن وارع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو صفات ایسی ہیں جن کو اللہ پسند کرتا ہے سخاوت اور عنایت اور دو صفات ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بخل اور بد اخلاقی۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو لوگوں کی حوائج پوری کرنے پر استعمال کرتا ہے۔ (اور مقرر کرتا ہے۔)

جو شخص حاجت مندوں سے نعمتوں کو روک لے:

۷۶۶۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے بطور قرأت کے اور ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابو سعید عمران بن عبدالرحیم اصفہانی نے ان کو احمد بن یحییٰ مصیصی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بندہ نہیں جس پر اللہ تعالیٰ انعام کرتا ہے کسی نعمت کا اور اس نعمت کو وہ اس پر پورا کر دیتا ہے مگر اس کی طرف کچھ لوگوں کی حاجات بنا دیتا ہے اگر وہ ان سے قطع تعلق کر لیتا ہے تو اس نعمت کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

۷۶۶۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علان بن ابراہیم کرخی نے ان کو حسین بن اسحاق عجلی نے ان کو احمد بن عبداللہ غنوی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے۔ وجعلنی مبارکاً (کہ اللہ نے مجھے مبارک بنایا ہے)۔ فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ مجھے لوگوں کے لئے نفع دینے والا بنایا ہے۔

۷۶۶۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن سہل بن سہلویہ مزکی نے جب کہ میں نے ان سے پوچھا تھا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن محمد بن نصر لباد نے ان کو احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو عبدہ بن ابولبابہ نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کچھ خاص نعمتوں کے ساتھ مختص کر لیتے ہیں، بندوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے، اور ان نعمتوں کو ان لوگوں میں برقرار رکھتے ہیں جب تک وہ انہیں بندوں کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں جب ان کو وہ لوگوں سے روک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے چھین لیتا ہے اور انہیں ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی طرف بدل دیتا ہے۔

۷۶۶۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن ہانی نے زبانی طور پر اپنی اصل تحریر سے ہمیں خبر دی ہمارے دادا احمد بن محمد بن

(۷۶۵۸)......(۱) فی ن (علی بن بھرام أبو جحیفة القطان)

(۷۶۵۹)......(۲) فی ن (الطائی)

(۷۶۶۱)......(۱) فی ن (القتری)

(۷۶۶۲)......عزاہ فی الجامع الصغیر إلی الطبرانی فی الکبیر ولأبی نعیم فی الحلیة (۶/۱۱۵ و ۱۰/۲۱۵) کلاھما عن ابن عمر وقال : حدیث حسن.　　　(۱) سقط من (ن)

نصر نے اس نے اس کو نقل کیا ہے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ ازیں اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی اوزاعی نے ان کو عبدہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے ابو مطیع معاویہ بن حلی شامی سے اور ابو عثمان عبد اللہ بن زید حمصی کلبی نے اوزاعی سے اور یہ بھی کہا گیا ہے ابو مطیع نے روایت کی ہے اوزاعی سے اس نے عبدہ سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

کثرت نعمت اور کثرت آزمائش:

۷۶۶۴:.....ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عمرو بن حصین کلابی نے ان کو ابن علاثہ نے۔اور ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو بکیر بن محمد حداد صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ایوب بن عبد اللہ عربی نے ان کو عمرو بن حصین عقیلی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن علاثہ نے ان کو ثور بن یزید ان کو خالد بن معدان نے ان کو مالک بن عامر نے ان کو معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر عظیم سے عظیم تر ہوتی جاتی ہے اسی قدر اس پر لوگوں کی آزمائش اور مشقت ذمہ داری بھی زیادہ ہو جاتی ہے جو شخص اس تکلیف کو اور ذمہ داری کو اپنے اوپر برداشت نہیں کرتا یا اپنے اوپر نہیں اٹھاتا۔اور حسن کی ایک روایت کے مطابق جو شخص لوگوں کی ذمہ داری یا لوگوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا وہ اس نعمت کو زوال کے لئے پیش کرتا ہے۔

ابو عبد اللہ نے کہا یہ وہ حدیث ہے جس کو میں نہیں جانتا بے شک ہم نے اس کو لکھا ہے مگر اسی سند کے ساتھ اور یہ کلام مشہور ہے فضیل بن عیاض سے۔

۷۶۶۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو نصر فقیہ نے ان کو فضل بن عبد اللہ یشکری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فیض بن اسحق سے اس نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں۔کیا تم لوگ لوگوں کی اس حاجت کو جو تمہاری طرف ہے اپنے اوپر اللہ کی نعمت نہیں سمجھتے ہو تم لوگ اس بات سے ڈرو کہ تم نعمتوں سے اکتا جاؤ لہٰذا وہ نعمت سزا بن جائے۔میں کہتا ہوں کہ یہ سند ضعیف کے ساتھ مروی ہے ثور سے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۶۶۶:.....ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے اس کو عمر بن سنان نے اور ایک جماعت سے بھی اسی کے ساتھ منقول ہے ان کو محمد بن وزیر واسطی نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ثور بن یزید نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے ذکر مالک بن یخامر کے اپنی سند میں۔

ابو احمد نے کہا یہ حدیث کئی وجوہ اور کئی طرق سے مروی ہے اور وہ سب کے سب غیر محفوظ ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا:

۷۶۶۷:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو سبیعی نے انہوں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں کہ کیا ہو گیا ہے تمہارا کوئی بھائی کسی مشکل امر میں واقع ہو جاتا ہے تو ان کو یہ کہے بغیر سکون نہیں ملتا ہے کہ تیرا ساتھ دینے والا کوئی نہیں۔یہ صرف تمہارا اپنا معاملہ ہے۔

(۷۶۶۳)......(۱) زیادة من (ب) (۲)......سقط من (ن)

(۷۶۶۴)......عزاه فی الجامع الصغیر إلی ابن أبی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عائشة و البیهقی فی هذا المصدر عن معاذ وقال : حدیث ضعیف

(۱)...... فی ن (العقیابی)

(۷۶۶۶)......(۱) فی ن (محمد) (۲)......فی أ (أحمد بن عبدان) وهو خطأ

۷۶۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو ابو اسماعیل سلمی نے ان کو ابو صالح عبد اللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو اسحق بن عبد الرحمٰن نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک داؤد علیہ السلام! اپنے رب کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون سا بندہ تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد! میرے بندوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کا دل صاف ہو جس کے ہاتھ صاف ہوں جو کسی کے پاس برے ارادے سے نہیں آتا اور کسی کی غیبت نہیں کرتا۔ (وہ اس صفت پر اتنا پکا ہے کہ) پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں مگر وہ اپنی اس فطرت سے نہیں ٹلتا۔ مجھے محبوب رکھتا ہے اور اس کو بھی محبوب رکھتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے میرے بندوں میں محبوب بناتا ہے۔ داؤد علیہ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! بے شک تو جانتا کہ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں اور اس کو بھی محبوب رکھتا ہوں جو تجھ سے تو محبت کرتا ہے۔ مگر میں تجھے تیرے بندوں کے نزدیک کیسے محبوب بناؤں؟۔

فرمایا ان کو تذکیر و وعظ کیجئے میری آیات کے ساتھ میری آزمائش اور میری نعمتوں کے ساتھ۔ اے داؤد! کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مظلوم کی مدد کرے یا اس کے ظلم کے وقت اس کے ساتھ چلے مگر میں اس کے قدم جمادوں گا جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے۔

حاجت روائی کرنے والے پر فرشتوں کا سایہ ہوتا ہے:

۷۶۶۹:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل سامری نے ان کو حسن بن عرفہ عبدی نے ان کو علی بن ثابت جزری نے ان کو جعفر بن میسرہ اشجعی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی کسی حاجت کو پوری کرنے چلتا ہے حتیٰ کہ اس کو پورا کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ پانچ ہزار فرشتوں کے ذریعہ اس پر سایہ کرتے ہیں وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے ہیں اگر صبح کو چلتا ہے تو شام تک اور اگر شام کو چلتا تو صبح تک فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جو بھی قدم اٹھاتا ہے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر قدم کو جب رکھتا ہے تو اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

اور راوی نے دوسری بار خطیئۃ کی جگہ سیئۃ کہا۔ جعفر بن میسرہ ضعیف ہے، اور یہ حدیث منکر ہے۔

فریاد رسی کرنے والے کے لئے مغفرت:

۷۶۷۰:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو داؤد خفاف نے جو ابو یحییٰ خفاف کے بھائی ہیں ان کو غسان بن فضل نے ان کو عبد العزیز بن عبد الصمد العمی نے ان کو زیاد بن ابو حسان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص پریشان حال مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر مغفرتیں لکھ دیتا ہے ان میں سے ایک ایسی ہوتی ہے جس میں اس کے تمام معاملے کی صلاح اور درستگی ہوتی ہے اور بہتر باقی قیامت میں اس کے لئے بمنزلہ درجات کے ہوں گی۔

امام احمد نے فرمایا: اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسلم بن صلت نے زیاد سے اور زیاد بن ابو حسان کے لئے اس کو روایت کرتے ہیں۔

(۷۶۷۰)......عزاہ فی الجامع الصغیر إلی البخاری فی التاریخ و البیھقی فی ھذا المصدر کلھم عن أنس وقال : حدیث ضعیف.

(۱)...... فی (ن) التیمی.

صحابی کی شفقت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

۷۶۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابراہیم بن علی عمری نے ان کو معلّی بن مہدی نے ان کو عبدالمؤمن نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو زیاد بن ابوحسان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں بیٹھے تھے اچانک ایک عورت آئی اس کی کوئی حاجت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا راستہ اس کو نہیں مل رہا تھا۔ چنانچہ مجلس میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اسے کہا کہ یہاں آ جائیے اور اپنی حاجت پیش کیجئے وہ عورت اس کی جگہ پر کھڑی ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے بات کی اپنی حاجت کے بارے میں اور واپس لوٹ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے پوچھا کہ یہ تیری رشتہ دار ہے؟ بولا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اسے پہچانتے تھے؟ کہا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ پھر تم نے اس پر شفقت کی تھی؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھ پر رحم کرے جیسے تم نے اس پر رحم کیا۔

اس روایت میں زیاد بن انس اکیلے ہیں اور تحقیق اس کے مفہوم کو روایت کیا ہے عبداللہ بن ہذیل نے ابن منکدر سے اس نے جابر سے۔ ہم نے اس کو لکھا ہے باب مقاربت اہل دین میں۔

۷۶۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو یزید بن محمد بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو صفوان بن صالح نے ان کو ولید نے ان کو عبدالصمد بن العلیٰ سامی نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ ایک درہم جسے میں مقتول کی دیت میں دوں وہ میرے نزدیک کسی دوسرے امر میں پانچ درہم خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۷۶۷۲:.....(مکرر ہے) اور روایت کی گئی اسی مفہوم میں شعبی سے کہ انہوں نے فرمایا البتہ اگر میں دو درہم کسی کی مشکل ومصیبت دور کرنے میں دوں وہ اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں پانچ درہم صدقہ کروں۔

۷۶۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زهیر نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو یحییٰ بن راشد دمشقی نے کہ وہ لوگ حضرت ابن عمر کے پاس بیٹھے گئے میں نے نہیں دیکھا انکو کہ ہمارے ساتھ انہوں نے بیٹھنے کا حود سے ارادہ کیا ہو، حتیٰ کہ ہم نے کہا آئیے مجلس میں اے ابوعبدالرحمٰن! اور عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا (وہ بلاوجہ بیٹھنے کی) مذمت کرتے تھے یحییٰ کہتے ہیں کہ پس حضرت ابن عمر بیٹھ گئے۔ تو ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ ہم میں سے کوئی بھی کلام نہیں کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کیا ہوا تم لوگوں کو بات نہیں کر رہے ہو؟ بول بھی نہیں رہے ہو، کیا تم یوں نہیں کہہ سکتے سبحان اللّٰہ وبحمدہ. بے شک ایک بار کہنا دس بار کے برابر ہے اور دس سو کے برابر اور سو بار کہنا ہزار بار کے برابر ہے اور جو کچھ اس سے زیادہ کہو گے اللہ تعالیٰ اور زیادہ دے گا۔ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کی راہ میں حائل ہو جائے اور رکاوٹ بن جائے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوگا۔ اس کے معاملے میں۔ اور جو شخص مرجائے اور اس پر قرض ہو (پس ادا نہ کیا جائے گا) دینار اور درہم کے ساتھ بلکہ نیکیاں (لی جائیں گی) اور برائیاں (دی

(۷۶۷۲)......(۱) فی ن (السلافی)

(۷۶۷۳) ......رواہ ابوداؤد (۳۵۹۷) واحمد (۷۰/۲) وھو حدیث حسن.

(۱)......فی ن (یونس)

جائیں گی) اور جو شخص کسی ناحق اور باطل امر میں جھگڑا کرے اور وہ جانتا ہو ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے ہٹ جائے۔ اور جو شخص کسی مؤمن کے بارے میں وہ بات کہے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو ٹھہرائے گا جہنمیوں کی پیپ کی جگہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دے اس غلط بات کو۔

۷۶۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ بجیر بن ریسان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ ان سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف مدد چاہتے تھے وہ بجیر ان کے عامل بھی تھے۔ حضرت ابن عباس نے اس سے کہا کہ تم بڑے ظالم آدمی ہو کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تیرے بارے میں سفارش کرے یا تیرا دفاع کرے۔

ظالم کے ساتھ چلنے کی ممانعت:

۷۶۷۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبداللہ بن سالم نے ان کو زبیر بن محمد بن ولید نے ان کو عامر نے ان کو عیاش بن مؤنس نے یہ کہ ابوالحسن نمران رجبی نے اس کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ اوس بن شرحبیل بنی مجمع میں سے ہیں اس نے اس کو حدیث بیان کی کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو شخص ظالم کے ساتھ چل کر اس کو تقویت دے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے وہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

ہمارے شیخ نے اس کی سند کو ثابت نہیں کیا۔ اور وہ ایسے صحیح ہے جیسے میں نے اس کو لکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جریر بن عثمان بھی کہتے ہیں کہ شرحبیل بن اوس۔

عصبیت کی ممانعت:

۷۶۷۵:..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو ابن مثنی نے اور حسن بن خالد نے ان دونوں کو زیاد بن ربیع یحمدی ابوخراش نے ان کو عباد بن کثیر شامی جو فلسطینی ہیں فلسطین کی ایک عورت سے جسے فسیلہ کہتے تھے اس نے سنا تھا اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا بات عصبیت میں سے ہے کوئی آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ عصبیت یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی قوم کی ظلم پر اعانت کرے۔ کہا ابوموسیٰ نے یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا جاتا تھا کہ فسیلہ، واثلہ بن اسقع کی بیٹی ہے۔

مؤمن سے قتال کرنا کفر ہے:

۷۶۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو ابوقلابہ عبدالملک بن محمد نے ان کو یحییٰ بن حماد نے آپ کو رجاء کو ابویحییٰ صاحب سقط نے اس نے سنا یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایوب سختیانی سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۷۶۷۵)..... عزاه في المجمع (۴/۲۰۵) إلى الطبراني في الكبير (۹۱۹) وقال: (وفيه عياش بن مؤنس ولم أجد من ترجمه وبقية رجاله وثقوا وفي بعضهم كلام

(۱)..... في الأصل: (ابن)

(۷۶۷۶)..... أخرجه البيهقي (۸۲/۶) والديلمي في الفردوس (۵۷۰۸)

(۱)..... في ن (بن)

جوشخص کسی قوم کے ساتھ یہ دیکھانے کے لئے چلتا ہے کہ وہ ان کے لئے گواہ ہے حالانکہ وہ گواہ نہیں ہے تو وہ جھوٹا گواہ ہوگا۔ اور جوشخص بغیر علم کے یعنی بغیر جانے کسی جھگڑے میں امداد کرے وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اس سے باز آجائے اور (مسلمان) مؤمن سے قتال کرنا کفر ہے اور اس کو گالیاں دینا فسق ہے۔

۷۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن خراسانی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جوشخص کسی قوم کی ظلم پر امداد کرے وہ بلندی سے گر کر ہلاک ہونے والے اونٹ کی طرح ہے جب اس کی دم سے کھینچا جائے۔

فضیلت والا عمل:

۷۶۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری علی بن ابوعلی اسفرائنی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو احمد بن جمیل نے ان کو عمارہ بن محمد نے ان کو محمد نے میں اس کو گمان کرتا ہوں ابن عمرو نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

فرمایا: یہ کہ تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ تو خوش ہو کر یا اس سے اس کا قرض ادا کرو یا اس کو روٹی کھلاؤ۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ولید بن شجاع نے عمار بن محمد سے اس نے محمد بن عمرو اور عمار بن محمد سے یہ حدیث قابل غور ہے اور یہ حدیث مرسل ہے۔

۷۶۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن منکدر نے وہ اس کو مرفوع روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل اعمال میں سے ہے مؤمن کو خوشی دینا۔ اس کا قرض ادا کرنا۔ اس کی حاجت پوری کرنا۔ اس کی پریشانی دور کرنا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ابن منکدر سے کہا گیا۔ باقی کیا رہ گیا ہے جس کو اور زیادہ شمار کیا جائے۔ فرمایا بھائیوں پر عنایات کرنا اور زیادہ عطا کرنا۔

قیامت تک اجر جاری رہنا:

۷۶۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبداللہ بن موہب نے ان کو مالک بن محمد بن حارثہ انصاری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جوشخص حق ادا کرلیتا ہے بوجہ اپنی زبان کے۔ اس کے لئے اس کا اجر جاری کردیا جائے گا یہاں تک کہ وہ قیامت میں آئے تو اس کو اس کا ثواب ملے گا۔

۷۶۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو محمد بن صالح نے ان کو ابوحامد احمد بن عبداللہ ناشکی نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبداللہ بن موھب نے ان کو مالک بن محمد بن حارثہ انصاری نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی آدمی جو اپنی زبان کے حق کو گھیر لیتا ہے مگر اس پر اس کے لئے اجر جاری کیا جائے گا قیامت تک پھر اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس کا ثواب دیکھائے گا۔

(۷۶۷۸)......(۱) فی ن (حویث) وھو خطأ (۲) ...... فی ن (حنبل)

(۷۶۸۱)......(۱) فی الأصل (یا)

میں نے کہا کہ عبداللہ بن موہب کی کتاب میں ۔عبید اللہ بن موہب ہے، ثقہ ہے۔ واللہ اعلم۔

زبان کا صدقہ:

۷۶۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد بخاری نے ان کو صالح بن محمد حافظ نے ان کو مروان بن جعفر سمری نے (یہ سمرہ بن جندب کے اولاد میں ہے کوفے میں) ان کو مستلم بن سعید نے ان کو منصور بن زاذان نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا افضل صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زبان کا صدقہ کیا ہے؟ فرمایا کہ سفارش کرنا جس کے ذریعے قیدی چھڑایا جائے جس کے ذریعے خون محفوظ ہو جائے۔جس کے ذریعے اچھائی واحسان اپنے مسلم بھائی تک پہنچایا جائے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے محمد بن یحیٰ دھلی سے اس نے مروان بن جعفر سے۔

۷۶۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم مجاہد بن عبداللہ بن مجالد بجلی نے کوفے میں ان کو مسلم بن محمد بن احمد بن مسلم تیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو مروان بن جعفر نے ان کو محمد بن حانی طائی نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو مستلم بن سعید نے ان کو ابوبکر نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ بن جندب نے اس نے اس کو بطور مرفوع روایت کیا ہے۔اور اس نے کہا ہے۔تیرے مسلم بھائی تک۔اور اس نے یہ لفظ بھی زیادہ کیا ہے۔(کہ وہ سفارش) دفع کرے گا وہ ناپسندیدہ امر کو۔

۷۶۸۳:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ شفاعت ہے جس کے ذریعے قیدی چھڑایا جائے۔

۷۶۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان واسطی نے ان کو ابو ہمام نے یعنی ابن ابوبدر نے ان کو مغیرہ بن سقلاب نے ان کو معقل بن عبیداللہ نے ان کو عمرو نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بات سے بہتر کوئی صدقہ نہیں ہے۔ابوعلی معقل بن عبیداللہ نے کہا کہ اس روایت کا متابع نہیں آیا ہے۔اور میں نہیں جانتا کہ اس سے کسی اور نے روایت کی ہو سوائے مغیرہ بن سقلاب کے اور وہی حرانی ہے اس سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن یزید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل کے۔

سچ اور حق گوئی صدقہ ہے:

۷۶۸۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعلی نے ان کو علی بن اسماعیل بن یونس صفار بغدادی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو فہر بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن یزید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔سچ کی بات سے بڑھ کر کوئی صدقہ اللہ کو زیادہ محبوب نہیں ہے اور کہا گیا کہ یہ مروی ہے ابراہیم سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے طاؤس سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ابوعلی نے کہا مگر وہ غیر محفوظ ہے۔

۷۶۸۶:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن بشر نے بن صالح حافظ نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن ابوموسیٰ اطاکی نے ان

(۷۶۸۲).....قال في المجمع (۱۹۴/۸) : (رواه الطبراني في الكبير ۶۹۶۲) وفيه أبوبكر الهذلي وهو ضعيف (ورواه القضاعي في مسند الشهاب (۱۲۷۹) وعندهم (أفضل الصدقة اللسان)

(۷۶۷۶).....(۱) في ن (زياد)

کو یحییٰ بن زیاد رقی نے مصر میں ان کو ابراہیم بن یزید نے۔ پھر اس نے اس کو نقل کیا ہے۔

نیکی کے بدلہ جہنم سے چھٹکارا:

۷۶۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو احمد بن عمران خنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عیاش سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سلیمان تیمی سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو قطاروں کی صورت میں جمع کرے گا۔

اچانک دیکھیں گے تو اہل جہنم بھی قطاروں میں کھڑے ہوں گے تا کہ اہل جہنم کی صفوں والے اہل جنت کی صفوں کو دیکھیں۔ جہنمی جنتی سے کہے: اے فلانے کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ میں نے دنیا میں تیرے ساتھ فلاں نیکی کی تھی؟ فرمایا کہ پھر جنتی کہے گا اے اللہ! اس شخص نے میرے ساتھ دنیا میں نیکی کی تھی۔ فرمایا کہ پھر اس جنتی سے کہا جائے گا کہ اس جہنمی کا ہاتھ پکڑ کر تو جنت میں لے جا اللہ کی رحمت کے ساتھ۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی حضور یہی فرمار ہے تھے۔

اس روایت کے ساتھ احمد بن عمران اخنسی منفرد ہے۔ وہ روایت کرتا ہے ابوبکر بن عیاش سے مگر اس سند کے ساتھ یہ روایت منکر ہے۔ اور بخاری نے تاریخ میں ذکر کیا ہے محمد بن عمران اخنسی بغداد میں تھا اس کے بارے میں محدثین کلام کرتے تھے کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ وہ روایت کرتا ہے ابوبکر بن عیاش سے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ بخاری نے یہی مراد لیا ہے۔ علاوہ ازیں صنعانی اور ابوقبیصہ بغدادی نے اس حدیث کو روایت کیا احمد بن عمران اخنسی سے اور احمد بن عمران ثقہ ہے۔ ابن عدی کے خیال کے مطابق وغیرہ۔ واللہ اعلم۔

اجر کا ذخیرہ:

۷۶۸۸:......ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن اسماعیل ازدی نے ان کو کامل بن مکرم نے ان کو ابونصر منصور بن اسد حمیری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے۔ اے لوگو جان لو کہ تمہاری طرف لوگوں کی حاجات اللہ کی نعمتیں ہیں تمہاری طرف لہٰذا تم ان سے نہ اکتایا کرو ورنہ وہ نعمتیں اللہ کی ناراضگی اور سزا میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اور یہ بات اچھی طرح جان لو کہ افضل مال وہ ہے جو اجر کا ذخیرہ جمع کرے اور پیچھے نیک یادیں چھوڑے اور ثواب واجر کو واجب کرے اگر تم لوگ نیکی اور بھلائی کو انسان کی صورت میں دیکھو تو تم اس کو حسین اور خوبصورت جوان کی صورت میں دیکھو گے جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے گا اور سارے لوگوں سے اوپر ہوگا۔

۷۶۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو حسین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابونصر عاملی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا نعمتوں کی زکوٰۃ بھلائی کرنا اور اچھے کام کرنا ہے۔

۷۶۸۹:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے حسین نے جن کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم بھلائی کا ذخیرہ کرلو تو اس کی وجہ سے شکر کرو لہٰذا تم اہل عزت میں شمار ہو جاؤ گے اور جب تم محتاج ہو تو اپنی عزت کی حفاظت کرو اور بھوک پر قناعت کا پردہ ڈالو۔

۷۶۹۰:......ہمیں شعر سنائے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے عبدالعزیز بن عبدالملک اموی نے بخارا میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوسہل بن زیاد نے ان کو شعر سنائے مبرد عبداللہ بن طاہر کے کلام سے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

ہر ساعت اور لمحے احسان کی بھلائیاں میسر نہیں آتیں۔ جب ممکن ہو جائیں تو اس امکان کے مشکل ہونے سے پہلے خوف کر۔ (یعنی ممکن کا دوبارہ ناممکن ہونے کا خیال رکھ)۔

(۷۶۹۰)...... (۱) فی ا (المبارک)

مؤمن، مؤمن کے لئے دو ہاتھوں کی مثل ہے:

۷۶۹۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو نصر معتز بن منصور نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو علی حسین بن عبید اللہ شیخ صالح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ابو عثمان سعید بن اسماعیل زاہد کو خواب میں ان کی وفات کے تین دن بعد، میں نے اس سے کہا اے ابو عثمان! تم نے کون سا عمل افضل پایا؟ اس نے کہا کہ مسلمانوں پر بغیر احسان جتلائے خرچ کرنا اور بغیر کسی طمع و لالچ کے جو اس کا تقاضا کرے۔

۷۶۹۲:.....ہمیں خبر دی ابو الحسن بن ابو المعروف فقیہ نے ان کو بشر بن احمد اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عمرو بن مرہ سے اس نے ابو البختری سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلمان نے کہ مؤمن، مؤمن کے لئے دو ہاتھوں کی مثل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو بچاتا ہے۔

۷۶۹۳:.....کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں۔ تیرا وہ بھائی جو ایسا ہے کہ جب بھی تجھے ملتا ہے تجھے وہ تیرا حصہ یاد دلاتا ہے جو تیرا حصہ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے تیرے لئے تیرے اس بھائی سے کہ جب بھی تجھے ملے تیرے ہاتھ پر دینار رکھ جائے۔

سفارش کا اجر:

۷۶۹۴:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسعر نے مجھے حدیث بیان کی جواب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ سفارش کا اجر اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کا فائدہ جاری رہے (اس کے لئے جس کے لئے سفارش کی گئی تھی۔)

وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو اسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن ابو عثمان نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو بطور امانت یا بطور وکالت) صدقہ حوالے کیا جائے اور وہ اس کو (دیانت داری کے ساتھ) برمحل خرچ کردے اس کو بھی صدقہ کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے اور صدقہ کرنے والے کا اجر بھی کم نہیں کیا جاتا۔

تحقیق ہم نے روایت کی ہے ایک حدیث اسی مفہوم میں جو کہ ثابت ہے (وہ یہ ہے۔)

امانتدار صدقہ کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے:

۷۶۹۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے برید نے اپنے دادا ابو بردہ سے اس نے ابو موسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک امانت دار خازن (کیشئر) جو دیا کرتا ہے وہ چیز جس کا اس کو مامور بنایا گیا ہے کامل پوری پوری خوش دلی سے یہاں تک کہ وہ اس شخص کو پہنچا دیتا ہے جس کا اس کو کہا گیا ہے وہ شخص بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے ابو اسامہ کی حدیث سے۔

۷۶۹۶:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ سکری نے البغداد میں ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازھر باوردی نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو عبد العزیز بن ابان نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایوب کسی عورت کا یا کسی بڑھیا کا سامان اٹھاتے تھے (وہ عورت بصری تھی) بصرہ سے مکہ تک صرف نصف درہم معاوضے پر۔

(۷۶۹۵).....أخرجه البخاري (۲۲۶۰) و (۲۳۱۹) ومسلم (۱۰۲۳) والنسائي (۷۹/۵) وأحمد (۳۹۴/۴ و ۴۰۹)

۷۶۹۶:...... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی غالبی نے ان کو عبدالعزیز بن ابان نے ان کو ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ منصور حلاج اپنے محلّہ کی کسی بڑھیا سے کہتے تھے کہ آپ کا کوئی کام ہو بازار میں، میں بازار سے لے آتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی غلابی نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو ایک شیخ نے (بنی تیم اللہ کے) وہ کہتے ہیں۔ طلحہ بن مصرف ام عمارہ بنت عمیر تیمی کے پاس آ کر اور اس سے کہتا تھا:

کیا آپ کا کوئی کام ہے؟ یا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ یہ عمارۃ کی حفاظت کے لئے کرتے تھے۔ میں ہمیشہ اس کو دیکھتا تھا کہ وہ ان کے پاس آتے تھے اور ان کے لئے کوئی چیز ایک پیسہ کی یا کم یا زیادہ کی کوئی چیز خرید کر لا دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ عمارۃ کا بھی انتقال ہو گیا اور طلحہ بن مصرف کا بھی انتقال ہو گیا کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی غالبی نے اور سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ یعلی بن حکیم کی موت کی خبر لایا اس کی ماں کے پاس شام سے مگر وہاں پر ان کی ماں کے سوا کوئی دوسرا نہیں تھا وہ تین دن رات صبح وشام اس کے دروازے پر آتا رہا مگر جب بھی آتا وہ نماز پڑھ رہی ہوتیں حتیٰ کہ وہ خود فوت ہو گئیں۔

فرشتوں کے ذریعہ مدد حاصل کرنا:

۷۶۹۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو ابو عبدالملک بن عبدالحمید نے ان کو روح نے ان کو اسامہ بن زید نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو ابان بن صالح نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے ہیں محافظ فرشتوں کے علاوہ وہ لکھتے ہیں جو بھی درختوں کا پتہ جھڑتا ہے لہٰذا جس وقت تمہارے کسی ایک انسان کو زمین پر کوئی تکلیف وحاجت درپیش ہو اور وہ تعاون پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرے اور یوں کہے عباداللّٰہ اغیثونا یا کہا تھا اعینونا رحمکم اللّٰہ۔ اے اللہ کے بندو ہماری فریادرسی کرو یا یوں کہا تھا ہماری مدد کرو اللہ تمہارے اوپر رحم کرے۔

بے شک ان کی مدد کی جائے گی۔ یہ الفاظ حدیث جعفر کے ہیں۔ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جن کا نام محافظ فرشتے ہے وہ لکھتے رہتے ہیں درختوں کا جو بھی پتہ جھڑتا ہے تم میں سے کسی ایک کو جو بھی کوئی تکلیف پہنچے یا کسی معاون کی ضرورت پڑے کسی جنگل یا میدان میں اس کو چاہئے کہ یوں کہے اعینونا عباداللّٰہ رحمکم اللّٰہ۔ انشاءاللہ اس کی مدد کی جائے گی۔

۷۶۹۷:...... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے پانچ حج کئے تھے تین پیدل اور دو سواری پر یا تین سواری پر اور دو پیدل ایک حج میں میں راستے سے بھٹک گیا اور اس وقت میں تھا بھی پیدل، لہٰذا میں نے یہی پکارنا شروع کیا۔

یاعباداللّٰہ دلونی علی الطریق

اے اللہ کے بندو مجھے راستہ بتلاؤ۔

کہتے ہیں کہ میں بار بار یہی کہتا رہا، یہاں تک کہ میں راستے پر آگاہ ہو گیا۔ یا جیسے میرے والد نے فرمایا۔

۷۶۹۸:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ انصاری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو

(۷۶۹۶)...... مکرر (۱) فی ن (القصبی)

سلیمان نے وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر لوگ کمزور کے لئے اللہ کی مدد کو جان لیتے تو مہنگی مہنگی سواریاں لینے کی زحمت نہ کرتے۔

اور یزید بن ہارون کی روایت میں ہے۔ اگر جان لیں جو کچھ اللہ کی مدد میں ہے کمزور کے لئے۔

۷۶۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواسحٰق محمد بن یحییٰ سے کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس سراج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن عبدالعزیز گردی سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے اپنے بھائی کو ڈانٹا اور کہا کہ تم نے مجھے کبھی کسی مریض کے بارے میں نہیں بتایا کبھی کسی جنازے کے بارے میں نہیں بتایا مجھے کسی خیر کے بارے میں نہیں بتایا۔

حیاء مکمل خیر ہے:

۷۷۰۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور محمد بن فضل بن جابر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن عبدالاول نے ان کو ابوخالد احمر نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد نے ان کو ابراہیم بن احمد اصفہانی حافظ نے ان کو ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوخالد احمر سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے عطاء بن سائب سے اس نے ان کے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خیر کے کام بہت سارے ہیں۔ اور ان پر جو لوگ عمل کرتے ہیں وہ کم ہیں۔

یہ تمتام کی روایت کے الفاظ ہیں کہتے ہیں ابن جابر نے کہا میں نے سنا اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے عطاء سے اس حدیث کو۔

اور اخنس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ایمان کا چونواں شعبہ

حیاء کا باب ہے بمعہ فصلوں کے

۷۷۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش زیادی فقیہ نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے اس نے زہری سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم سے کہ اس نے سنا اس آدمی سے جو اپنے بھائی کو حیاء کرنے کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو، بے شک حیا ایمان میں سے ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابن عیینہ سے اور معمر نے زہری سے۔

۷۷۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ اپنے بھائی کو حیاء کرنے پر ڈانٹ رہا تھا۔

اور یہ کہہ رہا تھا کہ تم ایسے شرم وحیاء کرتے ہو جیسے کہ میں تجھے ماروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا چھوڑ یئے اس کو بیشک حیا کرنا (شرم کرنا) ایمان میں سے ہے۔ ان کو بخاری نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۷۷۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوسوار عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حیاء کرنا خیر ہی کو لاتا ہے۔

(سوار عدوی کہتے ہیں کہ) ان سے بشیر بن کعب نے کہا۔ بے شک حالت یہ ہے کہ دانائی اور حکمت کی باتوں میں لکھا ہوا ہے بے شک حیاء سے وقار اور سکینہ حاصل ہوتا ہے۔ عمران بن حصین نے اس سے کہا میں تجھے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم مجھے بات کرتے ہو اپنی کتاب کی بخاری نے اس کو روایت کیا آدم بن ابوایاس اور مسلم نے اس کو روایت کیا حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

۷۷۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو یزید بن ہارون نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو ابوالحسن اسحاق بن عبدوس بن عبداللہ بن فضل بزار نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابونعامہ عدوی نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو بشیر بن کعب نے انہوں نے عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء خیر ہی خیر ہے۔

(۷۷۰۱)..... أخرجه البخاري (۲۴) و (۶۱۱۸) ومسلم في الإيمان (۵۹) والترمذي (۲۶۱۵) وقال: (هذا حديث حسن صحيح) والنسائي (۱۲۱/۸) وابن ماجه (۵۸) ومالك في الموطا في حسن الخلق (۱۰) وأحمد (۵۶/۲ و ۱۴۷)

(۷۷۰۲).....راجع التخريج السابق.

(۷۷۰۳).....أخرجه البخاري (۶۱۱۷) ومسلم في الإيمان (۶۰)

(۷۷۰۴).....أخرجه مسلم في الإيمان (۶۱)

بشیر نے کہا کہ میں نے کہا بے شک اس (حیا) سے ضعف ہے اور بے شک اسی (حیا) سے عجز ہے۔اس نے کہا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم اس کے مقابلے میں کچھ اور پیش کرتے ہو۔میں تجھے کوئی حدیث پیش نہیں کروں گا جب تک تجھے پہچانوں گا۔انہوں نے کہا کہ اے ابونجید بے شک یہ ٹھیک ہے۔وہ لوگ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔اسی طرح کہا ہے اس کی سند میں ابونعامہ سے منقول ہے۔اس نے حمید بن ہلال سے اس نے بشیر سے اس نے عمران سے اور اس کی مخالفت کی ہے نضر بن شمیل نے اس نے اس کو روایت کیا ہے ابونعامہ سے۔

۷۷۰۵:.....جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن طاہر عنبری ابن بنت یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ابونعامہ عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حجیر بن ربیع سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں حیاء سب کا سب خیر و بھلائی ہے اور حیاء خیر و بھلائی ہی کو لاتا ہے۔

پس کہا بشیر بن کعب نے بے شک ہم کتاب اللہ میں پاتے ہیں کہ حیاء سے وقار ہوتا ہے۔اور اسی سے ضعف و کمزوری۔

عمران نے کہا یہ کون ہے اے حجیر؟ اس نے جواب دیا کچھ نہیں ہے یہ ہمارا ہی ایک آدمی ہے۔عمران نے کہا تم مجھ سے سن رہے ہو کہ میں اس کو حدیث بیان کر رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم مجھے حدیث بتاتے ہو دوسری کتابوں سے میں آج کے بعد آپ کو کوئی حدیث بیان بیان نہیں کروں گا۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحق بن ابراہیم سے۔

ایمان و نفاق کے شعبے:

۷۷۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے ان کو حسان بن عطیہ نے انہوں نے ابوامامہ سے (وہ کہتے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء اور کلام کرنے میں عاجزی و درماندگی ایمان کے دو شعبے ہیں۔بیہودہ بکواس کرنا اور بے باکی سے بولنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔

۷۷۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عصام بن عبدالمجید اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن عبدالملک نے بن ابوشیبہ نے خزاز ان کو ابواسحق نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔اور بیہودہ بکواس کرنا ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جائے گا۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو معاذ بن بن معاذ نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ وغیرہ نے۔

(۷۷۰۵)..... هو في مسلم برقم ٦١ في كتاب الإيمان طريق إسحاق بن إبراهيم أخبرنا النضر حدثنا أبو نعامة العدوى قال : سمعت حجير بن الربيع العدوى يعقول : قال لي عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث حماد بن زيد.

(۷۷۰۶)......إسناده صحيح اخرجه الترمذي (۲۰۲۷) واحمد (۵/۲۶۹) ورجال إسناده ثقات.

(۷۷۰۷)......إسناده صحيح. اخرجه الترمذي (۲۰۲۷) واحمد (۵/۲۶۹) ورجال إسناده ثقات

حدثنا أبو سلمة عن أبي هريرة مرفوعاً واخرجه ابن ماجه (۴۱۸۴) من طريق إسماعيل بن موسى ثنا هشيم عن منصور عن الحسن عن أبي بكرة مرفوعاً. وهشيم مدلس وفي سماع الحسن من أبي بكرة اختلاف، قال في الزوائد : (رواه ابن حبان في صحيحه وقول الدارقطني : إن الحسن لم يسمع من ابي بكرة الجواب عنه أن البخاري احتج في صحيحه برواية الحسن عن أبي بكرة في أربعة أحاديث وفي مسند أحمد ومعجم الطبراني الكبير التصريح بسماعه من أبي بكرة عن عدة أحاديث والمثبت مقدم على النافي)

حیا اور بے ہودہ گوئی:

۷۷۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن ابو غالب بغدادی نے اور سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو ھشیم نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونضر فقیہ نے ان کو صالح بن محمد حافظ نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو ھشیم نے ان کو منصور بن زاذان نے ان کو حسن نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ اور بیہودہ گوئی کرنا ظلم ہے اور ظلم جہنم میں جانے کا ذریعہ ہے۔

۷۷۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نطیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمود سبیعی بغدادی نے بطور املاء کے مصر میں ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو ھشیم نے ان کو منصور نے ان کو حسن نے ان کو ابوبکرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔

۷۷۰۹:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی موسیٰ بن ہارون نے ان کو وہب ابن بقیہ نے ان کو ہشیم نے ان کو منصور نے ان کو حسن نے ان کو عمران بن حصین نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ بن ہارون سے وہ کہتے ہیں کہ روایت کیا ہے اس کو ھشیم نے واسط میں اس نے کہا مروی ہے عمران بن حصین سے اور روایت کیا ہے اس کو بغداد میں ابوبکرہ سے۔

۷۷۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو مسیح بن حاتم عکلی نے ان کو عبدالجبار بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ مامون رشید نے خطبہ دیا اس میں اس نے حیاء کا ذکر کیا اور اس کی بہت زیادہ تعریف کی اس کے بعد فرمایا۔ ہمیں خبر دی ھشیم نے منصور سے اس نے حسن سے اس نے عمران بن حصین سے اور ابوبکرہ سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء ایمان میں سے اور ایمان جنت میں لے جائے گا اور بیہودہ بکواس کرنا ظلم میں سے ہے اور ظلم جہنم میں لے جائے گا۔

حیاء بھی دین ہے:

۷۷۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوالسری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کو ابوبشر بکر بن بشر نے ان کو عبدالحمید بن سوار نے ان کو حدیث بیان کی ہے ایاس بن معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھے تھے ان کے سامنے حیاء کا ذکر آ گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ حیاء ایمان میں سے ہے۔ پھر عمر نے کہا بلکہ وہ کل کا کل دین ہے۔ کہا ایاس نے مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے انہوں نے میرے دادا سے اس نے کہا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ان کے سامنے حیاء کا ذکر آ گیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا حیاء بھی دین میں سے ہے (دین کا حصہ ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ وہ پورا کا پورا دین ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حیاء، اور پاک دامنی۔ اور کم گوئی کرنا زبان سے نہ کہ دل سے اور عمل کرنا یہ باتیں ایمان میں سے ہیں۔ بے شک یہ چیزیں آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں کمی کرتی ہیں اور آخرت کے بارے میں جو اضافہ کرتی ہیں وہ اس کمی سے بہت زیادہ ہے جو وہ دنیا میں کرتی ہیں۔

بے شک بخل (تیزی نفس) بے حیائی (برے کام کرنا) بیہودہ گوئی (گالم گلوچ و بری باتیں کرنا) بنافقت میں سے ہیں یہ چیزیں دنیا میں

(۷۷۰۸)...... راجع التعلیق السابق. (۷۷۰۹)...... راجع التعلیق السابق (۷۷۱۰)...... فی ن (وحث)

(۷۷۱۱)...... (۱) سقط من ن (۲)...... فی ن بکر بن بشیر السلمی

اضافہ کرتی ہیں۔اورآخرت میں کمی کرتی ہیں۔اوروہ دنیا میں جو کمی کرتی ہیں وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو دنیا میں اضافہ کرتی ہیں۔

ایاس نے کہا۔ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے حکم دیا تو میں نے یہ حدیث ان کو لکھوائی انہوں نے اس کو اپنے قلم سے خود لکھا اس کے بعد انہوں نے ہمیں ظہر وعصر کی نماز پڑھائی اور وہ حدیث لکھی ہوئی تھی ان کی آستین میں یا جیب میں رکھی ہوئی تھی۔انہوں نے اس کو رکھا نہیں تھا۔ یہ الفاظ حسن کی حدیث کے ہیں۔اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے بکیر بن بشر سلمی نے اور وہ کہتے ہیں انہوں نے روایت کی ہے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا قرہ مزنی سے۔اس کے بعد انہوں نے اس کے آخر میں کہا کہ ایاس نے کہا ہے کہ میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو بیان کی انہوں نے کہا کہ یہ مجھ کو لکھواؤ میں نے ان کو لکھوائی اس کے بعد انہوں نے اس کو اپنے قلم سے خود لکھا۔اس کے بعد انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی پھر عصر کی پڑھائی اور وہ تحریر ان کی آستین میں یا ہتھیلی میں تھی انہوں نے ابھی تک اس کو نیچے نہیں رکھا تھا۔

اسلام کی فطرت:

۷۷۱۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود نے ان کو اسحٰق بن سلیمان رازی نے ان کو مالک نے ''ح''اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر مسلمہ بن صفوان سے اس نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر دین کا ایک خلق یعنی عادت وفطرت ہوتی ہے اسلام کی فطرت حیاء ہے۔اور اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک ایمان کی فطرت حیاء ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۷۷۱۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو حسین بن علی بن یزید ہمدانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مالک نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث نقل کیا ہے اور کہا کہ مروی ہے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین کی ایک فطرت ہوتی ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے علی بن حسن صفار نے ان کو وکیع نے ان کو مالک نے ان کو سلمہ بن صفوان نے ان کو یزید بن رکانہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحیٰی بن معین نے، حدیث رکانہ مرسل ہے۔

مگر اس میں عن ابیہ کے الفاظ نہیں ہیں۔اور ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے بطور مسند۔

۷۷۱۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو محمد بن وہب نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحیٰی نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کی ایک فطرت ہوتی ہے اور اسلام کی فطرت حیاء ہے۔

اسی طرح مروی ہے بقیہ سے اس نے معاویہ بن یحیٰی سے اور اس کو روایت کیا ہے عیسیٰ بن یونس نے ان کو معاویہ بن یحیٰی نے ان کو زہری نے مگر اس نے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر نہیں ہے۔

۷۷۱۵:......ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور ایک اور طریق سے مروی ہے عمر بن عبدالعزیز سے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعلی حسین بن محمد سے ان کو محمد بن مخلد بن حفص نے ان کو علی بن زہیر نے۔

(۷۷۱۲)......إسناده حسن. أخرجه ابن ماجه (۴۱۸۱) و (۴۱۸۲) ومالک فی حسن الخلق (۹) وهو حسن بمجموع طرقه.

(۷۷۱۴)......راجع التعليق الذی قبل هذا.

۷۷۱۶:.....اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن حرضی نے ان کو ابوبکر محمد بن حمید بن سہل موصلی نے بغداد میں ان کو صالح بن احمد بن ابو مقاتل نے ان کو علی بن زہیر شیبانی نے ان کو علی بن عیاش نے۔ ان کو حدیث بیان کی ابومطیع طرابلسی نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر دین کی ایک فطرت ہوتی ہے اور اسلام کی فطرت حیاء کرنا۔

اور اس کو روایت کیا صالح بن حسان نے بھی محمد بن کعب سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن ہاشم نے ان کو حمید بن ربیع نے ان کو سعید بن محمد وراق نے ان کو صالح بن حسان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ اور یہ بھی ضعیف ہے۔

رسولوں کی سنتیں:

۷۷۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم بن ضحاک مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے مکہ مکرمہ میں انکو بشر بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عمرو بن محمد اسلمی نے ان کو فلیح بن عبداللہ خطمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیاء، حوصلہ، جونکیں لگوانا، مسواک کرنا، عطر لگانا۔

اس کو بخاری نے ذکر کیا ہے تاریخ میں عبدالرحمٰن بن عبدالملک نے ان کو ابن ابوفدیک نے۔ وہ محمد بن اسماعیل ہیں انہوں نے عمر بن محمد اسلمی سے۔ پس عمر اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں اور ایک اور طریق سے بھی مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۷۱۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو ابوحامد فرانے ان کو قدامہ بن محمد نے ان کو اسماعیل بن شیبہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسولوں کی سنتوں میں سے ہے۔ حلم۔ حیاء۔ پچھنے لگوانا۔ مسواک کرنا۔ عطر لگانا۔ زیادہ بیویاں کرنا۔ اس روایت میں قدامہ منفرد ہیں۔ قدامہ بن محمد حضرمی ہے وہ روایت کرتا ہے اسماعیل سے۔ جب کہ دونوں راوی قوی نہیں ہیں۔ اس بارے میں صحیح ترین روایت مندرجہ ذیل ہے۔

۷۷۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو حجاج نے ان کو مکحول نے ان کو ابوشمال نے ان کو ابوایوب انصاری نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ چار چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں۔ عطر لگانا۔ نکاح کرنا۔ مسواک کرنا۔ حیاء کرنا۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو حفص بن غیاث نے ان کو حجاج بن ارطات نے۔

دس خصلتیں:

۷۷۲۰:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو جعفر بن حجاج نے ان کو ایوب بن محمد وزان نے ان

(۷۷۱۷)......إسناده ضعيف. قال الهيثمي في المجمع (۵/۹۲): (رواه الطبراني وفيه محمد بن عمر الأسلمي قال الذهبي: مجهول قال: وروى له الحاكم في المستدرك وروى عنه غير واحد) و رواه الطبراني في الكبير (۱۱۴۴۵) قال في المجمع (۴/۲۵۳): (وفيه إسماعيل بن شيبه قال الذهبي رواه وذكر له هذا الحديث وغيره)

(۷۷۱۹)......إسناده ضعيف. أخرجه الترمذي (۱۰۸۰) وأحمد (۵/۴۲۱) في إسناده أبو الشمال قال عن ابن حجر في التقريب: مجهول، وفي إسناده عند أحمد مكحول ولم يسمع من أبي أيوب.

کو ولید نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکارم اخلاق کے بارے میں فرماتے تھے۔

دس باتیں ایسی ہیں جو کہ کسی آدمی میں ہوتی ہیں مگر اس کے بیٹے میں نہیں ہوتیں۔ اگر بیٹے میں ہوتی ہیں تو اس کے باپ میں نہیں ہوتیں۔ غلام میں ہوتی ہیں مگر اس کے آقا میں نہیں ہوتیں اللہ انہیں تقسیم کرتا ہے اس شخص کے لئے جس کے ساتھ سعادت کا ارادہ کرتا ہے:

(۱)......بات میں سچائی۔

(۲)......لوگوں کے ساتھ سچائی وہ یہ ہے کہ وہ پیٹ نہیں بھرتا جب کہ اس کا پڑوسی اور دوست بھوکے ہوں۔

(۳)......سائل کو دینا۔

(۴)......نیکیوں کا بدلہ دینا۔

(۵)......امانت کی حفاظت کرنا۔

(۶)......صلہ رحمی کرنا۔

(۷)......پڑوسی کے لئے اور دوست کے لئے۔

(۸)......عاجزی کرنا۔

(۹)......مہمان کو کھانا کھلانا اور

(۱۰)......ان تمام صفات کی اصل اور سردار صفت حیاء کرنا ہے۔

۷۷۲۱......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو یوسف بن موسیٰ مرازی نے ان کو ایوب محمد وزان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل۔

علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے تھے۔ مگر اس نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ وہ پیٹ نہیں بھرتا جب کہ اس کا پڑوسی اور دوست بھوکے ہوں۔ ابوعبداللہ نے کہا ہے ثابت بن یزید وہ ہے۔ جس کو ولید بن مسلم اور اوزاعی کے درمیان ہے جو کہ مجہول ہے۔ مناسب یہ ہے کہ یہ اسی پر محمول ہو۔ میں نے کہا کہ یہ دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے جو کہ ضعیف ہے اور وہ جو موقوف ہے عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور وہ زیادہ بہتر ہے۔

مکارم اخلاق:

۷۷۲۱......مکرر ہے ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعمران تستری نے ان کو محمد بن خلید نے ان کو فضیل نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو افریقی نے ان کو یزید بن ابومنصور نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مکارم اخلاق دس ہیں۔

(۱)......بات میں سچائی۔

(۲)......لوگوں کے ساتھ سچائی۔

(۷۷۲۰)......ضعیف. ضعفه السیوطی فی الجامع الصغیر وعزاه للحکیم والبیهقی فی هذا المصدر کلاهما عن عائشة

(۷۷۲۱)......۲۱ فی ن (المروزی)

(۳).....ادا امانت۔

(۴).....صلہ رحمی کرنا۔

(۵).....پڑوسی کے لئے عاجزی وخیر خواہی کرنا۔

(۶).....دوست کے لئے عاجزی وخیر خواہی کرنا۔

(۷).....اچھے کاموں کا بدلہ دینا۔

(۸).....مہمان نوازی کرنا۔

(۹).....سائل کو دینا اور

(۱۰).....ان سب کا سردار باحیا ہونا ہے۔

۷۷۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو شافعی نے جو کہ ابراہیم بن محمد ہیں نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن تیمی نے ان کو ابوغرارہ نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوعمران موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عیاش شافعی نے ان کو ابوغرارہ نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو قاسم نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفقت ومہربانی کرنا برکت ہے، اور جھوٹ بولنا بدشگونی ونحوست ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے والوں پر بھلائی چاہتے ہیں تو ان میں شفقت اور مہربانی داخل کر دیتے ہیں جس چیز میں سچ اور شفقت داخل ہوتا ہے اس کو خوبصورت بنا دیتے ہیں۔ اور جھوٹ جس چیز میں داخل ہوتے ہیں اس کو عیب دار کر دیتا ہے۔ حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ اگر حیاء انسان ہوتا تو بڑا نیک صالح مرد ہوتا اور گالی گلوچ کرنا گناہوں میں سے ہے اور گناہ جہنم میں لے جائیں گے۔ فحش اور برائی اگر آدمی (کی شکل میں) ہوتا تو انتہائی برا ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے گالیاں دینے والا نہیں بنایا۔

یہ الفاظ ابوحاتم کی روایت کے ہیں۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صغانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے۔

۷۷۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہوتی بے حیائی کسی چیز میں مگر اس کو عیب ناک کر دیتی ہے اور نہیں ہوتا کسی شئی میں حیاء مگر اس کو زینت عطا کرتا ہے۔

دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔ اسحاق نے اضافہ کیا ہے عبدالرزاق سے ان کو خبر دی معمر نے مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے شریف۔ حوصلہ مند سوال سے بچنے والے انسان کو۔ اور ناپسند کرتا ہے بے حیائی کرنے والے، بیہودہ بکواس کرنے والے چیخ چیخ کر مانگنے والے انسان کو۔

(۷۷۲۱).....مكرر. راجع التعليق السابق.

(۷۷۲۲).....ضعيف. عزاه في الجامع الصغير إلى هذا المصدر وضعفه.

(۷۷۲۳).....إسناده ضعيف. أخرجه الترمذي (۱۹۷۴) وابن ماجه (۴۱۸۵) وأحمد (۱۶۵/۳) من طريق عبدالرزاق عن معمر عن ثابت عن أنس مرفوعاً. ورواية معمر عن ثابت ضعيفة قاله ابن معين.

حیا اور امانت وغیرہ کا چھن جانا:

۷۷۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوقبیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض ونفرت کرتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ جب اس سے حیا چھین لیتا ہے تو آپ اس سے ملیں تو وہ خود بھی ناپسندیدہ ہوتا ہے اور دوسرے سے بھی نفرت کرتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ اس سے امانت چھین لیتا ہے۔ جب اس سے امانت چھین لیتا ہے تو اس سے شفقت رحمت بھی چھین لیتا ہے۔ جب اس سے رحمت چھن جاتی ہے تو اس سے اسلام کا پٹہ اور (اس کا عہد) چھن جاتا ہے۔ جب اسلام کا عہد چھن جاتا ہے تو آپ اس کو ملتے ہیں تو وہ محض ایک سرکش شیطان ہی کی صورت میں ملتے ہیں۔

اعاذنا اللہ ثم اعاذنا اللہ من هذا اللعنة و الوبال۔

۷۷۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حیاء اور ایمان ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جب کسی بندے سے دونوں میں سے کوئی ایک چھن جاتا ہے تو دوسرا اس کے پیچھے پیچھے چلا جاتا ہے۔

۷۷۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کدیمی نے ان کو معلی بن مفضل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن بن مسلم بن بشیر بن محل نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حیاء اور ایمان ایک کڑے میں جڑے ہیں جب ایک چھین لیا جاتا ہے تو دوسرا اس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔

۷۷۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بختری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن غالب بن حرب ضبی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو یعلی بن حکیم نے میں خیال ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حیاء اور ایمان اکٹھے جڑے ہوئے ہیں۔ جب دونوں میں سے ایک اٹھا دیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا دیا جاتا ہے۔

محمد بن غالب نے کہا کہ ہمیں اس کے ساتھ حدیث بیان کی ابوسلمہ نے الفوائد میں اور اس کو انہوں نے مسند کیا اور اسی کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر بن حازم نے مگر اس نے اس کو یوں نہیں کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حلم اور حیاء:

۷۷۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی عون نے ان کو حسن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عابد بن منذر اشج سے فرمایا تھا کہ تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس نے پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلم اور حیاء۔ (حوصلہ اور شرم) اس نے پوچھا یارسول اللہ!

(۷۷۲۴)......إسناده ضعيف لأجل ابن لهيعة.

(۷۷۲۵)......إسناده ضعيف جداً. في إسناده أبوعتبه أحمد بن الفرج كذبوه.

(۷۷۲۶)......إسناده ضعيف جداً. في إسناده محمد بن يونس الكديمي كذبوه.　　(۱)......في ن (الفضل)

(۷۷۲۷)......إسناده حسن. اخرجه الحاكم (۱/ ۲۲)

یہ دونوں میں نے اسلام سے حاصل کی ہیں یا یہ ایسی چیزیں ہیں جن پر میری تخلیق ہوئی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم اسی عادت پر پیدائشی طور پر بنائے گئے ہو۔ عابد بن منذر نے کہا۔ الحمدللّٰہ الذی جبلنی علی مایحب ۔اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی فطرت بخشی ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے۔

۷۷۲۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن بزیع نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اشج بن عبدالقیس سے کہ بے شک تیرے اندر دو خصلتیں ہیں اللہ تعالیٰ جنہیں محبوب رکھتا ہے وہ حیاء اور حلم و وقار۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے بشر سے اور کہا ہے کہ حدیث میں ہے، حلم، اور اناءۃ۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ حیاء کی حقیقت یہ ہو مذمت کا خوف اور استکثار سے بچنا برائی کہنے سے، اس لئے کہ جو شخص حیا کرتا ہے وہ یقیناً اپنے حیاء کی وجہ سے ان چیزوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے جو فعل اس کے لئے مذمت کا باعث بن سکتا ہو۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ وہ کام اس کے لئے برائی لائے گا گویا کہ مذمت بذات خود فعل کو قبیح بنا دیتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ عادۃ لوگ اس جیسے فعل میں مخالفت کرتے ہیں۔

یا اس لئے کہ اس کے کرنے والے کی مخالفت ہی متوقع ہوتی ہے۔ بہر حال بدنی سزا کا خوف ہو جب کہ عزت کی ہتک کے بغیر تو اس کا نام حیاء نہیں رکھا جاتا یا اس کو حیاء کا نام نہیں دیا جاتا۔ اس کا نام خضوع اور استسلام ہوتا ہے یا اس کی مثل۔

فرمایا کہ حیاء ایک جامع نام ہے جس میں اللہ سے حیاء اور شرم کرنا بھی داخل ہے اس لئے کہ اس کا مذمت کرنا ہر مذمت سے بڑھ کر ہے اور مدح کرنا ہر مدح سے بڑھ کر ہے۔ اور حقیقت میں مذموم وہی جس کا رب اس کی مذمت کرے اور حقیقی محمود بھی وہی ہے جس کی تعریف اس کا رب کرے۔ اور مندرجہ ذیل میں اس کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حقیقی حیا:

۷۷۳۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح محاربی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو ابان بن اسحق نے ان کو صباح بن محمد نے ان کو مرہ ہمدانی نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم و حیاء کرنا چاہیے کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ کا شکر ہے ہم اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہے جو حیاء کرنے کا حق ہے اس کو چاہئے کہ اس کی حفاظت کرے اور اس کی جس کو سر محفوظ کرتا ہے، اور اس کو چاہئے کہ وہ پیٹ کی حفاظت کرے اور اس کی جو کچھ اس کے اندر ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ موت کو یاد کرے اور اس کو جس کو وہ خراب کرتی ہے۔ جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے اس کو چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص یہ سارے کام کرتا ہے وہ اللہ سے حقیقی حیاء کرتا ہے جیسے اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔

(۷۷۲۸) .....إسناده صحيح. أخرجه أحمد (۲۰۶/۴) وابن ماجة (۴۱۸۸) (۱)..... في ن (عوف)

(۷۷۲۹) .....أخرجه مسلم في الإيمان (۲۵) و (۲۶) وقال (الحلم والأناة) وابن ماجة (۴۱۸۷) وقال : (الحلم والتؤدة)

(۱)..... في ن (الاستنكار) وفي المنهاج (۳/۲۳۰) الاستكبار

(۷۷۳۰).....إسناده صحيح. أخرجه أحمد (۳۸۷/۱) والحاكم (۳۲۳/۳) وقال : (هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي) وهو كما قالا.

اس بارے میں روایت کی گئی ہے ہشام سے اس نے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے اور اس میں تاکید ہے اس مسند روایت کے لئے۔

۷۷۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیز حیاء کی علامات میں سے ہیں:

(۱)...... بولنے سے پہلے اس کو تولنا۔

(۲)...... جس چیز میں معذرت کرنے کی حاجت پڑے اس سے دور رہنا۔ (ازراہ بردباری کم عقل کی بات نہ ماننا) یا

(۳)...... ازراہ عقل مندی بے عقل کی بات نہ ماننا۔

ذوالنون مصری نے کہا بہر حال اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ کہ تم قبرستان کو نہ بھولو اور قبریں جس چیز کو بوسیدہ کرتی ہیں ان کے بوسیدہ کرنے کو نہ بھولو اور یہ کہ سر کی حفاظت کرو۔ اور پیٹ جس پر مشتمل ہے اور جس کو محفوظ کرتا ہے اور یہ کہ تم زینت دنیا کو چھوڑ دو میں نے کہا۔

۷۷۳۱:...... (مکرر ہے) تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ کنواری لڑکی گھر کے کونے میں بنی ہوئی پردہ گاہ میں رہتے ہوئے جتنا حیاء دار ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ حیاء دار تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چیز کو ناپسند کرتے تھے تو ہم اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر واضح طور پر پہچان لیتے تھے۔

ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے۔

ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابوعتبہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابن مہدی وغیرہ سے۔

۷۷۳۲:...... ہمیں خبر دی امام ابوعثمان نے ان کو ابوعلی زاھر بن احمد نے ان کو محمد بن معاذ نے ان کو حسین بن حسن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عروہ بن زبیر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب کہ وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ اے مسلمانوں کی جماعت اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں جب میدان میں قضاء حاجت کرنے جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ سے شرم و حیاء کے مارے گھونگھٹ نکال لیتا ہوں اور اپنے کپڑے کے ساتھ منہ چھپا لیتا ہوں۔

۷۷۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو فہر بن اسد نے ان کو شعبہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے منصور نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو

(۷۷۳۱)......مکرر. اخرجه البخاری (۳۵۶۲) و (۶۱۰۲) و (۶۱۱۹) ومسلم (۲۳۲۰) وابن ماجه (۴۱۸۰) وأحمد (۷۱/۳ و ۷۹ و ۸۸ و ۹۱ و ۹۲)

(۷۷۳۳)...... اخرجه البخاری (۳۴۸۳) و (۳۴۸۴) و (۶۱۲۰) و ابوداود (۴۷۹۸) وابن ماجه (۴۱۸۳) ومالک فی الموطأ فی قصر الصلاة فی السفر (۳۶) وأحمد (۱۲۱/۴ و ۱۲۲) و (۲۷۳/۵)

منصور بن معتمر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ربعی بن خراش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک نبوت اولیٰ کے کلام میں سے لوگوں نے جو بات پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو حیاء نہ کرے تو پھر جو تیرا جی چاہے کر۔ دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ بخاری نے اس کو آدم بن ابوایاس سے روایت کیا ہے۔

جب حیاء نہ ہو تو جو چاہے کرے:

۷۷۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے ''ح'' کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالمثنیٰ نے ان کو قعنبی نے ان کو شعبہ نے منصور سے اس نے ربعی بن خراش سے اس نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک پہلی نبوتوں کے کلام میں سے ہے کہ جب تو شرم وحیا نہ کرے جو چاہے سو کر۔ الفاظ ابوالمثنیٰ کے ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس مذکورہ قول کے معنی ومفہوم کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول تو یہ ہے کہ اس سے مراد اس بات پر دلالت ہے کہ عدم حیاء ایسے آزاد رویے کی دعوت دیتا ہے جو آدمی کو اس کے برے انجام سے نہیں بچا سکتا۔ بے شک عقلاء کے نزدیک برائیوں سے قبائح میں جو چیز سب سے بڑی رکاوٹ کر سکتی وہ مذمت ہے جو کہ جسمانی سزا سے بھی بڑھ کر ہے۔ لہٰذا جو شخص مذمت کو خوش دلی سے قبول کرے اور اس کا خوف بھی نہ کرے وہ اس کو کسی قبیح فعل سے نہیں روک سکتی جن سے رکاوٹ بنتی تھی۔ وہ کسی شئی سے باز نہیں آتا بلکہ ہر جگہ وہ اپنے آپ کو بے آبرو بے عزت سمجھتا ہے جس کے چہرے پر رونق بے عزت ہونے کی وجہ سے باقی نہ رہی ہو جس کا نہ کوئی وزن ہو نہ اس کی کوئی قدر وقیمت ہو جسے لوگ جانوروں کے ساتھ لاحق کر چکے ہوں اور اسے ان کی گنتی میں شمار کر چکے ہوں بلکہ وہ ان کے نزدیک اس سے بدتر حالت میں ہو چکا ہو۔

پس گویا کہ اس قول کے ساتھ اس بات پر متنبہ کیا کہ ترک حیاء میں، یہ نقصان ہے، تاکہ انسان ترک حیاء سے بچے اور اجتناب کرے۔ اور حیاء کرنے سے دل میں ایک خوف پیدا ہوتا جو انسان کو فعل قبیح سے ڈراتا ہے اور روکتا ہے لہٰذا وہ فعل قبیح کے نقصان سے بچ جاتا ہے۔

اور دوسرا قول یہ کہ بے شک قول مذکور کا معنی ہے کہ جب تو کوئی ایسا کام نہیں کرتا ہے جس کے مثل فعل کرنے سے حیاء کی جاتی ہے تو اس کے بعد تیرے اوپر کوئی حرج نہیں ہے پھر جو جو تو چاہے سو کر دونوں مطلب اچھے ہیں اور حق ہیں۔ اللہ نے اور اس کے رسول نے کیا مراد لی ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۷۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حکم سے وہ کہتے ہیں جب تم حیا نہیں کرتے تو پھر آپ جو چاہیں سو کریں۔

یعنی یہ گناہ کے عمل میں سے نہیں ہے بلکہ جب آدمی کی نیت صحیح ہو اور لوگوں کے سامنے نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اس نے ان سے شرم نہیں کی بلکہ اس نے ارادہ کیا ہے اللہ کا رضا کا یہ اس وقت ہے جب اس نے لوگوں سے شرم نہیں کی اور اللہ کے لئے عمل کر لیا۔

۷۷۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن حاتم نے ان کو فتح بن عمرو نے ان کو ابواسامہ نے ان کو مفضل بن مہلہل نے ان کو منصور نے ان کو ربعی بن خراش نے ان کو ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آخری بات جو باقی رہ گئی نبوت اولیٰ میں سے وہ یہ ہے کہ جب تم شرم نہیں کرتے تو چاہیں سو کریں۔

ابواسامہ نے کہا:۔ کہ کہتے ہیں۔ کہ مطلب یہ ہے جس قدر استطاعت ہو زیادہ سے زیادہ خیر وبھلائی کا کام کیجئے۔

امام احمد نے فرمایا۔ کہ یہ عزیبین کی کتاب میں اس حدیث کے معنی و مطلب کے بارے میں پڑھا تھا کہ یہ امر بمعنی خبر کے ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حیا نہیں کرتا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا جس نے حیاء نہیں کی اس نے وہی کیا ہے جو اس نے چاہا ہے۔ اور اسی کی مثل ہے یہ قول:

فلیتبوء مقعده من النار

اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

یعنی یہاں بھی امر بمعنی خبر۔ مطلب ہے کہ اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ثعلبہ نے کہا کہ یہ قول وعید پر مبنی ہے اس کا معنی ہے کہ جب تم نے حیاء نہیں کی تو جو چاہو کرو بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو بدلہ دیں گے اور اسی کی مثل ہے قول باری تعالیٰ:

فمن شآء فلیؤمن و من شآء فلیکفر

جو چاہے پس وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے کہ کفر کرے۔

یعنی جو چاہیں آپ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو بدلہ دینے والا ہے جیسا کرو گے ویسی جزا پاؤ گے۔

ابو سلیمان خطابی نے کہا: کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے مراد کہ نبوت اولیٰ۔ یہ مراد ہے کہ حیاء ہمیشہ ممدوح و مستحسن رہا ہے انبیاء ورسل کی زبان پر اور مامور بہ رہا ہے جو منسوخ نہیں ہوا ان شریعتوں میں جو منسوخ ہوئی تھیں پس پہلے لوگ اور بعد والے لوگ اس بارے میں ایک ہی منہاج پر اور ایک ہی راستے پر ہیں۔ اور آپ کا یہ فرمان اذا لم تستحی فاصنع لفظ تو اس کے امر والے ہیں اور معنی اس کے خبر کے ہیں۔ گویا کہ تم یہ کہہ رہے ہو کہ جب تیرے پاس حیاء نہ ہو جو آپ کو فعل قبیح سے روکے تو آپ نے وہی کیا ہے جو آپ نے چاہا ہے۔ مراد ہے کہ نفس نے جس چیز کا تجھے حکم دیا ہے اور تجھے جس بات پر ابھارا ہے اس قبیل سے جس کے انجام کی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ جس نے حیاء نہیں کی اس نے وہی کچھ کیا ہے جو اس نے چاہا۔

اس میں ایک وجہ اور ہے۔ آپ نے اس سے یہ مراد لی ہے۔

افعل ماشئت.

یعنی آپ وہ کیجئے جو آپ چاہیں۔

کوئی بھی چیز جس سے حیا نہیں کی جاتی۔ یعنی جس چیز پر حیا کرتا ہے اس کو نہیں کرتا ہے۔ اور اس میں ایک تیسری توجیہ بھی ہے وہ ہے کہ اس کا معنی وعید ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا قول:

اعملوا ما شئتم

تم جو چاہو سو عمل کرو۔

یعنی میں تم سے نمٹ لوں گا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سارے اقوال اگرچہ الفاظ میں مختلف ہیں مگر معنی میں متفق ہیں۔

اور شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

جس وقت کوئی شخص با جماعت نماز کی حفاظت کرتا ہے لوگوں سے شرم کرنے کی وجہ سے تو یہ دو صورتوں پر ہے دونوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو اس بات کا خوف ہو کہ اس کے پڑوسی اس کی برائی کریں گے لہٰذا وہ مسجد سے الگ نہیں ہوتا تا کہ وہ اچھائی کریں اور اس کی تعریف کریں۔ تو یہ صورت ریاکاری ہے دکھاوا ہے یہ صورت غیر پسندیدہ ہے۔

حفاظت جماعت کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس کا حیاء کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہو اور وہ اس بات سے ڈرے کہ اگر اس نے جماعت چھوڑی تو دنیا میں اس کو اللہ تعالیٰ یہ سزا دیں گے کہ مسلمان اس کے خلاف اس کی مذمت میں اپنی زبانیں دراز کر دیں گے اور اگر وہ جماعت کے ساتھ وابستہ رہے گا تو دنیا میں اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں گے وہ اس کی تعریف کریں گے اور اس کی تعریف میں اپنی زبانیں کھول دیں گے تو اس صورت میں اس کے دل میں لوگوں کی طرف سے اس کی برائی کرنے کا خوف۔ اور اس کا یہ پسند کرنا کہ لوگ اس کی تعریف کریں دونوں کا تعلق اللہ عز وجل کے ساتھ ہے اس کے ماسوا کے ساتھ نہیں ہے تو یہ پسندیدہ ہے (ایک اور صورت حیاء کرنے کی یہ ہے۔) کہ جیسے ایک بیٹا باپ سے، عورت اپنے شوہر سے، جاہل عالم سے، شاگرد استاذ سے، چھوٹا بڑے سے، یا ایک فرد ایک جماعت سے شرم وحیاء کرتا ہے۔ لہٰذا کمتر یہ نہ ارادہ کرتا ہے کہ کوئی عمل غیر اکمل طریقے پر کرے، لوگوں کے حقوق میں سے کسی حق کے ساتھ جو وہ اکمل کا حق ہے لہٰذا حیاء کرتے ہوئے یہ خوف کرتا ہے کہ کوئی فعل اس سے بایں صورت واقع ہو جائے گا کہ وہ (مذکورہ لوگوں میں سے کوئی) اس کی مذمت کرے گا اور اس کو چھوڑ دے گا یا کسی آدمی کی طرف سے اس طرح کا حیا۔ کرنا بھی محمود ہے اور پسندیدہ ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں ناقص کی طرف کامل کے حق کی رعایت کی گئی ہے (کمتر کی طرف سے برتر کے حق کا خیال کیا جا رہا ہے۔) اور یہ اس کی طرف سے اس کا بات یقین واذعان ہے ان کامل وبرتر کے لئے اس بات کا کہ وہ صاحب فضل ہیں اور صاحب فضیلت ہیں اس کے مقابلے میں اس کی ذات سے۔

۷۷۳۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو اسامہ بن زید لیثی نے یہ کہ ابوداؤد مولیٰ بنی محمد زہری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ عورت مرد پر لذت کے اعتبار سے ننانوے حصے زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر حیاء اور شرم ڈال دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا:

۷۷۳۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوالولید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابو حبیب نے ان کو ابوالخیر نے انہوں نے سنا سعید بن زید سے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آپ کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی کہ تم اللہ سے حیا کرنا جیسے تم اپنی قوم کے کسی نیک صالح آدمی سے شرم وحیاء کرتے ہو۔

اسی طرح کہا سعید بن زید نے۔ اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا کہ سعید بن یزید ازدی روایت کرتے ہیں اپنے چچازاد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یہ روایت کی گئی ہے جعفر بن زبیر سے اور وہ ضعیف ہے وہ روایت کرتا ہے قاسم سے وہ ابوامامہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۷۳۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو ابو ہمام نے ان کو معارک بن عباد اللہ بصری نے ان کو ابو عباد نے ان کو ان کے دادا ابو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ شرم کرے ایک انسان تم میں سے اپنے دو فرشتوں سے جو اس کے ساتھ ہیں جیسی وہ اپنے پڑوس کے دو نیک آدمیوں سے حیا کرتا ہے حالانکہ وہ دونوں دن رات اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(۷۷۳۷) .....عزاه الشوكاني في الفوائد المجموعة ص : ۱۳۶ إلى الطبراني عن ابن عمرو. (۱) ..... في ن (داؤد)

(۷۷۳۹) .....إسناده ضعيف. اخرجه الترمذي (۲۸۰۰) وفي إسناده ليث بن ابي سليم ضعيف الحديث.

اس کی سند ضعیف ہے۔اور اس کے لئے ایک شاہد ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

فرشتوں سے حیاء کرنا:

۷۷۳۹:.....(مکرر ہے) ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن علی آبار نے ان کو سلیمان بن نعمان نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو لیث نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے ان کو زید بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں منع نہ کروں برہنہ ہونے سے بے شک تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے نیند میں ہو یا بے داری میں ہاں مگر ایک وقت ایسا ہے جب وہ تم سے علیحدہ ہوتے ہیں جب کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے یا وہ جب بیت الخلا میں جاتا ہے خبر داران سے شرم کیا کرو خبر داران کا اکرام کیا کرو۔

۷۷۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو جمیل خداء نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے اللہ نہ پالیں مجھے۔(یا فرمایا تھا۔کہ) میں نہ پاؤں اس قوم کا زمانہ جو علیم کی اتباع نہ کریں اور حلیم سے حیا نہ کریں (مراد اللہ تعالیٰ ہے) وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل عجمیوں جیسے ہوں گے اور زبانیں عربوں جیسی ہوں گی۔

میرے والد نے کہا کہ اعجم چوپائے ہیں۔اور اس کی تفسیر یہ قول رسول ہے کہ:

العجماء جرھا جبار.

''نجات کے اسباب۔صدق لجاء۔صدق تقویٰ۔مراعات وفا۔تحقیق حیاء''

تقویٰ، سچائی، وفا اور حیا:

۷۷۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا محمد بن حسن بن خالد مخری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبداللہ فرغانی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید رویم، جریری اور ابن عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔جنید نے کہا نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر جائے پناہ کی سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان لا ملجاء من الله الا الیه.

اور ان تین آدمیوں پر جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ جب ان پر زمین اپنی فراخی کے باوجود تنگ ہوگئی اور ان کے دل خود ان پر تنگ ہوگئے اور انہوں نے یقین کرلیا کہ اللہ کی طرف سے ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے سوائے اللہ کے۔

رویم نے کہا نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر تقویٰ کی سچائی کے ساتھ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وینجی الله الذین اتقوا بمفازتهم.

عذاب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نجات دیتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

جریری نے کہا نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر وفا کی رعایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۷۷۴۰).....أخرجه البخاری (۱۳۹۹) و (۲۳۵۵) و (۱۹۱۲) ومسلم فی الحدود (۳۵) و (۳۶) وأبوداؤد (۳۵۹۳) والترمذی (۱۳۲) و (۱۳۷۷) والنسائی (۳۵/۵) وابن ماجه (۲۶۷۳) و (۲۶۷۴) و (۲۶۷۵) والدارمی (۳۹۳/۱) و (۱۹۶/۲) واحمد (۲۲۸/۲ و ۲۳۹ و ۲۵۴ و ۲۷۴ و ۲۸۵ و ۳۱۹ و ۳۸۲ و ۳۸۶ و ۴۰۶ و ۴۱۵ و ۴۵۴ و ۴۵۶ و ۴۷۵ و ۴۸۲ و ۴۸۵ و ۴۹۹ و ۵۰۱) و (۳۲۶/۵)

الذین یؤمنون بعهدالله و لاینقضون المیثاق.

اہل جنت وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔

اور ابن عطاء نے فرمایا۔ نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر حیاء ثابت ہو جانے کے بعد۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الم یعلم بان اللّٰہ یری

کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ (پیچھے تقویٰ کی بات مذکور ہے۔)

حیا کیا ہے؟

۷۷۴۱:...... (مکرر ہے) میں نے سنا ابو سعید بن عبدالملک بن ابو عثمان زاہد سے اس نے سنا علی بن جہضم سے مکہ مکرمہ میں اس نے سنا ابو عبداللہ فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی سے حیاء کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا: نعمتوں کو دیکھنا اور کوتاہی کو دیکھنا۔ لہٰذا ان دونوں حالتوں کے درمیان ایک حالت پیدا ہوتی ہے جس کو حیاء کہتے ہیں۔

۷۷۴۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا سعید بن عثمان حناط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔

جس چیز نے اللہ سے حیا کرنے کو ابھارا وہ یہ بات ہے لوگوں کو اس بات کی معرفت حاصل ہو جائے کہ ان کی طرف اللہ کے احسانات کیا کیا ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ان کو اس بات کا علم ہو کہ اللہ نے ان پر جو اپنا شکر کرنا فرض کیا ہے اس کو وہ لوگ کیسے ضائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس کے شکر کی کوئی انتہا نہیں ہے جیسے اس کی عظمت کی انتہا نہیں ہے۔

۷۷۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا عبدالواحد بن بکر سے انہوں نے سنا محمد بن احمد بن یعقوب سے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالملک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے حیاء نام ہے ہیبت اور رعب کا جو دل میں ہو اس خوف کے ساتھ جو تجھ سے تیرے رب کے بارے میں پہلے نافرمانی ہو چکی ہے۔

۷۷۴۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد رازی سے اس نے سنا محمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ حیاء پیدا ہوتا ہے محسن کے احسانات پر نظر رکھنے سے اس کے بعد محسن کے ساتھ اپنی جفاؤں پر نظر کرنے سے آپ جب ایسے بن جائیں تو انشاء اللہ آپ کو حیاء عطا ہو جائے گا۔

۷۷۴۵:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے اس نے سنا نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عطار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو محمد بلاذری سے انہوں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے گناہ کرنا چھوڑ دیا ہے اللہ کے کرم سے حیاء اور شرم کرتے ہوئے اس کے بعد کہ پہلے انہوں نے اس کی سزا اور اس کی پکڑ کے ڈر سے چھوڑ دیئے تھے اگر اللہ تعالیٰ تجھے یہ کہہ دے کہ تم جو چاہو عمل کرو میں تمہیں نہیں پکڑوں گا تیرے گناہ کی وجہ سے تو تیرے لئے یہ مناسب ہے کہ تو اس کے کرم کی وجہ سے اور زیادہ شرم و حیا کر۔ اگر تو آزاد اور شریف ہے اور شکر گذار بندہ ہے، وہ کیسے اضافہ نہیں کرے گا حالانکہ اس نے تجھے بچایا ہے۔ (معصیت وغیرہ سے۔)

۷۷۴۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر نے۔ ان کو حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد نے وہ کہتے

ہیں کہ مجھے ایک رات مغرب وعشاء کے درمیان سری سقطی نے کہا میری طرف سے اس کلام کی حفاظت کیجئے۔ شوق اور ولولہ دل کے اوپر پرواز سے منڈلاتی ہیں پھر اگر وہ اس میں حیاء اور انس کو پاتے ہیں تو اس دل کو وہ اپنا مسکن اور ٹھکانہ بنا لیتے ہیں، ورنہ وہاں سے وہ کوچ کر جاتے ہیں۔ اے لڑکے اس کلام کو مجھ سے محفوظ کر لیجئے۔ کہ ضائع نہ ہو جائے۔

بدقسمتی کی علامات:

۷۷۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا عبداللہ بن احمد بن جعفر سے اس نے سنا زنجویہ لبان سے اس نے سنا علی بن حسن ہلالی سے اس نے سنا ابراہیم بن اشعث سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں بدقسمتی کی علامات ہیں۔(۱) دل میں سختی (۲) آنکھوں میں جمود (اللہ کے خوف سے نہ رونا) (۳) حیاء کی کمی۔(۴) دنیا رغبت۔(۵) لمبی لمبی آرزوئیں۔

۷۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم یوسف بن صالح نحوی نے ان کو ابوبکر محمد بن قاسم انباری نے ان کو محمد بن احمد مقدوی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو ابن ابوزائدہ نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ایک زمانے تک ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرتے تھے دین داری کے ساتھ۔ اس کے بعد لوگوں سے دین چلا گیا تو پھر ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرتے تھے وفاء کے ساتھ ایک زمانے تک۔ اس کے بعد وفا بھی ختم ہوگئی۔ تو پھر لوگ ایک زمانے تک ایک دوسرے سے معاملات کرتے تھے اخلاق ومروت کے ساتھ وہ بھی ختم ہوگئی تو پھر ایک زمانے تک ایک دوسرے کے ساتھ معاملہ کرتے تھے حیاء کے ساتھ پھر حیاء بھی لوگوں میں سے رخصت ہوگیا اب لوگ لگ گئے امید وطمع میں اور خوف میں۔

۷۷۴۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس فقیہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد مؤمل عدوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک دیہاتی آدمی سے وہ کہتا تھا۔ مکارم چلے گئے مگر کتابیں رہ گئیں۔

صبح کے وقت میں برکت ہے:

۷۷۵۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو معلی بن اسد نے ان کو عمرو بن مساور نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی حاجت کا ارادہ کرو تو صبح سویرے اپنی حاجت پوری کرو (یعنی کسی بھی کام کو صبح سویرے شروع کرو۔) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت میں برکت کی دعا کی تھی۔

اللھم بارک لامتی فی بکورھا. اے اللہ میری امت کے صبح سویرے میں برکت ڈال دے اور جب تم کسی آدمی سے اپنی حاجت کا سوال کرو تو اس کے آگے اپنا چہرہ جھکالو اس لئے حیاء دونوں آنکھوں میں ہوتی ہے۔

اس کو روایت کیا احمد بن یوسف سلمی نے ان کو معلی بن اسد نے اور اس نے اپنے متن میں اضافہ کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کوئی حاجت نابینا آدمی سے طلب نہ کرو اور رات کو بھی کوئی حاجت تلاش نہ کرو۔ اور حدیث مسند میں اضافہ کیا ہے کہ بلکہ اپنی حاجت کو جمعرات کے روز پورا کرو۔

۷۷۵۰:......(مکرر ہے) اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن جامع نے ان کو عمر بن مساور نے مکمل طور پر سوائے اس کے کہ اس نے اضافے کو

(۷۷۵۰)......روی الشطر الأول منه الترمذی (۱۲۱۲) وأبوداؤد (۲۶۰۶) وابن ماجه (۲۲۳۶) و (۲۲۳۸) وأحمد (۱/۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶) و (۳/۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۳۲) و (۴/۳۸۴ و ۳۹۰ و ۳۹۱) والطبرانی فی الکبیر (۱۰۴۹۰) و (۱۲۹۶۶) و (۱۳۳۹۰) وابن حبان فی الإحسان (۴۸۳۴) و (۴۷۳۵) وأسانید ضعيفة ولم أقف عليه بتمامه.

مسند میں ذکر نہیں کیا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابن عدی نے ان کو عمران سختیانی نے ان کو محمد بن جامع نے ان کو عمرو بن مساور عجلی نے ان کو ابوحمزہ ضبعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں تم رات کو کسی کام کی تلاش میں نہ نکلو اور کسی حاجت کو نابینا آدمی سے بھی طلب نہ کرو جب تم کسی آدمی سے کوئی حاجت مانگو تو اس آدمی سے اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوا کرو اس لئے کہ حیاء آنکھوں میں ہوتی ہے اور صبح سویرے اپنی حاجت کے لئے نکلا کرو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میری امت کے لئے اس کی صبح سویرے میں برکت دے۔

۷۷۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا محمد بن عبداللہ واعظ سے اس نے سنا علی بن محمد جرجانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں لوگوں کا مؤمن سے ڈرنا اس کے اللہ سے ڈرنے کے بقدر ہوتا ہے۔ اور لوگوں کا مؤمن سے حیاء کرنا اس کے اپنے اللہ سے حیاء کرنے کے بقدر ہوتا ہے اور لوگوں کا مؤمن سے محبت کرنا بھی بقدر اس کے اپنے اللہ سے محبت کرنے کے بقدر ہوتا ہے۔

۷۷۵۱:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبدوس نیشاپوری نے ان کو قطن بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن علی نے کہا بے شک اللہ کی عظمت سے حیاء کرتا ہوں اس بات سے کہ میں اس کی بارگاہ میں کوئی ایسا عمل پہنچاؤں جس کو میں اس کے ماسوا سے چھپاتا ہوں۔

۷۷۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد باوردی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ عمری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک تم اگر مجھ سے شرم وحیاء کرنے لگ جاؤ تو میں لوگوں کو تیرے عیب بھلوادوں گا۔ اور زمین کے خطوں کو تیری گناہ بھلوادوں گا اور تیرے اعمال نامے سے تیری لغزشات مٹادوں گا اور میں خود بھی قیامت کے دن تجھ سے حساب کتاب کی سختی نہیں کروں گا۔

فصل:......ستر عورت کرنا (شرم گاہ ڈھانکنا)

فرماتے ہیں کہ منجملہ اللہ سے حیاء کرنے میں (شرم گاہ ڈھکنا بھی) داخل ہے اس کے بعد لوگوں سے بھی شرم گاہ ڈھکنا بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ شریعت میں جیسے ستر ڈھکنے کا حکم ہے اسی طرح لوگ اپنے اپنے طبائع اور مزاجوں کے حکم سے بھی شرم گاہ کھولنے کو گھٹیا پن حماقت وذلالت سمجھتے ہیں اور شمار کرتے ہیں۔

۷۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا محمد بن مسلمہ واسطی پر اور میں سن رہا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن ہارون سے ان کو خبر دی بہز بن حکیم بن معاویہ قشیری سے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ۔

ہمیں خبر دی احمد بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابومعمر منقری نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ، ہماری شرم گاہوں کے بارے میں کیا حکم ہے ہم حکم میں اسے کس قدر ڈھکیں کس قدر نہ ڈھکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حفاظت کیجئے اپنی شرم گاہ کی مگر اپنی بیوی سے اور اپنی لونڈی سے میں نے کہا یارسول اللہ! لوگ بعض بعض میں ہوں یعنی سب اکٹھے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم استطاعت رکھو کہ وہ شرم گاہ نہ دیکھ سکیں تو نہ دیکھیں (یعنی

(۷۷۵۲)......سقط من (ا) (۱)......سقط من ن.

چھپا کر رکھو) وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ جب ہمارا کوئی آدمی خلوت میں ہو علیحدگی میں ہو؟ (یعنی کیا پھر شرم گاہ کھول سکتا ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ کہتے ہیں کہ یہ بتاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنی شرم گاہ کے مقام پر سامنے رکھ دیا۔

امام احمد نے فرمایا کہ یہ الفاظ ہیں عبدالوارث بن سعید کی حدیث کے۔ اور حضور کا یہ فرمان ہے کہ اللہ سبحانہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے بایں صورت ہے کہ وہ اپنی نگاہوں پر بھی چھپنا اور پردہ کرنا لازم کرلے تاکہ بندہ اپنی شرم گاہ کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے، تاکہ اس کے بندے کی شرم گاہ نہ دیکھی جائے۔ بے شک اللہ سے چھپنا و پردہ کرنا چونکہ ممکن نہیں ہے۔ مگر بے پردہ چیز بے پردہ ہی دیکھی جاتی ہے اس لئے بندہ کھلی کو کھلی ہی دیکھتا ہے لہٰذا وہ اس میں پردہ کرنے والا ادب کو ترک کردیتا ہے اور وہ مستور کو مستور ہی دیکھا جاتا ہے لہٰذا اس نے اس کا ادب قائم کیا ہے اس میں پردہ ڈھکنے سے لہٰذا اس سے حیا کرنا لباس کے ذریعے اور اس میں پردہ ڈھکنا درست ہے۔

۷۷۵۴:... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن خلف عسقلانی نے ان کو معاذ بن خالد نے ان کو زہیر بن محمد نے اس کو شرحبیل بن سعد نے کہ اس نے سنا جبار بن صخر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک ہم لوگ منع کردیئے گئے ہیں کہ ہماری شرم گاہیں نظر آئیں۔

شرم کی وجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ہوش ہوجانا:

۷۷۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حسین بن شجاع بن حسین صوفی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم انباری نے ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے دونوں نے کہا۔ ان کو خبر دی ہے روح نے ان کو زکریا بن اسحاق نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مل کر کعبے کے لئے پتھر اٹھا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہہ بند باندھ رکھا تھا چنانچہ ان کے چچا عباس نے کہا بھتیجے تم ایسے کرو کہ اس تہہ بند کو کھول کر اپنے کندھے پر رکھ لو پھر پتھر اس پر رکھ کر اٹھاؤ۔

آپؐ نے چچا کی بات مانتے ہوئے ایسے کیا مگر آپ شرم کے مارے گر کر بے ہوش ہوگئے۔ اس کے بعد حضور نے کبھی ایسا نہ کیا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث روح سے۔

برہنہ چلنے کی ممانعت:

۷۷۵۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم بن زیاد سبلان نے ان کو یحییٰ بن سعید اموی نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا نے ان کو ابوعلی قبانی نے ان کو سعید بن یحییٰ اموی نے ان کو ابوعثمان بن حکیم انصاری نے ان کو خبر دی ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو مسور بن مخرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں بھاری پتھر اٹھا کر لا رہا تھا اور میں نے ہلکی پھلکی

(۷۷۵۳)...... إسناده حسن. أخرجه أبوداؤد (۴۰۱۷) والترمذي (۲۷۶۹) و (۲۷۹۴) وقال أبوعيسى: (هذا حديث حسن) وأخرجه ابن ماجه (۱۹۲۰) وأحمد (۳/۵)

(۷۷۵۴)......إسناده ضعيف. أخرجه الحاكم (۲۲۳/۳) وفي إسناده: معاذ بن خالد، لين الحديث

(۷۷۵۵)...... أخرجه البخاري (۳۶۴) ومسلم في الحيض (۷۷) وأحمد (۳۱۰/۳)

(۷۷۵۶)...... أخرجه مسلم (۳۴۱) وأبوداؤد (۴۰۱۶)

چادر پہن رکھی تھی وہ کھل گئی اور گر گئی اور میرے پاس بھاری پتھر تھا میں اس کو رکھ بھی نہیں سکتا تھا لہٰذا میں نے اس کو اس کی جگہ پر پہنچا دیا۔
لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فوراً جائیے اپنے کپڑے کو اٹھائیے اور تم لوگ برہنہ نہ چلو۔
یہ الفاظ ابونصر کی حدیث کے ہیں اور ابن فراس کی حدیث مختصر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ننگے مت چلو۔ مگر اس نے قصہ ذکر نہیں کیا۔
اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن یحییٰ سے مکمل طور پر۔

شرم گاہ دیکھنے کی ممانعت:

۷۷۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن رافع بن ابوفدیک نے ان کو ضحاک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی آدمی کی شرم گاہ نہ دیکھے اور عورت بھی عورت کی شرم گاہ نہ دیکھے اور آدمی ایک ہی کپڑے میں آدمی سے جسم نہ ملائے اسی طرح عورت عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ ملے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے۔

ران کھلی رکھنے کی ممانعت:

۷۷۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوکثیر مولیٰ محمد بن جحش نے ان کو محمد بن جحش نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گذرے معمر کے پاس اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور معمر کی دونوں رانیں کھلی ہوئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معمر! آپ اپنی رانوں کو ڈھک دیجئے کیونکہ ران ستر ہے۔
۷۷۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے کہ انہوں نے کہا مجھے خبر دی عامر بن سعد بن ابووقاص نے کہ ابوسعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس پہننے سے منع کیا تھا اور دو طرح کی بیع سے منع کیا تھا۔ بیع ملامست سے اور بیع منابذہ سے منع فرمایا تھا۔ بیع ملامسۃ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ سے چھو لیتا ہے دن ہو یا رات ہو۔ وہ اس کو بیع شمار کرتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ ہوتی کہ ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دیتا ہے اور دوسرا بھی اپنے کپڑا پھینک دیتا ہے یہی ان دونوں میں بیع کا عقد ہوتا ہے اس چیز میں مبیع کو نہیں دیکھا جاتا۔ اور نہ ہی دونوں میں متفق ہونا ضروری ہوتا ہے۔ (جاہلیت کی ان دونوں طرح کی بیع کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا تھا۔)
اور دو طرح کا پہناوا منع ہے۔ ایک اشتمال صماء ہے۔ صماء کی صورت اس طرح ہوتی ہے کہ ایک آدمی اپنے کپڑے کو دونوں کندھوں میں سے کسی ایک کندھے پر ڈال لیتا ہے اور دوسرے کندھے یا پہلو کو بغیر کپڑے کے ظاہر اور ننگا رکھتا ہے اس پر کپڑا نہیں ہوتا۔
اور دوسرا پہناوا احتباء کرنا ہے اپنے کپڑے کے ساتھ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انسان بیٹھے ہوئے اوپر سے کپڑا لپیٹتا ہے اس کی شرم گاہ

(۷۷۵۷).....أخرجه مسلم (۳۳۸)
(۷۷۵۸).....إسناده حسن: أخرجه احمد (۵/ ۲۹۰) وورد الحديث ايضاً عن جرهد في الترمذي وغيره.
(۱) ..... في ن: نا أحمد بن ابراهيم نا يحيى بن كثير نا إسحاق نا يحيى بن ابراهيم نا يحيى بن بكير نا الليث بن سعد.
(۷۷۵۹).....أخرجه البخاري (۵۸۲۰) ومسلم (۱۵۱۲) والدارمي (۲/ ۲۵۳)

پیچھے سے ظاہر رہتی ہے اس پر کوئی کپڑا وغیرہ نہیں ہوتا۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن بکیر سے۔

۷۷۶۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر نے (جو خطاب کا بھائی ہے) ان کو عبید اللہ بن عمر جشمی نے ان کو یزید بن خالد نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی حبیب بن ابوثابت نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی دونوں ران ظاہر مت کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کو نہ دیکھنا۔

۷۷۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر بن سابق نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عقبہ بن نافع نے ان کو اسحق بن اسد نے ایک آدمی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اپنی بکریوں کی طرف نکلے ان میں آپ کا اجرت پر رکھا ہوا چرواہا تھا وہ ننگا پھر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا تیری کتنی اجرت ہے ہمارے ذمے اس نے کہا کیوں یا رسول اللہ؟ کیا میں نے بکریاں چرانے کا کام صحیح نہیں کیا اور صحیح دیکھ بھال نہیں کی؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمارے اندر وہ شخص ہو جو اکیلا اور خلوت میں رہتے ہوئے بھی اللہ سے حیا کیا کرے۔

خلوت میں ستر کھولنے کی ممانعت:

۷۷۶۲:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا ان کو ابوالعباس ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو محمد بن ابوجہم نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مزدور کو اجرت پر رکھا کہ وہ آپ کی بکریاں چرائے گا یا بعض دیگر کاموں کے لئے بھی۔ اس کے بعد ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آکر کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کے فلاں مزدور کو دیکھا ہے کہ وہ ننگا پھرتا رہتا ہے وہ اس بارے میں کوئی پرواہ بھی نہیں کرتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس پیغام بھیج کر اس کو بلوایا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ننگا ہی چلا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔
جو شخص جلوت میں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ اس سے خلوت میں بھی حیا نہیں کرتا اس کو اس کا حق دے دو تا کہ یہ یہاں سے چلا جائے۔

۷۷۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ سلیمان بن زیاد حضرمی نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ عبداللہ بن حارث بن جزیر زبیدی نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ وہ اور اس کا ایک ساتھی جس کا نام ایمن تھا وہ دونوں گذر رہے تھے انہوں نے دیکھا کہ قریش کے کچھ نوجوانوں نے اپنے تہہ بند اتارے ہوئے ہیں۔ اور ان کو رسیوں کی صورت میں بٹ کر ان کے ساتھ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں وہ اسی حالت میں ننگے (کھیل کر رہے ہیں) عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا جب ہم ان کے پاس سے گذرے۔ میرے ساتھی نے کہا کہ یہ لوگ اس کو اچھا کام یا ثواب سمجھتے ہیں یا لوگوں نے کہا کہ یہ راہب و پادری ہیں چھوڑو ان کو (یعنی انہیں اپنی حالت پر رہنے دو) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سمجھانے کے

(۷۷۶۰)..... إسناده حسن. أخرجه أبوداود (۳۱۴۰) وابن ماجه (۱۴۶۰) وأحمد (۱/۱۴۶) والحاكم (۴/۱۸۱) كلهم من طريق ابن جريج قال: أخبرت عن حبيب بن أبي ثابت عن عاصم بن ضمرة عن علي مرفوعاً.

(۷۷۶۱)..... في إسناده رجل لم يسم.

(۷۷۶۲)..... إسناده ضعيف. في إسناده ابن لهيعة.

(۷۷۶۳)..... إسناده صحيح. رواه أحمد (۴/۱۹۱)

لئے گھر سے نکلے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو سب کے سب تتر بتر ہو گئے حضور غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اندر داخل ہو گئے اور میں پتھر کی آڑ میں کھڑا ہوا سن رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

سبحان اللہ لا من اللہ استحیوا و لا من رسولہ استتروا

اللہ پاک ہے۔ نہ اللہ سے حیاء کرتے ہیں اور نہ ہی اللہ کے رسول سے چھپتے ہیں۔

اور ایمن ان کے پاس تھا یا راوی نے ام ایمن کہی تھی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے دعا کریں۔ استغفار کریں۔ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں ان کے بارے میں استغفار نہیں کروں گا۔ اور اس کو روایت کیا ابن لہیعہ نے سلیمان بن زیاد سے انہوں نے اس میں کہا ہے کہ ام ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اس نے کہا یا رسول اللہ! ان کے حق میں استغفار کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بخش دے ان کو اور یہ روایت زیارات الفوائد میں ہے۔

۷۷۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ وہ لنگوٹ یا جانگیا پہنتے تھے اور وہی پہن کر سوتے بھی تھے اس بات کے ڈر سے کہ اس کی شرم گاہ نہ کھل جائے۔

فصل:......غسل خانے میں

۷۷۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو عبداللہ بن شداد نے ان کو ابوعذرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا غسل خانوں میں داخل ہونے سے۔ اس کے بعد مردوں کے لئے اجازت دے دی تھی کہ وہ تہہ بند باندھ کر داخل ہوا کریں۔

۷۷۶۵:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر ادیب نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابوالاصبغ عبدالعزیز بن یحییٰ نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابن طاؤس نے ''ح'' انہوں نے سختیانی سے اس نے طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو اس گھر سے جسے حمام کہا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو جسم کی میل کچیل دور کرتا ہے۔ اور بیمار کو فائدہ دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص داخل ہو اس کو چاہئے کہ وہ ستر ڈھکے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اعین نے ابن اسحٰق سے اس نے ابن طاؤس سے بطور موصول روایت کے۔)

حمام میں ستر ڈھکنے کا حکم:

۷۷۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو عبداللہ بن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں منع کرتا ہوں اس گھر سے جس کو حمام کہا جاتا ہے۔

(۷۷۶۵)......إسنادہ ضعیف. أخرجہ ابو داؤد (۴۰۰۹) و الترمذی (۲۸۰۲) و ابن ماجہ (۳۷۴۹) وأحمد (۱۳۲/۶ و ۱۳۹ و ۱۷۹) وفی إسنادہ ابو عذرۃ مجھول.

(۷۷۶۵)......مکرر. إسنادہ حسن. أخرجہ الحاکم (۲۸۸/۴) والطبرانی فی الکبیر (۱۰۹۲۶) و (۱۰۹۳۲) وقال الحاکم: (ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ) و وافقہ الذھبی

راوی نے اس جیسی روایت مرسل نقل کی ہے اور وہی محفوظ ہے۔

۷۷۶۷:..... اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گھر سے بچو جس کو حمام کہتے ہیں۔

لوگوں نے کہا کہ وہ تو میل کچیل صاف کرتا ہے اور گندگی دور کرتا ہے اور یہ فائدہ دیتا ہے، رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ پھر جو بھی اس میں داخل ہو تم میں سے اس کو چاہئے کہ وہ ستر ڈھکے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے روح بن قاسم نے ان کو ابن طاؤس نے اور ایک جماعت نے سفیان ثوری سے اس نے ابن طاؤس سے بطور مرسل روایت کیا ہے ثوری سے بطور موصول روایت ہے مگر محفوظ نہیں ہے۔

۷۷۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو سعید بن عثمان اہوازی نے ان کو صلت بن مسعود نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری جگہ حمام ہیں۔ کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! حمام میں مریض کا علاج ہوتا ہے اور اس میں میل کچیل دور ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کرنا چاہتے ہو تو پھر نہ کرو مگر اس حالت میں کہ تم ستر ڈھکنے والے ہو۔

۷۷۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن ایوب نے یعقوب بن ابراہیم (یعنی ابن حنین سے۔)

ان کو محمد بن ثابت بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن سوید نے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے عبداللہ بن سوید سے اور انہیں کہا الخطمی ان کو ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے دن پر اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا وہ چپ رہے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تمہاری عورتوں میں سے وہ ہرگز حمام میں داخل نہ ہوا کریں (یعنی بغیر لباس کے۔)

کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہ حدیث ان کو پہنچائی انہوں نے اس کو لکھا ابوبکر بن عمرو بن حزم کی طرف کہ آپ محمد بن ثابت سے پوچھئے ان کی حدیث کے بارے میں وہ تیار ہوگئے اور اس نے ان سے پوچھا پھر انہوں نے عمر کی طرف لکھا۔ لہٰذا عمر بن عبدالعزیز نے عورتوں کو حمام میں جانے سے منع کر دیا۔

یہ الفاظ یعقوب کی روایت کے ہیں۔ اس نے یحییٰ کا ذکر نہیں کیا اور اسی کا نام ابن حنین ہے۔

(۷۷۶۹) ..... رواه مختصراً دون قوله ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام إلا بمئزر ..... الخ، البخاري (۶۰۱۸) و (۶۱۳۶) و (۶۴۷۵) ومسلم في الإيمان (۷۴،۷۷) وابوداود (۵۱۵۴) والترمذي (۲۵۰۰) ومالك في صفة النبي صلى الله عليه وسلم (۲۲) واحمد (۱۷۴/۲ و ۲۶۷ و ۴۳۳) و (۳۱/۴) و (۶۹/۶ و ۳۸۴)

ورواه بتمامه الحاكم (۲۸۹/۴) وفي إسناده محمد بن ثابت بن شرحبيل: مقبول وابو صالح كاتب الليث صدوق كثير الغلط.

اور مہمان کے اکرام کا اس میں تذکرہ نہیں ہے۔ باقی رہے عبداللہ تو اگر عبداللہ سے مراد خطمی ہے تو اس کے والد کا نام یزید ہے۔ مگر ابن سوید کی تحریر میں ان دونوں سے اکٹھے روایت ہے اور ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن یحییٰ کی حدیث سے۔ اس نے ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے اس نے لیث سے اس نے یعقوب سے اس نے عبدالرحمٰن بن حمیر سے اس نے محمد بن ثابت شرحبیل سے اس نے عبداللہ بن یزید خطمی سے۔

عورت کا حمام جانا:

۷۷۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عمر بن سائب نے اس کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ قاسم بن ابوالقاسم نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا اجناد کا قصہ کرنے والے سے قسطنطنیہ میں وہ حدیث بیان کرتے تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا اے لوگو! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے! جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت پر وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں نہ جائے مگر تہبند کے ساتھ۔ اور جو عورت اللہ پر ایمان رکھتی ہے اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے وہ حمام میں داخل نہ ہو۔

۷۷۷۱:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں ان کو محمد بن صباح صنعانی نے ان کو محمد بن شرحبیل نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ابوملیح نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اہل شام کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پوچھا کہ شاید تم اس طبیعت وعادت کی عورتوں میں سے ہو جو عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اپنے کپڑے اتارتی ہے تو وہ اس حجاب اور پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اللہ اور اس کے درمیان ہے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہی شعبہ نے منصور سے۔

۷۷۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ابوجناب یحییٰ بن ابوحیہ نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برا گھر حمام ہے اور ایسا گھر ہے جس میں پردہ نہیں ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات پر خوش نہیں ہے کہ اس کے لئے احد پہاڑ کے برابر سونا ہوگا اس شرط پر کہ وہ حمام میں داخل ہو۔ اور فرماتی ہیں کہ اگر کوئی عورت اپنے رب کی فرمانبرداری کرتی ہے، اور اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہے مگر اس کے بعد وہ اپنے کسی لفظ کے ساتھ اپنے شوہر کو ایذاء پہنچاتی ہے اسی حالت میں اگر وہ رات گذارتی ہے تو فرشتے اس کے اوپر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۷۷۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ

(۷۷۷۰).....إسناده حسن. أخرجه الحاكم (۴/۲۸۸) إلا أنه قال: (من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمام) وقال الحاكم: (هذا حديث على شرط مسلم ولم يخرجاه) ووافقه الذهبي.

وقال في المجمع (۱/۲۷۷) (رواه أحمد وفيه رجل لم يسم) (۱).....سقط من (ن)

(۷۷۷۱).....إسناده صحيح. أخرجه أبو داؤد (۴۰۱۰) والترمذي (۲۸۰۳) وابن ماجه (۳۷۵۰) والدارمي (۲/۲۸۱) وأحمد (۶/۴۱ و ۱۷۳ و ۱۹۹ و ۲۶۷ و ۳۶۲)

نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبید اللہ بن جعفر نے ان کو خبر پہنچی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افسوس ہے حمام کے لئے کیونکہ وہ ایسے حجاب و پردے کی جگہ ہے جو ستر کو نہیں ڈھکتی۔ اور پانی ہے جو پاک نہیں رہتا۔ یا عمارت کو پاک نہیں کرتا (یعنی یہ جگہ اکثر ناپاک رہتی ہے) مشرکوں کی میل کفار اور شیطانوں میکسنگ ہیں کسی آدمی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ ان میں بغیر رومال کے یعنی ستر ڈھکے داخل ہو مسلمانوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی عورتوں کو فتنوں میں نہ ڈالیں مرد عورتوں پر ذمہ دار مقرر ہیں انہیں قرآن کی تعلیم دو اور ان کو تسبیح کرنے کا حکم دو۔

۷۷۷۴:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو دراج ابو سمح نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔

سائب سے یہ کہ کچھ عورتیں ام المؤمنین ام سلمہ کے پاس اہل حمص سے آئیں وہ اصحاب حمامات میں سے تھیں انہوں نے پوچھا کہ کیا حمام میں بھی کوئی گناہ ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی جگہ کپڑے اتارتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان احادیث کے ساتھ عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے مطلقاً منع کر دیا گیا ہے۔ یہ ان کے لئے اس لئے ہے کہ ان پر پردہ کرنے کا مبالغہ کے ساتھ حکم ہے۔ یہ روایت منقطع ہے۔

حمام میں تہبند کے ساتھ داخل ہونا:

۷۷۷۵:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل ماسرجسی نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبد الرحمٰن بن رافع نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تمہارے اوپر عجمیوں کی فتح ہوگی تم وہاں پر ایسے مکان پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا تو ان میں مرد بغیر تہبند کے داخل نہ ہوں اور عورتوں کو منع کر دو کہ وہ ان میں داخل نہ ہوا کریں مگر مریضہ یا بچہ جننے والیاں۔ جو ناپاک ہوں۔

اس حدیث میں عبد الرحمٰن بن زیاد افریقی اکیلے ہے جو اس کو روایت کرتے ہیں۔ اور اکثر اہل علم اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑتے۔ اور ابو داؤد نے اس کو نقل کیا ہے سنن میں احمد بن یونس سے اس نے زہیر سے اس نے عبد الرحمٰن بن زیاد سے یہ حدیث مطلقاً نہی والی احادیث سے زیادہ ضعیف نہیں ہے۔

اور دوسرے طریق سے مروی ہے حضرت عمر سے بطور مرفوع روایت کے۔ مگر وہ بھی قوی نہیں ہے اور ہم نے روایت کی ہے نافع سے اور بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے کہ انہوں نے اس مسئلہ میں نہی کو نہی تنزیہی پر محمول کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۷۷۶:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو عبید اللہ بن ابو جعفر نے یہ کہ عمر بن خطاب نے فرمایا: کسی مؤمن مرد کے لئے حلال نہیں کہ وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہو اور نہ ہی کسی ایمان والی عورت کے لئے ہاں مگر بیماری کی وجہ سے ہو۔ بے شک میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جو عورت اپنے گھر کے سوا دوسری جگہ اپنی اوڑھنی اتارتی ہے وہ اس حجاب کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس

کے رب کے درمیان ہے۔

اس اثر کے اندر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تاکید ہے اس روایت کے لئے جس کو افریقی نے روایت کیا ہے ہاں مگر یہ کہ وہ منقطع ہے۔ اور حضرت عمر سے دوسرے طریق سے جو اس سے قوی ہے مروی ہے (جیسے ذیل میں ہے۔)

۷۷۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوز کریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے اور ابن مرحوم بن میمون نے کہ ان دونوں نے سنا عیسیٰ بن سیلان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قبیصہ بن ذویب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں۔ کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ حمام میں بغیر تہبند کے داخل ہو اور کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ حمام میں داخل ہو۔ ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا البتہ تحقیق میں نے اسے منع کر دیا ہے جب سے میں نے آپ کو منع کرتے سنا ہے حالانکہ وہ بیمار ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جو بیمار ہو اس کے لئے منع نہیں ہے۔

۷۷۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن ابوحفص آبار نے اسماعیل بن عبدالرحمٰن ازدی سے اس نے ابوبردہ سے اس نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا آدمی جو حماموں میں داخل ہوا اور اس کے لئے نورہ (بال صاف کرنے والا جونہ) تیار کیا گیا وہ سلیمان بن داؤد تھا جب داخل ہوا اس نے اس کی گرمی اور اس کی تکالیف کو محسوس کیا تو کہنے لگا اف تو یہ اللہ کے عذاب سے اف اف میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عذاب سے قبل اس کے کہ میری آہیں نکلیں۔

اسماعیل ازدی اس روایت میں اکیلے ہیں۔ بخاری نے کہا اس کا کوئی متابع نہیں ہے او کبھی کہتے ہیں کہ اس میں نظر ہے۔

۷۷۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو احمد بن معاذ سلمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن علقمہ سعدی نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو یحییٰ بن عبید اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا گھر جس میں آدمی داخل ہوتا ہے وہ حمام ہے یہ اس لئے کہ وہ جب اس میں داخل ہوتا ہے تو اللہ سے جنت کی دعا کرتا ہے اور جہنم سے پناہ مانگتا ہے۔ اور بری جگہ جہاں مسلمان آدمی داخل ہوتا ہے وہ دولہن کا حجرہ ہے یہ اس لئے کہ اس میں جا کر وہ دنیا میں رغبت کرتا ہے اور وہ جگہ اس کو آخرت بھلوا دیتی ہے۔ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۷۷۸۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ان کو ابوزرعہ نے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ حمام اچھی جگہ ہے۔ وہاں میل کچیل دور ہوتی ہے اور جہنم کا تذکرہ ہوتا ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔

۷۷۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے بن عطاء نے ان کو قرہ بن خالد نے خبر دی ان کو عطیہ جدلی نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ۔ اچھی جگہ حمام ہے میل کو دور کرتا ہے اور جہنم کی یاد دلاتا ہے۔

۷۷۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو حماد نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ منیٰ میں سر منڈوانے لگے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حمام والے سے کہا وہ ان کے سینے کے بال صاف کرنے لگا لوگ ان پر اوندھے جا پڑے ان کو دیکھنے کے لئے انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ اس لئے نہیں کروایا کہ سنت ہے یعنی میں حمام کو نا

پسند کرتا ہوں اور یہ باریک اور نفیس زندگی ہے۔

اللہ تعالیٰ پردے کو پسند فرماتے ہیں:

۷۷۸۳:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو عبد الملک بن ابوسلیمان نے ان کو عطاء نے ان کو صفوان بن یعلی بن امیہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حیادار ہے اور پردوں میں پوشیدہ رہنے والا ہے جب تم میں سے کوئی غسل کرنے کا ارادہ کرے تو کسی چیز کے ساتھ چھپ جایا کرے۔

اور اس کو روایت کیا ہے زہیر بن معاویہ نے ان کو عبد الملک نے اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے اللہ تعالیٰ حیاء کو اور پردہ میں رہنے کو پسند کرتا ہے۔مگر اس نے اس روایت کو مرسل کیا ہے اور اس کی سند میں صفوان بن یعلی کا ذکر بھی نہیں کیا۔اور اس کو روایت کیا ہے ابن جریج نے عطاء سے وہ اس سے غافل رہے ہے دونوں کا ذکر اس میں نہیں کیا۔

۷۷۸۴:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن جریج نے یہ کہ عطاء بن ابورباح نے اس کو خبر دی ہے انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابوا میں تھے،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حوض پر بغیر لباس کے غسل کرتے پایا تو واپس ہو لئے اور کھڑے ہو گئے جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تو اپنے اپنے ٹھکانوں سے نکل آئے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ بہت حیا کرنے والا ہے۔بہت پوشیدہ رہنے والا ہے جب تم میں سے کوئی آدمی غسل کیا کرے تو چھپ کر کیا کرے۔

پس خبر دی عبد اللہ بن عتیک نے اور یوسف بن حکم نے۔انہوں نے کہا ہے۔مذکور کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اللہ سے ڈرو۔اور فرمایا کہ کسی اپنے مزدور کو یا غلام کو اس کام کے لئے فارغ کر لیا کرو اور جب وہ ممکن بھی نہ ہو تو اپنے اونٹ کی آڑ میں کیا کرو۔غسل کیا کرو۔

۷۷۸۵:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابو العباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب بن لہیعہ نے ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ میدان میں غسل نہ کیا کرو مگر یہ کہ تم کوئی آڑ کی چیز پاؤ اگر کوئی آڑ یا پردہ نہ ملے تو تم دائرے کی شکل میں ایک خط کھینچو اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر اس کے اندر غسل کرو۔یہ روایت مرسل ہے۔

۷۷۸۶:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابو العباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حیوۃ بن شریح سے اس نے حجاج بن شداد سے اس نے سنا حجاج سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا مگر دونوں موجود نہیں تھے اس کے بعد وہ آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کہاں تھے انہوں نے بتایا کہ ہم غسل کر رہے تھے۔

آپ نے پوچھا کہ تم نے غسل کیسے کیا؟ ایک نے کہا کہ ہم میں سے ایک پانی میں داخل ہو گیا اس نے غسل کیا اور میں نے اس کی طرف اپنی پیٹھ کر لی اور اس کے اور اپنے درمیان کپڑے سے آڑ کر لی وہ جب فارغ ہو گیا تو میں پانی میں داخل ہو گیا اور اس نے ویسے کیا جیسے میں نے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا۔یہ بھی مرسل ہے۔

۷۷۸۷:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو العباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو اسامہ بن زید نے نافع سے یہ کہ عبد اللہ

(۷۷۸۳)۔۔۔۔إسناده صحيح. أخرجه النسائي (۱/۲۰۰) وأبوداود (۴۰۱۲) و (۴۰۱۳) وأحمد (۴/۲۲۴)

بن عمر رضی اللہ عنہ پانی میں بغیر تہبند کے داخل نہیں ہوتے تھے۔

۷۷۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس سے ان کو بحر بن وہب نے ان کو خبر دی لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے کہا اللہ سے ڈرو اور شرم کرو ننگے ہونے سے اور تم میں سے کوئی آدمی اس طرح غسل نہ کرے مگر اس پر کوئی ستر ڈھکنے کا کپڑا ہو یا اس کا ساتھی اس کو کپڑے سے چھپائے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالرحمٰن بن سلمان نے عمرو مولی مطلب سے اس نے حسن سے انہوں نے فرمایا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شرم گاہ دیکھنے والے پر لعنت کرے اور جس نے دکھائی اس پر بھی۔

کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن ایوب نے محمد بن عجلان سے یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ چھوٹے کی شرم گاہ کو دیکھنا بڑے کی شرم گاہ کو دیکھنے کی طرح ہے۔

۷۷۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اور ایک دوسرے آدمی نے غسل کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ میں البتہ ڈر رہا تھا کہ یہ دونوں ان خلف میں نہ ہو جائیں جن کے بارے میں اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے۔

فخلف من بعد هم خلف اضاعوا الصلاة و اتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيًا (مریم۵۹)

ان کے بعد کچھ ایسے ناخلف پیدا ہو گئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور شہوات کی اتباع کی

وہ عنقریب جہنم کی وادی غی میں داخل ہوں گے۔

۷۷۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالطیب محمد بن احمد ذہلی سے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعباس محمد بن عبدالرحمٰن فقیہ حمام میں داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے بعض بھائیوں برہنہ حالت میں دیکھا تو اپنی نگاہیں نیچی کر لیں جو بھائی ننگا تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ تم کب سے اندھے ہو گئے ہو اس نے جواب دیا جب سے اللہ نے تیرا پردہ پاش کر دیا ہے۔

۷۷۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید محمد بن فضل مذکر نے ان کو ابوقریش نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو محمد بن عبداللہ مروزی نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک جب حمام میں داخل ہو کر تو جب باہر نکلتے تھے تو دو رکعت پڑھتے تھے اور استغفار کرتے تھے اس بات پر کہ جو اس کو دیکھ لیا گیا ہو یا انہوں نے خود اپنے آپ کو دیکھا ہو۔

۷۷۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو ابو غسان نے ان کو مندل بن علی عنزی نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے تو اس کو چاہئے کہ پردے میں رہے اور دونوں ننگے نہ ہو جائیں جیسے گدھے ہوتے ہیں۔ اس کے

(۷۷۸۹)...... (۱) فی ن (أبو نعامة)ی

(۷۷۹۲)...... اخرجه ابن ماجه (۱۹۲۱) وقال في الزوائد: (إسناده ضعيف لجهالة تابعيه) وقال في المجمع (۲۹۳/۴): (رواه البزار في كشف الأستار (۱۴۴۹) والطبراني في الكبير (۱۰۴۴۳) وفيه مندل بن علي وهو ضعيف وقد وثق وقال البزار أخطأ مندل في رفعه والصواب انه مرسل وبقيه رجاله رجال الصحيح)

ورواه البيهقي (۱۳۹/۷) وقال: (تفرد به مندل بن علي وليس بالقوي)

ساتھ مندل بن علی اکیلے ہیں۔

ستر کا حکم:

۷۷۹۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو خبر دی جنیدی نے ان کو بخاری نے ان کو عبداللہ بن ابوالاسود ان کو حسن بن ابوالقاسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے شریک سے حدیث مندل سنی ان سے اعمش نے اس نے ابووائل سے اس نے عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس وقت کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو دونوں ننگے نہ ہو جائیں جانوروں کی طرح انہوں نے فرمایا کہ جھوٹ بولا میں نے ہی خبر دی تھی اعمش کو عاصم سے اس نے ابوقلابہ سے۔

فصل:......عورتوں کا حجاب اوران کے ستر کے پردہ کے بارے میں سخت حکم

تحقیق ہم ذکر کر چکے ہیں کتاب الصلوٰۃ میں اور کتاب النکاح میں اور کتاب السنن کے اندر اس مذکورہ مفہوم کی جتنی روایات آئی ہیں جو کہ اس موضوع پر کافی ہیں۔اور یہاں پر بھی ہم بعض ان احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو فی الوقت ہم پیش کر سکتے۔

۷۷۹۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں سب لوگوں سے ان چیزوں کو زیادہ جانتا ہوں۔کہ جب زینب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کی گئی اور گھر میں ان کے ساتھ رہنے لگی آپ نے ولیمہ کا کھانا تیار کروایا لوگ آئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے رہ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے گئے تو بھی لوگ وہی وہ بیٹھے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر گئے تو بھی وہ بیٹھے ہوئے تھے (مسلسل مہمانوں کے بیٹھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دشواری پیش آرہی تھی۔)

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

یاایھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوتا النبی الآان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ

ولکن اذا دعیم فادخلوا۔ تا۔فاسئلوھن من وراء حجاب(الاحزاب ۵۳)

اے ایمان والو مت داخل ہوا کرو نبی علیہ السلام کے گھروں میں ہاں مگر یہ ہے کہ اگر تمہارے لئے اجازت مل جائے کھانے کی مگر اس کے پکنے کا انتظار نہ کریں۔اور جب بلائے جاؤ تو داخل ہوا کرو۔(یہ لمبی آیت انس رضی اللہ عنہ سے یہاں سے آخر تک پڑھی) چیز مانگ لیا کریں ازواج مطہرات سے پردے کے پیچھے سے۔

اس آیت کے بعد پردہ مقرر کر دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے۔

۷۷۹۵:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور مسدد نے۔دونوں نے کہا ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو سالم علوی نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ جب حجاب کی آیت نازل ہوئی۔تو اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوا کرتا تھا۔نبی کریم نے فرمایا اے بیٹے رک جاؤ، یا پیچھے رہو۔کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یوسف نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو سالم نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے گھر پر داخل ہوا کرتا تھا بغیر اجازت مانگے۔ایک دن جب میں اندر داخل ہونے کے لئے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ پر رک

(۷۷۹۴)......اخرجہ البخاری (۴۷۹۲)

جاؤ بے شک تیرے جانے کے بعد ایک نیا حکم آیا ہے۔ کہ آپ ہمارے پاس اجازت کے ساتھ داخل ہوا کریں گے (بغیر اجازت نہیں۔)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا وضاحتی حکم:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ نے فرمایا یہ عام ہے تمام اوقات کے لئے۔ اور اس کی تخصیص تین اوقات کے ساتھ اس کے خادم ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور یہاں کلام غلام کے بارے میں اور نابالغ کے بارے میں ہے۔ جس میں حلیمی گئے ہیں میرے لئے واضح نہیں ہو سکا۔ اور خادم جب آزاد ہو (غلام نہ ہو) بالغ ہو (نابالغ بچہ نہ ہو) اور وہ خواتین کے پاس تین اوقات کے علاوہ جائے۔ تو ایسا اوقات اس کی نظر اس پر واقع ہو سکتی ہے جوان خواتین سے ظاہر ہوا اور یہ ناجائز ہے اس کے لئے جو محرم نہیں ہے اور وہ اس غلام سے مختلف ہے جو محرم کی طرح ہے ظاہر مذہب میں وہ ان کے پاس نہیں جا سکتا مگر اجازت کے ساتھ تمام اوقات میں۔ واللہ اعلم۔

۷۷۹۶:.....ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن عبدالواحد بن عبدوس نے ان کو موسیٰ بن ایوب نصیبی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو خالد بن دریک نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ اسماء بنت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئی اور انہوں نے باریک شامی کپڑے پہن رکھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر فرمایا یہ کیا ہے اے اسماء؟ بے شک عورت جب بالغ ہو جاتی ہے تو اس کے جسم سے کوئی چیز نہیں دیکھی جا سکتی مگر صرف اتنی اور اتنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا۔

۷۷۹۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم فاکھی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو میسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ہے ابو ہانی نے یہ کہ ابو علی جنبی عمرو بن مالک نے اس کو حدیث بیان کی ہے فضالہ بن عبید سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں ان کے بارے سوال ہی نہیں کیا جائے گا (یعنی بغیر سوال کے عذاب دیئے جائیں گے)۔

(۱).....وہ آدمی جو جماعت سے جدا ہو جائے اور اپنے امام و خلیفہ کی نافرمانی کرے اور نافرمان ہی مر جائے۔

(۲).....اور وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے اور مر جائے۔

(۳).....اور وہ عورت جس کا شوہر اس سے غائب ہو جائے اور دنیا کی محنت و مشقت سے اس کی کفایت کرے مگر اس کے باوجود وہ بن سنور کر (غیر مردوں کے لئے نکلے) پس مت پوچھو ان کے بارے میں۔

۷۷۹۸:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ ہروی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ابو ہلال نے ان کو قتادہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مرد زمین سے پیدا کیا گیا ہے اس کی حاجت و خواہش زمین کو بنا دیا گیا ہے اور عورت پیدا کی گئی ہے مرد سے اس کی حاجت اور خواہش و جھکاؤ مرد میں ہے لہٰذا اپنی عورتوں کو پابند رکھو۔

مردوں کی مشابہت احتیاط کرنا:

۷۷۹۹:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے "ح"۔

(۷۷۹۶)..... إسناده ضعيف. أخرجه أبو داؤد (۴۱۰۴) وهو مرسل خالد بن دريک لم يدرک عائشة (رضى) كما قال أبو داود

(۷۷۹۷)..... إسناده حسن. أخرجه أحمد (۱۹/۶)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے دونوں نے کہا ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی ان مردوں کو جو عورتوں جیسی شکل وصورت ولباس بناتے ہیں اور ان عورتوں کو بھی جو مردوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں (خواہ وہ لباس میں ہو یا جسمانی طور پر) یہ الفاظ فقیہ کی روایت کے ہیں بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

٧٨٠٠:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر مسلم بن ابومریم سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اس نے کہا وہ عورتیں ہوں گی کپڑے پہنے والیاں ننگی رہنے والیاں (یعنی باریک وزرق برق وچست لباس کی وجہ سے) مردوں کی طرف جھکنے والیاں اور مردوں کو اپنی طرف برائی کے لئے مائل کرنے والیاں۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی (یعنی جنت سے بہت ہی دور رکھی جائیں گی۔)

حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس دور کی مسافت سے پائی جا سکے گی۔ یہ روایت موقوف ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک۔

٧٨٠١:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو ان کے ماموں ابوعوانہ نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے مسلم بن ابومریم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورتیں ہوں گی کپڑے پہننے والیاں مگر بے لباس ننگیاں زبردستی مردوں کی طرف جھکنے والیاں، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

حاکم نے کہا ابوعبداللہ کی سند غریب ہے مالک سے یہی روایت مؤطا میں موقوف ہے۔

اہلِ جہنم کی قسمیں:

٧٨٠١:.....(مکرر ہے) امام احمد نے فرمایا اس کو روایت کیا ہے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسمیں ہیں اہل جہنم کی میں نے تا حال انہیں نہیں دیکھا (یعنی بعد میں آئیں گے) وہ لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کے ہاتھ میں چابک وکوڑے ہوں گے گائے کی دم کی مثل وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے۔ اور ایسی عورتیں ہوں گی لباس پہننے والیاں ظاہراً مگر درحقیقت بے لباس ہوں گی مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی ان کے سر ایسے بکھرے ہوں گے جیسے بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانیں ہوتی ہیں۔ وہ جنت میں نہیں داخل ہو سکیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی دور سے مہکے گی۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ اور مجھے خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو سہل اس نے ذکر کیا ہے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے۔

مرد وعورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا:

٧٨٠٢:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو خلد بن مخلد نے "ح"۔

(٧٧٩٩).....اخرجه البخاري (٥٨٨٥) وابوداؤد (٤٠٩٧) والترمذي (٢٧٨٤) وابن ماجه (١٩٠٣) واحمد (١/٣٣٠ و ٣٣٩)

(٧٨٠١).....اخرجه مسلم (٢١٢٨) إلا انه قال: (وريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا) ومالك في اللباس (٧)

(٧٨٠١).....مكرر. اخرجه مسلم (٢١٢٨) واخرجه احمد (٢/٣٥٦ و ٤٤٠) دون قوله: (وإن ريحها لتوجد من كذا وكذا)

قط.....إسناده حسن. اخرجه ابوداؤد (٤٠٩٨) واحمد (٢/٣٢٥)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی اس آدمی پر جو عورت کی طرح لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنتی ہے۔

۷۸۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حدیث بیان کی امیہ بن بسطام نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عمر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔

(۱)..... والدین کا نافرمان۔

(۲) ..... ہمیشہ کا شرابی۔

(۳)..... بہت زیادہ احسان جتلانے والا۔

اور تین لوگ ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۱)..... وہ مرد جو عورت جیسا لباس پہنے۔

(۲)..... اور وہ عورت جو مرد جیسا لباس پہنے۔

(۳)..... اور دیوث (یعنی جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ لوگوں کو زنا کرنے کی اجازت دے۔)

۷۸۰۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان حافظ نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جس نے مردانہ جوتی پہن رکھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں جیسی بننے والی عورتوں کے لئے لعنت فرمائی۔

بہترین جوان اور بدترین بوڑھے:

۷۸۰۵:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوسوید نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوسلیمان فراء نے ان کو ابومسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھوں کے ساتھ مشابہت اپناتے ہیں اور تمہارے برے بوڑھے وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں۔

۷۸۰۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن قوہیار نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابراہیم بن سلیمان زیات نے ان کو بحر بن کثیر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی مردوں میں سے ان لوگوں کو جو ہیجڑوں جیسے بنتے ہیں اور ان عورتوں کو مردوں جیسی بنتی ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کو (سزا کے طور پر) اپنے گھروں سے نکال دو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو (عادات واطوار میں) تمہارے بزرگوں کی مشابہت بناتے ہیں۔ اور تمہاری بدترین بزرگ وہ ہیں جو جوانوں سے مشابہ بنتے ہیں اور تمہاری بری عورتیں وہ ہیں جو تمہارے مردوں جیسی بنتی ہیں اور تمہارا بدتر

(۷۸۰۵)..... إسناده ضعيف. اخرجه أبو داود (۴۰۹۹) وفي إسناده عبدالله بن جريج مدلس وهو هنا قد عنعن

(۱) ..... في ن (الفرار)

مردوہ ہیں جو تمہاری عورتوں جیسے بنتے ہیں۔ بحر بن کثیر نے اس اضافے کے نقل کرنے میں یحییٰ سے تفرد کیا ہے۔

۷۸۰۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابو معمر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن یزید بن مردانبہ نے ان کو رقبہ بن مسقلہ نے ان کو حکم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے انہوں نے کہا کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں جوان آدمی کو پیٹھ سے دیکھوں تو مجھے بزرگ لگے مگر جب چہرا دیکھوں تو وہ جوان ہو اور مجھے بہت برا لگتا ہے کہ میں بوڑھے کو دیکھوں پیچھے سے تو میں اس کو جوان سمجھوں سامنے سے دیکھوں تو وہ بوڑھا ہو۔

۷۸۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو بشر بن حکم نے ان کو عبدالمؤمن بن عبیداللہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے مسجد کے کسی دروازے پر اچانک ایک عورت سواری پر گذری جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئی تو سواری بدکی وہ گر گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا (تاکہ اتنے میں وہ سنبھل جائے) مگر اس کا کپڑا کھل گیا لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یارسول اللہ! اس نے شلوار پہنی ہوئی ہے (مطلب ہے کہ ستر کھلنے کا امکان نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشان نہ ہوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی اللہ تعالیٰ شلواریں پہننے والوں پر رحم کرے اسی طرح روایت کیا گیا ہے خارجہ سے اس نے محمد بن عمرو سے۔

مرد وعورت کے لئے خوشبو کے رنگ:

۷۸۰۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکیر نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو جریری نے ان کو ابونصرہ نے ان کو شیخ طفاوہ نے حدیث بیان کی۔ اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے یعنی مرد کے لئے خوشبو ایسی ہونی چاہئے جس کی خوشبو موجود ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو خبردار بے شک عورتوں کی خوشبو وہ ہونی چاہئے جس کا رنگ ہو مگر اس کی خوشبو نہ پائی جائے۔

۷۸۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ تاجر نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے عاصم سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس آئے وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت ہونے لگے ان میں ایک آدمی تھا جس کے ہاتھ میں خوشبو تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کی بیعت کرتے رہے اور اس کو پیچھے کرتے گئے اس آخر میں بیعت کیا اور فرمایا کہ بے شک مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ مخفی ہو اور خوشبو ظاہر عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو مخفی ہو۔

ابوعبداللہ نے کہا اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن ابوطالب نے اور ابوحامد بن شرقی نے ان کو سری بن خزیمہ نے اور ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی ہمارے شیخ ابوبکر بن اسحٰق نے اپنی کتاب سے ان کو ابوالعباس محمد بن حسن انماطی نے ان کو سعید بن سلیمان نے اس نے اسے مذکور کی مثل ذکر کیا ہے ایک جیسے الفاظ میں۔

بال وغیرہ میں جوڑ لگانے کی ممانعت:

۷۸۱۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں۔ ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ

(۷۸۰۹)..... إسناده صحيح. أخرجه أبوداؤد (۴۱۷۳) و (۴۰۴۸) والترمذي (۲۷۸۷) والنسائي (۱۵۱/۸) وأحمد (۵۴۱/۲) و (۴۴۲/۴)

نے ان کو خبر دی عبید اللہ بن عمر نے ان کو نافع سے ابن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ لعنت کرے بالوں میں جوڑ یا پیوند لگانے والے کو اور لگوانے والی کو جسم کو گود کر رنگ بھرنے والی کو بھروانے والی کو۔

نافع نے کہا کہ وشم یعنی جسم پر پھول وغیرہ بھروانا مثلہ کرنا ہے یعنی قدرتی صورت کو بگاڑنا ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مقاتل سے اس نے عبد اللہ بن مبارک سے۔ اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے یحییٰ بن عبید اللہ کی حدیث سے۔

۷۸۱۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ہمیں خبر دی ابو عمرو بن ابو جعفر نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمان نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے لعنت کی تھی جسم گودنے والی عورتوں کو، اور گودوانے والی عورتوں کو، اور بھنویں بنوانے والی عورتوں کو، اور دانت کشادہ کروانے والی عورتوں کو جو خوبصورتی کے لئے ایسا کرتی ہیں اور اللہ کی تخلیق بگاڑنے والیوں کو یہ خبر قبیلہ بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کو ام یعقوب کہتے تھے وہ قرآن مجید پڑھتی رہتی تھی وہ یہ اللہ کے پاس آئی اور آکر پوچھا یہ کیا حدیث ہے جو میرے پاس پہنچی ہے تیری طرف سے کہ تم نے لعنت کی ہے جسم گود کر نشان لگانے والیوں کو اور لگوانے والیوں کو اور بھنوؤں کے بال صاف کرنے والیوں کو اور دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں کو خوبصورتی کے لئے اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیوں کو۔ کہا عبد اللہ نے مجھے کیا ہو گیا کہ میں لعنت نہ کروں اس کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔ اور یہی بات کتاب اللہ میں ہے۔

اس عورت نے کہا میں نے قرآن کی دونوں تختیوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کو پڑھا ہے مجھے تو یہ بات اس میں نہیں ملی عبد اللہ نے کہا اگر تم نے اس کو توجہ سے پڑھا ہوتا تو تم اس کو ضرور اس میں پالیتیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ما اتا کم الرسول فخذوہ و ما نہا کم عنہ فانتہوا (الحشر)

جو کچھ تمہیں رسول دے اس کو لے لو اور جس چیز سے وہ تمہیں منع کرے اس سے تم رک جاؤ۔

اس عورت نے کہا مگر میں نے تو یہ چیز دیکھی ہے تیری بیوی پر ابھی ابھی۔

عبد اللہ نے کہا کہ ابھی جایئے اور جا کر دیکھئے کہتے ہیں وہ عورت چلی گئی اور جا کر دیکھا اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی۔ واپس آکر بتایا کہ میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔ عبد اللہ نے کہا خبردار اگر ایسی بات ہوتی تو ہم اس سے صحبت ہی نہ کرتے۔

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم وغیرہ سے۔

۷۸۱۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حسین بن شجاع صوفی نے بغداد میں ان کو ابو بکر بن انباری نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو فلیح نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لعنت کرے بالوں میں جوڑ لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور جسم کو گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے یونس بن محمد کی حدیث سے اور ابن ابو شیبہ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے یونس بن محمد نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۷۸۱۴:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے

(۷۸۱۱).....أخرجہ البخاری (۵۹۳۷) و (۵۹۴۲) (۵۹۴۷) ومسلم فی اللباس (۱۱۵) و (۱۱۹) وأبوداؤد (۴/ ۱۲۸) والترمذی (۱۷۵۹) و (۲۷۸۳) وقال: (ھذا حدیث حسن صحیح) وابن ماجہ (۱۹۸۸) وأحمد (۲/ ۲۱ و ۳۳۹)

(۷۸۱۲).....أخرجہ البخاری (۴۸۸۶) و (۵۹۳۱) و (۵۹۳۹) و (۵۹۴۳) و (۵۹۴۸) و مسلم (۲۱۲۵) وأبوداؤد (۴۱۶۹) والنسائی (۸/ ۱۴۶) وابن ماجہ (۱۹۸۹) والدارمی (۲/ ۲۷۹. ۲۸۰) وأحمد (۴۳۴ و ۴۴۳ و ۴۵۴) وابن حبان فی الإحسان (۵۴۸۱)ی

(۷۸۱۴).....أخرجہ مسلم فی الصلاۃ (۱۴۲) والنسائی (۸/ ۱۵۴. ۱۵۵) ومالک فی القبلۃ (۱۳) وأحمد (۶/ ۳۶۳)

ان کو ان کے والد نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن ہشام نے ان کو بکیر بن عبداللہ بن اشج نے ان کو بسر بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے زینب ثقفیہ زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا کہ جب تم عشاء کی نماز کے لئے جایا کرو تو خوشبو نہ لگایا کرو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث مخرمہ بن بکیر سے اور ابن عجلان نے بکیر سے۔

عورت کے لئے خوشبو لگا کر آمد و رفت کی ممانعت:

۷۸۱۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ثابت بن عمارہ حنفی نے ان کو غنیم بن قیس کعبی نے ان کو ابو موسیٰ اشعری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جون سی عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس گذرتی ہے تاکہ لوگ اس کی خوشبو پائیں پس وہ زانیہ ہے اور ہر آنکھ جو اس کو دیکھے گی وہ بھی زانیہ ہے۔

۷۸۱۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سلیم برلسی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو مطر وراق نے ان کو ابو نضرہ نے ان کو ابو سعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطبہ دیا ایک دن عصر کی نماز کے بعد اور اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا:

خبردار بے شک دنیا سرسبز ہے یعنی تر و تازہ ہے میٹھی ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اس میں جانشین بنائے گا اور نائب بنائے گا اور آزمائے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو پس تم بچنا دنیا سے اور تم بچنا عورتوں سے بے شک پہلا فتنہ جو بنی اسرائیل میں واقع ہوا تھا وہ عورتوں کی طرف سے تھا یہاں تک کہ ایک چھوٹے قد کی عورت لکڑی کے موزے بنواتی تھی اور ان کو پہن کر وہ لمبی عورتوں کے برابر بنتی تھی اور ایک عورت اپنی انگوٹھی میں بہترین اور قیمتی خوشبو بھرواتی تھی اور وہ جب گذرتی تھی تو لوگوں کو آواز دیتی اور مخاطب کرتے ہوئے اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتی تھی جب اس کی خوشبو مہکتی تھی تو لوگ اس کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اس حدیث کو بھی روایت کیا ہے خلید بن جعفر نے وغیرہ نے ابو نضرہ سے مختصر طور پر اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے۔

۷۸۱۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے۔ وہ کہتے ہیں ایک عورت بن سنور کر باہر نکلی تھی حضرت عمر کو خبر پہنچ گئی انہوں نے ان کو بلانے کے لئے بندہ بھیجا تو وہ عورت اس سے چھپ گئی پھر اس کے شوہر کے پاس بھیجا تو وہ بھی چھپ گیا۔ حضرت عمر اٹھے اور خطبہ دیا اور فرمایا کیا چیز ہے یہ باہر نکل جانے والی؟ اور کیا ہو گیا ہے اس کو باہر چھوڑنے والے کو۔ جان لو اگر تم اس کو بلا کر لے آتے تو میں اس کو پردہ کروا دیتا۔ یا دونوں کو ڈانٹتا یا سزا دیتا۔

پس جب وہ باہر نکلنے کا ارادہ کرتی ہے کسی ضرورت کے لئے تو اسے چاہئے کہ وہ اوپری اور اجنبی بن کر پرانے کپڑے پہن کر نکلے اور جب اپنی ضرورت سے فارغ ہو تو اسے جلدی واپس اپنے گھر لوٹ آنا چاہئے۔

کووں کی مقدار عورتوں کا جنت میں دخول:

۷۸۱۸:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو سلیمان بن حرب نے

(۷۸۱۵)......إسناده حسن. أخرجه أبوداؤد (۴۱۷۳) والترمذی (۲۷۸۶) والنسائی (۱۵۳/۸) والدارمی (۲۷۹/۲) وأحمد (۴۰۰/۴ و ۴۱۴ و ۴۱۸) وأوقفه الدارمی)

(۷۸۱۶)......إسناده صحیح. رواه مختصراً الترمذی (۲۱۹۱) و (۴۰۰۰) وأحمد (۱۹/۳ و ۲۲) وبتمامه رواه أحمد (۴۶/۳)

ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو جعفر خطمی نے ان کو عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ حج وعمرے کے سفر میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

جب ہم مقام مرظہران میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک عورت اپنے اونٹ پر کجاوے میں بیٹھی تھی اس نے اپنا ہاتھ کجاوے کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ حضرت عمرو بن العاص جب اترے تو گھاٹی میں داخل ہو گئے ہم لوگ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے۔

انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ اسی گھاٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک دیکھا تو یہاں پر بہت سارے کوے جمع ہو گئے تھے ان کووں میں سفید کوا تھا جس کی چونچ اور پیری سرخ تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا جنت میں عورتیں داخل نہیں ہوں گی مگر ایسے کوے کی مقدار میں ان تمام کووں میں۔

عورتوں کے لئے گھر میں عبادت کرنے کا حکم:

۷۸۱۹:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو نصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابو علی صالح بن محمد بغدادی حافظ نے ان کو عبد الرحمٰن بن بشر الحکم نے ان کو بہز بن اسد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبد اللہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتیں پوشیدہ رہنے کی چیز ہیں بے شک عورت جب اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے بن سنور کر تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ جس کے پاس سے بھی گذرے گی اسی کو اچھی لگے گی۔ بے شک عورت جب کپڑے پہنتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہاں جانے کا ارادہ ہے وہ کہتی ہے کہ میں بیمار کو پوچھوں گی۔ میت میں جاؤں گی مسجد میں نماز پڑھوں گی۔ حالانکہ نہیں عبادت کرتی کوئی عورت اپنے رب کی اس عبادت جیسی جو وہ اپنے گھر میں کرتی ہے۔ ابو علی صالح نے کہا یہ حدیث ہے جس کو ہم نے نیشاپور میں حاصل کیا تھا۔

۷۸۲۰:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور انہوں نے اس کو لکھا ہے میرے لئے اپنے خط کے ساتھ۔ ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابو اویس نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو شریک بن ابو نمر نے ان کو یحییٰ بن جعفر بن ابو کثیر نے ان کو محمد بن عبد الرحمٰن بن ابو لبیبہ نے قاسم سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت اگر اپنی خواب گاہ میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس کے کمرے میں نماز پڑھنے سے اور اگر وہ اپنے کمرے میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لئے بہتر گھر میں پڑھنے سے اور اگر وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ مسجد میں نماز پڑھے۔

عورتوں کے لئے راستہ کے کنارے پر چلنے کا حکم:

۷۸۲۱:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ انہوں نے خبر دی ابو العباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو ابن ابو ذئب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو حرث بن حکم نے ان کو ابو عمرو بن حماس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے لئے سڑک اور راستے کا بیچ نہیں ہے یعنی وسط راستہ۔ یہ الفاظ حدیث فقیہ کے ہیں اور ابو عبد اللہ کی روایت اور اس کے ساتھی کی روایت میں نہیں ہے۔ وسط طریق کے الفاظ۔ اور زیادہ کیا ہے ابو علی حسن بن مکرم نے کہ میں نے جمعہ کے دن جامع

(۷۸۱۸)......إسناده حسن. أخرجه أحمد (۴/۱۹۷ و ۲۰۵)

(۷۸۲۱)......إسناده ضعيف. في إسناده أبو عمرو بن حماس مقبول كما أنه مرسل

مسجد کے راستے میں ابوعبید کے ساتھ ساتھ چلا۔ انہوں نے کہا اے ابوعبید۔ عورتوں کے لئے راستے کا وسط اور بیچ نہیں ہے فرمایا کہ وہ کناروں کناروں پر چلا کریں۔

۷۸۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوالجماہر سلمہ اور محمد بن عثمان تنوخی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبدالعزیز بن محمد نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شداد بن ابوعمر بن حماس نے ان کو ان کے والد نے ان کو حمزہ بن ابورسید انصاری نے ان کو ان کے والد نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جب کہ وہ مسجد سے نکل رہے تھے۔

چنانچہ مرد عورتوں میں خلط ملط ہو گئے تھے راستے میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عورتوں سے کہ وہ دیر کریں اور پیچھے پیچھے رہ جائیں۔ ایسا نہ کریں کہ راستے کے بیچ میں لہرانے لگیں بلکہ راستے کے کناروں کو لازم کرلیں (اسی واقعے کے بعد) عورتیں دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے بسا اوقات الجھ جاتے تھے دیوار میں کسی چیز میں ان کے لگ کر چلنے کی وجہ سے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ عورت کا کپڑا البتہ اٹک جاتا تھا دیوار میں کسی چیز کے ساتھ اس کے دیوار کے ساتھ لگ کر چلنے کی وجہ سے، اور باقی روایت برابر ہے۔

۷۸۲۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن سعید نے ان کو صلت بن مسعود نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابونمر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عورتوں کے لئے راستے کا وسط اور بیچ نہیں ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کوئی اس کو شریک سے روایت کرتا ہے سوائے مسلم بن خالد کے واللہ سبحانہ اعلم۔

(۷۸۲۲)......إسناده ضعيف. في إسناده أبوعمرو بن حماس مقبول.

(۷۸۲۳)......إسناده ضعيف. في إسناده مسلم بن خالد صدوق كثير الأوهام.

ایمان کا پچپن واں شعبہ
والدین کے ساتھ نیکی وحسن سلوک کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً امایبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولاً کریمًا واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیراً. (۲۳۔۲۴ بنی اسرائیل)

فیصلہ فرمادیا ہے تیرے رب نے کہ تم نہ عبادت کرو مگر صرف اسی کی اور یہ بھی کہ نیکی کرو تم اپنے والدین کے ساتھ اگر تیرے سامنے دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائیں تم ان کو اف تک نہ کہو، اور ان کو تم جھڑکو بھی نہیں بلکہ ان دونوں کے ساتھ شریفانہ نرم بات کرو۔ اور ان کے ساتھ شفقت کی وجہ سے عاجزی کا بازو جھکادو اور کہو تم (دعا کرو) اے میرے پروردگار تو ہی ان پر رحم فرما جیسے انہوں نے مجھے میرے بچپن میں شفقت سے پالا تھا۔

۲۔ نیز ارشاد باری ہے:

ووصینا الانسان بوالدیہ حسناً وان جاھداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما. (عنکبوت ۸)

ہم نے انسان کو وصیت کی (لازمی حکم دیا ہے) والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا اور اگر وہ دونوں تجھے مجبور کریں کہ تم میرے (رب) ساتھ شریک ٹھہراؤ جس چیز کا تجھے علم بھی نہیں ہے تو پھر ان کی بات نہ مانو۔

۳۔ اور ارشاد باری ہے:

ووصینا الانسان بوالدیہ حسناً حملتہ امہ کرھاً ووضعتہ کرھا وحملہ وفصالہ ثلثون شھراً. حتیٰ اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ وعلیٰ والدی وان اعمل صالحاً ترضہ واصلح لی فی ذریتی ان تبت الیک وانی من المسلمین. (احقاف ۱۵)

اور ہم نے انسان کو لازمی حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا، اٹھائے پھرتی رہی اس کو اس کی ماں بڑی تکلیف کے ساتھ اور جنم دیا اس کو اس سے بھی بڑی تکلیف کے ساتھ اس کا حمل اور دودھ پلانا تیس ماہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ جب اپنی جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے تو ہی توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہے اور میرے والدین پر کی ہے اور تو ہی مجھے توفیق دے کہ میں ایسا عمل صالح کروں جس کو تو پسند کرے اور میرے اولاد کو بھی نیک بنا میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں مسلمان ہوں۔

۴۔ نیز ارشاد ہے:

ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علیٰ وھن وفصالہ فی عامین (قرء ھا حتی قولہ) فانبئکم بما کنتم تعملون. (لقمان ۱۴۔۱۵)

ہم نے لازمی حکم دیا انسان کو والدین کے ساتھ (نیکی کرنے کا) اٹھائے پھرتی رہی اس کی ماں اس کو کمزوری پر کمزوری میں اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہوا۔ (حضور نے یہ آیت یہاں تک پڑھی، اللہ باری تعالیٰ) میں تمہیں خبر دوں گا جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔

۷۸۲۴:..... ہمیں حدیث بیان کی سید ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ رقاق نے ان کو محمد بن اسماعیل

بخاری نے ان کو ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے ان کو شعبہ نے انہوں نے کہا کہ ولید بن عیزار نے مجھے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمر شیبانی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے صاحب اس کے گھر والے نے اور انہوں نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبداللہ کے گھر کی طرف کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کونسا عمل اللہ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا عمل؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا عمل؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ان باتوں کی حدیث بیان کی اگر میں ان سے مزید پوچھتا تو وہ مجھے مزید بھی بتاتے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے اسی طرح اور ہم نے ان کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

والدین کی خدمت اور جہاد کی فضیلت:

۷۸۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن غالب خوارزمی نے بغداد میں ان کو ابوالعباس محمد بن احمد نیساپوری نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! میں جہاد کروں گا حضور نے پوچھا کہ تیرے ماں باپ ہیں؟ بولا کہ جی ہاں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس تو انہیں میں جہاد کر (یعنی ان کی خدمت کر) بخاری نے اس کو روایت کیا محمد بن کثیر سے۔

۷۸۲۶:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے شیبانی نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابوغرزہ نے ان کو محمد بن کناسہ نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو عبداللہ بن باباہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ کہا کہ جی ہاں زندہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس ان میں جا کر جہاد کر۔ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن حازم نے ان کو جعفر بن عون نے اور ابونعیم نے اور عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مسعر بن کرام نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکور کی مثل نقل کی ہے۔

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مسعر سے۔ اور اسکو نقل کیا ہے ابواسحٰق فزاری کی حدیث سے اور اس میں اضافہ کیا ہے اعمش نے اس نے حبیب سے اس نے ابوالعباس سے ان کا نام سائب بن فروخ ہیں۔

اس نے عبداللہ بن عمرو سے اور احتمال ہے کہ اعمش نے اس کو روایت کیا ہو دونوں وجوہ پر اکٹھے۔

اور تحقیق اس کو روایت کیا ابواسامہ وغیرہ نے اعمش سے جیسے اس کو ابن کناسہ نے روایت کیا ہے۔

۷۸۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد عنبری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے کہ ناعم مولیٰ ام سلمہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے انہوں نے کہا ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! میں آپ کے ساتھ بیعت کرتا ہوں

(۷۸۲۴)......أخرجه البخاري (۵۲۷) و (۲۷۸۲) و (۵۹۷۰) و (۷۵۳۴) ومسلم في الإيمان (۱۳۷. ۱۳۹) والنسائي (۲۹۲،۱،۲۹۳)

(۷۸۲۵)......أخرجه البخاري (۳۰۰۴) و (۵۹۷۲) ومسلم في البر (۵) وابوداؤد (۲۵۲۹) والنسائي (۶/۱۰) واحمد (۱۶۵/۲ و ۱۸۸ و ۱۹۳ و ۱۹۷ و ۲۲۱)

(۷۸۲۷)......أخرجه مسلم في البر (۶)

ہجرت پر اور جہاد پر اور میں اللہ سے اجر مانگتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں! بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس چلا جا اپنے والدین کے پاس پس ان کی صحبت کو اچھا کر (یعنی ان کے ساتھ نیک سلوک کر) اس کو مسلم نے روایت کیا سعید بن منصور سے اس نے ابن وہب سے۔

۷۸۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ ایک آدمی حضور کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں آپ سے بیعت ہونے کے لئے آیا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تو ان دونوں کو ہنسا جیسے تم نے ان دونوں کو رلایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے:

۷۸۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو قاسم بن سلیم صواف نے وہ کہتے ہیں میں واسطیوں کے پاس حاضر ہوا، ابوبسطام شعبہ بن حجاج، ابومعاویہ ہشیم بن بشیر وہ حدیث بیان کرتے ہیں یعلی بن عطاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس سے راضی ہے جو والدین کو راضی کرتا ہے اور اللہ ناراض اس سے جو والدین کو ناراض کرتا ہے۔

۷۸۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو ابواحمد فراء نے اور حسن بن ہارون نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے حسین بن ولید نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

۷۸۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو عبدالملک بن محمد نے اس کو ابوعتاب دلال نے ان کو شعبہ نے پس اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی سند سے مرفوع روایت کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ رب کی رضا والد کی رضا میں ہے۔ اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

اور ہم نے بھی اس کو روایت کیا ہے خالد بن حارث کی حدیث سے اور ابواسحٰق فزاری کی حدیث سے اور زید بن ابوالزرقا وغیرہ سے بطور مرفوع روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے آدم بن ابوایاس نے اور مسلم بن ابراہیم اور ایک جماعت نے شعبہ سے۔ بطور موقوف روایت کے۔

جنت ماں کے قدموں تلے ہے:

۷۸۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعید خلیل بن احمد قاضی بستی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابوخیثمہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے اور ہمیں خبر دی ابوحامد بن ابوخلف صوفی مہرجانی نے ان کو خبر دی محمد بن یزداد بن مسعود و محمود بن ایوب نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے ان کو سفیان بن حبیب نے ان کو ابن جریج نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو معاویہ بن جاھمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور

(۷۸۲۹)......إسناده حسن. اخرجه ابوداؤد (۲۵۲۸) والنسائی (۷/۱۴۳) وابن ماجه (۲۷۸۲) وأحمد (۲/۱۶۰ و ۱۹۴ و ۱۹۸ و ۲۰۴)

(۷۸۳۲)......إسناده حسن. في إسناده ابن جريج وهو مدلس وقد عنعن لكن تابعه ابن إسحاق عند ابن ماجه (۲۷۸۱) بنحوه متابعة تامة عن محمد بن طلحة به وهو مدلس ايضاً لكنه يشد بعضه بعضاً وينهض إسناده ليكون حسناً

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد کا مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیری والدہ ہے؟ میں نے بتایا جی ہاں ہے۔
آپ نے فرمایا جا بس اسی کا اکرام کر بے شک جنت اس کے پیروں کے پاس۔
اور ابن خیثمہ کی ایک روایت میں ہے اس کے پیروں تلے جنت ہے۔ ایسے ہی فرمایا۔

۷۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو معاویہ بن جاہمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ کے پاس آیا یعنی جاہمہ۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں آپ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ کہا کہ زندہ ہے آپ نے فرمایا بس اسی کے ساتھ لگا وہ بے شک جنت اس کے قدموں تلے ہے۔ پھر دوسری بار پھر تیسری بار کہا متعدد مجلسوں میں۔

۷۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہ نے رائے میں اس نے کہا کہ ان کو محمد بن فرح ازرق نے خبر دی ہے۔ ان کو حجاج بن محمد نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی سند کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا بے شک جاہمہ حضور کے پاس آیا اور کہا کہ میں جہاد کا ارادہ کر چکا ہوں اور میں آپ کے ساتھ مشورہ کرنے آیا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیری والدہ حیات ہے؟ اس نے بتایا کہ حیات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس اسی کو لازم کر لو یعنی خدمت کرو بے شک جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔

۱۔ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے صنعانی کی حدیث سے حجاج بن محمد سے اسی طرح اور اس نے کہا ہے کہ بے شک جاہمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔

۲۔ اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن یحییٰ نے اپنے والد سے اس نے ابن جریج سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن طلحہ نے اس نے روایت کی ریحانہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے معاویہ بن جاہمہ سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۳۔ اور وہ وہی بخاری ہے جس نے اپنی تاریخ میں اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

۴۔ اور حجاج بن جریج کی روایت زیادہ صحیح ہے واللہ اعلم۔

۵۔ اور محمد بن اسحاق بن یسار پر اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ مروی ہے اسی سے اس نے زہری سے اس نے ابوطلحہ بن عبداللہ سے اس نے معاویہ اسلمی سے اسی متن کے ساتھ۔

۶۔ اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے محمد بن اسحاق سے اس نے محمد بن طلحہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے اس نے معاویہ بن جاہمہ اسلمی سے اس نے کہا کہ میں حضور کے پاس آیا۔ اس خواہش کے ساتھ۔

۷:......اور درست جو ہے وہ روایت ہے ابن جریج کی محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے معاویہ بن جاہمہ سے۔

۸:......اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوعاصم نے ابن جریج سے۔

والدین کی خدمت پر حج و عمرہ اور جہاد کا ثواب

۷۸۳۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن زیاد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد احمد بن لیث بن سہل بنجارا

(۷۸۳۳)......إسناده حسن. أخرجه النسائي (۱۱/۶) وأحمد (۴۲۹/۳) وفي إسناده طلحة بن عبدالله بن عبدالرحمن مقبول لكن يشهد له ماقبله.

نے ان کو ابو عبداللہ بن نصر شیبانی نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو میمون بن نجیح نے ان کو ابوالحسن نے ان کو حسن بصری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں جہاد کی خواہش رکھتا ہوں اور میں اس پر قادر نہیں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں میری ماں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بس اللہ سے ڈر تو اس کے بارے میں جب تم ایسا کرو گے تو تم کو حج کرنے کا عمرہ کرنے کا اور جہاد کرنے کا ثواب مل جائے گا جب تجھے تیری ماں بلائے تو تو اللہ سے ڈر اور اس سے نیکی کر۔

۷۸۳۶:.....ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابو حامد محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو محمد بن صالح لشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابوداؤد نے ان کو نافع نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا چار پائی پر سوتے رہنا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے جس سے تو ان کو ہنسائے اور خوش کرائے اور وہ تجھے ہنسائیں اور خوش کریں۔ یہ افضل ہے تیرے لئے اللہ کی راہ میں تیرے تلوار کے ساتھ جہاد کرنے۔ سے مروی ہے عبداللہ بن عبدالعزیز سے یہ قوی نہیں ہے۔ البتہ اس کے متن کے لئے شواہد ہیں جو گذر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۷۸۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو عبداللہ بن شبرمہ نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عصام بن عبدالمجید اصفہانی سے اصفہان میں ان کو اسماعیل بن عبدالملک نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو محمد بن طلحہ نے عبداللہ بن شبرمہ، نے ان کو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! تمام لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون سب سے زیادہ مستحق ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری امی۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کون؟ فرمایا کہ اس کے بعد بھی تیری امی۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ فرمایا کہ تیری امی۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا والد۔

اور ابوبدر کی روایت میں ہے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون زیادہ حق دار ہے سب لوگوں سے میرے حسن سلوک کا؟

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث محمد بن طلحہ سے۔

۷۸۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونضر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو وہب بن خالد نے ان کو ابن شبرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرو۔ اس نے پوچھا پھر کس سے کروں؟ فرمایا کہ پھر تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ پھر فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ پھر تیرا باپ۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے وھیب کی حدیث سے۔ اور بخاری اس کا شاہد لائے ہیں ابن شبرمہ کی روایت کے ساتھ وہ عبداللہ ہے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے۔

(۷۸۳۵).....قال فی مجمع الزوائد (۸/۱۳۸): ((رواه أبویعلی والطبرانی فی الصغیر والأوسط ورجالهما رجال الصحیح غیر میمون بن نجیح ووثقه ابن حبان)

(۷۸۳۷).....اخرجه مسلم فی البر (۱) والبخاری (۵۹۷۱) وابن ماجه (۲۷۰۶) وأحمد (۲/۳۲۷ و ۳۹۱)

رشتہ داروں سے صلہ رحمی

۷۸۳۹:.....ہمیں خبر دی ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر امام نے اپنی اصل کتاب سے اور ابونصر بن قتادہ اور عبدالرحمٰن بن علی بن حمدان نے، ان سب لوگوں نے کہا ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو ابومسلم الانصاری نے حدیث بیان کی بہز بن حکیم سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟

فرمایا: کہ اپنی والدہ سے نیکی کرو۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کس سے؟ فرمایا اپنے ماں کے ساتھ۔ پھر پوچھا کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ والد کے ساتھ۔ اس کے بعد جو زیادہ قرابت دار ہو درجہ بدرجہ اس سے کرو۔

۷۸۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا اس نے کہا ہمیں خبر دی ہے یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی بہز بن حکیم نے معاویہ قشیری سے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا کہ ماں کے بعد پھر کس سے کروں؟ فرمایا پھر بھی ماں کے ساتھ۔ پھر میں نے پوچھا کہ ماں کے بعد کس سے کروں؟ فرمایا پھر بھی اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا اس کے بعد کس سے کروں؟ فرمایا کہ اس کے بعد اپنے والد کے ساتھ پھر درجہ بدرجہ قرابت داروں سے۔

۷۸۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد نصیر خلدی نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن علی عمری نے ان کو معلٰی بن مہدی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو منصور نے ان کو عبیداللہ بن علی بن عرفطہ سلمی نے ان کو خراش (ابوسلام) سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں تین بار وصیت فرمائی تھی اور ایک آدمی کو اس کے والد کے بارے میں دو بار وصیت کی تھی اور ایک آدمی کو اس کے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وصیت فرمائی تھی اگر چہ اس پر بہت ہی کمتر احسان ہو جس کو وہ ادا کرے عفان نے اس کا متابع بیان کیا ہے ابوعوانہ سے۔ اور کہا مسدد نے کہ روایت ہے ابوعوانہ سے اس نے علی بن عبیداللہ بن عرفطہ سے۔

۷۸۴۲:.....ان کو خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمر بن مدرک قاضی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو سری بن اسماعیل نے ان کو شعبی نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ! میں دیہاتی آدمی ہوں اور میں آسودہ حال ہوں۔ میری ماں باپ ہیں اور بہن بھائی ہیں۔ چچا ہیں پھوپھی ہیں ماموں ہیں خالہ ہیں، ان سب میں سے میرے صلہ رحمی کرنے کا ان میں کون زیادہ حق دار ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں اور باپ تیری بہن تیرا بھائی اور قریبی رشتہ دار۔

۷۸۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عمر بن مدرک نے ان کو حرمی بن حفص نے ان کو زیاد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں چچا پھوپھی ہیں ماموں خالہ ہیں ان میں سے کون میرے صلے کا زیادہ حق دار ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ پھر تیرا والد پھر تیری بہن پھر تیرا بھائی اس کے بعد زیادہ قریبی پھر قریبی۔

۷۸۴۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو سعودی نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابورمثہ تیمی نے پھر رباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ

(۷۸۴۲)......إسناده ضعيف جداً. في إسناده السري بن اسماعيل متروک الحديث.

کہہ رہے تھے کہ اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے جو دے اپنی ماں کو پھر باپ کو پھر بہن کو پھر بھائی کو پھر قریبی رشتہ دار کو پھر اس کے بعد قریبی کو اس کے بعد کچھ لوگ آ گئے بنی یربوع سے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ایک آدمی نے کہا انصار میں سے یارسول اللہ! مولاء یربوع نے فلاں کو قتل کیا تھا۔رسول اللہ نے فرمایا۔کوئی نفس دوسرے نفس کے خلاف جنایت نہیں کیا جاتا۔(گناہ)

۷۸۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو بقیہ نے ان کو بحیر بن سعید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو مقدام بن معدی کرب نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے۔اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری ماؤں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہارے باپوں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہیں سب سے زیادہ قریبی رشتہ داروں کے بارے میں (درجہ بدرجہ۔)

جنت کا درمیانی دروازہ:

۷۸۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے، اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں نہیں بدلہ دے گا بیٹا اپنے باپ کا مگر یہ کہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے۔

اور ایک دوسری روایت میں جریر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کوئی بیٹا اپنے والد کا بدلہ نہیں دے گا۔
نقل کیا ہے اسکو مسلم نے کئی طریقوں سے سفیان سے اس نے زہیر وغیرہ سے اس نے جریر سے۔

۷۸۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عطاء نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازھر نے ان کو فضل بن موفق نے ان کو مسعر بن کدام نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمن نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔کہ والد ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں میں سے یا جنت کے درمیان والے دروازوں میں سے۔ اس کی حفاظت کریں یا اس کو ضائع کریں۔اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک والد جنت کا درمیان والا دروازہ ہے پس تو حفاظت کر اس دروازے کی یا اس کو چھوڑ دے۔

۷۸۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو جعفر

(۷۸۴۴)......إسناده صحيح. أخرجه أحمد (۲/۲۲۶) و (۴/۶۵) و (۵/۳۷۷) وأخرجه النسائي (۵/۶۱) مختصراً

(۱)......في التقريب ابو سلمة

(۷۸۴۵)......رواه البخاري في الأدب المفرد (۶۰) وابن ماجه (۳۶۶۱) والحاكم (۴/۱۵۱) والطبراني في الكبير (۲۰/۲۷۰، ۲۷۱) وأحمد (۴/۱۳۱، ۱۳۲) وقال السيوطي في الجامع الصغير حديث حسن.

(۷۸۴۶)......أخرجه مسلم (۱۵۱۰)

(۷۸۴۷)......أخرجه أحمد في مسنده (۵/۱۹۶) و (۶/۴۴۵ و ۴۴۸ و ۴۵۱) والترمذي (۱۹۰۰) وابن ماجه (۲۰۸۹) و (۳۶۶۳) والحاكم (۲/۱۹۷) وقال هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي.

وقال السيوطي في الجامع الصغير حديث صحيح.

بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابو عبدالرحمٰن سلمی نے کہ ایک آدمی کو اس کی ماں نے حکم دیا کہ وہ شادی کر لے اس کے بعد اس کو حکم دے دیا کہ اس کو طلاق دے دے۔ اس نے حضرت ابودرداء سے مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نہ تو تمہیں بیوی کو طلاق دینے کا کہوں گا اور نہ ماں کی نافرمانی کرنے کا۔ ابودرداء نے کہا میں ابھی تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ فرماتے تھے کہ والد جنت کا بیچ والا دروازہ ہے تو اس کی حفاظت کر۔ اور چاہے تو اس کو ضائع کر۔ اس آدمی نے کہا بلکہ میں اس کی حفاظت کروں گا۔ لہٰذا اس نے بیوی کو طلاق دے دی۔

۷۸۴۹:..... ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوورداء طیالسی نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن نے ان کو حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ۔

میری ایک بیوی تھی جسے میں چاہتا تھا اور میرے والد اس کو ناپسند کرتے تھے (اس کی عادات کی وجہ سے)۔

والد نے مجھے کہا کہ اس کو طلاق دے دے میں اپنے والد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم طلاق دے دو۔ لہٰذا اس نے طلاق دے دی۔

۷۸۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان کو ابوبکر یعنی ابن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد نے اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جنت میں دکھایا گیا تھا، میں جنت میں چل رہا تھا کہ یکا یک ایک آدمی کی قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنائی دی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟

فرشتوں نے بتایا یہ حارثہ بن نعمان کی آواز ہے۔ ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی۔ اسی طرح کہا ہے محمد بن ابوعتیق اور موسیٰ بن عقبہ نے۔

۷۸۵۱:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن حسن خلیل قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا میں نے ایک قاری کی آواز سنی جو قرأت کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے اور حارثہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی اور حسن سلوک کرتا تھا۔

تین مسافروں کی نیک اعمال کی بدولت رہائی:

۷۸۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے صالح بن کیسان سے ان کو نافع نے یہ کہ حضرت عبداللہ بن نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی پیدل سفر کر رہے تھے انہیں بارش نے گھیر لیا لہٰذا انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لے لی اور ابھی اسی میں بیٹھے ہی تھے کہ پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر گرا جس نے غار کے دہانے کو بند کر دیا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے اعمال کو یاد کرو جو تم نے خالص اللہ کی رضا کے لئے کیے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے اسی خالص عمل کے ساتھ اور اسی کے ذریعے اور وسیلے سے اللہ سے دعا کرو

(۷۸۴۹)..... اخرجه ابن ماجه بسند حسن.

شاید وہ تم سے اسی مشکل کو کھول دے۔لہٰذا ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے۔ اور میری بیوی بچے بھی تھے، بچے چھوٹے چھوٹے تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا جب شام کو میں بکریاں واپس لے کر آتا تو سب سے پہلے میں اپنے والدین کو ان کا دودھ پلاتا تھا ایک دن میں درختوں کی تلاش میں دور نکل گیا واپسی دیر سے ہوئی جب میں بکریاں لے کر آیا تو میرے والدین سو چکے تھے۔ میں نے برتن دھویا اور اس میں دودھ نکالا اور وہ دودھ لے کر والدین کے سرھانے ان کے جاگنے کا انتظار کرنے کھڑا ہو گیا بچے میرے پیروں میں بلبلا رہے تھے میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں پہلے ان کو پلادوں اور والدین کو جگانا بھی ناپسند کیا میں رات بھر اسی حالت میں رہا حتی کہ فجر طلوع ہوگئی اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم سے اتنی اس چٹان کو ہٹادے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں چنانچہ چٹان اس قدر ہٹ گئی کہ وہ آسمان کو دیکھنے لگے۔

اتنے میں دوسرے نے کہا اے اللہ! میرے چچا کی لڑکی تھی میں اس سے محبت کرتا تھا اور وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس سے گناہ کرنے کی بات کہی تو اس نے کہا کہ میں اس وقت مانوں گی جب تم مجھے ایک سو دینار دو گے لہٰذا میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کئے اور لے کر اس کے پاس پہنچ گیا اور اسے دے دیا۔ جب میں اس کے پیروں کی طرف بیٹھا تو اس نے کہا کہ تو اللہ سے ڈر اور گواس مہر کو نہ کھول مگر حق کے ساتھ۔لہٰذا میں اس کے پاس سے اٹھ گیا۔ اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کردے اور ہماری مشکل کشائی کر۔ اللہ نے ان کے لئے اس سوراخ میں اور اضافہ کر دیا۔

اب تیسرے نے کہا اے اللہ! میں اجرت پر لوگوں سے کام کرواتا تھا ان کو مزدوری میں ایک فرق مکئی غلہ دیتا تھا۔ ایک مزدور نے جب کام پورا کرلیا تو میں نے اس کو مزدوری دی اس نے اس کو کم سمجھا اور لینے سے انکار کر دیا ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو بڑھانا شروع کر دیا حتی کہ میں نے اس کے ساتھ گائے اور ان کا چرواہا جمع کر لیے ایک عرصے بعد وہ واپس آیا اور کہنے لگا۔ اللہ سے ڈر اور مجھے میرا حق دے دے میں نے اسے کہا جا لے جا یہ گائے اور ان کو چرانے والا یہ سب تیرے ہیں۔ اس شخص نے کہا اللہ سے ڈر میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا کہ میں نے مذاق نہیں کیا یہ سب تیرا ہے لے جا لہٰذا وہ ان کو ہانک کر لے گیا اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو جانتا ہی ہے تو اس پتھر کو ہم سے ہٹا دے باقی جو رہ گیا ہے۔لہٰذا اللہ نے ان سے وہ پتھر ہٹا دیا اور وہ نکل کر پیدل چلتے ہوئے چلے گئے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب وغیرہ سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے اور بخاری و مسلم نے دوسرے طریق سے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

۷۸۵۳:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو مغراء نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرا۔ پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس تھا صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کاش یہ اس طرح جہاد فی سبیل اللہ میں ہوتا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے صحابہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کاش کہ یہ آدمی اللہ کی راہ میں ہوتا۔ اور ایسا ہو جاتا۔ حضور نے فرمایا کہ شاید یہ والدین کی خدمت کی مشقت اٹھا رہا ہو تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہوگا یا یہ شخص اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی مشقت برداری کر رہا ہو تو بھی یہ فی سبیل اللہ ہوگا یا یہ اپنے نفس کی مشقت اٹھا رہا ہے تاکہ اس کو لوگوں سے مستغنی کر دے تو بھی یہ فی سبیل اللہ ہوگا۔

۷۸۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو اصبغ نے ان کو ابن وہب نے ان کو یحییٰ بن ایوب زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کے ساتھ

(۷۸۵۲)..... اخرجه البخاری (۲۳۳۳) و (۳۴۶۵) و (۵۹۷۴) ومسلم (۲۷۴۳) واحمد (۲/۱۱۶)

نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کر دیتا ہے اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے باب صلۃ الرحم میں جو کچھ روایات آئی ہیں عمر کی زیادتی کے بارے میں۔

والدین کی زیارت پر حج کا ثواب:

۷۸۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابو الاشعث نے ان کو حزم بن ابو حزم نے ان کو میمون بن سیارہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ اس کو درازی عمر عطاء کرے اور ان کے رزق میں اضافہ کرے ان کو چاہئے کہ وہ والدین کے ساتھ نیکی کرے اور صلہ رحمی بھی کرے۔

۷۸۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے اور ابو الحسن علی بن عبد اللہ بیہقی دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو جعفر احمد بن حسین حذاء نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو مستسلم بن سعید نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی بیٹا جو نیکی کرنے والا ہے جو نظر شفقت سے دیکھتا ہے مگر اس کے لئے ہر ایک نظر کے بدلے میں ایک حج مقبول لکھ دیا جاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اگر وہ ہر روز سو مرتبہ بھی نظر اٹھا کر دیکھے؟ فرمایا کہ جی ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

۷۸۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن اسحاق بغوی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ابو صالح نے ان کو لیث بن ابراہیم بن اعین بصری جو قبیلہ بنی عجل سے ہیں ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی والد اپنے بیٹے کی طرف دیکھتا ہے اور اس کو خوشی ہوتی ہے اس بیٹے کے لئے ایک جان کی آزادی کی طرح ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہا کیا یا رسول اللہ اگر وہ تین سو ساٹھ بار دیکھے؟ فرمایا اللہ بہت بڑا ہے اس سے۔

۷۸۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں۔ کہ بیٹا اپنی ماں کے قریب تر ہو ایسی جگہ جہاں اس کا نفس سن سکے یہ افضل ہے اسی شخص سے جو اللہ کی راہ میں تلوار چلاتا ہے۔ اور ماں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا افضل ہے ہر چیز سے۔

۷۸۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو محمد بن حامد نے خبر دی ان کو حدیث بیان کی مکی بن عبدان نے ان کو حسن بن ہارون نے ان کو منصور بن جعفر نے ان کو نہشل بن سعید نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی بیٹا نیکی کرنے والا جو اپنی والدہ کی طرف نظر شفقت سے دیکھتا ہے مگر اس کو ہر نظر کے بدلے میں حج مقبول کا اجر ملتا ہے۔

صحابہ نے پوچھا کیا اگر چہ وہ ایک دن میں سو بار بھی دیکھے؟ فرمایا کہ اللہ اس سے بہت بڑا ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے سند میں منصور بن جعفر یہ والد ہے حسین بن منصور سلمی نیشاپوری کا۔

(۷۸۵۳)..... إسناده ضعيف. أخرجه الحاكم في مستدركه (۱۵۳/۴) والبخاري في الأدب المفرد (۲۲) من طريق زبان بن فائد به وزبان بن فائد ضعيف الحديث كلما في التقريب وكلاهما روياه بلفظ: (من بر والديه طوبى له زاد الله في عمره)

(۷۸۵۶)..... إسناده ضعيف. في إسناده محمد بن حميد وهو ابن حبان الرازي قال في التقريب حافظ ضعيف وفي إسناده أيضاً زافر بن سليمان صدوق كثير الأوهام.

(۷۸۵۷)..... إسناده ضعف. في إسناده إبراهيم بن أعين البصري العجلي قال في التقريب: ضعيف.

(۷۸۵۹)..... إسناده ضعيف جداً. في إسناده نهشل بن سعيد قال في التقريب متروك.

بھائی کی طرف دیکھنا عبادت ہے:

۷۸۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوعلی حافظ نے ان کو ابویعلی احمد بن علی موصلی نے ان کو ابویاسر عمار مستملی نے ان کو سعید بن زید نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ والد کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور کعبے کی طرف دیکھنا عبادت ہے قرآن کی طرف دیکھنا عبادت ہے اپنے بھائی کی طرف شفقت سے دیکھنا عبادت ہے۔

۷۸۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو سعید بن عبداللہ بن ابوعثمان جدی نے ان کو عبداللہ بن محمد شرقی نے ان کو محمد بن عقیل ابو صالح عبدی نے ان کو ابومقاتل عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو عبداللہ بن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی ماں کی پیشانی چوم لے اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ ہوگا۔

اس کی سند غیر قوی نہیں ہے۔

تین نیکیاں:

۷۸۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو محمد بن علی بن بحر البراز نے ان کو محمد بن ابراہیم برجلانی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا بشر بن الحارث سے ایک آدمی کے بارے میں جس کے والد ثغر میں تھے اور ماں بغداد میں۔ اور اس کی ماں اس کو منع کرتی ہے کہ وہ اپنے والد کے پاس نہ جائے جب کہ باپ چاہتا ہے کہ وہ اس کے پاس آئے۔ اور اس کے پاس ہی رہے۔

بشر نے کہا کہ میں نے پوچھا تھا عبداللہ بن داؤد سے یہ سوال اسی بارے میں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس رہے اپنے والد کے پاس نہ جائے مگر ماں کی اجازت سے۔ میں نے بشر سے کہا کہ بے شک یزید نے ہمیں خبر دی ہے جس سے انہوں نے فرمایا تھا کہ ماں کا حق تین چیزیں ہیں یعنی تین بار نیکی کرنے کا حکم ہے۔ اور باپ کے لئے تہائی ہے۔

بشر نے کہا میں نے سنا تھا فضیل بن عیاض سے وہ ذکر کرتے تھے ہشام سے وہ حسن سے اس حدیث کو میں نے ان سے کہا آپ نے یہ حدیث بہز بن حکم کو بیان کی تھی انہوں نے کہا کہ اسی لئے عطیہ ہے۔

اور بشر نے کہا میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ باپ بیٹے کے مال میں سے بغیر اجازت لے سکتا ہے جب اس کو اس کی ضرورت ہو بقدر ضرورت اور ماں بھی بقدر حاجت لے سکتی ہے۔ اور فرمایا کہ اس مسئلے میں ماں اور باپ برابر ہیں۔

بہر حال اقامت و ذمہ داری اور کفایت میں۔ بہر حال میں ماں کی طرف مائل ہوں۔

۷۸۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ذوالنون نے کہ تین چیز نیکی کی نشانیاں ہیں۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا ان دونوں کی حسن اطاعت کے ساتھ۔ اور بازو نرم رکھنا۔ اور مال خرچ کرنا۔ اور والد کی نیکی (اولاد کے ساتھ) ان کو ادب سکھانا ہے اور خیر کی رہنمائی کرتا اور جمیع لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا خوش چہرے کے ساتھ اور حسن معاشرۃ کے ساتھ۔

خالہ کے ساتھ حسن سلوک:

۷۸۶۴:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن السراج نے ان کو مطین نے ان کو عبداللہ بن عمر اور محمد بن علاء نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابومعاویہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی عبداللہ بن فضل نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو قاضی ابوطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ بن نصر ذہلی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر قاسم بن زکریا مطرز نے ان کو ابوکریب محمد بن علاء اور محمد بن اسماعیل بن سمرہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اس نے ابوبکر بن حفص سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

ور کہنے لگا یارسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کرلیا ہے کیا میرے لئے توبہ ہے؟ حضور نے پوچھا کہ کیا تیری ماں زندہ ہے؟

اور ابن قتادہ کی روایت میں ہے کہ کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں ہیں۔ فرمایا کہ تیری خالہ ہے؟ کہا کہ جی ہاں ہے۔ فرمایا جا اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔ اور ابن قتادہ کی ایک روایت میں ہے کہ پھر اس کے ساتھ نیکی کر۔

۷۸۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ام ایمن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اہل بیت کو وصیت فرمائی تھی۔

کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں عذاب دیا جائے اور تم جلا دیئے جاؤ اور اپنے رب کی اطاعت کرنا اور اپنے والدین کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تم اپنی ہر شئی سے نکل جاؤ۔

اور جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا، جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہوجائے گا اور بچانا تم اپنے آپ کو شراب سے بے شک وہ ہر شر کی چابی ہے اور بچانا تم اپنے آپ کو معصیت سے بے شک وہ اللہ کو ناراض کرتی ہے۔ اور کوئی معاملہ ان کے اہل سے نہ چھیننا۔ اور اگر تم دیکھو کہ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اگر لوگ مرجائیں اور تم ان میں ہوتو ثابت قدم رہو۔ اور تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو اپنی استطاعت کے مطابق۔ اور اپنی لاٹھی ان سے نہ اٹھانا اور ان کو اللہ سے ڈراتے رہنا۔

اس کو روایت کیا ہے معمر نے اسماعیل بن امیہ سے اس نے نبی کریم سے بطور مرسل کے۔ اس کے بعض مفہوم کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے راشد ابومحمد نے شہر بن حوشب سے اس نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی سات باتوں کی اس نے ان کو ذکر کیا ہے اور روایت کی گئی ہے امیہ مولاۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فصل:.......والدین کی نافرمانی کرنا، اور اس بارے میں جو وعیدیں احادیث میں آئی ہیں

۷۸۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو اسحق بن شاہین نے ان کو خالد نے ان کو جریری نے ان کو عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟

ہم نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لگائے ہوئے تھے اس کے بعد سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار اور جھوٹی بات کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ آپ یہ لفظ بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کیا آپ چپ نہیں کریں گے؟

یہ الفاظ خالد کی روایت کے ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن شاہین سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے طریق سعید سے اس نے جریری سے۔

۷۸۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن یعقوب عدل نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو محمد قرشی نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

(۷۸۶۵)..... اسنادہ ضعیف. مکحول لم یدرک ام ایمن وروی عنھا مرسلاً.

علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ ناحق قتل کرنا۔ اس کے بعد فرمایا۔ کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟ وہ ہے جھوٹی بات کرنا ہے۔ یا یہ فرمایا تھا کہ جھوٹی گواہی دینا۔ کہا شعبہ نے کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ جھوٹی گواہی دینا۔ دونوں نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن ولید سے۔

بدعتی کو پناہ دینے والے پر لعنت:

۷۸۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمر بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو قاسم بن ابو برہ نے ان کو ابوطفیل نے وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا تم لوگوں کو رسول اللہ نے کسی چیز کے ساتھ خاص کیا تھا؟ فرمایا کہ ہمیں کسی شئی کے ساتھ خاص نہیں کیا تھا جس میں تمام لوگوں کو عام نہ کیا ہو سوائے اس کے جو کچھ میری اس تلوار کے نیام میں ہے۔ پھر انہوں نے اس میں سے ایک صحیفہ نکالا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا اللہ لعنت کرے اس شخص کو جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا۔ اور اللہ لعنت کرے اس کو جو زمین کے نشانات چرائے۔ (جو راستوں پر قائم کیے جاتے ہیں بطور نشان) اور اللہ لعنت کرے اس شخص کو جو اپنے والدین کو لعنت کرے (یا برا کہے) اور اللہ لعنت کرے اس کو جو بدعتی کو پناہ دے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا شعبہ کی حدیث سے۔

۷۸۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابویعلی نے ان کو عباد بن موسیٰ نے ختکی نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک کبیرہ گناہوں میں سے کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے۔

کہا گیا کہ یا رسول اللہ! کیسے کوئی اپنے والدین کو لعنت کرے گا؟ فرمایا کہ وہ کسی کے باپ کو گالی دے گا لہٰذا وہ پلٹ کر اس کے والد کو گالی دے گا۔ اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے گا اور وہ بھی پلٹ کر اس کی ماں کو گالی دے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اس نے ابراہیم بن سعد سے۔

اکبر الکبائر گناہ:

۷۸۷۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمید بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں بے شک اکبر الکبائر اور گناہ یہ ہیں کہ اسلام میں آنے کے بعد بھی کوئی اپنے والدین کو گالی بکے۔

کہا گیا یا رسول اللہ! کیسے کوئی اپنے والدین کو گالی دے گا؟ فرمایا کہ یہ کسی کے باپ کو گالی دے گا اور وہ ان کے والد کو گالی دے گا یہ کسی کی ماں کو گالی دے گا اور وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔ اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث شعبہ سے۔

تین چیزوں کی ممانعت:

۷۸۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو محمد

(۷۸۶۷)......أخرجه البخاري (۵۹۷۶) و (۵۹۷۷) و (۶۲۵۳) و (۶۲۵۴) و (۶۲۷۴) و (۶۹۱۸) ومسلم في الإيمان (۱۴۴) والترمذي (۱۲۰۷) و (۱۹۰۱) و (۲۳۰۱) و (۳۰۱۹) والنسائي (۸/۶۳) وأحمد (۳/۱۳۱ و ۱۳۴) و (۵/۳۶ و ۳۸) والبيهقي (۱۰/۱۲۱) وفي بعضها دون قوله (وقتل النفس)

(۷۸۶۸)......أخرجه مسلم (۱۹۷۸) والنسائي (۷/۲۳۲) وأحمد (۱/۱۰۸ و ۱۱۸ و ۱۵۲)

(۷۸۶۹)......أخرجه البخاري (۵۹۷۳) ومسلم في الإيمان (۱۴۶) وأبوداؤد (۵۱۴۱) والترمذي (۱۹۰۲) وأحمد (۲/۱۶۴ و ۱۹۵ و ۲۱۶)

بن سوقہ نے ان کو محمد بن عبداللہ ثقفی نے ان کو وراد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا اور یہ دعویٰ کیا وراد نے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے لکھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین چیزوں کو حرام کیا ہے۔

اور تین چیزوں سے منع کیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا۔ بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کرنا۔ دینے کے لئے منع کرنا اور لینے کے لئے لاؤ دے دو کہنا۔ اور تین چیزوں سے منع کیا تھا۔ مال کو ضائع کرنا، چپک کر سوال کرنا مانگنا اور قیل قال وحجت بازی کرنا۔

اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے محمد بن سوقہ سے۔

۷۸۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو مطرز قاسم بن زکریا نے ان کو عبید اللہ نے ان کو شیبان نے ان کو منصور نے مسیب بن رافع سے اس ..... وراد سے اس نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر حرام کیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا۔ دینے کے لئے منع کرنا اور لینے کے لئے ہاتھ پھیلانا اور مکروہ قرار دیا ہے تمہارے لئے حجت بازی کرنے کو، کثرت سے مانگنے کو اور مال ضائع کرنے کو۔ بخاری نے اس کو روایت کی سعد بن حفص سے اس نے شیبان سے۔

والدین کے نافرمان پر جنت حرام ہے:

۷۸۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو زیاد بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جنت میں داخل نہ ہوگا ولد الزنا (حرامی) اور دائمی شرابی اور والدین کا نافرمان۔

۷۸۷۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن اسحاق صفار نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو مجاہد نے انہوں نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جنت داخل نہیں ہوگا والدین کا نافرمان اور نہ ہی عادی شرابی اور نہ ہی احسان جتلانے والا۔

۷۸۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن ابوالجعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نبیط سے اس نے جابان سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں والدین کا نافرمان اور نہ ہی احسان جتلانے والا اور نہ ہی زانیہ کا بیٹا اور نہ ہی عادی شرابی۔

(۷۸۷۱)..... أخرجه مسلم في الأقضية (۱۴) من طريق محمد بن سوقة بهذا اللفظ.

(۷۸۷۲)..... رواه بتمامه البخاري (۱۴۷۳) و (۷۲۹۲) وأحمد (۲۵۰/۴، ۲۵۱ و ۲۵۴، ۲۵۵) ورواه دون شطره الأول البخاري (۲۴۰۸) و (۵۹۷۵) ومسلم في الأقضية (۱۲) و (۱۴) والدارمي (۳۱۱/۲) وأحمد (۲۴۶/۴)

(۷۸۷۳)..... ذكره الشوكاني في الفوائد (۵۹۴) ط المكتب الإسلامي وقال: لااصل له

(۷۸۷۴) ..... إسناده حسن. أخرجه النسائي (۳۱۸/۸) والدارمي (۱۱۲/۲) وأحمد (۲۸/۳ و ۴۴)

اس کو روایت کی جریر نے منصور سے اس نے اس کی سند میں نبیط کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ابوالحسن مصری نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن اسد بن موسیٰ نے ان کو مؤمل نے سفیان ثوری، زبید یافعی سے ان کو جابان نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ۔

جنت میں داخل نہیں ہوگا عادی شرابی، قطع رحمی کرنے والا، نہ ہی ولد الحرام، نہ ہی والدین کا نافرمان، نہ ہی وہ شخص جو محرم عورت سے برائی کرے۔

اگر یہ روایت صحیح ہو تو پھر ولد زنا (حرامی) محمول ہوگا اس شرط پر کہ جو اپنے ماں والا عمل کرے۔ (یعنی زنا کی اولاد جو خود بھی زنا کرے نیک صالح نہ ہو) واللہ اعلم۔

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب السنن میں وہ تمام روایات جو اس بارے میں مذکور ہیں۔

تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں فرماتے:

۷۸۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عمر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین شخص ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ اور تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے جو تین جنت میں نہیں جائیں گے ایک تو والدین کا نافرمان ہے اور دوسری مترجلہ عورت یعنی جو مردوں جیسی بنتی ہے یعنی مردوں جیسی مشابہت بناتی ہے۔ اور دیوث (اپنی بیوی سے برائی کروانے والا۔)

اور وہ تین جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہیں کرے گا۔ والدین کا نافرمان، دائمی شراب پینے والا اور دے کر احسان جتلانے والا۔

ایسی ہی ابوعامر روایت لائے ہیں اور اس میں اس کے سوا دوسروں نے اس کا متابع نقل کیا ہے دونوں جگہ والدین کے نافرمان کا ذکر ہے۔

جریج عابد کی داستان ماں کے دل کی حفاظت کی فضیلت کے بارے میں:

۷۸۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسن بن علی حافظ نے ان کو ابویعلی نے ان کو ہدبہ اور شیبان نے دونوں نے کہا ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابورافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جریج نامی شخص اپنے گرجے میں عبادت کرتا رہتا تھا۔ اس کی ماں اس کے پاس آئی اور بولی اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے کلام کر۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اس کی صفت بیان کرنے لگے کہ اس عورت نے ایسے کیا اتنے میں حضور نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے ماتھے پر ایسے رکھ لیا۔ اور موسیٰ نے کہا ہے اپنی حدیث میں کہ سلیمان نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں بھنویں پر رکھ لیا۔ بہرحال شیبان نے اس نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ہمارے سامنے ابورافع نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صفت بیان فرمائی جو کہ رسول اللہ کی صفت بیان کر رہے تھے۔ بے شک شان یہ ہے کہ جہاں ماں نے اس کو بلایا اس نے اپنی ہتھیلی اپنے بھنوں کے اوپر رکھ لی۔ پھر اپنا سر اٹھایا وہ اس کو بلا رہی تھی اور بولی اے جریج! میں

(۷۸۷۷) ..إسناده ضعيف. أخرجه احمد (۱۳۴/۲) والنسائي (۸۰/۵) ورواه الحاكم مختصراً (۱۴۷/۴) كلهم من طريق عبدالله بن يسار عن سالم بن عبدالله عن ابيه مرفوعاً

وعبدالله بن يسار هو الأعرج قال في التقريب: مقبول

تیری ماں ہوں مجھ سے کلام کر۔ مگر اس عورت نے ایسے وقت میں اس کو پکارا جب اتفاق سے وہ نماز پڑھ رہا تھا۔
اس نے دل میں کہا اے اللہ! میری امی بھی بلا رہی ہے اور میں نماز بھی پڑھ رہا ہوں (رب میں کیا کروں ماں کو دیکھوں یا نماز کو۔)
چنانچہ اس نے نماز کو ترجیح دی اور نماز کو پسند کیا (مگر ماں نے ناراض ہو کر بد دعا دے دی) پھر وہ چلی گئی۔ پھر آ گئی۔ دوسری مرتبہ اس نے کہا اے جریج میں تیری ماں ہوں۔ مجھ سے بات کر لے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اپنی نماز میں مصروف رہا۔ پھر تیسری مرتبہ بھی آئی اور مذکورہ الفاظ کہے۔ اس نے پھر اپنا مذکورہ عمل (نماز) کو جاری رکھا تو ماں نے ناراض ہو کر بد دعا دی اے اللہ! یہ جریج میرا بیٹا ہے اور میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی ہے اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اے اللہ اس کو موت نہ دینا یہاں تک کہ آپ اس کو بدکار عورتیں دکھا دینا۔ فرمایا کہ اگر وہ یہ دعا دے دیتی کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے تو وہ ہو جاتا۔ اتفاق سے اس کے عبادت خانے کے قریب ایک بھیڑوں کا چرواہا آ کر پناہ لیتا تھا۔ چنانچہ ایک عورت بستی سے نکلی اور اس چرواہے کے پیچھے چڑھ گئی اس نے اس عورت کے ساتھ برائی کر لی جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور اس کا لڑکا پیدا ہوا۔ اس سے پوچھا گیا کہ یہ کہاں سے لائی ہو؟ یہ کس کا ہے؟ اس عورت نے چرواہے کو تو چھپا لیا اور اس عابد جریج کا نام لگا دیا اور کہا کہ اس گرجے میں جو رہتا ہے یہ اس کا ہے۔ اور موسیٰ نے کہا کہ اس جھونپڑی کا مالک کون ہے؟ لوگ اس کے پاس آئے اور اپنے کلہاڑے اور کدال ساتھ لائے انہوں نے اس کو بلایا اتفاق سے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے ان کے ساتھ بات نہیں کی۔ لہٰذا انہوں نے اس کے عبادت خانے کو ڈھانا شروع کیا اس نے جب یہ حال دیکھا تو ان کے پاس اتر آیا لوگوں نے اس سے کہا کہ اس بچے سے پوچھو چنانچہ اس نے اس بچے کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بچہ مسکرایا۔ اس عابد نے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے اس بچے نے بتایا کہ بھیڑوں کا چرواہا میرا باپ ہے۔ جب انہوں نے اس کی یہ کرامت دیکھی تو بولے ہم نے جو کچھ تیرا عبادت خانہ توڑا ہے ہم وہ سونے چاندی سے بنوا دیتے ہیں۔ اس نے کہا نہیں بلکہ تم لوگ اس کو دوبارہ مٹی کا ہی بنا دو۔ جیسے پہلے تھا۔ شیبان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اس نے کہا پھر وہ اس پر چڑھ گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا شیبان سے۔

۷۸۷۹:..... ہمیں خبر دی ابوالخیر جامع بن احمد الوکیل محمد آبادی نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو جریر بن حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: نہیں کلام کیا تھا جھولے میں مگر تین افراد نے ایک تو عیسیٰ علیہ السلام نے۔ اور دوسرا فرد جریج تھا۔ یہ بنی اسرائیل کا ایک عابد تھا اس نے ایک اپنا عبادت خانہ بنایا تھا اس میں عبادت کرتا رہتا تھا ایک دن وہ نماز پڑھ رہا تھا، اس کی ماں آئی اس نے جریج کو آواز دی اس نے سوچا اللہ میں نماز میں ہوں اور میری ماں بھی بلا رہی ہے مگر وہ نماز کی طرف متوجہ رہا وہ لوٹ کر چلی گئی پھر وہ دوسرے دن آئی اس نے دوسرے دن بھی ایسے ہی کیا اس کے بعد وہ تیسرے دن آئی اس نے پھر ایسے کیا۔ (اب اس کی ماں کو غصہ آیا تو اس نے اس کو بددعا دے دی) اے اللہ جریج کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکارہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن بنی اسرائیلی جریج کی بزرگی کا ذکر کر رہے تھے کہ ان کی طوائفوں میں سے ایک طوائف نے کہا اگر تم لوگ چاہو تو میں اس کو فتنے میں واقع کر سکتی ہوں تمہارے لئے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو چاہتے ہیں (کہ کوئی تماشہ بنے) وہ چلی گئی اور وہ جریج کے درپے ہوئی مگر اس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی چنانچہ وہ اس چرواہے کے پاس گئی جو اس کے گرجے کی چھاؤں میں اپنی بکریاں بیٹھاتا تھا اس نے اس چرواہے کو اپنے اوپر قدرت دی اس کے ساتھ برائی کی اور اس سے حاملہ ہو کر لڑکا جنا اور لوگوں سے کہا کہ یہ جریج کا ہے۔ بنی اسرائیلی اس کے پاس آ گئے اور آ کر اس کو مارا پیٹا گالی گلوچ کی اور اس کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ اس نے پوچھا کہ بات کیا ہے؟ مجھے کیوں مارتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تم نے اس طوائف کے ساتھ زنا کیا تھا اور اس نے یہ بچہ جنا ہے۔ جریج نے پوچھا کہ لڑکا کہاں

پر ہے؟ فرمایا: کہ اس بچے کو لایا گیا۔ جریج نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی (کہ اے اللہ! یہ ناحق الزام گناہ جو مجھ پر آ گیا ہے تو ہی اس سے میری صفائی دے) دعا کے بعد اس بچے کے پاس آ کر اس بچے کو اپنی انگلی کے ساتھ اس کے سینے میں کچوکا دیا۔ اور کہا کہ اے لڑکے بتا تیرا باپ کون ہے؟ (اللہ کی قدرت سے بچہ بول اٹھا) کہ میرا باپ چرواہا ہے۔ فرمایا: کہ لوگ پھر تو اس پر کود پڑے اس کو چومنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا گرجا سونے کا بنوا دیتے ہیں۔ اس عابد نے کہا کہ نہیں مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بس تم ویسا بنوا دو جیسے تھا۔

اور تیسرا فرد بھی ایک بچہ تھا ایک عورت اس کو اپنی گود میں لئے بیٹھی تھی اس کو دودھ پلا رہی تھی اچانک اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار سواری پر گذرا۔ وہ عورت کہنے لگی اے اللہ! تو میرے اس بیٹے کو بھی اس سوار جیسا بنا دے۔ بچے نے یہ بات سنی تو ماں کا دودھ چھوڑ کر سوار کو دیکھنے لگا اس کو دیکھ کر کہا اے اللہ! تو مجھے ایسا نہ بنانا۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کا دودھ چوسنے لگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جو اس بچے کے دودھ چوسنے کی نقل کر رہے تھے اپنی انگلی اپنے منہ میں رکھ کر چوس کر دکھائی۔

اس کے بعد وہ عورت اسی بچے کو لئے گذر رہی تھی اچانک ایک ایسی لونڈی کے پاس سے گذری جس کو لوگ مار پیٹ رہے تھے۔ بچے کی ماں نے دیکھا تو کہنے لگی اے اللہ! میرے بیٹے کو ایسا نہ بنانا چنانچہ اس بچے نے پھر دودھ چھوڑ کر اس عورت کی طرف دیکھا اور کہنے لگا اے اللہ! مجھے اس عورت جیسا بنانا۔ پھر اس وقت ماں بیٹے میں اس بات پر مذاکرہ ہوا۔ خاتون نے کہا بیٹے میرے قریب سے خوبصورت جوان سوار گذرا میں نے کہا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا بنانا تو تم نے کہا اے اللہ! مجھے ایسا نہ بنانا۔ پھر اس لونڈی کے پاس گذر ہوا تو میں نے کہا کہ میرے بیٹے کو ایسا نہ بنانا تو تم نے کہا اللہ! مجھے اس جیسا بنانا۔ اب بچے نے کہا اے میری ماں! وہ سوار جو تیرے پاس سے گذرا تھا وہ سرکش ظالم تھا۔ اور تم نے یہ دعا دی کہ اللہ تو اس کو بھی ویسا بنا دے اس لئے میں نے کہا تھا! اللہ مجھے ایسا نہ بنا۔ (اور باقی رہا اس لونڈی کا مسئلہ) تو یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ تم نے چوری کی ہے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے نہ چوری کی ہے نہ ہی زنا کیا ہے۔ اور وہ کہہ رہی ہے حسبی اللّٰہ۔ مجھے اللہ کافی ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے اس نے جریر بن حازم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب اس نے یزید بن ہارون سے اس نے جریر سے۔

والدین کی پکار پر لبیک کہنا:

۷۸۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابن ریان اسدی نے ان کو لیث بن سعد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالاحرز محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو حکم بن ریان یشکری نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن حوشب فہری نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ صفار کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر جریج فقیہ عالم ہوتا تو وہ جانتا کہ اس کی ماں اس کے رب کی عبادت سے افضل ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے علی بن موسیٰ نے محمد بن یونس سے اس نے حکم بن ربان سے اور میری کتاب میں واقع ہے ابن عبدان محمد بن ریان سے اور حکم زیادہ صحیح ہے اور یہ سند مجہول ہے۔

۷۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو یاسین بن معاذ نے ان کو عبداللہ بن مرثد نے ان کو طلق بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے کہ اگر میں اپنے والد کو یا دونوں میں سے

(۷۸۷۹)......اخرجه البخاری (۳۴۳۶) ومسلم فی البر (۸) واحمد (۳۰۷/۲)

ایک کو پالوں اور عشاء کی نماز میں ہوں اور سورۃ فاتحہ پڑھ چکوں اور وہ آواز لگادے اے محمد! تو میں اس کو جواب دے دوں گا کہ میں حاضر ہوں۔ یا سین بن معاذ ضعیف ہے۔

۷۸۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو مسدد نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے وہ فرماتے ہیں کہ جب تجھے تیری ماں بلائے اور تم نماز میں ہو تو تم اس کی بات کا جواب دو۔

۷۸۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے ان کو روح نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مکحول نے کہا جب تجھے تیری والدہ بلائے اور تم نماز میں ہو تو اس کو جواب دے دو اور جب تجھے تیرا والد بلائے اس کو جواب نہ دو یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو کر پھر جواب دو۔

ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو والدین کے ہوتے ہوئے جنت سے محروم ہو:

۷۸۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب بن رجاء نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاک آلود ہو پھر خاک آلود ہو، ناک اس آدمی کی، جو اپنے والدین کو پالے ان کے بڑھاپے میں ایک کو یا دونوں کو پھر بھی وہ جنت میں نہ جا سکے (یعنی ان کی خدمت کر کے) اس کو مسلم نے روایت کیا شیبان بن فروح سے۔

۷۸۸۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے اس نے سنا زرارہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد ابن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کو پالے یا دونوں میں سے ایک کو پالے پھر بھی وہ جہنم میں چلا جائے اللہ اس کو دور کر دے گا (رحمت سے۔)

۷۸۸۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن یونس نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زرارہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنی قوم کے ایک آدمی سے جسے مالک کہا جاتا ہے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا: جو شخص کسی یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے پینے میں شریک کر لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص والدین میں سے دونوں کو یا ایک کو پالیتا ہے پھر بھی وہ جہنم میں چلا جاتا ہے تو اللہ اس کو دور کر دیتا ہے (اپنی رحمت سے یعنی لعنت کرتا ہے) جو شخص کسی مسلمان کی گردن غلامی سے آزاد کراتا ہے وہ عمل اس کے لئے جہنم سے چھٹکارا بن جاتا ہے۔

۷۸۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابونصر بن قتادہ نے دونوں کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو روح بن صلاح نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہوں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر کرم کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور نہ ہی ان کو صاف کرے گا۔

حضرت معاذ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا کہ والدین سے بَری اور لاتعلق ہو جانے والے ان سے نفرت کرتے ہوئے۔ اور

(۷۸۸۴)......أخرجه مسلم فی البر (۹ و ۱۰) وأحمد (۲/۳۴۶)

(۷۸۸۵)......(۱) فی المخطوط أبی مالک والتصویب من مسند أحمد

أخرجه أحمد (۵/۲۹) وإسناده صحیح

(۷۸۸۷)......فی إسناده زبان بن فائد ضعیف الحدیث.

لاتعلق و بیزار ہو جانے والے اپنی اولاد سے۔اور وہ آدمی جس پر کچھ لوگ نیکی اور احسان کریں اور وہ ان کے احسان کی ناشکری کرلے اور ان سے بیزار ہو جائے۔

بروز قیامت عذاب میں گرفتار اشخاص:

۷۸۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن اسحاق مستملی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو زہیر نے ان کو اعمش نے ان کو شعبی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قیامت کے شدید ترین عذاب میں گرفتار وہ ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہوگا۔ یا اس نے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا ہوگا یا دونوں کو اور تصویریں بنانے والے اور وہ عالم جو اپنے علم کا فائدہ نہ اٹھائے۔

والدین کی نافرمانی پر زندگی ہی میں سزا

۷۸۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو محمد بن علی بن حمدان نے ان کو جعفر بن سلمہ مولیٰ خزاعہ وراق بصری نے ان کو بکار بن عبدالعزیز بن بکرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبدالعزیز سے اکثر وہ اپنے والد سے ذکر کرتے تھے اپنے والد ابوبکرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔سارے گناہ پیچھے کر دیئے جائیں گے قیامت کے دن جب تک اللہ چاہے گا مگر والدین کی نافرمان بے شک اس گناہ کرنے والے کو موت سے پہلے ہی زندگی میں سزا ہوگی۔اور جو شخص دیکھے گا اللہ اس کو دکھائے گا اور جو سنے گا اللہ اس کو سنوائے گا۔ اس کے ماسوائے نے اس کا متابع بیان کیا ہے بکار سے۔

۷۸۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری بن سقا اسفرائنی محمد بن احمد بن یوسف فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو احمد بن عبدالملک بن واقد نے ان کو بکار بن عبدالعزیز نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ ہر گناہ میں سے جو چاہے گا معاف کر دے گا سوائے والدین کی نافرمانی کے اس کے مرتکب کے لئے سزا دینے میں اللہ جلدی کرے گا زندگی میں ہی موت سے پہلے۔

۷۸۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن عمر بن علاء صیرفی نے ان کو سوید نے ان کو صالح بن موسیٰ نے ان کو معاویہ بن اسحاق نے ان کو عائشہ بنت طلحہ نے ان کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے والد کی طرف سخت نگاہ اٹھائی اس نے اس کے ساتھ نیک سلوک کیا ہی نہیں۔

۷۸۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد صاحب ثعلب نے بغداد میں۔ان کو موسیٰ بن سہل موسیٰ نے ان کو ہارون نے ان کو فائد بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابواوفیٰ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ بے شک یہاں پر ایک لڑکا ہے جس کی موت کا وقت قریب ہے اسے کہا گیا ہے کہ کلمہ پڑھو وہ کلمہ نہیں پڑھ سکتا حضور نے پوچھا کہ کیا وہ اس سے پہلے اپنی زندگی میں لا الہ الا اللہ کہتا تھا بتایا گیا کہ جی ہاں پڑھتا تھا کوئی مانع نہیں تھا مگر اب صرف موت کے وقت وہ نہیں کہہ سکتا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھے صحابہ ساتھ اٹھے حتیٰ کہ اس لڑکے کے پاس آئے حضور نے فرمایا لڑکے تم کہو لا الہ الا اللہ. اس نے جواب دیا کہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں؟ اس نے بتایا کہ والدہ کی نافرمانی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا وہ زندہ ہے؟ اس نے بتایا کہ ہاں زندہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو بلاؤ وہ آ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرا بیٹا ہے۔بولی جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بتایئے کہ اگر آگ بھڑکائی جائے اور تمہیں کہا جائے کہ اگر تم سفارش نہیں کرو گی تو

ہم اس کو اس آگ میں پھینک دیں گے تو تم کیا کرو گی؟ اس نے کہا کہ میں پھر سفارش کروں گی۔ اس کے لئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کو گواہ کرو اور ہم بھی تیرے ساتھ گواہی دیتے ہیں کہ تم اس سے راضی ہوگئی ہو، اس خاتون نے کہا کہ میں راضی ہوگئی ہوں اپنے بیٹے سے (وہ راضی ہوگئی تو اب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے کہا کہ تم اب کہو لاالہ الا اللہ لڑکے کی زبان کھل گئی اس نے کہا لاالہ الا اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمدللّٰہ الذی انقذہ من النار

اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو جہنم سے بچالیا ہے۔

اس روایت کے ساتھ فائد ابوالورقاء متفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

چار آدمیوں کی تعظیم کی جائے:

۷۸۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا بے شک یہ بات سنت میں سے ہے کہ چار قسم کے لوگوں کی تعظیم کی جائے۔ عالم۔ سفید بالوں والا۔ بادشاہ۔ اور والد۔

۷۸۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سنت میں سے ہے کہ چار طرح کے لوگوں کی تعظیم کی جائے۔ اس نے مذکورہ لوگوں کا ذکر کیا اور اضافہ کیا اور کہا کہ کہا جاتا ہے بے شک یہ ظلم میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کو اس کے نام کے ساتھ پکارے۔ کہا کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ہشام بن عروہ سے اس نے ایک آدمی سے یہ کہ ابوہریرہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے والد کے آگے آگے چل رہا تھا انہوں نے پوچھا کہ یہ تیرا کون ہے؟ اس نے بتایا کہ میرا والد ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے آگے مت چلو اور جب تک وہ نہ بیٹھے تم بھی نہ بیٹھو اور اس کو نام لے کر نہ پکارو۔ اور اس کا نسب بھی بیان نہ کرو۔

نافرمانی کیا ہے؟

۷۸۹۴:..... (مکرر ہے) اور اس کی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید بن ابو سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا نافرمانی کے بارے میں کہ کیا پاتے ہو تم کتاب اللہ میں والدین کی نافرمانی کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا جب وہ قسم دے تو اس کی قسم پوری نہ کرے۔ اور وہ اس سے کچھ مانگے تو نہ دے اس کو۔ اور جب والد کوئی امانت دے تو اس میں خیانت کرے یہی نافرمانی ہے۔

والدین کی دعا:

۷۸۹۵:..... ہمیں حدیث بیان کیا ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن سلیمان بن حارث نے ان کو ابوعاصم

(۷۸۹۲)..... اسنادہ ضعیف جداً. فی إسنادہ فائد بن عبدالرحمن الکوفی ابوالورقاء العطار متروک.

(۷۸۹۵)..... إسنادہ ضعیف. أخرجہ البخاری فی الأدب المفرد (۳۲ و ۴۸۱) وابوداود (۵۱۴۲) والترمذی (۱۹۰۵) و (۳۴۴۸) وابن ماجہ (۳۸۶۲) واحمد (۲/۲۵۸ و ۴۷۸ و ۵۱۷ و ۵۲۳) وفی إسنادہ ابوجعفر المؤذن مقبول کما فی التقریب وإن کان ھو محمد بن علی کما فی إسناد الشعب فإنہ لم یدرک، اباھریرۃ فیکون منقطعاً

نبیل نے ان کو حاجب صواف نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں مستجاب ہوتی ہیں والد کی دعا بیٹے کے خلاف اور مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔

فصل:...... والدین کے حقوق کی حفاظت کرنا ان کی وفات کے بعد

۷۸۹۶:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عبدالواحد نے ان کو ابو جعفر حارثی نے ان کو عبدالرحمن بن غسیل انصاری نے ان کو اسید نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن عبید نے ان کو ابو اسید نے اور وہ بدری صحابی تھے کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ نیکی کرنا باقی رہ گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں، ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے لئے استغفار کرنا۔ اور ان کا عہد پورا کرنا۔ اور ان کے دوست کا اکرام کرنا۔ اور صلہ رحمی کرنا جن سے تیرا رشتہ والدین کی طرف سے ہو بس یہ حقوق تیرے اوپر باقی رہ گئے ہیں۔

۷۸۹۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ہاد نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ سفر میں تھے ان کے پاس سے ایک اعرابی گذرا انہوں نے پوچھا کہ تو فلاں کا بیٹا فلاں ہے نا؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کا گدھا اس کو بخشش کر دیا۔ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ جب تھک جاتے تھے تو اس پر سواری کرتے تھے۔ اور اپنی پگڑی بھی اس کو دے دی جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔

جب وہ دیہاتی چلا گیا تو بعض احباب نے کہا یہ عام سا آدمی تھا یہ ایک دو درہم مل جانے پر بھی خوش ہو جاتا آپ نے اپنی سواری کا جانور اس کو دے دیا اور اپنی پگڑی بھی دے دی جو آپ رضی اللہ عنہ سر پر باندھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا فرماتے تھے سب سے زیادہ نیک اور مقبول صلہ اس آدمی کا صلہ ہے جو کوئی انسان اپنے والد کی وفات کے بعد اس کے اہل تعلق سے کرے۔

۷۸۹۷:...... اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی سے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کے والد سے اور لیث بن سعد سے اور انہوں نے اس کے آخر میں کہا ہے کہ اس آدمی کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الولید نے ان کو ابراہیم بن احمد نے ان کو حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے ولید بن ابو الولید کی روایت سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے اور انہوں نے اس میں کہا ہے کہ عبداللہ نے کہا بیشک اس آدمی کا والد حضرت عمر بن خطاب کا دوست تھا۔

۷۸۹۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو حامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن علقمہ نے ان کو ابو حسین نے ان کو ابن ابو ملیکہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے اہل تعلق تیرے والد کے اہل تعلق ہوں اپنے والد کے اہل تعلق اہل محبت سے تعلق قطع نہ کرنا۔ ورنہ اس کی وجہ سے تیرا نور اور روشنی بجھ جائے گی۔

۷۸۹۸:...... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو صادق بن ابو الفوارس نے ان دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو صالح نے ان کو لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ

(۷۸۹۶) إسناده ضعيف. اخرجه احمد (۴۹۸/۳) وفي إسناده علي بن عبيد الأنصاري مقبول كما في التقريب.

(۷۸۹۷) .....اخرجه مسلم (۲۵۵۲) وأبوداؤد (۵۱۴۳) والترمذي (۱۹۰۳) واحمد (۸۸/۲ و ۹۱ و ۹۷ و ۱۱۰)

(۷۸۹۸) .....مكرر. رواه البخاري في الأدب المفرد (۴۰) وقال في المجمع (۱۴۷/۸) رواه الطبراني في الأوسط وإسناده حسن.

عنہ نے کہ وہ سفر میں ایک دیہاتی کے ساتھ گذرے اور اس دیہاتی کا والد حضرت عمر بن خطاب کا دوست تھا ابن عمر نے اس سے پوچھا کہ تو فلاں بن فلاں ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔

حضرت ابن عمر نے اپنے والد کے اہل تعلق ہونے کی وجہ سے اپنا گدھا اسی کو دے دیا اور اپنی پگڑی بھی سر سے اتار کر اس کو دے دی اور فرمایا کہ اس کو بھی سر پر باندھ لو بعض احباب نے ان سے کہا۔ اس کو تو ایک درہم مل جاتا تو کافی تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اپنے والد کے اہل تعلق کی حفاظت کرنا اس تعلق کو ختم نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا نور بجھا دیں گے۔

دوستی کا نسلوں میں منتقل ہونا:

۷۸۹۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے تمتام سے اس نے موسیٰ بن داؤد سے اس نے عبدالرحمٰن بن بکر ملیکی سے ان کو محمد بن طلحہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے ان کو ان کے والد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

عرب کے ایک آدمی سے جوان کے ساتھ دوستی رکھتا تھا۔ (اسے عفیر کہتے تھے) اے عفیر کیسے سنا تھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ دوستی ایک دوسرے کی نسلوں میں منتقل ہوتی ہے اور دشمنی بھی اسی طرح ہے۔ اور کہا اس کے ماسوا نے کہ محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق۔

۷۸۹۹:.....مکرر ہے۔ اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن فلاں بن طلحہ نے ابوبکر بن حزم سے اس نے ایک آدمی سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے نبی علیہ السلام سے مذکور کی مثل۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے فارسی نے ان کو اصفہانی نے ان کو ابواحمد نے ان کو بخاری نے ان کو بشر بن محمد نے ان کو ابن مبارک نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۷۹۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو جعفر نے کہ اس نے سنا عروہ بن زبیر سے وہ اپنے سجدے میں کہتے تھے اے اللہ زبیر بن عوام کی مغفرت فرما اور اسماء بنت ابوبکر کی بھی۔

والدین کی قبروں کی زیارت:

۷۹۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو محمد بن نعمان نے وہ حدیث کو مرفوع کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کی قبر کی زیارت کرے یا دونوں میں سے ایک کی ہر جمعہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۷۹۰۱:.....(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے خالد بن خراش نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ ماجشون نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

(۷۸۹۹)......إسناده ضعيف. في إسناده: طلحة بن عبدالله بن عبدالرحمن بن أبي بكر الصديق التيمي المدني مقبول كما في التقريب.

(۷۹۰۱)...... قال في المجمع (۵۹۱۳): (رواه الطبراني في الأوسط والصغير وفيه عبدالكريم أبوأمية وهو ضعيف، ومحمد بن النعمان لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم.

بے شک ایک آدمی کے والدین انتقال کر جاتے ہیں حالانکہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے پھر وہ ان کی موت کے بعد ان کے لئے دعا مغفرت کرتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے۔

کہا خالد نے کہ میں نے یہ حماد بن زید کو حدیث بیان کی انہوں نے اس کو بہت پسند کیا اور فرمایا کہ میں نے نہیں سنی وہ ایک شیخ تھے جو شیخ سے ملے۔

۷۹۰۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن حسن بن حسین بن منصور نے ان کو احمد بن محمد بن خالد براثی نے اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن علی بن احمد معاذی نے ان کو عبیداللہ بن عباس بن ولید بن مسلم بزار نے ان کو ابوالحسن احمد بن حسین بن اسحاق صوفی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ربیع بن ثعلبہ نے ان کو یحییٰ بن عقبہ بن ابوعیزار نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک ایک انسان کے والدین انتقال کر جاتے ہیں دونوں یا ایک حالانکہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے اور وہ اس کے بارے میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے اور ان کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھ دیتے ہیں اور سلمی کی ایک روایت میں ہے برّا (نیکی) پہلی روایت مرسل ہونے کے باوجود زیادہ صحیح ہے۔

۷۹۰۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو فضل بن موفق نے جو سفیان بن عیینہ ماموں زاد ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ والد فوت ہوئے تو میں شدید طریقے سے گیا لہٰذا میں روزانہ ان کی قبر پر جاتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ میں نے جانے میں کمی کر دی پھر میں کبھی کبھی جاتا تھا۔ ایک دن میں ان کی قبر پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک مجھے نیند غالب آ گئی میں سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے والد کی قبر کھل گئی ہے اور جیسے کہ وہ قبر میں اپنے کفن کو لپیٹ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ گلے میں لٹکایا ہوا ہے مردہ صورت میں، میں نے جب انہیں دیکھا تو میں نے سمجھا کہ میں کسی آزمائش میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اتنے میں انہوں نے کہا اے بیٹے! تم کس وجہ سے مجھ سے ملنے سے پیچھے ہو گئے ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ میرے آنے کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تم جتنی بار بھی آئے ہو میں اس کو جانتا ہوں آپ آتے تھے تو مجھے خوشی ہوتی تھی اور میرے اردگرد والے بھی تیری دعا کی وجہ سے خوش ہوتے تھے کہتے ہیں اس کے بعد میں نے کثرت سے جانا شروع کر دیا۔

۷۹۰۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن عبدان نیشاپوری نے ان کو ابوعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابودرداء ہاشم بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے اہل علم میں سے وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے والد کی قبر پر جاتے تھے کافی لمبا عرصہ گذر گیا تو میں نے سوچا کیا میں مٹی کے پاس جاؤں مٹی کی زیارت کروں۔ اس کے بعد مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ والد کہہ رہے ہیں اے بیٹے تمہیں کیا ہوا تم میرے ساتھ ویسے نہیں کر رہے ہو جیسے کر رہے تھے؟

میں نے کہا کہ کیا میں مٹی کی زیارت کروں؟ انہوں نے کہا جلدی نہ کرا اے میرے بچے۔ اللہ کی قسم تم آتے تھے تو مجھے تیرے آنے سے خوشی ہوتی تھی اور میرے ساتھیوں کو۔ اور البتہ تو واپس ہوتا تھا تو میں مستقل تجھے دیکھتا رہتا تھا یہاں تک کہ تم کوفے داخل ہو جاتے تھے۔

واضح رہے کہ یہ تمام خواب قدرت کی طرف عبرت کے لئے اور تنبیہہ کے لئے دیکھائے جاتے ہیں ان کی حیثیت صرف اتنی ہی ہوتی ہے شرعاً اس سے زیادہ خوابوں کی حیثیت نہیں ہوتی اس سے شرعاً کوئی عقیدے اخذ کئے جاتے۔ (مترجم)

(۷۹۰۱)۔۔۔۔ مکرر. محمد بن سیرین لم یدرک النبی صلی اللہ علیه وسلم.

(۷۹۰۲)۔۔۔۔ (۱) فی ن (عبداللہ)

اہل قبور دعاؤں کے انتظار میں رہتے ہیں:

۷۹۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو فضل بن محمد بن عبداللہ بن حارث بن سلیمان انطاکی نے ان کو محمد بن جابر بن ابوعیاش مصیصی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت قبر کے اندر ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتا ہے وہ اس دعا کے انتظار میں ہوتا ہے جو اس کو اس کے والد سے یا اس کی ماں سے یا بھائی سے یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔ جب وہ ان کے پاس پہنچ جاتی ہے تو اس کے لئے دنیا و مافیھا سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اہل زمین کی دعا پہاڑوں کی مثل پہنچاتا ہے بے شک زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے ہدیہ ان کے حق میں استغفار کرنا ہے۔

ابوعلی حافظ نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مبارک کی حدیث میں سے وہ اہل خراسان کے ہاں نہیں گئے اور میں نے اس کو لکھا صرف اسی شیخ سے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا تحقیق اس کو روایت کیا ہے اسی کے کچھ مفہوم میں محمد بن خزیمہ بصری نے ابوبکر نے ان کو محمد بن ابوعیاش نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابن ابوعیاش نے جو کہ اس کے ساتھ منفرد ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۹۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد عطار بن شبان نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو احمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن بسطام نے ان کو عثمان بن سودہ نے (ان کی والدہ عبادت گذار عورتوں میں سے تھی۔ ویسے بھی اس کو راہبہ کہتے تھے)۔ کہتے ہیں جب ان کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا اے میرا ذخیرہ اور میری پونجی، اے وہ ذات جس پر میرا سہارا ہے میری زندگی میں بھی اور میری موت کے بعد بھی، مجھے موت کے وقت رسوانہ کیجئے۔ اور میری قبر میں مجھے وحشت میں نہ ڈالئے۔

کہتے ہیں کہ ان کا انتقال ہو گیا تو میں ہر جمعہ کو ان کے پاس آتا تھا اور ان کے لئے دعا اور استغفار وغیرہ کرتا تھا اور دیگر اہل قبور کے لئے بھی۔

کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور میں نے پوچھا امی تم کیسی ہو؟ کہنے لگیں اے بیٹا موت کی تکلیف تو بڑی شدید تھی۔ اور الحمدللہ میں بڑی اچھی اور محمود برزخ میں ہوں۔ اور موٹے ریشم کا سہارا کرتی ہوں یہ قیامت تک ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کوئی حاجت ہے؟ بولی ہاں ہے میں نے پوچھا کہ کیا حاجت ہے؟ بولی یہ کام نہ چھوڑنا جو تم کر رہے ہو ہماری زیارت کرنا اور ہمارے لئے دعا کرنا۔ میں جمعہ کے دن تیرے آنے سے مانوس ہوتی ہوں جب تم اپنے گھر سے آجاتے ہو۔ اس نے کہا اے راہبہ کیا آپ کے گھر سے کوئی زیارت کرنے آیا ہے۔

وہ بولی میں بھی خوش ہوتی ہوں اور اس کے ساتھ وہ مردے بھی خوش ہوتے ہیں جو میرے آس پاس ہیں۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جو شخص زندگی میں والدین کا نافرمان تھا ان کے بعد اس نے ان کا قرض ادا کیا اگر ان پر قرض ہو۔ اور ان کے لئے استغفار کیا اور ان کو برا نہیں کہا تو وہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا اور جس نے ان کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی کی مگر اس نے ان کے مرنے کے بعد نہ تو ان کا قرض ادا کیا جو ان پر تھا۔ اور نہ ہی ان کے لئے استغفار کیا اور اس کو برا بھلا بھی کہتا رہا وہ نافرمان لکھا جائے گا۔

۷۹۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو

(۷۹۰۵)......(۱) فی أ (محمد بن جابر أبی عیاش المصیصی)

عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن طاؤس سے کہا گیا۔ (ان کے والد کی وفات کے بعد) ان کے قرضے کے بارے میں کہ اگر آپ قرض خواہوں سے مہلت طلب کر لیتے (تو ذرا آسانی ہو جاتی) انہوں نے کہا کہ کیا میں ان سے مہلت مانگوں؟ اور ابو عبدالرحمٰن (ان کے والد) اپنی منزل سے روکے ہوئے ہیں (یعنی قرض کی وجہ سے ان کا جنت میں داخلہ نہیں ہوگا) لہٰذا انہوں نے اپنا مال جس کی قیمت ایک ہزار تھی پانچ سو میں بیچ دیا (باپ کا قرض اتارنے کے لئے۔)

۷۹۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن نصر جارودی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم دورقی نے ان کو اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اپنے پڑوس کے اعتبار سے زاہد ترین بندہ اور سب لوگوں سے بدترین وہ میت ہے جس پر اس کے اہل خانہ روتے تو ہیں مگر اس کا قرض ادا نہیں کرتے۔

۷۹۱۰:..... ہمیں خبر دی ابو علی رود باری نے ان کو ابو بکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو زکریا بن اسحاق نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اس کی والدہ وفات پا گئی ہیں۔ کیا اس کو فائدہ دے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ حضور نے فرمایا کہ بالکل فائدہ دے گا۔

اس نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے یا (کاروبار ہے) میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ اس کو میں نے والدہ کے لئے صدقہ کر دیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت محمد بن عبدالرحمٰن سے اس نے روح سے۔

۷۹۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو علی رود باری نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن شوذب نے بطور املاء کے مقام واسط میں ان کو محمد بن ابو العوام نے ان کو منصور بن صقیر نے ان کو موسیٰ بن اعین حرانی نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے والد سے جب آپ صدقہ کرنے کا ارادہ کریں تو اسے اپنے والدین کی طرف سے کیا کرو ان کو پہنچ جاتا ہے اور تیرا اجر بھی کم نہیں ہوتا۔

والدین کی طرف سے حج کرنا:

۷۹۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن یزید بن دینار نے سقیا میں ابو العوام سے ان کو محمد بن ابراہیم نے یعنی حارثی نے ان کو حنظلہ بن ابو سفیان سدوسی نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے ان کی وفات کے بعد اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے والدین کو بھی پورے حج کا ثواب ملتا ہے جب کہ ان کا اجر بھی کم نہیں کیا جاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی صاحب تعلق یا صاحب قرابت سے جب تعلق کو جوڑتا ہے تو یہ تعلق جوڑنا اس حج کے ذریعے تعلق جوڑنے سے افضل نہیں ہو سکتا جو کسی کے مرنے کے بعد اس کے لئے کر کے اس کی قبر میں پہنچاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت نازل کرے اس پر جو اپنی سواری میت کے لئے صدقہ کر کے خود پیدل چلتا ہے گویا کہ اس نے غلام آزاد کر لیا۔

ابو احمد فقیہ نے کہا۔ کہ مجھے میل (یعنی جو شخص میت کے پیچھے اتنی لمبی مسافت طے کر کے دفن کے لئے جاتا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے غلام آزاد کر لیا ہو۔

(۷۹۱۰)..... رواه البخاري (۲۷۷۰) وأبوداود (۲۸۸۲) والنسائي (۶/ ۲۵۳)

(۱)..... كذا بالمخطوط وصوابه محمد بن عبدالرحيم عن روح بن عبادة

(۷۹۱۱)..... إسناده ضعيف جداً. في إسناده عباد بن كثير متروك.

امام احمد نے کہا کہ اس سند میں شیخ ابو محمد اور ان کے شیخ کا شیخ دونوں مجہول ہیں۔

فصل:.......والدین کے ساتھ نیک سلوک گناہوں کے مٹانے کا سبب ہے

۷۹۱۳:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ انہیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو محمد بن ابان بن صالح نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے گویا کہ وہ ابن عباس کے پاس بیٹھے تھے اچانک ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور بولا کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا ہے اور اس کو میرے علاوہ بھی کسی نے پیغام دیا تھا اس عورت نے مجھے چھوڑ کر اس کے ساتھ شادی کر لی میں نے صبح صبح جا کر اس آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ اب کیا میری توبہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں یا کوئی ایک؟ اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا قرب ڈھونڈو اس عمل کے ساتھ جس پر تجھے قدرت ہو۔ اس کے جانے کے بعد ہم نے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اگر وہ بتا تا کہ دونوں یا ایک زندہ ہے تو میں اس شخص کے لئے امید کر سکتا تھا کہ اس کے گناہ کو مٹانے (والی والدین کے ساتھ نیک سلوک سے زیادہ مٹانے) والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۷۹۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو سہیل بن عروہ نے اس کو اس کے ابن عم نے شہر بن حوشب سے کہ ایک اعرابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا اے ابوذر! میں نے ناحق قتل کیا ہے وہ بھی بیت اللہ کے حاجی کو کیا میری توبہ ہے؟

ابوذر نے پوچھا ہلاک ہو جائے کیا تیرے والدین زندہ ہیں کہا کہ نہیں۔ پوچھا کہ دونوں میں سے ایک؟ بتایا کہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ اگر دونوں یا ایک زندہ ہوتا تو میں تیرے لئے امید کر سکتا تھا۔ اب تو میں تیری کوئی خلاصی نہیں پاتا ہوں ہاں مگر ایک کام کر کے۔ اس شخص نے کہا الحمدللہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ کیا تم اس کو زندہ کر سکتے ہو جیسے تم نے اسے قتل کر لیا ہے؟ (یعنی اس طرح بچ جاؤ) (یعنی یا تو اس کو زندہ کر دو) اس نے جواب دیا۔ نہیں اللہ کی قسم میں اس کو زندہ نہیں کر سکتا۔ فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تم نہ مرو؟ اس جواب نہیں اللہ کی قسم موت سے کوئی خلاصی نہیں ہے۔ اب بتایئے کہ تیسری صورت کیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تم زمین کی سرنگ میں چھپ جاؤ یا آسمان پر کوئی سیڑھی رکھ کر چڑھ جاؤ؟ (اس طرح بچ جاؤ) پس کہا آدمی نے کہ وہ چیخ رہا تھا اور رو رہا تھا۔ اتنے میں ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ اس نے گمان کیا وہ ایک ایسا آدمی تھا کہ اس کے دوست مر چکے ہیں۔ بس ابوہریرہ نے فرمایا اے اللہ کا بندہ صبر کر۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ بتایا کہ میں ابوہریرہ ہوں۔ فرمایا کہ اس نے ظلماً بیت اللہ کے حاجی کو قتل کر دیا ہے۔ کیا اس کی توبہ ہے؟ انہوں نے پوچھا ہلاک ہو جائے کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔ اس نے کہا کہ نہیں ہیں۔ اس نے بھی کہا کہ اگر وہ دونوں زندہ ہوتے یا دونوں میں سے ایک بھی ہوتا تو میں تیرے لئے امید رکھتا تھا۔ لیکن ایک صورت ہے کہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کر اور شہید ہو جا۔ (قریب ہے تیری مغفرت ہو جائے۔)

۷۹۱۵:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید نے ان کو سلیمان نے ان کو سعد بن مسعود نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے والدین زندہ ہیں اور وہ صبح ان دنوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے مگر اس کے لئے جنت کے دونوں دروازے کھل جاتی ہیں۔ اور جب شام کو وہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے تو پھر دروازے اس کے لئے جنت کے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر دونوں میں سے کوئی ایک ناراض ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ پھیر لیتا۔ ہے یہاں تک وہ راضی ہو جائیں۔ کہتے کہ میں نے پوچھا اگر والدین ظالم ہوں (یعنی ناحق ناراض ہو) فرمایا کہ اگرچہ وہ ظالم ہوں اگرچہ وہ ظالم ہوں۔ اور دوسرے طریق مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۹۱۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو طیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن موسیٰ سرخسی نے نیشاپور میں ان کو سعید بن یعقوب طلقانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو والدین کی اطاعت کرتا ہے وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اس حال میں شام کرتا ہے کہ وہ والدین کے بارے میں اللہ کا نافرمان ہوتا ہے اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر دونوں میں سے ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس آدمی نے پوچھا کہ اگر چہ والدین اس پر ظلم کریں؟ آپ نے جواب دیا اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔

سات بڑے گناہ:

۷۹۱۷:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید جریری نے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر کے پاس آیا کہنے لگا۔ کہ میں بہادر اور طاقتور لوگوں کے ساتھ ہوتا تھا میں نے بہت سارے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے میں چاہتا ہوں آپ میرے بڑے بڑے بڑے گناہ گنوائیں انہوں نے اس کو سات یا آٹھ گناہ شمار کئے۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ ناحق قتل کرنا۔ سود کھانا۔ ناحق یتیم کا مال کھانا۔ پاک دامن عورت کو تہمت لگانا۔ جھوٹی قسم کھانا۔

اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ کیا تیری والدہ ہے؟ بولا کہ ہے۔ فرمایا تم اس کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤ اور اس کے لئے نرم نرم باتیں کرو اللہ کی قسم تم جنت میں ضرور داخل ہو جاؤ گے۔ اور تحقیق اسی مفہوم میں روایت کی گئی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت کے اس میں جو گذر چکی ہے اس باب میں۔

۷۹۱۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابو الحسین بن فضل قطان نے اور ابو محمد سکری نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو محمد بن فضیل بن غزوان ضبی نے ان کو داؤد ازدی نے ان کو عامر نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جس کو یہ بات خوش لگے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی طرف دیکھے جس پر آپ کا معاملہ ختم ہی ہو گیا تھا اسے چاہئے کہ وہ یہ تین آیات پڑھے۔

قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم. (سورۃ الانعام پارہ۸ آیت ۱۵۱۔۱۵۲۔۱۵۳)

آپ کہہ دیجئے تم لوگ آؤ میں تمہیں پڑھ کر بتاؤں جو کچھ تمہارے رب نے تمہارے اوپر حرام کیا ہے۔

نوٹ:.......اوپر مذکور تینوں آیات اور ان کا ترجمہ قارئین قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھ لیں۔

۷۹۱۹:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو معتمر بن سلیمان وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ حضرت مورق اپنی ماں کی جوئیں خود نکالتے تھے (والدہ کی خدمت کا حق ادا کرتے تھے۔)

۷۹۱۹:.....(مکرر ہے) وہ کہتے ہمیں خبر دی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو خارجہ نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین عید الفطر ہو یا عید الاضحیٰ وہ اپنی والدہ کے لئے مہندی وغیرہ خود بناتے تھے (کپڑے رنگنا وغیرہ عید کی ضروریات۔)

۷۹۲۰:.....وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو مغیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاتے تھے یعنی ان کے کام میں ان کی مدد کرتے تھے۔

(۷۹۱۶).....عزاہ السیوطی فی الجامع الصغیر مختصراً إلی ابن عساکر عن ابن عباس وقال حدیث ضعیف.

والدین کی خدمت عبادت سے بڑھ کر ہے:

۷۹۲۰ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں میں ساتھ تھا منکدر بن محمد بن منکدر کے انہوں نے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا کہ میرے والد چھت پر آیا کرتے تھے اپنی والدہ اور چچا پر پنکھا جھلتے رہے جب صبح کی نماز پڑھ لی تو میرے والد نے ان سے کہا مجھے اپنی رات تیری رات سے زیادہ بہتر نہیں لگی۔

۷۹۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن منکدر نے کہا کہ میرا چچا رات بھر نماز پڑھتا رہا اور میں رات بھر والد کے پیر دباتا رہا اور اس نے یہ چاہا کہ میری رات اس کی رات کے بدلے میں ہو جائے۔

۷۹۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوعلی سقاء نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو ابراہیم حربی نے اور عبدالرحمٰن بن یوسف بن فراس نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی یعقوب دورقی نے ان کو ابوالمنذر نے ان کو اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات ام مسعر نے مسعر سے پانی مانگا کہتے ہیں کہ وہ پانی کا کٹورا لے کر آیا تو اتفاق سے وہ سوگئی تھیں لہٰذا یہ ہاتھ میں پانی کا برتن لئے رات بھر پیروں پر کھڑے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی پھر ان کو پانی پلا کر ہی ہٹے۔

والدین کی خدمت کا صلہ دنیا میں:

۷۹۲۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک آدمی تھا اس کے چار بیٹے تھے وہ آدمی بیمار ہوگیا ایک بیٹے نے تین سے کہا کہ یا تو تم لوگ باپ کی تیمارداری کرو اور اسکی میراث نہ لو (میں لوں گا تم لوگ ثواب لو) یا میں تیمارداری کرتا ہوں اور میراث میں سے کچھ بھی نہیں لوں گا (یعنی ورثہ تم لوگ لے لو) تینوں نے کہا کہ تیمارداری تم کرو اور تجھے میراث میں سے کچھ بھی نہیں دیں گے۔

فرمایا کہ اس ایک نے باپ کی خدمت کی آخر وہ مرگیا۔ اس نے حسب وعدہ کچھ بھی حصہ نہیں لیا فرمایا کہ اس نے خواب میں کسی کو دیکھا کہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تم فلاں جگہ پر آ کر سو دینار لے جاؤ، اس نے خواب میں ہی سوچا کہ اس میں کیا برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ نہیں ہوگی۔ صبح ہوئی تو اس نے یہ خواب اپنی بیوی کو بتایا تو اس نے کہا کہ جاؤ تم وہ لے آؤ اس میں برکت یہ ہوگی۔ کہ تم اس سے کپڑے بنالو گے اور اس سے عیش کرلو گے۔ کہتے ہیں کہ اس نے جانے سے انکار کر دیا۔

جب اس نے شام کی تو پھر وہ سونے کے لئے آیا پھر خواب میں اس کو کہا گیا کہ فلاں جگہ آ جاؤ اور مجھ سے دس دینار لے جاؤ اس نے کہا کہ اس میں برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ نہیں صبح ہوئی تو اس نے وہ خواب اپنی بیوی سے ذکر کیا اس نے آج بھی پہلی والی بات کہی۔ مگر اس نے آج بھی لینے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے تیسری رات خواب میں دیکھا کہ تم فلاں فلاں جگہ پر آ کر مجھ سے ایک دینار لے جاؤ۔ اس نے پوچھا کیا اس میں برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ جی ہاں ہوگی۔ وہ گیا اور ایک دینار لے آیا۔ پھر وہ اس کو لے کر بازار چلا گیا اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے دو مچھلیاں اٹھائی ہوئی ہیں۔ اس نے پوچھا کہ یہ کتنے میں بیچو گے؟ اسنے کہا کہ ایک دینار میں۔

اس نے اس آدمی سے وہ دو مچھلیاں خرید لیں۔ اور لے کر چلا گیا گھر میں جا کر اس نے جب ان کا پیٹ چاک کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ دونوں کے

(۷۹۲۲) (۱) فی ن حراش

پیٹ میں ایک ایک موتی رکھا ہوا ہے۔اور وہ اتنی قیمتی ہے کہ لوگوں نے اس جیسا دیکھا ہی نہیں ہے۔

(اس نے ایک موتی کو تو چھپالیا) اور ایک موتی کو اس نے بادشاہ کے پاس بیچنے کے لئے بھیجا موتی چونکہ صرف اسی آدمی ہی کے پاس تھا اور کہیں نہیں تھا۔اس لئے اس آدمی نے وہ موتی مہنگے داموں بیچا اس نے کہا کہ میں اس کے بدلے میں تیس خچر پر لادنے کا وزن سونا لوں گا بادشاہ نے اتنا سونا اس کو دے کر اس کو خرید لیا۔

بادشاہ نے اس موتی کو جب غور سے دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ موتی اکیلا نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے ساتھ ایک مثل اور بھی ہوگا اس کی مثل کو بھی طلب کرو اور مانگو یہ موتیوں کی جوڑی ہوگی۔دوسرا موتی تلاش کرو خواہ اس سے دہری قیمت کے ساتھ ملے۔فرمایا کہ لوگ اس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تیرے پاس اس جیسا اور بھی ہے ہم اس سے دوگنی قیمت دیں گے جو پہلے دی ہے اس نے پوچھا کہ واقعی تم لوگ دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ضرور دیں گے لہٰذا اس نے اس موتی کا بھائی موتی یعنی اس جیسا دوسرا بھی ان کو دوہری قیمت کے بدلے میں ان کو دے دیا۔(یوں باپ کی خدمت کا صلہ دنیا میں اس کو مل گیا۔)

۷۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ جب ابو موسیٰ اور ابو عامر رسول اللہ کے پاس آئے اور حضور سے بیعت ہوئے اور اسلام لائے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی عورت نے کیا کیا ہے جس نے ایسے ایسے دعویٰ کیا تھا ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اس کے اہل میں چھوڑ آئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مغفرت ہوگئی ہے۔ان لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ کس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کیا تھا۔فرمایا کہ اس کی بوڑھی ماں تھی۔ان لوگوں کے پاس ایک ڈرانے والا آیا اور آکر بتایا کہ آج رات تمہارے اوپر دشمن غارت کرے گا یعنی لوٹ مار کرے گا۔انہوں نے وہاں سے کوچ کرلیا تا کہ وہ اپنی قوم کے سردار کے پاس پہنچ جائیں اور اس عورت کے پاس ماں کو سوار کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔لہٰذا اس عورت نے اپنی ماں کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا جب یہ تھک جاتی تھی تو اس کو بٹھا دیتی تھی۔مگر راستہ میں گرم پتھریلی زمین تھی گرم پتھروں پر ضعیف ماں بیٹھ یا لیٹ نہیں سکتی تھی۔لہٰذا یہ اس کو اس طرح لیتی تھی کہ اس کا پیٹ اپنے پیٹ کے ساتھ ملاتی اور اپنی ٹانگیں ماں کی ٹانگوں کے نیچے رکھ دیتی تھی حتیٰ کہ وہ بچ گئی اور نجات پا گئی۔یہ روایت مرسل ہے۔

والدین کا حق:

۷۹۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے اور ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن نجاد مقری نے کوفے میں دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو جعفر بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو خبر دی ایک آدمی نے اس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف کرنے نکلے انہوں نے وہاں ایک دیہاتی کو دیکھا جس کے ساتھ اس کی ماں بھی تھی اس نے اسے اپنی پیٹھ پر سوار کیا ہوا تھا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا اور یوں گنگنا رہا تھا شعر پڑھتے ہوئے جس کا مطلب یہ ہے۔کہ میں اس کی سواری ہوں میں اس سے نفرت نہیں کرتا یا میں اس سے الگ نہیں ہوں گا جس وقت سوار تھک کر پریشان ہوجاتے ہیں میں پریشان نہیں ہوں گا۔میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ اس نے جو مجھے پیٹ میں اٹھایا تھا اور مجھے دودھ پلایا تھا۔وہ اس مدت سے بہت زیادہ تھی۔

انا مطيتها لا انفر

واذا الركاب ذعرت لا اذعر

لبیک اللّٰھم لبیک

بماحملتنی ورضتنی اکثر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوحفص اس کو کہو کہ ہمارے ساتھ طواف میں داخل ہو جائے شاید ہمارے اوپر بھی رحمت نازل ہو جائے کہتے ہیں کہ وہ بھی شامل ہو گیا وہ ماں کو طواف کروار ہا تھا اور وہ یہی شعر کہہ رہا تھا۔

اور حضرت علی اس کو شعر کا جواب دے رہے تھے ان الفاظ میں۔

ان تبرھا فاللّٰہ اشکر

یجزیک بالقلیل الاکثر

اگر تم ماں کے ساتھ نیکی کر رہے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی بہت بڑا قدر دان ہے وہ قلیل عمل کے ساتھ کثیر جزا عطا کرے گا۔

۷۹۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ ان کو احمد بن سلمان نے ان کو جعفر بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے کہ اہل یمن کا ایک آدمی تھا اس نے اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کیا ہوا تھا اور اس کو طواف کروار ہا تھا بیت اللہ کے گرد اور وہ یہ کہہ رہا تھا۔ میں اس کی سواری کا اونٹ ہوں جس کو اپنے سفر کا راستہ بتا دیا گیا ہے اور معلوم ہے (میں ایسی سواری ہوں جس کے سوار پریشان ہو جانے میں میں پریشان نہیں ہوں گا۔) اس نے مجھے اس سے زیادہ ہی اٹھایا تھا۔

انی لھا بعیرھا المدلل

اذا ذعرت رکابھا لم اذعر

وما حملتنی اکثر

اس کے بعد وہ کہنے لگا کیا خیال ہے تیرا میں نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک بار اس کے آہ بھرنے یا ٹھنڈی سانس لینے کا بھی نہیں۔

۷۹۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن عامر ضبعی نے ان کو اسماء بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سعید نے وہ میرے نانا ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی سرکش و ظالم ہوتا تھا تو اس کے بارے میں امید کی جاتی تھی کہ شاید وہ نیک ہو جائے اور جب وہ والدین کا نافرمان ہوتا تھا تو اس کے اعمال کے بارے میں ڈرتے تھے۔

بڑے بھائی کا حق مثل والد ہے:

۷۹۲۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان برلسی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو جریر بن حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر میرے ہاتھ میں ہے میں نے جا کر ابن سیرین سے پوچھا؟ تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تمہارا بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا کہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور تم اس سے قطع تعلق نہ کرو کہتے ہیں کہ میرے اور میرے بھائی جریر بن حازم کے درمیان کوئی بات تھی (یعنی ناراضگی تھی۔)

۷۹۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے۔ ان کو ابراہیم بن محمد مروزی نے ان کو علی بن حجر نے ان کو ولید بن مسلم

(۷۹۲۹)..... قال السیوطی فی الجامع الصغیر حدیث ضعیف.

نے ان کو محمد بن سائب نکری نے ان کو سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے بھائیوں کا حق ان کے چھوٹے بھائیوں پر ایسے ہوتا ہے جیسے والد کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

۷۹۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو خبر دی عمر بن سنان نے ان کو احمد بن فضل دہقان نے ان کو واقدی نے ان کو عبداللہ بن منیب نے ان کو نعیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے ان کو ان کے والد نے وہ صحابی تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھائیوں میں سے بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

اور اس کو بھی روایت کیا ہے غیر واقدی کے علاوہ عبداللہ بن منیب سے اور کہا گیا ہے کہ واقدی سے اس نے محمد بن منیب سے۔

فصل:...... جس کام میں معصیت نہیں اس میں صلہ رحمی کرنا اگرچہ (صاحب رحم وصاحب رشتہ) کافر ہے

۷۹۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو فاطمہ بنت منذر نے ان کو ان کی دادی اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ خواب میں میری امی آئی تھیں اور وہ جیسے کچھ مانگنا چاہ رہی تھیں کیا میں اسے دے سکتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تم ان کے ساتھ اتنی صلہ رحمی کرو۔

اس کو روایت کیا ہے سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے۔

حمیدی وغیرہ نے اس کی مخالفت کی ہے انہوں نے اس کو روایت کیا ہے سفیان سے اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسماء سے اور ان کی والدہ مشرکہ تھیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

لاینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین. (سورۃ ممتحنہ۔ ۷)

تمہیں اللہ تعالیٰ منع نہیں کرتا کہ تم نیکی کرو اور (انصاف کرو) ان لوگوں کے ساتھ جو دین میں تم سے نہیں لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے بھی نہیں نکالا۔ بے شک اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن ادریس اور ابواسامہ نے وغیرہ نے ہشام سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسماء سے۔

۷۹۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئی تھیں۔

انہوں نے ان کو ذکر کیا اور کہا کہ ام سعد نے کہا تھا۔ کیا اللہ نے حکم نہیں فرمایا والدہ کے ساتھ نیکی کرنے کا اور اس کی بات ماننے کا۔ اللہ کی قسم میں نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ ہی پانی پیوں گی یہاں تک کہ میں مرجاؤں گی ورنہ تم اللہ کے ساتھ کفر کرلو۔ وہ لوگ جب اس کو کھلانے پلانے کی کوشش کرتے تھے تو لکڑی کے ساتھ اس کا منہ کھول کر اس میں کھانا پینا داخل کرتے تھے۔

(۷۹۳۰)...... قال فی المجمع (۵۹۷۸)

(۷۹۳۱)...... رواہ البخاری (۵۹۷۸)

لہذا یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱).....ووصینا الانسان بوالدیه حسناً. (عنکبوت ۸)

(۲) .....وان جاهداک علی ان تشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفاً (لقمان ۱۵)

(۱).....ہم نے انسان کو لازمی حکم دیا ہے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا۔

(۲).....اگر وہ تجھے مجبور کریں شرک کرنے پر جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے پس ان کی اطاعت نہ کیجئے اور دنیا میں اچھے طریقے پر ان کی رفاقت کرلیجئے۔

ایمان کا چھپنواں شعبہ

صلہ رحمیاں کرنا

۱۔ارشاد باری تعالٰی ہے:

فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم. (سورہ محمد آیت ۲۲)

قریب ہے کہ اگر تم حاکم اور ذمہ دار بن جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو، اور اپنے رشتے منقطع کرو (قطع رحمیاں کرو)

نوٹ:......ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر تم جہاد سے منہ پھیرو یا میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرو تو اس کی نحوست بایں طور سامنے آئے گی کہ تم زمین میں فساد کرو گے اور رشتہ ناتے منقطع کرو گے۔

آیت میں۔قطع ارحام کو فساد فی الارض قرار دیا ہے۔اس کے بعد یعنی فساد فی الارض کی خبر دینے کے بعد اس کے متصل ہی یہ بات بتا دی ہے کہ یہ قطع رحمی کرنا ایسا فعل ہے جس کے مرتکب پر اللہ کی لعنت ثابت اور پکی ہو جاتی ہے۔لہٰذا وہ لعنت اس شخص سے یہ قوت سلب کر لیتی ہے کہ وہ اپنی سمع سے اور اپنی بصر سے فائدہ اٹھائے پس وہ شخص اللہ کی دعوت کو سنتا ہے اور اس کی آیات کو دیکھتا ہے اور اس کے دلائل کو دیکھتا ہے مگر وہ دعوۃ الٰہی کی اجابت نہیں کرتا اس کو قبول نہیں کرتا اور حق کی اتباع نہیں کرتا گویا کہ اس نے اللہ کی دعوت و پکار کو سنا ہی نہیں جیسے اللہ کی طرف سے اس کے لئے کوئی بیان واقع ہوا ہی نہیں لہٰذا اس کو وہ لعنت جانور کی مثل یا اس سے بھی بدتر بنا دیتی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا۔

۲۔اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم. (محمد، آیت ۲۳)

یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

اور دوسرے مقام پر واصل اور قاطع کے بارے میں یعنی صلہ رحمی کرنے والے اور قطع رحمی کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

۳۔انما یتذکر اولوا الالباب الذین یؤمنون بعھداللہ ولاینقضون المیثاق.

والذین یصلون ما امراللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب والذین صبروا ابتغآء وجہ ربھم واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقنٰھم سراً وعلانیۃ ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اولئک لھم عقبی الدار. جنات عدن یدخلونھا.الخ (آیات ۱۹تا۲۳ سورۃ رعد)

یقینی بات ہے کہ صاحب عقل ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔وہ لوگ۔ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور وہ وعدے کو نہیں توڑتے۔ وہی لوگ ہیں جو جوڑتے ہیں اللہ نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے ڈرتے رہتے ہیں۔اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اس میں چھپ کر اور ظاہراً بھی خرچ کرتے ہیں اور وہ برائی کو نیکی کے ذریعہ دور کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے عقبٰی کا گھر ہے ہمیشہ کا باغات میں جن میں وہ داخل ہوں گے۔

۴۔والذین ینقضون عھداللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ماامراللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار. (سورہ رعد آیت ۲۵)

وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں اس کو پکا کرنے کے بعد اور جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے وہ کاٹتے ہیں (قطع رحمی کرتے ہیں) اور زمین میں وہ فساد کرتے ہیں انہیں کے لئے لعنت ہے اور انہیں کے لئے برا گھر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ملا کر بیان کیا ہے صلہ رحمی کرنے کو (یہ وہی چیز ہے جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے) خشیۃ الٰہی کے ساتھ اور اللہ کے حساب کے خوف کو۔ اس کے محارم سے صبر کرنے کو اقامۃ صلوٰۃ کو اداء زکوٰۃ کو محض حصول رضائے الٰہی کے لئے اور ان تمام امور کو عقل مندوں کے فعل میں سے قرار دیا ہے۔ اس کے بعد اس پر جنت کا وعدہ دیا ہے اور ملائکہ کی زیارت کرنا ان کی اور ان پر سلام بھیجنا اور ان کا ان کی مدح کرنا۔

ان مذکورا امور کو ملا کر بیان کرنے کے بعد مندرجہ ذیل کو بھی ملا کر بیان کیا ہے۔

قطع رحمی کرنا اللہ کے عہد کو توڑنا فساد فی الارض کرنا اس کے بعد یہ خبر دی ہے کہ ان سب کے لئے لعنت ہے اور ان کا برا انجام ہے۔ لہٰذا ان دونوں طرح کی آیات سے وہ فضیلت ثابت ہوئی ہے۔ جو صلۂ رحمی کرنے میں ہے اور وہ بوجھ اور گناہ جو قطع رحمی کرنے میں ہے اور اس مفہوم میں جو آیات واحادیث وارد ہوئی ہیں ان سب کو ابوعبداللہ حلیمی نے ذکر کیا ہے۔

۷۹۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی محمد بن عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں بے شک قیامت کے دن رحم کو یعنی رشتہ کو اللہ تعالیٰ ایک زبان عطا کریں گے وہ عرش کے سائے کے نیچے کھڑے ہو کر کہے گا یارب میں کاٹا گیا تھا یارب مجھ پر ظلم کیا گیا تھا یارب میرے ساتھ برائی کی گئی تھی اس کا رب اس کو جواب دے گا۔ کیا تو راضی نہیں ہے اگر میں جوڑ دوں اس کو جس نے تجھے جوڑا تھا اور کاٹ دوں اس کو جس نے تجھے کاٹ دیا تھا۔

۷۹۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو معاویہ بن ابومزاد مولیٰ بنو ہاشم نے ان کو حدیث بیان کی ابوحباب سعید بن یسار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے جب ساری مخلوق کو پیدا کرلیا تو رحم یعنی رشتہ کھڑا ہو گیا اس نے رحمٰن کی کوکھ کو یا دامن کو پکڑ کر عرض کی اللہ نے فرمایا کہ یہ کیفیت ہے تیری کٹ جانے کی وجہ سے اس نے کہا جی ہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیا تو راضی نہیں کہ میں جوڑوں گا اسے جو تجھے جوڑے گا اور میں کاٹوں گا اسے جو تجھے کاٹے گا؟ اس نے جواب دیا جی ہاں۔ اللہ نے فرمایا یہی ہوگا تیرے لئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو تم اگر چاہو۔

فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها. (محمد ۲۲۔۲۴)

قریب ہے کہ تم ذمہ دار بن جاؤ اور زمین پر فساد پاؤ اور رشتوں کو کاٹو۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں اندھا کر دیا ہے۔

کیا وہ لوگ قرآن کو غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑھ چکے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن حمزہ سے اس نے حاتم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے۔

لفظ حِقْوٌ کی تحقیق:

حِقْوٌ کے لفظی معنی۔ کمر یا کوکھ کے ہیں یا تہبند باندھنے کی جگہ۔ یا تہبند وغیرہ جب کہ اللہ کی ذات ان تمام نسبتوں سے پاک ہے۔ اس لئے

(۷۹۳۴).....رواه البخاري (۴۸۳۰) و (۴۸۳۱) ومسلم (۲۵۵۴) وأحمد (۲/۳۳۰)

مصنف نے بعض توجیہات کی میں ملاحظہ فرمائیں۔

قولہ۔فاخذت بحقو الرحمن ۔اس کا معنی ہے کہ اس نے اللہ سے پناہ مانگی اور اللہ کو مضبوط پکڑ لیا۔جیسے عرب کہتے ہیں اپنے محاورے میں۔ تعلقت بظل جناحه۔میں اس کے سایہ بازو سے لٹک گیا۔یعنی اعتصمت به یعنی میں اس کے ساتھ چمٹ گیا۔

اور ایک قول یہ ہے۔حقو ازار و تہبند کو کہتے ہیں اور اللہ کی ازار اس کی عزت ہے اور اس کا مطلب ہے کہ وہ موصوف بالعزت ہے۔لہٰذا رحم نے ٹوٹنے سے اللہ کی عزت کے ساتھ پناہ مانگی تھی۔اور اسی سے پناہ اور عجز کی تھی۔

ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد عرش ہے اس خبر میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ رحم ورشتہ عرش کے ساتھ معلق ہے۔

۷۹۳۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وکیع نے ان کو معاویہ بن ابو مزرد مدنی نے ان کو یزید بن رومان ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجھے جوڑے گا اللہ اس کو جوڑے گا اور جو مجھے کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر بن ابو شیبہ سے اس نے وکیع سے۔

رحم ورشتہ کا بروز قیامت کلام:

۷۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن اسحٰق بن ابراہیم بکی بخاری نے ان کو صالح بن محمد بغدادی نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو شریک نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ابوالعنبس ثقفی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک رحم ورشتہ کی بڑی تیز زبان ہوگی قیامت کے دن وہ کہے گا اے اللہ جوڑ تو اس کو جو مجھ کو جوڑے اور کاٹ تو اس کو جو مجھے کاٹے۔

۷۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صغانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ اس کو روایت کرتے ہیں فرمایا کہ قیامت کے دن رحم آئے گا عرش کے نیچے اس کا ٹھکانہ ہوگا تیز زبان کے ساتھ کلام کرے گا وہ کہے گا اے اللہ جوڑ تو اس کو جو مجھے جوڑے اور کاٹ تو اس کو جو مجھے کاٹے۔

۷۹۳۷:......مکرر ہے۔اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے ابن طاؤس سے اسی نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک رحم رشتہ شعبۂ رحمٰن کا قیامت کے دن آئے گا عرش کے نیچے اس کا ڈیرہ ہوگا تیز ترین زبان کے ساتھ کلام کرے گا جس کی طرف وہ وصل کا اشارہ کرے اللہ اس کو وصل عطا کرے گا اور وہ جس کی طرف کاٹنے کا اشارہ کرے گا اللہ اس کو کاٹے گا۔یہ دونوں مرسل روایتیں شاہد ہیں اس موصول روایت کے لئے جو ان سے پہلے گذری ہے۔

۷۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے اپنے اصل سے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عصام اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن عبدالملک نے خزاز نے ان کو فائد ابوالورقاء نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک رحم (رشتہ) عرش کے ساتھ لٹک جائے گا اور کہے گا اے اللہ جوڑ تو اس کے ساتھ جو مجھ کو جوڑے اور کاٹ تو اس کو جو کاٹے۔

(۷۹۳۵)......رواه مسلم (۲۵۵۵)

(۷۹۳۶)......إسناده ضعيف في إسناده أبو العنبس الثقفي مقبول.

۷۹۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو ابو توبہ نے ان کو یزید بن ربیعہ رحبی نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو ابوعثمان صنعانی نے ان کو ثوبان نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں عرش کو پکڑ کر کہیں گی اے اللہ بے شک میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں پس مجھے توڑا نہ جائے۔ اور امانت کہے گی اے اللہ میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں کہ مجھ میں خیانت نہ کی جائے اور نعمت کہے گی اے اللہ میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں کہ میری ناشکری نہ کی جائے۔

رحیم اور رحمٰن میں نسبت:

۷۹۴۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن اسحٰق قرشی نے ہراۃ میں ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن حکم بن ابومریم نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو معاویہ بن ابومزرد نے ان کو یزید بن رومان نے ان کو عروہ نے اس کو عائشہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم رحمٰن سے جڑی ہوئی ایک شاخ ہے جو اسکو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹے گا میں بھی اس کو کاٹوں گا۔

اور صنعانی کی ایک روایت میں کہ رحم اللہ سے وابستہ ایک شاخ ہے جو اس کو ملائے گا میں اس سے ملاؤں گا جو اس کو کاٹے گا میں اس سے کاٹوں گا۔

۷۹۴۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو بشر بن شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوورداء لیثی سے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو (رشتہ کو) پیدا فرمایا اور میں نے اس کا نام اپنے نام ہی سے نکال کر رکھا جو شخص اس کو جوڑ کر رکھے گا میں بھی اس کو جوڑ کر رکھوں گا اور جو شخص کاٹے گا میں بھی اس کو کاٹوں گا۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث معمر سے اور ابن عیینہ سے سند عالی سے کتاب السنن میں باب قسم صدقات میں۔

شیخ حلیمی نے فرمایا فاصل۔ قولہ انا الرحمٰن (میں رحمٰن ہو) حضور کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رحم کو پیدا کیا اور اس کا نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمٰن۔ اور رحم دونوں اسم ہیں جو کہ رحمت سے مشتق ہیں۔

اور میں رحمٰن ہوں اس لئے کہ میری رحمت ہر شئی کو احاطہ کر چکی ہے۔ اور یہ رحم ہے کیونکہ جوار فی الرحمٰن موجب رحمت ہے جو شخص اس حق کو پہچان لے میں اس کو جزائے خیر دوں گا اور جو اس سے غافل ہو میں اس کو اس خیر سے محروم کر دوں گا۔

جنت کے قریب کرنے والے اعمال:

۷۹۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن زیاد نے ان کو اسحاق بن یوسف

(۷۹۳۹)..... قال السیوطی فی الجامع الصغیر حدیث ضعیف.

(۷۹۴۰)..... رواہ البخاری (۵۹۸۹) ورواہ من حدیث عبداللہ بن عمرو موفوعاً الترمذی (۱۹۲۴) واحمد (۲/۱۶۰) وقال الترمذی: (ھذا حدیث حسن صحیح)

(۷۹۴۱) اسنادہ صحیح. اخرجہ ابوداود (۱۶۹۴) والترمذی (۱۹۰۷) واحمد (۱/۱۹۱ و ۱۹۴)

اصفہانی نے ان کو عمرو بن عثمان بن موہب نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوایوب انصاری نے کہ ایک اعرابی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا اس نے اونٹی کی مہار تھام لی اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے؟ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کیجئے اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ ٹھہرائیے اور نماز کو قائم کیجئے صلہ رحمی کیجئے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن نمیری سے اس نے عمرو بن عثمان سے۔

۷۹۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے اس نے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو۔ اور صلہ رحمی کرو۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوالولید سے اس نے شعبہ سے۔

۷۹۴۳۔ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحق بن سعید نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کوئی دور کا رشتہ بتایا۔ انہوں نے اس کے ساتھ نرم بات کی اور فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اپنے نسبوں کو پہچانا کرو۔ اور اپنے رشتوں کو جوڑ کر رکھا کرو بے شک حال یہ ہے کہ رشتے میں کوئی قرب نہیں رہتا جب رشتہ کاٹ دیا جائے اگر چہ قریبی رشتہ ہو۔ اور رشتے میں کوئی دوری نہیں رہتی جب رشتہ جوڑ دیا جائے اگر چہ وہ رشتہ دور کا ہو۔

بروز قیامت رشتہ اور تعلق کی شہادت:

۷۹۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسین قاضی اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو قراد ابونوح نے ان کو اسحاق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں ان کے پاس آدمی آیا اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے اپنے اور ابن عباس کے درمیان کوئی دور کا رشتہ بتایا کہتے ہیں کہ ابن عباس نے اس کو پہچان لیا اس کے بعد فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہتے اپنے نسبوں کی حفاظت کیا کرو اور اپنے رشتوں کو جوڑ کر رکھا کرو بے شک رشتے میں کوئی دوری نہیں ہوتی جب قریب ہو جائے اگر چہ رشتہ دور کا ہو۔ اور اس میں کچھ قرب نہیں ہوتا جب دوری ہو جائے اگر چہ رشتہ قریبی ہو۔ بے شک ہر رشتہ قیامت کے دن صاحبِ رشتہ کے آگے آئے گا اور صلہ کرنے اور جوڑنے کی شہادت دے گا اگر اس نے جوڑا ہوگا اور توڑنے کی بھی شہادت دے گا اگر اس نے توڑا ہوگا۔

۷۹۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن کازری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صائغ نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو محمد بن معن نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا تھا فرماتے تھے جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس پر اس کے رزق میں فراخی کر دی جائے اور اس کی موت میں مہلت مل جائے اس کو

(۷۹۴۲)..... اخرجه مسلم فی کتاب الإیمان (۱۲)

(۷۹۴۳)..... اخرجه البخاری (۱۳۹۴) و (۵۹۸۲) و (۵۹۸۳) والنسائی (۱/۲۳۴) ومابین القوسین مقط من (ن)

(۷۹۴۳)..... مکرر. رواه الحاکم (۱/۸۹) و (۴/۱۶۱) وقال هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجه واحد منها ووافقه الذهبی

(۷۹۴۵)..... رواه البخاری (۵۹۸۵) عن إبراهیم بن المنذر ولکنه قال: (وان ینسأله فی أثره فلیصل رحمه)

چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (لمبی عمر ملنا مراد ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابراہیم بن منذر سے۔

۷۹۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھے خبر دی انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی زندگی میں برکت ہو اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

بخاری نے اس کو ابن بکیر سے روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو عبدالملک سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے۔

صلہ رحمی، درازیٔ عمر اور رزق میں برکت:

۷۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحق ہمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو لمبی زندگی اور رزق میں اضافہ پسند ہو اس کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔

معمر نے کہا کہ میں نے سنا عطاء خراسانی سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل شیخ حلیمی کا قول۔ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں سے بعض لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کی زندگی میں متعدد سالوں کے اضافے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور اگر وہ قطع رحمی کرتے ہیں تو وہ اس مدت سے کم مدت زندہ رہتے ہیں۔ شیخ نے عمر میں زیادتی کو اس پر محمول کیا ہے اور اس میں مفصل کلام کیا ہے۔ اور ان پر مخفی نہیں ہے کہ دو عددوں میں سے کون سا عدد زندہ رہے گا۔

۷۹۴۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابورجاء ہروی نے ان کو ابواسحق نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محبوب رکھتا ہے کہ اس کی عمر میں درازی کی جائے اور اس کے رزق میں فراخی کی جائے۔ اور اس سے بری موت دفع کردی جائے اور اس کی دعا قبول کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

۷۹۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ہے ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ قطان نے ان کو اسحاق بن خالویہ واسطی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو ہاشم بن یوسف نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحق نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں درازی عطا کرے اور اس کے رزق میں فراخی کرے اور اس سے بری موت کو دفع کردے اس کو چاہئے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے۔

نساء سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیتا ہے اور وہ رات کو عبادت کرتا ہے یہی نساء ہے یہی مہلت و تاخیر ہے اجل میں زیادتی نہیں ہے۔ ایسے ہی فرمایا:

(۷۹۴۶)......رواہ البخاری عن ابن بکیر (۵۹۸۶) ومسلم فی البر (۲۱) عن عبدالملک عن أبیه عن جده.

(۷۹۴۸)......فی إسناده محمد بن إسحاق مدلس

(۷۹۴۹)......قال فی المجمع (۸/۱۵۲، ۱۵۳). (رواه عبدالله بن أحمد والبزار والطبرانی فی الأوسط ورجال البزار رجال الصحیح غیر عاصم بن حمزة وهو ثقة)

سب سے بہتر افراد:

۷۹۵۰: ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو عثمان بن سعید مزنی نے اور فضل بن موفق نے ان دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے مسعودی نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنے رشتوں کو جوڑو۔

۷۹۵۰ ب: (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن ابو حلف بن احمد صوفی نے مہر جان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو شریک نے ان کو ابن سماک بن حرب ان کو عبداللہ بن عمیرہ نے ان کو زوج درہ بنت ابی لعب نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! سب لوگوں سے بہتر کون ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان میں سے اپنے رب سے زیادہ ڈرے۔ اور ان میں جو سب سے زیادہ صلہ رحمی کرے۔ جو سب سے زیادہ امر بالمعروف کرے اور وہ جو سب سے زیادہ نہی عن المنکر کرے۔

۷۹۵۱: ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں قاطع الرحم نہیں جائے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۷۹۵۲: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہیں ہوگا۔

اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن بکیر سے۔

رحم عرش کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے:

۷۹۵۳: ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسحق بن حسن بن میمون نے ان کو ابونعیم نے ان کو فطر نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بے شک رحم عرش کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ ملانے والا صرف وہی نہیں ہوتا جو دوسرے کو اس کے کئے کا بدلہ دے۔ بلکہ جوڑنے والا درحقیقت وہ ہے کہ جب اس کا رشتہ کاٹ دیا جائے تو وہ اس کو دوبارہ جوڑ دے۔

قرابت دار پر خرچ کرنے کی فضیلت:

۷۹۵۴: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو قطن نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے بس اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔ جیسے باب الزکوۃ میں گذری ہے۔ اور ہم

(۷۹۵۱) ...رواه البخاري (۵۹۸۴) عن يحيى بن بكير ومسلم في البر (۱۸) وأبوداود (۱۶۹۶) والترمذي (۱۹۰۹) وأحمد (۸۰/۴ و ۸۳ و ۸۴)

(۷۹۵۳) إسناده صحيح. اخرجه بتمامه احمد (۱۶۳/۲ و ۱۹۳) وروى الشطر الثاني منه البخاري (۵۹۹۱) وأبوداود (۱۶۹۷) والترمذي (۱۹۰۸) واحمد (۱۹۰/۲)

نے اس کو روایت کیا ہے باب الزکوٰۃ میں وہ جو حضور ﷺ کا قول مروی ہے کہ مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور صاحب قرابت پر صدقہ کرنا دو نیک عمل ہیں ایک تو صدقہ ہے اور دوسرے وہ صلہ رحمی بھی ہے اور اسی طرح حضور ﷺ کا یہ قول کہ افضل صدقہ وہ ہے ایسے رشتہ دار پر ہو جو ضرورت مند ہے۔

اور ابوذر کی حدیث میں ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں رشتہ جوڑ کر رکھوں۔ اگر چہ مجھے نظر انداز کیا جائے۔ اور ابوطلحہ کے صدقہ کرنے والی حدیث اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام آزاد کرنے والی حدیث اور زینب زوجہ ابن مسعود والی حدیث اور دیگر احادیث بھی ہیں جو صلہ رحمی اور حفظ قرابت پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۹۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن جعفر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میری ایک قرابت داری ہے میں ان کے ساتھ جوڑتا رہتا ہوں اور وہ مجھ سے توڑتے رہتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ نیکی کرتا کرتا رہتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے رہتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حوصلہ اور بردباری سے کام لیتا ہوں اور وہ مجھ پر جہالت کا ثبوت دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر معاملہ درحقیقت ایسے ہی ہے جیسے تم کہہ رہے ہو تو گویا تو ان کو اور تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار رہے گا جب تک تم اسی حالت پر رہو گے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ابوموسیٰ سے اور محمد بن بشار سے۔

بہترین اخلاق:

۷۹۵۶:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بن خراسانی نے بغداد میں ان کو ابوزید نے احمد بن محمد بن طریف نے ان کو خبر دی نعیم بن یعقوب نے ابوالمئتد سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کیا میں تجھے پہلے اور پچھلے لوگوں کے بہترین اخلاق کے بارے میں رہنمائی نہ کروں؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ اس کو عطا کیجئے جو آپ کو محروم رکھے اور اس کو معاف کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم و زیادتی کرے اور اس کے ساتھ تعلق جوڑیے جو آپ سے منقطع کرے۔

درگزر کرنا اور تعلق جوڑنا:

۷۹۵۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نجار نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن یونس زاہد نے بغداد میں ان کو جعفر بن ابوعثمان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ تعلق جوڑیے جو تم سے منقطع کرے اور اس سے درگذر کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم کرے۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا میرے والدین کے ساتھ نیکی کرنا ان کی موت کے بعد بھی کچھ باقی رہ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں ان دونوں کے لئے استغفار کرنا اور ان کی وصیت پوری کرنا اور صلہ رحمی کرنا اس رشتہ کی جو صرف والدین کی طرف سے ہے۔

۷۹۵۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا وصل اور ملاپ یہ نہیں ہے کہ جو تجھ سے

(۷۹۵۵)..... رواه مسلم في البر (۲۲) وأحمد (۲/۳۰۰ و ۴۱۲ و ۴۸۴)

(۷۹۵۶)..... في إسناده نعيم بن يعقوب قال العقيلي لايتابع على حديثه

جوڑے تو بھی اس کے ساتھ جوڑ لے۔ یہ تو بدلہ ہوا بلکہ جوڑ نا تو یہ ہے کہ جو تجھ سے تعلق قطع کرے تم اس کے ساتھ جوڑو۔

تعلق جوڑنا عمر درازی کا سبب ہے

۷۹۵۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا میں نے جلدی سے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ یا یوں کہا تھا کہ انہوں نے جلدی کی اور میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھ سے فرمانے لگے اے عقبہ کیا میں تجھے دنیا اور آخرت کے بہترین اخلاق کے بارے میں نہ بتلادوں؟ جو تجھ سے کاٹے اس کے ساتھ جوڑیئے اور جو تجھے محروم کرے اس کو عطا کیجئے۔ اور تجھ پر ظلم کرے اس سے درگذر کیجئے۔

خبردار جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر میں درازی کی جائے اور اس کے رزق میں فراخی کی جائے وہ صاحب قرابت لوگوں سے جوڑ پیدا کرے۔

اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے عبیداللہ بن زبیر سے اس نے قاسم سے۔

قطع رحمی اور ظلم کرنے کی سزا:

۷۹۶۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد بن ابی عثمان زاہد سے اس نے ابوسہل بن بشر بن احمد تمیمی سے اس نے محمد بن یحییٰ بن سلیمان مروزی سے اس نے عاصم بن علی سے اس نے شعبہ سے اس کو عیینہ بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوبکرہ ثقفی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ نہیں کوئی گناہ جو اس قابل ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں سزا دینے میں جلدی کرے باوجود یکہ وہ اس کا گناہ اس کے لئے آخرت میں بھی جمع رہے (یعنی آخرت میں بھی اس کی سزا موجود رہے) مگر وہ قطع رحمی کرنا اور ظلم کرنا ہے۔ (یا زنا کرنا)

۷۹۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال نے اور ابوالحسین قطان نے اور ابومحمد عسکری نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو حجاج بن ارطات نے ان کو محمد بن عبدالعزیز وارسی نے ان کو مولیٰ ابوبکرہ نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دینے میں جلدی کی جاتی ہے اور وہ معاف نہیں کئے جاتے ظلم اور قطع رحمی۔

۷۹۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو ابوحماد اسلمی نے ان کو عبداللہ بن ابی اوفی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے حلقے میں عرفہ کی شام کے وقت حضور نے مجھ سے فرمایا کسی آدمی کے لئے حلال نہیں ہے جس نے شام کی ہے درانحالانکہ وہ قطع رحمی کرنے والا ہے مگر وہ ہم سے اٹھ جائے۔ ایک آدمی کے سوا کوئی نہیں اٹھا جو حلقہ رسول کے آخر میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ سیدھا اپنی خالہ کے پاس گیا اور اس کو یہ بات بتائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ جب خالہ نے اس سے پوچھا کہ اس وقت تم کیسے آئے ہو۔ اس کے بعد وہ شخص واپس آیا اور اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے تم ہی صرف مجلس سے اٹھے ہو؟ اس نے حضور کو وہ بات بتائی جو اس نے اپنی خالہ سے کہی تھی اور جو خالہ نے اس سے کہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم بیٹھے رہو تم نے اچھا کیا۔ خبردار بے شک اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔

(۷۹۶۲)......(۱) فی ن (دایم)

قطع رحمی کرنے والے کے اعمال آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتے ہیں

۷۹۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو قدامہ بن موسیٰ نے ان کو ابن دینار نے کہ حضرت کعب الاحبار ایک دن جامع مسجد دمشق میں بیٹھے وعظ فرما رہے تھے حتی کہ جب وہ فارغ ہوگئے تو فرمایا کہ ہم لوگ دعا کرنا چاہتے ہیں جو شخص تم میں سے اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے ساتھ اور وہ قاطع رحم بھی ہے وہ ہم لوگوں میں سے اٹھ کر چلا جائے لوگوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر چلا گیا اور وہ اپنی پھوپھی کے پاس گیا اس کے اور پھوپھی کے درمیان قطع تعلق تھا اس کے پاس جا کر اس سے صلح کرلی پھوپھی نے پوچھا کہ تم کیا دیکھ کر آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت کعب سے سنا وہ ایسے ایسے فرما رہے تھے اور حضرت کعب نے فرمایا کہ ہر جمعرات اور پیر کو لوگوں کے اعمال اللہ کے ہاں پیش کئے جاتے ہیں سوائے قطع رحمی کرنے والے کے کہ اس کے اعمال آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتے ہیں۔

۷۹۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے بعد ایک حلقے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے کہ میں قطع رحمی کرنے والے کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ ہم لوگوں میں سے اٹھ جائے ہم اپنے رب سے دعا کرنا چاہتے ہیں اور بے شک آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے کے آگے کانپ جاتے ہیں۔

۷۹۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سالم بن شیخ نے بصرہ میں ان کو خبر دی خزرج بن عثمان نے ابوایوب مولیٰ عثمان بن عفان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شب جمعہ میں اعمال پیش ہوتے ہیں اس میں کسی قطع رحمی کرنے والے کے اعمال نہیں اٹھائے جاتے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کی میراث کاٹ کھائے جس میراث کو اللہ نے مقرر کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص سے جنت کی میراث کاٹ لیں گے۔

۷۹۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو خزرج نے ان کو ابوایوب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خمیس کی شام یعنی شب جمعہ کو تشریف لائے لوگ ان کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ وہ فرمانے لگے کہ میں ہر قطع رحمی کرنے والے کو تکلیف دوں گا کہ وہ ہمارے ہاں سے اٹھ جائے۔ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان اٹھ کر چلا گیا اور وہ سیدھا اپنی پھوپھی کے پاس گیا۔ جس نے کئی سال سے اس سے قسم کھا رکھی تھی۔ اس نے جا کر پھوپھی کو سلام کیا۔ اس نے پوچھا کہ اے بھتیجے تم کیسے آئے ہو؟ اس نے بتلایا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ہر قطع رحمی کرنے والے شخص کو قسم دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔ یہاں تک کہ تیسری بار کہا: اب اس شخص کی پھوپھی نے کہا کہ تم جاؤ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور جا کر ان سے ان کی وجہ معلوم کرو۔ چنانچہ وہ واپس گیا اور جا کر پوچھا اور پھوپھی کے پاس جانے والی بات بتائی۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔

بے شک اولاد آدم کے اعمال ہر جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔

یعنی شب جمعہ میں۔ مگر قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کیا جاتا۔

(۷۹۶۶)......قال فی المجمع (۸/۱۵۱): (رواه احمد ورجاله ثقات)

قطع رحمی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ نہیں فرماتے:

۷۹۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو ابو موسیٰ عمران بن ہارون ریاح نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالحکیم مصری نے ان کو ثمامہ بن ابوعمران نے ان کو سلیمان بن حبان نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو شعبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے والی کچھ اقوام کو زندگی دیتے ہیں اور ان کے کثیر مال بناتے ہیں اور ان کی طرف اللہ نے ایک بار بھی نہیں دیکھا جب سے ان کو پیدا کیا ہے بوجہ ان کے ساتھ بغض رکھنے کے کہا گیا کہ ایسا کیوں ہے یا رسول اللہ؟ اور روایت فارسی میں ہے کہ کہا گیا کیسے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ بوجہ ان کے صلہ رحمی کو ضائع کرنے کے۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوذر عبداللہ بن احمد بن محمد ہروی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو اسحق ابراہیم بن احمد مستملی نے بلخ میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن محمد عطار نے ان کو ابونشیط محمد بن ہارون نے رملہ میں ان کو ابو خالد احمر نے اور وہ سلیمان بن حیان ہیں ان کو خبر دی داؤد نے۔ اس نے اسے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے سوائے اس کے اس نے کہا: کہا گیا یہ کیسے ہو سکتا ہے یا رسول اللہ؟ جیسے روایت فارسی میں ہے۔

صلہ رحمی کے ذریعہ رزق جاری ہوتا ہے:

۷۹۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حمدان الحلاب نے ان کو محمد بن عبدہ مصیصی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو سفیان ثوری نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوقتیبہ سالم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن زنجویہ نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ابن عیاش نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ وصافی نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک کسی گھر والے جب آپس میں جوڑ پیدا کرتے ہیں (یعنی صلہ رحمی کرتے ہیں) تو ان کا رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور وہ اللہ کی حفاظت میں ہو جاتے ہیں۔

اور مصیصی کی ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگ رحمن کی ہتھیلی میں ہوتے ہیں۔

اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھ اسماعیل بن عیاش کا تفرد ہے ثوری سے اور کہا احمد نے کہ وصل کیا ہے اس کو ہشام بن عمار نے اس سے۔

صلہ رحمی اور حسن اخلاق گھروں کو آباد کرنے اور عمروں میں اضافہ کا سبب ہیں:

۷۹۶۹:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ہاشم بن ابراہیم بن ہشام نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو عبدالصمد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو محمد بن بہرام نے ان کو عبدالرحمن بن قاسم نے ان کو قاسم نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلہ رحمی اور حسن اخلاق گھروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں۔

صلہ رحمی مال میں زیادتی کا سبب ہے:

۷۹۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوقطن نے ان کو یونس نے ان کو ابوالبختری نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جو شخص اپنے رب سے

(۷۹۶۷)..... قال في المجمع (۸/۱۵۲): (رواه الطبراني وإسناده حسن)

(۱) كذا بالمخطوط وفي مجمع الزوائد (۸:۱۵۲): (قال لتضيعهم أرحامهم) وهو الصواب.

(۷۹۶۸)..... قال السيوطي في الجامع الصغير: أخرجه ابن عدي في الكامل وابن عساكر كلاهما عن ابن عباس وقال حديث ضعيف.

(۷۹۶۹).....(۱) في ن (هاشم)

ذكره السيوطي في الجامع الصغير وعزاه لأحمد في مسنده وللبيهقي في الشعب كلاهما عن عائشة وقال حديث صحيح

ڈرتا رہا اور صلہ رحمی کرتا رہا اس کی عمر میں درازی ہوگی اور اس کا مال زیادہ ہوگا اور اس کے گھر والے اس سے محبت کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے یا ابوالبختری سے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! یحییٰ کہتے ہیں کہ ابوالبختری کا نام مغراء ہے اور وہ صاحب علم نہیں ہیں۔

۷۹۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن جب نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابن علاقہ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو یحییٰ بن ابی الکثیر یمامی نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ثواب کے اعتبار سے زیادہ عجلت والی طاعت صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ ایک گھر والے اپنے مالوں میں اضافہ پاتے ہیں اور ان کی اپنی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے جب صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور بے شک گرفت و پکڑ کے اعتبار سے سب سے زیادہ جلدی والا گناہ ظلم و بدکاری اور جھوٹی قسم ہے جو مال کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔ اور رحم کو بے اولاد کر دیتے ہیں اور گھروں کو ویران کرتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں اہل علم نے یحییٰ پر اختلاف کیا ہے۔ ایک قول ہے کہ اسی مذکور کی طرح ہے۔ اور دوسرا قول ہے کہ یحییٰ سے وہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور تیسرا قول ہے کہ ابوہریرہ سے منقطع روایت کے طور پر مروی ہے اور یہ بات زیادہ صحیح ہے۔

صلہ رحمی کے ذریعہ تسکین حاصل کرنا:

۷۹۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حمد نے ابیوردی نے ان کو حسن بن حبیب عبدی نے ان کو مجمع بن یحییٰ نے ان کو سوید بن عامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رشتوں کو تازہ رکھو اگرچہ سلام کے ساتھ ہو۔ اور اس کا معنی ہے کہ اپنے رشتوں میں صلہ رحمی رکھو گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ رحمی کرنے کو تشبیہ دی ہے پانی کے ذریعے حرارت کو تسکین دینے کے ساتھ۔ اور شیخ حلیمی نے اس کو حکایۃً عن غیرہ کہا ہے۔

سلام کے ذریعہ رشتوں کا تر و تازہ رکھنا:

۷۹۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ہیثم بن خارجہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن مساور جوہری نے ان کو ہیثم بن خارجہ ابو احمد نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مجمع بن جاریہ نے ان کو ان کے چچا نے اس کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رشتوں کو تر و تازہ رکھو اگرچہ سلام کے ذریعہ۔ احمد بن عبید نے کہ ان کے چچا یزید بن جاریہ ہیں۔

قسموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو نشانہ بنانے کی ممانعت:

۷۹۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ اس کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہ:

ولاتجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم

اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ۔

(۷۹۷۱)......قال فی المجمع (۴/۱۸۰) : (رواہ الطبرانی فی الأوسط وفیہ أبو الدھماء الأصعب وثقہ النفیلی وضعفہ ابن حبان)

(۷۹۷۲)......قال الھیثمی فی المجمع (۸/۱۵۲) : (رواہ البزار وفیہ یزید بن عبداللہ بن البراء الغنوی وھو ضعیف)

یعنی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کم نہ کرو یہ کہہ کر کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی کہ میں صلہ رحمی نہیں کروں گا۔ اور نہ ہی کوئی خیر صلاح کا کام کروں گا نہ ہی اپنے مال میں سے صدقہ کروں گا بلکہ اپنی ایسی قسم کا انکار کر دیجیے اور جس بات کو نہ کرنے کی قسم کھالی ہے اس کو عملاً کر لیجیے یہ حضرت قتادہ کا قول ہے۔

۷۹۷۴:.....(مکرر ہے) ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالصیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو خبر دی ہے اسامہ بن زید لیثی نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو سراقہ بن مالک بن جعشم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے کنبے قبیلے کا دفاع کرے۔ جب تک وہ گناہ نہ کرے۔

۷۹۷۵:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابوعلی حسین بن محمد زیاد نے ان کو محمد بن عباد مکی نے ان کو ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو یحییٰ حبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو خالد بن عبداللہ مدلجی نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے کہ جو اپنے کنبے قبیلہ کا دفاع کرنے والا ہو جب تک کوئی گناہ نہ کرے۔

ابوعلی نے کہا کہ میں کسی ایک کو نہیں جانتا جس نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہو خالد بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوسعید سے۔

امام احمد نے فرمایا: تحقیق شمار کیا ہے ابن ابی عاصم نے خالد کو صحابۂ کرام میں سے حالانکہ ان کی صحابیت ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(۷۹۷۴) ..... مکرر. إسناده ضعيف. رواه أبو داوٗد (۵۱۲۰) وفي إسناده أيوب بن سويد الرملي : قال أحمد : ضعيف وقال ابن معين : (ليس بشيء يسرق الأحاديث وقال النسائي : ليس بثقة وقال أبو حاتم لين الحديث وقال ابن حبان في الثقات كان ردی الحفظ يخطیء وقال البخاري يتكلمون فيه.

ایمان کا ستاونواں

شعبہ حسنِ خلق کا باب ہے

غصے کو دبانا، عاجزی ونرمی کرنا اور تواضع کرنا بھی اس میں داخل ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حسن خلق کا معنی ہے نفس کی سلامتی سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ اچھے اور محمود افعال کی طرف۔ یہ کبھی تو ذات الٰہی میں ہوتا ہے اور کبھی لوگوں کے مابین میں ہوتا ہے۔

اور وہ ذات الٰہی میں اس طرح ہوتا ہے کہ بندہ اللہ کے اوامر ونواہی کے بارے میں شرح صدر رکھتا ہو، جو اس پر فرض ہے وہ اس کو بطیب خاطر ادا کرے اس کی طرف پورے میلان ورجحان کے ساتھ۔ اور جو چیز اس پر حرام ہے اس سے بھی بطیب خاطر بڑی فراخدلی کے ساتھ رک جائے اس سے گھٹ کر اور تنگدل ہو کر نہیں۔ اور خیر کے نفلی کاموں میں رغبت رکھے اور بہت سارے جائز اور مباح امور کو لوجہ اللہ ترک کر دے جب وہ یہ دیکھے کہ ان چیزوں کا ترک کرنا ان کے کرنے کے مقابلے میں عبدیت الٰہی کے قریب تر ہے۔ بخوشی معاملات کرنے میں اپنے حقوق کو قربان کرے۔

لوگوں سے ان کا مطالبہ وتقاضا نہ کرے جب کہ وہ خود دوسروں کے وہ حقوق جو اس پر لازم ہوں وہ پورے پورے ادا کرے۔ (یہاں تک اپنے حقوق قربان کرے کہ) اگر خود بیمار ہو جائے اور دوسرا اس کی عیادت نہ کرے یا یہ شخص سفر سے آئے اور اس کو کوئی ملنے نہ آئے یا اگر کسی کو سلام کرے اور وہ اس کو جواب نہ دے یا یہ کسی کا مہمان بنے اور وہ ضیافت نہ دے اور اس کا اکرام نہ کرے یا یہ کسی سے سفارش کرے اور وہ نہ مانے یا یہ کسی پر احسان کرے اور وہ اس کا شکریہ ادا نہ کرے یا کچھ لوگوں کے پاس جائے اور وہ لوگ اس کو ٹھکانہ نہ دیں یا یہ کسی سے بات کرے اور وہ اس کی بات سننے کے لئے خاموشی اختیار نہ کرے یا دوست کو ملنے کی اجازت چاہے مگر وہ اجازت نہ دے یا کسی سے رشتہ مانگے اور وہ انکار کر دے تو یہ شخص ان تمام امور میں اور تمام معاملات میں کسی بات کو برا نہ مانے یا مثلاً قرض میں مہلت مانگے اور آگے والا مہلت نہ دے یا قرض میں کمی کی درخواست کرے اور وہ کم نہ کرے اور اسی کی مثل دیگر معاملات تو یہ شخص اپنے تمام حقوق کی قربانی دے دے۔ مگر نہ ہی اس پر ناراض ہو نہ ہی اس کو برا مانے نہ ہی اس پر گرفت کرے ان امور اور حالات میں سے کسی حالت پر بھی۔ اور کسی طرح بھی اپنے دل میں یہ خیال نہ لائے کہ دوسرے نے ایسا کر کے اس پر ظلم کیا ہے یا اس سے نفرت کی ہے بلکہ یہ شخص جب اپنے مد مقابل کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنے یا ویسا ہی بدلہ کرنے کی قدرت پالے تو یہ اپنے حریف کے ساتھ نہ ہی زیادتی کرے نہ ہی ویسا سلوک کر کے مذکورہ امور کا بدلہ لے بلکہ اس سب کچھ کے بدلے میں یہ ایسا سلوک کرے جو مقابل کے سلوک اور رویے سے احسن اور افضل ہو اور بر و تقویٰ کے قریب تر ہو اور اس چیز کے زیادہ لائق ہو جس کی تعریف کی جائے اور اس کے سلوک کو پسند کیا جائے بلکہ جو چیز اس پر لازم ہو اخلاقاً اس کو ایسے ادا کرے جیسے اپنے حقوق کو وصول کر رہا ہو مثلاً جب کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو یہ اس کی طبع پرسی کرے اور اگر وہ کوئی جائز سفارش کرے تو یہ پوری کرے اور اگر وہ اس سے قرض میں مہلت مانگے تو اس کو مہلت دے۔ اور اگر وہ کسی معاملے میں اس کی مدد کا محتاج ہو تو یہ اس کی مدد کرے۔ اور اگر وہ خرید وفروخت میں کچھ رعایت مانگے تو اس کو رعایت دے۔ یہ نہ دیکھے کہ سامنے والے نے اس کے ساتھ کب کیسا معاملہ کیا تھا اس سے پہلے۔ اور یہ بھی نہ دیکھے کہ وہ لوگوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرتا ہے بلکہ جو معاملہ احسن ہو اس کو اپنا امام اور پیشوا بنالے اور اسی رخ پر چلے اور اپنے مسلم بھائی کی مخالفت نہ کرے۔

اور حسن خلق کبھی تو فطری اور عطائی ہوتا ہے اور طبیعت میں ودیعت ہوتا ہے اور کبھی کسبی ہوتا ہے اپنی کوشش سے اس کو اختیار کیا جاتا ہے جس

شخص کی جبلت اور فطرت میں اس میں سے کچھ اصل ہو اس کے لئے اس کا اکتساب ہی صحیح ہے بلکہ اپنے اکتساب کو اس جوہر کے ساتھ ملا کر جو طبیعت میں ودیعت ہے حسن خلق میں اور اضافہ کرے۔

جب کہ یہ بات عادۃً سب کو معلوم ہے کہ صاحب رائے جب عقل مندوں کے ساتھ ہم نشینی کرتا ہے تو عقل وفراست میں اضافہ کرتا ہے۔اور عالم جب علماء کے ساتھ میل جول رکھتا ہے تو اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح صالح اور عاقل صلحاء اور عقلاء کی صحبت اختیار کر کے عقل وصلاح کو زیادہ کرتا ہے تو اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خلق جمیل کا مالک بھی اپنے حسن خلق میں اضافہ کرے گا جب اخلاق حسینہ سے آراستہ لوگوں کے ساتھ صحبت وہم نشینی اختیار کرے گا اور توفیق ارزانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

۷۹۷۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق خزاعی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابومسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابی ایوب نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابن عجلان نے قعقاع بن حکیم سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

ایک روایت میں ابن اعرابی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کامل ترین ایمان:

۷۹۷۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن ایوب نے ان کو ابن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو،ابن عجلان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ نیک اخلاق وعادات کی تکمیل کروں۔مرسل کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے اس کے آخر کو۔

۷۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اکو ابوعمر بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو سعید بن منصور نے۔اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حاکم یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو قعقاع نے ان کو صالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ میں صالح اخلاق کو مکمل کروں۔

اور ایک روایت میں ہے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن عجلان نے۔

(۷۹۷۶)......صحیح. رواہ أبوداؤد (۴۶۸۲) وأحمد (۵۲۷/۲) والدارمی (۳۲۳/۲) والبزار فی کشف الأستار (۳۴) ورواہ أحمد (۲۵۰/۲ و ۴۷۲) وابن حبان (۱۸۸/۶) وزادا (وخیارھم خیارھم لنسائھم) ورواہ أحمد (۴۷/۶ و ۹۹) للفظ (إن من أکمل المؤمنین إیماناً احسنھم خلقاً وألطفھم باھلہ).

(۷۹۷۸)......إسنادہ حسن. أخرجہ البخاری فی الأدب المفرد (۲۷۳) والحاکم (۶۱۳/۲) من طریق محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن أبی صالح السمان عن أبی ھریرۃ مرفوعاً.

وقال الحاکم: (ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ) ووافقہ الذھبی وابن عجلان إنما أخرجہ لہ مسلم مقروناً.

محاسن اخلاق:

۷۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو یعقوب بن ابی یعقوب عدل اصفہانی نے ان کو زاہر بن نوح اھوازی نے ان کو عمر بن ابراہیم بن خالد نے ان کو یوسف بن محمد بن منکدر نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اخلاق خوبیوں کے ساتھ اور محاسن اخلاقی کے کمال کے ساتھ۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۷۹۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین نے مکحول سے اس نے شہر بن حوشب سے کہ کہا یزید نے میں اس کو نہیں جانتا مگر عبدالرحمٰن بن غنم سے اس نے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ایسا آدمی ہوں جو اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میری تعریف کی جائے۔ گویا وہ اپنے نفس کے بارے میں ڈرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ تجھے کیا چیز مانع ہے اس سے کہ زندگی گذارے اس حال میں کہ تیری تعریف ہو اور تو مرے تو فقیر ہو سوائے اس کے نہیں کہ میں محاسن اخلاق پر پیدا کیا گیا ہوں۔

۷۹۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن حسب نے ان کو محمد بن احمد بن یزید بن ابی العوام نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابومحمد حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والے ان میں سے اچھے اخلاق والے ہیں اور تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھے ہوں۔

اور عبدالخالق کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۷۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی محمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو خبر دی سعید بن عامر نے ان کو خبر دی محمد نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ حدیث کی مثل۔

۷۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالعزیز بن یحییٰ نے ان کو محمد یعنی ابن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

بے شک مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والے ان میں سے اچھے اخلاق والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ نے کہا اور وہ محمد بن یحییٰ ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ دونوں محفوظ ہوں گے ابوہریرہؓ　　　سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۷۹۸۳:......(مکرر ہے) وہ حدیث حدتا کید کرتی ہے اس کی جو کچھ کہا ہے محمد بن یحییٰ نے وہ مرسل ہے ابوقلابہ کی سیدہ عائشہ سے۔

ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو علی بن عبدالعزیز قعنبی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو

(۷۹۸۱)......راجع (۷۹۷۶)

خالد حذاء نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کامل ترین ایمان والے مؤمنوں میں سے ہو وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور جو اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ شفیق ہیں۔ تحقیق روایت کیا ہے یعقوب بن ابو عباد نے ابن عیینہ سے اس نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مؤمن اچھے اخلاق والے ہیں جو متفق اخلاق والے ہیں جو محبت کرتے ہیں اچھے اور محبت سکھلاتے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہے نہ الفت دیتا ہے۔

بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو:

۷۹۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن حسین نے خسرو گردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو یعقوب بن ابوعباد نے ان کو ابن عیینہ نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اس روایت میں یعقوب اس اسناد کے ساتھ متفرد ہے۔

۷۹۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو وہب بن جریر نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے شعبہ نے اعمش سے ان کو ابووائل نے مسروق سے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بیہودہ گوئی کرتے تھے نہ ہی گالی و بکواس کرتے تھے۔ بلکہ آپ یہ فرماتے تھے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔ اور ابن وہب کی ایک روایت میں ہے بے شک تم میں سے میرے نزدیک پسندیدہ شخص وہ ہے جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہو۔ اور ابن وہب کی ایک روایت میں ہے بے شک میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے تم میں سے اچھا ہو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن عمرو سے۔ اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے کئی طریقوں سے اعمش سے ابوعمر حوضی کے الفاظ کے مطابق۔ اور اس کو روایت کیا ہے سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے وہب بن جریر کی حدیث کے الفاظ کے مطابق۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابومسلم نے ان کو سلیمان نے اور کہا دوسرے نے کہ مروی ہے اعمش سے انہوں نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

۷۹۸۶:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن الہاد نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں خبر دوں اس کے بارے جو تم میں سے میرے نزدیک محبوب ہے اور ہم نشینی کے اعتبار سے مجھ سے قریب تر ہوگا قیامت کے دن؟ لوگ خاموش ہو گئے آپ نے اپنے الفاظ دو یا تین بار دہرائے۔ اس کے بعد لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

۷۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عمران بن موسیٰ سختیانی نے ان کو سفیان براء بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن شقیق نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو تم میں سے بہتر لوگوں

(۷۹۸۵)......أخرجه البخاري (۳۵۵۹) و (۳۷۵۹) و (۶۰۲۹) ومسلم (۲۳۲۱) والترمذي (۱۹۷۵) وأحمد (۱۶۱/۲ و ۱۸۹ و ۱۹۳)
وقال أبو عيسى : (هذا حديث حسن صحيح)

(۷۹۸۶)......راجع التخريج للحديث السابق

کے بارے میں خبر دے دوں یعنی جو تم میں سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اس امت کے بدتر لوگوں کے بارے میں وہ لوگ ہیں جو گندے بکھرے بالوں والے، بیہودہ بکواس کرنے والے ہیں۔

۷۹۸۸:.......ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد صوفی ہروی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبداللہ قطان نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو ابو عامر نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو سلمہ بن وهرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھے ہیں۔ نرم عادات کے مالک ہیں یا بہادر فیخی ہوں یا مہمان نواز ہوں۔ اور بے شک تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو گندے میلے بکواس کرنے والے بیہودہ مذاق کرنے والے ہوں۔ زیادہ بولنے اور بکواس کرنے والے ہوں۔

۷۹۸۹:.......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابومحمد سکری نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو درراز نے۔ دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو مکحول نے ان کو ابوثعلبہ خشنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگوں میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور تم میں سے ہم نشینی کے اعتبار سے میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سے میرے نزدیک ہم نشینی کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ بعید قیامت کے دن وہ ہوں گے جن کے اخلاق گندے ہوں گے۔

اور اس کو روایت کیا ہے یزید بن ہارون نے داؤد بن ابی ہند سے اس نے اس میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں۔ کہ تم میں سے برے اخلاق والے بکواس کرنے والے زیادہ بولنے والے، بیہودہ بکواس کرنے والے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ مگر اس نے ہم نشینی کا لفظ اور قیامت کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۷۹۹۰:.......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن علاقہ نے اس نے اسامہ بن شریک سے وہ کہتے ہیں میں نے کچھ دیہاتیوں کو دیکھا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہے تھے۔ کیا ہمارے اوپر حرج ہے فلاں فلاں بات میں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ نے حرج کو ختم کر دیا ہے۔ مگر جو شخص اپنے بھائی کی عزت میں کچھ کمی کرے یہی حرج ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کون سی خیر ہے جو بندے کو عطا کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا حسن خلق ہے۔

وہ بدترین شے جو لوگوں کو دی گئی:

۷۹۹۱:.......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق بن یوسف بن یعقوب قاضی ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے ایک آدمی سے جو قبیلہ مزینہ اور جہینہ سے تھے۔ اس نے کہا وہ کون سی شے بدتر شے ہے جو لوگ دیئے گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بداخلاقی پس آپ دیکھئے اس چیز کو جس کو تم ناپسند کرتے ہو کہ وہ تمہاری طرف نسبت کر کے بیان کی جائے جب تو اپنے گھر میں اس کا عمل کرے۔ پس ایسے فعل کا عمل نہ کر۔

(۷۹۸۷)......(۱) فی ن (بشار)

(۷۹۸۸)......عزاہ السیوطی فی الجامع الصغیر للشعب (هذا المصدر) عن ابن عباس وقال حدیث حسن.

(۷۹۸۹)......قال فی المجمع (۸/۲۱) : رواہ احمد والطبرانی ورجال احمد رجال الصحیح

(۷۹۹۰)......اخرجه الحمیدی (۸۲۴) وابن ماجه (۳۴۳۶) وقال فی الزوائد (إسناده صحیح ورجاله ثقات)

۷۹۹۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن ابو مسلم حرانی نے ان کو احمد بن عبداللہ حرانی نے ان کو زہیر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو مزنی نے ان کو جہنی نے وہ کہتے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا وہ کون سی خیر ہے جو مسلمان عطا کیا گیا ہے؟ فرمایا کہ حسن خلق پھر اس نے پوچھا کہ وہ کون سی بدتر چیز ہے جو انسان کو عطا ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سیاہ دل اور خوبصورت شکل کہ جب وہ اپنے آپ کو دیکھے تو اس کا اپنا سراپا اچھا (عجب وخود پسندی آئے) پس تم یہ دیکھو کہ تم کس چیز کو پسند کرتے ہو کہ محفل میں تمہارے بارے میں اس چیز کا تذکرہ ہو پس جب خلوت میں جاؤ تو اسی کو کرو۔

۷۹۹۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن احمد بن علی معافری نے ان کو سعید بن کثیر بن عفیر نے ان کو مالک بن انس نے ان کو ان کے چچا ابوسہل بن مالک نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے ان کو عبداللہ بن عمر نے یہ کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے کہا کہ کون کون سا مؤمن افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ اس نے کہا اس کے بعد کون سا مؤمن؟ فرمایا جوان میں موت کو زیادہ یاد کرے اور موت کے لئے سب سے بہتر تیاری کرے فرمایا وہی لوگ عقل مند ہیں۔

نیکی اور گناہ کیا ہیں؟

۷۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے آپ کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن ابواحمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ان کو ان کے والد نے نواس بن سمعان سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں ایک سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا مجھے ہجرت سے کسی چیز نے نہ روکا مگر ایک سوال نے۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی آدمی جب ہجرت کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا مگر میں نے آپ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کرلیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نیکی بدخلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرتا ہو اور تو اس کے بارے میں ناپسند کرے کہ لوگ اس پر آگاہ ہو جائیں۔

عبدالرحمٰن کی حدیث اور زید کی حدیث کے الفاظ مختصر ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن حاتم سے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

۷۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوالعباس بن یعقوب اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابو الیمان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن جابر نے ان کو نواس بن سمعان نے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نیکی کیا ہے؟ اس نے کہا جو بات تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرے اور تو یہ ناپسند کرے کہ لوگ اس کو جان جائیں۔

۷۹۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد نے ان کو ابوالیمان نے ان کو صفوان نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ان کو ان کے والد نے نواس بن سمعان سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکور کی مثل۔

(۷۹۹۳)......قال فی المجمع (۵/۳۱۷) : رواہ البزار (۱۲۱۷) فی حدیث طویل. ورجالہ ثقات)

(۷۹۹۴)......رواہ مسلم (۲۵۵۳)

مؤمن حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور تہجد گزار کا درجہ پاتا ہے:

۷۹۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ خشاب نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مطلب بن عبداللہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ حسن خلق کی برکت سے انسان کو روزہ دار اور شب بیدار کے درجے پر پہنچا دیتے ہیں۔

۷۹۹۷:.....(مکرر ہے) اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب اسکندرانی نے ان کو عمرو نے ان کو مطلب نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے:

بے شک مؤمن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور تہجد گذار کا درجہ پالیتا ہے۔

۷۹۹۸:.....اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو منصور بن سلمہ نے ان کو لیث بن سعد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوالنضر نے ان کو لیث بن سعد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالطیب سہل بن محمد نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ان کے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ہاد نے ان کو عمرو بن ابوعمر نے ان کو مطلب نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آدمی البتہ پالیتا ہے اپنے حسن خلق کی وجہ سے درجات رات کو تہجد گذاری کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے۔

یہ الفاظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں۔ اور امام کی روایت میں ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک مؤمن البتہ پالیتا ہے درجہ قائم اللیل کا اور صائم النہار کا اپنے حسن خلق کی وجہ سے اور کہا ہے انہوں نے اس کی اسناد میں ابن الہاد سے اس نے عمرو بن ابی عمرو سے اس نے عبدالمطلب بن عبداللہ سے۔

۷۹۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری اور احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو داؤد بن مہران دباغ نے ان کو عبدالحمید بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک بندہ البتہ پالیتا ہے اپنے حسن خلق کی وجہ سے درجہ روزے دار کا جو دن بھر روزہ رکھتا ہے اور عبادت گذار کا جو رات بھر عبادت کرتا ہے۔ اس کی اسناد میں عبدالحمید بن سلیمان متفرد ہے۔

۸۰۰۰:.....اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویعقوب اسحاق بن جابر قطان نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک آدمی اپنے حسن خلق کی وجہ سے رات کو ہمیشہ قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے سحریوں کے وقت۔

(۷۹۹۷) .....مکرر. إسناد ضعیف. اخرجه أبو داؤد (۴۷۸۹) و ابن حبان في الإحسان (۴۸۰) من طريق عمرو بن أبي عمرو عن المطلب بن عبدالله عن عائشة مرفوعاً و المطلب بن عبدالله كثير الإرسال قال أبو حاتم في روايته عن عائشة مرسلة ولم يدركها.

اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۰۰۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عمران موسیٰ بن ابراہیم حرمی نے سن ستائیس میں ان کو خبر دی عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو ابو قلیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمی داخل ہوں گے دونوں کی نماز ایک جیسی ہوگی دونوں کا روزہ ایک جیسا ہوگا۔ دونوں کا حج ایک جیسا ہوگا دونوں کا جہاد ایک جیسا ہوگا اور خیر کا کام کرنا ایک جیسا ہوگا مگر دونوں میں سے ایک دوسرے پر فضیلت پا جائے گا درجہ میں اپنے حسن خلق کی وجہ سے (اتنی بڑی فضیلت) جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان کا فاصلہ ہے۔

۸۰۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو ابوملیکہ نے ان کو یعلی بن مملک نے ان کو ام درداء نے وہ اس کو روایت کرتی ہیں حضرت ابو درداء سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص رفق اور نرمی کا حصہ عطا کیا گیا وہ خیر کا حصہ عطا کیا گیا اور جو شخص اپنے نرمی کے حصے سے محروم کر دیا گیا بس وہ بڑی خیر سے محروم ہو گیا۔

اور ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمن کے ترازوئے اعمال میں جو چیز سب سے زیادہ وزنی ہوگی وہ اس کا اچھا اخلاق ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ انتہائی ناپسند کرتا ہے بیہودہ گوئی کرنے والے فضول بکواس کرنے والے کو۔

حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں:

۸۰۰۳:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالولید طیالسی نے اور حفص بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شعبہ نے "ح" انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو درداء نے ان کو ابن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو قاسم بن ابو برہ نے ان کو عطا کیخارانی نے ام درداء سے اس نے ابو درداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

ترازوئے اعمال میں حسن خلق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

۸۰۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوالنصر اور شبابہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شعبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا۔ اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ اس نے کہا ہے۔ نہیں ہوگی کوئی چیز زیادہ ثقیل میزان کے اندر حسن خلق سے۔

۸۰۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابی العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو ابراہیم بن نافع نے ان کو حسن بن مسلم نے اپنے ماموں عطاء بن نافع سے وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے تھے بی بی ام درداء کے پاس انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی کہ اس نے سنا تھا ابو درداء سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک سب سے زیادہ ثقیل ترین چیز میزان کے اندر قیامت کے دن حسن خلق ہوگا۔

۸۰۰۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو اور عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو معلیٰ بن اسد عمی نے ان کو ابو بدر ضبی نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں اے ابو ذر کیا میں تمہیں دو خصلتیں نہ

(۸۰۰۲)......إسناده ضعيف. اخرجه الترمذي (۲۰۱۳) والحميدي (۳۹۳) وروى بعضه أحمد (۶/۴۵۱) وفي إسناده يعلى بن مملك مقبول.

(۸۰۰۳)......إسناده صحيح. اخرجه أبوداؤد (۴۷۹۹) وأحمد في مسنده (۶/۴۴۲)

(۸۰۰۶)......قال في المجمع (۸/۲۲): رواه أبويعلى والطبراني في الأوسط ورجال أبي يعلى ثقات)

بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی پھلکی ہیں اور ترازو میں سب سے زیادہ وزنی ہیں دیگر چیزوں سے میں نے عرض کی جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لمبی خاموشی اور حسن خلق، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مخلوق اس جیسے کوئی عمل نہیں کرتی۔

دو چیزوں کی کثرت سے دخولِ جہنم:

۸۰۰۷:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مسعودی نے ان کو داؤد بن یزید اودی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس چیز کے بارے میں لوگ جس کے ساتھ کثرت سے جہنم میں داخل ہوں گے کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ دو سوراخ ہیں منہ اور شرمگاہ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے لوگ کثرت کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے؟ حضور نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسن خلق۔

۸۰۰۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو مسلم بن خالد زنگی نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی شرافت و بزرگی اس کے دین کے اندر اور اس کے حسب کے اندر اس کا حسن خلق ہے۔

دو چیزوں میں حسد درست ہے:

۸۰۰۹:......ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم تیمی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن سعید بوشنجی نے ان کو روح بن صلاح مصری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح لخمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد کرنا دو آدمیوں کے بارے درست ہے ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن دیا ہوا اور وہ اس کے احکام کو قائم کرے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام سمجھے۔ اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا کرے وہ اس کے ذریعے اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اور رشتہ جوڑ کر رکھے۔ اور اللہ کی اطاعت کا عمل کرے اور مجھ سے عہد لیا کہ ہوں ان دونوں کی مثل۔ اور وہ شخص جس میں چار خصلتیں ہوں ان کو یہ بات کوئی نقصان نہیں دے گی کہ دنیا جس قدر بھی اس سے سمٹ جائے ایک حسن خلق دوسرے سوال نہ کرنا۔ تیسرے سچ گوئی کرنا چوتھے امانت کی حفاظت کرنا۔

نیک سیرت و نیک خصلت نبوت کا جزء ہے:

۸۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہری نے ان کو قابوس بن ابوضبیان نے ان کو ان کے والد نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک نیک سیرت اور نیک خصلت اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

(۸۰۰۷)......إسناد ضعيف أخرجه أحمد (۳۶۵/۲) والحاكم (۱۲۳/۱) من طريق مسلم بن خالد عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة مرفوعاً

قال الحكم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه)

ورده الذهبي بقوله: (قلت بل مسلم ضعيف وما خرج له)

وأخرجه الحاكم (۱۲۳/۱) وفي إسناده عبدالله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري: متروك.

(۸۰۰۹)......قال السيوطي في الجامع الصغير: رواه ابن عساكر عن ابن عمرو وقال حديث حسن.

(۸۰۱۰)......إسناده ضعيف. أخرجه أبوداود (۴۷۷۶) وأحمد (۲۹۶/۱) والبخاري في الأدب (۷۹۱) وفي أسناده قابوس بن أبي ظبيان فيه لين

۸۰۱۱:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابواسامہ کلبی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو صنعانی محمد بن ثور نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن محمد بن سلمہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو صنعانی محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو علی بن حازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مہربانی کو پسند کرتا ہے اور اخلاقی بلندیوں اور اخلاقی پستیوں کو ناپسند کرتا ہے۔

۸۰۱۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اخلاقی بلندیوں کو اور اعلیٰ اخلاق کو۔ اور گھٹیا اور پست اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔ عبدالرزاق نے اس کی مخالفت کی ہے اور اس کو روایت کیا ہے معمر سے اس نے ابوحازم سے اس نے طلحہ بن کریز خزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کیا۔

حسن خلق، صبر اور سماحت:

۸۰۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن یوسف عما کی نے ان کو ابوسعید عبید بن عبدالواحد کوفی نے ان کو ضرار بن صرد نے۔ ان کو عاصم بن حمید نے ان کو ابوحمزہ نے وہ ثمالی ہیں اس نے عبدالرحمٰن بن حبیب سے اس نے کمیل بن زیاد نخعی سے وہ کہتے ہیں کہا علی بن ابی طالب نے اے سبحان اللہ کس قدر دنیا سے بے رغبت ہیں بعض لوگ خیر میں۔ تعجب ہے اس آدمی کے لئے جس کے پاس اس کا مسلمان بھی کسی حاجت کے لئے آیا ہے اور وہ اپنے آپ کو خیر کے لئے اہل نہیں سمجھتا اگر ہوتا وہ نہ امید کرتا ثواب کی اور نہ ڈرتا عذاب سے تو بھی اس کے لئے مناسب تھا کہ وہ مکارم اخلاق میں جلدی کرتا۔ بے شک وہ راستہ دیکھنا چاہے کامیابی کی راہ کا۔ چنانچہ ایک آدمی آپ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میری والدہ اور والد آپ کے اوپر قربان اے امیر المؤمنین کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں اور ہر خیر۔ اور انہوں نے حدیث ذکر کی حاتم طائی کی بیٹی کی آمد کے بارے میں بھی اور اس کو ذکر کیا اور اس کے والد کے اخلاق کو ذکر کیا کہ اس نے کبھی کسی طالب حاجت کو یا سوالی کو خالی واپس نہیں کیا تھا۔ اور ہم نے اس کو اپنی کتاب دلائل النبوہ میں ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو بے شک اس کے والد مکارم اخلاق کو پسند کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی مکارم اخلاق کو پسند فرماتا ہے چنانچہ ابوبردہ بن نیار کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا واقعی اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو پسند کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں داخل ہو گا جنت میں کوئی ایک بھی مگر حسن خلق کے ساتھ۔

۸۰۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حجاج بن دینار نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو عبید بن عمر نے ان کو عمرو بن عنبسہ نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا صبر اور سماحت اور حسن خلق۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صبر سے آپ نے یہ مراد لیا ہے اللہ کی حرام کردہ چیزوں (محارم اللہ) سے رک جانا اور سماحت یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے اس پر لازم کر دی ہے اس کو ادا کرنے میں فراخ دلی اور طیب خاطر سے کام لے۔ اور خلق حسن: نیک اخلاق ہیں اور ان پر عمل

(۸۰۱۱)..... أخرجه الحاكم (۴۸/۱) والطبراني في الكبير (۵۹۲۸) وأبو نعيم في الحلية (۲۵۵/۳) و (۱۳۳/۸) وقال السيوطي في الجامع الصغير: حديث صحيح.

کرنا۔ میں نے اس کو ایسی ہی پایا ہے درج شدہ۔ اور یہی تفسیر اس کے بعض راویوں سے بھی آئی ہے۔

۸۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو حجاج بن دینار نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمرو بن عنبسہ نے وہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پاکیزہ کلام کرنا اور کھانا کھلانا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کا اسلام کہ مسلمان جس کے ہاتھ سے اور اس کی زبان سے سلامت رہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ ایمان کون سا افضل ہے آپ نے فرمایا حسن خلق۔

اسلام ہی حسن خلق ہے:

۸۰۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بیہقی نے ان کو خبر دی احمد بن محمد بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو حمید بن عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو کعب بن مالک نے کہ ایک آدمی نے بنی سلمہ میں سے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کے بارے میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق اس کے بعد اس آدمی نے دوبارہ سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے۔ حسن خلق حتیٰ کہ پانچ بار فرمایا۔

جنت میں گھر کی ضمانت:

۸۰۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عثمان دمشقی نے ان کو ابوکعب ایوب بن محمد سعدی نے ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن حبیب محاربی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں جنت میں گھر دلانے کا ضامن ہوں اس شخص کے لئے جنت کے آغاز میں جو ریاکاری اور دیکھاوا ترک کردے اگرچہ وہ حق پر ہو اور میں جنت کے وسط میں گھر دلانے کی ضمانت دیتا ہوں اس شخص کے لئے جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو اور میں جنت کے اوپر کے حصے میں گھر دلانے کا ذمہ دار ہوں اس شخص کے لئے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتیں:

۸۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حیاد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو عبداللہ بن غالب نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ کسی مؤمن میں نہیں ہوتیں۔ یا نہیں ہونی چاہئیں۔ بخل اور بداخلاقی۔ اور حافظ کی ایک روایت میں ہے کہ وہ دونوں مؤمن میں جمع نہیں ہوتیں۔

۸۰۱۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن

(۸۰۱۵)......قال في المجمع (۱/۵۴) : (رواه أحمد وفي إسناده شهر بن حوشب وقد وثق على ضعف فيه)

(۸۰۱۷)......إسناده حسن. أخرجه أبو داؤد (۴۸۰۰)

(۸۰۱۸)......إسناده حسن أخرجه الترمذی (۱۹۶۲)

(۸۰۱۹)......حديث ضعيف. أخرجه أحمد (۵۰۲/۳) وأبوداؤد (۵۱۶۲) شطره الأول وراجع سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني (۷۹۴)

مبارک نے ان کو معمر نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو رافع بن مکیث کے بعض لڑکوں نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بداخلاقی نحوست و بدشگونی ہے اور حسن ملکہ بڑھوتری ہے اور صدقہ بری موت کو مٹاتا ہے۔

۸۰۲۰:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد اصفہانی نے ان کو ابو سعید امادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے عثمان سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

بدشگونی بداخلاقی ہے:

۸۰۲۱:۔۔۔۔۔اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن علی فقیہ نے ان کو ابواحمد محمد بن احمد بن غطریف نے ان کو ابو عمران موسیٰ بن سہل جونی نے ان کو سہیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بدشگونی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بداخلاقی۔

۸۰۲۲:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو سہیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو عبیداللہ بن سفیان عدانی نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے پھر اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا: کہا گیا یا رسول اللہ۔

ابن ناجیہ نے اپنی اسناد میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے اور وہ سب سے بہتر ہے اور کیسے ہوسکتا ہے وہ ضعیف الاسناد ہے۔ اور تحقیق روایت کیا ہے ابوبکر عبداللہ غسانی نے حالانکہ وہ ضعیف ہے حبیب بن عبید رحبی سے اس نے سیدہ عائشہ سے بطور مرفوع روایت کے حضور نے فرمایا۔ بدشگونی بداخلاقی ہے۔

۸۰۲۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابراہیم بن شماس سمرقندی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو میمون بن ابو شبیب نے ان کو معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرتا رہ تو جہاں بھی ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے اور زیادہ وصیت کیجئے فرمایا کہ ہر برائی کے بعد نیکی ضرور کیجئے وہ اسے مٹادے گی میں نے عرض کی اور زیادہ کیجئے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق رکھئے۔

بدی کے پیچھے نیکی برائی کو مٹادیتی ہے:

۸۰۲۴:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو مطین حضرمی نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا بے شک معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی مجھے وصیت کیجئے یا رسول اللہ۔

۸۰۲۵:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابو علی رودباری نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے ان کو ابو سنان نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابی شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن روانہ کیا تو معاذ نے کہا۔

جب ابن صفوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سوار ہوا تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں ان لوگوں کو نہیں دیکھتا مگر وہ آپ سے میرے

(۸۰۲۳)۔۔۔۔۔راجع حدیث (۸۰۲۵)

(۸۰۲۵)۔۔۔۔۔أخرجه من حديث أبي ذر مرفوعاً الترمذي (۱۹۸۷) وأحمد (۵/۱۵۳ و ۱۵۸ و ۱۷۷) ومن حديث معاذ الترمذي (۱۹۸۷) وأحمد (۵/۲۲۸ و ۲۳۶) وحسنه الألباني في المشكاة (۵۰۸۳)

بارے میں پوچھیں گے لہٰذا مجھے وصیت کیجئے جو کہ جامع ہو۔

آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرنا تم جہاں کہیں بھی ہو اور بدی کے پیچھے نیکی ضرور کرنا جو کہ برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں میں گھل مل جانا اچھے اخلاق کے ساتھ۔

۸۰۲۶:...... ہمیں ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ نے ''ح''۔

کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوالعباس محبوبی نے ان کو احمد بن یسار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ''ح'' وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابی شبیب نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اللہ سے ڈرنا جہاں کہیں بھی تم ہو اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا اور جب تم گناہ کا عمل کرو اس کے ساتھ نیکی کا اضافہ بھی کرو وہ اس برائی کو مٹا دے گی۔

اور حافظ کی ایک روایت میں ہے کہ برائی کے پیچھے نیکی کرو کیونکہ وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اخلاق حسنہ کا سلوک کرو۔ اسی طرح انہوں نے کہا۔ ابوذر سے اور وہ دونوں مرسل ہیں اور سفیان زیادہ یاد رکھنے والا ہے سوائے اس کے کہ اس کے پاس شواہد ہیں حضرت معاذ سے۔

۸۰۲۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضیل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے حرملہ بن عمران تجیبی نے یہ کہ ابوشمیط سعید بن ابوسعید مھروی نے حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ معاذ بن جبل نے سفر کرنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے اور زیادہ کیجئے فرمایا جب تم برائی کرو تو پھر نیکی بھی کرنا اس نے کہا یا رسول اللہ اور زیادہ کیجئے۔ فرمایا استقامت رکھنا اور چاہئے کہ آپ کے اخلاق اچھے رہیں۔

۸۰۲۸:...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوسعید یحییٰ بن یحییٰ سلیمان جعفی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے اس کو حدیث بیان کی حرملہ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ چاہئے کہ تیرے اخلاق لوگوں کے ساتھ اچھے ہوں۔

شرافت، مروت، حسب اور تدبیر:

۸۰۲۹:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو اسحاق بن جابر قطان نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے کہ معاذ بن جبل فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جو آخری وصیت فرمائی تھی جب میں اپنا پیر رکاب میں ڈال چکا تھا۔ فرمایا اپنے اخلاق لوگوں کے لئے اچھے کرنا اے معاذ بن جبل!

۸۰۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان

(۸۰۲۷)...... قال ابن حجر في اللسان في ترجمة سعيد بن أبي سعيد المهري (وهذا أحد الأربعة التي ذكر ابن عبدالبر أنها لاتوجد لها أصل من بلاغات مالك)

(۱)...... في (ن) الزنجي بن خالد وهو خطأ والتصويب من البيهقي والحاكم وأحمد

(۸۰۳۰)...... أخرجه البيهقي (۱۳۶/۷) و (۱۹۵/۱۰) والحاكم (۱۲۳/۲) وأحمد (۳۶۵/۲) كلهم من طريق مسلم بن خالد عن العلاء بن عبدالرحمن عن أبيه عن أبي هريرة مرفوعاً وفي إسناده مسلم بن خالد الزنجي قال الذهبي ضعيف.

کو مسلم بن خالد نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مؤمن کی شرافت اس کا دین ہے۔ اور اس کی مروت اس کی عقل ہے۔ اور اس کا حسب اس کا خلق ہے۔

۸۰۳۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ رحیمی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ غانی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کے دادا سے اس نے ابو ادریس خولانی سے اس نے حضرت ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں۔ اور رک جانے جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں اور حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔

بہترین میراث، دوست، فائدہ اور رہبر:

۸۰۳۲:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عیسیٰ بن محمد مروزی نے ان کو حسن بن حماد عطار نے ان کو ابو حمزہ محمد بن بن میمون سکری نے ان کو خبر دی ابراہیم صائغ نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توفیق بہترین فائدہ ور رہبر ہے حسن خلق بہترین ساتھی ہے عقل بہترین دوست ہے۔ ادب بہترین میراث ہے۔ عجب اور خود پسندی سے بڑھ کر کوئی زیادہ شدید وحشت و نفرت کی چیز نہیں ہے۔

سب سے بڑی بیماری:

۸۰۳۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد قطان نے مقام سادہ میں۔ ان کو ابوالعباس صرصری نے ان کو ابو عیسیٰ انباری نے ان کو ابو حاتم عسکری نے ان کو قاسم بن عبداللہ جرمی نے ان کو عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معمر کثرت کے ساتھ مجھے یہ کلام دہرواتے تھے کہتے کہ مجھ پر اس کو پھر دہراؤ اے عبدالرزاق۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے حدیث بیان کی عنبسہ قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا احنف بن قیس سے کہ مجھے بتایئے مروت بلا مشقت؟ انہوں نے فرمایا:
آپ اپنے اوپر وسیع اخلاق کو لازم کر لیجئے۔ اور فعل قبیح سے رک جانے کو اور یقین جانئے کہ وہ بیماری جس نے طبیبوں کو تھکا دیا ہے وہ وہ زبان ہے جو گندی ہو اور وہ فعل جو ردی ہو۔

۸۰۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں میں نے سناسری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے جہم بن حسان سے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا احنف بن قیس سے اے ابو بحر مجھے بتایئے ایسا امر جس کا انجام سب سے زیادہ اچھا ہو؟ انہوں نے اس سے کہا لوگوں کے ساتھ خلق حسن کے ساتھ سلوک کیجئے اور فعل قبیح سے رک جایئے۔ پھر اس سے کہا کہ کیا میں تجھے دلالت کروں سب سے بڑی بیماری پر؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا بغیر کسی منفعت کے برائی کمانا اور گندی زبان، گندے اخلاق۔

۸۰۳۵:..... ہمیں خبر دی احمد بن محمد صوفی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو بہلول بن اسحٰق بن بہلول نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے ان کو ہلال بن ابی ہلال قسملی نے ان کو انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برا اخلاق ایمان کو خراب کر دیتا ہے جیسے مصبر (ایلوا) کھانے کو خراب کر دیتا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا: کہا جاتا تھا مؤمن اچھے اخلاق والا ہوتا ہے اور اس کے مفہوم میں روایت کیا گیا ہے دوسری اسناد ضعیف کے ساتھ۔

(۸۰۳۱)..... فی إسناده إبراهيم بن إبراهيم بن هشام بن يحيى بن يحيى الغسانى قال أبوحاتم : كذاب وقال ابن الجوزى قال أبوزرعة كذاب.

(ب) غير واضح بالأصل

(۸۰۳۵)..... فی إسناده هلال بن أبى هلال القسملى قال ابن معين ضعيف ليس بشيء وقال البخارى مقارب الحديث وقال الـ ـنى ضعيف.

اچھے اخلاق گناہوں کو پگھلا دیتے ہیں:

۸۰۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن ابوسوید نے اوران کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے شیبان نے ان کو عیسیٰ بن میمون نے ان کو محمد بن کعب بن کعب نے اور کہا ہے ابن عبدالعزیز نے کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حسن خلق گناہوں کو ایسے پگھلاتا ہے جیسے سورج برف کو۔

ابن عبدالعزیز نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں۔ بے شک برے اخلاق عمل کو ایسے خراب کر دیتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو اس کی ساتھ عیسیٰ بن میمون متفرد ہے محمد بن کعب سے اور وہ ضعیف تھا اور دوسرے طریق سے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور وہ طریق ضعیف ہے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو اسلم بن سہل محشل نے ان کو حسن بن سلمہ بن ابو کبشہ نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو نضر بن محمد جرمی نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حسن خلق گناہ کو ایسے پگھلاتا ہے جیسے جیسے سورج برف کو اور بے شک بدخلق عمل کو ایسے خراب کرتا ہے جیسے مصبر (ایلوا) شہد کو۔ نضر بن معبد ابوقحذم اس کے ساتھ متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

حسن خلق مہار ہے اللہ کی رحمت سے صاحب اخلاق کے لئے:

۸۰۳۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضح اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحاتم عقبہ بن محمد بن حبیب بلخی زاہد نے ان کو ابن شمیلہ مروزی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبدالواحد حافظ اسد آبادی نے ان کو ابو سعید محمد بن قاسم بن حامد فریابی نے ان کو محمد بن حمران نے ان کو ابن ابوشمیلہ نے ان کو فضل بن موسیٰ شیبانی نے ان کو سفیان بن سعید ثوری نے اس کو سعید بن ابوبردہ بن ابوموسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن خلق مہار ہے اللہ کی رحمت سے صاحب خلق کی ناک میں۔ اور وہ مہار ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے اور فرشتہ اس شخص کو خیر کی طرف کھینچتا ہے اور خیر اس کو جنت کی طرف کھینچتی ہے اور بد خلقی مہار ہے عذاب الٰہی سے بدخلقی والے کی ناک میں اور وہ مہار شیطان کے ہاتھ میں ہے اور شیطان اس کو کھینچتا ہے شر اور برائی کی طرف اور شر و برائی اس کو کھینچتی ہے جہنم کی طرف اور ابن یوسف کی ایک روایت میں ہے۔ من غضب اللہ، عذاب اللہ کی جگہ اور باقی برابر ہے اور روایت ابو یوسف عالی ہے۔ اور ہمارے شیخ کی روایت غیر عالی واقع ہوئی ہے۔

اور یہ روایت ایک اور دوسری ضعیف وجہ سے بھی مروی ہے فضل بن موسیٰ سے۔ جیسے ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد صالح بن محمد بن داؤد ترمذی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی ترمذی نے ان کو خبر دی ابوشعیب صالح بن کامل نے ان کو محمد بن عبدربہ نے ان کو فضل بن موسیٰ نے اس نے ذکر کیا ہے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم میں۔ مگر دونوں اسناد میں ضعیف ہیں اور اس کو روایت کیا ہے ایک شیخ نے اہل نیساپور سے کہا جاتا ہے ان سے محمد بن حامد بن محمد بن ابراہیم ابوبکر حیری نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان ثوری نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل وہ اس میں جو مجھے خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی ہے ابوسعید بن ابی بکر بن ابی عثمان نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے اس شیخ سے اور اس روایت کی اس طریق سے کوئی اصل نہیں ہے۔

۸۰۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عبدان جوالیقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبداللہ بن

یزید بکری نے ان کو ابو غسان مسمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا داؤد بن فراہیج سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں اللہ کی قسم نہیں خوبصورت کیا اللہ نے کسی آدمی کے خلق کو اور اس کی صورت کو پس کھائے اس کو آگ (یعنی اس کو آگ نہیں جلائے گی۔)

اور اس کو روایت کیا سوار بن عمارہ نے بھی ابو غسان محمد بن مطرف سے۔

۸۰۳۹:...... ہمیں خبر دی امام ابو اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی جوسقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابن آدم کی سعادت میں سے ہے حسن خلق اور اس کی شقاوت و بدقسمتی میں سے بداخلاقی۔

۸۰۴۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نضیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد نے بطور املاء کے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن کامل نے ان کو ابو عتبہ لیث بن ہارون مکی نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے ان کو شعبہ بن حجاج نے اس کو معاذ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایمان باللہ کے بعد کسی آدمی کو کسی خیر کا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سوائے نیک اخلاق کے اور نہیں فائدہ دیا کسی آدمی کو کفر باللہ کے بعد کسی شر کا اس عورت سے جو تیز زبان ہو بداخلاق ہو۔

تین آدمیوں کی دعا مقبول نہیں:

۸۰۴۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن علی بن ہیثم مقری نے بغداد میں ان کو معاذ بن مثنٰی عنبری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے شعبہ سے اس نے فراس سے اس نے شعبی سے اس نے ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے اس نے ابی موسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جو اللہ سے دعا کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول نہیں کرتا ایک وہ آدمی جس پر قرض ہے مگر وہ اس کی شہادت نہیں دیتا اقرار نہیں کرتا۔ دوسرا وہ آدمی جو کم عقل کو اس کا مال دیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے **و لاتؤتوا السفهآء اموالکم.** اور تم اپنے مال سے بے عقلوں کو نہ دو۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کے پاس بداخلاق عورت ہو اور اس کو طلاق نہیں دیتا۔

۸۰۴۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب۔ آپ نے چار سو سال تک فرعون کو مہلت دے رکھی حالانکہ وہ یہ کہتا تھا کہ میں سب سے بڑا رب ہوں اور تیری آیات کی تکذیب کرتا تھا اور تیرے رسولوں کا انکار کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ فرعون کے اخلاق اچھے تھے سہل الحجاب تھا یعنی اس کو لوگ آسانی سے مل سکتے تھے لہٰذا میں نے پسند کیا کہ میں اس کو اسی بات کا بدلہ دے دوں۔

۸۰۴۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حمشاد سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن نعیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن شعیب اسدی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو وہیب نے ان کو ہشام نے حسن سے فرمایا کہ جس شخص کے اخلاق برے ہوں وہ اپنے آپ کو عذاب دیتا ہے۔

۸۰۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر

(۸۰۳۹)......(ا) فی الأصل ومن شقوته حسن الخلق والتصویب من الجامع الصغیر للسیوطی و من (ن) قال السیوطی فی الجامع الصغیر : حدیث ضعیف.

سے وہ کہتے ہیں کہ کہا فضیل نے تم مت میل جول رکھو سوائے اچھے اخلاق والوں کے بے شک وہ خیر ہی لاتا ہے۔ اور مت میل جول کر بداخلاق کے ساتھ کیونکہ وہ شر اور برائی ہی لاتا ہے۔

فصل:.....جو مسلمان بھی ملے اس کے ساتھ خوبصورت اور چمکتے چہرے کے ساتھ ملنا یعنی ہنستے مسکراتے ہوئے پیش آنا

۸۰۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو ابوالازہر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو بیان نے اور اسماعیل بن ابی خالد نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو بیان بن بشر نے ان کو قیس بن ابی حازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی رسول اللہ کو دیکھا کہ وہ مجھے مل کر جانے لگے ہوں یا سامنے آ کر انھوں نے مجھے دیکھا ہو ہمیشہ ہنستے مسکراتے دیکھا ہے۔

ہاشمی کی روایت میں ہے مگر میرے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

۸۰۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن ادریس نے ان کو اسماعیل نے ان کو قیس نے جریر سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مل کر جدا ہوئے ہوں یا سامنے آئے ہوں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آپ ہمیشہ میرے سامنے مسکرا دیئے۔ البتہ میں نے آپ کی خدمت میں دعا فرمائی۔ اے اللہ اس کو جما دے اور اس کو رہنما بنا اور ہدایت یافتہ بنا۔ دونوں نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث بیان سے۔

۸۰۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالاسود نے نضر بن عبدالجبار سے ان کو ابن لہیعہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن عمر ضبی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو عبداللہ بن حارث بن جزع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مسکرانے والا کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا۔ اور ابوالاسود کی ایک روایت میں ہے ابن جزء سے اور باقی برابر ہے۔

مسلمان بھائی کے ساتھ مسکرا کر گفتگو کرنا:

۸۰۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم نے لوگوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابوعامر خزاز صالح بن رستم نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر اچھائی کے کسی بھی کام کو حقیر اور معمولی نہ سمجھنا

(۸۰۴۵)......أخرجه البخاري (۳۸۲۲) ومسلم في فضائل الصحابة (۱۳۴) والترمذي (۳۸۲۰) و (۳۸۲۱)

(۸۰۴۶)......أخرجه مسلم في فضائل الصحابة (۱۳۵)

(۸۰۴۷)......أخرجه الترمذي (۳۶۴۱) وأحمد (۱۹۰/۴ و ۱۹۱) ومن طريق ابن لهيعة عن عبدالله بن المغيرة عن عبدالله بن المغيرة عن عبدالله بن الحارث بن جزء. وفي إسناده ابن لهيعة ضعيف.

اگر چہ تم اپنے بھائی سے مسکرا کر بھی ملو۔اور ابو عبداللہ کی ایک روایت میں ہے بوجہ طلق۔چمکتے چہرے کے ساتھ۔
ابوزکریا نے اور ابن بشران نے اپنی راوتوں میں اضافہ کیا ہے۔اگر چہ اپنے پانی کے ڈول سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی انڈیلنا ہی کیوں نہ ہو۔اور تم جب ہنڈیا پکاؤ تو اس کا شوربا قدرے زیادہ بنالو چنانچہ پڑوسی کے لئے بھی اس میں کچھ بھیج دو اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو غسان سے اس نے عثمان بن عجر سے مختصراً صرف اسی قول تک بوجہ طلق۔

۸۰۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عفان نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے ان کو ابوجری جابر بن سلیم نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔معروف اور نیکی کے کاموں میں سے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھنا اگر چہ تم مسلمان بھائی سے مسکرا کر بھی بات کرو بے شک یہ بھی نیکی کا کام ہے۔

کسی بھی نیکی کو معمولی اور حقیر نہیں سمجھنا چاہئے:

۸۰۵۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن راشد تمار نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابوسلمہ اور سہل بن بکار نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے عبدالسلام صاحب صعام نے۔ان کو حدیث بیان کی ہے عبیدہ ہجیمی نے ان کو ابوجری ہجیمی نے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اپنی سواری پر اس کو میں نے مسجد کے دروازے پر باندھ دیا اور اندر داخل ہو گیا ایک حضور نے اپنی دو چادریں لپیٹ رکھی تھیں میں نے کہا علیک السلام حضور نے فرمایا علیک السلام مردوں کا سلام ہے میں نے کہا ہم دیہاتی لوگ ہیں ہمارے اندر جہالت ہے ہم اسی لئے آئے ہیں کہ آپ ہمیں اس چیز کی تعلیم دیں جو اللہ نے آپ کو تعلیم دی ہے۔پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کسی نیکی کو حقیر اور معمولی نہ سمجھنا اگر چہ آپ اپنے ڈول میں سے پانی پینے والے کے برتن میں ڈال دیں اور اگر چہ آپ اپنے بھائی کو اپنے فراخ اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملیں۔
میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کسی چیز کو گالی نہ دینا۔ابوجری کہتے ہیں پس قسم ہے جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے میں نے اس کے بعد کسی چیز کو گالی نہیں دی نہ اونٹ کو نہ ہی کسی غلام کو۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو تہہ بند لٹکانے سے بے شک یہ تکبر میں سے ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔
اور مجھے حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایک آدمی تھا پہلی امتوں میں سے اس پر دو چادریں تھیں وہ ان میں اکڑ رہا تھا غرور کر رہا تھا اچانک اس نے اپنے سائے کی طرف دیکھا تو اس کو اپنا سراپا بہت اچھا لگا چنانچہ اسی زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک نیچے اترتا جائے گا۔

۸۰۵۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو رجاء نے ان کو ہمام نے ان کو ابو قتادہ نے ان کو ابومیمونہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم کے پاس آئے اور عرض کی یارسول اللہ میں جب آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں لہٰذا آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیں گے جو بھی چیز اللہ نے پیدا کی ہے؟حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے کہ اگر

(۸۰۴۸)......رواه مختصراً مسلم (۲۶۲۶) واحمد (۱۷۳/۵)

(۸۰۵۰)......رواه مسلم فی اللباس (۴۹ و ۵۰) والدارمی (۱۱۶/۱) واحمد (۳۱۵/۲ و ۵۳۱) وبنحوه رواه البخاری (۳۴۸۵، ۵۷۹۰) والنسائی (۲۰۶/۸) واحمد ط/ ۲۲ و ۳۹۰ و ۴۱۳ و ۴۵۶) و (۴۰/۳)

(۸۰۵۱)......قال فی المجمع (۱۶/۵) (رواه احمد ورجاله رجال الصحیح خلا ابی میمونة وهو ثقة)

میں اس کو کروں تو اس کے ذریعہ جنت میں چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا سلام کو عام کرو۔ اور کلام پاکیزہ کرو۔ اور رشتوں کو جوڑ کر رکھو۔ اور رات کو نماز پڑھو لوگ جب سو رہے ہوں اس کے بعد جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ۔

سلام و مصافحہ کرنے والے کے لئے سو رحمتیں:

۸۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن اسحاق بن خراسانی نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ابو حفص عمر بن عامر تمام نے ان کو عبیداللہ بن حسن قاضی نے ان کو جریری نے ان کو ابو عثمان مہدی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں اور ہر ایک دونوں میں سے دوسرے پر سلام کرتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے زیادہ اچھے اور خوش چہرے کے ساتھ ملتا ہے۔

ان دونوں کے درمیان ایک سو رحمت نازل ہوئی ہے پہل کرنے والے کو نناوے اور مصافحہ کرنے والے کو دس ملتی ہیں۔ یہ ابوزکریا کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

۸۰۵۳:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے عبدالوہاب بن عطاء سے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک صدقہ میں سے ہے کہ آپ لوگوں پر سلام کریں اور آپ کا چہرہ چمک رہا ہو۔

اور روایت ہے عبدالوہاب سے اس کو خبر دی سعید نے ان کو عبیداللہ بن رزیق نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ میں سے ہے کہ تو لوگوں پر سلام کرے اور تو چمکتے چہرے والا ہو۔ اسی طرح یہ مرسل آئی ہے۔

۸۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو عباس بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو سلیمان بن احمد طبرانی نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے اور محمد بن محمد تمار نے دونوں نے کہا ان کو ابن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو ابو عباد نے انکو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم لوگ اپنے مالوں کے ساتھ لوگوں کے لئے گنجائش نہیں رکھتے ہو (یعنی سب کی سب ضرورتیں پوری نہیں کر سکتے ہو) لیکن تمہاری فراخی چہرہ اور حسن خلق ان کے لئے پورا ہو سکتا ہے۔ (یعنی یہ چیز سب کو پوری ہو سکتی ہے ظاہر ہے انسان سب کو مال تو نہیں دے سکتا لیکن اخلاق سب کو دے سکتا ہے۔

متفرد ہے ان کے ساتھ ابو عباد عبداللہ بن سعید اپنے والد سے اور روایت کی گئی ہے عبداللہ بن ادریس ازدی سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے ایک ضعیف طریق ہشام بن عروہ اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطور مرفوع روایت مروی ہے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن

(۸۰۵۲)......قال السیوطی فی الجامع الصغیر: (رواہ الحکیم وابو الحکیم وأبو الشیخ عن عمر وھو حدیث حسن)

(۸۰۵۳)......إسنادہ ضعیف. فھو من مراسیل الحسن

(۸۰۵۴)......إسنادہ ضعیف. أخرجہ البزار (۱۹۷۷) و (۱۹۷۸) فی کشف الأستار وابو نعیم فی الحلیة (۲۵/۱۰) والحاکم (۱۲۴/۱) وفی إسنادہ عبداللہ بن سعید المقبری ضعیف.

اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالحمید عبدی نے مکہ میں ان کو بشر بن محمد رازی نے ان کو عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو ہشام نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے۔ طلاقة الوجه و حسن البشر چمکتا چہرہ اور جلد کی خوبصورتی۔

اللہ تعالیٰ ہنس مکھ کو پسند فرماتے ہیں:

۸۰۵۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو سعید حارثی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے یہ کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے نرم خو بے تکلف ہنس مکھ کو۔

۸۰۵۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو جویبر نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں نرم خو ہنس مکھ کو۔

حکمت کی باتیں:

۸۰۵۷:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو حفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو سعید بن یعقوب طالقانی نے ان کو وکیع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حکمت کی باتوں میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ تیرا چہرہ کشادہ ہونا چاہیے۔ (یعنی، ہنستا مسکراتا) اور تیرا کلام پاکیزہ ہونا چاہیے (نرم گفتگو) لہٰذا تو لوگوں کو اس شخص سے بھی زیادہ محبوب ہوگا جو ان کو عطیہ عنایت کرتا ہو۔

۸۰۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن عمرویہ عبدالدلیل نے مرو میں ان کو احمد بن صلت حمانی نے ان کو ثابت زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسن سے وہ کہتے ہیں کہ جس نے تم سے مسکراہٹ کی طرف سبقت کر لی اس نے تم سے محبت میں بلندی حاصل کر لی۔

۸۰۵۹:......ہمیں خبر دی ابو القاسم طلحہ بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو ابو الحسن شکر بن عبداللہ مصیصی نے ان کو نعمان بن ہارون بلدی نے ان کو حدیث بیان کی عباس بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ابو عبیط واسطی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو اوزاعی نے ان کو ہشام نے ان کو بلال بن سعد نے وہ کہتے ہیں جو شخص تم سے سبقت کر لے محبت کی طرف اس نے تم سے شکر کرنے میں بلندی حاصل کر لی۔

۸۰۵۹:......مکرر ہے۔ میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں ان کو ابو الحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا شکر ہروی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن محمد مردویہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مغیرہ سے اس نے حمید طویل سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا نیکی ایک آسان چیز ہے۔ مسکراتا چہرہ اور نرم طرز کلام۔

۸۰۶۰:......ہمیں خبر دی ابو حازم عبداللہ نے ان کو ابو عبداللہ مسندی نے ان کو ابو الحسین بن ابی علی خلالی نے ان کو ابراہیم بن عبدالسلام عنبری نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو اسماعیل بن حماد نے ان کو سعید بن خمس نے بے شک شان یہ ہے کہ ان کو کہا گیا کس چیز نے تجھے پھیلایا؟ فرمایا کہ بے شک شان یہ ہے کہ وہ مجھ کو رخصتوں پر عمل کراتا ہے۔

عقل کی سردار:

۸۰۶۱:......ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے اور ابو عبداللہ حافظ نے اور حمزہ بن عبدالعزیز نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ

(۸۰۵۵)......إسناده ضعيف. فهو حديث مرسل.

(۸۰۵۶)......إسناده ضعيف جداً. في أسناده جويبر هو ابن سعيد الأزدي ضعيف جداً.

صفار نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن یحیٰی بن عمرو عسکری عدل نے اصفہان میں اور اس کا لقب سمعان ہے ان کو اسحاق بن محمد بن اسحاق عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے ساتھ ایمان کے بعد عقل کی سردار چیز محبت کرنا ہے لوگوں کے ساتھ اور اہل محبت دنیاوی میں ان کے لئے جنت میں ایک درجہ ہے۔ اور جس شخص کا جنت میں درجہ ہو وہ جنت میں ہوگا اور نصف علم اچھے طریقے سے سوال کرنا ہے۔ اور معیشت میں میانہ روی آدھی زندگی ہے آدھے خرچ سے کفایت کرتی ہے۔ پرہیزگاری آدمی کی دو رکعتیں گناہ گار کی ہزار رکعت سے افضل ہیں۔ اور مسلمان کا دین کبھی مکمل نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی عقل مکمل ہو جائے۔ اور دعا حکم کو اور قضا کو واپس لوٹا دیتی ہے۔

چھپ کر دیا ہوا صدقہ رب کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔ اور ظاہر دیا ہوا صدقہ، بری موت سے بچاتا ہے لوگوں کے ساتھ کئے ہوئے نیکی کے کام صاحب عمل کو بری موتوں سے آفات سے اور مصائب سے بچاتے ہیں۔ اور دنیا میں اہل نیکی آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے۔ اچھائیاں لوگوں کے مابین ختم ہو جاتی ہیں اور اللہ کے اور کرنے والے کے مابین ختم نہیں ہوتیں۔

یہ اسناد ضعیف ہے اور اس میں حمل عکسری اور عمی پر ہے۔

تین عمدہ اوصاف:

۸۰۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابومنصور احمد بن محمد بن عبداللہ عنبری صوفی نیساپوری نزیل بغداد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن عامر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن موسیٰ رضا نے ان کو موسیٰ بن جعفر مرتضیٰ نے ان کو ابوجعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد علی بن حسین نے اپنے والد سے انہوں نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دین کے بعد عقل کی سردار لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے اور خیر کا عمل کرنا ہر نیک اور بد کے ساتھ۔

اور ہم سے روایت کی ہے لوگوں کی طرف دوستی کرنے میں۔ علی بن یزید سے اس نے ابن مسیب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابوالجویریہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۰۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحیٰی بن معین نے ان کو سہی عبداللہ بن بکر نے ان کو حدیث بیان کی ہے بشر ابونصر نے یہ کہ عبدالملک بن مروان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے پاس عمرو بن العاص موجود تھے عبدالملک نے سلام کیا اور بیٹھ گئے تھوڑی سی دیر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جوان کی مروت کس قدر کامل ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا۔ اے امیر المؤمنین اس نے چار اوصاف کو حاصل کیا ہے اور تین اوصاف کو چھوڑ دیا ہے جو اوصاف اس نے اخذ کی ہیں وہ یہ ہیں جب ملتا ہے تو مسکرا کر ملتا ہے۔ جب بات کرتا ہے تو اچھی بات کرتا ہے۔ اور جب کوئی بات کرے یہ سنے تو احسن طریقے سے سنتا ہے۔ اور جب اس کی مخالفت کی جائے تو آسان مشقت وصورت اختیار کرتا ہے۔ اور تین چیزیں جو ترک کر دی ہیں وہ یہ ہیں اس نے مذاق کرنا چھوڑ دیا ہے اس آدمی کے ساتھ جس کے عقل اور دین پر وہ یقین نہیں کرتا۔ اور اس نے کمینہ خصلت رزیل لوگوں کی مخالفت کرنا ترک کر دی ہے۔ اور اس نے ایسی کلام کرنا بھی چھوڑ دیا ہے جس سے کسی وقت بھی معذرت کرنا پڑے۔

۸۰۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں اہل جنت کی علامات پانچ ہیں: خوبصورت چہرہ، مہربان دل، نرم زبان۔ محارم سے اجتناب کرنا میرا خیال ہے انہوں نے یہ بھی کہا تھا اور حسن خلق۔ اور اہل جہنم کی علامات بھی پانچ ہیں: بداخلاقی، سنگدلی، گناہوں کا ارتکاب کرنا

غلیظ وگندی زبان، ترش رو چہرہ۔

میں نے سنا ابونصر بن قتادہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوحامد احمد بن علی بن حسن مقری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن شیبا رملی سے وہ کہتے ہیں۔ سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک جمع ہوئے اور بعض نے بعض سے کہا کیا اس حدیث نبی کا معنی اور مفہوم یہ نہیں ہے...... بے شک حسن خلق روزہ دار اور شب بیدار کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر وہ لوگ تین چیزوں پر متفق ہو گئے۔ چہرے کی مسکراہٹ، تکلیف پہنچانے سے رک جانا اور نیکی کو عام کرنا۔

۸۰۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں حدیث نبی میں حسن خلق کے بارے میں فرمایا کہ حسن خلق کشادہ روئی اور غصے سے ایک طرف ہو جانے کا نام ہے۔

۸۰۶۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن احمد بن مروز یہ فارسی نے ان کو خبر دی حامد بن مبارک نے ان کو اسحٰق بن یسار نصیبی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں البتہ مجھے پسند آتا ہے قراء میں سے ہر چمکتے چہرے والا خوشرو یعنی مسکراتے چہرے والا بہرحال جس کو تم ملو خوشروئی کے ساتھ اور وہ آپ کو ملے ترشروئی کے ساتھ جیسے کہ وہ آپ کے اوپر احسان کرتا ہے اپنے عمل کے ساتھ پس نہ زیادہ کرے اللہ قراء میں اس جیسوں کو۔

فصل:...... درگذر کرنا، معاف کرنا، مکافات اور بدلہ کو ترک کرنا

۸۰۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر ابن شہاب سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے سیدہ عائشہ ام المؤمنین سے اس نے کہا حضور جب بھی دو امروں کے درمیان اختیار دیے گئے تو آپ نے دونوں میں سے آسان تر عمل کو پسند کیا جب کہ اس میں گناہ نہ ہو اور اگر وہ کام گناہ تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ بعید ہو گئے اس سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت ریزی کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا خود انتقام لے لیتے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۸۰۶۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مہاجر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ہاتھ سے نہ کسی خادم کو مارا پیٹا نہ ہی کسی عورت کو اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو مارا پیٹا۔ ہاں مگر یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے تھے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہشام بن عروہ کی حدیث سے

(۸۰۶۷)......اخرجه البخاری (۳۵۶۰) و (۶۱۲۶) ومسلم فی الفضائل (۷۷) و (۷۸) وأبوداود (۴۷۸۵) ومالک فی حسن الخلق (۲) واحمد (۱۱۶/۶ و ۱۸۲ و ۲۶۲) ورواه مختصراً احمد (۱۶۲/۶ و ۱۸۹ و ۲۰۹)

ورواه البخاری (۶۷۸۶) واحمد (۲۲۳/۶) بلفظ:

ماخیر النبی صلی اللہ علیه وسلم بین أمرین إلا اختار أیسرهما مالم یأثم فإذا کان الإثم کان أبعدهما منه و اللہ ماانتقم لنفسه فی شیء یوتی الیه قط حتی تنتهک حرمات اللہ فننتقم للہ.

(۸۰۶۸)......رواه مسلم (۲۳۲۸) وأبوداود (۴۷۸۶) وابن ماجه (۱۹۸۴) والدارمی (۱۴۴/۲) واحمد (۳۲/۶ و ۲۰۲ و ۲۲۹ و ۲۳۲ و ۲۸۱) مطولاً ومختصراً.

اس نے اپنے والد سے۔

۸۰۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو سعید بن منصور نے۔''ح'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی علی بن حمشاذ نے اور محمد بن ایوب نے ان کو ابوالربیع نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے مجھے کبھی آپ نے اف تک نہیں کہا اور نہ ہی کسی ایسی چیز پر کچھ کہا جو خادم کر لیتا ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا یا تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سعید سے اور ابوالربیع سے۔

۸۰۷۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے عمر بن احمد عبدوی حافظ نے ان کو خبر دی ابوسعید اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو احمد بن علی مثنیٰ نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے عروہ بن ثابت سے اس نے ثمامہ بن عبداللہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے مجھے کسی ایسی حاجت میں آپ نے کبھی نہیں بھیجا کہ وہ کام نہ ہو سکا ہو اور مجھے آپ نے کہا ہو کاش کہ اگر یہ کام ہو جاتا تو یہ فائدہ ہوتا نہیں ہوتو یہ نقصان ہوا۔ اگر یہ مقدر ہوتا تو یہ فائدہ ہوتا۔ (یہ کبھی نہیں کہا)۔

تین چیزیں حق ہیں:

۸۰۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا اور نہیں زیادہ کرتا اللہ عفو و درگذر سے مگر اس کے بدلے میں اور عطا کرتا ہے اور نہیں عاجزی کرتا کوئی شخص اللہ کے لئے مگر اللہ اس کو بلند کر دیتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں علی بن حجر سے۔

۸۰۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ترباذانی عبداللہ بن محمد نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر برس پڑے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے جب اس نے کچھ زیادہ ہی بک بک کی تو ابوبکر صدیق نے بھی مقابلے میں کچھ کہنا شروع کیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے مگر ابوبکر صدیق نے حضور سے کہا یا رسول اللہ اس نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور آپ خاموش ہیں اور میں نے جب بدلے میں اسے کچھ کہا ہے آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر جب تک تم خاموش تھے فرشتہ تیری طرف سے اس کو جواب دے رہا تھا جب تم نے خود اس سے بدلہ لینا شروع کیا ہے تو فرشتہ اوپر کو اٹھ گیا ہے اور شیطان حاضر ہو گیا ہے اب میں شیطان کے ساتھ نہیں ہم نشینی کر سکتا۔ اے ابوبکر تین چیزیں ہیں میں جانتا ہوں کہ وہ حق ہیں۔ جب کوئی شخص کسی ظلم و زیادتی کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت اور زیادہ کر دیتا ہے جو شخص اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے جس کے ذریعے وہ کثرت اور زیادتی کا طالب بنتا ہے تو اللہ اس کے ذریعے اس کے فقر محتاجی کو بڑھا دیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے اوپر صدقہ کرنے کا دروازہ کھول لیتا ہے جس سے وہ اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اور زیادہ عطا کرتا ہے۔

اس کو روایت کیا ہے لیث نے سعید مقبری سے بشر بن محرز سے اس نے سعید بن مسیّب سے کہ ایک آدمی نے ابوبکر صدیق کو گالی دی وہ سن کر خاموش ہو گئے اس کے بعد انہوں نے اس سے بدلہ لے لیا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم محفل سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بخاری نے کہا یہ روایت زیادہ صحیح ہے اور وہ مرسل ہے۔

۸۰۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عفان نے ان

کو ابوتمیمہ ہجیمی نے ان کو ابوجری جابر بن سلیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک حدیث میں ہے جس کو اس نے ذکر کیا ہے کہا کہ اگر تجھے کوئی آدمی گالی دے اور تجھے عیب لگائے جس کو وہ تیرے اندر جانتا ہو تو تم اس کو عیب نہ لگاؤ کسی ایسی بات کے ساتھ جس کو تم اس میں جانتے ہو لہٰذا اس عیب لگانے کا وبال اسی پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار:

۸۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل صفار نے اور ابوعیسیٰ احمد بن یحییٰ بن احمد بن شاذان نے دونوں نے کہا کہ احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابواسحٰق نے ابوالاحوص سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر پھٹے پرانے کپڑے دیکھے تو پوچھا کہ کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے نفس پر انعام کر جیسے اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ۔ ایک آدمی میرے پاس مہمان بنا تو میں نے اس کی مہمان نوازی کی مگر میں جب اس کے پاس گیا تو اس نے مہمان نوازی نہیں کی کیا میں اب اس کو کھلا دوں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں تم اس کو کھلاؤ۔

۸۰۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ جب کہ میرے کپڑے نہیں تھے؟ حضور نے پوچھا کہ کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں؟ آپ نے پوچھا کہ کون سا مال ہے؟ میں نے کہا ہر طرح کا مال ہے اونٹ ہیں گھوڑے ہیں بکریاں ہیں غلام ہیں۔ آپ نے فرمایا جب اللہ نے تجھے مال عطا کیا ہے تو اس کا اثر تیرے اوپر بھی نظر آنا چاہئے اس کے بعد فرمایا۔ کیا تیرے گھر کے اونٹ اونٹنی تندرست بچے دیتے ہیں جس کے کان صحیح سالم ہوتے ہیں اس کے بعد تو استرا اٹھاتا ہے اور جا کر اس کے کان کو چیر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جانور بحیرہ ہے یا کہا کہ تو ان کے چمڑوں کو چیر دیتا ہے۔ پھر تو آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صرم ہے اور اسے اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ جو اللہ نے تجھے دیا ہے وہ حلال ہے (یعنی تم اس کو خود اپنے لئے حرام نہ کرو۔)

اور اللہ کا ساعد و بازو تیرے ساعد و بازو سے زیادہ سخت ہے اور اللہ کا استرا تیرے استرے سے زیادہ تیز ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کسی آدمی کے پاس جاتا ہوں تو وہ پھر اکرام نہیں کرتا مجھے کھانا بھی نہیں کھلاتا اس کے بعد وہ کبھی ہمارے پاس مہمان بنتا ہے تو کیا میں اس کے ساتھ وہی بدلہ کروں جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا۔ میں اس کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ بلکہ تم اس کو کھانا کھلاؤ۔

اپنے بھائیوں کے ساتھ درگذر کا معاملہ کرنا:

۸۰۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابوالعباس عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم فروی نے ان کو مالک بن انس نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کسی لغزش اور غلطی سے درگذر کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے درگذر کرے گا۔

ابوالعباس نے کہا اسحاق یہ حدیث بیان کرتے تھے مالک سے وہ سمی سے اس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی اپنی اصل کتاب سے سہیل سے۔

۸۰۷۷:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے اس نے ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل شاشی فقیہ نے ان کو یحییٰ بن

(۸۰۷۵)......(۱) فی ن (وانات)

محمد ہاشمی نے ان کو ابراہیم بن ایوب مخرمی نے ان کو سعید بن جری نے ان کو یعقوب بن مؤتد خالد سفیان بن عیینہ نے ان کو ابواسحٰق نے حارث سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے بتلاؤں دنیا اور آخرت کا سب سے بہترین اخلاق وہ یہ ہے کہ تم اس کو معاف کر دو جو تم پر ظلم کرے اور تم اس سے ملاؤ جو تم سے کاٹے اور تم اس کو دو جو تمہیں نہ دے۔

۸۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حماد بن اسامہ نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ایوب بن میسرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی مزاج پرسی کرو جو تمہاری مزاج پرسی نہ کرے اور تم اس کو ہدیہ دو جو تمہیں ہدیہ نہ دے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ایوب بن میسرہ یہ مدنی ہے۔ احمد نے کہا کہ حدیث مرسل ہے جید ہے اس میں تاکید ہے اس کے لئے جو ہم نے ابھی تک وضاحت لکھی ہے حسن خلق کے بارے میں شروع باب سے۔

۸۰۷۹:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبیدہ بن شریک نے ان کو عبداللہ الوھاب نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن خثعمی نے۔ ان کو عروہ بن مجاہد لخمی نے عقبہ بن عامر جھنی سے۔ وہ کہتے ہیں میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ بن عامر آپ اس سے تعلق جوڑیے جو آپ سے تعلق کاٹے اور اس کو آپ دیجئے جو آپ کو نہ دے اور اس کو معاف کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم کرے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا اے عقبہ بن عامر۔ اپنی زبان کو روک رکھئے اور اپنے گناہ پر رو دیجئے اور اپنے گھر میں رہیے۔ کہتے ہیں کہ عروہ بن مجاہد فرماتے تھے جب میں یہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ تو امر واقعہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنی زبان کے مالک نہیں ہیں (یعنی ان کی زبان ان کے کنٹرول میں نہیں ہے) اور اپنی خطا پر نہیں روتے اور گھر میں نہیں ٹکتے۔

عامر بن علی نے اس کا متابع بیان کیا ہے اسماعیل سے حدیث اول میں۔

دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہترین اخلاق:

۸۰۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجو یہ دینوری نے ان کو عمر بن خطاب عنبری نے ان کو عبداللہ بن فضل بن داجرہ نے ان کو محمد بن ابی بکر مقدمی نے ان کو دلال بنت ابواعدل نے صہباء سے اس نے عائشہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں دنیا و آخرت کے لحاظ سے عمدہ اخلاق کے بارے میں یہ کہ تو جوڑ پیدا کر اس آدمی سے جو تجھ سے تعلق قطع کرے اور تو اس کو دے جو تجھے محروم رکھے اور معاف کر تو اس کو جو تم پر ظلم کرے۔

۸۰۸۱:...... اور ہمیں خبر دی ابوحسن علی بن حسن بن فہر مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالحسن علی بن عمر حافظ نے بطور املاء کے ان کو احمد بن اسحاق بن بہلول نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن یونس بن حباب نے ان کو یونس بن حباب نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین اخلاق کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا آپ اس کے ساتھ جوڑیے جو آپ سے کاٹے اور اس کو دیجئے جو تجھے محروم کرے اور اس سے درگذر کیجئے جو تجھ پر ظلم کرے۔

(۸۰۷۷)...... (۱) فی ن (أيوب المحرمی)

اخرجه المصنف فی السنن (۱۰/ ۲۳۵) من طریق إبراهيم بن عبد الله بن أيوب المخرمی. به.

(۸۰۷۹)...... (۱) فی ن (الحنفی) (۲) ...... فی ن (الحمی)

(۸۰۸۰)...... (۳) فی ن (داجة)

۸۰۸۱:......(مکرر ہے) میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن موسیٰ حلوانی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن اسحاق بن منصور نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں احمد بن حنبل سے کہ حسن حلق کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کا بوجھ اپنے ذمے لے لے۔

اپنی عزت صدقہ کرنا اور بخشنا:

۸۰۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ اس کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو خبر دی ابوالنصر نے ان کو محمد بن عبداللہ عمی نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور کثرت کے ساتھ یہ کہتے تھے کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ ابوضمضم کی مثل ہو لوگوں نے کہا کہ ابوضمضم کیا شئی ہے؟ یارسول اللہ کہ ابوضمضم پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جب وہ صبح کرتا تو کہتا تھا اے اللہ میں نے آج کے دن اپنی عزت صدقہ کر دی ہے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے گا۔

۸۰۸۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ایک قوم کے پاس تشریف لائے اور وہ لوگ چہار زانوں بیٹھے ہوئے تھے ایک پتھر کے آگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اس کے آگے جھک کر بیٹھے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ جاہلیت میں اس کے آگے ایسے بیٹھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں دلالت کروں لوگوں میں سے سخت ترین پر؟ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا جب وہ اپنے گھر سے نکلتا تھا تو یہ کہتا تھا میں نے اپنی عزت اس شخص کو بخش دی ہے جو مجھے گالی دے گا۔ فرمایا کہ تمہارا ایک اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ ابوضمضم کی مثل ہو جائے۔ لوگوں نے کہا کہ کون ہے ابوضمضم؟ فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا۔ جب بھی وہ گھر سے نکلتا تھا تو کہتا تھا۔ میں نے اپنی عزت اس کو ھبہ کر دی ہے جو مجھے گالی دے۔

اسی طرح کہا ہے حضرت انس سے اور روایت صحیح اس کی ہے۔ جس نے اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ سے اس نے ثابت سے اس نے عبدالرحمٰن بن عجلان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا۔

۸۰۸۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو عبدالمجید بن ابوعیسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے ان کو علیہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حارثہ نے وہ ایک آدمی تھا اصحاب رسول سے اس نے کہا تھا اے اللہ میں نے اپنی عزت صدقہ کر دی ہے اس پر جو میری بے عزتی کرے گا تیری مخلوق میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہے اپنی عزت کو صدقہ کرنے والا گذشتہ رات۔

اس نے کہا میں ہوں یارسول اللہ فرمایا بےشک اللہ تعالیٰ نے تحقیق تیرے صدقہ کو قبول کر لیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارے شیخ نے اس کی اسناد بیان نہیں کی۔ علیہ بن زید کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ عیینہ بن بدر سے اور البتہ عبدالحمید سے اور صحیح وہ ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے اور تحقیق ذکر کیا محمد بن اسحٰق بن یسار نے غزوہ تبوک کے اندر مرسل روایت اور وہ روایت اس کے لئے شاہد ہے۔

۸۰۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمرو بن احمد بن ایوب نے ان کو حسین بن محمد بن عفیر نے ان کو ابوہمام نے ان کو ان کے والد نے عمر بن ذر سے اس نے کہا کہ اس کا چچازاد تھا جو کہ اس کو تکلیف دیتا تھا۔ اور اس کو برا بھلا کہتا تھا۔ اس نے کہا اے عمر ہم نے نہیں پایا تجھ کو اس آدمی کے لئے جو اللہ کا نافرمان ہے ہمارے اندر کوئی خیر اس سے جو اطاعت کرے اللہ کی اس میں۔

اہل فضل کون ہے؟

۸۰۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یوسف نے نیساپور میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو مطرف مغیرہ شامی نے غزرمی سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو جمع کرے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اہل فضل کہاں ہیں؟ کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے، وہ چلائے جائیں گے اور وہ جنت کی طرف تیزی سے لپکیں گے اتنے میں فرشتے ان کو ملیں گے اور وہ پوچھیں گے کہ ہم تمہیں جنت کی طرف تیزی کے ساتھ جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اہل فضل ہیں وہ پوچھیں کہ تمہاری فضیلت کیا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے اوپر جب ظلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے۔ اور جب ہماری طرف برائی کی جاتی تھی تو ہم معاف کر دیتے تھے اور جب ہمارے خلاف جہالت برتی جاتی تھی تو ہم حوصلہ کرتے تھے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم جنت میں چلے جاؤ پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔ یہ متن غریب ہے اور اس کی اسناد میں ضعف ہے واللہ اعلم۔

۸۰۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن داؤد بن ابی صالح خرانی نے ان کو ابومصعب مدنی نے جس کا لقب مطرف ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابومودود نے ان کو ابوحازم نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا حتیٰ کہ اپنے اخلاق کو خوبصورت بنائے اور نہیں شفا دے سکتا اپنے غصے کو۔ اور یہ کہ پسند کرے لوگوں کے لئے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ البتہ تحقیق کچھ لوگ بغیر اعمال کے بھی جنت میں داخل ہوں گے؟ کہا گیا کہ کس وجہ سے داخل ہوئے ہیں یارسول اللہ؟ فرمایا کہ اہل اسلام کے ساتھ خیر خواہی کی وجہ سے اور کشادہ دل کی وجہ سے ابواحمد نے کہا کہ ابومودود کا نام عبدالعزیز ابوسلیمان ہے اس نے ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ہے فوائد میں اس میں جو بیانات کے مابین ہے۔

۸۰۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو یحییٰ بن محمد بن ابوبشر دقاق نے ان کو عمرو ناقد نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے دواسی نے ان کو محمد بن مسلم طائفی نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس نے ان کو ان کے چچا عمرو بن اوس نے وہ کہتے ہیں عاجزی کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ظلم نہیں کرتے اور جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ نہیں لیتے۔

تکلیف پہنچنے پر درگذر سے کام لینا:

۸۰۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین احمد بن عمرو رزاز نے بغداد میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن سنان ہروی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن جریج پر پڑھا مجاہد سے واذا مروا باللغو مروا کراما۔ جب رحمٰن کے بندے بیہودہ کام کے ساتھ گذرتے ہیں تو شرافت سے گذر جاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ جب ان کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے تو وہ درگذر کر لیتے ہیں۔

۸۰۹۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعمرو بن نجید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو اسحاق بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہیثم بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ جس پر ظلم کیا گیا اور اس نے ظلم کا کوئی بدلہ نہیں لیا نہ ہاتھ سے اور نہ ہی زبان سے اور نہ ہی بغض رکھا دل میں پس یہی ہے جو لوگوں میں اپنا نور روشن کرتا ہے۔

۸۰۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن عضائری نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ابونصر تمار

(۸۰۸۸)......(۱) فی ن (ابو دراسی)

نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ابراہیم بن آدم نے ان کو ابو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے اسی طرح کہا تھا۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنے غصے کو پورا نہیں کرتا۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنا ہر ارادہ پورا نہیں کرتا۔ اور نہ ہی قیامت کے دن ہوگا سوائے اس کے جو تم دیکھتے ہو۔

شفقت کیا چیز ہے؟

۸۰۹۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن جعفر صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر فرغانی سے وہ کہتے ہیں کہ جنید بغدادی سے پوچھا گیا تھا شفقت کے بارے میں اور میں سن رہا تھا کہ لوگوں کے ساتھ شفقت کرنا کیا چیز ہے؟ فرمایا (شفقت یہ ہے کہ) لوگ تیری ذات سے جو کچھ طلب کریں اور چاہیں وہی ان کو عطا کیجئے، اور وہ جس چیز کی طاقت رکھتے ہیں اس کا بھی ان سے کام نہ لیجئے۔ اور نہ ہی ان کو مخاطب کیجئے اس بات کے ساتھ جو وہ نہیں جانتے۔

۸۰۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ بن فنجو یہ دینوری نے ان کو احمد بن جعفر بن حمدان بن عبداللہ نے ان کو خبر دی ہے محمد بن اسحاق نجمی نے ان کو علی بن محمد بن خالد نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو سر میں پتھر لگا جس نے ان کے سر میں گہرا زخم کر دیا لہٰذا وہ شروع ہوئے اپنے سر سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے اللہ اس کو معاف کر دے (جس نے پتھر مارا ہے) کیونکہ اس نے مجھے جان بوجھ کر نہیں مارا۔

۸۰۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان اہوازی نے ان کو ابوبکر بن محمود یہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو عوام نے ان کو ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی مجھ پر زیادتی کر رہا ہے اللہ تو اس پر رحم فرما۔

۸۰۹۵:...... ہمیں خبر دی ابو علی رود باری نے ان کو خبر دی ابوزکریا بلاذری نے ان کو محمد بن عبداللہ عمری نے ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو صباح بن حبان نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو سہل بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لڑکوں کو دیکھا کہ وہ بہلول کو پتھر مارتے جاتے تھے کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایک پتھر ان کو جا کر لگا تو انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

حسبی اللّٰہ توکلت علیہ

من نواصی الخلق طرا بیدیہ

لیس للھارب من مھربہ

ابدا لمھربہ الا الیہ

رب رام لی باحجار الاذی

لم اجد بدا ارن العطف علیہ

میرے لئے اللہ کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کر رکھا ہے مخلوق کی پیشانی کے بال اسی کے ہاتھ میں ہیں کسی بھاگنے والے کے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ ہی تو نہیں ہے ہمیشہ بھاگ کر جانا بھی اسی کے پاس ہے۔ بہت سارے لوگ ایذا کے پتھروں سے میرا خیال کرتے ہیں مگر میں تو ان پر شفقت کرنے کی کوئی سبیل نہیں پاتا ہوں۔ (یہ ان کے شعر سن کر) میں نے کہا حضرت کیا آپ ان پر شفقت کریں گے حالانکہ وہ تو آپ کے اوپر سنگ باری کر رہے ہیں؟

بہلول نے فرمایا چپ، ہو جا شاید اللہ تعالیٰ میری شدت غم اور ان کی شدید خوشی سے مطلع ہو کر مجھے ان کی جگہ اور ان کو میری جگہ کر دے۔ مجھے ان کو دے دے یا وہ مجھ کو دے دے۔

۸۰۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی فضیل کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں اللہ کی رضا کے لئے تم سے بھائی چارہ کرتا ہوں۔ یا یوں کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں فضیل نے کہا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو کہ میں تیرا بھائی چارہ پسند کرتا ہوں۔ اس کے بعد وہ اس کے پاس آیا تو وہ رو رہے تھے انہوں نے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو۔ فرمایا کہ جو کچھ تھا اس نے وہ سب کچھ چرا لیا ہے۔

انہوں نے اس سے کہا ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ہم آپ کو عطا کرتے ہیں یا کوئی ایسا ہی کلمہ کہا۔ اس نے ان سے کہا۔ سوا اس کے نہیں کہ میں رو رہا ہوں کہ صبح کل اس کی کیا حجت و دلیل ہوگی۔

۸۰۹۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو ابوالعباس سراج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عمرو بن مکرم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمن بن عفان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں کہ وہ کسی بندے کو پیارا کریں تو اس پر کسی ایسے آدمی کو مسلط کرتے ہیں جو اس پر ظلم کرتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہم نے فضیل سے سنا وہ کہتے تھے کہ بندہ متقین میں سے نہیں ہو سکتا حتی کہ اس کا دشمن اس کو امین سمجھے یا اس سے محفوظ ہو جائے۔

۸۰۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے قتادہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئک ما علیهم من سبیل.

جو شخص اپنی مظلومیت کے بعد اپنے ظلم کا بدلہ لے وہی لوگ ہیں جن کے خلاف کوئی چارہ نہیں ہے۔

فرمایا کہ یہ لوگوں کے مابین کے بارے میں ہے۔ بہر حال جب تجھ پر کوئی ظلم کرے تو تم اس پر ظلم نہ کرو اور اگر تجھے گالیاں دے تو تم اس کو گالی نہ دو اور وہ تیری خیانت کرے تو تم اس کی خیانت نہ کرو بے شک مؤمن وفا کرنے والا حق ادا کرنے والا ہوتا ہے اور فاجر خائن اور دھوکہ کرنے والا ہوتا ہے۔

فصل:......حسن معاشرت

۸۰۹۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن محمد نے اور ابن عفان نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی عبدالحمید حمانی نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ کو اگر کسی آدمی سے کوئی تکلیف پہنچتی تو نہیں کہتے تھے کیا حال ہے فلاں کا کہتے ہیں ایسے ایسے بلکہ فرماتے تھے کیا حال ہے لوگوں کا کہتے ہیں ایسے ایسے۔

۸۱۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد اصفہانی نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن عمر بن میسرہ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو سالم علوی نے ان کو حضرت انس نے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آیا اور اس پر پیلے رنگ کا نشان تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۸۰۹۸)......(۱) بیاض فی (ن) وغیر واضح فی (ا)

(۸۱۰۰)......(۱) فی ن عبداللہ

عادت تھی کہ بہت کم کسی آدمی کو کسی بات کی توجہ دلاتے تھے جس کا اکرام کرتے تھے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو فرمایا اگر تم لوگ اس شخص سے کہتے کہ وہ اس نشان کو دھو دیتا۔

۸۱۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن منکدر نے اس نے سنا عمروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ برا آدمی ابن عشیرہ ہے جب وہ داخل ہوا تو میں نے اس سے نرم بات کہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ قیامت کے مرتبے کے اعتبار سے بدتر انسان وہ ہوگا جس کو لوگ چھوڑ دیں یا اس کی برائی سے بچنے کے لئے اس کو چھوڑ دیں۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان سے۔

۸۱۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عبدالباقی بن قانع حافظ نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے اعمش سے ان کو یحییٰ بن وناب نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ گذارتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے وہ افضل ہے اس مؤمن سے جو لوگوں کے ساتھ نہیں گذرتا اور نہ ہی ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے۔

حکیم اور عقل مند لوگ:

۸۱۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو سلمہ بن سعید نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابوالزاہریہ نے اور عبیدہ یزنی نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں بے شک ہم لوگ کثرت کے ساتھ لوگوں کے سامنے ہنستے رہتے تھے حالانکہ ہمارے دل ان کو لعنت کرتے تھے۔

۸۱۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو عنبسہ بن عبدالواحد نے ان کو ابوعمران نے ان کو ابوفاطمہ ریادی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص حکیم اور عقل مند نہیں ہے جو معروف کے ساتھ زندگی نہیں گذارتا جو شخص اپنی معاشرت سے چارہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس سے کوئی چارہ پیدا کردے۔

کہا ابوعبداللہ نے نہیں لکھا ہم نے اس سے مگر اسی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے نہیں کہ ہم اس کلام کو پہچانتے ہیں محمد بن حنفیہ سے اسی کے قول سے۔ اور کہا امام احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے۔

۸۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے اور ابوعبداللہ بن برہان نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد سکری نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حسن بن عمرو مقیمی نے ان کو منذر ثوری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے وہ کہتے ہیں۔ وہ شخص سمجھدار نہیں ہے جو معروف طریقے سے نہ نرمی گذارے اس شخص کے ساتھ جو اپنی معاشرت سے کوئی چارہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ بنائے یا کہا تھا کہ کوئی مخرج بنائے۔

۸۱۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو حاجب بن سلیمان نے ان کو وکیع نے ان کو ثوری نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو میمون بن ابوشبیب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا صعصعہ بن

(۸۱۰۲)......(۱) سقط من (ن) (۸۱۰۶)......(۱) فی ن (ثنا)

صوحان عبدی نے اپنے بھتیجے سے جب تم مؤمن سے ملواس کی مدد کرو اور جب تم بدکردار سے ملوتو اس کی مخالفت کرو۔

۸۱۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا ابوسلیمان نے اس دور میں تم کسی کو نہ سرزنش کرو اگر آپ کسی کو سرزنش کریں گے تو وہ تجھے عیب لگائے گا اس سے زیادہ سخت امر کے ساتھ جس کی تم نے اس کو سرزنش کی ہوگی بس اس کو چھوڑ دو پہلی بار امر کرنے کے بعد یہی اس کے لئے بہتر ہے۔

۸۱۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد ملا کسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین وراق سے وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا ان کو عثمان سے محبت کے بارے میں انہوں نے کہا محبت اللہ کے ساتھ حسن ادب کے ساتھ اور دوام ہیبت کے ساتھ ہوتی ہے۔ محبت مع الرسول اس کی نسبت اتباع اور ظاہر علم کو لازم پکڑنے سے ہوتی ہے۔ اور محبت اولیاء کے احترام سے مرمت۔

اور محبت گھر والوں کے ساتھ حسن خلق کے ساتھ ہوتی ہے اور محبت بھائیوں کے ساتھ دائمی خوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ نہ ہو۔ محبت جاہلوں کے ساتھ دعا کے ساتھ ان کے لئے اور شفقت کے ساتھ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کی رویت کے ساتھ بے شک اس نے تمہیں اس کیفیت میں مبتلا نہیں کیا جس سے ان کو دوچار کیا ہے۔

فصل:.....نرمی پہلو اور سلامتی صدر

۸۱۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے ان کو بشر بن خالد عسکری نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو سلیمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذکوان سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اہل یمن آئے وہ رقیق القلب اور نرم دل ہیں۔ ایمان یمانی اور برکت والا ہے حکمت یمانی ہے اور برکت والی ہے اکڑنا اور تکبر کرنا اونٹوں والوں میں ہے سکینہ اور وقار بکریوں والوں میں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے بشر بن خالد سے اور بخاری نے روایت غندر کے ساتھ اس کا شاہد ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبدالکریم بن ھیثم نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ اہل یمن آئے ہیں وہ سب سے زیادہ رقیق فوادوالے اور سب سے زیادہ کمزور دل والے ہیں۔ ایمان یمانی ہے حکمت یمانی ہے۔ سکینہ اور وقار بکریوں والوں میں ہے فخر و غرور عدادین میں اور اونٹوں والوں میں ہے سورج کے طلوع ہونے کی طرف (یعنی اس طرف جو قومیں وقبائل آباد ہیں)۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوالیمان سے۔

۸۱۱۱:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا اس سے پوچھا گیا کہ تو کیا جانتا ہے؟

اس نے کہا کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا۔ اور رقم میں یعنی رقم وصول کرنے میں درگذر سے کام لیتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا لہٰذا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

ابومسعود بدری نے کہا میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے اور بخاری

(۸۱۱۱)......(۱) فی صحیح مسلم (۳/۱۱۹۵) السکۃ أوفی النقد

ومسلم نے ایک اور طریق اس کو روایت کیا ہے شعبہ سے۔

مومن سیدھا سادھا اور شریف ہوتا ہے:

۸۱۱۲:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عباس بن ولید دمشقی نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو ابوغسان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے فیاض بندے پر جب بیچے تو فیاضی کرے جب خریدے تو بھی فیاضی کرے جس وقت تقاضا کرے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے علی بن عیاش سے۔

۸۱۱۲:..... (مکرر ہے) اس کو روایت کیا ہے زین عطاء بن سائب نے ان کو محمد بن منکدر نے سوائے اس کے کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا تھا ایک آدمی کو جو تم لوگوں سے پہلے گذرا تھا وہ آسانی کرتا تھا جب کوئی چیز فروخت کرتا تھا اور آسانی کرتا تھا جب کوئی چیز خرید کرتا تھا آسانی کرتا تھا جب وصول کرتا۔ آسانی کرتا تھا جب وہ تقاضا کرتا تھا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوطاہر بن فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسرائیل نے ان کو زید بن عطاء نے اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ہشیم نے ان کو حمید نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں (گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں ساری اور انکساری اتنی تھی کہ) اگر مدینے کی ایک لونڈی چاہتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کسی کام کے لئے آپ کو لے جاسکتی تھی۔ بخاری نے کہا کہ محمد بن عیسیٰ نے کہا ہمیں خبر دی ہشیم نے اس نے اسے ذکر کیا اور ذکر کیا سماع حمید کا انس سے۔

۸۱۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس سیاری نے ان کو ابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسن شقیق نے ان کو حسین بن واحد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی یحییٰ بن عقیل نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ذکر کرتے تھے اور غیر ضروریات بہت کم کرتے تھے نماز لمبی کرتے تھے خطبہ چھوٹا کرتے تھے بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے اور ان کی حاجت پوری کرنے سے عار نہیں کرتے تھے۔

۸۱۱۵:..... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد سجستانی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو ابواحمد سفیان نے حجاج بن فرافصہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابوداؤد سلیمان بن محمد مبارکی نے ان کو ابوشہاب نے سفیان ثوری سے اس نے حجاج بن فرافصہ سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المؤمن غر کریم و الفاجر خب لئیم۔

مؤمن سیدھا سادا دھوکہ کھانے والا شریف ہوتا ہے اور منافق بدباطن ذلیل ہوتا ہے۔

۸۱۱۶:..... اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے احمد بن حباب مصیصی نے عیسیٰ بن یونس سے اس نے سفیان سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ

(۸۱۱۲)..... أخرجه البخاری فی البیوع (۱۶) عن علی بن عیاش الحمصی عن أبی غسان الهذلی محمد بن مطرف. به

(۸۱۱۲)..... مکرر. (۱) فی ن (عباش عن محمد الدور فی البغدادی) وهو خطأ

(۸۱۱۵)..... (۱) فی ن (المنازلی) (۸۱۱۶)..... (۲) فی ن (المقبری)

نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد مقری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن حباب نے اس نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو حدیث بیان کی بشر بن رافع نے ان کو یحیٰی بن ابی کثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤمن جلدی دھوکہ میں آ جانے والا شریف ہوتا ہے اور فاجر بدباطن کمینہ ہوتا ہے۔

مؤمن الفت ومحبت کا مرکز ہے:

۸۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابو اویس نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یا اس کے مثل سے اصحاب رسول سے اس نے کہا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں تمہارے اکمل ترین ایمان والے کے بارے میں وہ لوگ ہیں جو تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ شریف اور نرم اخلاق والے مہمان نواز ہیں۔

وہ لوگ ہیں جو الفت ومحبت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھی الفت ومحبت کی جاتی ہے۔

۸۱۱۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوحکیم انصاری نے ان کو حرملہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن سلیمان اشعث نے ان کو ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی صخر نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن الفت ومحبت کرتا ہے۔ اس شخص میں کوئی خیر وبھلائی نہیں ہے جو نہ تو الفت ومحبت کرے نہ اس سے کوئی محبت کرے۔

مالینی نے یہ اضافہ کیا ہے۔ اپنی روایت میں کہ کہا ابوصخر نے۔ اور مجھے حدیث بیان کی ہے صفوان بن سلیم نے اور زید بن اسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ساتھ۔

۸۱۲۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو احمد بن حباب نے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو محمد بن معروف عبداللہ قرشی نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عیسیٰ بن یونس نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مؤمن مرکز الفت ومحبت ہوتا ہے اس میں کوئی خیر کی بات نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہے اور نہ اس سے کوئی محبت کرتا ہے۔

۸۱۲۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمن نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعودی نے ان کو ابوحازم نے ان کو عون بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے کہا کہ مؤمن الفت ومحبت کرتا ہے اس میں کوئی خیر نہیں ہے جو نہ تو خود الفت کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔

۸۱۲۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی ہے عمرو بن ابوعمرو نے ایک آدمی سے اولاد عبداللہ بن مسعود سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (عملی طور پر) نرم خو آسان کرنے والا ہو قریب

(۸۱۱۸)......(۳) فی ن (ألا اخبر کم باحسنکم اخلاقاً)

(۸۱۲۱)......(۱) فی ا (جعفر بن میمون) وفی ن (حفص بن عون) وکلاھما خطا

ہو (یعنی محبت کرنے والا ہو نفرت کرنے والا نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کردیں گے۔

۸۱۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو سہیل بن عمار نے ان کو محاضر ابن مورع نے ان کو سعد بن سعید انصاری نے ان کو عمرو بن ابی عمرو نے ان کو مطلب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آسان طبیعت نرم مزاج ہو قریب ہو اللہ اس کو آگ پر حرام کردیں گے۔

مؤمن نرم برتاؤ کرنے والا ہوتا ہے:

۸۱۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن احمد بن حسن حریری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو جویبر بن سعید نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو ابوصالح حنفی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ اہل جنت کون ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آسانی کرنے والا نرمی کرنے والا قریب اور سہل (اہل جنت میں سے ہے)۔

۸۱۲۵:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوجعفر حضرمی نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ابوامیہ بن یعلیٰ نے ان کو محمد بن معیقب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس پر حرام کردی گئی ہے آگ؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں پر، لین پر، سہل پر، قریب پر۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرمی نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن عمر وازدی نے ان کو ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے مثل۔

۸۱۲۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی اور احمد بن قاسم جوہری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی مصعب بن عبداللہ زبیری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ابن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ ہر آسان پر قریب پر نرم خو آسانی کرنے والے کے لئے۔

۸۱۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض بن جعدبہ نے صفوان بن سلیم سے اس نے عرج سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن آسانی کرنے والا نرم فراخ ہوتا اس کی عادت وفطرت نرمی سے بنی ہوتی ہے بھولا بھالا ہوتا ہے۔ یزید بن عیاض کا تفرد ہے اس روایت میں اور وہ قوی نہیں ہے اور روایت کیا گیا دوسرے طریق سے صحیح مرسل طریقے سے۔

۸۱۲۸:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن زید نے ان کو حسین مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو مکحول نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۱۲۵)...... أخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق (ص ۲۳) من طريق أبو أمية بن يعلى الثقفي. به وفي الجرح و التعديل (۲۰۳/۲) إسماعيل بن يعلى أبو أمية الثقفي احاديثه منكرة.

(۸۱۲۸)......(۱) في ن حاشية: الأنف على وزن فعل وهو الذي عقره الخطام بخشاش أو بره فهو لايمتنع على قائده لأنه يشتكي أنفه وكان ينبغي ان يقال مانوف لأنه فعل به ذلك لكنه جاء هكذا.

کہ مؤمن آسانی کرنے والے، نرمی کرنے والے ہوتے ہیں۔ یا آسان اور نرم نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی مثل ہوتے ہیں کہ اس کو اگر مہار تھام کر چلایا جائے تو چلتا ہے اور اگر اس کو بٹھادیا جائے تو وہ چٹان پر بھی بیٹھ جاتا ہے یہ روایت مرسل ہے۔

۸۱۲۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سہل احمد بن محمد بن ابراہیم ہرانی نیسا پوری نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن معاذ ہروی نے ان کو علی بن شکان سامری نے ان کو عبداللہ بن عزیز بن ابورواد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن انسان، نرم نکیل والے اونٹ کی مثل ہوتی ہیں کہ اگر تو اس کو چلائے تو وہ چل پڑتا ہے اور اگر تو اس کو بیٹھائے تو بیٹھ جاتا ہے۔ مرسل ہونے کے باوجود یہ صحیح ہے۔

۸۱۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وھب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤمن نرم مزاج ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی نرمی کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ احمق ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز گفتگو اور مصافحہ:

۸۱۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو ابوقطن نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں بات کرنا شروع کی ہو پھر حضور نے اپنا سر ایک طرف کرلیا ہو یہاں تک کہ وہ بات کرنے والا خود اپنا سر ہٹاتا تھا۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا ہاتھ تھاما ہو بات کرنے کے لئے پھر آپ نے خود ہی اسے چھوڑ دیا ہو بلکہ وہ آدمی خود ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو چھوڑتا تھا۔

۸۱۳۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوبکر محمد بن ہارون بن حجہ نے ان کو ابوالولید نے ان کو عمران بن زید عمی نے ان کو زید عمی نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کے ساتھ مصافحہ کرتے (ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے بلکہ آگے والا آدمی خود اپنا ہاتھ پہلے کھینچتا تھا۔ اور نہ ہی اپنا منہ پھیرتے تھے بلکہ وہ آدمی چہرہ ہٹاتا تھا۔ اور نہیں دیکھتے تھے یعنی آگے اس کے دو زانوں کو کبھی جو آپ کے آگے بیٹھا ہوتا تھا۔

فصل:..... تواضع و عاجزی کرنا۔ بناؤ سنگھار کو ترک کرنا غیر ضروری گفتگو سے بچنا تکبر اور غرور کرنے کو فخر کرنے کو اور اپنی تعریف کرنے کو چھوڑ دینا

۸۱۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یزید نے ان کو محمد بن حسن بن فرج نے ان کو ابوعمار نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ابوعمار حسین بن حریث نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو حسین بن واحد نے ان کو مطر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی قتادہ نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اس نے عیاض بن حمار بنی مجاشع کے بھائی سے انہوں نے فرمایا ہمارے اندر ایک دن رسول اللہ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ نے بات بیان فرمائی یہاں تک کہ

(۸۱۲۹) ..أخرجه القضاعي في مسند الشهاب (۱۳۹) من طريق حامد بن محمد الهروي. به. وما بين القوسين سقط من (أ)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے یہ کہ تم لوگ تواضع اور عاجزی کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوعمار سے اور نہ زیادتی کرے کوئی ایک کسی ایک پر۔

۸۱۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابن عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرنا کسی میں کمی نہیں کرتا۔نہیں معاف کرتا کوئی آدمی کسی ظلم کو مگر اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ عزت دیتا ہے۔اور جو بھی انسان عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو العلاء نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔معاف کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے اور جو شخص تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے اسماعیل کی حدیث سے۔

۸۱۳۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فصل بلخی نے ان کو حدیث بیان کی ابوموسیٰ ھروی نے ان کو عباد بن عوام نے ابوسہل سے ان کو ابواسحاق بن فصل بلخی نے ان کو حدیث بیان کی ابوموسیٰ ھروی نے ان کو عباد بن عوام ابوسہل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبداللہ بن ابوامامہ نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بذاذت ایمان میں سے ہے۔عباد نے کہا کہ آپ کی مراد اس سے تقشف ہے اسی طرح کہا ہے اس نے اپنے والد سے۔(اس سے سادگی مراد ہے اور بے تکلفی۔)

۸۱۳۵:.....(مکرر ہے) تحقیق ہم نے روایت کیا ہے کتاب الایمان میں حدیث محمد بن مسلمہ سے اس نے محمد بن اسحاق سے اس نے عبداللہ بن ابی امامہ سے اس نے عبداللہ بن کعب سے اس نے ابوامامہ سے احتمال رکھتا ہے کہ اس سے مراد ہو اس قول سے۔ان کے والد سے یعنی ابو عبداللہ بن ابوامامہ سے واللہ اعلم۔

۸۱۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن مہدی نے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو صالح بن ابوصالح نے ان کو عبداللہ بن ابی امامہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سادگی ایمان میں سے ہے، سادگی ایمان میں سے۔ابن بشر نے زیادہ کیا ہے اپنی روایت میں کہ عبدالرحمٰن نے کہا اس سے مراد تواضع ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرے:

۸۱۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عاصم بن محمد نے اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے اس نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں میں اس کو نہیں جانتا مگر مرفوع روایت کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے لئے عاجزی کرے اس طرح۔یعنی آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اپنے ہاتھ کے اندر کے حصہ کے ساتھ زمین کی طرف اور اس کو زمین نے قریب کر دیا۔میں نے اس کو اسی طرح مرفوع کیا ہے۔کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی اندرونی طرف کو آسمان کی طرف کیا اور ان کو آسمان کی طرف اٹھایا۔

(۸۱۳۶).....(۱) فی ن (عبیداللہ) وھو خطأ

۸۱۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عاصم بن محمد نے اپنے والد سے ان کو ابن عمر نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اس کو مرفوع کیا ہے نبی کریم کی طرف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو شخص میرے لئے عاجزی کرے اس طرح، اور اپنی دائیں ہتھیلی کو کھول دیا اور دونوں ہتھیلیوں کے اندر کے حصے زمین کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے اس کو اسی طرح اور اپنی دائیں ہتھیلی کو پھیلا لیا اور اس کے اندر والے حصے کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا اور دیکھ لیا ہمیں یزید بن ہارون نے۔

۸۱۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن ابوالمعروف اسفرائنی نے ان کو ابو سہل بشر بن احمد سے ان کو ابو جعفر احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن عبداللہ مدینی نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عجلان نے کہ اس نے سنا بکیر بن عبداللہ بن رشج کو وہ حدیث بیان کرتے ہیں معمر سے وہ عبیداللہ بن عدی بن خیار بن نوفل سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عمر بن خطاب سے منبر رسول پر کہتے تھے بے شک کوئی بندہ جب اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حکمت کو اونچا کرتا ہے بلند ہو اللہ تجھے بلندی عطا کرے حالانکہ وہ انسان اپنے دل میں حقیر ہوتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے اور کوئی انسان تکبر و غرور کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لپیٹ دیتا ہے اور اس کو توڑ دیتا ہے زمین کی طرف اور فرماتا ہے ذلیل ہو جاؤ اللہ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے لہٰذا وہ اپنے دل میں بڑا ہوتا ہے اور وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر و کمتر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کی نظروں میں خنزیر سے بھی بے عزت ہو جاتا ہے اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا: اے لوگو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو اس کے بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ نہ بناؤ لوگوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح کرے؟ فرمایا تم میں سے کوئی آدمی امام بنتا ہے پھر لمبی لمبی نماز پڑھاتا ہے لوگوں کو یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں اس کیفیت و حالت کو ناپسندیدہ بنا دیتا ہے جس میں وہ ہے۔ اور تم میں سے کوئی آدمی وعظ کرنے بیٹھتا ہے اور لمبی لمبی تقریر کرتا ہے لوگوں کے سامنے جس کو ان کے دل میں ناپسندیدہ بنا دیتا ہے اس کیفیت کو جس میں وہ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی علی نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے اور سلیمان بن حبان نے اکٹھے کہ انہوں نے سنا تھا اس حدیث کو محمد بن عجلان سے اس نے بکیر بن عبداللہ لشج سے اس نے معمر بن حبیبہ سے اس نے عبداللہ بن عدی بن خیار سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے کہا۔ دونوں سب کو ذکر کیا مثل حدیث سفیان کے مگر ان کی حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ آپ کی اصلاح کرے۔ اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے مسند عالی کے ساتھ حدیث سفیان نے کتاب المدخل میں۔

۸۱۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو کدیمی نے ان کو سعید بن سلام عطار نے ان کو ثوری نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم بن عابس بن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حالانکہ وہ منبر پر تھے اے لوگو! عاجزی کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے اللہ اس کو بلند کرے گا جب کہ وہ اپنے دل میں چھوٹا ہوگا اور لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوگا اور جو شخص تکبر کرے گا اللہ اس کو نیچا کرے گا وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا اور اپنے دل میں بہت بڑا ہوگا حتیٰ کہ وہ اس کے نزدیک بے قدر ہوگا کتے سے کہا تھا یا کہ خنزیر سے۔

دوزنجیریں:

۸۱۴۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابو علی حنفی زمعہ نے ان کو سلمہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۸۱۳۹)......(.) فی أ (ابو الحسین المقری) وفی ن ابو الحسین بن محمد بن ابی المعروف الأسفرائنی المقری.

ہر آدمی کے ساتھ دو زنجیریں اس کے سر کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں ایک زنجیر زمین میں ہے اور دوسری زنجیر آسمان میں جب انسان عاجزی کرتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی وہ زنجیر کھینچتا جس کا سرا آسمانوں پر ہے اور جب وہ بڑائی کرتا ہے تو وہ زنجیر کھینچتا ہے جس کا سرا زمین پر ہے۔

اس کو روایت کیا عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی نے حنظلی سے۔

۸۱۴۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفے میں۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزرعہ احمد بن حسین رازی نے ان کو ابو محمد بن داؤد عبدالرحمٰن الکاتب نے بغداد میں ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ زمن نے ان کو عبداللہ بن عبدالحمید ثقفی نے۔

ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو سلمہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں لگی ہیں ایک ان میں سے ساتویں آسمان پر ہے اور دوسری ساتویں زمین میں ہے جب وہ بندہ عاجزی کرتا ہے اللہ اس کو اس زنجیر کے ساتھ اونچا کر دیتا ہے جو آسمان میں ہے اور جب وہ بندہ اپنے نفس کو اونچا کرنا چاہتا ہے اللہ اس کو نیچا کر دیتا ہے۔

۸۱۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو منہال بن خلیفہ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی آدمی ہے اس کے سر میں حکمت و دانائی ہے اور حکمت ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے اگر وہ عاجزی کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی حکمت کو اونچا کر دے اور وہ آدمی خود اونچا بنتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے نیچے کر دو اس کی حکمت کو۔

علی بن عبدالعزیز نے اور دیگر نے عثمان بن سعید مری اس حدیث کا متابع بیان کیا ہے

۸۱۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محبوب رملی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن سعید بن عبدالرحمٰن زہری نے مصر میں ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو شعبہ نے ان کو نعمان بن سالم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تکبر کرے بڑائی جتلانے کے لئے اور جو شخص اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کرے خشوع ظاہر کرنے کے لئے اللہ اس کو اونچا کرے گا۔

۸۱۴۵:..... ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے وہ بیہق میں سکونت پذیر تھے ان کو خبر دی احمد بن عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعید بن عبدالرحمٰن زہری نے مصر میں اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔

۸۱۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابی المعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو مسیّب بن رافع نے ان کو عامر بن عبدہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے جو شخص دوسرے کو سنوائے گا اللہ اس کو سنوائے گا اور جو دوسرے کو دکھائے گا اللہ اس کو دکھائے گا اور جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا اور جو شخص غرور و تکبر کرے گا اللہ اس کو پست و بے عزت کر دے گا۔

قیامت کے اندھیرے:

۸۱۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوضبیان نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم وادی صفاح میں اترے اچانک دیکھا تو ایک آدمی درخت کے سائے تلے سو رہا ہے اس پر دھوپ آ رہی ہے۔ میں نے غلام سے کہا اس پر کسی چیز کے ٹکڑے سے سایہ کرے یہاں تک کہ وہ جاگ گیا دیکھا تو وہ حضرت سلمان فارسی تھے۔ اس نے مجھے سلام کیا میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا اے جریر بن عبداللہ کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اندھیرے کیا

ہوں گے۔ یا قیامت کے اندھیرے کیا ہیں؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں میں نہیں جانتا انہوں نے فرمایا کہ وہ ظلم ہوگا جو دنیا میں لوگوں نے ایک دوسرے پر کیا ہوگیا۔

اے جریر بن عبداللہ اگر آپ جنت اس کی مثل تلاش کریں تو اس کو بھی نہیں پائیں گے اور زمین کے اوپر سے ایک لکڑی انہوں نے اٹھالی دو انگلیوں کے مابین، میں نے کہا اے ابوعبداللہ کہاں جائیں گے کھجور کے درخت اور جنت کے درخت؟ فرمایا ان کی جڑیں اور ان کے تنے سونے کے ہوں گے اور موتی ہوں گے اور اوپر والا حصہ ان کا کھجور کے پھل ہوں گے۔

۸۱۴۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابومحمد بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے دونوں نے مسعد سے اس نے سعید بن ابوبردہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسود بن یزید سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں لوگ غافل ہیں افضل عبادت سے وہ عاجزی کرتا ہے اور حفص کی ایک روایت میں ہے کہ تم لوگ البتہ چھوڑ چکے ہو افضل عبادت کو یعنی تواضع کرنے کو۔

۸۱۴۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں افضل عمل پرہیزگاری ہے اور بہتر عبادت تواضع کرنا ہے۔

۸۱۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو ابوسعید مہندی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عوام بن جویبر نے ان کو حسن نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں نہیں حاصل ہوتیں مگر حیرانی کے ساتھ خاموشی، وہ اول عبادت ہے اور تواطع۔ اور ذکر اللہ۔ اور قلت شئی۔

۸۱۵۱:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو میسرہ نے یہ کہ سلمان نے کہا تھا وہ جب اس کو عجمی سجدہ کرتے تھے تو وہ اپنا سر نیچے کرتا تھا اور کہتا تھا میں نے اللہ کے لئے خشوع کیا ہے اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے عطاء بن سائب سے یہ کہ ابوبختری اور اس کے اصحاب ایسے تھے کہ ان میں سے کسی کی تعریف ہوتی تو وہ اپنے دل میں خود پسندی کو پاتا تھا اور اس کو ظاہر کر دیتا اور کہتا کہ میں نے اللہ کے لئے عاجزی کی ہے میں نے اللہ کے لئے عاجزی کی ہے۔

رائی کے دانہ کے برابر ایمان:

۸۱۵۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے اور عبدالعزیز بن معاویہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ بن حماد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنائی نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابان بن تغلب نے ان کو فضیل بن عمروان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا۔ اور وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔

ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱).....اظن الصواب حين.

بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے تکبر کرنا اترانا ہے حق سے اور لوگوں کو حقیر جاننا یہ الفاظ اشنانی کی روایت کے ہیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے محمد بن بشار سے۔

اور آپ کا یہ قول۔ بطر الحق۔ یعنی ازراہ تکبر حق کو نہ ماننا۔ یہ قول غمط الناس یعنی ان کو حقیر جاننا۔ اور یہ قول۔ الکبر یعنی جس نے یہ فعل کیا اس نے تکبر کیا یہ ایسے ہے جیسے اللہ کا یہ قول ولکن البر من اتقی۔ لیکن نیکی والا وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرے یعنی نیکی اس شخص کی ہے یا نیک وہ شخص ہے جو اللہ کے ساتھ ایمان لایا۔

اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں:

۸۱۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے اور علی بن عیاش حمصیان نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی جریر بن عثمان نے ان کو سعید بن مرثد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن حوشب نے وہ حدیث بیان کرتا ہے ثوبان بن شہر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کریب بن ابرہہ سے وہ بیٹھے تھے عبدالملک کے ساتھ چھت پر انہوں نے تکبر کا ذکر کیا تو کریب نے کہا میں نے سنا تھا ابوریحانہ سے وہ کہہ رہے تھے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے۔ تکبر میں سے کوئی چیز جنت میں نہیں جائے گی۔

کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ اگر میں پسند کروں کہ میں خوبصورتی اختیار کروں اپنے چابک کے دستے کو خوبصورت کرنے اور جوتے کے تسمے کو خوبصورت کرنے سے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چیز تکبر نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورت بننے کو پسند کرتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ تکبر اس کا ہے جو حق کا انکار کرے اور لوگوں کو اپنے نظروں سے گرائے اور الفاظ ابوالیمان کے ہیں۔

۸۱۵۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو مروان بن شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن ابوعبلہ عقیلی نے اہل بیت المقدس سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں عبداللہ بن عمر و اور عبداللہ بن عمرو بن العاص مقام مروہ پر ایک دوسرے سے ملے اور باتیں کرتے رہے اس کے بعد عبداللہ بن عمرو چلے گئے اور عبداللہ بن عمر باقی رہ گئے جو کہ رو رہے تھے، کسی نے ان سے پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن کیوں رو رہے ہو اور کس نے آپ کو رولایا ہے؟

وہ بولے کہ عبداللہ بن عمرو نے رولایا ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی تھی آپ نے فرمایا تھا۔ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

تین شخصوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیں گے:

۸۱۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوحازم اشجعی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے ساتھ نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا۔ بوڑھا زانی۔ جھوٹا بادشاہ اور مفلس زیادہ مانگنے والا۔

۸۱۵۶:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن ابی جعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع

(۸۱۵۶)......(۱) فی (ن) الحسین وھو خطأ

نے اور ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے پھر ذکر کیا ہے اس نے اس کو زیادہ کیا ہے ابو معاویہ نے۔ نہیں نظر کرم کرے گا ان کی طرف اور ان کے لئے عذاب الیم ہوگا۔

۸۱۵۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عمرو بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابو اسحاق نے اغرہ ابو مسلم سے اس نے حدیث بیان کی ابو سعید خدری سے اور ابو ہریرہ سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

عزت وغلبہ میرا تہبند ہے اور بڑائی میری اوڑھنی ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی شئی کو مجھ سے چھینے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے احمد بن یوسف سے وہ عمرو بن حفص سے اور اس کے غیر نے کہا کہ عزت میری جادو ہے اور کبریائی میری اوڑھنی ہے اور ازار اور رداء سے مراد میری صفت ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کی چادر چھیننے کی کوشش کرے:

۸۱۵۸:.....ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سلمان اغر نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں جواب اپنے رب سے حکایت کرتے ہیں۔ کہ کبریائی میری اوڑھنی ہے اور عظمت میری چادر ہے پس جو شخص ان میں سے کوئی ایک چیز بھی چھینے گا میں اس کو آگ میں پھینک دوں گا۔

۸۱۵۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکار بن قتیبہ قاضی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع کیا ہے تین کپڑے ہیں تہبند بناتا ہوں میں عزت کا قمیص بناتا ہوں میں رحمت کی اوڑھنی بناتا ہوں میں کبریائی کو جو شخص عزت بنائے بغیر اس کے جو اللہ نے اس کو عزت دی ہوئی ہے جس کو یہ کہا جائے گا۔ چکھ تو عذاب کو بے شک تو عزت دور اور بزرگ ہے۔ اور جو شخص لوگوں پر رحم کرے گا اللہ اس پر رحم کرے گا یہی وہ ہے جس نے ایسی قمیص پہنی ہے جو اس کے لئے مناسب ہے اور وہ شخص اللہ اور اللہ سے اوپر کی چادر چھین لے جو صرف اللہ کے شایان شان ہے۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ میں اس شخص کو جنت میں داخل کروں جو مجھ سے کبریائی چھینتا ہے۔

۸۱۶۰:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن شعیب نے ان کو عبد الرحمٰن بن زمان رصاص نے ان کو شعبہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے حبیب بن شہید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو مجلز سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت معاویہ نکلے تو عبد اللہ بن عامر بیٹھے ہوئے تھے اور عبد اللہ بن زبیر کھڑے تھے لہٰذا عبد اللہ بن عامر کھڑے ہو گئے اور ابن زبیر بیٹھ گئے اور وہ دونوں میں سے وزنی تھے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس کو یہ بات خوش لگے کہ اللہ کے بندے بیٹھنے میں اس کی شکل صورت بنائیں اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

۸۱۶۱:.....ہمیں خبر دی ابو علی رود باری نے ان کو ابو بکر محمد بن مہرویہ رازی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ نے ان کو خبر دی ایمن بن تابل نے قدامہ بن عبد اللہ بن عمار کلابی سے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا نبی کریم کو یوم نحر کی صبح کو اور جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی اپنے

(۸۱۵۷)......(۱) فی ن : (غلبته) (۸۱۶۰)......(۱) فی (ن) : سعید وھو خطأ

(۱)......فی (ن) : أوزنهما

(۸۱۶۱)......(۲)......فی (ن) : أنس بن نائل

صھباء اونٹنی پر نہ اسے مارا نہ بھگایا۔اور نہ ہی الیک الیک کہا۔

بروز قیامت کچھ لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا:

۸۱۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے ان کو جبلہ بن سحیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص از راہ تکبر فخر سے اپنے کپڑوں کے دامن لمبے کر کے گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نہیں دیکھے گا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ بن حجاج سے۔

۸۱۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد نصیر خلالی نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یکا یک آدمی اتراہا تھا جو کہ اپنی چادر اوڑھے پیدل چل رہا تھا اس کو اپنا سراپا اچھا لگا لہٰذا اس کے اندر عجب اور خود پسند آ گئی لہٰذا اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا وہ قیامت تک اس میں دھنستا چلا جائے گا۔

۸۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو خبر دی آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنی پوشاک پہنے چل رہا تھا جس سے اس کا اپنا سراپا اس کو زیادہ ہی پسند آ گیا جس سے وہ اترا رہا تھا زلفوں کی کنگھی کر رکھی تھی اچانک اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا زمین میں وہ قیامت تک اس میں اترتا جائے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۸۱۶۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو عمرو نے ان کو زہیر نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص از راہ تکبر اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ میری چادر ڈھیلی ہو جاتی ہے ہاں مگر یہ کہ میں اس کا خاص خیال رکھوں حضور نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے جو غرور کی وجہ سے یہ کرتے ہیں۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے اس نے زہیر سے۔

۸۱۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن ابی حامد مقری اور ابوصادق عطار نے ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو عمرو بن یونس نے ان کو ابویونس بن قاسم یمامی نے یہ کہ عکرمہ بن خالد مخزومی نے اپنی روایت میں اس کو حدیث بیان کی ہے۔

تکبر اور اکڑ کر چلنا:

۸۱۶۷:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو عمر ابن یونس بن قاسم یمامی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے کہ عکرمہ بن خالد بن سعید بن عاص مخزومی نے ان کو حدیث بیان

(۸۱۶۳)......(۳) فی (ن) : فی بردین.

(۸۱۶۴)......(۴) فی (ن) : شعبة ثنا محمد (۵) فی (ن) : حلته فاعجبته

(۸۱۶۶)......(۱) سقط من (ن)

کی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے ملے اور ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن بے شک ہم لوگ اولاد مغیرہ ایسی قوم میں جن کے اندر نخوۃ و تکبر ہے اور ابن سنان کی روایت میں ہے اے ابوعبدالرحمٰن ہم وہ لوگ ہیں جن میں تکبر کیا ہے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی تھی اس بارے میں؟ لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ نہیں کوئی آدمی جو اپنے دل میں دوسرے پر فوقیت سمجھتا ہے اور ابن سنان کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور نہ ہی کوئی اپنی چال میں اکڑتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

۸۱۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوطاہر عبداللہ بن محمد بن حمدان جوینی نے ان کو ابوبکر بن رجاء نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابن مبارک نے بعض رواۃ سے اس نے یزید بن ابوحبیب سے اللہ کے اس قول کے بارے میں **و تقصد فی مشیک**۔ فرمایا کہ اپنی چال میں جلدی کرنے میں میانہ روی اختیار کیجئے۔

۸۱۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی ابوطاہر نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سلمہ بن شبیب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حمیدی سے مسجد الحرام میں وہ کہتے ہیں اس کا بیٹا اتراتے ہوئے چل رہا تھا انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم ایسی چال چل رہے ہو جس کو تیرے والد اچھا نہیں سمجھتے۔

اہلِ جنت اور اہلِ جہنم:

۸۱۷۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سراقہ بن مالک بن جعشم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں اور اہل جہنم کے بارے میں ہر بد خلق سخت رو اور جمع کرنے والا اللہ کی راہ میں نہ دینے والا مغرور اہل جہنم میں سے ہے اور اہل جنت کمزور مغلوب ہوں گے۔

عبداللہ بن عمرو نے یہ زیادہ کیا ہے کلام نبی میں کہ انہوں نے فرمایا: بہت جمع کرنے والا اور بہت منع کرنے والا۔

۸۱۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب بن لومست عدل نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو زید بن حباب نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن علی بن رباح نے ان کو ان کے والد نے ان کو سراقہ بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اہل جنت کے بارے میں جو لوگ مغلوب ہیں ضعیف اور کمزور ہیں۔ اور اہل جہنم بداخلاق مغرور و متکبر ہیں۔

۸۱۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابی الحسین بن ابی اسحاق بزار بغدادی نے ان کو ابومحمد فاکھی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو خبر دی مقری نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اہل جہنم کے ذکر کے وقت کہ ہر سخت گو سخت مزاج اور مہلت جمع کرنے والا اور خرچ نہ کرنے والا متکبر جمع کرنے والا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ صاحب غریبین نے کہا ہے۔ جعظری سے مراد ہے سخت مزاج، سخت گو، بداخلاق۔ اور جواظ سے مراد ہے جو بہت جمع کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہت روکے اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد موٹا آدمی ہے جو اپنی چال میں اترائے اور مٹکے۔

۸۱۷۳:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوبکر اور عثمان ابوشیبہ کے بیٹوں

(۸۱۶۸) (۱) فی (ن) : الحرث

(۸۱۶۹)..... (۲) فی (ن) : شعیب

(۸۱۷۲)..... (۳) ..... سقط من (ن) (۴)..... فی (ن) : میسرة

نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے وکیع نے ان کو سفیان نے معبد بن خالد جہنی سے ان کو حارثہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں داخل نہیں ہوگا جواظ یعنی مال جمع کرنے والا اور دینے سے روکنے والا۔ اور نہ ہی جعظری۔

فرمایا کہ جواظ سے مراد ہے بد اخلاق اور سخت گوئی کرنے والا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے کتاب السنن میں۔

۸۱۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے علی بن بندار نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو معبد بن خالد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حارثہ بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جنت کے بارے میں ہر ضعیف اور کمزوری ظاہر کرنے والا اگر اللہ کو قسم دے دے تو وہ بھی اس کو پورا کر دے۔ خبردار کیا تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں ہر سرکش مغرور متکبر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے وکیع سے۔

۸۱۷۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو معبد بن خالد نے ان کو حارثہ بنو وہب خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں۔ کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہر ضعیف اور کمزور بننے والا اگر اللہ پر قسم دے تو وہ اس کو پورا کر دے کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں ہر اجڈ بد اخلاق متکبر ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور محمد بن کثیر سے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری و مسلم نے حدیث شعبہ سے اس نے معبد سے اس لفظ کے ساتھ۔

۸۱۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف موسیٰ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابویحییٰ نے یعنی قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا کہ ہر تند خو بد اخلاق متکبر ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ جظ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا موٹا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ جعظ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو اپنے دل میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھے۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جنت کے بارے میں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کہ ہر ضعیف اور کمزور بننے والا، صاحب طمرین: دو پرانے کپڑوں والا (غریب) اگر اللہ پر قسم دے تو وہ بھی اس کو پورا کرتا دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نابینا صحابی کے سلسلہ میں تنبیہ:

۸۱۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو ابوجہم عبدالقدوس بن بکر بن خنیس نے اور خوبصورت شکل اور لباس کے حامل تھے میں نے اپنے والد سے کہا کہ یہ شخص کس قدر خوبصورت ہے؟ انہوں نے کہا کہ بسا اوقات میں نے اس کو پیوند لگی ہوئی قمیص میں بھی دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے مسعر نے ابوالبلاد سے اس نے شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ان کے پاس ابن ام مکتوم (نابینا صحابی) بیٹھے تھے سیدہ عائشہ اس کے لئے اترج کاٹ کر شہد کے ساتھ اسے کھانے کو دے رہی تھیں کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا اس کے بارے میں تو انہوں نے

(۸۱۷۴)..... أخرجه مسلم (۴/۲۱۹۰)

(۸۱۷۷)..... (۱) في (ن) حسن

فرمایا کہ (ابن ام مکتوم) ہمیشہ آل رسول سے شمار کیا گیا جب سے اللہ نے اس کے معاملے اپنے نبی کو تنبیہ فرمائی تھی۔

اسی طرح انہوں نے کہا اپنی اسناد میں شعبی سے اور اس میں خلاف بھی کہا گیا ہے۔

۸۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو اسحاق بن موسیٰ نے ان کو احمد بن بشر نے ان کو ابوالبلاد نے ان کو مسلم بن صبیح نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ ان کے پاس ایک نابینا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کے لئے اترج کاٹ کر اسے کھانے کے لئے دے رہی تھیں شہد کے ساتھ۔ میں نے پوچھا اے مؤمنوں کی ماں یہ صاحب کون ہیں؟ سیدہ نے جواب دیا یہ عبداللہ بن ام مکتوم ہے۔ جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تنبیہ فرمائی تھی۔ سیدہ نے فرمایا کہ یہ شخص حضور کی خدمت میں آیا تھا مگر اس وقت ان کے پاس عتبہ۔ اور شیبہ بیٹھے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ رہے تھے۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔ عبس و تولی ان جاء ہ الاعمی. (نبی کریم نے) تیوری چڑھائی ہے اور منہ پھر لیا ہے اس وجہ سے ان کے پاس نابینا آیا ہے۔ یعنی ابن مکتوم۔

۸۱۷۹:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو جعفر نے ربیع بن انس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

و لاتصعر خدک للناس. مت بگاڑ تو اپنے چہرے کو لوگوں کے لئے۔

تا کہ غنی اور فقیر تیرے نزدیک علم سیکھنے میں برابر ہو جائیں۔ اور انہیں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کی گئی۔ عبس و تولی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔

۸۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابوواحد یزید بن الھیم نے ھیثم بن مالک طائی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ منبر پر تشریف فرما تھے کہہ رہے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے۔

بے شک شیطان کے مکائد میں اور اس کے جال میں اس کے مکائد اور جالوں میں سے ہے اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اترانا اور اللہ کی عطاؤں کے ساتھ فخر کرنا اور اللہ کے بندوں کے اوپر بڑائی کرنا اور خواہش نفس کی اتباع کرنا سوا اللہ کی ذات کے۔

بدترین بندہ:

۸۱۸۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو ہاشم کوفی نے ان کو زخشمی نے ان کو اسماء بنت عمیس خثعمیہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ بہرا بندہ وہ ہے جو دوسرے پر جبر کرے اور زیادتی کرے اور سب سے بڑے جبار کو بھول جائے۔ بدترین بندہ وہ ہے جو تکبر کرے اترائے اور سب سے بڑے بلندتر کو بھول جائے بدترین بندہ وہ ہے جو بھول جائے کہ اس کے لئے انجام کار قبرستان میں جانا ہے اور قبر میں بوسیدہ ہونا ہے۔ بندہ بغاوت کرنے والا ہے سرکش ہے، اور معاد کو بھولانے والا ہے۔ بدترین بندہ وہ ہے جو دین کے بدلے میں دنیا کمائے اور بدترین بندہ وہ ہے جو دنیا کو شبہات کی نذر

(۸۱۷۸)......(۲) في (ن) : عقبة.

(۸۱۸۰)......أخرجه ابن عساكر في تاريخه عن النعمان بن بشير (الكنز ۱۲۳۹)

(۸۱۸۱)......أخرجه الترمذي (۲۴۴۸) من طريق عبدالصمد بن عبدالوارث. به

وقال الترمذي هذا حديث غريب لانعرفه إلا من هذا الوجه وليس إسناده بالقوي.

کردے بدتر بندہ وہ ہے جو لالچ کرنے والا ہو جس کو طمع آگے کھینچتا پھرے۔ بدتر بندہ وہ ہے جس کو اس کی خواہش گمراہ کردے۔

اس کو ابوعیسیٰ ترمذی نے نقل کیا ہے محمد بن یحییٰ ازدی سے اس نے عبدالصمد سے۔

کہا ہے ہاشم نے وہ ابن سعد کوفی ہے اس نے اس میں زیادہ کیا ہے۔ برا بندہ وہ ہے۔

رغبت کرنے والا جس کو وہ ذلیل کردے۔ اسناد کے قوی نہیں ہے اور ایک دوسری اسناد کے ساتھ بھی مروی وہ ضعیف ہے۔

۸۱۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالحمد بن عدی نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو ابو یوسف محمد بن احمد میدلانی نے ''ح'' ابو احمد نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن حماد رقی نے ان کو عبدالرحمٰن بن خالد رقی نے دونوں کو یحییٰ بن زیاد رقی نے ان کو طلحہ بن زید نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو شریح بن عبید نے اور کہا ابن سنان نے یزید بن شریح اس نے نعیم بن ہماز عطلفانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں بدترین بندہ وہ ہے جو زبردستی کرے۔

حدیث کو ذکر کیا اس کو کم اور زیادہ کیا۔ اور کہا اس میں کہ بدترین بندہ وہ بندہ جس کی ایسی رغبت و چاہت ہو جو اس کو ذلیل کروائے۔

اہلِ جہنم کو جہنم میں پسینہ پلایا جائے:

۸۱۸۳:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا:

کہ دنیا میں تکبر کرنے والے اترانے والے قیامت کے دن حقیر ذروں کے مثل ہوں گے لوگوں کی صورت میں ہر گھٹیا اور ذلیل ان کے اوپر ہوگا اس کے بعد ان کے بارے میں حکم ہوگا جہنم کے ایک محل کی طرف جسے بوس کہا جائے گا اس میں وہ گھسیٹ کر ڈالے جائیں گے اور جہنمیوں کا دھواں اور پیپ پلائے جائیں گے یعنی اہل جہنم کا پسینہ۔

۸۱۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو ابومصعب نے ان کو ان کے والد نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن متکبر لوگ ذروں کی مثل آئیں گے مردوں کی صورت میں جو ان کو چھپالے گی یا ان کے پاس ہر طرف سے ذلت آجائے گی وہ آگوں کی آگ میں چلائے جائیں گے جہنمیوں کی پیپ اور پسینے میں۔

۸۱۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوالنعمان نے ان کو حماد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عطاء بن ابومروان نے یہ کہ حضرت کعب نے کہا قیامت کے دن متکبر و مغرور لوگ پیدل چلا کر ذرات کی صورت میں جمع کیے جائیں گے جنہیں ہر طرف سے ذلت چھپائے ہوئے ہوگی۔

آگ کے صندوق:

۸۱۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ

(۸۱۸۲)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۴۲۹/۴)

(۸۱۸۳)..... أخرجه الترمذى (۲۴۹۲) من طريق عمرو بن شعيب. به.

وقال حسن صحيح.

نے ان کو ابان بن ابوعیاش نے ان کو علاء بن انس بن مالک نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک متکبرین قیامت کے دن آگ کے صندوقوں میں بند کر کے منتقل کئے جائیں گے۔

یہ روایت کی گئی ہے مرسل روایت کے ساتھ ابن مسعود سے۔

۸۱۸۷:......جیسے ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک متکبر لوگ قیامت کے دن آگ کے تابوتوں میں بند کر کے آگ کے نچلے طبقے میں داخل کئے جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز زندگی:

۸۱۸۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن محمد نے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے تکبر اور غرور نہیں کیا جس نے اپنے خادم کے ساتھ کھایا اور بازاروں میں گدھے کی سواری کی اور بکری باندھی اور اس کو خود دوہا۔

۸۱۸۹:......روایت کی قاسم عمری نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غرور سے براءۃ ہے اس کے لئے جو اون کا لباس پہنتا ہے فقراء مؤمنوں کے ساتھ ہم نشینی کرتا ہے اور گدھے پر سواری کرتا ہے۔ اونٹ باندھتا ہے۔ یا بکری کہا تھا ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسن بن ابی علی سقاء مقری نے ان کو محمد بن یزداد نے ان کو عمیر بن مرداس نے ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو قاسم نے پس اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد کازری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو مسلم بن اعور نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی مزاج پرسی کرتے تھے۔ جنازے میں جاتے تھے دعوت غلام کی بھی قبول کرتے تھے۔ سواری گدھے پر بھی کرتے تھے۔ پیچھے بیٹھ کر بھی خیبر والے دن گدھے پر تھے۔ قریظہ والے دن بھی گدھے پر سوار تھے جس کو نکیل ڈالی ہوئی تھی کھجور کی چھال کی رسی کے ساتھ اس کی پالان بھی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔

۸۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسلم بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی سواری کرتے تھے اور غلام کی دعوت منظور کرتے تھے جنازے کے پیچھے چلتے تھے۔ بیمار کی طبع پرسی کرتے تھے نبی کریم جنگ خیبر کے دن اور بنونظیر کے دن ایسے گدھے پر سواری کررہے تھے۔ جس پر کھجور کی چھال کا سنج تھا اور اس کو نکیل ڈالی ہوئی تھی ایسی رسی سے جو چھال کی بنی ہوئی تھی۔

۸۱۹۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے ان کو یحییٰ بن ایوب زاہد نے ان کو ابواسماعیل مؤدب نے ان کو مسلم اعور نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھتے تھے زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ بکری کو خود باندھتے تھے غلام کی دعوت قبول کرتے تھے۔

ابواسماعیل نے کہا میں نے اسی کے بارے میں حدیث بیان کی اعمش کو مسلم سے تو انہوں نے کہا خبر دی بے شک وہ علم کی طلب کرتے تھے۔ پھر انہوں نے مجھ کو حدیث بیان کی مجاہد سے انہوں نے کہا البتہ ہوتا تھا ایک آدمی شہر کے کنارے سے آتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لے

جاتا آدھی رات کو بھی جو کی روٹی کھلانے کے لئے حضور اس کے بلانے پر ہی جاتے تھے۔

۸۱۹۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے (آخرین میں) انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان برسی نے ان کو عباد بن موسیٰ نے ان کو خبر دی ابو اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو سعید بن جبر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم زمین پر بھی بیٹھ جاتے تھے زمین پر بیٹھ کر کھا بھی لیتے تھے بکری کو خود باندھ لیتے تھے غلام کی دعوت پر چلے بھی جاتے تھے۔

۸۱۹۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور امادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اور ہشام بن عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی کام کاج بھی کرتے تھے؟

انہوں نے بتایا کہ جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے پھٹے ہوئے کو خود سی لیتے تھے اور اپنے جوتے کو خود گانٹھ لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے کام کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

۸۱۹۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو علی بن سہل نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ابن ابی ذئب نے قاسم بن عباس سے اس نے نافع بن جبیر بن مطعم سے اس نے اپنے والد سے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ مجھے ابن التیہ کہتے تھے۔ میں گدھے پر سواری بھی کر لیتا تھا اور شملہ پہن لیتا تھا۔ بکری خود دودھ لیتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص یہ سارے کام کرتا اس میں تکبر نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

اسلام کی بدولت عزت حاصل ہونا:

۸۱۹۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار رضی اللہ عنہ نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب طائی نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب آئے اللہ نے شام کو ان کے سامنے کیا ان کے آگے پانی کا گھاٹ سامنے آیا تو وہ اپنے اونٹ سے اترے انہوں نے اپنے جوتے اور موزے اتارے اور ان کو خود اپنے ہاتھ میں پکڑا اور خود پانی میں اتر گئے جب کہ ان کے ساتھ ان کا اونٹ بھی تھا۔ حضرت ابوعبیدہ نے ان سے کہا کہ آپ نے تو آج بڑا عظیم کام کیا ہے اہل زمین کے نزدیک آپ نے ایسے ایسے کیا ہے کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اوہ! یا یوں کہا آہ کاش کہ تم یہ نہ کہتے تمہاری جگہ کوئی اور کہتا یہ بات اے ابوعبیدہ! تم لوگ سب لوگوں میں سے ذلیل ترین لوگ تھے سب لوگوں میں سے حقیر ترین تھے قلیل ترین تھے اللہ نے تمہیں اسلام کی بدولت عزت عطا کی ہے لہٰذا تم جب بھی اسلام کے علاوہ عزت تلاش کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ذلت سے دوچار کر دے گا۔

۸۱۹۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی ہے مالک نے ان کو ان کے چچا نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا جب وہ مکے سے آئے تھے مقام معرس پر اترے تھے۔ جب سوار ہوئے مدینے میں داخل ہونے کے لئے کوئی بھی ان میں سے باقی نہیں رہا تھا مگر ہر ایک سواری پر ڈبل سوار ہوا اس کے پیچھے لڑکا اسی حالت میں مدینے میں داخل ہوئے کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سواری پر ڈبل سوار تھے میں نے اس سے پوچھا کیا انہوں نے کہا کہ کیا انہوں نے تواضع و عاجزی کا ارادہ کیا تھا انہوں نے جواب دیا

(۸۱۹۵)۔۔۔۔۔(۱) فی (ن) : یقول فی التیه

(۸۱۹۷)۔۔۔۔۔(۱) فی (ن) : (أحمد بن مغفل) وهو خطأ

کہ جی ہاں ساتھ ساتھ پیدل والے کو سواری دینے کا بھی ارادہ کیا تھا تا کہ وہ دیگر بادشاہوں کی طرح نہ بن جائیں۔اس کے بعد راوی نے وہ ذکر کیا جو لوگوں نے گھڑ لیا ہے کہ ان کے بارے میں یا لوگ جوان کے بارے میں باتیں بیان کرتے ہیں کہ وہ پیدل چلتے تھے ان کے غلام ان کے پیچھے سواریوں پر ہوتے تھے اور اس کے ذریعے ان پر لوگ عیب لگاتے ہیں۔

۸۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا اشعث بن سوار سے اس نے ابن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ مدائن میں داخل ہوئے وہ گدھے پر سوار تھے اور انہوں نے اپنے دونوں پیر ایک طرف لٹکا رکھے تھے وہ پسینے پسینے تھے حالانکہ وہ امیر تھے۔

۸۱۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم بن ابراہیم وراق نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو محمد بن قاسم نے وہ کہتے ہیں کہ گمان کیا عبداللہ بن حنظلہ بن راہب نے کہ انہوں نے عبداللہ بن سلام کو بازار میں دیکھا ان کے سر پر لکڑیوں کی گھڑی تھی میں نے ان سے پوچھا کیا اللہ نے آپ کے اوپر وسعت نہیں کر رکھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں لیکن میں نے چاہا کہ میں اس طرح کر کے اپنے غرور و تکبر کو مٹاؤں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا۔

اہل خانہ کا بوجھ اٹھانا تکبر سے برأت کی علامت ہے:

۸۲۰۰:......ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابراہیم بن عمر نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر نے مجھے وہ مرد اچھا لگتا ہے جو اپنے گھر میں بچے کی مثل ہو جب اس سے کوئی ضرورت طلب کی جائے تو مردوالے کام کرے۔

۸۲۰۰:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی نے ان کو محمد بن حازم نے ان کو اعمش نے ان کو ثابت بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت اپنے گھر میں سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے اور اپنی سختی میں قوم کے نزدیک۔

۸۲۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو بقیہ نے ان کو عمر بن موسیٰ نے ان کو قسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنا سامان خود اٹھائے وہ کبر و غرور سے پاک ہو جاتا ہے۔اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۸۲۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابوسنان ایسے تھے کہ وہ بازار سے کوئی چیز خریدتے تھے اور اس کو خود اٹھا لیتے تھے اگر کوئی آدمی ان سے کہتا کہ اے ابو سنان میں آپ کے ساتھ اٹھا لیتا ہوں تو وہ منع کر دیتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۸۲۰۳:......کہا سفیان نے جو عرب کے شیخ تھے۔ان کا خوبصورت باغ تھا سفیان نے کہا کہ میں نے ابوسفیان سے سنا تھا وہ کہتے تھے۔میں نے آج بکریوں کا دودھ خود نکالا ہے اور اپنے گھر والوں کو پلایا ہے پانی کی مشکیں بھر کر اور کہا جاتا تھا کہ تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔

۸۲۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے منذر

(۸۱۹۹)......(۱) فی ن: (سالم)

سے انہوں نے کہا کہ ربیع بن خثیم اپنا جھاڑو خود لگاتے تھے۔ ان سے کہا گیا تو فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں اس میں سے حصہ لوں۔

۸۲۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل بخاری نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے ان کو یزید بن رحان نے ان کو سالم بن عبداللہ نے کہ وہ بازار خود جاتے تھے اپنے ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔

۸۲۰۶:...... وہ کہتے ہیں کہ سالم نے ایک شملہ خرید کیا اور اس کو مسجد میں لے آیا اور اسے عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز کی طرف پھینک دیا اس نے اسے تھوڑی دیر اپنے پاس رکھا پھر کہا کہ کیا ہم اس کو نہ بھیجیں جو اس کو آپ کے لئے اٹھا کر لے جائے۔ سالم نے کہا میں اس کو اٹھاؤں گا۔

۸۲۰۷:...... انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر بازار کی طرف گئے اور کچھ خریدا اور سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے معاون تھے بازار سے خریداری کیا کرتے تھے اور اپنے زمانے کے افضل ترین لوگوں میں سے تھے۔ مالک سے کہا گیا کیا قابل اور لائق فائق آدمی کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ بازار جائے خریداری کرے اپنی ضروریات کے مطابق پھر اپنے فضل کے ساتھ مدد کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے تحقیق تھے سالم یہ کام کرتے تھے اور مالک نے یہ آیت پڑھی۔ **یا کل الطعام و یمشی فی الاسواق** کھانا کھاتا ہے اور بازار میں چلتا ہے کسی وجہ سے بازار میں جاتے ہیں مالک نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بازار میں چلتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ ناپسند کیا گیا۔ اور قاضی کے لئے درست ہے کہ وہ خود اس کی ذمہ داری بوجہ طرف داری کے خوف کے۔ کہ بسا اوقات اس کے لئے حق سے ہٹ جائے جب اس کے پاس ایسے بندے کا کیس آجائے جس نے اس کی ہمدردی یا طرف داری کی تھی عزت کے لئے۔

انسان کے لئے غرور تکبر پسندیدہ نہیں:

۸۲۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع مکی نے مکہ میں ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن المرتفع نے ان کو ابن زبیر نے کہ **وفی انفسکم افلا تبصرون**. کہ تمہارے اپنے اندر نشانیاں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ فرمایا اس سے مراد پیشاب پاخانے کا راستہ (اور یہ نظام مراد ہے۔)

۸۲۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد ابو محمد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی پہنچی ہے کہ کہا گیا یا رسول اللہ کس قدر رفلاں کو زیادہ مجبور کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد موت نہیں ہے۔

۸۲۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو محمد بن منصور سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا حالانکہ ابن زبیر نے اس پر زیادتی کی تھی۔ کہ جو انسان دو مرتبہ پیشاب کے راستے سے ہو کر گذرا ہو اور نکلا ہو اس کے لئے کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ فخر کرے۔

(۸۲۰۸)......(۱) فی ن : الربیع

(۸۲۰۹) عزاہ العراقی فی مغنی الأسفار للمصنف

۸۲۱۱:......کہا علی نے کہ ان میں سے بعض نے کہا کیا حال ہے اس کا جس کی ابتداء نطفہ پھینکا ہوا ہوا تھا ۔مردار و گندگی ہوتا ہوا اور وہ ان دونوں حالتوں کے درمیان گھرا ہوا ہو کہ وہ فخر کرے۔

۸۲۱۲:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی ابو اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی ہے ابو العباس احمد بن یحییٰ بن بکیر نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں تکبر و غرور کے اندر سارے عیب موجود ہیں۔

۸۲۱۳:......ہمیں حیرت بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس ضبی نے ان کو محمد بن ابو علی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ہبان نے وہ کہتے ہیں ابن مبارک نے فرمایا۔عقل مندوں کے کلام میں وہ کیا چیز ہے جس کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا؟ فرمایا کہ وہ تکبر ہے۔اور کہا گیا کہ وہ کیا چیز ہے جسے کوئی ابھی ناپسند نہیں کرتا؟ فرمایا کہ وہ عاجزی ہے۔

پانچ قبیح خصلتیں:

۸۲۱۴:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو مبارک بن سوید نے ان کو زید کوفی نے ایک آدمی سے اہل علم میں سے کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ صفات ہیں جو جس میں ہوا س میں قبیح ترین صفات ہوتی ہیں بادشاہ میں تیزی۔صاحب حسب نسب کے اندر تکبر۔غنی آدمی کے اندر بخل۔حرص عالم کی اندر۔بدکاری بوڑھے کے اندر اور تین صفات ایسی ہیں جو سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں جس میں ہوں امانت داری غیر ذلت میں، سخاوت غیر ثواب میں مشقت، اٹھانا غیر دنیا کے لئے۔

۸۲۱۵:......ہمیں خبر دی امام ابوالفتح عمری نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جہضم نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن حسن مقری نے ان کو یوسف بن حسین نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں چار صفات میں ان کے لئے ثمرہ ہے اور انجام سے جلد بازی۔خود پسندی۔ چپک کر سوال کرنا۔حرص و تیزی۔

جلد بازی کا ثمرہ و انجام ندامت ہے۔خود پسندی کا انجام بغض و ناپسندیدہ ہوتا ہے۔چپک کر مانگنے کا انجام حیرانگی ہے اور لالچ و حرص کا انجام بھوکا دین ہے۔

۸۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو علی بن محمد بن نصرویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں نہیں میرے ساتھ بیٹھا کوئی متکبر کبھی مگر اس کی بیماری مجھے بھی لگ گئی کیونکہ وہ تکبر کرتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو مجھے غصہ آتا ہے جب مجھے غصہ آتا ہے تو غصہ مجھے تکبر تک پہنچا دیتا ہے لہٰذا اس کی بیماری مجھے بھی لگ گئی ہے۔

۸۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابو سعد سعید بن محمد بن احمد شعیثی نے ان کو ابو احمد عبدالرحمٰن بن محمد بن دلہ (بحر فارس) نے ان کو احمد بن اسحاق بن زبری) نے ان کو سعید بن داؤد نے ان کو ابن عیینہ نے وہ فرماتے ہیں جس شخص کا گناہ شہوت میں یعنی نفسانی خواہش میں ہو میں اس میں توبہ قبول ہونے کی امید کرتا ہوں۔بے شک آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی تھی طبعی انتہاء اور خواہش کے حوالے سے جو کہ ان کے لئے بخش دی گئی۔اور

(۸۲۱۱)......(۱) فی أ : وعاء لقذرة

(۸۲۱۳)......(۲) فی ن : (یزید)

(۸۲۱۷)......(۱) فی ن : بحرفاش (۲)......فی ن : دمرک

اخرجه ابو نعیم فی الحلیة (۲۷۲/۷) من طریق سنید. به

جب گناہ ہو تکبر اور غرور کے قبیلے سے تو اس گناہ کے مرتکب پر میں خوف کرتا ہوں کہ وہ لعنتی بن جائے گا۔ بے شک ابلیس نے انکار کیا تکبر کرتے ہوئے اور لعنتی ہو گیا۔

۸۲۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن اسحاق نے ان کو علی بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابوالورد سے وہ کہتے ہیں فہم کے آگے دلوں پر بہت سے پردے ہیں۔ فہم کے آگے حجاب گناہ ہیں اور تکبر کرنا مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق.

جو لوگ زمین پر ناحق اتراتے ہیں عنقریب میں ان کو اپنی نشانیوں سے پھیر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ کا دلوں میں جھانکنا:

۸۲۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الجواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام آدمیوں کے دلوں پر جھانکا تو موسیٰ علیہ السلام کے دل سے بڑھ کر تواضع کے اعتبار سے زیادہ سخت دل نہ پایا اندر اس نے اسی کو اس کی تواضع کی وجہ سے اپنی ہم کلامی کے لئے منتخب کیا وہ کہتے ہیں کہ کہا غیر ابوسلیمان نے کہ اللہ نے وحی کی تھی پہاڑوں کی طرف کہ میں تیرے اوپر اپنے بندوں میں سے ایک بندے کے ساتھ کلام کروں گا لہٰذا تمام پہاڑ اترانے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر کھڑے بندے سے کلام کرے گا مگر طور پہاڑ نے عاجزی کی۔ اس نے کہا کہ اگر ایک شئی حقدار ہو گی تو وہ ہو کر رہے گی اللہ تعالیٰ نے اس کی تواضع کی وجہ سے اس سے ہم کلامی کی۔

۸۲۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد دینوری نے ان کو ابوالقاسم عبداللہ بن عبدالرحمٰن دقاق نے ان کو محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ابو یوسف محمد بن احمد صیدلانی رقی نے ان کو ولید بن سلمہ ازدی نے ان کو حدیث بیان کی نصر بن محرز نے اور اوزاعی یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو لوگوں کے ساتھ کثرت میل جول سے بے شک یہ عمل چہرے کی رونق کو دفن کر دیتا ہے اور عیب نمایاں کر دیتا ہے۔ ولید نے کہا غرۃ سے مراد آدمی کا حسن ہے۔

ولید بن سلمہ اردنی کا اس میں تفرد ہے۔ اور اس کی ایسی کئی ایک اور روایات ہیں جن کا کوئی متابع نہیں ملتا۔

۸۲۲۱:...... میں نے سنا ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبید سے وہ کہتے میں نے سنا اپنے ماموں محمد لیث سے انہوں نے سنا حامد لفاف سے انہوں نے حاتم اصم سے وہ کہتے ہیں۔ اطاعت کی اصل تین چیزیں ہیں۔ حزن وغم۔ رضا اور محبت اور معصیت کی بھی تین چیزیں ہیں۔ تکبر۔ حرص۔ حسد۔

نیک خصلت لوگوں کی علامت:

۸۲۲۲:...... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو بن حمدان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پایا اپنے والد کی کتاب میں کہ انہوں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے تھے اللہ کا خوف تجھے اللہ کی طرف بلائے گا۔

اور تکبر و خود پسندی جو تیرے دل میں ہوں وہ تجھے اللہ سے کاٹ دیں گے اور تیرا لوگوں کو حقیر سمجھنا اپنے دل کے اندر بہت بڑی بیماری ہے جس

(۸۲۲۰)......(۳) فی (ا) : (النیسابوری

(۴)...... فی ن : (الأدنی) (۱) فی ا : محمد

(۸۲۲۱)......(۲) فی ن : (عبد)

کا علاج نہیں ہے۔

۸۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں۔قاریوں کے اعمال کے عنوان ونشان ان کا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ہے اور نیک خصلت لوگوں کا نشان ان کا اپنے آپ کو حقیر سمجھنا ہے۔

۸۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو احمد بن ہارون بن آدم نے ان کو خلف بن تمیم نے انہوں نے سنا ابراہیم بن ادہم سے وہ کہتے ہیں کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے مقام اور مرتبے سے نیچے گرائے اور یہ بھی کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے اپ کو اپنے مقام سے اونچا دیکھائے۔

۸۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبدالعزیز بن معاویہ نے ان کو بشر بن وضاح نے ان کو حوقل ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں جب ابوعبداللہ سرخسی کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ تم میرے اوپر نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھی میں نے اس کے آگے بعض عذر پیش کئے جو لوگ عذر پیش کرتے ہیں مصروفیات وغیرہ کا انہوں نے کہا بہر حال بے شک تم اگر مجھ پر جنازہ پڑھ لیتے تو تمہیں فائدہ پہنچتا۔کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم نے کون سی چیز کو افضل پایا؟

اس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تواضع۔تواضع۔

کمال سعادت کے لئے سات خصلتیں:

۸۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالمکارم ناصر بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں۔آدمی کی کمال سعادت میں سے ہیں سات خصلتیں۔توحید کا خالص ہونا، فطری طور پر عقل مندی، کمال خلق، حسن خلق،، نفتہ روح۔پاکیزہ ولادت تواضع وعاجزی کا یکا ہونا۔

۸۲۲۷:......میں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبداللہ سنجری سے وہ کہتے ہیں کہ اولیاء کی علامتیں تین ہیں۔رفعت وبلندی حاصل ہونے کے باوجود عاجزی کرنا۔اسباب دنیا پر قدرت کے باوجود ترک دنیا کرنا۔طاقت وقدرت رکھنے کے باوجود انصاف کرنا۔اس کلام کو ہم نے روایت کیا ہے عبدالملک بن مروان سے کہ ان سے کہا گیا تھا کہ سب لوگوں سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص بلند مقام ہونے کے باوجود عاجزی کرے۔اور دنیا پر قدرت کے باوجود جو ترک دنیا کرے اور طاقت وقوت رکھنے کے باوجود انصاف کرے۔

۸۲۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن حسن کاتب نے بغداد میں ان کو محمد بن حسین ابن عبید نے ان کو محمد بن حسن بن عبید نے ان کو محمد بن قاسم بن خلاد نے ان کو محمد بن حرب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالملک سے کہا گیا۔پھر اس نے مذکورہ قول ذکر کیا۔

عاجزی کی راہ:

۸۲۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون بن ابراہیم سے اور اس سے ایک آدمی نے سوال کیا جو شخص عاجزی کرنے کا ارادہ کرے اس کی طرف راستہ کیسے ہے؟ انہوں نے کہا کہ

(۸۲۲۵)......(۱) فی ن : (الشحینی)

میں جو کچھ آپ سے کہوں اس کو تم اچھی طرح سمجھو اللہ تم پر رحم کرے جو شخص عاجز کرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو اللہ کی عظمت کی طرف متوجہ کر لے بے شک پگھل جائے گا اور چھوٹا ہو جائے گا اور جو شخص اللہ کی بادشاہی کی طرف نظر کرے گا اس کی اپنے نفس کی بادشاہی ختم ہو جائے گی کیونکہ تمام نفوس اس کی ہیبت کے آگے حقیر ہیں اور سب سے زیادہ شرف والی عاجزی یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس کی طرف نہ دیکھے سوائے اللہ کے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب کہ جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا اللہ اس کو بلندی کردے گا کہتے ہیں۔ کہ جو شخص غربت وفقر کے ساتھ اللہ کی طرف عاجزی دولت کا اظہار کرتا ہے اللہ اس کو بلند کر دیتے ہیں یعنی سب سے منقطع ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے۔

۸۲۳۰:..... اسی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے تین چیزیں تواضع کی علامات میں سے ہیں اپنے نفس کو چھوٹا سمجھنا۔ اپنا غیب پہچاننے کی وجہ سے۔ لوگوں کو بڑا سمجھنا ان کے احترام کی وجہ سے حق اور نصیحت کو قبول کرنا ہر ایک سے۔

۸۲۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوسعد سعید بن محمد بن احمد شعیثی سے ان کو ابوعلی حسین بن احمد بن موسیٰ سے ان کو ابواحمد محمد بن سلیمان نے ان کو ابوجعفر محمد بن ہارون نے ان کو ابوصالح فراء نے انہوں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ تواضع اور عاجزی میں سے ہے کہ تم اپنے نفس کو قناعت کرو اور اس کے نزدیک جو دنیاوی نعمت میں تم سے کمزور ہو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تمہیں کوئی فوقیت نہیں ہے اس پر تیری دنیا کے لئے اور یہ کہ اونچا دیکھا تو اپنے آپ کو اس کے نزدیک جو دنیا میں تم سے اوپر ہو یہاں تک کہ تو جان لے اسکو کہ اسکی دنیا کو تم پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ یہ ابو یوسف کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

دولت مندوں پر بڑائی:

۸۲۳۲:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو حدیث بیان کی گئی ہے اعمش سے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں جو شخص دولت مند کے لئے عاجزی کرے اس کو بہت بڑا سمجھتے ہوئے اپنے کو نفس نیچا کر دے دولت مند کی تعظیم کرنے کے لئے اور اس کی طرف طمع ولالچ کرنے کے لئے اس کی مروت کی دوتہائی چلی جاتی ہیں اور آدھا دین چلا جاتا ہے۔

۸۲۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن یزداد رازی نے بخارا میں ان کو حسن بن حبیب دمشقی نے ان کو عبداللہ بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بشر بن حارث نے میں نے اس فقیر سے بڑا سخاوت کرنے والا نہیں دیکھا جو غنی کے آگے بیٹھا ہوا اور اس غنی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا جو ایک فقیر کے پاس بیٹھا ہو۔

۸۲۳۴:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین آخری نے مکہ میں ان کو ابوالفضل بن یوسف شکلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فتح بن شخرف سے وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا علی بن ابی طالب سے کو خواب کے اندر میں نے اس سے سنا وہ فرماتے تھے کہ تواضع فقیر کو غنی پر بلند کر دیتی ہے اور اس سے زیادہ خوبصورت غنی کی تواضع فقر کے لئے۔

۸۲۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد دورقی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فتح بن شخرف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن جراح سے وہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک سے پوچھا گیا تھا تواضع کے

(۸۲۳۱)..... (۱) فی ن : (ابن)

(۸۲۳۴)..... (۲) فی ن : (السلمی)

بارے میں؟اس نے کہا کہ دولت مندوں پر بڑائی کرنا۔

۸۲۳۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کوابوبکر اجری نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن یوسف شکلی نے ان کومحمد بن حسین بلخی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحیٰی بن معاذ والوں سے وہ کہتے ہیں کہ تواضع کرنا تمام مخلوق کے لئے بہتر ہے مگر غنیوں کے لئے احسن ہے اور تکبر کرنا بد صورت ہے تمام مخلوق کے لئے لیکن فقیر کے لئے سب سے زیادہ بدصورت ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ لوگ اپنے تکبر میں اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھتے ہیں بہر حال جب تکبر کرتے ہیں اغنیا پر اور ان کے آگے ترک تواضع کرتے ہوئے ان کے مال طمع نہیں کرتے۔

۸۲۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ان کے والد نے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جن کی طرف نظر کرم نہیں کرے گا۔ جھوٹا سربراہ، غریب متکبر، بوڑھا بدکار۔ یہ بات اس فقیر کے بارے میں ہے جو خود پسندی کرتے ہوئے تکبر کرتا ہے واللہ اعلم یہ بات ابو حازم کی حدیث سے ہے ابوہریرہ سے نقل ہوئی ہے۔

عزت وشرف والی مجلس:

۸۲۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک سب سے زیادہ شرف وعزت والی تواضع مجلس میں رضا ہے سوائے مجلس کے۔ اور سلام میں پہل کرنا۔ اور یہ کہ تم ریاکاری کو ناپسند کرو اور تیرے کل عمل میں مدح وتعریف کو ناپسند کرو۔

۸۲۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل بن خلف قاضی نے بغداد میں ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف نے ان کو سلیمان بن ایوب طلحی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے میں لوگوں کی ایک محفل میں اپنے والد کے ساتھ گیا ہر کونے سے لوگوں نے ان کے لئے جگہ میں گنجائش نکالی اور ان کو بلایا کہ وہ سامنے یعنی صدر مجلس بن کر بیٹھیں مگر وہ اس کے قریب بیٹھ گئے میدان سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ بے شک اللہ کے لئے عاجزی کرنا مجلس میں عزت کا مقام ملنے کے بغیر بھی راضی اور خوش ہوتا ہے۔

۸۲۴۰:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابی طاہر عنبری ان کو ان کے دادا یحیٰی بن منصور قاضی نے ان کو ابوبکر محمد بن نصر جارودی نے ان کو ابومصعب احمد بن ابی بکر بن حارث بن زرارہ بن مصعب بن عبدالرحمن بن عوف نے میں نے ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام مجالس سے بہتر مجلس وہ ہے جو سب سے زیادہ وسعت اور گنجائش والی ہو۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابوسعید خدری کی نبی کریم سے حدیث میں۔

۸۲۴۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد بن ابی عمر نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن شعیب نے ان کو سہل بن عمار عتکی نے ان کو عبدالملک بن ابراہیم نے

(۸۲۳۶)......(۱) فی ا: (ابو العباس) (۲)...... فی ن: (السلمی)

ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن ابوالمعالی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابوسعید نے اپنی قوم میں حاضری کا اعلان کر دیا مگر پہنچے نہیں یہاں تک کہ حاضری نے اپنی اپنی ٹولیاں اور مجالس بنالیں۔ پھر جب وہ آ گئے تو ایک آدمی اپنی مجلس سے ان کے لئے کھڑا ہو گیا اور ابوسعید نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے بہترین مجلس وہ ہے جس میں زیادہ زیادہ گنجائش ہو اس کے بعد علیحدہ ہو ایک کونے میں جا بیٹھے۔

مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہئے:

۸۲۴۲:..... ہمیں خبر دی ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن محمد علوی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعزرہ نے ان کو محمد بن اصفہانی نے ان کو شریک نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ تھے ہم لوگ جب ہم نبی کریم کے پاس آتے تھے ہم میں سے ہر آدمی وہیں بیٹھ جاتا تھا جہاں اس کو جگہ ملتی تھی۔

۸۲۴۳:..... اور ذکر کیا گیا ہے مصنف بن شیبہ سے یعنی ابوعثمان بن طلحہ سے اس نے اس کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کسی مجلس میں پہنچے اگر اس کے لئے گنجائش کی جائے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ اس کو ایسی جگہ تلاش کرنی چاہئے جہاں گنجائش ہو وہاں جا کر بیٹھے۔

وہ اس میں جو مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور اجازت کے یہ کہ عبداللہ عکبری نے ان کو خبر دی ابوالقاسم بغوی نے ان کو خبر دی لوین نے ان کو ابن عینہ نے ان کو عبداللہ بن زرارہ نے مصعب بن شیبہ سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۲۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر مزکی سے انہوں نے سنا عبداللہ بن سلمہ مؤدب سے اس نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے عیینہ مہلبی سے اور ادیب کے استاد سے امیر عبداللہ بن طاہر کی کنیت ابوالمنہال تھی وہ کہتے تھے نہیں صدارت کرتا مگر وہی جو فائق ہو یا مائق ہو۔ جو برتر ہو یا احمق ہو۔

۸۲۴۵:..... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے محمد بن حسن بن خالد بغوی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن صالح سے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو محمد بن جعفر نے وہ کہتے ہیں حضرت فضیل بن عیاض سے پوچھا گیا تواضع کے بارے میں انہوں نے کہا حق کے لئے عاجزی کرے اور اس کے تابع ہو جائے اور حق کو قبول کرے ہر اس شخص سے جس سے بھی تھے۔

۸۲۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحاق نے اس کو سعید بن وہب نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں بے شک بڑے گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے کہے اللہ سے ڈر وہ کہے تو ہی ڈر تو مجھے کہتا ہے۔

۸۲۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مالک بن مغول سے کہا اللہ سے ڈر اس نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا۔

زاہد وہ ہے جو دوسروں کو افضل سمجھتے ہیں:

۸۲۴۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک واسطی نے ان کو یزید بن ہارون

(۸۲۴۱)..... (۱) فی ن : (الموال)

(۸۲۴۶)..... (۱) فی ن : (موھب) وھو خطأ

نے ان کو صالح مری نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن حسن بصری کے ساتھ تواضع کے بارے میں مذاکرہ کر رہا تھا۔ فرمایا کہ ہماری طرف شیخ متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تواضع کیا ہے؟ یہ کہ تم اپنے گھر سے جب نکلو اور کسی بھی مسلمان سے ملو تو یہ سوچو کہ یہ تم سے افضل ہے۔

۸۲۴۹:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا سے ان کو حسن بن علی نے انہوں نے حدیث بیان کی از زید بن حباب کو ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ حسن بصری کے آگے زہد کا یعنی تارک دنیا ہونے کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ زاہدوں میں سے بعض کا زہد لباس ہوتا ہے بعض کا کھانے پینے میں بعض کا فلاں فلاں چیزوں میں۔ حسن نے فرمایا تم لوگ کسی شئی میں نہیں ہو زاہد وہ ہوتا ہے جب وہ کسی کو بھی دیکھتا ہے کہتا ہے یہ مجھ سے افضل ہے۔

۸۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حفظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو منصور بن عامر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا وھیب بن خالد سے۔ وہ کہتے میں نے سنا ایوب سے وہ کہتے ہیں جب صلحاء کا ذکر آتا ہے تو میں ان سے علیحدہ ہوتا ہوں (یعنی میں ان میں سے نہیں ہوں۔)

۸۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن عمر ضبی نے ان کو محمد بن حسن اسدی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مالک بن دینار نے کہا جب صالحین کا ذکر آئے تو مجھے شمار نہ کر ان میں۔

اہل عرفات کی فضیلت:

۸۲۵۲:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو ابوسلمہ یحییٰ بن خلف نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بکر بن عبداللہ مزنی نے اگر کوئی آدمی کہے کہ میں نے اہل عرفات کو دیکھا تو میں نے گمان کیا کہ بیشک ان کو بخش دیا گیا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں ان میں نہ ہوں گا۔

۸۲۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبداللہ بن بکر نے وہ کہتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ عرفہ سے واپس لوٹا۔ ہم کہتے ہیں میرے والد نے کہا اے بیٹے اگر میں ان لوگوں میں نہ ہوتا تو مجھے امید ہے ان لوگوں کی مغفرت ہو جاتی۔

۸۲۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن اسحاق صواف نے ان کو علی بن حکم نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ابوسفیان سے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک آدمی آرہا تھا لوگوں نے جب اس کو دیکھا تو اس کی تعریف کرنے لگے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ میں اس کے چہرے پر آگ میں جھلنے کا نشان دیکھ رہا ہوں۔ جب آیا اور آکر بیٹھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ آئے ہیں اور آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ سب لوگوں سے افضل ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں۔

۸۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو ہارون بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعیب بن حرب سے وہ کہتے ہیں ایک بار طواف کر رہا تھا اچانک ایک آدمی نے مجھے کہنی ماری میں نے مڑ کر دیکھا تو میرے

(۸۲۴۹)......(۱) فی ن : (یزید) وھو خطأ

(۸۲۵۰)......(۱) فی ن : (سعید)

(۸۲۵۱)......(۱) فی ن : (جاف بی واضف)

برابر میں حضرت فضیل بن عیاض طواف کر رہے تھے بولے اے ابوصالح میں نے کہا لبیک اے ابوعلی انہوں نے کہا اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ اس موسم حج میں یہاں پر مجھ سے اور تم سے کوئی بدتر انسان حاضر اور موجود ہے تو تم نے برا گمان کیا ہے۔ (اللہ اکبر تواضع اور عاجزی کی انتہاء ہے کہ دونوں بزرگ وہاں پر حاضر ہونے والوں میں سے خود کو برا کہہ رہے ہیں۔)

۸۲۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے مجھے حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے بشر سے وہ کہہ رہے تھے میں نہیں سمجھتا کہ مجھے کسی ایک آدمی پر فضیلت و برتری حاصل ہو۔ اس سے کہا گیا کہ کیا ان ہیجڑوں پر بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں میں اپنے آپ کو ان ہیجڑوں سے بھی افضل نہیں سمجھتا ہوں۔

۸۲۵۷:...... اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے بار بار یہ بات میں نہیں جانتا ہوں کسی ایک کو قدرت ہو سکے اس بات پر کہ میں کہوں کہ میں عاقبت اور انجام کے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں (یا میرا خاتمہ فلاں سے اچھا ہوگا۔)

۸۲۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوعمر غلام ثعلب نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہا محمد بن مثنی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضل بن عیاض نے حضرت سفیان بن عیینہ سے کہا کہ اگر تم یہ خیال کرو کہ کوئی ایک بھی اس مسجد میں (ایسا ہے جس سے تم افضل ہو) تو تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

۸۲۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہہ رہے تھے کہ فضیل نے سفیان بن عیینہ سے کہا اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ لوگ تیری مثل ہو جائیں تو تم نے نصیحت ادا نہیں کی اپنے رب کے لئے حالانکہ درست ہوگا جب کہ تو یہ پسند کرے کہ لوگ تجھ سے کمتر ہوں۔

۸۲۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عباس خطیب نے مرو میں ان کو محمد بن دالان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے کہ تکبر کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کہ تم لوگوں کو حقیر سمجھو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا کہ عجب اور خود پسندی کیا ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ تو یہ خیال کرے کہ تیرے پاس وہ چیز ہے جو تیرے ماسوا کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں خود پسندی سے زیادہ بدتر شئی کوئی دوسری نہیں جانتا نمازیوں کے اندر۔

سرداری کا زبان سے اقرار کرنا:

۸۲۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا ایک آدمی سے کہ تیری قوم کا سردار کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تو واقعی ایسا ہے تو اپنی زبان سے یہ بات نہ کہہ۔

۸۲۶۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو یونس بن عبدالاعلی نے ان کو اشہب نے اس کو خبر دی مالک سے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے کہا ایک آدمی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا آپ نے پوچھا کہ تیری قوم کا سردار کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ عمر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اگر تم سردار ہوتے تو تم خود نہ کہتے۔

۸۲۶۳:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن محمد بن یعقوب حجاجی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن موسیٰ بن

(۸۲۵۵) (۱) فی أ: احمد بن مسروق)
(۸۲۶۰) (۲) فی ن: (النوک)
(۸۲۶۳) (۱) فی ن: (الحجامی)

نعمان سے مصر میں وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یونس بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے سنا شافعی سے وہ کہتے تھے کہ تواضع نیک اخلاق میں سے ہے اور تکبر برے اخلاق میں سے ملعون اخلاق میں سے ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی کہتے تھے۔ لوگوں میں بلند مرتبے والا وہ ہے جو اپنے آپ کو مرتبے والا نہ سمجھے اور لوگوں میں سے فضیلت و بزرگ والا وہ ہے جو اپنے فضل و بزرگی کو نہ دیکھے۔

۸۲۶۴:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو جعفر بن محمد مراغی نے ان کو منصور فقیہ نے اپنے کلام سے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تنا بھی عیش و عشرت کی زندگی گذار لیتا ہے حالانکہ وہ انتہائی خسیس ہے سرداری اوقات سے پہلے کون مجھ سے سرداری میں جھگڑا کرے گا۔

۸۲۶۵:......شیخ امام ابوالطیب کہتے تھے جو شخص اپنے وقت سے پہلے سردار بن جائے وہ اپنی توہین و تذلیل کے درپے ہوتا ہے۔

۸۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی سے انہوں نے محمد بن مہران سمسار سے اس نے سنا عبداللہ بن ایوب مخرمی سے وہ کہتے ہیں کہ شعیب بن حرب نے کہا جو شخص خوش ہو کہ گناہ ہو اللہ تعالیٰ بھی لازمی طور پر اس کو سردار بنا دیتے ہیں۔

فصل:......غصہ کو چھوڑنا، غصہ کو پی جانا
قدرت کے باوجود درگذر کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین.

۸۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو حمید نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ''ح''۔

۸۲۶۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے زہری سے ان کو خبر دی ہے حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم سے وہ کہتے ہیں سخت آدمی وہ نہیں ہو جو کسی کو پچھاڑ دے اور گرا دے۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر مضبوط آدمی کون ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قدرت رکھے اپنے نفس کا مالک رہے۔ دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوالیمان سے اور محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔ اور اس کو بھی نقل کیا ہے محمد بن ولید زبیری کی حدیث سے اس نے زہری سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔ یونس بن یزید ایلی نے زہری سے اس نے حمید سے۔

۸۲۶۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو حسن بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو حامد بن محمود مقری سے ان کو اسحاق بن سلمان رازی سے وہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ ذکر کرتے ہیں زہری سے۔

۸۲۷۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر زہری سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضبوطی اور سختی گرا دینے سے نہیں ہے بلکہ سخت اور مضبوط وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قدرت رکھے۔

۸۲۷۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو حرشی نے اور موسیٰ بن محمد ذہلی نے دونوں نے کہا کہ ان

(۸۲۶۶)......(۲) فی ن : (عمران)

(۸۲۷۰)......اخرجه المصنف من طریق مالک (۲/۹۰۶)

کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک پر اس نے اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ مثل برابر۔

۸۲۷۲: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید اسفاطی نے وہ عباس بن فضل سے ان کو عبد الاعلیٰ نے وہ ابن حماد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک بن انس پر اس نے اس کو ذکر کیا ہے مثل اس کی اسناد کے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبد اللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

یحییٰ بن یحییٰ سے اور عبد الاعلیٰ بن حماد سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابو اویس مدنی نے زہری سے اس نے ابن مسیب سے۔

طاقت وقوت والے کون ہیں؟

۸۲۷۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو ابو بدر نے ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن مہران نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ آپس میں کسی کو گرا دینا ہرا دینا کس چیز کو سمجھتے ہو؟ کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے کہا کہ جس کو مرد نہ گرا سکیں شکست نہ دے سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ شخص جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے اور تم لوگ اپنے اندر راقوب کس کو کہتے ہیں؟ کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے کہا کہ جس کا بیٹا نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ شخص جو اپنے بیٹے سے کوئی غلط اقدام نہ کروائے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سلیمان بن عمر کی روایت سے۔

۸۲۷۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبد الرحمن بن عجلان نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا جو کہ ایک پتھر کو پوکور بنا رہے تھے یا اس کو اٹھا کر اونچا کر رہے تھے۔ اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ سخت پتھر ہے۔ اس نے کہا کہ کیا میں تم میں سے سخت کے بارے میں بتلاؤں؟ جو غصے کے وقت اپنے نفس کو ہلاک کر دے۔ ابو عبیدہ نے کہا ربع کرنے کا مطلب ہے کہ ہاتھ کے ساتھ پتھر کو مسلے اور گھڑے جس سے آدمی کی شدت وسختی ومضبوطی معلوم ہو سکے۔

۸۲۷۵:...... کہا ابو عبید نے اور اسی سے ہے حدیث ابن عباس جسے ابن مبارک روایت کرتے ہیں معمر سے وہ ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس سے کہ ایک قوم کے ساتھ گذرے جو کہ پتھر کو تیز کر رہے تھے اور یوں بھی مروی ہے کہ پتھر کو رگڑ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے لئے عمل کرنے والے ان سے زیادہ قوی ہیں اور مضبوط ہیں۔ یہ سب بلند سے ہے اور اونچا کرنے سے۔

۸۲۷۶:...... کہا ابو عبید نے اور ان کو خبر دی ابو نصر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو بکیر بن عبد اللہ شج نے ان کو عامر بن سعد نے یہ کہ نبی کریم کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو کہ پتھر رو کھیلی موصل تیز کر رہے تھے اور رگڑ کر صاف کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم شدت سے ڈرتے ہو پتھر اٹھانے میں ہے سوائے اس کے نہیں کہ شدت یہ کہ آدمی غصے سے بھر جائے اس کے بعد اس پر غالب رہے۔

غصہ کرنے کی ممانعت:

۸۲۷۷:...... ہمیں ابو عبد اللہ حافظ نے خبر دی ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق حربی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو ابو حصین نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا آپ مجھے حکم فرمائیں مگر زیادہ نہ ہو تاکہ میں سمجھ لوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ مت کیا کر پھر اسی جملہ کو

(۸۲۷۷)...... أخرجه البخاري (۸/۳۵)

بار بار دہرایا کہ غصہ نہ کر غصہ نہ کر۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یوسف سے اس نے ابوبکر بن عیاش سے۔

۸۲۷۸: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی مجھے ایسا عمل بتائیے کہ میں کروں تو جنت میں چلا جاؤں مگر مجھ پر کوئی زیادہ حکم بھی نہ فرمانا؟ آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرنا۔ دوسرا آدمی آپ کے پاس آیا اس نے کہا اللہ کے نبی مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ میں اسے کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا تم محسن اور نیکوکار ہو جاؤ اس نے عرض کہ میں کیسے جانوں کہ میں محسن ہوں؟ فرمایا کہ تم اپنے پڑوسیوں سے معلوم کرو اگر وہ کہیں کہ تم محسن ہو تو پھر تم محسن ہو اور وہ کہیں کہ تم برائی کرنے والے ہو تو پھر تم برائی کرنے والے ہو اس کو روایت کیا عبدالواحد بن زیاد نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوسعید خدری سے غصے کے بارے میں اور اس کو ابومعاویہ نے اور شیبان نے روایت کیا ہے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ یا ابوسعید سے شک کے ساتھ۔ اور روایت ابوحصین اس کو روایت کرتے ہیں شک کے لئے اور اس کا شاہد حسین بن واقد کی روایت بن واقد کے لئے ہے صحت کے ساتھ۔

۸۲۷۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور ابوسعید بن ابی عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبدالرحمن بن ابوالزناد نے ان کو عروہ نے احنف بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے چچازاد نے حارثہ بن قدامہ سے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات کہئے اور تھوڑی بات کیجئے تا کہ میری سمجھ میں آ جائے آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرے میں نے ان سے بار بار یہی بات کہی ہر بار وہ یہی فرماتے رہے غصہ نہ کرنا یہی محفوظ ہے اور ان کو روایت کیا ہے عباس دوری وغیرہ نے داؤد بن عمرو ضبی سے اس نے ابوالزناد سے اس نے ان کے والد سے اس نے عروہ سے اس نے ابن عمر وہ سے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ۔

۸۲۸۰: ..... ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر اور ابوسعید نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس نے اس نے ذکر کیا اور یہ وہم ظاہر ہے اس سے جس نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے ہشام بن عرفہ نے اپنے والد سے اس نے احنف بن قیس سے اس نے اپنے چچا سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی بات مختصر بتائیے تا کہ اس کو یاد کرلوں آپ نے فرمایا غصہ نہ کرنا وہ یہ بات آپ اس کے لئے بار بار دہرایا اور حضور ہر بار اس کو یہی جواب دیتے رہے کہ غصہ نہ کر۔

۸۲۸۰: ..... مکرر ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالمنذر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے پھر انہوں نے اسے ذکر کیا۔

۸۲۸۱: ..... ہمیں خبر دی علی احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو کامل نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو دراج نے ان کو عبدالرحمن بن جبیرہ نے ان کو عبدالرحمن بن عمرو بن العاص نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مجھے اللہ کے غضب سے کیا چیز دور کرے گی؟ آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کر۔

(۸۲۷۸) (۱) في أ: (الحسن بن علي ...) وهو خطأ

(۸۲۷۹) (۱) في الأصل: المسيب، وهو خطأ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت:

۸۲۸۲: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا اے میری خالہ کے بیٹے مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ میراث میں حرص اور طمع نہ کر اور جو چیز نہ ملے اس میں افسوس نہ کر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں سے جو چیز میرے پاس آ جائے میں اس پر خوش نہیں ہوں گا تو جو چیز نہیں آئے گی میں افسوس کیونکر کروں گا پھر انہوں نے وصیت کی کہ غصہ نہ کرنا اور انہوں نے کہا یہ کیسے مجھے قدرت ہوگی کہ میں غصہ نہ کروں۔

غصہ سے خدا کی پناہ طلب کرنا:

۸۲۸۳: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کتاب المستدرک میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری نے عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اعمش نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو سلیمان بن صرد نے انہوں نے کہا دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے کو سخت سست کہا ایک کا غصہ تیز ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ شخص وہ کلمہ کہہ دیتا تو اس کا غصہ دور ہو جاتا وہ یہ ہے۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

اس آدمی نے کہا کہ کیا میں آپ کو مجنون نظر آتا ہوں۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

واما ینزغنک من الشیطن نزغ فاستعذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

اگر شیطان تمہیں ایک دوسرے پر بھڑکا دے تو تم اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے نصر بن علی سے اس نے ابواسامہ سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ دوسری وجہ سے اعمش سے۔

غصہ دفع کرنے کا طریقہ:

۸۲۸۴: ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو ابوحرب بن اسود نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا ہم سے جب ایک تمہارا غصہ میں ہو جائے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو وہ بیٹھ جائے اگر اس سے غصہ دور ہو جائے تو بہتر ورنہ لیٹ جائے۔

۸۲۸۵: وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوداؤد نے ان کو وہب بن بقیہ نے ان کو خالد نے ان کو داؤد نے ان کو بکر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر کو بھیجا تھا اسی حدیث کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہا ابوداؤد نے یہ دونوں حدیثوں میں سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۲۸۶: ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو لیث نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو مشکل پیدا نہ کرو جب تم میں سے کوئی آدمی غصے میں ہو تو وہ بیٹھ جائے۔

۸۲۸۷: ہمیں خبر دی ابومحمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم ضحاک نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن

(۸۲۸۳) اخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۲/۴۴۱)

عبدالعزیز نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو لیث نے ان کو طاؤس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسروں کو علم دو۔ اور آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا نہ کرو تین بار کہا جب غصہ آ جائے تو چپ ہو جاؤ جب غصہ آ جائے چپ ہو جاؤ۔ دو بار فرمایا۔

۸۲۸۸:   اسی مذکورہ مفہوم کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے حاتم بن اسماعیل نے عبداللہ بن ہارون بجلی کوفی سے اس نے لیث بن ابی سلیم سے۔

۸۲۸۹:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بکیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید خلدی نے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ نے خطبہ دیا سورج کی دو مغربوں تک یاد رکھا ان کو جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا اور ہمیں آپ نے قیامت تک ہونے والی باتوں کی خبر دی اور اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد کہا اما بعد بے شک دنیا تر و تازہ ہے اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں میرے بعد بھی رکھے گا اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو خبردار تم دنیا سے بچو تم عورتوں سے بچو۔ خبردار بنو آدم مختلف طبقات پر پیدا کیے گئے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوں گے اور مؤمن ہی زندہ رہیں گے۔ اور مؤمن ہی مریں گے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو جو کافر ہی کافر ہی زندہ رہیں گے اور کافر ہی مریں گے۔ بعض وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوں گے مؤمن ہی رہیں گے اور کافر مریں گے بعض وہ ہوں گے جو کافر پیدا ہوں گے کافر زندہ رہیں گے اور مؤمن مریں گے خبردار وہ ایک انگارہ ہے جو اولاد آدم کے پیٹ میں سلگتا ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں اس کی آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں، جب تم میں سے کوئی آدمی یہ کیفیت پائے تو اسے چاہئے کہ وہ زمین سے لگ جائے۔ خبردار بہترین آدمی وہ ہے جس کو غصہ دھیرے سے آئے مہربانی جلدی آئے۔ اور برا آدمی وہ ہے جس کو شفقت دیر سے آئے اور غصہ جلدی آئے۔ جب کسی آدمی کو جلدی غصہ آئے اور جلدی مہربان ہو جائے وہ تو بہتر ہے اور جس کو غصہ دیر سے آئے اور دیر سے اترے وہ بھی برا ہے۔ خبردار تاجروں میں سے بہتر وہ ہے جس کا فیصلہ اچھا ہو اور طلب بھی اچھی ہو اور بدتر تاجر وہ ہیں جن کا فیصلہ برا ہو اور طلب بھی بری ہو۔ جب کسی میں حسن قضا اور بری طلب ہو وہ اس کا عیب ہے۔ اور جب کسی آدمی میں برائے فیصلہ اور حسن طلب ہے وہ بہتر ہے خبردار لوگوں کا ڈر خوف کسی کو حق بات کہنے سے نہ روکے جب وہ اس کو جانتا ہو۔

خبردار ہر دھوکہ کرنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے دھوکے کے بقدر ایک جھنڈا نصب ہوگا۔ خبردار بے شک سب سے بڑا دھوکہ امیر عام کے ساتھ دھوکہ ہے۔ خبردار افضل جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہے۔ قیامت کے لئے۔ خبردار دنیا سے جو وقت باقی رہ گیا ہے اس کی مثال ایسے ہے۔

جیسے آج تمہارے اس دن کا حصہ باقی رہ گیا ہے اس کے وقت کے مقابلے میں گذر چکا ہے۔

۸۲۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے حسن نے حسن سے سنا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوعمر احمد بن مبارک مستملی نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حسین بن ولید قرشی نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک غصہ ایک انگارہ ہوتا ہے ابن آدم کے دل میں کیا تم اس کی گردن کی رگیں پھولی ہوئی اور آنکھیں سرخ شدہ نہیں دیکھتے جو شخص اس کیفیت میں سے کچھ محسوس کرے

اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔

اور معمر کی روایت میں ہے کہ ابن آدم کے دل میں سلگتا ہے فرمایا کہ تم دیکھتے نہیں اس کی دونوں آنکھیں سرخ ہوتی ہیں جب تم میں سے کوئی اس کیفیت کو پالے۔ پھر حدیث کو اس نے مکمل ذکر کیا۔

فرمایا کہ اس کو چاہئے کہ کسی جگہ ٹیک اور سہارا لگا لے۔ لیٹنے کی جگہ یہ ہے۔ اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

۸۲۹۱:......ہمیں خبر دی استاد ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن رزمویہ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن غالب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن خالد صنعانی نے ان کو ابو وائل مری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عروہ بن محمد بن عطیہ کے پاس تھے انہوں نے اس کو کسی چیز میں ناراض کر دیا تھا۔ وہ اندر گئے وضو کر کے باہر آئے اور کہنے لگے مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی تھی میرے دادا عطیہ سعدی سے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ کہ غضب (غصہ) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے بنایا گیا ہے اور آگ پانی کے ساتھ بجھتی ہے جب تم میں سے کوئی آدمی غصہ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے بکر بن خلف سے اس نے ابراہیم بن خالد سے اسی مفہوم میں۔

۸۲۹۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور بے شک شیطان دو مرتبہ ابن آدم کے دل میں کچوکا مارتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کیسے اس کی رگیں پھول جاتی ہیں اور اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ یہ سند منقطع ہے۔

چند چیزیں شیطان کے اثرات سے ہوتی ہیں:

۸۲۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں شیطان کے اثر سے ہوتی ہیں۔ شدید غصہ، شدید جمائیاں، شدید چھینکیں، شدید قئی، شدید نکسیر، کانا پھوسی کرنا اور ذکر کے وقت نیند آتا۔

۸۲۹۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد عبدالملک بن محمد واعظ نے اور ان کو ابو حازم حافظ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن حسن بن خلیل نے ان کو ہشام میں عمار دمشقی نے ان کو مخیس بن تمیم نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک غصہ ایمان کو ایسے خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہید کو۔

ابو حازم نے کہا اس کے ساتھ ہشام بن عمار مخیس بن تمیم سے متفرد ہے۔

۸۲۹۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد بن ابی معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ (علماء) کہتے تھے کہ شیطان کہتا ہے ابن آدم مجھ سے کیسے غالب آئے گا جب وہ خوش ہوتا ہے میں چھپ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے دل میں ہوتا ہوں اور جب وہ غصہ کرتا ہے میں اوپر اڑتا ہوں یہاں تک کہ اس کے سر میں ہو جاتا ہوں۔

۸۲۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو حکام بن سلم رازی نے ان کو ابو سنان نے ان کو ثابت نے عکرمہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

واذکر ربک اذا نسیت. یاد کرو تم اپنے رب کو جب تم بھول جاؤ۔ فرمایا کہ مراد ہے جب تم غصے میں آ جاؤ۔

(۸۲۹۴)......أخرجه الطبراني في الكبير (۱۹/۴۱۷ رقم ۱۰۰۷) من طريق هشام بن عمار. به وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۴۱۴) فيه مخيس بن تميم وهو مجهول وبقية رجاله ثقات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق:

۸۲۹۷..... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر حوضی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ جدلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ حضور فحش بات نہیں کرتے تھے اور نہ ہی بیہودہ بات کرتے تھے نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہوکر شور کرتے تھے۔ اور حضور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کرتے تھے اور درگذر کرتے تھے۔

۸۲۹۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن جعفر سختیانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور آپ نے لوگوں کے اخلاق کے بارے میں بات کی فرمایا ایک آدمی ہوتا ہے جو راضی جلدی ہوتا ہے اس کو غصہ دیر سے آتا ہے۔ اس کو فائدہ ہوتا ہے۔

دوسرا ایک آدمی ہوتا ہے جس کو راضی خوشی دیر سے ہوتا ہے اور اس کو غصہ بھی دیر سے آتا ہے۔ اس کے لئے کفایت ہے۔

اور تیسرا وہ ہوتا ہے جو راضی دیر سے ہوتا ہے غصہ اس کو جلدی آتا ہے اس پر یہ وبال ہوتا ہے اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اس پر کوئی وبال نہیں ہوتا۔

۸۲۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ان کے والد نے ایک شیخ سے جسے طارق کہا جاتا ہے عمرو بن مالک احمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیے۔ کہتے ہیں حضور نے تین بار مجھ سے منہ پھیر لیا۔ کہتے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ بے شک رب بھی راضی ہو جاتا ہے آپ بھی مجھ سے راضی ہو جائیے۔ کہتے ہیں کہ آپ ان سے راضی ہو گئے۔

۸۳۰۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق ہمدانی نے ان کو ابن ابی حسین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے بہترین اخلاق کی رہنمائی کروں؟

یہ کہ تم اس شخص کے ساتھ تعلق جوڑو جو تم سے تعلق کاٹے اور تم ان کو دو جو تمہیں نہ دے اور اس کو معاف کرو جو تم سے ظلم کرے۔

یہ روایت مرسل ہے حسن ہے اور ہم نے اس سے پہلے جزاول میں کوئی سند ذکر کی ہیں۔

امت کے بہترین لوگ:

۸۳۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن حسن بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو احمد بن محمد بن ابراہیم مروزی حافظ نے ان کو محمد بن عثمان فراء نے ان کو ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن قعنبر مولیٰ علی نے اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس برس تھی، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد قعنبر نے حضرت علی سے روایت کی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میری امت کے بہترین لوگ احداء ہیں کہ جب غصے میں آجاتے ہیں تو فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔

۸۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن عثمان فراء نے ان کو ابن قعنبر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بہترین لوگ ان کے احداء ہیں کہ جب وہ غصے میں آجاتے ہیں تو رجوع کر لیتے ہیں اور میں بھی رجوع کر لیتا ہوں اور میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے غصہ کو پی جائے:

۸۳۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن سرح نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو ان کے والد مرحوم نے ان کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص غصے کو چھپائے اور وہ اس کو نافذ کرنے پر قدرت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کو تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے یہاں تک کہ اس کو اختیار دیں گے کہ وہ جنت کی جس حور کی خواہش کریں۔

۸۳۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی نے ان کو ابوبکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو سوید بن وہب نے ایک آدمی سے ابنائے اصحاب نبی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مذکور) حدیث کی مثل۔اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو بھردے گا امن سے اور ایمان سے مگر اس روایت میں راوی نے۔یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سب لوگوں کے سامنے بلائے گا۔ہاں البتہ یہ اضافہ ضرور کیا ہے۔کہ جو شخص خوبصورتی اور جمال کا لباس پہننا چھوڑ دے۔بشر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ (چھوڑ دے) تواضع اور عاجزی کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو عزت کی پوشاک پہنائے گا۔اور جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاہی تاج پہنائے گا۔

۸۳۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے یونس بن عبید نے حسن سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں گھونٹ بھرتا کوئی آدمی افضل گھونٹ غصہ کے گھونٹ سے جس کو وہ چھپاتا ہے اللہ کی رضا کے لئے۔

اس کو احمد نے روایت کیا ہے احمد بن حماد بن زغبہ نے حامد بن یحییٰ بلخی سے اس نے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ سامی سے۔اور انہوں نے کہا ہے کہ مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ابن عمر کے بجائے۔

۸۳۰۶:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد شیبانی نے ان کو احمد حماد بن زغبہ نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۰۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو علی بن عالم نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں گھونٹ بھرتا کوئی بندہ ایسا کوئی گھونٹ جو اللہ کے نزدیک اعظم اجر والا ہو غصے کے اس گھونٹ سے جسے اس نے اللہ کی رضا طلب کرنے کے لئے غصے کو پی لیا ہو۔

۸۳۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس نے اس شخص سے سنا جس نے سنا تھا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی گھونٹ جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو غصے کے گھونٹ سے جسے انسان پیتا ہے یا صبر کا گھونٹ مصیبت کے وقت اور کوئی قطرہ اللہ کو زیادہ محبوب نہیں آنسو کے اس قطرے سے جو اللہ کے خوف سے نکلتا ہے۔یا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہتا ہے۔

(۸۳۰۳).....أخرجه المصنف من طریق أبي داؤد (۴۷۷۸)

(۸۳۰۷)..... أخرجه ابن ماجه في الزهد باب (۱۸) من طریق یونس بن عبید عن الحسن البصري. به

زبان اور غصہ پر قابو پانے والے کی فضیلت:

۸۳۰۹:۔۔۔کہا ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید قرشی نے بطور املاء کے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوبکر نافع مدنی نے ان کو محمد بن ابو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمرہ نے کہ کہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غریبوں کمزوروں کی غلطیاں معاف کیا کرو۔

۸۳۱۰:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوحسان محمد بن احمد بن محمد بن جعفر مزکی نے سنہ ۴۰۳ھ میں ان کو خبر دی ابوعمرو محمد بن جعفر عدل نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی غلطی معاف کرے اللہ قیامت کے دن اس کی غلطی معاف کرے گا۔

۸۳۱۱:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوذر عبد بن احمد ہروی نے مسجد الحرام میں ان کو ابومنصور محمد بن احمد بن نوح بن طلحہ از ہری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن سعید بوشنجی نے ان کو سلمہ بن شبیب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ربیع بن سلیم حلقانی نے ان کو ابوعمر مولیٰ انس بن مالک نے حضرت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے اللہ اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا اور جو شخص اپنے غصے کو روکے اللہ قیامت کے دن اس کا عذاب روک دیں گے اور جو شخص اللہ کی طرف عذر پیش کرے اللہ اس کا عذر قبول کرے گا۔

۸۳۱۲:۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عبداللہ بن بکیر نے ان کو قاسم بن مہران نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان پر کنٹرول کرے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور جو شخص اپنے غصے پر کنٹرول کرے اللہ تعالیٰ اس کا عذاب روک دے گا اور جو شخص دنیا میں اللہ کے آگے معذرت پیش کرے گا اللہ اس کی معذرت قبول کرے گا۔

۸۳۱۳:۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو ابوسلمہ نے وہ یحییٰ بن خلف ہے ان کو فضل بن سنان نے غالب قطان سے اس نے حسن سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اللہ کے ذمہ جس کا بھی اجر ہو وہ جنت میں چلا جائے دو بار فرمایا لہٰذا وہ شخص کھڑا ہوگا جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللّٰہ

جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذریعے ہیں۔

درگذر کرنا اور بھلائی کا حکم دینا:

۸۳۱۴:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب تمار نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عبداللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ عیینہ بن حفص بن حذیفہ بن بدر آیا۔ اور اپنے بھائی حسن بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرا۔ اور وہ ان لوگوں کے گرفت میں سے تھا جنہیں حضرت عمر بن خطاب قریب کرتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کے لوگ قراء تھے خواہ بوڑھے ہوں یا جوان ہوں۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کیا تیری رسائی ہے امیر المؤمنین تک کہ آپ میرے لئے ملاقات کی ان سے اجازت دلوائیں؟ اس نے کہا کہ میں آپ کو اجازت دلوادوں گا۔ حضرت

(۸۳۱۱)۔۔۔(۱) فی ن: (یونس) (۲)۔۔۔فی ن: (الحلفانی)

ابن عباس نے کہا کہ حر نے عیینہ آنے کے لئے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دے دی۔ عیینہ جب امیر المومنین کے پاس داخل ہوئے تو کہنے لگے اے ابن خطاب آپ ہمیں کوئی بڑا عطیہ بھی نہیں دیتے اور ہمارے مابین آپ انصاف بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوگئے یہاں تک کہ انہوں نے اسے مارنے پیٹنے کا ارادہ کرلیا۔ اتنے میں حر نے انہیں کہا اے امیر المؤمنین بے شک اللہ عزوجل اپنے نبی کو حکم فرماتا ہے:

خذ العفو و امر بالمعروف و اعرض عن الجاهلين

(اے پیغمبر) معاف کیجئے اور درگذر کیجئے اور بھلائی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجئے۔ اور بے شک یہ جاہلوں میں سے ہے۔

پس اللہ کی قسم جب حر نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیینہ کو کچھ بھی نہ کہا حضرت عمر کتاب اللہ پر بڑے عمل کرنے والے اور اسی پر اکتفا کرنے والے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں ابوالیمان سے۔

درگذر کرنے کے چند واقعات:

۸۳۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابی حامد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مدائن میں گھر خریدا۔ حضرت سلمان فارسی کا مدائن سے گذر ہوا جب کہ وہ امیر تھے اس نے حضرت سلیمان کو کوئی باربردار سمجھا اور کہا فلانے میرے پاس آیئے وہ آئے اس نے کہا سامان اٹھا کر لے چلئے انہوں نے اسے اٹھالیا اور چل دیئے اب راستے میں جو لوگ ان سے ملے تو کہا اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی دے دے اے امیر ہم آپ کی طرف سے وزن اٹھا لیتے ہیں۔ اور اے اللہ کے بندے ہم آپ کی طرف سے اٹھا لیتے ہیں، اے عبداللہ ہم تمہاری طرف سے اٹھا لیتے ہیں۔ اس آدمی نے کہا میری ماں مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ اور مجھے گم کر بیٹھی تھی میں نے کسی ایسے آدمی کو نہ پایا جس سے میں مذاق کروں سوائے امیر کے۔ اب اس نے ان کی خدمت میں معافی مانگنی شروع کی اور کہنا شروع کیا کہ اے ابوعبداللہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے مگر انہوں نے فرمایا کہ بس اب تم چلتے رہو اور خود ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ اس کو اس کی منزل پر پہنچایا۔ پھر اسے بلا کر کہا کہ آپ کے بعد آئندہ کسی سے میرے بعد مذاق نہ کرنا۔

۸۳۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عبسی نے ان کو وریزہ بن محمد غسانی نے ان کو فضل بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن حنفیہ کے درمیان کچھ بات ہو کر شکر رنجی ہوگئی ہر ایک دوسرے سے ملنے سے رک گیا، لہٰذا حضرت محمد بن حنفیہ نے ان کی طرف رقعہ لکھا کہ آپ کا اور میرا باپ علی المرتضیٰ ہے اور میری ماں بنو حنفیہ کی ایک عورت ہے جس کے شرف کا اس کی قوم میں انکار نہیں کیا جاسکتا (بلکہ وہ معززہ مانی جاتی ہے) مگر آپ کی امی فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ مجھ سے فضیلت کے زیادہ حقدار ہیں آپ میرے پاس آیئے اور مجھے راضی کیجئے (منایئے) چنانچہ حضرت حسین نے اپنی چادر اوڑھی جوتے پہنے اور ان کے پاس چلے گئے اور جا کر ان کو منالیا۔

۸۳۱۷:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ عثمانی نے ان کو طاہر بن یحییٰ حسینی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اہل یمن کے ایک شیخ نے جس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔ اس میں جو جواش نے مجھے خبر دی۔ اسے کہا جاتا تھا عبداللہ بن محمد وہ کہتا ہے میں

(۸۳۱۴)......أخرجه البخاري في التفسير (۸/۳۰۴. فتح)

(۸۳۱۶)......(۱) في ن: (المحسن)

نے سنا عبدالرزاق سے وہ کہتے ہیں حضرت علی بن حسین کے لئے ایک باندی مقرر کی گئی جوان کے ہاتھوں پر پانی ڈالتی تھی وہ نماز کی تیاری کر تے تھے چنانچہ منہ دھوتے وقت پانی کا ڈونگا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر علی بن حسین کہ منہ پر گر گیا جس سے وہ زخمی ہو گئے انہوں نے سر اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو لونڈی نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

والکاظمین الغیظ

کہ اللہ والے اپنے غصے کو پی جانے والے ہوتے ہیں۔

لہٰذا علی نے کہا کہ میں اپنا غصہ پی گیا ہوں۔ وہ بولی:

والعافین عن الناس

اور لوگوں سے درگذر بھی کرتے ہیں معاف کرتے ہیں۔

علی نے اس سے کہا تحقیق اللہ نے تجھے معاف کر دیا ہے وہ بولی:

واللہ یحب المحسنین

اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

یعنی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا جاؤ تم چلی جاؤ تم آزاد ہو۔

(سبحان اللہ قرآن کے ایک ایک جملے پر بروقت عمل کرتے گئے۔ غصہ بھی پی لیا لونڈی کو معاف بھی کر دیا اور اس کے ساتھ احسان بھی کر دیا اسے آزاد کر دیا۔)

۸۳۱۸:......فرمایا کہ ہمیں خبر دی طاہر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فضل بن غسان نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو موسیٰ بن ہاشم نے یہ کہ علی بن حسین نے دو مرتبہ اپنے غلام کو بلایا مگر وہ نہ آیا تیسری بار بلانے پر آیا علی نے اس سے پوچھا کیا بات ہے بیٹے تم نے میری آواز نہیں سنی تھی؟ اس نے کہا بلکہ سنی تھی۔ پوچھا کہ پھر تم نے مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ میں آرہا تھا انہوں نے کہا شکر ہے اللہ کا جس نے میرے غلام کو ایسا بنایا ہے کہ وہ میرے اوپر اعتماد کرتا ہے۔

۸۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو احمد بن حسین بن علی قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابواحمد بن رزام سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے سعید بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد الحرام میں عبداللہ بن یزید مقری کا انتظار کر رہے تھے وہ باہر آئے ان کے ہاتھ میں قلم تھا جس کو وہ درست کر رہے تھے وہ آتے ہی قراء میں مصروف ہو گئے میں بھی رک گیا اور رک کر کتاب میں دیکھنے لگا۔ ان کے ہاتھ سے چھری گر گئی اور شیخ کے سر میں لگ گئی جس سے ان کا خون بہنے لگا۔ فرماتے ہیں کہ اس شیخ نے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا کہ بس ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور کہا اے بیٹے اگر تم نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو پھر مجھے حرم سے تو باہر نکال لو۔

۸۳۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن عمر نے ان کو محمد بن منذر نے ان کو موسیٰ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمد سے اور نوح بن حبیب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم دونوں حضرات ابن مبارک کے پاس تھے۔ سب نے ان پر اصرار کیا۔ ابن مبارک نے فرمایا لاؤ تم اپنی اپنی کاپیاں کہ میں ان کو پڑھوں سب لوگ اپنی اپنی لکھی ہوئی کتابیں دور قریب سے ان کے پاس پھینکنے لگے ایک آدمی تھا اہل

(۸۳۱۷)......(۱) فی ا: (الغمانی)

(۸۳۱۸)......(۲) فی ن: (الفضل) وھو خطأ

(۸۳۱۹)......(۳) فی ا: (ذارم)

رائے میں سے وہ کتاب استید ان سنوانا چاہتا تھا اس نے جو اپنی کاپی پھینکی تو وہ حضرت ابن مبارک کے پیشانی پر لگ گئی جس سے وہ جد یمت ئی اورخون بہنے لگا حضرت ابن مبارک خون بند کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ خون رک گیا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا سبحان اللہ اس کے بعد ہا۔ سبحان اللہ قریب تھا کہ وہ مار دیتی اس کے بعد اس آدمی ہی کی کتاب سے ابتداء کی اور پہلے اس کو انہوں نے پڑھا اور چیک کیا۔

۸۳۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالہ بن ہانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو احمد بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین اعمال میں سے قدرت کے وقت درگذر کرنا، غصے کی تسکین کرنا اور اس کو ٹھنڈا کرنا حدت وتیزی کے وقت اللہ کے بندوں کے ساتھ نرمی کرنا کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ جو شخص کچھ کرنے کی قدرت ہی نہیں رکھتا اس کا درگذر کرنا کوئی معاف کرنا نہیں اور جس کو قدرت ہی نہیں اس کو کوئی فضیلت نہیں ہے۔

۸۳۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو محمد بن علی بن حسین نے بخارا میں ان کو احمد بن عبداللہ بن نصر دمشقی نے ان کو دریزہ بن محمد نے ان کو محمد بن شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ہیثم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا خالد بن صفوان نے بے شک معاف کرنے کے لئے سب سے زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سے سزا دینے پر سب سے زیادہ قادر ہو۔ اور عقل کے اعتبار سے سب سے زیادہ ناقص عقل والا وہ ہے جو اپنے آپ سے کمزور پر ظلم کرے۔

۸۳۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوحسن کارزی سے انہوں نے سنا علی بن محمد بن حمدان بغدادی سے نیساپور میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبیداللہ بن احمد املی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حمدان بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبید بن عمیر سے وہ مواعظ میں کہتے ہیں۔ کہا جاتا تھا کہ پڑوسی کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تم اس کو اپنے اچھے کام سے آگاہ کرو اور اس کو اپنی ایذا سے بچاؤ۔ اور یہ بات حق قرابت داری میں سے ہے کہ جب تم سے کوئی قطع کرے تو تم اس سے جوڑو۔ اور جب وہ تمہیں محروم کرے تو تم اسے دو۔ بے شک سب لوگوں سے عضو ودرگذر کرنے کا زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سے سزا دینے پر سب سے زیادہ قدرت رکھتا ہو اور سب سے زیادہ ناقص عقل والا وہ ہے جو اپنے سے زیادہ کمزور پر ظلم کرے۔

۸۳۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو احمد بن حارث بن مبارک نے ان کو علی بن محمد قرشی نے ان کو سلمہ بن عثمان نے ان کو علی بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز کو کلام سنایا (یعنی اشتعال دلایا) تو عمر نے اس سے کہا اگر تو ارادہ کرتا ہے تو شیطان شاہی طاقت کے بسبب مجھ پر غالب آجائے اور میں بھی اسی طرح تمہاری ایسے عزت کم کروں جیسے تم نے میری کی ہے (تو میں یہ نہیں کروں گا) پھر اسے معاف کر دیا۔

دو محبوب گھونٹ اور قطرے:

۸۳۲۵:.....ہمیں خبر دی محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالعباس احمد بن حسین بن اسحٰق رازی نے ان کو احمد بن محمد بن ابی موسیٰ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ابان نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری نے کہا دو قطرے اور دو گھونٹ قیمتی

(۸۳۲۰)......(۴) فی أ: (البذار) (☆)......فی هامش ن مانصه:
آخر الجزء السابع والأربعون من أصل الحافظ رضی اللہ عنه والحمد للہ رب العالمین.

(۸۳۲۲)......(۱) فی ن: (معمر)

(۸۳۲۵)......(۱) فی الأصل (أبی سلیمان)

ہیں۔کوئی گھونٹ ایسا نہیں جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو غصے کے گھونٹ سے جس کو کوئی بندہ پی جاتا ہے۔اپنے حوصلے کے ساتھ جس کے ذریعے وہ اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے اور دوسری مصیبت کا گھونٹ جو درد دینے والی ہو جس پر وہ کرے اللہ کے نزدیک اور فرمایا کہ کوئی قطرہ ایسا نہیں جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو اس قطرہ خون سے جو اللہ کی راہ میں بہتا ہے یا آنسوں کا وہ قطرہ جو رات کے وقت کسی سجدہ کرنے والے بندے کی آنکھ سے گرتا ہے اس کا مقام کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا۔

تین چیزیں اسلام کی نشانیاں ہیں:

۸۳۲۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا ابو عثمان خیاط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے اس شخص سے جس نے کہا تھا کہ تین چیزیں اسلام کی نشانیوں میں سے ہیں اہل ملت اسلام پر شفقت کرنا۔اور ان ایذا رسانی کو بند کرنا اور ان میں سے اگر کوئی غلط کام کرے تو اس کو سزا دینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا۔

۸۳۲۷:.....ہمیں خبر دی ابو عمر محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم نے ان کو ابوالعباس حسین بن سعید مقری نے بطور املاء کے رام ھرمز میں۔ان کو محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے اور محمد بن جریر طبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو درج نے ان کو ابن حجیرہ نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک کوئی زیادہ عزت دار ہے اللہ نے فرمایا کہ وہ شخص جو جب (انتقام کی) قدرت رکھے تو معاف کردے۔

۸۳۲۸:.....امام احمد نے فرمایا اسی کا مفہوم صحیح حدیث میں موجود ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے اس کے والد سے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ کسی مال سے کمی نہیں کرتا اور اللہ معافی کی وجہ سے بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے جو بھی بندہ اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کو بلند کردیتا ہے۔

ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

تین صفات ایمان کی تکمیل کے لئے:

۸۳۲۹:.....ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ جبلی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سری سقطی سے سنا کہتے ہیں کہ تین صفات ہیں جس شخص کے اندر وہ موجود ہوں وہ ایمان کو مکمل کر لیتا ہے۔وہ شخص جس کو غصہ آجائے تو غصہ اس کو حق سے باہر نہ نکال دے۔اور جب خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو باطل تک نہ پہنچاوے۔ اور جب اسے اختیار اور مدد ملے تو وہ اس چیز کو نہ لے لے جو اس کے لئے نہیں ہے۔

جہنم کا ایک مخصوص دروازہ:

۸۳۳۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو عمر بن راشد مدنی مولیٰ عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عقبہ بن سہل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۸۳۲۷).....(۲) فی ن : (الحسن بن سعد)

(۸۳۲۹).....(۱) فی ن : (الجبلی)

کہ قیامت کے روز اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ آج کوئی ایک کھڑا نہیں ہوگا مگر وہ شخص جس کا اللہ کے ہاں کوئی احسان ہو مخلوقات کہے گی سبحان اللہ بلکہ تیرا ہی احسان ہے۔ وہ بار بار یہی بات کہے گا ہاں وہ شخص جس نے دنیا میں قدرت وطاقت کے باوجود معاف کردیا تھا۔ اس روایت میں عمر بن راشد کا تفرد ہے۔

۸۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب بن حبیب فراء نے ان کو قدامہ بن محمد بن قدامہ نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابی شیبہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنم کا ایک دروازہ ایسا ہے جس سے کوئی داخل نہیں ہوگا اس شخص کے سوا جس کے غصے نے اس کو اللہ کی ناراضگی کے کنارے پہنچادیا ہو۔ اس کے ساتھ قدامہ متفرد ہے اسماعیل سے۔

۸۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار عطاردی نے ان کو ابومعاویہ نے اس کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو ایک شیخ نے بنی قشیر میں سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کو اختیار دیا جائے گا مجبور ہونے پر یا گناہوں پر اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو گناہوں پر عاجز اور مجبور ہوجانے کو ترجیح دینا۔

شریف لوگوں سے درگذر کرنے سے متعلق روایات:

۸۳۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابوعثمان سعید بن اسماعیل واعظ نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس نے ان کو اصبغ نے ان کو عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے بھائی سلیمان بن قاسم سے اس نے حذیفہ کی بیوی سے وہ فرماتی ہیں کہ میں اپنی ایک لونڈی کو ماررہی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ تم اللہ سے ڈرو۔ کہتی ہیں کہ میں نے وہ چیز پھینک دی جو میرے ہاتھوں میں تھی۔ پھر میں نے اسے کہا بیٹی جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو اس کا غصہ ہلاک نہیں کرتا۔

۸۳۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزار نے ان کو محمد بن اسماعیل احمی نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ابن جریج نے ان کو عباس بن عبدالرحمن بن جودان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے کسی قسم کی معذرت کرے اور وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے اس پر گناہ ہوگا مثل طلب کرنے کے۔ وکیع نے کہا کہ مکس سے مراد عشر وٹیکس لینے والا مراد ہے۔

۸۳۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابواسامہ حلبی نے ان کو احمد بن عبدالملک بن واقد نے ان کو مثنیٰ ابوحاتم عطار نے ان کو عبیداللہ بن غیرار مازنی نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریف لوگوں کی غلطیوں سے درگذر کرو۔

۸۳۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو مبارک نے ان کو حمید نے وہ کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا جب تجھے تیرے بھائی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے جس کی وجہ سے تجھے اس کے خلاف ناراضگی ہوجائے تو اس کے لئے عذر طلب کر انتہائی اپنی کوشش کے ساتھ۔ اگر کوئی اس کا عذر بھی سمجھ میں نہ آئے تو پھر کہہ دے کہ شاید اس کی کوئی ایسی مجبوری ہوگی جس کا

(۸۳۳۴)..... أخرجه أبو داؤد في المراسيل باب (۱۰۰) وابن ماجه في الأدب باب (۲۳) من طريق وكيع به

مجھے علم نہیں ہے۔

۸۳۳۷:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسامہ نے ان کو ابوالاشھب نے حسن سے وہ کہتے ہیں ابودرداء نے فرمایا تھا: جو شخص اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے ہراس چیز میں جس کو وہ لوگوں میں دیکھتا ہے اس کا غم طویل ہو جاتا ہے اور اس کا غصہ بھی درست نہیں ہوتا۔

۸۳۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو حسن بن بشر سلمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو ابراہیم بن اعین مصری نے بنی عجل سے اس نے ابوعمرو عبدوی سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی طرف عذر پیش کرے اور وہ اس کا عذر قبول نہ کرے یا اس کے عذر کو رد کر دے اس پر ظلم و زیادتی کرنے والے جیسا گناہ ہوگا۔ ابوزبیر نے کہا کہ مکاس عشار کو کہتے ہیں۔ عشر وصول کرنے والا۔ اور ابوصالح نے کہا میں نے اس کو سنا ہے ابراہیم بن اعین سے اور میں نے اس کو لکھا ہے لیث بن سعد کے لئے۔

۸۳۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابوالفضل نصر بن محمد بن احمد عدل نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو مالک نے زہری سے وہ کہتے ہیں ہم نے سنا عبیداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فاصفح الصفح الجمیل. آپ درگذر کیجئے خوبصورت طریقے پر درگذر کرنا۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے بغیر سرزنش کئے راضی ہو جانا۔

قاضی نے کہا مجھے کہا ابن ابی اویس نے کہ میں نے تجھے اس حدیث کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کہا ابوعبداللہ نے کہ اس کے بعد میں ملا موسیٰ بن اسماعیل سے اور میں نے اس سے پوچھا اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے اس کو محفوظ نہیں کیا تھا اور نہ ہی مجھے اس کی طرف جواب دیا۔

۸۳۴۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس ضبی نے ان کو خبر دی خلادی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو حماد بن اسحاق موصلی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں اقرار کرنا گرا دیتا ہے تہمت کو۔

غلطی اور جرم معاف کرنے سے متعلق روایات:

۸۳۴۱:.....اس نے کہا کہ مجھے شعر سنائے محمد بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اشعار سنائے خلادی نے ان کو محمد بن هریم شیبانی نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوبکر بہلول نے۔ جس کا:

ومهما كنت اخشى ان تسرى لى زلة
ولكن قضاء اللّٰه ماعنه مذهب
اذا اعتذر الجانى محا العذر ذنبه
وكل امرئ لا يقبل العذر مذنب.

میں جہاں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم میرا پھلنا یا غلطی کرنا دیکھو مگر اللہ کی قضا سے تو کوئی مفر نہیں ہے۔ جب جرم کرنے والا اس سے

(۸۳۳۸).....(۱) فی الأصل : (بشران) (۲)..... فی ن : فی ن : (العبدی)

(۸۳۳۹).....(۳) فی ن : (عبد)

(۸۳۴۰).....الخلادی هو أبوالحسین بن ابی علی الخلادی

معذرت کرلے اور معافی مانگ تو یہ بات اس کے جرم کو معاف کردیتی ہے، اور ہر وہ شخص جو عذر کو قبول نہ کرے وہ گنہگار ہے۔

۸۳۴۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن حمدان نے ان کو ابوروق نے ان کو راسبی نے ان کو ابو عاصم نبیل نے انکو عمرو بن فضل نے ان کو سلمہ بن قتیبہ نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں جب تجھے تیرے کسی بھائی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا کوئی عذر تلاش کر اور اگر تو اس کا کوئی عذر اور کوئی وجہ نہ پائے تو یہ کہو اس کے پاس اس بات کا کوئی عذر اور کوئی وجہ ضرور ہوگی۔

۸۳۴۳:..... ہمیں شعر سنایا ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن بن حسین صوفی نے ان کو شعر سنایا محمد بن یحییٰ صوفی نے ان کو شعر سنایا احمد بن معدل نے۔

اذا ما امرؤ من ذنبه جاء تائباً

اليك فلم تغفر له فلك الذنب

جس وقت کوئی آدمی اپنے گناہ سے تیرے سامنے معافی مانگتا ہوا آجائے اور تو اس کو معاف نہ کرے تو تو خود گنہگار ہوگا۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سعید بن مسیب کے لئے نصیحت:

۸۳۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوحازم نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عباس عصمی نے ان کو حدیث بیان کی ابوالحسین بن ابی علی خلادی نے ان کو محمد بن سلیمان فارسی نے ان کو احمد بن عبیداللہ نے ان کو ہشام بن کلبی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جعفر بن محمد نے کہ جب تجھے تیرے بھائی سے کوئی تکلیف پہنچے تو تم اس کو عذر پوچھو، ایک سے لے کر ستر عذر تک اگر تمہیں اس کا عذر تو جیہ مل جائے تو ٹھیک ورنہ یوں کہو کہ اس کا کوئی عذر ہوگا جس کو میں نہیں جانتا۔

۸۳۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن منذر بن سعید ہروی نے ان کو ابوزنباع روح بن فرج نے مصر میں ان کو موسیٰ بن ناصح نے ان کو ابراہیم بن ابوطیبہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میرے بعض بھائیوں نے اصحاب رسول میں سے میری طرف لکھا تم اپنے بھائی کا معاملہ احسن اخلاق پر رکھو جب تک تیرے سامنے وہ حالت نہ آجائے جو تم پر غالب ہو جائے۔ اور مت کر برا گمان اس کے خلاف کسی ایسے کلمے سے جو ایک مسلمان آدمی سے نکلے جب کہ تو اس کے لئے کوئی خیر کا مطلب و محمل بھی پاتا ہو۔ اور جو شخص اپنے نفس کو خود تہمت کے لئے پیش کرے وہ اپنے نفس کے سوا کی ملامت نہ کرے۔ اور جو شخص اپنے راز کو چھپاتا ہے اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جو شخص تیرے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرے تو اس کو ویسا ہی بدلہ نہ دے بلکہ تو اس کے بارے میں اللہ کی اطاعت سے کام لے۔ اور تو اپنے دوست برادروں کو لازم پکڑ ان کو اپنانے میں کثرت سے کام لے بے شک وہ خوش حالی کے وقت زینت ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے وقت کا سرمایہ ہوتے ہیں اور اسباب ہوتے ہیں۔ جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے آپ کو ہلکا نہ کر اللہ تعالیٰ تجھے بے وقار کردے گا۔ اور جو چیز واقع نہ ہوئی ہو اس کے بارے میں نہ پوچھ یہاں تک کہ وہ ہو جائے۔ اور اپنی بات اور نصیحت کو ضائع نہ کر مگر اس سے بات کر جو اس کی خواہش رکھتا ہو۔ اور سچ کو لازم رکھ اگر چہ سچ تجھے مروادے اور اپنے دشمن سے علیحدہ رہ۔ اور اپنے دوست بنانے سے احتیاط کر ہاں مگر امانت دار دوست بنا اور امین دوست صرف وہی ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کیا کر جو اپنے رب سے غیبت میں ڈرتے ہیں۔

(۸۳۴۲)..... (۱) فی ن : (سالم)

(۸۳۴۳) ..... (۲) فی ا : (الصولی) (۳) ..... فی ا : (العدل)

(۸۳۴۵) ..... (۴) فی ن : (شعبة)

۸۳۴۶:......اور تحقیق ہم نے روایت کیے ہیں بعض یہ الفاظ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

دوست واحباب سے عذر خواہی کرنا:

۸۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ بن یحییٰ دمشقی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر انباری سے وہ کہتے ہیں کہ فضل بن سہل نے اپنے بعض احباب کو لکھا غلبہ قضا اور تقدیر کو اپنے خلاف حجت و دلیل بنا۔ اور سچی نیت اپنے حق میں عذر پیش کر۔

۸۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن بندار صوفی عبد صالح نے ان کو اسحٰق بن محمد بن ابراہیم عدل نے مرو میں ان کو محمد بن عبداللہ قہزاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عون کو ان کے بیٹے کا صدمہ پہنچا ان کے بعض بھائی نہ پہنچے۔ اس کے بعد جب پہنچے تو نہ آنے کا عذر پیش کیا۔ کہتے ہیں کہ ابن عون نے کہا کہ تم سب اپنے بھائی کو دوستی کو پہچان سکے ہو تو اس کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

۸۳۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن موسیٰ نے مقام واسط میں ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو حاجب بن سلیمان نے ان کو وکیع بن جراح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری بیمار ہو گئے تھے۔ اور وکیع ان کی عیادت کرنے سے پیچھے رہ گئے وہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کی عیادت کی اور تاخیر سے پہنچنے کی معذرت چاہی تو انہوں نے مجھے کہا کہ میرے بھائی معذرت نہ کیجئے کیونکہ زیادہ تر معذرت کرنے والے چھوٹے قرار دیے جاتے ہیں۔ اور جان لیجئے کہ دوستوں سے کس چیز کا محاسبہ نہیں کیا جاتا اور دشمن کی کوئی چیز شمار نہیں ہوتی۔

۸۳۵۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم حافظ نے ان کو علی بن صالح صوفی نے نیساپور میں ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابومسروق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک اور اس کے کسی دوست کے درمیان شکر رنجی ہو گئی تھی اس کے دوست نے اس کو کہا صبح ہمارا وعدہ ہے ہم ایک دوسرے کو تنبیہ کریں گے انہوں نے کہا بلکہ ہمارا وعدہ ہے ہم صبح ایک دوسرے کے لئے دعا مغفرت کریں گے۔

۸۳۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن سہل بن نوح شرعانی نے ان کو عبداللہ بن عروہ نے ان کو ابوبکر بن زنجویہ نے ان کو صدقہ مقابری نے وہ کہتے ہیں آپ لوگوں سے راضی ہو جایئے قضاء کے ساتھ اور نہ راضی ہوئیے ان سے اپنے نفس سے مگر وفاء کے ساتھ۔

۸۳۵۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن رشیق نے ان کو ابودجانہ نے ان کو احمد بن ابراہیم معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں۔

شدت وسختی کے ساتھ عورتوں کی محبت تلاش کرنا۔ ریا اور دکھاوے کے سات آخرت کی کامیابی تلاش کرنا بغیر وفاء کے دوستی اور بھائی چارہ تلاش کرنا حماقت ہے۔

شرافت کی نشانیاں:

۸۳۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسین وراق سے وہ کہتے ہیں کہ عفو و درگذر کرنے میں شرافت و مہربانی کا تقاضا ہے کہ معاف کرنے کے بعد اپنے دوست کی خیانت کا تم تذکرہ نہ کرو۔

(۸۳۵۰)......(۱) فی ا: (علی بن مفلح الصوفی بنسا)

۸۳۵۴:۔۔۔۔۔کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا وہ کہتے ہیں۔ کنجوس وبخیل یا ذلیل انسان اپنی تنگ دلی کی وجہ سے عفو ومعافی کی توفیق نہیں دیا جاتا۔

۸۳۵۵:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحفص معاذ بن عبداللہ سے اخیم میں۔ وہ کہتے ہیں کہا ذوالنون نے شرافت کی تین نشانیاں ہیں حسن نظر۔لغزش کا احتمال۔قلت ملامت۔

۸۳۵۶:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حبیبی نے مرو میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی محمد بن عبداللہ عمری نے ان کو خبر دی مبرد نے اصمعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے اعرابی سے وہ کہتے ہیں ناامیدی آزاد ہے اور طمع غلام ہے اور غنی ہونا وطن ہے۔اور فقر مسافرت ہے اور ہم نے معاف کرنے میں جو لذت پائی ہے وہ سزا اور بدلہ لینے میں نہیں پائی۔

۸۳۵۷:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ہے حسین بن محمد صنعانی نے مرو میں ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن حرب بن مقاتل نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حفص بن حمید سے وہ کہتے ہیں جب آپ کسی آدمی کو پہچانیں محبت کے ساتھ تو اس کی ساری غلطیاں معاف ہوتی ہیں اور جب کسی کو پہچانیں عداوت کے ساتھ تو اس کی ساری نیکیاں اس پر مردود ہوتی ہیں۔

۸۳۵۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن محمد دمشقی نے بعض کے جن کا مفہوم اس طرح ہے۔اے میرے رب وہ اپنے دل کے اعتبار سے تو قریب ہے اگر چہ سماعی اعتبار سے بعید ہے۔اور مقیم ہے اور دل اس کا ہٹ چکا ہے۔نہیں دیکھا جاتا ملاقات کے وقت اس لئے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں وفا پر اور خلوص پر میں ان حقوق کو بھولا نہیں ہوں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کون سا پورا کروں۔

۸۳۵۹:۔۔۔۔ہمیں شعر سنایا ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالفرج معافی بن زکریا قاضی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن اسحاق نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن طاہر نے بعض حضرات کے۔

کب تک ہوگی سرزنش ہر لحظہ اور کب تک نہیں رنجیدہ اور ملول ہوگا تو جدائی سے اور ہجر سے چھوڑ تو بے شک زمانے میں کفایت ہے واسطے پھیرنے جدائی والے کے پس انتظار کر تو زمانے کا۔

کوئی بھی انسان غلطی وخطاء سے بری نہیں:

۸۳۶۰:۔۔۔۔ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ہمیں شعر سنائے حسین بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو شعر سنائے محمد بن یحییٰ ندیم نے واسطے بشار بن برد سے۔ جب تو تمام امور میں اپنے دوست کو سرزنش کرے گا تو (ایک وہ وقت آئے کہ وہ تجھے چھوڑ جائے گا۔) پھر ایسا کوئی بھی نہیں تمہیں ملے گا جس کو تم ڈانٹ سکو۔

پس کسی ایک سے کینہ رکھے تو یا اپنے بھائی سے ملاپ رکھے بے شک وہ ایک بار گناہ ونافرمانی کا ارتکاب کرے گا اور دوسری بار گناہ سے علیحدہ ہو جائے گا (یعنی ترک نافرمانی کر کے فرمانبرداری کرے گا۔)

جب تو بار بار صاف شراب نہ پیئے گا تو پیاسا رہے گا اور کون سا انسان ہے جس کا گھاٹ صاف ہے۔(یعنی اس میں غلطی نہیں۔)

(۸۳۵۵)۔۔۔(۱) فی ن: ثنا وفی (ا) غیر واضح.

(۸۳۵۶) (۲) غیر واضح فی ن

(۸۳۵۹) (۱) فی ن: (العبس) (۲) فی ن: (لتصریف) (۳)۔۔۔فی ن: (الدهر)

(۸۳۶۰) (۴) فی ن: (العدیم)

۸۳۶۱:.....ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازھر نے ان کو غلابی نے ان کو شیخ نے ان کو عطاء خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ عقلمند آدمی نافرمانی نہیں کرنا چاہتا ہرگز کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف توجہ نہیں کی عرف بعضه واعرض عن بعض. اللہ نے کچھ ان کو بتلایا اور دکھ سے اعراض کیا۔

وقتاً فوقتاً ملاقات سے محبت بڑھتی ہے:

۸۳۶۲:.....ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن ابو خلف اسفرائنی نے ان کو محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان ابو ایوب بصری نے ان کو عوید بن ابو عمران جونی نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن صامت نے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر کبھی کبھی ملاقات کر تو تمہاری محبت زیادہ ہوگی۔

۸۳۶۳:.....ہمیں خبر دی ابو جعفر مستملی نے ان کو خبر دی محمد بن یحییٰ ناقد نے ان کو عباس بن احمد بن عباس اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن ناصح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر بن شمیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یونس بن حبیب نحوی کے پاس آتے تھے اور ہم اس سے پوچھتے تھے غریب حدیث کے بارے میں لہٰذا انہوں نے ہمیں نہ حدیث بیان کی میں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے طلحہ بن عمرو نے عطاء سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کبھی کبھی زیارت کر تو تیری محبت میں اضافہ ہوگا۔

۸۳۶۴:.....اور ہمیں شعر سنایا یونس بن حبیب نے اسی مفہوم میں:

اپنے دوست کو کبھی کبھی ملا کر لہٰذا وہ تجھے ایسے دیکھے گا جیسے اس کو نیا کپڑا مل جائے حالانکہ بے شک دوست کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تو ہمیشہ اس کے پاس اور اس کے سامنے رہے۔

۸۳۶۵:.....ہمیں شعر بیان کئے ابو جعفر عزائمی نے ان کو عمر بن احمد شاہین نے بغداد میں ان کو ابو بکر احمد کوفی نے ان کو علی بن حسن بن علاء ہلالی نے۔(رقی)

ملنے اور زیارت کرنے کی کثرت نہ کیجئے بے شک قصہ یہ ہے کہ جب اس کی کثرت ہو جائے گی تو جدائی کا سفر شروع ہو جائے گا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ بارش ہمیشہ برستی ہے تو تھکا دیتی ہے اور جب نہیں آتی تو ہاتھ اٹھا اٹھا کر مانگی جاتی ہے۔

۸۳۶۶:.....ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابو سلیمان نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عمارہ بن زاذان نے ان کو مکحول ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری سے کہا کہ میں مکہ مکرمہ جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ نہ جانا جو تیرے اوپر مہربانی کرے جس کے نتیجہ میں وہ تعلق منقطع ہو جائے جو تیرے اور اس کے درمیان ہے۔

۸۳۶۷:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ رازی سے انہوں نے سنا ابراہیم بن فاتک سے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن عبیدہ نے کہ دوست کے منہ پھیرنا دوستی کو زیادہ قائم رکھتا ہے۔

(۸۳۶۱)......(۵) فی ن : (ماستقضی حلیم)

(۸۳۶۲)......أخرجه ابن عدی فی الکامل (۵/۱۹۰۳) من طریق عوید بن أبی عمران الجونی : به

وقال ابن عدی : عوید بین علی حدیثه الضعف.

(۸۳۶۳)......(۱) فی ن : (فحدثنا)

(۸۳۶۵)......(۲) فی ن : (الرفا)

۸۳۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابوعمرو حیری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو شعر بیان کئے ان کے والد نے۔

بے شک لمبی سرزنش کرنا کمزوری پیدا کرتا ہے۔ اور سرزنش کی دوا عدم سرزنش ہے۔

۸۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے اس نے مذکورہ بیت ذکر کیا۔

۸۳۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس عصمی نے ان کو محمد بن ابوعلی خلادی نے ان کو شعر سنائے احمد بن محمد کوفی نے ان کو شعر سنائے ابونعیم رازی نے:

دوست کو ملنا کم کر بے شک وہ جب دائمی ہوگا تو عدم کی راہ لے گا۔

کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ دائمی بارش اکتاہٹ پیدا کر دیتی ہے اور جب رکی ہوئی ہوتی ہے تو ہاتھ اٹھا اٹھا کر مانگی جاتی ہے۔

۸۳۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان آدمی نے اور ابوالحسین محمد بن احمد حنظلی نے دونوں نے کہا ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو ابوعاصم نبیل نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا۔

کبھی کبھی ملاقات کیا کر اس سے تیری محبت بڑھے گی۔ طلحہ بن عمرو غیر قوی ہے اور یہ روایت کئی اسانید کے ساتھ مروی ہے یہ زیادہ مناسب ہے۔ بعض ان اسانید میں مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا۔ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تم کل کیا تھے اس نے کہا میں اپنے بعض رشتہ داروں سے ملنے جاؤں گا آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کبھی کبھی ملنے جایا کرو اس سے تمہاری محبت میں اضافہ ہوگا۔

۸۳۷۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن سری بن ماہان نے ان کو محمد بن عباد مکی نے ان کو ابو سعید مولیٰ بن ہاشم نے یحییٰ بن ابی سلیمان سے اس نے عطاء سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۷۳:......میں نے سنا ابوالقاسم بن حبیب مفسر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن محمد بن احمد بن حسن سے مرو میں انہوں نے سنا محمد بن احمد بن مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے محمد بن زکریا نے اپنے بعض احباب سے۔ جن کا مطلب یہ ہے۔

جیسے میں کسی دن بھائی چارہ کرتا ہوں تو میں اس کی دوستی کا دم بھرتا ہوں اور اس کی بعض کمزوریاں جنہیں میں جانتا ہوا انکار کر دیتا ہوں۔ میں محبت کے ساتھ اس پر مائل ہوتا ہوں کیونکہ میں گنہگار احباب پر زیادہ شفیق ہوں دوستی کی وجہ سے۔ نہ تو میں اس کو اجرت دے سکتا ہوں ہر برے کام کی جن کا وہ ارتکاب کرتا ہے۔ اور نہ ہی میں اس کا ارتکاب کرتا ہوں جس سے وہ فکرمند ہوتا ہے۔ دوست کے عیب سے تیرا چشم پوشی کرنا تیری بقا کی قسم کی لمبا کرتا ہے دوستی کو اور شرف عطا کرتا ہے۔

دوستی میں جلدی دشمنی میں دیر کرنا:

۸۳۷۴:......ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو ابوصالح نے سعیب بن ابراہیم بیہقی سے ان کو محمد بن اسحاق بکائی نے ان کو قطبہ بن علاء بن منہال غنوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن سعید سفیان بن سعید کے بھائی سے ان کو حدیث بیان کی اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ کہا شعبی نے اے اعمش لوگوں میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو جلدی محبت اور دوستی کرتے ہیں اور دشمنی کرنے میں بڑی دیر کرتے ہیں چاندی ڈونگے کی طرح ہیں جو ٹوٹنے میں دیر کرتا ہے اور جڑنے میں جلدی جڑ جاتا ہے اور کمینہ خصلت لوگ وہ

ہیں جو دوستی کرنے میں دیر کرتے ہیں عداوت کرنے میں جلدی کرتے ہیں مٹی کے پیالے کی طرح جو ٹوٹتا تو جلدی ہے مگر جڑتا جلدی نہیں ہے۔

دوستی توڑنے میں کوئی خیر نہیں:

۸۳۷۵:.....ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو ابوالحسین محمد بن محمد بن عبداللہ ادیب مقری نے مقام رائے میں ان کو شعر سنائے ابوالحسین قزوینی نے ان کو شعر سنائے انوبختی سعید بن مکرم نے جن کا مفہوم یہ ہے۔ کہ میں از راہ احترام اپنے دوست سے اپنی دونوں آنکھیں بند کر لیتا ہوں جیسے وہ اپنی نادانی سے جو کچھ کرتا ہے میں خود اس سے بے خبر ہوں۔ اور اگر میں ہر چھوٹی موٹی غلطی پر دوستوں سے تعلق خراب کرلوں تو ایک وقت آئے گا کہ میں بالکل اکیلا رہ جاؤں گا کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا میں جس کے ساتھ تعلق جوڑ سکوں۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو غلابی نے ان کو ابن عائشہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا تھا جو اپنی شرافت کی وجہ سے کسی سے ایک غلطی کا عذر اور وجہ نہیں پوچھتا اس چیز کے ڈر کی وجہ سے کہ شاید وہ گناہ سے نہ بچ سکا ہو مجبور ہو گیا ہو۔

۸۳۷۷:.....ہمیں شعر سنا ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شعر سنایا ناصر بن عبدالرحمٰن جرجانی نے بعض لوگوں کا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دوستوں کی غلطی کی وجہ سے ان کے ساتھ تعلق نہیں توڑتا اس لئے کہ دوستوں کی غلطیوں پر تعلق توڑنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۸۳۷۸:.....ہمیں منصور فقیہ کا شعر سنایا ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالعباس مصری نے جس کا مفہوم یہ ہے: نہ وحشت زدہ کرے تجھ کو مجھ سے جو کچھ تجھے میری طرف ہو کیونکہ تو ہر جرم کے باوصف میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت والا ہے۔

۸۳۷۹:.....ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے علی بن احمد بن محمد طوسی نے ان کو شعر سنائے ابوفراش بن حمدان نے اپنے اشعار۔

میں اپنے دوستوں کا سب سے زیادہ فرمانبردار ہوں احباب سے جدائی میرا شیوہ نہیں ہے وہ غلطی کرتا ہے تو میں ہمیشہ اس سے از راہ شفقت درگزر کرتا ہوں اس چیز کے زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہیں ہے جو شخص غلطی کرنے والے پر از راہ شفقت کرے اور ترس کھائے۔

۸۳۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو محمد بن محمد ادیب نے ان کو صولی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا خالد بن صلوان سے کہ بھائیوں میں سے کون سا بھائی تمہیں زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو میرا خلا بھر دے (یعنی میری غیر موجودگی میں میرے کام آئے) اور میری غلطی معاف کر دے اور جو میرا اعذر قبول کرلے۔

۸۳۸۱:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عثمان مکی سے کہ مروت کہتے ہیں دوستوں کی غلطیوں سے تغافل برتنے اور صرف نظر کرنے کو۔

۸۳۸۲:.....ہمیں خبر دی سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم بن علی بن بندار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے اے بیٹے بچانا تم اپنے آپ کو مخلوق کی مخالفت کرنے سے جس کو اللہ اپنا بندہ پیدا کرنے پر راضی ہوا ہے تم اس کو اپنا بھائی بنانے پر راضی ہو جاؤ۔

۸۳۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبید الواعظ نے ان کو یعقوب بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو عبداللہ بن حسین مصیصی نے ان کو یعقوب بن ابوعباد نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا جو شخص بے عیب دوست تلاش کرتا ہے ہمیشہ بغیر دوست کے رہتا ہے۔

(۸۳۷۵)..... (۱) فی ن: (الحسن) (۲)..... سبق برقم (۱۱۴) (عبید اللہ) (۳)..... فی ن: (البدا)

عافیت کے دس اجزاء:

۸۳۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن عبدالواحد خزاعی نے اور حسین بن مقسم عجلی نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ خزاعی نے انہوں نے سنا عثمان بن زائدہ سے وہ کہتے ہیں کہ عافیت کے دس حصے ہیں ان میں سے نو حصے جان بوجھ کر غافل و بے خبر بننے میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں یہ بات امام احمد حنبل کو بتائی تو انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ عافیت کے دس اجزاء ہیں سب کے سب تغافل برتنے میں ہیں۔

۸۳۸۵:.....ہمیں خبر دی ابوحازم نے ان کو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن منذر ہروی نے ان کو فیض بن خضر تمیمی نے ان کو عبداللہ بن ضبیق نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جو شخص تیرے اوپر بوجھ ڈالے اس کو تم برداشت کرو اور جو شخص تیرے آگے عذر پیش کرے اس کو قبول کرو۔

۸۳۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن احمد بن جعفر قرمیسینی نے ان کو ابوبکر بن مقری نے ان کو محمد بن معانی صیداوی نے صیداء میں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع سے انہوں نے سنا شافعی سے وہ فرماتے تھے۔ کہ کیس عاقل ہوتا ہے اور وہ در حقیقت سمجھنے والا اور خود کو بے خبر ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔

۸۳۸۷:.....میں نے سنا ابوعبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو بن نجید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان نیساپوری سے وہ کہتے ہیں کہ اس کی دوستی پر یقین نہ کر جو تم سے محبت نہ کرے مگر صرف اسی صورت میں کہ تو معصوم اور پاک ہو۔ اس سے قبل یہ قول ابوعثمان کر چکے ہیں۔

۸۳۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تمام حکایات ذوالنون مصری کی۔

ان کو حسن بن محمد بن اسحق اسفرائنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط سے اس نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے کہ اس کی محبت پر یقین نہ کر جو تجھ سے محض معصوم ہونے کی صورت میں ہی محبت کرنا چاہتا ہے۔

حقیقی دوست:

۸۳۸۹:.....وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ان کے بعض نے جو شخص تیرا مصاحب ہے اور وہ ان چیزوں میں تیری موافقت کرے جنہیں تو پسند کرتا ہے۔ اور ان چیزوں میں تیری مخالفت کرے جنہیں تو ناپسند کرتا ہے وہ شخص دنیا کی راحت کا طالب ہے۔

۸۳۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوعلی بیہقی سے انہوں نے سنا ابوبکر صولی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض حکما سے پوچھا کہ حقیقت میں بھائی کون ہوتا ہے؟

انہوں نے کہا کہ جس کو تو غائب ہونے میں پالے اور خلوت میں جس کے تذکرے سے تجھے انس ملے اور جس کو تو اس کے عذر کرنے کے بغیر معذور سمجھے اور بغیر کسی خوف کے اس کی طرف تو سب کچھ کھول دے اور جس سے تو ہر وہ بات نہ چھپائے جس کو اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں جانتا ہے اور جسے تو غیر موجودگی میں ایسے امین جانے جیسے مشاہدے میں۔ نیز انہوں نے اسی مفہوم میں مجھے شعر سنائے:

اپنے دوست کو یہ خبر پہنچادے کہ میرے لئے احسان اور میرے ساتھ نیکی کرنے والا دوست اچھا ہے اگرچہ میں اس کو نہ ملوں تب بھی میں اس کو ملتا ہوں کیونکہ میری آنکھ اس کے دیدار کے ساتھ ملی ہوئی ہے اگرچہ میرا ٹھکانہ اس کے ٹھکانے سے جدا ہے اللہ گواہ ہے کہ میں اس کو یاد نہیں کرتا

(۸۳۸۵)..... (۱) غير واضح في الأصل.

(۸۳۸۸).....(۱) في ن : (القرابين)

ہوں میں اس کو یاد کیسے کروں جس کو میں بھلا نہیں سکتا۔

پرانے دوست کو نئے دوست کے ساتھ بدلنا:

۸۳۹۱:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعمرو عبداللہ بن محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔ کہ وہ راستہ کچھ بعید نہیں ہوتا جو دوست تک پہنچائے اور محبوب دوست سے کوئی مکان تنگ نہیں ہوتا۔

۸۳۹۲:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبید اللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو حکم بن مروان نے ان کو عمرو بن بشیر نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ قدیم دوست کے ساتھ جدید دوست نہ بدلنا کیونکہ وہ تیری خیر خواہی نہیں کرے گا۔

۸۳۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعید زاہد نے ان کو اسماعیل خلالی نے ان کو ابوالازہر جماہر بن محمد دمشقی نے ان کو محمود بن خالد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابوعمرو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے اللہ کے خوف کو لازم پکڑ و بے شک وہ ہر چیز کی غرض و مقصد ہے اے بیٹے کسی معاملے کو پکا اور طے نہ کر یہاں تک کہ اس بارے میں کسی رہبر سے مشورہ کر لے۔ اے بیٹے پہلے دوست کو لازم پکڑ بے شک آخری دوست پہلے دوست کے برابر نہیں ہو سکتا۔

مخلص دوست:

۸۳۹۴:..... میں نے سنا ابومحمد بن یوسف سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسین عثمان بن احمد صلتی سے اس نے سنا حامد بن سلیمان سے مکہ میں انہوں نے سنا اسحاق بن حاتم بن مطہر شادی سے اس نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا کہ جو شخص تیرے لئے خالص دوستی کے ساتھ مستحکم رائے بھی ساتھ رکھتا ہو تو اس کے لئے خالص محبت کے ساتھ لازمی اطاعت کو بھی ساتھ جمع کر لے۔

۸۳۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس بن مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سے کہا گیا بنی عبس میں سے تمہاری رائے کس قدر زیادہ درست ہے اس نے کہا ہم ایک ہزار افراد میں ہمارے اندر ایک سمجھدار مضبوط رائے رکھنے والا آدمی ہے ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں اس کی مثال ایسے ہے جیسے ہم ایک ہزار عقل مند افراد ہیں۔

۸۳۹۶:..... اور ہم نے روایت کی ہے جعفر بن برقان سے اس نے کہا کہ میں نے میمون بن مہران سے کہا کہ فلاں آدمی آپ کی زیارت کے لئے نہیں آیا؟ اس نے کہا جب دوستی پکی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ طویل زمانہ بھی گذر جائے۔ ہمیں اس کی حدیث بیان کی سلمی نے ان کو محمد بن عباس عصمی نے ان کو خلادی نے ان کو احمد بن بکر بن خالد نے جعفر بن محمد راسبی سے اس نے عمرو بن عثمان سے اس نے فیاض بن محمد رقی سے اس نے جعفر بن برقان سے اس نے مذکورہ بات ذکر کی ہے۔

۸۳۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو ان کے ماموں نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے ان کو اسماعیل نے محمود سے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو یونس بن عبدی نے کہ ان کو کوئی مصیبت پہنچ گئی تو ان سے کہا گیا کہ ابن عون افسوس کرنے کے لئے آپ کے پاس نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا ہم جب اپنے بھائی کی محبت پر یقین رکھتے ہیں تو اس کو یہ بات کوئی

(۸۳۹۲) ..... (۱) فی ن : (عمر بن بشر)

(۸۳۹۳) ..... (۲) فی ن : (الخلالی) ..... (۳) ..... فی أ : بکیر

(۸۳۹۴) ..... (۴) فی ن : (الحسن)

(۸۳۹۶) ..... (۵) فی ن : (عیاض)

نقصان نہیں دیتی کہ وہ ہمارے پاس نہیں آیا۔

۸۳۹۸:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی نے ان کو محمد بن حسین رافقی نے ان کو علی بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے سفیان بن عیینہ نے کہا جب تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان دوستی پکی ہو تو یہ بات تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی کہ تم اس سے نہ ملو۔

۸۳۹۹:..... کہا بدر المغازلی نے کہ کہا تھا بشر بن حارث سے اے ابو نصر کتنی مدت میں آدمی اپنے بھائی سے ملے اور زیارت کرے؟ انہوں نے کہا کہ اگر دونوں سچے ہیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ۔

عبادت گذار دل محبت و دوستی سے سرشار ہوتا ہے:

۸۴۰۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو ابو سعید نے ان کو ابو درداء نے کہ انہوں نے لکھا مسلمان کی طرف جو کہ انہیں بیت المقدس میں بلا رہے تھے چنانچہ سلمان نے فرمایا اے میرے بھائی اگر چہ تیرا گھر میرے گھر سے بعید ہے تو کوئی بات نہیں روح تو روح کے قریب ہے۔ اور قضا کے ہر بندہ ہے جس کی ناک پر زمین کی سرخی ہے اسی پر وہ بھیجتا ہے۔

۸۴۰۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن داؤد نے ان کو خبر دی ہے ابو الفضل جعفر بن محمد دراق نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابو علی حسن بن علی خراط نے اس آدمی کے بارے میں جو معذرت کرتا ہے دوسرے آدمی کی طرف اپنی ترک عبادت کی۔

اگر چہ میں تیری ملاقات نہ کر کے زیادتی کرتا ہوں تو (کوئی حرج نہیں) کیونکہ میں تیری ذات کی بقا کی دعا بڑی کوشش سے اور شدت سے کرتا ہوں۔ اور البتہ بسا اوقات ترک ملاقات کا ڈر لگتا ہے مگر عبادت گذار دل محبت سے سرشار ہوتا ہے۔

۸۴۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو مسدد بن قطر نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو ابو غسان نے ان کو سیار نے ان کو ابو سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا ضیغم بن مالک سے اے ابو مالک میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں آپ کے قریب گھر خرید لوں تا کہ میں زیادہ سے زیادہ آپ سے مل سکوں انہوں نے کہا کہ بے شک دوستی اور محبت اس کو کم ملاقات کے ساتھ بدل دے گی۔

۸۴۰۳:..... ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس فضل بن الفضل کندی سے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو خلیفہ فضل بن حباب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مبارک سے وہ فرماتے تھے۔ جب دوستی اور بھائی چارہ پکا ہو جاتا ہے تو تعریف کرنا برا لگتا ہے۔

۸۴۰۴:..... ہمیں خبر دی ابو سہل مہران نے ان کو ابو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو احمد بن عبداللہ خوازمی نے ان کو ابوبکر بن عثمان نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علاء بن عبدالکریم سے وہ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے بھائی سے غصہ کیا اس نے اس سے جدائی کر لی۔

۸۴۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ مروزی نے ان کو صالح بن محمد جزرہ نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن کناسہ سے وہ کہتے ہیں۔ شعر جس کا مطلب ہے کہ اہل وفا اور اہل سخاوت بھی جب تنگ دلی اور غصے کی

(۸۳۹۸)..... (۱) فی ن: (محمد بن الحسن الرافعی)

(۸۴۰۱)..... (۲) فی أ: (الحسین) (۳)..... فی ن: (علی)

(۸۴۰۳)..... (۱) فی ن: (الحداد رمی)

طرف مائل ہو جاتے ہیں تو اپنے نفس کو اس کی اپنی فطرت پر چھوڑ دیتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ غیر درست ہے (یعنی اب تو خود ہی اپنی مرضی کر۔)

انسان اپنے نفس کو ترجیح نہ دے:

۸۴۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو خبر دی ابوالحسن بن سفیان کوفی نے کوفے میں ان کو احمد بن علی نحوی نے ان کو علی بن محمد بن عبید نے ان کو شعر بیان کئے اسحاق بن محمد قرشی نے ابوعتاہیہ شاعر کے، جن کا مطلب ہے۔ جب دوست جمع ہوتے ہیں تو ان میں سے سب سے زیادہ ان کے لئے جھکنے والا یعنی اپنے احباب کے لئے وہی ہوتا ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ فضیلت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ بات کوئی فضل ہے و بزرگی کی نہیں ہے کہ کوئی انسان اپنے نفس کو خود ہی ترجیح دے بلکہ آدمی کا شرف فضیلت اس بات میں ہے کہ اس میں خوبیاں ہوں۔

۸۴۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوطاہر احمد بن حسین نے ان کو علی بن عبدالرحیم صفار نے ان کو علی بن حجر سعدی نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سفر میں لوگوں کا سردار ہی ان کا خادم ہوتا ہے جو شخص خدمت کرنے کے لئے ان میں سے سبقت کرے گا لوگ اس سے کسی عمل میں سبقت نہیں لے جائیں گے سوائے شہادت (فی سبیل اللہ) کے۔

اس کو ابوالحسن نیساپوری کے عنوان میں ذکر کیا ہے صفار نے فقہاء اصحاب رائے نے اور بعض اہل تقویٰ نے ان میں سے۔

۸۴۰۸:...... ہمیں شعر بیان کئے ابوعبدالرحمٰن بن سلمی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے حسین بن یحییٰ نے ابوبکر بن داؤد سے۔ جن کا مفہوم ہے۔

بے شک نیکی اور احسان کرنے والا دوست وہ ہے جو تیرے ساتھ ساتھ سعی و جہد کرے اور جو تیرے فائدے کے لئے اپنا خود کا نقصان کرے اور جو حوادثات زمانے کے وقت تیرا ساتھ دے اور تجھے محفوظ رکھنے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پہ لگا دے۔

فصل:...... جملہ امور و معاملات کے اندر حوصلہ شفقت اور نرمی اور متانت و سنجیدگی اختیار کرنا

۸۴۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ جوہری نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنی نے وہ دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ابن عدی نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو خبر دی بہت ساروں نے ان میں سے جو وفد سے مل چکے تھے اور ذکر کیا ابونضرہ کو ابوسعید سے یہ کہ وفد عبدالقیس والوں نے کہا تھا یا رسول اللہ۔

اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور اس وفد کے اشج سے ملے تھے اور فرمایا تھا کہ تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ اور اللہ کا رسول پسند کرتے ہیں ایک حلم و حوصلہ ہے اور دوسری متانت و سنجیدگی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن مثنی سے اور محمد بن بشار سے۔

۸۴۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن نصر ازدی نے ان کو احمد بن عبدالملک بن واقد

(۸۴۰۷)......(۲) فی أ: (الحسین)

(۸۴۰۸)......(۱) فی ن: (شمل نفسه)

(۸۴۰۹)......أخرجه مسلم (۱/ ۴۹)

نے ان کو مطہر الاعنف نے ان کو حدیث بیان کی ہے ام ابان بنت وازع نے ان کو ان کے والد نے وہ اشج کے ساتھ تھا۔ وہ شخص تھا جو وفد عبدالقیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج سے فرمایا تھا کہ تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: حلم اور اناءۃ۔ بردباری اور نرمی یعنی رجوع کرنے اور بات ماننے کی عادت۔ اس نے پوچھا کہ کیا یہ ایسی صفات ہیں جو میں نے خود اپنے اندر پیدا کر لی ہیں یا میری فطرت وجبلت میں یہ داخل ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ بلکہ تمہاری تخلیق ہی اسی پر ہوتی ہے (کہ تیری فطرت میں یہ شامل ہیں) اس شخص نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسی فطرت وعادت پر بنایا جس کو وہ پسند فرماتا ہے۔ اسی طرح کہا ہے راوی نے اور اس کے علاوہ دیگر راویوں نے اس کو روایت کیا ہے مطر سے اس نے کہا مروی ہے ام ابان بنت وازع بن زارع سے اس نے اپنے دادا زارع سے اور وہ بھی وفد عبدالقیس میں تھا اس نے بھی اس بات کو ذکر کیا ہے۔ اور اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے کتاب السنن میں محمد بن عیسیٰ سے اس نے مطر سے اسی طرح پر اسی مفہوم میں۔

نرمی جس چیز میں آتی ہے اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے:

۸۴۱۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عفان بن مسلم نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسن بن محمد بن صباح نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد نے ان کو سلمان اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے وہ کہتے کہ اعمش نے کہا میں نے ان لوگوں سے سنا وہ ذکر کرتے تھے مصعب بن سعد سے اس نے اپنے والد سے اعمش نے کہا کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ سنجیدگی ہر چیز میں ہے مگر آخرت کے عمل میں۔ نہیں ذکر کیا ابوعبداللہ نے اعمش کا قول اول میں اور ذکر کیا ہے قول آخر۔

۸۴۱۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن کثیر نے اور ابو عمر وحوض نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شعبہ نے "ح"۔

۸۴۱۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا خدام بن شریح بن ہانی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ عائشہ پر اونٹ سوار ہوئی جو ذرا سخت قسم کا تھا سیدہ عائشہ اس کو سختی کرنے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نرمی کو اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ وہ جس چیز میں آجائے اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز میں سے نکل جائے اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

یہ ابن بشار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن بشار وغیرہ سے۔

۸۴۱۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی حیوۃ نے ان کو ابن ہاد نے ان کو ابوبکر بن عمرو نے ان کو ابن حزم نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو عائشہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ اور نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے پر اتنی عطا کرتا ہے جس قدر سخت ہونے پر عطا نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے علاوہ پر عطا کرتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حرملہ بن وہب سے۔

(۸۴۱۰)......اخرجه ابوداؤد (۵۲۲۵) عن محمد بن عيسى الطباع عن مطر.

(۸۴۱۳)......اخرجه مسلم (۴/۲۰۰۴)

(۸۴۱۴)......اخرجه مسلم (۴/۲۰۰۳)

اللہ تعالیٰ شفقت کو پسند فرماتے ہیں:

۸۴۱۵:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے کہا اس نے سنا عبداللہ وھب بن منبہ سے اس نے ابوحذیفہ سے اس نے علی بن ابی طالب سے اس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ شفیق ہے شفقت کرنے کو پسند کرتا ہے اور وہ نرمی کرنے پر اس قدر عطا کرتا ہے جو سختی کرنے پر نہیں کرتا۔

۸۴۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن اسحٰق خراسانی عدل نے بغداد میں ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو محمد بن ابی اسماعیل نے ان کو عبدالرحمٰن بن ہلال نے ان کو جریر بن عبداللہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رفق ونرمی سے محروم کردیا گیا وہ خیر سے محروم کردیا گیا۔

۸۴۱۷:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو محمد بن ابی اسماعیل نے ان کو عبدالرحمٰن نے ہلال سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہوجائے خیر سے محروم ہوجاتا ہے۔ یا اس طرح کے الفاظ فرماتے کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے محروم کیا گیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۸۴۱۸:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوعمران موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن محمد بن عباس بن عثمان شافعی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن احمد بن علی بن احمد خامی نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو عبدان عبدالحلیم نے وہ بیہقی ہیں ان کو ابراہیم بن محمد نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن عباس بن محمد بن علی قرشی ہروی نے روضہ میں مدینۃ الرسول میں ان کو ابن زیات نے ان کو عبداللہ بن صقر نے ان کو ابراہیم بن محمد شافعی نے ان کو ابوغرارہ تمیمی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے قاسم سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ نرمی اور شفقت کرنا برکت ہے اور سخت واجڈ ہونا برکتی اور نحوست ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی اہل گھرانہ سے خیر کا ارادہ کرتا ہے ان پر نرمی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ بے شک نہیں داخل ہوتی نرمی ہرگز کسی چیز میں مگر اس کو خوبصورت بنادیتی ہے اور شدت نہیں داخل ہوتی مگر ہر چیز کو عیب دار کردیتی ہے۔ بے شک حیاء ایمان میں سے ہے۔ اور ایمان جنت میں داخل کرے گا۔ اگر حیاء آدمی ہوتا تو نیک آدمی ہوتا اور بے شک فحش اور بے حیائی گناہ اور نافرمانی میں سے ہے اور بے شک نافرمانی جہنم میں لے جائے گی، اور اگر فحش و بے حیا مرد ہوتا تو وہ بدترین مرد ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گوئی کرنے والا پیدا نہیں کیا اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فحاش نہیں بنایا۔ اور ابوعمران کی ایک روایت میں ہے کہ اگر فحش آدمی ہوتا جو لوگوں میں چلتا پھرتا تو بہت برا آدمی ہوتا۔ اور مابعد کو اس نے ذکر نہیں کیا ہے۔

نیک سیرت نبوت کا جزء ہے:

۸۴۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن عباس قرشی ہروی نے کوفے کے راستے میں۔ دریائے فرات کے کنارے ان کو ابوالفضل محمد بن

(۸۴۱۷)......أخرجه مسلم (۴/۲۰۰۳)

(۸۴۱۸)......(۱) في أ: (عبدان بن الحليم)

اخرجه المصنف في الأسماء والصفات (ص ۱۵۵) عن أبي طاهر. به

عبداللہ بن محمد نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو قابوس بن ابی ظبیان نے یہ کہ ان کے والد نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

بے شک سیرت نیک اور عادت نیک اور اقتصاد و میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ثوری نے قابوس سے بطور موقوف روایت کے۔

۸۴۲۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن علی اسفرائنی نے ان کو ابواحمد بن سلمان فقیہ نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی العوام کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا ان کو خبر دی ابوالجواب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو قابوس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ کہتے پھر ذکر کیا ہے اس کو سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے بیس سے کچھ زائد اجزاء میں سے۔

۸۴۲۱:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابی العوام نے ان کو ابوالجواب نے ان کو زبیر بن معاویہ نے ان کو قابوس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم نے اسی کی مثل۔

۸۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عمرو بن مرہ نے اس نے سنا خیثمہ سے اس نے سنا عدی بن حاتم سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ کا ذکر فرمایا۔ اور اس کے بارے میں اللہ سے پناہ مانگی اور تین بار اپنے چہرے سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اس کے بعد فرمایا بچو تم لوگ آگ سے اگر چہ کھجور کے آدھے دانے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو اور اگر تمہیں وہ بھی نہ مل سکے تو پھر پاکیزہ کلمہ سے۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ ہے۔

تین صفات:

۸۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو محمد بن عبدک قزاز نے ان کو عبدہ بن محمد نے ان کو عبسہ بن سعید نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین صفات ہیں جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو اس سے تو کتا ہی بہتر ہوتا ہے۔ ایسی پرہیز گاری جو اس کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے یا ایسی بردباری اور حوصلہ جو جس کے ذریعے جاہل کی جہالت کو لوٹا دے یا حسن خلق جس کے ساتھ وہ لوگوں میں زندگی گذارے۔ اسی طرح روایت کی گئی ہے یہ بطور مرسل روایت اور دوسرے طریق سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۴۲۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو زکریا بن نافع نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں تین میں سے ایک خصلت بھی نہ ہو اس کے عمل میں سے کسی چیز کو شمار نہ کرنا۔ ایسا تقویٰ جو اس کو اللہ کے محارم سے روک دے یا ایسا حوصلہ جو کسی بے وقوف کو روک دے یا ایسا اخلاق جس کے ذریعے وہ لوگوں میں زندگی گذارے۔ اور روایت کی گئی ہے وہیب مکی سے اسی قول کے بارے میں۔

۸۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن مہرویہ رازی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ہشام بن عبداللہ رازی نے ان کو عبیداللہ سنجری نے وھیب مکی سے وہ کہتے ہیں جس شخص میں تین خصلتیں نہ ہوں وہ اپنے عمل کا اعتبار نہ کرے ایسی پرہیز گاری جو اس کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے اور ایسا حوصلہ جس کے ذریعے وہ کم عقل کو لوٹا دے اور ایسا اخلاق جس کو وہ لوگوں میں پیش کر سکے۔

(۸۴۱۹)......(۱) فی (أ) : مرفوعاً

(۸۴۲۳)......(۲) فی ن : (علیک) (۳)......فی ن : (القرآن)

(۱)......فی ن : (النحوی)

۸۴۲۶:...... ہمیں خبر دی ابو سعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ اسفرائنی نے ان کو ابو بحر بر بھاری نے ان کو کدیمی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ایوب نے ایک لمحے کا حوصلہ سال بھر کے شر کو دفع کر سکتا ہے۔

۸۴۲۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابو سعید محمد بن شاذان نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن بندار نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں بہر حال میں اپنے ساتھی پر شک و بے اعتباری نہیں کرتا ہوں۔ یا تو میں اس پر رشک کرتا ہوں یا میں اس کی تکذیب کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ جھگڑا کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے:

۸۴۲۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمد بن نصر زاہد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا القاسم اسحٰق بن محمد بن حکیم سے وہ کہتے ہیں۔ شعر جو شخص لوگوں کو ٹھہراتا ہے رات کو اس کے گھر میں تو گنجائش ہو سکتی ہے مگر جو جھگڑا کرتا ہے اس کے لئے اسباب تنگ ہو جاتے ہیں۔

۸۴۲۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے اور ابو بکر قاضی نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن یعقوب اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن وہیب کے سامنے پڑھی گئی کہ تجھی خبر دی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے اس نے سیدہ عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین مرد اجڈ اور جھگڑالو ہیں۔

۸۴۳۰:...... اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن سہل نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اللہ ناپسند کرتا ہے شدید طریقے پر گنہگار جھگڑالو کو۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے ابن جریج سے۔

۸۴۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمس نے ان کو محاربی نے ان کو لیث نے ان کو عبدالملک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو تو اپنے بھائی سے جھگڑا کر نہ اس کے ساتھ مزاح کر اور نہ اس کے ساتھ کوئی ایسا وعدہ کر جو تو پورا نہ کرے اس کے ساتھ۔

۸۴۳۲:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن جعفر کوفی نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو ابن وہیب بن منبہ نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے گناہ گار ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑالو رہے۔

۸۴۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو یحییٰ بن یوسف الزمی نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ابن ادریس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ اس کو خبر پہنچی ہے ایک قوم کے بارے میں جو ایک ہنڈیا کے بارے میں باہم جھگڑا کر رہے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے وہ نہ بیٹھے اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرے گناہگار ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑالو بنا رہے۔ اور تیرے ظالم ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو دشمنی کرتا رہے۔ یہ کہہ کر ان لوگوں

(۸۴۲۷)......(۲) فی أ: (أغضبه)

(۸۴۳۳)......(۱) سقط من (ن)

سے ہٹ گئے۔

اور اس راوی کے علاوہ نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن عیاش سے اس نے ابن وہب سے اس نے اس کے والد سے وہ ابن وھب بن منبہ سے ہاں مگر ادریس وہ ابن سنان ہے جو بیٹا ہے وہب بن منبہ کی بیٹی کا۔ گویا اس نے یوں کہا ہے کہ اس نے روایت کی ہے اپنے والد سے اور اس سے اس نے نانا مراد لیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۸۴۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن مصعب نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے بچانا تم اپنے آپ کو جھگڑا کرنے سے بے شک اس کا فائدہ کم ہے اور وہ عداوت ودشمنی کو ابھارتا ہے دوستوں و بھائیوں کے درمیان۔

۸۴۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران اسماعیلی نے ان کو عمرو بن عثمان نے اور عمر بن علی بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی عقبہ بن علقمہ نے اور ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں جب تم دیکھوں کہ کوئی آدمی جھگڑا کرنے والا ہے۔ جنگ جدل کرنے والا ہے اپنی رائے کو ہی پسند کرتا ہے (تو یقین کر لو کہ) اس کا خسارہ پورا اور مکمل ہو چکا ہے (یعنی وہ خسارے میں ہے۔)

جھگڑا دوستی کو خراب کرتا ہے:

۸۴۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو عباد بن ولید نے ان کو محمد بن موسیٰ حرشی نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ خزاز نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ جھگڑا کرنا قدیم دوستی کو خراب کر دیتا ہے اور مضبوط عقد کو اور بندھن کو کھول دیتا ہے۔

۸۴۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابوجعفر نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ منافق آدمی کی مثال اس بکری کی سی ہے جو دو سینگ والیوں میں واقع ہو اگر ایک کی طرف آئے تو اس کو سینگ مارے اور دوسری کی طرف جائے تو وہ بھی اس کو سینگ مارے۔

۸۴۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو حجاج بن دینار نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو بھی قوم ہدایت ملنے کے بعد بھٹکتی ہے وہ جدل و جھگڑے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ماضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون ۔انہوں نے اے پیغمبر تیرے لئے جو مثل بیان کی ہے وہ محض جھگڑنا ہے بلکہ وہ تو لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔

جھگڑا کرنے سے مروّت وعزّت چلی جاتی ہے:

۸۴۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو محمد بن حارث نے بغداد میں ان کو حفص بن عمر ایلی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس شخص میں فکر غم زیادہ ہو جائے اس کا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور جس شخص کا اخلاق

(۸۴۳۵)......(۱) فی أ: (وعمرو)

براہو جائے وہ اپنے نفس کو عذاب دیتا ہے (یا اس کا نفس عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔)

جو شخص لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرے اس کی مروت ساقط ہو جاتی ہے اور عزت بھی چلی جاتی ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ جبرائیل علیہ السلام مجھے بتوں کی عبادت سے روکتے رہے اور شراب نوشی کرنے سے اور لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ میری کتاب سے ملاحات الرجال ۔کا لفظ ساقط ہو گیا ہے۔لیکن ہمارے شیخ ابوسعید نے اس کو ذکر کر دیا ہے۔میں کہتا ہوں کہ یہ اسناد ضعیف ہے۔اور اس کا بعض درج ذیل روایت میں مروی ہے۔

۸۴۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسن بن عطیہ نے ان کو عقیل نے اسماعیل بن رافع سے اس نے ابن ابی سلمہ سے اس نے ام سلمہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شروع شروع میں جس چیز سے رسول اللہ نے مجھے منع فرمایا تھا اور میری طرف عہد کیا تھا بتوں کی عبادت سے منع اور شراب نوشی سے منع کرنے کے بعد وہ لوگوں کے جھگڑا کرنے پہ سے تھا۔

۸۴۴۱:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے وہ ابن عقیل ہیں۔اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا آپ فرماتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا: روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن یحییٰ نے یحییٰ بن متوکل سے اس نے کہا کہ اس نے روایت کی ہے اسماعیل بن رافع سے اس نے ابوسلمہ مخزومی سے اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس نے فرمایا۔

۸۴۴۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۴۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن علی بن حسن مقری نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو ولید بن مسلمہ نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابن شہاب زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو لوگوں کے ساتھ مشورہ کرنے سے اور لوگوں کی رائے لینے سے بے شک وہ عزت کو دفن کر دیتا ہے اور عیب کو ظاہر کر دیتا ہے۔

۸۴۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد دینوری نے ان کو ابوالقاسم عبداللہ بن عبدالرحمٰن دقاق نے ان کو محمد بن عبدالعزیز نے ان کو خبر دی ابویوسف محمد بن احمد صیدلانی رقی نے ان کو ولید بن سلمہ ازدی نے ان کو نضر بن محرز نے اور اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم خود کو لوگوں کے ساتھ مشاورت سے بے شک وہ دفن کر دیتی ہے حسن کو اور ظاہر کر دیتی ہے بدصورتی اور عیب کو۔

کہا ولید نے کہ غرہ سے مراد آدمی کا حسن وخوبصورتی ہے۔ولید بن سلمہ ازدی اس کے ساتھ متفرد ہے اور اس کے ہاں اس کی مثل کئی افراد ہیں۔جن کا کوئی متابع نہیں ہے۔

اخلاق اور نرمی کرنا بھی صدقہ ہے:

۸۴۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن محمود یہ عسکری نے ان کو ابواسامہ حلبی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد

(۸۴۴۴)......سبق برقم (۸۲۲۰)

سکری نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم موصلی رملی دیبلی نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی میتب بن واضح نے ان کو یوسف بن اسباط نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: باہم اخلاق اور نرمی سے پیش آنا بھی صدقہ ہے۔

اور سکری کی ایک روایت میں ہے کہ ہمیں خبر دی ہے سفیان نے اور باقی برابر ہے۔

۸۴۴۶:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن حسن سراج نے ان کو احمد بن یحییٰ عطار نے ان کو حمید بن ربیع نے ان کو ہشیم نے علی بن زید سے اس نے سعید بن مسیّب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: عقل و دانش کی اصل باہم اخلاق و نرمی ہے اور دنیا میں اچھے کام کرنے والے ہی درحقیقت آخرت میں بھی اچھے ہوں گے۔

اس روایت کا متصل ہونا منکر ہے یہ صرف منقطع ہے مروی ہے۔

۸۴۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ہشیم نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابن مسیّب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان باللہ کے بعد عقل و دانش کی سردار لوگوں کے ساتھ نرم روش اختیار کرنا ہے۔

کہا عبداللہ نے کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں سنا اس کو ہشیم نے علی بن زید سے اس نے نہیں مسیّب سے اس نے نبی کریمؐ سے ایمان کے بعد عقل و دانش کی اصل لوگوں کے ساتھ محبت رکھنا ہے۔ ہشیم نے اس روایت کو مدلس کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

۸۴۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد جیبی نے مقام مرو میں ان کو خبر دی ہے شہاب بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابان بن تغلب نے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب نے کہا بچاؤ تم اپنے آپ کو لوگوں کے ساتھ دشمنی کرنے سے اور مخالفت کرنے سے وہ دو قسم سے خالی نہیں ہوں گے یا تو عاقل ہوں گے جو تمہارے خلاف مکر کریں (بری تدبیر کریں گے)۔

یا جاہل ہوں گے جو تمہارے خلاف جلدی بازی کریں گے ان باتوں کی وجہ سے جو تمہارے اندر نہیں ہوں گی۔

اور یقین جانو کہ کلام ذکر (تذکرہ) ہے اور جواب دینا دھرا ہونا ہے جس جگہ دونوں جمع ہو جائیں ان سے ایک اور چیز پیدا ہونا لازم ہے۔ اس کے بعد انہوں نے شعر پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا۔ عزت کو وہی بچا کر لے جاتا ہے جو جواب سے بچتا ہے۔ اور جو لوگوں سے مدارات کرتا ہے وہ عزت پالیتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں سے خوف کرتا ہے وہ اس کو خوف زدہ کر دیتے ہیں اور جو لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتا وہ ان سے ہرگز نہیں ڈرتا۔

حضرت عمیر بن حبیب کی وصیت:

۸۴۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن

(۸۴۴۵)...... (۱) فی ن (الساوی) (۲)...... فی أ: (الموصلی) وفی ن: (الرملی)

(۸۴۴۶)...... (۳) فی ن: (بحر)

اخرجه ابن أبی شیبة (۸/۳۶۱) عن هشیم عن علی بن زید عن سعید بن المسیب مرفوعاً

(۸۴۴۷)...... أشعث بن بزار ضعیف الحدیث (الجرح والتعدیل ۲/۲۶۹ و ۲۷۰)

(۸۴۴۸)...... (۱) فی ن: (الحبلی) (۲)...... فی ن: (الحسن)

سلمہ نے ان کو ابو جعفر خطمی نے کہ اس کے دادا عمر بن حبیب نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا۔

اے میرے بیٹو تم اپنے آپ کو بچاؤ کم عقلوں کی صحبت اور ہم نشینی سے اس لئے کہ جو شخص کم عقل سے حوصلہ کرے وہ اپنے حلم کے ساتھ مسرور ہوگا اور جوان سے محبت کرے گا وہ نادم ہوگا اور جو قلیل کے ساتھ مطمئن نہ ہو جو کچھ کم عقل کرتا ہے تو وہ کثیر کے ساتھ مطمئن ہوگا۔ جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ امر بالمعروف کرے یا نہی عن المنکر کرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو مطمئن کرے اس سے قبل ایذا پر، اور اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کی طرف سے ثواب کا یقین رکھے لہٰذا وہ ایذا سے پریشان نہیں ہوگا۔

۸۴۵۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی حماد بن سلمہ نے ان کو ابو جعفر خطمی نے کہ ان کے دادا عمیر بن حبیب نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی اور اس کو خود کو صحبت رسول حاصل تھی انہوں نے کہا اے بیٹے بچاؤ تم اپنے آپ کو کم عقلوں کی ہم نشینی سے پھر راوی نے اسی کو ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص کم عقل کی بات پر صبر نہیں کرتا اور اس کو اس کی کثیر بے وقوفی پر صبر کرنا پڑتا ہے۔ اور جو شخص اس پر صبر کرتا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے وہ اس چیز کو پالیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے۔ اس کے بعد راوی نے مابعد ذکر کیا ہے۔

۸۴۵۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن محمد طالحی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہا شبیب بن شیبہ نے جس نے کوئی ناگوار کلمہ سنا اور اس سے خاموش ہوگیا اس سے اس کلمہ کا مابعد ساقط ہو جائے گا اور جس نے اس کلمے کا جواب دے دیا وہ اس سے بھی شدید ترین کلمہ سنے گا۔ پھر اس نے شعر پڑھا۔ جس کا مطلب یہ ہے انسان کا نفس جو بھاگتا ہے اس گالی سے جو کوئی اسے دے دیتا ہے (یعنی برداشت نہیں کرتا) مگر پھر وہ اس کے بعد ہزار گالی سنتا ہے پھر بھی چپ رہتا ہے۔

صاحب حلم اور بردبار:

۸۴۵۲:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو ابوالقاسم حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو یزید بن ابراہیم تستری نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا حسن سے وہ اس آیت کے بارے میں کہتے تھے:

وعبادالرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً.

رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو دھرتی پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب کوئی جاہل ان سے ہم کلام ہوتا ہے تو وہ سلام کہہ کر چلے جاتے ہیں۔

فرمایا کہ بردبار لوگ کسی کے اوپر جہالت کا مظاہرہ نہیں کرتے اور اگر ان پر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو وہ حوصلہ کرتے ہیں۔

۸۴۵۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو خبر دی عبدالوہاب نے ان کو عمرو نے ان کو حسن نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا

کہ رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں۔

(۸۴۵۱).....(۱) فی ن (البلخی) (۲)..... غیر واضح فی (أ)

فرمایا کہ وہ صاحب حلم ہیں اور بردبار ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے سلام ہو۔ فرمایا اس سے مراد: السلام علیکم کہتے ہیں۔

۸۴۵۴: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا فرمایا اس سے مراد ہے وقار وسکینہ۔ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ اور جب جاہل ان کو ملتے ہیں کہتے ہیں سلام ہو۔ فرمایا کہ وہ درست بات کہتے ہیں۔

۸۴۵۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن فضل سامری نے ان کو حدیث بیان کی احمد بن ہیثم بزاز نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو نعیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ:

ایسی عزت جس میں ذلت نہیں:

۸۴۵۶:...... میں نے سنا ابوحازم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن خلیل بن حفص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن رشیق سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالصمد نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عمران جیزی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے ایسی عزت جس میں ذلت نہیں ہے وہ تیرا خاموش ہونا ہے کم عقل سے کم عقل کے ساتھ نرمی کرنا ہاتھ سے اور منہ سے۔

۸۴۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ جرجانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن قاسم انباری ادیب خلیفہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے احمد بن عبید نے ان کو شعر سنائے اصمعی نے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

رذیل اور کمینے انسان کو اس سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں ہوتی جب تم اس سے شریفانہ جواب کی خواہش کرو۔ رذیل آدمی مشارکت بلا جواب گالی سے زیادہ شدید ہے کمینے انسان پر۔

۸۴۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز فقیہ سے کہ بعض مسافر یا غریب حماقت و بے وقوفی کے ساتھ ان کے درپے ہوا اس نے اسے سنوایا حالانکہ وہ خاموش تھا۔ وہ جب اپنی بے وقوفی کر کے خاموش ہوا تو انہوں نے شعر پڑھے جن کا مطلب تھا مجھے کتے نے گالی دی میں نے اس سے اپنی ذات کو بھی بچایا اور اپنی عزت کو بھی (وہ اس طرح کہ) میں نے اس کو حقیر سمجھتے ہوئے کوئی جواب نہیں دیا کون ہوگا اگر اس کو کتا کاٹ لے تو وہ جواب میں کتے کو کاٹ لے۔ (ظاہر ہے ایسا کوئی نہیں کرتا۔)

۸۴۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن یحییٰ نے ان کو ابوالفضل عباس بن فضل محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حدیث بیان کی ابوبشر بن سلیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن داؤد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اعمش سے وہ کہتے کہ احمق آدمی کا خاموشی اختیار کرنا ہے۔

اور اعمش نے کہا کہ خاموشی جواب ہے اور ان سنا کرنا یعنی نظر انداز کرنا کثیر شر کو بجھا دیتا ہے، اور گناہ گار کی رضا ایسی حد ہے جس کا ادراک نہیں ہوسکتا۔ اور دوست کی شفقت کامیابی کی مدد ہے اور جو شخص ناراض ہوا اس پر جو اس پر قدرت نہیں رکھتا اس کا غم طویل ہو جاتا ہے۔

(ت ۸۴۵۹)...... (۱) فی ن. (موذن)

تین شخصوں سے بدلہ نہیں لیا جاتا:

۸۴۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن اسحٰق نے ان کو محمد بن زکریا فلابی نے ان کو علاء بن فضل نے ان کو علاء بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا۔ تین شخص تین شخصوں سے بدلہ نہیں لیتے۔ بردبار آدمی احمق سے۔ نیک آدمی بدکردار سے۔ اور شریف آدمی کمینے سے۔

۸۴۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران سے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ھشیم بن خارجہ نے ان کو زید ابو خالد نے اہل دمشق سے اس نے سلیم بن موسیٰ سے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو ابن سماک نے ان کو ابن شبرمہ نے وہ کہتے تھے جو شخص مخالفت کرنے اور دشمنی کرنے میں مبالغہ کرے (حد سے بڑھ جائے) وہ گنہگار ہے (یا جھگڑا کرنے میں انتہاء کردے وہ گنہگار ہے۔) اور جو اس میں کوتاہی کرے (یعنی جھگڑا نہ کرے بلکہ معاملے کو چھوٹا کرے طول نہ دے) اس سے جھگڑا کیا جاتا ہے۔ اور حق کی طاقت نہیں رکھتا جس پر معاملے کا دارومدار ہو۔ اور صبر کا پھل وبھالہ رکنا اور زبردستی صبر کرنا ہے۔ اور جو شخص پاک دامنی کو لازم پکڑ لے آگے آگے بادشاہ حقیر ہو جاتے ہیں۔ اور بیچ لوگ بھی۔

۸۴۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعوام عددی کے آگے کوئی آدمی لایا جاتا وہ اس کو گالیاں دیتے اور کہتے کہ اگر تو ایسا ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے تو پھر میں بہت برا آدمی ہوں۔

۸۴۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر بن عمر نے ان کو ابوسعید بن عمر نے ان کو ابوسعید حمدون نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوی نے ان کو حامد بن یحییٰ بلخی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن عمر بن ذر ایک آدمی کے ساتھ گذرے جس نے ان کو برا بھلا کہا اور اس سے کہا اے فلانے ہمیں گالیاں دینے میں مشغول ہیں کچھ صلح کی گنجائش بھی تو چھوڑیئے ہم نہیں پاتے اس شخص کا کوئی بدلہ جو ہمارے اندر اللہ کی نافرمانی کرے مثل اس شخص کی جو اللہ کی اطاعت کرے۔

بغیر عاجزی ایمان کی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی:

۸۴۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن حسین تنوخی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی روذباری سے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا عباس بن مسروق نے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ (عاجزی کی وجہ سے) اللہ کے بندوں کے لئے زمین کی مثل نہ ہو جائے کہ جب کوئی ارادہ کرے اس پر چلے اور ان کے سارے منافع بھی اس سے ہوں۔

۸۴۶۶۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت مالک بن دینار سے کہا اے ریاکار (دکھاوے باز) انہوں نے کہا کہ تم نے کب سے میرا نام جان لیا ہے ایسا نام جو تمہارے سوا دوسرا کوئی بھی نہیں جانتا۔

۸۴۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا یحییٰ بن سعید قطان کو کہ وہ رو رہے تھے۔

(۸۴۶۴).....(۱) فی ن: (حماد)

لہٰذا ان کے ایک بزرگ پڑوسی نے ان سے کہا بے شک میں آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں ان کے پاس گیا جب کہ وہ رو رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کی قسم میرے اختیار میں نہیں کہ میں ملوں کہ فصل نہ ہو میں کون ہوتا ہوں میں کون ہوتا ہوں۔

حلم و بردباری سے متعلق روایت:

۸۴۶۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ۲۸۵ھ میں ابوعثمان سعید بن اسماعیل کی محفل میں حاضر ہوا وہ لوگوں سے کچھ مستورین (پرہیزگار لوگوں) کے بارے میں پوچھ رہے تھے اتنے میں ایک سائل کھڑا ہوا اور اس نے بڑا الجاجت کے ساتھ چپک کر سوال کیا۔

پس کیا ابوعثمان نے اے میاں کیا خیال ہے جو شخص لوگوں سے بازاروں میں سوال کرتا ہے اور جامع مسجد میں کرتا ہے بے شک اس کے معاملے میں کلام نہیں کرتا ہوں بلکہ میں پوچھ رہا ہوں مستور کے بارے میں جو ضعیف ہے سوال کرنے سے رکا ہوا ہے۔ لوگوں سے مانگتا ہی نہیں ہے۔ پس کہا اس سے سائل نے آپ اللہ سے نہیں مانگتے۔ تو ابوعثمان نے کہا اگر میں ایسا ہوں جیسے آپ نے کہا ہے تو اللہ مجھے معاف کرے اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسے تم نے کہا ہے تو پھر اللہ آپ کو معاف کرے اس کے بعد ابوعثمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ذکر کی۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قید کر دیا تھا لہٰذا اس کی قوم آپ کے پاس آئی اور کہنے لگے کہ آپ برے کام سے روکتے ہیں اور خلوت میں خود کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا واقعی تم لوگوں نے ایسے ایسے کیا ہے اور ابوعثمان کے آخر تک حدیث ذکر کی۔ اس کی بعد نبی کریم نے اس آدمی کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد ابوعثمان نے اپنے اہل مجلس سے کہا ہر وہ شخص جو میری عزت کرتا ہے اسے چاہئے کہ اس سائل کا اکرام کرے۔

۸۴۶۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواحمد حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ابوعثمان قیمتی لباس استعمال کرتے تھے۔ ان کا بیٹا ابوبکر کسی سال اعراق سے لوٹے تو والد کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق خوبصورت کپڑا تیار کئے اور کہا کہ آپ جس دن اپنی محفل برپا کرتے ہیں اس دن پہنا کریں ابوعثمان نے بھی ایسے ہی کیا۔ مگر ان کی مجلس کے آخر سے ایک سائل اٹھ کھڑا ہوا اس نے سوال کیا مگر لوگوں نے اسے ڈانٹ بیٹھا دیا کہ حضرت دعا سے فارغ ہو جائیں پھر سوال کرنا لہٰذا سائل ابوعثمان کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے جوڑا کوریا کار تم ایسے ایسے کپڑے پہنتے ہو، اور سکون کی جگہ رہتے ہو اور کفایت کی جگہ (جہاں ساری ضرورتیں پوری ہوں۔)

حالانکہ آپ ہمارے فقر کو اور ہمارے ضعف کو جانتے ہو۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان نے اپنا ہاتھ اپنی پگڑی کی طرف بڑھایا اور اپنے سر کے اوپر سے پگڑی کھینچ لی اور اس کو سائل کی طرف پھینک دیا اس کے بعد انہوں نے اپنی اوپر اوڑھنے والی چادر کھینچ لی اور وہ بھی اس کو دے دی اور قمیص بھی اتار کر اس کو دے دی اس کے بعد انہوں نے اہل مجلس سے کہا میں تم لوگوں سے اسلام کی عزت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم لوگ بھی اس آدمی کے ساتھ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اور بساط کے مطابق احسان اور نیکی کرو لہٰذا اس بندے کے سامنے بہت سے کپڑے اور انگوٹھیاں اور پازیبیں اور دینار اور دراہم اور دیگر بہت ہی اشیاء جمع ہو گئیں، اس کے بعد ابوعثمان نے اس آدمی سے کہا کہ اگر میں ایسا ہوں جیسا کہ تم نے کہا ہے تو میں رب سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول کر لے اور اگر میں ایسا نہیں ہوں تو میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے معاف کر دے تیری توبہ قبول کرے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تم میری شفاعت کرنا رب کے آگے میں نے اس لئے لوگوں کے آگے سفارش کی ہے۔

(۸۴۶۸)۔۔۔۔۔(۲) فی ن: (السوم بأنه فی الشر) (۸۴۶۹)۔۔۔۔۔(۱) فی ن: (یشفعنی ربی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم:

۸۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد احمد مصری نے ان کو مالک ابی غسان نے ان کو ابوعثمان نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی ہے میرے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھرانے والوں نے میری پناہ پکڑی اور وہ لوگ میرے پڑوس میں رہتے تھے میں اپنے کسی کام سے چلا گیا تھا بہز کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑسواروں کی جماعت گذری، جوان لوگوں کو پکڑ کر لے گئی۔ میں جب پانی کے مقام پر پہنچا تو میں نے پوچھا کیا کیا ہے میرے پڑوسیوں نے؟ یعنی ان کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے مجھے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑسوار جماعت ان پر گذری اور وہ لوگ ان کو پکڑ کر لے گئے ہیں۔ کہتے کہ میں جیسے اور جس حال میں تھا سیدھا ہے گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ ان کے اردگرد ان کے اصحاب میں سے کئی لوگ بیٹھے ہوئے تھے میں سیدھا حضور کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور میں نے کہا اے محمد میرے پڑوسیوں کو چھوڑ دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوفلاں! اللہ نے ان میں سے جو حق مسلمانوں کا بنایا ہے وہ دے دیجئے۔ میں نے پھر کہا اے محمد نہیں بس میرے لئے میرے پڑوسیوں کو چھوڑ دیجئے آپ نے فرمایا اے ابوفلاں ان میں سے اللہ نے جو مسلمانوں کا حق بنایا ہے وہ اس کو دے دیجئے۔ میں نے کہا اے محمد آپ برائی کرنے سے روکتے ہیں اور علیحدگی میں آپ خود بھی کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو جائے یہ بات میرے خلاف بہت زیادہ سخت آپ نے کہی ہے۔ چلو بھائی اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

امام احمد نے فرمایا احتمال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دلوں کو پاک سمجھا ہو اور خمس کے مال میں سے ان لوگوں کا معاوضہ خود بیت المال کو ادا کر دیا ہو اور ان کو واپس لوٹا دیا ہو۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہ محض آپ کی طرف سے حلم و بردباری ہو گویا کہ آپ اس شخص کے مسلمان ہو جانے کی توقع کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۸۴۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے پس اس نے ذکر کیا مثل روایت ابن بشران کے جو پہلے گذری ہے۔ اور اس نے کہا اس کے آخر میں کہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ہے تجھ پر۔ اگر میں ایسا ہوں جیسے تم کہتے ہو تو اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دیا جائے۔

۸۴۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو حامد بن ابو حامد مقری نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ ہمیں خبر دیتے ہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اس نے ابن مالک سے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور ان کے اوپر نجرانی چادر تھی موٹے باڈر والی ایک دیہاتی نے آپ کو راستے میں پالیا اس نے پیچھے سے آ کر اس چادر کو اس قدر زور سے کھینچا کہ آپ کی گردن کا ایک حصہ مجھے کھل کر نظر آ گیا جس سے میں نے واضح طور پر اس کے زور کے ساتھ کھینچنے کا نشان پالیا۔ اتنے میں وہ دیہاتی کہنے لگا اے محمد مجھے اللہ کے اس مال میں سے دیجئے جو آپ کے پاس ہے حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس دیئے اس کے بعد اس کو مال دینے کا حکم دے دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمرو بن ناقد سے اس نے اسحاق بن سلیمان سے۔

۸۴۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو ابوعامر نے ان کو محمد

(۸۴۷۱)......(۲) فی ن : (مالک بن یحیی)

بن ہلال نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور وہ ہمیں حدیث بیان کررہے تھے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے تھے اور ہمیں باتیں سناتے تھے جب حضور اٹھتے تھے تو ہم لوگ بھی اٹھ جاتے تھے ہم آپ کو دیکھتے رہتے تھے یہاں تک آپ اپنی بعض بیویوں کے گھر میں چلے جاتے تھے۔ ایک دن آپ نے ہمیں حدیث بیان کی اور ہم کھڑے ہوگئے۔ جب حضور کھڑے ہوئے اور آپ نے کہا ایک دیہاتی آپ کے پاس پہنچ گیا ہے اس نے زور سے آپ کی چادر کھینچی جس سے آپ کی گردن سرخ ہوگئی۔ پس کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کی چادر کھردری تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو دیہاتی نے اس سے کہا ان دو اونٹوں میں سے ایک مجھے دے دیجئے اور آپ نہ تو مجھے اپنے مال میں سے دیں گے اور نہ ہی اپنے باپ کے مال میں سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں نہیں بلکہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں نہیں بلکہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں میں تجھے اس پر سوار نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مجھے اس کھینچنے کا بدلہ دے جو آپ نے مجھے جھٹکا دیا ہے۔

اور وہ دیہاتی ہر بار آپ سے کہتا رہا اللہ کی قسم میں آپ کو اس کا بدلہ نہیں دوں گا۔ راوی نے حدیث کو ذکر کیا۔ کہ اس کے بعد حضور نے ایک آدمی کو بلا کر کہا کہ اس کو دونوں اونٹ دیجئے ایک اونٹ سے دلا دیجئے اور دوسرا کھجوروں سے اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ کی برکت کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ۔

۸۴۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباد بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن ہلال نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی نے اس کو ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کے مفہوم میں اور ابو عامر کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۸۴۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالفتح یوسف بن عمرو بن مسرور نے ان کو عبید اللہ بن لولو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن سوار نے۔ ان کو خبر دی مالک بن دینار نے اور معرور بن علی نے حسن سے اس نے محارب بن دثار سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورۃ براۃ نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لوگوں کی مداراۃ (خاطر کرنا) کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

کہا سہل نے کہ جو شخص لوگوں کے ساتھ میل جول اچھے اخلاق رکھتا ہے اور ان کے ساتھ جھگڑا نہیں کرتا وہ ان سے خاطر مداراۃ کرتا ہے۔ بے شک لوگوں سے خاطر مداراۃ کرنا مداہنت ہے اور احمق کی مداراۃ کرنا شرف ہے۔ اور شرف غفلت کرنا ہے اس سے۔ اور سب کے لئے سلامتی ہے اللہ کا تقرب حاصل کرنا ہے۔ یہ الفاظ قول ہے سہل بن عبداللہ تستری کا اور بہر حال باقی رہی حدیث تو وہ اس اسناد کے ساتھ غریب ہے۔ اور ہم نے اس کو ایک اور طریق سے روایت کیا ہے جابر سے اور دونوں اسنادوں میں ضعف ہے۔

محرمات سے بچنا ہی پرہیزگاری ہے:

۸۴۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو محمد بن احمد بن حماد قرشی نے ان کو احمد بن علی نحوی نے ان کو علی بن محمد بن عبید اسدی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن ابی ثابت نے ان کو یعقوب بن سکیت نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن سماک نے جو شخص لوگوں کو پہچانتا ہے ان کی عزت و مداراۃ کرتا ہے اور جو ان سے بے خبر ہوتا ہے ان سے جھگڑتا ہے اور مداراۃ اور عزت افزائی کی اصل جھگڑا ترک کر دینا ہے۔

۸۴۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو

(۸۴۷۵)......(۱) فی ا: (التفرد باللّٰہ)

سفیان نے ان کو علاء بن خالد نے انہوں نے سنا ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں اللہ نے جو آپ کے لئے تقسیم کی ہے اور مقدر بنایا ہے اس پر راضی ہوجا تو سب لوگوں سے بڑا غنی ہو جائے گا۔ اور محرمات سے بچتا رہ تو سب لوگوں سے بڑا پرہیزگار ہو جائے گا۔ اللہ نے جو چیز تیرے اوپر فرض کی ہے اس کو ادا کرتا رہ تو سب لوگوں سے بڑا عابد ہو جائے گا۔

جہنم ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لائی جائے گی:

۸۴۷۸:.....فرمایا: اور اس کے پاس ایک شخص آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: اگر تو لوگوں کو گالیاں دے گا تو وہ بھی تجھے گالیاں دیں گے اور اگر تو ان سے فیصلہ چاہے گا تو وہ بھی فیصلہ چاہیں گے اور اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو وہ تجھے نہ چھوڑیں گے اور اگر تو ان سے بھاگے گا تو وہ تجھے پالیں گے اور بے شک جہنم قیامت کے ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لائی جائے گی۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے ہوئے ہوں گے۔

۸۴۷۹:.....ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو منصور بن محمد فقیہ نے ان کو محمد بن علی خادم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عبدالعزیز حلبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قاسم بن عثمان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سلیم بن زیاد سے وہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ جو شخص لوگوں کو بچاتا ہے وہ خود نہیں بچتا۔ اور جو شخص لوگوں کو گالیاں دیتا ہے اس کو خود گالیاں ملتی ہیں اور جو شخص نااہل سے مال طلب کرتا ہے پشیمان ہوتا ہے۔

۸۴۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالطیب عبداللہ بن محمد قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعوانہ سے وہب کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابوعمرو بن علاء نے کہتے ہیں جب دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کرتے ہیں دونوں میں سے جو زیادہ کمینہ ہوتا ہے وہ غالب آجاتا ہے۔

۸۴۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحاق مزکی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم ذکر سے جو کہ بعض سلف کے شعر کہتے تھے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

ایک آزمائش ایسی ہے جس کی مثل کوئی دوسری آزمائش نہیں ہے وہ ہے بے دین اور بے حسب کی عداوۃ ودشمنی۔ اگر تو اس کی عزت کم کرے گا تو وہ بھی تجھے عیب لگائے گا۔ اور تیری محفوظ عزت پر بھی دھبہ لگا دے گا۔

۸۴۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن احمد بن نصر بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو محمد بن عبدالواحد سے وہ شعر کہتے ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

۸۴۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن مزل سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابونصر بن ابی ربیعہ سے وہ کہتے ہیں صعصعہ بن صوحان حضرت علی بن ابی طالب کے پاس آئے بصرے سے اور ان سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا حضرت علی اس وقت اپنی خلافت پر تھے۔ صعصعہ نے کہا اے امیر المؤمنین بے شک وہ تین چیزوں کو لینے والا ہے اور تین کو چھوڑنے والا ہے۔ لینے والا ہے لوگوں کے دلوں کو جب وہ حدیث بیان کرتا ہے اور حسن استماع کے ساتھ جب اس کو حدیث بیان کی جائے۔ اور آسان ترین امور کے ساتھ جب اس کی مخالفت کی جائے۔ اور چھوڑنے والا ہے جھگڑا کرنے والے کو اور جھگڑا کرنے والا ہے کمینہ کی صحبت وقربت کو اور چھوڑنے والا ہے اس چیز کو جس سے معذرت کی جائے۔

(۸۴۷۹).....(۱) فی ن: (سالم)

۸۴۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابی المعروف نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو لیث نے ان کو ابن عطیہ نے وہ کہتے ہیں کہا ربیع بن خثیم نے کہ لوگ دو طرح کے ہیں ایک مؤمن دوسرے جاہل بہر حال مؤمن کو تم ایذا نہ پہنچاؤ۔

اور رہا جاہل تو اس سے جھگڑا نہ کرو۔

۸۴۸۵:......تحقیق ہم نے روایت کیا ہے معنی ان الفاظ میں رجاء بن حیوۃ کی حدیث سے اس نے عبداللہ بن عمر سے اس نے نبی کریم سے (یہ مذکور ہے) کتاب المدخل باب فضل علم میں کہا علم فصیل فضیلت و برتری بہتر ہے عبادت میں فضیلت و برتری سے۔

ہزار آدمی کی دوستی ایک آدمی کی دشمنی:

۸۴۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن کیسان نے ان کو ہارون بن مغیرہ نے وہ ابوحمزہ رازی ہے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو حسین نے انہوں نے کہا کہ ہزار آدمی کی دوستی نہ خرید کر ایک آدمی کی دشمنی کے بدلے میں اور اس کو روایت کیا ہے عبدالکریم نے حسن سے انہوں نے کہا یہ خرید کرنا دوستی ہزار آدمی کی ایک عداوت کے بدلے میں۔

جو اللہ سے غنٰی نہ مانگے وہ حاسد ہے:

۸۴۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوابراہیم اسماعیل بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عمر بن عبدالعزیز رملی نے ان کو عبداللہ بن کلیب مرادی نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ایک شیخ نے جو کہ میرے پڑوسی تھے افریقہ میں وہ اہل مدینہ سے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت حسان بن ثابت سے رات کے وسط میں اپنے ناموں کو یاد کر کے پکار رہے تھے۔ کہہ رہے تھے میں حسان بن ثابت ہوں میں ابن فریعہ۔ میں تلوار قاطع ہوں جب صبح ہوئی تو میں صبح کو ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا کہ میں نے تم سے سنا کل رات آپ اپنے ناموں کو یاد کر رہے تھے کون سی چیز آپ کو زیادہ اچھی لگی تھی؟ کس چیز نے آپ کو خوش کر دیا تھا۔ فرمایا کہ میں نے ایک شعر کی حکمت میں غور کیا تو اس کی حکمت نے مجھے میرے ناموں کے ساتھ بلند آواز کے ساتھ بلوا دیا میں نے پوچھا کہ وہ کون سا شعر ہے؟ فرمایا میں نے یہ شعر کہا تھا۔

کوئی آدمی نہیں صبح کرے اور شام کرے اس حال میں کہ وہ لوگوں سے بچنے والا اور صحیح سالم ہو مگر جو گناہ نہ کرے وہ سعادت مند ہے۔

کہا ابواسحاق نے ابوالحسین نے اس میں میرے ساتھ اضافہ کیا ہے۔ ابوالحسین بن ابوسعید خالدی جب حسن ابن ثابت کا انتقال ہو گیا تو عبدالرحمٰن بن حسان نے کہا اپنے والد کی وفات کے بعد۔

اس نے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے آگ جلائی یہاں تک کہ اس کے پاس قبیلہ جمع ہو گیا اس کے بعد عبدالرحمٰن بن حسان نے ہم سے کہا میں نے ایک شعر کہا تھا مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر کوئی حادثہ نہ واقع ہو جائے میں نے تم لوگوں کو وہ سنانے کے لئے جمع کیا ہے۔ اس نے شعر کہا: اگر کوئی آدمی غنی اور دولت کو پالیتا ہے اس کے بعد اس کو کوئی سچا دوست نہیں ملتا اور نہ ہی کوئی ضرورت مند ملتا ہے وہ (تارک الدنیا ہی کی طرح) نادار ہے۔

جب عبدالرحمٰن کا انتقال ہو گیا تو ان کے بیٹے سعید بن عبدالرحمٰن نے بھی اسی کی طرح کہا اور ان کو شعر سنایا اگر کوئی آدمی لوگوں کو بحالت غنی دیکھے اور جھگڑا کرے اور اللہ سے غنی بھی نہ مانگے وہ بڑا ہی حاسد ہے۔

(۸۴۸۷)......(۱) فی ن: (الحسن)

جھگڑا نفاق پیدا کرتا ہے:

۸۴۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو احمد بن محمد صابونی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں علم کے اندر ریا کاری اور جھگڑا کرنا قساوۃ قلبی لاتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔

۸۴۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو منصور بن ابی مزاحم نے ان کو مروان بن شجاع نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالکریم جزری سے وہ کہتے ہیں کہ پرہیز گار آدمی کبھی جھگڑا نہیں کرتا۔ اور ہمیں خبر دی منصور بن ابی مزاحم نے ان کو عبسہ قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد سے وہ کہتے ہیں تم اپنے آپ کو دین میں خصومت و جھگڑے سے بچاؤ بے شک وہ قلب مصروف کرتا ہے اور نفاق پیدا کرتا ہے۔

۸۴۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعباس نے ان کو صنعانی نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ دین میں جھگڑے سے بچو، اور کہتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو ہمارے پاس آیا ہے۔ کوئی آدمی جو زیادہ جھگڑا کرنے والا ہو دوسرے آدمی سے باہم ارادہ کیا کہ ہم رد کر دیں جو جبرائیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے۔

۸۴۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل بخاری نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا کثرت کلام کے ساتھ اور لوگوں کو جواب دینے کے بارے میں تو فرمایا: جو شخص ایسا کام کرتا ہے۔ اس کی تازگی ختم ہو جاتی ہے۔ (یعنی چہرے کی رونق)

۸۴۹۲:......کہا مالک نے اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کو خط لکھا جس کا اپنی جگہ ایک مقام تھا اس نے کسی کی مخالفت کی تھی اور اس میں اس نے تعدی کی اور حد سے تجاوز کیا۔ اور اس میں اس نے اصرار کیا۔ عبد بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ تیرا ایک مرتبہ اور مقام ہے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ آپ جھگڑا کریں یہ ایسی بات ہے جس میں آپ کی توہین ہے اور عیب ہے تیرے ساتھ۔

مالک فرماتے ہیں۔ کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ آتا ہے اور محبوب ہو جاتا ہے اور اپنے سینے سے حرمتوں کو دفع کرتا ہے یہ بات صاحب عزت وشوکت کے لئے ذلت وعیب ہے۔

۸۴۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوسعید بن ابی بکر بن ابی عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعوانہ اسفرائنی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعدان بن نصر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہیثم بن جمیل سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے ایک آدمی سے جو میرے گستاخی کرتا ہے اس سے میں مستغنی ہوں یہ بات آپ ذکر کر دیں لہٰذا مجھ پر یہ بات آسان ہو جائے گی۔

۸۴۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن تمیم حنظلی نے ان کو محمد بن عباس کاملی نے ان کو علی بن محمد طنافسی بن اخت یعلی۔ نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک آدمی کے ساتھ تھا اس نے ابراہیم کی بابت ہتک کی میں ابراہیم کے پاس گیا اور ان کو بتایا کہ میں فلاں آدمی کے ساتھ تھا اس نے آپ کی توہین کی ہے اللہ کی قسم میں نے بھی اس بات کا ارادہ کر لیا ہے انہوں نے فرمایا شاید وہ آپ جس کے لئے غصہ ہوئے ہیں اگر اس سے کچھ سنتے تو اس کو کچھ بھی نہ کہتے۔

اہل بغض سے کوئی نفع نہیں:

۸۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر مزکی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی حسن بن محمد

(۸۴۹۴)......(۱) فی ن : (الکلبی)

جبائری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسن بن احمد بن عبدالواحد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوابراہیم شربی سے اور ان سے ایک آدمی نے کہا اے ابراہیم بے شک فلاں آدمی آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کے قرب میں نہ کوئی انس ہے اور نہ ہی اس سے بعد میں کوئی وحشت ہے (یعنی قریب کرنے میں کوئی فائدہ نہیں اور دور کرنے میں کوئی خوف نہیں۔)

اولیاء کی علامات:

۸۴۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے مقام مرو میں ان کو ابراہیم بن منذر خزامی نے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک نے فرمایا کہ لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا دوست تعریفیں کرتے ہیں اور دشمن عیب نکالتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں ان کے بعض دشمن ہوں گے اور دوست بھی۔ لیکن ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں مسلسل زبانوں کی بکواس سے۔

۸۴۹۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد بن ابی عثمان زاہد سے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بجلی نے مکہ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن زیات سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں اولیاء کی علامات میں سے ہیں۔ وہ اپنی خلوت کی حفاظت کرے اپنے اور اللہ کے مابین معاملے میں۔ اور اپنے اعضاء اور جوارح کی حفاظت کرے ان امور میں جو اس کے اللہ کے مابین میں اور ایذا و تکلیف برداشت کرے ان امور میں جو آپ کے اور لوگوں کے مابین ہیں اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق میں پیش آئے ان کے عقلوں کے فرق کے مطابق۔

۸۴۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو ضمرہ بن ربیعہ نے ان کو رجاء بن ابی سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حلم عقل سے اونچا ہے یہ اس لئے ہے کہ اللہ نے اپنے آپ کو اسی نام سے موسوم کیا ہے۔

۸۴۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوالحسن عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان بن سعید دارمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن موہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ سے وہ کہتے ہیں کہ عقل حفاظت کا نام ہے اور لب فہم کا نام ہے اور حلم صبر کا نام ہے۔

۸۵۰۰:...... ہمیں خبر دی علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو علی بن عثام نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسلم بن قتیبہ نے دنیا عافیت ہے۔

شباب صحت ہے مروت صبر کرنا ہے لوگوں پر۔ میں نے پوچھا کہ صبر کیا ہے مردوں پر؟ انہوں نے مدارۃ اور اخلاق کی تعریف کی۔

تصوف کیا ہے؟

۸۵۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوالحسن بن شمعون کی مجلس میں حاضر ہوا ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ تصوف کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا ایک نام ہے اور دوسری حقیقت ہے۔ تم ان دونوں میں سے کس چیز کے بارے میں پوچھتے

(۸۴۹۵)...... (۲) فی ن: (احمد الخمانذی)　(۳) فی ن: (احمد من الحسن)　(۴) سقط من ن

(۸۴۹۷)...... (۵) فی ن: (الجبلی)　(۱) فی ن (العباس)

(۸۴۹۹)...... (۲) فی ن (العنزی)

(۸۵۰۰)...... (۳) فی ن (أبو الحسن بن علی)

ہو؟ سائل نے کہا کہ سب کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا بہر حال تصوف کا نام تو ہے دنیا کو بھول جانا اور اہل دنیا کو بھول جانا۔ اور تصوف کی حقیقت ہے مخلوق کے ساتھ اخلاق و مدارات برتنا۔ اور ان کی طرف ملنے والی تکالیف کو برداشت کرنا حق تعالیٰ کی جانب سے۔ یا اللہ کے لئے۔

۸۵۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو ابو یحییٰ حمانی نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں و سیداً و حصوراً۔ فرمایا کہ سید سے مراد ہے جو شخص اپنے غصے پر اختیار اور کنٹرول رکھتا ہو اور حصور وہ ہے جو دو عورتوں سے صحبت نہ کرے۔

بداخلاق کے لئے کوئی سرداری نہیں:

۸۵۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو فلانی نے ان کو ایک آدمی نے بنوتمیم میں سے۔ اس نے کہا کہ احنف بن قیس نے کہا تھا جھوٹے میں کوئی مروت نہیں ہوتی اور حاسد میں کوئی راحت نہیں ہوتی۔ بخیل کے لئے کوئی حلیہ نہیں ہوتا اور بداخلاق کے لئے کوئی سرداری نہیں ہوتی غمگین کا کوئی بھائی چارہ نہیں۔

۸۵۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی فقیہ نے ان کو ابوبکر دریدی نے ان کو ابو حاتم نے عتبی سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں۔ کہ سخی سب سے زیادہ عاجز اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی کسی حاجت کے لئے سوال کرتا ہے۔ اور حلیم و بردبار سب سے زیادہ عاجز اور تھکا ہوا اس وقت ہوتا ہے جب وہ کسی کم عقل سے مخاطب ہوتا ہے۔

۸۵۰۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی ثقفی نے وہ کہتے ہیں نہ کھڑا ہو مخلوق کی مذمت کرنے پر اپنے ماسوا پر اور ایسا کوئی فعل انجام نہ دے جو تیری طرف سے اچھا نہ ہو یہاں تک کہ تم اس کی اصلاح کرلو اور اس کو درست کرلو اپنی طرف سے اگر چہ بتکلف اچھے اخلاق پیدا کرنے سے ہو۔

۸۵۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابواحمد بن ابوعبداللہ واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس سیاری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابوالموجہ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا میں مقام مرو سے آیا ہوں اگر آپ مجھے وعظ فرمائیں (تو بہتر ہوگا) چنانچہ ابوالموجہ نے شعر کہا آدمی وہی کچھ ہوتا ہے جیسے وہ اپنے آپ کو بناتا ہے لہٰذا تم اپنے نفس کو نیک اخلاق میں لگا دیجئے۔

۸۵۰۷:.....ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم مفسر نے ان کو شعر سنائے ابوالحسن علی بن عاصم نے جو صالح بن قدوس کے ہیں ہر ایک انتہاء کی طرف اور ایک حد کی طرف ابھارا جاتا ہے اور مرد کسی کا نائب اور بھیجا ہوا ہوتا ہے۔

لہٰذا تم مجموعی طور پر ایک خوبصورت داستان بن جاؤ اپنے بعد والوں کے لئے کیونکہ سارے لوگ داستانیں ہی ہوتے ہیں اپنے بعد والوں کے لئے۔

غصہ کی وجہ سے مخاصمت کے چند واقعات:

۸۵۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق مزکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالعباس سراج نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ایک آدمی نے جس کا اس نے نام ذکر کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ عاصم بن عمرو کے بعد ایک قریشی آدمی کے

(۸۵۰۴).....(۱) فی ن : (العتیمی)

(۸۵۰۶).....(۲) فی ن : (الأعمال)

درمیان مشترکہ ایک گھر تھا چنانچہ قریشی نے عاصم سے کہا اگر تو مرد ہے تو اس میں داخل ہو کر دیکھا لہٰذا عاصم نے کہا تحقیق تم غصے میں آ گئے ہو اور تم نے یہ بات غصے میں کہہ دی ہے لہٰذا میں اس گھر سے دستبردار ہوں یہ تمہارے قریشی نے کہا کہ آپ نے مجھ سے سبقت کر لی ہے لہٰذا یہ گھر آپ کا ہے۔ لہٰذا دونوں نے اس کو چھوڑ دیا دونوں میں سے کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہوا حتی کہ دونوں کا انتقال ہو گیا اب ان کی اولاد بھی اس کے در پے نہیں ہوئیں۔

۸۵۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے وہ کہتے ہیں مجھے بات بیان کی محمد بن ابوکثیر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی ہے مالک بن قاسم نے ان کو محمد نے کہ اس کے بعد ایک آدمی کے درمیان کسی چیز میں مدارا تھی چنانچہ اس سے قاسم نے کہا یہی چیز ہے جس کے بارے میں تم نے میرے ساتھ مخاصمت کرنے کا ارادہ کیا ہے لہٰذا یہ آپ کی ہے۔ اگر یہ حق ہے تو وہ تیرا ہے اس کو آپ لے لیجئے اور اس چیز میں میری تعریف نہ کرنا اور اگر یہ میرا حق تھا تو یہ تیرے لئے حلال ہے اب وہ تیری ہے۔

۸۵۱۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ان کے ماموں نے وہ کہتے ہیں شعر سنائے ابن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوحفص قریشی نے تمام امور گذر جائیں گے تم سے اور مٹ جائیں گے سوائے تعریف کے وہ تیرے لئے باقی رہ جائے گی۔ اگر مجھے ہر فضیلت کے بارے میں اختیار دیا جائے تو میں محاسن اخلاق کے سوا کسی چیز کو پسند نہیں کروں گا۔

۸۵۱۱:.....انہوں نے کہا اور ہمیں خبر دی ہے حسن نے میں اس کو خیال کرتا ہوں محمد بن زکریا اس نے ہمیں شعر سنائے ابن عائشہ سے بعض شعرا کے۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بعض لوگوں کی باتیں ہمیشہ یاد رکھی جاتی ہیں حالانکہ وہ مرد تو ہمیشہ نہیں رہتے جب کوئی آدمی موت سے مل جاتا ہے تو آپ اسے دیکھتے ہیں کہ اگر اس کی کوئی تعریف بھی باقی نہ رہے تو وہ ایسے گم نام ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔

۸۵۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی جعفر بن محمد خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسے آدمی سے کلام کی جو کسی دوسرے آدمی سے گفتگو کر رہا تھا چنانچہ وہ کسی بات سے اس سے غصہ ہو گیا تو اس نے اس کو کوئی قبیح اور بری بات کہہ دی راوی کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس سے کہا اے فلانے اللہ سے ڈر اور خاموشی کو لازم پکڑ اور حوصلے کو اور غصہ دبانے کو۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص رک گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اس سے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ احنف بن قیس نے کہا کہ ہم لوگ قیس بن عاصم کے پاس آتے جاتے تھے ہم لوگ ان سے حوصلہ سیکھتے تھے جیسے ہم علماء کے پاس جا کر علم سیکھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس آدمی نے کہا کہ میں دوبارہ یہ غلطی نہیں کروں گا۔

۸۵۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن عمر بن علی جوہری نے مقام مرو میں ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے مرو میں ان کو محمد بن سلام جمحی نے ابوعبدالرحمٰن بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ خاقان بن اہتم نے گمان کیا انہوں نے کہا کہ احنف بن قیس نے کہا تھا کہ تم لوگ حلم کی تعلیم حاصل کرو البتہ تحقیق میں نے اس کو سیکھا تھا قیس بن عاصم سے اس کے بعد اس نے کہا کہ قیس بن عاصم کے سامنے ان کا مقتول بیٹا لایا گیا اور اس کے قاتل کو بھی پکڑ کر لائے۔ انہوں نے قاتل سے کہا تم نے اپنا ہی ایک بندہ کم کر دیا اور اپنی ہی عزت تم نے گھٹائی اور تم نے اپنے چچا زاد کو قتل کر دیا میں نے تجھے معاف کر دیا ہے بے شک اس کی ماں تو بیٹا کھو بیٹھی ہے میں نے اس کے لئے اپنے مال میں سے سو اونٹوں کا وزن سامان مقرر کر دیا ہے۔

۸۵۱۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر عثمان بن محمد بن حسین صاحب الکتانی نے ان کو ابو عثمان الکرتی نے طرسوس میں ان کو عبدالرحمن بن عمر رستہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمن بن مہدی وہ کہتے ہیں بے شک ہم لوگ البتہ کسی آدمی کے پاس جاتے تھے تو ہمارا منشاء اس سے علم حاصل کرنے کا ہوتا تھا نہ اس سے حدیث سیکھنے کا بلکہ ہم اس کی پاس جاتے تھے تاکہ ہم اس کی سیرت اس کی عادت اور اس کی عاجزی اس سے سیکھیں۔

۸۵۱۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بیروتی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں تمہیں کسی بندے کا حوصلہ حیرانی میں نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ غصہ میں نہ آ جائے (یعنی غصے کے وقت اس کو آزمائش) اور کسی کی امانت اتنی تمہیں اچھی نہ لگے یہاں تک کہ وہ طمع کرے (یعنی اس وقت اس کو آزماؤ)۔

بے شک تم نہیں جانتے ہو کہ وہ دونوں کس کروٹ پر گرے گا۔

حوصلہ، حلم اور دوستی غصہ کے وقت پہچانی جاتی ہے:

۸۵۱۶:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے انہوں نے محمد بن نصر صائغ سے ان کو خبر دی مردویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں کہ میں خوشی کی حالت میں آدمی کی بھائی چارگی کا عقیدہ نہیں رکھتا بلکہ میں اس کے غصے کی حالت میں اس کی بھائی چارگی کا عقیدہ و یقین رکھتا ہوں جب اس کو غصہ دلا دیں۔

۸۵۱۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو مقری نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبدالرحمن اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا ابو دجانہ کے سامنے مصر میں انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں جس وقت ولی آدمی ناراض ہو جائے اور وہ حوصلے کا دامن چھوڑ دے وہ شخص حلیم نہیں ہے اس لئے کہ حلیم کا حلم غصے کے وقت پہچانا جاتا ہے۔

۸۵۱۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں حسن خلق کی علامات میں سے ہیں اکٹھے رہنے والوں کے ساتھ کم مخالفت کرنا اور اخلاق کی اور اپنے ساتھ ان کے رویے کی اچھائی کرنا اور جس چیز میں وہ تم سے اختلاف کریں اس کا الزام اپنے نفس پر رکھنا ان کے عیبوں کو جاننے سے رکنے کے لئے۔

فرمایا کہ تین چیزیں ہیں حلم کی علامات میں سے غصہ کی کمی مخالفت رائے کے وقت رب کے آگے عاجزی کرنے کے لئے ردی چیز کو برداشت کرنا۔ اس کے ساتھ جو شخص برائی کرے اس سے درگزر کرنے کے لئے اس کی برائی کو بھلا دینا اور اس پر فراخی کرنا۔

۸۵۱۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن ابو دارم حافظ نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو حسن بن حماد وراق نے ان کو محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے ان کو حدیث بیان کی مسعر نے ان کو محمد بن جحادہ نے وہ کہتے ہیں حضرت شعبی اس شعر کے بہت ہی دلدادہ تھے۔

لیست الاحلام فی حین الرضا

انما الاحلام فی حین الغضب

حوصلے رضا اور خوشی کے وقت نہیں ہوتے بلکہ حوصلے تو غصے کے وقت دیکھے جاتے ہیں۔

(۸۵۱۴)۔۔۔(۱) فی ن: (الکتابی)

۸۵۲۰:...... میں نے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوعمرو بن حمدان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب کے اندر پایا کہ میں نے سنا ابوعثمان حیری سے وہ کہتے تھے۔ لوگ اپنے اخلاق پر ہوتے ہیں جب تک ان کی خواہشات کی مخالفت نہ ہو اور جب ان کی خواہشات کی مخالفت کی جائے تو اخلاق کریمہ والے اخلاق رزیلہ والوں سے واضح ہو جاتے ہیں۔

۸۵۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسن بن احمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن ابوعلی نے ان کو محمد بن ابی یعقوب ربعی نے ان کو موسیٰ بن مطر آدمی نے ان کو احمد بن خراش نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ کسری نے اپنے وزیر سے کہا تھا کہ کرم کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کہ غلطیوں سے صرف نظر کرنا اس نے پوچھا کہ بڑا کمینہ کون ہوتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کمزور پر ظلم کرنا اور سخت اور مضبوط سے درگذر کرنا۔ اس نے پوچھا کہ حیاء کیا ہوتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ چھپ کر برائی کرنے سے رکنا۔ اس نے پوچھا کہ لذت کیا ہوتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ موافقت۔ اس نے پوچھا کہ حزم اور احتیاط کیا ہوتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ برا امان کرنا۔

۸۵۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالفرج عبدالواحد بن بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی احمد بن محمد صوفی نے ان کو محمد بن محمد نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوعثمان سعید بن حکم نے وہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا رنج برداشت کرنے کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ دائمی کون ہے؟ (یعنی جو ہمیشہ رنج و تکالیف اٹھاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ جو ان میں سے زیادہ برے اخلاق کا حامل ہو۔ پھر سوال کیا گیا کہ اس کے برے اخلاق کی علامت کیا ہے۔ فرمایا اس کا اپنے احباب کے ساتھ کثرت سے اختلاف کرنا۔

۸۵۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن نجید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ بھائیوں کے ساتھ موافقت کرنا بہتر ہے ان پر شفقت کرنے سے۔

۸۵۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن عباس سے موافقت میں اطاعت بہتر ہے مخالفت میں رعایت کرنے سے۔

۸۵۲۵:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن طاہر بن احمد بوشنجی نے ان کو ابوالقاسم منصور بن عباس نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن منذر بن سعید نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منصور نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن منذر بن سعید نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منصور نے ان کو یزید بن طلحہ نے ان کو ھشیم نے ان کو اسماعیل نے ان کو سالم نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے وہ کہتے ہیں آدمی کے حسن خلق میں سے ہے یہ بات کہ وہ اپنے ساتھی سے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کرے۔

۸۵۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طاہر بن واحد وراق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس ازہری سے انہوں نے سنا محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عبدالرزاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معمر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے وہ کہتے اپنے بھائی کا اکرام اس چیز سے نہ کر جس کو تو خود نہ پسند کرتا ہے۔

حلم محترم خزانہ ہے:

۸۵۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے ان کو بات بتائی عرعرہ بن برند نے ان کو ابن عون نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احنف بن قیس نے خبردار! اللہ کی قسم میں حلیم نہیں ہوں لیکن میں حلیم بننے کی

(۸۵۲۱) (۱) فی ن. (الحسین) (۲) فی ن: (حواش)

(۸۵۲۶) (۱) فی ن. (احمد بن طاهر بن احمد الوراق)

کوشش کرتا ہوں۔

۸۵۲۸:.....فرماتے ہیں اور ہمیں خبر دی ابو موسیٰ نے ان کو حماد ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ سے وہ کہتے تھے۔حلیم نہیں ہے سوائے تجربہ کے۔

۸۵۲۹:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو موسیٰ نے ان کو بات بتائی حرمی بن عمارہ بن ابی حفصہ نے ان کو شعبہ نے ایک آدمی سے اس نے شریح سے وہ کہتے ہیں کہ حلم محترم خزانہ ہے۔

۸۵۳۰:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو موسیٰ نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ امام شعبی نے فرمایا۔علم کی زینت وخوبصورتی اہل علم کا حوصلہ بردباری ہے۔

۸۵۳۱:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمن نے ان کو زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے اس نے طاؤس سے انہوں نے کہا حلم اور بردباری کے تھیلے سے بہتر علم کو اٹھانے کا کوئی سانچہ نہیں ہے۔

۸۵۳۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ جرجانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن قاسم انباری سے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے میرے والد نے ان کو شعر سنائے احمد بن عبید نے ان کو شعر سنائے اصمعی نے۔

کمینہ انسان جب کسی شریف انسان کے جواب میں گالی دیتا ہے تو ان کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہوتی گالی کے بغیر جواب دینا کمینے پر زیادہ سخت ہوتا ہے گالی سے۔

۸۵۳۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے قاضی ابو عمر محمد بن حسین بسطامی سے اس نے احمد بن عبدالرحمن رقی سے اس نے سلیمان بن یوسف جرجانی وغیرہ سے اس نے اصمعی سے اس نے علاء بن جریر سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے احنف بن قیس سے وہ کہتے ہیں جو شخص لوگوں کے ساتھ جلدی کرے ان چیزوں کے ساتھ جن کو وہ ناپسند کرتے ہیں لوگ بھی اس کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہیں جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ہوتے۔

۸۵۳۴:.....ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحق نے اور ہمیں شعر سنائے محمد بن احمد بن حماد قرشی نے ان کو شعر سنائے احمد بن علی نحوی نے ان کو شعر سنائے احمد بن رحیم اسدی نے ان کو شعر سنائے ضبی نے۔

میں البتہ کسی آدمی کو دور کر دیتا ہوں بغیر اس سے بغض ونفرت کے بھی۔ اور میں جان بوجھ کر بھی اس شخص کے قریب ہو جاتا ہوں جس کو مجھ سے بغض ہے۔

تا کہ نفرت کے بعد محبت پیدا ہو یا میں دیکھوں اس کی جائے ہلاکت اللہ جس کو ہلاک کرنا چاہتا ہے ہلاک کرے۔

کم عقل کے سامنے خاموشی بہتر ہے:

۸۵۳۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے مرو میں ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حسن بن صباح نے کہ اس نے حدیث بیان کی ابن عباس کلیب نے اس نے کہا کہ میرے پاس مؤمل شاعر آیا اس نے کہا میں جانتا ہوں بے شک آپ شعر سے سیراب نہیں ہوتے لیکن میں یہ تین اشعار سنواتا ہوں جب تیرے بارے میں کوئی کمینہ برائی کرے ہمیشہ تو اس کو جواب دینے کے بجائے اس سے تمثیل دیجئے۔

(۸۵۳۰)..... (۲) فی ن : (عامر)

جب کم عقل بولے تو اس کو جواب نہ دیجئے اس کو جواب دینے کی بجائے خاموشی بہتر ہے۔
قوم کا کمینہ مجھے گلیاں دیتا ہے اور وہ غلطی کرتا ہے اگر چہ اس کا خون بہہ جائے میں غلطی نہیں کروں گا میں کسی کمینے کو گالیاں دینے والا نہیں ہوں اگر میں اس کو گالیاں دوں تو میں رسوا ہو جاؤں گا رسوا ہو جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ پست آواز والے کو پسند فرماتے ہیں:

۸۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بتائی یحییٰ بن حارث نے قاسم ابو عبدالرحمٰن سے اس نے ابو امامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ کسی ایسے آدمی کو دیکھیں جو زور سے بولنے والا بلند آواز ہو اور یہ پسند کرتے تھے کہ اس کو آہستہ بولنے والا پست آواز دیکھیں۔

۸۵۳۷:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن حماد ایلی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو سلمہ بن علی نے اس نے اس کو ذکر کیا علاوہ ازیں اس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے مردوں میں سے بلند آواز والے کو اور پسند کرتے ہیں پست آواز والے کو۔

اس روایت میں سلمہ بن علی متفرد ہے اور غیر قوی ہے۔

۸۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو محمد بن محمود یہ بن سہیل مطوعی ابو نصر مروزی نے ان کو عبداللہ بن احمد فارسی نے ہمدان میں ان کو حامد بن حماد نے ان کو اسحٰق بن سیار نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے۔
لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئیے لوگوں پر کتے کی طرح نہ ہوئیے کہ تمہیں جھڑک دیا جائے۔

خوبصورت کلام:

۸۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید احمد بن محمد بن ابراہیم فقیہ سے انہوں نے محمد بن ابی سہل رباطی سے انہوں نے سنا ابو مشعر عبدالملک بن محمد سعدی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا نضر بن شمیل نے اے ابو مشعر مجھ سے یہ اشعار لکھ لو یہ عرب کا خوبصورت کلام ہے۔ ہم لوگ اپنے حوصلے کے ذریعہ ہم میں سے جہالت والوں سے پناہ چاہتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں ہم کسی ذلیل امر کا ارتکاب نہیں کرتے بے شک ہم لوگ اپنے پڑوسیوں پر عاجزی کرتے ہیں اگر ہم سخت ہیں تو سختی میں عاجزی کرتے ہیں خبردار بے شک لوگوں میں سے بدترین وہ ہے جو غنی ہونے پر اتراتا ہے اگر چہ اس سے عاجزی کرتا ہے متکبر صبر کرنے پر۔

فصل:......اللہ سے دعا مانگنا اور سوال کرنا حسن اخلاق کے بارے میں

۸۵۴۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو احمد محمد بن محمد بن حسین شیبانی نے ان کو احمد بن حماد زغبہ نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے اور ابن لہیعہ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی نے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کثرت کے ساتھ یہ دعا کرتے تھے:

(۸۵۳۵)......(۱) فی ن (الصباغ) (۲)......فی ن (عبادة) (۳)......فی ن (شافهک)
(۸۵۳۷)......(۱) فی ن: (مسلمة)
(۸۵۳۸)......(۲) فی ن: (یسار)
(۸۵۳۹)......(۳) فی ن: (شهر) (۴)......فی ن (مسعر) (۵)......فی ن: (المستکبر) (۶)......فی ن: (الفقر)

اللھم انی اسئلک الصحۃ و العفۃ و الامانۃ وحسن الخلق و الرضا بالقدر .

اے اللہ میں تجھ سے صحت اور پاک دامنی امانت داری اور حسن خلق اور تقدیر کے ساتھ رضا مانگتا ہوں۔

۸۵۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو احمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن سلیمان واسطی نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو مسعر نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو ان کے چچا قطبہ بن مالک نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے۔ اللھم جنبنی . اے اللہ مجھے علیحدہ رکھ یعنی بچا۔

کہا مسعر نے کہ اور میں نہیں جانتا اور فرمایا و اھل بیتی . اور میرے گھر والوں کو بھی کہا تھا یا نہیں لیکن میں جانتا ہوں۔ یہ کہتا تھا۔ منکرات الاخلاق و الاھواء و الادواء. بچا برے اخلاق سے اور بری خواہشات سے اور بری بیماریوں سے۔

۸۵۴۲:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عثمان نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ نے ان کو علی بن مسہر نے اکٹھے عاصم احول سے اس نے عوسجہ بن رباح سے اس نے عبداللہ بن ابوہذیل سے اس نے ابن مسعود سے کہا یحییٰ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے اللھم حسنت خلقی ماحسن خلقی اے اللہ آپ نے میری صورت خوبصورت بنائی ہے پس تو میرے اخلاق و عادات بھی اچھے کردے۔ اس کو عثمان بن ابی شیبہ نے مرفوع نہیں کیا۔

۸۵۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن خالد نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو اسرائیل نے عاصم بن سلیمان سے اس نے عبداللہ بن حارث سے اس نے عائشہ سے اس نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا:

اللھم حسنت خلقی فاحسن خلقی

اے اللہ آپ نے میری شکل خوبصورت بنائی ہے اخلاق بھی تو اچھے بنا۔

امام احمد نے کہا۔ اس کو ابوشہاب حناط عبدربہ بن نافع نے مرفوع کیا ہے عاصم احول سے اس اسناد کے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی فرماتے تھے:

اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی

اے اللہ جیسے آپ نے میری شکل وصورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی تو اچھے بنادے۔

۸۵۴۴:.....ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوالسری جلی نے ان کو خلف بن ہشام بزاز نے ان کو ابوشہاب نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے اسرائیل نے عاصم بن سلمان سے اس نے عبداللہ بن حارث سے اس نے سیدہ عائشہ سے بطور مرفوع روایت کے اور اس کو روایت کیا قتیبہ نے جرم سے اس نے اشعث سے اس نے عوسجہ سے اسناد اول کے ساتھ بطور مرفوع روایت کے۔

۸۵۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالملک بن عمرو اور عبدالصمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبدالجلیل نے شہر سے اس نے ام درداء سے فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء ایک رات نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے۔ اللھم احسنت خلقی حسن خلقی ۔ حتیٰ کہ صبح ہوگئی میں نے پوچھا اے ابودرداء آج رات تو آپ کی پوری دعا یہی تھی کہ اللہ میرے اخلاق درست کردے انہوں نے فرمایا اے ام درداء بے شک بندہ مسلم کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس کا حسن خلق اس کو جنت میں لے جائے گا۔ اور اس کے اخلاق برے بھی ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے برے اخلاق اس کو جہنم میں لے جائیں گے۔ اور بے شک بندہ مسلم کی مغفرت ہوجاتی ہے حالانکہ وہ سورہا ہو کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے ابودرداء! فرمایا ان کے بھائی رات کو اٹھتے تھے اور تہجد پڑھتے تھے اور اللہ سے دعا کرتے تھے اور ان کی دعا قبول ہوجاتی تھی اور وہ اپنے بھائی کے

لئے دعا کرتے تھے اور وہ قبول ہو جاتی تھی۔

۸۵۴۶:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو عبداللہ بن محمد اشعری نے ان کو محمد بن طیب بن عباس نے ان کو ابراہیم بن اسحاق غسیلی نے ان کو ابوجعفر مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو ابوبکر مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سعید بن عاص نے اے بیٹے بے شک اچھے اخلاق ان کو سہل اور آسان ہوتے تو کمینے اور سفلے لوگ ان کی طرف تم سے سبقت لے جاتے۔ لیکن وہ اچھے ہوتے ہیں ان پر صبر نہیں کرتا مگر وہی جوان کی فضیلت کو پہچانتا ہے اور ان کے ثواب کی امید رکھتا ہے۔

تین سودس مخلوقات:

۸۵۴۷:.....ہمیں بات بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوالحسین محمد بن عبداللہ دقاق نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو جعفر نفیلی نے ان کو ابوالدھماء بصری نے ان کو ابوظلال قسملی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ایک تختی ہے جو سبز زبرجد کی بنی ہوتی ہے اسے اللہ نے اپنے عرش کے نیچے رکھ دیا ہے اس کے بعد اس میں لکھ دیا ہے میں اللہ ہوں کوئی معبود نہیں میرے سوا۔ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ میں نے تین سودس مخلوقات پیدا کی ہیں جو شخص اس حال میں آیا کہ وہ یہ شہادت دیتا ہو لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

تین سوتینتیس شریعت:

۸۵۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو ابوسنان نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں طاعون یعنی (وبا) پڑگئی تھی۔ اور حضرت عمر بن خطاب نے میرے دادا کو بیت المقدس کا عامل مقرر کیا تھا بیت المقدس میں جنازے لائے جاتے تھے ان پر نماز ادا کرتے تھے یعنی جنازہ پڑھاتے تھے وہ شروع ہوئے نہیں اٹھاتے ان کو مگر جوان جو نیک اور متقی ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے کیا آپ ان لوگوں کے لئے بھی کسی ثواب کی امید کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا اے بیٹے! میں تجھے حدیث بیان کرتا ہوں ایک مضبوط راوی سے کہ بے شک اسلام نے وضع کیا گیا ہے تین سوتینتیس شریعت پر ابن آدم کے اعضاء کے لئے ایک شریعت ہے جو شخص ان میں سے خلوص کے ساتھ ایک پر بھی عمل کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان اللّٰہ لایظلم مثقال ذرۃ و ان تک حسنۃ یضعفھا و یوت من لدنہ اجرًا عظیمًا

بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہوگی تو اسے دہرا کرکے دے گا اور اپنی طرف سے اجر عظیم عطا کرے گا۔

۸۵۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوسنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید سے کیا آپ ان شیطانوں کے لئے بھی کسی ثواب کی امید رکھتے ہیں جو جنازے اٹھاتے ہیں اور قبریں کھودتے ہیں اور دفن کرتے ہیں وباء کے زمانے میں؟ انہوں نے فرمایا کہ افضل

(۸۵۴۶).....(۱) فی ن : (العقیلی)　　(۸۵۴۷)　(۲) فی ن : (الحسن)　　(۸۵۴۹).....(۱) فی ن : (الشباطین)

امید کرتا ہوں۔ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے میرے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان تین سو تینتیس شریعتوں پر مشتمل ہے، جو شخص ان میں سے کسی ایک شریعت کو پورا کرے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۸۵۵۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے بغداد میں ان کو ابو قلابہ عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبدالواحد بن زید نے ان کو عبداللہ بن راشد مولیٰ عثمان نے اس نے سنا عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل کے لئے ایک سو ستر صفات اخلاقیہ ہیں جو بھی بندہ ان میں سے کسی ایک کو پورا کرے گا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا عبدالواحد بن زید بصری زاہد نے وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

۸۵۵۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبدالرحمٰن مقری نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن راشد مولیٰ عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے آگے ایک لوح ہے اس میں تین سو پندرہ شریعت درج ہیں رحمٰن فرماتے ہیں میری عزت کی قسم ہے اور میرے جلال کی قسم ہے نہیں آتا کوئی بندہ میرے بندوں میں سے جب تک وہ اس میں شرک نہ کرے ان میں سے کسی ایک میں مگر میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

(۸۵۵۰) ......الحدیث فی میزان الاعتدال (۲/۶۷۳) فی ترجمة عبدالواحد بن زید البصری.

ایمان کا اٹھاونواں شعبہ
غلاموں کے ساتھ احسان کرنے کا باب ہے

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً.

تیرے رب نے لازمی حکم دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔

۲۔ نیز ارشاد فرمایا:

واعبدوا اللہ ولاتشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتامی والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم.

اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی شی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ اور فاصلے والے پڑوسی کے ساتھ اور برابر والے پڑوسی کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور غلاموں کے ساتھ۔

۸۵۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں زیادہ تر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت جب آپ کو وفات آن پہنچی۔ یہ تھی کہ نماز کا خیال رکھنا اور غلاموں کا خیال رکھنا۔ یہاں تک کہ آپ کے سینے میں خرخراہٹ شروع ہوگئی تھی اور زبان بولنے سے بند ہوگئی تھی۔

۸۵۵۳:...... اور اس کو روایت کیا ہے ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے ان کو ابوالخلیل نے ان کو سفینہ نے ام سلمہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۵۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن شرحبیل نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو عمرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہمیشہ رہے جبرائیل علیہ السلام مجھے وصیت کرتے پڑوسی کے بارے میں یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث بنادے گا اور ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے غلاموں کے بارے میں یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اس کے لئے حصہ مقرر کردیں گے یا وقت مقرر کردیں گے جب وہ وقت آجائے تو اس کو آزاد کردے۔

مسلم نے نقل کی ہے پڑوسی والی حدیث۔ لیث کی حدیث وغیرہ سے اور حدیثِ مملوک صحیح ہے۔ اس کی شرط کے مطابق اور بخاری کی شرط کے مطابق۔

میری بندی اور میرا بندہ کہنے کی ممانعت:

۸۵۵۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو مغیرہ نے ان کو ام موسیٰ نے علی سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری کلام تھی۔ الصلوٰۃ الصلوٰۃ اتقوا اللہ فیما

(۱)...... فی المنهاج "وما يفيض"

ملکت ایمانکم. نماز نماز کی حفاظت کرو اللہ سے ڈرنا غلاموں کے بارے میں۔

اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے زہیر بن حرب سے اور عثمان بن ابی شیبہ سے اس نے محمد بن فضیل سے اسی کی مثل کہا شیخ حلیمی نے پس اللہ تعالیٰ نے پہلے وصیت فرمائی تھی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو غلاموں کے بارے میں مثل وصیت کرنے کے والدین کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ مثل وصیت کی ہے نماز کے ساتھ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ان کی طرف احسان کرنا واجب ہے۔اور ان پر ظلم وزیادتی کو ترک کرنا واجب ہے پہلی بات اس بارے میں یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مرد کے بارے میں یوں نہ کہے میرا بندہ بلکہ یوں کہے کہ میرا جوان اور کسی عورت کے بارے یوں نہ کہے میری بندی بلکہ یوں کہے میری خادمہ اور اسی کے بارے میں واضح طور پر نبی کریم سے نص موجود ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

۸۵۵۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ . . نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہرگز نہ کہے تم میں سے ایک آدمی میرا بندہ میری بندی اس لئے کہ تم میں سے ہر شخص اللہ کا بندہ ہے اور تمہاری ہر عورت اللہ کی بندی ہے بلکہ چاہئے کہ یوں کہے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان میری لڑکی۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے۔

فرمایا: پھر وہ شخص جو اس کو پڑھے نہ تکلیف دے اس کو جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو اور نہ اس کو بھوکا رکھے نہ بغیر کپڑے رکھے اس نے بعد نہ اس کو ایسی سزا دے جو اس پر مشکل گذرے اور نہ اس کو جسمانی مار مارے جو اس کو عیب ناک کر دے ہاں مگر یہ ہے کہ اگر وہ کسی شرعی حد کو پہنچے تو اس کو وہ اس کے اوپر قائم کر دے۔اس کے بعد شیخ نے اس کی طرف احسان اور نیکی کرنے کی بابت تفصیل سے کلام کیا ہے اور ہم نے اس بارے میں احادیث ذکر کی ہیں کتاب النفقات میں کتاب السنن کے اندر اور ہم یہاں پر ان میں سے انشاء اللہ کچھ ذکر کریں گے۔

جو خود کھاتے اور پیتے ہو وہی غلام کو کھلاؤ:

۸۵۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن احمد بن حسن بن اسحاق بزار نے بغداد میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحٰق فاکہی نے ان کو ابویحییٰ بن ابی میسرہ مقری نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے بکیر سے اس نے عجلان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا غلام کے لئے اس کا کھلانا اور پہنانا لازم ہے اور وہ ایسے کام کی تکلیف نہ دیا جائے مگر صرف اس کی جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

۸۵۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو خبر دی آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو واصل احدب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معرور بن سوید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری کو دیکھا ان کے اوپر ایک پوشاک تھی۔اور ان کے غلام کے اوپر بھی ایک پوشاک تھی ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں ایک آدمی کے ساتھ گالی گلوچ کر لیتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کر دی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۵۵۵)......اخرجه ابوداؤد (۵۱۵۶)

(۸۵۵۷)......بكير هو : ابن عبدالله بن الأشج

وانظر الحديث في السنن الكبرى (۶/۸ و ۸)

(۸۵۵۸)......(۱) في أ : (رأسه عمامة)

کیا تم نے اس کو اس کی ماں کا عیب لگایا اس کے بعد فرمایا: بے شک تمہارے بھائی تمہارے دوست ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو کھلائے اس میں سے جس میں سے خود کھائے اور اس کو پہنائے اس میں سے جس میں سے خود پہنے اور ان کو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جس سے وہ عاجز ہوں۔ اگر ان کو ایسے کام کی تکلیف دو جو ان کے بس میں نہ ہو تو پھر اس پر ان کی مدد کرو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے آدم سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

۸۵۵۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبید اللہ بن ابی جعفر نے ان کو ابو عبدالرحمٰن حبلی نے ان کو ابوذر غفاری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا بیشک فقیر غنی کے لئے فتنہ اور آزمائش ہے اور بے شک ضعیف قوی کے لئے آزمائش ہے اور بے شک غلام آقا کے لئے آزمائش ہے ان کو چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور انہیں اس قدر تکلیف دیں ان پر صرف اتنی ذمہ داری ڈال دیں جو وہ کر سکیں اور اگر ایسی ذمہ داری ڈالیں جو وہ نہ کر سکیں تو ان کی مدد کریں۔ اور اگر وہ نہ کر سکے تو اس کو سزا نہ دیں۔

۸۵۶۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو مورق نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تمہارے غلاموں میں سے تمہاری اطاعت کرے انہیں کھلاؤ اسی میں سے جو تم کھاؤ اور اس کو پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔

۸۵۶۱:...... اور اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے منصور سے اور کہا ہے حدیث میں جو تمہاری موافقت کرے تمہارے غلاموں میں سے ان کو کھلاؤ جس میں سے تم کھاتے ہو اور اس کو پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور جو اطاعت نہ کرے تمہارے ان میں سے پھر اس کو فروخت کر دو مگر اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عمرو رازی نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے بس اس کو ذکر کیا ہے۔ امام احمد نے فرمایا: یہی اصل ہے اور افضل ہے۔

یہ کہ برابر کیا جائے اپنے کھانے اور اپنے غلام کے کھانے میں اپنے کپڑے اور اپنے غلام کے کپڑے میں اگر ایسے نہ کرے تو اس کے لئے وہ ہے جو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ غلام کا خرچا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے۔ (یعنی عرف کی مطابق)۔

۸۵۶۲:...... شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک معروف سے مراد اس کی مثل ہیں جو ان کی مثل ہوں جو اس کے شہر میں استعمال ہوتے ہیں جہاں وہ رہتا ہے۔

خادم کو ایسا کام سپرد نہ کیا جائے جو نہ کر سکے:

۸۵۶۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو بکر بن اشج نے کہ عجلان ابو محمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کی وفات سے قبل کہ انہوں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لئے اس کا کھانا اور لباس دستور کے مطابق ہونا چاہئے اور اس کو کسی ایسے

(۸۵۵۹)......(۲) في الأصل : (ابی یحیی)

(۸۵۶۱)......(۱) في ن : (الرزاز) وهو خطأ

(۸۵۶۳)...... أخرجه المصنف في السنن (۸/۸) بنفس الإسناد

کام کی زحمت نہ دے جو وہ نہ کر سکے اس کو مسلم نے حدیث ابوعمرو بن حارث سے اس نے بکیر سے نقل کیا ہے۔

۸۵۶۴:......اور اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عینہ نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو بکیر نے ان کو عجلان ابومحمد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نے یہ زیادہ کیا ہے اس میں کہ معروف طریقے سے۔اور فرمایا کہ وہ کام کی ایسی تکلیف نہ دیا جائے جس کی وہ طاقت نہ رکھے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر بن حسن نے اس کو اصم نے ان کو ربیع نے ان کو شافعی نے ان کو سفیان نے اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

مالک کا خادم کو اپنے ساتھ کھلانا:

۸۵۶۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبید اللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو میں نے حدیث بیان کی تھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس کھانا تیار کر کے آنے والا کھانا تیار کر کے آئے اور وہ تمہیں اس کے کام سے آزاد کردے تو اس کو بلا کر اپنے ساتھ کھلاؤ اگر وہ ساتھ نہ کھائے تو کھانا اس کے ہاتھ میں دے دو۔یا یوں کہا تھا کہ کھانا اس کے ہاتھ میں پکڑا دو۔

۸۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لائے تو اس کو کھانے کے لئے ساتھ بیٹھانا چاہئے اگر وہ انکار کرے تو کچھ کھانا اس کو دے دینا چاہئے یا کہا تھا کہ ایک دو لقمے دے دینا چاہئے اس لئے کہ وہ اس کو تیار کرنے کے لئے گرمی میں بیٹھا ہے اور اسی نے اس کو تیار بھی کیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے حفص بن عمرؓ سے اس نے شعبہ سے۔

غلام وخادم کو مارنے کی ممانعت:

۸۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو عجلان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ غلام تیرا بھائی ہے جب وہ تیرے لئے کھانا تیار کرے تو اس کو کھانے کے لئے ساتھ بیٹھایئے اگر وہ نہ بیٹھے تو اس کو کھانا دے دے اور ان کو منہ پر نہ مارا کرو۔

۵۸۶۸۔ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومسعود انصاری نے وہ کہتے ہیں میں :پنے غلام کو مارتا تھا اچانک میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان لیجئے اے ابن مسعود مگر میں نے غصے کی وجہ سے مڑ کر نہ دیکھا جب وہ میرے اوپر پہنچ گئے تو میں نے دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈر سے میرے ہاتھ سے چابک گر گیا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تیرے اوپر زیادہ قدرت رکھتا ہے تجھ سے جو اس پر قدرت ہے۔کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں کبھی بھی اپنے غلام کو نہیں ماروں گا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحاق بن ابراہیم سے۔

(۸۵۶۴) اخرجه المصنف فى السنن (۱۰۸) من طريق الربيع به

(۸۵۶۶) اخرجه المصنف فى السنن (۸/۸) من طريق وهب بن حرير عن شعبة. به.

وقال رواه البخارى من حجاج بن المنهال وغيره عن شعبة

(۸۵۶۷) اخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۲۳۶۹)

۸۵۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ابومسعود انصاری سے۔ انہوں نے کہا میں اپنے غلام کو مار رہا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی جانئے اے ابومسعود اللہ تعالیٰ زیادہ قدرت والا ہے تیرے اوپر تجھ سے زیادہ قدرت رکھتا ہے میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ آزاد ہے اللہ کی رضا کے لئے خبردار اگر تم نہیں کرو گے تمہیں آگ جھلس دے گی یا کہا تھا تمہیں آگ چھوئے گی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح مسلم میں ابوکریب سے۔

۸۵۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا محمد بن منکدر نے کہ آپ کا نام کیا ہے میں نے کہا کہ شعبہ انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی تھی ابوشعبہ نے سوید بن مقرن مزنی سے انہوں نے کہا کہ انہوں نے دیکھا ایک آدمی کو جس نے ایک لڑکے کو تھپڑ مارا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ شکل وصورت محترم ہوتی ہے البتہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اپنے آپ کو حالانکہ میں سات بھائیوں کا ساتواں بھائی تھا عہد رسول میں اور ہم لوگوں کا ایک ہی خادم تھا اس کو ہم لوگوں میں سے کسی ایک نے تھپڑ مار دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم اس کو آزاد کردو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۸۵۷۱:.....اور اس کو روایت کیا ہے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اپنے والد سے خادم کے بارے میں انہوں نے اس کے آخر میں فرمایا۔ کہ لوگوں نے کہا کہ اس کے علاوہ ان لوگوں کا اور کوئی بھی خادم نہیں تھا۔ فرمایا کہ چاہئے کہ وہ اس سے خدمت کروائیں اور جب اس کی ضرورت نہ سمجھیں تو اس کو آزاد کردیں۔

۸۵۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو فراس نے ابوصالح سے اس نے زاذ سے یہ کہ ابوعمر کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حالانکہ انہوں نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا تھا انہوں نے ایک لکڑی لی اور فرمایا کہ اس میں میرے لئے کیا اجر ہوسکتا ہے؟ جو اس کے ساری ہو سکے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ مارے یا اس کو چابک مارے اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکامل سے اس نے ابوعوانہ سے۔

۸۵۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے اور حسن بن سفیان نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابن نمیر نے ان کو فضیل بن غزوان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے ان کو حدیث بیان کی ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو شخص اپنے غلام پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائے گا قیامت کے دن اس پر حد زنا قائم کی جائے گی ہاں مگر یہ کہ وہ زنا کا مجرم ہو۔

ہر نگران سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا:

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے یحییٰ بن قطان کی حدیث سے اس نے فضیل بن غزوان سے۔

۸۵۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو جعفر فریابی اور ابوعبدالرحمٰن نسائی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جعفر نے اور کہا ابوعبدالرحمٰن نے ان کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے اور کہا فریابی اسحاق بن راھویہ نے ان کو معاذ بن ہشام نے اپنے والد

سے اس نے قتادہ سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر چرواہے سے پوچھیں گے اس نے جو کچھ چرایا۔ اس کی حفاظت کی یا اس کو ضائع کیا۔ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نگران اور ذمہ دار سے اس کی نگرانی اور ذمہ کی بابت پوچھیں گے کہ اس نے اپنی ذمہ داری پوری کی یا اس کو اس نے ضائع کیا۔ ابو احمد نے کہا اس روایت کے ساتھ اسحٰق بن راھو یہ متفرد ہے۔

دینے والا ہاتھ بہتر ہے لینے والے ہاتھ سے:

۸۵۷۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے عاصم سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی آدمی بچائے اور باقی رکھے اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری عورت کہے مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے طلاق دے دیجئے۔ یا تیرا غلام یہ کہے مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے فروخت کر دیجئے یا تیرا بیٹا کہے کہ ابا تم ہمیں کس کے حوالے کرتے ہو۔ تو یہ زیادہ محبوب ہے۔

بداخلاقی نحوست ہے:

۸۵۷۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو عثمان بن زفر نے رافع بن مکیث کے بعض بیٹوں سے اس نے رافع بن مکیث سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بداخلاقی نحوست ہے اچھا ملکہ اضافے کا باعث ہے اور صدقہ کرنا بری موت کو روکتا ہے۔

۸۵۷۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو عثمان بن مقیم نے ان کو فرقد سنجی نے ان کو مرہ طیب نے ابو بکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں برے ملکے والا شخص داخل نہیں ہوگا وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس سے دھوکہ کرے۔

۸۵۷۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن محمد بن حیان نے ان کو موسیٰ نے ان کو ابو الولید نے طیالسی سے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ھمام نے ان کو فرقد سنجی نے۔

ملعون اور برے ملکہ والا جنت میں داخل نہ ہوگا:

۸۵۷۹:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو عبداللہ بن ابو سعد نے ان کو محمد بن سعید بن زیاد قرشی نے ان کو ھمام نے ان کو فرقد سنجی نے ان کو مرہ طیب نے ان کو ابو بکر صدیق نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں داخل نہیں ہوگا برے ملکہ والا اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

۸۵۸۰:...... اور اس کو روایت کیا ہے جابر جعفی نے شعبی سے اس نے مرہ ہمدانی سے اس نے ابو بکر صدیق سے اس نے نبی کریم سے وہ فرماتے ہیں جنت میں داخل نہیں ہوگا برے ملکہ والا اور ملعون ہے جو شخص مسلمان کو نقصان پہنچاتا ہے یا اس کے خلاف بری تدبیر کرتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو دربن فضل بن جابر سقطی نے ان کو محمد بن ابی خلف نے ان کو ابو تمیلہ نے ان کو ابو حمزہ سکری نے ان کو جابر نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے جابر ہے اس نے مسروق سے اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا بری عادت والا اور لعنتی ہے جو مسلمان کو نقصان پہنچائے یا غیر مسلمان کو۔

(۸۵۷۷)......(۱) فی ن : (الطیب)   (۸۵۷۸)......(۲) فی ن (حبان)

۸۵۸۱:۔۔۔ہمیں خبر دی ابومنصور درامغانی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوجعفر محمد بن ابراہیم غزالی نے ان کو محمد بن عبداللہ مخرمی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو جابر نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

ایک بندے کے لئے ستر مرتبہ معافی:

۸۵۸۲:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعید سعید بن محمد بن احمد شعیثی نے ان کو علی بن بندار صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن فضل بلخی زاہد نے اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے زمانے کے حکیم تھے ان کو خبر دی قتیبہ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ابو ہانی خولانی نے عباس بن جلید سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ روزانہ کتنی بار ایک بندے کو اللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں۔فرمایا کہ ستر بار۔

۸۵۸۳:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن دار بجردی نے ان کو عمار بن عبدالجبار نے ان کو شیبان بن ابی ہارون عبدی نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے خادم کو مار پیٹے پھر اللہ کو یاد کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ مارنے سے باز آجائے۔

بیوی، پڑوسی اور خادم کا حق:

۸۵۸۴:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر نے ان کو ابوبکر نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عمار بن عبدالجبار نے ان کو اسماعیل بن عیاش حمص نے عبدالعزیز شیخ سے جو ہم میں سے شیخ ہیں اس نے زہری سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میری عورت کا مجھ پر کیا حق ہے؟ فرمایا تو اس کو اسی میں سے کھلا جو تو خود کھاتا ہے اور ایسا ہی پہنا جیسے تو خود پہنتا ہے۔اس نے پوچھا کہ میرے پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟

فرمایا کہ اس کو اپنے ہر معروف میں شامل کر اور اپنی تکلیف وایذا کو اس سے روک دے اس نے پوچھا کہ میرے خادم کا مجھ پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ وہ تینوں میں سے زیادہ سخت ہے تیرے اوپر قیامت کے دن۔

۸۵۸۵:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عکرمہ بن خالد بن سلمہ مخزومی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ غلام کو نہ پیٹو بے شک تم لوگ نہیں جانتے کہ تم کس سے ملتے ہو۔عکرمہ بن خالد اس میں متفرد ہے۔

غلاموں اور خادموں کا جھوٹ بولنا اور خیانت کرنا:

۸۵۸۶:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوالعباس بن محمد نے ان کو قراد نے ان کو ابونوح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو مالک بن انس نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعض شیوخ سے کہ زیادہ مولیٰ عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان سے جس نے ان کو حدیث بیان کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۸۵۸۱) ۔۔۔(۱) فی ن (لنا)

(۸۵۸۲) ۔۔۔ اخرجه الترمذی فی البر والصلة باب (۳۱) من طریق رشدین بن سعد عن ابی هانی الخولانی. به.

وقال الترمذی : حسن غریب.

(۸۵۸۴) ۔۔۔(۱) فی ن (عثمان) (۲) فی ن (معرشه)

سے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہنے لگا یا رسول اللہ میرے کچھ غلام ہیں وہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میری خیانت کرتے ہیں۔ میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو مارتا ہوں ان کو گالیاں دیتا ہوں میرا ان کے بارے میں کیا انجام ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے یہی بات جو وہ تیری خیانت کرتے ہیں تجھے جھٹلاتے ہیں تیری نافرمانی کرتے ہیں اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے گناہوں سے کم ہیں تو تیرے لئے بچت ہے اور تیرا سزا دینا ان کو ان کی غلطیوں کے بقدر رہوا تو معاملہ برابر برابر ہوگا نہ تیرے لئے کچھ بچے گا اور نہ ہی تیرے اوپر سزا ہوگی۔ اور اگر تیری سزا ان کو ان کے گناہوں سے زیادہ ہوگئی تو تم سے ان کے لئے قصاص اور بدلہ لیا جائے گا جتنی زیادہ ہوگی۔ لہٰذا اس آدمی نے خوب رونا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور ہاتھ جھٹکنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے کتاب اللہ نہیں پڑھی۔

ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين.

ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازوئیں نصب کریں گے کسی نفس پر کچھ بھی زیادتی نہ ہوگی اگر چہ ایک رائے کی دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہوگی ہم اس کو سامنے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

اس آدمی نے کہا کہ پھر میرے لئے ان سب کو آزاد کرنے کے سوا کوئی خیر نہیں ہے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو آزاد کر دیا ہے۔ یہ متن حدیث اسناد ثانی کی مشابہ ہے اسناد اول کے نہیں اس میں قراد متفرد ہے اور ممکن ہے کہ بعض ناسخین و ناقلین سے غلطی ہوئی ہو۔

۸۵۸۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو غالب ازدی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابو شہاب حناط نے ان کو اعمش نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے: کسی مالک کے لئے غلام کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے، اور کسی غلام کے لئے مالک کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے اور کسی غنی کے لئے کسی فقیر کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے اور کبھی کسی کمزور کے لئے کسی سخت اور قوی کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے۔

۸۵۸۸:.....ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس سے روایت کی ابن شہاب نے اس نے عبید اللہ بن عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور زید بن خالد جہنی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا جو شادی شدہ نہیں ہے اور اس سے زنا ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ زنا کرے اس کو چابک مارو پھر زنا کرے تو اس کو چابک مارو، پھر اگر زنا کرے اس کو چابک مارو۔ پھر اگر وہ زنا کرے پھر اس کو بیچ دو اگر چہ ایک طفیر کے ساتھ (بچھیرے کے بدلے) ابن شہاب نے کہا کہ میں نہیں جانتا کیا تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ کے بعد۔ اور طفیر گھوڑے کو کہتے ہیں۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے اور کلام ہے غلاموں کی حد کے بارے میں یہ حدیث مکمل گذری ہے کتاب السنن کی کتاب المعرفۃ میں۔

۸۵۸۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ مصری نے ان کو مقری نے ان کو سعید بن ابی ایوب نے ان کو حمید بن ہانی نے ان کو حدیث بیان کی عمرو بن حریث نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو کچھ اپنے خادم کے کام میں تخفیف کرو گے وہ تمہارے لئے تمہارے ترازوئے اعمال میں اجر ہوگا۔

(۸۵۸۹)......(۱) سقط من (ن)

غلام و خادم سے کام میں تخفیف کرنا چاہئے:

۸۵۹۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے ان کو خبر پہنچتی ہے کہ عمر بن خطاب ہر ہفتے کے دن اطراف مدینہ میں جاتے تھے جب کسی غلام کو اپنے کسی کام میں پاتے جو اس پر مشکل ہو رہا ہے اس کی مدد کرتے تھے۔

۸۵۹۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا نے ان کو ابوالحسن نے ان کو عثمان نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس کے چچا ابوسہیل بن مالک سے اس نے اس کے والد سے کہ اس نے سنا عثمان بن عفان رحمۃ اللہ علیہ سے وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ فرما رہے تھے۔ کسی لونڈی کو کسی ایسے کام پر مامور نہ کرو جو اس کے کرنے کا نہ ہو جب تم اس کو کسی ایسے کام کی زحمت دو گے وہ (اس کو پورا کرنے کے لئے) جسم فروشی کرے گی۔ کسی چھوٹے لڑکے کو کسی ایسے کام کی زحمت نہ دو جو وہ اس کے بس میں نہ ہو ورنہ وہ (اس پورا کرنے کے لئے) چوری کرے گا اور درگذر کیا کرو جب تمہیں اللہ نے عافیت بخشی ہے اور کھانے صاف ستھرے ان کو دیا کرو۔

۸۵۹۲:......ہمیں خبر دی زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو منذر ثوری نے ان کو ربیع بن خثیم نے کہ وہ اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے تھے کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ آپ کا یہ کام کوئی اور بھی تو کر سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے حصے کی مشقت خود کیوں نہ کروں۔ وکیع نے فرمایا کہ مراد ہے خدمت۔

۸۵۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حبیبی نے ان کو خبر دی ابن شہاب بن حسین نے ان کو خبر دی اصمعی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو بن علاء سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک دن علاء بن زید سے ملاقات کی میں اس دن شام تک ان کے پاس بیٹھا رہا میں نے دیکھا کہ ایک خادم ان کی خدمت کر رہا ہے میں نے ایسا غلام نہیں دیکھا جو مالک کی اطاعت کرنے میں اتنی کوتاہی کرنے والا اور مالک کے خلاف ورزی کرنے والا ہو اس غلام سے زیادہ میں نے عرض کی اے ابوسالم آپ کے ساتھ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے آپ اس کو اپنے آپ سے دور کر دیجئے ان کو فروخت کر دیجئے اور اس کے بدلے میں کوئی اور غلام لے آیئے انہوں نے مجھ سے کہا اللہ کی قسم میں نے اس کو نہیں رکھا ہوا مگر صرف ایک خدمت کے لئے میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا تا کہ میں اس پر اپنے حلم اور حوصلے کا امتحان لے سکوں۔

(۸۵۹۳)......(۱) فی ن (سلم)

ایمان کا انسٹھواں شعبہ

غلاموں پر آقاؤں کے حقوق

وہ حقوق یہ ہیں کہ غلام اپنے آقا کو لازم پکڑے رہے اس کے پاس رہے جہاں اس کو دیکھے اسی کے کام آئے، آقا اس کو حکم دے اور وہ اس کی اطاعت کرے، اپنی ہمت وطاقت کے مطابق، یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غلاموں کے بہت سارے وہ حقوق ختم کر دیئے ہیں جو آزاد لوگوں کے لئے ہوتے ہیں (یعنی فی نفسہ جو حقوق حر و آزاد انسان کو حاصل ہوتے ہیں وہ غلام کو حاصل نہیں ہوتے) اسی طرح جو حقوق سردار کو حاصل ہیں وہ غلام کو حاصل نہیں ہوتے۔ بہت سارے امور میں غلام کا سردار خود غلام کے اپنے نفس سے اور اپنی ذات سے زیادہ حق دار ہوتا ہے۔ جب غلام اپنے سردار سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اس کی اطاعت ترک کر دیتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس کے آقا کو غلام کے مالک ہونے کا حکم اور فیصلہ فرمایا ہے یہ حکم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

اس نے ارشاد فرمایا ہے:

وما كان لمؤمن و لا مؤمنة اذا قضى الله و رسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم.

کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ فرما دیں تو کسی ایمان والے مرد یا عورت کے لئے کوئی اختیار نہیں رہتا اپنے معاملے میں۔

شیخ حلیمی اس قبضے کے بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

۸۵۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ میں نے اس کو سنا انہوں نے خبر دی عبداللہ بن ابی شیبہ سے اس نے حفص بن غیاث سے اس نے داؤد سے اس نے شعبی سے اس نے جریر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو غلام فرار ہو جائے اس سے ذمہ بری ہو جاتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابو شیبہ سے۔

۸۵۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے اور یحییٰ بن یحییٰ نے ح" ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے مغیرہ سے اس نے شعبی سے اس نے جریر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب غلام فرار ہو جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ جریر کا ایک غلام فرار ہو گیا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ ابوجریر نے کہا کہ وہ فرار ہو کر دشمن کی سرزمین پر چلا گیا تھا۔ یہ الفاظ حدیث اسحاق کے ہیں۔ اور حدیث یحییٰ میں۔ یہ الفاظ نہیں ہیں کہ جریر کا ایک غلام فرار ہو گیا تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

فرار ہونے والے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی:

۸۵۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے اس نے عبداللہ بن جعفر سے اس نے یونس بن حبیب سے اس نے ابوداؤد سے اس نے شعبہ سے اس نے منصور بن عبدالرحمٰن عرابی سے اس نے سنا شعبی سے اس نے جریر بن عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ فرار ہونے والے غلام کی نماز قبول نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ واپس اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ آئے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابن علیہ نے منصور سے اس نے شعبی سے اس نے جریر سے انہوں نے فرمایا جو بھی غلام فرار ہو جائے اپنے آقاؤں سے وہ کافر ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ واپس آپ کے پاس لوٹ آئے کہا منصور نے کہ میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ اس کو روایت کرتا تھا نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے۔لیکن میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہاں بصرہ میں روایت کی جائے۔

۸۵۹۷:......ہمیں اس کی خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے علی بن حجر سے۔اور اس کو روایت کیا ہے مغیرہ بن سہیل نے جریر سے داؤد بن ابی ہند کی شعبی سے روایت کی حدیث کے الفاظ کے مطابق۔اس میں یہ ہے کہ یہ کل الفاظ محفوظ ہوں اور یہ کہ سب کے سب مروی ہوں جریر کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لہٰذا ہر راوی نے وہی الفاظ ادا کئے ہیں جو اس نے محفوظ کئے تھے۔

ہر نگران سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا

۸۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد نے اور محمد بن حجاج نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے۔ان کو ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو بکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے کہا یحییٰ نے ان کو خبر دی قتیبہ نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے اس نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھ ہوگی۔وہ امیر وحکمران جو لوگوں پر مقرر ہے وہ ان کے بارے میں مسئول ہے اور جو آدمی نگران ہے اپنے اہل خانہ پر اور اس سے ان کے بارے میں پوچھ ہوگی اور آدمی کی بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔اور انسان کا غلام نگران ہے اپنے سردار کے مال پر اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا لہٰذا تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم سے ہر شخص سے اس کی نگرانی کی بابت پوچھا جائے گا۔اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے اور قتیبہ وغیرہ سے۔

۸۵۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود حلبی نے ان کو موسیٰ بن ایوب نصیبی نے ان کو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اس نے جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو غلام حالت فرار میں مر گیا وہ جہنم میں جائے گا اگرچہ اللہ کی راہ میں بھی مارا جائے۔

۸۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی آبار نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور آسمان کی طرف ان کی کوئی نیکی بھی بلند نہیں ہوگی۔مفرور غلام جب تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے۔اور وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہو جب تک وہ راضی نہ ہو جائے۔اور نشہ والا جب تک دور نہ ہو جائے۔

۸۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو نصر فقیہ نے ''ح''۔

خادم وغلام کے دہرا اجر:

اور ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر نافع سے اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک بندہ جب اپنے آقا کی

۸۵۹۸ ... فی ن (اسحاق) وھو خطأ

خیر خواہی کرتا ہے اور اللہ کی عبادت کو احسن طریقے پر انجام دیتا ہے اس کے لئے اس کا دہرا اجر ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔اور مسلم نے روایت کیا ہے یحیٰی بن یحیٰی سے اس نے مالک سے۔

۸۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس بن یزید نے ''ح''۔

فرمایا اور خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابوطاہر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یونس سے اس نے ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مملوک غلام جو اصلاح کرنے والا ہو اس کے لئے دوہرا اجر ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج اور میری ماں کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہو تو میں یہ پسند کرتا کہ میں اس حال میں مروں کہ میں غلام ہوں۔
کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حج نہیں کیا یہاں تک کہ اس کی ماں کا انتقال ہو گیا۔
یہ الفاظ ہیں ابن وھب کی حدیث کے۔مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوطاہر سے۔
اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک کی حدیث یونس سے۔

۸۶۰۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو ابن کثیر نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو ابورافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب غلام اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے اور اپنے سردار کی اطاعت کرتا ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔
جب غلام ابورافع آزاد کر دیئے گئے تو بیٹھے رو رہے تھے کسی نے پوچھا اے ابورافع کیوں رو رہے ہو؟
فرمایا کہ میرے لئے دہرا اجر تھا اب ان دونوں میں سے ایک ختم ہو گیا۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حماد کی حدیث سے۔

۸۶۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن جبار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن محمد بن یحیٰی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی غلام اللہ کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی ادا کرتا ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔
کہتے ہیں کہ میں نے حدیث بیان کی کعب کو کعب نے کہا نہ تو ان کے ذمہ کوئی حساب ہے اور نہ ہی مؤمن پر کوئی ہدیہ ہے۔اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ابوبکر بن شیبہ سے۔

۸۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ھمام بن منبہ نے کہ اس نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا:
اس غلام کے لئے نعمتیں ہیں جس کو اللہ اس حال میں وفات دے کہ وہ اپنے رب کی عبادت اور اپنے آقا کی اطاعت انجام دے اس کے حق میں بہت ہی اچھا ہے بہت ہی اچھا ہے۔

(۸۶۰۲) (۱) فی ن (الصالح)

۸۶۰۶:.....کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی غلام کے پاس گذرتے تھے تو فرماتے تھے اے فلانے خوش ہو جائیے اجر وثواب کے ساتھ۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے سوائے قول عمر رضی اللہ عنہ کے۔

۸۶۰۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو یزید بن ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت احسن طریقے پر کرتا ہے اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہے جو اس پر ہے یعنی خیر خواہی کرنا اور اطاعت کرنا اس کے لئے دہرا اجر ہے اس کا اجر جو اپنے رب کی عبادت احسن طریقے پر کرتا ہے اور اس کے کام کا اجر جو وہ اپنے مالک کا وہ حق ادا کرتا ہے جو اس پر ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن علاء سے اس نے ابو اسامہ سے۔

۸۶۰۸:.....ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن ابو عبید نے ان کو محمد بن حیان تمار انصاری نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو صالح بن صالح نے شعبی سے اس نے ابو بردہ سے اس نے ابو موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کی ایک لونڈی ہو وہ اس کو ادب سکھائے اچھا ادب اور اس کو تعلیم سکھلائی اور اچھی تعلیم دی پھر اس کو انہوں نے آزاد کر دیا اور پھر اس کے ساتھ نکاح کر لیا اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور جو غلام اللہ کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرتا ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن کثیر سے۔

۸۶۰۹:.....ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے صالح بن صالح ثوری سے اس نے شعبی سے اس نے حدیث بیان کی ابو بردہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسری بار پورا پورا اجر عطا کئے جائیں گے۔ وہ شخص جس کی لونڈی ہو وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھے طریقے پر ادب سکھائے اور اس کو تعلیم دے اور اچھے طریقے سے دے اس کے بعد اس کو آزاد کر دے پھر اس کے ساتھ نکاح بھی کر لے۔

اور وہ آدمی جو اہل کتاب سے ہو اپنے نبی پر ایمان لایا ہو پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پالیا ہو اور اس نے آپ کے ساتھ ایمان قبول کیا ہو اور عبادت کی ہو اور اللہ کا حق ادا کیا ہو اور اپنے غلاموں کا حق بھی اس کے بعد کہا شعبی نے اس آدمی سے جو اس کے پاس تھا جسے اس کو بغیر قیمت کے البتہ تحقیق لوگ تو اس سے کم تر بات کے لئے بھی مدینے کا سفر کرتے تھے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

تین جنتی اور تین جہنمی:

۸۶۱۰:.....ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو عامر عقیلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر جنت میں سب سے اول داخل ہونے والوں میں سے تین آدمی اور جہنم میں اول داخل ہونے والے تین آدمی پیش کئے گئے۔

بہر حال پہلے تین جو جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ایک شہید ہے دوسرا وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی کرے تیسرا فقیر جو عیالدار ہو مگر سوال کرنے سے بچتا ہو۔

اور وہ پہلے تین جو جہنم میں پہلے جائیں گے ایک ظالم بادشاہ۔ دوسرا وہ مالدار جو اپنے مال کا حق ادا نہیں کرتا تیسرا وہ جو فقیر ہو مگر مغرور و متکبر ہو۔

(۸۶۰۷).....(۱) فی ن (ابو امامة)

(۸۶۱۰).....(۱) فی ن : (عامر النفیلی) وهو خطأ

أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۵۶۷)

۸۶۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے اور حمام بن فرقد سنجی نے ان کو مرہ نے ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ پہلا شخص جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (مراد ہے پہلے داخل ہوگا)۔وہ غلام ہوگا جس نے اپنے اللہ کا حق بھی ادا کیا ہوگا اور اپنے مالکوں کا بھی۔

۸۶۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید ادمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ھمام بن منبہ نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے مالک اور آقا کے بارے میں یوں نہ کہا کرے کہ اپنے رب کو کھلا۔ چلا بلکہ یوں کہے کہ اے میرے سردار اے میرے آقا (یعنی لفظ رب کسی غیر اللہ کے لئے استعمال نہ کرے) اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے میرا بندہ۔میری بندی بلکہ یوں کہے میرا جوان میری نوکرانی میرے غلام۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبدالرزاق کی حدیث سے۔

اپنے مالک کے حقوق کی ادائیگی:

۸۶۱۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن تمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ان کو عبدالکریم بن ابی المخارق نے ان کو ابورافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب میرے پاس سے گذرے اور میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا انہوں نے فرمایا اے ابورافع البتہ تم عمر سے افضل ہو تم اللہ کا حق بھی بخوبی ادا کرتے ہو اور اپنے مالکوں کا بھی۔

۸۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوقتیبہ سلمہ بن فضل ادمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن نصر صائغ نے ان کو ابومصعب نے ان کو عبداللہ بن حارث حاجی نے اس نے زید بن اسلم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک چرواہے کے پاس سے گذرے وہاں اس کا مالک نہیں تھا انہوں نے اس سے کہا اے چرواہے کیا تم بکری بیچو گے؟ چرواہے نے کہا ان کا مالک یہاں نہیں ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم مالک سے کہہ دینا کہ ایک بکری بھیڑیئے نے اٹھالی ہے۔چنانچہ چرواہے نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھالیا اور کہا کہ اللہ کہاں جائے گا؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔میں اللہ کی قسم یہ کہنے کا زیادہ حق دار تھا کہ اللہ کہاں جائے گا چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی ایمانداری دیکھ کر اس کو خرید لیا اور وہ ساری بکریاں بھی خرید لیں اور اس غلام کو آزاد کر دیا اور وہ بکریاں اسی کو صدقہ کر دیں۔

۸۶۱۵:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے باب وامانات میں اور اس میں ہے کہ انہوں نے ایک روزہ دار کو پالیا تھا سخت گرمی میں انہوں نے اس کے تقوے کو آزمانا چاہا لہٰذا انہوں نے اس سے بکری فروخت کی بات کی تھی۔

۸۶۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مملوک غلام جس سے قیامت کے دن حساب لے گا جو اس نے نمازیں ضائع کی ہوں گی فرمایا کہ وہ کہے گا اے میرے رب میرے اوپر برا مالک مسلط تھا وہ مجھے نماز سے روکتا تھا اور تیری عبادت سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تجھے دیکھا تھا تم نے اس کا مال چرایا تھا کیا تم نے اس سے نظر چرا کر میرے لئے عمل بھی کیا تھا؟

(۸۶۱۴)......(۱) فی ن (عمر)

ایمان کا ساٹھواں شعبہ

اولاد اور اہل خانہ کے حقوق

ایمان کا ساٹھواں شعبہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی اولاد کی اور اپنے گھر بار کی اور اہل خانہ کی دینی امور کے بارے میں ان کی تعلیم کی وہ ذمہ داری اٹھانے کے لئے کھڑا ہو جائے جوان کے لئے ضروری ہے۔

بہر حال جہاں تک اولاد کا تعلق ہے تو اصل بات اس میں یہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ نے انسان کو اس کے شرف وعزت کے لئے عطیہ اور ہبہ فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ.

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی جوڑے بنائے پھر تمہاری بیویوں سے تمہیں بیٹے بیٹیاں عطا فرمائیں اور ارشاد ہے۔

یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشآء الذکور.

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔

اللہ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا ہے کہ ہماری ہی پشتوں سے ہمارے جیسے انسان پیدا فرمادیئے ہیں پھر اس نے ساتھ ساتھ یہ بھی خبر دی ہے کہ اولاد میں سے بیٹیاں بھی اللہ کی طرف سے ہبہ اور عطیہ ہیں جیسے بیٹے نعمت ہیں۔ اور ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جن کو بیٹیاں بری لگتی ہیں اور وہ لوگوں سے منہ چھپائے پھرتے ہیں کہ کہیں وہ ان سے ان کا تذکرہ نہ کرلیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

واذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھہ مسودا وھو کظیم یتواری من القوم من سوء ما بشر بہ.

جب ان لوگوں میں سے کسی کو بیٹی کے بارے میں خوشی کی اطلاع دی جاتی ہے اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غصے سے گھٹ جاتا ہے وہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے (وہ سمجھتا ہے) اسکو بری خبر کی اطلاع مل گئی ہے۔

مسلمانوں میں سے جس کو اللہ تعالیٰ اولاد عطا کرے بیٹا ہو یا بیٹی اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اس بات پر کہ اس نے اسی جیسی ایک اور روح اور ایک اور وجود اسی میں سے پیدا فرمادیا ہے جو اسی کے لئے پکارا جائے گا اور اسی سے منسوب ہوگا پھر وہ اللہ ہی کی عبادت کرے گا جس سے زمین پر اہل اطاعت کی کثرت و اضافہ ہوگا۔ اس کے بعد پیدائش کے وقت اسے متعدد چیزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے دائیں کان میں اذان پڑھی جائے۔ اور بائیں کان میں اقامت پڑھی جائے۔

نومولو بچے کے کان میں اذان واقامت کہنا:

۸۶۱۷:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبید اللہ نے ان کو عبداللہ بن ابی رافع نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن کے کان میں اذان پڑھ رہے تھے نماز والی اذان جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو جنم دیا تھا۔

۸۶۱۸:..... ہمیں اس کی خبر دی ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن محمد حسینی نے اور ابوعبداللہ حافظ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو [illegible] بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان [illegible] عبید نے ان کو عاصم بن عبید اللہ نے ان کو خبر دی ابن ابی رافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا۔ یا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی تھی حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں جب ان کو سیدہ

(۸۶۱۸) (۱) فی ن [illegible] (۲) فی ن (الحسین بن عبیداللہ بن ابی رافع)

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا تھا۔

۸۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو یحییٰ بن علاء رازی نے ان کو مروان بن سالم نے ان کو طلحہ بن عبیداللہ عقیلی نے حسین بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نومولود بچے کے سیدھے کان میں اذان کہی جائے اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے اس سے جنات اٹھادی جاتی ہیں۔ یا ام الصبیان کی بیماری سے حفاظت رہتی ہے۔

بچہ کے پیدائش پر تحسنیک (کھجور کھلانا):

۸۶۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو حسن بن عمر بن سیف سدوسی نے ان کو قاسم بن مطیب نے منصور بن صفیہ سے اس نے ابومعبد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی تھی حسن بن علی کے کان میں جب وہ پیدا ہوئے تھے۔ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت۔ ان مذکورہ دونوں سندوں میں ضعف ہے۔ فرمایا کہ دوسری چیز جو بچے کی پیدائش پر لازم ہے وہ تحسنیک بالتمر ہے یعنی منہ میں کھجور نرم کر کے بچے کے تالو میں لگانا۔ اگر کھجور وقت پر نہ مل سکے تو اس کی مثل یعنی کسی بھی میٹھی چیز کے ساتھ منہ میں مٹھاس لگائیں اور مناسب یہ ہے کہ یہ عمل وہ آدمی کرے جو اس بچے کے لئے خیر و برکت کا باعث ہو یعنی (نیک و بزرگ یہ کام کرے۔)

۸۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو برید بن عبداللہ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک بچہ پیدا ہوا اس کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے تالو میں کھجور چبا کر لگائی۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح بخاری میں ابواسامہ کی روایت سے اور بخاری میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ نے اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی اور مجھے واپس دے دیا تھا لہٰذا وہ ابوموسیٰ کے بچوں میں سب سے زیادہ برکت والا ہوا۔

عقیقہ:

۸۶۲۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحق بن خزیمہ نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابو اسامہ نے اس نے اس کو کچھ اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے فرمایا کہ تیسری چیز جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس کی طرف سے عقیقہ کیا جائے۔

۸۶۲۳:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبیداللہ بن ابی یزید نے ان کو سباع بن ثابت نے ان کو ام کرز نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عقیقہ کے بارے میں کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں پوری پوری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔

پیدائش پر بچہ کا حلق کرنا:

۸۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو ابوحفص سالم بن تمیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمن اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہودی

(۸۶۱۹)......(۳) فی ن : (عن) (۴) فی ن : (الحسن)

(۸۶۲۰)......(۵) فی ن . (ثنا یوسف) (۸۶۲۳)......(۱) فی ن : (الربیع)

لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرتے ہیں لڑکی کی طرف سے نہیں کرتے لہٰذا تم لوگ عقیقہ کیا کرو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری فرمایا کہ چوتھی چیز جو بچہ پیدا ہونے کے وقت لازم ہے کہ اپنے عقیقہ کا حلق کرے یعنی بچے کے سر کے بال صاف کرے جن کے ساتھ وہ پیدا ہوا ہے۔

۸۶۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو محمد نے ایک آدمی سے جسے سلمان کہا جاتا ہے۔ اس نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ کرواور خون گراؤ اور اس سے تکلیف مٹاؤ۔

اس کو روایت کیا ہے بخاری نے عارم سے اس نے حماد بن زید سے بطور موقوف روایت کے پھر اس نے حدیث ذکر فرمائی حماد بن سلمہ سے جس سے وہ اس کے مرفوع ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

۸۶۲۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن حسن بن بیان مقری نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو قتادہ اور حبیب اور یونس اور ایوب نے محمد بن سیرین سے اس نے سلمان بن عامر ضبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الغلام۔ حماد سے اس نے یونس سے اور ایوب اور ہشام اور حبیب اور قتادہ سے آخرین میں۔

۸۶۲۷:..... ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث حفصہ بنت سیرین سے اس نے رباب سے اس نے اس کے چچا سلیمان بن عامر ضبی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہے۔

۸۶۲۸:.....اور ہم نے روایت کی ہے حسن بصری سے کہ اس نے کہا کہ تکلیف کو ہٹانا سر مونڈنا ہے۔

بچہ کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا:

۸۶۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے جعفر بن محمد بن علی سے اس نے اپنے والد سے کہ اس نے کہا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے بالوں کو وزن کیا تھا اور زینب و ام کلثوم کے بالوں کو اور ان کے وزن کے برابر چاندی کو صدقہ کر دیا تھا۔

فرمایا کہ بچہ پیدا ہونے پر پانچواں ضروری کام اس کا نام رکھنا ہے۔

پیدائش کے ساتویں دن بچہ کا نام رکھنا:

۸۶۳۰:.....ہمیں خبر دی احمد بن حسن نے اس کو ابوجعفر بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحاق قاضی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے حسن سے اس نے سمرہ بن جندب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا اپنے عقیقے کے ساتھ گروی ہوتا ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے اور اس کے سر کے بال صاف کیے جائیں اور اس کا نام رکھا جائے۔

میں نے کہا ہے کہ اگر اس کا نام اس دن رکھا جائے جس دن اس کی تحسنیک ہوتی ہے تو زیادہ بہتر ہے مناسب ہے کہ تاریخ ہو حدیث سمرہ میں عقیقے کے لئے۔ اور حلق۔ سوائے تسمیہ کے تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوموسیٰ سے نبی کریم کی طرف نام رکھنے کے بارے میں اپنے بیٹے کے

(۸۶۲۴).....(۲) فی ن : (صالح)

(۸۶۲۶).....(۳) فی ن : (علی بن الحسین بن سنان) (۱).....فی ن : (وحبیب بن یونس) (۲).....فی ن : (سلیمان)

(۸۶۳۰).....(۳) فی ن : (جعفر)

لئے جس دن آپ نے کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی تھی۔

۸۶۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے جو کہ بیٹے تھے حسن بن سفیان کے ان کو حسن کے دو بیٹوں نے ان کو ابوبکر بن شیبہ کے دو بیٹوں یزید بن ہارون نے ابن عون کے دو بیٹوں نے ابن سرین سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی طلحہ بیمار تھے، ابوطلحہ نکلے کسی کام سے۔ تو بچے کا انتقال ہو گیا جب ابوطلحہ واپس آئے تو اس نے پوچھا کہ میرا بیٹا کہاں ہے؟ ام سلیم نے کہا کہ وہ آرام کر رہا ہے اور رات کا کھانا اس کے قریب کیا اس نے کھانا کھایا۔ اور عشاء کی نماز پڑھی رات کو جب صبح ہو گئی تو ابوطلحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس واقعہ کی ان کو خبر دی حضور نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں نے آج رات خوشی کی تھی؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ ان دونوں کے لئے برکت عطا فرما۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں بیٹا پیدا ہوا۔ لہٰذا ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ اٹھایئے اس کو ہم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلیں گے میں نے کھجوریں بھی ساتھ اٹھا لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو لے لیا اور پوچھا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ بتایا کہ جی ہاں کھجوریں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر چبایا پھر اس کو اس کے منہ میں لگایا پھر تالو میں لگایا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مطر بن الفضل سے اس نے یزید بن ہارون سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور ابن سیرین سے یہ انس بن سیرین ہے۔ اور کہا ہے اسناد میں حماد بن مسعدہ وغیرہ ابن عون سے اس نے محمد بن سیرین سے۔

۸۶۳۲:...... اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے اسماء بنت ابی بکر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ بن زبیر کی پیدائش کے وقت اس کی تحنیک کرنے اور اس کا نام عبداللہ رکھنے کے بارے میں اور اس سب کچھ میں دلالت ہے اس بات پر کہ تاریخ حدیث سمرہ میں مناسب ہے کہ راجع ہو تسمیہ کی طرف۔ واللہ اعلم۔

اور عقیقے میں کچھ سنتیں ہیں اور آثار ہیں اور اسی طرح نومولود کے نام رکھنے اور اس کی کنیت رکھنے میں۔ ہم نے ان کو کتاب السنن کے کتاب العقیقہ میں ذکر کر دیا ہے۔ دوبارہ ان کو یہاں ذکر کرنے میں مشقت ہے لہٰذا میں نے ان کو از راہ اختصار ترک کر دیا ہے جو ان پر مطلع ہونا چاہے گا وہاں رجوع کرے گا ان شاء اللہ۔

۸۶۳۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابوالعباس بن فضل بن علی بن محمد اسفرائنی نے ان کو ابو سہل بشر بن احمد نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو داؤد بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن ابی زکریا خزاعی نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم لوگ قیامت کے دن پکارے جاؤ گے اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ لہٰذا اپنے نام خوبصورت کر کے رکھو۔

۸۶۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن ابو عبداللہ دستوائی نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص میرے نام کے ساتھ نام رکھے وہ میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھے۔ اور جو شخص میری کنیت کے ساتھ رکھے وہ میرے نام کے ساتھ نام نہ رکھے۔ یہ اسناد صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی گئی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مگر بات یہ ہے ابوالقاسم کے ساتھ کنیت رکھنے کی مطلق نہی زیادہ ہے اور زیادہ صحیح ہے اور احتمال ہے کہ اس سے نہی راجع ہو اس شخص کی طرف جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۸۶۳۳)......(۱) فی ن : (بن)

کنیت اور آپ کے نام کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ واللہ اعلم۔

۸۶۳۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ابراہیم بن زیاد نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور اس کے بھائی عبداللہ نے مکہ میں سنہ دو سو چالیس ہجری میں نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے ناموں میں سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابراہیم بن زیاد (سبلان سے۔)

۸۶۳۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی سے ان کو ابواحمد محمد بن سلمان بن فارسی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا احمد بن حارث نے ان کو ابوقتادہ شامی نے جو حرانی نہیں ہے۔ ان کا انتقال ایک سو چونسٹھ ہجری میں ہوا ان کو خبر دی عبداللہ بن جراد نے کہتے ہیں کہ موتہ کا ایک آدمی میرا ساتھی بنا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں بھی اس کے ساتھ تھا اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا پیدا ہوا ہے۔ سب سے زیادہ بہتر نام کون سا ہے؟ فرمایا بے شک تمہارے بہتر ناموں میں سے ہیں حارث اور ہمام اور بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ تم لوگ انبیاء کے ناموں پر نام رکھا کرو۔ اور فرشتوں کے ناموں پر نام نہ رکھا کرو۔ اس شخص نے پوچھا کہ اور آپ کے نام پر نام رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو۔

بخاری نے کہا کہ اس روایت کے علاوہ اس کی اسناد میں نظر ہے۔

فرمایا کہ بچہ پیدا ہونے کے وقت چھٹا ضروری کام اس کا ختنہ کرنا ہے۔

پانچ چیزیں فطرت ہیں:

۸۶۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن اسد نے ان کو سفیان نے زہری سے ان کو سعید نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا فرمایا تھا کہ پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں ختنہ کرانا، زیر ناف صاف کرنا، بغلیں صاف کرنا، مونچھیں کترانا، ناخن تراشنا۔

۸۶۳۷:......ہم نے روایت کی ہے زہیر بن محمد سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا تھا حسن حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے اور ختنہ کیا تھا دونوں کا ساتویں دن۔

۸۶۳۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابوانس نے ان کو ابوالزناد اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے ختنہ کیا تھا وہ اس وقت ایک سو بیس برس کے تھے انہوں نے ختنہ کیا تھا قدوم میں۔ اس کے بعد وہ اسی برس مزید زندہ رہے اور قدوم جگہ کا نام ہے۔ (بعض نے قدم کا مطلب بسولی لیا ہے۔)

۸۶۴۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ختنہ کیا تھا اس وقت وہ ایک سو بیس سال کے تھے۔ مقام قدوم پر (یا مراد ہے کہ بسولی کے ساتھ کیا تھا) اس کے بعد وہ اسی برس زندہ رہے۔ سعید نے کہا ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے ختنہ کیا تھا اور پہلے شخص تھے جنہوں نے سفید بال دیکھے تھے انہوں نے کہا اے میرے رب یہ کیا ہے؟

(۸۶۳۶)......(۱) فی ن : (الشامی لیس بالحرامی) (۸۶۴۰)......(۱) سقط من (ن)

اللہ نے فرمایا اے ابراہیم ہم نے تجھے یہ عزت بخشی ہے انہوں نے کہا اے میرے رب میری عزت وقار میں اور اضافہ فرما۔ اور ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کو ضیافت دی تھی۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنی موچھیں کاٹی تھیں۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنے ناخن کاٹے تھے۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے استرا استعمال کیا تھا۔ مراد ہے کہ (انہوں نے زیر ناف صاف کیا) یہ صحیح ہے مگر موقوف روایت ہے۔

پہلی ضیافت:

۸۶۴۱:......اور تحقیق۔ اس کو روایت کیا ہے ابوقتادہ عبداللہ بن واقد نے حماد بن سلمہ سے اس نے ان کو یحییٰ بن سعید سے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی تھی اور پہلے شخص تھے جنہوں نے لبیں کتریں اور پہلے شخص تھے جنہوں نے سفید بال دیکھے تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے ناخن تراشے تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا تھا جب کہ وہ ایک سو بیس سال کے تھے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے مالینی نے ان کو ابن عدی نے ان کو عروبہ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن کثیر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن واقد نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۹۶۴۲۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن مسیب نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے کہ پہلا شخص تھا جس نے ختنہ کیا اور جس نے مہمان کی ضیافت کی اور جس نے بڑھاپا دیکھا جب سفید بال دیکھے تو عرض کی اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ وقار ہے اور بردباری ہے انہوں نے عرض کی اے میرے رب میری عزت وقار کو اور زیادہ فرما۔ اور انہوں نے ختنہ کیا جب کہ وہ ایک سو بیس برس کے تھے انہوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا (یا مقام قدوم میں کیا) اور جب فوت ہوئے تو اس وقت وہ دو سو برس کے تھے۔

عبدالرزاق نے کہا کہ انہوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا (یا مقام قدوم میں کیا) عبدالرزاق نے کہا کہ یہ بستی کا نام ہے۔ اسی طرح مجھے خبر دی ہے معمر نے اس میں شک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اسی طرح کہا ہے عبدالرزاق نے معمر سے اور کہا گیا ہے کہ قدوم سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ساتھ انہوں نے ختنہ کیا تھا۔

تحقیق بعض احادیث میں مروی ہے کہ انہوں نے جلدی کی تھی اس سے قبل کے وہ ختنہ کرنے کے آلے کو جانتے۔ واللہ اعلم۔

۸۶۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن ابی یحییٰ نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا اس آدمی کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی جو ختنہ نہ کروائے۔

اور یہی حدیث مروی ہے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے قتادہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے مکروہ قرار دیا ہے بغیر ختنے والے کے ذبح کئے ہوئے جانور کو اور فرمایا کہ اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کی شہادت قبول ہوگی معمر نے کہا کہ میں نے حماد بن سلمہ سے اس کے بچے کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۶۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین نے یعنی بن حفص نے سفیان سے اس نے ابواسحٰق سے اس نے حارثہ بن مضرب سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ ہاجرہ (ام اسماعیل) سارہ (زوجہ ابراہیم) کی باندی تھی اس نے ابراہیم علیہ السلام کو عطیہ اور ہبہ کردی تھی۔ ایک دن (دونوں کے بیٹوں) اسماعیل اور اسحٰق نے دوڑ نے

کا مقابلہ کیا اسماعیل اسحاق سے جیت گئے اور اسحاق سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کی گود میں جا بیٹھے۔ سارہ نے کہا میں گمان کرتی ہوں اللہ کی قسم میں اس کے تین عزت کے نشان بدل دوں گی۔ بس ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے کہ کہیں وہ اس کے کان نہ کاٹ دے یا ناک نہ کاٹ دے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا۔ کیا تم ایسا کوئی کام کرو گی اور ہلاکت میں پڑو گی اس کے کان میں سراخ کرو گی یا اس کو نیچا دکھاؤ گی تو پہلا ذلیل وخوار کرنا ہوگا۔ (یا پہلی ذلت وخواری ہوگی۔)

ختنہ کے سلسلہ میں عرب کا رواج:

۸۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد عدی نے ان کو محمد بن خریم قزاز نے ان کو ہشام بن خالد نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو محمد بن حسان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ام عطیہ انصاریہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی کو حکم دیا تھا کہ وہ ختنہ کروائے جب ختنہ کرو گی تو تم کمزور نہیں ہوگی یہ عمل عورت کے لئے زیادہ لذت کا باعث ہوگا اور شوہر کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہوگا۔

۸۶۴۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو احمد بن موسیٰ نے ان کو علی بن عبدالحمید الشیبانی نے ان کو مندل نے ان کو ابن جریج نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی کچھ عورتوں کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے انصار کی عورتو! خضاب لگایا کرو (سفیدی کو) چھپانے کے لئے۔ اور خوشحال رہو۔ دبلی اور کمزور نہ ہو یہ بات بے شک زیادہ محظوظ کرنے والی ہے تمہاری عورتوں کے لئے ان کے شوہروں کے نزدیک اور بچاؤ تم اپنے آپ کو محسنوں کی ناشکری کرنے سے مندل بن علی ضعیف ہے۔

امام احمد حنبل فرماتے ہیں:

امام احمد رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ بچے کی تعلیم وتربیت اس وقت ہو جب وہ عمر کے اور عقل کے اعتبار سے ایسی حد کو پہنچ جائے کہ تعلیم وتربیت کا متحمل ہو سکے۔ پھر اس کے کئی شعبے ہو سکتے ہیں۔

کچھ ان میں سے یہ ہیں کہ والدین مسلمان صلحاء کے اخلاق پر اس کی پرورش اور تربیت کریں اور مفسرین اور برے لوگوں کی صحبت سے اور ان کے میل وجول سے اس کی حفاظت کریں۔

اور دوسرا شعبہ تعلیم وتربیت کے حوالے سے یہ ہے کہ اس کو قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ اور زبان کے ادب کی تعلیم دیں۔ اور سنتوں کی تعلیم دیں اور اس سے بیان کریں۔ اور سلف صالحین کے مطابق بنائیں اور اس کو وہ دینی احکام سکھلائیں جو ضرور ہیں جن کے سیکھے بغیر چارہ نہیں ہے۔

اور تعلیم وتربیت کا ایک شعبہ یہ ہے کہ اس کو کسی اچھے کسب ومحنت کی راہنمائی کریں جو اچھا اور قابل تعریف ہو جس سے یہ توقع کی جا سکے کہ اس کے اچھے ثمرات خود والپس سرپرست کو بھی حاصل ہوں گے۔ جب بچوں میں سے کوئی عقل فہم کی ایک خاص حد تک پہنچ جائے تو اس کے سامنے ذات باری تعالیٰ کی پہچان کروائے ایسے دلائل کے ساتھ جو اس کو اللہ تعالیٰ معرفت تک پہنچادیں اور ملحدین اور بے دینوں کے اقوال میں سے اس کو کچھ بھی نہ بتائے سنائے۔ ہاں کبھی کبھی ان میں سے کوئی بات ذکر کر کے اس سے اس کو ڈرا دیا کرے اور ملحدین سے اس کو نفرت دلائے اور حسب استطاعت اس کی طرف ان کو مبغوض اور ناپسندیدہ بنائے۔ اور دلائل دینے میں ایسے دلائل سے شروع کرے جو عقل کے قریب تر ہوں اور روشن دلائل ہوں اس کے بعد حجت اس کو قریب قریب ہوں اور یہی طریقہ کرے ان دلائل کو بیان کرنے کے لئے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ کی سیرت طیبہ میں سے ایسے دلائل جو عقل کے قریب تر ہوں اور خوب واضح ہوں۔ اس کے بعد وہ دلائل

(۸۶۴۵)......(۱) فی ن: (محمد بن جریر) (۲)...... فی ن: (نمیر)

جوزراان کے قریب قریب ہوں۔ چنانچہ شیخ حلیمی رحمہ اللہ نے اس باب کے فصول میں سے ہر فصل میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ جو شخص ان پر واقف ہونا چاہے گا انشاء اللہ ان کی طرف رجوع کرے گا۔

۸۶۴۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حدیث بیان کی خالد بن عبداللہ نے یونس سے اس نے حسن سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ یاایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا۔ اے اہل ایمان بچاؤ تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے۔ فرماتے ہیں کہ (اس سے مراد ہے کہ وہ) ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم دے اور ان کو خیر و بھلائی کی تعلیم دے۔

۸۶۴۸:۔۔۔۔۔اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو منصور نے ان سے جس نے ان کو حدیث بیان کی ہے علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی اولادوں کو علم سکھاؤ اور ان کو ادب سکھاؤ۔

۸۶۴۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالنضر محمد بن محمد یوسف فقیہ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن محمود یہ بن مسلم نے ان کو حدیث بیان کی نضر بن محمد بیسکی نے سفیان ثوری سے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم بن مہاجر سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: اپنے بچوں کو پہلا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ابتدا کراؤ اور ان کو بڑے ہونے پر موت کے وقت بھی لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو بے شک جس انسان کی پہلی کلام بھی لا الٰہ الا اللہ ہو اور آخری کلام بھی لا الٰہ الا اللہ ہو پھر وہ خواہ ہزار سال زندہ رہے اس سے کسی ایک گناہ کے بارے میں بھی نہیں پوچھا جائے گا۔ اس کا متن غریب ہے نہیں لکھا راوی نے اس کو مگر صرف اسی اسناد کے ساتھ۔

سات سالہ بچہ کے لئے نماز کا حکم:

۸۶۵۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سہل بن مہران دقاق نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو سوار بن داؤد ابوحمزہ نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات سات کی عمر کے اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال میں نہ پڑھنے پر ان کو سزا دو اور دس والوں کے بستر سونے کے لئے علیحدہ کر دو۔

۸۶۵۱:۔۔۔۔۔مجھے خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجابت کے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو ابوالحسن محمد بن سنان قزاز نے ان کو عامر بن صالح بن رستم نے ان کو ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن عمرو بن سعید بن عاص نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ میں ان کو احمد بن ابراہیم بن مخلد نے ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم نے اور قواریری نے دونوں نے کہا ان کو عامر بن ابی عامر نے ان کو ایوب بن موسیٰ قرشی نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

نہیں تحفہ دیتا کوئی والد اپنے بیٹے کو کوئی تحفہ جو افضل ہو اچھے ادب سے۔

روایت کیا ہے اس کو بشر بن یوسف نے عامر بن ابو عامر سے اس نے سنا ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن عاص نے اور اس بارے میں عامر کا سماع ایوب سے صحیح ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے تاریخ میں بشر سے اس نے کہا کہ ان کے دادا کا سماع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

بچہ کے لئے ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں:

۸۶۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدن نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو خلف بن ہشام نے اور عبید اللہ بن عمرو نے اور نصر بن علی نے لوگوں نے کہا کہ عامر بن ابی عامر خزاز نے ایوب بن موسیٰ سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے زیادہ افضل کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔

۸۶۵۳:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو اسعد نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن تمام بن صالح بہرانی نے حمص میں ان کو محمد بن قدامہ نے ان کو ابو عبیدہ حداد نے ان کو صالح بن رستم نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد ایوب بن موسیٰ کے پاس گئے تو ایوب نے پوچھا تیرا بیٹا یہ ہے؟ والد نے بتایا کہ جی ہاں یہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی اچھی طرح تربیت کرنا میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی تھی میرے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو کوئی عطیہ نہیں دیتا جو اچھے ادب سے زیادہ افضل ہو۔ کہا ابو احمد نے ہو گئی حدیث واسطے ابو عامر خزاز کے والد عامر کے اور نہیں لکھا ہے اس کو اس نے مگر محمد بن تمام سے۔

۸۶۵۴:..... کہا احمد نے اور اس سے زیادہ غریب یہ ہے کہ ابو محمد عبداللہ بن علی بن احمد نیساپوری معاذی نے ہمیں خبر دی ہے ابو العباس احمد بن محمد بن یوسف سقطی نے ان کو ابو حفص عمر بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن علی بن زبیرہ بصری نے ان کو رستم بن علی خزاز نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں ایوب بن موسیٰ کے پاس اپنے والد کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ ایوب نے پوچھا اے ابو فلاں کیا یہ تیرا بیٹا ہے انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں فرمایا کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی تھی میرے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر اور احسن تحفہ نہیں دیتا۔

اسی طرح ہمیں خبر دی ہے اس کے ساتھ اپنے فوائد میں۔ اور رستم بن عامر کے بارے میں یہ گمان کرتا ہوں کہ ارادہ کیا صالح بن رستم نے واللہ اعلم۔

صدقہ سے ادب سکھانا بہتر ہے:

۸۶۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو مفرر بن محمد بن شاکر نے ان کو اسماعیل بن ابان وراق نے ان کو ناصح ابو عبداللہ نے سماک بن حرب سے اس نے جابر بن سمرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنے بیٹے کو ادب سکھائے اور اس کو تربیت کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ روزانہ نصف صاع صدقہ کرے۔

۸۶۵۶:..... وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی جعفر نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو علی بن ہاشم بن برید نے ان کو صالح نے سماک بن حرب سے اس نے جابر بن سمرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔

۸۶۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبدالعزیز بن خطاب نے ان کو ناصح نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ یہ ہے کہ اگر آدمی اپنے بیٹے کو ادب سکھائے تو وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ روزانہ دو سیر کا صدقہ کرے۔

(۸۶۵۲)..... اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۵/ ۱۴۰)

(۸۶۵۳)..... اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۵/ ۱۴۰)

۸۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن شراق نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن حسان مدائنی نے ۲۷۲ھ میں ان کو محمد بن فضل بن عطیہ نے اپنے والد سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم جانتے ہیں کہ والد کا کیا حق ہے بیٹے پر؟ اور اسی طرح بیٹے کا کیا حق ہے باپ پر؟ فرمایا کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے یعنی اچھی تربیت کرے۔ محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف کئی بار جس روایت کے ساتھ وہ اکیلا ہو اس پر تو خوش نہ ہو

۸۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد بن جعفر بن مؤمن بن شبان عطار نے بغداد میں ان کو ابوبکر بن جعانی نے ان کو عبداللہ بن بشر نے ان کو زید بن اخرم نے ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثوری سے وہ کہتے ہیں، آدمی کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو طلب حدیث پر مجبور کرے۔ اسے کہے کہ اس سے اس کے بارے میں پرسش ہوگی۔

۸۶۶۰:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے سنا ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک یہ حدیث عزت دیتی ہے اس کو جو اس کے ذریعے صرف دنیا کا ارادہ کرے اور جو شخص اس کے ساتھ آخرت کا بھی ارادہ کرے وہ اس کو پالے گا۔

۸۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن احمد واسطی نے ان کو ولید و بن مسلم نے ان کو مروان بن جناح نے ان کو یونس بن میسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ خیر عادت ہوتی اور شر چپکنے والی بلا ہوتی ہے۔

۸۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو عثمان حاطبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی سے اپنے آپ کو ادب سکھا (یعنی تربیت کر۔)

بے شک تم سے پوچھا جائے گا تیرے بیٹے کے بارے میں کہ تم نے اسکو کیا ادب سکھایا تھا اور تم نے اس کو کیا تعلیم دی تھی اور اس سے تمہارے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس نے تمہارے ساتھ کس قدر نیکی کی تھی اور کتنی تیری فرمانبرداری کی تھی۔

۸۶۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حرب بن میمون نے ان کو عوف بن ابورجاء نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس بندے پر جو کسی یتیم کی تربیت پر طمانچہ مارتا ہے۔

بچہ کے لئے تعلیم اور ہنر سیکھنے کا اہتمام کرنا:

۸۶۶۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے ان کو احمد بن عبید بن اسحاق بن مبارک عطار نے ان کو ان کے والد نے ان کو قیس نے ان کو لیث نے مجاہد نے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ اور عورت کو سوت کاتنا۔ عبید العطار منکر الحدیث ہے۔

۸۶۶۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد سراج نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو زید بن عبدربہ نے ان کو بقیہ نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم نے زہری سے اس نے ابوسلیمان مولیٰ ابورافع سے ان کو ابورافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں پر بیٹے کا بھی کوئی حق ہے؟ جیسے ہمارے ان کے اوپر حقوق ہیں۔ فرمایا کہ جی ہاں، بیٹے کا باپ پر حق یہ

(۸۶۶۳)......(۱) فی ن : (حربی)　(۸۶۶۵)......(۲) فی ن : (مولد)

ہے کہ وہ اس کو لکھنا پڑھنا اور تیرا کی اور تیر اندازی کی تعلیم دے اور اس کو پاکیزہ ادب سکھائے۔ عیسیٰ بن ابراہیم ان سے روایت کرتا ہے جن کو متابع نہیں ہوتا۔

باپ پر اولاد کے حقوق:

۸۶۶۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شداد بن سعید حریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا بیٹا پیدا ہوا سے چاہئے کہ وہ اس کا اچھا سا نام رکھے اور اس کو اچھا ادب سکھائے۔ جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔ جب وہ بالغ ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے پھر وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے یقینی بات ہے کہ پھر اس کا گناہ اس کے والد پر ہوگا۔

۸۶۶۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو عبدالملک بن حسین نے ان کو عبدالملک بن عمیر بن مصعب بن شیبہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھے طریقے پر دودھ پلائے اور اس کے ادب کو اچھا کرے۔ اس میں ضعف ہے۔

۸۶۶۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حزم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے اور ان سے سوال کیا تھا کثیر بن زیاد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

هب لنا من ازواجنا و ذريتنا قرة اعين.

اے ہمارے رب ہماری بیویوں میں سے اور ہماری اولادوں میں سے عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک۔

انہوں نے پوچھا کہ اے ابوسعید یہ آنکھوں کی ٹھنڈک کیا ہے کیا یہ دنیا میں ہوگی یا آخرت میں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اللہ کی قسم دنیا میں ہوگی۔

انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ (آنکھوں کی ٹھنڈک) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھے اپنے بندے کو کہ وہ اپنی بیوی کو بھائی کو اپنے دوست کو سب کو دیکھے کہ وہ اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ نہیں بلکہ ایک مسلمان آدمی کو کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی کہ وہ دیکھے والد کو یا بیٹے کو یا دوست کو یا بھائی کو اللہ کا اطاعت گذار۔

۸۶۶۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم غسانی نے مجاشع ازدی ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس شخص کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے پھر وہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہوگا۔

۸۶۷۰:...... میں نے حاکم ابوعبداللہ کی تحریر میں پڑھا۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جنہوں نے ہمیں خبر دی بطور اجازت دینے کے ان کو خبر دی بکر بن محمد بن عبدان صیرفی نے مقام مرو میں اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی احمد بن بشر بن سعد مرثدی نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے

(۸۶۶۶)......(۳)......فی ن : (الحسین)

(۸۶۶۹)......(۱) فی ن : (سلمان) (۲) ......فی ن : (یوب عن ابن ابی مریم)

(۸۶۷۰)......(۳) فی ن : (حمدان)

کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہوجائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے اور وہ گناہ کی مرتکب ہوجائے اس کا گناہ اسی نہ کرنے والے پر ہے۔ حاکم نے کہا یہی بات ہے جو میں نے پائی ہے ان کی اصل تحریر میں۔ اور یہ اسناد صحیح ہے مگر متن شاذ ہے کئی اعتبار سے۔ امام احمد نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ وہ اس کو روایت کرتے ہیں اسناد اول کے ساتھ۔ لیکن اس مذکورہ اسناد کے ساتھ روایت منکر ہے۔

بیٹے کی اچھی تربیت کرنا:

۸۶۷۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عیسٰی نے ان کو وریزہ بن غسانی حمصی نے ان کو محمد بن عبید اللہ کریزی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن معاویہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا زید بن علی نے اپنے بیٹے سے بے شک اللہ عزوجل نے مجھے تیرے لئے پسند کیا ہے اب تم مجھے اپنے فتنے سے بچانا۔ اور اس نے تجھے پسند نہیں کیا میرے لئے لہٰذا اسی لئے اس نے تجھے میرے بارے میں وصیت فرمائی ہے (قرآن میں) اے بیٹے بہترین باپ وہ ہوتے ہیں کہ جس کو اولاد کی محبت افراط کی طرف نہ لے جائے اور بہترین بیٹے وہ ہوتے ہیں جن کی کوتاہی اس حد تک نہ پڑھ جائے کہ وہ نافرمان قرار پائیں۔

۸۶۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عون نے ابن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اپنے دوست کا ایسا اکرام نہ کیجئے جو اس پر شاق گذرے (یعنی وہ مشقت میں نہ پڑ جائے۔) اور کہا جاتا تھا کہ اپنے بیٹے کو عزت دے اور اس کی اچھی تربیت کر۔

بیٹے کے باپ پر حقوق:

۸۶۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن حسن بجلی مقری نے کوفے میں ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن ابودارم نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن اسحاق اہوازی الطروشی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ حوطی نے وہ کہتے ہیں جب میرے والد مجھے ابوالمغیرہ کے پاس لے کر گئے حالانکہ میرے بہن بھائی ان سے پہلے ہی حدیث سن چکے تھے انہوں نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا میرے والد سے کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ انہوں نے کہا تم اس سے کیا چاہتے ہو۔ والد نے جواب دیا یہ بھی آپ سے کچھ سنیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ اور سمجھیں گے؟ میرے والد نے مجھ سے کہا حالانکہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے۔ اٹھئے اور دو رکعت نماز ادا کیجئے۔ اور تکبیر اونچی آواز کے ساتھ کہئے اور قرأۃ اور رکوع سجود کی تسبیح اور تشہد وغیرہ زور سے پڑھئے میں نے ایسے ہی کیا۔ لہٰذا حضرت ابوالمغیرہ نے مجھ سے کہا کہ تم نے اچھا کیا درست کیا۔ میرے والد نے ان سے کہا کہ حدیث بیان کیجئے اس کو میں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے بھائی اور میری بہن نے ابوالمغیرہ سے اس نے ام عبداللہ بنت خالد بن سعدان سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے کہا بیٹے کے باپ پر حقوق میں سے ہے کہ وہ اس کو اچھا ادب سکھائے اور اچھی تعلیم دے۔ جب وہ بارہ سال کا ہوجائے پھر اس کا والد پر حق نہیں ہے بلکہ والد کا حق اس پر لازم ہوجائے گا اگر وہ اس کو راضی رکھے تو اس کو شریک بنالے اور اگر وہ والد کی رضا کے پیچھے نہ چلے تو پھر وہ اس کو مخالف سمجھے اور ابوالمغیرہ تحقیق اللہ نے تجھے بے پرواہ کردیا ہے والد سے اور تیری بہن سے اور تیرے بھائی سے بس یوں کہا کرو مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالمغیرہ نے بیٹھ جائیے اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر برکت دے انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

بیٹیوں کی پرورش پر فضیلت:

۸۶۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو محمد بن احمد فقیہ نے اور ابوبکر محمد بن عبداللہ وراق نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو محمد بن عبداللہ اسدی نے ان کو محمد بن عبدالعزیز نے ان کو عبیداللہ بن ابی بکر نے انس سے وہ

(۸۶۷۲) ......(۱) فی ن: (عون) (۸۶۷۳)......(۲) فی ن: (الحسین)

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دولڑکیوں کی پرورش کرے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائیں قیامت میں وہ جب آئے گا تو میں اور وہ ایسے اکٹھے ہوں گے انہوں نے یہ کہتے ہوئے دونوں انگلیاں ملالیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا عمرو ناقد سے اس نے محمد بن عبداللہ اسدی سے۔

۸۶۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں بھی اس کے ساتھ تھیں۔ اس نے مجھ سے کھانے کے لئے کچھ مانگا تو میرے پاس اس نے کھجور کے ایک دانے کے سوا کچھ نہ پایا۔ میں نے اس کو وہی ایک دانہ دے دیا اس نے اسے دے کر آدھا آدھا کر کے دونوں بیٹوں کو دے دیا اور خود نہیں کھایا اس کے بعد وہ اٹھ کر چلی گئی بیٹوں کے ساتھ۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس کے چلے جانے کے بعد میں نے یہ بات ان کو بتائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ان بیٹوں کے ساتھ آزمایا جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے آڑ ثابت ہوں گی۔

اسی طرح عبدالرزاق کی روایت میں ہے معمر سے اس کو عبداللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے معمر سے اس نے زہری سے اس نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے اس نے عروہ سے وہ صحیح ہے اور اسی طرح ان کو روایت کیا ہے شعیب بن ابی حمزہ سے اس نے زہری سے۔

۸۶۷۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے بطور املاء کے اور ابوبکر قاضی نے بطور قراءۃ کے ان کے سامنے۔ ان دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے ان کو سعید اعشی نے ان کو ایوب بن بشیر سے اس کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی بیٹیاں ہوں دو یا تین اور ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا ہے اور ان کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ وہ شخص جنت میں چلا جائے گا۔

خالد بن عبداللہ نے اس کے متابع حدیث لائی ہے اور جریر نے سہل سے اور خالد کی حدیث میں ہے کہ اس شخص نے ان بیٹیوں بہنوں کو ادب سکھایا ہے اور ان کی شادی کی ہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کیا ہے اس کے لئے جنت ہے۔

۸۶۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد قاضی نے ان کو ابوحامد احمد بن بالویہ عقصی نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے ان کو ایوب بن بشر نے ان کو سعید اعشی نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ اس کے ساتھ احسن طریقے پر گذارے اور ان کو برداشت کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور روایت کیا ہے اس کو حماد بن سلمہ نے سہیل سے اسی طرح اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

ابوداؤد نے کہا کہ وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن مکمل زہری ہے۔

۸۶۷۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے "ح"۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو ابوعمرو محمد بن عبداللہ سوسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو عمر بن نبھان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے ان کی دیکھ بھال کرنے میں اور ان کی تکلیف برداشت کرنے میں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۸۶۷۸)......(۱) فی ن : (السکری)

محمد بن یونس کی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ اگر دو ہوں تو بھی یہی بات ہے اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر ایک ہو؟ فرمایا کہ اگر ایک ہو تو بھی یہی اجر ہے۔

بیٹیوں پر خرچ کرنے کی فضیلت:

۸۶۷۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو نھاس نے شداد ابوعمار سے اس نے عوف بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر خرچ کرے یہاں تک کہ یا تو ان کی شادیاں ہو جائیں یا ان کی زندگی پوری ہو جائے وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

۸۶۸۰:......اور عوف بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور چہرہ پر زخموں کے نشانوں والی عورت اور یہ وہ عورت جو صاحب منصب ہے اور صاحب جمال ہے جو اپنے شوہر سے بیوہ ہو جاتی ہے پھر وہ اپنے نفس کو روک کر رکھتی ہے اپنے یتیم بچوں پر یہاں تک کہ وہ یا تو مر جائیں یا پل کر جوان ہو جائیں قیامت کے دن ایسے اکٹھے ہوں گے آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔

۸۶۸۱:......ہمیں خبر دی محمد بن ابی المعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو زید بن زریع نے ان کو نہاس بن قہم نے ان کو شداد ابوعمار نے ان کو عوف بن مالک اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی بندہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے اوپر خرچ کرے حتیٰ کہ وہ جوان ہو جائیں شادی شدہ ہو جائیں یا وہ مر جائیں مگر وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ ہوں گی ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ اگر چہ دو بھی ہوں (یہی اجر ہوگا۔)

۸۶۸۲:......کہتے ہیں کہ کہا ابوعمار نے عوف بن مالک سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور رخساروں کے زخموں کے نشانوں والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں ہوں گے اور وہ عورت جو صاحب مرتبہ ہے اور صاحب جمال بھی جو بیوہ ہو جاتی ہے اور اپنے نفس اپنے یتیموں کے لئے روک کر رکھتی ہے حتیٰ کہ وہ شادی شدہ ہو جاتے ہیں یا فوت ہو جاتے ہیں۔ (وہ بھی اس طرح ساتھ ہوگی۔)

۸۶۸۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو حسن بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو حامد بن محمود مقری نے ان کو اسحق بن سلیمان رازی نے ان کو مطر بن خلیفہ نے ان کو شرحبیل بن سعد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کی دو بیٹیاں ہوں پھر وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے جب تک وہ ان سے ساتھ رہے یا وہ اس کے ساتھ رہیں مگر وہ دونوں اس کو جنت میں داخل کرادیں گی۔

۸۶۸۴:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن منکدر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں یا بہنیں ہوں وہ ان کی کفالت کرتا رہے اور ان کو ٹھکانہ دے اور ان پر شفقت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا لوگوں نے پوچھا کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا اگر چہ دو ہوں۔ کہتے ہیں کہ حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ لوگوں نے پوچھا اگر ایک ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر چہ ایک ہو تو بھی۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۸۶۸۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ علاف نے نیساپور میں ان کو سہل بن عمار عتکی ابویحییٰ نے ان کو عمر بن عبداللہ بن رذین نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی علی بن زید نے ان کو جدعان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں جن کی وہ ضرورتیں پوری کرے ان پر رحم کرے اور ان پر خرچ

(۸۶۸۵)......(۱) فی ن: (عمرو)۔

کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے آواز لگائی لوگوں میں سے یا رسول اللہ اگر دو بیٹیاں ہوں تو؟ حضور نے فرمایا جی ہاں دو ہوں تو بھی یہی اجر ہے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ اگر لوگ ایک بیٹی کا پوچھتے تو بھی آپ یہ فرماتے کہ اس کا بھی یہی اجر ہے۔

۸۶۸۶:...... اس کا متابع بیان کیا ہے ہشیم نے اور سعید بن زید نے علی بن زید سے پس روایت کی گئی ہے اس میں حماد بن زید سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور موصول روایت کے اور محفوظ روایت ان سے حضرت ثابت سے ہے جو کہ نبی کریم سے مرسل طور پر مروی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے حماد سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے یا دیگر سے۔ اور کہا گیا ہے اس کے علاوہ سے مروی ہے۔

۸۶۸۷:...... اور روایت کیا ہے اس کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے اس نے عائشہ سے اور وہ مرسل ہے درمیان ثابت کے اور عائشہ کے۔

بیٹیاں والدین کے لئے جہنم سے آڑ ہیں:

۸۶۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو حکم بن اسلم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حرملہ بن عمران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عشانہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن عامر جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے وہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

۸۶۸۹:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صالح نے ان کو حرملہ بن عمران تجیبی نے ان کو ابو عشانہ معافری نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے جو اس کو میسر ہو وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ ثابت ہوں گی۔

اولاد کے مابین انصاف ضروری ہے:

۸۶۹۰:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو مطر بن خلیفہ نے ان کو مسلم بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں مجھے میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئے تاکہ وہ ان کو گواہ کریں اس عطیہ پر جو انہوں نے مجھے عطا کیا تھا کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے اس کے علاوہ اور بھی بیٹے ہیں انہوں نے کہا کہ جی ہاں ہیں انہوں نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا کہ سب برابر ہیں۔

۸۶۹۱:...... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو حاجب بن مفضل بن مہلب بن ابوصفرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا نعمان بن بشر سے وہ خطبہ دے رہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنی اولاد کے مابین انصاف کیا کرو اپنی اولادوں کے درمیان انصاف کیا کرو۔ اور سعدان کی روایت میں ہے اپنے بیٹوں کے درمیان۔

۸۶۹۲:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو بختری نے ان کو محمد بن سلیمان واسطی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل جبلی نے ان کو ہاشم بن صبیح نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں پیدا ہوتا کوئی بچہ کسی گھر میں مگر ان میں عزت پیدا ہو جاتی ہے جو کہ پہلے نہیں تھی۔اسی طرح ہے میری کتاب میں۔

اور میں نے اپنا علم نہیں لکھا مگر ہاشم بن صبیح کی حدیث سے اسی طرح میں نے اس کو نقل کیا ہے اس کی شہرت کی وجہ سے جو کہ لوگوں کے درمیان ہے۔اور وہ اہل علم کے درمیان حدیث کے بارے میں منکر ہے واللہ اعلم یہی میری کتاب میں ہے۔

۸۶۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماس نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ہاشم بن صبیح نے ان کو ابوانس مکی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔جس گھر میں کوئی لڑکا پیدا ہوتا ہے ان میں ایک عزت ہو جاتی ہے جو کہ پہلے ان میں نہیں تھی۔

۸۶۹۴:......اسی طرح ہمیں خبر دی مسند ابن عباس میں۔اور اس زیادہ کیا اپنی اسناد میں ابوانس مکی سے اور ہم نے ان کو خبر دی ہے مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ میں۔اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا اپنی اسناد میں ان کو خبر دی عمران حبلی نے اور وہ موسیٰ بن اسماعیل ہیں پس حدیث ثابت ہے ابن عمر سے جیسے اس کو روایت کیا ہے محمد بن سلیمان واسطی نے سوائے اس کے کہ محمد بن عیسیٰ بن ابو قماش کی روایت میں ہے ابوانس مکی سے ایسا اضافہ جس کو میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اللہ کے بندوں کے درمیان۔

قریش کی عورتیں:

۸۶۹۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابویعلیٰ حمزہ بن عبدالعزیز نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوبکر بن قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر عورتیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں وہ قریش کی عورتیں ہیں۔اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفیق ہوتی ہیں اس کی صغر سنی میں اور شوہر کے قبضے میں جو کچھ ہے اس کی ملکیت کی سب سے زیادہ محافظ ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے۔

۸۶۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو منصور نے سالم بن ابوالجعد سے اس نے ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا اور بہن تھی وہ عورت اس کو چلا کر لا رہی تھی اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا جو بھی چیز اس نے مانگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز اس کو عطا فرما دی جب وہ چلی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ساری عورتیں اپنے بچوں کو اٹھائے پھرنے والیاں ان پر شفقت کرنے والیاں ایسی ہیں کہ اگر وہ کیفیت نہ ہوتی جو اپنے شوہروں سے وہ کرتی ہیں تو ان میں سے جو نماز ادا کرنے والی ہیں وہ جنت میں داخل ہو جاتیں۔

۸۶۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن نصر زبیدی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابی الجعد نے ان کو ابوامامہ نے کہ ایک مسکین عورت تھی وہ آئی تو اس کے ساتھ اس کے بچے بھی آئے اس کو تین کھجور کے دانے دیئے گئے اس نے ایک دانہ سب کو دے دیا لہٰذا بچے رونے لگے اس نے ایک دانہ کھجور کا لیا اور چیر کر دو حصے کئے اور ہر ایک کو ایک حصہ دے دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا بہت سی اپنے بچوں کو اٹھائے پھرنے والی عورتیں جو اپنی اولادوں

(۸۶۹۳)......(۱) فی ن : (الجیلی) (۲)...... فی ن : (صالح)

(۸۶۹۴)......(۱) سقط من (ن)

پر شفیق ہوتی ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں تو وہ جنت میں داخل ہو جاتیں۔
اس کو سالم نے ابوامامہ سے نہیں سنا۔

۸۶۹۸:......اس کو روایت کیا ہی غندر نے شعبہ سے اس نے منصور سے اس نے سالم بن ابی الجعد سے وہ کہتے ہیں میرے لئے ذکر کیا گیا ہے ابوامامہ سے اس نے اسے بطور مرسل روایت کے ذکر کیا ہے۔

بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کی ممانعت:

۸۶۹۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ ضریر نے ان کو ابومالک اشجعی نے ان کو ابن جریر نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی بیٹی پیدا ہو وہ اس کو زندہ در گور نہ کرے اور اس کی توہین و تذلیل نہ کرے اور بیٹوں کو اس پر ترجیح نہ دے اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلے میں جنت میں داخل کرے گا۔
اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے عثمان اور ابوبکر ابن شیبہ کے دونوں بیٹیوں نے اس نے ابومعاویہ سے اور اس کو روایت کیا ہے جعفر بن عون نے ابومالک سے اس نے زیاد بن جدید سے۔

۸۷۰۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو قاسم بن مہدی نے ان کو یعقوب بن کاسب نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کا بیٹا اس کے پاس آیا تو اس نے اس کو پکڑ کر بوسہ دیا اور اپنی گود میں بیٹھا دیا اس کے بعد اس کی بیٹی آئی اس نے اس کو پکڑ کر اپنے پہلو میں بیٹھا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے دونوں کے درمیان انصاف نہیں کیا۔

بیٹیاں محبت کرنے والی ہوتی ہیں:

۸۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیٹیوں کو ناپسند نہ کیا کرو بے شک وہ محبت کرنے والیاں صاحب جمال ہوتی ہے۔
یہ روایت اسی طرح مرسل آئی ہے۔

۸۷۰۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو نافع بن ثابت نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹیوں کو ناپسند نہ کیا کرو بے شک وہ گھریلو امور میں ہر چیز کو تیار کرنے والیاں اور محبت کرنے والیاں ہوتی ہیں۔(ابن زبیر) فرماتے ہیں لڑکی کے گھر والے جانتے ہیں وہ زندگی گذارنے کے اصول و احکام جو وہ نہیں جانتی اگر وہ اس کو عبادت میں کوتاہی کرتا دیکھیں تو اس کو اس کیفیت پر ابھاریں جس سے وہ کوتاہی کی حد سے نکل جائے جس سے وہ ان امور پر عمل پیرا نظر آنے لگے جن سے وہ ناواقف تھی یا اس کو اجازت دے ان چیزوں کے بارے میں جن کا عمل اس سے دیکھا جا سکے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم ناراً.

اے ایمان والو تم اپنے آپ کو بچاؤ اور اپنے اہل خانہ کو بچاؤ جہنم سے۔

(۸۶۹۹)......(۱) فی ن : (أبی جریر)

ہر نگران سے اس کی ذمہ داری کے بابت سوال ہوگا:

۸۷۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن عقبہ نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: خبر دار تم میں سے ہر شوہر آدمی نگران ہے او رہر آدمی سے اس کی اپنی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امیر وحکم دان نگران ہے لوگوں پر اور اس سے اس کے رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل خانے کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کی بابت پوچھا جائے گا اور آدمی کی بیوی ان سے اور اپنے شوہر کے بچوں کی نگران ہے۔ شوہر کے گھر کی محافظ ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور آدمی کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا خبر دار تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کی بابت سوال ہوگا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدان سے۔

۸۷۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو منصور نے ان کو ربعی نے ان کو علی بن ابوطالب نے اللہ کے اس قول کے بارے میں قوا انفسکم و اھلیکم ناراً. فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو خیر وبھلائی کی تعلیم دو۔

۸۷۰۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عباد بن موسیٰ ختلی نے ان کو طلحہ بن یحییٰ رزقی نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں بچے کو نماز کا حکم دیا جائے اس وقت سے جب وہ اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کو پہچاننے لگے۔ اسی طرح یہ روایت آئی ہے موقوف طریقے پر۔

۸۷۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن مکرم قاضی نے بغداد میں ان کو حسن بن علی بن شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکایت کی بی بی سارہ کے ردی اخلاق کی اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے ابراہیم پردہ پوشی کرنا اس حالت وعادت پر جو اس میں ہے جب تک تو اس کے دین کے معاملے میں کسی حرام کام کو نہ پائے۔

۸۷۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد حسنی نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو حسین بن حریث نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ضریس نے ان کو خلیل بن زرارہ نے ان کو مطرف نے ان کو شعبی نے انہوں نے فرمایا جو شخص اپنی نیک شریف بیٹی فاسق فاجر کے ساتھ بیاہ دے اس نے اس کے ساتھ قطع رحمی کی۔

حسن سلوک سے پیش آنا:

۸۷۰۸:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برقی نے ان کو ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابو ہلال نے ان کو صالح براد نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالاسود دؤلی نے کہا اپنے بیٹوں سے میں نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے جب چھوٹے تھے تم یا اب جب کہ تم بڑے ہو اور اس وقت بھی جب تم نہیں تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے ہمارے بچپن میں اور بڑا ہونے پر تو ہمارے ساتھ نیک سلوک کیا مگر یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ آپ نے اس وقت ہمارے ساتھ کیسے نیک سلوک کیا جب ہم نہیں تھے؟ فرمایا کہ میں نے تمہیں ایسی جگہ

(۸۷۰۵)......(۱) فی ن : (الرومی)

(۸۷۰۶)......(۱) فی ن : (أیوب عن)

(۸۷۰۷)......(۱) فی ن : (أبو أحمد)

(۲)......فی ن : (العقیل)

نہیں رکھا تھا کہ جس جگہ تمہیں شرم محسوس ہوتی۔

۸۷۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر بن مودع نے ان کو اعمش نے ان کو ابواسحاق نے ان کو وھب بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس تھا جب شعبان کی دو راتیں گذر چکی تھیں۔ کہتے ہیں کہ میں ان کو گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے وکیل سے کہا (جو ان کے کام کاج کا ذمہ دار تھا) اپنے اپنے گھر والوں کے لئے پیچھے ان کا رزق چھوڑا ہے اس نے کہا کہ نہیں۔

تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرمارہے تھے۔ کسی آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اس کو ضائع کردے جو اس کو رزق دے۔

۸۷۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو شریک نے اعمش سے مغراء عبدی سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک آدمی گذرا جس کے اخلاق کو انہوں نے بہت پسند کیا اور بولے کاش کہ یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت میں آئے انہوں نے آپ کو خبر دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر وہ شخص اپنے بوڑھے والدین کی خدمت میں مصروف رہتا ہے تو وہ شخص اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ اپنے چھوٹے بچے کی پرورش میں مصروف رہے تو بھی وہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ اپنے نفس کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف ہے تاکہ وہ خود ہاتھ پھیلانے سے بچائے تو بھی وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۸۷۱۱:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو رباح بن عمرو نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ اچانک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع تھے اچانک ایک جوان کھائی سے نمودار ہوا جب ہم نے اس کو دیکھا اپنی آنکھوں سے تو ہم نے کہا کاش کہ یہ جوان اپنے شباب و جوانی کو اپنی نشاط وخوشی کو اور اپنی قوت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری گفتگو سنی تو فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صرف وہی نہیں ہوتا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ جو شخص والدین کے لئے کوشش کرے وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جو شخص اپنے اہل وعیال کے لئے سعی و جہد کرے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جو شخص اپنے نفس کے لئے سعی وصبر کرے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔

۸۷۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو حدیث بیان کی ابن علیہ نے ان کو خالد ابن قلابہ سے ان کو مسلم بن یسار نے ان کو مرفوع کیا ہے کہ ایک آدمی تھا جو سفر میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کوئی بڑی عمر کا فرد بھی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی نہیں بس چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بس ان میں جہاد کر۔

ابوعبید نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ من کاھل اس سے مراد ہے کہ کون سب سے زیادہ عمر کا ہے دراصل کاھل۔ کھل سے ماخوذ ہے۔

۸۷۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو جعفر بن ابی عثمان طیالسی نے ان کو عفان نے اور ابوالولید طیالسی نے اور داؤد بن شبیب اور محمد بن سنان عوفی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہمام نے ان کو قتادہ نے نضر بن انس سے اس نے بشر بن نہیک سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف جھکتا ہو

(۸۷۱۳).....(۱) فی ن : (بشر)

یعنی اسی کا خیال کرتا ہو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو مفلوج ہوگا۔ یہ الفاظ عفان کے ہیں۔ اہل اخبار کے ساتھ احسان کے بارے میں مندرجہ ذیل روایت آئی ہے۔

اہل خانہ پر خرچ کی فضیلت:

۸۷۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مزید انصاری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو مسعود انصاری سے میں نے کہا کہ مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ بے شک مسلمان جب اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے اور وہ اس میں ثواب کی نیت کرتا ہے تو یہ خرچ کرنا اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے۔ اس کو روایت کیا ہے بخاری نے آدم بن ابی ایاس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دیگر دو وجوہ سے شعبہ سے۔

۸۷۱۵:..... اور ہم نے روایت کی ہے سعد بن وقاص کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک تو جب اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے کوئی بھی خرچ بے شک وہ صدقہ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جسے تو اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ تک لاتا ہے۔ تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس سلسلے میں کئی اخبار کتاب القسم اور کتاب النفقات میں کتاب السنن میں۔

۸۷۱۶:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے اور ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو بن امیہ ضمری نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم اپنی عورتوں کو جو کچھ بھی دو گے وہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا؟ سیدہ نے فرمایا۔ اللهم نعم اللهم نعم کہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ انہوں نے ایسے ہی فرمایا تھا۔ دو بار فرمایا۔

۸۷۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نظیف القراء نے مکہ میں ان کو عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے مصر میں ان کو ہلال بن علاء نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے مزاحم بن زفر سے اس نے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک وہ دینار قیمتی ہے جس کو آپ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (یعنی جہاد فی سبیل اللہ میں) دوسرا وہ دینار جو آپ کسی مسکین کو دیتے ہیں تیسرا وہ دینار جس کو آپ اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا کہ ان سب میں وہ دینار جو آپ اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہیں اس کا اجر سب سے بڑا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث وکیع سے اس نے ثوری سے۔

مردہ کی برائیاں نہ کی جائیں:

۸۷۱۸:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے ہشام سے اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے اور میں خود اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا ہوں۔ اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص مر جائے اس کو

(۸۷۱۴)..... (۱) فی ن : (یزید) (۲)..... فی ن : (المؤمن)

(۸۷۱۷)..... (۳) فی ن : (الرافعی) (۴)..... فی ن : (زید)

چھوڑ دو یعنی اس کے پیچھے نہ پڑو۔ (یعنی اس کی برائیاں نہ کرو۔)

۸۷۱۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو خبر دی ابوالطیب محمد بن محمد مبارک حناط نے ان کو محمد بن عمرو حرشی نے ان کو قعنبی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے۔

جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ شفیق اور نرمی کرنے والا ہو۔

۸۷۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوزکریا قاضی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل سے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبید بن سعید بن کثیر بن عفیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو یزید بن عیاض بن جعدبہ نے کہ اس نے سنا ابن سباق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے ساتھ اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ بہتر ہو۔

ابلیس کا شاباش دینا:

۸۷۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اس نے ابوسفیان سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک ابلیس اپنا تخت پانی کے اوپر بچھاتا ہے اس کے بعد وہ اپنے لشکروں کو روانہ کرتا ہے ان میں سے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے وہ ان میں سے اس کے قریب تر مجلس میں بیٹھتا ہے ان میں سے ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں غلط کام کیا ہے ابلیس کہتا ہے کہ تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک آواز آتی ہے وہ کہتا ہے کہ میں ایک آدمی کے پیچھے پڑا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے اور اس کی گھر والی کے درمیان طلاق کرادی ہے لہٰذا ابلیس اس کو شاباش دیتا ہے اور اپنے قریب کر لیتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب سے اس نے ابومعاویہ سے۔

عورت پسلی کی مانند ہے:

۸۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر آپ اس کو سیدھا کریں گے تو اس کو آپ توڑ دیں گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے تو اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور اس میں کجی ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالعزیز بن عبدالاویسی سے۔

۸۷۲۳:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد نے اور ابراہیم بن ابی طالب نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابن ابی عمر نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۷۲۰)......(۱) فی ن : (عبد بن سعد)

بے شک عورت پیدا کی گئی ہے پسلی کی جنس سے وہ ہرگز تیرے لئے کسی طریقے پر سیدھی نہیں ہوگی اگر آپ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو اس سے اسی حالت میں فائدہ اٹھائیے کہ اس میں کجی بھی رہے گی اور اگر آپ اس کی کجی کو دور کرنے جائیں گے تو اس کو توڑ دیں گے اور اس کو توڑ دینا اس کو طلاق دے دینا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابن ابو عمر سے۔

۸۷۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو شعبہ نے کہا معاویہ بن قرہ ایاسی نے کہ مجھے خبر دی ہے فرماتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں۔ وہ ان سے مل چکے تھے وہ کہتے ہیں کہ:

حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم اسلام کے بعد کوئی آدمی خوبصورت عورت سے بڑھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا جو اچھے اخلاق کی مالک ہو، زیادہ محبت کرنے والی ہو۔ زیادہ اولاد جننے والی ہو اور اللہ کی قسم کوئی آدمی اللہ کے ساتھ شرک کے بعد کسی چیز سے اس قدر نفع اندوز نہیں ہوتا جو برا فائدہ ہو اس لونڈی سے زیادہ جو بداخلاق ہو زبان کی تیز ہو۔ اللہ کی قسم بے شک ان سب سے ایسا بیٹا بھی ہو سکتا ہے جو وفادار ہوتا ہے جان نچھاور کرتا ہے اور غنا و سرمایہ ہوتا ہے۔

عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں:

۸۷۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمری نے ان کو زید بن عقبہ نے ان کو سمرہ بن جندب نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں پاک دامن مسلمان فرمانبردار آسانی کرنے والی نرم مزاج محبت کرنے والی جو زمانے کے خلاف اپنے گھر والوں کی مدد کرتی ہے اور اپنے گھر والوں کے خلاف زمانے کی مدد نہیں کرتی۔ ایسی عورتیں تم کم پاؤ گے۔ اور دوسری وہ عورت جو محض ایک برتن ہی ہوتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی کہ بس بچے جنے۔ تیسری وہ جو گلے میں طوق ہوتی ہے جو اکتاہٹ میں مبتلا کر دیتی ہے اللہ اس کو جس کی گردن میں چاہتے ہیں ڈال دیتے ہیں جب چاہتے ہیں اس کو کھینچ لیتے ہیں۔ اسی کا مفہوم ذیل میں مروی ہے۔

۸۷۲۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی نے ان کو زید بن قیس نے ان کو جراح بن ملیح نے ان کو ارطاۃ بن منذر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو عطا بن ابی رباح نے ان کو جابر بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا: عورتیں تین قسم کی ہیں پہلی قسم تو برتن کے مثل ہیں جو حاملہ ہوتی رہتی ہے اور بچے جنتی رہتی ہے۔ اور دوسری قسم مثل عر کے یعنی خارش (کی طرح ستاتی ہے) اور تیسری قسم وہ ہے جو زیادہ محبت کرتی ہے زیادہ بچے پیدا کرتی ہے مسلمان ہے اپنے شوہر کی اعانت اور امداد کرتی ہے اس کے ایمان میں یہ عورت اس شخص کے لئے بہتر ہے خزانے سے۔

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں:

۸۷۲۷:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بھی اوپر کو نہیں چڑھتی (یعنی شرف قبولیت نہیں پاتی) مفرور غلام یہاں تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس

(۸۷۲۶).....(۱) فی ن : (یزید بن قیس نا الجراح بن فلیح عن ارطاۃ بنت المنذر)

آ جائے اور اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دے اور وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہے۔ اور نشے والے یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائیں۔

۸۷۲۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو خبر دی ہے قاسم بن فیاض نے ان کو خلاد بن عبدالرحمٰن بن جندب نے ان کو سعید بن مسیّب نے کہ اس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ! عورت کے جہاد کرنے کی جزا ہے (مراد ہے اس کا جہاد کیا ہے؟) فرمایا کہ شوہر کی فرمانبرداری اور اس کے حق کا اعتراف کرنا۔

۸۷۲۹:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے سعید بن ابو ہلال سے ان کو بشیر بن یسار نے ان کو حصین بن محصن (حطمی) نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میری پھوپھی نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو میں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ آپ شوہر والی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اس کے لئے کیسی ہیں؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ میں اس کے بارے میں کوئی کمی نہیں کرتی حضور نے فرمایا آپ نیکی یعنی نیک سلوک کیجئے بے شک وہ تیرے لئے یا تو جنت ہے یا جہنم ہے۔

۸۷۳۰:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حماد بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے۔ ان کو لیث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو بشیر بن یسار نے حصین انصاری سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام سے آئی جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا آپ شوہر والی ہیں وہ بولی جی ہاں آپ نے اس سے پوچھا تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہو اس نے جواب دیا کہ میں اس کے بارے میں کوتاہی نہیں کرتی ہوں مگر یہ ہے کہ میں عاجز آ جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم دیکھئے کہ تم کس پوزیشن میں ہو بے شک وہ تمہاری جنت ہے اور وہی تمہاری جہنم ہے۔

۸۷۳۱:......اور اس کو روایت کیا ہے عبدالرحیم بن سلمان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو بشیر بن یسار نے کہ حصین بن محصن انصاری نے ان کو خبر دی ہے کہ اس کی پھوپھی نے ان کو خبر دی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی کسی ضروری کام کے لئے۔ جس کا اس نے ذکر بھی کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر دی ابو محمد مؤملی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

جنت کے حقدار:

۸۷۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حدیث بیان کی ایک آدمی نے ابو ہاشم رحانی سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں تمہارے جنتی مردوں کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! فرمایا: کہ نبی جنت میں ہوگا صدیق جنت میں ہوگا اور شہید جنت میں ہوگا اور بچہ جنت میں اور وہ آدمی جو اپنے بھائی کو شہر کے کونے پر ملنے کے لئے جائے اور وہ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے اس کو ملنے جائے وہ جنت میں ہوگا۔

اور تمہاری عورتوں میں سے جو جنت میں جائیں گی۔ وہ یہ ہوں گی اپنے شوہر سے بہت محبت کرنے والیاں اور شوہر کی خدمت کرنے والیاں ایسی عورتیں کہ جب شوہر ناراض ہو جائے تو وہ شوہر سے اظہار محبت کر کے اس کا غصہ ختم کر دے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دے پھر اس

(۸۷۲۹)......(۱) فی ن: (الحطمی) (۸۷۳۰)......(۱) فی ن: (بشر)

سے کہے کہ میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں کھاؤں گی جب تک کہ تو راضی نہ ہو جائے۔

۸۷۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو علی بن ابراہیم نے ان کو محمد بن ابی نعیم نے ان کو سعید بن یزید نے ان کو عمرو بن خالد نے ان کو ابو ہاشم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کے ساتھ مگر یہ اسناد کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔

میاں بیوی کے درمیان شکوہ شکایت:

۸۷۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ عضائری نے ان کو محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو علی بن ثابت دھان نے ان کو منصور بن ابی الاسود نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اس نے جس نے سنا زید بن ثابت سے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیٹی سے فرمایا۔ بے شک میں برا سمجھتا ہوں کہ عورت اپنے شوہر کی شکایت کرے یعنی اس کی برائی کرے۔ اور عورت شکایت کرتی ہے اپنے شوہر کی۔

۸۷۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد مقری نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو جریر نے مغیرہ سے اس نے ام موسیٰ سے۔ وہ کہتی ہیں کہ بی بی جعدہ بنت ہبیرہ جب اپنی کسی بیٹی کی شادی کرتی تھیں تو جب اس کی شب زفاف ہوتی تو ماں اس لڑکی کو برے اخلاق سے روکتی تھی اور ایسی عادات سے جن کی وجہ سے اس کا شوہر اس کو اچھا نہ سمجھے۔

شوہر کی اطاعت:

۸۷۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو عمرو بن عبید نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کی زوجہ سے فرمایا تھا کہ اے بیٹی۔ کسی آدمی کی کوئی ایسی بیوی نہیں ہوتی جو وہ کام نہ کرے جو شوہر چاہتا ہے یا جو اس کی خواہش ہے (بلکہ ہر عورت کو وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے جو اس کے شوہر کی خواہش ہو) اگر چہ وہ اس کو یہ حکم دے کہ تو جبل اسود جبل احمر تک یا جبل احمر کو جبل اسود تک کر لے جا تو وہ اپنے شوہر سے اس پر بھی رضا حاصل کرے۔

۸۷۳۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور محمد بن ابی المعروف نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوعمر بن نجید نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ عورتیں کون سی بہتر ہیں؟ فرمایا کہ وہ عورت کہ جس کو اس کا مرد جب دیکھے تو وہ اس کو اچھی لگے اور جب مرد اس کو کوئی بات کہے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے اور وہ جو اپنے شوہر کی مخالفت نہ کرے ان امور میں جن کو وہ ناپسند کرتی ہے اپنی ذات کے بارے میں یا اپنے مال کے بارے میں اور اس کو روایت کیا ہے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اور انہوں نے اس کے نفس کی بات کہی ہے اور اس کے مال کی بات نہیں کہی۔

۸۷۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ ہمدانی نے وہاں پر ان کو ابوحاتم احمد بن عبداللہ البستی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم البستی نے ان کو قتیبہ نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ابوبشر نے یہ کہ اسماء بن خارجہ فزاری جب اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے گھر بھیجنا چاہتے تو اس کو نصیحت کرتے تھے اے بیٹی تم اپنے شوہر کی لونڈی یا نوکرانی بن جانا۔ وہ خود بخود تمہارا غلام بن جائے گا۔ اور تم اس کے قریب مت ہونا پس وہ مالک بن جائے گا اور اس سے دور بھی نہ ہونا کیونکہ اس طرح اس پر بوجھ ڈال دو گی بلکہ اس کے ساتھ ایسے رہنا جیسے میں نے تیری امی سے کہا تھا۔ کہ عفو درگذر تم مجھ سے سیکھو اس طرح تم میری محبت میں میری معاون ثابت ہوگی اور میرے غصے کے وقت میری عزت وشرف کے بارے میں

(۸۷۳۳ (۱) فی ن : (الرازی) (۲)......فی ن : (تمیم عن سعد بن زید)

مجھ سے بات نہ کرنا۔ میں نے یہ لکھا ہے کہ محبت اور ایذا جب سینے میں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو محبت نہیں ٹھہرتی بلکہ وہ چلی جاتی ہے۔ یعنی محبت رخصت ہو جاتی ہے۔

۸۷۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے مجھے خبر دی محمد بن عمر سے ان کو محمد بن منذر نے ان کو حدیث بیان کی قسم بن محمد نے ان کو ابوالولید نے ان کو علی بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ بن مبارک نے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کمانے میں اور خرچ کرنے میں ثواب کی امید رکھنا۔

حلال کمائی:

۸۷۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو علی بن حجر نے ان کو بقیہ نے ان کو عیسیٰ بن ابی عیسیٰ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کسب حلال زیادہ سخت ہے دشمن کا سامنا کرنے سے۔

۸۷۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابواسحاق بن ابراہیم بن اسحٰق سراج نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال کمائی کو طلب کرنا فرض ہے ہر مقصد کے بعد۔

ابوعبداللہ نے کہا اس کے ساتھ عباد بن کثیر متفرد ہے ثوری سے اور مجھے خبر پہنچی ہے محمد بن یحییٰ سے کہ اس نے کہا کہ ہم نے نہیں ناپسند کی کوئی چیز یحییٰ بن یحییٰ کے لئے کوئی چیز بھی سوائے اس حدیث کی روایت کے۔

۸۷۴۲:...... ہمیں خبر دی ابومنصور بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو روح بن مسیب کلبی نے ان کو ثابت نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عورتیں آئیں۔ کہنے لگیں یا رسول اللہ مرد تو جہاد کی فضیلت لے گئے ہیں کیا ہمارے لئے ایسا کوئی عمل نہیں ہے کہ ہم بھی اس کے ذریعے مجاہدین فی سبیل اللہ والا اجر حاصل کر سکیں؟ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک عورت کا اپنے گھر میں محنت مشقت کرنا ایسا عمل ہے جس کے ذریعے مجاہدین فی سبیل والا عمل حاصل ہو سکتا ہے روح راوی اس روایت میں متفرد ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید انصاری کا خواتین کی طرف سے سفیر بننا:

۸۷۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے لوگوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا ہے عباس بن ولید پر اور میں سن رہا تھا۔ کہا گیا تمہارے لئے ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعید ساحلی نے وہ عبداللہ بن سعید ہیں ان کو خبر دی ہے مسلم بن عبید نے اس نے اسماء بنت یزید انصاریہ سے بنی عبدالاشہل سے آئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگی میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں میں تمام عورتوں کی طرف سے سفیر اور نمائندہ بن کر آپ کے پاس آئی ہوں۔ اور میں جانتی ہوں کہ میری روح آپ کے اوپر قربان ہے بات یہ ہے کہ کوئی عورت ایسی نہیں مشرق میں ہو یا مغرب میں کسی کو میرے یہاں آنے کی خبر ہو یا سنی ہو یا نہ سنی ہو مگر سب کی یہی رائے ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے تمام مردوں کی طرف اور تمام عورتوں کی طرف ہم لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور آپ کے اللہ معبود کے ساتھ بھی جس نے ان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ بے شک ہم عورتوں کی جماعتیں بند ہیں اور رکی ہوتی ہیں۔ تم لوگوں کے گھر میں پیچھے رہنے والی

(۸۷۳۹)......(۱) فی أ: (نا الولید)

ہیں تمہاری خواہشوں کو پورا کرتی ہیں تمہاری اور اولادوں کو پالتی ہیں۔ اور تم لوگ مردوں کی جماعات ہمارے اوپر فضیلت دیئے گئے ہو جمعہ کی وجہ سے، جماعت کی نمازوں کی وجہ سے، پسندیدہ عبادات کی وجہ سے اور جنازوں میں شرکت کی وجہ سے اور بار بار حج کرنے کی وجہ سے اور ان سب چیزوں میں سے افضل چیز تو جہاد فی سبیل اللہ ہے بے شک ایک آدمی تم میں سے جب حج یا عمرے کے لئے نکلتا ہے یا جہاد کے لئے ذریعے ذاتا ہے ہم لوگ گھروں میں رہ کر تمہارے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں اور تمہارے لئے سوت کاٹ کر کپڑے بناتی ہیں اور ہم تمہاری اولادوں کو پالتی ہیں یارسول اللہ کیا ہم لوگ تم لوگوں کے ساتھ ثواب میں شریک نہیں ہیں؟ کہتے ہیں یہ بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے مکمل توجہ کے ساتھ اور فرمایا کیا تم لوگوں نے کبھی اس عورت کے مقابلے سے کوئی بہتر بات کسی عورت سے سنی ہے یا دین کے معاملے میں اس عورت سے بڑھ کر خوبصورت سوال کبھی کسی نے دیکھا یا سنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ کوئی عورت اس جیسی بات کرنے کی ہدایت ورہنمائی بھی رکھتی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کی طرف متوجہ ہوئے پھر اس سے فرمایا اے خاتون آپ واپس چلی جاؤ اور اپنے پیچھے رہنے والی عورتوں کو جا کر بتادو کہ تم عورتوں کی بہتر ازدواجی زندگی اور اپنے شوہر کے ساتھ تم لوگوں کا حسن سلوک اور اس کی رضا طلب کرنا اور اپنے شوہروں کی رضاء کے پیچھے چلنا اور اس کی موافقت کرنا یہ امور ایسے ہیں جو ان مذکورہ امور کے برابر ہو جاتے ہیں سب کے۔ کہتے ہیں یہ جواب سن کر وہ عورت واپس پیچھے لوٹی تو وہ لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر۔ کہہ رہی تھی خوشی کی وجہ سے۔

۸۷۴۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ان فضیل نے ان کو ابونصر عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے مساور تمیری سے اس نے اپنی ماں سے اس نے ام سلمہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت فرماتی ہے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہوتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۸۷۴۴)...... (۱) فی ن : (ابن وقید)

(☆)......فی ن ما نصه : آخر الجزء التاسع والأربعون من أصل الشيخ الحافظ رضي الله عنه والحمد لله رب العالمين

ایمان کا اکسٹھواں شعبہ

اہل دین سے میل جول وقرب رکھنا اہل دین سے محبت کرنا

اور آپس میں سلام کو عام کرنا

۸۷۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ جنت میں نہیں داخل ہو سکتے یہاں تک کہ تم ایمان دار نہ ہو اور تم ایماندار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم لوگ آپس میں محبت سے رہو کیا میں تمہیں ایک چیز پر دلالت نہ کروں کہ جب تم اس کو کرو تو تم آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام کرنے کو عام کرو۔

اور ابومعاویہ کی ایک روایت میں ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔

اور علی نے کہا کہ اگر تم لوگ اس کو کرو تو۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے اس نے وکیع سے اور ابومعاویہ سے۔

۸۷۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن مخلل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو عبداللہ بن ابی یحییٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ تم ایماندار ہو اور تم ہرگز مؤمن نہیں بن سکتے حتیٰ کہ تم باہم محبت سے رہو کیا میں تم کو ایک چیز نہ بتادوں کہ جب تم اس کو کرو تو باہم محبت کرنے لگو؟ لوگوں نے کہا وہ کیا چیز ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ تم لوگ آپس میں سلام کرنے کو عام کردو۔

سابقہ امتوں کی بیماری:

۸۷۴۷:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یونس بن حبیب نے کہا ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ کہ یعیش بن ولید بن ہشام نے اس کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ مولیٰ (بایں طور کہ زبیر نے) اس کو حدیث بیان کی ہے کہ زبیر بن عوام نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اندر سابقہ امتوں کی بیماری سرایت کر گئی ہے حسد اور بغض (یہی بیماری) مونڈ نے والی ہے میرا مطلب نہیں کہ بال مونڈ دیتی ہے بلکہ وہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکتے یہاں تک کہ تم مؤمن بن جاؤ اور تم مؤمن نہیں بن سکتے یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرو کیا میں اس چیز کے بارے میں بتا نہ دوں جو تمہارے واسطے چیز کو پکا کردے۔ سلام کو عام کردو آپس میں۔

سلیمان تیمی نے یحییٰ سے اس کا متابع بیان کیا ہے اسی کی اسناد کو قائم کرنے کے بارے میں۔

(۸۷۴۶).....(۱) فی ن : (داود بن دلویه) (۲)..... فی ن : (المجل)

(۸۷۴۷).....(۱) فی ن : (للزبیر)

۸۷۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن شاکر نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی عفان نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ان کو خبر دی ہمام نے قتادہ سے اس نے ابومیمون سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ۔ مجھے کہ ایسے امر کے بارے میں بتائیے کہ جب میں اس کو پکڑلوں تو میں جنت میں چلا جاؤں۔ فرمایا کہ کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو اور راتوں کو نماز ادا کرو جب لوگ سورہے ہوں۔

۸۷۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں ان کو یوسف بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو زرارہ بن اوفی نے بصرہ کی مسجد میں۔ انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام نے کہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو لوگ پہلے سے منتظر تھے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہیں۔ میں نے چاہا کہ میں لوگوں میں جاکر ان کے تاثرات دیکھوں جب حضور کا چہرہ ظاہر ہوا تو میں سمجھ گیا کہ ان کا چہرہ کسی جھوٹے اور کذاب کا چہرہ نہیں ہے۔ آپ نے کلام کیا سب سے پہلا کلام جو میں نے ان کا سنا کہ انہوں نے کلام کیا تھا وہ یہ تھا۔ اے لوگو! سلام کرنے کو پھیلاؤ اور صلہ رحمی کیا کرو۔ کھانا کھلایا کرو اور رات کو نمازیں ادا کرو جب لوگ سورہے ہوں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

۸۷۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوجعفر رزاز نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن ولید فحام نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن حمامی مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن مکرم نے دونوں نے کہا ان کو حجاج بن محمد نے ان کو ابن جریج نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے ان کو نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کو عام کرو۔ لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔

۸۷۵۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور بن عبدالملک قاضی نے۔ وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو ابوالخیر نے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اسلام کون سا بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کیا کرو اس پر جس کو آپ جانتے ہیں اور اس پر جس کو نہیں پہچانتے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح بن قتیبہ سے۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

عیسائیوں سے سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے:

۸۷۵۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن حرشی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوامامہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا لہٰذا میں اس کے ساتھ اس کے گھر کی طرف مڑ گیا وہ جس آدمی کے ساتھ گذرے اس کو سلام علیکم۔ سلام علیکم۔ سلام علیکم کہتے گئے خواہ مسلمان تھا یا عیسائی یا چھوٹا تھا یا بڑا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچے ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا اے میرے بھتیجے ہم لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ ہم سلام کو عام کریں۔

امام احمد نے فرمایا کہ عیسائی پر سلام کہنا یہ ابوامامہ کی رائے ہے۔ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے عیسائیوں پر سلام کرنے میں پہل کرنے سے منع کیا تھا۔

۸۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے۔ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن محمد بن زبیر نے ان کو المقری نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا۔مؤمن پر مؤمن کا حق چھ خصلتیں ہیں:

(۱)......کہ وہ اس پر سلام کرے جب اس سے ملے۔

(۲)......اور جب وہ چھینک لے تو اس کو اس کا جواب دے۔

(۳)......اور جب وہ اس کو بلائے تو اس کی بات مانے۔

(۴)......اور وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔

(۵)......جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

(۶)......جب وہ موجود نہ ہو تو وہ اس کی خیر خواہی کرے۔(اس کا مطلب نہیں کہ سامنے خیر خواہی نہ کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے بھی اس کا خیال کرے۔)

۸۷۵۴:......اور اس کو روایت کیا ہے علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طریق سے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

چودہ چیزوں کی شرعی حیثیت:

۸۷۵۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے۔ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو اسحاق شیبانی نے ان کو اشعث بن شعثاء نے ان کو معاویہ بن سوید نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔انہوں نے ہمیں مریض کی عیادت کا حکم دیا اور جنازے کے پیچھے چلنے کا سلام کو عام کرنے کا پکارنے والے کی بات ماننے کا چھینک دینے والے کو جواب دینے کا مظلوم کی مدد کرنے کا اور قسم پوری کرنے کا اور انہوں نے ہمیں منع کیا تھا چاندی کے برتن میں پینے سے کیونکہ دنیا میں جو شخص ان میں پیئے گا وہ آخرت میں اس سے محروم ہوگا۔اور منع کیا تھا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ننگے پیٹھ کے گھوڑے پر سواری کرنے سے اور کسی کے لباس سے اور ریشم باریک ہو یا موٹا اس کو پہننے سے۔

اسی طرح کہا ہے اس کو سفیان ثوری نے زہیر بن معاویہ سے اور ابو عوانہ سے اور لیث بن ابی سلیم سے اس نے اشعث سے لفظ ہے افشاء السلام۔اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے اشعث سے پس فرمایا: سلام کا جواب دینا اور جماعت زیادہ بہتر ہے حفظ کے ساتھ ایک سے۔

۸۷۵۶:......ہمیں اس کی خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو داؤد نے اور وھب بن جریر نے ان دونوں نے کہا ان کو شعبہ نے ان کو اشعث بن ابو الشعثاء نے ان کو معاویہ بن سوید بن مقرن نے براء بن عازب سے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا سات چیزوں کا اور ہمیں منع کیا سات چیزوں سے۔پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔اور ان چیزوں میں جن کا حکم دیا تھا سلام کے جواب کو بھی ذکر کیا اور حدیث منقول ہے بخاری مسلم میں دو لفظوں کے ساتھ۔

۸۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال براز نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو مروان بن

(۸۷۵۳)......(۱) فی ن : (جعفر)

(۸۷۵۵)......(۱) فی ن : (المحسین) (۲)...... فی أ : (المقسم)

(۸۷۵۷)......(۱) فی ن : (للیثی)

معاویہ نے ان کو بیان بن عبداللہ نے ان کو عبدالرحمن بن عوسجہ نے براء بن عازب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کو عام کرو سلامتی میں رہو گے۔

تین فائدہ مند خصلتیں:

۸۷۵۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبید بن محمد بن مہدی قشیری نے زبانی طور پر وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن موسیٰ بن کعب نے ان کو ابو نصر یسع بن زید بن سہل زینی نے ۲۸۲ھ میں مکہ مکرمہ میں ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی انہوں نے مجھے کسی کام کرنے پر بھی نہیں کہا تھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور نہ ہی کسی چیز کے ٹوٹنے پر پوچھا کہ کیوں توڑی میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا تھا آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اوپر کو اٹھایا اور فرمانے لگے کیا میں تمہیں ایسی تین خصلتیں نہ سکھا دوں جن کے ساتھ تو فائدہ اٹھائے؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان۔ فرمایا میری امت کے جس بندے سے بھی تو ملے اس کو سلام کرنا۔ تیری عمر لمبی ہو جائے گی۔ اور تم جب اپنے گھر میں داخل ہوا تو ان پر سلام کرنا تیرے گھر کی خیر زیادہ ہو جائے گی اور چاشت کی نماز پڑھنا یہ نیک لوگوں کی نماز ہے۔

۸۷۵۹:.....ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد کعبی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو نصر یسع بن زید بن سہل زینی نے مکہ مکرمہ میں اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی ہے۔

سلام کو عام کرو:

۸۷۶۰:.....ہمیں خبر دی ابو القاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل تحریر سے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو قلابہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی میرے والد نے ان کو علی بن جعد طائفی نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھر میں کثرت کے ساتھ نماز پڑھو تیرے گھر کی خیر میں اضافہ ہوگا۔ اور میری امت کے جس بندے سے تیری ملاقات ہو اس پر سلام کرو تیری نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔

۸۷۶۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو میرے والد نے ان کو علی بن جعد طائفی نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے انس رضی اللہ عنہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو ان پر سلام کہو تیرے گھر کی خیر میں اضافہ ہوگا۔ اور جب تم وضو کرو تو اپنے وضو کو مکمل کرو تیری عمر طویل ہوگی اور میری امت کا جو بھی فرد تجھے ملے اس کو سلام کرو تیری نیکیاں زیادہ ہو جائیں گی اور تم جب سو تو باوضو سویا کرو تم محافظ فرشتوں کو دیکھو گے اس حال میں کہ تم پاک ہو گے اور دن رات میں نماز پڑھو اور نماز چاشت پڑھو وہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور بڑے کی تعظیم کر اور چھوٹے پر شفقت کر۔ کہا ابو عبداللہ نے کہا جاتا ہے کہ ابو قلابہ اس روایت میں متفرد ہے میں نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ یہ معروف ہے حدیث سعید بن زون سے اس نے انس بن مالک سے۔

۸۷۶۲:.....ہمیں اس کی خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عوف طائی نے ان کو موسیٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن عصمہ نے سعید بن زون سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

(۸۷۶۰) ....(۲) فی ن: (عبد)

انس رضی اللہ عنہ وضو کو مکمل کیا کر اس سے تیری عمر میں اضافہ ہوگا اور چاشت کی نماز پڑھ یہ اللہ کی بارگاہ میں رجوع ہونے والے لوگوں کی نماز ہے تم سے پہلے۔ اور میری امت کے جس بندے سے تو ملے اس کو سلام کر تیری نیکیاں بہت ہو جائیں گی اور ہر چھوٹے پر شفقت کر قیامت میں تم میرے ساتھ ہو گے۔

سلام کرنے سے نیکیوں میں اضافہ:

۸۷۶۳:......اور اس کو روایت کیا ہے اشعث بن براز نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرنے کو عام کر تیری نیکیاں بہت ہو جائیں گی۔ اور اپنے گھر والوں پر سلام کر تیرے گھر کی خیر زیادہ ہوگی ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے۔ احمد بن عبید نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن اسحاق حربی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یونس بن محمد نے ان کو اشعث نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۸۷۶۴:......اور اس کو روایت کیا ہے ازور بن غالب نے سلیمان تیمی سے اس نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے انس وضو کامل کرو تیری عمر میں اضافہ کرے گا اور اپنے گھر والوں پر سلام کہہ تیرے گھر کی خیر زیادہ ہوگی۔ اور میری امت میں سے جس کو تو ملے اس کو سلام کر تیری نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔ اور نماز چاشت ادا کر یہ اللہ کی بارگاہ میں رجوع ہونے والوں کی نماز ہے تم سے پہلے لوگوں میں۔ اور دن میں اور رات میں نماز پڑھ محافظ فرشتے تیری حفاظت کریں گے اور وضو کے بغیر نہ سونا۔ اگر تم مر گئے تو شہید ہو گے اور ہر بڑے کی عزت کر اور ہر چھوٹے پر شفقت کر۔

ہمیں اس کی خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابن زریح نے۔ کہا ابو سفیان بن وکیع نے خبر دی ہے ان کو یحییٰ بن سلیم نے ازور بن غالب سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے دوسرے طریق سے انس سے۔

۸۷۶۵:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو بشر بن حازم نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس جب تم اپنے گھر سے نکلو تو میری امت کے جس آدمی سے ملو اس کو سلام کرو تیری نیکیاں بہت ہو جائیں گی اور وضو کو مکمل کرنا اس سے تیرا دین اصلاح پذیر ہوگا۔

۸۷۶۶:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے انس! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اپنے گھر والوں کو تیرے گھر کی خیر میں اضافہ ہوگا اور صلاۃ چاشت ادا کرو بے شک وہ تم سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔

سلام کرنے میں بخیلی کرنا:

۸۷۶۷:...... ہمیں خبر دی ابو سعید عثمان بن عبدوس بن محفوظ فقیہ نے جنبزوذی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابو محمد یحییٰ بن منصور نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے احمد بن داؤد ابو بکر سمنانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے مسروق نے وہ ابن مرزبان ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حفص بن غیاث نے عاصم احول سے اس نے ابو عثمان نہدی سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے

(۸۷۶۳)......(۱) فی ن : (براد)

(۸۷۶۴) أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/۳۰۹)

(۸۷۶۷) (۱) فی ا : (الخروذی) وفی ن : (الحبروردی)

وانظر السنن الكبرى للبيهقى (۱۰/۱۸۴)

شک سب سے زیادہ عاجز ترین وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخیلی کرے۔یعنی دعا سے بھی بخل کرے۔

۸۷۶۸:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو مسروق بن مرزبان نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔اسی طرح اس اسناد کے ساتھ بطور مرفوع روایت کیا ہے۔

۸۷۶۹:.....اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا بے شک سب لوگوں سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے،اور سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دعا مانگنے سے بھی عاجز و محروم ہو۔یہ روایت موقوف ہے۔

۸۷۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنظر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو کہا کہ مولی صفیہ بنت کی بن اخطب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کیا تم نے سنا ہے ابوہریرہ سے؟ وہ کہتے ہیں کیا میں تجھے حدیث بیان کرتی جب تک میں نے ابوہریرہ سے نہ سنی ہوتی۔بے شک سب لوگوں سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے اور نقصان اٹھانے والا وہ ہے جو سلام کا جواب نہ دے۔اگر تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان درخت آجائے تو بھی اگر تو استطاعت رکھے کہ تو اس کے ساتھ سلام کرنے میں پہل کرے یا وہ تم سے سلام کرنے میں پہل نہ کرے تو تم ایسے کرو۔بے شک ابوخیثمہ کا ہے۔

۸۷۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن حاتم عدل نے مقام مرو میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عیسٰی قاضی نے ان کو ابوحذیفہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو موسیٰ ابوحذیفہ نے ان کو زہیر بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے ایک انصاری کے باغ میں ایک آدمی کا کھجور کا درخت تھا اس کا یہ درخت اس پر مشکل گذرا چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ فلاں آدمی کا میرے باغ میں کھجور کا درخت ہے اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور اس کا یہ تعلق مجھ پر شاق گذرا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے پاس پیغام بھیجا کہ فلاں کے باغ میں جو تیرا درخت آپ نے فرمایا کہ اچھا اس کے بدلے میں جنت میں کھجور لینا اس کے بدلے میں میرے پاس اس کو بیچ دے اس نے کہا کہ نہیں رسول اللہ نے فرمایا میں نے تم سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرے اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور فرمایا بے شک فلاں آدمی کے لئے۔آگے مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے۔

جلا بخشنے والی تین صفات:

۸۷۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا۔ان کو بکار بن قتیبہ انصاری سے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی مطرف بن ابوالزبیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو موسیٰ بن عبدالملک نے بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو شیبہ بن عثمان حجی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے چچا عثمان بن طلحہ نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے کہ تین صفات ہیں جو تجھے جلا نصیب کریں گی۔اپنے مسلمان بھائی سے محبت میں اس پر سلام کریں جو آپ اس سے ملیں اور اس کے لئے وسعت کریں محفل میں۔اور اس کو ایسے نام سے پکاریں جو اس کو پسند ہو۔

(۸۷۷۲).....(۱) فی ن : (القاضی)

۸۷۷۳:......اسی طرح روایت کیا گیا ہے اسی اسناد کے ساتھ اور وہ مسند ہے تاریخ میں بخاری سے۔

اس نے عبداللہ بن محمد سے اس نے محمد بن ابوالوزیر سے اسی طرح۔

۸۷۷۴:......اور روایت کیا ہے اس کو موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن سلمہ سے اس نے عبدالملک بن عمیر سے اس نے ابوشیبہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی ایک آدمی آئے اور اس کا بھائی اس کے لئے گنجائش کرے سوائے اس کے نہیں کہ یہ ایک عزت وشرف ہے اللہ نے اس کو جو عطا کیا ہے۔

۸۷۷۵:......اور مروی ہے ابوعوانہ سے اس نے عبدالملک بن عمیر سے اس نے مصعب خازن بیت سے اس کی مثل اور وہ مصعب بن شیبہ بن جبیر بن شیبہ بن عثمان بن عبدالدار نے۔

۸۷۷۶:......یہ کلام اول بھی مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرسل اسناد کے ساتھ۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی احمد بن محمد بن ابوالموت نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے محمد بن علی بن زید صائغ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سعید بن منصور نے ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین چیزیں تیرے لئے تیرے بھائی کی دوستی کو جلا بخشیں گی یہ کہ وہ جب تم سے ملے تو تم اس کو سلام کرو۔اور وہ جب آئے تو اس کے لئے محفل میں جگہ کی وسعت پیدا کرو۔

اس کو پکارو تو ایسے نام کے ساتھ جو وہ پسند کرتا ہے۔اور تین چیزیں لوگوں پر گمراہی میں سے ہیں آپ پائیں گے لوگوں کو ان پر جو وہ ارتکاب کرتے ہیں۔اور آپ دیکھیں گے لوگوں سے جو مخفی ہے تیرے اوپر تیرے نفس سے اور یہ کہ تو ایذا دے اپنے ہم نشین کو ان چیزوں میں جو ضروری نہیں ہے۔

۸۷۷۷:......اور اس کو اسحٰق بن راشد نے بھی روایت کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بطور منقطع روایت کے۔

قیامت کی شرط:

۸۷۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو احسن بن بشر بن سلیم نے ان کو حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے ان کو سالم نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں عبداللہ ایک آدمی سے ملے اس نے السلام علیک اے ابن مسعود۔انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔بے شک قیامت کی شرطوں میں سے ہے کہ کوئی آدمی مسجد میں سے گذرے گا مگر اس میں دو رکعت بھی نہیں پڑھے گا اور یہ بھی کہ نہیں سلام کرے گا کوئی آدمی مگر صرف اسی پر جس کو وہ پہچانے گا۔اور یہ کہ بچہ بوڑھے کو جواب دے گا۔سالم دراصل ابن ابوالجعد ہے۔

سلام کرنے والے کی فضیلت

۸۷۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہ بے شک السلام۔السلام کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ نے اس کو دھرتی پر رکھا ہے لہٰذا اس کو اپنے درمیان عام کرو جب کوئی آدمی کچھ لوگوں کے پاس گذرتا ہے اور ان پر

(۸۷۷۳)......تاریخ البخاری الکبیر (۷/۳۵۲) (۸۷۷۴)......عزاه صاحب الکنز إلی البغوی.

(۸۷۷۸)......(۱) فی ن : (یود)

سلام کرتا ہے اور وہ اس کو اس کا جواب دیتے ہیں۔ اس شخص کے لئے ان لوگوں پر فضیلت اور درجہ ہوتا ہے بایں صورت کہ وہ ان سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ اس کا جواب نہیں دیتے تو اس کو وہ ہستی جواب دیتی ہے جو ان سے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

اسی طرح آئی ہے یہ روایت بطور موقوف اور تحقیق روایت کی گئی بطور مرفوع روایت دوسرے ضعیف طریق سے۔

۸۷۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالحسین محمد بن محمد بن علی انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالعزیز ابن حاتم مروزی نے اس نے کہا ان کو خبر دی ہے یحییٰ بن نصر بن حاجب نے ان کو ورقاء بن عمر یشکری نے ان کو اعمش نے اس نے اس کو بطور مرفوع روایت کے ذکر کیا ہے مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ اس میں آپ نے فرمایا۔ فضیلت درجے کے اعتبار سے بوجہ ذکر کرنے ان کے السلام کو۔ ایک مرفوع اور طریق سے بھی یہ مروی ہے مگر وہ بھی ضعیف ہے۔

۸۷۸۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد شکری نے نیساپور میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے بغداد میں ان کو محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سفیان بن بشر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ایوب بن جابر نے اعمش سے اس نے اسے ذکر کیا ہے بطور مرفوع روایت کے مثل حدیث موقوف کے متن میں سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا ایک آدمی جب کچھ لوگوں پر سلام کرتا ہے۔ اور کہا کہ اس لئے اس نے ان کو ذکر کیا ہے ان کو یاد کیا ہے۔

۸۷۸۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کوفی ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اعمش نے زید بن وھب سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک السلام اسم ہے اسماء الٰہی میں سے اس نے اس کو تمہارے درمیان رکھا ہے اس کو عام کرو جب ایک آدمی سلام کرتا ہے کچھ لوگوں پر تو اس کو ان لوگوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ ان کو اسلام یاد دلاتا ہے۔ پھر اگر وہ اس کو جواب بھی دے دیتے ہیں تو فبہا ورنہ اس کو وہ جواب دیتا ہے جو ان سے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

۸۷۸۳:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبید بن عتبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعید بن محمد جرمی نے ان کو ایوب بن جابر نے اعمش سے ان کو زید بن وھب نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۸۷۸۴:......روایت کی ہے بشر بن رافع نے اور وہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک السلام اسم ہے اسماء الٰہی میں سے اللہ نے اس کو زمین پر رکھا ہے لہٰذا اس کو تم اپنے مابین عام کرو۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ان کے چچا اور میرے چچا عیسیٰ بن ابی عیسیٰ دراریجردی نے ان کو عبدالرزاق نے۔ ان کو خبر دی بشر بن رافع نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے:

۸۷۸۵:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسقاطی نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد اور ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد سجزی نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے بصرہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی رستہ اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ابواسحاق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ سلام کرنے میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔

(۸۷۸۰)......(۱) فی ن : (الحسن) (۸۷۸۲)......(۲) فی ن : (فأفشوا السلام)

۸۷۸۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذ باری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابو خالد نے وھب سے ان کو ابوسفیان حمصی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک لوگوں میں اللہ کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے سب سے اولیٰ اور بہتر وہ شخص ہے جو ان میں سلام کرنے میں پہل کرے۔

۸۷۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو ابن اویس نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نے ان کو سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوعتیق نے نافع سے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اغر نامی شخص قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھتا تھا اسے حضور سے صحبت حاصل تھی اس کا بنی عمرو بن عوف کے ایک آدمی پر خشک کھجوروں کے کسی وسق کا قرض تھا وہ مقروض کے پاس بار بار گیا قرض کی وصولی کے سلسلہ میں اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا انہوں نے میرے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق کو بھیجا راستے میں جو شخص بھی ملا اس نے ہم لوگوں کو سلام کیا حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ لوگ سلام کرنے میں تم سے پہل کر رہے ہیں لہٰذا ان کو اس کا ثواب ملتا ہے تم ان سے پہلے سلام کرو لہٰذا وہ اجر تمہیں حاصل ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کا طرز سلام:

۸۷۸۹:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس احمد نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ قاضی شریح فرمایا کرتے تھے۔ نہیں ملتے دو آدمی کبھی مگر دونوں میں سے افضل سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔ اور امام شعبی فرماتے ہیں کہ بہت قلیل ہی ایسا ہوتا تھا کہ قاضی شریح سے سلام کرنے میں کوئی پہل کر سکتا۔

۸۷۹۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ طفیل بن ابی بن کعب نے اس کو خبر دی ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس آتے تھے اور ان کے ساتھ بازار جاتے تھے اور جب ہم بازار میں صبح صبح جاتے تھے تو حضرت عبداللہ جس کے پاس گذرتے اس کو سلام کرتے خواہ وہ انتہائی گھٹیا بندہ ہو یا کچھ بیچنے والا ہو یا کوئی مسکین ہو کہا طفیل بن ابی بن کعب نے ان کو عبداللہ بن عمر کے پاس ایک دن آیا انہوں نے مجھے بازار جانے کے لئے ساتھ لے لیا میں نے کہا کہ آپ بازار میں جا کر کیا کریں گے کیونکہ آپ نہ تو کسی خرید فروخت کرنے والے کے پاس رکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی سامان کے بارے میں پوچھتے ہیں اور نہ ہی کسی چیز کی کوئی قیمت لگواتے ہیں اور نہ بازار کے ٹھکانوں میں سے کسی ٹھکانے پر بیٹھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہاں بیٹھیے ہم لوگ باتیں کریں گے لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھ سے کہا اے ابوبطن (یہ اس لئے کہا کہ) طفیل بڑے پیٹ والے تھے ہم لوگ صبح صبح جاتے ہیں سلام کرنے کے لئے ہم ہر اس شخص کو سلام کرتے جو ہمیں ملتا ہے۔

۸۷۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں کہا یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو قاسم بن ابوبزہ نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ ایک سیاہ فام زنجی کے پاس آئے اور تین بار اس کو سلام کیا اور وہ زنجی سلام کو سمجھ نہیں رہا تھا یا جانتا نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ طلطیانی تھا ابونصر نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ سخت عجمی تھا اس کو پہلے دن ہی کشتیوں میں لایا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں گھر سے جب بھی نکلتا ہوں تو میں سلام کرتا ہوں اور وہ بھی سلام کرتا ہے۔ (یعنی سامنے والا)

۸۷۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق فقیہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ

(۸۷۸۸)......(۱) فی ن : (ابی)

بن یحییٰ نے۔وہ کہتے ہیں ہمیں خبردی ہے سعید بن خمس نے ان کو ابو یحییٰ نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر شدید سردی کے دن نکلتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسی شدید سردی میں نکلتے ہیں فرمایا ہم ایک دیتے ہیں اور دس لیتے یہ ایک مسلمان کے لئے خوبصورت غنیمت ہے۔

۸۷۹۳:......ہمیں خبردی ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبردی ابو سہل بن زیادہ قطان نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبردی عیاض بن محمد نے ان کو حدیث بیان کی ابو یحییٰ قتادہ نے ان کو مجاہد نے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا مدینے کے کسی راستے پر کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا آپ کی کوئی ضرورت ہے انہوں نے فرمایا سب سے بڑی حاجت یہ ہے کہ تم ایک دو اور دس لو۔اے مجاہد بے شک سلام اسماء الٰہیہ میں سے ایک اسم ہے جب آپ کثرت سے سلام کریں گے تو آپ کثرت سے اللہ کا ذکر کریں گے۔

۸۷۹۴:......ہمیں خبردی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو اسامہ بن زید نے ان کو نافع نے یہ کہ ابن عمر نے فرمایا بے شک میں علی الصبح بازار جاتا ہوں حالانکہ وہاں میرا کوئی کام نہیں ہوتا اس کے سوا کہ میں سلام کروں اور وہ مجھ پر سلام کرے۔

۸۷۹۵:......ہمیں خبردی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبردی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابوعمرو ندبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا وہ جس چھوٹے یا بڑے سے ملے سب پر سلام کہا اور البتہ وہ ایک نابینا غلام سے ملے۔یا کہا کہ عجمی سے ملے وہ اس پر سلام کرنے لگے مگر وہ اس کو جواب نہیں دے رہا تھا ان سے کہا گیا کہ وہ عجمی ہے۔(یعنی اسلام کا جواب نہیں دے سکتا۔)

۸۷۹۶:......اور اسی اسناد کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبردی معمر نے ان کو ابان نے وہ اس کو روایت کرتے ہیں ان کی بعض سے کہ انہوں نے کہا جو شخص سات بندوں پر سلام کرے وہ ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

سلام سارے جہاں کے لئے

۸۷۹۷:......ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبردی ہے ابونعیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبردی سفیان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو صلہ بن زفر نے ان کو عمار نے وہ ابن یاسر ہیں وہ کہتے ہیں کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان کو اپنے اندر جمع کرلے اس نے ایمان کو جمع کرلیا۔کنجوسی کے مقابلے میں خرچ کرنا۔اپنے دل سے انصاف کرنا۔اور سلام کرنے کو سارے جہاں کے لئے استعمال کرنا۔

۸۷۹۸:......ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبردی ابواسحاق ابراہیم درمیان فراس فقیہ کے مکہ مکرمہ میں انہوں نے کہا کہ

(۹۲ م)......قال ابن الأثير في النهاية)

اللثق البلل يقال لثق الطائر إذا ابتل ريشه ويقال للماء و الطين لثق ايضاً.

(۸۷۹۳)......(۱) في ن : (عاصم)

(۸۷۹۵)......(۲) غير واضح في (ا) وفي ن : (أبو عمرو المدني) وهو خطأ

والصحيح ابو عمرو الندبي وهو : بشر بن حرب له رواية عن عبدالله بن عمر وروى عنه معمر بن راشد

(۸۷۹۷)......(۱) في ن : (مالک) وهو خطأ

ہمیں خبر دی بکر بن سہل نے ان کو عمرو بن ہاشم بیروتی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ادریس بن زیاد الھانی نے ان کو محمد بن زیاد الھانی نے ان کو ابوامامہ باہلی نے کہ وہ ہر اس شخص کو سلام کرتے تھے جوان کو ملتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کبھی کسی نے سلام کرنے میں ان سے سبقت کی ہو ہاں مگر ایک یہودی کو جانتا ہوں کہ وہ ان کے پاس سے گذرا اور ستون کے پیچھے چھپ گیا وہ جونہی سامنے ہوئے تو اس نے فوراً سلام کرلیا۔ لہٰذا ابوامامہ نے اس سے کہ تجھ پر افسوس ہے اے یہودی تمہیں کس چیز نے اس کام پر اکسایا جو تم نے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا کہ آپ ایسے آدمی ہیں جو کثرت کے ساتھ سلام کرتے ہیں (یعنی پہل کرتے ہیں) تو میں نے جان لیا کہ یہ بڑی فضیلت کی بات ہے۔
لہٰذا میں نے پسند کیا کہ اس فضیلت کو میں بھی حاصل کروں۔ حضرت ابوامامہ نے فرمایا۔ ہلاک ہو جائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کو ہماری امت کے لئے تحفہ بنایا ہے اور ہمارے اہل ذمہ کے لئے اس کو امان بنایا ہے (یعنی ذمی کافروں کے لئے اور ہماری پناہ میں رہنے والے پناہ گروں کے لئے امان بنایا ہے۔)

فصل:.......بغیر سلام واجازت گھر وغیرہ میں داخل ہونے سے متعلق روایات

فرمایا کہ اسی باب میں یہ بھی داخل ہے کہ لوگ ایک دوسرے پر دخول کے وقت یعنی ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے وقت ایک دوسرے پر سلام کریں۔
چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا وتسلموا علی اھلھا۔

اے اہل ایمان دوسروں کے گھروں میں یونہی بلا اجازت نہ چلے جایا کرو بلکہ اس گھر والوں پر سلام کیا کرو۔ اور ان سے اجازت لیا کرو۔
تستانسو ۔کا معنی تستبصروا کا احتمال بھی رکھتا ہے۔ یعنی تمہارا اس گھر میں دخول بصیرت پر مبنی ہو کہ صاحب دار تمہارے داخلے کو اور ان پر مطلع ہونے کو ناگوار نہ سمجھے۔

۸۷۹۹:.....فرماتے ہیں کہ پھر روایت آئی ہے حضرت قتادہ سے اور عکرمہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں تستأ نسوا ۔یعنی تستأ ذنوا ۔ فرمایا کہ اجازت مانگو۔

۸۸۰۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی منصور عباس بن فضل نضروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن نجدہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ کے مصحف میں تھا۔ حتیٰ تسلموا علیٰ اھلھا اوتستأذنوا ۔ کہ یونہی دوسروں کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ سلام کرلیا کرو اس گھر والوں پر یا اجازت مانگ لیا کرو۔

حتّٰی تستانسوا وتسلموا علیٰ اھلھا کی تفسیر:

۸۸۰۱:.....اور ہمیں خبر دی ابونصر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومنصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد نے ان کو سعید نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوعوانہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ فرمان الٰہی ۔ حتّٰی تستأنسوا وتسلموا علیٰ اھلھا ۔ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ استئناس ۔ کا معنی ہے استئذان یعنی اجازت طلب کرنا۔ یہ بات

(۸۷۹۸)......(۲) فی أ : (ازھر) وھو خطأ

(۸۸۰۰)......عزاہ السیوطی فی الدر (۵/۳۸) إلی سعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر والمصنف.

(۸۸۰۱)......(۱) فی ن : (شعبة) وھو خطأ وسعید ھو ابن منصور.

(۱) کتبت خطأ فی المخطوطة ھکذا "وتسأذنوا"

میرے گمان کے مطابق ہے مجھ سے اس بارے میں لکھنے میں غلطی نہیں ہوئی ہے۔

۸۸۰۲:......وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعدی نے ان کو ھشیم نے ان کو ابو بشر نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ وہ یوں پڑھتے تھے:

لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتّٰی تستانسوا و تسلموا علٰی اھلھا.

اور راوی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ وہم سے لکھنے والوں کی طرف سے اسی طرح کہا۔اور ان دونوں کی مخالفت کی ہے شعبہ نے اس کی اسناد میں۔

۸۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی قبیصہ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں۔ہمیں خبر دی ابوعلی حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبدان اھوازی نے ان کو عمرو بن محمد ناقد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی سفیان نے شعبہ سے اس نے جعفر بن ایاس سے وہ ابو بشر ہیں۔

انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتّٰی تستأنسوا کہ انہوں نے فرمایا یہ کاتب۔ سے غلطی ہوئی ہے حتّٰی تستأنسوا نہیں تھا بلکہ یہ تستأ ذنوا تھا۔ یہ الفاظ حدیث روذ باری کے ہیں اور شعبہ سے بھی مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۸۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوسہل بن زیاد قطان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی یعقوب بن اسحاق مخرمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعمرو حوضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شعبہ نے ان کو ایوب سختیانی نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے اس آیت کے بارے میں۔

حتّٰی تستأنسوا و تسلموا علٰی اھلھا. فرمایا کہ سوائے اس کی نہیں کہ یہ حتیٰ تستأ ذنوا تھا لیکن یہ کاتب سے ساقط ہو گیا ہے۔اور یہ وہ ہے جس کو شعبہ نے روایت کیا ہے اور اس کے بارے میں اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔اور اس کو ابو بشر نے روایت کیا ہے۔اور اس کی اسناد میں اختلاف ہے اور یہ اخبار احادیث سے ہے۔اور ابراہیم کی روایت ابن مسعود سے مقطوع ہے اور عام قرأت جو ہے اس کی نقل تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔پس وہ اولیٰ ہے۔اور یہ احتمال ہے کہ یہ قرأت پہلی قرأت ہو۔اس کے بعد قرأت وہ ہو گئی ہو جو عام ہے اور ہم یہ گمان نہیں کرتے کہ کوئی شیئ اس قبیل سے ہو جس پر اجماع واقع ہوا ہو یا جو چیز تواتر سے نقل ہوئی ہو کہ وہ خطا ہے۔اور کیسے جائز ہے کہ یہ کہا جائے اور اس کے لئے ایک توجیہ ہے جو صحیح ہے اور اسی طرف گئے ہیں عام اہل علم۔

۸۸۰۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن جہم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو فراء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حبان نے کلبی سے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن عباس نے فرمایا کہ (حتّٰی تستانسوا) یعنی اجازت مانگو۔فرمایا یہ مقدم موخر ہے،اصل میں ہے حتّٰی تسلموا و تستاذنوا. یہاں تک کہ تم پہلے سلام کرو اور پھر اجازت مانگو۔یوں کہو۔ السلام علیکم ادخل. تم پر سلام ہو کیا میں اندر آ ؤں؟

۸۸۰۶:......کہا فراء نے تستانسوا. استئناس سے مشتق ہے۔کلام عرب میں استئناس. اس مفہوم میں آتا ہے۔جا تو دیکھ اور جانچ کیا کسی کو دیکھتے ہو۔تو گویا اس کا معنی ہوگا کہ دیکھو ان کو جو گھر میں ہیں۔میں نے کہا کہ ابن عباس کا یہ قول کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے اس سے ان

(۸۸۰۴)......(۱) فی ا : (ابو مسلم زیاد القطان) وفی ن : (ابو سھل زیاد القطان) و کلاھما خطا

کی مراد ہے کہ معنی میں تقدیم وتاخیر ہے۔ (یہ نہیں کہ الفاظ آگے پیچھے ہیں۔)

اور قراء نے جو ذکر کیا ہے وہ اس کو قول کا شاہد ہے جو شیخ حلیمی نے کہا ہے آیت کے معنی کے بارے میں صحت کے ساتھ۔

۸۸۰۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ کہا آدم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ورقاء نے ان کو ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں۔ حتی تستانسوا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے۔ کہ حتیٰ کہ تم کھنکھار لو یا بلغم تھوک لو (تا کہ اندر والوں کو کسی انسان کے آنے کا اندازہ ہو جائے۔)

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کا یہ قول۔ تسلموا (تم سلام کرلو) احتمال رکھتا ہے اس کا یہ معنی ہو کہ تم لوگ مانوس ہو جاؤ بایں طور کہ سلام کرلو اہل خانہ پر اور اسی کے بارے میں حدیث بھی آئی ہے چنانچہ اسی کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے (جو کہ درج ذیل ہے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کی برکت:

۸۸۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے وہ کہتے ہیں ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن مثنی اور ہشام ابو مروان المعنی نے کہا محمد بن مثنی نے ان کو ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ نے اس نے قیس بن سعد سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ہم لوگوں سے ملنے کے لئے تشریف لے آئے (آتے ہی دروازے سے باہر سے) فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے حضور کے سلام کا جواب ہلکے سے دیا۔ قیس کہتے ہیں کہ میں نے کہا سعد تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ اس نے کہا کہ رہنے دیجئے ہمارے اوپر اور سلامتی کی دعا فرمانے دیجئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے۔ فوراً حضرت سعد آپ کے پیچھے دوڑے اور بولے رسول اللہ! بے شک میں آپ کا سلام سن رہا تھا اور ہلکے سے آپ کا جواب بھی دے رہا تھا تا کہ آپ زیادہ ہمارے اوپر سلامتی کی دعا فرما دیں۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ واپس لوٹ آئے اور سعد نے آپ کے لئے غسل کا انتظام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا سعد نے آپ کو پونچھنے کے لئے تولیہ یا چادر اٹھا کر دی جو زعفرانی رنگ سے رنگی ہوئی تھی۔ یا وہ اس سے رنگی ہوئی تھی آپ نے اس کو لپیٹ لیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اللھم اجعل صلواتک ورحمتک مال سعد بن عبادۃ. اے اللہ تو سعد بن عبادہ کے مال میں رحمتیں اور برکتیں ڈال دے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو سعد نے سواری کے لئے گدھے کا انتظام کیا اور اس کے اوپر کپڑا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سعد نے کہا اے قیس تو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لے قیس نے کوئی معذرت کی تو حضور نے فرمایا۔ چلئے سوار ہو جائیے۔ اس کے بعد فرمایا تو آپ سوار ہو جائیے یا واپس ہٹ جائیے میں واپس ہو گیا۔ کہا ہشام ابو مروان نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے۔ کہا ابوداؤد نے کہ روایت کیا ہے اس کو عمر بن عبدالواحد نے اور ابن سماعہ نے اوزاعی سے بطور مرسل روایت کے اور نہیں ذکر کیا قیس بن سعد۔

سلام کے بغیر اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے:

۸۸۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید نے وہ

(۸۸۰۷)...... عزاه السيوطي في الدر (۳۸/۵) إلى ابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والمصنف.

(۸۸۰۸)...... في ن: (أبو الوليد)

کہتے ہیں ہمیں خبر دی روح نے ان کو ابن جریج نے ان کو عمرو بن ابی سفیان نے یہ کہ عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے ان کو خبر دی ہے کہ کلاہ بن حنبل نے اس کو خبر دی کہ صفوان بن امیہ نے اس کو بھیجا فتح میں دودھ کے ساتھ اور بکرے چھوٹے (اور کھانے کا سامان مثلاً) کھیرے ککڑیاں وغیرہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وادی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس پہنچ گیا۔ مگر میں نے سلام نہیں کیا۔ اور اجازت بھی نہیں لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور پھر آ کر کہو السلام علیکم کیا میں آ جاؤں۔ اس کے بعد جب صفوان مسلمان ہو چکے تھے کہا عمرو نے کہ مجھے خبر دی ہے امیہ بن صفوان نے اور اس نے یہ نہیں کہا کہ میں نے سنا کلدہ سے۔

۸۸۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے اس نے کہا ایک دیہاتی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ میں آ جاؤں اور اس نے سلام نہیں کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض گھر والوں سے کہا: اسے کہو کہ وہ سلام کرلے۔ کہتے ہیں کہ اس دیہاتی نے یہ بات سن لی۔ لہٰذا اس نے سلام کرلیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دے دی اسی طرح اسی صحیح اسناد کے ساتھ بطور مرسل روایت کے یہ حدیث آئی ہے۔

۸۸۱۱:.....ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں ربعی بن خراش سے اس نے بنی عامر کے ایک آدمی سے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے اور اس کے متن میں کہا ہے۔ کہو السلام علیکم کیا میں آ سکتا ہوں؟

۸۸۱۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن بشران نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ایک آدمی نے ان کے پاس آنے کی اجازت مانگی؟ کیا میں اندر آ جاؤں؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔ کسی نے اس سے کہا کہ وہ سلام کرے۔ اس نے سلام کرلیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

۸۸۱۳:.....اور ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر سے۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دوسرے طریق سے کہ انہوں نے سلام کرنے کا حکم فرمایا تھا کہ جب وہ سلام کا جواب دے دیں تو پھر کہے کیا میں اندر آ جاؤں؟ اگر وہ اجازت دیں تو داخل ہو جاو ورنہ واپس لوٹ جائیے۔

۸۸۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن اسحاق بزاز بغدادی نے انہوں نے کہا ان کو ابو محمد فاکہی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عمر بن حفص نے یہ کہ عامر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی کہ ان کی ایک لونڈی زبیر کی بیٹی کو حضرت عمر کے پاس لے کر گئی اس نے پوچھا کہ میں اندر آ جاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا لہٰذا وہ واپس لوٹ گئی۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اس کو بلاؤ۔ اور فرمایا تم یوں کہو السلام علیکم۔ کیا میں آ جاؤں؟

۸۸۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو شاذان اسود بن عامر نے ان کو حسن بن صالح نے اپنے والد سے اس نے سلمہ بن کھیل سے اس نے سعد بن جبیر سے اس نے ابن

(۸۸۰۹)......اخرجه ابوداود (۵۱۷۶) والترمذی فی الاستئذان (۱۸) والنسائی فی عمل الیوم واللیلة من طریق ابن جریج. به

(۸۸۱۵)......الکنز (۲۵۷۰۷)

عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور اپنے حجرے میں تھے۔عمر نے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ کیا عمر اندر آجائے؟ اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے کتاب السنن میں ابن عباس عنبری سے اس نے اسود بن عامر سے۔

۸۸۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن ابی بکر نے۔ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابراہیم ابواسماعیل نے ابوزبیر سے اس نے جابر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام کرنے سے ابتدا نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔

فصل:.......تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ملے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جائے

۸۸۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ بن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عمرو بن حارث نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ بکیر بن عبداللہ اشج نے اس کو حدیث بیان کی کہ بسر بن سعید نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں حضرت ابی بن کعب کے پاس بیٹھے تھے۔اتنے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری آگئے جو کہ ناراض تھے یہاں تک کہ وہ رک گئے اور فرمانے لگے میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے۔کہ اجازت مانگنا تین بار ہوتا ہے اگر تیرے لئے اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔حضرت ابی نے کہا۔کیوں کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گذشتہ روز تین بار اجازت مانگی مگر انہوں نے مجھے اجازت نہیں دی لہٰذا میں واپس لوٹ آیا پھر میں آج ان کے پاس گیا اور میں نے جا کر ان کو بتایا کہ میں کل تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے تیسری بات سنی تھی مگر ہم اس وقت مصروف تھے۔اگر آپ اجازت نہ مانگتے یہاں تک کہ آپ کو اجازت مل جاتی۔

انہوں نے کہا کہ میں نے اجازت مانگی تھی جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

انہوں نے فرمایا کہ تم ضرور ایسے کو لے آؤ جو تیرے لئے اس بات پر شہادت دے۔ابی نے کہا اللہ کی قسم نہیں کھڑا ہوگا تیرے ساتھ مگر وہ جو ہم لوگوں سے عمر میں بڑا ہے جو تجھے بچائے۔اٹھو اے ابوسعید میں کھڑا ہوں یہاں تک کہ میں عمر کے پاس آیا میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ یہ فرماتے تھے یہ الفاظ حدیث ابن مقری کے ہیں اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے اور بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔حدیث یزید بن خلیفہ سے اس نے بشر بن سعید سے۔

۸۸۱۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالوہاب عطاء نے ان کو سعید وہ ابن عروبہ میں اس نے قتادہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتّٰی تستأنسوا فرمایا کہ یہ اجازت مانگنا ہے۔

۸۸۱۹:.....حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ بعض قرأت میں یوں ہے حتّٰی تستاذنوا یہاں تک کہ تم اجازت مانگو۔حضرت قتادہ کے نزدیک یہی تفسیر ہے اس کی۔

۸۸۲۰:.....حضرت قتادہ نے کہا۔کہا جاتا تھا کہ اجازت مانگنا صرف تین بار ہوتا ہے جس کو اجازت نہ ملے اس کو چاہئے کہ واپس لوٹ

(۸۸۱۷).....اخرجه مسلم (۳/۱۶۹۴ و ۱۶۹۵)

جائے۔ پہلی بار اجازت مانگنے پر بات سنی جائے گی دوسری بار اجازت مانگنے پر وہ لوگ سنبھل جائیں گے۔ اور تیسری بار اجازت مانگنے پر اگر چاہیں گے اجازت دیں گے اور اگر چاہیں گے تو منع کر دیں گے۔

فصل:...... اجازت مانگنے کے وقت دروازہ کھٹکھٹانا

۸۸۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو مطلب بن زیاد نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو محمد بن مالک بن منتصر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جنت کے دروازے ناخنوں کے ساتھ کھٹکائے جائیں گے (یعنی انگلیوں کے پوروں کے ساتھ)۔

فصل:...... اجازت مانگتے وقت دروازے کے پاس کھڑے ہونے کی کیفیت اور کیا کہے جب اس کو کہا جائے کہ کون ہو؟

۸۸۲۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبید بن شریک نے ان کو عمرو بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا ان کو خبر دی محمد بن عبدالرحمٰن بن عرق نے ان کو عبداللہ بن بسر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ کسی کے دروازے پر تشریف لاتے تو دروازے سامنے منہ کر کے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دروازے کے دائیں بائیں کونے کی طرف کھڑے ہوتے تھے۔ اور کہتے تھے السلام علیکم اور یہ عمل آپ کا اس لئے تھا کہ اس دور میں دروازوں پر پردے نہیں پڑے ہوتے تھے۔

۸۸۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے نانا یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو وھب بن بیان واسطی نے فسطاط میں ان کو یحییٰ بن سعید عطار حمصی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن عرق نے ان کو عبداللہ بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی گھر والوں سے اجازت مانگتے تھے تو دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ بلکہ دائیں بائیں طرف کھڑے ہوتے تھے۔ اور تین بار سلام کہتے تھے اگر آپ کو اجازت مل جاتی تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاتے۔

۸۸۲۴:...... ہم نے اس کو روایت کیا ہے بقیہ بن ولید سے اس نے محمد بن عبدالرحمٰن سے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ حضور دیوار کے ساتھ چلتے تھے اور دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے اور اس نے سلام کا ذکر نہیں کیا اور اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ اس وقت لوگوں کے دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

۸۸۲۵:...... اور ہم سے روایت کی ہے ہذیل بن شرحبیل نے انہوں نے کہا حضرت سعد بن معاذ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور ان سے اجازت چاہی اور دروازے کے سامنے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرف ہو جائیں اے سعد حقیقت یہ ہے کہ اجازت مانگنا دراصل نظر کی وجہ سے ہوتا ہے ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر نے ان کو اعمش نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو ہذیل نے۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

(۸۸۲۴)...... اخرجه ابوداؤد في الأدب باب (۱۳۸) من طريق بقية. به

(۸۸۲۵)...... اخرجه ابوداؤد (۵۱۷۴)

۸۸۲۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے طلحہ بن مصرف سے اس نے ہزیل بن شرحبیل سے یہ کہ سعد بن مالک نے اجازت مانگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنے گھر میں تھے اور سعد اپنے چھوٹے کے ساتھ گھر کے دروازے کی طرف متوجہ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک طرف ہو جایئے۔سوائے اس کے نہیں کہ اجازت مانگنا دیکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے سعد بن مالک کی کتاب میں۔

۸۸۲۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو ہشام بن عبدالملک ابوالولید نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو منصور نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو ہزیل نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اجازت مانگی اور میں دروازے کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا طریقہ ہے سوائے اس کے نہیں کہ اجازت مانگنا دیکھنے کی ہی وجہ سے ہوتا ہے۔اسی طرح کہا ہے۔اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۸۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابو ایوب انصاری نے ان کو عطار بن دینار نے ان کو عمار بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جس نے گھر کے اندر دل بھر کر دیکھ لیا اس سے قبل کہ اس کو اجازت ملتی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۸۸۲۹:......ہمیں خبر دی حسین بن علی بن احمد بن عمر حمامی مقری نے بغداد میں ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو بشر بن عمر نے۔ان کو شعبہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے۔ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا میں دروازے پر جا کر ٹھہر گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ میں ہوں حضور نے فرمایا کہ میں میں۔گویا کہ انہوں نے میرے جواب کو ناپسند کیا تھا۔اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں ابوالولید سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے شعبہ سے۔

فصل:......جو شخص بلانے کے بعد آئے

۸۸۳۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام بن علی نے اور تمتام نے ان کو علی بن عثمان نے ان کو حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ایوب نے اور حبیب بن شہید نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی جب دوسرے کی طرف کسی کو بھیج کر بلائے تو وہ اجازت سمجھی جاتی ہے۔

۸۸۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حماد نے حبیب نے ہشام سے ان کو محمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل۔

۸۸۳۱:......مکرر ہے۔ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو ابورافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے اور وہ بلانے کے لئے جانے والے کے ساتھ ساتھ آجائے یہ بلانا اس کے لئے اجازت ہے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اس بلانے کے باوجود بھی اجازت مانگنا زیادہ اچھا ہے اس لئے کہ حالات و کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔

(۸۸۲۷)......(۱) فی أ: (الطبری) وھو خطأ (۲)...... فی (ا): (الأزھر) وھو خطأ.

(۸۸۲۸)......الکنز (۲۵۷۰۸)

۸۸۳۲:......حدیث ابوہریرہ سے حجت پکڑی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ! فرمایا کہ جاؤ تم اہل صفہ کے پاس ان کو میرے پاس بلالاؤ میں ان لوگوں کے پاس آیا اور ان کو بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے اجازت مانگی حضور نے ان کو اجازت دی اور گھر میں وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ موسیٰ نے ان کو جعفر بغدادی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو مجاہد نے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر کیا اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور بخاری نے ذکر کیا ہے سعید کی روایت ابوقتادہ سے عنوان میں اس کے بعد ذکر کیا باب میں عمر بن ذر کی حدیث کو۔

فصل:......اس شخص کا سلام کرنا جو اپنے گھر میں داخل ہو یا ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو

۸۸۳۳:......ماسبق میں ہم نے ذکر کیا ہے حضرت انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کہ جب تو اپنے گھر میں دال ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کیجئے تیرے گھر کی برکت زیادہ ہوگی۔

۸۸۳۴:......ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یزید بن ریاض نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے تو فرماتے تھے۔ ہمارے اوپر سلامتی ہو ہمارے رب کی طرف سے اور پاکیزہ اور مبارک تحفے تمہارے اوپر سلام ہو۔ میں اس کو نہیں جانتا ہوں مگر حدیث یزید بن عیاض اور وہ غیر قوی ہے۔

۸۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ اذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم. فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو جو لوگ گھر میں ہیں ان کو سلام کیا کرو یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے اور وہ سلام ہے کیونکہ وہ اللہ کا نام ہے اور وہی اہل جنت کا سلام ہے۔

۸۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ سیاری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عمرو بن دینار سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علیٰ انفسکم۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مسجد ہے کہ تم جب اس میں داخل ہو تو کہو السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین ہمارے اوپر اور اللہ تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔

۸۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سوال کیا حکم سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ اذادخلتم بیوتاً فَسَلِّموا انہوں نے فرمایا کہ تم جب کسی ایسے گھر میں داخل ہو وہ جس میں کوئی بھی نہ ہو تو یوں کہوں السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین.

۸۸۳۸:......اور مروی ہے شعبہ سے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اسی کی مثل۔

۸۸۳۹:......اور مروی ہے شعبہ سے اس نے منصور بن زاذان سے اس نے حسن سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالکریم جزری نے مجاہد سے انہوں نے فرمایا کہ تم جب ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو یوں کہو۔

بسم اللّٰہ و الحمدللّٰہ السلام علینا من ربنا السلام علینا و علیٰ عباداللّٰہ الصالحین.

سلام اللہ کی طرف سے تحفہ ہے:

۸۸۴۰:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اور قتادہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

فسلموا علیٰ انفسکم تحیة من عنداللّٰہ

کہ اپنے نفسوں پر سلام کرو یہ تحفہ ہے تمہارے لئے اللہ کی طرف سے۔

فرمایا کہ تم جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام علیکم کہو۔

۸۸۴۱:...... ہمیں خبر دی ہی ابونصر بن عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضر دی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو عبدالملک بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ تم جب ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو کہو۔ السلام علینا من ربنا۔

۸۸۴۲:...... فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے اسمائیل بن زکریا نے حصین سے اس نے اپنے والد مالک سے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ کسی اپنے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو کہو:

السلام علینا و علیٰ عباد اللّٰہ الصالحین.

۸۸۴۳:...... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے عمرو بن دینار سے اس نے عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب تم ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو کہو السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین۔

۸۸۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبید بن عبدالواحد نے ان کو محمد بن ابو السری نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم نے وہ فرماتے ہیں۔ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کر اور تو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور تو نماز قائم کر۔ زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اور خیر و بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا اور اپنے گھر والوں پر تیرا اسلام کرنا۔

جس نے ان چیزوں میں سے کوئی چیز کم کی تو (وہ سمجھ لے) یہ ہر چیز اسلام کا ایک حصہ ہے (گویا اس نے اسلام کا ایک حصہ کم کر دیا) اور جس نے ان سب چیزوں کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کی طرف اپنی پیٹھ کر لی۔

فصل:...... اس شخص کے سلام کرنے کے بارے میں جو اپنے گھر سے باہر نکلے

۸۸۴۵:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی گھر میں داخل ہو وہ تو اس گھر والوں پر سلام کرو اور جب تم باہر نکلو تو اس گھر والوں کو سلام کے ساتھ الوداع کرو۔ اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

فصل:...... مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنا

۸۸۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن محمد بن اصم فقیہ نے ان کو ابوعمرو

اسماعیل بن نجید نے دونوں نے کہاان کوابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کوابو عاصم نے ابن عجلان سے اس نے مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے اس کو چاہئے کہ وہ سلام کرنے اور جب مجلس سے اٹھے اور لوگ بھی کھڑے ہوں اس کو چاہئے کہ وہ سلام کرے بے شک پہلی باری دوسری سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔اور روایت کیا ہے اس کوابن جریج نے اور لیث بن سعد نے اس نے ابن عجلان سے اس نے سعید مقبری سے۔

۸۸۴۷:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کوابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزار نے ان کواحمد بن حفص بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یعقوب بن زید ابو یوسف نے سعید بن ابوسعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور اس میں لوگ ہوں اس کو چاہئے کہ سلام کرے جب بیٹھے اور جب اٹھے تو بھی سلام کرے پہلی بار سلام کرنا دوسری بار کرنے سے زیادہ بہتر نہیں ہے یعنی دونوں مرتبہ سلام کرنا بہتر ہے اور اولیٰ ہے۔

۸۸۴۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبید صفار نے ان کومحمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن عثمان نے ان کوابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کورشدین بن سعد نے ان کوزبان بن فائد نے ان کوسہل بن معاذ نے انس جہنی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کوان کے والد معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص پر حق ہے جو کسی مجلس میں بیٹھے کہ وہ اہل مجلس پر سلام کرے اور اس پر بھی حق ہے جو مجلس سے اٹھے کہ وہ بھی اہل مجلس پر سلام کرے چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی کلام فرما رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس قدر جلدی یہ شخص بھول گیا ہے۔

فصل:......خیموں اور دوکانوں والوں کے بارے میں

۸۸۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ ہمیں کہا عبدالوہاب بن عطاء نے ان کوعمران بن جریر نے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے عکرمہ سے کہا کہ حضرت ابن عمر دوکانوں میں بھی بغیر اجازت داخل نہیں ہوتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر جو کچھ کرتے تھے اس کی کون طاقت رکھتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو مصلب کپڑا بھی نہیں پہنتے تھے۔عبدالوہاب نے کہا کہ اس سے مراد ہے وہ کپڑا جس میں صلیب کا نشان بنا ہوا ہو۔اور حضرت ابن عمر اپنے آپ کو بھوکا رکھتے تھے۔وہ اپنے گھر میں آتے اور کھانا منگواتے اور کھانے کی شکل بناتے اور گھر والوں سے کہتے کہ تم لوگ کھالو میرا روزہ ہے۔

یہ بات اسی پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت عکرمہ نہیں قائل تھے اجازت لینے کے دکانوں سے اور اسی طرف گئے ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی بھی۔اور جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دوکانوں والوں نے دوکانوں کو کھولا ہوا ہے اور ان میں اسی لئے بیٹھے ہیں کہ لوگ خرید وفروخت کے لئے ان کے پاس آئیں تو یہ بات ان کی طرف سے اجازت کے قائم مقام ہے اور رہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو وہ محتاط انسان تھے لہٰذا وہ ان سے بھی اجازت مانگتے تھے۔

۸۸۵۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کوابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کوابن وہب نے ان کو یونس نے کہ نافع نے ان کوحدیث بیان کی ہے کہ عبداللہ بن عمر اہل بازار کے پردے میں داخل نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ وہ اجازت لے لیتے تھے۔

۸۸۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس اصم نے ان کوحسن بن مکرم نے ان کوعثمان بن عمر نے ان کو یونس بن نافع نے کہ ابن عمر اہل بازار کی دوکانوں میں داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پہلے اجازت لے لیتے تھے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ اس لئے ہے کہ انہوں

(۸۸۴۸)......أخرجه أحمد (۴۳۸/۴) من طریق زبان به

نے بازار کو گھر کے بمنزلہ کر دیا تھا بازار والوں کے لئے جب اس میں راستہ نہ ہو اور اگر اس میں راستہ ہو تو یہ دیگر تمام راستوں کی طرح ہے پھر اس بارے میں اجازت مانگنے کا کوئی معنی نہیں ہے واللہ اعلم۔

۸۸۵۲:......ہم نے روایت کی ہے ابن عون سے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مجاہد کے ساتھ تھے کونے میں وہاں آمنے سامنے خیمے نصب تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسی صورت میں اجازت مانگتے تھے۔ کہتے تھے السلام علیکم۔ کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ پھر وہ داخل ہوتے تھے۔

۸۸۵۳:......اور حضرت ابن سیرین بازار میں دکان دار کے پاس آتے اور کہتے تھے السلام علیکم اس کے بعد اندر داخل ہوتے تھے۔ یہ اس کے مطابق ہے جو مجھے خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عون ہوں پھر اس نے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا: احتمال ہے کہ وہ صاحب خیمہ تاجر کو خوش کرنے کے لئے اجازت مانگتے ہوں اگر وہ دیکھے کہ اس پر اجازت دینے میں تأمل ہے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کو اجازت ملتی۔

۸۸۵۴:......اور کہا شعبی نے کہ جب دکان کا دروازہ کھلا ہو اور اس کا سودا نکالا ہوا ہو تو تجھے اجازت ہے۔

۸۸۵۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو عبدالحمید ابو یحییٰ حمانی نے ان کو حدیث بیان کی اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے اور ابراہیم نخعی نے کہ وہ دونوں بازار کے گھروں میں ایک گھر میں داخل ہوئے اور ان دونوں نے سلام کیا جب وہ داخل ہوئے اور اس وقت میں سلام کیا جب وہ باہر نکلے۔

فصل:......تھوڑے اور قریب وقت میں سلام کرنا

۸۸۵۶:......ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن حسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو قاضی ابو بکر احمد بن کامل نے اور ابو سہل بن زیادہ قطان نے ان کو ابو اسماعیل محمد ترمذی نے کہتے ہیں کہ ان کو ابو صالح عبداللہ بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو ابو مریم نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ اس نے سنا وہ کہہ رہے تھے جو شخص اپنے بھائی سے ملے اس کو چاہئے کہ وہ اس پر سلام کرے اگر چہ دونوں کے درمیان درخت آڑے آئے یا دیوار یا کوئی چٹان اس کے بعد ملے اس کو چاہئے کہ وہ اس پر سلام کرے۔

۸۸۵۷:......وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالوہاب بن بخت نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل کہا قاضی نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن هرمز اعرج سے۔

۸۸۵۸:......ہمیں خبر دی اس کی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے اور ابو بکر بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن وهب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابی مریم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی (مسلمان) سے ملے تو اس کو چاہئے کہ وہ سلام کرے اس پر۔

۸۸۵۹:......کہا معاویہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبدالوہاب بن بخت نے ان کو ابو الزناد نے اعرج سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل برابر برابر۔

۸۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی میمونی نے ان کو عبدالوہاب نجدہ نے ان کو بقیہ

نے ان کو عبداللہ بن عوذ المکی نے ان کو ابو امین حمیری نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابودرداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ساتھ چلیں اور دونوں کے درمیان کوئی درخت یا پتھر یا کوئی خیمہ وغیرہ چیز درمیان میں آجائے تو ایک دوسرے پر سلام کرے اور دونوں سلام کا تبادلہ کریں۔

۸۸۶۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عزیز موذن نے ان کو غسان بن مالک نے ان کو یوسف بن عبیدہ نے حمید سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ تھے اصحاب رسول اللہ جب ان کے ساتھ کوئی درخت یا کوئی ٹیلہ وغیرہ آجاتا تو وہ الگ ہوجاتے تھے پھر جب وہ ملتے تھے تو ایک دوسرے پر سلام کرتے تھے۔

فصل:......اس کے بارے میں جو سلام کرنے کے لئے اولیٰ ہے یا زیادہ حق دار ہے

۸۸۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے وہ کہتے ہیں ان کو روح بن عبادۃ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبدہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو روح ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی۔ ہے زیاد نے کہ ثابت نے اس کو خبر دی ہے وہ مولیٰ عبدالرحمٰن زید ہے۔

اس نے ابوہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور قلیل کثیر پر سلام کریں۔

۸۸۶۳:......کہا ابن جریج نے اور مجھے خبر دی ہے ابوالزبیر نے کہ اس نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ دو پیدل چلنے والے جب اکٹھے ہوں تو دونوں میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کرے گا وہ افضل ہوگا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

محمد بن مرزوق سے دونوں نے روح سے سوائے روایت ابوالزبیر کے۔

۸۸۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔اور کہتے ہیں رمادی کی ایک روایت میں ہے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے پر سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے اور قلیل کثیر پر سلام کرے۔

۸۸۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم بن عبداللہ سیاری نے مقام مرو میں ان کو خبر دی ابوالموجہ۔ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے انکو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مقاتل سے اس نے عبداللہ سے۔

۸۸۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا سلام کرے بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے

(۸۸۶۲)......اخرجہ مسلم (۱۷۰۳/۴)

ہوئے پر اور قلیل کثیر پر۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں اور فرمایا کہ کہا ابراہیم بن طہمان نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۸۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر بن محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابو سلام نے ان کو ابوراشد نے ان کو عبدالرحمن بن شبل نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے پر سلام کرے گا اور کم جماعت بڑی جماعت پر سلام کرے گی۔ جو سلام کا جواب دے گا (اس کے لئے ثواب ہے) اور جو شخص سلام کا جواب نہیں دے گا اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہوگا۔

مخالفت کی ہے معمر نے اس کی اور دیگر نے یحییٰ سے۔ انہوں نے نہیں ذکر کیا ہے اس کی اسناد میں ابوراشد کو۔

۸۸۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے سہری بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے ایک دن حسن سے کہا ایک سوار سامنے آتا ہے مگر وہ سلام نہیں کرتا کیا میں اس کو سلام کرلیا کروں؟ حضور نے فرمایا کہ جی ہاں سلام کرلیا کریں اگرچہ وہ سلام کرنے میں بخل بھی کرے۔

فصل:..... سلام کیسے کرے؟ اور سلام کا جواب کیسے دے؟

۸۸۶۹:..... ہم نے روایت کی ہے حدیث ثابت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں۔ کہتے ہیں کہ اللہ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرمایا کہ جائیے اور سلام کیجئے اس جماعت کو وہ فرشتوں کی جماعت تھی جو کہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آپ سنیئے کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں بے شک وہ تیرا اسلام ہے اور تیری اولاد کا سلام ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت آدم گئے اور جا کر کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ لہٰذا اس نے بھی اس میں ورحمۃ اللہ کا اضافہ کرلیا۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ہمام بن منبہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس انہوں نے اس کا ذکر کیا۔

اور حدیث منقول ہے بخاری مسلم میں اور وہ مکمل طور پر جو مروی ہے وہ کتاب الاسماء والصفات میں ہے۔

۸۸۷۰:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو جعفر بن سلیمان نے ''ح''۔

ہر سلام پر دس نیکیاں:

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو عوف نے ان کو ابورجاء عطیاردی نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے چنانچہ ایک آدمی آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا اور فرمایا کہ دس نیکیاں ہوئیں۔ اس کے بعد دوسرا آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا کہ بیس نیکیاں

ہوئیں ۔اس کے بعد تیسرا شخص آیا۔اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور نے اس کو جواب دیا اور فرمایا کہ تیس نیکیاں ہوئیں ۔
یہ الفاظ حدیث ابوالحسین قطان کے ہیں ۔اور ابن یوسف کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ہر باری پر یہ اضافہ فرمایا۔اس کے بعد بیٹھ گئے ۔یہ اسناد حسن ہے۔ان کو ابومسعود نے نقل کیا ہے سنن میں ۔

۸۸۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو عمرو بن ولید نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر عمرو بن ولید نے اس حدیث کو عمران بن حصن والی حدیث کی طرح ذکر کیا ہے۔

۸۸۷۲:.....وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابووھب نے ان کو جریر بن حازم نے کہ اس نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابن ابی حبیب کے سلام کرنے میں ۔

۸۸۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو خبر دی ابوالعباس نے ان کو بحر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یعقوب بن عبدالرحمٰن مسلم بن ابی مریم سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکورہ حدیث کو۔ کہتے ہیں کہ مجلس میں کسی نے کہا یارسول اللہ! کیا میں کھڑا نہ ہوجاؤں ۔اور میں تیس نیکیاں کمالوں حضور نے فرمایا کہ جی ہاں ۔وہ آدمی کھڑا ہوا اور پیدل پھر کرآ گیا مجلس میں اور کہنے لگا السلام علیکم ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا۔اور فرمایا کہ کتنی جلدی تمہارا بھائی بھول گیا ہے۔

۸۸۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ۔ان کو اسحاق بن ابراہیم دبری نے وہ کہتے ہیں کہ آپ کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو ہارون عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا اور کہا السلام علیکم ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس نیکیاں ہوئیں ۔
دوسرا آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیس نیکیاں ہوئیں پھر تیسرا بندہ آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیس نیکیاں ہوگئیں ۔

۸۸۷۵:.....ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبدہ نے ان کو یعقوب بنظر یدنے اور یوسف بن طہمان نے ان کو ابوامامہ نے ان کو سہل بن حنیف نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کہے السلام علیکم اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں ۔اگر یوں کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اگر وبرکاتہ بھی ساتھ ملائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دیتے ہیں ۔
لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا میں تو اب کثرت کے ساتھ نیکیاں کروں گا لہٰذا وہ اٹھے اور لوگوں سے سلام کرنے لگے اس کے بعد وہ پھر بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنی جلدی بھول گئے ۔
یہ مذکورہ تمام روایات سلام کے وبرکاتہ تک اختتام پر متفق ہیں ۔

۸۸۷۶:.....اور تحقیق روایت کیا گیا ہے حدیث سہل بن معاذ بن انس نے روایت کی ہے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمران بن حصین کی روایت کے مفہوم کے ساتھ۔اس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس کے بعد کوئی دوسرا شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ ومغفرتہ ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس نیکیاں ہوگئیں راوی نے کہا کہ اسی طرح ہوتے ہیں فضائل ۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوداؤد نے ان کو اسحاق بن سوید رملی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن مریم نے وہ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں نے سنا نافع بن زید سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابومرحوم نے سہل بن معاذ سے اس نے انس بن مالک سے اسی کو ذکر کیا ہے۔

سلام کی حد:

۸۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن جریج نے یہ کہ عطاء بن ابورباح نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابن عباس ایک دن ان کے پاس آئے محفل میں اور ان پر سلام کیا اور یوں کہا۔ سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے یہ؟ میں نے کہا عطاء ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ وبرکاتہ پر رک جاؤ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد.

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہے تمہارے اوپر اے اہل بیت ابراہیم بے شک وہ حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

۸۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ولید بن کثیر سے اس نے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ان کے پاس ان کے والد تھے ان کے پاس کوئی سائل آیا اور اس نے ان پر سلام کیا اور یوں کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کون سا سلام ہے؟ اور وہ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ ان کے رخسارے سرخ ہو گئے چنانچہ ان کے بیٹے علی نے کہا اے اباجان بے شک وہ تو سائلوں میں سے ایک سائل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے سلام کی ایک حد رکھی ہے اور ان کے ماسواء سے منع فرمایا ہے اس کے بعد انہوں نے یہ پڑھی۔

رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد.

اس کے بعد رک گئے۔

۸۸۷۹:......اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے اور ہمیں خبر دی ابواسامہ نے سفیان سے اس نے حبیب سے اس نے ان سے جس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ ہر چیز کی ایک انتہاء ہوتی ہے اور سلام کی انتہاء وبرکاتہ ہے۔

۸۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن بابیہ سے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس تھے ان پر کسی آدمی نے سلام کیا اور یوں کہا سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا تمہیں اتنی کافی ہے جب تم وبرکاتہ تک پہنچ تو بس کرلو۔ جہاں تک اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے رحمۃ اللہ وبرکاتہ تک۔

۸۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی صواف نے ان کو علی بن حسین بن حبان نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو ازھر بن مختار نے ان کو شعبہ نے ان کو ہارون بن سعد نے ان کو ثمامہ بن عقبہ نے ان کو زید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم لوگوں پر سلام کرتے اور ہم ان کا جواب دیتے تھے تو ہم یوں کہتے تھے وعلیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ محمد بن غالب نے محمد بن حمید سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ یہ اگر صحیح ہو تو ہم نے اس کو بیان کر دیا ہے مگر اس کی اسناد میں شعبہ تک وہ راوی ہیں جس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔

۸۸۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو خبر دی شفیق بن ابوعبداللہ نے انس بن مالک سے کہ وہ جب اپنی مجلس میں آتے تھے۔ تو سلام نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ سیدھے بیٹھ جاتے تھے اس کے بعد وہ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے السلام علیکم۔

۸۸۸۳:..... اور اس کو بھی روایت کیا سفیان بن عیینہ نے شقیق سے کہ میں نے پڑھا ہے کتاب الغریبین میں ابوبکر دریدی سے انہوں نے کہا حضور کے اس قول کی تفسیر میں السلام علیکم۔ اس میں تین وجوہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی ہے السلام علیکم تم پر سلام ہو اور جو تمہارے ساتھ ہیں ان پر بھی۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اللہ تمہارے اوپر ہے یعنی وہ تمہاری حفاظت کرے۔ اور کہا جاتا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ ہم سب تمہارے ساتھ صلح کرتے ہیں۔

فصل:..... کوئی شخص اگر لفظ سلام پر علیک یا علیکم کو مقدم کرے تو یہ مکروہ ہے

۸۸۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوجزی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا اور یوں کہا علیکم السلام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیکم السلام مردوں کا سلام ہے بلکہ یوں کہو سلام علیکم یہ روایت مرسل ہے۔

۸۸۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکران کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابوخالد احمد نے ان کو ابوغفار نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے ان کو ابوجزی ہجیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا اور میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا مت کہو علیک السلام بے شک علیک السلام مُردوں کا سلام ہے۔

۸۸۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھے تھے اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا السلام علیک یا امیر المؤمنین۔ عمر نے ان سے کہا تیرا سلام عام ہے۔

۸۸۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو موسیٰ بن محمد انصاری نے ایک شیخ سے جس کو اسحاق کہا جاتا تھا وہ کہتے ہیں کہ ابن سیرین ابن ہبیرہ کے پاس گئے اور ان کے پاس کچھ لوگ موجود تھے انہوں نے جان کر کہا السلام علیکم لہٰذا ابن ہبیرہ ناراض ہو گئے انہوں نے ان کو بلوایا وہ اندر داخل ہوئے تو وہ اکیلے بیٹھے تھے انہوں نے کہا السلام علیک اے امیر۔ لہٰذا ابن ہبیرہ نے کہا تم جب میرے پاس آئے تھے تو میرے پاس لوگ بیٹھے تھے اور تم نے کہا السلام علیکم اور اب تم آئے ہو اور تم نے کہا ہے السلام علیک اے امیر۔ ابن سیرین نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب ان پر سلام کیا جاتا تھا اور وہ لوگوں میں بیٹھے ہوتے تھے تو یوں سلام کرتے السلام علیکم۔ اور جب آپ اکیلے ہوتے تو یوں کہتے السلام علیک یا رسول اللہ۔ اگر اس کی اسناد صحیح ہے تو یہ متابعت کے لئے سب سے بہتر ہے علاوہ ان کے یہ منقطع بھی ہے۔ اور اس کے بعض راویوں میں نظر ہے واللہ اعلم۔

فصل:..... مرحبا (خوش آمدید) تلبیہ (حاضر ہوں) تغذیہ وغیرہ کہنا

۸۸۸۸:..... تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث مالک میں ابوالنضر سے یہ کہ ابومرہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا ام ہانی سے وہ کہتی تھیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی فتح مکہ والے سال، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا اور سیدہ فاطمہ تھی

(۸۸۸۵) ...اخرجه ابوداود (۵۲۰۹)

اللہ عنہا نے کپڑے کا پردہ بنایا ہوا تھا۔ کہتی ہیں کہ میں نے جا کر سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردے کے پیچھے سے پوچھا کہ یہ کون آئی ہے؟ میں نے خود کہا کہ میں ام ہانی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی کو مرحبا ہو (خوش آمدید ہو)۔

اور راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ابو احمد مہرجانی نے ان کو ابو بکر بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے، انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا۔

۸۸۸۹:......اور عکرمہ بن ابی جہل کی حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا جس دن میں آیا تھا مرحبا ہے (خوش آمدید ہے) سوار کو جو ہجرت کر کے آیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی فرمایا تھا۔

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے۔ پھر اس نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو۔

۸۸۹۰:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہا موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی ہے حماد بن ابو سلیمان نے ان کو زید بن وہب نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ذر تو میں نے کہا کہ میں حاضر ہوں اور سعادت حاصل کرتا ہوں یا رسول اللہ اور میں آپ کے اوپر قربان ہوں۔

۸۸۹۱:......اور روایت کیا ابو عبدالرحمٰن فہری نے قصہ حنین کے بارے میں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آ کر عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روانگی کا وقت ہو چکا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اس کے بعد فرمایا اے بلال وہ درخت کے نیچے سے اچھل کر کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے لبیک وسعدیک اور میں آپ کے اوپر قربان ہوں۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو علی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا موسیٰ بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یعلی بن عطاء نے ان کو ابو ہمام نے، یہ کہ ابو عبدالرحمٰن فہری نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد راوی نے قصہ ذکر فرمایا۔

۸۸۹۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم واعظ نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو نعیم نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے، وہ کہتے ہیں کہ زبیر بن العوام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ مجھ کو آپ کے اوپر قربان کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے ابھی تک اپنا دیہاتی پن نہیں چھوڑا۔ کیونکہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ایک مسلمان مسلمان پر قربان نہیں ہوتا۔ یہ روایت منقطع ہے اور اگر یہ صحیح ہو تو تنزیہہ پر محمول ہے۔ اس دلیل کے ساتھ جو پہلے گذر چکی ہے۔

۸۸۹۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے یا ان کے علاوہ نے یہ کہ عمران بن حصین نے کہا کہ ہم لوگ جاہلیت میں کہتے تھے۔ اللہ نے تیری وجہ سے آنکھ عطا کی ہے اور صبح انعام کی ہے۔ جب اسلام آیا تو ہمیں اس بات سے روک دیا گیا۔ معمر نے کہا کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی آدمی یہ کہے کہ اللہ نے تیری وجہ سے آنکھ دی ہے اور اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ یوں کہے اللہ نے تمہیں آنکھ دی ہے۔

(۸۸۹۰)......أخرجه أبو داؤد (۵۲۲۶)　(۸۸۹۱)......أخرجه أبو داود (۵۲۳۳)

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے کتاب السنن میں سلمہ بن میتب سے ،اس نے عبدالرزاق سے۔

فصل:.......بچوں پر سلام کرنا

۸۸۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوالحضر فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی صالح بن محمد بن خبیب بن اشر حافظ نے اور یحییٰ بن بدر نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو سیار ابوالحکم نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ بچوں کے پاس سے گذرے اور ان کو سلام کیا۔ پھر اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس گذرے اور ان پر سلام کیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں علی بن جعد سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

فصل:.......عورتوں پر سلام کرنا

۸۸۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد یعقوب نے ان کو محمد بن عمر حرشی نے ان کو خبر دی قعنبی نے ان کو ابن ابوحازم نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی فیضی نے اور قاسم نے دونوں نے اور کہا کہ ان کو اسحق بن ابراہیم مروزی نے وہ ابن اسرائیل ہیں ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد نے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن خوش ہوتے تھے۔ میں نے کہا کہ کیوں؟ بتایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا ہوتی تھی وہ ہمارے پاس کچھ رقم کی پونجی بھیجتی تھی ہم اس کو چقندر لاکر دیتے تھے وہ اس کو ہنڈیا میں ڈال دیتی تھی اور کچھ جو کے دانے بھی اس میں ڈال دیتی تھی اور پکا دیتی تھی۔ ہم لوگ جب جمعہ پڑھ لیتے تھے تو ہم اس بڑھیا کے پاس جاتے، اس کو سلام کرتے تھے۔ وہ کھانے کے لئے اس کو پیش کرتی تھی۔ ہم لوگ جمعے کے دن اس سے خوش ہوتے تھے اور ہم لوگ جمعہ کے بعد ہی کھاتے اور سوتے تھے۔ صبح سے کچھ نہیں کھاتے تھے۔

۸۸۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات مکروہ ہے کہ مرد عورتوں پر سلام کرے اور عورتیں مرد پر۔

۸۸۹۷:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے وہ کہتے ہیں کہ قتادہ کہتے تھے بہر حال وہ عورت جو قواعد میں سے ہو یعنی جو زیادہ ضعیف ہو چکی ہو حرج نہیں ہے کہ اس پر کوئی صرف سلام کرے۔ رہی جوان عورت تو اس پر سلام کرنا جائز نہیں۔ (یہ قتادہ کا قول ہے)۔

۸۸۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ذرزر اہل مکہ کا ایک آدمی تھا، نیک آدمی تھا۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا میں عورتوں پر سلام کروں؟ انہوں نے کہا کہ اگر جوان ہو تو پھر سلام ان پر نہ کرو۔

۸۸۹۹:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے مبارک بن فضالہ سے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری سے پوچھا تھا عورتوں پر سلام کرنے کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا مرد ایسے نہیں ہیں کہ وہ عورتوں پر سلام کریں بلکہ عورتیں مردوں پر سلام کیا کریں۔

۸۹۰۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے وہ عباس بن فضل ہیں ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو ابن ابی حسین نے شہر بن حوشب سے اس نے اسماء بنت یزید سے وہ کہتی ہیں ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۸۸۹۵)......اخرجه المصنف فی السنن (۳/۲۴۱) من طریق محمد بن عمرو بن النضر الحرشی. به.

گذرے اور ہم لوگ عورتیں تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر سلام کیا۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: احتمال ہے کہ یہ کہا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنہ میں واقع ہونے کا اندیشہ نہیں تھا اس لئے انہوں نے ان پر سلام کیا۔ لہٰذا جس شخص کو اپنے نفس پر یقین ہو اس کو چاہئے کہ وہ عورتوں پر سلام کرے اور جس کو اپنے نفس پر امن و یقین نہ ہو وہ سلام نہ کرے۔ بے شک حدیث یعنی بات کرنا بسا اوقات ایک دوسرے میں کشش پیدا کرتا ہے اور خاموشی زیادہ سلامتی والی ہے۔

فصل:......سلام کے ذریعہ غصہ ٹھنڈا کرنا

۸۹۰۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عیینہ نے ان کو عودی محمد بن احمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن منہال نے ان کو فیاض بن ثابت موصلی نے ان کو ابان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم لوگ گذرو اہل غصہ (یعنی اہل جھگڑا کے ساتھ) تو ان پر سلام کرو ان کا غصہ ٹھنڈا ہوگا اور ان کی آگ بجھے گی۔

۸۹۰۲:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے انس سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شکایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک منافقین ہمیں تیز نگاہوں کے ساتھ دیکھتے ہیں اور اپنی تیز زبانوں کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں کے ساتھ ان کے تیروں کے ساتھ ان سے بچو، انہوں نے پوچھا کہ اللہ کے تیر کیا ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ السلام۔

ابان سے مراد ابن ابی عیاش ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

فصل:......اہل ذمہ پر (یعنی پناہ گیر کافروں پر) سلام کرنا

۸۹۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعد نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے دونوں نے سہیل بن ابی صالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ کے ساتھ سلام کرنے میں پہل نہ کیا کرو اور تم جب ان میں سے کسی کو ملو راستے میں تو ان کو مجبور کردو تنگ راستے کی طرف۔

اور معمر کی ایک روایت میں ہے کہ نہ ابتداء کرو اور فرمایا کہ جب تم ان سے ملو راستے میں تو ان کو مجبور کردو تنگ راستہ کے لئے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں۔

یہود و نصاریٰ کے سلام پر جواب:

۸۹۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن المعروف فقیہ نے اور ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے مرثد بن عبداللہ سے اس نے ابوبصرہ سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا میں یہودیوں کی طرف سواری پر روانہ ہو رہا ہوں میرے ساتھ تم میں سے جو بھی چلے [illegible] اگر وہ تمہارے اوپر سلام کریں تو تم کہو وعلیکم۔ پھر جب ہم ان کے پاس گئے انہوں نے ہمارے اوپر سلام کیا تو ہم نے کہا وعلیکم۔

(۸۹۰۰) اخرجہ ابوداؤد (۵۲۰۴) (۸۹۰۱) کنز العمال (۲۵۲۵۳)

۸۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نافع سے یہ کہ عبداللہ بن عمر نے یہود کے کچھ لوگوں کے اوپر سلام کیا۔ بعد میں ان کو بتایا گیا کہ یہ یہودی ہیں۔ انہوں نے ان کی طرف رجوع کیا اور فرمایا کہ میرا سلام مجھ پر واپس کر دیجئے۔

۸۹۰۶:......وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سری بن یحییٰ نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے اور اس کو انہوں نے سلام کیا ان سے کہا گیا کہ وہ نصرانی ہے۔ لہٰذا انہوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ میرا اسلام واپس کر دیجئے۔ اس نے بھی کہا کہ میں نے اس کو تیرے اوپر واپس کر دیا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس عیسائی سے کہا اللہ نہ تیرے مال اور تیری اولاد میں اضافہ کرے۔

۸۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب پر سلام یہ ہے کہ جب آپ ان پر داخل ہوں ان کے گھروں میں تو یوں کہو سلام ہو اس پر جو ہدایت کا پیرو ہوا۔

۸۹۰۸:......میں نے کہا اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث ابن عباس میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہرقل سربراہ روم کی طرف۔ **سلام علی من اتبع الھدیٰ**۔ اس پر سلام ہو جو ہدایت کا پیروکار ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے حسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے کہ زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے اس نے ذکر کیا اس روایت کو۔

۸۹۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابوالمنصر محمد بن احمد مروزی نے اپنی اصل کتاب سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسحاق بن منصور نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو مغیرہ نے اور سلیمان اعمش نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ گدھی پر راستے میں کسانوں میں سے کچھ لوگ بھی ان کے ساتھی بن گئے جب وہ سب ایک پل پر پہنچے تو سب نے دوسرا راستہ لے لیا۔ حضرت عبداللہ نے جب مڑ کر دیکھا تو ان میں سے کوئی بھی نظر نہ آیا۔ فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کے ساتھی کہاں گئے ہیں؟ علقمہ کہتے ہیں میں نے کہا انہوں نے دوسرا راستہ پکڑ لیا ہے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا علیکم السلام۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ حق صحبت ہے۔ (امام بیہقی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ اسی طرح مروی ہے حضرت عبداللہ سے شاید کہ ان کو وہ احادیث نہیں پہنچی جو ان کے علاوہ دیگر صحابہ کو پہنچی ہیں۔ بہر حال سنت کی متابعت اولیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔

تحقیق اس کو روایت کیا ہے شریک القاضی نے منصور سے۔ جیسے مندرجہ ذیل ہے۔

۸۹۱۰:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو یحییٰ حمانی نے ان کو شریک نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے کہ ایک کسان ان کا ساتھی بن گیا جب پل پر پہنچے تو وہاں سے دوسرا راستہ نکلا۔ کسان اس راستے پر چلا گیا۔ حضرت عبداللہ نے اس کے پیچھے سلام کیا۔ علقمہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں ہے یہی لیکن یہ حق صحبت بھی تو ہے۔

(۸۹۰۹)......(۱) فی (أ): (کان ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وھو خطأ.

۸۹۱۱:..... ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن سعید سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے وہ کہتے ہیں ان کو فضل بن محمد بیہقی نے اور خبر دی نفیلی نے ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو طلحہ بن زید نے ان کو صور بن یزید نے ان کو ابوزبیر نے ان کو حضرت جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ والا سلام نہ کیا کرو۔ بے شک ان کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اور بھنوؤں کے اشارے سے ہوتا ہے۔

یہ اسناد کئی بار ضعیف ہے۔ بے شک طلحہ بن زید رقی متروک الحدیث ہے اور حدیثیں وضع کرنے کا تہمت زدہ ہے اور عثمان بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے۔

۸۹۱۲:..... یہ کیسے صحیح ہوسکتی ہے اور محفوظ جو ہے وہ حدیث صہیب و بلال میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انصار آئے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ان کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

۸۹۱۳:..... اور اسی طرح مروی ہے حدیث جابر میں کہ وہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ جابر نے ان کو سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سے اس کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

۸۹۱۴:..... اور ابن سیرین والی حدیث میں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قصے میں جب اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں اپنے سر کے ساتھ اشارہ کر دیا۔ یقیناً اس بارے میں مشہور روایت ثور بن یزید کی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۸۹۱۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو ابوخالد احمر نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر ایک انگلی سے سلام کرنا یہودیوں کا فعل ہے۔

اور احتمال ہے کہ اس سے مراد صرف اشارے پر اکتفا کرنے کی کراہت ہے سلام کے اندر یعنی لفظ سلام کا کلمہ بولے بغیر جبکہ وہ بندہ نماز میں بھی نہ ہو جو اس کے لئے کلام کرنے سے مانع ہوتی ہے۔

فصل:..... ایسے اہل مجلس پر سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک سب شریک ہوں

۸۹۱۶:..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے یہ کہ اسامہ بن زید نے اس کو خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی محفل کے پاس سے گذرے جن میں مسلمان اور یہودی اور مشرکین اور بت پرست سب ملے جلے بیٹھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر سلام کیا۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

فصل:..... اس شخص کے بارے میں یہ کہے کہ فلاں آدمی تمہیں سلام کہتا ہے

۸۹۱۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو ابونعیم نے ان کو زکریا بن ابی زائدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوسلمہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی

(۸۹۱۱)..... (۱) فی ن: (بالأنف) (۸۹۱۵)..... (۲) فی ن: (سلام)

(۸۹۱۷)..... وانظر سنن أبی داؤد (۵۲۳۲) أخرجه البخاری (۹۸/۸)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایاان سے: بے شک جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔فرماتی ہیں کہ میں نے کہااس پر سلام اور اللہ کی رحمت۔

۸۹۱۸:.....اور اسی مفہوم میں روایت کی ہے معمر نے اور شعیب نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے عائشہ سے۔

۸۹۱۹:.....بخاری نے کہا ہے اور کہا یونس نے اور نعمان نے زہری سے کہ و برکاتہ یعنی اس لفظ کا اضافہ ہے۔

۸۹۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہاں ہمیں خبر دی محمد بن مسلمہ نے ان کو یزید بن ہارون نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی شعبہ نے ان کو غالب قطان نے کہ ہم لوگ انتظار کرتے تھے حسن کی مگر ہمیں حدیث بیان کی بنو تمیم کے ایک آدمی نے اپنے والد سے کہ اس نے ان کے دادا سے کہ ان کے والد نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا یارسول اللہ! بے شک میرا والد آپ کو سلام کہتا ہے۔

۸۹۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ابوقلابہ سے کہ ایک آدمی آیا سلمان فارسی کے پاس، اس نے دیکھا کہ وہ خود آٹا گوندھ رہے ہیں۔اس نے پوچھا کہ خادم کہاں ہے؟ انہوں نے اسے بتایا کہ میں نے اس کو کسی کام سے بھیجا ہے۔اس نے کہا یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس سے دو دو کام لیں۔ہم اس کو کام کے لئے بھی بھیجیں۔آپ اس کا کام نہیں کر سکیں گے۔وہ آدمی گیا اور اس نے جا کر کہا کہ حضرت ابودرداء تجھے سلام کہتے ہیں۔اس نے پوچھا کہ آپ کب ان کو مل کر آئے ہیں؟ اس نے بتایا کہ تین دن سے۔اس نے کہا خبردار اگر آپ یہ سلام نہ پہنچاتے تو یہ تیرے پاس امانت رہتے۔

فصل:.....ایک شخص کا سلام کرنا یا ایک کا جواب دینا جماعت میں سے

۸۹۲۲:.....ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت کے کہ جماعت کی طرف سے سلام کافی رہے گا۔جب ان پر کچھ لوگ گذریں۔اگر جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے اور اسی طرح بیٹھی ہوئی جماعت میں سے یہ کافی رہے گا کہ ان میں سے ایک آدمی سلام کا جواب دے دے۔

۸۹۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل پر سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر کرے اور قلیل کثیر پر کرے اور چھوٹا بڑے پر سلام کرے۔جب قوم گذرے اور ان میں سے کوئی ایک سلام کرے وہ ان سب کی طرف سے کافی ہوگا اور جب ایک آدمی جواب دے تو وہ ان سب کی طرف سے کافی ہوگا۔

۸۹۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ابوہلال لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کا سلام کرنا پوری جماعت کو کفایت کرتا ہے اور ایک آدمی کا جواب دینا سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔

فصل:.....سلام کرتے وقت آدمی کا اپنے دوست یا ساتھی یا بزرگ کے لئے بطور تعظیم واکرام کھڑے ہو جانا

۸۹۲۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی سعد بن ابراہیم نے انہوں نے سنا ابوامامہ بن حنیف سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوسعید خدری سے کہ اہل قریظہ کے کچھ لوگوں نے

(۸۹۲۰).....(۱) فی ن : (مسلمة) وهو خطأ والصحيح محمد بن مسلمة وهو : الواسطی

اخرجه ابوداود (۵۲۳۱)

حضرت سعد کو ثالث بنایا (ہتھیار ڈال دیئے) اور اترا تے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا۔ جب وہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تم لوگ اپنے سردار کے لئے یا فرمایا تھا کہ اپنے بہتر شخص کے لئے۔ حضرت سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کے حکم پر اترے ہیں۔ یعنی آپ کو ثالث مان کر۔ فرمایا کہ میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں سے لڑنے والے ہیں جو جنگ کے قابل ہیں اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں ان کو قتل کر دیا جائے۔ اس و بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے جو کہ اس سے زیادہ مکمل ہے۔

۸۹۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوداؤد نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے اس حدیث کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ وہ جب مسجد کے قریب ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے اٹھ کھڑے ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہمیں محمد بن بشار نے۔

۸۹۲۷:...... اور ہم نے روایت کی ہے کتاب الفضائل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور ان کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے اور اپنے ٹھکانے پر ان کو بٹھاتے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ شب ان کو اپنی جگہ بٹھا دیتے تھے۔

۸۹۲۸:...... ہم نے روایت کی ہے حدیث توبہ کعب بن مالک میں اور اس کے مسجد کی طرف نکلنے والی حدیث میں۔ وہ کہتے ہیں کہ طلحہ بن عبداللہ میری طرف کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھاگ کر میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ میرے لئے مہاجرین وانصار میں اس کے بغیر کوئی نہیں اٹھا تھا۔ میں طلحہ کی اس بات کو نہیں بھولوں گا۔

۸۹۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو میرے دادا ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن مسلم اسفرائنی نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن ہلال نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے تو ہم لوگ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

۸۹۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعامر نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے محمد بن ہلال نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے اور ہم لوگوں کو حدیث بیان کرتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ بھی کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور دیکھتے رہتے تھے، یہاں تک کہ آپ اپنی بعض بیویوں کے گھر چلے جاتے تھے۔

۸۹۳۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے، ان کو محمود بن محمد حلیفی نے ان کو عبید بن جناد نے ان کو عطاء بن مسلم نے ان کو اعمش نے ان کو خیثم نے ان کو عدی بن حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ میں جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے محفل میں گنجائش پیدا کی یا میرے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن ان کے پاس آیا اور وہ ایک گھر میں بیٹھے ہوئے تھے جو آپ کے اصحاب سے بھرا ہوا تھا۔ جب مجھے دیکھا تو میرے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے یا یوں کہا کہ میرے لئے ضرورت کی یہاں تک کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

(۸۹۳۱)...... عبید بن جنادلہ ترجمة فی الجرح (۵/۴۰۴)

جگہ میں کشادگی کرنا مومن کا حق ہے:

۸۹۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ میکالی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو جعفر بن محمد بن فضیل راسبی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو ابوالاسود بن فرقد طرابلسی نے ان کو واثلہ بن خطاب قرشی نے فرمایا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اکیلے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ کہا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جگہ تو بڑی کشادہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو درست ہے لیکن مومن کا حق ہوتا ہے۔ یہ الفاظ حدیث سلمی کے ہیں اور میں نے اس کو درج کیا ہے کتاب المدخل میں فقیہ کے الفاظ کے مطابق اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے اس نے مجاہد بن فرقد سے۔

۸۹۳۳:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مجاہد بن فرقد نے ان کو واثلہ بن خطاب نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ آدمی نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جگہ میں تو بہت وسعت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان کا ایک حق ہوتا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے المعافی نے اسماعیلی سے۔

۸۹۳۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفان نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو حسین بن عمر بن محمد عنقری نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن بذیل بن ورقاء نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ کھڑا ہو گیا (گویا اس نے اپنی جگہ اس عورت کے لئے چھوڑ دی) وہ بیٹھ گئی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تیری ماں ہے؟ بولا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا یہ تیری بہن ہے؟ بولا کہ نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تو اس کو جانتا ہے؟ بولا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس پر شفقت کی ہے اللہ نے تمہارے اوپر شفقت فرمائی ہے۔

۸۹۳۵:.....ہمیں خبر دی زکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوعبداللہ یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ نے ان کو یعقوب بن زید نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے دوست کی محبت اس کے لئے خالص ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ اس کے لئے اپنی محفل میں وسعت کرے اور اس کو ایسے نام سے پکارے جو اس کو محبوب ہو اور وہ جب ملے تو اس کو سلام کرے۔

فصل:.....غرور اور تکبر سے تورع اور پرہیز گار کے لئے (یعنی تکبر کے ڈر سے) اپنے لئے دوسروں کے قیام کو ناپسند کرنا

۸۹۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابومحمد عبدالرحمن بن حمدان بن مرزبان خزاز کی مجلس میں ہمدان میں حاضر ہوا۔ وہ اپنے وقت کے محدث تھے۔ وہ ہمارے پاس باہر نکل کر آئے تو ہم لوگ ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب وہ ہمارے سامنے آ گئے تو ہم سب کھڑے ہو گئے۔ لہٰذا انہوں نے ہم سب کو ڈانٹا۔ پھر فرمایا: ہمیں خبر دی ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عفان بن

(۸۹۳۳).....(۱) فی أ: (سلیمان)

(۸۹۳۴).....فی إسناده الحسین بن عمرو بن محمد العنقری قال ابوزرعة : قال لایصدق (الجرح والتعدیل ۶۲/۳)

(۸۹۳۶).....(۱) فی (أ) : (الجراز)

مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے حمید سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ کوئی شخص ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور وہ یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے ہوئے دیکھ لیتے تھے تو اپنی جگہ سے چلتے بھی نہیں تھے۔اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے ان کے کھڑے ہونے کو ناپسند فرماتے ہیں۔

۸۹۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالازھر نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو فریابی نے یعنی جعفر بن محمد نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو مسعر نے ان کو ابوالعنبس نے ان کو ابوالعدبس نے ان کو ابومرزوق نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس آئے انہوں نے اپنی لاٹھی پر سہارا لگایا ہوا تھا۔میں ان کی طرف اٹھ کھڑا ہوا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو جیسے عجمی کھڑے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔کہتے ہیں کہ گویا ہم نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے لئے دعا کریں۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللھم اغفرلنا وارحمنا وارض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنة ونجنا من النار واصلح لنا شأننا کلہ

اے اللہ ہماری مغفرت فرما۔ہمارے اوپر رحم فرما اور ہم لوگوں سے راضی ہو جا اور ہم سے قبول فرما
اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں جہنم سے نجات عطا فرما اور ہماری ہر حالت کو درست فرما۔

اس کے بعد گویا کہ ہم نے یہ چاہا کہ ہمارے لئے اور زیادہ دعا فرمائیں۔مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے دعا میں تمام امور کو جمع کر دیا ہے۔

۸۹۳۸:...... فرمایا کہ اور ہم نے روایت کی ہے معاویہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے بت بن کر کھڑے ہو جائیں اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔حضرت ابوسلیمان خطابی نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات کا حکم دے اور ان پر یہ کام لازم کرے از راہ تکبر و غرور۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ **کمثل لہ** کا مطلب ہے کھڑا ہوا اور سیدھا منتصب ہو اس کے سامنے۔فرمایا کہ حضرت سعد والی حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ کسی آدمی کا رئیس فاضل کے آگے قیام یا انصاف پرور حکمران کے آگے اور شاگرد کا استاذ کے آگے کھڑا ہونا مستحب ہے مکروہ نہیں ہے۔میں کہتا ہوں کہ یہ قیام بوجہ نیکی اور بوجہ اکرام کے ہے۔جیسے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے انصار کا قیام تھا اور جیسے حضرت طلحہ کا قیام حضرت کعب بن مالکؓ کے لئے تھا اور اس کے لئے یہ قیام کیا جائے اس کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس بات کا ارادہ کرے یا خواہش کرے یہاں تک کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس پر ناراض ہو یا اس سے شکایت کرے یا اس کو سرزنش کرے۔

۸۹۳۹:...... میں نے سنا ابوعبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا امام ابوبکر احمد بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ میں عید کے دن عیدگاہ میں حضرت ابوعثمان حیری سے ملا۔ان کی عادت تھی کہ وہ ہم لوگوں میں سے کسی ایک سے جب ملتے تھے تو لوگوں کے سامنے اس سے فقہی مسائل پوچھتے تھے۔وہ ایسا کر کے لوگوں کے سامنے اس کی بڑائی کرنا اور عوام کے سامنے اس کا مرتبہ و مقام ظاہر کرنا چاہتے تھے۔جب وہ مسائل پوچھ کر فارغ ہوئے تو میں نے ان سے کہا اے استاذ محترم میرے دل میں ایک بات ہے۔میں چاہتا ہوں کہ میں اس بارے میں آپ سے پوچھوں۔طویل زمانے سے میری یہ خواہش ہے۔کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مجھے لوگوں کی صحبت میں رہنا پڑتا ہے اور ایسی محافل میں حاضری کا موقع ملتا رہتا ہے، کبھی کبھی ایسی محافل میں جاتا ہوں جس میں بعض حاضرین مجلس میرے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بعض کھڑے نہیں ہوتے بلکہ بیٹھے رہتے ہیں۔مجھے یہ دیکھ کر غصہ آتا ہے کہ میں بیٹھنے والوں پر برس پڑوں یہاں تک کہ اگر میں ان پر قدرت

رکھوں ان کے ساتھ برائی کرنے کی تو ان کے ساتھ برائی کروں (یعنی ان کو تکلیف پہنچاؤں) جب بات کر کے میں فارغ ہو گیا تو حضرت ابوعثمان خاموش ہو گئے اور ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ مگر انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے جب دیکھا کہ ان کا رنگ بدل گیا ہے اور وہ چپ بھی ہو گئے ہیں تو میں عید گاہ سے واپس لوٹ آیا۔ جب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں بیٹھ گیا۔ لوگوں کو ملنے کی اجازت دے دی تو شام کے وقت میرے ایک پڑوسی میرے پاس آئے اور کہا کہ کون ہے جو ابوعثمان کی محفل سے پیچھے رہا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا ابوعثمان کی محفل سے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کس چیز کے بارے میں بات کر رہے تھے؟ اس نے بتایا کہ آج تو انہوں نے اول سے آخر تک اپنی مجلس کسی ایسے شخص کے بارے میں جاری رکھی جس کے بارے میں ان کو بڑا حسن ظن تھا اور اس نے ان کو اپنے کسی راز سے آگاہ کیا ہے جس کو وہ یعنی ابوعثمان برا سمجھتے ہیں اور اسی سے ان کا رنگ بھی فق پڑ گیا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ وہ بات میری ہی ہو گی۔ میں نے اس پڑوسی سے پوچھا کہ شیخ ابوعثمان نے اس شخص کے بارے میں بات کہاں ختم کی ہے؟ اس نے بتایا کہ ابوعثمان نے کہا ہے کہ اس شخص نے اپنے باطن کے بارے میں ایسی چیز ظاہر کی ہے جس کی وجہ سے مجھے اس میں ایمان کی بو بھی محسوس نہیں ہوتی اور زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہ شخص گمراہی پر ہے جب تک وہ اس چیز سے توبہ واضح طور پر نہ کرے۔ جس بات کی اس نے مجھے خبر دی ہے اپنی ذات کے بارے میں۔

شیخ ابوبکر نے فرمایا کہ یہ بات سن کر مجھے رونا آ گیا اور میں نے رو رو کر اللہ کی بارگاہ میں اس حالت سے توبہ کر لی جس حالت پر میں رہ رہا تھا۔

فصل:.....مصافحہ کرنا اور معانقہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا اور گلے ملنا)

اور علاوہ ازیں ملتے وقت اکرام کی دیگر وجوہات

۸۹۴۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد عودی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ھدبہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابویعلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ھدبہ نے ان کو ہمام نے اس نے کہا کہ ان کو خبر دی قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مصافحہ ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں ہوتا تھا۔

۸۹۴۱:.....کہا قتادہ نے کہ حضرت حسن مصافحہ کیا کرتے تھے۔

ابن عبدان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ مصافحہ کیا کرتے تھے اور حسن مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن عاصم سے اس نے ہمام سے۔

۸۹۴۲:.....فرمایا قتادہ نے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا اصحاب رسول میں مصافحہ مروج تھا؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں مروج تھا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا یحییٰ بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالملک بن ابراہیم نے ان کو ہمام نے، اس کو ذکر کیا ہے اسی لفظ کے ساتھ۔

۸۹۴۳:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے

(☆).....زيادة في الأخرى: آخر الجزء والخمسون من اجل الشيخ الحافظ رضى الله عنه والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام دستوائی نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ سوال کیا ایاس بن بہش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم نے کسی آدمی کو دیکھا جو اپنے کسی بھائی کو ملے اور وہ سفر سے آیا ہو اور یہ اس کا ہاتھ تھام لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تحقیق اصحاب رسول آپس میں مصافحہ کیا کرتے تھے۔ (یعنی ہاتھ ملاتے تھے)۔

مصافحہ کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں:

۸۹۴۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے حافظ سے ان کو حسن بن ابی سفیان نے اور ابو یعلی نے اور الفاظ اسی کے ہیں۔ دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے خلیفہ بن خیاط نے ان کو درست بن ضمرہ نے ان کو مطر الوراق نے ان کو قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو بندے جو باہم محبت کرتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے ایک ان میں سے دوسرے کے پاس آتا ہے اور دونوں باہم مصافحہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے کہ دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو پہلے ہوتے ہیں اور جو بعد میں ہوتے ہیں۔

۸۹۴۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابواحمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی محمد بن حسین بن علی مطیری نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو یحییٰ بن راشد مستملی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو درست بن حمزہ نے ان کو مطر الوراق نے ان کو قتادہ نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو محبت کرنے والے جب آپس میں ملتے ہیں اور دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

سلام کرنے والوں کے جدا ہونے سے پہلے مغفرت:

۸۹۴۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابو یعلی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے ان کو یوسف بن یعقوب سدوسی نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو میمون بن سیاہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ ان دونوں کی دعا کو قبول کرے اور دونوں کے جدا ہونے سے قبل ان کی مغفرت کر دے۔

۸۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارث نے ان کو محمد بن بشار عبدی نے ان کو سفیان بن ابی اسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسود نے وہ کہتے ہیں کہ سلام کی تکمیل میں سے ہے ہاتھ تھامنا اور یہ حدیث مروی ہے دوسرے طریق سے بطور مرفوع حدیث کے۔

کامل عبادت:

۸۹۴۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن شعیب نے ان کو

(۸۹۴۴)......(۱) فی ن : (درة بنت) وهو خطأ

اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۳/۹٦۹)

(۸۹۴۵)......اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۳/۹٦۹)

(۸۹۴٦)......اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (٦/۲۴۰۹)

(۸۹۴۸)......(۱) فی ن : (محبتكم)

ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ ایک تمہارا اپنا ہاتھ اس پر رکھے اور اس سے پوچھے کہ اس کی کیا کیفیت ہے اور تمہارے سلام کی تکمیل ہاتھ ملانا اور مصافحہ کرنا ہے۔

۸۹۴۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو بکر بن عبدالوھاب قزاز نے ان کو احمد بن عبدہ نے ان کو یحییٰ بن سلیم نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو خیثمہ نے ایک آدمی سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک پورا اسلام ہاتھ تھام لینا ہے۔

۸۹۵۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبینہ نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو قواریری نے ان کو سالم بن غیلان بن سالم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعد ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان جب اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو اس کے دونوں گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے سوکھے پتے درخت سے سخت تند ہوا کے دن جھڑتے ہیں۔ ورنہ ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۸۹۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو والد صاحب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا اے حذیفہ اپنا ہاتھ لائیے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ رک گئے۔ پھر دوسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ روک لیا۔ پھر تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب والا ہوں (مجھے غسل کی حاجت ہے) اور میں نے ناپسند کیا ہے کہ اس حالت میں میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو چھوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لائیے۔ کیا تم نہیں جانتے اے حذیفہ کہ مسلمان آدمی جب اپنے کسی بھائی کو ملتا ہے اور اس پر سلام کہتا ہے اور اس کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (تحاتت یا تحاطت فرمایا تھا) اس طرح (خطایا کہا تھا یا ذنوب کہا تھا) دونوں کے درمیان جیسے پتے درخت سے۔

۸۹۵۲:......اور روایت کی گئی ہے ولید بن رباح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے معاذ سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بات فرمائی تھی) اور حضرت حذیفہ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آنا زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم۔

قصہ ابراہیم گلے ملنے کے بارے میں تینتیس میں تاریخ سے

۸۹۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو اعمش بن عباس رازی نے ان کو یعقوب بن حمید نے ان کو اسحاق بن ابراہیم صفوان بن سلیم نے اس نے ابراہیم بن عبید بن رفاعہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابی لیلیٰ نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک مؤمن دوسرے سے ملتا ہے اور دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں (یعنی مصافحہ کرتے ہیں) تو دونوں کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

(۸۹۵۱) ...اخرجه المصنف في الآداب (۲۸۸) بنفس الإسناد.

(۸۹۵۳) (۱) في ن: (الحسن)

۸۹۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو محمد جعفر بن ھارون مؤدب دینوری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سنان نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو ابو اسحٰق نے براء سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اس کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اٹھا دیئے جاتے ہیں ان کے سروں کے اوپر پھر وہ جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے۔ اور اس کو روایت کیا ہے اجلح نے ابواسحاق سے اسی مذکورہ مفہوم کے ساتھ سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا: مگر دونوں کو بخش دیا جاتا ہے اس سے قبل کہ وہ ایک دوسرے سے الگ ہوں۔

سلام ومصافحہ کے ذریعہ گناہوں کی مغفرت:

۸۹۵۵:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن اسحاق بن صالح نے ان کو سہل بن تمام بن بزیع نے ان کو ابو ہاشم صاحب زعفرانی نے عمار سے کہتے ہیں ہمیں خبر دی منصور بن عبدالرحمٰن نے ربیع بن لوط سے اس نے براء بن عازب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر سے قبل چار رکعت پڑھے گویا اس نے اس کو شب قدر میں پڑھ لیا اور دو مسلمان جب آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو دونوں کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا مگر سب کے سب گر جاتے ہیں۔

اسی طرح ہے منصور بن عبدالرحمٰن کی دونوں کتابوں میں اور ابو عامر عقدی نے کہا عمار بن منصور بن عبداللہ سے اس نے ابن لوط سے اس نے براء سے۔

۸۹۵۶:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے، ان دونوں کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار سے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو داؤد بن عمرو ضبی نے ان کو ہیثم بن بشیر نے ان کو ابوبلج نے ان کو زید بن ابوالشعثاء نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔

اور یحییٰ کی روایت میں ہے کہ زید ابوالحکم سے اور باقی برابر ہیں۔

۸۹۵۷:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، کہا ہے حسن بن علی بن عفان سے کہا حسن بن عطیہ نے کہ اس کو خبر دی قطری خشاب نے یزید بن براء بن عازب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید کہی اور میرا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے بعد فرمایا اے براء تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں کر پکڑا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان مسلمان سے ملتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور اس کو خوش آمدید کہتا ہے اور اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے تو دونوں کے مابین جو گناہ ہوتے ہیں وہ جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۸۹۵۸:.....اور ہم نے روایت کی ہے شعبی سے کہ اس نے کہا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپس میں ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب وہ سفر سے آتے تھے تو گلے ملتے تھے ایک دوسرے سے۔

(۸۹۵۴).....فی ا (الدنیوری)

(۸۹۵۶) .....(ا) فی الأصل (زید بن ابی الحکم)

أخرجه المصنف فی الآداب (۲۸۹) من طریق هشیم. به

(۸۹۵۸).....أخرجه المصنف فی الآداب (۲۹۲)

۸۹۵۹:.....ہم نے روایت کی ہے ابوذر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصافحہ کے بارے میں اس کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے بندہ بھیجا۔ میں جب آیا تو انہوں نے مجھے سینے سے لگالیا۔ یہ بات بڑی ہی پیاری تھی بڑی ہی اچھی تھی۔

۸۹۶۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بشر بن مفضل نے ان کو خالد بن ذکوان نے ان کو ایوب بشر بن عدوی نے ان کو عبداللہ عنزی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابوذر سے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی آدمی ملتا تھا اور وہ اس سے مصافحہ کرتے تھے تو کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑتے تھے؟ اس نے کہا کہ تم نے خوب آگاہ شخص سے پوچھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھے ملے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بار بار ایسا کیا تھا اور یہ کیفیت انتہائی خوبصورت ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرض میں میرے پاس پیغام بھیجا جس میں آپ کی وفات ہوگئی تھی۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو وہ لیٹے ہوئے تھے میں آپ کے روبرو اوندھا پڑ کر سینے سے لگ گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور مجھے اپنے ساتھ چپکالیا۔

سلام ومصافحہ کرنے پر سو رحمتیں:

۸۹۶۱:.....ہمیں خبر دی ابومنصور نے احمد بن علی درامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبیدہ عمری مصیصی نے جرجان میں ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ابوالجہم نے ان کو عمر بن عامر نے ان کو عبیداللہ بن حسن نے جریری سے ان کو ابوعثمان نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان باہم ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر ایک سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ پہل کرنے والے کے لئے ان میں سے نوے رحمتیں ہوتی ہیں اور مصافحہ کرنے والے کے لئے دس رحمتیں ہوتی ہیں۔

۸۹۶۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عیاش اسفاطی نے ان کو مسدد نے ان کو خالد نے ان کو حنظلہ نے ان کو انس نے کہا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہم لوگوں میں سے کوئی اپنے بھائی کے لئے جھک جاتا ہے جب اس سے ملے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ کہا کہ پھر کیا؟ اس کو ساتھ چپکالے یعنی سینے سے لگالے؟ فرمایا کہ نہیں۔

مصافحہ کرتے وقت ہاتھوں کو بوسہ دینا:

۸۹۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو حنظلہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں جو دوسرے آدمی سے ملاقات کرتا ہے کہ وہ اسے بوسہ دے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا وہ اس کے لئے جھکے یعنی کمر کو خم کرے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا مصافحہ کرے تو اس کے بارے میں رخصت دی۔ یہ وہ روایت ہے جس میں حنظلہ سدوسی منفرد ہے اور آخری عمر میں حدیث میں خلط ملط کر بیٹھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

(۸۹۶۰).....(۲) فی ن : (القسری)

اخرجه المصنف فی الآداب (۲۹۱) بنفس الإسناد

(۸۹۶۱).....اخرجه السهمی فی تاریخ جرجان (۲۸۲) عن ابی بکر الإسماعیلی. به

(۸۹۶۳).....اخرجه المصنف فی السنن (۱۰۰/۷) من طریق حنظلة. به

۸۹۶۴:...... بہر حال ہاتھ پر بوسہ دینا تو تحقیق ہم نے اس کو روایت کی ہے۔ قصہ نذر ر میں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم نے ان کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

۸۹۶۵:...... اور ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جب بھی شام آتے تھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان سے ملاقات کرتے تھے اور ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتے تھے۔

۸۹۶۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عیسیٰ نے ان کو مطر بن عبدالرحمن اعنق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ام ابان بنت وزاع بن زارع نے اپنے دادا سے اور وہ وفد عبدالقیس میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جب مدینے میں آئے تو ہم لوگ اپنے سامانوں سے جلدی جلدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھ کر ان کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے لگے اور منذر انج کا انتظار کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ آ گیا۔ اس کے پاس کپڑا ابھی نہیں تھا۔ اس کے بعد وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ پسند کرتا ہے۔ ایک حوصلہ اور دوسری وقار۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم نے خود وہ عادتیں بنالی ہیں یا اللہ نے مجھے ان پر پیدا فرمایا ہے؟ فرمایا بلکہ اللہ نے تجھے اس پر پیدا فرمایا ہے۔ اس نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی خصلتوں پر بنایا ہے جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

آنکھوں کو بوسہ دینا:

۸۹۶۷:...... اور ہم نے روایت کی شعبی سے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب جب حبشہ سے آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گلے لگا کر بھینچ دیا تھا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تھا۔ تحقیق ہم نے یہ احادیث اور جو ان سے ملتی جلتی ہیں وہ کتاب السنن کی کتاب النکاح چوتھے نمبر پر ذکر کر دی ہیں۔

۸۹۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی کہ خلیفہ بن خیاط نے ان کو زیاد بن عبداللہ بکائی نے ان کو مجالد بن سعید نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت جعفر حبشہ سے آئے تو ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استقبال کیا اور اس کے پپوٹوں کا بوسہ لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ دونوں چیزوں میں سے کس چیز پر میں زیادہ شدید خوش ہوں۔ جعفر کی آمد پر یا فتح خیبر پر۔ اسی طرح پایا ہے میں نے اس کو اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے والی روایت اگر چہ مرسل ہے تاہم زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۸۹۶۹:...... ہمیں خبر دی اس کی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو داؤد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمر نے یحییٰ بن سعید سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ جب حضرت جعفر اور ان کے ساتھی حبشہ سے واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ کر ان کو ملنے کے لئے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(۸۹۶۵) اخرجه المصنف في السنن (۱۰۱/۷) عن ابو محمد عبدالله بن يحيى بن عبدالجبار السكري ببغداد أنا إسماعيل بن محمد الصفار ثنا أحمد بن منصور ثنا عبدالرزاق الثوري عن زياد بن فياض عن تميم بن سلمة قال: لما قدم عمر الخ

(۸۹۶۸) أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۷/ ۱۰۱)

(۸۹۶۸) أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۷/ ۱۰۱) من طريق خليفة بن خياط به.

(۸۹۶۹) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۴/ ۲۲۲۵).

دوست واحباب کی ضیافت کرنا:

۸۹۷۰:.....کہا ابواحمد نے اور روایت کیا ہے اس کو ابوقتادہ حرانی نے ثوری سے اس نے یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ مروی ہے عمرۃ سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ باہمی قرب اور باہمی میل جول اور میل ملاپ کے اسباب میں سے ایک چیز کھانا کھلانا بھی ہے۔ہم نے اس بارے میں کئی احادیث ذکر کی ہیں کتاب میں جو گذر چکی ہیں۔میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اس سے مراد ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد ضیافت کا کھانا کھلانا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں۔بہرحال باہمی الفت ومحبت میں ضیافت کو عظیم اثر ہوتا ہے اور اکرام مہمان کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ ان کا باقاعدہ باب لائے ہیں۔

۸۹۷۱:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبداللہ نرسی نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تم لوگوں کو اللہ نے حکم دیا ہے۔

۸۹۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو یزید بن مقدام ابن شریح نے ان کو ان کی والد نے ان کو ان کے دادا ہانی بن سریح نے ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم میں پہلا آدمی تھا جو وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا اور وہ کہتے ہیں کہ جب ان لوگوں کی واپسی کا پروگرام بنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آدمی کو ان میں سے ان کے شہروں میں کچھ ان کی پسند کی زمین عطا کی ہے۔مگر ھانی نے ان سے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے یہ بتائیے کہ کونسی چیز جنت کو واجب کرتی ہے؟حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن کلام کو اور کھانا خرچ کرنے کو لازم پکڑ لے۔

بہترین شخص وہ ہے جو زیادہ کھانا کھلائے:

۸۹۷۳:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد بزاز عمرو نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حمزہ بن صہیب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ارے میاں تین باتیں تیرے اندر ایسی ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ کیونکر ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ تم رومی ہو (صہیب رومی مشہور تھے) جبکہ تم اپنے آپ کو عربی متعارف کراتے ہو اور بتاتے ہو۔دوسری بات یہ ہے کہ تم اپنی کنیت ابویحییٰ استعمال کرتے ہو جبکہ تمہارا کوئی بیٹا ہی نہیں ہے۔تیسری بات یہ ہے کہ تم کھانا کھلانے میں وسعت سے کام لیتے ہیں۔حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے حضرت کو جواب دیا کہ جہاں تک میری ابویحییٰ کنیت استعمال کرنے کا تعلق ہے جبکہ میرا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابویحییٰ رکھی تھی اور آپ کا یہ کہنا کہ میں اہل روم سے ہوں اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مجھے رومی مقام موصل سے قید کر کے لے گئے تھے جب میں نے اپنا نسب اور گھرانہ بتایا۔حالانکہ میں قبیلہ نمر بن قاسط کا جوان ہوں اور رہی تیسری بات کہ میں کھانا عام کھلاتا ہوں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، وہ فرماتے تھے۔تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا زیادہ کھلائے۔

(۸۹۷۰).....أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۲۲۵/۲)

(۸۹۷۱).....(۱) في الأصل: (أحمد بن عبدالنرسي) وهو خطأ

(۸۹۷۳).....أخرجه ابن ماجه في الأدب باب (۳۴) من طريق زهير بن محمد عن عبدالله بن محمد بن عقيل به.

تحفہ تحائف کے تبادلہ سے تعلق قائم ہوتا ہے:

۸۹۷۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن عثمان نسوی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام بن عمار نے ان کو عمرو بن واقد نے ان کو یونس بن حلبیس نے ان کو ابوادریس نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کو پیٹ بھر کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے ایسے دروازے سے داخل کرے گا جس سے اور کوئی داخل نہ ہوسکے گا مگر جو اس جیسا عمل کرے گا۔ فرماتے ہیں کہ اس میں قرب اور تعلق قائم کرنے کے اسباب میں سے لوگوں کے درمیان ہدایا وتحائف کا تبادلہ کرنا بھی شامل ہے۔

۸۹۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ دینے کا حکم فرماتے تھے لوگوں کے مابین جوڑ اور تعلق کے لئے۔

۸۹۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن بکیر نے ان کو ضمام نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے بشر بن احمد اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو سوید بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ضمام نے یعنی ابن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، ایک دوسرے سے محبت کیا کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن بکیر کی روایت میں اس طرح ہے۔

۸۹۷۷:.....ہمیں خبر دی ابویعلی حمزہ بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن حبان بن حمدویہ ابوبکر جیائی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مندہ نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو داعذ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سردارو! آپس میں ہدیہ دیا کرو اس لئے کہ ہدیہ دل کی کدورت کو دور کرتا ہے۔ تمہیں اگر دعوت ملے بکری کی کھری کے لئے یا بکری کی نلی کے لئے کہا تھا عائذ کو شک ہے۔ تو تم ضرور دعوت قبول کرو اور اگر تیرے پاس بکری کی کھری یا کہا تھا نلی ہدیہ کی جائے تو تم ضرور اس کو قبول کرو۔

۸۹۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو محمد بن معاویہ بصری نے ان کو بکر بن بکار نے پھر اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے یہ لفظ نہیں کہا اے سرداروں کی جماعت۔

۸۹۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن احمد بن حسین خیری نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حبابہ بنت عجلان خزاعیہ نے اپنی ماں ام حفص سے اس نے صفیہ بن جریر سے ان کو ام حکیم بنت ذراع نے یا وداع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ کونسی چیز ہے جو فقیر کے معاملے میں غنی کے لئے صحیح ہے؟ فرمایا کہ نصیحت اور دعا۔ میں نے کہا مکروہ ہے لطف ومہربانی۔ فرمایا کہ اگر میری طرف بکری کی کھری ہدیہ کی جائے تو میں قبول کرلوں گا اور اگر مجھے اسی کے لئے دعوت دی جائے تو قبول کروں گا۔

(۸۹۷۶) .....أخرجه المصنف في السنن (۶/۱۶۹) من طريق ضمنا. به

وانظر الآداب للمصنف (۹۳) والأدب المفرد للبخاري (۵۹۴)

(۸۹۷۹) .....أخرجه ابن سعد (۸/۳۰۷) عن موسى بن إسماعيل. به

والدین کی دعا جہنم سے حفاظت کرتی ہے:

۸۹۸۰:.....فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے باہم محبت اور مودت رکھو۔ یہ دل میں محبت کو زیادہ کرتا ہے اور سینے کی کدورتوں کو دور کرتا ہے۔(یعنی دلوں کی سختی کو دور کرتا ہے)۔

۸۹۸۱:.....فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرماتے تھے والدین کی دعا حجاب تک پہنچاتی ہے (جہنم سے حفاظت)۔

دودھ کا ہدیہ:

۸۹۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوزرعہ دمشقی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی احمد بن خالد وہبی نے ان کو محمد بن اسحٰق نے صالح بن کیسان سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ ام سنبلہ اسلمیہ میرے گھر میں آئی تھی۔ اس کے پاس دودھ کی مشک تھی وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ کرنے آئی تھی۔ سیدہ فرماتی ہے کہ اس نے وہ مشک میرے پاس رکھ دی اور اس کے پاس ایک پیالہ بھی تھا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے آئے اور اسے دیکھ کر فرمایا۔ خوش آمدید ہو ام سنبلہ کو۔ وہ بولی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر قربان جائیں۔ میں دودھ کی یہ مشک آپ کو ہدیہ کرنے آئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے اوپر برکت دے۔ آپ میرے لئے اس پیالے میں دودھ نکالئے۔ ام سنبلہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ پیالی میں نکالا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا تو میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ میں کسی اعرابی کا ہدیہ قبول نہیں کروں گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعراب مسلمان ہو گئے ہیں اے عائشہ! اب وہ اعراب نہیں ہیں۔ لیکن وہ ہماری بستیوں کے باسی ہیں۔ ہم ان کے شہری ہیں۔ ہم جب ان کو بلائیں گے وہ ہمارے پاس آئیں گے اور وہ جب ہمیں بلائیں گے ہم ان کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ پی لیا۔

حضرت اعمش کی نصیحت:

۸۹۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن اسلم نے ان کو احمد بن محمد بن عمر بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں جب حسن بن عمارہ کوفے کے مظالم کے سرپرست بنے تو یہ بات اعمش کو پہنچی اور انہوں نے کہا یہ ظالم ہمارے اوپر مظالم کرنے کا سرپرست بنایا گیا ہے۔ یہی بات حسن کے پاس بھی پہنچ گئی۔ انہوں نے ان کی طرف کچھ کپڑے بھیجے اور خرچہ بھی بھیجا۔ اب اعمش نے کہا اس جیسا آدمی ہی ہمارے اوپر حکمران ہونا چاہیے تھا۔ ہمارے چھوٹوں پر شفقت کرتا ہے، ہمارے غریبوں کا خیال کرتا ہے، ہمارے بڑوں کی تعظیم کرتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا اے ابومحمد یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور کل کیا کہا تھا؟ وہ بولے مجھے حدیث بیان کی ہے خیثمہ نے ابن مسعود سے وہ فرماتے ہیں کہ دلوں کو اللہ نے کچھ ایسا بنایا ہے جو ان کے ساتھ احسان کرے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں اور ان سے برائی کرے ان سے وہ بغض رکھتے ہیں۔ یہ محفوظ ہے اور یہ موقوف روایت ہے۔

۸۹۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن سعید بن خالد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کندی نے ان کو بکار بن اسود عبدی نے ان کو اسماعیل خیاط نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن عمارہ کو خبر پہنچی اعمش نے ان کے بارے میں کچھ نازیبا الفاظ کہے ہیں۔ انہوں نے ان کے پاس کچھ پہننے کے لئے کپڑے بھیج دیئے۔ اس کے بعد کسی نے سنا کہ وہ ان کی تعریف

(۸۹۸۳).....أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲/ ۷۰۱)

کرر ہے تھے۔ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ تو ان کی مذمت کرتے تھے اب آپ ان کی تعریف کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بے شک خیثمہ نے مجھے حدیث بیان کی تھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا بے شک دل اس کی محبت پر بنائے گئے ہیں جو ان کے ساتھ احسان کرے اور اس کے بغض کے لئے پیدا کئے گئے جو اس کے ساتھ برائی کرے۔

ابو احمد بن عدی نے کہا کہ میں نے اس کو مرفوع نہیں لکھا مگر اس شیخ سے اور میں نہیں جانتا اس حدیث کا مرفوع ہونا مگر ایک طریق سے اور وہ معروف ہے اعمش سے بطور موقوف روایت کے فرماتے ہیں کہ باہم قرب اور میل جول کے طرف میں سے ہے بعض کا بعض سے محبت کرنا حسب استطاعت، یہ مکارم اخلاق میں سے ہے اور انواع بر وحسن سلوک میں سے ہے۔

ایمان کی تمثیل:

۸۹۸۵:۔۔۔۔۔تحقیق ہم نے روایت کی ہے نعمان بن بشیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان کی مثال باہمی محبت اور باہمی شفقت اور باہمی میل ملاپ میں ایک جسم جیسی ہے کہ جب ان کا کوئی ایک عضو تکلیف محسوس کرتا ہے تو پورا جسم بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۸۹۸۶:۔۔۔۔۔ہم نے راویت کی انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو اور ہو جاؤ بھائی بھائی اللہ کے بندے۔اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔اور دوسری روایت میں ہے کہ ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔دونوں حدیثوں کی اسناد پہلے گذر چکی ہیں۔

۸۹۸۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو نصر محمد بن علی بن محمد فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے،انہوں نے ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب سے،ان کو احمد بن عبدالجبار عطاردی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ابو جعفر رازی نے ربیع بن انس سے،اس نے حسن سے فرمایا:

قل لااسالکم علیه اجرا الاالمودة فی القربی

فرما دیجئے کہ میں نہیں سوال کرتا تم سے اجر کا مگر محبت قرابت کی فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ کی طرف قرب تلاش کرے ایسی طاعت کے ساتھ جو اس پر واجب ہے اس کی محبت۔

ایمان کا مزہ:

۸۹۸۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے،ان کو ابو العباس بن یعقوب نے،وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے،ان کو روح نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو شعبہ نے ان کو ابو بلج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن میمون سے،اس نے ابو ہریرہ سے،انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے،فرمایا کہ جو شخص محبوب رکھتا ہے کہ وہ ایمان کا مزہ پالے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کے لئے محبت کرے یعنی اللہ کی رضا کے لئے محبت کرے۔

اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت:

۸۹۸۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے،ان کو ابو حامد بن بلال نے،وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن حفص نے،ان کو ان کے والد نے،ان کو

(۸۹۸۳)۔۔۔۔۔(۱) فی الأصل : (نعلبة)

اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۷۰۱)

ابراہیم بن طہمان نے، ان کو مالک بن انس نے، ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ میرے جلال کے سبب باہم محبت کرنے والے آج کے دن آئیں، میں ان کو اپنے سایہ رحمت کے نیچے سایہ دوں گا جبکہ میری رحمت کے سائے کے سوا آج کوئی سایہ نہیں ہے۔ اس روایت کے ساتھ ابراہیم بن طہمان کا تفرد ہے مالک سے اس اسناد کے ساتھ اور محفوظ رہے وہ مالک سے عبداللہ بن عبدالرحمن ابوطوالہ سے ہے۔

۸۹۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے اور احمد بن محمد بن عبدوس نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد عبدوس نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید نے قعنبی سے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے عمر سے اس نے ابوالحباب سعید بن یسار سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہاں ہیں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے میرے جلال کی وجہ سے میں آج ان کو اپنی رحمت کے سایہ تلے سایہ دوں گا جس دن میری رحمت کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے، اس نے مالک سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے فلیح بن سلیمان نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے۔

۸۹۹۱:.....اور ہم نے روایت کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کے سائے تلے سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا کہ ان سات میں سے وہ دو آدمی بھی ہوں گے جو محض اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی محبت پر ملتے ہیں اور اسی محبت پر الگ ہوتے ہیں۔

اللہ کی رضا کے لئے محبت:

۸۹۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے، اس نے ابوحازم بن دینار سے اس نے ابوادریس خولانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا۔ اچانک دیکھا تو چمکیلے دانتوں والا ایک نوجوان موجود ہے۔ اس کے اردگرد لوگ بیٹھے، جب وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو اسکی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی رائے سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ جب اگلی صبح ہوئی تو میں جلدی سے مسجد میں گیا مگر وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کا انتظار کیا۔ انہوں نے نماز پڑھ لی۔ اس کے بعد میں ان کے سامنے آیا اور میں نے ان کو سلام کیا اور میں نے ان سے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں اللہ کے واسطے۔ انہوں نے پوچھا کیا اللہ کے واسطے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کے واسطے۔ پھر انہوں نے وہی سوال کیا اور میں نے وہی جواب دیا۔ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے اوپر اوڑھنے کی چادر کو کونے سے پکڑ کر کھینچا اپنی طرف اور فرمایا خوش ہو جائیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا محبت کرنا واجب ہو گیا ان لوگوں کے ساتھ جو میرے لئے محبت کرتے ہیں اور میرے لئے آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں اور مجلس کرتے ہیں اور جو آپس میں میرے لئے خرچ کرتے ہیں اور جو آپس میں میرے لئے مشورہ کرتے ہیں۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابوحازم نے ادریس سے، اس نے معاذ سے۔

۸۹۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مرو میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعید بن مسعود نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی نے ان کو عطاء نے ولید بن عبدالرحمن سے اس نے ابوادریس سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسے حلقے

(۸۹۹۰).....اخرجه مسلم فى الأدب باب (۱۲)

میں بیٹھا جس میں بیس اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ان میں ایک خوبصورت چہرے والا موتی آنکھوں والا چمکتے دانتوں والا جوان بھی تھا وہ جب کسی بات میں اختلاف کرتے تھے تو اس کی بات پر رک جاتے تھے۔جب اگلی صبح ہوئی تو میں مسجد میں آیا،کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے قبل کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔مسجد میں ایک ستون کے پاس میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔وہ نماز سے فارغ ہو کر خاموش بیٹھ گئے۔میں نے ان سے کہا کہ بے شک میں البتہ آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں اللہ کی عظمت کی وجہ سے۔انہوں نے کہا کیا اللہ کے لئے؟ میں نے کہا کہ ہاں اللہ کے لئے۔انہوں نے کہا کہ اللہ سے محبت کرنے والے اللہ کے سائے تلے ہوں گے۔جس دن ان کے سائے کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔ان کے لئے ایک نور کا دفتر رکھا جائے گا۔جس کے ساتھ انبیاء اور شہداء اور رسول رشک کریں گے ان کے رب کے آگے ان کے مرتبے کی وجہ سے۔

ابوادریس کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں عبادہ بن صامت کے پاس آیا۔میں نے ان کو وہ حدیث بیان کی جو حضرت معاذ نے بیان کی تھی۔میں نہیں حدیث بیان کروں گا تجھے مگر صرف وہی جس کو میں نے سنا تھا زبان رسول سے۔پھر اس نے حدیث بیان کی اور کہا کہ اللہ فرماتے ہیں میری محبت واجب ہوگئی ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے بارے میں خرچ کرتے ہیں اور محبت ثابت ہو چکی ہے ان کے لئے جو میرے لئے آپس میں دل صاف رکھتے ہیں اور آپس میں اتفاق کرتے ہیں اور روایت کیا ہے اس کو عطا خراسانی نے ان کو ابوادریس خولانی نے اسی طرح۔

۸۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے،وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں یہی ہے وہ جس کو ہم نے یاد کیا ہے زہری سے،اس نے ابوادریس خولانی سے کہ اس نے خبر دی ہے،وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابودرداء کو پالیا تھا اور اس سے حدیث بھی محفوظ کی تھی اور میں نے عبادہ بن صامت کو پالیا تھا اس سے بھی میں نے حدیث یاد کی اور شداد بن اوس کو بھی پالیا تھا اور اس سے بھی حدیث یاد کی۔البتہ حضرت معاذ مجھ سے رہ گئے۔مگر فلاں شخص نے مجھے خبر دی ان سے اور سفیان کہتے ہیں کہ زہری نے اس شخص کا نام ذکر کیا تھا۔اس نے بات کو منسوب کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جس مجلس میں بیٹھتے تھے کہتے تھے کہ اللہ نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ہلاک ہو گئے شک کرنے والے اور اس کو دیگر نے روایت کیا ہے ابوادریس سے اس نے یزید بن عمدہ سے اس نے معاذ سے۔احتمال ہے کہ پہلی حدیث باہم محبت کرنے والوں کے بارے میں ہو۔اس نے اس کو سنا ہو یزید بن عمیرہ سے۔

۸۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن علی محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو جریری نے اور ایک دوسرے آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت معاذ بن جبل سے کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اللہ کی رضا میں۔یا یوں کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اللہ کے لئے۔انہوں نے مجھ سے کہا سوچ لیجئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔انہوں نے تین بار یہی کہا۔پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا،فرماتے تھے بے شک اللہ عزوجل محبت کرتے ہیں ان لوگوں سے باہم محبت کرتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں ان سے جو اللہ کی رضا کے لئے مل کر بیٹھتے ہیں اور محبت کرتا ہے ان لوگوں سے جو اس کے لئے بخشش کرتے ہیں اور عطا کرتے ہیں اور محبت کرتے ہیں ان سے جو اس کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور محبت کرتا ہے ان سے جو اسی کے بارے میں باہم گفتگو کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی پختہ محبت:

۸۹۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابومریم نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ

(۸۹۹۳).....(۱) فی ن : (الجدلی)

نے ان کوصدقہ بن عبداللہ نے وضین بن عطاء سے اس نے محفوظ بن علقمہ سے اس نے ابن عائذ سے یہ کہ شرحبیل بن سمط نے عمر بن عبسہ سے کہا تھا، کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو جس میں نہ بھول کو دخل ہو نہ ہی جھوٹ کو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تحقیق میری محبت پکی ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو باہم محبت کرتے ہیں میرے لئے اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے میری محبت ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری محبت ثابت ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے سے مخلص ہوتے ہیں اور میری محبت ثابت ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

انبیاء وشہداء کا رشک کرنا:

۸۹۹۷:...... ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز متین محمد صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبیداللہ بن یعیش نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے عمارہ بن قعقاع سے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک میرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جن پر انبیاء اور شہید بھی رشک کریں گے۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون ہیں تا کہ ہم بھی ان سے محبت کریں؟ وہ ایسے لوگ ہوں گے یہ اللہ کی رحمت کے ساتھ آپس میں محبت کریں گے۔ نہ ان میں کوئی مالی تعلق ہوگا اور نہ ہی کوئی نسبی رشتہ اور تعلق ہوگا۔ ان کے چہرے روشن ہوں گے، چمکتے ہوں گے۔ وہ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔ جب سب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم و لاھم یحزنون (یونس)

خبردار بے شک اللہ سے محبت رکھنے والوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

اسی طرح کہا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ لیکن وہ وہم ہے۔

۸۹۹۸:...... اور وہ روایت جو ابوزرعہ سے بواسطہ عمر بن خطاب محفوظ ہے، ابوزرعہ نے عمر سے مرسلاً روایت کی ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابومحمد سلمی نے، ان کو عبداللہ بن سیرویہ نے ان کو خبر دی ہے اسحق حنظلی نے ان کو جریر نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ابوزرعہ سے اس نے عمر بن جریر سے اس نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بندے بھی ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے نہ ہی شہداء ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مرتبے کو دیکھ کر رشک کریں گے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون لوگ ہوں گے؟ اور ان کے اعمال کیا ہوں گے؟ ہمیں ان کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی رحمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔ بغیر کسی نسبی رشتہ کے جو ان کے درمیان ہوتا اور بغیر کسی مال و دولت کے جو وہ ایک دوسرے کو دیتے ہوں۔ بس اللہ کی قسم ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور بے شک وہ نور پر بیٹھے ہوں گے وہ اس وقت بے خوف ہوں گے۔ جب سب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے اور نہ ہی ان پر کوئی غم ہوگا۔ جب لوگ غم میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے بعد انہوں نے آیت پڑھی:

(۸۹۹۷)...... (۱) فی ن: (عبد)

أخرجه الطبري رقم (۱۷۷۱۳) ۱۵/۱۲۰ ۱۲۱ من طريق ابن فضيل. به

الا ان اولیآء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

نور کے منبر:

۸۹۹۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں ان کو خبر دی ابوجعفر بن اصم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو ابوغسان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی قیس سے ان کو عمارہ بن قعقاع نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ، اسی کی مثل علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے۔ ان کے اعمال کیا کیا ہیں تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں؟ آپ نے فرمایا کہ بے شک وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔

یاقوت کی کرسیاں:

۹۰۰۰:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبدالرحمن بن یحیٰی زہری قاضی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحیٰی بن ابومیسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد ازرقی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے سلیمان بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوایوب انصاری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک باہم محبت کرنے والے عرش کے اردگرد یاقوت کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

موتیوں کا منبر:

۹۰۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، ان کو ابن ابوحسین نے شہر بن حوشب سے، اس نے ابومالک اشعری سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک اللہ کے کچھ ایسے بندے ہوں گے نہ ہی وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی وہ شہید ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء قیامت کے دن ان کے اللہ سے قرب کے سبب ان پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے کونے سے ایک دیہاتی کھڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اس نے چھوڑ دیئے اور اس نے کہا ہم لوگوں کو بتائیے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون ہوں گے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر دیکھا کہ وہ خوش ہو رہے ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اللہ کے بندوں میں سے ہوں گے۔ مختلف شہروں اور مختلف قبائل سے اور قبیلوں کی مختلف شاخوں سے۔ ان کے مابین کوئی رشتے ناتے نہیں ہوں گے جن کو وہ ملا رہے ہوں گے اور نہ ہی کوئی دولت ہوگی جس کو وہ ایک دوسرے پر خرچ کریں گے بلکہ وہ محض اللہ کی رحمت سے ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ اللہ ان کے چہروں کو روشن بنادے گا اور ان کے لئے موتیوں کا منبر بنائے گا۔ لوگ گھبرائیں گے اور وہ نہیں گھبرائیں گے تحقیق اور لوگ ڈریں گے اور وہ نہیں ڈریں گے۔

یاقوت کے ستون:

۹۰۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو حماد بن ابوحمید نے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ح) ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو محمد بن ابی حمید نے ان کو موسیٰ بن وردان نے انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ انہوں نے فرمایا: بے شک جنت کے اندر کچھ یاقوت کے ستون ہیں اور ان کے اوپر زبرجد کے بنے ہوئے کمرے ہیں جن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ ایسے

روشن ہیں جیسے روشن ستارہ روشنی کرتا ہے۔لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے اندر کون رہے گا؟ فرمایا کہ اللہ کے لئے محبت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ کے لئے مجلسیں قائم کرنے والے اور اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے اور روذباری روایت میں ہے ہم نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور باقی برابر ہے۔

ایمان کی مٹھاس:

۹۰۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جس کے اندر ہوں وہ ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے۔جس کے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول ماسوائے زیادہ محبوب ہو اور کفر کی طرف لوٹ جانے سے اس کو آگ میں جل جانا زیادہ محبوب ہو اس کے بعد کہ اللہ نے جب اس کو اس سے بچالیا ہے۔اور یہ کہ وہ بندہ کسی بندے سے محبت کرے محض اللہ کی رضا کے لئے۔ بخاری و مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

جو اللہ کے واسطے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں:

۹۰۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے بطور املاء کے۔ان کو خبر دی صالح بن محمد رازی نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بن ابی رافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی نے اپنے اس بھائی سے ملاقات کی جو ایک بستی میں رہتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کردیا وہ جب بھائی کی طرف آیا تو فرشتہ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے۔ میں اس کو ملنا چاہتا ہوں۔اس نے پوچھا کیا اس کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلہ اتارتے ہو۔اس نے کہا نہیں کوئی احسان نہیں۔صرف اتنی بات ہے کہ میں اس کے ساتھ اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔اس فرشتے نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوں تیری طرف کہ اللہ تعالیٰ تم سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے تم اپنے بھائی سے محبت کرتے ہو اللہ کے لئے۔

۹۰۰۵:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالخیر جامع بن احمد محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں ابوطاہر محمد آبادی نے کہا ان کو خبر دی ہے عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی مذکور کے مفہوم کے ساتھ۔علاوہ ازیں اس نے یہ کہا ہے عن نبی اللہ اور یہ قول بھی اس نے ذکر نہیں کیا کہ جب وہ شخص بھائی کی طرف آیا تو فرشتے نے کہا کہ احسان ہے۔اس نے جواب دیا نہیں بلکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اللہ کے واسطے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدالاعلیٰ بن حماد سے۔

۹۰۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں فلاں آدمی سے اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کو بتادیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔فرمایا کہ تم اس کو بتادو۔کہتے ہیں کہ بعد میں اس سے ملا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں صرف اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔اس نے کہا پھر تم سے وہ ذات بھی محبت کرتی ہے جس کے لئے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔اس کا متابع بیان کیا ہے عبداللہ بن زبیر باھلی نے اور عمارہ بن زاذان نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۹۰۰۷:.....اس میں اختلاف کیا گیا ہے حماد بن سلمہ سے کہا گیا ہے کہ مروی ہے اسی سے اور ثابت سے اس نے حبیب بن سعید سے ایک

آدمی سے اس نے اس کو حدیث بیان کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے اس سے اس نے ثابت سے اس نے حبیب بن سبیعہ سے اس نے حارث سے اس نے ایک آدمی سے جس نے اس کو حدیث بیان کی ہے اس نے سنی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علاوہ اس کے یہ بھی کہا گیا کہ ایک اور طریق سے مروی ہے حضرت انس سے۔

محبت کا اظہار:

۹۰۰۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالزہر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی صالح بن محمد بغدادی حافظ نے ان کو ازرق بن علی ابوجہم حنفی نے ان کو حسان بن ابراہیم کرمانی نے ان کو زہیر بن محمد نے عبداللہ بن عمر و موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ اس کے بعد وہ ان سے مڑ کر چلا گیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی قسم میں اس بندے سے اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے اس بھائی کو اس بات سے آگاہ کر دیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس چیز کے بارے میں اپنے بھائی کو آگاہ کر دے۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا۔ میں نے اس کو پالیا اور میں نے کہا اللہ کی قسم میں اللہ واسطے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں بھی اللہ ہی کی قسم تجھے اللہ کے لئے پسند کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ نہ فرمایا ہوتا کہ میں تجھے بتا دوں تو میں یہ کام نہ کرتا۔

۹۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو منصور نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو محبوب اور پیارا بنالے تو اس کو چاہئے کہ اس کو بتا دے بے شک اس کے دل میں بھی ویسی ہی محبت ہوگی جیسے اس کے دل میں ہے۔ کہا ابوزکریا نے مجھ سے پوچھا ابوزرعہ نے اس حدیث کے بارے میں، میں نے اس کو یہ حدیث بیان کی۔

۹۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں کہ اس کو خبر دی احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اشعث بن عبداللہ نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ ایک آدمی نے کہا ان میں سے جو اس کے پاس بیٹھے تھے بے شک میں فلاں کو اللہ واسطے محبوب رکھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے اس کو اس بات سے آگاہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جاؤ تم اٹھ کر اس کے پاس جاؤ اور اس کو بتاؤ۔ وہ اٹھ کر اس کے پاس گیا اور جا کر اس کو بتا دیا۔ اس شخص نے کہا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے جس کے لئے تم نے مجھ سے محبت کی ہے۔ اس کے بعد وہ شخص واپس لوٹ آیا محفل میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی جو اس شخص نے کہی تھی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو اس کے ساتھ ہو جس سے تم نے محبت کی اور تجھے وہ اجر ملے گا جو تم نے ثواب کی نیت کی۔

تین چیزوں پر قسم:

۹۰۱۲:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ ہمیں خبر دی معمر نے ابواسحاق ابوعبیدہ سے اس نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ تین قسمیں ہیں ان پر اور چوتھی بھی شمار کی ہے عبدالرزاق نے۔ فرمایا کہ اگر میں ان پر قسم کھالوں تو میں قسم پوری کرلوں گا۔ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہے اس کو

(۹۰۰۹)......(۱) فی أ: (زهر)

اس جیسا نہیں کریں گے جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا ہی دیتا ہی دیتا ہے جس بندے سے دوستی کرتا ہے آخرت میں بھی اس سے دوستی کرے گا اور جو آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے قیامت میں ان کے ساتھ ہوگا اور جو آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے قیامت میں ان کے ساتھ ہوگا اور چوتھی ایسی بات کہ جس پر اگر میں قسم کھالوں تو میری قسم پوری ہو جائے گی جس بندے پر اللہ تعالیٰ دنیا میں عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے آخرت میں بھی اس پر پردہ ڈالے گا۔

۹۰۱۳:..... یہ وہ ہے جو فرمایا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تحقیق روایت کی گئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کی اور روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۹۰۱۴:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ۔ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی موسیٰ بن اسماعیل نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن حیان انصاری نے ان کو ابوالولید اور موسیٰ بن اسماعیل نے دونوں نے کہا ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے شیبہ حضرمی نے کہ وہ عروہ بن زبیر کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ حدیث بیان کر رہے تھے عبید بن عبدالعزیز سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تین چیزیں ہیں۔ میں ان پر قسم کھاتا ہوں جس کا اسلام میں ایک معتد بہ حصہ ہے اللہ اس کو اس شخص جیسا نہیں کرے گا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور اسلام کے حصے روزہ، نماز اور صدقہ ہے۔ اللہ جس سے دنیا میں دوستی کرے آخرت میں بھی اس سے دوستی رکھے گا۔ اس کو محروم نہیں کرے گا اور جو شخص جن لوگوں سے محبت کرے گا قیامت میں بھی ان کے ساتھ آئے گا اور چوتھی چیز ہے اگر میں اس کے قسم کھالوں تو میں امید کرتا ہوں کہ میں گنہگار نہیں ہوں گا اللہ تعالیٰ دنیا میں جس پر پردہ ڈالے گا آخرت میں بھی اس پر پردہ ڈالے گا اس کو رسوا نہیں کرے گا۔

عمر بن عبدالعزیز نے کہا جب تم لوگ اس حدیث جیسی حدیث سنو کہ اس کو عروہ حدیث بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پس اس کو محفوظ کرلو۔

۹۰۱۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوسعید مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے زنجویہ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن واسع سے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں اللہ کے لئے کہتے ہیں کہ ابن واسع نے فرمایا:

اللھم انی اعوذبک ان احب لک و انت لی ماقت

اے اللہ میں تم سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے لئے کسی سے محبت کروں اور حالانکہ تو مجھ سے ناراض ہو۔

اہل محبت کے لئے عزت واکرام:

۹۰۱۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اپنے اصل سماع سے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کے داؤد بن نوح ابوسلیمان اشقر نے وہ کہتے ہیں کہ بیان کیا اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن حارث ذماری نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمایا کہ کوئی بندہ جب کسی بندے کو اللہ واسطے محبوب رکھتا ہے اس کی وجہ سے اس کو عزت ملتی ہے۔

۹۰۱۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن سراج نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابومحمد قاسم بن غانم بن حمویہ طویل نے ان کو

ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو عمرو بن حصین نے ان کو ابن علاثہ نے ان کو یحییٰ بن حارث نے ان کو قاسم بن عبدالرحمن نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ کسی بندے سے اللہ واسطے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرتا ہے اور اللہ کے اکرام میں سے ہے بڑھاپے والے مسلمان کا اکرام بھی اور عادل حکمران کا اکرام اور حامل قرآن جو اس میں غلو نہیں کرتا اور اس میں جفا نہیں کرتا اور اس کے ذریعہ مال نہیں کماتا اس کا اکرام۔

ایمان کی چاشنی:

۹۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوبلج نے ان کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن میمون سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کی چاشنی اور مزہ پائے وہ کسی انسان سے بے لوث اللہ واسطے محبت کرے۔

۹۰۱۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن ابن منصور نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن منصور نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے ان کو علی بن عاصم بن علی نے ان کو شعیب نے ان کو یحییٰ بن ابی سلیم نے ان کو عمرو نے اس نے اس روایت کو ذکر کیا ہے اور اس لفظ طعم الایمان ذکر کیا ہے۔

۹۰۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عاصم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوبلج نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ ایمان کی حقیقت کو پالے اس کو چاہئے کہ وہ آدمی سے محبت کرے محض اللہ واسطے۔

۹۰۲۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن احمد عاصم دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن شعیب نے ان کو یحییٰ بن حارث نے ان کو قاسم بن عبدالرحمن نے ان کو ابوامامہ باہلی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ واسطے محبت کرے اور اللہ واسطے بغض رکھے اور اللہ واسطے دے اور اللہ واسطے نہ دے اس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔ بے شک تم میں سے میرے قریب تر وہ لوگ ہیں جو تم میں سے سب سے بہتر اخلاق کے حامل ہیں۔

اہل محبت کا بروز قیامت جمع ہونا:

۹۰۲۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد قطان نے ان کو خبر دی اسماعیل نے یعنی ابن الفضل بلخی نے ان کو معافی یعنی ابن سلیمان حرانی نے ان کو حکیم بن نافع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دو بندے اللہ کے لئے باہم محبت کرتے ہوں ایک مشرق میں رہتا ہو اور دوسرا مغرب میں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان دونوں کو جمع کرے گا، فرمائے گا یہ ہے وہ جس سے تم محبت کرتے تھے۔

۹۰۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابواحمد قاسم بن ابی صالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوتوبہ حلبی نے ان کو مسلمہ بن علی بن خالق خشنی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں محبت والتفات کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہوا تم بار بار متوجہ ہوتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کے ساتھ بھائی

(۹۰۱۸)......اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۴۹۵)

چارہ کرلیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بندے سے محبت کرو تو اس کا نام پوچھو اس کے والد کا نام پوچھو۔ پھر وہ اگر موجود نہ ہو تو اس کی حفاظت کرو اور اگر مریض ہو تو اس کی عیادت کرو اور اگر اس کا انتقال ہو جائے تو وہاں حاضر ہو جاؤ۔

مسلمہ بن علی عبید اللہ سے منفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کا رحمت بھیجنا:

۹۰۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن فرید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے اس نے حسن سے اس نے ابورزین سے ان کو، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تجھے اس امر کا خلاصہ اور نچوڑ نہ بتادوں جس کے ساتھ تم دنیا اور آخرت کی خیر پا سکو۔ لہٰذا اہل ذکر کی محافل کو لازم پکڑو اور جس وقت تم سب سے علیحدہ ہو جاؤ تو اپنی زبان کو اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کے ذکر کے ساتھ حرکت دو اور اللہ کی محبت میں محبت کرو اور اللہ کی نافرمانی میں بغض رکھو۔ اے ابورزین کیا تم سمجھتے ہو کہ آدمی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اپنے بھائی کو ملنے کے لئے تو ستر ہزار فرشتے اس کو رخصت کرتے ہیں سب کے سب اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب اس نے اپنی جدائی کو تیری رضا کے لئے وصل سے ہم آہنگ کیا ہے۔ پس بے شک تو ہی طاقت رکھتا ہے کہ تو اس کے وجود کو اس چیز میں استعمال کرے تو ضرور ایسے ہی کر۔

۹۰۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سلم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہاشم بن عمار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سعید بن یحییٰ نے ان کو ابوحمزہ ثمالی نے ان کو ابواسحٰق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے غیر اللہ کی رضا کے لئے نہیں۔ اللہ کے وعدے کی مہلت میں اور اللہ کے پاس جو انعام ہے اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو پیچھے سے پکارتے ہیں۔ یہاں تک کہ واپس گھر کی طرف لوٹ آئے۔ خبردار پاکیزہ ہے تو اور مبارک ہو تجھے جنت۔

اس روایت کے ساتھ ابوحمزہ ابواسحاق سے منفرد ہے۔

عیادت و ملاقات پر اجر:

۹۰۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب ابن عطاء نے ان کو ابوسنان نے عثمان بن ابی سودہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی بار فرماتے تھے کہ جو شخص مریض کی عیادت کرے یا اپنے مسلمان بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرے۔ اس کو آسمان سے پکارنے والا پکار کر کہتا ہے خوش نصیب ہے تو اور مبارک ہے تیرا چل کر جانا تم نے جنت میں جگہ پکڑ لی ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۹۰۲۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوسنان نے ان کو عثمان بن ابی سودہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے اللہ کی رضا کے لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خوش نصیب ہے تو اور مبارک ہے تیرے قدم تم نے جنت میں جگہ حاصل کر لی ہے۔

(۹۰۲۳)......(۱) فی ن : (عبداللہ بن بکر)

(۹۰۲۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲/ ۵۲۰)

(۹۰۲۶)......أخرجه المصنف معلقاً فی الآداب (۲۳۴)

(۹۰۲۷)......أخرجه المصنف بنفس الإسناد فی الآداب (۲۳۴)

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے یوسف بن یعقوب سدوسی نے ابوسنان سے۔

۹۰۲۸:......ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن علی حافظ نے بطور اس کہ حدیث کو پڑھنا ان کے اوپر تھا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے فضل بن محمد بن عبداللہ بن حارث بن سلیمان اعطا کی نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان حجازی نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ریان المکتب نے ان کو ابو ہاشم رمانی نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر دوں تم میں سے ان لوگوں کو جنتی ہیں۔ نبی جنت میں ہوگا۔صدیق جنت میں ہوگا۔شہید جنت میں ہوگا۔ چھوٹا بچہ جنت میں ہوگا اور وہ آدمی جو اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کرنے کے لئے شہر کے کسی کنارے پر جاتا ہے اور محض اللہ کی رضا کے لئے اس کو ملتا ہے۔ وہ جنت میں ہوگا۔ابوعلی کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ دیگر نے اس کو نقل کیا ہے خلف بن خلیفہ سے اور انہوں نے ابان المکتب کا ذکر نہیں کیا۔ اگر اس نے بھی اس کو حفظ کیا ہے تو پھر یہ انتہائی غریب روایت ہے۔

سچ بولنے والے تاجر کی فضیلت:

۹۰۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ سچ بولنے والا تاجر سات شخصوں کے ساتھ ہوگا قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے تلے اور وہ سات یہ ہیں۔امام عادل اور وہ شخص جس کو ایسی عورت برائی کی دعوت دیتی ہے جو خوبصورت ہے صاحب حسن و جمال ہے مگر وہ شخص کہتا ہے کہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں بہنے لگتی ہیں اور وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ لٹکا ہوا ہے مسجد کی محبت کی وجہ سے اور وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے اس کو چھپالے اور وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے اس کو چھپالے اور وہ آدمی جو اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں اللہ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں اور دوسرا بھی یہی کہتا ہے کہ میں بھی تم سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں دونوں اس بات میں ایک دوسرے کی موافقت کرتے ہیں اور وہ آدمی جو جنت میں پرورش پاتا ہے بچپن سے لے کر جوانی تک۔

۹۰۳۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو خبر دی احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک ایمان میں سے ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے اور اس سے محبت اللہ واسطے کرے اور اللہ کی راہ میں کرے۔

۹۰۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فضیل بن غزوان نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن ہلال بن فرات نے ان کو احمد بن الحواری نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو فضیل بن غزوان نے وہ کہتے ہیں کہ ابواسحاق شعبی مجھے ملے تھے انہوں نے کہا بے شک میں اللہ کی قسم آپ سے محبت کرتا ہوں اور اگر شرم وحیا نہ ہوتی تو میں آپ کو بوسہ دے دیتا۔ابواسحاق نے کہا ہمیں خبر دی ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے کہ یہ آیت اللہ کے راستے میں محبت کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لو انفقت مافی الارض جمیعاً ماالفت بین قلوبھم ولکن اللّٰہ الف بینھم انه عزیز حکیم

(۹۰۲۸)......(۱) فی ن : (یحیی)

اگر آپ وہ سب کچھ خرچ کر دیتے جو کچھ زمین پر ہے تو بھی آپ ان کے دلوں میں محبت نہیں پیدا کر سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں محبت پیدا کی۔ بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔

یہ الفاظ حفص کی حدیث کے ہیں۔ محمد بن فضیل نے اپنے والد سے ان دونوں کا متابع بیان کیا ہے۔

رشتے کٹ جاتے ہیں اور ناشکری کی جاتی ہے:

۹۰۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے ان کو طاؤس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک رشتے کٹ جاتے ہیں اور بے شک احسانات کی ناشکریاں کی جاتی ہیں اور جبکہ ہم نے دو دلوں کے باہم قرب کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۹۰۳۳:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن طاؤس سے اس نے اپنے والد سے اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

لو انفقت مافی الارض جمیعاًماالفت بین قلوبھم و لکن اللّٰہ الف بینھم

کہ اگر اس ساری زمین پر جو کچھ ہے خرچ کر ڈالتے تو بھی آپ ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے

لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کی۔

۹۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن بشیر صوفی قزوینی نے ہمارے گھر میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن حسین قندیلی استر آبادی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن نعمان صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو میمون بن حکم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بکر بن شرود نے ان کو احمد بن سلم طائفی نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں کہ رشتے داری ٹوٹ جاتی ہے اور انعام واحسانات کی ناشکری کی جاتی ہے لیکن دلوں کے باہمی قرب کی مثل ہم نے کوئی شے نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

لو انفقت مافی الارض جمیعاً ماالفت بین قلوبھم

اور یہ مضمون شعر میں بھی موجود ہے۔ جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ جب تیرے پاس قرابت دار تیرے پاس تیری شفقت کے طالب ہو کر آئیں اور آس لگائیں مگر تیری ذات سے لاپرواہ ہوں تو یہ حقیقت میں رشتہ دار نہیں ہے۔ لیکن اصلی قرابت دار وہ ہے کہ تم جب اس کو پکارو تو وہ تمہاری پکار پر بھاگ کر آئے اور جو تیرے ساتھ مل کر دشمن کو تیر مارے جس کو آپ تیر ماریں۔

اور اسی قبیل کا ایک قول ہے جو کسی نے کہا ہے۔ جس کا مفہوم بھی اسی طرح ہے۔

تحقیق آپ لوگوں کے ساتھ مصاحبت رکھتے ہیں۔ پھر آپ ان سے عار کرتے ہیں۔ پھر آپ ان کی دوستی کے معیار کو آزماتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرابت داری اور رشتہ داری قابل یقین و قابل بھروسہ نہیں رہتی جبکہ محبت نسبی رشتوں سے قریب تر ثابت ہوتی ہے۔

میں نے اس قول کو اس طرح موصول پایا ہے ابن عباس کے قول کے ساتھ۔ مگر مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ یہ قول انہیں کا ہے۔ بہر حال یہ موجود ہے شعر میں۔ ان کا قول ہے یا مذکورہ راویوں میں سے کسی کا۔

دوستی نسبی رشتوں سے زیادہ قریبی ہوتی ہے:

۹۰۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حبیبی نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن حسین کوکبی نے ان کو الیاس بن سلمہ ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ ابورفاعہ احمد بن محمد بن نصر نے جعفر بن یحییٰ برمکی کو لکھا۔ امابعد! بے شک شرافت و مہربانی خونی رشتوں سے زیادہ عزیز

ہوتی ہی اور وہ شریک انسان کے نزدیک قریبی رشتہ داری سے زیادہ قریبی وسیلہ اور قریبی ذریعہ ہوتی ہے۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ایک شریف دوست تیرے اوپر کیسے جان دیتا ہے اگر چہ وہ رشتے کے اعتبار سے بعید بھی ہو اور کمینہ خصلت انسان آپ کو کوئی نفع نہیں پہنچاتا اگر چہ وہ قریب تر ہو رشتے میں۔ پس شرافت و مہربانی شرفاء کی طرف سے ایک تعلق ہے کہ ایک رسی ہے جو جڑی ہوئی ہے ان سے۔ وہ جس کی طرف خوش ہو رجوع کرتے ہیں اور باہم مہربانی کرتے ہیں اور وہ قوی ترین ذریعہ ہے اور نسبوں سے زیادہ قریب ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ قرابت عظیم بنتی ہے اپنی شفقت و مہربانی کی وجہ سے اور تیری طرف نسبت لوگوں سے قریب تر وہ ہے جو تجھ پر سب سے زیادہ شفیق اور مہربان ہو اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں کے ساتھ دوستانہ کرتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ ان پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ ان کو فرماتے ہیں کہ وہ تعلق اور دوستی کے کس معیار پر ہیں جس وقت قرابت یقینی طور پر قرابت ثابت نہیں ہوتی جبکہ دوستی نسبی رشتوں سے زیادہ قریب ثابت ہوتی ہے۔

۹۰۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے عبداللہ بن احمد شیبانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوعلی حسین بن حمدون نے جو کہ ادیب تھے بلیغ تھے۔

بے شک میں لوگوں کو آزماتا ہوں پھر میں ان کو جانچتا ہوں اور جان لیا کہ انہوں نے کیا کیا تعلقات نبھائے ہیں جس وقت رشتہ داری یقینی طور پر قریب نہیں ہوتی۔ جبکہ دوستی سب سے زیادہ قریبی تعلق ثابت ہوتی ہے۔

روحیں جمع شدہ لشکر ہیں:

۹۰۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبد بن جعفر فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے ان کو عمرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جو ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور جو ایک دوسرے سے متعارف نہیں ہوتی وہ محبت نہیں کرتے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں اور کہا یحییٰ بن ایوب نے اور نقل کیا اس کو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے۔

۹۰۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خبر دی جعفر بن عون نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے انہوں نے کہا کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں وہ باہم ملتے ہیں۔ نیک فال یا نیک شگون لیتے ہیں جیسے گھوڑوں سے نیک شگون لیا جاتا ہے۔ ان میں سے جو ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں باہم محبت کرتے ہیں اور جو ایک دوسرے سے متعارف نہیں ہوتے وہ اختلافات کرتے ہیں۔ اگر ایک مؤمن شخص مسجد میں آئے اور اس میں صرف ایک ہی مؤمن ہو ایک سو میں سے تو بھی وہ اس مؤمن کے پاس بیٹھ جائے گا اور اگر کوئی منافق مسجد میں آجائے جس میں ایک سو بندے ہوں ان میں سے ایک منافق ہو تو وہ اسی منافق کے پاس بیٹھے گا۔

۹۰۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اس نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ ایک عورت تھی اہل مکہ کی وہ عورتوں کو ہنساتی تھی اور وہ سیدہ

(۹۰۳۶)......هذا الحديث سقط من (ن)

(۹۰۳۷)......أنظر الآداب للمصنف (۳۰۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی تھی اور اسی طرح کی ایک عورت مدینے میں بھی تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ مکے والے مدینے میں آ گئے اور وہ آ کر مدینے والی سے مل گئی۔ دونوں مل کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں۔ سیدہ نے دونوں کو اکٹھے دیکھا تو مکے والی سے پوچھا کہ کیا تم اس (مدینے والی) کو جانتی تھیں؟ وہ بولی کہ نہیں بلکہ ہم دونوں کی ملاقات ہوئی تو ہم نے ایک دوسرے کو جان لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے نہ روحیں جمع شدہ لشکروں کی مانند ہیں، ان میں سے جو ایک دوسرے کو پہچان لیتی ہیں مانوس ہو جاتی ہیں اور جو ان میں سے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتی ہیں۔

۹۰۴۰:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق ابوبکر نے ان کو سعید بن عمار نے ان کو ان کے داد ا اسماء بن عتبہ نے انہوں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ تیرے بھائی ثابت ہوتے ہیں جن کو تیری ماں نے جنم نہیں دیا ہوتا۔

۹۰۴۱:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابومحمد موسیٰ بن اسحاق کنانی نے کوفے میں ۲۵۹ھ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن ہشام بن علی عامری نے سفیان سے اس نے عون بن عبداللہ بن عتبہ سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم آدمی سے نہیں پوچھیں گے کہ تیرے لئے اس کے دل کے اندر کیا ہے بلکہ آپ یہ دیکھئے کہ آپ کے دل میں اس کے لئے کیا ہے۔ بس اس کے دل میں تیرے لئے اسی کی مثل ہوگا۔

۹۰۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن احمد بن سمّاک نے ان کو حسن بن عمر نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے یحییٰ بن کثیر سے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے اس کو جواب دیا کہ میں بھی اپنی دل میں اس بات کو محسوس کرتا ہوں۔

دنیا کے لئے دوستی منقطع ہو جاتی ہے:

۹۰۴۳:..... کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فلاں شخص مجھ سے محبت کرتا ہے لوگوں نے اس سے پوچھا یہ کیسے آپ کو معلوم ہوا؟ اس نے کہا اس لئے کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔

۹۰۴۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر منصور بن حسین مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن فرات نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ولید بن عتبہ نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے بھائی کو لکھا۔ امابعد! اے بھائی جان بے شک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ دوستی اور ہر بھائی چارہ منقطع ہو جاتا ہے مگر جب وہ بغیر طمع و لالچ کے ہو (وہ باقی رہتی ہے)۔

۹۰۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو عبداللہ بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو معلّی بن عرفات نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اس کی محبت نہیں بکھرتی اور جو شخص دنیا کے لئے محبت کرتا ہے قریب ہے کہ اس کی محبت غرق ہو جائے۔ وہ بس عارضی فائدہ اٹھاتا ہے۔

۹۰۴۶:..... محققین سے اس میں روایت کیا گیا ہے میں نے جس کو اپنی کتاب میں پالیا ہے۔ ابوعبداللہ حافظ سے کہ حمزہ بن عباس نے ان کو خبر دی ہے ان کو عبدالکریم بن ہیثم سے ان کو ابوالیمان نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم نے حبیب بن عبید بن معاذ بن جبل سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آخر زمانے میں لوگ ہوں گے جو ظاہر میں دوست ہوں گے اور باطن میں دشمن ہوں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

(۹۰۴۰) ..... (۱) فی ن: (عبید)

وسلم) یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ بعض ان کا بعض کی طرف رغبت کرے گا اور بعض بعض سے خوفزدہ ہوگا۔

۹۰۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوعلی حسین بن احمد کرابیسی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس دغولی سے انہوں نے سنا محمد بن ابی حاتم مظفری سے وہ کہتے ہیں کہ اس آدمی کی صحبت کے شر سے بچ کر رہ جو کسی چیز کے حصول کے لئے تیرا ساتھی بنا ہے۔ کیونکہ جب اس چیز کا حصول اس سے منقطع ہوگا وہ عذر بھی نہیں سنے گا اور یہ بھی پرواہ نہیں کرے گا اس نے کیا کہا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جائے گا۔

۹۰۴۸:..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن محمد بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں محبت کرتے دو آدمی اللہ کی راہ میں مگر ان دونوں میں سے اجر کے اعتبار سے بہت بڑا وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے محبت کے اعتبار سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

یہ روایت مرسل ہے اور موصول بھی مروی ہے جیسے کہ ذیل میں ہے۔

۹۰۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروجردی نے، کہا ہمیں خبر دی ابوسلیمان داؤد بن حسین نے، کہا ہمیں خبر دی سعد بن یزید فراء نے کہا مبارک بن فضالہ نے، کہا علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یحییٰ بن بختری حنائی نے ان کو ھدیہ بن مبارک بن فضالہ نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی جب آپس میں محبت کرتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے تو ان دونوں میں سے افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے دونوں میں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

اور مراء کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی جب اللہ کی راہ میں محبت کرتے ہیں اس کے بعد اس نے بھی مذکور روایت کو ذکر کیا ہے۔ عبداللہ نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے اور اسی کو ذکر کیا ہے اور عبداللہ بن زبیر باہلی ثابت سے اس سے انس نے اس کی متابع بیان کی ہے۔

اہل محبت اور مساجد کو آباد کرنے والے:

۹۰۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمر بن عاصم نے ان کو سفیان بن مغیرہ نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو مطرف نے کہ دو آدمی جو اللہ کی راہ میں محبت کرتے ہیں تو دونوں میں سے جو زیادہ شدید محبت کرتا ہے وہ دونوں میں سے افضل ہوتا ہے۔ غیلان کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کو حسن کے لئے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ مطرف نے سچ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ غیلان کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا میں البتہ حیران و پریشان ہوں زیادہ شدید باعتبار محبت کے اور وہ مجھ سے افضل ہے بس کیسے ہو سکتی ہے یا تاہم کہتے ہیں کہ جب انہوں نے گروہ کو شام کی طرف جانے کا حکم دیا تو مذعور سمیت جوان میں تھا۔ کہا کہ وہ مجھے ملا اور میری جانور کی لگام پکڑ لی۔ جب بھی وہ ہٹنے کا ارادہ کرتا وہ مجھے روک لیتا۔ میں نے کہا کہ گھر بہت دور ہے۔ اس نے مجھے روکنا شروع کیا تو میں نے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہوں گا کہ مجھے آپ نہ روکیں۔ جب اس نے قسم دی تو اس نے ایک کلمہ کہا جس کو اس نے انتہائی کوشش کر کے مجھ سے چھپایا۔ اللّٰھم فیک یعنی اللہ گواہ ہے میں تم سے اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو مجھ سے کہا گیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ نکل گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ وہ زیادہ شدید محبت والا ہے میرے لئے اس سے۔

(۹۰۴۸).....اخرجه المصنف فی الآداب معلقاً (۲۲۶)

(۹۰۴۹) اخرجه المصنف فی الآداب (۲۲۵) عن ابی عبداللّٰه الحافظ. به

۹۰۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابونصر احمد بن محمد بن قریش مروزی نے خبازی نے ان کو ابوالموجہ محمد بن عمرو فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معاذ بن خالد بن شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو صالح مری نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک میں نے اہل زمین کو عذاد ینے کا پکا خیال کر رکھا ہے پھر جس وقت اپنے گھروں یعنی مساجد کو آباد کرنے والوں کو اور میری راہ میں باہم محبت کرنے والوں کو اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے کو دیکھتا ہوں تو عذاب ان سے ہٹالیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے اہل:

۹۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے قریش کے ایک آدمی سے جس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں بے شک میرے نزدیک میرے بندوں میں محبوب ترین بندے وہ ہیں جو میری راہ میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور وہ لوگ جو میری مساجد کو آباد کرتے ہیں اور وہ لوگ جو سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں وہی لوگ ہیں کہ میں جس وقت اپنی مخلوق کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں اور مجھے وہی لوگ یاد آتے ہیں تو میں انہی کی وجہ سے ان لوگوں سے عذاب کو ہٹا دیتا ہوں۔

۹۰۵۳:......اور اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ معمر کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے قریش میں سے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا تھا کہ تیرے اہل کون ہیں جو تیرے اہل ہیں یارب؟ فرمایا کہ وہ میری راہ میں باہم محبت کرنے والے لوگ ہیں کہ جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو وہ مجھے یاد کرتے ہیں اور وہ جب مجھے یاد کرتے ہیں تو میں بھی ان کو یاد کرتا ہوں۔ وہی لوگ ہیں جو میری رضاعت کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسے چیلیں اپنے آشیانے کی طرف لوٹتی ہیں۔ وہی لوگ ہیں کہ جب میری حرام کردہ چیزوں کی حرمت پامال کی جاتی ہے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ غضبناک ہو جاتے ہیں جیسے شیر غضبناک ہو جاتا ہے جب اس کو تنگ کیا جائے۔

۹۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو اشعث بن بزار نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے بعد عقل کی اصل اور سردار لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے اور کوئی آدمی مشورے سے مستغنی نہیں ہے۔ بے شک دنیا میں اہل معروف آخرت میں بھی اہل معروف ہیں اور دنیا میں اہل فکر ہی درحقیقت آخرت میں اہل منکر ہوں گے۔ یہ محفوظ روایت مرسل ہے۔

۹۰۵۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق خراسانی نے ان کو ابراہیم بن ھیثم بلدی نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن عبداللہ نے ابوعبدالرحمٰن فراء سے ان کو یوسف بن محمد عصفری نے ان کو سفیان نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے بعد عقل کی اصل سردار چیز لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔ اس اسناد میں ضعف ہے۔

۹۰۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالمجید مغنی نے ان کو عمران بن خالد خزاعی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر قتادہ نے، ان کو ابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن حسین بن نصر

(۹۰۵۱) ... (۱) فی ن : (العاذی) وفی (ا) : (الغباری)

اخرجه ابن عدی (۱۳۷۹/۴) من طریق صالح بن بشیر المزی. به.

(۹۰۵۴) ... اشعث بن براز له ترجمة فی الجرح (۲ رقم ۹۷۴)

حزاء نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن عبدالملک نے ان کو عمران نے ان کو ثابت نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ کراتے تھے۔پس ان پر رات جب لمبی ہو جاتی حتیٰ کہ دونوں میں سے ایک دوسرے سے ملتا دوستی کے ساتھ اور مہربانی کے ساتھ اور پوچھتا کہ تم میرے بعد کیسے رہے؟ کہتے ہیں کہ عام لوگوں کی یہ حالت تھی کہ تین راتیں نہیں گذرتی تھیں کہ اس کو اپنے مسلمان بھائی کے حال کا علم نہ ہو اور ابو عبداللہ کی ایک روایت میں ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کرواتے۔رات طویل ہو جاتی تھی ان میں سے ایک پر حتیٰ کہ صبح ہو جاتی اور وہ باہم ملتے تھے محبت اور شفقت کے ساتھ اور عام لوگ ایسے تھے کہ ان پر تین راتیں گذر جاتیں اور وہ اپنے مسلمان بھائی کے حال کو نہیں جانتا ہوتا تھا۔

۹۰۵۷:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابی بکر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو دارمی نے وہ کہتے ہیں اصحاب رسول میں سے دو آدمی جب باہم ملتے تھے اور ایک دوسرے سے جدا ہونا چاہتے تو دو میں سے ایک سورۃ والعصر ان الانسان لفی خسر پڑھتا۔اس کے بعد ایک دوسرے پر سلام کرتا یا کہتا تھا کہ اپنے ساتھ سلام کرتا اس کے بعد جدا ہوتے تھے۔

اور اس کو اس کے ماسواء نے روایت کیا ہے حماد سے اس نے ثابت سے اس نے عتبہ بن غافر سے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ پھر اس نے بھی مذکورہ بات نقل کی ہے۔

بھائی کی دعا بھائی کے حق میں قبول ہوتی ہے:

۹۰۵۸:......ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس ترقی نے ان کو ابو عبدالرحمٰن مقری نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابو محمد شرحبیل بن شریک مغافری نے اس نے سنا ابو عبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی صنابحی نے اس سے سنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے بے شک بھائی کی دعا بھائی کے لئے قبول ہوتی ہے۔

۹۰۵۹:......ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم بن عبید اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے کہ عمر بن خطاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرنا اور اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔میں نے اس کو اپنی کتاب میں اسی طرح مقید پایا ہے۔

۹۰۶۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابو منصور ظفر بن محمد علوی نے بطور املا کے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے بطور قرأت کے۔دونوں نے کہا کہ انکو خبر دی علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی نے کوفے میں ان کو ابن ابی غرزہ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوایاس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے تمیں مسلمان بھائیوں کے لئے مسجد میں دعا کرتا ہوں باقاعدہ ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے لے کر۔

۹۰۶۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو عبدالملک بن ابی سلیمان نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو صفوان بن عبداللہ بن صفوان نے اور ان کے تحت درداء نے وہ کہتے ہیں کہ میں شام میں آیا اور میں حضرت ابودرداء کے پاس پہنچا اور میں ان سے پہلے نہیں مل چکا تھا لہٰذا میں ام درداء سے ملا۔انہوں نے فرمایا کیا اب اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں تو انہوں نے برملا ہمارے لئے جنت کی دعا کرنا شروع کی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

(۹۰۵۴)......(۱) فی ن : (کثیر)

کہ مسلمان کی دعا غائبانہ اس کے بھائی کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے دعا کرنے والا جو بھی خیر کی دعا کرتا ہے فرشتہ آمین کہتا ہے۔ میں بازار کی طرف نکل گیا وہاں پر میری ملاقات حضرت ابو درداء سے ہوگئی۔ انہوں نے بھی مجھے ایسا ہی کہا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

نیک لوگوں کی صحبت:

۹۰۶۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید نے ان کو روح نے ان کو بسطام بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اس نے روایت کی اپنے والد سے یا لقمان سے کہ اس نے کہا اے بیٹے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھا کیجئے۔ بے شک تو ان کی صحبت میں بیٹھنے سے عنقریب خیر کو پالے گا اور شاید کہ اس کے آخر میں یہ ہو کہ ان پر رحمت نازل ہوئی اور تو بھی ان میں موجود ہوا تو ان کے ساتھ تمہارے اوپر بھی رحمت نازل ہوگی۔

۹۰۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم ۔ ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابن جابر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ہمارے بعض شیوخ نے وہ کہتے ہیں کہ ابو درداء نے کہا کہ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تم اپنے بھلے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اور جب تک تم حق کو پہچانتے رہو گے جو تمہارے بارے میں کہا گیا ہے۔ بے شک وہ سمجھنے والا اور اس پر عمل کرنے والے جیسا ہوتا ہے۔

۹۰۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو خلف بن تمیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے تھے میں نے اپنے دل کو مکے اور مدینے میں اصلاح پذیر پایا ہے۔ مسافر لوگوں کے ساتھ جو اصحاب گھر دعبانہ ہیں۔ (یہ فقرہ اصل کے اندر بھی غیر واضح ہے)۔

ہزار دوست سے ایک دشمن زیادہ ہوتا ہے:

۹۰۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے ماموں ابوعوانہ نے ان کو عمران بن بکار نے ان کو ابوالیمان نے ان کو عباس بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ وھب بن منبہ نے کہا کہ کثرت کے ساتھ بھائی بنائیے جس قدر استطاعت ہو کیونکہ اگر تم ان سے مستغنی رہو گے تو وہ تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے اور اگر تم ان کی طرف محتاج ہوئے یعنی تمہیں ان کی ضرورت پڑی تو تمہیں وہ فائدہ دیں گے۔

۹۰۶۶:..... کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں نے ہمیں خبر دی ابوخطاب نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو علی بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالکریم سے اس نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ ہزار بندے کی دوستی مت خرید کیجئے ایک بندے کی عداوت کے بدلے میں۔

۹۰۶۷:..... ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے قاضی ابوبکر بن کامل نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے عبداللہ بن ابراہیم نحوی نے جو کہ خلیل بن احمد کے ہیں، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس قدر طاقت رکھتے کثرت کے ساتھ بھائی بناؤ۔ بے شک وہ پیٹ ہیں جس وقت تو ان کو تو وہ پیٹھ ہیں عقلمند کے لئے ہزار دوست بھی زیادہ نہیں ہیں بے شک دشمن ایک بھی ہو تو کثیر ہوتا ہے۔

۹۰۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن قاضی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن یعقوب بن مقری نے بغداد میں ان کو ابوالعباس احمد بن یحییٰ ثعلب

(۹۰۶۴) ..... (۱) غیر واضح في الأصل

نے ان کو عبداللہ بن شبیث نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ دوستوں کی ملاقات فکروغم کو مٹاتی ہے۔

۹۰۶۹:.....اور ہمیں شعر سنائے لذات میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے عقلمند کے ساتھ باتیں کرنے کے اور ہم تو ان کو قلیل سمجھتے ہیں مگر قلیل ہونے کے باوجود زیادہ معزز ہیں۔

محبت کی علامات:

۹۰۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو احمد بن علی مدائنی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم کباش نے ان کو اسد بن سعید نے انہوں نے سنا ابی عثمان سعید بن اسماعیل واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں محبت کی اللہ کی علامت میں سے ہیں۔ چیز خرچ کرنا خالص دوستی کے لئے۔ اپنے ارادے کو بھائی کے ارادے کے لئے منسوخ کر دینا نفس کی سخاوت کرنے کے لئے اور عقد محبت کو ٹھیک رکھنے کے لئے اس کی پسند اور ناپسند میں شریک رہنا۔ یہ کلام ہم نے ذوالنون مصری سے بھی روایت کیا ہے۔

۹۰۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو جعفر احمد بن حسین بن نصر حزاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے انکو لیث بن ابوسلیم نے ان کو محمد بن طارق نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مصاحبت کی تھی مکے سے مدینے تک جب میں نے ان سے نہیں سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں سوائے اس حدیث کے بے شک مؤمن کی مثال کھجور جیسی ہے اگر تم ان کے ساتھ ساتھ رہو تو تمہیں نفع دے گا اور اگر تم اس سے مشورہ کرو گے تو بھی تمہیں فائدہ دے گا اور اگر تم اس کے پاس بیٹھو گے تو بھی تمہیں نفع دے گا اس کی ہر حالت ہی فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اسی طرح ہے کھجور کی بھی مثال کہ اس کی بھی ہر حالت نفع ہی نفع ہے۔

بہتر دوست کون؟:

۹۰۷۳:.....اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے لیث سے انہوں نے یہ حدیث سنی مجاہد سے وہ اس کو ابن عمر سے بیان کرتے تھے۔ لیکن مجھے خبر دی محمد بن طارق نے کہ وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔

۹۰۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات ہوتی کہ مؤمن کو اس کے بھائی سے کوئی چیز (تکلیف دہ) نہ پہنچتی تو بھی اس کا اس سے حیا کرنا اس کو معاصی سے روک دیتا ہے۔

۹۰۷۵:.....وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن مدینی نے ان کو ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ تیرا وہ بھائی جو جب بھی تجھے ملے تجھے اللہ کے احکام کا حصہ تجھے یاد دلائے وہ دوست تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ جب بھی تجھے ملے تیرے ہاتھ میں پیسے رکھ دے۔

۹۰۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوبکر فشاط نے ان کو ابوالحسن محمد بن اسماعیل علوی نے اس سے سنا جعفر بن محمد بن نصر سے وہ کہتے ہیں کہ جاہل آدمی کا لطف ومہربانی تجھے آخر میں غرور اور دھوکہ دیتا ہے اور عالم کی ڈانٹ انجام کے اعتبار سے خوشی دے گی تجھے۔

۹۰۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوبکر ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد نے ان کو احمد بن دعلج نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو اسحق بن

(۹۰۷۲)......(۱) في ب : (أبي سليمان) وفي ن : (سليم)

(۹۰۷۶)......أبوبكر المشاط هو محمد بن إبراهيم الفارسي

راھویہ نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو صفوان بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ازہر بن عبداللہ حراری نے ان کو عبداللہ بن بسر نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جب تم کچھ لوگوں میں بیٹھے جن میں بیس آدمی ہوں اس سے کم یا زیادہ، پھر آپ ان کے چہروں کو سوچیں تو تم دیکھو گے ان میں کسی ایک کو بھی جو اللہ سے ڈرتا ہے تو جان لیجئے کہ معاملہ بہت باریک ہے۔

۹۰۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو ازھر بن عبداللہ حراری نے اس نے سنا عبداللہ بن بر صاحب نبی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سنتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ جب بیس آدمی جمع ہو جائیں اس سے کم یا زیادہ بس ان میں ایک بھی ایسا نہ ہو جو اللہ سے ڈرتا ہو تو معاملہ کوتاہی کا شکار ہوتا ہے۔

حقیقی دوست وہ ہے جس کو دیکھ کر ہی نصیحت حاصل ہو:

۹۰۷۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یعقوب بن اسحاق بن محمود سے اس نے احمد بن مخلد قرشی سے اس نے احمد بن ابوالحواری سے ان کو ابوسلیمان نے وہ کہتے ہیں۔ سو اس کے لئے نہیں کہ تیرا بھائی وہ ہے۔ جس کو دیکھتے ہی تجھے نصیحت آ جائے اس کے کلام کرنے سے پہلے۔ البتہ تحقیق میں اپنے بھائیوں میں سے بھائی کو دیکھتا تھا عراق میں اس کو دیکھنے پر میں ایک ماہ تک عمل کرتا رہتا تھا۔

۹۰۸۰:......میں نے سنا استاد ابوعلی دقاق سے وہ کہتے ہیں جس شخص کی نگاہیں تمہیں نصیحت نہیں کر سکتیں اس کے الفاظ بھی تجھے نصیحت نہیں دے سکتے۔

۹۰۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے تھے جس شخص کی روایت تجھے ہدایت نہیں دے سکتی جان لے کہ وہ غیر مہذب ہے۔

۹۰۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبیداللہ بن احمد بن حمدان زاہد نے ان کو ابوبکر بن انباری نے ان کو احمد بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ حیا کو زندہ کرو اس شخص کی ہمنشینی کے ساتھ جس سے حیا کی جاتی ہے۔

۹۰۸۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن محمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بجی بصری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس سے کسی آدمی نے پوچھا کہ اے ابومحمد آپ مجھے کس کی مجلس میں بیٹھنے کی نصیحت کریں گے؟ فرمایا کہ اس شخص کے پاس جس کے اعضاء تم سے کلام کریں۔ نہ اس کی صحبت میں جس کی زبان تم سے کلام کرے۔ (مراد ہے قول کے نہیں بلکہ عمل کے بندے کی صحبت میں بیٹھا)۔

۹۰۸۴:......کہا ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے ماموں نے یعنی ابوعوانہ نے ان کو موسیٰ بن ابوعوف نے ان کو یعقوب بن کعب نے ان کو مخلد بن ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رکھیں گے جب تک فرق رکھیں گے (یعنی نیکی اور بدی میں، نیک اور بد میں) جب سب برابر ہو جائیں گے بس یہی وقت ہوگا ان کی ہلاکت کا۔

(۹۰۷۷)......(۱) فی ن : (زف)　(۹۰۷۸)......(۲) فی ن : (حفص)

(۹۰۷۹)......(۳) فی ن : (خالد القرنی)　(۹۰۸۲)......(۱) فی ن : (عبد)

ایمان کا باسٹھواں شعبہ

سلام کا جواب دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایها الذین امنوا لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستا نسوا و تسلموا علیٰ اهلها.

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو بلکہ پہلے اجازت لے لو اور سلام کرلو اس گھر والوں پر۔

اس آیت سے یہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ سلام کرنا افضل ہے جواب دینے سے۔

نیز ارشاد فرمایا:

اذا دخلتم بیوتاً فسلموا علیٰ انفسکم.

جب تم لوگ گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں پر سلام کہو۔

مطلب ہے کہ بعض تمہارا بعض کو سلام کرے۔

اس لئے کہ:

تحیة من عندالله مبارکة طیبة

یہ سلام ہے اور تحفہ ہے اللہ کی طرف سے پاکیزہ اور مبارک۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص سلام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے آداب پر اور اس کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں پر سلام کر کے ان کو سلامتی کے تحفے کی دعا دیتا ہے جس کا اللہ نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ان کو سلام کیا کرے اور تحفہ دیا کرے۔

اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے سلام کے جواب کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها اور دوها.

جس وقت تم لوگوں کو سلام کیا جائے تو تم لوگ اسلام سے بہتر سلام کیا کرو جواب کے طور پر۔ یا اسی طرح جواب دے دیا کرو۔

اس آیت میں باری تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ سلام کا جواب دینے والا سلام کرنے والے کے سلام سے احسن جواب دے ورنہ کم از کم اسی کے سلام کو تو لوٹا دے یعنی ویسا ہی جواب دے دے اور ہم یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ سلام تحفہ ہے۔ لہٰذا یہ بات صحیح ہے اور مناسب ہے کہ جس پر سلام کیا جائے اس پر سلام ہے کہ وہ مسلمان کو اس کے سلام سے بہتر جواب دے۔

یا اسی کی مثل جواب دے لہٰذا وہ ایسے ہوگا جیسے اس نے اس کے سلام کو اس پر واپس کر دیا۔

قرآن مجید میں جواب کے لئے لفظ ردوا ھا آیا ہے۔ جو کہ رد سے بنا ہے اور رد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی سلام کرنے والے کو پلٹ کر اسی کی دعا کی مثل دعا دے دے لہٰذا وہ ایسے ہوگا جیسے اس نے اس کے سلام کے تحفے کے بدلے میں سلام کا تحفہ دے دیا۔

اور جواب دینے والا یوں کہے وعلیکم السلام۔ یا اس پر یہ اضافہ کرے ورحمۃ اللہ اگر سلام کرنے والے نے یوں کہا ہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو جواب دینے والا یوں کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہی سلام کی حد ہے اور انتہاء ہے اور شریعت میں یہی اس کا جواب ہے۔

فرمایا کہ سلام کا جواب دینا فرض ہے اگرچہ سلام کی ابتداء اور پہل کرنا تحفہ ہے اور نیکی ہے کیونکہ سلام کرنے میں اصل حکمت یہ ہے کہ وہ ایک

امان کا کلام ہے جو کہ دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا بھی ہے۔ گویا کہ سلام کرنے والا سلام کر کے دوسرے کو یہ باور کراتا ہے اپنی طرف سے کہ وہ اس کے ساتھ شر کا اور برائی کا ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی توہین کرنے کا۔ (جب سلام کرنے کا یہ مطلب ہے تو) اس کا حکم دونوں کے لئے مختلف نہیں ہے بلکہ دونوں امن و امان والے ہیں۔ ایک دوسرے سے امان پانے والے ہیں تو واجب ہے کہ دوسرا بھی اس سے امان میں ہو لہٰذا یہ جائز نہیں ہے کہ جب ایک سلام کرے دوسرے پر کہ وہ اس کے جواب سے خاموش رہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جیسے اس نے جواب نہ دے کر اس کو خوفزدہ کیا ہے اور اپنی طرف سے شر اور برائی کا اس کو وہم ڈالا ہے۔ اس لئے کہ جواب دینا ضروری ہے۔

راستے سے گزرنے والوں کو سلام کرنا:

۹۰۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوقلابہ نے ان کو ابوعجاز نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی زہیر بن محمد نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حسن بن حفص نے ان کو ہشام بن سعید نے دونوں نے زید بن اسلم سے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم لوگ اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے اور اگر تم لوگ لازمی طور پر بیٹھنا چاہتے ہو تو راستے کی رہنمائی کیا کرو اور مظلوم کی مدد کیا کرو اور سلام کا جواب دیا کرو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو۔ اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے عبداللہ بن محمد نے ابو عامر سے اس نے زہیر سے جیسے ذیل میں ہے۔

۹۰۸۶:...... ہمیں خبر دی محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو موسیٰ بن مسعود نے ان کو زہیر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم لوگ اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگوں کے لئے مجالس میں بیٹھنے سے تو چارہ نہیں ہے ہم ان میں بیٹھ کر باہم باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم لوگ انکار کر رہے ہو رکنے سے اور مجالس میں لازمی بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کیا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہیں نیچی رکھنا اور تکلیف نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا (اچھے کاموں کی تلقین کرنا اور برے کاموں سے روکنا)۔

۹۰۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل۔ سوائے اس کے کہ اس نے یوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے ابن ابی فدیک سے اس نے ہشام بن سعد سے جیسے مندرجہ ذیل روایت ہے۔

۹۰۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ احمد حافظ نے اور ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابو ہمام دلال نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن سیار نے اُن کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستے پر نہ بیٹھا کرو۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لئے تو مجالس کے سوا چارہ نہیں ہے۔ ہم ان میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جب مجالس میں لازمی بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو پھر تم راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا نگاہ نیچی رکھنا۔ گذرنے والوں سے تکلیف کو روکنا یعنی تکلیف نہ دینا۔ سلام کا جواب دینا۔ اچھے کام کرنے کے لئے کہنا برے کاموں سے روکنا۔

(۹۰۸۷)...... أخرجه مسلم (۱۷۰۴/۴)

۹۰۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد مقری نے ان کو ابن الحمامی نے ان کو اسماعیل بن علی خطمی نے ان کو ابراہیم بن اسحق حرب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عفان بن مسلم نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہا ابوطلحہ نے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہوا تمہیں کہ اونچی جگہ اور دشوار گذار راستوں پر بیٹھتے ہو؟ ہم نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا کہ مجالس کا حق بھی ادا کیا کرو۔ ہم نے کہا کہ ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ سلام کا جواب دینا۔

پانچ چیزیں مسلمان بھائی کا حق ہیں:

۹۰۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۹۰۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں مسلمان پر اس کے بھائی کے لئے ضروری ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کا جواب دینا، بیمار پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت اور بلاوے پر جانا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۹۰۹۲:.....محمد بن یحییٰ نے کہا ان کو خبر دی عبدالرزاق نے جب اس کو انہوں نے مسند بیان کیا اور معمر اس حدیث کو کثرت کے ساتھ مرسل بیان کرتے تھے۔

۹۰۹۳:.....ہمیں اس کلام کے ساتھ خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوالولید فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے پھر مذکورہ حدیث کو اس نے ذکر کیا ہے۔

تین راتوں سے زیادہ ترک تعلق:

۹۰۹۳:.....مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہیب ابن جریر نے ان کو شعبہ نے اور حماد بن زید نے یزید رشک سے اس نے معاذہ سے اس نے ہشام بن عامر سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین راتوں سے زیادہ اپنے بھائی سے ترک تعلق کرے۔ بے شک وہ دونوں حق سے اعراض کرنے والے ہوں گے جب کہ وہ انقطاع تعلق پر قائم رہیں گے۔ بے شک ان دونوں میں سے زیادہ بہتر صلح کے لئے وہ ہوگا جو دونوں میں سے اس کام کے لئے سبقت کرے گا اور یہی عمل اس کے لئے کفارہ ہوگا اور اگر ایک دوسرے پر سلام کرے اور دوسرا جواب نہ دے اس کا سلام قبول نہیں ہوگا اور فرشتے اس کو سلام کا جواب دیں گے۔ اگر دونوں تعلقات کے انقطاع کی حالت میں مرگئے تو دونوں جنت میں نہیں جائیں گے ہمیشہ کے لئے۔

بہتر طریقہ پر سلام کا جواب:

۹۰۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابی ایاس نے ان کو

(۹۰۸۹).....(۱) فی ن: (الخصیبی) (۹۰۹۱).....اخرجه مسلم (۱۷۰۴/۴)

مبارک بن فضالہ نے حسن سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ فحیوا باحسن منھا۔ کہ سلام کا جواب اس سے بہتر طریقے پر دو۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے جب تم پر تمہارا بھائی مسلمان سلام کرے اور یوں کہے السلام علیکم تو تم اس کو یوں کہو السلام علیک ورحمۃ اللہ یا کم از کم اسی لفظ کو دہرا دو۔ یعنی اگر السلام علیکم ورحمۃ اللہ نہیں کہہ سکتے تو وہی الفاظ کہہ دو جو اس نے کہے ہیں۔ السلام علیکم۔ جیسے اس نے سلام کیا اور صرف یوں نہ کہو کہ وعلیک۔

۹۰۹۵:.....ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن ابوجعفر عبادی نے۔ بے شک انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اور ابن عمر ایسے تھے کہ جب ان پر کوئی سلام کرتا تھا تو وہ اس کو اس طرح جواب دیتے تھے جیسے اس نے سلام کیا ہوتا تھا۔ کہتے تھے السلام علیکم تو عبداللہ یہ کہتے السلام علیکم۔

۹۰۹۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابی ایوب نے زہری بن معبد سے اس نے عروہ بن زبیر سے کہ ایک آدمی نے اس پر سلام کیا اور یوں کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو عروہ نے کہا کہ اس نے تو ہمارے لئے کوئی فضیلت ہی نہیں چھوڑی بے شک سلام پورا ہو جاتا ہے وبرکاتہ تک۔

۹۰۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علاء بن محمد بن ابی سعید ناطقی نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ھیثم نے ان کو عمر بن ابوزائدہ نے ان وک عبداللہ بن ابونصر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں البتہ دیکھتا ہوں کہ خط کا جواب بھی اسی طرح ضروری ہے جیسے میں سمجھتا ہوں کہ سلام کا حق ہے۔

فصل:.....اہل کتاب کے سلام کا جواب دینا

۹۰۹۸:.....ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل مؤملی نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ یہودیوں میں لوگ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور کہتے تھے تمہارے اوپر سام ہو (مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ تم پر ہلاکت ہو، تم پر موت آئے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں کہہ دیتے وعلیکم۔ مسروق کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سمجھ گئیں اور ان کو برا بھلا کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رک جائیے اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ نہ ہی فحش اور گالی کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی زبردستی کسی کو گالیاں دینے اور اجڈ ہونے کو۔ سیدہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان کے بارے میں یہ آیت وارد نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ہے:

واذا جاؤک حیوک بمالم یحیک بہ اللہ الخ

جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کے اوپر ایسا سلام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نہیں کیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اس نے یعلی بن عبید سے۔

۹۰۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ مشرکین کی ایک جماعت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے کی اجازت چاہی جب آئے تو انہوں نے کہا السام علیکم یا اباالقاسم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا وعلیکم۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ بل علیکم السام واللعنۃ۔

بلکہ تم لوگوں پر موت ہو اور لعنت ہو۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا۔ رک جائیے اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں رفق اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کیا آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ تو کہہ رہے ہیں تم پر ہلاکت ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے کہہ دیا ہے وعلیکم (کہ تم پر ہو)۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان بن عیینہ سے۔

۹۱۰۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن حسن حبری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ یہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے۔ السام علیک۔ تم پر ہلاک ہو۔ مگر یہودی دل میں یہ سوچتے تھے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ عذاب کیوں نہیں دیتے؟ اس بات پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

و اذا جاؤک حیوک بمالم یحیک به اللّٰه الخ.

جب وہ تیرے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ جن کے ساتھ اللہ نے تمہیں سلام نہیں نے کیا۔

۹۱۰۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے ان کو ابو الزبیر سے اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں سلام کیا۔ السام علیک یا ابا القاسم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وعلیکم۔ فرمایا کہ ہم ان کے خلاف جواب دیتے ہیں وہ ہمارے خلاف جواب نہیں دیتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ہارون بن عبداللہ سے اور حجاج بن شاعر سے اس نے حجاج بن محمد سے۔

۹۱۰۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو عبداللہ بن ابی بکر نے وہ کہتے ہیں کہ کسی نے سنا انس سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تم پر سلام کریں تو ان کو جواب میں کہو وعلیکم۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابی شیبہ نے اس نے ہشیم سے۔

فصل:......جس شخص کو کوئی سلام کرے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو

۹۱۰۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو زید بن اسلم نے منیٰ میں وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی عمرو بن عوف کی طرف گئے قباء میں تاکہ اس میں آپ نماز پڑھیں۔ لہٰذا بعض انصاری لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ ان کو کیسے جواب دیتے تھے جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ سفیان نے کہا کہ میں نے ایک آدمی سے کہا کہ آپ نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ اس نے کہا اے ابو اسامہ کیا آپ

(۹۱۰۱)......(۱) فی ا: (الحران)

نے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان سے کلام کیا تھا اور انہوں نے مجھ سے کلام کیا تھا اور زید نے نہیں کہا کہ میں نے اس سے سنا تھا۔

۹۱۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابی بکر بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن لیح نے ان کو نائل صاحب قباء نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے مجھے اشارے سے جواب دیا کہالیث نے میں نے اس کو گمان کیا ہے کہ یوں کہا تھا کہ انگلی سے اشارہ کیا تھا۔

۹۱۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن المعروف مہرجانی نے وہاں پر ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حسن صوفی نے ان کو علی بن جعفر نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں سلام کا جواب دینے کے بارے میں۔ فرمایا کہ اپنے سر کے ساتھ اشارہ کر دے یا اپنی انگلی سے اشارہ کر دے۔

فصل

فرماتے ہیں کہ اس قول کے قائل کا مطلب کہ السلام علیکم یہ ہے کہ اللہ تمہارے اوپر سلامتی کا فیصلہ کرے ان امور سے سلامتی جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ لفظ سلام اور سلامۃ ایسے ہے جیسے مقام اور مقامۃ، ملام اور ملامۃ۔ سواس کے نہیں کہ علیکم کہا گیا ہے لکم نہیں۔ کیونکہ مراد قضاء اور فیصلہ ہے اور بندے کے لئے خیر کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہوتا ہے، کیونکہ وہ فیصلہ اس کو پالیتا ہے خواہ وہ اس کا ارادہ کرے یا نہ کرے اس حال میں بھی پالیتا ہے اس کو حالانکہ وہ اس کو جانتا بھی نہیں ہوتا۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اسم سلام تمہارے اوپر ہو۔ یعنی اللہ کا نام تمہارے اوپر ہو۔ یعنی تمہارے اندر برکت ہو اور تمہارے لئے یمن اور سعادت ہو جیسے اس میں ہوتی ہے جس میں بسم اللہ مذکور ہوتی ہے۔

فصل:...... مکافات عمل (جیسی کرنی ویسی بھرنی)

۹۱۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابوشہاب نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک مہاجرین میں سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ہم نے ان سے زیادہ بہتر غمخواری کرنے والا باوجود قلت کے کوئی نہیں دیکھا اور ان سے کثیر میں زیادہ بہتر خرچ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ انہوں نے تو ہماری محنت وشفقت بھی خود سنبھال لی ہے اور حکمرانوں نے ہمیں معاوضے میں شریک رکھا ہے۔ ہمیں تو اس بات کا ڈر لگنے لگا ہے کہ کہیں سارے کا سارا اجر ہی وہ نہ لے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہرحال جو تم لوگ ان پر دعا دے رہے ہو اور جو ان کی تعریف کر رہے ہو یہ مکافات ہے اور بدلہ۔ یا کہا تھا کہ مکافات کے مشابہ ہے۔

۹۱۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ہشام بن علی نے اور محمد بن ایوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے وہ ابوسلمہ سے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو انس نے کہ بے شک مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ انصار تو پورا پورا اجر ہی لے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جو کچھ تم ان کے لئے دعا دی ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔ یہ الفاظ ہیں حدیث ابن عوانہ کے اور ابن عبداللہ نے زیادہ کیا ہے اپنی روایت میں لفظ علیہم کا۔

۹۱۰۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو بشر بن فضل نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے اس کو میرے قوم کے ایک آدمی نے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

کوئی عطیہ دے اور اس کو پالے اس کو چاہئے کہ اس کا بدلہ دے دے اور جو شخص بدلہ کے طور پر دینے کے لئے کوئی چیز نہ رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کی تعریف کرے۔ اس نے اس کی تعریف کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جس نے اس کو چھپایا اس نے ناشکری کی۔ اس کی مشابہت کرنے والا جس کو کچھ نہیں دیا گیا جھوٹ کا لباس پہننے والا جیسا ہوتا ہے۔

۹۱۰۹:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے شرحبیل انصاری سے اس نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔ علی نے کہا۔ مگر یہ کہ اس آدمی کا نام لیا جس کا نام بشر نے نہیں لیا تھا۔ وہ ہے شرحبیل بن سعد انصاری جن کی کنیت ابوسعید ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے اس نے عمارہ بن غزیہ نے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے اور اس نے اس میں غلطی کی ہے۔

اچھائی کا بدلہ ضرور دیا جائے:

۹۱۱۰:..... ہمیں خبر دی ابواسامہ محمد بن احمد بن محمد بن قاسم ہروی مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری نے مصر میں ان کو ابوصالح قاسم بن لیث بن مسرور نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سعید بن حارث نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھانے کی دعوت دی گئی اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کی ایک جماعت بھی تھی۔ کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اپنے بھائی کی تائید کردو۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا کہ کس چیز کے ساتھ؟ فرمایا کہ برکت کی دعا دو اور اس کو ہم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، جس کے ساتھ خیر اور نیکی کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ بھی ادا کرے اور جو اس پر قادر نہ ہو وہ اسی نیکی پر اس کی تعریف کرے اور جو شخص ایسا بھی نہ کر سکے اس نے ناشکری کی اور جو شخص جھوٹی تعریف کرے بلا وجہ وہ جھوٹ کا لباس پہننے والا ہے۔

۹۱۱۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو ابوسعد عمران بن عبدالرحیم اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن حمید طویل نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ ضرور دے اگر وہ اس پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو نصیحت کرے جو اس کو نصیحت کرتا ہے وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے، جو شخص زبردستی تعریف کرے اس چیز پر جو اس کو حاصل نہیں ہوئی وہ ایسے ہوتا ہے جیسے اس نے جھوٹ کا لباس پہنا ہے۔

۹۱۱۲:..... ہمیں خبر دی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن موسیٰ حلوائی نے ان کو زیاد بن یحییٰ نے ابوالخطاب نے ان کو مالک بن سعید نے ان کو صالح بن ابی الاخضر نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ساتھ نیکی اور اچھائی کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کو اس نیکی کا بدلہ ضرور دے اور بدلے کی استطاعت نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو نصیحت کرے۔ جس نے نیکی کرنے والے کو نصیحت کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جو شخص کسی ایسی چیز پر کسی کی تعریف کرے جو اس کو حاصل نہ ہوئی ہو وہ ایسے ہے جیسے اس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن لئے ہیں۔

(نوٹ)..... ان روایات کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو چاہئے کہ وہ احسان کرنے والے کا نیکی سے تذکرہ کرے جس نے ایسا کیا اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ یہ مفہوم اس صورت میں ہوگا جب فلیذ کر کو ذکر سے مشتق مانا جائے۔ اگر تذکیر سے مشتق مانیں تو پھر وہی مفہوم ہوگا

(۹۱۱۰)..... (۱) فی ن : (بکر)

أخرجه أبو داؤد (۳۸۵۳) بنحوه.

جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔

۹۱۱۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحاق طیبی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبید انصاری نے اور ابراہیم بن حمید طویل نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی نیکی کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ ضرور دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اسے نصیحت کرے جس نے اپنے محسن کو نصیحت کی اس نے اس کا شکریہ ادا کر لیا اور بلاوجہ تعریف کرنے والا جھوٹ کا لبادہ اوڑھنے والے کی طرح ہے۔

۹۱۱۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر احمد بن عبدالرحمٰن صفار نے ان کو ابوعمرو بن عبید نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ انصاری نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے۔ پھر اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔

۹۱۱۴:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابوعوانہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے انکو شریح بن نعمان جوہری نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کو ضرور دیا کرو جو تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے اس کو پناہ دیا کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ نیکی کرے اس کو ضرور بدلہ دیا کرو اگر تم اس کے لئے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لئے دعا کر دو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ بے شک تم نے اس کو اس کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے اور جو شخص تم سے اللہ کے واسطے سے جوار اور پڑوس مانگے اس کو دے دو) یا مطلب ہے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو)۔

۹۱۱۵:......اور روایت کی ہے سائب بن عمر نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت ہے جس کی طرف احسان یا نعمت منتقل کی جائے اس کو چاہئے کہ اس کا شکر ادا کرے۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو یحییٰ بن ابوسعید نے ان کو سائب بن عمر نے اس نے اسی کو ذکر کیا۔

۹۱۱۶:......کہا ابوعبید نے کہ ان کا تو یہ قول ازلق الیہ کا مطلب ہے **اسدت الیه** اور **اصطنعت عنده**۔

شکر گزار بندہ:

۹۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ربیع بن مسلم نے ان کو محمد بن زیاد نے اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا وہ لوگوں کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

۹۱۱۸:......اور ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو محمد بن راشد ادیب اصفہانی نے ان کو ابوجہم ازرق بن علی نے ان کو حسان بن ابراہیم نے ان کو عبدالمنعم بن نعیم نے حریری سے ان کو ابوعثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ اللہ کا شکر کرنے والا سب سے زیادہ شکر گزار ہوتا ہے لوگوں کے لئے۔

۹۱۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ خسروگردی نے ان کو ابووکیع ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی محمد بن سری نے ان کو منصور بن مزاحم

نے ان کو ابو وکیع نے عبدالرحمٰن سے اس نے شعبی سے اس نے نعمان بن بشر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: جو شخص قلیل کا شکر نہیں کرتا وہ کثیر کا شکر بھی نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہیں کرتا۔ اور اللہ کی نعمت کو بیان کرنا شکر کرنا ہے اور اس کو ترک کرنا ناشکری ہے اور جماعت رحمت ہے۔

۹۱۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو عبداللہ بن شریک نے ان کو عبدالرحمٰن بن عدی نے ان کو اشعث بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سے جو زیادہ اللہ کا شکر کرنے والا ہے وہ لوگوں کا بھی زیادہ شکر ادا کرتا ہے۔

حسن سلوک ایمان میں سے ہے:

۹۱۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو محمد بن ثمال صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبدالمؤمن بن یحییٰ بن ابی کثیر نے اپنے والد سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ ایک بڑھیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت خوش ہوتے تھے اور اس کا اکرام کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر قربان آپ اس بڑھیا کے ساتھ خاص سلوک کرتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ نہیں کرتے؟ فرمایا کہ یہ میری اہلیہ خدیجہ کے پاس آیا کرتی تھیں گویا کہ اس کی سہیلی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ دوستی کا اکرام کرنا ایمان میں سے ہے۔

۹۱۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابوعاصم نے ان کو صالح بن رستم نے ان کو ابوملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑھیا آئی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں جثامہ المزنیہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم حنانہ المزنیہ ہو۔ ہاں تم کیسی ہو؟ اور تم لوگوں کے حالات کیسے ہیں؟ اور ہمارے بعد آپ لوگ کیسے رہ رہے ہو؟ اس نے بتایا کہ ہم سب بخیریت ہیں میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جائیں یارسول اللہ۔ کہتی ہیں کہ جب وہ نکل کر چلی گئی تو میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس بڑھیا کا اتنا اچھا استقبال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ یہ پرانی جاننے والی ہے۔ یہ ہم لوگوں کے پاس خدیجہ کے زمانے سے آتی تھی۔ بے شک حسن سلوک ایمان میں سے ہے۔ میں نے اس روایت کو ایسے ہی پایا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے حدیث میں جثامہ المزنیہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا بلکہ تم حنانہ المزنیہ ہو۔ میں نے اس روایت کو کتاب الایمان میں ہی نقل کیا ہے۔

۹۱۲۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا ہروی نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق ابن فضل عطار مروزی نے ان کو سلم بن جنادہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آیا کرتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عزت کرتے تھے۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کون ہے؟ فرمایا کہ یہ ہم لوگوں کے پاس خدیجہ کے زمانے سے آیا کرتی ہے۔ بے شک حسن عہد ایمان میں سے ہے۔ میں نے اس روایت کو ایسی ہی پایا ہے اور یہ اسی اسناد کے ساتھ حدیث غریب ہے۔

۹۱۲۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع فلکی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جبیر

(۹۱۲۲)......(۱) فی ن: (حنانة) ۲ فی ن: (حنانة)

نے انکو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مطعم زندہ ہوتے اور وہ مجھ سے ان قیدیوں کے بارے میں بات کرتے تو میں ان کو چھوڑ دیتا اسی کی وجہ سے۔یعنی بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا تھا۔سفیان نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا ایک احسان تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو عادت تھی کہ آپ لوگوں کو ان کے احسانات کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

۹۱۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اسحاق بن محمد سوسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعمرو ہلال بن علاء بن ہلال رقہ نے رقب میں ان کو خبر دی ہے ابوطلحہ بن زید نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ ابن کثیر سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا وفد آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خدمت کرنے کے لئے خود کھڑے ہوگئے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کافی ہیں آپ کی طرف سے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معزز لوگ ہیں۔میں چاہتا ہوں کہ میں خود بھی ان کو بدلہ دوں اور ان کا اکرام کروں۔طلحہ بن زید اوزاعی اس کے ساتھ منفرد ہیں۔

بیوی کی ناشکری کرنا:

۹۱۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا ابن یسار نے ان کو عبداللہ بن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث حسوف میں۔فرمایا کہ میں نے آگ دیکھی میں نے آج کے دن جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور زیادہ تر اس منظر والوں میں، میں نے عورتوں کو دیکھا۔لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی کیا وجہ تھی؟ فرمایا کہ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموشی کرتی ہیں۔اگر ایک زمانہ بھر ان کے ساتھ نیکی کرتے رہیں اس کے بعد اگر وہ تم سے ایک بار بھی کوئی ناگوار چیز دیکھ لے تو یوں کہہ دیتی ہے کہ میں نے تو تم میں کبھی کوئی اچھائی دیکھی ہی نہیں۔اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۹۱۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالاعلیٰ ابن حماد نے ان کو داؤد عطار نے ان کو ابن خثیم نے ان کو شہر نے ان کو اسماء بنت یزید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ عورتیں مسجد کے کونے میں بیٹھی تھیں۔میں بھی ان میں تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز سنی یا کہا کہ شور سنا تو فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم لوگ زیادہ تر جہنم کا ایندھن ہو۔اسماء کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز لگائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کی زیادہ حریص تھی۔میں نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا کیوں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں کو کوئی چیز دی جاتی ہے تو اس کا شکریہ ادا نہیں کرتی ہو اور جب تمہیں دینا روک دیا جائے تو تم شکایت کرتی ہو۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ بچاؤ اپنے آپ کو محسنین کی ناشکری کرنے سے۔میں نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) محسنوں کی ناشکری کیسے ہوتی ہے۔فرمایا: ایک عورت مرد کے تحت ہوتی ہے اور اس کے لئے دو تین بچے جنتی ہے۔پھر کہتی ہے میں نے تم سے کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

بخل پسندیدہ نہیں:

۹۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی علی بن فضل بن فضل محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو اعمش نے ان کو عطیہ بن سعد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی قیمت ادا کرنے کے لئے رقم کا سوال کیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اعانت

کردی۔ وہ وہاں سے چلے گئے۔ آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی اور اچھائی کی اور شکریہ ادا کیا اس نیکی پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی جو انہوں نے کہی تھی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن فلاں کو میں نے دس سے سو کے درمیان میں دیئے تھے۔ اس نے یہ بات نہیں بتائی۔ بے شک تمہارا ایک آدمی مجھ سے سوال کرتا ہے اور وہ اپنا سوال پورا کرا کر لے جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کے لئے آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمیں وہ چیز کیوں دیتے ہیں جو آگ ہوتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مجھ سے مانگنے سے بھی تو باز نہیں آتے ہو اور اللہ تعالیٰ میرے لئے بخل کو بھی گوارا نہیں کرتا۔

۹۱۲۹:......وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن مدینی نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے ان میں جو انہوں نے حدیث بیان کی ہے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوسعید سے اور حدیث جریر میرے نزدیک وہی حدیث ہے۔

۹۱۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے احمد بن محمد عنبری نے ان کو عثمان بن سعد دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے اور ان کو خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مہران دینوری نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے فلاں سے جو آپ کا تذکرہ کر رہا تھا اور آپ کی اچھائی کر رہا ہے اور کہہ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رقم دی ہے۔ مگر فلاں آدمی یہ بات نہیں کہہ رہا تھا۔ حالانکہ اس نے ایک سو دس تک حاصل کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص میرے پاس اپنا سوال پورا کرا کر جاتا ہے اس مال کو بغل میں دبا کر لے جاتا ہے۔ کہا امام احمد نے یا اس کی مثل کہا فرمایا کہ حالانکہ نہیں ہوتا یہ مال مگر آگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیوں ان کو یہ مال دیتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کیا کروں مجھ سے سوال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے لئے بخل کو پسند نہیں کرتا۔

۹۱۳۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ میں اس کو منکر سمجھتا ہوں ابوصالح کی حدیث سے اس لئے کہ وہ روایت کی گئی ہے عطیہ سے ایک چیز جو بعض حدیث کی طرف رجوع کرتی ہے۔

۹۱۳۲:......کہا علی نے کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو عطیہ نے ان کو ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو شخص نہیں شکر کرتا لوگوں کا۔

۹۱۳۳:......تحقیق روایت کی گئی ہے غیر قوی اسناد کے ساتھ اعمش سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس نے عمر بن خطاب سے اس قصے میں اور وہ معجم اسماعیلی میں ہے۔ میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا اور میں نے اس کو نقل بھی نہیں کیا۔

سوکھی کھجور کا ہدیہ:

۹۱۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عباس دوری نے ان کو شاذان نے ان کو اسرائیل نے ان کو عمارہ بن زاذان نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خشک کھجوریں دینے کو کہا۔ وہ اس سے ناخوش ہوا اور دوسرا سائل آیا۔ حضور صلی اللہ

(۹۱۳۰)......(۱) فی ن : العنوی)

علیہ وسلم نے اس کے لئے بھی سوکھی کھجوروں کا حکم دیا۔اس نے کہا سبحان اللہ! کھجوریں وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے۔(یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے) کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی سے کہا تم جاؤ ام سلمہ کے پاس اس کو کہو کہ وہ اس کو چالیس درہم دے دے جو اس کے پاس رکھے ہیں۔

۹۱۳۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبدالعزیز بن سری نے ان کو صالح مری نے ان کو حسن نے حضرت انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ایک سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجوریں دیں اس آدمی نے کہا سبحان اللہ، اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی کھجوروں کا صدقہ کر رہا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کیا تو جانتا نہیں ہے کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔چنانچہ اس کو دے دیا۔دوسرے نے کہا اس نے سوال کیا اس کو انہوں نے کچھ کھجوریں دیں۔اس نے کہا کھجوریں ہیں انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف سے یہ کھجوریں مجھ سے جدا نہیں ہوں گی میں جب تک باقی رہوں گا میں ہمیشہ ان کی برکت کی امید رکھوں گا۔کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے نیک سلوک کا حکم فرمایا۔کچھ عرصہ گذرا تھا کہ وہ شخص غنی ہو گیا۔

۹۱۳۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو جعفر بن احمد بن محمد بن صباح نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عاصم بن سوید بن جاریہ انصاری سے قبا میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن سعید نے حضرت انس سے وہ کہتے ہیں کہ اسید بن حضیر نقیب اشہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ بنوظفر کے اہل بیت کے بارے میں بات کرنا چاہتے تھے جن میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کوئی چیز تقسیم کی تھی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے اسید آپ نے ہمیں چھوڑ دیا تھا یعنی دیر کر دی یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے ہاتھوں میں تھا وہ چلا گیا۔جب تم سنو کہ ہمارے پاس غلہ یا کھانے کا سامان آیا ہوا ہے تو اس وقت تم میرے پاس آ جاؤ اور میرے سامنے اس گھر والوں کا تذکرہ کرنا۔پھر وہ رکے رہے اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر سے غلہ اور جوار اور کھجوریں وغیرہ کھانے کا سامان آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں تقسیم کیا۔پھر انصار میں بڑا حصہ تقسیم کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذکورہ اہل گھرانہ پر بھی تقسیم کیا اور بڑا حصہ عطا کیا۔لہٰذا حضرت اسید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا جزاک اللہ یا رسول اللہ۔اللہ آپ کو جزا دے پاکیزہ ترین جزا۔یا کہا تھا کہ بہترین جزا یا عاصم کو شک ہے۔اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم لوگوں کو بھی اے انصار کی جماعت اللہ تعالیٰ جزا خیر دے یا کہا تھا کہ پاکیزہ ترین جزا دے۔میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم میں سے ہر ایک صابر ہے اور عفیف ہے۔تم لوگ عنقریب میرے بعد تقسیم میں اور ہر معاملے میں ترجیحی سلوک دیکھو گے۔لہٰذا تم لوگ اس کیفیت پر صبر کرنا حتیٰ کہ تم لوگ مجھے حوض کوثر پر پالو۔

تعریف میں بڑائی:

۹۱۳۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن سعید بن مسعود سکری نے آحرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی بغدادی نے اصفہان میں ان کو ابوالجواب احوص بن جواب نے ان کو سعید بن خمس نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان ہندی نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے سے کہے جزاک اللہ خیرا۔اس نے اس کی بڑی تعریف کر لی۔

(۹۱۳۶) ......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۸۷۹/۵)

وما بين المعكوفين سقط من الأصل

دو شعر:

۹۱۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن ثقفی نے ان کو سہل مولیٰ مغیرہ نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری اسفرائنی نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابن ریوسدی نے ان کو مؤمن عبدالرحمٰن نے ان کو سہل مولیٰ مغیرہ نے ان کو حسین بن رستم نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ آپ ان دو شعروں پر غور کیجئے جو ایک یہودی نے کہے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ فلاں یہودی نے کہے تھے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے کمزور انسان کو عزت دے کر بلند کیجئے۔ بے شک اس کا ضعف اس دن تیری حفاظت کرے گا جس دن تجھے مصیبتیں گھیر لیں گی۔ بے شک وہ تیری عزت افزائی کرے گا یا تو تیرا بدلہ اتار دے یا تیری تعریف کرے گا اور بے شک جو شخص تیری تعریف کرے تیرے کسی احسان پر وہ اس طرح ہوتا ہے جیسے اس نے احسان کا بدلہ دے دیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اللہ مارے کتنی اچھی بات کہی ہے اس نے۔ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر پہنچے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے محمد جس شخص سے کوئی خیر یا کوئی معروف کا کام کیا جائے اگر وہ اس کا اور کوئی بدلہ نہ دے سکے تو سوائے تعریف کے تو وہی کر لے کیونکہ جو تعریف کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جسے اس نے بدلہ دے دیا اور روایت میں ہے کہ جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ کچھ نہ دے سکے سوائے دعا کے اور تعریف کے تو اس نے گویا اس کا بدلہ دے دیا۔

۹۱۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق غسیلی نے ان کو منصور بن حاتم خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عائشہ کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا اے خراسانی یاد کیجئے واقدی سے شکر کے بارے میں۔ میں نے اس کو شعر میں کہا۔

اپنے کمزور انسان کو اونچا کیجئے ایک اس کا ضعف تیری حفاظت کرے گا جس کو مصیبتوں نے گھیر لیا ہے وہ ایک نہ ایک دن تجھے اس کا بدلہ دے دے گا یا تیری تعریف کرے گا۔ بے شک وہ شخص جو تیرے فعل کو تیری تعریف کرے وہ اس کی طرح ہے جو بدلہ دے دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام پہلوؤں کو پچھلوں کو جمع کرے گا اور اپنے بندے سے کہے گا اے میرے بندے کیا تم نے فلاں شخص کا شکریہ ادا کیا تھا اس نیکی کے بدلے میں جو اس نے تیرے ساتھ کی تھی؟ وہ کہے گا کہ نہیں اے میرے رب میں نے تیرا شکر کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ نعمت تیری طرف سے تھی۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے بندے تم نے میرا شکر بھی ادا نہیں کیا جب تم نے اس کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ہاتھ سے میں نے تجھے نعمت عطا کی تھی۔ منصور نے کہا لہٰذا ابن عائشہ نے مجھ سے کہا کہ یہ دو شعر لکھ لیجئے حدیث کے تحت۔

بھلائی کا ہاتھ غنیمت ہے جہاں کہیں بھی ہو حال اس کا ناشکرا ہو یا شکر گذار۔ شکر کرنے والے کا شکر کرنا بھی اس کی جزا اور بدلہ ہے اور ناشکری کرنے والے کی ناشکری کی سزا بھی اللہ کے پاس ہے۔

یہ حدیث اسناد اول کے ساتھ زیادہ لائق ہے۔ اور دونوں ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۹۱۳۸)......(۱) فی (أ) : (بن)

کنز العمال (۸۶۲۹)

(۹۱۳۹)......(۱) فی ن : (الغیلی)

(☆) ... یعنی عائشة رضی الله عنها و الله أعلم

اور کبھی یہ دونوں شعر حضرت ابن مبارک سے روایت کیے جاتے ہیں کہ انہوں نے ان اشعار کو کہا تھا۔

نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے:

۹۱۴۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالاعلیٰ بن حماد سے وہ کہتے ہیں کہ حکماء میں سے ایک آدمی نے کہا تھا۔ البتہ میں ضرور تیرا شکریہ ادا کروں گا اس نیکی کا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے۔ بے شک نیکی کے لئے تیرا قصد و ارادہ کرنا خود نیکی ہے۔ اگر وہ نیکی جاری نہ رہے تو بھی میں تیری برائی نہیں کروں گا۔ کیونکہ شے مصروف بقدر مقدور ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے کہ رزق بقدر مصروف کے مصروف ہوتا ہے۔

۹۱۴۱:......ہمیں خبر دی اس کی عبدالخالق بن علی نے ان کو احمد بن یحییٰ سنی نے ان کو کامل بن مکرم سمرقندی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابن ابی خیثمہ نے ان کو شعر سنائے عبدالاعلیٰ بن حماد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۹۱۴۲:......اور اس میں ایک اور دوسری وجہ بھی کہی گئی ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے۔

اور میں تجھ کو ملامت نہیں کروں گا اور اس کی مقدار جاری نہ رہ سکے۔ بس ار رزق قدر مصروف کے ساتھ مصروف ہوتا ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن علی تمیمی نے ان کو محمد بن سلیمان فارس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن بشر سے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوحفص عمر بن نصر نہروانی نے معروف کے بارے میں۔ لہٰذا انہوں نے مذکورہ دو شعر ذکر کئے۔

۹۱۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو غلابی نے ان کو عبیداللہ بن محمد نے ان کو ہمارے اصحاب نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا جو شخص اپنے دوست کا شکریہ ادا نہیں کرتا حسن نیت پر اس میں وہ اس کے حسن فعل پر بھی اس کا شکریہ ادا نہیں کرے گا جو وہ اس کے ساتھ کرے۔

۹۱۴۴:......اور روایت کیا ہے اس کو ابن ابی الدنیا نے محمد بن حسین سے اس نے عبداللہ بن محمد تیمی نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا۔

۹۱۴۵:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے علی بن عمر حافظ نے ابن رومی سے۔ میں اس قلیل کو قلیل نہیں کہتا جس کو تو خرچ کرتا ہے۔ تیرا مجھ کو معروف اور نیکی کے ساتھ یاد کرنا خود ہی ایک نیکی ہے۔

۹۱۴۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں۔ ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے انکو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو فضل بن غسان ابوعبدالرحمٰن نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ یعلی بن حکیم کی موت کی خبر لایا شام سے اس کی ماں کی طرف وہ بنو ثقیف کا غلام تھا۔ یہاں پر اس کا کوئی بھی نہیں تھا اس کی ماں کے سوا۔ ایوب سختیانی تین دن تک صبح و شام اس خاتون کے دروازے پر آتا رہا۔ وہ خاتون اس کے ساتھ بیٹھتی رہی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جب بھی آیا ہمیشہ وہ نماز پڑھ رہی ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ اس خاتون کا بھی انتقال ہوگیا۔ حماد بن زید کہتے ہیں کہ وہ خاتون اس کے گھر میں آتی تھیں اور اس کے ہاں شب باشی بھی کرتی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جو فعل جسے میں نے کہا وہ ایوب سختیانی ہے وہ داخل ہیں کرم عہد میں۔

۹۱۴۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد یوسف نے ان کو ابوعلی حسن بن عباس جوہری نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو ھوذہ بن خلیفہ نے ان کو عون بن ابی جمیلہ نے ان کو خالد ربعی نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں جن کی سزا مؤخر نہیں ہوتی ظلم اور قطع رحمی اور خیانت اور احسان کی ناشکری۔

۹۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی اورذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو نصر بن قدیر بن نصر نے ان کو ابوعمرو شغانی نے ان کو عبدالحمید بن انس مراثی نے ان کو نصر بن سیار نے اور وہ خراسان میں تھے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی قوم پر احسان کرے اور وہ اس کا شکر ادا نہ کریں اور وہ ان کے خلاف بددعا کرے تو اس کی وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ کہا نصر بن سیار نے: اے اللہ بے شک میں نے احسان کیا ہے آل بسام پر۔ انہوں نے اس کا شکر ادا نہیں کیا۔ اے اللہ تو ان کو چکھا ہتھیاروں کی گرمی۔ کہتے ہیں کہ ہر شخص ان میں سے تلوار کے ساتھ ہی مرا۔

ناشکری کرنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں فرمائیں گے:

۹۱۴۹:......کہا نصر بن قدیر نے کہ کہا ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں کہا شعبہ نے کہ شریف لڑکے جھوٹ نہیں بولتے۔

۹۱۵۰:......اور یہ بات مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے اس نے نصر بن سیار سے۔

۹۱۵۱:......اور ہم نے روایت کی ہے باب بر والدین میں حدیث زبان بن فائد سہل بن معاذ سے ان کے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کے بارے میں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت میں نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی ان پر نظر کرم کرے گا۔ ان میں سے ایک وہ انسان بھی ہے جس پر کوئی قوم احسان کرے اور وہ ان کے احسان پر ناشکری کرے اور ان کا برا اور لاتعلق ہو جائے۔

۹۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سالم نے ان کو ابویعلی نے انکو ابن حنفیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوتا ہے۔

فرمایا کہ یہ برا اور فاجر ہی ہے۔

۹۱۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سالم بن ابوحفص نے ان کو منذر نوری نے وہ کہتے ہیں کہا علی بن حنیف نے کہ:

هل جزآء الاحسان الا الاحسان

سے مراد نیک اور بدکار جسٹر مراد ہے۔ یہی محفوظ ہے ابن الحسنیف کے قول سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسناد ضعیف کے ساتھ۔

احسان کا بدلہ احسان:

۹۱۵۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عمر بسطام نے مرو میں ان کو محمد بن عبدالکریم نے ان کو ہیثم بن عدی نے ان کو عبداللہ بن عیاش نے ان کو جعفر بن ایاس نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مؤمن اور کافر دونوں کے لئے جامع بطور رجسٹر نازل کی ہے۔ یعنی:

(۹۱۴۹)......اخرجه العقيلي في الضعفاء (۲۹۹/۴) من طريق نصر بن قديد. به

(۹۱۵۳)......(۱) في ن: (الخيف)

هل جزآء الاحسان الا الاحسان

احسان کا بدلہ احسان ہی ہوسکتا ہے۔

اس سند میں ہیثم بن عدی کوفی متروک الحدیث ہے۔

۹۱۵۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہا ابوعبید نے حدیث ابن حنیفہ سے اللہ کی اس مہربانی کے بارے میں کہ:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوسکتا ہے۔

فرمایا کہ یہ ایک نیک اور بد سب کو جامع ہے اور عام ہے۔ یعنی آپ کا یہ قول مسجلۃ بمعنی مرسلہ ہے۔ اس میں صرف نیکی کی شرط نہیں ہے جس میں فاجر شامل نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ حسان جو ہر ایک کی طرف ہے اس کی جزاء احسان ہے اگر چہ وہ جس کی طرف احسان کرتا ہے فاجر ہی کیوں نہ ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز ایسی مروی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

۹۱۵۶:...... کہا ابوعبید نے کہ میں نے سنا اسماعیل سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص پر آئے جس کا چوری کے سلسلے میں ہاتھ کٹ چکا تھا اور وہ خیمے میں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس مصیبت زدہ کو کس نے ٹھکانہ دیا ہے؟ لوگوں نے فرمایا کہ فاتک نے یا کہا کہ حزیم بن فاتک نے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللهم بارک علی مال فاتک کما اوی هذا العبد المصاب

اے اللہ! فاتک کے مال میں برکت عطا فرما جیسے اس نے اس مصیبت زدہ بندے کو ٹھکانہ دیا ہے۔

یتیم و مسکین اور قیدی کو کھانا کھلانا:

۹۱۵۷:...... کہا ابوعبید نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے حجاج نے ابن جریج سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما و اسیراً

کہ نیک لوگ وہ ہیں جو کھانے کی خواہش کے باوجود کسی مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

فرمایا کہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قیدی صرف مشرکین ہی ہوا کرتے تھے۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ میں اس سے یہ سمجھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بھی تعریف کی ہے جو ایسے قیدی کے ساتھ نیکی کرے جو کہ مشرکین میں سے ہو۔ لہٰذا ابوعبید نے اس کو محمول کیا ہے اس پر کہ ہر ایک کے ساتھ نیکی کرنے میں پہل ہونی چاہئے۔

۹۱۵۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعلی حسن بن عباس بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق حربی نے ان کو اسحاق بن اسرائیل نے انکو عبدالرزاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکار بن مصعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب بن حیلہ سے وہ کہتے تھے تیرا ترک مکافات کرنا تطفیف ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ویل للمطففین۔ یعنی نیکی کا بدلہ نہ دینا ناپ تول میں کمی کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

۹۱۵۹:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن حسن بصری نے جو کہ منصور فقیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ نیکی کرنے والے کی نیکی کی قسمت شکر کرنا ہے اور محسن کا احسان آخرت کا ذخیرہ ہے اور زندہ رہ جانے والوں میں ذکر خیر کا باقی رہنا مر جانے والوں کے لئے

(۹۱۵۸)......(۱) فی ا: (إسحاق بن ابی إسحاق بن ابی إسرائيل)

زندگی کے مترادف ہے اور آدمی کو کافی ہے جزاء کے طور پر یہ بات کہ لوگ یہ کہیں کہ شریف اور آزاد ہے۔

بہر حال برائی کرنے والے کا بدلہ دینا برائی کے ساتھ۔اس قبیل سے ہے جو شریعت میں جائز ہے۔جس پر اکثر مخلوق پیدا کی گئی اور بارے میں جس چیز کو صاحب عقل خرد پسند کرتے ہیں عمدہ اخلاق کے حوالے سے وہ ہے درگذر کرنا اور معاف کرنا اور یہ بات گذر چکی ہے حسن خلق کے باب میں۔

ذلیل وہی ہوتا ہے جس کو عقل نہ ہو:

۹۱۶۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عبد المؤمن بن احمد بن مؤثرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو حاتم رازی نے ان کو صفوان بن صالح نے ان کو حمزہ بن شوزب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مکحول کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ سلیمان بن موسیٰ تھے۔ایک آدمی آیا اور سلیمان کو اس نے سخت کہا جبکہ سلیمان خاموش رہے۔اتنے میں سلیمان کا بھائی آیا۔اس نے اس کو جواب دیا تو مکحول نے کہا: البتہ تحقیق ذلیل ہوتا ہے وہ جس کو عقل نہ ہو۔

۹۱۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین نے کہا اس نے سنا صالح بن جناح سے وہ کہتے ہیں یقین جانئے کہ بعض لوگ وہ ہیں جو جہالت پر اتر آتے ہیں، جب آپ ان کے ساتھ حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہیں اور وہ حوصلہ کرتے ہیں آپ ان پر جہالت کریں اور اچھے ہو جاتے ہیں جب ایک ساتھ آپ برائی سے پیش آئیں اور وہ برے ہو جاتے ہیں جب آپ ان کے ساتھ نیکی کریں اور وہ آپ کے ساتھ انصاف کرتے ہیں جب آپ ان کے ساتھ ظلم کریں اور وہ آپ کے ساتھ ظلم کرتے ہیں جب آپ ان کے ساتھ انصاف کریں جس شخص کی یہی فطرت ہو، پھر ضروری ہے ایسی عادت جو اس کی فطرت سے انصاف کروائے پھر اس کو نجات دے نصف کی ساتھ اس کے تحت سے۔اور جہالت کا توڑ جہالت سے ہو ورنہ وہ آپ کو ذلیل کر دے گا اس لئے کہ بعض حوصلہ دوسرے کو جری کر دیتا ہے اور تحقیق ذلیل ہو جاتا ہے جس کے ساتھ کوئی ایسا کم عقل نہ ہو جو اس کی سوٹ کرے اور گمراہ ہو جاتا ہے وہ شخص جس کے ساتھ کوئی بردبار نہ ہو جو اس کی رہنمائی کرے اور جہالت میں اس کے نفع کے بارے میں حسان کہتے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ میں جہالت کا بھی حاجتمند ہوں بس اوقات میں مجھے جہالت کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔میرا ایک گھوڑا جو کہ حلم کا ہے اور وہ حلم کی لگام چڑھایا ہوا ہے اور میرا ایک گھوڑا جہالت کا ہے جہالت کے ساتھ زین کسا ہوا رہتا ہے۔جو شخص میرا سیدھا پن پسند کرے بے شک میں سیدھا ہوں اور جو شخص میرا ٹیڑھا پن پسند کرتا ہے پس بے شک میں ٹیڑھا بھی ہوں۔میں جہالت کو پسند نہیں کرتا بطور دوست کے یا بھائی کے بلکہ میں اس کو پسند کرتا ہوں جب مجھے اس کی شدید حاجت پیش آجائے۔اگر بعض اس میں سا جت اور غیب ہے کہیں تو وہ سچ کہتے ہیں اور ذلت و شرافت کے ساتھ سب سے زیادہ اور بڑا عیب ہے۔

۹۱۶۲:......ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے علی بن محمد نے جو کہ ابو فراس بن حمدان کے ہیں۔جن کا مفہوم ہے، لوگوں میں اگر تم تقسیم کرو تو وہ ہے جو تجھے عزت دیتا ہے یا تو اس کو ذلت سے ہمکنار کرتا ہے۔پس چھوڑ دیجئے معاملہ رذیل کا بے شک اس میں توکل کی کل ناکامی ہے۔

۹۱۶۳:......ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن منذر ہروی نے ان کو حسن بن محمد ازدی نے ان کو عمر بن حفص

(۹۱۶۱)......(۱) فی ن: (عجبة) (۲)...... فی ا: (دونا ولا آحاد)

(۹۱۶۲)......(۳) فی ا: (تقسمهم)

بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو جعفر بن محمد صادق نے وہ کہتے ہیں کہ جن کو دوسرے کی کوتاہی پر غصہ نہیں آتا نیکی کرتے وقت اس کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا جاتا۔

۹۱۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زبیر بن عبدالواحد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن فہر سے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ کہتے ہیں جس کو اشتعال دلایا جائے اور وہ مشتعل ہو وہ گدھا ہے اور جس کو راضی کیا جائے اور وہ راضی نہ ہو وہ شیطان ہے۔

ایمان کا تریسٹھواں شعبہ

مریض کی عیادت کرنا

۹۱۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو ابواحمد حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو منصور نے ابووائل سے اس نے ابوموسیٰ اشعری سے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کراؤ۔

سفیان کہتے ہیں کہ عانی سے مراد قیدی ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن کثیر سے۔

سات چیزوں کا حکم اور ممانعت:

۹۱۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو عمر نے ان کو شعبہ نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن اصولی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو اشعث نے ان کو خبر دی معاویہ بن سوید بن مقرن نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ ہمیں حکم دیا مریض کی عیادت کرنے کا۔ جنازے کے پیچھے جانے۔ سلام کا جواب دینے کا۔ چھینکنے والے کو یرحمک اللّٰہ کہنے کا۔ اور قسم پوری کرنے کا۔ مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور پکارنے والے کی بات ماننے کا۔

اور ہمیں منع کیا تھا سونے کی انگوٹھی سے اور سونے کے برتنوں اور چاندی کے برتنوں سے میثرہ اور قسی (مصری عمدہ کپڑے) سے گف دار ریشمی کپڑے سے اور باریک ریشم سے اور موٹے ریشم سے یہ الفاظ ابوداؤد کی حدیث کے ہیں اور بخاری نے اس کو روایت کیا ابوعمرد سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

مسلمانوں کے چھ حقوق:

۹۱۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع زھرانی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ پوچھا گیا کہ وہ کیا کیا ہیں؟ یارسول اللہ فرمایا کہ جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو۔ اور وہ جب تمہیں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرو جب وہ نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کرو۔ اور وہ جب چھینک لے اور الحمدللہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قتیبہ سے اور اس کے علاوہ اسماعیل سے۔

۹۱۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابواسماء نے دوبان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے بالاخانے میں ہوگا۔ یا جنت کے میوے چننے میں مصروف ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سعید بن منصور سے اس نے حماد سے۔

جنت کے پھل:

۹۱۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق صنعانی نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابواسماء نے ان کو ثوبان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا: بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، ہمیشہ رہتا ہے جنت کے پھلوں میں یہاں تک کہ واپس آئے۔

۹۱۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن دارا بجردی نے ان کو ابوجابر محمد بن عبدالملک نے ان کو شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابواسماء رحبی نے ثوبان سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے پھلوں میں ہوتا ہے یہاں تک کہ واپس آئے۔

ان دونوں روایتوں کا متابع بیان کیا ہے ہشیم اور یزید بن زریع نے خالد حذاء سے۔

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث عاصم احول سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابوالاشعث سے اس نے ابواسماء سے اس نے ثوبان سے۔ اس روایت کا معنی یہ ہے کہ وہ ثواب دیا جائے گا ان چیزوں کے ساتھ جن کا وہ اہتمام کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کے معاملے میں۔ انعام وثواب بایں صورت ہوگا کہ کل جنت کے پھلوں کے ساتھ انعام دیا جائے گا۔ اور پھل چننے گا جنت کے پکے ہوئے پھل۔ یعنی جنت کے پھل توڑنا اور مخفوفۃ وکھجور جس سے کھجوریں توڑی جائیں۔

عیادت کی فضیلت:

۹۱۷۱:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین نے مجاہد سے اس نے ابوالحجاج سے اس نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے وہ کہتا ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتال کیا تھا جب وہ دن چلا گیا تو حضرت حسین بیمار ہوگئے میں ان کی طبع پرسی کے لئے گیا ہم لوگوں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ انہوں نے آتے ہی مجھے کہا کہ کون سی چیز تمہیں ہمارے پاس لے کر آئی ہے؟ یعنی کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا میں حضرت حسین کی عیادت کرنے کے لئے آیا ہوں اس کے حق اور اس کے مرتبے کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا جو تو اپنے دل میں گمان کرتا ہے وہ چیز مانع نہیں ہے اس سے کہ میں تجھے کوئی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرمار ہے تھے۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے باغ میں بیٹھتا ہے وہ جب اس کے پاس سے اٹھتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو رات تک اس پر رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

عیادت کرنے پر جنت میں باغ لگ جاتا ہے:

۹۱۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عبداللہ بن نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت حسن بن علی کی عیادت کی کہتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا کہ تم عیادت کی نیت سے آئے ہو یا زیارت کی نیت سے؟

انہوں نے بتایا کہ بلکہ میں عیادت کے لئے ہی آیا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہر حال۔ خبردار کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کسی

مریض کی عیادت کرتا ہے مگر اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔ اس کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب شعبہ نے ان سے بطور موقوف روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یزید مقری نے شعبہ سے بطور مرفوع روایت کے۔ اس کے بعد اس کو موقوف کر دیا ہے۔

اور اس کو ابن عدی نے ان سے روایت کیا ہے مرفوع روایت کے طور پر۔ اور اس کو روایت کیا ہے منصور نے حکم سے جیسے شعبہ نے اس کو موقوف روایت کیا ہے۔

۹۱۷۳:...... اور اس کو روایت کیا ہے اعمش نے حکم سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی کی عیادت کرنے آئے۔ آگے راوی نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے ہاں فرق یہ کیا ہے کہ اس میں زائراً کی جگہ شامتاً ذکر کیا ہے۔ پھر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ بیمار پرسی کے لئے آئے ہیں تو سنیئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں چل رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ بیٹھ جائے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانک لیتی ہے اگر وہ صبح کا وقت ہوتا تو اس پر شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت کی اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک استغفار کرتے ہیں ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے یہ روایت دوسری وجہ سے حضرت علی سے بطور موقوف روایت کے مروی ہے۔

عیادت کے ذریعہ رضاء الٰہی:

۹۱۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن شرقی نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو عمران بن ہارون الملی نے ان کو عطاف بن خالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن حرملہ اسماعیلی نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ ابوموسیٰ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ آپ کو ہمارے پاس کون سی چیز لے آئی؟ آپ کو ہمارے پاس کس چیز نے داخل کیا؟ ابوموسیٰ نے کہا کہ میں صرف آپ کے پاس نہیں آیا لیکن میں آیا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بیٹے کے پاس میں ان کی طبع پرسی کے لئے آیا ہوں حضرت علی نے فرمایا کہ خبردار بے شک حال یہ ہے کہ میرا آپ کے اوپر غصہ اور ناراضگی مجھے اس بات سے مانع نہیں ہے کہ میں آپ کو وہ حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے جو آپ مریض کی عیادت کے بارے میں فرماتے تھے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف بیمار پرسی کے لئے آئے وہ ہمیشہ رحمت میں داخل رہتا ہے حتیٰ کہ جس وقت بیٹھ جاتا ہے مریض کے پاس وہ اس کو چھپا لیتی ہے۔

۹۱۷۵:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو سعید بن سلمہ مدینی نے ان کو مسلم بن ابی مریم نے انصار کے ایک آدمی سے اس نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے۔ وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے اور جب مریض سے واپس نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس دن اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

۹۱۷۶:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابوصالح فراء نے ان کو ابو

اسحاق فزاری نے ان کو عبدالعزیز ابن رفیع نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کرے اور وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا تلاش کرے وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زنی کرتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اس رحمت میں بھیگتا ہے اور تر بتر ہوتا ہے۔

۹۱۷۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود بن محمد حلبی نے ان کو ابوصالح نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اس کی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا مروی ہے عکرمہ بن خالد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ وہ یعنی مریض کی عیادت کرنے والا) اللہ کی رحمت میں گھستا ہے (یعنی غوطہ زنی کرتا ہے۔)

۹۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن قاسم نے کرابیسی نے ان کو محمد بن ثور عامری نے ان کو عیسیٰ بن نصر نے ان کو ابوہذیل سرخسی نے نیساپور میں ان کو منصور بن عبدالحمید بن راشد مولیٰ علی بن ابی طالب نے ان کو انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو صبح کی نماز پڑھتا ہے اس کے بعد کسی مریض کی بیمار پرسی کرنے نکل جاتا ہے اور وہ اس سے اللہ کی رضا کا ارادہ کرتا ہے اور آخرت کے گھر کا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور اس سے ایک گناہ مٹاتا ہے اور جس وقت وہ مریض کے پاس بیٹھا ہوتا ہے اس وقت وہ اجر وثواب میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔

۹۱۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر انصاری سے اس نے ابن ثوبان سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ جب بیٹھتا ہے وہ اس میں چھپ جاتا ہے۔ اس حدیث کا متابع لائی ہے ایک جماعت ہشیم سے اور ابن ثوبان سے اور وہ عمر بن حکم بن ثوبان ہے۔

۹۱۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مثنیٰ نے اور ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوعیسیٰ اسواری نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ بیمار پرسی کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔

۹۱۸۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہلال بن ابوداؤد حبطی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے ہم نے ان سے کہا اے ابوحمزہ مکان دور ہے اور ہمیں اچھا لگتا ہے آپ کی عیادت کرنا۔ حضرت انس نے فرمایا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو آدمی مریض کی عیادت کرتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ رحمت میں داخل ہو جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ یہ تو تندرست کے لئے ہے۔ مریض کے لئے کیا ہے؟ فرمایا اس سے اس کے گناہ گر جاتا ہے۔

عیادت نہ کرنے پر وعید:

۹۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو علی بن عثمان لاحقی نے ان کو حماد بن سلمہ نے

(۹۱۷۸)......(۱) فی واضح.

(۹۱۸۱)......فی الکنز (۲۵۶۸۹) أخرجه البیهقی فی الشعب و الضیاء.

اورہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابن کثیر نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو ابو رافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار تھا تم نے میری طبیعت نہیں پوچھی تھی بندہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ بہر حال اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو وہاں پالیتا۔

اور فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تم سے کھانا مانگا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ بندہ پوچھے گا اے میرے رب میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا مگر تم نے اس کو کھانا نہیں دیا تھا؟ بہر حال اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تم سے پانی مانگا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا بندہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے آپ کو پانی پلاتا حالانکہ آپ تو رب العلمین ہیں اللہ تعالیٰ کہے گا کیا تجھے علم نہیں ہے کہ میرا فلاں بندہ تیرے پاس آیا تھا اور اس نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے اس کو نہیں پلایا تھا کیا تجھے پتہ نہیں ہے کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن حاتم سے اس نے بہز بن احمد سے اس نے حماد سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا عیادت کرنا:

۹۱۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابواحمد قاسم بن ابوصالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحٰق بن محمد فروری نے ان کو ابواحمد قاسم بن ابوصالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحٰق بن محمد فروی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو سعید بن حارث بن معلی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے لہٰذا انصار کا ایک آدمی آیا اور اس نے حضور پر سلام کیا اور انصاری پیچھے ہٹ گیا۔ لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا: میرے بھائی سعد بن عبادہ کیسے ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ تو مرنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کون کون ان کی عیادت کرتا ہے وہ آدمی کھڑا ہوا اور ہم لوگ بھی ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم لوگ دس افراد سے اوپر تھے نہ تو ہماری جوتیاں تھیں اور نہ ہی موزے تھے۔ اور نہ ٹوپیاں تھیں اور نہ ہی قمیصیں تھیں۔ ہم لوگ ایسی کیفیت کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ان کے پاس آئی اس کی قوم پیچھے ہو گئے ان سے جو ان کے گرد تھے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے قریب ہوئے اور حضور کے صحابہ جو ساتھ تھے۔

ان کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوموسیٰ سے اس نے محمد بن جہم سے اس نے اسماعیل بن جعفر سے۔

۹۱۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے آئے پیدل آئے تھے سواری کے لئے نہ خچر تھا نہ گدھا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن العباس سے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

۹۱۸۵:..... اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اسامہ بن زید کی حدیث میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے سعد بن عبادہ کی عیادت کرنا چاہتے تھے۔

(۹۱۸۲)..... (۱) فی أ (أحمد)

۹۱۸۶:......اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سعد بن معاذ جب جنگ خندق کے دن زخمی ہو گئے تھے تو ان کے لئے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا تھا تا کہ قریب سے تیمارداری کی جا سکے۔

۹۱۸۷:......اور ہم نے روایت کی ہے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری عیادت کی جبکہ میری آنکھوں میں درد تھا۔ ہم نے ان احادیث کی اسناد کتاب السنن میں ذکر کر دی ہیں۔

۹۱۸۸:......اور روایت کی ہے مسلمہ بن علی خشنی نے اور وہ ضعیف ہے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ ابوجعفر سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تین شخصوں کی عیادت نہ کی جائے داڑھ کے درد والا۔ آنکھ کے درد والا۔ اور پھوڑے والا۔

۹۱۸۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابوقصی اسماعیل بن محمد نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے اس کو مسلمہ بن علی نے ان کو اوزاعی نے پھر اس نے ذکر کیا ہے۔

۹۱۹۰:......اور اس کو روایت کیا ہے ہقل نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے آپ کے قول میں سے کہ لم یجاوز بہ سے اور وہ صحیح ہے۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ میں نے سنا علی بن حمشاذ سے اس نے سنا حسین بن فضل سے اس نے حکم بن موسیٰ سے اس نے ہقل سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخص ہیں جن کی عیادت کی ضرورت نہیں ہے داڑھ اور آنکھ کا درد اور پھوڑا وغیرہ۔ یہ زیادہ صحیح ہے اور روایت کی نبی کریم سے کہ انہوں نے زید بن ارقم کی عیادت کی تھی جب کہ ان کو آنکھ میں تکلیف تھی۔

۹۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے۔ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن رجاء نے ان کو خبر دی یونس بن ابی اسحاق نے ان کو ان کے والد ابواسحاق نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں مجھے آنکھوں میں تکلیف ہو گئی تھی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی تھی جب صبح ہوئی تو کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ پھر وہ نکلے اور ان کو نبی کریم ملے اور فرمایا یہ بتایئے کہ اگر تیری دونوں آنکھیں چلی جائیں تو آپ کیا کرتے؟

عرض کیا کہ میں صبر کروں گا ثواب کی نیت کروں گا فرمایا خبردار اگر تیری آنکھیں اس میں چلی جائیں آپ صبر کریں اور ثواب کی نیت کریں۔ پھر آپ مر جائیں تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملیں گے کہ تیرا کوئی گناہ باقی نہیں ہوگا۔ حجاج بن محمد نے اس کا متابع بیان کیا ہے یونس سے اس نے ابواسحاق سے یعنی ابواسرائیل سے۔

۹۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن کثیر حمصی نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو معاویہ بن حفص نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو زبیر بن عدی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ارقم کی عیادت کی تھی اور ان کو آنکھوں میں تکلیف تھی۔

۹۱۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد عدول نے ان کو ابوالعباس محمد بن مصفی یونس سے ان کو قرین بن سہل بن قرین نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اپنے ماموں حارث بن عبدالرحمٰن سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے غم مگر غم دین اور نہیں ہے کوئی درد مگر درد آنکھ...... یہ حدیث منکر ہے اور قرین بن سہل بن قرین منکر الحدیث ہے کہا گیا ہے کہ وہ قرین ہے قاف کی زبر کے ساتھ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قاف کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

(۹۱۸۹)......اخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲۳۱۴/۶)

۹۱۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان سے اس نے ابوسہل بن زیاد قطان سے اس نے زکریا بن یحیٰی ابو یحیٰی ناقد سے ان کو محمد بن یونس جال نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو محمد بن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم اپنے اصحاب سے کہتے تھے مجھے بنو واقف میں لے چلو ہم بصیر سے ملیں گے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ انصار کے ایک قبیلے والے تھے اور وہ شخص ایسا تھا جس کی نظر رک گئی تھی اور اسی طرح اس کو روایت کیا معمر نے حمال سے۔

۹۱۹۵:...... اور اس کو روایت کیا ہے ابن عمر نے سفیان سے اس نے عمرو سے اس نے محمد بن جبیر بن مطعم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کہ ہمیں لے چلو بصیر کی طرف جو بنی واقف میں ہے ہم اس کو ملیں گے۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمی حمری نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو ابن ابی عمر نے پس اس کو مرسلا ذکر کیا ہے اور وہی درست ہے۔

۹۱۹۶:...... اور اس کو روایت کیا ہے حسین بن علی جعفی نے ان کو سفیان بن عیینہ ان کو عمرو بن دینار نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں بصیر کے پاس لے چلو جو بنو واقف میں رہتا ہے ہم اس کی مزاج پرسی کریں گے اور وہ اندھا آدمی تھا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی جعفی نے اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے اور درست جو ہے وہ ابن عمر کی روایت ہے۔

صبح بخیر:

۹۱۹۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحیٰی بن ابی بکر نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن مسلم بن ھرمز نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ آپ نے صبح کیسے کی؟ آپ نے فرمایا کہ صبح بخیر کی ہے اس طرح کہ نہ صبح کی ہے روزے سے اور نہ ہی کسی بیمار کی مزاج پرسی کی ہے۔

۹۱۹۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو عبداللہ بن عمر بن ابان نے ان کو معاویہ نے ان کو ہشام نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یارسول اللہ آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ فرمایا کہ خیر کے ساتھ کی ہے ایسی قوم میں جو نہ کسی جنازے میں شامل ہوئے ہیں اور نہ ہی کسی مریض کو پوچھا ہے۔ اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ آپ نے کیسی صبح کی ہے؟ فرمایا خیر سے کی ہے ایسے آدمی کی طرح جس نے نہ کسی مریض کی عیادت کی ہو اور نہ جنازے کو رخصت کیا ہے اور نہ ہی روزے کے ساتھ صبح کی ہے۔

۹۱۹۹ ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کس نے صبح کی ہے اس حال میں کہ وہ روزے دار ہے؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میں نے۔

(۹۱۹۷)...... عبداللہ بن مسلم بن ھرمز ضعیف (تقریب)

(۹۱۹۸)...... سقط من (ن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے کھلایا ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج تم میں سے کس مریض کی عیادت کی ہے؟ ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے عیادت کی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ نیکیاں جمع ہو جائیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس نے مروان سے۔

۹۲۰۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن عثمان نے ان کو حسین بن محمد بن عفیر نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو خالد بن حمید نے ان کو یحییٰ بن ابی سعد نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے فرماتے تھے ہم لوگ جب کسی بھائی کو غیر موجود پاتے تھے اس کے پاس آتے تھے اگر وہ بیمار ہوتا تو عیادت ہو جاتی اور اگر وہ مصروف ہوتا تو اس کی مدد ہو جاتی اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہوتی تو ملاقات ہو جاتی تھی۔

فصل:......مریض کی عیادت کرنے کے آداب

۹۲۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے اعمش سے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تھے تو اس کے چہرے پر اور اس کے سینے پر ازراہ شفقت اپنا ہاتھ اس پر پھیرتے تھے اور یہ کہتے تھے اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ اور تو ہی شفا عطا فرماتا تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفاء کے بغیر کوئی شفا نہیں ہے تیری شفاء ایسی ہے جو کوئی بیماری نہیں چھوڑتی۔ فرماتی ہیں کہ جب حضور خود بیمار ہوگئے وہ مرض جس میں وفات پا گئے تھے۔ میں آپ کا ہاتھ پکڑنے لگی اور ان کے سینے پر رکھنے لگی اور وہی کلمے کہنے لگی جو وہ خود کہہ رہے تھے۔ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور فرمایا کہ اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں داخل فرما۔
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔
ثوری کی حدیث سے اس نے اعمش سے اور اس کی حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ پھیرا۔ اور جریر کہتے ہیں کہ مروی ہے اعمش سے آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ پھیرا اور ہشیم کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ لیا جہاں آپ کو تکلیف ہو رہی تھی۔

۹۲۰۲:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوصالح اشعری سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ وہ اپنے احباب میں سے کسی کی عیادت کرنے کے لئے نکلے اور انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ ان کے ماتھے پر رکھا اور یہ بات مریض کی عیادت پوری کرنے میں شامل تھی۔

۹۲۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو جعد بن عبدالرحمٰن نے عائشہ سے اس نے سعد سے کہ ان کے والد نے کہا کہ میں مکے میں بیمار ہو گیا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ماتھے پر رکھا پھر ہاتھ میرے سینے پر پھیرا اور پیٹ پر بھی۔ اور دعا کی اللھم اشف سعداً واتمم له هجرته. اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو اس کے لئے پورا فرما۔

(۹۲۰۰)......(۱) فی ا: (ابی اسد)
وفی ن: (سعد)
وانظر الجرح والتعدیل (۹/ ۱۲۹)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مکی بن ابراہیم سے۔

عیادت کرنے والا رحمت میں داخل ہوتا ہے:

۹۲۰۴:......اور ہمیں خبر دی ابوسعد محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں داخل ہوتا ہے اور عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ عیادت کرنے والا اپنا ہاتھ مریض کی طرف دراز کرے۔ (یعنی اس پر پھیرے)۔

۹۲۰۶: کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن ابی الدنیا نے ان کو عیسیٰ بن یوسف طباع نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو زید بن ابی یزید حرزی نے ان کو ابوامامہ باہلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی کی عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اس پر رکھ دے اور پھر اس سے تکلیف کی کیفیت پوچھے اور یہ کہے کہ تم نے صبح کیسے کی اور شام کیسے کی۔

۹۲۰۷:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن ابی الدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو سفیان بن حبیب نے ابن جریج سے اس نے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ آپ اپنا ہاتھ مریض پر رکھیں۔

۹۲۰۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابی المعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو سفیان بن حبیب نے ان کو ابن جریج نے۔ ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ آپ اپنے ہاتھ کے ساتھ مریض کو چھوئیں یعنی ہاتھ پھریں۔

۹۲۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو خالد حذاء نے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس آئے اس کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور فرمایا کہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں، اور یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ مزاج پرسی کرنے والے پر مستحب ہے کہ وہ مریض کو تسلی دے۔ اور سلف میں سے ایک جماعت نے ان کو مستحب قرار دیا ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔ اور کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ مریض سے یوں پوچھے کہ تم کیسے ہو یہی الفاظ سیدہ عائشہ نے اپنے والد سے کہے تھے اور بلال سے بھی کہتے تھے جب وہ بخار سے ہوگئے تھے مدینے آنے کے زمانے میں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے یوں کہا تھا۔ اس کی عیادت کرتے ہوئے کہ اے ام فلاں تم اپنے آپ کو کیسے پاتی ہو یعنی کیسی ہو؟

۹۲۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو ابو بکر بن صالح انماطی نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وھب نے حرملہ سے اس نے ابوالاسود سے اس نے نافع سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر جب کسی مریض پر داخل ہوتے تھے تو اس کی تکلیف کے بارے میں پوچھتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ آپ کو خیر دے۔

۹۲۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو ابومجلز نے وہ کہتے ہیں مریض کے ساتھ اس کی پسند کی بات کرے۔ کہتے ہیں کہ وہ آتے تھے اور میں طاعون زدہ مریض تھا۔ آپ یوں کہتے تھے۔

(۹۲۱۱)......(۱) فی أ: (ابن مجلز)

آج کے دن کو زندوں میں شمار کیجئے جو اوپر ہو جائے اس کو بھی ان میں شمار کرا لینا۔ میں اس بات سے خوش ہوتا تھا اور اس بارے میں ایک مرفوع خبر بھی مروی ہے جس کی اسناد میں ضعف ہے۔

چار چیزوں کو برا سمجھنے کی ممانعت:

۹۲۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو علی بن احمد نے ان کو محمد بن علی حسین افطح نے ان کو یحییٰ بن زہدم نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو برا نہ سمجھو۔ بے شک وہ چیزیں یہ ہیں:

آنکھوں کی تکلیف کو برا نہ سمجھو بے شک وہ نابینا پن کی جڑوں کو ختم کرتی ہے اور زکام کو ناپسند نہ کرو بے شک وہ جذام کی جڑوں کو ختم کرتا ہے اور کھانسی کو ناپسند نہ کرو بے شک وہ فالج کی جڑوں کو ختم کرتی ہے اور پھوڑے پھنسیوں کو برا نہ سمجھو بے شک وہ سفید داغوں کی جڑوں کو ختم کرتا ہے۔

۹۲۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابن اصفہانی نے ان کو عقبہ بن خالد نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے انکو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کو اس کے اجل کے بارے میں مہلت بتاؤ۔ کیونکہ ایسا کرنا کسی چیز کو رد نہیں کر سکتا البتہ مریض کے دل کو خوش کر دیتا ہے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم منکر احادیث لاتا ہے جن کی متابع احادیث نہیں ملتیں۔ واللہ اعلم۔ اور اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف ہے۔

مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے:

۹۲۱۴:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوالحسین محمد بن عمر بن خطاب نے دینور میں ان کو عبداللہ بن حمدان نے بن وھب دینوری نے انکو یمان بن سعد نے ان کو ولید بن عبدالواحد نے ان کو عمر بن موسیٰ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی مریض کے پاس جائے تو اس کو چاہئے کہ اس سے مصافحہ کرے، اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے اور اس سے اس کی کیفیت پوچھے اور اس کی موت کو مؤخر کرے یا بھلوائے۔ (یعنی زندگی کی امید دلائے) اور اس کو کہے کہ وہ ان کے لئے دعا کرے۔ بے شک مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔

۹۲۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن زید جنی رفاعہ نے ان کو ابن ابی زائدہ نے ان کو حسن بن عیاش نے ان کو محمد بن عجلاج نے ان کو نعمان بن ابوعیاش زرقی نے، وہ کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت تین دن بعد ہوتی ہے اور اس بارے میں مرفوع حدیث مروی ہے مگر غیر قوی اسناد کے ساتھ۔

۹۲۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو ابویعقوب تمیمی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مسلمہ بن علی نے ان کو ابن جریج نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کو نہیں پوچھتے تھے مگر تین دن کے بعد۔

۹۲۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اس کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابونعیم فضل نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مجلس میں بیٹھتے تھے جب ہم کسی آدمی کو تین دن غائب پاتے تھے تو ہم اس کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اگر وہ بیمار ہوتا تو اس

(۹۲۱۷)......سقط من (ن)

کی عیادت کرتے تھے۔

عیادت میں وقفہ کرنے کی اہمیت:

۹۲۱۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے، ان کو ابوخیثمہ نے ان کو عقبہ بن خالد سکونی نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عیادت کرنے میں ناغہ اور وقفہ کیا کرو اور عیادت کرنے میں نرمی رکھا کرو۔ بہترین عیادت اس کی ہلکی پھلکی ہوتی ہے۔ مگر یہ کہ مغلوب العقل ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت ایک بار ہوتی ہے۔

ابوعصمہ یہ نوح بن ابی مریم ہے جس کا لقب الجامع ہے اس کے ماسوا اس سے زیادہ پکا ہے۔ واللہ اعلم۔

تعزیت کی حد:

۹۲۱۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید اللہ بن احمد بن اسید نے ان کو ہارون بن حاتم نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے اپنے والد سے اس نے دادا سے۔ اس نے علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اجر کے اعتبار سے بڑی عظیم عیادت وہ ہے جو مخفی ہے اور تعزیت ایک بار ہوتی ہے۔

۹۲۲۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو زیادہ محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابی الحجاج نے ان کو یحییٰ بن سعد نے تمیمی سے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ اجر کے اعتبار سے بڑی عیادت وہ ہے جو سب سے زیادہ پوشیدہ ہو اپنے وقوع کے اعتبار سے۔

۹۲۲۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابومحمد عتکی نے ان کو عمر بن عبید نے ان کو ایک شیخ نے مصریوں میں سے اس نے سعید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل بیمار پرسی وہ ہوتی ہے جس میں مختصر قیام کیا جائے۔

۹۲۲۲:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو ایوب بن ولید ضریر نے ان کو شعیب بن حرب نے ان کو ابوعبداللہ عزنی نے ان کو اسماعیل بن قاسم نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت اونٹنی کا دودھ نکالنے کی دیر ہوتی ہے۔ (یعنی مختصر ہوتی ہے تاکہ مریض کو اور اس کے اہل خانہ کو تکلیف نہ ہو)۔

پوشیدہ عیادت:

۹۲۲۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن محمد بن یزید نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو خارجہ بن مصعب نے ان کو ابویحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طاؤس سے وہ کہتے ہیں کہ بہترین عیادت کرنا وہ ہے جو سب سے زیادہ پوشیدہ ہو۔

(۹۲۱۸)۔۔۔۔۔(۱) فی الأصل: (عقبه المجدر السكونی)

أخرجه الخطیب فی التاریخ (۱۱/۳۳۴) من طریق عقبة بن خالد السكونی.

تنبیه: لیس فی الإسناد ذكر لأبی عصمة: نوح بن أبی مریم.

(۹۲۲۲)۔۔۔۔۔(۱) فی ن: (العونی)

۹۲۲۴:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی داؤد نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوخلدہ نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ غالب قطان ان کے پاس آئے ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور وہ تھوڑی سی دیر ہی ٹھہرے پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابوالعالیہ نے کہا۔ کس قدر شفیق ہیں عرب کہ وہ مریض کے پاس لمبی دیر نہیں بیٹھتے کیونکہ مریض کو اچانک کوئی حاجت پیش آ جاتی ہے مگر وہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے شرم کرتا ہے۔

۹۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ افضل عبادت وہ ہے جو اس میں سے پوشیدہ ہو۔

۹۲۲۶:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن احمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صولی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن یحییٰ نے ان کو مسلمہ بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ میں فراء کے پاس گیا ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔ میں نے لمبی دیر لگا دی اور میں نے سوال کرنے میں بھی اصرار کیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرے قریب آؤ۔ میں قریب آیا تو انہوں نے مجھ کو یہ شعر سنائے:

حق العیادة یوم بین یومین
وجلسة مثل لحظ الطرف بالعین
لاتبر من مریضاً فی مسائلہ
یکفیک من ذاک ساک بحرفین

عیادت کرنے کا حق دو دنوں کے بعد تیسرا دن ہے اور مریض کے پاس نشست مثل آنکھ جھپکنے کی دیر ہے۔ آپ مریض کو ٹھیک نہیں کرتے اس سے زیادہ سوال کر کے پیچھے کافی ہے کہ اس سے دو لفظوں میں مختصر سوال کرو۔

۹۲۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو علی بن مالک بن اسماعیل نہدی نے ان کو مندل علی عمری نے ان کو اسماعیل نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ دکھاوے کی عیادت کرنے والے یعنی (ریاکار) مریض کے گھر والوں پر مریض سے زیادہ گراں اور زیادہ شخصیت ہوتے ہیں۔ ایک تو بیگاہ وقت عیادت کرنے چلے آتے ہیں اور دوسرے یہ کہ لمبی لمبی دیر بیٹھ جاتے ہیں۔

۹۲۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابوقلابہ کی عیادت کی تھی۔ لہٰذا ابوقلابہ نے کہا آپ درست روش اختیار کیجئے اور ہمارے ساتھ منافقوں کو خوش نہ کیجئے۔

مریض کو کھانے پر مجبور نہ کیا جائے:

۹۲۲۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر نے ان کو ابی عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابن ابی شیبہ نے ان کو بکر بن یونس بن بکیر نے ان کو موسیٰ بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ اپنے مریضوں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا ہے اور ان کو پلاتا ہے۔

۹۲۳۰:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو محمد بن بشیر نے ان کو محمد بن ربیعہ کلابی نے اور قاسم بن مالک مزنی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے رزام بن سعید نے ان کو معارک بن زید ضبی نے ان کو ابن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے حضرت عمر سے وہ کہتے

(۹۲۲۶)......(۱) فی ن: (سلمة)

(۹۲۲۷)......(۱) فی ن: (السریری)

ہیں اگر تمہارا مریض کسی چیز کے کھانے کی خواہش کرے تو اس کو مت روکو۔ شاید اللہ تعالیٰ نے اس کو اس لئے اس کی خواہش دی ہوتا کہ وہ اسی میں اس کی شفا بنا دے۔

مریض کے پاس یٰس وغیرہ پڑھنا:

۹۲۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ھشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں میں ایک مرتبہ پڑ گئی تھی۔ میرے گھر والوں نے میری ہر چیز روک دی تھی یہاں تک کہ پانی بھی روک دیا تھا۔ ایک رات مجھے شدید پیاس لگی اور میرے پاس کوئی بندہ نہیں تھا۔ لہٰذا میں مشک کے قریب گئی جو لٹکی ہوئی تھی۔ میں نے اس سے جی بھر کر پانی پیا اس سے میں ٹھیک ہوگئی۔ میں نے سمجھ لیا کہ میری صحت میرے جسم میں اس پانی کے جانے کے سبب سے تھا۔ فرمایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ مریض کو روکا نہیں کرو کسی چیز سے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص مریض کے پاس جائے اور اس کا وقت آخری ہو، یعنی موت کا وقت آچکا ہو تو اس کے قریب سورہ یٰس پڑھ دے اور ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس کو اپنے مرنے والے لوگوں پر پڑھا کرو۔ اور ملاقات کرنے والا تو حید ورسالت کی اس کو تلقین کرے (یعنی کلمہ شہادت پڑھوائے) مگر اصرار نہ کرے کلمہ شہادت پڑھنے کا بلکہ اس کو ذکر کرے مریض کے قریب۔ شاید وہ سن کر اس سے تلقین قبول کر لے اور پڑھنا شروع کر دے۔

تحقیق ہم نے حدیث ذکر کر دی ہے تلقین کے بارے میں اور اس بارے میں کہ جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ ہم نے کتاب الدعوات میں ذکر کر دی ہے۔

۹۲۳۲:...... ہم کو خبر دی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو جعفر بن حمید نے ان کو ابن مبارک نے ان کو تیمی نے ان کو ابوعثمان نے۔ یہ نہدی نہیں ہے نقل کرنے میں اپنے والد سے وہ معقل بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سورہ یٰس پڑھا کرو اپنے مرنے والوں کے پاس۔

۹۲۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معلی بن منصور نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمارہ بن عزیہ نے ان کو یحییٰ بن عمارہ نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو یعنی جو مرنے کے قریب ہوں لا الہ الا اللہ پڑھوایا کرو۔

۹۲۳۴:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن عصام اصفہانی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو حمید بن جعفر نے ان کو صالح بن ابی غریب نے ان کو کثیر بن مرہ نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۹۲۳۵:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو ابوالزناد نے ان کو خبر دی موسیٰ بن عقبہ نے ایک آدمی سے اولاد عبادہ بن صامت سے۔ اس نے ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کا فرشتہ ایک آدمی کے پاس پہنچا اس کو موت دینے کے لئے اس نے اس کے سارے اعضاء کو چیر کر دیکھا مگر اس کو اس شخص میں کوئی بھی

(۹۲۳۱)......(۱) فی ن: (مسلم)

عمل نہ ملا۔اس کے بعد اس نے اس کے دل کو چیر کے دیکھا۔اس میں بھی اس کو کوئی خیر کی بات نہ ملی۔پھر اس نے اس کے جبڑوں کو توڑ کر دیکھا تو اس کی زبان تالو سے لگی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہا تھا لا الٰہ الا اللہ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کلمہ اخلاص کی وجہ سے اس کو بخش دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ بندہ کے گمان کے ساتھ ہیں:

۹۲۳۶:...... کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا۔وہ جب جہنم کے کنارے پر جا کر رکا تو اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا اور کہا اے میرے رب بے شک میرا گمان تو آپ کے بارے میں اچھا تھا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔لوٹاؤ اس کو میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جو اس نے میرے ساتھ کیا ہے۔

۹۲۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر علی ساوی سے جو ابوزرعہ رازی پر موت کے وقت دم کر رہے تھے۔وہ کہتے ہیں ابوزرعہ پر جب موت آئی وہ اس وقت بازار میں تھے اور ان کے پاس مندرجہ ذیل علماء موجود تھے۔(۱) ابوحاتم (۲) محمد بن مسلم (۳) المنذر بن شاذان (۴) اور دیگر علماء کی ایک جماعت۔سب نے حدیث تلقین کو یاد کرتے ہوئے ان کو کلمہ کی تلقین کا ارادہ کیا مگر ان کی عظیم شخصیت کی وجہ سے تلقین کرنے سے شرم محسوس کی کہ وہ ان کو توحید کی تلقین کریں؟ سب نے فیصلہ کیا کہ آؤ ہم حدیث کا ذکر کریں۔

کہا ابوعبداللہ محمد بن مسلم نے ان کو ضحاک بن مخلد ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو صالح نے کہ ابوزرعہ نے اپنے بیٹے کو آواز لگانی شروع کی اے بیٹے اے بیٹے! بس یہی کہتے رہے۔اس سے آگے کچھ نہیں کہہ سکے۔

ابوحاتم نے کہا کہ ہمیں خبر دی بندار نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے کہ ابوزرعہ خاموش ہو گئے مگر اس مذکورہ لفظ سے تجاوز نہ کر سکے اور باقی لوگ خاموش ہو گئے۔لہٰذا ابوزرعہ نے کہا حالانکہ وہ بازار میں تھے۔ہمیں خبر دی بندار نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ابن ابوغریب نے ان کو کثیر بن مرہ حضرمی نے ان کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا آخری کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا اور ابوزرعہ کا انتقال ہو گیا۔

۹۲۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواحمد بن ابی الحسین نے ان کو عبدالرحمٰن نے یعنی ابن ابی حاتم نے ان کو ان کے والد نے ان کو احمد بن ابی الحوری نے ان کو محمد بن قطن نے شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان گئے فیصل کے پاس اس کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔انہوں نے کہا اے ابومحمد زمین پر کونسی نعمت ہے؟ کاش کہ اگر ہوتا واپس لوٹتا۔سفیان نے کہا کہ آپ کونسی چیز کو ناپسند کرتے ہیں لوٹنے میں؟ فرمایا کہ شکایت کرنے کو۔

۹۲۳۹:......تحقیق ہم نے روایت کی ہے باب الصبر میں بطور مرفوع روایت کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزماتا ہوں پس وہ واپس لوٹنے کی شکایت نہیں کرتا کیونکہ میں قیدیوں میں سے رہائی دے چکا ہوتا ہوں۔پھر میں اس کا گوشت بدل دیتا ہوں اس کے گوشت کے مقابلے میں اور خون بدل دیتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اس کے خون سے۔پھر نئے سرے سے عمل شروع ہوتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے بکیر بن محمد صوفی نے ان کو ابومسلم نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

(۹۲۳۷)......(۱) فی أ: (سقیها)

غیر مسلم کی عیادت:

۹۲۴۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن بن صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن سعید انصاری نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو سعید بن میسرہ قیسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کی عیادت کرتے تھے جو کہ غیر مسلم ہوتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ فرماتے تھے کیسے ہو تم اے یہودی؟ کیسے ہو تم اے نصرانی؟ اس دین کا نام لے کر سوال کرتے تھے جس دین پر وہ ہوتا تھا۔

۹۲۴۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالفضل حسن بن یعقوب بن یوسف بن بخاری نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو منہال بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے غالب قطان نے وہ کہتے ہیں میں نے حسن سے کہا ہمارے نصرانی پڑوسی ہیں وہ اپنی بھلائی اور معروف پالیتے ہیں۔ ہمارے مریضوں کی عیادت کرتے ہیں اور ہمارے جنازوں کے ساتھ ساتھ بھی جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ان کو اس کا بدلہ اور جزا دیا کرو۔ جب تم دروازے پر آؤ تو کہو کون ہے یہاں پر؟ میں آ سکتا ہوں؟ پھر تم جب داخل ہو جاؤ تو یوں کہو۔ کیسا ہے تمہارا مریض؟ تم لوگ اس کو کیسا پاتے ہو؟ اور پھر جب تم وہاں سے اٹھنا چاہو تو کہو کہ شفاء اور عافیت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

انہیں الفاظ کے ساتھ کتاب مستطاب شعب الایمان کی چھٹی جلد کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا۔

فللّٰہ الحمد ولہ الشکر. اللھم تقبل منا ھذا العمل الصالح واجعلہ لی ذریعة لنجاتی من عذاب السقر وادخلنی دارالسلام ودارالنعیم امین یارب العالمین.

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ،
صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار،
اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شُعَب الایمان اردو

جلد ہشتم

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ — ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاءِ امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۳۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ —— ۴۵۸

جلد ہفتم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس

ضخامت : 468 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5QA

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON
TX-77074, U.S.A

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا چونسٹھواں شعبہ

اہل قبلہ میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ ادا کرنا

۹۲۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علاء بن حارث نے ان کو مکحول نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جہاد لازم ہے تمہارے اوپر ہر امیر کے ماتحت خواہ وہ نیک ہو یا بد ہو اگر چہ کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ اور نماز (جنازہ) لازم ہے تمہارے اوپر ہر مسلمان کے پیچھے خواہ وہ مسلمان نیک ہو خواہ برا ہو اگر چہ وہ کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ اور نماز واجب ہے ہر مسلم پر خواہ نیک ہو یا بد ہو اگر چہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو اور براء بن عازب کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گذر چکی ہے۔ جنازوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے حکم کے بارے میں اور ابوہریرہ کی حدیث گذر چکی ہے۔ جنازوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے حکم کے بارے میں۔

۹۲۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوعلی حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر خولانی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، چھینکنے والے کو جواب دینا، (یرحمک اللہ کہنا) جنازے کے پیچھے چلنا، بلانے والے کی بات ماننا۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں اوزاعی کی حدیث سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے۔

۹۲۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے ان کو ثوبان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو جنازے کے ساتھ ساتھ جائے حتیٰ کہ اس کے سارے کام پورے کر کے واپس آئے اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔

اور شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز جنازہ ادا کرے اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو شخص اس کے دفن میں بھی حاضر رہے اس کے لئے دو قیراط ہیں احد پہاڑ کے برابر۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث سے اور ہشام وغیرہ کی حدیث ہے۔

جنازہ اور دفنانے کی فضیلت

۹۲۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن سعید دمشقی نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو علاء بن حارث نے ان کو عبداللہ بن حارث نے کہ وہ ایک جنازے میں شریک ہوئے ان لوگوں میں حضرت

(۹۲۴۴) ..... (۱) سقط من (أ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے بھی جنازہ پڑھا جنازے کے بعد ایک آدمی الگ ہوکر کسی کام سے چلا گیا (دفن کے لئے ساتھ نہیں گیا) حضرت ابن عباس نے میرا کندا تھپتھپا کر کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ کتنا اجر چھوڑ کر یہ شخص ہٹا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک قیراط اجر وثواب سے ہٹ گیا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابن عباس ایک قیراط کتنا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے:

جس نے جنازے کی نماز پڑھی اور وہ اس کے دفن سے فارغ ہونے سے پہلے ہٹ گیا اس کے لئے ایک قیراط اجر ہوگا اور اگر اس نے انتظار کیا حتیٰ کہ اس کے دفن سے فارغ ہوگیا اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے، اور ایک قیراط قیامت کے دن اس کے اعمال کے ترازو میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم میرے اس قول سے تعجب اور حیرانی کر رہے ہو کہ احد پہاڑ کے برابر ثواب ہوگا ہمارے رب کی عظمت کے لائق ہی یہی ہے کہ اس کا قیراط احد پہاڑ کی مثل ہو اور اس کا ایک یوم ایک ہزار سال کا ہو۔

۹۲۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو زہری نے ان کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمزور وضعیف مسلمانوں کے پاس جاتے تھے ان کو ملتے تھے اور ان کے بیماروں کی مزاج پرسی کرتے تھے اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے تھے۔

۹۲۴۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو صلت بن بہرام نے ان کو حارث بن وہب نے ان کو صنابحی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گی میری امت۔ یا یوں فرمایا تھا کہ یہ امت، خیر میں اپنے دین میں جب تک جنازوں کا بوجھ ان کے گھر والوں پر نہیں ڈالیں گے (یعنی از راہ ہمدردی مسلمان جب تک اہل میت کے ساتھ کفن دفن میں تعاون کرتے رہیں گے خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے۔)

میت کے حق میں سفارش قبول کی جاتی ہے

۹۲۴۸:..... ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے ان کو حاکم نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوعمر مستملی نے وہ کہتے کہ کہا حسن بن عیسیٰ نے بغداد میں ان کو خبر دی ابن مبارک نے ان کو سلام بن ابومطیع نے ایوب سے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبداللہ بن یزید رضیع عائشہ نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی انسان مرنے والا مرتا ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ ادا کرتی ہے جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ جاتی ہے اور وہ سب کے سب میت کے حق میں شفاعت کرتے ہیں تو ان کی شفاعت قبول ہوجاتی ہے۔

میں نے یہ حدیث شعیب بن جعاب کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ حدیث حضرت انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تھی انہوں نے اس کہنے والے سے سلام کو مراد لیا ہے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن عیسیٰ سے۔

۹۲۴۹:　اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: جو مسلمان

(۹۲۴۶)　(۱) فی ن. (الحکم)

آدمی بھی مرتا ہے اور اس پر ایسے چالیس آدمی کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کرتے ہیں (جو موحد ہوتے ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے (مشرک نہیں ہوتے) اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرتے ہیں۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے بطور املاء کے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ابوصخر نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر مولی ابن عباس سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ہارون بن معروف وغیرہ سے۔

۹۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو حدیث بیان کی ابوبکار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالملیح کے ساتھ ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا اپنی صفیں سیدھی کرو اور اپنی سفارش کو بہتر طریقے پر کرو میں اگر کسی آدمی کو منتخب کروں تو کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد فرمایا مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن سلیط نے بعض ازواج رسول سے یعنی بی بی میمونہ سے ان کا رضائی بھائی تھا۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان بھی مرتا ہے جس پر ایک جماعت نماز ادا کرتی ہے، اس نماز میں وہ اس کے حق میں سفارش کرتے ہیں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ اور امت چالیس سے لے کر ایک سو تک کی تعداد کو بلکہ کچھ زیادہ کو کہتے ہیں۔

۹۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین دارابجردی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو مبارک ابوعبدالرحمٰن مولیٰ (ہرمز) بن عبداللہ نے ان کو قاسم بن مطیب نے۔ انہوں نے کہا:

ابوالملیح ھذلی کسی جنازے میں گئے۔ جب چارپائی رکھی گئی تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اپنی صفیں سیدھی کرلو اچھی ہوگی تمہاری سفارش۔ اگر میں کسی کو ترجیح دیتا اور پسند کرتا تو میں اس چارپائی والے کو پسند کرتا۔

جنازہ پر شریک افراد مردہ کے لئے سفارش کرتے ہیں

۹۲۵۲:......کہا ابوالملیح نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے سلیط نے وہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے سیدہ میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

جس شخص پر لوگوں کی ایک جماعت نماز جنازہ ادا کرے وہ اپنے بھائی کے بارے میں اللہ سے سفارش کرتے ہیں۔ چالیس افراد سے لے کر ایک سو تک کی تعداد کو امت کہتے ہیں۔ اور دس سے لے کر چالیس کی تعداد کو عصبہ کہتے ہیں اور تین سے لے کر دس تک کی تعداد کو نفر کہتے ہیں۔

(۱)......کہا گیا ہے کہ روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلیط سے وہ بعض ازواج نبی سے۔

(۲)......اور کہا گیا ہے روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر سے۔

(۳)......اور کہا گیا ہے روایت کی گئی ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے بخاری نے کہا ہے کہ علی نے کہا ہے۔

میں اس حدیث کا مرفوع پسند کرتا ہوں کل روایت کی اسناد ابوقلابہ تک پہنچتی ہیں وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن یزید سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۹۲۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد عطار نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام سواق نے ان کو عبیداللہ بن

(۹۲۵۰)......(۱) فی ن: (ابوبکر بکار) وهو خطأ وابوبکار هو الحکم بن فروخ.

موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا۔

من صلی علیه مائة من المسلمین غفر له.

جس شخص کی ایک سو مسلمان نماز جنازہ ادا کریں اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

۹۲۵۴:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبید اللہ بن عثمان نے ان کو ابو بردہ نے ان کو اعمش نے اس نے اسی حدیث کو مذکور کی مثل ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۹۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو عبد اللہ بن عمر بن ربان نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تھا آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ (یعنی آپ کی رات کیسی گذری؟) آپ نے فرمایا خیر کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ جو نہ کسی جنازے میں حاضر ہوئے ہیں اور نہ ہی انہوں نے کسی مریض کی عیادت کی ہے۔

(یعنی نہ کوئی بیمار ہوا ہے نہ ہی کوئی مرا ہے بلکہ خیر و عافیت ہے از مترجم۔)

میت کو رخصت کرنے والوں کی مغفرت

۹۲۵۶:......ہمیں خبر دی ہے۔ ابو الحسین محمد بن حسین علوی نے اور ابو علی روذ باری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عبد الرحمن بن قیس نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اول کرامة المؤمن علی الله عز وجل ان یغفر لمشیعیه

(دفن کے بعد) ایمان دار میت کا پہلا اکرام یہ ہوتا ہے کہ اس کے رخصت کرنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

مؤمن کے لئے قبر میں پہلا تحفہ

۹۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو زید احمد بن محمد بن طریف بجلی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مؤمن کو اس کی قبر میں پہلا تحفہ کیا دیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اس کے جنازے کے پیچھے پیچھے جا کر دفنا کر واپس لوٹا تھا۔

۹۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الحسن محمد بن حسن بن علی حدہ قا ابراہیم بن ہانی نے ان کو ان کے نانا ابراہیم بن محمد بن ھانی نے ان کو ابو محمد بن ھانی نے ان کو عبد المجید بن عبد العزیز بن ابو رواد نے ان کو مروان بن سالم نے ان کو عبد الملک بن ابو سلیمان نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مؤمن بندہ قیامت کے دن جو پہلا بدلہ یا جزا جو دیا جائے گا جب وہ مر جاتا ہے یہ ہے کہ ان سب لوگوں کو بخش دیا جائے گا جو اس کے جنازے کے پیچھے جا کر اس کو دفن کر آئے تھے۔

ان اسانید میں ضعف و کمزوری ہے۔ واللہ اعلم۔ اور یہ روایت زہری سے بھی مروی ہے۔

(۹۲۵۴)......فی ن : (أبو عبدالله)

(۹۲۵۸)......فی ن : (مسلم)

جنازہ میں شریک افراد کی مغفرت

۹۲۵۹:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو الفرج بن فضالہ نے ان کو ضحاک بن حمزہ نے ان کو زہری نے اس نے کہا ہے کہ مؤمن کی عزت اللہ پر یہاں تک پہنچتی ہے کہ وہ ہر شخص کو بخش دیتا ہے جو اس کے جنازے میں حاضر ہوا تھا۔

۹۲۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو یحییٰ بزاز سے وہ کہتے ہیں میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے حسن بن عیسیٰ کے ساتھ حج کیا تھا ان کی وفات کے وقت مقام ثعلبہ ۲۴۰ھ میں، میں نے بھی ان پر نماز جنازہ ادا کی۔ میں نے اس کو اس کے بعد خواب میں دیکھا اور میں نے پوچھا اے ابو عبداللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے معاف کر دیا ہے اور ہر اس آدمی کو بھی جس نے مجھ پر نماز جنازہ پڑھی ہے اس نے مجھ سے کہا کہ مت گھبرا اللہ نے مجھے بخش دیا ہے اور ہر اس شخص کو جس نے مجھ پر نماز پڑھی ہے اور ہر اس شخص کو جس نے مجھ پر رحم کھایا ہے۔

عبرت ناک واقعہ

۹۲۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن محبیب بن ابراہیم نے ان کو اسحٰق بن یحییٰ بن حازم سلمی نے ان کو خشنام قیاباذی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا ابو ابراہیم نے اور وہ نیشاپور کے قاضی تھے اس پر ایک آدمی داخل ہوا اس سے کہا گیا اس کے پاس ایک عجیب بات ہے۔ قاضی نے پوچھا کہ وہ کیا بات ہے اس نے بتایا کہ آپ یقین کیجئے میں ایک کفن چور آدمی تھا قبریں کھول کر کفن نکال لیتا تھا اسی اثناء میں ایک عورت کا انتقال ہو گیا تو میں یہ دیکھنے کے لئے چلا گیا کہ دیکھوں اس کی قبر کہاں ہے میں نے اس کے اوپر نماز جنازہ بھی ادا کی جب رات چھا گئی تو میں اس کا کفن نکالنے کے لئے گیا قبر کھول لی جب میں نے اس کے کفن پر ہاتھ ڈالا کہ میں کھینچ لوں، تو اس عورت (میت) نے کہا سبحان اللہ اہل جنت کا ایک آدمی اہل جنت کی ایک عورت کا کفن چھین رہا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے مجھ پر نماز جنازہ پڑھی ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بخش دیا ہے جنہوں نے مجھ پر نماز پڑھی ہے۔

نوٹ:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو مذکورہ احادیث کے تائید کی طور پر لائے ہیں جن میں میت پر نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت ہو جانے کا ذکر ہے۔ واضح طور پر اس واقعہ کے بعض اجزء نصوص قرآن کے خلاف محسوس ہوتے ہیں جن سے کوئی قطعی عقیدہ اخذ نہ کیا جائے عقیدہ کے لئے قرآنی آیات اور صحیح احادیث کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس واقعہ کی توجیہ کرنی پڑے گی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی توبہ اور اس کے بعد اس کی مغفرت کرنے کے لئے کسی فرشتے یا ہاتف غیبی کی آواز سنائی ہو گی جو ظاہراً اسی میت کی اور اسی میں سے محسوس ہو رہی ہو گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

۹۲۶۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عودی محمد بن احمد نے ان کو کثیر بن یحییٰ نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ثمامہ بن انس نے انہوں نے انس بن مالک سے سنا اس وقت وہ فرمایا کرتے تھے جب میت اپنی قبر میں رکھی جاتی ہے۔ اے اللہ اس کے دونوں پہلوؤں کی جانب زمین خشک کر دے اور اس کی روح اوپر چڑھ چکی ہے۔ (یا اس کی روح کو تو اوپر لے جا) اور تو اس کی کفالت فرما اور تو اس کو اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ اپنے پاس لے لے۔

تدفین میں تاخیر پسندیدہ نہیں

۹۲۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو خبر دی ابن ابوالزناد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب کے ساتھ بقیع میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں کے سامنے ایک جنازہ آرہا تھا عبداللہ بن جعفر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور حیرانی کا اظہار کیا میت کو تاخیر سے اور آہستہ لے کر چلنے پر۔ بس کہنے لگے حیرانی ہے کس قدر لوگوں کی حالت بدل گئی ہے۔

اللہ کی قسم یہ نہیں تھا مگر برا آدمی اور بے شک یہ آدمی آدمی سے جھگڑا کرتا تھا پھر کہتا تھا عبداللہ سے ڈر۔ ان لوگوں کے چلنے کی سست روی پر تعجب و حیرانی کرتے ہوئے گویا کہ میں نے تجھے پتھر مار دیا ہے۔

مؤمن مرنے کے بعد آرام پاتا ہے

۹۲۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو علی بن محمد بن سلیمان حرفی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو علی بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابوہند نے ان کو محمد بن عمرو یعنی ابن حلحلۃ نے ان کو معبد بن کعب بن مالک نے ان کو ابوقتادہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک جنازہ آپ کے پاس سے گذرا آپ نے فرمایا کہ یہ مستریح ہے یا مستراح منہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مستریح (اس نے آرام پالیا ہے دنیا سے یا اس سے آرام پالیا لوگوں نے۔) اور مستراح منہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مؤمن بندہ دنیا کی تھکاوٹ اور اس کی اذیت سے اللہ کی رحمت کی طرف آرام و استراحت پالیتا ہے (مرنے کے بعد) اور کافر بندے سے اس کے مرنے کے بعد لوگ۔ شہر۔ درخت اور جانور اس سے آرام اور چھٹکارا پا لیتے ہیں۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابوہند کی حدیث سے۔

چالیس مرتبہ مغفرت

۹۲۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق خزاعی نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابومسرہ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو شرحبیل بن شریک معافری نے ان کو علی بن رباح لخمی نے ان کو ابورافع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کی جائے گی۔

اور جس نے میت کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا باریک اور موٹا ریشم پہنائے گا۔ اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور اس کو اس میں دفن کیا اس کو ایسے اجر ملے گا جیسے کسی کو گھر اور ٹھکانہ دینے کا اجر ہوتا ہے۔ قیامت کے دن۔

میت کو غسل دینے والے کے لئے بشارت

۹۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابوخلیفہ نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن ہارون نے ان کو ابوالولید نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی مالینی نے ان کو ابواحمد نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو سلام بن ابومطیع نے ان کو جابر نے اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ روایت ہے جابر سے اس نے شعبی سے اس نے یحییٰ بن جزاز سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا (یعنی اس کا کوئی راز یا عیب فاش نہ کیا۔ اس کے گناہ اور خطائیں ایسے نیست و نابود ہو جائیں گے جیسے اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔

اور فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہئے کہ میت کے معاملات کا ذمہ دار وہ بنے جو سب لوگوں سے اس کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اگر وہ ذمہ دار بننے کی صلاحیت رکھے۔ ورنہ وہ شخص بنے جس کو لوگ پرہیزگار اور امانت دار سمجھیں۔

یہ الفاظ ابن عبدان کی روایت کے ہیں اور مالینی کی روایت میں ہے فرمایا کہ۔

چاہئے کہ اس کا قریبی رشتہ دار اس کا ولی بنے اگر وہ معاملے کو سمجھتا ہو اگر وہ نہ جانتا ہو تو پھر وہ آدمی ذمہ دار بنے جس کے پاس دیکھیں کہ پرہیزگاری اور امانت ہے۔

یہ الفاظ ابراہیم بن حجاج کے بنائے گئے ہیں۔ اور حدیث میں ارشاد ہے کہ یعنی اس راز کو چھپائے جو غسل کے وقت سامنے آئے اور نہ ذکر کرے اس کے گناہ (وعیب وغیرہ۔)

۹۲۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن مقری نقاش نے بطور املاء کے ان کو بدر بن عبداللہ جصاص نے ان کو سلیمان بن داؤد عتکی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابوعبداللہ شامی نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اللہ اس کو گناہوں سے پاک کرے گا۔ اگر وہ اس کو کفنائے اللہ اس کو جنت کا باریک ریشم پہنائے گا۔

۹۲۶۸:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم بن ابراہیم وراق نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوقتادہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کفن دینے کا ذمہ دار بنے اس کو چاہئے کہ اس کا کفن اچھا کرے۔

بے شک وہ لوگ اسی کفن میں زیارت کے لئے جاتے ہیں (یعنی اس میں دیگر اموات ان سے ملتے ہیں۔)

۹۲۶۹:.....اگر یہ روایت صحیح ہو تو صدیق اکبر کے قول کے مخالف نہیں ہے کفن کے بارے میں کہ کفن تو مہل یعنی پیپ میں خراب ہونے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے کفن کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے۔

اور اللہ کے علم میں ایسے ہوتا ہوگا جیسے اللہ چاہتا ہے جیسے اللہ کے علم میں ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے شہداء کے بارے میں فرمایا ہے۔

بل احیآء عندربهم یرزقون.

بلکہ وہ زندہ اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔

حالانکہ وہ مشاہدے کے اعتبار سے خون میں لت پت ہوتے ہیں اس کے بعد آزمائے جاتے ہیں مگر واضح ہو کہ یہ ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے ہے مگر غیب میں ویسے ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ان کے بارے میں خبر دی ہے۔ اور اگر ہمارے مشاہدے میں بھی وہ

(۹۲۶۷).....اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳/۱۱۵۴)

کیفیت ہوتی ہے جیسے اللہ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے تو ایمان بالغیب اٹھ جاتا۔

۹۲۷۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن محمد بن بکر قصیر نے ان کو ھیثم بن خارجہ نے ان کو سہل بن ھاشم نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے وہ کہتے ہیں۔ کہ لوگوں نے ہر چیز میں اناءۃ کا یعنی انتظار و مہلت کا ذکر کیا، احنف نے کہا بہر حال میں تو جب جنازے میں حاضر ہوتا ہوں تو میں تاخیر وانتظار نہیں کرتا ہوں۔ اور جب میں کفو اور ہمسر پاتا ہوں تو بیاہ دیتا ہوں (انتظار نہیں کرتا ہوں اور جب نماز کا وقت ہو جائے (فوراً نماز ادا کرتا ہوں) تاخیر نہیں کرتا ہوں۔

جنازہ میں ہنسنا پسندیدہ نہیں

۹۲۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو حمید بن عبدالرحمن رواسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ذکر کیا یزید بن عبداللہ سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایک آدمی کو جنازے کے موقع پر ہنستے دیکھا تو فرمایا کہ تم ہنس رہے ہو حالانکہ تم جنازے میں آئے ہو اللہ کی قسم میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

یزید بن عبداللہ یہی وہ ابو بحر ہے، تحقیق اس بارے میں نبی کریم سے بھی غیر قوی اسناد کے ساتھ ایک روایت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۹۲۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو العباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو عبدالسلام بن عاصم رازی نے ان کو ابن ابو فدیک نے ان کو عبداللہ بن حمید نے ان کو موسیٰ بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو موقعوں پر ہنسنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

بندر کو دیکھتے وقت اور جنازے کے موقع پر۔

۹۲۷۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقریٔ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے ہم لوگ جنازے کے ساتھ جاتے تھے تو ایک آدمی کو ہمیشہ نقاب ڈالے ہوئے روتا ہوا دیکھتے تھے یا چہرہ چھپائے ہوئے سوچ فکر میں منہمک دیکھتے تھے۔

تین حالتیں

۹۲۷۴:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح نے اور محمد بن مؤمل نے اور محمد بن قاسم نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن لھیعہ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عمارہ بن غزیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے ان کو ان کی ماں فاطمہ بنت حسین بن علی نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر افضل ترین لوگوں میں سے تھے اور وہ اکثر کہتے رہتے تھے کہ کاش میں ہمیشہ ایسے ہوتا جیسے میں تین حالتوں میں ہوتا ہوں تو میں اہل جنت میں سے ہوتا۔ مجھے اس میں شک نہیں ہے۔

(۱)..... جس وقت میں قرآن مجید پڑھتا ہوں اور جب میں قرآن کو سنتا ہوں۔

(۲)..... اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور وعظ سنتا ہوں۔

(۳)..... اور جب میں کسی جنازہ میں حاضر ہوتا ہوں۔ تو میں اپنے نفس کے ساتھ وہ بات کرتا ہوں سوائے اس کے جو اس کے ساتھ ہونا ہوتا

ہے اور جس طرف وہ جس کی طرف رجوع کرنے والی ہے۔

جنازہ میں خاموش رہنا

۹۲۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد نحوی نے ان کو محمد بن ہشام بن ابودمیک نے ان کو محمد بن ہشام مروزی احمد بن حنبل کے پڑوسی نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عیینہ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ جنازے میں ان کو خاموش رہنے کا کہا جاتا ہے۔ فرمایا اس لئے کہ وہ حشر ہوتا ہے۔

۹۲۷۶:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالکریم نے ان کو بعض اہل علم سے وہ کہتے ہیں سفیان نے اس کا نام ذکر کیا تھا مگر میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔ انہوں نے کہا کہ تم جب جنازہ کو دیکھو تو تم یوں کہو تیرے لئے سلامتی ہو ہمارے رب کی طرف سے اور دوسروں نے کہا یہ ہے وہ جس کا ہمیں وعدہ دیا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اے اللہ ہمارے ایمان و اسلام میں اضافہ فرما۔

۹۲۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو ابویوسف یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو اسود بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ حسن نضر بن انس کے جنازے میں موجود تھے لہٰذا اشعث بن سلیم عجلی نے کہا اے ابوسعید بے شک حالت یہ ہے کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں جنازہ میں کوئی آواز نہ سنوں اور فرمایا کہ بے شک خیر کے کام کے لئے مستحق ہیں۔

۹۲۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ وہ جب کسی جنازے کے بارے میں سنتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کس کا جنازہ ہے؟ پھر فرماتے کہ تو اللہ کا بندہ ہے اللہ نے اس کو بلالیا ہے اس نے اس کی بات مان لی ہے۔ یا اس کی بندی ہے اس کو اللہ نے بلایا ہے اس نے اللہ کی بات مان لی ہے۔ اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کے گھر والے اس کو گم کو بیٹھے ہیں اور لوگ اس کو اجنبی سمجھتے ہیں وہ صبح کو گئے ہیں ہم بھی شام کو جانے والے ہیں یا وہ شام کو گئے ہیں تو ہم صبح کو جانے والے ہیں۔

تعزیت کرنے والے کے لئے عزت کی پوشاک

۹۲۷۹:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور انہوں نے اس کو میرے لئے اپنی تحریر میں لکھا فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن ابو عمارۃ نے۔

ان کو عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ ہمیشہ رحمت میں رہتا ہے یہاں تک کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے۔ تو اسی رحمت میں خوب بھیگتا ہے پھر جب اس کے ہاں سے اٹھ جاتا ہے، ہمیشہ اسی میں داخل و شامل رہتا ہے یہاں تک کہ واپس لوٹ جائے جہاں سے آیا تھا اور جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے اور صبر دلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عزت کی پوشاک پہنائے گا۔

۹۲۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد صغانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو صالح مری نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو ابوالخلد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد نبی علیہ السلام کی دعا میں یہ دعا پڑھی تھی۔ الٰہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو

غمگین اور مصیبت زدہ کی تیری رضا طلب کرنے کے لئے تعزیت کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ میں اس کو ایمان کی چادروں میں سے ایسی چادر پہناؤں گا جس کے ذریعے میں اس کو جہنم سے محفوظ کرلوں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ داؤد علیہ السلام نے کہا یا الٰہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو جنازے کے ساتھ تیری رضا کے لئے جائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا فرشتے اس کے ساتھ اس کو رخصت کرنے اس کی قبر تک جائیں گے اور میں تمام روحوں میں سے اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا۔

۹۲۸۱: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبدالرحمٰن بن نافع درجت ابوزیاد نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ام اسود بنت یزید مولی ابو برزہ نے وہ کہتی ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی منیہ بنت عبید بن ابو برزہ نے ان کو ابو برزہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ماں کی تعزیت کرے جس کا بچہ فوت ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی چادروں میں سے چادر پہنائیں گے۔

۹۲۸۲: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے نیشاپور میں ان کو عبداللہ بن ہارون الحدی نے مکہ میں ان کو قدامہ بن محمد خشرمی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے اس نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو صبر دلائے (تعزیت کرے) کسی مصیبت میں اللہ تعالیٰ اس کو سبز پوشاک پہنائیں گے جس کے ساتھ وہ تحبیر کیا جائے گا کہا گیا یا رسول اللہ تحبیر سے کیا مراد ہے فرمایا اس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔

۹۲۸۳: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شافع بن محمد اسفرائنی نے ان کو احمد بن عمیر دمشقی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق طلحی نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو صبر دلائے (تعزیت کرے) اس کے لئے اسی کی مثل اجر ہے۔

۹۲۸۴: ..... اور ہمیں حدیث بیان کی قاضی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ھیثم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبدالواحد بن حسن بن احمد بن حلیف جند نیشاپوری نے ان کو حسین بن بیان عسکری نے ان کو عمار بن حلف واسطی نے ان کو عبدالحکیم بن منصور خزاعی نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصیبت زدہ کو صبر دلائے (تعزیت کرے) اس کے لئے اس کی مثل یعنی مصیبت زدہ کے اجر کے برابر اجر ہے۔

یہ وہ حدیث ہے جو معروف نے علی بن عاصم سے اس نے محمد بن سوقہ سے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اس کے ماسوا سے۔ مگر وہ قوی نہیں ہے۔ اور یہ دوسرے طریق سے مروی ہے ابن سوقہ سے۔ مگر سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔ اور سب سے زیادہ صحیح اس مفہوم میں ابن حزم کی حدیث ہے۔ اور جو پہلے گذر چکی ہے۔

بہر حال علی بن عاصم کی روایت درج ذیل ہے۔

۹۲۸۵: ..... ہمیں وہ حدیث بیان کی ہے ابومنصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں ان کو احمد بن عبید بن ناصح نحوی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو محمد بن سوقہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

(۹۲۸۰) ..... (۱) فی ن : (یتبع الجنازة)

(۹۲۸۲) (۱) فی ن : (الجدی) (۲) فی ن : (الحشرمی) (۳) ..... فی ن : (المؤمن)

(۹۲۸۴) ..... (۱) فی ن : (اللّٰہ) (۲) فی ن : (خلف) (۳) ..... فی ن : (بھان)

۹۲۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو محمد بن ہارون (الفأفاء نے) اور وہ ثقہ راوی تھا صدوق تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور میں نے کہا یا رسول اللہ علی بن عاصم کی حدیث جسے وہ ابوسوقہ سے روایت کرتے ہیں۔ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو صبر دلائے۔ کیا وہ حدیث آپ کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں میری ہے۔ محمد بن ہارون جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تھے رو پڑتے تھے۔

فصل:......قبروں کی زیارت کرنا یعنی قبروں پر عبرت کے لئے جانا

۹۲۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو معرف بن واصل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محارب بن دثار نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے (یعنی قبروں پر جانے سے منع کیا تھا اب قبروں پر جایا کرو بے شک قبروں پر جانے ان کو دیکھنے سے یاد دھانی ہے (یعنی موت یاد آتی ہے)۔

اور اس کو روایت کیا ہے زید بن حارث نے محارب سے اور انہوں نے کہا کہ حدیث میں ہے۔ چاہئے قبروں پر جانا اور قبروں کو دیکھنا تمہارے اندر خیر و بھلائی میں اضافہ کر دے۔ اور یہ حدیث کتاب مسلم میں منقول ہے۔

۹۲۸۸:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خبردار پس قبروں کی زیارت کرو بے شک وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۹۲۸۹:......اور ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ نے فرمایا) اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے (قبروں پر جانے سے) منع کیا تھا پھر بات واضح ہو گئی میرے لئے پس زیارت کیا کرو ان کی بے شک قبروں کو دیکھنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے لہٰذا ان کی زیارت کیا کرو (یعنی قبرستان میں جا کر دیکھا کرو) اور مت کہو ہم نے جانا چھوڑ دیا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو عمرو بن عامر نے اور عبدالوارث نے انس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

۹۲۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یوسف بن عبداللہ خوارزمی نے بیت المقدس میں ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو ابوسعید جعفی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی۔ فتح مکہ کے دن ایک ہزار گھونگھٹ نکالنے والوں میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اتنا روئے کہ اس سے زیادہ کبھی روتے ہوئے نہ دیکھے گئے۔ مگر ابوعبداللہ کی روایت میں یوم فتح کا ذکر نہیں ہے۔

۹۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو موسیٰ بن داؤد ضبی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابومسلم خولانی نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ نے فرمایا۔

(۹۲۸۶)......(۱) فی ن: (الفأفاء) (۹۲۹۰)......(۱) زیادة من (ن)

قبروں کی زیارت کیا کرو اس کے ساتھ تم آخرت کو یاد کرو گے۔ اور میتوں کو غسل دیا کرو یہ معالجہ ہے گرنے والے جسم کا اور بلیغ وعظ ونصیحت ہے۔ اور جنازوں پر نماز پڑھو شاید کہ یہ تجھے غمگین کرے۔ بے شک مغموم اللہ کے سائے تلے ہر خیر کے در پے ہوتا ہے۔

یعقوب بن ابراہیم میں اس کو گمان کرتا ہوں مدنی ہے مگر یہ مجہول ہے اور یہ متن بھی منکر ہے۔

۹۲۹۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو کدیمی نے ان کو ابن قمیر عجلی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آکر دل کی سختی (قساوۃ قلبی) کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کو جا کر دیکھا کرو اور قبروں سے اٹھنے کے بارے میں عبرت حاصل کیا کرو۔ یہ بھی متن منکر ہے۔ اور مکی بن قمیر بصری اس سے روایت کرتا ہے کدیمی اور وہ مجہول ہے۔

۹۲۹۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ھروی نے ان کو محمد بن یونس بصری نے ان کو مکی بن قمیر عجلی نے انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

میت کے سرہانے سورۂ فاتحہ اور پاؤں کی جانب سورۂ بقرہ کا پڑھنا

۹۲۹۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بابلتی نے ان کو ایوب بن نھیک حلبی مولیٰ آل سعد بن ابو وقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطا بن ابورباح سے اس نے سنا عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کو روکا نہ کرو اس کو جلدی اس کی قبر میں پہنچایا کرو اور اس کے سرہانے سورۃ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔ اس کی قبر میں۔

یہی لکھی گئی مگر اسی اسناد کے ساتھ جہاں تک میں جانتا ہوں۔ اور ہم نے قرأت مذکورہ کو روایت کیا ہے۔

اس میں ابن عمر سے بطور موقوف روایت کے۔

زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے تحفہ

۹۲۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے فوائد شیخ میں۔ اور ابوبکر محمد بن ابراہیم اشنانی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو فضل بن محمد بن عبداللہ بن حارث بن سلیمان انطاکی نے ان کو محمد بن جابر بن ابوعیاش مصیصی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ میت قبر میں ایسے ہوتا ہے جیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا۔ وہ پیچھے سے پہنچنے والی دعا کا منتظر ہوتا ہے والد سے یا ماں سے یا بھائی سے یا دوست سے جب پیچھے سے دعا لاحق ہو جاتی ہے تو اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اہل زمین کی دعا داخل کرتا ہے پہاڑوں کی مثل بے شک زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے ہدیہ اور تحفہ ان کے حق میں استغفار کرنا ہے۔

۹۲۹۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمن بن واقد نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابان المکتب نے حضرت عبداللہ بن عمر اپنے گھر والوں کو ایسی جگہ دفن کرتے تھے کہ جب وہ کسی جنازے میں جاتے تھے تو اپنے گھر والوں پر بھی گذرتے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے اور ان کے لئے استغفار کرتے تھے۔

۹۲۹۶:......(مکرر ہے) فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے ان کو معن بن عیسیٰ قزاز نے ان

کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی ایسی قبر کے پاس سے گذرے جس کے قبر والے کو وہ پہچانتا ہو اور وہ اس پر سلام کہے تو قبر والا اس کو سلام کا جواب دیتا ہے اور اس کو پہچانتا بھی ہے۔

اور جب وہ کسی ایسی قبر کے پاس سے گذرے جس کو نہ پہچانتا ہو اور اس پر سلام کرے وہ اس کو اس کے سلام کا صرف جواب دیتا ہے۔

۹۲۹۷:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن بن صباح نے انہوں نے سنا عمرو بن جریر سے وہ کہتے ہیں جب کوئی بندہ اپنے مردہ بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے ثواب کو لے کر اس کے پاس قبر میں جاتا ہے اور جا کر کہتا ہے اے قبر کے مسافر یہ تیرے اوپر تیرے بھائی کا تحفہ ہے۔

۹۲۹۸:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالعزیز سلمان نے ان کو بشر بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ جب طاعون کا زمانہ تھا ایک آدمی محلوں میں آتا جاتا رہتا تھا جنازے کی نماز میں شرکت کرتا جب شام ہوتی تو وہ جا کر قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا اور یوں کہتا اللہ تعالیٰ نے شفقت فرمائی ہے اور میں تمہارے پاس آیا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری مسافری پر رحم فرمائے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیاں قبول فرمائے۔ بس ان کلمات سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک رات مجھے شام ہوگئی اور میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں قبرستان میں نہیں گیا۔ کہتے ہیں اسی رات کو میں سو رہا تھا تو اب کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سارے لوگ میرے سامنے ہیں جو کہ میرے پاس آئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ قبرستان والے ہیں میں نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس تیری طرف سے ہدیہ اور تحفہ آتا تھا اس لئے کہ آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے گھر کے لئے اپنی واپسی پر۔ میں نے پوچھا کہ کس چیز کا تحفہ بولے وہ جو آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے کہا بے شک میں نے دوبارہ وہ عمل شروع کر دیا اور میں نے کبھی اس کو نہ چھوڑا۔

۹۲۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو ابو بہلول نے اہل بحرین سے میں اس سے ملا تھا عبادان میں اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی بشار بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رابعہ عدویہ بصریہ کو خواب میں دیکھا اور میں ان کے لئے بہت دعائیں کیا کرتا تھا خواب میں انہوں نے مجھے کہا اے بشار آپ کے تحائف نور کے تھالوں میں ریشمین رومالوں کے ساتھ ڈھکے ہوئے ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ وہ فرمانے لگیں کہ اسی طرح ہوتی ہے زندہ مؤمنوں کی دعائیں جب وہ موتی کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو اس دعا کا اجر و ثواب تھالیوں پر رکھ کر ریشمین رومالوں سے ڈھک کر ان میتوں کے پاس لایا جاتا ہے جن کے لئے دعا کی گئی تھی اور کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں کا ہدیہ ہے آپ کے لئے۔

نوٹ:.....واضح رہے کہ یہ تمام مذکورہ باتیں محض خواب ہیں بیان کرنے کا مقصد محض عمل کے لئے ترغیب دینا ہے ورنہ شریعت میں ان کے استدلال واستنباط سے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے ان پر کسی عقیدے کی بنیاد رکھنا غلط ہے۔ (مترجم)

شب جمعہ پر روحوں کی ملاقات

۹۳۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحیٰی بن بسطام اصغر نے ان کو مسمع بن عاصم نے ان کو عاصم جحدری کی آل کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں عاصم جحدری کو ان کی موت کے دو سال بعد دیکھا۔ میں نے کہا کیا آپ آگے نہیں چلے گئے؟ انہوں نے کہا جی ہاں میں نے کہا آپ کہاں پر ہیں؟ اس نے کہا

(۹۳۰۰)....(۱) فی ا: (سمع)

کہ بے شک ہم لوگ اللہ کی قسم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہیں۔ اور میرے احباب کی ایک جماعت ہے ہم لوگ ہر شب جمعہ کو اور صبح کو حضرت بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کو تمہاری خبریں مل جاتی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا تمہاری روحیں یہ عمل کرتی ہیں یا تمہارے جسم بھی ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بہت دوری ہے (یعنی ناممکن بات ہے جسم کہاں آسکتے ہیں؟) جسم تو بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ سواء اس کے نہیں کہ روح ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم لوگ تمہارے ساتھ ہماری زیارت کو اور ملنے کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے معاملے میں شب جمعہ کی شام سے پورا جمعے کا دن اور ہفتے کا دن طلوع آفتاب تک جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پورے دنوں میں کیوں نہیں ہوتا صرف ان دونوں میں کیوں ہوتا ہے؟ فرمایا کہ یہ یوم جمعہ کی فضیلت اور عظمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۹۳۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو بکر بن محمد نے ان کو جبیر قصاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں محمد بن واسع کے پاس ہر ہفتے کی صبح کو آتا تھا پھر ہم لوگ جبان کے قبرستان میں قبروں پر آتے تھے۔ اور ہم سلام کرتے تھے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے پھر ہم واپس لوٹ جاتے تھے۔

ایک دن میں نے ان سے کہا اگر میں اس دن کی بجائے پیر کے دن آیا کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ مردے اپنے ملاقاتیوں کو جمعے کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن اس کے بعد اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں۔ (یعنی جمعرات جمعہ اور ہفتے کا دن)

۹۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو محمد نے ان کو عبدالعزیز بن ابان نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے ضحاک سے کہ انہوں نے کہا کہ جو شخص ہفتے کے دن طلوع آفتاب سے قبل قبر کی زیارت کرے اس کو میت پہچان لیتا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ کیونکر ہوتا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جمعے کے دن کی عظمت کی وجہ سے۔

۹۳۰۳:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ابوالیتاح نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف ابتداء کرتے تھے جب یوم جمعہ ہوتا تو رات کو اندھیرے میں چلتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالیتاح سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ان کا چابک روشن ہو جاتا تھا۔ لہٰذا وہ رات کو آتے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ قبرستان کے پاس آتے۔ اپنی بیٹھک کی جگہ بیٹھ جاتے اور وہ دیکھتے گویا کہ ہر صاحب قبر اپنی قبر کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہ کہتے کہ یہ مطرف ہے جمعے کے دن آتا ہے میں نے پوچھا کہ کیا اپنے ہاں جمعہ کے دن کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس دن پرندے جو کچھ بولتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ بتایا کہ وہ کہتے ہیں۔ سلام۔ سلام صالح دن ہے۔

قبرستان جانا

۹۳۰۴:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن علی عجلی نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو ابن منصور نے ان کو زید بن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ میں قبرستان کی طرف گیا اس میں جا کر بیٹھ گیا اچانک میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک قبر کے پاس آیا اس نے اس کو برابر کیا اس کے بعد وہ اپنی مجلس کی طرف پلٹ گیا میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیسی قبر ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا یہ اس کی قبر ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا واقعی بھائی تھا؟ اس نے بتایا کہ وہ اللہ کی راہ میں میرا بھائی تھا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس نے کہا آپ فلاں صاحب ہیں آپ زندہ ہیں الحمد للہ رب

(۹۳۰۴) [illegible] فی ن (ھدم)

العلمین ۔کہتے ہیں کہ میں نے یہ الفاظ کہے اس لئے کہ میں اسی پر ہی قدرت رکھتا تھا۔جو کہ میں ایسی بات کہوں جو مجھے دنیا و مافیہا سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔پھر کہا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ جس وقت لوگ مجھے دفن کررہے تھے وہاں اس وقت فلاں شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اگر میں اس بات پر قدرت رکھتا کہ میں وہ دو رکعت نماز پڑھوں تو یہ بات مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔

۹۳۰۵:......اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اس جگہ کے علاوہ دوسری جگہ پر ابوعثمان سے اور مطرف سے اور ابوقلابہ سے اسی مفہوم میں۔اور ان کی باتوں میں یہ بات ہے کہ میت جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرسکتے اور ہم جانتے ہیں مگر ہم عمل نہیں کرسکتے۔

۹۳۰۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ عرب کے بعض حکماء سے پوچھا گیا سب سے بلیغ ترین نصیحت کیا چیز ہے فرمایا کہ مردوں کے محلے کو دیکھنا (یعنی قبرستان کو دیکھ کر)

۹۳۰۷:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو مفضل بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن راشد قبرستان جاتے اور سارا سارا دن وہاں بیٹھے رہتے۔پھر بڑے غمگین واپس لوٹ آتے۔تو ان کے بھائی اور گھر والے ان سے پوچھتے کہ آپ کہاں تھے؟ وہ بتاتے کہ میں قبرستان میں تھا میں نے ایک قوم کی طرف دیکھا ہے جو اس سے سب کچھ سے ہمیں منع کررہے تھے ہم جس میں واقع ہیں اس کے بعد پھر وہ رونا شروع کردیتے تھے۔

۹۳۰۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ الصفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عیاش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قدامہ سے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جب اپنے دل میں قساوت سختی محسوس کرتے تو وہ اپنے اس دوست کے گھر چلے جاتے جو کہ مرچکے تھے۔رات میں جاکر ان کو آواز دیتے اے فلاں اے فلاں۔جب جواب نہ آتا تو کہتے کاش کہ مجھے پتہ چل جاتا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا؟ پھر رونا شروع کردیتے یہاں تک کہ ان کے آنسو بہہ جاتے۔

۹۳۰۹:......اور ہم نے روایت کی ہے صفوان بن سلیم سے اور محمد بن منکدر سے اور دیگر سلف سے کہ جب قساوت قلبی پیش آجائے تو قبروں کی زیارت کرنی چاہیے۔

۹۳۱۰:......کہا جاتا تھا کہ قبروں کا مشاہدہ کرنا امم سابقہ کی نصیحتوں میں ہے۔

۹۳۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن محمد صیرفی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو عمارہ بن مہران مغولی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن واسع نے کہا کہ مجھے آپ کے گھر کے بارے میں یہاں پسند ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ کو اس سے کیا چیز پسند آتی ہے حالانکہ یہ تو قبرستان کے برابر میں ہے۔فرمایا تجھے قبرستان والوں سے کیا نقصان ہے وہ تو تجھے آخرت یاد دلاتے ہیں اور ایذاء کم کرتے ہیں۔

قبرستان کی مجاورت اختیار کرنا

۹۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواسامہ سے کہا کیا تمہیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب نے اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابوطالب سے کہا گیا تھا کہ آپ کو کیا ہوگیا ہے کہ آپ نے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجاورت '' پڑوس ترک کرکے دیگر کئی قبرستانوں کی مجاورت اور پڑوس اختیار کرلیا ہے۔انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان کو سچا پڑوسی پایا ہے جو اپنی زبانوں کو روک کر رکھتے ہیں۔اور آخرت کی یاد

(۹۳۰۸).....(۱) فی ن : (الأحمسی) (۹۳۱۲).....(۱) فی أ : (صیرویه)

دلاتے ہیں۔ لہٰذا ابو اسامہ نے اس بات کا اقرار کیا۔

۹۳۱۳:...... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو ابراہیم بن سعید بن اسامہ نے اس نے اس بات کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا کہ علی بن ابو طالب سے کہا گیا تھا کیا حالت ہے تمہاری کہ اپنے قبرستان کا پڑوس آباد کرلیا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کو سچے پڑوسی پایا ہے جو برائی سے روکتے ہیں اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔

میت کو زینت اس کے اعمال دیتے ہیں

۹۳۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن منبہ نے کہا کہ میں نے بشر بن حارث کو دیکھا تھا کہ وہ کفنوں پر نظر ڈالتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میت کے عمل اس کو زینت دیتے ہیں۔

۹۳۱۵:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو نعمان نے انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب کسی جنازے پر بلایا جاتا تھا تو فرماتے تھے کہ بے شک ہم تو البتہ کھڑے ہو رہے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ نہیں نماز پڑھواتے آدمی پر مگر اس کے اعمال (یعنی نجات اور رحمت تو اس کے اپنے اعمال کی ہی وجہ سے ہوگی) میں یہ گمان کرتا ہوں کہ نعمان اسماعیل بن ابو خالد کا بھائی ہے۔

۹۳۱۶:...... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اہل قبور خبر دریافت کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا حال ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے پھر کہتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے جواب ملتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا ہے؟ (یعنی اس کا انتقال تو ہو چکا ہے) وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہمارے پاس تو نہیں پہنچا انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ شاید اس کو ہمارے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر لے جایا گیا ہے۔

میت پر نوحہ پسندیدہ نہیں

۹۳۱۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور ابن ابو قماش نے دونوں نے فرق کیا ہے۔ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو الولید نے ان کو اسحاق بن عثمان نے ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ نے اپنی دادی ام عطیہ سے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع فرمایا اور ان کے پاس حضرت عمر بن خطاب کو بھیجا وہ دروازے پر آ کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں پر سلام کیا ہم لوگوں نے ان کے سلام کا جواب دیا انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کے رسول کا نمائندہ ہوں تمہاری طرف کہتی ہیں کہ عورتوں نے کہا خوش آمدید ہو رسول اللہ کے نمائندے کو۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگ اس بات پر بیعت کرو کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گی۔

اور چوری نہیں کرو گی اور بدکاری نہیں کرو گی الخ۔ کہتی ہیں کہ ہم نے کہا ٹھیک ہے ہم ایسے ہی کریں گی چنانچہ حضرت عمر نے گھر کے باہر سے ہاتھ بڑھایا اور ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ گھر کے اندر سے ہاتھ بڑھا لئے اس کے بعد انہوں نے کہا اللّٰھم اشھد اے اللہ تو گواہ رہ۔ اور انہوں نے

(۹۳۱۳)......(۱) فی ن : (سعد)

ہمیں عیدین کے لئے حکم دیا کہ ہم لوگ ان میں ماہواری والیوں کو بھی شرکت دعا کے لئے نکالیں اور آزاد کو اور یہ کہ ہمارے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے۔ انہوں نے منع کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی سے پوچھا اس قول کے بارے میں۔ **ولایعصینک فی معروف** کہ معروف میں تیری نافرمانی نہ کریں گی۔ فرماتی ہیں کہ ہمیں انہوں نے منع کیا تھا نوحہ کرنے سے یعنی موت میں بین کرنے سے یہ الفاظ ہیں عباس بن فضل اسفاطی کی حدیث کے۔

تحقیق ہم نے وہ تمام احادیث جو عورتوں کے جنازوں کے پیچھے جانے کے بارے میں اور نوحہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں جو وارد ہوئی ہیں ان کو کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے۔

میت پر گواہی

۹۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو یونس بن محمد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبیداللہ بن ابوداؤد منادی نے ان کو یونس نے وہ ابن محمد ادیب ہیں ان کو حرب نے وہ ابن میمون ہیں نضر بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا چنانچہ ایک جنازہ گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسا جنازہ ہے؟ بتایا گیا کہ یہ فلاں بن فلاں کا جنازہ ہے یہ شخص اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا تھا اور اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا تھا اور اسی میں ہی کوشش کرتا رہتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔ پھر دوسری میت گذری لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں بن فلاں کا جنازہ ہے یہ شخص اللہ سے اور اس کے رسول سے دشمنی کرتا تھا اور اللہ کی نافرمانی کے عمل کرتا تھا اور اسی میں لگا رہتا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی ہے واجب ہوگئی ہے واجب ہوگئی ہے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا ایک جنازے کی تعریف کرنا اور دوسرے کی نہ کرنا اور یہ کہنا کہ واجب ہوگئی ہے دونوں کے بارے میں اس کا کیا مطلب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اے ابوبکر بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین پر جو اولاد آدم کی زبان پر بولتے ہیں اس بارے میں جو کسی آدمی میں خیر ہے یا شر ہے۔ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے **مت بجنازة موت بجنازة اخرىٰ** اور فرمایا کہ **وجبت وجبت وجبت**.

۹۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبس بن مرحوم عطار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسحاق بن ابراہیم بسطاس نے ان کو سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے پوچھا کہ کیا کہتے ہو تم لوگ فلاں آدمی کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں مارا گیا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ جنت ہی ہے انشاء اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ جنت ہی ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم لوگ اس آدمی کے بارے میں۔ جو انصاف کرنے کے لئے کھڑا ہوگیا؟ لوگوں نے کہا اے اللہ ہم نہیں جانتے سواء جنت کے۔ اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ گنہگار تھا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۹۳۱۸)......اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۳۷۷)

ایمان کا پینسٹھواں شعبہ

چھینکنے والے کا جواب دینا (مطلب یہ ہے کہ وہ الحمد للہ کہے تو سن کر یرحمک اللہ کہنا)

۹۳۲۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوخیثمہ نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو اشعث بن ابوالشعثاء محاربی نے ان کو معاویہ بن سوید بن مقرن نے وہ کہتے ہیں کہ میں براء بن عازب کے پاس گیا۔

میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہ نے حکم فرمایا سات چیزوں کا اور منع فرمایا تھا سات چیزوں سے حکم دیا تھا مریض کی عیادت کرنے کا جنازے کے ساتھ چلنا۔ مظلوم کی نصرت کرنا۔ قسم پوری کروانا۔ چھینکنے والے کا جواب دینا دعوت دینے والی کی اجابت کرنا۔ سلام کو عام کرنا۔ اور منع کیا تھا ان چیزوں سے سونے کی انگوٹھی بنوانے سے۔ چاندی کے برتنوں میں پینے سے میاثر سے اور قسی کے ریشمیں کپڑے سے حریر استبرق اور دیباج کے ریشم پہننے سے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ اور احمد بن یونس سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طریقوں سے اشعث سے۔

۹۳۲۱:...... اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابو ہریرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں جو کچھ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کے بارے میں وارد ہے۔

فصل:...... چھینکنے والے کو جواب دینا جس وقت وہ الحمد للہ کہے

۹۳۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینکنے کو پسند کرتے ہیں اور جمائی لینے کو ناپسند کرتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ الحمدللہ کہے۔ بے شک حق ہے اس پر جو سنے وہ یوں کہے یرحمک اللہ اور جس وقت کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے جس قدر طاقت رکھے اس کو چھپائے۔

۹۳۲۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نیشاپوری نے نیشاپور میں۔ ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن محمد بن سکن نے ان کو حبان بن ہلال نے ان کو مبارک نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو حبیب نے احفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو انہوں نے چھینک لی ان کے رب نے انہیں الہام کیا کہ یوں کہو الحمد للہ۔ لہٰذا ان کے رب نے ان کو کہا رحمک اللہ ربک. اسی لئے اس کی رحمت اس کے غضب سے سبقت کر گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم فرشتوں کے پاس جاؤ ان کو سلام کرو آدم ان کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ. فرشتوں نے ان کے لئے اضافہ کیا رحمۃ اللہ کا۔

۹۳۲۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو عبیدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں بے شک فرشتے تمہارے اس انسان کے پاس حاضر

ہوتے ہیں جب وہ چھینکتا ہے۔ پھر جب وہ الحمدللّٰہ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العلمین. جب وہ رب العلمین کہتا ہے تو فرشتے یرحمک اللہ کہتے ہیں۔شعبہ نے عطاء سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۳۲۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عباد بن زیاد اسدی نے ان کو زہیر نے ابواسحٰق سے اس نے نافع سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر کے سامنے چھینک لی اور اس نے الحمد للہ کہا۔حضرت ابن عمر نے اس سے کہا کہ تم نے بخل کیا ہے جیسے تم نے اللہ کی حمد کی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجتے۔

۹۳۲۶:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمرو بن حفص بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن جعد نے ان کو زہیر نے ان کو ابوہمام ولید بن قیس نے ضحاک بن قیس یشکری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک لی اور الحمدللّٰہ رب العلمین کہا حضرت ابن عمر نے اگر آپ اس کو مکمل کر لیتے اس طرح و السلام علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم. تو زیادہ بہتر ہوتا۔

۹۳۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو زیاد بن ربیع یحمدی نے ان کو حضرمی نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان کے پہلو میں چھینک لی پھر یوں کہا الحمد للّٰہ و سلام علی رسولہ. حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تعلیم نہیں فرمائی تھی۔ بلکہ یہ تعلیم فرمائی تھی کہ ہم یوں کہا کریں الحمدللّٰہ علی کل حال. ہر حالت میں اللہ کا شکر ہے۔

دونوں پہلی اسنادیں زیادہ صحیح ہیں زیاد بن ربیع کی روایت سے اور ان دونوں میں ابن ربیع کی روایت کی غلطی پر دلیل ہے۔اور بخاری نے کہا ہے کہ اس میں نظر ہے۔

۹۳۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے۔فرمایا کہ اس نے اس کو ذکر کیا ہے بعض رواۃ سے اس نے کہا ہے کہ آدمی کا حق ہے کہ جب وہ چھینک لے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور آواز بھی اونچی کرے اور ان کو سنوائے جو اس کے پاس ہوں۔اور ان سب پر حق ہے کہ وہ جب الحمدللہ کہے تو وہ اس کو اس کا جواب دیں (یعنی یرحمک اللہ کہیں۔)

فصل:...... ”چھینکنے والے کے جواب کو ترک کر دینا جب وہ الحمدللہ نہ کہے“

۹۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو سلیمان تیمی نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ تاجر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوحاتم رازی انصاری نے ان کو سلیمان تیمی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسری کا جواب نہ دیا۔اس آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس آدمی کا جواب دیا ہے اور میرا جواب نہیں دیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے الحمدللہ نہیں کہا۔

(۹۳۲۹)......(۱) فی ن : (الحسن) وھو خطأ وھو ابراھیم بن الحسین بن دیزیل

یہ الفاظ حدیث شعبہ کے ہیں۔اور انصاری کی ایک روایت میں ہے کہ دونوں میں سے ایک کی چھینک کا آپ نے جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا۔لہٰذا پوچھا گیا کہ یارسول اللہ آپ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینک لی ہے۔آپ نے ایک کا جواب دیا ہے اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا ہے اور اس دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا اس لئے میں نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے دو طریقوں سے سلیمان سے۔

۹۳۳۰:......اور ابوموسیٰ اشعری والی حدیث ابو بردہ سے نقل کی گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جب وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے اس کو قاسم بن مالک مزنی نے ان کو عاصم بن کلیب نے ان کو ابو بردہ نے۔اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۹۳۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن ابوقماش نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعدویہ سعید بن سلیمان ابوعثمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو عاصم نے ان کو ابو بردہ بن ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے سامنے چھینک لی انہوں نے مجھے چھینک کا جواب دیا اور ان کے سامنے ان کے اور بیٹے نے چھینک لی تو انہوں نے اس کو جواب نہیں دیا ان کا بیٹا اپنی ماں کے پاس گیا اور جا کر اس بات کا ذکر کیا چنانچہ اس کی ماں اس کے والد کے پاس آئی اور بولی کہ تیرے بیٹے نے چھینک لی ہے تو تم نے اس کا جواب دیا ہے اور میرے بیٹے نے چھینک لی ہے تو تم نے اس کا جواب نہیں دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیرے بیٹے نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ نہیں کہا لہٰذا ہم نے اس کو جواب نہیں دیا اور میرے بیٹے نے الحمد للہ کہا تھا لہٰذا میں نے اس کو یرحمک اللہ کہا ہے۔بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جو نہ کہے اس کو جواب نہ دو۔

۹۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو مسدد بن مسرہد نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے چھینک لی دونوں میں سے ایک دوسرے سے زیادہ شریف اور عزت دار تھا اس نے چھینک لی اور الحمد للہ نہیں کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا دوسرے نے الحمد للہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یرحمک اللہ کہا چنانچہ شریف نے سوال کیا یارسول اللہ آپ نے اس کو یرحمک اللہ کہا ہے اور مجھے جواب نہیں دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ کو یاد کیا ہے۔لہٰذا میں نے بھی اس کو یاد کیا ہے اور تم نے اللہ کو بھلا دیا ہے میں نے بھی تجھے بھلا دیا ہے۔

۹۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے میں نے سنا حسن بن محمد بن حلیم سے میں نے سنا ابوالعباس بن سعید سے وہ ذکر کرتے تھے اپنے مشائخ سے وہ کہتے ہیں کہ سوار بن عبداللہ قاضی نے ابوجعفر منصور کے پاس شکایت کی اور اس کے آگے شر کی تعریف کی اور ان کے پاس آنے کی اجازت چاہی جب آئے اور داخل ہوئے۔منصور نے چھینک لی مگر سوار نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔چنانچہ منصور نے پوچھا کہ آپ کو یرحمک اللہ کہنے سے کیا چیز مانع ہوئی انہوں نے کہا کہ آپ نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔انہوں نے کہا کہ میں نے دل میں الحمد للہ کہا تھا۔انہوں نے کہا کہ میں نے بھی دل میں جواب دیا تھا۔انہوں نے کہا کہ آپ اپنے عمل کی طرف رجوع کیجئے بے شک تم اگر مجھ سے محبت نہیں کرو گے تو میرے سوا کسی اور سے بھی نہیں کرو گے۔

فصل: ...... ”چھینکنے والا یرحمک اللہ کہنے والے کا جواب دیتے ہوئے کیا کہے؟“

۹۳۳۴: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تمہارا ایک چھینک لیا کرے تو یوں کہے الحمد للہ علی کل حال۔ اور اس کا بھائی یا ساتھی کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ خود یہ کہے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم**.

۹۳۳۵: ...... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی بن متوکل نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے اسی اسناد کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ الحمد للہ کہے جب وہ یہ کہے تو اس کا بھائی یہ کہے یرحمک اللہ جب وہ یہ کہے تو وہ خود یہ کہے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم**. اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مالک بن اسماعیل سے اس نے عبدالعزیز سے یہ زیادہ صحیح ہے ان تمام روایات میں جو اس باب میں مروی ہیں۔ اور اس کا شاہد بھی درج ذیل ہے۔

۹۳۳۶: ...... ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے عبدالرحمٰن بن لیلیٰ سے اس نے ابوایوب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لیا کرے تو یہ کہا کرے **الحمد للہ علی کل حال**. اور اس کو جواب دینے والا یوں کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ خود یہ کہے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم**.

۹۳۳۷: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ المنادی نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوایوب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس نے صرف یرحمک اللہ کہا ہے۔

۹۳۳۸: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن کثیر دارمی نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو عدی ابوالھیثم نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے اور حکم بن عیینہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے یہ کہ ابوایوب انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لیا کرے تو یہ کہا کر **الحمد للہ**. اور اس کو جواب یہ دیا جائے **یرحمک اللہ**. اور اس کا جواب یہ دیا جائے **یھدیکم اللہ ویصلح با لکم**.

عدی۔ وہی عبدالرحمٰن ہے۔ اس نے اپنی اسناد میں شعبہ کے ساتھ موافقت کی ہے۔ اور اسناد میں اس نے حکم بن عیینہ کا اضافہ کیا ہے۔ اور اس کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کیا ہے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اور اس نے اپنی اسناد میں ان دونوں کی مخالفت کی ہے۔

۹۳۳۹: ...... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ یعنی حفید نے ان کو ہارون بن عبدالصمد رجبی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ابن اخی عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی چھینک لیا کرے ساتھ کہا کرے الحمد للہ۔ سننے والا کہے یرحمک اللہ۔ پھر وہ خود یہ کہے **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم**.

(۹۳۳۴)...... اخرجه المصنف من طریق ابی داود (۵۰۳۳)　　(۹۳۳۶)...... اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۵۹۱)

۹۳۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو عمر بن خالد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبید بن ام کلاب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو اللہ کا شکر ادا کرتے تھے اور اللہ کو یاد کرتے تھے۔ آپ کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تھا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم کہتے تھے۔

۹۳۴۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابو الربیع نے ان کو ابو معشر نے ان کو عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی اور پوچھا کہ یارسول اللہ میں اس موقع پر کیا کہوں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الحمدللہ رب العلمین کہو۔

پھر لوگوں نے پوچھا کہ ہم کیا کہیں اس سے؟ فرمایا یوں کہو یرحمک اللہ۔ پھر اس آدمی نے سوال کیا کہ اس کے بعد میں ان لوگوں میں سے کیا کہوں فرمایا یہ کہو یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم۔

۹۳۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے منصور سے اس کو بلال بن یساف نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبدی کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی اور یوں کہا السلام علیکم۔ لہٰذا سالم نے جواب دیا۔ وعلیک وعلیٰ امک تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی۔ ان کے بعد سالم نے فرمایا اس شخص سے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے شاید آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ اسنے کہا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ کسی طرح بھی میری ماں کا تذکرہ نہ کرتے نہ اچھائی میں نہ برائی میں۔ سالم نے جواب دیا کہ میں نے جو کچھ آپ کو کہا ہے وہ سنت رسول کے مطابق کہا ہے کہ یکا یک ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں میں سے کسی نے چھینک لی اور اس نے کہا السلام علیکم. رسول اللہ نے فرمایا تھا وعلیک وعلیٰ امک تجھ پر بھی سلام ہو اور تیری اماں پر بھی۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم میں سے ایک آدمی چھینک لے تو الحمدللّٰہ کہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی حمد کو کرنے کے بعد کہا کہ جو اس کے پاس لوگ موجود ہوں وہ یوں کہیں یرحمک اللہ۔ اور وہ شخص ان کے جواب میں یوں کہے یغفر اللّٰہ لنا ولکم. کہ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

۹۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ورقاء نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے ان کو خالد بن عرفجہ اشجعی نے ان کو سالم بن عبید اشجعی نے اس حدیث کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ ازیں یہ بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چاہئے کہ الحمدللّٰہ رب العلمین کہے یا الحمدللّٰہ علی کل حال کہے۔ اور اس کو اس کا بھائی یوں کہے یرحمک اللہ اور وہ خود وہ شخص یوں کہے۔ یغفر اللّٰہ لی ولکم. اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔

یہ ایسی حدیث ہے جس کی سند میں اختلاف ہے۔

۹۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے بدیل عقیلی سے اس نے ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک لی پھر کہا السلام علیکم عمر بن خطاب نے کہا وعلیک السلام وعلیٰ امک۔ تم پر سلام ہو اور تمہاری اماں پر بھی۔ کیا تم میں سے ایک آدمی نہیں جانتا کہ وہ کیا کہے جب وہ چھینک لے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو یوں کہے الحمدللّٰہ. اور لوگ یوں کہیں یرحمک

(۹۳۴۲)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۰۳۱) (۹۳۴۳)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۰۳)

اللہ۔اور وہ خود یوں کہے یغفر اللہ لکم.

۹۳۴۵:...... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو زہیر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حارثہ بن مضرب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک آدمی نے محفل میں چھینک لی پھر کہا السلام علیکم تو حضرت عبداللہ نے کہا وعلیک وعلیٰ امک. تم نے سلام کیوں کیا جب آپ نے چھینک لی تو آپ نے اللہ کا شکر کیوں نہ کیا جیسے تمہارے باپ آدم نے حمد کی تھی اس آدمی نے کہا ابواسحٰق سے کہ وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

۹۳۴۶:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے یہ کہ ابن مسعود فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو وہ الحمدللہ رب العلمین کہے اور اس کو جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ. اور وہ شخص خود یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم اللہ مجھے بھی معاف کرے اور آپ لوگوں کو بھی۔یہ روایت موقوف ہے۔اور وہ صحیح ہے۔اور مرفوعاً بھی مروی ہے جیسے ذیل میں۔

۹۳۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوعبیدہ دارم بن محمد بن سری تیمیؒ نے کوفے میں ان کو ابوحصین محمد بن حسین بن حبیب نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو ابیض بن ابان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب ایک تمہارا چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ الحمدللہ رب العلمین کہے وہ جب یہ کہہ دے تو جو لوگ وہاں موجود ہوں وہ کہیں یرحمک اللہ. اللہ تم پر رحم کرے وہ جب یہ کہہ دیں تو وہ شخص خود یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم. اللہ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔

۹۳۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عبدالکریم بن ہثیم دیر عاقولی نے ان کو احمد بن یونس نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔

جعفر بن سلیمان نے ان کو عطاء بن سائب نے بطور مرفوع روایت کے اور صحیح جو ہے وہ ثوری کی روایت ہے۔

۹۳۴۹:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نافع بن عمر نے کہ ان کو جب چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تو وہ یوں کہتے تھے۔یرحمنا اللہ وایاکم

۹۳۵۰:......اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ وہ جب چھینکتے تھے تو ان کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تھا تو وہ یوں کہتے تھے۔یرحمنا اللہ وایاکم. "ویغفرلنا ولکم"

فصل:......ذمی کافر یعنی پناہ گیر کافر کو چھینک کا جواب دینا

۹۳۵۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی محمد بن سلیمان نے ان کو ابونعیم نے اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے ان کو حکیم بن دیلم نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر اس ارادے سے اور امید کے ساتھ

(۹۳۴۷)......اخرجہ الحاکم (۴/۲۶۴) (۹۳۵۱)......اخرجہ المصنف من طریق ابی داود (۵۰۳۸)

چھینکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یرحمکم اللہ کہہ کر دعا دیں گے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے یہ دعا کرتے تھے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم. اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے۔ یہ الفاظ حدیث ابونعیم کے ہیں۔ اور حکیم بن دیلم کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے روایت کی اپنے والد سے۔

٩٣۵٢:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوعلی رفا ہروی نے ان کو محمد بن صالح لشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہودی اور مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوگئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھینک کے جواب میں جب لوگوں نے یرحمک اللہ کہا تو ان سب کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی لفظ نہیں کہا بلکہ مسلمانوں کے لئے آپ نے یہ کہا یغفر اللہ لکم ویرحمنا اللہ وایاکم. اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور ہمارے اوپر رحم فرمائے خصوصاً تم پر رحم فرمائے۔ اور یہودیوں سے یوں کہا۔ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم.

اس کے ساتھ عبداللہ بن عبدالعزیز اکیلے ہیں عبدالعزیز بن ابورواد نے اپنے والد سے۔ وہ ضعیف ہے۔

فصل:..... چھینکنے میں آواز پست کرنا

٩٣۵٣:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن منقذ نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن عیاش نے ان کو خبر دی ابن ھرمز نے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور اپنی آواز پست کرلے۔

٩٣۵٤:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سمی مولیٰ ابوبکر نے ان کو ابوصالح نے ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب وہ چھینک لیتے اپنی چھینکنے کی آواز پست رکھتے تھے اور اپنے منہ کو اپنے کپڑے سے یا اپنے ہاتھ سے ڈھک لیتے تھے۔

٩٣۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ احمد بن فرج نے ان کو بقیہ نے ان کو وضین نے یزید بن مرثد سے انہوں نے تین اصحاب رسول کو پالیا تھا۔ ایک عبادہ بن صامت دوسرے شداد بن اوس تیسرے واثلہ بن اسقع کو ان تینوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس وقت تم میں سے کوئی آدمی جمائی لے یا چھینک لے وہ ان دونوں کے ساتھ اونچی آواز نہ کیا کرے بے شک شیطان پسند کرتا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ آواز اونچی کی جائے۔

٩٣۵٦:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عمر بن سنان منبجی نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو یحییٰ بن یزید بن عبدالملک نوفلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو داؤد بن فراہیج نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سخت چھینکنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٩٣۵٣)..... اخرجه الحاكم (٢٦٤/٤) من طريق عبدالله بن وهب عن عبدالله بن عياش وصححه ووافقه الذهبی

(٩٣۵٤)..... اخرجه أبوداود (٥٠٢٩) من طريق ابن عجلان. به

واخرجه الترمذی فی الأدب باب خفض الصوت عند العطاس وقال حسن صحيح.

(٩٣۵٦)..... اخرجه المصنف من طريق ابن عدی (٢٧٠٢/٧)

فصل:.....مکرر چھینکنا

۹۳۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ایاس بن سلمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی نے چھینک لی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یرحمک اللہ۔ پھر دوسری بار اس نے چھینک لی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی کو زکام ہو گیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عکرمہ بن عمار کی حدیث سے۔

۹۳۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو تین بار چھینکنے کا جواب دیجئے اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے (یعنی جواب کی ضرورت نہیں ہے۔)

۹۳۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عیسیٰ بن حماد مصری نے ان کو لیث بن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں تو اس کو یہی جانتا ہوں کہ یہ حضور سے حدیث مرفوع ہے۔ اسی مفہوم میں۔

۹۳۶۰:.....اور ہم نے اس کو روایت کیا حمیدہ یا عبیدہ بنت حمید بن رفاعہ کی حدیث میں اپنے والد سے اس نے نبی کریم سے اسی مفہوم میں اضافے میں کہا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو چھینکنے والے کا جواب دیں اور اگر چاہیں تو اس کو چھوڑ دیں۔

۹۳۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ مسلسل چھینکنے لگے تو صرف تین بار ہوتا ہے۔

۹۳۶۲:.....ایک آدمی نے معمر سے پوچھا کیا کوئی مرد عورت کے چھینکنے کا جواب دے سکتا ہے جب عورت چھینک لے؟ فرمایا کہ جی ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تین بار سے زائد مرتبہ چھینکنا زکام ہے

۹۳۶۳:.....اور ہمیں خبر دی ہے معمر نے عبداللہ بن بکر سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ تم اس کو تین بار جواب دو اور اس سے جو زیادہ ہو وہ زکام ہے۔

۹۳۶۴:.....ہمیں خبر دی زکریا بن اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو انہوں نے مالک سے پڑھی انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چھینک لے تو اس کو جواب دیجئے پھر اگر چھینکے تو جواب دیجئے پھر اگر چھینکے تو جواب دیجئے پھر اگر وہ چھینکے تو کہے کہ آپ تو نزلہ میں مبتلا ہیں۔

کہا عبداللہ بن ابوبکر نے انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کیا تیسری یا چوتھی بار کے۔ اسی طرح مرسل روایت آئی ہے۔

(۹۳۵۸)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۰۳۴)

(☆)......في الهامش: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس من حديث أبي نصر محمد بن علي بن الفضل الخزاعي عن محمد بن معاوية به وقال: عن يزيد بن مرثد عن عبادة وشداد والله قالوا وذكره.

(۹۳۶۰)......أخرجه أبوداود (۵۰۳۶) من طريق حميدة. به.

۹۳۶۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو منصور بن محمد بن قتیبہ وراق ابوثور نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حدیث بیان کرے اور اس کے پاس چھینک لی جائے وہ حق ہے معاویہ بن یحییٰ یہ ابومطیع طرابلسی ہے ابن عدی کے زعم کے مطابق وہ ابن زناد سے روایت میں منکر ہے۔

فصل:......جمائی لینا

۹۳۶۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان طوسی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن ذئب نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ پسند کرتا ہے چھینکنے کو اور ناپسند کرتا ہے جمائی لینے کو جب تم میں سے کوئی آدمی جمائی لیا کرے تو اس کو چاہئے کہ بقدر طاقت اس کو روکے۔ بے شک وہ جب جمائی میں اپنا منہ کھول کر آہ آہ کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابن ابوذئب سے۔

۹۳۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابویحییٰ احمد بن عبدالمجید نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اس کو چاہئے کہ جس قدر ممکن ہو اس کو روکے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

حدیث ابواسماعیل بن جعفر سے انہی علاء سے روایت کی ہے۔

۹۳۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو سہل بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابوسعید خدری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی آدمی جمائی لینے لگے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے منہ کو ڈھک دے بے شک شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن غسان سے اس نے بشر بن مفضل سے۔

۹۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن معروف ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن امیہ مساوی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو سلیمان بن عبداللہ نے اسحٰق بن عبداللہ سے اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کرتے وقت چھینک آنا سعادت مندی ہے۔ یہ اسناد ضعیف ہے۔

(۹۳۶۵)......اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲۳۹۷/۶)

ایمان کا چھیاسٹھواں شعبہ

کفار اور فسادی لوگوں سے دور رہنا اوران کے ساتھ سختی سے پیش آنا

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا النبی جاھدالکفار والمنافقین واغلظ علیھم.

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور منافقین سے جہاد کیجئے اوران پرسختی کیجئے۔

(۲)......**یاایھا الذین امنوا قاتلوا الذین یلو نکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة.**

اے اہل ایمان ان کفار سے قتال کرو جو تمہارے قریب رہتے ہیں مناسب ہے کہ وہ لوگ تمہارے اندر شدت اور سختی محسوس کریں۔(یعنی ایسارویہ اختیار کروان کے ساتھ۔)

(۳)......**یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدو کم اولیآء.**

اے ایمان والو میرے دشمن کو اوراپنے دشمن کو دوست نہ ٹھہراؤ۔

مذکورہ آیت یہاں تک اس مفہوم میں داخل ہے۔

(۴)......**تسرون الیھم بالمودة وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعله منکم فقدضل سواء السبیل.**

تم لوگ ان کی طرف خفیہ طریقے سے دوستی کرتے ہوحالانکہ میں خوب جانتا ہوں اس کو جو کچھ تم چھپاتے ہواور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔تم میں سے جو بھی یہ حرکت کرے گا وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہوجائے گا اور بھٹک جائے گا۔نیز ارشاد ہے۔

(۵)......**یاایھاالذین امنوالاتتخذوا اباء کم واخوانکم اولیآء ان استحبواالکفر علی الا یمان ومن یتو لھم منکم فاولئک ھم الظلمون.**

اے اہل ایمان آپ لوگ اپنے باپ دادوں کو اوراپنے بھائیوں کو دوست نہ ٹھہراؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ پیارا رکھیں۔اور جو شخص تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ ہی لوگ ظالم ہیں۔

(۶)......نیز ارشاد ہے:

لا یتخذالمؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللّٰہ فی شیئی الا ان تتقوامنھم تقاة ویحذرکم اللّٰہ نفسه والی اللّٰہ المصیر.

مؤمنین کافروں کو مؤمنوں کے سوادوست نہ ٹھہرائیں جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک کسی بھی بات پرنہیں ہوگا۔مگر یہ کہ وہ ان سے بچاؤ کریں۔اوراللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اوراللہ کی طرف ہوجائے رجوع۔

علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات ہیں جو کتاب اللہ میں اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ یہ مذکورہ آیات اوروہ دیگر تمام آیات جو اس مفہوم میں ہیں سب کی سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کافر سے دوستی کرے یا اس سے محبت کرے خواہ وہ کافر اس کا باپ ہو یا اس کا بیٹا ہو یا بھائی ہو۔نہ تو اس کے ساتھ قرب بڑھائے اورنہ ان کو مسلمان کے قائمقام رکھے صحبت میں ہو یا میل جول میں ہو اگر وہ غیر رشتہ دار ہو۔

اور شیخ نے اس چیز کی تفصیل میں تفصیل سے کلام کیا ہے ان میں سے اکثر کو ہم نے کتاب السنن میں ذکر کردیا ہے اور دیگر بعض کتب میں بھی۔

زبان اور ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا

۹۴۷۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو ابو شعثاء حسن بن علی نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو عمرو بن ابو جندب نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایها النبی جاهدالکفار و المنافقین و اغلظ علیهم

اے نبی کفار و منافقین کے ساتھ جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انسان اپنے ہاتھ کے ذریعے سے جہاد کرے اگر وہ اس بات کی استطاعت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان کے ساتھ اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ غضبناک چہرے کے ساتھ اپنائے۔

اہل بدر کے لئے اللہ تعالیٰ نے جھانک کر معافی کا اعلان فرمایا تھا

۹۴۷۱:...... ہمیں خبر دی سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی رحمہ اللہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم بن حیان طوسی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو عبدالجبار نے ان کو سفیان نے ہم نے اس کو سنا ہے عمرو سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی حسن بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبیداللہ بن رافع نے وہ حضرت علی کے منشی تھے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت علی المرتضیٰ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ نے مجھے اور زبیر کو اور مقداد کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ چلتے رہو یہاں تک کہ مقام روضۃ خاخ پر پہنچ جاؤ وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں اڑا کر لے گئے۔

حتیٰ کہ ہم لوگ روضۃ خاخ پر پہنچ گئے ہم نے دیکھا وہاں پر ایک عورت محو سفر تھی ہم نے اس سے کہا تمہارے پاس جو خط ہے وہ ہمارے حوالے کردو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا یا تو آپ ہمیں خط دے دیں ورنہ آپ کپڑے اتاریں۔ لہذا میں نے وہ خط اس کی چٹیا میں سے برآمد کرلیا ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت حاطب بن ابو بلتعہ کی طرف سے خط تھا قریش کے بعض لوگوں کی طرف اہل مکہ کے مشرکین میں سے جس میں وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز اور امور کے بارے میں خبر دے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اے حاطب۔ اس نے کہا یارسول اللہ میرے بارے میں آپ کوئی جلدی کا فیصلہ نہ کیجئے میں ایسا آدمی ہوں جو قریش کے ساتھ قریبی میل جول رکھتا تھا جب کہ میں قریشی نہیں تھا۔ آپ کے پاس جتنے مہاجرین ہیں ان کی مکے میں رشتے داریاں ہیں وہ اپنے قرابت داروں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ میری وہاں کوئی قرابت داری نہیں ہے جس کی وجہ سے میرے گھر والوں کی وہ حفاظت کریں یا میں اپنے گھر والوں کی حفاظت کا سامان کرسکوں لہذا میں نے یہ چاہا ہے کہ جب یہ چیز مجھ سے فوت ہوگئی ہے کہ میرا کوئی ان سے نسبتی تعلق نہیں ہے تو کم از کم میں ان پر کوئی احسان ہی کروں جس کی وجہ سے وہ میری قرابت کا اور میرے گھرانے کا خیال کریں۔ یارسول اللہ یہ کام میں نے محض اسی لئے کیا ہے خدانخواستہ دین سے مرتد ہو کر نہیں کیا اور نہ ہی میں اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہوسکتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اس نے تم لوگوں سے سچ بولا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس منافق کی گردن مارتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ شخص جنگ بدر میں شریک ہوا تھا تمہیں کیا معلوم شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانک کر فرمایا تھا اے اہل بدر آج سے

(۹۴۷۱) (۱) فی ن : (المقدام)

بعد تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

یاایھا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء.

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

۹۳۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔اس کے بعد راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے اسی کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ وہ لوگ اس قرابت کے ذریعے اپنے گھروں اور اپنے مالوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مکے میں میں نے یہ چاہا ہے کہ جب ان میں میرا نسبی تعلق نہیں ہے تو کم از کم میں ان پر کوئی احسان ہی کر دوں جس کی وجہ سے وہ میری قرابتوں اور میرے رشتوں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کام کفر یا مرتد ہونے کی وجہ سے نہیں کیا کہ میں خدانخواستہ اپنے دین سے مرتد ہو گیا ہوں۔راوی نے پھر اسی مذکورہ بات کو ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ عمرو بن دینار نے کہا پھر یہ آیت نازل ہوئی اس بارے میں یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء. اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔سفیان نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہے یا عمرو بن دینار کے قول میں سے ہے۔اور اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے حمیدی سے۔اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابوعمر سے اور دیگر نے سفیان سے۔

مشرکین کے ساتھ قیام کرنے والوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لاتعلقی

۹۳۷۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ ابومسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرکوں کے ساتھ قیام رکھے اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

۹۳۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے۔ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قریش بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک جہادی لشکر بھیجا کچھ لوگوں نے ان میں سے سجدوں کو مضبوط پکڑ لیا لشکریوں نے ان کے قتل کرنے میں جلدی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو ان کے لئے نصف دیت کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا کہ میں لاتعلق ہوں ہر مسلم سے جو مشرکوں کے بیچ میں جا کر مقیم ہو جائے۔لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اہل شرک کی آگ سے روشنی بھی حاصل نہ کی جائے

۹۳۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ہشیم نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ازھر بن راشد نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت انس بن مالک کے پاس آتے تھے وہ جب ان کو کوئی حدیث بیان کرتے تو وہ اس کو نہ سمجھ سکتے لہٰذا حسن کے پاس آتے وہ ان کے سامنے اس کی تفسیر کرتے کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے ان کو

یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کراؤ اور اہل شرک کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔
لوگوں نے اس کا مطلب نہ سمجھا لہٰذا حضرت حسن کے پاس آئے اور آکر کہا کہ بے شک انس نے ہمیں ایک حدیث بیان کی ہے ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے جو کہا اس کا کیا مطلب ہے۔ حسن نے پوچھا کہ انس نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا تم لوگ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کرایا کرو اور اہل شرک کی آگ کے ساتھ روشنی حاصل نہ کیا کرو حسن نے فرمایا: کہ جہاں تک اس قول کا تعلق ہے کہ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کراؤ۔
اس کا مطلب ہے کہ تم اپنی انگوٹھیوں میں اسم محمد نقش نہ کرایا کرو۔ اور دوسرے اس قول کا مطلب کہ مشرکوں کی آگ سے روشنی حاصل نہ کیا کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مشرکوں کو اپنے امور اور معاملات مشورے میں شریک نہ کیا کرو۔ اور اس کے بعد حضرت حسن نے فرمایا کہ اس بات کی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

یاایها الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم لایألونکم خبالاً۔

اے اہل ایمان مسلمانوں کے علاوہ (یعنی کافروں مشرکوں) کو دلی دوست نہ بنایا کرو وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔

بروز قیامت اعمال کے ساتھ منہ کے بل اور قدموں کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا

۹۳۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو بہز بن حکیم بن معاویہ نے اپنے والد سے اس نے اپنی دادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا یارسول اللہ اللہ کی قسم میں نے آپ کے پاس آنے سے قبل دس بار قسم کھائی ہے کہ میں آپ کی اتباع نہیں کروں گا اور نہ ہی آپ کے دین کی پیروی کروں گا میں آیا ہوں ایک ایسے کام کے لئے کہ میں کچھ بھی نہیں سمجھ رہا مگر جو مجھے اللہ نے اور اس کے رسول نے سکھایا ہے اور میں آپ سے اللہ کے واسطے سے سوال کروں گا اس نے کون سے دین کے ساتھ ہمارے پاس آپ کو بھیجا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھئے۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے مجھے آپ لوگوں کے پاس دین اسلام کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسلام کی آیت اور پہچان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز کی پابندی کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو۔ اور تم شرک کو اپنے آپ سے دور کردو۔ اور یہ کہ ہر مسلم کا دوسرے مسلم پر احترام اور حرمت لازمی ہے جیسے کہ سگے بھائی کی حرمت ہوتی ہے دونوں ایک دوسرے کے مددگار بھائی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے آدمی سے اس کے اسلام کو قبول نہیں کریں گے جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہوگا اور کسی بھی عمل کو، درحقیقت میرا رب داعی ہے (جو سب کو اپنی طرف بلاتا ہے) (یا میں رب کا داعی ہوں) اور وہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرا دین پہنچا دیا تھا۔ چاہئے کہ تم لوگوں میں سے جو یہاں موجود ہیں وہ میرا دین ان کو بھی پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ بے شک تم سب لوگ اس حالت میں رب کے ہاں بلائے جاؤ گے اس حال میں کہ تمہارے مونہوں پر بندش لگادی گئی ہوگی۔ پس پہلی چیز جس کے بارے میں تم میں سے کسی ایک سے بھی پوچھی جائے گی وہ اس کی شرم گاہ اور اس کے ہاتھ ہوں گے۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا بس ہمارا بھی یہی دین ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل یہی دین ہوگا۔ یقینی بات ہے کہ تم قیامت میں اپنے ہاتھ یعنی اعمال کے ساتھ اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور تم لوگ اپنے منہ کے بل اور اپنے قدموں پر پیدل اور سوار کی حالت میں جمع کئے جاؤ گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کے لئے استغفار کرنا

۹۳۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن احمد بن شوذب واسطی نے ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زکریا نے ان کو ابواسحق نے ان کو عبداللہ بن ابوخلیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ اپنے والدین کے لئے استغفار کر رہا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے والدین کے لئے استغفار کیوں کر رہے ہو حالانکہ وہ تو مشرک ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے بخشش نہیں مانگی تھی حالانکہ وہ مشرک تھا۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وما کان استغفار ابراهیم لابیه الا عن موعدة وعدها ایاه. الخ

ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے استغفار کرنا محض پہلے تھا کہ اللہ نے اس سے وعدہ فرما رکھا تھا۔

۹۳۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابن شوذب نے ان کو شعیب نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالخلیل نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کر رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ اپنے والدین کے لئے بخشش مانگ رہے ہو۔ حالانکہ وہ تو مشرک ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے استغفار نہیں کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین. الخ

کسی نبی کو اور مؤمنوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں۔

اور ہم نے اس مقام کے علاوہ دوسری جگہ اس آیت کے سبب نزول کے بارے میں وارد احادیث ذکر کر دی ہیں۔

۹۳۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان نے حارث بن معاویہ سے کہ وہ عمر بن خطاب کے پاس آئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اہل شام کو کیسے چھوڑا ہے (یعنی کیا حال ہے ان کا)؟ حضرت حارث بن معاویہ نے ان کو ان کا حال بتایا تو انہوں نے الحمدللہ پڑھ کر خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ شاید تم لوگ مشرکوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں اے امیر المؤمنین فرمایا کہ بے شک تم لوگ ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہو، اور تم ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہو۔ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تم یہ کام نہیں کرو گے۔

۹۳۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی دعلج بن احمد نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حصین نے سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں ظلم شمار ہوتی ہیں آدمی کا مسجد میں داخل ہونا اور پیچھے پیچھے نماز پڑھنا اور آگے گنجائش ہونے کے باوجود چھوڑ دینا اور نماز پڑھنے والے کے آگے گزرنا اور نماز پوری کرنے سے قبل پیشانی صاف کرنا اور غیر اہل دین کو یعنی کافر کو ساتھ کھلانا۔

۹۳۸۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومسلم نے ان کو ابن کثیر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سفیان نے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جب راستے میں مشرکوں سے ملو تو ان پر سلام کرنے کی پہل نہ کرو

(۹۳۷۷)...... (۱) فی ن: (بن) وهو خطأ وزکریا هو ابن أبی زائدة.

اوران کو تنگ ترین راستے کی طرف مجبور کردو۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری وغیرہ سے۔

مؤمن کی صحبت کی اہمیت

۹۳۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ بصری نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو سالم بن غیلان تجیبی نے دراج ابوالسمح سے اس نے ابوالہیثم سے اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہ صحبت اختیار کرو مگر مؤمن کی اور نہ کھانا کھائے تیرا مگر متقی پرہیزگار۔

۹۳۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حیوۃ بن شریح شامی نے ایک آدمی سے جس کا اس نے نام ذکر کیا تھا اس نے ابوسعید سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تیرے طعام کو کوئی نہ کھائے سوائے متقی پرہیزگار کے۔ اور تم کسی کی صحبت اختیار نہ کرو سوائے مؤمن کے۔

یہود ونصاریٰ سے دوستی کی ممانعت

۹۳۸۴:..... ہمیں خبر دی زید بن جعفر بن محمد علوی نے کوفے میں ان کو محمد بن علی دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو اسباط نے سماک سے اس نے عیاض اشعری سے اس نے ابوموسیٰ سے ان کے عیسائی کاتب اور منشی کے بارے میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حیرانی کا اظہار کیا اس کی کتابت سے اور فرمایا کہ وہ عیسائی ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور میری ران پر مارا اور فرمایا کہ اس کو نکال دو۔ اور پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

یاایها الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء.

اے ایمان والو اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اور پھر یہ دوسری آیت پڑھی:

لاتتخذوا الیهود والنصارٰی اولیاء بعضهم اولیاء بعض ومن یتولهم منکم فانه منهم ان اللّٰه لایهدی القوم الظلمین.

یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص ان سے دوستی کرے گا بے شک وہ انہیں میں سے ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے۔

ابوموسیٰ نے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے اس سے کوئی دوستی نہیں کی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ وہ بس کتابت ہی کرتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہیں اہل اسلام میں کتابت کرنے والا کوئی نہیں ملا ہے۔ (جو آپ کے لئے کتابت کردیا کرے۔ آپ انہیں قریب نہ کیجئے جب اللہ نے ان کو دور کیا ہے۔ اور آپ ان کو محفوظ و مامون نہ سمجھئے جب اللہ نے ان کو خائن کہا ہے۔ اور آپ ان کو عزت نہ دیجئے جب اللہ نے ان کو ذلت سے دوچار کیا ہے چنانچہ انہوں نے اس کو نکال دیا۔ ہم نے اس روایت کو مکمل طور پر کتاب السنن کی کتاب ادب القاضی میں ذکر کیا ہے۔)

(۹۳۸۲)..... اخرجه ابوداود فی الأدب والترمذی فی الزهد وقال : إنما نعرفه من هذا الوجه

(۱)..... کذا بالأصل اظنها منقذ

یہود و نصاریٰ کی عید اور معبد خانوں سے بچا جائے

۹۳۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحٰق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مریم نے ان کو خبر دی نافع بن یزید سے اس نے سنا سلیمان بن ابوزینب سے اور عمرو بن حارث سے اس نے سنا سعید بن ابوسلمہ سے اس نے سنا اپنے والد سے اس نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ اللہ کے دشمن یہود و نصاریٰ سے بچو ان کی عید میں اور ان کے اکٹھے ہونے کے دنوں میں بے شک ان پر اللہ کی ناراضی اترتی ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ تمہیں بھی نہ پہنچ جائے اور ان کی اندرونی باتیں مت جانا کرو کیونکہ تم ان کی عادتیں سیکھ جاؤ گے (یعنی ان کی صفات سے متاثر ہو کر اپنے اندر پیدا کر لو گے۔)

۹۳۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر کوفی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبداللہ بن عقبہ نے ان کو حدیث بیان کی عطا بن دینار ہذلی نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا: تم اپنے آپ کو بچاؤ اہل عجم کے ساتھ بود و باش سے اور اس بات سے منع کیا کہ ان کے عبادت خانوں میں ان کی عید کے ایام میں داخل نہ ہوا کریں ان پر اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔

۹۳۸۷:...... اور ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا جو شخص عجمیوں (یعنی ایرانیوں مجوسیوں) کے شہر میں پیدا ہوا ہے اور وہ ان کی عید نوروز اور عید مہر جان مناتا ہے اور ان کے ساتھ مشابہت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسی حالت پر مر جاتا ہے وہ قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔ ہم نے اس کی اسناد کتاب السنن میں کتاب الجزیہ کے آخر میں ذکر کر دی ہے۔

۹۳۸۸:...... ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو وھب بن جریر بن حازم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے اس نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے اس نے حسان بن کریب سے اس نے علی بن ابوطالب سے وہ فرماتے تھے۔ کہ بے حیائی کی بات کرنے کہنے والا اور سننے والا گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

جس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اس کے ساتھ احسان والا معاملہ کرنا

۹۳۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ شر سے بھاگو جس قدر طاقت رکھتے ہو۔ اور ہم نے کتاب السنن میں ان پر بوقت حاجت بوجہ حق قرابت خرچ کرنے کی رخصت کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ جب بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنا بھی جب کہ وہ ان کے مسلمان ہونے کی توقع کرے۔ اور اس شخص کی تجہیز اور تکفین بھی جو مر جائے از راہ شفقت اور اس کی تدفین کرنا۔ اور ان کا کوئی احسان ہو تو اس کا بدلہ دینا (ان سب رخصت کو ہم بیان کر چکے ہیں) دوبارہ یہاں بیان کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہو گا۔

۹۳۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو علی بن بحر قطان نے ان کو حکام رازی نے ان کو عنبسہ نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا اگر آپ اے محمد مجھے دیکھیں کہ میں اپنے ایک ہاتھ سے اس کو دے رہا ہوں یعنی فرعون کو اور میں اسی حالت میں اس کے منہ میں مٹی ٹھوس دوں گا اس خوف کی وجہ سے کہ اس کو اس کے رب کی رحمت پا لے اور اس کو بخش دیا جائے۔

۹۳۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے اس نے سنا سعید بن جبیر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ نے جبرائیل کو مقرر کیا کہ وہ فرعون کے منہ میں کیچڑ ٹھونس دے کہ کہیں وہ (ڈر کر موت سے) لاالہ الا اللہ نہ کہہ دے۔

۹۳۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ایادی بغدادی نے ان کو عبداللہ بن اسحق بن خراسانی نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابونضر نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے اور عطاء بن سائب نے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے ان دونوں میں سے ایک نقل کرتے ہیں یا دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جب فرعون نے کہا تھا لاالہ الا اللہ تو جبرائیل اس کے پاس آ گئے اور اس کا منہ مٹی سے بھر دیا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت وشفقت پالے۔

ابوداؤد نے اس کو مرفوع کیا ہے شعبہ سے دونوں سے بغیر کسی شک کے۔

۹۳۹۳:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اس نے اس کو ان دونوں سے ذکر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے کہا کاش کہ آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں سمندر کی کیچڑ لے کر فرعون کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت الٰہی نہ پالے۔

فصل:.....ظلم سے اجتناب کرنا بھی اسی باب سے ہے

۹۳۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے ان کو سفیان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابن بختری نے ان کو حذیفہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کہ (یہود ونصاریٰ نے) اپنے عالموں کو اور اپنے پیروں کو اللہ کے سوا رب ٹھہرا لیا تھا۔

فرمایا کہ خبردار وہ لوگ ان کی عبادت و پوجا نہیں کرتے تھے بلکہ وہ اللہ کی نافرمانیوں میں ان کی اطاعت کرتے تھے۔

۹۳۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابووھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یونس نے ابن شہاب سے اس نے عبداللہ بن خارجہ بن زید سے اس نے عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر بن خطاب کے پاس آیا میں نے اس سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! بے شک ہم لوگ اپنے اماموں اور حکمرانوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہ ہم سے کوئی بات کرتے ہیں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ حق نہیں ہے، جب کہ ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور وہ ظلم کا فیصلہ صادر کرتے ہیں اور ہم اس کو قائم رکھتے ہیں اور اس کی تحسین کرتے ہیں ان کے لئے، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اے بھتیجے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو ہم تو اس کو منافقت شمار کرتے تھے پس میں نہیں جانتا کہ وہ تمہارے نزدیک کیا ہے۔

ظالم کی مدد کرنے والا حوض کوثر سے محروم کر دیا جاتا ہے

۹۳۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو سماک بن حرب نے یہ کہ عبداللہ بن خباب نے ان کو خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی خباب نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑا تھا کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سنو

(۹۳۹۲).....(۱) فی ن : (النحوی)

ہم نے کہا کہ ہم نے سنا یا رسول اللہ! فرمایا کہ عنقریب میرے بعد حکمران آئیں گے تم لوگ ان کے کذب کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم کی اعانت نہ کرنا بے شک جس نے ان کے کذب کو سچ جانا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آئے گا۔

۹۳۹۷:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہدی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی لیث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو خالد بن ابوعمران نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعیاش نے ان کو ابن عجرہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے حالانکہ ہم لوگ مسجد میں تھے میں ان میں نو میں سے نواں تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کیا تم سن رہے ہو؟ کیا تم سن رہے ہو؟ تین بار کہا کہ عنقریب تمہارے اوپر حکمران آئیں گے جو ان کے پاس جائے گا وہ ان کے جھوٹ کو سچ مانے گا اور ان کے ظلم کی اعانت کرے گا میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو ان کے پاس جائے مگر ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق ہے اور میرا اس سے تعلق ہے وہ عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا۔

۹۳۹۸:...... انہوں نے فرمایا اور مجھے سہل بن سعد نے یہ بھی حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تھا تم کیسے ہو گے جب تم جہاں چھٹکار لوگوں میں رہ جاؤ گے جن کی امانتیں ضائع ہوں گی جب کے عہد پورے نہیں ہوں گے وہ ایسے ہوں گے (یعنی گتھم گتھا ہوں گے) پھر آپ نے اپنی بعض انگلیاں بعض میں داخل کر لیں (مثال دینے کے لئے) لوگوں نے پوچھا کہ جب ایسا معاملہ ہو گا تو بتائیں یا رسول اللہ اس وقت کیسے کیا جائے فرمایا جو تم جانو پہچانو وہ لے لینا اور جو نہ پہچانو اس کو چھوڑ دینا پھر اسی کے ساتھ عبداللہ ابن عمرو بن العاص کا قضیہ ہوا اس معاملہ میں جو ان کے مابین تھا اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس کے ساتھ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ جب ایسی حالت ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کا حکم کرتا ہوں اور اپنے آپ کو بچانے کا اور تم بچانا خود کو عوامی امور اور معاملات سے۔

بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ

۹۳۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن خثیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن عجرہ سے تجھے اللہ بچائے اے کعب بن عجرہ بے وقوفوں کی امارۃ وحکومت سے۔ اس نے پوچھا کہ وہ بے وقوفوں کی حکومت کیا ہو گی فرمایا کہ وہ حکمران ہوں گے میرے بعد جو میری ہدایت سے راہنمائی نہیں حاصل کریں گے اور میری نسبت کو اپنے طرز عمل کے طور پر نہیں اپنائیں گے۔ جو انسان ان کے جھوٹ کو سچ مانے گا جو ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے گا وہ لوگ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں۔ وہ لوگ میرے حوض کوثر نہیں آئیں گے۔ اور جو ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہیں کرے گا وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہی میرے حوض پر آئیں گے اے کعب بن عجرہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور صدقہ کرنا خطاء کو بجھا دیتا ہے اور نماز قرب الٰہی ہے یا فرمایا تھا کہ برھان ہے۔ اے کعب بن عجرہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہو گا جو لقمہ حرام سے پیدا ہوا ہے کبھی بھی۔ آگ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے اے کعب بن عجرہ لوگ صبح کو اٹھتے ہیں اور اپنے نفس فروخت کرتے ہیں۔ کوئی اس کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں

(۹۳۹۹)......(۱) فی ن: رنہیثم)

اور کچھ لوگ اس کو فروخت کرتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں۔

۹۴۰۰:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو عبید بن محمد نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو توبہ عنبری نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے زربیہ کے لئے کہا گیا کہ یا رسول اللہ زربیہ کیا ہے فرمایا وہ شخص جب حکمران سچ بولے تو لوگ کہیں کہ اس نے سچ کہا اور جب امیر جھوٹ بولے تو بھی لوگ کہیں کہ اس نے سچ کہا۔

۹۴۰۱:.......ہمیں اس کی حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عمرو بن مطر نے ان کو عبید بن محمد جوہری نے بصرہ میں انہوں نے مذکورہ حدیث روایت کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے دونوں جگہ صدق الامیر کا لفظ کہا ہے۔

جو شخص بادشاہوں کے دروازے پر جاتا ہے فتنوں میں پڑ جاتا ہے

۹۴۰۲:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوعثمان بن ابوصالح نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو یحییٰ بن صالح ایلی نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شکار کرنے کے ساتھ لگا ؤ رکھتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے سب کچھ سے۔ اور جو شخص دیہات میں پڑا رہتا ہے اجڑ ہو جاتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آمد ورفت رکھتا ہے فتنے میں پڑ جاتا ہے۔

یحییٰ بن صالح اس روایت کے ساتھ منفرد ہے موسیٰ سے اسناد میں۔

۹۴۰۳:.......ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوربیع زہران نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو حسن بن حکم نخعی نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دیہات میں رہتا ہے ظلم کرتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے آزمائش میں پڑتا ہے اور کوئی شخص اس طرح بادشاہ کے قرب میں اضافہ نہیں کرتا ہے۔ ابن سفیان نے ہم سے کہا میری کتاب میں ہے۔ کہ جو شخص بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے وہ اللہ سے بعد میں اضافہ کرتا ہے۔ جب کہ ابوالربیع نے اس کا اضافہ نہیں کیا ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ اس حدیث کو میں نہیں جانتا کہ اس کو اس سے اسماعیل بن زکریا نے روایت کیا ہے۔

۹۴۰۴:.......میں کہتا ہوں کہ محفوظ وہ ہے جس کو ابوداؤد نے کتاب السنن میں روایت کیا ہے محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن عبید سے اس نے حسن بن حکم نخعی سے اس نے عدی بن ثابت سے اس نے انصار کے ایک شیخ سے اس نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مذکورہ روایت کے مفہوم میں اور اس میں کہا ہے کہ جو شخص بادشاہ کے پاس ہمیشہ رہتا ہے فتنے میں پڑتا ہے اور جیسے جیسے وہ بادشاہ کے قریب قریب ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے اللہ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

ہاں مگر اس میں محمد بن عیسیٰ کا ذکر ساقط ہو گیا ہے ابن داسہ کی روایت سے یا علیٰ شیخنا۔

۹۴۰۵:.......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن سراج نے ان کو خبر دی مطین نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو ابن فضیل نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۹۴۰۰)......کنز العمال (۱۴۴۱۷) (۹۴۰۲)......فی ن : (بکر)

بچاؤتم اپنے آپ کو بادشاہوں کے دروازوں سے بے شک وہ ہوجاتا ہے۔
ابو عبید نے کہا کہ بنی سلیم کے ایک آدمی سے ان کی مراد ابوالاعور سلمی ہے۔
ابی جعفر نے کہا مراد جورہ ہے۔
۹۴۰۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو رجاء نے ان کو عبادہ بن نسی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء کو حضرت امیر معاویہ کے پاس کوئی حاجت تھی۔
مگر وہ اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے ان کو نہ مل سکے مگر انہوں نے اپنے دل میں کوئی بات رکھ لی اور دل میں ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آئے کھڑا ہوا اور بیٹھ جائے اور جو شخص دروازہ بند پائے وہ اس کے پہلو میں ایک دروازہ کھلا پائے گا جس سے استقبال ہوگا اگر سوال کرے گا تو اس کو عطاء کیا جائے گا اور اگر کچھ دعا مانگے تو اس کی اجابت کی جائے گی بے شک کسی آدمی کا پہلا نفاق اس کا اپنے امام و بادشاہ کے بارے میں طعن و اعتراض کرنا ہے۔
۹۴۰۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ مخزومی نے ام درداء سے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابودرداء حضرت معاویہ کے دروازے پر آئے انہوں نے دروازہ بند پایا لہٰذا کہنے لگے جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آئے وہ اٹھے اور بیٹھے اور جو شخص دروازہ بند پائے وہ اس کے پاس ایک دروازہ کھلا ہوا بھی پائے گا اگر سوال کرے گا تو اس کو عطا کیا جائے گا اگر بخشش مانگے گا تو اس کو بخش دیا جائے گا۔
فرماتی ہیں کہ اہل ذمہ میں سے ایک آدمی تھا اس کے بارے میں حضرت معاویہ سے مدد مانگتے تھے کہ وہ ان سے بات کریں کہ حضرت معاویہ ان کے خراج و ٹیکس میں کچھ تخفیف کردے۔ فرماتی ہیں کہ ان کو ملنے کی اجازت نہ ملی۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ اس سے بھی بڑے ظالم ہو (بادشاہ سے) انہوں نے پوچھا کہ وہ کیسے اللہ آپ کی اصلاح فرمائے؟ فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو تو مان جاؤ تو اس کو تمہارے اوپر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

دین کے بدلہ دولت

۹۴۰۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسن نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ نے وہ ابن سنان ہے اس نے سنا وہب سے وہ حضرت عطاء سے کہہ رہے تھے کہ تم بادشاہوں کے دروازہ پر جانے سے بچو بے شک ان کے دروازہ پر فتنے ہوتے ہیں۔ یا فتنے آتے ہیں جیسے اونٹ اپنے ٹھکانے پر یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ پر آتے ہیں۔
اور تم جتنا ان کی دولت حاصل کروگے وہ اسی قدر تمہارا دین لے لیں گے (یعنی تمہارے دین کا نقصان ہوگا)
اس کے بعد فرمایا اے عطاء! اگر وہ بادشاہ اس قدر آپ کی ضرورت پوری کردے جو آپ کی حاجت پوری کردے تو کیا وہ تیری ساری زندگی کی ضرورتیں پوری کردے گا؟ اور اگر وہ اس قدر تیری مدد نہیں کرتا جس سے تیری ہر ضرورت پوری کردے تو سمجھ لو کہ تیرا پیٹ دریا ہے دریاؤں میں سے یا وادی ہے وادیوں میں سے جس کو مٹی کے سوا کوئی شئی نہیں بھرسکتی۔ تحقیق کلام اول مرفوعاً مروی ہے ضعیف طریق سے۔
۹۴۰۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ربیع نے ان کو علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ بادشاہوں کے دروازوں سے بچو۔
۹۴۱۰:......ہمیں حدیث بیان کی موسیٰ نے ان کو اسحٰق بن عثمان نے اس نے سنا قتادہ سے یعنی ربیع سے۔
۹۴۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو موسیٰ

جہنی نے ان کو قیس بن یزید نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میری مملوکہ سدرۃ نے کہ میرے دادا سلمہ بن قیس نے حدیث بیان کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر سے ملا انہوں نے تین بار کہا اے سلمہ بن قیس۔ اجتناب کر، دوسوکنیں اکٹھی نہ کر بے شک تو ان کے مابین انصاف نہیں کر سکے گا۔ اگر چہ تو انتہائی حرص وکوشش کر لے۔ اور صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل نہ بن کیونکہ صاحب صدقہ یا زیادہ لے لیتا ہے یا کم۔ اور صاحب اقتدار کے پاس نہ جا۔ بے شک تو جس قدر ان کی دنیا سے حصہ لے گا وہ اس سے زیادہ قیمتی تیرے دین کا نقصان کر دیں گے۔

۹۴۱۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس مؤدب نے ان کو عفان نے ان کو وھیب نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے کہا بے شک بادشاہوں کے دروازوں پر فتنے آتے ہیں جیسے اونٹ اپنے ٹھکانوں پر کثرت کے ساتھ آتے ہیں تم ان سے جس قدر دنیا حاصل کرو گے وہ اسی قدر تمہارے دین کا نقصان کر دیں گے۔

حکمرانوں کے دروازے پر جھوٹ کی تصدیق

۹۴۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اسحٰق نے ان کو عمارہ بن عبد نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے آپ کو بچاؤ فتنوں کے وقوع کے مقامات سے۔ پوچھا گیا کہ فتنوں کے واقع ہونے کے مقامات کون سے ہیں؟ اے ابوعبداللہ! فرمایا کہ امیروں وحمرانوں کے دروازے۔ تم میں سے کوئی آدمی جب امیر کے پاس جاتا ہے جھوٹ پر بھی اس کی تصدیق کرتا ہے اس کی وہ تعریف کرتا ہے جو چیز اس میں نہیں ہوتی۔

۹۴۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے فرمایا: بچو تم لوگ بادشاہ سے بے شک وہ ایسے ناراض ہوتا ہے جیسے بچہ ہوتا ہے اور سخت ایسے پکڑتا ہے جیسے شیر پکڑتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ عبداللہ بن وہب نے کہا بادشاہ سے بچو اور اس کے پولیس مین سے بچو اور اس کے ہتھیار بردار سے بچو اس کے لوگوں کی شناخت کرنے والے ماہر سے بچو وہ سب لوگوں کو پچھاڑنے والے ہیں علی نے کہا کہ محافظ غصے ہوتا ہے، تو ہتھیار بردار کو بھی غصہ آجاتا ہے وہ امیر کو غضبناک کر دیتا ہے پھر وہ اپنے نائب اور خلیفہ کو بھی غضبناک کر دیتا ہے لہٰذا انسان کہاں ان سب کے غضب کی برداشت کی سکت رکھے گا۔

حکمران آگ ہے

۹۴۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوذر ہروی نے ان کو عمر بن احمد واعظ نے بغداد میں اور ابومسلم کاتب نے مصر میں دونوں نے کہا کہ ان کو ابوبکر بن درید نے ان کو ابوحاتم نے ابوعبیدہ سے اس نے یونس سے وہ کہتے ہیں کہ شہر صنعاء میں لکڑی کے منبر پر تین سطریں کندہ کی ہوتی تھیں اوپر یہ لکھا تھا کہ خاموشی کو اپنی زبان پر مسلط رکھ تیری حالت میں عافیت ہوگی اور دائیں جانب لکھا تھا بادشاہ آگ ہے اس کے گرم سانس لینے سے بھی بچ اور بائیں جانب یہ لکھا تھا۔ اپنے سوا کسی اور کو بولنے کی ذمہ داری سپرد کر دیجئے۔

۹۴۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو اسماعیل بن احمد صوفی نے ان کو محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو ابوبکر اثرم نے ان کو عبدالصمد بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ قاریوں کی آفت وہلاکت عجب اور خود پسندی ہے۔ اور بادشاہوں کے دروازوں سے بچو بے شک وہ نعمتوں کو زائل کرتے ہیں۔

۹۴۱۷:...... ہمیں خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابوحامد عفصی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا

ابن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ ابن فضیل نے کہا ہم لوگ تعلیم حاصل کرتے تھے بادشاہ سے اجتناب کرنے کی جیسے ہم لوگ قرآن کی سورۃ سیکھتے تھے۔

۹۴۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سری نے ان کو یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ ایک آدمی سے کہہ رہے تھے کہ اگر وہ تجھے بلائے کہ ان پر قل ھواللہ احد پڑھ دیجئے تو اپنے کو عار نہ دلایئے میں نے پوچھا ابن شہاب سے کہ کون لوگ انہوں نے کہا کہ مراد بادشاہ ہیں۔

چور اور ریا کار

۹۴۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا عنبری سے اس نے سنا ابوعبداللہ بوشنجی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوصالح فراء سے اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے تھے کہ سفیان ثوری نے مجھ سے کہا جب تم دیکھو کہ قاری نے بادشاہ کے پاس پناہ لے رکھی ہے تو جان لیجئے کہ وہ چور ہے اور جب دیکھو کہ اس نے دولت مندوں کے پاس پناہ لے رکھی ہے تو جان لیجئے کہ وہ ریا کار ہے۔ اور دھوکہ کھانے سے بچنا تم کہ تم سے کہا جائے تم ظلم کو رد کرتے ہو اور تم مظلوم کا دفاع کرتے ہو بے شک یہ ابلیس کا دھوکہ ہوگا جیسے قاری نے مفاد حاصل کرنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔

اللہ والوں کا استغناء

۹۴۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو زید بن بشر نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ یعقوب بن اشج آئے تھے اور عیسیٰ بن ابوعطاء پر داخل ہوئے اور ان پر سلام کیا وہ مصر میں مقیم تھے اور اصل میں وہ مدینے کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ عیسیٰ نے ان سے کہا تم لوگوں کے لئے مبارک بادی ہو تم لوگ جہاد کرتے ہو اور سرحد پر چوکس رہتے ہو۔ اور ہم لوگوں کو نہ تو اس کی قدرت ہے جہاد کی اور نہ ہم سرحدوں کی حفاظت کر سکتے ہیں چنانچہ یعقوب نے اس سے کہا آپ بھی خیر میں ہیں جب وہ نکل گئے تو فرمایا کہ میں نے کیا کیا ہے البتہ میں نے ایک کلمہ بولا ہے میں نہیں دیکھتا کہ اس کو چھپائے سوائے شہادت توحید کے۔ بس اس نے سامان تیار کیا اور جہاد کے لئے نکل گیا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہتھیار جسم پر سجائے اور اپنی کمر میں کمر بند کسا اور بیٹھ کر قوم کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے لہٰذا بیٹھے بیٹھے سوگئے بعد میں بیدار ہوئے تو اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا اللہ کی قسم میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور میں نے اس میں دودھ پیا ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا ہم آپ کو قسم دے کر کہتے ہیں آپ نے ہمارے جیسا دودھ نہیں پیا ہوگا۔ وہ مجاہدین کے ساتھ سریہ میں نکلے اور شہید ہوگئے۔ ان کے بعد بکیر بن اشج آگے بڑھے تو ان سے کہا گیا آپ داخل نہ ہوئیے بلکہ عیسیٰ بن عطاء کو سلام کیجئے۔ اس نے کہا کہ وہ ایسا آدمی ہے جس کے چہرے پر میں کبھی بھی نظر نہیں ڈالوں گا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں پھسل جاؤں جیسے میرا بھائی پھسل گیا۔

۹۴۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے اور ابوبکر بن جعفر مزکی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن ابراہیم عبدی نے۔ اور ان کو خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق فزاری سے وہ کہتے تھے کہ مجھے سفیان ثوری نے کہا تھا: بے شک میں ایک ایسے آدمی سے ملتا ہوں جس سے میں بغض و نفرت کرتا ہوں وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ (یعنی آپ کیسے ہیں؟) لہٰذا اس کے لئے بھی میرا دل نرم

ہو جاتا ہے۔ تو کیا حال ہوگا ان لوگوں کے بارے میں کہ میں جن کا عمدہ کھانا کھاتا ہوں اور جن کے بستر پر سوتا ہوں (یعنی ان کے لئے کیونکر میرا دل نرم نہیں ہوگا؟)

۹۴۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد بن منصور سے اس نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نے کہا تھا کیا تم مجھے یہ سمجھتے ہو کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں اگر ان لوگوں کے پاس جاؤں تو وہ مجھے ماریں گے بلکہ میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں میرا زیادہ اکرام کر کے فتنے میں واقع نہ کر دیں۔ علی بن عثام نے کہا تھا کہ مجھ سے خثیم نے کہا تھا کہ کاش کہ میرے لئے ہوتے میرے زمانے کے قراء بعض ان کے جو گذر گئے جوانوں میں سے۔

۹۴۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوبکر بن موسیٰ انطاکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو احمد بن ادریس نے وہ کہتے ہیں کہ بعض تابعین سے کہا گیا تھا کیا بات ہے آپ فلاں کے پاس نہیں جاتے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے پاس جانا پسند نہیں کرتا بلکہ ناپسند کرتا ہوں کیونکہ میں ایسا کروں تو وہ میری مجلس کے قریب ہو جائے گا پھر میں اس کو پسند کرنے لگوں گا لہٰذا میں ایسے شخص سے محبت کرنے والا ہوں گا جو اللہ سے بغض رکھتا ہے یا میں قیامت کے دن اس کے ساتھ اٹھایا جاؤں گا اس کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے۔

۹۴۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ بادشاہ کے دروازے پر نہ جائے بلکہ اس کو بلایا جائے اور اپنے رب سے ڈرتے ہوئے جائے اور ان کو بھلائی کا امر کرے اور برائی سے منع کرے حتی کہ۔ اور حق بات کے لئے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افضل جہاد ظالم بادشاہ کے آگے کلمہ حق کہنا ہے۔ اس کے بعد وہ ان سے واپس لوٹے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے تو ایسا شخص فتنے میں مبتلا نہیں ہوگا۔

یقینی بات ہے کہ فتنے میں وہ پڑے گا جو بادشاہوں کے پاس رغبت کرنے والا طالب دنیا بن کر جائے اور دنیا میں عزت کا طالب بن کر جائے لوگوں میں سرداری کا طلب گار بن کر جائے وہ بادشاہ کی عزت کے ساتھ عزت حاصل کرنا چاہے اور اس کی بادشاہی پر اتراتا ہو جب ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ دین میں مداہنت کرے اور ان کی طرف مائل ہو جائے اور ان کے برے فعل پر راضی ہو جائے اور برے فعل پر ان کی اعانت کرے اور ان کی ناحق بات پر بھی ان کو سچا مانے اور ان کے ہاں سے واپس لوٹے تو اتراتا ہوا اور فخر کرتا ہوا آئے اور اللہ کی کرامت سے بے غم ہو کر آئے بادشاہوں کی وجہ سے اس کو جو عزت ملے اس پر اکڑتا ہوا لوگوں کو ایذاء پہنچائے اور ان پر سرکشی کرے اور بادشاہ کے پاس آمد و رفت کی وجہ سے لوگوں پر زبردستی طاقت ظاہر کرے ایسا شخص فتنے میں مبتلا ہو جائے گا اور آخرت کو بھول جائے گا اور اپنے رب کا نافرمان ہے اور مؤمنوں کو ایذاء دیتا ہے اور اپنے دین کو گھٹاتا ہے اس قدر کہ جس کی تلافی ساری دنیا مل کر بھی نہیں کر سکتی اگر ساری دنیا اس کے پاس ہو۔

۹۴۲۵:...... ہمیں خبر دی شیخ ابوالفتح نے ان کو عبدالرحمٰن بن احمد نے ان کو محمد بن عقیل بلخی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو حذیفہ مرعشی نے وہ کہتے ہیں کہ جب تجھے کوئی اللہ والا نیک انسان بلائے تو تو اس کی بات مان کر ایک راحت محسوس کرے گا اور جب وہ تجھے بلائے اللہ کی عزت کے ساتھ وہ اسی کا تجھ سے ارادہ کرے گا تو چاہے گا کہ تو اس کا پورا پورا بدلہ دے۔

جاہل سے دوستی پسندیدہ

۹۴۲۶:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحفص نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے حذیفہ مرعشی سے اس نے کہا کہ اپنے کو بچاؤ فاجروں اور بے وقوفوں کے ہدیئے تحفے سے کیونکہ اگر تم ان کو قبول کرو گے تو وہ یہ گمان کریں گے تم اس سے راضی ہو ان کے اس فعل پر۔

۹۴۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابوعثمان نے جو کہ شیخ تھے اہل بصرہ کے یہ کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے جاہل کے ساتھ دوستی کرنے میں رغبت نہ کرنا وہ یہ سوچے گا تم اس کے عمل سے راضی ہو اور حکیم کی ناراضگی کے ساتھ سستی نہ کرنا بے شک وہ تیرے بارے میں لاتعلق ہو جائے گا۔

حضرت یوشع بن نون کی قوم کے ایک لاکھ افراد کی ہلاکت

۹۴۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف وسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن ابراہیم بن عم الصنعانی نے ان کو وضین بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون کی طرف وحی بھیجی تھی کہ میں تیری قوم کے ایک لاکھ افراد کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں چالیس ہزار ان کے پسندیدہ لوگوں میں سے اور ساٹھ ہزار ان کے شریر و خبیث لوگوں میں سے ہوں گے۔ انہوں نے سوال کیا یارب آپ ان میں سے شریر اور برے لوگوں کو تو ہلاک کریں مگر ان میں پسندیدہ اور اچھے لوگوں کو کیوں آپ ہلاک کریں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اشرار اور برے لوگوں کے پاس جاتے تھے وہ ان کو ساتھ کھلاتے تھے پلاتے تھے اور وہ میری ناراضگی اور غضب کی وجہ سے ان سے ناراض نہیں ہوتے تھے۔

۹۴۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن محمد سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی نفیلی نے ان کو خالد بن دعلج نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ غم کھانا اور مٹی ڈھانکنا بہتر ہے بادشاہ کے قرب سے۔

۹۴۳۰:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو سعید بن نصیر ابوعثمان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کسی آدمی کا خائن یعنی خیانتی ہونے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ وہ خیانتیوں کے لئے امانت دار ہو۔

۹۴۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن طالب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سعید رباطی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت احمد بن حنبل کے پاس گیا وہ میری طرف سر بھی اٹھا کر دیکھ نہیں رہے تھے۔

میں نے کہا اے ابوعبداللہ! بے شک بات یہ ہے کہ مجھ سے حدیث لکھی جاتی ہے خراسان میں اور بے شک میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے انہوں نے میری حدیث پھینک دی ہے اے احمد مجھے بتایئے کہ کیا قیامت کے دن کوئی چارہ ہوگا۔ اس بات سے کہ یوں کہا جائے کہ کہاں ہے عبداللہ بن طاہر اور اس کی اتباع کرنے والے دیکھو تم کہاں ہو گے اس سے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابوعبداللہ سوائے اس کے نہیں کہ مجھے متولی بنایا گیا ہے رباط کے معاملے کا اسی لئے میں اس میں داخل ہوا ہوں۔ اس نے بار بار یہ کہنا شروع کیا اے احمد کیا قیامت کے دن اس سے کوئی چارہ ہوگا کہ یوں کہا جائے کہ کہاں ہے عبداللہ بن طاہر اور اس کے اتباع، دیکھو کہ آپ کہاں ہوں گے اس سے؟

ظالم کی بقاء کے لئے دعا پسندیدہ نہیں

۹۴۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبابہ نے ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن فضل حارثی نے پس دیکھا اس کو ہارون بن عباس ہاشمی نے اولاد منصور سے اس نے علاء بن عمرو سے اس نے عبید بن عمرو برقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسن سے؟ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ظالم کی بقاء کے لئے دعا کرے تحقیق وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ کی

(۹۴۲۷)......(۱) فی ن: (الحاکم)

نافرمانی کی جاتی رہے۔

۹۴۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن صالح بن ہانی سے اس نے محمد بن نعیم سے اس نے مخلد بن مالک سے اس نے حجاج بن محمد بن یونس بن ابواسحاق سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا اللہ جس کو اغنیاء کے دروازوں سے بے پرواہ کردے اور طبیبوں کے دروازوں سے وہ شخص بڑا سعادت مند ہے۔

۹۴۳۴_ ہمیں شعر سنائے استاذ ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی تفسیر میں انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے شعر سنائے۔

بے شک بادشاہ جہاں اتریں آزمائش اور مصیبت ہوتے ہیں۔ اور ان کے اطراف میں تیرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی آپ ایسے لوگوں سے کیا توقع کریں گے وہ غصے میں آجاتے ہیں تو تم پر ظلم کرڈالیں اور اگر آپ ان کو خوش کریں تو تم سے وہ اکتا جائیں۔

اگر آپ ان کی تعریف کرتے رہیں تو وہ تیرے بارے میں یہ سوچیں گے کہ تم ان کو دھوکہ دے رہے ہو۔ اور اگر وہ تجھے بوجھ ہی سمجھیں جیسے معذور بوجھ سمجھا جاتا ہے۔

لہٰذا اللہ سے پناہ مانگئے اور مدد مانگئے ہمیشہ کے لئے ان کے دروازہ سے دوری کی، کیونکہ ان کے دروازہ پر کھڑا ہونا ذلت ہے۔

فصل:...... اسی قبیل سے ہے فاسقوں اور بدعتیوں سے علیحدہ رہنا اور ہر اس شخص سے بھی جو اللہ کی اطاعت کرنے پر تیری اعانت نہ کرے

۹۴۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو بریدنے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو نبی کریم ﷺ نے آپ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کستوری کو اٹھانے والا اور جیسے کوئی بھٹی کو دھونکنے والا۔ کستوری والا یا تو تمہیں کچھ عطیہ اور بخشش کردے گا یا آپ اس سے کچھ خرید لوگے یا کم از کم آپ اس سے پاکیزہ خوشبو تو سونگھ ہی لوگے اور بھٹی کو دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبودار ہوا پائے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں ابوکریب سے اس نے ابواسامہ سے۔

۹۴۳۶:...... ہمیں خبر دی شیخ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو خبر دی موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مرد اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ایک انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔

۹۴۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق عطاء اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو زہیر بن محمد خراسانی نے ان کو موسیٰ نے اس نے اسے ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے: آدمی اس کے دین پر ہوتا ہے جس کو وہ دوست بناتا ہے۔

ان دونوں روایتوں کا متابع بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے اور ابوعامر عقدی نے اور ان دونوں کے ماسواء نے زہیر بن محمد سے۔

۹۴۳۸:...... اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو کریمی نے ان کو غانم بن حسن بن صالح سعدی نے ان کو ابراہیم بن محمد اسلمی نے صوان بن سلیم سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے پس تم میں سے ہر ایک دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

۹۴۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوعمر حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو شعبہ نے

(۹۴۳۵)...... اخرجه البخاری ومسلم (۴/۲۰۲۶)
(۹۴۳۶)...... اخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۲۵۷۳)

ان کوابواسحاق نے ہبیرہ سے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ نے وہ ابن مسعود ہیں آدمی کا اعتبار اس بات سے کرو کہ وہ کس کے ساتھ مصاحبت رکھتا ہے سولئے اس کے نہیں آدمی اس سے صحبت اختیار کرتا اس کی مثل ہوتا ہے۔اور حفص کی ایک روایت میں ہے کہ سوائے اس کے نہیں آدمی اس کے ساتھ صحبت اختیار کرتا جس سے محبت کرتا ہے یا وہ اس کے مثل ہوتا ہے۔

۹۴۴۰:.... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابووکیع نے ان کو ابواسحق نے ابوالاحوص سے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں زمین کو قیاس کرو اس کے نام سے اور آدمی کو قیاس کرو اس کے دوست کے ساتھ۔ابوالولید نے کہا کہ میں نے کہا کہ بے شک شعبہ نے ہمیں خبر دی ہے۔ابواسحق سے اس نے ہبیرہ سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابواسحق نے ہبیرہ سے اس نے عبداللہ سے اور تحقیق حدیث اس کی گذر چکی ہے کہ الارواح جنود مجندۃ کہ ارواح مجتمع لشکر ہیں۔

۹۴۴۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوالعباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو ابن جابر نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ہمارے بعض شیوخ نے حضرت عمر بن خطاب سے انہوں نے فرمایا: جس چیز کی تجھے ضرورت نہ ہو اس کے درپے نہ ہو۔اور اپنے دشمن سے دور رہو۔اور محفوظ رہ اپنے دوست سے مگر امین سے بے شک امانت دار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بھی لوگوں میں سے اس کے برابر نہیں ہوتا۔مگر جو اللہ سے ڈرتا ہے۔اور بدکردار کی صحبت اختیار نہ کرتا کہ وہ آپ کو گناہوں پر نہ اکسائے۔اور اپنا راز اس سے ظاہر نہ کر اور اپنے معاملہ میں ان سے مشورہ کیا کر جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

۹۴۴۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے زید سے اس نے کہا: کہا عمر نے جو تجھے تکلیف دے اس سے علیحدگی اختیار کر اور لازم پکڑ نیک دوست کو اور تو اسے بہت کم پائے گا اور اپنے دینی معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کر جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

دو دوست مؤمن، دو دوست کافر

۹۴۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد وہبی نے ان کو اسرائیل نے ابواسحق حارث سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین بہت سے دوست اس دن ایک دوسرے کے لئے دشمن ہو جائیں گے۔سوائے اہل تقویٰ کے حضرت علی نے فرمایا: دو دوست مؤمن تھے اور دو دوست کافر تھے۔مؤمنوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اس کو جنت کی بشارت دی گئی اس نے اپنے دوست کو یاد کیا اور اس نے کہا: اے اللہ بے شک میرا فلاں دوست مجھے تیری اطاعت کرنے کا اور تیرے رسول کی اطاعت کرنے کا حکم دیتا تھا۔اور وہ مجھے خیر کا حکم کرتا اور شر کے کام سے روکتا تھا۔اور وہ مجھے حکم دیتا تھا کہ میں آپ کو ملنے والا ہوں۔اے اللہ تم میرے بعد اس کو گمراہ نہ کرنا اور تو اس کو وہ سب کچھ دکھا دینا جو کچھ مجھے دکھایا ہے۔اور اس سے تو ایسے راضی ہو جائے جیسے آپ مجھ سے راضی ہو گئے ہیں۔

اہل تقویٰ کے ساتھ بیٹھنے کی ترغیب

پھر وہ دوسرا بھی جائے چنانچہ ان دونوں کی ارواح کو اکٹھے کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونوں میں سے دوسرے کی تعریف کرے چنانچہ ہر ایک دونوں میں سے اپنے ساتھی کے بارے میں کہتا ہے کہ اچھا بھائی ہے اور اچھا دوست ہے اور جب دو کافروں میں سے ایک مر جاتا ہے اسے جہنم کی بشارت دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بے شک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کا حکم کرتا تھا اور وہ مجھے برائی کی تلقین کرتا اور بھلائی سے روکتا تھا اور وہ مجھے کہتا تھا کہ اللہ سے کوئی نہیں ملنا اے اللہ آپ اس کو میرے بعد ہدایت نہ دینا یہاں تک اسے وہ سب عذاب دکھا دینا۔جو مجھے آپ نے دکھایا اور اس پر ناراض ہو جانا جیسے آپ مجھ پر ناراض ہو گئے ہیں۔پھر وہ

بھی مرجاتا ہے تو ان کی ارواح کو بھی جمع کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم میں سے دوسرے کی تعریف کرے چنانچہ ہر ایک ان میں سے اپنے دوست کے بارے میں کہتا ہے کہ برا بھائی تھا اور برا ساتھی تھا اس کے بعد انہوں نے یہ ایک آیت پڑھی الا خلاء الخ. کہ قیامت کے دن بعض دوست بعض کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔

۹۴۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ابواسحٰق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبیداللہ سے وہ کہتے ہیں اللہ کے ذکر کی کثرت کرو اور تمہارے ذمے کوئی لازم نہیں ہے کہ تم کسی ایک کی صحبت اختیار کرو ہاں مگر اس شخص کی جو ذکر الٰہی پر تیری مدد کرے۔

۹۴۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو علی بن مبارک صنعانی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو سفیان نے مالک بن مغول سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہ اہل معاصی کے بغض کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں محبوب بنو اور ان سے دوری اختیار کر کے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرو، اور ان کی ناراضگی میں اللہ کی رضا تلاش کرو۔ لوگوں نے پوچھا اے روح اللہ ہم کس کس کے ساتھ بیٹھا کریں؟ فرمایا کہ اس کے ساتھ بیٹھا کرو جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ کی یاد آئے جس کی گویائی تمہارے عمل میں اضافہ کرے۔ جس کے اعمال تمہیں آخرت کی ترغیب دیں۔

اور یہ آخری کلام اسناد ضعیف کے ساتھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

اچھے ہمنشیں

۹۴۴۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد جعفر بن محمد بن حسین صوفی نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بن عبداللہ خرزی بصری نے بغداد میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد نے ان کو یوسف بن سعید بن مسلم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مبارک بن حسان نے ان کو علاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یارسول اللہ ہمارے کون سے ہمنشین اچھے ہیں؟ فرمایا کہ جس کی رؤیت آپ کو اللہ کی یاد دلائے اور جس کی گفتار تمہارے اعمال میں اضافہ کرے جس کے عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائیں۔

۹۴۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلی نے ان کو عبداللہ بن عمر بن ابان نے ان کو علی بن ہاشم بن برید نے مبارک بن حسان سے پھر اس نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔ مبارک ضعیف راوی ہے۔

۹۴۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی احمد بن علی مدائنی نے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن یحییٰ مزنی سے اس نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب سے کہا گیا اے ابوالمنذر مجھے نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھائی بنایئے ان کے تقویٰ کے معیار کے مطابق اور اپنی زبان کو اس شخص کے بارے میں دراز نہ کیجئے جس میں کوئی رغبت نہ ہو اور کسی زندہ کے ساتھ رشک نہ کیجئے مگر اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ میت بھی رشک کرے۔

۹۴۴۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن علی بن عبدالرحمٰن بن محمد ساوی نے مقام ساوہ میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو مسعودی نے ان کو عون نے یعنی ابن عبداللہ بن عتبہ نے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ تو ان پر اسلام کا تیر پھینکو پھر کوئی بات نہ کرحتی کہ ان کو دیکھو کہ وہ خود بولیں اگر وہ لوگ اللہ کے ذکر کی طرف رجوع ہو جائیں تو ان کے ساتھ ہم نشین ہو جاؤ اور اگر وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں لگ جائیں تو ان سے

(۹۴۴۶)...... کنز العمال (۲۵۵۸۴) (۹۴۴۷)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۶/۲۳۲۴)

دوسروں کی طرف ہٹ جائیے اور اسی لفظ کا مفہوم مندرجہ ذیل روایت میں بھی وارد ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۹۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابوذر عبدان احمد بن محمد ہروی نے خسوگرد ہمارے پاس آیا وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن عباس الخیمی نے مصر میں ان کو ابوالعباس محمد بن اسماعیل بن فرج البغی نے ان کو محمد بن علی بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو ضرغامہ بن علیہ بن حرملہ عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حرملہ عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا یارسول اللہ مجھے وصیت کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو جب تم کسی مجلس میں ہو اور مت ان سے سنو جو باتیں تمہیں خوش لگیں تو ان کے پاس بیٹھو اور جب تم ان سے ایسی باتیں سنو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ اس محفل کو چھوڑ دو۔

۹۴۵۱:......ہمیں اس کی خبر دی اسناد علی کے ساتھ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو ضرغامہ بن علیہ بن حرملہ عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا محلہ کے سواروں میں جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو میں نے کہا یارسول اللہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرنا اور جب تم کسی ایسی مجلس میں ہو اور تم اس سے اٹھو تو دیکھو اگر تم ان سے سنو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ رہے ہیں جو آپ کو پسند آتی ہے تو ان کے پاس جاؤ اور جب تم ان سے ایسی بات سنو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو ان کے پاس مت جاؤ۔

رفیق ودوست کی مثال

۹۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن مفلس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسحاق بن ابواسرائیل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید بن مسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ رفیق ودوست کپڑے میں پیوند کے بمنزلہ ہے جب تم اس کو اس کے ہم شکل نہیں لگاؤ گے اسے عیب دار کردو گے۔

۹۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو احمد بن داؤد حنظلی نے ان کو عباس بن ولید خلال دمشقی نے ان کو مروان بن محمد نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے مکحول سے وہ فرمایا کرتے تھے تم اپنے آپ کو برے دوست سے بچاؤ اس لئے کہ بُرا بُرے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

۹۴۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ تم لوگ بنی آدم کو کس جگہ سے بہکاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہر شئی سے ہر جگہ سے۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم ان کے پاس استغفار کی طرف سے بھی آتے ہو انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسی شئی ہے جس کی ہمیں طاقت نہیں ہے بے شک یہ جڑی ہوئی ہے توحید کے ساتھ ابلیس نے کہا کہ میں ان کے پاس آؤں گا ایسے دروازے سے کہ وہ اللہ سے بالکل استغفار ہی نہیں کریں گے۔ فرمایا کہ پھر اس نے ان میں خواہشات نفسانی پھیلا دیں۔

بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے

۹۴۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر

(۹۴۵۱)......(۱) فی الأصل: (علیه) ☆اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۲۰۷)

سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سمان سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان نے کہا کہ بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے۔

اہل بدعت کو توبہ نصیب نہیں

۹۴۵۶: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن کوفی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو جعفر بن سوی نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے توبہ کو روک لیا ہے ہر بدعتی آدمی سے (یعنی بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی۔)

اور کثیر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی کی توبہ سے حجاب کر رکھا ہے۔

۹۴۵۷: ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر بن محمد سوی نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی یعقوب بن احمد بن محمد بن محمد خسرو گردی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو ہارون بن موسیٰ فروی مدینی نے ان کو انس بن عیاض نے ان کو حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے ہر صاحب بدعت سے توبہ کو روک لیا ہے اور سوی کی ایک روایت میں احتجب کے الفاظ ہیں کہ اللہ نے ہر صاحب بدعت سے توبہ کو چھپا لیا ہے۔

۹۴۵۸: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو احمد بن یونس نے اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو فضل نے ان کو لیث بن ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں: خواہش پرست بدعتیوں کے ساتھ ہم نشینی نہ کیا کرو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات میں گھسے رہتے ہیں اور صنعانی کی ایک روایت میں اصحاب الاھواء کی بجائے اصحاب الخصومات ہے۔ یعنی جھگڑے کرنے والے۔

۹۴۵۹: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس نے سنا حسن سے وہ کہتے تھے صاحب بدعت کی طرف اپنے کان نہ لگاؤ وہ تیرے دل کو کمزور اور بیمار کر دے گا۔ اور حکمران کی دعوت قبول نہ کرا گرچہ وہ تمہیں اس لئے بلائے کہ اس کے ہاں قرآن کی کوئی سورت پڑھ دو بے شک آپ جس حالت میں اس کے پاس داخل ہوں گے اس سے بدتر حالت میں واپس آئیں گے۔

۹۴۶۰: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ یا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی اے موسیٰ اہل بدعات کے ساتھ مت جھگڑا کرنا ورنہ وہ تیرے دل میں کوئی چیز ڈال دیں گے وہ آپ کو بے دین بنا دیں گے جس سے اللہ تعالیٰ تم پر ناراض ہوگا۔

اہل بدعت کے ساتھ ہمنشینی کی ممانعت

۹۴۶۱: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا کہ تم لوگ ہوا پرستوں بدعتیوں کے ساتھ ہم نشینی نہیں کرو اور ان کے ساتھ جھگڑا بھی نہ کیا کرو۔ میں بے فکر نہیں ہوں کہ وہ کہیں آپ کو اپنی گمراہی میں نہ ڈبو دیں یا تمہارے اوپر اس کا لباس پہنا دیں جو کچھ

وہ جانتے ہیں۔

۹۴۶۲:..... فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو ابن ابوالطیب نے ان کو ابوداؤد نے ایاس بن دغفل قیسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر جو وحی کی تھی یہ بات بھی تھی کہ تم لوگ اہل ھواء (اہل بدعت) کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ تمہارے دل میں وہ بات پیدا کردیں گے جو نہیں تھی۔

۹۴۶۳:..... فرمایا کہ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ابواسحق سے یعنی فزاری سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ فرماتے ہیں جب تم راستے میں کسی بدعتی آدمی سے ملو تو دوسرا راستہ پکڑلو۔

اہل بدعت کی تکریم کی ممانعت

۹۴۶۴:..... فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحق نے ان کو ابو ھمام نے ان کو حسان بن ابراہیم نے ان کو محمد بن مسلم طائفی نے اس نے ابراہیم بن میسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بدعتی آدمی کی عزت کی اس نے اسلام کی بنیاد منہدم کرنے پر اعانت کی۔

۹۴۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب بن سعد سے وہ کہتے ہیں ''ح'' ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان بن دینار نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں فتنے میں پڑے ہوئے شخص کے ساتھ نہ بیٹھنا بے شک شان یہ ہے کہ وہ تم میں دو خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کو ضرور پیدا کردے گا یا تو وہ تمہیں بھی فتنے میں ڈال دے گا لہٰذا آپ بھی اس جیسے ہوجائیں گے یا پھر وہ تم سے جدا ہونے سے قبل آپ کو نقصان اور تکلیف پہنچائے گا۔

اہل بدعت اور احمق سے قطع تعلق کیا جائے

۹۴۶۶:..... اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو احمد نے ان کو اسامہ نے فزاری سے اس نے اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوکثیر نے کہا جب راستے میں بدعتی آدمی سے تمہاری ملاقات ہوجائے تو دوسرا راستہ اختیار کرلیا کرو۔

۹۴۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن حارث فقیہ نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو ابوشیخ اصفہانی نے ان کو حسن بن محمد دارکی نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور محمد فرمایا کرتے تھے کہ اہل بدعت کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ بحث مباحثہ کرو اور نہ ہی ان کی بات کو سنو۔

۹۴۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن دارم حافظ نے ان کو احمد بن موسیٰ حمار نے ان کو محمد بن اسحق بلخی لؤلوی نے ان کو عمر بن قیس بن بشیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احمق آدمی سے قطع تعلق کرلو۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ بشر بن زید انصاری کی مسند روایت عزیز ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اسناد ضعیف ہیں میں صحابہ میں کوئی بشیر بن زید نہیں جانتا۔ اور صحیح یوں ہے جو کہ (ذیل میں ہے۔)

۹۴۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوسعید اشج نے ان کو عمرو بن قیس بن بشر بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے اپنے دادا بشیر بن عمرو سے اور وہ جاہلیت والا تھا اس نے کہا احمق آدمی سے تعلق

(۹۴۶۲) ..... ابوداود ھو : السجستانی (۹۴۶۷) ..... أنظر اللباب (۱/۴۸۳ و ۴۸۴)

توڑ لے (یا یہ توجیہ بھی ممکن ہے) کہ میں احمق آدمی سے تعلق قطع کر لیتا ہوں۔)

یہ روایت صحیح ہے موقوف ہے۔ کہتے ہیں کہ یسیر بن عمرو عہد رسول میں گیارہ سال کے تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ دس سال کا تھا۔ مگر اس کے بعد وہ مسلمان ہوا پہلی اسناد میں تین طریقوں سے غلطی ہے یا چار وجوہ سے پہلی تو یہ ہے کہ قول عمر بن قیس نہیں بلکہ عمرو بن قیس ہے۔ اور دوسری غلطی قول بشیر نہیں بلکہ یسیر ہے اور تیسری غلطی اس کے مرفوع ہونے کی ہے مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے۔ چوتھی غلطی اس کو یعنی بشیر کو صحابہ میں شمار کرنا ہے جس نے حضور کا زمانہ پایا تھا حقیقت یہ ہے وہ بعد میں مسلمان ہوا تھا۔

بے وقوف سے دوستی پسندیدہ نہیں

۹۴۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابوحازم نے کہا کہ اگر میرا کوئی نیک دشمن ہو تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ مرا کوئی دوست خراب ہو۔

۹۴۷۰:...... (مکرر ہے) میں نے سنا ابوحازم حافظ سے اس نے سنا ابوالطیب محمد بن احمد بن حمدون ذہلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابراہیم بن ابوطلب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا زید بن اخرم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعاصم سے وہ کہتے تھے کہ عرب کہتے ہیں۔ ہر وہ دوست جس کو عقل نہ ہو وہ تیرے اوپر تیرے دشمن سے زیادہ سخت ہے۔

۹۴۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد عبداللہ بن محمد عدل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضل بن محمد جنیدی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابویونس مدنی سے اس نے سنا اسحق بن محمد فروی سے اس نے سنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے جس شخص کے اندر اس کی اپنی ذات کے لئے کوئی خیر وخوبی نہ ہو اس میں لوگوں کے لئے بھی کوئی خیر وخوبی نہیں ہو سکتی۔

اہل بدعت کے ساتھ بیٹھنے پر لعنت کا خوف

۹۴۷۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ابوالحسن بن عبدہ سلیطی نے ان کو محمد بن اسحق سراج نے اس نے سنا اسحق بن ابراہیم قاری سے اس نے سنا عبدالصمد مردویہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے فرمایا تھا صاحب بدعت کے پاس نہ بیٹھنا مجھے خوف ہے کہ کہیں تم بھی لعنت نہ اتر پڑے۔

۹۴۷۳:...... اور فضیل بن عیاض نے فرمایا: کسی آدمی کے مصیبت میں گرفتار ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اس آدمی کا قریبی دوست بدعتی ہو۔

۹۴۷۴:...... اور حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے مبارک بادی ہے جو شخص اسلام پر اور سنت رسول پر عامل ہو کر مرا اس کے بعد وہ اس زمانے کو یاد کر کے دیر تک روتے رہے۔ جس میں بدعت ظاہر ہو گی۔ جب ایسا وقت آ جائے تو کثرت کے ساتھ یوں کہے "ماشاء اللہ"۔

۹۴۷۵:...... کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا جو شخص یوں کہے "ماشاء اللہ" وہ اللہ کے حکم سے محفوظ رہے گا۔

(۹۴۶۹)...... نقل الحافظ بن حجر في الإصابة (۱/۱۸۸) كلام البيهقي ثم قال:

وبقي عليه أنه وهم في قوله بشير بن زيد وإنما هو بشير بن عمرو وفي كونه نسبة أنصارياً وإنما هو عبدي وقيل كندي

(۹۴۷۱)...... (۱) في ن: (بشر)

(۹۴۷۲)...... عبدالصمد هو بن يزيد الصائغ مردويه خادم فضيل بن عياض (الجرح والتعديل ۶/۵۲)

(۹۴۷۳)...... (۱) لعلها خدن.

اہل بدعت اور عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کی ممانعت

٩٤٧٦:...... ہمیں خبر دی ابو بکر بن حارث فقیہ نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو احمد دورقی نے ان کو بشر بن احمد زہرانی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ صاحب بدعت کے پاس مت بیٹھو اور کسی عورت کے ساتھ بھی خلوت میں نہ بیٹھو۔

٩٤٧٧:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو میرے دادا نے یعنی عمرو بن نجید نے ان کو مسدد بن قطین نے ان کو احمد بن ابراہیم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا "تم مت بیٹھو" اور یوں فرمایا کہ تم کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہرگز ہرگز نہ بیٹھنا۔

٩٤٧٨:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان مصری نے وہ کہتے ہیں کہ ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے کہا میں نے سنا احمد بن عبداللہ بن یونس سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک آدمی سے سنا وہ ثوری سے سوال کر رہے تھے اے ابو عبداللہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو بدعات سے اور بچانا خود کو جھگڑے سے اور بچانا خود کو بادشاہ سے اور صاحب اقتدار بننے سے۔

٩٤٧٩:...... ہمیں خبر دی ابو الطیب احمد بن علی بن محمد طالبی سے کوفہ میں ان کو ابو احمد عبداللہ بن موسیٰ بن ابو قتیبہ نے ان کو ابو عمرو ضریر نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو بکر بن محمد عابد نے انہوں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے کہ جہنم میں ایک گہری کھائی ہے جس سے پوری جہنم ہر روز ستر بار پناہ مانگتی ہے اللہ نے اس کو ایسے قاریوں کے لئے بنایا ہے جو بادشاہوں صاحب اقتدار لوگوں کو ملتے ہیں۔

حضرت لقمان حکیم کی دعا

٩٤٨٠:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عمرو بن سعید بن ابو حسین نے ان کو خبر دی ابن ابو ملیکہ نے یا دیگر نے کہ حضرت لقمان فرماتے تھے! اے اللہ میرے اصحاب غافل لوگ نہ بنانا کہ میں جس وقت آپ کو یاد کروں تو وہ میری مدد نہ کریں اور میں اگر تجھے بھول جاؤں تو وہ مجھے تیری یاد بھی نہ دلائیں۔ اور اگر میں ان کو کوئی بات کہوں تو وہ میری بات بھی نہ مانیں اور اگر میں ذکر سے خاموش رہوں تو وہ مجھے خوف نہ دلائیں۔

٩٤٨١:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عبدالصمد خادم الفضیل نے اس نے سنا اسماعیل طوسی سے اس نے کہا کہ حضرت ابن مبارک نے مجھے کہا تھا۔ تیری نشست برخاست مسکین لوگوں کے ساتھ ہونی چاہئے اور بدعتی آدمی کی صحبت سے خود کو بچا کر رکھنا۔

٩٤٨٢:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو احمد عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی نے اس نے سنا محمد بن معفر بن منصور صائغ سے ان کو خبر دی مردویہ صائغ نے اس نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص صاحب بدعت کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ فراست عطا نہیں کیا جاتا۔

دوستی اور عقیدہ کا اتحاد

٩٤٨٣:...... کہتے ہیں میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد درمغانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے

(٩٤٨٠)......(١) فی ن : (عمر بن سعید عن ابن ابی حسین) وهو خطا

وہ کہتے ہیں''ح''میں نے سنا ابوعبدالرحمن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے اس نے کہا میں نے سنا حسن بن علی قرشی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے ہیں جس شخص کے عقیدہ سے تیرا عقیدہ خلاف ہو تیرا دل بھی اس کے دل کے خلاف ہوگا۔

۹۴۸۴: ...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا حسین بن احمد رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم قصار سے وہ کہتے ہیں کہ صحبت کے اعتبار سے شدید ترین مصیبت وہ شخص ہے جس کا اعتقاد تیرے اعتقاد سے مختلف ہو یا تجھے اس بات کی ضرورت پڑ جائے کہ تو اسے اپنی صحبت میں دیکھے اور صحبت کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہے جس کا عقیدہ تیرے عقیدہ سے متفق ہو اور تو اس کو اپنی محفل میں بھی بھر لے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ بات بھی ہو کہ وہ تجھے تمام مخالفتوں کے اقسام سے بھی روکے ان کے دیکھنے سے بھی اور ان کی صحبت سے بھی۔

احمق کے ساتھ دوستی پشیمانی کا سبب ہے

۹۴۸۵: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد زاہد نے ان کو احمد بن محمد بن اسماعیل مقری نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو ابراہیم بن خالد نے ان کو عمر بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مقفع نے کہا کسی حاسد کی نصیحت و خیر خواہی نہ کرنا۔ کسی احمق کے ساتھ دوستی بھائی چارہ قائم نہ کرنا کسی کمینے سفلے کے ساتھ معاشرت اختیار نہ کرنا کسی جھوٹے کی تصدیق نہ کرنا۔ بے شک حاسد کی خیر خواہی کرنے والا دھوکہ کھاتا ہے۔ اور احمق سے دوستانہ کرنے والا پشیمان ہوتا ہے کمینے کے ساتھ معاشرت کرنے والا نقصان اٹھاتا ہے جھوٹے کی تصدیق کرنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے سراب کے پیچھے دوڑنے والا۔ (یعنی پانی کے دھوکے میں چٹیل میدان میں بھاگنے والا۔)

اہل خانہ کو وصیت

۹۴۸۶: ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن اسحق حربی نے ان کو داؤد بن مہران نے ان کو داؤد عطار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی مزاحم بن ابومزاحم مولی طلحہ نے کہ قبیلہ از دشنوء ہ کے ایک آدمی نے اپنے اہل خانہ کو وصیت کی تھی اور کہا تھا جب تم کسی آدمی میں کسی بری عادت کو بھانپ لو تو پھر اس سے اجتناب کرنا بے شک اس کے پاس ویسی ہی عادات ہوں گی خواہ وہ اس کی طرف سے ہو یا تمہاری طرف سے۔ اگر وہ جھوٹ بولے تو آپ سچ کثرت سے بولیں کیونکہ سچ غالب ہوتا ہے اور غصے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی جانے میں اس سے میٹھا کوئی گھونٹ نہیں دیکھا اور بچانا تم خود کو برائی میں گھرنے اور داخل ہونے سے۔

خائن سے خیر خواہی کی امید نہیں رکھنی چاہئے

۹۴۸۷: ...... ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو بیکندی سے اس نے سنا ابوعبداللہ مغربی سے وہ کہتے تھے۔ جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے وہ تیرا خیر خواہ نہیں ہو سکتا اور جو آخرت سے محبت کرتا وہ تم سے دوستی نہیں کرے گا اور تم کبھی اس شخص سے خیر خواہی کی امید نہ کرنا جو اپنے نفس کی خیانت کرتا ہے۔

۹۴۸۸: ...... ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابوعمرو صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن سلیمان سے اس نے سنا علی بن محمد وراق سے اس نے یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے تم اس شخص سے خیر خواہی کی توقع نہ رکھنا

(۹۴۸۳): ...... (۱) فی ن : (القرمی) (۱) ..... کذا بالأصل و الصواب أحمقا

(۹۴۸۵) (۱) فی ن : (المقنع) (۹۴۸۸) ...... (۱) فی ن : (محمد)

جو اپنے آپ کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور اس شخص کی صحبت میں نہ بیٹھنا جس کو ساتھ بٹھانے کے لئے تمہیں احتیاط کی ضرورت ہو۔ (یعنی جس سے خطرہ ہو)۔

اہل اللہ کے ساتھ ہمنشینی

۹۴۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے اس نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی کے اوپر ہاتھ رکھیں مگر جس پر بھی ہاتھ رکھیں گے وہی ریا کار ہوگا یا دین کا ریا کار یا دنیا کا ریا کار وہ مجموعی طور پر دونوں بری چیز ہیں۔ غور سے دیکھو کہ کون سا شخص سب لوگوں سے زیادہ عفیف اور معاف کرنے والا ہے اور زیادہ پاکیزہ کمائی والا ہے پس اس کی صحبت میں بیٹھو اور اس شخص کے پاس تو بالکل ہی نہ بیٹھو جو تیری آخرت کے بارے میں تیری اعانت نہ کرے۔

۹۴۹۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر ہجمی بصری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے ان سے ایک آدمی نے سوال کیا تھا اور کہا تھا اے ابومحمد آپ مجھے کس کی صحبت میں بیٹھنے کا حکم فرمائیں گے؟ فرمایا اس کی صحبت میں جس کے اعضاء اور جوارح تم سے کلام کریں وہ نہیں جس کی زبان آپ سے کلام کرے۔ (مراد ہے جو عمل کا آدمی ہو صرف قول کا نہ ہو۔)

۹۴۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا ابوعمرو سے سنا وہ فرماتے تھے۔ جس شخص کی زیارت تجھے مہذب نہ بنا سکے سمجھ لو کہ وہ خود غیر مہذب ہے۔

۹۴۹۲:......میں نے انس سے سنا فرماتے تھے کہ اس کی معاشرت میں رہئے آپ جس کا ادب واحترام کرتے ہیں اس کی معاشرت میں نہ رہیں آپ جس کا لحاظ نہیں کرتے ہیں۔

۹۴۹۳:......میں نے استاذ ابوعلی حسن بن محمد دقاق سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جس شخص کی دیدار تجھے نصیحت نہ دے سکے اس کے الفاظ بھی تجھے نصیحت نہیں پہنچا سکیں گے۔

۹۴۹۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر رقی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رقاق سے پوچھا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا کہ جو شخص تیرے اور اپنے درمیان تحفظ کی تکلیف ساقط کر دے (یعنی جس کو تم ہر وقت مل سکو کوئی رکاوٹ نہ ہو) پھر میں نے کسی اور مرتبہ یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ جو آپ سے کچھ سیکھے جو کچھ اس کو اللہ تم سے سکھانا چاہتا ہے ان کے پاس بیٹھ اور پھر اس کو علم کی امانت سپرد کر۔

حقیقی دوست کی علامات

۹۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابوسہل احمد بن محمد ابن ابراہیم مہرانی نے اور ابوعبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ بن منصور نے ان کو یوسف بن موسیٰ مورزوی نے ان کو طاہر ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا اپنے والد سے اس نے فضیل بن عیاض سے وہ فرماتے تھے کہ کسی ایسے انسان کے ساتھ بھائی چارہ نہ کرو جو جس وقت ناراض ہو تم پر جھوٹ بول دے۔

۹۴۹۶:......ہمیں ابوعبدالرحمٰن سلمی نے شعر سنائے ان کو محمد بن مظاہر نے ان کو مطرنی نے بعض شعراء کے کلام سے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ شریف النفس وہ نہیں ہے کہ جب اس کے دوست سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ اس کے جس راز کو جانتا ہے اس کو افشاء کر دے بلکہ شریف آدمی وہ ہے جو اس حالت میں بھی اس کی دوستی کو قائم رکھے اور اس کے راز کی بھی حفاظت کرے اگرچہ تعلق رہے یا منقطع ہو جائے۔

(۹۴۹۴)......(۱) فی أ: (الصفی)　　(۹۴۹۶)......(۱) فی ن: (طاهر)

۹۴۹۷:......اور ہمیں ابو عبدالرحمٰن سلمی نے شعر سنائے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے امام ابو سہل محمد بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابن الانباری نے ان کو احمد بن یحییٰ ثعلب فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے۔وہ میرا دوست نہیں ہے جو بادشاہوں سے دوستی کرے اور نہ ہی وہ ہے کہ جس سے میں غائب ہو جاؤں تو وہ کسی اور سے دوستی کر لے بلکہ میرا دوست تو وہ ہے جس کا وصال دائمی ہو اور وہ ہر مخالف سے میرے راز کی حفاظت۔

۹۴۹۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوزرعہ رازی سے اس نے احمد بن محمد بن محمد بن حسین سے اس نے سنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے اس نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے فرماتے تھے۔جو شخص اپنے راز کو چھپا کر رکھتا ہے اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

۹۴۹۹:......میں نے سنا احمد بن محمد بن حسین مصری سے اس نے سنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے اس نے سنا شافعی سے اور ہمارے لئے روایت کی عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا کہ میں کسی کے آگے کوئی راز افشاء نہیں کرتا کہ میں اس کو افشاء کر دوں پھر میں اس شخص کو ملامت کروں کیونکہ پھر میں تو اس سے زیادہ تنگ ظرف ثابت ہوں گا۔

۹۵۰۰:......ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن محمد ان عکبری نے ان کو ابن مخلد نے جس کا مطلب یہ ہے۔ تیرے بہترین ساتھیوں میں سے ہے۔وہ شخص جو تیری خوشی غمی میں تیرے ساتھ شریک ہو۔وہ کہاں سے دوست ہو سکتا ہے جو مشکل وقت میں انکار کر دے جو تیرا راز لینے کے لئے تو دوستی کرے اور جب آپ اس سے غائب ہوں تو وہ سب کچھ عیاں کر دے۔

۹۵۰۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ فرماتے تھے۔محبت فی اللہ کی تین علامات ہیں دوستی کو خالص رکھنے کے لئے کچھ خرچ کرنا،اور اپنے ارادے کو اپنے بھائی کے ارادے کے لئے ترک کر دینا بوجہ سخاوت نفس کے۔اور اس کی پسند میں شرکت کرنا اور ناپسند میں بھی دوستی کو برقرار رکھنے کے لئے

۹۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو ابو کدینہ نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کرتے تھے کہ تیرے لئے اس شخص کی دوستی میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جو تیرے حق کی اتنی رعایت نہ کرے جتنی تو اس کے حق کا خیال کرتا ہے۔

۹۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل احمد بن محمد خواتیمی نے مقام بیہق میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابو العباس محمد بن عبدالرحمٰن دعولی نے جن کا مطلب یہ ہے۔جب آپ کسی آدمی کے حقوق کو پہچانیں اور وہ آپ کے حق کو نہ پہچانے تو اس سے قطع تعلق زیادہ بہتر ہے۔اس لئے کہ لوگوں میں نیک بھی ہیں اور زمین میں دوسرے راستے بھی۔اور لوگوں میں ایسے لوگ ہیں جن کو متبادل کے طور پر اپنایا جائے اس کے جو اس کے موافق نہیں ہے کیونکہ انسان اپنے لئے ذلت کو پسند کرتا ہے وہ ناک کاٹنے کے لائق ہے اور ناک کا گناہ زیادہ نشان لگاتا ہے۔

۹۵۰۴:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن ابراہیم وراق ہروی نے ان کو محمد بن مسیب نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا: اس شخص کی صحبت میں نہ بیٹھ جو تمہارے اوپر اپنے احسانات گنوائے۔

شدید ترین جیل

۹۵۰۵:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو الحسن محمد بن احمد بن حماد بن سفیان قرشی نے کوفے میں ان کو احمد بن علی بن محمد نحوی

(۹۵۰۳)......(۱) فی ن : (اشفع)

نے ان کو حبیب بن نصر بن زیاد نے ان کو علی بن عمرو انصاری نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ عون بن عبداللہ بن عقبہ فرماتے تھے۔ اپنے مخالف کے ساتھ ہم نشینی سے بچو جس قدر بھی چارہ ہو سکے، کیونکہ وہ تجھے تیرے عیب یاد دلائے گا، اور تیری نیکیوں کا تم سے انکار کرے گا۔

۹۵۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے تھے کہ مجھے ذوالنون مصری نے کہا۔ اس شخص کی محبت کو لازم پکڑو جس سے تم غیر موجودگی میں (عیب و برائی) سے ایسے سلامتی میں رہو جیسے روبرو اور سامنے ہونے پر ہوتے ہو۔

۹۵۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو منصور بن عبداللہ اصفہانی نے اس نے سنا ابوعلی روذباری سے وہ کہتے ہیں۔ کہ شدید ترین تنگ جیل مخالفین کے ساتھ زندگی گذارنا ہے۔

۹۵۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو صالح بن احمد تیمی نے ہمدان میں ان کو محمد بن حمدان ابن سفیان نے ان کو ربیع بن سلیمان نے اس نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے وہ فرماتے تھے۔ تیرے لئے اس شخص کی محبت اختیار کرنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جس کی خاطر مدارات کرنے پر آپ مجبور ہوں۔

ایمان واسلام کی سب سے مضبوط کڑی

۹۵۰۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو صعق ابن حزن نے ان کو عقیل جعدی نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو سوید بن غفلہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: دوستی ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ دشمنی ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو محبت ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ اے عبداللہ کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک سب لوگوں سے زیادہ جاننے والا وہ ہے جو ان میں سے حق کو زیادہ جانتا ہو، لوگ جب اختلاف کریں اگر چہ وہ شخص عمل میں کوتاہی کرنے والا ہو، اگر چہ وہ اپنی پیٹھ پھیر کر فرار ہو۔

۹۵۱۰:......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علی بن حسن بن بیان مقری نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو ابونعمان نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو عثمان بن حرزاد انطا کی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے ان کو صعق بن حزن نے ان کو عقیل جعدی نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو سوید بن غفلہ نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود میں نے کہا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول تین بار حضور نے اسی طرح بلایا اور میں نے ہر بار یہی جواب دیا (جب میں پوری طرح متوجہ ہو گیا تو آپ نے) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں؟ اللہ کی رضا کے لئے کسی کی ولایت وسرپرستی کرنا۔ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرنا اور نفرت کرنا پھر اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی حاضر ہوں اے اللہ کے رسول پھر آپ نے تین بار اسی طرح آواز لگائی (جب میں پوری طرح چوکنا ہو گیا تو فرمایا) کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ افضل کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا سب لوگوں سے افضل وہ ہے جس کے عمل سب سے افضل ہوں جب وہ اپنے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں...... پھر آپ نے آواز لگائی۔ اے

(۹۵۰۷)......(۱) فی ن: (السجون)

عبداللہ بن مسعود! میں نے جواب دیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! پھر آپ نے تین بار اسی طرح پکارا۔ میں جب پوری طرح متوجہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا؛ کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا وہ شخص ہے جس کی نظر حق پر سب سے زیادہ ہو۔ جو لوگ اختلاف کر رہے ہوں اگر چہ وہ شخص عمل میں کوتاہی کر رہا ہو، اگر چہ وہ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ ہم لوگوں سے جو لوگ پہلے گذرے ہیں وہ بہتر فرقوں میں مختلف ہو گئے تھے۔ ان میں سے تین فرقے کچھ ایسے تھے۔ (جو بچ سکے) اور باقی سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ ان تین میں سے ایک وہ تھا جن کو بادشاہوں نے اذیتیں دیں اور ان سے اللہ کے دین پر لڑائی کی اور دین عیسیٰ بن مریم پر یہاں تک کہ وہ قتل کر دیئے گئے۔

اور دوسرا فرقہ ایسا تھا جنہیں بادشاہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی سکت نہیں تھی وہ اپنی قوم کے سامنے کھڑے ہو گئے ان کو انہوں نے اللہ کے دین کی اور عیسیٰ بن مریم کے دین کی طرف دعوت دی چنانچہ بادشاہوں نے ان کو بھی پکڑ کر قتل کر دیا بعض کو جلا کر راکھ اڑا دی اور بعض کو آرے سے چیر دیا۔ اور ایک تیسرا فرقہ ایسا تھا جن کو بادشاہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تھی اور نہ ہی انہیں اس بات کی ہمت تھی کہ وہ اپنی قوم کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور ان کو اللہ کے دین یعنی دین عیسیٰ بن مریم کی دعوت دیتے لہٰذا وہ لوگ پہاڑوں میں نکل گئے اور وہاں جا کر خلوت میں رہنے لگے یہ وہی لوگ تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ:

ورھبانیة ابتدعوھا ماکتبنا ھا علیھم الا ابتغآء رضوان اللّٰہ فما رعوھا حق رعایتھا فاتینا الذین امنوا منھم اجرھم و کثیر منھم فسقون.

وہ رہبانیت جسے انہوں نے از خود ایجاد کر لیا تھا ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی بجز اللہ کی رضا جوئی کے لئے۔ پس وہ خود بھی اس کی رعایت کرنے کا حق ادا نہ کر سکے جو ان میں سے ایماندار تھے ہم نے ان کو ان کا اجر دے دیا اور بہت سارے ان میں سے فاسق و نافرمان ہیں۔ اور مؤمن وہ لوگ ہیں جو میرے ساتھ ایمان لائے اور مجھے سچا مانا۔
اور فاسق وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری تکذیب کی اور جنہوں نے میرا انکار کیا۔

۹۵۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن محمد حیان نے ان کو ابو الولید نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو لیث نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو معاویہ بن سوید نے ان کو براء بن عازب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ ایمان کی کڑیوں میں سے کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے فرمایا محبت ہو تو اللہ کے لئے اور نفرت ہو تو اللہ کے لئے ہو۔

۹۵۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معشر نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے اندر تین خصلتیں پیدا ہو جائیں وہ ایمان کا مزہ چکھ لیتا ہے جس شخص میں کوئی بھی شئی اللہ اور رسول سے زیادہ محبوب نہ۔ اور دوسری یہ کہ اس کو اپنے دین سے مرتد ہو جانے سے آگ میں جل جانا زیادہ محبوب ہو۔ اور تیسری یہ کہ وہ شخص محبت کرے تو اللہ واسطے کرے اور نفرت کرے تو اللہ واسطے کرے۔

۹۵۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم شیبانی نے ان کو احمد بن محمد نے یعنی ابن عمر المعروف ابن ابو ازرق نے ان کو عاصم بن نضر نے ان کو معتمر نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے حنش سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے وہ نبی کریم کہ انہوں نے میرے والد سے فرمایا اے ابوذر اسلام کا کون سا کڑا سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ اس نے کہا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے واسطے محبت اور نفرت اور اللہ کے لئے دوستی ہو۔

اللہ کی رضاء کے لئے دوستی ومحبت

۹۵۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق فقیہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے دشمنی کر اور اللہ کی رضا کے لئے دوستی کر اس لئے کہ اللہ کی دوستی اور محبت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کوئی آدمی ایمان کا مزہ نہیں پاسکتا اگر چہ اس کی نماز روزہ بہت زیادہ بھی ہو یہاں تک کہ وہ ایسا ہو جائے۔

۹۵۱۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عاصم مروزی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عمران بن موسیٰ طرسوسی نے ان کو فیض بن اسحق رقی نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ آپ حشر میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ جنت میں نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ داخل ہوں تو کون سے عمل کے ساتھ؟ اور کون سی خواہش ہے جس کو ترک کرنے کے ساتھ؟ اور کون سا قرب جس کو آپ نے اللہ کے لئے چھوڑ دیا اور کون سا دشمن ہے کہ وہ جس کو اپنے اللہ کی رضا کے لئے قریب کرلیا ہے؟

۹۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے۔ کیا تم نے کسی ایک سے بھی اللہ کی رضا کے لئے محبت کی ہے کیا تم نے اللہ کی رضا کے لئے کون سی نفسانی خواہش ترک کر دی ہے۔

۹۵۱۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ محبت بھی اللہ کی رضا میں ہو اور بغض بھی اللہ کی رضا میں ہو جب آپ کسی ایک کے ساتھ بھی اللہ کی رضا کے لئے محبت کریں پھر اس میں کوئی نئی بات بدعت یا عیب پیدا ہو جائے تو پھر اسی سے اللہ کی رضا کے لئے نفرت بھی کر اگر آپ ایسا نہ کریں تو یہ محبت فی اللہ نہیں ہے۔

۹۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ ارغیانی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن اسحق نے ان کو محمد بن مسیب ارغیانی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ جس وقت ایک آدمی کسی آدمی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہے پھر وہ اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا کر لیتا ہے (کوئی بدعت وغیرہ) پھر وہ شخص اس سے اس فعل پر نفرت نہیں کرتا تو در حقیقت وہ اس کو اللہ واسطے نہیں چاہتا۔ یہ الفاظ حدیث ارغیانی کے ہیں۔

۹۵۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن حمید معمری نے ان کو سفیان ثوری نے اس کو انصار کے ایک شیخ نے وہ فرماتے ہیں جب میں کسی آدمی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں پھر وہ کوئی نئی بات دین میں گھڑ لیتا ہے پھر میں اس سے نفرت نہ کروں تو در حقیقت میں اس سے محبت اللہ کی رضا کے لئے نہیں کر رہا ہوں۔

۹۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ اللہ کے نبی نے عرض کی اے میرے رب تیرے اہل کون ہیں جن کو آپ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دیں گے؟ اللہ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو میرے جلال کے بسبب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں جن کے دل پاک ہیں جن کے جسم صاف ستھرے ہیں جب وہ ذکر کرتے ہیں میں ان کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ لوگ جو میرے ذکر یا میرے قرآن کی طرف اس

(۹۵۱۹)......(۱) فی ن: (حمید العمری)

طرح ٹھکانہ اور جگہ پکڑتے ہیں جیسے چیلیں اپنے آشیانوں میں جگہ پکڑتی ہیں اور وہ لوگ جو میرے ذکر کے ساتھ ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے بچہ خوش ہوتا ہے اور وہ لوگ جو میری حرام کردہ چیزوں سے غصہ کرتے ہیں جب ان کی حرمت ریزی ہوتی ہے جیسے شیر غصہ کرتا ہے جب اس کے ساتھ جنگ کی جائے۔

۹۵۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدوس بن محمد شنجوزی نے ان کو ابوخالد فراء نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن بن عمرو فقیمی نے ان کو منذر ابویعلیٰ ثوری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے۔ فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی سے کسی انصاف پر محبت کرے جو اس سے ظاہر ہوا ہو حالانکہ وہ اللہ کے علم میں اہل جہنم میں سے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے پناہ دے دیں گے۔ اور وہ شخص جو کسی آدمی سے نفرت کرتا ہے کسی ظلم یا گناہ کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوا ہو حالانکہ وہ اللہ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ اس کو اجر دیں جیسے کہ وہ اگر ہوتا اہل جہنم میں سے۔

۹۵۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فہر مصری نے مکہ میں ان کو حسن بن رشیق نے ان کو علی بن سعید رازی نے ان کو اسحٰق بن ابواسرائیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں۔ آپ ہمیشہ بدعت کرنے والے کو ذلیل ورسواہی پائیں گے۔ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

ان الذين اتخذوا العجل سينا لهم غضب من ربهم وذلة فى الحياة الدنيا

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا عنقریب ان کو ان کے رب کی طرف سے غضب پالے گا اور دنیا کی زندگی کی رسوائی۔

۹۵۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن علی بن سفیان نے ان کو محمد بن سعید مہرانی نے ان کو احمد بن مقدام عجلی نے ان کو حزم بن ابوحزم قطیعی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ سنت کے دائرے میں رہ کر تھوڑا عمل کرنا زیادہ بہتر ہے بدعت میں رہ کر زیادہ عمل کرنے سے۔

(۹۵۲۲)......(۱) فی ن: (الحسن) (۹۵۲۳)......(۱) فی ن: (القطعی)

ایمان کا سترسٹھواں شعبہ
پڑوسی کا اکرام کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب.

اللہ تعالیٰ نے لازمی حکم دیا ہے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور قرابت دار پڑوسی کے ساتھ اور دور کے پڑوسی کے ساتھ اور پہلو میں رہنے والے پڑوسی کے ساتھ۔

ذی القربیٰ: کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ پڑوسی ہے جس کا گھر ساتھ ملا ہوا ہو۔

اور الجار الجنب: سے مراد بعید جس کا گھر ملا ہوا نہ ہو بلکہ فاصلے پر ہو۔

اور الصاحب بالجنب: سے مراد رفیق سفر ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی قول ہے جیسے درج ذیل روایت میں وارد ہے۔

۹۵۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے اس قول باری کے بارے میں۔

والجار ذی القربیٰ یعنی وہ پڑوسی جس کی تیرے اور اس کے درمیان قرابت داری رشتہ داری ہو۔

والجار الجنب، یعنی وہ پڑوسی جو غیر ہو جس کے ساتھ آپ کی رشتہ داری نہ ہو۔

والصاحب بالجنب: یعنی رفیق سفر۔

اسی طرح اس کو ذکر کیا ہے مجاہد نے اور قتادہ نے پھر کلبی نے اور مقاتل بن حیان نے اور مقاتل بن سلیمان نے صاحب بالجنب کے بارے میں یعنی اس سے رفیق سفر وحضر مراد ہے۔

۹۵۲۵:...... اور ہم نے روایت کی علی سے اور عبداللہ سے پھر ابراہیم وغیرہ سے کہ صاحب بالجنب سے مراد عورت مراد ہے۔

۹۵۲۶:...... اور سعید بن جبیر سے اسی طرح مراد ہے ایک روایت میں کہ اس سے مراد رفیق صالح مرد ہے۔

۹۵۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن سعید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی محمد بن قاسم بن عبدالرحمٰن عتکی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن ابواویس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مالک نے یحییٰ بن سعید سے ان کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہمیشہ جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید یہ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔

اور یزید کی سیدہ عائشہ سے ایک روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے حدیث ذکر کی۔ اور فرمایا سیورثہ۔ عنقریب اس کو وارث بنا دے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں اسماعیل بن ابواویس سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا قتیبہ بن مالک سے۔

۹۵۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو ابوالموجہ محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عمرو بن محمد ناقد نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ

عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل ہمیشہ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب یہ اس کو وارث ٹھہرادیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن محمد ناقد سے۔

۹۵۲۹:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن محمد بن عبداللہ صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن منہال نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یزید بن زریع نے۔ ان کو عمر بن محمد بن یزید بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دائمی طور پر جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کرلیا کہ بے شک وہ عنقریب اس کو وارث بنادیں گے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن منہال سے اور مسلم نے قواریری سے اس نے یزید سے۔

۹۵۳۰:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے اس نے ابوسعید بن اعرابی سے اس نے سعدان بن نصر سے اس نے سفیان سے اس نے عمرو بن نافع بن جبیر بن مطعم سے اس نے ابوشریح خزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ یا تو خیر کی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

۹۵۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ بن عریان قرشی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوشریح عدوی نے فرماتے ہیں اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرمارہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے بطور احسان اور اکرام کے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کا اکرام کس قدر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین دن رات ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا وہ آپ کے اوپر صدقہ بوجھ ہوگا اور وہ نہ ٹھہرے اس کے پاس اس وقت تک کہ وہ اس کو خود نکال دے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

پڑوسی کو ایذاء رسانی کی ممانعت

۹۵۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابومنصور رمادی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

۹۵۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسن ابن قتیبہ نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے

ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی یونس نے ابن شہاب سے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حرملہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا حدیث معمر سے۔

۹۵۳۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر باقرجی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابوشریح کعبی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا تین بار فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا پڑوسی اس کی ہلاکتوں سے پرامن نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کی ہلاکتیں کیا ہیں؟ فرمایا اس کا شر بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے۔

۹۵۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ اسکو قتیبہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے العلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ نہ ہو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

۹۵۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابواحمد نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن ابوبشر نے عبداللہ بن ابوالمساور سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ ابن زبیر کو مالی عطیہ دے رہے تھے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے وہ شخص مؤمن نہیں جو خود تو شکم سیر ہو مگر اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا رہے۔

اور دیگر نے کہا کہ ابواحمد عبداللہ بن مساور نام ہے۔

پڑوسی پر احسان کرنا

۹۵۳۷:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور وہ عباس بن فضل ہیں۔ ان کو منجاب بن حارث نے کہا ابن مسہر نے ان کو اعمش نے حکیم بن جبیر سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ وہ داخل ہوئے ابن زبیر پر اور میں ان کے ساتھ تھا چنانچہ ابن زبیر نے کہا۔ آپ وہ ہیں جو مجھے عطیہ دیتے ہیں اور مجھ پر احسان فرماتے ہیں۔

ابن عباس نے فرمایا جی ہاں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسلمان وہ نہیں ہے جو خود تو شکم سیر ہو اور اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا رہے۔ اور بقیہ حدیث بھی ذکر فرمائی۔

۹۵۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی وراق حمدان نے ان کو سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو لیث بن سعد نے سعید مقبری سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو تم لوگ کوئی پڑوسن چھوٹے سے عطیے کو اپنے دوسری پڑوسن کے لئے حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کی جلی ہوئی کھری ہی سہی۔

(۹۵۳۶).....(۱) فی ن: (بشر)

پڑوسی کی خاطر شوربے میں پانی زیادہ کرنا

۹۵۳۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو ان کے دادا ابوعمرو نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ابومعمر نے ان کو ابوعبدالصمد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو الفضل بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب آپ شوربا پکائیں تو ذرا اس کا پانی بڑھا دیا کریں اور اپنے پڑوسی کا خیال کیا کریں یہ الفاظ حدیث اسحاق کے ہیں۔ اور ابومعمر کی ایک روایت میں ہے کہ آپ جب گوشت پکائیں تو شوربا زیادہ بنائیں اور اپنے پڑوسی کا خیال کریں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا اسحاق بن ابراہیم سے۔

۹۵۴۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ تم جب شوربا پکاؤ تو اس کا پانی بڑھاؤ اس کے بعد دیکھو بعض پڑوس کے گھرانوں کو ان کو ہی اس میں سے کچھ دیا کرو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوادریس کی شعبہ سے روایت ہے۔

بہترین پڑوسی

۹۵۴۱:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق فاکھی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے اور ابن لہیعہ نے ان کو شرحبیل بن شریک نے کہ اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بہترین احباب اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے بہترین ہوں اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لئے بہترین ہوں۔

۹۵۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے۔ ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ نے شرحبیل بن شریک نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بہترین احباب اپنے احباب کے لئے بہترین ہوتے ہیں اور بہترین پڑوسی اپنے پڑوسیوں کے لئے بہترین ہوتے ہیں اس کو ابن صامت نے روایت کیا ہے حیوۃ بن شریح سے اور اس کو موقوف بیان کیا ہے۔

اور میں نے اس کو دیکھا ہے مستدرک میں جو ابن مبارک کی حدیث میں سے مرفوع نہیں پڑھی گئی۔

پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے، حقیقی مؤمن بن جاؤ گے

۹۵۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالحسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوطائف نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کو مجھ سے کون لیتا ہے جو ان پر عمل کرے گا؟ یا یوں فرمایا کہ کون ان کو سکھائے گا اس کو جو ان پر عمل کرے؟ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۹۵۴۲)..... فی ن: (المقبری)

عرض کی کہ میں لیتا ہوں۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔اور ان میں پانچ گرہ لگائیں یا پانچ حلقے بنائے۔فرمایا
حرام کردہ امور سے بچو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار بن جاؤ گے۔اور اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ مقسوم بنایا ہے اس پر راضی ہو جاؤ تم سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔اور اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے آپ حقیقی مؤمن بن جائیں گے۔اور دوسرے لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کیجئے جو کچھ اپنے لئے آپ پسند کرتے ہیں آپ حقیقت میں مسلمان بن جائیں گے اور آپ ہنسنے کی کثرت نہ کیا کریں بے شک کثرت کے ساتھ ہنسنا دل مردہ کر دیتا ہے۔

۹۵۴۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمہ اللہ نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا یونس بن حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمران نے ان کو طلحہ بن عبداللہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں میں دونوں میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟فرمایا جو تجھ سے زیادہ قریب ہے یعنی دروازے کے اعتبار سے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح بن حجاج بن منہال سے اس نے شعبہ سے۔

پڑوسی کو تکلیف دینے والی خاتون

۹۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے ان کو ابویحییٰ مولیٰ جعدہ نے انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں عورت رات کو تہجد پڑھتی ہے دن کو روزہ رکھتی ہے اور اچھے کام کرتی ہے اور صدقہ کرتی ہے مگر زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے یہ جہنمی ہے۔
اور کہا گیا کہ فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور کبھی کبھی صدقہ کرتی ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتی؟رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عورت اہل جنت میں سے ہے۔

۹۵۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان بن اسحاق عبادانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن حرب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار عطاری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے اور عطاردی کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے روایت کیا اعمش سے اس نے ابویحییٰ مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں عورت دن میں روزے رکھتی ہے رات کو تہجد پڑھتی ہے مگر اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچاتی ہے فرمایا کہ جہنمی ہے۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور پنیر یا چھاچھ وغیرہ کا صدقہ کرتی ہے مگر اپنے پڑوسی کو نہیں ستاتی فرمایا کہ یہ جنتی ہے۔

پڑوسی کی تکلیف سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا طریقہ

۹۵۴۷:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ صبر کر۔پھر دوبارہ آیا تو فرمایا کہ صبر کر۔پھر تیسری بار شکایت کی تو فرمایا صبر کر پھر چوتھی مرتبہ اس نے جب شکایت کی تو فرمایا کہ اپنا سامان نکال کر بیچ راستے میں رکھ دو۔اب تو جو بھی گذرے وہی پوچھے کہ ایسا کیوں کیا وہ بتادے اس کو کہ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پڑوسی کی شکایت کی تھی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سامان راستے میں رکھ دو۔ اب تو جو بھی گذرتا وہ اس کے پڑوسی کو لعنت کرتا اللہ اس کو لعنت فرما اللہ اس کو رسوا کر۔ چنانچہ وہ پڑوسی آ کر اس سے کہنے لگا میاں تم اپنے گھر میں آ جاؤ میں تجھے کبھی اذیت نہیں دوں گا۔ اس حدیث کے شواہد میں ابو عمر بجلی کی حدیث سے اس نے ابو جحیفہ سے۔

۹۵۴۸:...... ہمیں خبر دی ابو نصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن عثام بن حفص بن غیاث سے اس نے علی بن حکیم اودی۔ سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی شریک نے ان کو ابو عمر نے ابو جحیفہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اپنا سامان راستے پر رکھ دو یا یوں فرمایا راستے میں رکھ دو لہٰذا لوگ گذرتے ہوئے اس کے پڑوسی کو لعنت کرنے لگے جب بھی گذرتے۔ چنانچہ وہ پڑوسی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ لوگ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ فرمایا کیا تکلیف دیتے ہیں؟ عرض کیا کہ لوگ مجھ کو لعنت دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں سے پہلے ہی لعنت کر چکا ہے۔ چنانچہ اس شخص نے کہا کہ میں کبھی بھی دوبارہ تکلیف نہیں پہنچاؤں گا یا رسول اللہ! لہٰذا جب شکایت کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اب تو سامان راستے سے اٹھالے اب تو محفوظ ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا کہ مروی ہے علی بن حکیم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت سب لوگوں کی لعنت کے علاوہ ہے۔

اللہ تین آدمیوں سے محبت اور تین سے نفرت فرماتے ہیں

۹۵۴۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن محمد عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عثمان بن سعید دارمی نے ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو اسود بن شیبان سدوسی نے ان کو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو ابوالعلاء نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوذر سے کوئی نہ کوئی حدیث پہنچتی رہتی تھی اور میں ان سے ملاقات کرنے کی خواہش رکھتا تھا پھر ایک دن میری ان سے ملاقات ہوگئی تو میں نے ان سے کہا اے ابوذر مجھے آپ سے حدیث پہنچتی رہتی تھی اور آپ کی ملاقات کی خواہش رکھتا تھا۔ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے والد کو نیکی آپ کی ملاقات مجھ سے ہو ہی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حدیث بیان فرمائی تھی انہوں نے فرمایا کہ ہاں آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے محبت کرتے ہیں اور تین سے نفرت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے مہلت نہ دے کہ میں اپنے خلیل پر جھوٹ بولوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق ہی نہ دے کہ میں اپنے محبوب پر جھوٹ باندھوں اللہ تعالیٰ مجھے ہمت ہی نہ دے کہ میں اپنے دوست پر جھوٹ بولوں۔ میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے فرمایا کہ ایک تو وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے صبر کرنے والا۔ اجر و ثواب کی امید کرنے والا پھر دشمن سے ٹکرائے قتال کرتے کرتے شہید ہو جائے تم لوگ اس بات کو کتاب اللہ میں بھی پاتے ہوا اپنے پاس۔ جو اللہ نے تم پر اتاری ہے اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

میں نے پوچھا کہ اور کون ہے؟ فرمایا وہ آدمی جس کا پڑوسی برا ہو اسے تکلیف دیتا ہو اور وہ اس پر صبر کرتا رہے یہاں تک کہ اللہ اس کی طرف سے اس برے سے نمٹ لے خواہ اس کو زندہ رکھ کر یا اس کو موت دے کر۔ پھر میں نے پوچھا کہ اور کون آدمی ہے؟ فرمایا کہ وہ آدمی جو کچھ لوگوں کے ساتھ سفر کر رہا ہو وہ رات بھر اندھیری رات میں سفر کرتے رہیں جب رات کا آخر ہو جائے ان پر نیند اور اونگھ غالب آ جائے اور وہ سو جائیں۔

پھر وہ کھڑا ہو جائے اور وضو کر کے (نماز ادا کرے) اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اجر وثواب کی امید کرتے ہوئے جو اس کے پاس ہے۔ میں نے پوچھا۔ کہ وہ تین لوگ کون کون ہیں اللہ تعالیٰ جن سے نفرت کرتا ہے؟ فرمایا کہ مغرور ومتکبر تم لوگ اس مسئلے کو قرآن میں بھی پاتے ہو۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللّٰہ لایحب کل مختال فخور.

بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے اترانے والے فخر کرنے والے کو۔

اس نے پوچھا کہ اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بخیل آدمی جو احسان جتلانے والا ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ اور کون ہے۔ فرمایا کہ قسمیں کھانے والا تاجر۔ یا یوں فرمایا کہ قسمیں بیچنے والا۔

۹۵۵۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسحاق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے اس نے ابن منکدر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین شخص بہت برے ہیں برا پڑوسی شہر میں۔ بری بیوی ایسی کہ آپ جب اس کے پاس آئیں تو آپ کو اذیت دے اور اگر آپ اس کو چھوڑ کر چلے جائیں تو تمہیں اس پر اعتماد نہ ہو۔ اور بادشاہ کہ جس کے ساتھ آپ نیکی کر بیٹھے اور وہ تم سے اس کو قبول نہ کرے اور اگر آپ برائی کریں تو وہ تجھے نہ چھوڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت

۹۵۵۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے انصار میں سے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے میں جس کو جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وضو کرتے تھے یا تھوکتے تھے تو مسلمان (وضو کے پانی کو اور) آپ کے تھوک وبلغم کو جلدی جلدی اپنے ہاتھوں پر لے لیتے تھے اور اس کو اپنے چہروں پر اور وجود پر مل لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم ان میں بھی برکت تلاش کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے اس کو چاہئے کہ وہ سچی بات کرے۔ اور امانت میں خیانت نہ کرے۔ اور پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

۹۵۵۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو محمد بن سعید انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوظبیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مقداد بن اسود سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنا دیگر دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے۔ اور پڑوسی کے گھر سے چوری کرنا دس گھروں سے چوری کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

۹۵۵۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر اور نصر بن علی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے محمد بن عجلان سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دارالمقامہ میں برے پڑوسی کے بارے میں اللہ سے پناہ مانگیں۔ کیونکہ دیہات کا پڑوسی ہٹ جاتا ہے۔ اور محمد نے یوں کہا کہ وہ ہٹ جاتا ہے تم سے۔

تین پریشان کرنے والوں سے پناہ

۹۵۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعث بن نزار ہجمی نے ان کو علی بن زید نے ان کو عمارہ بن قیس مولی ابن زبیر نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو تین پریشان کرنے والے لوگوں سے۔ برے پڑوسی کے پڑوس سے کہ اگر وہ خیر اور اچھا دیکھے تو اس کو چھپادے اور عیب برائی دیکھے تو اس کو پھیلا دے اور اللہ کی پناہ مانگو بری بیوی سے کہ اگر آپ اس کے پاس آئیں تو وہ تم سے زبان چلائے اور اس کو پیچھے چھوڑ کر جائیں تو تیری خیانت کرے۔ اور اللہ کی پناہ مانگو برے امام اور حاکم سے کہ اگر آپ اس پر احسان کریں تو اس کو وہ قبول نہ کرے اور اگر آپ غلطی کریں تو وہ معاف نہ کرے۔

۹۵۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو عمران بن سلیمان تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے میں نے پتھر بھی اٹھائے ہیں اور لوہا بھی اور بڑے بھاری بوجھ بھی مگر میں نے برے پڑوس سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ اے بیٹے میں نے ہر کڑوی چیز چکھی ہے مگر میں نے فقر محتاجی سے زیادہ کڑوی چیز کوئی نہیں چکھی۔

چار نیک بختی اور چار بدبختی کی چیزیں

۹۵۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو وائل نے ان کو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں نیک بختی میں سے ہیں اور چار چیزیں بدبختی میں سے۔ بہر حال بدنصیبی میں سے چار چیزیں یہ ہیں بری بیوی۔ برا پڑوسی۔ بری سواری۔ اور گھر کا تنگ ہونا۔

۹۵۵۷: کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن ابوبکر نے ان کو عمر بن علی نے ان کو محمد بن ابوحمید نے اس نے اسماعیل بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے سعد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل روایت کی ہے۔

۹۵۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو خبر دی ابوسعید خلیل بن احمد بن محمد بہلی البستی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابوخیثمہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ثابت نے ان کو جمیل بن مظفر مولی نافع بن عبدالحارث نے نفع بن عبدالحارث سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان کی سعادت میں سے ہے گھر کا وسیع ہونا۔ پڑوسی کا نیک ہونا۔ سواری کا اچھا ہونا۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور البستی کی روایت میں مولیٰ نافع بن عبدالحارث نہیں ہے۔ اور کہا ہے کہ آدمی کی سعادت میں سے ہے یہ بات۔

۹۵۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن ہلال نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو وکیع نے ان کو حماد بن زید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہا مسلم بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کے ساتھ اس کی دنیا پر رشک نہیں کیا ہاں تین چیزوں پر مجھے رشک ہوتا ہے نیک بیوی۔ اور نیک پڑوسی اور وسیع مکان کے بارے میں رشک کرتا ہوں۔

(۹۵۵۸) اخرجه الحاکم (۱۶۶/۴ و ۱۶۷) من طریق مؤمل بن إسماعیل عن سفیان. به.

اور وکیع کی حماد سے ایک روایت میں محمد بن واسع سے مسلم بن یسار سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کبھی کسی شئی پر کسی کے ساتھ رشک نہیں کیا دنیا میں سے مگر نیک پڑوسی۔ وسیع مکان اور نیک بیوی پر کیا ہے۔

پڑوسی کا حق

۹۵۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابواحمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں کہا ابوقصی دمشقی نے وہ کہتے ہیں کہا سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو عثمان بن عطاء خراسانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس شخص کے اپنی عزت پر اور مال پر ڈر کی وجہ سے کوئی اپنے پڑوسی سے اپنا دروازہ بند کر کے رکھتا ہے۔ وہ مؤمن نہیں ہے (جس سے خوف ہے) اور وہ بھی مؤمن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کی تباہ کاریوں کی وجہ سے محفوظ نہ ہو۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہوتا ہے؟ جس وقت وہ آپ سے مدد مانگے آپ اس کی مدد کریں اور وہ جب آپ سے قرض مانگے آپ اس کو قرض بھی دیں۔ اور وہ جب فقیر وغریب ہو جائے تو آپ اس کو ضرور پوچھیں اور اس کا خیال کریں اور وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کریں اور اس کو جب اس کو کوئی خیر پہنچے آپ اس کو مبارک بادی دیں۔ اور اس کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو آپ اس کو صبر دلائیں اور افسوس کریں اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنازے کے ساتھ جائیں اور اس کے سامنے اتنی اونچائی نہ بنائیں جس سے اس کی ہوا رک جائے ہاں مگر اس کی اجازت کی ساتھ۔ اور اس کو اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے ایذاء نہ دیں بلکہ اس میں سے اس کے لئے بھی کچھ حصہ نکالیں۔ اور اگر آپ کوئی پھل خرید کریں تو اس کو بھی ہدیہ دیں۔

اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو اس سے چھپا کر استعمال کریں۔ بلکہ تیرا بچہ اس کو لے کر باہر نہ نکلے شاید اس کو دیکھ کر اس کے بیٹے کا دل بھی اس کا تقاضا کرے۔

کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے پڑوسی کا حق کو کوئی پورا نہیں کرتا مگر کم لوگ ان میں سے جن پر اللہ رحم کرتا ہے ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے پڑوسی کے بارے میں حتیٰ کہ سب نے گمان کیا کہ عنقریب اس کو وراثت بنا دیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں جن کے تین تین حقوق ہوتے ہیں بعض وہ ہیں جن کے دو دو حقوق ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا ایک ہی حق ہوتا ہے بہر حال جن کے تین حقوق ہوتے ہیں وہ وہ پڑوسی ہے جو مسلمان ہو، اور قرابت دار ہو اس کا ایک حق تو پڑوسی ہونے کا ہوتا ہے۔ دوسرا حق اسلام کا اور تیسرا حق قرابت داری کا۔ اور جن کے دو حقوق ہوتے ہیں وہ وہ پڑوسی ہوتا ہے جو مسلمان ہو۔ اس کا ایک حق پڑوسی ہونے کا ہوتا ہے اور دوسرا حق اسلام کا اور وہ جس کا صرف ایک حق ہوتا ہے وہ کافر پڑوسی ہوتا ہے اس کے لئے صرف پڑوسی کا حق ہوتا ہے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم ان سب کو اپنی قربانیوں میں سے کھانے کو دیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی میں سے مشرکوں کو کچھ بھی کھانے کے لئے نہ دیں۔ سوید بن عبدالعزیز اور عثمان بن عطاء اور ان کا والد سب ضعیف ہیں ہاں مگر حدیث وضع کرنے کی تہمت ان پر نہیں ہے۔ اور اس روایت کے بعض الفاظ ایک دوسرے ضعیف طریقے سے بھی مروی ہیں۔

۹۵۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عتبہ حمصی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن عیاش نے ابوبکر ہزلی سے اس نے بہز بن حکیم سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو آپ اس کی عیادت کریں۔ اور اگر وہ مر جائے تو آپ اس کو دفن

کرنے کے لئے ساتھ جائیں۔اور اگر وہ آپ سے ادھار مانگے تو اس کو ادھار دیں اور اگر وہ کوئی عیب غلطی کرے تو آپ اس پر پردہ ڈالیں۔اور اگر اس کو کوئی بھلائی ملے تو اس کو مبارک بادی دیں اور اگر اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس کی تعزیت کریں اور اپنی عمارت کو اس کی عمارت سے اونچا نہ کریں کہ اس کی ہوا رک جائے اور اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے اس کو ایذاء نہ دو کہ اس میں سے اس کو سالن ہی نہ دو۔

۹۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو بشر بن سلیمان ابو اسماعیل نے مجاہد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے کہ ان کا ایک یہودی پڑوسی تھا۔وہ جب بکری ذبح کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ ہمارے پڑوسی کا حصہ اس میں سے نکال کر دو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔جبرائیل بار بار مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ عنقریب وہ اس کو وارث بھی ٹھہرا دیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہودی پڑوسی کے ساتھ رویہ

۹۵۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو جامع بن ابو حامد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آتے تھے وہ ہمیں گرم گرم دودھ پلاتے تھے حسب عادت ایک روز ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں ٹھنڈا دودھ پلایا۔لہٰذا ہم نے ان سے کہا کہ ہمیشہ آپ ہمیں گرم دودھ پلاتے تھے کیا ہوا آپ نے ہمیں اب ٹھنڈا دودھ پلایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بکریوں میں حفاظتی کتا رکھا ہوا تھا میں ان سے ایک طرف ہو جاتا تھا ان کا ایک غلام تھا جو کہ بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا جب کھال اتار کر فارغ ہو جاؤ تو ہمارے یہودی پڑوسی کو کوئی گوشت پہلے دینا اس کے بعد انہوں نے تھوڑی سی بات کی یا کہا مختصر سی بات کی۔اس کے بعد پھر انہوں نے کہا کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو پہلے ہمارے یہودی پڑوسی کو پہلے گوشت دو ہم لوگوں نے پوچھا کہ آپ یہودی کا کتنا تذکرہ کریں گے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنا دیں گے۔

۹۵۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حنبل بن اسحٰق نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو بشر بن مہاجر نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور انکا لڑکا بکری کی کھال اتار رہا تھا انہوں نے لڑکے سے کہا اے لڑکے جب تم فارغ ہو جاؤ تو پہلے پہلے ہمارے یہودی پڑوسی سے گوشت دینے کی ابتدا کرنا یہاں تک کہ انہوں نے یہ بات تین بار کہی لہٰذا لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ آپ کی اصلاح فرمائے آپ کتنا یہودی کو یاد کریں گے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ وہ پڑوسی کے بارے میں وصیت فرماتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اور ہم نے دیکھا کہ وہ عنقریب اس کو وارث ٹھہرا دیں گے۔

اسی طرح کہا بشر بن مہاجر نے مگر وہ بشر بن سلیمان سے الگ ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے۔بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔افراد میں ابونعیم سے اور انہوں نے کہا بشر بن سلیمان۔

۹۵۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح وراق نے ان کو احمد بن محمد بن نصیر نے ان کو ابونعیم نے ان کو بشر بن سلیمان نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل روایت کیا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان بن عمرو ؐمد بن اسحاق بشر بن سلیمان سے۔

۹۵۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد صیدلانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی احمد بن منصور مروزی نے ان کو عبدالعزیز بن ابورزمہ نے ان کو بشر بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن ابوالمجاہد نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل اور تحقیق کہا گیا ہے اس اسناد میں کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے حضرت عائشہ سے۔ اور یوں بھی کہا گیا ہے کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے اور یہ امالی میں بائیس نمبر پر ہے۔

محسن وہ ہے جس کے بارے میں اس کے پڑوسی گواہی دیں

۹۵۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس القاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو خبر دی علی بن حسن بن شقیق نے ان کو الحسن بن واقد نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس کا عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا کہ آپ محسن بن جاؤ انہوں نے پوچھا کہ میں کیسے جانوں کہ میں محسن ہوں؟ فرمایا کہ آپ اپنے پڑوسیوں سے پوچھیں۔ اگر وہ آپ کو محسن کہیں تو بجا طور پر آپ محسن ہیں یعنی نیکوکار ہیں اور اگر وہ آپ کو کہیں کہ آپ خطا کار ہیں تو سمجھئے کہ واقعی آپ خطا کار ہیں۔

۹۵۶۸:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل عنبری نے اور تمیم بن احمد نے ان دونوں کو محمد بن اسلم عابد نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مر جائے اور اس کے پڑوس کے چار لوگ گواہی دے دیں کہ ہم اس کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کا قول قبول کر لیا ہے یا فرمایا تھا کہ تم لوگوں کی شہادت قبول کر لی ہے اور اس کے وہ گناہ معاف کر دیے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔ یعنی صرف میں ہی جانتا تھا۔

فصل:.....حق رفاقت کی رعایت کرنا

۹۵۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم عبدالرحمٰن بن ہانی نخعی نے ان کو عبداللہ بن مؤمل نے ان کو عبداللہ بن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت کا مستحق کون ہے؟ میرا وہ ساتھی جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آئے اور میرے پاس بیٹھے۔ اگر میرا بس چلے تو میں اس کے چہرے پر مکھی کو بھی نہ بیٹھنے دوں۔

۹۵۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو محمد بن ثمالی نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے اس نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو میری طرف سے اللہ تعالیٰ ان کے احسان کا بدلہ دے گا ایک تو وہ شخص جو میرے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر مجالس کو چیرتا ہوا آ کر میرے پاس بیٹھتا ہے تیسرا وہ آدمی جو رات کے وقت اپنی حاجت کو یاد کرتا ہے اور پھر اس حاجت کو پورا کرنے کا مجھے اہل سمجھتا ہے اور وہ اپنی حاجت لے کر میرے پاس آتا ہے آپ کو بھی میری طرف سے رب العالمین احسان کا بدلہ عطا کرے گا۔

۹۵۷۱:.....ہمیں خبر دی ابومحمد سکر نے بغداد میں ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو خبر دی ان کے والد نے بشر بن مفضل بن لاحق سے اس کو ایوب سختیانی نے کہ ایک آدمی مکے کا سفر کرتے ہوئے ان کا ہم سفر بنا دوران سفر وہ شخص

بیمار ہوگیا۔ ایوب سختیانی نے رک کر اس کی تیمارداری کی اور وہ ٹھیک ہوگیا۔ اور کہنے لگے کہ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں حج کو چھوڑ دوں اور اس کو عمرہ سے بدل لوں۔

۹۵۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو نعمان بن شیبہ جندی نے کہ حضرت طاؤس اپنے رفیق کی تیمار داری اور دیکھ بھال میں لگ گئے تھے یہاں تک کہ ان کا حج فوت ہوگیا اور رہ گیا۔

۹۵۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے کہ طاؤس اپنے اس دوست کی تیمارداری کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے تھے یہاں تک کہ ان کا حج فوت ہوگیا تھا۔

حق صحبت

۹۵۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو حاکم یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو عبداللہ بن ابوداؤد صاحب جوالیق نے انہوں نے سنا بکر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ کسی آدمی سے دوستی کریں پھر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اور آپ وہ درست نہ کرکے دیں تو آپ اس کے دوست نہیں ہیں، اور وہ جب پیشاب کرنے بیٹھے اور آپ پردے کے لئے اس کے پاس نہ کھڑے ہوں تو آپ نے حق صحبت ادا نہیں کیا۔

مروت کی قسمیں

۹۵۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالرحمن سامی نے ان کو خالد بن احمد امیر نے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس لکھا حسن بن عبدالصمد ابن مسعود نے اہل نیساپور میں سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن حنبل نے ان کو جند بن والق نہروی نے ان کو مندل بن علی نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے فرمایا کہ مروت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک مروت سفر کی دوسری حضر کی بہرحال حضر میں مروت یہ ہے۔ قرآن مجید کی قرأت کرنا۔ دینی کتب کا مطالعہ کرنا۔ مساجد میں پہنچنا اور اہل خیر کی صحبت اختیار کرنا۔ اور سفر کی مروت ہے سامان سفر کسی پر خرچ کرنا۔

اور اپنے ہم سفر کے ساتھ اختلاف نہ کرنا۔ اور مذاق ایسی کرنا جس سے اللہ ناراض نہ ہو اور آپ جب اس سے علیحدہ ہوں تو خوبصورت طریقے پر ہوں۔

حقیقی رفاقت ودوستی

۹۵۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابومعاویہ اسود نے وہ کہتے ہیں کہ جب ایک رفیق دوسرے رفیق سے کہے میرا پیالہ کہاں ہے تو وہ رفیق نہیں ہے (یعنی اپنی چیز کی نسبت صرف اپنی ذات کی طرف نہ کرے بلکہ مشترکہ نسبت کرے۔)

۹۵۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد نے وہ کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان کے ساتھ سفر مکہ کے دوران رفاقت کی تھی اور میں سواری پر کجاوے میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور میرے پاس ایک ہنڈیا تھی اس میں

ان کے لئے پانی رکھا ہوا تھا جب وہ جدا ہوئے تو میں اپنے راستے پر الگ ہو گیا چند فرلانگ کے برابر چلے میرا منہ مشرق کی طرف تھا اچانک میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ میری طرف تھا اور وہ میرے سامنے کھڑا تھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ یہاں پر؟ جب بھی میرے اور آپ کے درمیان کوئی درخت یا کوئی چیز حائل ہوتی تھی میں بھاگ بھاگ کر ہر کسی سے پوچھتا تھا کہ کیا تم لوگوں نے میرے رفیق کو دیکھا ہے۔

اور میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھیں اور تیرا دوست تیرا انتظار نہ کرے تو وہ تیرا رفیق نہیں ہے۔

۹۵۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن عمرو مستملی سے میں نے سنا ابوبکر اسحٰق بن محمد بن علی حمیدی سے وہ شعر کہتے تھے جس کا مطلب یہ ہے۔ مرد وہ ہے جو اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جوان وہ ہے جو اپنے دوست کے ساتھ غمخواری کرتا ہے۔ ہر مرد پر ایک دن اس کی موت ضرور آئے گی خواہ وہ موت کو ناپسند کرے یا اس سے محبت کرے۔

انا نراک من المحسنین کی تفسیر

۹۵۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد ہبۃ اللہ صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن مہران اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی خلف بن خلیفہ نے ان کو سلمہ بن نبیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ضحاک کے پاس خراسان میں تھا۔ اس کے پاس ایک آدمی آیا اس نے ان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا۔

انا نراک من المحسنین.

کہ ہم آپ کو احسان کرنے اور نیکی کرنے والوں میں سے سمجھتے ہیں۔

(قید کے ساتھیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا) سائل نے سوال کیا کہ ان کا احسان اور نیکی کیا تھی۔ ضحاک نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب کوئی انسان بیمار ہو جاتا تو وہ اس کی تیمارداری کی ذمہ داری سنبھال لیتے۔ اور جب کسی قیدی کی جیل میں جگہ تنگ ہوتی تو وہ اس کے لئے جگہ میں وسعت کرتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت پڑتی اس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔

ناپسندیدہ بات

۹۵۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں یہ ناپسندیدہ بات ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے۔ یا مسلسل اس کو گھورے جب وہ کھڑا ہو یا اس سے یوں سوال کرے کہ تو کہاں سے آیا ہے؟ تو کہاں جائے گا؟

۹۵۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا تھا کہ یہ نساج ہے مراد ان کی تھی کہ نساج ہے کپڑے بننے والا یعنی جولاہا ہے۔ پھر واپس پلٹے اور کہنے لگے کہ اگر میں جانتا ہوتا کہ اس جگہ وہ شخص بھی ہے جس کو اس سے کوئی تعلق ہے یا قرابت ہے تو میں ایسا لفظ نہ کہتا۔

ایمان کا اڑسٹھواں شعبہ

مہمان کا اکرام کرنا

۹۵۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے اور جعفر بن محمد بن حسین اور احمد بن سلمہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہمارے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن مسلم نے انہوں نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کرے ورنہ پھر وہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اور بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابوحصین کی حدیث سے اس نے ابوصالح سے۔

۹۵۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر نے ان کو خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ہناد بن سری نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالاحوص نے ان کو حصین نے ان کو ابوصالح نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔

۹۵۸۴:.....اور اسی طرح کہا ہے اس کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس کی خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو محمد بن عمرو نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

ضیافت و مہمانی تین دن ہوتی ہے

۹۵۸۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی لیث نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید ثقفی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوشریح عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا تھا اور میری آنکھوں نے دیکھا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کیا تھا اور فرمایا تھا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے بطور لطف واحسان کے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ لطف واحسان کب تک ہوگا؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین دن رات ہوگی۔ اس کے بعد جو کچھ کرے وہ اس پر صدقہ ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ وہ چپ رہے یہ الفاظ قتیبہ کی حدیث کے ہیں اور ابن بکیر نے اس حدیث کے اول میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے اس کے بعد باقی کو انہوں نے نہ کوئی مثل ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن یوسف سے اور اس نے لیث سے۔

۹۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے اس کو محمد کنیث نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو سعید مقبری نے اس نے سنا ابوشریح سے وہ کہتے تھے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام فرمایا فرمار ہے تھے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اس کے ساتھ احسان کرنے کے لئے لوگوں نے کہا کہ کس قدر اس پر احسان اور عنایت ہوتی فرمایا کہ ایک دن رات اور ضیافت کل تین دن ہوتی اس کے بعد جو آپ اس کو کھلائیں گے وہ اس پر صدقہ ہوگا۔ تم میں سے کسی کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اس قدر رکے کہ اس کو گناہگار کردے۔ پوچھا کہ کیا چیز اس کو گناہگار کرے گی فرمایا کہ وہ اس کے پاس ٹھہرے مگر اس کے پاس اس کو کھلانے کے لئے کچھ بھی نہ ہو۔

اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے ساتھ اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے ورنہ وہ چپ رہے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن مثنی سے۔

۹۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن انس نے سعید بن ابوسعید مقبری سے انہوں نے ابوشریح کعبی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام ایک دن رات بطور انعام واحسان کے اور مہمانی تین دن رات ہوتی ہے اس کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ اس کے پاس اتنی دیر ٹھہرے کہ وہ اس کو نکال دے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے اور ابوسلیمان خطابی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ **جائزة له يوم وليلة** کا مطلب یہ ہے کہ صاحب خانہ ایک رات دن اس کی مہمان داری کا خاص اہتمام کرے اور تکلف اور کوشش سے کھانا کھلائے جب مہمان آئے عام دنوں کے مقابلے میں اس کے ساتھ نیکی کرنے میں مبالغہ کرے اور آخری دو دنوں میں وہ چیز اس کو پیش کرے جو اس کو میسر ہو یا موجود ہو جب تین دن اسی طرح گذر جائیں تو اس کا حق پورا ہو چکا اگر اس پر بھی زیادہ کرے گا تو اس کے ساتھ صدقہ کرنے کا اجر واجب ہوتا رہے گا۔

بدترین لوگ

۹۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے محمد بن قریش سے اس نے حسن بن سفیان سے اس نے محمد بن رمح سے اس نے ابن لہیعہ سے اس نے یزید بن ابوحبیب سے یہ کہ ابوالخیر نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو ضیافت نہ کرے اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں میں سے وہ لوگ ہوتے ہیں جو مہمان کو اپنے ہاں نہیں لاتے تھے۔ اسی طرح۔
اس کو روایت کیا ہے ابن لہیعہ نے اور اس اسناد کے ساتھ اگلی روایت ہے۔

مہمانی کا حق

۹۵۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے اس کو لیث نے یزید بن ابوحبیب سے اس نے ابوالخیر سے اس نے عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں ہم ایسے لوگوں کے پاس

بھی مہمان بنتے ہیں جو ہمیں کھانا نہیں کھلاتے پھر آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ کسی قوم کے پاس مہمان بنو اور وہ لوگ تمہارا اس طرح خیال کریں جس طرح مہمان کا خیال کیا جاتا ہے تو تم لوگ بھی قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے حق ضیافت لے لو جوان کے ذمے لازم ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے قتیبہ سے۔

۹۵۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے اور قبیصہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو سفیان نے منصور سے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو منصور نے ان کو شعبی نے ان کو ابوکریمہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کی رات کی مہمانی حق ہوتا ہے مسلمان پر اگر بغیر ضیافت کے صبح کر لے تو وہ اس پر قرض ہو جاتا ہے اگر چاہے تو وہ اس کا تقاضا و مطالبہ کر دے اگر چاہے تو معاف کر دے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی روایت کے ہیں اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ اگر چاہے تو اپنے حق کا وہ شخص تقاضا کر لے۔ یعنی اپنا حق وصول کر لے اگر چاہے تو معاف کر دے۔

۹۵۹۱:...... اور کہا ہے کہ حضرت مقداد سے مروی ہے کہ ابونعیم ابوکریمہ شامی نے کہا پھر ان کو پیچھے لایا یعقوب بن سفیان نے ساتھ روایت شیبان کے اور شعبہ نے منصور سے اس نے شعبی سے اس نے مقدام ابوکریمہ سے وہ کہتے ہیں وہی صحیح ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ مہمانی

۹۵۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعاصم نے ان کو یزید بن ابوعبید نے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو فرماتے تھے کہ ہر آدمی اپنے گروپ کو ساتھ لے کر جائے لہٰذا ایک آدمی دو دو آدمیوں کو یا تین تین کو لے جاتا اور باقی جو رہتا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے جاتے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی روایت کے ہیں۔ اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے اور باقی رہ جانے والوں کو ساتھ لے جاتے تھے۔

۹۵۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عیزار بن حدیث نے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ دیہاتی لوگ آئے ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور جب کہ مہاجرین میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کسی شئی پر نہیں ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کو کھانا کھلائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۹۵۹۴:...... اور روایت کیا ہے اس کو ابراہیم بن اسحاق ضبی نے ان کو حبیب بن خبیر نے ان کو ابواسحٰق نے انہی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ علاوہ ازیں وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پھر انہوں نے بطور مرفوع روایت کے اس کو ذکر کیا ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ سوسی نے اور ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم

(۹۵۹۴)......(۱) فی ا: (جنب) (۱) ...کذا بالاصل

نے ان کو جعفر بن محمد بن ہشام احمدی نے ان کو ابراہیم نے پھر انہوں نے بھی اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۹۵۹۵:۔۔۔اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد ریاحی نے ان کو روح نے ان کو حبیب بن شہاب نے بن مدلج عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا میں بھی اور میرا ایک دوست بھی انہوں نے حدیث ذکر کی۔ یہاں تک کہ کہا کہ ہم نے حضرت ابن عباس سے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی آدمی لوگوں میں سے اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر چل پڑتا ہے اور وہ جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے اور لوگوں کے شرور سے اجتناب کرتا ہے اور اس آدمی کی مثال جو اپنی بکریوں کے ساتھ جنگل میں چلا جاتا ہے وہ اپنے مہمان کو کھانا کھلاتا ہے اور اس کا حق ادا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا واقعی حضرت ابن عباس نے یہ کہا تھا؟ واقعی انہوں نے یہ کہا تھا کیا واقعی انہوں نے یہ کہا تھا؟ انہوں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ جی ہاں کہا تھا۔ لہٰذا میں نے سن کر اللہ کی بڑائی بیان کی اور اس کی تعریف کی یعنی اللہ اکبر۔ الحمد للہ کہا۔ اور وہ یہ سن کر خاموش رہے۔

۹۵۹۶:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن ابوطاہر دقاق نے ان کو علی بن محمد خرقی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو یحییٰ بن شہاب عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے کے بارے میں کہ انہوں نے فرمایا تھا۔ قریب ہے کہ سب لوگوں سے بہتر وہی آدمی ہوگا جو اپنے گھوڑے کی رسی پکڑے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نکل جائے اور لوگوں کے شرور سے دور ہو جائے اور دوسرا وہ آدمی جو اپنے مویشیوں کو لے کر جنگل میں نکل جائے۔ ان کا حق ادا کرے اور مہمان کی مہمانی کرے۔

ایک عورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت فرمانا

۹۵۹۷:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے ہاں سے گذرے جس کے پاس ساٹھ یا ستر یا نوے یا سو کے قریب اونٹ گائے بیل اور بکریاں تھیں۔ مگر اس نے نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور نہ ہی آپ کی ضیافت کی۔ اور پھر ان کا ایک ایسی عورت کے ہاں سے گذر ہوا جس کے پاس چند ایک بکریاں تھیں اس نے حضور کو اپنے پاس ٹھہرایا اور ان کے لئے بکری ذبح کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جس کے پاس اونٹوں، گائے، بیل اور بکریوں کے ریوڑوں کے ریوڑ ہیں ہم اس کے پاس گئے تو اس نے نہ ہمیں ٹھہرایا نہ ہی ہماری ضیافت کی اور اس عورت کو بھی دیکھو اس کے پاس تو چند ایک بکریاں ہیں اس نے ہمیں ٹھہرایا اور ہمارے لئے بکری ذبح کی حقیقت ہے کہ یہ اچھے اخلاق اللہ کے اختیار میں ہیں جو شخص چاہتا ہے اللہ اس کو اچھے اخلاق عطا کرے وہ اسی کو عطاء کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو آپ منبر کے اوپر تشریف فرما تھے۔

اور فرمار ہے تھے۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ احسن اخلاق کی طرف اسی کو راہ نمائی ملتی ہے جو اس کا طالب ہوتا ہے بُرے اخلاق سے بچتا بھی ہے۔

ضیافت میں تکلف نہ کیا جائے

۹۵۹۸:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی علی بن عبداللہ حلیمی عطار نے بغداد میں ان کو عباس بن محمد دوری نے

ان کو حسین بن محمد مروزی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن زیاد نے، ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو سلیمان بن قدم نے اعمش سے اس نے شقیق سے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے ایک دوست حضرت سلیمان کے پاس گئے انہوں نے کھانے کے لئے ہمارے لئے روٹی اور نمک پیش کیا اور فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف کرنے سے منع فرمایا تھا تو ہم تمہارے لئے تکلف کرتے (مگر جو کچھ موجود تھا ہم نے حاضر کر دیا ہے) چنانچہ میرے دوست نے کہا اگر ہم پودینے میں نمک ملا لیتے تو اچھا ہوتا لہٰذا حضرت سلمان نے مہمان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے پانی بھرنے والا لوٹا سبزی فروش کے پاس بھیج کر رہن کھوا دیا اور پودینہ منگوا دیا اس میں نمک ملا کر ہم نے کھایا۔ جب فارغ ہو چکے تو میرے دوست نے۔ الحمدللہ الذی قنعنا ما رزقنا. اللہ کا شکر ہے جس نے اس رزق پر ہمیں قناعت کرنے کی توفیق دی جو کچھ اس نے ہمیں رزق دیا تھا۔

حضرت سلمان نے سنا تو فرمایا کہ اگر آپ اسی رزق پر قناعت کرتے تو میرا لوٹا رہن رکھا ہوا نہ ہوتا۔

۹۵۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج رزاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مسعود سے اور سلیمان بن رباح سے اور زکریا سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت سلیمان سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا تھا؛ کوئی شخص مہمان کے لئے تکلف نہ کرے اس قدر کہ جس پر اس کو قدرت نہ ہو۔

۹۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو دوری نے ان کو حسین بن محمد نے ان کو حسین بن ریاش نے ان کو عبدالرحمٰن بن مسعود عبدی نے انہوں نے سنا سلمان فارسی سے وہ فرماتے تھے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے لئے تکلف بازی کرنے سے منع فرمایا تھا۔

۹۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ حسین بن ریاشی نے سنا عبدالرحمٰن بن مسعود سے اس نے سنا سلمان سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم لوگ مہمان کی ضیافت کرنے کے لئے اس قدر تکلف بازی نہ کریں جو چیز ہمارے پاس موجود ہی نہ ہو بلکہ فرمایا کہ ہم ماحضر پیش کر دیں۔ محمد بن یحییٰ نے بھی اس کو فرمایا ہے۔ یا کہا ہے کہ محمد ابویحییٰ صحیح کرنے والے ہیں۔

۹۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا اسماعیل بن ابوکثیر ابوہاشم سے اس نے عاصم بن لقیط ابن صبرہ سے اس نے اپنے والد سے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس اترنے کے لئے کہا یعنی مہمان بنا کر ٹھہرایا۔ اور بکری ذبح کی۔ اور کہا کہ یہ خیال نہ کرنا۔ اور کہا کہ آپ یہ گمان نہ کرتا کہ ہم نے یہ اسی لئے کیا کہ (ہم نے مہمان ٹھہرائے ہیں) بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہماری ایک سو بکریاں ہیں جب ایک سو سے ایک بکری اوپر ہو جاتی ہے تو ہم ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ دلیل ہے لوگوں کے ساتھ ترک تصنع کی اور ان کے ساتھ ضیافت وغیرہ میں استعمال صدق کی بخلاف اس کے جو بعض لوگوں میں تصنع ہے جھوٹ کے ساتھ۔ اور اس کو منجملہ دس چیزوں میں سے شمار کرتے ہیں ہر توفیق اور حفاظت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کا کھانا

۹۶۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابوالاحوص محمد ھیثم قاضی نے ان کو ابن عفیر نے ان کو سلیمان یعنی ابن بلال نے یحییٰ بن سعید سے اس نے حمید سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہاں ولیمے کا کھانا کھایا تھا۔ نہ تو اس میں روٹی تھی اور نہ ہی گوشت تھا۔ پھر میں نے کہا پھر وہ کیا چیز تھی اے ابوحمزہ؟ فرمایا کہ کھجوریں تھیں اور ستو تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسماعیل بن ابواویس سے اس نے اپنے بھائی سے اس نے سلیمان بن بلال سے۔

تین چیزوں میں انتظار نہیں

۹۶۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عمرو بن محمد عنقری نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احنف بن قیس نے تین چیزیں جن میں انتظار نہیں ہے، جنازہ جب اس کو اٹھانے والے لے جائیں اور عورت بغیر نکاح والی جب اس کے لئے ہم سر رشتہ مل جائے اور مہمان جب آجائے تو اس کے لئے بھی تکلف کا انتظار نہ کیا جائے۔

۹۶۰۵:.....فرمایا۔ اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو ابوالجنید ضریر نے ان کو سالم بن عتاب ضبعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے وہ کہتے ہیں کہ جب تیرے پاس کوئی مہمان آجائے تو آپ اس چیز کا انتظار نہ کریں جو چیز تیرے پاس موجود نہیں ہے۔ اور آپ جب کہ مہمان سے وہ چیز روک کر بیٹھیں جو آپ کے پاس موجود ہے۔ جو چیز موجود ہو اس کو آگے پیش کر دیں۔ اس کے بعد پھر اس چیز کا انتظار کریں جس کے ساتھ مزید اس کا آپ انتظار کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا طرزِ ضیافت

۹۶۰۶:.....کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو ابوعمرو ضریر نے ان کو فضالہ شحام نے وہ کہتے ہیں کہ جناب حسن ایسے تھے کہ جب ان کے بھائی ان کے پاس آتے تو ان کے پاس وہ چیز پیش کر دیتے جو ان کے پاس موجود ہوتی۔ کہتے کہ وہ آنے والے بعض لوگوں سے کہتے ہیں کہ چارپائی کے نیچے سے ٹوکری نکالیں ہم لوگ نکال کر دیتے تو ہم کیا دیکھتے کہ اس میں تازہ کھجوریں ہوتی تھیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ تمہارے لئے جمع کر رکھی تھیں۔

روٹی اور سرکہ کے ساتھ ضیافت

۹۶۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن نضر نے ان کو ابوخالد یزید بن عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو عبدالواحد بن ایمن نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں کچھ مہمان آئے انہوں نے ان کو گندم کی روٹی اور سرکہ پیش کیا اور کہا کہ کھائیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اس کھانے کو حقیر سمجھیں جو ان کو پیش کیا جائے اور اس شخص کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنے احباب کے لئے اس کو حقیر سمجھے جو کچھ اس کے گھر میں موجود ہو۔

۹۶۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن واقد نے ان کو حمزہ بن ربیعہ نے ان کو رجاء بن ابوسلمہ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ اکثر ہم لوگ حضرت حسن کے پاس جاتے تھے وہ ہمارے آگے شوربا پیش کرتے تھے جس میں گوشت نہیں ہوتا تھا۔

حسب استطاعت ضیافت کرنا

۹۶۰۹:...... ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو ابو الحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو مفضل بن غسان نے ان کو اصمعی نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو اصمعی نے ان کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے کھمس عابد پر انہوں نے گیارہ عدد سرخ ہمیانیاں ہمیں پیش کیں اور کہا کہ یہ جی کی نئی تمہاری بھائی کی ہے اللہ تعالیٰ مستعان ہے۔

۹۶۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابو الملیح نے وہ کہتے ہیں میمون بن مہران نے کہا کہ جب تیرے پاس کوئی مہمان آ جائے تو اس کے لئے اتنا تکلف نہ کر جو تیرے اختیار میں نہ ہو بلکہ اس کو اپنے گھر والوں کے کھانے میں سے کھلائیے اور اس کے ساتھ چمکتے اور خوش خوش چہرے کے ساتھ پیش آیئے کیونکہ آپ اگر اس کے لئے تکلف کریں گے جس کی آپ کو استطاعت نہیں ہے تو عین ممکن ہے کہ آپ اس کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ پیش نہ آ سکیں بلکہ کسی قدر چہرے پر ناگواری آ جائے۔

۹۶۱۱:...... ہمیں شعر سنائے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو شعر سنائے شیخ ابوبکر قفال شاسی نے میرے پاس جو بھی مہمان بن کر آئے میں اس کے لئے اپنا سامان کھول دیتا ہوں میرا سامان سفر یا میری پونجی ہر اس شخص کے لئے کو کھانا چاہے جائز ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس موجود ہوتا ہے ہم پیش کر دیتے ہیں اگر چہ روٹی اور سرکے کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ بہر حال شریف انسان تو اسی کو پسند کر لیتا اور اسی پر راضی اور خوش ہو جاتا ہے اور باقی رہا کمینہ انسان تو میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

۹۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن احمد قاضی بیہقی نے ان کو محمد بن یحییٰ صولی نے ان کو مغیرہ بن محمد مہلبی نے ان کو محمد بن عباد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی عورت کے ہاں کوئی مہمان آ گیا اس عورت نے سوکھی روٹی اور کھٹا دودھ اس کے آگے رکھ دیا اس سب چاری کے پاس اس کے سوا اور کچھ تھا بھی نہیں۔ مہمان نے اس کو ملامت کی۔ تو اس عورت نے شعر کہے جس کا مطلب یہ تھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انسان اپنی گذر بسر کی تنگی کی وجہ سے نیکی اور اچھائی کے کرنے پر بھی شرم و عار دلایا جاتا ہے حالانکہ وہ مجبور ہوتا ہے۔

درحقیقت نہ تو یہ ملامت ہے اور نہ ہی یہ کوئی اعتراض کی اور ذلت کی بات ہے بلکہ جیسے جیسے زمانہ اس کے لئے طویل ہوتا جاتا ہے وہ مشہور ہوتا جاتا ہے۔

فصل:...... قدرت اور استطاعت کے وقت مہمان کے لئے مہمانی نوازی کرنے میں تکلف کرنا

۹۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو عمرو بن ربیع نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن ثابت بنانی نے یہ کہ محمد بن منکدر نے اس کو حدیث بیان کی ہے جابر بن عبداللہ سے اس نے عمرہ بنت حزم سے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے موقع پر گھر میں کھجور کی جھاڑو لگائی۔ پھر اس کو دھویا۔ اور پانی کو چھڑکا اور اس کو معطر و صاف ستھرا کیا۔ اس کے بعد آپ کے لئے بکری ذبح کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا اس کے بعد آپ نے وضو کیا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد دوبارہ گوشت آپ کو پیش کیا گیا آپ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی مگر دوبارہ وضو نہیں کیا۔

۹۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ اس میں دوسری چیز ثابت ہو تو فقہ میں سے یہ کہ انسان کو رخصت ہے مہمان کے لئے تکلف کرنے کے بارے میں اور گھر میں صفائی کرنا مہمان کے لئے اور پانی چھڑکنا اور خوشبو دار و معطر کرنا۔ اور مہمان کے لئے جانور ذبح کرنا اور مہمان کا گھر میں وضو کرنا۔ اور ایک ہی دن میں دو بار گوشت کھانا۔ اور مہمان کا فرض نماز اسی گھر میں ادا کرنا۔ اور عورت کا جانور ذبح کرنا۔ میں کہتا ہوں کہ اسی حدیث میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو نہ کرنا بھی سنت ہے۔

۹۶۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ پہلا شخص جس نے مہمان کو ضیافت دی وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۹۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن عبداللہ بن علی خسروگردی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابوجعفر حضرمی نے ان کو موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوقبیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیوں بنایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھانا کھلانے کی وجہ سے۔

۹۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوعبداللہ عجلی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ان کے والد نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ابوضیفان (مہمانوں والا) پڑ گیا تھا اور ان کے گھر کے چار دروازے تھے (مہمانوں کے آنے جانے کے لئے۔)

۹۶۱۸:......ابواسامہ نے کہا مجھے یعلیٰ بن خالد نے سفیان سے اس نے اپنے والد سے اس نے عکرمہ سے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا تھ (چار دروازے اس لئے تھے) تاکہ کوئی بھی ان سے ... نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کھانا وہ ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ ہوں

۹۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے وہ دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو وکیع نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے جب وہ صبح ناشتہ کرنا چاہتے تھے تو پہلے ایسا بندہ تلاش کرتے تھے جو ان کے ساتھ ناشتہ کرے وہ مہمان تلاش کرنے کے لئے میلوں دور چلے جاتے تھے...... حضرت عطا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین کھانا وہ ہوتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ استعمال ہوں کھانے کے لئے۔ یہی محفوظ ہے جو عطاء پر موقوف ہے۔

۹۶۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو صالح بن عبداللہ نے ان کو مسلم نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کھانا وہی ہے جس کو کھانے کے لئے اس پر زیادہ ہاتھ پڑیں۔

۹۶۲۱:......اور اسی کو ابن لہیعہ نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۹۶۲۲:......اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فیروز نے ان کو خلاد بن اسلم نے ان کو ابن

(۹۶۱۸)......(۱) فی ن: (علی)

ابورواد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو ابویعلیٰ موصلی نے ان کو خلاد بن اسلم نے ان کو عبدالمجید بن ابورواد نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک محبوب ترین کھانا وہ ہے جس پر زیادہ ہاتھ استعمال ہوں۔

اس کے ساتھ عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد کا ابن جریج سے تفرد ہے۔

۹۶۲۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ابوہانی نے یہ کہ اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بستر آدمی کے لئے ہوتا ہے اور دوسرا بستر عورت کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے (یعنی جب گھر میں اور کوئی فرد نہ ہو جس کے لئے بستر کی ضرورت ہو۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے جیسے باب لباس میں گذری ہے۔

خیر تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے جس میں مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہو

۹۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو عبداللہ بن صالح کاتب لیث نے ان کو کثیر بن سلیمان نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر بڑی تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے اس چھری سے بھی تیز جو اونٹ کی کوہان میں تیزی کے ساتھ چلتی ہے۔ اس روایت کے ساتھ کثیر بن مسلم کا تفرد ہے۔

حضرت انس سے اور اسی کے مفہوم میں دوسری اسناد کے ساتھ روایت ہے حضرت جابر سے جو کہ ضعیف ہے۔

۹۶۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن احمد وراق نے ان کو احمد بن ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو ابواسحٰق طلقانی نے ان کو حماد بن موسیٰ مسرور کے بھائی نے مسرور ابن موسیٰ فراء ہیں ان کو ایک شیخ نے جسے ابوسعید کہا جاتا تھا اس نے سنا اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ خیر اس گھر کی طرف اونٹ کی کوہان میں تیزی کے ساتھ چلنے والی چھری سے بھی زیادہ تیز چلتی آتی جس گھر میں عشاء کا کھانا کھلایا جاتا ہے۔

جب تک دسترخوان بچھا رہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

۹۶۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبداللہ بن محمد مدینی نے ان کو اسحاق بن راہویہ نے ان کو خبر دی ملائی یعنی ابونعیم نے ان کو مندل نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو عائشہ بنت طلحہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: بے شک فرشتے ہمیشہ تم میں سے اس آدمی کے لئے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان (مہمانوں کے لئے) بچھا رہے۔

اس روایت کے ساتھ بندار بن علی کا تفرد ہے۔

۹۶۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے اس کو سوید بن سعید نے ان کو بقیہ نے حمزہ بن حسان سے اس نے عبدالحمید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ گھر میں انسان کے گھر کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ اس میں مہمان داری کے لئے جگہ مخصوص کر دے۔

(۹۶۲۲)......(۱) فی ن : (محمد بن إبراهيم بن نيروز)　　(۲)...... فی ن : (داود)

۹۶۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا حجاج بن فرافصہ سے اس نے ابو العلاء سے اس نے بدیل سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اگر میں اللہ کے دین کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو کھانا کھلاؤں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک درہم صدقہ کروں۔ اور البتہ اگر میں اللہ کے دین کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو ایک درہم صدقہ کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی اور کو دس دراہم صدقہ دوں۔ اور اگر میں اللہ کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو دس درہم صدقہ کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک غلام آزاد کروں۔ اور اسی مفہوم میں شعبی سے بھی مروی ہے

۹۶۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہیں محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو السری بن خزیمہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ابن ابی بحر سے انہوں نے شعبی سے کہا: یہ کہ میں دو درہم اپنے نائب کو دوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں پانچ درہم صدقہ کروں۔

۹۶۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو آدم بن ابو ایاس خراسانی نے ان کو ایک آدمی نے ابراہیم بن راشد بصری سے ان کو اس آدمی نے جو سرحدوں کا پہرے دار تھا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا ہدیہ کیا گیا تھا ایک آدمی نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: تجھے کس نے کہا تھا اس کام کے لئے کھانے کے آگے دروازہ بند نہ کرو۔

اللہ کے نام پر سوال کرنا

۹۶۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عمرو بن میمون بن مہران نے یہ کہ عبداللہ بن عامر جب بیمار ہوئے جس مرض میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضور ﷺ کے صحابہ ان کے پاس گئے ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے عبداللہ نے پوچھا کہ آپ لوگ میرے حال کے بارے میں کیا سمجھتے ہو؟ سب نے کہا کہ ہم لوگوں کو آپ کی نجات کے بارے میں تو کوئی شک نہیں ہے آپ مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور مختبط کو دیتے ہیں۔

ابو عبید نے کہا کہ مختبط وہ ہوتا ہے جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے بغیر کسی معرفت کے جو دونوں کے درمیان ہو اور بغیر کسی احسان کے جو اس کی طرف سے پہلے اس کی طرف ہو اور بغیر کسی قرابت کے۔

۹۶۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے کہا تھا کہ ایک آدمی اپنی روٹیاں صاف کرتا تھا میرے دل میں اس کی بڑی عزت بیٹھ گئی تھی۔ پھر کچھ عرصے بعد مجھے خبر پہنچی کہ وہ پانچ چھ سے مانگتا ہے لہٰذا وہ میرے دل سے اتر گیا۔

مہمان اکیلا کھانے سے شرماتا ہے

۹۶۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عباس بن خلیل نے بن جابر حمصی سے ان کو ابو علقمہ نصر بن خزیمہ بن علقمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نصر بن علقمہ نے ان کو ان کے بھائی محفوظ بن علقمہ نے ان کو ابن عائذ نے ان کو ثوبان نے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ سے فرمایا اپنے مہمان کو کھلایئے (یعنی ساتھ کھلایئے) بے شک مہمان اکیلے کھانے سے شرماتا ہے۔

یہ خبر اگر صحیح ہے تو یہ واقعہ حجاب اور پردے کی آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا ہوگا۔ جب کہ اس کی اسناد میں نقص ہے۔

قوم کا ساقی

۹۶۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی محمد بن یعقوب اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالرحمٰن بیاع ھروی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں کھاتے تھے۔ ابوعبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ عباس کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن بیاع ھروی سے یہ حدیث کہی تو انہوں نے کہا کہ بغداد میں تھے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت مرسل ہے اور اسی مفہوم میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حدیث اس طرح آئی ہے کہ قوم کا ساقی پینے والا آخری ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرزِ ضیافت

۹۶۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حامد بزاز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابواحمد کے ساتھ تھا یعنی محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ میں نے اس سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

هل اتاک حديث ضيف ابراهيم المكرمين

کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے محترم مہمانوں کی خبر پہنچی ہے۔

تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں اللہ کی قسم۔ علی بن عثام نے مجھے ایک دن اپنے گھر پر بلایا اور انہوں نے بذات خود پانی میرے ہاتھوں پر انڈیل کر میرے ہاتھ دھلوائے اور اپنی جلالت وہیبت کے باوجود وہ میری خدمت کرتے رہے میں نے کہا اے ابوالحسن آپ بذات خود یہ کام کر رہے ہیں۔

تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابواسامہ نے شبل سے اس نے ابن ابونجیح سے اس نے مجاہد سے کہ:

هل اتاک حديث ضيف ابراهيم المكرمين

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بذات خود مہمانوں کی خدمت کی ذمہ داری سنبھالتے تھے۔

۹۶۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوعبداللہ عجلی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو شبل نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے کہ حدیث ضیف ابراهیم المکرمین سے مراد ہے کہ وہ بذات خود ان کی خدمت کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طرزِ مہمانی

۹۶۳۷:.....کہا کہ ان کو خبر دی ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبید نے اعمش سے اس نے خثیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اپنے احباب کو بلاتے تھے؟ ان کی خدمت کے لئے خود کھڑے ہو جاتے تھے۔ پھر اعمش نے کہا کہ تم لوگ قراء کے ساتھ یہی کچھ کیا کرو۔

۹۶۳۸:.....اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے اعمش سے اس نے خثیمہ سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کھانا تیار کرتے تھے تو قراء کو بلاتے تھے پھر ان کی خدمت پر خود کھڑے ہو جاتے تھے کہ اسی

(۹۶۳۶).....(۱) فی ن: (أبو الحسن الجوزی)

طرح کیا کرو قراء کے ساتھ۔

۹۶۳۹:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابونعیم نے ان کو مسعر نے انہوں نے کہا خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے لئے ٹوکری رکھی ہے کھجور کی جب قراء آتے تھے تو وہ اپنے احباب سے کہتے کہ وہ ان کے لئے نکال لاؤ۔

۹۶۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد کے پاس اور وہ دونوں ہمیشہ کھڑے رہے اپنے دو قدموں پر یہاں تک کہ میرے لئے بستر بھی بچھایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے بستر کو جھاڑ رہے تھے۔ سلیمان نے کہا کہ یہ انہوں نے ابن عون کے تعظیم واکرام کے لئے کیا تھا۔

مروت کے خلاف ہے کہ مہمان خدمت کرے

۹۶۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالحسین حسن بن علی نجاشی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ غضائری نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حکم بن موسیٰ نے ان کو حمزہ نے عبدالعزیز بن ابوالخطاب سے اور علوی کی ایک روایت میں ابن الخطاب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ مجھے رجاء بن حیوۃ نے کہا تھا کہ میں نے تیرے والد سے زیادہ کامل عقل والا بندہ کوئی نہیں دیکھا۔ میں ایک رات ان کے ساتھ عشاء کے بعد باتیں کرتا رہا تو انہوں نے دیا بجھا دیا اور مجھ سے کہا اے رجاء بے شک دیا بجھ گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے برابر میں ایک مہمان بھی سو رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں مہمان کو جگا دوں؟ انہوں نے کہا کہ وہ سو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ اچھا پھر میں اٹھ کر دیئے کو درست کر دیتا ہوں۔ فرمایا یہ بات ایک انسان کی مروت کے خلاف ہے کہ اس کا مہمان اس کی خدمت کرے۔ اور بغدادی کی ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ اس کے مہمان کا اس کی خدمت کرنا (مروت کے خلاف ہے) کہتے ہیں کہ اتنے میں وہ اٹھے انہوں نے (اونی کپڑا اتار کر رکھا) اور چراغ کے پاس آئے اور اس کی جلنے والی تار نکالی اور تیل کا برتن اٹھایا اور اس میں سے چراغ میں تیل ڈالا۔ پھر واپس لوٹ آئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں اٹھ کر گیا تھا تو عمر بن عبدالعزیز تھا اور میں جب واپس لوٹ کر آیا ہوں تو اب بھی وہی ہوں (گویا کہ میری کوئی شان کم نہیں ہوگئی اس خدمت کرنے سے۔)

اپنے آپ پر دوسروں کو فضیلت دینا

۹۶۴۲:......ہمیں خبر دی ابومنصور نخعی نے ان کو ابوالقاسم علی بن محمد بن عبید عامری نے ان کو احمد بن محمد بن سعید نے ان کو احمد بن اسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعیب نے ان کو عمر بن عبدالملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ اسماء بن خارجہ عبدالملک بن مروان کے پاس گئے جب ان کے پاس داخل ہوئے تو ان سے کہا کہ کس چیز کے ساتھ آپ نے لوگوں کو روکا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے ماسوا ہے وہ احسن ہے مجھ سے۔ انہوں نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور خبر دیں گے۔ فرمایا جو بھی کوئی میرا ساتھی آیا اور اس نے مجھ سے میری سواری کا سوال کیا۔ یا کسی نے مجھ سے اپنی کوئی حاجت مانگی تو میں نے اس کو اپنی ذات سے افضل سمجھا۔ اور میں نے جب کسی کو کھانے کی دعوت دی تو بھی میں نے اس کو اپنے آپ سے افضل سمجھا۔

(۹۶۴۱)......(۱) في ن : (أبو الحسين ثنا الحسن) (۲) غير واضح في الأصل

(۹۶۴۲)......(۱) في ن : (أحمد بن عبيد بن إسحاق نا أبي نا سعيد بن عمر عن عمر عن)

۹۶۴۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارس نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن علی ذہلی سے وہ کہتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا کہ مہمان کا احترام مسکرا کر چمکتے چہرے کے ساتھ اس کے ساتھ پیش آنا ہے۔

۹۶۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے انکو علی بن مسلم نے ان کو ابراہیم بن حبیب بن شہید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لئے گیا سخت گرمی کا دن تھا انہوں نے میرے چہرے پر تھکن اور مشقت کے آثار دیکھے تو فرمایا کہ اے جاریہ اے لڑکی تم اس مہمان کے لئے یعنی حبیب کے لئے ناشتہ لے کر آؤ یہ لاؤ دو ولاؤ حتیٰ کہ بار بار یہی کہا تو میں نے کہا جناب میرا کھانے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر بھی انہوں نے کہا کہ لائیے۔ جب لڑکی ناشتہ لائی تو میں نے پھر کہا کہ میری تو خواہش نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھلے آپ ایک لقمہ ہی کیوں نہ کھائیے مگر کھائیں ضرور۔ جب میں نے ایک لقمہ کھایا تو مجھے ایسا مزہ آیا کہ میں پورا ہی کھا گیا۔

مہمان کی سواری

۹۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو حدیث بیان کی میرے ماموں نے انہوں نے سنا محمد بن احمد بن معروف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم حنظلی کو دیکھا وہ رجاء بن سندی کے پاس پہنچے تو کہا کہ اے ابومحمد، خچر کا کیا حال ہے؟ رجاء نے کہا کہ میں مہمان سے پہلے اس کی سواری کا اکرام کرتا ہوں میں مہمان کے گھوڑے کی عزت نہ کروں تو میں مہمان کی عزت بھی نہیں کرسکوں گا۔

پھر شعر کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ مہمان کی سواری کا میرے نزدیک اسی کے برابر ہے اگر میں گھوڑے کا اکرام نہ کرسکوں تو میں اس کے سوار کا اکرام بھی نہیں کروں گا۔

جو شخص بغیر دعوت آیا وہ چور اور لٹیرا بن کر داخل ہوا

۹۶۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو ابومسعود نے انصار کے ایک آدمی سے جس کی کنیت ابوشعیب تھی وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو ہم نے آپ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے میں اپنے غلام کے پاس آیا جو کہ قصاب تھا میں نے اس سے کہا کہ جلدی سے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو۔ اس کے بعد میں نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دے دی مگر پانچواں آدمی بھی آ گیا وہ اس طرح کہ ایک آدمی ان کے پیچھے پیچھے آ گیا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب دروازے پر پہنچے تو رک کر فرمایا کہ یہ آدمی بھی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ اگر آپ چاہو تو اس کو اجازت دے دو ورنہ یہ واپس چلا جاتا ہے۔ انہوں نے اس شخص کو اجازت دے دی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے اس نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی انصار میں سے آ گیا تھا۔

۹۶۴۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو درست بن زیاد نے ان کو معاویہ بن طارق نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دعوت دی گئی اور اس نے نہ مانی اس نے اللہ کی اور ان کے رسول کی

نافرمانی کی اور جو شخص دعوت کے بغیر گھس گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لوٹ مار کرنے والا بن کر نکلا اسی طرح کہا۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ وہ ابان بن طارق ہیں۔

اس کو جماعت نے روایت کیا ہے درست بن زیاد سے اس نے ابان بن طارق سے وہ اس سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۹۶۴۸:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن سفاح نے ان کو عباس بن یزید بحرانی نے ان کو درست بن زیاد نے ان کو ابان بن طارق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جانا

۹۶۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو مسلم بن سالم نے ان کو ابن جریج نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سنت میں سے ہے کہ مہمان کو گھر کے دروازے تک رخصت کرنے کے لئے جایا جائے۔

اس کی اسناد میں ضعف ہے اور ایک اور طریق سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہے مگر ابوہریرہ سے مرفوع ہے۔

ایمان کا انہترواں شعبہ

عیب و گناہ پر پردہ ڈالنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا و الآخرة.

جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان میں عیب بے حیائی پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

۹۶۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کا لقب حمدان ہے۔ ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو زہری نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم و زیادتی کرتا ہے اور نہ ہی اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا رہتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی مشکل و پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے روز کی پریشانی دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

بخاری و مسلم نے صحیح میں حدیث لیث سے اس کو نقل کیا ہے۔

۹۶۵۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابراہیم بن نشیط نے ان کو کعب بن علقمہ نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو عقبہ بن عامر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس شخص نے کسی مؤمن کی عیب پوشی کی گویا کہ اس نے زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو زندہ کیا۔

۹۶۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دنیا میں جب کسی بندے کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا۔

۹۶۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ عدل نے ان کو عبدالرحمن بن مخلد بن محمد بن فضیل خزاعی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ولید بن مسلم نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو عبدالواحد بن قیس نے ان کو ابوہریرہ نے وہ اس کو روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی مؤمن کی غلطی مٹاتا ہے تو وہ شخص اس شخص سے بہتر ہوتا ہے جو زندہ دفن کی ہوئی کو زندہ کرے۔

اور اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کے عیب و گناہ پر پردہ ڈالتا ہے گویا کہ وہ زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو زندہ کرتا ہے۔

۹۶۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابومعشر نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے عیب پر پردہ پوشی کرے گویا کہ اس نے زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو زندہ کیا۔

۹۶۵۵: ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید

(۹۶۵۳) (۱) فی ن : من أخفا عن مؤمن سبأ

نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو یزید بن نعیم نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ پردہ پوشی کرتے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ اور میرے دادا نے کہا۔ کہ وہ وہی ہے جس کی وجہ سے رجم کی گئی تھی۔ یعنی ان کی مراد اس سے ھزال تھا۔ وہ وہی تھے جنہوں نے ماعز اسلمی کو (زنا کے) اقرار کا اشارہ کیا تھا۔

۹۶۵۶:......اور اس کو روایت کیا ہے زید بن اسلم نے یزید بن نعیم سے اس نے اپنے والد سے کہ ماعز اسلمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار بار اپنے گناہ کا اقرار کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگ سار کرنے کا حکم فرمایا اور ہزال سے کہا اگر تو اس کو اپنے کپڑے سے چھپا لیتا تو تیرے لئے بہتر تھا۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سفیان نے پھر اس نے بھی اسی مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۹۶۵۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو عازم ابوالنعمان سدوسی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ہضاض نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ماعز بن مالک ایک آدمی کے پاس آیا اسے ہزال کہا جاتا تھا۔

ماعز نے اس کو بتا دیا کہ بے شک اس نے زنا کیا ہے ہزال نے اس سے کہا کہ جایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو خبر دے دیجئے اس سے قبل کے تیرے بارے میں قرآن نازل ہو جائے۔ ماعز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان کو اس نے خبر دے دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ اس سے منہ پھیر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کرنے کا حکم فرمایا اس نے ایک درخت کی طرف پناہ لینے کی کوشش کی مگر وہ مار دیا گیا۔ ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہ شخص کتے کی طرح مار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرے ہوئے گدھے پر جو کہ پھول چکا تھا گذرے حضور نے فرمایا کہ تم دونوں اس مردار کا گوشت منہ کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ گے۔ وہ بولے کہ ہم مردار اور پھولے ہوئے گدھے کو تو نہیں کھا سکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بات جو آپ دونوں نے اپنے بھائی کے بارے میں کہی اور غیبت کی ہے وہ اس گدھے سے زیادہ بدبودار ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک ماعز تو جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا برا ہو ہزال کیا تو اس پر رحم نہیں کر سکتا تھا؟ کیا تو اس پر ترس نہیں کھا سکتا تھا؟ کیا تو اس پر شفقت نہیں کر سکتا تھا۔

۹۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عبداللہ بن میمون نے ان کو موسیٰ بن مسکین نے ان کو ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے خلاف کسی عیب کی شہرت پھیلائے جس کے ساتھ وہ اس کو ناحق داغ دار کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو سچ مچ اور حق کے ساتھ داغ دار کرے گا۔

ابوعبید نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ اشاد اس کا مطلب ہے کہ اس کے عیب کو اسی نے بلند آواز سے ذکر کیا اور اس کو عیب دار بتایا اور اس کی بری شہرت پھیلائی۔

۹۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابولعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون رقی نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ثور سے اس نے راشد بن سعد سے اس نے معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک آپ اگر لوگوں کے عیبوں کے پیچھے پڑیں گے تو آپ ان کو بگاڑ دیں گے یا یوں فرمایا تھا کہ قریب ہے کہ آپ ان کو بگاڑ دیں۔

(۹۶۵۷)......(۱) فی ن: (لیتمشی) (۹۶۵۸)......(۱) فی ن: (ابن عبید) (۹۶۵۹)......(۱) فی ن: (سعید)

کہتے ہیں کہ ابودرداء نے ایک کلمہ کہا تھا جس کو معاویہ نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ نے اس کو اس کے ساتھ فائدہ دیا۔

۹۶۶۰: ...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن علی خزار نے ان کو محمد بن جنید نے ان کو مصعب بن سلام نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو ابواسحاق نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے بلند آواز کے ساتھ خطاب فرمایا یہاں تک کہ آپ نے اپنی آواز دور پہنچا کر پردہ نشین خواتین تک کو سنوادیا آپ نے فرمایا کہ اے ان لوگوں کا گروہ جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہو مگر تا حال ایمان ان کے دلوں میں راسخ نہیں ہوا آپ لوگ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیبوں کے پیچھے مت پڑو بے شک جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کو تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں پر گرفت کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیبوں پر گرفت کرے گا اس کو اس کے اپنے بیچ گھر کے رسوا کردے گا۔

۹۶۶۱: ...ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو ابوجعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وھب نے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود آئے اور ان سے کہا گیا کہ آپ فلاں کے بارے میں کچھ فرمائیں گے ان کی داڑھی شراب سے ٹپک رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زبردستی کسی کی جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ہاں اگر کوئی چیز ہمارے سامنے ظاہر ہوگئی تو ہم اس کو پکڑ لیں گے۔

۹۶۶۲: ...ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو زکریا نے ان کو عامر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے امیر المومنین میں نے ایک بچہ پایا ہے اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے جس کے اندر ایک سو دینار ہیں میں نے اسے لے لیا ہے اور میں نے اس کے لئے اجرت پر ایک دودھ پلانے والی عورت رکھ لی ہے۔ بے شک چار عورتیں اس کے پاس آتی ہیں اور اس کو پیار کرتی ہیں مگر مجھے نہیں معلوم کہ کون سی ان میں سے اس کی ماں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب وہ عورتیں تیرے پاس آئیں تو مجھے بتانا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے ان میں سے ایک عورت سے کہا تم میں سے کون سی اس بچے کی ماں ہے؟ وہ بولی اللہ کی قسم آپ نے اچھا نہیں کیا اور نہ کوئی اچھا کام کیا۔ اے عمر آپ ایک عورت کا عیب ظاہر کرانا چاہتے ہیں جس پر اللہ نے پردہ ڈالا ہے؟ آپ چاہتے ہیں کہ آپ اس کی پردہ دری کردیں۔ حضرت عمر نے کہا تم سچ کہتی ہو اس کے بعد اس عورت سے کہا جب وہ عورتیں تیرے پاس آئیں تو ان سے کچھ نہ پوچھنا اور ان کے بچے کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔

۹۶۶۳: ...ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابواسحق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالحسن نے جب تک لوگ دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالتے رہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کا پردہ فاش نہیں کرتے کسی برائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کا پردہ فاش کرتا ہے جو اپنے ساتھ خود برائی کرتا ہے (یا دوسرے کا پردہ فاش کرتا ہے) جب لوگوں کا تذکرہ ہو تو ان کے محاسن ذکر کیا کرو۔ اور جو عیب تمہارے اندر خود موجود ہو اس کے ساتھ اور کوئی عیب نہ لگاؤ۔

۹۶۶۴: ...ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوالربیع بن نافع نے ان کو داود بن جراح نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوسعد نے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حیا کا لبادہ اتار پھینکے اس کی تو کوئی غیبت نہیں ہے۔ (یعنی اس کا عیب ذکر کرنا)

یہ روایت اگر صحیح ہے تو پھر یہ اس فاسق کے بارے میں ہے جو فاسق معلن ہو یعنی جو علانیہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔ اور اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

فاسق وفاجر آدمی کی کوئی غیبت نہیں

۹۶۶۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن عبداللہ حضرمی نے ان کو جعد بہ بن یحییٰ نے ان کو علاء بن بشر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو بہز بن حکیم نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاسق آدمی کی کوئی غیبت نہیں (یعنی اس کے فسق کو ذکر کرنا)

کہا ابوعبداللہ نے یہ حدیث غیر صحیح ہے اس پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔

۹۶۶۶: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابوشجاع احمد بن مخلد صیدلانی نے ان کو جارود بن یزید نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ فاجر آدمی کا تذکرہ کرنے سے ڈرتے ہو اس میں جو فسق وفجور ہے اس کو ذکر کیا کرو تاکہ لوگ اس کو پہچان کر اس سے بچیں۔ یہ ایسی حدیث ہے جو جارود کے افراد میں شمار ہوتی ہے۔ یہ سے اور یہ اس کے ماسوا سے بھی مروی ہے۔ مگر وہ کوئی شئی نہیں ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو اس سے مراد فاسق معلن ہے جس کا فجور ظاہر ہو۔ یا وہ فاجر جو شہادت دیتا ہے۔ یا اس پر امانت میں اعتماد کیا جاتا ہے اور اس لئے اس کی حالت کو بیان کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ اس پر اعتماد کر کے کوئی (دھوکہ نہ کھائے) وباللہ التوفیق۔

۹۶۶۷:.....ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابوبکر بن اسماعیل نے ان کو ابوالقاسم حماد بن احمد بن محمد مروزی قوشی جرجان نے ان کو ابوعبدالرحمٰن احمد بن مصعب مروزی نے ان کو جارود بن یزید نے ان کو بہز بن حکیم بن معاویہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ فاجر کا تذکرہ کرنے سے ڈرتے ہو اس میں جو خرابی ہو اس کو ذکر کرو تاکہ لوگ اس کو پہچانیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے جارود سے کہا آپ کے سوا کسی نے بھی اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے حضرت حسن کا قول جان لیا ہے میں نے کہا کہ حسن کا قول کیا ہے؟

۹۶۶۸:.....وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی روح بن مسافر نے یونس نے اس نے حسن سے کہ ان کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی اس کی کچھ برائی کی۔ لہٰذا ان سے کہا گیا اے ابوسعید ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی کی غیبت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بےوقوف آدمی کیا میں نے اس کو کوئی عیب لگایا ہے کہ وہ غیبت ہو جائے گی۔ جو شخص گناہوں کو اعلانیہ کرے اور ان کو نہ چھپائے تم لوگوں کا اس کو برائی سمیت ذکر کرنا عبادت ہے جو تمہارے لئے لکھی جائے گی جو شخص گناہ کا عمل کرے اور لوگوں سے اس کو چھپائے تمہارا اس کا تذکرہ کرنا غیبت ہے۔

۹۶۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر خواص نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے ان کو ابراہیم بن سعد نے اور سفیان بن وکیع نے ان کو مندل بن علی نے موسیٰ بن عبیدہ سے اس نے سلیمان بن مسلم سے، اس نے کہا کہ حسن بصری نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں ہے۔ وہ فاسق آدمی جو ظاہر اور اعلانیہ فسق اور گناہ کرے۔ اور وہ حکمران جو ظالم ہو اور وہ بدعتی آدمی جو ظاہر اور اعلانیہ کا ارتکاب کرتا ہو۔

۹۶۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن رازی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبید نے کہا حدیث کے بارے میں کہ انہوں نے آخر زمانے کا اور فتنوں کا ذکر فرمایا تو کہنے لگے کہ اس زمانے کے بہتر لوگ نیندوالے ہوں گے۔

(۹۶۷۰)....(۱) فی ن: (کلہ)

فرمایا:

خیر اهل ذالک الزمان کله نوم اولئک مصابیح الهدیٰ لیس با لمسابیح و لا المذاییع البذر

کہ اس دور کے بہترین لوگ نیند میں ہوں گے (یعنی لوگوں کے بارے میں بے خبر ہوں گے) وہی لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے نہ زمین پر لوگوں کے عیب ذکر کرتے پھرتے ہوں گے۔ نہ کسی کے عیب و گناہ کو دیکھ کر افشا کرنے والے ہوں گے۔ نہ جگہ جگہ عیبوں کے تذکرے کرنے والے ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کی تشریح

یہ مروی ہے عوف بن ابو جمیلہ سے وہ کہتے ہیں کہ:

قوله نوم. یعنی خامل الذکر الغامض فی الناس

لوگوں کا تذکرہ نہ کرنے والے گمنام غیر مشہور لوگ لوگوں سے چشم پوشی کرنے والے جو نہ شر کو جانیں نہ شر والوں کو جانیں۔

قوله. مذاییع

اس کا واحد مذیاع ہے۔ مذیاع وہ ہوتا ہے جو کسی کے بارے میں بے حیائی و عیب کی بات سن لے وہ یا خود دیکھ لی اس کو ظاہر کردے اور پھیلا دے۔

قوله المسابیح

وہ لوگ جو نہ شر اور چغل خوری کرتے ہیں اور لوگوں کے مابین فساد کراتے پھریں۔

قوله البذر

یہ بھی اسی کی مثل ہوتا ہے یہ بذر سے ماخوذ ہے محاورے میں کہا جاتا ہے۔

بذرت الحب

میں نے دانے زمین میں ڈالے یا بیج بوئے جب کوئی بیج زمین میں کاشت کرتا ہے۔

اسی طرح ہے وہ شخص جو کلام کو غیبت، چغل خوری اور فساد کے ساتھ اس کا بیج بوئے اور اس کا واحد بذور ہے۔

ہدایت کے چراغ

۹۶۷۱:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشر نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو ابو سنان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے متعدد لوگوں نے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا مبارک باد ہے اس بندے کے لئے جو لوگوں کو پہچانے مگر لوگ اس کو نہ پہچانیں۔ اللہ اس کو اپنی رضامندی کے ساتھ پہچانے۔ وہی لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے نہ وہ عیبوں کو پھیلانے اور ظاہر کرنے والے ہوں گے اور نہ برائی کا بیج بونے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ہر فتنے کے غبار و تاریکی سے نجات عطا کرے گا۔

۹۶۷۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عمرو اور محمد بن عبداللہ بن احمد ادیب نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو احمد بن عباس نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو زبید یامی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا خیر کی بات کہو اور اس خبر کے ساتھ پہچانے جاؤ اور خیر کے ساتھ عمل کرو اور اہل خیر بن جاؤ اور جلد باز برائی کو سن کر یا دیکھ کر پھیلانے والے اور برائی کا بیج بونے والے نہ بنو۔

فصل:..... اپنے عیبوں پر پردہ ڈالنا

۹۶۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل بن خلف قاضی نے ان کو محمد بن سعد عوفی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن اخی ابن شہاب نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سالم سے کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے۔ میری پوری امت چھٹکارا پائے گی سوائے مجاہرین کے بے شک اجہار یہ ہے کہ کوئی آدمی رات کوئی برائی کرے جب صبح ہو تو یہ دیکھے کہ اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ مگر وہ شخص خود لوگوں سے یوں کہے کہ اے فلانے میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں برائی کا کام کیا ہے۔ حالانکہ اس نے جب رات گذاری تھی تو اس کے رب نے اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا تھا اس نے رات رب کے ڈالے ہوئے پردے تلے گذاری تھی۔ مگر صبح کرتا ہے تو خود اس عیب و گناہ کو ظاہر کر دیتا ہے تو گویا وہ اپنے اوپر سے اللہ کے پردے کو خود کھول دیتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں محمد بن حاتم اور زہیر بن حرب سے کہ بے شک اجہار میں سے یہ بات ہے کہ اگر یہ الفاظ محفوظ ہیں تو شاید یہ ہجر سے ماخوذ ہے اور اس کا مطلب ہے فحش۔ اور افجار کا مطلب ہے افحاش فی الکلام۔ (برائی کا کام کرنا۔ برائی کی بات کرنا۔)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اس سے اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے ابن اخی ابن شہاب سے اور اس نے کہا کہ بے شک مجانت میں سے۔

۹۶۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔ زید بن اسلم سے کہ ایک آدمی نے اپنے خلاف عہد رسول میں زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ پھر راوی نے حدیث ذکر کی اس کے سنگسار کرنے کے بارے میں۔

پھر فرمایا اے لوگو کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ آپ لوگ اللہ کی حدود سے باز آجاؤ۔ پس جو شخص اس گندگی اور نجاست کے ساتھ کسی قدر آلودہ ہو جائے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کے (ستار عیوب ہونے والے) پردے میں چھپ جائے (اس لئے کہ) بے شک وہ شخص جس کا کچا چٹھا ہمارے سامنے کھل کر سامنے آگیا اس پر کتاب اللہ سزا مسلط کر دے گی۔

۹۶۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحق نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے وہ کہا کرتے تھے کہ اہل بدعت کی غیبت نہیں ہے۔ (یعنی اس کی بدعت کو ذکر کرنا غیبت شمار نہ ہوگا۔)

۹۶۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا استاذ ابوولید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو احمد بن محمد حیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن مانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن حنبل کے پاس تھا اور ان کے پاس شقیقی بیٹھے تھے وہ ان کے ساتھ عبداللہ بن مبارک کے آداب کا مذاکرہ کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا کہہ رہے تھے جو شخص اللہ کے پردے کو حقیر سمجھتا ہے وہ اپنے عیبوں کے ساتھ زبان کھول دیتا ہے۔ وہ اپنے شر سے لوگوں کو کفایت کرتا ہے (یعنی لوگوں کو اس کی برائی کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی وہ خود ہی اپنی برائی کر کے پھیلا دیتا ہے) کہتے ہیں کہ احمد اپنی جگہ سے اٹھ کر چل دیئے وہ کہہ رہے تھے سبحان اللہ۔ اور ہم لوگ اللہ کے پردے تک

(۹۶۷۳)..... (۱) فی أ: (المهاجرین) (۲)..... فی ن: (الهجار)

(۹۶۷۴)..... (۱) فی الأصل فران.

توہین کرتے ہیں۔

۹۶۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب سے شیبانی سے اس نے سنا ابراہیم بن عبداللہ سعدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے سنا اصمعی سے سفلہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ جو شخص یہ پردہ نہیں کرتا کہ اس نے کس کے بارے میں کیا کہہ دیا ہے اس کو یہ بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے بارے میں لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔

۹۶۷۸:.....میں نے سنا ابوعبداللہ شیبانی سے اس نے سنا والد سے اس نے ابواسحاق قرشی سے ان سے پوچھا گیا تھا کمینے کے بارے میں تو فرمایا کہ اس کی مثال اس جیسی ہے کہ وہ پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے۔

۹۶۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو معلٰی بن فضل نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن ازدی نے ان کو انس نے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا اے بیٹے کیا تم جانتے ہو کہ سفلہ اور کمینہ کون ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص اللہ سے نہیں ڈرتا۔

ایمان کا سترواں شعبہ

مصائب کے برخلاف صبر کرنا اور نفس جن لذات وشہوات کی طرف کھینچتا ہے ان سے رکنا اور صبر کرنا

ارشاد باری تعالیٰ:

و استعینوا بالصبر و الصلوٰة و انها لکبیرة الاعلی الخٰشعین.

صبر ونماز کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ بیشک نماز بڑی (مشکل ہے) سوائے عاجزی کرنے والوں کے اوپر۔

امام احمد نے فرمایا کہ یہاں صبر سے روزہ مراد ہے۔

۹۶۸۰:......اور ہم نے یہ روایت مجاہد سے روایت کیا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ روزے میں کھانے پینے سے صبر کرنا ہوتا ہے، دن میں جن کی باقاعدہ انسان کو عادت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی طرف طبیعت سخت مائل ہوتی ہے اور نفس کو ان دونوں چیزوں کی شدید خواہش ہوتی ہے (پھر بھی انسان صبر کرتا ہے۔)

اسی لئے حدیث میں رمضان کو صبر کا مہینہ کہا گیا ہے۔ اور اس بارے میں یہ حدیث پہلے باب الصیام میں گذر چکی ہے۔ (آیت مذکورہ میں صبر سے مراد روزہ ہے یہ قول امام احمد کا ہے۔)

اور دوسرا قول یہ ہے کہ صبر سے مراد وہ کیفیت ہے جو مسلمانوں کو درپیش آتی ہے جب ان کے دشمن مشرکین انہیں قتل کرتے ہیں۔ (اس صدمے میں صبر کرنا مراد ہے۔)

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ:

و انها لکبیرة الاعلی الخٰشعین.

نماز بڑی بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے لئے۔

اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ انہا کی ضمیر صرف نماز کی طرف راجع ہے یعنی اس سے مراد صرف نماز ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ دونوں میں سے ہر ایک کی طرف راجع ہے یعنی پھر اس کا مرجع خصلت اور اطاعت مقدر ہوگا یا فعلة گویا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان دونوں خصلتوں میں سے ہر ایک البتہ بڑی یعنی بڑی شان اور مشکل ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اسی وقت وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ روزے کی حالت میں اللہ کی طرف لوٹائے جائیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایها الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر و الصلوٰة ان اللّٰه مع الصابرین.

اے لوگو جو ایمان لاچکے ہو تم لوگ صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ مدد پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس آیت میں صبر سے مراد سختی اور مصیبت پر صبر کرنا مراد ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پیچھے صبر کرنے والوں کی مدح فرمائی ہے۔

اگلی آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا:

و لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰه اموات بل احیآء ولکن لا تشعرون. ولنبلو نکم بشیءٍ من الخوف و الجوع ونقص من الاموال و الانفس و الثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا للّٰه و انا الیه راجعون

اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المھتدون.

ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جاتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے البتہ ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کسی نہ کسی شے کے ساتھ خوف سے یا بھوک سے یا مالوں کی کمی سے جانوں کی کمی سے اور پھلوں کی کمی سے۔ اور آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے وہ لوگ ہیں جن کو جس وقت کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے عنایات ہیں اور رحمتیں ہیں اور وہی لوگ ہدایت پر ہیں۔

اس آیت کے مفہوم میں تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔

صبر وصلوٰۃ کے ساتھ مدد طلب کی جائے

۹۶۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ہشیم نے ان کو خالد بن صفوان نے ان کو زید بن علی بن حسن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ان کے خاندان کے بعض افراد کی موت کی خبر ان کے پاس آئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے لہٰذا انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر کہنے لگے ہمارا کام تو بس وہی ہے جس کا ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے:

واستعنو بالصبر والصلوٰۃ

صبر وصلوٰۃ کے ساتھ مدد طلب کرو۔

۹۶۸۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت ابن عباس کو ان کے بھائی قثم بن عباس کی وفات کی خبر دی گئی حالانکہ وہ اس وقت سفر میں تھے۔ انہوں نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر راستے سے الگ ہو کر انہوں نے دو رکعت پڑھی ان میں لمبی دیر تک بیٹھے رہے اس کے بعد وہ اٹھ کر اپنی سواری کی طرف چلے گئے اور وہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے:

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانہا لکبیرۃ الاعلی الخشعین.

۹۶۸۳:...... ہمیں خبر دی ابومحمد سعید بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عبادہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو فرمایا کہ میرا بستر صحن میں نکال دو۔ یعنی حویلی میں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے غلاموں کو میرے خادموں کو میرے پڑوسیوں کو اور ملنے جلنے والوں سب کو میرے پاس جمع کرو۔ گھر والوں نے سب کو جمع کر لیا انہوں نے فرمایا کہ میرا یہ دنیا میں رہنے کا آخری دن ہے میں سمجھتا ہوں اور آج کی رات آخرت کی پہلی رات ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ شاید مجھ سے تمہارے حق میں کوئی زیادتی ہوگئی ہو میرے ہاتھ سے یا میری زبان سے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن مجھے اس کا بدلہ دینا ہوگا لہٰذا جس کسی کے دل میں کوئی بات ہو وہ میری جان نکلنے سے پہلے پہلے مجھ سے اپنا بدلہ لے لے۔ کہتے ہیں کہ سب لوگوں نے کہا کہ بلکہ آپ تو سب کے لئے والد کی جگہ تھے اور آپ تو سب کو آداب تمیز سکھاتے تھے۔ ان کے پوتے کہتے ہیں جو کہ راوی تھے انہوں نے جو کبھی اپنے کسی خادم کو بھی برا نہیں کہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے مجھے معاف کر دیا ہے جو کچھ بھی اس میں سے ہو؟ سب نے کہا کہ جی ہاں معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ تو

گواہ ہو جا۔

پھر فرمایا کہ اے اللہ۔ آپ لوگ میری وصیت یاد رکھو میں تم میں سے ہر آدمی سے درخواست کرتا ہوں کہ روئے نہیں جب میری روح نکل جائے تو وضو کرنا اور احسن طریقے سے وضو کرنا تم میں سے ہر انسان مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھے اور عبادہ کے لئے اور اپنی ذات کے لئے دعا مانگے بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **و استعینوا بالصبر و الصلوة**۔ صبر وصلوٰۃ کے ساتھ مدد پکڑو اس کے بعد مجھے جلدی میری قبر پہ پہنچانا اور میرے پیچھے نہ تو آگ لے جانا اور نہ ہی میرے نیچے رکھنا۔ میں امید کرتا ہوں (یعنی اللہ سے نجات کی امید کر رہا ہوں) یا ارغوان اور سرخ رنگ سے منع کیا ہے۔

۹۶۸۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حمید ابن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ نے اور وہ پہلی ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں انہوں نے اس آیت کے بارے میں بتایا **و استعینوا بالصبر و الصلوٰۃ**۔ فرماتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عوف پر شدید غشی طاری ہو گئی تھی یہاں تک کہ سب نے یہ گمان کر لیا کہ ان کا انتقال ہو جائے گا یا روح نکل جائے گی۔ چنانچہ ان کی بیوی ام کلثوم نے مسجد میں جا کر صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگی جس کا حکم ہے لہٰذا وہ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو پوچھا کہ کیا مجھ پر ابھی ابھی غشی طاری ہوئی تھی؟ سب نے کہا کہ جی ہاں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو، میرے پاس دو فرشتے آئے تھے انہوں نے آ کر کہا کہ ہمارے ساتھ چل ہم عزیز الامین کے آگے تجھے پیش کریں گے دوسرے فرشتے نے کہا کہ نہیں تم اس کو واپس کر دو یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے لئے میں نے سعادت لکھی تھی۔ حالانکہ اس وقت یہ اپنی ماؤں کے پیٹوں میں تھا اس کے ساتھ اس کے بچے فائدہ اٹھالیں اللہ جب تک چاہے۔ پھر اس کے بعد وہ ایک ماہ تک زندہ رہے پھر انتقال کر گئے۔

۹۶۸۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے اور ابو محمد کعبی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکر بن معروف نے مقاتل ابن حیان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں **و استعینوا بالصبر و الصلوٰۃ**۔ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے استعانت مانگو طلب آخرت پر فرائض پر صبر کرنے کے ساتھ اور نماز کے ساتھ لہٰذا ان کی حفاظت کرو ان کے اوقات پر اور ان میں تلاوت قرآن اور رکوع سجود اور تکبیر اور ان میں تشہد کے ساتھ اور نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجنے کے ساتھ اور طہارت کو کامل کرنے کے ساتھ یہی نماز کو قائم کرنا ہے اور اس کو کامل کرنا ہے۔ اور رہا یہ قول کہ **و انھا لکبیرۃ الاعلی الخشعین**۔ کہ یہ بڑی بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا بیت المقدس سے کعبہ کی طرف متوجہ ہونا یہ یہود اور منافقین پر بھاری ہوگا مگر خاشعین پر یعنی متواضع لوگوں پر۔

شہید کو مردہ نہ کہو

۹۶۸۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے عسقلان میں ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع نے ان کو ابوالعالیہ نے اس قول الٰہی کے بارے میں:

و لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیآء

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔

(۹۶۸۳)......(۱) فی ن : (اللھم لی)

ربیع کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ نے فرمایا کہ وہ زندہ ہیں سبز پرندوں کی صورتوں میں۔ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں جہاں بھی چاہتے ہیں اور کھاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ولنبلونکم کہ ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے۔ فرمایا کہ اللہ نے ان کو اس سب کچھ کے ساتھ تو آزمالیا ہے اور عنقریب اس آزمائش کے ساتھ ان کو آزمائیں گے جو اس سے زیادہ سخت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وبشر الصابرین۔ تا۔ اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم و رحمۃ۔ صلوات اور رحمت ہے ان لوگوں پر جو صبر کرتے ہیں اور مصیبت کے وقت اناللہ پڑھتے ہیں۔

دنیا دارالامتحان ہے

۹۶۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع۔ البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں کسی نہ کسی چیز کے ساتھ خوف سے اور بھوک سے (نور اس کی مثل) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ دنیا دارالامتحان ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں آزمائے گا۔ اور پھر ان کو اس نے آزمائش میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کو بشارت دی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا وبشر الصابرین۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ اس نے اپنے انبیاء کے ساتھ اور اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اس نے ایسے ہی کیا تھا اور ان لوگوں نے اس آزمائش کو بطیب خاطر برداشت کیا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے مستھم البأساء والضراء وزلزلوا۔ کہ ان کو فقر اور بیماری لگ گئی تھی اور وہ اچھی طرح جھنجھوڑے گئے تھے۔

دو بہترین بدلے اور عظمتیں

بہر حال البأساء۔ سے مراد فقر ہے اور والضراء سے مراد بیماری ہے اور وزلزلوا جھنجھوڑے گئے یعنی فتنوں کے ساتھ اور ایذاء کے ساتھ جو لوگوں نے ان کو دی تھی۔

۹۶۸۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے منصور سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا دو بہترین بدلے ہیں اور بہترین عظمتیں ہیں ارشاد باری ہے:

اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ. واولئک ھم المھتدون

وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے عنایات ہیں اور رحمت ہے وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

خیر کی تین خصلتیں

۹۶۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا اناللّٰہ وانا الیہ راجعون

جب ان کو کوئی مصیبت آن پہنچتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں اناللہ الخ۔

فرمایا کہ مؤمن جس وقت اللہ کے حکم کے لئے تابع فرمان ہو جاتا ہے اور رجوع کرتا ہے اور اناللہ کہتا ہے مصیبت کے وقت۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے خیر کی تین خصلتیں لکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت۔ اور راہ ہدایت کا پکا ہونا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص مصیبت کے وقت اناللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کی تلافی کر دیتا ہے اور اس کی عاقبت احسن کر دیتا ہے اور اس کے لئے ایسی نیک اور صالح قائمقام عطا کرتا ہے جو اس کو خوش کر دیتی ہے۔

۹۶۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو جویبر نے ضحاک سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہ۔

الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوا اناللّٰہ و انا الیہ راجعون۔

صبر کرنے والے لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب ان کو مصیبت پہنچی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

ضحاک نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو تقویٰ حاصل کرتے ہیں اور فرائض کو ادا کرتے ہیں۔

۹۶۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابن مرزوق نے ان کو ابوعامر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو صفوان عصفری نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں تمام امتوں میں سے کسی امت کو استرجاع (یعنی اناللہ پڑھنے کی نعمت) عطا نہیں کی گئی تھی کیا آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول نہیں سنا (جو انہوں نے یوسف کے فراق والی مصیبت کے وقت کہا تھا):

یااسفٰی علٰی یوسف

افسوس یوسف کے فراق پر۔

بعض ضعیف راویوں نے اس کو مرفوع کیا ہے ابن عباس کی طرف پھر ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔

(اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو اناللہ کی تعلیم ملتی تو وہ یااسفیٰ نہ کہتے بلکہ اس کی جگہ اناللہ کہتے۔)

چار عمدہ صفات

۹۶۹۲:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حمزہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو مثنی بن صارح۔ نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ فرماتے ہیں کہ چار صفات ہیں جس شخص میں موجود ہوں اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائیں گے جس شخص کا تحفظ اور بچاؤ **لاالٰہ الااللّٰہ** ہو (یا جس کا آخری کلام یہ ہو) اور وہ شخص جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے **اناللّٰہ و انا الیہ راجعون**۔ اور وہ شخص جب اس کو کوئی شئی عطا ہو تو وہ کہے **الحمدللّٰہ**۔ اور جب کوئی گناہ کرے تو کہے **استغفر اللّٰہ**۔

۹۶۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ہثیم بن بشیر نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اناللہ کہے کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے حفص بن غیاث وغیرہ نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن عبیداللہ سے۔

۹۶۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبداللہ بن خلیفہ نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر چل رہے تھے کہ یکایک ان کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے اناللہ

(۹۶۹۳) (۱) فی ن : (بشر) (۲) سقط من (ن)

پڑھا۔لہٰذا ان کے احباب نے ان سے کہا آپ کو کیا ہوا اے امیر المؤمنین؟ فرمایا کہ میرے جوتے کا تسمیہ ٹوٹ گیا ہے۔ مجھے یہ بات بری لگی ہے اور ہر وہ چیز جو آپ کو بری لگے وہ مصیبت ہے۔

۹۶۹۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو مفضل بن عمرو نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلام حجی نے ان کو ہشام بن مقدام نے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے وہ اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور اس کو جب وہ یاد کرے تو کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر مقرر کردیں گے اس کی مثل جس دن اس کو مصیبت پہنچی ہے۔اس روایت کے ساتھ ہشام متفرد ہے مگر اس سے روایت کرنے والی آگے جماعت ہے۔

۹۶۹۶:......اس کو روایت کیا ہے سعید بن ابوایوب نے ان کو ابراہیم بن محمد ثقفی نے ان کو ہشام بن ابو ہشام نے اس نے سیدہ عائشہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں کہا گیا ہے کہ مروی ہے محمد بن ابراہیم ثقفی سے اس نے ہشام بن ابو ہشام سے اس نے سیدہ عائشہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل اور بخاری نے کہا کہ ہشام وہ ابن مقدام ہے اس کی حدیث صحیح نہیں ہے۔

مصیبت پر اجر

۹۶۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن نمیر نے ان کو سعد بن سعید نے ان کو خبر دی عمرو بن کثیر بن افلح نے ان کو ابوسفینہ مولی ام سلمہ نے اس نے ام سلمہ زوجہ رسول سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور یہ کہے اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے پیچھے اس سے بہتر عطا فرما۔تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت پر اس کو اجر عطا فرمائے گا اور اس کے بعد اس سے بہتر ان کو عطا کرے گا۔

ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا تو میں نے سوچ لیا کہ ابوسلمہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے وہ تو صحابی رسول بھی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے پختہ یقین عطا کیا میں نے یہی دعا کی کہ:

اللھم اجرنی عن مصیبتی و اخلف لی خیراً منھا

اے اللہ میری اس مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور اس مصیبت کے بعد اس نقصان سے بہتر نعمت عطا فرما۔

فرماتی ہے کہ اس کے کچھ دنوں بعد میرا بیاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگیا۔

۹۶۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان سے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔

بیت الحمد

۹۶۹۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوسنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا جب کہ ابوطلحہ خولانی اس کی قبر کے دہانے پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ضحاک بن عبدالرحمٰن نے ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بیٹے کو وفات دیتے ہیں تو اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے اس مصیبت میں کیا کہا تھا؟ وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی تھی اور انا للہ کہا تھا۔

(۹۶۹۷)......(۱) فی ن : (سعید بن سعید)

اللہ فرماتے ہیں اسکے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو اور ابواسامہ نے اسی کے موافق حدیث بیان کی ہے۔

۹۷۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو ضحاک بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں جب کسی انسان کا بیٹا لے لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں بندے نے کیا کہا ہے مگر وہ فرشتوں سے پوچھتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے فلاں کا بیٹا چھین لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ جی ہاں اے ہمارے رب۔ پھر پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ تیری حمد کی ہے اس نے۔ اور انا اللہ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے اس کے دل کا گوشہ توڑ لیا ہے۔ پھر اس نے میری حمد کی ہے اور انا اللہ پڑھا ہے۔ اس کی بدلے۔ بس اس کے لئے جنت میں مکان بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔

صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے

۹۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصبر عند اول الصدمة

صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔

۹۷۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے بعض اہل خانہ سے کہہ رہے تھے۔ اتعرفین فلانۃ کیا تم فلاں عورت کو پہچانتی ہو بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گذرے جب کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یا امۃ اللہ سے ڈرا اور صبر کیجئے۔ وہ بولی کہ آپ اپنا کام کریں میری مصیبت کا آپ کو ذرہ بھی احساس نہیں ہے۔

بعد میں اس عورت کو بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (آپ نے ان کو کیا کہہ دیا؟) بس یہ سنتے ہی وہ ایسی ہو گئی جیسے اس کو موت نے دبوچ لیا ہو۔ بس فوراً وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچی دروازے پر کوئی دربان نہیں تھا وہ اندر چلی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئی اور جا کر بولی یا رسول اللہ مجھے معاف کر دیجئے میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ **الصبر عند اول صدمة**. کہ صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے اور کہا غندر نے شعبہ سے کہ:

الصبر عند الصدمة الاولیٰ

صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل و لاتستعجل لهم.

(اے محمد) صبر کیجئے جیسے رسولوں میں سے بڑے مضبوط ارادے والوں نے صبر کیا اور آپ ان کے عذاب کے لئے جلدی نہ کیجئے۔

(۹۷۰۰)......(۱) فی أ: (سنان)

مطلب یہ ہوا کہ لوگوں کی طرف سے حضور کو جو تکالیف پہنچتی تھی اس پر ان کو صبر کرنے کا حکم دیا گیا۔
اورارشاد ہے:

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين

اگر تم لوگ کسی کو سزا دو تو اس قدر دو جتنی تکالیف تمہیں دی گئی تھی۔ اور اگر تم صبر کرو تو یہ بات صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہوگی۔
اورارشاد ہے۔

واصبر وما صبرك الا بالله ولا تحزن عليهم ولا تك فی ضيق مما يمكرون.

آپ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صبر کیجئے آپ کا صبر کرنا اللہ کی توفیق دینے کے بغیر نہیں ہوسکتا اور آپ لوگوں پر غمگین نہ ہوئیے اور ان کی بری بری تدبیروں سے تنگ دل نہ ہوئیے۔

ان آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا ہے کہ آپ اپنی قوم کی ایذا رسانی پر صبر کریں جیسے آپ کے بھائیوں نے صبر کیا تھا جو انبیا علیہم السلام میں سے تھے اور حضور سے پہلے گذرے ہیں۔ جو اللہ کے معاملے میں بڑے صاحب ہمت تھے۔ اور دل کو مطمئن کرنے میں بڑے باہمت تھے اس کیفیت پر جو ان کی قوم سے ان کو درپیش آنے والی تھی۔ اور ان آیات میں اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرمایا ہے کہ آپ ان کے لئے اس سزا سے مانگنے یا سزا ملنے کی جلدی نہ کریں جو ان کے کفر اور حق کی مخالفت کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا رسانی کرنے پر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے مقرر ہے۔

دشمن کو اتنی ہی سزا دو جتنی اس نے تکلیف دی ہے

۹۷۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ہشیم بن جمیل نے ان کو صالح مری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو ابوہریرہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کی شہادت کے بعد ان کی لاش کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایسا منظر دیکھا جو آپ نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ ایسا منظر تھا جو آپ کے دل کو سب سے زیادہ درد دینے والا تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے جب ان کی لاش کو دیکھا تو ان کے ناک کان اور دیگر اعضاء کٹے ہوئے تھے ظالموں نے لاش کا حلیہ بگاڑ رکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تیرے اوپر اللہ کی رحمت ہو میں تو تمہیں اس طرح جانتا ہوں کہ تم بہت زیادہ خیر کے کام کرتے تھے اور بہت زیادہ صلہ رحمیاں کرتے تھے اگر تیرے بعد حزن وغم نہ ہوتا تو مجھے یہ بات اچھی لگتی کہ میں تمہیں اسی حال میں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تو مختلف بونہوں اور بیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ خبردار۔ اللہ کی قسم میں اس ظلم پر جو تیرے ساتھ کیا گیا ہے تیرے بدلے میں ستر افراد کے لاشوں کا حلیہ خراب کروں گا سب کے ناک کان کاٹوں گا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہیں کھڑے ہی تھے کہ جرائیل علیہ السلام سورۃ نحل کی آخری آیات لے کر نازل ہوئے۔

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين.

اگر تم لوگ سزا دو تو اسی قدر سزا دو جتنا دشمنان اسلام نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے
اور البتہ اگر آپ لوگ صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لئے۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور ویسا نہیں کیا اور جو آپ نے قسم کھائی تھی اس کو توڑ دیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ جو کچھ ارادہ کیا تھا اس سے آپ رک گئے۔

۹۷۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ کندی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو علی نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہوئے تھے۔ اور مہاجرین میں سے چھ افراد شہید ہوئے تھے۔ ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کفار نے مقتولین کی لاشوں کا حلیہ خراب کر رکھا تھا لہٰذا انصار نے کہا اگر زمانے میں کبھی بھی ہمیں موقع ملا تو ہم ان سے زیادہ بدلہ لیں گے پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو ایک آدمی نے ان میں سے اعلان کیا کہ آج کے بعد قریش کو کوئی نہیں پہچانے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين.

لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رک جاؤ تم لوگ ان لوگوں سے ہاتھ روک لو۔

حافظ نے کہا ہے کہ عیسیٰ سے مراد ابومنیب عتکی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر

۹۷۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن احمد بن نصیر بن ابوحکمة نمار نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن زید نے ان کو یوسف بن عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ کے گھر والوں پر مشکل پیش آتی تو وہ ان کو نماز پڑھنے کا حکم دیتے (پھر عبداللہ بن سلام نے) یہ آیت پڑھی:

وامر اهلک بالصلوٰة واصطبر عليها

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور آپ خود بھی اس پر قائم رہئے۔

۹۷۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

فاصبر كما صبر اولوالعزم من الرسل

حضور کو جو یہ حکم ہوا کہ آپ ایسے صبر کریں جیسے بڑے مضبوط ارادے والے رسولوں نے صبر کیا تھا۔

ابوالعالیہ نے فرمایا کہ وہ تین رسول تھے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان میں جو تھے ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ھود علیہ السلام اور محمد ان میں چوتھے تھے۔ تو حضور کو حکم ملا کہ آپ ایسے صبر کریں جیسے ان سب نے صبر کیا تھا۔

سوال کرنے سے بچا جائے

۹۷۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن احمد بن قرقوب تمہارے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عطا بن یزید لیثی نے ان کو ابوسعید خدری نے خبر دی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تھا۔ حضور نے ان کو عطا فرمایا یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ سب ختم ہو گیا جب آپ ہر چیز اپنے ہاتھ سے خرچ کر بیٹھے تو فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ مال تھا میں خرچ کر چکا ہوں میں نے تم لوگوں سے کوئی چیز بچا کر جمع نہیں کر رکھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچائے گا اور جو شخص مستغنی بنے گا اللہ اس کو غنی کر دے گا۔

اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اس کو صبر دیں گے تم لوگ صبر سے زیادہ وسیع کوئی خیر نہیں عطا کئے گئے ہو۔

۹۷۰۸: ...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے عطا بن یزید لیثی سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگنے کے لئے آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دے دیا جو بھی مانگتا آپ اس کو دے دیتے یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا۔ پھر جب سب کچھ ختم ہو گیا جو ان کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ تھا ہم نے اس کو تمہارے اوپر خرچ کر دیا ہے تم لوگوں سے کچھ بچا کر جمع نہیں کر رکھا بے شک جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو شخص مستغنی بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا۔ اور جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا۔ صبر سے زیادہ وسیع کوئی بہتر عطیہ تمہیں عطا نہیں کیا گیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ صحیح میں ابوالیمان سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے عبداللہ بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔

ایمانی صبر وسماحت اور سخاوت کا نام ہے

۹۷۰۹: ......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو محمد بن عمر جرشی نے ان کو عبداللہ بن جرح نے ان کو عمران بن خالد خزاعی نے ان کو عمران فقیر نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں ایمان صبر وسماحۃ وسخاوت کا نام ہے۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے صبر کرنا یعنی رک جانا۔ اور اللہ کے فرائض کو ادا کرنا۔ یہ قول حسن کا ہے۔

۹۷۱۰: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو حسین بن علی نے زائدہ سے اس نے ہشام سے اس نے حسن سے اس نے جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ الصبر والسماحۃ۔ صبر و فیاضت۔

۹۷۱۱: اور ہمیں خبر دی ابوعلی اور ذباری نے ان کو ابوبکر بن محمود عسکری نے ان کو ابواسامہ عبداللہ بن محمد حلبی نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ نے ان کو یوسف بن منکدر نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے کہ نبی کریم ﷺ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا ایمان صبر اور فیاضی کا نام ہے۔

۹۷۱۲: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشر نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو سوید ابوحاتم نے ان کو عبیداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی آیا آپ کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ۔ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صبر وسماحۃ۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ اسلام کون سا اسلام ہے؟

فرمایا (اس کا اسلام) جس کے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ سلامتی میں رہیں۔ اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہجرت کون سی افضل ہے؟

فرمایا کہ جو شخص برائی کو چھوڑ دے اس نے پوچھا کہ جہاد کون سا افضل ہے؟

فرمایا قتل ہو کر جس کا خون بہہ جائے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کٹ جائیں اس نے پوچھا یا رسول اللہ صدقہ کون سا افضل ہے؟

فرمایا کہ ناداری کے باوجود کوشش کر کے صدقہ کرنا اس نے پوچھا یا رسول اللہ نماز کون سی افضل ہے؟

(فرمایا جس میں لمبی قرأت ہو یا لمبی دعا ہو۔)

۹۷۱۳: ......اور اسی طرح روایت کیا ابوبدر حلبی نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بطریق مرسل۔

۹۷۱۴: ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو قاضی ابوبکر احمد بن محمد بن خرزاد نے ان کو موسیٰ بن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن معاویہ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو حارث بن یزید حضرمی نے ان کو علی بن رباح نے ان کو جنادہ بن ابوامیہ نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا صبر وسخاوت۔ اس نے پوچھا کہ میں اس سے افضل پوچھتا ہوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی قضا میں سے کسی چیز میں تہمت نہ لگاؤ۔

صبر نصف ایمان ہے

۹۷۱۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور ابن ابو قماش نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو علاء بن خالد قرشی نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان نصف نصف ہے آدھا صبر میں ہے اور آدھا شکر میں ہے۔

۹۷۱۶:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن حسن بن حسین بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد بن سلیمان حلال نے ان کو یعقوب بن حمید نے ان کو محمد بن خالد مخزومی نے ان کو سفیان ثوری نے زید سے اس نے ابو وائل سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر آدھا ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

اس روایت کے ساتھ یعقوب متفرد ہے مخزومی سے روایت کرنے میں اور محفوظ روایت ابن مسعود سے ہے۔

۹۷۱۷:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن نصر آبادی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے اعمش سے اس نے ابوضبیان سے انکے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

پانچ صفات

۹۷۱۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم دیری نے ہمیں خبر دی دیری نے کہ اس کو خبر دی عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا۔ پانچ صفات ہیں تم لوگ ان کی حفاظت کرنا اگر چہ تم اونٹ پر سوار ہو البتہ تم ان کو پالینے سے قبل کوئی آدمی تم میں سے نہ گذرے کوئی بندہ نہ ڈرے مگر اپنے گناہ سے۔ اور نہ امید رکھے مگر اپنے رب سے۔ اور جو نہیں جانتا وہ پوچھنے سے نہ شرمائے۔ اور جو جانتا ہے وہ اگر کسی بات کو نہ جانتا ہو تو اللہ اعلم اللہ بہتر جانتا ہے کہنے سے عار نہ کرے۔ اور صبر کا مرتبہ ایمان کے اندر ایسے ہے جیسے وجود میں سر کا مقام ہے۔ کہ جب سر کو کاٹ دیا جائے تو باقی جسم سڑ کر بدبودار ہو جاتا ہے جس کا صبر نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کی روایت میں ہے کہ باقی جسم خراب ہو جاتا ہے۔

صبر سے متعلق روایات

۹۷۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک بن خطاب عنبری نے مغیرہ سے اس نے ابو محمد سے اس نے حسن سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے نفس کو دنیا کے فکروں میں داخل کرا اور اس سے صبر کے ساتھ نکل جا۔ اور جو کچھ آپ اپنے بارے میں جانتے ہیں اس کو لوگوں سے چھپالو گے۔

۹۷۲۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو ہشیم نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو صلع بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ صبر کی عادت بناؤ بے شک عین ممکن ہے کہ تمہارے اوپر کوئی آزمائش آجائے۔ حالانکہ کتنا ہی مشکل آجائے اس مشکل سے زیادہ سخت نہیں ہوگی جو ہمیں اس وقت پہنچی جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(۹۷۱۶).....(۱) فی ن : (زید)　(۹۷۱۸).....(۱) فی ن : (لاخیرلہ)

۹۷۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت پڑھی تھی مالک بن انس کے سامنے قطن بن وہب سے اس نے عویمر بن اجدع سے اس نے یحنس مولیٰ آل زبیر سے۔ اس نے اس کو خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فتنہ کے دور میں ان کے پاس ان کی نوکرانی آئی اس نے ان کو سلام کیا۔ وہ بولی میں تو خروج کا۔ یا نکلنے کا ارادہ کر چکی ہوں اے ابوعبدالرحمٰن، ہمارے اوپر بڑا کھٹن وقت آ گیا ہے حضرت عبداللہ نے ان سے کہا (ارے بھیڑی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ کہ نہیں صبر کرتا کوئی ایک بھی دنیا کی حکومت پر اور اس کی تنگی پر مگر میں اس کا گواہ ہوں گا یا فرمایا تھا کہ میں اس کا سفارشی ہوں گا قیامت کے دن۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۹۷۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد زاہد نے ان کو عبیداللہ بن حسن غزال حافظ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے دوسرے مقام پر ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن سلام اور عبید غزال نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن عمرو بجلی نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں ہی اپنی ہر خواہش کی تکمیل کر لے یہ چیز قیامت میں اس کے اور اس کی خواہش کے درمیان آڑ اور پردہ ہوگی۔ اور جو شخص مالداروں کی زینت کی طرف اپنی نگاہیں دراز کرے وہ آسمانوں کی حکومت کے سامنے بے عزت ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص سخت روزگار پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کو جنت فردوس میں ٹھکانہ دیں گے جہاں وہ خود چاہے گا۔ اس روایت کے ساتھ اسماعیل بن عمرو بجلی متفرد ہے۔

۹۷۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوزرعہ دمشقی نے ان کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلم جمحی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہوگیا۔ جو مسلمان ہوا مگر اس کا رزق بمشکل گذارا کرنے کا ہے اور وہ اسی پر صبر کرتا ہے۔

۹۷۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو ابوالحویرث نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قابل مبارک باد ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ رزق بقدر (قوت لا یموت) بقدر گذارہ دیتا ہے اور وہ اس پر بھی صبر کرتا ہے۔

۹۷۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد صاحب ثعلب نے ان کو موسیٰ بن سہل نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو ابوعلاء بن شخیر نے ان کو احمد بن سلیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا مگر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جو کچھ دیتا ہے اس پر اس کو آزماتا ہے جو شخص اللہ کی اس تقسیم پر راضی ہو جاتا ہے جو اس کے لئے اس نے کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت اور وسعت عطا کرتا ہے۔ اور جو شخص راضی نہیں ہوتا اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔

امام احمد نے فرمایا کہ ابوعبداللہ احمد حاکم کی کتاب میں دال کے ساتھ لکھا ہوا تھا مگر وہ اس کو غلط سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ یہ احمر ہے راء کے ساتھ۔ اور میں اس کو احمد بن معاویہ بن سلیم سمجھتا ہوں راء کے ساتھ ابن مندہ نے اس کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۹۷۲۶:...... اس کو روایت کیا ہے حماد بن زید نے یونس سے وہ کہتے ہیں کہ مروی ہے بنو سلیم کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس نے روایت ذکر کی ہے۔

(۹۷۲۴)...... سقط هذا الحديث من (ن)

احتمال ہے کہ یہ بنوسلیم کے کسی دوسرے آدمی سے مروی ہو لہٰذا ہمارے شیخ احمد کی کتاب میں واقع ہوا ہے۔

۹۷۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ازرق بن قیس سے۔ اس نے مسعس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو موجود نہ پایا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ پھر وہ شخص آ گیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے چاہا تھا کہ میں اس پہاڑ پر جا کر اس کے غار میں داخل ہو جاؤں اور عبادت کروں لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تمہارے کسی ایک آدمی کا ایک ساعت صبر کرنا اس کیفیت پر جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اسلام کے بعض مقامات پر بہتر ہے چالیس سال تک اس کے لئے عبادت کرنے سے۔

۹۷۲۸:...... اور اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ازرق بن قیس سے اس نے مسعس سے اس نے ابوحاضر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ ساٹھ سال تک۔

مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا خلوت کی ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے

۹۷۲۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن قماش نے ان کو مسعی بن سلامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جبل جبانہ میں تھے اور ہمارے ساتھ ابوحاضر اسدی تھے لوگوں میں سے کسی نے کہا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمارے لئے اس پہاڑ میں مکان ہو اس میں کھانے پینے کا انتظام بھی ہو اس قدر جو ہمیں زندگی بھر مرنے تک کافی ہو۔

ہمیں ایک آدمی نے خبر دی پس کہا ابوحاضر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض احباب کو نہیں دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا آپ کو بتایا گیا کہ وہ کسی میدان میں یا جنگل میں علیحدہ ہو گیا ہے وہاں عبادت کرے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو بھیج کر اس کو بلا لیا اور پوچھا کہ تم نے جو کچھ کیا اس بات پر تمہیں کس چیز نے ابھارا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں۔ اور میرا اجل قریب آ چکا ہے میں نے یہ پسند کیا ہے کہ میں علیحدہ ہو کر رہوں رب کی عبادت کروں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ پکارا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب وہ لوگوں کو یہ بتانے کا ارادہ کرتے تھے تو ہمارے اندر اس بات کو پکار کر کہتے تھے۔

خبردار بے شک مسلمانوں کے وطنوں میں سے ایک وطن یعنی مسلمانوں کے ساتھ ساتھ رہنے کی جگہ میں ساتھ رہنا اکیلے رہ کر ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس کو پکار پکار کر فرمایا۔

۹۷۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عمارہ بن عبدالجبار نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا بے شک وہ مسلمان جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی دی ہوئی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو نہ تو لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہتا ہے نہ ہی ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہو گا

۹۷۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحاق بن عبداللہ فقیہ نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عقبہ نے ان کو ابوحکیم نے ان کو حدیث بیان کی عمرو بن ثابت لخمی نے ان کو خبر دی ابوامیہ

(۹۷۲۹) (۱) فی ن: (الجبل)

شعبانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوثعلبہ خشنی کے پاس گیا میں نے کہا اے ابوثعلبہ آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں:

علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اهتدیتم

اپنے آپ کو لازم پکڑو تمہیں وہ شخص کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جو گمراہ ہو گیا جس وقت آپ خود ہدایت پا جاؤ۔

انہوں نے جواب دیا خبردار اللہ کی قسم آپ نے اس آیت کے بارے میں یا جس شخص سے پوچھا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا بلکہ آپ لوگ معروف کا حکم کرو اور منکر سے روکو یہاں تک کہ آپ جب دیکھیں کہ تیزی نفس کی اطاعت ہو رہی ہو۔ اور ہوائے نفسانی کی اتباع ہو رہی ہو۔ اور دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے اور صاحب رائے اپنی رائے کو پسند کر رہا ہے اور اس پر خوش ہے تو اس وقت اپنے آپ کو لازم پکڑنا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دینا۔ پس بے شک تمہارے پیچھے ایام صبر ہوں گے جن میں صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہوگا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے کا اجر پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا جو اس کے عمل جیسے عمل کریں۔

فرمایا کہ مجھے خبر دی اس کے ماسواء نے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا انہیں لوگوں میں سے پچاس افراد کے اجر کے برابر اجر ہوگا؟ فرمایا کہ نہیں تم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کے اجر کے برابر ہوگا۔

صبر کی تلقین

۹۷۳۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے کہ ہم نے جو کچھ تجربہ کیا ہے کسی بھی چیز کا اس میں ہم نے اس سے زیادہ سخت کسی چیز کو نہیں پایا کہ برا آدمی نیک آدمی کے معاملات کا ذمہ دار بنا دیا جائے۔ اور پھر ہم نے اس مصیبت کا علاج کوئی نہیں دیکھا سوائے اس پر صبر کرنے کے۔ اور ہم نے نیکوں کی نیکی کی تباہی نہیں دیکھی مگر طمع و لالچ میں۔

۹۷۳۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو ابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسین یعنی ابن شقیق نے ان کو عبدالملک بن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو زبیر بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک کے پاس گئے ہم نے ان کی خدمت میں ان دنیاوی امور کی شکایت کی جس سے ہم دوچار تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ صبر کرو اور اپنے رب کے معاملے میں مخلص رہو۔ بے شک حال یہ ہے کہ تمہارے اوپر جو بھی وقت آئے گا جو اس کے بعد ہوگا وہ اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے میں نے یہ سب تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن سفیان سے اس نے سفیان سے۔

۹۷۳۴:۔۔۔۔۔ہم نے کتاب السنن وغیرہ میں روایت کی ہے ابن عباس سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی معاملے میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ صبر کرے۔

۹۷۳۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر اور عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حارث بن محمد تیمی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے ان کو اسید بن حضیر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لئے فرمایا تھا کہ بے شک تم لوگ میرے بعد دیکھو گے کہ (انصاف نہیں ہو رہا ہے بلکہ) بعض لوگوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ صبر کرتے رہنا یہاں تک کہ مجھے تم لوگ حوض کوثر پر پا لینا۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ

(۹۷۳۱) ۔۔۔(۱) فی ن : (ابو الزبیر) (۲)۔۔۔۔ فی ن : (المشعبانی)

(۹۷۳۳) (۱) فی ن : (ماتلنا)

کی روایت سے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر۔

جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کئے کی وجہ سے ہوتی ہے (یعنی تمہارے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور وہ بہت سی باتوں سے درگذر کرتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ لوگوں کو جب کسی ایسی نعمت کا زوال پہنچتا ہے جوان کو حاصل تھی تو یقینی بات ہے کہ اس کا سبب کوئی حادث ہوتا ہے جو خود انہیں کی طرف سے پیدا کیا ہوا ہوتا ہے۔ اور انہی کا واقع کردہ ہوتا ہے۔ (اور وہ سبب کیا ہوتا ہے؟ وہ دو طرح کا ہوتا ہے) یا تو ترک شکر ہوتا ہے یا ارتکاب معصیت ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ یہ کلام اغلب اور اکثر ترک وارتکاب کی وجہ سے ہو (یعنی زیادہ ترک شکر یا زیادہ گناہوں کا ارتکاب جب یہ کیفیت ہو تو مصیبت سے واویلا نہ کرو جب واقع ہو جائے۔ بلکہ اس کی ملامت اپنے نفس کو کرو۔ یہ مصائب کی طرف پہنچانے والے اسباب سے بچو۔ جو امور عادتاً ممکن ہیں کہ قائم رہ سکیں مثلاً صحت ہے دولت ہے۔ اچھی شہرت ہے۔ حکمت دانائی ہے اور ان کی مثل۔

اور فرمایا کہ:

مااصاب من مصیبۃ فی الارض ولافی انفسکم الافی کتاب من قبل ان نبرأھا

جو کچھ تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے زمین میں ہو یا تمہارے اپنے نفسوں میں وہ پہلے سے ضبط تحریر میں ہے۔

کہتے ہیں کہ احتمال ہے واللہ اعلم بالصواب کہ جو کچھ مصیبت تمہیں پہنچتی ہے عام ہو یا خاص ہو اللہ نے اس کو واقع کرنے اور اتارنے سے قبل اللہ نے اس کو لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔ اور اس کے بارے میں اس نے تمہیں باخبر کر دیا ہے اور تمہیں متنبہ کر دیا ہے کہ:

لکیلا تأسوا علی ما فاتکم

تاکہ تمہارا کچھ نقصان ہو جائے اس پر تم افسوس نہ کرو۔

اور تم باخبر رہو کہ عطیہ مقدر تھا اس وقت کے ساتھ جو تم سے گذر چکا ہے۔ اور جو شخص کوئی چیز وقت مقررہ تک دیا جائے جب اس وقت خاص کے بعد اس سے واپس لے لیا جائے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس پر افسردہ ہو۔

ولا تفرحوا بما اتاکم

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں۔

یعنی نہ تو ترجیحی سلوک کرو۔ نہ اتراؤ تکبر کرو اس کے مقابلے میں جس کو وہ نعمتیں میسر نہ ہوں تمہاری طرح اس لئے کہ تمہارے پاس بھی دائمی نہیں بلکہ عاریۃً دی گئی ہیں تم ان کے حقیقی اور مستقل مالک نہیں ہو۔ اس لئے ان کی حقیقی ملکیت اللہ کی ہے۔ عارضی اور ادھاری لینے والے کو مناسب نہیں ہے کہ وہ عارض اور ادھاری چیز پر اترائے۔ اس لئے کہ کچھ نہیں معلوم اور کوئی ضمانت نہیں ہے کسی وقت بھی مالک اس کو اس سے واپس لے سکتا ہے چنانچہ دنیا کی تمام تر نعمتوں کا یہی حال ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سلسلہ میں درج ذیل روایت وارد ہوئی ہے۔

(۹۷۳۵) ۔۔۔ (۱) فی ن: (یدفعھا) (۲) ۔۔۔ فی ن: (یتمتع)

میت پر آنسوؤں کا چھلک جانا

۹۷۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے بطور املاء کے اس کو ابو مسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے اور سلیمان بن حرب نے۔

۹۷۳۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حفص بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی شعبہ نے عاصم احول سے ان کو ابو عثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا وہ ان کو خبر دے رہی تھیں کہ اس کا بیٹا فوت ہو چکا ہے آپ میرے پاس آ جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام لانے والے سے کہا۔ کہ یوں کہو کہ اللہ کا تھا جو اس نے لے لیا اور وہ بھی جو کچھ اس نے دیا۔ اور اس کے ہاں ہر چیز کا انداز مقرر ہے (اے بیٹی) تمہیں چاہیے کہ تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ کہتے ہیں کہ حالانکہ اس نے تو یہ پیغام بھیجا تھا کہ آپ میرے پاس آ جائیں۔

وہ آدمی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے میں بھی ساتھ اٹھ کھڑا ہوا ان کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ بھی تھے میرا گمان ہے کہ اس نے کہا کہ اور ابی بن کعب بھی تھے کہتے ہیں کہ حضور تشریف لائے اور آ کر اس بچے کو آپ نے اپنی گود میں لے لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈب ڈبا گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سعد نے عرض کی۔ یہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شفقت و رحمت ہے۔ جو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں بنائی ہے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے مہربانی کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے حجاج بن منہال سے اور حفص بن عمر سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی وجوہ سے عاصم سے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بے مثال واقعہ

۹۷۳۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو طلحہ کا بیٹا تھا بی بی ام سلیم سے اس کا انتقال ہو گیا تھا بی بی ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کی موت کے بارے میں نہ بتانا۔ میں خود ہی ان کو بتاؤں گی۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ آئے تو اہلیہ نے رات کا کھانا اور پانی پیش کیا اس کے بعد خود بہتر طریقے پر تیار ہوئی جب وہ کھا پی کر فارغ ہو گئے اور اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ تو اس کے بعد بی بی ام سلیم اپنے شوہر سے کہنے لگی۔

اے ابو طلحہ ایک بات تو بتائیے اگر ایک گھر والے دوسرے گھر والوں کو کوئی چیز ادھاری دیں۔ پھر وہ اپنی چیز واپس ان سے مانگ لیں آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ واپس دینے سے انکار کر دیں؟ ابو طلحہ نے فرمایا کہ نہیں۔ تو کہنے لگیں کہ پھر آپ اپنے بیٹے کو ثواب کی امید رکھ لیجئے۔ ابو طلحہ نے کہا اللہ کی بندی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا میں نے کھانا بھی کھا لیا، میں نے صحبت بھی کر لی۔ آپ میرے بیٹے کی فوت کی خبر پہلے مجھے دیتیں۔ وہ اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے۔ جا کر ان کو اپنے سارے معاملے کی خبر دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری گذشتہ رات کو مبارک بنائے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی رات ان کی اہلیہ کو حمل ٹھہر گیا۔ پھر ایک وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ابو طلحہ اور ام سلیم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب مدینے کے قریب پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو مدینہ میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس خاتون کو رات کو بچہ جننے کا درد شروع ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔ اور ابوطلحہ نے اپنی بیوی کی دیکھ بھال کی۔ تو ابوطلحہ نے دعا کی اے اللہ اے میرے رب بے شک آپ جانتے ہیں کہ یہ بات مجھے بہت پسند ہے کہ میں آپ کے نبی کے ساتھ چلوں جب وہ نکلیں اور میں اس کے ساتھ ہی داخل ہوں جب وہ داخل ہوں۔ مگر میں اس وقت محبوس کر دیا گیا ہوں جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ام سلیم نے کہا اے ابوطلحہ مجھے جو تکلیف شروع ہوئی تھی اب وہ مجھے نہیں ہو رہی لہٰذا وہ چل پڑے اور رات رسول اللہ کے پاس پہنچے۔ پھر اسے درد شروع ہوا اور اس نے بچہ جنم دیا۔ لہٰذا ام سلیم نے ان سے کہا۔ اس بچہ کو پہلے کچھ نہ کھلائیے۔

بلکہ صبح صبح اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائیے بچہ رات کو روتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ شاید یہ ام سلیم نے بچہ جنم دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے میں بچے کو آپ کے آگے لے آیا اور آپ کی گود میں رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی عجوہ کھجور منگوائی اور اسے اپنے منہ میں چبایا یہاں تک کہ وہ گھل گئی پھر اسے اس کے منہ میں ڈالا لہٰذا بچہ اس کو چوسنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کے ساتھ انصار کی محبت کو ملاحظہ کر و اس کے بعد آپ نے اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۹۷۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی محمد بن خشو یہ نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا بی بی ام سلیم سے ایک بیٹا تھا اس کا انتقال ہو گیا بی بی نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابوطلحہ کو بچے کی موت کا نہ بتانا۔ اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی اس کو مسلم نے نقل کیا محمد بن حاتم سے اس نے بہز بن اسد سے اس نے سلیمان سے۔ اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اسحاق بن عبداللہ سے اس نے انس بن مالک سے۔

۹۷۴۰:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا بیٹا بیمار تھا وہ شام کو مسجد چلے گئے پیچھے سے لڑکے کا انتقال ہو گیا۔

راوی نے اس کے بعد مذکورہ حدیث کے مفہوم میں حدیث بیان کی ہے۔ اور عاریۃ یعنی ادھاری چیز کے (حوالے سے) کہا ہے کہ جب رات کا آخر ہو گیا تو ان کی اہلیہ نے کہا اے ابوطلحہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آل فلاں نے کوئی چیز ادھاری مانگ کر لی تھی وہ اس کے ساتھ فائدہ اٹھاتے رہے جب ان سے وہ چیز واپس مانگی گئی تو یہ بات ان کو بری لگ گئی۔ ابوطلحہ نے کہا کہ ان لوگوں نے انصاف نہیں کیا ام سلیم بولی کہ بے شک میرا بیٹا تھا جو کہ اللہ کی طرف سے ہمیں ادھار یعنی عارضی ملا تھا اللہ نے اس کو واپس لے لیا ہے۔ ابوطلحہ نے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ پھر صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ راوی نے آگے حدیث ذکر کی ہے۔

۹۷۴۱:...... اس قصے کو عبایہ بن رفاعہ نے اور اس نے اس کے آخر میں کہا ہے (کہ پھر ابوطلحہ کا جو بیٹا پیدا ہوا تھا) میں نے اس کے سات بیٹے دیکھے تھے سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جہنم کی آگ اس کو نہیں چھوئے گی

۹۷۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کے سامنے (یہ روایت) پڑھی تھی انہوں نے ابن شہاب سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جس انسان کے تین بیٹے مر جاتے ہیں اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔ (یعنی اللہ نے جو قسم کھائی تھی کہ ہر شخص کو جہنم کے اوپر سے گذرنا ہوگا۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن ابواویس سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۹۷۴۳:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالرحمن بن اصفہانی نے ان کو ابوصالح ذکوان نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد تو آپ کی حدیث آپ کی بات سن کر استفادہ کر لیتے ہیں، آپ ہمارے لئے بھی اپنی طرف سے کوئی ایک دن مقرر کر دیں جس دن ہم لوگ (خواتین) آپ کے پاس حاضر ہوا کریں۔ جس میں آپ ہمیں تعلیم دیا کریں وہ تعلیم جو اللہ نے آپ کو دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگ فلاں دن فلاں جگہ جمع ہو جایا کریں (وہ وقت مقرر پر جمع ہوگئیں تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو اس علم میں سے تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو علم دیا تھا۔ ان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی عورت بھی جس کے تین بچے اس کے آگے چلے جائیں (یعنی فوت ہو جائیں) وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا یارسول اللہ اگر دو بچے فوت ہوئے ہوں؟ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو۔ دو۔ دو بھی یعنی اسی جواب کو آپ نے بار بار دہرایا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے اور اس کو روایت کیا مسلم نے ابوکامل سے اس نے ابوعوانہ سے یہ اجر اس شرط پر ہے کہ جو شخص اس میں سے اس مصیبت سے دوچار ہو جائے پھر وہ لوگ اس پر صبر کریں اور ثواب کی نیت کریں۔

۹۷۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو یا تین بیٹے ہلاک ہو جائیں جو ابھی تک بلوغت کو نہ پہنچے ہوں اور وہ ان کے گذر جانے پر ثواب کی نیت کرے وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بنیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دراوردی کی حدیث سے اس نے سہیل سے۔

۹۷۴۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبداللہ بن عمر قواریری نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث نے ان کو محمد بن لبید نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ اگر دو بیٹے فوت ہو جائیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ہوں تب بھی۔ محمود نے کہا جابر بن عبداللہ سے اللہ کی قسم البتہ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر تم لوگ ایک کا بھی کہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے بارے میں بھی یہی بات فرماتے۔ جابر نے فرمایا۔ اللہ کی قسم میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

۹۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو حفص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طلق بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے وہ ذکر کرتے تھے حضرت ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی کہنے لگی آپ ہمارے لئے دعا کریں میں نے تین بیٹے دفن کئے ہیں (جن کا انتقال ہو چکا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق آپ نے سخت حصار اور دیوار بنالی ہے جہنم کے آگے۔

(۹۷۴۵)......الکنز (۸۶۸۷)

(۹۷۴۶)......أخرجه مسلم (۴/۲۰۳۰) من طریق طلق بن معاویة عن ابی زرعة به

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے حفص بن عیاث سے۔

۹۷۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو حسن بن حسن حربی نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی مسلمان جن کے تین بیٹے فوت ہو جائیں جو نابالغ ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اوران کے والدین کو محض اپنے فضل اور اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے۔

فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ نہیں اس وقت تک ہم نہیں داخل ہوں گے جب تک ہمارے ماں باپ نہ آجائیں۔ فرمایا کہ اس سے کہا جائے گا کہ تم بھی اور تمہارے والدین بھی اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۹۷۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے دونوں نے کہا ان کو عمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ہشام نے یعنی ابن حسان نے ان کو حسن نے صعصعہ بن مطرویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر سے ملا وہ اپنے سواری کے جانور کو آگے پکڑ کر چلا رہے تھے اور ان کے گلے میں مشک لٹکی ہوئی تھی میں نے کہا ابوذر کیا ہوا آپ کو؟ انہوں نے کہا میرا کام میرے لئے ہے۔ میں نے کہا اے ابوذر آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے تین بار کہا کہ میرے لئے میرا عمل ہے کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بتائیں گے؟ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دے گا۔

۹۷۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اسحاق ازرق نے ان کو العوام نے ان کو ابومحمد مولی عمر بن خطاب نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے تین بچے آگے پہنچ جائیں جو بلوغت تک نہ پہنچے ہوں وہ اس کے لئے جہنم سے مضبوط حصار اور قلعہ ثابت ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب ابوالمنذر رسید القراء ہیں انہوں نے کہا کہ دو آگے چلے جائیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں اگر دو بھی آگے چلے جائیں ابوذر نے کہا کہ میں نے کہا اگر ایک ہو؟ انہوں نے فرمایا اگر چہ ایک بھی ہو۔ (لیکن یہ بات پہلے صدمے کے وقت ہو گی۔)

جو بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں وہ جنت میں اپنے والدین کا استقبال کریں گے

۹۷۵۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن ہارون واسطی نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ابومحمد مولیٰ عمر بن خطاب نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کوئی بھی دو مسلمان والدین جن کے تین بچے وفات پا جائیں جو کہ ابھی نابالغ ہی ہوں وہ بچے ان کے لئے جہنم سے حفاظت کا محفوظ قلعہ ثابت ہوں گے۔

(۹۷۴۷)...... اخرجه النسائي في الجنائز باب (۲۵) من طريق إسحاق الأزرق عن عوف بن أبي جميلة الأعرابي. به

(۹۷۴۸)...... اخرجه النسائي في الجنائز باب (۲۵) من طريق يونس عن الحسن. به

(۹۷۴۹)...... عزاه في الكنز (۸۶۸۰) إلى أبي يعلى وابن عساكر

حضرت ابوذر نے فرمایا ہمارے دو بچے گذر گئے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ دو بچے بھی اسی طرح ہیں۔ابی بن کعب ابوالمنذر رسید القراء نے کہا یارسول اللہ میرا ایک بیٹا گذر گیا ہے۔یارسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ایک بیٹا بھی اور یہ بات صدمہ اولیٰ کے وقت ہوتی ہے۔الفاظ حدیث مقری کے ہیں۔

۹۷۵۱:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن علی دقاق نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے ان کو عبد ربہ بن بارق حنفی نے ان کو سماک بن ولید حنفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اے عائشہ جس شخص کے دو بچے آگے جا کر ذخیرہ بن چکے ہوں میری امت کے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بدلے میں جنت میں داخل کرے گا۔سیدہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی جس کا صرف ایک بیٹا آگے جا چکا ہو؟حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جن کا ایک بیٹا فوت ہو چکا ہو اے توفیق یافتہ۔عرض کیا اے اللہ کے نبی جس کا ایک بھی بیٹا آگے نہ گیا ہو۔فرمایا کہ جس کا آگے کوئی ذریعہ نہ ہو میں اس کے لئے آگے کا ذریعہ ہوں۔میری مثل ذریعہ نہ پائیں گے۔

یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کے متابع بیان کی ہے۔اور نضر بن علی وغیرہ نے روایت کی عبد ربہ بن بارق سے۔

۹۷۵۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عبیداللہ بن معاذ عنبری نے اور عبدالوحد بن غیاث نے دونوں نے کہا ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا۔ان کو ابوالسلیل نے ان کو ابوحسان نے وہ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ سے کہا کہ میرے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کریں گے جس کے ساتھ ہمارے دل خوش ہو جائیں ہمارے مرنے والوں کے بعد کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جی ہاں ان کے چھوٹے بچے اہل جنت تالابوں کے مینڈک میں (ان کے ذخیرے ہیں۔) ان بچوں میں سے ایک اپنے والد سے ملے گا۔یا یوں فرمایا تھا کہ اپنے والدین سے ملے گا۔اور اس کا کپڑا پکڑ لے گا یا یوں فرمایا تھا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا جیسے میں نے آپ کے کپڑے کا کونہ پکڑ لیا ہے بس پھر وہ نہیں رکے گا یہاں تک کہ اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اس بچے کو بھی۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سوید سے اور محمد بن عبدالاعلیٰ سے اس نے معتمر سے۔

۹۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج نے یعنی ابن محمد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن قرہ سے ان کو ابوایاس نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے یہ کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ساتھ ہوتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا اللہ آپ سے محبت کرے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اس کو نہ دیکھا تو پوچھ لیا کہ بچہ کہاں گیا ہے۔اس نے کہا کہ وہ فوت ہو گیا ہے یارسول اللہ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ جب بھی جنت کے کسی دروازے پر جائیں اور دروازہ کھلوانے کی کوشش کریں تو وہ بیٹا بھاگ کر دروازے کھولے۔اس شخص نے پوچھا کہ کیا یہ صرف میرے لئے ہے یا ہم سب کے لئے ایسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تم سب کے لئے ہوگا۔

۹۷۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ المنادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو خالد بن میسرہ نے ان کو ابوحاتم بصری نے اور وہ مکے میں آیا کرتے تھے۔وہ روایت کرتے ہیں معاویہ بن قرہ سے وہ اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے تو صحابہ کرام آپ کے گرد حلقہ بنا لیتے تھے ان میں ایک آدمی تھا جس نے ساتھ اس کا چھوٹا بیٹا تھا جو اس

(۹۷۵۱)۔ (۱) فی أ: (یحیی) وهو خطأ وعیسی بن ابراهیم وهو الشعیری البرکی (تقریب)

(۹۷۵۲)۔ أخرجه مسلم (۲۰۲۹/۴)

کے پیچھے آ جاتا تھا۔ وہ بچہ فوت ہو گیا اور وہ آدمی حلقہ رسول سے غیر حاضر رہنے لگا۔ اور اپنے بیٹے کی یاد میں غمگین رہنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر حاضر پایا تو پوچھا کیا بات ہے وہ آج کل نظر کیوں نہیں آتا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کا بیٹا فوت ہو گیا ہے اسی کو یاد کرتا رہتا ہے اسی کے غم کی وجہ سے نہیں آتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جا کر اس سے ملے اور اس کی تعزیت کی۔ اور فرمایا اے فلانے دو باتوں میں سے کوئی بات آپ کو زیادہ پسند ہے یہ کہ تو عمر بھر اس کے ساتھ فائدہ اٹھائے۔ یا یہ بات کہ کل آپ جب جنت کے دروازے پر آئیں تو جس دروازے پر جائیں آپ دیکھیں کہ وہ آپ سے پہلے وہاں موجود ہو اور آپ کے لئے وہ دروازہ کھولے۔ اس نے کہا کہ بلکہ یہی پسند ہے کہ وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی بات ہے تیرے لئے چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی کیا یہ بات صرف اسی شخص کے لئے ہے یا سب کے لئے مسلمانوں میں سے جس کے بھی بچے فوت ہو جائیں۔ فرمایا کہ یہ اس کے لئے تو ہے ہی۔ اور مسلمانوں میں سے ہر وہ شخص جس کے بچے ہلاک ہو جائیں۔ اس کے لئے بھی ہے۔

پانچ وزنی چیزیں

۹۷۵۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی بن اسماعیل نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن علاء نے اور ابن جابر نے دونوں نے کہا ان کو ابو سلام نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو علی حسن بن یحییٰ کرمانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن علاء نے ان کو ابو سلام اسود نے ان کو ابو سلمی نے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چرواہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے رک رک (مراد ہے توجہ سے سن) پانچ چیزیں ہیں کس قدر رہی وہ ترازو میں بھاری ہیں۔

(۱) لاالٰه الااللّٰه. (۲) سبحان اللّٰه (۳) الحمدللّٰه. (۴) اللّٰه اکبر.

اور نیک صالح بیٹا کسی مسلمان مرد کا جو وفات پا جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے۔ کہ کس نے ان کو ترازوں میں اس قدر بھاری بنا دیا ہے۔

مراد ہے کہ خوب وزنی ہیں ترازوئے اعمال میں۔

۹۷۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو ابراہیم نے حارث بن سوید سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے میں رقوب کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ رقوب وہ ہے جس کے بچے نہ ہوتے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں رقوب وہ ہے جس کے بچے آگے نہ گئے ہوں بالکل۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابو معاویہ سے۔

۹۷۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ قصار کوفی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو بشر بن مہاجر نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ان کو انصار کی ایک عورت کے بیٹے کی وفات کی خبر پہنچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر جب دیکھا تو وہ (بری طرح رو رہی تھی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۹۷۵۶) اخرجه مسلم (۴/۲۰۱۴) (۹۷۵۷) کنز العمال (۸۶۷۵)

فرمایا کہ یہ کیسا واویلا اور بے صبری ہے وہ بولی یا رسول اللہ میں کیسے بے صبری نہ کروں حالانکہ میں رقوب ہوں میرے بچے مرجاتے ہیں زندہ نہیں رہتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ رقوب تو وہ ہیں جن کے بچے زندہ رہتے ہیں۔ کیا آپ یہ پسند نہیں کرتیں کہ آپ اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھو کہ وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو اور بار بار رہا ہو آپ کو کہ ہمارے پاس آجاؤ؟ عورت نے کہا جی ہاں! یہ تو پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک وہ اسی طرح ہے۔

نامکمل بچہ پر آخرت میں اجر

۹۷۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جب کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا تھا یا رسول اللہ میرے بیٹے میں سے (یا اولاد میں سے) میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ان میں سے کیا کچھ آپ نے آگے بھیجا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میرے بعد میرے پیچھے کیا رہے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے ان میں سے وہ کچھ ہے جو مقدم کے لئے اس کی اولاد میں سے ہے۔

۹۷۵۹......ابوعبید نے کہا کہ ہمیں ابن علیہ نے خبر دی لیث بن ابوسلیم سے اس نے سعید سے اس نے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اور حمید نے کہا کہ البتہ اگر میں ایک نامکمل بچہ آگے بھیجوں (یعنی کچا حمل ساقط ہو جائے تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے ایک سو (صحیح سالم بچنے والوں سے) زرہ پوشوں سے اور ابوعبید نے یہ بھی کہا کہ لک منهم ما لمضر من ولده کہ تیرے لئے ان میں سے وہی کچھ ہے جو مستر کے لئے ہے ان کی اولاد میں سے یا بیٹوں میں سے۔ کہتے ہیں کہ بے شک مضر نہیں اجر دیئے جاتے ان میں جو مر چکے ان کے بیٹوں میں سے۔ اور حمید کا یہ قول کہ:

مائة مستلیم

یعنی بے شک شان یہ ہے کہ تحقیق اس نے اپنی زرہ پہنی ہے (یعنی زرہ)۔

جنت کے درجات اور اس کے دروازے

۹۷۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ہشام بن ملاس نمیری نے ان کو خبر دی مروان بن معاویہ فزاری نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں حارثہ شہید ہو گئے تھے چنانچہ ان کی والدہ آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میرے دل میں حارثہ کی کتنی محبت ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کر لیتی ہوں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سمجھتی ہو کہ جنت ایک ہی ہے نہیں بلکہ جنتیں بہت ساری ہیں اور حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔

۹۷۶۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو عبداللہ بن وہب نے اس کے ثواب کے بارے میں ابن مسعود سے انہوں نے اس سے جس نے ان کو حدیث بیان کی تھی انس بن مالک سے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تھا چنانچہ اس کا غم ان پر بہت شدید ہو گیا تھا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے گھر میں مسجد مقرر کر لی اور اسی میں عبادت کرنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو رہبانیت کی اجازت نہیں دی۔ یا ہمارے اوپر رہبانیت فرض نہیں کی۔

(۹۷۶۰)......محمد بن هشام بن ملاس الدمشقی أبو جعفر صدوق (الجرح و التعدیل ۱۱۶/۸)

بلکہ میری امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے اے عثمان بن مظعون بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جب کہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ کیا تمہیں یہ بات خوش نہیں کرے گی؟ کہ آپ جنت کے جس دروازے پر آئیں آپ وہاں ہی اپنے اس بیٹے کو پالیں کہ وہ آپ کے پہلو میں آ کھڑا ہو اور اپنی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے ہو اور آپ کے لئے آپ کے رب سے سفارش کر رہا ہو۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں؟ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ۔ کیا ہمارے لئے بھی وہی اجر ہے ہمارے مرنے والے بیٹوں میں جو عثمان کے لئے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہے اس کے لئے جو تم میں سے صبر کرے اور طلب ثواب کی نیت کرے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ اے عثمان بن مظعون جو شخص فجر کی نماز با جماعت ادا کرے اس کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اس کے لئے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے دونوں درجوں کے درمیان مسافت اتنی طویل ہوگی جس کو طے کرنے کے لئے خالص اور مشاق گھوڑا ستر سال دوڑتا رہے۔ اور جو شخص ظہر کی نماز با جماعت ادا کرے۔ اس کے لئے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے جن کے دو درجوں کے درمیانی مسافت اتنی ہوگی جس کے طے کرنے کے لئے اساٹ خالص گھوڑا پچاس سال تک دوڑتا رہے۔

اور جو شخص عصر کی نماز با جماعت ادا کرے اس کا اجر ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ افراد کو آزاد کردے جن میں ہر ایک نے بیت اللہ آباد کیا ہو۔

اور جس نے مغرب کی نماز با جماعت ادا کی اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کسی نے حج مقبول اور عمرہ مقبول کیا ہو۔ اور جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے لیلۃ القدر کی عبادت کر لی ہو۔

۹۷۶۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو الطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو عمرو بن ہشام نے ان کو عبداللہ بن جراح قہستانی نے ان کو عبدالخالق بن ابراہیم بن طہمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن خنیس نے ضرار بن عمرو سے اس نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تھا وہ اس پر شدید غمگین تھے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی ایک جگہ ٹھہرالی تھی جہاں وہ عبادت کر لیتے تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمائندہ بھیجا کہ اس کو میرے پاس بلالاؤ اور اس کو جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ عثمان بن مظعون جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے عثمان بن مظعون کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں؟ کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں آپ جنت کے جس دروازے پر جائیں گے وہاں آپ یہ پائیں گے کہ آپ کا بیٹا وہاں کھڑا ہوگا جو آپ کی کمر میں بانہیں ڈالتے ہوئے تیرے لئے تیرے رب کے آگے شفاعت کرے گا؟ عثمان نے کہا کہ کیوں نہیں میں تو خواہش کرتا ہوں یا رسول اللہ۔ چنانچہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے بھی ہمارے مرحوم بیٹوں میں یہی اجر ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو ثواب کی نیت کرے گا میری امت میں سے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان کیا تم جانتے ہو کہ اسلام میں رہبانیت کیا ہے؟ وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

اے عثمان جو شخص جماعت کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرے اس کے بعد اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کو ایک حج مقبول اور عمرہ مقبول کا اجر ملے گا۔ اور جس نے ظہر کی نماز با جماعت ادا کی اس کے لئے پچیس نمازوں کا اجر ہوگا۔ ہر ایک ان میں سے اس کی مثال ستر درجے ہوں گے جنت الفردوس میں۔

اور جس نے عصر کی نماز با جماعت ادا کی اس کے بعد وہ ذکر اللہ کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۹۷۶۱)...کنز العمال (۸۶۷۳) (۹۷۶۲)...(۱) فی الأصل: (بابا) وانظر الکنز (۸۶۷۳)

اس کے لئے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ آدمیوں کو آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا۔ایسے آٹھ افراد جن کی دیت اور خون بہا بارہ ہزار ہو اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اس کو پچیس نمازوں کا ثواب ہوگا اور ستر درجے جنت عدن میں ہوں گے اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لئے شب قدر کی عبادت کے برابر ثواب ہوگا۔

۹۷۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو اسحق بن منصور سلولی نے ان کو مندل نے ان کو حسن بن حکم نے ان کو اسماء بنت عابس بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساقط ہو جانے والا کل قیامت کے دن اپنے رب کے ساتھ حجت کرے گا کہ اس کے والد کو جہنم میں داخل نہ کرے۔اس سے کہا جائے گا اے ساقط ہو جانے والے اپنے رب کے ساتھ۔جھگڑنے والے بے شک میں نے تیرے والدین کو جنت میں داخل کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے لہٰذا وہ ان دونوں کو دامن سے کھینچ کر لے جائے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

آپ کا یہ قول کرنا کہ۔ یراغم ربه فیغاضبه . اور اسی مفہوم میں وہ روایت جس کو ابوعبید نے بطور مرسل روایت ساقط ہونے والے حمل کی بابت روایت کیا ہے۔وہ جنت کے دروازے پر سب کو روک دینے والا ثابت ہوگا۔ناراض ہو کر سب کو تاخیر کرائے گا اور جنت میں نہیں جانے دے گا۔اور کہا گیا ہے محبنطئی سے مراد ہے اس لڑکے کی مثل ہے جو اپنے والدین کے دامن سے لپٹ جاتا ہے۔

۹۷۶۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے راشد سے اس نے عبادہ بن صامت سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضع حمل کرنے والیوں کو قیامت کے دن ان کا بچہ ان کے دامن سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔

۹۷۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تھا۔انہوں نے اس پر بہت زیادہ بے صبری کا مظاہر کیا اور پریشان ہوئے ان سے کہا گیا کہ تیرے نزدیک کیا چیز اس کا بدلہ یا اس کے برابر ہو سکتی ہے؟ انہوں نے کہا وہ مجھے اس بات سے کہیں زیادہ محبوب تھے کہ میرے پاس ساری روئے زمین سونے سے بھر دی جائے۔فرمایا کہ ان سے کہا گیا۔ہم اس صدمے پر تجھے اسی طرح روئے زمین بھر سونے کے دینے کے برابر اجر عطا کرتے ہیں یا فرمایا تھا کہ اسی کے مطابق۔

میدان محشر میں بچے اپنے والدین کو پانی پلائیں گے

۹۷۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو عمرو بن طارق نے ان کو سری نے ان کو ابن شوذب نے کہ ایک آدمی کا بیٹا تھا وہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچا تھا۔اس نے اپنی قوم کو بلایا اور کہنے لگا کہ مجھے آپ سب لوگوں سے ایک ضروری کام ہے اگر آپ لوگ کر دو گے تو بہت ہی مہربانی ہوگی۔لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم کریں گے۔ اس شخص نے کہا میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اس کو قبض کر لے یعنی اس کو موت دے دے اور اپنے پاس بلا لے اور آپ سب لوگ میری اس دعا پر آمین کہنا۔لہٰذا لوگوں نے اس شخص سے پوچھا کہ وہ کیوں ایسے کر رہا ہے؟ اس نے ان کو بتلایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور لوگ میدان محشر میں جمع ہیں اور سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔اچانک میں نے دیکھا کہ کچھ بچے جنت میں سے باہر آ رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں پانی کے کوزے

(۹۷۶۳)......أخرجه ابن ماجه الجنائز باب (۵۸) من طريق مالك بن إسماعيل أبي غسان عن مندل بن علي. به

(۹۷۶۴)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۵۷۸)

بھرے ہوئے ہیں میں نے دیکھا کہ ان میں ایک میرے بھائی کا بیٹا بھی ہے میں نے اس کو آواز دی اے فلانے مجھے بھی پانی پلا دے۔ وہ کہتا ہے اے چچا جان ہم لوگ اپنے اپنے والد کے سوا کسی کو نہیں پلاتے۔ اس آدمی نے کہا کہ جب سے مجھے اشتیاق ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس بیٹے کو بھی میرے لئے آخرت کے لئے آگے کا سامان بنا کر بھیج دے انہوں نے دعا کی اور سب لوگوں نے آمین کہی لہٰذا وہ لڑکا تھوڑی دیر ہی زندہ رہا پھر اس کا انتقال ہو گیا۔

بچوں کی وفات پر اجر

۹۷۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق نے کوفے میں ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو عمر بن سعید نے ان کو خبر دی کثیر بن تمیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ان کا بیٹا عبداللہ سامنے آ گیا۔ تو وہ کہنے لگے بیشک میں اس کے بہتر حالات کو جانتا ہوں لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ فوت ہو جائے اور میں اس پر اجر وثواب کی توقع کروں۔

۹۷۶۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو حمید اعرج نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا بیٹا سامنے آ گیا سعید نے کہا بے شک میں اس کے بارے میں بہترین دوستی جانتا ہوں وہ یہ کہ یہ مر جائے اور میں اس پر ثواب ملنے کی امید کروں۔

۹۷۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو محمد بن داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیسیٰ بن یونس سے وہ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کو جب بھی ملنے گیا سب سے پہلی بات انہوں نے مجھ سے یہی کہی کہ کسی صاحب عیال کی پرواہ نہ کر میں نے کسی عیالدار کو نہیں دیکھا مگر پریشان تھا۔ کہتے ہیں کہ ان کا ایک چھوٹا بیٹا تھا کھیلتا رہتا تھا وہ کہا کرتے تھے کہ اے ابوعمرو کاش کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبض کر لے (یعنی یہ فوت ہو جائے۔)

اور مجھے آرام مل جائے۔ میں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو باپ بنایا ہے (کیا مطلب ہے آپ اس کے خرچ سے پریشان ہیں کیا؟) کیا آپ نے مجھے بتایا نہیں تھا کہ آپ کے پاس دوسو دینار ہیں اور بسا اوقات اس میں منافع بھی ہوتا رہتا ہے۔ کہنے لگے میں جہاد سے واپس آیا تھا تو پہلی چیز جس کے ساتھ میری ابتدا ہوئی تھی یہ تھی کہ میرا حبیب فوت ہو گیا تھا لہٰذا مجھے آرام مل گیا۔

۹۷۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن ابراہیم عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے منصور بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں حسن بصری کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ آپ ان سے اس فرمان الٰہی کے بارے میں پوچھیں:

ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأها

نہیں پہنچتی کوئی مصیبت نہ زمین میں اور نہ ہی خود تمہارے نفسوں میں مگر وہ اصل کتاب (لوح محفوظ میں درج ہے)

اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں۔

چنانچہ میں نے اس آیت کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ سبحان اللہ اس میں کون شک کرے گا ہر وہ مصیبت جو زمین وآسمان کے درمیان ہے وہ سب ضبط تحریر میں ہے اس سے قبل کہ ہم اس کو پیدا کرتے یعنی روح کو۔

(۹۷۷۰).....فی ن: (نبرأ)

۹۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لاتأ سوا علیٰ مافاتکم و لاتفرحوا بما آتاکم

جو چیز تم سے رہ جائے (یعنی حاصل نہ ہو سکے) اس پر رنج وغم نہ کرو اور جو چیز تمہیں عطا کرے اس پر نہ اتراؤ۔

فرمایا کہ ہر شخص یا تو نہ ملنے پر رنج وغم کرتا ہے یا ملنے پر اتراتا ہے لیکن جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اس پر صبر کرے اور اس کو جو چیز پہنچے تو اس پر شکر کرے۔

فصل:......سب سے زیادہ آزمائش اور مصیبت میں کون؟

۹۷۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی اور ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ ان کے اوپر رکھا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو تو شدید بخار ہو رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اتنا شدید بخار ہوتا ہے جیسے تم لوگوں میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ اس لئے ہے کہ آپ کا اجر بھی تو دہرا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جی ہاں یہی بات ہے۔ جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ پہنچے یا اس کے ماسوا کوئی اور تکلیف تو اس کے بدلے میں اس کے گناہ اللہ تعالیٰ جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۹۷۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ ضریر نے اعمش سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد اور اسی مفہوم کے ساتھ۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے ابومعاویہ سے۔

اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اعمش سے کئی وجوہ سے۔

۹۷۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق اور ابوبکر قاضی نے ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر بن سابق خولانی نے ان کو خبر دی ابن وہیب نے ان کو خبر دی ہشام بن سعید نے زید بن اسلم سے اس نے عطا بن یسار سے یہ کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بخار تھا آپ نے کوئی کپڑا اوڑھ رکھا تھا۔ ابوسعید نے اس کے اوپر ہاتھ رکھ دیا لہٰذا اس نے بخار کی تپش کپڑے کے اوپر محسوس کی تو ابوسعید خدری نے عرض کی یا رسول اللہ کتنا شدید بخار ہے آپ کو آپ کے بخار کی گرمی کتنی شدید ہے۔ ہم لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں ہمارے اوپر تکلیف اور آزمائش سخت کر دی جاتی ہے۔ اور ہمارے لئے اجر بھی دہرا کر دیا جاتا ہے۔ ابوسعید نے پوچھا یا رسول اللہ سب سے زیادہ لوگوں میں مصیبت کس کی زیادہ سخت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی تکلیف زیادہ سخت ہوتی ہے انہوں نے پوچھا کہ ان کے بعد پھر کس کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کی۔ البتہ ہوتا تھا

(۹۷۷۲)......متفق علیہ

أخرجه البخاري في المرضى باب (۲) ومسلم في الأدب باب (۱۴) من طريق الأعمش. به

ایک شیخ ان میں سے فقر میں مبتلا کیا جاتا اور فقر کے ساتھ آزمایا جاتا یہاں تک کہ نہ پاتا سوائے ایک قمیص کے اس کو ڈھونڈتا اور پہن لیتا۔ اور آزمایا جاتا۔ چیچڑوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اس کو ماردیتیں اور البتہ ایک انسان ان میں سے آزمائش کے ساتھ اس سے زیادہ خوش ہوتا جتنا کہ تم میں سے کوئی آدمی انعام کے ساتھ خوش ہوتا ہے۔

۹۷۷۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور ہشام اور حماد بن سلمہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن تمیم قنطری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے اور حماد بن زید نے اور ابان عطار نے ان سب نے عاصم بن بہدلہ سے اس نے مصعب بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آزمائش سب سے زیادہ سخت کس کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی اس کے بعد درجہ بدرجہ جس کو انبیاء کے ساتھ زیادہ عملی مناسبت ہو۔ یہاں تک کہ آدمی آزمایا جاتا ہے۔

اپنے دین کے اندازے کے مطابق اگر وہ دین میں سخت ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ دین کے اعتبار سے ذرا نرم ہو تو وہ اسی کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ یا اس انداز کے مطابق فرمایا تھا۔ آزمائش بندے سے جدا نہیں ہوتی یا نہیں ٹلتی یہاں تک کہ وہ دھرتی پر چل پھر رہا ہوتا ہے (اور اس پر اس آزمائش کی وجہ سے) کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ یہ ابن فورک کی روایت کے الفاظ ہیں۔ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت کے مطابق بندہ اسی کے مطابق آزمایا جاتا ہے ہمیشہ آزمائش بندے کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اس کو اس طرح کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا ہے مگر اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔

۹۷۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی حصین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبیدہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنی پھوپھی فاطمہ سے کہ وہ فرماتی ہیں ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے عورتوں کی ایک جماعت میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔ ہم نے دیکھا کہ بخار کی شدت کی وجہ سے جو آپ کو تکلیف ہو رہی تھی اس کو کم کرنے کے لئے پانی کی مشک سے آپ کے اوپر پانی کے قطرے گرائے جارہے ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لیتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ تکلیف آپ سے دور کر دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آزمائش کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے اس کے بعد ان لوگوں کی جو (دین کے لحاظ سے) ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کی جو ان لوگوں کے قریب تر ہوتے ہیں۔

۹۷۷۷۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سلیمان بن کثیر نے حصین بن ابی عبیدہ بن حذیفہ سے ان کو پھوپھی نے، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپ کو بخار آچکا تھا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ درخت پر پانی کی مشک لٹکا دی جائے پھر آپ اس کے نیچے لیٹ گئے اور مشک سے آپ کے دل کے مقام پر قطرے گرنے لگے۔ میں نے کہا آپ اللہ سے دعا کر لیتے تاکہ آپ کی تکلیف دور کر دیتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔

مؤمن ومنافق کی مثال

۹۷۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے

(۹۷۷۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۱۵) ومن طريق الحاكم (۱/۴۱)

ان کو زہری نے ابن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی مثال کھیتی جیسی ہے۔ ہوا ہمیشہ اس کو ہلاتی اور اس کی حفاظت کرتی رہتی ہے۔ اور مؤمن کو ہمیشہ آزمائش پہنچتی رہتی ہے۔ اور منافق کی مثال چاول کے پودے کی مثل ہے کہ حرکت دیا جاتا ہے تو کٹ جاتا ہے۔

۹۷۷۹:.....ہمیں خبر دی حسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو اسحٰق بن یوسف ازرق نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے کعب بن مالک سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کی مثال کھیتی کے نرم تنے جیسی ہے کہ ہوائیں اس کو حرکت دیتی ہیں اور ایک بار اس کو گراتی ہیں اور دوسری بار اس کو سیدھا کھڑا کرتی ہیں۔ اور کافر کی مثال کٹے ہوئے چاولوں کے پودے جیسی ہے کہ اس کی جڑ کو کوئی چیز نہیں اکھاڑتی بلکہ اس کا ٹوٹنا کٹنا ایک بار ہی ہوتا ہے۔

اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث زکریا بن زائدہ سے اور ان کے علاوہ دیگر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ دوسری بار ہوا اس کو سیدھا کھڑا کرتی ہے یہاں تک کہ سیدھا ہو جاتا ہے اور متحرک ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں

۹۷۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھی محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ سے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن یسار ابوالحباب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی چاہتے ہیں اس کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔ اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو مصائب میں مبتلا کرتے ہیں اور آزماتے ہیں تاکہ اس پر اس کو اجر و ثواب عطا کریں۔ اسی طرح کہا ہے صاحب الغریبین نے۔

۹۷۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحیٰی بن ابوکثیر نے ان کو ابوقلابہ نے یہ کہ عبدالرحمٰن بن شیبہ خازن بیت اللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس کو سیدہ عائشہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک رات میں درد ہونے لگا آپ تکلیف محسوس کرتے رہے اور بستر پر لوٹتے رہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا۔ اگر ہم میں سے کوئی بھی ایسے کرتا تو آپ اس پر ناراض ہوتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنوں پر سختی کی جاتی ہے اور بے شک حقیقت یہ ہے کہ جس کسی بھی مؤمن کو کوئی کانٹا چبھتا ہے اور درد ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے اس کے بدلے میں ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۹۷۸۲:.....ہمیں خبر دی استاذ ابواسحٰق ابراہیم بن محمد ابراہیم نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی جوسقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی ابن لھیعہ نے اور عمرو بن حارث نے اور لیث نے یزید بن ابوحبیب سے اس نے سنان بن سعد

(۹۷۷۸).....أخرجه مسلم (۲۱۶۳/۴)   (۹۷۷۹).....متفق علیه

أخرجه البخاری (۱۴۹/۷) ومسلم (۲۱۶۳/۴) من طریق سعد بن إبراهیم. به

(۹۷۸۰).....أخرجه البخاری (۱۴۹/۷)

سے اس نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔

بے شک بڑی جزاء بڑی آزمائش کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور (حقیقی) صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کچھ لوگوں سے محبت کرنا چاہتا ہے ان کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو شخص آزمائش پر راضی ہوتا ہے اس کے لئے اللہ کی رضا ہوتی ہے اور جو شخص ناخوش ہوتا ہے اس کے لئے ناراضگی ہوتی ہے۔

۹۷۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سعد بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے کہا ابولہیعہ کہا کرتے تھے کہ سنان بن سعد نے روایت کی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۹۷۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس احمد بن محمد شاذیاخی نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ان کے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا کہ ان کو لیث نے ابن الھاد سے اس نے عمر سے اس نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ان کو محمود بن لبید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو شخص صبر کرتا ہے بس اس کے لئے صبر کی جزا ہوتی ہے اور جو بے صبری کرتا ہے اس کے لئے بے صبری کی پاداش ہوتی ہے۔

ابن ابوزناد نے عمرو بن ابوعمرو سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۷۸۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو ہشیم نے ان کو سنان حضرمی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔

۹۷۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو حماد بن ابووائل نے ان کو ابن مسعود نے یا اس کے ماسوائے اصحاب رسول میں سے۔ ہشام کو شک ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزماتا ہے تو اسی کی محبت کی وجہ سے اس کو مصیبت اور آزمائش لگتی ہے یہاں تک کہ وہ بندہ پھر اللہ کو پکارتا ہے اور وہ اس کی دعا سن لیتا ہے (یعنی قبول کرتا ہے۔)

۹۷۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور حفص نے دونوں نے کہا کہ ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابووائل نے ان کو کردوس بن عمرو نے اور وہ کتاب پڑھتا رہتا تھا ہم نے جو کتاب پڑھی ہیں ہم نے ان میں نہیں پایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ بندے کو آزماتا ہے حالانکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے تاکہ اس کی عاجزی کو وہ سن لے۔ یہ زیادہ صحیح ہے حماد کی روایت میں سے۔

۹۷۸۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق سراج نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۹۷۸۲)...... أخرجه الترمذي بعضه في الزهد باب (۵۷) من طريق الليث. به وقال حسن غريب.

وانظر ابن ماجه الفتن باب (۲۳) والأوائل لابن أبي عاصم (۱۴۶)

(۹۷۸۸)...... تفرد المصنف بهذا الحديث كما في الكنز.

نے فرمایا بے شک اللہ جس وقت کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کو آزماتا ہے تاکہ اس کی پکار کو سنے۔

۹۷۸۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے جس نے سنی تھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے ان کو آزماتا ہے۔

۹۷۹۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمن بن زیاد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمن بن زیاد نے نہشل قرشی سے اس نے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں۔ تو اس کو آزمائش لگا دیتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ اس کو برگزیدہ بنادیں۔

اور ایک روایت میں جعفر نے سعید سے اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب وہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ آزمائش لگا دیتا ہے۔

۹۷۹۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابومعین حسین بن حسن رازی نے ان کو عبدالرحمن بن عبدالملک حزامی نے ان کو ابوقتادہ بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ثعلبہ بن ابومعیر نے ابن اخی زہری سے اس نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مؤمن کسی بل اور سوراخ میں بھی چھپا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں بھی اس پر کسی ایسے کو مسلط کر دے گا جو اس کو ایذاء پہنچائے گا۔

۹۷۹۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو خالد بن زید (طیب نے) ان کو ابوقیس نے حسن سے انہوں نے کہا کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے مگر اس کے لئے ایک منافق پڑوسی ہوتا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش

۹۷۹۳:۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن احمد عودی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابوہلال نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام سات سال تک آزمائے گئے وہ بیت المقدس کے کناسہ اور کوڑے کرکٹ کی جگہ پر ڈال

(۹۷۸۹)۔۔۔ هذا الحديث مرسل وفي إسناده مجهول وتفرد المصنف بهذا الحديث كما في الكنز.

(۹۷۹۰)۔۔۔ (۱) في أ (أحسن)

(۹۷۹۱)۔۔۔ (۱) سقط من الأصل واثبتناه من مجمع الزوائد (۲) ۔۔۔ في الأصل (ابن)

اخرجه البزار (۳۳۵۹ كشف الأستار) من طريق ابي قتادة العدوى عن ابي اخي الزهري. به.

وقال البزار لانعلم رواه إلا أبوقتاده عن ابي اخي الزهري.

وقال الهيثمي (۲۸۶/۷) رواه البزار والطبراني في الأوسط وفيه أبوقتادة بن يعقوب بن عبدالله العذري ولم أعرفه وبقية رجال الطبراني ثقات. ا هـ.

واخرجه الديلمي وقال: تفرد به أبومعين الحسين بن الحسن الرازي (الكنز ۷۸۱)

(۹۷۹۲)۔۔۔ (۱) في ن: (الطيب)

دیئے گئے تھے۔

۹۷۹۴:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو یوسف بن مہران نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے ان سے کہا اللہ کی قسم جھ پہ بڑی مشقت اور بھوک اور فاقہ آن پڑا ہے اس قدر کہ اگر میں اپنی زلفیں بیچوں ایک روٹی کے بدلے میں تو میں آپ کو کھانا کھلاسکتی ہوں پس اللہ سے دعا کرو کہ وہ آپ کو شفا دے انہوں نے کہا افسوس ہے تم پر ہم لوگ سات برس تک نعمتوں اور آسائشوں میں تھے۔ اب ہم سات برس سے آزمائش میں ہیں۔

جنت کو خواہشات ولذات کے ساتھ ڈھانپا ہوا ہے

۹۷۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابو مسلم اور محمد بن یحییٰ بن منذر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور حمید نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جنت مشکلات کی باڑ لگادی گئی ہے (یعنی جنت والے سارے کام مشکل ومحنت طلب ہیں) اور جہنم لذات وخواہشات کی باڑ لگادی گئی ہے۔ (یعنی سب مرغوب ومن پسند ہیں) مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قعنبی سے اس نے حماد سے۔

۹۷۹۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ بن ابی مسرہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو نوح بن جعونہ نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے سہارا لگائے ہوئے اور وہ فرمارہے تھے۔

تم لوگوں میں سے کون ہے جس کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی بھاپ سے بچالے۔ اس کے بعد فرمایا خبردار بے شک جنت کا عمل سخت اونچی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ خبردار جہنم کا عمل۔ یا یہ فرمایا تھا کہ دنیا آسان ہے گھرا ہوا لذت وشہوت کے ساتھ (تین بار فرمایا) اور نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا اور جو شخص فتنوں میں مبتلی کیا گیا اور اس نے صبر کیا پس بڑا خوش قسمت ہے وہ پھر بڑا خوش نصیب ہے وہ۔

۹۷۹۷:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ھروی نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث دراوردی سے علاء سے۔

اس امت کا عذاب

۹۷۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو شجاع بن مخلد اور اسماعیل بن سالم نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زیاد کے پاس تھا۔ اتنے میں

(۹۷۹۵)......أخرجه مسلم (۴/۲۱۷۴)

(۹۷۹۶)......أخرجه أحمد (۱/۳۲۷) عن أبی عبدالرحمن المقری. به.
وانظر الترغيب للأصبهانی (۱۴۱۷) بتحقيقی

(۹۷۹۷)......أخرجه مسلم (۴/۲۲۷۲)

خارجیوں کے سردار لائے جانے لگے (یا قتل کے بعد سر لائے گئے۔)

جب بھی کوئی سردار (یاسر) لایا جاتا تو میں یہ کہتا کہ یہ بھی جہنم میں گیا۔ چنانچہ عبداللہ بن یزید انصاری نے مجھ سے کہا اے میرے بھتیجے کیا آپ نہیں جانتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ بے شک اس امت کا عذاب (یعنی سزا) اس کی دنیا میں ہی مقرر کر دیا گیا ہے۔ حسن بن حکم نخعی نے ابو بردہ سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۷۹۹:.....اور ہمیں خبر دی ابو القاسم علی بن محمد ایادی نے بغداد میں ان کو ابو جعفر عبداللہ بن اسماعیل نے بطور املاء کے ان کو اسماعیل نے ان کو ابن اسحٰق قاضی نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو معاذ بن معاذ مسعودی نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری امت پر خصوصی رحم کیا گیا ہے (مرحومہ ہے) اس پر آخرت میں سزا نہیں ہے یقینی بات ہے کہ اس کا عذاب وسزا زلزلے کا آنا۔ قتل ہونا اور آزمائشیں اور مصائب ہیں۔

۹۸۰۰:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید بن فرتج خمیمی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو ابو الولید بن حماد نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن فضل۔ بن عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان بن نعمان انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو الفضل نے اپنے والد عاصم سے اس نے اپنے والد عمر سے اس نے اپنے والد قتادہ بن نعمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو احسن صورت میں نازل کیا جس احسن صورتوں میں وہ آتے تھے۔ انہوں نے آکر کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اوپر سلام کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے کہتے ہیں بے شک میں نے دنیا کی طرف پیغام دیا ہے کہ میرے دوستوں کے ساتھ تادیب وسزا والا معاملہ کریں۔ اور ان کی زندگی مکدر و تلخ کردو۔ اور تنگی کردو اور ان پر تشدد اور سختی کرو یا سخت ہو جاؤ۔ تاکہ وہ (دنیا سے بے رغبت اور متنفر ہو کر) میری ملاقات کو محبوب رکھیں۔ میں نے دنیا کو اپنے اولیاء کے لئے قید خانہ بنایا ہے اور اپنے دشمنوں کے لئے جنت بنایا ہے۔

یہ حدیث بس اسی اسناد کے ساتھ ہی نقل ہوئی ہے جب کہ اس میں کئی راوی مجہول ہیں۔

مصائب پر صبر

۹۸۰۱:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبداللہ حافظ نے ہمدان نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو الیمان نے ان کو عفیر بن معدان نے سلیم بن عامر سے اس نے ابو امامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے جاؤ میرے بندے کے پاس اس پر مصائب انڈیل دو وہ اس پر عمل کرتے ہیں مگر وہ ان مصائب پر صبر کرتا ہے وہ واپس آکر کہتے ہیں کہ ہم نے تو اس پر مصائب اونڈیل دیئے جیسے آپ نے ہمیں حکم دیا تھا (مگر وہ تو صبر کر رہا ہے اے رب تو اس پر رحم کر دے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ واپس ہٹ جاؤ میں تو پسند کرتا ہوں کہ میں اس کی آواز سنتا رہوں (یعنی وہ مجھے پکارتا رہے اور میں سنتا رہوں۔)

۹۸۰۲:.....اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابو امامہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم لوگ کسی ایسے امر کو دیکھو جس کو

(۹۷۹۸).....(۱) فی ن : (مسلم)

أخرجه الحاكم (۴/۴۵۴) من طريق أبي بكر بن عياش. به

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۹۸۰۰).....أخرجه الطبراني (۱۹/۷) عن الوليد بن حماد الرملي. به.

(۹۸۰۱).....وأخرجه الطبراني (۸/۱۹۵ رقم ۷۶۹۷) من طريق أبي اليمان. به

وقال الهيثمي في المجمع (۲/۲۹۱) فيه عفير بن معدان ضعيف.

بدل دینے کی تم لوگ استطاعت نہیں رکھتے ہوتو اس پر صبر کیا کرو یہاں تک صبر کرو کہ خود اللہ تعالیٰ اس کو بدل دے۔

فاسق اہل جہنم ہیں

۹۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابوراشد نے ان کو عبدالرحمٰن بن شبل نے وہ اصحاب رسول میں سے ایک آدمی تھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک فاسق اہل جہنم ہیں۔ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ فاسق کون ہیں؟ فرمایا کہ عورتیں ہیں؟ اس آدمی نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا وہ ہماری مائیں بہنوں اور بیٹیاں اور ہم لوگوں کی بیویاں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں کیوں نہیں مگر وہ جب عطا کی جاتی ہیں تو شکر نہیں کرتیں اور جب دیر سے دی جائیں تو صبر نہیں کرتیں۔

فصل:......اس بات کا ذکر ہے کہ درد والم ہو یا امراض اور مصائب وہ سب کے سب گناہوں کے کفارے ہیں

۹۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی سفیان نے عمرو بن محیص سے اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

من یعمل سوء یجزبه

جو شخص برا عمل کرے گا اس کی سزا دیا جائے گا۔

تو مسلمانوں پر مشکل اور سخت گذری۔لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اور ایک روایت میں قتیبہ سے مروی ہے۔وہ مسلمانوں پہ مشکل گذری۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ میانہ روی اختیار کرو۔کردار وگفتار کی سچائی و درستگی کے ساتھ سلامتی والی روش اختیار کرو لہٰذا ہر اس کیفیت میں جس میں مسلمان تکلیف ومصیبت پہنچایا جائے وہ کفارہ ہوتی ہے (یعنی گناہوں کو مٹاتی ہے) یہاں تک کہ کانٹا جو اس کو چبھایا جاتا ہے۔یا کوئی رنج وتکلیف جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۹۸۰۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی نے ان کو ابوبکر صدیق نے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اس روایت کے بعد خیر وبھلائی کہاں ہے۔

من یعمل سوء یجزبه

جو شخص برا عمل کرے گا اس کی جزا سزا دیا جائے گا۔

(۹۸۰۲)......أخرجه الطبراني في الكبير (۱۹۲/۸ رقم ۷۶۸۵) وقال الهيثمي (۲۷۵/۷) فيه عفير بن معدان وهو ضعيف.

(۹۸۰۳)......أخرجه الحاكم (۱۹۰/۲ و ۱۹۱) من طريق يحيى بن أبي كثير. به وليس في أبي راشد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

وأخرجه أحمد (۴۲۸/۳) من طريق يحيى بن أبي نمير عن أبي راشد الحبراني. به.

(۹۸۰۴)......أخرجه مسلم (۱۹۹۳/۴)

تو اس کا تو مطلب ہوا کہ ہر غلط عمل کی سزا ملے گی۔

اور سفیان کی ایک روایت میں ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ اس آیت کے بعد خیر کہاں ہے؟(یعنی پھر خیر نہیں ہے)

من يعمل سوء يجزبه

مطلب یہ ہوا کہ ہم جو بھی برا یا غلط عمل کریں اس کی سزا ملے گی۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھے معاف فرمائے اے ابوبکر تین مرتبہ یہی کہا۔ پھر فرمایا کہ کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنجیدہ اور دکھی نہیں ہوتے؟ کیا آپ تکلیف اور تھکن کا شکار نہیں ہوتے؟ کیا تجھ پر آزمائش اور مصیبت نہیں آتی؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں آتی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی جزا ہے جو تمہیں دی جاتی ہے۔اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے بھی کہا کہ کیوں نہیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وہ سزا ہے جو تمہیں دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے۔

۹۸۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ ایک آدمی نے یہ آیت تلاوت کی:

من يعمل سوء يجزبه

تو کہا کہ اگر ہمیں اپنے ہر عمل کی اور اپنے کیے کی سزا ملنے لگی تو ہم تو ہلاک ہو جائیں گے اس وقت۔

لہٰذا یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: جی ہاں بالکل مؤمن کو اس کی مصیبت کی سزا دنیا میں دی جاتی ہے جو بھی مصیبت ہو خواہ اس کی جان میں ہو یا اس کے مال میں۔اور اس میں بھی جو اس کو تکلیف پہنچے۔

۹۸۰۷:.....اور ہمیں خبر دی ابوالحسن مصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبیداللہ بن وہب نے۔اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ بے شک بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ یزید بن ابویزید نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبید بن عمیر سے مگر اس نے یہ قول ذکر نہیں کیا کہ اس کے مال میں (قولہ و مالہ)۔

بروز قیامت اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

۹۸۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے دونوں نے کہا ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ہیثم بن ربیع نے ان کو سماک بن عطیہ نے ان کو ایوب نے ابوقلابہ سے اس نے انس سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک یہ آیت نازل ہوئی۔

فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره. ومن يعمل مثقال ذرة شراً يره.

جو شخص ذرے کے برابر خیر کا عمل کرے گا اس کو دیکھ لے گا۔اور جو شخص ذرے کے برابر شر کا عمل کرے گا اس کو بھی دیکھ لے گا۔

تو حضرت ابوبکر صدیق نے اپنا ہاتھ اوپر کو اٹھالیا اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ میں نے ذرے کے برابر بھی اگر غلطی کی ہوگی تو وہ بھی سامنے آجائے گی؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

تجھے کیا پرواہ ہے اے ابوبکر! کیا آپ نے نہیں دیکھا ہے آپ جو دنیا میں دیکھتے ہیں اس قبیل سے جو نا گوار ناپسند کیفیت دیکھتے ہیں وہ برائی

(۹۸۰۵)......أخرجه أحمد (۱/۱۱) من طريق سفيان. به. (۹۸۰۸) (۱) في أ (القاضي).

کے ذرے میں۔ تیرے لئے اللہ تعالیٰ خیر کے ذرے جمع کرتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن آپ کو وہ پورے پورے عطا کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو تنبیہ

۹۸۰۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو امیہ بنت عبداللہ نے وہ کہتی ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں **من یعمل سوء یجزبہ** تو سیدہ نے فرمایا کہ آپ نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو مجھ سے کسی ایک نے نہیں پوچھی جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی میں نے اس آیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے بندے کو سرزنش اور جھڑکی ہے یا عتاب ہے اور انتباہ ہے اس قبیل سے ہے جزا جیسے بخار ہو جاتا ہے۔ یا انسان رنجیدہ خاطر ہوتا ہے۔ یا کوئی تنگی اور تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کوئی معمولی سی پونجی جس کو انسان جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ گم ہو گئی ہے اور اس پر پریشان ہوتا ہے اس کے لئے پھر اس کو وہ اپنی جیب میں پالیتا ہے (اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سونا بھٹی میں سے نکلتا ہے۔

۹۸۱۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابو عامر خزاز نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بے شک میں جانتی ہوں سخت ترین آیت قرآن میں وہ اللہ کا یہ فرمانا ہے **من یعمل سوء یجزبہ** (جو شخص برائی کا عمل کرتا ہے اس کے بارے میں سزا اس کو دی جائے گی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بے شک مسلمان دنیا میں اپنے بدتر اعمال کی سزا دے دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں مرض کا ذکر کیا اور کچھ دیگر اشیاء کا یہاں تک کہ اس کے آخر میں رنج اور سختی کو ذکر کیا...... اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے پوچھا...... اور اس روایت کو ابن جریج نے روایت کیا ہے ابن ابوملیکہ سے مگر اس نے اس کو مختصر کیا ہے۔

۹۸۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے اس نے ابن ابوملیکہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

۹۸۱۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو حسن نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **من یعمل سوء یجزبہ**۔ تو حسن نے فرمایا کہ یہ چیز وہ ہے اللہ نے جس کے ساتھ اس عمل کرنے والے کی ذلت ورسوائی کا ارادہ کیا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ جس کی عزت واکرام کا ارادہ کرتا ہے اس کی غلطیوں اور گناہوں سے وہ درگزر کرتا ہے۔ یہ وہ سچا وعدہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔

بندہ کو مصیبت اس کے اعمال ہی کی وجہ سے پہنچتی ہے

۹۸۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو فضیل بن عبدالوہاب نے ان کو ہشیم نے ان کو منصور نے حسن سے یہ کہ عمران بن حصین نے اپنے وجود کا جائزہ لیا تو فرمایا کہ نہیں دیکھا اس کو میں نے مگر کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہی تکلیف

(۹۸۰۹)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۵۸۴)　　(۹۸۱۱)...... أخرجه أحمد (۶/ ۵۳)

پہنچتی ہے اوراس میں سے بھی جو اللہ معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر

جو کچھ تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور بہت ساری ان غلطیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۸۱۴: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح بن اسلم نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو یزید بن عبداللہ بن زیاد بن ربیع نے وہ کہتے ہیں میں نے ابی بن کعب سے کہا اے ابو المنذر! کتاب اللہ میں ایک آیت ہے جس نے مجھے غمگین کر دیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کون سی آیت ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ومن یعمل سوء یجزبه. بے انہوں نے فرمایا کہ میں تو تمہیں فقیہ (سمجھدار) سمجھتا تھا۔ (بات یہ ہے کہ) مومن کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے خواہ پیر میں تکلیف ہو یا کسی رگ کا پھڑکنا ہو اور خواہ وہ لکڑی کی خراش ہو۔ وہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور ان میں سے بھی اللہ تعالیٰ زیادہ تر سے درگذر کرتا ہے۔

۹۸۱۵: ..... اور کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر ۔ جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے اور بہت سارے گناہ تو وہ معاف کر دیتا ہے حضرت قتادہ نے کہا ہمارے لئے ذکر کیا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

نہیں پہنچتی کسی آدمی کو کوئی خراش لکڑی وغیرہ سے نہ ہی پیر کا پھسلنا اور نہ ہی کوئی رگ کا پھڑکنا مگر کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور ان میں سے زیادہ تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے قتادہ سے پھر اس نے اس کو بطور مرسل روایت کے ذکر کیا ہے۔

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائیں

۹۸۱۶: ..... اور اس کو حسن نے بھی روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے اور وہ سعید بن منصور کی تفسیر میں ہے۔

۹۸۱۷: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بالویہ نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عبداللہ بن مغفل نے کہ ایک عورت جاہلیت میں (طوائف تھی) اس کے پاس ایک آدمی گذرتا تھا یا وہ اس کے پاس سے گذرتی تو آدمی اس کی طرف دست درازی کرتا تھا۔ تو وہ کہتی کہ میں تیرے لئے ہوں پھر جب اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا۔

اور اسلام لے آیا تو اس نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ ایک مرتبہ اس طرف سے اس کا گذر ہوا اس نے چلتے چلتے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اچانک جو مڑا تو اس کا چہرا ایک دیوار سے ٹکرا گیا۔ وہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے آپ کے ساتھ خیر و بھلائی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ شر اور برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کا گناہ اس پر قائم رکھتے ہیں روک کر رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

(۹۸۱۷) ..... أخرجه أحمد (۸۷/۴) والطبراني في الكبير كما في مجمع الزوائد (۱۹۱/۱۰) والحاكم (۳۴۹/۱ و ۳۷۷/۴) وابن حبان (۲۴۵۵. الموارد) والمصنف في الأسماء والصفات (ص ۱۵۳. ۱۵۴) من طريق حماد بن سلمة. به

۹۸۱۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن سہل بن عسکر نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اللہ تعالیٰ گرفت کرنے لگے بسبب اس کے جو انہوں نے گناہ کیا ہے یعنی دونوں ہاتھوں نے تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا......اس اسناد کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے میرے علم کے مطابق ابن عساکر اس کو روایت کرنے میں متفرد ہے اکیلا ہے۔

اس امت کو سزا دنیا ہی میں دی جاتی ہے

۹۸۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابوحصین نے ابو بردہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور عبداللہ بن یزید بھی اس کے پاس تھے تو اس وقت ان کے پاس (مقتول) خارجیوں کے سر لائے جانے لگے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ کسی بندے کے پاس گذرتے تو میں یہ کہتا کہ جا تو بھی جہنم کی طرف۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے کہ اے بھتیجے ایسے نہ کہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اس امت کا عذاب و سزا اس کی دنیا میں ہی ہوگا۔

۹۸۲۰:......ہمیں خبر دی ابوجعفر کامل بن احمد مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن اسحق بن ایوب ضبعی نے اپنی کتاب سے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد مؤذن مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث بیان کی مالک بن عبیدہ دئلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عبادت گذار بندے نہ ہوتے اور شیر خوار بچے نہ ہوتے چرنے والے بے زبان مویشی نہ ہوتے تو تمہارے اوپر عذاب انڈیل دیتا اس کے بعد وہ راضی ہوتا عبیدہ دئلی کے دادا مسافع تھے۔

عذاب ادنیٰ

۹۸۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوزید ہروی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عزرہ نے حسن عرنی سے اس نے یحییٰ بن جزار سے اس نے ابن ابولیلیٰ سے اس نے ابی بن کعب سے۔

ولنذيقنهم من العذاب الادنىٰ دون العذاب الاكبر

اور البتہ ضرور ہم ان کو چکھائیں گے چھوٹا یا قریب کا عذاب ماسوائے بڑے عذاب کے۔

ابی بن کعب نے فرمایا کہ اس سے مراد دنیا میں آنے والی یا ملنے والی مصیبت ہے۔ ابوعبداللہ حافظ نے کہا کہ عزرہ نامی شخص وہی ابن یحییٰ ہے۔

۹۸۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے کہ۔

(۹۸۱۹)......سبق برقم (۹۷۹۸)

(۹۸۲۰)......الحديث في الإصابة (۲/۸۶) في ترجمة مسافع الدئلي

وانظر الجرح (۸/۲۱۳)

(۹۸۲۱)......اخرجه احمد (۵/۱۲۸) من طريق شعبة. به

ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر .

ابوالعالیہ نے فرمایا کہ عذاب ادنیٰ سے مراد مصائب دنیا مراد ہیں۔

لعلھم یرجعون تا کہ وہ رجوع کریں۔فرمایا اس کا مطلب ہے تا کہ توبہ کریں۔

تکالیف پر گناہوں کا مٹنا

۹۸۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوجعفر آدمی نے ان کو ابوالیمان نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے عطیہ بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بیمار ہو گئے تھے اہل دمشق کی ایک جماعت عیادت کرنے آئی انہوں نے پوچھا اے ابواسحٰق آپ کیسے ہیں؟ بولے خیریت سے ہوں۔جسم ہے جو اپنے گناہ کی وجہ سے گرفت میں ہے اگر اس کا رب چاہے اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس پر رحم کرے۔اور اگر نئی تخلیق اٹھائے گا تو اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۹۸۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر قاضی نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یونس نے۔''ح''اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ مکائیلی نے ان کو عبدان اھوازی نے ان کو احمد بن عمرو بن السرح نے ان کو ابن وھب نے ان کو مالک بن انس نے اور یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مصیبت جو مسلمان کو پہنچائی جائے اس کے ذریعے اس شخص کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔حتیٰ کہ کانٹا بھی اگر اس کو چبھتا ہے (تو اس پر اس کو اجر ملتا ہے۔)

اور بحر کی ایک روایت میں ہے کہ مؤمن۔(یعنی مسلم کی جگہ مؤمن کا لفظ ہے۔)

۹۸۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شعیب نے زہری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مصیبت بھی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ کانٹا جو اس کو چبھ جائے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

۹۸۲۶:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن جناح بن یزید قاضی نے ان کو محمد بن عبید نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس مسلمان کو بھی کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے کوئی بڑی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے کوئی نہ کوئی غلطی مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے ذریعے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۹۸۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد ابن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ قریش کے کچھ نوجوان ان کے پاس آئے اور وہ لوگ منیٰ میں تھے حالانکہ وہ ہنس رہے تھے سیدہ نے پوچھا کہ تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو بولے فلاں آدمی خیمے کی طناب پر سے گر گیا قریب تھا کہ اس کی آنکھ پھوٹ جاتی وہ کہنے

(۹۸۲۳) (۱) فی ن: (أبو النعمان)

(۹۸۲۴) أخرجه مسلم (۴/۱۹۹۲)

(۹۸۲۶) أخرجه مسلم (۴/۱۹۹۱ و ۱۹۹۲)

(۹۸۲۷) أخرجه مسلم (۴/۱۹۹۱)

لگیں مت ہنسو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو مسلمان بھی کانٹا چھبایا جائے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف اس کو پہنچے اس کے بدلے میں اس کے لئے درجہ لکھ دیتا ہے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں اس سے ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے۔

۹۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحق نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ ابن قسیط نے اس کو حدیث بیان کی ہے محمد بن منکدر سے اس نے سیدہ عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی کوئی تکلیف کسی مسلمان پر یہاں تک کہ کانٹا جو اس کو چھبتا ہے یا کوئی رنج ومصیبت جو اس کو غمگین کرتی ہے۔یا غصے کو دبانے کی شدت اور تکلیف اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹادیتا ہے۔

۹۸۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحق نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو زہیر بن محمد نے [1] کو محمد بن عمرو نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے اور ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی (تکلیف) پہنچتی ہے خواہ کوئی تھکان ہو یا بیماری ہو یا کوئی حزن وغم ہو یا کوئی ایذا ہو حتیٰ کہ کانٹا جو اس کو چھبتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس سے اس کے گناہ مٹادیتا ہے۔

۹۸۳۰:......اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسحق بن ابراہیم نے اپنی مسند میں اور انہوں نے کہا ہے اس کی اسناد میں محمد بن عمرو بن حلحلہ اس نے عطاء بن یسار سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے بخاری نے صحیح میں عبداللہ بن محمد سے اس نے ابوعامر عقدی سے۔

۹۸۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی اسامہ بن زید لیثی نے ان کو محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء ے بنی عامر بن لوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

ناگوار جو چیز بھی مؤمن بندے کو پہنچتی ہے کوئی تھکان یا بیماری یا حزن وغم [2] حتیٰ کہ کوئی تفکر جو اس کو فکرمند کرتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس سے اس کی غلطیاں مٹادیتا ہے۔

۹۸۳۲:......اس کو روایت کیا ہے ولید بن کثیر نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید اور ابوہریرہ نے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اگر بیمار ہو تو بھی۔

۹۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو حدیث بیان کی ولید بن کثیر نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری اور ابوہریرہ نے کہ ان دونوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

نہیں پہنچتی مؤمن کو کوئی تھکان نہ بیماری اور مرض نہ کوئی پریشانی نہ ہی کوئی غم نہ ہی کوئی فکر جو اس کو فکرمند کرتی ہے مگر مٹادیتا ہے اس سے اس کے گناہ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر سے اس نے ابواسامہ سے۔

(۹۸۳۱) (۱) فی ن: (عمر) (۲) فی ن: (الغم)

مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے

۹۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن ولید قرشی نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو خالد نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی آدمی کی مزاج پرسی کرنے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا انشاء اللہ صحیح ہے۔ دیہاتی نے کہا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے جو جوش مارتا ہے۔ بڑے بوڑھے کو تاکہ قبریں اس کی مشتاق ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس وقت ایسے ہی ہوگا۔

۹۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ زاہد اصفہانی نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن مختار نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۹۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو بکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو یحییٰ بن منصور ہروی نے ان کو ابو سعد نے ان کو عبداللہ بن جعفر برمکی نے ان کو معن نے مالک سے اس نے ربیعہ سے اس نے ابو الحباب سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مؤمن کے ساتھ ہمیشہ آزمائش قائم رہتی ہے اس کی اولاد میں اور خود اس کی ذات میں حتیٰ کہ وہ اللہ کو مل جاتا ہے۔ اور اس کے مال میں اس کی غلطی کی وجہ سے۔

۹۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابو منصور محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے یعنی ابن علقمہ سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کے ساتھ ہمیشہ آزمائش لگی رہتی ہے اس کے نفس میں اور اس کی اولاد میں یہاں تک کہ وہ اللہ کو مل جاتا ہے اور اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔

۹۸۳۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابو مریم نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے اور ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو میرے دادا سعید بن ابو مریم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی نافع بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی جعفر بن ربیعہ نے ان کو عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن سائب نے یہ کہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن ازہر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مؤمن کی مثال جب اس کو بخار آتا ہے لوہے جیسی ہے جو آگ میں ڈالا جاتا ہے پھر اس کا میل اور زنگ دور ہو جاتا ہے اور وہ صاف ہو کر رہ جاتا ہے۔

۹۸۳۹:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ بن عمر خشمی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو حجاج صواف نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو زبیر ام سائب۔ یا ام مسیتب کے پاس پہنچے تو وہ بخار سے کانپ رہی تھی۔ اس نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا کانپ رہی ہو؟ بولی بخار ہو گیا ہے اللہ اس کو برباد کرے گا۔

(۹۸۳۶)......أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۵۳۵) بتحقيقي من طريق سعيد بن يسار أبو الحباب. (۱)......في ن (وحاجته)

(۹۸۳۷)......أخرجه الأصبهاني في (۵۳۶)

(۹۸۳۸)......(۱) في ن : (عبدالله) وهو خطأ (۲)...... في ن : (والحمى)

(۹۸۳۹) أخرجه مسلم (۱۹۹۳/۴) وانظر الترغيب للأصبهاني بتحقيقي (۵۲۶)

انہوں نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو بے شک وہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ قواریری سے۔

۹۸۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فاطمہ خزاعیہ نے۔انہوں نے عام اصحاب رسول کو پایا تھا۔وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کی عیادت کی تھی اس کو تکلیف تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسے پاتی ہو؟ وہ کہنے لگی کہ خیریت سے ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر شام سے ام ملدم میرے ساتھ ہے اس سے اس کی مراد بخار سے تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم صبر کرو بے شک وہ انسان کے میل کو دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے۔

مؤمن مریض کی مثال

۹۸۴۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حاجب بن ولید نے ان کو ولید بن محمد موقری نے ان کو زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

سوائے اس کے نہیں کہ مریض کی مثال جب وہ صحت یاب ہو جائے اپنے مرض سے آسمان سے گرنے والی برف جیسی ہے رنگ اور صاف ہونے کے اعتبار سے۔

شیخ احمد نے کہا یہ روایت معروف ہے موقری سے اور وہ ضعیف ہے۔

۹۸۴۲:......ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے جو کہ بیہقی کے رہنے والے تھے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن مودود نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بقیہ نے زبیدی سے اس نے زہری سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ مریض کی مثال جب وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور ٹھیک ہو جاتا ہے مثل برف کے ہے جو آسمان سے گرتی ہے اپنی صفائی اور حسن اور رنگ کے اعتبار سے۔

بخار جہنم کی بھٹی سے ہے

۹۸۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یزید بن ہارون نے اور علی بن عیاش حمصی نے۔

(۹۸۴۱)......أخرجه البزار (۷۶۲. كشف الأستار) من طريق الوليد بن محمد. به

وقال البزار: الوليد لين الحديث يقال له الموقرى حدث عن الزهرى بأحاديث لم يتابع عليها

وقال الهيثمى (۳۰۳/۲) رواه البزار والطبرانى فى الأوسط وفيه الوليد بن محمد الموقرى وهو ضعيف.

قلت: هذا الحديث رواه الترمذى (۲۰۸۶) ط / الحلبى من طريق الموقرى. به

فلا أدرى كيف ورد فى كشف الأستار وفى مجمع الزوائد

مع العلم أن هذا الحديث سقط من تحفة الأشراف أيضاً

وفى أمالى الشجرى (۲۸۷/۲) (المورقى) بدلاً من (الموقرى) وهو خطأ (والبراء) بدلاً من (أنس) وهو خطأ أيضاً

(۹۸۴۲)......أنظر اللآلى (۳۹۹/۲) والكامل لابن عدى (۱۲۴۳/۳)

(۹۸۴۳)......أخرجه الأصبهانى فى الترغيب (۵۳۰) بتحقيقى من طريق أبى غسان. به

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن مطرف نے ان کو ابو الحصین نے ابو صالح اسعدی سے ان کو ابوامامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی بھٹی ہے اس میں سے مؤمن کو جو کچھ پہنچے وہ اس شخص کا جہنم میں سے حصہ تھا۔

دونوں کے الفاظ برابر ہیں علاوہ ازیں یہ بات ہے کہ علی بن عیاش نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی محمد بن مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوحصین نے۔ اور کہا ہے یزید نے ابوالحصین سے اور وہ ابوالحصین مروان بن روبہ ہے۔

۹۸۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ نے ان کو ابوصالح اشعری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت کی جس کو بخار تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوہریرہ بھی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوش ہو جا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندہ مؤمن پر اپنی آگ مسلط کرتا ہوں دنیا کے اندر تاکہ یہ اس کے آخرت کی آگ کے حصے کے قائمقام ہو جائے۔

۹۸۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوہشام یحییٰ بن یمان نے ان کو عثمان نے ان کو مجاہد نے فرمایا کہ بخار ہر مؤمن کا حصہ ہے جہنم کا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (بطور استدلال) وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیاً تم میں سے ہر شخص نے جہنم میں جانا ہے یہ تیرے رب کا طے شدہ فیصلہ ہے۔ (وارد ہونا آنا یا داخل ہونا ہے) دنیا کا ورود ہی آخرت کا ورود ہے۔

۹۸۴۶:..... ہمیں خبر دی قاضی ابوسعید خلیل بن احمد بن محمد بن یوسف مہلبی البستی نے جو کہ ہمارے پاس نیشاپور میں آئے تھے۔ ان کو ابو العباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابوخیثمہ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عصمہ بن سالم ھنائی نے اور وہ سچے آدمی تھے ان کو اشعث بن جابر نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ابوریحانہ انصاری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کی تپش کی بھٹی ہے اور یہ مؤمن کا جہنم کا حصہ ہے۔

۹۸۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے مہدی بن میمون نے ان کو واصل مولیٰ ابوعیینہ نے ابوسیف سے وہ بشار ہیں۔ انہوں نے ولید بن عبدالرحمن سے وہ اہل شام کے فقہاء میں سے تھے۔

اس نے عیاض بن عطیف سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعبیدۃ بن جراح کے پاس گیا ان کی بیماری کے ایام میں اور ان کی عورت ان کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دیوار کی طرف منہ کئے ہوئے تھی۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا ابوعبیدہ آپ نے آج رات کیسی گذاری؟ خاتون نے جواب دیا اللہ کی قسم اجر وثواب کے ساتھ۔ کہتے ہیں کہ آپ خود ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے آج رات کسی اجر وثواب کے ساتھ نہیں گذاری کہتے ہیں۔

ہمارے ساتھ جو لوگ تھے ان کو یہ بات بری لگی انہوں نے خود اور فرمایا کہ یا آپ لوگ مجھ سے نہیں پوچھو گے اس کے بارے میں جو کچھ میں نے کہا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ آپ نے جو کہا تھا ہمیں وہ بات کچھ اچھی نہ لگی تھی اور کیسے آپ سے پوچھتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جس شخص کو اس کے جسم کے بارے میں کسی آزمائش میں مبتلا کریں وہ اس کا حصہ ہی

(۹۸۴۵)..... (۱) سقط من (ن) (۹۸۴۷)..... (۱) فی ن : (ابن عیینة)

ہوا کرتا ہے۔

اور ابودرداء سے مروی ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم میں اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس طرف گئے ہیں۔

۹۸۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابومعمر نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے فرمایا بے شک درد و بیماری کے ساتھ اجر نہیں لکھا جاتا یقینی بات ہے کہ اجر عمل میں ہوتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

۹۸۴۹:......شیخ احمد نے فرمایا کہ ہم نے روایت کیا ہے حدیث منصور میں ابراہیم سے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔کانٹے والی حدیث میں کہ مگر اس کے لئے اس کے بدلے میں درجہ لکھا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ اس کی خطا مٹا دی جاتی ہے۔

۹۸۵۰:......اور اعمش کی روایت میں ہے ابراہیم سے اس حدیث میں کہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں یا اس کے ذریعے اس کا گناہ مٹا دیتے ہیں۔

۹۸۵۱:......اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابووائل نے سیدہ عائشہ سے اس مفہوم کے ساتھ شاید کہ وہ اس کا حصہ ہو اگر گناہ تھا یا درجہ کا اضافہ اگر یہ اس کے مطابق ہو۔اور احادیث میں جمیع گناہوں کے مٹنے کی بات ہے۔

عیادت اور بشارت

۹۸۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو حسین بن علی بن مہران دقاق سلمہ بن شبیب کے بھانجے نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو ابوالملیح رقی نے ان کو محمد بن خالد نے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو محمد بن خالد سلمی نے ان کو ان کے والد نے اپنے دادا سے اور ان کے دادا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی۔وہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو ملنے کے لئے نکلے انہیں پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ بیمار ہیں۔لہٰذا وہ گئے اور جا کر کہا کہ میں آپ کو ملنے آیا ہوں اور عیادت کرنے آیا ہوں اور بشارت دینے بھی آیا ہوں۔اس دوست نے پوچھا آپ نے یہ ساری چیز کیسے جمع کر لیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نکلا تو تھا ملنے کے لئے۔پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ بیمار ہیں۔پھر عیادت کی نیت بھی کر لی۔اور میں آپ کو ایک چیز کی بشارت دیتا ہوں میں نے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا:

جب کسی بندے کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی مقام طے ہو جائے جس مقام تک وہ اپنے عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی اس کی جسمانی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں یا اس کی اولاد کی آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں۔پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے حتیٰ کہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جو اس کے لئے اللہ کی طرف سے طے تھا۔

مصائب پر صبر کے ذریعہ اعلیٰ مقام پر فائز ہونا

۹۸۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابومنصور محمد بن احمد صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمش مزکی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا ایک آدمی پر ایک مرتبہ گذر ہوا اس

(۹۸۵۲) ......(۱) فی ن: (عبادتک)

کے عبادت خانے میں۔ پھر کچھ عرصے بعد اس کے پاس سے گذر ہوا تو کیا دیکھا کہ اس کو درندوں نے پھاڑ دیا ہے سر کہیں پڑا ہے تو ران کہیں پڑی ہے اور جگر کہیں پڑا ہے تو گوشت کہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب یہ تیرا بندہ تیری اطاعت کرتا تھا۔ آپ نے اس کو اس حالت میں مبتلا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو وحی کی اے موسیٰ اس نے مجھ سے ایک ایسا مقام مانگا تھا جس مقام تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تھا۔ لہٰذا میں نے اس کو اس مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے تا کہ میں اس کو اس کے بدلے میں اس مقام تک پہنچا دوں۔

۹۸۵۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو ابوتمیلہ نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس نے خبر دی ہے جس نے بریدہ اسلمی سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ نہیں پہنچتی مسلمانوں میں سے کسی آدمی کو کوئی تنگ دستی یا اس سے بڑی تکلیف یہاں تک کہ اس نے کانٹے کا بھی ذکر کیا مگر دو میں سے کسی ایک صفت کے لئے۔ تا کہ اس کے گناہوں میں سے کسی گناہ کو معاف کر دے کہ جس گناہ کو وہ معاف کرنے والا نہیں تھا مگر اسی کیفیت کے ساتھ یا کسی مرتبے کو اس کو پہنچانا ہوتا ہے جس تک وہ اس کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ہوتا۔

۹۸۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو یحییٰ بن ایوب بجلی نے ان کو ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک آدمی کا اللہ کے نزدیک ایک خاص مقام ہوتا ہے، اپنے عمل سے وہ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی ناگوار کیفیت کے ساتھ ہمیشہ آزماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

۹۸۵۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو محمد بن ابوحمید نے یہ کہ ابوعقیل زرقی نے اس کو خبر دی ہے ابن ابوفاطمہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

تم میں سے کون ہے؟ جو یہ پسند کرے کہ صحت میں ہو پھر کبھی بیمار نہ ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تم بھٹکے ہوئے گدھے کی طرح ہو جاؤ۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرو گے؟ کہ تم لوگ اصحاب کفارات بن جاؤ؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک بندے کا جنت میں ایک مقام طے ہوتا ہے جس مقام تک وہ اپنے کسی عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو کسی آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔ تا کہ وہ اس کے ذریعے جنت کے اس مقام کو پہنچ جائے جس مقام تک وہ اپنے کسی عمل سے نہیں پہنچ سکتا۔

۹۸۵۷:......بخاری نے اپنی تاریخ میں مسلم بن عقیل مولیٰ زرقین ابوعقیل کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ ابن ابواویس نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے بھائی نے حماد بن ابوحمید سے اس نے مسلم بن عقیل مولیٰ زرقین سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابوایاس ابن ابوفاطمہ ضمری کے پاس گیا۔ اس نے کہا اے ابوعقیل مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی ہے میرے دادا سے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

(۹۸۵۳)......(۱) فی ن : (الترکی) (۲)......فی ن : (بھذہ)

(۹۸۵۵)......(۱) فی ا : (عن) وھو خطأ (۹۸۵۶)......(۱) فی ن : (بن)

اخرجه الأصبهانی (۵۲۸) بتحقیقی من طریق عبداللہ بن ابی ایاس بن ابی فاطمة عن ابیه عن جده.

(۹۸۵۷)......انظر تاریخ البخاری الکبیر (۷/۲۶۶)

شیخ احمد نے فرمایا وہ ان میں تھا جن کو اجازت دی ابوعبداللہ نے اس کی روایت کرنے کی احمد بن محمد بن واصل بغدادی سے اس نے اپنے والد بخاری سے۔

۹۸۵۸:......اور اس کو روایت کیا ہے ابو عامر عقدی نے ان کو محمد بن ابو حمید نے ان کو مسلم بن عقیل نے ان کو عبداللہ بن ایاس بن ابو فاطمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے کہ ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔ مگر انہوں نے کہا: مثل صیالہ گدھوں کے ہو۔ لہٰذا میں نے اس بارے میں بعض اہل ادب سے پوچھا کہ تو انہوں نے بتایا کہ اس سے ان کی مراد ہیں حمار وحشی جو حملہ کرے وہ حیوانات میں سے سب سے زیادہ تندرست اور صحت والا ہوتا ہے۔ (یہاں پر) یا (واو) کے قائمقام کردی گئی ہے۔ (کیونکہ صیالہ اصل صوالہ تھا صول سے مشتق ہے۔)

۹۸۵۹:......شیخ احمد نے کہا اور ذکر کیا ابو احمد عسکری نے بھی اپنی کتاب میں کہ وہ لفظ کا آخر الصالۃ ہے بے نقط صاد کے ساتھ لفظ ہو تو حمار وحشی کو کہتے ہیں (جو تیز آواز کو کھنکھناتی آواز دار ہوتا ہے۔)

۹۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو عمران بن زید تغلبی نے ان کو عبدالرحمن بن قاسم نے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کی کوئی رگ نہیں کاٹی جاتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا کوئی گناہ مٹا دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے ذریعے درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

اپنے قریبی اور پیارے کی موت پر صبر

۹۸۶۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو سعید مقبری نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے اس بندے کے لئے کوئی جزا نہیں ہے میں جس کے پیارے کو موت دے دوں دنیا میں جس پر وہ ثواب کا طالب ہو سوائے جنت کے۔

۹۸۶۲:......ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مہران نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مقبری نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے کے لئے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہوتی جب میں اس کے کسی پسندیدہ انسان کو دنیا سے قبض کر لوں اور وہ صبر کرے اور ثواب طلب کرے۔

بیماری گناہوں کو پتوں کی مثل جھاڑ دیتی ہے

۹۸۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے وہاں پر ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو احمد بن عبدالرحمن ابن وہب نے اس کو حدیث بیان کی اس نے جس نے خبر دی عبدالرحمن بن سلمان کو اس نے عمرو بن ابوعمرو سے اس نے مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا بندہ بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے

(۹۸۵۸) ...عزاه ابن حجر في المطالب (۲۴۲۲) إلى (إسحاق بن راهوية) وقال الهيثمي في المجمع (۲/۲۹۳) رواه الطبراني وفيه محمد بن أبي حميد وهو ضعيف إلا أن ابن عدي قال وهو مع ضعفه يكتب حديثه.

یہاں تک کہ اس کا ہر گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

۹۸۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو جابر نے ان کو زیاد عنبری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس آئے اور اس کو ہلایا اور اس کے پتے جھڑنے لگے جس قدر کہ اللہ نے چاہا کہ گریں۔ اس کے بعد فرمایا کہ بیماریاں اور مصیبتیں اولاد آدم کو اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ گراتے ہیں اس سے جو میں نے پتے گرائے ہیں اس درخت سے۔

صاحب بخار کے لئے اجر

۹۸۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحفص عمر بن محمد جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو سعید بن یعقوب طلقانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عمر بن مغیرہ نے ان کو حوشب نے ان کو حسن نے کہ بے شک ایک رات کے بخار سے بندے کے سارے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

۹۸۶۶:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ طالقانی نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں کہ مروی ہے حسن سے اس نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن سے اس کے سارے گناہ مٹا دیتا ہے ایک رات کے بخار کے ساتھ۔

ابن مبارک نے کہا کہ یہ حدیث جید ہے۔

۹۸۶۷:..... اور ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ اہل علم ایک رات کے بخار میں گذشتہ سارے گناہوں کا کفارہ بن جانے کی امید کرتے تھے۔

۹۸۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی المثنی بن عبدالکریم نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ابوسفیان نے ان کو سالم نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص ایک رات بخار میں مبتلا کیا جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

۹۸۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو شعیب بن حرب نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا کہ رات بھر کا بخار سال بھر کا کفارہ ہوتا ہے۔

بخار موت کا پیش خیمہ اور مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے

۹۸۷۰:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل اور یوسف بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو جریر نے ان کو ابن شبرمہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار موت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور وہ دھرتی پر مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے۔

۹۸۷۱:..... اور کہا کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یونس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

(۹۸۶۴)..... عزاه ابن حجر في المطالب العالية (۲۴۱۸) إلى أبي يعلى

(۹۸۷۰)..... ابن شبرمة هو عبدالله

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ پھر مذکورہ حدیث ذکر کی۔شیخ نے فرمایا یہ لفظ زیادہ کیا کہ (یحبس عبدہ)وہ اپنے بندے کو روک لیتا ہے اگر چاہتا ہے۔پھر اس کو چھوڑ دیتا ہے اگر چاہتا ہے۔انہوں نے اس کو حاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

۹۸۷۲:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ان کو شجاع بن مخلد نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو سعید بن جبیر نے۔انہوں نے کہا کہ بخار موت کی ڈاک اور پیغام ہے۔

مؤمن کے لئے ہر ایذا پہنچنے پر اجر ہے

۹۸۷۳:......انہوں نے کہا۔ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمن بن صالح نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو ایاس بن ابو تمیمہ نے ان کو عطاء بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔کوئی مرض نہیں جو میرے نزدیک زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک بخار سے بے شک وہ ہر جوڑ میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر جوڑ کو اس کے حصے کا اجر ضرور دیں گے۔

۹۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو طلحہ بن یحییٰ نے ان کو ابو بردہ نے ان کو معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی چیز مؤمن کو اس کے جسم میں بطور تکلیف کے پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۷۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو خبر دی زید بن واقد نے ان کو قاسم نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ مؤمن کا درد سر یا کانٹا جو اس کو چبھتا ہے یا کوئی شئی جو اس کو ایذا پہنچاتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں اس کا درجہ بلند کریں گے اور اس کے لئے اس کے گناہ معاف کر دیں گے۔

۹۸۷۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو صدقہ نے ان کو زید بن واقد نے ان کو قاسم بن مخیمرہ نے ان کو ابوحمید نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جس مؤمن کے سر میں کوئی درد یا تکلیف پہنچتی ہے یا کانٹا جس کے ساتھ وہ تکلیف برداشت کرتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی ایذا۔مگر اللہ اس کے درجے بلند کرتا ہے اور اس کے ذریعے غلطی معاف کرتا ہے۔

۹۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حدیث بیان کی ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔وہ شخص جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔اور جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے۔اور جو ڈوب کر مرے وہ شہید ہے اور زچگی میں مرنے والی شہید ہے۔

۹۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ نے ان کو مالک نے ان کو سمی مولیٰ ابوبکر نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ طرح کے ہیں۔پیٹ کی بیماری سے جو مرے۔ڈوب کر جو مرے۔وزن یا دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر جو مرے۔اور شہید فی سبیل اللہ۔

(۹۸۷۱)......فی ن : (یحسن عبدہ إذا)   (۹۸۷۳)......(۱) زیادۃ من (ن)

(۹۸۷۸)......متفق علیہ.   اخرجہ البخاری فی الجھاد باب (۳۰) ومسلم (۳/ ۱۵۲۱) من طریق مالک. بہ.

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک ہے۔

۹۸۷۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو محمد بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مصبح سے سنا یا یوں کہا تھا کہ ابو مصبح سے سنا تھا اس نے شرحبیل بن سمط سے اس نے عبادہ بن صامت سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کی تھی اور فرمایا تھا: تم لوگ میری امت کا شہید کس کس کو شمار کرتے ہو؟

لوگوں نے کہا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ قتل شہادت ہے پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے۔ طاعون اور وباء سے مرنا شہادت ہے وہ عورت جس کو اس کا بچہ زچگی کے وقت مرنے کا سبب بن جائے وہ شہادت ہے۔

۹۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے۔ اور ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابونصر مروزی نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر سے اس نے عتیک بن حارث بن عتیک سے وہ دادا ہیں عبداللہ بن عبداللہ ابو امامہ کے اس نے ان کو خبر دی ہے کہ جابر بن عتیک نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی حضور نے اس کو دیکھا کہ وہ تکلیف سے کراہ رہا ہے اور چیخ و پکار کر رہا ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب بھی نہ دیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ پڑھا اور فرمایا: ہم تمہارے اوپر غالب آ گئے ہیں اے ابوالربیع چنانچہ عورتیں چیخنے اور رونے لگیں اور ابن عتیک ان کو چپ کروانے لگے رسول اللہ نے فرمایا چھوڑ دیجئے ان کو واجب ہو گئی تو کوئی رونے والی نہ روئے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ واجب ہونا کیا ہے؟ فرمایا کہ جب مر جائے گا۔ چنانچہ اس کی بیٹی نے کہا اللہ کی قسم میں امید کرتی تھی کہ یہ شہید ہوں گے۔ اور بے شک آپ تو اپنا جہاد بھی پورا کر کے آ گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اس کا اجر اس کی نیت کے مطابق واقع کر دیا گیا ہے آپ لوگ شہادت کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل کے علاوہ بھی شہادت سات قسم کی ہوتی ہے۔ طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ غرق ہونے والا شہید ہے پسلیوں کے درد المونیا سے مرنے والا شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے اور جو نیچے وزن کے دب کر مر جائے شہید ہے اور وہ عورت جو زچگی میں مر جائے وہ شہید ہے۔

نمونیا میں مرنے والا شہید

۹۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو زرعہ دمشقی نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو مالک بن ثعلبہ بن مالک نے ان کو عمر بن حکم بن ثوبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے اندر شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ مقتول فی سبیل اللہ شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں اپنی سواری سے گر کر مرنے والا شہید ہے اللہ کی راہ میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ ذات الجنب سے یعنی (نمونیا) سے مرنے والا شہید ہے۔

(۹۸۸۱)......عزاه السيوطي في أبواب السعادة (٥٨) إلى المصنف فقط

جو طاعون سے مرتے ہیں وہ شہید ہیں

۹۸۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حیوۃ بن شریح نے اور ابو عتبہ حسن بن علی سکونی نے اور ولید بن عقبہ نے انہوں نے کہا کہ ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو یحییٰ بن سعید ابو خالد بن معدان نے ان کو ابو بلال نے ان کو عرباض بن ساریہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء اور اپنے بستروں پر مرنے والے رب کے آگے ان لوگوں کے بارے میں جھگڑیں گے جو طاعون سے مرتے ہیں۔ شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ایسے مارے گئے ہیں جیسے ہم مارے گئے۔ اور وہ لوگ کہیں گے جو اپنے بستروں پر رہ کر وفات پاتے ہیں کہ وہ لوگ بھی ہماری طرح وفات پاتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا رب حکم دے گا کہ ان کے زخموں کا ملاحظہ کرو اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کی طرح ہوں تو وہ ان میں سے ہیں اور انہیں کے ساتھ ہوں گے جب دیکھیں گے تو ان کے زخم ان کے زخموں کے مشابہ ہوں گے۔

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن نے یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر وہ لوگ انہیں کے ساتھ لاحق کر دیے جائیں گے۔

جو پیٹ کی بیماری سے مرا وہ شہید ہے

۹۸۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو شعبہ نے ان کو جامع بن شداد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ ہم سلیمان بن مرد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن عرفطہ کے ساتھ ان لوگوں نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا تھا۔ تو دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تھا کہ جس کو اس کا پیٹ قتل کر دے اس کو اس کی قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں کہا تھا۔

مؤمن کا تحفہ موت ہے

۹۸۸۴:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو احمد بن حجاج خراسانی نے ان کو یحییٰ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کا تحفہ موت ہے۔ (یا موت مؤمن کا تحفہ ہے۔)

موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے

۹۸۸۵:...... ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی بن محمد بن ابومنصور دامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابوبکر محمد بن صالح بن شعیب تمار نے بصرہ میں بطور املاء کے ان کو نصر بن علی نے یزید بن ہارون نے انہوں نے عاصم احول سے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تعزیت کرنے کے لئے اس لئے کہ ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تھا۔ ہم نے ان سے کہا اے ابوحمزہ ہم اس کے لئے امید کرتے ہیں نعمتوں کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے زیادہ تر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے موت کفارۃ لکل مؤمن۔ موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے۔

(۹۸۸۲)......(۱) فی ن : (یحی) (۲) فی ب (ابن بلال)

(۹۸۸۳)......(۱) سقط من (ن)

۹۸۸۶:..... ہمیں اس کی خبر دی سند عالی کے ساتھ ابوالحسن محمد بن یعقوب طابرانی نے طاہران میں ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن مفید نے ان کو احمد بن عبدالرحمن ابوالعباس سقطی نے ان کو یزید بن ہارون نے عاصم احول سے اس نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

سفر میں انتقال کرنے والے کے لئے بشارت

۹۸۸۷:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو حیی بن عبداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ مدینے میں ایک آدمی کی وفات ہوئی اور وہ مدینے ہی میں پیدا بھی ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ پر انتقال کرتا۔ ایک آدمی نے پوچھا کیوں یارسول اللہ؟ فرمایا آدمی جب اپنی جائے پیدائش سے دور کہیں وفات پاجاتا ہے یعنی مسافر ہوکر تو اس کی جائے پیدائش سے وہاں تک جہاں تک وہ چل کر گیا مسافت برابر جنت میں ناپی جاتی ہے (یعنی اتنی ہی ان کو جنت کے قریب کردیا جاتا ہے۔)

۹۸۸۸:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو شریح بن عبید حضرمی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک (ابداء) (یعنی اسلام نے ابتداء کی تھی کہ مسافر تھا اور عنقریب پھر مسافر ہوجائے گا پس مبارک بادی ہے مسافروں کے لئے خبردار اس آدمی پر کوئی مسافرت نہیں ہے جو ارض مسافرت میں انتقال کرجائے جس زمین پر اس کو رونے والے ہی نہ ہوں مگر اس پر زمین و آسمان روتے ہیں۔

میں نے اس کو اسی طرح مرسل ہی پایا ہے۔

موت متعینہ جگہ پر آتی ہے

۹۸۸۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو قاسم بن زکریا مقری نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عمرو بن علی مقدمی نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کی اجل (موت) کسی خاص جگہ پر طے ہوتی ہے تو اس کو وہاں کوئی ضرورت پیش آجاتی ہے جب وہ اپنے آخری قدم تک پہنچ جاتا ہے اس کو وفات دے دیتا ہے پس قیامت کے دن وہ زمین کہے گی اے میرے رب یہ ہے وہ امانت جو آپ نے میرے پاس امانت رکھوائی تھی۔

اس کو ہشیم نے اور محمد بن خالد وہبی نے اسماعیل سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۸۹۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے کئی بار۔ ان کو خبر دی حسین بن نہار عسکری نے ان کو زید بن حریش اہوازی نے ان کو عمران بن عیینہ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو شعبی نے ان کو عروہ بن مطرس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی خاص جگہ پر وفات دینا چاہتے ہیں اس کے لئے وہاں پر کوئی کام اور ضرورت پیدا کردیتے ہیں (جس کے لئے وہ وہاں پہنچ جاتا ہے۔)

(۹۸۸۸) ..... (۱) ھکذا فی (أ) وسقط ھذا الحدیث من (ن)

(۹۸۹۰) ..... (۱) فی الأصل (بیھان) وما أثبته من المستدرک أخرجه الحاکم (۱/۳۶۷ و ۳۶۸) بنفس الإسناد.

مسافر کی موت شہادت ہے

۹۸۹۱:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے اور احمد بن محمد عنبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو انیس بن ابویحییٰ مولیٰ اسلمیین نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس ایک جنازے کے پاس سے گذرے۔ تو پوچھا کہ یہ کس شخص کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں حبشی کی قبر ہے یارسول اللہ! رسول اللہ نے فرمایا: اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اپنی زمین سے اور اپنے آسمان سے چلایا گیا ہے اس سرزمین کی طرف جس سے وہ پیدا کیا جائے گا۔

۹۸۹۲:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عبداللہ بن ایوب مخرمی نے ان کو ابراہیم بن بکر نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ہذیل بن حکم اردنی نے۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو ہذیل بن ابن الحکم ابو المنذر نے ان کو عبدالعزیز ابورواد نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مسافر کی موت شہادت ہے۔

۹۸۹۳:.....شیخ احمد نے فرمایا کہ بخاری نے ہذیل بن حکم کے اس روایت کے ساتھ تفرد کا اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

۹۸۹۴:.....اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابراہیم بن بکر کوفی سے اس نے ابورواد سے اور ابن عدی نے گمان کیا ہے کہ اس نے اسے ہذیل سے چرایا ہے۔ واللہ اعلم اور اس سے بھی زیادہ ضعیف طریق سے مروی ہے۔

۹۸۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مروی ہے ابراہیم بن محمد سے اس نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

جو شخص مسافر ہو کر مرا وہ شہید ہو کر مرا اور وہ قبر کی آزمائشوں سے یا قبر سے (سوال جواب کرنے والوں سے) بچ گیا اور صبح وشام جنت سے اس کا رزق اس کے پاس آتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ابویحییٰ اسلمی کا تفرد ہے۔

جہاد کے لئے گھوڑا باندھنے والے کے لئے بشارت

۹۸۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو دعلج بن احمد نے ان کو علی آبار نے ان کو ابن ابوسکینہ حلبی نے اس نے سنا ابراہیم بن ابویحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا میرے اور مالک بن انس کے درمیان انہوں نے مجھے قدری کا نام دیا ہے۔ بہر حال ابن جریج میں ان کی حدیث نقل کرتا ہوں کہ جو شخص جہاد کے سفر میں گھوڑا باندھے ہوئے انتقال کر جائے وہ شہید ہو کر مرتا ہے۔ انہوں نے میری نسبت میرے دادا کی طرف کی ہے میرے والد کی طرف سے۔ ابراہیم بن عطاء نے کہا ہے کہ میں نے کہا ہے اسی طرح کہا ہے ابن جریج نے بعض روایات میں اس سے ابراہیم بن عطاء نے۔

(۹۸۹۲).....أخرجه ابن عدی (۷/۲۵۸۳)

(۹۸۹۳).....التاریخ الصغیر للبخاری (۲/۱۵۲) بلفظ موت الغربة شهادة.

(۹۸۹۴).....أخرجه ابن عدی (۱/۲۵۶)

(۹۸۹۶).....(۱) فی ن: (فانه)

بیماری میں وفات پانے والے کے لئے بشارت

۹۸۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو محمد بن عمرو نے عطاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار ہو کر مرتا ہے وہ شہید ہو کر مرتا ہے۔ اور قبر کی آزمائش اور فتنوں اور سوال و جواب سے محفوظ رہتا ہے اور صبح و شام اس کے پاس جنت کا رزق آتا رہتا ہے۔

چار چیزوں کو ناپسند نہ کیا جائے

۹۸۹۸:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد عدی حافظ نے ان کو علی ابن ابراہیم بن ہثیم نے ان کو احمد بن علی بن افطح مقری نے اور یحییٰ بن زہدم نے یعنی ابن الحارث نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو ناپسند نہ کرو وہ چار امور کے لئے ہوتی ہیں۔ ایک ہے آنکھوں کا دکھتے رہنا یہ اندھے پن کی رگوں کو کاٹتا ہے۔ اور زکام کو بھی ناپسند نہ کرو بے شک وہ جزام کی رگوں کو کاٹتا ہے اور کھانسی کو ناپسند نہ کرو یہ فالج کی رگوں کو کاٹتا ہے اور پھوڑوں کو ناپسند نہ کرو وہ برص کی رگوں کو کاٹتے ہیں۔ شیخ نے کہا ہے یہ اسناد غیر قوی ہے۔

بخار اور درد سر والے کے لئے بشارت

۹۸۹۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحاق نے ان کو جعفر بن عون نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابوجعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جس کو درد سر ہوا پھر اس نے اس پر ثواب کی امید رکھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے بخش دے گا اس کے قبل جتنے گناہ تھے۔ اور زہری کی روایت میں ہے کہ جو شخص درد سر میں مبتلا کیا گیا درد سر میں مبتلا ہونا۔

۹۹۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو قاسم بن ہاشم نے ان کو علی بن عیاش حمصی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب وغیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درد سر اور بخار ہمیشہ رہتے ہیں آدمی کے ساتھ یہاں تک کہ اس کو مثل سنگ مرمر کے صاف کر کے چھوڑتے ہیں۔

۹۹۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے انکو ابوبکر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو صفوان بن صالح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سہل بن انس جہنی نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء کے پاس گیا ان کی بیماری کے ایام میں۔ میں نے پوچھا کہ اے ابودرداء کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ صحت یاب ہو جائیں اور آپ بیمار نہ ہوں۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا: بے شک درد سر اور بخار لگے رہتے ہیں مؤمن

(۹۸۹۸)....اخرجه ابن عدی (۲۶۹۷/۷)

(۹۸۹۹)....(۱) فی ن : (عوف) (۲) ... سقط من (أ)

اخرجه ابن أبي شيبة في مصنفه (۳۲۹/۵) والخطيب (۱۰۰/۱۲) من طريق عبدالرحمن بن زياد بن انعم. به

(۹۹۰۱)....(۱) فی ن : (صالح بن صفوان) وهو خطأ

کے ساتھ اگر چہ ان کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں یہاں تک کہ نہیں چھوڑتے وہ اس پر کوئی گناہ ایک رائی کے دانے کے برابر بھی۔

۹۹۰۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو ابو بکر نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابو حبیب نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ بے شک بخار اور تھکان ہمیشہ رہتے ہیں مؤمن کے ساتھ اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں یہاں تک کہ اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتے۔

۹۹۰۳:......ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوحاتم محمد بن سارویہ کندی نے ان کو خلف بن سلیمان نسفی نے ان کو ھانی بن متوکل اسکندرانی نے ان کو ضمام بن اسماعیل نے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ دردسر اور بخار جو انسان کو پہنچتا ہے نہیں ہے (ہوتا بخار اور دردسر اس سے یہاں تک کہ نہیں باقی چھوڑتا اس کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے وزن کے برابر بھی اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

۹۹۰۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو محمد بن خلاد اسکندرانی نے ان کو حدیث بیان کی ضمام بن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابوہریرہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہتا ہے دردسر اور بخار آدمی کے ساتھ یا عورت کے ساتھ حتیٰ کہ نہیں باقی چھوڑتا اس کے گناہ رائی کے دانے کے برابر اگر چہ اس پر گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی ہوں۔

جن کو مرض لاحق نہ ہوا ہو ان کے متعلق روایات

۹۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سرین نے ان کو ابوالزیات قشیری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابودرداء کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔ ہمارے پاس ایک دیہاتی بھی آ گیا۔ اس نے آ کر پوچھا کہ کیا ہوا تمہارے امیر کو اور اس وقت حضرت ابودرداء امیر تھے ہم نے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ یا کہا کہ مجھے تو کبھی دردسر بھی نہیں ہوا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو میرے ہاں سے نکال دو۔ تاکہ یہ اپنے گناہوں کو ساتھ لے کر مرے۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے لئے ہر بیماری کے بدلے میں اس کا بدلہ سرخ اونٹ ہوں بے شک مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

۹۹۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابولیلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابودرداء کے سامنے بیماریوں کا ذکر کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ میں تو کبھی بیمار ہی نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اس کو میرے پاس سے نکال دو۔ تیرے گناہ تیرے اوپر مسلط رہیں گے جیسے یہ موجود ہیں کچھ بھی ان میں سے تم سے نہیں مٹے گا۔

۹۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے مرو میں۔ ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو فرمایا تھا کیا تمہیں کبھی بخار بھی آیا ہے؟ اس نے پوچھا کہ بخار کیا ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت اور چمڑے کے مابین حرارت و گرمی ہوتی ہے اس نے کہا کہ میں

(۹۹۰۳) ....(۱) فی ن: (محمد) وھو خطأ

نے یہ کبھی نہیں پایا (یعنی مجھے کبھی بخار نہیں ہوا) آپ نے پوچھا کہ تمہیں کبھی سر میں درد ہوا ہے؟ اس نے پوچھا کہ دردسر کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ رگ ہوتی ہے سر میں جو ٹھنچتی ہے اس کے سر میں۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ بھی کبھی نہیں پایا۔ وہ جب واپس چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ وہ کسی جہنمی انسان کو دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اسے دیکھے۔

۹۹۰۸:..... شیخ احمد نے فرمایا: اس مذکورہ حدیث کا شاہد دوسری حدیث موجود ابن مسیب سے اس نے ابوہریرہ سے اور حدیث معمر سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کی ہے۔

۹۹۰۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو ہی نے ان کو سنان نے حضرمی سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی ہے اور وہ ایسی ایسی ہے اس نے اس کے حسن اور جمال ذکر کیا اور کہنے لگی کہ میں اس کے رشتے میں آپ کو سب پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کو قبول کر لیا ہے۔ پھر بھی وہ اس کی تعریف کرتی رہی۔ کرتے کرتے اس نے کہا کہ وہ ایسی صحت مند ہے کہ اس کو کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوا اور کوئی بھی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ تیری بیٹی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص

۹۹۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نے یہ کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (وجیہ) آل فلاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کبھی تمہارے مال یا اولاد میں کوئی نقصان پہنچا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص (عفریت نفریت) ہوتا ہے۔ جس کو نہ کبھی اس کے مال میں گھاٹا ہو نہ اولاد میں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیعت تو کیا مگر انگلیوں کے کناروں اور پوروں کے ساتھ۔ یہ روایت مرسل طریقہ پر آئی ہے۔

۹۹۱۱:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر حلوانی نے ان کو عمرو بن حکام نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عاصم احول سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان نہدی سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی بیعت لیتے تھے ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ راوی نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۹۹۱۲:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو براء بن یزید نے ان کو عبداللہ بن شقیق عقیلی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہ ہر سخت خو جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہیں کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوتا۔

بیماری کے ذریعہ مؤمن و کافر کی آزمائش

۹۹۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن جمیل نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو شعبہ نے حکم سے ان کو ربیع بن عمیلہ نے شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ نے ان سے سنا تھا۔ اس نے مجھے حدیث بیان

(۹۹۰۹) اخرجه أحمد (۱۵۵/۳) من طریق سفیان بن ربیعة. به.

(۹۹۱۰) ..... (۱) غیر واضح فی (ا) وفی (ن) وجیهان أو رحیمان أو دحیمان.

(۹۹۱۲) اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۵۵۱)

کی ہلال بن یساف سے۔یا ہمارے بعض اصحاب نے ان سے۔انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عمار بن یاسر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں پر لوگوں نے تکلیفوں اور دردوں کا ذکر کیا۔تو وہاں موجود کسی دیہاتی نے کہہ دیا کہ میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔لہٰذا حضرت عمار نے فرمایا کہ تو ہم میں سے نہیں ہے۔بے شک مسلمان آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جس سے اس کے گناہ اس سے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔اگر چہ کافر ہی ہو یا کہا تھا اگر چہ فاجر ہی ہو۔شعبہ کو شک ہے۔آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہوتی ہے جسے چھوڑ دیا گیا مگر اس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کو کیوں چھوڑا گیا ہے۔اور پیروں میں رسی ڈال دیا جاتا ہے مگر اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کیوں اس کو باندھا گیا ہے۔

۹۹۱۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابو اسحق فزاری نے اعمش سے اس نے عمارہ سے اس نے سعید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں سلیمان کے ساتھ داخل ہوا اس کی بیمار پرسی کرنے کے لئے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے مؤمن بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کو عافیت دے دے تو اس کے گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اور آئندہ کے لئے انتباہ ہوتا ہے۔اور گنہگار آدمی کو جب کوئی آزمائش پہنچتی ہے۔پھر اس کو عافیت دے دیتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو اس کے مالک رسی سے باندھ دیتے ہیں۔پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کیوں باندھا تھا اور اب کیوں چھوڑ دیا ہے۔

اسی طرح کہا ہے شعبہ نے اعمش سے اس نے عمارہ بن عمیر سے اس نے سعید بن وہب سے۔

۹۹۱۵:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابوالجواب نے ان کو عمارہ بن زریق نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے سعید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں اور سلیمان بنو کندہ کے ایک آدمی کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔تو سلیمان نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کو عافیت دے دیتا ہے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مستقبل کے لئے تنبیہ ہوتی ہے اور کافر آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر اس کو عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی مثل ہوتا ہے جس کو اس کے مالکوں نے بے کار چھوڑ دیا ہو۔اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کس وجہ سے اس کو باندھا گیا تھا۔اور پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں تو تو نہیں جانتا کہ اس کو کیوں کھول دیا گیا ہے۔

۹۹۱۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو محمد بن سلمہ بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن اسحق نے ابو منظور شامی سے اس نے اپنے چچا سے اس نے عامر سے۔جو خضر کے بھائی تھے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ کی سرزمین پر تھے اچانک دیکھا تو بڑے چھوٹے جھنڈے نظر آئے میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں بھی آکر ان کی صحبت میں بیٹھ گیا آپ درخت کے سائے تلے بیٹھے تھے آپ کے لئے چادر بچھائی گئی تھی آپ اس کے اوپر بیٹھے اور آپ کے اردگرد آپ کے اصحاب تھے۔چنانچہ وہاں لوگوں نے بیماریوں کا تذکرہ کیا۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مؤمن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس سے عافیت دے دیتا ہے۔یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔اور یہ اس کے مستقبل اور بقیہ زندگی کے لئے انتباہ اور نصیحت ہوتی ہے۔اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور اس کو عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو اس کے گھر والے باندھ دیتے ہیں پھر اس کو چھوڑ بھی دیتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ کس وجہ سے اس کو انہوں نے باندھا تھا اور کس وجہ سے

(۹۹۱۴)......(۱) فی ن : (حنبل) وھو خطأ　　(۲)...... فی ن : (أسمعه)

(۹۹۱۵)......(۱) فی ن : (سعد) وھو خطأ

اس کو چھوڑا ہے۔

وہاں پر ایک آدمی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ بیماریاں کیسے ہوتی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم کبھی بیمار نہیں ہوئے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ ہماری مجلس سے اٹھ جائیے آپ ہم میں سے نہیں ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو طلاق دینا

۹۹۱۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران اخنس نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے مجھے حدیث بیان کی قیس بن ابوحازم نے۔ کہا کہ خالد بن ولید نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ اس کے بعد اس کی خوب تعریف کی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوسلیمان آپ نے کس وجہ سے اس کو طلاق دے دی تھی؟ فرمایا کہ میں نے اس کو اس لئے طلاق نہیں دی تھی کہ کوئی ایسی بات تھی جس کی وجہ سے مجھے اس سے کوئی شکایت تھی اور نہ ہی اس کی کوئی بات مجھے بری لگی تھی بلکہ میرے نزدیک اس کو کوئی بیماری اور آزمائش نہیں پہنچی تھی۔

۹۹۱۸:......وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو محمد بن حاتم نے ان کو ابوسلمہ خزاعی نے ان کو شعیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ان میں سے تھا۔ یا کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے تھا جب ان پر سال گذر جاتا مگر ان کو کوئی صدمہ یا تکلیف نہ پہنچتی نہ اس کے مال میں نہ ہی نفس میں تو وہ کہتے کہ کیا ہوا ہمیں اللہ تعالیٰ ہم سے بدلہ لینا چاہتا ہے۔

بیماری و تکلیف کے بعد عذاب نہیں

۹۹۱۹:......کہتے ہیں کہ اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو حماد نے ان کو ثابت البنانی نے عبید بن عمیر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت کی اور فرمایا کہ اس کی ہر ہر رگ درد کر رہی ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس کے پاس رب کی طرف سے آنے والا فرشتہ آیا ہے اور اس نے اس کو بشارت دی ہے کہ اس تکلیف کے بعد اس کے لئے کوئی عذاب نہیں ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے ایک آدمی کے پاس گئے جو کہ بیمار تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اپنے آپ کو امید کرنے والا اور ڈرنے والا پاتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جس انسان میں یہ دونوں کیفیات جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔ جس کی وہ امید کرتا ہے اور اس چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔

تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کی جائے

۹۹۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے۔ دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس نے محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی کسی تکلیف کی وجہ سے جو اس کو پہنچی ہو موت کی تمنا نہ کرے اور اگر تم لوگ لامحالہ ایسا کرتے ہی ہو تو پھر یوں کہنا چاہئے۔

(۹۹۱۸)...(۱) فی ن: (هاشم) وهو خطأ

اللھم احینا ماکانت الحیاۃ خیراً لنا وتوفنا اذا کانت الوفات خیراً لنا۔

اے اللہ ہمیں اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا ہمارے حق میں اچھا ہو اور جب ہمارے حق میں وفات بہتر ہو تو پھر ہمیں وفات دے دے۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے اس نے عبدالعزیز سے۔

اہل آزمائش کی فضیلت

۹۹۲۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوالدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن معن دوسی نے ان کو اعمش نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیریت وعافیت والے قیامت کے دن یہ پسند کریں گے کہ ان کے چمڑے قینچیوں سے کاش کہ دنیا میں کاٹے جاتے بوجہ اس کے جو وہ اہل آزمائش کا ثواب دیکھیں گے۔

مرض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندہ کو پاک فرماتے ہیں

۹۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابومسہر عبدالاعلیٰ بن شہر غسانی نے ان کو خالد بن یزید بن صبیح نے ان کو حدیث بیان کی سالم بن عبداللہ محاربی نے ان کو سلیمان بن حبیب نے ان کو ابوامامہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ کسی مرض کی وجہ سے گر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو پاک بھیجے گا۔

۹۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوبکر نے میں گمان کرتا ہوں محمد بن سہل تمیمی نے ان کو حکم بن نافع نے ان کو عفیر نے ان کو سلیم یعنی ابن عامر نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک بندہ جب بیمار ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف حکم بھیجتا ہے اے میرے فرشتو جب میرا بندہ میری تکلیفوں میں سے کسی تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے تو اگر میں اس کو وفات دے دوں تو میں اس کو بخش دیتا ہوں اور اگر میں اس کو تندرستی دے دوں تو وہ ایک بخشا بخشایا وجود ہوتا ہے۔

۹۹۲۴:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ آپ لوگوں میں سے کسی کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے جیسے تم میں سے کوئی انسان سونے کو آگ میں ڈال کر آزماتا ہے۔ تو بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو خالص سونے کی طرح نکلتے ہیں یہی وہ لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ جن کو نجات دیتا ہے گناہوں سے بعض وہ ہوتے ہیں جو اس سے کم تر سونے کی طرح نکلتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بعض شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض وہ ہوتے ہیں جو سیاہ سونے کی طرح نکلتے ہیں یہی لوگ وہ ہوتے ہیں جو فتنے میں واقع کیے جاتے ہیں۔

بیماری اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہے

۹۹۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحٰق طیبی نے ان کو حسن بن ابوعلی تجار نے ان کو حسین بن علی حلوانی

(۹۹۲۰)......متفق علیه

اخرجه البخاری فی الدعوات باب (۳۰) ومسلم فی الذکر والدعاء (۴)

نے ۔اور ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی سین بن
حلوان سے اس نے ہثیم بن اشعث سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی فضالہ بن جبیر غدانی نے بشیر بن عبداللہ بن ابوایوب انصاری سے اس
نے اپنے والد سے اس نے دادا سے ۔وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ایک آدمی کی عیادت کی اور اس پر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم اوندھے گر گئے (یعنی لیٹے ہوئے کو گلے لگانے کے لئے) اس نے کہا اے اللہ کے نبی سات راتیں گذر چکی ہیں سویا نہیں ہوں اور نہ ہی
میرے متعلقین کی آنکھ لگی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بھائی آپ صبر کیجئے اے بھائی صبر کیجئے یہاں تک کہ آپ گناہوں سے
ایسے نکل جائیں جیسے آپ گناہوں میں داخل ہوئے تھے ۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن بشران کی ایک روایت میں ہے ۔

اے بھائی صبر کر تین بار کہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ گناہوں سے نکل جائیں جیسے آپ داخل ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری
کی ساعات گناہوں کی ساعات کو لے جاتی ہیں ۔

۹۹۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابوجعفر احمد بن
سعدان نے ان کو قران بن تمام نے ان کو ابوبشر حلبی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایذا اور تکلیف کی ساعات
گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہیں ۔

۹۹۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے
وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عیاش اور عبدالرحمن محاربی سے ان کو لیث بن حکم بن عتیبہ نے اس نے روایت کو مرفوع بیان کیا ہے ۔فرمایا کہ
جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے پاس ایسے اعمال نہ ہوں جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکیں تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی ہم وحزن
میں مبتلاء کر دیتا ہے جس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ۔

تحقیق بعض اسی مفہوم میں ایک حدیث موصول مروی ہے ضعیف اسناد کے ساتھ ۔

۹۹۲۷:......(مکرر ہے) ہمیں اس کی خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن علی موازی نے ان کو معمر بن سہل
نے ان کو ابوسمرہ احمد بن سالم بن خالد بن جابر بن سمرہ نے ان کو ہثیم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ انہوں نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ آزماتا ہے اپنے بندے کو ہم وحزن کے ساتھ ۔یہاں تک کہ اس کو صاف چاندی کی طرح کر کے
چھوڑتا ہے ۔

بیمار اور مسافر کے لئے اجر لکھا جاتا ہے

۹۹۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن یوسف فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یزید
بن ہارون نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو حدیث بیان کی ابواسماعیل بن ابراہیم سکسکی نے کہ انہوں نے سنا ابوبردہ ابوموسیٰ سے کہ وہ اور یزید
بن ابوکبشہ ایک سفر میں ساتھی بن گئے تھے یزید روزہ رکھتے تھے ۔لہٰذا ابوبردہ نے اس سے کہا میں نے ابوموسیٰ سے بار بار سنا تھا وہ فرماتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ بیمار ہو جائے یا سفر کرے اس کے لئے اجر لکھا جاتا ہے اس کی مثل جو وہ بحالت مقیم عمل کرتا اور

(۹۹۲۵)......قال ابن عدی : فضال بن جبیر أبو المهند الغدانی صاحب أبی أمامة أحادیثه غیر محفوظة (المیزان ۳/۳۴۷)

(۹۹۲۷)......(۱) فی ن : (عتبة)

(۹۲۲۷)......مکرر. أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱/۱۷۳) وعن ابن عدی (هیثم) بدلاً من (هشیم)

تندرست بحالت تندرستی عمل کرتا۔

شیخ احمد نے کہا کہ دونوں کے الفاظ برابر ہیں سوائے ان کے کہ حارث کی روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم ابواسماعیل نے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں مطر بن فضل سے اس نے یزید بن ہارون سے۔

۹۹۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالنصر فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے قاسم بن مخیمرہ سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی ایک بھی مسلمانوں میں سے جس کے جسم میں کوئی آزمائش (بیماری) واقع ہو مگر اللہ تعالیٰ ان محافظوں کو حکم دیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ تم لوگ میرے اس بندے کے لئے ہر رات اور ہر دن اسی طرح عمل لکھو جیسے وہ خیر کے عمل تندرستی میں کرتا تھا جب تک وہ میری اس قید میں مقید رہے۔

یہ الفاظ حدیث حسین کے ہیں۔ اور حدیث قبیصہ اسی کی مثل ہے۔ اس کا متابع بیان کیا ہے ابوالحسین نے قاسم بن مخیمرہ سے۔

۹۹۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو عون بن عبداللہ بن عقبہ نے اور ہم لوگ انہیں کے پاس گئے ہوئے تھے جب محمد بن منکدر نے ان کو تکلیف میں دیکھا تو ان کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈب ڈبا گئیں یہاں تک کہ ان کے آنسو بہنے لگے چنانچہ عون نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور پوچھا کہ اے ابوعبداللہ! کیا ہوا آپ کو؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی تکلیف کو دیکھا ہے اس لئے پریشان ہوں۔ اس نے کہا کہ میرا رب مجھے کافی ہے وہی مجھے کافی ہے میری مصیبت میں اور وہی میرا ساتھی ہے ہر سختی کے وقت میں اور وہی میرا دوست ہے ہر نعمت میں۔ اے ابوعبداللہ کیا میں تجھ کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے ابومسعود سے سنی تھی وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ مسکرائے۔ اس کے بعد راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا۔

مؤمن بندہ کی قبر پر فرشتوں کا تسبیح وتہلیل کرنا

۹۹۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی محمد بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن مطر شیبانی نے ان کو ثابت نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کے ساتھ دو ایسے فرشتے مقرر کرتے ہیں جو اس کے عمل کو لکھتے ہیں پھر جس وقت اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ فرشتے جو اس کے اعمال لکھنے پر مامور کئے گئے تھے کہتے ہیں کہ اے اللہ اس کا تو انتقال ہو گیا ہے آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آسمانوں پر چلے جائیں لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے آسمان تو پہلے ہی فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔

چنانچہ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا ہم زمین پر قیام کریں؟ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری زمین بھی ایسی مخلوقات سے بھری ہوئی ہے جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر ہم کہاں جائیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ اسی مرنے والے میرے بندے کی قبر پر رہ جاؤ وہاں پر میری تسبیح تحمید تکبیر اور تہلیل کہتے رہو اور اس کو قیامت تک میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔

شیخ نے کہا کہ اس روایت کے ساتھ عثمان بن مطر متفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

۹۹۳۲:......روایت کی گئی ہے اسحق بن ابراہیم حنظلی سے اس نے مؤمل بن اسماعیل سے اس نے حماد سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر راوی نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اور وہ روایت ان میں سے ہے جن کی مجھ کو خبر دی ہے۔ ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان زاہد نے۔ ان کو ابوالعباس محمد بن شاذان نیساپوری نے ان کو اسحق بن ابراہیم حنظلی نے انہوں نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ اور یہ روایت اس اسناد کے ساتھ غریب ہے واللہ اعلم۔

اور روایت کی گئی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے گذشتہ روایت کی طرح۔

بیماری میں اس کے لئے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ بحالت صحت کیا کرتا تھا

۹۹۳۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسنین نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے وہ کہتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر اس کے جسم میں کوئی تکلیف وآزمائش واقع کرتے ہیں تو فرشتوں کو کہتے ہیں کہ اس کے نیک اعمال لکھو جو وہ بحالت صحت عمل کرتا رہتا تھا۔ اگر وہ اس کو شفا دے دیتا ہے تو اسکو دھو کر پاک کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو وفات دے دیتے ہیں؟ تو اس کی مذمت کر دیتے ہیں اور اس پر رحمت کرتے ہیں۔ اسی طرح کہا ہے اس کی سند میں کہ میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔

۹۹۳۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق سہمی نے ان کو سنان بن ربیعہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبید بن عمیر نے کہ حضرت ابن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان بھی کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہر صالح عمل لکھتا ہے مرض کے اندر جسے وہ صحت میں عمل کرتا رہتا تھا۔

شیخ نے کہا کہ سنان بن ربیعہ وہی ابوربیعہ ہے۔ اس روایت میں دلالت ہے اس پر کہ انہوں نے اس کو انس بن مالک سے نہیں سنا۔ واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کی گرفت اور قید

۹۹۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن خالد مطوعی نے بخارا میں اپنی اصل کتاب میں سے ان کو ابوعلی حسن بن حسین بن بزار بخاری نے ان کو عبید اللہ بن واصل بخاری نے ان کو احمد بن جنید بخاری نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ غنجار بخاری نے مخلد بن عمر قاضی سے بخارا میں اسحاق بن وہب سے وہ بھی بخاری ہے اس نے حجاج طائی سے اس نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے حضرت ابن مسعود پر ہم نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کس چیز کی آپ کو شکایت ہے؟ کہا کہ میرے گناہوں کی۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کس کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہا کہ مغفرت کی میں خواہش کرتا ہوں۔ ہم نے اس کو کہا کہ کیا ہم آپ کے پاس کسی طبیب کو نہ لے آئیں؟ انہوں نے کہا کہ طبیب میرے پاس اتر چکا ہے تم لوگ دیکھ نہیں رہے۔ کہتے ہیں کہ پھر عبداللہ رو پڑے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میری گرفت میں ہے اور میری قید میں ہے۔ اگر اس کو مرض اس حالت میں لگا ہوتا ہے کہ وہ اس کی مشقت میں ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس قدر وہ مشقت میں رہے اس کے لئے اجر لکھتے جاؤ۔ اور اگر مرض وقفے سے ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقفہ میں بھی اس کا اجر لکھو۔ میں رو رہا ہوں کہ میرے ساتھ مرض وقفہ کے ساتھ اتر رہے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کاش کہ وہ مسلسل مشقت کے ساتھ مجھے ہوتا۔

(۹۹۳۵)......(۱) فی ن: (انزلن) (۲)...... فی ا: (ولو جوت)

بیماری سے گھبرانا پسندیدہ نہیں

۹۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود بیمار ہو گئے تھے میں نے کہا میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی مرض سے گھبرائے ہوں اس قدر جتنی اس مرض سے آپ پریشان ہوئے ہیں فرمایا کہ اس نے مجھے پکڑ لیا ہے اور اس نے غفلت و بے ہوشی کو میرے قریب کر دیا ہے۔

۹۹۳۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو عون بن عبداللہ بن عقبہ نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ تو ہم نے پوچھا کہ آپ مسکراتے ہیں؟ فرمایا مجھے حیرانی ہوتی ہے مؤمن سے اور بیماری سے اس کے گھبرانے سے۔ حالانکہ اگر وہ یہ جان لیتا ہے کہ بیماری میں کس قدر خوبی ہے تو وہ یہ پسند کرتا کہ بیمار ہی رہے حتیٰ کہ اللہ سے مل جائے (یعنی موت تک بیمار رہے۔)

بیمار شخص پر دو فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں

۹۹۳۸:......اور اسی کی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی پھر نیچے کر لی ہم نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے حیرانی ہوئی ہے دو فرشتوں پر جو زمین پر اترے ہیں اور وہ ایک نمازی بندے کو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پر تلاش کر رہے ہیں مگر اس کو اپنی جگہ پر نہیں پایا ہے اس لئے وہ آسمان کی طرف چڑھ گئے ہیں اپنے رب کی طرف اور جا کر کہا ہے اے ہمارے رب ہم رات دن تیرے مؤمن بندے کے نیک اعمال لکھتے رہتے تھے فلاں فلاں اعمال اب ہم نے اس کو موجود نہیں پایا اس لئے کہ آپ نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے لہٰذا ہم اس کے لئے کچھ بھی نہیں لکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتو تم میرے بندے کے لئے اس کے عمل لکھتے رہو دن رات اس میں کمی نہ کرو اس کے آخری عمل تک جب میں نے اس کو قبض کیا تھا۔ اور اس کے لئے اس کے عمل کا جو وہ کرتے تھے پورا پورا اجر ہے۔

۹۹۳۹:......اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۹۹۴۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابوعقیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن ابوبکر کو دیکھا محمد بن عمرو بن حزم علی بن عبداللہ بن عبیداللہ کے پاس آئے اور آ کر کہا کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ اللہ آپ کے اوپر رحم کرے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اللہ کی حمد کرتا ہوں اللہ محمود بخیر ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق عطا کرے میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے

(۹۹۳۷)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۴۷)

تنبيه : في مسند الطيالسي (محمد بن حبيب) بدلاً من (محمد بن ابي حميد) وهو خطأ

(۹۹۳۸) مسند الطيالسي (۳۴۸)

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بیمار ہوتا کوئی مؤمن ہرگز مگر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے دو فرشتے اس پر مقرر فرماتا ہے اور وہ اس کو چھوڑ کر نہیں جاتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں دو میں سے کسی ایک نیکی کے ساتھ فیصلہ کر دے یا تو موت دے دے یا پھر زندہ رکھے۔ پس جس وقت عیادت کرنے والے اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ محمود بہ خیر ہے؟ تو فرشتے اس کو کہتے ہیں۔ آپ خوش ہو جائیے خون کے ساتھ جو بہتر ہے تیرے خون سے۔ اور اس صحت کے ساتھ جو تیری صحت سے بہتر ہے اور جب عیادت کرنے والے اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ کیسے ہیں؟ اور وہ کہتا ہے میں بہت مصیبت و مشقت میں ہوں بہت ہی کرب میں اور تکلیف میں گرفتار ہوں۔ تو فرشتے اس سے کہتے ہیں آپ اس خون کے ساتھ خوش ہو جائیں جو تیرے خون سے بدتر ہے اور مصیبت کے ساتھ جو تیری اس آزمائش سے زیادہ طویل ہے۔

یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔

عیادت کرنے والوں سے بیماری کا شکوہ کرنا پسندیدہ نہیں

۹۹۴۱:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطا بن یسار سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتوں کو بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو کہ یہ اپنے عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے جب وہ آتے ہیں اگر وہ اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو اس حمد و ثنا کو وہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتے ہیں حالانکہ وہ اس کو خوب جانتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے مجھ پر ذمہ داری ہے کہ اگر میں اس کو وفات دے دوں تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں نے اس کو شفا دے دی تو اس کو میں ایسا گوشت بدل دوں گا جو اس کے موجودہ گوشت سے بہتر ہوگا اور ایسا خون جو اس کے موجودہ خون سے بہتر ہوگا۔ اور میں اس کی برائیاں مٹا دوں گا۔ اور ان سے موصول روایت بھی مروی ہے۔

۹۹۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو ابوصالح حرانی نے ان کو ابوعیاش نے ان کو حدیث بیان کی سلیمان بن سلیم نے اور عباد بن کثیر نے زید بن اسلم سے اس نے عطا بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی آزمائش کے ساتھ آزماتے ہیں تو اس پر دو فرشتوں کو مقرر کرتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ دیکھو کہ میرا بندہ اپنی عیادت کرنے والوں کو کیا کیا کہتا ہے وہ اس کی جب عیادت کرنے آتے ہیں اگر وہ بندہ اچھی بات کرتا ہے اور ان کے آگے شکایت نہیں کرتا اس آزمائش کی جس میں وہ مبتلا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتے ہیں۔ اس بندے کے گوشت کو اس سے بہتر گوشت بدل دو اور اس کا خون اس خون سے بہتر بدل دو اور اس کو خبر دے دو کہ اگر میں نے اس کو وفات دے دی تو میں اس کو جنت میں داخل کر دوں گا اور اگر میں نے اس کو اس کی قید سے آزاد کر دیا تو اس کو چاہئے کہ وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے۔ اور دوسرے طریق سے مروی ہے صحیح اسناد کے ساتھ بطور مرسل روایت کے۔

۹۹۴۳:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی بکیر بن محمد صوفی نے مکہ میں ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے

(۹۹۴۱)..... أخرجه المصنف من طريق مالك (۲/۹۴۰)

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب میں اپنے بندہ ... سول ... عبادت کرنے والوں سے کوئی شکایت نہیں کرتا تو میں اسکو تمام قیدوں سے چھٹکارا دے دوں گا پھر میں اس کا گوشت پہلے سے بہتر ... دوں گا ... خون پہلے خون سے بہتر بدل دوں گا پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے گا۔

۹۹۴۴:...... شیخ نے فرمایا کہ بعض حفاظ نے گمان کیا ہے کہ مسلم بن حجاج نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں تو اریری سے نقل کیا ہے اس نے ابوبکر حنفی سے۔ پھر ان پر انہوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث یقینی طور پر مروی ہے عاصم سے اس نے عبداللہ بن سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا قرہ بن عیسیٰ نے عاصم سے۔

۹۹۴۵:...... اور اس کو روایت کیا ہے معاذ بن معاذ سے اس نے عاصم بن محمد سے اس نے عبداللہ بن سعید سے اس نے اپنے والد سے یا دادا سے اس نے ابوہریرہ سے اور عبداللہ بن سعید شدید ضعیف ہے۔ میں نے مسلم رحمہ اللہ کی کتاب میں نظر ماری تو میں نے یہ حدیث اس میں نہیں پائی اور اس کو ابومسعود دمشقی نے بھی تعلیق الصحیح میں ذکر نہیں کیا۔

بیماری میں مبتلا شخص کے لئے خوبصورت عمل لکھے جاتے ہیں

۹۹۴۶:...... اس کو روایت کیا ہے ابوصخر حمید بن زیاد نے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے بطور موقوف روایت کے۔

۹۹۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عروہ بن رویم سے وہ ذکر کرتے ہیں قاسم سے اس نے معاذ سے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بندے کو جب بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو بائیں طرف والے فرشتے سے کہتے ہیں تم لکھنے سے قلم کو روک لو اور دائیں ہاتھ والے سے کہتے ہیں کہ تم میرے بندے کے لئے خوبصورت عمل لکھو۔

۹۹۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن جمیل نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے فرمایا کہ جب بندہ مسلم بیمار ہو جاتا ہے تو دائیں طرف والے فرشتے کو حکم ملتا ہے کہ میرے بندے کے لئے وہ بہترین خوبصورت عمل لکھو جو وہ کیا کرتا ہے۔ اور بائیں طرف والے سے کہا جاتا ہے کہ جب تک میرا بندہ میری قید و بندش میں واقع ہے اس کے بارے کچھ لکھنے سے رک جاؤ۔ چنانچہ ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا کاش کہ میں ہمیشہ بیمار ہو کر صاحب فراش رہتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بندے نے گناہوں کو ناپسند کیا ہے۔

مؤمن کے لئے خیر ہی خیر ہے

۹۹۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ... بن خالد نے کہا سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بندہ مؤمن کے لئے اللہ کی قضا اور فیصلے پر بڑا حیران اور خوش ہوں کہ ہر چیز اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اگر اس کو خوشی ملے اور وہ اس پر صبر کرلے تو اس کے لئے دھرا اجر ہے اور اگر اس کو تکلیف پہنچے اور وہ اس پر صبر کرلے تو اس کے لئے ایک اجر ہے ہر فیصلہ اللہ کا مسلمان کے لئے بہتر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ھدبہ بن خالد سے۔

(۹۹۴۳)...... (۱) فی ن: (یزید)

(۹۹۴۵)...... (۱) فی ن: (عن جده)

(۹۹۴۷)...... (۱) فی ن: (سعید) وهو خطأ

(۹۹۴۹)...... (۱) فی ا: (لو عجبت)

9950:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیذار بن حریث سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن سعد سے وہ اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں میں مسلمان سے خوش ہوں کہ اس کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو وہ ثواب کی امید رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی تو اللہ کی حمد اور شکر کرتا ہے بے شک مسلمان کو تو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس لقمے کے بارے میں بھی جس کو وہ اپنے منہ میں لینے کے لئے اٹھاتا ہے۔

9951:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ثعلبہ نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت انس نے ان کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر ہنس دیئے اور فرمایا کہ تعجب ہے مؤمن پر کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ کرتا ہے وہ خیر کا فیصلہ ہوتا ہے۔

امت محمدیہ کی خصوصیات

9952:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو محمد بن سابق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی منہال بن حلفہ ابوقدامہ نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے ہیں ہم کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس بات پر خوش ہوئے ہیں کہ مؤمن کو راستہ بتلانے پر بھی اجر ملتا ہے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینے پر بھی اجر ملتا ہے اور عجمی زبان سے عربی میں بتانے پر اجر ملتا ہے۔ اور اپنے اہل میں اس کے آنے پر بھی اجر ملتا ہے (یا حق زوجیت ادا کرنے پر بھی اجر ملتا ہے) اور اس معمولی چیز پر بھی اجر ملتا ہے جو مسلمان کے کپڑے کے کنارے یا دامن سے لگی رہ جائے اور وہ اس کو جھٹک دے پھر اس کے دل میں کھٹکا پیدا ہوا اور وہ جا کر وہ چیز بھی واپس کر کے آئے۔

9953:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابومنصور محمد بن قاسم بن عبدالرحمٰن عتکی نے ان کو بشر بن سہل لباد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے ان کو ابوحلبس یزید بن میسرہ نے کہ اس نے سنا ام درداء سے آپ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم سے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تیرے بعد ایک امت پیدا کرنے والا ہوں وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ جب ان کو ایسی کیفیت پہنچے گی جس کو وہ پسند کریں گے تو وہ اس وقت اللہ کی حمد کریں گے اور اگر وہ کیفیت پہنچے گی جس کو وہ ناپسند کریں گے تو وہ اس پر اجر وثواب طلب کریں گے اور صبر کریں گے اور نہ ہی حلم ہوگا نہ علم۔ انہوں نے عرض کی اے میرے رب یہ ان کے لئے کیونکر ممکن ہوگا کہ نہ حلم ہو نہ علم؟

اللہ نے فرمایا کہ میں اپنے حلم اور اپنے علم میں سے ان کو عطا کروں گا۔

9954:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اور ابوالحسین محمد بن احمد بن اسحاق بزار نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابومحمد عبداللہ بن

(9950)..... اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (211)

(9953)..... (1) سقط من (ن) (2)..... في ن: (حمدوا)

محمد بن اسحٰق فاکہی نے مکہ میں ان کو ابویحیٰ عبداللہ بن احمد بن ابومیسرہ نے ان کو یحیٰ بن محمد حارثی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عباد بن کثیر نے اور طارق نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عنایت امداد حسب محنت ومشقت اتارتا ہے اور صبر کو مصیبت کے وقت اتارتا ہے۔

طارق بن عمار اور عباد اس روایت کے ساتھ متفرد ہیں۔اور تحقیق کہا گیا ہے کہ مروی ہے طارق سے اور زیادہ صحیح ہے کہ طارق اسی حدیث سے پہچانا گیا ہے۔

اللہ کی طرف سے مدد تکلیف اور صبر کے بقدر آتی ہے

۹۹۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن بطہ اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن نائلہ اصفہانی نے ان کو احمد بن ابو الجوازی نے ان کو عبدالعزیز بن عمر نے وہ کہتے ہیں اللہ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اے داؤد جب کسی کو میرا طالب پاؤ تو تم اس کے خادم بن جاؤ اے داؤد تکلیف ومشقت پر صبر کیجئے تیرے پاس اعانت ومدد خود بخود پہنچے گی۔

۹۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو عمار بن نصر ابویاسر نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحیٰ نے ان کو ابوبکر قعنبی نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک اللہ کی مدد اللہ کی طرف سے بندے کے لئے تکلیف ومشقت کے بقدر آتی ہے۔اور بے شک صبر اللہ کی طرف سے بقدر مصیبت آتا ہے۔

۹۹۵۷:......اور اس کو بھی راویت کیا ہے عمر بن طلحہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے پہلی حدیث کی مثل۔

صبر کا بدلہ جنت ہے

۹۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو خبر دی ان کے والد نے اور ہمیں خبر دی ہے شعیب نے دونوں نے کہا کہ ان کو لیث نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی ابن ہاد نے ان کو عمر بن ابوعمرو نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس وقت میں اپنے بندے کو اس کی محبوب ترین چیز کے ساتھ آزماتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت دیتا ہوں اور شیخ احمد نے فرمایا کہ پہلی روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے عوض جنت دوں گا کا مطلب ہے کہ اس سے مراد جنت کے دو چشمے ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث بن سعد سے بخاری کہتے ہیں کہ اس کے متابع بیان کیا اشعث بن جابر نے اور ابوطلال نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۹۹۵۴)......أخرجه العقيلي (۲/۲۲۷) من طريق يحيى بن محمد الحارثي. به.

وأخرجه ابن عدي في الكامل (۵/۱۷۰۴) من طريق طارق بن عمار وعباد بن كثير عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة وأخرجه من طريق عمر بن طلحة عن محمد بن عمرو. به.

(۹۹۵۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۱۴۳۵/۴) (۹۹۵۷) أخرجه ابن عدي (۱۷۰۴/۵)

(۹۹۵۸)......(۱) زيادة من (ن) ☆أخرجه البخاري في المرضى باب (۷)

انسانی اعضاء کے ضائع ہونے کا اجر جنت ہے

۹۹۵۹: ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ابوظلال نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا کب آپ کی آنکھیں ضائع ہوئی تھیں میں نے بتلایا کہ اس وقت جب میں چھوٹا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے جب کہ ان کے پاس ابن ام مکتوم بیٹھے تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ کی بینائی کب چلی گئی تھی۔ اس نے بتایا کہ جب میں چھوٹا تھا۔ جبرائیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میں اپنے بندہ کا کوئی شریف عضو ضائع کرتا ہوں تو اس کی جزا اس کے لئے جنت ہی ہے۔

۹۹۶۰: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابواسامہ حلبی نے ان کو ام محمد بنت اشرس ابوشیبان ہذلی نے ان کو اشرس نے ابوظلال سے اس نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مجھے بیان کیا جبرائیل علیہ السلام نے رب العالمین سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں جس کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اس کا بدلہ جنت میں ہمیشہ رہنا اور میرا دیدار ہے

۹۹۶۱: اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن حسن قطان نے ان کو علی بن حسن بابلی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو نوح بن قیس نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو جابر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جس شخص کا کوئی شریف عضو آنکھ ضائع کر دوں اور وہ اس پر صبر کرلے اور اجر وثواب کا طالب ہو جائے میں اس کے لئے جنت کے سوا کسی اور جزا کے لئے راضی نہیں ہوں گا۔

۹۹۶۲: ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن علی بن حبیش مقری نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین قزاز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کو اور کہا ہے کہ ہمیں خبر دی اشعث بن جابر حدانی نے۔

۹۹۶۳: ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابراہیم دحیم نے ان کو مروان نے ان کو ہلال بن سوید نے کہ انہوں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ابن ام مکتوم گذرے اور انہوں نے سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں حدیث نہ بیان کروں جو مجھے جبرائیل علیہ السلام نے حدیث بیان کی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ پر لازم ہے کہ جس بندے کا کوئی شریف عضو میں لے لوں کہ اس کی جزاء اور بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

۹۹۶۴: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے اور ابومحمد بن یوسف نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حرب بن میمون نے ان کو نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔ جب میں کسی بندے کی بینائی لے لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میرے نزدیک اس کا معاوضہ جنت ہے۔

اس روایت کے ساتھ حرب بن میمون نضر سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۹۹۶۵: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو عباس بن فضل نے ''ح''۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن احمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن فضل اسفاطی بصری نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کی دونوں محبوب ترین چیزیں (یعنی آنکھیں) ضائع

ہو جاتی ہیں پھر وہ اس پر صبر کر لیتا ہے اور ثواب کی امید کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔
شیخ احمد نے کہا کہ اس طرح اس کو میں نے بھی لکھا ہے۔ دو محبوب ترین چیزیں۔

مرگی کا دورہ پڑنے والے کے لئے اجر

۹۹۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبداللہ بن حسن بن سلیمان مقری نے بغداد میں ان کو حامد بن شعیب نے ان کو عبداللہ بن عمر قواریری نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمران بن سلیم نے ان کو حدیث بیان کی عطا بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں مجھ سے کہا ابن عباس نے کیا میں تجھے اہل جنت کی ایک عورت دکھاؤں میں نے کہا کہ ضرور دکھائیں انہوں نے کہا کہ وہ یہ کالی عورت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں ممکن ہے کہ میرا کپڑا اتر جائے آپ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو صبر کر لیں اور تیرے لئے جنت ہوگی اور اگر آپ چاہیں تو میں اللہ سے دعا کروں اور وہ آپ کو عافیت عطا کر دے۔ اس عورت نے کہا ہے کہ میں اسی حالت پر صبر کر لیتی ہوں مگر میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ میرا کپڑا اتر جائے اور میں ننگی ہو جاؤں آپ میرے لئے دعا کر دیں کہ میں ننگی نہ ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی ہے۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قواریری سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد سے اس نے یحییٰ سے۔

بخار گناہوں سے پاکیزگی کا سبب ہے

۹۹۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آ گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ام ملدم ہوں آپ نے اسے فرمایا کہ تم اہل قبا کی طرف جاؤ گی بولی جی ہاں۔ کہتے ہیں ان کے پاس چلا گیا۔
چنانچہ وہ سب بخار والے ہو گئے اور ان کو بہت ''تکلیف'' ہوئی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی پھر کہا کہ یا رسول اللہ ہم بخار میں مبتلا ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا۔ اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے گناہوں کو پاک کرنے والا بن جائے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے گناہوں کو پاک کر دے۔
۹۹۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے کہ اہل قباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آ کر بولے کہ بخار ہمارے اوپر شدت اختیار کر گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو کہ اس کو تم لوگوں سے اٹھا لیا جائے تو اٹھا لیا جائے گا اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے پاک کرنے والا بن جائے (یعنی تمہیں گناہوں سے پاک کر دے) انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے لئے طہور بن جائے (یعنی ہمیں گناہوں سے پاک کر دے۔)
۹۹۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے وہاں پر۔ ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعلی قرہ بن حبیب نے صاحب قشیری نے ان کو ایاس بن ابوتمیم ابومخلد نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ بخار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا کہ آپ مجھے جہاں چاہیں بھیج دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انصار کی طرف بھیج دیا وہ مسلسل سات دن رات ان میں رہا یہاں تک کہ ان پر یہ سخت گذرا تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ پھر حضور

(۹۹۶۶)...... أخرجه البخاري في المرضى (۶) ومسلم في الأدب (۱۴)

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گھروں میں آنے لگے وہ باری باری ایک ایک گھر میں آتے اور ان کے لئے دعا کرتے عافیت کی جب آپ واپس چلے گئے تو ایک عورت ان میں سے پیچھے سے پہنچی اور کہنے لگی یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میری ماں بھی انصاری ہے اور میرا باپ بھی انصاری ہے میرے لئے آپ دعا فرمائیں جیسے آپ نے میرے ساتھیوں کے لئے دعا کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ جو چاہیں۔ اگر چاہتی ہو تو میں تیرے لئے دعا کر دیتا ہوں اللہ سے وہ آپ کو عافیت عطا کر دے گا اور اگر چاہو تو تم صبر کر لو تین دن تک اور اس پر تیرے لئے جنت ہوگی۔ وہ بولی یا رسول اللہ بلکہ میں تو صرف تین دن نہیں بلکہ تین دن اور تین دن اور تین دن یعنی نو دن صبر کروں گی جنت کے حصول کے لئے تو میرے لئے کوئی ڈرنے کی بات ہی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ بخار سے زیادہ محبوب میرے لئے کوئی مرض نہیں ہے اس لئے کہ وہ میرے ہر ہر عضو میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عضو کے لئے اجر کا علیحدہ حصہ عطا کریں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیماری پر صبر کرنے سے متعلق روایات

۹۹۷۰:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ اور ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن جعفر بن ابو کثیر نے ان کو حدیث بیان کی سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے زینب بنت کعب سے ان کو ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مصیبت بھی مؤمن کو پہنچتی ہے اس کے جسم میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں ابی بن کعب نے کہا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ بخار ہمیشہ ابی بن کعب کے جسم کو کمزور کرتا رہے یہاں تک کہ وہ تجھ سے مل جائے اور وہ بخار ایسا ہو جو نہ تو اس کو نماز سے روکے نہ ہی روزے سے اور نہ ہی حج سے نہ عمرے سے نہ جہاد فی سبیل اللہ سے۔

پس بخار اس پر سوار ہو گیا جو اس سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا اور وہ اسی بخار کے ساتھ نماز میں بھی حاضر ہوتے تھے روزہ بھی رکھتے تھے حج عمرہ اور جہاد بھی کرتے رہے۔

۹۹۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو خبر دی ابو عبداللہ حافظ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمیر جشمی نے اور ابو خثیمہ وغیرہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے ان کو زینب بنت کعب نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ یہ امراض جو ہم لوگوں کو لگتے ہیں ہمارے لئے ان میں کیا فائدہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کفارے ہیں۔

حضرت ابی بن کعب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا فرمائیں گے؟ کہ کانٹا یا اس سے بڑھ کر ہم کو تکلیف جو پہنچے۔ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے اپنے خلاف دعا کی اس کو بخار ہمیشہ لگا رہے یہاں تک کہ اسی میں اس کا انتقال ہو جائے لیکن اس صورت کے ساتھ کہ بخار اس کو نہ حج سے روکے نہ عمرے سے نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ سے نہ فرض نماز با جماعت سے کہتے ہیں کہ کبھی بھی کسی نے اگر ان کو ہاتھ لگایا تو ان کو بخار میں پایا حتیٰ کہ اسی حال میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۹۹۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقبری نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حصر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ عمران بن حصین نے تینتیس سال تک پیٹ کی تکلیف

(۹۹۶۹) .....أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۳/۳۶۴)

جھیلی ان کے دوستوں نے ان سے کہا آپ کی لمبی تکلیف نے ہمیں آپ کے پاس آنے سے روک دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ ایسے نہ کہو اگر اللہ نے اس کو میرے لئے پسند کیا ہے؟ تو میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔

۹۹۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان قزاز نے ان کو حبان بن ہلال نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمران بن حصین کے پاس ان کی تکلیف کے دوران گئے انہیں شدید درد تھا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابونجید اللہ کی قسم میں آپ کی تکلیف کو دیکھتا ہوں تو آپ سے مایوس ہو جاتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اللہ نے اگر اس کو میرے لئے پسند کیا ہے تو میں بھی اس پر راضی ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ماا صابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر

جو بھی تکلیف تم لوگوں کو پہنچی ہے تو بس وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور بہت ساری باتوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۹۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن یحییٰ نے ان کو مسیب بن رافع نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک مسلمان آدمی لوگوں کے درمیان چل پھر رہا ہوتا ہے حالانکہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔ پوچھا گیا کہ ایسا کس وجہ سے ہوتا ہے اے ابوبکر؟ آپ نے فرمایا کہ ان مصائب ومشکلات وتکالیف کی وجہ سے کانٹے چبھنے، جوتے کے تسمے ٹوٹنے وغیرہ پریشانیوں کی وجہ سے۔

دو ناپسندیدہ اور اوکھی چیزیں

۹۹۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن یعنی ابن عبداللہ مسعودی نے ان کو علی بن بذیمہ نے قیس بن جبر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مسعود سے وہ کہتے تھے دو ناپسندیدہ اور اوکھی چیزیں کتنی اچھی ہیں ایک موت اور دوسری فقر وغربت قسم بخدا وہ چیز غنی اور فقر ہے میں کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ دونوں میں سے کس چیز کے ساتھ میں مبتلا کیا جاؤں اس لئے کہ دونوں میں اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہے اگر غنی ہو تو اس میں عطف وتوجہ ہے اور اگر فقر ہو تو اس میں صبر ہے۔

ما اصاب من مصیبة الا باذن اللہ کی تفسیر

۹۹۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی سے وکیع نے اعمش سے اس نے ابوضبیان سے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت علقمہ بن قیس کے پاس مصاحف کی تعریض وتصحیح کرواتے تھے میں جب اس آیت سے گذرا۔

ما اصاب من مصیبة الا باذن اللّٰہ ومن یؤمن باللّٰہ یهد قلبه.

جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوتی ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان لائے وہ اس کی دل کو رہنمائی کرتا ہے۔ ہم نے ان سے اس آیت کے مفہوم کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جس کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ اللہ کی

(۹۹۷۵)..... (۱) سقط من (ا)

طرف سے ہے اور وہ اس پر راضی ہو جاتا ہے اور تسلیم کر لیتا ہے۔ اور یہ ابن مسعود سے بھی مروی ہے۔

تین ہدایت کی علامات

۹۹۷۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری سے سنا وہ فرماتے تھے۔ تین چیزیں ہدایت کی علامات میں سے ہیں۔ مصیبت کے وقت انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہنا (یعنی اللہ کی طرف رجوع ہونا) حصول نعمت عاجزی۔ اور کسی کو دے کر احسان نہ جتلانا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا صبر

۹۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابو یوسف عبدی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو عامر بن صالح نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ یعنی عروہ ولید بن عبدالملک کے پاس گئے یہاں تک کہ جب وادی قریٰ میں پہنچے تو انہوں نے اپنے پیر میں کوئی چیز محسوس کی پھر اس جگہ ایک زخم ظاہر ہو گیا وہ لوگ غالب آئے اور اسے سوار کر لیا اور انہوں نے ان کی اونٹنی پر پالان پر کجاوہ رکھا وہ اس پر سوار ہوئے جب کہ اس سے پہلے وہ کجاوے پر سوار نہیں ہوئے تھے جب صبح ہوئی تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

مایفتح اللّٰہ للناس من رحمة فلا ممسک لھا.

اللہ تعالیٰ اپنی جس رحمت کو لوگوں کے لئے کھول دیتے ہیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

یہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ البتہ تحقیق اللہ نے اس امت پر ان کجاووں میں بھی نعمت رکھی ہے جس کا لوگ شکر نہیں کرتے ان کا درد پیر سے اوپر ٹانگ میں چڑھ گیا وہ جب ولید کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھ کر کہا اے ابو عبداللہ آپ اس پیر کو کٹوا دیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ اور زیادہ اوپر کو نہ چڑھ جائے وہ بولے جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں چنانچہ ولید نے طبیب کو بلایا طبیب نے کہا کہ آپ نیند کی اور نشہ آور دوائی لیں وہ کہنے لگے کہ میں کبھی بھی نشہ آور چیز نہیں پیوؤں گا۔ چنانچہ اس کے پیر کو کاٹا طے ہو گیا معالج نے متاثر جگہ سے اوپر نشان مارا اور کچھ حصہ بغیر زخم کا یعنی زندہ گوشت کا بھی احتیاطاً لے لیا کہ کہیں اس کے جراثیم آگے تک بھی موجود ہوں یا باقی نہ رہ جائیں۔ اور طبیب نے آری لی اور اس کو آگ میں گرم کیا اور عروہ کو نصف پنڈلی میں داغ دیا اور داغ دے کر اس کو کاٹ دیا مگر ان کی برداشت کا یہ عالم تھا کہ وہ صرف یہی کہتے رہے اچھا ہے، اچھا ہے۔ ولید نے کہا کہ میں نے کسی بھی بوڑھے آدمی کو اس قدر صبر کرنے والا نہیں دیکھا۔ نیز اسی سفر میں ان کو یہ تکلیف بھی پہنچی کہ ان کا بیٹا محمد چوپایوں کے اصطبل میں داخل ہوا پیشاب کرنے کے لئے رات کا وقت تھا خچر نے اسکولات ماری جس سے وہ مر گیا اور وہ عروہ کا سب سے پیارا بیٹا تھا۔ چنانچہ کسی نے اس صدمہ میں ان سے انا اللہ کے سوا کوئی ایک لفظ بھی نہ سنا جب وہ وادی قریٰ میں تھے تو صرف یہی کہا کہ لقد لقینا من سفرنا ھذا نصباً اس سفر نے ہمیں تھکا دیا ہے۔ اے اللہ میرے سات بیٹے تھے ان میں سے ایک آپ نے لے لیا ہے اور مجھے باقی چھوڑ دیئے ہیں اور میرے ہاتھ پیر چار تھے ان میں سے ایک آپ نے لیا ہے اور تین میرے لئے باقی چھوڑ دیئے ہیں۔ تیری ذات کی قسم ہے اگر آپ نے مجھے آزمایا ہے تو مجھے عافیت بھی دی ہے اور اگر میرا کچھ لیا ہے تو باقی بھی آپ نے رکھا ہے۔ جب وہ مدینے میں آئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کو عطا بن ابو ذویب کہتے تھے۔ اس نے کہا اے ابو عبداللہ اللہ کی قسم ہم لوگوں کو تیرے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کر۔ نے کی

(۹۹۷۸)......(۱) غیر واضح فی الأصل

وانظر الترغیب للأصبھانی (۵۵۳) بتحقیقی

ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی ہم لوگوں کو آپ کے ساتھ کشتی لڑنا تھی ہاں ہمیں آپ کی رائے مشورے اور ہدایت کی ضرورت تھی اور آپ کے ساتھ انسیت کی ضرورت تھی۔ بہر حال جو آپ کا نقصان ہوا وہ تو ایک ایسا امر ہے اللہ نے جس کو آپ کے لئے ذخیرہ بنا دیا ہے۔ اور بہر حال ہم جو چاہتے تھے کہ ہمارے لئے آپ کے ہاں سے باقی رہے الحمدللہ وہ باقی ہے ہمارے لئے۔

۹۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حکم بن رزیق نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن نافع بن ذویب نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ولید بن عبدالملک کے پاس پہنچے اور ان کو ایک گوشت خور زخم ہو گیا تھا پیر میں ولید نے ان کے علاج معالجہ کے لئے ان کے پاس کئی طبیب بھیجے انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگر ان کا پیر نہیں کاٹا گیا تو یہ زخم ان کو ہلاک کر دے گا۔

چنانچہ انہوں نے اس کو آری کے ساتھ کاٹ دیا مگر انہوں نے اپنا کوئی عضو بھی نہیں ہلنے دیا صبر کر کے بیٹھے رہے جب انہوں نے اپنا پیر ان کے ہاتھوں میں دیکھا تو اس کو اپنے پاس منگوایا اور اس کو اپنے ہاتھوں میں الٹ پلٹ کر دیکھا۔ اسکے بعد فرمانے لگے خبردار قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو تیرے اوپر سوار کیا تھا بے شک وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اس کے ساتھ کبھی کسی حرام فعل کی طرف چل کر نہیں گیا تھا یا معصیت کا لفظ کہا تھا ولید نے کہا تھا کہ عبداللہ بن نافع بن ذویب نے کہا۔ یا کسی اور نے اہل دمشق میں سے اس نے اپنے والد سے کہ وہ اس وقت حضرت عروہ کے پاس موجود تھے جب ان کا پیر کاٹا گیا تھا وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ۔ نے یہی بات کہنے کے بعد ان لوگوں سے کہا اور اس پیر کو غسل دیا گیا اور خوشبو لگائی گئی اور قبطی کپڑے میں لپیٹا گیا پھر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کے لئے بھیج دیا۔

قاضی شریح رحمہ اللہ کا صبر

۹۹۸۰:......ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو غلابی نے ان کو عباس بن بکار نے ان کو ابو بکر ہذلی نے ان کو شعبی نے یہ کہ قاضی شریح نے کہا میں جب کسی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہوں تو چار بار اس پر اللہ کا شکر کرتا ہوں ایک تو اس بات پر کہ اللہ نے اس سے کسی بڑی مصیبت سے ہمیں بچایا دوسرے اس بات پر کہ اللہ نے مجھے اس پر صبر کی توفیق بخشی۔ تیسرے اس پر کہ اللہ نے مجھے اس پر انا للہ کہہ کر اللہ کی طرف رجوع ہونے اور اس پر ثواب کی امید کرنے کی توفیق دی اور چوتھے اس بات پر کہ اللہ نے یہ مصیبت میرے دین میں مجھے نہیں پہنچائی۔

جب مکروہ امر کو دیکھیں تو محروم کو یاد کریں

۹۹۸۱:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے ان کو ابوالحسن کارزی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یونس مقری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن احید بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب بلخی سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ کسی مکروہ ناپسندیدہ امر کو دیکھیں تو مدفوع محروم کو یاد کریں۔

۹۹۸۱:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبداللہ بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوصالح سے یعنی حمدون قصار سے کہتے تھے میں نے سنا ابوالنصر سے وہ کہتے تھے۔ کہ حضرت ابوبکر بن عیاش کے پاس ان کے مرض کے ایام میں ایک عیسائی طبیب بھیجا گیا تو انہوں نے اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا جب وہ نکل کر چلا گیا تو اس کو پیچھے سے دیکھتے رہے

(۹۹۸۰)......(۱) في ن: (الذهلي) وهو خطأ

وابوبكر الهذلي متروك كما في التقريب.

اور فرمایا۔ جب تم مجھ سے ہٹ کر چلے گئے ہو تو اب تم میرے ساتھ جو چاہو کرو۔

جس کا دین بچ جائے اس کا کوئی نقصان نہیں

۹۹۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن مسیتب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن ظریف کہتے تھے۔ شعر جس کا مفہوم یہ ہے۔

جب کسی شخص کا دین اس کی دنیا سے بچ جائے تو دنیا کا نقصان کتنا بھی ہو جائے وہ اس کے لئے کوئی نقصان نہیں ہے۔

مشکلات ومصائب سے متعلق روایات

۹۹۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ہشیم نے وہ کہتے ہیں عوام نے گمان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ابراہیم تیمی ہمارے پاس آئے تو فرمایا کہ ان کو جب جیل کے دروازے تک لے جایا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کی کوئی خواہش ہے جو آپ امیر کے پاس پہنچانا چاہتے ہوں؟ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے ان سے کہا۔ میں اپنا تذکرہ اس رب اور مالک سے کروں گا جو صاحب یوسف کے رب سے بہتر ہے (یعنی اللہ سے کرنا جو عزیز مصر سے اور تیرے مالک سے بہتر ہے) کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے خیال کیا ہے کہ وہ جب جیل میں داخل ہوئے وہ خود مغموم تھے مگر لوگوں کو صبر کی تلقین کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ بے شک خلاصی قریب ہے۔ کہتے ہیں لوگ کہتے تھے کہ اگر ہمارے لئے جیل کا دروازہ کھل جائے تو تو ہم ان کو جیل میں نہیں رہنے دیں گے (یعنی نکال کر باہر لے جائیں گے۔)

۹۹۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو اسماء بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوبکر کے پاس گئے یا یوں کہا تھا کہ لوگ ابوبکر کے پاس داخل ہوئے۔ تو انہوں نے کہا اے بھائیو۔ میں نے رات ایسی گذاری ہے کہ میں پسند نہیں کروں گا کہ ویسی رات دوبارہ میرے اوپر آئے۔ مجھے ایسی ایسی بڑی بڑی تکلیف پہنچی۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ جب ہوگئی ہے تو یہ کہوں کہ اب نہ ہو۔

۹۹۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوکریب نے ان کو خبر دی محاربی نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم پر فالج پڑ گیا تھا۔ ان کے منہ سے ان کی داڑھی پر پانی بہنے لگا اور انہوں نے اس کو صاف کرنے کے لئے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو وہ نہ اٹھ سکا چنانچہ بکر بن ماغر جو پاس بیٹھے تھے اٹھ کر اس کو صاف کر دیا۔ لہٰذا ربیع نے بکر کو دیکھا پھر کہا کہ اے بکر اللہ کی قسم میں پسند نہیں کرتا کہ یہ کیفیت جو میرے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مجھ سے دور کر دے (یعنی اس پر تو ان کو اجر ملے گا۔)

۹۹۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن ماغر نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کے چہرے پر فالج کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے ان کے منہ سے رال بہتی رہتی تھی۔

انہوں نے اپنے چہرے کی قباحت دیکھی تو فرمایا کہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ یہ تکلیف جو میرے ساتھ ہے اللہ پر مشکل ہو یا اس نے بلاوجہ دی ہو۔

اور کہتے ہیں کہ ہمیں یہی خبر سفیان نے دی ہے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو جب فالج ہو گیا تھا ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے علاج کیا ہے؟

(۹۹۸۲)......(۱) فی ن : (حبیب) وھو خطأ

انہوں نے کہا کہ میں نے علاج کا ارادہ کیا تھا پھر میں نے قوم عاد اور ثمود کو یاد کیا اور اصحاب زمین کو اور ان کے درمیان بہت ہی بستیوں کو کہ ان میں بڑے بڑے دکھ درد موجود تھے بڑے بڑے روگ تھے اور ان میں بڑے بڑے طبیب بھی تھے مگر ان کے لئے نہ کوئی علاج بچا تھا نہ ہی کوئی علاج کرنے والا باقی رہا تھا سب کچھ فنا ہو گیا تھا۔

۹۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو حمید احمد بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عباس سلیطی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسلم سے وہ شعر پڑھتے تھے۔جن کا مفہوم یہ ہے۔

بے شک طبیب اپنی دوا اور اپنے علاج سمیت تقدیر دفاع کی اور بچنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ جب آ جاتی ہے کیا حالت ہوتی ہے طبیب کی۔وہ خود اسی بیماری کے ساتھ مر جاتا ہے ماضی میں جس کا وہ خود علاج کر کے اس کے مریض کو تندرست کر چکا ہوتا ہے کہ دوا بھی اور معالج دوا دینے والا بھی اور دوا لا کر دینے والا بھی اور اس کو بیچنے والا اور خریدنے والا بھی اس کے لئے ہلاک ہو چکا ہوتا ہے۔

۹۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ یوسف صفار نے کہا کہ اس نے یحییٰ اموی سے سنا تھا اس نے اعمش سے سنا تھا اس نے حیان بن ابحر سے سنا وہ کہتے تھے۔جب تک جسم تکلیف کو برداشت کر سکتا ہو علاج نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ سے شفاء کے معاملے میں حیاء کرنا

۹۹۸۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے اسحاق بن موسیٰ الخطمی سے اس نے محمد بن زائدہ ابو ہشام کوفی سے۔اس نے رقبہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم تیمی سے کہا گیا تھا وہ دیماس میں تھے کہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کو اس تکلیف سے خلاصی اور چھٹکارا دے دے کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں اس سے یہ دعا مانگوں کہ میری اس تکلیف دور کر دے جس میں میرے لئے اجر و ثواب ہے۔

۹۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابو الدنیا نے ان کو عبداللہ بن محمد ہانی نے ان کو مرحوم بن عبدالعزیز نے ان کو حدیث بیان کی حبیب ابو محمد ہزانی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے میری ایک بیماری کے ایام میں میری بیمار پرسی کی اور کہا کہ اے حبیب اگر آپ کو بیمار ہو جانے کی صورت میں اجر نہ ملتا تو ہمارا اجر بھی کم ہو جاتا (یعنی عیادت کے ثواب سے ہم بھی محروم رہتے) بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہے بندے کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہے حالانکہ وہ اس کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے پھر وہ اسی پر اس کو اجر عظیم عطا کرتا ہے۔

۹۹۹۱:......فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علی بن اشکاب عامری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے کہ انہوں نے وجہ و مقصد کا ذکر کیا تو فرمایا خبردار اللہ کی قسم کہ مسلمان کے وہ ایام جو اس کے لئے خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں وہ ایام ہیں جن میں اس کے لئے اللہ کے قرب کا سامان ہو اور ان میں وہ اس چیز کو یاد کر لے جو کچھ وہ اپنی آخرت کے سلسلے میں بھول چکا تھا اور ان کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ بندے کو جسم میں آزماتا ہے

۹۹۹۲:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن ساسویہ نے ان کو ان کے چچا حاتم بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا عطا خراسانی بیمار ہو گئے تھے پس ان پر محمد بن واسع داخل ہوئے بیمار پرسی کرنے کے لئے تو فرمایا میں نے سنا ہے حسن سے

وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے مال میں آزماتا ہے پس وہ صبر کرتا ہے مگر وہ اس کے ذریعے بلند درجات تک نہیں پہنچتا پھر اس کو اس کے جسم میں آزمایا جاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے لہٰذا وہ اس کے ذریعے بلند مقامات تک پہنچ جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ایسے تھے کہ ان کو کئی امراض پہنچ چکے تھے۔

مصائب نہ ہوتے تو بندہ اللہ تعالیٰ پر جری ہو جاتا ہے

۹۹۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن مولا سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابراہیم مقری پر کیونکہ ان کو ان کے خچر نے لات ماری تھی جس سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ اگر دنیا کے مصائب نہ ہوتے تو ہم لوگ اللہ تعالیٰ پر دلیر اور جری ہو جاتے۔ انتہائی جری ہونا۔

۹۹۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد بن ابوالحسن مصری نے ان کو ابوالعباس معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر مولی جعین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں نقصان دیتی تجھ کو وہ چیز جو تجھے عزت دے جب جزا اور بدلہ دے تجھ کو اس چیز کا جو چیز تمہیں خوش کر دے البتہ تحقیق عزت دے گی تجھ کو وہ چیز جو خوش کرے تجھ کو جب وہ تجھے جزا اور بدلہ اس چیز کا دے جو تمہیں بری لگے یا نقصان پہنچائے۔

۹۹۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے جو ناپسندیدہ اور تکلیف دہ امور پر صبر کرتا ہے وہ ان امور کو اور چیزوں کو بھی ضرور دیکھتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

صبر ہر خیر کی چابی ہے

۹۹۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن احمد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جعفر خدری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ صبر ہر خیر کی چابی ہے۔

۹۹۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن احمد صیدلانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن عبدالعزیز سے وہ منبر رسول پر خطبہ دے رہے تھے۔ صبر کا ذکر کر رہے تھے اور ان انعامات کا جو اللہ نے اس میں فضیلت رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو دنیا میں جو چیز عطا کرتے ہیں پھر وہ چیز اس سے واپس لے لیتے ہیں تو اس کے پیچھے وہ صبر کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے کہیں بہتر عطا کرتے ہیں جو اس سے لیا گیا تھا۔

صبر کیا ہے؟

۹۹۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن حامد بن منوبہ بلخی نے نیسا پور میں ان کو محمد بن ابراہیم بن سیس عامری نے ان کو یحییٰ بن معاذ رازی نے ان کو عثمان بن عمار نے ان کو ابراہیم بن ادہم نے وہ کہتے ہیں کہ میں اسکندریہ میں داخل ہوا اور وہاں ایک شیخ سے میری ملاقات ہوئی جسے اسلم بن زید جہنی کہا جاتا تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا اہل خراسان سے۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہیں دنیا کے خلاف خروج اور بغاوت پر کس چیز نے ابھارا۔ میں نے جواب دیا کہ وہ زہد ہے

(۹۹۹۲)......(۱) غیر واضح فی الأصلین

اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید ہے۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ بے شک بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے نفس کو صبر پر نہ ابھارے۔ چنانچہ ان کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا کہ صبر کون سی چیز ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ نفوس کی مشکلات کو برداشت کرنے پر اپنے نفس کو راضی کر لے۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ صبر نہیں ہے تصبر ہے اور یہ تکلف صبر کرنا ہے۔ لہٰذا وہ گھبرا گئے اور میری بات نے ان کو ڈرا دیا۔ اور وہ کہنے لگے اے لڑکے یہ بات جو تم نے کہی ہے یہ کہاں سے تم نے سیکھی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء ہے۔

چنانچہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے سچ کہا کہ زبردستی صبر کرنا صبر نہیں ہے اے لڑکے مجھ کو محفوظ کرا اور اس کو یاد رکھ اور برداشت کرا اور سمجھ حاصل کرا اور تو جان لے کہ زاہدین کی سب سے ادنیٰ منزل دنیا میں مشکلات نفس کو برداشت کرنا ہے۔ جب بندہ مشکلات و مکارہ کو برداشت کرنے والا بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نور پیدا فرما دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ نور کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک چراغ ہوتا ہے جو اس کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔

بروز قیامت غنی، مریض اور غلام سے سوال

۹۹۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو لیث نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخصوں کو قیامت میں لایا جائے گا غنی کو۔ مریض کو اور مملوک غلام کو۔ غنی سے سوال ہوگا کہ آپ کو میری عبادت سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ کہے گا کہ اے اللہ آپ نے مجھے کثرت کے ساتھ ملا دیا تھا لہٰذا میں سرکش ہو گیا تھا۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام کو اپنی حکومت سمیت لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا آپ اس سلیمان سے بھی زیادہ مصروف تھے؟ وہ غنی کہے گا کہ نہیں بلکہ یہ زیادہ مصروف تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کو تو اس کی مصروفیت نے میری عبادت سے نہیں روکا تھا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مریض کو بلایا جائے گا۔ اس سے سوال ہوگا کہ آپ کو کس چیز نے میری عبادت سے روکا تھا۔ وہ کہے گا اے میرے رب آپ نے میرے جسم میں رکاوٹ پیدا کر دی تھی کہتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی بیماری سمیت لایا جائے گا پھر اس سے سوال ہوگا کہ کیا تیری بیماری ان سے بھی زیادہ سخت تھی؟ وہ بندہ کہے گا کہ نہیں بلکہ ان کی بیماری زیادہ سخت تھی۔ اللہ فرمائیں گے کہ اسکی بیماری تو اس کی عبادت سے مانع نہیں ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اتنے میں غلام مملوک کو لایا جائے گا۔ سوال ہوگا کہ ان کو میری عبادت کرنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ کہے گا وہ میرے رب آپ نے میرے اوپر کئی مالک بنا رکھے تھے وہ میرے مالک تھے۔ کہتے ہیں کہ پھر یوسف علیہ السلام کو اس کی عبدیت سمیت لایا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آپ کی غلامی زیادہ سخت تھی یا اس کی غلامی؟ وہ کہے گا کہ نہیں بلکہ اس کی غلامی زیادہ سخت تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کی غلامی اس کے لئے میری عبادت سے مانع نہیں ہوئی تھی۔

صبر خیر کثیر ہے

۱۰۰۰۰:.....ہمیں ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمر بن عبداللہ مولیٰ عفرہ نے عبداللہ بن عباس سے اسی طرح کہا کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ کو یاد کر دوہ آپ کی حفاظت کرے گا اللہ کو یاد رکھو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے آپ نرم حالات میں اللہ کو پہچانیں اللہ آپ کو شدت وسختی کے حالات میں پہچانے گا۔ جب آپ سوال کریں یعنی مانگیں تو بس اللہ سے مانگئے اور آپ جب مدد واستعانت طلب

کریں تو اللہ سے مدد مانگئے۔ تحقیق (قضاوقدر لکھنے والا) قلم سوکھ چکا (اس چیز کولکھ کر) جو کچھ ہونے والا ہے اگر ساری مخلوق اس بات پر اکٹھی ہو جائے کہ وہ تجھے نفع پہنچائیں جو چیز اللہ نے لوح محفوظ میں تیرے لئے نہیں لکھی تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں جو چیز اللہ نے تیرے لئے نہیں لکھی لوح محفوظ میں تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اگر تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ رضا اور یقین کے ساتھ اللہ کے لئے عمل کرو تو ایسا ضرور کیجئے اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر جو چیز تم ناپسند کرتے ہو اس پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے اور یقین جانئے کہ نصرت اور مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور بے شک کشادگی وخلاصی کرب وتکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور بے شک تنگی کے ساتھ ہی آسانی ہوتی ہے۔

نصرت ومدد صبر کے ساتھ ہے

۱۰۰۰۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوعلی بن نحویہ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابوشہاب خیاط نے ان کو محمد بن عیسیٰ قرشی نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ میں لڑکا تھا کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے فرمایا: اے لڑکے اللہ کو یاد کرنا اللہ تیری حفاظت کرے گا اور اللہ کو یاد رکھنا آپ اس کو اپنے آگے پائیں گے راحت میں تم اللہ کو پہچانتے رہنا وہ تمہیں سختی میں پہچان کے رکھے گا اور جان لیجئے گا کہ جو چیز تمہیں نہ پہنچے وہ تمہیں ملنے والی نہیں تھی۔ اور جو چیز تجھے پہنچے وہ تم سے خطا کرنے والی نہیں تھی۔ اور یقین رکھنا کہ اگر تمام مخلوقات مل کر تجھے کوئی چیز دینا چاہیں مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ تجھے دینے کا نہ ہو تو وہ اس پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔ یا ساری مخلوقات مل کر تم سے کوئی چیز روکنے کا ارادہ کریں حالانکہ اللہ نے وہ تجھے دینے کا ارادہ کر رکھا ہو تو روکنے پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔ اور یقین جانئے کہ قلم تحقیق خشک ہو چکا ہے (اس سب کچھ کو لکھ کر) جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ جب تم کچھ مانگو تو اللہ سے مانگنا اور جب تم کسی کو تھامنا چاہو تو اللہ کو تھامنا۔ اور یقین کرنا مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور فراخی تنگی وتکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔

۱۰۰۰۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوہشام نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ابو نصر نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص آسودہ حالی میں کثرت سے دعا مانگتا ہے اس کے لئے مصیبت کے وقت قبولیت ہوتی ہے اور جو شخص کثرت کے ساتھ دروازہ کھٹکاتا ہے اسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔

فراخی کا انتظار صبر کے ساتھ عبادت ہے

۱۰۰۰۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحق بن محمد فروی نے ان کو سعید بن مسلم بن بابک نے میرا خیال ہے اس نے اپنے والد سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن شبیب نے ان کو اسحق بن محمد فروی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن مسلم بن بابک نے اس نے اپنے والد سے اس نے سنا علی بن حسین سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فراخی کا انتظار صبر کے ساتھ کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے کہا ہے کہ ابن بشران کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے اور جو شخص قلیل رزق کے ساتھ راضی ہو جائے اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے قلیل عمل کے ساتھ بھی۔

۱۰۰۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن ابومقاتل اور ابن مکرم نے دونوں نے کہا ہے کہ ان کو ابن وارہ نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو حکیم بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل عبادت کشادگی وفراخی کی توقع کرنا ہے۔

۱۰۰۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو بقیہ نے مالک بن انس سے اس نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۰۰۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو باغندی نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے ان کو بقیہ نے مالک سے اس نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ سلیمان بن سلمہ خبائری نے اس کو مسند کیا ہے اور پہلی جو ہے وہ مرسل ہی اولیٰ ہے۔

۱۰۰۰۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو محمد بن عبدوس بن کامل نے ان کو محمد بن عبداللہ رقی نے ان کو حماد بن واقد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسرائیل بن یونس سے اس نے ابواسحاق ہمدانی سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

شیخ نے کہا ہے اس روایت کے ساتھ حماد بن واقد متفرد ہے جو کہ غیر قوی ہے۔

۱۰۰۰۸:.....ہمیں خبر دی استاذ ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن محمد بن بندی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو سفیان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب آپ نے دیکھا ہے کہ آپ نے ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو کون کون سی چیز عطا کی تھی۔ اللہ نے فرمایا کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے کسی شئی کو میرے برابر نہ کیا بلکہ مجھے ہر چیز پر ترجیح دی اور یہ اسحاق علیہ السلام نے اپنے نفس[1] میرے لئے سعی کی اور اپنے ماسوا پر زیادہ خوب تر تھے۔

اور بہرحال یعقوب علیہ السلام تو میں نے جب بھی اس کو کسی مصیبت میں آزمایا اس کا حسن ظن میرے ساتھ اور زیادہ ہوتا گیا۔

ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی

۱۰۰۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے ان کو ابوہلال راسبی نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ان کو ستاروں کے ساتھ آزمایا اور اس کو صبر کرنے والا پایا اور اس پر اس کی تعریف فرمائی کہ اس نے ان کو پورا کر دکھایا۔ فرماتے ہیں کہ کہتے ہیں ان کی تعلیم دی اس کو۔

(۱۰۰۰۵) .....أخرجه القضاعي في مسند الشهاب (۱۲۸۳) من طريق بقية به

وقال القضاعي لم يروه عن مالك متصلاً إلا بقية. وانظر كشف الأستار (۳۱۳۸)

(۱۰۰۰۶) .....أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۱۱۶۱/۳)

(۱۰۰۰۸) (۱) هكذا في الأصل

۱۰۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان برذعی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو ابوبکر نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو عبداللہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سلیم سے یہ کہ ابو عبیدہ حاضر ہوئے اس کی طرف عمر نے لکھا فرماتے تھے کہ جب کسی آدمی کے ساتھ شدت وسختی لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کے لئے فراخی وخلاصی پیدا کرتے ہیں اور بے شک ہرگز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اصبروا وصابروا و رابطوا ا واتقوا اللہ لعکم تفلحون.

صبر کرو اور صبر کی تلقین کرا ور جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تنگی کے ساتھ آسانی ہے

۱۰۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو معاویہ بن قرہ نے اس شخص سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ اگر عسر اور تنگی کسی بل اور سوراخ میں گھس جائے تو یسر اور آسانی اس کا تعاقب کرتے ہوئے وہ بھی اسی سراخ مین داخل ہو جائے گا اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فان مع العسر یسراً ان مع العسر یسراً

بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے (تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔)

یہ روایت ایک اور طریق سے مرفوع طریقے سے مروی ہے مگر وہ ضعیف ہے۔

۱۰۰۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمود مروزی نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو حمید بن حماد ابوالجہم نے ان کو عائذ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے۔ اور آپ کے قریب ایک سوراخ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا اگر عسر آ کر اس سوراخ میں گھس جائے تو یسر ضرور آئے گا اور وہ بھی اس میں داخل ہو جائے گا اور اس کو نکال لائے گا۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسراً

بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس روایت کے ساتھ حمید متفرد ہے۔

۱۰۰۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے حسن سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں:

ان مع العسر یسراہ

تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ انتہائی مسرور اور خوش تھے اور ہنس رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ ایک دن عسر دو یسروں پر ہرگز غالب نہیں آئے گا:

ان مع العسر یسراً ان مع العسر یسراً.

۱۰۰۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد تیمی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ باسانی نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنائے تھے محمد بن عامر بلخی نے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

اے غم کو نوح علیہ السلام سے کھول دینے والے مچھلی والے یونس علیہ السلام کی قید ہٹانے والے ہر مصیبت زدہ کے آقا و مولیٰ۔ اے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کے لئے دریا کو پھاڑنے والے اور یعقوب علیہ السلام کا حزن دور کرنے والے۔ اے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو ٹھنڈا کرنے والے اور ایوب علیہ السلام کے اعضاء سے بیماری اٹھا دینے والے بے شک طبیب کوئی فائدہ نہیں دے سکتے موت سے مگر وہ ایسا طبیب ہے جو عاجز نہیں آسکتا۔

۱۰۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے تھے احمد بن یحییٰ نے اپنے کلام سے کشادگی کے دروازے کی کنجی صبر ہے اور ہر عسر کے ساتھ یسر ہوتا ہے۔ اور زمانہ ایک جیسی حالت پر ہمیشہ نہیں رہتا اور ایک امر کے بعد دوسرا امر آتا رہتا ہے۔ اور مکروہ اور ناپسندیدہ امور اتیں فنا کر دیتی ہیں جن پر خیر و شر فنا ہوتے ہیں اور ایک حالت کیسے باقی رہ سکتی ہے جب کہ زمانے میں ماہ و ایام تیز رفتاری کے ساتھ گذر رہے ہیں۔

۱۰۰۱۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن حسین نے اور مجھے قاسم بن محمد بن جعفر اکثر کہتے رہتے تھے۔ (اشعار جن کا مفہوم یوں ہے۔) وہ چیز قریب ہے جس کو آپ دیکھیں گے وہ یہ ہے کہ یہ کیفیت ہمیشہ قائم نہیں رہے گی اور یہ کہ آپ اس کے لئے کھل جانا اور کشادگی بھی ملاحظہ کریں گے ان امور سے جن کے ساتھ زمانے نے اصرار کیا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کشادگی کو لے آئے گا بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہر دن اس کی مخلوق میں کوئی نہ کوئی امر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ جب بھی کوئی عسر چمکتا ہے وہ یسر کو کھولنے والا ہوتا ہے بے شک بات یہ ہے کہ اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ بے شک عسر کے پیچھے یسر آتا ہے (تنگی کے بعد آسانی آتی ہے۔)

مایوسی کفر ہے

۱۰۰۱۷:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین انصاری نے ان کو ابراہیم بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ مدینے کے تاجروں میں سے ایک آدمی تھا وہ جعفر بن محمد کے پاس آتا جاتا تھا اس سے میل جول رکھتا تھا اور ان کو اچھے حالات کے ساتھ پہچانتا تھا یکایک اس کا حال بدل گیا لہٰذا وہ اس بات کا شکوہ جعفر بن محمد سے کرنے لگا لہٰذا جعفر نے کہا۔ شعر جن کا یہ مفہوم ہے مت گھبرا اگر تو ایک دن تنگی میں مبتلا ہو جائے اس لئے کہ آپ طویل زمانے تک آسانی میں بھی تو رہے ہو اور مایوس نہ ہونا اس لئے کہ مایوسی کفر ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ قلیل سے بھی غنی بنا دے اور آپ اپنے رب کے ساتھ برا گمان نہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت گمان کے لئے زیادہ اولیٰ ہے۔

کہتے ہیں کہ میں ان کے ہاں سے نکلا تو میں سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو چکا تھا۔

صبر سے متعلق چند اشعار

۱۰۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوعرفان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کو یونس بن حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوعمرو بن علاء نے کہا کہ ہم لوگ حجاج بن یوسف کے دور میں صنعاء میں فرار ہو گئے تھے میں نے ایک شعر کہنے والے سے سنا جو کہ شعر کہہ رہا تھا۔ (جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔)

کس وجہ سے دل ایک خاص امر کو ناپسند کرتے ہیں ان کے لئے تو خلاصی ہے جیسے اونٹ کے پیروں کی رسی کھل گئی ہے۔

(۱۰۰۱۴)......(۱) سقط من (ن)

ابوعمرو کہتے ہیں کہ میں نے اس شعر میں لفظ فرجۃ پر غور شروع کیا، کہ اس میں شاید میری مصیبت کے ختم ہو جانے کی طرف اشارہ ہے، چنانچہ اچانک میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ حجاج مر چکا ہے (لہٰذا میری خوشی کی انتہا نہ رہی) اب میں نہیں سمجھ رہا تھا کہ میں دو باتوں میں سے کس بات کے ساتھ زیادہ خوشی کروں حجاج کی موت کی خبر کے ساتھ یا اس شعر کے ساتھ۔

۱۰۰۱۹:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مجنون اور دیوانے کو دیکھا جس کو لڑکوں نے تنگ کر کے ایک مسجد میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا تھا چنانچہ وہ جا کر مسجد کے ایک کونے میں جا بیٹھا لہٰذا لڑکے اس سے منتشر ہو گئے پھر وہ وہاں سے اٹھا اور وہ یہ شعر کہہ رہا تھا۔

جب کوئی امر مجھے تنگ کر دیتا ہے تو میں خلاصی کا انتظار کرتا ہوں۔ پس مشکل ترین امر خلاصی کے قریب تر ہوتا ہے۔

۱۰۰۲۰:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حسین بن عبدالرحمٰن نے کہ بادشاہ نے اپنے وزیر کو نکال دیا تھا کسی ناراضگی کی وجہ سے کیونکہ وہ اس پر ناراض ہو گیا تھا وزیر اس بات پر سخت مغموم ہوا وہ ایک رات سفر کر رہا تھا کہ یکا یک اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھ کوئی آدمی ہے جو یہ شعر کہہ رہا ہے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) رب کے ساتھ خوبصورت گمان کر وہ اس کا عوض اور بدلہ تجھے خوبصورت عطا کرے گا اور وہی تیری کمی و کمزوری درست کرے گا۔ بے شک رب ہی ہے جو تجھے کفایت کرتا ہے۔

جس نے کل تیری ضرورت پوری کی تھی وہ آئندہ کل صبح بھی تیری ضرورت پوری کرے گا۔

وزیر اس شعر کو سن کر خوش ہوا اور اس نے اس آدمی کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دے دیا۔

۱۰۰۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے کہا ابوبکر بن ابوالدنیا نے قریش کے ایک آدمی نے مجھے شعر سنائے۔ (جن کا خلاصہ یہ ہے) کیا تو دیکھتا نہیں کہ تیرے رب کے نئے اور پرانے احسانات اتنے ہیں جو شمار نہیں کئے جا سکتے ہموم و غموم سے تسلی رکھ کیونکہ جیسے کوئی بھی شئی دائمی نہیں ہے اسی طرح تیرے غم بھی دائمی اور ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد تیری طرف اپنی طرف سے کوئی نظر رحمت اور نظر کرم فرمالے۔

۱۱۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوالحسن علی بن بکران واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے علی بن مہدی نے اپنے بعض احباب سے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) وہ کرب جس کے اندر آپ نے شام غم گذاری ہے ممکن ہے کہ راحت و خلاصی اس کے پیچھے قریب ہو۔

جس سے ڈرنے والے کو امن نصیب ہو جائے اور مشقت زدہ رہائی و خلاصی پا جائے اور دور دراز کا مسافر اپنے گھر لوٹ آئے۔ اے کاش کہ ہماری ضرورتوں اور حوائج کے لئے مسخر ہوائیں جلدی کریں یا آئیں جائیں۔ پس وہ ہوائیں جب ہمارے پاس آئیں گی تو ہمارے گھر والوں کی ہمارے بارے میں جنوبی ہوائیں اور ہمیں شمالی ہوائیں خبریں دیں گی۔ پس اگر اس یوم کا اول حصہ میرے لئے ہوا تو آنے والی کل بھی اس کا انتظار کرنے والے کے لئے قریب ہے۔

۱۰۰۲۳:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے محمد بن عباس عصمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے خلادی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے سری نے اور ذکر کیا کہ یہ شعر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا ہے۔ کتنا فاصلہ ہے تیرے لئے مصائب کے درمیان میں تو ان میں مقام یاس و ناامیدی سے ہی چھٹکارے اور خلاصی کا راستہ دیکھتا ہوں۔

۱۰۰۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عبسی نے وہ کہتے

(۱۰۰۲۳) ...(۱) فی ن : (أثناء)

ہیں کہ میں نے سنا وزیر بن محمد غسانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے پڑھا بہت سے مقامات میں بعض مکانات پر لکھا ہوا تھا یہ شعر جس کا مفہوم ہے جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی حاجت کو آسان کرنے کا ارادہ کرتا ہے آپ دیکھتے ہیں اس کے لئے مقام یاس سے بھی راستہ نکال دیتا ہے

۱۰۰۲۵:...... کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے شعر سنایا جس کا مطلب ہے۔

کتنی حاجتیں ہیں جو قریب ہے کہ مشکل ترین ہو جائیں اور وہ دوسری حاجات پہلی قسم کی ناامیدی سے خود بخود حل ہو جاتی ہیں۔

۱۰۰۲۶:...... کہتے ہیں سالم بن حسین نے مجھے شعر سنائے۔ جن کا مطلب یہ ہے۔

دنیا کے حزن وغم سے جو بھی بندہ فکر میں مبتلا ہوتا ہے۔ بس یہی چیز اس کے لئے کشادگی اور خلاصی کی کنجی ثابت ہوتی ہے۔

اگر کوئی دار حزن وغم میں اوندھا زمین پر پڑا ہوا متفکر ہو کہ وہ جس بلا میں واقع ہے وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تو عین ممکن ہے کہ شاید وہ اپنے رب کی عنایت سے دیکھے کہ اس پر ایسی صبح بھی آجائے کہ جس میں وہ دیکھے کہ وہ اس سے نکل چکا ہے۔

۱۰۰۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن حاتم الکشی سے یہ کہ عبد بن حمید نے ایک آدمی سے کہا جو اپنے معاملات میں عسرہ وتنگی کی اس کے آگے شکایت کر رہا تھا۔

الا ایها المرء الذی فی عسرہ اصبح. اذا اشتدبک الامر فلا تنس الم نشرح.

اے وہ شخص جو اپنی عسر وتکلیف میں واقع ہو چکا ہے جب معاملہ سنگین ہو جائے تیرے ساتھ تو تم الم نشرح کو نہ بھولنا۔

(یعنی جب عسر آیا ہے تو اس کے بعد یسر اور آسانی بھی آئے گی۔)

مریض کی دعا مقبول ہے

۱۰۰۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو عبدالرحمٰن بن قیس نے ان کو ہلال بن عبدالرحمٰن نے ان کو عطاء بن ابومیمون نے ان کو ابومعاذ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مریض کی عیادت کیا کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ اللہ سے تمہارے لئے دعا کریں اس لئے کہ مریض کی دعا قبول ہوتی اور اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

۱۰۰۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی دعا و پکار رد نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ آغاز کر دے۔

۱۰۰۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن محمد سعدی نے ذراع نے ان کو عمر بن ابوخلیفہ عبدی نے ان کو عبیداللہ بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس میرے پاس آئے جب کہ میں مریض تھا میں نے اس سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنے لئے خود دعا کریں کہ بے شک وہ مضطر اور پریشان کی دعا قبول کرتا ہے جیسا وہ اس کو پکارتا ہے۔

بعض آدمی کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے

۱۰۰۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے منصور

(۱۰۰۲۶)......(۱) فی ن : (یمشی) (۱۰۰۲۸)......(۱) فی ن : (سهیل) وهو خطأ

سے اس نے ابووائل سے اس نے کردوس تغلبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں دیکھا تھا جب میں اس کو پڑھ رہا تھا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی ایسا امر پہنچا تا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے حالانکہ وہ اس کو محبوب رکھتا ہوتا ہے اس لئے کہ وہ دیکھے کہ وہ اس کی بارگاہ میں کیسے عاجزی کرتا ہے۔

۱۰۰۳۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح ازدی نے ان کو ابوالروح نے وہ اہل مرو کے ایک آدمی تھے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں محمد بن علی محمد بن منکدر کے پاس گئے اور انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا آپ کو میں آپ کو غمگین محسوس کر رہا ہوں۔ ابوحازم کہتے کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے جس نے اس کو پریشان کر رکھا ہے۔ محمد بن علی نے کہا کہ میں اس کے لئے دعا کروں۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں تو انہوں نے کہا البتہ بندے کے لئے اس کی حاجت میں برکت دی جاتی ہے جس کے لئے وہ کثرت سے دعا کرتا ہے اپنے رب سے خواہ وہ کیسی بھی حاجت ہو۔

۱۰۰۳۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو ابوبکر نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ابوروح نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عیینہ نے کہا بندے کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اس کے پسندیدہ امر سے اس لئے کہ جو اس کو ناپسندیدہ در پیش آتی ہے وہ اس کو اللہ سے دعا کرنے کیلئے ابھارتی ہے اور جو پسندیدہ چیز پیش آتی وہ اس کو غافل کرتی ہے اور ڈھیل دیتی ہے سست کرتی ہے۔

کافر ومؤمن کی دعا

۱۰۰۳۳:۔۔۔۔۔(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے　ابونصر عمار سے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد نے کہا کہ سبحان اللہ سخت آزمائش میں دعا نکالتا ہے۔ سبحان اللہ نرمی میں شکر نکالتا ہے۔

۱۰۰۳۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو کئی حاجات سپرد کر رکھی ہیں۔ یا یوں فرمایا کہ لوگوں کی حوائج پر مقرر کر رکھا ہے پس جس وقت مؤمن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اس کی حاجت کو روک لو اس لئے کہ میں اس کی دعا کو محبوب رکھتا ہوں۔ اور جب کافر دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اس کی حاجت پوری کردو کیونکہ میں اس کی دعا کو سخت ناپسند کرتا ہوں۔ یہی مروی محفوظ ہے اور یہ بطور مسند روایت بھی مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۱۰۰۳۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد جعفر بن نصیر نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام بندوں کی حاجات پر مقرر ہیں جب اللہ کا بندہ مؤمن اس کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جبرائیل میرے اس بندے کی حاجت روک لیجئے بے شک میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی اور جب اس کو اس کا بندہ کافر پکارتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اے جبرائیل میرے اس بندے کی حاجت پوری کر دیجئے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۰۰۳۱)　(۱) فی ن : (ابن وهو خطأ

(۱۰۰۳۲)　اخرجه المصنف من طريق ابن ابی الدنيا فی الفرج بعدالشدة (۱۹)

(۱)　كذا بالأصل وفی الفرج بعد الشدة فی الدعاء ص ۲۲

(۱۰۰۳۳)۔۔۔۔۔اخرجه المصنف من طريق ابن ابی الدنيا فی الفرج (۲۱)

حضرت صفوان بن محرز کی مقبول دعا

۱۰۰۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد نے صفوان بن محرز کے بھتیجے کو گرفتار کر کے قید میں بند کر دیا تھا صفوان نے ہر طریقہ آزمالیا مگر اپنے بھتیجے کے چھٹکارے والی حاجات کے لئے اسے کوئی کامیابی کی صورت نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے ساری رات مصلے پر دعا مانگتے گذار دی۔ لہٰذا اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آنے والا آیا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے صفوان اٹھ جائیے اپنی حاجت طلب کیجئے۔ وہ گھبرا کر اٹھے وضو کیا پھر نماز پڑھی پھر انہوں نے دعا کی۔

اچانک دیکھتا ہے کہ وہ قید سے چھوٹ کر آ گیا اور دروازہ کھٹکا رہا ہے۔ جا کر پوچھا کہ کون ہو۔ اس نے بتایا کہ میں ہوں یہ بولے کہ اس وقت کیسے؟ بتایا کہ آدھی رات کے وقت امیر بیدار ہو گئے تھے اور انہوں نے روشنی منگوائی اور پولیس والے کو بلا کر حکم دیا لہٰذا جیل کے دروازے کھول دیئے گئے اور آواز لگائی گئی کہ کہاں ہے صفوان بن محرز کا بھتیجا اس کو جیل سے باہر نکال دو میں رات بھر نہیں سویا۔

یحییٰ بن معاذ رازی کی دعا

۱۰۰۳۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد بن صالح حافظ سمرقندی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمود سمرقندی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میرا صبر پورا ہو چکا ہے، اور میرا سینہ تنگ ہو چکا ہے، اور میری بھوک تیری مغفرت کے لئے شدید ہو چکی ہے اور تیری رحمت کے لئے میری امید بہت بڑی ہو چکی ہے میں دعا کے لئے عاجزی اور اصرار کر رہا ہوں بطور مجبور ہونے کے اور آپ میری اجابت اس وقت کریں گے جب آپ چاہیں گے بطور اختیار کے۔ کیا آپ مجھ پر رحم نہیں کریں گے بایں طور کہ میں محتاج ہوں آپ کی طرف۔ اور بایں وجہ کہ میں اپنی حاجت میں تیری طرف ہی اعتماد کرتا ہوں میرے لئے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے (جو میری مغفرت کرے دعا قبول کرے مجھ پر رحم کرے) میں جس کی بارگاہ میں التجا کروں اور تیرا کوئی شریک بھی نہیں ہیں جس پر میں اعتماد کروں۔ تیری ذات کے جلال کے نور کے ساتھ میں سوال کرتا ہوں کہ جلدی میرا چھٹکارا فرما دے اے ارحم الراحمین۔

صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے

۱۰۰۳۸:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن عبدالعزیز سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی انعام کرتا ہے پھر اس سے اس کو چھین لیتا ہے پھر وہ بندہ اس کے عوض میں صبر کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے صبر کے بدلے میں اس نعمت سے بڑھ کر نعمت عطا کرتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

سوائے اس کے نہیں کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے۔

۱۰۰۳۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حسینی نے مرو میں ان کو خبر دی محمد بن عبدالوہاب جریری نے ان کو خبر دی فیض بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض سے پوچھا گیا تھا کہ اس فرمان الٰہی کا مطلب کیا ہے سلام علیکم بما صبرتم. تم پر سلامتی ہو

(۱۰۰۳۶).....(۱) فی ن: (أبی)

تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے ۔ تو فرمایا کہ یہ اس وجہ سے کہ تم نے دکھ برداشت کیا دنیا کی لذتوں سے دنیا میں صبر کیا۔

۱۰۰۴۰:۔۔۔۔ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن سہل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں افضل صبر مخالف حالات پر صبر کرنا ہے۔

۱۰۰۴۱:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن حسین صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عبدالحمید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے سب لوگوں سے بڑا صابر وہ ہے جو حق پر صبر کرے۔

تین چیزیں

۱۰۰۴۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو خبر دی ہمس نے ان کو عون بن عبداللہ نے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا۔ تین چیزیں تیرے معاملے کا خلاصہ اور اصل ہیں اے ابن آدم کہ تو اپنی مصیبت کا شکوہ نہ کر اور اپنے دکھ درد کو بیان نہ کر۔ اور اپنی زبان سے اپنی ذات کو پاک نہ گردان۔

تورات کی چار سطروں کا خلاصہ

۱۰۰۴۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو محمد بن عمر جرشی نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو اسماعیل بن عبدالکریم نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے اس نے سنا وہب بن منبہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے تورات میں چار مسلسل سطریں پڑھی تھیں۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ جو شخص اپنی مصیبت کا شکوہ کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ اور جو شخص دولت مند کے آگے جھکتا ہے اور عاجزی کرتا ہے اس کے دین کی دو تہائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جو شخص اس نعمت پر غم کرتا ہے جو دوسرے کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے رب کے فیصلے سے ناخوش ہے۔ اور جو شخص قرآن تو پڑھتا ہے مگر اس کا گمان یہ ہوتا ہے کہ اس کی بخشش نہ ہوگی وہ آیات الٰہی کے ساتھ استہزاء کرنے والوں میں سے ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ حدیث ایک اور طریق سے بھی مروی ہے بطور مسند روایت کے مگر وہ قوی نہیں ہے۔

مصائب پر شکوہ پسندیدہ نہیں

۱۰۰۴۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن شعیب کسائی نے ان کو علی بن معبد نے ان کو وہب بن راشد نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کے غم میں واقع ہو جاتا ہے تو وہ درحقیقت اپنے رب سے ناخوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ساتھ واقع ہونے والی مصیبت کا شکوہ کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتا ہے اور جو دولت مند کے آگے جھکتا ہے تاکہ اس کی دنیا حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دو تہائی اعمال ضائع کر دیتے ہیں۔ اور جس کو قرآن عطا کیا جائے اور پھر بھی وہ جہنم میں چلا جائے اللہ تعالیٰ اس کو لعنت کر دیتے ہیں۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کے ساتھ وھب بن راشد کا تفرد ہے اسی اسناد کے ساتھ اور یہ روایت دوسری ضعیف اسناد سے

(۱۰۰۴۲)۔۔۔۔(۱) فی ن: (الکاری) وھو خطأ

ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۰۰۴۵:..... ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ رز جاہی ادیب نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد دقاق نے ان کو ابو الحسن علی بن احمد بلخی نے ان کو محمد بن یوسف بن ثابت بن آدم ربعی نے اپنی کتاب سے جس کو اس نے لکھوایا تھا ہم لوگوں پر محمد بن قاسم بن جعفر سے اس نے شقیق بن ابراہیم سے اس نے سفیان ثوری سے اس نے طلحہ بن مصرف سے اسی نے شمر بن عطیہ سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کے لئے غمگین ہوتا ہے درحقیقت وہ اپنے رب سے ناخوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنی مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ اپنے رب کی شکایت کرتا ہے جو شخص دنیادار کے پاس جا کر عاجزی کرتا ہے اس کا دو تہائی دین ضائع ہو جاتا ہے اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے پھر بھی جہنمی بن جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جو آیات الٰہی کا مذاق اڑاتا ہے۔

۱۰۰۴۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فرقد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا تھا۔ جو شخص دنیا کا غم لے کر صبح کرتا ہے وہ گویا اپنے رب کے ساتھ ناراض اور ناخوش ہو کر صبح کرتا ہے۔ اور جو شخص دولت مند کے پاس ہم نشینی کرتا ہے اور اس کے لئے عاجزی کرتا ہے اس کے دین کی دو تہائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور جس شخص کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ لوگوں کے آگے اس کی شکایت کرتا ہے گویا کہ وہ اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔

مصائب اور بیماری کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے

۱۰۰۴۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو خلف بن تمیم نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصائب کو اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے اور ذکر کیا کہ جس نے پھیلایا اس نے صبر نہیں کیا۔

۱۰۰۴۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو صادق عطار نے سند عالی کے ساتھ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو ابوموسیٰ ہروی نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن ابی رواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصائب کو اور امراض کو اور صدقہ کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۰۴۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن سقا نے ان کو ابو علی حامد بن محمد وفا نے نیشاپور میں ان کو محمد بن صالح اشج نے عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے والد نے نافع سے ان کو ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیماریوں کو چھپانا نیکیوں کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۰۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن طبیب نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو عبدالوہاب خفاف نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صدقہ چھپا کر دینا اور مصائب کو چھپانا اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے جس نے پھیلایا اس نے صبر نہیں کیا۔

۱۰۰۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تین چیزیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں۔ صدقہ کو مخفی رکھنا۔ مصیبت کو چھپانا، بیماری کو چھپانا۔

مصائب اور تکلیف کو چھپانے پر اجر

۱۰۰۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو علی بن جعفر بن نے ان کو ابو صالح

(۱۰۰۴۵)....(۱) فی ن : (محمد) (۱۰۰۵۰)....أخرجه المصنف من طريق بن عدى (۱۰۸۸/۳)

نے ان کو حدیث بیان کی لیث بن سعد نے اس شخص سے جو راضی تھا حسن بصری سے اس نے کہا کہ جو شخص کسی آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور اس کو تین دن تک چھپائے رکھے کسی کے سامنے اس کا شکوہ نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کے ساتھ اجر عطا کریں گے۔ تحقیق اسی کا مفہوم بطور مرفوع روایت کے مروی ہے مگر اسناد ضعیف کے ساتھ۔

۱۰۰۵۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو جعفر بن محمویہ فارسی نے ان کو ابو خطاب زیاد بن یحییٰ نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ابو رجاء جذری نے ان کو فرات بن سلیمان نے ان کو میمون بن مہران نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں صبر کرتے کسی گھرانے والے تین دن کسی مصیبت پر، یا ناپسندیدہ امر پر مگر اللہ تعالیٰ ان کو رزق عطا کرتا ہے۔

شیخ نے کہا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے اور یہ حدیث ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۰۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد دقاق نے ان کو محمد بن حمدون بن خالد نے ان کو ابوامیہ محمد بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن رجاء نے ان کو موسیٰ بن اعین نے اعمش سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھوکا ہو جائے یا محتاج ہو جائے اور وہ اس کو لوگوں سے چھپائے رکھے اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ اس کو سال بھر کا حلال رزق عطا کر دے۔ اس روایت کے ساتھ اسماعیل بن رجاء کا تفرد ہے موسیٰ بن اعین سے۔

۱۰۰۵۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو عمر بن ذر نے یعقوب بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ عطاء مسجد کا ارادہ کرتے تھے کپڑے پہنتے اور وہ خیال کرتے کہ ان کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کی حالت یہ ہو چکی تھی کہ وہ ایک جانب سے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا ابا جان شاید آپ کی اس آنکھ میں کوئی تکلیف ہوگئی ہے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نے اس بات کو بھانپ لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: جی ہاں! تو فرمایا کہ میں تو چالیس سال سے اس سے نہیں دیکھ سکتا لیکن میں نے یہ بات تیری والدہ کو بھی نہیں بتائی۔

۱۰۰۵۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں یعنی ابو عوانہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن فرج نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جریر نے مغیرہ سے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس کے بھتیجے کے داڑھ میں درد ہو گیا تھا۔ تو احنف نے ان سے کہا گذشتہ تیس سال سے میری آنکھ ضائع ہوگئی ہے مگر میں نے اس کا کسی سے ذکر تک نہیں کیا ہے۔ (اور تم ہو کہ واویلا کر رہے ہو۔)

۱۰۰۵۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض اپنے بیٹے علی کے پاس گئے۔ کیونکہ وہ بیمار تھا اور رو رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم رو رہے ہو؟ (تمہیں دیکھ کر تمہاری ماں بھی روئے گی) چنانچہ اس کے بعد وہ نہ روئے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۰۰۵۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو احمد بن زیاد   احمد بن ابراہیم نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے انہوں نے کہا کہ فضیل بن عیاض اپنے بیٹے کو ملنے گئے وہ بیمار تھا اور رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ بیٹے اللہ تعالیٰ نے بیمار کیا ہے آپ کو لہٰذا آپ نہ روئیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ایک چیخ ماری اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ حضرت

(۱۰۰۵۷)......(۱) غیر واضح فی (أ) وهذا الحديث سقط من ن

(۱۰۰۵۸)......(۱) فی ن : (تمام) وهو خطأ

فضیل نے کہا میرے بیٹے میرے بیٹے۔ کہتے ہیں کہ وہ بالکل نہ روئے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔

جو شخص یہ کہے کہ میں بیمار ہوں وہ ناشکرا ہے

۱۰۰۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو محمد بن احمد مقری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابوحفص کے ساتھ ایک بیمار کے پاس۔ بیمار کہہ رہا تھا اوہ ! ابوحفص نے کہا وہ کون؟ وہ کون؟ چنانچہ بیمار زبردستی صبر کرتے ہوئے خاموش ہو گا۔ ابوحفص نے کہا کس کے ساتھ ہے؟

۱۰۰۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حدیث بیان کی منجاب نے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ آپ کیسے ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں تو یہ شخص اللہ کا شکر کرنے والا نہیں ہے۔ (ناشکرا ہے۔)

۱۰۰۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی فضل بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالنضر نے محمد بن طلحہ سے اس نے خلف بن حوشب سے اس نے حسن بصری سے کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے:

ان الانسان لربه لكنود

بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

(حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا) کہ وہ اس طرح ہے کہ مصائب کو تو یاد رکھتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

۱۰۰۶۲:.....کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو علی بن قادم نے ان کو سفیان نے بعض فقہاء سے وہ کہتے ہیں کہ صبر میں سے ہے یہ بات کہ آپ اپنی مصیبت اور دکھ درد کو بیان نہ کریں اور نہ ہی اپنے نفس کو پاک قرار دیں۔

۱۰۰۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو مثنیٰ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین جب بیمار ہوتے تھے۔ تو وہ کسی کو اس کی شکایت نہیں کرتے تھے۔ بسا اوقات کہیں سے کوئی بات معلوم ہو جاتی تھی۔

۱۰۰۶۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو مثنی بن معاذ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ربیعہ بن کلثوم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حسن (بصری) کے پاس گئے تو وہ داڑھ کے درد میں مبتلا تھے اور وہ یہ پڑھ رہے تھے:

رب انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین

اے میرے رب مجھے تکلیف لگ گئی ہے اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۰۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو احمد بن محمد بن سالم نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن جنید نے ان کو نضر بن عیسیٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے ابوعبداللہ ساجی سے کہا جب کہ میں سن رہا تھا۔

اے ابوعبداللہ ! اللہ کی قضا پر راضی شخص سوال کرتا ہے؟ فرمایا کہ عرض کرتا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیسے عرض کرتا ہے؟ فرمایا کہ اس قول کی مثل جیسے ایوب علیہ السلام نے عرض کیا:

مسنی الضر وانت ارحم الراحمین

مجھے تکلیف لگ گئی ہے اور تو ہی سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کا بارگاہ الٰہی میں عرض پیش کرنا

۱۰۰۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا دعائیں کرنا عرض پیش کرنا ہے۔ مثلاً:

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر

اے میرے رب میں اس چیز کا محتاج ہوں۔ آپ نے جو میری طرف اتاری ہے۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے۔ اور نوح علیہ السلام نے بایں الفاظ عرض کی تھی۔

الا تغفرلی و ترحمنی اکن من الخاسرین

اگر آپ مجھے معاف نہیں کریں گے اور مجھ پر رحم نہیں کریں گے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

اور حضرت یونس علیہ السلام نے اس طرح عرض کی تھی:

لا الٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظلمین

(اے میرے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

صبر کرنے والے کے لئے مبارکباد

۱۰۰۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری اسفرائی نے ان کو ابوسعید عمر بن محمد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو حدیث بیان کی یحییٰ بن طلحہ نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو محمد بن واسع نے بے شک انہوں نے کہا مبارک بادی ہے اس شخص کے لئے جو بھوک کی حالت میں صبح کرتا ہے اور بھوک کی حالت میں شام کرتا ہے (یعنی بھوکا سوتا ہے اور بھوکا اٹھتا ہے) مگر وہ اللہ سے راضی رہتا ہے۔

۱۰۰۶۸:..... میں نے سنا ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں اس شخص پر کوئی حیرانی نہیں جو آزمایا جائے اور وہ آزمائش پر صبر کرے۔ بلکہ درحقیقت حیرانی اس پر ہے جو آزمایا جائے اور آزمائش پر راضی اور خوش ہو جائے۔

۱۰۰۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو حامد احمد بن یوسف اشقر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حمدون قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ابوحفص کبیر سے کہ مرید کون ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو شخص سرزنش اور عتبہ نہ اٹھائے اس کو مرید نام نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ وہ عتبہ کیا چیز ہے؟ فرمایا جو منع کرنے میں عطا کرنے کا مزہ پائے اور عطا کرنے میں دوری کا خوف کرے۔ اور مخلوق کی ناراضگی میں اللہ کو یاد کرے اور محنت میں سرور کی لذت پائے۔

۱۰۰۷۰:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو یونس بن میسرہ نے انہوں نے فرمایا کہ زہد اور دنیا سے بے رغبتی (یعنی ترک دنیا) صرف حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا کر ترک

(۱۰۰۶۹)..... (۱) فی ن: (القبة) (۲) فی ن: (العبد)

کرنے اور مال کو ضائع نہ کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زاہد اور تارک الدنیا ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر تیرا یقین اس سے بھی زیادہ پکا ہو جو کچھ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے اور مصیبت کی حالت میں تیری حالت ویسی ہو جیسے بغیر مصیبت کی حالت میں ہوتی ہے دونوں حالتیں برابر ہوں۔ اور یہ کہ تیری برائی کرنے والا اور تیری مدح کرنے والا حق کے بارے میں برابر ہوں۔

۱۰۰۷۱:...... شیخ نے فرمایا کہ تحقیق یہی مروی ہے عمرو بن واقد سے اس نے یونس بن میسرہ سے اس نے ابوادریس سے اس نے ابودرداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو حالت مصیبت میں ثواب کی امید اور رغبت اس سے بھی زیادہ ہو کہ اگر وہ ثواب مصیبت باقی رکھ دیا جاتا۔

ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن سلمی نے اُن کو خبر دی ابوطاہر محمد بن احمد بن طاہر صوفی نے ان کو ابونعیم عبدالملک بن محمد بن عدی نے ان کو یزید بن عبدالصمد نے ان کو محمد بن مبارک صواری نے ان کو عمرو نے پھر اس نے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔

بعض بعض کے لئے آزمائش ہیں

۱۰۰۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو ابورجاء نے ان کو حسن نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

و جعلنا بعضکم لبعض فتنة اتصبرون و کان ربک بصیرا۔

ہم نے تمہارے بعض کو بعض کے لئے آزمائش بنایا کیا تم لوگ صبر کرو گے اور تیرا رب دیکھنے والا ہے۔

فرمایا کہ یوں کہے کہ اگر اللہ چاہتا تو مجھے بھی غنی کر دیتا مثل فلاں غنی کے اور بیماریوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مجھے صحت مند کر دیتا مثل فلاں صحت مند کے اور اندھا یوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مجھے بھی آنکھوں والا بنا دیتا فلاں کی مثل۔

مؤمن کا ایمان اور منافق کا نفاق کی طرف رجوع کرنا

۱۰۰۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو عبدالصمد نے ان کو عبداللہ بن بکر مزنی نے حسن سے وہ کہتے ہیں۔ کہ بے شک یہ حق لوگوں کی جھد وسعی کا نام ہے ان کے اور ان کی خواہشات کے مابین حائل ہے۔ یقینی بات ہے کہ اس حق پر وہی شخص صبر کرتا ہے جو اس کی فضیلت پہچانتا ہے اور آخرت کے لئے اس کی امید قائم کرتا ہے۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں مگر اس کی سنت وطریقہ نہیں جانتے۔ بے شک سب لوگوں سے اس قرآن کے ساتھ زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو اپنے عمل کے ساتھ اس کی اتباع کرے اگر چہ وہ لوگ قرآن کو نہ بھی پڑھتے ہوں۔ بے شک آپ لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ عافیت میں نہیں ہیں۔ جب کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو لوگ اپنے حقائق اور اپنے اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں مؤمن اپنے ایمان کی طرف اور منافق اپنے نفاق کی طرف۔

مصائب کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرنا

۱۰۰۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حاتم اصم سے سنا تھا وہ کہتے ہیں کہ شفیق بلخی نے کہا تھا جو شخص اپنے اوپر اترنے والی مصیبت کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرے وہ اپنے دل میں اللہ کی اطاعت کی حلاوت اور مٹھاس کبھی نہیں پائے گا۔

۱۰۰۷۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو امام ابو سہل محمد بن سلیمان نے ان کو ابوبکر انباری نے ان کو ابوعیسیٰ ختلی نے ان کو اصمعی نے۔ انہوں نے کہا کہ فضیل بن عیاض نے ایک آدمی کو دیکھا جو شکایت کر رہا تھا تو انہوں نے فرمایا اے فلانے آپ اس کی شکایت کر رہے ہیں۔ جو آپ کے اوپر رحم کرتا ہے اس کے آگے جو آپ کے اوپر رحم نہیں کر سکتا۔

۱۰۰۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث وہ کہتے ہیں کہ صبر جمیل وہ ہوتا ہے جس میں لوگوں کے آگے شکوہ نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے فرماتے ہیں جو شخص غم اور ایذاء برداشت نہیں کرتا وہ اللہ کے محبوب لوگوں میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر سے سنا وہ کہتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عظمت دینا پسند کرتا ہے تو اس پر کسی ایسے شخص کو مسلط کرتا ہے جو اس کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ سفیان نے کہا تھا کہ اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جو نہ ستایا جائے۔

۱۰۰۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر آدمی سے بغداد میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو العیناء نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں ایوب علیہ السلام کی طرف سے ابلیس کو سوائے رونے کے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد سفیان نے کہا کہ جو شخص آزمائش کو نعمت اور راحت کو مصیبت شمار نہ کرے وہ ہمارے نزدیک سمجھدار اور فقیہ نہیں ہے۔

صبر ترک شکوہ کا نام ہے

۱۰۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فاتک سے وہ کہتے ہیں کہ رویم نے کہا کہ صبر ترک شکوہ کا نام ہے۔ کہتے ہیں کہ رویم نے کہا کہ رضا مصیبت میں لذت پانے کا نام ہے۔

۱۰۰۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ شاکر وہ ہوتا ہے جو نعمتوں پر شکر کرے اور شکور وہ ہوتا ہے جو مصیبت میں صبر کرے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ شاکر وہ ہوتا ہے جو نعمتوں پر شکر کرتا ہے اور شکور وہ ہوتا ہے جو آزمائش سے لذت حاصل کرتا ہے۔

۱۰۰۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن عبداللہ عطار نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن نجید نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس سراج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن سری سقطی سے وہ کہتے ہیں ابوالخیر واعظ بیمار پڑ گئے تھے ان کے پیٹ میں کوئی زخم ہو گیا تھا انہوں نے میرے والد سری سقطی کے نام سلام بھیجا تو میرے والد نے فرمایا کہ جاکر ان کو میرا بھی سلام کہہ دیں اور ان سے کہیں کہ پیپ بہاتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے برابر ثرید کھا کر شکر کرنا نہیں ہوسکتا۔ احمد نے کہا کہ آزمائش میں لذت حاصل کرنا اس لئے ہوتا ہے کہ وہ یہ سوچتا ہے کہ اس سے آخرت میں راحت حاصل ہوگی۔

رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا

۱۰۰۸۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس نے ان کو عبداللہ مبارک نے ان کو معمر نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے کہ اس نے سنا انس بن مالک سے وہ فرماتے ہیں کہ حرام

(۱۰۰۷۸)...... (۱) فی ا (ابوالحسین) (۲)...... فی ن: (مالک) وھو خطأ

(۱۰۰۸۱)...... اخرجه البخاری فی المغازی باب (۲۹)

بن ملحان یوم بیر معونہ میں نیزے لگنے سے زخمی ہو گئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے وہ خون اپنے منہ اور سر پر مل لیا تھا پھر فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں حیان بن موسیٰ سے اس نے ابن مبارک سے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی پسندیدگی

۱۰۰۸۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر عدل نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ایک شیخ نے ابو درداء سے انہوں نے فرمایا کہ میں فقر و غربت کو اپنے رب کے آگے عاجزی کرنے کے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور موت کو اپنے رب سے ملاقات کے اشتیاق کے لئے پسند کرتا ہوں اور بیماری کو اپنے گناہوں کے کفارہ کے لئے پسند کرتا ہوں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا صبر

۱۰۰۸۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عثمان بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت معاذ بن جبل اس لشکر میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے جس پر وہ مقرر تھے جب (عمواس کی) وباء واقع ہو چکی تھی تو انہوں نے یوں کہا لوگو یہ تمہارے رب کی رحمت ہے۔ اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے قبل نیک لوگوں کو کفایت کر چکی ہے۔

اس کے بعد حضرت معاذ بن جبل نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ آل معاذ کو اس رحمت سے پورا پورا حصہ عطا فرمایا۔ ابھی وہ اسی جگہ پر تھے کہ خبر دینے والے نے آ کر خبر دی کہ معاذ آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن کو نیزہ لگنے سے زخم ہو گیا ہے۔ جب اس نے اپنے والد حضرت معاذ کو دیکھا تو کہا کہ اے ابا جان عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے ملنے جا رہا ہوں آپ شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے کہا۔

ستجدنی ان شآء اللہ من الصابرین

اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

کہتے ہیں اس کے بعد کیا ہوا کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پوری آل معاذ فوت ہو گئی وہ خود ان میں فوت ہونے والے آخری فرد تھے۔

۱۰۰۸۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن یحییٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عروہ بن زبیر نے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور ان کی آل و اہل عمواس کی وباء سے محفوظ رہ گئے تھے لہٰذا انہوں نے دعا کی تھی اے اللہ آل ابوعبیدہ کا حصہ عطا فرما۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ کی کوکھ میں ایک پھوڑا نکلا تو وہ اس کو بار بار دیکھنے لگے ان سے کہا گیا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے وہ فرمانے لگے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس میں برکت دے گا وہ جب قلیل چیز میں برکت ڈالتا ہے تو وہ چیز کثیر ہو جاتی ہے۔

۱۰۰۸۵:۔۔۔۔ ہم نے اس مفہوم کو دلائل النبوۃ میں معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے انہوں نے خبر دی اس میں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ جو میں نے سنا ہے وہ ذکر کرتے ہیں ان کے شام کے ملک میں آنے اور وہاں سے نکلنے کے بارے میں۔ پھر انہوں نے

(۱۰۰۸۴)۔۔۔۔ (۱) فی ن: (عیسی)

دعا کی۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے اس کو سنا ہے تو پھر معاذ کو اور آل معاذ کو اس میں سے کامل حصہ عطا کر۔ کہتے ہیں کہ لہٰذا ان کی شہادت کی انگلی پر زخم لگ گیا تو وہ اس کو دیکھے جاتے تھے اور دعا کرتے جارہے تھے کہ اے اللہ تو اس زخم میں برکت عطا فرما بے شک آپ جب کسی چھوٹی سی میں برکت ڈالتے تو وہ بڑی بن جاتی ہے۔

طاعون کی وبا عذاب نہیں

۱۰۰۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں شام کے ملک میں طاعون کی وبا پھیل گئی تھی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں جانا چھوڑ دیا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت شام میں امیر و گورنر تھے وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس عذاب سے تم لوگ پہاڑوں اور دیہاتوں جنگلوں میں بکھر جاؤ۔ لہٰذا حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (عذاب نہ کہو) بلکہ تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے۔ اور تم سے پہلے والے صالحین کی موت ہے۔ البتہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لے آئے ہو اور بے شک یہ بات ان کے گھر والوں کے گدھے سے زیادہ گمراہی ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے یہ فرمایا کہ اور میں نے سنا وہ یہی کہہ رہے تھے اے اللہ آل معاذ پر بھی ان کا حصہ اس آزمائش کا داخل فرما۔ کہتے ہیں کہ ان کی دو عورتوں کو نیزہ لگا جس سے وہ دونوں مر گئیں حتیٰ کہ ان کے ایک بیٹے کو زخم لگ گیا آپ اس کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے رب سے مل جا اور شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

انہوں نے کہا اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ فرمایا کہ پھر ان کا یہ بیٹا فوت ہو گیا انہوں نے اس کو دفن کیا۔ اس کے بعد حضرت معاذ کو تیر لگا جس سے ان پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ پھر جس وقت ہوش میں آئے تو کہا مجھے اپنی خیریت اور سلامتی سے خیریت عطا کر۔ تیری عزت کی قسم ہے بے شک تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو پھر انہوں نے یہی کہا۔

اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت فرماتے ہیں اس کو آزماتے ہیں

۱۰۰۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو عیسیٰ نے ان کو شعبی نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ ہو کہ نرمی اور رحمت کے بارے میں سوال کرتے رہتے ہو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شدت وسختی کے بارے میں پوچھتا رہتا تھا مجھے کوئی دن اس دن سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا جس دن اہل ضرورت میرے آگے شکایت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کو آزماتا ہے۔

۱۰۰۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابوجعفر محمد بن علی زوزنی ادیب نے ان کو علی بن قاسم نحوی ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عزرہ ہروی سے اپنی اسناد کے ساتھ احنف بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کلام رسول کے بعد امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے کلام سے زیادہ خوبصورت کلام کسی کا نہیں سنا جہاں فرماتے تھے۔ بے شک رنج اور سختیوں کے لئے بھی انتہائیں ہوا کرتی ہیں لازمی ہے کسی ایک کے لئے کہ وہ جس وقت رنج اور مصیبت میں مبتلا ہو جائے کہ وہ اس کی انتہاء تک پہنچے لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ جب اس کو کوئی سختی اور مصیبت پہنچے اس سے وہ سو جائے (یعنی اس سے غافل ہو جائے) حتیٰ کہ اس کی مدت پوری ہو جائے کیونکہ اس کی مدت پوری ہونے سے پہلے اس کو دفع کرنے کی کوشش کرنا اس کے مکروہ اور ناپسندیدہ پن کو زیادہ کر دیتا ہے۔ احنف شاعر نے کہا کہ اسی کی

(۱۰۰۸۸).....(۱) فی ن: (عروة)

مثل کیفیت کے بارے میں کسی کہنے والے نے کہا ہے (شعر کا مفہوم ہے) زمانہ کبھی کبھی اپنے قلادہ کو یعنی گلے کے بند کو زیادہ تنگ کر دیتا ہے لہٰذا اس پر صبر کیجئے اور بے صبری نہ کیجئے۔ اور نہ ہی اچھلئے۔ یہاں تک کہ وہ اس کی پوری مدت کرنے کو خود بخود اس کو کھول دے وہ تو ہر مضطرب اور پریشان کورولانا چاہتا ہے۔

مصائب سے متعلق چند اشعار

۱۰۰۸۹:......علی بن قاسم نے ابوتمام شاعر کا شعر کہا (جس کا مفہوم یہ ہے۔)

جو شخص مصائب کے ساتھ صلح نہیں کرتا اس کی تمام تر عادات اس کے خلاف مصائب بن جاتی ہیں جمع ہو کر۔

۱۰۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالصقر احمد بن فضل کاتب نے ہمدان میں ان کو مبرد نے ان سے کہا حافظ نے کہ کیا آپ اسماعیل بن قاسم کے قول جیسا کسی کا کلام جانتے ہیں شعر کا مفہوم ہے۔ اس شخص میں کوئی خیر کا پہلو نہیں ہے جو اپنے نفس کو گردشات زمانے کو سہنے کے لئے تیار نہیں کرتا جب وہ مصائب باری باری آتے ہیں۔

میں نے جواب دیا کہ کثیر شاعر کا قول ہے جس سے یہ شعر لیا گیا ہے۔ (مفہوم)

میں نے (فلاں سے) کہا کہ ہر مصیبت کا مقابلہ کیجئے جب آپ اس پر سوار ہوں گے تو وہ کمزور اور عاجز ہو جائے گی ابوالعباس مبرد نے کہا کہ روایت کی گئی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے جب اس کو سنا تو فرمایا اگر وہ شاعر یہ نظم جنگ کی صفت کے بارے میں کہتا تو وہ اس بارے میں سب سے بڑا شاعر بن جاتا۔ (مراد ہے برداشت کرنا)۔

۱۰۰۹۱:......ہمیں شعر سنائے ابوسعد عبدالرحمٰن بن محمد بن دوست نے اپنے کلام میں سے۔ (مفہوم) اپنے راز کو اپنے دل کے سوا کسی اور جگہ پر نہ رکھنا ورنہ وہ راز ضائع کرنے والے اور زید نے والے اور پھیلانے والے کے درمیان واقع ہو جائے گا۔ اور اپنے صبر کو مصائب کے لئے ڈھال بنائیے۔ کیونکہ انسان تو حوادث اور مصائب کے ساتھ گروی ہے۔ اور اپنے مال کو حقوق پر خرچ کرنے میں سخاوت کیجئے کیونکہ بخیل اور کنجوس کا مال یا تو وارث لے جاتے ہیں یا کسان لے جاتے ہیں۔ آپ اپنی ذات کے لئے خیر کی کھیتی کاشت کیجئے اس لئے کہ اچھائی کا کھیت وہی کاٹتا ہے جو اچھائی جوتا اور کاشت کرتا ہے حسن تدبیر ہو یا ہوشیاری اور عقلمندی یہ دونوں اس وقت تک کسی آدمی کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے جب تک تیری چیز قضا اور تقدیر خداوندی اس کو تائید و غلبہ عطا نہ کرے۔

گردشات زمانہ

۱۰۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شعر سنائے ابوالصقر احمد بن فضل کاتب نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کئے احمد بن یحییٰ نحوی ثعلب نے۔ کسی بھی امر اور معاملے کو ان کی انتہائیں آسان کر دیں گی تو کہہ دیجئے اے مشکل امر تو نہیں ٹھہرا مگر وہ رک گئیں (یعنی تیری انتہاء۔)

گردشات زمانہ کو قبول کر لیجئے (جو کہ زمانے کی فطرت میں شامل ہیں آئیں گی) اور انہیں کے ساتھ گذارہ کر لیجئے اگرچہ وہ نرم ہوں یا سخت ہوں۔ بہت ساری لذتیں اپنے ایک ہی ساعت پاتی ہیں پھر جاتی ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے تھی ہی نہیں۔ جب بھی آپ چاہیں بے شک ان میں

(۱۰۰۹۰)......(۱) فی ن: (حتی ینوبا) (۲) فی ن: (اذ وطنت لھا النفس ذلت)

(۱۰۰۹۱)......(۱) فی ن: (صبرک) (۲) فی ن: (رھن)

(۱۰۰۹۲)......(۱) فی ن: (صفحاتھن) (۲) ...... فی الأصل: (حسن)

پرانا ہوتا جاری ہوگا ان میں جن کی آپ حفاظت کریں اور ان میں جن کی آپ حفاظت نہ کریں۔
اگر آپ زمانے کے ایام کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں تو صرف ایک دن ایسا دکھا دو جو خیانت نہ کرے۔

صبر کے ساتھ دوستی

۱۰۰۹۳:..... ہمیں شعر بیان کئے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو شعر بیان کئے حسن بن یحییٰ شافعی نے ہمیں شعر سنائے سکونی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے حسن بن علی بصری نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے عمر بن مدرک نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے کلام سے (مفہوم) صبر کیجئے اول شب کے اندر مصیبت سے رنجیدہ خاطر ہونے پر صبح تک اور شام کے وقت سے سحر تک حاجات کے ساتھ۔ ان کا ڈھونڈھنا تلاش کرنا نہ تو آپ کو عاجز کرے اور نہ ہی تنبیہ کرے اس لئے کہ قوت عجز کے اور ڈانٹ کے درمیان ضائع ہو جاتی ہے میں نے لکھا ہے بلکہ زمانے میں تجربہ ہے اس بات پر کہ صبر کا انجام انتہائی پیارا ہوتا ہے۔ پس آپ کہئے کہ جو شخص کسی چیز کی طلب میں اچھی سعی کرتا ہے اور وہ صبر کے ساتھ دوستی کرتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

کوئی مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی

۱۰۰۹۴:..... ہمیں شعر بیان کئے ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کیے شیخ ابوبکر قفال شاشی نے پہلے دو شعر کہنے کے بعد پھر کہا (مفہوم) مصائب میں سب سے زیادہ خوبصورت چیز یہ ہے کہ وہ جب واقع ہوتی ہے یکے بعد دیگر آتی ہے مگر اس سب کچھ کے باوجود وہ ہمیشہ نہیں رہتی (بلکہ کچھ عرصے کے لئے آتی ہے پھر ختم ہو جاتی ہے۔)

۱۰۰۹۵:..... اور مجھے یہی شعر بیان کیا ابوعبدالرحمن سلمی نے اور کہا کہ ہمیں شعر سنایا قفال شاشی نے پھر اس نے مذکورہ شعر ذکر کیا۔

۱۰۰۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین علی بن محمد صوفی نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوالحسین علی بن محمد بیکندی نے۔ (مفہوم) اے میرے دوست آگاہ رہو اللہ کی قسم کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی آزاد انسان پر ہمیشہ رہے اگرچہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔

بہت سے شریف لوگ ہیں باری باری ان پر وہ مصیبتیں بکھرتی ہیں مگر وہ ان پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ وہ گذر جاتی ہیں اور فنا ہو جاتی ہیں۔

۱۰۰۹۷:..... ہمیں شعر سنائے ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن عبدان کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالفتح علی بن محمد کاتب نے اپنے کلام میں سے۔ (مفہوم)

ہر انسان کے لئے دنیا میں خوشی اور غم لازمی ہے۔ (اور اسی طرح) کبھی راحت و سکون میں اور کبھی درد و الم میں ہمیشہ لوٹتے پلٹتے رہنا بھی۔ پس جس وقت آپ کسی راحت میں سکون پائیں تو نعمتوں کے عطا کرنے والی ذات کا شکر ادا کیجئے اور جب ناگوار تکلیف والی واقع ہو جائے تو صبر جمیل کی طرف رجوع کریں۔

قوت کے ساتھ آفات کا مقابلہ

۱۰۰۹۸:..... میں نے سنا شیخ ابوعبدالرحمن سلمی سے سنا انہوں نے ابوعبداللہ بن ابوذھل سے سنا انہوں نے یحییٰ بن زید علوی کے بارے میں

(۱۰۰۹۳) ..... (۱) فی ن: (الحسن)　(۲) ..... فی ن: (مدرک)　(۳) ..... غیر واضح بالأصل
(۱۰۰۹۶) ..... (۱) فی ن: (إلا)　(۱۰۰۹۸) ..... (۱) فی أ: (مداده)

نقل کیا کہ وہ قید ہو کر بخاریٰ میں اٹھا کر لے جائے گئے اور ان کو ان کے والد کی موت کی خبر پہنچائی گئی۔ لہٰذا بعض شعراء ان کے پاس پہنچے ان کو جا کر ایک قصیدہ سنانے لگے انہوں نے کہا چھوڑیئے آپ جو کہہ رہے ہیں اور مجھ سے سنئے میں جو کچھ کہتا ہوں۔ لہٰذا انہوں نے یہ شعر کہے۔ (مفہوم)

اگر چہ زمانہ ایسا ہے کہ وہ مصیبت کے ساتھ تجھے پا چکا ہے ایسی مصیبت جس کی شدت تیرے اوپر عظیم ہوگئی اور بہت بڑی ہوگئی ہے۔ تو بھی ان کو پالے اور تو بھی قوت کے ساتھ سخت آفات کا مقابلہ کر ایسی آفات جن کے آگے نفس اداس ہو جاتے ہیں اور اکتا جاتے ہیں۔ اور صبر کر اور ان کے اپنی انتہاؤں کو پہنچنے کا انتظار کر کیونکہ مصیبتیں جب مسلسل آتی ہیں تو واپس بھی لوٹ جاتی ہیں۔

شریف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا ہے

۱۰۰۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرو یہ مذکر نے مقام مرو میں ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ المعروف ابن البتہ ذہلی سے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے دادا ذارع سے سنا وہ کہتے تھے۔ کہ اس شخص کو تین قطعی طلاقیں لازم ہو جائیں گی۔ پھر میں نے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے کہ تین قطعی طلاقیں اس شخص کو لازم ہو جائیں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو بن علاء سے سنا وہ کہتے تھے۔ اس شخص کو تین قطعی طلاقیں لازم ہو جائیں گی۔ اگر اہل عرب نے ان (مندرجہ ذیل) اشعار سے زیادہ عمدہ شعر کہے ہوں۔ (مفہوم)

مصائب کو صبر کے ساتھ متعلق اور لٹکا ہوا رکھ کیونکہ کم دن ایسے ہوں گے جن میں آپ کوئی ناپسند امر نہ دیکھیں۔ پس البتہ بسا اوقات کوئی آدمی شہرت یافتہ ہو جاتا ہے۔ اس قدر کہ لوگوں کی آنکھیں اس کو دیکھ کر رغبت اور رشک کرتی ہیں حالانکہ وہ غرق ہونے اور ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔

اور البتہ بسا اوقات شریف انسان اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اور جواب سے گریز کرتا ہے حالانکہ وہ انتہائی حاضر جواب اور منہ پھٹ ہوتا ہے۔

اور البتہ بسا اوقات شریف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا رہتا ہے حالانکہ اندر سے اس کا دل اس کی ایذاء کی گرمی سے رو رہا ہوتا ہے۔

۱۰۱۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ایک مرتبہ بڑا غم پہنچا جس نے میرا دل تنگ کر دیا چنانچہ میں تھک کر سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی کہنے والا مجھے کہہ رہا ہے۔ (مفہوم) مصائب کے لئے صبر کے ساتھ انتہاء و اختتام کر دے۔

البتہ ایسے ایام کم ہی آپ دیکھیں گے جس میں کوئی ناخوشگوار بات آپ نہ دیکھیں۔

اور البتہ بسا اوقات ایذاؤں اور تکلیفوں کے بوجھ سے لدا ہوا اور بوجھل انسان مسکراتا رہتا ہے حالانکہ اس کا ضمیر اس کی تپش سے رو رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ خواب میں میں نے یہ شعر حفظ کر لئے پھر میں بیدار ہو گیا حالانکہ اس وقت بھی میں ان کو دہرا رہا تھا بس زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ میں جس پریشانی میں مبتلا تھا اللہ نے وہ پریشانی دور کر دی۔

خوشی و غم ہمیشہ نہیں رہتا

۱۰۱۰۱:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو بیان کیا ابوالحسین حنظلی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا اور کہا عبدالملک بن ہشام دقاری نے کہ انہوں نے مقام ذمار میں ایک قبر کھودی تھی انہوں نے کھودائی کے دوران ایک ایسا پتھر پایا جس میں یہ اشعار لکھے

(۱۰۰۹۹) (۱) فی ن: (النزارع).

(۱۰۱۰۰) ..... أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في الفرج (۹۴)

ہوئے تھے۔ (مفہوم)

آپ صبر کیجئے زمانے کے لئے جو آپ کو اس سے تکلیف پہنچے کیونکہ اسی طرح وقت اور زمانے گذرتے ہیں۔ کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غم پہنچتا ہے نہ ہمیشہ غم رہتا ہے اور نہ ہمیشہ خوشی رہتی ہے۔

آزمائش سے متعلق اشعار

۱۰۱۰۲:......ان میں جو میں نے پڑھا ابوعبدالرحمٰن سلمی پر۔ وہ کہتے ہیں کہ حسین بن منصور نے کہا کہ آزمائش جب دائمی ہو جاتی ہے تو آزمائش میں مبتلا شخص کو اس کے ساتھ انس ہو جاتا ہے۔

چنانچہ میں نے اسی مفہوم کو منظوم کیا۔ (جس کا مفہوم یہ ہے)

بار بار تکلیف کے لگنے اور اس کے عادت لینے کی وجہ سے میں اس سے انس محبت کرنے لگا ہوں اور اس نے مجھے صبر کرنے سے صبر جمیل کرنے والا بنا دیا ہے۔ لہٰذا لوگوں سے ناامیدی نے مجھے اللہ کے لطف وکرم کے جلد آنے کا امیدوار بنا دیا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے مجھے معلوم بھی نہیں ہوتا۔

۱۰۱۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا موفق بن محمد ھروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کئے ابوزید سامی نے۔

(مفہوم اشعار) میں بار بار تکلیف سہنے کا عادی ہو چکا ہوں اس قدر کہ میں اس سے الفت ومحبت کرنے لگا ہوں اور گردش لیل ونہار نے مجھے صبر کرنے کا عادی بنا دیا ہے۔ کبھی تو میں ایسا بھی تھا کہ میرا دل تنگ ہو جاتا تھا مگر اب کیفیت یہ ہے کہ میرا سینہ تکلیفوں اور ایذاؤں کی کثرت کے مطابق وسیع ہو چکا ہے ایذاء کے لئے۔ اور لوگوں سے ناامیدی اور مایوسی نے مجھے اللہ کی صنعت اور کاریگری کے سرعت کے ساتھ آنے کا امیدوار بنا دیا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے مجھے علم بھی نہیں ہوتا۔ جس وقت میں زمانے کے حالات کو قبول نہ کروں اور ان سے انس نہ کروں تو جب بھی میں اس سے نفرت کروں گا زمانے کے خلاف میری تکلیف اور زیادہ ہو جائے گی۔ (یعنی میں حالات اور تکلیفوں کے ساتھ کمپرومائز اور صلح کر لیتا ہوں جس سے زمانے کی ایذاؤں سے انس ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کو سہنا آسان ہو جاتا ہے۔)

۱۰۱۰۴:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوعمرو بن نجید نے (جن کا خلاصہ یہ ہے) بسا اوقات ہم کسی ایک امر سے بچتے ہیں جب کہ وہ بچنا کسی اور ایسے امر کو پیدا کر دیتا ہے جس سے ہم خوف زدہ ہوتے ہیں جو کہ پہلے سے زیادہ کریہ المنظر ہوتا ہے جب کہ کسی دوست کا بھی اس میں ہاتھ ہوتا ہے۔

۱۰۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر آبادی سے وہ کہتے تھے جس شخص نے ہم سے مال مانگا ہم نے اس کو پورا پورا دیا۔ اور اس کو اپنی خدمت میں مصروف رکھا۔ اور جس نے ہم سے آزمائش اور تکلیف مانگی ہم نے اس پر انڈیل دی آزمانے کے لئے اور امتحان لینے کے لئے فرمایا کہ جس کسی نے بھی اس میں دعویٰ کیا اس پر آزمائش سخت ہوگئی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لایفتنون.

کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ چھوڑ دیے جائیں گے صرف اس بات پر کہ انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم لوگ ایماندار ہیں اور کیا وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔

(۱۰۱۰۳)......(۱) فی ن: (السامی) (۲)......فی فی أ: (کرہ)

یعنی کیا ہم ان کو صرف ہمارے نام کا دعویٰ کرنے پر چھوڑ دیں گے اور ہم ان سے اس کے حقائق کا مطالبہ نہیں کریں گے؟ یعنی ان سے ایسی جرأت کا تقاضا نہیں کریں گے؟ جو محض زبانی ادعاء سے بہت بڑی ہوا یسا ادعاء جو فانی ہے ایسی جرأت سے جو دائی ہے۔

چار خوبیاں

۱۰۱۰۶:......ابو عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو محمد حریری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ فرماتے تھے کہ امراض میں اور درد والم میں چار خوبیاں ہوتی ہیں۔ تطہیر۔ تکفیر۔ تذکیر۔ تقیید۔ تطہیر تو ہوتی ہے کبیرہ گناہوں سے اور کفارہ بنا ہوتا ہے صغیر گناہوں سے۔ تذکیر و یاد دہانی ہوتی ہے رب کی، تقیید و رکاوٹ ہوتا ہے معاصی سے اور گناہوں سے۔

اصطبار کیا ہے؟

۱۰۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو خبر دی میرے ماموں یعنی ابوعوانہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی ہے علی بن ابو مریم نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے ان کو قرۃ النجات نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بیت المقدس کے ایک عبادت گذار سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صبر کو اور تصبر کو اور اصطبار کو لازم پکڑ لیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ صبر کیا ہے؟ اور تصبر کیا ہے؟ اور اصطبار کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ صبر تو ہے تسلیم و رضا فضائل کے اترنے پر اور تکلیفوں کے آنے پر اور نفس کو ان پر مطمئن رکھنا ان کے حلول سے قبل بہر حال تصبر یہ ہے کہ مصائب کے نزول کے وقت ان کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (یعنی مصائب کے کڑوے گھونٹ پی کر ان کو برداشت کرنا) اور نفس کا مجاہدہ کرنا اور مشقت کرنا ان کے پیدا ہونے پر بھی اور ان کے سکون پکڑنے پر بھی۔

اور بہر حال رہا اصطبار وہ ہے مصائب اور تکالیف کا استقبال کرنا ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ اور ان میں سے ان مصائب کا انتظار کرنا جو تا حال نہیں آئیں۔ قیاس اور فکر کرنے کے لحاظ سے۔ جب بندہ اس طرح کا ہو جائے تو وہ مصطبر اور اصطبار کرنے والا ہوتا ہے وہ ان مصائب کی پرواہ نہیں کرتا جو ان میں پہلے آ چکی ہیں۔

تین علامات تسلیم

۱۰۱۰۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے فرماتے تھے کہ تین چیز صبر کی نشانی ہیں۔ سختی کے وقت اپنے گروہ اور جماعت سے دور رہنا۔ اور سختی پر سکون رکھنا باوجود غصے کے گھونٹ بھرنے کے اور کثرت عیالداری کے باوجود غنی ہونے کا اظہار کرنا مخلوق سے دوری اختیار کرنا اور ان کو چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اور ان کے بارے میں حق بات کرنا باوجود جسمانی اور مالی خطرات کے احتمال کے اور دوسری جگہ فرمایا کہ غنی ظاہر کرنا باوجود یہ کہ معیشت کے میدان فقر نے ڈیرے ڈال رکھے ہوں۔

شیخ نے فرمایا کہ تین چیزیں علامات تسلیم میں سے ہیں قضاء کے مقابل رضا۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ راحت و آسائی کے وقت شکر کرنا۔

۱۰۱۰۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصر خلدی نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن نصر منصوری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن بشار خادم ابراہیم بن ادہم نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس کے مال و متاع میں آفت

(۱۰۱۰۹)...... (۱) فی ن : (البلیة)

ومصیبت پڑ گئی تھی اوراس کی دکان جل گئی تھی جس کی وجہ سے اس کا کثیر مال ضائع ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے شدید جزع فزع کیا اوراس کی عقل میں فتور واقع ہو گیا۔ ابراہیم نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے بے شک یہ مال تو اللہ کا مال تھا اگر وہ چاہے تو آپ کو اس سے فائدہ دے اور اگر چاہے تو آپ کو اس سے فائدہ نہ دے اور اگر چاہے تو آپ سے واپس لے لے لہذا آپ اس کے حکم پر صبر کریں اور پریشانی نہ لائیں بے شک عافیت پر اللہ کے شکر کی تکمیل اسی طرح ہوتی ہے کہ آپ مصیبت میں اسی کے لئے صبر کریں جو شخص ایسے کرتا ہے وہ پالیتا ہے جو ایسا نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے اور نادم ہوتا ہے۔

زہداور ترک دنیا کی تعریف

۱۰۱۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عبدالصمد بن زید نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا تھا کہ زہد اور ترک دنیا کی حدو تعریف کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ آپ شاکر ہوں رضا میں اور صابر ہوں بلاء میں (یعنی خیریت ہو تو شکر کریں مصیبت ہو تو صبر کریں۔)

۱۰۱۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو سہل بن نصرویہ مزنی نے اس نے سنا ابو بکر محمد بن عبداللہ بن یزداد رازی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو عبداللہ المعروف بن نفطویہ سے بغداد میں وہ کہتے ہیں۔ کہ کہا جاتا ہے کہ عاقل وہ ہے جس کا صبر مصیبت کے وقت بہت اچھا ہو۔ اور خوشی کے وقت اس سے تکبر اور بڑائی اس سے ظاہر نہ ہو۔

۱۰۱۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیز تسلیم و رضا کی علامات ہیں۔ رضا با اقتضاء صبر بوقت بلاء و مصیبت۔ شکر بوقت راحت۔

۱۰۱۱۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ صبیحی سے اصول دین کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اصول دین دو ہیں۔

اللہ کی بارگاہ میں سچا افتقار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن اقتداء۔

اور اس کی فروع اور شاخیں چار ہیں۔ عہدوں کو پورا کرنا۔ حدود کی حفاظت کرنا۔

جو کچھ موجود میسر ہو اس پر راضی ہونا۔ اور جو کچھ غیر موجود و غیر میسر ہو اس پر صبر کرنا۔

مؤمن متقی پرہیزگار

۱۰۱۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس نے انہوں نے ان کے پوتے وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے میرے دادا وہب بن منبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا جو مؤمن متقی پرہیزگار ایسا ہے کہ اس سے تین دن تک دنیا روک لی جاتی ہے اور وہ اس میں اللہ سے راضی رہتا ہے بغیر کسی بے صبری کے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۰۱۱۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عثمان سعید بن عثمان سمرقندی عابد مجتہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان سعید بن عثمان سے متعدد بار وہ ہر اس آدمی سے کہتے تھے جو ان کے پاس آتا تھا اور ان کے اصحاب میں سے جو ان کی صحبت کا طالب ہوتا تھا۔ جو شخص میرے ساتھ رہنا طلب کرتا ہے مگر وہ تین چیزوں پر اپنے نفس کو نہیں ٹھہرا سکتا ہے اس کے لئے میرے پاس رہنے کی کوئی جگہ

(۱۰۱۱۰)......(۱) فی ن : (یزید) (۱۰۱۱۲)......اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ (۹/۳۶۳)

نہیں ہے:پہلے نمبر پر عزت کو پھینک دینا اور ذلت کو اٹھالینا۔ دوسرے نمبر پر اس کا بھوکے رہنے پر سکون قلب پانا اور تیسرے نمبر پر یہ کہ نہ تو وہ غم کرے نہ ہی فکر کرے مگر محض دین کا غم اور دین کی فکر کرے یا اپنے دین کی اصلاح طلب کرے جو شخص ان تین صفات پر راضی ہو ان کو میرے پڑوس میں ٹھکانا حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۰۱۱۶:...... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو فضل بن محمد غسان نے ان کو یحییٰ بن معین نے کہ ابن زیاد نے صفوان بن محرز کے لئے دو ہزار درہم کا حکم دیا (جب مل گئے تو وہ چوری بھی ہو گئے) اس نے کہا کہ ممکن ہے کہ اس میں خیر ہو۔ ان کے گھر والوں نے کہا کہ اس میں خیر کیسے ہو سکتی ہے چنانچہ اس بات کی خبر ابن زیاد کو پہنچ گئی للہٰذا اس نے مزید دو ہزار کا اس کے لئے آرڈر کر دیا لہٰذا پہلی رقم جو چوری ہوئی تھی وہ بھی مل گئی اب چار ہزار درہم ہو گئے۔

۱۰۱۱۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو ضمرہ بن ربیعہ نے ان کو ابن عطاء نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن کے لئے تو ایک دن کی خوشی بھی پوری نہیں ہوئی۔

رضاء بالقضاء

۱۰۱۱۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو احمد بن محمد بن سالم ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو حسن بن صباح بن محمد واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے عاصم بن عبدالرحمٰن جرجانی سے بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بلند مرتبہ بندے ہیں جو کہ بعض بعض سے زیادہ بلند مقام پر فائز ہیں میں ایک آدمی کے پاس تعزیت کرنے کے لئے گیا تھا اس لئے کہ اس کا ترک بیٹا قتل ہو گیا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر رونے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں آپ کا بیٹا تو جہاد فی سبیل اللہ میں مارا گیا ہے کہتے ہیں کہ اس نے مجھے کہا اے ابو عبدالرحمٰن تم یہ خیال کر رہے ہو کہ میں اس کے قتل ہو جانے کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ (یہ بات نہیں ہے) بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ اس کی رضا بالقضا کیسے رہی ہوگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب اس کو تلواروں نے گھیر لیا تھا۔

۱۰۱۱۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر محمد بن حسین نے ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابراہیم بن نوح موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ فتح موصلی عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر واپس لوٹا جب کہ وہ دن بھر روزے سے تھا فرمایا کہ مجھے عشاء کا یعنی رات کا کھانا دے دو گھر والوں نے کہا کہ ہمارے پاس کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے جو آپ کو کھانے کو دیں۔

انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگ اندھیرے میں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تیل ہی نہیں ہے جس کے ساتھ چراغ جلائیں۔ چنانچہ ابراہیم موصلی خوشی سے رونے بیٹھ گئے۔ بولے یاالٰہی میرے جیسا نکما بندہ یونہی چھوڑ دیا گیا ہے بغیر رات کے کھانے کے اور بغیر چراغ کے تو یہ میری طرف سے تیرے لئے کون سے احسان کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ہمیشہ روتے رہے روتے روتے صبح ہو گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ

۱۰۱۲۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ثابت بنانی سے سنا تھا فرماتے تھے کہ ہم لوگوں کا ایک پڑوسی تھا جب وہ شام

(۱۰۱۱۶) (۱) فی ن (صفوان أخي محرز)

(۱۰۱۱۸) (۱) فی ن . (احمد بن محمد الواسطی قال : حدثنا احمد بن محمد بن سالم)

کرتا اور ان کے گھر میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا تو وہ شام کو بڑا خوش خوش ہوتا تھا۔ اور جس دن شام کرتا اور ان کے گھر میں کوئی چیز موجود ہوتی وہ مغموم ہوتا تھا چنانچہ اس کی بیوی نے اس سے کہا۔

اے اللہ کے بندے آپ لوگوں سے مختلف ہیں۔

اس نے جواب دیا کہ جب شام کو ہمارے ہاں کچھ نہیں ہوتا میں خوش اس لئے ہوتا ہوں کہ اس وقت ہماری زندگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ہوتی اور جب ہمارے پاس کچھ ہوتا ہے میں مغموم ہوتا ہوں اس لئے کہ پھر ہماری زندگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق نہیں ہوتی۔

۱۰۱۲۱:... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار نے ان کو معافی نے ان کو یمان بن مغیرہ نے ان کو ابوالابیض مدنی نے ان کو حذیفہ نے کہ انہوں نے کہا کہ میں ان ایام میں اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوں جس دن میں اپنے گھر واپس لوٹتا ہوں اور وہ میرے آگے شکایت کرتے ہیں (کہ گھر میں کھانے کو نہیں ہے) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں حذیفہ کی جان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سناوہ فرماتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو وعدہ دیتا ہے جیسے کوئی والد اپنے بیٹے سے وعدہ کرتا ہے کسی بھی بات کا۔ بے شک میرے لئے میری آنکھوں کی سب سے زیادہ ٹھنڈک کے ایام ہوتے ہیں جس دن میں اپنے گھر والوں کے پاس آؤں اور وہ میرے آگے اپنی کسی نہ کسی حاجت کی شکایت کریں۔

۱۰۱۲۲:... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفتح بغدادی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالوہاب بن علی مصری سے وہ کہتے ہیں کہ رومی بشیر طبرانی کی بھینسیں لوٹ کر لے گئے تھے چنانچہ نوکر چرواہے ان کے پاس آئے اور آکر ان کو اس واقعہ کی خبر دی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ آزاد ہو انصار ہو (یعنی میں نے آپ لوگوں کو آزاد کر دیا ہے) جب کہ بھینسوں کی قیمت اس وقت ایک ہزار دینار تھی۔ چنانچہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا کہ آپ نے لے ابا جان! ہم لوگوں کو فقیر اور محتاج کر دیا ہے انہوں نے کہا اے بیٹے بے شک اللہ عزوجل نے مجھے آزمانے کا ارادہ کر لیا ہے لہٰذا میں نے بھی چاہا کہ میں اس کا شکر ادا کروں اور اس سے زیادہ حاصل کروں۔

۱۰۱۲۳:... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابواسحٰق بن رجاء شیرازی نے ان کو ابوالحسین غازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحفص عمر بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ یحیٰی قطان جب بات کے دوران خاموش ہوتے پھر بات کرتے تو یہ کہتے تھے **نحیی ونموت والیه المصیر** کہ ہم زندہ ہوتے ہیں اور مرتے ہیں اور اسی کی طرف ہے رجوع کرنا۔

میں نے کہا حضرت یحیٰی قطان سے ان کے اس مرض میں جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ انشاء اللہ آپ کو اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرمائیں گے انہوں نے کہا کہ جو چیز میرے لئے اللہ کو زیادہ پسند ہے مجھے بھی وہ زیادہ پسند ہے۔

۱۰۱۲۴:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو احمد بن محمد بن سالم نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن جنید نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن حسین نے کہا کہ ان کو خبر دی داؤد بن محبر نے ان کو خلیل بن مرہ نے فرات بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی قضاء اور فیصلے پر راضی ہو جائے اور بلاء اور آزمائش پر صبر کرے وہ مخلص بندوں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۰۱۲۵:... محمد بن حسین نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا افلح اسود شامی عابد سے وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا صبر کو قائم کرتا ہے۔

(۱۰۱۲۳)... (۱) فی أ (السبراری) (۲) فی الأصل: (والیا)

(۱۰۱۲۶)... (۱) فی ن: (العمری)

افضل اور آسان ترین اعمال

۱۰۱۲۶:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمری نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو سوید بن ابراہیم ابو حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عباس نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو جنادہ بن ابوامیہ نے ان کو حضرت عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اس کے ساتھ تصدیق کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ اور حج مقبول۔ جب وہ آدمی واپس لوٹنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے اس سے آسان ترین اعمال ہیں کھانا کھلانا۔ نرمی سے بات کرنا۔ سخاوت کرنا حسن خلق سے پیش آنا۔ جب وہ آدمی واپس لوٹنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے اس سے آسان تر عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی قضا میں جو تیرے خلاف ہو اللہ تعالیٰ کو الزام اور تہمت نہ دینا۔

فصل:......ٹڈی دل کی مصیبت وآزمائش اور اس پر صبر کرنا

۱۰۱۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوزہیر نمیری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ٹڈی کو نہ مارا کرو بے شک وہ اللہ کے بڑے لشکر میں سے ہے۔

۱۰۱۲۸:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے ان کو عبدالوہاب بن نجدہ حوطی نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل اور شیخ نے کہا کہ یہ روایت اگر صحیح ہے تو واللہ اعلم اس سے آپ کی مراد یہ ہوگی کہ وہ جب کھیتوں کی تباہی نہ کرے اور جب وہ ان کو تباہ کرے تو اس کو بھگانا اور ہٹانا جائز ہے۔ بھگانے کی جو بھی صورت ممکن ہو سکے اس سے مقابلہ کرنا ہو یا اس کو مار ڈالنا ہو۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد (اس جملے سے) یہ ہے کہ (چونکہ اللہ کا بہت بڑا لشکر ہے) اس لئے اس کا مقابلہ کرنا مشکل ہے خواہ مقابلہ کرنے کی صورت میں ہو یا مار ڈالنے کی صورت میں۔

تحقیق ٹڈی کو مارنے کی ترغیب کی بابت ایک حدیث ضعیف اسناد کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ بہر حال مندرجہ ذیل حدیث۔

۱۰۱۲۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن احمد شیبانی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن قریش کاتب نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو حدیث بیان کی عمر بن سعد بن وردان قشیری نے ان کو فضیل بن عیاض نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک ٹڈی آ گری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اس کو مار نہیں ڈالتے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک ٹڈی کو قتل کیا گویا کہ اس نے کسی معذور کمزور کو مارا۔

شیخ احمد نے فرمایا کہ یہ مرسل ہے ضعیف ہے بعض راویوں کے مجہول ہونے کی وجہ اور ابراہیم اور حضرت ابن مسعود کے درمیان سلسلہ سند منقطع ہونے کی وجہ سے۔

۱۰۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یحییٰ نے ان کو علی بن محمد وراق نے ان کو احمد بن انجم نے ان کو محمد بن عثمان قیسی نے ان کو حفص بن عبدالرحمن نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک

(۱۰۱۲۷)......إسناد هذا الحديث في سقط وعزاه في الكنز (۳۵۲۹۴) إلى البغوي وابن صصري في أماليه عن أبي زهير النميري

(۱۰۱۲۹)...... انظر الدر المنثور (۳/۱۰۹) (۱۰۱۳۰) (۱)غير واضح في الأصل

ٹڈی آ کر حضور کے سامنے گری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھالیا اچانک دیکھا تو اس کے ایک پر کے اوپر عبرانی زبان میں لکھا ہوا تھا نہیں فائدہ اٹھائے (مجھے روا لانے والا) اور نہیں شکم سیر ہوگا مجھے کھانے والا ہم اللہ کا بہت بڑا لشکر ہیں ہمارے ننانوے انڈے ہوتے ہیں اگر پورے ہوجاتے تو ہم دنیا و مافیہا سمیت سب چیز کو کھا جائیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ٹڈی دل کو ہلاک کردے۔ اللہ اس کے بڑے ٹڈیوں کو قتل کردے اور ان کی چھوٹیوں کو ماردے۔ اور ان کے انڈے خراب کردے اور ان کے منہ بند کردے مسلمانوں کے کھیتوں سے اور ان کی روزیوں سے بے شک تو ہی دعاؤں کو سننے والا ہے لہٰذا حضور کے پاس جبرائیل آئے اور آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا بعض میں قبول کرلی ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کا راوی محمد بن عثمان قیسی مجہول راوی ہے اور یہ حدیث منکر ہے واللہ اعلم۔

۱۰۱۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ حفیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد محمد علی نے ان کو ان کے والد علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں میں اور میرے بھائی محمد بن حنفیہ اور میرے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عباس اور قثم اور فضل دستر خوان پر کھانے کے لئے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اچانک دستر خوان پر ایک ٹڈی آ کر گری اس کو عبداللہ بن عباس نے پکڑ لیا تو حسین رضی اللہ عنہ سے کہا جناب آپ جانتے ہیں کہ ٹڈی کے پروں پر کیا لکھا ہوا ہے؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد امیر المؤمنین سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے آپ کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ٹڈی کے پروں پر یہ لکھا ہوا ہے۔

انی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا رب الجرادۃ ورازقھا اذا شئت بعثتھا رزقاً لقوم وان شئت علیٰ قوم بلاءً.

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی حاجت روا نہیں ہے میں ہی ٹڈی کا رب ہوں اور اس کا رازق ہوں جب میں چاہتا ہوں تو اس کو کسی قوم کو رزق دینے کے لئے بھیج دیتا ہوں اور جب میں چاہتا ہوں اس کو کسی قوم پر مصیبت اور عذاب بنا کر بھیج دیتا ہوں۔

(چنانچہ یہ سن کر) حضرت عبداللہ بن عباس کھڑے ہوگئے۔ اور حضرت حسین بن علی کو اپنے گلے سے لگالیا۔ اور پھر فرمایا یہ ایک مخفی علوم میں سے ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حق کا اضافہ ہے اصل کے ساتھ جو سنہ چار سو ستاون ۴۵۷ھ میں واقع ہوا جب نیشاپور پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا۔

۱۰۱۳۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبدالعزیز بن معاویہ نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو شیخ نے عیسیٰ بن شبیب سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے عہد حکومت میں ایک سال ٹڈی دل نایاب اور گم ہوگئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے شدید فکرمند ہوگئے تھے لہٰذا انہوں نے اس کو تلاش کرنے کے لئے یمن کی طرف ایک سوار بھیجا اور دوسرا سوار عراق کی طرف بھیجا تیسرا سوار شام کی طرف بھیجا کہ وہ جا کر معلومات کریں کہ کسی نے ٹڈی دل کو دیکھا ہے؟ یا اس میں سے کچھ کو دیکھا ہے؟ چنانچہ جو سوار یمن کی طرف گیا تھا وہ واپس آ گیا اور ایک مٹھی بھر ٹڈیاں بھی لے کر آیا اور آ کر انہیں امیر المؤمنین حضرت عمر کے آگے بکھیر دیا جب حضرت عمر نے ان کو دیکھا تو نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اور فرمایا کہ یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار امت پیدا کی ہیں جن میں سے چھ سو امت سمندر میں اور چار سو امت خشکی پر ہیں اس کی یعنی خشکی والی امت کی ہلاکت کی ابتداء ٹڈی دل کی ہلاکت سے ہوگی جب ٹڈی دل ہلاک ہوجائیں گے اس کے بعد تمام امتیں مسلسل ہلاک ہونا شروع ہوجائیں گی جیسے تسبیح کے دانے مسلسل گرتے ہیں۔

۱۰۱۳۳:..... انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوخالد قرشی نے وہ عبدالعزیز بن معاذ ہیں ان کو ربیعہ بن محمد بن صالح قتادہ ابوعبیدہ نے ابن نو

(۱۰۱۳۱)..... (۱) فی ن: (عبدالرحمن)

عبید بن واقد نے ان کو عیسٰی بن شبیب نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ فرماتے ہیں کہ ٹڈی دل گم پائے گئے۔ پھر انہوں نے مذکورہ روایت کی مثل ذکر کیا ہے۔

اور شیخ فرماتے ہیں کہ اسی طرح مذکور ہے عیسٰی بن شبیب کی کتاب میں اور اس شیخ کی کتاب میں جس کو روایت کیا ہے یحیٰی بن حماد نے اس سے عبید بن واقد نے جو کہ مذکور ہے اسناد ثانی میں۔ اور صواب اور درست محمد بن عیسٰی بن شبیب ہے۔ اس کو روایت کیا ہے محمد بن یحیٰی ذہلی نے اور احمد بن یوسف سلمی نے یحیٰی بن حماد نہیں ان کو عبید بن واقد نے ان کو محمد بن شبیب نے۔ یقینی بات ہے کہ وہ محمد بن عیسٰی بن شبیب ہے اسی کو یحیٰی بن حماد نے اس کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اور اس بات پر مندرجہ ذیل روایت دلالت کرتی ہے۔

۱۰۱۳۴:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن داؤد نے ان کو محمد بن ہشام بن ابوخیرہ نے ان کو عبید بن واقد نے ان کو محمد بن عیسٰی ہذلی نے ان کو محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ٹڈی دل گم ہو گئے تھے ایک سال حضرت عمر کے ایام حکومت میں۔ پھر راوی نے حدیث کو اپنے طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ابواحمد بن عدی نے کہا کہ ابن واقد کی احادیث میں کوئی بھی اس کے متابع حدیث بیان نہیں کرتا۔

۱۰۱۳۵:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوسعد نے ان کو ابواحمد نے ان کو زکریا ساجی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن مثنٰی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے میں اس کو گمان کرتا ہوں عبید بن واقد سے اس نے محمد بن عیسٰی بن کیسان الہلال ابو یحیٰی سے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے ان کو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر راوی نے ٹڈی دل والی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۱۳۶:۔۔۔کہتے ہیں کہ کہا ابواحمد بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی جنیدی نے ان کو بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ یہ محمد بن عیسٰی منکر الحدیث ہے (یعنی جو منکر اور امر پر غیر معروف حدیثیں نقل کرتا ہے۔)

۱۰۱۳۷:۔۔۔کہا ابواحمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمرو بن علی کہ محمد بن عیسٰی بصری صاحب محمد بن منکدر ضعیف منکر الحدیث ہے۔ یہ روایت کرتا ہے محمد بن منکدر سے وہ جابر سے وہ عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈیوں کے بارے میں۔

۱۰۱۳۸:۔۔۔ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے امام ابوسہل محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے اپنے ذاتی کلام میں سے۔

فصل:۔۔۔۔اشعار ہیں جن کا مفہوم یہ ہے

میں نے نصیحت کی پس میں نے کھلم کھلا خوبصورت وعظ کہا اور میرا دل بھر جائے گا اگر مواعظ نفع دے دیتیں۔ جس وقت ایام بڑے مصائب والے ہوں اور مصائب سارے زمانے میں ہوں تو کوئی نفع اٹھانے والا باقی نہیں رہتا۔ جب میرا یہ زمانہ ایسا ہے جو فرقہ اور گروہ کو جانتا ہے تو پھر میرے احباب کا گروہ ہی اچھی جولان گاہ ہے جس کے اندر گھوما جائے۔

اور جب میری عمر کی روانگی اور سفر فنا کی طرف ہے تو پھر میری عمر بلا شبہ میری عمر کے ساتھ کٹنے والی ہے میں نے شکایت کی ہے اپنے زمانے کی طرف یکا یک آ جانے کی۔ تو اس نے کہا آپ نے وارد ہونے کی شکایت کی ہے حالانکہ وارد ہونا تو شروع ہے۔

(۱۰۱۳۴)۔۔۔اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۵/۱۹۹۰، ۶/۲۲۴۹)

(۱۰۱۳۵)۔۔۔اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۶/۲۲۴۹) (۱۰۱۳۶)۔۔۔الکامل لابن عدی (۶/۲۲۴۹)

(۱۰۱۳۷)۔۔۔الکامل لابن عدی (۶/۲۲۴۹) (۱۰۱۳۸)۔۔۔(۱) فی أ: (شرع)

چھوڑ تو ابوسہل کو زمانہ کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ نگہبانی کرنے والا رب جو چاہے اس کو کوئی روکنے اور دفع کرنے والا نہیں ہے۔

۱۰۱۳۹:...... ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابواسحق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوعلی حسن بن عبداللہ ادیب نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر بیان کئے محمد بن امین نے جن کا خلاصہ یہ ہے۔

اس زمانے کے اعجوبے اسی زمانے کے ادوار کو روتے ہیں اور انہیں پر خوش ہوتے ہیں حالانکہ (زمانے کے اختیار میں کچھ بھی نہیں) زمانے کے اختیار سے ہٹ کر اللہ کا حکم چلتا ہے۔ جو شخص زمانے کو گالیاں دیتا ہے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جو شخص ایام زمانہ کے ساتھ بغض وعناد رکھتا ہے وہ اپنے ہی جنوں اور دیوانہ پن کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۰۱۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن عمرو بن صالح البستی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس دغولی سے وہ قیس بن حطیم کے شعر سناتے تھے۔

جن کا خلاصہ مفہوم یہ ہے۔ بعض گھروں میں جن کے لئے انسان ذلت وخواری برداشت کرتا ہے ٹھہرنا اور اقامت مقدر نہیں ہوتی سوائے آزمائش اور مصیبت کے جھیلنے کے ...... اور بعض اعدا مخلوق میں سے بیمار ہوتے ہیں پیٹ کی اس بیماری کی مثل جس کی دواء اور علاج نہیں ہوتا۔ انسان تو چاہتا ہے کہ اس کی ہر خواہش اس کو عطا ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے سوائے اس خواہش کے جو وہ خود چاہتا ہے۔

ہر وہ شدید مصیبت جو کسی زندہ انسان پر آتی ہے۔ عنقریب اس کی شدت کے بعد نرمی اور خوشحالی بھی آئے گی۔ ہم میں سے مریض لوکچھ بھی حاصل نہیں ہوتا حالانکہ صاحب سخاوت کو کثیر دولت حاصل ہو جاتی ہے۔ دل کا غنی ہونا وہ ہے کہ اس جیسا غنی کوئی نہیں ہے اور دل کا غریب ہونا ایسا ہے کہ اس جیسی کوئی محرومی نہیں ہے۔ بخیل کو اس کا مال کوئی فائدہ نہیں دیتا اور صاحب عطاء اور سخی کے لئے کوئی چیز روکنے والی نہیں۔

۱۰۱۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن حمشاذ نے وہ کہتے کہ میں نے سنا احمد بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کثرت کے ساتھ علی بن ہشام سے سنتا رہتا تھا وہ کہتے تھے۔ اے اللہ ہماری خبروں کو ظاہر نہ فرما (یعنی ہماری کمزوریوں پر پردہ ڈال کر رکھ۔)

مصیبتوں سے پناہ

۱۰۱۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن موسیٰ سلامی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن فضل تمیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے تھے۔ اے اللہ مجھے اپنی نعمتوں کا تحفہ دینا بے شک تو مہربان ہے اور مجھے اپنی آزمائشوں مصیبتوں کا تحفہ نہ دینا بے شک میں کمزور ہوں۔

۱۰۱۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی محمد بن علی بن عمر نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو ابراہیم بن اشعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاھدین منکم و الصابرین و نبلوا اخبار کم.

اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے مجاہدین کو آزمالیں گے اور صبر کرنے والوں کو اور ہماری خبروں اور باتوں کو بھی آزمائیں گے۔

(۱۰۱۴۰) (۱) فی أ (یمی)

(۱۰۱۴۱) (۱) فی ن : (لاتبدأخبار) (☆)...... زیادۃ من (ن)

وہ اس آیت کو بار بار دہرا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ اے اللہ اگر آپ ہماری خبروں کو آزمائیں گے تو آپ ہماری پردہ پوشی کریں گے اور اگر آپ ہماری باتوں کو آزمائیں گے تو ہمیں رسوا کر دیں گے۔

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ

۱۰۱۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو جعفر بن محمد بن عبداللہ طائفی نے ان کو محمد بن حارث مؤذن نے ان کو یحییٰ بن راشد نے ان کو حمید طویل نے اس نے حضرت انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ نفیس بندے ایسے ہیں جن کی وہ حفاظت کرتا ہے اور ان کو بچاتا ہے آزمائشوں اور مصیبتوں سے انہیں زندہ بھی سلامتی کے ساتھ رکھتا ہے اور سلامتی کے ساتھ مارتا ہے اور سلامتی کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی کا سوال کیا جائے

۱۰۱۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر حسین بن علی حسن بن سلمہ ھمدانی نے ھمدان میں ان کو محمد بن ابراہیم بن مقری نے ان کو محمد بن حسن بن حنیہ مستقلانی نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کی کنیت ابوسری ہے ان کو خبر دی رشید بن سعد نے ان کو موسیٰ بن حبیب نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلامتی عطا کرنے والے تمام آرزوئیں تجھ پر پہنچتی ہیں اور رکتی ہیں۔

شیخ نے فرمایا کہ اس اسناد میں اور اس سے پہلے والی میں ضعف ہے۔ (واللہ اعلم) لیکن کئی دیگر طریقوں سے صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کی جائے۔

۱۰۱۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ دارابجردی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالملک بن حارث سے وہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وہ اسی منبر پر بیٹھ کر فرمارہے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے:

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے آپ لوگ کلمہ اخلاص (یعنی کلمہ توحید) کے بعد عافیت اور سلامتی کی مثل کوئی چیز عطا نہیں کئے گئے ہو لہٰذا اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی مانگا کرو۔

موت کی آرزو پسندیدہ نہیں

۱۰۱۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حمید نے ان کو ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عاصم بن نضر احول نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو حمید نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی عیادت کی جو کہ پرندے کے بچے کے مثل ہو چکا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتے ہیں یا فرمایا تھا کہ اللہ سے کوئی سوال کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں۔ اے اللہ آپ جو کچھ مجھے آخرت میں سزا دینا چاہتے ہیں وہ آپ مجھے دنیا میں ہی دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ آپ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے یا فرمایا تھا کہ آپ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ آپ یہ کیوں نہیں کہتے؟! اے اللہ اے ہمارے

(۱۰۱۴۵)......(۱) فی ن: (ابی سعد)

(۱۰۱۴۷)......أخرجه مسلم فی الدعوات (۷)

رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی سے عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اللہ سے دعا فرمائی اللہ نے اس کو شفایاب کر دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عاصم بن نضر سے۔

۱۰۱۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی موت کی آرزو نہ کرے کسی بیماری کی وجہ سے جو اس کو لگ گئی ہو اگر وہ لامحالہ ایسی دعا کرنا چاہتا بھی ہے اس کو چاہئے کہ وہ یوں دعا کرے اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو اور مجھے وفات دے دے جب میرے لئے وفات بہتر ہو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں آدم سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۱۰۱۴۹:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد روی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوعبیدہ مولیٰ عبدالرحمن بن عوف نے یہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں بھی نہیں جا سکتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے غوطہ دے دے اپنے فضل اور رحمت میں پس درست روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی آرزو نہ کرے۔ یا تو وہ نیکوکار ہو گا شاید (زندہ رہنے سے) اس میں اضافہ کرے گا۔ یا گنہگار ہوگا شاید کہ وہ (دنیا میں ہی) سرزنش کر دیا جائے۔ (یا توبہ کرلے۔)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے۔

باپ، بیٹے، بھائی اور بیوی کی وفات

۱۰۱۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو حسین بن علی تمیمی نے ان کو عبدالرحمن بن ابوحاتم نے ان کو عمرو بن شبہ نے ان کو یونس بن احی عباد بن عباد ملھی نے ان کو ابوہلال نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد نے پوچھا ابوبکرہ سے سب سے بڑی مصیبت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انسان کی سب سے بڑی مصیبت دین میں ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس چیز کے بارے میں آپ سے نہیں سوال کر رہا۔ فرمایا کہ باپ کی موت کمر توڑ دیتی ہے۔ اور بیٹے کی موت دل کا درد بن جاتی ہے اور بھائی کی موت بازو کاٹ دیتی ہے اور بیوی کی موت لحظہ بھر کا غم ہوتا ہے۔

۱۰۱۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن یونس نے ان کو عبداللہ بن ابوشیبہ نے ان کو خالد بن مخلد نے موسیٰ بن یعقوب سے اس نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عنقریب لوگ ایک دوسرے کو میرے بعد میرے بارے میں تعزیت کریں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس امت کی بڑی مصیبت ہے

۱۰۱۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسین بن عبدالصمد نے ان کو خبر دی اسحق بن زریق نے معاذ طرائفی سے اس نے مطر بن خلیفہ سے اس نے شرحبیل بن سعد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱۰۱۴۸)...... أخرجه البخاري في المرضى (۱۹) ومسلم في الذكر والدعاء (۴)

جب تم میں سے کسی ایک کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت کو میری مصیبت کے ساتھ یاد کرے بے شک وہ مصیبت اعظم مصائب میں سے ہے۔ (یعنی میری وفات والی مصیبت میری امت کے لئے اعظم مصیبت ہے۔)

۱۰۱۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو مطین نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے ان کو ابو بردہ رضی اللہ عنہ کندی نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ابن سابط نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے اس کو چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت کو میرے ساتھ یاد کرے بے شک وہ اعظم مصائب میں سے ہے۔ (یعنی میری وفات مسلمانوں کے لئے اعظم مصیبت ہے۔)

۱۰۱۵۴:.....شیخ نے فرمایا تحقیق ہم نے دوسرے مقام پر روایت کیا ہے موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی حدیث سے اس نے مصعب بن محمد بن شرحبیل سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے اپنی مرض موت میں (وہ بیماری جس میں حضرت کا انتقال ہوا) فرمایا تھا۔ اے لوگو جونسا بندہ میری امت میں سے کسی مصیبت کے ساتھ مبتلا ہو جائے میرے بعد اس کو چاہئے کہ وہ صبر حاصل کرے اپنی مصیبت میں میرے ساتھ اس مصیبت سے جس کے ساتھ وہ میرے بعد مصیبت میں مبتلا کیا جائے بے شک کوئی ایک بھی (ایسا نہیں ہے) میری امت میں سے ہرگز نہیں کسی مصیبت میں ڈالا جائے گا میرے بعد جو زیادہ شدید ہو اس کی مصیبت سے جو میرے ساتھ ہے یعنی میری وفات سے جو اس کو صدمہ ہے۔

۱۰۱۵۵:.....اور میں نے سنا ابوالقاسم مفسر سے وہ شعر پڑھ رہے تھے اسی مفہوم میں۔ (قول شاعر)

ہر مصیبت کے لئے صبر کیجئے اور اپنے آپ کو مضبوط کر لیجئے اور یقین کیجئے کہ انسان ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے جب آپ کسی ایسی مصیبت کو یاد کریں جو آپ کو غمگین کر رہی ہے تو آپ اس مصیبت کو یاد کیجئے جو آپ کو پہنچی ہے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور وفات سے۔)

فصل:.....نوحہ کرنا

مصائب کے وقت صبر کرنے کے عنوان کے ساتھ جو چیز مزید لاحق کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ مصیبت زدہ شخص مصیبت وغم کی وجہ سے اپنے کپڑے نہ پھاڑے اور اپنا منہ نہ پیٹے اور اپنا منہ اور کھال نہ نوچے اور مصیبت زدہ عورت بھی یہ کام نہ کرے اور مصیبت کی وجہ سے اپنے بال نہ کاٹے (سر نہ مونڈے) اور رونے کے لئے اپنی آواز اونچی نہ کرے۔ اور نوحہ نہ کرے اور نوحہ وبین نہ کروائے۔

تحقیق ہم نے اس بارے میں دیگر احادیث بھی ذکر کی ہیں۔ کتاب الجنائز کتاب السنن میں۔

۱۰۱۵۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوجعفر محمد بن صالح بن حانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے عبداللہ سے یعنی ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو غم سے منہ پیٹے گریبان چاک کرے اور جاہلیت والی پکاریں پکارے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا عمر بن حفص سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۱۰۱۵۷:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوعمیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوصخرہ سے وہ ذکر کرتے تھے عبدالرحمن بن یزید سے اور ابو بردہ بن ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ

(۱۰۱۵۵) .....(۱) فی ن : (أصبت)

ابوموسیٰ بے ہوش ہوگئے تھے چنانچہ اس کی بیوی زورزور سے چیخ چیخ روتی ہوئی آئی۔ چنانچہ دونوں نے کہا۔ پھر وہ ہوش میں آگئے۔ تو انہوں نے فرمایا اللہ کی بندی کیا آپ نہیں جانتی۔ پھر وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنانے لگے کہ آپ نے فرمایا بے شک میں بری ہوں اا تعلق ہوں اس شخص سے۔ جس نے صدمے میں سروغیرہ کے بال مونڈے۔ رخسار پیٹے (یا زبان درازی کی) اور کپڑے پھاڑے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں۔ عبداللہ بن حمید سے اس نے جعفر بن عون سے۔

۱۰۱۵۸:......اور ہم نے روایت کی ہے ایک عورت سے ان میں سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کرنے والیاں تھیں وہ کہتی ہیں کہ جن چیزوں پر رسول اللہ نے ہم سے بیعت لی تھی ان میں سے یہ باتیں بھی تھیں کہ ہم نہ تو چہرہ نوچیں گی۔ اور نہ ہی ویل کریں گی اور نہ ہی گریباں پھاڑیں گی اور نہ ہی بال نوچیں گی۔

۱۰۱۵۹:......اور ہم نے روایت کی ہے ابومالک شعری کی حدیث میں یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک نوحہ کرنے والی (بین کرنے والی) عورت جب تک اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرلے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائی جائے گی اس پر ذامر کی قمیص ہوگی اور جرب اور کھجلی والا لباس دوپٹہ ہوگا۔

۱۰۱۶۰:......حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی نوحہ کرنے والی عورت پر اور نوحہ سننے والی پر۔

کسی کی وفات پر آنسوؤں کا چھلک جانا شفقت ہے

۱۰۱۶۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان میں جو میں نے ان کے سامنے پڑھی ان کی اصل کتاب سے ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق فزاری نے عطا بن سائب سے حضرت عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لے گئے تھے جب کہ وہ نزع کی حالت میں تھی آپ نے اسے لے پکڑ کر اپنی گود میں رکھ لیا یہاں تک اس کا انتقال ہوگیا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ لہٰذا بی بی ام ایمن دیکھ کر رو پڑی اس سے کسی نے کہا کیا تم رسول اللہ کے سامنے رو رہی ہو۔ وہ کہنے لگی کیا میں نہ روؤں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی رو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رو نہیں رہا ہوں۔ بلکہ یہ شفقت و رحمت ہے۔ بے شک مؤمن کی جب روح نکلتی ہے اس کے دو پہلوؤں کے بیچ سے تو وہ اللہ کی حمد کررہا ہوتا ہے۔

۱۰۱۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواحمد محمد بن محمد حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ثقفی نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جزوی نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو قریش بن حیان نے ان کو ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس داخل ہوا، وہ حضرت ابراہیم بن رسول کا دایہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑ کر پیار کیا بوسہ دیا اور اس کی خوشبو سونگھی۔ بعد میں ہم لوگ اس کے پاس گئے جب کہ ابراہیم کا انتقال ہوچکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی یارسول اللہ کیا آپ بھی رو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن عوف یہ شفقت و رحمت ہے۔ اس کے بعد دوسرا جملہ۔ یہ فرمایا کہ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل مغموم ہے مگر ہم صرف وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔

(۱۰۱۶۲)......أخرجه البخاري في الجنائز (۴۳)

اور ہم اے ابراہیم تیرے فراق میں غمگین ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن عبدالعزیز جروی سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ثابت ہے۔

دو احمق اور بے ہودہ آوازیں

۱۰۱۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے ان کو عطاء نے جابر سے اس نے عبدالرحمن بن عوف سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے مقام نخلہ کی طرف لے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر اپنے بیٹے ابراہیم کو پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھالیا اور اپنی گود میں بٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر فرمانے لگے اے بیٹے میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی روتے ہیں کیا آپ کو رونے سے منع نہیں کر دیا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے نوحہ وبین کرنے سے منع کیا گیا ہے اور دو احمق و بے ہودہ آوازوں سے جو گناہ کی آوازیں ہیں۔ ایک آواز تو ہے سر تار کھیل تماشے کی اور شیطان کے گانے بجانے کی آواز اور دوسری آواز ہوتی ہے مصیبت کے وقت چہرہ نوچنے۔ گریبان چاک کرنے اور شیطان کے رونے کی۔ اور (یہ جو تم دیکھ رہے ہو) یہ رحمت وشفقت ہے۔ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ (اور ابراہیم کی وفات پر آپ نے فرمایا) اے ابراہیم اگر یہ بات نہ ہو یہ امر (موت) برحق ہے اور سچا وعدہ ہے اور بے شک یہ ایسا راستہ ہے جس کو اختیار کرنا لازمی ہے یہاں تک کہ ہمارا آخری ہمارے اول کے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے (اگر یہ حقیقت نہ ہوتی تو) ہم تیرے اوپر شدید حزن وغم مناتے جو کہ اس سے بھی زیادہ شدید ہوتا اور ہم بے شک تیرے بارے میں سخت مغموم ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل میں غم ہے مگر ہم کوئی ایسی بات منہ سے نہیں نکالیں گے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

۱۰۱۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور عازم بن فضل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعوانہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے ان کو عطاء نے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام نخلہ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف تھے۔ وہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم رب کو اپنی روح دے رہے تھے فوت ہو رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں لے لیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے کہتے ہیں عبدالرحمن نے پوچھا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ تو رونے سے منع فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ مجھے رونے سے منع نہیں کیا گیا۔ مجھے منع کیا گیا ہے دو بے ہودہ اور حماقت کی آوازوں سے دونوں گناہ گاروں کی آوازیں ہیں۔ ایک آواز تو ہوتی ہے کھیل تماشے کے وقت اور شیطان کے سرور اور گانوں کی اور دوسری آواز ہوتی ہے مصیبت کے وقت چہروں کو نوچنا گریبان چاک کرنا شیطانی بین کرنا۔ (اور یہ جو تم دیکھ رہے ہو) یہ شفقت ورحمت ہے میری طرف سے۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا ابراہیم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ موت امر حق ہے اور سچا وعدہ ہے اور ایسا راستہ ہے جس پر سب کو آنا ہے اور اسی طرح ہمارا آخر اول سے ملتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں اے ابراہیم تم پر اس سے بھی شدید غم کرتا بے شک ہم اے ابراہیم تیرے فراق سے بڑے غم زدہ ہیں دل روتا ہے اور آنکھ آنسوں بہاتی ہے مگر ہم کوئی ایسا قول نہیں کرتے جس سے رب ناراض ہو جائے۔

۱۰۱۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عمرو بن سوار نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ حاکم نے کہا۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ اور عیسیٰ بن ابراہیم نے دونوں

نے کہا کہ ان کو خبر دی ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن حارث انصاری سے اس نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے فرمایا:
حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لے گئے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابو وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ تھے جب آپ اس کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے اس کو حالت غشی میں پایا کیا ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ لوگوں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو سب رو پڑے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دیں گے اور نہ ہی دل کے حزن وغم پر اور اس کے ساتھ عذاب دیں گے (آپ نے یہ کہہ کر اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) یا رحم کر دیں گے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یونس سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اصبغ سے اس نے ابن وہب سے۔

۱۰۱۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوسعدی بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم بن کثیر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مبارک بن فضالہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں حضرت حسن کے پاس حاضر ہوا۔ اور ایک آدمی فارس سے بھی آ گیا۔ اس نے بتایا کہ میں جب آیا ہوں تو اس وقت حضرت کے بیٹے سعید بن ابوالحسن فوت ہو چکے تھے۔ ہم لوگوں نے کہا۔ کہ آپ ان کو اس کی خبر نہ دیں (یعنی ان کے بیٹے کی وفات کی خبر) کہتے ہیں ایسے لگا جیسے ہم نے اس سے کہہ دیا ہو کہ تم ان کو خبر دے دینا۔ ابھی تک وہ گھر تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ ہم نے ان کو ان کے بیٹے کی موت کی خبر دے دی چنانچہ وہ اپنے اختیار پر قابو نہ رکھ سکے انہوں نے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھ لیا۔ پھر کہا کہ ہم لوگ ان کے پاس داخل ہوئے تو وہ رو رہے تھے۔ اور ہمارے ساتھ بکر بن عبداللہ مزنی بھی تھے انہوں نے پوچھا اے ابوسعید بے شک آپ جانتے ہیں اس شہر کو اور اس کے رہنے والوں کی محبت کو بے شک وہ لوگ نہیں دیکھتے آپ سے کسی چیز کو مگر اس کو لے دوڑتے ہیں اپنی قوم اور اپنے قبیلے کی طرف چنانچہ حضرت حسن نے تکلم کیا اور یوں گویا ہوئے اللہ کا شکر ہے جس نے اس رحمت کو مؤمنوں کی دلوں میں پیدا کر دیا ہے جس کے ساتھ وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہوتا ہے جب کہ یہ بات جزع فزع اور بے صبری کرنا نہیں ہے یقیناً بے صبری زبان اور ہاتھ سے ہوتی ہے اللہ کا شکر ہے جس نے یعقوب علیہ السلام کے حزن کو ان کے خلاف گناہ نہیں بنایا۔ کیونکہ فرمایا:

وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم.

حزن کی وجہ سے ان کی دونوں آنکھیں روتے روتے سفید ہو گئی تھیں اور وہ غم کو گھٹ کر چھپا رہے تھے (پھر انہوں نے دعا کی) اللہ تعالیٰ سعید پر رحم فرمائے اور اس کی غلطیوں سے درگزر فرمائے اہل جنت میں یہ وہ سچا وعدہ ہے جس کا جنتیوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا اللہ کی قسم نہیں تھی یہ مصیبت کہ یہ شدید اترتی مگر یہ کہ ہو اس کے ساتھ مجھ سے کم ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے مبارک سے کہا حضرت حسن ان لوگوں کو پلٹ کر جواب نہیں دیتے تھے جب وہ اس کی تعزیت کرتے تھے۔ بلکہ وہ یوں کہتے تھے یہ کام تو اللہ نے ہمارے ساتھ بھی کیا ہے اور تمہارے ساتھ بھی۔

۱۰۱۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد وہبی نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے جبر بن عتیک سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک گھرانے میں گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے کسی میت پر روتے ہوئے پایا، تو ان سے کہا گیا۔ کیا تم لوگ رو رہے ہو حالانکہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دیجئے ان عورتوں کو ان کو رونے دیجئے، جب تک میت ان کے پاس ہے جب یہ واجب ہو جائے گا تو پھر کوئی بھی رونے والی نہیں روئے گی۔ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے

حضور کے اس قول کے بارے میں پوچھا کہ اذا وجب۔ کا کیا مطلب ہے میں نے جواب دیا کہ اذا ادخل النفس جس وقت یہ قبر میں داخل کردیا جائے گا۔

تقدیر پر راضی ہونا

۱۰۱۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید خلیل بن احمد البستی قاضی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابوخیثمہ نے ان کو ابومعاویہ غلابی نے ان کو تمامہ نے ان کو ابوزید عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابوطالب نے عدی بن حاتم کو دل گرفتہ اور مغموم پایا تو اس سے پوچھا کیا بات ہے میں آپ کو مغموم اور غم زدہ دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں غمگین کیوں نہ ہوں میرا بیٹا (یا باپ) قتل ہوگیا ہے۔ اور میری آنکھ پھوٹ گئی ہے۔ حضرت علی نے فرمایا اے عدی بن حاتم بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی اس قضاء اور تقدیر پر راضی ہوجائے جو تقدیر اس پر چل جائے اس کے لئے بہت بڑا ثواب ہوگا اور جو شخص اللہ کے فیصلے پر راضی نہ ہو جو اس کے خلاف جاری ہوا ہے اس کے عمل تباہ ہوجاتے ہیں۔

۱۰۱۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی یعقوب یعنی ابن یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم تیمی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کو ان کے بھائی عتبہ کی موت کی خبر دی گئی۔ تو کہنے لگے کہ وہ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت دار تھے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کی جگہ چلا جاؤں۔ مگر میں یہ بھی پسند نہیں کرتا ہوں کہ وہ تمہارے بیچ میں زندہ رہے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ وہ آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہے؟ فرمایا کہ مجھے اس کی جدائی پر اجر عطا کیا جائے یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میرے بارے میں اس کو اجر دیا جائے۔

تین چیزوں کا وعدہ

۱۰۱۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے۔ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مطرف بن عبداللہ مالدار آدمی تھے انہوں نے مال کو خوب استعمال بھی کیا پھر ان کا انتقال ہوگیا۔ اور حضرت مطرف وہاں پہنچے تو انہوں نے بہترین لباس جو پہنتے تھے پہن رکھا تھا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ جناب عبداللہ کا انتقال ہوچکا ہے اور آپ ایسا لباس پہن کر آئے ہیں۔ مطرف نے جواب دیا۔ میں اس کے ساتھ عاجزی وانکساری کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مجھے تین چیزوں کا وعدہ دے رکھا ہے کہ میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا اناللّٰہ و انا الیہ راجعون تا ھم المھتدون۔

لہٰذا اس حکم کے پیش نظر میں نے اناللہ بھی پڑھا ہے جیسے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔ آیت میں مذکور ہر ایک خصلت مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ مطرف نے کہا کہ آخرت میں مجھے جو بھی چیز عطا ہوگی حتیٰ کہ ایک لوٹا بھر پانی ہی کیوں نہ ہو مگر میں پسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں مجھ سے لے لی جائے۔

۱۰۱۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم نے ان کو وہب بن زمعہ نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن شقیق نے کہا کہ میں نے سنا ہے عبداللہ بن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان بن عیینہ نے یہ کہ ابوجعفر محمد بن علی بیمار ہوگئے تھے یہاں تک کہ ہمیں ان کے بارے میں خوف آنے لگا (موت کا) جو ان کا انتقال ہوگیا تو لوگ ان پر سب سے زیادہ غمگین تھے

(۱۰۱۶۸) ...... (۱) فی ن: (ابنی)

ہو گئے۔ کسی نے ان سے کہا۔ ہمیں آپ کے بارے میں ڈر تھا۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ پکارتے ان باتوں میں جو ہمیں پسند ہوتی ہیں پھر جب کوئی ایسی بات واقع ہو جاتی ہے جس کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔ تو وہ اس کے خلاف نہیں کرتا جو ہم پسند نہیں کرتے۔ اللہ بھی اس کے خلاف نہیں کرتا جو وہ پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پسند

۱۰۱۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے دو ساتھیوں کے ہاں غلام پیدا ہوا ہے تو وہ بہت خوش ہوئے اور جب وہ فوت ہوا تو بہت بے صبری کی انہوں نے۔ کہ اگر وہ زندہ رہتا تو دونوں اس کے مالک ہوتے۔ پس ایک راضی ہو گیا اللہ کے حکم پر جو اللہ نے اس کے لئے مقدر کیا تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی پسند مؤمن کے لئے ان چیزوں میں جو وہ ناپسند کرتا ہے زیادہ ہوتی ہے ان امور میں پسند سے جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

۱۰۱۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوبکر بن ابوالنضر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے بیٹے کے بارے میں عبدالملک نے تعزیت کی تو انہوں نے فرمایا کہ موت ایک نیند اور آرام دینے والی چیز ہے ہم نے اپنے نفوس کو اس کے لئے تیار رکھا تھا۔ لہٰذا جب وہ واقع ہو گئی ہے تو ہم نے اس کو اجنبی نہیں سمجھا اور اس کو ناپسند نہیں کیا۔

موت کی پیشگی خبر

۱۰۱۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن جمیل مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو صلہ بن اشیم نے کہ وہ ایک مرتبہ بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آ کر کہا کہ آپ کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اس نے کہا۔ بہت دیر سے میرے پاس موت کی خبر آ چکی ہے۔ بیٹھیے اور کھانا کھائیے اس شخص نے کہا کہ مجھ سے پہلے تو آپ کی طرف کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ انک میت وانھم میتون. کہ آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

۱۰۱۷۵:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو محمد بن نصر نے ولید سے اس نے عبدالملک بن قریب اصمعی سے اس نے بعض اہل علم سے کہ مجزأة بن ثور نے اپنے بھائی شقیق کے پاس موت کی خبر پہنچائی انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور ایسے ظاہر کیا کہ جیسے ان کو پہلے سے معلوم ہے۔

چنانچہ خبر لانے والے نے ان سے پوچھا کہ کیا مجھ سے پہلے بھی کسی نے آپ کے پاس موت کی خبر پہنچائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی تھی کہ بے شک ہم عنقریب مر جائیں گے۔

۱۰۱۷۶:..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابراہیم نے ابن عون سے انہوں نے کہا کہ مجھے محمد بن سیرین نے جب ان کو کوئی مصیبت پہنچی تو وہ ایسے ہو جاتے تھے جیسے مصیبت کے آنے سے پہلے تھے باتیں کرتے اور ہنستے بولتے۔ مگر جس دن سیدہ حفصہ کا انتقال ہوا وہ کثرت سے روئے اور ایسے ہو گئے تھے کہ ان کے چہرے سے غم ظاہر ہو رہا تھا۔

۱۰۱۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابومنصور بن سجان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو احمد بن اسحاق

نے مکہ مکرمہ میں ان کو یزید بن موہب نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عون بن عبداللہ کے پاس تعزیت کا خط لکھا ان کے بیٹے کی وفات پر۔

اما بعد فانا من اهل الاخرة سكنا الدنيا اموات ابناء اموات فالعجب من ميت يكتب الى ميت يعزيه عن ميت و السلام.

بہر حال ہم سب اہل آخرت ہیں ہم نے دنیا میں سکونت کر رکھی ہے ہم سب مردے ہیں اور مردوں کی اولاد ہیں تعجب اور حیرانی کی بات ہے کہ ایک مردہ دوسرے مردے کی طرف خط لکھ کر اس کو صبر دلا رہا ہے اور دوسرے مردے کی تعزیت کر رہا ہے۔ والسلام۔

والد اصل ہے اور بیٹا شاخ ہے

۱۰۱۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ ابن العون بن عبداللہ ہلاک ہو گئے تھے چنانچہ عمر بن عبدالعزیز نے اس کے والد کو لکھا۔ اما بعد بے شک ہم لوگ اہل آخرت کے لوگ ہیں جو کہ دنیا میں سکونت پذیر ہیں ہم سب مردہ ہیں اور مردوں کی اولاد ہیں حیرانی کی بات ہے کہ ایک میت دوسرے میت کی طرف خط لکھ رہا ہے اور اس کو ایک میت کے لئے تعزیت کر رہا ہے۔

۱۰۱۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا ایک آدمی کا بیٹا فوت ہو گیا تھا چنانچہ اس کے پاس جناب عبداللہ بن ثعلبہ تعزیت کرنے آئے اور اس سے کہا کہ بے شک تیرا باپ تیرا اصل تھا اور تیرا بیٹا تیری شاخ تھی بے شک وہ آدمی جس کی اصل اور شاخ دونوں ختم ہو جائیں وہ اسی بات کے لائق ہے کہ اس کی بقا بھی بہت کم ہو۔

۱۰۱۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو عبداللہ بن محمد عیشی نے ان کو سہم بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے اور ان کی تعزیت کی عمرو بن عبید نے اس کے بیٹے کی وفات پر جس کا نام عبداللہ تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے تعزیت کرتے ہوئے یوں کہا۔ کہ بے شک تیرا والد تیری اصل تھا۔ اور بے شک تیرا بیٹا تیری شاخ تھا اور وہ شخص جس کی اصل اور فرع (تنا اور شاخیں) ختم ہو جائیں۔ البتہ وہ اسی لائق ہے کہ اس کی بقا بھی کم رہ گئی ہو۔

۱۰۱۸۱:...... شیخ نے کہا کہ اس کو روایت کیا ہے اس کے ماسوائے عیشی سے اس نے سہل بن یوسف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن عبید سے کہ وہ تعزیت کر رہے تھے یونس بن عبید سے اس کے بیٹے کے لئے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن حسن ادیب نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو عبیداللہ عائشی نے پھر اس نے مذکورہ روایت بیان کی ہے۔

میت اور قبر پر اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرنا

۱۰۱۸۲:...... ہمیں خبر دی روذباری نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث نے ان کو ابن محمد نے ان کو ابوالحسن مدائنی نے ان کو عمر بن غیاث نے ان کو محمد بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ جب عمر نے اپنے بیٹے کو دفن کرایا تو پھر اس کی قبر پر ٹھہر کر فرمایا۔ (مرنے والے کو مخاطب کر کے کہا) تیرے اوپر رونے کی وجہ سے تیرے لئے کوئی بھی فکر کرنے سے ہم قاصر ہو گئے ہیں کاش کہ مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم سے کیا پوچھا جائے گا اور آپ اس کا کیا جواب دیں گے۔ اگر منظر ہولناک نہ ہوتا تو میں بھی تیرے ساتھ مل جانے کی آرزو کرتا۔ اے اللہ میرے ساتھ نیکی کرنے میں جو

(۱۰۱۷۷)...... (۱) في ن: (ابيه)

اس نے کوتاہی کی میں نے اس کو سے دیا ہے اور بخش دیا ہے اور آپ کی اطاعت میں اس نے جو کوتاہی کی ہے اللہ تو بھی اس کو معاف کر دے۔

۱۰۱۸۳:۔۔۔اور اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ محمد بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی نے دوسرے آدمی کی تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ میرے جیسا آدمی تیرے جیسے آدمی کی تعزیت نہیں کرتا لیکن آپ دیکھئے کہ جاہل و بے خبر آدمی جس طرح کسی چیز سے بے رغبت ہوتا ہے آپ اس میں رغبت کریں۔ (جو شخص ایک چیز کو سرے سے جانتا ہی نہیں وہ کس قدر بے رغبت ہوگا۔)

۱۰۱۸۴:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر بن عمر نے ان کو حمدون بن فضل نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے ان کو حامد بن یحییٰ بلخی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر کا انتقال ہو گیا تو عمر بن ذر اس کی قبر کے کنارے پر بیٹھ کر کہہ رہے تھے اے بیٹے تیرے غم نے تیرے اوپر غم کرنے سے مجھے مصروف کر رکھا ہے۔ اے کاش کہ میں جان لیتا کہ آپ سے کیا کہا گیا اور آپ نے کیا کہا۔ اے اللہ آپ نے اس کو میرے ساتھ نیکی کرنے کا اور آپ کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا تھا تو اسنے میرے حق میں جو کوتاہی کی تھی اس کو معاف کر دیا ہے۔ اور اس نے آپ کے حق میں جو کوتاہی کی ہے آپ بھی اس کو معاف کر دیجئے۔

۱۰۱۸۵:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی محمد بن حامد نے ان کو ابومحمد بن منصور نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خبر دی علی بن عثام نے ان کو اسماعیل بن سہیل نے وہ کہتے ہیں ذر بن عمر آئے حالانکہ انہوں نے اتنے خرید کئے یا یوں کہا کہ ان کے ساتھ اونٹ تھے چنانچہ وہ گر کر ہلاک ہو گئے لہٰذا ان کے والد عمر کو بتایا گیا۔ جب کہ والد کی کنیت بھی انہیں کے نام سے تھی (یعنی ابوذر) بتایا گیا کہ ذر کا انتقال ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ والد آئے اور آکر بیٹے کی میت پر اوندھے گر گئے۔ اس کے بعد کہنے لگے ہمارے اوپر ذر کی موت سے گلوگیری نہیں ہے۔ اور ہمیں اللہ کے سوا کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے بیٹے کی تیاری کرواؤ۔ جب قبر کے پاس آئے تو فرمایا تیرے لئے فکرمندی کرنے سے ہم تیرے اوپر رونے سے مصروف اور قاصر ہو گئے ہیں۔ کاش کہ مجھے پتہ چل جاتا کہ آپ سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا کہا۔ پھر فرمایا اے اللہ میں نے اپنی اس مصیبت پر ملنے والا اجر اپنے بیٹے کے لئے ہبہ اور ہدیہ کر دیا ہے لہٰذا اس کو آپ عذاب نہ دینا۔

۱۰۱۸۶:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے اس میں جو اس کو اجازت دی تھی محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں علی بن عثام نے کہا اور کہا عمر بن ذر نے بے شک تمام فکرات کے لئے موت ہوتی ہے جو برداشت ہو سکتی ہے مگر جو آخرت کی فکر ہوتی ہے (اس کو موت نہیں ہوتی۔)

۱۰۱۸۶:۔۔۔(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے تھے نصر بن زیاد سے مجھے خبر پہنچی ہے ابن جریج سے کہ انہوں نے ایک آدمی کی (اس طرح) تعزیت کی میں تسلی دیتا ہوں صبر کرنے والے کو اس سے پہلے کہ تم تسلی دو بھولنے والے کو۔

وفات پانے والا آلودگی سے چھٹکارہ پا گیا

۱۰۱۸۷:۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن ہمدانی سے وہ کہتے ہیں ہارون رشید کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تھا۔ لہٰذا حضرت فضیل بن عیاض نے اس کی طرف لکھا امابعد اے امیر المؤمنین اگر آپ کو اس بات کی طاقت ہے کہ آپ کا شکر کرنا اس وقت جب اس کو اللہ نے لے لیا ہے آپ کے اس وقت کے شکر کرنے سے افضل ہو جب اس نے یہ آپ کو عطا کیا تھا تو آپ ضرور ایسا کریں۔

امیر المؤمنین اسی نے آپ کو عطا کیا تھا اب اس نے اپنی عطا اور ہبہ واپس لے لیا ہے اگر وہ باقی رہتا تو آپ فتنہ اور آزمائش سے نہیں بچ سکتے تھے۔ آپ نے اس پر اپنی بے صبری دیکھی ہے اور اس کی جدائی پر اپنا افسوس کرنا دیکھا ہے۔ کیا آپ نے دنیا کو اپنے لئے پسند کیا ہے کہ

آپ اس کو اپنے بیٹے کے لئے پسند کریں گے آگاہ ہوجائیے کہ وہ کیچڑ وآلودگی سے چھٹکارا پا گیا ہے جب کہ آپ ابھی تک خطرے میں گھرے ہوئے ہیں۔

۱۰۱۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ناسری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ایک آدمی سے جس نے فضیل بن عیاض سے پوچھا تھا۔اس نے کہا اے ابوعلی آپ مجھے رضا سکھلائیے۔حضرت فضیل نے اس کو جواب دیا اے بھتیجے آپ اللہ سے راضی ہوجائیے بس اللہ تعالیٰ سے تیرا راضی ہوجانا جو ہے وہ تجھے اس کی رضا ہبہ کردے گا اور عطا کردے گا۔

صبر کی توفیق

۱۰۱۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابوبکر تمیمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو حمید طویل نے مطرف بن عبداللہ جرشی سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک جنازے کے ساتھ قبرستان گیا ہوا تھا پھر میں وہاں پر ایک کونے میں علیحدہ ہو گیا ایک قبر کے قریب میں نے دو رکعت نماز پڑھی میں نے مختصر کیا نماز کو مگر میں نماز ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے وہاں پر اونگھ آ گئی۔ میں کیا دیکھتا ہوں یہ قبر والا انسان مجھ سے بات کر رہا ہے، اس نے کہا کہ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہے جب کہ آپ اس کو ختم کرنے پر خوش نہیں تھے۔ میں نے بتایا کہ جی ہاں بات تو اسی طرح ہی ہے۔ اس نے کہا کہ تم لوگ جانتے تو ہو مگر عمل نہیں کرتے ہو مگر ہم لوگ عمل نہیں کر سکتے اگر میں تیری ان دو رکعت کی مثل دو رکعت پڑھ سکتا تو مجھے وہ ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہاں پر کون لوگ ہیں اس نے جواب دیا کہ سارے ہی مسلمان ہیں۔ اور سب ہی نے خیر پائی ہے میں نے پوچھا کہ یہاں پر سب سے افضل کون ہے اس نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔

لہٰذا میرے دل میں خیال آیا کہ اے اللہ اس کو باہر نکال میرے پاس تا کہ میں اس سے بھی کلام کروں کہتے ہیں اتنے میں وہ بھی اپنی قبر سے نکل آیا جو جوان عمر آدمی تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ یہاں پر سب سے افضل ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ لوگ یہی بات کہتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے یہ مقام کیسے پالیا ہے اللہ کی قسم میں آپ کی اتنی عمر نہیں دیکھ رہا ہوں کہ میں یہ سوچوں کہ آپ نے یہ مقام لمبے لمبے حج اور عمرے اور جہاد فی سبیل اللہ سے پایا ہے اور لمبے عمل سے پایا ہے۔ اس نے بتایا کہ میں بڑے مصائب میں مبتلا کیا گیا تھا اور مجھے اس پر صبر کرنے کی توفیق ملی تھی بس اسی وجہ سے میں ان پر فضیلت دیا گیا ہوں۔

تعزیت کرنا اور تسلی دینا

۱۰۱۹۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عیسیٰ زاہد سے وہ کہتے تھے ہمیں جو خبر پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیٹا فوت ہو گیا تھا لہٰذا اس نے اس پر بہت شدید بے تابی اور بے صبری کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ اس نے اس کے غم میں کھانا پینا چھوڑ دیا چنانچہ یہ خبر امام محمد بن ادریس شافعی تک پہنچی انہوں نے اس کی طرف لکھا امام بعد! آپ اپنے نفس کو اس چیز کے ساتھ صبر دلائیے جس کے ساتھ آپ کو صبر دلاتے ہیں۔ اور آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے اس فعل کو بھی قبیح اور برا سمجھئے جس کو آپ نے دوسروں کے فعل میں قبیح اور برا سمجھتے ہیں۔ اور یقین کیجئے کہ اگر مصائب ختم ہو جائیں تو سرور مفقود ہو جائے اور اجر سے محرومی بھی (مصائب ہیں تو اجر بھی ملے گا) اور کیا حال ہوگا اس وقت جب سرور ہی مفقود ہو جائے اجر سے بھی محرومی ہو جائے اور اوپر سے گناہ کا بوجھ بھی ہو جائے۔ اور میں اسی پر شعر کہتا ہوں۔ (خلاصہ مفہوم یہ ہے)

بے شک میں آپ کو تعزیت کرتا ہوں ۔۔۔ اس امید کے ساتھ نہیں کہ آپ ہمیشہ رہیں گے بلکہ اس لئے کہ یہ دین میں سنت ہے اور نہ ہی وہ شخص باقی رہے گا جس کو تعزیت کی جاتی ہے اس کے بعد اس کی میت تعزیت کی جاتی ہے۔ اور نہ ہی خود تعزیت کرنے والا باقی رہتا ہے اگرچہ دونوں طویل زمانے تک زندہ رہ جائیں۔ فرماتے ہیں اپنے شعر لوگوں کو اتنے پسند آئے کہ لوگ بصرے میں ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر پیش کرتے تھے۔

۱۰۱۹۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن حسین کاتب نے بغداد میں ان کو ابن الانباری نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن سماک ایک جنازے میں پہنچے اور وہاں جنازہ کی تعزیت کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اللہ سے ڈرنے کو لازم کرلو اور صبر کرنے کو بے شک مصیبت ایک ہے اگر اہل مصیبت اس کے لئے صبر کریں۔ اور اگر بے صبری کریں تو وہ دو ہیں میری زندگی اور جان کی قسم مصیبت اجر کے اندر بہت بڑی ہے میت والی مصیبت سے اس کے بعد فرمایا:

جو شخص اپنی میت پر بے صبری کرے اگر وہ میت اس کے پاس واپس بھی لوٹا دیا جائے تو پھر بھی صبر کرنے والے کا اجر اس کے مقابلے میں عظیم اور ثواب جزیل ہوتا۔

۱۰۱۹۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن حسین کاتب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن الانباری سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن یحییٰ نے بعض خلفاء کی تعزیت کی اور فرمایا۔ بے شک زیادہ حقدار ان لوگوں میں سے جو اللہ کے حق کو پہچانتا ہے ان چیزوں میں جو اس نے اس سے لے لیا ہے وہ شخص ہے جس کے نزدیک اللہ کا حق عظیم تر ہو۔ ان چیزوں میں جو وہ باقی رکھتے۔ یقین جانیئے کہ تم سے پہلے گذر جانے والا وقت باقی ہے تیرے لئے۔ اور جو کچھ تیرے بعد باقی ہوگا وہ تیرے بارے میں اجر دیا جائے گا بے شک صبر کرنے والوں کا اجر ان امور میں جن میں ان کو مصیبت پہنچی ہے اس نعمت سے بہت بڑا ہے جو ان کے اوپر ہوئی ہوتی ہے ان امور میں جن کے اندر ان کی معاونت کی گئی ہوتی ہے۔

باطن کی ریاکاری

۱۰۱۹۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ جب ابوعثمان کی طبیعت بگڑ گئی تھی ان کی وفات کے وقت تو ان کے بیٹے ابوبکر نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی تھی چنانچہ ابوعثمان نے آنکھ کھولی۔ اور فرمایا اے بیٹے ظاہر امور میں سنت کے خلاف کرنا باطن کی ریاکاری ہے دل میں۔

۱۰۱۹۴:۔۔۔ ہمیں شعر بیان کئے ابوالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے عبداللہ بن حسین کاتب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابن الانباری نے عبداللہ بن معتز کے کلام سے۔ (خلاصہ مطلب)

زمانہ وہی ہے جس کا آپ تجربہ کر چکے ہیں اور اسے پہچان چکے ہیں لہٰذا اس کے ناگوار حالات پر آپ صبر کیجئے اور اپنے آپ کو سخت اور مضبوط کیجئے۔ لوگ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کچھ پیش رو ہیں اور کچھ پیچھے پہنچنے والے ہیں۔ اور موت سے مرنے والے کو عنقریب کل دوسرا بھی لاحق ہو جائے گا۔

۱۰۱۹۵:۔۔۔ ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے ابوالعباس احمد بن محمد بن عیسیٰ حافظ مصری نے منصور کے کلام سے۔ (مفہوم)

(۱۰۱۹۵) (۱) فی ن: (المنتصر)

فلاں شخص تھا اور اب اس کا بیٹا ہے اس بات کے درمیان بس صرف ایک عقد ہے جس کے ساتھ صرف دو سانس ہی گذرتے ہیں۔

وہ مصیبت جو اجر و ثواب کو زیادہ کرے بہتر ہے

۱۰۱۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن علی دقیقی نے ان کو سراج نے ان کو محمد بن حسین بن حذاء نے وہ کہتے ہیں کہا سہل بن ہارون نے کہ آخرت کے ثواب پر مبارک بادی زیادہ بہتر ہے دنیا کی مصیبت پر تعزیت کرنے سے۔

۱۰۱۹۷:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بعض بھائیوں کو لکھا تھا جب کہ وہ اسے تعزیت کر رہا تھا۔ جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے وہ مصیبت کو بھی نعمت تصور کرتا ہے۔ اور وہ مصیبت جو اجر و ثواب کو لازم کرے وہ اس نعمت سے بہتر ہے جس نعمت کا شکر ادا نہ کیا جائے۔

۱۰۱۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید مؤذن سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو العباس سعید سرنج سے وہ کہتے تھے کہ ابو الحسن بن عبدالعزیز جردی فوت ہو گئے تھے۔ چنانچہ میں ان کی والدہ کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ آپ صبر کیجئے۔ وہ کہنے لگی کہ میری مصیبت بہت بڑی ہے اس سے کہ میں اس کو بے صبری کے ساتھ بگاڑ سکوں۔

۱۰۱۹۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو منصور محمد بن ابراہیم فقیہ نے ان کو حسن بن احمد نے ان کو خبر دی صوفی نے ان کو علاء بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ عتبی سے کہا گیا تھا کہ محمد بن عباد مر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سے محروم ہو کر ہم مر گئے ہیں وہ تو اپنی بزرگی اور عظمت کی وجہ سے زندہ جاوید ہے۔

موت اور قبر سے متعلق چند اشعار

۱۰۲۰۰:..... ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے یوسف بن صالح یشکری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بعض احباب نے شعر کہے تھے۔ (مفہوم)

میں نے کہا ہے کہ وہ میرا بھائی ہے ان لوگوں نے کہا کہ بھائی قرابت اور رشتہ داری سے ہوتا ہے میں نے جواب دیا کہ جی ہاں بے شک اہل سلوک و محبت اقارب اور رشتہ دار ہوتے ہیں۔ میری قسم میں اور میری رائے میں میرے قرض میں اور میرے منصب میں اگرچہ اب ہمیں ایک دوسرے سے مختلف دیار میں دور کر دیں مجھے میرے صبر کرنے پر تعجب ہے حیرانی ہے اس کے بعد حالانکہ وہ مر چکا ہے۔ حالانکہ میں اس کے پیچھے خون کے آنسو روتا تھا وہ غائب ہوتا تھا حقیقت یہ ہے کہ تمام ایام مجھ پر عجائب بن چکے ہیں یہاں تک کہ اب ان میں کوئی عجائبات نہیں رہے۔

۱۰۲۰۱:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن عبداللہ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ میں طواف کر رہا تھا یکایک میں نے دو لڑکیوں کو دیکھا جو سامنے آئیں اور ان میں سے ایک غلاف کعبہ سے لپٹ گئی اور اس نے یہ شعر پڑھنے شروع کئے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) کیا قصور ہے اس جوان عورت کا جو اکیلی رہ گئی ہے اور اس کے درمیان اور جس سے وہ عشق کرتی ہے دائمی جدائی واقع ہو گئی ہے اے میرے رب کون ملاپ کرائے گا۔ میں حج کر رہی ہوں مگر اس لئے نہیں کر رہی ہوں کہ میں نے کوئی برا کام کیا ہے۔

بلکہ اس عذاب اور سزا کی وجہ جو مجھ پر آئی ہے جس نے زندگی کو کاٹ کر ختم کر دیا ہے اس کے عشق میں میری عقل چلی گئی ہے اس وقت سے جب میں صغیر سن تھی اب تو میری عمر بڑی ہو چکی ہے۔ اب تو میری عقل و ہوش واپس لوٹا دے۔ ورنہ میرے اور اس کے درمیان محبت بری

(۱۰۱۹۹)......(۱) فی ن : (الصولی)
(۱۰۲۰۰)......(۱) غیر واضح فی الاصل

ہو جائے گی اے میرے مولا تو تو انصاف کی صفت سے موصوف ہے۔

ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو نصیحت کی اور میں نے کہا کہ اللہ کی بندی کیا ایسے شعر بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں کہے جاتے ہیں؟ اس عورت نے کہا۔ اپنی نصیحت اپنے پاس رکھو اے ذوالنون اگر تمام حالات سے باخبر ذات تمہیں دلوں کے احوال پر مطلع کر دے تو تم بھی اس بندی پر رحم کرو گے جو اکیلی رہ گئی ہے راستے میں۔ اور گھر میں۔ کہنے لگی اے ذوالنون میں اس سے بھی زیادہ تعجب اور حیران کن قول کروں گی۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر کہنا شروع کئے۔ (مفہوم)

میں صبر کر بیٹھی ہوں حالانکہ صبر غائب ہو چکا تھا۔ کیا ہے کوئی بے صبری جو مجھ پر جاری ہو اور میں بے صبری کروں۔ میں نے تو ان مصائب پر صبر کیا ہے کہ ان میں سے تھوڑی سی بھی اگر پہاڑ برداشت کر لیں تو ان کے بھی جگر پاش پاش ہو جائیں۔ میں نے آنکھوں کے آنسو پر کنٹرول کر لیا ہے پھر میں نے ان کو واپس کر دیا ہے ناظرین کی طرف لہٰذا آنکھ دل میں جھانکنے لگی ہے۔

اس کی بعد میں نے اس عورت سے پوچھا کہ پریشانی کیا ہے۔ اے لڑکی۔ کیوں یہ رونا رو رہی ہو، وہ کہنے لگی کہ اس مصیبت کی وجہ سے ہے جو مجھ پر واقع ہو گی ہے، جو مجھ سے پہلے کبھی کسی پر نہیں پڑی۔

اس عورت سے پوچھا کہ وہ کون سی مصیبت ہے؟ وہ کہنے لگی اے ذوالنون میرے دو شیر کے بچوں جیسے دو بیٹے تھے جو میرے سامنے کھیلتے رہتے تھے۔ ایک دن ان کے والد نے ان کے سامنے دو مینڈھے ذبح کئے تھے لہٰذا ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا بھائی میں آپ کو دکھلاؤں گا کہ ابا نے اپنا مینڈھا کیسے ذبح کیا تھا لہٰذا ایک بھائی سو گیا تو دوسرا کہیں سے چھری اٹھا کر لے آیا اور اپنے سوتے ہوئے بھائی کو ذبح کر ڈالا اور جب اس قتل کو دیکھا تو ڈر کر بھاگ گیا۔ اب جوان کا والد گھر میں داخل ہوا اس نے یہ منظر دیکھا اور پوچھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے میں نے بتایا کہ تیرے بیٹے نے یہ کچھ کیا ہے۔ چنانچہ باپ بیٹے کی تلاش میں نکل گیا۔ وہ جا کر کیا دیکھتا ہے کہ جنگل کے درندوں نے اس کو پھاڑ دیا ہے اب باپ جب واپس لوٹا تو بھوکا پیاسا تھا۔ وہ راستے میں مر گیا بھوک پیاس کی وجہ سے۔

اور باقی میرا ایک چھوٹا سا بیٹا رہ گیا تھا میں ہنڈیا چڑھا رہی تھی میں ذرا سی اس سے غافل ہوئی تھی کہ وہ ہنڈیا کے پاس پہنچ گیا لہٰذا وہ ہنڈیا اس کے اوپر گر گئی سو وہ بھی جل کر مر گیا۔ ذوالنون مصری نے کہا میں نے اس سے زیادہ حیرانی اور پریشانی کی خبر کبھی نہیں سنی۔

۱۰۲۰۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید بن رمیح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن محمد بن بجیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن صالح کے جنازے میں گیا تھا مصر میں۔ میں نے ایک قبر پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ اشعار (جن کا مفہوم یہ ہے)

یہ قبر ہمیں عزیز ہے کیونکہ اس کے اندر جو موجود ہے طاعون کی وبا سے ہلاک ہوا ہے میں نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو اور اپنی امیدوں کے مرکز کو (یعنی دل کی آرزو کو اس لحد سے میں سکونت دی ہے۔ نہ ہی مخلوق نے ہم سے اس کو جدا کیا ہے اور نہ ہی قضا اور تقدیر نے ہمارے اوپر ظلم زیادتی کی ہے اور صبر کرنے کا سب سے زیادہ خوبصورت لباس ہے اسی کے ساتھ خوبصورت جوان چادر اوڑھتا ہے۔

۱۰۲۰۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن قاسم بُرذعی سے کہتے ہیں عمر بن محمد بن بجیر نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے سنا جو قبر کے دہانے بیٹھ کر بین کر رہی تھی اور مذکورہ شعر پڑھ رہی تھی صرف فرق اس قدر تھا وہ بتاتے ہیں کہ (میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کا نور لحد میں سو رہا ہے۔)

۱۰۲۰۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے کہتے تھے میں نے سنا عبیداللہ بن محمد عائشہ سے وہ کہتے ہیں ایک عورت بصرے میں آئی قحط سالی والے سال اس کے ساتھ اس کے دو

(۱۰۲۰۱) (۱) فی ن: (سمودا)

بیٹے بھی تھے اس بچاری پر پورا ایک سال بھی نہیں گذرا تھا کہ اس نے ان دونوں کو دفن بھی کر لیا پھر وہ ان دونوں کی قبروں کے درمیان میں بیٹھ کر کہہ رہی تھی۔ (شعر جن کا مفہوم یہ ہے)

قسم ہے اللہ کی میری دونوں آنکھیں جنہیں میں دیکھ رہی ہوں وہ دونوں میرے قریب ہیں اور مزار (قبر میں) دور ہیں، ان دونوں نے میری آنکھوں کو ایسا کر چھوڑا ہے کہ ان میں آنسو کا پانی بھی خشک ہو گیا ہے اور دل مریض ہو چکا ہے حالانکہ وہ تو (جسم کے اندر) سردار ہے (رئیس و شریف عضو ہے۔) یہ دونوں بیابان میں مقیم ہیں۔ اس بیابانی کے ویرانے سے ڈرتے بھی نہیں ہیں، اور قریب گذرنے والے قافلے سے بھی نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

چنانچہ اس عورت سے کہا گیا کہ آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اپنی کسم پرسی کی داستان ان کو سنایئے وہ ان کی شاید کوئی مدد کریں۔ چنانچہ وہ عورت ان کے پاس گئی اور جا کر ان کو اپنا قصہ بیان کیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے میں اس حال میں گھر گئی ہوں کہ نہ کوئی میرا قریبی رشتہ دار ہے جو میری حفاظت کرے اور نہ ہی کوئی میرا کنبہ قبیلہ ہے جو مجھے پناہ دے۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کسی ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا ہے جو میری امید پر پورا اترے اور میرا سوال پورا کر دے۔ چنانچہ مجھے آپ کی طرف راہنمائی کی گئی ہے۔ آپ میرے ساتھ تین باتوں میں سے ایک کام کریں۔ یا تو میری کجی کو سیدھا کر دیجئے۔ یا میری تلوار کی تیزی کو اچھا کر دیجئے۔ یا مجھے میرے خاندان اور اہل خانہ تک واپس پہنچا دیجئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ آپ کے یہ سارے سوال پورے کئے جائیں گے۔

۱۰۲۰۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عباس بن موسیٰ نے ان کو عبیدہ بن حمید نے قاسم بن معن سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ میرے بھائی زید بن خطاب رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اس نے مجھ سے پہلے ہجرت کی تھی اور مجھ سے پہلے شہید بھی ہو گئے (جنگ یمامہ میں) یمامہ کی طرف جب بھی ہوا چلتی ہے تو میرے پاس (میرے بھائی) زید کی خوشبو لے آتی ہے۔ اور مجھے جب بھی متمم بن نویرہ کا قول یاد آتا ہے تو مجھے میرے بھائی زید بن خطاب کی یاد آجاتی ہے۔

محمد بن عباس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے۔ جب مجھے یمامہ کی طرف کی ہوا لگتی ہے تو وہ مجھے اس کی یاد پر ابھارتی غمگین کرتے ہوئے۔ (یعنی زید کا غم تازہ کر دیتی ہے۔)

(متمم بن نویرہ کے اشعار جو حضرت عمر بن خطاب کو ان کے بھائی زید بن خطاب کا غم یاد دلا دیتے تھے۔) کا خلاصہ ہم دونوں بھائی مختصر وقت زمانے سے جذیمہ کے ساتھیوں کی مانند ساتھ ساتھ رہے جیسے وہ بہت ہی کم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے میں اور میرا بھائی مالک بن نویرہ نے باوجود طویل صحبت کے ایک رات بھی ساتھ نہیں گذاری۔

خوبصورت تعزیت

۱۰۲۰۶:۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن ابوعمر نے سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو جب کوئی مصیبت پہنچتی تھی تو فرماتے تھے۔ کہ تحقیق میں زید بن خطاب کی وجہ سے مصیبت دیا گیا ہوں اور میں نے صبر کیا ہے۔

۱۰۲۰۷:۔۔۔۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے محمد بن ہانی طائی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن شبویہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی سلیمان بن صالح نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو خالد بن سعید بن عمرو بن سعد نے یہ کہ حضرت عمر

(۱۰۲۰۴)۔۔۔ (۱) غیر واضح فی الأصل (۱۰۲۰۵)۔۔۔۔ (۱) فی ن: (شجنا)

رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرہ سے کہا تھا۔

کہ اگر میں شاعر ہوتا تو میں بھی اپنے بھائی (زید بن خطاب) کے لئے ایسے تعریف کرتا جیسے آپ نے اپنے بھائی مالک کی تعریف کی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اگر میرا اس طرح ہلاک ہوتا جیسے آپ کا بھائی ہلاک ہوا (یعنی جہاد میں) تو میں اس کی طرف سے تعزیت کرتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت تعزیت نہیں سنی۔

مؤمن کا تحفہ موت ہے

۱۰۲۰۸:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم بن محمد بن حلیم نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تحفۃ المؤمن الموت: مؤمن کا تحفہ ہے موت۔

نیک لوگوں پر سختی اور آزمائش آتی ہے

۱۰۲۰۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ حضرمی نے ان کو یحییٰ بن بشر نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو خبر دی ابوقلابہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن شیبہ نے ان کو خبر دی ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

ان الصالحین یشدد علیهم

بے شک نیک صالح لوگوں پر سختی کی جاتی ہے۔

۱۰۲۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے اور علی بن حمشاذ عدل نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام بن علی سیرافی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ ابوقلابہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن شیبہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو شدید درد شروع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے آپ بستر پر الٹ پلٹ ہو رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ تکلیف ہم میں سے کسی کو ہوتی تو وہ ڈرتا کہ آپ اس پر ناراض ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مؤمن پر شدت اور سختی کی جاتی ہے جس مؤمن کو بھی تکلیف پہنچتی ہے یا درد پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے گناہ مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

۱۰۲۱۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابوسلمہ خزاعی نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن حماد نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کی وفات ہوئی تو وہ۔ یا یوں کہا کہ آپ کی روح قبض کی گئی تھی اس حالت میں کہ آپ میری ٹھوڑی کے نیچے میری چھاتی کے ساتھ سہارا لئے ہوئے تھے۔ پس میں موت کی شدت اور سختی کو کسی کے لئے برا نہیں جانتی ہوں کبھی بھی اس کے بعد جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف دیکھی تھی۔

اس کو بخاری نے نقل کیا صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

(۱۰۲۰۸)..... (۱) فی ن: (الحبلی) وهو خطأ (۱۰۲۱۰)..... (۱) فی ن: (الشرابی)

(۱۰۲۱۱)..... اخرجه البخاری فی المغازی (۸۳) والنسائی فی کتاب الوفاۃ (۳۰) بتحقیقی.

۱۰۲۱۲:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو سفیان نے اعمش سے اس نے ابووائل سے اس نے مسروق سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ کسی ایک کو بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شدید تکلیف میں اور درد میں مبتلا ہوتا ہو۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قبیصہ سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے۔

مؤمن ماتھے کے پسینہ کے ساتھ مرتا ہے

۱۰۲۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن عباس مزکی طابرانی نے طابران میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو مثنیٰ بن سعید ازدی نے ان کو قتادہ نے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے اپنے والد سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ:

ان المؤمن یموت بعرق الجبین

بے شک مؤمن۔

پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے۔ (یعنی تکالیف اور مشقت کے ساتھ) جس سے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۱۰۲۱۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مثنیٰ بن سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ بریدہ اسلمی خراسان میں ایک آدمی کے پاس پہنچے وہ موت کی کیفیت میں تھا کہ یک اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا۔ بریدہ نے کہا اللہ اکبر۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے بے شک مؤمن ماتھے کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے۔

۱۰۲۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوالنضر نے ان کو حسام بن مصک نے ان کو ابومعشر نے ابراہیم سے اس نے علقمہ بن قیس سے کہ انہوں نے خراسان میں جہاد کیا چنانچہ ان کے چچازاد کو موت آ پہنچی وہ ان کی طبع پرسی کرنے پہنچے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اس سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر مجھے حدیث بیان کی ہے ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ مؤمن کی موت پیشانی ٹپکنے کے ساتھ ہوتی ہے ہر ایک مؤمن کے کچھ نہ کچھ گناہ ہوتے ہیں دنیا میں جن کا بدلہ اس سے لے لیا جاتا ہے۔ اور کچھ باقی رہ جاتے ہیں ان کی وجہ سے اس پر موت کے وقت سختی کی جاتی ہے۔ عبداللہ نے فرمایا موت کو گدھے کی موت کی طرح پسند نہیں کرتا شیخ نے فرمایا۔ کہ یونس بن عبید نے اس کی مخالفت کی ہے ابومعشر سے اس نے ان کو عبداللہ پر موقوف مانا ہے۔

۱۰۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابراہیم بن یزید بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ علقمہ اپنے بھائی کے پاس گئے جب اس کو موت آئی دیکھا تو اس کی پیشانی پسینہ پسینہ تھی چنانچہ یہ دیکھ کر وہ ہنس پڑے ان سے پوچھا گیا اے ابوشبل آپ کیوں ہنس رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا تھا وہ فرماتے تھے بے شک مؤمن کی روح نکلتی ہے پسینہ ٹپکنے کے ساتھ اور بے شک کافر کی روح یا کہا تھا کہ فاجر کی روح نکلتی ہے اس کی باچھوں سے

(۱۰۲۱۲)......اخرجه البخاری فی المرضی (۲) و مسلم فی الأدب (۱۴)

و انظر کتاب الوفاة للنسائی (۱۱)

(۱۰۲۱۴) اخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۸۰۸)

جیسے گدھے کی روح نکلتی ہے اور بے شک مومن بھی عمل کرتا ہے گناہ کا پھر اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ اس کا کفارہ بنایا جائے لہٰذا اس پر موت کے وقت سختی کی جاتی ہے تاکہ اس کے ذریعے کفارہ بنایا جائے بے شک کافر یا فاجر بھی نیکی کا عمل کرتا ہے لہٰذا اس پر موت کے وقت آسانی کی جاتی ہے تاکہ اس کے لئے کفارہ بن جائے یہ روایت بھی موقوف ہے۔

سکرات الموت پر اجر

۱۰۲۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر موت کی سکرات آسان ہوں اس لئے کہ وہ آخری چیز ہوتی ہے جس پر مومن اجر دیا جاتا اور اس کے ساتھ اس کے گناہوں کا کفارہ بنایا جاتا ہے۔

اچانک موت

۱۰۲۱۸:...... بہر حال رہی اچانک کی موت۔ اس کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبیداللہ بن ولید نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ سے سنا اچانک ان کی موت کے بارے میں پوچھا تھا کہ کیا وہ ناپسندیدہ ہوتی ہے؟ تو سیدہ نے فرمایا کس وجہ سے ناپسند کی جاتی ہے؟ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا:

راحة للمؤمن واخذا سف للفاجر

مومن کے لئے راحت سکون ہوتی ہے اور فاجر کے لئے افسوس کا حصول ہوتی ہے۔

۱۰۲۱۹:...... اور اس کو ثوری نے روایت کیا ہے عبیداللہ سے بطور موقوف کے روایت عبداللہ بن مسعود پر اور عائشہ پر۔

۱۰۲۲۰:...... اور روایت کی گئی ہے عبید بن خالد سلمی سے بطور مرفوع روایت بھی اور بطور موقوف روایت بھی۔

۱۰۲۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل ہاشمی نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابورجاء بغدادی نے نیشاپور میں ان کو احمد بن بشیر نے ان کو ابوطاہر نصری نے ان کو ابوالسکن ہجری نے وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اچانک مرے تھے حضرت داؤد اچانک مرے تھے حضرت سلیمان بن داؤد اچانک مرے تھے اور نیک لوگ اچانک مرے تھے۔ وہ مومن پر تخفیف اور آسانی ہے اور کافر پر تشدید ہے۔

۱۰۲۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی سلیمان بن بلال نے علقمہ بن ابوعلقمہ سے اس نے اپنی ماں سے کہ ایک عورت سیدہ عائشہ کے گھر میں داخل ہوئی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نماز پڑھی حالانکہ وہ تندرست تھی مگر اس نے سجدے سے سر ہی نہ اٹھایا حتی کہ مر گئی۔

سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ سب تعریف اسی ذات کی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے یہ بات میرے لئے عبرت ہے میرے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر کے معاملے میں۔ عبدالرحمن اچھے بھلے دوپہر کی نیند سوئے تھے۔ کہتے ہیں ان کو اٹھانے کے لئے گئے تو دیکھا تو وہ مر چکے تھے لہٰذا سیدہ عائشہ کے دل میں یہ تہمت آئی تھی کہ شاید اس کے ساتھ کچھ کیا گیا تھا یا اس پر کوئی جلدی کی گئی تھی اور انہیں جلدی جلدی دفن کر دیا گیا تھا اور وہ زندہ تھے۔ لہٰذا سیدہ نے مذکورہ واقعے کے بعد یقین کر لیا کہ ان کے لئے اس میں عبرت ہے لہٰذا ان کے دل میں جو

(۱۰۲۲۱)...(۱) فی ن: (ھیثم) وھو خطأ

بات آئی تھی وہ دور ہوگئی۔

۱۰۲۲۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو ابن عجلان نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے ان کو عبداللہ بن شداد نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے علی المرتضیٰ نے چند کلمات سکھائے تھے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سکھائے تھے جنہیں وہ کرب اور تکلیف کے وقت پڑھتے تھے یا کسی بھی شئی کے پہنچنے کے وقت۔

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ تبارک اللّٰہ رب العرش العظیم و الحمدللّٰہ رب العالمین۔

آیت کریمہ کے ساتھ جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے

۱۰۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو یونس بن ابواسحاق نے ان کو ابراہیم بن محمد بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دعا ذکر فرمائی چنانچہ ایک اعرابی آیا اس نے آپ کو مصروف کر دیا۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آپ میری طرف متوجہ ہوئے۔ پس کہا ابواسحاق ہے؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا کہ رک جا میں نے کہا کہ آپ نے پہلی دعا کا ذکر کیا پھر اعرابی آ گیا اس نے آپ کو مشغول کر دیا۔ فرمایا کہ جی ہاں وہ مچھلی والے پیغمبر کی دعا ہے جب اس نے اندھیروں میں دعا مانگی تھی:

لاالٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظلمین

بے شک حال یہ ہے کہ جو بھی شخص اس کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں دعا مانگتا ہے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

تکلیف و مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھے جائیں

۱۰۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن اسماعیل سراج نے ان کو ابوایوب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو محمد بن بشر نے اور وکیع بن جراح نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبدالعزیز نے عبداللہ بن جعفر سے اس نے اس کی والدہ اسماء بنت عمیس سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات سکھائے تھے جن کو میں تکلیف اور مصیبت کے وقت پڑھوں۔ اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئاً. محمد بن بشر کہتے ہیں اپنی روایت میں عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے ان کو حدیث بیان کی ہلال مولیٰ عمر نے اور انہوں نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

اللّٰہ اللّٰہ اکبر ربی لااشرک بہ شیئاً اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئاً.

تین بار یہ الفاظ فرمائے تھے۔ اور وکیع نے ایک بار کہے تھے۔

۱۰۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ نے ھمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ان کو اسماعیل بن محمد مزنی نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو عبدالعزیز سے اس نے ہلال مولیٰ عمر بن عبدالعزیز سے اس نے عمر بن عبدالعزیز سے۔ اس نے عبداللہ بن جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بی بی اسماء بنت عمیس نے ایک چیز سکھائی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مصیبت کے وقت کہنے کے لئے سکھائی تھی وہ یہ ہے اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئاً.

(۱۰۲۲۳)......(۱) فی ن : (الحکیم) (۱۰۲۲۴)......أخرجه أحمد (۱/ ۱۷۰) عن یونس بن أبی إسحاق. به

(۱۰۲۲۶)......أخرجه أبوداود (۱۵۲۵) وابن ماجه (۳۸۸۲) من طریق عبدالعزیز بن عمر. به

۱۰۲۲۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں مجھ سے کہا محمد بن ابوبکر نے ان کو عمر بن علی بن عبدالعزیز نے ہلال مولیٰ عمر بن عبدالعزیز نے بعض اصحاب عبداللہ بن جعفر سے اس نے عبداللہ بن جعفر سے اس نے اپنی ماں اسماء سے مذکورہ حدیث کی مثل نقل کیا۔

۱۰۲۲۸:......بخاری نے کہا ہے اور کہا ہے قیس بن حفص نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے اس نے سنا مجمع بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالعریف صعب نے یا صعیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماء بنت ابوبکر سے وہ فرماتی تھیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ جس شخص کو کوئی فکر وغم پہنچے یا کوئی بیماری یا سختی یا کوئی مصیبت یا کوئی سختی وہ یوں پڑھے اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشریک لہ. تو اس کی وہ تحریف اس سے دور ہو جائے گی۔ بخاری نے کہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے ابوالعیوف۔

۱۰۲۲۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد بن محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو زہیر بن حرب نے عامری نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو مجمع بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالعیوف صعب یا صعیب غنوی نے ان کو اسماء بنت عمیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے جس شخص کو کوئی فکر وغم لاحق ہو یا بیماری یا مصیبت یا سختی۔ وہ یوں پڑھے اللّٰہ اللّٰہ ربی لا شریک لہ. تو اس کی وہ پریشانی دور ہو جائے گی۔

۱۰۲۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبیداللہ بن محمد عائشی نے ان کو صالح ابو یحییٰ نے عمرو بن مالک سے اس نے ابوالجوزاء سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دروازے کی دونوں چوکھٹوں سے پکڑ کر کھڑے ہو کر فرمایا تھا اے بنو عبدالمطلب جب تمہارے ساتھ کوئی کرب و تکالیف اتر پڑے یا کوئی مشقت یا مصیبت تو یوں پڑھا کرو:

اللّٰہ اللّٰہ ربنا لاشریک لہ.

۱۰۲۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے قاسم سے اس نے ابن مسعود سے یعنی اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس وقت ان کے ساتھ کوئی کرب و تکالیف نازل ہو جاتی تو یوں کہتے تھے:

یاحیی یا قیوم برحمتک استغیث.

۱۰۲۳۲:......اور اس کو اس کے ماسوا نے روایت کیا ہے عبدالرحمٰن سے اس نے قاسم سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے یہ روایت مرسل ہونے کے باوجود زیادہ صحیح ہے۔

گناہوں کے سبب رزق سے محرومی

۱۰۲۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو قاسم بن یزید نے ان کو سفیان نے عبداللہ بن عیسیٰ سے اس نے عبداللہ بن ابوالجعد سے اس نے ثوبان سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۱۰۲۲۸)...... تاریخ البخاری (۳۲۹/۴)

(۱۰۲۲۹)......في الكنى والأسماء للدولابي (۹۰/۲) أبو الغريف بن صعب أو صعب العنزي.

وفي الجرح والتعديل (۴۵۰/۴) صعر ابو العيوف روى عن أسماء بنت عميس روى عنه مجمع بن يحيى

نہیں اضافہ کرتی کوئی چیز عمر میں مگر نیکی اور نہیں رد کرتی تقدیر کو کوئی چیز مگر دعا اور بے شک انسان رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے گناہ کے سبب جو اس سے سرزد ہوتا ہے۔

بخار کے وقت یہ دعا پڑھی جائے

۱۰۲۳۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو روایت میں جو اس نے ان کے سامنے پڑھیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابوبکر صیرفی نے۔ کہتے ہیں عبایہ ابوغسان میں نیشاپور میں تھا کہ مجھے بخار ہو گیا میں نے بخار کو بند کر دیا۔ میں نے دعا کی اس دعا کے ساتھ۔

اللھم كلما انعمت على نعمة قل عند ها شكري و كلما ابتليتني ببلية قل عندها صبري فيامن قل شكري عندنعمة فلم يخذلني. و يامن قل عند بلائه صبري فلم يعاقبني ويامن راني على المعاصي فلم يفضحني اكشف ضري.

اے اللہ آپ نے مجھ پر انعام فرمایا جس کا شکر میں نے بہت کم کیا ہے اور آپ نے جب بھی مجھے کسی آزمائش کے ساتھ آزمایا ہے اس پر میں نے بہت کم صبر کیا ہے اے وہ ذات جس کی نعمت پر میرا شکر کم ہونے کے باوجود اس نے مجھے بے یار و مددگار نہیں چھوڑا اے وہ ذات جس کے آزمانے پر میرا صبر بہت ہی کم رہا پھر بھی اس نے مجھے نہیں پکڑا اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں پر دیکھا پھر بھی مجھے رسوا نہیں کیا میری تکلیف تو ہی دور فرما۔ کہتے ہیں میرا یہ دعا کرنا تھا کہ میرا بخار چلا گیا اور میں تندرست ہو گیا۔

ایمان کا اکہتر واں شعبہ

دنیا سے بے رغبتی کرنا ترک دنیا کرنا، اور لمبی لمبی آرزوئیں خواہشیں ترک کر کے (سلسلہ آرزو کو چھوٹا و مختصر کرنا) زہد، بے رغبتی، امل، امید کرنا، آرزو کرنا

زاہد۔ آخرت کی محبت میں تارک دنیا شخص۔ زہد فی الدنیا۔ یعنی اس نے دنیوی خواہشات کو ترک کر کے اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ کرلیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فھل ینظرو ن الا الساعۃ ان تاتیھم بغتۃ فقد جاء اشر اطھا.

نہیں انتظار کررہے مگر قیامت کا بایں طور کہ اچانک آجائے ان کے پاس تحقیق اس کی شرطیں تو آچکی ہیں۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بعثت انا و الساعۃ کھاتین. کہ میری بعثت اور قیامت اس طرح (قریب قریب اور ساتھ ساتھ) ہیں جیسے یہ دو (انگلیاں شہادت کی اور درمیان والی۔)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والی خبر اور اطلاع سے ہم نے اچھی طرح یہ بات سمجھ لی ہے کہ دنیا کا اجل اور اختتام قریب ہے (جو کہ قیامت کے وقوع کے ساتھ ہوتا ہے۔) جس وقت قیامت کا وقت قریب ہے تو پھر کسی ایک انسان کی طرف سے بھی یہ بات انتہائی قبیح ہے اور بری ہے کہ وہ اپنی امیدوں اور آرزوؤں کو طول دے۔ جب کہ اس کی اپنی خود کی بقا کم سے کم تر ہے اور غیر یقینی ہے اور فنا یقینی ہے۔

۱۰۲۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعید بن مسعود نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبیداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسرائیل نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بعثت انا و الساعۃ کھاتین

میں بھیجا گیا ہوں اور قیامت ایسے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابوحصین کی روایت سے۔ اور بخاری مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ اور ان کی بعض روایت میں ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ کر کے دکھایا تھا۔

۱۰۲۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو ابوالتیاح نے اور قتادہ نے کہ ان دونوں نے سنا تھا حضرت انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ بعثت انا و الساعۃ ھکذا کہ بھیجا گیا ہوں میں اور قیامت اس طرح سے۔ اور آپ نے یہ فرما کر اپنی دو انگلیوں شہادت والی اور بیچ والی کے ساتھ اشارہ فرمایا تھا۔ ابوالتیاح کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ فرماتے تھے۔ کفضل احدیھما علی الاخریٰ مثل فضیلت ایک کے دوسری پر۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی روایت سے۔

(۱۰۲۳۶)..... أخرجه البخاري في الرقاق (۳۹) ومسلم في الفتن (۲۶)

۱۰۲۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو انس بن عیاض لیثی نے ان کو ابو حازم نے میں نہیں جانتا اس کو مگر سہل بن سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھیجا گیا اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح (یہ بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور وہ جو انگوٹھے کے برابر میں ہے قریب کیا) پھر فرمایا کہ میری مثال اور قیامت کی مثال مقابلے میں دوڑنے والے دو گھوڑوں جیسی ہے۔ اس کے بعد پھر فرمایا کہ میری مثال اور قیامت اس آدمی جیسی ہے جس کو پتہ لوگ دشمن کا حال معلوم کرنے کے لئے قافلے کے آگے بھیجے۔ اس نے جب خوف کھایا کہ اس کا ساتھی اس سے سبقت کرے اس کے پکڑے لے جائے گا۔ تم لوگ آ گئے ہو تم لوگ آ گئے ہو۔ اس کے بعد نبی کریم فرمانے لگے۔ میں وہی ہوں میں وہی ہوں۔

۱۰۲۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابومحمد بن خراسانی نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ابوبکر حنبلی نے ان کو بشر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مطلب سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر عرفات میں وقوف کر رہے تھے (کھڑے تھے) جس وقت سورج ڈھل چکا تھا غروب کی طرف (مائل ہو چکا تھا) حضرت عبداللہ بن عمر رو پڑے۔ مطلب کہتے ہیں کہ ان کا رونا شدید ہو گیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد آ گئے تھے۔ (وہ وقت یاد آ گیا اور وہ منظر میری نظروں میں گھوم گیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے جس جگہ میں کھڑا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تھا، وہ اسی حالت میں تھا جیسے اس وقت ہے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چیخ کر فرمایا تھا۔

ایها الناس انه لم یبق من اجلکم هذا فیما مضیٰ الا کما بقی من یومکم هذا.

اے لوگو بے شک حال کچھ اس طرح ہے کہ تمہاری مدت دنیا کی گذشتہ مدت کے مقابلے میں ایسے رہ گئی ہے جیسے تمہارا آج کا دن کم رہ گیا ہے (صبح سے اب تک گذرنے والے وقت کے مقابلے میں۔)

۱۰۲۳۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے سے تھوڑا سا قبل تک اور فرمایا۔

الا ان مابقی من الدنیا فیما مضی منه کمثل مابقی من یومکم هذا فیما مضی منه.

خبردار ہوشیار رہو بے شک دنیا کا جو وقت باقی رہ گیا ہے وہ اس وقت کے مقابلے میں جو گذر چکا ہے اس طرح ہے جس طرح تمہارے آج والے دن کا بڑا حصہ اس وقت گذر چکا ہے اور باقی جو رہ گیا ہے وہ کم رہ گیا ہے۔

۱۰۲۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو فضل بن جعفر بن عبداللہ نے ان کو وہب بن بیان نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ابوسعید خلف بن حبیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دنیا کی مثال اس کپڑے جیسی ہے جس کو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ اس کا صرف آخر میں ایک دھاگہ باقی ہو وہ کپڑا جس کے ساتھ لٹکا رہ جائے۔ اور وہ دھاگہ بھی کٹ جانے کے قریب قریب ہو۔

۱۰۲۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے

(۱۰۲۳۷)...... اخرجه احمد (۳۳۱/۵) عن أنس بن عياض. به

وقال الهيثمي (۲۲۸/۱۰) رجاله رجال الصحيح

(۱۰۲۳۹)...... (۱) في ن: (مغربان)

اسی کی مثل۔

۱۰۲۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی عباس اصم نے ان کو یزید بن محمد بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ابواسماعیل شیخ نے السکلون سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن ادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے منبر پر وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حال یہ ہے کہ دنیا میں باقی نہیں رہ گیا مگر اتنا جتنی دیر مکھی فضا کے اندر ایک حرکت کرتی ہے (اڑان اڑتی اور بھنبھاتی ہے) اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اپنے اہل قبور کے بھائیوں میں سے بے شک تمہارے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں۔ (واللہ اعلم ماامرادہ بذالک الروایۃ صحیحہ ام لا۔)

انسانوں سے جنت وجہنم کا فاصلہ

۱۰۲۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابراہیم بن مسعود ہمدانی نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطور املاء کے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوحامد بن شرقی نے بطور املاء کے ہمارے لئے اپنے حافظے سے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو ابومحمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے منصور سے اور سلیمان اعمش سے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ہمارے ایک کے پاس اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور جہنم بھی اسی کی مثل ہے دونوں راویوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔

اور بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ابوحذیفہ سے اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا مروی ہے شقیق بن سلمہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے۔

۱۰۲۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو محمد بن عبدالرحمن صفادی نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر فرماتے تھے کہ آپ جب صبح کریں تو شام کا انتظار نہ کریں۔ اور آپ جب شام کریں تو صبح کا انتظار نہ کیا کریں۔ اور آپ اپنی صحت میں سے اپنی بیماری کے ایام کے لئے کچھ لے لیا کریں۔ اور اپنی زندگی کے ایام سے کچھ اپنی موت کے لئے لیا کریں۔

دنیا میں مسافروں کی طرح رہو

۱۰۲۴۵:..... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی الحسین بن علی بن یزید حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو محمد بن عبدالرحمن طفاوی ابوالمنذر نے جو کہ ثقہ راوی تھے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان اعمش سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے مجاہد نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا تھا۔ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔ دنیا میں ایسا ہو جاؤ جیسے کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کرنے والے ہو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت تم صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور جس وقت شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اپنی نیکیوں میں سے اپنی برائیوں کے لئے کچھ پکڑو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی بن مدینی

(۱۰۲۴۲) ...مالک من اداله ترجمة في الجرح (۸/ رقم ۹۹۹)

(۱۰۲۴۳) ... أخرجه البخاري في الرقاق (۲۹) عن أبي حذيفة موسى بن مسعود عن سفيان بن منصور. به.

(۱۰۲۴۵) ... أخرجه المصنف في الآداب (۱۱۴۴)

سے۔سوائے اس کے کہ اس نے حدیث کے آخر میں کہا ہے جو محمد بن ابوبکر کی حدیث میں ہے اور اس نے جملہ بھی ذکر نہیں کیا کہ اپنی نیکیوں میں سے اپنی بدیوں کے لئے یعنی ان کو مٹانے کے لئے لیجئے۔

۱۰۲۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ۲۶۴ھ میں ان کو ابومعاویہ نے ان کو لیث نے وہ ابن ابوسلیم ہیں۔(ح)

اور ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعض جسم سے پکڑ کر فرمایا تھا اے عبداللہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک مع الموتی۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کرنے والا اور اپنے نفس کو مردوں کے ساتھ شمار کرو اور ابومعاویہ کی حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور ان کے آخر میں کہا ہے من اھل القبور یعنی اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرنا۔

۱۰۲۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں مجھے حضرت ابن عمر نے فرمایا تھا اے مجاہد جس وقت تو صبح کرے تو تو اپنے نفس کے ساتھ شام کی بات نہ کرنا اور جب تم شام کرو تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کرنا۔ اور اپنی صحت سے کچھ لے لو اپنی بیماری سے پہلے اور اپنی زندگی سے کچھ لے لو۔ اپنی موت سے پہلے بے شک تو اے عبداللہ نہیں جانتا کہ کل صبح تیرا کیا نام ہوگا؟

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو

۱۰۲۴۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ابن ابوالدنیا کی کتاب ''قصر الامل'' میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن سعید بن ابوھند نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک آدمی سے اور آپ اس کو نصیحت فرما رہے تھے۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھ۔ اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے۔ اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔ اور اپنی دولت مندی کو اپنے فقر محتاجی سے پہلے۔ اور اپنی فرصت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

میں نے کہا کہ اس روایت کو میں نے کتاب قصر الامل میں اسی طرح پایا ہے۔ اور اس کے سوا دیگر نے اس کو روایت کیا ہے ابن ابوالدنیا سے حالانکہ وہ غلط ہے۔ یقینی بات یہ ہے کہ اس اسناد کے ساتھ معروف ہے اس طرح جو ذیل میں درج ہے۔

۱۰۲۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین دار بجردی نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابوہند نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن میں لوگوں میں سے بہت سے لوگ نقصان کرتے ہیں یا نقصان میں رہتے ہیں (گویا ان سے پورا پورا اور بامقصد فائدہ نہیں اٹھاتے) یا دھوکہ خوردہ ہیں۔ ایک صحت وتندرستی اور دوسری وقت کی فرصت۔

(۱۰۲۴۶)..... (۱) فی ن: (الحسین) وھو خطأ

أخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۴۵) بنفس الإسناد

(۱۰۲۴۷)..... علقه المصنف فی الآداب (۱۰۲۴۶)

(۱۰۲۴۹)..... أخرجه البخاری فی الرقاق

(۱)..... وأخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۴۸) بنفس الإسناد.

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں علی بن ابراہیم سے اس نے عبداللہ بن سعید سے۔

۱۰۲۵۰:...... بہر حال پہلا متن پس عبداللہ بن مبارک نے اس کو روایت کیا کتاب الرقاق میں جعفر بن برقان سے زیاد بن جراح سے اس نے عمرو بن میمون اودی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک آدمی سے حالانکہ آپ اس کو نصیحت کر رہے تھے۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اپنی صحت کو بیماری سے پہلے اپنے غنا کو فقر سے پہلے اپنی فراغت کو مشغولیت سے پہلے اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

ہمیں اسی کی خبر دی امام ابوعثمان نے ان کو خبر دی شیخ ابوعلی زاہر بن احمد نے ان کو محمد بن معاذ مالینی نے ان کو حسین بن حسن مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابوجعفر بن برقان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس حدیث کے بعد جس کو روایت کیا ہے اس نے عبداللہ بن سعید سے مشہور لفظ کے ساتھ کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان میں دھوکہ خوردہ ہیں اور نقصان اٹھانے والے ہیں۔

۱۰۲۵۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن محمد فقیہ نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم ابراہیم بن اسحٰق دیباجی نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوعصمہ محمد بن احمد سجستانی نے بصرہ میں اپنے کلام میں سے۔

ہمیں اولاد آدم کے سب سے بہتر انسان نے خبر دی ہے کہ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ کے ذمے صرف پیغام الٰہی پہنچا دینا ہے لوگ میری نعمت واحسان میں دھوکے میں ہیں ایک تو ان کی جسمانی صحت اور دوسرے وقت کی فرصت کے بارے میں۔

اس امت کی عمر

۱۰۲۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن اسحاق بزار نے بغداد میں۔ اپنے اصل سماع سے دارقطنی کی تحریر سے۔ ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عمر کے ساٹھ سال پورے ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے سستی وکمزوری دے کر موت کے قریب کر دیتا ہے۔

بخاری اس روایت کے ساتھ شاہد لایا ہے۔

۱۰۲۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن حسن بجلی مقری نے کوفے میں ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو حسین بن جعفر بن محمد قرشی نے ان کو یوسف بن یعقوب صفار نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو ابراہیم بن فضل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ موتوں کا میدان جنگ یا میدان کھیل اور ان کی جولان گاہ ساٹھ سے ستر سال ہوتی ہے میری امت کے کم لوگ ستر سال کے ہوں گے۔

۱۰۲۵۴:...... اور اسناد کے ساتھ مروی ہے ابراہیم بن فضل سے اس نے ابن ابوحسین سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں ساٹھ برس کی عمر والے یہ وہی عمر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

(۱۰۲۵۰) ...أخرجه المصنف في الآداب (۱۴۷)

(۱۰۲۵۲) ....أخرجه البخاري تعليقاً في الرقاق (۵)

وانظر الآداب للمصنف (۱۳۴) ومسند أحمد (۲/۴۱۷) والسنن الكبرى للمصنف (۳/۳۷۰)

(۱۰۲۵۳) ... (۱) في ن : (الحسن) وأخرجه المصنف في الآداب (۱۳۵) بنفس الإسناد

او لم نعمر کم مایتذ کر فیہ من تذ کرو جآء کم النذیر

کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہیں دی ہے جس کے اندر وہ شخص نصیحت پکڑے جو نصیحت پکڑتا ہے۔ حالانکہ تمہارے پاس ڈرانے والا آ چکا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لکیریں کھینچ کر سمجھانا

۱۰۲۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ابو یعلی سے اس نے ربیع بن سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا (چوکور لکیر) پھر آپ نے اس چوکڑی کے اندر بیچوں بیچ ایک لکیر کھینچی۔ پھر اس لکیر کے پہلو میں جو بیچ میں تھی کئی لکیریں بنائیں اور چوکور خط کے باہر سے بھی گئی خطوط کھینچے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دائرے کے اندر والی ایک سیدھی لکیر انسان ہے اور اس کے دائیں بائیں پہلو کی چھوٹی لکیریں اس کی اعراض ہیں و نشانے میں جو ہر طرف سے اس کو ڈس رہے ہیں اور زخمی کر رہے ہیں اگر ایک تیر نشانے سے خطا کرتا ہے تو دوسرا اس کو لگ جاتا ہے۔ اور چوکور خط اس کا اجل ہے جو اس کی چاروں طرف سے محیط ہے اور گھیرے ہوئے ہیں۔ اور باہر کے خطوط اور لکیریں امیدیں آرزوئیں اور خواہش ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا یحییٰ بن قطان کی حدیث سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۲۵۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو منصور ظفر بن محمد بن احمد بن زیاد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو جعفر محمد بن علی دحیم شیبانی نے کوفے میں۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو جعفر بن دحیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن حازم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی قبیصہ نے وہ کہتے ہیں ان کو سفیان نے اپنے والد سے اس نے ابو یعلی سے اس نے ربیع بن خیثم سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایک لکیر کھینچی پھر اس کے درمیان میں کوئی چیز رکھ دی پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کا اجل ہے۔ پھر اس پہلی لکیر کی طرف جلدی جلدی کچھ لکیریں کھینچیں جو اس کی طرف جا رہی تھیں پھر اس کو روک کر فرمایا کہ یہ تیروں کے نشانے ہیں اگر یہ تیر نشانے سے خطا کرے گا تو وہ لگ جائے گا۔ پھر اس کے آگے ایک چیز رکھ دی اور فرمایا کہ یہ اس انسان کی امید و آرزو ہے۔ پھر فرمایا کہ اجل حال امید و آرزو کے قریب ہے۔

۱۰۲۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو جعفر محمد بن علی دحیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن ابو الحسنین نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مسلم بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہمام نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسحٰق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکیریں کھینچیں اور ان میں سے ایک لکیر کونے کی طرف کھینچی پھر فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے یہ مثال ہے آرزو اور تمنا کرنے والے کی اور یہ لکیر ان دونوں کے درمیان امید ہے وہ اس وقت تک بھی آرزو کرتا ہے جب اس کو موت آ رہی ہوتی ہے۔

(۱۰۲۵۵)..... أخرجه البخاری فی الرقاق (۴) عن صدقة بن الفضل عن یحیی القطان. به

(۱۰۲۵۷)..... أخرجه البخاری (۱۱/ ۲۳۶. فتح)

وانظر الزهد للمصنف (۴۵۳) والآداب له (۱۱۳۳)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے۔

ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن حرص و آرزو باقی رہتی ہیں

۱۰۲۵۸:...ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو خلاد بن یحییٰ بن صفوان سلمی نے ان کو بشر بن مہاجر نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کنکریاں پھینکیں ایک کو قریب پھینکا دوسری کو دور فرمایا کہ یہ قریب والی اجل ہے اور دور والی امید اور آرزو ہے۔ اس کے ماسوا نے خلاد سے یہ الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں کہ پس کھینچ کر نکال لیتا ہے اس کو اجل۔

۱۰۲۵۹:...ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد نے ان کو محمد بن یونس کریمی نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ اور اس نے بھی یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔

۱۰۲۶۰:...ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزاز نے ان کو عبدالرحمن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے شعبہ سے۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن حسن نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور فقیہ کی روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور دو چیز باقی رہتی ہیں۔ حرص اور آرزو۔

بخاری مسلم نے روایت کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۱۰۲۶۱:...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن بختویہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوعوانہ نے قتادہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو عادتیں جوان ہو جاتی ہیں مال کا حرص۔ اور عمر کا حرص۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے

۱۰۲۶۲:...ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت پر مال جمع کرنے کی محبت اور لمبی زندگی کی محبت۔

۱۰۲۶۳:...ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالزناد نے کہا۔ پھر اس نے اس حدیث کو اس کی اسناد کی ساتھ ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا۔ حب حیات۔ اور حب مال۔ بسا اوقات سفیان نے۔ حب عیش کہا۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے سفیان بن عیینہ سے۔ اور کہا کہ حب عیش یعنی زندگی۔ اور حب مال۔ اور وکیع کی ایک روایت میں ہے یقینی بات ہے کہ یہ ثوری سے مروی ہے۔

(۱۰۲۶۰)...اخرجہ البخاری (۱۱/۲۳۹ فتح) تعلیقاً ومسلم فی الزکاۃ (۳۹) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۰)

(۱۰۲۶۱)...اخرجہ مسلم فی الزکاۃ (۳۹) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۰)

(۱۰۲۶۲ و ۱۰۲۶۳)...أخرجہ مسلم فی الزکاۃ (۳۹)

اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سعید سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

دو خونخوار بھیڑیے

۱۰۲۶۴:..... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن حسب نے بخارا میں ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عازم بن فضل نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ سے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے زکریا بن ابوزائدہ سے اس نے محمد بن عبدالرحمٰن سے اس نے علی بن کعب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا جو مال پر حرص ہوتا ہے یا دنیوی شرف وعزت (یا دینی) کا حرص وہ زیادہ شدید ہوتا ہے ان دو بھوکے بھیڑیوں سے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں۔

۱۰۲۶۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو قطیفہ بن علاء غنوی نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن محمد میمونی رقی نے ان کو قطبہ بن علاء بن منہال غنوی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خونخوار بھیڑیے جو (بکریوں کے باڑے میں جا کر کھاتے ہیں اور گردنیں توڑتے اور بکریوں کو پھاڑتے ہیں (وہ بھی اس قدر) تیزی سے نہیں کرتے جس قدر ایک انسان شرف وعزت کی محبت۔ اور مال کی محبت میں تیز ہوتا مرد مسلمان کے دین میں۔ اور دوری کی ایک روایت میں ہے وسیع احاطے یا باڑ میں۔ قطبہ ثوری سے اس روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے ثوری پر اس کی اسناد میں۔

۱۰۲۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالرحمن بن روح بزار نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے ان کو عبدالملک ذماری نے ان کو ثوری نے ان کو ابوجحاف نے ابوحازم سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۱۰۲۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے اور ابوالحسن علی بن عیسیٰ حمیری نے اور عبداللہ بن سعد نے اور احمد بن خضر شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالملک بن عبدالرحمٰن ذماری نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مذکور) کے مثل۔ مثل حدیث ثوری کے ان کو ابوجحاف نے ابوحازم سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خونخوار بھوکے بھیڑیے جو بکریوں پر چھوڑ دیئے جائیں وہ اتنا زیادہ جلدی تباہی اور فساد نہیں مچاتے جس قدر حب مال اور حب جاہ تیزی اور جلدی سرایت کرتی ہے مسلمان آدمی کے دین میں۔

۱۰۲۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم بن حمش نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان

(۱۰۲۶۴) ..أخرجه الترمذي في الزهد (۴۳) والنسائي في الرقائق (في الكبرى) جميعاً عن سويد بن نصر عن عبدالله بن المبارك. به وقال الترمذي. حسن صحيح.

(۱۰۲۶۶) .....أبو الجحاف هو داود بن أبي عوف

کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبدالرحمٰن بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابوفدیک نے ان کو موسیٰ بن یعقوب نے معاذ بن رفاعہ سے یہ کہ جابر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہیں ہوتے دو بھوکے خونخوار بھیڑیے جو بکریوں میں پہنچ جاتے ہیں جن کا چرواہا موجود نہیں ہوتا ان میں زیادہ تباہی مچانے والے طلب جاہ اور طلب مال سے مؤمن کے دین کے لئے۔

۱۰۲۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن یعقوب نیشاپوری نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو معن بن عیسیٰ نے ان کو موسیٰ بن یعقوب ربعی نے ان کو معاذ بن رفاعہ انصاری زرقی نے۔ اس کے بعد انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۲۷۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے عبداللہ بن محمد سے اس نے ابومرہ مولیٰ عقیل سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

جو شخص دنیا کا شرف و رتبہ اور دنیا کا مال تلاش کرتا ہے اس کا فساد وتباہی دو بھوکے خون خوار بھیڑیوں کی تباہی وفساد سے زیادہ تیز ہوتی ہے جو بکریوں میں جا پڑیں اور وہ ایک دوسری پر گرتی پڑتی ہیں اور بکھر جاتی ہیں۔

۱۰۲۷۱:..... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے اور ابن لہیعہ نے ان کو ابن غزیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد معاذ نے اس نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔ سوائے اس کے کہ اس میں لفظ تفرقت کی جگہ افترقت ہے۔

۱۰۲۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد نے ان کو احمد بن حباب نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو سعید بن عثمان سلولی نے ان کو عاصم بن ابوالبداح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا عاصم بن عدی نے کہ میں نے اور میرے بھائی نے خیبر کے حصص میں سے ایک سو حصص خریدے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو فرمایا اے عاصم کہ دو ظالم بھیڑیے جو بکریوں کے ایسے ریوڑ میں جا پہنچیں جن کا مالک موجود نہ ہو وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے بکریوں میں جس قدر کہ حب مال وحب جاہ جو ایک آدمی کے دین میں کرتی ہے۔ دیگر نے فرقۃ غنم کی جگہ فریسۃ غنم کہا ہے۔

۱۰۲۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں جو بکریاں اپنے چرواہے سے بھٹک کر الگ ہوتی ہوں ایک بھیڑیا پہلی بکری پر جھپٹ کر اور دوسرا آخری بکری پر جھپٹ کر اتنا سخت فساد وتباہی نہیں مچاتے جتنا شرف ومرتبہ ومقام کی محبت اور دولت وغنی کی محبت یعنی وہ اس سے زیادہ سخت

(۱۰۲۶۸)..... معاذ بن رفاعة هو ابن رافع الزرقي الأنصاري المدني.

(۱۰۲۷۲)..... أخرجه الحاكم (۳/۴۲۰) عن أبي العباس محمد بن يعقوب. به.

وأخرجه الطبراني (۱۷/۱۷۳) من طريق عيسى بن يونس. به.

تنبيه: في معجم الطبراني (سعيد بن عمر البغوي) بدلا من (سعيد بن عثمان السلولي) وهو خطأ

(۱۰۲۷۳)..... (۱) في ن: (يزيد) وهو خطأ

فساد و خرابی پیدا کرتے ہیں۔

سونے کی وادیاں

۱۰۲۷۴:.... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو عاصم نے ابن جریج سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عطاء نے کہ اس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اور ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے سونے کی دو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ ایک تیسری وادی بھی ضرور طلب کرے گا اس کی مثل۔ اور ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ تیسری وادی طلب کرے گا ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو شخص توبہ کرے گا۔

اور فقیہ نے اپنی روایت نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا تھا مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات قرآن میں سے ہے یا نہیں۔

بخاری نے اس کو راویت کیا ہے صحیح میں ابن عاصم سے سوا قول ابن عباس کے۔

اور اس نے اس کو دوسرے طریق سے ابن جریج سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن عباس کا قول بھی ذکر کیا ہے۔

۱۰۲۷۵:..... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو حجاج بن محمد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عمر حمامی مقری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن مکرم کے سامنے پڑھا گیا اور میں سن رہا تھا۔ فرمایا کہ ہمیں خبر دی حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے سنا ہے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: فرماتے تھے۔ اگر ابن آدم کے لئے مال و دولت کی ایک وادی بھری ہوئی ہو تو وہ ضرور یہ چاہے گا کہ اس جیسی ایک وادی اور بھی بھری ہوئی ضرور ہونی چاہئے ابن آدم کے نفس کو کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی مٹی ہی اس کو سیر کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو توبہ کرے۔ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات قرآن میں بھی ہے یا نہیں ہے یہ الفاظ مقری کی حدیث کے ہیں۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں زہیر بن حرب سے اور اس کے علاوہ دیگر نے حجاج بن محمد سے۔

۱۰۲۷۶:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو ابونعیم نے ان کو عبدالرحمن بن غسیل نے ابن عباس بن سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن زبیر سے مکہ کے منبر پر فرماتے تھے اپنے خطبے میں۔ اے لوگو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر ابن آدم کو ایک بھری ہوئی وادی سونا مل جائے۔ تو اس کو ایک اور ایسی وادی کی خواہش بھی ہوگی۔ اگر اس کو دوسری مل جائے تو تیسری کی خواہش بھی ہوگی اور حقیقت یہ ہے کہ اس کا پیٹ نہیں بھرے گی مگر مٹی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو اس کی طرف توبہ کرے گا۔

(۱۰۲۷۴) ... اخرجه المصنف في الآداب (۱۱۳۱) عن أبي نصر محمد بن علي بن محمد الشيرازي. به.

وانظر البخاري في الرقاق (۱۰) ومسلم في الزكاة (۳۴۰)

(۱۰۲۷۶)... اخرجه البخاري في الرقاق (۱۰)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے۔اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے یونس بن مالک کی حدیث سے۔

۱۰۲۷۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد بزاز نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی لیث بن سعد نے ہشام بن سعد سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوواقد لیثی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے تھے آپ کی طرف جو وحی آتی تھی آپ وہ ہمارے سامنے تلاوت کرتے تھے حسب معمول ایک دن ہم لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے ہمارے سامنے یہ الفاظ تلاوت فرمائے کہ بے شک یہ مال ہم نے اتارا ہے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اور اگر ابن آدم کے پاس سونے کی پوری ایک وادی ہو وہ یہ چاہے گا کہ اس کے پاس دوسری بھی ہو پھر وہ اگر دوسری وادی بھی دے دیا جائے تو وہ یہ چاہے گا کہ اس کے پاس سونے کی تیسری وادی بھی ہو ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی شئی نہیں بھرے گی اور اللہ تعالیٰ توبہ اس شخص کی قبول کرے گا جو شخص توبہ کرے۔

۱۰۲۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو محمد بن محبب نے ان کو ہشام بن سعد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کے ساتھ۔

دو پیاسے

۱۰۲۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوالفضل عباس بن حسین بن احمد صفار نے مقام رے میں ان کو ابراہیم بن یوسف بن خالد سنجانی نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے ان کو حماد بن مسلم نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو پیاسے ایسے ہوتے ہیں کہ جو کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم کا پیاسا وہ بھی علم سے سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص اور پیاسا وہ بھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔

۱۰۲۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو مجالد نے عامر سے اس نے مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے کہا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرماتے تھے جب آپ گھر میں داخل ہوتے تھے۔انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ جب گھر میں داخل ہوتے تھے۔یہ مثال دیا کرتے تھے کہ اگر ابن آدم کے پاس مال بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری بھی طلب کرے گا اور اس کے منہ کو مٹی ہی بھرے گی۔ہم نے تو مال کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے لئے بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو توبہ کرے۔

ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی سے بھرے گا

۱۰۲۸۱:.....ہم کو خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ربیعہ بن عثمان نے ان کو زید بن اسلم نے حضرت ابوواقد لیثی سے اس نے ابومرواح سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔بے شک ہم نے مال اتارا ہے نماز قائم کرنے کے لئے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اگر ابن آدم کے پاس مال کی ایک بھری ہوئی

(۱۰۲۷۷)....(۱) في ن : (عبدالرحمن) وهو خطأ

(۱۰۲۷۸)....(۱) في ن : (عجب) وهو خطأ

(۱۰۲۸۰)....(۱) في ن : (جابر بن مسروق) وهو خطأ، اوعامر هو : الشعبي

(۱۰۲۸۱)... أخرجه أحمد (۵/۲۱۹) من طريق زيد بن أسلم عن عطاء. به.

وفي التقريب : (أبومرواح) بدلاً من (أبي مرواح)

وادی ہوتو وہ پھر بھی یہ چاہے گا کہ وہ دو ہونی چاہئیں اور اگر دو وادیاں ہوں تو وہ چاہے گا کہ تیسری بھی ہو۔ابن آدم کے پیٹ کو نہیں بھرے گی مگر مٹی۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرمائے گا جو رجوع کرے۔

میں نے اپنی کتاب میں اس کو اسی طرح پایا ہے۔اور درست جو ہے وہ ہے ابو مرواح سے ابو واقد لیثی سے اور ہمام بن سعد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے عبداللہ بن جعفر نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابو واقد سے۔

ابن آدم کا یہ کہنا کہ میرا مال

۱۰۲۸۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ہشام دستوائی سے اس نے قتادہ سے اس نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس گئے وہ پڑھ رہا تھا۔الھاکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر تمہیں مال کی کثرت کی طلب نے اتنا غافل کر دیا ہے کہ تم مر کر قبروں سے جا ملتے ہو۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال۔حالانکہ وہ تیرا نہیں ہے تیرا مال تو صرف اسی قدر ہے جو آپ نے اللہ واسطے صدقہ کر کے روانہ کر دیا آگے کو یا لباس پہن کر پرانا کر دیا یا کھا کر ختم کر دیا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ہشام کی حدیث سے۔

۱۰۲۸۳:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن یونس سرخسی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو سعید نے ان کو علاء نے۔اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عمر حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بغوی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حفص بن میسرہ نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال۔میرا مال۔حالانکہ در حقیقت اس کے مال میں سے صرف تین طرح کا مال اس کا ہوتا ہے جو کچھ وہ کھا کر ختم کر دے یا پہن کر پرانا کر دے یا کسی کو دے کر ختم کر دے۔اور اس کے ماسوا جو کچھ ہے وہ جانے والا ہے یعنی لوگوں کے لئے چھوڑ دیا جائے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں سوید بن سعید سے۔

اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو

۱۰۲۸۴:.....ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو القاسم عبید اللہ بن ابراہیم بن تالو یہ مزکی نے.....اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہ وہ ہے جو ہمیں بیان کیا ہے ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال میں اس سے فوقیت رکھتا ہے اور اخلاق میں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو دیکھے جو اس سے نیچے ہو جو اس سے اوپر تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اعرج سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۰۲۸۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش نے اس

(۱۰۲۸۲).....أخرجه مسلم (۲۲۷۳/۴)

(۱۰۲۸۳).....أخرجه مسلم (۲۲۷۳/۴) وأخرجه المصنف في الآداب (۱۲۹)

(۱۰۲۸۴).....أخرجه مسلم (۲۲۷۵/۴)

نے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو اور اس کو نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہو بے شک زیادہ لائق ہے کہ اپنے اللہ کی نعمت کو کم تر نہ سمجھو حقیر نہ جانو۔

۱۰۲۸۶:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عطاردی نے ان کو ابو معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے سب نے سب نے اعمش سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ابو معاویہ کی روایت سے اور وکیع کی روایت سے۔

۱۰۲۸۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسحق بن سعید بن حسن بن سفیان نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عمار بن زربی نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو شعیب بن حجاب نے ابو العالیہ سے اس نے مطرف سے یعنی ابن عبداللہ بن شخیر نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مالداروں کے پاس جانا آنا کم رکھو بے شک حالت یہ ہے کہ یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔

جو چیز لالچ کے ساتھ لی جائے اس میں برکت نہیں ہوتی

۱۰۲۸۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عروہ نے اور سعید بن مسیب نے ان کو حکیم بن حزام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ پھر دن بعد مانگا تو پھر بھی دے دیا۔ پھر دن بعد مانگا تو پھر بھی دے دیا۔ تیسری بار اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم بے شک یہ مال میٹھا ہے تر و تازہ ہے خوبصورت ہے جو شخص اس کو لیتا ہے طیب نفس (اور نیک نیتی) کے ساتھ اس کے لئے اس میں برکت دے دی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس کو دل کی لالچ کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ پھر وہ آدمی اس آدمی کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی سے اس نے سفیان سے۔

زمین کی برکات

۱۰۲۸۹:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسن مصری نے ان کو عبیداللہ بن محمد عمری نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحق بن محمد بن یوسف نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد عبداللہ بغدادی نے دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو مالک بن انس نے اس نے زید بن اسلم سے عطا بن یسار سے اس نے ابو سعید خدری سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے زیادہ تر تمہارے بارے میں جو خوف لگا رہتا ہے وہ ہے زمین کی پیداوار اور برکات کے بارے میں (کہ کہیں وہ ختم نہ ہو جائے) آپ سے پوچھا گیا زمین کی برکات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد دنیاوی زندگی کی تازگی مراد ہے۔ چنانچہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا خیر بھی شر کو لاتی ہے اور پیدا کرتی ہے؟ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے میں اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرنے لگے اور فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ جس نے پوچھا

(۱۰۲۸۶) اخرجه مسلم (۲۲۷۵/۴) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۴۱) ط / الرياض.

(۱۰۲۸۷)......(۱) سقط من (ن) (۱۰۲۸۸) اخرجه البخاری فی الرقاق (۱۱)

تھا کہ کیا خیر بھی شر کو لے آتی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ تو ابوسعید نے کہا البتہ ہم نے ان کی حمد کی ہے جب انہوں نے یہ کام کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک خیر تو خیر ہی کو لے آتی ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔ لیکن یہ مال سرسبز خوشنما ہے میٹھا ہے بے شک بعض سبزہ جو موسم بہار اگاتی ہے وہ ماردیتا ہے ہلاک کر دیتا ہے جانور کو یا بیمار کر دیتا ہے یا اس کی اصلاح کرے مگر چارہ سبز جس کو وہ کھاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی دونوں کوکھ دراز کر لیتا ہے تو پھر وہ سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جاتا ہے پھر چلتا پھرتا ہے پیشاب، پاخانہ کرتا ہے۔ پھر لوٹ کر آتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔ (یہی مثال ہے دنیا کے مال کی) بے شک یہ مال بھی خوشنما ہے میٹھا ہے جو شخص اس کو لے اس کے حق کے ساتھ اور اس کو رکھے اس کے حق کے ساتھ تو پھر یہ بہترین مددگار ہے یہ مال اور جو اس کو ناحق طریقے سے اور ناجائز طریقے سے حاصل کرے وہ اس جانور (یا انسان) کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا جائے مگر کبھی سیر نہ ہو۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل بن ابواویس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسرے طریقے سے مالک سے۔

دنیا سے تازگی اور زینت

۱۰۲۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت پڑھی گئی عبدالملک کے سامنے اور میں سن رہا تھا کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معاذ بن فضالہ نے ان کو ہشام بن ابوعبداللہ نے یحییٰ بن ابوکثیر سے اس نے ہلال بن ابومیمونہ سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ بے شک ان چیزوں میں سے جن کے بارے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر کھول دے گا دنیا کی تازگی اور دنیا کی زینت میں سے۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا خیر بھی شر کو لے آتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا اے فلانے کیا ضرورت تھی پوچھنے کی؟ تم نے پوچھا اور رسول اللہ نے تجھے جواب بھی نہیں دیا۔ پھر ہم نے یہ سوچا کہ آپ کے اوپر وحی نازل ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماتھے سے [illegible] صاف کیا۔ پھر فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ جیسے کہ آپ اس کی تعریف کریں گے۔ آپ نے فرمایا بے شک خیر شر کو پیدا نہیں کرتی اور حقیقت یہ ہے کہ بعض وہ چیزیں جو موسم بہار اگاتا ہے وہ ایسی بھی ہوتی ہیں جو [illegible] ماردیتا ہے یا بیمار کر دیتا ہے۔ مگر سبزے کو وہ کھانے والے یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ پھر سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ لید پیشاب کرے اور چرے اور بے شک یہ مال میٹھا ہے اور سرسبز ہے۔ جو شخص اس کو لے اس کے حق کے ساتھ اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی بہترین مال دار وہ ہے جو اس میں سے مسکین کو اور یتیم اور مسافر کو دے۔ یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور وہ شخص جو مال کو لالچی دل کے ساتھ حاصل کرے وہ اس کے مثل ہے جو کھائے مگر کبھی سیر نہ ہو سکے اس کو قیامت کے دن اس مال پر حسرت ہوگی اور بہت سارے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول کے مال میں گھسنے والے ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں معاذ بن فضالہ سے۔ سوائے اس کے کہ آپ نے کہا بہترین مالدار مسلمان وہ ہے جو اس میں سے مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو دے اور اس روایت میں لفظ حسرۃ کی جگہ لفظ شہید اہے اور اس کے مابعد مذکور نہیں ہے۔

مال و دنیا سے بے رغبتی

۱۰۲۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحق بن ایوب فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن

(۱۰۲۸۹) أخرجه البخاري في الرقاق (۷) وأخرجه المصنف في الآداب (۱۲۵)

(۱۰۲۹۰) أخرجه البخاري في الزكاة (۴۷) عن معاذ بن فضالة. به.

ابواویس نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں ابن شہاب نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے عروہ بن زبیر نے یہ کہ مسور بن مخرمہ نے اس کو خبر دی کہ عمرو بن عوف جو تھے وہ حلیف تھے عامر بن لوی کے اور وہ بدری صحابی تھے جنگ بدر میں شریک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۔ انہوں نے مسور کو خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو جزیہ (ٹیکس) وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا ۔ وجہ یہ ہوئی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین کے ساتھ صلح کر لی تھی ۔ اور ابن الحضرمی کو ان پر امیر بنا دیا تھا ۔ لہٰذا ابوعبیدہ بحرین سے جزیہ کا مال لے کر مدینہ پہنچے تھے ۔ انصار نے ابوعبیدہ کی آمد کی خبر سن تو صبح کی نماز میں رسول اللہ کے ساتھ ملے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر ہٹنے لگے تو انہوں نے آپ کو روکا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا تو مسکرا دیئے ۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے ابوعبیدہ کی آمد کی خبر سن لی ہے کہ وہ آ گیا ہے ؟ ۔ انصار نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ خوش ہو جاؤ اور امید قائم رکھو اس چیز کی جو تمہیں خوش کرتی ہے ۔ پس اللہ کی قسم مجھے تمہارے اوپر فقر و غربت کا خوف نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے اوپر اس بات کا خوف ہے کہ دنیا کی تمہارے اوپر ریل پیل ہو جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر ریل پیل ہو گئی تھی ۔ پھر تم اسی کی طرف رغبت کرو گے جیسے تم سے پہلے لوگوں نے رغبت کی تھی ۔ پھر وہ مال تمہیں غافل کر دے گا جیسے اس نے تم سے پہلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابن ابواویس سے ۔

مال و دولت ہلاک کرنے والے ہیں

۱۰۲۹۲: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابومحمد مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے شعیب نے زہری سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ ۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ زہری کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کی طرف خراج وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا ۔ آخر میں ۔ آپ نے فرمایا کہ مال تمہیں ہلاک کر دے گا جیسے اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے ۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوالیمان سے ۔

۱۰۲۹۳: ..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان و اعمش نے شقیق سے اس نے ابوموسیٰ سے ۔ یہ کہ ان دینار اور درہم نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں اسی طرح اس کو ثوری نے روایت کیا ہے ۔

اعمش سے بطور موقوف روایت ۔ اور اس کو محمد بن عبید نے بھی روایت کیا ہے ۔

۱۰۲۹۴: ..... ہمیں حدیث بیان کی ابوطاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ قصار نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ابوموسیٰ سے میں نہیں جانتا مگر تحقیق اس نے اس روایت کو مرفوع کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ

(۱۰۲۹۱) ..... أخرجه البخاري في الرقاق (۷) وانظر الآيات للمصنف (۱۲۶)

(۱۰۲۹۲) ..... أخرجه البخاري في الجزية (۱) ومسلم في الزهد (۹۳)

(۱۰۲۹۳ و ۱۰۲۹۴) ..... علقهما المصنف في الآداب (۱۱۲۷)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بے شک ان دینار اور درہم نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ہلاک کیا تھا اور بے شک وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔
اور یہ روایت ثوری سے بھی مروی ہے اور شعبہ سے اور مالک بن سعیر سے اس نے اعمش سے بطور موقوف روایت کی۔

۱۰۲۹۵:...... ہمیں حدیث بیان کی قاضی ابوعمر محمد بن حسین نے ان کو ابوبکر احمد بن محمود خرزاذ قاضی اہواز نے ان کو محمد بن جعفر بن حبیب نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے اعمش سے۔
اور ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسہل بشر بن ابویحییٰ مہرجانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن محمد بن باجیہ نے ان کو موصل بن اہاب نے ان کو خبر دی ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک ان دینار اور درہم نے (روپے پیسے نے دولت نے) تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا میں نہیں سمجھتا کہ یہ تمہیں چھوڑ دیں تمہیں بھی ہلاک کریں گے۔ اور ثوری کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں تمہیں ہلاک کرنے والے ہیں۔

۱۰۲۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعبدالرحمن موئل بن اھاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا حلب میں۔ ان کو مالک بن سعیر نے ان کو اعمش نے ابووائل سے اس نے ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ان دینار اور درہم نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا تھا میں نہیں سمجھتا مگر وہ دونوں تمہیں بھی ہلاک کریں گے۔

۱۰۲۹۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث نے ان کو سلیمان بن حرب اور ولید بن حکم نے ان کو حماد بن زید نے عاصم سے اس نے ابووائل سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
پھر راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس نے ابووائل سے اس نے۔

۱۰۲۹۸:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ حجری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالاجلح نے اعمش سے اس نے یحییٰ بن وثاب سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ لوگوں کو عطیے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آیا آپ نے ان کو دو ہزار درہم دیئے پھر فرمایا لے لیجئے اس کو اللہ تیرے لئے برکت عطا کرے۔ خبردار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم سے پہلے والے لوگ دینار و درہم کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے اور وہ دونوں تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۱۰۲۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو مستمر بن ریان نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ دنیا میٹھی ہے خوشنما ہے۔ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو لمبی عورتیں تھیں اور ایک چھوٹے قد کی تھی، چھوٹے قد والی کے پاس لکڑی کی چپل تھی اس نے انگوٹھی بنوائی اور اس کے اندر بہترین کستوری کی خوشبو اندر بھروا دی اور اس کے اوپر ایک کور بنوایا: جب وہ مجلس میں جاتی تو اس کو کھول دیتی تھی۔ (جس کی وجہ سے خوشبو مہکتی۔)
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے اس نے مستمر سے اور خلید بن جعفر سے۔

(۱۰۲۹۵)......(۱) فی الأصل (یھاب) والتصحیح من التقریب.

(۱۰۲۹۹)......اخرجه مسلم (۲۷۶۶/۴) وانظر مسند احمد (۴۰/۳ و ۴۶)

عورتوں کے لئے ہلاکت دوسرخ چیزوں میں ہے

۱۰۳۰۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی نے ان کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم بن ابوحسان نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عورتوں کے لئے ہلاکت ہے دو سرخ چیزوں سے ایک سونا اور دوسری پیلے رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے۔

دنیا میٹھی اور خوشنما ہے

۱۰۳۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حجاج نے ان کو قتادہ نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دنیا میٹھی ہے خوشنما ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو لہٰذا تم لوگ دنیا سے بچنا اور عورتوں سے بچنا۔

۱۰۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ابونضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید داری نے ان کو بندار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابومسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونضرہ سے۔

وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوسعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو ذکر فرمایا: سوائے اس کے کہ فرماتا تھا کہ کھڑا ہوگا تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور یہ اضافہ بھی فرمایا کہ بے شک پہلا فتنہ اور آزمائش بنی اسرائیل کی عورتوں کے بارے میں تھی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں محمد بن بشار سے۔

۱۰۳۰۳:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ یوسف اصفہانی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالاسود نے ان کو نعمان بن ابوعیاش زرقی نے ان کو خولہ بنت قیس نے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: بے شک دنیا خوشنما ہے میٹھی ہے اور بے شک بعض لوگ ایسے ہوں گے جو عنقریب اللہ کے مال میں ناحق گھسیں گے ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہوگی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں المقری سے۔

۱۰۳۰۴:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس ترقفی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو بن سعید بن ابوسعید نے عبید سنوطا سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ام محمد کے پاس گئے جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تھی لہٰذا ان کے شوہر حنظلہ زرقی بھی داخل ہوئے اور کہا اے ام محمد اللہ سے ڈر اور غور کر کہ تم مجھے کیا حدیث بیان کرتی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کے پاس اس کے گھر میں داخل ہوئے وہاں پر لوگوں نے دنیا اور اس کی آرزوؤں کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک دنیا میٹھی ہے سرسبز اور خوشنما ہے تر و تازہ ہے جو شخص اس کو اس کے حق کے مطابق حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس

(۱۰۳۰۱)..... (۱) فی ن: (حامد بن حفص) وھو خطأ والصحیح احمد بن حفص وھو ابن عبداللہ.

(۱۰۳۰۲)..... أخرجه مسلم فی آخر الدعوات (۲۶) وانظر الزھد للمصنف (۲۴۲)

(۱۰۳۰۳)..... أخرجه البخاری فی فرض الخمس باب قوله تعالیٰ: ﴿فإن للہ خمسه وللرسول﴾

کے لئے اس میں برکت دیتا ہے اور بہت سارے دنیا میں گھسنے والے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں اس میں جو ان کا نفس خواہش کرتا ہے ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہوگی۔

۱۰۳۰۵:...... اس کو ابن کثیر نے روایت کیا ہے بن افلح نے عبید سنوطا سے خولہ بنت قیس سے۔

۱۰۳۰۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے بطور املاء اس نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابوبکر بن ابو الاسود بصری نے ان کو محمد بن خالد بن سلمہ مخزومی نے ان کو ان کے والد نے محمد بن حارث بن ابوضرار سے اس نے اپنی پھوپھی عمرہ بنت حارث نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: دنیا خوشنما ہے میٹھی ہے جو شخص اس کے پھل اس سے وہ پائے جو حلال ہو اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور کتنے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے آگ ہے۔

۱۰۳۰۷:...... ہمیں خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد طوسی فقیہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو حجاج نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو سعید بن ابراہیم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا معبد سے وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ بہت کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے۔ ہاں مگر یہ کلمات تھے جنہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ان الفاظ کے ساتھ تھے میں۔ (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین و ان ہذا المال حلو خضر فمن اخذہ بحقہ بورک لہ فیہا و ایاکم والتمادح فانہ الذبح.

جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو دین کی فہم عطا کرتے ہیں اور بے شک یہ مال دنیا شیریں ہے ہرا بھرا اور خوشنما ہے۔ جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور بچنا تم لوگ ایک دوسرے کی تعریف و خوشامد سے بے شک یہ ذبح اور ہلاکت ہے۔

۱۰۳۰۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے اور ابوقدامہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو منبرہ نے ایک آدمی سے جو عامر میں سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے مصعب بن سعد نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم لوگوں پر تنگدستی کے فتنے سے زیادہ خوشحالی کے فتنے سے خوف زدہ ہوں اور فکر مند ہوں۔ اور بے شک تم لوگ تنگدستی کے فتنے اور آزمائش میں بھی مبتلا کئے جاؤ۔ پس تم صبر کرنا اور بے شک یہ دنیا میٹھی ہے اور سرسبز و خوشنما ہے۔

۱۰۳۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوصالح نے۔

اس امت کا فتنہ مال ہے

''ح'' ہمیں خبر دی ابوذر محمد بن عبدالرحمن بن ابوالحسین بن ابوالقاسم واعظ نے ان کو ابوبکر محمد بن مومل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد

(۱۰۳۰۵)...... أخرجه أحمد (۲/۳۶۴) من طریق عمر بن کثیر بن أفلح. به

(۱۰۳۰۶)...... عزاه ابن حجر فی الإصابة (۸/۱۶۵) إلى بن أبی عاصم و عبدالله بن أحمد فی زیادات الزهد و ابن منده من طریق خالد بن سلمة. به.

شعرانی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے یہ کہ عبدالرحمن بن جبیر بن نضر نے ان کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی فتنہ ہوتا تھا اور بے شک میری امت کا فتنہ مال ہوگا دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔

اور اس کو بھی لیث بن سعد وغیرہ نے نقل کیا ہے معاویہ بن صالح سے۔

۱۰۳۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نیشاپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حنش نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: بے شک اہل دنیا کا حساب یہی مال ہے اور ابن شقیق کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا کے نزدیک شرافت یہی مال ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس امت کے لئے چند چیزوں پر خوف محسوس کرنا

۱۰۳۱۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عمر بن اسماعیل سائغ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعثمان نے ان کو مسعود بن سعد نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شدید ترین اس کا جو میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر۔ تین بار فرمایا: وہ ہے عالم کا پھسلنا اور غلطی کرنا۔ اور منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑا و جدال کرنا۔ اور دنیا جو تمہاری گردنوں کو توڑ دے گی۔ پس تم اپنے نفسوں پر تہمت دھرو گے۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو جعفر بن محمد بن شاکر نے اور احمد بن زہیر بن حرب نے ابوغسان سے اور روایت کی گئی ہے۔

محمد بن رزق اللہ سے اس نے ابوغسان مالک بن اسماعیل سے پس کہا کہ عبداللہ بن عمرو سے۔

۱۰۳۱۲:...... ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل شاشی نے ان کو یحییٰ بن محمد شامی نے ان کو محمد بن رزق اللہ نے ان کو مالک بن اسماعیل نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔ اور کہا ہے کہ مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک وہ چیز میں جس چیز کا اپنی امت پر شدید ترین خوف محسوس کرتا ہوں ...... اس کے بعد باقی الفاظ برابر ہیں اور پہلی زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰۳۱۳:...... اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبد حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم عدل نے ان کو ابومحمد بن ہانی سلمی نے یعنی نیساپوری نے ان کو خبر دی ہشیم نے یزید بن ابوزیاد سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... بے شک سب سے زیادہ خوفناک چیز جس کا میں اپنی امت پر خوف کھاتا ہوں۔ تین بار فرمایا۔ پھر اس کو ذکر کیا اس نے اسی کی مثل۔

۱۰۳۱۴:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان قزاز نے ان کو محمد بن بکر برسانی نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن اصم سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہارے اوپر فقر و محتاجی کا خوف نہیں رکھتا ہوں بلکہ میں تمہارے بارے میں کثرت مال کی طلب اور اس طلب میں ایک دوسرے پر

(۱۰۳۱۲)......(۱) فی ن: (الهاشمی)

سبقت لے جانے کے تنگ دو سے ڈرتا ہوں۔ میں تمہارے بارے میں غلطی اور گناہ سے نہیں ڈرتا ہوں بلکہ تمہارے اوپر ڈرتا ہوں تعمد سے اور قصداً غلط کام کرنے سے۔

۱۰۳۱۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو زید بن وہب جہنی نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ہم لوگوں کو ڈائن کھا گئی ہے یعنی قحط سالی کھا گئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم لوگوں پر ڈائن کے علاوہ چیز کا زیادہ خطرہ ہے تمہارے اوپر وہ ہے دنیا جو تمہارے اوپر اونڈیل دی جائے گی اے کاش کہ میری امت کے لوگ سونا نہ پہنتے (یعنی نہ استعمال کرتے) اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے یزید سے۔ لگڑ بگڑ۔ بجو۔ کفتار۔ ڈائن۔ قحط سالی۔)

۱۰۳۱۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن سعید بن مسعود سکری نے نیسا پور میں اور ابواحمد حسین بن علو شا اسد آبادی نے وہاں پر۔ دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک قطیعی نے ان کو ابوعلی بشر بن موسیٰ بن صالح اسدی نے ان کو ابوعبدالرحمن عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو ہانی نے ان کو ابوعلی نے اس نے حدیث بیان کی کہ اس نے سنا تھا فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ لوگ آپ کو نماز میں کھڑے نہ ہو سکنے کی وجہ بیان کرتے یعنی جوان کو بھوک لاحق ہوتی تھی وہ زیادہ تر اہل صفہ تھے۔ یہاں تک کہ دیہات کے لوگ ان کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ مجنون اور دیوانے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھا کر فارغ ہو جاتے تھے تو ان کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اگر تم لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اللہ کے ہاں انعامات ہیں تو تم یہ چاہتے کہ تمہارا فقر اور فاقہ اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ فضالہ نے کہا ہے کہ اس دن میں رسول اللہ کے ساتھ تھا۔

تہہ بند کا گردنوں کے ساتھ بندھا ہوا ہونا

۱۰۳۱۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مبشر بن مکسر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حازم نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں حاضر ہوتے تھے اس حال میں کہ ان کی چادریں یعنی تہہ بند ان کی گردنوں میں بندھے ہوتے تھے۔

۱۰۳۱۸:۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں عہد رسول اللہ میں عورتوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ سجدوں سے اپنے سر نہ اٹھایا کریں اس وقت تک جب تک کہ مرد حضرات اپنے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھ جایا کریں۔ یہ ان کی چادریں تنگ اور چھوٹی ہونے کی وجہ سے حکم ہوا تھا۔

۱۰۳۱۹:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم طبرانی نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے اور یوسف بن قاضی نے ان کو ابن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ تہہ بند چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان کی گردنوں میں بندھے ہوتے تھے لہٰذا عورتوں سے کہا گیا تھا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھایا کرو یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بخاری نے ان کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن کثیر سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے۔

(۱۰۳۱۶)۔۔۔۔ أخرجه الترمذی فی الزهد (۳۹) عن عباس الدوری عن عبدالله بن یزید المقری، به وقال حسن صحیح

۱۰۳۲۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عتاب عبدی نے بغداد میں ان کو مغفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو فضیل بن غزوان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق اصحاب صفہ ستر آدمی تھے جن کے اوپر اوڑھنے کی چادریں تک نہیں ہوتی تھیں۔

۱۰۳۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالعباس میکالی نے ان کو عبدان جوالیقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو حدیث بیان کی بشر بن عبداللہ نے واثلہ بن اسقع سے وہ کہتے ہیں کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا۔ ہم لوگوں میں سے کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں تھا جس کے اوپر مکمل کپڑا موجود ہو گرد و غبار اور میل سے ہماری کھالوں کے اوپر پسینے کی وجہ سے تہ جمی ہوئی تھی۔

۱۰۳۲۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو ولید بن عبداللہ حمصی نے ان کو خیثمہ سلیمان بن حیان نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ میں فقراء نمازیوں میں سے اہل صفہ میں سے تھا۔ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا حال ہوگا میرے بعد تمہارا جب تم لوگ گندم کی روٹی گھی (تیل) کے ساتھ پیٹ بھر کر کھاؤ گے۔ اور تم قسم قسم کے کھانے کھاؤ گے اور قسم قسم کے کپڑے زیب تن کرو گے۔ تم لوگ آج کے دن بہتر ہو یا اس وقت بہتر ہوگے؟ ہم نے کہا کہ اس وقت بہتر ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ آج بہتر ہو۔ حضرت واثلہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر بہت زیادہ ایام نہیں گذرے تھے کہ ہم پیٹ بھر کر گندم کی روٹی گھی کے ساتھ بھی کھانے لگے اور رنگ رنگ کے کھانے بھی کھائے اور قسم قسم کے کپڑے بھی پہنے اور ہم سواریوں پر بھی سوار ہونے لگے۔

اسلام کے مہمان

۱۰۳۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوجعفر محمد بن بغداد نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو مجاہد نے یہ کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے (معبود مشکل کشا حاجت روا) بے شک میں اپنے کلیجے کو (پیٹ کو) بھوک کی وجہ سے زمین کے ساتھ لگالیتا تھا یعنی پیٹ کے بل زمین پر پڑا رہتا تھا اور میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ انہوں نے اسے حدیث کو ذکر کیا۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ گھر کی طرف ٹھکانہ پکڑتے تھے نہ مال کے ساتھ (یعنی ان کا نہ گھر در تھا نہ مال متاع تھا۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب صدقہ آجاتا تو آپ ان کے پاس بھیج دیتے تھے آپ اس میں خود کچھ بھی نہیں لیتے تھے نہیں کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آجاتا تو ان کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے تھے اور ان کو بھی اس میں شریک کرتے تھے۔

۱۰۳۲۴:...... اور حدیث کو ذکر فرمایا ہم نے اس کو مکمل طور پر کتاب دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے بخاری نے اس کو صحیح میں ابونعیم سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو وھب بن بقیہ نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ابوحرب بن ابوالاسود نے ان کو طلحہ نے یعنی نضری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا وہ جب مدینے میں آتا تھا۔ تو اس کا اگر کوئی جاننے والا موجود ہوتا تو اس کے پاس چلا جاتا تھا اگر نہ ہوتا وہ اصحاب صفہ کے پاس آجاتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں خود بھی اصحاب صفہ کے پاس اترا ہوا تھا میں نے ایک آدمی کے پاس دوستی کر رکھی تھی دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے اوپر ایک مد جاری کرتے تھے دو آدمیوں کے درمیان یہ کھجوریں ہوتی تھیں۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کا سلام پھیرا تو ہم میں سے

ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی یا رسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹوں کو گرمی سے جلا کے رکھ دیا ہے اور ہم سے حیف پھٹ گئے ہیں۔ حیف کپڑے کی چادریں ہوتی تھیں جو یمنی چادروں کے مشابہ ہوتی تھیں۔ کہتے ہیں یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر کی طرف مائل ہوئے اور اس پر تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر آپ نے اپنی قوم کی تکلیف کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ حتی کہ میں اور میرا دوسرا ساتھی دس دن سے زیادہ اس طرح رہے کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے بریر کے سوا کچھ نہ تھا۔ اور بریر پیلو کے درخت کا پھل ہوتا تھا (یعنی پیلو) لہذا ہم لوگ اپنے انصاری بھائیوں کے پاس پہنچے ان لوگوں کے پاس بھی کھانے کے لئے سب سے بڑی چیز کھجوریں تھیں۔ ان لوگوں نے ہمیں اس میں از راہ ہمدردی شریک کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر میرے پاس تمہارے لئے روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں ضرور کھلاتا۔ لیکن تم لوگ شاید ایسا زمانہ پالو گے۔ جو شخص تم میں سے اس وقت کو پالے گا اس وقت تم لوگ کعبے کے غلاف کے مثل لباس پہنو گے۔ اور صبح وشام تمہارے پاس کھانے کے تھال اور لگن آیا کریں گے۔ اس کے سوا دیگر راویوں نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ آج بہتر ہیں یا اس وقت بہتر ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ آج تم لوگ آپس میں محبت کرتے ہو اور تم اس وقت ایک دوسرے سے بغض رکھو گے۔ بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارے گا۔

دنیا اپنے ختم ہونے کا اعلان کر چکی

۱۰۳۲۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابوہند نے اس نے اس اضافے کو بھی ذکر کیا ہے اور اسی مفہوم کے ساتھ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۳۲۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ..... ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ”ح“ نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو شیبان بن فرح نے دونوں نے کہا۔

ان کو خبر دی سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو خالد بن عمیر عدوی نے وہ کہتے ہیں عقبہ بن غزوان نے ہم لوگوں کو خطبہ دیا اور اس نے اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا اما بعد بے شک دنیا اپنے ختم ہو جانے کا اعلان کر چکی ہے۔

اور پیچھے لوٹ کر برابر آ چکی ہے، نہیں باقی رہ گیا اس میں سے مگر جیسے انڈیلا ہوا پانی جیسے دھو کر برتن میں سے کوئی شخص بچا ہوا پانی گرا دیتا ہے۔ بے شک تم لوگ اس دنیا سے ایسے دار کی طرف لوٹنے والے ہو جس کو زوال نہیں ہے لہذا اب تمہیں موت آئے تو خیر کے ساتھ دنیا سے منتقل ہو جاؤ۔

بے شک انہوں نے ہمارے لئے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر اس میں گرایا جائے گا وہ ستر سال تک اس میں نیچے گرتا جائے گا اور جہنم کی گہرائی معلوم نہیں کر سکیں گے۔ اللہ کی قسم تم لوگ جہنم کو ضرور بھرو گے پھر تم حیران ہو گئے۔ اور اس نے ہمارے لئے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اور اس کی مسافت چالیس سال کی ہوگی۔ اور اس پر ایک ایسا دن ضرور آئے گا کہ وہ ہجوم کی وجہ سے اور انبوہ کی وجہ سے تنگ ہو چکا ہوگا۔ البتہ تحقیق میں دیکھتا تھا اپنے آپ کو سات میں سے ساتواں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جن کے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتا مگر درختوں کے پتے یہاں تک کہ ہماری باچھیں خشک ہو گئی تھیں۔ چنانچہ میں نے ایک چادر پیچھے سے اٹھائی اور اس کو بیچ سے پھاڑ کر دو حصے کر کے ایک حصہ میں نے لیا اور دوسرا حصہ سعد بن مالک کو دے دیا۔ میں نے ایک حصے کے ساتھ تہہ بند

(۱۰۳۲۵) .....(۱) في ن : (ملدين)

باندھا اور دوسرے کے ساتھ سعد نے تہہ بند باندھا۔

مگر آج تو یہ حال ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو ہم میں سے کوئی آدمی نہیں رہتا مگر کسی نہ کسی شہر کا امیر اور حکمران بن چکا ہوتا ہے۔ اور میں بے شک اللہ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے دل میں عظیم بن جاؤں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو جاؤں۔ بے شک حالت یہ رہی ہے کہ نہیں گذری کوئی نبوت ہرگز مگر تبدیل ہوگئی حتیٰ کہ آخری انجام اس کا بادشاہت ہی بنی میرے بعد تم لوگ امیروں اور حکمرانوں کو آزماؤ گے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں شیبان بن فروخ سے۔

۱۰۳۲۸:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن حسن بن مہاجر نے ان کو عمرو بن سواد عامری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے کہ بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ یزید بن رباح ابوفراس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب تمہارے لئے روم اور فارس فتح ہو جائیں گے تو تم کون سی قوم ہو گے؟

عبدالرحمن نے کہا۔ ہم ایسے کہیں گے جیسے اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم اس سے مختلف ہو گے تم لوگ ایک دوسرے سے رغبت کرو گے۔ پھر تم ایک دوسرے کے ساتھ سفر کرو گے پھر تم ایک دوسرے سے نفرت کرو گے۔ پھر باہم بغض رکھو گے۔ یا اس کی مثل فرمایا تھا پھر تم لوگ مہاجرین کے ٹھکانوں میں چلے جاؤ گے۔ پھر تم لوگ بعض کو بعض کی گردنوں پر سوار کرو گے۔ مسلم نے اس کو عمرو بن سواد سے روایت کیا ہے۔

روم وفارس کے فتح کی بشارت

۱۰۳۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ہارون بن ابراہیم امام نے ان کو زید بن حباب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی موسیٰ بن عبیدہ نے۔ ان کو خبر دی عبداللہ بن عبیدہ نے عروہ بن زبیر سے یہ کہ مصعب بن عمیر آئے اور ان پر جو چادر تھی وہ ان کا جسم چھپانے کے لئے ناکافی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی تھی سب نے اس کو جب دیکھا تو شرم سے ان کے سر جھک گئے ان کے پاس بھی اس قدر کپڑا فالتو نہیں تھا جس سے اس کا تن ڈھکنے کے لئے اس کو دے سکتے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف تحسین فرمائی کہتے ہیں کہ اس نے سلام کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ میں نے اس کو دیکھا ہے اپنے والدین کے پاس قریش کے نوجوانوں میں سے اس کے والدین کے نزدیک اس کی مثل کوئی جس کا وہ اکرام کریں۔ اور اس کو آرام دیں۔

چنانچہ وہ یہاں سے اللہ کی رضاء کی تلاش میں نکلے تھے اور رسول اللہ کی نصرت کے لئے نکلے تھے۔ خبردار اگر تم لوگ دنیا کو اس قدر جانو جتنا میں جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے اچاٹ ہو کر راحت محسوس کریں۔ خبردار تمہارے اوپر ایک خاص وقت آئے گا کہ تم لوگ روم کو اور فارس کو فتح کرلو گے لہٰذا صبح کو تم ایک پوشاک پہنو گے تو شام کو دوسری پہنو گے اور صبح کو تمہارے پاس کھانے کا بھرا برتن الگ آئے گا اور شام کو الگ۔

۱۰۳۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو عبداللہ بن عبیدہ نے ان کو عروہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ جانتے ہوتے دنیا کو جتنا کہ میں

(۱۰۳۲۷) ...أخرجه مسلم (۲۲۷۸/۴) وأخرجه المصنف في البعث (۲۶۰ و ۵۳۵ و ۵۳۶) بتحقيقي وانظر الترغيب للأصبهاني (۹۹۶) بتحقيقي

(۱۰۳۲۸) أخرجه مسلم (۲۲۷۴/۴)

جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے اور اٹھ جاتے اور اچاٹ ہو جاتے۔

اہل صفہ کے بارے میں آیت شریفہ کا نزول

۱۰۳۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن حافظ نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے مجاہد سے اس نے عبداللہ بن سخبرہ سے اس نے علی سے انہوں نے کہا کہ کوفے میں کوئی باقی ایسے نہیں رہا تھا ہر شخص خوش حال اور تر و تازہ تھا بے شک کم تر درجے کی آدمی کو بھی یہ سہولت حاصل تھی کہ وہ اس کو پینے کے لئے میٹھا پانی میسر تھا اور سایہ حاصل رہنے کے لئے میسر تھا اور کم درجہ کا انسان بھی گندم کی روٹی کھاتا تھا۔ یقینی بات ہے کہ یہ آیت اہل صفہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

ولو بسط اللّٰہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن اللّٰہ ینزل وبقدر مایشآء.

اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق فراخ کر دیتا تو زمین پر بغاوت کرتے لیکن اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا ہے اتارتا ہے۔

یہ اس لئے ہیں کہ انہوں نے یہ کہا تھا کاش کہ ہمارے ایسے ایسے ہوتا یعنی انہوں نے دنیا کی تمنی کر لی تھی۔

۱۰۳۳۲:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابو یحیٰی بن ابو مسرہ نے اور محمد بن اسماعیل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو حیوۃ نے کہا سنے سنا عمر بن حریث وغیرہ سے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ولو بسط اللّٰہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن اللّٰہ ینزل بقدر مایشآء.

اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق کشادہ کر دیں تو زمین پر سرکشی کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ

جس قدر اندازے کے مطابق چاہتے ہیں اتارتے ہیں۔

یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے کہا تھا کاش کہ ہمارے لئے اس قدر رزق ہوتا۔ گویا کہ انہوں نے دنیا کی تمنا اور آرزو کی تھی۔

۱۰۳۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوالحسن عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے اور ابوجعفر محمد بن اسماعیل صائغ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی روح بن عبادہ نے ان کو عوف نے حسن سے یہ کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل صفہ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو شدید حالت میں دیکھا۔ صائغ نے اپنی حدیث میں کہا کہ اہل صفہ وہ لوگ تھے جو ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جاتے تھے جن کا نہ گھر بار ہوتا نہ کنبہ قبیلہ نہ مال متاع (صرف ایمان و اسلام سے آراستہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے) پھر جب ان کی حاجت و ضرورت مسلمانوں پر سامنے آتی۔ تو کوئی مسلمان ان میں سے ایک آدمی کو ساتھ لے جاتا کوئی دو کو لے جاتا۔ کوئی تین آدمیوں کو لے جاتا ان میں سے جو باقی بچ جاتے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ گھر میں موجود ہوتا ان کو کھلاتے اس کے بعد ان کا ٹھکانہ اور دن رات آرام کی جگہ مسجد کا صفہ ہوتا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ آج بہتر ہو یا اس وقت بہتر ہوں گے جب صبح کو ایک پوشاک پہنو گے اور شام کو دوسری پوشاک صبح کو ایک کھانا کھاؤ گے شام کو دوسرا کھانا؟ ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ آج بھی بہتر ہیں اور اس وقت آج سے زیادہ بہتر ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم آج کے دن بہتر ہو اس دن سے۔

۱۰۳۳۴:...... ہمیں خبر دی ابو محمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوسعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عباس دوری نے اور حسن بن مکرم نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی سعید بن عامر نے ان کو عبداللہ بن عمر عمری نے ان کو ربیعہ نے عطاء سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کیسے ہو گے اس وقت جب صبح کو تمہارے پاس کھانے کے ایک　　تھال آئیں گے

اور شام کو دوسرے؟ تم اس دن بہتر ہو گے یا آج بہتر ہو؟ لوگ بولے ہم اس وقت بہتر ہوں گے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ آج بہتر ہو۔

۱۰۳۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو مغیرہ خراسانی نے ان کو ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے اس نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کو بشارت دے دو بلندی اور اونچے مرتبے کی نصرت کی اور تمکین فی الارض (دھرتی پر پہنچنے کی) اور ان میں سے جو بھی آخرت کا عمل دنیا کمانے کے لئے کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے

۱۰۳۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ابوالمغیرہ نے ان کو صفوان بن عمر نے ان کو شریح بن عبید نے ان کو ابو مالک اشعری نے جب ان کو وفات آن پہنچی تو فرمایا اے اشعریوں کی جماعت تم میں سے جو موجود ہے وہ ان تک بات پہنچادے جو موجود نہیں ہیں۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ اور ناگواری آخرت کی مٹھاس ہے۔

۱۰۳۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن ابوالموت نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے اور عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے اس نے ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے لہٰذا تم اس چیز کو ترجیح دو جو باقی رہے گی اس چیز پر جو فنا ہو جائے گی۔ یعنی آخرت کو دنیا پر۔

جس کی فکر دنیا کی فکر ہو

۱۰۳۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حجاج نے یعنی ابن محمد نے ان کو شعبہ نے...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمہ اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابان نے اپنے والد سے اس نے زید بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے، جس شخص کی فکر دنیا کی فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے پراگندہ کر دیتے ہیں اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں۔ اور دنیا میں سے اس کو وہی کچھ دیتے ہیں جو اس کے لئے لکھ دیا گیا ہوتا ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کی ہو۔ اللہ اس کے دل میں تمنا پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے معاملے مجتمع کر دیتے ہیں اور اس کے پاس دنیا رسوا ہو کر آتی ہے۔ اور یہ اول کے مخالف نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب وہ آخرت کو محبوب رکھے گا تو دنیا کی طلب میں مبالغہ کرے گا۔ اور یہ دنیا کا اضرار ہے۔ پھر اس کے پاس اس میں سے اسی قدر دنیا آئے گی جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ اللہ کی مشیت سے......

جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھتا ہو

۱۰۳۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو احمد بن عبیداللہ نرسی نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عمران

(۱۰۳۳۸)......(۱) فی ن : (همته)

بن زائدہ بن نشیط نے ان کوان کے والد نے ان کوابو خالد والبی نے ان کوابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

من کان یرید حرث الآخرة نزدله فی حرثه ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته منها وما له فی الاخرة من نصیب.

جوشخص آخرت کی کھیتی کاارادہ کرتا ہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گےاور جوشخص دنیا کی کھیتی کاارادہ کرتا ہے ہم اس کو اس میں سے دے دیں گےاوراس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو اپنے آپ کومیری عبادت کے لئے فارغ کرلے میں تیرا سینہ غنا سے بھردوں گا۔اور تیرے فقر کوروک دوں گا۔اوراگر تو ایسا نہ کر سکے تو تیرے عدل کو شغل سے بھردوں گااور تیرے فقر کو بھی نہیں روکوں گا۔

۱۰۳۴۰:......جوشخص فکروغم کوایک آخرت کا فکروغم بنادے اللہ تعالیٰ اس کواس کی فکر دنیا سے کفایت کرتے (یعنی اس کی دنیا کی ضرورت پوری کردیتے ہیں)اور جوشخص گونا گوں قسم کی فکریں اپنالے اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرتے کہ وہ دنیا کی کون سی وادیوں میں ہلاک ہوجائے۔

فکر آخرت

۱۰۳۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوخبر دی دعلج بن احمد نے ان کواسماعیل بن اسحاق سراج نے ان کو یحییٰ بن یحیی نے ان کومحاربی نے ان کواسماعیل بن مسلم نے......اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کوان کے دادا یعنی ابوعمرو بن نجید نے ان کومحمد بن اسحق ثقفی نے ان کو ابومسہر نے ان کوابومعاویہ نے اسماعیل سے اس نے حسن سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جس وقت بندے کا مطمع نظر دنیا ہی رہ جائے اللہ اس پراس کی ضروریات کو پھیلا کر عام کردیتے ہیں اوراسکے فقر کواس کی آنکھوں کے سامنے کردیتے ہیں لہٰذا وہ صبح کو بھی فقیر ہوتا ہے اور شام کو بھی فقیر ہی ہوتا ہے۔اور جس شخص کی فکر فکر آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس پراس کی دل میں رکاوٹ ڈال دیتے ہیں لہٰذا وہ صبح کرتا ہے تو غنی ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو غنی ہوتا ہے۔یہ الفاظ سلمی کی روایت کے نہیں۔

غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو

۱۰۳۴۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کوابوسعید بن اعرابی نے ان کوعباس دوری نے ''ح''اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کوعباس بن محمد دوری نے ان کواحمد بن یونس نے ان کوابوبکر بن عباس نے ان کوابوحصین نے ان کوابوصالح نے ان کوابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی کثرت مال اور عزت سے نہیں ہوتا بلکہ غنی دراصل دل کا غنی ہوتا ہے۔

اورابن اعرابی کی ایک روایت میں ہے یقینی بات ہے کہ اصل غنی ہونا دل کا غنی ہونا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔صحیح میں احمد بن یونس سے اور مسلم نے اس کونقل کیا ہے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۱۰۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کوابوحامد بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع مکی نے۔ان کوسفیان نے ان کوابوالزناد نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کوابوہریرہ نے وہ اس کوحضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ غنی ہونا کثرت عزت سے نہیں ہوتا لیکن غنی ہونا دل کے غنی ہونے سے ہوتا ہے۔

مسلم نے اس کوروایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۳۴۴:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے یہ کہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضیر نے اس کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد جبیر بن نضیر سے اس نے ابوذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کثرت مال غنا (غنی ہونا) ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ یہی تو غنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مال کی کمی فقر وغربت ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ یہی فقر وغربت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں معاملہ اس طرح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حقیقی غنا دل کا غنا ہے اور حقیقی فقر دل کا فقر ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے قریش کے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا قریش کے ایک آدمی کے بارے میں کہ کیا تم فلاں شخص کو پہچانتے ہو؟

میں نے کہا کہ جی ہاں یارسول اللہ آپ نے پوچھا کہ تم اس کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے بتایا کہ اچھا ہے جب کسی سے کچھ مانگے تو اس کو مل جاتا ہے اور جب ملنے آئے تو لوگ اس کو بٹھاتے ہیں۔ کہتے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک دوسرے اصحاب صفہ کے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا کہ کیا تم اس کو پہچانتے ہو ؟ میں نے کہا نہیں یارسول اللہ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اس کی تعریف توصیف کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے اس شخص کو پہچان لیا۔ میں نے کہا جی ہاں میں اس کو جانتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم ان کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے کہا وہ مسکین آدمی ہے اہل مسجد میں سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لئے خیر وبھلائی ہے پورے اہل زمین میں سے۔ مثل آخر کے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ کیا اس کو ایسے نہیں دیا جاتا جیسے آخری آدمی بعض سے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ خیر اور مال عطا کیا جائے تو وہ اس کا اہل ہے اور اگر اس سے صرف نظر کر لی جائے تو وہ تحقیق نیکی تو عطا کیا گیا ہے۔

۱۰۳۴۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو صائغ نے وہ محمد بن اسماعیل ہے ان کو مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو شرحبیل بن شریک نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق کامیاب ہوگیا وہ شخص جو مسلمان ہوگیا اور ضرورت کا رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے اس کو قناعت دے دی اسی پر اللہ نے جو اس کو دیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے عبداللہ بن یزید سے۔

کامیاب اشخاص

۱۰۳۴۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ عبدالکریم نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو سعید بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن سلمہ جمحی نے اس نے سنا عبد بن عمرو ابن العاص سے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے اس کو لکھ لیا تھا مجھے اچھی لگی تھی پھر میں نے اس کو جب حفظ کر لیا تو اس کو مٹا دیا۔ فرمایا تحقیق کامیاب ہوگیا وہ شخص جو مسلمان ہوگیا اور اس کا رزق بقدر ضرورت ہوا اور اس نے اسی پر صبر کیا۔

۱۰۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحق ... یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں،

فلنحيينه حياة طيبة

(۱۰۳۴۵)...... (۱) في ن : (زيد)

ہم فلاں کو پاکیزہ حیات عطا کرتے ہیں۔

فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ قناعت کرنے والا ہوتا ہے۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے قناعت عطا فرما اسی کے ساتھ جو آپ نے مجھے رزق دیا اور میرے لئے اسی میں برکت ڈال دے اور اس میں سے ہر چیز کے غائب ہو جانے اور ختم ہو جانے کے وقت اس کی جگہ بہتر عطا فرما۔

۱۰۳۴۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابراہیم حیری نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد بن مالویہ نے ان کو عمرو بن زرارہ کلابی نے ان کو جریر نے قابوس بن ظبیان سے ان کو ان کے والد نے ابن عباس سے۔وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا جس وقت انہوں نے اپنے رب سے ہم کلامی کی تھی۔اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ میرا ذکر کرے گا۔پھر انہوں نے پوچھا تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والا کون ہے۔فرمایا کہ جو شخص اپنے نفس کے خلاف فیصلہ دے جیسے دوسرے لوگوں کے خلاف فیصلہ دیتا ہے۔پھر پوچھا کہ اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ غنی ہے فرمایا کہ جو شخص میرے دیئے ہوئے پر خوش رہے۔

۱۰۳۴۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ اعمش نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے۔اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوخثیمہ زہری بن حرب نے ان کو محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے عمارہ بن قعقاع سے اس نے ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اللهم اجعل رزق ال محمد قوتاً

اے اللہ تو آل محمد کے رزق بقدر تحفظ حیات بنا (یعنی جس کو کھا کر بس زندہ رہ سکیں)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن محمد سے اس نے محمد بن فضیل سے۔اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہیر بن حرب سے اور اس نے اس کو روایت کیا ہے اشج سے اس نے ابواسامہ سے۔اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کس طرح تھی کتاب دلائل النبوۃ میں۔اور اس کتاب میں اور ان دنوں کے علاوہ بھی۔

۱۰۳۵۰:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو رواد بن جراح نے سفیان سے اس نے منصور سے اس نے ربعی سے اس نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین شخص خرچ کے اعتبار سے۔

وہ ہے جو کم ذمہ داریوں والا ہو۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ خفیف الحاذ کون ہوتا ہے۔فرمایا وہ شخص کہ جس کا گھر بار بھی نہ ہو اور اولاد بھی نہ ہو۔

رواد بن جراح اس روایت کرنے میں متفرد ہے یہ عسقلانی ہے سفیان ثوری سے روایت کرتا ہے۔

قابل رشک شخص

۱۰۳۵۱:.....ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے "" کو ہلال بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہلال بن عمرو بن ہلال ابو غالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ

رشک کرنے کے قابل وہ شخص ہے خفیف ذمہ داریوں والا ہو (جس کی اہل وعیال کی ذمہ داری نہ ہو یا ہلکی پھلکی ہو) جس کو نماز قائم رکھنے کا کامل حصہ اور بہرہ حاصل ہو۔اور جس کا رزق بقدر کفایت ہو اور وہ اسی پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ کو مل جائے اور اپنے رب کی عبادت احسن طریقے سے کرے اور لوگوں میں گمنام آدمی ہو۔جس کی موت اس کے ساتھ جلدی کرے، جس کے مددگار کم ہوں جس کو رونے والے بھی کم ہوں۔

۱۰۳۵۲:... اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ بن زحر نے علی بن یزید سے اس نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

دنیا کس قدر کافی ہے

۱۰۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن حارث بن محمد بن عبدالکریم نے ان کو ان کے دادا محمد بن عبدالکریم عبدی نے ان کو ہثیم بن عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو دکین بن ربیع نے ان کو عدی بن ثابت انصاری نے۔ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو ثوبان نے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کس قدر دنیا کافی رہے گی؟ فرمایا: صرف اس قدر جو تیری بھوک بجھادے۔اور تیرا ستر ڈھک دے۔اور اگر تیرا گھر ہو تو وہ تجھ پر سایہ کردے بس یہی کافی ہے۔اور اگر تیری سواری ہو جس کے اوپر سواری کرے تو بس بہتر ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ ھثیم بن عدی انتہائی ضعیف ہے۔اور وہ صرف حسن بن عمارۃ سے عدی بن ثابت سے ہی پہچانا جاتا ہے۔

۱۰۳۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن خالد بن عبدالملک نے ان کو ان کے چچا ولید بن عبدالملک نے ان کو مخلد بن یزید نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو عدی بن ثابت نے۔اس نے اس کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔مالینی کی کتاب میں ربیع کے درمیان رکین تھا۔اور صحیح اور درست ربیع بن رکین بن ربیع ہے۔

۱۰۳۵۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو احمد بن اسحق ابوالحسین سرخسی نے ان کو محمد بن عبدالکریم مروزی نے ان کو ہثیم بن عدی نے ان کو شعبہ نے اور رکین بن ربیع نے اس کو ذکر کیا ہے۔سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر تیرا گھر جو تجھے چھپائے اور سواری جس پر تو سواری کرے۔

۱۰۳۵۶:..... اور اس کو روایت کیا ہے اس کے ماسوا نے احمد بن اسحق سے۔لہٰذا کہا ہے شعبہ نے اور رکین بن ربیع اور ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن سعید مروزی نے ان کو احمد بن اسحق بن ابراہیم نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے مگر اس نے سواری کا ذکر نہیں کیا۔ہاں یہ کہا ہے کہ اگر گھر ہو جو تجھے چھپائے تو بس۔

۱۰۳۵۷:..... اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو صائغ نے اور ابویحییٰ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو لیث نے عبید اللہ سے اس نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے دوستوں میں سے سب سے زیادہ رشک کرنے کے لائق وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا ہو نماز میں کامل بہرہ رکھتا ہو جو اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو اور اس کی عبادت احسن طریقے سے کرتا ہو اور لوگوں میں گم نام شخص ہو۔

راوی کہتا ہے ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ دنیا میں سے کس قدر کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ اس قدر جو تیری بھوک کا سد باب کردے۔اور تیرے ستر کو ڈھک دے اور اگر تیرا گھر ہو جس میں تو ٹھکانہ حاصل کرسکے تو بس یہی کافی ہے۔اور اگر تیرے پاس سواری کا جانور ہو

(۱۰۳۵۲)..... اخرجه الترمذی فی الزهد (۵) من طریق یحیی بن ایوب عن عبیدالله بن زحر. به.

وسبق برحم (۱۴۶۷) (۱۰۳۵۵) ..... فی ن: (ثنا ابوالحسن)

جس پر تو سوار ہوتا ہو تو وہ بہتر ہے اور تہہ بند سے اوپر جو کچھ ہے۔ اور سوکھی روٹی کا ٹکڑا اور دیوار کے سائے سے زائد جو کچھ ہے قیامت کے دن بندے سے اس کا حساب لیا جائے گا۔

۱۰۳۵۸:...... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم مزکی نے ان کو موسیٰ بن عبدالمؤمن نے ان کو عبداللہ بن ہانی عقیلی نے ان کو ابو ہانی بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابراہیم بن ابوعبلہ نے ام درداء سے اس نے ابو درداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جسمانی طور پر عافیت عطا کیا جائے۔ اور اپنی چراگاہ یعنی جگہ اور ٹھکانے کے اعتبار سے امن میں ہو اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی ہو تحقیق اس کو دنیا نے جگہ دے دی۔

اے ابن آدم تجھے اس قدر کفایت کرے جو تیری بھوک کا سامان کر دے جو تیرے ستر کو ڈھک دے اور اگر تیرے پاس گھر ہو جو تجھے چھپائے اور تحفظ دے تو بس یہ کافی ہے اور اگر سواری ہو جس پر تو سواری کرے تو وہ ضرور رکھے۔ بے شک روٹی اور مٹکے کا پانی کافی ہے۔ اور ستر ڈھکنے کے ماسوا جو کچھ ہو اس کا تجھے حساب دینا ہوگا۔

۱۰۳۵۹:...... ہمیں خبر دی استاذ ابواسحاق اسفرائنی نے ان کو احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن وہب دینوری نے ان کو عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمٰن عقیلی نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۱۰۳۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو میں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ابوبکر زاہری نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن مہاجر نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم تیرے پاس جو کچھ ہے وہ تیرے لئے کافی ہے۔ اور آپ وہ تلاش کر رہے ہو جو تجھے گمراہ کر دے گا۔ اے ابن آدم نہ تو قلیل کے ساتھ آپ قناعت کرے بھوکے مریں گے اور نہ ہی کثیر کے ساتھ آپ شکم سیر ہوں گے۔ اے ابن آدم جب تجھے تیرے بدن میں سلامتی حاصل ہو تیرے ٹھکانے میں تجھے امن حاصل ہو اور تیرے پاس تیرے آج کے دن کی روزی موجود ہو تو پھر دنیا پر خاک ہو۔ یعنی ہلاکت ہو۔

۱۰۳۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن محمد شعیثی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یزید نے ان کو ابویحییٰ بزار نے ان کو ابوعصمہ حزان بیہقی نے ان کو عصمہ بن سلیمان واسطی نے ان کو سلام نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو خالد بن مہاجر نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس وقت آپ اپنے گھر میں امن میں ہوں اور جسمانی اعتبار سے عافیت میں ہوں اور آپ کے پاس ایک دن کی روزی بھی موجود ہو تو پھر (زیادہ) دنیا (طلب کرنے پر) خاک ڈالو۔

۱۰۳۶۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن نے یعنی ابن ابوشمیلہ نے ان کو ان کے والد نے اس نے سلمہ سے یعنی ابن عبیداللہ بن محصن نے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے اپنے بل میں (ٹھکانے اور گھر میں) امن والا ہو اپنے وجود اور جسم میں خیر و عافیت دیا گیا ہو۔ اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی موجود ہو پس گویا کہ دنیا نے اس کے لئے کفایت کر لی (یعنی اتنی بہرہ دنیا سے کافی ہے) اس باب کے تحت یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۳۶۳:...... تحقیق بخاری نے اس کو ذکر کیا ہے غیر جامع میں بشر بن مرحوم سے اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابو ابوشمیلہ انصاری سے اس نے سلمہ سے اس نے اپنے والد سے اور یہ نہیں کہا کہ اپنے والد سے اور سلمہ سے اور اسی طرح اس کو کہا ابوعیسیٰ نے۔

ہمیں خبر دی ابو جعفر مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو نصر احمد بن محمد بن خالد نے ان کو احمد بن محمد بن خلیل بزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو بشر بن مرحوم نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۶۴:......اور اسی طرح کہا ہے تاریخ میں عبدالرحمٰن بن ابوشمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبداللہ بن محصن نے ان کو ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سلیمان بن اشعث نے ان کو عبداللہ بن عبدالجبار خبائری نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حمید مزکی نے ان کو ان کے والد نے معاویہ بن حیدہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے دنیا میں سے کس قدر کفایت کرے گا۔ (آپ نے فرمایا) اگر گھر ہو تو یہ تو ضروری ہے اور اگر (سواری) کا جانور گدھا وغیرہ ہو تو وہ بھی ضرور باندھ اور اگر روٹی اور پانی کے لئے مٹی کا برتن ہو تو (بس اسی قدر دنیا کا اسباب کافی ہے) اور ستر ڈھکنے کے علاوہ جو کچھ ہے اس کے بارے میں آپ سے سوال ہوگا۔

۱۰۳۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو ماضی بن محمد نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبدالغفار ازدی نے ان کو ابویحییٰ وقار اور ایلی ہارون بن سعید بن ہیثم نے ان کو ابن وہب نے ان کو ماضی بن محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ جب بھوک کی خواہش شدت اختیار کر جائے تو لازم کر لے ایک روٹی اور مٹکے کے پانی کا ایک گھونٹ یا سادہ پانی اور حرملہ کی ایک روایت میں ہے۔ جب بھوک کا کتا (یعنی خواہش) ایک روٹی کے ساتھ اور سادہ پانی کے ایک گلاس کے ساتھ روکا جا سکے تو پھر دنیا پر اور اہل دنیا پر ہلاکت ہو۔

ضرورت سے زائد اسباب کا بروز قیامت حساب ہوگا

۱۰۳۶۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حریث بن سائب نے ان کو حسن نے ان کو حمران نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو چیز ابن آدم سے فاضل اور زائد ہو۔ سوکھی روٹی کا ٹکڑا۔ اور کپڑا جو اس کی شرم گاہ ڈھک دے اور گھر جو اس کو چھپائے بس اس کے سوا جو کچھ ہے وہ حساب ہے۔ قیامت کے روز اس کا اس سے حساب لیا جائے گا۔ چنانچہ حمران سے پوچھا گیا آپ کو کیا ہوا کہ آپ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے کیونکہ وہ بڑے خوش لباس تھے۔ فرمایا کہ دنیا نے مجھے جھکا دیا ہے۔ یہ الفاظ حدیث حربی کے ہیں۔

(۱۰۳۶۶)......أخرجه ابن عدی (۲۴۲۵/۶)

(۱۰۳۶۷)......اخرجه احمد والترمذی (۲۳۴۴) وقال : صحیح والحاکم (۳۱۲/۴) وصححه ووافقه الذهبی والطبرانی فی الکبیر (۹۱/۱ رقم ۱۴۷) من طریق حریث. به.

تین چیزوں کا حساب نہیں

۱۰۳۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد مدنی نے ان کو اسحٰق بن راہویہ نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ہشام بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

کہ تین چیزیں ہیں جن کا بندے سے حساب نہیں لیا جائے گا کپڑے کا ٹکڑا جس کے ساتھ انسان اپنی شرم گاہ چھپاتا ہے۔ اور روٹی کا ٹکڑا جس کو کھا کر وہ اپنی کمر مضبوط کرتا ہے۔ اور مخصوص سایہ جس کے ساتھ وہ سایہ حاصل کرتا ہے۔

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی ہے۔ یہ مرسل ہے مگر اس مفہوم میں جید اور عمدہ ہے اور ساتھ روایت کے لئے شاہد ہے۔

بہترین رزق

۱۰۳۶۹:.....ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوسعید حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو سعد بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا،

کہ بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ اور مخفی ہو اور بہتر رزق وہ ہے جو پورا ہو جائے۔

حضرت سعد سے مروی سابقہ صحیح حدیث میں ما یکفی سے یہی مذکورہ چیز مراد ہے۔

اللہ تعالیٰ غنی کو پسند فرماتے ہیں

۱۰۳۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابوبکر حنفی نے عبدالکبیر بن عبدالمجید سے ان کو بکیر بن مسمار نے ان کو عامر بن سعد نے کہ ان کے بھائی عمر حضرت سعد کے پاس آئے اپنی بکریوں کے ساتھ جو مدینے سے باہر تھیں سعد نے جب ان کو دیکھا تو فرمایا۔

کہ میں اس مال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جب وہ آ گیا تو اس نے کہا اے ابا جان کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ اپنی بکریوں میں چرواہے ہونے اور لوگ مدینے میں اس مال کی ملکیت میں جھگڑا کریں؟

چنانچہ حضرت سعد نے اپنے بیٹے عمر کے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ چپ ہو جا۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ متقی پرہیزگار غنی آدمی کو اور پوشیدہ آدمی کو پسند فرماتے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عباس بن عبدالعظیم سے اس نے ابوبکر حنفی سے۔

دنیا سے محبت پسندیدہ نہیں

۱۰۳۷۱:.....ہمیں خبر دی ابو محمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے.....اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبید بن عبیدہ نے ان کو معتمر

(۱۰۳۶۸).....اخرجه عبدالله بن احمد بن حنبل فی الزهد (۶۳) بتحقیقی من طریق بشر بن الحارث عن عیسی بن یونس. به.

(۱۰۳۶۹).....اخرجه احمد (۱/۱۷۲ و ۱۸۰ و ۱۸۷) من طریق أسامة بن زید. به.

(۱۰۳۷۰).....اخرجه مسلم فی الزهد (۱)

نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو خثیمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مشتبہ امور ہوں گے لہٰذا تم لوگ اپنے اوپر سنجیدگی اور متانت کو لازم کر لینا۔ بے شک ایک آدمی تم میں سے اگر خیر میں رہ کر کسی کے تابع اور پیچھے بھی رہے تو یہ اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ شر میں رہتے ہوئے سردار ہو۔

۱۰۳۷۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو عمرو بن عبید تیمی عبشمی نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں قریب ہے کہ تمہارے خلاف قومیں اس طرح مدعو کی جائیں گی جیسے ایک قوم کھانے کے اوپر بلائی جاتی ہے کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ کیا یہ کیفیت ہماری قلت اور تعداد میں کمی کی وجہ سے ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ وہ لوگ جھاگ ہوں گے جیسے سیلاب کی جھاگ ہوتی ہے۔ تمہارے دلوں میں کمزوری واقع کر دی جائے گی۔ اور تمہارے دشمن کے دل سے تمہارا رعب کھینچ لیا جائے گا اور یہ سب کچھ تمہاری دنیا سے محبت اور موت سے کراہت اور ناپسندی کی وجہ سے ہوگا یہ اسی طرح مروی ہے اسی اسناد کے ساتھ بطور موقوف روایت اور تحقیق ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے روایت کیا ہے ثوبان سے اس نے نبی کریم سے بطور مرفوع روایت کے۔

دو فرشتوں کا اعلان کرنا

۱۰۳۷۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے قتادہ سے اس نے خلید بن عبداللہ عصری سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں طلوع ہوتا ہرگز کسی بھی دن کا سورج مگر اس کے دونوں پہلوؤں کے ساتھ دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ دونوں اعلان کرتے ہیں اور وہ دھرتی پر رہنے والی تمام مخلوقات کو سنواتے ہیں جن وانس کے سوا۔ اے لوگو تم آجاؤ اپنے رب کی طرف بے شک جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ بہتر ہوتی ہے اس چیز سے جو کثیر ہو اور غافل کر دے اور غروب نہیں ہوتا کوئی سورج ہرگز مگر اس کے دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو اعلان کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ خرچ کرنے والے کو خرچ کر دینے کے بعد مزید عطا فرما اور روک کر رکھنے والے کا مال تلف اور ضائع فرما۔

جو شخص دنیا کو حاصل کرے

۱۰۳۷۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابومحمد حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو محمد بن ابوالسری نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو حجاج بن فرافصہ نے ان کو مکحول نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ راوی کہتے ہیں کہ قبیصہ کی ایک روایت میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مرفوع بیان کیا ہے۔ اور کہا کہ وکیع کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

(۱۰۳۷۲)۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۹۲)

تنبيه: في مسند الطيالسي العبسي بدلاً من العشمي وهو خطأ والصحيح العبشمي وانظر الجرح والتعديل (۶/۲۴۷)

(۱۰۳۷۳)۔۔۔۔۔أخرجه الحاكم (۲/۴۴۴ و ۴۴۵) من طريق قتادة وصححه ووافقه الذهبي.

(۱۰۳۷۴)۔۔۔۔۔أخرجه أبونعيم في الحلية (۳/۱۱۰) من طريق الفضيل بن عياض عن سفيان الثوري. به.

دنیا کو طلب کرتا ہے۔ حلال طریقے پر ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوئے۔ ایک دوسرے سے کثرت اور بڑھوتری کرتے ہوئے ریاکاری کرتے ہوئے وہ شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر شدید ناراض ہوگا۔ اور جو شخص دنیا کو حلال اور جائز طریقے پر طلب کرتا ہے۔
سوال اور بھیک سے بچنے کے لئے اور اپنے عیال اور بچوں کے لئے سعی کرنے کے لئے اور اپنے پڑوسی پر شفقت کرنے کے لئے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوگا۔ اور چمکتا ہوا ہوگا۔
اور اس کو روایت کیا ہے مہران بن ابوعمر رازی نے ثوری سے جیسے ہم نے اس کو روایت کیا ہے وکیع کی روایت میں۔

۱۰۳۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ فریابی نے ذکر کیا ہے حجاج بن فرافصہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں میں اس کو مرفوع ہی خیال کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو شخص دنیا کو حلال طریقے پر طلب کرے سوال اور بھیک سے بچنے کے لئے اور اپنے اہل کے لئے سعی کرنے کے لئے اور اپنے پڑوسی پر شفقت کرنے کے لئے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوگا اور جو شخص دنیا کو طلب کرے فخر کرنے اور ایک دوسرے پر زیادہ مال جتلانے کے لئے اور ریاکاری کرنے کے لئے وہ اللہ کو ملے گا اس حال میں کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرنے والی چیزیں

۱۰۳۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے زبید سے اور عبدالملک بن عمیر سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز نہیں جو تم لوگوں کو جنت کے قریب کر سکے اور تمہیں جہنم سے دور کر سکے مگر میں نے تم لوگوں کو اس کا حکم دے دیا ہے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم لوگوں کو جہنم کے قریب کر دے اور تمہیں جنت سے دور کر دے مگر میں نے تم لوگوں کو اس سے منع کر دیا ہے۔ اور بے شک جبرائیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات پھونک دی ہے کہ بے شک کوئی ذی روح ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ اپنا رزق پورا پورا حاصل کرے گا اس لئے اللہ سے ڈرتے رہو اور رزق کو طلب کرنے میں اختصار سے کام لو اور خوبصورت طریقے سے کام لو اور رزق کی تاخیر ہونا تم لوگوں کو اس بات پر نہ اکسا دے کہ تم اس کو اللہ کی نافرمانیوں کے ساتھ طلب کرنے لگ جاؤ۔ بے شک جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو صرف اور صرف اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ اللہ کی راہ میں ہے

۱۰۳۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبداللہ نے ان کو روح بن عمرو نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔
اچانک گھاٹی سے ہم لوگوں پر ایک جوان نمودار ہوا ہم نے جب اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو ہم لوگوں نے کہا کہ یہ نوجوان اپنے شباب

(۱۰۳۷۶)..... أخرجه ابن أبي شيبة (۱۳/۲۲۷) عن محمد بن بشر عن إسماعيل بن أبي خالد . به وليس فيه (زبيد)
وأخرجه البغوي (۱۴/۳۰۵) من طريق إسماعيل بن أبي خالد عن زبيد وعبدالملك بن عمير . به.
(۱۰۳۷۷)..... الصحيح رياح وهو ابن عمرو القيسي أبوالمهاجر الزاهد الكوفي (الجرح ۳/۵۱۱)

اور جوانی کو اور اپنی تازگی کو اور قوت کو اللہ کی راہ میں لگا دیتا (تو کیا ہی اچھا ہوتا) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری یہ گفتگو سن لی۔ اور فرمایا: اللہ کی راہ صرف یہی نہیں جو قتل ہو جائے بلکہ جس نے والدین کے لئے سعی کی بس وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے نفس کے لئے سعی کی تاکہ اسے پاک رکھے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔ اور ہاں جس نے سعی کی محض مال و دولت بڑھانے کے لئے وہ شیطان کی راہ میں ہے۔

دنیا میں زندگی بچانے کی بقدر روزی کی خواہش

۱۰۳۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو نفیع نے وہ ابوداؤد ہیں۔ اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابوداؤد نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی صاحب دولت مگر وہ عنقریب قیامت کے دن یہ پسند کرے گا کاش کہ وہ ایسا ہوتا کہ اس کو دنیا میں صرف بقدر زندگی بچانے کے روزی دی جاتی۔

اور یعلی کی ایک روایت میں ہے۔ نہیں کوئی ایک انسان خواہ وہ غنی ہو یا فقیر ہو مگر وہ عنقریب قیامت کے دن یہ پسند کرے گا اور چاہے گا کہ وہ دنیا میں زندگی بچانے کی مقدار روزی دیا جاتا۔

فقراء مہاجرین دولت مندوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۱۰۳۷۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو ابوہانی خولانی نے کہ اس نے سنا ابوعبدالرحمن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عمرو بن العاص کے پاس گئے جب کہ میں ان کے پاس پہلے سے موجود تھا انہوں نے کہا اے ابومحمد اللہ کی قسم ہم لوگ کسی شئی پر قدرت نہیں رکھتے نہ خرچہ نفقہ ہے نہ سواری ہے نہ مال و متاع ہے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو واپس آجانا ہمارے پاس۔

ہم تمہیں وہ کچھ دیں گے جو اللہ تمہارے لئے مقدر کرے گا۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کر دیں اور اگر تم چاہو تو صبر کر لو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا بے شک فقراء مہاجرین دولت مندوں سے قیامت کے دن چالیس سال سبقت لے جائیں گے۔

لہٰذا ان لوگوں نے کہا بے شک ہم لوگ صبر کریں گے ہم کسی شئی کا سوال نہیں کریں گے۔

۱۰۳۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن الحارث نے ان کو ابوعشانہ معافری نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا طبقہ اللہ کی مخلوق میں سے جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین ہوں گے جن کے ساتھ پل باندھے گئے جن کے ذریعے مشکلات سے تحفظ حاصل کیا گیا جب ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے تو اس کی ضرورت اور خواہش اس کے سینے میں رہ جاتی ہے جس کو وہ پورا نہیں کر سکتا۔

۱۰۳۸۱:...... ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دمعانی نے اور ابوالحسن علی بن عبداللہ خسروگردی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی محمد بن حسین رازی کاغدی نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو قتادہ بن فضیل نے اس نے سنا ابوحاضر

(۱۰۳۷۸) أخرجه هناد في الزهد (۵۹۶) عن أبي معاوية. به.

وأخرجه ابن ماجه في الزهد (۹) من طريق يعلى. به.

سے وہ حدیث بیان کرتے تھے وضین بن عطاء سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ میری امت کے فقراء دولت مندوں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابۂ کرام نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں یارسول اللہ ہمارے لئے ان کی تعریف کیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والے۔ میلے کچیلے کپڑوں والے ہیں۔ جن کو گھر کی دہلیز پر آنے کی اجازت نہیں دی جاتی جو کھاتے پیتے گھرانوں کی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے دھرتی کی تمام مشرقوں اور مغربوں میں۔ ان کو ہر ایسی چیز دی جاتی ہے جو ان پر وبال و پریشانی ہوتی ہے اور ان کو ہر وہ چیز نہیں دی جاتی جو ان کا حق ہے۔

۱۰۳۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع بن حسن صوفی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر انباری نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

کہ فقراء جنت میں اغنیاء سے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔

جنت میں فقراء کی کثرت ہوگی

۱۰۳۸۳:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو ابورجاء نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد کعبی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو مسلم بن زریر نے ان کو ابورجاء نے ان کو عمران بن حصین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنت والے زیادہ تر فقراء تھے۔ اور عوف کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر اہل جنت فقراء تھے۔ اس کے بعد دونوں روایات متفق ہوگئی ہیں۔ میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا میں نے دیکھا کہ اکثر اہل جہنم عورتیں ہی تھیں اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اس نے عثمان بن ہیثم سے اس نے عوف سے اور اسی طرح اس کو کہا ہے عبدالوارث نے ایوب سے اس نے ابورجاء سے اس نے عمران سے۔ امام بخاری نے کہا۔ اور کہا صخر نے اور حماد بن نجیع نے ابورجاء سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

زیادہ تر اہل جہنم عورتیں ہیں

۱۰۳۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن نجیع نے اور صخر بن جویریہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء اور مساکین تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اس میں عورتیں تھیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابواشہب کی حدیث سے اس نے ابورجاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۰۳۸۳).....(۱) سقط من (أ)

أخرجه البخاري في النكاح (۸۹) وقال في الرقاق (۱۶) تعليقاً تابعه أيوب وعوف وقال صخر يعني ابن جويرية وحماد عن أبي رجاء عن ابن عباس وانظر البعث والنشور للمصنف (۲۱۴)

(۱۰۳۸۴).....أخرجه مسلم (۲۰۹۷/۴) وانظر البعث والنشور للمصنف (۲۱۵) بتحقيقي.

۱۰۳۸۵:..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو ابورجاء عطاردی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جہنم میں دیکھا تو میں نے دیکھا کہ زیادہ تر اہل جہنم عورتیں تھیں اور میں نے جنت میں دیکھا تو زیادہ تر اہل جنت میں مساکین تھے۔

۱۰۳۸۶:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالاشہب نے اور جریر بن حازم نے اور مسلم بن زریر نے اور حماد بن نجیح نے اور صخر بن جویریہ نے ان کو ابورجاء نے ان کو عمران بن حصین نے اور ابن عباس نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اکثر اہل جنت فقراء تھے اور میں جہنم میں نظر ڈالی تو اکثر اہل جہنم عورتیں تھیں۔

۱۰۳۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر جو لوگ اس میں داخل ہوئے وہ فقراء تھے اور اصحاب جہد و مشقت رکے ہوئے تھے۔ اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اکثر جو اس میں داخل ہوئے وہ عورتیں تھیں۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سلیمان سے۔

خسارے والے لوگ

۱۰۳۸۸:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے کوفہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ کعبے کے سائے تلے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا:

هم الاخسرون ورب الكعبة

وہ لوگ سب سے زیادہ خسارے میں ہیں رب کعبہ کی قسم۔

کہتے ہیں کہ میں آیا حتیٰ کہ میں بیٹھ گیا میں زیادہ دیر نہ بیٹھا بلکہ میں اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے کہا آپ کے اوپر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ۔ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ اکثر لوگ ہیں ہاں مگر جو شخص ایسے ایسے مال کو (اللہ کے واسطے لوٹائے) اپنے آگے اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں اور وہ لوگ بہت کم ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے وکیع سے۔

اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

(۱۰۳۸۵)..... أخرجه مسلم (۲۰۹۷/۴) من طريق سعيد بن أبي عروبة. به.

(۱۰۳۸۶)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۸۳۳)

(۱۰۳۸۷)..... أخرجه المصنف في البعث (۲۱۳) بنفس الإسناد وقال أخرجه البخاري ومسلم في الصحيح من حديث سليمان ورواه معتمر وغيره عن سليمان وزادوا فيه في أهل الجد (الا من كان من أهل فقد أمر به إلى النار) وانظر البخاري (۳۹/۷ و ۱۴۱/۸) ومسلم (۲۰۹۶/۴)

(۱۰۳۸۸)..... أخرجه مسلم (۶۸۶/۲)

درہم ودینار کے بندہ کے لئے ہلاکت ہے

۱۰۳۸۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو دینار کا بندہ اور چادر و کملی کا بندہ اور درہم کا بندہ اگر اس کو دے دیا جائے تو خوش ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے ہلاک ہو جائے اور سر کے بل گر ایا جائے اور جس وقت کانٹا چبھا جائے تو کانٹا نہ نکالا جائے؟

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن مرزوق سے۔

دنیا سے رغبت کی ممانعت

۱۰۳۹۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوحمزہ نے ایک آدمی سے بنوطی سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے تبقر سے یعنی مال اور اولاد میں کثرت تلاش کرنے سے منع فرمایا تھا۔

۱۰۳۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اس کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو ابوبدر نے ان کو سلیمان بن مہران نے وہ اعمش ہیں۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے اعمش سے اس نے شمر بن عطیہ سے اس نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ سے۔ اور ابوبدر کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اور جائداد نہ حاصل کرو ورنہ دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔

ابومعاویہ نے زیادہ کیا اور ابن نذیر نے اپنی راویت میں۔ عبداللہ نے کہا کہ:

و براذان وما براذان و بالمدينة و ما بالمدينة.

ایک خادم اور ایک سواری

۱۰۳۹۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو حدیث بیان کی زائدہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عبدالرحمن بن خلف نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو

(۱۰۳۸۹)......اخرجه البخاري (۴/۴۱) الجهاد باب الحراسة في الغزو في سبيل الله.

(۱۰۳۹۰)......اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۸۰)

(۱۰۳۹۱)......اخرجه الترمذي (۲۳۲۸) وقال حسن والحاكم (۴/۳۲۲) من طريق الأعمش. به.

وصححه ووافقه الذهبي.

وقوله: وبراذان مابراذان وبالمدينة مابالمدينة اخرجه ابن ابي شيبة (۱۳/۲۴۱) و (براذان) وكان بالمدينة.

منصور نے ان کو شقیق نے ان کو سمرہ بن سہم نے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہاشم بن عتبہ میرے پاس مہمان بنے جب کہ ان کو تیر کا زخم لگ چکا تھا۔ چنانچہ معاویہ اس کی مزاج پرسی کے لئے داخل ہوئے تو یہ رو پڑے۔ معاویہ نے پوچھا کہ آپ کیوں روئے ہیں؟
کیا درد نے آپ کو بے قرار کر دیا ہے؟ یا دنیا پر آپ رو رہے ہیں؟ کہ اس میں سے اچھی اور عمدہ چیز چلی گئی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اور بقیہ کی روایت میں ہے کہ یا دنیا پر حرص کی وجہ سے۔ ان میں سے کوئی بات نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا۔ میں نے یہ چاہا کہ میں اس عہد کی تابعداری کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا۔ شاید کہ تو بہت سارا مال پالے جو لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہوگا۔ تو (اس میں سے) یعنی جمیع مال میں سے جو تیرے لئے کافی ہوگا وہ ہے ایک نوکر اور ایک سواری۔ چنانچہ میں نے پالیا اور میں نے جمع کر لیا (یعنی دونوں چیزیں حاصل کیں۔)

۱۰۳۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صعانی نے ان کو ابو عمرو ضریری بصری نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو ابو سنان نے ان کو مولی معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ! دنیا میں سے کس قدر کافی ہوتی ہے؟ فرمایا کہ ایک خادم جو تیری خدمت کرے۔ اور ایک سواری جس پر آپ سواری کریں اور رزق تو اللہ کے ذمہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نہیں رکا میں نے دوسری مرتبہ اعادہ کیا دو مرتبہ۔

دنیا میں سامان مثل مسافر گھڑ سوار کے ہونا چاہیے

۱۰۳۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حمید بن حمید نے ان کو حسن نے کہ حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس داخل ہوئے اور وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا اے ابو عبداللہ کس چیز نے آپ کو رولایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تم لوگوں کی محبت میں رو رہا ہوں۔ اور نہ ہی تمہاری دنیا میں رغبت میں رو رہا ہوں بلکہ میں تو رو رہا ہوں اس عہد پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ساتھ عہد کیا تھا۔ فرمایا تھا۔ کہ چاہئے کہ ہو تم سے ایک انسان کے لئے کافی دنیا میں سے مثل سامان مسافر گھڑ سوار کے ہے۔ (یعنی جیسے وہ صرف اور صرف جان بچانے کا سامان رکھتا ہے۔)

۱۰۳۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے اپنے شیوخ سے وہ کہتے ہیں حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس داخل ہوئے ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور وہ رو پڑے لہٰذا سعد نے پوچھا کہ اس کو کس چیز نے رولایا اے ابو عبداللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حالانکہ وہ آپ سے راضی تھے اور آپ ان کے پاس حوض کوثر پر جا کر ملیں گے اور آپ اپنے دوستوں سے بھی ملیں گے لہٰذا سلمان نے فرمایا۔ کہ میں موت کے خوف سے نہیں رو رہا ہوں اور نہ ہی دنیا پر حرص کرنے کے لئے بلکہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک عہد کیا تھا۔ اور عہد کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ چاہئے کہ تم میں سے ایک انسان کے گذارہ کرنے کی مقدار دنیا میں سے مثل سامان گھڑ سوار کے ہو۔ ارد گرد اس انداز سے کے۔

سوا اس کے نہیں کہ زیادہ زیادہ یہ ہو کپڑا دھونے کا گھڑا اور ایک پلیٹ (تھال) اور ایک وضو کرنے کا لوٹا۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے ان سے کہا اے ابو عبداللہ آپ بھی ہمیں کوئی وصیت کیجئے ہم آپ کے بعد اس پر عمل کریں گے انہوں نے فرمایا: اے سعد اللہ کو یاد کرنا اپنے فکر و غم کے

(۱۰۳۹۲)..... أخرجه الترمذي (۲۳۲۷) من طريق زائدة. به.

(۱۰۳۹۴)..... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱/۱۹۴ و ۱۹۵) من طريق سعد. به.

وقت جب آپ فکروغم میں واقع ہوجائیں۔اور اللہ کو یاد کرنا اپنے ہاتھ کو استعمال کرتے وقت جب آپ کوئی چیز تقسیم کرنے لگیں اور اللہ کو یاد کرنا اپنے فیصلے کے وقت جس وقت آپ کوئی فیصلہ کرنے لگیں۔

۱۰۳۹۶:..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عمر قطرانی نے اور عبدالرحمن بن خلف نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے اعمش سے اس نے ابوسفیان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد حضرت سلمانؓ کے پاس ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے گئے تھے جاکر ان سے کہا کہ اے ابوعبداللہ آپ کو خوشخبری ہونی چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے ہیں اور وہ آپ سے راضی تھے۔سلیمان نے کہا کیسے اے سعد حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے تمہارے ایک آدمی کے لئے اپنا گذارہ کرنے اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے دنیا کے مال متاع میں سے ایک گھڑسوار مسافر کے زادسفر کی مقدار ہونا چاہئے:

حتی یلقانی و لا ادری ماھذہ الاساو دحولی فبکینا جمیعاً

یہاں تک کہ وہ مجھ سے مل جائے مجھ سے ملاقات کرے اور میں نہیں جانتا کہ میرے اردگرد یہ کیا کیا کالے ناگ ہیں۔

سعد کہتے ہیں کہ یہ سن کر ہم سب رو پڑے۔

۱۰۳۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو شریح نے اور اسحاق بن اسماعیل نے ان کو ہشیم نے منصور سے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں جب سلمان کو وفات آن پہنچی تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا اے ابوعبداللہ حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں فرمایا کہ میں دنیا پر گھبرانے کے لئے نہیں رویا ہوں بلکہ اس لئے رویا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے عہد لیا تھا ہم نے وہ عہد چھوڑ دیا تھا انہوں نے ہم سے عہد لیا تھا کہ دنیا میں سے ہمارے ایک انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے صرف اتنا ہونا چاہئے جتنا ایک گھوڑے پر سوار مسافر کا زادسفر ہوتا ہے۔جب حضرت سلمان کا انتقال ہوگیا تو ان کے ترکے کو دیکھا گیا تو وہ صرف تیس درہم مالیت کا سامان تھا۔

دولت مندوں کے پاس آمدورفت پسندیدہ نہیں

۱۰۳۹۸:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو حسن بن حماد نے ان کو ابراہیم بن عیینہ نے ان کو صالح بن حسان نے ان کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو۔اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو میرے پیچھے آ کر تو پھر آپ کو چاہئے کہ دنیا کے اسباب میں سے ایک سوار مسافر کے زادسفر کی مقدار آپ کو کافی رہنا چاہئے اور تم دولت مندوں کے پاس آنا جانا نہ کرنا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا سے بے رغبتی

۱۰۳۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو حسن بن حماد نے اس نے مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے احمد بن یحییٰ

(۱۰۳۹۶) ..... فی الحلیۃ (۱/۱۹۵) من طریق ابی سفیان عن أشیاخہ عن سعد. بہ.

(۱۰۳۹۷) ..... انظر الترغیب للأصبھانی (۲۷۴) بتحقیقی.

حلوانی سے حسن بن حماد کوفی وراق سے اور روایت کیا ہے اس کو ابو یحییٰ حمانی صالح سے۔اس پر اختلاف کیا گیا۔پس کہا گیا کہ مروی ہے اس سے صالح سے اسی طرح ہشام سے اس نے اپنے والد سے۔اور کہا گیا کہ اس سے اور صالح سے اس نے عروہ سے بذاتہ۔

اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن محمد وراق نے صالح سے اس نے عروہ سے۔

۱۰۴۰۰:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے عامر بن ربیعہ کے بیٹوں میں سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی بکر بن عبدالوہاب نے ان کو واقدی نے ان کو ابن جریج نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت خباب بن ارت کے پاس ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے گئے تھے لہٰذا ہم نے کہا خوش ہو جایئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر جائیں گے انہوں نے کہا کہ کیسے خوش ہوسکتا ہوں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔حقیقت یہ ہے تمہارے ایک آدمی کو دنیا میں سے گھڑ سوار مسافر کے زاد سفر کی مثل کافی رہے گا۔اور وہ کیسے ہوگا۔یعنی وہ اس سے اپنے مکان مراد لے رہے تھے۔

۱۰۴۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کچھ لوگوں نے حضرت خباب بن ارت کی عیادت کی انہوں نے ان سے کہا کہ آپ تو خوش ہو جایئے اے عبداللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض پر جائیں گے۔خباب نے کہا یہ کیسے ہوگا؟ اور یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنے گھر کے نیچے کے پوشن اور اوپر کی منزل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔کہ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔سوا اس کے نہیں کہ تم میں سے کسی بھی ایک انسان کو دنیا میں سے صرف اسی قدر کافی ہوگا مثل سامان سوار کے۔

۱۰۴۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ کہتے کہ ہم لوگ حضرت خباب کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے پہنچے۔انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی ہم لوگ اس سے اللہ کی رضا چاہتے تھے لہٰذا ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا۔

پس ہم میں سے وہ شخص بھی تھا جو دنیا سے گذر گیا مگر اس نے اپنے اجر اور معاوضے میں سے کچھ بھی نہ کھایا ان میں سے ایک مصعب بن عمیر تھے جنگ احد کے دن شہید کر دیئے گئے اور صرف ایک چادر چھوڑ گئے تھے تو ہم لوگ اس کے ساتھ جب ان کی میت کے پیر ڈھکتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا۔اور جب ہم ان کا سر ڈھکتے تھے تو ان کے پیر ظاہر ہو جاتے تھے لہٰذا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی کہ ہم اس کا سر ڈھک دیں اور ہم اس کے پیروں پر اذخر نامی گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بعض وہ بھی ہیں جن کا ثمرہ بڑھا ہے اور وہ اس کو ہدیہ اور تحفہ دیتا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حمیدی سے۔

۱۰۴۰۳:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اپنے ایک ساتھی سے انہوں نے کہا حضرت ابودرداء نے حضرت سلمان کی طرف لکھا اے بھائی مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایک خادم خرید کیا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ بندے سے جب تک وہ خادم نہیں رکھتا۔جب وہ خادم رکھ لیتا ہے تو اس پر حساب و کتاب واجب ہو جاتا ہے اور بے شک ام درداء نے مجھ سے خادم مانگا تھا اور میں ان دنوں آسودہ حال بھی تھا مگر میں نے اس کو ناپسند کیا تھا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حساب کی بات سن رکھی تھی۔اور اے بھائی جان کون میرے لئے اور تیرے لئے سفارش کرے جب قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم

(۱۰۴۰۲)..... أخرجه البخاري في الرقائق (۱۶) عن الحميدي.

سے منہ پھیر لیا۔ کیا آپ حساب سے نہیں ڈرتے اور اے بھائی جان۔ آپ صرف صحبت رسول پر نہ اترائیے اس لئے کہ ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہنا ہے۔ اللہ جانے ہم لوگوں کو کن کن چیزوں سے سابقہ پڑے گا۔

۱۰۴۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو یسار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ثابت بنانی کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے انہوں نے ہمارے سامنے حضرت سلمان کا۔

حضرت ابودرداء کی طرف خط پڑھا۔ اس میں یہی کلام کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے معالج مقرر کرلیا ہے اگر آپ کو فائدہ ہوتا ہے تو یہ بہتر بات ہے۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے خادم مقرر کرلیا ہے تو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ کہ بندہ اللہ سے دور نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس سے جب تک خادم مقرر نہیں کرتا جب کر لیتا ہے تو اس پر حساب لازم ہو جاتا ہے۔

دنیا کے ساتھ اپنے آپ کو آلودہ کرنا

اسی طرح کہا تھا حضرت سلمان نے ابودرداء سے۔

۱۰۴۰۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوالحسین نے بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے دونوں نے کہا ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عراک بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک میں تم سب سے مجلس کے اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر ہوں گا۔

قیامت کے دن۔ یہ اس لئے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرمارہے تھے بے شک تم میں سے مجلس کے لحاظ سے مجھ سے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا سے اس کیفیت کے ساتھ نکلے جیسے میں اس کو دنیا میں چھوڑ کر جاؤں۔ اور بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم نہیں کوئی ایک تم میں سے مگر ہر ایک نے تم میں سے کسی قدر اپنے آپ کو دنیا کے ساتھ آلودہ کرلیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نشست

۱۰۴۰۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو صائغ نے ان کو حلوانی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبید نے ان کو محمد بن ولید نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اس عہد پر مرے جس پر اس نے مجھ سے عہد کیا۔

اور ابودرداء نے فرمایا اور ابوذر نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

قیامت کے دن نشست کے لحاظ سے مجھ سے قریب تر وہ شخص ہوگا جو دنیا سے اسی صورت پر نکلے گا جس ہیئت پر میں تم کو دنیا میں چھوڑ کر جارہا ہوں۔

رنج وغم کی گھاٹی

۱۰۴۰۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبید کندی نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو حارث بن سالم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے

(۱۰۴۰۵)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱/۱۶۱) من طريق يزيد بن هارون. به.

فرمایا تھا بے شک ہم لوگوں کے آگے ایک گھائی ہے سخت رنج وغم والی ہے اس سے سلامتی کے ساتھ نہیں گذر سکیں گے مگر ڈھیلے پیٹ والے (یعنی بھوکے رہنے والے) ابوذر نے کہا میں انہیں میں سے ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس ایک دن رات کی روزی ہے؟ اس نے بتایا کہ نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو واقعی خالی پیٹ رہنے والوں میں سے ہے۔

۱۰۴۰۸:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن سلیمان بن بنت مطر الوراق نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو موسیٰ بن مسلم نے وہ موسیٰ صغیر ہیں بلال بن سیاف سے اس نے ام درداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابودرداء سے کہا آپ اپنے مہمانوں کے لئے وہ چیز تلاش نہیں کرتے جو لوگ مہمانوں کے لئے کرتے ہیں۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے بے شک تمہارے آگے ایک سخت رنج وغم کی گھائی ہے جس سے بوجھل لوگ گذر نہیں سکیں گے۔ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس گھائی کے لئے ہلکا پھلکا رہوں۔

۱۰۴۰۹:..... ہمیں خبر دی استاذ ابواسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو مطین نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو موسیٰ صغیر نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے کہ ابودرداء سے مروی ہے انہوں نے ابودرداء سے کہا کہ کیا ہوا آپ نہیں طلب کرتے جیسے فلاں کرتے ہیں انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

دنیا پر آخرت کو ترجیح دینا

۱۰۴۱۰:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی بن حامد بن محمد رفاء نے ان کو عثمان بن سعد دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن زید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ باھلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھ پر یہ پیش کیا ہے کہ وہ میرے لئے مکہ کی پتھریلی زمین کو سونا بنادے تو میں نے کہا ہے نہیں اے میرے رب۔ بلکہ میں ایک دن بھوکا رہوں گا اور ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں۔ میں جب شکم سیر ہوں گا تو تیرا شکر کروں گا اور تیری حمد کروں گا۔ اور جب بھوکا ہوں گا تو تیری بارگاہ میں گڑ گڑاؤں گا اور آپ کو پکاروں گا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن ایوب سے اس روایت کی متابع روایت بیان کی ہے۔

۱۰۴۱۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان مرادی نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبید بن حنین نے انہوں نے سنا عبداللہ بن عباس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی چیز بچھی ہوئی نہیں تھی اور آپ کے سر کے نیچے سرہانہ رکھا ہوا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اور آپ کے پیر کے قریب رنگا ہوا چمڑا رکھا ہوا تھا اور آپ کے سر کے قریب ایک مشک لٹکی ہوئی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کے نشانات دیکھے (یہ منظر دیکھ کر) میں رو دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ قیصر وکسریٰ (دولت کے اس

(۱۰۴۰۸)..... أخرجه الحاكم (۴/۵۷۳ و ۵۷۴) وأبونعيم (۱/۲۲۶) من طريق أبي معاوية. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۰۴۱۰)..... أخرجه الترمذي (۲۳۴۷) من طريق يحيى بن أيوب. به وقال حسن وعلي بن يزيد يضعف في الحديث وسبق في الشعب برقم (۱۴۶۷)

(۱۰۴۱۱)..... أخرجه البخاري في التفسير (۶۶) والنكاح (۱۰۶) واللباس (۳۱) ومسلم في الطلاق (۵)

معیار پر ہیں جس پر وہ ہیں) اور آپ یا رسول اللہ اس حال میں ہیں۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر کیا آپ خوش نہیں ہیں اس بات پر ان کے لئے صرف دنیا ہی دنیا ہو اور آپ کے لئے آخرت ہو۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۰۴۱۲:.....اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثور کی ایک روایت میں ابن عباس سے انہوں نے عمر سے اس حدیث میں ہے فرمایا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت پر رزق کی وسعت کر دے۔اللہ نے اہل فارس و اہل روم کے لئے بھی تو وسعت کر رکھی ہے۔حالانکہ وہ لوگ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔اور فرمانے لگے۔ابن خطاب کیا تم شک میں مبتلا ہو؟

وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لئے ان کی نفیس اور ستھری چیزیں دنیوی زندگی میں ان کے لئے جلدی دے دی گئی ہیں۔

ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکروی نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے تھے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے عبید اللہ سے اسی کے ساتھ۔

۱۰۴۱۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر البستی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ابو سعید یحییٰ بن سلیمان جعفی نے مصر میں ان کو حدیث بیان کی عمرو بن عثمان بن سعید جعفی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے چچا ابو مسلم عبید اللہ بن سعید بن مسلم جعفی نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا وہ اپنے بالاخانے میں۔یعنی اوپر والے کمرے میں تھے۔وہ ایسے تھا جیسے کہ کبوتر کا ڈربا ہو آپ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے۔ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں یہ کیفیت دیکھ کر رو دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عبد اللہ آپ کو کس بات نے رولایا۔میں نے عرض کی یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ موٹے ریشم باریک ریشم حریر و دیباج پر لیٹتے ہیں اور آپ (اللہ کے رسول ہوتے ہوئے) چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ مت رو ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے لیکن میری مثال اور دنیا کی مثال ایک سوار کی جو کسی درخت تلے اترتا ہے پھر چل پڑتا ہے اور اس درخت کو وہیں چھوڑ دیتا ہے۔

۱۰۴۱۴:.....اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو حدیث بیان کی عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو صالح بن مالک نے ان کو عبید اللہ بن مسلم عجلی نے جو اعمش کے چلانے والے خادم تھے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: پھر اس نے اس روایت کو مذکورہ روایت کے مفہوم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔سوائے اس کے کہ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ ان کے لئے دنیا ہو اور تیرے لئے آخرت ہو۔میری مثال اس آدمی جیسی ہے جو شدید گرمی کے دن کسی درخت کے پاس گذرتے ہوئے اس درخت تلے سایہ حاصل کرنے کی غرض سے رک جائے پھر جب ٹھنڈا ہو جائے تو کوچ کر کے چلا جائے۔

۱۰۴۱۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن یعقوب نے

(۱۰۴۱۲)......أخرجه البخاری فی الأدب (۱۲۱) تعلیقاً وقال ابن أبی ثور عن ابن عباس.

ومسلم فی الطلاق (۵)

(۱۰۴۱۵)......أخرجه الترمذی (۲۳۷۷) وابن ماجه فی الزهد (۳) من طریق المسعود. به.

وقال الترمذی: حسن صحیح.

ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے۔ ان کو حدیث بیان کی مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابراہیم نے علقمہ بن قیس سے ان کو ابن مسعود نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے آپ اٹھے تو چٹائی نے آپ کے جسم پر نشان ڈال دیئے تھے۔ ابن مسعود نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ہمیں حکم دیتے کہ ہم آپ کے لئے کچھ بچھا دیتے اور ہم کچھ کر لیتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہے میرے لئے اور دنیا کے لئے؟ (یعنی مجھے دنیا سے کیا سروکار ہے) میری اور دنیا کی مثال تو محض اس سوار جیسی ہے جو کسی درخت تلے سایہ حاصل کرتا ہے پھر اس کو وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

مجھے دنیا سے کیا تعلق

۱۰۴۱۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابوجعفر احمد بن علی حراز نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل واسطی نے ان کو محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے مگر اندر جانے کی بجائے باہر سے واپس لوٹ آئے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس نے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فاطمہ کے دروازے پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا اس لئے واپس آ گیا تھا مجھے دنیا سے کیا تعلق؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ پردہ نقش و نگار دار تھا۔ علیؓ نے جا کر فاطمہؓ سے یہ بات کہی تو اس نے کہا کہ ابا جان جیسے حکم کریں میں وہی کرلوں گی اس پردہ کا۔ پھر علیؓ نے جا کر حضور سے بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا اس کو بنی فلاں کے پاس بھیج دو ان کو اس کی ضرورت ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوجعفر محمد بن جعفر سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے کہا یہ کہ یوں آپ نے فرمایا تھا کہ فلاں اہل بیت کے پاس بھیج دو ان کو ضرورت ہے۔

۱۰۴۱۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدینا نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن جناب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دنیا سے کیا تعلق اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری مثال اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار گرمی کے دن درخت کے نیچے لحظہ بھر سایہ حاصل کرے پھر اس کو چھوڑ کر چلا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل کا رہن سہن

۱۰۴۱۸:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن جدہ نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے مطلب سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بچھونا تھا جو پرانا تھا اور کھردرا بھی میں نے چاہا کہ میں اس پر دوسرا بچھونا یا پوش بچھا دوں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ نرم بن جائے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے اور دیکھا تو پوچھا کیا ہوا یہ؟

اے عائشہ۔۔۔۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے دیکھا کہ آپ کا بستر پرانا اور سخت ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ آپ کے لئے نرم بستر بن جائے۔ آپ نے فرمایا اس کو مجھ سے ہٹا دو۔ اللہ کی قسم میں اس کے اوپر نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ تم اس کو لوٹا لو۔

فرماتی ہیں کہ میں نے اوپر سے وہ اٹھا لیا جو میں نے بنایا تھا۔

۱۰۴۱۹:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حسب نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عارم ابونعمان نے

(☆)۔۔۔۔ غیر واضح۔

ان کو ثابت بن یزید نے اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن جناب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل کئی کئی راتیں خود بھی بھوکے رہتے تھے اور آپ کے گھر والوں کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ (جب کہ ان کا کھانا کوئی پر تکلف نہیں ہوتا تھا بلکہ) روٹی ان کی جو کی ہوتی تھی۔

اور عارم کی ایک روایت میں ہے آپ بھوکے رات گذارتے تھے۔ عشاء کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا۔ جب کہ ان کی عام روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۱۰۴۲۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے اور قتیبہ بن سعید نے۔ اسحاق نے کہا کہ ہمیں خبر دی اور قتیبہ نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والوں نے گندم کی روٹی سے کبھی مسلسل تین راتیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ وفات دے دیئے گئے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابوشیبہ سے اس نے جریر سے اور اس مفہوم میں تحقیق کئی روایات باب طعام میں گذر چکی ہیں۔

۱۰۴۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو احمد بن ازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجالد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں شعبی سے وہ مروان سے کہ اس نے سنا سیدہ عائشہ سے۔ کہ اس نے سیدہ عائشہ کی کھانے پر دعوت کی تھی۔ تو سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ بہت کم وقت ایسا ہوتا ہے کہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی جب بھی کھا لوں تو مجھے رونا آتا ہے پھر میں روتی ہوں۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو چھوڑ کر گئے تھے۔ پس اللہ کی قسم ہے کبھی گندم کی روٹی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو مرتبہ پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

۱۰۴۲۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن غزیہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونضر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ مہینہ مہینہ مسلسل گذر جاتا تھا اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں دیا جلانے کے لئے یا کسی اور ضرورت کے لئے آگ کی ایک چنگاری بھی نہیں دیکھتے تھے۔

۱۰۴۲۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ سے سنا کہتی تھیں کہ آل رسول پر مہینہ مہینہ گذر جاتا تھا ان کے پاس جلانے کے لئے دیا نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۴۲۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن بن صواف نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو علی بن عیاش نے اور حسین بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن مطرف نے ان کو ابوحازم نے ان کو عروہ

(۱۰۴۱۹)..... اخرجه الترمذي (۲۳۶۰) وابن ماجه في الأطعمة (۳۹) عن عبدالله بن معاوية الجمحي. به وقال الترمذي حسن صحيح.

(۱۰۴۲۴)..... اخرجه احمد (۶/ ۸۲) عن علي بن عياش ومحمد بن حسين. به.

بن زبیر نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں ہمارے اوپر تین تین چاند گذر جاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے کسی گھر میں کوئی آگ نہیں جلتی تھی میں نے کہا اے خالہ کہ تم لوگ پھر کس چیز پر زندگی گذارتے تھے۔ فرمانے لگی دو سیاہ چیزوں پر ایک پانی اور دوسری کھجوریں۔

۱۰۴۲۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن یوسف سعید نے ان کو حدیث بیان کی ان کے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو محمود بن یزید نے ان کو شقیق بن ابراہیم نے ابراہیم بن ادھم سے اس نے محمد بن زیاد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے فرمایا کہ بھوک۔ کہتے ہیں کہ میں خوف زدہ ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈرو نہیں اس لئے کہ قیامت کے دن کی شدت بھوکے رہنے والے کو نہیں پہنچے گی کیونکہ وہ دنیا میں حساب لے لیا گیا ہوگا۔

۱۰۴۲۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حاجی نے ان کو محمد بن بشر علبری نے مصر میں ان کو محمود بن یزید خراسانی نے ان کو محمد بن عبداللہ شیبانی نے ان کو شقیق بن ابراہیم بلخی نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ پھر میں رو پڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت رو۔

احمد بن عبداللہ شیبانی وہ جو یباری ہے وہ ان لوگوں میں تھا جو حدیث وضع کرتے تھے۔

یہ روایت ایک اور طریق سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہے۔ وہ سفیان ثوری سے وہ ابراہیم بن ادہم سے۔

۱۰۴۲۷:..... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن جعفر بغدادی نے ان کو محمد بن یوسف ہروی نے دمشق میں ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن جندی نے ان کو سفیان نے ابراہیم بن ادھم سے اس نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ کہ میں رو پڑا تو آپ نے فرمایا کہ مت رو۔

۱۰۴۲۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین جرشی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو یسار بن حاتم نے ان کو سہل بن اسلم عدوی نے ان کو حدیث بیان کی یزید بن ابی منصور نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس نے ابوطلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو دو پتھر اٹھائے۔

۱۰۴۲۹:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو ابوبکر جعفر بن محمد مستفاض فریابی نے ان کو ابوجعفر نفیلی نے ان کو زہیر نے ان کو سماک بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ نہیں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا تھا کہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ نہیں بھرتے تھے۔ کیا تم لوگ اس سے کم تر پر راضی نہیں ہو سکتے ہو۔ رنگ رنگ کھجوریں۔ اور مکھن۔ اور رنگ رنگ کپڑے پہننا۔

۱۰۴۳۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے اور عبداللہ بن ایوب نے دونوں نے کہا ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو ابوہاشم نے ان کو ابوہاشم صاحب زعفرانی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے یہ کہ انس نے ان کو حدیث بیان کی سیدہ فاطمہ رسول اللہ

(۱۰۴۲۸) أخرجه الترمذي (۲۳۸۱) من طريق سيار بن حاتم. به.
وقال غريب لانعرفه إلا من هذا الوجه

(۱۰۴۲۹) أخرجه الترمذي (۲۳۷۲) من طريق سماك بن حرب. به.
وقال : صحيح.

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیسا ٹکڑا ہے اے فاطمہ اس نے عرض کیا یہ روٹی کا ٹکڑا ہے میں نے روٹی پکائی تھی لیکن میرا دل نہیں مانا اکیلے کھانے کو بلکہ میں یہ ٹکڑا آپ کے پاس لے کر آگئی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لے کر کھالیا اور فرمانے لگے فاطمہ یہ تین دن بعد پہلا طعام ہے جو تیرے ابا کے پیٹ میں اترا ہے یہ الفاظ عبداللہ کی روایت کے ہیں۔

زیادہ مال رکھنے والے بروز قیامت غریب ہوں گے

۱۰۴۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابیوردی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے زید بن وھب سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں عشاء کے وقت چل رہا تھا ہم لوگ احد پہاڑ کی طرف دیکھنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ اگر احد پہاڑ سونے کا بن کر میرے پاس آجائے میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ وہ سونا ایک رات بھی میرے پاس رک جائے مگر اس میں سے ایک دینار بھی رک جائے جس کو میں نے دین کے لئے محفوظ رکھا ہو۔ مگر یہ کہ اس کو اللہ کے بندوں میں ایسے ایسے لوٹاؤں گا۔ اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں بائیں اور اپنے آگے۔ اس کے بعد آگے چلے اور چل کر فرمایا کہ زیادہ زیادہ مال رکھنے والے قیامت کے دن غریب تر ہوں گے ہاں مگر وہ شخص جو اس طرح اور اس طرح لوٹائے۔ یہاں ابومعاویہ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا اپنے دائیں بائیں اور سامنے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور جماعہ نے ابومعاویہ سے۔

اس کو نقل کیا ہے بخاری نے کئی طرق سے اعمش سے۔

۱۰۴۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن سہل دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید نے ان کو احمد بن شبیب نے ان کو میرے والد نے ان کو یونس نے ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ خوشی ہوگی کہ مجھ پر تین رات نہ گذرنے پائیں اور میرے پاس اس میں سے کوئی شئی ہو (یعنی سب اللہ کے بندوں میں تقسیم کردوں) مگر صرف اسی قدر کہ جس کو میں دین کے لئے محفوظ کر کے رکھوں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں احمد بن شبیب سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن زیادہ کی روایت سے اس نے ابوہریرہ سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت سے متعلق روایات

۱۰۴۳۳:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے اور ابن ابوالحنین نے اور علی بن عبدالعزیز نے آخرین میں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابونعیم نے اسماعیل بن ابوالصفر سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت دینار پہنچے آپ نے ان کو تقسیم کر دیا چھ دینار باقی بچ گئے وہ مجھے آپ نے کسی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس رکھوا دیئے رات جب کسی اہلیہ کی باری کے دن رات کو سونے لگے تو آپ کو نیند نہ آئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے چھ دینار کا کیا کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم لوگوں نے فلاں خاتون کے پاس رکھوا دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرے پاس لے کر آؤ۔ لائے گئے تو آپ نے پانچ انصار کے گھروں میں وہ تقسیم کر دیئے اس کے بعد فرمایا کہ اپنے

(۱۰۴۳۱)......(۱) فی ن: (وجه آخر)

أخرجه مسلم فی الزكاة (۱۰)

اہل خانہ سے کہ اس باقی حصے کے ساتھ آپ لوگ فائدہ اٹھاؤ۔آپ نے فرمایا کہ مجھے اسی بات کا حرص تھا (جو میں نے کر دیا ہے) اس کے بعد آپ آرام سے سو گئے۔

۱۰۴۳۴:.....ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابو سلمہ منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی بکر بن نصر نے ان کو موسیٰ بن جبر نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں ایک دن میں اور حضرت عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں دیکھتے جب وہ بیمار ہوئے تھے۔فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس چھے دینار تھے۔موسیٰ بن جبر کا کہنا ہے کہ یا سات دینار تھے چنانچہ اللہ کے نبی نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں مصروف ہوگئی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو صحت عطا کی۔پھر آپ نے مجھ سے ان چھے دینار کے بارے میں پوچھا؟ کہ کیا تم نے وہ چھے یا سات دینار تقسیم کر دیئے تھے تو میں نے بتایا کہ نہیں اللہ کی قسم نہیں کیے مجھے تو آپ کی بیماری نے مصروف کر دیا تھا کہتی ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ منگوا لیے پھر ان کو توڑ دیا اور فرمایا کیا گمان کیا جاتا اللہ کے نبی کے بارے میں اگر (میرا وصال ہو جاتا) اور اللہ سے مل جاتا اور یہ دینار میرے پاس ہوتے۔

اس بارے میں ایک روایت ابو سلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے بھی ہے۔

۱۰۴۳۵:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سعید بن سلام نے ان کو عمر بن سعید بن ابو حسین نے ابن ابو ملیکہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عقبہ بن حارث نے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر عصر سے واپس لوٹے مگر بڑی تیزی کے ساتھ لوٹے اور اپنی بعض بیبیوں کے پاس داخل ہوئے کچھ اس انداز سے کہ آپ کے جلدی جلدی داخل ہونے سے لوگوں کو حیرانی ہوئی پھر باہر آ گئے اور آ کر لوگوں کے چہرے کے وہ تاثرات آپ نے دیکھے جو آپ کے جلدی کرنے کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔آپ نے فرمایا کہ مجھے سونے کی ڈلی یاد آ گئی تھی جو میرے پاس پڑی تھی میں نے ناپسند کیا کہ وہ ڈلی ہمارے پاس رات گذارے میں نے جا کر اس کے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

۱۰۴۳۶:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عمرو بن سعید ابن ابو حسین نے ان کو ابن ابو ملیکہ نے ان کو عقبہ بن حارث نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جلدی جلدی نکل گئے (جب واپس آئے تو) پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ جلدی سے کیوں چلے گئے تھے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سونے کی ڈلی تھی میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات کو میرے پاس رہ جائے۔اس کے علاوہ دیگر نے کہیں لفظ کا اضافہ کیا ہے۔کہ میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابو عاصم سے۔

۱۰۴۳۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی حسن بن علی بن عفان نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے مسروق سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دینار کوئی درہم نہیں چھوڑا تھا نہ کوئی اونٹ اور نہ ہی کسی شئی کی کوئی وصیت کی تھی۔

اس کو مسلم نے راویت کیا ہے صحیح میں ابو بکر سے اس نے ابن نمیر سے۔

(۱۰۴۳۵).....أخرجه البخاري في الزكاة (۲۰) والصلاة (۳۰۹) من طريق عمر بن سعيد بن أبي حسين. به.

(۱۰۴۳۶).....أخرجه البخاري في الاستئذان (۳۲) عن أبي عاصم النبيل.

(۱۰۴۳۷).....أخرجه مسلم في الوصايا (۲)

۱۰۴۳۷:.....مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن جنید دقاق نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو مسعر نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو علی بن حسین نے اور عاصم نے ذر سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بوقت وفات) کوئی دینار۔ کوئی درہم کوئی غلام کوئی بکری اور کوئی اونٹ کچھ نہیں چھوڑا تھا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز

۱۰۴۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو جہیز میں یہ سامان دیا تھا۔ ایک کمبل ایک مشک اور ایک تکیہ چمڑے کا جس کے اندر اذخر نام کی گھاس بھری ہوئی تھی۔

۱۰۴۳۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے۔ ان کو حدیث بیان کی ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو مطلب بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ البتہ تحقیق میں سارے عرب کے بہترین انسان کے پاس داخل ہوا تمام مسلمانوں کے سردار کے پاس کہ رات کے اول حصے میں دلہن بننے والی خاتون نے رات کے آخر حصے میں چکی پر آٹا پیسا تھا۔ یہ سیدہ ام سلمہ تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں داخل ہوئی تھی کہ بیوہ تھی۔

بھوک وفاقہ پر اجر وثواب

۱۰۴۴۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو ہانی الخولانی نے یہ کہ ابوعلی عمرو بن مالک الجنبی نے اس کو حدیث بیان کی ہے فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ان سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو کچھ مرد نماز میں قیام نہ کر سکتے تو وہ گر جاتے تھے بھوک کی وجہ سے وہ لوگ اصحاب صفہ میں سے تھے یہاں تک کہ دیہاتیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مجنون اور دیوانے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھا کر پھرتے تو ان کی طرف چلے جاتے تھے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا اگر آپ لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اللہ کے ہاں اجر وثواب ہے تو تم یہ پسند کرتے کہ کاش کہ تمہارا فاقہ اور بھوک اور زیادہ ہوتی۔ کہتے ہیں کہ فضالہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو میں اس دن آپ کے ساتھ تھا۔

۱۰۴۴۱:.....ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو مسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ابو ہانی نے یہ کہ ابوعلی عمرو بن مالک نے ان کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا فضالہ بن عبید سے وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو کچھ لوگ قیام نہ کر سکتے اور گر جاتے تھے بھوک کی وجہ سے اور وہ لوگ اصحاب صفہ تھے اعراب کہنے لگے کہ یہ لوگ مجنون ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو ان لوگوں کے پاس لوٹ جاتے تھے ایک آپ ان کی طرف لوٹے اور فرمایا: اگر تم لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اجر اللہ کے پاس ہے تو تم یہ پسند کرتے کہ تمہاری حاجت اور غربت اور زیادہ ہوتا۔ فضالہ

(۱۰۴۳۸)..... اخرجه النسائي في النكاح (۸۱) وابن ماجه في الزهد (۱۱) من طريق عطاء بن السائب. به.

(۱۰۴۴۰)..... اخرجه الترمذي (۲۳۶۸) من طريق حيوة بن شريح.

وقال الترمذي: صحيح.

(۱۰۴۴۱)..... انظر الحديث (۱۰۳۱۶)

کہتے ہیں کہ میں اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

۱۰۴۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسین اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عمرو بن حارث نے ابوسعید سے یہ کہ ابوسعید خدری نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی حاجت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کیجئے اے ابوسعید بے شک فقر و غربت اس شخص کے ساتھ جو مجھ سے محبت کرتا ہے وادی کے اوپر سے سیلاب جس تیزی کے ساتھ نیچے آتا ہے اس سے بھی تیز اور جلدی اس کے پاس آتا ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ پہاڑ کے اوپر سے اس کے نیچے کی طرف میری کتاب میں تھا سعید بن ابوسعید سے۔

۱۰۴۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے بغداد میں ان کو ابومسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے پاس دو نقش دار کپڑے تھے انہوں نے اس پر بلغم تھوک دیا پھر وہ کہنے لگے (اپنے آپ کو) ٹھہر ٹھہر ابوہریرہ سوتی کپڑے میں بلغم تھوکتے ہو۔ میں نے خود کو اس وقت بھی دیکھا تھا کہ میں منبر رسول سے لے کر سیدہ عائشہ کے حجرے تک بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ اور کوئی آنے والا آتا تو وہ اپنا پیر میری گردن پر رکھ کر دیکھتا اور یہ خیال کرتا کہ میں مجنون ہوں (یعنی مجھ پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہے) حالانکہ میرے ساتھ کوئی جنون اور دیوانہ پن نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ میں تو بھوک سے نڈھال ہو کر گرتا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے۔

۱۰۴۴۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو محمد بن ہلال نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن گھر سے نکلا مجھے بھوک نے ہی نکالا تھا۔ میں مسجد میں آیا میں نے اصحاب رسول کے کچھ افراد کو وہاں پایا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اس وقت تمہیں کس چیز نے باہر نکالا؟ میں نے بتایا کہ مجھے تو صرف اور صرف بھوک نے باہر نکالا ہے۔ وہ بولے ہمیں بھی اس وقت بھوک نے باہر نکالا ہے۔ پھر ہم لوگ اٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ تمہیں اس وقت کس چیز نے باہر گھر سے نکالا؟ ہم نے بتایا کہ ہمیں صرف بھوک ہی لے آئی ہے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھال منگوایا اس میں کھجوریں تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آدمی کو ہم میں سے صرف دو دو کھجوریں دیں اور فرمایا کہ یہ کھجوریں کھاؤ اور اوپر سے پانی پی لو یہ تمہیں آج سارا دن کافی رہیں گی۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دانہ کھجور کا کھایا اور ایک دانہ چھپالیا اپنی گود میں۔ میں نے جب وہ دانہ اٹھایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا لہٰذا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے کھجور کیوں اٹھائی ہے میں نے بتایا کہ وہ میں نے اپنی امی کے لئے اٹھائی ہے آپ نے فرمایا اسے کھا جایئے میں آپ کو اور دو کھجوریں دے دیتا ہوں۔

۱۰۴۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو صدقہ بن خالد نے اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار شکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو یزید بن ابومریم دمشقی نے ان کو ابوعبداللہ مسلم بن مشکم نے ان کو عمرو بن غیلان ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے دعا کرتے ہوئے عرض کی اے اللہ جو شخص مجھ پر ایمان لے آیا ہے اور میرے ساتھ

(۱۰۴۴۳)...... أخرجه البخاري في الاعتصام (۱۷) وحماد هو ابن زيد.

(۱۰۴۴۵)...... أخرجه ابن ماجه في الزهد (۸) عن هشام بن عمار عن صدقة بن خالد. به.

تصدیق کی ہے اور جس نے یہ جان لیا ہے کہ جو کتاب میں لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے۔ تو اس کے مال کو کم کر دے۔ اور جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے میرے ساتھ تصدیق نہیں کی ہے جس نے یہ بھی نہیں جانا کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ حق ہے۔ تو اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور اس کی عمر کو لمبا کر دے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے ابو عبداللہ سے۔ مسلم بن مشکم نے یہ نہیں کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رزق میں برکت کی دعا

۱۰۴۴۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو غسان بن برزین نے ان کو سیار بن سلامہ ریاحی نے بنو تمیم سے اس نے براء سلیطی سے اس نے بنو عبس سے اس نے نقادہ اسدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس نمائندہ بھیجا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سواری کرنے کے لئے اپنی اونٹنی دے دے۔ اس شخص نے دینے سے انکار کر دیا۔ نمائندے نے آکر خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے آدمی کے پاس بھیج دیا۔ اس کے پاس بندہ پہنچا تو اس نے اونٹنی بھیج دی یہ شخص کھینچ کر اونٹنی کو لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو دعا فرمائی اے اللہ اس سواری میں برکت عطا فرما۔ اور جس نے اس کو بھیجا اس میں بھی برکت دے دے جو شخص لے کر آیا تھا اس نے عرض کی کہ جو لے کر آیا ہے اس کو بھی آپ دعا میں شامل فرمالیجئے۔ آپ نے فرمایا جو لے کر آیا ہے اس میں بھی برکت عطا فرما۔ یا وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے اونٹنی کا دودھ نکالا اور میں نے خوب دودھ نکالا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اس شخص کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے یعنی جس پہلے شخص نے منع کیا تھا۔ اور اونٹنی والے کے لئے یہ دعا کی اے اللہ اس کا رزق ایک ایک دن کا بنا دے۔ یحییٰ بن حسان بن زرین نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے۔

۱۰۴۴۷:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابواسحاق ابراہیم بن سلیمان نے ان کو مصبح بن ھلقام نے ان کو حدیث بیان کی قیس بن ربیع نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک میری امت میں سے وہ لوگ بھی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر کھڑا ہو کر کوئی سوال کر لے دینار کا یا درہم کا یا کسی بھی شئی کا تو تم میں سے کوئی بھی اپنے آپ کو اس کے مقابلے میں عزت دار سمجھتے ہوئے اس کو کچھ نہیں دے گا۔ حالانکہ (وہ اللہ کی بارگاہ میں اس قدر مقرب ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی حفاظت فرماتے ہیں

۱۰۴۴۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی عباس عنبری نے ان کو محمد

(۱۰۴۴۶)۔۔۔۔۔أخرجه ابن ماجه في الزهد (۸) عن عبدالله بن معاوية الجمحي عن غسان بن برزين. به. وأخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۵۱)

(۱۰۴۴۷)۔۔۔۔۔أخرجه أحمد في الزهد (۶۲) بتحقيقي من طريق سالم. به.

بن جہضم نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو عاصم بن عمر بن قتادہ نے ان کو محمد بن لبید نے قتادہ بن نعمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کی ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بعض کی حفاظت کرتا ہے۔ کھلانے میں اور پلانے میں۔ اور فروی کی ایک روایت میں۔ مریضہ کے بجائے سقیمہ کا لفظ ہے۔

۱۰۴۴۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو عبدالوہاب بن نجدہ حوطی نے ان کو ابن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے اس نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے محمد بن دین بن لبید سے اس نے رافع بن خدیج سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو دنیا سے اس کی ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے مریض کی حفاظت کرتا ہے پانی وغیرہ سے۔

۱۰۴۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو قعنبی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے محمود بن لبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل اپنے بندے کی دنیا سے حفاظت کرتے ہیں جیسے تم لوگ اپنے مریض کی کھانے پینے کے لئے حفاظت کرتے ہو۔

۱۰۴۵۱:...... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عثمان عجلی نے ان کو حسین جعفی نے وہ کہتے ہیں زائدہ نے ذکر کیا اہل بصرہ کے ایک شیخ سے اس نے امیہ بن قسیم سے اس نے حذیفہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مؤمن کی ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے چرواہا ہے ہلاکت والی چراگاہوں سے اپنی بکریوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۰۴۵۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر جرشی نے اور ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو ابو امیہ نے ان کو موسیٰ بن ہلال عبدی نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ولی اور نیک بندے کو آزمائش کے ساتھ حفاظت کرتا ہے جیسے گھر والے اپنے مریض کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دنیا سے حفاظت کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے مریض کی کھانے وغیرہ کے ساتھ حفاظت کرتا ہے۔

۱۰۴۵۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اسماعیل بن شروس سے اس نے عکرمہ بن خالد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبادت میں خوب مشغول رہتا تھا چنانچہ اس کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان اس کے پاس آیا اور کسی آدمی کی شکل بنا کر اس کے سامنے عبادت اس عبادت سے بڑھ چڑھ کر کرنے لگا پھر اس سے کہا کہ میں آپ کا ساتھی اور دوست بن جاؤں اس نے اجازت دے دی لہٰذا (وہ موقع کا انتظار کرنے کے لئے) اس کے آگے پیچھے پھرنے لگا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک فرشتہ اتارا اس کی مدد کے لئے شیطان نے جب اس کو دیکھا تو اس کو پہچان لیا مگر انسان نے اس کو نہیں

(۱۰۴۴۸)...... أخرجه الترمذي (۲۰۳۶) من طريق إسحاق بن محمد الفروي. به.

وقال: حسن غريب. (۱) في ن: (من الماء)

(۱۰۴۴۹)...... أخرجه الطبراني في الكبير من طريق إسماعيل بن عياش. به.

(۱۰۴۵۰)...... أخرجه الترمذي (۲۰۳۶) من طريق عمرو بن أبي عمرو. به.

(۱۰۴۵۱)...... (۱) غير واضح في الأصل

پہچانا جب شام ہوئی تو شیطان اس سے علیحدہ ہوجاتا تھا۔ چنانچہ فرشتے نے شیطان کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کو قتل کردیا۔ اس عابد نے اس سے کہا کہ میں نے ایسا ظلم کبھی نہیں دیکھا۔

کہ آپ نے ناحق اس کو قتل کردیا ہے حالانکہ وہ تو ایسا نیک تھا ایسا تھا ایسا تھا۔ پھر وہ عابد اور وہ فرشتہ ساتھ ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ وہ دونوں ایک بستی میں اترے تو بستی والوں نے ان کو اپنے پاس بطور مہمان کے ٹھہرایا اور ان کی مہمانی کی مگر اس فرشتے نے ان لوگوں کا ایک چاندی کا برتن اٹھالیا۔ پھر وہ ساتھ ساتھ چل دیئے پھر وہ دوسری بستی میں جا کر اترے ان لوگوں نے اس کو ٹھہرایا بھی نہیں اور نہ ہی ان کی انہوں نے ضیافت کی مگر اس فرشتے نے وہ برتن ان کو دے دیا۔ لہٰذا اس عابد نے کہا اس سے کہ جن لوگوں نے ہمیں ٹھہرایا اور ہماری ضیافت کی آپ نے ان کا تو برتن اٹھالیا۔

اور جنہوں نے ہمیں ٹھہرایا بھی نہیں اور ہماری ضیافت بھی نہیں کی آپ نے ان کو وہ برتن دے دیا۔ لہٰذا آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اس نے کہا کہ بہرحال میں نے جس کو قتل کردیا تھا۔ وہ شیطان تھا۔ وہ تمہیں فتنے میں واقع کرنا چاہتا تھا۔ اور جن کا میں نے برتن لے لیا تھا۔ وہ نیک لوگ تھے وہ برتن چاندی کا تھا ان لوگوں کے لئے وہ مناسب نہیں تھا۔ (اس لئے ان سے اٹھالیا تھا تاکہ وہ اس کو استعمال نہ کریں) اور یہ لوگ فاسق ہیں یہ اس کے استعمال کے زیادہ مستحق ہیں۔ فرمایا کہ اس کے بعد وہ فرشتہ اوپر آسمان کی طرف چلا گیا۔ اور یہ عابد اس کو دیکھتا رہ گیا۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا اور برا ہونے کی نشانی

۱۰۴۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن محمد بن موسیٰ ابوعلی قاضی نے ان کو حمزہ بن محمد کاتب نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے کیسے معلوم ہوسکے گا کہ میرے لئے اللہ کے ہاں کیا کچھ ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ جو چیز آپ دنیا میں سے طلب کرتے ہیں وہ آسانی کے ساتھ آپ کو مل جاتی ہے اور اگر کوئی چیز آخرت کی مانگتے ہیں تو وہ آپ کے لئے مشکل ہوجاتی ہے تو سمجھ لو کہ آپ خراب حالت پر ہیں۔ اور جس وقت دنیا کی کوئی چیز طلب کرتے ہیں وہ آپ کے لئے مشکل ہوجاتی ہے۔ اور امور آخرت میں سے کوئی چیز طلب کرتے ہیں تو وہ آپ کے لئے آسان ہوجاتی ہے تو سمجھ لیں کہ آپ اچھی حالت پر ہیں یہ روایت اسی طرح منقطع آئی ہے۔

۱۰۴۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ بے شک آدمی کوئی امر طلب کرتا ہے تجارت سے ہو یا امارت میں سے یہاں تک کہ جب اس پر تنگی ہوجاتی ہے اس کے دل میں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ساتوں آسمانوں کے اوپر یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ میرے فلاں بندے کے پاس جاؤ اور جا کر اس سے یہ معاملہ اور یہ امر ہٹادو میں اگر اس کے لئے اس امر کو آسان کردوں تو میں اس کو اس کے ساتھ جہنم میں داخل کردوں گا۔ فرمایا کہ وہ آکر اس کو اس سے ہٹا دیتا ہے۔

۱۰۴۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن احمد نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن رومی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا یعنی اس کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے لئے فرشتے کو کہتا ہے اس کو مالدار کردے وہ جب اس کو مالدار کردیتا ہے تو وہ خود بخود دعا عاجزی کرنے کو اور دعا مانگنے کو بھول جاتا ہے۔

(۱۰۴۵۵) ..(۱) هكذا في الأصل.

صاحب دنیا کی مثال

۱۰۴۵۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہلال بن محمد عجلی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو ہلال بن حق نے ان کو سعید جریری نے اور حسن بن ذکوان نے ان کو حسن بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایسا شخص جو پانی کے اوپر چلے مگر اس کے قدم تر ہوں گے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ایسا تو کوئی نہیں ہوسکتا جس کے قدم تر نہ ہوئے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب دنیا کی یہ مثال ہے وہ بھی گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔

مذکورہ راویوں کے علاوہ دیگر نے اس کو مرسل کیا ہے حسن سے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے داؤد طائی سے کہ اس نے کہا کہ دنیا انکار کرتی ہے کہ وہ حاصل ہو جائے مگر معاملہ گڈمڈ کر کے۔

۱۰۴۵۷:۔۔۔۔۔(مکرر ہے) اور ابو حازم سے مروی ہے کہ فرمایا تھوڑی سی دنیا بھی آخرت کے کثیر حصے سے مشغول اور غافل کر دیتی ہے۔

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے

۱۰۴۵۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن الدنیا نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے اس کو ابوداؤد خضری نے ان کو سفیان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے۔ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ اور مال جو ہے اس میں بڑی بیماری ہے لوگوں نے پوچھا کہ مال کی بیماری کیا ہے فرمایا ہے کہ فخر کرنے اور اترانے سے سلامتی میں نہیں رہ سکتا لوگوں نے پوچھا کہ اگر سلامتی سے رہ جائے تو؟

فرمایا کہ پھر اس کو درست کرنا اس شخص کو ذکر اللہ سے غافل کر دیتا ہے۔

دنیا آخرت کے مقابلے میں

۱۰۴۵۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مستورد بنی فہر کے بھائی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ اللہ کی قسم نہیں ہے دنیا آخرت کے مقابلے میں مگر مثل اس کے جو تم میں سے ایک آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈبو کر اٹھالے۔ اس کو چاہئے کہ غور کرے انگلی کیا کچھ دریا میں سے لے کر نکلی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے اسماعیل سے۔

۱۰۴۶۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن قیس نے ابراہیم بن مہاجر سے ان کو قیس بن ابوحازم نے اس نے مستورد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا لوگوں نے آپس میں آخرت کا تذکرہ کیا بعض نے کہا کہ بہرحال دنیا آخرت تک پہنچانے والی ہے۔ اسی میں عمل انسان کرتا ہے اسی میں نماز ہوتی ہے اسی میں زکاۃ ہوتی ہے۔ دوسرے گروہ نے کہا کہ آخرت جنت میں پہنچانے والی ہے اور بھی لوگوں نے کچھ نہ کچھ کہا جو اللہ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے کوئی شخص دریا میں پیدل چلے اور اس میں اپنی

(۱۰۴۵۷)۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من الزهد (۲۵۷) (۱۰۴۵۷)۔۔۔۔۔أخرجه المصنف في الزهد (۵٦)

(۱۰۴۵۹)۔۔۔۔۔أخرجه مسلم في صفة الجنة و النار (۱۵)

انگلی ڈبودے جو کچھ انگلی اس میں سے نکالے گی پس وہی دنیا ہے۔

۱۰۴۶۱:..... ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابواویس نے ان کو مالک نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔

۱۰۴۶۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو ابوالمثنی نے قعنبی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے علاء سے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے عبدالعزیز سے۔

دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے

۱۰۴۶۳:..... ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں مجھے فضیل بن عیاض سے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب بیان کیا کہ دنیا مؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔ فرمایا کہ یہ قید ہے دنیا کی لذات اور شہوات کو ترک کرنے کی وجہ سے بہر حال جو شخص نہ دنیا کی لذات کو چھوڑے نہ ہی شہوات کو اسکے لئے یہ کون سی قید ہے؟

۱۰۴۶۴:..... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے اس نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت والی زندگی ہے اللہ تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے اور ابن یوسف کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا ہے انس بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔

دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر و قیمت نہیں رکھتی

۱۰۴۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسین بن صفوان بردعی نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابوالدنیا نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے زکریا بن منظور بن ثعلبہ بن ابومالک سے ان کو ابوحازم نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ میں گذرے آپ نے ایک مردار بکری پڑی ہوئی دیکھی جس کی ایک ٹانگ پھولنے کی وجہ سے اٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس بکری کو دیکھ رہے ہو کہ یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر بے قدر و قیمت ہے لوگوں نے عرض کی جی ہاں یارسول صلی اللہ علیہ وسلم، فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جتنا یہ اپنے مالک کے آگے حقیر ہے اور دنیا ایک مچھر کے پر کے برابر قدر و قیمت رکھتی ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ کے برابر پینے کے لئے بھی نہ دیا جاتا۔

(۱۰۴۶۲) اخرجه مسلم (۴/ ۲۲۷۲) وسنن برقم: ۲۹۵۶

(۱۰۴۶۴) اخرجه البخاری فی فضل الانصار (المناقب) رقم ۱۹.

(۱۰۴۶۵) اخرجه ابن ماجه فی الزهد (۳) من طریق زکریا بن ثعلبة به.

۱۰۴۶۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد صنعانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبدالحمید بن سلیمان نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر قدر و قیمت رکھتی تو کافر کو اس میں ایک گھونٹ پینے کو ہی نہ دیا جاتا۔

۱۰۴۶۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی موسیٰ بن حسن نے ان کو قعنبی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالقاسم جعفر بن محمد ابراہیم مرسانی نے مکہ میں ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے ان کو سلیمان بن بلال نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض راستوں سے داخل ہو کر بازار میں داخل ہوئے وہاں آپ ایک مرے ہوئے بکری کے بچے کے پاس سے گذرے آپ نے اس کے کان کو ہاتھ لگا کر فرمایا کون تم میں سے اس کو ایک درہم کے بدلے میں لے گا ان لوگوں نے کہا ہم تو اس کو کسی شئی کے بدلے میں بھی نہیں لیں گے ہم اس کو کیا کریں گے؟ انہوں نے کہا تم پسند کرو گے کہ یہ تمہارا ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی اس میں عیب تھا۔ اب تو یہ مرا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر ہے جتنا یہ تمہارے نزدیک بے قدر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قعنبی سے۔

۱۰۴۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خداش نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی عبدالعزیز بن ابو حازم نے ان کو ان کے والد نے عبداللہ بن بولا سے اس نے اپنے والد سے اصحاب نبی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل احمر پر آئے انہوں نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی آپ نے غالباً اس کے کان سے پکڑا اور فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کوئی عزت رکھتی ہے لوگوں نے کہا اس کی کیا عزت ہوگی؟ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم جتنا یہ اپنے مالکوں کے آگے بے کار ہے دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر و قیمت ہے۔

۱۰۴۶۹:.....ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن عبید نے ان کو ابو عاصم نبیل نے ان کو محمد بن عمارہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ہدیہ کی چیز آئی آپ نے گھر سے کوئی ایسی چیز تلاش کی جس کے اندر اس کو رکھ دیں۔ فرمایا اس کو پست جگہ پر رکھ دیں۔ (یا پتھر پر) اگر دنیا اللہ کے نزدیک کسی چیز کے برابر ہوتی تو وہ کافر کو اس میں سے مچھر کے پر کے برابر نہ دیتے مثلاً پس کیا نکلتا ہے ابن آدم سے اگر چہ وہ کتنا اچھا مصالحہ وغیرہ اور نمک استعمال کرے۔ دیکھئے کہ کس چیز کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (یعنی نعمتیں کھاتا ہے اور کیا خارج کرتا ہے۔)

۱۰۴۷۰:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اوسی نے ان کو یزید بن عبدالملک بن یزید بن خصیفہ نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا مچھر کے پر کے برابر ہوتی اللہ کے نزدیک تو وہ اس میں سے مشرک کو کچھ بھی نہ دیتا۔

۱۰۴۷۰:.....(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو

(۱۰۴۶۶)..... أخرجه الترمذي (۲۳۲۰) من طريق عبدالحميد بن سليمان. به.

(۱۰۴۶۷)..... أخرجه مسلم (۴/۲۲۷۲)

(۱۰۴۶۸)..... أخرجه ابن قانع كما في الإصابة (۱/۱۷۳ و ۱۷۴) من طريق عبدالعزيز بن أبي حازم. به.

ابوجعفر نے ان کو سعید مقبری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی اللہ کے نزدیک چیز میں تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

دنیا کی حقیقت

۱۰۴۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے ان کو عبداللہ بن نجدہ حوطی نے ان کو بقیہ بن والد نے ان کو ابوالحجاج مہری نے ابومیمونہ لخمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے کے ڈھیر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا آجاؤ دنیا کی طرف اور آپ نے وہاں سے ایک کپڑے کی دھجیاں اٹھائی جو بوسیدہ ہو چلی تھی اسی کوڑے پر اور ہڈیاں جو بوسیدہ ہو چکی تھیں۔ آپ نے (لوگوں کو یہ دکھا کر فرمایا) کہ یہ دنیا ہے۔

۱۰۴۷۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے حر بن ضحاک بن سفیان کلابی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے ضحاک آپ کی خوراک کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ گوشت اور دودھ۔ فرمایا کہ اس کے بعد وہ کیا بن جاتا ہے؟ اس نے عرض کی آپ سرکار جانتے ہیں جو کچھ بن جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا جو کچھ بن کر ابن آدم سے نکلتا ہے اللہ کے نزدیک دنیا کی مثال اسی جیسی ہے (یعنی نجاست جیسی)۔

۱۰۴۷۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی میمونی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے یونس سے اس نے حسن سے اس نے عتی سے انہوں نے ابی بن کعب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک ابن آدم کا کھانا دنیا کے لئے ضرب المثل ہے جو کچھ ابن آدم سے نکلتا ہے اگر چہ وہ کیسے ہی نمک اور مصالحے استعمال کرے غور کرو کہ پھر وہ کیا ہو جاتا ہے۔

۱۰۴۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر ھذلی نے ان کو حسن نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ کے نزدیک دنیا کی حقارت رزالت میں سے ہے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ایک عورت نے قتل کر دیا تھا۔ (یعنی سبب بن گئی تھی) یہ اسناد ضعیف ہے۔ اور حضرت ابن عباس سے بطور موقوف روایت ان کے قتل کا قصہ مروی ہے وہ یہ ہے کہ بادشاہ کے بھائی کی بیٹی نے اس کے ذبح کرنے کے لئے ٹھانی۔ اس نے ذبح کر دیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہوا تھا۔ وہ بادشاہ کو پسند کرتی تھی اور یہ اس سے نکاح کرنا چاہتے تھے۔

۱۰۴۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو ابوالزنباع روح بن الفرج مصری نے ان کو یحییٰ بن سلیمان جعفی نے ان کو محاربی نے عبدالرحمٰن بن محمد سے اس نے سفیان ثوری سے اس نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچانتے ہیں، فرمایا کہ جب مرنے والا مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا کچھ بھیجا ہے؟ اور بنی آدم کہتے ہیں اس نے اپنے پیچھے کیا چھوڑا ہے۔

تین دوست

۱۰۴۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر معروف بن بیاض نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن عجلان نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے مال کی اور اس

(۱۰۴۷۳)...... فی ن : (أبو عبداللّٰه)

کے اعمال کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے تین دوست ہوں ان میں سے ایک اس سے کہے کہ تم جب تک زندہ رہو گے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب تم مر جاؤ گے میرا تیرا واسطہ ختم ہو جائے گا۔ نہ میں تیرا اور نہ تو میرا ہوگا یہ اس کا مال ہے اور دوسرا کہے میں اس وقت تیرے ساتھ ہوں جب تک تو قبر تک جا پہنچے جب تم قبر تک پہنچو گے تو نہ میں تیرا اور نہ ہی تو میرا۔ میرا تیرا تعلق ختم ہو جائے گا۔ یہ اس کا بیٹا ہے۔ تیسرا دوست کہے کہ میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں زندہ رہے تو یا مر جائے دونوں حالتوں میں تیرے ساتھ ہوں یہ اس کا عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ صورتوں کو نہیں بلکہ اعمال کو دیکھتے ہیں

۱۰۴۷۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو بن عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبدالرزاق بن مرزوق نے۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے یزید بن اصم سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتے تمہاری صورتوں کی طرف نہ ہی تمہارے مالوں کی طرف بلکہ وہ تو دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف اور تمہارے اعمال کی طرف۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو سے اور ناقد نے کثیر بن ہشام سے۔

۱۰۴۷۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو نصر فقیہ نے ان کو ابو عبداللہ بوشنجی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی مغیرہ نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ میں ان کو ابو الحسن احمد بن محمود بن احمد سمی نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حسن بن عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن معین نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو زناد اعرج سے اس نے ابو ہریرہ نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے فرمایا البتہ ضرور آئے گا ایک موٹا لمبا تڑنگا آدمی قیامت کے دن اور وہ مچھر کے پر کے برابر وزن نہیں کیا جا سکے گا (یعنی ترازوئے اعمال میں اتنا وزن بھی نہیں ہوگا۔)

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ فلا نقیم لهم یوم القیٰمة وزناً. ہم قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے ترازو ہی نہیں کھڑی کریں گے۔

اور ابن بکیر کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بے شک البتہ آئے گا (وہ وقت) آدمی پر۔ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ پڑھئے فلا نقیم له یوم القیٰمة وزناً. ہم ان کے لئے قیامت کے دن ترازو ہی نہیں اٹھائیں گے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ ابن بکیر سے اور محمد بن عبداللہ سے مروی ہے اس نے ابن مریم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا صنعانی سے اس نے ابن بکیر سے۔

اس امت کے بہترین اشخاص

۱۰۴۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عبدالرحمٰن بن خلف نے اور قنطرانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے اعمش سے اس نے سلیمان بن مسہر سے اس نے خرشہ بن حر سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا کہ مسجد میں آپ سب سے اونچا آدمی دیکھو تیری نظروں میں کہتے ہیں کہ میں نے سر اوپر اٹھایا تو اچانک دیکھا ایک آدمی پوشاک پہنے لوگوں سے باتیں کر رہا ہے میں نے کہا کہ یہ شخص ہے۔ اپنے سر کو ذرا نیچے جھکیے اور دیکھئے سب

(۱۰۴۷۷) اخرجه مسلم (۱۹۸۷/۴) واخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۵۴. ط / الریاض) بنفس الإسناد.

سے چھوٹے قد کا آدمی جو تمہیں مسجد میں نظر آئے تیری نظروں میں۔ میں نے دیکھا تو اچانک ایک مسکین ضعیف نظر آیا میں نے کہا کہ یہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔
البتہ یہ شخص قیامت کے دن بہتر ہوگا اللہ کے نزدیک زمین کی مٹی سے اس شخص سے۔

۱۰۴۸۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے اعمش سے۔
اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے وہ کہتے ہیں اعمش نے کہا ہے زید بن وھب سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ نے دیکھا ہے۔ (میں نے دیکھا تو) ایک آدمی اپنے دھیان میں ایک حلقے میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ خوب ہے آپ نے فرمایا کہ سر کو ذرا نیچے کرو اور مسجد میں سب سے کمتر انسان کو دیکھو میں نے دیکھا تو ایک مسکین ضعیف آدمی مسجد میں سب سے پیچھے تھا میں نے کہا کہ یہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے؟ البتہ یہ مسکین ضعیف بہتر ہے اس جیسے زمین بھری ہوئی لوگوں سے۔ (یعنی یہ مسکین ایک ہو اور اس مالدار جیسے لوگ ساری دنیا بھری ہوئی ہو پھر بھی یہ ایک ان سب سے بہتر ہے۔)
یہ الفاظ حدیث یعلی کے ہیں۔

۱۰۴۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی حسن اور قاسم نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ کی رائے۔ پھر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگوں میں سے شریف ترین آدمی ہے یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی سے رشتہ مانگے تو اس کو مل جائے کسی کے لئے سفارش کرے تو سنی جائے۔ اگر وہ کوئی بات کرے تو مانی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر دوسرا آدمی گذرا تو آپ نے پوچھا کہ تم لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ وہ بولے یا رسول اللہ یہ فقراء مسلمانوں میں سے ہے یہ تو اس قابل ہے کہ اگر کسی سے رشتہ مانگے تو کوئی نہیں دے گا اگر کسی کے لئے سفارش کرے تو کوئی قبول نہیں کرے گا اگر کچھ کہے تو کوئی بھی نہیں سنے گا۔ فرمایا کہ یہ مسکین۔ اس مالدار جیسے روئے زمین کے لوگوں سے بہتر ہے۔ یہ الفاظ حسن کی حدیث کے ہیں۔ اور قاسم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ اس جیسے بھری زمین کے لوگوں سے بہتر ہے۔ اور یوں نہیں کہا کہ انہوں نے کہا تھا۔ جناب کی رائے۔ (ہی معتبر ہے)۔
اور حسن نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صباح ابوجعفر جرجانی نے۔
بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں ابن ابواویس سے اس نے عبدالعزیز سے۔

۱۰۴۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بغوی نے "ح"۔
اور مجھے خبر دی ابوعمرو مقری نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حفص بن میسرہ نے العلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے پراگندہ غبار آلودہ بالوں والے۔ دروازوں سے دور بھگائے ہوئے ایسے (قبول بارگاہ خداوندی میں بھی) کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر کہہ دیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے۔

(۱۰۴۸۰)...(۱) فی أ: (الأعرج)　　(۱۰۴۸۱)... أخرجه البخاري في الرقاق (۱۲)

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سوید بن مسعود سے۔

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی قسم کو رد نہیں فرماتے

۱۰۴۸۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو جعفر بن عبیداللہ بن انس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمارہے تھے، بہت سارے بکھرے بالوں والے غبار آلود جسم والے پوشیدہ پھٹے پرانے لباس والے ایسے بھی (مقبول بارگاہ ایزدی ہوتے ہیں) کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر دعا کردیں تو وہ ان کی قسم کو پورا کردے گا۔

۱۰۴۸۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن عزیز ایلی نے ان کو سلمہ بن روح نے اس کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے کمزور لوگ ایسے ہیں جن کو لوگ بھی ضعیف سمجھتے ہیں پھٹے پرانے لباس والے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کردے گا۔ ان میں سے ایک تو براء بن مالک بھی ہیں بے شک براء مشرکین کی ایک بھیڑ اور انبوہ کے ساتھ ٹکرائے تھے مشرکوں نے مسلمانوں کو بہت دور کردیا تھا۔

اس لئے لوگوں نے ان سے کہا تھا۔ اے براء بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو اگر آپ اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو وہ تیری قسم پوری کردے گا۔ لہٰذا آپ اپنے رب کو قسم دیجئے۔ لہٰذا براء نے دعا کی کہ اے میرے رب میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ جب مشرکوں سے مڈھ بھیڑ ہو تو ہم فتح یاب ہوجائیں۔ پھر سوس کے پل پر مقابلہ ہوا اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچی۔ لوگوں نے کہا اے براء آپ اللہ تعالیٰ کو قسم دیجئے۔ انہوں نے دعا کی اے میرے مالک جب کفار کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہو تو مجھے اپنے نبی کے ساتھ لاحق کردینا۔ اب جب مقابلہ ہوا تو حضرت براء قتل ہو کر شہید ہوگئے۔

۱۰۴۸۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو معبد بن خالد نے ان کو حارثہ بن وہب نے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتلادوں ہر کمزور۔ اور کمزور سمجھا جانے والا انسان (جو کہ ایسا مقبول بندہ ہو کہ) اگر اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو وہ اس کی قسم کو پورا کردے۔ اور فرمایا کہ اہل جہنم ہر مغرور متکبر اجڈ جھگڑالو ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا صحیح میں حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

حوض کوثر

۱۰۴۸۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو محمد بن مہاجر نے عباس بن سلام لخمی سے یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے میرے پاس ابوسلام حبشی کو بھیجا اور میرے پاس خط بھیجا اس نے آکر کہا کہ میں آپ کے پاس بھیجا گیا ہوں کہ میں حوض کوثر کے بارے میں آپ کے منہ سے حدیث سنوں ثوبان والی حدیث، بس ابوسلام نے کہا کہ میں نے

(۱۰۴۸۲)......أخرجه مسلم (۲۰۲۴/۴)

(۱۰۴۸۳)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲۹۱/۴ و ۲۹۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۰۴۸۴)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۳۸)

ثوبان سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میرا حوض (اس قدر بڑا ہوگا۔ جیسے) عدن سے لے کر عمان بلقاء کا فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی بڑا۔ اس کے ڈونگے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے (کثرت میں یا چمکنے میں) اس کا پانی شہد سے شیریں تر ہوگا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔

جو شخص ایک بار اس میں سے پی لے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا ہمیشہ کے لئے سب سے پہلے میرے پاس اس پر میری امت کے فقراء اور غریب پہنچیں گے۔

حضرت عمر نے فرمایا یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ بکھرے ہوئے سروں والے میلے کچیلے کپڑوں والے جو مالدار عورتوں سے رشتہ نہیں کر سکتے اور جن کے لئے لوگوں کے بند دروازے نہیں کھولے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اللہ کی قسم میں نے آرام اور نعمتوں میں پروردہ فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا ہے اور اس کے لئے بند دروازے کھول دیئے ہیں ہاں مگر یہ ہے کہ اللہ مجھ پر رحم کر دے گا۔ لا محالہ۔ اور اللہ کی قسم میں اپنے سر میں تیل نہیں لگاتا یہاں تک کہ وہ بکھر جاتا ہے۔ اور میں اپنے کپڑے نہیں دھوتا ہوں یہاں تک کہ جو میرے جسم سے لگے ہوئے ہیں وہ میلے ہو جاتے ہیں۔

اہل جنت کے بادشاہ

۱۰۴۸۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبید فقیہ نے ان کو ابو قریش حافظ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن علی بن حمزہ مروزی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ایوب نے حسن سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اہل جنت کے بادشاہ وہ ہوں گے ہر بکھرے بالوں والا غبار آلود پھٹے پرانے کپڑوں والا (دنیا میں) جو لوگ امراء کے دروازوں پر اجازت مانگیں تو ان کو اجازت نہ ملے۔ اور رشتہ مانگیں تو کوئی ان کو نکاح نہ دے۔ اور جب وہ کوئی بات کہیں تو کوئی ان کی بات پر کان نہ دھرے۔ جن کی دل کی خواہش دل کے اندر ہی کروٹیں لیتی رہے۔ اگر اس کے ایمان کی روشنی پورے اہل زمین میں تقسیم کی جائے تو ان کو پوری ہو جائے۔

۱۰۴۸۷:.....اور ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد زاہد نے ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ رازی نے ان کو سہل بن زنجلہ رازی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے عوف سے اس نے حسن سے میرا خیال ہے کہ ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت کے مالک۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں فرمایا کہ لفظ طلبوا کی بجائے لفظ خطبوا فرمایا۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا اسحاق بن احمد رازی نے اسحاق بن سلیمان سے۔

۱۰۴۸۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو بکر ربوبخی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو دحیم نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں خبر دی ابو اسحاق رازی نے ان کو احمد بن عمیر بن حوص نے ان کو موسیٰ بن عمر نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو زید بن واقد نے ان کو بشر بن عبداللہ نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے سرداروں کے بارے میں نہ بتلا دوں (وہ ہے) ہر ضعیف اور کمزور سمجھا ہوا پھٹے پرانے کپڑوں والا جس کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہو اور (اللہ کے نزدیک ایسا مقرب ہو کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دے تو وہ ضرور پوری کر دے۔

(۱۰۴۸۵).....اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۳۸)

(۱۰۴۸۵).....اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۹۵) وانظر مسند عمر بن عبدالعزيز (۶۳) بتحقيقي.

۱۰۴۸۹: ...ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن حسن قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ہند بنت حارث نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو وہ فرما رہے تھے۔ لاالٰہ الااللّٰہ۔ آج رات کس قدر خزانے اترے ہیں لاالٰہ الااللّٰہ. اللہ نے کتنے فتنے اتارے ہیں جگائے گا حجروں میں رہنے والیوں کو بہت سی ساری عورتیں دنیا میں کپڑے پہننے والی ننگی ہوں گی آخرت میں۔

اس کو بخاری نے نقل کیا صحیح میں کسی دوسری وجوہ سے اس نے معمر سے۔

ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی کا شان نزول

۱۰۴۹۰: ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ اور میں کہتا ہوں۔ کہ یہ آیت۔

و لاتطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی.

اے پیغمبر ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹاؤ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

محمد بن اسماعیل نے کہا تھا۔ کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی مقدام بن شریح نے ان کو ان کے والد نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ یہ لوگ گھٹیا ہیں۔

یعنی جو لوگ (اے محمد) تیرے ساتھ ہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بھی کوئی خیال واقع ہو گیا لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

و لا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون وجھہ.

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹائیے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں جو اس کی رضا تلاش کرتے ہیں۔

یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الیس اللّٰہ باعلم بالشاکرین تک پڑھی۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں سفیان ثوری کی اور اسرائیل کی حدیث سے۔

۱۰۴۹۱: ...ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے ان کو حدیث بیان کی حنظلی نے ان کو عمرو بن محمد قرشی نے ان کو اسباط ہمدانی نے ان کو کدی نے ان کو خباب بن ارت نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

و لاتطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون وجھہ

کے بارے میں فرمایا کہ اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن فزاری آئے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلال حبشی صہیب رومی اور عمار بن یاسر اور خباب بن ارت کے ساتھ اور دیگر کمزور لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا۔ انہوں نے جب ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا تو ان کو حقیر گردانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ان کے لئے کہنے (علیحدہ بیٹھ کر کہا) کہ ہم لوگ یہ پسند کرتے ہیں آپ ہمارے لئے ایک ایسی نشست کا انتظام کریں جس سے عرب ہماری برتری جان سکیں۔ اور عرب کے وفود آپ کے پاس آتے رہتے ہیں اور ہم ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں۔ جب ہم لوگ آیا کریں تو آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیا کریں اور ہمارے پاس سے اٹھا دیا کریں جب ہم چلے جایا کریں تو آپ چاہیں تو پھر ان کے پاس بیٹھ جایا کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی طبعی نرمی اور شرافت کی بنا پر) ان کی بات مان لی انہوں نے کہا کہ اس بات کی تحریر ہمارے لئے لکھ دیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے صحیفہ منگوایا اور لکھنے کے لئے علی کو بلایا۔ یہ

(۱۰۴۹۰) ...اخرجہ مسلم فی الفضائل (۵۱)

مسکین کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جبرائیل علیہ السلام اترے اور کہا:

و لاتطرد الذین یدعون ربھم بالغداة و العشی یریدون وجھہ

اے پیغمبر! اپنے پاس سے ان لوگوں کو مت ہٹاؤ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں۔ الخ

اس کے بعد اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا اور فرمایا:

و کذالک فتنا بعضھم ببعض لیقولوا اھؤلاء من اللّٰہ علیھم من بیننا الیس اللّٰہ باعلم بالشاکرین.

ہم اسی طرح ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ آزماتے ہیں تاکہ یہ لوگ یوں کہیں کیا یہی ہیں

جن پر اللہ نے ہمارے علاوہ احسان کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو خوب نہیں جانتا؟

اس کے بعد فرمایا:

و اذا جاءک الذین یؤمنون بأیاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمة الخ.

(اے پیغمبر) جب تیرے پاس وہ لوگ آتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہو تم پر سلامتی ہو

تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لکھ دیا ہے۔ الخ

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس آیت کے نزول کے بعد وہ لکھنے والا صحیفہ) پھینک دیا اور ان لوگوں کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور فرمایا کہ:

کتب ربکم علی نفسہ الرحمة

کہ تمہارے رب نے اپنے نفس پر رحمت کو لکھ دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس دن سے ہم نے اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے پھر جب قیام کا ارادہ کرتے تھے تو اٹھ جاتے تھے اور ہمیں چھوڑ دیتے تھے۔ لہٰذا پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

و اصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداة و العشی یریدون وجھہ و لا تعد عیناک عنھم.

آپ اے پیغمبر! اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھا کریں جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اسی کی رضا طلب کرتے ہیں

اور آپ ان سے اپنی نگاہیں نہ ہٹایا کریں اور آپ اشراف کے ساتھ بیٹھئے۔

مگر:

و لاتطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا

اور مت مانئے بات اس شخص کی ہم نے جس کے دل کو اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔

یعنی اقرع اور عیینہ۔ کہتے ہیں کہ پھر اللہ نے ان کے لئے دنیوی زندگی کی مثال بیان فرمائی۔ اور دو آدمیوں کی مثال (سورۂ کہف میں) لہٰذا اسی طرح ہم پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے جب وہ ساعت پوری ہو جاتی تھی جب اٹھنا چاہتے تھے تو ہم لوگ اٹھ جاتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ جاتے یہاں تک کہ آپ خود اٹھ جاتے۔

اس امت کے وہ لوگ جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا

۱۰۴۹۲:..... ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ سلمی نے ان کو ان کے دادا اسماعیل بن نجید نے اور محمد بن محمد بن احمد بن اسحاق حافظ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو بشر بن ہلال صواف نے ان کو جعفر بن سلیمان نے معلی بن زیاد سے اس نے علاء بن

(۱۰۴۹۲)..... أخرجه أبو داود في العلم (۱۳) عن مسدد عن جعفر بن سليمان. به.

بشیر سے اس نے ابوالصدیق ناجی سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت میں تھا جس میں ضعفاء مہاجرین تھے اور بعض ان کے بعض سے چھپ رہا تھا ننگے ہونے کے ڈر سے اور ایک تلاوت کرنے والا ہمارے سامنے تلاوت کررہا تھا ہم اس کی قرأت سن رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوگئے جب قرأت کرنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم کہا اور پوچھا کہ تم لوگ کیا کررہے تھے ہم نے عرض کی یارسول اللہ یہ قاری ہمارے سامنے قرأت کررہا تھا اور ہم اس کی قرأت سن رہے تھے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کردیے ہیں جن کے بارے میں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ان کے ساتھ ٹھہروں۔ کہتے ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ اپنے آپ کو ہمارے اندر سکون و آرام دیں پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسے ہوجاؤ (یعنی حلقہ بنالو) لہٰذا لوگوں نے حلقہ بنالیا جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو نہیں پہچانتے تھے۔ کہتے ہیں کہ وہ سب کمزور مہاجرین تھے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہوجاؤ اے غریب مہاجرین مکمل کامیابی کے ساتھ قیامت کے دن تم لوگ جنت میں دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوگے جس کی مقدار پانچ سو سال ہوگی۔

۱۰۴۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو رملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے اور حدیث بیان کی ابوہانی حمید بن ہانی نے اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس آئے اور میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ بولے اے ابومحمد! اللہ کی قسم بے شک ہم لوگ اللہ کی قسم ہم لوگ کسی شئی پر قادر نہیں ہیں نہ خرچے پر نہ سواری پر نہ ہی سامان و اسباب پر قدرت رکھتے ہیں۔ عبداللہ نے ان سے کہا، تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اگر تم لوگ چاہو تو ہمارے پاس واپس لوٹ کر آنا ہم تمہیں اتنا کچھ دیں گے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پسند کرے گا اور اگر تم لوگ چاہو تو ہم بادشاہ سے تمہارا تذکرہ کرتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو تم صبر کرو بے شک میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک فقراء مہاجرین دولت مندوں سے قیامت کے دن چالیس سال کی مقدار سبقت لے جائیں گے تو لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بے شک ہم لوگ صبر کرکے رک جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اے ابومحمد میں فقراء مہاجرین میں سے ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تیرا گھر بار اور بیوی بچے ہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ہیں۔ انہوں نے کہا تو دولت مندوں میں سے ہے۔ اس نے کہا کہ میرا تو نوکر بھی ہے فرمایا پھر تو بادشاہوں میں سے ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے۔

۱۰۴۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریشی نے ان کو حسن بن سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مؤلفۃ القلوب آئے (یعنی جن کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو مال دے دیا کرتے تھے۔) عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس۔ اور مالدار لوگ وہ بولے یارسول اللہ آپ اگر مسجد کے بیچ میں بیٹھا کریں۔ اور ان لوگوں کو ہم سے دور کردیا کریں۔ اور جبوں والی روحوں کو۔ اس بات سے ان کی مراد ابومحمد، سلیمان اور فقراء مسلمانوں سے تھی اور ان دنوں ان پر اون کے جبے تھے اور ان کے سوا ان پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں ہوتا تھا۔ اگر آپ ایسے کریں تو ہم آپ کے پاس بیٹھا کریں گے اور آپ سے باتیں کیا کریں گے اور آپ سے کچھ سیکھا کریں گے۔ لہٰذا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی. تا. اعتدنا للظالمین نارا.

کہ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ نارا تک۔ یعنی ان کو آگ سے ڈرایا۔

(۱۰۴۹۴) عزاه السیوطی فی الدر (۲۱۹/۴) الی ابن مردویه و أبی نعیم فی الحلیة و المصنف.

لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان سب سے خیریت پوچھنے لگے اور سب کے پاس انفرادی طور پر گھہرنے لگے یہاں تک کہ مسجد کے آخر تک پہنچے اور وہ سب اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نہیں مارا یہاں تک کہ مجھے حکم دے دیا کہ میں خود کو اپنی امت کی ایک قوم کے ساتھ روک رکھوں تمہارے ساتھ جینا ہے اور تمہارے ساتھ ہی مرنا ہے۔

ضعیف اور کمزوری کے سبب رزق دیا جانا

۱۰۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔اور مجھے خبر دی ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ابوالجماہر دمشقی نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ابوعبداللہ بجرانی سے اس نے قاسم ابوعبدالرحمن سے اس نے سعد بن وقاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں مری جان ہے نہیں مدد کئے جاتے تم اور نہیں رزق دیئے جاتے تم مگر ضعیفوں اور کمزوری کے سبب سے۔

۱۰۴۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمن محمد بن عبداللہ تاجر نے اس نے ابوحاتم رازی سے اس نے انصاری سے اور ہوزہ بن خلیفہ سے دونوں نے کہا کہ ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو حدیث بیان کی ہے اسامہ بن زید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا اور دیکھا تو زیادہ تر جو اس میں داخل ہوئے وہ مسکین لوگ تھے اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو زیادہ تر اس میں جو داخل ہوئے وہ عورتیں تھیں۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں جیسے مفہوم ہے۔

دنیا کو دین پر ترجیح نہ دی جائے

۱۰۴۹۷:......ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن فضل ہاشمی نے ان کو ابو یزید فضل بن محمد حاسب نے ان کو حسین بن علی بن اسود نے ان کو ابواسامہ نے عمر بن حمزہ عمری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی نافع بن مالک ابوسہل نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لا الٰہ الا اللہ۔ بندوں کو اللہ کی ناراضگی سے روکتا ہے جب تک وہ دنیا کے صفقے کو اپنی دین پر ترجیح نہ دیں۔اور جب اپنی دنیا کے صفقہ کو اپنے دین پر ترجیح دیں پھر کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ تو اللہ فرماتا ہے تم جھوٹ کہتے ہو۔

۱۰۴۹۸:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوسعید احمد بن ابوبکر بن عثمان حیری نے ان کو حسن بن سفیان شیبانی نے ان کو حسین بن علی بن اسود عجلی نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے جب وہ اپنی دنیا کو اپنے دین پر ترجیح دیں گے پھر کہیں گے لا الٰہ الا اللہ تو یہ ان پر واپس مار دیا جائے اور اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم جھوٹے ہو۔

۱۰۴۹۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوزاہریہ نے ان کو ابوشجرہ نے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایک بھی اللہ کو لا الٰہ الا اللہ کی گواہی کے ساتھ کہ وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔جب تک وہ اس کے ساتھ کچھ ملاوٹ نہ کرے تین بار آپ نے اس کو دھرایا۔پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ جو کہ دونوں کے آخر میں سے تھا۔میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں یارسول اللہ غیر کو اس میں کیسے ملائے گا۔آپ نے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور اس کو ترجیح دینا اور اس کو ملانا جمع کرنا دنیا اور اس کے ساتھ

(۱۰۴۹۷)......أخرجه الحكيم في نوادر الأصول (ص ۲۴۷)

خوش ہو جانا اور سرکشوں والے عمل کرنا۔

اللہ نے جب سے دنیا کو بنایا اس کی طرف دیکھا بھی نہیں

۱۰۵۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے سریج بن یونس نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے اس نے موسیٰ بن یسار سے ان کو خبر پہنچی ہے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ جل شانہٗ نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی جو اس کے نزدیک دنیا سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اور بے شک اس نے جب سے اسے پیدا کیا ہے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں ہے۔

دنیا کی محبت ہر گناہ کا اصل ہے

۱۰۵۰۱:...... اس نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سریج بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عباد بن عوام نے ہشام سے یا عوف سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل ہے۔

شر تین باتوں کے تابع ہے

۱۰۵۰۲:...... کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی سریج بن یونس نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی مروان بن معاویہ نے محمد بن ابوقیس سے اس نے سلیمان بن حبیب سے اس نے ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابلیس کے لشکر اس کے پاس آکر کہنے لگے کہ ایک نبی بھیجا گیا ہے اور اس نے اپنی امت اور پارٹی بنالی ہے۔ ابلیس نے پوچھا کہ یہ بتا کیا وہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں لشکروں نے بتایا کہ جی ہاں پسند کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر وہ سب کے سب پسند کرتے ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اگر وہ بتوں کی عبادت نہ بھی کریں میں ان کے پاس صبح کو شام کو آؤں گا۔ تین چیزوں کے ساتھ۔ مال کو ناحق طریقے سے حاصل کرنا۔ اور ناحق طریقے پر خرچ کرنا، اور حق پر خرچ کرنے سے روک لینا اور شر پورے کا پورا انہیں تین باتوں کے تابع ہے۔

۱۰۵۰۳:...... ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن محمد بن مروان نے ان کو ابراہیم بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مروان بن معاویہ فزاری نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو سلیمان بن حبیب قاضی عمر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ باہلی سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا تھا۔

دنیا ہاروت و ماروت کے جادو سے زیادہ پُر اثر ہے

۱۰۵۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ابوحاتم رازی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے عیینہ بن ابوحکیم سے اس نے ابودرداء رھاوی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بچ کر رہو بے شک وہ ہاروت ماروت سے زیادہ جادواثر ہے۔ (ایک دوسرا مفہوم ہے) دنیا سے ڈرو بے شک اس نے تو ہاروت ماروت پر بھی اپنا جادو چلا دیا تھا۔ اور دیگر نے کہا کہ یہ مروی ہے ہشام سے اس کی اسناد کے ساتھ اصحاب رسول کے ایک آدمی سے۔

(۱۰۵۰۴)...... قال العراقي في تخريج الأحياء (۳/۱۷۷)

رواه ابن أبي الدنيا والبيهقي في الشعب من طريقه من رواية أبي الدرداء الرهاوي مرسلاً. قال الذهبي: لايدرى من أبو الدرداء قال: وهذا منكر لاأصل له.

رزق میں تاخیر نہ سمجھو

۱۰۵۰۵:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ہلال سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رزق میں تاخیر نہ سمجھو بے شک شان یہ ہے کہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کو اس کا رزق نہ پہنچ جائے لہٰذا رزق کو طلب کرنے میں انتصار و خوبصورت طریقہ اختیار کرو یعنی حلال طریقے پر لینا اور حرام طریقے کو ترک کرنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکینیت کو پسند فرمانا

۱۰۵۰۶:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن نمیر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو سلیمان بن خالد نے بن یزید بن مالک نے اپنے والد سے اس نے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ فرماتے تھے۔ اے لوگو تمہیں تنگ دستی اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم رزق غیر حلال طریقے پر طلب کرنے لگ جاؤ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا۔ اے اللہ مجھے اپنی طرف فقیر اور محتاج بنا کر مارنا اور مجھے غنی و مالدار بنا کر نہ مارنا اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں قیامت کے دن اٹھانا بے شک بدبختوں کا بدبخت ہوگا وہ شخص جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائیں گے۔

۱۰۵۰۷:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ثابت بن محمد ابو اسماعیل زاہد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اللہ مجھے زندہ رکھنا مسکینی کی حالت میں اور مجھے موت بھی دینا مسکینی کی حالت میں اور قیامت کے دن مجھے اٹھانا بھی مسکینوں کے گروہ میں۔ سیدہ عائشہ نے سوال کیا کیوں یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا بے شک وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔ اے عائشہ مسکینوں کی تھالی واپس نہ لوٹانا اگرچہ کھجور کا آدھا دانہ ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ مساکین سے محبت و شفقت کرنا۔ اور ان کو قریب کرنا بے شک اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنے قریب کردیں گے۔

۱۰۵۰۸:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل نے ان کو مسدد نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو عقبہ نے یزید بن اسرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی سے سنا وہ کہتے تھے اہل صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ اس نے ایک دینار۔ یا ایک درہم چھوڑا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو داغ دینے والی چیزیں ہیں۔ جاؤ اپنے ساتھی پر جنازہ پڑھ لو۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ اپنے تئیں زاہد اور فقیر سمجھتا تھا جب کہ تھا نہیں۔

فقر مؤمن کے لئے تربیت ہے

۱۰۵۰۹:... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کی سفیان نے عبدالرحمن بن زیاد سے اس نے سعید بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ فقر زیادہ آراستگی اور زینت ہوتا

(۱۰۵۰۷) اخرجه الترمذی (۲۳۵۳) من طریقه ثابت بن محمد العابد الکوفی. به وسبق برقم (۱۴۵۳).

(۱۰۵۰۸) اخرجه احمد (۱/۱۳۸) من طریق جعفر بن سلیمان. به

(۱۰۵۰۹) کنز العمال (۱۶۶۵۳)

ہے مؤمن پر گردن کے ہار سے جو گھوڑے کے ماتھے پر سجا ہوا ہو۔

۱۰۵۰۹:..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوبکر ریونجی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ موصلی نے ان کو معافی نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو قاسم بن مہران نے عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اپنے مؤمن بندے کو جو فقیر ہونے کے باوجود مانگنے سے بچنے والا ہو اور عیالدار ہو۔

اللہ تعالیٰ جس کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کرتا ہے

۱۰۵۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا۔ اس سے کوئی سبقت نہیں کر سکتا تھا، چنانچہ ایک دیہاتی آیا ایک جوان اونٹ پر سوار تھا وہ عضباء سے سبقت کر گیا۔ مسلمانوں پر یہ بات گراں گذری۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہروں پر اداسی دیکھی تو وہ بولے یارسول اللہ عضباء پیچھے رہ گئی۔ بے شک اللہ تعالیٰ پر لازم ہے (حق ہے) کہ دنیا میں سے جس چیز کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کرتا ہے۔

۱۰۵۱۱:..... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی نے ان کو ابوبکر بن حب نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان کو وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر بن ابواویس نے سلیمان بن بلال سے وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ نے کہا ہمیں خبر دی ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصویٰ ایسی تھی کہ جب اس کو دوڑ کے مقابلے میں ڈالا جاتا تو وہ سب سے آگے نکل جاتی تھی چنانچہ اونٹوں میں اس کا مقابلہ کر دیا گیا تو وہ ان سے ہار گئی۔ اور مسلمانوں پر یہ بات دل شکنی اور اداسی کر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگ جس چیز کو اونچا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو نیچے کر دیتا ہے۔

دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ ملعون ہے

۱۰۵۱۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق سراج نیساپوری نے ان کو عبداللہ بن جراح قہستانی نے ان کو ابوعامر عقدی نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن ولید نے جشاش نے ان کو عبداللہ بن جراح قہستانی نے ان کو عبدالملک بن عمرو نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اس میں سے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ وہ ملعون نہیں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے مہران بن ابوعمر و نے ثوری سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۵۱۳:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابن حمید نے ان کو مہران بن ابوعمرو نے

(۱۰۵۰۹) مکرر۔ أخرجه ابن ماجه في الزهد (د) عن عبدالله بن يوسف الجبيري عن حماد بن عيسى عن موسى بن عبيدة. به

(۱۰۵۱۰) أخرجه أحمد (۳/ ۱۰۳) من طريق ابن أبي عدي عن حميد. به.

(۱۰۵۱۲) أخرجه المصنف في الزهد، ۲۴۴، من طريق عبدالله بن الجراح. به

وقال أبو نعيم في الحلية (۳/ ۱۵۷) غريب من حديث محمد والثوري تفرد به عبدالله بن الجراح

وقال في (۷/ ۹۰) غريب عن الثوري تفرد به عنه أبو عامر العقدي وانظر الزهد لأحمد بن حنبل (۱۵۰) تحقيقي

اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اور یہ ابودرداء سے معروف ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ثور سے اس نے خالد بن معدان سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ دنیا ملعون ہے۔ اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اللہ کے ذکر تک پہنچائے۔

جو زبردستی دنیا میں گھسے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا

۱۰۵۱۳:......(مکرر ہے) ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم عبدوی حافظ نے بطور املاء کے اور ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے بطور قرأت کے۔ اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو ابوالزناد نے ان کو عبدالرحمٰن اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زبردستی (یعنی تکلیف اٹھا کر) دنیا میں گھسے وہ زبردستی جہنم میں بھی ڈالا جائے گا۔

ابوحازم نے کہا اس کے ساتھ حفص بن عمر مہرقانی یحییٰ بن سعید سے ان کا تفرد ہے۔

۱۰۵۱۴:......اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے دادا یعنی ابوعمرو نے ان کو سراج نے ان کو ابوہمام نے ان کو حسین بن عیسیٰ حنفی نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے اس نے ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں۔ تمہیں کوئی انسان زیادہ اچھا نہ لگے اگر وہ نماز روزہ کرتا ہو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ وہ دنیا سے کس قدر دور بھاگتا ہے، یہ موقوف ہے۔

دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا

۱۰۵۱۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا۔ علیحدہ کرو اس میں سے جو کچھ اس میں سے اللہ کے لئے ہے۔ لہٰذا علیحدہ کیا جائے گا (یعنی جو کچھ دنیا کا حصہ اللہ کے لئے ہوگا) اور باقی ساری دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

۱۰۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عباس بن یزید بصری نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس نے اس کو مرفوع کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ۔ (کہا جائے گا) کہ ڈال دو باقی ساری دنیا کو آگ میں۔

۱۰۵۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عبدالصمد نے بن علی بن محمد بن مکرم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سری بن سہل نے ان کو عبداللہ بن رشید نے ان کو ربیع بن بدر نے ابوالعالیہ سے اس نے حذیفہ بن یمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کرتا ہے اور اس کی فکر اور اس کا غم غیر اللہ کے لئے ہوتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کو اپنے سے دور فرمانا

۱۰۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابوعلی عبدالرحمٰن طائی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبدالواحد بن زید نے ان کو حدیث بیان کی اسلم کوفی نے کئی مرتبہ حضرت زید بن ارقم

سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے انہوں نے پینے کے لئے کچھ منگوالیا لہذا پانی اور شہد لا کر پیش کیا گیا جب انہوں نے اس کو پینے کے لئے منہ سے قریب کیا تو وہ رو پڑے اور روتے رہے یہاں تک کہ حاضرین مجلس بھی رونے لگے۔ وہ تو رو کر چپ ہو گئے مگر صدیق خاموش نہ ہوئے پھر پلٹ کر رونے لگے۔ یہاں تک کہ حاضرین نے خیال کیا کہ وہ سوال بھی نہیں کر پا رہے۔ کہتے ہیں پھر انہوں نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا۔ پھر لوگوں نے پوچھا۔

اے خلیفہ رسول آپ کو کس بات نے رلایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو اپنے آپ سے ہٹا رہے ہیں اور دفع کر رہے ہیں جب کہ میں نے آپ کے پاس کسی شئی کو نہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس کو اپنے آپ سے ہٹا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی دنیا تھی جو میرے لئے شکل تبدیل کر کے آئی تھی میں نے اس سے کہا ہے کہ تو مجھ سے دور ہو جا پھر میں اپنی حالت پر لوٹ آیا ہوں اس نے کہا ہے کہ اگرچہ آپ مجھ سے چھٹکارا پا گئے ہیں مگر جو لوگ تیرے بعد ہوں گے وہ مجھ سے چھٹکارا اور رہائی ہرگز نہیں پا سکیں گے۔

زاہد اور متقی کون ہیں

۱۰۵۱۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن اسحاق براز نے بغداد میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن مقری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے عمرو بن العاص سے سنا وہ مصر میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ آپ لوگوں کی سیرت تمہارے نبی کی سیرت سے کس قدر دور ہو چکی ہے۔ وہ تو دنیا سے زاہد نہیں بلکہ ازہد تھے بے رغبت ترین تھے (یعنی سب سے زیادہ بے رغبت تھے دنیا سے۔) اور آپ لوگ سب لوگوں سے زیادہ دنیا میں رغبت کرنے والے ہو۔

۱۰۵۲۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو حدیث بیان کی ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابوکریب نے ان کو محاربی نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہاں ہیں زاہد لوگ تارک الدنیا اور آخرت سے رغبت کرنے والے۔ انہوں نے اس کو نبی کریم کی قبر اور ابوبکر صدیق اور عمر کی قبر دکھا کر کہا کہ ان لوگوں سے پوچھیے (یعنی ان لوگوں کے بارے میں پوچھئے)۔

۱۰۵۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمن بن صالح نے ان کو عبدالرحمن بن محمد محاربی نے ان کو عبدالملک بن صفوان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن کے بارے میں خبر ملی ہے وہ کہتے ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے بہتر کون ہے فرمایا کہ:

ازهد کم فی الدنیا و ارغبکم فی الاخرة.

جو تم میں سے دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت ہو اور تم میں سے آخرت کے لئے سب سے زیادہ رغبت کرنے والا ہو۔

۱۰۵۲۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں۔ ان کو ابوجعفر احمد بن عبید بن ناصح نے ان کو خالد بن عمر قرشی نے ان کو سفیان ثوری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس مالکی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو خالد بن عمرو نے ان کو سفیان نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

(۱۰۵۲۲) .. اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳۱۳/۴) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي فقال: خالد وضاع.

آدمی کو نصیحت فرمائی کہ تم دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تمہیں محبوب بنائے گا، اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے بھی تو بے رغبت ہو جا لوگ تم سے محبت کریں گے۔ خالد بن عمر ضعیف ہے۔

١٠٥٢٣:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو محمد بن احمد بن ولید نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو حازم مدنی نے اس نے سہل بن سعد ساعدی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ میں جب وہ عمل کروں مجھے اللہ محبوب بنا لے اور لوگ بھی مجھے محبوب بنا لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے مال سے تو بے رغبت ہو جا لوگ تجھے محبوب بنا لیں گے۔

١٠٥٢٤:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو احمد بن عدی حافظ نے میں نہیں جانتا کہ میں ابن کثیر کی روایت کے بارے میں کیا کہوں جو ثوری سے ہے یعنی یہی حدیث بے شک محمد ابن کثیر تو ثقہ ہے قوی ہے اور یہ حدیث ثوری سے منکر ہے۔

اور تحقیق روایت کی گئی ہے زافر سے اس نے محمد بن عیینہ سے اس نے ابن عمر سے میں نے کہا کہ حدیث محمد بن کثیر میں محمد بن احمد کا تفرد محمد بن احمد بن ولید بن بردالانطا کی۔

اس وقت کا آغاز زہد سے ہوا تھا

١٠٥٢٥:..... ابو قتادہ سے روایت کی گئی ہے اس نے ثوری سے مثل حدیث خالد قرشی کے۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو اسحاق شیرازی نے ان کو ابو عروبہ نے ان کو یزید بن محمد نے ان کو محمد بن ابو قتادہ نے ثوری سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

١٠٥٢٦:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن جعفر بن امام نے ان کو سعید بن سلیمان نے محمد بن مسلم سے اس نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر یہی کہ تحقیق اس نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے۔ فرمایا کہ اس امت کا آغاز اول زہد اور یقین کے ساتھ اصلاح پذیر ہوا تھا (اور اچھا ہوا تھا) اور اس کا آخر بخل اور آرزو سے ہلاک ہوگا

١٠٥٢٧:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق ابوبکر سراج نے ان کو حسن بن حماد سجادہ نے ان کو عمرو بن ہاشم نے جویبر سے۔

اور ہمیں خبر دی ابو یعلی حمزہ بن عبد العزیز بن محمد صیدلانی نے ان کو محمد بن حیان حمدویہ نے ان کو ابوبکر جبائی نے ان کو محمد بن مندہ نے ان کو سہل بن عثمان عسکری نے ان کو ابو مالک جنبی نے جویبر سے اس نے ضحاک سے اس نے ابن عباس سے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی اس سرگوشی میں یہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تصنع اور بناوٹ کرنے والوں نے دنیا میں زہد جیسی کوئی تصنع اور بناوٹ نہیں کی۔ اللہ کا قرب ڈھونڈنے والوں نے ورع و پرہیزگاری جیسا تقرب حاصل نہیں کیا ان چیزوں سے پرہیز جو ان پر حرام ہیں۔ اور عابدوں نے میرے خوف سے رونے جیسی کوئی عبادت نہیں کی۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب اے ساری مخلوق کے

(١٠٥٢٦)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (٦/٢١٣٩)

تنبيه: في الكامل: قال صالح: (آمن أول .....) الخ وهو خطأ والصحيح قال: (صلح أمر أول .....)

(١٠٥٢٧)..... أخرجه الطبراني في الكبير (١٢/٢٠١ رقم ١٢٦٥٠) من طريق أبي مالك الجنبي. به.

وقال الهيثمي في المجمع (٨/٢٠٣) فيه جويبر وهو ضعيف جداً.

معبود و مشکل کشا اور اے روز جزا کے مالک اجلال و بزرگی والے آپ نے ان کے لئے کیا کیا تیار کر رکھا ہے اور آپ نے ان کو کیا جزا دی ہے۔ بہر حال زاہد لوگ جو دنیا میں ہیں، میں نے ان کو اپنی جنت عطیہ کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں جگہ پکڑیں گے جہاں سے چاہیں گے۔ بہر حال پرہیزگار جو ان امور سے پرہیز کریں جو ان پر حرام ہے۔ تو جب قیامت کا دن ہوگا کوئی بندہ باقی نہیں رہے گا مگر میں اس سے مناقشہ کروں گا حساب لوں گا اور ان کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی تفتیش کروں گا مگر پرہیزگاروں سے نہیں کروں گا میں شرم و حیا کرتا ہوں۔ اور ان کو مہلت دیتا ہوں اور ان کو عزت دوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ بہر حال جو لوگ میرے خوف سے رونے والے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے رفیق اعلیٰ ہے ان کے ساتھ اس مقام میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔ ابن عبدان کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

حکمت و فراست

۱۰۵۲۸:......اور اس کو بھی ابن وہب نے ماضی سے روایت کیا ہے اس نے جویبر سے اس نے ضحاک سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

۱۰۵۲۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل نضروی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو حکم بن ہشام نے ان کو یحییٰ بن سعید بن ابان نے ان کو ابوفروہ نے ان کو ابوخلاد نے اور ان کو صحبت رسول حاصل تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی ایسے مؤمن کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبتی عطا کیا گیا ہے۔ اور کم بولنا بھی تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ شخص فراست اور حکمت کو پالے گا۔

اور اسی طرح کہا ہے عبداللہ بن یوسف نے حکم بن ہشام سے۔

۱۰۵۳۰:......اور کہا ہے احمد بن ابراہیم نے یحییٰ سے کہ اس نے سنا ابوفروہ جذری سے اس نے ابومریم سے اس نے ابوخلاد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۵۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے حمزہ بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم طائفی سے اس نے صفوان بن سلیم سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا سے بے رغبت ہو جائے اللہ تعالیٰ فراست و حکمت اس کے دل میں ٹھہرا دیں گے۔ اور اسی کے ساتھ اس کی زبان کو بلواتے ہیں اور اس کی نظر کو دکھاتے ہیں دنیا کے عیب اس کی بیماری اس کی دوا دکھاتے ہیں۔ اور پھر دنیا سے ان کو سلامتی والا صحیح سالم نکالتے ہیں جنت کی طرف۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ اور تحقیق ایک اور ضعیف اسناد کے ساتھ بھی مروی۔

۱۰۵۳۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن جعفر حبال رازی نے ان کو احمد بن صباح نے ان کو بشر بن زادان نے ان کو عمر بن صبح نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بے رغبتی کرتا دنیا سے کوئی بندہ مگر اللہ تعالیٰ حکمت و دانائی کو اس کے دل میں ثبت کر دیتے ہیں۔ اسی کے ساتھ اس کی زبان کو بلواتے ہیں۔ اور اس کو دنیا کے عیب اس کی بیماری اور اس کا علاج دکھا دیتے ہیں۔

(۱۰۵۲۹) ....أخرجه ابن ماجه (۴۱۰۱) عن هشام بن عمار. به.

وقال البوصيري في الزوائد: لم يخرج ابن ماجه لأبي خلاد سوى هذا الحديث ولم يخرج له احد من اصحابه الكتب الخمسة شيئا

(۱۰۵۳۱) عزاه الزبيدي في الأتحاف (۹۰۹-۴۲) إلى ابن أبي الدنيا في ذم الدنيا.

تنبيه: في الأتحاف (صفوان بن أبي سليم) بدلا من (صفوان بن سليم) (۱)....في ن: (عمرة)

(۱۰۵۳۲) ....بشير بن زاذان له ترجمة في الجرح (۲ رقم ۱۴۴۸)

اور اس کو دنیا سے سالم دارالسلام کی طرف لے جاتے ہیں۔

۱۰۵۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی دحیم شیبانی نے ان کو ابوزبیر منیجی نے اور اس کا نام احمد بن محمد بن عمر ہے اس نے روح بن ابوروح سے ان کو بشیر نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ واطلق بھا لسانہ۔ اور عمر بن صبیح کئی طرح ضعیف ہے۔

۱۰۵۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر نے ان کو حکم بن ہشام ثقفی نے ان کو یحییٰ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوفروہ نے ابوخلاد سے اور ان کو صحبت رسول حاصل تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو گے وہ دنیا میں زہد اور بے رغبتی عطا کیا گیا ہے اور کم گوئی بھی تو اس کے قریب ہو جاؤ بے شک وہ حکمت ودانائی عطا کر دیا گیا ہے۔

تین خصلتیں

۱۰۵۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس میں تین خصلتیں پیدا کر دیتے ہیں۔ دین کی سمجھ۔ دنیا سے بے رغبتی اور اپنے عیبوں پر نظر۔

دنیا سے بے رغبت ہونا قلب و بدن کو راحت دیتا ہے

۱۰۵۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہیثم بن خالد بصری نے ان کو ہیثم بن جمیل نے ان کو محمد بن مسلم نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے طاؤس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہونا قلب و بدن کو راحت دیتا ہے۔ اور دنیا میں رغبت کرنا فکر و غم کو طوالت دیتا ہے۔

یہ روایت مرسل ہے۔ اور ایسے ہی اس سے قبل والی بھی۔

۱۰۵۳۷:...... اور اس کو بھی روایت کیا ہے فضیل بن عیاض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور منقطع روایت کے۔ مگر یہ دوسرے طریق سے بطور موصول روایت مروی ہے۔

۱۰۵۳۸:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ جزری نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی صہیب بن محمد بن عباد نے ان کو یحییٰ بن محمد عبدی نے ان کو اشعث بن بزاز نے "ح"۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو ابوزید احمد بن صالح جوہری نے نیساپور میں ان کو اسحاق بن منصور نے ان کو یحییٰ بن بسطام اشعث نے ان کو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک دنیا سے بے رغبت ہونا قلب و بدن کو آرام دیتا ہے۔

(۱۰۵۳۳) (۱) غیر واضح فی الأصل.　(۱۰۵۳۴) ..... انظر رقم (۱۰۵۲۹)

(۱۰۵۳۶) ... (۱) فی ن : (سالم عن عبداللہ.　(۱۰۵۳۸) ..... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱/ ۳۶۷)

۱۰۵۳۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حمدون بن سعد مؤذن نے ان کو نضر بن اسماعیل نے موسیٰ صغیر سے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے تعجب انتہائی تعجب ہے اس شخص کے لئے جو زندگی کے دار کی تصدیق کرتا ہے اور وہ دار غرور کے لئے سعی کرتا ہے۔

یہ روایت بھی مرسل ہے۔

۱۰۵۴۰:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ابوزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ زندہ رہیں جب تک چاہو بے شک آپ مریں گے اور محبت کریں جس سے چاہیں محبت کرنا بے شک آپ اس کو چھوڑ دیں گے اور آپ عمل کریں جو چاہیں بے شک آپ اسی عمل کو پالیں گے۔

مؤمن کا شرف

۱۰۵۴۱:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا ہروی نے ان کو ابومحمد جعفر بن احمد بن نصر حافظ نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو حدیث بیان کی زافر بن سلیمان نے محمد بن عیینہ سے اس نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد ساعدی سے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آ کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ محبت کریں جس سے چاہیں بے شک آپ اس کو چھوڑ جائیں گے اور آپ عمل کریں جو چاہیں بے شک آپ کو اسی کا بدلہ دیا جائے گا اور آپ زندہ رہئے جب تک چاہیں بے شک آپ انتقال کر جائیں گے۔ اور جان لیجئے کہ مؤمن کا شرف اس کا رات کو قیام کرنا (تہجد کی نماز پڑھنا) ہے اور اس کی عزت لوگوں سے اس کا مستغنی ہونا ہے۔

۱۰۵۴۲:..... اور اس کو روایت کیا ہے ابوزرعہ رازی نے عیسیٰ بن صبیح سے اس نے زفر بن سلمان سے اس نے محمد بن عیینہ سے اس نے ابوحازم سے اس نے ایک بار کہا ابن عمر سے اور ایک بار کہا سہل بن سعید سے۔

اپنے نفس کو مردوں میں شمار کیا جائے

۱۰۵۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعد بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خداش نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے حصے سے پکڑ کر فرمایا اے عبداللہ بن عمر دنیا میں ایسا ہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا جیسے کہ تم راستہ کو عبور کرنے والے ہو۔ اور اپنے نفس کو مردوں میں شمار کر۔ خالد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مجاہد نے کہا ہے کہ پھر مجھ سے کہا عبداللہ بن عمر نے اے مجاہد جب تم صبح کرو تم اپنے نفس سے شام کی بات نہ کرو اور جب تم شام کرو تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کرو۔ اور اپنی حیات سے اپنی موت کے لئے کچھ لے اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے۔ بے شک آپ نہیں جانتے اے عبداللہ کل صبح تیرا نام کیا ہوگا (عبداللہ یا اس کی میت)۔

۱۰۵۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوالمقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو سلام نے یعنی ابوالاحوص نے ان کو ابواسحاق نے نخع کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ان کی وفات پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۰۵۳۹) (۱) فی ن. (ماعجب)

(۱۰۵۴۰) أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۷۵۵)

سے سنی تھی وہ فرما رہے تھے۔ اللہ کی عبادت اس طرح کیجئے گویا کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اگر آپ اس کو نہیں دیکھ رہے ہیں تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیجئے اور اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچا کر رکھئے کیونکہ وہ قبول شدہ ہوتی ہے۔
جو شخص تم میں استطاعت رکھے کہ وہ تم میں سے دو نمازوں میں حاضر ہوا کرے عشاء اور صبح کی تو وہ ضرور ایسا کرے اگر چہ گھٹنوں کے بل ہی سہی۔

عقلمند وہ ہے جو مابعد الموت کے لئے تیاری کرے

۱۰۵۴۵:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عون بن عمارۃ عبدی نے ان کو ہشام بن حسان نے ثابت سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں مجھے بی بی ام سلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا خادم ہے انس آپ اس کے لئے دعا فرمائیے یہ عقلمند ہے اور وہ بغیر لباس ہے یا رسول اللہ اگر آپ دیکھیں کہ آپ اس کو کپڑا پہنائیں دو کپڑوں سے جن کے ساتھ وہ جسم ڈھانپ لے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقل مند وہ ہوتا ہے جو مابعد موت کے لئے عمل کرے۔ اور عاری وہ ہوتا ہے جو دین سے عاری ہو اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت والی زندگی۔ اے اللہ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ عون بن عمارہ ضعیف ہے اور اس روایت کے لئے شاہد ہے حدیث شداد بن اویس سے اپنے بعض الفاظ میں۔

۱۰۵۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے اس کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابوبکر بن ابومریم غسانی نے ان کو ضمرہ بن حبیب نے ان کو شداد بن اویس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقل مند وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور مابعد الموت کے لئے عمل کرتا ہے۔ اور عاجز وہ ہوتا ہے جس کا نفس اپنی خواہشات کے تابع ہوتا ہے۔ پھر بھی اللہ پر امیدیں قائم کرتا ہے۔

میت کے لئے دعا

۱۰۵۴۷:...... ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن عبداللہ نخعی نے انکو ابوجعفر بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبداللہ ابن محمد یعنی ابن شیبہ نے ان کو اسحق بن منصور نے ان کو ابورجاء نے عبداللہ بن واقد نے ان کو محمد بن مالک نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں ہم جب قریب پہنچے تو حضور نے قبر پر مٹی ڈالی میں گھوم کر آپ کے سامنے آیا تو آپ رو پڑے حتیٰ کہ مٹی گیلی ہوگئی پھر فرمایا۔ کہ میرے بھائیو اس جیسے دن کے لئے بس تیاری کرو۔

۱۰۵۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا بشر بن ولید کندی نے ایک کتاب سے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابورجاء ہروی عبداللہ بن واقد نے محمد بن مالک سے اس نے براء بن عازب سے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے کے بعض حصے میں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت دیکھی تو فرمایا کہ کس وجہ سے یہ لوگ جمع ہیں کسی نے بتایا یہ کوئی قبر کھود رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے اور اپنے اصحاب کے سامنے جلدی سے گئے اور قبر پر پہنچ گئے اور اس پر آپ نے مٹی ڈالی براء کہتے ہیں کہ میں نے سامنے آکر دیکھا آپ رو رہے تھے حتیٰ کہ مٹی گیلی ہوگئی آپ کے آنسو سے۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

(۱۰۵۴۶) اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۱۲۲)

(۱۰۵۴۷) أخرجه ابن ماجه (۴۱۹۵) من طريق إسحاق بن منصور. به.

وقال البوصيری في الزوائد : إسناده ضعيف قال ابن حبان في الثقات : محمد بن مالک لم يسمع من البراء ثم ذكره عن الضعفاء.

اے میرے بھائیو اس جیسے منظر کے لئے دعا کرو۔

عقلمند مؤمن وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے

۱۰۵۴۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو عمرو بن عون نے اسماعیل بن عیاش سے اس نے علاء بن عقبہ سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمنوں میں سے سب سے زیادہ عقل مند وہ ہیں جو ان میں سے سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہیں اور موت کے لئے سب سے زیادہ بہتر تیاری کرتے ہیں وہی لوگ عقل مند ہیں۔

۱۰۵۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ''ح''

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے اور ابوعثمان سعید بن محمد بن عبدان نے اور ابوسعید بن ابوعمرو اور دیگر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن سعد بن کثیر بن عفیر نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو حدیث بیان کی مالک بن انس نے اپنے چچا سہیل بن مالک سے اس نے عطاء بن ابورباح سے اس نے عبداللہ بن عمر سے کہ ایک آدمی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کون سا مؤمن افضل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ کون سا مؤمن عقل مند ہے۔ فرمایا کہ جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرے اور ان میں سے اس کے لئے بہتر تیاری کرے وہ لوگ عقل مند ہیں۔ پانچ خصلتیں ہیں اے مہاجرین کی جماعت اگر وہ تمہارے ساتھ اتر پڑیں میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان کو پاؤ۔ جس قوم میں بدکاری و بے حیائی غالب ہو کر غالب اور ظاہر ہو جائے ان میں طاعون اور وبائی امراض عام ہو جاتے ہیں اور ایسی بیماریاں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں۔ اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط سالی میں اور سخت مشقت میں مبتلا اور بادشاہ کے ظلم میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ روک لیتے ہیں ان سے رحمت کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر چوپائے جاندار نہ ہوتے تو بالکل ان کو بارش نصیب نہ ہوتی اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کیا گیا عہد توڑتے ہیں اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے لہٰذا جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ بھی ان سے چھن جاتا ہے۔ اور جن لوگوں کے حکمران کتاب اللہ اور قرآن کے ساتھ فیصلے نہیں کرتے اور اللہ نے اس میں ان کے لئے جو آتا ہے اس کو نہیں اپناتے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آپس میں جھگڑا اور فساد برپا کر دیتے ہیں۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں مگر یہ ہے کہ مصری کی حدیث میں ہے کہ کہا عبداللہ نے پانچ صفات ہیں تا آخر حدیث تک۔

۱۰۵۵۱:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد کامل قاضی نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن ناصح نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو منصور نے ربعی سے اس نے طارق بن عبداللہ محاربی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے طارق موت سے پہلے موت کے لئے تیاری کیجئے۔

۱۰۵۵۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن جعفر ورکانی نے ان کو حدیث بیان کی عدی بن فضل نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے اس نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ایوب سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔ فمن یرد اللّٰہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اسلام کے لئے اس کا سینہ کھول دیتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور جب سینہ میں داخل

ہوجاتا ہے سینہ کشادہ ہوجاتا ہے سوال کیا گیا یارسول اللہ کیا اس کے لئے کوئی علم ہے۔ جس سے اس کی پہچان ہوسکے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں دھوکے والے گھر سے علیحدگی اور ہمیشہ والے گھر کی طرف رجوع وانابت اور موت کے آنے سے قبل موت کے لئے تیاری کرنا۔

۱۰۵۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن بحیر قاضی نے ان کو ہانی مولیٰ عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر ٹھہرتے تھے تو روتے تھے حتیٰ کہ ان کی داڑھی تر ہوجاتی تھی۔

ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ جنت کو یاد کرتے ہیں اور جہنم کو یاد کرتے ہیں مگر آپ نہیں روتے اور قبر کو دیکھ ہی کر رونے لگ جاتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

کہ بے شک قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منازل میں۔ اگر اس سے نجات ہوگئی تو مابعد اس سے آسان ہوگا اور اگر یہاں سے نجات نہ ہوئی تو مابعد اس سے بہت برا ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے جو بھی ہیبت ناک مناظر دیکھے ہیں قبر ان سب سے زیادہ وحشتناک ہے۔

۱۰۵۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن محبوب وغیرہ نے انہوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے اسحاق بن سلیمان رازی نے ابوجعفر رازی سے اس نے ربیع بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہونے اور آخرت میں راغب ہوجانے کے لئے موت کا تذکرہ کرنا کافی ہے۔

کامیابی کے لئے دنیا سے بے رغبتی

۱۰۵۵۵:...... اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو اسحٰق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر رازی سے اس نے ربیع بن انس سے۔ اس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا کہ آدمی کو دنیا سے بے رغبت ہونے والا اور آخرت میں رغبت کرنے والا ہونے کے لئے موت کو یاد کرنے والا ہونا کافی ہے۔

۱۰۵۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمر انیس دلال نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ربیع بن بدر نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عمار یعنی ابن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ موت نصیحت کرنے والا (واعظ کافی ہے) اور غنی ہونے کے لئے یقین ہونا کافی ہے۔ اور مشغولیت کے لئے عبادت ہی کافی ہے۔

۱۰۵۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن صالح انماطی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے ام حبیبہ جہینہ سے وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر چوپائے مویشی موت کو اس قدر جائیں جیسے بنو آدم جانتے ہیں تو آپ موٹے جانور کو نہ کھائیں۔

لذتوں کو ختم کردینے والی چیز

۱۰۵۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن علی آباد نے ''ح''

(۱۰۵۵۳) ... اخرجه المصنف في عذاب القبر (۴۹) بنفس الإسناد.

(۱۰۵۵۵) ... (۱) في ن: (عن الربيع عن أنس عن أنس)

اور ہمیں خبر دی ابوبکر فورک نے ان کو قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن خرزاد اھوازی نے ان کو موسیٰ بن اسحاق اور محمد بن مفرقات نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو ابو عامر اسدی نے ان کو عبد اللہ بن عمر عمری نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو توڑ دینے والی خیر کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ بے شک شان یہ ہے کہ نہیں ہوگا کثیر میں مگر اس کو قلیل کر دے گا اور نہ ہی قلیل میں مگر اس کو کفایت کرے گا۔

۱۰۵۵۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن محمد غضائری نے ان کو ابوبکر محمد بن یحییٰ مؤملی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہشام بن علی عطاری نے ان کو عثمان بن طالوت نے ان کو علاء بن محمد نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لذات کو تباہ کرنے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو لوگوں نے پوچھا کہ لذتوں کو ہلاک کرنے والی چیز کیا ہے فرمایا کہ وہ موت ہی ہے۔

۱۰۵۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن نجاد نے بطور املاء کے ان کو احمد بن علی اور معاذ بن مثنی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے ان کو عبد العزیز بن مسلم نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو جو اس کو تنگی میں یاد کرتا ہے اس پر وسعت ہو جاتی ہے اور جو اس کو فراخی میں یاد کرتا ہے اس پر تنگی ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حیاء

۱۰۵۶۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ریاد بن اسحاق اسدی سے ان کو حدیث بیان کی صباح بن محمد بن ابوحازم بجلی نے مرہ ہمدانی مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے حیاء کرو جس طرح اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ ہم لوگ اللہ سے حیاء کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے حیاء کرتا ہے جیسے اس سے حیاء کرنے کا حق ہے اس کو چاہئے کہ وہ سر کی حفاظت کرے اور اس میں جو کچھ ہے۔ اور اس کو چاہئے کہ وہ پیٹ کی حفاظت کرے اور پیٹ جس کو حادی ہے اور مشتمل ہے اور چاہئے کہ موت کو یاد کرے اور بوسیدہ ہونے کو۔ اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص یہ کام کرتا ہے وہ اللہ سے حیاء کرتا ہے جیسے اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔

۱۰۵۶۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابو اسحاق ابراہیم آدمی نے سعید بن عبد الحمید بن جعفر سے ان کو علی بن ثابت نے ان کو وزاع بن نافع نے ان کو سالم بن عبد اللہ بن عمر نے ان کو ام المنذر نے وہ کہتی ہیں کہ ایک شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف جھانک کر فرمایا تھا: اے لوگو کیا تم اللہ سے نہیں شرماتے؟ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ وہ کچھ جمع کرتے ہو جس کو کھاتے نہیں ہو۔ اور تم آرزوئیں وہ کرتے ہو جس کو تم پا نہیں سکتے ہو اور عمارتیں وہ بناتے ہو جو تم آباد نہیں کر سکتے ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

۱۰۵۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو محمد بن ابوالسری نے ان کو

عبدالعزیز بن عبدالصمد نے ان کو ابان بن ابوعیاش نے۔ ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جدعاء اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے خطبہ دیا۔ اور اپنے خطبے میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو ایسے (لگتا ہے) جیسے کہ اس دنیا میں حق (ہمارے اوپر لازم نہیں ہے) ہمارے ماسوا اور غیروں پر واجب کیا گیا ہے۔ اور جیسے کہ موت (ہمارے لئے نہیں) ہمارے ماسوا دوسروں پر لکھ دی گئی ہے۔

گویا کہ وہ لوگ جو رخصت ہو گئے ہیں اموات میں سے وہ سفیر بھیجے ہوئے ہیں۔ (مردوں کے آگے پیچھے کر ہم ایسے غافل ہو جاتے ہیں جیسے کہ) یہ تھوڑے عرصے بعد واپس ہمارے پاس آ جائیں گے۔ ہم لوگ خود ان کو قبروں میں دفن کرتے ہیں پھر ان کے مال و متاع اور ترکے کو ایسے کھاتے ہیں جیسے ہم ان کے پیچھے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ہم ہر نصیحت بھول جاتے ہیں۔ اور ہم ہر خطرے سے امن میں اور محفوظ ہو جاتے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا اپنے عیبوں پر نظر کرنا اس کو دوسروں کی عیب بینی سے مصروف کر دیتا ہے۔ اور وہ مال کو خرچ کرتا ہے جس کو اس نے غیر معصیت میں کمایا تھا اور اہل فقہ و دانش سے میل جول رکھتا ہے اور اہل ذلت و گناہ سے علیحدہ رہتا ہے۔ مبارک بادی ہے اس کے لئے جو اپنے آپ کے نزدیک کم عزت دار ہے۔ حالانکہ اس کے اخلاق اچھے ہیں اور اس کا باطن اصلاح پذیر ہے۔ اور اپنے شر سے لوگوں کو بچاتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جو اپنے علم کے ساتھ عمل کرتا ہے، اور اپنے فاضل مال کو خرچ کرتا ہے۔ اور فاضل و غیر ضروری بات چیت سے رک جاتا ہے۔ اور اس کے دائرہ عمل اس کے لئے سنت کافی ہوتی ہے وہ اس کو چھوڑ کر بدعت کی طرف نہیں جاتا۔

اس روایت کے ساتھ ابان کا تفرد ہے۔ اور تحقیق حدیث کے آخر میں بعض الفاظ ایک مصری کی حدیث میں ہیں۔

اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو

۱۰۵۶۴: ..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن قرشی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو محمد بن حمیر نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے ان کو عطا بن ابورباح نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں اسامہ بن زید بن ثابت نے مہینے بھر کے لئے سو دینار کے بدلے میں ایک غلام خریدا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا آپ لوگ حیران نہیں ہوتے اس بات پر کہ اسامہ نے مہینے بھر کے لئے غلام خریدا ہے طول آرزو کی وجہ سے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں جھپکتی میری دونوں آنکھیں پس میں گمان کرتا ہوں کہ دونوں میری پلکیں مل جائیں گی اور ملتے ہی میں قبض کر لیا جاؤں گا۔ اور میں جو نہیں آنکھ اٹھاتا ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ جیسی ہی میں نظر نیچے کروں گا میں قبض کر لیا جاؤں گا۔ اور میں جب بھی لقمہ منہ میں لیتا ہوں میں یہی گمان کرتا ہوں کہ میں جیسے ہی اس کو نگلوں گا اس کے ساتھ ہی میری موت ہو جائے گی۔ اے آدم زادو اگر تم عقل رکھتے ہو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو کیونکہ جو تمہیں وعدہ ملا ہوا ہے وہ آنے والا ہے۔

۱۰۵۶۵: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو سلیمان بن فروخ نے ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے پوچھا کہ سب لوگوں سے زیادہ زاہد کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو قبر کو نہیں بھولتا اور گل جانے بوسیدہ ہو جانے کو نہیں بھولتا اور دنیا کی زینت کی زیادتی کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس کو ترجیح دیتا ہے جو باقی رہے اس پر جس کی ضرورت نہ ہو اور نہیں گنتا آئندہ کل کو اپنے ایام میں سے اور اپنے نفس کو مردوں میں شمار کرتا ہے۔

(۱۰۵۶۳) ..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱ / ۳۸۵)

وقال ابن عدى : ابان بن أبى عياش عامة مايرويه لايتابع عليه.

موت کے ساتھ بری دوستی

۱۰۵۶۶:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن یوسف مولیٰ بنی اسد نے ان کو ابوہریرہ محمد بن ایوب واسطی نے ان کو ابوابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا راشد ابوالجودی سے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کل صبح کو اپنی مہلت مدت میں سے شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بری دوستی کی۔ یہ مجہول اسناد ہے اور ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۰۵۶۷:... ہمیں خبر دی ابوالحسن اہوازی نے ان کو احمد بن عبید کدیمی نے ان کو محمد بن آیو کلابی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو حدیث بیان کی ابوالحواری نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے آنے والی صبح کو اپنی مدت مہلت میں سے شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بری دوستی کی۔

۱۰۵۶۸:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو جعفر آدمی محمد بن یزید نے ان کو سفیان نے محمد بن ابان سے اس نے زید سلیمی سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ میں کوئی غفلت کی کیفیت محسوس کرتے تھے یا دھوکہ کھانے کی تو ان میں بلند آواز سے پکارتے تھے تمہارے پاس موت آچکی ہے قائم ودائم اور لازم اور ملزوم ہونے والی یا شقاوت کے ساتھ یا سعادت کے ساتھ۔

ہر شخص کی حد وانتہاء

۱۰۵۶۹:... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو ابراہیم بن نمر صنعانی نے ان کو وضین بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں میں غفلت محسوس کرتے تھے موت سے۔ تو تشریف لاتے اور دروازے کی دونوں چوکھٹوں کو پکڑ کر کھڑے ہوتے۔ پھر تین مرتبہ آواز دیتے۔ اے لوگو تمہارے پاس موت آچکی ہے قائم ودائم اور لازم۔ موت آچکی ہے اپنے سامان کے ساتھ۔ آرام وراحت کو بھی لائی ہے۔ اور تکالیف اور کراہت کو۔ اور مبارک ہے وہ رحمٰن کے دلیوں اور دوستوں کے لئے۔ جو دار خلد میں سے ہیں جن کی سعی اور رغبت دنیا میں اسی دار خلد کے لئے تھی۔ خبردار بے شک ہر دوڑنے والے کے لئے ایک حد اور انتہاء ہوتی ہے۔ اور ہر سعی کرنے والے کی آخری حد اور انتہاء موت ہے، جو کہ سابق بھی ہے اور مسبوق بھی۔

حیات سے موت بہتر ہے

۱۰۵۷۰:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد جعفر بن احمد بن ابراہیم مقری نے۔ مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعوف نے عبدالرحمٰن بن مرزوق سے اس نے روح بن عبادہ سے اس نے ابن جریج سے اس نے ابوالحوشب سے اس نے زرعہ بن عبداللہ بیاض سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان حیات کو پسند کرتا ہے حالانکہ موت اس کی ذات کے لئے بہتر ہوتی ہے اور انسان مال کی کثرت پسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی میں اس کا حساب کم سے کم ہوتا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۵۷۱:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابواحمد حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ نے اپنی اصل کتاب میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن یحییٰ بن سعید معدل ضراء نیساپوری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کے دادا سے یعنی ابوامامہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ موت کو اور اس کے فاصلے

کو دیکھ لیتے تو آپ آرزو اور اس کے دھوکے سے نفرت کرتے۔
ابوبکر نے کہا کہ میں نے اس آدمی سے اس حدیث کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں لکھی۔

سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کی جائے

۱۰۵۷۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو ابو مصعب نے ان کو محرز بن ہارون نے اعرج سے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن زکریا کوفی نے ان کو محرز بن ہارون تیمی مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعرج سے وہ ذکر کرتے ہیں ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات چیزوں سے پہلے اعمال کے ساتھ جلدی کرلو نہیں انتظار کررہے تم مگر فقر بھولانے والے کا یا غنی سرکش بنانے والے کا یا مرض خراب کردینے والے کا یا تباہ کرنے والے بڑھاپے کا یا تیار کرنے والی موت کا یا مسیح دجال کا اور وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے۔ یا قیامت کا اور قیامت تو سب سے زیادہ دہشت ناک ہے اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔

اور ابن عبدان کی روایت میں ہے یا دجال کا بے شک وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے یا قیامت کا۔

۱۰۵۷۳:.....اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسان بن فیروز نے ان کو عنبسہ بن سعید نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہیں انتظار کرتا ایک تمہارا مگر سرکشی کرنے والے غنی کا یا بھلوادینے والے فقر کا یا خراب کردینے والے مرض کا یا تباہ کرنے والے بڑھاپے کا یا تیاری کرانے والی موت کا یا مسیح دجال کا پس وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ یا دجال کا انتظار کررہے ہو پس دجال بدترین غائب ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا انتظار کرتے ہو اور قیامت سب سے زیادہ ہیبت ناک ہے اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔

۱۰۵۷۴:.....کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سلمہ بن شعیب نے ان کو سہل بن عاصم نے ان کو محمد بن ابو منصور نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن عبدالصمد نے ان کو محمد بن عبدالرحمن نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کے ساتھ جلدی کرو کمزور کردینے والے بڑھاپے سے یا جھپٹنے اور تباہ کردینے والی موت سے یا روک دینے اور بند کردینے والی بیماری سے یا مایوس کرنے والی تاخیر سے۔

۱۰۵۷۵:.....ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن شہریار نے ان کو ابو ہریرہ محمد بن فراس نے ان کو ابو قتیبہ نے ان کو ابوالعوام[۲] نے قتادہ سے اس نے مطرف سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اولاد آدم کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اس کے پہلو میں اور دل میں ننانوے آرزوئیں اور خواہش ہیں اگر اس کی آرزوئیں اس سے رہ جائیں تو وہ بڑھاپے میں واقع ہوجاتا ہے اور مرجاتا ہے۔

(۱۰۵۷۵).....أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱۷۴۳/۵)

(۱).....فی الکامل (الحسن)

(۲).....فی الأصل (العرام) وھو خطأ

جوجلدی چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے

۱۰۵۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ابوالنضر ہاشم بن قاسم نے ابوعقیل ثقفی سے اس نے بردبن سنان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکیر بن فیروز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمار ہے تھے۔

جو شخص ڈرتا ہے وہ اول حصے رات میں چلتا ہے۔ اور جو جلدی چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ خبردار بے شک اللہ تعالیٰ کا سامان قیمتی ہے خبردار اللہ کا سامان جنت ہے۔ میں نے کہا کہ اسی طرح کہا ہے بردبن سنان نے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ اس کو ایسے کہا ہے ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب میں کہ یزید بن سنان۔

۱۰۵۷۷:.....اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کیا ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن اسماعیل واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے وہ کہتے کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی بن کعب سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص خوف کرتا ہے وہ اول شب میں چلتا ہے اور جو جلدی چلتا ہے منزل پر جلدی پہنچتا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان مہنگا ہے خبردار اللہ کا سامان جنت ہے آ چکی ہے کانپنے والی پیچھے آ رہی ہے اس کے پیچھے آنے والی موت آ گئی ہے ان تمام ہلاکتوں کے ساتھ جو اس کے اندر ہیں۔

موت تباہی مچانے والی ہے

۱۰۵۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو ضمام بن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان سے انہوں نے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنو عبد مناف میں ڈرانے والا ہوں اور موت لوٹ اور تباہی مچانے والی ہے اور قیامت وعدے کا وقت ہے۔

اور حضرمی کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی ہاشم! اے بنی عبد مناف! اے بنو قصی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۰۵۷۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عمرو بن محمد عنقزی نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی سے اس نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رات کی ایک چوتھائی گذر جاتی تو آپ نکلتے اور آواز لگاتے تھے اذکر واللہ اے لوگو اللہ کو یاد کرو لوگو اللہ کو یاد کرو آ چکی ہے کانپنے والی پیچھے آنے والی ہے اس کے پیچھے آنے والی موت آ گئی ہے اپنی تمام ہلاکت سامانیوں کے ساتھ۔

جو شر کی کھیتی کاشت کرے گا وہ ندامت کی کھیتی کاٹے گا

۱۰۵۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوعمرو رزجاہی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو اسحق بن بہلول انباری نے ان کو

(۱۰۵۷۶)......اخرجه الترمذی (۲۴۵۰) من طریق ابن النضر. به.

وقال حسن غریب لانعرفه إلا من حدیث أبی النضر و الحدیث سبق برقم (۸۸۱)

(۱۰۵۷۷) اخرجه الحاکم (۳۰۸/۴) من طریق سفیان. به.

ہیثم بن موسیٰ مروزی نے ان کو عبدالصمد بن حصین بن ترجمان نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے حارث سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کرام قیادت کرنے والے (قائد) ہیں۔ اور فقہاء (فہم رکھنے والے) سردار ہیں۔ ان کی ہم نشینی اضافی چیز ہے تم لوگ شب و روز کی گذرگاہ پر کم ہو چکے اجلوں پر ہو۔ تمہارے اعمال بھی محفوظ کئے جا چکے ہیں اور موت تمہارے پاس اچانک آن دھمکے گی جو شخص خیر کی کھیتی کاشت کرے گا وہ خیر ہی کو کاٹے اور حاصل کرے گا اور جو شخص شر کی کھیتی کاشت کرے گا ندامت کی کھیتی کو کاٹے گا۔

ہم نے اس کو روایت کیا عبداللہ بن مسعود سے۔ اس قول سے (کہ غیر مرفوع) یہی محفوظ ہے۔

دو خوف کی باتیں

۱۰۵۸۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی احمد بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابوجعفر مکی نے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے جمعہ کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے اور وعظ تلاش کرنے شروع کئے۔ اس تلاش نے مجھ تھکا دیا لہٰذا میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کو لازم پکڑ لیا۔ میں نے اس بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے اپنے خطبے میں جمعہ کے دن۔ اے لوگو بے شک تم لوگوں کے پاس ایک علم ہے۔ لہٰذا تم لوگ اپنے علم تک پہنچو (یا تمہارے پاس عمل ہے تم اپنے عمل تک پہنچو) تمہارے لئے ایک حد اور انتہاء ہے تم اس اپنی انتہاء تک پہنچو۔ بے شک مؤمن دو خوف کی باتوں میں مبتلا ہوتا ہے ایک تو اس کو خوف ہوتا ہے گذرے ہوئے وقت کا کہ اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ اور دوسرے اس مدت کے بارے میں خوف ہوتا ہے جو زندگی ابھی باقی ہوتی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس میں کیا کرے گا۔ لہٰذا انسان کو اپنے لئے سامان سفر خوب تیار کرنا چاہئے۔ اور اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لئے اور اپنے شباب اور جوانی سے بڑھاپے سے پہلے۔ اور صحت میں سے بیمار ہونے سے پہلے بے شک تم لوگ آخرت کے لئے بنائے گئے ہو۔ اور دنیا تمہارے لئے بنائی گئی ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے موت کے بعد کوئی مہلت نہیں ہے۔ اور دنیا کے بعد کچھ بھی ٹھکانہ نہیں ہے سوائے جنت کے یا جہنم کے میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اپنے لئے اور تم سب کے لئے۔

پچاس صدیقوں کا ثواب

۱۰۵۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو حسان بن عمران نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو علم سیکھے بغیر علم عطا کر دے۔ اور ہدایت لئے بغیر ہدایت عطا کر دے۔

کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اندھاپن دور کر دے اور اس کو بینا کر دے مگر وہ شخص جو دنیا سے بے رغبت ہو جائے اور اس میں آرزو کو مختصر کر دے اللہ تعالیٰ اس کو علم سیکھے بغیر علم عطا کر دے گا۔ اور ہدایت لئے بغیر ہدایت عطا کر دے گا۔ خبردار عنقریب

(۱۰۵۸۰)... (۱) فی الأصل (قال : ثنا) (۲) فی ن : (عبدالعزیز بن الحسن)

(۱۰۵۸۱)... (۱) فی ن : (عملاً) (۲)... فی ن : (عملکم)

(۱۰۵۸۲) اخرجه أبونعیم فی الحلیة (۱۳۵/۸) من طریق إبراهیم بن الأشعث. به.

وقال أبونعیم : لاأعلم رواه بهذا اللفظ إلا الفضیل عن عمران وعمران یعد فی أصحابه الحسن لم یتابع علی هذا الحدیث.

تمہارے بعد ایسی قوم ہوگی کہ ان کے لئے حکومت و بادشاہت راس نہیں آئے گی مگر قتل اور جبر کے ساتھ۔ اور نہیں ہوگا غنی ہونا مگر بخل کرنے اور فخر کرنے کے ساتھ اور نہیں ہوگی محبت مگر دین سے نکل جانے اور خواہش نفس کے اتباع کے ساتھ خبردار جو شخص تم میں سے اس زمانے کو پالے پس وہ صبر کرے فقر پر حالانکہ وہ قادر ہو غنی بننے اور مالدار بننے پر اور وہ صبر کرے بغض اور نفرت پر حالانکہ وہ قادر ہو محبت پر اور وہ صبر کرے ذلت پر حالانکہ وہ قادر ہو عزت پر۔ یہ سب کچھ نہ برداشت کرے مگر اللہ کی رضا کے لئے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پچاس صدیقوں کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

حب دنیا سے متعلق روایات

۱۰۵۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے اسحاق بن اسماعیل سے اس نے روح بن عبدہ سے اس نے عوف سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً دنیا کی مثال پانی کے اوپر پیدل چلنے والے کے جیسی ہے کہ کوئی اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ پانی میں پیدل چلے اور اس کے قدم گیلے بھی نہ ہوں۔ (یعنی دین میں رہنے والا کسی نہ کسی قدر ضرور دنیا سے آلودہ ہوتا ہے۔)

۱۰۵۸۴:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو سلمہ یعنی ابن شبیب نے کہ اس نے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن مبارک سے اس نے محمد بن نضیر حارثی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے دلوں کو دنیا کے تذکروں میں مصروف نہ رکھو۔

۱۰۵۸۵:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو عصمہ بن فضل نے ان کو حارث بن مسلم رازی نے لوگ ان کو ابدالوں میں سے شمار کرتے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں زید بن انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔

جو شخص صبح کرے اور اس کی سب سے بڑی فکر دنیا ہو وہ اللہ سے نہیں ہے (یعنی اللہ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔)

۱۰۵۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن بشرویہ نے ان کو ابویحییٰ بزار نے ان کو سلیمان بن یحییٰ نے ان کو وہب بن راشد نے ان کو فرقد سبخی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص صبح کرے اور وہ مسلمانوں کی فکر نہ کرے وہ ان میں سے نہیں ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے اور ماقبل والی کی بھی۔

دنیا کے طلب گار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعجب

۱۰۵۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کندی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن یعلی نے ان کو حمید اعرج نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس غافل پر تعجب کرتا ہوں جس سے غفلت نہیں برتی جاتی۔ (یعنی بندہ غافل ہوتا ہے اور اللہ اس کا پورا پورا خیال کرتا ہے) اور میں تعجب کرتا ہوں اس پر جو دنیا کی آرزوئیں کر رہا ہے اور موت اس کی تلاش میں ہے اور میں اس شخص سے تعجب کرتا ہوں جو منہ پھاڑ کر ہنستا ہے مگر نہیں جانتا کہ اس سے رب راضی ہے یا ناراض ہے۔

۱۰۵۸۸:..... ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ رزجاہی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو ہشام بن یونس نے ان کو یحییٰ بن یعلی اسلمی نے علاوہ ازیں انہوں نے کہا اور وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع کرتے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ میں دنیا کے طالب پر تعجب کرتا ہوں موت جس کی تلاش میں ہے اور مجھے اس غافل پر بھی تعجب ہے جس سے رب غافل نہیں ہے اس کے بعد

(۱۰۵۸۶)..... (۱) غیر واضح في الأصل. (۱۰۵۸۸) أخرجه ابن عدي (۶۸۹/۲) عن ابن ناجية به.

انہوں نے اس کا مابعد ذکر کیا۔

موت کا منظر بہت شدید ہے

۱۰۵۸۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے کثیر بن زید سے اس نے حارث بن ابویزید سے اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ موت کی آرزو نہ کیا کرو۔ بے شک اس کا منظر بہت شدید ہوتا ہے۔ بے شک سعادت کی بات ہے کہ اللہ کسی شخص کی عمر لمبی کر دے اور پھر اس کو انابت اور رجوع کرنے کا مادہ بھی عطا کرے۔

ایمان کی حقیقت

۱۰۵۹۰:..... ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل ماسرجسی نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو حسن بن عبدالصمد قہندزی نے ان کو ابوصلت ہروی نے ان کو یوسف بن عطیہ نے ان کو ثابت نے انس بن مالک سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے نکلے اور انصار کا ایک نوجوان آپ کے سامنے آ گیا اس کو حارثہ بن نعمان کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کس حال میں صبح کی اے حارثہ؟ اس نے جواب دیا میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ میں سچا اور برحق مؤمن ہوں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ لیجئے آپ کیا کہہ رہے ہو؟ بے شبہ ہر برحق شئی کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور تیرے ایمان کی حقیقت (کیا؟) کہتے ہیں کہ اس نے جواب دیا میں دنیا سے اچاٹ اور بے رغبت ہوں۔ میں اپنی رات جاگ کر گذارتا ہوں اور دن پیاسا رہ کر گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو دیکھتا رہتا ہوں اپنے سامنے اور گویا کہ میں اہل جنت کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس میں ایک دوسرے سے کیسے مل رہے ہیں۔ اور گویا کہ میں اہل جہنم کو بھی دیکھتا ہوں کہ وہ کس طرح جہنم میں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا آپ نے یہ سب کچھ دیکھا ہے دو مرتبہ اس کو پکا کیا پھر فرمایا کہ یہ ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے اس کے دل میں ایمان کو روشن کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن۔ گھڑسواروں میں اعلان کیا گیا اے اللہ کے مجاہدو سوار ہو جاؤ پس گویا کہ یہی حارثہ پہلا سوار تھا جو سوار ہو گیا اور یہ پہلا شہسوار جو شہید کر دیا گیا چنانچہ اس کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ مجھے میرے بیٹے کے بارے میں خبر دیجئے کہ حارثہ کہاں ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس کو نہ روؤں گی اور اگر وہ جنت میں نہیں ہے بلکہ جہنم میں ہے تو میں جب تک جیئوں گی اس کو روتی رہوں گی دنیا میں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ اے ام حارثہ یہ جنت کوئی ایک نہیں ہے بلکہ جنات تو بہت ساری ہیں حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔ فرمایا کہ بڑھیا واپس لوٹی تو ہنستی ہوئی جا رہی تھی اور کہہ رہی تھی بس بس حارثہ کافی ہے تیرے لئے۔ ایسے ہی کہا راوی نے حارثہ بن نعمان۔

۱۰۵۹۱:..... تحقیق ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن فضیل بن محمد بن عقیل نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو زید نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن یزید سکسکی نے سعید بن ابوہلال سے اس نے محمد بن ابوجہم نے حارث بن مالک سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرے تو آپ نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ اے حارثہ! اس نے کہا کہ میں نے اس طرح صبح کی ہے کہ میں پکا مؤمن ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سوچ لو کیا کہہ رہے ہو کہ ہر حق شئی کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا نفس دنیا سے نفرت کرتا ہے اور ایسے ہوتا ہے کہ جیسے میں اپنے رب کے عرش کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں۔ اور ایسے لگتا جیسے میں اہل جنت کو سامنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں ایک دوسرے کو کس طرح مل رہے ہیں اور ایسے لگتا ہے جیسے میں اہل جہنم کو بھی سامنے دیکھ رہا ہوں

(۱۰۵۹۱)..... (۱) فی أ: (یزید) والصحیح زید وھو ابن الحباب.

کہ وہ کس طرح اس میں باہم شور کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھ گیا تم پکے رہو تین بار یہ فرمایا۔ یہ قصہ حارث بن مالک کے بارے میں مروی ہے۔ اور یہی حارثہ کہا جاتا ہے۔ اور وہاں کا قصہ حارثہ بن نعمان کا ہے۔

۱۰۵۹۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو صالح بن مسمار نے اور جعفر بن برقان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث سے کہا تھا حارث بن مالک سے تم کو کیا ہوا اے حارث بن مالک یا یوں کہا تھا۔ اے سمار۔ اس نے جواب دیا یا رسول اللہ میں مؤمن ہوں آپ نے پوچھا کہ سچا مؤمن؟ اس نے کہا کہ سچا مؤمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تیرے مؤمن ہونے کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرا نفس دنیا سے ہٹ چکا ہے میں راتوں کو شب بیداری کرتا ہوں اور دن کو پیاسا رہتا ہوں بس گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو سامنے دیکھ رہا ہوں۔

جب اس کو لایا جائے گا۔ اور گویا کہ میں اہل جنت کو دیکھتا ہوں کہ وہ آپس میں مل رہے ہیں۔ اور گویا کہ میں اہل جہنم کا جھوکنا اور شور کرنا سنتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یہ ایسا مؤمن ہے کہ اللہ نے اس کے دل کو روشن کر دیا ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے۔

فصل:..... زہد اور قصر امل کے بارے میں جو مفہوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں مذکور ہے جو ہم نے اب تک ذکر کیا ہے اسی مفہوم میں جو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس کا ذکر

یعنی احادیث کے بعد زہد کے بارے میں آثار کا ذکر

خطبہ صدیق اکبر

۱۰۵۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن فضیل نے عبدالرحمن بن اسحاق سے اس نے عبداللہ قرشی سے اس نے عبداللہ بن حکیم سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔ اور یوں فرمایا۔

میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم اسی کی حمد وثنا کرو اس لئے کہ وہی اس کا اہل ہے۔ اور امید وخوف کی ملی جلی کیفیت پیدا کرو اور مسلمانوں کے ساتھ چمٹے رہنا بھی ساتھ ملالو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی اسی صفت پر تعریف فرمائی ہے۔

انھم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورھبا وکانوا لنا خاشعین.

کہ بے شک وہ لوگ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے اور وہ ہمیں پکارتے تھے امید کرتے اور ڈرتے ہوئے اور وہ ہمارے لئے عاجزی کرتے تھے۔

پھر جان لو اللہ کے بندو بے شک تم لوگ صبح بھی اور شام بھی آرزو میں گذارتے ہو حالانکہ اس کا علم تم سے غیب کر دیا گیا ہے۔ اگر تم لوگ اس بات کی طاقت رکھو کہ تمہاری زندگی کی مہلتیں اللہ کے لئے عمل کرنے میں گذریں تو ایسا ضرور کرو یاد رکھو تم اس کی ہرگز طاقت نہیں رکھو گے مگر اللہ تعالیٰ کی عنایت کے ساتھ لہٰذا جلدی کرو ان مہلتوں میں جو تمہیں حاصل ہیں اس سے قبل کہ تمہاری زندگیاں پوری ہو جائیں پھر تمہیں وہ تمہارے بدترین اعمال کی طرف لوٹنا پڑے بے شک کچھ قومیں ایسی تھیں جنہوں نے اپنی مہلتیں اور زندگیاں اپنے سوا دوسروں کے لئے کر رکھی ہیں میں آپ لوگوں کو روکتا ہوں کہ تم ان جیسے بنو بچنا تم بچنا تم پھر بچنا اور بچنا بے شک تمہارے پیچھے ایک مسلسل طلب کرنے والی چیز لگی ہوئی ہے جس کی

رفتار بہت ہی تیز ہے۔یعنی موت۔

خطبہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو موسیٰ بن اسحاق انصاری نے ان کو عبداللہ بن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو عبدالرحمن بن اسحق نے ان کو عبداللہ بن عبید قرشی نے ان کو عبداللہ بن حکیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں صدیق اکبر نے خطبہ دیا۔ انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی جس طرح وہ اس کا حق دار ہے اس کے بعد انہوں نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ تم اسی کی حمد وثنا کیا کرو جیسے وہ اس کا حق دار ہے۔ اور امید وبیم کی کیفیت کو ملا لو بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی اسی وصف پر تعریف فرمائی ہے۔

انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويد عوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين.

بے شک وہ بھلائیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور وہ ہم سے ڈرتے تھے۔

پھر جان لو اللہ کے بندو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفسوں کو اپنے حق کے ساتھ رہن رکھ دیا ہے اور اسی پر تم سے عہد و میثاق لئے ہیں۔ اور اللہ نے تم سے قلیل فانی کو کثیر باقی کے بدلے میں خریدا اور یہ اللہ کی کتاب تمہارے اندر موجود ہے۔ اس کا نور کبھی نہیں بجھے گا۔ اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے تو اسی کے نور سے روشنی حاصل کرو۔ اور اللہ کی کتاب کی نصیحت قبول کرو اور اسی کتاب اللہ سے روشنی حاصل کرو تاریک دن کے لئے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور تمہارے اوپر عزت والے لکھنے والے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔ پھر تم جان لو اے اللہ کے بندو۔ بے شک تم لوگ صبح بھی کرتے ہو اور شام بھی کرتے ہو ایک مہلت کے اندر جس کا علم تم لوگوں سے چھپایا گیا ہے۔ اگر تم لوگ ایسا کر سکتے ہو کہ تمہاری مہلت کی مدتیں اس طرح گذریں کہ تم اللہ کے اعمال کر رہے ہو تو ایسا ضرور کرو۔ مگر یہ بھی تم ہرگز نہیں کر سکتے ہو مگر اللہ کی توفیق ارزانی کے ساتھ۔ لہٰذا تم اپنی مہلتوں میں ایک دوسرے پہ سبقت لے جاؤ۔ اس سے قبل کہ تمہاری مہلت کی مدتیں پوری ہو جائیں۔ اور تمہیں تمہارے بدتر اعمال کی طرف لوٹا دیا جائے۔ بے شک چند اقوام ایسی ہیں جو اپنی مہلت کی مدتوں کو دوسروں کے لئے ضائع کر دیتے ہیں اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہیں میں تمہیں منع کرتا ہوں کہ تم لوگ ان جیسے نہ بننا بچنا تم بچنا اور بچنا پھر بچنا۔ بے شک تمہارے پیچھے جلدی جلدی تلاش کرنے والی (موت) ہے جس کی رفتار بہت تیز ہے۔

۱۰۵۹۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو ولید بن مسلم ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے یہ کہ ابوبکر صدیق اپنے خطبے میں فرمایا کرتے تھے۔ کہاں ہیں خوبصورت اور چمکتے رخساروں والے لوگ کہاں ہیں اپنے شباب پر اترانے والے کہاں بادشاہ جنہوں نے شہر بسائے تھے اور ان کے حفاظتی قلعے اور فصلیں بنائی تھیں کہاں ہیں وہ لوگ کہ غلبہ اور کامیابی میدان جنگ میں جن کے قدم چومتی تھی ان کے اعضا بکھر گئے ہیں جب زمانے نے ان کے ساتھ بخل اور تنگ دلی دکھائی لہٰذا وہ قبروں کے اندھیروں میں چھپ گئے لوگو بچو۔۔۔۔۔۔ بچو۔۔۔۔۔۔ پھر بچو۔۔۔۔۔۔ پھر بچو۔۔۔۔۔۔

۱۰۵۹۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو حسن بن علی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبدالواحد بن زید نے اس کو اسلم کوفی نے ان کو مرہ طبیب نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا انہوں نے پانی مانگا چنانچہ ان کے پاس پانی کا برتن لایا گیا اس میں پانی اور شہد ملا ہوا تھا انہوں نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر اس کو ہٹا لیا اور رو پڑے اس قدر کہ ان کو دیکھ کر ان کے ساتھی بھی رو پڑے۔ ساتھی چپ کر

گئے مگر وہ چپ نہیں ہوئے اس کے بعد انہوں نے اپنی چادر کے ساتھ اپنے چہرے کو صاف کیا اور روئے یہاں تک کہ لوگ ان کے بات کرنے سے مایوس ہو کے پھر انہوں نے اپنی آنکھوں کو پونچھا اب لوگوں نے ان سے کہا اے خلیفہ رسول اللہ کس بات نے آپ کو رلایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ سے کسی چیز کو ہٹا رہے ہیں مگر میں نے آپ کے پاس کسی کو نہ دیکھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا چیز تھی جو آپ ہٹا رہے تھے حالانکہ میں نے تو کسی چیز کو آپ کے قریب نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا تھی جو میرے سامنے شکل بنا کر آئی تھی اور اس نے اپنی کمر میری طرف جھکا لی تھی میں نے اس سے کہا ہے مجھ سے دور ہٹ جا اس نے کہا خبردار اللہ کی قسم اگر آپ مجھ سے نجات پا گئے تو مجھ سے وہ لوگ نجات نہیں پا سکیں گے جو آپ کے بعد ہوں گے۔ میں نے آج اسی بات کو یاد کیا ہے تو مجھے ڈر لگا کہ وہ مجھے بھی لاحق نہ ہو جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۰۵۹۷: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے انہوں نے سنا ابو حازم سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنی موالات نمیرہ سے اس نے سنا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے عورتوں کو دو سرخ چیزوں نے تباہ کیا ہے ایک سونا اور دوسری زعفران (یعنی میک اپ اور فیشن نے)۔

۱۰۵۹۸: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو سریج نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہشام نے حوشب سے اس نے حسن سے یہ کہ حضرت سلمان فارسی حضرت ابوبکر کے پاس آئے ان کی بیماری میں ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضرت سلمان نے کہا آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تمہارے اوپر دنیا فتح ہونے والی ہے تم اس میں سے نہ لینا مگر ضرورت کی حد تک اور یقین جانیئے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کی پناہ میں خیانت نہیں کرتا کہ وہ تمہیں منہ کے بل آگ میں پھینک دے۔

۱۰۵۹۹: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسحاق بن حسن نے ان کو حسن بن اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے یہ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ اس شعر کو پڑھتے تھے۔

لا یــزال یـبـغــی حبیبــا یـکـونــه

وقد یرجو الفتیٰ الرجآء یموت دونه

ہمیشہ انسان اپنے محبوب کو طلب کرتا رہتا ہے اور کبھی جوان آرزو کرتے کرتے اسی کے پیچھے جان دے دیتا ہے۔

۱۰۶۰۰: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے ان کو عمرو بن علی بن بحر بن کثیر السقاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ جناب شعبہ میرے پاس آئے جب انہوں نے مہدی کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا۔ اور آ کر کہا کہ مجھے موسیٰ جہنی کی کوئی روایت بیان کیجئے تاکہ میں وہ مہدی کو سناؤں۔ کہا محمد بن محمد بن رجاء نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو حفص نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو موسیٰ جہنی ابوبکر بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ اپنے والد کے پاس آئیں جب وہ موت کے ساتھ مقابلہ کر رہے تھے (یعنی موت کے وقت) جب انہوں نے ان کی روح سینے میں پہنچی ہوئی محسوس کی تو اس شعر سے تمثل کیا۔

امــاوی مــا یـغــنـی الثراء عن الـفـتـیٰ

اذا حــرجــت یـومــاً وضـاق بهـا الصدر

کسی مرد کو مال کی کثرت کوئی فائدہ نہیں دیتی جب کسی دن روح نکلنے پر آتی ہے اور اس کے ساتھ سینہ گھٹتا ہے۔
دیگر راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ عائشہ کے کسی شعر کو سن کر صدیق اکبر نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمانے لگے۔ بلکہ

جاء ت سکرت الموت بالحق ذالک ما کنت منه تحید

موت کی سختی اور بیہوشی یقینی ہے یہی ہے وہ جس سے آپ بھاگتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۰۶۰۱:... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعید عبد الملک بن محمد بن ابراہیم زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن رجاء نے ان کو محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے بعض عاملوں کی طرف خط لکھا اس تحریر کے آخر میں یہ بات لکھی تھی کہ تم اپنے نفس کا نرمی کے وقت محاسبہ کیا کرو شدت اور سختی کے حساب سے قبل، کیونکہ جو شخص نرم حالات میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے سخت حساب سے پہلے اس کا انجام رجوع و رضاء کی طرف اور رشک کی طرف ہوتا ہے۔ اور جس کو اس کی زندگی اس کی خواہشات کے ساتھ غافل اور مشغول رکھتی ہے اس کا انجام حسرت و ندامت ہوتا ہے۔ تو جو تمہیں نصیحت دی جائے اس کو قبول کرو تا کہ آپ ان امور سے خود رک سکیں جن سے منع کیا جاتا ہے (یعنی جو ممنوع ہیں)۔

۱۰۶۰۲:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عثمان عجلی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو شعبی نے مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب نکلے اور آپ کے اوپر سوتی لباس تھا لوگوں نے آپ کی طرف دیکھنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا جس شئی کی طرف دیکھا جا رہا ہے مگر اس کی ظاہری تازگی ہے جو اللہ نے بنائی ہے اور انسان مال سے محبت کرتا ہے اور اولاد سے محبت کرتا ہے حالانکہ اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے خرگوش کی سانس۔

۱۰۶۰۳:... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابو جعفر آدمی نے ان کو یحییٰ بن سلیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے انہوں نے فرمایا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ شعر اکثر کہتے رہتے تھے۔

لا یغـرنک عشـاء سـاکـن

قـد تـوا فـی بـالـمـنیـات السـحـر

پر سکون وقت عشاء سے ہرگز دھوکہ نہ کھانا کبھی کبھی ٹھیک سحر کے وقت بھی موت آ لیتی ہیں۔

۱۰۶۰۴:... فرمایا اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی ابو علی طائی محاربی نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو ابو معشر نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ہر معاملہ میں سنجیدگی اور تاخیر بہتر ہے سوائے آخرت کے معاملے کے۔

۱۰۶۰۵:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ حفصہ بنت عمر نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب سے کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ ایسے کپڑے پہنیں جو آپ کے موجودہ کپڑوں سے نرم ہوں۔ اور اگر آپ ایسا کھانا کھایا کریں جو آپ کے موجودہ کھانے سے زیادہ نفیس اور عمدہ ہو تو کیا زیادہ بہتر نہیں ہوگا؟ اللہ نے رزق میں بڑی وسعت عطا کر دی ہے۔ اور مال بھی

(۱۰۶۰۲)...تاریخ عمر بن الخطاب لابن الجوزی (ص ۲۱۱)　　(۱۰۶۰۴)......(۱) فی ن: (أبو بشر)

زیادہ کر دیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس بارے میں آپ کی مخالفت کروں گا۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں شدت و سختی کا سامان کیا تھا۔ بار بار یہ کہتے رہے حتی کہ سیدہ حفصہ کو انہوں نے رلایا اور ان سے کہا میں نے آپ سے یہ بات کہہ دی ہے بے شک میں اللہ کی قسم اگر میں یہ کر سکوں کہ میں ان کی شدت والی زندگی میں اپنے آپ کو شریک کر سکوں تو میں ضرور کروں گا تاکہ میں ان کی پسندیدہ زندگی کو پالوں۔

۱۰۶۰۶:.....وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو علی بن اسحق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے اپنے بھائی سے مصعب بن سعد سے یہ کہ سیدہ حفصہ نے اپنے والد حضرت عمر سے کہا کہ آپ یہ کپڑے نہ پہنیے بلکہ..... اس کے بعد راوی نے یزید بن ہارون والی روایت ذکر کی ہے۔

۱۰۶۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن بشر عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نعمان نے مصعب بن سعد بن ابووقاص سے انہوں نے حفصہ بنت عمر سے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا تھا اے امیر المومنین آپ کے اوپر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر اپنے یہ دو کپڑے نرم پہن لیں اور آپ اگر عمدہ اور نفیس کھانا کھائیں کیونکہ اللہ نے آپ کے اوپر زمین فتح کر دی ہے اور اس کے رزق میں وسعت عطا کر دی ہے۔ ان کے والد حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس بات میں اختلاف کروں گا کیا آپ جانتی نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں شدت اور سختی پائی تھی چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آنے والی تکلیفوں کو ایک ایک کر کے ذکر کرنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے حفصہ کو رولا دیا۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے پہلے آپ سے کہہ دیا تھا۔ میرے دو دوست تھے دونوں ایک راستے پر چل گئے ہیں۔ اگر میں ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلوں تو وہ راستہ مجھے ان کے طریقے سے دور لے جائے گا۔ بے شک میں دونوں کی زندگی کی شدت میں خود کو شریک کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں ان کی پسندیدہ زندگی کو اپنا سکوں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابوبکر صدیق کی پسندیدہ زندگی کو پا سکوں۔

۱۰۶۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا اے لوگو تم لوگ کتاب اللہ کے سانچے اور حفاظت کے برتن بن جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور اللہ سے ایک ایک دن کا رزق مانگو تمہارے اوپر یہ ناپسندیدگی نہ ہو کہ وہ تمہارے واسطے زیادہ کیوں نہیں کرتا۔

۱۰۶۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشر ان نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن ناصح نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد بن مسرہ تستری نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا۔

دنیا سے زہد اور بے رغبتی قلب و بدن کے لئے راحت و سکون ہے۔

خطبہ فاروق اعظم

۱۰۶۱۰:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعد بن فرضخ نے ان کو عبیداللہ بن محمد عمری نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن اخی شہاب نے میرا گمان ہے کہ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب جب لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو خطبہ میں یوں کہتے تھے تم میں سے وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے خواہش نفس سے طمع اور لالچ اور غضب و غصے سے حفاظت کر لی بات میں سچائی کے بغیر کوئی خیر نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ گناہ کرتا ہے اور جو گناہ کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو گناہوں سے یعنی رب کی نافرمانی سے۔ ایسا بندہ مٹی سے بنا ہو اس کو رب کی نافرمانی زیب نہیں دیتی وہ

مٹی ہی ہو کر رہے گا۔ وہ آج زندہ ہے تو کل صبح میت ہوگا دن بہ دن عمل کرو (یعنی روزانہ عمل کرو) اور مظلوم کی بد دعا سے بچو، اور اپنے نفسوں کو مردوں میں شمار کرو۔ اس کو اسی طرح روایت کیا ہے جماعت نے اویسی سے اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے۔

۱۰۶۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو خبر دی عبدالرزاق نے عمر سے اس نے زہری سے انہوں نے کہا کہ صدقے کے اونٹوں میں سے ایک جانور رسی تڑوا کر نکل گیا حضرت عمر نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا۔ پھر لوگوں کو بلایا۔

چنانچہ حضرت عباس نے ان سے (ازراہ مذاق کہا) اگر آپ اس کو یوں ہی ہمارے لئے عطا کردیتے تو کیا ہوجاتا حضرت عمر نے اس سے کہا اللہ کی قسم بے شک ہم لوگ اس مال کے لئے (استعمال کی کوئی گنجائش اور کوئی راستہ) نہیں پاتے اس کے سوا کہ یہ حق کے مطابق لیا جائے اور حق میں ہی استعمال کیا جائے اور حق میں دینے سے نہ روکا جائے۔

خطبہ عثمانی

۱۰۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ محمد بن خلف بن صالح کوفی تیمی نے مجھے لکھا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعیب بن ابراہیم تیمی نے ان کو حدیث بیان کی ہے سیف بن عمر اسدی نے بدر بن عثمان سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو زندگی کا آخری خطبہ دیا تھا جماعت میں یہ تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو دنیا اس لئے عطا کی ہے تاکہ اس کے ذریعہ آخرت کو طلب کرو۔ یہ تمہیں اس لئے عطا نہیں کی کہ آپ لوگ اسی کی طرف ہی جھک جاؤ اور مائل ہوجاؤ یقینی بات ہے کہ دنیا فنا ہوجائے گی اور آخرت باقی رہے گی، تمہیں فانی چیز اترانے میں مبتلا نہ کردے۔ اور نہ ہی وہ تمہیں ہمیشہ اور باقی رہنے والی چیز سے غافل کردے۔ جو چیز باقی رہے گی اس کو اس چیز پر ترجیح دو جو فنا ہوجائے گی بے شک دنیا ختم ہوجائے گی۔ اور لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سے ڈرنا ڈھال ہے اس کے عذاب سے اور اس کی طرف سے وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اللہ سے ڈرو غیر سے اور اپنی جماعت اور وحدت کو لازم پکڑو اور گروہ نہ بنو۔

واذکروا نعمة اللّٰه علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا. الخ

اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی
پھر تم اس کی نعمت کے ساتھ بھائی بھائی ہوگئے۔ (دو آیات کے آخر تک)۔

قول علی المرتضیٰ

۱۰۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ان کو زبید یامی نے ان کو مہاجر عامری نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ ڈر کی بات جس کے بارے میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ خواہش نفس کی اتباع ہے۔ اور لمبی لمبی آرزو کرنا ہے۔ بہر حال خواہش نفس کی اتباع کرنا حق سے روک دیتا ہے اور جب کہ لمبی لمبی آرزو کرنا آخرت کو بھلوا دیتا ہے۔

(۱۰۶۱۱) (۱) فی ن: (فجحفها)

(☆) بالهامش: مهاجر بن شماس العامری کوفی.

(۱۰۶۱۳) (۱) فی ن: (بعید)

۱۰۶۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ علی بن عبداللہ عطار نے بغداد میں ان کو علی بن حرب موصلی نے سنہ ۲۶۰ دو سو ساٹھ میں موصل شہر میں ان کو حدیث بیان کی وکیع نے سفیان سے اس نے عطاء بن سائب سے ان کو ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفے میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا اے لوگو بے شک سب سے زیادہ ڈر کی بات جو میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ ہے لمبی لمبی آرزو کرنا اور خواہش نفس کی اتباع کرنا۔ بہر حال لمبی آرزو آخرت کو بھلوا دیتی ہے اور خواہش نفس کی اتباع کرنا حق سے بھٹکا دیتی ہے۔ خبردار بے شک دنیا بیٹھ پھیر کر جانے والی ہے اور آخرت سیدھی آنے والی ہے۔ اور دونوں کے لئے مخصوص لوگ ہیں لہٰذا آپ لوگ ابناء آخرت بنو ابناء دنیا نہ بنو۔ آج (دنیا میں) عمل ہی عمل کرنا ہے حساب و کتاب نہیں ہے مگر کل حساب و کتاب ہی ہوگا عمل کوئی نہیں ہوگا۔

اور تحقیق روایت کیا ہے محمد علی بن ابوعلی لہبی نے اور وہ ضعیف ہے یہی الفاظ اس کی دو سندوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۶۱۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی علی بن ابوعلی ہاشمی نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد ابن علی سے اس نے اپنے والد علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح فرمایا۔

خواہش نفس اور لمبی لمبی آرزوئیں

۱۰۶۱۶:..... اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن فضل محمد بن ابراہیم بن فضل مکی نے ان کو احمد بن محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عمر نے ان کو علی بن ابوعلی نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سب سے زیادہ خوف کی بات جو میں اپنی امت کے بارے میں ڈرتا ہوں وہ خواہش نفس اور لمبی لمبی آرزوئیں کرنا ہے۔ خواہش نفس تو حق سے رکاوٹ بنتی ہے اور لمبی آرزوئیں کرنا آخرت کو بھلوا دیتا ہے۔ اور یہ دنیا کوچ کر کے جانے والی ہے اور آخرت کوچ کر کے آنے والی ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے خاص لوگ ہیں۔ اگر تم لوگ استطاعت رکھو کہ تم دنیا والے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو بے شک تم لوگ آج دار العمل میں ہو جہاں حساب و کتاب بالکل نہیں ہے اور تم کل دار الحساب میں ہوگے وہاں عمل بالکل نہیں ہوگا۔

دونوں سندوں کے الفاظ برابر ہیں ہاں روایت جعفر بن محمد میں ہے۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تم لوگ اہل آخرت میں سے ہو اور اہل دنیا میں سے نہ بنو تو ایسا ضرور کرو۔

۱۰۶۱۷:..... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوجعفر دینوری نے ان کو عبدالعزیز یعنی اویسی نے ان کو علی بن ابوعلی لہبی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے اسی کی مثل۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے اگر تم استطاعت رکھو کہ تم ابنائے آخرت بنو اور ابناء دنیا نہ بنو تو ایسا ضرور کرو۔ لہبی اس کے ساتھ متفرد اور اکیلا ہے اور قوی نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقت دنیا سے متعلق روایات

۱۰۶۱۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن زکریا بزار نے ان کو فدیک بن سلیمان نے ان کو محمد بن سوقہ نے شعبی سے اس نے حارث سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ خیرات اور نیکیوں کی طرف لپکتا ہے۔ اور جو جہنم سے ڈرتا ہے وہ شہوات ولذات سے دور بھاگتا ہے۔ اور جو شخص موت کا انتظار کرتا ہے اس پر لذات بے مزہ ہو جاتی ہیں اور جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اس پر مصیبتیں ہلکی اور بے اثر ہو جاتی ہیں۔

۱۰۶۱۹:..... اور اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ وصافی نے ابن سوقہ سے اس نے حارث سے اس نے علی سے ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن خلیل بن ابراہیم اصفہانی نے ان کو یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو قاسم بن حکم عرنی نے ان کو عبید اللہ وصافی نے ان کو محمد بن سوقہ نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۲۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو جحی نے ان کو علی بن ابوعلی ہاشمی نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے علی بن ابوطالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ آج کے دن گھڑ دوڑ کے مقابلے کے میدان میں اترے ہوئے ہو اور آئندہ کل صبح دوڑ کے مقابلے کا فیصلہ ہوتا ہے دوڑ میں جیت جنت کا حاصل کر لینا ہے۔ اور دوڑنے کی آخری حد جہنم ہے۔ اللہ کی عفو و درگذر کرنے سے تم نجات پا سکتے ہو، اور اسی کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو سکتے ہو اور تم لوگ اپنے اپنے اعمال کے ساتھ ایک دوسرے سے تقسیم اور جدا ہو گے۔ علی بن ابی علی اس میں متفرد ہے۔

۱۰۶۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو قاسم بن مہدی نے ان کو ابومصعب نے ان کو حدیث بیان کی علی بن ابوعلی لہبی نے ان کو محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ تم لوگ آج مقابلے کے میدان میں اترے ہوئے ہو اور صبح کل ہار جیت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس نے مذکور کے مثل روایت کی ہے۔

۱۰۶۲۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے اور علی بن مسلم نے دونوں نے کہا ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے حضرت علی بن ابوطالب سے کہا اے ابو الحسن آپ ہمارے سامنے دنیا کی حقیقت بیان کیجئے۔

حضرت علی نے پوچھا کہ لمبی بات کروں یا مختصر کروں۔ لوگوں نے کہا کہ مختصراً بتائیے۔ انہوں نے جواب دیا۔

حلالها حساب، وحرامها النار

اس میں سے جو کچھ حلال ہے اس کا ارتکاب کرنے پر حساب دینا پڑے گا اور جو کچھ حرام ہے اس کا ارتکاب کرنے سے جہنم ملے گی۔ (اس کا حلال حساب ہے اور اس کا حرام جہنم ہے۔)

۱۰۶۲۳:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن حکم بن عوانہ نے ان کو عتبہ بن حمید نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی قبیصہ بن جابر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے فرمایا۔ جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے مصیبتیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں۔ اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے۔ اس راوی کے علاوہ دیگر نے یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں اور جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات ولذات سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور جو شخص جہنم سے ڈرتا ہے وہ حرام کردہ چیزوں سے واپس لوٹ آتا ہے۔

۱۰۶۲۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان دارمی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو سلیمان بن حکم نے اس نے طویل حدیث میں ذکر کیا ہے ایمان کی تفسیر میں۔

(۱۰۶۱۹) ..... (۱) فی ن : (الصوفی)

(۱۰۶۲۳) ..... (۱) فی ن : (عن)(وهو خطأ)

وسليمان بن الحكم بن عوانة له ترجمة فی الجرح (۴/۱۰۷)

قال يحيى بن معين : ليس بشیء

۱۰۶۲۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سہل بن شعیب نے ان کو عبدالاعلیٰ بن نوف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی المرتضیٰ سے وہ فرماتے تھے۔

مبارک بادی ہے دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں اور آخرت میں رغبت کرنے والوں کے لئے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی زمین کو پلنگ اور اس کی مٹی کو بستر بنالیا ہے۔ اور اس کی مٹی کو خوشبو بنالیا ہے اور کتاب اللہ کو اپنی شناخت اور پہچان بنالیا ہے اور اللہ کو پکارنے اور مانگنے کو اوڑھنی بنالیا ہے۔ اور دنیا کو لازمی طور پر ترک کر دیا ہے۔ مسیح بن مریم علیہما السلام کی نہج اور طریق پر۔

۱۰۶۲۶:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل بن ابراہیم علوی نے ان کو ابوشجاع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت سلمان فارسی کی طرف خط لکھا۔ امابعد حقیقت ہے کہ دنیا کی مثال سانپ جیسی ہے کہ جس کا کاٹنا تو بظاہر معمولی سا ہوتا ہے مگر زہر اس کا مار دیتا ہے لہٰذا دنیا میں سے جو کچھ آپ کو اچھا لگے اس سے منہ پھیر لیں اس لئے کہ اس میں سے بہت کم ہی تیرے ساتھ رہے گا۔ اور اپنے آپ سے اس کے فکر و غم کو اتار پھینکئے اس لئے کہ اس کے فرق کا آپ کو بھی یقین ہے بلکہ جو کچھ اس کے لئے ہوا اس سے کنارہ کش ہو جائیے بے شک صاحب دنیا اس میں بہت ہی کم کبھی مطمئن ہوتا ہے سرور و خوشی کی جانب۔ اس میں سے مکروہ اور ناپسندیدہ چیز کو نگاہیں اونچی کر کے دیکھئے۔ والسلام۔ ہم نے حضرت علی کے جمیع اقوال دنیا کے بارے میں اور اس سے بے رغبتی کے بارے میں۔ اس کے فضائل میں ذکر کر دیئے ہیں۔

۱۰۶۲۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ جب حضرت عمر شام میں گئے۔ اور علاقے کے معززین اور فوج کے کمانڈروں نے ان سے ملاقات کی تو حضرت عمر نے پوچھا کہ میرے بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کون؟ فرمایا کہ ابوعبیدہ۔ بتایا گیا کہ ابھی ابھی وہ بھی آپ کے پاس آتے ہیں۔ چنانچہ اتنے میں وہ بھی اونٹنی پر سوار ہو کر آن پہنچے جس کے ناک میں نکیل رسی کی ڈلی ہوئی تھی انہوں نے حضرت عمر کو سلام کیا پھر انہوں نے آپس میں کوئی سوال جواب کئے اس کے بعد انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ لوگ ہم لوگوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ فرمایا کہ وہ آہستگی سے آپس میں باتیں کرتے کرتے ان کے گھر پر جا پہنچے حضرت عمر کو ان کے گھر میں سوائے ان کی ایک تلوار ایک ان کی کمان اور اونٹ کے پالان کے اور کوئی شئی نظر نہ آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا۔ اگر آپ کچھ سامان لے لیتے تو بہتر ہوتا یا ایسی ہی کوئی بات کہی جس کے جواب میں حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین بے شک یہ چیزیں ہمیں سوال و جواب و حساب و کتاب تک پہنچا دے گی۔ یا مقتل گاہ و ہلاکت گاہ تک پہنچا دے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسّی سال تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا

۱۰۶۲۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر پیٹ بھر کر کھانا کبھی نہیں کھاتے تھے خواہ کتنا ہی ان کے لئے اچھا کھانا کیوں نہ تیار کرلیا جاتا اور کتنا زیادہ ہوتا مگر وہ کم ہی کھاتے تھے۔ ایک مرتبہ ابن مطیع ان کے پاس آئے وہ ان کی طبع پرسی کرنے آئے تھے انہوں نے دیکھا کہ ان کا جسم نحیف و کمزور ہو چکا ہے انہوں نے ان کی اہلیہ سے کہا کیا آپ ان کے لئے کوئی نفیس اور عمدہ چیز نہیں تیار کر دیتیں تاکہ ان کی صحت بحال ہو جائے۔ انہوں نے جواب دیا، ہم تیار کر دیتے ہیں مگر یہ سب کو بلا لیتے ہیں گھر میں سے کسی کو نہیں رہنے دیتے اور نہ ہی کسی بھی موجود شخص کو سب کو بلا کر ساتھ کھلا دیتے ہیں۔ آپ ان سے اس بارے میں بات کر کے دیکھیں۔ چنانچہ ابن مطیع نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمن اگر آپ کوئی عمدہ

(۱۰۶۲۵)..... (۱) غیر واضح فی الأصل (۲)..... فی الأصل فرضا

چیز کھانے کی تیار کروالیں تا کہ آپ کی صحت بحال ہو جائے۔انہوں نے فرمایا کہ میری عمر کے اسی سال گذر چکے ہیں میں نے اس سال میں ایک بار بھی کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یایوں کہا کہ میں نے صرف ایک بار پیٹ بھر کر کھایا تھا۔اورتم آج کہتے ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں جب کہ میری عمر میں سے نہیں باقی رہ گیا مگر انتہائی مختصر وقت۔

ان آثار کی مثل حضرت ابن عمر سے اور دیگر سے باب الطعام میں روایات گذر چکی ہیں۔

۱۰۶۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن قادم نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ سعد بن مالک نے کہا اگر ساری دنیا ایک آدمی کے لئے جمع کر لی جائے پھر وہ اس کے چار پڑے ہوئے حصوں کے پاس سے گذرے تو اس کا نفس یہ چاہے گا کہ وہ ان کو بھی اٹھالے۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا جو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ ان حصوں کو بھی نہیں چھوڑے گا۔انہوں نے فرمایا کہ میں وہ آدمی آپ کو ہی سمجھتا ہوں۔

فتنہ کا خوف

۱۰۶۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعد نے اشعث سے اس نے رجاء بن حیوۃ سے وہ کہتے ہیں حضرت معاذ نے فرمایا بے شک تم لوگ غربت و بدحالی کے فتنے میں مبتلا کئے گئے تھے پس تم نے صبر کیا اور میں تمہارے اوپر خوف کرتا ہوں غربت و بدحالی کے فتنے کا اور اس سے زیادہ جو میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ عورتوں کی طرف سے ہے جب وہ سونے کے کنگن پہنیں گی اور یمن کے تنگ کپڑے یا گلو بند۔سینہ بند وغیرہ۔

اور شام کا دوپٹہ۔غنی کے پیچھے یا گانے کے پیچھے جائیں گی۔اور فقر و غربت کو اس چیز کی تکلیف دیں گی جو وہ نہیں رکھتا ہوگا۔اس کو بھی روایت کیا ہے ابوعثمان نہدی نے حضرت معاذ سے۔

۱۰۶۳۱:.....اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابوقلابہ نے متعدد لوگوں سے کہ فلاں شخص کے ساتھ کچھ اصحاب رسول گذرے تو انہوں نے ان سے کہا کہ آپ لوگ مجھے کوئی وصیت کرو چنانچہ وہ اس کو وصیت کرنے لگے اور حضرت معاذ بن جبل ان کے آخر میں تھے وہ ایک آدمی نے پاس سے گذرے۔اس نے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے انہوں نے کہا کہ لوگ (ہمارے ساتھ) آپ کو وصیت کر رہے ہیں۔(انشاء اللہ) وہ اس کام میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔اور میں بھی ابھی آپ کے معاملے کو چند کلمات میں جمع کرتا ہوں۔جان لیجئے آپ کے لئے اپنے دنیا کے حصے کو حاصل کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے جب کہ آپ اپنے آخرت والے حصے کے زیادہ محتاج ہیں۔لہٰذا پہلے اپنی آخرت والے حصے کو حاصل پہلے کیجئے۔وہ ہمیں بلند کردے گا تیرے دنیا کے حصے کے مقابلے میں پھر اس کو منظم اور محفوظ کرتے ہوئے وہ تیرے ساتھ ہی رہے گا آپ جہاں کہیں بھی رہیں گے۔

۱۰۶۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عون بن معمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل کی مجلس میں لوگ ان کے اصحاب آتے تھے۔حضرت معاذ ان کو فرماتے تھے۔اے میاں تم میں ہر شخص آدمی ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو اور تم لوگ دیگر لوگوں سے اللہ کی طرف جلدی سے جاؤ۔اور اپنے نفوس کو اللہ کی طرف جلدی کرو یعنی موت۔اور تمہیں چاہئے کہ تم اپنے گھروں میں رہو اس بات سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ تمہیں کوئی بھی نہ جانتا ہو۔

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۶۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حاز نے ان کو ابوزید عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن محاربی نے ان کو مبارک بن فضالہ نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم دانا اور عقلمند تھے وہ نیکی کرتے تھے۔ پاکیزہ رزق کھاتے تھے، ضرورت سے زائد کو آگے کے لئے بھیجتے تھے اہل دنیا سے ان کی دنیا کے بارے میں مناقشہ اور اعتراض نہیں کرتے تھے دنیا کی ذلت و عجز سے گھبراتے نہیں تھے اس میں سے صاف ستھری لیتے تھے مکدر اور میلی چھوڑ دیتے تھے اللہ کی قسم اگر وہ جو نیکی کرتے تھے وہ کبھی ان کے دلوں میں فخر و بڑائی پیدا نہیں کرتی تھی۔ اور ان کے دلوں میں کبھی کوئی برائی چھوٹی نہیں ہوتی تھی شیطان جس پر ان کو امر کرتا۔

۱۰۶۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی زہری نے ان کو عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے منور بن مخرمہ نے کہا۔ البتہ کچھ لوگوں نے قبروں کی زیارت کی اگر وہ زندہ ہوتے اور وہ تمہاری مجالس کو دیکھتے تو تم کو ان سے شرم و حیا آ جاتی۔

۱۰۶۳۵:...... اس کو ابن مبارک نے روایت کیا اوزاعی سے اس نے زہری سے اس نے عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں مسور بن مخرمہ نے کہا کہ لوگوں نے قبروں کی زیارت کی اگر وہ مجھ کو دیکھتے تمہارے ساتھ تو تم ان سے شرم کرو گے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن عبدوی نے ان کو حاتم بن محبوب قرشی نے ان کو حسین بن حسن مروزی ان کو ابن مبارک نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ نماز کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اور روزوں کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اور الجہاد کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ وہ تم لوگوں سے بہتر تھے لوگوں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے اے ابوعبدالرحمٰن فرمایا کہ وہ لوگ تم سے دنیا میں زیادہ بے رغبت تھے اور تم سے آخرت میں زیادہ راغب تھے۔

دنیا وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو

۱۰۶۳۷:...... وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی سریج بن یونس نے ان کو عبسہ بن عبدالواحد نے مالک بن مغول سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو۔ اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اس کو وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں ہوتی۔

۱۰۶۳۸:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن عباس نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو ابوسلیمان نصیبی نے ان کو ابواسحق نے زرعہ سے اس نے عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دنیا اس کے لئے گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کا مال ہے جس کے لئے کوئی مال نہ ہو اور اس کو وہی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں ہوتی۔

(۱۰۶۳۳)......(۱) فی ن : (ابو عبد اللہ الحافظ ثنا الحسین) (۱۰۶۳۶) (۱) فی ن : (یزید)

(۱۰۶۳۸)......(۱) فی ن : (الأصبنی)

انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے

۱۰۶۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابو خالد نے ان کو اسماعیل نے یعنی ابن ابو خالد نے ان کو اشعث نے ابوعبیدہ سے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ نے فرمایا تم میں سے جو طاقت رکھتا ہو کہ وہ اپنا خزانہ آسمانوں میں رکھے جہاں نہ اس کو چور پا سکے نہ اس کو دیمک لگا سکے (تو ضرور کر لے) بے شک ہر انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے۔

۱۰۶۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے حمیدی سے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل نے اس نے اپنے بھائی سے اس نے ابوعبیدہ سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا تم میں سے جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے خزانے کو اپنی جگہ رکھے جہاں اس کو چور نہ پہنچ سکے اور اس کو دیمک بھی نہ کھائے تو ضرور ایسا کر لے۔ حمیدی نے کہا ہے کہ قزاری ہے ہمارے لئے اپنے بھائی کا نام اشعث ذکر کیا تھا۔

کوئی گھر حسرت وافسوس سے پُر نہیں ہوتا

۱۰۶۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو اسرائیل نے ابواسحق نے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے انہوں نے فرمایا بے شک ہر سکون کے ساتھ پریشانی بھی ہوتی ہے۔ اور کوئی گھر حسرت وافسوس سے پُر نہیں ہوتا مگر قریب ہے کہ اس کے متبادل سے بھی بھر جائے۔

۱۰۶۴۲:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ سے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو الجواز نے ان کو اسرائیل نے اس نے مذکور کو ذکر کیا کہ ان دونوں نے کہا۔ مگر اس کے ماسوا سے بھرتا ہے۔

باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان

۱۰۶۴۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو شفیق نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثروان نے ان کو ھزیل بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی دنیا کا نقصان کرتا ہے لہٰذا باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان برداشت کرلو۔

۱۰۶۴۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو نضر نے ان کو قرہ بن خالد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن بندار نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو سلمہ بن ابراہیم نے ان کو قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں صبح کرتا تم میں سے کوئی ایک آدمی مگر وہ مہمان ہوتا ہے۔ اور اس کا مال ادھار اور مانگا ہوا ہوتا ہے۔ حقیقت ہے کہ ہر مہمان کوچ کرنے والا ہوتا ہے۔ اور ادھاری مانگی ہوئی چیز واپس کرنی ہوتی ہے اس کے اصل مالک کی طرف۔ یہ الفاظ ہیں سلمی کی حدیث کے۔

۱۰۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نصر بن علی نے ان کو معتمر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو عرفجہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ

(۱۰۶۴۰)......(۱) فی أ: (السوف)

سنانے کی درخواست کی۔وہ جب اس آیت پر پہنچے بل تؤثرون الحیاۃ الدنیا (بلکہ تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو) تو انہوں نے تلاوت بند کر کے اپنے ساتھیوں کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا۔ہم لوگوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دے رکھی ہے۔ہم نے تو جہنم نہیں دیکھی۔نہ اس کا گرم کھولتا ہوا پانی دیکھا ہے۔نہ اس کا گلے میں پھنسنے والا کھانا دیکھا ہے نہ اس کا پانی دیکھا ہے لہٰذا آخرت ہم سے سمٹ گئی ہے لہٰذا ہم نے دنیا کو آخرت پر پسند کرلیا ہے لہٰذا انہوں نے فرمایا بلکہ یہ دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔یاء کے ساتھ۔

بہترین و بدترین لوگ

۱۰۶۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو عبیداللہ بن شمیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے ہمیں خبر ملی ہے کہ حضرت ابوذر فرمایا کرتے تھے حالانکہ وہ حضرت معاویہ کی مجلس میں ہوتے تھے البتہ تحقیق ہم نے پہچان لیا ہے تمہارے بہترین لوگوں کو تمہارے بدترین لوگوں میں سے۔اور البتہ ہم تمہارے ساتھ زیادہ جاننے والے ہیں گھوڑوں کی نعل لگانے والوں کو۔چنانچہ ایک آدمی نے کہا اے ابوذر کیا آپ غیب جانتے ہیں؟ تو حضرت معاویہ نے فرمایا چھوڑ یئے شیخ کو پس شیخ جان چکے ہیں تم میں سے اس شخص کو جو ہم میں سے بہترین ہے۔اے ابوذر۔انہوں نے فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جو تم میں سے دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت ہے اور تم میں سے آخرت کے بارے میں سب سے زیادہ تم میں سے رغبت کرنے والا وہ ہے جو غلام آزاد کرتا ہے۔وہی لوگ ہیں جو ذکر کو ترک نہیں کرتے۔اور نماز کو تاخیر سے ادا نہیں کرتے انہوں نے پوچھا کہ ہم میں سے بدترین کون ہیں۔فرمایا کہ دنیا کے اندر زیادہ رغبت کرنے والے تم میں سے اور آخرت سے زیادہ بے رغبتی کرنے والے جو غلام آزاد نہیں کرتے اور نماز میں تو آتے ہی آخر میں ہیں۔

حب دنیا کا علاج

۱۰۶۴۶:..... (مکرر ہے) فرمایا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابودرداء فرمایا کرتے تھے۔کیا میں تم لوگوں کو تمہاری بیماری اور تمہارے علاج کے بارے میں نہ بتادوں۔بہر حال آپ لوگوں کی بیماری تو حب دنیا ہے تمہارا علاج ذکر اللہ ہے۔

دو درہم کے مالک کا حساب

۱۰۶۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن عباس مزنی نے ان کو ابوسعید عبید بن کثیر تمار نے کوفے میں۔ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو درہم کے مالک کا حساب ایک درہم کے مالک سے زیادہ شدید ہوگا۔

۱۰۶۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد صنعانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو لیث بن ابوسلم نے ان کو ابراہیم تیمی نے انکو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں بصرے میں آیا میں نے وہاں پر بیس ہزار روپے منافع کمایا۔مگر نہ تو میں اس سے زیادہ خوش ہوا نہ ہی اترایا۔اور میں دوبارہ بھی اسی کا اعادہ کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔میں نے حضرت ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے قیامت کے دن دو درہم کے مالک کا حساب ایک درہم کے مالک سے زیادہ سخت ہوگا اور ایک درہم والے کا حساب دو درہم والے سے ہلکا ہوگا۔

(۱۰۶۴۶).....(۱) فی أ: (مریم) وھو خطأ

(۱) فی الأصل: (عمل) (۱۰۶۴۶).....مکرر. (۱) فی ن: (فزھد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا استغناء

۱۰۶۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو سریج نے ان کو یونس بن ہارون نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ حبیب بن مسلمہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس تین سو دینار بھیجے اور کہا کہ آپ اس رقم کے ساتھ اپنی حاجات پوری کرنے میں مدد لیجئے۔ وہ اس وقت شام کے ملک میں تھے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا: یہ رقم آپ ان کے پاس واپس لے جائیے۔ ہم سے زیادہ غنی کوئی نہیں ہے اللہ کے ساتھ۔ ہمارے پاس بس صرف ایک سایہ ہے جس کے نیچے سر چھپاتے ہیں اور تین بکریاں ہیں جو شام کو ہمارے پاس آجاتی ہیں اور ایک خادمہ ہے جو رضا کارانہ طور پر ہماری خدمت کرتی ہے اس کے بعد اس سے زیادہ ہونے پر خوف کھاتا ہوں۔

۱۰۶۵۰:.....فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ قریش کے ایک نوجوان حضرت ابوذر کے پاس داخل ہوئے۔ اور انہوں نے کہا دنیا رسوا ہوگئی ہے لوگوں نے اس کو ناراض کر دیا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا نسبت حقیقت ہے کہ مجھے ہر ہفتے بھر کے لئے ایک صاع غلہ کافی ہے اور روزانہ پانی کا ایک گھونٹ کافی ہے۔

۱۰۶۵۱:.....فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حفص بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوذر کے گھر میں ملاقات کے لئے داخل ہوئے تو ان کے گھر میں اپنی نظر گھمانے لگے اور پوچھنے لگے اے ابوذر آپ لوگوں کا گھر کا سامان کہاں ہے۔ انہوں نے فرمایا ہمارا دوسرا گھر ہے ہم اپنا اچھا اچھا سامان وہاں بھیج دیتے ہیں۔ اس شخص نے (بات نہ سمجھی اور) کہا کہ آپ یہاں جب تک ہیں تو یہاں بھی تو سامان ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسی گھر کا مالک ہمیں اس گھر میں نہیں رہنے دے گا۔

تین شخصوں پر حیرت

۱۰۶۵۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نضیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن ابوالموت نے بطور املاء کے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حماد بن یحییٰ اشج نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ: حضرت سلمان فارسی نے فرمایا:

تین شخصوں نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے حتیٰ کہ مجھے انہوں نے ہنسنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ایک تو وہ شخص جو دنیا کی امیدیں اور آرزوئیں کرنے والا ہے حالانکہ موت اس کو تلاش کر رہی ہے۔ دوسرا وہ شخص جو غافل اور بے خبر رہتا ہے حالانکہ اس سے کوئی غافل نہیں ہے بلکہ وہ سب کی نظروں میں ہے۔ تیسرا وہ شخص جو ہنستا رہتا ہے حالانکہ اس کو نہیں پتہ کہ اس کا رب اس سے ناراض ہے یا راضی ہے۔

اور تین شخصوں نے مجھے غم اور حزن وملال میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ ان باتوں نے مجھے رولا دیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور صحابہ کرام کی جدائی۔ یا یوں کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فراق اور ان کے احباب کا فراق۔ حماد کو شک ہے۔

دوسری بات قیامت کا ہولناک منظر اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر پیش ہونا۔ مجھے نہیں معلوم کیا میرے لئے جنت کی طرف حکم ہوگا یا جہنم کی طرف۔

(۱۰۶۴۹).....(۱) فی ن: (یزید)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا استغناء

۱۰۶۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن ابان قطان نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت سلمان فارسی کو خط لکھا کہ آپ مجھے یہاں آ کر ملیں۔ چنانچہ سلمان ان سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہو گئے جب حضرت عمر کو ان کے پہنچنے کی اطلاع مل گئی تو آپ نے اپنے احباب سے کہا کہ یہ حضرت سلمان فارسی تشریف لائے ہیں میرے ساتھ چلو ہم چل کر ان کو ملتے ہیں۔ حضرت عمر آگے جا کر ان سے ملے اور ان کو گلے سے لگایا اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت سلمان دونوں مدینے میں واپس آ گئے۔ چنانچہ حضرت عمر نے ان سے پوچھا اور کہا بھائی جان۔ کیا آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت ملی ہے جس بات کو آپ مجھ سے ناپسند کرتے ہوں جو آپ نے مجھے نہ بتائی ہو؟ حضرت سلمان فارسی نے فرمایا: اگر آپ مجھ سے سخت تاکید کے ساتھ نہ پوچھتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ مجھے آپ کے بارے میں خبر ملی ہے جس کو میں پسند نہیں کرتا ہوں۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ اپنے دسترخوان پر بیک وقت گھی بھی اور گوشت بھی جمع کرتے ہیں (یعنی دونوں چیز کھانے کے لئے ایک ہی وقت میں استعمال کرتے اور کراتے ہیں) اور دوسری مجھے یہ بھی خبر ملی ہے (جس کو میں ناپسند کرتا ہوں) کہ آپ کے پاس دو پوشاکیں ہیں ایک پوشاک آپ گھر میں پہنتے ہیں اور دوسری پوشاک پہن کر آپ باہر نکلتے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا اس کے سوا بھی کوئی بات مجھ سے آپ کو ناپسند ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ یہی کافی ہے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آئندہ میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ حضرت جعفر نے فرمایا کہ پوشاک سے مراد ازار اور رداء ہے۔

۱۰۶۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اس نے ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے آغاز و ابتداء بھوکے ہونے کی حالت سے کی تھی تو اسی بھوک میں چلنے لگے تھے۔ اور کھانا تو ایسے تھا جیسے پہاڑ کا (پر رکھا ہوا) پیالہ۔ اور ایک آدمی حضرت سلمان کے پہلو میں بیٹھا تھا وہ کہتا ہے اے عبداللہ! کیا آپ دیکھتے نہیں اللہ نے جو خیر و مال کھول دیا ہے (اور عطا کر دیا ہے) کیا آپ دیکھ نہیں رہے اللہ نے جو عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان نے ان سے کہا جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں جو کچھ آپ کو اچھا لگ رہا ہے یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے؟ (مگر سن لیجئے کہ) اس مال میں سے ایک ایک دانے کا حساب بھی دینا ہوگا۔ اس کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے سیار سے۔

شیطان کے چوزے

۱۰۶۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو اسماعیل نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تھا تیمی نے ابوعثمان سے اس نے سلمان سے کہ اہل بازار میں تم پہلا داخل ہونے والا اور آخری نکلنے والا نہ بننا بے شک اس میں شیطان کے انڈے بھی ہوتے ہیں اور اس کے بچے بھی۔ اور یزید کی ایک روایت میں ہے۔ کہ تم بازار میں پہلا داخل ہونے والا اور آخری نکلنے والا نہ ہونا بے شک اس میں شیطان کے چوزے بھی ہوتے ہیں۔ اور اس کے جھنڈے کا مرکز بھی۔

(مراد ہے کہ بازار میں بقدر ضرورت جائیں اور جلدی وہاں سے واپس نکل آئیں کیونکہ وہ خالص دنیا کمانے کی جگہ ہے اور اللہ سے غافل رہنے کی جگہ ہے) جارودی۔

(۱۰۶۵۳)..... (۱) فی ن: (ابن رزین)

مسلمانوں کا بہترین معبد

۱۰۶۵۶:...... اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ثور بن یزید سے اس نے سلیم بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ مسلمان کا بہترین گرجا اور معبد خلوت خانہ اس کا اپنا گھر ہے اسی میں رہ کر وہ اپنی نظر اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے۔ اور تم لوگ بچاؤ اپنے آپ کو بازاروں سے بے شک وہ لغو اور بے کار کام کرواتی ہیں اور غافل کر دیتی ہیں۔

مسجد ہر متقی کا گھر ہے

۱۰۶۵۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن مقدام صنعانی نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان کی طرف لکھا۔ امابعد۔ آپ غنیمت سمجھئے اپنی صحت کو اور اپنی فرصت کو اس وقت سے پہلے کہ آپ کے ساتھ کوئی مصیبت آن پڑے جس کو ہٹنے اور واپس کرنے کی لوگوں میں سے کسی کو استطاعت نہ ہو۔ اے بھائی۔ مصیبت زدہ مؤمن کی دعا کو۔ اور اے میرے بھائی چاہئے کہ آپ کا گھر آپ کی مسجد ہونا چاہئے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ مسجد ہر متقی انسان کا گھر ہے (یعنی اس کے رات گذارنے کی جگہ ہے۔)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے اس شخص کے لئے مساجد جن کے گھر ہوا کرتے ہیں۔ روح کی اور راحت کی ضمانت اور پل صراط پر سلامتی کے ساتھ عبور کی ضمانت سے رب کی رضامندی تک۔

اور اے میرے بھائی یتیم کو اپنے سے قریب تر کیجئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیجئے اور اس کے ساتھ شفقت اور نرمی کیجئے۔ اپنے کھانے میں سے اس کو کھلائیے اس بات سے آپ کا دل نرم ہوگا اور آپ کی حاجت پوری ہوگی۔

اے میرے بھائی اپنے آپ کو دنیا کا مال جمع کرنے سے بچاؤ جس کا شکر ادا نہ کیا جائے بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے اپنے مال کے بارے میں اللہ کا حکم مانا تھا۔ اور اس کا مال اس کے سامنے ہوگا۔ جب بھی وہ پل صراط پر ٹھوکر کھانے لگے گا اس کا مال اس کو کہے گا آپ چلتے رہئے آپ نے میرے بارے میں اللہ کا حق ادا کیا تھا۔ اس کے بعد اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے مال کے معاملہ میں اللہ کی اطاعت نہیں کی تھی جب کہ مال اس کے کندھوں کے اوپر لدا ہوا ہوگا جب بھی وہ پل صراط کے اوپر ٹھوکر کھانے لگے گا۔ اس کا مال اس سے کہے گا تیرے لئے ہلاکت ہو تم نے میرے بارے میں اللہ کا حق کیوں نہ ادا کیا تھا۔ بس وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا یہاں تک کہ وہ ہلاکت اور تباہی کو آواز دے گا اور بلائے گا۔

اور اے میرے بھائی مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ آپ نے اپنے لئے ایک نوکر خرید لیا ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے کہ بندہ اللہ سے توقع رکھتا ہے اور اللہ بندے کا خیال رکھتا ہے جب تک وہ خادم مقرر نہیں کرتا جب وہ خادم رکھ لیتا ہے اس کے ذمہ حساب وکتاب لگ جاتا ہے۔ بے شک ام درداء نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں اس کے لئے ایک خادم خرید کر لوں اور مجھے اس کی استطاعت بھی تھی۔ مگر میں قیامت کے حساب سے ڈر گیا۔

اے میرے بھائی اور آپ کے لئے لازم ہے کہ ہم آنے والے کل کے بارے میں اللہ سے ڈریں کہ ہمارے ذمے کوئی حساب نہ ہو اور

بے شک ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہیں گے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ زمانہ ہمارے ساتھ کیا کیا گل کھلائے گا۔

۱۰۶۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ان کے ایک دوست نے یہ کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی کی طرف خط لکھا۔ پھر معمر نے اس کو مذکورہ مفہوم میں ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ ہے کہ اے میرے بھائی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ نرمی کر کے ڈھیلا نہ چھوڑیں بے شک ہم لوگوں نے رسول اللہ کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہنا ہے ہمیں اللہ بہتر جانے کہ ہمیں کیا کچھ پہنچے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

جس چیز کی آرزو کی جائے

۱۰۶۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو نافع بن عمر جمحی نے ان کو ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اور وہ علماء میں سے تھے۔ آپ لوگ آرزوئیں کرتے ہو اور مال جمع کرتے ہو۔ اور جس چیز کی آرزو کرتے ہو اس کو تم حاصل نہیں کر سکتے ہو۔ اور جس مال کو جمع کرتے ہو اس کو کھا نہیں پاتے ہو۔)

۱۰۶۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین یزید بن معاویہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی درداء کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے اس کو منع کر کے درداء کا نکاح کسی اور سے کر دیا۔ حضرت ابودرداء سے کسی نے پوچھا کہ آپ یزید کو منع کر کے فلاں سے نکاح کر رہے ہیں لہٰذا حضرت ابودرداء نے فرمایا:

ابودرداء کی بیٹی کے بارے میں آپ لوگوں کا خیال ہے جب اس کے سر کے اوپر (دوشی خادم) خواجہ سرا کھڑے ہوں گے اور وہ ایسے گھروں میں نگاہیں اٹھا کر دیکھے گی جس سے اس کی آنکھیں چندھیا جائیں گی اس دن اس کا دین کہاں رہے گا؟

(فائدہ) اس روایت میں اہل علم کے لئے بہت سی عبرتیں اور نصائح موجود ہیں خصوصاً یہ کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو ابن معاویہ کے مال پر اعتراض تھا کردار پر نہیں) مترجم۔

۱۰۶۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن ادریس حنظلی نے ان کو معلیٰ بن اسد عمی نے ان کو عبدالعزیز بن مختار نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بلال بن سعد تمیمی نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت ابودرداء نے دنیا کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا دنیا ملعون ہے اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر جو کچھ اللہ کے لئے ہے یا جس کے ساتھ اس کی رضا ڈھونڈی جائے۔

۱۰۶۶۲:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے اپنے کچھ احباب کی طرف خط لکھا امابعد بے شک میں آپ کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دنیا میں بے رغبتی کرنے کی اور اس میں رغبت کرنے کی جو اللہ کے پاس ہے۔ بے شک آپ نے اگر ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کریں گے آپ کے اس چیز میں رغبت کرنے کی وجہ سے جو اللہ کے پاس ہے۔ اور لوگ آپ سے محبت کریں گے ان کی دنیا کو آپ کے ان کے لئے چھوڑنے کی وجہ سے۔ والسلام

(۱۰۶۵۹)......(۱) غیر واضح (۱۰۶۶۰) (۱) غیر واضح

۱۰۶۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عمر بن سعید بن سلیمان قرشی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اے ابن آدم آپ اپنے قدموں تلے زمین کو روندتے رہتے ہیں پھر تھوڑے عرصے کے بعد وہی تیری قبر ہوگی اے ابن آدم آپ ایام یعنی دنوں کی طرح ہیں۔ جب بھی ایک دن گذر جاتا ہے۔ تو تیرا کچھ حصہ چلا جاتا ہے۔ اے ابن آدم بے شک آپ ہمیشہ سے اپنے بڑھاپے کی عمر میں ہیں جب سے آپ کو آپ کی ماں نے جنم دیا ہے۔ (یعنی اس وقت سے بوڑھے ہونا شروع ہوگئے ہیں۔)

پراگندہ ولی سے پناہ

۱۰۶۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت ابودرداء اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے۔ **اللھم انی اعوذبک من تفرقۃ القلب** ۔ اے اللہ میں پراگندہ دلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ دل کا تفرقہ اور پراگندہ ہونا کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بندہ یہ چاہے کہ میرے لئے ہر گھر مکان اور ہر جگہ میں مال ہی مال رکھا ہوا ہو۔

نیکی پرانی نہیں ہوتی

۱۰۶۶۴:..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو اسحٰق بن عیسیٰ نے ان کو قاسم بن معن نے اعمش سے اس نے عبداللہ بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور یقین کرو کہ بے شک قلیل مال جو تمہیں کفایت کرے وہ ایسے کثیر مال سے زیادہ بہتر ہے جو تمہیں غافل کردے اور یقین جانئے کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

مظلوم کی بد دعا سے بچا جائے

۱۰۶۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عاصم نے ابووائل سے ان کو ابودرداء نے کہ آپ اللہ کے لئے عمل اس طرح کیجئے جیسے کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہوں۔ اور اپنے نفس کو مرنے والوں میں شمار کیجئے اور اپنے آپ کو مظلوم کی بد دعاؤں سے بچائیے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر چڑھ جاتی ہیں جیسے کہ وہ آگ کی چنگاریاں ہیں۔

۱۰۶۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسحٰق بن حسن کارزی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے اسماعیل بن عبیداللہ سے اس نے ام درداء سے یہ کہ ابودرداء کو جب موت آن پہنچی تو وہ فرمارہے تھے۔ کون عمل کرے گا میرے اس دن کے مثل دن کے لئے کون عمل کرے گا میری اس ساعت کی مثل وقت کے لئے کون عمل کرے گا میرے اس طرح پڑے ہونے کے وقت کے لئے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ونقلب افئدتھم وابصارھم کما لم یؤمنوا بہ اول مرۃ.

ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو پلٹ دیں گے جیسے کہ وہ پہلی بار اس کے ساتھ ایمان نہیں لائے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا خشیت الٰہی

۱۰۶۶۷:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سفر میں تھے حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا اے انس آیئے ہم ایک لحظہ اپنے رب کا ذکر کریں اور دوسرے لوگ (دنیا کی) باتیں کررہے تھے۔ وہ لوگ اس طرح باتیں کررہے تھے کہ جیسے ان میں سے کوئی ایک اپنی زبان وکلام سے کھال اتاردے (یا کھال کو رنگ کر درست کردے گا) پھر ابوموسیٰ نے فرمایا اے انس نہیں بھولے ہیں لوگ مثل مظاہر کی۔ اس نے کہا کہ دنیا نے اور اس کی شہوات نے اور شیطان نے عجلت کی ہے ابوموسیٰ نے کہا نہیں (یوں بات نہیں ہے کہ) دنیا نے عجلت کی ہے اور آخرت کو غائب کردیا ہے۔ خبردار اللہ کی قسم! اگر لوگ آخرت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے (تو حق سے) عدول نہ کرتے اور نہ ہٹتے۔

۱۰۶۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن اسماعیل بصری نے ان کو محمد بن کثیر ثقفی نے ان کو ابوعلی بیرونی نے ان کو یونس بن حابس نے ان کو ابوادریس نے وہ کہتے ہیں کہ (حضرت ابوموسیٰ نے روزے رکھے اس قدر کہ سوکھ کر تنکا ہوگئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ حضرت اگر آپ اپنے نفس کو آرام دیتے تو بہتر ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کہ بہت مشکل ہے بہت دور ہے (یعنی میں ایسا نہیں کروں گا) اس لئے کہ صحت مند اور طاقتور گھوڑا (مقابلہ دوڑ میں) ہار جاتا ہے اور فرمایا کہ بسا اوقات (انسان صحیح سلامت) اپنے گھر سے نکلتا ہے (مگر) آپ کا پیر (پھسل جاتا ہے) اور جہنم والے پل پر تو گذرنے کا راستہ بھی نہیں ہے۔

۱۰۶۶۹:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو زید بن حباب نے ان کو صالح بن موسیٰ طلحی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں اشعری نے اپنی موت سے قبل شدید محنت اور جہد وجہد کی تھی۔ ان سے کسی نے کہا کہ کاش کہ آپ اس قدر محنت کرنے سے رک جاتے اور کچھ اپنے نفس کے ساتھ نرمی کرتے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں جب کوئی گھوڑا چھوڑا جاتا ہے تو وہ اپنے ہدف اور انتہاء کو پہنچ کر ہی رکتا ہے۔

اور اس کے پاس جس قدر طاقت ہوتی ہے وہ پوری پوری لگادیتا ہے۔ میری عمر کی مہلت جس قدر باقی رہ گئی ہے وہ باقی بہت کم ہے۔ وہ ہمیشہ اسی حالت پر قائم رہے حتیٰ کہ انتقال کرگئے۔

جو شخص مرکر راحت پاگیا وہ مردہ نہیں ہے

۱۰۶۷۰:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ثابت نے ان کو ابوالطفیل نے وہ کہتے ہیں حذیفہ نے فرمایا۔

لیس من مات فاستراح بمیت......انما المیت میت الاحیآء.

جو شخص مرکر راحت اور چھٹکارا پاگیا وہ میت نہیں ہے۔ درحقیقت میت وہ ہے جو جیتے جی مردہ ہو (یعنی بےکار بےہمت ہو)۔

ان سے کہا گیا اے ابوعبداللہ زندوں میں میت کون ہوتا ہے۔ فرمایا وہ ہوتا ہے جو نہ تو اپنے دل سے معروف کو جانے نہ منکر کو اپنے دل سے جانے۔

(۱۰۶۶۷)......(ا) غیر واضح. (۱۰۶۶۸)......(ا) غیر واضح

تنبیہ: من الحدیث (۱۰۶۵۴) إلی (۱۰۶۶۹) مفقود من النسخۃ (أ)

بروز قیامت دنیا کو بڑھیا کی شکل میں لایا جائے گا

۱۰۶۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا ادھیڑ عمر سیاہ وسفید بالوں والی نیلی آنکھوں والی اس کے دانت سامنے ظاہر ہوں گے منہ کھلا ہوا ہوگا وہ مخلوقات کو نگاہیں اٹھا کر دیکھے گی۔ پس کہا جائے گا کیا تم لوگ اس کو پہچانتے ہو۔ لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ اس سے کہ ہم اس کو پہچانیں۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ وہی دنیا ہے جس پر تم قربان ہوتے رہتے تھے اور ایک دوسرے کے گلے کاٹتے تھے اور جس کے لئے تم ایک دوسرے سے قطع رحمی کرتے تھے اور ایک دوسرے سے حسد کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ بغض رکھتے تھے اور دھوکہ کھاتے تھے۔ پھر وہ جہنم میں ڈال دی جائے گی۔ پھر وہ بڑھیا چیخے گی اے میرے رب میرے پیروکار کہاں ہیں اور میرے گروہ والے کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے تابعداروں کو اور اس کے گروہ والوں کو اسی کے ساتھ لاحق کردو۔

۱۰۶۷۲:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۱۰۶۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن قدامہ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ابووکیع نے ان کو ابواسحاق نے ان کو سعید بن حبیب نے ان کو ابن عباس نے کہ یہ آیت۔

بل یرید الانسان لیفجر امامه.

بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے گناہ بھیجے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ گناہ مقدم اور توبہ مؤخر کرے۔

۱۰۶۷۴:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوجعفر قزاز نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ابن مبارک نے فرمایا کہ مسعر سے مروی ہے اس نے قیس بن مسلم سے اس نے طارق بن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ خباب کی عیادت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی موت کی خبر دینے والے انہوں نے کہا اے ابوعبداللہ آپ کے بھائی ہیں (اصحاب رسول) کل آپ ان کے پاس ہوں گے اس بات پر آپ کو بشارت ہو وہ رو پڑے لوگوں نے کہا کہ ان پر خاص حالت طاری ہوگئی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں کسی گھبراہٹ اور بے صبری میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ تم لوگوں نے کچھ ایسے لوگوں کا ذکر کر ڈالا ہے اور ان کو تم نے میرا بھائی کہہ دیا ہے۔ بے شک وہ لوگ تھے جو اپنے اپنے اجر وثواب لے کر جاچکے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا ثواب ان اموال کا نہ ہو جن کا انکار کردیا جائے۔ بوجہ اس کے جو ہمیں پہنچا ہے ان لوگوں کے بعد۔ (یعنی ہم نے جن اعمال کا بعد میں ارتکاب کیا ہے۔)

اللہ کے ہاں درجات میں کمی

۱۰۶۷۵:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو مسعر نے بیان کی مذکور کی مثل۔

(۱۰۶۷۱)......(۱) فی ن: (إتبعوا)

(۱۰۶۷۴)......(۱) فی ن: (طلق) (۲)...... فی ن: (ینکرون)

۱۰۶۷۶:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو محمد بن علی نے وہ ابن زید صائغ ہیں ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ جس بندے کو دنیا سے کچھ پہنچتا ہے (یعنی وہ دنیا میں سے کچھ کو حاصل کرتا ہے) تو اللہ کے نزدیک اس کے درجات میں کمی ہو جاتی ہے اگر چہ وہ اس پر مہربان ہوتا ہے۔

۱۰۶۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد رازی نے ان کو عبدالصمد صائغ مردویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں نہیں دیا جاتا کوئی شخص کچھ دنیا میں سے مگر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ لیجئے اس سے ڈبل حرص اور اس سے دوگنا شغل ومصروفیت اور اس سے دوگنا غم وفکر۔ اور نہیں دیا جاتا کوئی شئی دنیا میں سے مگر اس کی آخرت کے حصے میں سے کم کر دیا جاتا ہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں جاتا کچھ بھی مگر تیری ہی جیب سے لہٰذا اگر آپ چاہیں تو اس کو کم کریں چاہیں تو زیادہ کریں۔

۱۰۶۷۸:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عمرو بن میمون نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی آیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور اس نے آ کر بتایا کہ حضرت زید بن حارثہ فوت ہو گئے ہیں اور ایک لاکھ ترکہ چھوڑ گئے ہیں (حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ تو چھوڑ گئے ہیں مگر یہ ایک لاکھ) اس کو نہیں چھوڑے گا (مطلب ہے کہ ان کو اس کا حساب دینا ہوگا۔)

اعمال باقی رہتے ہیں

۱۰۶۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے مالک بن مغول سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ویران جگہ کے پاس سے گذرے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے کہا اے مجاہد اس ویران جگہ سے پوچھے اے ویرانے کیا کیا ہے تیرے رہنے والوں نے۔ پھر حضرت ابن عمر نے مجھے خود ہی جواب دیا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کے اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

۱۰۶۸۰:.....وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے حبیب بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ایک ویران شدہ بستی کے پاس سے گذرے تو کہنے لگے اے ویران شدہ بستی تیرے باسی کہاں ہیں پھر خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں اور ان کے اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

عبرت

۱۰۶۸۱:.....فرماتے ہیں کہ اور ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کسی ایسے گھر کے پاس سے گذرے جس کے باسی مر چکے ہوں تو اس کے پاس رک جاتے تھے اور فرماتے تھے افسوس ہے تیرے ان مالکوں کے لئے جو تیرے وارث بنے ہیں انہوں نے اپنے گذر جانے والے بھائیوں کے ساتھ تیرے کردار اور تیرے روپے سے عبرت کیوں نہ حاصل کی۔

کامیاب شے

۱۰۶۸۲:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو

(۱۰۶۷۹)....(۱) فی ن: (مسلم)

محمد بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوواقد لیثی نے کہا ہم نے اعمال کا تحقیقی جائزہ لیا تو ہم نے طلب آخرت کے لئے دنیا سے زہد و بے رغبتی سے زیادہ مکمل اور کامیاب شئی کوئی نہیں پائی۔

۱۰۶۸۳:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابومسہر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہا ابو واقد نے ایمان کے اخلاق پر زاہد ہونے سے زیادہ اثر انداز ہونے والی ہم نے کوئی چیز نہیں پائی۔

۱۰۶۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعثمان زاہد واعظ نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ شیرازی نے مصر میں۔ان کو احمد بن محمد بن فرح نے ان کو سعید بن ہاشم نے ان کو دحیم نے وہ کہتے ہیں ابن مبارک نے فرمایا کہ عبدالوہاب بن ورد سے مروی ہے اس نے سالم بن بشیر سے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے مرض میں رو پڑے تھے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ سفر بعید ہے اور میرے پاس سامان سفر بہت قلیل ہے میں ایسی چڑھائی پر جا رہا ہوں جس کا ڈھلوان یا جنت ہوگا یا جہنم اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ ان میں سے کون سی چیز کی طرف مجھے لے جایا جائے گا۔

۱۰۶۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عمرو بن حکم نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو عبدالرحمٰن بن حجیرہ نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے فرمایا۔خیر و بھلائی کے کاموں کی عادت بناؤ اور اپنے آپ کو سواف کی عادت سے بچاؤ (یعنی ہاں ہاں کرلیں گے۔یا اچھا کل کرلیں گے۔)

دنیا آخرت کو تباہ کرنے والی ہے

۱۰۶۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو معاذ بن اسد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو شعبہ نے سماک نے اس نے ابوربیع سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے گوبر کے ڈھیر کی طرف دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ تمہاری دنیا اور تمہاری آخرت کو لے ڈوبنے والی ہے۔

۱۰۶۸۷:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل نے ان کو حوطی نے ان کو خبر دی شعبہ نے ان کو سماک نے ان کو ابوالربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے فرماتے تھے یہ کوڑے خانے تمہاری دنیا اور تمہاری آخرت کی ہلاکت و تباہ گاہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زندگی

۱۰۶۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن بشران نے ان دونوں نے کہا۔ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہشام نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے اپنی چادر پر کھنکھار ڈالا پھر اس کو مسل دیا۔اور فرمانے لگے اللہ کا شکر ہے جس نے ابوہریرہ کو سوتی کپڑے میں تھوکنے دیئے۔میں نے اپنا وہ وقت بھی دیکھا ہے کہ میں سیدہ عائشہ کے حجرے اور منبر رسول کے درمیان بیہوش ہو کر گر جاتا تھا کوئی گذرنے والا گزرتا اور وہ میرے سینے پر بیٹھ جاتا اور میں اپنا سر اٹھا کر اس سے یہ کہتا کہ مجھے وہ تکلیف نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں یہ محض بھوک کی وجہ سے ہے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث ایوب سے اس نے ابن سیرین سے۔

۱۰۶۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالخیر جامع بن احمد محمد آبادی نے وہاں پر ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے وہاں پر ان کو عثمان بن سعید زہری نے

(۱۰۶۸۴)......(۱) فی ن : (مسلم) (۱۰۶۸۷)......(۱) فی ن : (الحویطی) وفی أ : (الخوطی)

ابوالربیع نے ان کو حماد بن ایوب نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ان کے جسم پر دو منقش سوتی چادریں تھیں انہوں نے اس میں بلغم گرایا اور پھر فرمانے لگے ٹھہر ٹھہر ابوہریرہ تو کپڑوں میں بلغم تھوکتا ہے۔ قسم خدا میں نے اپنے آپ کو اس وقت بھی دیکھا ہے کہ میں منبر رسول اور سیدہ عائشہ کے حجرے کے درمیان بیہوش ہو کر گر جایا کرتا تھا بھوک کی وجہ سے کوئی گذرنے والا میرے پاس سے گذرتا تو میری گدی پر اپنا پیر رکھ لیتا۔ اور لوگ یہ کہتے کہ یہ پاگل ہے (اس کو جنوں اور پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہے) حالانکہ مجھے کوئی جنون وغیرہ نہیں ہوتا تھا۔ اور سلمان کی ایک روایت میں یوں ہے کہ میں بیہوش ہو کر گر جایا کرتا تھا منبر رسول سے لے کر حجرۃ عائشہ تک کوئی آتا تو وہ اپنا پیر میری گردن پر رکھ لیتا اور وہ یہ خیال کرتا تھا کہ مجھے جنون ہو گیا ہے حالانکہ مجھے بھوک کے علاوہ کوئی جنون وغیرہ نہیں ہوا کرتا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلمان بن حرب سے اس نے حماد سے۔

۱۰۶۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عباس جریری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعثمان نھدی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم فرمائیں مجھے سات دانے ملے ان میں سے ایک بغیر گٹھلی والی تھی (خصی تھی) مجھے ان میں سے وہ زیادہ پسندیدہ تھی کیونکہ وہ میری داڑھوں کو بہت اچھی لگتی تھی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد سے اس نے حماد بن زید سے۔

۱۰۶۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد سوسی سے اس نے ابوسعید بن ابوعمرو سے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو خبر دی اوزاعی نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا تھا وہ اپنی بیٹی کو فرما رہے تھے بیٹی سونا نہ پہننا میں تمہارے اوپر جہنم کی آگ کے شعلوں سے ڈرتا ہوں۔

۱۰۶۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل سے اس نے ابوسہل بن زیاد سے اس نے اسماعیل قاضی سے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابن عون نے ان کو عبید بن باب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس تھے انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو۔ بتایا کہ بازار جاتا ہوں۔ ابوہریرہ نے فرمایا اگر تم موت خرید سکو تو اسے ضرور خرید کر لینا۔

خیر کے کام

۱۰۶۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوالفوارس حسن بن احمد بن ابوالفوارس نے بغداد میں اور ابواحمد بن حسین بن علوشا اسدی آبادی نے وہاں پر دونوں نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے ان کو ابوعلی بشر بن موسیٰ نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شرحبیل بن شریک نے اس نے سنا ابوعبدالرحمن حبلی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ البتہ کوئی خیر کا کام جو ہم آج کے دور میں کرتے ہیں وہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے ہوئے اس سے دھرے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے کیونکہ ہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو اس وقت ہمیں آخرت کی فکر لگی ہوتی تھی ہم دنیا کا خیال بھی نہیں کرتے تھے اور میں آج کے دور میں۔ ہمیں دنیا نے اپنی طرف مائل کر لیا ہے۔

ابن آدم اور اس کے موت سے بھاگنے کی مثال

۱۰۶۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عمر بن سہل نے ان کو اسحق بن ربیع

(۱۰۶۸۹)...... (؟) فی ن : (حماد عن ایوب)

ابوحمزہ عطار نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کی مثال اور اس کی موت سے بھاگنے کی مثال لومڑ اور زمین کی سی ہے۔ کہ جیسے زمین کا اس پر قرض ہو اور اس کو زمین میں بل کھودنے کی ضرورت ہو اور وہ کسی بل میں چھپ جائے اور جب وہ اوپر کو سر اٹھا کر دیکھے جب اس کو بارش بھی آن گھیرے تو زمین اس سے کہے کہ اے لومڑ میرا قرض دے دے۔ مگر وہ بھاگ کر کسی اور سراخ اور بل میں گھس جائے پھر اس سے نکل کر کسی اور اسی جیسے سراخ میں گھس جائے مگر جہاں جائے زمین سے بچنے کا اس کو کوئی چارہ نہ ہو۔ اسی طرح ابن آدم بھی ہے کہ اس کے پاس بھی موت سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے۔ جہاں بھی منہ کرے موت سے نہیں بچ سکتا کہیں بھی اس کے لئے جائے فرار نہیں ہے۔

یہ روایت موقوف ہے اور یہ مرفوع طور پر بھی مروی ہے مگر محفوظ نہیں ہے۔

۱۰۶۹۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو حامد احمد بن ابو خلف اسفرائنی نے وہاں پر ان کو محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو معاذ بن محمد ھذلی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو ابوالحسن نے سمرہ بن جندب سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو موت سے فرار اختیار کرے لومڑے جیسی ہے جس کو زمین قرض کے لئے طلب کرے اور لومڑا اس سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دے حتی کہ جب بھاگ بھاگ کر تھک جائے تو اپنے سوراخ میں گھس جائے اور اس کو بارش بھی مجبور کر دے تو زمین قرض مانگنا شروع کر دے لہٰذا وہ اس بل سے نکل کر بھاگے اور مجبور ہو جائے حتی کہ اسی حالت میں بھاگتے بھاگتے گر کر اس کی گردن ٹوٹ جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

۱۰۶۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے۔ مسعر نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے زیاد بن علاقہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عمرو نے اللہ کی قسم البتہ میں چاہتا ہوں کہ میں یہ ستون ہوتا۔ (یعنی حساب وکتاب سے بچ جاتا۔)

دوراتیں

۱۰۶۹۷:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر بن ابوموسیٰ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ہاشم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یونس بن یزید نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے دونوں نے کہا کیا میں آپ کو نہ بتاؤں دو دنوں اور دو راتوں کے بارے میں کہ ان جیسی بھی مخلوقات نے نہ دیکھی ہیں نہ کبھی سنی ہیں پہلا تو وہ دن جب تیرے پاس بشارت دینے والا آئے گا اللہ کی طرف سے یا تو اللہ کی رضا کے ساتھ یا اس کی ناراضگی کے ساتھ۔ اور دوسرا وہ دن جب آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے اور تیرا اعمال نامہ سامنے آئے گا یا تو دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں۔ اور ایک وہ رات جب پہلی رات میں قبر میں گذارتا ہے اس سے پہلے اس جیسی رات نہیں گذری ہوتی اور دوسری وہ رات جس کی صبح کو قیامت قائم ہو جائے گی اور اس کے بعد پھر کوئی رات نہیں ہوگی۔ اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

۱۰۶۹۸:...... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے اپنی اصل کتاب میں مگر اس نے اس کی اسناد میں یونس بن یزید کا ذکر نہیں کیا۔ اور فرمایا کہ زہری سے مروی ہے وہ اس کو حضرت انس بن مالک تک پہنچاتے تھے اور یہ اسی طرح زیادہ مناسب اور بہتر ہے واللہ اعلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

۱۰۶۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو موسیٰ بن علی

نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سنا عمرو بن العاص سے وہ مصر میں خطبہ دے رہے تھے۔ فرمارہے تھے۔ تم لوگوں کی سیرت کس قدر بعید ہے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے بہر حال وہ سب لوگوں سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور بہر حال تم اس میں سب لوگوں سے زیادہ رغبت کرنے والے ہو۔

۱۰۷۰۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبدالواحد نے اسد آباد میں ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن قاسم بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں امام شافعی نے فرمایا اے ربیع تم زہد اور ترک دنیا کو اپنے اوپر لازم کر لو پس البتہ زہد زاہد پر اس سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے جس قدر کہ خوبصورت جوڑا خوبصورت لڑکی کو سجتا ہے۔

فصل:...... غیر ضروری محلات بنانے اور گھر بنانے کی مذمت

۱۰۷۰۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد حمصی نے ان کو بشر بن شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو ان کے والد شعیب نے ابو الزناد سے اس نے اعرج سے کہ اس نے سنا حضرت ابو ہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ تعمیرات کرنے اور مکان بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ اور ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو الیمان سے اس نے شعیب سے۔

۱۰۷۰۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابراہیم مقری نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابو صادق احمد بن محمد عطار نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضیر نے ان کو اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو اپنا گھر بنا رہا تھا میں نے حضرت کی طرف دیکھا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے آپ نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے ہاتھ سے اپنا گھر بنایا تھا جو مجھے بارش سے بچاتا اور مجھے دھوپ سے سایہ بھی فراہم کرتا تھا اس کے بنانے میں اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے بھی میری اعانت اور امداد نہیں کی تھی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو نعیم سے اس نے اسحاق سے۔

۱۰۷۰۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو اعمش نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن یوسف بن عمرو نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو السفر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے اور ہم لوگ اپنا گھر یا اپنی جھونپڑی درست کررہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ہورہا ہے؟ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ ہماری جھونپڑی ہے گررہی ہے ہم اس کو درست کررہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا اس امر کو (دنیا کے معاملے کو) مگر اس سے زیادہ عجلت والا ہے یہ ابو معاویہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور محاضرہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے جب کہ میں اور میرے والد اپنے گھر کو ٹھیک کررہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اے عبداللہ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ہمارا ٹھکانہ ہے گررہا ہے ہم اس کو درست کررہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معاملہ (دنیا) اس سے کہیں زیادہ عجلت والا ہے جو تم لوگ

(۱۰۷۰۳) ...(۱) فی ا: (وامی)

سمجھ رہے ہو۔

اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے سنن میں اور اس کو روایت کیا ہے حفص نے اعمش سے۔ کہ میں اپنی دیوار کو گارے سے لیپ رہا تھا میں بھی اور میرے والد بھی۔

ہر عمارت بروز قیامت اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی

۱۰۶۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو خبر دی ابراہیم بن محمد بن حاطب قرشی نے ان کو ابوطلحہ اسدی نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اچانک آپ کی نظر ایک اونچے قبے یعنی گنبد پر پڑی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب نے بتایا کہ یہ فلاں انصاری جوان کا ہے۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے اور دل ہی دل میں غصہ کرنے لگے حتیٰ کہ جب وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے لوگوں میں سلام کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے پھر سلام کیا۔ پھر کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس سے منہ پھیرتے رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور غصہ آپ کے چہرے پر دیکھ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے بار بار منہ پھیرنا بھی۔ تو اس نے اس بات کی شکایت آپ کے اصحاب سے کی۔ اور کہا کہ میں اللہ کی قسم نہیں سمجھ سکا کہ مجھے کیا ہو گیا اور میں نے کیا کر لیا ہے (کیوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض ہوگئے ہیں؟) لوگوں نے اس کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تھے انہوں نے آپ کا قبہ (گنبد) دیکھا تھا۔ آپ نے ہم سے پوچھا تھا کہ یہ کس کا ہے؟ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا تھا کہ فلاں انصاری کا ہے۔ چنانچہ وہ انصاری صاحب جاتا ہے اور جا کر اس قبے کو گرادیتا ہے یہاں تک کہ اس کو زمین کے برابر کر دیتا ہے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک دن نکلے تو وہ گنبد آپ کو نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اس قبے کا کیا ہوا؟ جو اس جگہ بنا ہوا تھا۔ اس صحابی نے کہا۔ ہمارے اس دوست نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پھیرنے کی ہم لوگوں سے شکایت کی تھی۔ ہم نے اس کو وجہ بتادی تھی۔ اس نے جا کر اس کو توڑ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار بے شک ہر عمارت قیامت کے روز اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی مگر مال مگر مال۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۱۰۷۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو عبداللہ بن عمیر نے ان کو ابوطلحہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا مدینے کے راستوں میں سے ایک راستے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اینٹوں کا بنا ہوا ایک گنبد دیکھا تو پوچھ لیا کہ یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں شخص کا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہرحال ہر عمارت اس کے مالک کے لئے قیامت کے دن وبال ہوگی مگر جو عمارت مسجد کی ہو یا فرمایا کہ مسجد کا بناء ہو۔ پھر ایک دن گذرے تو وہ گنبد نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ وہ گنبد کہاں گیا؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ حضور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا اس کی خبر اس کے مالک تک پہنچ گئی تھی لہٰذا اس نے اسے گرادیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

۱۰۷۰۶:...... اور اس کو روایت کیا ہے مروان بن معاویہ نے ان کو محمد بن ابوزکریا تیمی نے اور کہا گیا کہ اس سے مروی ہے اس نے محمد بن جابر بن ابوزکریا سے اس نے عمار شیخ سے حضرت انس کے سامنے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارت کے بارے میں۔

(۱۰۷۰۴)...... أخرجه أبو داود (۵۲۳۷)

۱۰۷۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو شبابہ بن سوادنے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی قیس بن ربیع نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبے کے پاس سے گذرے جو تعمیر کیا گیا تھا آپ نے پوچھا کہ یہ کس نے بنوایا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بنا وبال ہوگی اپنے بنانے والے کے لئے قیامت کے دن سوا مسجد کے۔ کہتے ہیں کہ یہ بات اس متعلق شخص تک پہنچ گئی لہٰذا اس نے اس قبے کو گرادیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں سے گذرے اور اس کو گرا ہوا پایا تو آپ کو وہ بات بتائی گئی جو کچھ اس کے مالک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں بات سن کر کیا تھا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس فلاں شخص پر رحم فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے اس کو پایا ہے۔

عمارت ضرورت سے زائد ہو تو وہ بوجھ ہے

۱۰۷۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نفقہ جو مسلمان خرچ کرتا ہے اپنے نفس پر اور اپنے اہل وعیال پر۔ اپنے دوست پر اور اپنے مویشی پر اس پر اس کو اجر دیا جاتا ہے۔ ہاں مگر جو عمارت پر خرچ کرتا ہے اس پر اجر نہیں ملتا۔ مگر مسجد کی عمارت پر جو خرچ کرے اس پر اجر ملتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر تعمیر بقدر ضرورت ہو۔ فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس کا نہ اس کے لئے ثواب ہے اور نہ ہی اس کے لئے وبال ہے پس اگر وہ عمارت ضرورت سے زیادہ ہو اس میں اس کے لئے بوجھ ہی ہے اس کے لئے اس میں اجر نہیں ہے۔

۱۰۷۰۹:......فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ابراہیم نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہر خرچہ جو مسلمان اس کو خرچ کرتا ہے اپنے نفس پر اور اپنے اہل وعیال پر اور اپنے دوست پر اور اپنے چوپائے پر اس پر اس کو اجر دیا جاتا ہے۔ ہاں جو عمارت پر خرچ کرتا ہے اس پر اجر نہیں ملتا۔ سوائے تعمیر مسجد جس کے ساتھ اللہ کی رضا طلب کی جائے۔ میں نے کہا ابراہیم سے آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر عمارت بقدر ضرورت ہو تو فرمایا کہ اس پر نہ اجر ہوگا نہ گناہ ہوگا۔

۱۰۷۱۰:......ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن فراس مکی نے ان کو جعفر بن محمد سوسی نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ضحاک نے ان کو حمزہ نے میمون سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کو عمارت بنائے اس سے زیادہ جو اس کی ضرورت ہو تو وہ اس پر وبال ہوگی قیامت کے دن۔

۱۰۷۱۱:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلی نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن یزید صائغ نے ان کو مسیب بن واضح نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن سہل دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید مکی نے ان کو مسیب بن واضح نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ضعیف بن محمد خطیب نے ان کو ابوبکر بن حسب محمد بن احمد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی ابوجعفر احمد بن عبداللہ صیاد نے ان کو مسیب بن واضح نے ان کو یوسف بن اسباط نے ان کو سفیان بن سلمہ بن کہیل نے ان کو ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی عمارت بنائے اس سے بڑھ کر جو اس کو کفایت کر سکے اس کو قیامت کے دن یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ اس کو ساتوں زمینوں سمیت اپنے سر پر

(۱۰۷۱۱) (۱) فی ن ا (بن سفیان عن)

اٹھالے اور کلی کی ایک روایت میں ہے جو شخص کوئی عمارت بنائے اس سے بڑھ کر جو اس کو کفایت کرے اس کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سمیت اٹھانے کی تکلیف دی جائے گی۔

عمارت بنانے پر خرچ کرنے میں کوئی فضیلت نہیں

۱۰۷۱۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین عفیف بن محمد بن شہید خطیب بوشنجی نے ان کو ابوبکر بن ذہب نے بخارا میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو عمر بن یحییٰ بن نافع ثقفی نے ان کو عبدالحمید بن حسن ہلالی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ہر وہ جو بندہ کوئی چیز خرچ کرتا ہے اللہ کے ذمے ہے اس کے بعد اس کی جگہ اور دینا۔ مگر وہ خرچ جو وہ عمارت بنانے میں کرتا ہے یا گناہ کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ (اس میں اس کی جگہ مزید اس کو دینے کی ذمہ داری اور ضمانت اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں ہے۔)

اور اس کو سور بن صلت نے بھی ابن المنکدر سے روایت کیا ہے۔

۱۰۷۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن سعد بن منصور نے ان کو صالح بن مالک خوارزمی نے ان کو مسور بن صلت نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھا کام کرنا صدقہ ہے اور جو چیز انسان اپنی ذات پر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کے لئے صدقہ لکھا جاتا ہے اور وہ مال جس کے ذریعے وہ اپنی عزت بچاتا ہے اس کے بدلے میں بھی اس کے لئے ایک صدقہ لکھا جاتا ہے۔ اور ہر وہ خرچ جو مؤمن کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے پیچھے اور دینے کی ضمانت ہے۔ ہاں مگر اس پر ضمانت نہیں جو کچھ کسی گناہ کے کام میں خرچ کرے یا کسی عمارت بنانے میں خرچ کرے۔

ہم لوگوں نے حضرت ابن منکدر سے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ اس جملہ سے آپ کی کیا مراد تھی کہ وہ مال جس کے ذریعے انسان اپنی عزت کی حفاظت کرے تو اس کے بدلے میں اس کے لئے صدقہ لکھا جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد وہ مال ہے جو انسان شاعر کو اور زبان دراز کو دے (اپنی ہجو اور برائی کرنے سے بچنے کے لئے۔)

۱۰۷۱۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوعلی حسن بن عرفہ عبدی نے ان کو حدیث بیان کی زافر بن سلیمان نے اسرائیل سے اس نے شعیب بن بشر سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خرچ کرنا درست ہے جو انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ ہاں مگر یہ عمارت وغیرہ پس بے شک اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۰۷۱۵:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے قیس بن ابوحازم سے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت خباب بن ارت کے پاس ان کی بیمار پرسی کرنے کے لئے گئے جب کہ ان کو کئی داغ دیئے جا چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے وہ دوست جو اسلام لے آئے تھے وہ دنیا سے گذر گئے مگر دنیا نے ان کا کچھ نہ بگاڑا اور ہم لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہمیں وہ کیفیت لاحق ہوگئی ہے کہ ہم اس کے لئے کوئی جگہ نہیں پاتے سوائے مٹی کے اس کے بعد۔ ہم لوگ دوبارہ ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس گئے تو وہ دیوار بنا رہے تھے فرمانے لگے کہ مسلمان کو ہر عمل میں اجر دیا جائے گا جہاں بھی وہ خرچ کرے۔ مگر اس چیز میں اجر نہیں ملے گا جس کو وہ اس مٹی میں خرچ کرے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت مانگنے سے منع فرمایا تھا تو میں اس کو مانگتا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم بن ابوایاس سے اور تحقیق یہ ان سے مروی ہے اور دیگر سے بھی بطور مرفوع روایت کے نبی کریم

(۱۰۷۱۴)..... اخرجه الترمذي في الزهد (۱۰۵) من طريق زافر بن سليمان. به وقال : حسن غريب.

صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

۱۰۷۱۶:.... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بزار احمد بن عمرو نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اسماعیل نے قیس سے اس نے خباب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب کے پاس گئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے بے شک آدمی کو اس کے ہر خرچے میں اجر ملے گا مگر جو کچھ وہ اس مٹی میں خرچ کرے (اس میں نہیں ملے گا۔)

امام احمد نے فرمایا: اس روایت کو مرفوع کرنا غریب ہے اس اسناد کے ساتھ۔

۱۰۷۱۷:.... اور تحقیق روایت کیا گیا ہے علی بن یزید سے اس نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے اس نے خباب سے بطور مرفوع روایت کے اور وہ اس اسناد کے ساتھ زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۷۱۸:.... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو اسحق بن ابراہیم مقری نے غزہ میں ان کو محمد بن ابو السری نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن عبد الرحمن نے ابو کہ ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے اور ہشام نے حسن سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ناحق مال جمع کرتا ہے اللہ اس کو پانی اور کیچڑ پر مقرر کر دیتا ہے اور لگا دیتا ہے۔ یعنی تعمیر پر لگا دیتا ہے۔

محمد بن عبد الرحمٰن تستری نے اپنے شیوخ سے بقیہ سب مجہول ہیں۔

مال میں بے برکتی

۱۰۷۱۹:.... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو عبد الاعلیٰ بن ابو مساور نے خالد احول سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے اس کے مال میں بے برکتی ڈال دیتا ہے تو اس کو پانی اور کیچڑ میں ڈال دیتا ہے۔

۱۰۷۲۰:.... اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن ابو الدنیا نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبد المتعال بن طالب قنطری نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو خالد بن حمید نے ان کو سلمہ بن سریح نے ان کو یحییٰ بن محمد بن بشر انصاری نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ سستی یا بے قدری کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنا مال تعمیر میں خرچ کرتا ہے یا فرمایا تھا کہ پانی اور کیچڑ میں۔

۱۰۷۲۱:.... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو حکیم انصاری نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے اس نے ذکر کیا ہے اسی حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ مال کو خرچ کراتا ہے تعمیر میں۔ بے شک نہیں ہے۔

مال حرام سے تعمیرات

۱۰۷۲۲:.... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابو القاسم علی بن حسین بن علی طہمانی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس بن مسیب ضبی نے اصفہان میں ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعمیر میں مال حرام لگانے سے بچو کیونکہ مال حرام ویرانی کی اساس اور بنیاد ہے۔

(۱۰۷۱۸) اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۶/ ۲۲۶۱)

اینٹ پر اینٹ

۱۰۷۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے اور ابو القاسم علی بن حسن بن علی طہمانی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابن خزیمہ نے ان کو عبدالجبار بن علاء عطار نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں رکھی کوئی اینٹ کسی اینٹ پر اور نہیں کاشت کی کوئی کھجور جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن عبداللہ سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۷۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوقتیبہ سالم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابونعیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ تو کچی اینٹیں ایک دوسرے کے اوپر رکھی تھیں نہ ہی پکی اینٹیں (یعنی نہ کوئی کچی عمارت بنائی تھی نہ ہی پکی عمارت) اور نہ ہی کسی ایسی عمارت پر کوئی چھت ڈالی تھی بلکہ وہ تو آبادی سے جا کر ویرانے میں ملتے تھے۔

۱۰۷۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں ان کی بیماری کے ایام میں حسن بصری نے ان کی عیادت کی وہ بخار کی حالت میں ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے اور تمہیں اور ہمیں جنت میں داخل فرمائے۔ یہ علامت ہے۔ یا کہا کہ اعلانیہ نیکی ہے اگر تم صبر کرو اور صدقہ اور تم اپنے رب سے ڈرو۔ اس بات کے ساتھ تم یہ سلوک نہ کرنا کہ اس کان سے سنو اور دوسرے کان سے نکال دو۔ پس بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس نے آپ کو صبح کرتے بھی دیکھا اور شام کرتے بھی دیکھا۔ اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمارت نہ بنائی اور نہ ہی کوئی چھت وغیرہ بنائی۔ اللہ کی پناہ اللہ کی پناہ۔ پھر اسی کی حفاظت اسی کی حفاظت۔ تحقیق تمہارے پہلے والے لوگوں کو اس نے ختم کر دیا اور تم لوگ ایذاء دیئے جا رہے ہو۔

۱۰۷۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کوئی عمارت نہیں بنواتے تھے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں مشیت یہ ہے کہ وہ دنیا سے چل بسے تھے مگر انہوں نے اینٹ پر اینٹ رکھی تھی اور نہ ہی کانے پر کانہ رکھا تھا (یعنی نہ دیواریں بنائیں نہ چھت بنائی) (نہ ہی دیواروں کو پشتہ لگایا)

۱۰۷۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو شعیب بن حباب نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس نے ایک کمرہ بنایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو گرا دیجئے۔ اور اس کی قیمت کے برابر قیمت اللہ کی راہ میں خرچ کر دیجئے اور تین بار فرمایا کہ اس کو گرا دیجئے۔

۱۰۷۲۸:.....فرمایا کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو خبر دی حفص بن نضر سلمی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میری امی نے یہ کہ عمران بن حصین اوپر بنانے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور وہ جب بھی اوپر کوئی کمرہ یا بالا خانہ بناتے تو اس کو سامان رکھنے کے اسٹور کے طور پر استعمال کرتے تھے حفص نے کہا ہے کہ یہ بات وہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ لوگوں کو اوپر سے دیکھیں۔

۱۰۷۲۹:.....فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو سوار بن عبداللہ نے ان کو مرحوم بن عبدالعزیز نے ان کو قعقاع بن عمر نے وہ کہتے ہیں احنف بن قیس اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور اوپر سے انہوں نے اپنے پڑوسی کو دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ عیب عیب میں اپنے پڑوسی کے اوپر

بغیر اجازت کے داخل ہوا ہوں آج کے بعد میں کبھی بھی اس گھر کی چھت پر نہیں چڑھوں گا۔

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا

۱۰۷۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے اس نے عبدالرحمٰن بن ابورافع نے یا کہا کہ ابن رافع نے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ ہے جو یہ کہتا رہتا ہے آج کون ہے جو قرض دے دے آنے والی کل صبح کو اس کو مل جائے گا اور دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ ہے وہ یہ کہتا ہے کہ اے اللہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کے پیچھے اور عطا فرما اور اللہ کی راہ سے خرچ روکنے والے کے مال کو ضائع فرما اور ایک دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ یہ کہتا ہے اے لوگو! اپنے رب کے پاس جاؤ بے شک وہ مال جو قلیل ہو مگر پورا پڑ جائے وہ اس مال سے بہتر ہے جو کثیر ہو مگر مالک کو غافل بنا دے اور ایک فرشتہ دروازے پر یہ کہتا ہے اے اولاد آدم بچے جنو مٹی میں دفن کرنے کے لئے اور عمارتیں بناؤ ویران اور تباہ کرنے کے لئے۔

۱۰۷۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومسعود بن عبداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو بکار زیدی صاحب موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو ابوحکیم مولی زبیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ (آپ نے فرمایا) ہر صبح کو جب بندے صبح کرتے ہیں تو ایک چیخ والا فرشتہ چیخ کر اعلان کرتا ہے اے لوگو مٹی کے لئے بچے جنو فنا کرنے کے لئے مال جمع کرو۔ اور تباہ اور ویران کرنے کے لئے عمارتیں بناؤ۔

گھروں پر پردے لٹکانا

۱۰۷۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید بن جمھان نے سفینہ ابوعبدالرحمٰن نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسے گھر میں داخل ہو جس میں پردے لگائے گئے ہوں۔ (یا جس پر کپڑوں کے ٹکڑے لگائے گئے ہوں۔)

۱۰۷۳۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید بن طہمان نے ان کو سفینہ بن ابوعبدالرحمٰن نے کہ حضرت علی نے ایک آدمی کی ضیافت کی اور اس کے لئے کھانا تیار کروایا اتنے میں سیدہ فاطمہ بنت رسول زوجہ علی نے کہا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کھانے پر بلا لیتے تو بہت ہی اچھا ہوتا وہ ہمارے ساتھ کھا لیتے حضرت علی نے ان کو دعوت دے دی آپ تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دونوں چوکھٹوں پر ہاتھ رکھ کر اندر دیکھا اور گھر کے کونے میں سرخ پردہ لگا ہوا دیکھا۔ لہٰذا وہیں سے آپ واپس چلے گئے۔ سیدہ فاطمہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے شوہر علی سے کہا آپ پیچھے پیچھے جائیے اور پوچھئے کہ آپ کیوں واپس چلے گئے ہیں انہوں نے جا کر پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے مناسب نہیں ہے کہ میں ایسے گھر میں داخل ہوں جو پردوں سے ڈھکا ہوا ہو۔

۱۰۷۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو محمد بن مقاتل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حریث بن سائب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت حسن سے وہ کہتے ہیں میں ازواج رسول کے گھروں میں

(۱۰۷۳۲)......(۱) فی ن: (سعید بن عبدالرحمن) وھو خطأ

داخل ہوتا تھا حضرت عثمان کی خلافت میں اور میں ان کی چھتوں کو ہاتھ سے پکڑ سکتا تھا۔ پشم اور بالوں کے ٹاٹ باہر سے ڈالے ہوئے تھے۔

۱۰۷۳۵:.....وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسحاق بن اسماعیل بن ابوالحارث نے ان کو محمد بن مقاتل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو داؤد بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حجرے دیکھے تھے جو کھجور کی چھڑیوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ حجرے کا عرض حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک چھ۔ سات ہاتھ تھا اور اندر کا محفوظ حصہ پندرہ ہاتھ اور میرے خیال میں اس کی بلندی آٹھ نو ہاتھ ہوگی یا اسی کے قریب قریب ہوگی کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑا ہوا تو وہ مغرب کی طرف تھا (یعنی دروازے کا رخ مغرب کی جانب تھا۔)

دنیا کی تزئین وآرائش

۱۰۷۳۶:.....کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت حسن بن صباح نے فرمایا ہمیں خبر دی سفیان نے احوص بن حکیم نے اس نے راشد بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابودرداء نے حمص شہر میں ایک کنیف یا خانہ اور بیت الخلا بنایا ہے حضرت عمر نے لکھا امابعد اے کنز تعمیر کرنے والے کیا آپ کے لئے اس میں ضرورت پوری کرنے کی کفایت نہیں تھی جو کچھ رومیوں نے بنا رکھے ہیں دنیا کی تزئین وآرائش میں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ویران کرنے کا حکم دیا جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو آپ حمص سے دمشق شہر منتقل ہوجائیے سفیان ثوری کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ان کو یہ سزا دی تھی۔

۱۰۷۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ آپ کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو ضمرہ نے ان کو ابن شوذب نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں حضرت ابوذر حضرت ابودرداء کے پاس سے گذرے اور وہ ایک گھر بنا رہے تھے وہ ان کے پاس سے گذر گئے مگر ان پر انہوں نے سلام نہ کیا پھر حضرت ابودرداء ان کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے کہا بھائی لگتا ہے کہ آپ کسی فتنے میں واقع ہوگئے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اگر میں آپ کے پاس سے گذرتا اور آپ اپنے گھر والوں کی کسی ضرورت پوری کرنے میں لگے ہوتے تو مجھے یہ بات زیادہ پسند آتی اس سے جس کام کو کرتے ہوئے میں نے آپ کو دیکھا۔

تعمیرات وآرائش سے متعلق روایات

۱۰۷۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ثابت بنانی نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے اپنی بساط کے مطابق گھر بنایا ان کے ہاں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے فرمایا آپ یہ کیا گھر تعمیر کر رہے ہیں؟ اللہ نے جس کے ویران ہونے یا کرنے کا حکم دیا ہے اگر میں آپ کو کسی نجاست میں لتھڑا ہوا دیکھ لیتا تو وہ اس سے زیادہ پسند ہوتا جو میں نے اس وقت آپ کو دیکھا ہے۔ حضرت ابودرداء جب اس کی تعمیر سے فارغ ہوگئے تو فرمانے لگے کہ میں اپنی اس عمارت پر ایک چیز کہتا ہوں۔

بنيت داراً ولست عامرها. ولقد علمت اذبنيت اين داری.

میں نے گھر تو بنا ڈالا ہے مگر میں اس کو آباد نہیں کر سکتا اس لئے کہ میں جانتا ہوں جب میں نے بنایا ہے۔ کہ میرا گھر کہاں ہے۔

۱۰۷۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء بن ہلال نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے رجاء بن حیوۃ سے اس نے

(۱۰۷۳۷).....(۱) فی ن : (مقفنی)

درداء سے سوائے اس کے نہیں کہ علم، علم سیکھنے سے آتا ہے اور حلم وحوصلہ بردبار بننے سے آتا ہے۔ اور جو شخص خیر کا متلاشی ہوتا ہے اسی کو ملتی ہے اور جو شخص شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے وہی اس سے بچایا جاتا ہے۔ تین شخص درجات کی بلندی کو نہیں پہنچ سکتے۔ وہ شخص جو غیب کی خبریں دیتا ہے۔ (کاہن) یا قسمت کا حال بتاتا ہے (قسمت کے تیر نکالنے والا) اور وہ شخص جو بد شگونی پکڑتے ہوئے سفر سے واپس آ جاتا ہے۔ اور حضرت ابو درداء نے فرمایا۔ اے اہل دمشق اپنے بھائی کا قول سنو جو تمہارے لئے خیر خواہ ہے کیا بات ہے میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم مال جمع کرتے ہو جس کو تم کھا نہیں سکتے ہو اور تعمیر کرتے ہو جس میں تم رہائش نہیں کر سکتے ہو آرزوئیں ایسی کرتے ہو جن کو تم پا نہیں سکتے ہو۔ بے شک وہ لوگ جو تم سے پہلے گذرے ہیں انہوں نے بھی بہت سارا مال جمع کیا تھا۔ اور سخت مضبوط عمارتیں بھی بنائیں تھیں اور لمبی لمبی امیدیں بھی قائم کی تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ جمع شدہ مال ہلاکت ثابت ہوا اور ان کے گھر اور ان کے مال غرور اور دھوکہ ثابت ہوئے۔

۱۰۷۴۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن یونس نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو اوس بن یزید نخعی نے ان کو ابودرداء نے کہ وہ دمشق سے نکلے تو باہر انہوں نے مقام غوطہ کا مشاہدہ کیا۔ تحقیق اس کی نہریں سیراب کر رہی تھیں۔ درخت لگ رہے تھے محلات بن رہے تھے آپ ان کی طرف چلے گئے اور واپس جا کر وعظ فرمایا اے اہل دمشق (جب وہ لوگ ان کے پاس گئے) فرمایا کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ تین بار یہی جملہ فرمایا۔ اس قدر جمع کرتے ہو جس کو تم کھا نہیں سکتے ہو امیدیں وہ قائم کرتے ہو جنہیں تم پا نہیں سکتے ہو محل ایسے بناتے ہو جن میں تم سکونت نہیں کر سکتے ہو خبردار تم سے پہلے لوگ ایسے زمانے ہو گذرے ہیں کہ وہ مال جمع کرتے تھے اور اس کی نگہداشت کرتے تھے۔ اور امیدیں باندھتے تھے اور خوب لمبی لمبی آرزوئیں کرتے تھے۔ اور عمارتیں بناتے تھے اور انہیں خوب مضبوط کرتے تھے نتیجۃً ان کا جمع کردہ مال ہلاکت بن گیا۔ اور ان کی امیدیں دھوکہ ثابت ہوئیں اور ان کے گھر قبریں بن گئے۔ خبردار قوم عاد کو (دیکھ لو) عدن سے عمان تک کے مالک تھے اس کے درمیان جتنی نعمتیں تھیں اور مال تھے۔ آج مجھ سے قوم عاد کا مال دو درہم کے بدلے میں کوئی ہے جو خرید کر لے؟

۱۰۷۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمر نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحیٰی بن ابو طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو محمد بن عبداللہ مرادی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے جب کہ وہ اپنے گھر کی بنیاد اٹھا رہے تھے انہوں نے فرمایا کیا دیکھتے ہیں آپ اے ابوالیقظان؟ وہ کہتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ مضبوط عمارت بنا رہے ہیں اور دور کی آرزو کر رہے ہیں اور آپ تو عنقریب وفات پا جائیں گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا گھر

۱۰۷۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی اپنے ہاتھ سے جھونپڑے بناتے تھے اور وہ کسی سے کوئی خدمت وغیرہ قبول نہیں کرتے تھے اور وہ اسی طرح زندگی گذارتے تھے ان کا کوئی گھر وغیرہ نہیں تھا سایہ حاصل کرنے کے لئے وہ درختوں اور دیواروں سے سایہ حاصل کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا میں آپ کے لئے ایک گھر بنا دیتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے وہ آدمی اسی بات پر بار بار اصرار کرتا رہا اور حضرت سلمان فارسی برابر انکار کرتے رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے کہا میں ایسا گھر جانتا ہوں جو اس کو موافق آئے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سامنے اس کی کیفیت بیان کریں۔ اس شخص نے کہا کہ میں ایسا گھر آپ کے لئے

(۱۰۷۳۹) .....(۱) فی ن: (الحافظ ثنا محمد) وھو خطأ

بناؤں گا کہ آپ جب اس کے اندر کھڑے ہوں تو آپ کا سر اس کی چھت تک پہنچ جائے اور آپ جب اس میں اپنے پیر دراز کریں تو وہ دیوار کے ساتھ لگ جائیں۔انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں؟ پھر اس شخص نے ایسا ہی بنادیا۔

۱۰۷۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے کہا سلمان فارسی سے کیا آپ اپنے لئے کوئی گھر نہیں بناتے؟ اے ابو عبداللہ۔انہوں نے فرمایا کہ مجھے بادشاہ نہ بنایئے۔کیا آپ میرے لئے ایسا گھر بنائیں گے جیسے مدائن میں آپ کی حویلی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم آپ کے لئے ایسا گھر بنائیں گے جو سرکنڈوں کا بنا ہوا ہوگا ہم اس کی چھت بردی کی یعنی سرکنڈے کی یا نرکل چٹائی کی ڈالیں گے۔ آپ جب کھڑے ہوں تو آپ کے سر کو لگے اور آپ جب سوئیں تو آپ کے سر پیروں سے دیواریں ٹکرائیں۔حضرت سلمان نے فرمایا: گویا کہ آپ میرے دل میں رہتے ہیں (یعنی بالکل میں بھی یہی چاہتا ہوں۔)

۱۰۷۴۴:......ہمیں اس کی خبر دی سند عالی کے ساتھ ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی غانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ مجھے بادشاہ مت بنایئے کیا میرے لئے مدائن میں اپنی حویلی جیسا گھر بنائیں گے۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ وتابعین کی رہائش

۱۰۷۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے اس نے کہا کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم سے کہا اے روح اللہ کیا ہم آپ کے لئے گھر نہ بنادیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہاں ساحل سمندر پر بنایئے۔لوگوں نے کہا کہ جب پانی آئے گا تو اس کو تو وہ لے جائے گا۔فرمایا پھر تم کہاں بنانا چاہتے ہو کسی پل کے اوپر؟

۱۰۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید مؤذن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابراہیم تاجر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن سلمہ بن زیاد سے وہ کہتے ہیں احمد بن حرب ایک آدمی کے پاس گذرے وہ گھر بنا رہا تھا انہوں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے لئے ہے انہوں نے فرمایا کہ کب تک؟

۱۰۷۴۷:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد سعید نے ان کو ابوالعباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو حماد بن سلیمان نے ان کو صالح مری نے ان کو جعفر بن زید نے ان کو ابودرداء نے کہ حضرت ابودرداء ویران شدہ شہروں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے۔اے شہر تو کہاں ہے؟ تیرے رہنے والے کہاں میں؟ تیرے مالک کہاں ہیں؟ پھر آپ وہاں سے اس وقت تک نہ جاتے جب تک خود رو نہ لیتے اور دوسروں کو رلا نہ لیتے۔

۱۰۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو شعیب بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا اگر آپ اپنے لئے کوئی گھر بنالیں تو بہتر ہوگا۔انہوں نے فرمایا ہم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں ان کے پرانے ہمارے لئے کافی ہیں۔

۱۰۷۴۹:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو محمد بن بن فضیل نے ان کو عطاء بن سائب نے میسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم نے کوئی گھر نہیں بنایا تھا ان سے کسی نے کہا کیا آپ گھر نہیں بناتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں

اپنے بعد دنیا میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑ نا چاہتا جس نے ساتھ میں یاد کیا جاؤں۔

۱۰۷۵۰:... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمر نے ان کو مجاہد بن موسیٰ نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو ابن الصہبا جرزقی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے اندر پچاس کم ہزار سال تک بالوں کے بنے ہوئے ایک گھر میں رہے۔ان سے کہا جاتا تھا کہ اے اللہ کے نبی گھر بنایئے۔وہ کہتے تھے میں آج مر جاؤں گا میں کل مر جاؤں گا۔

۱۰۷۵۱:... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر حسین بن صباح نے ان کو علی بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو وھیب بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کانے (سرکنڈوں کا) گھر بنایا تھا۔ان سے کسی نے کہا کہ آپ اس سے علاوہ کوئی اچھا گھر بنایئے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس نے مرنا ہے اس کے لئے یہی کافی ہے۔

اسراف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے

۱۰۷۵۲:... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو ابو بکر محمد بن ھانی نے ان کو احمد بن شبویہ نے ان کو سلیمان نے ان کو عبداللہ بن حرملہ بن عمران نے ان کو کعب بن علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابو سرح نے عرفہ بن حارث کی طرف بندہ بھیجا۔کیونکہ عبداللہ نے گھر تعمیر کیا تھا وہ ان سے اس کی تعمیر کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔انہوں نے کہا کہ وہ یہ کام نہ کریں۔کیونکہ بے شک وہ اس کی گرمی کو نہیں چھپا سکیں گے۔انہوں نے پوچھا کہ آپ میری اس عمارت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں؟ اگر آپ نے اس کو اپنے مال سے بنایا ہے تو آپ نے اسراف اور فضول خرچی کی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللّٰہ لایحب المسرفین اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔اور اگر آپ نے اس کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ کے مال میں سے تو پھر آپ نے اللہ کے مال میں خیانت کی ہے۔اور واللّٰہ لایحب الخائنین اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا کہتے ہیں ابو سعود نے سن کر کہا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

دو عیب

۱۰۷۵۳:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ابن معدان سے۔کہا سعید بن عامر نے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے ابو معدان کو وہ روایت کرتے ہیں عون بن عبداللہ سے کہ ایک بادشاہ نے اپنا ایک شہر آباد کیا۔اس کی تعمیر میں اس نے بہت سی دولت اور سرمایہ خرچ کیا۔پھر اس کے بعد اس نے عام لوگوں کے لئے ایک دعوت کھلانے کا انتظام کیا اور لوگوں کو بلایا اور شہر کے دروازے پر چند لوگوں کو بٹھایا کہ وہ ہر اس شخص سے جوان کے پاس گذرے یہ پوچھیں کہ کیا تمہیں اس میں کوئی عیب اور کوئی کمی اور خرابی نظر آتی ہے؟ لہٰذا وہ پوچھتے رہے اور سب لوگ گذرنے والے یہ کہتے رہے کہ کوئی عیب نہیں ہے۔یہاں تک کہ ان سب کے آخر میں کچھ ایسے نوجوان آئے جن کے اوپر چادریں لپیٹی ہوئی تھیں ان سے پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیا تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے انہوں نے بتایا کہ جی ہاں اس میں دو عیب ہیں جو ہم نے دیکھے ہیں لہٰذا پوچھنے والوں نے ان نوجوانوں کو روک لیا اور بادشاہ کو جا کر اطلاع دے دی کہ کچھ نوجوان یہ کہتے ہیں کہ اس میں دو عیب ہیں بادشاہ نے کہا کہ میں تو ایک عیب بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتا دو عیب کیوں ہیں؟ لاؤ ان کو چنانچہ ان کو پیش کیا گیا بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے انہوں نے وہی جواب دیا کہ جی ہاں دو عیب ہیں۔اس نے کہا میں تو ایک عیب بھی پسند نہیں کرتا دو کیوں رہیں؟ بتایئے وہ کون کون سے ہیں؟ نوجوان نے بتایا کہ ایک تو یہ ہے کہ یہ ویران

(۱۰۷۵۲) (۱) فی ن (حرملہ)

ہو جائے گا۔ دوسرا عیب یہ ہے کہ اس کا مالک مر جائے گا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ کوئی ایسی حویلی اور گھر بتا سکتے ہو؟ جو کبھی ویران نہ ہو۔ اور اس کا مالک بھی نہ مرے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں وہ جنت ہے۔ اس نے کہا کہ میرے لئے اس کی دعا کرو اس نے آمین کہی پھر انہوں نے اس کو دعوت دی اور بادشاہ نے ان کی دعوت مان لی۔ اور بادشاہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے ساتھ ظاہرا سب کے سامنے نکلوں تو میری حکومت اور مملکت والے مجھے نہیں چھوڑیں گے چنانچہ اس نے ان کو کسی وقت کا وعدہ دیا اس نے خلوت پا کر ان کے ساتھ نوچ گیا اور جا کر ان کے ساتھ عبادت کرنے لگا۔ ایک دن وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک اس کو خیال آیا اور اس نے ان سے کہا کہ سلام علیکم میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے ہمارے اندر کوئی عیب دیکھا ہے؟

اس نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ لوگ میری حالت اور کیفیت کو خوب جانتے ہو جس پر میں تھا لہذا اب تم لوگ اسی کی وجہ سے میرا اکرام کرر ہے ہو۔ اسی لئے میں جارہا ہوں کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر عبادت کروں اور جا کر رہوں جو میرے حال سے واقف نہ ہوں۔ لہذا وہ ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔

۱۰۷۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ زاہد اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو بکر بن عبدالحق نے ان کو شریک بن عبداللہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے کہ حجاج بن یوسف نے جب واسط کا قلعہ بنوایا۔ تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ اس میں عیب کیا ہے؟ لوگوں نے اس سے کہا کہ ہمیں تو اس میں کوئی عیب نظر نہیں آتا ہم آپ کو ایک دوسرے آدمی کے بارے میں بتاتے ہیں جو اس کا عیب سمجھے گا اور آپ کو بتائے گا وہ ہے حضرت یحییٰ بن یعمر و کہتے ہیں کہ اس نے نمائندہ بھیجا کہ وہ جا کر ان کو لے آئے ان کے پاس اور وہ اس سے اس کا عیب دریافت کریں۔ چنانچہ وہ لائے گئے انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ اس کی بنیاد و عمارت بھی تیری ملکیت میں نہیں ہے اور تیری اولاد بھی اس میں نہیں رہے گی دوسرے ان کے علاوہ رہیں گے۔ حجاج نے ناراض ہو کر کہا کہ آپ کو یہ بات کرنے کی کیسے جرأت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے علماء پر ان کے علم میں گرفت نہیں فرمائی ہے۔ ولا یکتمون اللہ حدیثا۔ یا کوئی دوسری آیت پڑھی قرآن میں سے۔ لہذا حجاج نے ان کو خراسان کی طرف شہر بدر کر دیا اور ملک بدر کر دیا۔

تعمیرات کے بارے میں اشعار کی تفسیر

۱۰۷۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم یوسف بن صالح نحوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن یحییٰ صولی سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن معتز کے پاس ملنے کے لئے گیا تو وہ اس وقت کچھ لوگوں کے ساتھ محو گفتگو تھے اپنے گھر کی تعمیر کے بارے میں جب وہ بات کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے کچھ شعر سنائے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا سکون اور امن تو میرے دل کے لئے اور اس کی شاخوں اور ٹہنیوں کے لئے اور یہ ایسا گھر ہے جو اپنی تعمیر و آباد ہونے کے باوجود مائل بہ ویرانی ہے۔ اس کو سفید کرتے کرتے اور چمکاتے چمکاتے میرا اپنا چہرہ سیاہ پڑ گیا ہے اور اس کو آباد کرتے کرتے میری جیب ویران ہوگئی ہے۔

۱۰۷۵۶:...... فرماتے ہیں کہ کہا ابوالقاسم نے اور کہا مجھ سے میرے بعض مشائخ نے کہ اس نے قصر شیرین کی دیوار پر لکھا ہوا یہ شعر پڑھا۔ (اس عمارت کو بنانے والوں نے) اس کو بنایا ہے اور انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ وہ مریں گے نہیں حالانکہ ویران ہونے کے لئے انہوں نے عمارت بنائی ہے۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ زمانے سے مطمئن ہو گئے ہیں (یعنی زمانے پر اعتبار کر بیٹھے ہیں۔)

۱۰۷۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر

(۱۰۷۵۴)......(۱) فی ن : (عبدالحمید) (☆) ... فی الأصل الناس

(۱۰۷۵۵)......(۱) فی ن : (ابن یوسف) (۱۰۷۵۶)......(۱) فی ن (المبنی)

سنائے محمد بن حسن نے اپنے کلام میں سے جن کا مطلب کچھ اس طرح ہے آپ نے اپنے گھر کو انتہائی سعی و جہد کے ساتھ تراشا ہے اور مزین اور آراستہ کیا ہے جیسے کہ تیرے علاوہ دوسرا کوئی بھی تیرے گھر کا مالک نہیں بنے گا (گویا تو ہی ہمیشہ ہمیشہ اس کا مالک بنا رہے گا) حالانکہ انسان تو محض اسی جملے کا رہین ہے کہ عنقریب یہ کروں گا، اور کاش کہ میں ایسا کر لیتا ویسا کر لیتا۔ الغرض خلاصہ بات صرف اتنی ہے کہ وہ سوف اور لیت (جلدی یہ یہ کرلوں گا۔ کاش کہ ایسا ہو جاتا) میں ہی گھرا رہتا ہے۔ وہ شخص کہ ایام اس کے ساتھ گردش کرنے والے ہوں گویا کہ وہ موت کے ساتھ اتر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو نیکی دے جو میرے بعد اس کے انتظام کو سنبھالے اور اور شام اس طرح کرے کہ موت کے لئے جلدی تیاری کرنے والا ہو۔

۱۰۷۵۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن عون سے وہ کہتے ہیں کہ مسعر بن کدام سے وہ شعر کہتے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔

جس شخص نے اپنے گھر کو مضبوط سے مضبوط تر اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ اس میں سکونت کرے اس نے قبروں میں جا کر سکونت کر لی اور اپنی حویلی میں سکونت نہ کر سکا۔

۱۰۷۵۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ جرجانی سے وہ اپنے وعظ میں یہ شعر پڑھتے تھے۔ میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں کہ ہر کوئی عنقریب مر جائے گا اور گھر تو ویران ہونے کے لئے ہی تعمیر کئے جاتے ہیں۔ اس ذات کے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہے گا جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ وہی ہمیشہ رہنے والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔

۱۰۷۶۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی بدل بن محبر نے ان کو ہشام بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے اور ہم اس کی جناد میں تھے اللہ رحم فرمائے سابق بربری کو اس حیثیت سے جیسے اس نے یہ فرمایا ہے۔ صبح کو جنم لینے والے نومولود بچے موت کے لئے سخاوت کرتے ہوئے صبح کرتے ہیں جیسے گھر اور مکان زمانے کے خراب اور ویران کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔

لوگوں نے کیچڑ کو اونچا کر دیا

۱۰۷۶۱:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو علی بن جعد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو اسحاق شیبانی نے عباد بن راشد سے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت حسن (بصری) کے ساتھ باہر نکلے انہوں نے ایک پرشکوہ عمارت پر نظر ڈالی اور فرمایا اے سبحان اللہ ان لوگوں نے کیچڑ و گارے کو اونچا کر دیا ہے اور دین کو نیچے کر دیا ہے خچروں پر سوار ہو گئے ہیں اور باغ حاصل کر لیے ہیں اور کسانوں کے ساتھ مشابہت اختیار کر لی ہیں پس چھوڑ دیئے ان کو (ان کے حال پر) عنقریب جان لیں گے (یعنی ان کو خود ہی پتہ چل جائے گا۔)

محل کے بدلے ایک روٹی

۱۰۷۶۲:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ قرشی نے ان کو مغیرہ بن عبداللہ عتکی نے ان کو ابو ہاشم صاحب زعفرانی نے ان کو حسن نے کہ وہ قصر اوس سے گذرے تو پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے لوگوں نے کہا کہ قصر اوس ہے۔ اوس یہ پسند کرے گا آخرت میں کہ اس کو اس محل کے بدلے میں ایک روٹی مل جائے۔

۱۰۷۶۳:...... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد نے میں گمان کرتا ہوں بن حسین ان کو عبداللہ بن محمد تیمی نے ان کو

(۱۰۷۶۰)...... في ن: (سخاء لها)

محمد بن کثیر نے ان کو ان کے شیخ نے کہ حضرت غزوان کی ایک جھونپڑی ہوا کرتی تھی جب وہ سفر کو جاتے تھے تو اس کو گرا دیتے تھے اور جب واپس آتے تھے اس کو دوبارہ بنا لیتے تھے۔

ایک سو کانے آدمی

۱۰۷۶۴:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن محمد فروی نے ان کو عبداللہ بن عمر عمری نے ان کو محمد بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے اختلاف کیا زمین کے بارے میں جو دونوں کے درمیان مشترکہ تھی۔ لہٰذا زمین نے کہا کہ تم دونوں اپنی اپنی جگہ قائم رہو تحقیق تم دونوں سے پہلے ایک سو کانے آدمی میرے مالک بن چکے ہیں تندرستوں کے علاوہ۔

تعمیرات اور آخرت کا خوف

۱۰۷۶۵:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن داؤد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی ایک درہم بھی کسی بنیاد اور عمارت میں خرچ نہیں کیا۔

۱۰۷۶۶:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن ادریس نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن حجاج نے یونس بن میسرہ بن حلبس نے اس نے مالک بن یخامر سکسکی سے یہ کہ کچھ لوگ اس کی بیمار پرسی کرنے کے لئے آئے اور کہنے لگے جناب آپ کا مکان شہر میں اچھی جگہ پر واقع ہے اگر آپ اس کو توڑ کر دوبارہ اچھا بنالیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ انہوں نے فرمایا میاں ہم لوگ مسافر ہیں دوپہر کی نیند اور قیلولہ کرنے لگے ہیں اور اسی لئے یہاں اترے ہیں جب ذرا دن ٹھنڈا ہو اور ہوا چلی ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے میں یہاں کوئی چیز نہیں بناؤں گا بلکہ یہاں سے ایسے ہی کوچ کر جاؤں گا۔

۱۰۷۶۷:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن اصفہانی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو رمان مرادی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس سے کہا گیا کہ آپ کا گھر تو بوسیدہ ہو چکا ہے وہ فرمانے لگے کہ ہماری بھی شام ہو چکی ہے۔

۱۰۷۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو وہب بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابومطیع نے ایک دن اپنے گھر کی طرف دیکھا تو ان کو اس کا حسن اور خوبصورتی پسند آئی تو وہ رو پڑے اس کے بعد فرمانے لگے اللہ کی قسم اگر موت نہ ہوتی تو میں تیرے ساتھ خوش ہو جاتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ قبر کی تنگی کے وقت ہمارا کوئی مددگار نہ ہوگا تو دنیا کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر پھر وہ رو پڑے اور انتہائی شدید روئے یہاں تک کہ ان کی چیخیں نکل گئیں۔

۱۰۷۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ابن زیاد الھمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن ذر سے وہ کہتے تھے کہ ایک نوجوان شخص محلے میں سے ایک حویلی کا وارث بنا اپنے باپ دادا سے اس نے اس کو توڑا پھر گھر بنا لیا اور اس کو مضبوط تر بنایا وہ آباؤ اجداد ان کو خواب میں نظر آئے اور اس سے آکر کہنے لگے۔ شعر جن کا مفہوم کچھ یوں ہے۔ اگر تو زندگی کا طمع رکھتا ہے تو تو اپنی اس حویلی کے سابقہ مالکان کو اور اس کے رہائشیوں کو دیکھ کہ وہ مر چکے ہیں۔ اگر تو بزرگوں اور بڑوں کے ذکروں کو محسوس کرے تو دیکھ کہ اس کے رہنے والے اس کو ویران کر گئے ہیں اور یہی شہر وہ چھوڑ گئے ہیں۔

(۱۰۷۶۷)..... (۱) فی ن : (رہان)

مر گئے۔ کہتے ہیں کہ اس نوجوان نے صبح کی تو اس نے نصیحت قبول کر لی اور بہت سارے غلط کاموں سے اور ارادوں سے باز آ گیا اور اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو گیا۔

۱۰۷۷۰:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابوضمرہ انس بن عیاض لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زید بن اسلم سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی کہ میں نے دیکھا صبح کو لکڑ بگڑ کو اپنے بچوں کے ساتھ عمالقہ کے ایک آدمی کے سامنے زمین میں اپنی جگہ بنا رہی تھی۔

سر پر عوج کا قتل

۱۰۷۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو نوف نے وہ کہتے ہیں کہ سر پر عوج نامی شخص جس کو موسیٰ علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا۔اس کی چارپائی کی لمبائی آٹھ سو ہاتھ تھی اور ان کی چوڑائی چار سو ہاتھ تھی۔اور موسیٰ علیہ السلام دس ہاتھ لمبے تھے اور ان کا عصا اور لاٹھی دس ہاتھ لمبی تھی۔اور ان کا اچھلنا اور چھلانگ لگانا بھی دس ہاتھ ہوتی تھی۔جب وہ چھلانگ لگاتے تھے۔موسیٰ علیہ السلام نے ان کو مارا تو ان کا ڈنڈا عوج (کافر) کے ٹخنے تک پہنچا تھا لہٰذا وہ نیل مصر میں گر گیا اور لوگوں نے ایک سال تک اس کو پل بنا دیا تھا لوگ اس کی پشت پر اور پسلیوں پر گذرتے رہے۔

تعمیرات کی اباحت اور جواز

۱۰۷۷۲:.....ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو عبداللہ بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بن سیرین نے ایک گھر بنایا اور اس کو آراستہ کیا۔وہ کہتے ہیں کہ یہ بات محمد سے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کسی آدمی پر کوئی گناہ یہ کہ وہ گھر بنائے اور اس کا جمال اور خوبصورتی تیار کرے اور یہ اباحت اور جواز کے درجے میں ہے۔

۱۰۷۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق صیدلانی نے ان کو احمد بن سہل بن بحر نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو زبان بن قائد نے ان کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی عمارت بنائے بطور ظلم اور ناحق کے نہ ہو اور نہ ہی کسی پر تعدی کرے اس کا اجر اس پر جاری رہے گا جب تک اس سے کوئی فائدہ اٹھاتا رہے گا اللہ کی مخلوق میں سے امام احمد نے فرمایا اگر یہ روایت صحیح ہو تو احتمال رکھتی ہے کہ بنیاد اور عمارت سے مراد دربار اور سرائے وغیرہ مراد ہو۔اور اس میں بھی اس قدر تعمیر مراد ہو گی جس کی تعمیر انتہائی ضروری ہو جو اس کو گرمی سردی سے بچائے وہ تعمیر مراد نہیں ہے جس کا مقصد محض زینت اور خوبصورتی ہو فقط۔واللہ اعلم۔

فصل:.....ترک دنیا

۱۰۷۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن الدنیا نے ان کو ابومسلم حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو یونس بن میسرہ جبلانی نے وہ فرماتے ہیں کہ دنیا سے بے رغبتی اور تارک الدنیا ہونا اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لینا اور ان کے استعمال سے رک جانے کا نام نہیں ہے اور نہ ہی مال کو ضائع کر دینے کا نام ہے۔بلکہ دنیا میں زاہد ہونا اور تارک دنیا ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے قبضے میں اور ہاتھ میں ہے اس پر اس سے زیادہ وثوق اور یقین آپ کو ہو جائے جو تیرے اپنے ہاتھ میں ہے اور تیرے قبضے میں ہے۔اور یہ کہ مصیبت کے وقت تیرا حال اور بغیر مصیبت اور خوشی کے وقت تیرا حال برابر ہو۔اور حق کے معاملے میں تیری

تعریف کرنے والا اور تیری برائی کرنے والا تیرے نزدیک برابر ہوں۔ (یعنی حق کے معاملے میں تعریف کرنے والے کی تعریف سے اور برائی کرنے والے کی برائی سے آپ بے پرواہ ہوجائیں۔)

۱۰۷۷۵:......اس کو روایت کیا ہے عمر بن واقد نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ابوادریس سے اس نے ابودر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۷۷۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یحییٰ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے امام زہری سے پوچھا کہ زہد کیا ہے؟''ح''

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قتیبہ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ امام زہری سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ شخص ہے جس کے صبر پر حرام کام غالب نہ آجائے اور جس کے شکر کو حلال چیزوں کا استعمال نہ روکے۔

ابوسعید نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرام سے صبر کرنا اور رک جانا اور حلال پر شکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراف واقرار کرنا، اور نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرنا۔

زہد کی قسمیں

۱۰۷۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو ابن الحسین نے ان کو مسکین بن عبید صوفی نے ان کو متوکل بن حسین عابد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے فرمایا کہ زہد کی تین اقسام ہیں۔

(۱)......وہ زہد جو فرض ہے۔

(۲)......وہ زہد جو فضیلت ہے۔

(۳)......وہ زہد جو سلامتی ہے۔

زہد فرض حرام چیزوں میں زہد اختیار کرنا ہے۔ زہد فضیلت یا زاہد زہد وہ حلال اشیاء میں بے رغبتی کا نام ہے اور زہد سلامتی مشتبہ چیزوں کو ترک کردینے کا نام ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کیا ہے؟

۱۰۷۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوبکر بن ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ فرماتے تھے کہ یہ بات سچے زہد میں سے ہے کہ دنیا جب تیری طرف آئے تو آپ کو یہ خوف پیدا ہوجائے کہ کہیں یہ آپ کی آخرت کی نعمتوں کے بدلے اور عوض میں تو نہیں (کہ یہ لے کر آپ آخرت کی نعمت سے محروم کردیئے جائیں) اور جب جب آتی ہوئی پیچھے ہوجائے تو آپ کو یہ خوف لاحق ہوجائے کہ کہیں یہ محرومی تو نہیں ہو رہی اللہ کی نعمت سے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا عطاء کردے بغیر طمع ولالچ کے اور بغیر نفس کی شدید طلب کے تو اس کو اللہ سے بطور عبادت سمجھنے کے لے لے اور اگر اللہ آپ کو وہ چیز نہ دے تو اس کے برخلاف میں اضافہ نہ ہوگا۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ آپ اللہ کی رضا کو اور آخرت والے گھر کو ترجیح دیجئے۔ تو اللہ کے ذکر کی حلاوت اور مٹھاس آپ کے دل کی گہرائی میں پیدا ہوگی۔ اور فرمایا کہ حرام میں زہد و بے رغبتی کرنا فرض ہے اور مباح چیزوں زہد و بے رغبتی کرنا فضیلت ہے (اور مستحب ہے) اور حلال میں زہد

و بے رغبتی کرنا قربت ہے۔

۱۰۷۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن یوسف ہسنجانی نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زید بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے ان سے پوچھا گیا تھا کہ زہد من الدنیا۔ دنیا سے بے رغبتی کیا چیز ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ طیب اور حلال طریقے سے ملنا۔ اور امید و آرزو کو مختصر کرنا۔ (خواہش نفس کو چھوٹی کرنا۔)

۱۰۷۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو محمد بن معاذ نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے کہ قرأت اور تلاوت قرآن درست نہیں ہوسکتی یا اصلاح نہیں کرسکتی مگر زہد اور دنیا سے بے رغبتی کے ساتھ۔ اور زندہ لوگوں پر رشک کیجئے محض ان چیزوں کے ساتھ جن پر آپ اموات پر مرنے والوں پر رشک کرتے ہیں۔ اور لوگوں سے ساتھ محبت کیجئے ان کے اعمال کے مطابق اور اطاعت رب کے وقت ذلیل و عاجز ہو جائیے اور معصیت و گناہ کے وقت اس کی مخالفت و نافرمانی کیجئے۔

۱۰۷۸۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابوالسری نے ان کو ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے ابوعلی اسماعیل نافقی نے کہ اس نے سنا عامر بن عبداللہ یحصبی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوامیہ فرماتے تھے۔ بیشک لوگوں میں سے زاہد ترین شخص وہ ہے جو دنیا سے اس میں حلال اور طیب کمائی کے سوا پسند نہ کرے اور راضی ہو اگرچہ ظاہر نظر میں وہ حریص ہی کیوں نہ ہو۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ رغبت کرنے والا وہ شخص ہے جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس میں کیا کچھ کمایا ہے حلال کمایا یا حرام۔ اگرچہ ظاہراً وہ دنیا سے بہت اعراض کرنے والا ہو۔ اور دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ سخی ہو اور سب سے زیادہ درست وہ شخص ہے جو اللہ کے حقوق کو ٹھیک ٹھیک اور درست طریقے پر ادا کرے اگرچہ لوگ اس کو بخیل ہی کیوں نہ کہیں اس کے ماسوا میں۔ اور سب لوگوں میں سے بخیل ترین شخص وہ ہے جو اللہ کے حقوق کو ادا کرنے میں بخل سے کام لے اگرچہ لوگوں کو اس کے ماسوا میں بڑا سخی بھی نہ سمجھتے ہوں۔ عامر بن عبداللہ سے مروی تحریر میں اسی طرح ہے.....میں اس کو خیال کرتا ہوں عبداللہ بن عامر۔

۱۰۷۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد نے میں گمان کرتا ہوں ابن الحسین ان کو خالد بن یزید طیب نے ان کو مسلمہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا اور یحییٰ نے کہا کہ میں اپنے نفس کے بارے کیسے غافل رہ سکتا ہوں حالانکہ موت کا فرشتہ مجھ سے غافل نہیں ہے اور فرمایا کہ میں لمبی امید پر کیسے بھروسہ کرسکتا ہوں حالانکہ اجل میری تلاش میں ہے۔

بدنصیبی کی علامتیں

۱۰۷۸۳:.....فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن یزید آدمی نے ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عمران بن مسلم نے ان کو محمد بن واسع نے انہوں نے فرمایا کہ تین چیزیں شقاوت و بدنصیبی کی علامت ہیں لمبی لمبی امید باندھنا۔ دل کی قساوت و سختی اور آنکھوں کا خشک ہونا (خوف الہٰی سے نہ رونا) اور بخیلی۔

۱۰۷۸۴:.....کہتے ہیں کہ کہا ابوبکر نے ہمیں خبر دی طیب بن اسماعیل نے اور وہ اللہ کے بہترین بندوں میں سے تھے ان کو خبر دی فضیل بن عیاض نے انہوں نے فرمایا: بے شک بدبختی ہے لمبی امیدیں رکھنا اور بے شک سعادت مندی ہے امید و آرزو کو مختصر کرنا۔

ترکِ دنیا سے متعلق نصیحتیں

۱۰۷۸۵:..... فرماتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو ابو محمد سمسار نے ان کو مسیب بن واضح نے محمد بن ولید سے اس نے حسن سے انہوں نے فرمایا جب بھی کسی بندے نے طویل آرزو اور امید قائم کی اس نے عمل کو بدتر کر دیا۔

۱۰۷۸۶:..... وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری نے فرمایا جب آپ کو یہ بات خوش لگے کہ آپ اپنے مرنے کے بعد دنیا کو دیکھیں تو اس کی طرف آپ دیکھنے دوسروں کی موت کے بعد۔

۱۰۷۸۷:..... فرماتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو محمد نے میرا خیال ہے کہ ابن عثمان نے ان کو ولید بن صالح نے ان کو عامر بن سیاف نے ان کو عبداللہ بن رزین عقیلی نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری فرماتے تھے اپنے وعظ کے اندر۔ ایک دوسرے سے جلدی کرو اللہ کے بندو ایک دوسرے سے جلدی کرو تمہاری حقیقت صرف چند سانس ہیں اگر وہ رک گئے تو تمہارے وہ اعمال ختم ہو جائیں گے اور منقطع ہو جائیں گے جن کے ذریعے اللہ کے قریب ہونا چاہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے اس کو خوش رکھے جو اپنے آپ پر ترس کھاتا ہے اور اپنے گناہوں پر روتا ہے پھر وہ یہ آیت پڑھتے تھے انما نعد لھم عدا۔ یعنی بات یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کے لئے خوب شمار کریں گے۔ پھر وہ روپڑتے تھے اور فرماتے تھے کہ آخری گنتی تیری سانس کا نکل جانا ہے آخری شمار تیرا اپنے گھر والوں کو داغ فراق دینا ہے اور آخری گنتی تیری قبر میں تیرا دخول ہے۔

۱۰۷۸۸:..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو اسحاق بن منصور سلولی نے ان کو اسباط بن نصر نے سدی سے کہ یہ آیت۔

الذی خلق الموت و الحیات لیبلوکم ایکم احسن عملاً

یعنی اللہ وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا موت اور حیات کو اس لئے تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے احسن عمل والا ہے۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ کون تم میں سے موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور کون اس کے لئے بہتر تیاری کرتا ہے اور کون اس سے زیادہ شدید خوف اور ڈر رکھتا ہے۔

۱۰۷۸۹:..... اور ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو ابو عقیل زید بن عقیل تے(۱) ان کو محمد بن ثابت عبدی نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ خلید عصری نے کہا۔ ہم میں سے ہر شخص موت پر یقین رکھتا ہے۔ مگر اس کے لئے ہم نے اس کو تیاری کرتا نہیں دیکھا۔ اور ہم میں سے ہر شخص جنت پر یقین رکھتا ہے مگر ہم نے اس کے لئے عمل کرتے نہیں دیکھا۔ اور ہم میں سے ہر شخص جہنم پر بھی یقین رکھتا ہے مگر ہم نے اس سے ڈرتے نہیں دیکھا۔ لہٰذا تم کس بنیاد پر اور کس چیز پر امید کرتے ہو اور قریب ہے کہ تم موت کا انتظار کر رہے ہو وہ پہلی چیز ہے تمہارے اور پروردگار ہونے والی اللہ کی طرف سے خیر کے ساتھ ہو یا شر کے ساتھ۔ اے میرے بھائیو چلو تم اپنے رب کی طرف چلنا خوبصورت طریقے کے ساتھ۔

دنیا سے قطع تعلق کے متعلق اشعار

۱۰۷۹۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ عرب کے تین اشعار کے ساتھ تمثیل دی جاتی تھی۔

(۱۰۷۸۹)..... (۱) فی ن: (ماترجون)

لیس من مات فاستراح بمیت انما المیت میت الاحیاء

حقیقت میں مردہ وہ نہیں ہے جو مر کر جان چھڑا جائے بلکہ مردہ تو وہ ہے جیتے جی مردار ہو۔

۱۰۷۹۱:..... کہتے ہیں کہ وہ یہ بھی کہتے تھے۔

وما الدنیا بباقیة لحی ولا حی علی الدنیا بباق.

دنیا کسی زندہ کے لئے باقی نہیں رہے گی اور نہ ہی کوئی زندہ دنیا کے (نقشے) پر زندہ رہے گا۔

۱۰۷۹۲: کہتے ہیں کہ وہ یہ بھی فرماتے تھے۔

یسرا لفتی ماکان قدم من تقی اذاعلم الداء الذی هو قاتله.

جب کوئی شخص اپنی جان لیوا بیماری کو جان لیتا ہے تو بچنے کی جو بھی صورت آ جائے اس سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید محمد بن موسیٰ بن قاسم ادیب نے ان کو محمد بن دینار نے ان کو بکر بن دلویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص دنیا کو اختیار اور مرضی سے نہ چھوڑے دنیا اس کو مجبور کر کے چھوڑ دیتی ہے۔ جس کی جنت اس کی زندگی میں اس سے زائل نہ ہو وہ اپنی وفات کے بعد اپنی لعنت سے ہٹ جاتا ہے۔

۱۰۷۹۴ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ کہتے تھے کہ ہمارے بعض شیوخ نے کہا تھا آپ اللہ تعالیٰ کے سچ مچ اور برحق بندے نہیں بن سکتے جب تک آپ اس چیز کو جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اس سے چوری کرتے رہیں گے۔

۱۰۷۹۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے ان کو سعید بن محمد ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قاسم بن غزوان سے وہ ذکر کرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ان اشعار سے تمثیل پکڑتے تھے۔

ایقظان انت الیوم ام انت نائم.

وکیف یطیق النوم حیران هائم

فلو کنت یقظان الغداة لحرقت

مدامع عینیک الدموع السواجم

بل اصبحت فی النوم الطویل وقد

دنت الیک امور مفظعات عظائم

نهارک یا مغرور سهو وغفلة

ولیلک نوم والردی لک لازم

یغرک مایفنی وتشغل بالمنی

کما غر باللذات فی النوم حالم

وتشغل فیما سوف یکره غبه

کذالک فی الدنیا تعیش البهائم.

آج کیا آپ بیداری میں ہیں یا آپ خواب غفلت میں ہیں حیران پریشان شدید پیاسا انسان کیسے سو سکتا ہے؟ اگر آپ صبح کے وقت

بیداری میں ہوتے تو سیاہ آنسو (یا آنکھوں کی سیاہ پتلیوں کے آنسو) تیری آنکھوں کی چھپروں کو جلا دیتے۔ بلکہ آپ طویل نیند میں پڑے ہیں حالانکہ انتہائی ذراؤنے اور بڑے بڑے خطرناک امور تیرے قریب آ چکے ہیں۔ اے فریب خوردہ اور دھوکہ خوردہ انسان تیرا دن بھول اور غفلت میں گذرتا ہے اور تیری رات نیند میں گذرتی ہے (ایسی صورت میں) ہلاکت دیتا ہی تیرے لئے لازم ہے۔ غیر ضروری امور نے تجھے دھوکے میں واقع کر رکھا ہے اور تو امیدوں اور آرزوں میں مصروف و مگن ہے جیسے حالت نیند میں خواب دیکھنے والا لذات کے ساتھ دھوکہ کھاتا ہے۔ اور سبز باغوں اور سنہرے خوابوں میں مشغول رہتا ہے۔

۔ دنیا میں چوپائے جانور بھی تو اسی طرح زندگی گذارتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سلف اور خلف کے اقوال (اللہ ان سے راضی ہو) زہد کی فضیلت اور تشریح کے بارے میں کثیر ہیں۔ یہ کتاب ان کے تذکرے کی متحمل نہیں ہے ہم نے اسی پر اکتفاء کیا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب تصنیف کی ہے جو شخص ان کی معرفت کا ارادہ کرے گا ان شاء اللہ اس کی طرف رجوع کرے گا۔

ایمان کا بہترواں شعبہ

یہ باب ہے غیرت کا

غیرت اور بے غیرتی، بے حیائی اور دیوث وغیرہ کے بارے اسلامی وشرعی نقطہ نظر کیا ہے؟

۱۰۷۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو یحییٰ نے ان کو خبر دی ابوسلمہ نے اس نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''بے شک اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور یہ کہ مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت (بایں وجہ) ہوتی ہے کہ مؤمن ہر اس کام کا ارتکاب کرے جو اللہ نے اس پر حرام کر رکھا ہے۔''

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابونعیم سے۔اس نے شیبان سے اور ایک دوسرے طریق سے یحییٰ سے بھی نقل کیا ہے۔

۱۰۷۹۷:.....ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے۔ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی منافقت کا حصہ ہے اور بے غیرت دیوث (دلا) ہوتا ہے۔''

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی کہ تابعی نے بیچ سے صحابی کا واسطہ چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت فرمادی ہے۔

۱۰۷۹۸:.....اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے اپنے والد مرحوم سے، اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ:

الغیرۃ من الایمان

غیرت ایمان میں سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''مذاء'' یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کا باہم اختلاط ہو۔یعنی غیر مرد اور غیر عورتیں (غیر محرم مرد وعورتیں باہم جمع ہوں) پھر ان کو تخلیہ اور علیحدگی دے دی جائے کہ ان کا بعض بعض کے ساتھ دل لگیاں کرے۔(یا اظہار انس ومحبت کرے یا بوس وکنار کرے جیسے اس دور میں مغربی اور یہودی تہذیب کے خوگر لوگوں میں رواج ہے)۔

(واضح رہے کہ مذی کو منافقت فرمایا گیا ہے) اور مذاء (مذی کرانے والا) کو دیوث اور بے غیرت بتایا گیا ہے۔دراصل یہ لفظ المذی کے محاورے سے ماخوذ ہے۔

اور یہ کہا گیا ہے کہ المذی هو ارسال الرجال مع النساء کہ مذی کہتے ہیں مردوں کو عورتوں کے ساتھ چھوڑنے کو اور یہ لفظ مذی اس عربی محاورے سے لیا گیا ہے کہ ایک عرب کہتا ہے:

مذیت الفرس کہ میں نے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا ہے اور اذا ارسلتها ترعی۔جب اس کو چراگاہ میں اس طرح چھوڑ دیں کہ وہ آزادی کے ساتھ گھوم پھر کر خوب چر سکے۔(گویا کہ مردوں عورتوں) کو بھی ایسے آزاد چھوڑ دینا کہ ایک دوسرے کے ساتھ وہ آزاد ہوں۔ایک دوسرے کے وجود اور جسم سے قولی طور پر ہو یا فعلی طور پر لطف اندوز ہوں۔یہ انداز اسلام میں اور شریعت محمدی میں ناجائز اور حرام ہے۔اور یہی اس دور میں آزادی، آزاد اقوام، آزاد خیالی، روشن خیالی، وسعت نظری جیسے پرفریب الفاظ سے تعبیر کی جاتی ہے۔دراصل یہ یہودیت زدہ ذہن کی اختراع

ہے۔ العیاذ باللہ العظیم۔

حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ماظھر منھا۔ الخ (سورۃ نور، پارہ ۱۸)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمادیجئے اہل ایمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نظریں (شرم وحیا کے ساتھ) نیچی رکھیں اور اپنی عزتوں (شرمگاہوں) کی حفاظت کیا کریں اور اپنے حسن وخوبصورتی کو ظاہر نہ کیا کریں۔ سوائے ان اعضاء کے جوان میں (قدرتی طور پر) ظاہر ہیں۔ (مثلاً چہرہ، ہاتھ، پیر)۔

پوری لمبی آیت پڑھنی چاہئے جو اس کی تفصیل ہے۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً الخ (سورۃ تحریم، پارہ ۲۸)

اے اہل ایمان، اپنے آپ کو بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے۔

اس مجموعے میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ مرد اپنی بیوی کی حفاظت کرے اور اپنی بیٹی کی بھی غیر مردوں کے ساتھ میل جول سے اور اختلاط سے اور ان کے ساتھ بے تکلف ہوکر باتیں کرنے سے اور ان کے ساتھ خلوت اور علیحدگی میں رہنے سے۔

تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے

۱۰۷۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عمر بن محمد عمری نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اپنے والدین کا نافرمان اور مردوں سے مشابہت بنانے والی عورت اور دیوث آدمی (یعنی اپنی بیوی دوسرے مردوں کو پیش کرنے والا)۔

۱۰۸۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیشاپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن موسیٰ بن اعین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰ بن اعین کی کتاب دیکھی، اس نے راویت کی عمرو بن حارث سے، اس نے سعید سے یعنی ابن ابوھلال سے اس نے امیہ سے یعنی ابن ھند سے، اس نے عمرو بن حارثہ سے اس نے عروہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے اس کے دادا عمار بن یاسر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے ہمیشہ کے لئے مردوں میں سے دیوث آدمی، عورتوں میں مردوں کی مشابہت بنانے والی اور دائمی اور عادی شرابی۔ لوگوں نے پوچھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بہر حال دائمی اور عادی شرابی تو ہم نے پہچان لیا ہے۔ ہم جانتے ہیں ان کو مگر مردوں میں سے دیوث کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس گھر میں کون داخل ہوا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ عورتوں سے رجلہ کون ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہے۔

بے شرم آدمی کی عبادت مقبول نہیں

۱۰۸۰۱:...... میں نے تاریخ بخاری میں پڑھا، عبدالرحمن بن شیبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابوفدیک نے ان کو

(۱۰۷۹۹)...... اخرجہ النسائی فی الزکاۃ (۶۹) من طریق یزید بن زریع۔ بہ۔ (☆) ...... فی الأصل وبدنہ۔

حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن یعقوب نے ان کو ابورزین باھلی نے ان کو خبر دی مالک بن یخام نے، اس نے اس کو خبر دی ہے۔ ان کو خبر دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے غیرت اور بے شرم آدمی کی کوئی فرضی عبادت یا نفلی عبادت قبول نہیں کریں گے۔ ہم لوگوں نے پوچھا کہ وہ یعنی صقور آدمی کون ہوتا ہے یارسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جس کے گھر میں غیر محرم مرد آتے جاتے ہوں۔

۱۰۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعمر محمد بن عبداللہ ادیب نے، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے غلام بن سلیمان نے ہشام سے، اس نے زینب بنت ام سلمہ سے اس نے ام سلمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور گھر میں ایک مخنث موجود تھا (ہیجڑا۔ نامرد) چنانچہ اس ہیجڑے نے ام المومنین ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابوامیہ سے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لئے طائف کا شہر فتح کردے تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ وہ ایسی ہے کہ آگے سے یعنی سامنے سے اس کے چار چار چنٹ اور بل پڑتے ہیں، پیچھے سے (دبر پر) تو آٹھ آٹھ بل پڑتے ہیں۔ (گویا کہ یہ ہیجڑا اس عورت کے حسن کی اور اس کے سامنے اور پیچھے کے جسم کی صورت کشی کرکے بتلا رہا تھا۔) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں سے سن لیا تو ازراہ غیرت وازراہ شرم وحیاء) آپ نے فرمایا **لایدخل ھؤلاء علیکم** یہ لوگ تم لوگوں کے پاس نہ آیا کریں۔ یعنی علیکم فرمایا علیکن نہیں فرمایا۔ عورتوں کے پاس نہیں بلکہ مردوں کے پاس بھی ان کے داخلے کو رحمت عالم غیرت مجسم نے منع فرمادیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا عثمان بن ابوشیبہ سے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے دیگر طرف سے ہشام بن عروہ سے کہ امام احمد نے فرمایا کہ پھر وہ غیرت ہم نے جس کو ذکر کیا ہے یقیناً وہ محمود اور قابل تعریف ہوتی ہے۔ جب شک کے موقع پر واقع ہو۔ بہرحال جب کسی آدمی کا دل اس بات پر مطمئن نہ ہو، اس بات سے کہ وہ اپنی بیٹی کو اپنے بیٹے کے ساتھ خلوت میں رہنے دے یا اپنے بھائی کو اپنی بہن کے ساتھ خلوت میں دیکھے، یہ بات محمود اور پسندیدہ نہیں ہے اور اسی مفہوم میں یہ روایت وارد ہوئی ہے جو درج ذیل ہے۔

غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں

۱۰۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صغانی نے ان کو عفان نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو بن جابر بن عتیک نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک عزت میں سے ایک غیرت تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے اور ایک وہ غیرت بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ جس غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ تو وہ غیرت ہے جو شک کے مقام پر۔ بہرحال جس غیرت کو اللہ تعالیٰ انتہائی ناپسند کرتا ہے وہ غیرت ہے جو غیر شک کے محل میں ہو۔ بہرحال غرور وتکبر جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ غرور اور تکبر اور فخر کرنا ہے جو جہاد اور قتال میں اپنی ذات اور نفس میں کرتا ہے یا صدقہ کرتے وقت بڑائی کرتا ہے اور وہ تکبر اور بڑائی جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ وہ وہ فخر اور تکبر اور اترانا ہے جو فخر اور بڑائی انسان اپنے دل میں رکھتا ہے۔

مکارم اخلاق

۱۰۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ رازی سے، وہ فرماتے تھے میں حضرت موسیٰ بن اسحاق قاضی کی مجلس میں حاضر ہوا۔ ایک عورت ان کی عدالت میں اپنے شوہر کو لے آئی اور اس نے اس پر دعویٰ دائر کردیا کہ اس کے اوپر

پانچ سو دینار میرا مہر واجب الادا ہے۔اس شخص نے انکار کردیا۔چنانچہ اس عورت کے وکیل نے کہا کہ میں اپنے گواہ پیش کرتا ہوں جو کہ میں لے کر آیا ہوں۔لہٰذا گواہوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں پہلے کو دیکھوں گا (یعنی اس کو دیکھے بغیر اس کے بارے میں کیسے گواہی دوں؟) اتنے میں وہ کھڑا ہوگیا اور عورت بھی کھڑی ہوگئی (یہ سنتے ہی) اس شوہر نے کہا بہرصورت یہ میری بیوی کو دیکھے گا؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں دیکھے گا۔ اتنے میں اس نے کہا کہ میں جج کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میرے ذمہ واقعی اس کے مہر کے پانچ سو دینار ہیں،سب کے سب خالص سونے کے مثقال ہیں۔(لہٰذا یہ اپنے چہرے سے نقاب ہٹا کر غیر مرد کے سامنے) اپنا چہرہ نہ کھولے۔(اپنے شوہر کی یہ غیرت ملاحظہ کرتے ہی) عورت نے کہا کہ میں اس جج (قاضی) کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ بے شک میں نے وہ اپنے مہر کے پانچ سو دینار اپنے شوہر کو بطور ہبہ کے بخش دیئے ہیں۔ قاضی نے فیصلہ لکھا کہ یہ واقعہ مکارم اخلاق (اعلیٰ ترین اخلاق کی مثال) کے طور پر لکھ دیا جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اور غیرت کے اندر وہ غیرت بھی داخل ہے جو غیر دین کے لئے کہ جب انسان یہ سن لے کہ کوئی مخالف اسلام و مخالف دین،دین اسلام میں طعن کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے تو وہ بے قرار ہو جائے اور اس ناگوار بات کو برداشت نہ کرے۔

اور اسی غیرت کے باب میں ہے جہاد فی سبیل اللہ کی محافظت کرنے،مشرکین کو دفع کرنے کے لئے مسلمانوں کی غیرت سے اور اس بات کا اندیشہ کرنے کے لئے کہ وہ کہیں دار اسلام پر غالب نہ آ جائیں۔لہٰذا وہ عورتوں اور اولادوں کو گالیاں دیں گے اور ہتک عزت کریں گے۔پہلے نمبر پر جو چیز فی الجملہ اور مجموعی طور پر اس غیرت میں داخل ہے جو کہ ہر مسلم کے اندر ہونی چاہئے وہ وہی غیرت ہے جو اس کے دین پر ہو۔حتیٰ کہ وہ اپنی دینی غیرت کی وجہ سے گناہوں کے ارتکاب پر برداشت نہ کرے اور تفصیل سے کلام کیا گیا ہے ان فصلوں میں سے ہر فصل پر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق عطا کرے۔

ایمان کا تہتر واں شعبہ

لغو کام سے (یعنی بے ہودہ اور بے مقصد بات اور کام) سے اعتراض کرنا

(۱)...ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون. والذین هم عن اللغو معرضون

تحقیق مؤمن کامیاب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو بے کار کاموں سے اور بے کار بکواس سے گریز کرتے ہیں۔

(۲)...نیز ارشاد باری ہے:

والذین لایشهدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراماً

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغو و بے کار کاموں کے پاس گذرتے ہیں تو شریفانہ طریقہ سے گذر جاتے ہیں۔

(۳)...نیز ارشاد فرمایا:

واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه

اور وہ جب بے کار بات یا بے ہودہ بکواس سن لیتے ہیں تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

فرمایا کہ لغو سے مراد باطل ہے۔ جس کے ساتھ صحیح ہونے کی نسبت نہیں لگ سکتی۔ اور نہ ہی اس کے کہنے والے کے لئے اس میں کوئی فائدہ ہے۔ بلکہ بسا اوقات بجائے فائدے کے اس کے لئے وبال بن جائے۔ پھر وہ لغویات منقسم ہوتی ہیں۔

ان میں سے بعض تو وہ لغو باتیں ہوتی ہیں کہ کوئی آدمی اپنے لایعنی اور بے مقصد امور میں کلام کرے جو لوگوں کے ایسے امور ہوں جن میں ان کے راز افشاء کردے اور ان کی پردہ دری اور عیب پاشی کرے اور ان کے مالوں کو ان کے حالات کو بلا ضرورت ذکر کرے۔ جس کے ذکر کرنے کی اس کو بالکل ضرورت ہی نہ ہو۔ یہ بری عادت ہے۔ جس کی طرف وہ مانوس اور مائل ہو چکا ہوتا ہے۔ جس سے وہ دور ہونا ہی نہیں چاہتا۔

(۲)......اور لغو باطل میں سے بے ہودہ بک بک کرنا ان چیزوں میں جن کا ذکر کرنا حلال نہیں ہے۔ مثلاً فاجروں اور گناہگاروں، بدکاروں کا ذکر کرنا اور گناہوں کا اور کھیل تماشوں کا ذکر کرنا۔

(۳)......اور لغو باطل میں سے ہے اپنے جاہلیت والے بڑوں اور باپ دادوں پر فخر کرنا اور بلاوجہ زبردستی ان کی تعریفیں کرنا اور ایسے معاملات کا ذکر کرنا جو بڑائی اور برتری پر مبنی ہوں۔

(۴)......اور لغو باطل میں سے ہے باطل پرستوں کا ان قصیدوں میں منہمک ہونا جو ان کے پاس ہوتے ہیں اور جیسے وہ اس چیز کو ترجیح دیتے ہیں جو ان کے پاس ہے۔ اس پر جو ان کے ماسوا دیگر لوگوں کے پاس مثلاً جھوٹے دعوے ہوتے ہیں اور بلا دلیل بڑی بڑی باتیں کرنا اور دعوے کرنا۔

(۵)......اور لغو باطل میں سے ہے ایسے اشعار پڑھنا جو جھوٹی کہانیوں اور جھوٹی ضرب الامثال کے طور پر کہے جاتے ہیں۔

(۶)......اور اسی لغو باطل میں سے ہے حساب کی مشق و تدریس، حساب کے کلیے جنہیں باطل پرستوں نے (علم الاعداد کے) نقوش کی بابت نقش مثلث، نقش مربع، نقش مخمس کے بارے میں وضع کیے ہیں جو کہ ان کے کرنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتے نہ دنیا میں نہ آخرت میں (اور ایسے دیگر حساب و کتاب اور فالیں کھولنا اور جھوٹی سچی خبریں دینا) وغیرہ ان لایعنی اور بے کار امور میں مصروف و مشغول ہونا اوقات کو ضائع کرنا ہے۔ (خلاصہ مطلب یہ ہے کہ) ہر وہ کام جو لغو ہو اس میں مشغول نہیں ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه

ایک مسلمان کے اسلام کا حسن و خوبصورتی اسی میں ہے کہ لایعنی اور بے مقصد اور بے کار کاموں، لغو کاموں کو ترک کردے۔

اسلام کی خوبی

۱۰۸۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابوعمرو احمد بن محمد جرشی نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ رازی نے ان کو حدیث بیان کی ابوہمام محمد بن مجیب نے ان کو عبداللہ بن عمری نے ان کو ابن شہاب نے ان کو علی بن حسین نے اپنے والد سے اس نے حضرت علی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه

مسلمان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر اس کام کو ترک کردے جو لایعنی اور بے کار ہو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوہمام نے عمری اور صحیح جو ہے وہ مالک سے ہے۔

۱۰۸۰۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق مزکی نے، ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے

ان کو مالک نے اور عمری نے ان کو ابن شہاب نے ان کو علی بن حسین نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
انسان کے اسلام کے حسن اور خوبصورتی میں سے ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کر دے۔

۱۰۸۰۷:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین ملائی نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو صالح بن خباب نے ان کو حسین بن عقبہ نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک سب لوگوں میں سے زیادہ گناہگار قیامت کے دن وہ ہوگا جو باطل میں سب سے زیادہ گھستا ہوگا اور زیادہ غور وفکر کرتا ہوگا۔ اسی طرح کہا ہے سلمان سے۔

۱۰۸۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے اعمش سے ان کو صالح بن خباب نے ان کو حصین بن عقبہ فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے قیامت کے دن زیادہ زیادہ گناہوں والا وہ شخص ہوگا جو باطل میں سب سے زیادہ منہمک ہوتا ہوگا۔

لقمان حکیم کی حکمت کا راز

۱۰۸۰۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو علی بن جعفر نے ان کو شعبہ نے سیار سے وہ کہتے ہیں لقمان حکیم سے کہا گیا کہ آپ کی حکمت کا راز کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں غیر ضروری چیز کے بارے میں پوچھتا نہیں تھا اور جس کی معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی اس کے معلوم کرنے سے تکلف نہیں کرتا تھا۔

مسلمان تین مقامات پر

۱۰۸۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ مسلمان کو تین مقامات پر دیکھا جاسکتا ہے۔ یا تو مسجد کو آباد کررہا ہوگا یا سایہ حاصل کرنے کے لئے سر چھپانے کے لئے گھر بنا رہا ہوگا یا اپنے رب کے فضل میں سے رزق تلاش کررہا ہوگا۔

۱۰۸۱۱:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو میمونی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو خلید بن عبداللہ عصری نے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان بس تین کام ہی کرتا نظر آتا ہے یا تو گھر بنا رہا ہوگا جو اس کا سر چھپائے یا مسجد تعمیر کررہا ہوگا یا کوئی ایسی دنیاوی حاجت طلب کررہا ہوگا جس کے ساتھ وہ گناہگار نہیں ہوتا۔

جامع نیکی

۱۰۸۱۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی صفوان بردعی نے ان کو عبداللہ بن محمد قریشی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سب نیکیوں کی جامع نیکی سوچ اور فکر کے اندر ہے اور خاموشی اختیار کرنا سلامتی ہے اور باطل میں منہمک رہنا حسرت وندامت ہے اور جو شخص آخرت کو اپنے پس پشت ڈال دے اور دنیا کو پیش نظر رکھے وہ کل قیامت کے دن ویل اور ہلاکت کو پکارے گا۔

تین چیزوں سے محرومی

۱۰۸۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابوطاہر محمد بن اسد بن ہلال نے ان کو عبدالجبار بن یسران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا

سھل بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے جو شخص یقین سے محروم ہوا اور جو شخص لایعنی کلام کرتا ہے وہ صدق سے محروم کردیا جاتا ہے اور جو شخص اپنے اعضاء و جوارح کو غیر طاعت الٰہی میں مشغول رکھتا ہے وہ تقویٰ سے محروم کردیا جاتا ہے اور کوئی بندہ جب ان تین چیزوں سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور وہ اعداء کے یعنی دشمنوں کے دفتر میں درج ہو جاتا ہے۔

تین طرح کے ہمنشین

۱۰۸۱۴:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو موسیٰ جہنی نے ان کو مخراق مؤذن سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرما رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں مصاحب اور ہمنشین تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک غنیمت لانے والا ہوتا ہے اور ایک ان میں سے سلامتی سے بچ رہنے والا ہوتا ہے اور تیسرا ان میں سے ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔ غنیمت لانے والا تو وہ ہوتا ہے جو اللہ کو یاد کرتا ہے اور اللہ اس کو یاد کرتا ہے اور سالم وہ بندہ ہوتا ہے جو اپنے نیکی بدی لکھنے والے فرشتوں کو کچھ بھی لکھنے کی زحمت میں نہیں ڈالتا۔ (یعنی نیکی یا بدی کچھ بھی نہیں کرتا) اور ہلاکت میں پڑنے والا وہ ہوتا ہے جو باطل کو اخذ کرتا ہے۔ اپنے نفس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۱۰۸۱۵:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن شاذان تیمی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نحوی نے عبداللہ بن محمد بن ہانی سے ان کو یوسف بن عطیہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ غانم تو وہ ہے جو اللہ کو یاد کرتا ہے اور سالم وہ ہے جو ساکت و خاموش رہتا ہے اور شاجب وہ ہے جو باطل میں منہمک رہتا ہے۔

تین باتیں

۱۰۸۱۶:... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین اصمعی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو حزم قطعی نے ان کو سلیمان بن طرخان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد معتمر نے کہا کہ احنف بن قیس نے کہا۔ میرے اندر تین باتیں ہیں۔ میں ان کو صرف اس لئے بیان کرتا ہوں تاکہ کوئی عبرت پکڑنے والا عبرت حاصل کرے۔ میں ان کے باب پر نہیں آیا یعنی سلاطین کے دروازے پر تا آنکہ میں ان کے پاس بلایا گیا اور میں کبھی دو آدمیوں کے معاملے میں نہیں پڑا۔ تا آنکہ انہوں نے مجھے خود اپنے بیچ میں ڈالا اور میرے پاس سے اٹھ کر جو بھی گیا میں نے اس کو خیر کے ساتھ ہی یاد کیا۔ (یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہیں کی)۔

۱۰۸۱۷:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے انکو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوزکریا نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ معاویہ نے کہا احنف بن قیس سے کہ تیری قوم نے تجھے اپنا سردار کیوں بنالیا ہے؟ حالانکہ تو ان میں کوئی وجیہہ یا اشرف بھی نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں کسی کا معاملہ ہاتھ میں نہیں لیتا تھا یا یوں کہا کہ میں اس چیز کے بارے میں تکلف نہیں کرتا تھا جس چیز میں پڑنے کی کوئی ضرورت مجھے نہ ہوتی تھی اور میں اس معاملے کو ضائع نہیں کرتا تھا جس کی مجھے ذمہ داری دی جاتی تھی۔

غیر ضروری امور کے لئے تکلف کرنا

۱۰۸۱۸:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان حناط سے وہ کہتے تھے کہ میں

(۱۰۸۱۶) (۱) فی أ: (حرم القطعی)

نے سناذ والنون مصری سے،وہ کہتے تھے کہ جوشخص صحیح اور درست روی اپناتا ہے آرام میں رہتا ہے اور جو قرب تلاش کرتا ہے وہ مقرب ہو جاتا ہے اور جوشخص نماز قائم کرتا ہے وہ برگزیدہ ہوجاتا ہے اور جوشخص توکل کرتا ہے وہ یقین عطا کر دیا جاتا ہے اور جوشخص لایعنی اور غیر ضروری امور کے لئے تکلف کرتا ہے وہ لازمی اور ضروری امور کو ضائع کر بیٹھتا ہے۔

جنت وجہنم کی فکر

۱۰۸۱۹:......انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ فرماتے تھے جوشخص دوسرے کے عیبوں پر نظر رکھتا ہے وہ اپنے آپ کے عیوب سے اندھا رہتا ہے اور جوشخص جنت اور جہنم کی فکر کرتا ہے وہ قیل وقال سے مشغول ومصروف رہتا ہے اور جوشخص لوگوں سے دور بھاگتا ہے وہ ان کے شرور سے محفوظ رہتا ہے اور جوشخص شکر کرتا ہے اس کو زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔

جوشخص اللہ کو محبوب رکھتا ہو

۱۰۸۲۰:......اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ذوالنون بن ابراہیم مصری سے سنا،وہ کہتے تھے جوشخص اللہ کو محبوب رکھتا ہے، عیش سے رہتا ہے اور جوشخص غیر اللہ کی طرف مائل ہوتا ہے وہ بے عزت ہوتا ہے اور احمق آدمی صبح کرتا ہے اور شام کرتا ہے لایعنی اور نکمی شے میں اور عقلمند آدمی اپنے نفس کے خطرات کے بارے میں بہت زیادہ تفتیش کرنے والا ہوتا ہے۔

مؤمن کے لئے یہ چیزیں مناسب نہیں

۱۰۸۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابومحمد بن شوذب واسطی نے مقام واسط میں، ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سفیان نے ان کو یونس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مومن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کو وہ کیسے ذلیل کرے گا؟ فرمایا کہ وہ ایسی آزمائش اور مصیبت میں تعرض کرتا ہے جس کی اس پر ذمہ داری نہیں ہوتی۔اسی طرح مرسل روایت کے طور پر یہ روایت آتی ہے۔

۱۰۸۲۲:......اور اس کو روایت کیا ہے معمر نے حسن سے اور قتادہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت۔

۱۰۸۲۳:......اور اس کو حماد بن سلمہ نے روایت کیا ہے علی بن زید سے اس نے حسن سے اس نے جندب بن عبداللہ سے اس نے حضرت حذیفہ سے بطور مرفوع روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۸۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو حسن نے جندب بن عبداللہ سے اس نے حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مؤمن کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنے نفس کو کیسے ذلیل کرے گا۔فرمایا کہ وہ ایسی آزمائش اور امتحان سے تعرض کرے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔سعید بن سلیمان نسیطی نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے اور عمر بن موسیٰ شامی نے حماد بن سلمہ سے۔

ایمان کا چوہتر واں شعبہ

جود وسخاء کا باب ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے ان لوگوں کے بارے میں جو اہل ضرورت کے لئے اپنے مالوں کے ساتھ سخاوت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس ارشاد کے ذریعے ان کی تعریف فرماتے ہیں:

(۱)......وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السرآء والضراء والکاظمین

تم لوگ اپنے رب کی مغفرت وبخشش کی طرف جلدی کرو اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور وہ اہل تقویٰ کے لئے تیار کی گئی ہے جو لوگ خوشحالی میں اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں (اللہ واسطے) اور (غصے) پر قابو رکھتے ہیں۔

(۲)......نیز ارشاد فرمایا:

هدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰة ومما رزقنهم ینفقون

قرآن اہل تقویٰ کے لئے ہدایت ہے۔ جو لوگ بغیر دیکھے رب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے وہ اس کو خرچ کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں دیگر آیات جو اس موضوع پر وارد ہوئی ہیں اور اسی طرح بخیلوں، کنجوسوں کی مذمت میں بھی کئی آیات ہیں۔

(۳)......چنانچہ اس بارے میں ارشاد ہے:

واعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً الذین یبخلون ویأمرون الناس بالبخل ویکتمون ما آتاهم اللّٰه من فضله

اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے جو لوگ (اللہ کے واسطے دینے سے) کنجوسی اور بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیلی کرنے پر آمادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو مال عطا کیا ہے اس کو وہ چھپاتے ہیں۔

(۴)......اور ارشاد ہے:

فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسه

کچھ لوگ تم میں سے وہ ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں اور جو شخص بخیلی کرتا ہے یقیناً وہ اپنے آپ سے بخیلی کرتا ہے۔

(۵)......اور ارشاد ہے:

ان اللّٰه لایحب کل مختال فخور ن الذین یبخلون ویأمرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللّٰه هو الغنی الحمید

بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ہر شیخی باز فخر کرنے والے کو جو بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بخیلی پر آمادہ کرتے ہیں اور جو شخص پھر جائے بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور محمود ہے۔

(۶)......اور ارشاد ہے:

ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون

اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی سے بچایا گیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔

۱۰۸۲۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عباس بن فضیل نصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن

عبداللہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحسنی۔

جس نے مال دیا اور ڈرا۔ فرمایا کہ **اعطی** سے مراد ہے **اعطی من مالہ** ۔ جس نے اپنے مال میں سے دیا۔ اور واتقی سے مراد ہے جو شخص اپنے رب سے ڈرا اور **و صدق بالحسنی** ۔ جس نے حسنیٰ کی تصدیق کی سے مراد ہے جس نے نافرمانی نہ کی۔ **فسنیسرہ للیسری** ۔ عنقریب ہم اس کو آسانی کردیں گے آسانی کے لئے۔ فرمایا کہ آسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کے لئے اور **و اما من بخل و استغنی و کذب بالحسنی**۔ بہرحال جس نے بخیلی کی اور بے پرواہ بن گیا اور جس نے جنت کی تکذیب کی۔

فرمایا، اس سے مراد ہے کہ اس نے اپنے مال کے ذریعے بخیلی کی اور رب سے بے پرواہی کی اور اللہ سے خلف کی۔ تکذیب کی۔ **فسنیسرہ للعسری**۔ ہم اس کے لئے عسریٰ کو آسان کریں گے کا مطلب ہے کہ شر کے لئے۔ اللہ کی طرف سے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمیع وہ جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ سخاوت عمدہ اخلاق میں سے (مکارم اخلاق میں سے) اور بخیلی گھٹیا اور رذیل ترین عادات میں سے ہے۔ اور (یہ بھی معلوم ہوا کہ) سخی وہ نہیں ہے جو بے موقع و بے محل دے دے اور نہ دینے کی جگہ پر بھی دے اور نہ ہی بخیل وہ شخص ہے جو منع کرنے کی جگہ پر دینے سے انکار کرے۔ بلکہ سخی وہ شخص ہوتا ہے جو دینے کے موقع و مقام پر دے اور بخیل وہ ہوتا ہے جو دینے کی جگہ اور دینے کے موقع و محل پر نہ دے اور ہر وہ شخص جو اپنی عطا سے اجر و ثواب یا حمد و تعریف حاصل کرے وہ سخی ہے اور جو شخص اپنے بخل کی وجہ سے برائی اور سزا کا مستحق ہے وہ بخیل ہے۔ نیز اس میں تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

خرچ کرنے والے اور منافق کی مثال

۱۰۸۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خرچ کرنے والے کی اور منافق کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس پر دو جبے ہوں یا یوں فرمایا تھا کہ جس پر لوہے کی ڈھالیں ہوں یا زرہ پوش ہو جو ہنسلیوں سمیت پورے سینے کو ڈھکے ہوئے ہوں۔ جب خرچ کرنے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کامل ہو جاتی ہے بلکہ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے کپڑے چھوٹے پڑنے لگتے ہیں اور اس کے پیچھے ہوتے ہیں اور جب بخیل آدمی خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زرہ اوپر کو سکڑ جاتی ہے اور اس کی ہر ہر کڑی اپنی جگہ پر رک جاتی ہے اور تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی گردن کو یا ہنسلیوں کو دبوچ لیتی ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ اور تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ اس کو اور کشادہ کرنا چاہتا ہے تو اور تنگ ہو جاتی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمرو الناقد سے اس نے ابوسفیان سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث طاؤس سے اس نے ابوہریرہ سے۔

اہل سخاوت کے لئے فرشتوں کی دعا

۱۰۸۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو عباس

(۱۰۸۲۷) اخرجه البخاري في الزكاة (۲۷) عن إسماعيل بن أبي أويس عن اخيه ابي بكر. ومسلم في الزكاة (۱۸) عن القاسم بن زكريا عن خالد بن مخلد كلاهما عن سليمان بن بلال. به.

بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو معاویہ بن ابی مزرد نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دن جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کے پیچھے مزید عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ خرچ نہ کرنے والے کا مال تلف فرما۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قاسم بن زکریا سے اس نے خالد سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اسماعیل سے اس نے بھائی سے اس نے سلیمان سے۔

دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں

۱۰۸۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے سہیل سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو صفوان بن یزید نے ان کو قعقاع بن جلاج نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک بندے کے پیٹ میں اور اسی طرح دو چیزیں ایک بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ ایمان اور بخل۔

اور ابو عبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے کسی بندے کے دل میں ہمیشہ کے لئے بخیلی اور ایمان اور فرمایا کہ مروی ہے ابن الجلاج سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن الہاد نے اور وہیب نے سہیل سے اور اختلاف کیا ہے اس میں علی محمد بن عمرو نے اور سہیل نے صفوان بن سلیم بن یزید نے ابو العلاء بن الجلاج سے۔

۱۰۸۲۹:..... اس کو روایت کیا ہے ابن ابو جعفر نے صفوان بن یزید سے اس نے ابو العلاء بن لجلاج سے اس نے سنا حضرت ابو ہریرہ سے ان کا قول۔

۱۰۸۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عون بن عمارہ عبدی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو مالک بن دینار نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد اور ابراہیم بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو صداقہ بن موسیٰ نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو عبداللہ بن غالب نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتیں ہیں وہ مومن کے اندر جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخیلی اور بد اخلاقی اور روذ باری کی ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ دو مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

۱۰۸۳۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابن علی نے یعنی موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے اس نے عبدالعزیز بن مروان سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا: بدترین چیز جو کسی آدمی میں ہو سکتی ہے وہ ہے حزن و ملال میں مبتلا کرنے والا بخل اور ڈر اور خوف میں مبتلا کرنے والی بزدلی۔

لیث بن سعد نے اور ابن مبارک نے اور عبداللہ بن یزید مقری نے موسیٰ بن علی بن رباح سے اس کی متابع بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شح ھالع کا مطلب ہے حزن و غم میں واقع کرنے والا بخل اور جبن ضالع کا مطلب ہے خوف میں مبتلا کرنے والی بزدلی، جس کی شدت سے دل خالی ہو جائے۔

بخل اور ظلم سے اپنے آپ کو بچاؤ

۱۰۸۳۲: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے بطور املاء کے ان کو ابوالمثنی اور محمد بن عیسیٰ بن سلیمان نے دونوں نے کہا کہ ان کو قعنبی نے ان کو داؤد بن قیس نے ان کو عبداللہ بن مقسم نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک قیامت کے دن ظلم ظلمات اور اندھیرے ہوں گے اور بچو بخل سے بے شک بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا (بخل یعنی تیزی نفس) اور نفس کی تیزی نے ان کو ایک دوسرے کے خون بہانے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے پر اکسایا تھا اور ایک دوسرے کے محارم اور عزتوں کو برباد کرنے پر برانگیختہ کیا تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔

۱۰۸۳۳: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن ابوعلی سقا اسفرائنی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ثور بن زید نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو بے ہودہ کلام کرنے سے یا بے ہودہ برا فعل کرنے سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہ تو فاحش کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی متفحش کو (برائی کرنے والے اور بے حیائی کرنے والے کو)۔

اور بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے بے شک وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن تاریکی ہوگی اور بچاؤ تم اپنے آپ کو نفس کی تیزی سے اور بخل سے۔ بے شک اس نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو قطع رحمی کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ لہٰذا انہوں نے قطع رحمی کی تھی اور اس نے ان کو آمادہ کیا تھا حرمت ریزیاں کرنے پر۔ لہٰذا انہوں نے حرمت ریزیاں کی تھیں اور اس نے ان کو آمادہ کیا تھا خون بہانے پر۔ لہٰذا انہوں نے ایک دوسرے کے خون بہانے شروع کر دیے تھے۔

۱۰۸۳۴: ... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن حارث سے۔ وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوکثیر زبیری سے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے۔ بے شک ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بدگوئی سے اور برائی سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ برائی اور بدگوئی کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی گالی گلوچ اور بدکرداری کو اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بخل سے اور نفس کی تیزی سے۔ اسی چیز نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ اسی چیز نے ان کو قطع رحمی کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے قطع رحمی کی تھی اور اس نفس کی تیزی نے ان کو بخل کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ لہٰذا انہوں نے بخل کیا تھا اور اسی تیزی نفس نے ان کو نافرمانی اور بدکاری پر آمادہ کیا تھا۔ لہٰذا وہ نافرمان اور بدکردار بن گئے تھے۔

۱۰۸۳۵: ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا تو انہوں نے اس کے بارے میں یوں کہا کہ اے فلاں شخص تو خوش ہو جا جنت کے ساتھ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو شاید اس نے کوئی لایعنی کلام کی ہو گی یا ایسی چیز میں بخیلی کی ہو جو چیز اس کے فائدے کی نہیں تھی۔ یہ بات محفوظ ہے۔

(۱۰۸۳۲) أخرجه مسلم (۱۹۹۶/۴)　(۱۰۸۳۴) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۷۲)

(۱۰۸۳۵) أخرجه الترمذي في الزهد (۱۱) من طريق عمر بن حفص بن غياث به

وقال الترمذي غريب. وقال في موضع آخر لا نعرف للأعمش سماعاً من أنس

۱۰۸۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوسہل مہرانی نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو ابی حنیفہ واسطی نے ان کو حسن بن جبلہ نے ان کو سعید بن صلت نے اعمش سے ان کو ابوسفیان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن اصحاب رسول میں سے ایک آدمی شہید ہو گیا تھا۔ اس کی ماں آئی اور کہنے لگی اے میرے بیٹے تمہیں شہادت مبارک ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔آپ کو کیا معلوم شاید کہ اس نے کوئی لایعنی بات کی ہوگی یا کسی غیر ضروری چیز میں بخل کیا ہوگا۔

ایمان صبر و سخاوت ہے

۱۰۸۳۷:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے انکو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو سوید بن ابوحاتم نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا۔اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کیا ہے؟حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر اور سخاوت۔

۱۰۸۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن احمد الحیری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو حسین بن ولید نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے ان کو ھشام بن حسان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ایمان صبر کرنا اور سخاوت کرنا ہے۔

۱۰۸۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یوسف ابن موسیٰ قرشی نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو عبداللہ بن ورازع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔دو صفات ایسی ہیں اللہ تعالیٰ جن کو پسند فرماتے ہیں اور دو صفات ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔جن کو پسند کرنے میں وہ ہیں سخاوت نرمی اور جن سے نفرت کرتے ہیں وہ ہیں بداخلاقی اور بخیلی۔جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں

۱۰۸۴۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد صفار بن احمد عودی نے ان کو کثیر بن عبدالواحد نے ان کو حجاج بن اطاۃ نے ان کو سلیمان بن حکیم نے ان کو طلحہ بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ سخی ہے اور وہ سخاوت کو پسند کرتا ہے اور وہ اعلیٰ ترین اخلاق و عادات کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اور کمتر صفات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اعظم ترین اجلال اور بزرگی میں سے ہے تین شخصوں کا اکرام کرنا۔انصاف پرور بادشاہ،سفید بالوں والا مسلمان اور حامل قرآن جو نہ تو قرآن سے الگ رہ سکے اور نہ ہی اس میں وہ غلو کرے اور حد سے تجاوز کرے۔اس اسناد میں انقطاع ہے سلیمان بن حکیم اور طلحہ کے درمیان میں۔

۱۰۸۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو جامع بن شداد نے اسود بن ہلال سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا،اس نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون

جو شخص اپنے نفس کے بخل سے یا اپنے نفس کی تیزی سے بچالیا گیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(اس شخص نے کہا کہ) میں ایسا شخص ہوں کہ مجھے اس کی قدرت ہی نہیں ہے کہ میرے ہاتھ سے کوئی چیز جائے اور ہاتھ سے نکلے۔اور مجھے یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں میں اس آیت کی مخالفت کی زد میں نہ آجاؤں اور اس کی گرفت میں نہ آجاؤں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ نے فرمایا' کہ آپ نے بخل کا ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ بخل بری شے ہے۔ بہرحال قرآن میں رہا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا وہ ایسے نہیں ہے جیسے آپ نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ تو کسی دوسرے شخص کے مال کی طرف دیکھے یا اپنے بھائی کے مال کی طرف اور اسے کھا جائے۔ یہ ہے نفس کا شح اور بخل اور تیزی۔

سخاوت ضائع نہیں جاتی

۱۰۸۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے ان کو ابن عباس نے ان کو مجمع بن جاریہ انصاری نے ان کو ان کے چچا نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ نفس کے بخل اور تیزی نفس سے پاک ہوجاتا ہے اور مہمان کی ضیافت کرے اور مصیبت زدہ کو دے۔

زکوٰۃ ادا کرنے والا بخل سے پاک ہے

۱۰۸۴۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے اور ابوالقاسم عبدالخالق بن علی نے بطور قراءۃ علیہ کے۔ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کریمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن حماد سندھی نے ان کو اعمش نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے کی گئی سخاوت ضائع نہیں جاتی۔ سخی آدمی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔وہ جب قیامت کے دن اس سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو تھام لے گا اور اس کی لغزش سے اس کو سنبھال لے گا۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ ایک اور طریق سے مروی ہے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے ابن مسعود سے بطور مرفوع اور مرسل۔ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اس کے بعد التجافی عن ذنب السخی میں۔

اس امت کا پہلا فساد

۱۰۸۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن قریشی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو معافی نے ابن لہیعہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کی اول پہلی کی اصلاح پذیری یقین اور زہد کی وجہ سے تھی اور اس امت کا پہلا فساد و خرابی بخل اور آرزو کی وجہ سے تھا۔

۱۰۸۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد اسحاق بن محمد بن علی تمار نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحاق زہری نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے ان کو محمد بن مسلم طائفی نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے اول طبقے کی اصلاح زہد اور تقویٰ کی وجہ سے تھی اور اس کے آخری طبقے کی ہلاکت بخل اور گناہوں کی بدولت ہوگی۔

۱۰۸۴۶:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ نے دوسرے مقام پر آمالی سے اور کہا ہے عمرو بن شعیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۱۰۸۴۶)......(۱) فی ن: (سالم)

وسلم نے فرمایا۔اس کے بعد کہا کہ میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں بطور مرسل روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن سلیمان نے محمد بن مسلم سے بطور موصول روایت کے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا اور میں اس کو نہیں جانتا۔مگر محققین نے اس کو مرفوع کیا ہے اور فرمایا کہ زہد کے ساتھ اور یقین کے ساتھ اور اس کے آخر کی ہلاکت ہوئی بخل کے ساتھ اور آرزو کے ساتھ۔

سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے

۱۰۸۴۷:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ بن محمد میکال نے ان کو عبداللہ بن احمد بن موسیٰ حافظ نے ان کو سہل بن عثمان نے انکو تلید بن سلیمان ابوادریس اور سعید بن مسلمہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن ابراہیم نے انکو علقمہ بن وقاص نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے،فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے،جنت کے قریب ہوتا ہے،جہنم سے دور ہوتا ہے اور بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے اور جنت سے بھی دور ہوتا ہے جہنم کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی اللہ کو زیادہ پسند ہوتا ہے بخیل عابد سے۔تلید اور سعید دونوں راوی ضعیف ہیں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ مروی ہے سعید بن مسلمہ سے۔

۱۰۸۴۸:...... جیسے ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو علاء بن عمر حنفی نے ان کو سعید بن مسلمہ نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے کہا:فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:سخی اللہ کے قریب ہے جنت کے قریب ہے اور لوگوں کے قریب ہے اور آگ سے دور ہے اور بخیل اللہ،جنت اور لوگوں سے دور ہے،آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ کے ہاں محبوب ہے بخیل عابد سے۔

۱۰۸۴۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انکو زبیر بن عبدالواحد نے ان کو عبداللہ بن قحطبہ نے انکو محمد بن صباح نے ان کو سعید بن مسلمہ نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ کی مثل۔

۱۰۸۵۰:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی سعید بن مسلمہ نے انکو یحییٰ بن سعید نے محمد بن ابراہیم سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:پھر محمد بن ابراہیم نے اس کی مثل اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ دونوں سندوں میں ہے کہ جاہل سخی زیادہ محبوب ہے اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

۱۰۸۵۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو منصور محمد بن احمد بن بشر خرقی صوفی نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو سعید بن محمد وراق نے ان کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے،لوگوں کے قریب ہوتا ہے،جنت کے قریب ہوتا ہے،جہنم سے دور ہوتا ہے اور بخیل آدمی اللہ سے دور،جنت سے دور،لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے،جہنم کے قریب ہوتا ہے۔البتہ گناہگار سخی اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے اس شخص سے جو عبادت گذار ہو مگر بخیل ہو اور کونسی بیماری ہے جو بخل سے بڑھ کر لا علاج ہو اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے سعید سے اس نے یحییٰ سے اس نے اعرج سے۔

۱۰۸۵۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسین بن عبدالصمد موصلی نے اور محمد بن احمد بن ہارون نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن عرفہ نے ان کو سعید بن محمد وراق ثقفی کوفی نے یحییٰ بن سعید سے اس نے عبدالرحمٰن اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے ذکر کیا ہے بطور مرفوع روایت کے اسی طرح اس کے ساتھ سعید بن محمد کا تفرد ہے اور وہ راوی ضعیف بھی ہے۔

۱۰۸۵۳:......اور اس کو روایت کیا ہے حمید بن زنجویہ نے محمد بن بکار سے اس نے سعید بن محمد وراق سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اس نے اپنے والد سے اس نے عائشہ سے وہ مرفوع بیان کرتا ہے۔

۱۰۸۵۴:......اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے یحییٰ بن سعید سے اس نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مگر یہ سب کی سب غیر محفوظ ہیں۔

بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں

۱۰۸۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ طابرانی نے طابران میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد عثمان واسطی نے مقام واسط میں ان کو سلیمان بن حسن بن زید عطار نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسین بن علی حافظ نے ان کو ابوایوب سلیمان بن حسن نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد زاہد نے بطور املاء کے اس کو سلیمان بن حسن عطار نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی زبیر بن عبدالواحد اسد آبادی نے ان کو خبر دی ابوایوب سلیمان بن حسن بصری نے اور وہ اچھے شیخ تھے ان کو سہیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو سلیمان بن مروان نے ابراہیم بن یزید سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی سلمہ آج کل تمہارا سردار کون ہے؟ اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کون تمہارا سردار ہے؟ اے بنوسلمہ لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر ہم اس کو بخیل قرار دیتے ہیں یا ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کونسی بیماری ہے جو بخل سے بڑھ کر ہو بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔

۱۰۸۵۶:.....اس کو روایت کیا ہے سعید بن محمد وراق نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے اس کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا بشر بن براء بن معرور، عمرو بن جموع کے بدلے میں مگر پہلی زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۸۵۷:..... روایت کی گئی ہے ابن عیینہ سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے جابر سے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق صیرفی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن زیاد نے یعنی حداد بغدادی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے اس نے ذکر کیا ہے مثل حدیث ابن یعقوب کے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے وانا للنجلہ ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ اور روایت کیا ہے زہری نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا سردار کون ہے اے بنی سلمہ؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ جد بن قیس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس وجہ سے تم لوگ اس کو اپنا سردار مانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس لئے کہ وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم اس کو جانتے ہیں کہ وہ بخیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بڑی بیماری کوئی ہے؟ وہ تمہارا سردار نہیں ہوسکتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر کون ہمارا سردار ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا سردار ہے براء بن معرور۔

۱۰۸۵۸:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد احمد بن اسحٰق ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی شعیب نے زہری سے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ لیکن وہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۸۵۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید کریمی نے ان کو ابوبکر بن اسود نے ان کو حدیث بیان کی حمید بن اسود نے حجاج صواف سے ان کو ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اے بنوسلمہ تمہارا سردار کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جد بن قیس ہے اور ہم اس کو بخیل آدمی سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کونسی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ بڑی ہے؟ وہ نہیں بلکہ تمہارا سردار خیر ابیض عمرو بن جموح ہے۔

راوی نے کہا ہے کہ وہ اسلام سے قبل ان کے مہمانوں پر مقرر تھا اور جب نکاح کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت ولیمہ دیتا تھا۔

(۱۰۸۵۵) ...اخرجه الحاکم (۳/۲۱۹) من طریق ابی سلمة. به

وصححه ووافقه الذهبی

۱۰۸۶۰:... فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد نے ان کو موسیٰ بن زکریا نے ان کو خلیفہ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو حجاج صواف نے ان کو حدیث بیان کی ابوزبیر نے یہ کہ جابر نے ان کو حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کون سردار ہے اے بنی سلمہ؟ پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۸۶۱:...... اور ہم نے اس کو روایت کیا حدیث میں جو ثابت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس نے ابوبکر صدیق سے کہ انہوں نے فرمایا کونسی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ لاعلاج ہو؟

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن منکدر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں یہ روایت مروی ہے ابوبکر صدیق سے۔

بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا

۱۰۸۶۲:... ہمیں خبر دی قاضی ابوعمرو محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم بسطامی نے ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ صاحب دقیق نے مرقد سنجی سے اس نے مرہ بن شراحیل سے اس نے حضرت ابوبکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا بخیل آدمی، فریب دینے والا، خیانت کرنے والا اور نہ ہی بری عادات والا اور پہلا شخص جو جنت کا دروازہ کھٹکائے گا غلام ہوں گے۔ جب وہ اس معاملے کو اچھا کریں جو ان کے اور اللہ کے مابین ہے اور ان کے آقاؤں کے مابین ہے۔

سخاوت اور حسن خلق

۱۰۸۶۳:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصیر نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو امیہ بن اسد نے ان کو ابوسھل واسطی نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنی ذات کے لئے بنایا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ اس دین کی صلاح سخاوت میں اور حسن خلق میں ہے۔ لہٰذا اس دین کا اکرام اور عزت کرو سخاوت اور حسن خلق کے ساتھ۔

۱۰۸۶۴:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے جرشی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص غفاری نے آل ابوذر سے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے یعنی ابن اخی محمد بن منکدر نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ھذا الدین الخ بے شک اس دین کو میں نے اس لئے پسند فرمایا تھا (کہ میرا دین، دین الٰہی کہلائے) اس کو سخاوت اور حسن خلق کے علاوہ کوئی چیز نہیں بنا سکتی۔ لہٰذا اس دین کی تعظیم انہیں دو صفات کے ساتھ کرو جب تک تم اس کو اپنائے رکھو۔ (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) عبداللہ نامی راوی ہے وہی ابراہیم غفاری ہے۔ ایسی روایت لاتا ہے جس کی متابع کوئی روایت نہیں ملتی اور یہ روایت اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف طریق ہے۔

۱۰۸۶۵:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک شعیری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن اشرس

(۱۰۸۶۳) ... (۱) فی ن: (ابوسھیل)

سلمی نے ان کو عبد الصمد بن حسان نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بے شک اس دین کو اپنی نسبت کے لئے پسند فرمایا تھا۔ اس کے لئے جو صفات جچتی ہیں وہ سخاوت اور حسن خلق ہے۔ لہٰذا تم لوگ انہیں دو صفات کے ساتھ دین کا اکرام کرو جب تک تم اس کے ساتھ وابستہ ہو (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) اس روایت کو بیان کرنے میں محمد بن اشرس اکیلا ہے اور وہ ضعیف بھی ہے کئی اعتبار سے اور ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے اور وہ ضعیف ہے مگر وہ نسبتاً بہتر ہے۔

۱۰۸۶۶: ...ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن رزق اللہ نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ کہا اسحٰق نے اور حدیث بیان کی محمد بن مسیب نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبید اللہ بن عبدالحکم بن امین نے اس کو عبدالملک بن سلمہ بن یزید نے ان کو ابراہیم بن ابوبکر بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منکدر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس دین (دین اسلام کو) میں نے اپنی ذات کی طرف نسبت کرنے کے لئے پسند فرمایا ہے اس کو کوئی چیز درست اور ٹھیک نہیں کرسکتی سوائے سخاوت کے اور حسن خلق کے اور ان دونوں کے ساتھ اس کا اکرام کرو جب تک تم اس دین سے وابستہ ہو اور اس کو روایت کیا ہے ربیع بن سلیمان جیزی عبدالملک بن مسلمہ نے۔

صرف نظر اور درگذر کرنا

۱۰۸۶۷: ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوخالد عقیلی نے ان کو رحیم بن حماد ثقفی نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے یہ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سخی آدمی کے گناہ سے صرف نظر کیا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو تھام لیتا ہے جب وہ پھسلنے لگتا ہے۔

یہ روایت اس طرح منقطع آئی ہے ابراہیم اور ابن مسعود کے درمیان۔

۱۰۸۶۸: ...اور کہا گیا ہے کہ عبدالرحیم بن حماد نے روایت کی ہے اعمش سے اس نے ابووائل سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ درگذر کیا کرو۔ پھر آگے روایت ذکر کی ہے۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالفرج احمد بن محمد بن صامت نے اور وہ علماء اسلام میں سے تھے بغداد میں۔ ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ بن سہل نے ان کو ابراہیم بن احمد بن نعمان نے اس کو عبدالرحیم مصری نے اس نے روایت کو ذکر کیا ہے اور یہ اسناد مجہول ہے ضعیف ہے اور عبدالرحیم اس روایت کے ساتھ منفرد ہے اور اس سے اسی اسناد میں اختلاف ہے۔

۱۰۸۶۹: ...ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عبداللہ مطین نے ان کو محمد بن عبید الجد عانی نے ان کو تمیم بن عمران قریشی نے ان کو محمد بن عقبہ علی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی آدمی کے گناہ سے درگذر کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے جب بھی وہ پھسلتا ہے۔ اس اسناد میں کئی مجہول راوی ہیں۔

(۱۰۸۶۶) (۱) فی ن. (زید) (۱۰۸۶۸) (۱) فی ا. (ابراھیم)

درہم ودینار کا حقدار

۱۰۸۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو میرے دینار اور درہم کا زیادہ حقدار ہو میرے مسلمان بھائی سے۔

۱۰۸۷۱:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو عبداللہ بن عمرو ابومعمر منقری نے ان کو عبدالوارث نے ان کو حدیث بیان کی لیث نے ان کو ایک رومی نے جس کو عبدالملک کہا جاتا ہے اس نے عطا بن ابورباح سے اس نے ابن عمر سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ ہم لوگ ہم میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ دینار و درہم کا زیادہ حقدار ہے اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے جب لوگ دینار و درہم کے ساتھ بخل کرنے لگ جائیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ خرید وفروخت دھوکے کے ساتھ کرنے لگیں اور لوگ گائے بیل کی دم کے پیچھے لگے رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ عبدالوارث نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آگے یوں فرمایا تھا کہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر ذلت مسلط کردے گا اور اس ذلت کو وہ ان کے اوپر سے نہیں اٹھائے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع ہوجائیں۔

اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے لیث سے اس نے عطاء سے اس نے ابراہیم سے۔

۱۰۸۷۲:...... اور اس کو روایت کیا ہے جریر بن حازم نے لیث سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔

۱۰۸۷۳:...... اور اس کو روایت کیا ہے ابوعبدالرحمٰن خراسانی نے عطاء خراسانی سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۱۰۸۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو فرات بن سلیمان نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کے گھر میں داخل ہوا (میں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں) اس قدر بھی نہیں تھا جو اس کے ساتھ رات کی تاریکی میں روشنی کا انتظام کرلیتے۔ بعض امراء کی طرف سے ان کے پاس بیس ہزار آئے۔ انہوں نے ان کو تقسیم کردینے کا حکم فرمادیا۔ چنانچہ وہ تقسیم کردیئے گئے اور ایک گھرانے کو وہ کچھ پابندی سے دیا کرتے تھے ان کو دینا بھول گئے۔ لہٰذا جب بات یاد آئی تو ایک ہزار قرض لے کر اس گھر والوں کو دیئے۔

سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے

۱۰۸۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو سعد بن مسلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے اور یہ الفاظ انہیں کے ہیں ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس مؤدب نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو سعید بن مسلمہ اموی نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے ان سے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ جس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی

(۱۰۸۷۱)......(۱) فی ن: (من)

ایک ٹہنی کو پکڑے گا وہ ٹہنی اس کو جنت تک لے جائے گی اور بخل کرنا جہنم کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ اس کی بھی ٹہنیاں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے وہ اس کو جہنم میں لے جاتی ہے۔

اور سلمی کی ایک روایت میں متدلیات کی جگہ متدلیۃ ہے دونوں جگہ۔

۱۰۸۷۶ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق نے ان کو محمد بن عباد بن موسیٰ نے ان کو یعلی بن اشدق نے ان کو ان کے چچا عبداللہ بن جراد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم لوگ خیر و بھلائی کو تلاش کرنا چاہو تو اس کو ہنستے مسکراتے خوبصورت چہروں میں ڈھونڈو۔ بس اللہ کی قسم نہیں داخل ہوگا کوئی آگ میں مگر بخیل آدمی اور نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر جنت کا حریص اور بے شک سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاء ہے اور بے شک بخل جہنم میں ایک درخت ہے جس کا نام ہے شح۔

یہ اسناد ضعیف ہے اور اسی طرح اس سے قبل والی بھی۔

۱۰۸۷۷ ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن منیر مطیری نے ان کو عمرو بن شبہ نے ان کو ابوغسان محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالعزیز بن عمران نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل نے ابوحبیبہ سے ان کو داؤد بن حصین نے عبدالرحمن اعرج سے۔ اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخاء (سخاوت) جنت میں ایک درخت ہے جو شخص سخی ہوتا ہے وہ اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑتی۔ حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کرا دیتی ہے اور شح (بخل) جہنم کا درخت ہے جو بخیل ہوتا ہے وہ اس کی ایک شاخ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑتی۔ حتیٰ کہ وہ اس کو جہنم میں پہنچا دیتی ہے۔

سلف صالحین کا طرز عمل

۱۰۸۷۸ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلف کو پایا ہے کہ وہ لوگ اپنے گھر والوں سمیت ایک منزل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بسا اوقات ان کے بعض کے پاس کوئی مہمان آ جاتا ہے اور بعض ان میں سے اپنی ہنڈیا آگ پر چڑھا تے۔ مگر جس کا مہمان ہوتا وہ آ کر اس ہنڈیا کو لے جاتا (اپنے مہمان کے لئے) اور ہنڈیا کا مالک پوچھتا کہ میری ہنڈیا کس نے لے لی؟ چنانچہ مہمان والا اس سے یہ کہتا کہ ہم نے اپنے مہمان کے لئے لے لی ہے۔ تو ہنڈیا کا مالک (بجائے ناراض ہونے کے) اس سے یوں کہتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت دے یا اس جیسا کوئی دوسرا کلمہ کہہ دیتا۔

فرمایا کہ روٹی اس وقت اس طرح پکاتے کہ اس کو بھی وہ اسی طرح آپس میں مل کر استعمال کرتے۔ ان کے درمیان کوئی دیوار نہیں ہوتی تھی سوائے کانے کی دیواروں کے۔ جناب بقیہ نے کہا کہ میں نے اسی کیفیت پر پایا تھا حضرت محمد بن زیاد کو اور ان کے اصحاب کو۔

۱۰۸۷۹ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی میرے ماموں نے ان کو رمادی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو اسحاق بن کثیر نے ان کو وصافی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوجعفر محمد بن علی کے پاس تھے ایک دن انہوں نے ہم سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کے گریبان کے اندر ہاتھ داخل کر کے یا جیب میں داخل کر کے اپنی حاجت پوری کر سکتا ہے؟ ہم نے کہا کہ نہیں۔

(۱۰۸۷۷) اخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۱/۲۳۶)

(۱۰۸۷۹) في الجرح (۵/۸۸) عبدالله بن راهبي ضريس.

انہوں نے فرمایا کہ تم بھائی نہیں ہو۔

۱۰۸۷۹:......(مکرر ہے) فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں نے ابوالحارث اولاشی سے ان کو عبداللہ بن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ضریس سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس شخص کو بخیل شمار کرتے تھے جو اپنے بھائی کو بھی قرضہ دے۔

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا قرضہ

۱۰۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسحق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوشیبان سے وہ ذکر کرتے تھے حبیب بن ابوثابت سے یہ کہ ابو یوسف حضرت معاویہ کے پاس آیا اور آکر ان کے سامنے شکایت کی کہ مجھ پر قرضہ ہے۔ مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ بلکہ اس نے دیکھا کہ وہ سوال کرنے کو ناپسند کر رہے ہیں۔ لہٰذا ابو یوسف نے کہا میں نے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ تم لوگ میرے بعد اثرۃ اور ترجیحی سلوک دیکھو گے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا کہ پھر ایسی صورت میں انہوں نے تم لوگوں کو کیا کرنے کو کہا تھا؟ ابو یوسف نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ صبر کرنا۔ معاویہ نے فرمایا کہ پھر تم صبر ہی کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو یوسف نے کہا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے ہمیشہ کے لئے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ لہٰذا پھر وہ بصرے میں چلے آئے۔ وہاں وہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس جا کر اترے۔ انہوں نے ان کے لئے اپنا گھر بھی فارغ کر دیا اور انہوں نے فرمایا کہ البتہ میں آپ کے ساتھ وہی کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا اور پوچھا کہ آپ کے اوپر کتنا قرضہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ بیس ہزار۔ لہٰذا انہوں نے ان کو چالیس ہزار دے دیئے اور بیس غلام بھی اور فرمایا کہ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ بھی آپ کا ہے۔

تین شخصوں کے احسان کا بدلہ

۱۰۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ فقیہ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو محمد بن خداش نے ان کو ابوداؤد خضری نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عباس نے تین شخصوں کو میں ان کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ پہلا وہ شخص جو میرے لئے محفل میں وسعت کر کے جگہ بنائے۔ میں اس کا بدلہ اتارنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ اگر چہ میں وہ سب کچھ بھی اس کو دے دوں جس کا میں مالک ہوں اور دوسرا شخص وہ ہے جس کے قدم میرے پاس آمد و رفت رکھنے کی وجہ سے غبار آلود ہوتے ہیں۔ بے شک اس کا بدلہ اتارنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ اگر چہ میں اس کے لئے اپنا خون بھی بہادوں اور تیسرا وہ جس کا میں احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتا۔ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین میری طرف سے اس کا بدلہ اتارے گا۔ وہ یہ کہ جس کو کوئی ضرورت پیش آجائے اور وہ اپنی ضرورت میرے آگے پیش کر دے اور میرے سوا اس کے لئے دوسری کوئی جگہ بھی نہ ہو اپنی حاجت پیش کرنے کی۔

ابوالمساکین

۱۰۸۸۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جعفر بن ابوطالب کو ابوالمساکین کہتے تھے۔ فرمایا کہ وہ ہم لوگوں کو اپنے گھر میں لے جاتے تھے (کچھ کھلانے کے لئے) اور وہ جب ہمارے لئے کوئی چیز نہ پاتے تو وہ ہمارے لئے شہد کا کپہ لے آتے جس کے اندر تھوڑی سی شہد لگی ہوتی تھی۔ ہم لوگ اس کو کاٹ لیتے تھے اور اس کے اندر لگا ہوا شہد چاٹتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۱۰۸۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر دقاق نے ان کو محمد بن جریر نے ان کو عمر بن شبہ نے ان کو علی بن شبہ نے ان کو علی بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحٰق مالک نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ حضرت عبداللہ بن جعفر کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بہت بڑے مال کا ہدیہ بھیجا۔ جس کو انہوں نے اہل مدینہ میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی اپنے گھر میں نہیں لے گئے۔ اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن زبیر کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن جعفر فضول خرچ کرنے والوں میں سے ہے۔ اس بات کی خبر عبداللہ بن جعفر تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ شعر جس کا مفہوم اس طرح ہے:

جو شخص سخاوت کرنے میں بھی عار سمجھتا ہے وہ خود بخیل ہے۔ مرد پر (سخاوت کرنا) عار نہیں بلکہ عار تو یہ ہے کہ وہ بخل اور تنگ دلی کا مظاہرہ کرے۔ جس وقت کوئی آدمی ایثار سے کام لے (اور خود اس مال کے نفع کی امید نہ رکھے) نہ ہی اس کا کوئی دوست اس مال سے نفع اندوز ہونے کی امید کر سکے تو اس کو تو پہلے موت کا سامنا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن قیس کو وہ اشعار پہنچے جو انہوں نے کہے تھے تو انہوں نے اپنے قصیدے میں ان کو شامل کر لیا۔ جس کے ساتھ وہ بعض امراء کی صلاح کرتے ہیں۔ ان کے ایک شعر کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

کہ آپ تو اغر بن جعفر کی مثل ہیں کہ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ باقی نہیں رہے گا (فنا ہو جائے گا) تو اس نے اس کو تقسیم کر کے اس کے ذریعے اپنے نام اور اپناذ کر باقی رکھ دیا۔

۱۰۸۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مطلب نے ان کو خبر دی احمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر کو سخاوت کرنے پر سرزنش کی گئی تھی تو انہوں نے فرمایا اے مجھے ملامت کرنے والو میں نے اللہ تعالیٰ کو اس کی دی ہوئی چیز لوٹا دی ہے اور وہ بھی میری دی ہوئی پھر مجھے لوٹا دے گا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں اس کو واپس دینے کا سلسلہ منقطع کر دوں گا تو وہ مجھے دینے کا سلسلہ نہ منقطع کر دے۔

۱۰۸۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ قرشی نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یعقوب زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا دراوردی سے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے کہا گیا یعنی ان کو بتایا گیا عبداللہ بن جعفر کرم اور سخاوت کے جس معیار کو پہنچ گئے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ مال اکیلا ان کا نہیں ہے بلکہ لوگوں کا اور ان کا مشترکہ مال ہے۔ لہٰذا جو بھی ان سے سوال کرتا وہ اس کو وافر عطا کرتے تھے اور جو ان سے ادھار مانگتا تھا وہ اس کو بھی دیتے تھے۔ وہ یہ کبھی نہیں سوچتے تھے کہ وہ خود ضرورت مند ہیں۔ لہٰذا کچھ روک رکھیں اور نہ ہی وہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ کبھی محتاج ہو جائیں گے۔ لہٰذا وہ جمع کر کے رکھ دیں۔

۱۰۸۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو اسامہ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے کہ ایک رومی نے اہل بصرہ میں سے مدینے میں عمدہ کھجور لے کر آیا۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن جعفر کو پہنچی تو انہوں نے اپنے چوکیدار سے کہا کہ وہ جا کر اس کو خرید لے اس کے بعد اہل مدینہ کو بلا کر ان کو مفت ہدیہ کر دے۔

سخاوت سے متعلق روایات

۱۰۸۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر بن عبدالواحد زاہد نے بغداد میں ان کو ثعلب بن عمر نے ان کو ابوسلمہ ایوب بن عمر مزنی

نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن محمد قروی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عامر نے خالد بن عقبہ بن ابومعیط سے ان کا گھر خرید کیا جو کہ بازاروں میں واقع تھا۔ اسی ہزار یا ستر ہزار درہم کے بدلے میں۔ جب رات ہوئی تو خالد کے گھر والوں کے رونے کی آواز آئی۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ درہم کو رو رہے ہیں۔ عبداللہ نے کہا اے لڑکے جاؤ ان کے پاس اور ان کو جا کر کہو کہ گھر بھی قابو کرو اور رقم بھی قابو کرو۔

۱۰۸۸۸:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر احمد بن عبداللہ بن محمد ویہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد قرشی نے ان کو ابوبشر احمد بن محمد بن عمرو بن مصعب نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن احمد بن شبویہ مطوعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے والد سے سنا وہ کہتے تھے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا۔ پہلا مجاہد جس نے جہاد کے لئے بلخ کے دریا کے پار گھوڑا جا کر باندھا تھا وہ حضرت عباس بن اسید تھے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو مستجاب الدعوات مانا جاتا تھا اور وہ دریائے بلخ کے پار جہاد کی سبیل کے لئے مستعد ہونے کے لئے گھوڑا باندھتے تھے اور وہ اس (جہاد پر) گھوڑے کے بہت بڑا عظیم خرچ بھی کرتے تھے۔ کہتے ہیں حضرت عباد کو یہ خبر پہنچی کہ اس کے پڑوسیوں میں سے ایک آدمی نے کچھ سامان خرید کیا تھا۔ چنانچہ وہ مال اس کو نقصان میں پڑا ہے اور اس کو تجارت میں گھاٹا پڑ گیا ہے اور وہ اس بات پر بڑا پریشان ہے۔
چنانچہ حضرت عباس اس کے پاس گئے اور جا کر اس سے وہ مال انہوں نے خرید لیا تا کہ اپنے ایک بھائی کی پریشانی دور کر سکیں۔ انہوں نے جب وہ مال خرید کر لیا تو ایک دم اس کے دام بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے وہ مال حضرت عباد سے ہزاروں روپے کے منافع کے ساتھ مانگے۔ لہٰذا انہوں نے وہ مال منافع کے ساتھ فروخت کر دیا (اور اصل مال خود رکھ لیا) اور جس قدر راس پر منافع ملا تھا وہ اس شخص کو دے دیا جس سے مال لیا تھا اور اس سے کہا میں نے تم سے مال خریدا تھا اس لئے کہ میں تمہیں تمہاری پریشانی سے نجات دلا دوں۔ اب میں نہیں چاہا کہ میں اب تمہیں تکلیف پہنچاؤں۔ لہٰذا سارا منافع اس کو انہوں نے واپس لوٹا دیا۔

۱۰۸۸۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن محمد ماسرجسی نے ان کو عبدالسلام عبداللہ بن عبدالرحمٰن سرجی نے ان کو حدیث بیان کی ابومعاذ عبد اللہ بن ضرار بن عمر طبی ملطی نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ زہدی ملا یزید بن محمد بن مروان سے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کچھ مال قرض لیا ہوا تھا اور ادا بھی کر دیا تھا۔ مگر تھوڑا سا قرض باقی رہ گیا تھا۔ انہوں نے کہا اے ابوعثمان ہمیں حیاء آتی ہے تیرا حق روکنے سے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ اپنے وصول کنندہ سے کہہ دیں کہ وہ ہم سے مطالبہ نہ کرے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسانی فرما دے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے ابن ا ہاب آپ کے روبرو کتنا قرض باقی ہے۔ اس نے بتایا کہ پندرہ ہزار۔ فرمانے لگے کہ جائیے۔ بے شک وہ پندرہ ہزار آپ کے ہیں۔ بے شک پندرہ ہزار اللہ کے لئے بھائی چارے سے کم ہیں۔

۱۰۸۹۰:..... ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حنب نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو مفضل بن غسان نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ضمرہ بن ربیعہ نے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن مروان کے پاس مال آ گیا ان کے غلہ کے کھیت سے۔ چنانچہ اس نے اس کو دینا شروع کر دیا اور اپنے احباب کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے اللہ تعالیٰ سے کہ میں اس سے تو اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کے لئے جنت کا سوال کروں مگر میں خود اس کے دینار و درہم دینے سے بخل کروں۔

سخاوت نفس

۱۰۸۹۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن نصر صائغ سے ان کو مردویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں (یعنی اہل تصوف کے ہاں) جس نے جو بھی کچھ پایا اس نے نہ روزوں

کی کثرت سے نہ ہی نمازوں کی کثرت کرنے سے کچھ پایا ہے بلکہ جو کچھ پایا اس نے سخاوت نفس اور دل کی صفائی اور امت کی خیر خواہی کرنے سے پایا۔اور تحقیق بعض نے اس کا معنیٰ ذکر کیا ہے نبی کریم سے حدیث مرسل میں۔

۱۰۸۹۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد بن محمد بن حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میری امت کے ابدال جنت میں داخل نہیں ہوں گے نہ کثرت روزے سے نہ کثرت نماز سے بلکہ اس میں داخل ہوں گے دل کی صفائی اور نفوس کی سخاوت سے۔

۱۰۸۹۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن عمران بن ابولیلیٰ نے اس نے ابولیلیٰ سے اس نے سلمہ بن رجاء کوفی سے، اس نے صالح مری سے اس نے حسن سے اس نے ابوسعید خدری سے یا دیگر سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میری امت کے ابدال اعمال کے سبب سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ داخل ہوں گے اس میں اللہ کی رحمت سے اور سخاوت نفوس اور دلوں کی سلامتی سے اور تمام مسلمانوں سے شفقت کرنے سے۔

۱۰۸۹۴:......اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان دارمی نے ان کو محمد بن عمران نے کہ اس نے کہا مروی ہے ابی سعید سے انہوں نے نہیں کہا یا دیگر نے۔

۱۰۸۹۵:......اور کہا گیا ہے صالح مری سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۱۰۸۹۶:......اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے عوف سے اس نے حسن سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

دنیاوآخرت کے سردار

۱۰۸۹۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوجعفر شعرانی نے ہروی میں ان کو ابوالحسین بن ابوعلی خلادی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو حماد بن اسحٰق بن ابراہیم موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ بن عباس نے سب لوگوں کے دنیا میں سردار وہ ہیں جو سخی ہیں اور آخرت میں سردار وہ ہوں گے جو متقی پرہیزگار ہیں۔

۱۰۸۹۸:......اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید اخمیمی نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو ابوظفر نے ان کو ابوہرمز نے عطا سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں تین آدمی آئے۔ان کے اوپر سفر کے کپڑے تھے۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سردار کون ہے؟ فرمایا کہ یہ یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم ہے۔انہوں نے پوچھا کیا آپ کی امت میں سردار کوئی ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جی ہاں۔وہ آدمی جو مال حلال عطا کیا گیا ہو اور سخاوت کا نصیبہ عطا کیا گیا ہے جو فقیر کو قریب کرے اور اس کی شکایت لوگوں میں قلیل ہو۔ابوہرمز ضعیف ہے۔

۱۰۸۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق ازھری نے ان کو الغلابی نے ان کو ابراہیم بن عمر نے ان کو اصمعی نے ان کو ابوعمرو بن علاء نے وہ کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت صرف اس شخص کو سردار بناتے تھے جس کے اندر چھ عادات ہوں۔سخاوت، جدت اور حلم و حوصلہ، صبر اور تواضع (عاجزی) اور ڈھیل اور مہلت دینا۔اسلام میں ان کی تکمیل عفاف اور درگذر سے ہوتی ہے۔(یا حرام سے بچنے والا ہونا)۔

(۱۰۸۹۲)......لسان الميزان (۵/۱۲۶) وقال الحافظ : صالح المرى متروك الحديث.

(۱۰۸۹۵)......لسان الميزان (۵/۱۲۶) (۱۰۸۹۶)......أخرجه ابن عدى (۶/۲۲۹۱) من طريق عوف. به.

تین صفات

۱۰۹۰۰:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد قنطری نے بغداد میں ان کو محمد بن عباس کابلی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو سعد نے ان کو محاسب بن دثار نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قاسم بن عبدالرحمٰن کے ساتھی ہیں کسی ایک سفر میں وہ ہم سے تین صفات میں غالب رہے۔ سخاوت نفس، طویل خاموشی، کثرت صلوٰۃ۔

۱۰۹۰۱:۔۔۔۔۔ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفضل عطار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن جہمان سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی محمد بن مصعب نے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری سے کہا میں نے سخاوت میں نظر کی تو میں نے اس کی اصل پائی نہ ہی کوئی اس کی فرع پائی (نہ جڑ نہ ہی کوئی شاخ) سوائے حسن ظن کے اللہ عزوجل کے ساتھ بخل کی اصل اور اس کی فرع سوء ظن ہے۔

۱۰۹۰۲:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح نے ان کو میمون نے حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ولاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

تم لوگ اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

فرمایا کہ وہ بخل ہے۔

۱۰۹۰۳:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے بخیل کے بارے میں کہ وہ کون ہوتا ہے؟ فرمایا کہ بخیل وہ ہوتا ہے جو صدقہ کو ضائع کرتا ہے اور حقوق کو ضائع کرتا ہے۔

۱۰۹۰۴:۔۔۔۔۔ فرمایا کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کے اندر پائی جائیں وہ شح سے تیز نفس یا بخل سے بری ہو جاتا ہے۔ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے اور مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے اور مصائب میں مبتلاء کر دیتا ہے۔

۱۰۹۰۵:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو شعیب بن ابراہیم بیہقی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ ام حاتم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ اس کو شدید بھوک دو، شاید یہ سخاوت کرنے سے باز آجائے۔ چنانچہ اسے بھوکا رکھا گیا۔ وہ بولی میں شدید بھوک میں بھی قسم کھاتی ہوں کہ میں بھوکی رہ کر بھی زمانے والوں کو منع نہیں کروں گی۔

مروت کے بغیر دین نہیں

۱۰۹۰۶:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفضل بن حسن بن یعقوب معدل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواحمد محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں، میں نے سنا علی بن عثام عامری سے، وہ کہتے تھے کہ بھوک کریم ہے اور شبع (پیٹ بھرا ہونا) لئیم ہے۔ (یعنی شریف۔ اور کمینہ)۔

۱۰۹۰۷:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب نے جعفر بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو مبارک بن سعید نے ان کو صالح بن مسلم نے ان کو عبدالاعلیٰ نے جو دلال تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا جس نے کہا تم میں سے کوئی شخص

اپنے بھائی کے لئے کپڑا خریدنے کا ذمہ لیتا ہے جس میں دو تین درہم سستا ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ کی قسم ایک پیسہ کے لئے بھی نہیں۔ حضرت حسن نے فرمایا: افسوس ہے افسوس ہے؛ پھر مروت کیا رہے گی۔

۱۰۹۰۸:.....کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے حسن کے سامنے ایک پیسہ کی زیادتی اور نقصان کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مروت کے بغیر کوئی دین نہیں ہے۔

بخیل کے لئے کوئی خیر نہیں

۱۰۹۰۹:.....فرمایا کہ ہمیں خبر دی ابونعمان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ بازار والے لوگ جو ہوتے ہیں ان میں کوئی خیر کی بات نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ تو ایک درہم کے لئے بھی اپنے بھائی کو واپس لوٹا دیتے ہیں۔

۱۰۹۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے احمق آدمی کی طرف دیکھنا، آنکھ اندھا کرتا ہے یا غم پیدا کرتا ہے اور بخیل آدمی کی طرف دیکھنا قساوت قلبی لاتا ہے۔

۱۰۹۱۱:.....کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کسی چیز کے جو تھے حصے کا مالک شخص جو غنی ہو وہ مجھ پر زیادہ ہلکا ہے ایک عابد بخیل سے۔

۱۰۹۱۲:.....کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کہ بخیل آدمی کے لئے کوئی غیبت نہیں ہے (یعنی بخیل کو بخیل کہنا)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو فرمایا تھا کہ تو بخیل ہے اور ایک عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تعریف کی گئی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ بڑی شب بیدار ہے بڑی روزے دار ہے۔ ہاں مگر اس میں بخل کی عادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ بشر نے کہا اس لئے کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۰۹۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن صالح فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو قاسم بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے۔ وہ کہتے تھے کہ اعمال نیکی میں سے کوئی چیز مجھے سخاوت سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور کوئی چیز میرے نزدیک ناپسند اور بری زیادہ نہیں ہے تنگ دلی سے اور بداخلاقی سے۔

۱۰۹۱۴:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں اور میں نے سنا مظفر بن سہل خلیلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن نصر خزاعی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث حافی سے وہ کہتے ہیں کہ احمق کی طرف دیکھنا غم پیدا کرتا ہے اور دنیا میں بخیلوں کا ٹھہرنا اہل ایمان کے دلوں پر ایذاء ہے۔

ندامت و ملامت کا لباس

۱۰۹۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مہرجانی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو کدیمی نے ان کو محمد بن عبیداللہ بتی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے، اس نے دو آدمیوں کا ملامت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور اس نے کہا کہ میں نے ان دونوں کی کھال ملامت کے ساتھ رنگ دی ہے۔ لہٰذا ان دونوں کا لباس دنیا میں ملامت ہے اور اوڑھنی ان دونوں کی آخرت میں ندامت ہوگی۔

۱۰۹۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو حسن بن ابان نے ان کو

(۱۰۹۱۰).....(۱) فی ن : (تمحیه)

عبدالعزیز بن ابورواد نے وہ کہتے ہیں علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ سخاوت ابتدائی طور پر اور پہل کرنے کے طور پر ہوتی ہے۔ یعنی کسی کے مانگنے اور سوال کرنے سے پہلے، کیونکہ سوال کرنے کے بعد جو دینا ہے وہ یا تو رغبت اور امید کی وجہ سے ہوتی ہے یا ڈر اور خوف کی وجہ سے ہوتی ہے یا شرم وحیا اور لحاظ داری کی وجہ سے۔

سخی وہ ہے جو سوال سے پہلے نیکی کرے

۱۰۹۱۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو بشر بن ابوالحسین مزنی نے ان کو محمد بن عثمان بن سعید داری نے ان کو محمد بن عمارہ واسطی نے ان کو ابوسفیان حیری نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین نے فرمایا سخی وہ نہیں ہوتا جو سوال کے بعد دیتا ہے، بلکہ سخی تو وہ ہوتا ہے جو سائل کے سوال کرنے سے پہلے نیکی کر گذرتا ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے منہ سے اور کلام سے سائل کو عطا کرتا ہے وہ اس سے افضل ہوتا ہے جو مسئول بننے اور مطلوب بننے کے بعد دیتا ہے۔

۱۰۹۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن احمد بن ایوب بغدادی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن اسماعیل سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن شیبہ نے ان کو عیسیٰ بن صالح نے ان کو عامر بن صالح نے ان کو ہشام بن عروق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن جعفر کی طرف ایک رقعہ لکھا اور اس کو ان کے تکیہ کے اندر چھپا دیا۔ جناب عبداللہ نے تکیہ کو پلٹا تو ان کی نظر اس رقعہ پر پڑ گئی۔ انہوں نے اس کو پڑھ کر واپس اسی جگہ رکھ دیا اور اس کی جگہ ایک جیب لگا دی اور اس میں انہوں نے پانچ ہزار دینار رکھ دیے۔ پھر وہ آدمی آیا اور ان سے ملا۔ جناب عبداللہ نے اس کو فرمایا کہ تکیہ کو پلٹیے اور اس کے نیچے کی طرف دیکھیے اور اس کو لے لیجیے۔ چنانچہ اس شخص نے وہ جیب اور تھیلی لے لی اور چلا گیا اور یہ شعر کہتے لگا جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

میرے نزدیک آپ کی نیکی کی عظمت اور بڑھ گئی ہے اگر چہ وہ آپ کے نزدیک معمولی اور حقیر سی بات ہے۔ آپ تو اس کو بھول جائیں گے (دے کر) جیسے کہ وہ آدمی آپ کے پاس آیا ہی نہیں تھا کیونکہ آپ تو لوگوں کے نزدیک انتہائی مشہور ہیں۔

سخاوت بری موت سے بچانی ہے

۱۰۹۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن بن علی فہری مصری نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو عبداللہ بن محمد فقیہ شافعی نے ان کو محمد بن اسحاق بن راہویہ نے ان کو محمد بن ہیثم بن عبدی نے اپنے والد سے اس نے مجالد سے اس نے شعبی سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کثرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو جس کی طرف میں نے احسان کیا ہو مگر میرے اس کے درمیان جو تعلق ہے وہ رات کو اس نے روشن کر دیا اور میں نے نہیں دیکھا کہ کسی ایک آدمی کو جس سے میں نے سوال کیا ہو مگر میرے اس کے درمیان جو تعلق تھا وہ تاریک ہو گیا۔ لہٰذا آپ احسان کرتے اور از خود نیکی کرنے کو لازم کر لیجیے اور بھلائی کرنے کو بے شک یہ چیز بری موت سے بچاتی ہے۔

۱۰۹۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو جعفر کلیلینی نے ان کو ابن ابوالثلج نے ان کو حفص بن ابوحفص آبار نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں نے سنا ابن شبرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ اپنے کسی بھائی سے کوئی اپنی حالت طلب کریں جس کے پورے کرنے پر اس کو قدرت ہو اور وہ آپ کی وہ حاجت پوری نہ کرے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کریں۔ پھر اس کے اوپر چار تکبیریں پڑھیں اور اس کو مردوں میں شمار کر لیں۔

(۱۰۹۲۰) ...(۱) فی ن: (کلیبی)

دنیا کی لذت

۱۰۹۲۱:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عباس عصمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا خلادی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی محمد بن موسیٰ سری نے اس نے حماد بن اسحاق موصلی سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا مغیث بن شعبہ سے کہ آپ کی لذت میں سے کس قدر باقی ہے؟ انہوں نے فرمایا اپنے بھائیوں و دوستوں سے نوازشات کرنے کی لذت باقی ہے۔

۱۰۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو زید بن بشران نے ابن وہب سے ان کو ابن زید نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن منکدر سے پوچھا گیا کہ لذت دنیا میں کس قدر باقی رہ گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھائیوں کے ساتھ غمخواری اور ان پر احسان اور نوازش کرنا۔

۱۰۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو حسین بن احمد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن محمد بن عمار حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابوعتاب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن سماک نے کہ حیرانی ہے اس شخص پر جو غلاموں کو تو خرید کرتا ہے اپنے مال کے ساتھ اور اپنے اخلاق اور نیکی کے ساتھ آزاد لوگوں کو خریدنا ترک کر دیتا ہے۔

بھلائی تین چیزوں کے ساتھ مکمل ہوتی ہے

۱۰۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں آپ کو قاضی ابوطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ نے بطور املاء کے ان کو محمد بن احمد مستلم بن حیان نے ان کو ابوہمام ولید بن شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن حسین نے یحییٰ بن فرات ہمدانی سے وہ کہتے ہیں کہا حضرت جعفر بن محمد نے سفیان ثوری سے اے سفیان معروف اور بھلائی مکمل نہیں ہوتی مگر تین چیزوں کے ساتھ: اس کو جلدی کرنے سے اور نیکی کر کے اس کو چھوٹا سمجھنے سے اور اس پر شکر کرنے سے۔

ٹال مٹول کرنا پسندیدہ نہیں

۱۰۹۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے، وہ کہہ رہے تھے۔ سخی آدمی کی پونجی اور تیاری رکھنا اور جلدی کرنا ہے اور کمینے آدمی کی پونجی ٹال مٹول اور ہاں کروں گا ہوتی ہے۔

۱۰۹۲۶:......مجھے شعر سنائے ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو شعر سنائے ابومنصور مہلہل بن علی غبرتی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے علمی نے پونجی کی تیاری میں اگر آپ ٹال مٹول کرتے ہیں تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور وفا کے لئے وعدہ خلافی پر فضیلت ہے۔ خیر لوگوں کے لئے سب سے بہتر اور مفید وہ ہوتی ہے جس میں جلدی کی جائے اور وہ خیر فائدہ نہیں دیتی جس میں خواہ مخواہ کی طوالت ہو۔

۱۰۹۲۷:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حسین قاضی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن محمد شافعی سے انہوں نے سنا عثمان بن سعید مطوعی سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا اصمعی سے وہ کہتے تھے حضرت زہیر بن جناب نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ اے بیٹے تم لوگ اپنے اوپر لازم کرلو معروف کو یعنی اچھائی اور بھلائی کرنے کو اور اس کی کمائی کرنے کو اور تم لوگ لذت حاصل کیا کرو۔ لوگوں کے دلوں کی محبتوں کے ساتھ۔ بہت سے مرد مال سے خالی ہوتے ہیں۔ مگر وہ اسی چیز کے ساتھ جیتے ہیں اور زندگی گذارتے ہیں۔ اور کسی چیز کو اپنے بعد چھوڑ جاتے ہیں۔

(۱۰۹۲۶)......(۱) فی ن: (الغربی)

سخی کی نشانیاں

۱۰۹۲۸: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا عثمان حناط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ تین چیز سخی ہونے کی نشانیاں ہیں۔ اپنی ضرورت کے ہوتے ہوئے کوئی چیز دوسرے کو دے دینا اور عطیہ دینے میں مستقل اس بات کا خوف کرنا کہ کہیں اس عطیہ کا بدلہ نہ وہ دے دے۔ اور نفس پر سوار ہونے کو غنیمت جاننا لوگوں کو خوشی دینے کے لئے اور انہوں نے فرمایا کہ تین چیزیں اللہ کے ساتھ یقین کے ہونے کی علامات ہیں۔ جو چیز موجود ہو اس کے ساتھ سخاوت کرنا اور جو موجود نہیں ہے مطلوب ہے اس کو ترک کر دینا اور پسندیدہ اور اچھی چیز دینے کی خواہش رکھنا اور تین چیزیں کثرت عنایات کی علامت ہیں۔ تعلق توڑنے والے کے ساتھ جوڑتا۔ جو نہ دے اس کو دینا اور مظالم کو معاف کر دینا۔

موجود چیز کے ساتھ سخاوت کرنا

۱۰۹۲۹: ..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالعباس رافع بن عصم ضبی نے ہراۃ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن موسیٰ بن عیسیٰ دینوری سے وہ کہتے ہیں کہ موجود چیز کے ساتھ جود وسخا کرنا بڑی سخاوت ہے اور جو چیز موجود ہے اس کے ساتھ بخل کرنا معبود برحق کے ساتھ بدگمانی کرنا ہے۔

۱۰۹۳۰: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عامر ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا ابوعبداللہ زیدی نے کہ میں ابوالعباس ثعلب کے پاس پہنچا۔ ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔ انہوں نے فرمایا اے ابوعباس آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں کچھ اس طرح اپنے آپ کو پاتا ہوں کہ میں اس چیز کی خواہش کرتا ہوں جو میں نہیں پاتا ہوں اور پاتا وہ چیز ہوں جس کی مجھے خواہش ہی نہیں ہوتی۔ ہمارے اس زمانے میں جو شخص ڈھونڈتا ہے وہ پاتا نہیں ہے اور جو پاتا ہے وہ موجود نہیں ہوتا۔ اس کے بعد انہوں نے شعر کہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے:

کیا آپ دنیا میں کوئی ایسا سخی پاتے ہیں جس میں اکٹھی دونوں صفتیں موجود ہوں نہ دینا بھی اور بڑے بڑے عطیے دینا بھی۔ پس صاحب سخاوت (سخی آدمی) پر غربت اور محتاجی مسلط ہے اور صاحب غنی (دولت مند) اس مال کے ساتھ بخل کرتا ہے۔ جس پر وہ قادر ہو خرچ نہیں کرتا۔

اور اللہ کے لئے ہی ہے زمانہ خیر البتہ اس کا کمتر اور شریف ہر راستے میں گرا ہوا ہے۔

وہ صبر ہی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے غنی کی وگرنہ تو بڑے بڑے حیلہ سازوں کے حیلے کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ حیلہ گری اور حیلہ سے کچھ نہیں ہوتا تو میں اس حیلہ گری سے بہت کچھ جمع کر لیتا۔

اعرابی خاتون کی اپنی بیٹی کو وصیت

۱۰۹۳۱: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو مکی بن محمد بلخی نے ان کو عباس بن احمد نے ان کو ملی نے

(۱۰۹۲۸) ..... اخرجه أبو نعيم في الحلية (۹/ ۳۶۲)

وانظر الحديث رقم (۴۳۷، ۹۸۵) مكرر. ۱۰۹۲۹، ۸۳۵۵، ۱۰۱۰۸، ۱۰۱۱۲، ۱۰۹۲۸)　　(۱) في ن: (الظالم)

(۱۰۹۳۰) ..... (۱) في ن: (الرندى.　　(۲) ..... في ن: (تعرف)

(۳) ..... في ن: (مفقود)　　(۴) ..... في أ: (خير)

ان کو حدیث بیان کی صالح بن مثنیٰ نے ان کو حدیث بیان کی اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی عورت سے، وہ اپنے بیٹے کو وصیت کررہی تھی جو کہ کہیں سفر کرنے کا ارادہ کر بیٹھا تھا۔ وہ اسے کہہ رہی تھی اے بیٹے! میری وصیت کو محفوظ رکھنا اور میری نصیحت کو پلے باندھ کر رکھنا اور میں اس کے لئے تجھے اللہ سے توفیق عطا کرنے کی دعا کروں گی۔ بے شک تھوڑی توفیق بھی تیرے لئے میری کثیر نصیحت سے بہتر ہے۔ اے بیٹے! تم اپنے آپ کو چغل خوری سے بچانا، بے شک یہ دلوں میں کینہ بوتی ہے اور بغض کو اگاتی ہے اور محبت کرنے والوں میں اور دوستوں میں تفرقہ پیدا کرتی ہے۔ اے بیٹے تم بچانا خود کو اپنے مال کے ساتھ بخل کرنے سے اور اپنی عزت کی سخاوت کرنے سے۔ اور اپنے دین کو (دنیا کے لئے) خرچ کرنے سے بلکہ تم اپنے مال کے لئے سخاوت کرنے والا اور اپنی عزت کے لئے بخل کرنے والا بن کر رہنا۔ یا اپنی عزت کی حفاظت کرنے والا اور اپنے دین کو بچانے والا بن جانا۔ اے بیٹے! جب تجھے ہلایا جائے تو ہل جانا اور جب تو خود حرکت کرے تو سخی انسان کو حرکت دینا۔ بے شک آپ اس کو حرکت دینے کا پاک ثمرہ پائیں گے اور کمینے آدمی کو نہ ہلانا کیونکہ وہ پتھر کی چٹان ہوتا ہے جس سے پانی نہیں پھوٹ سکتا۔ اے بیٹے آپ اسی چیز پر نظر رکھئے کہ آپ اپنے ماسوا کے لئے کیا پسند کرتے ہیں؟ لہٰذا اس کی مثل اپنے لئے بھی پسند کیجئے اور جس چیز کو اپنے سوا دوسرے کے لئے آپ ناپسند کرتے ہیں اس سے خود بھی اجتناب کیجئے اور اس کو چھوڑ دیجئے۔ اس کے بعد اس نے شعر پڑھے جس کا مفہوم یہ ہے:
شرفاء کی تعریف کیجئے اور اپنی عزت کے محافظ بنئے اور جان لیجئے کہ حفاظت کرنے والے دوست آپ کے دوست ہوں گے۔ آپ جب تک لوگوں سے مستغنی رہیں گے آپ لوگوں کے بھائی ہوں گے اور جس وقت آپ محتاج اور دست نگر بنیں گے لوگ آپ کو چھوڑ دیں گے۔

۱۰۹۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن اسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالولید فقیہ سے وہ کہتے تھے ان کو خبر دی محمد بن منذر نے ان کو احمد بن محمد بن مدرک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی رذیل اور کمینے سے کوئی حاجت مانگتا ہے وہ اس کو اس کے مقام سے بہت اونچا کر دیتا ہے۔

بخل و سخاوت سے متعلق اشعار

۱۰۹۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن اسلمی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن حسین کاتب فارسی نے ان کو شعر سنائے جعفر بن قدامہ نے ان کو شعر سنائے مبرد شاعر نے جن کا مفہوم یہ ہے۔ اگرچہ آپ ساری دنیا کی دولت و ثروت کے مالدار بن جائیں تو بھی تنگدست ہو جانے کے بعد آپ صاحب یسر اور صاحب خیر کے محتاج ہوں گے۔ تیرا صاحب ثروت و مال ہونا مخلوق کے سامنے حقیقت کھول دے گا اور اس عیب کو کھول دے گا جو کپڑوں کے نیچے فقر و محتاجی میں مخفی ہوتا۔

۱۰۹۳۴:...... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منذر مروی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحرث اولاسی سے انہوں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا آپ اپنے چہرے کو اس شخص کے لئے خرچ نہ کیجئے جو تیرے اوپر تیری دوستی کو ذلیل کر دے۔

۱۰۹۳۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالقاسم سراج نے ان کو حسین بن احمد صفار ہروی نے ان کو احمد بن حمدون بن عمارہ نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو ابوبکر عدلی نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف بن عبداللہ اپنے بھائیوں سے اور دوستوں سے کہتے تھے جب تمہیں کوئی حاجت پیش آیا کرے اس کو ایک رقعے میں لکھ کر پیش کیا کرو، تاکہ میں اس کو پورا کر لیا کروں۔ بے شک میں تمہارے منہ سے سوال کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔ بقول شاعر کے (مفہوم یہ ہے):

(۱۰۹۳۴)...... ابو الحرث الأولاسي هذه نسبة إلى أولاس وهي بلدة على ساحر بحر الشام (اللباب ۱/ ۹۴)

مت گمان کر موت مصیبت کی موت کو بلکہ مردوں کی موت سوال کرنا ہے۔

دونوں موتیں ہیں لیکن یہ زیادہ سخت ہے اس (حقیقی موت سے) بوجہ سوال کی ذلت کے۔

۱۰۹۳۶:.....اور اس کو روایت کیا ہے ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے عبداللہ بن بکر سے وہ کہتے ہیں اس کے آخر میں کہ کہا عبداللہ بن بکر نے وہ کہتے ہیں کہ بعض شعراء نے کہا پھر اس نے مذکورہ شعر ذکر کیے۔

۱۰۹۳۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن عبداللہ قہستانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو غندر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے مسلم سے اس نے مسروق سے، اس نے کہا کہ اپنا راز کھول مگر اس کے سامنے جو اس کا ارادہ کرے۔

۱۰۹۳۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن رازی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم انماطی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں، بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق ہو۔

۱۰۹۳۹:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ وہ شخص سخی نہیں جو شخص عطیہ دینے کے بعد اس سے تعریف کا طالب ہو۔

۱۰۹۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ سے اس نے سنا یوسف بن حسین سے جبکہ ان سے جود وسخا کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جود وسخاوت یہ ہے کہ آپ وہ چیز عطا کریں جو آپ کے اوپر لازم نہیں ہے اور کرم وعنایت یہ ہے کہ آپ وہ چیز دیں جو تیرے ذمے واجب ہے۔

عقلمند آدمی

۱۰۹۴۱:.....میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر عبداللہ بن طاہر الابھری سے کہ کریم کون ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنے رب کی مخالفت سے کسی بھی چیز میں آلودہ ہونے سے بچے۔ اپنی طبیعت و مزاج کے اعتبار سے کریم اور شریف ہو۔

۱۰۹۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ عقلمند اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور دوسرے کے عیب وگناہ کو اچھا سمجھتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس موجود ہوتا ہے اس کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اور جو چیز دوسروں کے پاس ہوتی ہے اس سے وہ بے رغبتی کرتا ہے اور اپنی ایذا اور تکلیف دینے سے رک جاتا ہے۔ دوسروں کی ایذا اور تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔ اور کریم وہ ہوتا ہے جو مانگنے سے پہلے دے دیتا ہے۔ لہٰذا وہ مانگنے کے بعد بخل کیسے کر سکتا ہے اور عذر معذرت کرنے سے پہلے معذرت قبول کر لیتا ہے۔ لہٰذا وہ معذرت کرنے کے بعد کیسے غصہ اور بغض رکھ سکتا ہے۔

سخاوت کی علامات

۱۰۹۴۳:.....اور انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے تین چیزیں سخاوت کی علامات میں سے ہیں۔ خود ضرورت مند ہونے کے باوجود چیز دوسروں کو دیتا ہے اور عطیہ دینے کے بعد مستقل طور پر مکافات اور بدلے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس پر مسلط ہونا لوگوں کی خوشی کو عزیز رکھنے کے لئے۔

(۱۰۹۳۵).....(۱) فی ن: (الھلالی)

ایک مسکین کا دوسرے مسکین سے سوال

۱۰۹۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبدالرحمن بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابوجعفر عمر بن عمرو نے ان کو ابوالقاسم بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابونصر بشر بن حارث نے نمائندہ بھیجا ابورجاء کے پاس جو مکہ میں تھے فضیل بن عیاض کے پاس انہوں نے کچھ درہم ان سے قرض مانگے تھے یا کچھ دینار مانگے تھے۔ اس کے بعد ابونصر نے کہا کہ ایک مسکین نے دوسرے مسکین کے پاس سوال کر کے بھیجا جبکہ فضیل کے پاس صرف ایک اونٹ ہے جس پر سواری کرتا ہے اور بس کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اونٹ کو بازار میں لے جاؤ اور اس کو فروخت کر دو۔ پھر اس کی آدھی قیمت رجاء کے پاس بھیج دو اور آدھی قیمت مجھے لا دو۔ اس کے بعد ابونصر نے اہل خیر اور اہل فضل کے کرم اور سخاوت کا ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کی سخاوت

۱۰۹۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی نحوی نے انکو احمد بن علی بن رزین نے ان کو علی بن حشرم نے ان کو سلمہ بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مبارک کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا کہ میرے اوپر قرض ہے، آپ میرا قرض ادا کر دیجئے۔ انہوں نے وکیل کے پاس لکھا کہ یہ ادا کر دیجئے۔ جب ان کے پاس خط پہنچا تو وکیل نے ان سے کہا قرضہ کتنا ہے جس کے بارے میں آپ نے عبداللہ بن مبارک سے سوال کیا ہے کہ آپ کی طرف سے ادا کر دیں۔ انہوں نے بتایا کہ سات سو درہم ہے۔ انہوں نے عبداللہ کی طرف لکھا کہ یہ شخص آپ سے سوال کرتا ہے کہ آپ اس کی طرف سے سات سو درہم ادا کر دیں۔ انہوں نے لکھا کہ ان کے پاس سات سو درہم تو ہیں مگر غلہ وغیرہ سامان خورد ونوش ختم ہو گیا ہے۔ چنانچہ عبداللہ نے ان کے پاس لکھا کہ اگر سامان خورد ونوش ختم ہو رہا ہے تو عمر بھی تو ختم ہو رہی ہے۔ لہٰذا میں نے جو کچھ لکھ دیا اس کو پورا کر دیجئے۔

۱۰۹۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر بن عمر نے انکو محمد بن منکدر نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہارون بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن جعفی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ہمارے پاس ایک دوست تھا جس سے وہ بھائی چارہ کرتے تھے۔ چنانچہ ابن مبارک کوفے میں آئے اور ان کا دوست قرض میں جیل میں پڑا تھا۔ ابن مبارک نے حکم دیا کہ ان کے دوست کا قرضہ ادا کر دیا جائے۔ لہٰذا وہ قید سے باہر آ گئے۔

۱۰۹۴۷:..... ہم نے ایک اور قصہ روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی ادائیگی کی بابت ایک نوجوان کے بارے میں شفقت کے ساتھ کہ آپ اس کی طرف سے ادائیگی کیا کرتے تھے کہ وہ جب آتا تو سب اس کی حوائج اور ضروریات کی کفالت میں دس ہزار درہم بغیر علم کے اور بغیر کسی تحریر کے محض اپنی طرف سے اس کی ادائیگی کا حکم فرما دیتے تھے۔ یہ واقعہ تاریخ نیشاپور میں مذکور ومکتوب ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید کی سخاوت

۱۰۹۴۸..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابراہیم بن فضل سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی کے خالد بن حارث پر پچاس دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے اصرار کیا قرض کی ادائیگی کے لئے۔ لہٰذا وہ یحییٰ بن سعید کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ اپنے فلاں دوست سے کہیں کہ وہ مجھے کچھ دن مزید مہلت دے دے، کیونکہ وہ آپ کا دوست ہے بات مان لے گا۔ مجھے اسے قرض دینا ہے۔ جب خالد واپس چلے گئے تو انہوں نے اس قرض خواہ کو بلا کر اس کو پچاس دینار ادا کر دیئے اور خالد کو بتایا بھی نہیں کہ میں نے تیری طرف سے ادا کر دیئے ہیں۔

(۱۰۹۴۴)..... (۱) فی ن : عمر

حضرت لیث بن سعد کی سخاوت

۱۰۹۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد مقری نے، ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو شیخ نے انہوں نے سنا لیث بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت لیث بن سعد کے پاس آئی اور آکر ان سے شہد مانگا اور وہ پیالہ اپنے ساتھ لائی تھی اور بولی کہ میرا شوہر بیمار ہے (اس کے لئے ضرورت ہے) آپ نے حکم دیا کہ اس کو شہد کا کپہ دے دو۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت اس نے تو ایک پیالہ شہد مانگا ہے؟ فرمایا کہ اس نے اپنے اندازے کے مطابق مانگا ہے، مگر ہم اپنے اندازے کے مطابق اس کو دیں گے۔

۱۰۹۵۰:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعیسیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا قتیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت لیث تمام نمازوں کے لئے جامع مسجد سواری پر سوار ہو کر جاتے تھے اور ہر روز تین سو مسکین پر صدقہ کرتے تھے۔

۱۰۹۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن خشرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور بن عمار سے وہ کہتے ہیں جب حضرت ابن لہیعہ بیمار ہوئے، اس بیماری میں جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا، لہٰذا حضرت لیث بن سعد ان کے پاس پہنچے اور ان سے کہا آپ کو کس چیز سے شکایت ہے؟ انہوں نے بتایا کہ قرض سے۔ انہوں نے پوچھا کہ کتنا قرض آپ کے اوپر ہے؟ بتایا کہ ایک ہزار دینار ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہزار دینار لا کر ان کو دے دیا۔ فرمایا کہ تیس سال تک وہ قاضی (اور جج) بن کر رہے۔ انہوں نے حلال نہیں سمجھا کہ وہ ایک پھول بھی اگالیں جس کو وہ سونگھیں۔

۱۰۹۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوزکریا عنبری سے انہوں نے سنا محمد بن ابراہیم عبدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابورجاء قتیبہ بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعیب بن لیث سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت مالک بن انس کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے اور ایک ہزار دینار ابن لہیعہ کے پاس بھیجے جب ان کا گھر جل گیا تھا اور ابوالسری منصور بن عمار کے پاس بھی ایک ہزار دینار بھیجے تھے۔

مؤمن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا

۱۰۹۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن اہوازی نے ان کو ابوبکر بن محمد بن محمویہ نے ان کو عبدالکبیر بن محمد بن عبداللہ نے ان کو نصر بن عمرو قریشی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں جعفر بن یحییٰ برمکی کے پاس بیٹھا تھا، ایک آدمی آیا ان کے پاس اس نے کہا اے امیر آپ مجھے دوبارہ عنایت کیجئے۔ وہ ابھی یہیں تھا کہ دروازے پر کسی اور نے دستک دی کہ مجھے بھی عنایت فرمائیے اے امیر۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کیا دوں یا میں کس چیز کا اعادہ کروں۔ عرض کی کہ فقیر پر دوبارہ توجہ فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا، اچھا! اے غلام اس کو ایک ہزار دینار دے دیں۔

۱۰۹۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن مظفر حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو ہشام بن خالد ازرق ابومروان نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں جناب ہشام بن عبدالملک نے امام زہری کی طرف سے سات ہزار دینار ادا کر دیئے تھے اور کہا تھا آئندہ دوبارہ قرض نہیں کرنا۔ انہوں نے کہا اور یہ کیسے ہوگا اور مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن مسیب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

اور اس کو روایت کیا ہے کہ مؤمل بن فضل نے ولید بن مسلم سے اس مفہوم کے ساتھ سوائے ذکر اسناد حدیث کے ساتھ قرض میں اضافے کے۔ پھر فرمایا کہ کہا سعید بن عبدالعزیز نے کہ زہری کا جب انتقال ہوا تو وہ پھر قرض لے چکے تھے اسی قدر لہٰذا ان کی زرعی زمین تھی جسے فروخت کر کے ان کا قرض اتارا کیا گیا تھا۔

حضرت ابن شہاب کی سخاوت

۱۰۹۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن حسینی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے دونوں نے کہا ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو داؤد بن عبداللہ بن ابوالکرام جعفری نے، انہوں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں حضرت ابن شہاب لوگوں میں سے سخی ترین آدمی تھے، جب ان کے پاس مال آ گیا تو ان کے مولیٰ نے نصیحت کرتے ہوئے اس سے کہا کہ اس نے آپ کا وہ وقت بھی دیکھا ہے جو آپ کے اوپر شدت اور تنگی گذری تھی۔ آپ ذرا سوچیں کہ آپ کا اس وقت کیا حال ہوتا تھا لہٰذا آپ اپنا مال آئندہ ضرورت کے لئے روک کر رکھا کریں۔ ابن شہاب نے اس سے کہا کہ افسوس ہے تم پر۔ میں نے تو ایسا سخی نہیں دیکھا جس پر تجربات حکومت کرتے اور وہ تجربات کا محکوم ہوتا ہو اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں یوں ہے ہلاک ہو جائے میں نے کوئی ایسا سخی نہیں دیکھا کہ تجربات نے اس کو فائدہ پہنچایا ہو یا تجربات کا محکوم ہو۔

۱۰۹۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو اسحٰق بن عیسیٰ طباع نے انکو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ زہری نے کہا ہم نے سخی کو پایا ہے کہ اس کو تجربے کرنا مفید نہیں ہوتا ہے یا وہ سابقہ تجربات کا پابند نہیں ہوتا۔

۱۰۹۵۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین علی بن محمد بن علی کاشانی ہروی نے جب وہ ہمارے ہاں تشریف لائے، دونوں نے کہا ہم نے سنا ابوعبداللہ احمد بن عباس سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن محمد بن مخلد سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ادریس شافعی نے یہ کہ رجاء بن حیوۃ نے ابن شہاب کو ڈانٹا اسراف کرنے اور فضول خرچی کرنے پر وہ خرچ زیادہ کرتا تھا۔ اور کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ آپ سے (لینے والا) ہاتھ روکیں گے اور آپ بھی اپنی خواہشات اور آراؤں پر قابو پالیں گے۔ چنانچہ ابن شہاب نے رجاء سے وعدہ کر لیا کہ وہ آئندہ زیادہ خرچ کرنے سے ہاتھ روک لے گا۔ پھر ایک عرصے بعد رجاء کا ابن شہاب کے پاس گذر ہوا تو اس نے ان کے آگے دسترخوان بچھایا اور اس پر شہد کا برتن آراستہ کیا۔ چنانچہ رجاء نے اپنے ہاتھ کو روکتے ہوئے کہا کہ اے ابوبکر یہی چیزیں تو تھیں جس پر ہم ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔ لہٰذا ابن شہاب نے اس سے کہا کہ آپ بیٹھئے، بے شک سخی جو ہوتا ہے اس کو تجربات ادب نہیں سکھا سکتے۔

سخاوت سے متعلق شعراء کا کلام

۱۰۹۵۸:..... کہا ابوعبداللہ محمد بن عباس نے کہ مجھے شعر سنائے حسین بن عبداللہ کاتب نے اسی مفہوم میں (مفہوم) (فلاں شخص) کی انگلیوں کے پوروں میں یا دل میں (سخاوت کے) جو سونے اور چاندی کی بارش برساتے ہیں، چنانچہ وہ تنگی کے وقت کہتا ہے (کاش) کہ میں آسودہ حال ہوتا (تو میں لوگوں کو دینے سے کوتاہی نہ کرتا) میں جن بعض لوگوں کو دیتا تھا ان کو دینے سے کوتاہی نہ کرتا۔ یہاں تک کہ جب اس پر پھر یسر اور خوشحالی کے ایام آتے ہیں تو آپ دیکھتے ہو کہ اس کے اموال لوگوں میں اڑ رہے ہوتے ہیں (اس کی سخاوت کی وجہ سے)۔

۱۰۹۵۹:..... اور مجھے شعر سنایا ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس عصمی نے ان کو حسین بن عبداللہ کاتب نے بعض شعراء کے کلام سے اس نے بھی مذکورہ شعر ذکر کئے۔

حضرت شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت

۱۰۹۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوالعباس محمد بن یعقوب سے، انہوں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ

میں نے سنا حمیدی سے وہ کہتے ہیں حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ صنعاء سے مکہ مکرمہ تک آئے، ان کے پاس رومال میں دس ہزار دینار تھے اور انہوں نے مکہ سے باہر اپنا خیمہ نصب کیا۔ لوگ ان کے پاس آتے تھے (اور وہ لوگوں کو دیتے تھے) انہوں نے وہ پورے دینار لوگوں کو دے کر ختم کر دیئے۔ ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے ربیع سے اسی حکایت کے بارے میں کہا ہے کہ انہوں نے پورا مال قریش میں تقسیم کر دیا۔ بعد میں وہ مکے میں داخل ہوئے۔

۱۰۹۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو نصر بن محمد نے ان کو ابوعلی حسن بن حبیب بن عبدالملک نے دمشق میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ گدھے پر سواری کرتے تھے۔ ایک دن وہ موچیوں کے بازار سے گذرے اور ان کے ہاتھ سے ان کا چابک گر گیا۔ چنانچہ موچیوں میں سے ایک لڑکے نے بھاگ کر وہ چابک اٹھایا اور اس کو اپنے کرتے سے صاف کر کے ان کو دے دیا۔ چنانچہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم سے کہا کہ یہ دنانیر اس نوجوان کو دے دیجئے (جس نے چابک اٹھا کر دیا ہے)۔ ربیع کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ نو دینار تھے یا سات تھے۔

۱۰۹۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن الحسن نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوحاتم رازی نے ان کو ربیع بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شادی کر لی، چنانچہ مجھ سے شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپ نے کتنا مہر باندھا تھا؟ ہم نے بتایا تیس دینار۔ انہوں نے پوچھا کہ کتنا ادا کر دیا ہے؟ میں نے بتایا کہ چھ دینار ادا کر دیئے ہیں (باقی مہر چوبیس دینار بچے ہیں) لہٰذا آپ اپنے گھر میں اوپر چلے گئے اور انہوں نے میرے پاس ایک تھیلی بھیج دی۔ میں نے دیکھا تو اس کے اندر چوبیس دینار پڑے ہوئے تھے۔ (یعنی انہوں نے اس طرح اس شخص کا مہر کا قرض اتار دیا۔)

۱۰۹۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے حلاب سے ان کو ابونعیم نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی سواری کا رکاب تھام لیا اور کہا کہ مجھے کچھ عنایت کریں۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ اے ربیع ان کو چار دینار دے دیجئے اور میری ان سے معذرت کر لیجئے۔

ایمان اور مؤمن کی مثال

۱۰۹۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد رازی نے ان کو ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم نے انکو عبید بن جناد حلبی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو ابوسلیمان لیثی نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال اور ایمان کی مثال اس گھوڑے جیسی ہے جو اپنے خیموں کے اندر گھوم رہا ہو۔ حتیٰ کہ وہ اپنے خیمے میں واپس آ جائے اور یہ کہ مؤمن بھول جاتا ہے پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ تم لوگ اپنے طعام نیک اور متقی لوگوں کو کھلاؤ اور تمہاری اچھائیوں اور تمہارے مصروف کاموں کے سرپرستی اور روالی نیک اور اہل ایمان ہوا کریں۔

ایک دیہاتی اور بجو کا واقعہ

۱۰۹۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد اسحاق نے ان کو جعفر بن محمد بن مستفاض نے ان کو محمد بن حسن بلخی نے سمرقند میں ۲۲۶ ہجری میں ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو نقل کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم میں۔

(۱۰۹۶۴) ...(۱) فی ن: (حماد الحیلی)

۱۰۹۶۶:.....میں نے سنا امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے، فرماتے تھے کہ میں نے سنا بعض اہل ادب سے وہ کہتے ہیں ابوحاتم سے اس نے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ یونس بن حبیب نحوی سے پوچھا گیا مشہور مثل کے بارے ''جیسے ام عامر کو پناہ دینے والا'' انہوں نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ عرب کے کچھ نوجوان شکار کھیلنے چلے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک بجو پر حملہ کیا اور وہ ان کے ہاتھوں سے بھاگ کر کسی عربی کے خیمے میں داخل ہو گیا۔ وہ عربی باہر نکلا اور کہنے لگا۔ اللہ کی قسم تم لوگ اس کے پاس نہیں پہنچ سکتے۔ اس بجو نے میری پناہ لی ہے۔ لہٰذا تم لوگ اس کا پیچھا چھوڑ دو۔ وہ نوجوان بجو کو اور اس دیہاتی کو وہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد اس دیہاتی نے روٹی اٹھائی اور گھی لیا، اس کا ملیدہ بنایا اور اس بجو کے آگے رکھ دیا۔ بجو نے شوق سے کھایا اور خوب پیٹ بھر لیا اور جا کر گھر کے کونے میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اس دیہاتی پر نیند غالب آ گئی اور وہ سو گیا۔ (سوچا ہی ہوگا کہ اٹھوں گا تو اس کو کاٹ کر اس کا گوشت بنا کر کھاؤں گا)۔ مگر اس بجو نے موقع غنیمت جانا اور سوئے ہوئے دیہاتی پر ایک دم حملہ کر کے اپنے منہ سے اور پنجوں سے اس کا گلا کاٹ دیا اور پنجوں سے اس کا پیٹ بھی پھاڑ دیا اور اس کی آنتیں وغیرہ کھا گیا اور باہر نکل کر بھاگ گیا۔ مرنے والے کا بھائی جب آیا اور اس نے یہ منظر دیکھا تو اس نے شعر کہے:

ومن یصنع المعروف فی غیر اہلہ
یلاقی کما لاقی فی مجیر ام عامر
اعد لہا لما استجادت بیتہ
قراہا من البان اللقاح الغرائر
فاشبعہا حتی اذا ما تملئت
فرطہ بانیاب لہا واظافر
فقل لذوی المعروف ہذا جزاء من
یجود بمعروف الی غیر شاکر

جو شخص کسی ایسے کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرتا ہے جو اس کی نیکی کا اہل نہ ہو وہ ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہوتا ہے ''جیسے ام عامر کو پناہ دینے والے'' کے ساتھ پیش آیا کہ اس نے جب اس کے گھر میں پناہ لی تھی تو اس نے تو اس کے لئے خوبصورت اونٹنیوں کے دودھ کے ساتھ اس کی مہمان نوازی کی تھی اور اس کو خوب شکم سیر کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ جب خوب بھر گیا تو اس نے اپنے پنجوں سے اور دانتوں سے اپنے مہمان نواز کو پھاڑ دیا (اے مخاطب) آپ نیکیاں کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ جو شخص ناشکرے اور نالائق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اس کی جزا اور اس کا بدلہ یہی ہوتا ہے۔

نالائق کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں

۱۰۹۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو بیان کیا سلیمان بن سلمہ حمصی نے ان کو منیع بن سری حراری نے ان کو عبداللہ بن حمید مزنی نے ان کو شریح بن مسروق ابوزکریا نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ان المعروف لایصلح الا لذی دین اولذی حسب اولذی حلم

بے شک بھلائی کرنا نہیں درست ہوتا مگر دیندار کے ساتھ یا حسبی ونسبی انسان کے ساتھ یا باحوصلہ اور بردبار کے ساتھ۔
ابوزکریا کی مکتوبہ کتاب میں تھا کہ اس میں غور کیا جائے۔ یہ اسناد مجہول ہے کیونکہ اس میں بعض راوی ایسے ہیں جن کا حال معلوم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔
اور تحقیق ہم نے اسی مفہوم کی ایک اور روایت بھی نقل کی ہے۔ اس کی اسناد بھی ضعیف ہے۔

۱۰۹۶۸:.... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن حب بغدادی نے بخارا میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن خلف مروزی نے (ح) اور ہمیں اس کی خبر دی ابوحامد احمد بن ولید مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن خلف بن عبدالسلام مروزی نے ان کو یحییٰ بن ہشام نے ان کو ہشام بن عروہ نے۔
اور ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری اسفرائنی نے وہاں پر ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن سعید بن ابان نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو مسیب بن شریک نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہنر اور کاریگری نہیں جچتی مگر صاحب شرف یا صاحب دین کے پاس۔ جیسے جسمانی ورزش اور طاقت نہیں جچتی مگر بہادر اور شریف کے ساتھ۔
یہ الفاظ ہیں حدیث یحییٰ کے اور مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ ہنر نہیں فائدہ دیتے مگر صاحب عقل کے پاس یا صاحب عزت وشرف کے ساتھ یا دیندار کے ساتھ۔ جیسے جسمانی ورزش نہیں فائدہ دیتی خاندانی شریف کے ساتھ۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ضعفاء کی ایک جماعت نے ہشام سے۔

۱۰۹۶۹:.... اور کہا گیا ہے کہ یہ عروہ ابن زبیر کے قول سے ہے ان کو لکھا علی بن مزینی نے مسیب بن شریک کی کتاب سے لکھا ہے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے اس کے قول سے۔

عداوت کی جڑ

۱۰۹۷۰:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں ان کو ابوالعیناء محمد بن محمد بن قاسم نے ان کو ابن خبیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان نے، ہم نے عداوت کی جڑ کمینوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں پائی ہے۔

۱۰۹۷۱:.... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو میرے خالو ابوعوانہ نے ان کو ابراہیم بن مہدی ایلی نے بغداد میں شعر سنائے ابوالحسن قرشی نے، جن کا مفہوم یہ ہے۔
کہ آپ کسی کمینے کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں تو بے شک آپ نیکی اور شرافت کے ساتھ برا کرتے ہیں۔
بسا اوقات اچھا کام کرنا نیکی کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ جبکہ اس کے کرنے والے کی جزا اور بدلہ محض ملامت ہی ہوتی ہے۔

۱۰۹۷۲:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن ابوذھل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن حمدان طرائفی سے بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ربیع بن سلیمان سے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے جب تم اللہ سے ڈرنے والے کے ساتھ نیکی اور بھلائی نہ کرسکو تو پھر اس سے کرو جو کم از کم عار سے تو ڈرتا ہے۔

ایک بوڑھی اور بھیڑیئے کا واقعہ

۱۰۹۷۳:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہوں نے ابواحمد حامد بن محمد کاغدی صوفی سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر بن منذر نے ان کو عبدالرحمٰن بن اخی اصمعی نے ان کو بیان کیا اصمعی نے کہ ایک بستی میں داخل ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ہے، اس کے سامنے

(۱۰۹۶۸).....(۱) فی ن: (سہل)

ایک بکری مری پڑی ہے اور بھیڑیے کا بچہ اوپر ہے، گردن کٹا پڑا ہے۔ میں نے بڑھیا کی طرف دیکھا تو وہ بولی کیا تمہیں یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی ہے۔ میں نے بتایا کہ بالکل۔ بتایئے یہ کیا قصہ ہے؟ بولی نہ سنئے...... یہ بھیڑیے کا بچہ تھا۔ ہم نے اس کو پکڑا تھا اور ہم اس کو اپنے میں لے آئے تھے۔ جب بڑا ہو گیا تو اس نے ہماری بکریاں مار ڈالی ہیں۔ میں نے اس واقعہ پر کچھ کہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا کہا ہے؟ کہا آپ نے اس پر کچھ شعر کہا ہے؟ وہ بولی کہ جی ہاں۔ پھر اس بڑھیا نے شعر سنائے (مفہوم یہ ہے) تم نے ہماری بکریاں مار ڈالی ہیں اور کئی لوگوں کو نیم بھوکا مار دیا ہے۔ حالانکہ تو تو ہماری بکریوں کے ساتھ پلا ہوا تھا۔ تجھے انہیں کی کھیری سے غذا ملی تھی اور تو ہمارے اندر رہ کر ہی پلا تھا۔ تجھے کس نے بتایا تھا کہ تیرا باپ بھیڑیا تھا۔) (حقیقت یہ ہے کہ جب مزاج گندے اور طبیعتیں فاسد ہوں تو کسی تربیت کرنے والے کی تربیت کوئی فائدہ نہیں دیتی)۔

شہادت کس امر پر دی جائے

۱۰۹۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی شاذان بغدادی نے وہاں پر ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو محمد بن سلیمان نے، ان کو عبیداللہ بن سلمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

کیا آپ سورج کو دیکھتے ہیں؟ بتایا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ اس کی مثل پر شہادت دیا کیجئے (یعنی اس طرح ظاہر باہر اور واضح امر کے بارے میں شہادت دیا کریں۔ ورنہ چھوڑ دیں۔ یعنی معاملے میں ذرا سا بھی ابہام ہو تو شہادت دینے کی جسارت نہ کریں)۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

لوگ کان ہیں۔ (یعنی کان کی مثل ہیں۔ مثلاً سونے کی کان، چاندی کی کان وغیرہ وغیرہ۔) اور مٹی چھپا دینے والی ہے۔ اور برا ادب بری رگ کی مانند ہے۔ یا بری اور خراب مٹی کی مثل ہے۔

(۱۰۹۷۳)......(۱) في ن : أبا حامد أحمد.

(۱۰۹۷۴)......قال علي بن المديني : لاأعرف عبدالله بن سلمة وهو ام هذا.

ایمان کا پچھترواں شعبہ

چھوٹوں پرشفقت کرنے اور بڑوں کی تعظیم کرنے کا باب

فرمایا کہ میں نے مذکورہ دونوں باتوں کو ایک ہی باب کے اندر ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ دونوں باتوں کا تعلق باہم مشترک ہے کیونکہ چھوٹا بڑا ہونا ایک دوسرے کی نسبت سے ہوا کرتا ہے۔ جو بڑا ہو گیا وہ کسی سے چھوٹا بھی ہوگا اور جو چھوٹا ہوگا وہ کسی سے بڑا بھی ہوگا۔ کیونکہ شفقت اور تعظیم کا معاملہ بھی دونوں انسانوں کی عمران کی قدرومنزلت ان کے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے ہوگا۔ جو چھوٹا ہوا س کے حال کا تقاضا ہوگا کہ اس پر ہر وہ شخص جو اس سے بڑا ہو گا وہ شفقت کرے اور جو بڑا ہوگا اس کے حال کا یہ تقاضا ہوگا کہ ہر چھوٹا اس کی تعظیم کرے۔

۱۰۹۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو حجاج بن ابورفیع نے ان کو میرے دادا نے زہری سے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے یہ کہ ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے اور اس میں سے ننانوے حصے اس نے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا۔ چنانچہ اسی ایک حصے سے ساری مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ یہاں تک کہ گھوڑی جو اپنے سم اپنے بچے کے اوپر سے اٹھالیتی ہے اس ڈر سے کہیں اس کو لگ نہ جائے (وہ شفقت اور رحمت بھی اسی میں سے ہے)۔

دونوں الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ فراء نے کہا ننانوے اجزاء۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوالیمان سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زہری سے۔

۱۰۹۷۶:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد بن محمد علی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے اور انہیں سرح نے دونوں نے کہا ان کو کہ ان کو سفیان نے ابن ابونجیح سے اس نے ابن عامر سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ اس کو روایت کرتے ہیں، کہا ابن سرح نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور جو شخص ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۰۹۷۷:..... اس کو روایت کیا ہے حمیدی نے سفیان سے اس نے ابن ابونجیح سے اس نے عبداللہ بن عامر سے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عامر سے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ جانے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ابونجیح سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ مروی ہے عبداللہ بن عامر یحصبی سے، اس نے عبداللہ بن عمرو سے، وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اس کے بعد گمان کیا گیا کہ وہ عبداللہ بن عامر یحصبی ہے۔ حالانکہ اس میں یہ غلط کہا گیا ہے۔ بلکہ وہ شخص عبیداللہ بن عامر مکی ہے اور وہ تین بھائی ہیں۔

۱۰۹۷۸:..... اور اس کو روایت کیا ہے عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۹۷۹:......مجھے خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے، ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر خولانی نے ان کو عبداللہ بن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوصخر بن قسیط نے، اس نے اپنے والد سے، اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۰۹۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو العباس قاسم بن قاسم سیاری نے، ان کو محمد بن موسیٰ باشانی نے، ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو لیث نے عبدالملک سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: نہیں ہے ہم میں سے، جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے کا حق نہیں پہچانتا اور جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا۔

عبدالملک وابن ابوبشیر سے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شریک نے لیث سے اور اس کو روایت کیا ہے جریر نے لیث سے اس نے عبدالملک سے اس نے سعید بن حبیب سے اور عکرمہ سے۔

۱۰۹۸۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مطر الاعنق نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے انس بڑے کی تعظیم کیجئے اور چھوٹے پر رحم کھائیے۔ آپ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔

۱۰۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو احمد بن مرثد نے اس نے خالد بن خداش سے اس نے زائدہ بن ابورقاد سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے ہم میں سے جو نہیں شفقت کرتا ہے ہمارے چھوٹوں سے اور نہیں تعظیم کرتا ہمارے بڑوں کی۔

مؤمن وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے

۱۰۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی بن احمد الفامی نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان کو حسین بن ضمیرہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے علی سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور جو شخص ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ کوئی مؤمن مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک دوسرے مؤمن کے لئے وہ کچھ نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

سفید بالوں والے کا اکرام کرنا

۱۰۹۸۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو حسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو تمام بن بزیع نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی میں سے اکرام واحترام عطا کرنا ہے سفید بالوں والے مسلمانوں کی۔

۱۰۹۸۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن

(۱۰۹۸۳)......حسین بن ضمیرة هو حسین بن عبدالله بن ضمیرة له ترجمة في الجرح و التعديل.

(۱۰۹۸۲)......زائدة بن أبي الرقاد الباهلي أبومعاذ البصري الصير في منكر الحديث (تقريب)

اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصبغ حرانی نے کہا ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو بدر بن خلیل کوفی اسدی نے ان کو سلمہ بن عطیہ فقیسی نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے، بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز ہے بندوں پر بوڑھے مسلمان کا اکرام ملحوظ رکھنا اور قرآن کی رعایت وحفاظت کرنا۔ جس کی اللہ حفاظت فرمائے اور امام کی اطاعت کرنا یعنی انصاف پرور (امام اور خلیفہ کی)۔

۱۰۹۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوبکر بن ابوعثمان نے ان کو ابومحمد جعفر بن احمد بن عمرو قاری نے ان کو ابوالازھر نے ان کو عبداللہ بن حران نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم صواف نے ان کو عبداللہ بن حران نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ نے ان کو زیاد بن مخراق نے ابوکنانہ سے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑائی اور عظمت عطا کرنا ہے صاحب سفید بال مسلمان کا اکرام کروانا اور عامل بالقرآن کا اکرام جو قرآن میں غلو نہیں کرتا اور حسد سے تجاوز بھی نہیں کرتا اور نہ ہی قرآن سے دور ہوتا ہے اور انصاف پرور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

۱۰۹۸۷:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے اس نے ابوسعید بن اعرابی سے اس نے یحییٰ بن ابوطالب سے اس نے عبدالوھاب سے اس نے نہاش بن فہم سے اس نے حسن بن مسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کے جلال اور بزرگی کی تعظیم میں سے ہے، اس مسلمان کی تعظیم کرنا جس کے بال سفید ہو چکے ہوں۔

میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے حسن بن مسلم سے، اس کے ساتھ میں نے مجاوزت نہیں کی۔

۱۰۹۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحاق طیبی نے ان کو محمد بن ایوب بجلی نے مقام رائے میں ان کو علی بن محمد طنافسی نے ان کو وکیع نے ان کو ابومعشر مدنی نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے اسلام میں کسی ایسے مسلمان کی تعظیم کرنا جس کے بال سفید ہو گئے ہوں اور بے شک یہ بھی اللہ کے اجلال کی تعظیم میں سے ہے انصاف پرور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

وقار کی علامت

۱۰۹۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہا ذوالنون مصری نے تین چیزیں وقار کی علامت ہیں۔ بڑے کی تعظیم کرنا، چھوٹے پر ترس کھانا اور شفقت کرنا اور گھٹیا انسان پر حوصلہ اور بردباری کرنا۔

تین شخصوں کے لئے مجلس میں توسیع کی جائے

۱۰۹۹۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو یوسف بن یعقوب صفار کوفی نے کوفے میں، ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ضحاک نے اس شخص سے جس نے اس کو خبر دی ہے مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجلس میں توسیع کی جائے مگر تین شخصوں کے لئے بڑی عمر والے کے لئے اس کی بڑی عمر کی وجہ سے اور صاحب علم کے لئے اس کے علم کی وجہ سے اور صاحب اقتدار کے لئے اس کی حکومت کی وجہ سے۔

۱۰۹۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یزید بن بیان عقیلی نے ان کو ابوخالد فرید نے ان کو ابورجال انصاری نے۔ (ح)

(۱۰۹۸۸)......(۱) فی ن : (الجبلی)

۱۰۹۹۲:......اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے انکو ابوالحسین احمد بن عثمان یحییٰ آدمی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو یزید بن بیان ابوخالد معلم نے۔

۱۰۹۹۳:......اور ہمیں خبر دی امام ابواسحٰق اسفرائنی نے، ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو یزید بن بیان معلم نے ان کو ابورجال نے انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں اکرام کرتا کوئی نوجوان کسی بوڑھے بزرگ کا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی ایسے شخص کو مقرر کردے گا جو اس کے بڑھاپے کے وقت اس کا اکرام کرے گا اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔ وہ شخص جو اکرام کرے گا اس کا اس کی بڑی عمر میں۔

۱۰۹۹۴:......اور ہم سے روایت کی ہے حدیث قسامہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑوں سے بڑوں سے یعنی تم میں سے جو بڑی عمر والے ہوں ان سے ہم کلامی کیجئے۔

۱۰۹۹۵:......اور فرمایا حدیث امامہ میں نماز کے بارے میں جب نماز کا وقت ہوجائے چاہئے کہ کوئی بھی تم میں سے اذان دے دیا کرے اور چاہئے کہ تم میں سے وہ امامت کرے جو بڑا ہو تم میں سے۔

۱۰۹۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبید بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن عبدالوھاب نے ان کو حسین بن ولید نے قیس سے اس نے ابن ابولیلی سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں قبیلہ جھینہ کا وفد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ایک لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کے لئے کھڑا ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر جائیے بڑا کہاں ہے؟ (یعنی بڑا بات کرے)۔

معزز آدمی کا اکرام کیا جائے

۱۰۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدمیک نے اور محمد بن سلیمان حضرمی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن ابوخلف نے ان کو حصین بن عمر احمش نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس چیز کے لئے آئے ہو اے جریر؟ میں نے بتایا اس لئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے چادر پھینکی۔ پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ جس وقت تمہارے پاس تمہاری قوم کا کوئی شریف اور معزز آدمی آیا کرے تو اس کا اکرام کیا کرو۔ یہ الفاظ ابن ابودمیک کی روایت کے ہیں اور وہ مکمل روایت ہے۔

۱۰۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی شاذان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصفوان نصر بن فدیک بن نصر بن سیار سے حفص بن غیاث سے اس نے معبد بن خالد سے اس نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ جریر بن عبداللہ داخل ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، لوگ اپنی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے رہے، کسی نے مجلس میں وسعت نہ کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنی چادر (پھینک کر فرمایا) کہ اس پر بیٹھ جائیے۔ چنانچہ جریر نے چادر کو اٹھا کر اپنے منہ پر رکھ لیا اور اسے چوم کر سینے سے لگالیا۔ پھر اپنی پیٹھ پر ڈال لیا اور کہا اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام کرے یا رسول اللہ جیسے آپ نے میرا اکرام کیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور یوم آخرت کے ساتھ تین بار فرمایا جب تمہارے

(۱۰۹۹۳)......أخرجه الترمذي في البر و الصلة (۷۵) من طريق يزيد بن بيان العقيلي. به وقال: حسن غريب لانعرفه إلا من حديث يزيد بن بيان.

پاس تمہاری قوم کا کوئی معزز آدمی آ جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کا اکرام کرے اور اس کی تعظیم کرے۔

۱۰۹۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو حمدان بن اسد بجلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عمار موصلی نے (ح) اور ہمیں خبر دی حضرمی نے اور عمری نے دونوں نے کہا کہ ان کو مسروق بن مرزبان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے اسامہ بن زید سے اس نے عمر بن مخراق سے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ کے پاس ایک آدمی کا گذر ہوا جو صاحب صورت و وجاہت تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور وہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھا۔

۱۱۰۰۰:..... اور اسے روایت کیا یحییٰ بن یمان نے اسی طرح سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے میمون بن ابی شبیب سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور وہ بھی مرسل ہے۔

۱۱۰۰۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن خالد ذھلی نے ان کو سعید بن واصل طفاوی نے ان کو شعبہ نے یونس بن عبید سے اس نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جریر میرے ساتھی بنے اور وہ میری خدمت کرنے لگ گئے اور فرمایا کہ میں نے انصار کو دیکھا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ کرتے ہوئے اس کے بعد جب بھی ان میں سے جس کو دیکھ لیتا ہوں اس کی خدمت کرتا ہوں۔

۱۱۰۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعمر اور محمد بن عرعرہ بن برمد نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ مزکی نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے (ح)۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابوسہل مہرانی نے اور ابونصر بن قتادہ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن منصور قاضی نے انہوں نے فرمایا کہ پڑھا گیا ابومسلم پر ان کو محمد بن عرعرہ نے ان کو شعبہ نے انہوں نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ کی صحبت اختیار کی اور وہ میری خدمت کرتے رہے حالانکہ وہ مجھ سے بڑے تھے۔ پھر راوی نے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔ اس میں یوں مذکور ہے کہ کیا میں اس کا اکرام نہ کروں؟ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے کان اکبر واسن منی اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے و کان اکبر واسن منی اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے و کان اکبر منی السن۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عرعرہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے بندار اور ان کے ماسوا دیگر نے ابن عرعرہ سے اس نے شعبہ سے۔

۱۱۰۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو عمر بن ابوخلیفہ نے ان کو ابوبدر نے ثابت بنانی سے ان کو انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ ایک لڑکے تھے (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) کوئی حلقۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے لئے جگہ نہیں چھوڑتا تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے اٹھالئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ نے اللہ کی رضا کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ

(۱۰۹۹۹)......(۱) فی ن: (والعمری)

(۱۱۰۰۱)......أخرجه البخاری فی الجهاد (۷۰) ومسلم فی الفضائل (۱۹۱) من طریق شعبة. به.

وانظر الأربعون الصغری للمصنف (۱۱۵) بتحقیقی.

(۱۱۰۰۳)......(۱) فی الأصل عمران بن خلیفة.

وأخرجه البزار (۲۴۴۹. کشف الأستار) من طریق (عمر بن أبی خلیفة) به.

وقال الهیثمی: عمر بن أبی خلیفة لم أعرفه.

آپ سے راضی ہو چکے ہیں۔
کہتے ہیں اس کے بعد اس نوجوان کی مدینے میں اپنی ایک شان ہوا کرتی تھی۔

برکت بڑوں کے ساتھ ہے

۱۱۰۰۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو نصر احمد بن علی الفامی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عوف نے ان کو حیوۃ نے اور ابن ابو السری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ولید بن مسلم نے ان کو ابن مبارک نے خالد حذاء سے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البرکة مع اکابرکم. برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

۱۱۰۰۵:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد حمزہ بن عباس نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو نعیم بن حماد نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو وارث بن عبیداللہ نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو خالد بن مہران حذاء نے پس اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کے مثل ذکر کیا۔

۱۱۰۰۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد حمزہ بن عباس نے ان کو عبدالکریم بن ھثیم نے ان کو نعیم بن حماد نے اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے اپنی اصل کتاب میں سے ان کو ابو الموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو خالد حذاء نے عکرمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پلانا چاہتے تو فرماتے تھے۔ ابدأ و اباالاکابر. بڑوں سے شروع کرو۔ اور فرمایا کہ بالاکبر. بڑے سے شروع کرو۔

اسی طرح راوی نے اس کو ذکر کیا ہے بطور مرسل روایت کے انہیں الفاظ کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے۔ عبیداللہ بن تمام نے۔ اور وہ قوی راوی نہیں ہے وہ روایت کرتے ہیں خالد سے انہیں الفاظ کے ساتھ بطور موصول روایت کے۔

۱۱۰۰۷:...... ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عمرو بن حفص حربی نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عبداللہ بن تمام نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ و بالاکابر. اس نے شک ذکر نہیں کیا۔ اور اس بارے میں صحیح روایت عبدان کی ہے ابن مبارک سے۔

قیس بن عاصم کی بیٹوں کو وصیت

۱۱۰۰۸:...... ہمیں اس کی خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابو العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مطرف بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حکیم بن قیس بن عاصم سے یہ کہ قیس بن عاصم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اے بیٹو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ بے شک لوگ جب اپنے بڑوں کو سردار بناتے ہیں تو اس کو اپنا باپ بنا لیتے ہیں اور جب اپنے چھوٹے کو سردار بناتے ہیں تو یہ بات ان کے لئے ہلاکت ہوتی ہے ان کے مشکلات کے وقت۔ لازم کر لو تم مال کو اور اس کی تیاری کو کیونکہ وہ سخی کی آرزو ہے۔ اور اسی کے ذریعے علم حاصل ہوتا لئیم اور کمتر کے بارے میں۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مانگنے سے بے شک یہ آخری کمائی ہے انسان کی، اور مجھ پر بین نہیں کرنا (میری موت کے وقت) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا اور مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جہاں میرے دفن کی جگہ بکر بن وائل کو معلوم نہ ہو سکے بے شک میں نے جاہلیت میں ان کے ساتھ دشمنیاں کی تھیں۔

حرمت کی تعظیم

۱۱۰۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن بن زکریا ادیب نے اس کو اسحق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو جریر نے یزید بن ابو زیاد سے اس نے عبدالرحمن بن سابط سے اس نے عیاش بن ابو ربیعہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے

(۱۱۰۰۷)......(۱) فی ن : عبدان.

جب تک حرمت کی تعظیم کرتے رہیں گے اور جب حرمت کو ضائع کریں گے ہلاک ہو جائیں گے۔ابوعلی نے کہا کہ یہ روایت مرسل ہے۔ عبدالرحمٰن بن سابط نے عیاش بن ابوربیعہ کو نہیں پایا۔

صنعت کے ساتھ برکت

۱۱۰۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ زبدی نے ان کو یعقوب بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ سلمان ٹوکریاں بنانے کا کام کرتا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے سلمان کیا میں بھی آپ کے ساتھ کام کروں؟ اس نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کام کیا مگر وہ سلمان کے کام جیسا نہیں تھا کہتے ہیں کہ لوگ سلمان کے پاس آتے اور پوچھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کے بارے میں اور اسی کو خرید کرتے تھے۔

ہمارے شیخ ابوعبداللہ نے کہا۔کہ یہ روایت غریب الاسناد اور غریب المتن ہے۔

اور اس روایت میں اس مسئلے پر دلیل ہے کہ جو شخص کسی کی صنعت کے ساتھ برکت تلاش کرے اور اس کو متبرک سمجھے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اس کی قیمت سے زیادہ قیمت کے ساتھ اس کو خرید کرے۔

اپنے عیال کے ساتھ مہربانی کرنا

۱۱۰۱۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو ایوب نے عمرو بن سعید سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عیال کے ساتھ زیادہ مہربان ہو وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم عوالی مدینہ میں دودھ پیتے ان کی دودھ پلانے والی دائی وہیں رہتی تھی اور وہ لوگ لوہار کا کام کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تو ہم بھی ساتھ ہوتے تھے ایک مرتبہ گئے اور اس گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا کیونکہ آپ کا دودھ پلانے والا لوہار تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کو اٹھاتے تھے اس کو پیار کرتے تھے پھر واپس آجاتے تھے۔حضرت عمرو کہتے ہیں کہ جب ابراہیم بن رسول کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہو گیا ہے بے شک اس کے لئے دودھ پلانے والیاں مقرر ہیں جو اس کے رضاع کو مکمل کر رہی ہیں جنت کے اندر۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر وغیرہ اسماعیل بن علیہ سے۔

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

۱۱۰۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ ابوہریرہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اقرع بن حابس وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا۔ انه لا یرحم من لا یرحم بیشک اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو رحم نہیں کرتا۔

(۱۱۰۱۱).....اخرجه مسلم فی الفضائل (۱۵)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

۱۱۰۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو سلیمان بن ایوب بن احمد طبرانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے اور کہنے لگے کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو ہم تو ان کو بوسہ نہیں دیتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس بات کا مالک ہوں اگر اللہ نے تیرے دل سے شفقت کھینچ لی ہے۔

بچوں کے ساتھ شفقت

۱۱۰۱۴:...... اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نومولود بچے لائے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھجور چبا کر تالوں پر لگاتے تھے۔ اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر ہو اور میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں اپنے گھر والوں کے ساتھ۔

حدیث اول کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن یوسف فریابی سے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے اور بخاری و مسلم نے دوسری حدیث کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

۱۱۰۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعمرو بن محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو ابوالولید نے ان کو لیث نے سعید مقبری سے ان کو عمرو بن سلیم زرقی نے اس نے سنا ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے اور انہوں نے امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع کو اٹھا رکھا تھا جب کہ اس کی والدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اور امامہ بچی تھی۔ ابوقتادہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور امامہ آپ کی گردن پر تھی جب آپ رکوع کرتے تھے اس کو نیچے بٹھا دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تھے تو اٹھا لیتے تھے اور اس کو اپنے کندھے پر لوٹا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی نماز اسی حالت میں پوری کی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے۔

۱۱۰۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو خبر دی یونس بن بکیر نے ان کو حسین بن واقد مروزی نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اچانک حسن اور حسین سامنے آگئے ان دونوں کے جسم پر سرخ رنگ کی قمیصیں تھیں چلتے اور پھسلتے ہوئے آرہے تھے جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ منبر سے اتر کر ان کے پاس گئے اور ان دونوں کو لے لیا اس کے بعد منبر پر چڑھ کر بیٹھ گئے ایک کو ایک طرف سے دوسرے کو دوسری طرف سے بٹھایا اور پھر منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ انما اموالکم واولادکم فتنۃ یقیناً تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں۔ میں نے جب ان کو دیکھا کہ دونوں بچے چلے آرہے ہیں تو میں صبر نہیں کر سکا بلکہ میں نے اپنی بات کاٹ دی اور ان کی طرف اتر کر چلا گیا۔

۱۱۰۱۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو عبداللہ بن ہشام بن حفص بن غیاث نے ان کو علی بن حکیم اودی نے ان کو شریک نے ان کو عباس بن ذریح نے بہی سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں اسامہ بن زید دروازے کی دہلیز پر پھسل پڑے اور ان

کے چہرے پر زخم آ گیا بس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ عائشہ سے کہ اس کے چہرے سے یہ تکلیف دہ چیز صاف کر دے گویا کہ میں اس سے اذیت محسوس کررہا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس کے چہرے کو پونچھ کر صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو زیور پہناتا اور اس کو کپڑے پہناتا یہاں تک کہ میں اس کو خرچہ نفقہ دیتا۔

۱۱۰۱۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے اور صنعانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو ابوغسان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے بے شک حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے یکا یک ایک عورت ان سے اپنی بکری کا دودھ نکال رہی تھی۔ وہ دوڑی دوڑی آئی اس نے قیدیوں میں ایک بچے کو پایا اس کو جلدی سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا اور اس کو دودھ پلانے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کی ہرگز نہیں اللہ کی قسم یہ ایسا نہیں کر سکے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں کے ساتھ جس قدر یہ اپنے بچے کے ساتھ شفیق ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے سعید بن ابومریم سے۔

۱۱۰۱۹:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب تمار نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو عبداللہ بن ابوبکرہ نے یہ کہ عروہ بن زبیر نے اس کو خبر دی کہ عائشہ زوجہ رسول فرماتی ہیں کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس نے مجھ سے کھانے کے لئے کچھ مانگا مگر میرے پاس سے اس کو کچھ نہ مل سکا سوائے کھجور کے ایک دانے کے میں نے اس کو وہی ایک دانہ دے دیا اس نے اس کو لے کر آدھا آدھا کر کے ان دونوں لڑکیوں کو دے دیا اور خود کچھ نہ کھایا اس کے بعد وہ اٹھ کر چلی گئی اور اس کی بیٹیاں بھی اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے میں نے ان کو یہ خبر سنائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھائی اور بھلائی کرے وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ابوالیمان سے اور مسلم نے دارمی سے اس نے ابوالیمان سے۔

۱۱۰۲۰:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے اور محمد بن اسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی قتیبہ بن سعید نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو ابن الہاد نے یہ کہ زیاد بن ابوزیاد مولیٰ بن عیاش نے اس کو حدیث بیان کی ہے عراک بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے عمر بن عبدالعزیز سے وہ سیدہ عائشہ سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی اس نے اپنی دو بیٹیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے اس کو کھانے کے لئے تین دانے کھجور کے دیئے اس نے ایک ایک دانہ دونوں بیٹیوں کو دے دیا اور تیسرا دانہ خود کھانے کے لئے منہ کے قریب کیا ہی تھا کہ دونوں نے وہ دانہ مانگ لیا چنانچہ اس نے وہ دانہ بھی آدھا آدھا کر کے ان دونوں کو دے دیا جس کو وہ خود کھانا چاہتی تھی مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی جو اس نے کیا تھا میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا۔

بے شک اللہ نے اس عورت کے لئے اس عمل کے بدلے میں جنت واجب کر دی ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اس کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے اس کے بدلے میں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے۔

۱۱۰۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق صنعانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہا قواریری نے ان کو ابو محشر براء نے ان کو حسن بن وقاص نے ان کو حدیث بیان کی ان کی لونڈی مزینہ بنت سلیمان نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ نے اس عورت کے لئے جنت ہبہ اور عطیہ کر دی ہے کھجور کے اس دانے کے بدلے میں جس کو اس نے دو بیٹیوں کے مابین چرا تھا۔

۱۱۰۲۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن صقر نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ کوئی ایک شخص حسن بن علی سے زیادہ رسول کے ہم شکل نہیں تھا۔ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا بیٹا بھی اس کے پاس آ گیا۔ اس شخص نے اس کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ پھر اس کی بیٹی بھی اس کے پاس آ گئی اس نے اس کو بھی پکڑ کر بٹھا دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے دونوں کے درمیان انصاف کیوں نہیں کیا؟

بیٹی اور بہنوں کی پرورش پر اجر

۱۱۰۲۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن عبداللہ حرار نے ان کو ابو ہمام نے ان کو ان کے والد نے ان کو خبر دی زیاد بن خیثمہ نے زید بن علی سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے کوئی ایک شخص میری امت میں سے جو اپنی تین بیٹیوں کی عیالداری کرتا ہے ان کو پالتا ہے۔ یا تین بہنوں کا کہا تھا پھر وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے مگر وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جاتی ہیں۔

۱۱۰۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو مطر بن خلیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں زید بن علی کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک بوڑھے آدمی کا گذر ہوا جس کو شرحبیل بن سعد کہتے تھے۔ زید نے اس سے کہا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین کے پاس (یعنی امیر مدینہ) میں نے اس کو حدیث بیان کی ہے تو اس نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث حق ہے (یعنی سچی ہے تو یہ میرے ہاں سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث لوگوں سے بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان دو بیٹیوں کو پالیتا ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے جب تک وہ اس کے پاس رہتی ہیں یا وہ جب تک ان سے ساتھ رہتا ہے وہ اس کو جنت میں داخل کر دیتی ہیں۔

۱۱۰۲۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن شجاع صوفی نے ان کو ابوبکر انباری نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو عفان نے ان کو سعید بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا علی بن زید سے کہ کیسے ہے حدیث؟ کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں؟

اس نے کہا کہ محمد بن منکدر نے زعم کیا ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے اس کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں جو ان کی عیالداری کرتا ہے اور ان کی حفاظت کرے اور ان پر شفقت کرے تحقیق اس کے لئے قطعی طور پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر دو بیٹیاں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دو بیٹیاں ہوں جب بھی

(۱۱۰۲۴)..... (۱) فی ن: (أمیر المدینة)

(۱۱۰۲۵)..... (۱) فی ن: (عثمان) (۲)..... فی ن: (بزید) (۳)..... فی الأصل کما لو کانت (یموّلهن)

یہی بات ہے۔

یتیم کی پرورش کی فضیلت

۱۱۰۲۶:.... ہمیں خبر دی ابوعمرو نے اور محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابویعلی نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو ابن ابوحازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ اس طرح پر اور آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کو ملا کر فرمایا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا عبداللہ بن عبدالوہاب سے اس نے عبدالعزیز بن ابوحازم سے۔

۱۱۰۲۷:.... اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے صفوان بن سلیم سے ان کو خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا یتیم اس کا اپنا عزیز ہو یا غیر ہو ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے جب وہ شخص تقویٰ اختیار کرے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

۱۱۰۲۷:.... (مکرر ہے) اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے صفوان بن سلیم سے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور مسکینوں کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا فرمایا کہ اس کے مثل ہے جو دن بھر روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ابواویس سے اس نے مالک سے۔

۱۱۰۲۸:.... اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے صفوان بن سلیم سے اس نے ایک عورت سے اس کو انیسہ کہتے ہیں۔ اس نے ام سعید بنت مرہ فہری سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم ان کا اپنا ہو یا غیر ہو جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔ سفیان نے ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کیا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۱۱۰۲۹:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق فقیہ نے بطور املاء کے ان کو ابومسلم نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ثور بن زید سے اس نے ابوالغیث سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بیوہ مسکینوں کی سرپرستی کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جیسا ہے اور عبدالرحمن نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ یوں فرمایا تھا کہ اس کی مثال ان راتوں کو قیام کرنے والے جیسی ہے جو قیام ختم نہ کرے اور اس روزے دار کی سی ہے جو کبھی روزہ ترک نہ کرے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا اور مسلم نے صحیح میں قعنبی سے۔

۱۱۰۳۰:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحق بن عیسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے ثور سے ان کو ابوالغیث نے اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(۱۱۰۲۷).... (۱) فی أ: (والذی یلی)

یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم ان کا اپنا ہو یا غیر ہو۔ دونوں جنت میں دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے حضرت مالک نے سبابہ اور وسطیٰ انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے اسحٰق بن عیسیٰ سے۔

۱۱۰۳۱:.....اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے علی بن زید سے اس نے زرارہ بن اوفیٰ سے اس نے مالک بن عمر قشیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان کی گردن آزاد کرے وہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جائے گا اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے بدلے میں آزاد ہوگی اس کی ہڈیوں میں سے اور جو شخص اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پالے پھر اس کی معرفت نہ ہو سکے اللہ اس کو اپنی رحمت سے بعید رکھے۔ اور جو شخص کسی یتیم کو اپنے ساتھ ملالے اپنے دو مسلمان والدین کے ساتھ۔ کھانے میں پینے میں یہاں تک کہ وہ یتیم کو بے فکر کردے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

۱۱۰۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی فضیل کے سامنے اس نے ابو جریر سے یہ کہ یہ اس کی احادیث میں سے سب سے زیادہ نافع ہے جس کو انہوں نے عبداللہ بن عمر سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی ایک عورت کی مزاج پرسی کی تھی آپ نے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نہیں گمان کرتی مگر اسی تکلیف کا جو میرے ساتھ ہے (یا یوں کہا کہ یہ میرے اپنے عمل کی وجہ سے تکلیف ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت فرمائی کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ دنیا سے رخصت ہونے سے قبل یا تو کسی یتیم کی پرورش کریں یا کسی غازی اور مجاہد کے لئے اس کے جہاد کی تیاری کروائیں۔

بچہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا

۱۱۰۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابو محمد زبیری نے ان کو یحییٰ بن ابوالہیثم عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن عبداللہ بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی گود میں بیٹھا کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور میرا نام یوسف رکھا تھا۔ اس کے متابع بیان کی ہے ابونعیم نے یحییٰ سے اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا اس پر شفقت کرتے ہوئے اگرچہ اس کا باپ زندہ ہو۔

۱۱۰۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ایک آدمی سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی اپنی دل کے سخت ہو جانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا دل نرم ہو جائے تو آپ مسکینوں کو کھانا کھلائیے اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیریں۔

۱۱۰۳۵:.....اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے محمد بن واسع سے اس نے ابودرداء سے اس نے لکھا حضرت سلیمان کے پاس کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے دل کے سخت ہو جانے کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱۱۰۳۱).....(۱) فی ن : (زادۃ)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا دل نرم ہو جائے تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیریئے اور اس کو کھانا کھلایئے۔

۱۱۰۳۶:... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن زمر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اس کے لئے ہر اس بال کے بدلے میں ایک نیکی ہوگی جن کے اوپر اس کا ہاتھ جائے گا جو شخص یتیم لڑکی یا لڑکے اپنے یا غیر کے ساتھ حسن سلوک کرے گا میں اور وہ جنت میں ایسے ہوں گے اپنی دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرتے ہوئے فرمایا۔

۱۱۰۳۷:... ہمیں خبر دی ابوالفتح بن احمد بن ابوالفوارس حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابوالولید بن بردے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ اس کو ذکر کیا ہے مالک نے یحییٰ بن محمد بن طحلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے گھروں میں اللہ کے نزدیک محبوب اور پیارا گھر وہ ہوتا ہے جس میں کوئی یتیم پرورش پاتا ہو اور اس کا اکرام کیا جاتا ہو۔

بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جائے

۱۱۰۳۸:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین بن بشران نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم جہنی نے ان کو مالک بن انس نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تمہارے گھروں میں سے بہتر گھر وہ ہوتا ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جائے۔اسی روایت میں جہنی مالک سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی نصیحت

۱۱۰۳۹:... ہمیں خبر دی قاضی ابوعمر محمد بن حسین نے ان کو خبر دی احمد بن محمد دین خرزاد کازرونی نے مقام اہواز میں ان کو ابراہیم بن شریک نے ان کو احمد بن فضل نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زبیر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابزی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے تھے۔یتیم کے لئے بمنزلہ اس کے شفیق باپ کے ہو جایئے۔اور یقین جانیئے کہ آپ جیسا بوئیں گے ویسی ہی کاٹیں گے۔اور بے شک نیک عورت اپنے شوہر کے لئے اس بادشاہ کی طرح ہے جس نے سنہری پانی چڑھایا ہوا تاج پہن رکھا ہو۔اور یقین جانئے کہ گندی عورت اپنے شوہر کے لئے بوڑھے اور ضعیف آدمی کی پیٹھ پر بھاری بوجھ کی مثل ہے۔اور یقین جانئے کہ احمق آدمی کو خطبہ دینا اور نصیحت کرنا قوم میں ایسے ہے جیسے میت کے سرہانے گانا گانے والا اور آپ اللہ کی پناہ مانگئے ایسے ساتھی کے بارے میں جب آپ کو یاد ہو تو آپ کی مدد نہ کرے اور جب آپ بھول جائیں تو آپ کو یاد نہ دلائے۔کہیں فقر قبیح ہوتا ہے غنیٰ کے بعد اور اس سے زیادہ قبیح گمراہی ہوتی ہے ہدایت کے بعد۔

۱۱۰۴۰:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحاق دلبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ابی اسحاق سے اس نے عبدالرحمٰن ابن ابزی سے یا ابن ابی لیلیٰ سے کہا: اللہ کے نبی حضرت داؤد ﷺ نے فرمایا یتیم نے، کے شفیق باپ کی طرح ہو جایئے پھر بقیہ حدیث ذکر کی سوائے اس کے کہ جمال کے بارے میں کہا کالملک المتوج شیخ کبیر نے کیا اور یہ اضافہ کیا کہ تو اپنے بھائی کے ساتھ وعدہ خلافی نہ کر اس لئے کہ یہ آپس کی دشمنی پیدا کرتا ہے اور جہالت کے بعد علم کیا ہی اچھا ہے اور مالداری کے بعد تنگدستی کتنی بری ہے اور ہدایت کے بعد گمراہی کتنی بری ہے۔

یتیم کی پرورش پر ہر بال کے بدلہ نیکی ہے

۱۱۰۴۱:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن محمد قاضی نسوی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ابوالورقاء نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک لڑکا آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ میں ایک یتیم لڑکا ہوں میری ماں بیوہ ہے آپ ہمیں کھانے کے لئے کچھ دیجئے اللہ آپ کو کھلائے گا جو اس کے پاس ہے

(۱۱۰۳۹)...(۱) فی أ: (ضریک بن الفضل)

حتیٰ کہ آپ خوش ہوجائیں گے۔عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے یتیم نے کتنی اچھی بات کہی ہے۔

اے بلال ہمارے گھر میں جایئے اور ان کے پاس کھانے کے لئے جو کچھ موجود ہو لے آیئے چنانچہ حضرت بلال گئے اور کھجور کے اکیس دانے لے آئے اور لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی پر رکھ دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں سے اس کے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ہم اس ساعت کو دیکھ رہے تھے کہ بے شک آپ ہر اس یتیم کے لئے برکت کی دعا کر رہے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا کہ اس میں سے سات دانے تیرے لئے ہیں اور سات دانے تیری والدہ کے لئے ہیں اور سات دانے تیری بہن کے لئے ہیں۔ایک دانہ عشاء کے وقت کھانا اور ایک دانہ صبح کھانا۔لڑکا واپس چلا گیا یہ لڑکا مہاجرین میں سے تھا وہ جانے لگا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ لیا اور کہنے لگے اے لڑکے اللہ تعالیٰ تیری یتیمی کی تلافی فرمائے اور آپ کو اپنے باپ کا نیک جانشین بنائے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو اشارہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی جب کسی یتیم کی سرپرستی کرتا ہے اور اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی عطا کرتا ہے اور ہر بال کے بدلے میں اس کی ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

۱۱۰۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواحمد محمد بن احمد بن شعیب عدل نے ان کو علی بن عبدالرحیم صفار نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو عبدالسلام بن نہشل نے اپنے والد سے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے پاس ایک لڑکا آیا اور آکر کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یتیم ہوں اور میری ایک یتیم بہن ہے اور میری والدہ بیوہ ہے آپ ہمیں کچھ کھلا ئیے اس میں سے جو اللہ نے آپ کو کھانے کو دیا ہے اللہ آپ کو کھانے کو دے گا اس میں سے جو اس کے پاس ہے یہاں تک کہ آپ خوش ہوجائیں گے۔چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیس کھجوریں منگوائیں اور فرمایا کہ اس میں سے سات تیرے لئے ہیں اور سات تیری بہن کے لئے ہیں اور سات تیری والدہ کے لئے ہیں حضرت معاذ بن جبل نے اٹھ کر اس یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی اللہ تعالیٰ آپ کی یتیمی کی تلافی فرمائے اور آپ کو اپنے باپ کا نیک نائب اور جانشین بنائے وہ لڑکا مہاجرین کا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ میں نے تمہیں یہ سب کرتے ہوئے دیکھا اور تیری یہ شفقت دیکھی تم میں سے جو آدمی کسی یتیم کی سرپرستی قبول کرے گا اور اپنی ذمہ داری احسن طریقے پر پوری کرے گا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھے گا اور ہر بال کے بدلے میں ایک گناہ مٹائے گا اور ہر بال کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

۱۱۰۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحاق طیبی نے ان کو حسین بن علی سری نے ان کو احمد بن حسن لیثی نے ان کو محمد بن طلحہ نے عبدالمجید بن ابوعیسیٰ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ ایک لڑکا رسول اللہ کے پاس آکر رکا مسجد کے اندر اور کہنے لگا السلام علیک یارسول اللہ میں ایک یتیم لڑکا ہوں میری بیوہ ماں ہے مسکین ہے اور بیوہ بہن ہے وہ بھی مسکین ہے۔اللہ نے جو کچھ آپ کو دیا ہے اس میں سے ہمیں بھی دیجئے اللہ تعالیٰ اپنی رضا میں زیادتی کرے یہاں تک کہ آپ راضی ہوجائیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے ایسا کلام دوبارہ کہئے تیری زبان سے یہ کلمے اچھے لگے ہیں چنانچہ اس لڑکے نے اپنے الفاظ دہرائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس لے آؤ آل رسول کے گھر میں جو کچھ ہے۔کہتے ہیں ایک تھال لایا گیا اس میں ایک مٹھی بھر سے زیادہ یا مٹھی سے کم کھجوریں تھیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ یہ لے جایئے اس میں تیرے لئے اور تیری والدہ اور تیری بہن کے لئے صبح کی خوراک

(۱۱۰۴۱)......(۱) فی أ (اللمر)　　(۱۱۰۴۳)......(۱) فی أ : (بحفنة)

ہے اور میں دعا کے ساتھ تیری مدد کروں گا ان کے معاملے میں لڑکے نے وہ کھجوریں اٹھائیں اور نکل گیا جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچا تو حضرت سعد بن ابووقاص ان کو ملے انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے معلوم نہیں کہ اس نے بھی کچھ دیا اس کو یا نہیں۔

محمد بن ابوطلحہ کہتے ہیں کہ بس وہیں سے سنت جاری ہوگئی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی۔

۱۱۰۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن سوطہ نے ان کو حجر بن حارث غسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عوف قاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن بشر بن غزیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شہید ہوگئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے تو میں رو رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تسلی دی اور فرمایا چپ ہو جائیے کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں آپ کا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں ہیں۔

میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان ہو جائیں۔

اہل جنت تین طرح کے ہیں

۱۱۰۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے عیاض بن حمار سے یہ کہ اللہ کے نبی نے فرمایا۔ کہ اہل جنت تین طرح کے ہیں ایک تو صاحب اقتدار انصاف پرور دوسرا صدقہ کرنے والا مالدار۔ تیسرا مہربان نرم دل آدمی جو ہر رشتے دار کے ساتھ نرمی کرے اور مسلمان فقیر پاک دامن سوال سے بچنے والا صدقہ کرنے والا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے

۱۱۰۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اسماعیل سے۔

۱۱۰۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو روح نے ان کو شعبہ نے اس نے سنا سماک بن حرب سے اس نے سنا عبداللہ بن عمیرہ سے وہ اعشی نابینا کا خادم تھا جاہلیت میں وہ حدیث بیان کرتا ہے کہ اس نے سنا جریر بن عبداللہ وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کی میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور فرمایا کہ (کہ صرف اسلام پر نہیں) بلکہ اسلام کے ساتھ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بھی اور فرمایا کہ بے شک حال یہ ہے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔

۱۱۰۴۸:..... ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم بن حبیب بن مہران عبدی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوقابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم کرتا ہے تم لوگ اہل زمین پر رحم کرو تمہارے اوپر وہ رحم کرے گا جو آسمانوں میں ہے۔

(۱۱۰۴۵)..... اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۰۷۹)

رحمت وشفقت بد بخت کے دل سے نکال دی جاتی ہے

۱۱۰۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ بن عبداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حوضی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس لکھا منصور نے ابوعثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم صادق مصدوق سے صاحب اس حجرہ سے فرماتے تھے کہ شفقت ورحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بد بخت کے دل سے۔

۱۱۰۵۰:...... ہمیں خبر دی طلحہ بن علی بن صقر بغدادی نے بغداد میں۔ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو محمد بن ماہان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف لکھا منصور نے کہ اس نے سنا ابوعثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا صادق مصدوق صاحب اس حجرہ مبارکہ سے فرمار ہے تھے کہ رحمت نہیں نکال دی جاتی مگر بد بخت شقی کے دل سے۔

۱۱۰۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف لکھا انہوں نے اور میں نے ان کے سامنے اس کو پڑھا کہ سنا عثمان نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صاحب اس حجرہ صادق مصدوق ابوالقاسم سے وہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بد بخت کے دل سے۔

۱۱۰۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو جریر بن عثمان نے ان کو حبان بن زید شرعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا تم لوگ رحم کرو تمہارے اوپر بھی رحم کیا جائے گا۔اور تم لوگ معاف کیا کرو تمہارے لئے بھی معافی دی جائے گی۔ہلاکت ہے سخت گوئی سے ذلیل کرنے والے کے لئے اور ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لئے جو اصرار کرتے ہیں اس فعل پر جو وہ انجام دیتے ہیں اور حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

۱۱۰۵۳:...... ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ سراج نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ طویل نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابوالقاسم عامر بن زربی سے اس نے بشر بن منصور سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اس وقت جب آپ کی وفات آن پہنچی تھی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں تین بار فرمایا اللہ سے ڈرو ان لوگوں کے بارے میں جن کے مالک بنے ہیں تمہارے دائیں ہاتھ (یعنی غلاموں کے بارے میں) اللہ سے ڈرتے رہو کمزوروں کے بارے میں بیوہ عورت ہوئی یتیم بچے ہوئے۔اور اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں۔

آپ یہ آخری الفاظ بار بار دہرانے لگے۔اور وہ فرمار ہے تھے۔الصلوٰۃ حالانکہ خرخراہٹ کرر ہے تھے یہاں تک کہ آپ کی سانس نکل گئی۔

ماں کی بچے پر شفقت

۱۱۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن جعفر کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختو یہ نے ان

(۱۱۰۵۳) ...(۱) فی ن : (أبو المعتمر عامر بن رزین)

(۱۱۰۵۴) اخرجه البخاری فی الصلاۃ (۲۱۶) ومسلم فی الصلاۃ (۳۷)

کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو سعید بن قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور میں نماز لمبی کرنے کا ارادہ کرتا ہوں مگر میں کہیں سے بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں لہٰذا میں نماز مختصر کر دیتا ہوں اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں اس کی ماں کے شدت غم کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن منہال سے۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالاعلیٰ سے اس نے یزید سے۔

۱۱۰۵۵:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے رونے کی آواز سنی حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے نماز مختصر کر دی ہم نے گمان کیا کہ آپ نے ایسا کیا ہے بچے پر شفقت کرنے کے لئے کیونکہ آپ نے یہ جان لیا تھا کہ اس کی ماں ان کے ساتھ نماز میں ہوگی۔

۱۱۰۵۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ہمام بن منبہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہمیں ابوہریرہ نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین عورتیں جو اونٹوں پر سواری کرتی ہیں قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے بچے پر اس کی صغر سنی میں سب سے زیادہ شفیق ہیں اور اپنے شوہر کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی سب سے زیادہ محافظہ ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۱۱۰۵۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک بن عبداللہ نے منصور سے اس نے سالم بن ابوالجعد سے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس کا چھوٹا بچہ اس کے ساتھ تھا اس کو اٹھا رکھا تھا۔ اور دوسرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ کہتے ہیں میں اس کو نہیں جانتا مگر یہ کہا کہ وہ حمل والی تھی اس دن اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مانگا آپ نے اس کو دے دیا اس کے بعد فرمایا۔ یہ عورتیں حمل والیاں۔ بچوں کو جنم دینے والیاں اپنی اولاد پر شفقت کرنے والیاں ہیں اگر یہ اپنے شوہروں کی اطاعت شعار بھی ہوں اور نماز پڑھنے والیاں بھی تو جنت میں چلی جائیں گی۔

روایت کیا ہے شعبہ سے اس نے روایت کی منصور سے۔

۱۱۰۵۸:..... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس سے اس نے سنا ابوعمران موسیٰ بن ہارون سے اس نے احمد بن صالح سے وہ کہتے ہیں میں نے ہر چیز نرم دلی میں اور رحمت و شفقت میں دیکھی ہے یہی بات اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے **فاعف عنهم و استغفر لهم** ان سے درگذر کر لیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اور میں نے ہر طرح کا شر اور برائی دو چیزوں میں دیکھی ہے ترشروئی اور قساوت قلبی میں اور یہ بات بھی اللہ کے فرمان میں موجود ہے۔ ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ اگر آپ سخت گوئی کرنے والے سخت دل ہوتے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو یہ صحابہ کرام آپ کے اردگرد سے دور بھاگ جاتے۔

رحیم و مہربان ہی جنت میں جائیں گے

۱۱۰۵۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عیاش سکری نے ان کو محمد بن سلیمان مصیصی لوین نے ان

کو عبدالمؤمن سدوسی نے ان کو اخشن سدوسی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جنت میں صرف رحیم اور مہربان ہی جائے گا۔

لوگوں نے کہا یارسول اللہ ہر ہر آدمی ہم میں سے رحیم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی شفقت اور رحمت وہ مراد نہیں جو اپنے نفس پر ہوا پنے گھر والوں پر ہو بلکہ لوگوں پر شفقت کرتا ہو۔

۱۱۰۶۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان کاتب نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبدالجبار بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن اسحاق نے یزید بن ابوحبیب نے سنان بن سعید انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نہیں رکھتے مگر اس شخص پر جو مہربان ہو۔ ہم نے کہا یارسول اللہ ہر ایک ہم میں سے رحیم ہے آپ نے فرمایا کہ رحیم وہ نہیں ہوتا جو صرف اپنے نفس پر رحم کھائے خاص طور پر بلکہ وہ ہوتا ہے جو عمومی طور پر سب لوگوں پر رحم کھائے۔

اولاد کی خوشبو

۱۱۰۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابو میہ نے ان کو علی بن عبدالحمید نے ان کو ابوالحسن نے ان کو مندل بن علی نے عبدالمجید بن سہیل سے اس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو کی جنس سے ہے۔

۱۱۰۶۲:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد محمد بن اسحاق قرشی بن نجار نے کوفے میں ان کو ابوالقاسم بن عمرو نے ان کو ابوحصین الوداعی نے ان کو یحییٰ بن حمانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو مجالد نے ان کو عامر نے اشعث بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اور آپ کے اصحاب کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی چچازاد نے کیا کیا ہے؟ یعنی کس حال میں ہے؟ (مراد اس سے بیوی ہے) میں نے بتایا کہ اس نے بیٹا جنا ہے وہ اس وقت زچہ ہے۔ اللہ کی قسم یارسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ بیٹے کی خوشی میں آپ آج پیٹ بھر کر میرے ہاں کھانا کھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار آپ نے جب یہ بات کہی ہے۔

بے شک وہ عورتیں بزدل بنانے والی اور بخل کرنے والا بنانے والی ہوتی ہیں۔ (یا وہ اولاد ایسی ہوتی ہے۔)

اور بے شک وہ البتہ آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہیں اور دل کا پھل اور ثمرہ بھی۔

۱۱۰۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ وغیرہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو محمد بن عجلان نے یہ کہ وہب بن کیسان نے اس کو خبر دی ہے حالانکہ وہب نے عبداللہ بن عمر کو پایا تھا۔ (وہ کہتے ہیں کہ) عبداللہ بن عمر نے ایک چرواہے کو دیکھا اور اس کی بکریاں کھلے میدان میں (یا بڑی جگہ) اور انہوں نے اس کے بجائے دوسری اس سے بہتر جگہ دیکھی۔ اس کو کہا ہلاک ہو جائے اے چرواہے اس جگہ سے ہٹالے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے ہر چرواہے سے اس کے چرانے کی بابت پوچھ گچھ ہوگی۔

(۱۱۰۶۱)......(۱) فی ن : (أبو أمامة) (۲)......فی أ : (سهيل)

(۱۱۰۶۳)......(۱) فی ن : (فسيح)

نرمی زینت دیتی ہے

۱۱۰۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبید اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے مقدام بن شریح سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ وہ اونٹ پر سوار تھیں اور آپ نے اونٹ کو مارنا شروع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ نرمی کو لازم پکڑیئے کیونکہ نرمی جس چیز میں آتی ہے اس کو زینت دے دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی کھینچ لی جاتی ہے ان کو عیب دار کر دیتی ہے۔

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

مؤمن رفیق ورحیم ہوتا ہے

۱۱۰۶۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبدالرحمن بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو ابوعبیدہ عبدالواحد بن واصل نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے پر اس قدر عطا کرتا ہے جو درشتی اور سختی کرنے پر نہیں کرتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے لوگوں کے ساتھ وہ روش اختیار کرو جو آسان ہو۔ حضرت قتادہ نے فرمایا بے شک مؤمن لوگ رفقاء اور رحماء ہوتے ہیں۔

چوپائے پر رحم کرنے پر اجر

۱۱۰۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو محمود بن خالد دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو عبید اللہ بن زیاد بکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ بشر کے دو بیٹوں کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کر چکے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم کرے کوئی آدمی ہم میں سے سواری کے جانور کے اوپر سوار ہوتا پھر وہ اس کو چابک کے ساتھ مارتا بھی ہے یا اس کی لگام کھینچتا ہے یہ بتایئے کہ تم دونوں نے اس بارے میں کوئی شئی سنی تھی ان دونوں نے کہا کہ ہم نے تو اس بارے کوئی چیز نہیں سنی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک عورت نے اندر سے مجھے پکارا اور کہنے لگی اے میاں سائل بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے۔

مامن دابة فى الارض ولاطائر يطير بجناحيه الا امم امثالكم ما فرطنا فى الكتاب من شئ ثم الى ربهم يحشرون

نہیں کوئی چوپایہ جانور زمین پر اور نہ ہی کوئی پرندہ جو اپنے پروں کے ساتھ پرواز کرتا ہے مگر وہ سب امتیں اور جماعتیں ہیں تمہاری مثل ہم نے کتاب اللہ میں کوئی چیز چھوڑی نہیں ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے۔

اس کے بعد ان دونوں بھائیوں نے بتایا کہ یہ محترمہ جواب دینے والی ہماری بڑی بہن ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا چکی ہیں۔

۱۱۰۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابوقلابہ رکاشی عبداللہ بن محمد نے ان کو علی بن جعد نے ان کو علی بن فضل نے ان کو یونس بن عبید نے معاویہ بن قرہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہوں پس میں اس پر رحم بھی کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

(۱۱۰۶۴)..... اخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۱۵۱٦)　(۱۱۰٦۵)..... (۱) فى ن: (الحربى)

(۱۱۰٦۷)..... (۱) فى ن: (مرة)

۱۱۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن مجبور دھان نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ حضرمی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن جمحی نے یونس بن عبید سے اس نے حسن سے اس نے معقل بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ بے شک میں بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہوں اور میں اس پر شفقت بھی کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر رحم کرتا ہے اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ دونوں اسنادوں میں ضعف ہے۔

۱۱۰۶۹:......اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن علیہ نے ایک آدمی سے اس نے زیاد بن مخراق سے اس نے معاویہ بن قرہ سے اس نے اپنے والد سے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ بے شک میں بکری کو ذبح کرتا ہوں اور میں اس پر شفقت بھی کرتا ہوں یا یوں کہا تھا۔ بے شک میں رحم کرتا ہوں بکری پر اس کو ذبح کرنے سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ایک آدمی سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے زیاد بن مخراق سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے جماعت نے ابن علیہ سے اس نے زیادہ بن مخراق سے واللہ اعلم۔

۱۱۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن مکرم نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ولید بن جمیل ابوالحجاج یمامی نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم کرتا ہے اگرچہ چڑیا کے ذبح کرنے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم کرے گا۔

سلیمان بن رجاء نے ولید سے اس کی متابع روایت ذکر کی ہے۔

۱۱۰۷۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن بشران نے بطور املاء کے مسجد رصافہ میں ان کو ابوسہل احمد بن عبداللہ بن زیاد قطان سے اس نے ابوالاشعث سے اس نے شداد بن اوس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شئی پر احسان کرنے اور اچھائی کرنے کو فرض کیا ہے لازمی قرار دیا ہے چنانچہ جب قتل کرنے لگو تو بھی بہتر طریقہ سے قتل کرو یا بھلائی کے ساتھ کرو (یعنی ایذا دے دے کر نہ کرو) اور جب ذبح کرنے لگو تو احسن طریقے پر ذبح کرو چاہئے کہ ایک تمہارا اپنی چھری کو تیز کرلیا کرے اور چاہئے کہ وہ اپنی ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

مجلس مین سے ایک آدمی نے کہا ہمیں حدیث بیان کی علی بن عاصم نے ان کو خالد نے اس نے اس کو سنا یزید سے اس نے کہا کہ ہمیں اس کی حدیث بیان کی سفیان نے خالد سے اور بے شک خالد بھی اس وقت زندہ تھے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان ثوری سے۔

ذبح کے لئے چھری جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے

۱۱۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی نے اس نے احمد بن حازم سے اس نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اس نے اسرائیل سے اس نے منصور سے اس نے خالد حذاء سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابواسماء سے اس نے ابوالاشعث صنعانی سے اس

(۱۱۰۷۰)......(۱) فی ن : (الیمامی)

اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۵۴۲/۷) (۱۱۰۷۱)......(۱) فی ن : (العطار)

نے شداد بن اوس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کہا ہے اسرائیل نے اور مخالفت کی ہے اس کی جریر نے اور اس کو روایت کیا ہے منصور سے مثل روایت ثوری کے اور اس کے علاوہ دیگر نے خالد سے روایت کی ہے۔

۱۱۰۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے صالح مولیٰ توأمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یا ممنوع ہے کہ آپ اپنی چھری کو ایسی جگہ تیز کریں جب کہ جانور تیری طرف دیکھ رہا ہو جب آپ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ کر چکے ہوں۔

۱۱۰۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن جعفر طالقانی نے ان کو عقیل ابن شہاب سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا چھری کو تیز کرنے کا اور جانور سے اس کو چھپانے کا اور حکم فرمایا تھا کہ جب ایک تمہارا ذبح کرنا چاہے تو ذبح کرنے کا سامان تیار کرے۔

چڑیا کے قتل پر بروز قیامت پوچھ گچھ ہوگی

۱۱۰۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور ابن عیینہ نے اور حدیث ابن عیینہ زیادہ مکمل ہے جو کہ مروی ہے عمرو بن دینار سے اس نے صہیب مولیٰ ابن عامر سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: جو شخص ناحق کسی چڑیا کو مار دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کے بارے میں ضرور پوچھے گا۔ پوچھا گیا کہ اس کا حق کیا ہے۔ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے پھر اس کو کھا جائے یوں ہی اس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔

۱۱۰۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن عون حراز نے ان کو ابوعبیدہ یعنی حداد نے ان کو خلف بن مہران نے ابوربیع عدوی سے اور وہ ثقہ اور پسندیدہ راوی تھے ان کو حدیث بیان کی عامر احول نے صالح بن دینار سے اس نے عمرو بن شرید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شرید سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص نے بے کار میں کسی چڑیا کو قتل کر دیا۔ قیامت کے دن وہ اس سے بدلہ لے گی اللہ کے نزدیک۔ یا استغاثہ دائر کرے گی۔ کہ یا رب اس نے ناحق مجھے قتل کیا تھا اور مجھے کسی فائدے کے لئے نہیں مارا تھا۔

احمد بن حنبل نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے، ابوعبیدہ سے اور وہ عبدالواحد بن واصل ہے۔

چونٹیوں اور بلیوں کے ساتھ شفقت کرنا

۱۱۰۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو اویس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں صالح بن کیسان کے پاس اس کے گھر پر آیا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنی بلی کے لئے روٹی کے ٹکڑے توڑ رہے تھے اس کے بعد توڑ رہے تھے اپنے کبوتروں کے لئے جو انہوں نے رکھے ہوئے تھے ان کو کھلا رہے تھے۔

۱۱۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو سعید بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ پھر میں ملا سعد سے اس نے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے اس نے جس نے عدی بن حاتم کو دیکھا تھا وہ چونٹیوں کے لئے روٹی توڑ رہے تھے۔

(۱۱۰۷۵)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۷۹)

(۱۱۰۷۶)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۱۷۳۷/۵)

۱۱۰۷۹: ..... اور اس کو روایت کیا ہے اس کے سوا نے سعید بن شیبان نے اس نے ابوسودہ نہمی سے اس نے عدی سے اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے بے شک یہ چیز پڑوس میں رہنے والیاں ہیں ان کا حق ہے۔

ماں سے اولاد کو جدا نہ کیا جائے

۱۱۰۸۰: ..... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے بن ابوعزرہ نے ان کو عون بن سلام نے ان کو ابومرثد نے حکم بن عیینہ سے اس نے میمون بن ابوشبیب سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا میں نے اس کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے بیٹے کو رد کرنے کا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ایسا نہ کرو یا تو دونوں کو اکھٹے فروخت کر دو یا دونوں کو رکھ لو۔

۱۱۰۸۱: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو خالد بن حمید نے علاء بن کثیر سے اس نے ابوایوب انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جو شخص جدائی کرے گا درمیان ماں کے اور اس کے بیٹے کے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے درمیان اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی کرے گا۔

۱۱۰۸۱: ..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل میں سے اس نے ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور سے بطور املاء کے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابان بن صالح نے نقادہ اسلمی بن خزیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں اس کو آپ کے لئے ھدیہ کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کر۔

۱۱۰۸۲: ..... ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار صوفی خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے ہیں ان کو خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس نے بچھڑے کو اس کی ماں کے سامنے ذبح کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ شل کر دیا تھا (وہ سوکھ گیا تھا) ایک دن وہ بیٹھا ہوا تھا اچانک کسی پرندے کا بچہ اپنے آشیانے کے نیچے گر گیا اور وہ اپنے ماں باپ کی طرف اچک رہا تھا اور اس کے ماں باپ اس کی طرف پریشان ہو رہے تھے اس نے اس بچے کو اٹھا کر واپس اس کے آشیانے میں رکھ دیا تھا اس پر شفقت کرتے ہوئے۔ اس کے رحم کرنے کی وجہ سے اللہ نے اس پر رحم کر دیا اور اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کا ہاتھ واپس درست کر دیا تھا۔

بلاضرورت جانور پر سواری نہ کی جائے

۱۱۰۸۳: ..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی سے اس نے ابومریم سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ تم اپنی سواریوں کی پیٹھ کو منبر بنانے سے اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اس لئے کہ تم ان کے ذریعے سفر کر کے اپنے شہر تک پہنچ سکو جہاں تم ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتے مگر انتہاء تنگی اور سختی کے ساتھ اللہ نے تمہارے لئے زمین بنائی ہے پس اسی پر اپنی حاجات پوری کیا کرو۔

امام احمد حنبل نے فرمایا، یہ ممانعت اس شخص کے بارے میں جو بلاضرورت ان پر سوار ہو جائے۔ یعنی بغیر سفر کی ضرورت کے اور بغیر لوگوں کو اطلاع کرنے اور اپنی کلام پہنچانے کی ضرورت کے جس کے پہچانے کی ضرورت ہو اور وہاں پر نہ ہو تو سواری پر چڑھ جائے۔

(۱۱۰۷۹) ..... (۱) سقط من (ن) (۱۱۰۸۱) ..... مکرر۔ (۲) فی ن : (أبوسعید الحمانی نا العقیلی)

(۱۱۰۸۲) ..... (۱) فی ن : (یسار)

ایمان کا چھہترواں شعبہ

لوگوں کے مابین اصلاح کرنا جب وہ باہم گتھم گتھا ہو جائیں اور ان کے درمیان فساد پڑ جائے

خواہ کسی خونریزی کی وجہ فساد ہو جو ان میں ہو گئی ہو۔ یا کسی مخفوظ مال کی وجہ سے ہو جس پر ان میں سے بعض نے ناحق قبضہ کر لیا ہو۔ یا کسی شئی کو حاصل کرنے کی رغبت کی وجہ سے ہو ان کے درمیان واقعہ ہو گئی ہو یا اس کے علاوہ دیگر ایسے اسباب میں سے کوئی سبب ہو یا بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے اور محبت اور دوستی کو کاٹ دیتا ہے۔

(۱)..... چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لاخير في كثير من نجواهم الا من امربصدقة اومعروف او اصلاح بين الناس.

ان لوگوں کی زیادہ تر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی ہاں مگر وہ شخص جو صدقہ کرنے کی بات کر رہا ہو یا کسی اچھائی کی یا لوگوں کے مابین اصلاح کرنے کی۔

(تو معلوم ہوا کہ اصلاح بين الناس عنداللہ مطلوب ہے اور محبوب چیز ہے اس لئے ایمان کا شعبہ ہے۔)

(۲)..... نیز ارشاد ہے۔

انما المؤمنون اخوة فاصلحوا بين اخويكم.

بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو۔

یعنی تم میں سے ہر دو کے درمیان۔ اور اپنے قرابت کے بھائیوں کے درمیان۔ تو معنی ہے کہ ان کی جماعت اور ان کی وحدت کے درمیان جب ان کے درمیان جو وحدت ومحبت ہے جب اس میں فساد آ جائے۔

(۳)..... نیز ارشاد باری ہے۔

وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلاجناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحاً والصلح خير.

اگر کوئی عورت ڈرے اپنے شوہر سے مخالفت کرنے یا اعتراض کرنے کا تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان کے درمیان تیسرا صلح کرا دے اور صلح کرانا بہتر ہے۔

(۴)..... نیز ارشاد باری ہے۔

وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكماً من اهله وحكمًا من اهلها ان يريدا اصلاحاً يوفق الله بينهما.

اگر تم لوگ میاں بیوی کے درمیان مخالفت کرنے کا خوف کرو تو بھیج دو ایک فیصلہ کرنے والا شوہر کے خاندان سے اور ایک بیوی کے خاندان سے اگر وہ دونوں اصلاح کا ارادہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دونوں کے مابین موافقت پیدا کر دے گا۔

نیز۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا تھا اس شخص کے لئے جو اصلاح کرانے میں کسی طرح کا کوئی مالی بوجھ خود برداشت کرنے کی ضرورت سمجھے اور برداشت کرے اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ صدقات واجبہ میں اس قدر لے سکتا ہے جس کے ساتھ وہاں قرض کو ادا کرنے میں مدد لے سکے اگر چہ وہ خود مالدار بھی ہو یہ بات اصلاح میں ترغیب کی طرف راجع ہے اور ان لوگوں سے تخفیف اور معاملے کو آسان کرنے کی طرف راجع ہے جو اصلاح کروانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں تا کہ یہ تخفیف اور یہ آسانی ان کے لئے معاملے میں پڑنے کا باعث اور سبب بن سکے۔

۱۱۰۸۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عباد

بن عوام نے ان کو سفیان بن حسین نے الحکم سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

اتقوا اللّٰہ و اصلحوا ذات بینکم

اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں اصلاح رکھو۔

فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے اہل ایمان پر کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور آپس میں صلح رکھیں۔

۱۱۰۸۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن بن ابوالعباس نے سائب بن مہجان سے جو اہل شام میں سے ایلیاء (بیت المقدس) کے رہنے والے تھے اور وہ اصحاب رسول کو مل چکے تھے ایک حدیث کے بارے میں جس کو انہوں نے ذکر کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ملک شام میں داخل ہوئے تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی تذکیر فرمائی۔ اور امر بالمعروف کیا نہی عن المنکر کی (بھلائی کی تلقین کی اور برائی سے روکا۔) اس کے بعد انہوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے تھے جیسے میں آپ لوگوں میں کھڑا ہوں۔ انہوں نے اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور صلہ رحمی کرنے کا اور آپس میں صلاح کا اور بنا کر رکھنے کا۔ اور انہوں نے فرمایا تھا تم لوگ اپنے اوپر جماعت کو لازم رکھنا بے شک اللہ کی تائید والا ہاتھ جماعت کے اوپر ہوتا ہے۔ اور بے شک شیطان اکیلے انسان کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اکیلا خلوت میں نہ رہے بے شک شیطان ان میں تیسرا ہوتا ہے۔ جس شخص کو اس کی برائی بری لگے اور اس کی نیکی اس کو اچھی لگے تو یہ مسلم مؤمن کی نشانی ہے۔ اور منافق کی علامت وہ ہے جو اس کو اس کی برائی بری نہ لگے اور اس کی نیکی اس کو خوش نہ کرے۔ اگر خیر کا عمل کرتا ہے تو وہ اس پر اللہ سے امید نہیں کرتا۔ اور اگر وہ برائی کا عمل کرتا ہے تو وہ اللہ سے سزا اور پکڑ کا خوف نہیں کرتا اس برائی پر۔

طلب دنیا میں اجمال و اختصار سے کام لو کیونکہ تمہارے رزقوں کی ذمہ داری اللہ نے لے لی ہے اور ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان کر دیئے گئے ہیں جو وہ عمل کرنے والا تھا، اللہ سے مدد مانگو اپنے اعمال پر پس بے شک وہی مٹا سکتا ہے جو چاہے اور باقی رکھتا ہے جو چاہے اسی کے قبضے میں ہے اصل کتاب۔ اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اور ان پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ السلام علیکم۔

یہ خطبہ ہے عمر بن خطاب کا اہل شام پر جسے اس نے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۰۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو اسرائیل نے ان کو بہز بن حکیم نے

اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہم اپنے مال آپس میں ایک دوسرے سے مانگتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آدمی مانگ سکتا ہے کسی حاجت میں یا گردن آزاد کرنے میں اور اس لئے تاکہ اپنی قوم میں صلاح کروائے جب اپنی ضرورت و حاجت کو پوری کر لے پھر سوال کرنے اور مانگنے سے رک جائے اور کسی کی ایک روایت میں ہے استعف پھر رک جا۔

ہر جوڑے کے بدلہ صدقہ لازم ہے

۱۱۰۸۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو کسی نے یعنی عبداللہ بن بکر نے ان کو بہز بن حکیم نے۔

(۱۱۰۸۵)......(۱) فی ن: (العیاء)

۱۱۰۸۸:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبید اللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے۔ ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت ہے جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ان کے ہر ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ کرنا لازم ہے ہر دن جو ان پر سورج طلوع کرتا ہے۔

فرمایا کہ جو کچھ دو آدمیوں میں فیصلہ اور عدالت کرتا ہے یہ صدقہ ہے۔ اور کسی انسان کی سواری پر کوئی مدد کرتا ہے اس کو اس پر چڑھاتا یا اس کو اس پر کوئی چیز اٹھا کر دیتا ہے یہ صدقہ ہے۔ اور پاکیزہ بات کہہ دینا صدقہ ہے۔ اور نماز کی طرف ہر قدم جو چلتا ہے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

صدقہ کا افضل درجہ

۱۱۰۸۸:.....(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوعمرو بن سماک نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اس نے عمرو بن مرہ سے اس نے سالم بن ابوالجعد سے اس نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں صیام صلوٰۃ اور صدقہ کا افضل درجہ نہ بتادوں؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیے آپ نے فرمایا آپس میں اصلاح اور جوڑ پیدا کرنا۔ آپ نے فرمایا کہ آپس میں فساد اور توڑ یہ مونڈ دینے والی چیز ہے (یعنی برکت کو صاف کر دینے اور مٹا دینے والی ہے) اور ابن سماک کی ایک روایت میں ہے۔

بے شک آپس میں فساد ہی تباہ کر دینے والی بلا ہے۔

روزہ اور صدقہ سے بہتر چیز

۱۱۰۸۹:.....محمد بن فضل نے اس کے خلاف بیان کیا ہے پس اس کو روایت کیا ہے اعمش نے سالم سے اس نے ابودرداء سے اسی قول کو۔ اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے ابوادریس سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کیا میں تمہیں خبر دوں ایسی چیز کی جو تمہارے لئے روزوں سے اور صدقہ سے بہتر ہو وہ ہے آپس میں اصلاح بچاؤ تم اپنے آپ کو بغض سے ناچاکی سے بے شک وہ مونڈ دینے والی چیز ہے۔

۱۱۰۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوعلی میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے انہوں نے اس کو بطور موقوف روایت ذکر کیا ہے۔

اور اسی طرح اس کو مکحول نے روایت کیا ہے ابوادریس سے اس نے ابودرداء سے اسی قول کو۔

۱۱۰۹۱:.....اور روایت کیا ہے یونس بن میسرہ بن حلبیس نے اس نے ابوادریس خولانی سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ابن آدم نہیں عمل کرتا کسی شئی کا جو افضل ہو نماز سے اور آپس میں اصلاح اور حسن خلق سے۔ (یعنی یہ تینوں کام افضل ہیں۔)

☆.....في الأصل عن أم الدرداء عن أبي الدرداء ومشطوب علی (عن أبي الدرداء)

ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن حجاج نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۹۲:.....فرماتے ہیں کہ اور ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو راشد بن عبداللہ معافری نے ان کو عبداللہ بن یزید نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل صدقہ آپس میں اصلاح کروانا ہے۔

۱۱۰۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو عیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ مروزی نے ان کو علی بن حجر نے ان کو علی بن ثابت جزری نے وازع سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوایوب کیا میں آپ کو خبر نہ دوں اس چیز کے بارے میں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اجر کو بہت بڑا کر دیتے ہیں اور جس کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ وہ جو لوگوں کے درمیان اصلاح کے لئے چلے جب وہ باہم بغض کا شکار ہو جائیں اور آپس میں فساد برپا کریں۔ یہ کام کرنا صدقہ ہے اللہ تعالیٰ اس جگہ کو پسند فرماتے ہیں۔ اس کے ساتھ وازع متفرد ہے ابوسلمہ سے اور روایت کی گئی ہے۔ دوسرے طریق سے جو کہ ضعیف ہے ابو ایوب سے۔

۱۱۰۹۴:.....جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالصباح شامی نے ان کو عبدالعزیز شامی نے ان کو ان کے والد نے ابوایوب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تھا اے ابوایوب کیا میں تمہیں صدقہ پر دلالت کروں اللہ اور اس کا رسول اس کی جگہ کو پسند کرتا ہے؟ ابوایوب نے کہا ضرور بتائیے یا رسول اللہ! فرمایا آپ لوگوں کے درمیان اصلاح کرادیا کریں جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ فساد مچائیں اور ان کو باہم قریب کر دیا کریں جب وہ ایک دوسرے سے بعید ہو جایا کریں۔

صلح کے لئے جھوٹ بولنا جھوٹ نہیں

۱۱۰۹۵:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے (جو شخص جھوٹ بول کر) دو شخصوں کے درمیان صلاح کرادے پس خیر کی بات کہے یا چغلی کرے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے اس نے معمر سے۔

۱۱۰۹۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ابن شہاب سے کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے حمید بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ام کلثوم عقبہ بن معیط سے اس خاتون نے اس کو خبر دی کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

آپ فرماتے تھے وہ شخص کذاب نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کر دے خواہ وہ اچھی بات کہے یا چغلی کرے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ وہ کسی چیز میں رخصت دیتے ہوں جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر تین مواقع پر جنگ میں اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور مرد کا اپنی عورت سے اور عورت کا اپنے مرد سے بات کرنا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث بن وہب سے اس نے یونس سے مختصر طور پر۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث صالح سے اس نے

(۱۱۰۹۵).....أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۶۵۶)

زہری سے۔

۱۱۰۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے اس نے ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز سے اس نے احمد بن ملاعب بن حسان سے اس نے عبدالرحمٰن بن واقد سے اس نے ابومحمد بصری مسلمہ بن علقمہ سے اس نے داؤد بن ہند سے اس نے شہر بن حوشب سے اس نے زبرقان سے اس نے نواس بن سمعان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جھوٹ بولنا درست نہیں ہے مگر تین مواقع پر جنگ میں کیونکہ وہ دھوکہ ہوتی ہے (اور اس وقت جب) آدمی اپنی بیوی کو راضی کر رہا ہو (اور اس وقت جب) آدمی دو کے درمیان صلح کرار ہا ہو۔

۱۱۰۹۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ درست نہیں ہو سکتا مگر تین مواقع پر آدمی جھوٹ بولے اپنی عورت سے تاکہ وہ اس سے خوش ہو جائے۔ یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے کے لئے یا جھوٹ بولے جنگ میں۔

فصل

فرمایا کہ جب لوگوں کے درمیان صلح کرانا واجب ہے جس جگہ انہوں نے فساد برپا کر رکھا ہو تو یہاں سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ لوگوں کے درمیان فساد برپا کرنے کو ترک کرنا۔ چغل خوری سے اجتناب کر کے۔ مار پٹائی سے اور لوگون کے درمیان جھگڑا کرانے سے تو یہ واجب ہے اور سب سے زیادہ لازم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسی خرابی کی وجہ جادوگروں کی خدمت بیان کی ہے۔ چنانچہ ارشاد فیتعلمون منھما مایفرقون بہ بین المرء وزوجہ کہ جادوگر ہاروت ماروت سے وہ عمل سیکھتے تھے جس کے ذریعے وہ آدمی کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

چغل خور اور پیشاب سے احتیاط نہ کرنے والے کے لئے وعید

۱۱۰۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم بن ابوہاشم علوی نے دونوں نے کہا ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجاہد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں طاؤس سے اس نے ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گذرے اور فرمایا کہ وہ دونوں عذاب دیئے جا رہے ہیں مگر کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیئے جا رہے بلکہ دونوں میں سے ایک تو چغل خوری کرتا رہتا تھا اور دوسرا ایسا تھا کہ وہ پیشاب سے صفائی نہیں رکھتا تھا۔ حضرت وکیع نے کہا کہ وہ پیشاب سے بچتے نہیں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی تر چھڑی منگوائی اور اس کو چیر کر دو حصوں میں کیا اور ایک حصے کو ایک قبر پر دوسرے کو دوسری قبر پر گاڑ دیا اس کے بعد فرمایا۔ شاید کہ عذاب ہلکا کر دیا جائے ان دونوں سے جب تک وہ خشک نہ ہونے پائیں۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث وکیع سے۔

۱۱۱۰۰:......ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسین نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ابوجعفر نفیلی نے ان کو خلید بن دعلج نے قتادہ سے اس نے اس سے مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو قبر میں عذاب دیا جا رہا تھا غیبت کرنے کی وجہ سے اور دوسرا آدمی عذاب دیا جا رہا تھا قبر میں پیشاب کی وجہ سے اور تیسرا آدمی اپنی قبر میں عذاب دیا جا رہا تھا چغل خوری سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کرنا کہ نہیں عذاب دیئے جا رہے ہیں کسی بڑے گناہ میں اس سے یہ مراد نہیں لی جا رہی کہ یہ

(۱۱۱۰۰)......(۱) فی ن : (العقیلی)

گناہ چھوٹا ہے بلکہ اس سے مراد ہے معاملے کا آسان ہونا یعنی ان سے بچنا آسان تھا مشکل نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا

۱۱۱۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوالعباس احمد بن علی بن حسن کسائی مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن محمد احمد بن ابوالموت نے بطور املاء نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنصر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر مروزی نے اور تمیم بن محمد نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شیبان بن فروخ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان سب نے کہا کہ ان کو خبر دی مہدی نے میمون سے ان کو واصل احدب نے ان کو ابووائل نے حذیفہ سے اس کو خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی بات میں چغل خوری کرتا تھا (یا جھوٹی بات کرتا تھا) حضرت حذیفہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خوری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

اور حدیث شیبان اور حدیث سعید میں ہے کہ اس کو خبر پہنچی ہے اس آدمی کے بارے میں جو بات میں جھوٹ اور چغلی کرتا تھا۔ اور سعید بن واصل حدیث کی روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ابووائل نے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروخ اور عبداللہ بن محمد بن اسماء سے۔

۱۱۱۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو عباس بن محمد بن حاتم دوری نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ہمام سے وہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا حضرت حذیفہ کے پاس ایک آدمی گذرا لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث کو مرفوع کرتا ہے سلطان تک پھر حذیفہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا جنت میں قتات۔ اعمش نے کہا کہ قتات نمام (چغل خور ہوتا) ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث منصور سے اس نے ابراہیم سے۔

۱۱۱۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو احمد بن سلمہ نے اور عبداللہ بن محمد نے دونوں نے کہا ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں عضہ (تفرقہ ڈالنے والا جھوٹ) کیا ہے یہ چغل خوری ہے لوگوں کے درمیان پھوٹ پیدا کرنے والی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۱۱۱۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابراہیم بن ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ کہتے تھے جاہلیت میں کہ کاٹ دینے اور تفرقہ پیدا کرنے والی خبر جادو ہے مگر آج کے دور میں وہ چیز تمہارے اندر چغل خوری ہے۔ کہا گیا کہ کس نے کہا اور یہ کہا کہ آدمی کو جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اس کو بیان کردے۔

۱۱۱۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے اور ابوعلی روذباری نے کہا ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو ابن اخی زہری نے زہری سے اس نے عروہ بن حمید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوایوب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عضہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بعض لوگوں کی بات

(۱۱۱۰۲)......(۱) فی ن : (الجبری)

ایسے بعض تک نقل کر کے پہنچانا جوان کے درمیان فساد برپا کر دے۔یعنی لگی بجھائی کرنا۔(ادھر کی بات ادھر کرنا)اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک کی حدیث سے اسی لفظ کے ساتھ۔

۱۱۱۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوالعلاء کوفی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو جراح بن ملیح نے ان کو ابورافع نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ مکر اور دھوکہ کرنے والا جہنم میں ہوگا تو میں سب لوگوں سے بڑا مکار ہوتا جراح بن ملیح یہ وہی بہروانی حمصی ہے۔

بہترین اور بدترین لوگ

۱۱۱۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو داؤد عطار نے ان کو ابن خثیم مکی نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید سے اس نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو .....

۱۱۱۰۸:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عیاش نے ان کو ابن خثیم مکی نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔کیا میں تمہیں تمہارے بہترین اور تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں خبر نہ دے دوں؟

لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہ تمہارے بہترین لوگ تو وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھو تو اللہ یاد آ جائے اور تمہارے بدترین لوگ وہ ہیں جو ہر وقت چغل خوری کرنے میں لگے رہتے ہیں۔جو باہم محبت پیار سے رہنے والوں میں تفریق ڈال دیتے ہیں۔جو پاک دامن لوگوں کو بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں۔اور داؤد کی ایک روایت میں ہے۔کہ کیا میں تمہارے بہتر لوگوں کے بارے میں بتاؤں لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔فرمایا بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھیں اللہ یاد آ جائے۔تمہارے شریروں کے بارے میں بتادوں؟لوگوں نے کہا کہ بالکل بتائیں فرمایا کہ تمہارے شریر وہ لوگ ہیں جو چغل خوری میں لگے رہتے ہیں جو محبت کرنے والوں میں فساد ڈالتے ہیں۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چغل خوری کی ممانعت

۱۱۱۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن حسن مہری مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوطاہر محمد بن عبدالغنی نے ان کو ابوبکر بن عبدالوارث نے وہ کہتے ہیں کہ یہ پڑھی گئی یونس بن عبدالاعلیٰ کے سامنے۔

اور میں نے سنا تھا انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوحاتم حنظلی محمد بن ادریس نے ان کو ابوبکر بن ابوعتاب اعین نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے سندی سے اس نے ولید سے اس نے زید سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کوئی خبر نہ پہنچانا میرے اصحاب میں سے۔

کسی ایک کی کسی شئی کے بارے میں بے شک میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میں سینے کا سلامتی والا ہوں(یعنی دل کی سلامتی والا ہوں میرے دل کو کوئی تمہاری طرف سے صدمہ نہ ہو۔)

یہ روایت غریب ہے اکابر کی اصاغر سے روایت میں اور یہی روایت ہے یونس کی ابوحاتم سے۔

۱۱۱۱۰:.....اور تحقیق ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو

(۱۱۱۰۶).....(۱) فی ن: (الھرانی)　(۱۱۱۰۹).....(۱) فی ن: (ابن فھر)

اسرائیل نے سدی سے اس نے ولید بن ابوہاشم سے اس نے زید بن زائدہ سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے کوئی شخص کسی شخص کے بارے میں کوئی چیز نہ پہنچائے میرے اصحاب کی بے شک میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہاری طرف آؤں تو سینے کی سلامتی والا ہوں۔

۱۱۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو بشر بن احمد نے ان کو احمد بن حسین بن نصر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ پھر اس نے ذکر کیا۔

۱۱۱۱۲:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو بشر نے ان کو احمد نے ان کو علی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوحسین نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کوئی ایک مجھے کسی ایک کے بارے میں کوئی خبر نہ پہنچائے میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تمہارے لئے سالم ہو۔ یہ روایت مرسل ہے۔

چغل خور کا فساد جادوگر کے فساد سے بڑا ہے

۱۱۱۱۳:......اور ہم نے روایت کی حسن سے بطور مرسل روایت۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت لگانے کو قبول نہیں کرتے تھے یا تہمت کی بات کو نہیں مانتے تھے اور (فرماتے تھے) کہ کوئی ایک کسی ایک کی تصدیق نہ کرے۔

۱۱۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن رومی نے ان کو نضر بن محمد یمامی نے عکرمہ بن عمار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ فرماتے تھے۔ کہ چغل خور ایک لمحے میں وہ فساد برپا کر دیتا ہے جو جادوگر مہینے میں نہیں کر سکتا۔ اور کہا ہے دوسرے مقام پر فوائد میں سے صنعانی سے اس نے عبداللہ بن محمد یمامی سے۔

۱۱۱۱۴:......(مکرر ہے) اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک چغل خوری کرنے والا البتہ لوگوں میں ایک دن میں اس قدر فساد ڈال دیتا ہے جو ساحر ایک مہینے میں بھی نہیں ڈال سکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان......خائن ہم میں سے نہیں ہے

۱۱۱۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحیم بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالجواب احوص بن جواب نے ان کو عمار بن زریق نے عبداللہ بن ابوعیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اس نے عکرمہ سے اس نے یحییٰ بن یعمر سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خیانت کرے خادم کی اس کے اہل پر وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی عورت کو بگاڑے اس کے شوہر کے خلاف وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۱۱۱۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ولید بن ثعلبہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱۱۱۱۴)......(۱) فی ن : (البرق) (۱۱۱۱۶)......(۱) فی ن : (أبی

جوشخص امانت میں خیانت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جوشخص کسی کی بیوی سے خیانت کرے خفیہ تعلق قائم کرے یا کسی کے مملوک سے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۱۱۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو عبداللہ بن محمد ہانی نے ان کو ابن سحیم مبارک بن سحیم نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جوشخص کسی مؤمن کو خوف زدہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوف سے امن نہیں دے گا اور جوشخص کسی مؤمن کے خلاف چلے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مقام رسوائی اور ذلت پر کھڑا کرے گا قیامت کے دن اس روایت کے ساتھ مبارک بن سحیم کا تفرد ہے عبدالعزیز سے۔

تین عمدہ صفات

۱۱۱۱۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جریج نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عمرو نے ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف عجلت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ما اعجلک عن قومک یاموسیٰ. قال هم اولاء علی اثری وعجلت الیک رب لترضی.

اے موسیٰ کس چیز نے تجھے جلدی کی تھی تیری قوم سے انہوں نے کہا وہ لوگ یہ ہیں میرے پیچھے اور میں نے تیری طرف جلدی کی ہے اے میرے رب تاکہ تو راضی ہو جائے۔

فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرش کے سائے تلے ایک آدمی کو دیکھا تو آپ کو حیرانی ہوئی اس نے پوچھا کہ اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ تو نہیں بتاؤں گا کہ یہ کون ہے مگر یہ بتادوں گا کہ اس میں تین صفتیں تھیں۔ یہ لوگوں کے ساتھ حسد نہیں کرتا تھا اس چیز پر ان کو اللہ نے جو اپنا فضل دیا ہوتا۔ اور جو اس کے پاس ہوتا اپنے آپ کو اکیلا اس کا حق دار نہیں سمجھتا تھا۔ اور چغل خوری نہیں کرتا تھا۔

۱۱۱۱۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو سفیان بن زیادہ مخزومی نے ان کو ابراہیم بن عیینہ سفیان بن عیینہ کے بھائی نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نیند میں کہا گیا تم اپنے آپ کو غیبت سے بچانا اور بچانا اپنے آپ کو چغل خوری سے اور بچانا اپنے آپ کو یتیموں کا مال کھانے سے اور بچانا اپنے آپ کو حجاج کے پیچھے نماز پڑھنے سے پس بے شک میں نے قسم کھائی ہے کہ میں ضرور اس کو کاٹ دوں گا جیسے وہ میرے بندوں کو کاٹتا ہے۔

۱۱۱۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن حفص کوفی نے ان کو فضالہ بن فضل نے ان کو بزیع نے ان کو ضحاک نے اللہ کے اس قول کے بارے میں "**فخانتا هما**" ان دونوں عورتوں نے اس کی خیانت کی (نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں نے)

فرمایا کہ حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیبیوں کی خیانت چغل خوری کرنے کی تھی۔

بزیع نامی شخص یہ ابوحازم کوفی مولیٰ یحییٰ بن عبدالرحمٰن تھا۔

(۱۱۱۲۰)...... (۱) فی ن: (زریع). وفی أ: (روح) وکلاهما خطا

اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۴۹۲/۲)

تین باتیں

۱۱۱۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اہل نجران کے ایک بہت بڑے بہادر سے وہ حضرت عمر بن خطاب سے کلام کر رہا تھا کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ ڈرتے بچتے رہیئے تین باتیں کرنے والے سے حضرت عمر نے پوچھا کہ ہلاک ہوجائے کیا ہے تین باتیں کہنے والا۔ کہا کہ وہ آدمی جو امام وخلیفہ کے آگے جھوٹ بولے۔

پھر امام اور خلیفہ اس کو قتل کردے اس کذاب کی بات کے سبب تو صورت حال کچھ اس طرح ہوجائے گی اس نے اپنے نفس کو تو قتل کیا ہے اس نے اپنے ساتھی کو بھی قتل کروایا (جس کے خلاف جھوٹ بولا۔ اور اپنے خلیفہ کو بھی مروادیا (یعنی قاتل بنادیا۔)

ایمان کا ستترواں شعبہ

انسان اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرے، جو وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے اور اس کے لئے اس چیز کو ناپسند کرے جس چیز کو وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی اس میں داخل ہے۔

۱۱۱۲۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو عمرو بن تمیم بن سیار نے ان کو ابونعیم نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو اسحاق بن یوسف رزاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو زکریا نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے اور ابونعیم کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس شخص کے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ سلامتی میں ہوں، اور مہاجر وہ ہے جو شخص ترک کردے ہر اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے منع فرمایا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے۔

مؤمن اور مجاہد

۱۱۱۲۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالعباس احمد بن حسن بن اسحاق رازی نے ان کو یوسف بن یزید بن کامل نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ابوہانی خولانی سے ان کو عمرو بن مالک جنبی نے فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع میں۔ کیا میں تمہیں خبر دوں مؤمن کے بارے میں (کہ مؤمن کون ہوتا ہے) وہ شخص جس کو لوگ اپنے مالوں پر اور اپنی جانوں پر امین سمجھیں۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامتی میں ہوں اور محفوظ ہوں اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت

۱۱۱۲۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے ان کو اسماعیل نے قیس سے اس نے جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیعت کی نماز کو قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی شرط پر۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں کئی طریقوں سے اسماعیل بن ابوخالد سے۔

۱۱۱۲۵:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبدالرحمن بن حسن اسدی نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل سے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے "ح" ان کو حدیث بیان کی محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے شعبہ سے اس نے قتادہ سے اس نے انس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے فرمایا نہیں مؤمن ہوسکتا کوئی ایک تم میں سے یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔

جہنم سے دوری کا سبب

۱۱۱۲۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہشام نے

(☆) ..... زیادۃ یقتضیھا السیاق.

ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ جہنم سے دور ہو اور جنت میں داخل کیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کی موت اس کو اس حالت میں پائے کہ وہ اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرے جو وہ خود پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ وہ سلوک کریں مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر سے اور ابن نمیر سے اور دونوں نے وکیع سے طویل حدیث میں۔

دل کا فساد

۱۱۱۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عمر مقری الحامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو سلام بن مکین نے ان کو حدیث بیان کی ابوطاہر نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے ابوہریرہ آپ پرہیزگار بن جائیے آپ سب سے زیادہ عبادت گذار بن جائیں گے۔ اور اللہ آپ کے لئے جو کچھ مقسوم بنایا ہے آپ اس پر راضی ہو جائیے آپ سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائیں گے اور آپ مسلمانوں اور مؤمنوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ اپنے نفس کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہیں۔ اور وہ چیز ان کے لئے ناپسند کیجئے جو آپ اپنے نفس کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں آپ مؤمن ہو جائیں گے اور آپ پڑوس اختیار کیجئے جس کے آپ پڑوسی بنیں لوگوں میں سے نیکی کے ساتھ آپ مسلمان ہو جائیں گے اور آپ بچائیے اپنے آپ کو ہنسنے کی کثرت سے بے شک ہنسنے کی کثرت میں دل کا فساد ہے۔

۱۱۱۲۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو عبدالسلام بن مظہر نے جعفر بن سلیمان سے اس نے ابوطارق سے۔

اور ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن ابراہیم بن ضحاک نے ابو عبداللہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابویعقوب مروزی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوطارق سعدی نے حسن سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون لے گا مجھ سے یہ کلمات پھر وہ ان کے ساتھ عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو ان کی تعلیم دے جو ان پر عمل کرے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں سیکھوں گا یا رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ پانچ گرہ بنائیں اور فرمایا کہ محارم سے (حرام شدہ امور) بچنا آپ سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار بن جائیں گے۔ اللہ نے جو آپ کے لئے تقسیم کی ہے اس پر راضی ہو جائیے آپ سب لوگوں سے زیادہ غنی بن جائیں گے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں آپ پکے مسلمان بن جائیں گے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے آپ پکے مؤمن بن جائیں گے اور آپ کثرت کے ساتھ نہ ہنسئے کیونکہ کثرت کے ساتھ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کریں

۱۱۱۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ایوب راوی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ہشیم نے سیار ابوالحکم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ قسری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یزید بن اسد آپ لوگوں کے لئے وہی

(۱۱۱۲۸) (۱) فی ن: (هؤلاء)

پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کریں۔

۱۱۱۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو عبداللہ بن حسان نے ان کو حبان بن عاصم نے اور صفیہ اور دحیبہ نے یہ دونوں بیٹیاں ہیں علیبہ کی یہ کہ حرملہ بن عبداللہ نے ان کو خبر دی ہے کہ وہ نکلا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی ہے۔ یہاں تک کہ اس نے کہا کہ میں نے کہا یارسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا اے حرملہ آپ معروف کام کیجئے اور منکر سے اجتناب کیجئے اور دیکھئے جو تیرے کانوں کو خوش کرے کہ لوگ تیرے لئے کہا کریں جب تو ان سے اٹھے تو بس تو بھی وہی سلوک ان کے ساتھ کر اور دیکھئے جو کام آپ ناپسند کرتے ہیں کہ وہ آپ کے بارے میں لوگ نہ کہیں جب تو ان سے اٹھے تو بس اس کام سے تو بھی اجتناب کرے۔

۱۱۱۳۱:.....اور اس کو روایت کیا ہے عبدالصمد بن حارث نے حبان بن عاصم سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حرملہ بن ایاس نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور حرملہ وہ ابن عبداللہ بن ایاس ہے۔

۱۱۱۳۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک بزار نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن عبدالرحمٰن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو مغیرہ بن سعد نے اپنے والد سے اس نے اپنے چچا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرفہ میں گیا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھام لی اور جھٹکا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑیئے آپ مقصد کی بات کیجئے جس کے لئے آئے ہو۔ میں نے پوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے بعید کردے آپ نے اپنا سر اوپر کو آسمان کی طرف اٹھایا تھوڑی دیر تک اسکے بعد فرمایا اگرچہ تم نے مختصر بات کی ہے مگر آپ نے بڑی لمبی بات کہی ہے۔ آپ اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کریں۔ اور نماز کو قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں اور بیت اللہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں اور لوگوں کے پاس آپ اس طرح آئیں جس طرح آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے پاس آیا کریں جو چیز آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں آپ لوگوں کو اس سے بچائیے۔

بس چھوڑیئے اونٹنی کی مہار۔ روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے اعمش سے اس نے عمرو بن مرہ سے اس نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے اس نے اپنے والد سے یا چچا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۱۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ھمام نے محمد بن جحادہ سے اس نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں کوفے میں گیا میں اور میرا ایک دوست تاکہ ہم وہاں سے جوتے لے آئیں۔ ہم لوگ بازار میں گئے۔ جب کھڑے ہوئے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر ہم مسجد میں جاتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

(چنانچہ ہم لوگ مسجد میں چلے گئے) وہاں دیکھتے ہیں ایک آدمی موجود ہے اس کا نام ابن منتفق تھا قبیلہ بنوقیس میں سے تھے وہ کہہ رہے تھے میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی گئی تھی چنانچہ میں ان کی تلاش میں نکلا میں نے مکے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں ہیں وہاں تلاش کیا تو بتایا گیا کہ آپ عرفات میں ہیں میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ اپنے قافلے میں سواری پر تھے اپنے اصحاب کے ساتھ مجھے کہا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دیں اس آدمی کو اس کو کوئی کام ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا یہاں تک کہ ہماری اونٹوں کی گردنیں باہم مل گئیں میں نے ان کی سواری کی مہار پکڑ لی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہی مجھے ڈانٹا نہ ہی میری اس حرکت کو برا مانا۔ میں نے کہا مجھے دو چیزیں صرف آپ سے پوچھنی ہیں ایک تو وہ جو مجھے جنت

(۱۱۱۳۰)..... (۱) في ن : (علية)

میں داخل کردے اور دوسری وہ جو مجھے جہنم سے نجات دے دے علی بن جعد کہتے ہیں دوسری مرتبہ اس حدیث میں کہ اگرچہ آپ نے سوال میں اختصار کیا ہے مگر آپ نے بہت بڑی چیز کے بارے میں پوچھا ہے مجھ سے یاد کر لیجئے۔ آپ اللہ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا فرض نماز قائم کرنا۔ فرض زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جو چیز آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے ساتھ کریں آپ خود بھی لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا۔ اور جو چیز آپ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کریں کہ وہ آپ کے ساتھ ایسا نہ کریں آپ لوگوں کے ساتھ وہ سلوک نہ کرنا۔ اچھا اب اونٹنی کا راستہ چھوڑ دیجئے۔ یا سواری کا کہا تھا۔

ہمام نے کہا۔ رہی بہر حال حج کی بات تو وہ اس وقت کہی تھی جب اس شخص نے حج کے بارے میں پوچھا تھا یہ اسناد صحت کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اور تحقیق اس کو روایت کیا ابن عون نے محمد بن حجادہ سے اس نے اسناد میں خلط کر دیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابو اسحاق نے مغیرہ سے سوائے اس کے کہ اسنے اس کو منسوب نہیں کیا اور ابن منتفق کا نسب بھی نہیں بتایا۔

۱۱۱۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو اسحٰق نے مغیرہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں ایک آدمی کے پاس پہنچا وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہا تھا میں بھی بیٹھ گیا اس نے بتایا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی گئی میں منیٰ میں تھا صبح عرفات جانے والا تھا چنانچہ میں ایڑیاں اٹھا اٹھا کر سواروں کو دیکھتا تھا جب کوئی جماعت سامنے آتی میں ان کے پاس چلا جاتا یہاں تک کہ میرے پاس ایک جماعت سواری کو پہنچی میں نے آگے بڑھ کر ان کو دیکھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اس صفت کے مطابق جو بتائی گئی تھی لہٰذا میں سواریوں کے آگے آ گیا جب میں قریب ہوا تو بعض نے کہا کہ سواروں کے سامنے سے ہٹ جائیے اے عبداللہ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اس کو کوئی کام ہے میں حضور کے قریب ہوا اور میں نے سواری کی مہار تھام لی اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نماز قائم کیجئے اور زکوٰۃ ادا کیجئے بیت اللہ کا حج کیجئے رمضان کے روزے رکھئے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ پسند کریں کہ لوگ آپ کے پاس اس طرح آئیں اور ان کے لئے وہی ناپسند کیجئے جو آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ اب آپ سواریوں کے سامنے سے ہٹ جائیے۔ اور میں نے اس کو روایت کیا ہے حدیث معن میں یزید سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے امالی میں۔

۱۱۱۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے حسن سے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ سے پوچھا جامع خیر کے بارے میں اللہ نے فرمایا آپ لوگوں کے ساتھ صحبت رکھئے اس طریقے پر جو آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ اس طرح آپ کے ساتھ صحبت اختیار کریں۔

۱۱۱۳۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے۔

اور ہمیں خبر دی ہلال بن محمد نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن بشر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے خیثمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی ذات کے ساتھ انصاف برتیں وہ لوگوں کے پاس اس طرح آئے جس طرح وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے پاس آئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تین صفات

۱۱۱۳۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی کھمس بن

حسن نے عبداللہ بن یزید نے ۔وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس کو گالیاں دیتا تھا انہوں نے فرمایا کہ آپ تو مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میرے اندر تین صفات ہیں ۔ بے شک میں جب سنتا ہوں کوئی فیصلہ اور حکم مسلمانوں کے حاکموں سے کسی کا جو انصاف کرتا ہے اپنے حکم میں پس اس کو پسند کرتا ہوں حالانکہ شاید کبھی بھی اس کی طرف فیصلہ لے کر نہیں جاؤں گا۔ اور بے شک میں البتہ سنتا ہوں بارش کے بارے میں جو پہنچتی ہے کسی شہر کو مسلمانوں شہروں میں سے پس میں خوش ہوتا ہوں اس کے بارے میں حالانکہ وہاں پر میرا کوئی ڈرنے والا جانور نہیں ہوتا اور نہ چراگاہ ہوتی ہے اور میں البتہ آتا ہوں کتاب اللہ کی کسی آیت پر پس میں پسند کرتا ہوں کہ سارے مسلمان اس بارے میں جانیں اس کی مثل جیسے میں جانتا ہوں ۔(مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں باتیں دلیل ہیں کہ میں جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہوں دوسروں کے لئے بھی وہی کرتا ہوں اور آپ کے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں مگر آپ مجھے گالیاں دیتے ہیں ۔)

چھ باتوں کی ضمانت

۱۱۱۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عقبہ بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کون ضامن ہے میرے لئے چھے باتوں کا میں ضمانت دیتا ہوں اس کے لئے جنت کی ۔تم لوگ اپنے دشمن کے ساتھ قتال کرنے سے بزدل نہ بنو۔ اور آپس میں کھوٹ اور دھوکہ نہ کرو۔ اور اپنے نفسوں کی طرف سے لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا۔ اور اپنے معاشرے کے ظالموں سے اپنے مظلوموں کا حق لینا اور اپنی میراث کی تقسیم کرنے میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اور اپنے گناہوں کو اپنے رب پر نہ رکھو (یعنی رب کو ذمہ دار نہ ٹھہراؤ اور جب تم ایسے کروگے تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اللہ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والے

۱۱۱۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس روزی نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ بن طباع نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن ابوعمران نے ان کو قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے لوگ کون ہوں گے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ۔فرمایا کہ وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اس کو قبول کر لیتے ہیں اور جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو اس کو خرچ کرتے ہیں اور ان کا فیصلہ لوگوں کے لئے بھی ایسے ہوتا ہے جیسے ان کے اپنے نفسوں کے لئے اور ان کے گھر والوں کے لئے ہوتا ہے۔

مؤمنوں کی مثال

۱۱۱۴۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوسعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد تاجر نے ان کو ابوالقاسم بن منیع نے ان کو ابن زنجویہ نے ان کو حجاج اعور نے ان کو ابن مبارک نے وہ کہتے ہیں میمون بن مہران نے یونس بن عبید کی طرف لکھا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ میری طرف وہ حالت اور وہ کیفیت لکھیں آپ جس حالت اور جس کیفیت پر ہیں تا کہ (میں بھی اسی کو اپناؤں) اور اسی حالت و کیفیت پر رہوں کہتے ہیں کہ یونس نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک میں جہاد کرتا ہوں اور پوری پوری کوشش کرتا ہوں کہ اپنے نفس کے ساتھ کہ تو لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے وہ سب ناپسند کر جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ اور یہ نفس اسی سے بعید ہے۔ اور جب کہ شدید گرمی کے دن میں روزہ رکھنا نفس پر زیادہ آسان ہے لوگوں کے ذکر کو ترک کرنے سے۔

(۱۱۱۳۸)......(۱) فی ن : (مواشیکم)

شیخ حلیمی کا ارشاد۔ شیخ حلیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ اپنے دل۔ سے تمنی کرے شر کی اپنے بھائی کے لئے جو وہ اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہے۔

یا اس کے لئے کسی خیر کو ناپسند کرے جس خیر کی وہ خود تمنیٰ کرتا ہے اور جس کو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جس وقت مسلمانوں کی جماعت کے لئے کوئی آزمائش آن پڑے تو ان میں سے کسی ایک کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو اس آزمائش میں چھوڑ کر اپنی خلاصی اور اپنے چھٹکارے کی تدبیر کرے اور ان کے ساتھ دھوکہ کرے بلکہ اس کو چاہئے کہ وہ ان کے لئے اسی طرح فکر کرے جیسے اپنے لئے فکر کرتا ہے۔ اور اگر عاجز آ جائے تو پھر اپنے نفس کے لئے ایسی چیز کی فکر کرے جس سے ان کو کسی طرح کوئی نقصان نہ پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنوں کی مثال باہم شفقت کرنے اور باہم محبت کرنے میں ایک جسم جیسی ہے جب اس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہے تو پورا جسم اس کے لئے بخار اور بے چینی میں واقع ہو جاتا ہے۔

۱۱۱۴۱:.....ہمیں خبر دی اس کی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن مضر نے ان کو ابونعیم نے ان کو زکریا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے

ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زکریا سے۔

۱۱۱۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو ابوصالح احمد بن منصور مروزی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو خبر دی حسین بن واقد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سماک بن حرب سے اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ خطبہ دے رہے تھے اسی منبر پر انہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمار ہے تھے سارے مؤمن ایک آدمی کی مثل ہیں کہ جب اس کے اعضاء میں سے کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو پورا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور جب ایک مؤمن بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا تو سارے مؤمن تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۱۱۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابونصر محمد بن محمد یوسف نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یعقوب بن کعب انطاکی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن مؤمن کے لئے بمنزلہ سر کے ہوتا ہے پورے جسم سے سر درد محسوس کرتا ہے اس چیز سے جو جسم کو پہنچتی ہے اسی طرح مؤمن بھی درد محسوس کرتا ہے اس تکلیف سے جو مؤمن کو پہنچتی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اور مناسب بھی یہی ہے کہ وہ اسی طرح ہوں۔ جیسے کوئی ایک آدمی دونوں ہاتھوں میں اپنے ایک ہاتھ کے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہے جو دوسرے ہاتھ کے لئے کرتا ہے اسی طرح دو میں سے ایک آنکھ کے لئے دو میں سے ایک پیر کے لئے دونوں میں سے ایک کان کے لئے۔ وہی پسند کرے گا جو دوسرے کے لئے کرتا ہے اسی طرح اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کے لئے نہ پسند

(۱۱۱۴۲).....(۱) فی ن: (الدوری) وھو خطأ

کرے مگر وہی جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اگر ملک میں کوئی وباء ہو اور بادشاہ کی طرف سے کوئی ظلم ہو یا کوئی لوٹ مار ہو یا کوئی بھی آزمائش ہو۔ جس میں سب مبتلا ہوں اور ایک مسلمان اس سے محفوظ ہو اور اس سے ذکر کیا جائے کہ کوئی بھائی اس کے مسلمان بھائیوں میں اس مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور وہ کہہ دے الحمدللہ تو یہ اس کی دو صورتیں ہیں اگر اس کی مراد یہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس کا کوئی بھائی مصیبت میں ہے تو یہ غلطی ہے اور جہالت ہے اور اگر وہ کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے اس بات پر کہ وہ مصیبت بیک وقت اکٹھی سب پر نہیں ہے اگر چہ وہ اس کو بھی پہنچنے والی تھی مگر اللہ کے فضل سے اس کا نفس سلامت رہا یا مال سلامت رہا تو یہ کیسا درست ہے بالکل ایسے جیسے ایک آدمی کے دو میں سے ایک ہاتھ پر کوئی مصیبت آجاتی ہے اور وہ اس بات پر شکر کرتا ہے کہ وہ اکٹھی دونوں ہاتھوں پر واقع نہیں ہوئی بلکہ دو میں سے ایک ہاتھ سلامت ہے۔

جیسے روایت عروہ بن زبیر سے کہ جب ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی اور ان کے بیٹے کا صدمہ بھی ان کو پہنچ گیا تو انہوں نے کہا۔

۱۱۱۴۴:...... جو ہمیں خبر دی ہے ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عروہ بن زبیر کے پاس آیا۔ اس نے آکر اس کی تعزیت کی انہوں نے پوچھا کہ کس چیز کی آپ نے مجھے تعزیت کی ہے کیا پیر کے بارے میں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ کے بیٹے کے بارے میں۔ جس کو جانوروں نے اپنے پیروں سے کاٹ دیا ہے۔ حضرت عروہ نے کہا کس چیز کا صبر کروں اور کس کا شکر۔ اگر مصیبت میں مبتلا ہوں تو عافیت میں بھی تو ہوں اور اگر بیٹا لے لیا ہے تو باقی بھی تو رکھے ہیں۔

۱۱۱۴۴:......(مکرر ہے) اور ہم نے ان سے روایت کی ہے باب صبر میں کہ انہوں نے کہا تھا۔ اے اللہ میرے سات بیٹے تھے آپ نے ان میں سے ایک کو لے لیا ہے۔ اور چھ کو آپ نے باقی رکھا ہے اور میرے ہاتھ اور پیر مل کر چار اطراف تھے آپ نے ان میں سے ایک کو لے لیا ہے اور تین کو آپ نے میرے لئے باقی چھوڑ دیا ہے۔

(میں کس چیز کا صبر کروں اور کس کا شکر کروں) اگر آپ نے ایک چیز لی ہے تو دوسری سلامت بھی تو رکھی ہے۔

ایک چیز میں مصیبت میں مبتلا کیا ہے دوسری میں عافیت بھی تو دی ہے۔ لہٰذا میں شکر ہی کرتا ہوں۔

۱۱۱۴۵:...... جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے ان کو ایوب نے سالم بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب کسی آدمی کو ان مصائب میں سے کوئی شئی آجائے اور وہ یوں کہے۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاہ بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلقنا تفضیلاً۔

اس کو وہ مصیبت کبھی بھی نہیں پہنچے گی۔ جو کچھ بھی ہو جائے۔

معمر نے کہا کہ میں نے ایوب کے سوا سے سنا وہ اس حدیث میں ذکر کرتے تھے کہ فرمایا اس کو یہ آزمائش نہیں پہنچے گی۔

۱۱۱۴۶:...... میں کہتا ہوں اور اس روایت کیا ہے عمرو بن دینار قہرمان ال زبیر نے سالم سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور ہم نے اس کو دعوات میں اس کی تخریج کی ہے۔

۱۱۱۴۷:...... اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر نوقانی نے اپنی اصل میں سے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کوئی آدمی جو کسی شخص کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے اور یوں کہتا ہے۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاہ بہ فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً۔

مگر اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچتی کچھ بھی ہو جائے۔

(۱۱۱۴۷)...... (۱) فی ن : (الرجالی) وفی ا : (الرحابی) و کلاھما خطأ ویأتی برقم (۱۲۵۱) وھو أبوبکر محمد بن أحمد بن عبداللہ بن محمد بن منصور النوقاتی۔

۱۱۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو احمد بن سعید اخمیمی نے مکہ میں ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو عبداللہ المصری نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ کسی بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے اور وہ خود اس سے عافیت میں ہے اور وہ یہ کہتا ہے۔

الحمدللہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفضیلا.

گویا کہ اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر لیا۔

۱۱۱۴۹:......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن سنان عوفی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے جو شخص کسی آدمی کو دیکھے جس کے ساتھ کوئی مصیبت ہو اور وہ دیکھنے والا یہ دعا پڑھے تفضیلاً تک۔ تحقیق باب تحریم نفس میں باب تحریم عرض میں اور باب تحریم مال میں اور باب تعاون علی البر والتقویٰ میں کئی اخبار ذکر کی گئی ہیں جن کے پورے تذکرے کے اعادہ کرنے میں طوالت ہے ہم اس میں سے اسناد کے بغیر ماحضرنا کو ذکر کریں گے اللہ کی حیثیت کے ساتھ۔

جو کسی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا

۱۱۱۵۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو محمد بن ایوب اور موسیٰ بن ہارون اور محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے زہری سے اس نے سالم سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی مشکل آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی آخرت کو قیامت کے دن کی مشکلات کو آسان کردے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے قیامت کے دن تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا۔

اس کو روایت کیا مسلم نے قتیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن بکیر سے اس نے لیث سے۔

مؤمن مؤمن کا بھائی ہے

۱۱۱۵۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے "ح" ان کو اسماعیل بن احمد نے ان کو محمد بن حسن نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو اسامہ بن زید نے اس نے سنا ابو سعید مولیٰ عبداللہ بن عامر بن کریز سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے نہ اس کو رسوا کرتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کیا کرو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کیا کرو ایک دوسرے کے ساتھ قطع تعلق نہ کیا کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر مال حرام ہے اس کی عزت اور اس کا خون حرام ہے کسی عورت کے پیغام نکاح پر دوسرا پیغام نہ دو۔

اور ایک مسلمان کی بیع اور سودے پر دوسرا شخص خریداری نہ کرے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا تمہارے جسموں کو اور نہ ہی تمہاری شکلوں صورتوں کو بلکہ وہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو تقویٰ یہاں ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر سینے کی طرف اشارہ کیا۔

(۱۱۱۵۰)...... صحیح مسلم (۱۹۹۶/۴)

اس کو مسلم نے روایت کیا ابوالطاہر سے اس نے وہب سے۔

کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دو

۱۱۱۵۲:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان سے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ روایت ہے جو ہمیں ابو ہریرہ نے سنائی ہے۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے آپ کو گمان کرنے سے بچاؤ تین بار یہ فرمایا کیونکہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کے ساتھ کھوٹ نہ کرو ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو ایک دوسرے کے خلاف رغبت نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی اور غیبت نہ کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بیع کرے ایک تمہارا اپنے بھائی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام نکاح پر۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اول سے ابن مبارک کی حدیث معمر سے۔

اور بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ثانی کئی وجوہ سے ابو ہریرہ سے۔

مسلمان بھائی کو دھوکہ نہ دیا جائے

۱۱۱۵۳:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور حفص بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی عدی بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو حازم سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے کو پہنچ کر ملنے سے اور اس بات سے کہ شہر سے آنے والا دیہات سے آنے کے لئے بیع کرے اور اس بات سے منع فرمایا تھا کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کروائے۔

اور اس بات سے کہ کوئی شخص ایک شخص کی بیع کے وقت قیمت طے ہوتے وقت اپنی قیمت نہ لگائے اور اس بات سے منع فرمایا کہ بکری کا دودھ تھنوں میں روک کر دھوکہ دے کر فروخت نہ کرے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے اور بخاری نے اشارہ کیا ہے روایت حجاج بن منہال کی طرف۔

کوئی عورت دوسری عورت کے لئے طلاق نہ چاہے

۱۱۱۵۴:.....ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو آپس میں حسد نہ کرو آپس میں کھوٹ نہ کرو اور پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ اور شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔ شہر میں پہنچنے سے پہلے تجارتی قافلوں کو نہ ملو۔ جو مرد کوئی بکری خرید کرے۔

پھر اس کو ایسی پائے کہ اس کا دودھ روکا ہوا تھا تو اس کو چاہئے کہ وہ بکری واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے لگائے ہوئے دام پر اپنے دام نہ لگائے اور کوئی آدمی کسی عورت کے لئے کسی کے نکاح کے پیغام پر اپنا پیغام نہ دے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ مانگے تا کہ اس کو پورا ہو جائے وہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے۔ اس لئے ایسا نہ کرے کہ اس کا رزق بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

۱۱۱۵۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے جعفر بن

ربیعہ سے اس نے اعرج سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گمان کرنے سے بچو بے شک گمان کرنا سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور جاسوسی نہ کرو۔ اور نہ ہی اندازے لگاؤ۔ اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو نہ ہی پیٹھ پیچھے برائی کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے اور نہ جمع کیا جائے درمیان عورت کے اور اس کی پھوپھی کے نہ ہی اس کی بیٹی کے اور اس کی خالہ کے۔ اور نہ ہی کوئی عورت روزہ رکھے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ نہ ہی عورت کسی کو اجازت دے اس کے گھر میں آنے کی حالانکہ وہ موجود ہو مگر اس کی اجازت کے ساتھ اور جو کچھ وہ عورت صدقہ کرے اس کی کمائی میں سے اس میں سے جو وہ اسی عورت پر خرچ کرتا ہے بے شک اس کے لئے نصف اجر ہے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ مانگے تا کہ اپنی سہیلی کا برتن خالی کرے اور خود اس کی جگہ نکاح کرلے سوا اس کے نہیں کہ اللہ نے جو اس کے لئے چاہا ہے اسی کو مقدر کیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن بکیر سے۔

گمان کرنا پسندیدہ نہیں

۱۱۱۵۶:... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو مالک نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں میں سے ہے دو رخا بندہ جو ایک آدمی سے ایک رخ سے ملے اور دوسرے سے دوسرے رخ سے...... بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچاؤ تم اپنے آپ کو گمان کرنے سے بے شک گمان کرنا سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور نہ ہی اندازے لگاؤ اور نہ ہی جاسوسی کرو ایک دوسرے سے حسد بھی نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض بھی نہ رکھو اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلم نے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے اور بخاری نے دوسری حدیث کو روایت کیا عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔

سفارش میں احتیاط کی جائے

۱۱۱۵۷:... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسین نصر آبادی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن عبداللہ خزاعی نے ان کو رجاء ابو یحییٰ جرشی نے صاحب سقط نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی ایسی سفارش کی جس کی وجہ سے وہ اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں حائل ہو گیا اس نے اللہ کے ملک اور اختیار میں مداخلت کی۔

اور جس شخص نے کسی مقدمے جھگڑے میں اعانت کی حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ حق ہے یا باطل ہے وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کیفیت سے نکل جائے اور جو شخص کچھ لوگوں کے ساتھ چلتا ہے اس طرح کہ گویا وہ وہاں موجود تھا حالانکہ وہ موجود نہیں تھا تو وہ جھوٹی گواہی دینے والے کی مثل ہے اور جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے قیامت میں اس کو کہا جائے گا کہ وہ جو کے دانے کو گرہ لگائے۔ اور مسلمان کو گالی دینا اللہ کی نافرمانی اور گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۱۱۱۵۸:... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن عثمان ابن صالح نے ان

کو اسحق بن بکر بن نصر نے ان کو حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ھاد نے مالک بن انس سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ کوئی شخص کسی کے گھومتے پھرتے دودھ والے جانور کا دودھ بغیر اجازت نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ کوئی تمہیں اپنا پینے کا برتن دے اور وہ اس کو توڑ دے۔ اور اس کا کھانا ضائع کر دے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے جانوروں کے تھن ان کے لئے طعام اور کھانا جمع کرتے اور محفوظ کرتے ہیں لہٰذا کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اس نے حدیث ابن الہاد سے اس نے مالک سے یہ غریب ہے اکابر کی اصاغر سے روایت میں۔

آپس میں سرگوشی نہ کی جائے

۱۱۱۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے شقیق سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین ہوا کرو تو دو آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو ایک کو الگ چھوڑ کر یہ بات اس کو غم دے گی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور ایک جماعت ابومعاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث منصور سے اس نے شقیق سے۔

تین سو ساٹھ جوڑ اور ہر جوڑ کے بدلہ صدقہ

۱۱۱۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو اعمش بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ تین افراد ہوا کرو تو دو بندے آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو ایک کو اکیلا چھوڑ کر۔ میں نے پوچھا کہ اس کو ہم لوگ چار ہوا کریں تو۔ فرمایا پھر تیرا کوئی نقصان نہیں ہے۔ (یعنی حرج نہیں ہے۔)۔

۱۱۱۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو ان کے بھائی نے کہا کہ اس نے سنا ابوسلام سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن فروخ نے کہ اس نے سنا عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حالت یہ ہے کہ ہر ابن آدم پیدا کیا گیا ہے تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ جو شخص اللہ کی عظمت بیان کرے اور اللہ کی حمد کرے۔ اللہ اکبر کہے۔ الحمد للہ کہے لا الٰہ الا اللہ کہے سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے۔ اور لوگوں کے راستے سے پتھر ہٹا دیا کرے اور لوگوں کے راستے سے کانٹا ہٹا دیا کرے یا اچھائی تلقین کرے اور برائی سے منع کرے وہ ان تین سو ساٹھ جوڑ کو شمار کرے بے شک وہ اس دن اپنے نفس کو جہنم سے دور کر لے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا حسین بن علی حلوانی سے اس نے ابوتوبہ سے۔

۱۱۱۶۲:..... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحق نے ان کو محمد بن سہل بن عسکر نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو خبر دی زید بن سلمان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے

(۱۱۱۵۹)......(۱) فی ن: (معاویة)

ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ یا پتھر کو الگ کردے یا ہڈی یا کانٹا دور کردے لوگوں کے راستے سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے یحییٰ بن حسان سے۔

۱۱۱۶۳:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو سلیمان بن ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر انسان کی تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں اور تینتیس جوڑ ہیں ہر ہڈی کے بدلے ہر روز صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون اتنا صدقہ کر سکتا ہے فرمایا کہ البتہ معروف کا حکم کرے گا یا منکر سے روکے گا۔ پوچھا کہ جو یہ بھی نہ کر سکے فرمایا کہ وہ کسی کو راستہ کی راہنمائی کردے۔ پوچھا کہ جو یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا وہ راستے سے ہڈی ہٹادے جو یہ نہ کر سکے وہ کسی ضعیف کی مدد کرے جو یہ نہ کر سکے وہ اپنے شر سے لوگوں کو بچائے۔

۱۱۱۶۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابو اسحاق نے اور ابو سعید مسعود بن محمد جرجانی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی حسن بن شقیق نے اور ہمیں خبر دی ابوذر محمد بن عبدالرحمٰن حفرہ نے ابوالقاسم مذکر نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں ان میں سے ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ کرنا ہوتا ہے کہتے ہیں کہ پوچھا گیا یا رسول اللہ جو شخص اتنے صدقات کی استطاعت نہ رکھے فرمایا کیا کوئی ایک تم میں سے یہ بھی نہیں کر سکتا کہ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹادے اور مسجد میں تھوکے تو اس کو دفن کردے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو بے شک چاشت کے وقت کی دو رکعتیں ان سب چیزوں کے بدلے میں کفایت کریں گی۔

اور ابن شقیق کی ایک روایت میں ہے کہ لازم ہے انسان پر کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے ہر روز صدقہ کرے۔ لوگوں نے کہا کون اس کی طاقت رکھے گا یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ بلغم جس کو کوئی شخص مسجد میں دیکھ لے اس کو دفن کردے۔ اور کوئی شئی جس کو وہ راستے سے ہٹائے اور اس کی بھی قدرت نہ ہو تو پھر چاشت کے وقت کی دو رکعت اس کو کافی ہیں۔

راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانے پر اجر

۱۱۱۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عبدالرحمٰن بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابان بن جمعہ نے ان کو ابوالوازع نے ابو برزہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی شئی لکھا دیجئے جس کے ہاتھ میں نفع حاصل کروں فرمایا کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی شئی ہٹایا کرنا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے یحییٰ بن سعید سے۔

۱۱۱۶۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبداللہ نے مالک سے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس مالک کے سامنے پڑھی۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالکؒ کے سامنے وہ روایت کرتے ہیں سمی مولیٰ ابوبکر سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی

(۱۱۱۶۳) ...(۱) فی ن : (مجمع)

راستے پر چل رہا تھا اس نے اچانک ایک خار دار ٹہنی پائی راستے پر جس کو اس نے ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرمادی۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔ اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔

۱۱۱۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل سے۔ ان دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا وہ ایک خار دار جھاڑی کے پاس سے گذرا اس نے سوچا کہ میں اس کو اٹھالیتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ میرے لئے مغفرت فرمادے اس نے اس کو اٹھادیا لہٰذا اللہ نے اس کی مغفرت کردی۔

۱۱۱۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شیبان نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے ہیں تحقیق میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو جنت میں کروٹیں لے رہا ہے۔

ایک درخت کی وجہ جس کو اس نے راستے کے بیچ سے کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن عبداللہ بن ابوشیبہ سے۔

۱۱۱۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور حسن بن اشیب نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوہلال نے ان کو قتادہ نے انس بن مالک سے کہا سلیمان نے میں نہیں جانتا اس کو مگر اسی نے مرفوع کیا ہے روایت کو اور حسن نے کہا ہے۔ کہ بے شک ایک درخت تھا راستے پر جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے علیحدہ کردیا۔ اشیب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تحقیق میں نے اس شخص کو جنت میں درخت کے سائے تلے دیکھا ہے۔

۱۱۱۷۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن شجاع صوفی نے ان کو ابوبکر بن انباری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو منہال بن خلیفہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو منہال بن خلیفہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حدیث ہے کہ جب سے ہم نے اسلام کو سمجھا ہے۔ ہمیں اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی جتنی اس حدیث سے ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بے شک ایک مؤمن کو راستہ بتانے پر بھی اجر ملتا ہے۔ اور راستہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹانے پر بھی اجر ملتا ہے اور کسی کو عجمی سے عربی میں ترجمہ بتانے پر بھی اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے گھر میں آنے پر بھی اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اس سامان پر بھی اس کو اجر ملتا ہے جو اس کے کپڑے کے رفو میں ڈال لیتا ہے۔ پھر اس کو نکال کر دے دیتا ہے اس پر بھی اس کو اجر ملے گا۔ یہ الفاظ میں حدیث ابن سابق کے اور حدیث زبیری مختصر ہے۔

۱۱۱۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن عمرو بختری نے بطور قراءت کے۔ ان کو محمد بن ابو العوام نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابوکثیر نے زید بن سلام سے اس نے ابوسلام سے وہ کہتے ہیں ابوذر نے کہا کہ ہر نفس پر ہر دن جو اس پر سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ ہے۔ اپنے نفس پر۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم کہاں سے صدقہ کرسکتے ہیں۔ ہمارے پاس تو مال نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقات کے باب میں سے ہے۔

اللہ اکبر. سبحان اللہ. الحمدللہ. لاالہ الااللہ و اللہ اکبر. استغفر اللہ کہنا۔
آپ اچھائی کی تلقین کیجئے اور برائی سے منع کیجئے۔لوگوں کے راستے سے کانٹا ہٹا دیجئے اور ہڈی پتھر ہٹا دیجئے۔اندھے آدمی کو رہنمائی کر دیجئے گونگے بہرے آدمی کو سنوا کر سمجھا دیجئے۔راہنمائی مانگنے والے کو اس کی حاجت بتا دیجئے آپ جس کا ٹھکانہ جانتے ہوں اپنی قوت بازو کے ساتھ کمزور کی مدد کیجئے اور ٹانگوں کی قوت کے ساتھ پریشان حال فریاد کرنے والے کے لئے سعی کیجئے یہ ساری باتیں تیری طرف سے صدقہ ہیں تیرے نفس پر۔اور تیرے لئے تیری بیوی سے جماع کرنے میں بھی تیرے لئے اجر ہے۔
ابوذر نے کہا کہ میرے لئے میری شہوت میں اجر کیسے ہوگا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا بتائیے اگر تیرا بیٹا ہو جائے وہ تجھے پالے اور تو اس کی خیر کی توقع کرے پھر وہ مر جائے کیا تو اس پر ثواب کی امید کرے گا بولا کہ جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں کیا تم نے اس کو پیدا کیا تھا کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا فرمایا تم نے اس کو ہدایت دی تھی؟ کہا کہ نہیں اللہ نے اس کو ہدایت دی تھی۔فرمایا کیا تم نے اس کو رزق دیا تھا اس نے کہا کہ نہیں بلکہ اللہ نے اس کو رزق دیا تھا۔فرمایا کہ بس اسی طرح رکھئے ان کو ان کے حلال میں اور بچائیے اس کو اس کے حرام سے بس اگر اللہ چاہتا اس کو حیات دیتا اور اگر چاہا اس نے اس کو موت دی اور تیرے لئے اجر ہے۔
۱۱۱۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابراہیم ہجری نے ابوعیاض سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر ہر دن میں صدقہ لازم ہے۔
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی کون طاقت رکھے گا؟ فرمایا کہ تیرا اسلام کرنا کسی آدمی کو یہ صدقہ ہے تیرا راستے سے تکلیف دہ شئی کو ہٹانا صدقہ ہے۔تیرا مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے پریشان حال کی فریاد سننا تیرا یہ صدقہ ہے۔تیرا راستے کی رہنمائی کرنا صدقہ اور ہر اچھائی صدقہ ہے۔
۱۱۱۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو مہدی نے ''ح'' اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو واصل مولیٰ ابوعیینہ نے یحییٰ بن عقیل سے اس نے یحییٰ بن یعمر سے اور بسا اوقات ذکر کیا گیا ہے ابوالاسود دیلی سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے اچھے بھی اور برے بھی میں نے ان کے اعمال میں سے یہ عمل بھی دیکھے کہ انہوں نے راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹائی تھی۔اور انہوں نے ان کے برے اعمال میں یہ بھی دیکھا کہ مسجد میں بلغم تھوکا ہوا دیکھ کر انہوں نے دفن نہ کیا۔اور ابن اسماء کی ایک روایت میں ہے یحییٰ بن یعمر سے اس نے ابوالاسود سے نہیں کہا۔اور بسا اوقات ذکر کیا۔
اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسماء سے اس نے مہدی سے۔
۱۱۱۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواحمد بن ابوالحسن نے ان کو محمد بن اسحاق نے معین بن خزیمہ نے ان کو احمد بن حسن ترمذی نے ان کو محمد بن عرعرہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالفیض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوشیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ پیدل چل رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا معاذ نے راستے سے ایک پتھر اٹھایا تو اس شخص نے پوچھا کہ یہ کیا کیا ہے آپ نے معاذ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو شخص راستے سے پتھر اٹھا لیتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۱۱۱۷۲)......(۱) فی ن: (ابن عباس) (۱۱۱۷۳)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۷۳)

قبلہ اور دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت

۱۱۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری عبداللہ بن محمد شاکر نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو مفضل بن مھلھل نے منصور بن معتمر سے اس نے ربعی بن خراش سے اس نے طارق بن عبداللہ محاربی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ نماز کی حالت میں (تھوکنا پڑے تو) اپنے سامنے نہ تھوکئے اور دائیں جانب بھی نہیں بلکہ بائیں جانب تھوکیئے اگر وہ خالی ہو ورنہ اپنے قدموں کے نیچے اس کے بعد اس کو زمین کے ساتھ مل دیجئے۔

۱۱۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسن بن فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے کہتے تھے میں نے سنا المعروف عمی سے وہ کہتے تھے۔ بسطام کے پاس ایک آدمی پہنچا جو ولی ہونے کا دعویدار تھا ابویزید اس کی طرف کھڑے ہوگئے اور اس کی زیارت کی۔ اس شخص نے قبلہ کی طرف بلغم تھوکا تو ابویزید نے کہا کہ یہ شخص ادب نہیں عطا کیا گیا آداب رسول میں سے اور آپ کی سنت میں سے یہ ولایت کیسے عطا کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۷۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو محمد بن روح نے ان کو سفیان نے خالد حذاء سے ان کو ابو نصر بن عبداللہ بن صامت نے معاذ سے وہ کہتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے اپنے دائیں طرف کبھی نہیں تھوکا۔ ابونصر وہ حمید بن ہلال ہے۔

۱۱۷۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمر مستملی کی تحریر میں پڑھا تھا۔

کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے مجھے یاد ہے عبدالرحمٰن بن بشران سے کہ یحییٰ بن سعید قطان کا بیٹا مکہ جانے کے لئے روانہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا بائیں جانب کافی نہیں ہے دائیں جانب نہ تھوکنا۔

۱۱۷۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو احمد یعنی ابن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوعتیق نے عامر بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں بلغم تھوک بیٹھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے بلغم کو چھپادے کہ وہ کسی مؤمن کی جلد کو یا کپڑے کو نہ لگے جو اس کو تکلیف پہنچائے۔

اچھائی اور برائی دو مخلوق ہیں

۱۱۸۰:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو ہشام بن ابوعبداللہ نے ان کو قتادہ نے حسن سے اسنے ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک (معروف اور منکر) اچھائی اور برائی دو مخلوقات ہیں جو قیامت کے دن نصب کی جائیں گی بہر حال معروف تو خوشخبری ہو اس کے کرنے والوں کے لئے وہ ان کو خیر کا وعدہ دیتا ہے بہر حال منکر۔ وہ کہتا ہے اپنے آپ کو دیکھو وہ نہیں استطاعت رکھتے مگر گناہ کی۔

۱۱۸۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن لاحق ابوعثمان مدائنی نے ۱۸۵ھ میں ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں معروف کے کام کرنے والے آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے اور دنیا میں اہل منکر آخرت میں بھی اہل منکر ہی ہوں گے۔

(۱۱۷۵)..... (۱) فی الأصل: (طارق بن عبدالرحمن) والصحیح طارق بن عبداللہ المحاربی کما فی التقریب.

وانظر الحدیث فی السنن الکبری للمصنف (۲/۲۹۲)

نیک لوگ آخرت میں بھی اچھے کام کریں گے

۱۱۱۸۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن قرش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا میں اچھے کام کرنے والے آخرت میں بھی اچھے کاموں والے ہوں گے۔

ابوحازم نے کہا اور اسکو روایت کیا ہے مؤمل بن اسمٰعیل نے ثوری سے اس نے عاصم سے اس نے ابوعثمان سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کو روایت کیا ہے ہشام بن لاحق مدائنی نے ان کو عاصم نے ابوعثمان سے اس نے سلمان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۱۸۳:...... اور اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے عاصم سے اس نے ابوعثمان سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرسلاً روایت ہے اور حدیث راجع ہے اس کی طرف جس کو ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے ان کو عبداللہ بن خصیب نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حماد بن زید سے یہ حدیث بیان کی۔

بے شک دنیا میں اہل معروف وہی اہل معروف ہوں گے آخرت میں انہی میں سے۔لہٰذا حماد نے کہا۔ میں آپ کو خبر دیتا ہوں۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ معروف اور اچھے کام کرنے والوں کو جمع کریں گے اور ان پر اپنے فضل میں سے ایک فضل کی سخاوت کریں گے۔اور ان کی اپنی نیکیاں باقی رہ جائیں گی۔لہٰذا ان کے مؤمن بھائی جو کوتاہیاں کرنے والے ہوں گے وہ ان کو پالیں گے اور وہ ان سے الگ حال دریافت کریں گے۔وہ کہیں گے کہ برائیاں نیکیوں کو لے گئیں۔ہم اس حال میں باقی رہ گئے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم کس طرف رجوع کریں گے۔فرمایا کہ اہل معروف ان سے کہیں گے بے شک ہمارے رب نے اپنے فضل میں سے ایک فضل کی سخاوت کی ہے اور ہماری نیکیاں باقی ہیں جو ہم نے عمل کئے تھے آج ہم وہ تمہیں دے دیتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ ان کو دے دیں گے لہٰذا وہ جنت میں چلے جائیں گے۔

گھر میں جھانکنے کی ممانعت

۱۱۱۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن معافی بن احمد صیداوی نے صیداء میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی عمرو بن عثمان نے ان کو بقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعبہ نے میری حدیث کو اپنی حدیث کے ساتھ مقابلہ کیجئے حبیب بن صالح اس نے یزید بن شریح ابوحی المؤذن سے اس نے ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کسی مسلمان انسان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی آدمی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھے اگر نظر مارے تو گویا وہ داخل ہوگیا۔اور کوئی شخص اس طرح کسی قوم کی امامت نہ کرے کہ (جب دعا کرے تو) ان لوگوں کے سوا صرف اپنے آپ کو دعا کے لئے مخصوص کردے ان کو شامل نہ کرے۔جس نے ایسا کیا اس نے ان کی خیانت کی۔اور کوئی شخص نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اس حال میں کہ اس نے پیشاب پاخانے کو روک رکھا ہو۔

چار خصلتیں

۱۱۱۸۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ان کو صالح مری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس میں جو آپ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں (فرمایا کہ) چار خصلتیں ہیں ایک میری ہے اور ایک تیری ہے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے اور ایک صفت تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ بہر حال وہ صفت جو میرے لئے ہے وہ ہے میری عبادت کیجئے میرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کیجئے۔ اور وہ صفت جو صرف تیرے لئے ہے وہ ہے کہ آپ نے جو بھی خیر کا عمل کیا ہے وہ آپ کو کفایت کرے گا (اس کی جزا آپ کو ملے گی) اور وہ جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ ہے تیری طرف سے دعا اور میری طرف سے قبولیت۔ اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ ہے کہ میں ان کے لئے وہی پسند کروں گا جو آپ اپنے نفس کے لئے پسند کریں گے۔

جنت کی بشارت

۱۱۱۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حفص بن اسلم بن وردان مجدری نے اس نے سنا ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ عائذ بن عمرو مزنی کو جنت کی بشارت دے دیجئے اس نے بشارت نہ دی پھر دوسری بار جواب آیا پھر اس نے نہ دی پھر تیسری بار آیا تو اسنے نہ دی۔ چنانچہ کسی نے اس سے کہا کہ آپ پھر ایک بار اسی جگہ جا کر سوئیں جہاں آپ نے خواب دیکھے ہیں اگر خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تو وہ پھر آپ کو نظر آئے گا۔ جب خواب آئے اور کہنے والا آپ سے یہ بات کہے کہ عائذ کو جنت کی بشارت دے دیجئے تو آپ پوچھئے گا کہ کس وجہ سے وہ جنت میں ہے؟ اس نے ایسا ہی کیا پوچھا کہ وہ کیوں جنتی ہے؟ فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے راستہ میں کوئی تکلیف دینے والی چیز کو چھوڑتا نہیں ہے۔

اس روایت میں حفص ضعیف ہے۔ مگر شان یہ ہے کہ تحقیق روایت کیا ہے اس کو جعفر بن سلیمان نے اسماء بن عبید سے کہتے ہیں کہ عائذ مدنی نے کہا البتہ اگر میں اپنا بھال اپنے خیمے میں انڈیل دوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ مسلمانوں کے راستے میں پھینکا جائے۔ کہتے ہیں کہ اس کے گھر سے بارش کا ہو یا غیر کا پانی نکالیں مسلمانوں کے راستہ کی طرف جب بھی ہوتا مگر یہی خواب دیکھا گیا کہ وہ جنت میں پوچھا گیا کیوں تو بتایا گیا بوجہ اس کے مسلمین کے تحفظ دینے کے اپنی ایذاء سے۔

۱۱۱۸۷:..... (مکرر ہے) یہ روایت ان میں سے ہے جن کی مجھے خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے بطور اجازت دینے کے لئے ان کو ابو عبداللہ عسکری نے ان کو ابوالقاسم بغوی نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو اسماء بن عبید نے۔ اس نے ذکر کیا ہے مذکور کو۔

۱۱۱۸۸:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی حافظ نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوحیان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سریج نامی شخص نہیں گلی کھولتے تھے راستے کی طرف مگر اپنے گھر کی طرف۔ اور نہیں مرتی تھی ان کے گھر والوں کی بلی مگر اس کو بھی اپنے گھر میں دفن کرتے تھے لوگوں کو ایذاء سے بچانے کے لئے۔

لہسن و پیاز کھا کر مسجد میں جانا پسندیدہ نہیں

۱۱۱۸۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے اور ابو عمرو بن سماک نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس پودے لہسن میں سے کچھ کھالے۔ اس کے بعد لہسن کے بعد پیاز کہا۔ اور گندنا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے بے شک فرشتے اذیت محسوس کرتے ہیں اس چیز سے جس سے انسان اذیت محسوس کرتے ہیں یہ الفاظ ہیں ابن سماک کی حدیث کے۔

(۱۱۱۸۷)..... (۱) في ن : (عابد بن عمرو المرى)

(☆) ... في الأصل بعد فذكره : حدثنا أبو زكريا بن سلمان ثنا أسماء بن عبيد فذكره وهو خطأ

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن حاتم سے اس نے یحییٰ سے۔

۱۱۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن ابو طاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا فرماتے ہیں آپ اس حدیث کے بارے میں جو آپ کی طرف سے بیان کی جاتی ہے کہ فرشتے اذیت پاتے ہیں ہر اس چیز سے جس چیز سے بنو آدم اذیت پاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حق ہے۔

فصل:......مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے راز کی حفاظت کرنا

۱۱۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ حقیقت ہے کہ دو ہم نشین مجلس کرتے ہیں امانت داری کے ساتھ لہٰذا دونوں میں سے کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا راز فاش کرے جو کچھ وہ ناپسند کرتے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۱۱۹۱:......(مکرر ہے) اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے ان کو خبر دی معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ رات کو بات کریں تو اپنی آواز کو پست کرلیں اور جب دن میں بات کریں تو دیکھ لیں آپ کے گرد کون ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بات داخل ہے احتیاط کے باب میں حفظ اسرار کے لئے۔

۱۱۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن بلال نے عبدالرحمٰن بن عطاء نے اس نے عبدالملک بن جابر بن عتیک نے اس نے جابر بن عبداللہ سے۔

۱۱۱۹۳:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو نصر محمد بن حمدویہ بن سہل مروزی نے ان کو عبداللہ بن حماد ایلی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو سلمان بن بلال نے ان کو عبدالملک بن عطاء نے یہ کہ عبدالملک بن جابر بن عتیک نے اس کو خبر دی یہ کہ جابر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب کوئی انسان کوئی بات بیان کرے کسی کو اور دیکھے کہ جو بات بتلا رہا ہے وہ جس کو بتلا رہا ہے اس کے ماحول کو دیکھ رہا ہے تو یہ بات اس کے لئے امانت ہوگی۔

اور علوی نے نہیں ذکر کیا ماحول کے لفظ کو میں نے اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں علوی سے اس نے عبدالملک بن عطاء سے سوائے اس کے نہیں کہ وہ عبدالرحمٰن بن عطاء مدنی ہے جیسے اس کو روایت کیا ہے ابن وھب نے۔

۱۱۱۹۴:......اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں حدیث ابن ابوذئب سے اس نے عبدالرحمٰن بن عطاء سے۔

۱۱۱۹۴:......(مکرر ہے) اور ہم نے روایت کی ہے دوسرے طریق سے ابن ابوذئب سے اس نے ابن اخی جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلسیں امانت ہوتی ہیں مگر تین مجلسیں (امانت نہیں ہوتیں) ناحق خون بہانے (قتل کرنے) کی یا حرام شرم گاہ کی (کسی کی عزت لوٹنے کی) یا ناحق کسی کا مال مارنے کی۔

۱۱۱۹۵:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے اس نے سنا محمد بن طاہر وزیری سے

اس نے ابو علی حکیم سے اس نے سنا اپنے والد سے فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے اپنے کسی دوست کے آگے اپنا راز افشاء کیا بطور

رازداری کے اپنے رازوں میں سے جب بیان کر چکا تو اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کو محفوظ کرلیا ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں اس کو بھول چکا ہوں۔

۱۱۱۹۵:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اس نے احمد بن اسماعیل ازدی سے اس نے فضیل بن جعفر سے اس نے محمد بن سلام سے اس نے خلیل بن احمد سے وہ کہتے تھے:

جو شخص تیرے آگے کسی کی غیبت کرسکتا ہے وہ تیری غیبت بھی کسی کے آگے کرسکتا ہے۔ جو شخص دوسروں کی خبر تجھے دے سکتا ہے وہ تیری خبر دوسروں کو بھی دے سکتا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا چغل خور۔

فصل:......مسلمانوں کی عیب جوئی ترک کرنا۔ اوران کی معذرت قبول کرنا اس کے علاوہ جو ماقبل کے ابواب میں گذر چکا ہے

۱۱۱۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد ابن حبان بن حمدویہ واعظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن یونس قزوینی نے ان کو اسماعیل بن توبہ نے ان کو مصعب بن سلام نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو ابواسحق سبعی نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ خواتین نے اپنے گھروں میں اس کو سنا یا یوں کہا کہ خواتین نے اس کو خیموں میں سنا اس کے بعد فرمایا کہ اے گروہ ان لوگوں کے جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اپنے دل سے ایمان نہیں لائے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی عیب جوئی نہ کرو اس لئے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو ظاہر کردیتا ہے اور اللہ جس کے عیبوں کو ظاہر کرتا ہے اس کو رسوا کردیتا۔ اگرچہ اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہو۔

۱۱۱۹۷:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد معلم سے اس نے سنا عبداللہ بن محمد بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن آدمی اپنے بھائیوں کے عذر تلاش کرتا ہے اور منافق آدمی اپنے بھائیوں کی غلطیاں تلاش کرتا ہے۔

۱۱۱۹۸:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا منصور بن عبداللہ ھروی سے اس نے سنا ابو علی ثقفی سے اس نے حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں کہ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی بھائی پھسل پڑے اس کے لئے ستر عذر تلاش کرو اگر چہ تمہارے دل اس کو قبول نہ کریں یقین جانو کہ عیب لگانے والے تمہارے نفوس ہیں جہاں مسلمان کے لئے ستر عذر ظاہر ہوں اس کو قبول نہیں کرتا۔

۱۱۱۹۹:......اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے۔ حمدون قصار نے کہا کہ اپنے بھائیوں کے ایمان کو قبول کرو اور ان کے کفر کو رد کردو بے شک اللہ تعالیٰ نے واقع کردیا ہے اس کو جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اپنی مشیت میں۔

چنانچہ ارشاد فرمایا ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشآء.

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا اور شرک کے ماسوا گناہ جس کے لئے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے۔

۱۱۲۰۰:......ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسین سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن شاھین نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو زکریا بن یحییٰ اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کہا تھا اپنے بھائیوں کے عیبوں کو بھول جایئے تیرے لئے ان کی محبت دائمی رہے گی۔

(۱۱۱۹۶)... (۱) في ن: (السدی)

تواضع وعاجزی کی علامات

۱۱۲۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے اس نے سنا ابوعثمان حناط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔اس شخص کی محبت پہ یقین نہ کر جو تجھ سے محبت نہ کرے سوائے آپ کے معصوم ہونے کی صورت میں اور میں نے ذوالنون سے سنا کہتے تھے۔تین چیزیں عقلمندی کے اعمال کی علامت میں دین میں جھگڑے کو اور ریاکاری کو ترک کردینا۔تھوڑے سے علم کے باوجود عمل پر توجہ دینا لوگوں کے عیوب سے غافل ہو کر اپنے عیبوں کی اصلاح کرنے ہیں مشغول ہونا،تین چیز تواضع اور عاجزی کی علامات میں سے ہیں۔

نفس کو چھوٹا سمجھنا عیبوں کی معرفت رکھنا۔توحید کی حرمت کے لئے لوگوں کی تعظیم کرنا۔اور حق کو قبول کرنا اور ہر ایک سے نصیحتیں قبول کرنا اور تین چیز حسن خلق کی علامت ہیں۔معاشرت کے لوگوں سے قلت مخالفت ان کے اخلاق کی تحسین کرنا اور نفس لوامہ کو الزام دینا جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں عیوب کی معرفت سے رکنے کے لئے۔

۱۱۲۰۲:.....ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے محمد بن طاہر وزیری نے ان کو شعر سنائے مطر نے ان کے بعض کے لئے۔

مفہوم یہ ہے۔جو شخص تیرے پاس عذر پیش کرنے آئے اس کا عذر قبول کرلیجئے اگرچہ وہ اپنی بات میں جو تجھے کہی ہے سچا ہو یا جھوٹا ہو۔جس نے ظاہراً تیری اطاعت کی اس نے تجھے راضی کرلیا اور تحقیق جس نے چھپ کر تیری نافرمانی کی اس نے تم سے گمراہی کی۔

گناہ کی دیت

۱۱۲۰۳:.....اور ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن نے اور مجھے شعر سنائے محمد بن عبدالواحد رازی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوعمران موسیٰ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو شعر سنائے ابومحمد عبداللہ بن ابوسعید بیہقی نے ابوالحسن بن ابوالعالیہ بیہقی سے مفہوم یہ ہے۔مجھے بتایا گیا کہ فلاں شخص نے تیری برائی کی ہے حالانکہ غنی آدمی کا ذلت کی جگہ ٹھہرنا عار ہے۔اور عیب ہے۔میں نے جواب دیا کہ وہ میرے پاس معذرت کرنے آیا تھا۔ہمارے ہاں گناہ کی دیت اور سزا عذر اور معذرت کرنا ہے۔

۱۱۲۰۴:.....اور ہمیں شعر سنائے محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالحسن سلامی بغدادی نے ان کو شعر سنائے نفطویہ نے ان کو شعر سنائے احمد بن یحییٰ ثعلب نے۔تین خصلتیں ایسی ہیں دوست کے اندر میں نے ان کو روزے اور نماز کے مشابہ قرار دیا ہے۔اس کا غمخوار ہونا۔اور اس کا ہر غلطی پر درگذر کرنا اور خلوتوں میں رازوں کو فاش کرنے کو ترک کردینا (اچھے دوست میں یہ صفات موجود ہونا فرض ہے۔)

شعراء کے کلام کا مفہوم

۱۱۲۰۵:.....اور ہمیں شعر سنائے محمد بن حسین نے ان کو شعر سنائے علی بن احمد طرسوسی نے ان کو ابوفراس حارث بن سعید بن حمدان نے اپنے کلام میں سے۔

مفہوم یہ ہے۔جب میں غلطی اور گناہ کرتا ہوں تو مجھے یقین ہوتا ہے آپ مجھے گرفت نہیں کریں گے اس لئے کہ مجھے تیری طرف سے سچی دوستی اور بھائی چارے کا یقین ہے۔

کیونکہ دشمن کا خوبصورت کام بدصورت اور برا ہوتا ہے اور دوست کا بدصورت کام بھی قبیح اور برا نہیں ہوتا۔

۱۱۲۰۶:.....مجھے شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے ابن ابوزائدہ مصری نے ان کو شعر سنائے ابومنصور نے مفہوم یہ ہے۔میں نے تو بڑا عظیم گناہ اور نافرمانی کی ہے۔اور آپ اس نافرمانی سے بھی بہت بڑے ہیں پہلے تو آپ اپنے عفو ودرگذر کی سخاوت کریں گے پھر اپنے

حوصلے اور اپنی بردباری کے ساتھ معاف کر دیں گے اگر میں اپنے افعال کے اندر شرفاء میں سے نہیں بن سکا تو آپ تو شرفاء میں بنا کر دکھائیے۔

۱۱۲۰۷:......ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابن ابوزائدہ نے ان کو شعر سنائے ابو منصور نے۔

مفہوم یہ ہے: میرے نفس نے تو غلطی کی ہے جیسے آپ کا خیال ہے ہر بھلائی والا معاملہ اور سلوک کہاں ہے؟ جس وقت میرے نفس نے برائی کی ہے جیسے کہ میں نے واقعی کی ہے تو یہ تو بتائیے کہ آپ کی عنایت اور آپ کی مروت کہاں گئی ہے؟

اسلام کی نشانیاں

۱۱۲۰۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں اسلام کی نشانیاں ہیں۔ اہل ملت اسلام پر شفقت کرنا۔ ان سے ایذا رسانی کو روک دینا۔ قدرت رکھنے کے باوجود ان کے غلطی اور برائی کرنے والے سے درگذر کرنا۔

۱۱۲۰۹:......اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ حکیم اور دانا آدمی کی صفت میں سے ہے۔ قیادت میں خوش مزاج ہو نرم عادت ہو جاہل کی جہالت کو برداشت کرنے والا ہو۔

بے شک دانا آدمی کے اخلاق کی بلندی میں سے ہے اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کرنا جھکاؤ کے ساتھ اور عاجزی وانکساری کرنا۔ اور وہ اسی کے ساتھ شرف اور عظمت کو پالیتا ہے۔ اور تین صفات ومحبت وشفقت کی نشانیاں ہیں مظلومین کے لئے دیت اور بدلے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یتیم اور مسکین کے لئے دل کا رونا۔ مسلمانوں کے مصائب پر خوشی کا فقدان۔ اور تین چیزیں نصیحت اور خیر خواہی کی نشانیاں ہیں۔ مسلمانوں کے مصائب کے ساتھ دل کا غمگین ہونا۔ ان کے لئے خیر خواہی کرنا ان کی کڑوی کسیلی باتوں اور بدگمانیوں کے غم کو پی کر۔

اور ان کو ان کی مصالحتوں کی ہدایت ورہنمائی دینا اگر چہ وہ اس سے بے خبر ہوں اس کو ناپسند کر رہے ہوں تحقیق باب مکارم اخلاق کے اندر اس قسم کی احادیث اور حکایات گذر چکی ہیں جو کہ انشاء اللہ کافی رہیں گی۔

دھوکہ کرنے والا جہنمی ہے

۱۱۲۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے بطور املاء کے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن جریج نے کہا کہ جب آپ اپنے بھائی سے ملیں تو اس سے یہ نہ پوچھیں کہ کہاں سے آئے ہو؟ اس لئے شاید وہ کسی ایسی جگہ سے آیا ہو کہ وہ یہ پسند نہ کرتا ہو کہ آپ اس کو جانیں اگر وہ آپ کو یہ بتا دے کہ وہ کہاں سے آیا ہے تو اس پر مشقت ڈال دیں گے اور اگر وہ آپ کو غلط بتائے تو اس پر گناہ لکھا جائے گا اور اسی طرح جب آپ ان کو کہیں جاتے ہوئے دیکھیں تو یہ نہ پوچھیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ جب اس سے نہیں پوچھیں گے تو اس بات سے بھی گریز کریں کہ اس کے ساتھ جائیں یہ جاننے کے لئے کہ وہ کہاں جاتا ہے (کیونکہ یہ دھوکا ہوگا) اور حدیث شریف میں ہے کہ مکر اور خدیعہ جہنم میں ہے (یعنی مکر ودھوکہ کرنے والا جہنمی ہے۔)

فصل:......ترک احتکار کرنا

احتکار کا معنی ہے۔ مہنگے داموں بیچنے کے لئے غلہ اسٹور کر لینا جب کہ مسلمانوں کو اس کی ضرورت ہو بلاشبہ یہ بری عادت ہے اور اسلامی نقطہ نگاہ سے جرم ہے۔ اس صفت کو اختیار نہ کرنا اور چھوڑ دینا بلاشبہ مستحسن عمل ہے۔ اس فصل میں اسی کی تلقین ہے۔

۱۱۲۱۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو خبر دی ابونصر محمد بن حمدویہ بن سہل مروزی نے ان کو عبداللہ بن حماد نے ان کو ابن ابومریم

نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے ان کو خبر دی سعید بن مسیب نے اس نے معمر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ جمع نہیں کرتا مہنگے داموں فروخت کرنے کے لئے مگر گنہگار آدمی۔

مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث حاتم بن اسماعیل سے اس نے ابن عجلان سے۔

۱۱۲۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی شیبانی نے کوفے میں ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر قاسم بن یزید سے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا اس بات سے کہ غلہ مہنگے داموں بیچنے کے لئے جمع کیا جائے۔

۱۱۲۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے یعنی زہری نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے علی بن سالم نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جالب مرزوق ہوتا ہے اور محتکر ملعون ہوتا ہے۔ (یعنی فروخت کرنے کے لئے مال کے گلے کو ایک جگہ سے یا ایک شہر سے دوسری جگہ یا دوسرے شہر لے جانے والے کو رزق ملتا ہے۔ جب کہ روک کر رکھنے والے کو لعنت ملتی ہے۔

۱۱۲۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن محمد بن سعید سکری نے ان کو ابوعلی احمد بن محمد بن ہارون نے ھمدان میں ان کو محمد بن عبدوس بن کامل سراج نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ کہتے ہیں۔ زید ابوالمعلی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حسن سے اس نے معقل بن یسار سے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں جو شخص داخل ہو کسی چیز میں مسلمانوں کے دام طے کرنے اور قیمتیں لگانے میں اور وہ مسلمانوں پر چیزیں مہنگی کرے یا قیمتوں میں گرانی کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم میں پھینک دے۔

اور ابن اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نے سنا کہ معقل بن یسار واپس آ گئے میں وہ اس کے پاس آئے اور معقل بن یسار نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے، جو شخص کوئی شئی داخل کرے مسلمانوں کی اشیاء کی قیمتوں میں تاکہ ان پہ گرانی کرے مہنگائی کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی گہرائی میں پھینک دے۔

۱۱۲۱۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن احمد بن علی بن عمران جرجانی نے حلب میں ان کو عطیہ بن بقیہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احتکار کرنے والا۔ مہنگا بیچنے کے لئے غلہ اور اناج روک کر رکھنے والا بدترین بندہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نرخ میں ارزانی کر دے تو وہ اداس اور مغموم ہو جاتا ہے اور جب مہنگائی کر دیتا ہے خوش ہو جاتا ہے۔

۱۱۲۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن عمر نے ان کو حدیث بیان کی رجاء بن محمد عزرمی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ربیع بن حبیب نے ان کو نوفل بن عبدالملک نے ان کو ان کے والد نے علی سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا غلہ اناج جمع کر کے رکھنے سے شہر کے اندر۔ رجاء نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ منع فرمایا تھا تلقی سے یعنی تجارتی قافلے کو جو اناج لے کر آ رہا ہے آگے جا کر ملنا ساز باز کرنے کے

(☆) .....هكذا بالأصل (١١٢١٥) .....أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (٢/٥٣٠)

(١١٢١٦) .....أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (٣/٩٩٥)

لئے۔ اور منع فرمایا تھا قیمت طے کرنے سے طلوع سورج سے پہلے پہلے اور منع فرمایا تھا پلی ہوئی بکری کے ذبح کرنے سے۔

غلہ کو روک کر رکھنے والا کوڑھ وافلاس میں مبتلا ہوتا ہے

۱۱۲۱۷: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ھیثم بن رافع نے ان کو ابویحییٰ مکی نے ان کو عمر بن خطاب نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ دے رہے تھے جو شخص مسلمانوں کے خلاف ان کا غلہ روک رکھے اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ اور افلاس میں مبتلا کرتا ہے۔

۱۱۲۱۸: ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ھیثم بن رافع بصری نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو فروخ مولیٰ عثمان بن عفان نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب مسجد سے نکلے انہوں نے غلہ پھیلا ہوا دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیسا غلہ ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں فلاں سرزمین سے لایا گیا ہے۔ فرمایا اس غلے میں اللہ برکت دے اور اس کو بھی جو اس کو لے کر آیا ہے۔ آپ کے کسی ساتھی نے بتایا اے امیر المؤمنین اس غلے کو فروح نے اور فلاں شخص مولیٰ عمر نے جمع کر کے روک رکھا ہے حضرت عمر نے ان دونوں کو بلایا۔ اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ تم مسلمانوں کا غلہ (کھانا) روک رکھو۔ ان دونوں نے کہا اے امیر المؤمنین ہم اپنے مال کے ساتھ خرید کر کے رکھ دیتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا جو شخص مسلمانوں کا غلہ وغیرہ روک رکھے اللہ تعالیٰ اس پر جزام اور افلاس مار دیتے ہیں۔

دھوکہ دہی اور احتکار کرنے والا کون ہے

۱۱۲۱۹: ...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو سعید بن عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ فرماتے تھے مسلمانوں کے ساتھ کھوٹ اور دھوکہ کرنے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ کوئی ان کے دام چڑھ جانے کی تمنا کرے۔

۱۱۲۲۰: ...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے اس نے سنا ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک احتکار کرنے اور روک کر رکھنے والا حقیقت میں وہی ہے جو مسلمانوں کے بازار سے چیز خرید لے تاکہ وہ اس کو مہنگا فروخت کرے گا۔ اور مال کو فروخت کے لئے لانے والا احتکار کرنے والا نہیں ہے اور جب بازار میں فروخت کرے اور اس کے دام نہ بدلے پھر اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۲۲۱: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن حامد مقری نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابوعاصم نے عبداللہ بن مؤمل سے اس نے عمر بن عبدالرحمن سے اس نے عطاء سے یہ کہ عمر نے ایک آدمی کو طلب کیا اور اس سے پوچھا اس نے بتایا کہ وہ اس لئے گیا ہے تاکہ طعام (غلہ وغیرہ) خریدے۔ انہوں نے پوچھا۔ کیا گھر کے لئے یا فروخت کرنے کے لئے آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو بتادو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مکہ میں طعام (غلہ وغیرہ) کا احتکار (روک رکھنا) الحاد اور بے دینی ہے۔

فصل: ...... (آنکھ پہنچنا) یعنی نظر بد لگنا

۱۱۲۲۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ

(۱۱۲۱۷)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۵۵)

نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو وھب نے ابن طاؤس سے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے (سچ ہے) اگر کوئی چیز ایسی ہوتی جو تقدیر سے سبقت کر سکتی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی جو اس سے سبقت کر جاتی اور جس وقت تم لوگ (نظر بد کا اثر ختم کرنے کے لئے) غسل کر کے دینے کے لئے کہہ دیئے جاؤ تو غسل کر لو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر وغیرہ سے اس نے مسلم بن ابراہیم سے۔

۱۱۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے وہ کہتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا وہ غسل کر رہا تھا اس نے تعجب کیا اس کو دیکھا اور کہا اللہ کی قسم یہ کہ نہیں دیکھا ہے میں نے مثل آج کے دن کے اور نہ ایسی جلد دیکھی جس کی حفاظت کی جاتی ہو یا اس کی پردہ نشینی نے یا یوں کہا یہ تو کسی لڑکی کی جلد ہے جو اپنی گوشہ نشینی میں رہ رہی ہو۔

کہتے ہیں اس کو نظر بد اثر کر گئی یہاں تک کہ وہ اٹھ نہیں سکا۔ لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ کسی کو اس کی نظر بد کی تہمت لگاتے ہو لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ ہاں یہ بات ہے کہ عامر بن ربیعہ نے اس کو ایسے ایسے کہا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلایا پھر کہا: سبحان اللہ! کس جرم میں قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی کو جب اس کی کوئی چیز دیکھتا ہے جو اس کو اچھی لگتی ہے۔ تو چاہئے کہ اس کے لئے برکت کی دعا کرے کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس کو حکم دیا اس نے اپنا منہ دھویا اور اپنی ہتھیلیوں کا اوپر کا حصہ اور دونوں کہنیاں اور اس نے اپنا سینہ دھویا اور اپنے تہہ بند کے نیچے کا حصہ اور دونوں گھٹنے اور اپنے دونوں قدموں کے کنارے برتن میں ان کا ظاہر و باطن۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ مغسولہ پانی سہل بن حنیف کے سر پر اونڈیلا گیا۔ میرا خیال ہے کہ ایک برتن اس کے پیچھے (انڈیلا گیا) کہتے ہیں آپ نے اس کو حکم دیا اس نے اس میں سے چند گھونٹ بھرے پھر وہ سواری کے ساتھ چلے گئے کہتے ہیں کہا جعفر بن برقان نے کہ ہم لوگ اس واقعے کو اکھڑ پن سمجھتے تھے انہوں نے کہا کہ بلکہ یہ سنت ہے۔

۱۱۲۲۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہؓ سے فرماتی ہیں۔ کہ (اس دور میں) نظر بد لگانے والے سے کہا جاتا تھا کہ وہ وضو کر کے دے پھر اس پانی کے ساتھ وہ شخص غسل دیا جاتا تھا جس کو نظر بد لگ گئی ہوتی تھی۔

تقدیر سے سبقت کرنے والی چیز

۱۱۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عروہ بن عامر نے ان کو عبید بن رفاعہ نے وہ کہتے ہیں کہ بی بی اسماء نے کہا یا رسول اللہ بے شک بنی جعفر جو ہیں ان کو نظر بد لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے لئے جھاڑ پھونک کروائی جائے گی۔ یا فرمایا کہ میں ان کے لئے جھاڑ دوں گا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر اس سے سبقت کر جاتی۔

اس کو روایت کیا ہے ایوب نے عمرو بن دینار سے اس نے عروہ سے اس نے عبید سے اس نے اسماء بنت عمیس سے۔

نظر بد سے بچنے کا وظیفہ

۱۱۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ

نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر جب تازہ کھجوروں کے ایام ہوتے تھے۔ اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوتے تو لوگ بھی داخل ہوتے تھے اور لوگ اس میں سے کھاتے اور ساتھ لے کر بھی جاتے۔ اور وہ جب داخل ہوتے تو یہ آیت پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ اس کو بار بار پڑھتے پڑھتے آپ باغ سے باہر نکل جاتے۔

ولو لا اذ دخلت جنتک قلت ماشآء اللّٰہ لاقوۃ الاباللّٰہ.

(کیوں ایسا نہ کیا) کہ جب آپ اپنے باغ میں داخل ہوتے تو یوں پڑھ لیا کرتے ماشاءاللہ۔ اللہ جو کچھ چاہے (وہی کچھ ہوتا ہے) لاقوۃ الابا للّٰہ. اللہ کی دین کے بغیر کوئی طاقت نہیں ہے کسی کے لئے۔

فصل:......احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

۱۱۲۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سلمہ بن کہیل نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (قرض) کا تقاضا کر رہا تھا ابو محمد کہتے ہیں کہ عفان نے کہا تقاضا کر رہے ہیں آپ ان کے لئے سخت روی اختیار کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کے ساتھ سختی کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایسا نہ کرو بے شک صاحب حق کو گرم بات کرنے کا حق ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو نوجوان اونٹوں میں سے اس کے اونٹ کی مثل اونٹ دے دیجئے صحابہ کرام نے بتایا یا رسول اللہ ہمارے پاس جتنے جانور ہیں وہ اس سے زیادہ قیمت کے ہیں اس نے جو اونٹ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی اس کو دے دو بے شک تم لوگوں میں سے اچھا وہی ہے جو احسن طریقے پر ادائیگی کرے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث سے۔

۱۱۲۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری جانی بن ابوثابت بن محمد نے ان کو مسعر نے محارم بن دثار سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہمارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ادا کر دیا اور مجھے اضافہ بھی کر کے دیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ثابت بن محمد سے۔

۱۱۲۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو محمد بن احمد میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابوربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے قرض لیا چالیس ہزار۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آ گیا۔ آپ نے فرمایا ابوربیعہ کو میرے پاس بلالاؤ (میں آ گیا تو) آپ نے فرمایا یہ لیجئے آپ کا مال ہے اللہ تعالیٰ آپ کے لئے آپ کے مال میں برکت دے۔ یقینی بات ہے کہ پہلے دینے کا بدلہ پوری پوری ادائیگی کر دینا ہے اور شکریہ ادا کرنا ہے۔

۱۱۲۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک نے ان کو عبداللہ بن ابوسفیان نے یعنی ابن الحارث بن عبدالمطلب نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی یہودی آیا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کر رہا تھا۔ اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سختی کی جس کی وجہ سے صحابہ کرام اس کے ساتھ ناراض ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماقدس اللہ۔ نہ مقدس کرے اللہ۔ یا یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت پر رحم نہیں کرے گا جو اپنے میں سے ایک کمزور کا حق نہیں لیتے سوائے رک رک کر کرنے کے پھر آپ نے بی بی خولہ بنت حکیم کے پاس بندہ بھیج کر اس سے کھجور ادھاری لیں اور

اس یہودی کا قرض ادا کر دیا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے مؤمن بندے اسی طرح کرتے ہیں۔خبردار تحقیق ہمارے پاس بھی کھجوریں تھیں ٹکروالی نہیں تھیں۔یا یوں کہا تھا خبزا یہ روایت مرسل ہے۔

۱۱۲۳۱:..... روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے عروہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جزور اونٹ خریدنے کے بارے میں ایک دیہاتی سے کھجوروں کے ایک وسق کے بدلے میں مگر اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود نہیں تھیں تو آپ نے اس کو خویلہ سے ادھاری بطور قرض لے کر دے دیں اور یوں اس کی ادائیگی پوری کر دی۔یہاں پر راوی نے تقدیس والا کلمہ ذکر نہیں کیا۔(جو گذشتہ روایت میں تھا۔)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک صاحب حق کے لئے کہنے کی ایک بات ہوتی ہے(یعنی اس کو گرم گفتگو کرنے کا حق ہوتا ہے)۔
اور راوی نے آخر میں کہا ہے کہ پھر اس دیہاتی نے کہا تھا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کے اوپر برکت دے آپ نے پوری ادائیگی کر دی اور عطاء اور بخشش بھی دی لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی لوگ قیامت کے دن اللہ کے بہترین بندے ہوں گے جو بطیب خاطر خوش دلی سے ادائیگی کرنے والے ہوتے ہیں۔

ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو امام ابوسہل نے ان کو حدیث بیان کی حسین بن اسماعیل محاملی نے ان کو حسن بن احمد بن شعیب نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ سے اس نے عائشہ سے اسی حدیث کے ساتھ۔

قرض میں ٹال مٹول کرنے والے کے لئے ہر روز گناہ لکھا جاتا ہے

۱۱۲۳۲:..... ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن محمد بن عبداللہ نخعی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابوغرزہ نے ان کو ابوعمر وفراء حفص بن عمرو نے جو کہ اللہ کے نیک ترین بندوں میں سے تھے۔ان کو حبان بن علی نے ان کو سعد بن طریف نے موسیٰ بن طلحہ سے اس نے خولہ حمزہ کی بیوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ حمزہ کو دنیا سے ڈرا کر نصیحت کر رہے تھے۔آپ نے فرمایا بے شک دنیا میٹھی ہے ہری بھری ہے(تروتازہ ہے)جو اس کو حاصل کرے اس کے حق کے ساتھ اس کے لئے اس میں خیر ہے۔بہت سارے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے مال میں اور اللہ کے رسول کے مال میں گھستے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہوگی۔کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی آدمی کے دو وسق کھجور تھے بنو ساعدی میں سے چنانچہ ساعدی آدمی آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کرنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ذمے لگایا کہ اس نے جا کر اس قرض خواہ کو کھجوریں دے دیں جو کہ کمتر تھیں لہٰذا اس نے واپس کر دیں اس شخص کو۔اس نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر واپس کر رہے ہیں۔اس نے کہا کہ بالکل۔اس نے کہا کہ جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون زیادہ حق دار ہے عدل کے ساتھ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کون زیادہ حق دار ہے انصاف کے لئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اس کے بعد فرمایا لا قدس اللہ. یا فرمایا کیف یقدس اللہ امۃ: اللہ تعالیٰ اس امت کو کیسے مقدس بنائے گا جو اپنے میں سے کمزور کے لئے اپنے میں سے شدید کے لئے حق وصول نہیں کر سکتی حالانکہ وہ ناجائز تقاضا کرنے والا نہیں ہے۔جو سختی اور مشکل پیدا کر رہا ہو اس کے بعد فرمایا اے خولہ آپ صحیح صحیح آئیے اور اس کی ادائیگی کر دیجئے اس لئے کہ نہیں کوئی قرض خواہ جو اپنے مقروض سے راضی ہو کر جاتا مگر اس پر زمین پر چلنے پھرنے والے چوپائے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور دریا کی مچھلیاں اور جو مقروض اپنے قرض خواہ کو خواہ مخواہ ٹالتا ہے حالانکہ وہ ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر ہر روز گناہ لکھتا ہے۔

قرضہ خود چل کرادا کرنے والے کے لئے مچھلیاں بھی رحمت کی دعا کرتی ہیں

۱۱۲۳۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوجون عبسی نے ان کو ابوسعید قاضی نے ان کو معاویہ بن اسحاق نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے قرض خواہ کو اس کا حق دینے کے لئے چل کر جاتا ہے اس کے اوپر زمین پر چلنے والے جانور اور پانی کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں جنت میں ایک درخت اس کے لئے لگادیتے ہیں اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

۱۱۲۳۴:۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن مناذر جوہری نے ان کو عیسیٰ بن سالم نے ان کو بقیہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلیمان نے ان کو ابوسعید قاضی نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ اس کے ہر ہر قدم پر اس کے لئے ایک درخت پالا جاتا ہے جنت میں۔ اور گناہ معاف ہوتا ہے۔ اور وہ روایت جو محفوظ کی گئی ہے سعید سے اس نے ابن عباس سے ان کے قول سے وہ موقوف روایت ہے۔

۱۱۲۳۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو حبیب قصاب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا جس نے راستے سے ایذا دور کردی اس کے لئے ایک صدقہ ہوا۔ اور جو شخص اپنا قرض ادا کرنے کیلئے اپنے قرض خواہ کے پاس خود چل کر گیا اس کے لئے صدقہ ہے اور جس نے کسی ضعیف کو اپنی سواری پر سوار کر کے اس کی مدد کی اس کے لئے صدقہ ہے اور ہر اچھا کام کرنا صدقہ ہے۔ سعید نے کہا کہ جس نے گرگٹ یعنی زہریلی چھپکلی کو ماردیا اس کے لئے صدقہ ہے۔

۱۱۲۳۶:۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی بن حامد بن محمد رفا نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو حبیب بن ابوعمرہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے قرض خواہ کا حق دینے کے لئے خود چل کر اس کے پاس گیا اس کے لئے ہر قدم پر جو وہ قدم اٹھاتا ہے صدقہ ہے۔ یعنی اس پر اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

قرضہ کی ادائیگی کے ساتھ عطیہ

۱۱۲۳۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین بن عبدہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوصالح محبوب بن موسیٰ فراء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ان سے کچھ مانگ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے آدھا وسق ادھار مانگ کر اس کو کھجوریں دیں۔ پھر وہی آدمی آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا ایک وسق دیا اور فرمایا کہ آدھا تو تیرے قرض کی ادائیگی ہے اور باقی آدھا تیرے لئے عطیہ ہے میری طرف سے۔

۱۱۲۳۸:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو بن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ ان سے پوچھا گیا تھا آٹا اور روٹی (نلہ) قرض ادھار مانگنے کے بارے میں

(۱۱۲۳۷)۔۔۔(۱) في ن : (محمود) وهو خطأ (۲)۔۔۔۔ في ن : (جندب)

(۱۱۲۳۸)۔۔۔۔ أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/۵۳۰)

انہوں نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو اچھے اور عمدہ اخلاق کی بات ہے آپ چھوٹے سے لیجئے اور بڑے کو دیجئے اور اپنے لئے بڑے سے لیجئے اور چھوٹے کو دیجئے۔ یا یوں کہا تھا کہ بڑا تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں ادائیگی کے لحاظ سے اچھا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ اسی طرح فرماتے تھے۔

تین اہم کام

۱۱۲۳۹:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ ھروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خدیج بن معاویہ نے ان کو ابواسحاق نے اس نے سنا صلہ بن زفر سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالیقظان عمار بن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ تین کام ہیں جس نے وہ جمع کر لئے اس نے ایمان جمع کر لیا۔ ناداری اور غربت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اور یہ جان کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے خرچ کرنے کے پیچھے اور دے گا۔ اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلوانا اس طرح کہ کسی کو مجبور نہ کر دے تو کہ اسے اپنے بادشاہ یا حکمران کے پاس لے جائے تا کہ وہ اس سے حق وصول کرے اور سلام کو عام کرنا سارے عالم کے لئے۔

فصل:......تنگدست کو مہلت دینا اور اس سے درگذر کرنا اور آسودہ حال کے ساتھ نرمی برتنا اور اس سے کم وصول کرنا

۱۱۲۴۰:..... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد بن محمد بن علی روذباری نے ان کو ابوقاسم بن ابوصالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے پاس دو آدمیوں کو اونچی آواز کے ساتھ جھگڑتے سنا کہ ایک ان میں سے دوسرے سے کمی کرنے کی بات کر رہا تھا اور کسی چیز میں نرمی مانگ رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل کر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ کون تھا جو اللہ کی قسمیں کھا رہا تھا اس بات سے کہ وہ نیکی نہیں کرے گا۔

کہتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں نے قسم کھائی تھی مگر اب جو چیز اس کو پسند ہو (اس کو میری طرف سے اجازت ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے اسماعیل سے۔

۱۱۲۴۱:..... ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم یعنی بوشنجی نے ان کو ہرمز نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے ان کو کعب بن مالک نے کہ اس کا مال تھا علی بن ابی حدرد اسلمی کے ذمے وہ اس کو جا کر ملا اور اس سے تقاضا کیا دونوں نے باہم کلام کیا اور دونوں کی آواز بلند ہوگئی اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گذرے اور آپ نے اشارہ کیا گویا آپ یہ کہہ رہے تھے کہ آدھا کر لو چنانچہ قرض خواہ نے اس سے آدھا لے لیا اور باقی آدھا چھوڑ دیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن بکیر سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کو روایت کیا ہے لیث نے۔

۱۱۲۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ابومسعود سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی سے حساب لیا گیا (اللہ کے ہاں) مگر اس کے پاس کوئی خیر نہ مل سکی (سوائے اس ایک عمل کے) کہ وہ مالدار آدمی تھا لوگوں کو قرض دیتا رہتا تھا اور وہ اپنے لڑکوں سے کہتا تھا کہ جس کو دیکھو کہ وہ غنی ہے اس سے وصول کر لو اور جس کو تنگدست پاؤ اس سے درگذر کر لیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے درگذر کر لے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ

(۱۱۲۳۹)......فی الأصل أبو الیقظان بن عمار

کہ میں اس سے درگذر کرلوں۔ (تو اللہ نے اس کو معاف کردیا)

اس کو روایت کیا ہے ثوری نے موقوف طریقے پر۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابومعاویہ نے اور عبداللہ بن نمیر نے اعمش سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا حدیث ابومعاویہ سے۔

تنگ دست سے درگذر کیا جائے

۱۱۲۴۳:...... ہمیں خبر دی ابواسحق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی جوسقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو شقیق نے ان کو ابومسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے والے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تھا اس کے اعمال نامے میں خیر نام کی کوئی شئی نہ ملی ہاں مگر یہ بات تھی کہ وہ آسودہ حال آدمی تھا لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اور لین دین کرتا تھا اس نے اپنے لڑکوں سے کہہ رکھا تھا کہ تنگدست سے درگذر کرلیا کرو اللہ نے اپنے فرشتوں سے کہا ہم زیادہ حقدار ہیں اس کام کے لئے لہٰذا انہوں نے اس شخص سے درگذر کرلیا۔

۱۱۲۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر بن سابق نے ان کو شعیب بن لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کبھی کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا ہاں وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے نمائندے سے کہتا تھا کہ جو آسان ہو وہ لے لیا کرو اور جو مشکل ہو وہ چھوڑ دیا کرو اور درگذر کرلیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں سے بھی درگذر کرلے جب وہ شخص مرگیا تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا اس سے کوئی نیکی نہیں تو جانتا ہے اپنی اس نے بتایا کہ کوئی نہیں سوائے اس کے کہ وہیں میں لوگوں کو قرضے دیتا تھا میں جب لڑکے کو بھیجتا تھا تو اس کو یہ کہہ دیتا تھا کہ جس قدر آسان ہولے لیا کرو جو مشکل ہو چھوڑ دیا کرو اور درگذر کرلیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر کرلے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے بھی تم سے درگذر کرلیا ہے۔

۱۱۲۴۵:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابویوسف یعقوب بن احمد بن محمد بن یعقوب خسروگردی نے، ان کو داؤد بن حسین خسروگردی نے، ان کو عیسیٰ بن حماد زغبہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی لیث بن سعد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

۱۱۲۴۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو عمرو نے ان کو ابراہیم بن سعد نے زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ایک آدمی تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے آدمیوں سے کہہ رکھا تھا۔ یا اپنے آدمی سے جب تنگدست آدمی تنگدستی میں واقع ہو اس سے درگذر کرلیا کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر کردے فرماتے ہیں جب اللہ سے ملا تو اللہ نے اس سے درگذر فرمالیا۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابراہیم بن سعد سے۔

۱۱۲۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن سیار عدل نے ہراۃ میں ان کو ابوالفضل احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو احمد بن یونس یربوعی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو ربعی بن خراش نے یہ کہ حذیفہ بن یمان نے ان کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح کو فرشتوں نے پالیا انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے کوئی خیر کا عمل کیا ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا یاد کر۔ اس نے کہا کہ میں لوگوں کو قرضے دیا کرتا تھا اور میں اپنے آدمیوں سے

(۱۱۲۴۵)......(۱) فی ن: (أبو داود ثنا الحسین)

کہتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دیا کرو اور آسودہ حال سے بھی درگذر کیا کرو۔ اللہ نے فرمایا کہ فرشتو اس بندے سے تم بھی درگذر کرلو۔
بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اور کہا ابو مالک نے مروی ہے ربعی سے اس نے حذیفہ سے حدیث میں ہے کہ میں آسانی کیا کرتا تھا تنگدست پر اور مہلت دیا کرتا تھا تنگدست کو۔

۱۱۲۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے محمد بن نظیف بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ میں ان کو قاضی ابوطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ نصر کی نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن شریک بن فضل ابو اسحاق کوفی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ربعی بن خراش سے اس نے ابوالیسر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس سے قرض معاف کردے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یعنی ابوالیسر نے اپنی کاپی پر تھوک کر مٹا دیا اور اپنے مقروض سے کہا جا میں نے تجھے قرضہ معاف کردیا اور ذکر کیا گیا ہے کہ وہ شخص تنگدست تھا۔
مسلم نے اس کو نقل کیا ہے طویل حدیث میں عبادہ بن ولید سے اس نے ابوالیسر سے۔

بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت

۱۱۲۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحیٰ بن جعفر نے ان کو عمرو بن عبدالغفار نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگدست کو مہلت دے اللہ تعالیٰ اس کو اس دن سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

۱۱۲۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن مجبور دھان نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کی تکلیف اور پریشانی دور کرے دنیا کی پریشانیوں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی پریشانیوں میں سے پریشانی دور کرے گا قیامت کے دن اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کمزوری پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا (دنیا اور آخرت میں) جب تک بندہ اپنے کسی بھائی کی معاونت میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی معاونت کرتا رہتا ہے۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ یحیٰ سے اور ابوبکر اور ابوکریب سے اس نے ابومعاویہ سے۔

۱۱۲۵۱:.....ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن منصور نوقانی نے نوقان میں۔
ان کو ابوحاتم محمد بن حبان بستی نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحیٰ بن معین نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو اودی نے ان کو ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حرام ہے آگ پر ہر آسانی کرنے والا نرمی کرنے والا لوگوں سے قریب نرم مزاج آدمی۔

جن پر جہنم کی آگ حرام ہے

۱۱۲۵۲:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن نظیف بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعلی حسن بن جعفر بن عبداللہ سیوطی نے بطور املاء کے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو یونس نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں خبر نہ دوں تم لوگوں کو اس شخص کے بارے میں جو آگ کے اوپر حرام ہے اور وہ شخص آگ اس پر حرام ہو وہ

(۱۱۲۴۸)......(۱) فی ن : (ابن)

شخص جو آسان ہو نرم مزاج لوگوں کے قریب ہو سہل ہو۔

اللہ تعالیٰ کھلے دل والے کو پسند فرماتے ہیں

۱۱۲۵۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو محمد بن فرح نے ان کو واقدی نے ان کو ہشام بن سعد نے اس نے سناز ہری سے وہ خبر دیتے ہیں عمر بن عبدالعزیز سے اس نے اس کے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس بندے کو جو کھلے دل کا ہو جب وہ فروخت کرے کھلے دل کا ہو جب وہ خرید کرے کھلے دل کا ہو جب ادائیگی کرے کھلے دل کا ہو جس وقت تقاضا کرے کھلے دل سے کرے۔

۱۱۲۵۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوغسان محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحم کرے اس بندے پر جو خوش مزاج ہے جب فروخت کرتا ہے تو خوش مزاجی سے کرتا ہے جب تقاضا کرتا ہے تو خوش مزاج ہوتا ہے جب خریدتا ہے تو خوش مزاج ہوتا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا علی بن عیاش سے ان کو ابوغسان نے

۱۱۲۵۵:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عباس بن عطاء بن سائب نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدمی کو معاف کر دیا تھا۔ جو تم لوگوں سے پہلے گذرے ہیں۔ نرم مزاج تھا جب بیچتا تھا جب خرید کرتا تھا آسانی کرتا تھا جب ادائیگی کرتا تھا آسانی کرتا اور جب قرض کا تقاضا کرتا تو آسانی کرتا۔

نرمی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے

۱۱۲۵۶:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے ایک باغ کی حویلی خرید کی ایک آدمی کے ہاتھ سے دونوں نے اس کے دام طے کئے حتیٰ کہ ایک خاص قیمت پر دونوں راضی ہو گئے جس پر فروخت کرنے والا راضی ہوا۔ اور انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اپنا ہاتھ دکھائیے یعنی ہاتھ ملائیے بتایا کہ وہ لوگ بیع پکی نہ کرتے تھے مگر صفقہ اور ہاتھ بجانے کے ساتھ۔ جب اس کو دیکھا اس آدمی نے اس نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ بیع نہیں کروں گا یہاں تک کہ آپ میرے لئے دس ہزار کا اضافہ کریں چنانچہ حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن بن عوف کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو جنت میں داخل کر دیا تھا جو نرمی کرنے والا تھا فروخت کرتے ہوئے خرید کرتے ہوئے ادا کرنے میں وصول کرنے میں، جائیے میں نے دس ہزار تجھے زیادہ کر دیئے ہیں جو واجب ہیں اس کلمے کے بدلے میں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

قرض کا مطالبہ شرافت کے ساتھ کیا جائے

۱۱۲۵۷:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن شعبہ بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے اپنے والد سے اس نے ابی بن کعب سے وہ کہتے

ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ ابی بن کعب نے ایک آدمی کو گھیر رکھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اپنی کوئی اور حاجت پوری کر لی مگر ابھی تک انہوں نے اس آدمی کو چھوڑا نہیں تھا (یعنی وہ مقروض تھا یہ اس سے اپنے قرض کا تقاضا کر رہے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابی ابھی تک (آپ نے اس شخص سے تقاضا جاری رکھا ہوا ہے۔) جو شخص اپنے کسی بھائی سے مطالبہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے مطالبہ کرے درگذر کے ساتھ خواہ وہ پورا وصول کرے یا نہ کرے جب ابی بن کعب نے یہ بات سنی تو اس کو چھوڑ دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو لئے کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے کہا اے اللہ کے نبی کیا آپ نے یہ فرمایا ہے؟

کہ جو شخص اپنے بھائی سے مطالبہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ شرافت کے ساتھ اس سے طلب کرے وہ پورا وصول کرے یا نہ کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں میں نے یہی کہا ہے۔ ابی بن کعب نے کہا اے اللہ کے نبی آپ نے فرمایا عفاف کے ساتھ مطالبہ کرے یہ عفاف کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ تقاضا کرتے ہوئے نہ تو گالیاں دے نہ اس پر سختی کرے نہ بکواس کرے اس کو اور نہ ہی اس کو ایذا پہنچائے۔ فرمایا کہ واف اور غیر واف۔ کا مطلب ہے چاہئے اپنے حق پورا وصول کرے یا کچھ معاف کر دے۔

۱۱۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جریج نے کہ اس نے سنا عطاء سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ دوسرے کی بات سنیئے آپ کی بات بھی سنی جائے گی۔

مقروض سے نرمی کرنے والے کے لئے عرش کا سایہ

۱۱۲۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو خبر دی ابوجعفر خطمی نے ان کو محمد بن کعب نے ان کو ابوقتادہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا جو شخص اپنے مقروض سے نرمی کرے یا اس کو معاف کر دے وہ قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوگا۔

۱۱۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو فروہ بن ابومغراء نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے محمد بن حسان سے اس نے مہاجر بن غانم رہطی سے وہ قبیلہ ہے مذحج سے انہوں نے سنا ابوعبداللہ صنابحی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے اور دنیا آخرت میں اس کی مشکل کشائی کر دے پس اس کو چاہئے کہ تنگ دست کو مہلت دیا کرے اور اس کے لئے دعا کرے اور جس کو یہ بات خوش لگے کہ اللہ اس کو سایہ کرے جہنم کے شعلوں سے قیامت کے دن اور اس کو اپنے (عرش کے) سائے تلے رکھے اس کو چاہئے کہ وہ مومنوں پر سخت دل نہ بنے بلکہ ان کے ساتھ رحم دل ہو جائے۔

قرضہ میں مہلت دینا صدقہ کی مثل ہے

۱۱۲۶۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو ابومعمر نے ان کو عبدالوارث نے محمد بن جحادہ سے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی تنگدست کو مہلت

(۱۲۶۰)..... (۱) فی الحلیة (المذحجی)

أخرجه أبونعيم في الحلية (۵/۱۳۰) من طريق رشدين بن سعد عن مهاجرين بن غانم المذحجي. به قال أبونعيم: رواه عبدالرحمن (وفي نسخة أخرى عبدالرحيم) بن سليمان عن محمد بن حسان عن مهاجر مثله.

دے اس کے لئے ہر روز ایک صدقہ ہوگا جب تک کہ ادائیگی کا وقت نہ آجائے جب قرضہ کی ادائیگی کا وقت آجائے اگر وہ بعد میں پھر مہلت دیتا ہے اس کے لئے ہر روز اسی کی مثل صدقہ ہوگا۔

۱۱۲۶۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق زہری نے ان کو معلی بن منصور نے ان کو عبدالوارث بن سعید نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے اس کے لئے ہر روز صدقہ ہوگا (یعنی ہر روز صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔)

کہتے ہیں کہ بعد میں سنا فرماتے تھے۔ اس کے لئے ہر روز کے بدلے میں صدقہ ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ سے سنا تھا آپ فرماتے تھے اس شخص کے لئے ہر دن کے بدلے صدقہ ہے۔ اور اب آپ نے یوں فرمایا ہے اس کے لئے ہر روز کے بدلے اسی کی مثل صدقہ ہے آپ نے فرمایا کہ جب تک قرض کی ادائیگی کا وقت نہ ہو تو اس کے لئے ہر دن کے بدلے میں صدقہ ہے۔ اور جب قرضہ کی ادائیگی کا وقت آجائے پھر اس کو مہلت دے تو اس کے لئے ہر یوم اسی کی مثل صدقہ ہے۔

۱۱۲۶۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اس آدمی کے بارے میں جس کا کسی دوسرے شخص پر حق ہو پھر وہ شخص مرجائے جس پر حق ہے۔ پھر حق کا مطالبہ کرنے والا یہ ارادہ کرے کہ وہ اس کو یعنی قرضے کو اس سے وصول کرلے۔ اگر افضل ہو یا اس کو ترک کردے۔ انہوں نے جواب دیا اگر وہ اس کو معاف نہ کرے تو اپنے حق کے بقدر اس کو وصول کرلے اس پر زیادہ نہ لے اور اگر وہ اس سے مہلت لے چکا تھا پھر وہ اس کو ترک کردیتا ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے دس گونہ دوہرا اس لئے کہ نیکی اپنے دس مثلوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

۱۱۲۶۴:..... ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی ابن لہیعہ نے ان کو عبدالملک بن ہبیرہ نے یہ کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا اگر میں کسی آدمی کو ایک دینار قرض دوں وہ اس کے پاس رہ جائے پھر میں اس سے لے لوں پھر میں اس کو قرض دوں دوسری بار مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں اس کو ایک دینار صدقہ دے دوں اس لئے کہ بے شک صدقہ کا اجر تیرے لئے لکھا جائے گا جب اس کا صدقہ کیا جائے گا اور یہ قرضہ کا دینار اس کا اجر اس وقت تک تیرے لئے لکھا جاتا رہے گا جب تک وہ اس کے پاس رہے گا۔

عمل قلیل خیر کثیر

۱۱۲۶۵:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو حسن بن عبدالاول نے ان کو ابو خالد احمر نے اسماعیل بن ابو خالد سے اس نے عطاء بن سائب سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر تو کثیر ہے اور اس کے ساتھ جو عمل کرتے ہیں وہ قلیل ہیں۔

نیک اور شریر لوگ

۱۱۲۶۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو عمرو بن ثور حدانی نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے عبید بن نسطاس سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں؟ ہم نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ شخص جس کی خیر کی امید رکھی جائے اور جس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔ کیا میں تمہیں

(۱۱۲۶۶)..... (۱) غیر واضح فی الأصل وتقرأ (الحدانی)

خبردوں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں؟ ہم نے کہا کہ کیوں نہیں فرمایا کہ وہ شخص کہ جس کی نہ تو خیر کی امید رکھی جائے اور نہ ہی اس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔

۱۱۲۶۷:..... ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے ان کو ابو سہل بشر بن ابو یحییٰ مہرجانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو نصر بن علی نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو عبید بن نسطاس نے مقبری سے یہ کہ ان کے والد نے اس کو ذکر کیا ہے ابو ہریرہ سے وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبردوں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں تمہارے شریر لوگوں میں سے۔تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہا جائے اور اس کی خیر کی امید رکھی جائے اور تمہارے اشرار وہ ہیں کہ نہ تو ان کے شر سے محفوظ رہا جا سکے اور نہ ہی ان کی خیر کی توقع کی جا سکے۔

۱۱۲۶۸:..... ہمیں خبردی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو ابو خلیفہ فضل بن حباب نے ان کو قعنبی نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو علاء نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے سر پر آن کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے بھلے لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ تمہارے برے لوگوں کی نسبت۔ کہتے ہیں کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی بات دہرائی۔تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتا دیجئے کہ کون ہم میں سے شر ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے بھلا انسان وہ ہے جس کی بھلائی کی امید قائم کی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔اور تم میں سے برا وہ ہے جس کی خیر کی توقع نہ کی جائے اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے اور یہ بھی روایت کی گئی ہے انس بن مالک سے بطور مرفوع حدیث۔

ایمان کی شاخیں

۱۱۲۶۹:..... ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابوصالح نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الایمان بضع وستون او بضع وسبعون شعبة افضلها لاالہ الااللّٰہ وادنا ھا اماطة الاذی عن الطریق والحیاء شعبة من الأیمان.

کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں یا فرمایا تھا کہ ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں ایمان کی افضل ترین شاخ لاالٰہ الااللہ (توحید باری تعالیٰ ہے) اور سب سے کم رتبے والی شاخ راستے سے ایذاء پہنچانے والی چیز کو ہٹا دینا ہے۔
اور حیا بھی ایمان کا شعبہ ہے ایمان کی شاخ ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں جیسے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کتاب کے آغاز میں اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عبداللہ بن دینار سے۔

کتاب شعب الایمان جلد ہفتم کا ترجمہ آج مورخہ ۱۷ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ

بمطابق ۱۱ جون ۲۰۰۶ کو بعد نماز عصر بفضل اللہ وبحمدہ اختتام پذیر ہوا۔

ابوالارشد قاضی محمد اسماعیل جاروی عفی عنہ

www.besturdubooks.net